# ہیری پوٹر اور پارس پتھر کا راز

مصنفہ: جے کے رولنگ

ترجمہ: معظم جاوید بخاری

شہرہ آفاق جادوگر ہیری پوٹر کے کارنامے (پہلی کتاب کا ترجمہ)

**Harry Potter and the Sorcerer's Stone**

# ہیری پوٹر

اور

# پارس پتھر کا راز

......مصنفہ......

جے کے رولنگ

......مترجم......

معظم جاوید بخاری

............انٹرنیٹ ایڈیشن............

# فہرست ابواب

پہلا باب

# لڑکا جو بچ گیا!

پرائیویٹ اسٹریٹ کے مکان نمبر چار میں رہنے والے مسٹر و مسز ڈرسلی بڑے فخر سے کہا کرتے تھے، 'ہم تو پوری طرح کے مثالی لوگ ہیں۔' کوئی یہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ ان کا کسی قسم کے پراسرار یا سنسنی خیز حالات سے پالا پڑ سکتا تھا۔ شاید اس کی وجہ یہی تھی کہ وہ لوگ اس قسم کی بے تکی باتوں سے ہمیشہ اپنا دامن بچائے رکھتے تھے۔ مسٹر ڈرسلی 'گرننگز' نامی کمپنی کے سربراہ تھے جو کھدائی کا کام کرتی تھی۔ وہ خاصے موٹے اور قوی الجثہ شخص تھے اور ان کی گردن تو جیسے تھی ہی نہیں! حالانکہ ان کی مونچھیں بہت بڑی اور گھنی تھیں جبکہ مسٹر ڈرسلی کے مقابلے میں مسز ڈرسلی سنہرے بالوں والی دبلی پتلی خاتون تھیں اور ان کی صراحی دار گردن معمول سے قریباً دگنی لمبی دکھائی دیتی تھی۔ اتفاق کی بات کہہ سکتے ہیں کہ یہ لمبی صراحی دار گردن ان کیلئے بڑی کام کی چیز تھی کیونکہ وہ اکثر اپنے باغیچے کی باڑھ کے دوسری طرف تاک جھانک کرنے اور پڑوسیوں کی ٹوہ میں رہنے اپنا بیشتر وقت برباد کیا کرتی تھیں۔ ان کا ایک چھوٹا سا بیٹا تھا جس کا نام 'ڈڈلی' تھا۔ مسٹر و مسز ڈرسلی کا یہ حتمی فیصلہ تھا کہ ڈڈلی سے پیارا، عمدہ اور ہونہار بچہ پوری دُنیا میں کہیں پیدا نہیں ہوسکتا۔

ان کے پاس وہ سب کچھ تھا جس کی وہ خواہش رکھتے تھے لیکن ان کی زندگی میں ایک گہرا راز چھپا ہوا تھا جو انہیں ہمیشہ خوفزدہ کئے رکھتا تھا۔ انہیں ہر وقت یہ خوف ستاتا رہتا تھا کہیں لوگوں پر یہ راز منکشف نہ ہو جائے۔ وہ اس بات کا تصور بھی نہیں کر سکتے تھے کہ اگر کسی کو 'پوٹر' گھرانے کے ساتھ ان کی رشتے داری کی بھنک پڑ گئی تو پھر کیا ہوگا؟ ...... مسز پوٹر، مسز ڈرسلی کی سگی بہن تھیں لیکن وہ کئی سالوں سے ایک دوسرے نہیں ملی تھیں۔ سچی بات تو یہ تھی کہ مسز ڈرسلی سب کو ہمیشہ یہی بتاتی تھیں 'ان کی کوئی بہن ہے ہی نہیں' ...... اس کی وجہ یہ تھی کہ ان کی بہن اور اس کا نکما شوہر ہر لحاظ سے ان سے الگ تھلگ تھے، جتنا الگ تھلگ ہونا ممکن تھا۔ یہ سوچ کر ہی مسٹر و مسز ڈرسلی کے ہوش اُڑ جاتے تھے کہ اگر مسٹر و مسز پوٹر کبھی بھولے سے بھی ان کے محلے میں آ گئے تو اُن کے پڑوسی کیا سوچیں گے؟ وہ جانتے تھے کہ ان کا ایک چھوٹا سا بیٹا بھی تھا لیکن انہوں نے اسے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ اس بچے کو بھی ایک بڑی وجہ کہا جا سکتا تھا جس کے باعث وہ ہمیشہ پوٹر گھرانے سے دور رہتے تھے۔ شاید وہ اس بچے کے اثرات سے اپنے 'ہونہار ڈڈلی' کو محفوظ رکھنا چاہتے تھے۔ ان کی پوری

کوشش تھی کہ ان کا ہونہار بیٹا کبھی بھی اس قسم کے بچوں سے میل جول نہ رکھے۔

ہماری کہانی وہاں سے شروع ہوتی ہے جب مسٹر و مسز ڈرسلی، اس بوجھل اور اُداس منگل کے دن سو کر بیدار ہوئے تھے۔ بادلوں سے بھرے ہوئے آسمان کو دیکھ کر کوئی بھی یہ سوچ نہیں سکتا تھا کہ پورا ملک عجیب وغریب قسم کے بھیانک حادثات کی لپیٹ میں آنے والا ہے۔ مسٹر ڈرسلی نے گنگناتے ہوئے دفتر جانے کی تیاری شروع کر دی اور الماری میں سے سب سے بیزار کن ٹائی نکالی۔ مسز ڈرسلی چہکتے ہوئے ادھر ادھر کی باتیں کرتی رہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ غلغلہ مچاتے ہوئے ننھے ڈڈلی کو اونچی کرسی میں بٹھانے کی کوشش میں اس کے ساتھ زوردار قسم کی کشتی بھی کرتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔

ان میں سے کسی کو بھی نہیں وہ دل دہلا دینے والا منظر نہیں دکھائی دے پایا کہ ایک بڑا سا الّو اپنے پروں کو زور سے پھڑ پھڑاتا ہوا ان کے سامنے والی کھڑکی کے آگے سے گزر گیا تھا۔ ٹھیک ساڑھے آٹھ بجے مسٹر ڈرسلی نے اپنا دفتری بریف کیس اُٹھایا۔ بے ڈھنگی سی مسکراہٹ سے اپنی بیوی کو الوداع کہا اور جھک کر اپنے پیارے بیٹے ڈڈلی کا گال چومنے کی کوشش کی مگر انہیں ناکامی کا سامنا کرنا پڑا کیونکہ ڈڈلی نے اس وقت جھنجلایا ہوا دکھائی دے رہا تھا اور اپنا ناشتہ بری طرح سے ادھر ادھر پھینک رہا تھا۔

''شیطان کہیں کا......'' مسٹر ڈرسلی نے گھر سے نکلتے وقت لاڈ بھری نظروں سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ وہ دروازہ کھول کر باہر نکلے اور اپنی کار میں بیٹھ گئے پھر مکان نمبر چار کی پورچ سے باہر نکل آئے۔ سڑک کے موڑ پر مسٹر ڈرسلی کو پہلی جس غیر معمولی چیز نے چونکا دیا وہ ایک بلی تھی جو ایک بڑے اسٹریٹ بورڈ پر لگے ہوئے 'کالونی کے نقشے' کو پڑھنے میں محو تھی۔ ایک لمحے کیلئے تو مسٹر ڈرسلی یہ سمجھ نہیں پائے کہ انہوں نے کیا دیکھا تھا پھر انہوں نے سر جھٹکا اور دوبارہ اسی سمت میں دیکھا۔ ایک بھوری بلی پرائیویٹ اسٹریٹ کے موڑ پر کھڑی تھی لیکن نقشہ کہیں نہیں دکھائی دے پایا۔ ان کے دماغ میں بھی کیسے انوکھے خیالات جنم لیتے رہتے ہیں؟ ممکن ہے تیز چمک کی وجہ سے ان کی نگاہوں کو دھوکا ہوا ہو۔ مسٹر ڈرسلی نے آنکھیں جھپکائیں اور بلی کو گھورا۔ بلی نے بھی پلٹ کر انہیں گھورنا شروع کر دیا۔ جب مسٹر ڈرسلی موڑ پر گھومے اور سڑک پر آگے بڑھے تو انہوں نے نہ چاہتے ہوئے بھی کار کے آئینے میں سے عقبی سمت نگاہ ڈالی، بلی اب بھی سائن بورڈ کو پڑھتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ جس پر بڑے بڑے حروف میں 'پرائیویٹ اسٹریٹ' لکھا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ نہیں......نہیں......وہ محض سائن بورڈ کو گھور رہی تھی۔ بلیاں نہ تو نقشہ دیکھ سکتی تھیں، نہ ہی سائن بورڈ پڑھ سکتی تھیں۔ مسٹر ڈرسلی نے اپنے کندھے اچکائے اور بلی کو اپنے دماغ سے باہر نکال دیا۔ جب وہ شہر کی طرف بڑھے تو ان کے دماغ میں کوئی پریشانی باقی نہیں رہی تھی۔ ان کا ذہن کھدائی کے کام کے اس آرڈر کے بارے میں سوچنے میں مصروف تھا جو انہیں اس دن ملنے کی توقع تھی۔

شہر کے نزدیک پہنچنے پر انہوں نے کچھ ایسا عجیب منظر دیکھا کہ کھدائی والا معاملہ دماغ سے محو ہو کر رہ گیا اور ان کا چہرہ عجیب سے

انداز میں بھینچ گیا۔ ہر صبح کی طرح وہ آج بھی ٹریفک کے ہجوم میں پھنس چکے تھے۔ان کا دھیان اس طرف مبذول ہوتا چلا گیا کہ آج لوگ خلاف معمول کچھ عجیب قسم کا لباس پہن کر گھوم پھر رہے تھے۔ لمبے چوغوں میں ملبوس لوگ ہر طرف کثیر تعداد میں چلتے پھرتے دکھائی دے رہے تھے۔خاص بات یہ تھی کہ مسٹرڈرسلی ہمیشہ سے ہی عجیب اور بے ڈھنگے لباس پہننے والے لوگوں کو ناپسند کرتے تھے۔ آج کل کے جوان لڑکے لڑکیاں بھی کیسے کیسے اوٹ پٹانگ کپڑے پہنتے ہیں؟ یقیناً یہ کوئی حماقت بھرا نیا فیشن ہوگا۔انہوں نے ناگواری سے سوچا۔انہوں نے اپنی انگلیوں سے سٹیئرنگ پر طبلہ بجانے کی کوشش کی۔اسی وقت ان کی نگاہ قریب کھڑے کچھ عجیب لباس لوگوں کے گروہ پر جا پڑی۔ان لوگوں کے چہروں پر تعجب وفکرمندی کے جذبات جھلک رہے تھے اور وہ آپس میں سرگوشیوں کے انداز میں کانا پھوسی کر رہے تھے۔مسٹرڈرسلی کا پارہ اس وقت تو آسمان سے باتیں کرنے لگا جب انہوں نے یہ دیکھا کہ اس گروہ میں موجود دو افراد تو کسی طرح سے بھی نوجوان نہیں دکھائی دیتے تھے۔ارے اس آدمی کی عمر تو مجھ سے بھی زیادہ ہوگی اور اسے ذرا شرم نہیں آتی وہ شوخ سبز رنگ کا چوغہ پہنے ہوئے ہے۔اسے نوجوانوں کو عمدہ اخلاق سکھانے کی ضرورت ہونا چاہئے تھی۔اس کی جرأت کیسے ہوئی ایسا لباس پہننے کی......لیکن اسی وقت مسٹرڈرسلی کے ذہن میں یہ خیال نمودار ہوا کہ ممکن ہے اس لباس کا تعلق کسی احمقانہ اشتہاری کمپنی سے ہو جو لوگوں کی توجہ کو اپنی کسی بازاری مصنوع کی طرف مبذول کرانا چاہتی ہو۔ یہ بھی ممکن ہے کہ یہ لوگ کسی مہم کیلئے چندہ اکٹھا کرنے کیلئے یہ بہروپ اختیار کئے ہوئے ہوں۔ ہاں ہاں...... یقیناً کچھ ایسی ہی بات ہوگی! مسٹرڈرسلی نے خود کو تسلی دی۔اسی لمحے ٹریفک رینگنے لگی۔ کچھ ہی دیر بعد وہ اپنی گاڑی دفتر کے پارکنگ لان میں کھڑے کرتے ہوئے دکھائی دیئے۔ان کا ذہن ایک بار پھر تمام باتوں سے ہٹ کر کھدائی کے کام میں الجھ چکا تھا۔وہ اس آرڈر کے حصول کیلئے بے چین ہو رہے تھے۔

مسٹرڈرسلی نویں منزل پر اپنے دفتر میں ہمیشہ کھڑکی کی طرف پیٹھ کرکے بیٹھا کرتے تھے۔گر ایسا نہیں ہوتا تو اس صبح انہیں کھدائی کے کام پر اپنا دھیان جمائے رکھنے میں بے حد دشواری کا سامنا ہوتا۔وہ بھری دوپہر کو شہر کی فضا میں تیزی سے منڈلاتے ہوئے الّوؤں کو نہیں دیکھ پائے تھے لیکن نیچے سڑک پر کھڑے راہگیر الّوؤں کو دیکھ کر حیران وپریشان تھے جب ایک کے بعد ایک الّو تیزی سے پر پھڑپھڑاتے ہوئے ادھر ادھر اُڑتے چلے گئے۔کئی راہگیر ان کی طرف انگلیوں سے اشارہ کر رہے تھے اور کچھ لوگ تو حیرت سے منہ پھاڑے تکتے رہ گئے۔ان میں سے زیادہ تر افراد نے تو......رات میں بھی کبھی الّو نہیں دیکھا تھا۔ بہرکیف مسٹرڈرسلی کی صبح حسب معمول انداز میں گزر گئی جس میں الّوؤں کا دور دور تک نام ونشان نہیں تھا۔انہوں نے دفتر کے پانچ ملازمین کی ڈانٹ ڈپٹ کی، کئی ضروری ٹیلی فون کئے اور وہ فون پر بھی حسب عادت چیختے چلاتے رہے۔ دوپہر کے کھانے کے وقت تک وہ بہت خوشگوار دکھائی دے رہے تھے۔کھانے کے بارے میں انہوں نے سوچا کہ وہ سامنے سڑک کی دوسری طرف واقع بیکری کی دوکان سے اپنے لئے میٹھی ڈبل

روٹی لے آئیں اس طرح ہاتھ پیروں کو سیدھا ہونے کا موقع مل جائے گا۔

وہ چوغوں میں ملبوس افراد کے بارے بالکل بھول چکے تھے لیکن بیکری کی طرف جاتے ہوئے مسٹر ڈرسلی کو ایک بار پھر ناپسندیدہ لباس والے افراد دکھائی دیئے۔ ان کے قریب سے گزرتے ہوئے مسٹر ڈرسلی نے شعلہ بار نگاہوں سے انہیں گھورا۔ نجانے کیوں ان لوگوں کو دوبارہ دیکھنے پر وہ کسی قدر پریشان سے ہو گئے تھے۔ یہ لوگ بھی تعجب و پریشانی میں مبتلا دکھائی دیئے جو آپس میں سرگوشیوں میں باتیں کرنے میں مصروف تھے۔ ان کے ہاتھوں میں چندہ مانگنے والا کشکول بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ واپس لوٹتے وقت مسٹر ڈرسلی کے پلاسٹک کے تھیلے میں ایک بڑی میٹھی ڈبل روٹی دکھائی دے رہی تھی۔ جب مسٹر ڈرسلی ایک بار پھر ان لوگوں کے قریب پہنچے تو انہیں ان کی گفتگو کے کچھ ٹوٹے پھوٹے جملے سنائی دیئے۔

''پوٹر گھرانہ...... ہاں صحیح ہے...... میں یہی سنا ہے......''

''ہاں! ان کا بیٹا ہیری......''

مسٹر ڈرسلی کے پیروں کو جیسے لقوہ مار گیا تھا۔ خوف کے مارے ان کے ہوش اُڑ گئے۔ انہوں نے کانا پھوسی کرنے والوں کی طرف اس طرح دیکھا جیسے وہ ان سے کچھ دریافت کرنا چاہتے ہوں مگر پھر انہوں نے اسی میں اپنی بھلائی سمجھی کہ ایسا نہ کیا جائے......

انہوں نے ہڑبڑاہٹ میں سڑک کے پار دوڑ لگا دی اور دھڑ دھڑاتے ہوئے اپنے دفتر میں داخل ہوئے۔ انہوں نے دفتر پہنچتے ہی جو کام سب سے پہلے کیا۔ وہ یہ تھا کہ انہوں نے کڑے الفاظ میں اپنی سیکرٹری کو حکم دیا کہ وہ کچھ دیر آرام کرنا چاہتے ہیں لہٰذا ان کے آرام میں کسی قسم کا خلل نہ ڈالا جائے۔ ڈبل روٹی کا تھیلا ایک طرف ڈالتے ہوئے وہ ٹیلی فون کی طرف جھپٹے اور ریسیور اُٹھا کر اپنے گھر کے نمبر ملانے لگے۔ جونہی نمبر ملانے کا کام تکمیل کو پہنچا تبھی ان کا ارادہ بدل گیا اور پھر انہوں نے ہاتھ مار کر کریڈل دبا دیا۔ انہوں نے ریسیور دوبارہ نیچے رکھ دیا اور اپنی مونچھوں پر ہاتھ پھیرنے لگے۔ وہ سوچ رہے تھے۔ 'نہیں...... نہیں! وہ بھی کتنی بڑی بے وقوفی کرنے جا رہے تھے۔ پوٹر نام کے بہت سے لوگ ہوتے ہیں۔' انہیں یقین تھا کہ پوٹر نام کے ایسے بھی کئی لوگ ہوں گے جن کے بیٹے کا نام ہیری ہوگا اور اگر دیکھا جائے تو انہیں یہ بھی درست طور پر معلوم نہیں تھا کہ ان کے ننھے منے بھانجے کا نام واقعی 'ہیری' ہی تھا۔ انہوں نے اسے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ اس کا نام ہاروے یا ہیرالڈ بھی تو ہو سکتا تھا۔ مسز ڈرسلی کو پریشانی میں مبتلا کرنے سے کیا حاصل ہوگا؟ اپنی بہن کا نام سنتے ہی وہ ہمیشہ بے حد پریشان ہو جایا کرتی تھیں اور اس میں مسز ڈرسلی کی بھی کیا غلطی تھی اگر ان کی اپنی بہن اس طرح کی ہوتی؟ لیکن پھر بھی چوغہ پہنے لوگ......

اس دوپہر کھدائی کے کام پر توجہ مبذول کئے رکھنے میں انہیں خاصی دشواری کا سامنا ہوا۔ جب وہ پانچ بجے دفتر کے کام نمٹا کر

عمارت سے باہر نکلے تو فکرمندی میں ایسے ڈوبے تھے کہ گیٹ سے نکلتے ہوئے ایک شخص سے ٹکرا گئے۔

''معاف کیجئے!'' مسٹر ڈرسلی ہڑبڑاہٹ کے عالم میں بولے۔ کیونکہ ان کے بھاری بھرکم جسم سے ٹکرانے کے بعد ایک ٹھگنا اور بدصورت آدمی قریباً زمین بوس ہو چکا تھا۔ کچھ سیکنڈ کے بعد مسٹر ڈرسلی کی توجہ اس طرف مبذول ہوئی کہ اس ٹھگنے شخص نے بھی ارغوانی رنگ کا چوغہ پہن رکھا تھا۔ ٹکرانے اور زمین پر قریباً گر جانے کے باوجود بھی اس ٹھگنے شخص کے چہرے پر ناراضگی یا کسی قسم کی پریشانی کا کوئی تاثر دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ خلاف معمول اس کے چہرے پر گہری مسکان تیر رہی تھی۔ اس نے اُٹھنے کی کوشش کی۔

''کوئی بات نہیں! آج مجھے کوئی بھی چیز پریشان نہیں کرسکتی...... خوشیاں مناؤ، کیونکہ 'تم جانتے ہوئے کون؟' آخر کار اب دفع ہو گیا ہے۔ آج کا دن اتنی خوشی کا ہے کہ تمہارے جیسے ماگل کو بھی جشن منانا چاہئے۔'' اس نے اپنی چنچناتی سی کانپتی ہوئی آواز کہا اور اس کی آواز اتنی عجیب تھی کہ آس پاس کے لوگ اسے گھورنے لگے۔ اس بدصورت ٹھگنے شخص نے اُٹھ کر مسٹر ڈرسلی کی کمر میں ہاتھ ڈال کر انہیں گلے لگایا اور وہاں سے چل دیا۔ مسٹر ڈرسلی ہکا بکا کسی درخت کی مانند وہیں کھڑے کے کھڑے رہ گئے تھے۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے ان کے پاؤں زمین سے چپک گئے ہوں۔ ایک اجنبی شخص نے نہ صرف انہیں گلے لگایا تھا بلکہ وہ انہیں 'ماگل' بھی کہہ گیا تھا۔ اس لفظ کا چاہے جو بھی مطلب ہوتا ہو...... مگر ان کے دماغ کی چولیں تک ہل گئی تھیں۔ وہ لڑکھڑاتے ہوئے قدموں سے اپنی کار کی طرف لپکے اور گھر کی طرف چل دیئے۔ انہیں قوی امید تھی کہ یہ سب باتیں محض قیاسات کے علاوہ اور کچھ نہیں ہیں۔ یہ سچ تھا کہ اس قسم کی امید انہوں نے آج سے پہلے کبھی نہیں باندھی تھی کیونکہ وہ تخیل کی اُڑان کو سرے سے پسند ہی نہیں کرتے تھے۔

جب وہ اپنے گھر کی پورچ میں اندر داخل ہوئے تو انہوں نے جو پہلی چیز دیکھی، اسے دیکھ کر ان کا دماغ اور خراب ہو گیا۔ جس بھوری بلی کو انہوں نے صبح دیکھا تھا وہ اب ان کے باغیچے کی منڈیر پر بیٹھی ہوئی تھی۔ انہیں کامل یقین تھا کہ یہ وہی بلی ہی تھی کیونکہ اس کی آنکھوں کے چاروں طرف بھی اسی طرح کے نشان تھے۔

''شش......'' مسٹر ڈرسلی نے غراتی ہوئی آواز میں ہنکارا بھرا۔

بلی ٹس سے مس نہ ہوئی۔ اس کے بجائے اس نے مسٹر ڈرسلی کی طرف گھور کر دیکھا۔ مسٹر ڈرسلی حیران رہ گئے۔ کیا یہ عام بلیوں جیسا انداز تھا؟ اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے وہ داخلی دروازے کی طرف بڑھے اور گھر میں داخل ہو گئے۔ وہ پختہ عزم کئے ہوئے تھے کہ وہ پوٹر گھرانے کے بارے میں سنی ہوئی چہ میگوئیوں کا اپنی بیوی سے کسی قسم کا کوئی ذکر نہیں کریں گے۔

مسز ڈرسلی کا دن بے حد عمدہ اور خوشگوار گزرا تھا۔ انہوں نے رات کے کھانے پر اپنے شوہر کو بتایا کہ پڑوسن کے اپنی سگی بیٹی کے ساتھ کیا تنازعات چل رہے ہیں؟ اس کے علاوہ ڈڈلی نے ایک نیا جملہ بولنا سیکھ لیا ہے۔ 'نہیں کروں گا' مسٹر ڈرسلی نے خود پر قابو رکھتے

ہوئے اطمینان بخش انداز اختیار کرنے کی کوشش کی۔ جب ڈڈلی کو سلا دیا گیا تو وہ مطمئن انداز میں ڈرائنگ روم کی طرف بڑھے تا کہ وہ ٹیلی ویژن پر رات کا خبر نامہ سن سکیں۔ انہوں نے ٹی وی چلایا تو خبر نامہ جاری تھا۔ مسٹر ڈرسلی اطمینان سے بیٹھ کر خبریں سننے لگے۔

''اور آخر میں...... ہر جگہ کے لوگ بتا رہے ہیں کہ اس ملک کے الوؤں کی حرکتیں آج بہت عجیب تھیں حالانکہ الّو عام طور پر رات کو ہی شکار کرتے ہیں اور دن کی روشنی میں شاید ہی کبھی دکھائی دیتے ہیں لیکن آج سورج نکلنے کے بعد سے سینکڑوں الّو ہر سمت میں اُڑتے ہوئے دکھائی دیئے۔ ماہرین ابھی تک اس بات کا سراغ نہیں لگا پائے کہ الوؤں نے اچانک اپنے نیند کے اوقات کیونکر بدل ڈالے ہیں۔'' خبریں پڑھنے والے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''بڑی عجیب بات ہے، اور اب موسم کے بارے میں آگاہی کیلئے جم میک گوفن...... کیا آج رات کو بھی الّوؤں کی بارش ہونے کی توقع کی جا سکتی ہے؟''

''ہیلو ٹیڈ!'' ماہر موسمیات نے کہا۔ ''میں اس کے بارے میں تو کچھ نہیں کہہ سکتا لیکن آج صرف الّوؤں کی حرکات ہی عجیب نہیں رہی۔ کینٹ، یارک شائر اور ڈُنڈی کے علاقوں سے مختلف افراد نے مجھے ٹیلی فون پر آگاہ کیا کہ میں نے کل جس بارش کی پیشگوئی کی تھی، اس کے بجائے آج آسمان سے نوکیلے اور تیز انگاروں کی موسلا دھار بارش ہوتی رہی ہے، ان کا کہنا تھا کہ جیسے آسمان پر موجود ستارے پھلجڑیوں کی طرح ٹوٹ کر زمین پر گر رہے ہوں۔ شاید لوگ الاؤ والی بھڑکیلی رات کا جشن کچھ جلدی ہی منا رہے ہیں۔ یہ اگلے ہفتے منعقد ہونا ہے دوستو! لیکن آج رات کو یقینی طور پانی ہی برسے گا......''

مسٹر ڈرسلی برف کی مانند اپنی کرسی پر جمے کے جمے رہ گئے تھے۔ پورے برطانیہ میں انگاروں کی بارش؟ دن کی روشنی میں الّوؤں کی پرواز؟ ہر جگہ چوغوں میں گھومتے ہوئے پراسرار لوگ؟ اور پوٹر...... پوٹر گھرانے کے بارے میں سرگوشیاں......

اسی لمحے مسز ڈرسلی چائے کے دو کپ اُٹھائے ڈرائنگ روم میں داخل ہوئیں۔ اب بتائے بنا کوئی چارہ نہیں تھا۔ انہیں اپنی بیوی کو کچھ تو بتانا ہی پڑے گا۔ انہوں نے گھبراتے ہوئے کھنکار کر اپنا گلا صاف کیا۔

''اوہ پٹونیہ ڈیئر! حال میں تمہاری بہن کی کوئی خبر ملی ہے کیا؟'' وہ بمشکل بول پائے۔ بالکل ویسا ہی ہوا جیسا کہ انہیں توقع تھی۔ مسز ڈرسلی کو نہ صرف حیرت کا جھٹکا لگا بلکہ ان کے چہرے پر ناگواری کا غصہ جھلکنے لگا۔ عام طور پر وہ لوگ جانتے تھے کہ مسز ڈرسلی کی کوئی بہن نہیں تھی۔

''نہیں!'' مسز ڈرسلی تیکھی آواز میں غرائیں۔ ''کیوں؟''

''خبر نامے میں عجیب قسم کی خبریں سنائی جا رہی ہیں۔'' مسٹر ڈرسلی نے دھیمی سی آواز میں کہا۔ ''الّوؤں کی دن میں پرواز...... انگاروں کی بارش...... اور شہر میں آج بہت سے عجیب لبادوں میں ملبوس پراسرار قسم کے لوگ گھوم رہے تھے......''

''تو......؟''مسز ڈرسلی نے تمتماتے ہوئے سوال کیا۔

''تو...... میں نے سوچا...... میں نے سوچا......شاید......کہیں ہونا ہو......اس کا تعلق......ان لوگوں سے......ان کی طرح کے لوگوں سے تو نہیں ہے......''مسٹر ڈرسلی نے ہکلاتے ہوئے کہا۔ان کے چہرے پر پسینہ نمودار ہو گیا تھا۔

مسز ڈرسلی ہونٹ سکوڑ کر اپنی چائے کی چسکیاں لیتی رہیں۔مسٹر ڈرسلی کو خیال آیا کہ کیا ان میں اپنی بیوی کو یہ بتانے کی ہمت تھی کہ انہوں نے پوٹر کا نام سنا ہے۔بالآخر وہ اس نتیجے پر پہنچے کہ ان میں اتنی ہمت نہیں تھی۔اس کے بجائے وہ جتنے پُرسکون انداز میں کہہ سکتے تھے،انہوں نے کہا۔

''ان کا بیٹا......اس کی عمر بھی اپنے ڈڈلی جتنی ہی ہوگی...... ہے نا۔''

''میرے خیال سے اتنی ہی ہونا چاہئے!''مسز ڈرسلی نے کڑک دار لہجے میں کہا۔

''وو......ویسے اس کا نام کیا ہے؟ ہیرالڈ...... ہے نا!''مسٹر ڈرسلی نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

''ہیری!......میرے خیال میں یہ بہت ہی گھٹیا اور سڑک چھاپ قسم کا نام ہے۔''

''اور نہیں تو کیا......''مسٹر ڈرسلی جلدی سے بولے اور ان کا دل بری طرح ڈوبتا جا رہا تھا۔''میرا بھی یہی خیال ہے۔''

جب وہ لوگ سونے کیلئے بالائی منزل پر چلے گئے تو اس کے بعد مسٹر ڈرسلی اس موضوع پر ایک لفظ بھی نہیں بول پائے۔جب مسز ڈرسلی باتھ روم میں گئیں تو مسٹر ڈرسلی چپکے سے اُٹھے اور بیڈروم کی کھڑکی کے پاس پہنچے۔انہوں نے کھڑکی میں جھانک کر سامنے والے باغیچے پر نگاہ ڈالی تو ان کا دل دھک سے رہ گیا۔پُراسرار بلی اب بھی وہیں موجود تھی۔وہ پرائیویٹ سٹریٹ کے موڑ پر نظریں گاڑے ہوئے دکھائی دی۔مسٹر ڈرسلی کو یوں لگا جیسے اسے کسی کی آمد کا انتظار تھا۔

کیا یہ ان کے دماغ کا وہم تھا؟ یا پھر ان سب کا پوٹر گھرانے سے کوئی تعلق جڑا ہوا تھا؟ اگر ایسا ہو......اور اگر کسی کو یہ پتہ چل جائے کہ ان کی رشتے داری ایسے لوگوں سے ہے تو......بہرکیف یہ تو طے تھا کہ وہ یہ برداشت نہیں کر پائیں گے۔

مسٹر و مسز ڈرسلی بستر پر لیٹ گئے۔مسز ڈرسلی تو فوراً ہی نیند کی آغوش میں اتر گئیں اور ان کے حلق سے سیٹی کی سی آواز کے دھیمے دھیمے خراٹے برآمد ہونے لگے لیکن مسٹر ڈرسلی دیر تک جاگتے رہے اور دل ہی دل میں دن بھر کے واقعات پر غور کرتے رہے۔سونے سے پہلے ان کے ذہن میں ڈھارس بندھانے والا آخری خیال یہی تھا کہ اگر پوٹر گھرانے کا ان عجیب واقعات سے کوئی تعلق ہو بھی ......تو بھی ڈرنے والی کوئی بات نہیں تھی کیونکہ وہ ان کے اور مسز ڈرسلی کے پاس بھلا کیونکر آئیں گے؟ مسٹر و مسز پوٹر بہت اچھی طرح سے جانتے تھے کہ ان کے اور ان جیسے لوگوں کے بارے میں پتونیہ اور وہ کیسے خیالات رکھتے تھے؟......مسٹر ڈرسلی کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ

اور پٹونیہ کسی ایسی چیز میں کس طرح اُلجھ سکتے تھے جو اس وقت ہو رہی ہوگی۔ انہوں نے گہری جمائی لی اور کروٹ بدل لی۔ اس کا ان پر کوئی اثر نہیں ہوسکتا تھا۔

ان کا اندازہ کتنا غلط تھا۔ مسٹر ڈرسلی بھلے ہی کچی نیند میں سو گئے تھے مگر باہر منڈیر پر بیٹھی بلی کی آنکھوں میں نیند کا نام ونشان نہیں تھا۔ وہ اب بھی کسی پتلے کی طرح ساکت بیٹھی ہوئی تھی اور پلکیں جھپکائے بغیر پرائیویٹ سٹریٹ کے دور والے موڑ پر نظریں گاڑے ہوئے تھی۔ جب بغل والی سڑک پر ایک کار کا دروازہ دھڑاک کی سی آواز کے ساتھ بند ہوا تو بھی وہ نہیں ہلی، نہ ہی تب جب دو الّو اس کے سر کے اوپر سے اُڑتے ہوئے ایک طرف چلے گئے۔ آدھی رات بیت جانے کے بعد ہی وہ بلی اپنی جگہ سے متحرک ہوئی تھی۔ دراصل بلی جس موڑ پر نظریں گاڑے کھڑی تھی وہاں ایک آدمی ظاہر ہوا تھا۔ وہ اتنا اچانک اور چپکے سے وہاں آیا تھا کہ دیکھنے والے کو یہی لگتا جیسے وہ زمین کے اندر سے باہر نکلا ہو یا پھر ہوا کے جھونکے کے ساتھ وہاں نمودار ہوگیا ہو۔ بلی کی دم پھڑکنے لگی اور اس کی آنکھیں عجیب سے انداز میں سکڑ گئیں۔

اس طرح کا آدمی پرائیویٹ سٹریٹ میں پہلے کبھی نہیں دکھائی دیا تھا۔ وہ لمبا، دبلا اور بے حد ضعیف العمر تھا۔ اس کی عمر کا اندازہ اس کے دراز بالوں اور ڈاڑھی کی سفیدی سے لگایا جاسکتا تھا جو دونوں ہی اتنے لمبے تھے کہ انہیں اپنی بیلٹ کے نیچے ٹھونسا جاسکتا تھا۔ وہ ایک لمبی چادر اوڑھے ہوئے تھا۔ اس کا ارغوانی چوغہ زمین پر گھسٹ رہا تھا اور اس نے اونچی ایڑی کے بکل والے جوتے پہن رکھے تھے۔ آدھے چاند کی مانند دکھائی دینے والی شیشوں کی نفیس اور شفاف عینک اس کے چہرے پر لگی ہوئی تھی جس کے پیچھے اس کی نیلی آنکھیں بالکل صاف اور بے حد چمکدار دکھائی دے رہی تھیں۔ اس کی ناک بہت لمبی اور خمدار تھی جیسے اسے کم از کم دو بار توڑ کر جوڑا گیا ہو۔ اس آدمی کا نام تھا ایلبس ڈمبل ڈور......!

ایلبس ڈمبل ڈور کو شاید اس بات کا احساس نہیں تھا کہ وہ ابھی ابھی ایک ایسی سڑک پر آگئے تھے جہاں ان کے نام سے لے کر ان کے جوتوں تک کسی بھی چیز کو پسند نہیں کیا جاتا تھا۔ وہ اپنے چوغے میں ہاتھ ڈال کر ٹٹول رہے تھے جیسے کچھ ڈھونڈ رہے ہوں۔ لیکن اس بات کا احساس ہوگیا کہ کوئی انہیں دیکھ رہا تھا پھر انہوں نے اچانک بلی کی طرف دیکھ لیا جو سڑک کے دوسرے کنارے سے اب بھی انہیں بری طرح گھور رہی تھی۔ نجانے کیوں بلی کو دیکھ کر انہیں خوشی ہوئی۔ وہ دھیمے سے انداز میں مسکرائے اور سرگوشی نما لہجے میں بڑبڑائے۔ ''مجھے معلوم ہونا چاہئے تھا......''

وہ جس چیز کو تلاش کر رہے تھے وہ انہیں اندر والی جیب میں مل گئی۔ یہ چاندی کے سگریٹ لائیٹر کی طرح دکھائی دے رہا تھا۔ انہوں نے اسے کھولا اور ہوا میں لہراتے ہوئے دبایا۔ کلک کی ہلکی سی آواز گونجی۔ سڑک کے موڑ پر پہلا روشنی کرنے والا لیمپ کا بلب

ایک ہلکے سے جھماکے سے بجھ گیا۔انہوں نے ایک بار پھر اس سے کلک کیا اور پھر اس سے اگلے لیمپ کا بلب بھی تاریک ہو گیا۔ انہوں نے بلب بجھانے والے اس آلے کو بارہ مرتبہ کلک کیا اور پھر پوری سڑک گہری تاریکی میں ڈوب گئی۔البتہ دوسرے کنارے پر دو بلب ابھی بھی جل رہے تھے مگر ان کی روشنی پوری سڑک کیلئے ناکافی تھی۔تاریکی میں ایلبس ڈمبل ڈور کسی ہیولے کی مانند دکھائی دے رہے تھے۔اس گہری تاریکی میں دو ننھی ننھی روشنیاں جلتی ہوئی دکھائی دیں جو اس بھوری بلی کی آنکھیں تھیں۔وہ بدستور ان کی طرف دیکھے جا رہی تھی۔اگر کوئی اس وقت اپنی کھڑکی سے باہر جھانکتا، چاہے چمکدار آنکھوں والی مسز ڈرسلی ہی کیوں نہ ہوتیں تو بھی وہ یہ نہیں دیکھ سکتی تھیں کہ نیچے فٹ پاتھ پر کیا ہو رہا تھا؟ ڈمبل ڈور نے بتی بجھانے والے آلے کو واپس اپنے چوغے میں ڈال لیا اور سڑک پر مکان نمبر چار کی طرف بڑھ گئے جہاں وہ بلی کے پہلو میں ہی فٹ پاتھ پر بیٹھ گئے۔انہوں نے اس کی طرف نہیں دیکھا لیکن ایک پل بعد انہوں نے بلی کو مخاطب کیا۔

''پروفیسر میک گوناگل! آپ یہاں کیا کر رہی ہیں؟''

وہ بلی کی طرف دیکھ کر دھیما سا مسکرائے لیکن بھوری بلی غائب ہو چکی تھی۔ بلی کے بجائے وہ ایک گھمبیر سی دکھائی دینے والی صورت کی مالک خاتون کی طرف دیکھ کر مسکرا رہے تھے۔جو اسی طرز کا چوکور چشمہ پہنے ہوئے تھی۔جس طرح کے نشان بلی کی آنکھوں کے چاروں طرف دکھائی دیتے تھے۔وہ بھی ایک چوغہ پہنے ہوئے تھی جو گہرے سبز رنگ کا تھا۔اس کے بال جوڑے میں کس کر بندھے ہوئے تھے۔صاف نظر آ رہا تھا کہ وہ خاصی پریشان تھی۔

''آپ کو اس تاریکی میں یہ اندازہ کیسے ہوا کہ وہ بلی میں ہی تھی؟'' اس نے پوچھا۔

''ڈیئر پروفیسر! میں نے آج تک کسی بلی کو اتنا تن کر بیٹھے ہوئے نہیں دیکھا۔''

''اگر آپ کو دن بھر اینٹ کی منڈیر پر بیٹھنے کا اتفاق ہوتا تو یقیناً آپ بھی ایسے ہی تن کر بیٹھتے۔'' پروفیسر میک گوناگل نے منہ بنا کر کہا۔

''دن بھر؟......جبکہ آپ بھی جشن منا سکتی تھیں؟...... یہاں آتے وقت میں راستے میں درجن بھر دعوتوں اور ضیافتوں کے پاس سے ہوتا ہوا آ رہا ہوں۔''

پروفیسر میک گوناگل غصے سے غرائیں۔''ارے ہاں ہاں! سب کے سب جشن منا رہے ہیں۔'' انہوں نے بے چین ہو کر کہا۔ ''ویسے عقلمندی اسی میں ہوتی سب تھوڑے محتاط رہتے لیکن ایسا نہیں ہوا ہے......حد ہو گئی ہے یہاں تک کہ ماگل بھی جان چکے ہیں کہ کوئی عجیب واقعہ رونما ہوا ہے۔ان کے خبرنامے میں طرح طرح کی خبریں گردش کر رہی ہیں۔'' ان کا چہرہ لاشعوری انداز میں مسٹر

ڈرسلی کے اندھیرے میں ڈوبے ہوئے ڈرائنگ روم کی کھڑکی کی گھومتا چلا گیا۔ ’’میں نے خبرنامہ سنا تھا۔ الوؤں کی دن کے وقت اڑان، شہاب ثاقب کی بارش......توبہ...... یہ لوگ مکمل طور پر احمق نہیں ہیں کہ ایسی غیر متوقع چیزوں کا جائزہ نہ لے پاتے، انہیں معلوم ہونا ہی تھا۔ کینٹ میں شہاب ثاقب کی بارش......میں پورے وثوق سے کہہ سکتی ہوں کہ یہ ’ڈیڈلوس ڈِگل‘ کا ہی کام ہوگا۔ اس کے کوڑھ دماغ میں تو رتی برابر عقل نہیں ہے۔‘‘

’’آپ انہیں کیونکر الزام دے رہی ہیں۔‘‘ ڈمبل ڈور نے نرمی سے کہا۔ ’’گیارہ سال سے ہمارے پاس جشن منانے کی کوئی وجہ ہی نہیں باقی بچی تھی۔‘‘

’’میں یہ سب جانتی ہوں!‘‘ پروفیسر میک گوناگل نے چڑتے ہوئے کہا۔ ’’لیکن اس کا مطلب یہ تو نہیں کہ ہم لوگ بے وقوفی پر ہی اُتر آئیں۔ لوگ سراسر لاپروائی برتنے لگیں۔ انہوں نے ماگلوؤں جیسے کپڑے تک نہیں پہنے ہیں۔ چوغے پہن کر بھری دوپہر میں سڑکوں پر گھوم رہے ہیں اور احمقانہ افواہیں پھیلا رہے ہیں۔‘‘ پھر انہوں نے ڈمبل ڈور پر تیکھی ترچھی نگاہ ڈالی، ان کے چہرے پر پھیلے ہوئے تاثرات سے صاف دکھائی دے رہا تھا کہ وہ یہ امید کئے ہوئے تھیں کہ ڈمبل ڈور اس بارے میں کچھ نہ کچھ ضرور کہیں گے مگر ڈمبل ڈور نے کوئی تبصرہ نہیں کیا اور خاموش بیٹھے رہے تو انہوں نے اپنی بات کو آگے بڑھایا۔ ’’یہ کتنا شاندار ہوگا جس دن ’**تم جانتے ہو کون؟**‘ آخر کار غائب ہوگیا، ٹھیک اسی دن ماگلوؤں کو ہمارے بارے میں پتہ چل جائے۔ مجھے لگتا ہے وہ سچ مچ جا چکا ہے...... ہے نا ڈمبل ڈور!‘‘

’’حالات وواقعات سے کچھ ایسا ہی دکھائی دیتا ہے!‘‘ ڈمبل ڈور نے دھیمے انداز میں کہا۔ ’’ہمیں بہت سی چیزوں کیلئے اوپر والے کا احسان ماننا چاہئے کیا آپ لیموں کا شربت لینا پسند کریں گی؟‘‘

’’کیا چیز......؟‘‘ پروفیسر میک گوناگل چونک کر بولیں۔

’’لیموں کا شربت یعنی سنکجبین! ایک طرح کا ماگلوؤں کا مشروب جو مجھے بے حد پسند ہے۔‘‘

’’نہیں شکریہ!‘‘ پروفیسر میک گوناگل نے سرد مہری سے جواب دیا۔ ان کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر یہ محسوس ہوتا تھا کہ وہ شاید یہ کہنا چاہتی تھیں کہ بھلا یہ بھی کوئی وقت ہے لیموں کے شربت کا۔ پھر وہ سر جھٹک کر بولیں۔

’’اگر **تم جانتے ہو کون**؟ چلا بھی گیا ہو......‘‘

’’ڈیئر پروفیسر!‘‘ ڈمبل ڈور نے بیچ میں سے بات اچک لی۔ ’’کم از کم آپ جیسی سمجھدار خاتون کو تو اس کا نام لینا چاہئے۔ یہ ’**تم جانتے ہو کون؟**‘ کی گردان چھوڑیئے۔ میں گیارہ سال سے لوگوں کو یہ سمجھانے کی بھرپور کوشش کر رہا ہوں کہ وہ اسے اس کے اصلی نام

سے پکارا کریں......’والڈی موٹ‘......!‘‘ نام سنتے ہی پروفیسر میک گوناگل دوقدم پیچھے ہٹ گئیں جیسے وہ نام نہ ہوکوئی کوڑا ہو۔ڈمبل ڈوراس کی حرکت سے بے پرواہ ہوکراپنے چوغے میں لیموں کے شربت کے ٹن نکالنے میں مصروف ہوگئے۔شایداسی لئے وہ پروفیسر میک گوناگل کا چہرہ نہیں دیکھ پائے تھے۔انہوں نے اپنی بات آگے بڑھائی۔’’اگرہم یہ کہتے رہیں،’**تم جانتے ہوکون**؟‘’**تم جانتے ہو کون**؟‘ توسمجھنا بہت مشکل ہوجاتا ہے۔مجھے کبھی ایسانہیں لگا کہ ’والڈی موٹ‘ کا نام لینے میں ڈرنے کی کوئی وجہ موجود ہوسکتی ہے۔‘‘

’’میں جانتی ہوکہ آپ نہیں ڈرتے!‘‘ پروفیسر میک گوناگل نے دھیمے لہجے میں کہا۔ان کے انداز سے عیاں تھا کہ وہ کسی قدر ڈمبل ڈورکی تعریف اورکسی قدراپنی الجھن کا اظہارکررہی تھیں۔’’آپ کی بات بالکل الگ ہے،سب جانتے ہیں آپ ہی وہ اکیلےفرد ہیں جس سے’**تم جانتے ہوکون**؟‘......اوہ اچھا!’والڈی موٹ‘ڈرتا تھا۔‘‘

’’آپ ضرورت سے زیادہ میری تعریف کررہی ہیں پروفیسر!والڈی موٹ کے پاس ایسی کئی قوتیں موجود ہیں جو مجھ میں کبھی نہیں پیداہوسکتیں۔‘‘ڈمبل ڈورنے اطمینان سے کہا۔

’’اسی لئےتو آپ باکمال اورعظیم کردار کے مالک سمجھے جاتے ہیں کہ آپ ان قوتوں کو پہچانتے ہوئے بھی انہیں حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرتے اورنہ ہی ان کا سہارالینا چاہتے ہیں حالانکہ آپ ایسا آسانی سے کرسکتے ہیں۔‘‘پروفیسر میک گوناگل نے ستائشی لہجے میں کہا۔

’’یہ میری انتہائی خوش قسمتی ہے کہ آج گہرااندھیرا چھایا ہوا ہے۔میں تب سے اتنا کبھی نہیں شرمایا جب میڈم پامفری نے میرے نئے مفلرکی تعریف کی تھی......‘‘

پروفیسر میک گوناگل نے گھورکران کی طرف دیکھا۔

’’الوؤں کی بات چھوڑیئے اس سے بھی کہیں سرعت رفتارافواہیں چاروں طرف گردش کررہی ہیں۔آپ جانتے ہیں کہ لوگ کیا کہہ رہے ہیں؟وہ کیوں غائب ہوگیا؟ آخرکارکس چیز نے اسے روک دیا......؟‘‘

ایسےلگتا تھا جیسے پروفیسر میک گوناگل اس معاملے پرپہنچ گئی تھیں جس پرگفتگوکرنے کیلئے وہ سب سے زیادہ بےچین تھیں۔وہ اصلی سبب......جس کی وجہ سے وہ ٹھنڈی پتھریلی منڈیر پردن بھربیٹھ کرانتظارکررہی تھیں کیونکہ نہ توبلی کے روپ میں اورنہ ہی انسانی روپ میں انہوں نے ڈمبل ڈورپرپہلے اتنی باریک بین نگاہ ڈالی تھی جتنی کہ وہ اس وقت ڈال رہی تھیں۔یہ بات صاف تھی کہ چاہے لوگ کچھ بھی کہہ رہے ہوں وہ ان کی بات پرتب تک یقین نہیں کرنے والی تھیں جب تک ڈمبل ڈورخودنہ کہہ دیتے کہ یہ سب سچ ہے۔لیکن ڈمبل ڈوراس وقت ایک اورلیموں کے شربت کے ٹن کو چھانٹ رہے تھے اورانہوں نے کوئی جواب نہیں دیا۔پروفیسر میک

گوناگل نے کسی قدر زور دیتے ہوئے اپنی بات جاری رکھی۔

''لوگ کہہ رہے ہیں کہ والڈی موٹ کل رات 'گوڈریک ہالوٗ' میں پوٹر خاندان کی تلاش میں گیا تھا۔ افواہ یہ ہے کہ للّی اور جیمس پوٹر ......وہ لوگ......اب اس دُنیا میں نہیں رہے۔''

ڈمبل ڈور نے آہستگی سے سر جھکا دیا اور پروفیسر میک گوناگل کے منہ سے آہ نکل گئی۔

''للّی اور جیمس...... مجھے یقین نہیں ہو رہا ہے...... میں اس پر یقین نہیں کرنا چاہتی ہوں...... اوہ ایلبس......'' ان کی آواز میں لرزش طاری ہوگئی تھی۔

''میں جانتا ہوں...... میں جانتا ہوں!'' ڈمبل ڈور آگے بڑھے اور انہوں نے پروفیسر میک گوناگل کا کندھا آہستگی سے تھپتھپایا۔ ان کی آواز بھرا گئی تھی۔

''یہی نہیں!'' پروفیسر میک گوناگل کی آواز تھرتھرا رہی تھی۔ ''لوگ تو یہ بھی کہہ رہے ہیں کہ ان کے بیٹے ہیری پوٹر کو بھی ہلاک کرنے کی کوشش کی گئی تھی مگر وہ اسے ہلاک نہیں کر پایا۔ وہ اس چھوٹے بچے کو ہلاک نہیں کر سکا۔ کوئی نہیں جانتا کہ کیوں یا کیسے؟ لیکن سب لوگ کہہ رہے ہیں چونکہ والڈی موٹ ہیری پوٹر کو ہلاک نہیں کر پایا تو اس کی سب قوتیں خود بخود دفنا ہوگئیں اور...... وہ اسی لئے غائب ہو گیا ہے۔''

ڈمبل ڈور نے اداسی کے عالم میں سر اثبات میں ہلایا۔

''کک......کیا یہ واقعی سچ ہے؟'' پروفیسر میک گوناگل نے ہکلاتے ہوئے کہا۔ ''جب اس نے اتنا کچھ کیا تھا...... جب اس نے اتنے سارے لوگوں کو قتل کر ڈالا تھا......اس کے بعد بھی وہ ایک چھوٹے سے بچے کو ہلاک کرنہیں پایا؟ شدید حیرت کی بات ہے...... اسے روکنے والا کون تھا؟......لیکن براہ کرم یہ وضاحت تو کیجئے کہ ہیری بچ کیسے گیا؟''

''اس بارے میں ہم صرف قیاسات ہی کر سکتے ہیں!'' ڈمبل ڈور نے دھیمے لہجے میں کہا۔ ''شاید ہم اس کا سبب کبھی نہیں جان پائیں گے۔''

پروفیسر میک گوناگل نے جالی دار رومال نکالا اور چشمے کے نیچے سے آنکھوں کے آنسو پونچھ ڈالے۔ ڈمبل ڈور نے گہری سانس اندر کھینچتے ہوئے اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا اور ایک سنہری گھڑی باہر نکالی۔ گھڑی کے چمکتے ہوئے ڈائل پر نظریں مرکوز کرتے ہوئے فکرمندی سے بھنویں سکیڑیں۔ وہ گھڑی بہت منفرد دکھائی دیتی تھی کیونکہ اس میں بارہ ہاتھ بنے ہوئے تھے مگر کوئی ہندسہ موجود نہیں تھا۔ سوئیوں کے بجائے اس کے کناروں پر چھوٹے چھوٹے سیارے مداروں میں گھومتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ بہرحال اس سے

ڈمبل ڈور کو کچھ سمجھ میں آیا ہی ہوگا کیونکہ انہوں نے اسے واپس اپنی جیب میں ڈال دیا تھا۔

''ہیگرڈ کو دیر ہوگئی ہے، ویسے میرا اندازہ ہے کہ اسی نے آپ کو باخبر کیا ہوگا کہ میں یہاں آنے والا ہوں۔'' ڈمبل ڈور نے مسکرا کر کہا۔

''ہاں!'' پروفیسر میک گوناگل نے جواب دیا۔ ''اور جہاں تک میرا خیال ہے کہ آپ مجھے یہ بتانا ضروری نہیں سمجھیں گے کہ آپ کہیں اور جانے کے بجائے یہاں کیونکر آئے ہیں؟''

''میں یہاں ہیری کو اس کے انکل اور آنٹی کے پاس چھوڑنے کیلئے آیا ہوں۔ اب اس کے خاندان کے نام پر صرف یہی لوگ باقی بچے ہیں۔'' ڈمبل ڈور نے آہستگی سے کہا۔

''کہیں آپ یہ تو نہیں کہنا چاہتے...... آپ کا اشارہ ان لوگوں کی طرف تو نہیں جو یہاں رہتے ہیں؟'' پروفیسر میک گوناگل نے قریباً چیختے ہوئے انداز میں مکان نمبر چار کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ وہ جلدی سے منڈیر سے نیچے کود آئیں۔ ''ڈمبل ڈور! آپ ایسا نہیں کر سکتے۔ میں نے دن بھر ان لوگوں کا جائزہ لیا ہے۔ دنیا میں آپ کو ایسے دو افراد نہیں مل سکتے جو ہم سے اتنے الگ ہوں اور ان کا ایک بیٹا بھی ہے۔ میں نے دیکھا کہ وہ اپنی ماں کو پوری سڑک پر لاتیں مارتا جا رہا تھا اور مٹھائی کھانے کی ضد کر رہا تھا...... ہیری پوٹر یہاں آ کر رہے گا؟''

''یہ اس کیلئے سب سے اچھی جگہ ہے!'' ڈمبل ڈور نے کسی قدر سخت لہجے میں کہا۔ ''جب وہ تھوڑا بڑا ہو جائے گا تو اس کے انکل آنٹی اسے سب کچھ سمجھا دیں گے۔ میں نے ان کے لئے ایک خط لکھ دیا ہے۔''

''خط؟'' پروفیسر میک گوناگل نے مری ہوئی آواز میں دہرایا اور وہ ایک بار پھر منڈیر پر بیٹھ گئیں۔ ''ڈمبل ڈور کیا آپ کو واقعی بھروسہ ہے کہ آپ ان لوگوں کو ایک خط کے ذریعے سے وہ ساری باتیں سمجھا دیں گے؟...... یہ لوگ اسے کبھی نہیں سمجھ پائیں گے...... وہ بے حد مشہور ہوگا...... چاروں طرف اس کے نام کا ڈنکا بجے گا۔ مجھے اس بات پر بھی قطعی حیرت نہیں ہوگی کہ مستقبل میں آج کا دن 'ہیری پوٹر ڈے' کے روپ میں منایا جائے۔ ہیری کے بارے میں سینکڑوں کتابیں لکھی جائیں گی۔ ہماری دنیا کے ہر بچے کی زبان پر اس کا نام ہوگا۔''

''بالکل بجا کہا پروفیسر......!'' اپنی چمکدار نیلی آنکھوں کو نصف چاند کی مانند فریم والے چشمے سے اُٹھا کر مکان نمبر چار کو بغور دیکھتے ہوئے کہا۔ ''یہ سب باتیں کسی بھی عام بچے کا دماغ خراب کرنے کیلئے کافی ثابت ہوں گی۔ وہ مشہور ہو جائے گا اس سے پہلے کہ وہ بولنا اور چلنا سیکھ پائے۔ اسے تو وہ سانحہ بھی یاد نہیں ہوگا جس کے لئے وہ مشہور ہے۔ کیا آپ کو اس بات کی شدت کا اندازہ نہیں

ہے کہ اگر وہ ان سب چیزوں سے دور رہ کر ہی بڑا ہو تو زیادہ مناسب بات ہوگی۔ جب تک وہ اسے جھیلنے کیلئے ذہنی طور پر تیار نہ ہو جائے۔''

پروفیسر میک گوناگل نے کچھ کہنے کیلئے اپنا منہ کھولا پھر ارادہ بدل کر اپنے خیالات کو دبا دیا۔

''ہاں...... ہاں آپ شاید درست کہہ رہے ہیں مگر وہ بچہ یہاں آئے گا کیسے؟''

پروفیسر میک گوناگل کی چبھتی ہوئی نگاہیں ڈمبل ڈور کے چوغے پر پڑی جیسے بچہ ان کے چوغے میں کہیں چھپا ہوا ہو۔

''ہیگر ڈ اسے لا رہا ہے۔'' ڈمبل ڈور نے مختصراً کہا۔

''کیا؟'' پروفیسر میک گوناگل چونک پڑیں۔ ''کیا آپ کو یہ ٹھیک لگتا ہے کہ اتنے اہم اور غیر معمولی کام کیلئے ہیگر ڈ پر اعتماد کیا جا سکتا ہے؟''

''مجھے ہیگر ڈ پر اپنی جان سے زیادہ بھروسہ ہے۔'' ڈمبل ڈور پر اعتماد لہجے میں بولے۔

''میں یہ نہیں کہتی کہ وہ دل کا برا ہے!'' پروفیسر میک گوناگل نے خود پر قابو رکھتے ہوئے کہا۔ ''لیکن آپ کو یہ تو تسلیم کرنا ہی پڑے گا کہ وہ تھوڑا لاپرواہ اور لاابالی فطرت کا مالک ہے۔ اس کی یہ عادت ہے کہ...... یہ کیسی آواز سنائی دے رہی ہے؟''

ایک ہلکی گڑگڑاہٹ کی آواز نے ان کے چاروں طرف پھیلے سکوت کو توڑ دیا تھا۔ آواز دھیرے دھیرے تیز ہو ہوتی جا رہی تھی۔ انہوں نے سڑک پر اوپر سے نیچے کی طرف آتی ہوئی ہیڈ لائٹس کی روشنی کی تلاش کی اور جب آواز بہت زیادہ تیز ہوگئی تو انہوں نے اوپر آسمان کی طرف دیکھا۔ اوپر آسمان میں ایک بھاری بھرکم موٹر سائیکل ہوا میں تیرتی ہوئی نیچے کی طرف آ رہی تھی۔ دیکھتے ہی دیکھتے موٹر سائیکل سڑک پر ہوائی جہاز کی طرح اُتر گئی اور سڑک پر رینگتی ہوئی ان کے بالکل سامنے آ کر کھڑی ہوگئی۔ موٹر سائیکل بہت بڑی تھی لیکن یہ اس آدمی کے مقابلے میں کچھ نہیں تھی جو اس پر بیٹھا ہوا تھا۔ وہ عام آدمی کی جسامت سے دوگنا لمبا تھا اور کم از کم پانچ گنا چوڑا دکھائی دیتا تھا۔ وہ ایک دم جنگلی وحشی لگ رہا تھا کیونکہ بکھرے ہوئے سیاہ بالوں اور پھیلی ہوئی ڈاڑھی کی لمبی لٹوں نے زیادہ تر چہرے کو چھپا رکھا تھا۔ اس کے ہاتھ کوڑے دان کے ڈھکن جتنے بڑے تھے اور چمڑے کے جوتوں میں اس کے پاؤں ڈولفن مچھلی کے بچے کی مانند دکھائی دے رہے تھے۔ اس قوی الجثہ شخص کے چوڑے اور مضبوط بازو میں کمبل کی ایک چھوٹی سی پوٹلی دبی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ اس نے موٹر سائیکل کا گھرگھراتا ہوا انجن بند کیا۔

''ہیگر ڈ!'' ڈمبل ڈور نے سکون کی سانس لیتے ہوئے کہا۔ ''آخر کار تم آ ہی گئے اور تمہیں یہ موٹر سائیکل کہاں سے مل گئی......؟''

''اُدھار لی ہے جناب پروفیسر ڈمبل ڈور!'' ہیگر ڈ نے محتاط انداز میں موٹر سائیکل سے اترتے ہوئے کہا۔ ''سیریس بلیک نے یہ

مجھے اُدھار دی ہے......میں اسے لے آیا ہوں جناب!''

''کوئی مشکل تو نہیں ہوئی......؟''

''نہیں جناب! گھر تو قریباً پوری طرح تباہ ہو چکا تھا لیکن اس سے پہلے کہ ماگل چاروں طرف جمع ہو جاتے، میں اسے صحیح سلامت باہر نکال لایا۔ جب میں برسٹل کے اوپر اُڑ رہا تھا تو اس کی آنکھ لگ گئی تھی۔''ہیگر ڈ نے مسکرا کر مؤدب انداز میں بتایا۔

ڈمبل ڈور اور پروفیسر میک گوناگل دونوں آگے بڑھے اور انہوں نے کمبل کے اوپر سے جھانکا۔ اندر ایک چھوٹا بچہ تھا جو گہری نیند میں سو رہا تھا۔ اس کے ماتھے پر سیاہ گھنے بالوں کے گچھے کے نیچے ایک عجیب سے نشان کا زخم دکھائی دے رہا تھا جیسے وہاں پر برق گری ہو۔

''کیا یہیں پر؟'' پروفیسر میک گوناگل نے سرگوشی کے انداز میں پوچھا۔

''ہاں!'' ڈمبل ڈور نے کہا۔''اس کے ماتھے پر یہ نشان زندگی بھر رہے گا۔''

''کیا آپ اس بارے میں کچھ نہیں کر سکتے......ڈمبل ڈور!''

''اگر میں کر بھی سکتا تو بھی نہیں کرتا۔ زخم کے نشان کئی بار بہت کام آتے ہیں۔ میرے اپنے بائیں گھٹنے کے اوپر ایک ایسا ہی نشان ہے جو لندن کے زمین دوز افراد کی بہترین علامت سمجھی جاتی ہے۔ خیر! اسے مجھے دے دو ہیگر ڈ! اچھا رہے گا اگر ہم اس کام کو جلدی سے نمٹا لیں۔''

ڈمبل ڈور نے ہیری کو اپنی بانہوں میں لیا اور ڈرسلی کے گھر کی طرف گھوم گئے۔

''کیا میں......کیا میں اسے الوداع کہہ سکتا ہوں جناب پروفیسر ڈمبل ڈور!'' ہیگر ڈ نے پوچھا۔ اس نے اپنا بڑا دیوہیکل بالوں سے بھرپور سر ہیری پر جھکایا اور اپنے لٹکتے بالوں کو چھوتے ہوئے اسے بہت ہلکے سے چوم لیا پھر اچانک ہیگر ڈ کے منہ سے ایسی آواز نکلی جیسے کوئی گھائل کتا رو رہا ہو۔

''شش!'' پروفیسر میک گوناگل دبی ہوئی آواز میں بولی۔''ماگل جاگ جائیں گے۔''

''معاف کیجئے!'' ہیگر ڈ نے سسکتے ہوئے آہستگی سے کہا۔ اس نے ایک بڑا سا دھبے دار رومال نکالا اور اس میں اپنا چہرہ چھپا لیا۔ ''لیکن......میں اسے برداشت نہیں کر پاؤں گا......للّی اور جیمس مر گئے اور......بے چارے چھوٹے سے ہیری کو ماگلوؤں کے ساتھ رہنا پڑے گا۔''

''ہاں ہاں بڑے دُکھ کی بات ہے مگر اپنے آپ کو سنبھالو ہیگر ڈ! ورنہ لوگ ہمیں دیکھ لیں گے۔'' پروفیسر میک گوناگل نے کرخت

لہجے میں سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔ جب ڈمبل ڈور باغیچے کی نچلی باڑھ کو پھلانگ کر سامنے والے دروازے پر جا پہنچے تو پروفیسر میک گوناگل ہیگرڈ کے بازو کو ڈرتے ڈرتے تھپتھپا رہی تھیں۔ ڈمبل ڈور نے ہیری کو دروازے کی سیڑھیوں پر دھیرے سے لٹا دیا۔ اپنے چوغے سے ایک خط نکالا اور اسے ہیری کے کمبل کے اندر احتیاط سے ڈال دیا اور اس کے بعد وہ ان دونوں کے پاس واپس لوٹ آئے۔ پورے ایک منٹ تک وہ تینوں کھڑے رہے اور اس چھوٹی سی پوٹلی کو تاسف بھری نظروں سے تکتے رہے۔ ہیگرڈ کے کندھے ہل رہے تھے۔ پروفیسر میک گوناگل کی پلکیں سرعت کے ساتھ جھپکتی دکھائی دے رہی تھیں، پروفیسر ڈمبل ڈور کی آنکھوں میں عام طور پر دکھائی دینے والی چمک اس وقت بالکل دکھائی نہیں دے رہی تھی۔

''تو اب......'' ڈمبل ڈور نے گہری سانس بھرتے ہوئے کہا۔ ''اب ہمارا کام ختم ہو چکا ہے۔ اب یہاں رکنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ زیادہ بہتر ہوگا کہ ہم یہاں سے چل دیں اور جشن میں شامل ہو جائیں۔''

''ٹھیک ہے جناب!'' ہیگرڈ نے دبی ہوئی آواز میں کہا۔ ''میں یہ موٹر سائیکل سیریس بلیک کو لوٹا دیتا ہوں۔ شب بخیر پروفیسر میک گوناگل، جناب پروفیسر ڈمبل ڈور!'' اپنے بہتے ہوئے آنسوؤں کو اپنی جیکٹ کی آستین سے پونچھتے ہوئے ہیگرڈ موٹر سائیکل پر سوار ہوا اور پاؤں مار کر اس کے انجن میں جان ڈال دی پھر تیز گرج کے ساتھ موٹر سائیکل ہوا میں اُٹھی اور فضا میں اُڑتی ہوئی رات کے اندھیرے میں کہیں گم ہو گئی۔

''پروفیسر میک گوناگل! مجھے پوری امید ہے کہ آپ سے جلد ہی ملاقات ہوگی۔'' ڈمبل ڈور نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ پروفیسر میک گوناگل نے جواب میں اپنی ناک سکیڑ دی۔

ڈمبل ڈور گھومے اور سڑک پر چل دیئے۔ سڑک کے موڑ پر جا کر وہ رک گئے اور انہوں نے اپنی جیب سے چاندی کا سگریٹ لائٹر نما آلہ نکال لیا جس کی مدد سے انہوں نے پوری سڑک کے بلب گل کر دیئے تھے۔ انہوں نے اسے ایک بار پھر دبایا اور کلک کی آواز کے ساتھ ہی روشنی کی بارہ گولے سڑک کے لیمپوں کی طرف لپکے اور پرائیویٹ سٹریٹ اچانک نارنجی روشنی میں نہا گئی۔ ڈمبل ڈور دیکھ سکتے تھے کہ سڑک کے دوسرے سرے پر ایک بھوری بلی ایک طرف چلی جا رہی تھی۔ انہیں نمبر چار کی سیڑھی پر رکھی ہوئی کمبل کی پوٹلی کی ہلکی سی جھلک دکھائی دے رہی تھی۔

''ہمیشہ خوش رہنا ہیری!'' انہوں نے دھیمے انداز میں کہا پھر وہ پلٹے اور چوغے کو ایک جھٹکا دیتے ہوئے وہاں سے غائب ہو گئے۔

ہلکی ہلکی ہوا پرائیویٹ سٹریٹ کی صاف ستھری جھاڑیوں کو ہلا رہی تھی۔ سیاہ آسمان کے نیچے سب کچھ پرسکون اور ٹھیک ٹھاک

تھا۔ یہ وہ آخری جگہ تھی جہاں آپ تعجب انگیز واقعات کے رونما ہونے کی توقع کر سکتے تھے۔ ہیری پوٹر نے سوتے سوتے اپنے کمبل کے اندر ہی کروٹ بدلی۔ اس کے ننھے سے ہاتھ نے پاس رکھے خط کو پکڑ لیا اور وہ سوتا رہا۔ وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ خاص تھا، یہ بھی نہیں کہ وہ مشہور تھا، یہ بھی نہیں کہ وہ کچھ گھنٹوں کے بعد مسز ڈرسلی کی چیخ سن کر بیدار ہوگا جب وہ دودھ کی خالی بوتل باہر رکھنے کیلئے سامنے والا دروازہ کھولیں گی، وہ یہ بھی نہیں جانتا تھا کہ اگلے کچھ ہفتوں تک اس کا خالہ زاد بھائی ڈڈلی اسے نوچے کھسوٹے گا اور ہر طرح سے اذیت پہنچائے گا......اور وہ یہ تو جان ہی نہیں سکتا تھا کہ اس وقت پورے ملک میں چھپ چھپا کر ملنے والے خاص لوگ اپنے اپنے مشروب کے گلاس اُٹھا کر دبی آواز میں کہہ رہے تھے:

’ہیری پوٹر کے نام......وہ لڑکا جو زندہ بچ گیا!‘

☆☆☆

دوسرا باب

# معدوم شیشہ

جب مسٹر و مسز ڈرسلی کو ان کا بھانجا باہر سیڑھیوں پر ملا تھا، اس واقعے کو قریباً دس سال بیت چکے تھے مگر پرائیویٹ ڈرائیو سٹریٹ میں شاید ہی کچھ بدلا تھا۔ سورج اب بھی سامنے والے صاف ستھرے باغیچے کی طرف سے نکلتا تھا اور ڈرسلی گھرانے کے دروازے پر لگی پیتل کی تختی پر لکھے چار کا ہندسے کو ویسے ہی چمکا تا تھا۔ اس کے بعد یہ ان کے ڈرائنگ روم میں داخل ہوتا تھا جو لگ بھگ ویسا ہی تھا جیسے اس رات کو تھا جب مسٹر ڈرسلی نے الوؤں کے بارے میں انوکھی خبر سنی تھی۔ صرف آتشدان پر بنی ہوئی پتھر کی سلیب پر رکھی ہوئی تصاویر ہی حقیقت واضح کر رہی تھیں کہ کتنا عرصہ بیت چکا تھا۔ دس سال پہلے وہاں پر بڑی گیند جیسے ایک موٹے گلابی بچے کی بہت ساری تصاویر کے فریم رکھے نظر آتے تھے۔ اب تصویریں بتا رہی تھیں کہ سنہرے بالوں والا ایک موٹا تگڑا لڑکا اپنی پہلی سائیکل پر سوار ہے، میلے میں جھولا چل رہا ہے، اپنے باپ کے ساتھ کمپیوٹر گیم کھیل رہا ہے، اس کی ماں اسے گلے لگا رہی ہے اور گالوں پر چوم رہی ہے۔ کمرے میں ایسا کوئی نشان نہیں تھا جس سے یہ پتہ چلتا کہ اس گھر میں ایک اور بچہ بھی رہتا تھا۔ یہ حقیقت تھی کہ ہیری پوٹر آج بھی وہیں رہتا تھا اور اس وقت سویا تھا حالانکہ وہ زیادہ دیر تک نہیں سو پایا۔ اس کی آنٹی پتونیہ جاگ چکی تھیں اور ان کی تیکھی تیز آواز اس دن اس گھر میں گونجنے والی پہلی آواز تھی۔

''اُٹھو! جلدی اُٹھو...... سنا نہیں کیا؟''

ہیری چونک کر جاگ گیا۔ اس کی آنٹی نے بار پھر دروازے پر زوردار دستک دی۔

''اُٹھو لڑکے!'' وہ چیختی ہوئی غرائیں۔ ہیری ان کے قدموں کی چاپ سے سمجھ گیا کہ کہ وہ اب باورچی خانے کی طرف جا رہی تھیں۔ اسے یہ عجیب سا احساس ہو رہا تھا جیسے وہ یہ خواب پہلے بھی کبھی دیکھ چکا تھا۔ اسی لمحے اسے آنٹی پتونیہ کے قدموں کی دھمک دوبارہ دروازے کے باہر سنائی دی۔

''ابھی تک نہیں اُٹھے؟'' انہوں نے چلا کر پوچھا۔

''اُٹھ گیا ہوں آنٹی!'' ہیری نے جلدی سے جواب دیا۔

''تو پھر جلدی سے باہر نکلو...... میں چاہتی ہوں کہ تم ناشتے پر نظر رکھو اور دھیان رکھنا......جلا مت دینا۔ میں ڈڈلی کی سالگرہ پر ہر چیز عمدہ چاہتی ہوں...... سمجھے!'' وہ تیز آواز میں بولیں۔

ہیری کے منہ سے آہ نکل گئی۔

''کیا کہا تم نے......؟'' آنٹی پتونیہ دروازے کے باہر سے غرا کر بولیں۔

''کک...... کک...... کچھ نہیں...... کچھ نہیں......'' ہیری ہکلا گیا۔

ڈڈلی کی سالگرہ، وہ کیسے بھول گیا تھا؟ ہیری دھیرے سے بستر سے باہر نکلا اور اپنی جرابیں ڈھونڈنے لگا جو اسے بستر کے نیچے ہی مل گئے۔ ایک جراب میں مکڑی گھسی ہوئی تھی جسے نکالنے کے بعد اس نے جرابیں پہن لئے۔ ہیری کو مکڑیوں کے ساتھ رہنے کی عادت ہو چکی تھی کیونکہ سیڑھیوں کے نیچے بنے ہوئے اس چھوٹے سے گودام نما الماری میں ڈھیر ساری مکڑیاں بھی اس کے ہمراہ رہتی تھیں۔ وہ انہیں مکڑیوں کے بیچ میں چھوٹے سے میلے بستر پر سوتا تھا۔

جب اس نے سونے والا لباس اتار کر گھر کے کپڑے پہن لئے تو وہ ہال سے ہوتا ہوا باورچی خانے میں پہنچا۔ ڈڈلی کی سالگرہ کے ڈھیر سارے تحفوں کے نیچے میز قریباً پوری طرح سے چھپ چکی تھی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے ڈڈلی کو وہ نیا کمپیوٹر مل گیا تھا جو اسے چاہئے تھا۔ اس کے ساتھ ہی اسے ایک اور رنگین ٹیلی ویژن مل گیا تھا اور ریسنگ بائیک بھی۔ ڈڈلی ریسنگ بائیک کیونکر چاہتا تھا، یہ ہیری کے لئے ایک گہرا راز تھا کیونکہ ڈڈلی بہت موٹا تھا اور ورزش سے بے حد نفرت کرتا تھا۔ جب تک اس میں کسی کو مکا مارنا شامل نہ ہو۔ مکے رسید کرنے کیلئے ڈڈلی کا پسندیدہ تھیلا 'ہیری' ہی تھا حالانکہ وہ اس کی پکڑ میں بہت کم آپاتا تھا۔ ہیری بظاہر بھوندا اور بھولا بھالا دکھائی دیتا تھا مگر حقیقت میں بے حد ذہین اور پھرتیلا لڑکا تھا۔

شاید اندھیرے گودام میں رہنے کا باعث تھا کہ ہیری اپنی عمر کے لحاظ سے دبلا اور چھوٹا رہ گیا تھا مگر وہ سچ مچ جانتا تھا، اس سے بھی زیادہ دبلا اور چھوٹا دکھائی دیتا تھا کیونکہ اسے ہر وقت ڈڈلی کے پرانے کپڑے پہننے پڑتے تھے اور ڈڈلی اس سے چار گنا موٹا تھا۔ ہیری کا چہرہ دبلا تھا، گھٹنے گانٹھ دار، بال سیاہ اور آنکھیں چمکدار سبز تھیں۔ وہ گول فریم والی عینک پہنتا تھا جس کے شیشے کے عدسوں پر بہت سی گھسٹیں لگی ہوئی تھیں اور فریم کئی جگہ سے سیلوٹیپ سے جڑا ہوا تھا۔ اس کی وجہ صاف تھی کہ ڈڈلی اس کی ناک پر اکثر مکا مارتا رہتا تھا۔ ہیری کو اپنی شکل وصورت میں صرف ایک ہی چیز پسند تھیں...... 'ماتھے پر بنا ہوا بہت پتلا سا نشان'...... جو بظاہر ایسا دکھائی دیتا تھا جیسے وہاں پر برق گری ہو۔ جب سے اس نے ہوش سنبھالا تھا تبھی سے وہ اس نشان کو دیکھ رہا تھا اور اسے یاد تھا کہ ہوش سنبھالنے کے بعد اس

نے آنٹی پٹونیہ سے پہلا سوال یہی پوچھا تھا کہ اس کے ماتھے پر یہ نشان کیسے بنا تھا؟ 'اس کار کے حادثے میں جس میں تمہارے ماں باپ چل بسے تھے' انہوں نے بتایا تھا۔ 'اور ہاں! آئندہ کوئی سوال مت پوچھنا'

آئندہ سوال مت پوچھنا...... یہ ڈرسلی گھرانے میں پرسکون زندگی بسر کرنے کا پہلا قاعدہ تھا۔ جب ہیری ناشتے کو پلٹ رہا تھا تو انکل ورنن باورچی خانے میں داخل ہوئے۔

''بالوں میں کنگھا کر کے انہیں سنوارو!'' وہ عجیب سے انداز سے غرائے۔ ایسا لگا جیسے کوئی بڑے منہ والا کتا زور سے بھونکا ہو۔ شاید اس طرح انہوں نے ہیری کو صبح بخیر کہا تھا۔

ہفتے میں ایک بار انکل ورنن اپنے اخبار کے اوپر سے ضرور جھانکتے تھے اور خوب واویلا مچایا کرتے تھے کہ ہیری کے بال بہت بڑھ گئے ہیں اور اسے اب حجامت کی ضرورت ہے۔ اس کی جماعت میں پڑھنے والے باقی بچوں کی سال بھر میں جتنی بار حجامت ہوتی تھی ان سب کو آپس میں ملا بھی دیا جائے تو بھی ہیری کی حجامت زیادہ بار کروائی جاتی تھی حالانکہ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا کیونکہ اس کے بال بہت تیزی سے بڑھا کرتے تھے۔ جب ڈڈلی اپنی ماں کے ساتھ باورچی خانے میں داخل ہوا تو ہیری ناشتے کیلئے انڈے تل رہا تھا۔ ڈڈلی کافی حد تک انکل ورنن سے مشابہ تھا۔ بڑا گلابی چہرہ، چھوٹی دھنسی ہوئی گردن، چھوٹی بھیگی ہوئی نیلی آنکھیں، جسامت میں کچھ زیادہ ہی فربہ اور سنہرے بال جو اس کے بھاری بھرکم سر پر چپکے ہوئے معلوم ہوتے تھے۔ آنٹی پٹونیہ اکثر کہا کرتی تھیں۔ 'ڈڈلی بالکل ننھے فرشتے کی مانند دکھائی دیتا ہے!'...... جبکہ ہیری اکثر سوچتا تھا۔ 'ڈڈلی تو بالکل گینڈے کی مانند معلوم ہوتا ہے جیسے سر پر بالوں کی وگ پہنا دی گئی ہو۔ بھلا اس میں فرشتوں والی کونسی بات ہے؟'

ہیری نے تیزی سے انڈے اور ناشتے کی پلیٹیں میز پر سجا دیں۔ یہ کوئی آسان کام نہیں تھا کیونکہ میز پر جگہ بے حد کم تھی۔ اس دوران ڈڈلی اپنے تحفوں کی تعداد گننے میں مصروف دکھائی دیا۔ جونہی وہ اس کام سے فارغ ہوا تو اس کا چہرہ اُتر سا گیا اور غصے کی لہر پھنکارتی ہوئی دکھائی دی۔

''چھتیس......؟'' اس نے اپنی ماں اور باپ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''یہ تو گذشتہ سال سے بھی دو کم ہیں......''

''میرے پیارے بچے! تم نے مارج آنٹی کے تحفے کو تو گنا ہی نہیں!...... دیکھو! وہ ممی ڈیڈی کے بڑے تحفوں کے نیچے چھپا ہوا ہے۔'' آنٹی پٹونیہ لاڈ بھرے لہجے میں بولیں۔

''ٹھیک ہے......تو یہ سب سینتیس ہو گئے!'' ڈڈلی نے کہا اور اس کا چہرہ غصے سے سرخ ہوتا چلا گیا۔ ہیری کو لگا کہ ڈڈلی کا ڈھونگ اب شروع ہونے ہی والا ہے۔ اسی لئے اس نے کھانے کو اپنے منہ میں تیزی سے ٹھونسنا شروع کر دیا۔ جس قدر ممکن تھا وہ اپنا منہ بھرتا

چلا گیا کیونکہ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ ڈڈلی کسی بھی وقت میز کو الٹا سکتا تھا اور پھر اسے کھانے کیلئے کچھ بھی نہیں مل پاتا۔

''میرے بچے! ان میں کچھ تحفے گذشتہ سال کے تحفوں سے بڑے اور قیمتی ہیں......'' انکل ورنن نے مسکراتے ہوئے انسیت سے کہا۔ ڈڈلی کے نتھنے پھولنے پچکنے لگے تھے۔ بہرحال آنٹی پٹونیہ خطرے کی گھنٹی کو محسوس کر چکی تھیں اسی لئے وہ جلدی سے بول پڑیں۔

''ہم جب باہر سیر کیلئے جائیں گے تو تمہارے لئے دو اور تحفے خرید لیں گے۔ یہ کیسا رہے گا میرے پیارے بیٹے؟......دو اور تحفے......اب تو ٹھیک ہے نا!''

ڈڈلی نے ایک پل کیلئے سوچا۔ یہ مشکل کام تھا۔

''تو میرے پاس سینتیس ہیں اور دو ملا کر یہ ہوئے......سینتیس اور دو؟'' بالآخر وہ دھیمے لہجے میں بولا۔

''انتالیس......میرے بچے!'' آنٹی پٹونیہ نے اس کی مشکل آسان کر ڈالی تھی۔

''اوہ ہاں انتالیس!'' ڈڈلی دھم سے کرسی پر بیٹھتا چلا گیا اور اس نے اپنے سب سے قریب پڑے تحفے پر جھپٹا مارا۔ ''ہاں یہ ٹھیک ہے......''

''ننھا بدمعاش! اپنے حصے کی پوری پوری قیمت وصول کرنا چاہتا ہے۔ بالکل اپنے ڈیڈی پر گیا ہے۔ واہ میرے بیٹے واہ ڈڈلی......'' انکل ورنن نے ڈڈلی کے بالوں پر پھیرتے ہوئے کہا۔

اسی وقت فون کی گھنٹی بج اُٹھی اور آنٹی پٹونیہ فون سننے چلی گئیں۔ جبکہ ہیری اور انکل ورنن اس دوران ڈڈلی کو تحفے کھولتے دیکھتے رہے۔ جن میں ریسنگ بائیک، ویڈیو کیمرہ، ریموٹ کنٹرول والا ہوائی جہاز، سولہ نئی کمپیوٹر ویڈیو گیمز اور وی سی آر شامل تھا۔ جب وہ ایک سنہری کلائی کی گھڑی کا ربن کھول رہا تھا اسی وقت آنٹی پٹونیہ فون سن کر واپس آئیں۔ ان کے چہرے پر غصے و پریشانی کے ملے جلے آثار دکھائی دے رہے تھے۔

''بری خبر ہے ورنن!'' وہ جلدی سے بولیں۔ ''مسز فگ کی ٹانگ ٹوٹ گئی ہے۔ وہ اسے پاس نہیں رکھ سکتیں۔'' آنٹی پٹونیہ نے ہیری کی دیکھ کر سر جھٹکتے ہوئے اشارہ کیا۔

دہشت کے مارے ڈڈلی کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا لیکن ہیری کا دل تو بلیاں اچھالنے لگا۔ ہر سال ڈڈلی کی سالگرہ کے موقعے پر انکل اور آنٹی، ہمیشہ ڈڈلی اور اس کے کسی قریبی دوست کو ہمراہ لے کر باہر گھومنے نکل جایا کرتے تھے یعنی ایڈونچر پارک، ہیمبرگر بار یا پھر کسی فلم پر......اور ہر سال ہیری کو مسز فگ نام کی ایک پاگل بڑھیا کے پاس چھوڑ دیا جاتا تھا جو دو گلی دور رہتی تھی۔ ہیری وہاں جانے سے

بری طرح چڑ تا تھا۔ وہاں پورے گھر میں بند گوبھی کی مہک بھری رہتی تھی اور مسز فگ ہر بار اُسے زبردستی ان سب بلیوں کی تصاویر دکھاتی تھیں جو انہوں نے کبھی پالی تھیں۔

''اب کیا ہوگا......؟'' آنٹی پٹونیہ نے فکرمندی سے سوال کیا۔ وہ ہیری کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہی تھیں جیسے اسی نے اس پاگل بڑھیا کی ٹانگ توڑ ڈالی ہو۔ ہیری اچھی جانتا تھا کہ یہ خبر سن کر اسے افسوس کا اظہار کرنا چاہئے مگر یہ اس کیلئے آسان نہیں تھا کیونکہ اسے یہ سوچ کر بڑی مسرت ہو رہی تھی کہ اب اُسے ایک سال تک طبلس، سنووی، مسٹر پاز اور تفٹی کو نہیں دیکھنا پڑے گا۔

''اس بارے میں ہم مارج کو فون کر سکتے ہیں!'' انکل ورنن نے ایک تجویز پیش کی۔

''بالکل نہیں!...... بے وقوفی کی باتیں مت کرو ورنن! تم اچھی طرح جانتے ہو کہ وہ ہیری سے سخت نفرت کرتیں ہیں......'' آنٹی پٹونیہ گھورتے ہوئے غرائیں۔

مسٹر و مسز ڈرسلی اکثر ہیری کے بارے میں اسی طرح سے باتیں کرتے تھے جیسے وہ وہاں ہو ہی نہیں یا پھر وہ کوئی بہت ہی کم عقل اور سماعت سے خالی فرد ہو جو ان کی چیخ و پکار بالکل سمجھ نہیں سکتا ہو جیسے کوئی گونگا بہرہ......

''اور اس کا کیا نام ہے......وہ جو تمہاری سہیلی ہے......ہاں 'وونی'!'' انکل ورنن چہکے۔

''وہ 'ماجورکا' میں چھٹیاں منانے گئی ہے......'' آنٹی پٹونیہ ہونٹ کاٹتی ہوئی بولیں۔

''آپ مجھے گھر پر ہی چھوڑ جایئے۔'' ہیری نے امید بھرے لہجے میں کہا۔ کم از کم آج کے دن تو وہ ٹیلی ویژن پر جو چاہے گا دیکھے گا اور شاید ڈڈلی کے کمپیوٹر پر گیم بھی کھیل لے گا۔

آنٹی پٹونیہ کا چہرہ دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا جیسے انہوں نے ابھی ابھی ثابت لیموں نگل لیا ہو۔

''اور جب ہم واپس لوٹیں گے تو ہمیں یہ پتہ چلے کہ گھر تباہ و برباد ہو چکا ہے؟'' وہ غرائیں۔

''میں گھر کو بم سے تو نہیں اُڑا دوں گا۔'' ہیری نے منہ بسور کر کہا مگر کسی نے بھی اس پر توجہ دینا مناسب نہیں سمجھا۔

''ایک کام کرتے ہیں، اسے چڑیا گھر لے چلتے ہیں۔'' آنٹی پٹونیہ نے دھیمے انداز میں کہا۔ ''......اور وہاں اسے کار میں چھپا دیں گے......''

''کار بالکل نئی ہے، میں اسے کار میں تنہا نہیں چھوڑ سکتا پٹونیہ!'' انکل ورنن جلدی سے بولے۔

ان کا بھاری بھرکم سر نفی میں جھول رہا تھا۔

اسی وقت ڈڈلی گلا پھاڑ کر رونے لگا۔ سچ تو یہی تھا کہ وہ رو نہیں رہا تھا۔ اسے سچ مچ روئے ہوئے تو برسوں بیت چکے تھے۔ ڈڈلی

اچھی طرح جانتا تھا کہ اگر وہ منہ بسور کر اور حلق پھاڑ کر رونے جیسی آواز نکالے گا تبھی اس کی ماں اس کی ہر خواہش کو فوراً پورا کر دے گی اور یہ سچ ہی تو تھا۔

''میرے پیارے بچے!'' مسز ڈرسلی کے چہرے پر یکدم ممتا کا جوش بکھر سا گیا۔ ''ممی اپنے ہونہار بیٹے کی سالگرہ کو یوں برباد نہیں ہونے دے گی۔'' یہ کہہ کر مسز ڈرسلی نے پہاڑ جیسے ڈڈلی کو اپنی بانہوں کے حصار میں بھر لیا۔

''میں...... یہ نہیں چاہتا کہ...... وہ ہمارے ساتھ چلے......'' ڈڈلی زوردار قسم کی بناوٹی سسکیاں بھرتے ہوئے چیخا۔ ''وہ ہمیشہ ہر چیز گڑبڑ کر دیتا ہے۔'' اس نے اپنی ماں کی بانہوں کے بیچ میں سے جھانکتے ہوئے ہیری کو چڑانے کی کوشش کی۔ اسی وقت دروازے کی گھنٹی بج اُٹھی۔

''اُف خدایا!...... وہ لوگ پہنچ گئے ہیں......'' آنٹی پتونیہ ہڑبڑا کر بولیں۔ اور ایک پل بعد ڈڈلی کا سب سے اچھا دوست 'پیرس پولکس' اپنی ماں کے ساتھ اندر آ گیا۔ پیرس ایک دبلا پتلا تھا، جس کا چہرہ چوہے جیسا تھا۔ جب ڈڈلی دوسرے بچوں کو مارتا تھا تو عام طور پر پیرس ہی اُن کے ہاتھ پکڑ کر رکھتا تھا۔ اس کے نمودار ہوتے ہی ڈڈلی نے رونے کا ڈھونگ فوراً بند کر دیا۔

آدھے گھنٹے بعد ہیری کو اپنی خوش قسمتی پر یقین نہیں آ رہا تھا۔ وہ مسٹر ڈرسلی کی کار میں پیرس اور ڈڈلی کے ہمراہ عقبی نشست پر بیٹھا ہوا تھا اور زندگی میں پہلی بار چڑیا گھر کی سیر کیلئے جا رہا تھا۔ اس کی آنٹی اور انکل کو یہ سجھائی نہیں دے پایا کہ اس کے بارے میں حتمی فیصلہ کیا کیا جائے؟ لیکن چلنے سے چند ہی پل پہلے انکل ورنن ہیری کو ایک کونے میں کھینچتے ہوئے لے گئے تھے۔

''میں تمہیں خبردار کرتا ہوں لڑکے!'' انکل ورنن نے اپنے بڑے ارغوانی چہرے کو ہیری کے آنکھوں کے بالکل قریب لا کر غراتے ہوئے کہا تھا۔ ''کان کھول کر سن لو...... اگر تم نے کوئی بھی خرافات کی...... کوئی بھی...... تو میں تمہیں اس الماری میں کرسمس تک بند کر دوں گا...... سمجھے تم......''

''میں کچھ نہیں کروں گا......'' ہیری نے پُر یقین انداز میں کہا۔ ''قسم سے......''

ہیری اچھی طرح جانتا تھا کہ انکل ورنن نے اس کی بات پر بالکل یقین نہیں کیا تھا اور پھر ڈرسلی گھرانے کو یہ بتانے سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا کہ اُس نے یہ چیزیں کبھی نہیں کیں۔ اس کی باتوں پر کوئی بھی، کبھی نہیں یقین کرتا تھا۔ مصیبت تو یہ تھی کہ ہیری کے ساتھ اکثر عجیب وغریب واقعات ہوتے ہی رہتے تھے جن کو وہ خود ہی بھی نہیں سمجھ پاتا تھا کہ آخر یہ سب اسی کے ساتھ کیونکر ہوتا تھا۔ ایک بار تو یوں ہوا آنٹی پتونیہ یہ دیکھتے دیکھتے تنگ آ گئیں کہ ہیری جب بھی بال ترشوا کر واپس گھر لوٹتا تھا تو ایسا لگتا تھا جیسے حجام نے اس کے بالوں کو چھوا تک نہ ہو۔ یہ دیکھ کر آنٹی پتونیہ جھنجلا گئیں اور غصے کے عالم میں باورچی خانے سے قینچی اُٹھائی اور ہیری کے بال اس قدر

چھوٹے کاٹ ڈالے کہ وہ لگ بھگ گنجا ہو گیا تھا۔ اس موقع پر آنٹی پتونیہ کے صرف اس کے ماتھے پر سامنے کی ایک لٹ چھوڑ دی تھی تا کہ اس کا ماتھے پر بھیانک دکھائی دینے والا برق نما نشان چھپ سکے۔ ڈڈلی تو ہیری کو دیکھ کر ہنسی کے مارے لوٹ پوٹ ہو گیا تھا۔ اس رات تو ہیری کو یہ سوچ سوچ کر نیند نہیں آ پائی کہ اگلے دن سکول میں اس کا کیا حال ہوگا؟ وہاں پر تو ویسے بھی بچے اس کے ڈھیلے ڈھالے کپڑوں اور سیلوٹیپ لگے ہوئے چشمے کو دیکھ کر اس کی ہنسی اُڑایا کرتے تھے۔ بہر حال اگلی صبح جب وہ بیدار ہوا تو اس نے آئینے میں دیکھا کہ اس کے بال اتنے ہی بڑھ چکے تھے جتنے کہ آنٹی پتونیہ کی مضحکہ خیز حجامت سے پہلے بڑھے ہوئے تھے۔ اس بات پر اسے ایک ہفتہ تک الماری میں قید رہنے کی سزا بھگتنا پڑی۔ حالانکہ اس نے یہ سمجھانے کی لاکھ کوشش کی کہ **اسے کیا معلوم،** اس کے بال اتنی جلدی کیسے بڑھ گئے ہیں۔

ایک بار آنٹی پتونیہ اسے ڈڈلی کا پرانا اور بدنما دکھائی دینے والا سوئیٹر پہنانے کی کوشش کر رہی تھیں (جو بھورے رنگ کا تھا اور اس پر نارنجی رنگ کے پھندنے لگے ہوئے تھے) وہ اس کے سر میں سوئیٹر ڈالنے کی جس قدر کوشش کرتی تھیں، سوئیٹر کا سوراخ اسی قدر تنگ ہوتا چلا گیا آخر کار اس قدر تنگ ہو گیا کہ کسی دستانے کی مانند اس میں ہاتھ تو گھسایا جا سکتا تھا مگر اسے ہیری کے سر میں نہیں اتارا جا سکتا تھا۔ بالآخر آنٹی پتونیہ نے تنگ آ کر یہی نتیجہ نکالا کہ سوئیٹر یقیناً دھلائی کے باعث سکڑ گیا ہوگا اور ہیری کو اس بات سے بڑی طمانیت ملی کہ اسے سزا نہیں دی گئی تھی۔

ایک بار تو ہیری بڑی پریشانی میں پڑ گیا، جب وہ سکول کے باورچی خانے کی چھت پر پہنچ گیا۔ ڈڈلی کا گینگ ہر دن کی طرح اس دن بھی اس کا تعاقب کر رہا تھا اور باقی لڑکوں کے ساتھ ساتھ خود ہیری بھی یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہ بلند و بالا چمنی پر بیٹھا ہوا تھا۔ ہیری کی پرنسپل نے نہایت غصے کے عالم میں انکل ڈرسلی کو شکایت کا خط لکھا تھا جس میں درج تھا کہ ہیری سکول کی بلند عمارتوں پر چڑھ رہا تھا جو کہ کسی بھی بچے کیلئے نہایت خطرناک حادثے کا موجب ہو سکتا ہے۔ حقیقت تو یہ تھی کہ ہیری نے صرف چڑھنے کی کوشش کی تھی، وہ باورچی خانے کے باہر پڑے ہوئے کوڑے دان کو محض پھلانگ کر پار کرنا چاہتا تھا (اس نے چیخ چیخ کر انکل ورنن کو یہ صفائی اس وقت دینے کی کوشش کی تھی جب اسے سیڑھیوں تلے گودام میں سزا کے طور پر قید کر دیا گیا تھا) ہیری سوچ رہا تھا کہ شاید تیز ہوا کے کسی جھونکے نے اس کی چھلانگ کو درمیان میں سے اچک لیا ہوگا اور اسے چمنی پر پہنچا دیا ہوگا۔

مگر آج کوئی بھی گڑبڑ نہیں ہوگی۔ ڈڈلی اور پیرس کے ساتھ دن گزارنا بھی بڑی مشکل بات تھی، بشرطیکہ وہ جگہ سکول، اس کی الماری یا بند گوبھی کی بدبو سے بھری مسز فگ کی بیٹھک نہ ہو۔ گاڑی چلاتے ہوئے انکل ورنن، آنٹی پتونیہ کو سب کے سامنے کوس رہے تھے۔ جھنجلا کر شور وغل مچانا ان کا محبوب مشغلہ تھا۔ دفتر کے لوگ اور ہیری، مجالس اور ہیری، بینک کا عملہ اور ہیری، یہ کچھ ان کے مرغوب

موضوعات تھے، آج صبح کا موضوع 'موٹر سائیکل اور ہیری' تھا۔ جب ایک موٹر سائیکل ان کی گاڑی کے آگے نکل گئی تو وہ جھنجلا اُٹھے۔

''نوجوان آوارہ لوگ!......دیوانوں کی طرح اندھا دھند گاڑی بھگاتے ہیں۔''

''میں نے ایک بار خواب میں ایک موٹر سائیکل دیکھی تھی۔'' ہیری کو اچانک یاد آیا تو وہ لاشعوری انداز میں بولتا چلا گیا۔ ''وہ ہوا میں اُڑ رہی تھی......''

انکل ورنن نے ہیری کی بات سن کر لگ بھگ اگلی کار میں ٹکر مار دی۔ انہوں نے بمشکل پیچھے کی طرف گردن موڑتے ہوئے شعلہ بار نگاہوں سے ہیری کو گھورا۔ اس وقت ان کا چہرہ کسی بڑے چکوندر کی طرح دکھائی دے رہا تھا اور گال پر مونچھیں پھڑکتی ہوئی محسوس ہوئی رہی تھیں۔

''لڑکے......**موٹر سائیکل اُڑ نہیں سکتی**!'' انکل ورنن کی گرجتی ہوئی آواز گاڑی میں گونجی۔ اسی وقت گاڑی میں ڈڈلی اور پیرس کی کھلکھلاتی ہوئی ہنسی سنائی دی۔

''میں جانتا ہوں موٹر سائیکل اُڑ نہیں سکتی۔'' ہیری نے جلدی سے کہا۔ ''یہ تو بس ایک خواب تھا......'' لیکن حقیقت یہ تھی کہ وہ اب سوچ رہا تھا کہ کاش اس نے یہ نہیں کہا ہوتا کیونکہ ڈرسلی گھرانہ سوال پوچھنے سے بھی کہیں زیادہ اس بات سے چڑتا تھا کہ ان کی سماعت میں ہیری کا کوئی ایسا جملہ پڑے۔ جس میں ہیری انہیں یہ بتا رہا ہو کہ کوئی چیز اس طرح سے ہو رہی تھی جس طرح سے اسے کبھی نہیں ہونا چاہئے۔ چاہے وہ خواب میں یا پھر کارٹون فلم میں ہی کیوں نہ ہو رہی ہو! شاید انہیں ایسا یقین تھا کہ اس طرح سے اس کے دماغ میں خطرناک خیالات عود کر آئیں گے۔

آج روشن اور سہانی اتوار کے باعث چڑیا گھر میں کچھ زیادہ ہی ہجوم تھا۔ مختلف گھرانے اپنے بچوں کو سیر کرانے کیلئے وہاں گھومتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ مسٹر ڈرسلی نے چڑیا گھر کے داخلی دروازے کے قریب کھڑی ہوئی ویگن سے ڈڈلی اور پیرس کو عمدہ قسم کی بڑی چاکلیٹی آئس کریم خرید کر دی۔ اس سے پہلے کہ وہ وہاں سے ہیری کو ساتھ لئے ہٹ پاتے، ویگن میں بیٹھی ہوئی خوبصورت خاتون نے مسکراتے ہوئے ہیری سے پوچھ لیا تھا کہ بیٹا آپ کو کیا چاہئے؟ اسی لئے مسٹر ڈرسلی کو اپنا من مارتے ہوئے ہیری کیلئے بھی خریداری کرنا پڑ گئی۔ انہوں نے ایک سستی سی لیمن آئس کریم خرید کر ہیری کے ہاتھ میں تھما دی۔ ہیری نے لیمن آئس کریم کو چوستے ہوئے یہ سوچا کہ یہ بھی کوئی بری نہیں......اسی وقت کی نظر ایک گوریلے پر جا پڑی جو اپنا سر کھجا رہا تھا اور اس کی شکل وصورت ڈڈلی سے کافی حد تک مشابہ تھی۔ محض فرق اتنا تھا کہ گوریلے کے بالوں کا رنگ ڈڈلی کی طرح سنہرا نہیں تھا۔

کافی طویل عرصے کے بعد ہیری کی صبح اتنی شاندار گزری تھی۔ وہ اس بات کا خاص دھیان رکھ رہا تھا کہ ڈرسلی گھرانے سے

تھوڑی دور ہی رہے تاکہ ڈڈلی اور پیرس جو دوپہر کے کھانے تک جانوروں کو دیکھ دیکھ کر بیزار ہو رہے تھے، کہیں اسے تختہ مشق بنانے کے پسندیدہ مشغلے کا آغاز نہ کر دیں۔ انہوں نے چڑیا گھر میں موجود ریستوران میں دوپہر کا کھانا کھایا۔ اس کے بعد ایک بار پھر ڈڈلی نے ہنگامہ کھڑا کرنے کیلئے ڈھونگ شروع کر ڈالا تھا کیونکہ اس کی فروٹ آئس کریم ختم ہوگئی تھی۔ اس پر انکل ورنن نے اسے ایک اور آئس کریم خرید کر دی اور ہیری کو پہلی والی ختم کرنے کی اجازت دی۔ ہیری نے بعد میں یہ سوچا کہ اسے پتہ ہونا چاہئے تھا کہ اتنا اچھا وقت زیادہ دیر تک نہیں چل سکتا تھا۔ دوپہر کے کھانے کے بعد وہ لوگ چڑیا گھر کے سانپ گھر میں چلے آئے۔ یہاں ٹھنڈک اور اندھیرا چھایا ہوا تھا جبکہ دیواروں پر لگی کھڑکیوں پر کسی قدر روشنی موجود تھی۔ سانپ گھر میں چھوٹے چھوٹے کمرے بنے ہوئے تھے جن کے سامنے شیشے کی دیوار لگائی گئی تھی۔ وہاں پر شیشے کے پیچھے کئی طرح کی چھپکلیاں اور سانپ موجود تھے۔ جو اپنے اپنے خانوں میں لکڑی اور پتھر کے ٹکڑوں پر پھسلتے اور چڑھتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ ڈڈلی اور پیرس وہاں موجود سب سے زہریلے اور آدمی کو لپیٹ کر چکنا چور کر دینے والے بڑے اژدہا کو دیکھنے کے خواہش مند تھے۔ اب سے پہلے ان دونوں نے ایسے اژدہے ٹیلی ویژن پر ہی دیکھے تھے۔ تھوڑی سی کوشش کے بعد ڈڈلی نے وہ کمرہ ڈھونڈ نکالا تھا جس میں ایک بڑا اور موٹا اژدہا موجود تھا۔ وہ اس قدر لمبا تھا کہ انکل ورنن کی کار کو اپنے جسم میں دو بار لپیٹ سکتا تھا، اگر وہ اپنا بل کستا تو یقیناً نئی نویلی کار کسی کھٹارا صندوق میں بدل کر چکنا چور ہو سکتی تھی۔ لیکن اس وقت وہ ایسا کرنے کے ارادے میں دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ سچ تو یہ تھا کہ وہ اس وقت گہری نیند کے مزے لے رہا تھا۔ ڈڈلی شیشے پر اپنی ناک گڑا کر کھڑا رہا اور اژدہا کی چمکدار بھوری کنڈلیوں کو دیکھتا رہا۔

''اسے جگاؤ......'' اس نے باپ کی طرف دیکھ کر جھلاتے ہوئے کہا۔

انکل ورنن نے شیشے پر دھیمی سی ٹک ٹک کی لیکن اژدہا اپنی جگہ سے ذرا نہیں ہلا۔

''ایک بار اور کرو......'' ڈڈلی نے حکم جماتے ہوئے کہا۔ مسٹر ڈرسلی نے عمدگی کے ساتھ اپنی انگلیوں کی پشت سے شیشے کی دیوار کو دھیمے انداز میں بجایا۔ شیشہ میں دھیما سا چھناکہ ہوا مگر اژدہا پہلے کی طرح اپنی نیند میں مست رہا۔ ڈڈلی نے دونوں ہاتھوں سے خود بھی شیشے کو بری طرح جھنجھوڑا۔ مسٹر ڈرسلی لمحہ بھر کیلئے گھبرا گئے تھے، شاید انہیں اندیشہ ہوا تھا کہ ڈڈلی کے جنون کے باعث شیشے کی دیوار ٹوٹ کر کرچی کرچی نہ ہو جائے۔ مگر کچھ بھی نہیں ہوا۔ نہ شیشے کی دیوار ٹوٹی اور نہ ہی اژدہا اپنی نیند سے بیدار ہوا۔

''کتنا بیزار کن ہے؟'' ڈڈلی نے آہ بھرتے ہوئے کہا اور پھر غصے سے پاؤں پٹختے ہوئے وہاں سے دوسری طرف نکل گیا۔ اس کے جاتے ہی ہیری شیشے کی دیوار کے سامنے چلا آیا۔ وہ اژدہے کو گہرے انہماک سے دیکھنے لگا۔ کوئی تعجب نہیں تھا کہ بے چارہ اژدہا اس بیزار کن ماحول میں ہی ہلاک ہو جاتا۔ اس کے ساتھ کوئی نہیں تھا...... تنہا...... سوائے ان تماشائی لوگوں کے جو دن بھر اسے تنگ

کرنے کی کوشش کرتے رہتے تھے اور شیشے کی دیوار پر اپنی انگلیاں ٹھونکتے رہتے تھے۔ یہ تو سیڑھیوں تلے الماری کو بیڈروم بنانے سے بھی برا تھا۔ جہاں اکلوتی مہمان آنٹی پٹونیہ تو ہوتی تھیں۔ جو اسے جگانے کیلئے دروازہ کھٹکھٹاتی تھیں۔ کم از کم ہیری کو پورے گھر میں گھومنے کی تو آزادی حاصل تھی۔ اژدہے نے اچانک اپنی چھوٹی چمکدار آنکھیں کھولیں۔ پھر اس نے دھیرے بہت دھیرے سے اپنا سر اوپر اُٹھایا۔ وہ اس قدر بلند ہو چکا تھا کہ اس کی چمکدار آنکھیں ہیری کے آنکھوں کے برابر آ چکی تھیں۔

اچانک اس نے ہیری کو آنکھ ماری۔

ہیری ہڑبڑا کر اسے گھورنے لگا۔ پھر وہ گھبرا کر جلدی سے آس پاس دیکھنے لگا کہ کہیں کوئی اسے دیکھ تو نہیں رہا تھا۔ کوئی بھی اس کی طرف متوجہ نہیں تھا۔ اس نے اژدہے کی طرف پلٹ کر دیکھا اور اس نے جواباً آنکھ مار دی۔ اژدہے نے سر کو جھٹکتے ہوئے انکل ورنن اور آنٹی پٹونیہ کی اشارہ کیا اور اپنی آنکھیں چھت کی طرف مرکوز کر لیں۔ اس نے ہیری کو یوں دیکھا جیسے وہ کہہ رہا ہو۔

''میرے ساتھ پورا دن یہی کچھ ہی تو ہوتا ہے۔''

''میں جانتا ہوں۔'' ہیری شیشے کی دوسری طرف سے بڑبڑایا۔ اسے اس بات کا ذرا سا بھی یقین نہیں تھا کہ اژدہا اس کی آواز کو سن سکتا تھا۔ ''اس سے یقیناً تمہیں بے حد چڑ ہوتی ہوگی۔''

اژدہے نے تیزی سے اپنا سر اثبات میں ہلایا۔ ہیری نے ایک بار پھر آس پاس دیکھا۔

''ویسے تم کہاں سے آئے ہو؟'' ہیری نے بے دھیانی میں سوال کیا۔

اژدہے نے اپنی دم کو اُٹھا کر شیشے کے باہر لگی ہوئی تختی کی طرف مارا۔ ہیری نے سر موڑ کر اس تختی پر لکھی ہوئی عبارت کو پڑھا۔

''دُنیا کا سب سے بڑا عاصرہ اژدہا۔ برازیل''

''کیا وہاں پر اطمینان بخش زندگی تھی؟'' ہیری نے تجسس سے پوچھا۔ اژدہے نے ایک بار پھر اسی تختی کی طرف اپنی دم مار کر اشارہ کیا۔ ہیری نے سر اُٹھا کر وہاں دوبارہ پڑھا۔

''یہ اژدہا چڑیا گھر میں پیدا ہوا تھا۔''

''اچھا میں سمجھ گیا۔ تم کبھی برازیل میں نہیں رہے۔'' ہیری نے خود کلامی کے عالم میں کہا۔

جیسے ہی اژدہے نے اپنا سر ہلایا تو ہیری کو پیچھے سے ایک کان پھاڑ آواز سنائی دی۔ جسے سن کر وہ دونوں اچھل پڑے۔

''ڈڈلی!...... مسٹر ڈرسلی! جلدی سے ادھر آیئے اور اس اژدہے کو دیکھئے۔ آپ کو یقین نہیں آئے گا کہ یہ کیا کر رہا ہے؟'' پیرس کی سنسناتی ہوئی آواز گونج رہی تھی۔ ڈڈلی جس قدر تیزی سے آ سکتا تھا، وہ اژدہے کی طرف لڑھکتا گرتا ہوا آیا۔

''یہاں سے دور ہٹو!'' ڈڈلی نے ہیری کی پسلیوں میں بھاری بھرکم گھونسا مارتے ہوئے کہا۔اس اچانک حملے کے باعث ہکا بکا ہیری پتھریلے فرش پر دھڑام سے جا گرا۔ وہ پسلیوں کے درد سے دوہرا ہوا جا رہا تھا۔اگلی سی ساعت میں جو کچھ وقوع پذیر ہوا۔ اسے کوئی بھی نہیں دیکھ پایا تھا۔ یہ کیسے ہوا؟ ایک پل پہلے تک پیرس اور ڈڈلی شیشے کی دیوار پر دونوں ہاتھ ٹکائے ہوئے اندر جھانک رہے تھے۔دوسرے ہی پل وہ دہشت سے چیختے ہوئے پیچھے کی سمت میں اچھل پڑے۔ ہیری تکلیف کے مارے دوہرا تھا مگر ان کے چہروں پر چھائی دہشت کو دیکھ کر اپنی تکلیف کو بھول گیا۔ وہ جلدی سے سنبھل کر فرش پر بیٹھ چکا تھا۔ وہ ابھی تک ہانپ رہا تھا۔اژدہے کے سامنے والی شیشے کی دیوار غائب ہو چکی تھی۔اژدہا اب تیزی سے اپنی کنڈلی کے بل کھول رہا تھا اور فرش پر پھسلتا ہوا اپنے کمرے سے باہر آتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ یہ بھیانک منظر دیکھ کر پورے سانپ گھر میں کھلبلی سی مچ گئی۔لوگ چیخ و پکار کرنے لگے۔ بچے دہشت زدہ نظروں سے اژدہے کو دیکھ رہے تھے۔ ماں باپ اپنے اپنے بچوں کو کھینچتے ،گرتے پڑتے ہوئے سانپ گھر سے باہر دوڑتے چلے گئے۔سانپ گھر کا چھوٹا سا دروازہ اس ہجوم کو راستہ دینے کیلئے ناکافی تھا۔ ہر کوئی پہلے باہر نکلنے کی کوشش کر رہا تھا۔ جب اژدہا تیزی سے سرسراتا ہوا ہیری کی طرف بڑھا تو ہیری قسم کھا سکتا تھا کہ اس نے اژدہے کو دھیمے سے بڑبڑاتے ہوئے سنا تھا۔

''برازیل! میں آ رہا ہوں......شکریہ دوست!''

''مگر شیشے کی دیوار......شیشے کی حفاظتی دیوار کہاں گئی؟'' سانپ گھر کا نگران خود سکتے کی سی کیفیت میں مبتلا تھا۔ چڑیا گھر کے ڈائریکٹر نے گھبرا کر اپنے ہاتھ سے کڑک دار میٹھی چائے کا کپ بنا کر آنٹی پٹونیہ کو دیا تھا۔ وہ مسلسل اس سے معافی مانگ رہا تھا۔ پیرس اور ڈڈلی چڑیا گھر کے منتظمین کی لاپرواہی پر اناپ شناپ بک رہے تھے۔ جہاں تک ہیری نے دیکھا تھا، اژدہے نے انہیں کچھ بھی نہیں کہا تھا۔اس نے تو ان کے پاس سے گزرتے وقت اپنی دم کو مذاقاً ان کے پیروں پر پٹخنی دی تھی۔لیکن جب وہ انکل ورنن کی کار میں واپس لوٹے تو ڈڈلی انہیں بتا رہا تھا کہ کس طرح اژدہے نے اس کے پیر میں لگ بھگ کاٹ ہی لیا تھا اور پیرس قسم کھا رہا تھا کہ اژدہے نے اسے دبوچ کر ہلاک کرنے کی کوشش بھی کی تھی۔لیکن کم از کم ہیری کے لئے سب سے بری بات وہ تھی جو پیرس نے بعد میں کہی تھی۔ جب پیرس کسی قدر پرسکون ہو گیا اور کار کا ماحول بھی خوشگوار ہو گیا تو پیرس دھماکے کے سے انداز میں بولا۔

''میں نے خود دیکھا......ہیری اژدہے سے باتیں کر رہا تھا...... ہے نا ہیری!''

انکل ورنن نے تب تک انتظار کیا جب تک پیرس ان کے گھر سے رخصت نہیں ہو گیا۔اس کے بعد وہ ہیری پر جم کر برسے۔ وہ اتنے غصے میں تھے کہ ان کے منہ سے لفظ بڑی مشکل سے نکل رہے تھے۔ وہ صرف اتنا کہہ پائے۔

''جاؤ......الماری......وہیں رہو......کوئی کھانا نہیں......!''

اتنا کہنے کے بعد وہ کرسی پر گر پڑے اور بری طرح ہانپنے لگے۔ آنٹی پتونیہ کو فوراً بھاگ کر ان کیلئے پانی کا ایک گلاس لانا پڑا تھا۔

☆☆☆

ہیری کافی دیر تک اپنی اندھیری الماری میں دبکا بیٹھا رہا۔ وہ سوچ رہا تھا، کاش اس کے پاس گھڑی ہوتی، وہ نہیں جانتا تھا کہ اس وقت کتنے بج رہے تھے؟ اور اس لئے وہ یقین سے نہیں کہہ سکتا تھا کہ ڈرسلی گھرانہ اس وقت سو گیا ہوگا یا نہیں! جب تک وہ سو نہیں جاتے، تب تک وہ باورچی خانے میں جا کر چوری سے کچھ کھانے کا خطرہ نہیں اُٹھا سکتا تھا۔ اسے ڈرسلی گھرانے کے ساتھ رہتے ہوئے لگ بھگ دس سال ہو گئے تھے۔ جہاں تک اسے یاد تھا، دس تکلیف دہ سال! وہ تب سے یہاں رہ رہا تھا جب وہ چھوٹا سا بچہ تھا اور اس کے والدین ایک کار ایکسیڈنٹ میں جاں بحق ہو گئے تھے۔ اسے یاد نہیں تھا کہ اس کے والدین کی موت کے وقت وہ بھی کار ہی موجود تھا یا نہیں۔ کئی بار جب وہ الماری میں لیٹے ہوئے طویل گھنٹوں کے دوران اپنی یادداشت پر زور ڈالتا تھا تو اسے ایک عجیب سا منظر دکھائی دیتا تھا، چکا چوند کر دینے والی شوخ سبز روشنی اور ماتھے میں شدید تیز درد۔ اس نے اس منظر پر یقین کر لیا تھا کہ یہی ایکسیڈنٹ ہوگا۔ حالانکہ اسے یہ کبھی سمجھ میں نہیں آ پایا تھا کہ اتنی ساری سبز روشنی کہاں سے آ رہی تھی۔ اسے اپنے والدین کی صورت تک یاد نہیں تھی اور نہ ہی اس کے انکل آنٹی ان کے بارے میں کبھی بات کرتے تھے۔ کسی قسم کا سوال پوچھنے پر بہت پہلے ہی اس پر پابندی عائد کر دی گئی تھی۔ حیرت کی بات یہ تھی کہ پورے ڈرسلی گھر میں اس کے والدین کی ایک بھی تصویر نہیں تھی۔

جب ہیری چھوٹا تھا تو اکثر خواب دیکھا کرتا تھا کہ کوئی انجان رشتے دار اُسے یہاں سے دور لے جانے کیلئے آیا ہے لیکن حقیقت میں ایسا کبھی نہیں ہوا۔ ڈرسلی گھرانے کے سوا اس کا کوئی بھی نہیں تھا۔ کئی بار اسے ایسا لگتا تھا (یا شاید یہ اس کا دل کہتا ہو) جیسے سڑک پر جا رہے اجنبی لوگ اسے پہچانتے تھے۔ وہ بڑے عجیب قسم کے اجنبی تھے۔ ایک بار جب وہ آنٹی پتونیہ اور ڈڈلی کے ساتھ خریداری کرنے کیلئے بازار گیا تو ارغوانی ہیٹ پہنے ایک پستہ قد آدمی نے اس کی طرف دیکھ کر سر جھکایا تھا۔ آنٹی پتونیہ نے طیش کے عالم میں ہیری سے دریافت کیا تھا کہ کیا وہ اس آدمی کو پہلے سے جانتا تھا اور اس کے ساتھ ہی وہ فوراً اس دکان سے بنا خریداری کئے ہی باہر نکل آئی تھیں۔ اسی طرح ایک بار سر سے پاؤں سبز لباس میں ملبوس ایک مجنون دکھائی دینے والی بڑھیا نے بس میں اس کی طرف دیکھ کر بڑی مسرت کے ساتھ اپنا ہاتھ ہلایا تھا۔ بہت لمبے ارغوانی کوٹ میں ملبوس گندے سے ایک شخص نے تو ایک دن سڑک پر ہیری سے اس طرح ہاتھ ملایا تھا جیسے یہ مصافحہ اس کیلئے نہایت فرحت بخش ہو۔ پھر وہ بنا کچھ کہے ہیری کو حیرت میں گم چھوڑ کر رخصت ہو گیا تھا۔ ان سبھی لوگوں کے بارے میں سب سے عجیب بات یہ تھی کہ جس پل ہیری انہیں دھیان سے دیکھنے کی کوشش کرتا تھا وہ جانے کیوں غائب ہو جاتے تھے۔ سکول میں ہیری کا کوئی دوست نہیں تھا۔ سب بچے بخوبی جانتے تھے کہ ڈڈلی کا گینگ ڈھیلے ڈھالے، پرانے کپڑے اور ٹوٹا چشمہ پہننے والے ہیری پوٹر سے نفرت کرتا تھا اور کوئی بھی جان بوجھ کر ڈڈلی کے گینگ سے دشمنی مول نہیں لینا چاہتا تھا۔

تیسرا باب

# گمنام خطوط

برازیلی اژدہے کے فرار ہونے کے باعث ہیری کو اب تک کی سب سے لمبی سزا بھگتنا پڑی تھی۔ جب اسے سیڑھیوں کے نیچے والی گودام سے باہر نکلنے کی آزادی دی گئی تب تک موسم گرما کی تعطیلات شروع ہو چکی تھیں۔ ڈڈلی اپنا نیا ویڈیو کیمرا توڑ چکا تھا، ریموٹ کنٹرول والے ہوائی جہاز کے پرخچے اُڑا چکا تھا اور پہلی بار ریسنگ بائیک چلاتے ہوئے ضعیف العمر مسز فگ کو اس وقت ٹکر مار چکا تھا جب وہ بیساکھیوں کے سہارے پرائیویٹ ڈرائیو کی سڑک پار کرنے کی کوشش کر رہی تھیں۔ ہیری خوش تھا کہ سکول بند ہو گیا، لیکن ڈڈلی کے گینگ سے بچنے کا کوئی آسان بچاؤ نہیں تھا کیونکہ وہ تو اب بلا ناغہ گھر آ دھمکتے تھے۔ پیرس، ڈینس، میلکم اور گورڈن......سب کے سب موٹے اور شیطان تھے چونکہ ڈڈلی ان سب سے موٹا اور سب سے بڑا شیطان تھا اس لئے وہ ان کا سرغنہ تھا۔ باقی سبھی خوشی خوشی ڈڈلی کے من پسند کھیل 'ہیری کے شکار' میں شامل ہو جاتے تھے۔

اس وجہ سے ہیری زیادہ تر اپنا وقت گھر سے باہر گزارنا زیادہ پسند کرتا تھا۔ یہاں وہاں بھٹکتے ہوئے جب وہ چھٹیوں کے ختم ہونے کے بارے میں سوچتا تو اسے امید کی ہلکی سی کرن نظر آتی، جب ستمبر آئے گا تو وہ ہائی سکول میں جائے گا اور زندگی میں پہلی بار وہ ڈڈلی کے ساتھ نہیں پڑھے گا، ڈڈلی کو انکل ورنن کے پرانے سکول سمیلٹنگ میں بھیجا جا رہا تھا۔ پیرس فالکس بھی وہیں داخلہ لے رہا تھا۔ دوسری طرف ہیری ایک سرکاری تعلیمی ادارے 'سٹون وال ہائی سکول' میں داخل ہونے والا تھا، جس کا ڈڈلی خوب مذاق اُڑاتا رہتا تھا۔ ''سٹون وال سکول میں پہلے دن بچوں کا سر ٹوائلٹ کے اندر ڈالا جاتا ہے۔'' اس نے ایک دن ہیری سے کہا۔ ''چاہو تو اوپر آ کر اس کی مشق کر لو......''

''نہیں......تمہارے تعاون کا شکریہ!'' ہیری نے جواب دیا۔ ''بے چارے ٹوائلٹ کے اندر تمہارے سر جتنی گندی چیز پہلے کبھی نہیں گئی ہو گی......وہ یقیناً بیمار پڑ جائے گا۔'' اس سے پہلے کہ ڈڈلی اس کے جواب کا مفہوم سمجھ سکتا، ہیری دوڑتا ہوا وہاں سے کھسک گیا۔

جولائی کے مہینے میں آنٹی پتونیہ ایک دن ڈڈلی کو اپنے ساتھ لندن لے گئیں، انہیں وہاں سے ڈڈلی کے سکول سمیلٹنگ کیلئے نئی یونیفارم خریدنا تھیں۔ روانگی سے پہلے وہ ہیری کو مسز فگ کے گھر چھوڑ گئیں تاکہ ان کا بے مثال اور نفیس گھر 'ہیری' سے محفوظ رہ سکے۔ آج مسز فگ کا رویہ پہلے جیسا برا نہیں تھا۔ بعد میں ہیری کو معلوم ہوا کہ اپنی پالتو بلیوں میں کسی ایک کی وجہ سے وہ بری طرح سے گر گئی تھیں اور گرنے کے باعث ان کی ٹانگ ٹوٹ گئی تھی۔ شاید یہی وجہ تھی کہ اب مسز فگ کو بلیوں سے پہلے جیسا انس باقی نہیں رہا تھا۔ انہوں نے ہیری کیلئے ٹیلی ویژن آن کر دیا تاکہ وہ اپنے پسندیدہ پروگرام دیکھ سکے۔ صرف یہی نہیں وہ اس قدر مہربان دکھائی دیں کہ انہوں نے ہیری کو چاکلیٹ کیک کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا بھی کھانے کیلئے دیا تھا۔ ہیری نے جب چاکلیٹ کیک کا ٹکڑا منہ میں ڈالا تو ایسے لگا جیسے اس کیک کو کئی سالوں سے بڑی حفاظت کے ساتھ سنبھال کر رکھا گیا ہو۔

اس شام ڈڈلی نے سکول کی نئی چمچماتی ہوئی وردی پہنی اور پھر پورے ڈرائنگ روم کا اتراتے ہوئے چکر کاٹ کر مسٹر و مسز ڈرسلی کو مسرور کیا تھا۔ سمیلٹنگ میں پڑھنے والے لڑکے مٹر گشتی لمبا کوٹ، نارنجی رنگ کی نیکر اور بورٹس نامی پوال نما ہیٹ پہنتے تھے۔ وہ گانٹھ دار چھڑی بھی ہمراہ رکھتے تھے اور اساتذہ کی نظر سے بچا اس سے ایک دوسرے کو مارا کرتے تھے۔ ایسا لگتا تھا جیسے بعد کی زندگی کیلئے یہ اشیاء عمدہ تربیت کا خاصہ تھیں۔ جب انکل ورنن نے ڈڈلی کو نئی یونیفارم میں ملبوس دیکھا تو وہ بھرائی ہوئی آواز میں بول اُٹھے کہ یہ ان کی زندگی کا سب سے حسین اور ناقابل فراموش لمحہ ہے۔ آنٹی پتونیہ کی آنکھوں میں تو خوشی کے آنسو بھر آئے اور وہ کہنے لگیں کہ انہیں اپنی بصارت پر یقین نہیں ہو رہا ہے کہ یہ ان کا چھوٹا سا بیٹا 'ڈڈلی' ہے، جو اتنا بڑا اور وجیہہ دکھائی دے رہا ہے۔ اس موقع پر ہیری کی بولنے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی، اسے لگ رہا تھا جیسے ہنسی روکنے کی کوشش میں اس کی دو پسلیاں پہلے ہی ٹوٹ چکی ہوں۔ اگلی صبح جب ہیری ناشتہ کرنے کیلئے نیچے اترا تو باورچی خانے میں بھیانک بدبو بھری تھی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے بدبو سنک میں رکھی ہوئی لوہے کے ایک بڑے ٹب میں سے آ رہی ہو۔ اس نے اس میں جھانک کر دیکھا۔ ٹب میں گندے کپڑے بھرے ہوئے تھے، جو بھورے پانی میں تیر رہے تھے۔

''یہ کیا ہے؟'' ہیری نے آنٹی پتونیہ سے پوچھا۔ اس کے ہونٹ جیسے سلے ہوئے تھے کیونکہ جب بھی وہ سوال پوچھنے کی گستاخی کرتا تھا، وہ اپنے ہونٹ کس کر بھینچ لیتا تھا۔

''تمہاری سکول کی نئی وردی.....'' آنٹی پتونیہ نے ناک بھوں چڑھاتے ہوئے جواب دیا۔ ہیری نے ایک بار پھر ٹب میں جھانک کر دیکھا جیسے وہ تسلی کرنا چاہتا ہو کہ آنٹی نے ابھی جو کچھ کہا ہے کیا وہ واقعی سچ ہے؟

''اچھا!'' ہیری حیرت سے بولا۔ ''مجھے پتہ نہیں تھا کہ اس کا اتنا گیلا ہونا ضروری ہے!''

''احمق ہو گیا؟'' آنٹی پٹونیہ نے تمتماتے ہوئے لہجے میں کہا۔ ''میں تمہارے لئے ڈڈلی کے پرانے کپڑے بھورے رنگ میں رنگ رہی ہوں۔ جب کام پورا ہو جائے گا تو یہ یونیفارم بھی سکول کے باقی بچوں کی مانند ہی دکھائی دے گا۔''

ہیری کو اس بارے میں شبہ تھا لیکن اس نے سوچا کہ بحث کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ وہ ناشتے کی میز پر بیٹھ گیا اور اس نے کوشش کی کہ وہ اس بارے میں کچھ نہ سوچے کہ سٹون وال ہائی سکول میں پہلے دن اس کا حلیہ کیسا دکھائی دے گا؟ شاید ویسا...... جیسے اس نے کسی بڑے ہاتھی کی ڈھیلی ڈھالی کھال اوڑھ رکھی ہو۔ ڈڈلی اور انکل ورنن اندر آئے اور ہیری کی نئی وردی کی بدبو کی وجہ سے دونوں کی ناک سکڑی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ انکل ورنن نے ہمیشہ کی طرح اپنی اخبار کھولی اور ڈڈلی اپنی سمیلٹنگ کی چھڑی سے ٹیبل پر ٹک ٹک کرنے لگا۔ وہ اس چھڑی کو ہر وقت اپنے ہاتھ میں لئے گھومتا تھا۔ تبھی انہیں لیٹر بکس کھلنے کی آواز سنائی دی اور ساتھ ہی کئی خطوط کے فرش پر گرنے کی سی آواز گونجی۔

''خطوط لاؤ گے ڈڈلی!'' انکل ورنن نے اخبار کے پیچھے سے کہا۔

''ہیری سے کہو نا!'' ڈڈلی ناک سکوڑ کر بولا۔

''ہیری جاؤ اور خطوط لے کر آؤ۔'' انکل ورنن نے تحکمانہ انداز میں کہا۔

''ڈڈلی سے کہئے نا!'' ہیری نے ڈڈلی کی نقل اتاری۔

''ڈڈلی! اپنی سمیلٹنگ کی چھڑی سے اس کا دماغ درست کرو۔''

اس سے پہلے ڈڈلی کوئی حرکت کر پاتا، اپنے آپ کو سمیلٹنگ کی چھڑی سے بچاتے ہوئے ہیری جلدی سے اُٹھا اور خطوط لانے کیلئے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ فرش پر تین خطوط پڑے تھے۔ انکل ورنن کی بہن مارج کا پوسٹ کارڈ جو کہ آئل آف ویٹ پر چھٹیاں منا رہی تھیں۔ ایک بھورا لفافہ جو شاید کوئی بل تھا اور ایک خط ہیری کے نام کا تھا۔ ہیری نے خط اُٹھایا اور اسے غور سے دیکھنے لگا۔ اس کا دل کسی بڑے ربڑ بینڈ کی طرح اچھل رہا تھا۔ زندگی میں کسی نے بھی، کبھی بھی اسے خط نہیں لکھا تھا۔ اسے کون خط لکھتا؟ اس کے نہ دوست تھے اور نہ ہی رشتے دار۔ وہ کسی لائبریری کا ممبر بھی نہیں تھا اس لئے اسے کتابیں لوٹانے کے بارے میں یادداشتی خط وغیرہ بھی نہیں ملتے تھے۔ بہر کیف اس کے سامنے ایک خط تھا اور پتے سے صاف ظاہر تھا کہ اس میں غلطی کی کوئی گنجائش نہیں ہے:

**مسٹر ایچ پوٹر**

**سیڑھیوں کے نیچے والا الماری نما گودام**

**مکان نمبر 4، پرائیویٹ سٹریٹ**

لٹل ون گنگ

سرے

لفافہ خاصا موٹا اور بھاری تھا، وہ پیلے چرمئی کاغذ سے بنا ہوا تھا اور اس پر سبز سیاہی سے پتہ لکھا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ لطف کی بات یہ تھی کہ لفافے پر ایک بھی ڈاک ٹکٹ نہیں چسپاں تھا۔ لفافے کو پلٹتے وقت اس کے ہاتھ بری طرح سے کپکپا رہے تھے۔ ہیری نے لفافے کی پشت پر نظر ڈالی۔ وہاں ارغوانی رنگت کی موم کی مہر لگی ہوئی دکھائی دی جس نے لفافے کو سربمہر کر رکھا تھا۔ مہر کے بیچ میں ایک چھوٹا سا مونوگرام چمک رہا تھا۔ اس مونوگرام میں ایک شیر، ایک عقاب، ایک بجو اور ایک سانپ کنندہ تھے اور ان سب کے درمیان میں بڑا سا 'ایچ' لکھا ہوا نظر آ رہا تھا۔

''جلدی کرو لڑکے!'' انکل ورنن باورچی خانے سے چیخے۔ ''تم کیا کر رہے ہو؟ کہیں خط میں رکھے ہوئے بم کی جانچ تو نہیں کرنے لگے ہو۔'' وہ اپنے مذاق پر خود ہی قہقہہ لگانے لگے۔

ہیری گومگوئی کے عالم میں باورچی خانے میں واپس لوٹا۔ وہ ابھی تک اپنے خط پر نظریں گڑائے ہوئے تھا اور عجیب سے انداز میں اسے گھور رہا تھا۔ اس نے انکل ورنن کو بل اور پوسٹ کارڈ تھمایا اور پھر بیٹھ کر دھیرے سے اپنے خط کا لفافہ کھولنے لگا۔ انکل ورنن نے بل والا لفافہ کھولا اسے ناگوری سے پڑھا اور پھر پوسٹ کارڈ کی طرف نگاہ مبذول کی۔

''مارج بیمار ہے......اس نے وہاں باسی مچھلی کھالی تھی......'' انکل ورنن نے پٹونیہ کو آگاہ کرتے ہوئے بتایا۔ اخبار ان کے سامنے ویسے ہی تنا ہوا تھا۔

''ڈیڈ!'' اچانک ڈڈلی کی چیختی ہوئی آواز گونجی۔ ''ڈیڈ! ہیری کے پاس کچھ ہے!''

ہیری اس وقت اپنے خط کی تہہ کھولنے ہی والا تھا جو لفافے کی طرح ہی چرمئی کاغذ پر لکھا گیا تھا۔ لیکن اسی وقت انکل ورنن نے اس کے ہاتھ میں تھما ہوا خط چھین کر اپنے قبضے میں کر لیا تھا۔

''یہ میرا خط ہے......'' ہیری نے جلدی سے کہا اور کاغذ انکل ورنن کے ہاتھوں سے چھیننے کی کوشش کی۔ اس کا چہرہ لال بھبھوکا ہو رہا تھا۔

''تمہیں خط کون لکھے گا؟'' انکل ورنن نے طنزیہ لہجے میں کہا۔ انہوں نے ایک ہاتھ سے خط کی تہہ کھولی اور اس پر نظر دوڑائی۔ ٹریفک لائٹس جتنی تیزی سے رنگ بدلتی ہے، اس سے زیادہ تیزی سے ان کا چہرہ لال سے پیلا ہو گیا تھا اور بات یہیں پر ختم نہیں ہوئی۔ کچھ ہی سیکنڈ میں ان کا چہرہ باسی دلیے کی طرح بھورا سفید ہو گیا۔

''پپ...... پپ...... پت...... پتونیہ!'' وہ ہانپتے ہوئے گرجے۔

ڈڈلی ان سے خط چھیننے کی کوشش کرر ہا تھا تا کہ اسے پڑھ سکے۔ لیکن انکل ورنن نے خط اتنا اونچا پکڑ رکھا تھا کہ وہ اس کی پہنچ سے باہر تھا۔ آنٹی پتونیہ نے بے تابی سے خط لیا اور پہلی سطر پڑھی۔ ایک پل کے لئے تو ایسا لگا جیسے وہ بے ہوش ہونے والی ہیں۔ انہوں نے اپنا ماتھا پکڑ لیا اور دم گھٹنے جیسی آواز نکالی۔

''ورنن...... اوخدایا...... ورنن!'' بے ربط سا جملہ ان کے منہ سے برآمد ہوا۔

وہ دونوں ایک دوسرے کی طرف سوالیہ نگاہوں سے دیکھتے رہے۔ وہ بھول گئے تھے کہ ہیری اور ڈڈلی اب بھی اسی کمرے میں موجود تھے۔ ڈڈلی کو یہ برداشت کرنے کی عادت نہیں تھی کہ اس کی طرف دھیان نہ دیا جائے۔ اس نے جھنجلا کر اپنی سمیلٹنگ کی چھڑی اپنے ڈیڈی کے سر پر دے ماری۔

''میں اس خط کو پڑھنا چاہتا ہوں۔'' وہ زور سے ضد کرتے ہوئے چلایا۔

''میں اسے پڑھنا چاہتا ہوں کیونکہ یہ میرا خط ہے۔'' ہیری نے بوکھلائے انداز میں کہا۔

''دونوں باہر نکل جاؤ۔'' انکل ورنن خط کو واپس لفافے میں ٹھونستے ہوئے کہا۔ ہیری اپنی جگہ سے ذرا بھی ٹس سے مس نہ ہوا۔

''مجھے میرا خط واپس چاہئے!'' ہیری غصے سے چیختا ہوا غرایا۔

''مجھے یہ خط ابھی پڑھنا ہے...... خط مجھے دو!'' ڈڈلی بدتمیزی سے گرجا۔

''باہر دفع ہو جاؤ!'' انکل ورنن گرج کر بولے۔ اس کے بعد انہوں نے ہیری اور ڈڈلی کی گردن پکڑی اور انہیں ہال کمرے میں دھکیل دیا۔ واپس لوٹتے ہی انہوں نے باورچی خانے کا دروازہ دھڑام سے بند کر لیا تھا۔ ہیری اور ڈڈلی میں فوراً ایک زوردار اور خاموش لڑائی ہونے لگی۔ وہ دونوں دروازے کے چابی والے سوراخ سے کان لگا کر اندر ہونے والی گفتگو کو سننا چاہتے تھے۔ ڈڈلی اندر کا منظر دیکھنے کیلئے تڑپ رہا تھا۔ ڈڈلی اس دھکم پیل میں جیت گیا اور اس لئے ہیری جس کا ایک کان پر چشمہ لٹک رہا تھا پیٹ کے بل لیٹ کر اس درز میں سے سننے لگا جو دروازے اور فرش کے بیچ تھی۔

''ورنن!'' آنٹی پتونیہ کپکپاتی آواز میں کہہ رہی تھیں۔ ''ذرا پتہ تو دیکھو! انہیں کیسے معلوم کہ وہ کہاں رہتا ہے؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ وہ ہمارے گھر پر نظر رکھ رہے ہوں۔''

''نظر رکھ رہے ہوں...... جاسوسی کر رہے ہوں...... تعاقب کر رہے ہوں، کچھ بھی ہوسکتا ہے۔'' انکل ورنن بہت پریشان آواز میں بولے۔

''لیکن ورنن! ہم کیا کریں؟ اس کا جواب دیں...... یہ کہہ دیں کہ ہم نہیں چاہتے......''

ہیری کو صاف دکھائی دے رہا تھا کہ انکل ورنن کے چمکتے کالے جوتے باورچی خانے میں ادھر سے ادھر آ جا رہے تھے۔

''نہیں!'' انہوں نے فیصلہ کن انداز میں کہا۔ ''نہیں! ہم اس کی طرف دھیان نہیں دیں گے۔ اگر انہیں کوئی جواب نہیں ملے گا تو...... ہاں! یہ سب سے اچھا رہے گا...... ہم کچھ بھی نہیں کریں گے۔''

''مگر......'' آنٹی پٹونیہ نے کچھ کہنا چاہا۔

''میں اپنے گھر میں اس طرح کی کوئی چیز نہیں چاہتا...... پٹونیہ!...... جب ہم نے اسے گھر میں پناہ دی تھی تو کیا ہم نے اس وقت یہ قسم نہیں کھائی تھی کہ ہم اس خطرناک بے وقوفی کو بند کر دیں گے۔'' انکل ورنن کی آواز میں گہرا ٹھہراؤ محسوس ہو رہا تھا۔

اس شام انکل ورنن نے دفتر سے واپسی پر ایک ایسا کام کیا جو انہوں نے پہلے کبھی نہیں کیا تھا، وہ سیڑھیوں کے نیچے والی گودام نما الماری میں ہیری سے ملنے کیلئے گئے۔ جیسے تیسے انکل ورنن اس ننھے سے گودام میں گھس کر اندر پہنچے تو ہیری نے براہ راست ان سے پہلا سوال یہی کیا تھا۔

''میرا خط کہاں ہے؟...... مجھے یہ جاننا ہے کہ مجھے کس نے خط لکھا ہے؟''

''کسی نے نہیں لکھا...... اس پر غلطی سے تمہارا نام لکھا ہوا تھا۔'' انکل ورنن نے روکھے پن سے کہا۔ ''میں نے وہ خط جلا دیا ہے......''

''کہیں کوئی غلطی نہیں تھی......'' ہیری نے غصے سے کہا۔ ''اس پر میری الماری کا پتہ لکھا ہوا تھا۔'' ہیری کی آنکھیں چشمے کے پیچھے سے دہکتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔

''خاموش!'' انکل ورنن اتنی گرجدار آواز میں دھاڑے کہ الماری کی چھت پر رینگتی ہوئی دو مکڑیاں دھڑام سے نیچے آ گریں۔ کئی گہرے سانسیں لینے کے بعد انکل ورنن نے اپنے چہرے کو مسکرانے کیلئے مجبور کیا، جو ان کیلئے کافی اذیت ناک کام دکھائی دے رہا تھا۔

''اچھا ہوا ہیری!...... اس الماری کے بارے میں تمہاری آنٹی اور میں سوچ رہے تھے۔ اب تمہارے لحاظ سے یہ الماری چھوٹی پڑنے لگی ہے...... ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ اچھا یہ رہے گا کہ تم ڈڈلی کے دوسرے بیڈروم میں رہنے لگو۔'' انکل ورنن کی آواز میں عجیب کپکپاہٹ چھپی ہوئی تھی۔

''مگر کیوں؟'' ہیری نے تنک کر کہا۔

''سوال مت پوچھو!'' انکل ورنن نے غراتے ہوئے کہا۔ ''اپنا تمام سامان سمیٹو اور اوپر لے جاؤ...... ابھی اور اسی وقت!''

ڈرسلی گھرانے میں چار بیڈروم تھے۔ایک انکل ورنن اور پتونیہ آنٹی کیلئے مخصوص تھا، دوسرا مہمانوں کیلئے (عام طور پرانکل ورنن کی بہن مارج کیلئے)، تیسرے بیڈروم میں ڈڈلی سوتا تھا جبکہ چوتھے بیڈروم میں ڈڈلی کے ایسے کھلونے اور دوسری چیزیں رکھی جاتی تھیں، جن کیلئے ڈڈلی کے بیڈروم میں جگہ باقی نہیں بچتی تھی۔ ہیری کو اپنی تمام اشیاء سیڑھیوں تلے الماری نما گودام سے نکال کر اس بیڈروم میں پہنچانے کیلئے صرف ایک ہی چکر لگانا پڑا تھا۔اس کا سارا سامان وہاں پہنچ گیا تھا۔چیزوں کو ایک طرف رکھنے کے بعد وہ بستر پر بیٹھ گیا اور بڑے غور سے چاروں طرف دیکھتے ہوئے کمرے کا جائزہ لینے لگا۔اس بیڈروم میں موجود ہر چیز قریباً ٹوٹی پھوٹی حالت میں تھی۔ایک ماہ پرانا ویڈیو کیمرا اس چھوٹے اور صحیح سلامت ٹینک کے اوپر رکھا ہوا تھا جسے ڈڈلی نے ایک بار پڑوسی کے کتے کے اوپر چڑھا دیا تھا۔کونے میں ڈڈلی کا پہلا ٹیلی ویژن رکھا ہوا تھا جسے اس نے ایک دن لات مار کر توڑ دیا تھا جب اس کا پسندیدہ سیریل نشر نہیں کیا گیا تھا۔پرندے رکھنے کا ایک بڑا سا پنجرہ بھی اسی کمرے کے ایک کونے میں موجود تھا۔جس میں کبھی ایک طوطا رہتا تھا۔ڈڈلی نے اس طوطے کے بدلے میں سکول کے ایک دوست سے اصلی ائیر رائفل لے لی تھی۔وہ رائفل دیوار میں بنے شلف کے اوپر رکھی نظر آرہی تھی۔اس رائفل کا ایک کونا بالکل پچک چکا تھا کیونکہ اس پر ایک بار ڈڈلی خود بیٹھ گیا تھا۔باقی کے خانوں میں کتابیں بھری پڑی تھیں۔پورے کمرے میں بس کتابیں ہی ایسی چیز تھیں جن کی حالت کو دیکھ کر صاف اندازہ لگایا جاسکتا تھا کہ انہیں کبھی چھوا بھی نہیں گیا ہو۔ہیری نے گہری سانس لی، اسی لمحے اسے نیچے سے ڈڈلی کی اپنی ماں پر چیخنے چلانے کی آواز سنائی دی۔

''میں نہیں چاہتا کہ وہ وہاں رہے...... مجھے وہ کمرہ ہر حالت میں واپس چاہئے ......اسے وہاں سے باہر نکالو......''

ہیری نے دردناک آہ بھری اور خاموشی سے بستر پر لیٹ گیا۔کل تک وہ یہاں رہنے کیلئے اپنا سب کچھ قربان کرسکتا تھا مگر آج وہ بنا خط کے اس کمرے میں رہنے کے بجائے، اسی خط کے ساتھ واپس پرانی الماری نما گودام میں جانے کیلئے تیار تھا۔

اگلی صبح ناشتے کی میز پر سب لوگ چپ چاپ بیٹھے ہوئے تھے۔ڈڈلی تو صدمے کی کیفیت سے دوچار دکھائی دیتا تھا۔وہ اپنی بات منوانے کیلئے چیخا تھا، چلایا تھا، اپنے ڈیڈی کو اپنی سمیلٹنگ کی چھڑی سے پیٹا تھا، بیمار ہونے کا ڈھونگ بھی رچایا تھا، اپنی ماں کو لاتیں ماری تھیں، ہریالی گھر کی چھت سے اپنے کچھوے کو زمین پر دے مارا تھا اور یہ سب کچھ کرنے کے باوجود اسے اپنا کمرہ واپس نہیں ملا تھا۔ہیری گزرے ہوئے کل کے اسی وقت کے بارے میں سوچ رہا تھا اور مغموم ہو رہا تھا کہ کاش اس نے داخلی دروازے پر ہی اپنا خط پڑھ لیا ہوتا۔انکل ورنن اور آنٹی پتونیہ ایک دوسرے کو مضطرب نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔

انکل ورنن ہیری سے اچھے برتاؤ سے پیش آنے کی بھرپور کوشش کررہے تھے جو کہ ایک مشکل کام تھا۔جب ڈاک آنے کا وقت ہوا تو حسب معمول لیٹر بکس میں خطوط گرنے کی آواز سنائی دی۔انکل ورنن نے اس بار ڈڈلی کو ڈاک لانے کیلئے بھیجا تھا۔ڈڈلی پورے

ہال میں اپنی سمیلٹنگ کی چھڑی سے چیزوں کو بجاتا ہوا داخلی دروازے پر پہنچا۔اچانک اس کی چلاتی ہوئی آواز سنائی دی۔

''ایک اور خط آ گیا۔مسٹر ایچ پوٹر،سب سے چھوٹا بیڈروم،مکان نمبر چار پرائیویٹ سٹریٹ......''

دبی ہوئی چیخ کے ساتھ انکل ورنن کرسی سے اچھل پڑے اور انہوں نے ہال کی طرف دوڑ لگا دی۔ ہیری ان کے تعاقب میں دوڑ رہا تھا۔ڈڈلی کے ہاتھ میں خط کا لفافہ چھیننے کیلئے انکل ورنن کو اسے زمین پر گرانا پڑا۔ یہ کام اور بھی زیادہ مشکل ہو گیا تھا کیونکہ ہیری نے پیچھے سے ہاتھ ڈال کر انکل ورنن کی گردن دبوچ لی تھی۔ایک منٹ کی اٹھک پٹھک کے بعد، جس میں ہر ایک کو سمیلٹنگ کی چھڑی کئی بار کھانا پڑی تھی،انکل ورنن سیدھے کھڑے ہو گئے۔ وہ بری طرح ہانپ رہے تھے اور ہیری کا خط ان کے ہاتھ میں پکڑا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''اپنی الماری میں جاؤ......میرا مطلب ہے کہ اپنے بیڈروم میں جاؤ'' وہ ہانپتے ہوئے ہیری سے مخاطب ہوئے۔''ڈڈلی......تم بھی جاؤ......دفع ہو جاؤ یہاں سے......''

ہیری اپنے نئے کمرے میں دائروی انداز میں چکر کاٹ رہا تھا۔کوئی جانتا ہے کہ وہ اپنی الماری سے نکل کر کہیں اور سونے لگا تھا اور وہ یہ بھی جانتا تھا کہ اسے پہلا خط نہیں مل پایا ہے، یقینی طور پر اس کا صاف مطلب یہی نکلتا تھا کہ وہ دوبارہ کوشش کرے گا......اور اس بار ایسا انتظام کرلے گا، تا کہ وہ اس تک خط پہنچانے میں کامیاب ہو جائے۔ ہیری کے دماغ میں ایک منصوبہ پنپ رہا تھا۔

☆☆☆

اگلی صبح ٹھیک چھ بجے، لگے ہوئے الارم کی گھنٹی جونہی بجی، ہیری نے لپک کر اس کی آواز کا گلا گھونٹ دیا۔ وہ اپنے بستر سے نیچے اترا اور کپڑے تبدیل کیے۔ وہ ڈرسلی گھرانے کے افراد کو جگانا نہیں چاہتا تھا۔ اس لئے بنا روشنی کیے وہ دبے پاؤں نیچے اترا۔ وہ پرائیویٹ سٹریٹ کے کونے پر ڈاکیے کا انتظار کرنے کیلئے جا رہا تھا تا کہ مکان نمبر چار کے خطوط سب سے پہلے اسی کے ہاتھ لگ جائیں۔اندھیرے ہال سے گزر کر وہ داخلی دروازے کی طرف بڑھ رہا تھا۔اس کا دل بری طرح سے دھک دھک کر رہا تھا۔

''آ آ آ آ آ آ آ ہ ہ ہ ہ......اوچ'' ایک دبی سی چیخ اس کے منہ سے نکلتے نکلتے رہ گئی۔ ہیری ہوا میں اچھل پڑا۔ وہ فرش پر پڑی کسی موٹی اور گلگلی چیز پر چڑھ گیا تھا......کسی زندہ چیز پر!

اوپر کی منزل کی بتیاں کھٹ سے روشن ہو گئیں۔ ہیری یہ دیکھ کر دم بخود رہ گیا تھا کہ جس موٹی اور گلگلی چیز پر وہ چڑھ گیا تھا وہ اس کے انکل کا چہرہ تھا۔انکل ورنن سونے والے گاؤن میں ملبوس خارجی دروازے پر سر ٹکائے ہوئے سو رہے تھے۔ یہ بات طے تھی کہ وہ پورا انتظام کر لینا چاہتے تھے تا کہ ہیری وہ کام نہ کر پائے جس کے کرنے کی وہ کوشش کر رہا تھا۔ وہ نصف گھنٹے تک ہیری کو ڈانٹتے رہے اور پھر انہوں نے اسے ایک کپ چائے بنا کر لانے کا حکم دیا۔ ہیری پیر پٹختا ہوا وہاں سے واپس پلٹا اور اُداسی بھرے عالم میں باورچی

خانے میں پہنچا۔ جب وہ چائے کا کپ بنا کر واپس وہاں پہنچا تو ڈاک آ چکی تھی۔ انکل ورنن نے تمام خطوط اپنی گود میں رکھے ہوئے تھے، ان کے چہرے پر گہری طمانیت چھائی ہوئی تھی کیونکہ وہ ان 'خاص خطوط' کو ہیری کی پہنچ سے نکال کر اپنے قبضے میں لا چکے تھے۔ ہیری کو صاف دکھائی دے رہا تھا کہ تین چرمئی کاغذ کے بھورے لفافوں پر سبز سیاہی سے ہیری کا پتہ لکھا ہوا تھا۔

''میں چاہتا ہوں......'' اس نے ابھی کہنا ہی شروع کیا تھا لیکن انکل ورنن نے اس کی آنکھوں کے سامنے اس کے تمام خطوط پرزہ پرزہ کر ڈالے۔ اس دن انکل ورنن دفتر بھی نہیں گئے تھے اور انہوں وہ تمام دن گھر میں ہی گزارا تھا۔ انہوں نے کیل ٹھونک کر لیٹر بکس کو ہمیشہ کیلئے بند کر دیا تھا۔

''دیکھو!'' منہ میں کافی ساری کیلیں بھری ہونے کے باوجود وہ آنٹی پٹونیہ کو سمجھا رہے تھے۔ ''جب وہ لوگ یہاں خطوط نہیں پہنچا پائیں گے تو یقیناً ہار مان لیں گے۔''

''ورنن! مجھے یقین نہیں ہے کہ وہ لوگ اتنی آسانی سے ہار مان جائیں۔'' وہ فکرمندی سے بولیں۔ ایک گہرا خوف ان کے چہرے کو حصار میں لئے ہوئے تھا۔

''ارے وہ لوگ، تمہاری اور میری طرح تھوڑی سوچتے ہیں، ان کے سوچنے کا ڈھنگ بہت عجیب ہے۔'' انکل ورنن نے ہنس کر کہا اور پھر انہوں نے بے خیالی میں ایک کیل، اس فروٹ کیک میں ٹھونکنے کی کوشش کی جو آنٹی پٹونیہ ان کے کھانے کیلئے لائی تھیں۔

☆☆☆

جمعے کے دن کی ڈاک میں ہیری کے نام پر بارہ عدد خطوط آئے۔ جب خطوط لیٹر بکس میں سے اندر نہیں داخل ہو پائے تو انہیں دروازے کے نیچے کی دہلیز سے اندر سرکا دیا گیا تھا۔ کچھ خطوط کو دروازے کے دیواروں کے خلا سے اندر پھینکا گیا تھا۔ یہی نہیں کچھ خطوط باتھ روم کے روشندان سے بھی اندر پھینکے گئے تھے۔ اس دن بھی انکل ورنن دفتر نہیں گئے اور تمام دن گھر میں موجود رہے۔ انہوں نے ہر جگہ سے خطوط اکٹھے کئے اور انہیں جلا ڈالا۔ اس کام سے فارغ ہونے کے بعد انہوں نے ہتھوڑی اور کیلیں اُٹھائیں اور خارجی اور عقبی دروازے کی تمام دیواروں کے خلا پر چپٹیاں ٹھونک دیں تاکہ کوئی درز باقی نہ رہ جائے۔ اب کوئی اندر تو کیا باہر بھی نہیں جا سکتا تھا، کام کرتے کرتے وہ 'انگلیوں کے سروں سے گل لالہ تک' کے مصرعے والا گیت گنگنا رہے تھے۔ وہ مدہم سی آہٹ پر بھی چونک جاتے تھے۔

☆☆☆

ہفتے کے روز تو معاملہ حد سے بڑھ چکا تھا۔ ہیری کے نام پر آنے والے خطوط کی تعداد مزید بڑھ گئی اور اس دن تو چوبیس خطوط گھر میں داخل ہو گئے۔ یہ تمام خطوط ان دو درجن انڈوں کے اندر سے برآمد ہوئے جنہیں توڑ کر ناشتے کیلئے آملیٹ بنانا تھا۔ جونہی انڈا توڑا

جاتا تو اس میں سے سفیدی یا زردی کی جگہ مڑا تڑا چڑمئی کاغذ برآمد ہوتا۔ اسے کھولنے پر وہی تحریر دکھائی دیتی جو کہ پہلے دن ہیری کے نام آنے والے خط میں تحریر تھی۔ آنٹی پٹونیہ تو یہ دیکھ کر چیخ اُٹھی تھیں۔ اس صبح ان کا دودھ والا بے حد پریشان دکھائی دے رہا تھا۔ جب اس نے ڈرائنگ روم کی کھڑکی سے آنٹی پٹونیہ کو دودھ کی بوتل اور انڈے پکڑائے تو اس کا چہرہ زرد پڑا ہوا تھا۔ انکل ورنن کا تو غصے سے برا حال تھا۔ انہوں نے مجنونانہ انداز میں پوسٹ آفس اور ڈیری سٹور کے فون نمبر ڈائل کیے۔ وہ اس کوشش میں تھے انہیں فون لائن پر کوئی معقول شخص مل جائے تاکہ وہ اس حرکت کی شکایت کر سکیں۔ آنٹی پٹونیہ نے غصے سے تمام خطوط اپنے گرینڈر میں ڈال کر پیس ڈالے تھے۔

''آخر اس دُنیا میں ایسا کون سا شخص ہے جو تم سے کچھ کہنے کیلئے اتنا ہنگامہ کھڑا کئے ہوئے ہے!'' آخر کار ڈڈلی نہ رہ پایا اور اس نے ہیری سے حیرانگی کے عالم میں پوچھ ہی لیا۔ اس کا جواب ہیری کے پاس کوئی نہیں تھا۔

☆☆☆

اتوار کی صبح ناشتے کی میز پر انکل ورنن تھکے ہوئے اور کسی قدر بیمار دکھائی دے رہے تھے لیکن ان کا چہرہ کھلا ہوا تھا، وہ کسی بات پر خوش دکھائی دے رہے تھے۔

''اتوار کو ڈاک نہیں آتی۔'' انہوں نے اپنی آنکھوں پر مربہ لگاتے ہوئے تمام افراد کو خوشی خوشی یاد دلایا۔ ''آج کوئی بے ہودہ خط نہیں آ سکتا......''

جب وہ بول رہے تھے تبھی آتش دان کی چمنی میں سے کوئی چیز سرسراتی ہوئی نیچے کی طرف آتی ہوئی محسوس ہوئی۔ انکل ورنن تیزی سے ادھر ادھر دیکھنے لگے کہ اچانک کوئی چیز ان کے سر کے عقبی حصے پر چٹاخ کی سی آواز کے ساتھ آ لگی۔ اگلے ہی لمحے آتش دان کی انگیٹھی سے تیس یا چالیس خطوط گولیوں کی طرح نکل کر ان پر برسنے لگے۔ شائیں شائیں کی آوازیں باورچی خانے میں گونجنے لگیں، سبھی نے دونوں ہاتھ سروں پر رکھ کر میز کے نیچے گردنیں گھسا دیں۔ ہیری کو ذرا خوف نہیں آیا بلکہ وہ خط کے لفافے کو پکڑنے کیلئے ہوا میں اچھل پڑا۔

''باہر جاؤ...... میں کہتا ہوں باہر دفع ہو جاؤ......'' انکل ورنن کی بوکھلائی ہوئی آواز گونجی۔ انہوں نے بمشکل اُٹھ کر ہیری کو کمر سے دبوچا جو کہ ہوا میں تیرتی ہوئے لفافوں کو پکڑنے کیلئے ہاتھ مار رہا تھا۔ آنٹی پٹونیہ اور ڈڈلی تو سر پر ہاتھ رکھے جلدی سے باہر کی طرف بھاگ کھڑے ہوئے۔ ان کے چہرے فق پڑ چکے تھے۔ انکل ورنن نے ہیری کو باورچی خانے سے باہر پھینکا اور اندر سے دھڑام کی سی آواز میں دروازہ بند کر لیا۔ دروازہ بند ہونے کے باوجود بھی باہر کھڑے لوگ صاف سن سکتے تھے کہ خطوط کی بارش لگاتار جاری تھی۔ ہوا میں تیرتے ہوئے خطوط کی سنسناہٹ سنائی دے رہی تھی۔ دیواروں اور فرش سے لفافوں کے ٹکرانے کی خوفناک آوازیں باورچی

خانے میں گونج رہی تھیں۔

''بہت ہو چکا......'' انکل ورنن کی آواز سنائی دی۔ وہ پُرسکون لہجے میں بولنے کی کوشش کر رہے تھے مگر بولتے ہوئے ان کی مونچھوں کے بال لگاتار پھڑک رہے تھے۔ ''پانچ منٹ میں تم سب لوگ چلنے کیلئے تیار ہو جاؤ۔ ہم لوگ یہاں سے دور جا رہے ہیں صرف کچھ کپڑے اُٹھا لو......کوئی بحث نہیں......سمجھے......''

اسی لمحے انکل ورنن باورچی خانے سے باہر نکل آئے۔ اندر خطوط کا طوفان جاری تھا۔ ان کا چہرہ اس قدر خوفناک ہو رہا تھا کہ کسی میں بھی بحث کرنے کی ہمت نہیں پڑی۔ دس منٹ بعد وہ لوگ کیلوں سے بند دروازے کو جھٹکوں سے کھینچتے ہوئے بڑی مشکل سے باہر نکلے۔ کار میں بیٹھے اور کار سپر ہائی وے پر ہوا سے باتیں کرنے لگی۔ ڈڈلی عقبی نشست پر بیٹھا بری طرح سبک رہا تھا۔ اسے مسٹر ڈرسلی نے غصے میں تھپڑ دے مارا تھا کیونکہ اس نے اپنے ٹیلی ویژن، وی سی آر اور کمپیوٹر کو پیک کرنے میں کچھ زیادہ ہی وقت خرچ کر دیا تھا۔ ان کی کار مسلسل سفر کرتی رہی، اور چلتی رہی۔ یہاں تک کہ آنٹی پٹونیہ کا بھی خوف سے برا حال ہو رہا تھا۔ وہ اپنے شوہر سے یہ دریافت کرنا چاہتی تھیں کہ وہ لوگ آخر کہاں جا رہے ہیں؟ مگر یہ سوال ہونٹوں سے باہر نکل نہیں پایا۔ سفر کے دوران انکل ورنن جھٹکے سے اچانک گاڑی کا رُخ موڑ دیتے اور کچھ دیر تک متضاد سمت میں گاڑی دوڑانے لگتے۔ جب وہ جھٹکے سے گاڑی کو موڑتے تھے تو یہ جملہ ان کے ہونٹوں پر پھسل جاتا تھا۔ ''تعاقب کرنے والو......اب کیا کرو گے......اب کیا کرو گے تعاقب کرنے والو!''

پورا دن یونہی بیت گیا تھا لیکن وہ کھانے پینے کیلئے کہیں بھی نہیں رُکے۔ رات تک ڈڈلی مغموم ہو کر چنگھاڑنے لگا تھا۔ اس کی زندگی میں اتنا برا دن پہلے کبھی نہیں گزرا تھا۔ وہ بھوکا تھا، اس کے پانچ من پسند ٹیلی ویژن سیریل چھوٹ چکے تھے۔ یہیں نہیں، آج سے پہلے وہ اپنے کمپیوٹر پر کسی دشمن کو مارے بنا اتنی دیر تک نہیں رہ پایا تھا۔ آخر کار انکل ورنن ایک گندے سے ہوٹل کے سامنے جا رُکے، جو ایک بڑے شہر کے بیرونی حصے میں واقع تھا۔ ڈڈلی اور ہیری ایک ہی کمرے میں سوئے۔ جس میں دو بستر موجود تھے۔ وہ بھی نمی سے بھرپور، گندی چادریں اور میلے تکیے۔ بستر پر لیٹتے ہی ڈڈلی تو خراٹے بھرنے لگا مگر ہیری جاگتا رہا۔ وہ کھڑکی کی چوکھٹ پر بیٹھ کر نیچے سے گزرتی ہوئی کاروں کی روشنیاں دیکھ رہا تھا اور سوچ رہا تھا......

☆☆☆

اگلے دن صبح ناشتے کی میز پر انہوں نے باسی کارن فلوکس اور ٹھنڈی ڈبل روٹی کے ٹماٹروں والے ٹوسٹ کھائے۔ ابھی انہوں نے ناشتہ ختم ہی کیا تھا کہ اسی لمحے ہوٹل کی منیجر خاتون ان کی میز کے پاس آئی۔ سب کی سوالیہ نگاہیں اس کے چہرے پر جم گئیں۔

''معاف کیجئے! کیا آپ میں سے کسی کا نام مسٹر ایچ پوٹر ہے۔ میرے پاس استقبالیہ ڈیسک پر اس طرح کے لفافوں میں سو کے قریب خطوط رکھے ہوئے ملے ہیں۔''

اس نے ایک خط والا بھورا لفافہ ان کی آنکھوں کے سامنے ترچھا کر دیا تا کہ وہ اسے آسانی دیکھ سکیں۔ سبز سیاہی سے لکھے ہوئے پتے کے الفاظ صاف دکھائی دے رہے تھے۔

مسٹر ایچ پوٹر

کمرہ نمبر 17

ریل ویئو ہوٹل، کوک ورتھ

ہیری نے جلدی سے خط پر جھپٹا مارنا چاہا مگر انکل ورنن نے اس کے بڑھتے ہوئے ہاتھ کو ہٹا کر ایک طرف کر دیا۔ ہوٹل منیجر خاتون محض گھورتی رہ گئی۔

''میں انہیں لے لیتا ہوں۔'' انکل ورنن دھیمے انداز میں بولے اور جلدی سے کھڑے ہو کر خاتون کے تعاقب میں ڈائننگ روم سے باہر نکل گئے۔

☆☆☆

''ورنن! کیا یہ بہتر نہیں ہوگا کہ ہم واپس گھر لوٹ چلیں؟''

آنٹی پٹونیہ نے کئی گھنٹوں کے بعد ڈرتے ڈرتے تجویز پیش کی۔ لیکن ایسا لگا جیسے انکل ورنن نے ان کی بات سنی ہی نہ ہو۔ انکل ورنن کیا چاہتے تھے؟ یہ ان میں سے کوئی نہیں جانتا تھا۔ وہ انہیں ساتھ لے کر ایک ویران جنگل میں پہنچ گئے تھے جہاں انہوں نے کار روکی اور باہر نکل کر چاروں طرف کا جائزہ لیا اور پھر خود ہی سر ہلایا۔ دوبارہ کار میں بیٹھے اور ایک بار پھر نامعلوم منزل کی طرف روانہ ہو گئے۔ یہی حال اس وقت بھی رونما ہوا جب انہوں نے ایک جتے ہوئے کھیت میں کار روکی تھی، اور پھر جھولتے پل کے بیچوں بیچ، اور ایک بارہ منزلہ کار پارکنگ پر کار روک کر انہوں نے گرد و نواح کا جائزہ لیا۔ شاید وہ تعاقب کرنے والے کو تلاش کرنا چاہتے تھے۔

''ڈیڈی پاگل ہو گئے ہیں...... ہے نا؟'' ڈڈلی نے شام ڈھلنے پر اپنی ماں سے دھیمے لہجے میں دریافت کیا۔ انکل ورنن اس وقت کار سمندر کے کنارے پر کھڑی ایک بڑی بحری کشتی میں داخل کر رہے تھے۔ کچھ ہی دیر بعد لانچ ان سب کو لئے ہوئے سمندر کے بیچوں بیچ کہیں جا رہی تھی۔ اسی دوران بادل کڑکے اور موسلا دھار بارش ہونے لگی۔ موٹی موٹی بوندیں کار کی چھت پر شور مچانے لگیں۔ ڈڈلی باہر جھانک رہا تھا۔ ''آج پیر ہے......'' اس نے اپنی ماں کو مخاطب کیا۔ ''دو خاص پروگرام آج رات آنے والے ہیں، میں کسی ایسی جگہ پر ٹھہرنا چاہتا ہوں جہاں ٹیلی ویژن دیکھ سکوں۔''

پیر کا دن، یہ سن کر ہیری کو کچھ یاد آ گیا۔ اگر آج پیر تھا......اور ٹیلی ویژن کے باعث ڈڈلی سے ہفتے کے دنوں کے ناموں میں غلطی کا کوئی امکان نہیں ہو سکتا تھا......تو پھر کل منگل تھا، یعنی ہیری کی گیارہوں سالگرہ کا دن۔ ظاہر ہے، ڈرسلی گھرانے میں اس کی

سالگرہ کوئی خاص خوشی کا موقع نہیں ہوتی تھی۔ گذشتہ سال آنٹی پیٹونیہ نے اسے تحفے میں کوٹ ٹانگنے والا ہینگر دیا تھا اور انکل ورنن نے ایک پرانے چوڑے موزوں کی جوڑی دی تھی۔ پھر بھی کوئی روز روز گیارہ سال کا نہیں ہوتا ہے۔ انکل ورنن واپس لوٹ آئے تھے اور اب وہ مسکرا رہے تھے۔ ان کے ہاتھ میں ایک لمبا، پتلا پیکٹ تھا اور جب آنٹی پیٹونیہ نے ان سے پوچھا کہ کیا خرید کر لائے ہو؟ تو انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا۔

''بالکل صحیح جگہ مل گئی ہے۔'' انہوں نے آگاہ کیا۔ ''آجاؤ! سب باہر نکل آؤ۔''

کار کے باہر بہت خنکی تھی۔ انکل ورنن اس وقت سمندر کے بیچوں بیچ ایک بڑی چٹان کی طرف اشارہ کر رہے تھے۔ اس چٹان کے بالکل اوپر نقطے کی صورت میں ایک چھوٹی سی جھونپڑی بنی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ اتنی وحشت ناک جھونپڑی، کہ آپ اس کے بارے میں خواب میں بھی تصور نہیں کر سکتے۔ ایک بات تو بالکل طے تھی کہ وہاں کوئی ٹیلی ویژن نہیں تھا۔

''آج رات کیلئے طوفان کی پیشین گوئی کی گئی ہے۔'' انکل ورنن نے خوشی سے دمکتے ہوئے اور تالی بجاتے ہوئے کہا۔ ''اور اس بھلے آدمی نے مہربانی کرتے ہوئے اپنی کشتی ہمیں ادھار دے دی ہے۔''

اسی لمحے ایک بوڑھا آدمی دھیمے قدموں سے چلتا ہوا بوجھل چال میں ان کے پاس پہنچا۔ بڑی کٹھل مسکراہٹ کے ساتھ اس نے ایک پرانی سی کشتی کی طرف اشارہ کیا جو لانچ کے نیچے سرمئی بھورے پانی میں ہچکولے کھا رہی تھی۔

''کھانے پینے کا تھوڑا سا سامان میں نے خرید لیا ہے۔'' انکل ورنن بولے۔ ''تم لوگ اب فوراً اس کشتی میں بیٹھ جاؤ۔''

کشتی میں ان کی قلفی جمنے لگی۔ سمندر کی برفیلی بوچھاڑ اور بارش کی بوندیں ان کے گلے سے نیچے اتر رہی تھی اور ٹھنڈی ہوا چہرے پر کوڑے برسا رہی تھی۔ ایسا لگتا تھا جیسے کئی گھنٹوں کے بعد وہ اس چٹان تک پہنچے تھے جو کہ ایک چھوٹا سا جزیرہ تھا۔ انکل ورنن پھسلتے اور لڑکھڑاتے قدموں کے ساتھ ان سب لوگوں کو اس ٹوٹی پھوٹی جھونپڑی تک لے گئے۔

اندر کی حالت بہت بھیانک تھی۔ سمندری کائی کی تیز بدبو دماغ کو چڑھتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔ لکڑی کی دیواروں کے بیچ میں موٹی موٹی درزیں موجود تھیں جن میں سے ہوا سیٹیاں بجاتے ہوئے اندر آ رہی تھی۔ آتش دان کی انگیٹھی بالکل خالی اور نم آلود تھی۔ جھونپڑی میں صرف دو ہی کمرے تھے۔ انکل ورنن کے کھانے پینے کے سامان میں سب لوگوں کے کھانے کیلئے چار کیلے اور آلو کی چپس کے چار پیکٹ تھے۔ انہوں نے آگ جلانے کی کوشش کی مگر چپس کے خالی پیکٹ محض دھواں نکال کر ہی سکڑ گئے۔

''ایسے موقع پر اگر وہ تمام خطوط ہوتے تو یقیناً مزہ آ جاتا...... ہے نا!'' وہ مسرور کن لہجے میں بولے۔ وہ اس وقت کافی خوشگوار دکھائی دے رہے تھے۔ ظاہر تھا کہ وہ سوچ رہے تھے کہ اس بھیانک طوفان میں یہاں کوئی بھی خطوط پہنچانے والا نہیں آ سکتا تھا۔ ہیری

بھی دل ہی دل میں ان کے خیالات سے متفق تھا حالانکہ اس تکلیف دہ خیال سے اسے ذرا بھی خوشی نہیں ہو رہی تھی۔

جب رات ہوئی تو پیشین گوئی کے مطابق طوفان ان کے چاروں طرف گرجنے لگا۔ اونچی اونچی لہروں کے تھپیڑے جھونپڑی کی دیواروں سے ٹکرانے لگے۔ طوفانی ہوا گندی کھڑکیوں کو جھنجوڑنے لگی۔ آنٹی پٹونیہ کو دوسرے کمرے میں کچھ نم آلود میلے کمبل مل گئے تھے۔ انہوں نے دیمک لگے صوفے پر ڈڈلی کا بستر لگا دیا۔ وہ اور انکل ورنن اندر والے کمرے میں موٹے پلنگ پر سونے چلے گئے۔ ہیری کو اس کے حال پر چھوڑ دیا گیا کہ وہ فرش پر سب سے نرم جگہ ڈھونڈ لے اور سب سے پتلے اور پھٹے کمبل کے نیچے دبک کر سو جائے۔

جب رات گہری ہونے لگی تو طوفان اور بھی بھیانک ہوتا چلا گیا۔ ہیری سو نہیں سکا۔ وہ کانپتا رہا، کروٹیں بدلتا رہا اور کوشش کرتا رہا کہ اسے تھوڑا سا آرام مل جائے مگر اس کا پیٹ بھوک کے مارے گڑگڑ کر رہا تھا۔ ڈڈلی کے تیز خراٹے طوفانی گرج کے تلے دب گئے تھے جو آدھی رات کے قریب شروع ہوئے تھے۔ ڈڈلی کی چمکدار گھڑی اس کی موٹی کلائی پر دکھائی دے رہی تھی جو صوفے سے نیچے لٹکی ہوئی تھی۔ ہیری کو اس کے چمکتے ہوئے ڈائل پر سوئیاں صاف نظر آ رہی تھیں۔ ٹھیک دس منٹ بعد وہ گیارہ سال کا ہو جائے گا۔ وہ خاموشی سے لیٹا رہا اور دیکھتا رہا کہ اس کی سالگرہ ٹک ٹک کرتی ہوئی قریب آتی جا رہی تھی۔ وہ سوچ رہا تھا کہ کیا ڈرسلی گھرانے کو اس کی سالگرہ یاد رہے گی اور یہ بھی کہ خطوط لکھنے والا اس وقت کہاں ہوگا؟

پانچ منٹ بچے تھے، ہیری کو باہر کسی چیز کے چرمرانے آواز سنائی دی۔ اسے ڈر لگا کہ کہیں چھت ٹوٹ کر نہ گر جائے۔ حالانکہ ایسا ہونے پر اسے کافی گرمائی میسر آ سکتی تھی۔ اس میں کوئی شبہ نہیں تھا۔ چار منٹ باقی تھے۔ شاید پرائیویٹ ڈرائیو کے مکان میں اب تک اتنے خطوط اکٹھے ہو گئے ہوں گے کہ جب وہ لوگ واپس لوٹیں گے تو وہ کسی بھی طرح ان میں سے ایک خط چرانے میں کامیاب ہو جائے گا۔ تین منٹ بچے تھے۔ کیا یہ سمندر کی آواز تھی؟ جو اتنی بری طرح سے ٹکرا رہی تھی۔ اور یہ عجیب سی چٹخنے کی آواز کیسی تھی؟ دو منٹ بچے تھے۔ کیا کوئی چٹان سمندر میں گر رہی تھی؟

ایک منٹ باقی تھا۔ اور پھر وہ گیارہ سال کا ہو جائے گا۔ تیس سیکنڈ...... بیس...... دس...... شاید اسے ڈڈلی کو اُٹھا دینا چاہئے صرف چڑانے کیلئے...... تین...... دو...... ایک......

''دھڑ دھڑ دھڑ......''

پوری جھونپڑی ہل کر رہ گئی۔ ہیری اُٹھ کر سیدھا بیٹھ گیا اور دروازے کو گھورنے لگا۔ کوئی باہر کھڑا تھا اور اندر آنے کیلئے دروازہ کھٹکھٹا رہا تھا۔

☆☆☆

چوتھا باب

# چابیوں کا چوکیدار

''دھڑ دھڑ دھڑ......!''

کسی نے دوبارہ دروازے پر زوردار دستک دی۔ڈڈلی ہڑبڑا کر جاگ گیا۔

''بم کہاں پھٹا؟'' اس نے بے ہودگی سے سوال کیا۔تبھی ان کے پیچھے ایک دھماکہ ہوا اور انکل ورنن پھسلتے ہوئے کمرے میں داخل ہوئے۔ان کے ہاتھ میں ایک رائفل دبی ہوئی نظر آ رہی تھی۔اب سب کو پتہ چل گیا کہ اس لمبے، پتلے پیکٹ میں کیا چھپا تھا جو وہ خرید کر لائے تھے۔

''کون ہے؟'' وہ بلند آواز میں گرجے۔''میں تمہیں خبردار کرتا ہوں، میرے پاس بندوق ہے۔'' کچھ لمحے خاموشی چھائی رہی۔

''دھڑام......''

بوسیدہ دروازے کو اتنی طاقت سے دھکا دیا گیا کہ اس کے قبضے اکھڑ گئے اور جب دروازہ زمین پر گرا تو اس کی خوفناک آواز نے کان کے پردے ہلا کر رکھ دیئے تھے۔دروازے کی دہلیز پر ایک دیوہیکل شخص کھڑا ہوا دکھائی دیا۔لمبے، کھچڑی بالوں اور جنگلی، الجھی ہوئی ڈاڑھی کی وجہ سے اس کا چہرہ لگ بھگ پوری طرح سے چھپ گیا تھا مگر اس کی آنکھیں کالے بھونرے کی طرح اس کے بالوں کے بیچ میں چمک رہی تھیں۔

دیوہیکل آدمی کو جھونپڑی میں داخل ہونے کیلئے اپنے جسم کو ترچھا کر کے سکیڑنا پڑا اور اندر آنے کے بعد اسے کافی حد تک جھکنا پڑا تاکہ اس کا سر چھت سے نہ ٹکرا جائے۔اس نے جھک کر دروازہ اُٹھایا اور اسے آسانی سے دوبارہ چوکھٹ میں لگا دیا۔باہر سے آتی ہوئی سرد ہوا اور طوفانی گونج کی آواز اب کسی حد تک کم ہو گئی۔وہ مڑ کر ان لوگوں کو دیکھنے لگا۔

''کوئی ایک کپ چائے پلائے گا؟ سفر آسان نہیں تھا......''

اس نے صوفے کی طرف قدم بڑھائے جہاں ڈڈلی دہشت کے مارے جما بیٹھا تھا۔

''موٹے لونڈے......دور ہٹو یہاں سے......!'' اجنبی نے کہا۔

ڈڈلی نے چوں چوں جیسی آواز نکالی اور اپنی ماں کے پیچھے چھپنے کیلئے دوڑ لگا دی جو خود خوفزدہ اور سہمی سی انکل ورنن کے پیچھے دبکی ہوئی تھی۔

''آہا...... یہ رہا ہیری پوٹر......!'' دیوہیکل آدمی نے جلدی سے کہا۔

ہیری نے اس خونخوار، جنگلی، دھندلے چہرے کو غور سے دیکھا۔ دیوہیکل آدمی کی بھونرے جیسی چمکتی آنکھوں میں خوشگوار مسکراہٹ جھلک رہی تھی۔

''ہیری! میں نے تمہیں تب سے نہیں دیکھا جب تم بہت چھوٹے تھے۔'' دیوہیکل آدمی نے کہا۔ ''تم کافی حد تک اپنے ڈیڈی کی طرح ہو مگر تمہاری آنکھیں بالکل تمہاری ماں جیسی ہیں۔''

اسی لمحے انکل ورنن کے منہ سے ایک خرخراتی ہوئی غراہٹ جیسی آواز برآمد ہوئی۔

''میں تمہیں کہے دیتا ہوں کہ یہاں سے فوراً چلے جاؤ۔ تم زبردستی اندر گھس آئے ہو جو کسی شریف آدمی کو بالکل زیب نہیں دیتا۔'' انکل ورنن نے غصے سے گرجتے ہوئے کہا۔

''منہ بند رکھو......ڈرسلی زرد آلو!'' دیوہیکل آدمی نے طنزیہ انداز میں کہا۔ اس نے صوفے کے پچھلے حصے کی طرف ہاتھ بڑھایا اور انکل ورنن کے ہاتھ سے بندوق چھین کر اسے اتنی آسانی سے مروڑ دیا جیسے وہ ربڑ کی بنی ہوئی ہو۔ پھر اسے کمرے کے ایک کونے میں پھینک دیا۔ انکل ورنن نے ایک اور عجیب سی آواز نکالی جیسے کسی چوہے پر پیر رکھ دیا گیا ہو۔

''سالگرہ مبارک ہیری!'' دیوہیکل شخص ڈرسلی افراد کی طرف پشت موڑ کر ہیری کی طرف متوجہ ہوا۔ ''میں تمہارے لئے کچھ لایا ہوں......شاید راستے میں کہیں میں اس کے اوپر بیٹھ گیا ہوں گا۔ بہرحال اس کا ذائقہ عمدہ ہی ہوگا۔''

اس دیوہیکل آدمی نے اپنے سیاہ اوورکوٹ کی اندرونی جیب میں ہاتھ ڈالا اور دوسرے لمحے اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا مگر کسی قدر دبا ہوا پیکٹ دکھائی دیا۔ اس نے پیکٹ ہیری کی طرف بڑھایا۔ ہیری نے کانپتے ہوئے ہاتھوں سے پیکٹ لیا اور اسے کھولا۔ اندر ایک بڑا، چپچپا چاکلیٹ کیک تھا جس کے اوپر سبز بالائی کی موٹی تہہ سے 'سالگرہ مبارک ہیری پوٹر' کے الفاظ دکھائی دے رہے تھے۔ ہیری نے حیرت بھری نظروں سے اس دیوہیکل آدمی کی طرف دیکھا۔ وہ اسے شکریہ کہنا چاہتا تھا مگر یہ لفظ اس کے ہونٹوں تک آتے آتے گم ہوگیا اور اس کے منہ سے شکریہ کے بجائے کوئی اور ہی جملہ پھسل گیا۔ ''آپ کون ہیں؟''

دیوہیکل آدمی زور سے ہنسا۔

''صحیح بات ہے، مجھے سب سے پہلے اپنا تعارف کرانا چاہئے تھا۔ میرا نام 'روبیس ہیگرڈ' ہے، اور میں ہوگورٹ کی چابیوں اور میدانوں کا چوکیدار رہوں۔'' پھر اس نے اپنا بھاری بھرکم جناتی ہاتھ آگے بڑھایا۔

ہاتھ ملاتے وقت اس نے ہیری کا بازو ہلا کر رکھ دیا تھا۔

''تو چائے کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟'' اس نے دونوں ہاتھ ملتے ہوئے کہا۔ ''ویسے!......اگر تمہارے پاس کوئی زیادہ زوردار چیز ہو میں اس کے لئے بھی منع نہیں کروں گا۔''

اس کی نظر خالی انگیٹھی پر پڑی جس میں سکڑے ہوئے چپس کے پیکٹ پڑے دکھائی دے رہے تھے۔ اس نے ناک بھوں سکیڑی۔ پھر وہ انگیٹھی پر جھکا۔ وہ لوگ یہ نہیں دیکھ پائے کہ اس نے کیا کیا مگر جب وہ ایک لمحے بعد وہاں سے ہٹا تو وہاں پر آگ کے تیز شعلے بھڑک رہے تھے۔ آگ کی وجہ سے نم آلود جھونپڑی میں لہراتی ہوئی روشنیاں بھر گئیں اور ہیری کو ایسا محسوس ہوا جیسے وہ گرم پانی کے ٹب میں بیٹھ گیا ہو۔

دیوہیکل آدمی ایک بار پھر صوفے پر بیٹھ گیا جو اس کے وزن سے دبا جا رہا تھا۔ وہ اپنے کوٹ کی جیبوں سے ڈھیر سارا سامان نکالنے لگا۔ تانبے کی کیتلی، کباب کا دبا ہوا پیکٹ، لوہے کی سیخ، چائے کی پتیلی، لکڑی کے کچھ پیالے اور ایک گہرے رنگ کی بوتل، جس میں سے اس نے چائے بنانے سے پہلے ایک گھونٹ حلق میں اتار لیا۔ جلد ہی بھنتے ہوئے کبابوں کی آواز اور دلکش خوشبو پوری جھونپڑی میں پھیل گئی۔ جب وہ دیوہیکل شخص اپنے کام میں مصروف تھا تو سب لوگ خاموشی سے اسے ٹکٹکی لگا کر دیکھتے رہے۔ جونہی اس نے چھ موٹے، خوشنما، ہلکے سرخ بھنے ہوئے کبابوں کی سیخ آگ سے باہر نکالی تو ڈڈلی تھوڑا اجھٹپٹایا۔ انکل ورنن نے تیزی اسے متنبہ کیا۔

''ڈڈلی! اس کی دی کوئی چیز مت چھونا۔''

''فی الحال تمہارے اس موٹے لوندے بیٹے کو مزید موٹا کرنے کا میرا کوئی ارادہ نہیں، ڈرسلی تم خوامخواہ پریشانی مت اُٹھاؤ'' دیوہیکل شخص نے چہکتے ہوئے ٹھوکا لگایا۔

اس نے ہیری کو کباب دیئے جو اتنا بھوکا تھا کہ اسے لگا جیسے اس نے اتنی لذیذ چیز پہلے کبھی نہیں کھائی تھی۔ مگر اب بھی وہ اپنی آنکھیں اس دیوہیکل آدمی پر سے ہٹا نہیں پا رہا تھا۔ آخر کار جب کسی نے کچھ نہیں بتایا تو اس نے کہا۔

''معاف کیجئے! میں اب بھی سچ مچ نہیں جانتا کہ آپ کون ہیں؟''

دیوہیکل آدمی نے چائے کا ایک گھونٹ بھرا اور ہتھیلی کی پشت سے اپنا منہ پونچھا۔

''مجھے ہیگرڈ کہو ہیری!'' وہ مسکرا کر بولا۔ ''سبھی لوگ مجھے اسی نام سے بلاتے ہیں اور جیسا میں پہلے ہی بتا چکا ہوں کہ میں

ہوگورٹ میں چابیوں اور میدانوں کا چوکیدار ہوں۔ ویسے تم ہوگورٹ کے بارے میں تو جانتے ہی ہو گے!''

''نن......نن......نہیں!'' ہیری ہکلا کر بولا۔

ہیگرڈ کو جیسے سانپ سونگھ گیا تھا۔

''معاف کیجئے!'' ہیری فوراً بولا۔

''معاف کیجئے؟'' ہیگرڈ گرجا اور ڈرسلی افراد کو گھورنے لگا جو دوسرے دروازے کے پیچھے چھپ کر دبکے ہوئے تھے۔ ''معافی تمہیں نہیں......ان لوگوں کو مانگنا چاہئے۔ میں جانتا تھا کہ تمہیں خطوط نہیں مل پا رہے۔ مگر میں نے یہ خواب میں بھی نہیں سوچا تھا کہ تم نے ہوگورٹ کا نام بھی نہیں سنا ہوگا۔ اف خدایا!......کیا تم نے یہ کبھی نہیں سوچا کہ تمہارے ماں باپ نے یہ سب کہاں سے سیکھا تھا؟''

''کیا سیکھا تھا؟'' ہیری نے حیرانگی سے پوچھا۔

''کیا سیکھا؟......'' ہیگرڈ اپنی جگہ سے اچھل پڑا۔ ''ذرا ایک منٹ ٹھہرو۔''

وہ اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ ہیگرڈ غصے سے پوری جھونپڑی میں چکر کاٹ رہا تھا۔ ڈرسلی خاندان دیوار سے چپک کر دبکا کھڑا تھا۔

''کیا اس کا یہ مطلب ہے؟'' وہ مسٹر و مسز ڈرسلی کی طرف دیکھ کر غرایا۔ ''کہ یہ بچہ......یہ بچہ......کسی بھی چیز کے بارے میں...... کچھ بھی نہیں جانتا۔''

ہیری کو یوں لگا جیسے بات حد سے آگے بڑھ چکی تھی۔ وہ سکول جاتا تھا اور اس کے نمبر بھی برے نہیں تھے۔

''میں کچھ چیزیں جانتا ہوں۔'' اس نے جلدی سے کہا۔ ''دیکھئے! میں ریاضی کا حساب کتاب عمدگی سے کر سکتا ہوں۔''

اسی وقت ہیگرڈ نے اپنا ہاتھ ہوا میں لہرایا اور کہا۔ ''میرا مطلب ہے، ہماری دُنیا کے بارے میں......تمہاری دُنیا......میری دُنیا......تمہارے والدین کی دُنیا......''

''کون سی دُنیا......؟'' ہیری دم بخود رہ گیا۔

ایسا لگ رہا تھا جیسے ہیگرڈ کسی بم کی طرح بس پھٹنے ہی والا ہے۔

''ڈرسلی......'' وہ دھاکے دار آواز میں گرجا۔ انکل ورنن کا چہرہ فق پڑ گیا تھا اور وہ پھسپھسا کر 'کائیں کائیں' جیسی آواز میں کچھ بڑبڑائے۔ ہیگرڈ ہیری کو حیرانی سے گھور رہا تھا۔

''تمہیں اپنے ماں باپ کے بارے میں معلوم ہونا چاہئے۔ میرا مطلب ہے کہ وہ لوگ مشہور ہیں۔ تم بھی مشہور ہو......'' وہ جھنجلائے ہوئے لہجے میں بولا۔

''کیوں؟......میرے ماں باپ مشہور ہیں......کیا واقعی یہ سچ ہے؟'' ہیری گڑ بڑا گیا۔

''تمہیں نہیں معلوم!......تمہیں معلوم نہیں......'' ہیگر ڈ نے اپنے بالوں میں انگلیاں پھیری اور ہکا بکا ہو کر ہیری کو گھورنے لگا۔ ''تمہیں سچ مچ نہیں پتہ کہ تم کیا ہو؟''

''رک جاؤ......!'' انکل ورنن کی آواز اچانک واپس لوٹ آئی۔ ''یہیں پر رُک جاؤ...... میں تمہیں خبردار کرتا ہوں کہ اس لڑکے کو کوئی بات......کچھ بھی نہیں بتانا۔''

یہ سچ تھا کہ ورنن ڈرسلی سے زیادہ بہادر آدمی بھی ہیگر ڈ کی شعلہ بار نگاہوں کی تاب نہیں لاسکتا تھا۔ وہ یقیناً دہل کر رہ جاتا۔ جب ہیگر ڈ بولنا شروع ہوا تو اس کا ہر لفظ غصے کے مارے کانپتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ ''تم نے اسے کبھی نہیں بتایا؟ ......تم نے اسے کبھی نہیں بتایا...... کہ اس خط میں کیا لکھا تھا جو ڈمبل ڈور اس کیلئے گیارہ سال پہلے چھوڑ گئے تھے۔ میں نے اپنی آنکھوں سے ڈمبل ڈور کو خط ہیری کے کمبل میں رکھتے ہوئے دیکھا تھا ڈرسلی!......تم نے اتنے سالوں تک اس سے بات چھپا کر رکھی۔''

''کون سی بات چھپا کر رکھی؟'' ہیری نے مشتاق لہجے میں پوچھا۔

''ٹھہر جاؤ اجنبی! میں تمہاری منت کرتا ہوں، اسے کچھ مت بتاؤ۔'' انکل ورنن بے چینی سے اپنا جبڑا بھینچتے ہوئے چیخے۔ اسی لمحے آنٹی پٹونیہ نے گھبرا کر سسکاری بھری۔

''تم دونوں بھاڑ میں جاؤ اور جا کر اپنا سر دھناؤ۔'' ہیگر ڈ نے تلخی سے کہا۔ ''تم ایک جادوگر ہو ہیری!'' جھونپڑی کے اندر گہری خاموشی چھا گئی صرف سمندر اور سیٹی بجاتی ہوا کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔

''میں کیا ہوں......؟'' ہیری نے تیز تیز سانس کھینچتے ہوئے پوچھا۔

''جادوگر! اور کیا!'' ہیگر ڈ نے کہا اور صوفے پر ایک بار پھر بیٹھ گیا جو اس کے بوجھ سے دب کر کراہتا ہوا تھوڑا اور نیچے دھنس گیا تھا۔ ''اور میں کہتا ہوں تم بہت اچھے جادوگر ہو۔ بس تمہیں کچھ سال تک سیکھنے کی ضرورت ہے۔ تم جن ماں باپ کے بیٹے ہو، ان کا بیٹا اور کیا ہوسکتا ہے؟ اور مجھے لگتا ہے کہ اب وقت آچکا ہے کہ تم اپنا خط پڑھ لو۔''

ہیری نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا اور آخر کار اس پیلے لفافے کو اپنی گرفت میں لے لیا جس پر ہیری سبز سیاہی میں اس کا پتہ لکھا ہوا تھا۔

*'مسٹر ایچ پوٹر، فرش پر سویا ہوا، چٹانی جزیرے کی جھونپڑی، سمندر۔'*

اس نے خط لفافے سے باہر نکالا اور پڑھنے لگا۔

ہوگورٹ سکول برائے جادوگری و پُراسرار علوم

ہیڈ ماسٹر ڈمبل ڈور

(مارلین کا سربراہ، درجہ اوّل، عظیم سیاح، جادوگر کا سربراہ، سپریم مگومپ، بین الاقوامی متحدہ جادونگری)

ڈئیر مسٹر پوٹر!

ہمیں آپ کو یہ اطلاع دیتے ہوئے مسرت ہورہی ہے کہ آپ کو ہوگورٹ سکول برائے جادوگری و پراسرار علوم میں داخلے کیلئے منتخب کرلیا گیا ہے۔ پڑھائی کیلئے ضروری کتب اور دیگر سامان کی فہرست اس خط کے ہمراہ بھیجی گئی ہے۔

سکول یکم ستمبر سے شروع ہوگا۔ ہم 31 جولائی تک آپ کے الّو کا انتظار کریں گے۔

مخلص اطلاع دہندہ

منورا میک گوناگل

ڈپٹی ہیڈ ماسٹر

ہیری کے دماغ میں پٹاخوں کی طرح کئی سوال پھوٹ رہے تھے اور وہ یہ فیصلہ نہیں کر پا رہا تھا کہ پہلے کون سا سوال پوچھا جائے؟

''وہ میرے الّو کا انتظار کریں گے، اس کا کیا مطلب ہوا؟'' کچھ منٹوں کی خاموشی کے بعد وہ اٹک اٹک کر بولا۔

''اوہ میری تو عقل پر پتھر پڑ گئے! مجھے یاد آ گیا ہے......'' ہیگر ڈ نے خود کو کوستے ہوئے کہا۔ اس نے اپنے ماتھے پر اتنی زور سے ہتھیلی ماری تھی کہ اس سے کوئی گھوڑا گاڑی پلٹ سکتی تھی۔ اس کے بعد اس نے اپنے دیوہیکل اوورکوٹ کے اندر کی دوسری جیب میں سے ایک الّو نکالا۔ ایک اصلی اور زندہ الّو۔ تھوڑا پریشان دکھائی دینے والا الّو۔ ایک لمبا قلم اور ایک سادہ چرمئی کاغذ بھی جیب سے برآمد کیا۔ اپنے دانتوں میں زبان دبا کر اس نے ایک خط لکھا۔ ہیری اس کے بالکل پہلو میں کھڑا تھا اور وہ لکھی جانے والی تحریر کو پڑھ رہا تھا۔

ڈئیر مسٹر ڈمبل ڈور!

ہیری کو اس کا خط پہنچا دیا گیا ہے۔ میں کل اس کا سامان خریدنے کیلئے اسے ساتھ لے جا رہا ہوں۔ موسم کافی حد تک بھیانک اور خراب ہے۔ امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے۔

ہیگرڈ

ہیگرڈ نے خط موڑا اور تہہ لگائی، اسے الّو کو پکڑا دیا جس نے اسے اپنی چونچ میں دبا لیا تھا۔ اس کے بعد ہیگرڈ دروازے کی طرف گیا اور الّو کو طوفانی اندھیرے میں باہر اچھال دیا۔ پھر وہ واپس آیا اور دوبارہ صوفے پر بیٹھ گیا۔ جیسے یہ کرنا اتنا ہی آسان ہو جیسے فون پر بات کرنا۔

ہیری کو دھیان آیا کہ اس کا منہ کھلا ہوا ہے اور اس نے اسے فوراً بند کر لیا۔

''ہم کہاں تھے؟'' ہیگرڈ نے پوچھا۔ مگر اسی وقت انکل ورنن آگ کی روشنی میں آگے آئے۔ ان کا چہرہ راکھ جیسا ہو رہا تھا۔ وہ بہت ناراض دکھائی دے رہے تھے۔

''وہ نہیں جائے گا......'' انہوں نے فیصلہ کن انداز میں کہا۔

''میں دیکھنا چاہوں گا کہ تم جیسا فربہ ماگل اسے کیسے روکتا ہے؟'' ہیگرڈ گھرگھرا کر بولا۔

''کیا؟......'' ہیری نے دلچسپی سے پوچھا۔

''ماگل!'' ہیگرڈ نے دہرایا۔ ''جو جادو نہ جانتا ہو۔ ہم لوگ جادو نہ جاننے والے لوگوں کو اسی نام سے پکارتے ہیں اور یہ تمہاری بدقسمتی ہے کہ تم نے دُنیا کے سب سے خودغرض ماگل خاندان میں پرورش پائی ہے۔''

''جب ہم نے اسے اپنے گھر میں پناہ دی تھی تو قسم کھائی کہ ہم یہ بکواس بند کر دیں گے۔'' انکل ورنن نے غصیلے لہجے میں کہا۔ ''ہم نے قسم کھائی تھی کہ ہم اس کے اندر سے سارے کچرے کو باہر نکال دیں گے...... ہونہہ جادوگر!''

''آپ کو معلوم تھا؟'' ہیری نے سٹپٹا کر پوچھا۔ ''آپ کو پتہ تھا کہ میں جادوگر ہوں؟''

''پتہ تھا......'' آنٹی پٹونیا اچانک چیخ کر بولیں۔ ''ہاں پتہ تھا...... بالکل پتہ تھا۔ تم جادوگر کیسے نہیں ہوتے؟ کیونکہ میری پاگل بہن بھی تو یہی تھی۔ اسے بھی اسی طرح کا خط ملا تھا اور وہ...... اسی سکول میں چلی گئی تھی...... گرمیوں کی چھٹیوں میں جب وہ گھر آتی تھی تو اس کی جیب میں مینڈک کے بچے بھرے ہوتے تھے اور وہ چائے کے کپ کو چوہے میں بدلتی رہتی تھی۔ میں ہی اکیلی ایسی تھی جو اس کی اصلیت جانتی تھی...... وہ دیوانی ہوگئی تھی۔ لیکن میرے ماں باپ تو خوشی سے پھولے نہیں سماتے تھے۔ ارے نہیں ہماری للّی تو یہ تھی۔ ہماری للّی تو وہ تھی...... ان لوگوں کو فخر تھا کہ ان کے گھر میں بھی ایک جادوگرنی تھی۔'' وہ ایک لمبا سانس لینے کیلئے رکیں اور پھر بولنے لگیں۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ سالوں سے یہ بھڑاس نکالنا چاہتی ہوں۔ ''پھر وہاں اسے سکول میں پوٹر ملا اور دونوں نے شادی کر لی پھر تم پیدا ہوئے اور ظاہر ہے میں جانتی تھی کہ تم بھی انہی کی طرح کے بنو گے۔ اتنے ہی عجیب، اتنے ہی...... اتنے ہی پاگل...... اور پھر ایک دھماکے میں ان لوگوں کی جان چلی گئی اور تم ہمارے پلے پڑ گئے۔''

ہیری کا چہرہ بالکل سفید پڑ گیا تھا۔ جیسے اس کی بولنے کی طاقت بحال ہوئی تو اس نے کہا۔

''دھماکے میں؟ مگر آپ نے مجھے بتایا تھا کہ وہ کار ایکسیڈنٹ میں جاں بحق ہو گئے تھے۔''

''کار ایکسیڈنٹ؟'' ہیگرڈ، دھاڑتے ہوئے غرایا۔ وہ طیش کے عالم میں صوفے سے اس قدر اونچا اچھلا تھا کہ ڈرسلی خاندان اپنے کونے میں اور پیچھے کھسک گیا تھا۔ ''للّی اور جیمس پوٹر کار ایکسیڈنٹ میں کیسے مر سکتے تھے؟ یہ بکواس ہے، سراسر جھوٹ ہے...... ہیری پوٹر اپنی خود کی کہانی نہیں جانتا جبکہ ہماری دُنیا کا ایک ایک بچہ اس کا نام جانتا ہے۔''

''مگر کیوں؟...... ایسا کیا ہوا تھا؟'' ہیری نے جلدی سے پوچھا۔

ہیگرڈ کے چہرے سے غصہ غائب ہو گیا وہ اچانک پریشان سا دکھائی دینے لگا۔

''مجھے اس بات کی قطعی امید نہیں تھی!'' اس نے دھیمی اور پریشان آواز میں کہا۔ ''جب ڈمبل ڈور نے مجھے کہا تھا کہ تمہیں لانے میں دِقت ہو سکتی ہے تو مجھے یہ اندازہ ہرگز نہیں تھا کہ تمہیں کچھ بھی پتہ نہیں ہوگا۔ ویسے ہیری! مجھے معلوم نہیں کہ تمہیں بتانے کیلئے میں صحیح آدمی ہوں یا نہیں۔ لیکن کسی نہ کسی کو تو بتانا ہی پڑے گا۔ بغیر یہ جانے تم ہوگورٹ کیسے جا سکتے ہو؟'' اس نے نفرت انگیز نگاہوں سے ڈرسلی خاندان کو گھورا۔ ''فی الوقت اچھا یہی ہوگا کہ تم اتنا ہی جان لو کہ جتنا میں تمہیں بتا سکتا ہوں۔ لیکن دھیان سے سننا، میں تمہیں سب کچھ نہیں بتا سکتا۔ یہ ایک بہت بڑا راز ہے۔ میں تمہیں صرف کچھ باتیں ہی بتا سکتا ہوں......''

وہ دوبارہ صوفے پر بیٹھ گیا اور کچھ لمحوں تک آگ کی طرف دیکھتے رہنے کے بعد دوبارہ گویا ہوا۔ ''مجھے لگتا ہے کہ بات شروع ہوتی اس جادوگر سے جس کا نام تھا...... لیکن یقین نہیں ہوتا کہ تم اس کا نام نہیں جانتے۔ جبکہ ہماری دُنیا میں ہر کوئی اس کا نام جانتا ہے......''

''کون؟'' ہیری نے پوچھا۔

''دیکھو! اگر ہمارا بس چلتا تو ہم اس کا نام کبھی نہیں زبان پر لاتے۔ کوئی بھی اس کا نام لینا پسند نہیں کرتا۔'' ہیگرڈ الجھے ہوئے لہجے میں بولا۔

''مگر کون......؟'' ہیری جھنجلا کر بولا۔

''پتھر بنا دینے والی آنکھ ہیری! لوگ اب بھی ڈرے ہوئے ہیں۔ اف خدایا! اس بات کو سمجھانا کتنا مشکل ہے۔ دیکھو! وہ ایک ایسا جادوگر تھا جو...... غلط راستے پر چلا گیا اور وہ اس راستے پر بہت آگے پہنچ گیا۔ اس سے بھی برا...... برے سے برا...... اس کا نام تھا......'' ہیگرڈ نے منہ کھولا مگر الفاظ باہر نہیں نکل پائے۔

''آپ لکھ کر بتا دو۔''ہیری نے اس کی مشکل آسان کرنا چاہی۔

''نہیں! مجھے اس کے نام کے ہجے کرنے نہیں آتے۔ٹھیک ہے......اس کا نام......'والڈی موٹ' ہے۔''ہیگرڈ کو کپکپی چھوٹ گئی تھی۔''اب دوبارہ مجھ سے اس کا نام مت کہلوانا ہیری! بہرحال یہ...... یہ جادوگر آج سے قریب بیس سال پہلے وہ دوسرے جادوگروں کو اپنے شیطانی گروہ میں شامل کر رہا تھا۔کئی جادوگر......کئی جادوگر اس کی شیطانی مجلس کا حصہ بن گئے۔کچھ تو ڈرے ہوئے تھے، کچھ اس کی طاقت میں تھوڑا حصہ پانا چاہتے تھے کیونکہ وہ اپنے آپ کو طاقتور بنا چکا تھا۔وہ بہت برے دن تھے ہیری! کس پر بھروسہ کریں اور کس پر بھروسہ نہ کریں؟ اجنبی جادوگروں یا جادوگرنیوں سے دوستی کرنے کی ہمت نہیں ہوتی تھی...... بھیانک حادثات رونما ہونے لگے۔وہ سرعت کے ساتھ بڑھتے جا رہے تھے۔ظاہر ہے، کچھ لوگ اس کے خلاف میدان میں اتر آئے۔اور شیطان جادوگر نے انہیں اپنی شیطانی قوتوں سے بھیانک طریقے سے بھسم کر ڈالا۔ہوگورٹ ہی اکلوتی ایسی جگہ تھی جہاں اس کا خطرہ نہیں تھا۔مجھے لگتا ہے کہ ڈمبل ڈور ہی اکیلے ایسے جادوگر تھے جن سے '**تم جانتے ہو کون؟**' ڈرتا تھا۔سکول پر قبضہ جمانے کی اس کی ہمت نہیں تھی، کم از کم اس وقت تو نہیں تھی۔اب جہاں تک میں جانتا ہوں، تمہارے ماں باپ بہت اچھے اور نیک جادوگر تھے۔اپنے سکول کے دنوں میں وہ ہوگورٹ میں ہیڈ بوائے اور ہیڈ گرل تھے۔یہ راز ہے کہ '**تم جانتے ہو کون؟**' نے انہیں اپنی طرف ملانے کی اس سے پہلے کوشش کیوں نہیں کی......شاید وہ جانتا تھا کہ وہ ڈمبل ڈور کے اتنے قریب تھے کہ شیطانی جادو کی طرف کبھی نہیں آئیں گے۔یہ شاید اس نے سوچا ہو کہ وہ انہیں راضی کر لے گا...... یا پھر شاید وہ صرف انہیں اپنے راستے سے ہٹانا چاہتا تھا۔میں تو بس اتنا ہی جانتا ہوں کہ وہ دس سال پہلے ہیلووئین کے دن اس گاؤں میں گیا جہاں تمہارے والدین رہتے تھے، تب تم صرف ایک سال کے تھے، وہ تمہارے گھر گیا تھا اور......اور''

ہیگرڈ نے اچانک ایک بہت گندا، بدبودار رومال نکالا اور اتنی زور سے ناک چھنکی، جیسے کسی نے خبردار کرنے والا گونجیلا بگل بجایا ہو۔

''معاف کرنا!''ہیگرڈ ہیری کی طرف متوجہ ہوا۔''یہ بہت اذیت ناک کہانی ہے......میں تمہارے والدین کو اچھی طرح جانتا تھا اور ان سے اچھے لوگ دُنیا میں نہیں مل سکتے......خیر......'**تم جانتے ہو کون؟**' نے انہیں مار ڈالا۔اور درحقیقت حیرانی کی بات یہ ہے کہ ......اس نے تمہیں بھی مارنے کی کوشش کی۔مجھے لگتا ہے کہ وہ تمہارے خاندان کو پوری طرح ختم کر دینا چاہتا تھا یا شاید اسے تب تک دوسروں کی جان لینے میں مزہ آنے لگا تھا۔وہ ایسا نہیں کر سکا، کبھی تم نے سوچا ہے کہ تمہارے ماتھے پر یہ عجیب سا نشان کیسے آیا؟...... یہ کوئی معمولی خراش نہیں ہے ہیری! ایسا زخم ہمیشہ اس وقت نمودار ہوتا ہے جب کوئی شیطان کسی کو انتہائی زبردست اور لعنتی جادوئی

ضرب لگاتا ہے، جو زندگی کو موت سے بھی بدتر بنا دیتی ہے۔تمہارے ماں باپ اور گھر کو تو اس نے پہلے ہی مٹا دیا تھا لیکن ......اس کا جادو تم پر نہیں چل پایا ہیری!......اور اسی لئے تم مشہور ہو۔اس نے جن لوگوں کو مارنے کا فیصلہ کیا، ان میں سے ایک بھی زندہ نہیں بچا، کوئی بھی زندہ نہیں بچا......سوائے تمہارے......اور اس نے اپنے زمانے کے بڑے بڑے جادوگروں کو مار ڈالا تھا۔میک کینانز، بونز، پری وٹس......تم تو اس وقت چھوٹے سے بچے تھے اور پھر بھی تم زندہ بچ گئے۔''

ہیری کے دماغ میں بہت دردناک خیالات آ رہے تھے جب ہیگرڈ کی کہانی ختم ہوئی تو ایک بار پھر ہیری نے سبز روشنی کی چکاچوندی دیکھی اور اسے وہ پہلے سے بھی زیادہ صاف دکھائی دی۔اب اسے کچھ اور بھی یاد آیا، زندگی میں پہلی بار ایک تیز سفاک اور سرد ہنسی۔

''تباہ ہو چکے گھر میں سے میں خود تمہیں نکال کر لایا تھا، ڈمبل ڈور کے کہنے پر۔ پھر ہم سب تمہیں ان لوگوں کے پاس لائے......''ہیگرڈ اسے دکھ بھری نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔

''بکواس بہت ہو چکی......''انکل ورنن نے تیز لہجے میں کہا۔ہیری ان کی آواز سن کر اچھل پڑا۔وہ لگ بھگ بھول چکا تھا کہ ڈرسلی خاندان بھی وہیں پر تھا۔حیرت انگیز انداز میں ایسا لگ رہا تھا جیسے انکل ورنن کی ہمت واپس لوٹ آئی تھی۔وہ ہیگرڈ کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہے تھے اور ان کی دونوں مٹھیاں تنی ہوئی تھیں۔

''اب کان کھول کر سن لولڑکے!''انہوں نے غصے سے کہا۔''میں مانتا ہوں کہ تم تھوڑے عجیب ہو لیکن شاید اتنے عجیب نہیں کہ جم کر پٹائی کرنے سے تمہارا علاج نہ ہو سکے اور جہاں تک تمہارے ماں باپ کے بارے میں کہی باتوں کا سوال ہے تو یہ سچ ہے کہ وہ جادوگر تھے۔میں اس بات سے انکار نہیں کرتا، مگر مجھے لگتا ہے کہ دُنیا ان کے بنا زیادہ اچھی طرح چل رہی ہے......انہیں وہی ملا جو انہیں ملنا چاہئے تھا۔ان جادوگروں سے گھلنے ملنے کا نتیجہ یہی ہوتا ہے۔مجھے ایسی ہی امید تھی۔ہمیشہ جانتا تھا کہ ان کا انجام برا ہی ہوگا......''

اسی لمحے ہیگرڈ صوفے سے اچھل کر اُٹھ کھڑا ہوا اور اس نے اپنے اوورکوٹ کے اندر سے ایک ٹوٹی پھوٹی گلابی رنگ کی چھتری نکال لی۔اس نے انکل ورنن پر چھتری کسی تلوار کی طرح تانتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا۔

''میں تمہیں خبردار کرتا ہوں ڈرسلی!......میں تمہیں خبردار کر رہا ہوں کہ اس کے آگے تم نے ایک لفظ بھی منہ سے نکالا تو......''

الجھی ہوئی ڈاڑھی والے اس دیوہیکل شخص کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی چھتری کی نوک بھالے کی طرح دکھائی دے رہی تھی۔زخمی ہونے کا اندیشہ پا کر انکل ورنن کی ہمت ایک بار پھر جواب دے گئی تھی۔وہ دیوار کے ساتھ پوری طرح لگ گئے تھے اور ان کے منہ پر تالا پڑ چکا تھا۔

''اب ٹھیک ہے۔'' ہیگر ڈ نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور گہری سانس اندر کھینچی۔ وہ ایک بار پھر صوفے پر بیٹھ گیا اور اس بار صوفہ اتنا نیچے دھنس گیا کہ فرش سے جالگا۔ اس دوران ہیری کو بہت سارے سوال اس پوچھنا تھے، جو اس کے دماغ پر چابک کی طرح برس رہے تھے۔ ''لیکن وال...... معاف کرنا...... میرا مطلب ہے کہ 'تم جانتے ہو ن؟' کا کیا ہوا؟''

''اچھا سوال پوچھا ہیری! غائب ہو گیا، ختم ہو گیا۔ اسی رات کو جس رات اس نے تمہیں ہلاک کرنے کی کوشش کی تھی۔ اس وجہ سے تم اور بھی مشہور ہو گئے۔ یہی تو سب سے بڑا راز ہے۔ دیکھو!...... وہ شیطان زیادہ خطرناک ہوتا جا رہا تھا...... پھر وہ اچانک کیوں چلا گیا؟ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ وہ مر گیا ہے، مجھے لگتا ہے کہ یہ مہمل سی بات ہے، میرا نہیں خیال کہ اس میں اتنی انسانیت باقی تھی کہ وہ مر جاتا۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ وہ اب بھی کہیں پر چھپا ہوا ہے اور اپنا برا وقت کاٹ رہا ہے لیکن مجھے اس قیاس آرائی پر بھی یقین نہیں ہے۔ جو اس کے ساتھ ملے ہوئے تھے، اب وہ واپس جادوئی دُنیا میں لوٹ آئے ہیں۔ کچھ تو جیسے لمبے عرصے تک بے ہوش رہنے کے بعد ہوش میں آئے۔ جہاں تک میرا اندازہ ہے کہ اگر وہ واپس آ رہا ہوتا تو یہ کبھی لوگ لوٹ کر واپس نہیں آتے۔ ہم میں سے زیادہ تر لوگوں کا یہی اندازہ ہے کہ وہ اب بھی کہیں پر موجود ہے۔ لیکن اس کی تمام شیطانی قوتیں بھسم ہو چکی ہیں، وہ اتنا کمزور ہو گیا ہے کہ اب کچھ نہیں کر سکتا کیونکہ تمہارے پاس کوئی ایسی چیز تھی ہیری! جس نے اسے ختم کر ڈالا۔ اس رات کو ایسا کچھ ہوا تھا جس کی اسے کوئی توقع نہیں تھی۔ میں نہیں جانتا کہ وہ کیا تھا؟ کوئی بھی نہیں جانتا...... مگر تمہارے اندر کوئی چیز تھی جس نے اس کی دھجیاں اُڑا کر رکھ دیں تھی۔''

ہیگر ڈ کی آنکھوں میں ہیری کو محبت اور عزت افزائی کی حدت سلگتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی لیکن اس پر ہیری خوشی اور فخر جیسے جذبات کا اظہار کرنے کے بجائے کچھ اور سوچ رہا تھا۔ کہیں نہ کہیں، کوئی نہ کوئی بھیانک غلطی ہوئی ہے...... جادوگر؟...... اور وہ؟...... یہ کیسے ممکن تھا؟ زندگی بھر وہ ڈڈلی سے مار کھاتا رہا، آنٹی پٹونیہ اور انکل ورنن کی دہشت میں مبتلا رہا۔ اگر وہ سچ مچ جادوگر ہوتا تو جب وہ لوگ اسے الماری میں بند کرتے تھے تو وہ مسے دار مینڈک کیوں نہیں بن جاتے تھے؟ اگر اس نے کبھی دُنیا کے سب سے بڑے جادوگر کو شکست فاش دی تھی تو پھر ڈڈلی اسے ہمیشہ فٹ بال کی طرح ٹھوکریں کیونکر مارتا تھا؟

''ہیگر ڈ!'' اس نے دھیمے انداز میں کہا۔ ''جہاں تک میرا خیال ہے کہ آپ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے، مجھے یقین نہیں ہے کہ میں جادوگر ہو سکتا ہوں۔'' اس کے چہرے پر بے یقینی سی پھیلی ہوئی تھی۔ اسے یہ دیکھ کر مزید حیرت ہوئی کہ ہیگر ڈ بدستور مسکرا رہا تھا۔

''تم جادوگر نہیں ہو؟...... اچھا! جب تم ناراض یا ڈرے ہوئے ہوتے ہو تو کیا کبھی تمہارے ساتھ کچھ عجیب حادثات نہیں ہوتے ہیں؟'' ہیگر ڈ نے پوچھا۔ ہیری نے آگ کی طرف دیکھا۔ اگر اس طرح سے سوچا جائے تو...... ہر وہ عجیب چیز جس سے اس کے انکل اور آنٹی بری طرح ناراض ہوئے تھے تب ہی رونما ہوئی تھی جب ہیری یا تو ڈرا ہوا تھا یا پھر غصے کے عالم میں...... جب ڈڈلی کا گینگ

اس کا تعاقب کر رہا تھا تو نہ جانے کیسے وہ ان لوگوں کی پہنچ سے اتنی دور چلا گیا...... جب وہ بے ہودہ حجامت کے بعد سکول جانے سے ڈر رہا تھا تو اس کے بال خود بخود بڑھ گئے تھے......اور آخری بار جب ڈڈلی نے اسے گھونسہ مارا تھا تو کیا اس نے بدلہ نہیں لے لیا تھا، حالانکہ اس یہ پتہ بھی نہیں تھا کہ وہ ایسا کر سکتا تھا؟ کیا اس نے اس پر اژدہا نہیں چھوڑ دیا تھا؟...... ہیری نے ہیگرڈ کی طرف مسکراتے ہوئے دیکھا اور ہیگرڈ اس کی بدلتی کیفیت پر پہلے سے محظوظ ہو رہا تھا۔ اس کا چہرہ مزید چوڑا دکھائی دے رہا تھا۔

''دیکھو!'' ہیگرڈ نے اسے مخاطب کیا۔ ''ہیری پوٹر جادوگر کیسے نہیں ہے......تم ذرا ٹھہرو تو سہی، تم ہوگورٹ میں مشہور ہو جاؤ گے۔'' انکل ورنن بلا مدافعت کے ہار کیسے مان سکتے تھے؟

''میں نے تمہیں پہلے ہی بتا دیا ہے کہ وہ نہیں جائے گا'' انہوں نے پھسپھساتے ہوئے کہا۔ ''وہ سٹون وال ہائی سکول میں پڑھنے جا رہا ہے اور اس کے لئے اسے ہمارا احسان ماننا چاہئے۔ میں نے وہ خطوط پڑھے ہیں اور اسے بہت سی واہیات اشیاء بھی چاہئیں۔ جادو کرتب کی کتابیں، جادوئی چھڑی اور......''

''اگر وہ جانا چاہتا ہے تو تمہارے جیسا فربہ ماگل بھی اسے نہیں روک سکتا'' ہیگرڈ نے اس کی بات کاٹتے ہوئے غرا کر کہا۔ ''للّی اور جیمس پوٹر کا بیٹا اور ہوگورٹ نہ جائے۔ تم یقیناً پاگل ہو گئے ہو۔ اس کا نام تو وہاں اسی دن سے درج کرا دیا گیا تھا جب وہ پیدا ہوا تھا۔ وہ دُنیا میں جادوگری اور پراسرار علوم کے سب سے اچھے سکول میں جائے گا۔ سات سال وہاں رہنے کے بعد وہ خود کو پہچان نہیں پائے گا۔ وہ اپنی طرح کا بچوں کے ساتھ رہے گا، جو یہاں سے بہت اچھا رہے گا اور وہ ہوگورٹ کے قابل اور فائق ہیڈ ماسٹر ایلبس ڈمبل ڈور کی نگرانی میں جادو سیکھے گا۔''

''اسے جادو کے کرتب اور شعبدے دکھانے کیلئے میں کسی سنکی بوڑھے کو ایک چونی بھی نہیں دوں گا'' انکل ورنن نے چیخ کر اعلان کیا۔ لیکن اب انہوں نے حد پار کر دی تھی۔ ہیگرڈ نے اپنی چھتری اُٹھائی اور اس سر کے اوپر گھماتے ہوئے گرجتی ہوئی آواز میں بولا۔

''کبھی بھی......میرے سامنے......ایلبس ڈمبل ڈور......کی توہین......مت کرنا ڈرسلی!''

ہوا میں جھولتی ہوئی چھتری کو کھٹ سے نیچے لاتے ہوئے اس نے اس کی نوک ڈڈلی کی طرف کر دی۔ ایک ارغوانی رنگ کی تیز روشنی چمکی ...... پٹاخے جیسی آواز ہوئی......ایک تیز چیخ سنائی دی اور اگلے ہی لمحے ڈڈلی اپنی جگہ ناچنے لگا۔ اس کے ہاتھ اپنے موٹے کولھوں پر تھے اور وہ درد سے بلبلا رہا تھا۔ جب اس نے ان کی طرف کولھے موڑے تو ہیری نے دیکھا کہ اس کے کولھوں میں سے پاجامے کو پھاڑتی ہوئی ایک بالشت لمبی نرم اور مڑی ہوئی دم باہر لٹک رہی تھی۔

انکل ورنن یہ دیکھ کر دہائی دینے لگے۔ آنٹی پٹونیہ چیختی چلاتیں جلدی سے ڈڈلی کو دوسرے کمرے میں لے گئیں جس کی چیخیں اب بھی جھونپڑی میں گونج رہی تھیں۔ انکل ورنن بمشکل اپنا فربہ جسم دھکیلتے ہوئے دروازے کی طرف لپکے۔ انہوں نے دروازے کی چوکھٹ پر ٹھہر کر آخری مرتبہ مڑ کر دہشت بھری نگاہوں سے ہیگرڈ کو دیکھا اور پھر زوردار آواز کے ساتھ دروازہ بند کر دیا۔

ہیگرڈ نے اپنی چھتری کی طرف دیکھا اور اپنی ڈاڑھی تھپتھپائی۔

''ہیری! خود کو غصے کی رو میں بہنے سے ہر دم بچانا چاہئے۔'' اس نے تاسف بھرے انداز میں کہا۔ ''مگر بسا اوقات ایسا کرنا آدمی کے بس سے باہر بھی ہو جاتا ہے۔ میں اسے گینڈا بنانا چاہتا تھا مگر مجھے اس کی ہیئت دیکھ کر اندازہ ہو چکا تھا کہ وہ پہلے ہی گینڈے جیسا دکھائی دیتا ہے، اس میں زیادہ کچھ نہیں بدلا جا سکتا لہٰذا صرف دم کی ہی کسر باقی تھی۔''

اس نے اپنی موٹی بھنوؤں کے نیچے سے ہیری کی طرف کنکھیوں سے دیکھا۔

''ویسے اچھا ہوگا اگر تم ہوگورٹ میں یہ بات کسی کو نہ بتاؤ۔'' اس نے دھیمے سے کہا۔ ''سچ کہوں تو مجھے...... آہ...... جادو کرنے کی اجازت نہیں حاصل ہے۔ مجھے تھوڑا بہت جادو کرنے کی چھوٹ دی گئی تھی تاکہ میں تمہارا تعاقب کر سکوں اور تم تک خطوط پہنچا سکوں۔ یہ بھی ایک وجہ تھی جس کے باعث میں یہ سب کچھ کرنے کیلئے بے تاب تھا۔''

''آپ کو جادو کرنے کی اجازت کیوں نہیں دی گئی ہے؟'' ہیری نے حیرانی سے پوچھا۔

''وہ ایسا ہے...... سچ تو یہ ہے کہ کبھی میں بھی ہوگورٹ میں پڑھتا تھا لیکن مجھے...... وہاں سے...... تیسرے سال میں ہی نکال دیا گیا تھا۔ انہوں نے میری جادوئی کو دو ٹکڑے کر ڈالا۔ لیکن ڈمبل ڈور نے مجھے وہاں پر چوکیدار کے روپ میں رہنے دیا۔ ڈمبل ڈور ایک اعلیٰ اور محبت کرنے والے جادوگر ہیں۔'' ہیگرڈ نے رک رک کر اسے بتایا۔ ایک عجیب سی ندامت اس کے چہرے پر رقصاں دکھائی دے رہی تھی۔

''آپ کو وہاں سے کیوں نکالا گیا؟'' ہیری نے جھٹ سے پوچھ لیا۔

''اوہ...... اب بہت دیر ہو چکی ہے اور کل مجھے کئی کام نبٹانا ہیں۔'' ہیگرڈ نے زور سے کہا۔ ''کل شہر جانا ہے اور تمہاری کتابیں اور باقی سامان خریدنا ہے۔''

اس نے اپنا موٹا کالا کوٹ اتارا اور ہیری کی طرف اچھال دیا۔

''تم اسے اوڑھ کر سو سکتے ہو۔'' اس نے کہا۔ ''اگر یہ تھوڑی حرکت کرے یا کھسکے تو پریشان مت ہونا مجھے جہاں تک یاد پڑتا ہے اس کی کسی جیب میں ایک دو چوہے موجود ہوں گے۔''

☆☆☆

پانچواں باب

# جادوئی بازار

اگلی صبح ہیری جلدی جاگ گیا۔ حالانکہ اسے اچھی طرح معلوم تھا کہ صبح ہو چکی ہے پھر بھی اس نے اپنی آنکھیں نہیں کھولیں۔

''میں ایک خواب دیکھ رہا تھا۔'' اس نے اپنے آپ کو سمجھاتے ہوئے کہا۔''میں نے خواب دیکھا کہ ہیگرڈ نامی ایک دیوہیکل آدمی آیا اور اس نے مجھے بتایا کہ میں جادوگری کے سکول میں پڑھنے جا رہا ہوں لیکن جب میں اپنی آنکھیں کھولوں گا تو خود کو گھر کی اپنی الماری میں ہی سویا ہوا پاؤں گا۔''

اسی وقت اچانک ایک تیز آواز گونج اُٹھی جیسے کوئی کھٹکھٹا رہا ہو۔'یہ آنٹی پیٹونیہ دروازہ کھٹکھٹا رہی ہیں۔' ہیری نے سوچا۔ حالانکہ اس کا دل ڈوب رہا تھا لیکن اس نے اب بھی اپنی آنکھیں نہیں کھولیں۔ کتنا عمدہ خواب تھا۔

ٹک......ٹک......ٹک!

''ٹھیک ہے......اُٹھتا ہوں۔'' ہیری بڑبڑایا۔

وہ اُٹھ کر بیٹھ گیا اور ہیگرڈ کا بھاری بھرکم کوٹ اس کے اوپر سے کھسک کر گر گیا۔ جھونپڑی سورج کی روشنی سے بھری پڑی تھی۔ طوفان تھم چکا تھا، صوفے پر ہیگرڈ بے خبر سو رہا تھا اور ایک الّو اپنے پنجے سے کھڑکی پر ٹک ٹک کر رہا تھا۔ جس کی چونچ میں ایک اخبار دبا ہوا تھا۔ ہیری ہاتھوں کے بل اُٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ وہ اتنا خوش ہوا تھا جیسے اس کے اندر خوشیوں کا کوئی بڑا غبارہ پھول کر کپا ہو گیا ہو۔ وہ سیدھا کھڑکی تک گیا اور اسے جھٹکے سے کھول دیا۔ الّو جھپٹ کر اندر داخل ہوا اور اس نے ہیگرڈ کے اوپر اخبار گرا دی۔ لیکن ہیگرڈ بیدار نہیں ہوا۔ الّو فرش پر منڈلانے لگا اور ہیگرڈ کے کوٹ پر حملہ کرنے لگا۔

''ایسا مت کرو۔''

ہیری نے الّو کو وہاں سے بھگانے کی کوشش کی لیکن الّو نے اس پر تیزی سے اپنی چونچ ماری اور ایک بار پھر سے کوٹ پر حملہ کرنے لگا۔

''ہیگرڈ!'' ہیری نے زور سے کہا۔ ''ایک الّو ہے......''

''اسے پیسے دے دو۔'' ہیگرڈ صوفے پر پڑے پڑے ہی بڑبڑایا۔

''کیا......؟'' ہیری کی آنکھیں پھیلتی چلی گئیں۔

''وہ اخبار فروش ہے، اور اخبار پہنچانے کے بدلے میں پیسے چاہتا ہے۔ جیب میں دیکھو!''

ہیگرڈ کے کوٹ میں جیسے جیبوں کے سوائے اور کچھ نہیں تھا ہی نہیں۔ چابیوں کے گچھے، گھونگوں کے گولے، دھاگے کی گچھیاں، پودینے کی جیسی جڑیں، چائے کی تھیلیاں......آخر کار ہیری نے مٹھی بھر عجیب دکھائی دینے والے سکے باہر نکالے۔

''اسے پانچ نٹ دے دو۔'' ہیگرڈ نے نیند بھری آواز میں کہا۔

''نٹ......؟'' ہیری نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

''کانسی کے چھوٹے سکے!''

ہیری نے کانسی کے پانچ چھوٹے گنے اور الّو نے اپنا پنجہ آگے کر دیا تا کہ ہیری ان سکوں کو ایک چھوٹی سی چمڑے کی تھیلی میں رکھ دے جو اس کے پنجے کے ساتھ بندھی ہوئی تھی پھر الّو کھلی کھڑکی سے باہر اُڑ گیا۔ ہیگرڈ تیز آواز میں جمائی لیتے ہوئے کھڑا ہوا اور انگڑائی لینے لگا۔

''بہتر ہوگا کہ ہم جلدی سے روانہ ہو جائیں ہیری! آج بہت کام مکمل کرنے ہیں۔ لندن جانا ہے اور تمہارے سکول کا سب سامان خریدنا ہے۔'' ہیگرڈ نے جلدی سے کہا۔

ہیری جادوگروں کے سکوں کو الٹ پلٹ رہا تھا اور جب انہیں دھیان سے دیکھ رہا تھا تو اسی لمحے اس کے دماغ میں ایک ایسا خیال پیدا ہوا جس نے اس کے اندر کی خوشی کے غبارے کی ساری ہوا نکال ڈالی تھی۔ وہ کھوئے ہوئے لہجے میں بولا۔ ''ار......ہیگرڈ......؟''

''کیا بات ہے؟'' اپنے بھاری بھرکم جوتے پہنتے ہوئے ہیگرڈ نے پوچھا۔

''میرے پاس تو پیسے ہیں ہی نہیں......اور آپ نے انکل ورنن کی بات تو رات کو ہی سن لی تھی کہ وہ مجھے ہوگورٹ جانے اور جادو سیکھنے کیلئے ایک کوڑی بھی نہیں دیں گے۔''

''ان کی فکر مت کرو......'' ہیگرڈ نے دھیما سا مسکرا کر اپنا سر کھجاتے ہوئے کہا۔ ''تم نے یہ کیسے سوچ لیا کہ تمہارے ماں باپ تمہارے لئے کچھ بھی نہیں چھوڑ گئے ہوں گے؟''

''مگر ان کا گھر تو بالکل تباہ ہو گیا تھا......'' ہیری کچھ نہ سمجھتے ہوئے بولا۔

''وہ اپنا سارا سونا گھر میں نہیں رکھتے تھے ہیری! ہم سب سے پہلے 'گرنگوٹس' جائیں گے۔ جادوگروں کا بینک......ایک کباب کھاؤ، ٹھنڈے ہونے کے باوجود یہ اتنے برے نہیں ہیں اور میں تمہاری سالگرہ کے کیک کے ٹکڑوں کیلئے بھی منع نہیں کروں گا۔'' ہیگرڈ ڈھٹائی سے مسکرایا۔

''جادوگروں کا بھی بینک ہوتا ہے؟'' ہیری نے چونک کر پوچھا۔

''صرف ایک ہی ہے......گرنگوٹس!......اسے غوبلن چلاتے ہیں۔'' ہیگرڈ نے جواب دیا۔

''غوبلن......؟'' ہیری نے نام دہرایا۔

''ہاں!......اور میں تمہیں آگاہ کئے دیتا ہوں کہ اسے لوٹنے کی کوشش کرنے والا کوئی خبطی ہی ہوگا۔ کبھی بھی غوبلن کے ساتھ ٹانگ اڑانے کی کوشش مت کرنا ہیری! کسی چیز کو محفوظ رکھنے کیلئے گرنگوٹس دُنیا میں سب سے محفوظ ترین جگہ ہے۔ شاید ہوگورٹ کو چھوڑ کر۔ سچ تو یہی ہے کہ مجھے گرنگوٹس ویسے بھی جانا تھا۔ ڈمبل ڈور کے خاص کام کے سلسلے میں۔ ہوگورٹ کا کام ہے ہیری!'' ہیگرڈ نے اس کے سوالیہ چہرے کو بھانپ لیا تھا۔ ویسے اس کا سینہ فخر سے پھولا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ ''وہ عام طور پر اپنے مخفی اور اہم ترین کام مجھے ہی سونپتے ہیں، جیسے تمہیں لانا......گرنگوٹس سے سامان نکالنا......انہیں معلوم ہے کہ وہ مجھ پر مکمل بھروسہ کر سکتے ہیں۔''

''سب چیزیں لے لیں تو چلیں......!''

ہیری، ہیگرڈ کے پیچھے پیچھے چٹان پر آ گیا۔ اب آسمان بالکل صاف تھا اور سمندر پرسکون انداز میں روشنی میں چمک رہا تھا۔ انکل ورنن جو کشتی کرائے پر لائے تھے وہ اب بھی وہیں کھڑی تھی۔ حالانکہ طوفان کے باعث اس کے پیندے میں بہت سا پانی بھر گیا تھا۔

''آپ یہاں کیسے آئے تھے؟......'' ہیری نے یکا یک پوچھا کیونکہ دوسری کوئی کشتی وہاں دکھائی نہیں دے رہی تھی۔

''اُڑ کر......'' ہیگرڈ نے مختصراً بتایا۔

''اُڑ کر......؟'' ہیری کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔

''ہاں! لیکن اب ہم لوگ اس کشتی میں سوار ہو کر واپس جائیں گے۔ اب چونکہ تم مجھے مل چکے ہو اس لئے جادو کو استعمال کرنا درست نہیں ہوگا۔'' ہیگرڈ نے جواب دیا۔

وہ کشتی میں سوار ہوئے۔ ہیری اب بھی ہیگرڈ کو گھور رہا تھا اور تصور کی آنکھ سے یہ دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا کہ وہ اُڑتے ہوئے کیسا دکھائی دے رہا ہوگا؟

''سچ کہوں......کشتی چلاتے ہوئے مجھے عجیب سی ندامت محسوس ہو رہی ہے۔'' ہیگرڈ نے ایک بار پھر ہیری کو کنکھیوں سے دیکھتے

ہوئے کہا۔ ''کیا میں کشتی کو...... تھوڑا...... تھوڑا سا تیز کر دوں تاکہ وہ ہمیں جلد کنارے پر پہنچا دے، بشرطیکہ تم اس کا ذکر ہوگورٹ میں نہیں کرو گے۔''

''بالکل نہیں کروں گا!'' ہیری نے جلدی سے کہا جو جادوئی کمالات دیکھنے کیلئے بے تاب ہوا جا رہا تھا۔ ہیگرڈ نے اپنی گلابی چھتری باہر نکالی اسے کشتی کے کنارے پر دو بار ٹھونکا اور پھر کشتی حیرت انگیز طور پر سرعت رفتاری سے کنارے کی طرف روانہ ہوگئی۔

''گرنگوٹس کو لوٹنے کی کوشش کرنے والا یقیناً خبطی ہوگا، اس کا کیا مطلب ہے؟'' ہیری نے پوچھا۔

''وہاں جادوئی حصار ہیں...... جادوئی بھول بھلیاں ہیں۔'' ہیگرڈ نے کہا اور یہ بولتے وقت اس نے اپنا اخبار کھول لیا۔ ''لوگ کہتے ہیں کہ محفوظ ترین تجوریوں کی حفاظت کیلئے وہاں ڈریگن بھی پائے جاتے ہیں۔ پھر وہاں راستہ ڈھونڈنا بھی آسان کام نہیں ہے۔ گرنگوٹس کی تجوریاں لندن سے سینکڑوں میل نیچے پاتال میں موجود ہیں۔ لندن کی انڈرگراؤنڈز سے بہت نیچے گہرائیوں میں۔ اگر آپ کے ہاتھ کوئی چیز لگ بھی جائے تو بھی آپ باہر نکلنے کی کوشش میں بھوک سے ایڑیاں رگڑ رگڑ کر ہلاک ہو جائیں گے۔''

جب ہیگرڈ اپنا اخبار 'روزنامہ جادوگر' پڑھ رہا تھا تو ہیری بیٹھا بیٹھا اس بارے میں سوچتا رہا۔ ہیری نے انکل ورنن سے یہ بات سیکھی تھی کہ جب لوگ اخبار پڑھتے ہیں تو ان سے بات نہیں کرنا چاہئے لیکن چپ رہنا بہت مشکل دکھائی دے رہا تھا۔ زندگی میں کبھی اس کے دماغ میں اتنے ڈھیر سارے سوالات ایک ساتھ نہیں آئے تھے۔

''جادوئی وزارت ہمیشہ کی طرح آج بھی الٹے سیدھے کام کر رہی ہے۔'' ہیگرڈ صفحہ پلٹتے ہوئے بڑبڑایا۔ ہیری اس کی بات سن کر چونک پڑا۔

''کیا جادوئی دُنیا میں بھی وزارت ہوتی ہے؟'' ہیری اپنے آپ کو روک نہیں پایا اس سے پہلے ہی اس کے منہ سے لاشعوری انداز میں یہ جملہ پھسلتا چلا گیا۔

''ہاں!'' ہیگرڈ نے جواب دیا۔ ''سب چاہتے تھے کہ ڈمبل ڈور کو وزیراعظم بنایا جائے مگر وہ ہوگورٹ چھوڑنے کو تیار نہیں تھے۔ اسی لئے بوڑھے 'کارنی لیوس فج' کو جادوئی وزیراعظم بنا دیا گیا۔ دُنیا میں اس سے بڑا اناڑی نہیں ملے گا۔ وہ ہر روز ڈمبل ڈور کے پاس ڈھیر سارے الوؤں کی فوج بھیج دیتا ہے...... ان سے صلاح ومشورہ مانگنے کیلئے۔''

''مگر جادوئی وزارت کیا کام انجام دیتی ہے؟'' ہیری نے پوچھا۔

''ان کی اہم ترین ذمہ داری یہ دیکھنا ہے کہ ماگلوؤں کو یہ پتہ نہ چل جائے کہ ان کے ملک میں ان کے ساتھ ساتھ جادوگر اور جادوگرنیاں بھی موجود ہیں۔'' ہیگرڈ نے بتایا۔

''مگر ایسا کیوں؟'' ہیری نے پوچھا۔

''کیوں؟'' ہیگرڈ نے اخبار سے نظریں ہٹا کر اسے دیکھا۔ ''اف خدایا!...... ہیری...... ہر آدمی یہی چاہتا ہے کہ اس کی ہر الجھن جادو کے ذریعے سلجھ جائے۔ ہے کہ نہیں۔ ہم لوگ ان کے جھنجٹ سے دور ہی بھلے ہیں۔''

اسی لمحے کشتی دھیمے انداز میں بندرگاہ کے کنارے کی دیوار کے ساتھ جا ٹکرائی۔ ہیگرڈ نے اخبار موڑا اور وہ پتھر کی سیڑھیوں سے چڑھ کر سڑک پر پہنچ گیا۔ ہیری کے اس کے پیچھے پیچھے رہا۔ وہ دونوں چھوٹے سے قصبے سے ہوتے ہوئے ریلوے سٹیشن کی طرف بڑھ گئے۔ آس پاس سے گزرنے والے لوگ انہیں عجیب نگاہوں سے گھور رہے تھے۔ ہیری انہیں قصوروار نہیں ٹھہرا سکتا تھا۔ نہ صرف ہیگرڈ دوسروں سے دوگنا لمبا تھا بلکہ وہ سڑک پر لگے ہوئے برقی اشاروں جیسی عام اشیاء کو دیکھ دیکھ کر ان کی طرف اشارہ کر رہا تھا اور زور سے چلا رہا تھا۔ ''دیکھو ہیری! دیکھو...... ان ماگلوؤں کے دماغ میں بھی کیسے کیسے خیالات آ جاتے ہیں؟''

''ہیگرڈ!'' ہیری نے ہانپتے ہوئے کہا کیونکہ ہیگرڈ کے ساتھ چلنے کیلئے اسے لگاتار بھاگنا پڑ رہا تھا۔ ''کیا سچ مچ گرنگوٹس میں ڈریگن ہوتے ہیں؟''

''میں نے صرف سن رکھا ہے۔'' ہیگرڈ بولا۔ ''دل کی بات بتاؤں تو میں بھی ایک ڈریگن پالنا چاہتا ہوں۔''

''آپ ڈریگن پالنا چاہتے ہیں؟'' ہیری دم بخود سا رہ گیا۔

''جب میں بچہ تھا اسی وقت سے یہ خواہش میرے دل میں مچل رہی ہے۔ لو ہم آ گئے۔''

وہ لوگ ریلوے سٹیشن پہنچ گئے تھے۔ پانچ منٹ بعد ایک ریل گاڑی لندن جانے والی تھی۔ ہیگرڈ کو ماگلوؤں کے پیسوں کی بالکل سمجھ نہیں تھی۔ اس لئے اس نے ہیری کو نوٹ پکڑا دیئے تاکہ وہ کھڑکی سے اپنے لئے ریل گاڑی کے ٹکٹ خرید سکے۔ ریل گاڑی میں لوگ ان کی طرف اور بھی زیادہ گھور رہے تھے۔ ہیگرڈ دو نشستوں پر دھنسا بیٹھا تھا اور زرد قنات جیسی کوئی چیز بُن رہا تھا۔

''تمہارے پاس تمہارا خط ہے۔ ہے نا ہیری!'' اس نے پھندے گنتے ہوئے پوچھا۔

ہیری نے لفافے کو اپنی جیب سے باہر نکالا۔

''ٹھیک ہے۔'' ہیگرڈ نے کہا۔ ''اس میں وہ سارا سامان درج ہے جس کی تمہیں سکول میں ضرورت پڑے گی۔''

ہیری نے چرمئی کاغذ کے دوسرے ٹکڑے کو کھول کر دیکھا، جسے اس نے گذشتہ رات کو نہیں پڑھا تھا۔ اس میں لکھا تھا۔

ہوگورٹ سکول برائے جادوگری و پراسرار علوم

سکول کی وردی:

سال اوّل کے بچوں کو ان چیزوں کی ضرورت ہوگی:

1۔ کام کرنے کیلئے تین جوڑے سیدھے چوغے (سیاہ رنگ کے)۔

2۔ ایک سادہ نوکیلی ٹوپی (سیاہ رنگ کی) دن میں پہننے کیلئے۔

3۔ ایک جوڑا حفاظتی دستانے (ڈریگن کے چمڑے یا اس سے ملتی جلتی)۔

4۔ ایک گرم چوغہ سردیوں میں پہننے کیلئے (سیاہ رنگ کا، سفید ڈوری والا)۔

نصابی کتب:

تمام طلباء و طالبات کو ذیل درج کتب کا مکمل نصاب لانا ہوگا۔

☆ جادوئی کلمات سٹینڈرڈ بک گریڈ اوّل۔ مصنفہ، میرنڈا گوشاک۔

☆ جادوئی تاریخ۔ مصنفہ، بیتھ لیڈا بیگ شاٹ۔

☆ جادوئی نظریات۔ مصنف، اڈالبرٹ وافلنگ۔

☆ تبدیلی ہیئت کی ابتدائی گائیڈ۔ مصنفہ، ایمی ٹک سوئچ۔

☆ یک ہزار جادوئی جڑی بوٹیاں اور پھپھوندیاں۔ مصنفہ، فیلڈا اسپور۔

☆ جادوئی نسخے اور ادویات، مصنف، ارسی نیوس جیگر۔

☆ اعلیٰ پائے کے حیواناتی انسان اور ان کی تلاش۔ مصنف، نیوٹ سکیمنڈر۔

☆ تاریکی کی قوتیں۔ خود حفاظتی گائیڈ۔ مصنف، کیون تن ٹرمبل۔

دیگر اشیاء:

ایک عدد جادوئی چھڑی۔

ایک عدد کڑاہی (جست کی اور سٹینڈرڈ حجم نمبر 2)۔

ایک عدد بوتل، (شیشے کی یا بلوری)۔

ایک عدد دوربین۔

ایک عدد ترازو (پیتل کا)۔

نوٹ:

1۔طلباءوطالبات اگر چاہیں تو اپنے ساتھ ایک الّو یا ایک بلی یا ایک مینڈک بھی لا سکتے ہیں۔

2۔طلباءوطالبات کے والدین توجہ کریں کہ سال اوّل کے بچوں کو جادوئی بہاری ڈنڈا لانے کی اجازت نہیں ہے۔

شکریہ

''کیا یہ اشیاء ہمیں لندن سے مل جائیں گی۔'' ہیری نے حیرانگی سے تیز آواز میں پوچھا۔

''ہاں......مگر تمہیں صحیح جگہ کے بارے میں معلوم ہونا چاہئے'' ہیگر ڈ نے جواب دیا۔

☆☆☆

ہیری پہلے کبھی لندن نہیں آیا تھا۔ ہیگر ڈ کو اچھی طرح معلوم تھا کہ اسے کہاں جانا ہے مگر یہ بات ظاہر تھی کہ اسے ماگلوؤں کی طرح کے عام طریقے استعمال کرنے کی عادت قطعی نہیں تھی۔ وہ لندن ریلوے سٹیشن پر ٹکٹ چیک کرانے والی باڑ میں پھنس کر رہ گیا تھا۔ نہ صرف یہی تھا بلکہ اس نے تو غل مچانا شروع کر دیا تھا کہ ماگلوؤں کی گزرگاہیں اور نشستیں بے حد چھوٹی ہوتی ہیں اور ان کی ریل گاڑیاں بہت دھیمی رفتار میں چلتی ہیں۔

''میں نہیں جانتا کہ جادو کے بغیر ماگلوؤں کا کام کیسے چلتا ہوگا؟'' اس نے یہ اس وقت کہا جب وہ ٹوٹی پھوٹی خودکار سیڑھیوں کے ذریعے باہر کی طرف روانہ ہوئے تھے۔ خودکار سیڑھی دھیمی رفتار میں انہیں لے کر پُرہجوم سڑک کی طرف بڑھ رہی تھی۔ وہ دنوں اس سڑک پر پہنچ گئے جہاں دونوں طرف دکانیں اور بیچ میں لوگوں کا بڑا ہجوم موجود تھا۔ ہیگر ڈ اتنا لمبا چوڑا آدمی تھا کہ اسے دیکھتے ہی بھیڑ چھٹ جاتی تھی۔ ہیری بس اتنا کرتا تھا کہ وہ اس کے ٹھیک پیچھے پیچھے چلے۔ وہ کتابوں کی دکانیں، میوزک سٹورز، ہیمبرگر بارز اور سینما گھروں کے پاس سے گزرتے ہوئے چلتے رہے۔ ہیری کو وہاں پر ایک بھی دکان ایسی دکھائی نہیں دی تھی جسے دیکھ کر یہ لگے کہ وہاں جادوئی چھڑی مل سکتی ہے۔ یہ عام سے لوگوں سے بھری ہوئی عام سی سڑک تھی۔ کیا واقعی جادوگروں کا ڈھیر سارا سونا اس کے نیچے میلوں گہرائی میں دبا ہوا تھا؟ کیا واقعی ایسی دکانیں تھیں جہاں جادوئی کلمات کی کتابیں اور جادوئی بہاری ڈنڈے ملتے تھے؟ کہیں ڈرسلی خاندان نے اس کے ساتھ کوئی بھونڈا مذاق تو نہیں کیا؟ اگر ہیری کو یہ معلوم نہ ہوتا کہ ڈرسلی خاندان کو مذاق کرنا ہی نہیں آتا تو وہ ایسا ضرور سوچ سکتا تھا حالانکہ ہیگر ڈ نے جو کچھ بتایا تھا وہ سب خواب سے پرے تھا پھر بھی ہیری اس کی بات پر یقین کئے ہوئے تھا۔

''یہ رہا لیکی کالڈرن...... یہ ایک مشہور جگہ ہے۔'' ہیگر ڈ نے رکتے ہوئے کہا۔ لیکی کالڈرن ایک چھوٹا سا اور سستا دکھائی دینے والا ریستوران تھا۔ اگر ہیگر ڈ نے اس کی طرف اشارہ نہ کیا ہوتا تو یقیناً ہیری اسے کبھی دیکھ نہیں پاتا۔ آس پاس سے تیزی سے گزرتے ہوئے لوگ ان کی طرف متوجہ نہیں تھے۔ ان کی نگاہیں تو اس طرف کی کتابوں کی دکان سے دوسری طرف کی ریکارڈ شاپ تک بالکل سیدھی تھیں۔ جیسے انہیں لیکی کالڈرن نظر ہی نہیں آرہا تھا۔ دراصل ہیری کو یہ عجیب احساس ہو رہا تھا کہ یہ صرف اسے اور ہیگر ڈ کو ہی

دکھائی دے رہا تھا۔اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہہ پاتا ہیگرڈ اسے کھینچ کر اندر داخل ہو گیا۔

مشہور جگہ کے اعتبار سے یہ کچھ زیادہ ہی اندھیری اور گندی جگہ تھی۔ کچھ بوڑھی عورتیں ایک کونے میں بیٹھ کر چھوٹے گلاسوں میں شوربہ پی رہی تھیں۔ان میں سے ایک لمبی بڑھیا پائپ میں تمباکو پی رہی تھی۔ اونچی ٹوپی پہنے ایک پستہ قامت آدمی بوڑھے منیجر سے باتیں کرر ہا تھا جو کافی حد تک گنجا اور پلپلے اخروٹ کی طرح دکھائی دے رہا تھا۔ جب وہ اندر داخل ہوئے تو بات چیت کی آواز تھم سی گئی۔ یوں لگتا تھا جیسے وہاں موجود سب لوگ ہیگرڈ کو اچھی طرح جانتے تھے۔ان لوگوں نے اس کی طرف دیکھ کر ہاتھ ہلائے اور کئی ایک مسکرائے۔اونچے کاؤنٹر کے پیچھے بیٹھے منیجر نے ایک گلاس کی طرف ہاتھ بڑھایا اور پوچھا۔''ہیگرڈ! ہمارے والا مشروب پیو گے کیا؟''

''آج نہیں پی سکتا ٹام! میں ہوگورٹ کے ضروری کام کے سلسلے میں آیا ہوں۔''ہیگرڈ نے ہیری کے کندھے پر اپنا بھاری بھرکم ہاتھ ٹھونکتے ہوئے کہا۔جس کے وزن سے ہیری کے گھٹنے جھک گئے تھے۔

''اف خدایا!......''منیجر نے یکلخت ہیری کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔''کیا یہ......کیا ایسا ہو سکتا ہے......''لیکی کالڈرن میں یکدم گہری خاموشی چھا گئی اور سب لوگ گردن اُٹھا کر اس طرف دیکھنے لگے۔

''خدا بھلا کرے......''بوڑھا منیجر اٹکتا ہوا بولا۔''ہیری پوٹر......کتنے عرصے کی بات ہے۔''

وہ کاؤنٹر کے پیچھے سے لپک کر باہر آیا اور ہیری کی طرف دوڑتا ہوا بڑھا۔اس نے پاس پہنچ کر ہیری کا ہاتھ اپنے جھریوں والے ہاتھ میں تھام لیا۔اس کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے تھے۔

''ہم آپ کو اپنی دُنیا میں خوش آمدید کہتے ہیں مسٹر ہیری پوٹر......خوش آمدید!''

ہیری کو کچھ سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ وہ اس موقع پر اس سے کیا کہے؟ کئی لوگ اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔ پائپ پینے والی لمبی بڑھیا اب لگاتار پائپ کھینچے جا رہی تھی اور اسے پتہ ہی نہیں چلا کہ پائپ کب کا بجھ چکا تھا۔ہیگرڈ کا چہرہ دمک رہا تھا۔ پھر بہت سی کرسیوں کے کھسکنے کی کھڑ کھڑاہٹیں ہوئیں اور اگلے ہی لمحے میں لیکی کالڈرن میں موجود سب لوگ اس سے مصافحہ کرنے کیلئے بے تاب دکھائی دے رہے تھے۔

''میں 'ڈورلیس کروک فورڈ' ہوں! مسٹر پوٹر...... مجھے یقین نہیں ہوتا کہ میں آپ سے مل رہی ہوں۔''

''مجھے فخر ہے مسٹر پوٹر! مجھے بے حد فخر ہے۔''

''ہمیشہ سے آپ سے ہاتھ ملانا چاہتا تھا۔میں خوشی کے مارے پاگل ہو رہا ہوں۔''

''میں بتا نہیں سکتا مسٹر پوٹر! آپ سے مل کر کتنی خوشی ہوئی۔ میرا نام ڈگل ہے، ڈیڈلس ڈگل۔''

''میں نے آپ کو پہلے بھی دیکھا ہے۔'' ہیری نے کہا، جب ڈیڈلس ڈگل کی ٹوپی دیوانگی کے عالم میں اس کے سر سے نیچے گر پڑی۔'' آپ نے مجھے ایک بار دکان میں دیکھ کر سر جھکایا تھا۔''

''اُسے یاد ہے۔'' ڈیڈلس ڈگل نے چلاتے ہوئے چاروں طرف دیکھا۔'' سنا تم لوگوں نے؟......اُسے یاد ہے......''

ہیری نے بار بار ہاتھ ملائے۔ ڈوریس کروک فورڈ ہاتھ ملانے کیلئے بار بار آتی رہی۔ ایک بے رونق چہرے والا شخص بھیڑ میں سے راستہ بناتے ہوئے آگے آیا۔ وہ بہت گھبرایا ہوا دکھائی دے رہا تھا اور اس کی ایک آنکھ بری طرح سے پھڑک رہی تھی۔

''پروفیسر کیورئیل!'' ہیگرڈ نے جلدی سے کہا۔'' ہیری! پروفیسر کیورئیل ہوگورٹ میں تمہارے استاد ہوں گے۔''

''پپ پپ پوٹر!'' پروفیسر کیورئیل نے ہکلاتے ہوئے کہا اور انہوں نے ہیری کا ہاتھ کس کر جکڑ لیا۔'' بب بب بتا نہیں سکتا کہ مم مم میں آپ سے مل کر کتنا خوش ہوں!''

''آپ کس طرح کا جادو سکھاتے ہیں پروفیسر کیورئیل؟'' ہیری نے پوچھا۔

''تت تت تاریک جادو سے مم مم محفوظ رہنے کا فن!'' پروفیسر کیورئیل نے اکتائے ہوئے انداز میں کہا جیسے وہ اس ضمن میں سوچنا بھی نہیں چاہتا ہو۔'' ویسے تمہیں اسے سس سس سیکھنے کی کیا ضرورت ہے؟ ہے نا پپ پپ پوٹر!'' وہ گھبراہٹ میں ہنس رہا تھا۔ ''مجھے لگتا ہے کہ تم اپنی سس سس سامان لینے کیلئے آئے ہوگے؟ مجھے بھی خون آشام بھوتوں پر ایک نئی کک کک کتاب خریدنا ہے۔'' وہ اس خیال سے ہی تھکے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ لیکن وہاں موجود دوسرے لوگ یہ برداشت نہیں کر پا رہے تھے کہ پروفیسر کیورئیل ہی ہیری پر قبضہ جمائے رکھے۔ ان سب سے پیچھا چھڑانے میں تقریباً دس منٹ خرچ ہو گئے تھے۔ آخر کار ہیگرڈ نے اپنی آواز شور وغل سے بلند کرتے ہوئے کہا۔'' اب چلنا چاہئے۔ ہمیں بہت سارا سامان خریدنا ہے۔ چلو ہیری!''

ڈوریس کروک فورڈ نے ہیری سے آخری بار ہاتھ ملایا اور ہیگرڈ اسے ساتھ لے کر ریستوران کے اندرونی حصے میں داخل ہو گیا۔ وہ ریستوران کے عقبی حصے میں پہنچ گئے تھے۔ وہاں ایک چھوٹا سا صحن تھا جسے چاروں طرف سے اونچی دیواروں نے گھیر رکھا تھا۔ ایک طرف کوڑے دان اور کچھ ٹوٹی پھوٹی اشیاء پڑی تھیں۔ دیواروں کی جڑوں میں جنگلی خودرو پودے لہراتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ ہیگرڈ نے ہیری کی طرف دیکھ کر دانت نکالے۔

''میں نے تمہیں بتایا تھا نا؟......کہا تھا نا......کہ تم مشہور ہو۔ یہاں تک کہ پروفیسر کیورئیل بھی تم سے ہاتھ ملاتے ہوئے کانپ رہا تھا۔ ویسے یہ جان لو کہ وہ ہمیشہ ہی کانپتا رہتا ہے۔''

''کیا وہ ہمیشہ اتنے گھبرائے رہتے ہیں؟'' ہیری نے پوچھا۔

''ہاں!''ہیگر ڈ نے سر اثبات میں ہلایا۔''بے چارے بہت تیز دماغ اور ذہین تھے، جب تک وہ صرف کتابوں سے ہی پڑھتے رہے، تب تک وہ بالکل ٹھیک ٹھاک تھے لیکن جب انہوں نے حقیقی مہم جوئی کیلئے ایک سال تک کی چھٹی لی......لوگ کہتے ہیں کہ وہ تاریک جنگل میں خون آشام بھوتوں سے ملے اور ایک چڑیل کی وجہ سے انہیں بے حد مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔اس کے بعد سے وہ پہلے جیسے نہیں رہے۔وہ طلباء سے ڈرتے ہیں، اپنے خود کے سائے سے دہل جاتے ہیں......اوہ ہماری چھتری کدھر گئی؟''

خون آشام بھوت؟...... چڑیل؟...... ہیری کا دماغ چکرا رہا تھا۔اس دوران ہیگر ڈ کوڑے دان کے اوپر والی دیوار پر اینٹیں گننے میں مصروف تھا۔

''تین اوپر......دو پہلو میں......''وہ بڑبڑا رہا تھا۔''ٹھیک ہے پیچھے ہٹو ہیری!''

اس نے اپنی چھتری کی نوک سے دیوار کو تین بار ٹھونکا۔جس اینٹ کو اس نے چھوا تھا وہ تھرتھرائی......کانپی اور پھر ایک طرف ہٹتی ہوئی دکھائی دی۔وہاں ایک چھوٹا سا سوراخ نمودار ہو چکا تھا جو دیکھتے ہی دیکھتے چوڑا ہوتا چلا گیا۔کچھ ہی لمحوں میں وہاں ایک محرابی راستہ بن چکا تھا جو اتنا بڑا تھا کہ ہیگر ڈ بھی اس میں سے آسانی سے گزر سکتا تھا۔اس محرابی راستے کے دوسری طرف گانٹھ دار سڑک تھی جو کافی بل کھاتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی اور آگے جا کر موڑ پر گم سی ہوگئی تھی۔

''جادوئی بازار تمہیں خوش آمدید کہتا ہے ہیری!''ہیگر ڈ نے جوشیلے انداز میں کہا۔

ہیری کو تعجب ہوا کہ وہ دانت دکھا رہا تھا پھر وہ لوگ محرابی راستے سے اندر گئے۔ہیری نے جلدی سے سر گھما کر دیکھا تو ان کے پیچھے محرابی راستہ ایک بار پھر سپاٹ دیوار میں تبدیل ہو چکا تھا۔سب سے قریب والی دکان کے باہر رکھا ہوا کڑاہیوں کا ڈھیر سورج کی تمتماتی ہوئی روشنی میں چمک رہا تھا۔ان کے اوپر لٹکے ہوئے سائن بورڈ پر لکھا تھا۔

**'کڑاہیاں۔ ہر حجم کی کڑاہیاں۔تانبے، پیتل، جست، کانسی، چاندی کی کڑاہیاں۔اپنے آپ تلنے والی کڑاہیاں۔تہہ ہو جانے والی کڑاہیاں۔بارعائت خرید فرمائیں!'**

''یقیناً تمہیں ان کی ضرورت پڑے گی۔''ہیگر ڈ نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔''لیکن اس سے پہلے گرنگوٹس سے تمہارے پیسے نکلوانا ہوں گے۔''

ہیری اب یہ سوچ رہا تھا کہ کاش اس کی آٹھ آنکھیں اور ہوتیں۔سڑک پر چلتے وقت وہ ہر سمت میں اپنی گردن گھما رہا تھا اور ایک ساتھ سب چیزوں کو دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا۔دکانیں، ان کے باہر رکھی چیزیں، سامان خریدتے ہوئے لوگ۔ایک پنساری عطار کے دکان کے باہر وہ ایک گول مٹول سی عورت کے قریب سے گزرے، جو اپنا سر جھٹک جھٹک کر کہہ رہی تھی۔

''ڈریگن کی کلیجی! سترہ سکل کی ایک اونس...... یہ لوگ پاگل ہوگئے ہیں۔''

ایک اندھیری دکان سے الّوؤں کے بولنے کی دھیمی دھیمی آوازیں برآمد ہو رہی تھیں جس کے سائن بورڈ پر لکھا تھا۔

'الپس الّو تجارتی مرکز۔ مٹیالے، تیز کٹیلی آواز والے، گھگھو، بھورے اور برف جیسے سفید الّو۔'

ہیری کی عمر کے کئی بچے ایک شیشے کی کھڑکی پر اپنی ناک گڑائے کھڑے تھے جس کے اندر مختلف جادوئی بہاری ڈنڈے سجے ہوئے تھے۔ اسی لمحے ہیری نے ان میں کسی کی آواز سنی۔

''دیکھو! نیا نیمبس 2000......سب سے تیز اُڑان بھرنے والا بہاری ڈنڈا۔''

وہاں پر کئی ایسی دکانیں بھی تھیں جہاں چوغے اور دوربینیں فروخت کی جا رہی تھیں اور چاندی کے عجیب وغریب اوزار آلات بھی۔ جنہیں ہیری نے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ شوکیسوں میں چمگادڑیں کی تلیوں اور بام مچھلی کی آنکھوں کے ڈھیر سجے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ جادوئی موضوعات کی کتب کے انبار، چرمئی کاغذوں کے گولے اور پروں والی قلمیں، جادوئی ادویات کی بوتلیں، چاندی کے گلوب......

''گرنگوٹس!'' ہیگرڈ نے کہا۔ وہ ایک برف جیسی سفید عمارت کے پاس پہنچ گئے تھے جو باقی سبھی سے بہت اونچی تھی۔ اس کے کانسی کے چمکتے ہوئے دروازے کے پاس سرخ اور سنہرے رنگ کی وردی پہنے ہوئے ایک عجیب الخلقت بونا کھڑا تھا۔

''ہاں یہی غوبلن ہے!'' ہیگرڈ نے سرگوشی کے انداز میں ہیری کو بتایا۔ جب وہ لوگ سفید پتھر کی سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اس کی طرف بڑھے۔ غوبلن جو ہیری سے کچھ انچ پستہ قد ہوگا، اس کا چہرہ سانولا اور عیاری سے بھرپور تھا۔ اس کی ڈاڑھی نوکیلی تھی اور ہیری نے دیکھا کہ اس کی انگلیاں اور پیر بہت لمبے تھے۔ جب وہ لوگ اندر داخل ہوئے تو اس نے سر جھکا کر ان کا استقبال کیا۔ اب ان کے سامنے ایک اور دروازہ تھا جو چاندی کا بنا ہوا تھا اور اس پر یہ جملے لکھے ہوئے تھے۔

اندر آیئے اے اجنبی! مگر دھیان رکھئے آپ
حرص وطمع سے ہمیشہ ہوتا ہے گناہ کا ارتکاب
وہ لوگ جو جان بوجھ کر گناہ مول ہیں لیتے
وقت پڑنے پر اس کی کڑی قیمت ہیں دیتے
جو آپ سوچ رہے ہیں ہمارے فرش کے نیچے
جو خزانہ آپ کا نہیں ہے آگے اور نہ پیچھے

چوروں کو ہم کرتے رہتے ہیں ہمیشہ خبردار

بچو گے نہیں دھر لئے جاؤ گے، پڑی گی بڑی مار

''جیسا میں نے تمہیں آگاہ کیا تھا کہ اسے لوٹنے کی کوشش کرنا سوائے پاگل پن کے اور کچھ نہیں۔'' ہیگر ڈ نے دھیمے لہجے میں ہیری کو بتایا۔

جب وہ چاندی کے دروازے کے قریب پہنچے تو وہاں کھڑے غوبلن دربانوں کی ایک جوڑی نے انہیں سر جھکا کر سلام کیا۔ چاندی کا دروازہ عبور کر کے وہ ایک بڑے ہال میں پہنچ گئے۔ سو سے کہیں زیادہ غوبلن ایک لمبے کاؤنٹر کے پیچھے اونچے سٹولوں پر بیٹھ کر موٹے موٹے رجسٹروں میں کچھ لکھ رہے تھے۔ پیتل کے ترازوؤں میں سکے تول رہے تھے۔ ان میں کچھ آنکھوں پر موٹے موٹے محدب عدسے لگا کر قیمتی جواہرات کا معائنہ کر رہے تھے۔ ہال سے باہر جانے والے دروازے اتنے سارے تھے کہ انہیں گنا نہیں جا سکتا تھا۔ بہت سے غوبلن وہاں پر کھڑے تھے اور دروازوں سے آنے جانے والے لوگوں کی مدد کر رہے تھے۔ ہیگر ڈ اور ہیری کاؤنٹر کی طرف بڑھے۔

''صبح بخیر!'' ہیگر ڈ نے ایک خالی بیٹھے غوبلن سے کہا۔ ''ہم لوگ مسٹر ہیری پوٹر کی تجوری سے پیسے نکالنا چاہتے ہیں۔''

''آپ کے پاس ان کی چابی ہے جناب!'' غوبلن نے خرخراتی ہوئی آواز میں پوچھا۔

''یہیں کہیں پر ہو گی!'' ہیگر ڈ نے کہا اور پھر وہ اپنی جیبوں کا سامان کاؤنٹر پر خالی کرنے لگا۔ ایسا کرتے وقت کتوں کے پھپھوندی لگے کچھ بسکٹ غوبلن کے موٹے رجسٹر پر گر گئے۔ غوبلن نے ناگواری سے اپنی ناک سکیڑی۔ ہیری نے دیکھا کہ ان کی دائیں طرف بیٹھا غوبلن ترازو میں یاقوت کے نگینوں کا انبار تولنے میں مصروف تھا جو کہ دہکتے ہوئے سرخ انگاروں جتنے بڑے تھے۔

''مل گئی......'' ہیگر ڈ نے تیزی سے کہا۔ اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹی سی سنہری چابی تھی۔ غوبلن نے اسے قریب کرتے ہوئے بڑے غور سے دیکھا۔ ''یہ ٹھیک دکھائی دے رہی ہے۔''

''اور میں پروفیسر ڈمبل ڈور کا ایک خط بھی لایا ہوں۔'' ہیگر ڈ نے خود کو پُرسکون رکھتے ہوئے اور سینہ پھلاتے ہوئے کہا۔ ''یہ اس چیز کے بارے میں ہے جسے آپ بخوبی جانتے ہیں، تجوری نمبر 713۔''

غوبلن نے اس خط کو بہت دھیان سے پڑھا۔

''بہت خوب!'' اس نے ہیگر ڈ کو خط واپس دیتے ہوئے کہا۔ ''میں آپ کے ساتھ کسی کو بھیج دیتا ہوں جو آپ کو ان دونوں تجوریوں تک لے جائے گا۔ گرپ ہک!''

گرپ ہک ایک اور غوبلن تھا۔ ہیگر ڈ نے جب کتے کے تمام بسکٹ ایک بار پھر سے اپنی جیب میں ڈال لئے تو اس کے بعد وہ اور ہیری، گرپ ہک کے پیچھے پیچھے ہال سے باہر جانے والے ایک دروازے کی طرف بڑھے۔

''تجوری نمبر 713 میں میں چیز کیا ہے، جسے آپ جانتے ہیں؟'' ہیری نے پوچھا۔

''تمہیں نہیں بتا سکتا۔'' ہیگر ڈ نے پُر اسرار انداز میں دھیمی آواز کے ساتھ جواب دیا۔ ''ایک دم خفیہ ہے۔ ہوگورٹ کا کام ہے، ڈمبل ڈور نے مجھ پر بھروسہ کیا ہے۔ تمہیں بتانے کا مطلب یہ ہے کہ ڈمبل ڈور کا اعتماد اور اپنی نوکری دونوں ایک ساتھ گنوا دوں۔''

گرپ ہک نے ان کے لئے دروازہ کھولا۔ ہیری امید کر رہا تھا کہ یہاں بھی سنگ مرمر کا فرش ہوگا مگر اسے حیرانی ہوئی۔ وہ لوگ پتھر کی ایک تنگ راہداری میں پہنچ گئے تھے۔ جس میں جلتی ہوئی مشعلوں سے روشنی ہو رہی تھی۔ راہداری میں نیچے کی طرف سیدھی ڈھلان تھی اور فرش پر چھوٹی پٹریاں بچھی ہوئی تھیں۔ گرپ ہک نے سیٹی بجائی اور ایک چھوٹی سی گاڑی پٹریوں پر دھڑ دھڑاتی ہوئی ان کی طرف آ گئی۔ وہ اس میں سوار ہو گئے۔ ہیگر ڈ بڑی مشکل سے اس میں سما پایا تھا۔ پھر وہ چل دیئے۔ پہلے تو وہ صرف بل دار راہداریوں کی بھول بھلیوں میں ہی ادھر سے ادھر گھومتے رہے۔ ہیری نے راستہ یاد کرنے کی کوشش کی، بائیں، دائیں پھر دائیں پھر بائیں، سیدھا درمیانی راستہ، دائیں پھر بائیں...... مگر یاد رکھ پانا دشوار کام تھا۔ دھڑ دھڑاتی ہوئی گاڑی کو راستہ معلوم تھا کیونکہ گرپ ہک اس گاڑی کو نہیں چلا رہا تھا۔ وہ اپنے آپ پٹریوں پر پھسلتی جا رہی تھی۔

ہیری کی آنکھیں دکھنے لگی کیونکہ اس کے منہ پر ٹھنڈی ہوا کے تھپیڑے سیدھے پڑ رہے تھے۔ پھر بھی وہ آنکھیں پھاڑ کر دیکھتا رہا۔ ایک بار تو اسے یوں لگا جیسے راہداری کے موڑ پر اسے آگ کا گولا دکھائی دیا اور وہ دیکھنے کیلئے مڑ سا گیا کہ کیا یہ واقعی کوئی ڈریگن ہے؟ لیکن بہت دیر ہو چکی تھی۔ وہ لوگ اور گہرائی میں اترتے چلے گئے۔ زمین کے اندر بنی ایک جھیل کے پاس گذرے جہاں چھت سے لٹکتی ہوئی معدنی چونے اور فرش سے اوپر جاتی ہوئی چونے کی قلمیں دکھائی دے رہی تھیں۔ (یہ قلمیں پانی کے قطرے ٹپکتے رہنے کے باعث کھمبوں کی صورت اختیار کر جاتی تھیں) گاڑی کے شور وغل سے کہیں بلند آواز میں بولتے ہوئے ہیری نے ہیگر ڈ سے پوچھا۔

''میں نہیں جانتا کہ زمین کے اندر پائے جانے والی چونے کی معدنی قلموں اور زمین کے اوپر دستیاب چونے کے پتھروں میں کیا فرق ہوتا ہے؟''

''دونوں میں جو چیز مشترک ہے وہ زمین ہے۔'' ہیگر ڈ نے کہا۔ ''اور اس وقت مجھ کسی قسم کا کوئی سوال مت کرو۔ مجھے یوں لگتا ہے جیسے اس وقت میری طبیعت کچھ صحیح نہیں ہے۔''

ہیگر ڈ کا چہرہ فق پڑ گیا تھا اور جب گاڑی آخر کار راہداری کی دیوار میں چھوٹے سے دروازے کے پاس رُک گئی تو ہیگر ڈ نیچے

اترا۔اس کے گھٹنے اتنے کانپ رہے تھے کہ اسے دیوار کا سہارا لینا پڑا۔گرپ ہک نے جب دروازے کا تالا کھولا تو اندر سے کافی سارا سبز رنگ کا دھواں تیرتا ہوا باہر نکلا۔کچھ لمحوں بعد جب دھواں چھٹا تو ہیری کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔اندر سونے کے سکوں کا ایک بڑا انبار موجود تھا۔چاندی کے سکوں کا انبار اس کے آگے ایک طرف تھا، اس کے علاوہ چھوٹے کانسی کے سکوں یعنی نٹس کا کوئی شمار ہی نہیں تھا۔ وہ ان گنت دکھائی دے رہے تھے۔

''یہ سب تمہارا ہے ہیری!'' ہیگر ڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

یہ سب ہیری کا تھا۔اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں ہو رہا تھا۔ڈرسلی خاندان کو اس بارے میں پتہ نہیں تھا، ورنہ انہوں نے چٹکیوں میں یہ سب ہتھیا لیا ہوتا۔وہ ہیری کو ہمیشہ طعنہ دیتے رہتے تھے کہ اس کو پالنے میں انہیں کتنا خرچ کرنا پڑتا ہے؟ اور اس پورے عرصے میں اس کے نام کا ایک چھوٹا سا خزانہ لندن کے نیچے گہرائی میں دبا ہوا تھا۔ہیگر ڈ نے ان میں سے کچھ سکوں کو بیگ میں بھرنے میں ہیری کی مدد کی۔

''سونے کے سکوں کو 'گلیونز' کہتے ہیں۔'' اس نے سمجھایا۔''ایک گلیون میں سترہ چاندی کے سکے یعنی سکلز ہوتے ہیں اور ایک سکل میں انتیس کانسی کے سکے یعنی نٹس ہوتے ہیں۔ یہ بہت آسان ہے۔ٹھیک ہے۔اتنا دو سال لئے کافی ہوگا۔ہم باقی پیسے تمہارے مستقبل کیلئے بچا کر رکھیں گے۔'' وہ گرپ ہک کی طرف مڑا۔''اب تجوری نمبر 713۔اور مہربانی کر کے کیا ہم تھوڑی دھیمی رفتار میں چل سکتے ہیں؟ مجھے چکر آرہے تھے۔''

''گاڑی ایک ہی رفتار سے چلتی ہے جناب!'' گرپ ہک نے خشک لہجے میں کہا۔

وہ لوگ اب اور بھی گہرائی میں جا رہے تھے اور ان کی گاڑی مزید تیز رفتاری سے چل رہی تھی۔ جب وہ تنگ موڑ پر مڑ کر دھڑ دھڑاتے ہوئے آگے بڑھے تو ہوا بہت زیادہ یخ بستہ ہوگئی۔اب وہ زیر زمین ایک تنگ گھاٹی کے اوپر سے تیزی سے گزرتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے اور ہیری نے گاڑی کے کنارے سے جھانک کر دیکھنے کی کوشش کی کہ اندھیری کھائی میں کیا تھا لیکن ہیگر ڈ نے کراہتے ہوئے اس کی گردن پکڑ کر اسے پیچھے کھینچ لیا۔پھر وہ منزل پر پہنچ گئے۔تجوری نمبر 713 میں چابی لگانے کا کوئی سوراخ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

''پیچھے کھڑے رہو!'' گرپ ہک نے رعب جھاڑتے ہوئے کہا۔اس نے دروازے کو اپنی لمبی انگلیوں سے ہلکا سا ٹھونکا اور دروازہ پگھل گیا۔''اگر گرنگوٹس کے غوبلن کے علاوہ کسی اور نے ایسا کرنے کی کوشش کی ہوتی تو دروازہ اسے اندر چوس لیتا اور وہ ہمیشہ کیلئے اندر ہی پھنسا رہ جاتا۔''

''آپ کتنے دنوں بعد دروازہ کھول کر یہ دیکھتے ہیں کہ کہیں کوئی اندر تو نہیں ہے۔''ہیری نے اچانک سوال کیا۔غوبلن نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

''لگ بھگ ہر دس سال کے بعد......''گرپ ہک نے حقارت بھرے انداز مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ ہیری کو یقین تھا کہ اس بھاری حفاظت والی تجوری کے اندر کوئی حیرت انگیز قسم کی کوئی چیز چھپائی گئی ہوگی۔اس نے تجسس بھری نگاہوں سے آگے کی طرف جھانک کر دیکھا۔اسے امید تھی کہ کم از کم یہاں پر اسے بیش قیمتی ہیرے جواہرات تو لازماً دکھائی دیں گے......لیکن پہلی نظر میں تو اسے لگا جیسے تجوری بالکل خالی ہے پھر اسے فرش پر بھورے کاغذ میں لپٹا ہوا ایک گندا سا چھوٹا پیکٹ دکھائی دیا۔ہیگرڈ نے اسے جلدی سے اُٹھالیا اور اپنے کوٹ کے اندر رکھ لیا۔ہیری یہ جاننے کیلئے بہت بے تاب تھا کہ پیکٹ میں کیا چیز تھی؟ لیکن وہ یہ بھی جانتا تھا کہ پوچھنے کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

''چلو! ایک بار پھر اس بے ہودہ گاڑی میں سوار ہو جاؤ اور واپس لوٹتے وقت مجھ سے بات مت کرنا۔بہتر ہوگا کہ ہم دونوں اپنا منہ بالکل بند رکھیں۔''ہیگرڈ نے سختی سے ہدایت کی۔

☆☆☆

گاڑی کے ایک اور سرعت انگیز سفر کے بعد وہ گرنگوٹس کے باہر سورج کی روشنی میں کھڑے تھے اور ان کی آنکھیں چندھیا رہی تھیں۔ ہیری کو سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ دوڑ لگا کر سب سے پہلے کہاں جائے؟ کیونکہ اب اس کے پاس پیسوں سے بھرا ہوا بیگ موجود تھا۔وہ یہ تو نہیں جانتا تھا کہ ایک پونڈ میں کتنے گلیون ہوتے ہیں لیکن وہ اتنا ضرور جانتا تھا کہ اس کے پاس پوری زندگی میں جتنا پیسہ آج تک رہا تھا اس سے کہیں زیادہ پیسہ اس وقت اس کے ہاتھوں میں تھا۔ڈڈلی کے پاس جتنے پیسے رہتے تھے،اس سے بھی کہیں زیادہ۔

''اب تمہاری سکول کی وردی خرید لی جائے۔''ہیگرڈ نے کہا اور ایک دکان کی طرف دیکھ کر سر ہلایا۔جس پر لکھا تھا۔

'میڈم میلکن کے چوغے۔ ہر قسم کی تقریبات کیلئے۔'

''سنو ہیری! تمہیں یہ برا تو نہیں لگے گا کہ میں کچھ دیر کیلئے لیکی کالڈرن میں جا کر قوت بخش مشروب کو حلق سے اتار لوں؟ میں بتا نہیں سکتا کہ مجھے گرنگوٹس کی ان بے ہودہ گاڑیوں سے کتنی نفرت ہے۔''ہیگرڈ نے جھجکتے ہوئے انداز میں کہا۔وہ اب بھی تھوڑا سا بیمار دکھائی دے رہا تھا،اس لئے ہیری میڈم میلکن کی دکان میں تنہا داخل ہوگیا۔وہ کسی قدر گھبرایا ہوا نظر آرہا تھا۔میڈم میلکن ایک گول مٹول اور خوش مزاج جادوگرنی تھیں جو اوپر سے نیچے تک ارغوانی رنگ کے کپڑوں میں ملبوس تھیں۔

''ہوگورٹ......لڑکے!''ہیری کے کچھ بولنے سے پیشتر ہی وہ بول پڑیں۔''یہاں پر ہر چیز میسر ہے۔ٹھہرو! ایک اور بچہ ابھی چوغے کا ناپ دے رہا ہے۔''

دکان کے پچھلے حصے میں ایک زرد، نوکیلے چہرے والا لڑکا سٹول پر کھڑا تھا جبکہ ایک جادوگرنی اس کے لمبے کھلے چوغے میں سوئی لگا رہی تھی۔ میڈم ملی کن نے اس کے پاس والے سٹول پر ہیری کو کھڑا کر دیا۔ اس کے بعد سر پر ایک لمبا چوغہ ڈالا اور صحیح اونچائی پر سوئیاں لگانا شروع کر دیں۔

''ہیلو!'' لڑکے نے ہیری کی طرف دیکھ کر کہا۔ ''ہوگورٹ؟''

''ہاں!'' ہیری نے جواب دیا۔

''میرے ڈیڈی بغل والی دکان میں میری کتابیں خرید رہے ہیں اور ممی سڑک پر آگے کی طرف جادوئی چھڑیاں دیکھ رہی ہیں۔'' لڑکے نے بات بڑھائی۔ اس کی آواز میں بے زاری جھلک رہی تھی اور وہ دھیرے دھیرے بول رہا تھا۔ ''پھر میں ان لوگوں کو کھینچ کر لے جاؤں گا کیونکہ مجھے اڑنے والا بہاری ڈنڈا دیکھنا ہے۔ مجھے معلوم نہیں کہ سال اوّل میں ہمیں بہاری ڈنڈا ساتھ رکھنے کی اجازت کیوں نہیں دی گئی ہے۔ جہاں تک میرا خیال ہے میں ڈیڈی کو دھمکا کر منا لوں گا کہ وہ مجھے بہاری ڈنڈا دلوا دیں اور پھر میں اسے کسی طرح چوری سے ہوگورٹ کے اندر لے جاؤں گا۔''

اس کی باتیں سن کر ہیری کو اس وقت ڈڈلی یاد آ گیا۔

''کیا تمہارے پاس تمہارا بہاری ڈنڈا ہے؟'' لڑکے نے ہیری سے پوچھا۔

''نہیں!'' ہیری نے جواب دیا۔

کیوڈچ کھیلتے ہو کیا؟ اس نے پوچھا۔

''نہیں۔'' ہیری نے ایک بار پھر انکار کیا اور وہ حیران ہو رہا تھا کہ یہ کیوڈچ کیا بلا ہوتی ہے؟

''میں تو کھیلتا ہوں۔'' اس نے فخر سے بتایا۔ ''ڈیڈی کہتے ہیں کہ اگر مجھے میرے فریق کی ٹیم میں نہیں چنا گیا تو یہ ناانصافی ہوگی اور مجھے کہنا پڑے گا کہ میں ان کی بات سے متفق ہوں۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ تم کس فریق میں جاؤ گے؟''

''نہیں!'' ہیری نے کہا اور وہ ہر منٹ بعد اپنے آپ کو احمق محسوس کر رہا تھا۔

''ویسے تو وہاں پہنچنے سے پہلے کوئی بھی سچ مچ نہیں جانتا کہ وہ کس فریق میں بھیجا جائے گا۔ لیکن میں جانتا ہوں کہ میں 'سلے درن' میں ہی رہوں گا۔ ہمارا پورا خاندان اسی فریق میں رہا ہے۔ ذرا 'ہفل پف' میں رہنے کا تصور تو کرو۔ اگر ایسا ہوا تو میں تو یقیناً سکول چھوڑ دینا زیادہ بہتر سمجھوں گا......اور تم؟''

''ہونہہ!'' ہیری کے منہ سے محض اتنا ہی نکل پایا۔ وہ چاہتا تھا کہ کوئی مناسب بات کہہ سکے مگر اسے کچھ سمجھ میں نہیں آ پایا۔

''میں کہتا ہوں ذرا اس آدمی کو تو دیکھو!'' لڑکے نے اچانک سامنے والی کھڑکی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ وہاں پر ہیگرڈ کھڑا تھا اور ہیری کی طرف دیکھ کر دانت دکھا رہا تھا۔ اس نے دو بڑی آئس کریموں کی طرف اشارہ کیا تا کہ ہیری سمجھ سکے کہ وہ اندر کیوں نہیں آ سکتا تھا۔

''وہ ہیگرڈ ہے۔'' ہیری نے جواب دیا۔ اسے خوشی تھی کہ اسے کوئی تو ایسی بات معلوم تھی جو اس لڑکے کو نہیں معلوم تھی۔ ''وہ ہوگورٹ میں کام کرتا ہے۔''

''اچھا!'' لڑکے نے کہا۔ ''میں نے اس کے بارے میں سنا ہے، وہ ایک طرح سے چپڑاسی ہے، ہے نا!''

''وہ چابیوں کا چوکیدار ہے!'' ہیری نے کہا۔ گزرنے والے ہر لمحے کے ساتھ ہیری اس لڑکے کو کم پسند کرتا جا رہا تھا۔

''ہاں! وہی تو...... میں نے سنا ہے کہ وہ تھوڑا 'جنگلی' ہے۔ سکول کے میدان میں ایک جھونپڑے میں رہتا ہے اور کچھ دنوں بعد با قاعدگی دے شراب پیتا ہے۔ جادو کرنے کی کوشش کرتا ہے اور آخر کار اپنے ہی بستر میں آگ لگا لیتا ہے۔'' لڑکے نے منہ بسور کر کہا۔

''جہاں تک میرا خیال ہے وہ کافی ہوشیار اور چست ہے۔'' ہیری نے سرد لہجے میں کہا۔

''کیا سچ مچ؟'' لڑکے نے ہلکے تمسخر سے کہا۔ ''وہ تمہارے ساتھ کیوں ہے؟ تمہارے ممی ڈیڈی کہاں ہیں؟''

''وہ مر چکے ہیں۔'' ہیری نے مختصراً جواب دیا۔ وہ اس لڑکے کے ساتھ اب اس بارے میں زیادہ باتیں بالکل نہیں کرنا چاہتا تھا۔

''اوہ...... معاف کرنا!'' لڑکے نے کہا لیکن اس کی آواز سے ایسا نہیں محسوس ہو رہا تھا کہ اسے ذرا سا بھی افسوس ہوا ہو۔ ''کیا وہ ہماری طرف کے تھے۔ ہے نا!''

''اگر تمہارا یہی مطلب ہے تو وہ جادوگر اور جادوگرنی تھے۔'' ہیری نے جواب دیا۔

''جہاں تک میرا خیال ہے اُنہیں دوسری طرح کے لوگوں کو اندر نہیں آنے دینا چاہئے، اس بارے میں تمہارا کیا خیال ہے۔ وہ لوگ ہماری طرح کے نہیں ہوتے۔ ان لوگوں کو اس طرح پالا نہیں جاتا کہ انہیں ہمارے طور طریقے کی آگاہی ہو سکے۔ ذرا سوچو تو سہی! ان میں سے کچھ تو ہوگورٹ کا نام ہی پہلی بار سنتے ہیں، جب انہیں خط ملتا ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ انہیں جادو کو صرف پرانے جادوگروں کے خاندانوں میں ہی محدود رکھنا چاہئے...... اوہ میں تو بھول ہی گیا ویسے تمہارا نام کیا ہے......؟'' اس لڑکے سے چونک کر پوچھا۔

لیکن اس سوال کے جواب دینے کی نوبت ہی نہیں آ پائی۔ اس سے پہلے ہیری کچھ بولتا، میڈم میلی کن بول اُٹھیں۔ ''اب آپ کا کام ہو گیا ہے لڑکے!'' ہیری کو اس لڑکے سے گفتگو کرنا بالکل اچھا نہیں لگ رہا تھا۔ وہ اسی کوشش میں تھا کہ کسی طرح سلسلہ کلام رُک

جائے۔ وہ بدستور کسی بہانے کی تلاش میں تھا اس لئے میڈم میلی کن کی اجازت پا کر وہ فوراً سٹول سے نیچے کود گیا۔

''اچھا! مجھے یقین ہے کہ ہوگورٹ میں ہماری دوبارہ ملاقات ضرور ہوگی۔'' دھیرے بولنے والے اس لڑکے نے کہا۔ ہیری نے کوئی جواب نہیں دیا۔

کچھ لمحوں بعد وہ آئس کریم کا لطف اُٹھا رہا تھا جو ہیگرڈ اس کیلئے خرید کر لایا تھا۔ آئس کریم میں میوؤں کے ٹکڑے شامل تھے اور وہ رس بھری اور چاکلیٹ کے ذائقے والی تھی۔ وہ اس دوران بالکل چپ رہا۔ سوالوں کی بوچھاڑ رُک گئی تھی۔

''کیا ہوا؟'' ہیگرڈ نے اس کی خاموشی بھانپ کر پوچھا۔

''کچھ نہیں!'' ہیری لڑکے کا ذکر گول کر گیا۔ وہ لوگ چرمئی کاغذ اور قلم خریدنے کیلئے رُک گئے۔ ہیری تب تھوڑا خوش ہوا جب اسے ایسی سیاہی کی دوات ملی جو لکھتے وقت اپنا رنگ بدل لیتی تھی۔ جب وہ لوگ دکان سے باہر نکلے تو ہیری نے پوچھا۔

''ہیگرڈ! یہ کیوڈچ کیا ہوتا ہے؟''

''اف خدایا!'' ہیگرڈ نے ماتھا پکڑ لیا۔ ''ہیری میں بھول ہی گیا تھا کہ تم کتنا کم جانتے ہو۔ تمہیں کیوڈچ کے بارے میں بھی نہیں معلوم۔''

''مجھے زچ کرنے کی کوشش مت کرو۔'' ہیری تنک کر بولا۔ اس نے ہیگرڈ کو میڈم ملی کن کی دکان میں ملنے والے لڑکے کے بارے بتایا۔ ''اور وہ کہہ رہا تھا کہ ماگلوؤں میں سے آئے لوگوں کو جادو سیکھنے ہی نہیں دینا چاہئے۔''

''تم ماگل خاندان سے نہیں ہو۔ اگر اسے پتہ ہوتا کہ تم کون ہو؟ اگر اس کے ماں باپ جادوگر ہیں تو وہ تمہارا نام سنتے سنتے بڑا ہوا ہوگا۔ تم نے لیکی کالڈرن میں دیکھ ہی لیا ہے۔ بہرحال، وہ اس بارے میں جانتا ہی کیا ہے؟ مجھے جتنے بھی اچھے جادوگر ملے ہیں ان میں سے کچھ تو ایسے خاندانوں سے آئے تھے جو کئی پشتوں سے ماگل تھے۔ اپنی ماں کو ہی دیکھ لو۔ تم دیکھا ہی ہے کہ اس کی بہن (پٹونیہ) کیسی ہے؟'' ہیگرڈ نے لمبی چوڑی تمہید باندھ ڈالی تھی۔

''تو کیوڈچ کیا ہے؟'' ہیری نے جھٹ سے پوچھا۔

''یہ ہماری دُنیا کا ایک کھیل ہے۔ جادوگروں کا کھیل...... یہ ماگلوؤں کے فٹ بال کی مانند ہوتا ہے۔ کیوڈچ میں ہر جادوگر کھلاڑی ہوتا ہے۔ اسے ہوا میں اُڑتے ہوئے جادوئی بہاری ڈنڈوں پر بیٹھ کر کھیلا جاتا ہے۔ اس میں چار گیندیں ہوتی ہیں۔ اس کے قواعد وضوابط کو سمجھانا فی الوقت مشکل کام ہے...... میرا خیال ہے کہ ہمیں کچھ اور کام بھی کرنا ہیں۔'' ہیگرڈ نے کہا۔

''اور...... سلے درن اور ہفل پف کیا ہیں؟'' ہیری نے اگلا سوال پوچھا۔

''سکول کے فریق۔کل چار فریق یا گروہ ہیں۔سبھی کہتے ہیں کہ ہفل پف میں نالائق بچے ہی جاتے ہیں اور عموماً ایسے بچوں کی یادداشت کمزور واقع ہوتی ہے جبکہ......'' ہیگرڈ بول رہا تھا۔

''میں شرط لگا کر کہہ سکتا ہوں......'' ہیری نے اس کی بات اچک لی۔''میں ہفل پف فریق میں بھیجا جاؤں گا۔'' اس کا چہرہ کافی اترا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''سلے درن!'' ہیگرڈ کے لہجے میں عجیب سی کڑواہٹ تھی۔''اس فریق میں بھیجے جانے سے کہیں زیادہ اچھا یہی ہوگا کہ آدمی ہفل پف میں چلا جائے۔ برائی کی راہ پر چلنے والے تمام جادوگر سلے درن سے ہی آئے ہیں۔**تم جانتے ہو کون**؟ بھی ان سے ایک تھا۔''

''وال......معاف کرنا میرا مطلب ہے کہ **تم جانتے ہو کون**؟ ہوگورٹ میں تھا؟''

''بہت سال پہلے......'' ہیگرڈ نے مختصراً جواب دیا۔

ہیری کے سکول کی کتابیں جس دکان سے خریدی گئیں اس کے سفید چمکتے ہوئے سائن بورڈ پر بڑا سا 'فلوریش اینڈ بلوٹس' لکھا ہوا تھا۔ یہاں پر چھت سے باتیں کرتے ہوئے شلف موجود تھے جن میں مختلف موضوعات پر کتابیں سجی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ کچھ کتابیں اتنی بڑی تھیں جیسے پتھر کی بڑی چٹان چمڑے میں مجلد کردی گئی ہو۔ کچھ کتابیں ڈاک کی ٹکٹوں سے مماثل تھیں۔ ان پر ریشمی غلاف چڑھے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ کچھ کتابوں میں عجیب سے نشانات بنے ہوئے تھے اور کچھ کتابیں تو ایسی تھیں جن میں کچھ بھی نہیں لکھا ہوا تھا۔ بالکل ڈڈلی کی ضرورت کے مطابق، جو کبھی کچھ نہیں پڑھتا تھا۔ ہیری کو یقین تھا کہ وہ یقیناً ان میں سے کچھ کتابوں کو خریدنے کے لئے ضرور مچل جاتا۔ ہیگرڈ ہیری کو قریباً کھینچتے ہوئے ایک کتاب سے دور لے گیا تھا جس کا موضوع تھا۔

**لعنتی وار اور ان سے مقابلہ کرنے والے لعنتی وار**

**(اپنے جادوئی کلمات کو مسحور کن بنائیں اور دشمن سے عمدہ طریقے سے زیر کرتے ہوئے بدلہ لیں،بال جھاڑنا، پیروں کا مربہ بنانا، زبان بندی کرنا اور بھی بہت کچھ ......)**

**مصنف پروفیسر وینڈکٹس ورڈین۔**

''میں تو صرف یہ جاننے کی کوشش کر رہا تھا کہ ڈڈلی پر کون کون سا لعنتی وار استعمال کرنا چاہئے۔''

''میں ایسا نہیں کہتا کہ یہ کوئی برا خیال ہے......'' ہیگرڈ نے ہیری کو سمجھاتے ہوئے کہا۔''مگر تم ماگلوؤں کی دُنیا میں جادو کا استعمال نہیں کر سکتے،سوائے کچھ خاص مواقع پر۔ اور ویسے بھی تم ابھی اس میں سے کوئی لعنتی وار استعمال نہیں کر سکتے۔ پڑھائی کرنے

کے بعد ہی تم اس قابل ہوسکو گے کہ ان لعنتی واروں کو استعمال کرسکو۔''

ہیگرڈ نے ہیری کو ٹھوس سونے کی کڑاہی بھی نہیں خریدنے دی تھی (''تمہاری فہرست میں لکھا ہے کہ جست کی کڑاہی'') لیکن انہوں نے کڑاہی میں ڈالنے والے سامان کو تولنے کیلئے جو ترازو منتخب کیا تھا وہ کافی عمدہ اور مہنگا تھا۔ کانسی کی ایک تہہ ہو جانے والی دوربین خریدی۔ پھر وہ پنساری کی دکان میں پہنچے۔ جہاں مختلف جادوئی ادویات بکتی تھی۔ وہاں خراب انڈوں کے پھینٹے ہوئے محلول اور گلی سڑی ہوئی بند گوبھی کی تیز بدبو پھیلی ہوئی تھی مگر اس کے باوجود دکان میں ہیری کو مسحور کن احساس ہوا۔ فرش پر بڑے بڑے پیپوں میں شفاف اور گدلے مرکبات بھرے دکھائی دیئے۔ سوکھی ہوئی جڑی بوٹیوں اور چمکدار پاؤڈر کے مرتبان دیوار کے شلف پر ایک قطار میں رکھے تھے۔ پرندوں کے پروں کے بنڈل بھی شلف میں نظر آئے، زہریلے دانتوں کی جھالریں اور چھت پر ٹنگے ہوئے الجھے ہوئے پنجوں کی ٹوکریاں بھی نظر آ رہی تھیں۔ جب ہیگرڈ نے کاؤنٹر پر بیٹھے آدمی سے ہیری کے لئے جادوئی سیال کا ابتدائی سامان طلب کرتے ہوئے کہا۔ ''اس فہرست کے مطابق اشیاء نکال دیجئے۔'' تو اسی لمحے ہیری نے خود 'یک سنگھے' کے چاندی جیسے سینگ کا معائنہ کیا۔ جس کی قیمت اکتیس گلیونز درج تھی۔ اس نے بھونرے کی چمکدار سیاہ آنکھوں کا بڑا تھیلا بھی دیکھا جو پانچ نٹس میں ایک بڑا چمچہ کے حساب سے مل رہا تھا۔ عطار فروش کی دکان سے باہر نکلتے ہوئے ہیگرڈ نے ہیری کی فہرست کو ایک بار پھر غور سے دیکھا اور حساب لگایا کہ اب کون سی چیز کم ہے۔

''اب صرف تمہاری چھڑی باقی رہ گئی ہے۔ ارے ہاں! میں نے تو ابھی تک تمہیں تمہاری سالگرہ کا تحفہ بھی نہیں دیا ہے۔'' ہیگرڈ ماتھے پر ہاتھ مارتا ہوا بولا۔

''آپ کو یہ دینے کی کوئی ضرورت نہیں۔'' ہیری کا چہرہ یکدم سرخ ہو گیا تھا۔

''میں جانتا ہوں کہ مجھے یہ دینے کی ضرورت نہیں ہے ویسے میں تمہیں بتا دوں کہ میں تمہیں تمہارا جانور تحفے میں دینا چاہتا ہوں جس کی تمہیں سکول میں ضرورت پڑے گی۔ مینڈک نہیں! مینڈک تو سالوں پہلے کا فیشن یا رواج ہے، اب انہیں ساتھ لینے کا دستور باقی نہیں رہا۔ لوگ تم پر ہنسیں گے اور بلیاں مجھے بالکل پسند نہیں۔ کیونکہ مجھے ان کے باعث چھینکیں آنے لگتی ہیں۔ میں تمہیں الّو خرید کر دوں گا۔ سبھی بچے الّو لانا چاہتے ہیں کیونکہ وہ بہت مفید ہوتے ہیں۔ وہ تمہاری ڈاک لے جاتے ہیں......اور بھی بہت سارے کام کرتے ہیں۔''

بیس منٹ بعد وہ لوگ الیپس الّو تجارتی مرکز سے باہر نکلے، جس کے اندر گھپ اندھیرا تھا۔ چھوٹی ٹارچ کی مانند چمکتی ہوئی آنکھیں تھیں اور پنکھ پھڑ پھڑانے یا پھدکنے کی آوازیں آ رہی تھیں۔ ہیری کے ہاتھ میں ایک بڑا پنجرہ تھا جس میں ایک خوبصورت

سفید برف جیسا الّو موجود تھا۔ جو اپنے پروں کے نیچے اپنا سر چھپا کر گہری نیند سو رہا تھا۔ ہیری ہکلاتے ہوئے شکریہ ادا کرنے سے خود کو نہیں روک پایا تھا۔

''شکریہ ادا کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔'' ہیگر ڈ نے روکھے پن سے کہا۔ ''یہ امید مت کرو کہ تمہیں ڈرسلی خاندان سے بہت سارے تحفے ملیں گے۔ اب صرف 'الوینڈرز' کا کام باقی بچا ہے۔''

جادوئی چھڑی...... سچ تو یہ تھا کہ ہیری اس کیلئے بہت بے چین تھا۔ وہ آخری دکان کافی محدود اور خستہ حالت میں دکھائی دے رہی تھی۔ دروازے پر اکھڑے سنہرے الفاظ میں لکھا تھا۔

**'الوینڈرز: بہترین چھڑیوں کے اعلیٰ خالق (قائم شدہ: 382 قبل مسیح)'**

جب وہ اندر داخل ہوئے تو دکان کے اندرونی حصے میں کہیں ایک گھنٹی کے بجنے کی دھیمی سی آواز سنائی دی۔ یہ ایک چھوٹی سی تنگ جگہ تھی جس میں صرف ایک ٹوٹی ٹانگ والی کرسی کے سوائے اور کچھ نہیں تھا۔ جس پر بیٹھ کر ہیگر ڈ انتظار کرنے لگا۔ ہیری کو بہت عجیب لگ رہا تھا جیسے وہ کسی بہت کڑے قوانین والی لائبریری میں گھس گیا ہو۔ اس نے بہت سے نئے سوال ہضم کئے جو اس کے دماغ میں ابھی ابھی عود کر آئے تھے۔ اس کے بجائے اس نے ان ہزاروں سکڑے ہوئے صندوقچوں کو دیکھا جو بڑی نفاست اور قرینے سے چھت تک ایک دوسرے پر جمائے گئے تھے۔ نہ جانے کیوں اسے لگا گردن کے عقبی حصے میں کچھ چبھ رہا تھا۔ یہاں کی دھول اور چھائی ہوئی گہری خاموشی میں کوئی پراسرار جادو بھرا ہوا تھا۔

''شام بخیر......'' ایک دھیمی آواز آئی۔ ہیری اچھل پڑا۔ ہیگر ڈ بھی اچھلا ہوگا کیونکہ ایک تیز چرمراہٹ سی ہوئی اور وہ ٹوٹی کرسی سے لڑکھڑاتے ہوئے اُٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے سامنے ایک بوڑھا آدمی کھڑا تھا جس کی چوڑی، زرد آنکھیں اندھیرے میں چاند کی مانند چمک رہی تھیں۔

''ہیلو......'' ہیری نے عجیب طریقے سے کہا۔

''ارے ہاں!'' اس آدمی نے سرد لہجے میں کہا۔ ''ہاں...... ہاں! مجھے پورا یقین تھا کہ آپ سے بہت جلد ملاقات ہوگی مسٹر ہیری پوٹر!'' یہ کوئی سوال نہیں تھا۔ ''آپ کی آنکھیں بالکل آپ کی ماں جیسی ہیں، ابھی کل کی ہی بات لگتی ہے جب انہوں نے یہاں سے اپنی پہلی چھڑی خریدی تھی۔ سوا دس انچ لمبی، سرسراتی، بید کی لکڑی سے بنی ہوئی۔ جادوئی کلمات کی اثر انگیزی کیلئے نہایت عمدہ چھڑی تھی۔'' مسٹر الوینڈر ہیری کے قریب گئے۔ ہیری چاہ رہا تھا کہ وہ اپنی پلکیں جھپکائے۔ ان کی چاندی جیسی آنکھیں تھوڑی ڈراؤنی لگ رہی تھیں۔

''دوسری طرف ......تمہارے والد کو ماغون لکڑی کی چھڑی پسند آئی۔ گیارہ انچ لمبی، لچکدار، تھوڑی زیادہ طاقت ور اور تبدیلی ہیئت کیلئے بالکل موزوں۔ مگر میں نے کیا کہا، تمہارے والد کو یہ چھڑی پسند آئی؟ سچ تو یہ ہے کہ ہر چھڑی اپنا مالک خود منتخب کرتی ہے۔''

مسٹر الوینڈر اتنے قریب آ چکے تھے کہ ان کی ناک ہیری کی ناک سے لگ بھگ ٹکرا رہی تھی۔ ہیری کو ان کی کوہرے دار آنکھوں میں اپنا عکس منعکس ہوتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''یہاں پر کہیں......'' مسٹر الوینڈر نے اپنی سفید لمبی انگلی سے ہیری کے ماتھے کے گرتی برق جیسے نشان کو چھوا۔ ''مجھے یہ کہتے ہوئے افسوس ہے کہ میں نے وہ چھڑی بھی بیچی تھی جس نے یہ کام کیا ہے!'' ان کی آواز کافی دھیمی ہوگئی تھی۔ ''ساڑھے تیرہ انچ لمبی، سدابہار لکڑی کی بنی ہوئی، اس چھڑی میں کافی طاقت تھی بہت زیادہ طاقت تھی اور غلط ہاتھوں میں......اگر مجھے معلوم ہوتا کہ وہ چھڑی دُنیا میں کتنی تباہی مچائے گی......'' مسٹر الوینڈر نے اپنا سر ہلایا اور تبھی ان کی نظر ہیگر ڈ پر پڑی۔ ہیری نے ان کی ڈراؤنی آنکھیں ہٹتے ہی سکون کی سانس لی۔

''روبیس!......روبیس ہیگر ڈ! آپ سے دوبارہ مل کر بہت خوشی ہوئی......بلوط کی لکڑی والی، سولہ انچ لمبی، تھوڑی جھکی ہوئی خم دار چھڑی......ہے نا!'' وہ چہک کر بولے۔

''جی جناب! بالکل وہی......'' ہیگر ڈ نے مسکرا کر جواب دیا۔

''عمدہ چھڑی تھی مگر مجھے لگتا ہے کہ جب آپ کو سکول سے نکالا ہوگا تو انہوں نے وہ چھڑی توڑ دی ہوگی؟'' مسٹر الوینڈر نے تھوڑی کڑک آواز میں کہا۔

''جی ہاں انہوں نے اسے توڑ ڈالا تھا......'' ہیگر ڈ نے آہستگی سے جواب دیا۔ اس وقت وہ اپنے پاؤں آگے پیچھے کھسکا رہا تھا۔ ''مگر میرے پاس اب بھی اس کے ٹکڑے پڑے ہوئے ہیں۔''

''کہیں آپ ان کا استعمال تو نہیں کرتے ہیں روبیس؟'' الوینڈر نے کاٹ دار آواز میں پوچھا۔

''ارے نہیں جناب!'' ہیگر ڈ نے ہڑبڑا کر جواب دیا۔ ہیری نے دیکھا کہ یہ کہتے وقت اس نے اپنی گلابی چھتری کس کر پکڑ لی تھی۔

''پھر ٹھیک ہے۔'' مسٹر الوینڈر نے ہیگر ڈ کو چبھتی نگاہوں سے گھورتے ہوئے دیکھا۔ ''چلئے مسٹر ہیری پوٹر! اب مجھے دیکھنے دیں۔'' انہوں نے اپنی جیب سے ایک لمبا فیتہ نکالا جس پر چاندی جیسے نشانات بنے ہوئے تھے۔ ''آپ کی چھڑی والا ہاتھ کون سا ہے؟''

''مم......میں ہمیشہ دایاں ہاتھ استعمال کرتا ہوں۔'' ہیری گھبرا کر بولا۔

''اپنی بازو سامنے کی جانب پھیلایئے۔......ایسے!'' انہوں نے ہیری کا ناپ لیا، کندھے سے انگلیوں تک، پھر کلائی سے کہنی تک،

کندھے سے فرش تک، گھٹنے سے جانگھ تک اور سر کے چاروں طرف۔ ناپ لیتے ہوئے وہ بولے۔ ’الوینڈر کی ہر چھڑی میں ایک طاقتور مادے کا جوہر پوشیدہ ہوتا ہے۔ مسٹر پوٹر! ہم یک سنگھے کے بالوں، سیمرغ کی دم کے پروں اور ڈریگن کے دل کی رگوں کا استعمال کرتے ہیں۔ الوینڈر کی دو چھڑیاں ایک جیسی نہیں ہوتی ہیں۔ ٹھیک اسی طرح جس طرح دو یک سنگھے، ڈریگن یا سیمرغ بالکل ایک جیسے نہیں ہوتے۔ ظاہر ہے اسی وجہ سے کسی بھی دوسرے جادوگر کی چھڑی کو استعمال کرتے ہوئے آپ کو زیادہ افادیت نہیں میسر ہو پاتی۔‘‘

ہیری نے اچانک محسوس کیا کہ فیتہ جو اس کے نتھنوں کا ناپ لے رہا تھا، اپنے آپ ایسا کر رہا تھا۔ مسٹر الوینڈر شلف کے درمیان میں گھوم رہے تھے اور چھڑیوں کے صندوقچے نکال کر نیچے رکھتے جا رہے تھے۔

’’بس کافی ہیں۔‘‘ انہوں نے خود کلامی کی۔ اسی لمحے فیتہ گر مڑ ہو کر فرش پر گر گیا۔

’’تو مسٹر پوٹر ذرا اسے آزما کر دیکھئے۔ سرخ گابھا لکڑی اور ڈریگن کے دل کے ریشوں والی بہترین چھڑی۔ نو انچ لمبی، خوش شکل اور لچکدار، بس اسے ہاتھ میں پکڑیئے اور ہوا میں گھمایئے۔‘‘ وہ ہیری کی طرف منتظر نگاہوں سے دیکھنے لگے۔

ہیری نے چھڑی لی اور کسی قدر شرارتی مسکراہٹ کے ساتھ اس نے اسے ذرا سا ہی لہرایا تھا تبھی مسٹر الوینڈر نے فوراً جھٹکے سے اس کے ہاتھ سے چھڑی واپس چھین لی۔

’’میپل کی لکڑی کی بنی ہوئی، سیمرغ کے پنکھ والی، سات انچ لمبی، نہایت لچکیلی۔ ذرا اسے آزمایئے مسٹر پوٹر!‘‘

ہیری نے کوشش کی، لیکن اس نے ابھی چھڑی اوپر اُٹھائی ہی تھی کہ مسٹر الوینڈر نے جھپٹ کر وہ چھڑی بھی اس کے ہاتھ چھین لی۔ ’’نہیں نہیں...... یہ نہیں!‘‘

’’اب ذرا اسے دیکھئے! سیاہ آبنوس کی لکڑی کی بنی ہوئی، یک سنگھے کے بالوں والی، ساڑھے آٹھ انچ لمبی، لچکدار۔ چلئے چلئے اب اسے گھما کر دیکھئے۔‘‘

ہیری نے چھڑی گھمائی اور وہ ایک کے بعد ایک چھڑیاں گھماتا رہا۔ اسے بھی پتہ نہیں تھا کہ مسٹر الوینڈر کس چیز کا انتظار کر رہے تھے۔ ٹوٹی ہوئی ٹانگ والی کرسی پر چھڑیوں کا ڈھیر اونچا ہوتا جا رہا تھا جنہیں وہ گھما کر دیکھ چکا تھا لیکن مسٹر الوینڈر شلف سے جتنی زیادہ چھڑیاں نکال رہے تھے وہ اتنے ہی زیادہ خوش ہوتے جا رہے تھے۔

’’مشکل گاہک...... ایسا کیوں؟ کوئی بات نہیں، یہیں کہیں پوشیدہ ملاپ ہو ہی جائے گا۔ میرا خیال ہے کہ شاید یہ چھڑی...... ہاں کیوں نہیں...... غیر معمولی فطرتی ملاپ...... سیل فیون لکڑی سے بنی ہوئی، سیمرغ کے پنکھ والی، گیارہ انچ لمبی، خوش شکل اور لچکیلی۔‘‘

ہیری نے چھڑی ہاتھ میں لی۔ اسے پکڑتے ہی ہیری کو احساس ہوا جیسے اس کی انگلیاں گرم ہو گئی تھیں۔ اس نے چھڑی کو اپنے سر

کے اوپر اُٹھایا اور دھول بھری ہوا میں نیچے کی طرف جھٹکے سے لایا۔ چھڑی کے سرے سے کسی آتش بازی کی طرح سرخ اور سنہری چنگاری پھوٹی اور دیاروں پر روشنی ناچتی ہوئی دکھائی دی۔

’’شاباش! ہاں......سچ مچ......بہت عمدہ......مگر......مگر......عجیب بات ہے......بڑی عجیب بات......‘‘

انہوں نے ہیری سے چھڑی لے کر صندوقچے میں رکھی اور بھورے کاغذ میں لپیٹ دی۔ وہ ابھی تک بڑبڑا رہے تھے۔

’’عجیب بات ہے......عجیب بات ہے......‘‘

’’معاف کیجئے!‘‘ ہیری نے پوچھا۔ ’’مگر کیا عجیب ہے؟‘‘

مسٹر الوینڈر نے اپنی زرد آنکھوں سے ہیری کو گھورا۔

’’مجھے ہر وہ چھڑی یاد ہے جو میں نے فروخت کی ہے مسٹر پوٹر! ہر چھڑی...... بات یہ ہے کہ اس سیمرغ نے، جس کا پنکھ آپ کی چھڑی میں شامل ہے، ایک اور پنکھ دیا تھا......صرف ایک اور......عجیب بات یہ ہے کہ اس چھڑی نے خود آپ کو منتخب کیا ہے......جبکہ اسی کی جوڑی دار چھڑی نے...... ہاں! اسی کی جوڑی دار چھڑی نے آپ کو یہ 'نشان' دیا تھا......‘‘

ہیری نے بمشکل تھوک نگلا۔

’’ہاں!......ساڑھے تیرہ انچ لمبی، سدابہار لکڑی کی بنی ہوئی، عجیب بات ہے کہ دُنیا میں کیسے کیسے اتفاقات ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ دھیان رہے کہ ہر چھڑی اپنا مالک خود چنتی ہے...... مجھے لگتا ہے کہ آگے چل کر مستقبل میں آپ ضرور کوئی بے مثال کارنامہ انجام دیں گے مسٹر پوٹر!...... کیونکہ اس نے بھی **جس کا ہم نام نہیں لیتے**، بہت بڑے بڑے کارنامے انجام دیئے تھے...... بھیانک...... ڈراؤنے......ہاں مگر بڑے کارنامے!‘‘

ہیری کانپ کر رہ گیا۔ وہ یقین سے کہہ سکتا تھا کہ اسے مسٹر الوینڈر کوئی خاص پسند نہیں آئے تھے۔ اس نے سونے کے سات گلیونز دے کر چھڑی کی قیمت چکائی اور دکان سے باہر نکلتے وقت مسٹر الوینڈر نے جھک کر ان کو الوداع کیا۔

☆☆☆

جب ہیری اور ہیگرڈ جادوئی بازار سے واپس لوٹ رہے تھے تو شام پڑ چکی تھی۔ سورج ڈھل کر غروب ہونے کی تیاریاں کر رہا تھا۔ وہ لوگ دیوار سے ہوتے ہوئے کوڑے دان والے احاطے میں پہنچے اور پھر لیکی کالڈرن ریستوران میں آئے جو گاہکوں سے خالی ہو چکا تھا۔ وہ ریستوران سے باہر سڑک پر پہنچ گئے۔ جب وہ دونوں سڑک پر چل رہے تھے تو ہیری کچھ نہیں بولا۔ اس نے یہ بھی نہیں دیکھا کہ زمین دوز راستے میں بہت سارے لوگ تعجب سے ان کی طرف دیکھ رہے تھے کیونکہ ان کے پاس عجیب وغریب طرز کے پیکٹ تھے اور ہیری کی گود میں سفید الّو بے خبری سے سو رہا تھا۔ زمین دوز راستوں سے نکل کر وہ سیڑھیاں چڑھ کر پیڈنگٹن نامی ریلوے

سٹیشن پہنچ گئے۔ جب ہیگرڈ نے اس کے کندھے کو تھپتھپایا تب جا کر ہیری کو یہ احساس ہوا کہ وہ کہاں تھے۔

''تمہاری گاڑی نکلنے میں ابھی کچھ وقت باقی ہے کیوں نہ کچھ پیٹ پوجا کر لی جائے۔'' اس نے کہا۔ وہ ہیری کے لئے ایک بڑا ہیمبرگر خرید لایا اور وہ پلیٹ فارم کی کرسیوں پر بیٹھ کر کھانے لگے۔ ہیری نے چاروں طرف نگاہ ڈالی۔ نہ جانے کیوں سب کچھ عجیب لگ رہا تھا۔

''تم ٹھیک تو ہو ہیری؟......تم بہت خاموش بیٹھے ہوئے ہو؟'' ہیگرڈ نے پوچھا۔

ہیری کو قطعی یقین نہیں ہو پا رہا تھا کہ وہ اپنے جذبات کو الفاظ کا جامہ پہنا سکتا ہے۔ اس نے اپنی زندگی میں سب سے عمدہ اور یادگار سالگرہ منائی تھی......اور اس کے بعد بھی......وہ اپنا ہیمبرگر کترتا رہا تھا اور الفاظ ڈھونڈنے کی کوشش کر رہا تھا۔

''سبھی یہ سمجھتے ہیں......'' وہ بالآخر گہری سانس لے کر بولا۔ ''میں خاص ہوں۔ لیکی کالڈرن میں بیٹھے لوگ، پروفیسر کیورئیل، مسٹر اولیونڈر......مگر مجھے جادو کے بارے میں کچھ بھی نہیں معلوم ہے۔ وہ مجھ سے کسی بے مثال کارنامے کی انجام دہی کی امید کیسے باندھ سکتے ہیں؟ میں مشہور ہوں!......جبکہ مجھے تو یہ بھی نہیں یاد نہیں کہ میں کس لئے مشہور ہوں؟ میں نہیں جانتا کہ کیا ہوا تھا جب وال......معاف کرنا......میرا مطلب ہے کہ اس رات کو کیا ہوا تھا جب میرے ماں باپ جاں بحق ہو گئے تھے؟''

ہیگرڈ میز پر آگے جھکا، جنگلی ڈاڑھی اور بازوؤں کے پیچھے چھپے اس کے چہرے پر بہت ہمدردانہ مسکراہٹ بکھری ہوئی تھی۔

''فکر مت کرو ہیری! تم بہت جلدی سیکھ جاؤ گے۔ ہوگورٹ میں ہر کوئی ہمیشہ ابتدا سے ہی شروع کرتا ہے۔ تم بالکل ٹھیک ٹھاک رہو گے۔ بس جیسے ہو ویسے ہی بنے رہو۔ میں جانتا ہوں کہ یہ آسان نہیں ہے۔ قسمت نے تمہیں باقی لوگوں سے الگ کر دیا ہے اور یہ ہمیشہ مشکل ہوتا ہے۔ ہوگورٹ میں تمہیں بہت مزہ آئے گا۔ مجھے تو آیا تھا......اور سچ کہوں تو آج بھی آتا ہے۔''

ہیگرڈ نے ہیری کو ریل گاڑی میں بیٹھنے میں مدد دی، جو اسے واپس ڈرسلی خاندان کے پاس بھیج رہا تھا۔ ہیگرڈ نے اسے ایک لفافہ دیا۔ ''ہوگورٹ کے لئے تمہارے ٹکٹ! یکم ستمبر، کنگ کراس سٹیشن......تمہارے ٹکٹ پر سب لکھا ہے۔ ڈرسلی خاندان سے کسی بھی طرح کی پریشانی ہو تو اپنے الّو کے ساتھ مجھے ایک خط بھیج دینا۔ وہ مجھے خود ہی ڈھونڈ لے گا......جلد ہی دوبارہ ملاقات ہو گی۔'' ہیگرڈ نے اسے دھیمی مسکراہٹ کے ساتھ الوداع کیا۔

ریل گاڑی سٹیشن سے چل پڑی، ہیری ہیگرڈ کو تب تک دیکھنا چاہتا تھا جب تک وہ نظروں سے اوجھل نہیں ہو جاتا۔ وہ اپنی نشست سے اُٹھا اور کھڑکی پر آیا۔ ناک گڑا کر باہر دیکھنے لگا۔ مگر جیسے ہی اس پلکیں جھپکائیں ہیگرڈ پلیٹ فارم سے غائب ہو گیا تھا۔

☆☆☆

چھٹا باب

# پلیٹ فارم نمبر پونے دس کا سفر

ڈرسلی گھرانے میں ہیری کا آخری مہینہ مزے دار نہیں گزرا۔ یہ سچ تھا کہ ڈڈلی اب ہیری سے اتنا ڈرا ہوا تھا کہ وہ اس کمرے میں ہی نہیں رہتا تھا جس میں ہیری موجود ہوتا۔ آنٹی پٹونیہ اور انکل ورنن بھی اب ہیری کو اس کی الماری میں بند نہیں کرتے تھے۔ اسے کچھ کرنے کیلئے مجبور نہیں کرتے تھے اور اس پر چیخنا چلانا بھی چھوڑ دیا تھا۔ دراصل انہوں نے اب اس سے بات کرنا ہی بند کر دی تھی۔ ان کے دل میں دہشت بھی تھی اور غم وغصہ بھی۔ اس لئے وہ لوگ ایسا برتاؤ کرتے تھے جیسے جس کرسی پر ہیری بیٹھا ہوا ہو وہ سرے سے ہی خالی ہو۔ حالانکہ کئی معنوں میں ڈرسلی گھرانے کے رویئوں میں سدھار رونما ہوا تھا مگر تھوڑی ہی دنوں بعد ہیری کو اس عدم توجہی ماحول سے اکتاہٹ ہونے لگی تھی اور وہ اُکھڑا اُکھڑا سا رہنے لگا۔

ہیری زیادہ تر وقت اپنے کمرے میں ہی رہتا تھا اور اس کی نئی الو ہی اس کی اکلوتی ساتھی تھی۔ اس نے اس کا نام 'ہیڈوگ' رکھنے کا فیصلہ کیا تھا۔ اسے یہ نام 'جادوئی تاریخ' نامی کتاب میں ملا تھا۔ اس کی سکول کی کتابیں بہت دلچسپ تھیں۔ وہ اپنے بستر پر لیٹے لیٹے دیر رات تک انہیں پڑھتا رہتا تھا اور ہیڈوگ اپنی مرضی سے کھلی کھڑکی سے اندر باہر آتی جاتی رہتی تھی۔ ہیری کی قسمت اچھی تھی کہ آنٹی پٹونیہ نے اب یہاں پر صفائی کرنا بند کر دی تھی کیونکہ ہیڈوگ باہر سے مرے ہوئے چوہے اُٹھا لاتی تھی۔ ہر رات کو سونے سے پہلے ہیری ایک کام کرنا نہیں بھولتا تھا۔ وہ ایک چرمئی کاغذ کے ٹکڑے پر ایک اور دن کاٹ لیتا تھا۔ اس کاغذ پر یکم ستمبر تک کی تاریخیں لکھی ہوئی تھی۔

اگست کے آخری دن اس نے سوچا کہ اگلے دن کنگ کراس سٹیشن جانے کے بارے میں انکل ورنن سے بات کر لی جائے۔ اس لئے وہ نیچے ڈرائنگ روم میں آیا جہاں ڈرسلی افراد ٹیلی ویژن پر ایک کوئز پروگرام دیکھ رہے تھے۔ وہ تھوڑا سا کھانسا تاکہ ان لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ وہ وہاں پر موجود ہے۔ ڈڈلی اسے دیکھ کر چیخا اور کمرے سے باہر بھاگ گیا۔

''ار......انکل ورنن!'' اس نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ!'' انکل ورنن نے محض ہوں کر کے بتایا کہ وہ سن رہے ہیں۔

''مم...... مجھے کل...... ہوگورٹ جانے کیلئے...... کنگ کراس سٹیشن جانا ہے۔''

''ہونہہ!'' انکل ورنن ٹیلی ویژن پر نگاہیں جمائے ہنکارے۔

''آپ کو پریشانی نہ ہو تو کیا آپ مجھے وہاں تک چھوڑ سکتے ہیں؟'' ہیری نے کہا۔

''ہونہہ!'' انکل ورنن کی آواز پر ہیری نے مان لیا کہ اس کا مطلب ہاں ہی ہوسکتا ہے۔

''شکریہ!'' ہیری نے دھیمے سے کہا۔

وہ اوپر جانے والا تھا کہ اسی وقت اس کے کانوں میں انکل ورنن کی چڑ چڑی سی آواز سنائی دی۔

''ریل گاڑی سے بھی کوئی جادوگروں کے سکول میں جاتا ہے؟ بڑا عجیب طریقہ ہے۔ جادو کے قالین کیا اب پنکچر ہو گئے ہیں؟''

ہیری کچھ نہیں بولا۔

''ویسے یہ سکول ہے کہاں پر؟'' انکل ورنن نے کٹیلے لہجے میں پوچھا۔

''مجھے نہیں معلوم!'' ہیری نے جواب دیا اور اس طرف پہلی بار اس کا دھیان گیا تھا۔ اس نے اپنی جیب سے وہ ٹکٹ باہر نکل لیا جو ہیگرڈ نے اسے دیا تھا۔ ''مجھے کنگ کراس سٹیشن کے پلیٹ فارم نمبر پونے دس پر گیارہ بجے کی ریل گاڑی پکڑنا ہے۔''

اس کی آنٹی اور انکل نے عجیب سی نگاہوں سے اس کو گھورا۔

''کون سے پلیٹ فارم سے'' انکل ورنن نے لفظ چبا کر پوچھا۔

''پونے دس!'' ہیری نے مختصراً کہا۔

''بے وقوفی کی بات مت کرو۔'' انکل ورنن نے تنک کر کہا۔ ''پلیٹ فارم نمبر پونے دس کا کوئی وجود نہیں ہے۔''

''یہ میرے ٹکٹ پر لکھا ہے۔'' ہیری نے الجھنا مناسب نہیں سمجھا۔

''پاگل ہیں۔'' انکل ورنن نے ہنکارتے ہوئے کہا۔ ''وہ سب کے سب پورے پاگل ہیں۔ تم خود اپنی آنکھوں سے دیکھ لوگے۔ بس تھوڑا سا انتظار کرو۔ ٹھیک ہے! ہم تمہیں کنگ کراس سٹیشن تک لے جائیں گے۔ ہم لوگ ویسے بھی کل لندن جا رہے ہیں۔ ورنہ میں اتنا زحمت کبھی گوارا نہیں کرتا۔''

''آپ لوگ لندن کیوں جا رہے ہیں؟'' ہیری نے دوستانہ رویہ اپنانے کی کوشش کرتے ہوئے پوچھا۔

''ڈڈلی کو ہسپتال لے جانا ہے۔'' انکل ورنن نے غصے سے جواب دیا۔ ''جب تک اس کی وہ کم بخت دم نہیں ختم ہوگی تب تک وہ

سمیلٹنگ کیسے جا سکتا ہے؟''

☆☆☆

اگلی صبح ہیری پانچ بجے ہی اُٹھ گیا تھا۔ اسے اتنی بے چینی اور گھبراہٹ ہو رہی تھی کہ وہ دوبارہ نہیں سو پایا۔ وہ بستر سے اُٹھا اور اپنا دوسرا لباس پہننا کیونکہ وہ جادوگری کے کپڑے پہن کر ریلوے سٹیشن نہیں جانا چاہتا تھا۔ وہ ریل گاڑی میں کپڑے بدل لے گا۔ اس نے ایک بار پھر اپنی ہوگورٹ کی فہرست پر نظر ڈالی تا کہ یہ اطمینان کر لے کہ کہیں کوئی چیز باقی نہ رہ گئی ہو۔ اس کے بعد اس نے یہ دیکھا کہ ہیڈوگ کا پنجرہ تو ٹھیک طرح سے بند ہے۔ پھر وہ کمرے میں گھومتا ہوئے ڈرسلی گھرانے کے بیدار ہونے کا انتظار کرتا رہا۔ دو گھنٹے بعد ہیری کا بڑا اور بھاری بھر کم صندوق ڈرسلی کی کار میں رکھ دیا گیا۔ آنٹی پتونیہ نے ڈڈلی کو راضی کر لیا کہ وہ ہیری کے پاس بیٹھ جائے پھر وہ چل دیئے۔

ساڑھے دس بجے وہ لوگ کنگ کراس سٹیشن پر پہنچ گئے۔ انکل ورنن نے ہیری کو صندوق کو ٹرالی پر پٹخا اور اسے سٹیشن تک خود دھکیلتے ہوئے لے گئے۔ ہیری نے سوچا کہ اسے ان سے اتنے تعاون کی قطعی امید نہیں تھی لیکن اسی لمحے انکل ورنن یکدم رُک گئے۔ پلیٹ فارم ان کے سامنے تھے اور ان کے چہرے پر کٹیلی مسکان رقصاں تھی۔

''تو تمہاری منزل آ گئی لڑکے! یہ رہا پلیٹ فارم نمبر نو اور وہ رہا پلیٹ فارم نمبر دس...... تمہارا پلیٹ فارم کہیں ان کے بیچ میں ہونا چاہئے لیکن ایسا لگتا ہے کہ وہ اسے بنانا بھول گئے ہیں...... ہے نا!'' انکل ورنن کی استہزائیہ آواز ہیری کے کانوں میں گونج رہی تھی۔ ظاہر ہے، ان کی بات بالکل صحیح تھی۔ ایک پلیٹ فارم پر پلاسٹک کی بڑی تختی پر نو نمبر لکھا تھا اور اس کے اگلے پلیٹ فارم پر دس نمبر کی تختی دکھائی دے رہی تھی اور دونوں کے بیچ میں کچھ بھی نہیں تھا۔

''مجھے امید ہے کہ سکول میں یہ سال اچھا گزرے گا۔'' انکل ورنن نیا اور بھی زیادہ چبھتی ہوئی آواز میں کٹیلی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔ وہ ہیری کا کوئی جواب سنے بغیر ہی واپس لوٹ گئے تھے۔ ہیری نے مڑ کر دیکھا کہ ڈرسلی گھرانے کے افراد کار میں بیٹھ کر واپس جا رہے تھے۔ تینوں طنزیہ انداز میں ہنس رہے تھے۔ ہیری کا منہ سوکھنے لگا۔ اب وہ کیا کرے گا؟ ہیگرڈ کے باعث بہت سے لوگ عجیب نگاہوں سے اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔ اسے کسی سے پوچھنا ہی ہوگا۔

اس نے پاس سے گزرتے ہوئے ایک ریلوے گائیڈ کو روکا لیکن اس میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ پلیٹ فارم نمبر پونے دس کے بارے میں پوچھ سکتا۔ گائیڈ نے کبھی ہوگورٹ کا نام نہیں سنا تھا اور جب ہیری اسے یہ بھی نہیں بتا پایا کہ یہ سکول ملک کے کس حصے میں ہے تو وہ بھڑک گیا کیونکہ اسے ایسا لگا جیسے ہیری جان بوجھ کر احمق بننے کا ڈھونگ رچائے ہوئے ہے۔ پریشانی میں مبتلا ہیری نے اس سے گیارہ بجے جانے والی گاڑی کے بارے استفسار کیا تو گائیڈ نے کہا کہ گیارہ بجے کوئی ریل گاڑی سٹیشن سے نہیں جاتی۔ بالآخر گائیڈ

وہاں سے تیز قدموں سے چلا گیا۔ جاتے ہوئے وہ وقت برباد کرنے والوں کے بارے میں بڑبڑاتا جارہا تھا۔ ہیری اب بہت کوشش کررہا تھا کہ وہ نروس نہ ہو۔ پلیٹ فارم پر لگی بڑی گھڑی کے لحاظ سے ہوگورٹ جانے والی ریل گاڑی کے لئے اس کے پاس صرف دس منٹ کا وقت بچا تھا اور اسے ذرا بھی معلوم نہیں تھا کہ وہ پلیٹ فارم تک کیسے پہنچے؟ وہ سٹیشن کے بیچ میں بری طرح طرح پھنس گیا تھا۔ اس کے پاس ایک صندوق تھا جسے وہ اُٹھا نہیں سکتا تھا۔ جیب میں جادوگروں کے سکے بھرے ہوئے تھے اور ہاتھ میں ایک بڑا سا پنجرہ تھا جس میں الّو بند تھا۔ شاید ہیگرڈ اسے یہ بتانا بھول گیا کہ یہاں اسے کیا کرنا ہے؟ جیسے جادوئی بازار میں داخل ہونے کے لئے بائیں طرف کی تیسری اینٹ ٹھونکی گئی تھی تو راستہ بن گیا تھا۔ وہ سوچنے لگا کہ کیا وہ اپنی چھڑی نکالے اور پلیٹ فارم نمبر نو اور دس کے بیچ میں بنے ہوئے ستونوں سے ٹکرائے۔ ٹھیک اسی لمحے اس کے پیچھے سے کچھ لوگ گزرے اور ان کے درمیان ہونے والی گفتگو کے چند لفظ ہیری کے کانوں میں پڑے۔

''...... ماگلوؤں سے بھری اور کیا......''

ہیری یکدم گھوما۔ ایک گول مٹول عورت بولتی ہوئی جارہی تھی۔ وہ اپنے چار لڑکوں سے بات چیت کررہی تھی۔ جن کے بالوں کا رنگ انگاروں جیسا سرخ تھا۔ ان سبھی کی ٹرالیوں میں ہیری جیسے صندوق رکھے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ جسے وہ دھکیلتے ہوئے لے جارہے تھے۔ **اور ان کے پاس ایک الّو بھی تھا۔**

دھڑکتے ہوئے دل کے ساتھ ہیری نے اپنی ٹرالی کو دھکیلا اور ان کے تعاقب میں چل پڑا۔ وہ لوگ ایک جگہ رُک گئے۔ ہیری بھی وہاں پہنچ کر رُک گیا۔ اتنی قریب تاکہ وہ ان کی باتیں سن سکے۔

''اب کون سا پلیٹ فارم ہے؟'' بچوں نے اپنی ماں سے پوچھا۔

''پونے دس!'' ایک چھوٹی لڑکی نے سریلی آواز میں کہا۔ اس لڑکی کے بال بھی سرخ تھے اور وہ اپنی ماں کی انگلی پکڑے ہوئے تھی۔ ''ممی! میں کیوں نہیں جاسکتی......؟''

''تم ابھی اتنی بڑی نہیں ہو جینی! اب چپ ہو جاؤ۔ ٹھیک ہے پرسی! پہلے تم جاؤ۔''

سب سے بڑا دکھائی دینے والا لڑکا پلیٹ فارم نمبر نو اور دس کے بیچ کی طرف بڑھا، ہیری نے اسے پر اپنی نظریں جمالیں۔ وہ پوری طرح چوکنا تھا کہ کہیں اس کی پلکیں نہ جھپک جائیں کیونکہ وہ اس لمحے میں بالکل سستی کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہتا تھا۔ لیکن جیسے ہی وہ لڑکا دونوں پلیٹ فارموں کے بیچ میں پہنچا۔ ہیری کے سامنے اچانک سیاحوں کا بڑا جتھا آ گیا اور جب وہ یہ ہجوم چھٹ گیا تو وہ لڑکا غائب ہو چکا تھا۔

''فریڈاب تم جاؤ!'' گول مٹول عورت نے ایک لڑکے سے کہا۔

''میں فریڈ نہیں، جارج ہوں ممی!'' لڑکے نے جلدی سے کہا۔'' آپ بھی ممی، آپ کو ہماری ماں کہلانے کا کوئی حق نہیں ہے۔ آپ کو تو یہ بھی پتہ نہیں چلتا کہ میں جارج ہوں۔''

''معاف کرنا جارج ڈیئر!'' وہ شفقت بھرے انداز میں بولی۔

''میں تو مذاق کرر ہا تھا فریڈ میں ہی ہوں۔'' لڑکے نے ہنس کر کہا اور وہ چل پڑا۔ اس کے دوسرے بھائی نے عقب سے جلدی کرنے کیلئے کہا۔ ہیری کو تب معلوم ہوا کہ دونوں کی شکلیں بالکل ایک جیسی تھیں۔ وہ دونوں جڑواں بھائی تھے۔ فریڈ نے سچ مچ جلدی ہی دکھائی کیونکہ ایک سیکنڈ بعد ہی وہ غائب ہو گیا تھا لیکن اس نے ایسا کس طرح کر لیا تھا؟

اب تیسرا بھائی پتھریلے ستون کی طرف تیز رفتاری سے جا رہا تھا۔ وہ لگ بھگ اسی جگہ پہنچ گیا جہاں پہلے لڑکے پہنچے تھے، اور تبھی یکدم...... اچانک وہ وہاں دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

اب کوئی راستہ نہیں تھا، ہیری کو ان لوگوں سے پوچھنا ہی پڑے گا۔

''معاف کیجئے!'' ہیری نے گول مٹول عورت سے پوچھا۔

''ہیلوڈیئر!'' اس نے مسکرا کر ہیری کی طرف دیکھا۔'' پہلی بار ہوگورٹ جا رہے ہو؟ میرا 'رون' بھی پہلی بار جا رہا ہے۔''

اس نے اپنے آخری اور سب سے چھوٹے بیٹے کی طرف اشارہ کیا۔ وہ لمبا، دبلا اور چٹاخوں سے بھرے گالوں والا کچھ عجیب سا دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے ہاتھ پیر بڑے تھے اور ناک لمبی تھی۔

''ہاں!'' ہیری نے کہا۔'' بات یہ ہے کہ...... میں نہیں جانتا کہ کس طرح......''

''پلیٹ فارم پر کس طرح پہنچا جاتا ہے؟'' گول مٹول عورت نے مسکرا کر کہا۔ ہیری نے اثبات میں سر ہلا دیا تو وہ شفقت بھرے انداز میں بولی۔'' فکر مت کرو۔ تمہیں صرف اتنا کرنا ہے کہ پلیٹ فارم نمبر نو اور دس کے درمیان کے پتھریلے ستون تک سیدھے چلنا چاہئے۔ کہیں بھی مت رُکنا اور یہ سوچ کر مت گھبرانا کہ تم اس سے ٹکرا جاؤ گے۔ یہ بہت اہم بات ہے۔ اگر تمہیں ڈر لگ رہا ہو تو بہتر ہو گا کہ تم دوڑ لگا کر یہ کام کرو۔ اب جاؤ...... رون سے پہلے اندر جاؤ۔''

''اچھا ٹھیک ہے۔'' ہیری نے کہا۔ اس نے اپنی ٹرالی گھمائی اور پتھریلے ستون کی طرف گھور کر دیکھا۔ یہ بہت ٹھوس دکھائی دے رہا تھا۔ ہیری اس کی طرف چلنے لگا۔ پلیٹ فارم نمبر نو اور دس پر آنے جانے والے لوگ اسے دھکیلتے ہوئے نکل رہے تھے۔ ہیری زیادہ تیز چلنے لگا۔ وہ سیدھا پتھریلے ستون سے ٹکرانے والا تھا اور اگر وہ گر گیا تو مشکل میں پڑ جائے گا۔ اپنی ٹرالی پر آگے جھکتے ہوئے وہ

سرپٹ بھاگنے لگا۔ پتھریلا ستون پاس آتا جا رہا تھا۔ وہ رُک نہیں پائے گا۔ ٹرالی اب اس کے بس سے باہر ہو چکی تھی۔ وہ ایک صرف ایک فٹ دور تھا۔ اس نے اپنی آنکھیں بند کر لیں اور ٹکرانے کیلئے پوری طرح تیار ہو گیا۔

لیکن وہ کسی چیز سے نہیں ٹکرایا...... وہ دوڑتا ہی رہا...... اس نے اپنی آنکھیں کھولیں۔

بھاپ والا ایک سرخ رنگ کا انجن اس کے سامنے کھڑا تھا۔ پلیٹ فارم لوگوں کے ساتھ کھچا کھچ بھرا پڑا تھا۔ اوپر ایک سرخ رنگ کی تختی لٹک رہی تھی جس پر 'پلیٹ فارم نمبر پونے دس' کے الفاظ چمک رہے تھے۔ انجن کے سامنے ایک طرف بڑی تختی لٹکی ہوئی دکھائی دے رہی تھا جس پر 'ہوگورٹ ایکسپریس۔ گیارہ بجے۔' کے الفاظ درج تھے۔ ہیری نے مڑ کر عقب میں دیکھا تو اسے وہی پتھریلا ستون دکھائی دیا جو پلیٹ فارم نمبر نو اور دس کے بیچ میں واقع تھا۔ البتہ اس میں لوہے کی بنی ہوئی راہداری دکھائی دے رہی تھی۔

انجن سے نکلتا ہوا دھواں پلیٹ فارم پر گفتگو کرتے ہوئے لوگوں کے ہجوم کے سروں سے کچھ اوپر تیرتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ بہت سی رنگ برنگی بلیاں کھڑی ہوئے لوگوں کے پیروں کے بیچ سے نکل رہی تھیں۔ ہجوم کے شور اور بھاری صندوقوں کے زمین پر گھسیٹنے کی آوازوں کے اوپر الوؤں کی چڑ چڑی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ جیسے وہ بھی آپس میں محو گفتگو ہوں۔

انجن کے ساتھ والے کچھ ڈبے پہلے ہی پوری طرح بھر چکے تھے۔ کچھ بچے کھڑکی کے باہر لٹک کر اپنے والدین اور رشتہ داروں سے باتیں کر رہے تھے۔ تو کچھ نشستوں کیلئے آپس میں جھگڑ رہے تھے۔ کسی خالی نشست کی تلاش میں ہیری اپنی ٹرالی کو پلیٹ فارم پر دھکیلنے لگا۔ وہ ایک گول چہرے والے لڑکے کے پاس سے گزرا جو کہہ رہا تھا۔ ''دیکھو! میرا امینڈک پھر گم ہو گیا ہے۔''

''کیا کرتے ہو 'نیول'!'' اس نے بوڑھی عورت کو آہ بھرتے ہوئے سنا۔

کچھ لوگ گھنگھریالے بالوں والے ایک لڑکے کو گھیرے کھڑے تھے۔

''ہمیں بھی دکھاؤ!...... لی...... چلو دکھاؤ۔'' لڑکے نے اس ڈبے کا ڈھکن کھول دیا جسے وہ ہاتھ میں پکڑے کھڑا تھا۔ جب اندر بند جانور کا بالوں بھرا لمبا پیر ہی باہر نکلا تو چاروں طرف کھڑے لوگ چیخنے لگے۔

ہیری بھیڑ کو چیرتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ جب تک اسے ریل گاڑی کے آخری سرے پر ایک خالی ڈبہ نہیں مل گیا۔ سب سے پہلے اس نے ہیڈوگ کو اندر رکھا اور پھر اپنے صندوق کو ڈبے کے دروازے کی طرف دھکیلا۔ اس نے اسے پائیدان کے اوپر اُٹھانے کی کوشش کی مگر ایک سرا اُٹھانا بھی اسے بھاری پڑ رہا تھا۔ دو بار اس نے اپنے پیروں پر صندوق گرا لیا اور وہ درد کے مارے بلبلا اُٹھا۔

''مدد چاہیئے؟'' یہ پوچھنے والا وہی سرخ بالوں والے جڑواں بھائیوں میں سے ایک تھا۔

''ہاں! براہ کرام......'' ہیری نے ہانپتے ہوئے کہا۔

''ارے فریڈ! یہاں آؤ اور مدد کرو۔'' وہ چیخا۔ جڑواں بھائیوں کی مدد سے ہیری کا بھاری صندوق آخرکار ڈبے کے ایک کونے میں صحیح سلامت پہنچ گیا۔

''شکریہ!'' ہیری نے کہا اور اپنے پسینے سے لتھڑے ہوئے بالوں کو آنکھوں سے پیچھے ہٹایا۔

''یہ کیا ہے؟'' جڑواں بھائیوں میں سے ایک نے اچانک ہیری کے ماتھے پر برق جیسے نشان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''اف خدایا!'' دوسرے بھائی نے چونک کر کہا۔ ''کہیں تم......؟''

''وہی ہے۔'' پہلے بھائی نے یقینی انداز میں کہا۔ ''ہے نا!''

''کیا......؟'' ہیری کے پلے ان کا ایک لفظ بھی نہیں پڑ رہا تھا۔

''ہیری پوٹر!......'' دونوں جڑواں بھائی ایک ساتھ بول اُٹھے۔

''اچھا......وہ......میرا مطلب ہے......ہاں......میں ہی ہوں۔'' ہیری نے کہا۔

دونوں بھائی اپنا پھاڑے حیرت بھری نظروں سے اسے دیکھتے رہے اور ہیری کو لگا کہ اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا تبھی ریل گاڑی کے کھلے دروازے سے ایک آواز تیرتی ہوئی اندر آئی۔ جسے سن کر ہیری کو فرحت کا احساس ہوا۔

''فریڈ......جارج......تم لوگ یہاں کیا کر رہے ہو؟''

''آ رہے ہیں ممی!'' ہیری پر ایک اور نظر ڈالنے کے بعد جڑواں بھائی اس ڈبے میں سے باہر کود پڑے۔ ہیری کھڑکی کے پاس بیٹھ گیا جہاں وہ آدھا چھپا ہوا تھا۔ وہاں سے وہ پلیٹ فارم پر کھڑے سرخ بالوں والے خاندان کو دیکھ سکتا تھا اور ان کی باتیں سن سکتا تھا۔ ان کی ماں نے اپنا رومال باہر نکال لیا تھا۔

''رون! تمہاری ناک پر کچھ لگا ہے۔'' سب سے چھوٹے بچے نے بچ کر نکلنے کی بہت کوشش کی مگر اس کی ماں نے اسے دبوچ ہی لیا اور اس کی ناک کے سرے کو رگڑنے لگی۔

''ممی! اب چھوڑ و بھی!'' اس نے دھکا دیتے ہوئے خود کو گرفت سے چھڑایا۔

''کیا چھوٹے بچے رونی کے ناک پر ناک لگا تھا......؟'' جڑواں بھائیوں میں سے ایک نے چھوٹے بھائی کو چھیڑتے ہوئے کہا۔ وہ چڑ چڑا سا دکھائی دے رہا تھا۔

''خاموش رہو!'' رون نے چیخ کر کہا۔

''پرسی کہاں ہے؟'' ان کی ماں نے پوچھا۔

''ادھر ہی آ رہا ہے۔'' ایک نے جواب دیا۔

سب سے بڑا لڑکا لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا انہیں کی طرف آ رہا تھا۔ وہ اپنے کپڑے بدل کر ہوگورٹ کا لہرانے والا چوغہ پہنچ چکا تھا۔ ہیری نے دیکھ کہ اس کے سینے پر چاندی کا چمکتا ہوا بیج لگا ہوا تھا۔ جس پر P کا حرف لکھا ہوا نظر آ رہا تھا۔

''زیادہ دیر نہیں رُک سکتا ممی!'' اس نے کہا۔ ''میں آگے والے ڈبے میں ہوں، مانیٹرز کیلئے دو کمپارٹمنٹ پہلے سے محفوظ ہوتے ہیں۔''

''اچھا تو تم پریفکٹ (مانیٹر) ہو پرسی؟'' ایک جڑواں نے حیرت کا مظاہرہ کرتے ہوئے پرسی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''تمہیں اس بارے میں کچھ تو بتانا چاہئے تھا۔ ہمیں تو یہ پتہ ہی نہیں تھا۔''

''چھوڑو بھی! مجھے یاد آ رہا ہے کہ اس نے اس بارے میں کچھ کہا تھا!'' دوسرے جڑواں بھائی نے کہا۔ ''ایک بار......''

''یا دو بار......''

''ایک منٹ......''

''ساری گرمیوں بھر......''

''خاموش ہو جاؤ!'' پرسی نے سخت لہجے میں کہا۔

''ویسے پرسی کو کیا نئے کپڑے ملے ہیں؟'' ایک جڑواں بھائی نے کہا۔

''کیونکہ وہ مانٹیر ہے۔'' ان کی ماں نے لاڈ بھرے انداز سے کہا۔ ''ٹھیک ہے بچوں! تمہارا یہ سال اچھا گزرے۔ وہاں پہنچتے ہی مجھے الّو بھیج دینا۔'' انہوں نے پرسی کا رخسار چوما اور وہ چلا گیا۔ پھر وہ جڑواں بھائیوں کی طرف پلٹیں۔

''اور تم دونوں......اس سال......ذرا ڈھنگ سے رہنا۔ اور مجھے ایک بھی الّو ملا کہ تم لوگوں نے......تم لوگوں نے ٹوائلٹ اُڑا دیا ہے یا......''

''ٹوائلٹ اُڑا دیا ہے؟ مگر ممی! ہم نے تو آج تک کبھی کوئی ٹوائلٹ نہیں اُڑایا۔''

''ویسے یہ خیال عمدہ ہے، ممی آپ کا بے حد شکریہ!'' دوسرا جلدی سے بولا۔

''یہ مذاق کی بات نہیں ہے سمجھے......اور سنو 'رون' کا اچھی طرح خیال رکھنا۔''

''آپ فکر مت کیجئے ننھے منے رونی ہمارے ساتھ محفوظ رہے گا۔''

''بکواس مت کرو۔'' رون نے دوبارہ کہا۔ وہ ابھی سے جڑواں بھائیوں جتنا لمبا ہو چکا تھا اور اس کی ناک اس جگہ پر اب بھی

گلابی ہورہی تھی جہاں اس کی ماں نے رگڑا تھا۔

''اچھا ممی! ذرا سوچو تو سہی! اندازہ لگاؤ کہ ہمیں کچھ دیر پہلے ریل گاڑی میں کون ملا تھا؟''

ہیری فوراً پیچھے کی طرف ہٹ گیا تاکہ وہ اسے باہر جھانکتا ہوئے نہ دیکھ لیں۔

''آپ جانتی ہیں وہ کالے بالوں والا لڑکا کون تھا جو ہمارے پاس سٹیشن پر کھڑا تھا؟...... جانتی وہ ہے؟'' دوسرا بھائی جلدی سے بولا۔

''کون ہے؟'' گول مٹول عورت نے انکار میں رہلایا۔

''ہیری پوٹر!''

''اچھا ممی! میں ڈبے میں چڑھ کر اسے دیکھ لو ممی...... پلیز!'' ہیری کو چھوٹی لڑکی کی آواز سنائی دی۔ جسے گول مٹول عورت نے جینی کہہ کر مخاطب کیا تھا۔

''تم نے اسے پہلے ہی دیکھ لیا ہے جینی! اور وہ بے چارہ کوئی ایسی چیز نہیں ہے جسے تم چڑیا گھر کے جانوروں کی طرح گھورتے رہو۔ کیا واقعی وہی تھا فریڈ؟ تم نے کیسے پہچانا؟''

''ہم نے اس سے پوچھا تھا اس کا نشان دیکھ کر...... نشان سچ مچ وہاں پر ہے۔ بالکل برق گرنے کی صورت جیسا۔'' فریڈ نے سنجیدگی سے جواب دیا۔

''بے چارا بچہ...... کوئی حیرانی کی بات نہیں کہ وہ اکیلا تھا۔ مجھے بڑی حیرت ہورہی تھی کہ اس نے کتنی معصومیت اور شائستگی کے ساتھ مجھ سے راستہ پوچھا، پلیٹ فارم تک کیسے پہنچا جائے؟''

''یہ سب چھوڑو! کیا آپ کو لگتا ہے اسے یاد ہوگا کہ **تم جانتے ہو کون**؟ کیسا دکھائی دیتا تھا۔''

''میں تمہیں خبردار کرتی ہوں۔'' ان کی ماں اچانک بہت گمبھیر ہوگئی۔ ''تم اسے یہ نہیں پوچھو گے فریڈ...... بالکل نہیں! یہ پوچھنے کی ہمت مت کرنا۔ اسے سکول کے پہلے دن یہ بات یاد دلانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔''

''ٹھیک ہے ممی! فکرمندی میں اپنے بال سفید مت کرو۔'' ایک جڑواں بھائی نے کہا۔

اسی لمحے سیٹی کی آواز سنائی دی۔

''چلو جلدی کرو!'' ان کی ماں نے جلدی سے کہا اور تینوں لڑکے لپک کر ریل گاڑی کے ایک ڈبے میں سوار ہوگئے۔ پھر وہ کھڑکی سے باہر جھانکنے لگا تاکہ ان کی ماں انہیں چوم کر الوداع کہہ سکے۔ ان کی چھوٹی بہن نے رونا شروع کر دیا تھا۔

''روؤمت جینی! ہم تمہیں ڈھیر سارے الّو بھیجیں گے۔''

''ہم تمہیں ہوگورٹ کی ٹوائلٹ کی کرسی بھی بھیجیں گے۔''

''جارج!!!''

''مذاق کر رہا تھا ممی!'' وہ زور سے ہنسا۔

ریل گاڑی اب رینگنے لگی۔ ہیری نے دیکھا کہ بچوں کی ماں ہاتھ ہلا رہی تھی اور ان کی بہن آدھی ہنستی ہوئی، آدھی روتی ہوئی ریل گاڑی کے ساتھ ساتھ بھاگنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن پھر ریل گاڑی اتنی تیز ہوگئی کہ وہ پیچھے رہ گئی اور رُک کر اپنا ہاتھ ہلانے لگی۔ جب ریل گاڑی ایک موڑ پر مڑی تو ہیری کو لڑکی اور اس کی ماں دکھائی دینا بند ہوگئیں۔ کھڑکی کے پاس سے گھر دھڑا دھڑ گزرتے جا رہے تھے۔ ہیری کا دل خوشی کے مارے بلیوں اچھل رہا تھا۔ وہ نہیں جانتا تھا کہ جس جگہ وہ جا رہا تھا وہ کیسی ہوگی؟ لیکن یہ تو طے تھا کہ وہ جگہ اس سے تو بہتر ہی ہوگی جسے وہ پیچھے چھوڑ کر جا رہا تھا۔ ڈبے کا دروازہ کھلا اور سرخ بالوں والا سب سے چھوٹا لڑکا اندر چلا آیا۔

''یہاں کوئی بیٹھا تو نہیں ہے؟'' اس نے ہیری کے سامنے والی نشست کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ''باقی سب ڈبوں میں کوئی نشست خالی نہیں ہے۔''

ہیری نے اپنا سر ہلایا اور لڑکا وہاں بیٹھ گیا۔ اس نے ہیری کی طرف دیکھا اور جلدی سے کھڑکی کے باہر دیکھنے لگا۔ وہ یہ دکھانا چاہتا تھا کہ اس نے ہیری کی طرف دیکھا ہی نہیں تھا۔ ہیری نے دیکھا کہ اس کی ناک پر اب بھی ایک سیاہ نشان لگا ہوا تھا۔

''ارے رون!'' جڑواں بھائی وہاں واپس آ گئے تھے۔ ''سنو! ہم لوگ گاڑی کے درمیانی حصے والے ڈبے میں جا رہے ہیں۔ وہاں لی جورڈن کے پاس ایک بہت بڑا مکڑا ہے۔''

''ٹھیک ہے۔'' رون نے بڑبڑا کر جواب دیا۔

''ہیری!'' دوسرے جڑواں بھائی نے کہا۔ ''معاف کرنا ہم نے تمہیں اپنا تعارف تو کرایا ہی نہیں۔ فریڈ اور جارج ویزلی، اور یہ رون ہے ہمارا بھائی۔ اچھا تو بعد میں ملتے ہیں۔''

''ٹھیک ہے!'' ہیری اور رون نے جواب دیا۔ جڑواں بھائی جاتے ہوئے اپنے پیچھے ڈبے کا دروازہ بند کر گئے تھے۔

''کیا تم سچ مچ ہیری پوٹر ہو؟'' رون کے منہ سے لاشعوری انداز میں نکل گیا۔

ہیری نے محض سر ہلایا۔

''اچھا! میں تو سوچ رہا تھا کہ فریڈ اور جارج مذاق کر رہے تھے۔'' رون نے کہا۔ ''اور کیا سچ مچ تمہارے سر پر یعنی کہ......'' اس

نے رک کر ہیری کے ماتھے کی طرف اشارہ کیا۔ ہیری نے اپنے بالوں کی لٹ پیچھے کھسکائی تا کہ وہ اپنا برق جیسا نشان دکھا سکے۔ رون بس گھورتا رہا۔

''تو یہیں پر تم جانتے ہو کون؟ نے......''

''ہاں!'' ہیری نے کہا۔''مگر مجھے کچھ بھی یاد نہیں!''

''کچھ بھی نہیں......'' رون نے بڑے اشتیاق سے پوچھا اور اس کے چہرے عجیب سا تاسف پھیل گیا۔

''بس مجھے بہت ساری سبز روشنیاں یاد ہیں اور کچھ نہیں!'' ہیری نے بتایا۔

''اچھا!'' رون نے کہا۔ وہ بیٹھے بیٹھے کچھ منٹوں تک ہیری کو گھورتا رہا، پھر اسے جیسے اچانک سمجھ آ گیا کہ وہ کیا کر رہا ہے؟ اور اس نے اپنی گردن گھمائی اور کھڑکی کے باہر دیکھنے کی کوشش کرنے لگا۔

''کیا تمہارے خاندان میں سبھی جادوگر ہیں؟'' ہیری نے سوال کیا۔ ہیری کو رون اتنا دلچسپ لگ رہا تھا جتنی کہ رون کیلئے ہیری کی شخصیت دلچسپ تھی۔

''ہاں! مجھے ایسا ہی لگتا ہے۔'' رون نے چونک کر جواب دیا۔''جہاں تک میرا خیال ہے کہ ممی کا دور کے رشتے کا ایک کزن ہے جو اکاؤنٹنٹ ہے، پھر ہم لوگ اس کے بارے میں کبھی بات نہیں کرتے۔''

''تو اس کا مطلب ہے کہ تمہیں پہلے سے بہت سا جادو آتا ہوگا؟'' ہیری نے پوچھا۔

ظاہر تھا کہ ویزلی خاندان ان پرانے جادوگر خاندانوں میں سے ایک تھا، جس کے بارے میں جادوئی بازار میں وہ زرد صورت لڑکا باتیں کر رہا تھا۔

''میں نے سنا ہے تمہیں ماگلوؤں کے ساتھ رہنے کیلئے بھیج دیا گیا تھا۔ وہ لوگ کیسے ہوتے ہیں؟'' رون نے سادگی سے پوچھا۔

''بہت برے......مگر سبھی نہیں! میرے انکل اور آنٹی اور کزن بہت برے ہیں۔ کاش میرے تین جادوگر بھائی ہوتے۔'' ہیری نے آہ بھرتے ہوئے کہا۔

''پانچ!'' رون نے جلدی سے تصحیح کی۔ کسی وجہ سے وہ اُداس دکھائی دے رہا تھا۔''ہمارے خاندان میں سے ہوگورٹ جانے والوں میں، میں چھٹا فرد ہوں۔ تم کہہ سکتے ہو کہ مجھے بہت کچھ کر کے دکھانا ہوگا! بل اور چارلی پہلے ہی ہوگورٹ سے نکل چکے ہیں۔ بل ہیڈ بوائے تھا اور چارلی کیوڈچ ٹیم کا کپتان رہا تھا اور اب پرسی مانیٹر بن گیا ہے۔ فریڈ اور جارج بہت شرارتیں کرتے ہیں لیکن ان کے سچ مچ اچھے نمبر آتے ہیں اور سب سوچتے ہیں کہ وہ بہت اچھے مسخرے ہیں۔ سب مجھ سے بھی اسی قسم کی توقع رکھتے ہیں کہ میں اپنے باقی

بھائیوں کی طرح اچھے کام کروں، اگر میں ایسا کرتا ہوں تو یہ کوئی بہت بڑی بات نہیں ہوگی کیونکہ وہ پہلے ہی یہ سب کام کر چکے ہیں اور ہاں...... پانچ بڑے بھائی ہونے کی وجہ سے مجھے کوئی بھی چیز نئی نہیں ملتی، میرے پاس بل کے پرانے کپڑے ہیں، چارلی کی پرانی چھڑی اور پرسی کا پرانا چوہا ہے۔''

رون نے اپنی جیکٹ کے اندر ہاتھ ڈالا اور ایک موٹا بھورے رنگ کا چوہا نکالا جو سو رہا تھا۔

''اس کا نام 'سکے برز' ہے اور یہ کسی کام کا نہیں ہے ہمیشہ سوتا ہی رہتا ہے۔ مانیٹر بننے کے بعد ڈیڈی نے پرسی کو ایک الّو لے کر دیا ہے، لیکن ان لوگوں کے پاس اتنے پیسے...... میرا مطلب ہے کہ مجھے الّو کے بجائے سکے برز مل گیا......''

رون کے کان گلابی ہو گئے۔ اسے لگ رہا تھا کہ وہ کچھ زیادہ ہی بول گیا کیونکہ وہ ایک بار پھر کھڑکی کے باہر دیکھنے لگا۔ ہیری کو یہ سمجھ میں نہیں آ پایا کہ الّو خریدنے کیلئے پیسے نہ ہونے میں شرمندگی والی کون سی بات ہے؟ ایک مہینے پہلے تک اس کے پاس بھی تو کبھی پیسے نہیں رہتے تھے اور اس نے رون کو یہ بتا دیا۔ اس نے یہ بھی بتایا کہ اسے ڈڈلی کے پرانے کپڑے پہننے پڑتے تھے اور اسے کبھی بھی اپنی سالگرہ پر ڈھنگ کے تحفے تک نہیں ملتے تھے۔ اس سے رون ایک بار پھر خوش نظر آنے لگا۔

''......اور جب تک ہیگر ڈ نے مجھے نہیں بتایا، تب تک مجھے یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ میں ایک جادوگر ہوں اور میں اپنے ممی ڈیڈی یا والڈی موٹ کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتا تھا......''

رون نے گھبرا کر سانس روک لی تھی۔

''کیا ہوا؟'' ہیری نے پوچھا۔

''تم نے ......تم نے ...... **تم جانتے ہو کون؟** کا نام لے لیا۔'' رون نے تیزی سے کہا۔ اس کی آواز بتا رہی تھی کہ اسے سخت دھچکا پہنچا تھا اور وہ دہشت زدہ دکھائی دے رہا تھا۔ ''جہاں تک میرا خیال تھا، کم از کم تمہیں اس کا نام نہیں لینا چاہئے تھا......''

''نام لے کر میں یہ ثابت نہیں کرنا چاہتا کہ میں بڑا بہادر ہوں۔'' ہیری نے جلدی سے کہا۔ ''مجھے یہ معلوم ہی نہیں تھا کہ ایسا نہیں کرنا چاہئے۔ دیکھو! میں یہی تو کہہ رہا تھا۔ مجھے بہت ساری باتیں سیکھنا ہیں...... میں شرط لگا سکتا ہوں......'' وہ جذباتیت کا شکار دکھائی دینے لگا۔ اس کے لبوں پر وہ بات مچلنے لگی جس کے باعث وہ گذشتہ ایک مہینے سے پریشان دکھائی دے رہا تھا۔ ''میں شرط لگا سکتا ہوں کہ میں اپنی جماعت میں سب سے نالائق ترین طالب علم ثابت ہوں گا۔''

''نہیں! ایسا نہیں ہوگا۔ ڈھیر سارے بچے ماگل خاندانوں سے آتے ہیں اور وہ جلد ہی سب کچھ سیکھ لیتے ہیں۔'' رون نے اس کی پریشانی بھانپ کر کہا۔

جب وہ باتیں کررہے تھے تو ریل گاڑی لندن شہر سے باہر نکل کر مضافات میں پہنچ چکی تھی۔ان کی نگاہوں کے سامنے سے گائے بھیڑوں کے ریوڑ اور کھیتوں کے سلسلے تیزی سے پیچھے بھاگتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔وہ لوگ کچھ دیر تک خاموش رہے اور سرپٹ بھاگتے ہوئے کھیتوں اور مویشیوں کے باڑوں کو دیکھتے رہے۔ساڑھے بارہ بجے کے قریب کمپارٹمنٹ کے باہر والی راہداری میں کھڑکھڑاتی ہوئی آواز سنائی دی۔ایک خاتون جس کے رخساروں پر ڈمپل پڑے ہوئے تھے اس نے ان کے کمپارٹمنٹ کا دروازہ کھولا اور مسکراتے ہوئے پوچھا۔

''ٹرالی میں سے کچھ چاہئے لڑکو!''

ہیری نے صبح سے ناشتہ نہیں کیا تھا اس لئے وہ اچھل کر کھڑا ہو گیا۔لیکن رون کے کان ایک بار پھر گلابی ہو گئے تھے اس نے دھیمی آواز میں بتایا کہ اس کے پاس سینڈوچ رکھے ہوئے ہیں۔ ہیری دروازے کے باہر راہداری میں پہنچ گیا۔جب وہ ڈرسلی گھرانے کے ساتھ رہتا تھا تو اس کے پاس کبھی مٹھائی خریدنے کیلئے پیسے نہیں ہوتے تھے۔ چونکہ اب اس کی جیب میں سونے اور چاندی کے سکے کھنکھنا رہے تھے اس لئے وہ جتنی 'مارس بار' اُٹھا سکتا تھا، خریدنے کیلئے تیار تھا لیکن اس خاتون کی ٹرالی میں مارس بار نہیں تھی۔اس کے پاس جو سامان تھا اس میں بیٹی باٹ کی ہر ذائقے والی ٹافیاں، ڈروبلز کی بہترین چیونگم، چاکلیٹ کے مینڈک، کدو کے سموسے، کڑاہی کیک، ملہٹی (اصل السوس) کی چھڑیاں اور بھی بہت سی عجیب چیزیں تھیں، جنہیں ہیری نے زندگی میں پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔کوئی چیز رہ نہ جائے، اس خوف سے ہیری نے ہر چیز تھوڑی تھوڑی خرید لی اور اس نے خاتون کو گیارہ چاندی کے سکلز اور سات کانسی کے نٹس دیئے۔ ہیری سارے سامان کو لے کر کمپارٹمنٹ میں واپس آیا اور اسے ایک خالی نشست پر رکھ دیا۔رون انہیں ٹکٹکی لگا کر دیکھ رہا تھا۔

''بہت بھوک لگی ہے کیا؟'' رون نے پوچھا۔

''بھوک کے مارے دم نکلا جا رہا ہے۔'' ہیری نے کدو کے سموسے کا ایک بڑا ٹکڑا منہ میں بھرتے ہوئے کہا۔رون نے ایک مڑا ہوا پیکٹ نکالا اور اسے کھولا۔اس کے اندر چار سینڈوچ تھے۔اس نے ان میں سے ایک کو کھول کر دیکھا اور منہ بسور کر کہا۔''ممی ہمیشہ بھول جاتی ہیں کہ مجھے گائے کا نمکین گوشت بالکل پسند نہیں ہے۔''

''ہم اسے آپس میں بدل لیتے ہیں۔'' ہیری نے ایک سموسہ اُٹھاتے ہوئے کہا۔''چلو!''

''تمہیں یہ پسند نہیں آئے گا کیونکہ خاصا سوکھا ہوا اور سخت ہے۔'' رون نے بے چارگی سے کہا۔''ممی کے پاس زیادہ وقت نہیں ہوتا......'' اس نے جلدی سے جوڑا۔''تم تو جانتے ہی ہو گے کہ ہم پانچ بھائی ہیں۔''

''کوئی بات نہیں......تم یہ سموسہ لے لو۔'' ہیری نے کہا، جس کے پاس اس سے پہلے کبھی کوئی چیز بانٹنے کیلئے نہیں تھا۔ سچ کہا

جائے تو ایسا کوئی تھا بھی نہیں، جس کے ساتھ وہ کوئی چیز مل بانٹ کر کھا سکے۔ اسے بہت اچھا لگ رہا تھا کہ وہ اور رون ایک ساتھ وہاں بیٹھ کر ہیری کے سموسے کھا رہے تھے۔ (وہ سینڈوچ کے بارے میں بھول گئے تھے)

''یہ کیا ہے؟'' ہیری نے چاکلیٹی مینڈکوں کا ایک پیکٹ اُٹھا کر رون سے پوچھا۔ ''کہیں اس میں سچ مچ کے مینڈک تو نہیں ہیں؟'' اب اسے لگنے لگا تھا کہ کچھ بھی ہوسکتا ہے اور وہ کسی بھی حیرت انگیز حادثے کیلئے بالکل تیار بیٹھا تھا۔

''نہیں!'' رون نے کہا۔ ''لیکن یہ دیکھنا کہ اس میں سے کون سا کارڈ نکلتا ہے، میرے پاس 'اگرپا' نہیں ہے۔''

''کیا......؟'' ہیری نے چونک کر پوچھا۔

''اوہ ہاں! تمہیں کیسے پتہ ہوگا؟ ......دیکھو! چاکلیٹ کے مینڈک کے اندر ایک کارڈ ہوتا ہے جسے ہم لوگ اکٹھا کرتے ہیں، کسی مشہور جادوگر یا جادوگرنی کا کارڈ۔ میرے پاس پانچ کارڈ ہیں پر میرے پاس اگرپا اور تلومی کے کارڈ نہیں ہیں۔'' رون نے وضاحت کی۔

ہیری نے اپنے چاکلیٹی مینڈک کے پیکٹ کا کور ہٹایا اور کوئی چیز سرعت انگیزی سے باہر کودی۔ اس سے پہلے ہیری کچھ کر پاتا۔ پیکٹ سے برآمد ہونے والا اصلی مینڈک چھلانگ مار کر کمپارٹمنٹ کے دروازے سے باہر نکل گیا۔ ہیری، منہ پھاڑے رون کی طرف دیکھنے لگا جو خود دم بخود رہ گیا تھا۔ ہیری نے اندر سے نکلنے والے کارڈ پر نگاہ ڈالی۔ وہاں پر کوئی تھا۔ ایک آدمی کا چہرہ، جس نے آدھے چاند جیسی نفیس عینک لگا رکھی تھی، اس کی لمبی ناک مڑی ہوئی دکھائی دے رہی تھی اور اس کے لہراتے بال، ڈاڑھی اور مونچھیں چاندی کی طرح سفید تھیں۔ تصویر کے اس کا نام لکھا ہوا تھا 'ایلبس ڈمبل ڈور'۔

''تو یہ ہیں ڈمبل ڈور......!'' ہیری نے گہری سانس لے کر کہا۔

''مجھے اب یہ مت کہنا کہ میں کسی ڈمبل ڈور کو نہیں جانتا۔'' رون نے منہ بسور کر کہا۔ ''میں ایک مینڈک لے لوں؟ ......شاید مجھے اگرپا مل جائے......شکریہ!''

ہیری نے اپنا کارڈ پلٹ کر دیکھا جس پر ایک تحریر دکھائی دی رہی تھی۔

''ایلبس ڈمبل ڈور، دورِ حاضر کے ہوگورٹ کے منتظم اعلیٰ، دورِ جدید کے مشہور جادوگروں کی رائے ہے کہ وہ ایک مایہ ناز اور اعلیٰ درجے کے جادوگر ہیں۔ پروفیسر ڈمبل ڈور خاص طور پر ان امور کیلئے بے حد مشہور ہیں: 1945ء میں انہوں نے تاریک جادو کے بہترین جادوگر گرینڈل والڈ کو نہایت عمدگی سے شکست سے دوچار کیا۔ ڈریگن کے خون کے بارہ نئے استعمالات کا انکشاف کیا، اپنے ساتھی نکولس فلے میل کے ساتھ مل کر کیمیاگری کے مفید تجربات سے جادوگری کو فائدہ پہنچایا، پروفیسر ڈمبل کو سرود خلوت کی موسیقی اور

دس کھونٹی کا کھیل بے حد پسند ہیں۔''

ہیری نے کارڈ کو دوبارہ پلٹا اور اسے یہ دیکھ کر بے حد حیرانی ہوئی کہ ڈمبل ڈور کا چہرہ غائب ہو گیا تھا۔ اس نے رون کی طرف مستفسرانہ انداز میں دیکھا۔ ''وہ چلے گئے......!''

''تم ان سے یہ امید تو نہیں کر بیٹھے کہ وہ سارا دن تمہارے ساتھ بیٹھے رہیں گے۔'' رون نے کہا۔ ''وہ دوبارہ آ جائیں گے...... ارے نہیں! مجھے ایک بار پھر 'مورگانا' مل گئی۔ میرے پاس اس پہلے سے اس کے چھ کارڈ ہیں...... کیا تمہیں یہ چاہئے؟ تم بھی کارڈ اکٹھے کرنا شروع کر دو۔''

رون کی آنکھیں ایک بار پھر چاکلیٹ کے مینڈکوں کے اس ڈھیر کی طرف مڑ گئیں جو ابھی کھولے جانے کے منتظر تھے۔

''جتنے چاہو اُٹھا لو!'' ہیری نے کہا۔ ''لیکن تمہیں پتہ ہے، ماگلوں کی دُنیا میں لوگ اپنی تصاویر سے کہیں نہیں جاتے، وہ وہیں منجمد کھڑے رہتے ہیں۔''

''کیا سچ مچ......؟ کیا وہ لوگ بالکل بھی نہیں ہلتے؟'' رون کی آواز میں حیرت جھلک رہی تھی۔ ''کیسی عجیب بات ہے یہ؟''

ہیری کارڈ کو گھور رہا تھا کہ تبھی اس نے دیکھا کہ ڈمبل ڈور ایک بار پھر اپنے کارڈ کی تصویر میں دبک کر لوٹ آئے تھے اور اس کی طرف دیکھ کر دھیمے انداز میں مسکرا رہے تھے۔ مشہور جادوگروں اور جادوگرنیوں کو دیکھنے کے بجائے رون چاکلیٹی مینڈکوں کو کھانے میں زیادہ دلچسپی لے رہا تھا۔ لیکن ہیری تو ان پر سے اپنی آنکھیں نہیں ہٹا پا رہا تھا۔ جلد ہی اس کے پاس نہ صرف ڈمبل ڈور اور مورگانا تھے بلکہ ہینگسٹ کے وڈ کرافٹ، البرک گرنیون، سائرس، پاراسلیوسس اور مارلن کے متحرک تصویری کارڈ بھی جمع ہو چکے تھے۔ اس نے آخر کار اپنی آنکھیں ڈریوڈس سلیوڈ نا نامی جادوگرنی سے ہٹائیں جو اپنی ناک کھجا رہی تھی۔ اس نے اب بیٹی باٹ کی ہر ذائقے والی ٹافیوں کا تھیلا کھولا۔

''تمہیں ان کے بارے میں خبردار رہنا ہوگا۔'' رون نے ہیری کو تنبیہ کی۔ ''جب وہ کہتے ہیں کہ ہر ذائقے کی تو ان کا مطلب ہوتا ہے کہ ہر ذائقے کی...... تمہیں چاکلیٹ، پودینے اور مربہ جات جیسے ذائقے تو ملیں ہی گے مگر ان کے ساتھ ساتھ تمہیں پالک، گوشت اور اوجھڑی کے ذائقے والی ٹافیاں بھی مل سکتی ہیں۔ جارج کہتا ہے کہ اسے ایک بار مکھی کے ذائقے والی ٹافی مل گئی تھی۔''

رون نے ایک سبز ٹافی اُٹھائی، اس کی طرف دھیان سے دیکھا اور اس کا کونا چبایا۔

''اررررے...... دیکھو؟ کلہ گوبھی جیسا ذائقہ......''

ہر ذائقے کی ٹافیاں کھانے میں ان کا وقت بڑا فرحت انگیز گزرتا چلا گیا۔ ہیری کو کھوپرے، بھنے چنوں، سٹرابری، کڑہی، گھاس،

کافی اور سمندری مچھلی کے ذائقوں والی ٹافیاں کھانے کو ملی تھیں۔ اس نے بہادری دکھاتے ہوئے ایک عجیب سی دکھائی دینے والی بھورے رنگ کی ٹافی کا ٹکڑا بھی چکھ لیا تھا جسے رون چھونے کیلئے بھی تیار نہیں تھا۔ بعد میں ہیری کو احساس ہوا کہ وہ ہری مرچ کے تیز ذائقے والی ٹافی تھی۔

ان کے کمپارٹمنٹ کے کھڑکی کے سامنے سے گزرنے والے دیہات اب بالکل دکھائی نہیں دے رہے تھے، ان کی جگہ اب گہرا اور درختوں سے بھرا ہوا جنگل تھا جس کے پتوں میں سے سورج کی روشنی چھن چھن کر آ رہی تھی۔ کبھی کبھار درختوں کا سلسلہ کم ہو جاتا تو ہیری کو وہ اونچی سرسبز پہاڑیاں بھی دکھائی دیتیں جو دور پرے موجود تھیں۔ ریل گاڑی اب چھوٹے چھوٹے موڑ کاٹ رہی تھی۔ کئی مقامات پر چھوٹی ندیاں اور چشمے بھی دکھائی دیئے۔ وہ کچھ دیر باہر کے منظر سے محظوظ ہوتے رہے۔

کسی نے ان کے کمپارٹمنٹ کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ دونوں نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا۔ کھلے دروازے میں گول چہرے والا ایک لڑکا کھڑا ہوا دکھائی دیا، جسے ہیری نے پلیٹ فارم نمبر پونے دس پر دیکھا تھا۔ اس کی آنکھوں میں آنسو بھرے ہوئے تھے۔

''معاف کرنا!'' وہ سسکیاں لیتا ہوا بولا۔ ''کیا تم لوگوں نے کوئی مینڈک دیکھا ہے؟'' جب دونوں نے انکار میں سر ہلایا تو وہ بلکتے ہوئے بولا۔ ''میں نے اسے پھر کھو دیا۔ وہ ہمیشہ مجھ سے دور بھاگ جاتا ہے۔''

''فکر مت کرو! وہ مل جائے گا۔'' ہیری نے ڈھارس بندھائی۔

''خدا کرے۔'' لڑکے نے غمگین انداز میں کہا۔ ''پھر بھی اگر تمہیں دکھائی دے تو بتا دینا'' وہ یہ کہہ کر چلا گیا۔

''میں نہیں جانتا کہ وہ اتنا پریشان کیوں ہے؟'' رون نے حیرانی سے کہا۔ ''اگر مجھے مینڈک ملا ہوتا تو میں اسے جتنی جلدی گم کر سکتا ہوتا، گم کر چکا ہوتا۔ مگر جہاں تک اس بات کا سوال ہے کہ میں 'سکے برز' کو لایا ہوں، اس لئے میں اس بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔'' چوہا اب بھی رون کی گود میں سو رہا تھا۔

''وہ مر بھی جائے تو بھی کسی کو پتہ نہیں چلے گا۔'' رون نے حقارت سے کہا۔ ''میں نے کل اسے زرد کرنے کی کوشش کی تھی تاکہ میں اسے کسی قدر دلچسپ بنا سکوں مگر میرے جادوئی کلمے کا اس پر کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔ میں تمہیں دکھاتا ہوں...... دیکھو!''

وہ اپنے صندوق میں سامان کی چھان بین کرتا رہا اور اس نے ایک بہت ہی خستہ حال چھڑی نکالی۔ چھڑی کئی جگہ سے چٹخی ہوئی تھی اور اس کے کونے پر کوئی سفید چیز باہر جھانک رہی تھی۔

''یک سنگھے کا بال لگ بھگ باہر نکل آیا ہے...... خیر!'' رون کھسیانا سا ہو گیا۔

اس نے اپنی چھڑی اُٹھائی ہی تھی کہ تبھی کمپارٹمنٹ کا دروازہ ایک بار پھر ہلا۔ جس بچے کا مینڈک کھو گیا تھا وہ ایک بار پھر

دروازے پر نمودار ہو چکا تھا۔لیکن اس بار اس کے ساتھ ایک لڑکی بھی تھی۔وہ ہوگورٹ کی اپنی نئی وردی پہن چکی تھی۔

''کیا کسی نے مینڈک دیکھا ہے؟ نیول کا مینڈک گم ہوگیا ہے۔'' اس نے کہا۔اس کی آواز رعب دار اور تیکھی تھی، بال بھورے گھنے تھے اور سامنے والے دانت کسی قدر بڑے اور اُٹھے ہوئے تھے۔

''ہم نے اسے پہلے بھی بتایا ہے کہ ہم نے کوئی مینڈک نہیں دیکھا۔'' رون نے کہا مگر لڑکی اس کی بات نہیں سن رہی تھی، وہ تو اس کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی چھڑی کو گھور رہی تھی۔

''ارے کیا تم جادو کر رہے ہو؟...... دیکھتے ہیں!'' وہ اندر آ کر خالی نشست پر بیٹھ گئی۔رون اس کی بے باکی پر متحیر رہ گیا تھا۔

''اچھا! ٹھیک ہے......'' اس نے کھنکار کر اپنا گلا صاف کیا اور بولا۔''دھوپ، سورج مکھی اور مکھن کی زردی کی طرح، اس چوہے کی رنگت کو زردی میں بدل ڈالو۔'' اس نے اپنی جادوئی چھڑی گھمائی اور اس کا کنارہ چوہے کی طرف جھٹکا۔لیکن وہاں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی، سکے برز کا رنگ پہلے جیسا بھورا ہی رہا اور وہ رون کے جادو سے بے خبر گہری نیند میں ڈوبا ہوا دکھائی دیا۔

''کیا تمہیں پورا یقین ہے کہ یہ اصلی جادوئی کلمہ ہی تھا؟'' لڑکی نے تیکھے انداز میں پوچھا۔''ویسے کچھ اثر تو نہیں ہوا۔ ہے نا؟ میں نے صرف مشق کیلئے کچھ آسان جادوئی کلمات کا استعمال کیا ہے اور وہ ہمیشہ کام کرتے ہیں۔میرے خاندان میں کوئی بھی جادوگر نہیں ہے۔جب مجھے خط ملا تو میں بہت حیران ہوئی لیکن ظاہر ہے میں بہت خوش بھی تھی۔میرا مطلب ہے کہ میں نے سنا ہے کہ یہ جادوگری کا بہترین سکول ہے۔میں نے نصاب کی ساری کتابیں پوری یاد کر لی ہیں، بالکل زبانی۔جہاں تک مجھے امید ہے کہ میں اس طرح دوسروں کے برابری کر سکوں گی...... ویسے میرا نام ہرمائنی گرینجر ہے...... تمہارا نام کیا ہے؟''

اس نے یہ ساری باتیں بہت تیزی سے کر ڈالی تھیں، رون اور ہیری اچنبھے سے اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔جب ہیری نے اپنی گردن موڑ کر رون کے حیرت میں ڈوبے ہوئے چہرے کی طرف دیکھا تو اسے راحت کا احساس ہوا۔رون کا چہرہ بتا رہا تھا کہ اسے بھی نصاب کی تمام کتابیں ازبر نہیں تھیں۔

''میں رون ویزلی ہوں۔'' رون نے بڑبڑا کر کہا۔

''ہیری پوٹر......'' ہیری نے مختصراً بتایا۔

''کیا سچ مچ؟'' ہرمائنی نے کہا۔''ظاہر ہے میں تمہارے بارے میں سب کچھ جانتی ہوں۔اپنی معلومات کو عمدہ بنانے کیلئے میں نے نصاب کے علاوہ بھی کئی دوسری کتابیں پڑھی ہیں۔تمہارا ذکر، جدید جادوئی تاریخ، تاریک جادو کے عروج وزوال کی کہانی اور بیسویں صدی کے عظیم جادوئی حادثات، نامی کتب میں تفصیل کے ساتھ موجود ہے۔''

''کیا سچ مچ......؟'' ہیری یہ سب سن کر بھونچکا رہ گیا تھا۔

''اف خدایا!...... کیا تمہیں یہ سب نہیں معلوم تھا؟ اگر میں تمہاری جگہ ہوتی تو میں نے اپنے بارے میں سب کچھ پتہ لگا لیا ہوتا۔'' ہرمائنی نے تعجب سے کہا۔ ''کیا تم میں سے کوئی جانتا ہے کہ تم کس فریق میں جاؤ گے؟ میں نے پوچھ گچھ کی ہے اور میری خواہش ہے کہ میں گری فنڈر میں رہوں۔ یہ سب سے اچھا فریق لگتا ہے۔ میں نے سنا ہے کہ خود ڈمبل ڈور بھی اسی فریق میں تھے۔ ویسے میرے خیال سے 'ریون کلا' نامی فریق بھی کچھ برا نہیں ہے...... خیر! ہم لوگ اب چلتے ہیں اور نیول کا مینڈک ڈھونڈتے ہیں۔ تم دونوں بھی اپنی وردیاں پہن لو، جہاں تک میرا اندازہ ہے ہم تھوڑی ہی دیر میں منزل پر پہنچنے والے ہیں۔''

اور وہ چلی گئی، اس کے ساتھ وہ لڑکا بھی چلا گیا جس کا مینڈک گم ہو گیا تھا۔

''میں چاہے جس فریق میں بھی رہوں، میں یہ چاہتا ہوں کہ یہ لڑکی اس فریق میں کبھی نہ رہے۔'' رون نے کہا۔ اس نے اپنی چھڑی کو دوبارہ اپنے صندوق میں پھینک دی۔ ''بے ہودہ جادوئی کلمہ!...... یہ مجھے جارج نے بتایا تھا۔ شرط لگا سکتا ہوں کہ وہ جانتا تھا، یہ ناکارہ ہے۔''

''تمہارے بھائی کس فریق میں پڑھتے ہیں؟'' ہیری نے پوچھا۔

''گری فنڈر میں۔'' رون نے کہا۔ ایک بار پھر اداسی نے اس کے چہرے پر قبضہ جما لیا تھا۔ ''ممی اور ڈیڈی بھی اسی میں تھے اگر میں اس فریق میں نہیں جا پایا تو نجانے وہ لوگ کیا کہیں گے؟ مجھے لگتا ہے کہ ریون کلا بھی بہت برا نہیں رہے گا مگر ذرا سوچو کہیں انہوں نے مجھے سلے درن میں ڈال دیا تو کیا ہوگا؟''

''کیا یہی وہ فریق تھا جس میں والڈ...... میرا مطلب ہے کہ تم جانتے ہو کون؟ پڑھتا تھا؟''

''ہاں......!'' رون نے کہا۔ وہ ایک بار پھر اپنی نشست پر دھم سے بیٹھ گیا۔ اس کا چہرہ گہرے تفکرات سے شکن آلود ہو رہا تھا۔

''دیکھو! مجھے لگتا ہے کہ سکے برز کی مونچھ کے سرے کا رنگ تھوڑا ہلکا ہو گیا ہے۔'' ہیری نے رون کے دماغ کو فریقوں کے گھن چکر سے دور لے جانے کی کوشش کی۔ ''تو ہوگورٹ سے نکلنے کے بعد تمہارے دونوں بھائی کیا کر رہے ہیں؟''

''چارلی رومانیہ میں ڈریگن کی پڑھائی کر رہا ہے اور بل افریقہ میں گرنگوٹس کیلئے کچھ کر رہا ہے۔'' رون نے جلدی سے بتایا۔ ''کیا تم نے گرنگوٹس کا نام سنا ہے؟ اس نام روزنامہ جادوگر کے ہر صفحے پر چھپتا ہے۔ مجھے نہیں لگتا کہ ماگلوؤں کو یہ اخبار پڑھنے کو ملتا ہوگا۔ کسی نے ایک بہت خفیہ اور اہم تجوری سے سامان چرانے کی کوشش کی ہے۔''

ہیری نے اسے گھور کر دیکھا۔

''کیا واقعی؟...... چور کا کیا ہوا؟''

''کچھ نہیں!...... اسی لئے تو یہ اتنی بڑی خبر ہے۔ اسے پکڑا نہیں جا سکا۔ میرے ڈیڈی کہتے ہیں کہ گرنگوٹس میں اتنا بڑا کام کوئی طاقتور شیطان جادوگر ہی کر سکتا ہے۔ جب اس طرح کا کوئی واقعہ رونما ہوتا ہے تو سب لوگ ڈر جاتے ہیں کہ کہیں اس کے پیچھے 'تم **جانتے ہو کون؟**' کا ہاتھ تو نہیں۔''

یہ خبر ہیری کے دماغ میں کافی دیر تک گھومتی رہی۔ جب بھی **تم جانتے** ہو **کون**؟ کا نام لیا جاتا تھا ہر بار اسے جیسے ڈر کا کانٹا سا چبھ جاتا تھا۔ اسے لگا کہ یہ جادو کی دُنیا میں قدم رکھنے کا حصہ ہے لیکن '**والڈی موٹ**' کہنا زیادہ آرام دہ تھا اور اس میں کوئی تردد نہیں ہوتا تھا۔

''تمہاری کیوڈچ ٹیم کون سی ہے؟'' رون نے پوچھا۔

''اونہہ!...... مجھے ایک بھی کیوڈچ ٹیم کا نام نہیں معلوم۔'' ہیری نے اعتراف کر لیا۔

''کیا؟'' رون کو جیسے الفاظ ڈھونڈنے میں مشکل پیش آ رہی تھی۔ ''اچھا ذرا ٹھہرو۔ یہ دُنیا کا سب سے اچھا کھیل ہے......'' اور پھر وہ شروع ہو گیا۔ چار گیندوں اور سات کھلاڑیوں کے ذمے امور اور درجات کی تشریح کرنے لگا۔ وہ مختلف طریقوں سے ہیری کو سمجھانے کی کوشش کرتا رہا۔ اس نے ان مشہور کھیلوں کے بارے میں بھی بتایا جو وہ اپنے بھائیوں کے ساتھ کھیل اور دیکھ چکا تھا اور جادوئی بہاری ڈنڈوں کے بارے میں بھی۔ اس نے یہ بھی بتایا کہ اگر اس کے پاس پیسے ہوں گے تو وہ کس قسم کا بہاری ڈنڈا خریدنا پسند کرے گا۔ وہ ہیری کو کھیل کی باریکیاں سمجھانے میں مگن تھا کہ اسی وقت کمپارٹمنٹ کا دروازہ کھلنے کی آواز نے انہیں چونکا دیا۔ اس مرتبہ دروزے پر وہ لڑکا نہیں تھا جس کا مینڈک گم ہو چکا تھا اور نہ ہی وہ لڑکی جس نے اپنا نام ہرمائنی گرینجر بتایا تھا۔ تین لڑکے دھڑ دھڑاتے ہوئے اندر چلے آئے۔ ہیری نے درمیان والے لڑکے کو فوراً ہی پہچان لیا تھا، وہ وہی زرد صورت نوکیلے چہرہ والا لڑکا تھا جو اسے میڈم میلی کن کی چوغوں والی دکان میں ملا تھا۔ اس نے ہیری میں جتنی دلچسپی جادوئی بازار میں لی تھی اب وہ اس سے بھی زیادہ دلچسپی کا مظاہرہ کر رہا تھا۔

''کیا یہ سچ ہے؟'' اس نے نخوت بھرے انداز سے کہا۔ ''لوگ ریل گاڑی میں کہہ رہے ہیں کہ ہیری پوٹر اس کمپارٹمنٹ میں ہے۔ تو تم ہی ہیری پوٹر ہو...... ہے نا؟''

''ہاں!'' ہیری نے مختصراً جواب دیا۔ وہ باقی لڑکوں کو دیکھ رہا تھا دونوں ہی کافی تگڑے اور بہت کائیاں قسم کے دکھائی دے رہے تھے۔ زرد صورت لڑکے کے دونوں پہلوؤں میں وہ کچھ اس طرح کھڑے تھے جیسے وہ اس کے کرائے کے محافظ ہوں۔

''ارے ہاں! یہ کریب ہے اور یہ گوئل!'' زرد صورت لڑکے نے ہیری کی نگاہوں کو بھانپتے ہوئے بڑی لاپروائی سے کہا۔ ''اور

میرا نام ’مل فوائے‘ ہے۔’ڈریکومل فوائے‘......!‘‘

رون دبے انداز میں ہنسا جیسے اپنی ہنسی روکنے کی کوشش کررہا ہو۔ڈریکومل فوائے نے اس کی طرف گھور کر دیکھا۔

’’میرا نام سن کر ہنسی آرہی ہے کیوں؟ مجھے یہ پوچھنے کی ضرورت ہی نہیں ہے کہ تم کون ہو۔میرے ڈیڈی نے بتایا ہے کہ ویزلی خاندان میں سبھی لوگ سرخ بالوں والے ہوتے ہیں اوران کے رخساروں پر چٹاخ پڑے ہوتے ہیں۔اُن کے گھر میں اتنے سارے بچے ہوتے ہیں کہ جنہیں وہ ڈھنگ سے پال بھی نہیں سکتے۔‘‘

وہ ہیری کی طرف مڑا۔

’’تمہیں جلدی ہی پتہ لگ جائے گا کہ کچھ جادوگروں کے خاندان دوسرے جادوگروں کے خاندانوں سے اونچے ہوتے ہیں پوٹر!تم غلط طرح کے لوگوں سے دوستی نہیں کرنا چاہو گے۔ یہاں پر میں تمہاری مدد کرسکتا ہوں۔‘‘اس نے ہیری سے ہاتھ ملانے کیلئے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا مگر ہیری نے جواباً اپنا ہاتھ نہیں بڑھایا۔

’’مجھے لگتا ہے کہ میں خود ہی غلط اور صحیح طرح کے لوگوں کی پہچان کرسکتا ہوں۔شکریہ!‘‘ہیری نے سرد لہجے میں جواب دیا۔ڈریکو مل فوائے کا چہرہ تو سرخ نہیں ہوا تھا لیکن اس کی زرد گردن کسی قدر گلابی ہوگئی تھی۔

’’اگر میں تمہاری جگہ ہوتا پوٹر!تو میں اس بارے میں خبر دار رہتا۔‘‘اس نے دھیرے دھیرے کہا۔’’اگر تم نے شائستگی کا سبق نہیں پڑھا تو تمہارا بھی وہی حال ہوگا جو تمہارے ماں باپ کا ہوا تھا۔وہ لوگ بھی نہیں جانتے تھے کہ ان کے لئے کیا اچھا تھا؟تم ویزلی...... اور ہیگرڈ جیسے نکمے لوگوں کے ساتھ رہو گے تو تم پران کا اثر آہی جائے گا۔‘‘

ہیری اور رون دونوں ہی کھڑے ہوگئے۔رون کا چہرہ اس کے سرخ بالوں کی طرح تمتمارہا تھا اور آنکھوں میں دہکتے ہوئے انگارے بھر گئے تھے۔

’’ایک بار پھر سے کہنا......!‘‘اس نے فرطِ طیش سے کہا۔

’’اچھا تو ہم سے لڑائی کرو گے......کیوں؟‘‘مل فوائے نے حقارت سے کہا۔

’’اگر تم اسی وقت یہاں سے باہر نہیں نکل گئے تو......‘‘ہیری نے پھنکارتے ہوئے کہا۔وہ اپنے اندر جتنی بہادری محسوس کررہا تھا اس سے بھی کہیں زیادہ بہادر بننے کا مظاہرہ کررہا تھا۔کیونکہ کریب اور گوئل،اس سے یا رون سے بہت بڑے تھے۔

’’لیکن......ہمارا یہاں سے جانے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ہے نا گوئل!ہم نے اپنا کھانا کھالیا ہے جبکہ تمہارے پاس تو ابھی کھانا بچا ہوا ہے۔‘‘مل فوائے نے مسکرا کر کہا۔

گوئل، رون کے پاس رکھے چاکلیٹی مینڈکوں کی طرف بڑھا۔ رون آگے لپکا لیکن اس سے پہلے کہ وہ گوئل کو چھو پاتا گوئل زور سے چیخ اُٹھا۔ سکے برز اس کی انگلی سے لٹک رہا تھا اور اس کے نوکیلے چھوٹے دانت گوئل کی انگلی کے جوڑ میں گہرائی تک دھنسے ہوئے تھے۔ کریب اور مل فوائے تیزی سے پیچھے ہٹ گئے۔ جب بلبلاتے ہوئے گوئل نے سکے برز کو دائروی انداز میں گھمایا اور جب آخرکار سکے برز اچھل کر کھڑکی سے جا ٹکرایا تو وہ تینوں وہاں سے بھاگ کھڑے ہوئے۔ شاید انہوں نے یہ سوچا ہوگا کہ مٹھائیوں میں اور بھی چوہے چھپے ہوں گے یا شاید انہوں نے کسی کے قدموں کی چاپ سن لی تھی۔ ایک ہی سیکنڈ بعد دروازے پر ہرمائنی گرینجر کا چہرہ نمودار ہوگیا۔

''یہاں کیا ہو رہا ہے؟'' اس نے اندر داخل ہوئے پوچھا۔ وہ فرش پر چاروں طرف بکھری مٹھائیوں کی طرف دیکھ رہی تھی۔ اس نے یہ بھی دیکھا کہ رون سکے برز کی دم پکڑ کر اسے اُٹھا رہا تھا۔

''مجھے لگتا ہے کہ یہ مر گیا ہے۔'' رون نے ہیری سے کہا۔ اس نے سکے برز کو پاس لا کر گھورا۔ ''نہیں!...... مجھے یقین نہیں ہوتا...... یہ تو پھر سو گیا ہے۔''

اور وہ سچ مچ سو رہا تھا۔

''تم مل فوائے سے پہلے بھی مل چکے ہو کیا؟'' رون نے ہیری سے پوچھا۔

ہیری نے جادوئی بازار میں ہونے والی ملاقات کے بارے میں بتایا۔

''میں نے اس کے خاندان کے بارے میں سنا ہے۔'' رون نے گھمبیر آواز میں کہا۔ ''جب **تم جانتے ہو کون؟** لاپتہ ہوگیا، تو ہماری طرف واپس آنے والے سب سے پہلے لوگوں میں اس کا خاندان بھی تھا۔ انہوں نے کہا کہ انہیں سحرزدہ کر دیا گیا تھا۔ میرے ڈیڈی کو اس بات پر یقین نہیں ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ مل فوائے کے باپ کو تاریک جادو کی طرف جانے کیلئے بہانے کی ضرورت نہیں تھی۔'' پھر وہ ہرمائنی کی طرف مڑا۔ ''ہم تمہاری کیا مدد کر سکتے ہیں؟''

''بہتر ہوگا کہ تم جلدی کرو اور اپنی وردیاں پہن لو۔ میں نے ابھی انجن میں جا کر ڈرائیور سے پوچھا تھا اور اس نے مجھے بتایا کہ ہم بس پہنچنے ہی والے ہیں۔ تم لوگ لڑ تو نہیں رہے تھے، ہے نا...... اس سے پہلے کہ ہم لوگ وہاں پہنچ پائیں، تم لوگ پریشانی میں پڑ جاؤ گے۔'' ہرمائنی نے کہا۔

''ہم نہیں! سکے برز لڑ رہا تھا۔'' رون نے صفائی پیش کرنے کی کوشش کی۔ وہ ہرمائنی کو گھور رہا تھا۔ ''اگر اب تم برا نہ مانو تو یہاں سے چلی جاؤ تاکہ ہم لوگ کپڑے بدل سکیں۔''

''ٹھیک ہے! میں تو یہاں صرف اس لئے آئی تھی کیونکہ باہر لوگ بہت ہی بچگانہ حرکتیں کر رہے ہیں اور راہداریوں میں اِدھر

اُدھر دوڑ رہے ہیں۔'' ہرمائنی نے ناک سکوڑتے ہوئے کہا۔''اور ہاں! کیا تمہیں پتہ ہے کہ تمہاری ناک پر میل لگا ہوا ہے؟''

ہرمائنی کے باہر جاتے وقت رون نے بڑی غصیلی نگاہ اس پر ڈالی۔ ہیری نے کھڑکی سے باہر جھانکا۔ باہر اندھیرا ہو رہا تھا۔ گہرے ارغوانی آسمان کے نیچے اسے پہاڑ اور جنگل دکھائی دے رہا تھا۔ ریل گاڑی کی رفتار کم ہوتی جا رہی تھی۔ اس نے اور رون نے اپنی جیکٹ اُتاریں اور سیاہ لمبے چوغے پہن لئے۔ رون کا چوغہ تھوڑا چھوٹا تھا اس لئے چوغے کے نیچے سے اس کے پرانے جوتے دکھائی دے رہے تھے۔ اسی وقت پوری ریل گاڑی میں ایک بلند آواز گونجی۔

''ہم پانچ منٹ میں ہوگورٹ پہنچ جائیں گے۔ اپنا سامان ریل گاڑی میں ہی رہنے دیں اسے الگ طریقے سے سکول میں پہنچا دیا جائے گا۔''

گھبراہٹ کے مارے ہیری کے پیٹ میں مروڑ اُٹھنے لگے اور اس نے دیکھا کہ رون اپنے رخساروں کے چٹاخوں کے نیچے زرد ہو رہا تھا۔ انہوں نے بچی ہوئی اشیاء اپنی جیبوں میں ٹھونس لی تھیں اور راہداری میں جمع بچوں کی بھیڑ میں شامل ہو گئے۔ ریل گاڑی پہلے تو دھیمی ہوئی اور آخر کار رک گئی۔ بچے دروازے کی طرف جانے کیلئے دھینگا مشتی کرنے لگے۔ کچھ ہی لمحوں بعد وہ ایک چھوٹے سے اندھیرے میں ڈوبے ہوئے پلیٹ فارم پر اتر گئے۔ رات کی یخ بستہ ہوا کے باعث ہیری پر کپکپی طاری ہوگئی۔ اسی لمحے بچوں کے سروں کے اوپر ہوا میں تیرتی ہوئی لالٹین دکھائی دی اور ہیری کو ایک جانی پہچانی آواز کانوں میں سنائی دی۔

''سال اوّل کے بچے!......سال اوّل کے بچے! اس طرف آ جائیں......سب ٹھیک ہے نا ہیری!'' ڈھیر سارے بچوں کے سروں کے سمندر کے اوپر ہیگرڈ کا بڑا اور بالوں سے بھرا ہوا چہرہ لالٹین کی روشنی میں چمک رہا تھا۔

''چلو چلو میرے پیچھے آؤ......سال اوّل کا کوئی بچہ رہ تو نہیں گیا......کوئی اور بچہ تو نہیں ہے؟ ذرا سنبھل کر قدم رکھنا۔ سال اوّل کے بچے میرے پیچھے پیچھے چلے آئیں۔''

پھسلتے اور لڑکھڑاتے ہوئے وہ لوگ ہیگرڈ کے پیچھے پیچھے ایک تنگ اور ڈھلوانی راستے پر چل دیئے۔ ان کے دونوں طرف اتنا اندھیرا تھا کہ ہیری نے سوچا، وہاں پر گھنے درخت ہونے چاہئے۔ کوئی بھی زیادہ نہیں بول رہا تھا، صرف نیول نے جس کا مینڈک بار بار گم ہوتا رہتا تھا ایک دو بار ناک سے زور زور سے سوں سوں کی آواز نکالی۔

''تم لوگوں کو ایک سیکنڈ میں ہوگورٹ کی پہلی جھلک دکھائی دے گی۔'' ہیگرڈ نے اپنے کندھے کے اوپر سے کہا۔''اس موڑ پر مڑنے کے فوراً بعد......'' ایک زوردار 'اووووں' کی آواز ہوئی۔

تنگ گھاٹی والا راستہ انہیں اچانک ایک بڑی سیاہ جھیل کے کنارے پر لے آیا تھا۔ جھیل کے دوسری طرف اونچے پہاڑ پر ایک بڑا

قلعہ بنا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ جس میں اونچے اونچے برج اور مینار دکھائی دے رہے تھے۔ ستاروں بھرے آسمان میں قلعے کی کھڑکیاں دور سے چمکتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔

''ایک کشتی پر چار سے زیادہ بچے نہیں بیٹھیں گے۔'' ہیگرڈ نے کنارے پر پانی میں کھڑی ہوئی کشتیوں کے بیڑے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے انہیں بتایا۔ ہیری اور رون کے پیچھے پیچھے نیول اور ہرمائنی بھی کشتی میں بیٹھ چکے تھے۔

''سب لوگ بیٹھ گئے ہیں!'' ہیگرڈ نے بلند آواز میں پوچھا جو اپنی کشتی میں اکیلا ہی بیٹھا ہوا تھا۔

''تو ٹھیک ہے...... آگے بڑھو!'' اس نے تیز آواز میں کہا۔

تمام چھوٹی کشتیاں ایک ہی وقت میں پانی پر چل پڑیں اور دھیمے دھیمے انداز میں پہاڑ کی طرف چلتی گئیں۔ شیشے جیسی سیاہ جھیل کے پانی میں کشتیاں پھسلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں۔ سب کے سب خاموش تھے اور سر اُٹھا کر بڑے قلعے کی طرف ٹکٹکی لگائے ہوئے تھے۔ جیسے جیسے وہ اس چٹان کے قریب آئے جس پر قلعہ کھڑا تھا وہ انہیں اتنا ہی اونچا دکھائی دینے لگا۔ جیسے ہی آگے والی کشتیاں چٹان کے پاس پہنچیں، ہیگرڈ زور سے چلایا۔ ''اپنے سر نیچے جھکا لو۔''

سب بچوں نے اپنے سر نیچے جھکا لئے۔ چھوٹی کشتیاں انہیں چٹان کے اندر ایک سرنگ میں لے کر داخل ہو گئیں جو خوبصورت پتوں والی بیل کے پردے کے پیچھے چھپی ہوئی تھی۔ وہ لوگ ایک اندھیری غار میں سفر کر رہے تھے جو قلعے کے ٹھیک نیچے جاتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ پھر وہ زمین کے نیچے بنی ہوئی ایک چھوٹی سی ساحلی بندرگاہ پر پہنچے۔ جہاں موجود چٹانوں اور پتھروں پر وہ بمشکل اتر پائے تھے۔ سب بچوں کے اترنے کے بعد ہیگرڈ نے تمام کشتیوں کا اچھی طرح جائزہ لیا کہ کہیں کوئی بچہ باقی نہ رہ گیا ہو یا کسی کی کوئی چیز تو نہیں رہ گئی تھی۔

''او تم لوگ اس کشتی سے اترے تھے، کہیں یہ تمہارا مینڈک تو نہیں ہے؟'' ہیگرڈ نے ایک طرف کھڑے بچوں کو مخاطب کیا۔

''ٹریور!'' نیول خوشی سے چلایا اور اس نے اپنا ہاتھ آگے بڑھا دیا۔ پھر وہ سب ہیگرڈ کے تعاقب میں چٹان میں بنے ہوئے راستے پر لالٹین کی روشنی میں چل پڑے۔ انہیں راستے پر چڑھنے میں بڑی دشواری پیش آ رہی تھی۔ وہ راستہ گھومتا ہوا انہیں قلعے کے قریب لے آیا تھا۔ وہ قلعے کے تاریک سائے میں نرم اور اوس زدہ گھاس پر پہنچ گئے۔ پتھر کی سیڑھیوں پر چل کر وہ بلوط کے بڑے دروازے کے سامنے بھیڑ لگا کر کھڑے ہو گئے۔

''سب آ گئے؟ اور تم...... کیا تمہارا مینڈک اب بھی تمہارے پاس ہے؟''

ہیگرڈ نے اپنا قوی ہیکل ہاتھ اُٹھایا اور دروازے پر تین بار زور سے دستک دی۔

☆☆☆

ساتواں باب

# بولتی ٹوپی کی آزمائش

دروازہ جھولتا ہوا ایک دم کھل گیا۔ وہاں سیاہ بالوں والی ایک دراز قد رجادوگرنی سبز لمبے چوغے میں ملبوس کھڑی تھی۔ اس کا چہرہ بہت کٹھور تھا اور اسے دیکھ کر ہیری کے ذہن میں جو پہلا خیال لپکا تھا وہ یہ تھا کہ اس کے ساتھ کسی قسم کا کھلواڑ درست نہیں ہوگا۔

''پروفیسر میک گوناگل! سال اوّل کے بچے پہنچ گئے ہیں۔'' ہیگرڈ نے نرم لہجے میں کہا۔

''شکریہ ہیگرڈ! یہاں سے انہیں میں لے جاؤں گی۔'' پروفیسر میک گوناگل نے جواب دیا۔

اس نے دروازے کو چوڑے انداز میں کھول دیا۔ سال اوّل کے بچے کئی قطاروں میں اندر داخل ہونے لگے۔ پہلا داخلی ہال اتنا بڑا تھا کہ ڈرسلی خاندان کا پورا گھر اس میں سما سکتا تھا۔ گرنگوٹس کی طرح یہاں بھی پتھر کی دیواروں پر جلتی ہوئی مشعلیں روشن تھیں۔ چھت اتنی اونچی تھی کہ اسے نگاہوں کے احاطے میں لانا ممکن نہیں دکھائی دے رہا تھا۔ وہاں سے بالائی حصے میں جانے کیلئے سنگ مرمر کی شاندار سیڑھیاں ان کے سامنے موجود تھیں۔ سخت پتھریلے فرش پر وہ لوگ پروفیسر میک گوناگل کے پیچھے پیچھے چل دیئے۔ دائیں طرف موجود ایک بڑے دروازے کے عقب سے ہیری کو سینکڑوں بچوں کی دھیمی دھیمی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ لگتا تھا سکول کے باقی بچے وہاں پہلے ہی پہنچ چکے تھے۔ پھر پروفیسر میک گوناگل سال اوّل کے بچوں کو اس دروازے کی طرف نہیں لے گئیں جہاں دوسرے بچے پہلے سے موجود تھے بلکہ انہیں اس دروازے کے قریب ایک چھوٹے خالی کمرے میں کھڑا کر دیا گیا۔ سب بچے خاموش تھے۔ وہ ایک دوسرے کے ساتھ کندھوں سے کندھے ملائے کھڑے تھے۔ ان کی نظروں میں پریشانی کے بادل رقص کر رہے تھے، وہ ادھر ادھر دیکھ کر وہاں کھڑے کئے جانے کا مقصد جاننے کیلئے بے تاب تھے۔ عموماً انہیں اتنا قریب قریب کھڑا ہونے کا موقعہ نہیں ملا تھا۔ یہ پہلا موقعہ تھا کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ چپکے کھڑے تھے۔

''ہوگورٹ میں آپ کو خوش آمدید کہا جاتا ہے۔'' پروفیسر میک گوناگل کی کڑکتی ہوئی آواز کمرے میں گونجی۔ ''سالانہ ایام کے آغاز کی تقریب ضیافت کچھ ہی دیر میں شروع ہونے والی ہے۔ لیکن اس سے پہلے کہ آپ لوگ بڑے ہال میں اپنی نشستوں پر بیٹھ

سکیں، آپ کو اپنے فریق کے لیے منتخب کیا جائے گا۔ یہ بہت اہم مرحلہ ہے کیونکہ جب تک آپ یہاں رہیں گے تب تک آپ کا فریق ہوگورٹ میں آپ کے گھر جیسا ہوگا۔ تمام طلباء و طالبات ایک خاندان کی طرح آپس میں برتاؤ رکھیں گے۔ آپ لوگ اپنے فریق کے باقی بچوں کے ساتھ جماعتوں میں بیٹھیں گے، اپنے فریق کے مخصوص احاطے میں سوئیں گے اور فریق کے مخصوص ہال میں اپنا خالی وقت گزاریں گے۔ غور سے سن لیجئے۔ ہوگورٹ میں کل چار فریق ہیں۔ گری فنڈر، ہفل پف، ریون کلا اور سلے درن۔ ہر فریق کا اپنا ایک شاندار ماضی ہے اور ہر ایک میں سے بہترین جادوگر اور جادوگرنیاں نکلے ہیں۔ جب تک آپ ہوگورٹ میں رہیں گے، آپ کو اپنا برتاؤ عمدہ اور دوستانہ رکھنا ہوگا۔ اچھے برتاؤ کے صلے میں آپ کو شاباشی کے پوائنٹس دیئے جائیں گے اور قوانین شکنی اور ناپسندیدہ حرکات پر پوائنٹس تفریق کئے جائیں گے۔ یاد رکھئے کہ کسی ایک طالب علم یا طالبہ کی غلط حرکت کا خمیازہ پورے فریق کو بھگتنا ہوگا۔ سال کے آخر میں تمام پوائنٹس کو شمار کیا جائے گا اور جس فریق کے سب سے زیادہ پوائنٹس ہوں گے انہیں عمدہ کارکردگی اور اصول وضوابط کی پابندی پر 'ہاؤس کپ' دیا جائے گا جو کہ کسی مستحسن اعزاز سے کم نہیں ہوگا۔ مجھے توقع ہے کہ آپ جس بھی فریق میں جائیں گے اس کے لئے فخر کا باعث ثابت ہوں گے۔ انتخاب کا مرحلہ پورے سکول کے سامنے طے پائے گا اور تھوڑی ہی دیر میں اس کی شروعات ہو جائیں گی۔ میں آپ لوگوں کو مشورہ دیتی ہوں کہ آپ لوگ انتظار کرتے ہوئے اپنے آپ کو تیار کرلیں۔''

پروفیسر میک گوناگل کی آنکھیں ایک پل کیلئے نیول کے چوغے پر جا رُکیں جو اس کے بائیں کان کے نیچے بندھا ہوا تھا، اور پھر رون کی ناک پر لگے ہوئے سیاہ دھبے پر۔ ہیری گھبرا کر اپنے بالوں کو سنوارنے کی کوشش کرنے لگا۔

''جب ہم آپ کیلئے تیار ہو جائیں تو میں واپس آؤنگی۔'' پروفیسر میک گوناگل نے کہا۔ ''براہ مہربانی خاموشی سے یہاں انتظار کیجئے۔'' وہ کمرے سے باہر چلی گئیں۔

''ہمیں فریق کیلئے کیسے چنا جائے گا؟'' ہیری نے تھوک نگلتے ہوئے رون سے پوچھا۔

''مجھے لگتا ہے کہ کسی طرح کا امتحان ہوتا ہوگا۔ فریڈ نے کہا تھا کہ اس میں بہت تکلیف ہوتی ہے مگر مجھے ایسا لگتا ہے کہ وہ مذاق کر رہا تھا۔'' رون نے گھبرائے ہوئے انداز میں کہا۔

ہیری کا دل بری طرح دھڑکنے لگا۔ امتحان؟ اور وہ بھی پورے سکول کے سامنے؟ مگر اسے تو ابھی رتی بھر بھی جادو نہیں آتا...... اف خدایا! اسے نجانے کیا کر کے دکھانا پڑے گا؟ یہاں قدم رکھتے ہوئے اس نے کسی ایسی چیز کی توقع ہی نہیں کی تھی۔ اس نے اپنے چاروں طرف فکرمندی سے دیکھا۔ وہاں موجود سبھی بچے سہمے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ کوئی بھی زیادہ بول نہیں رہا تھا، سوائے ہرمائنی گرینجر کے جو اپنے سیکھے ہوئے جادوئی کلمات کو بہت تیزی سے دہرا رہی تھی اور سوچ رہی تھی کہ اسے نجانے کون سے جادوئی

کلمے کا استعمال کرنا پڑ جائے؟ ہیری نے بہت کوشش کی کہ ہرمائنی کی باتوں کی طرف اس کا دھیان نہ جائے۔ وہ کبھی اتنا زیادہ گھبرایا نہیں تھا۔ کبھی بھی نہیں۔ جب اسے انکل ورنن کے پاس سکول کا وہ شکایتی کارڈ لے جانا پڑا جس میں لکھا تھا کہ اس نے نجانے کیسے اپنی استانی کے پرس کو سیاہ سے نیلا کر دیا تھا۔ وہ تب بھی نہیں گھبرایا تھا۔ اس کی آنکھیں دروازے پر جمی ہوئی تھیں۔ کسی بھی لمحے پروفیسر میک گوناگل واپس لوٹ سکتی تھیں اور اس کی قسمت کا فیصلہ کیا جا سکتا تھا۔ پھر ایسا کچھ ہوا جس کی وجہ سے وہ ہوا میں ایک فٹ اوپر اچھل گیا۔ اس کے پیچھے کچھ بچے چیخ اُٹھے۔

''کیا حماقت ہے......؟''

اس نے زور سے سانس لی۔ اس کے آس پاس کھڑے بچوں نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔ لگ بھگ بیس سفید بھوت عقبی دیوار سے ہوا میں تیرتے ہوئے اندر آ گئے تھے۔ سچے موتیوں کی طرح سفید اور کچھ حد تک شفاف، جن کے آر پار دیکھا جا سکتا تھا، یہ بھوت کمرے میں تیرتے ہوئے ایک دوسرے سے باتیں کر رہے تھے اور سال اوّل کے بچوں کی طرف ان کی توجہ بالکل نہیں تھی۔ وہ آپس میں گفتگو کر رہے تھے۔ راہب کی طرح دکھائی دینے والا فربہ اور پستہ قامت بھوت کہہ رہا تھا۔ ''میرے دوست راہب! کیا ہم نے پیوس کو وہ سارے مواقع نہیں فراہم کئے ہیں جو اسے ملنے چاہئیں تھے؟ وہ ہم سب کا نام بدنام کر رہا ہے اور آپ کو بخوبی جانتے ہی ہیں کہ وہ سچ مچ کا بھوت نہیں ہے......میں تو یہی کہوں گا......'' اچانک اس کی نظر بچوں پر پڑی تو چونک کر بولا۔ ''تم لوگ یہاں کیا کر رہے ہو؟''

گلوبند اور چست کپڑوں میں ملبوس ایک بھوت نے سال اوّل کے طلباء کو دیکھ لیا تھا۔ اس نے جلدی سے کہا۔

''یہ یقیناً نئے طلباء ہیں!''

''مجھے لگتا ہے کہ تم لوگوں کو فریقوں میں منتخب کرنے سے پہلے یہاں کھڑا کیا گیا ہے؟'' اس موٹے پستہ قامت راہب بھوت نے مسکرا کر پوچھا۔ کچھ بچوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

''مجھے امید ہے تم لوگوں سے ہفل پف کے ہال میں ملاقات ہوگی۔'' اس پستہ قامت موٹے بھوت نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسی وقت کمرے میں ایک تیکھی آواز گونجی۔

''اب چلیئے! انتخاب کا مرحلہ کچھ ہی لمحوں میں شروع ہوا جاتا ہے۔''

پروفیسر میک گوناگل لوٹ آئیں تھیں۔ ایک ایک کر کے سبھی بھوت سامنے والی دیوار میں تیرتے ہوئے داخل ہو گئے۔

''آپ لوگ قطار بنالیں اور میرے پیچھے پیچھے آئیں۔'' پروفیسر میک گوناگل نے کہا۔

ہیری کا بہت برا حال تھا۔ اس کے پاؤں جیسے منوں وزنی ہو گئے تھے۔ ہیری کسی ریت کے بھورے کی طرح لڑھکتا ہوا بڑھا اور

قطار میں اس لڑکے کے پیچھے جا کر کھڑا ہو گیا جس کے بال ریت کی مانند سرمئی تھے۔ رون جلدی سے اس کے پیچھے آ کر کھڑا ہو گیا تھا۔ پھر وہ لوگ کمرے میں باہر نکل کر بڑے دہرے دروازے کی طرف بڑھنے لگے جہاں سے اب بھی ہلکی ہلکی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ جب ہیری دروازہ پار کر کے بڑے ہال میں داخل ہوا تو اس کی آنکھیں حیرت کے مارے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ ہیری نے کبھی خواب میں بھی اتنی دلکش، حیرت انگیز اور تابناک جگہ کا تصور نہیں کیا تھا۔ یہاں ہزاروں کی تعداد میں موم بتیاں روشن تھیں جو ان چار لمبی میزوں کے بالکل اوپر ہوا میں معلق تیر رہی تھیں جہاں باقی طلباء نشستیں سنبھالے ہوئے بیٹھے تھے۔ ان میزوں پر چمکتی ہوئی سنہری طلائی پلیٹیں اور پیالے رکھے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ اس ہال کے طول عرض کو دیو قامت بحری جہاز سے تشبیہ دی جا سکتی تھی۔ ہال کے آخری حصے میں ایک بڑا چبوترا تھا جس پر ایک لمبی میز بچھی ہوئی تھی اور وہاں نفیس کرسیوں پر کچھ لوگ بیٹھے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ ہیری نے سوچا کہ وہ یقیناً ہوگورٹ سکول کے اساتذہ ہی ہو سکتے تھے۔ پروفیسر میک گونا گل سال اوّل کے بچوں کو چبوترے تک لے گئیں تا کہ وہ لوگ باقی طلباء کے بالکل سامنے کھڑے ہو سکیں۔ ان کا چہرہ طلباء کی طرف کر دیا گیا تھا اور ان کی پشت پر تمام اساتذہ موجود تھے۔ ان لوگوں کو گھورنے والے سینکڑوں چہرے موم بتیوں کی زرد ہلتی ہوئی روشنی میں زرد لالٹینوں کی طرح دکھائی دے رہے تھے۔ طلباء کے بھیڑ کے درمیان کہیں کہیں سفید دھند اور چاندی کی طرح چمکتے ہوئے بھوت بھی نظر آ رہے تھے۔ گھورتی ہوئی آنکھوں سے بچنے کیلئے ہیری نے اپنا چہرہ اوپر کی طرف اُٹھا لیا تا کہ وہ ان کی چبھتی ہوئی نگاہوں سے بچ سکے۔ اوپر چمکتے ہوئے ستاروں سے بھری ہوئی چھت نظر آئی، ایسا لگتا تھا جیسے ہال کی دیواریں کھلے آسمان میں کہیں جا کر گم ہو گئی ہوں۔ اس نے ہرمائنی گرینجر کو بڑبڑاتے ہوئے سنا جو کہہ رہی تھی۔ ''اس پر جادو کیا گیا ہے تا کہ یہ باہر کے آسمان کی طرح دکھائی دے۔ 'ہوگورٹ کا پس منظر' نامی کتاب میں میں نے یہ پڑھا ہے۔'' یہ یقین کرنا محال تھا کہ اوپر چھت تھی یا نہیں کیونکہ لگ تو ایسا رہا تھا جیسے بڑا ہال سیدھے آسمان میں کھلتا تھا۔

جب پروفیسر میک گونا گل نے بنا کچھ کہے چار پیروں والا ایک سٹول سال اوّل کے بچوں کی قطار کے سامنے رکھ دیا تو ہیری نے جلدی سے سر جھکا کر نیچے کی طرف دیکھا۔ سٹول کے اوپر پروفیسر میک گونا گل نے جادوگروں کی ایک پرانی ٹوپی رکھ دی، جس کی نوک ابھری ہوئی تھی۔ یہ ٹوپی کسی قدر خستہ حال نظر آتی تھی۔ میلی کچیلی اور اس میں بہت پیوند لگے ہوئے تھے۔ ہیری نے اسے دیکھ کر سوچا کہ آنٹی پیٹونیہ تو کبھی بھی اس ٹوپی کو اپنے گھر میں گھسنے کی اجازت نہیں دیتیں۔

شاید ان لوگوں کو ٹوپی میں سے خرگوش نکال کر دکھانا ہوگا۔ ہیری کا تخیل اس کے قابو سے باہر نکلنے لگا تھا۔ یہی ہو سکتا ہے، اس نے دیکھا کہ ہال میں بیٹھے سبھی لوگ ٹوپی کی طرف گھور رہے تھے۔ اس لئے وہ بھی اس کی طرف گھورنے لگا۔ کچھ لمحوں تک خاموشی چھائی رہی پھر ٹوپی نے اپنی جگہ سے حرکت کی۔ اس کی بالائی سلائی چوڑی کھل گئی جیسے یہ اس کا منہ ہو۔ اور پھر ٹوپی نے بے ڈھنگی آواز میں گانا

شروع کر دیا۔

تمہیں شاید لگے گا کہ میں خوش شکل نہیں ہوں
مگر تم اپنی آنکھوں کے دیکھے پر مت کرو اعتبار
مجھ سے زیادہ سمجھدار ٹوپی، ڈھونڈے نہ ملے گی
چاہے تم آسمان کو چھو لو ، چاہے تم لو زمین کھنگال
چاہے پاس تمہارے ہو باؤلر کا دمکتا سیاہ ہیٹ
یا پھر ہوں تمہارے پاس ریشمی اور اونچی ٹوپیاں
میں ہوں ہوگورٹ کی منتخب کرنے والی ٹوپی
ان سب سے ہوں میں زیادہ اہم اور اچھی
تمہارے دماغ جو ہے وہ مجھ سے نہیں چھپا
بولتی ٹوپی سب دیکھ سکتی ہے یہ مانے ہے ہوا
اس لئے مجھے پہن لو، میں تمہیں دوں گی بتا
کس کس فریق میں تمہیں، مجھے رکھنا ہے روا
کنکھیوں مت گھورو مجھے بلکہ یہ سب جان لو
جو جو خوبیاں میں دیکھ سکتی ہوں اسے تم مان لو
تمہیں بھیجا جا سکتا ہے شیر دل گری فنڈر میں
ان کی ہمت،حوصلگی اور دلداری کو پہچان لو
جو تمہیں ہمیشہ الگ کرتا ہے دوسروں سے
گری فنڈر کی ان خوبیوں کو پلے باندھ لو
تمہیں بھیجا جا سکتا ہے ہفل پف فریق میں
راست گوئی ، حب، وفاشعاری کے شفیق میں
ہفل پف کے بچے ہوتے ہیں ہمیشہ سچے

محنت سے نہیں چوکتے، مستقبل یا عتیق میں
یا تمہیں مل سکتی ہے ریون کلا کی سمجھداری
تیز دماغ، فہم و فراست اور سچی دیانتداری
حاضر جواب ملیں وہاں پر تمہیں سب لوگ
بذلہ سنجی، راست گوئی کی جنہیں ہے بیماری
یا پھر قسمت کھل سکتی ہے سلے درن میں بھی
سچے دوستوں، اعلیٰ اذہان کے آنگن میں بھی
چالاکی، عیاری، بے مثل تعلیم سے مالامال
اچھے برے کی تمیز سمجھائے کندن میں بھی
جلدی مجھے سر پر پہن لو ڈرو مت مجھ سے
تم ہمیشہ ہی محفوظ رہو گے فکر مت مجھ سے
تم ہوں تمہاری دوست اور تمہاری رہبر
مستقبل کے فیصلے حاصل کر لو مجھ سے

جب بولتی ٹوپی نے اپنا گیت پورا کیا تو پورا ہال تالیوں سے گونج اُٹھا۔ٹوپی نے چاروں میزوں کی طرف دیکھ کر اپنا سر جھکا کر شکریہ ادا کیا اور خاموشی سے سٹول پر گر گئی۔

''تو ہمیں صرف ٹوپی پہننا ہوگی۔'' رون نے ہیری سے بڑبڑا کر کہا۔''میں فریڈ کو جان سے مار ڈالوں گا وہ کہہ رہا تھا کہ ہمیں اذیت ناک مرحلے سے گزرنا پڑے گا۔''

ہیری دل ہی دل میں ہنس دیا۔ ہاں! ٹوپی پہننا جادوئی کلمے پڑھنے سے لاکھ درجے اچھا تھا۔لیکن وہ سوچ رہا تھا کاش وہ تنہائی میں ٹوپی پہن سکتا۔کاش ٹوپی پہنتے وقت اسے اتنے سارے لوگ نہ دیکھ رہے ہوتے۔اسے لگ رہا تھا کہ ٹوپی نے ان لوگوں سے بہت زیادہ امیدیں لگا رکھی تھیں۔ہیری کو اس وقت ایسا محسوس ہوا تھا کہ وہ نہ تو واقعی بہادر ہے، نہ ہی حاضر جواب یا نہ ہی چالاک۔اگر ٹوپی نے ڈرے ہوئے لوگوں کیلئے کوئی الگ فریق بنایا ہوتا تو اس کے لئے وہی فریق بھی موزوں رہتا۔

پروفیسر میک گوناگل ہاتھ میں چرمئی کاغذ کا لمبا گولا لے کر آگے بڑھیں۔

''جب میں آپ کا نام پکاروں تب آپ آ کر ٹوپی پہنیں گے اور سٹول پر بیٹھ جائیں گے تا کہ آپ کو منتخب کیا جا سکے۔'' انہوں نے ایک نام پکارا۔ ''ہناء ایبٹ......''

گلابی چہرے، لمبی چوٹی اور بھورے بالوں والی ایک لڑکی قطار سے باہر نکلی اس نے ٹوپی پہنی اور سٹول پر بیٹھ گئی۔ ٹوپی اس کی آنکھوں کے سامنے آ گئی تھی اور پھر ایک پل بعد ٹوپی چلائی۔

''ہفل پف......''

جب ہناء دائیں طرف کی ہفل پف کی میز پر بیٹھنے کیلئے چلی گئی تو وہاں سے تالیوں اور خوشی چلانے کی آوازیں سنائی دیں۔ ہیری نے دیکھا کہ موٹا اور پستہ قامت بھوت ہناء کی طرف دیکھ کر خوشی سے ہاتھ ہلا رہا تھا۔

''سوزن بونز......'' پروفیسر میک گوناگل کی آواز سنائی دی۔

''ہفل پف......'' ٹوپی ایک بار پھر چلائی اور سوزن بھی ہناء کے پہلو میں بیٹھنے کیلئے چل دی۔

''ٹیری بوٹ......''

''ریون کلا......'' ٹوپی چلائی۔

اس بار بائیں طرف سے دوسری میز پر تالیوں بجنے کی آوازیں سنائی دیں۔ ٹیری کے پاس آنے پر ریون کلا کے کئی طلباء اس کے استقبال کیلئے اُٹھ کھڑے ہوئے۔

''مینڈی بروکل ہرسٹ......'' پروفیسر میک گوناگل بولیں۔ وہ بھی ریون کلا میں چلا گیا لیکن 'لیونڈر براؤن' پہلی نئی گری فنڈر فریق کی طالبہ منتخب ہوئی اور سب سے بائیں طرف کی میز پر خوشی کا شور گرج اُٹھا۔ ہیری دیکھ رہا تھا رون کے جڑواں بھائی سیٹی بجا رہے تھے۔

'ملی سینٹ بل سٹروڈ' پہلی سلے درن کی طالبہ منتخب ہوئی۔ شاید سلے درن کے بارے میں اس نے جو سنا تھا اس کی وجہ سے یہ ہیری کا تصور ہو لیکن اس کے دماغ میں یہ خیال آیا کہ سلے درن کے طلباء برے دکھائی دے رہے تھے۔ اسے لگا جیسے اس کی طبیعت خراب ہو رہی تھی۔ اسے یاد تھا کہ اس کے پرانے سکول میں کھیل کود کے وقفے میں کھلاڑی بانٹے وقت کیا ہوتا تھا؟ اسے ہمیشہ سب سے آخر میں منتخب کیا جاتا تھا اس لئے نہیں کیونکہ وہ اچھا نہیں کھیلتا تھا بلکہ اس لئے، کوئی بھی ڈڈلی کے سامنے یہ ثابت نہیں کرنا چاہتا تھا کہ وہ اسے پسند کرتے تھے۔

''جسٹن فنچ فلیچ لی......''

''ہفل پف......''

ہیری نے دیکھا کہ کئی بار ٹوپی فریق کے نام کا اعلان فوراً ہی کر دیتی تھی اور کئی بار اسے فیصلہ کرنے میں تھوڑا وقت لگتا تھا۔ 'سیمس فنی گن' جو قطار میں ہیری کے آگے کھڑا ریت جیسے بھورے بالوں والا لڑکا تھا سٹول پر قریباً ایک منٹ تک بیٹھا رہا اور اس کے بعد ٹوپی نے اسے گری فنڈر میں منتخب کر لیا۔

''ہرمائنی گرینجر......''

ہرمائنی لگ بھگ دوڑتی ہوئی سٹول تک گئی اور اس نے بے تابی سے اپنا سر ٹوپی میں گھسا دیا۔ ہیری کو اس کا انداز دیکھ کر کسی قدر حیرت ہوئی تھی۔

''گری فنڈر......'' ٹوپی نے چلا کر کہا۔ نجانے کیوں رون کے منہ سے آہ نکل گئی۔

ہیری کے دل میں ایک دہشت انگیز خیال عود کر آیا کیونکہ جب کوئی بہت گھبرایا ہوتا ہے تو اس کے دل میں ہمیشہ ڈراؤنے خیالات ہی آتے ہیں۔ تب کیا ہوگا اگر اسے منتخب ہی نہ کیا جائے؟ کیا ہوگا اگر وہ ٹوپی کو اپنی آنکھوں کے سامنے لگا کر بہت دیر تک بیٹھا رہے اور کچھ دیر بعد پروفیسر میک گوناگل اس کے سر سے ٹوپی ہٹا کر یہ کہیں کہ 'کہیں کوئی غلطی ہوئی ہے اور اسے واپس ریل گاڑی میں بیٹھ کر گھر روانہ ہو جانا چاہئے'۔

جب مینڈک گم کرنے والے لڑکے نیول لانگ باٹم کا نام لیا گیا تو وہ سٹول تک جاتے وقت گر پڑا۔ ٹوپی کو نیول کے بارے میں فیصلہ کرنے میں بہت دیر لگی تھی۔ جب وہ آخر کار گری فنڈر کا نام چلائی تو نیول اسے اتارے بغیر ہی دوڑ پڑا۔ ہر طرف قہقہوں کا ہنگامہ برپا ہو گیا۔ وہ ندامت سے واپس لوٹا اور اس نے ٹوپی 'موراگ میک ڈگل' کو دے دی۔ جب مل فوائے کا نام پکارا گیا تو وہ اکڑتے ہوئے انداز میں آگے بڑھا اور اس کی خواہش کے عین مطابق فیصلہ ہوا۔ ٹوپی نے اس کے سر کو بنا چھوئے ہی چیختے ہوئے 'سلے درن' کا نام پکارا۔ مل فوائے اپنے دوستوں کریب اور گوئل کے پاس چلا گیا۔ وہ بہت خوش دکھائی دے رہا تھا۔

اب زیادہ لوگ نہیں بچے تھے۔ مون، نوٹ، پارکنسن ...... پھر جڑواں بہنوں کی جوڑی پاٹیل اور پاٹیل، پھر سیلی این پورکس اور پھر آخر کار...... ہیری پوٹر!

''ہیری پوٹر......'' پروفیسر میک گوناگل نے اس کی طرف گھور کر دیکھتے ہوئے پکارا۔

جب ہیری پوٹر آگے آیا تو اچانک ہال میں سرگوشیوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ پورے ہال میں آگ سلگنے جیسی ہلکی ہلکی آوازیں بھنبھنا رہی تھیں۔

''کیا کہا...... پوٹر......؟''

''ہیری پوٹر......؟''

کیا یہ سچ ہے......؟

ہیری نے ٹوپی کو اپنی آنکھوں کے اوپر چڑھانے سے پہلے جو آخری منظر دیکھا وہ یہ تھا کہ ہال کے لوگ اسے ٹھیک طرح سے دیکھنے کیلئے اپنی اپنی گردنیں اونچی کررہے تھے۔ اگلے پل وہ ٹوپی کے سیاہ اندرونی حصے کو گھور رہا تھا۔ وہ دھڑکتے ہوئے دل سے اعلان کا انتظار کرنے لگا۔

''ہونہہ......'' اس کے کان میں ایک دھیمی سی آواز پڑی۔ ''مشکل ہے...... بہت مشکل! کافی ہمت دکھائی دیتی ہے۔ دماغ بھی تیز ہے تمہارا۔ بہت خوبیاں ہیں تمہارے اندر......اف خدایا!...... ہاں! اپنی شناخت پیدا کرنے کا ارادہ بھی ہے۔ یہ بہت ہی دلچسپ ہے......تو میں تمہیں کہاں بھیجوں؟''

''سلے درن نہیں...... سلے درن نہیں!'' ہیری نے سٹول کے کناروں کو مضبوطی سے پکڑتے ہوئے سوچنا شروع کردیا۔

''سلے درن نہیں؟'' دھیمی آواز میں تعجب کا عنصر تھا۔ ''کیا تمہیں یقین ہے؟ سوچ لو۔ تم بلندیوں کو چھو سکتے ہو......اور عظمت پانے کی ساری خوبیاں تمہارے اندر پوشیدہ ہیں۔ اور سلے درن تمہاری قابلیت کو نکھارنے میں معاونت دے گا۔ اس میں کوئی شک نہیں......نہیں؟ ٹھیک ہے اگر تم یہی چاہتے ہو تو......تو پھر میں تمہیں کس فریق میں منتخب کروں؟......ٹھیک ہے، گری فنڈر!''

ہیری نے یہ سن لیا تھا کہ بولتی ٹوپی نے آخری الفاظ نہایت بلند آواز میں کہے تھے جو یقیناً ہال میں بیٹھے ہر فرد کو سنائی دیئے ہوں گے۔ اس نے سر پر سے ٹوپی اتاری اور کانپتے ہوئے قدموں سے گری فنڈر کی میز کی طرف بڑھ گیا۔ گری فنڈر میں منتخب ہوجانے اور سلے درن میں نہ بھیجے جانے پر وہ اس قدر خوش تھا کہ اس کے اندر راحت کے سوتے پھوٹ پڑے۔ اس کی توجہ اس طرف جا ہی نہیں سکی کہ اس کے منتخب ہونے پر سب سے زیادہ تالیاں بج رہی تھیں۔ گری فنڈر کا مانیٹر 'پرسی' اُٹھا اور اس نے ہیری سے بڑے جوش وخروش سے ہاتھ ملایا۔ جبکہ جڑواں ویزلی بھائی زور سے چیخے۔ ''ہمیں ہیری پوٹر مل گیا......ہمیں ہیری پوٹر مل گیا۔'' ہیری اس گلوبند پہنے ہوئے بھوت کے سامنے بیٹھ گیا جسے وہ پہلے دیکھا چکا تھا۔ بھوت نے خوشی سے اس کا بازو تھپتھپایا اور ہیری کو اچانک ایسا ڈراؤنا احساس ہوا جیسے اس نے اپنا ہاتھ برف کے پانی سے بھری بالٹی میں ڈال دیا ہو۔

اب وہ اونچے سٹول کو ٹھیک طرح سے دیکھ سکتا تھا اس کے سب سے قریب والے کنارے پر ہیگرڈ بیٹھا ہوا دکھائی دیا۔ ہیری اور ہیگرڈ کی نظریں جب ملیں تو ہیگرڈ نے اپنا انگوٹھا اوپر کرکے اسے مبارکباد دی۔ ہیری نے جواباً چہرے پر مسکراہٹ بکھیر دی۔ اور وہاں

اونچے سٹول کے بالکل عقب میں ایک بڑی سنہری کرسی پر ایلبس ڈمبل ڈور بیٹھے تھے۔ ہیری نے انہیں فوراً ہی پہچان لیا تھا۔ کیونکہ وہ ریل گاڑی میں چاکلیٹی مینڈک والے کارڈ میں ان کی متحرک تصویر دیکھ چکا تھا۔ ڈمبل ڈور کے چاندی جیسے بال پورے ہال میں اکلوتے منفرد تھے جو بھوتوں جتنے چمک رہے تھے۔ ہیری نے پروفیسر کیورئیل کو بھی پہچان لیا تھا جو اپنی گھبراہٹ کے ساتھ وہاں براجمان تھے۔ ہیری ان کے ساتھ لیکی کالڈرن میں ملاقات کر چکا تھا۔ سر پر بھاری بھرکم ارغوانی رنگ کی پگڑی پہنے ہوئے وہ اس وقت بڑے عجیب دکھائی دے رہے تھے۔

اب منتخب کئے جانے بچوں میں صرف تین لوگ ہی باقی بچے تھے۔ ڈین تھامسن ایک سیاہ فام لڑکا تھا جو کہ رون کی طرح نکلتے ہوئے قد کا مالک تھا، اس کے ساتھ رون کھڑا تھا اس کا چہرہ ابھی تک فق پڑا تھا اور تیسری لڑکی لیزا ٹرپین تھی۔ لیزا ٹرپین کو ریون کلا کیلئے منتخب کیا گیا پھر رون کی باری آئی۔ اس کا چہرہ اب پیلا سبز ہو گیا۔ ہیری نے میز کے نیچے اپنی انگلیاں آپس میں باندھ لیں اور ایک سیکنڈ بعد ٹوپی نے چلا کر گری فنڈر کا اعلان کیا۔ جب رون اس کے پاس والی نشست پر دھم سے بیٹھ گیا تو باقی لوگوں کے ساتھ ہیری نے بھی زور زور سے تالیاں بجائیں۔

''شاباش! بہت اچھے رون!'' پرسی ویزلی نے جوشیلے انداز میں کہا۔ ویزلی جڑواں بھائیوں نے شرارتی انداز میں رون کو چھیڑا۔ رون ان کی طرف دیکھ کر آگ بگولا سا ہو گیا۔ پھر ڈین تھامسن بھی گری فنڈر فریق میں منتخب کیا گیا تھا۔

پروفیسر میک گوناگل نے چرمئی کاغذ کے گولے کو لپیٹا اور بولتی ٹوپی اُٹھا کر چلی گئیں۔

ہیری نے اپنی خالی سنہری پلیٹ کی طرف دیکھا۔ اسے اب جا کر اس بات کا احساس ہوا کہ اسے کس قدر بھوک لگی ہوئی تھی۔ پیٹ میں بھوک کے مارے مروڑ اُٹھ رہے تھے۔ اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے کدو کے سموسے کھائے ہوئے صدیاں بیت چکی تھیں۔

اسی وقت ایلبس ڈمبل ڈور اپنی نشست سے اُٹھ کھڑے ہوئے۔ وہ سب طلباء کی طرف دیکھ کر دھیمے انداز میں مسکرا رہے تھے۔ ان کے دونوں بازو پہلوؤں میں اُٹھے ہوئے تھے اور ان کا سفید لہراتا ہوا چوغہ ایسا دکھائی دے رہا تھا جیسے وہ آسمان کی بلندیوں میں کھڑے ہوں۔ ان کے چہرے پر ایسے جذبات کی جھلک عیاں تھی جیسے انہیں طلباء کے معصوم چہروں کو دیکھ کر بے حد خوشی اور فرحت مل رہی ہو۔ ان کے لہراتے ہوئے ہاتھوں کو دیکھ کر پورے ہال میں خاموشی چھا گئی۔

''خوش آمدید!'' انہوں نے اپنی گھمبیر آواز میں کہا۔ ''ہوگورٹ میں نئے سال کیلئے میں سب کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ اس سے پہلے کہ ہم لوگ ضیافت سے لطف اندوز ہوں، میں چند الفاظ کہنا چاہوں گا اور وہ الفاظ یہ ہیں...... احمق، سوجی ہوئی آنکھیں، متفرق جذبات اور تکلیف...... آپ سب کا شکریہ!''

وہ اپنی نشست پر واپس بیٹھ گئے۔ سب لوگوں نے خوش ہو کر تالیاں بجانا شروع کر دیں۔ ہیری کی سمجھ میں کچھ بھی نہیں آیا تھا کہ ان کی اس بات پر ہنسنا چاہئے تھا یا نہیں۔

''کیا وہ...... تھوڑے سے پاگل ہیں؟'' ہیری نے پرسی سے سرگوشی سے پوچھا۔

''پاگل؟'' پرسی نے حیرت سے اس کی طرف دیکھا اور ہلکے پھلکے انداز میں کہا۔ ''وہ جوہر قابل ہیں...... دُنیا کے بہترین جادوگر، لیکن ہاں! وہ تھوڑے سے کھسکے ہوئے ضرور ہیں۔ تم آلو لینا پسند کرو گے ہیری......''

ہیری کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔ اس کے سامنے کی پلیٹیں اب رنگ برنگے کھانوں سے لبریز دکھائی دے رہی تھیں۔ اس نے ساری من پسند چیزیں ایک ہی میز پر پہلے کبھی نہیں دیکھی تھیں۔ بھنے گائے کے گوشت کے پارچے، بھنے سالم مرغ، بکرے کی چانپیں، لذیذ قیمہ، مٹن کڑی، تکے، کباب، مچھلی کے قتلے، اُبلے آلو، بھنے سالم آلو، تلے ہوئے پرندے، مٹر کے دانے، گاجریں، شوربہ، یخنی، چپس اور ٹماٹر چٹنی...... اس کے علاوہ کسی عجیب طرز کے پودینے والے ہیمبرگر۔

ڈرسلی گھرانے میں ہیری کو پوری طرح بھوکا تو نہیں رکھا جاتا تھا لیکن اسے اس کی پسندیدہ چیزیں کھانے کیلئے بھی نہیں دی جاتی تھیں۔ ہیری کو جو چیز سچ مچ چاہئے ہوتی تھی، اسے ڈڈلی ہمیشہ لے لیتا تھا چاہے اسے کھانے کے بعد وہ بیمار ہی کیوں نہ پڑ جائے۔ ہیری نے اپنی پلیٹ میں مٹن کڑی کے علاوہ باقی سب چیزیں تھوڑی تھوڑی ڈال لیں اور کھانے پر ٹوٹ پڑا۔ سب اشیاء بے حد لذیذ اور خوش ذائقہ تھیں۔

''دیکھ کر اچھا لگتا ہے!'' گلابی گلوبند پہننے ہوئے بھوت نے دکھ بھری آواز میں کہا جو ہیری کو گوشت کے پارچے کو کاٹتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔

''کیا آپ نہیں کھا سکتے؟''

''نہیں! گذشتہ چار سو سالوں سے کچھ نہیں کھایا ہے۔'' بھوت نے کہا۔ ''ظاہر ہے مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے، لیکن پھر بھی اس کی کمی اکثر ستاتی ہے۔ مجھے نہیں لگتا کہ میں نے اپنا تعارف کرایا ہے۔ میرا نام 'سر نکولس ڈے ممسی پورپنگ ٹن' ہے اور میں گری فنڈر ہال کا بھوت ہوں۔''

''میں جانتا ہوں آپ کون ہیں؟'' رون نے اچانک کہا۔ ''میرے بھائیوں نے مجھے آپ کے بارے میں بتایا ہے...... آپ لگ بھگ سر کٹے بھوت ہیں۔''

''میں چاہوں گا کہ تم مجھے 'سر نکولس ڈے ممسی' کے نام سے ہی پکارو۔'' بھوت نے تھوڑا تنک کر کہا لیکن ریت جیسے بالوں والا

سیمس فنی گن درمیان میں ہی بول پڑا۔

''لگ بھگ سر کٹا؟ کوئی آدمی لگ بھگ سر کٹا کیسے ہوسکتا ہے؟''

سر نکولس کے چہرے پر ناخوشگوار کیفیت چھا گئی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے یہ گفتگو اس منزل کی طرف نہیں بڑھ رہی تھی جس کی جانب وہ اسے لے جانے کی کوشش کر رہے تھے۔

''اس طرح......'' سر نکولس نے چڑتے ہوئے کہا۔ اس نے اپنا بایاں کان پکڑا اور اسے جھٹکا دیا۔ اس کا پورا سر اکھڑ کر گردن کے پاس سے لٹک گیا اور کندھوں پر گر پڑا۔ ایسا لگتا تھا جیسے وہ کسی قبضے کے سہارے جھول رہا ہو۔ صاف دکھائی دے رہا تھا کہ کسی نے ان کا سر کاٹنے کی کوشش کی تھی لیکن یہ کام ٹھیک طرح سے نہیں کیا تھا۔ ان کے چہرے پر حیرانی و پریشانی کی لہریں دیکھ کر سر نکولس نے خوش ہوکر اپنا سر دوبارہ واپس اپنی گردن پر ایسے جما دیا جیسے وہ کبھی اکھڑا ہی نہ ہو۔

''گری فنڈر کے نئے طالب علمو! مجھے امید ہے کہ اس سال سالانہ ہاؤس کپ جیتنے میں تم لوگ ہماری بھرپور مدد کرو گے۔ گری فنڈر اتنے لمبے عرصے تک بغیر جیتے ہوئے کبھی نہیں رہا ہے۔ سلے درن لگاتار چھ سال سے ہاؤس کپ جیت رہے ہیں۔ میرے لئے سلے درن کے بھوت کی خوشی کو برداشت کرنا بے حد دشوار ہوتا جا رہا ہے۔'' سر نکولس نے کھانستے ہوئے کہا۔

ہیری نے سلے درن کی میز کی طرف نگاہ دوڑائی وہاں پر ایک خوفناک صورت بھوت بیٹھا ہوا دکھائی دیا۔ جس کی گھورتی آنکھیں بے حد ہیبت ناک تھیں۔ اس کا چہرہ دبلا تھا اور کپڑے چاندی جیسے خون سے لتھڑے ہوئے تھے۔ ہیری کو دیکھ کر خوشی ہوئی کہ وہ بھوت مل فوائے کے ٹھیک پاس بیٹھا ہوا تھا جو اس کی نشست پر کچھ خاص خوش نہیں دکھائی دے رہا تھا۔

''اس کے کپڑوں پر اتنا خون کیسے لگا ہوا ہے؟'' سیمس نے بڑے اشتیاق سے پوچھا۔

''میں نے کبھی اس سے پوچھا نہیں!'' سر نکولس نے بڑی نزاکت سے جواب دیا۔

جب سب نے پیٹ بھر کر کھا لیا تو بچا ہوا کھانا ان کی نگاہوں کے سامنے پلیٹوں میں سے غائب ہوگیا اور پلیٹیں پہلے کی مانند چمکتی ہوئی صاف ستھری دکھائی دیں۔ ایک ہی لمحے بعد کھیر، فرنی اور شہد ملا دلیا ان کے سامنے ظاہر ہوگیا۔ اب ان کے سامنے ہر ذائقے کی یخ بستہ آئس کریمیں، سیب کے پیڑے، گڑ کے لونگ چڑے، چاکلیٹی پیسٹریاں اور مربہ والی بالوشاہی، پیٹھا، سٹرابریز، جیلی، چاولوں کا زردہ، اسفنج کیک...... سجے ہوئے تھے۔ جب ہیری نے گڑ کے لونگ چڑے کھانا شروع کئے تو گفتگو کا محور ان کے گھروں کی طرف مڑ گیا تھا۔

''میں ملاوٹی ہوں!'' سیمس نے کہا۔ ''میرے ڈیڈی ماگل ہیں اور میری ممی جادوگرنی، ممی نے جادوگرنی ہونے کی بات تب تک

نہیں بتائی جب تک ان کی شادی نہیں ہوگئی۔ یہ سن کر میرے ڈیڈ کے ہوش اُڑ گئے تھے۔'' یہ سن کر باقی سب لوگ ہنس پڑے۔

''اورتم نیول......؟'' رون نے پوچھا۔

''میری دادی نے مجھے پالا ہےاور وہ جادوگرنی ہیں۔'' نیول نے بتایا۔''لیکن پورا خاندان یہی سوچتا تھا کہ میں شروع سے ہی ماگل تھا۔ میرے گریٹ انکل 'الیگی' ہمیشہ مجھے اپنے قبضے میں رکھنے کی کوشش کرتے رہے تا کہ مجھ سے جادو کا کوئی سبق حاصل کرلیں......انہوں نے مجھے ایک بار بلیک پول بند کے کنارے سے دھکا دے دیا، میں لگ بھگ ڈوب گیا......لیکن مجھے کچھ نہیں ہوا اور میں پانی سے صحیح سلامت باہر نکال لیا گیا، میں اس وقت آٹھ سال کا تھا۔ایک دن الیگی انکل چائے کی دعوت پر گھر آئے اور انہوں نے اس دن مجھے پیروں سے پکڑ کر بالائی منزل سے نیچے الٹا لٹکا دیا۔اسی لمحے میری گریٹ آنٹی اینڈی نے انہیں کھانے کیلئے انڈوں والا کیک دیا۔ دھیان بٹ جانے کی وجہ سے انکل الیگی نے مجھے چھوڑ دیا لیکن میں چھوٹ کر نیچے گرتا چلا گیا۔ پورے باغیچے اور سڑک تک۔ وہ لوگ سچ مچ خوش تھے۔ دادی تو اتنی خوش ہوئی کہ رونے لگیں اور جب مجھے سکول میں داخلہ ملا تو ان کے چہرے دیکھنے کے لائق تھے......وہ سوچ رہے تھے کہ مجھ میں یہاں آنے جتنی صلاحیت بالکل نہیں ہے۔ جب الیگی انکل کو میرے داخلے کا یقین ہوگیا تو وہ اس قدر خوش ہوئے کہ انہوں نے خود جا کر مجھے مینڈک خرید کر دیا......''

ہیری کے دوسری طرف پرسی ویزلی اور ہرمائنی گرینجر پڑھائی کے بارے میں باتیں کررہے تھے (''مجھے امید ہے کہ وہ لوگ فوراً پڑھائی شروع کردیں گے، سیکھنے کو کتنا کچھ ہے، میری دلچسپی خاص طور پر تبدیلی ہیئت کے مضمون میں ہے، یعنی کسی چیز کو کسی دوسری چیز میں بدلنا۔ ظاہر ہے اسے بہت مشکل سمجھا جاتا ہے......'' پرسی نے جواب دیا۔''ابتدا میں تمہیں چھوٹی چیزیں سمجھائی جائیں گی، جیسے ماچس کی تیلی کو سوئی میں بدلنا اور اسی طرح کی چیزیں......'')

ہیری کے بدن میں اب حرارت پیدا ہوچکی تھی اور اسے نیند کے جھونکے آنے لگے۔ اس نے ایک بار پھر اونچی میز کی طرف دیکھا۔ ہیگرڈ اپنے بڑے پیالے میں سے کچھ پی رہا تھا۔ پروفیسر میک گوناگل، ہیڈ ماسٹر ڈمبل ڈور سے باتیں کررہی تھیں۔ عجیب و غریب پگڑی پہنے پروفیسر کیورئیل ایک دوسرے استاد سے باتیں کررہا تھا۔ اس پروفیسر کے بال سیاہ اور چپچپے تھے۔ ناک مڑی ہوئی اور جلد کی رنگت زرد تھی۔ یہ ایک دم اچانک ہوا۔ مڑی ناک والے پروفیسر نے پروفیسر کیورئیل کی پگڑی کے پاس سے ہیری کی آنکھوں میں سیدھا دیکھا......اور ہیری کے ماتھے کے نشان میں تیز اور چبھتا ہوا درد اُٹھا۔

''اوچ......'' ہیری نے لاشعوری طور پر اپنا ایک ہاتھ ماتھے پر رکھ لیا۔

''کیا ہوا ہیری......؟'' پرسی نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

''کک......کچھ نہیں......!'' ہیری نے آہستگی سے کہا۔

درد جس طرح اچانک آیا تھا اسی طرح اچانک مٹ گیا لیکن پروفیسر کی نظروں سے ہیری کو جو احساس ہوا تھا اسے دور ہٹانا اتنا آسان نہیں تھا۔ یہ احساس کہ وہ ہیری کو بالکل پسند نہیں کرتا تھا۔

''پروفیسر کیورئیل سے بات کرنے والے استاد کون ہیں؟'' اس نے پرسی سے پوچھا۔

''اچھا! تو تم کیورئیل کو پہلے سے ہی جانتے ہو؟ کوئی حیرانی کی بات نہیں کہ کیورئیل اتنے گھبرائے ہوئے ہیں، کیونکہ وہ پروفیسر سنیپ سے بات کر رہے ہیں۔ پروفیسر سنیپ جادوئی مرکبات کا مضمون پڑھاتے ہیں لیکن وہ یہ مضمون ہرگز پڑھانا نہیں چاہتے...... سب کو معلوم ہے کہ وہ کیورئیل کی جگہ پڑھانا چاہتے ہیں۔ تاریک جادو سے محفوظ رہنے کا فن! تاریک جادو کے بارے میں پروفیسر سنیپ کو بہت زیادہ معلومات حاصل ہیں۔''

ہیری کچھ لمحوں تک پروفیسر سنیپ کو دیکھتا رہا مگر اس نے اس کی طرف دوبارہ نہیں دیکھا۔ آخر کار ان کے سامنے رکھی ہوئی شیرینی کے اشیاء بھی غائب ہو گئیں۔ اسی لمحے پروفیسر ڈمبل ڈور ایک بار پھر کھڑے ہو گئے، ہال میں خاموشی چھا گئی۔

''اچھا......اب جب ہم کھا پی چکے ہیں تو میں کچھ کہنا چاہوں گا۔ سال کے آغاز میں میں آپ کو کچھ باتیں بتانا چاہتا ہوں...... سال اوّل کے بچے خاص طور پر یہ دھیان سے سنیں کہ تاریک یا اندھیرے جنگل میں کسی بھی حالت میں کوئی بھی فرد نہیں جائے گا اور ہمارے کچھ سینئر طلباء بھی اس بات کا پورا دھیان رکھیں تو بہتر ہوگا۔'' ڈمبل ڈور نے اپنی چمکتی ہوئی آنکھوں کا رُخ ویزلی جڑواں بھائیوں کی طرف موڑ دیا تھا جو مسکرا رہے تھے۔ ''ہمارے چوکیدار مسٹر فلیچ نے مجھ سے کہا ہے کہ میں آپ سب کو یاد دلا دوں کہ مضامین کے پیریڈ کے دوران راہداریوں میں جادو کرنا منع ہے۔ کیوڈچ کی باقاعدہ مشقیں ششماہی کے دوسرے ہفتے میں شروع کی جائیں گی۔ اپنے فریق کی ٹیم کیلئے کھیلنے میں جس کی دلچسپی ہو، وہ میڈم ہوچ سے رابطہ کر سکتا ہے۔ اور آخر میں، میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اس سال، تیسری منزل کے دائیں حصے کی راہداری کو بند کر دیا گیا اور ان میں جانے کی ممانعت ہے، مہم جوئی کے شوق کے باعث آپ یقیناً دردناک موت کا شکار بھی ہو سکتے ہیں۔''

ہیری اس بات پر ہنس پڑا۔ وہ ان گنے چنے افراد میں سے ایک تھا جنہوں نے ایسا کیا۔

''وہ سنجیدہ تو نہیں ہیں؟'' اس نے پرسی کے کان میں سرگوشی کی۔

''بالکل ہوں گے!'' پرسی نے ڈمبل ڈور کو گھورتے ہوئے کہا۔ ''یہ عجیب ہے کیونکہ عام طور پر وہ ہمیشہ ہمیں وجوہات بتاتے ہیں کہ ہمیں کہیں پر جانے کی اجازت کیوں نہیں حاصل ہوگی؟ سب جانتے ہیں کہ جنگل میں خونخوار جانور اور درندے رہتے ہیں۔ مجھے لگتا

ہے کہ کم از کم انہیں ہم مانیٹروں کو تو وجہ بتانا چاہئے تھی۔''

''اور اب اس سے پہلے کہ ہم بستر پر جائیں ہم اپنے سکول کا گیت گائیں گے۔'' ڈمبل ڈور نے بلند آواز میں کہا۔ ہیری نے دیکھا کہ باقی اساتذہ کی مسکراہٹیں تھوڑی سمٹ گئی تھیں۔

ڈمبل ڈور نے اپنی چھڑی کو ہلکا سا جھٹکا دیا جیسے وہ اس کے سرے سے مکھی بھگانا چاہتے ہوں۔ ایک لمبا سنہری ربن چھڑی سے باہر نکلا جو میزوں کے اوپر اُٹھا اور سانپ کی طرح لہراتے ہوئے الفاظ میں بدل گیا۔

''سب اپنی من پسند دھن منتخب کر لیں اور اب ہم شروع کرتے ہیں۔'' ڈمبل ڈور نے کہا۔

بڑے ہال میں یہ الفاظ گونج اُٹھے۔

ہوگورٹ، ہوگورٹ، جھوم جاؤ ہوگورٹ!
مہربانی کر کے ہمیں کچھ سکھاؤ جھٹ پٹ
چاہے ہم بوڑھے ہوں اور ہوں گنجے منجے
یا پھر چھلے گنٹھوں والے لڑکے، نٹ کھٹ
تھوڑا دلچسپ جادو ،ہمارے سر میں تم بھر دو
دور سے آئے ہیں تمہارے پاس جھٹنا جھٹ
ابھی ہماری کھوپڑی میں صرف ہوا بھری ہے
ہماارے دماغ کی کھڑکیوں پہ دو دستک کھٹا کھٹ
اور ہے میرا من مکھیوں اور کچرے جیسا سامان
نکھارو، دھوؤ اور پھر سے دو سنوارو، دھڑ پٹ
ہمیں سکھاؤ جاننے کے لائق جو ہیں چیزیں
یاد دلاؤ جو ہم بھول چکے مستی میں، فٹافٹ
اپنی بہترین کوشش کرو، باقی ہم کر لیں گے
زندگی میں کے بادلوں میں ہو رہی ہے گھٹا گھٹ
سکھاؤ جب تک کہ ہمارا دماغ نے پک جاء

دل سے خوشی پھوٹے اور آنکھوں سے نمانٹ

ہر ایک نے یہ گیت الگ الگ وقت میں ختم کیا تھا۔ آخر میں صرف ویزلی جڑواں بھائی ہی بہت دھیمے ماتمی سروں میں گا رہے تھے۔ ڈمبل ڈور نے اپنی چھڑی سے ان کی آخری سطروں کو دوبارہ ظاہر کیا۔ گیت ختم ہونے پر باقی لوگوں نے تالیاں بجائیں اور ڈمبل ڈور نے سب سے تیز تالی بجائی۔

''عمدہ سروں کا انتخاب!'' انہوں نے اپنی آنکھوں سے آنسو پونچھتے ہوئے کہا۔ ''ہم یہاں جو جادو کرتے ہیں، یہ اس سے بڑا جادو ہے۔ اور اب سونے کا وقت ہو چکا ہے۔ جایئے اور اپنے بستروں میں گھس جایئے۔''

گری فنڈر کے منتخب سال اوّل کے بچے آپس میں باتیں کرتے ہوئے طلبا کے ہجوم کے درمیان سے گزرتے ہوئے پرسی کے پیچھے پیچھے چل دیئے۔ وہ لوگ بڑے ہال سے باہر نکلے اور سنگ مرمر کی سیڑھیوں پر چڑھنے لگے۔ ہیری کے پیر ایک بار پھر بہت وزنی ہو رہے تھے لیکن صرف اس لئے کیونکہ وہ بہت تھک چکا تھا اور اس نے زیادہ کھا لیا تھا۔ غنودگی کے مارے اس کا برا حال تھا۔ اسے اتنی نیند آ رہی تھی کہ اسے یہ دیکھ کر بھی حیرت نہیں ہوئی کہ راہداریوں میں لگی تصویروں کے لوگ آپس میں سرگوشیاں کر رہے تھے اور ان کے پاس سے گزرتے وقت اشارے کر رہے تھے۔ جب پرسی دو بار انہیں ایسے دروازوں سے لے گیا جو پھسلنے والی چکنے فرش اور جھولتے ہوئے دبیز پردوں کے پیچھے چھپے ہوئے تھے تو بھی اسے کوئی حیرانی نہیں ہوئی۔ سبھی بچے جمائیاں لیتے ہوئے اور اپنے پیروں کو گھسیٹتے ہوئے سیڑھیوں پر چڑھ رہے تھے۔ سیڑھیاں تھیں کہ شیطان کی آنت کی طرح ختم ہی نہیں ہو رہی تھیں۔ ہیری سوچ رہا تھا ابھی انہیں کتنی دور اور جانا پڑے گا۔ اچانک پرسی رُک گیا۔ چھڑیوں کا ایک بڑا گٹھڑ راستے کے بالکل درمیان میں ہوا میں تیر رہا تھا۔ جب پرسی آگے کی طرف بڑھا تو گٹھڑ سے چھڑیاں ایک ایک کر کے ان پر گرنے لگیں۔

''پیوس ہے ایک شرارتی بھوت......!'' پرسی نے سال اوّل کے بچوں کو بڑبڑا کر آگاہ کیا۔

''پیوس! سامنے آؤ......'' اس نے اونچی آواز میں کہا۔

جواب میں ایک تیز اور بے ہودہ آواز سنائی دی جیسے کسی نے غبارے میں ہوا نکال دی ہو۔

''کیا تم چاہتے ہو کہ میں خونی نواب کو بلا لوں......'' پرسی نے چیخ کر کہا۔

پٹاک جیسی آواز کے ساتھ ایک تاریک آنکھوں اور چوڑے چہرے والا پستہ قد آدمی سامنے ظاہر ہو گیا جو ہوا میں تیر رہا تھا اور چھڑیوں کے گٹھڑ پکڑے ہوئے تھا۔

''واہ کیا بات ہے؟'' اس نے سفاکانہ کھلکھلاہٹ کے ساتھ کہا۔ ''سال اوّل کے بچے! ایلی ایلی ایلی...... کتنے مزے دار چہرے

ہیں......لطف آئے گا۔'' وہ اچانک ان کی طرف جھپٹا۔سب نے اپنے سر جھکا لئے۔

''پیوس! دور ہٹو ان سے! ورنہ میں خونی نواب کو اس بارے میں بتا دوں گا۔ میں تمہیں خبردار کر رہا ہوں...... پیوس!'' پرسی نے گرجتی ہوئی آواز میں کہا۔

پیوس نے اپنی زبان باہر نکال کر اسے چڑایا اور پھر ہوا میں تحلیل ہو گیا۔لیکن جاتے جاتے اس نے چھڑیوں کے گٹھڑ کو نیول کے سر پر پھینک دیا تھا۔انہوں نے اسے دور جاتے ہوئے سنا اور جاتے جاتے وہ زرہ بکتر کے سجاوٹی انگر کھے سے جان بوجھ کر ٹکراتا ہوا گیا۔جب وہ دوبارہ چل پڑے تو پرسی نے پیچھے مڑے بغیر بتایا۔

''تمہیں پیوس سے ذرا بچ کر رہنا پڑے گا۔صرف خونی نواب ہی واحد بھوت ہے جو اسے قابو میں رکھ سکتا ہے۔خونی نواب سلے درن کے ہال کا بھوت ہے، پیوس ہم مانیٹروں تک بھی نہیں سنتا......لو ہم پہنچ گئے۔''

راہداری کے آخری سرے پر گلابی ریشمی پوشاک میں ایک بہت فربہ عورت کی تصویر ٹنگی ہوئی تھی۔ وہ انہیں دیکھ کر دھیمے دھیمے مسکرا رہی تھی۔جب وہ اس کے سامنے پہنچے تو بولی۔

''شناخت کرائیے!''

''کیپٹن ڈریکونس!'' پرسی نے تیز آواز میں کہا۔

تصویر آگے کی طرف جھکی اور دیوار میں ایک بڑا گول سوراخ دکھائی دیا۔وہ سب اس میں سے گزرتے ہوئے اندر داخل ہوئے۔ نیول کو ایک پیر اُٹھانے کے لئے سہارے کی ضرورت پڑی۔اور ان لوگوں نے خود کو گری فنڈر کے ہال میں پایا۔یہ گدے دار کرسیوں سے بھرا ہوا ایک شاندار بڑا کمرہ تھا۔پرسی نے لڑکیوں کو ایک دروازے سے ان کے کمرے تک پہنچایا اور لڑکوں کو دوسرے دروازے سے ان کے کمرے تک پہنچایا۔چکردار سیڑھیوں کے سب سے اوپر والے سرے پر پہنچنے کے بعد......ظاہر تھا کہ وہ بلند و بالا مینار میں پہنچ چکے تھے۔انہوں نے آخرکار اپنے بستر سیدھے کئے۔وہ پانچ پلنگ تھے جن پر گہرے سرخ رنگ کے مخمل کے پردے لگے تھے۔ان کے صندوق پہلے ہی آ چکے تھے۔وہ اتنے تھکے ہوئے تھے کہ بات کرنے کا تو سوال ہی نہیں اُٹھتا تھا۔انہوں نے اپنا اپنا یونیفارم اتارا اور پاجامے پہنے اور پھر بستر پر لڑھک گئے۔

''کھانا شاندار تھا...... ہے نا؟'' رون نے پردے کے پیچھے سے ہیری کو مخاطب کیا۔

''دور ہٹو سکے برز! وہ میری چادر کتر رہا ہے۔''

ہیری نے رون سے پوچھنے والا تھا کہ کیا اس نے گڑ والے لونگ چڑے کھائے تھے لیکن اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہہ پاتا، ہیری فوراً

ہی نیند کی وادی میں اترتا چلا گیا۔شاید ہیری نے کچھ زیادہ ہی کھالیا تھا کیونکہ اس نے ایک عجیب سا خواب دیکھا۔وہ پروفیسر کیورئیل کی پگڑی پہنے کھڑا تھا جواس سے باتیں کررہی تھی اوراسے بتارہی تھی کہ اسے فوراً سلے درن میں جانا پڑے گا کیونکہ یہی اس کی تقدیر میں لکھا ہے۔ ہیری نے پگڑی کو بتایا کہ وہ سلے درن میں نہیں رہنا چاہتا۔پگڑی بھاری ہوتی چلی گئی۔ ہیری نے اسے اتار کر پھینکنے کی کوشش کی لیکن پگڑی اس کے سر پر کستی چلی گئی۔جس سے اسے درد ہونے لگا۔اور پھر وہاں پرمل فوائے دکھائی دیا جو اسے پگڑی سے دھینگا مشتی کرتے ہوئے دیکھ کراستہزائیہ انداز میں ہنسنے لگا۔ پھرمل فوائے مڑی ناک والے پروفیسر یعنی سنیپ میں بدل گیا جس کی ہنسی اونچی اورسرد سفاکانہ ہوتی چلی گئی۔سبز روشنی کی ایک چکا چوند برپا ہوئی اور ہیری پسینے میں شرابور کانپتا ہوا جاگ گیا۔اس کی سانسیں تیز چل رہی تھیں۔اس نے کروٹ بدلی اور پھر سے سوگیا۔اب وہ اگلے ہی دن کی صبح کو بیدار ہوا تھا۔وہ رات کے عجیب وغریب خواب کو بالکل فراموش کرچکا تھا۔

☆☆☆

آٹھواں باب

# جادوئی مرکبات کا استاد

''وہ دیکھو!''

''کہاں؟''

''سرخ بالوں والے لمبے لڑکے کے ساتھ۔''

''وہ عینک والا۔!''

''کیا تم نے اس کا چہرہ دیکھا؟''

''کیا تم نے اس کا نشان دیکھا؟''

اگلے دن جس پل ہیری نے اپنا کمرہ چھوڑا اسی وقت سے اس نے آس پاس سرگوشیوں کی ایسی ہی آوازیں سنی تھیں۔ وہ جدھر سے گزرتا طلباء سب کام چھوڑ کر اس کی طرف متوجہ ہو جاتے تھے۔ کمرۂ جماعت کے باہر قطار لگا کر کھڑے بچے، پنجوں کے بل اچک اچک کر اسے دیکھنے کی کوشش کرتے رہے۔ کئی تو راہداریوں میں بغیر کسی وجہ آگے تک جا کر لوٹ گئے تھے۔ اسے گھورتے ہوئے پاس سے گزر جاتے تھے۔ ہیری کی دلی خواہش تھی کہ وہ ایسا نہ کریں کیونکہ وہ کمرۂ جماعت کی تلاش میں ہی اپنا پوری توجہ مرتکز رکھنا چاہتا تھا۔ ہوگورٹ میں ایک سو بیالس سیڑھیاں تھیں۔ کچھ چوڑی اور پھیلی ہوئیں، کچھ تنگ اور حرکت کرتی ہوئی، کچھ سیڑھیاں جمعہ کے دن انہیں کہیں اور ہی لے جاتی تھیں، کچھ سیڑھیوں کے درمیانی ایک کڑی ہی غائب تھی، اور سب بچوں کو یہ یاد رکھنا پڑتا تھا کہ اسے پھلانگ کر عبور کرنا پڑے گا۔ ایسے دروازے بھی تھے جو اس وقت تک نہیں کھلتے تھے جب تک ان کے ساتھ تہذیب و شائستگی سے بات نہ کی جاتی یا انہیں صحیح جگہ پر گدگدی نہ کی جاتی۔ ایسے دروازے بھی تھے جو درحقیقت دروازے تھے ہی نہیں...... بلکہ ٹھوس دیواریں تھیں جو دروازے ہونے کا نشان کر رہی تھیں۔ یہ یاد رکھنا بہت مشکل تھا کہ کون سی چیز کہاں تھی؟ کیونکہ ہر چیز ادھر سے ادھر اچھل کر گھومتی رہتی تھی۔ تصویروں کے اندر کے لوگ ایک دوسرے سے ملنے کیلئے آتے جاتے رہتے تھے یعنی اپنی تصویر میں سے دوسروں کی تصویر میں

چلے جایا کرتے تھے۔ ہیری کو پورا یقین تھا کہ زرہ بکتر کے سجاوٹی انگر کھے کسی بھی وقت ادھر ادھر چل سکتے تھے۔

بھوتوں سے بھی کوئی مدد نہیں ملتی تھی، جب کوئی بھوت اچانک اس دروازے سے تیرتے ہوئے آتا تھا جسے آپ کھولنے کی کوشش کررہے ہیں تو اس سے بہت صدمہ ہوتا تھا۔ لگ بھگ سر کٹا نک ہمیشہ گری فنڈر کے نئے طلباء کو خوشی خوشی صحیح سمت بتادیتا تھا لیکن اگر آپ کو جماعت کیلئے دیر ہو رہی ہو اور پیوس نامی بھوت رستے میں مل جائے تو وہ دو قفل بند دروازوں اور ایک چالاک سیڑھی کے برابر تھا۔ وہ آپ کے سر پر ردی کاغذ کی ٹوکری انڈیل دیتا تھا، پیروں کے نیچے سے قالین کھینچ لیتا تھا، چاک کے ٹکڑے نشانے لگا کر مارتا تھا یا پھر آپ کے پیچھے غائب ہو کر چلتا تھا اور آپ کو زمین پر گرا کر آپ کی ناک بھینچ سکتا تھا اور زور سے چیختا تھا۔ ''تمہاری ناک مل گئی......''

اگر پیوس سے بھی برا کوئی ہوسکتا تھا تو وہ چوکیدار فلیچ تھا۔ اس سے ہیری اور رون کی پہلی ہی صبح مڈبھیڑ ہوگئی۔ فلیچ نے دیکھا کہ وہ ایک دروازے کو زبردستی کھول کر اندر داخل ہونے کی کوشش کررہے تھے۔ بدقسمتی سے وہ دروازہ تیسری منزل کی اس راہداری جاتا تھا جہاں جانا منع تھا۔ وہ یہ ماننے کو ہی تیار نہیں تھا کہ وہ راستہ بھٹک گئے تھے اور اسے پورا یقین تھا کہ وہ جان بوجھ کر اندر داخل ہونے کی کوشش کررہے تھے۔ وہ انہیں تہہ خانے میں بند کرنے کی دھمکی دے رہا تھا لیکن اسی وقت وہاں سے گزرتے ہوئے پروفیسر کیوریئل نے ان کی خلاصی کرائی۔

فلیچ کے پاس ایک بلی تھی جس کا نام اس نے 'مسز نورس' رکھا ہوا تھا۔ وہ دبلی پتلی اور دھول جیسی رنگت کی تھی۔ فلیچ کی طرح اس کی آنکھیں بھی زرد لالٹین جیسی دکھائی دیتی تھی اور کافی حد تک ابھری ہوئی، باہر نکلتی محسوس ہوتی تھی۔ وہ اکثر تنہا راہداریوں میں گھومتی رہتی تھی۔ اگر اس کے سامنے کوئی قواعد وضوابط کی خلاف ورزی کرتا یا قطار میں سے ایک بھی قدم باہر نکالتا تو وہ پلک جھپکتے فلیچ کے پاس پہنچ جاتی تھی اور اگلے ہی لمحے میں ہانپتا ہوا فلیچ کسی پُراسرار بھوت کی طرح نمودار ہو جاتا۔ فلیچ کو سکول کے تمام خفیہ راستوں سے مکمل آگاہی تھی۔ کہہ سکتے ہیں کہ ان راستوں کے بارے میں وہ جتنا جانتا تھا اس سے زیادہ کوئی دوسرا نہیں جانتا تھا۔ شاید ویزلی جڑواں بھائیوں کو چھوڑ کر۔ سب جانتے تھے کہ فلیچ کسی بھوت کی طرح اچانک آٹپکے گا اور انہیں اپنی مضبوط استخوانی گرفت میں لے گا۔ اسی وجہ سے سب طلباء اس سے شدید نفرت کرتے تھے اور کئی تو یہ دلی خواہش رکھتے تھے کہ کسی نہ کسی طرح 'مسز نورس' کو ایک لات ماردی جائے۔

اگر آپ کو کسی طرح راستہ تلاش کرنے میں کامیابی بھی ہو جائے تو اس کے بعد پڑھائی کا جھنجھٹ سامنے کھڑا تھا۔ ہیری کو جلد ہی یہ معلوم ہو گیا تھا کہ جادو سیکھنے کا مطلب صرف چھڑی ہلانا اور کچھ عجیب سے الفاظ کو منہ سے ادا کرنا ہی نہیں تھا بلکہ مکمل طور پر کتابوں کے سبق پڑھنے اور یاد کرنے پڑتے تھے، ہوم ورک الگ سے کرنا ہوتا تھا۔ انہیں ہر بدھ والے دن کو آدھی رات تک اپنی دوربینوں سے آسمان میں مختلف ستاروں کی نقل وحرکت کی جانچ پڑتال کرنا پڑتی تھی اور ان کی سمتوں اور کیفیت کے بارے میں کاپیوں پر جدید

حالات درج کرنا پڑتے تھے۔اس کے علاوہ انہیں الگ الگ ستاروں کے نام اور گرہن لگنے کی علامات کو بھی یاد کرنا پڑتا تھا۔

ہفتے میں تین بار انہیں قلعے کے عقبی حصے میں بنے ہوئے ہریالی گھروں میں جا کر جڑی بوٹیوں کا علم حاصل کرنے کیلئے عملی مشقیں انجام دینا ہوتی تھیں۔جس کی جماعت ایک گول مٹول پستہ قامت جادوگرنی لیتی تھیں اوران کا نام پروفیسر سپراؤٹ تھا۔ یہاں وہ سیکھتے تھے کہ کس طرح کارآمد پودوں اورمختلف النوع پھپھوندیوں کی دیکھ بھال کیا جائے اور یہ بھی، ان پودوں اور پھپھوندیوں کو کن امور کیلئے استعمال میں لایا جاتا ہے؟

انہیں سب سے بے زار کن جماعت معاشرتی علوم کی لگتی تھی، جس میں جادوئی تاریخ کا مضمون پڑھایا جاتا تھا۔ یہ اکلوتی ایسی جماعت تھی جسے ایک بھوت پروفیسر پڑھاتا تھا۔ پروفیسر بینز واقعی ایک قابل اور سمجھدار پروفیسر تھے، جب وہ سٹاف روم کی آتشدانی انگیٹھی کے سامنے گئے تھے اوراگلی صبح جب بیدار ہوئے تو اپنے جسم کو کرسی پر ہی چھوڑ کر پڑھانے چلے آئے۔ پروفیسر بینز بولتے رہتے تھے، لگاتار بولتے رہتے تھے جبکہ طلباء نام اور تاریخ لکھتے جاتے تھے۔ وہ اکثر 'ایمی ٹک دی ایول' اور 'یورک دی اوڈبال' کے نام آپس میں الٹ پلٹ کردیتے تھے۔

جادوئی کلمات سکھانے والے استاد پروفیسر فلٹ وک ایک بونے سے جادوگر تھے۔جنہیں اپنی ڈیسک کے پار دیکھنے کیلئے کتابوں کے ڈھیر کے اوپر کھڑا ہونا پڑتا تھا۔ اپنی پہلی جماعت کے آغاز والے دن انہوں نے رجسٹر کھولا اور جب وہ ہیری کے نام پر پہنچے تو ان کے منہ سے حیرت کے مارے چیخ نکل گئی اور وہ اگلے ہی لمحے وہاں سے اوجھل ہو گئے۔

پروفیسر میک گوناگل سب سے الگ قسم کی استاد تھیں۔ ہیری نے سوچا تھا کہ وہ ایسی استانی ثابت ہوں گی جن سے اسے بچ کر ہی رہنا ہوگا۔ وہ بے حد سخت اور نہایت گھاگ تھیں، اس کے علاوہ پہلے دن جماعت میں ہی انہوں نے طلباء کو اچھی طرح سمجھایا تھا۔

''تبدیلی ہیئت بہت مشکل اور خطرناک جادو ہوتا ہے جو آپ ہوگورٹ میں سیکھیں گے،لیکن اگر میری جماعت میں کسی نے بھی گڑبڑ کی تو وہ یہاں سے غائب ہو جائے اور پھر کبھی لوٹ کر نہیں آپائے گا۔ میں آپ سب کو خبردار کر رہی ہوں!''

انہوں نے اپنے چبوترے والی میز کو ایک جیتے جاگتے بچھڑے میں بدل دیا اور پھر اسے واپس میز بنا ڈالا۔ان کے جادوئی کرتب کو دیکھ کر سب کے سب طلباء بے حد محظوظ ہوئے اور وہ بھی ایسا ہی کچھ کرنے کیلئے بے تاب دکھائی دے رہے تھے۔لیکن جلد ہی انہیں تلخ حقیقت سے آشنائی ہوگئی کہ وہ اتنا آسان نہیں تھا، فرنیچر کو جانوروں میں تبدیل کرنے کیلئے انہیں کڑی محنت اور طویل مسافت طے کرنا ہوگی۔ بہت سی مشکل جزئیات کو لکھوانے کے بعد پروفیسر میک گوناگل نے طلباء کو ماچس کی ایک ایک تیلی دی اور انہیں کہا گیا کہ وہ اپنی چھڑی کے استعمال سے تیلیوں کو سلائی کی سوئیوں میں بدلنے کی کوشش کریں۔ جماعت کا وقت ختم ہونے پر صرف ہرمائنی ہی

ایک ایسی طالبہ تھی جسے تیلی کو سوئی میں بدلنے میں کامیابی ہوئی تھی جبکہ باقی ساری جماعت ہونقوں کی طرح منہ پھاڑے بیٹھی تھی۔ پروفیسر میک گوناگل نے جماعت کے سبھی طلباء کو دکھایا کہ کس یہ سفید چاندی جیسی ہوگئی تھی اور اس میں نوک نکل آئی تھی۔ یہ کہتے ہوئے انہوں نے ہرمائنی پر ستائشی مسکراہٹ ڈالی تھی جو ہرمائنی گرینجر کیلئے کسی اعزاز سے کم نہیں تھی۔

ہر طالب علم اور طالبہ جس جماعت میں واقعی جانے کا خواہش مند دکھائی دیتا تھا، وہ 'تاریک جادو سے محفوظ رہنے کے فن' سے متعلقہ تھی۔ مگر پروفیسر کیورئیل کی اسباقی گفتگو ایک طرح کی مذاق ہی ثابت ہوئی۔ جماعت میں لہسن کی تیز اور ناگوار بدبو بھری ہوئی تھی۔ سب کہہ رہے تھے کہ یہ اس خون آشام بھوت کو دور بھگانے کیلئے تھی جس سے پروفیسر کیورئیل رومانیہ کی تاریک جنگل میں ملے تھے۔ وہ اب بھی ڈرتے تھے کہ وہ خون آشام بھوت کسی دن انہیں پکڑنے کیلئے پھر آ سکتا تھا۔ کیورئیل نے طلباء کو بتایا تھا کہ انہیں یہ پگڑی ایک افریقی شہزادے نے تحفتاً دی تھی جس کی جان انہوں نے ایک ہزار سالہ آدمخور مردے سے بچائی تھی۔ مگر طلباء کو ان کی کہانی پر یقین نہیں ہوا۔ جب سیمس فنی گن نے بڑے تجسس کے ساتھ اس واقعے کی تفصیل معلوم کرنا چاہی کہ پروفیسر کیورئیل نے اس آدمخور مردے سے کس طرح مقابلہ کیا تھا تو وہ دوسری منہ کر کے موسم کے حال پر تبصرہ کرنے لگے۔ اس کے علاوہ طلباء نے یہ محسوس کیا کہ کیورئیل کی پگڑی میں ایک عجیب سی ناگوار بو آتی تھی۔ ویزلی جڑواں بھائیوں کا کہنا تھا کہ وہ شرط لگا سکتے ہیں کہ پگڑی کے اندر اور کچھ نہیں لہسن کی پوتھیاں بھری ہوئی ہیں تاکہ پروفیسر کیورئیل جہاں بھی جائیں، محفوظ رہ سکیں۔

ہیری کو یہ جان کر بہت راحت ملی کہ وہ باقی طلباء سے میلوں پیچھے نہیں تھا۔ بہت سے بچے ماگل خاندانوں سے آئے تھے اور اس کی طرح انہیں بھی معلوم نہیں تھا کہ وہ جادوگر اور جادوگرنیاں تھے۔ سیکھنے کو اتنا کچھ تھا کہ رون جیسے جادوگر لوگ بھی ان سے بہت آگے نہیں جا پائے تھے۔ جمعہ کے دن ہیری اور رون کیلئے ایک اہم ترین دن تھا۔ ناشتے کیلئے بڑے ہال میں نیچے جاتے ہوئے وہ ایک بار بھی راستہ نہیں بھٹکے تھے۔

''آج ہمیں کیا پڑھنا ہے۔'' ہیری نے اپنے دلیے میں شکر ملاتے ہوئے رون سے پوچھا۔

''سلے درن کے ساتھ جادوئی مرکبات کے دو پیریڈ ہیں۔ پروفیسر سنیپ سلے درن فریق کے منتظم ہیں۔ لوگ کہتے ہیں کہ وہ ہمیشہ انہیں کی جانبداری کرتے ہیں۔ ہم اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے کہ کیا یہ واقعی سچ ہے؟'' رون نے آہستگی سے ناشتہ کرتے ہوئے کہا۔

''کاش پروفیسر میک گوناگل بھی ہماری طرف داری کیا کرتیں!'' ہیری نے کہا۔ پروفیسر میک گوناگل، گری فنڈر فریق کی منتظمہ تھیں۔ لیکن اس کے باوجود انہوں نے پہلے ہی دن انہیں ڈھیر سارا ہوم ورک دے دیا تھا۔

اسی لمحے الّوؤں کی ڈاک آ گئی۔ ہیری کو اب تک اس کی عادت پڑ گئی تھی لیکن پہلے دن جب لگ بھگ سو الّو ناشتے کے وقت پر بڑے ہال میں اچانک داخل ہوئے تو وہ ہکا بکا رہ گیا تھا۔ یہ الّو تب تک میزوں کے اوپر دائروی انداز میں منڈلاتے رہے جب تک انہیں نے ان کے مالک نہیں دکھائی دیئے۔ وہ خط اور پیکٹ ان کی گودوں میں پھینک کر لوٹ جاتے تھے۔ ہیڈوگ ہیری کیلئے اب تک کچھ نہیں لائی تھی۔ یہ کئی بار آئی ضرور تھی لیکن اس کے کانوں کو کتر کر اور تھوڑا ٹوسٹ کھا کر سکول کے دوسرے حصوں میں بنے ہوئے الّو خانوں میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ سونے کیلئے چلی جاتی تھی۔ لیکن اس صبح وہ اُڑتی ہوئی نمودار ہوئی اور سیب کے مربے اور شکر دانی کے بالکل درمیان میں آ کر بیٹھ گئی۔ اس نے جھٹکے سے ہیری کی پلیٹ میں ایک خط پھینک دیا۔ ہیری نے فوراً اسے پکڑتے ہوئے کھول لیا۔ لکھائی کافی خراب تھی جیسے گھسیٹے مار کر لکھا گیا ہو۔

***ڈئیر پوٹر!***

***میں جانتا ہوں کہ جمعہ کے دن تمہیں آدھے دن کی پڑھائی کے بعد چھٹی ہو جاتی ہے۔ کیا تم تین بجے کے قریب میرے یہاں آکر میرے ساتھ ایک پیالی چائے پینا پسند کرو گے۔ میں جاننا چاہتا ہوں کہ تمہارا پہلا ہفتہ کیسے گزرا؟ پہلی نشست میں ہی جواب لکھ کر ہیڈوگ کو دے دینا۔***

***ہیگرڈ***

ہیری نے رون سے قلم ادھار لیا اور اسی خط کے عقبی حصے پر لکھ دیا۔

''ہاں کیوں نہیں ضرور ملیں گے۔''

اور پھر اس نے ہیڈوگ کو خط کے ساتھ روانہ کر دیا۔ ہیری کی قسمت اچھی تھی کہ وہ ہیگرڈ کے ساتھ چائے پینے کیلئے مشتاق تھا کیونکہ جادوئی مرکبات کی جماعت اس کیلئے اب تک کی سب سے برا حادثہ ثابت ہوئی تھی۔

سال کے آغاز والی ضیافت میں ہیری نے سوچا تھا کہ پروفیسر سنیپ اسے ناپسندیدگی سے دیکھتے رہے ہیں اور اچھا نہیں سمجھتے۔ جادوئی مرکبات کی جماعت میں پہلے پیریڈ کے بعد وہ جان چکا تھا کہ وہ غلط تھا...... پروفیسر سنیپ، ہیری کو ناپسند ہی نہیں کرتے تھے بلکہ......وہ اس سے نفرت کرتے تھے۔

جادوئی مرکبات کی جماعت ایک تہہ خانے میں منعقد ہوتی تھی۔ قلعے کے بالائی حصے کی نسبت اس جگہ زیادہ ٹھنڈک اور خنکی کا قبضہ تھا۔ دیواروں میں بنے ہوئے شلفوں میں ہر طرف شیشے کے مرتبان رکھے ہوئے تھے اور ان میں مرے ہوئے جانور، اچار کی طرح تیرتے ہوئے دکھائی نہ بھی دیتے تو بھی یہ جگہ بہت ڈراؤنی لگتی۔ پروفیسر فلٹ وک کی طرح پروفیسر سنیپ نے بھی رجسٹر نکال کر

جماعت کی حاضری لگائی اور فلٹ وک کی ہی طرح وہ بھی ہیری کے نام پر آ کر ٹھہر گئے۔

''ارے ہاں۔''انہوں نے دھیرے سے کہا۔''ہیری پوٹر! ہمارا نیا...... ہیرو!''

ڈریکو مل فوائے اور اس کے دوست کریب اور گوئل منہ پر ہاتھ رکھ کر ہنسنے لگے۔ سب کے ناموں کو پکارنے کے بعد سنیپ نے جماعت کی طرف دیکھا۔ ان کی آنکھیں ہیگرڈ کی طرح چمکتی سیاہ تھیں مگر ان میں ہیگرڈ جیسی نرمی اور شگفتگی نہیں تھی۔ ان کی آنکھیں سرد اور گہری تھیں، جنہیں دیکھ کر اکثر تاریک سرنگ کی یاد تازہ ہو جاتی تھی۔

''آپ یہاں پر جادوئی مرکبات بنانے کا اہم ترین علم اور رقیق سائنس سیکھنے کیلئے آئے ہیں۔''انہوں نے اپنی گفتگو کا آغاز کیا۔ ان کی آواز سرگوشی سے کچھ زیادہ اونچی نہیں تھی لیکن طلباء کو ہر لفظ صاف سنائی دے رہا تھا۔ پروفیسر میک گوناگل کی طرح ہی سنیپ کے پاس بھی جماعت میں کسی تردد کے بغیر ہی خاموشی برقرار رکھنے کا فن موجود تھا۔''چونکہ یہاں پر چھڑی ہلانے کا غیر معمولی کام بہت کم ہوتا ہے اس لئے تم میں سے اکثر کو یہ یقین نہیں ہوگا کہ یہ بھی جادو ہی ہے۔ مجھے امید نہیں ہے کہ تم لوگ اُبلتی ہوئی کڑاہی سے اُٹھتے ہوئے لہراتے دھوئیں کی دلکشی کو کبھی سمجھ پاؤ گے یا انسان کی رگوں میں جانے والے سیالوں کی نازک قوت کو پہچان پاؤ گے جو دماغ کو قابو میں کر لیتے ہیں اور حواس پر چھا کر انہیں زائل کر دیتے ہیں...... میں تمہیں یہ تک سکھا سکتا ہوں کہ شہرت کے جن کو بوتل میں کیسے بند کیا جا سکتا ہے؟ عروج کی بلندیوں کو کیسے کشید کیا جا سکتا ہے؟ اور یہاں تک کہ موت پر بند کیسے باندھا جا سکتا ہے؟...... بشرطیکہ تم اتنے بڑے نالائق ثابت نہ ہو پاؤ، جنہیں مجھے عام طور پر پڑھانا پڑتا ہے۔''

اس چھوٹی سی گفتگو کے بعد کافی دیر تک کمرے میں خاموشی چھائی رہی۔ ہیری اور رون بازو اُٹھا کر ایک دوسرے کی طرف دیکھ رہے تھے۔ ہرمائنی گرینجر اپنی نشست کے کنارے پر کھسک آئی تھی اور یہ ثابت کرنے کیلئے بے تاب ہو رہی تھی کہ وہ نالائق نہیں تھی۔

''پوٹر......!''سنیپ نے اچانک کہا۔''اگر میں سوسن سفید کی جڑ کے سفوف کو افسنتین کے خیساندے میں ملاؤں گا تو مجھے کیا حاصل ہوگا؟''

''کون سی جڑ کے سفوف کو کس کے خیساندے میں؟''ہیری نے رون کی طرف دیکھا جس کے چہرے پر بھی اتنی ہی ہوائیاں اڑ رہی تھیں جتنی کہ ہیری کے چہرے پر۔ ہرمائنی کا ہاتھ ہوا میں تلوار کی طرح کھڑا دکھائی دے رہا تھا۔

''میں نہیں جانتا جناب!''ہیری نے دھیمے سے کہا۔

''چچ چچ چچ...... شہرت ہی سب کچھ نہیں ہوتی۔''سنیپ نے پھبتی کسی۔ انہوں نے ہرمائنی کے تنے ہوئے ہاتھ کو نظر انداز کر دیا۔

''ہم ایک بار اور کوشش کرتے ہیں پوٹر! اگر میں تم سے زہر مہرہ لانے کیلئے کہوں تو تم اسے کہاں تلاش کرنے جاؤ گے؟''

ہرمائنی نے اپنے ہاتھ کو اتنا اونچا اُٹھالیا تھا جتنا کہ وہ اپنی نشست سے اُٹھے بنا اُٹھا سکتی تھی۔لیکن ہیری کو اس بات کا رتی بھر بھی اندازہ نہیں تھا کہ زہرمہرہ کس بلا کا نام ہوتا ہے؟ اس نے کوشش کی کہ وہ مل فوائے، کریب اور گوئل کی طرف نہ دیکھے جو ہنسی کے مارے دہرے ہوئے جارہے تھے۔

''میں نہیں جانتا جناب!'' ہیری نے پھسپھسے انداز میں کہا۔

''ایسا لگتا ہے کہ یہاں آنے سے پہلے تم نے کتابیں کھول کر بھی نہیں دیکھیں۔ ہے نا پوٹر!'' پروفیسر سنیپ نے سفاکانہ لہجے میں مسکرا کر کہا۔

ہیری نے ان سرد آنکھوں میں سیدھے دیکھنے کیلئے اپنی پوری قوت مرتکز کی۔اس نے ڈرسلی گھرانے میں اپنی کتابوں کو کھول کر پڑھا تھا مگر کیا سنیپ اس سے یہ امید باندھے بیٹھا تھا کہ اسے ایک نظر میں ہی 'یک ہزار جادوئی جڑی بوٹیاں اور پھپھوندیاں' نامی کتاب میں لکھے ہوئے ہر ایک سطر ازبر ہوچکی ہوگی۔سنیپ نے ایک بار پھر ہرمائنی گرینجر کے ہوا میں لہراتے ہوئے ہاتھ کو نظرانداز کر دیا تھا۔

''پوٹر! اچھا یہ بتاؤ کہ ناگ پھنی اور بھیڑیائی دانے میں کیا فرق ہوتا ہے؟''

اس بار ہرمائنی گرینجر اُٹھ کر کھڑی ہوگئی تھی اور اس کا ہاتھ تہہ خانے کی چھت کو چھونے لگا۔

''مجھے نہیں معلوم جناب!'' ہیری نے دھیرے سے کہا۔''مجھے لگتا ہے کہ ہرمائنی جانتی ہے، آپ اسی سے کیوں نہیں پوچھ لیتے؟''

کچھ بچے اس کی بات پر ہنس پڑے۔ ہیری کی نگاہ سیمس سے جا ٹکرائی جس نے اسے آنکھ ماری۔ بہرحال سنیپ اس بات سے خوش نہیں ہوا تھا۔انہوں نے ہرمائنی کو ڈانٹتے ہوئے کہا۔

''بیٹھ جاؤ!......اور پوٹر! تمہاری معلومات کیلئے بتادوں کہ افسنتین اور سوسن سفید کی جڑ کے سفوف کو افسنتین کے خیساندے میں ملانے سے گہری نیند لانے والا سیال بنتا ہے جو نہایت طاقتور اثرات رکھتا ہے، اسی لئے اسے 'زندہ موت کا گھونٹ' کہا جاتا ہے۔زہرمہرہ ایک پتھر کا نام ہے جو بکرے کے معدے سے نکالا جاتا ہے، اور یہ زیادہ تر زہروں سے بنتا ہے۔ جہاں تک ناگ پھنی اور بھیڑیائی دانے کا سوال ہے تو یہ دونوں ایک ہی پودے کے نام ہیں جسے 'ایکونائٹ' کے نام سے جانا جاتا ہے......تو تم لوگ اسے لکھ کیوں نہیں رہے ہو؟''

اچانک چرمئی کاغذ اور قلم نکالنے کی آوازیں تہہ خانے میں گونج اُٹھیں۔ اس آواز کے اوپر سنیپ نے کہا۔''اور پوٹر! تمہاری

بدتمیزی کے لئے گری فنڈر کا ایک پوائنٹ کاٹ لیا جائے گا۔''

جادوئی مرکبات کا سبق جب آگے بڑھا تو بھی گری فنڈر کی کارکردگی میں غیر معمولی اضافہ دکھائی نہیں دیا۔ سنیپ نے ان کی جوڑیاں بنا دیں اور انہیں چھالے دور کرنے والے ایک آسان سے جادوئی سیال بنانے کا کام سونپ دیا۔ سنیپ اپنے لمبے کالے چوغے میں چاروں طرف گھوم کر دیکھتا رہا کہ وہ سوکھی ہوئی کھجوٹ (بچھو بوٹی) اور سانپ کے زہریلے دانت کے سفوف کو کس طرح سے تول رہے ہیں؟ ڈریکو مل فوائے کو چھوڑ کر انہوں نے ہر ایک پر نکتہ چینی کی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ مل فوائے کو پسند کرنے لگے تھے۔ جب وہ سب کو یہ بتا رہے تھے کہ مل فوائے نے اپنے سینگ والے گھونگھوں کو کتنا اچھی طرح سے ابالا تھا، اسی وقت سبز دھوئیں کا ایک تیزابی بادل اُٹھا اور کمرے میں ایک سنسناتی ہوئی آواز بھر گئی۔ نیول نے نجانے کیسے سیمس کی کڑاہی کو ایک مڑے گولے میں بدل دیا تھا اور کڑاہی میں بھرا سیال پتھر کے فرش پر بکھر رہا تھا۔ اس سیال کی وجہ سے دوسرے لوگوں کے جوتوں میں سوراخ ہو گئے تھے۔ کچھ ہی پل ہی پوری جماعت اپنے اپنے سٹولوں پر کھڑی ہوگئی۔ جبکہ نیول جو کڑاہی کے گرتے ہی اس کے گرم سیال میں بری طرح نہا چکا تھا اب درد کے مارے بری طرح کراہ رہا تھا کیونکہ اس کے ہاتھ اور پیروں پر ہر جگہ سرخ پھوڑے ہو گئے تھے۔

''احمق لڑکے!'' سنیپ نے گرجتے ہوئے کہا اور اپنی چھڑی کو ایک بار گھما کر فرش پر پھیلے ہوئے سیال کو صاف کر دیا۔ ''مجھے لگتا ہے کہ تم نے کڑاہی کو آگ پر سے اتارنے سے پہلے ہی اس میں خارپشت کے کانٹے ملا دیئے تھے؟''

نیول بری طرح بلکنے لگا۔ اب پھوڑے اس کی ناک کے چاروں طرف ابھرنے لگے تھے۔

''اسے ہسپتال لے جاؤ!'' سنیپ نے سیمس کو غصیلے لہجے میں کہا پھر وہ ہیری اور رون کی طرف مڑا جو نیول کے پاس والی میز پر کام کر رہے تھے۔

''اور پوٹر......! تم نے اسے کیوں نہیں بتایا کہ اس وقت کانٹے نہیں ملانا چاہئیں؟ تمہیں ایسا لگا ہوگا کہ اگر وہ غلطی کر دے گا تو تمہارا کام زیادہ اچھا دکھائی دے گا...... ہے نا...... پوٹر! تم نے گری فنڈر کا ایک پوائنٹ اور کم کر دیا ہے۔''

یہ سراسر بے انصافی تھی اور ہیری نے بحث کرنے کیلئے اپنا منہ کھولا لیکن رون نے کڑاہی کے پیچھے سے اس کے پیر پر اپنا پیر مار دیا۔ ''بات کو آگے مت بڑھاؤ۔ میں نے سنا ہے کہ پروفیسر سنیپ بہت برے ثابت ہو سکتے ہیں۔'' وہ دھیمی سرگوشی کرتے ہوئے بولا۔

جب وہ لوگ ایک گھنٹے بعد تہہ خانے کی سیڑھیوں سے اوپر چڑھ رہے تھے تو ہیری کا دماغ تیزی سے گھوم رہا تھا اور اس کا ماضی بالکل ٹھنڈا پڑا چکا تھا۔ پہلے ہی پیریڈ میں اس نے گری فنڈر کے دو پوائنٹ گنوا دیئے تھے۔ پروفیسر سنیپ اس سے اتنی نفرت کیوں کرتے تھے؟

''دل پر مت لگاؤ!'' رون نے جلدی سے کہا۔''سنیپ ہمیشہ فریڈ اور جارج کے بھی اسی طرح پوائنٹ کاٹتے رہتے ہیں......کیا میں تمہارے ساتھ چل کر ہیگرڈ سے مل سکتا ہوں؟''

تین بجنے میں ابھی پانچ منٹ باقی تھے جب وہ قلعے سے نکل کر وسیع وعریض میدان عبور کرنے کیلئے چل دیئے۔ ہیگرڈ تاریک جنگل کے کنارے پر لکڑی کے ایک چھوٹے سے گھر میں رہتا تھا۔ سامنے والے دروازے کے باہر ایک اُڑی کمان اور جوتے کے غلاف کی جوڑی رکھی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ جب ہیری نے دروازے پر دستک دی تو انہیں اندر سے زبردست ہلچل کی سی آوازیں سنائی دیں۔ ساتھ ہی ایک کتے کے تیز بھونکنے کی آواز بھی۔ پھر ہیگرڈ کی گونجتی ہوئی آواز سنائی دی۔''پیچھے ہٹو فینگ ...... پیچھے ہٹو!''

ہیگرڈ نے دروازہ کھول کر باہر جھانکا تو انہیں درز میں سے اس کا بڑا اور بالوں بھرا چہرہ دکھائی دیا۔''رُک جاؤ! ...... پیچھے ہٹو فینگ ......!''

اُن کے اندر داخل ہوتے وقت وہ بور ہاؤنڈ نسل کے ایک بھاری بھر کم کتے کا پٹہ پکڑے رکھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اندر صرف ایک ہی کمرہ تھا۔ چھت پر گوشت کا لوتھڑا اور جنگلی مرغیاں الٹی لٹکی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ بھڑکتی ہوئی آگ پر ایک تانبے کی کیتلی ابل رہی تھی۔ ایک کونے میں ایک بڑا سا بستر تھا جس پر پیوند لگا گدا بچھا ہوا تھا۔

''آرام سے بیٹھو!'' ہیگرڈ نے کہا اور فینگ کو چھوڑ دیا جو سیدھے رون کی طرف لپکا اور اس کے کان چاٹنے لگا۔ ظاہر تھا ہیگرڈ کی ہی طرح فینگ بھی اتنا خونخوار نہیں تھا جتنا کہ دکھائی دیتا تھا۔

''یہ رون ہے......'' ہیری نے ہیگرڈ کو بتایا جو چائے کی بڑی کیتلی میں ابلتا ہوا پانی ڈال رہا تھا اور ایک پلیٹ میں کیک کے ٹکڑے رکھ رہا تھا۔

''ایک اور ویزلی...... ہے نا؟'' ہیگرڈ نے رون کو چٹاخوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔''میری آدھی زندگی تمہارے جڑواں بھائیوں کو جنگل سے دور ہٹاتے بھگاتے گزری ہے۔''

کیک کے سخت ٹکڑوں نے ان کے دانت قریباً توڑ ہی دیئے تھے لیکن ہیری اور رون نے ایسا ظاہر کیا کہ جیسے انہیں وہ سچ مچ اچھا لگ رہا تھا۔ پھر انہوں نے ہیگرڈ کو اپنی جماعت کی پڑھائی کے بارے میں بتایا۔ فینگ نے ہیری کے گھٹنے پر اپنا سر ٹکا لیا اور اس کے کپڑوں پر رال ٹپکانے لگا۔ جب ہیگرڈ نے فلیچ کی دھمکی کا حال سن کر اسے 'بڈھا سنکی' کہا تو ہیری اور رون بہت خوش ہوئے۔

''......اور جہاں تک اس بلی مسز نورس کا سوال ہے، میری خواہش ہے کہ میں کسی دن اس کی ملاقات فینگ سے کروا ہی دوں۔ تم جانتے ہو جب بھی میں سکول جاتا ہوں، وہ ہر جگہ میرے پیچھے پیچھے چلی آتی ہے۔ میں اس سے پیچھا نہیں چھڑا پاتا۔ فلیچ نے خاص طور

پر اسے اس کام پر لگا رکھا ہے۔''

ہیری نے ہیگرڈ کو پروفیسر سنیپ کی جماعت کے بارے میں بتایا۔ رون کی طرح ہیگرڈ نے بھی ہیری کو سمجھایا کہ وہ اس کی فکر مت کرے کیونکہ سنیپ سبھی طلباء سے چڑتا تھا۔

''لیکن ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے وہ مجھ سے سچ مچ نفرت کرتے ہیں۔'' ہیری نے کہا۔

''میں نہیں مانتا! وہ ایسا کیونکر کریں گے؟'' ہیگرڈ نے انکار میں سر ہلایا۔ ہیری نے یہ دیکھ لیا تھا کہ یہ بولتے وقت ہیگرڈ نے اس سے نظریں چرالیں تھیں۔

''اور تمہارے بھائی چارلی کا کیا حال ہے؟'' ہیگرڈ نے رون کی طرف مڑتے ہوئے سوال کیا۔ ''مجھے وہ بڑا پسند آیا تھا۔ جانوروں کے معاملے میں اس کا مقابلہ نہیں تھا۔''

ہیری سوچنے لگا کہ کہیں ہیگرڈ نے جان بوجھ کر تو موضوع نہیں بدل دیا۔ جب رون ہیگرڈ کو چارلی اور ڈریگن والے کام کے بارے میں بتا رہا تھا تو ہیری نے کاغذ کا وہ ٹکڑا اُٹھا لیا جو ٹکوزی کے نیچے میز پر پڑا ہوا تھا۔ یہ روزنامہ جادوگر کا ایک تراشہ تھا۔

**گرنگوٹس میں تجوری توڑنے کی کوشش!**

31 جولائی: گرنگوٹس میں نامعلوم افراد کے تجوری توڑنے کی واردات پر تفتیش ابھی تک جاری ہے۔ جس کے بارے میں لوگوں کا اصرار ہے کہ یہ یقیناً شیطانی جادوگروں یا جادوگرنیوں کا ہی کام ہے۔ گرنگوٹس کے نگران غوبلن نے آج دعویٰ کیا ہے کہ کچھ بھی نہیں چرایا جا سکا جس تجوری کو توڑا گیا تھا اسے اسی دن کچھ دیر قبل ہی خالی کر دیا گیا تھا۔ ''لیکن ہم آپ کو یہ نہیں بتائیں گے کہ اس میں کیا تھا؟ اس لئے بہتر یہی ہوگا کہ معاملے میں ٹانگ اڑانے کی کوشش مت کریں ورنہ اس کا انجام اچھا نہیں ہوگا۔'' گرنگوٹس کے ترجمان غوبلن نے ایسا ہی آج دوپہر کہا ہے۔

ہیری کو یاد آیا کہ رون نے اسے ریل گاڑی میں بتایا تھا کہ کسی نے گرنگوٹس کو لوٹنے کی کوشش کی تھی لیکن رون نے تاریخ نہیں بتائی تھی۔

''ہیگرڈ!'' ہیری نے کہا۔ ''گرنگوٹس میں واردات میری سالگرہ والے دن ہوئی تھی۔ ہوسکتا ہے کہ یہ اسی وقت ہو رہا ہو جب ہم لوگ وہاں پر تھے۔''

اس بارے میں کوئی شک نہیں تھا کہ اس بار ہیگرڈ نے ہیری سے نظریں بالکل نہیں ملائیں بلکہ گھر گھراتے ہوئے کیک کا ایک اور ٹکڑا اس کی طرف بڑھا دیا۔ ہیری نے ایک بار پھر تراشہ پڑھا۔ 'جس تجوری کو توڑا گیا تھا اسے اسی دن کچھ دیر قبل ہی خالی کر دیا گیا تھا۔'

ہیگرڈ نے تجوری نمبر سات سو تیرہ کو خالی کیا تھا اگر آپ اسے خالی کرنا کہیں، یعنی کہ اس گندے سے پیکٹ کو باہر نکالنا...... کیا چوروں کو اسی پیکٹ کی تلاش تھی؟

جب ہیری اور رون رات کے کھانے کیلئے قلعے کی طرف جا رہے تھے تو ان کی جیبوں میں کیک کے ٹکڑے بھرے ہوئے تھے۔ جنہیں لینے کیلئے وہ جھجک کے باعث ہیگرڈ کو منع نہیں کر پائے تھے۔ ہیری نے سوچا کہ اس کی جماعت میں اسے سوچنے کیلئے اتنا سامان نہیں ملا تھا جتنا اسے ہیگرڈ کے ساتھ چائے پینے میں مل گیا تھا۔ کیا ہیگرڈ نے وہ پیکٹ صحیح وقت پر نکال لیا تھا؟ وہ پیکٹ...... اب کہاں تھا؟ اور کیا ہیگرڈ، پروفیسر سنیپ کے بارے میں ایسا کچھ جانتا تھا جو وہ ہیری کو بتانا نہیں چاہتا تھا؟

☆☆☆

نواں باب

# آدھی رات کا تصادم

ہیری نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ وہ کسی ایسے لڑکے سے ملے گا جس سے وہ ڈڈلی سے بھی زیادہ نفرت کرے گا لیکن یہ تب کی بات ہے جب وہ ڈریکو مل فوائے سے نہیں ملا تھا۔ گری فنڈر کے سال اوّل کے طلبا، سلے درن فریق کے ساتھ صرف جادوئی مرکبات کا مضمون ہی پڑھتے تھے۔ اس لئے ان کا مل فوائے سے زیادہ پالا نہیں پڑتا تھا یا کم از کم تب تو نہیں۔ جب تک انہیں گری فنڈر کے ہال میں لگا ہوا وہ نوٹس نہیں دیکھا جسے پڑھنے کے بعد ان کے منہ سے آہ نکل گئی۔ اڑان کی جماعت میں جمعرات کو شروع ہو رہی تھی...... گری فنڈر اور سلے درن دونوں اس میں ایک ساتھ سیکھیں گے۔

''بہت خوب!'' ہیری نے اداس ہو کر کہا۔ ''کیا میں ہمیشہ سے یہی چاہتا تھا کہ میں مل فوائے کے سامنے جادوئی بہاری ڈنڈے پر اپنے آپ کو احمق ثابت کر سکوں؟''

اُڑان سیکھنے کیلئے وہ جتنا بے تاب تھا اتنا کسی دوسری چیز سیکھنے کیلئے نہیں تھا۔

''تمہیں کیا معلوم کہ تم اپنے آپ کو احمق ثابت کرو گے۔'' رون نے سمجھداری کا مظاہرہ کیا۔ ''میں جانتا ہوں کہ مل فوائے ڈینگیں ہانکتا رہتا ہے کہ وہ کیوڈچ کا کتنا اچھا کھلاڑی ہے مگر مجھے لگتا ہے کہ یہ سب محض گپ سے بڑھ کر نہیں ہے۔''

یہ سچ تھا کہ مل فوائے اڑنے کے بارے میں بہت باتیں کیا کرتا تھا۔ وہ اکثر زور زور سے شکایت کیا کرتا تھا کہ سال اوّل کے طلباء کو کیوڈچ کی ٹیم میں شامل ہونے کا موقعہ دیا جانا چاہئے۔ اس کے ساتھ ہی وہ شیخی بگھارنے والی طویل کہانیاں بھی سنایا کرتا تھا جو ہمیشہ اس موڑ پر آ کر ختم ہو جایا کرتی تھیں کہ وہ ہیلی کاپٹر میں بیٹھے ہوئے ماگلوؤں سے کس طرح ٹکرانے سے بال بال بچا تھا۔ ویسے اس طرح کی باتیں کرنے والا وہ اکلوتا طالب علم نہیں تھا۔ سیمس فنی گن بھی کہتا تھا کہ اس نے اپنا زیادہ تر بچپن گاؤں میں گزارا تھا جہاں وہ بلاخوف اپنے بہاری ڈنڈے پر اڑان بھرا کرتا تھا۔ یہاں تک کہ رون بھی ہر اس طالب علم کو بتاتا تھا جو اس کی بات سننے کیلئے تیار رہتا تھا کہ ایک بار چارلی کے پرانے بہاری ڈنڈے پر وہ ایک ہینڈ گلائیڈر سے ٹکراتے ٹکراتے بچا تھا۔ جادوگروں کے خاندان سے تعلق رکھنے

والے ہر بچہ کیوڈچ کے بارے میں لگاتار باتیں کیا کرتا تھا۔فٹ بال کے موضوع پر پہلے ہی رون کی ڈین تھامسن سے لمبی چوڑی بحث ہو چکی تھی۔ جو انہی کے کمرے میں ساتھ رہتا تھا۔رون کی سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ ایسے کھیل میں بھلا کیا مزہ آ سکتا ہے جس میں صرف ایک ہی گیند ہو اور کسی کو اُڑنے کی اجازت بھی نہ ہو۔ ہیری نے دیکھا تھا کہ ڈین کی ویسٹ ہوم فٹ بال ٹیم کے پوسٹر میں رون کھلاڑیوں کو کریدر رہا تھا اور کوشش کرر ہا تھا کہ وہ ساکت کھلاڑی پوسٹر میں کسی طرح متحرک ہو سکیں۔نیول جادوئی بہاری ڈنڈے پر کبھی نہیں بیٹھا تھا کیونکہ اس کی دادی نے اسے اس کی اجازت نہیں دی تھی۔دل میں ہیری کو لگتا تھا کہ انہوں نے کافی سمجھداری کا کام کیا تھا کیونکہ جب نیول کے دونوں پیرز مین پر موجود ہوتے تھے،تب بھی اس کے ساتھ بہت سارے حادثات ہوتے رہتے تھے۔

ہرمائنی گرینجر بھی اُڑنے کے بارے میں اتنی ہی گھبرائی ہوئی تھی جتنا کہ نیول لانگ باٹم۔ یہ ایک ایسی چیز تھی جسے آپ کتابوں میں سے پڑھ کر نہیں سیکھ سکتے تھے۔ویسے ایسا نہیں تھا کہ اس نے کوشش ہی نہیں کی تھی۔جمعرات والے دن گری فنڈر کی میز پر ناشتے کے وقت ہرمائنی نے سب کو بے حد بے زار کیا تھا۔اس نے ساتھی طلباء کو جادوئی اُڑان کے بارے میں بہت ساری باریکیاں اور نقطے سمجھانے کی کوشش کی۔جو اس نے لائبریری کی ایک کتاب '**کیوڈچ: ابتدا سے مہارت تک**' میں پڑھی تھیں۔نیول اس کے ہر لفظ کو کان کھول کر سن رہا تھا۔وہ ہر اس چیز کو جاننے کیلئے بے قرار تھا جو بعد میں بہاری ڈنڈے پر کامیابی کی ضمانت کے طور پر اس کی معاونت کر سکتی تھی۔لیکن باقی سب لوگ تب بہت خوش ہوئے جب ڈاک آنے پر ہرمائنی کا لیکچر ختم ہو کر رہ گیا۔

ہیگرڈ کا خط ملنے کے بعد ہیری کے نام کوئی دوسرا خط نہیں آیا تھا اور مل فوائے نے اسے جلد ہی بھانپ لیا تھا۔مل فوائے کا عقابی الّو گھر سے اس کے لئے ہمیشہ مٹھائی کا پیکٹ لاتا تھا جسے وہ بڑی شان سے سلے درن کی میز پر کھولتا تھا تاکہ اس کی واہ واہ ہو سکے۔ایک کٹریل الّو نیول کے لئے اس کی دادی کا ایک چھوٹا پیکٹ لایا۔اس نے اسے متحیر ہو کر کھولا۔ پیکٹ میں سے نہایت وزنی قسم کی ایک شیشے کی گیند نکلی تھی جیسے وہ کوئی پیپر ویٹ ہو۔اس شیشے کی گیند میں سفید دھواں بھرا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔نیول نے حیرت بھری نظروں سے اپنے ساتھیوں کو وہ سفید گیند دکھائی۔

''اسے یادداشتی گیند کہتے ہیں۔''اس نے بتایا۔''دادی جانتی ہیں کہ مجھے بھولنے کی عادت ہے۔یہ آپ کو بتاتا ہے کہ کہیں آپ کوئی بات بھول تو نہیں گئے ہیں۔ دیکھو! اسے اس طرح سے کس کر پکڑتے ہیں اور اگر اس کا دھواں سرخ رنگ میں بدل جائے تو اوہ......''اس کا چہرہ لٹک گیا کیونکہ یادداشتی گیند اچانک سرخ ہو گئی تھی۔''......تم کچھ بھول گئے ہو۔''نیول یہ یاد کرنے کی کوشش کر رہا تھا کہ وہ کیا بھول گیا تھا تبھی ڈریکو مل فوائے نے، جو گری فنڈر کی میز کے پاس سے گزر رہا تھا اس کے ہاتھ سے یادداشتی گیند چھین لی۔

ہیری اور رون ایک دم اچھل کر کھڑے ہو گئے۔ وہ لوگ مل فوائے سے لڑنے کا بہانہ ڈھونڈ رہے تھے لیکن پروفیسر میک گوناگل جو

سکول میں کسی بھی استاد سے زیادہ تیزی سے معاملے کو بھانپ لیتی تھیں، پلک جھپکتے ہی وہاں پر پہنچ گئیں۔

''کیا ہو رہا ہے؟'' انہوں نے کڑک دار آواز میں پوچھا۔

''مل فوائے نے میری یادداشتی گیند چھین لی ہے پروفیسر!'' نیول تلملایا۔

غصے سے گھورتے ہوئے مل فوائے نے یادداشتی گیند کو ایک بار پھر میز پر جلدی سے گرا دیا۔

''میں تو صرف دیکھ رہا تھا۔'' اس نے دھیمی آواز میں صفائی پیش کی اور وہ کریب اور گوئل کے ساتھ وہاں سے کھسک گیا۔

☆☆☆

اس دوپہر ساڑھے تین بجے ہیری، رون اور گری فنڈر کے باقی بچے سامنے والی سیڑھیوں سے نیچے اتر کر بڑے میدان میں پہنچ گئے۔ وہاں اُڑان کی پہلی جماعت کا انعقاد ہونے والا تھا۔ موسم کافی حد تک خراب تھا۔ تیز ہوا چل رہی تھی اور گھاس ان کے پیروں کے نیچے سرسراتی ہوئی آوازیں برآمد کر رہی تھی۔ وہ لوگ ڈھلوانی میدان سے ہوتے ہوئے ایک صاف میدان کی طرف بڑھے جو تاریک جنگل کی مخالف سمت میں واقع تھا۔ جنگل کے بڑے بڑے درخت ہوا کے زور سے لہراتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ اسی وقت ان کی میڈم ہوچ وہاں پہنچیں۔ وہ چھوٹے بالوں والی جادوگرنی تھیں اور ان کی آنکھیں کسی عقاب کی مانند تھی اور وہ چمک رہی تھیں۔

''تو اب انتظار کس بات کا ہے؟ سبھی لوگ ایک ایک بہاری ڈنڈے کے پاس کھڑے ہو جاؤ...... جلدی، جلدی...... جلدی کرو......'' میڈم ہوچ زوردار آواز میں بولیں۔

ہیری نے اپنے بہاری ڈنڈے کی طرف دیکھا جو کافی پرانا اور بوسیدہ دکھائی دے رہا تھا اور اس کے تنکے باہر نکلے ہوئے دکھائی دے رہے تھے، لکڑی کی بھی شاخیں نکل رہی تھیں۔

''اپنے بہاری ڈنڈے کے اوپر اپنا دایاں ہاتھ لاؤ اور ساتھ یہ الفاظ ادا کرو...... اوپر!''

''اوپر...... اوپر...... اوپر!'' سب بچے زور سے چلائے۔

ہیری کا بہاری ڈنڈا پہلی ہی آواز میں اچھل کر اس کے ہاتھ میں آ گیا لیکن بہت کم طلبا ایسا کر پائے تھے۔ ہرمائنی گرینجر کا بہاری ڈنڈا زمین سے صرف چند انچ اچھلا اور واپس گر گیا۔ نیول کا بہاری ڈنڈا تو بالکل ہی ساکت پڑا تھا، اس میں ذرا سی بھی جنبش نہیں ہوئی۔ ہیری نے سوچا شاید گھوڑوں کی طرح بہاری ڈنڈے بھی سمجھ جاتے ہیں کہ آپ ان پر سوار ہونے کیلئے خوفزدہ ہیں۔ نیول کی آواز کی تھرتھراہٹ صاف بتا رہی تھی کہ وہ اپنے پیر زمین پر ہی رکھنا چاہتا تھا۔ میڈم ہوچ نے انہیں بتایا کہ کس طرح بہاری ڈنڈے پر چڑھا جاتا ہے تاکہ وہ دوسرے سرے سے پھسل کر گر نہ جائیں اور اس کے بعد وہ ادھر سے ادھر گھومتے ہوئے ان لوگوں کو بہاری ڈنڈے پر

صحیح طرح گرفت سکھانے میں مصروف ہوگئیں۔ جب میڈم ہوچ نے مل فوائے کو بتایا کہ وہ کئی سالوں سے بہاری ڈنڈے کو غلط انداز میں پکڑ رہا تھا تو ہیری اور رون کو بے حد لطف آیا۔

''اب......اب میں سیٹی بجاؤں گی تو تم زمین پر دولتی مار کر اوپر اچھلنا۔ اپنے بہاری ڈنڈوں کو بالکل سیدھا رکھنا۔ کچھ فٹ اوپر اُٹھنا اور اس کے بعد ہلکے سے انداز میں عقبی سمت میں جھک کر دھیرے سے زمین پر اتر آنا۔ میری سیٹی بجتے ہی......تین......دو......''

نیول تو اتنا گھبرایا ہوا تھا اور پیر جمائے رکھنے سے اتنا خوفزدہ ہوگیا تھا کہ اس نے میڈم ہوچ کی سیٹی ان کے ہونٹوں تک پہنچنے سے پہلے ہی کس کر زمین پر دولتی رسید کر دی۔

''واپس آ جاؤ نیول......!'' میڈم ہوچ نے ناگواری سے چیختے ہوئے کہا۔ لیکن نیول تو گیس کی بھری بوتل کے ڈھکن کی طرح ہوا میں سیدھا اُڑتا چلا گیا۔ بارہ فٹ......بیس فٹ......وہ مسلسل اوپر اُٹھتا جا رہا تھا۔ ہیری نے دیکھا کہ زمین سے دور ہوتے ہوئے دیکھ کر اس کا خوفزدہ چہرہ فق پڑ گیا تھا اور اس کا منہ کھلا ہوا تھا پھر وہ اپنے بہاری ڈنڈے پر سے پھسل گیا اور......

'دھم......' ایک زوردار آواز گونجی۔ ایک دھماکہ ہوا اور نیول گھاس پر کسی گٹھڑی کی مانند اوندھے منہ پڑا ہوا تھا۔ اس کا جادوئی بہاری ڈنڈا اب بھی اوپر کی طرف اُڑا جا رہا تھا۔ پھر وہ جھکا اور تاریک جنگل کی سمت میں بڑھنے لگا اور دیکھتے ہی دیکھتے نگاہوں کے سامنے سے اوجھل ہو گیا۔

میڈم ہوچ نیول کے اوپر جھکیں اور ان کا چہرہ بھی اتنا ہی سفید تھا جتنا کہ نیول کا تھا۔

''کلائی کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔'' ہیری نے انہیں بڑبڑاتے ہوئے سنا۔ ''چلو اُٹھو لڑکے! کچھ بھی نہیں ہوا......اُٹھو!'' وہ باقی بچوں کی طرف مڑیں۔ ''تم میں سے کوئی بھی اپنی جگہ سے نہیں ہلے گا۔ میں اس بچے کو ہسپتال لے جا رہی ہوں، تم ان بہاری ڈنڈوں کو وہیں پڑا رہنے دو گے جہاں وہ اس وقت ہیں۔ ورنہ تم......اس سے پہلے کہ کچھ بھی کہہ پاؤ......ہوگورٹ سے باہر دکھائی دو گے۔ چلو لڑکے......'' میڈم ہوچ کی عقابی آنکھیں سب کو گھور رہی تھیں۔

نیول کے چہرے پر آنسو بہہ رہے تھے اس نے اپنی کلائی تھام رکھی تھی، وہ میڈم ہوچ کے ساتھ لنگڑاتے ہوئے ہسپتال کی طرف چل پڑا۔ میڈم ہوچ نے اس کے کندھوں کو اپنی گرفت میں لے رکھا۔ جیسے ہی وہ اتنی دور پہنچے کہ آواز نہ پائیں تو مل فوائے نے ٹھوکا لگایا۔

''تم نے اس موٹے کا چہرہ دیکھا؟''

سلے درن کے دوسرے طلباء بھی اس کے ساتھ ہنسنے لگے۔

''چپ رہو مل فوائے!'' پاروتی پاٹیل نے کڑواہٹ سے کہا۔

''آہا! لانگ باٹم کی طرف داری کر رہی ہو؟'' پینسی پارکنسن نامی سخت گیر چہرے والی لڑکی نے طنزیہ لہجے میں کہا۔اس کا تعلق سلے درن فریق سے تھا۔''مجھے معلوم نہیں تھا کہ تمہیں رونے والے چھوٹے بچے پسند آتے ہوں گے پاورتی ڈیئر!''

''دیکھو!'' مل فوائے نے آگے کی طرف جھک کر گھاس میں سے کچھ اُٹھاتے ہوئے کہا۔''یہ رہی وہ غیر معمولی چیز! جو لانگ باٹم کو اس کی دادی نے بھیجی تھی۔''

جب اس نے یادداشتی گیند کو ہوا میں اوپر اُٹھایا تو وہ سورج کی روشنی میں چمکنے لگی۔

''وہ مجھے لوٹا دو مل فوائے!'' ہیری نے دھیرے سے کہا۔سب خاموش ہو کر ان دونوں کی طرف دیکھنے لگے۔مل فوائے کے چہرے پر شرارت مسکرا رہی تھی۔

''میں سوچتا ہوں کہ اسے ایسی جگہ پر رکھ دوں جہاں سے لانگ باٹم اسے اُٹھا سکے جیسے...... کسی برگد کے درخت کے اوپر؟ یا شاید......'' مل فوائے منہ بنا کر بولا۔

''یادداشتی گیند مجھے واپس دے دو مل فوائے!'' ہیری چیختے ہوئے غرایا۔لیکن مل فوائے اسی وقت لپک کر جادوئی بہاری ڈنڈے کے اوپر جا بیٹھا۔وہ واقعی جھوٹ نہیں بول رہا تھا، وہ اچھی طرح اُڑنا جانتا تھا۔وہ ہوا کو چیرتا ہوا اوپر اُٹھا اور سب سے گھنی شاخوں والے ایک بڑے برگد کے درخت کے اوپر پہنچ گیا۔درخت کے اوپر ٹھہرنے کے بعد وہ دھیمے انداز میں مسکرایا اور تیز آواز میں بولا۔

''آؤ پوٹر!......اور اسے مجھ سے لے لو......''

ہیری نے غصے سے بھنتے ہوئے اپنا بہاری ڈنڈا اُٹھالیا۔

''نہیں!'' ہرمائنی گرینجر تیزی سے چیخی۔''میڈم ہوچ نے ہم سے کہا ہے کہ ہم اپنی جگہ سے حرکت تک نہ کریں......تم ہم سب کو مصیبت میں ڈال دو گے ہیری!''

ہیری نے اس کی بات پر ذرا توجہ نہیں دی۔اس کے کان کی لوئیں خون کی گرمی سے سرخ ہو رہی تھیں۔وہ اپنے بہاری ڈنڈے پر اچھل کر بیٹھا اور زمین پر زوردار دولتی رسید کی۔پھر وہ اوپر اور اوپر اُٹھتا ہی چلا گیا۔ہوا اس کے بالوں کے بیچ میں سے سنسناتی ہوئی گزر رہی تھی۔اس کا چوغہ ہوا میں پیچھے کی سمت میں لہراتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ایک زبردست خوشی کے ساتھ اسے یہ احساس ہوا کہ کوئی چیز تو ایسی تھی جو وہ بنا سیکھے ہی کر سکتا تھا۔یہ احساس تھا، یہ بہت آسان تھا، یہ نہایت حیرت انگیز تھا......اس نے اپنے بہاری ڈنڈے کو تھوڑا اور اوپر کر لیا۔اسے زمین پر کھڑی لڑکیوں کی چیخیں اور آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔رون پھیپھڑوں کا زور لگا کر اس کی حوصلہ افزائی کر

رہا تھا۔اس نے اپنے بہاری ڈنڈے کو ہوا میں ہی مل فوائے کی طرف تیزی سے موڑا اور اس کے بالکل سامنے پہنچ گیا۔مل فوائے کا چہرہ فق پڑ گیا تھا۔کاٹو تو خون نہیں تھا۔

''یادداشتی گیند مجھے دے دو مل فوائے!'' ہیری اسے دھمکاتے ہوئے غرا کر بولا۔''ورنہ میں تمہیں ہوا ہی میں بہاری ڈنڈے سے نیچے گرادوں گا۔''

''اتنی بھی کیا جلدی ہے پوٹر؟'' وہ زبردستی مسکرایا۔اس کے چہرے پر چھائی فکرمندی کی جھلک اس کی مسکراہٹ کی اوٹ میں بھی چھپ نہیں پائی۔

ہیری نجانے کیسے یہ جانتا تھا کہ اسے اب کیا کرنا ہے؟ وہ آگے جھکا، اپنے دونوں ہاتھوں سے بہاری ڈنڈے کو کس کر پکڑ لیا اور کسی نیزے کی مانند مل فوائے کی طرف تیزی سے بڑھا۔مل فوائے نے پھرتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے جھکائی دی اور اس کے راستے سے دور ہٹ گیا۔ ہیری نے ایک مشکل موڑ کاٹا اور بہاری ڈنڈے کو ہوا کے بیچ میں روک لیا۔نیچے چیختے ہوئے کچھ بچے اب تالیاں بجا رہے تھے۔

''مل فوائے! یہاں پر تمہاری جان بچانے کیلئے کریب اور گوئل نہیں ہیں۔'' ہیری نے اسے احساس دلایا۔یہی خیال لمحہ بھر پہلے مل فوائے کے دماغ میں بھی کوندا تھا۔

''اگر تم اسے پکڑ سکتے ہو تو پکڑ لو۔'' مل فوائے نے چیختے ہوئے کہا اور پوری طاقت کے ساتھ شیشے کی گیند ہوا میں اچھال دی۔ جونہی گیند ہوا میں اچھلی، مل فوائے نے اپنے بہاری ڈنڈے کو جھکایا اور زمین کی طرف لوٹ گیا۔ ہیری نے سست روی سے دیکھا کہ گیند ہوا میں اُٹھ رہی تھی۔ جونہی گیند نقطہ عروج پر پہنچ کر واپس پلٹی تو وہ آگے کی طرف جھکا اور اس نے اپنے بہاری ڈنڈے پر مضبوط گرفت جما دی۔اس نے بہاری ڈنڈے کے دستے کو نیچے کی طرف جھکا دیا۔اگلے ہی پل میں وہ تیزی سے سیدھے اترتے ہوئے گیند کے پیچھے لپکا۔گینداس کے آگے زمین کی طرف پر گر رہی تھی اور وہ اس کے تعاقب میں تھا۔ ہوا اس کے کانوں میں سیٹیاں بجا رہی تھی۔اسے دیکھنے والوں کی چیخیں نکل گئیں۔اس نے اپنا ہاتھ آگے کی طرف پھیلایا اور زمین سے صرف ایک فٹ اوپر گیند پکڑ لی۔ اگلی ہی ساعت میں اس نے اپنا بہاری ڈنڈا تیزی سے سیدھا کر لیا۔پھر وہ گھاس پر ہلکے سے انداز میں لڑھک گیا۔یادداشتی گینداس کی مٹھی میں بالکل محفوظ تھی۔

''ہیری پوٹر!'' ایک تیز آواز گونجی۔

جتنی تیزی کے ساتھ اس نے غوطہ لگایا تھا اس کا دل اس سے زیادہ تیزی سے دھڑک رہا تھا۔ پروفیسر میک گوناگل ان کی طرف

بھاگتی ہوئی آ رہی تھیں۔ وہ اپنے کانپتے ہوئے پیروں پر کھڑا ہو گیا۔

''کبھی نہیں...... میں نے ہوگورٹ میں ایسا پہلے کبھی......'' پروفیسر میک گوناگل شدید صدمے کا شکار دکھائی دے رہی تھیں، ان کے منہ سے الفاظ تک نکل نہیں پا رہے تھے۔ غصے کے مارے عینک کے پیچھے ان کی آنکھیں غصے سے تمتما رہی تھیں۔ ''تمہاری ہمت کیسے ہوئی؟ تمہاری گردن ٹوٹ سکتی تھی......''

''اس کی غلطی نہیں تھی پروفیسر......'' کسی نے طرف داری کرنے کوشش کی۔

''خاموش رہو مس پاٹیل!'' پروفیسر میک گوناگل گرجتی ہوئی بولیں۔

''لیکن مل فوائے......'' رون نے بولنا چاہا۔

''بس رہنے دو مسٹر ویزلی! پوٹر تم میرے پیچھے آؤ......'' پروفیسر میک گوناگل غرائیں۔

ہیری نے چلتے چلتے مل فوائے، کریب اور گوئل کے چہروں پر فتح مندی کی مسکان دیکھی۔ جب پروفیسر میک گوناگل قلعے کی طرف بڑھیں تو ہیری شکستہ دلی سے ان کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ اب اسے سکول سے نکال دیا جائے گا۔ وہ اپنے دفاع میں کچھ کہنا چاہتا تھا مگر ایسا لگتا تھا جیسے اس کی آواز میں کہیں کچھ گڑبڑ ہو گئی تھی۔ پروفیسر میک گوناگل اس کی طرف دیکھے بنا دھڑ دھڑاتی ہوئی چلی جا رہی تھیں۔ ان کے ساتھ چلنے کیلئے اسے لگ بھگ دوڑنا پڑ رہا تھا۔ اس کے دماغ میں شدید سنسناہٹ ہو رہی تھی کہ اب اس نے یہ کر دیا تھا، وہ سکول میں دو ہفتے بھی سکون سے ٹک نہیں پایا تھا۔ وہ دس منٹ بعد اپنا صندوق بھر رہا ہوگا جب وہ ڈرسلی گھرانے کی چوکھٹ پر دوبارہ پہنچے گا تو وہ لوگ کیا کہیں گے؟

وہ سامنے والی سیڑھیوں سے اوپر چڑھ گئے۔ قلعے کے اندر جانے کے بعد سنگ مرمر کی سیڑھیوں پر چلتے ہوئے بالائی منزل تک پہنچے۔ اس تمام سفر کے دوران پروفیسر میک گوناگل نے اس سے ایک لفظ بھی نہیں کہا تھا۔ انہوں نے جھٹکا دے کر ایک دروازہ کھولا اور راہداریوں میں تیزی سے چلتی رہیں۔ ہیری اداسی بھرے انداز میں ان کے پیچھے پیچھے سر جھکائے چل رہا تھا۔ شاید وہ اسے ڈمبل ڈور کے پاس لے جا رہی تھیں۔ اس نے ہیگرڈ کے بارے میں سوچا جسے سکول سے نکال دیا گیا تھا لیکن چوکیدار کے روپ میں وہاں رہنے دیا گیا تھا۔ شاید وہ بھی ہیگرڈ کا معاون بن کر وہاں رہ سکتا تھا۔ اس کے پیٹ میں مروڑ اُٹھنے لگے، جب اس نے یہ تصور کیا کہ رون اور دوسرے لوگ جادوگر بن چکے ہیں جبکہ وہ ہیگرڈ کا بیگ ٹانگ کر میدان میں ادھر سے ادھر گھوم رہا ہے۔ پروفیسر میک گوناگل ایک کمرہ جماعت کے باہر رُک گئیں۔ انہوں نے دروازہ کھولا اور اپنا سر اندر گھسایا۔

''معاف کیجئے پروفیسر فلٹ وک! کیا میں کچھ دیر کیلئے وڈ کو لے سکتی ہوں؟''

''وڈ یعنی لکڑی کا ڈنڈا؟'' ہیری نے حیرانگی سے سوچا، کیا پروفیسر میک گوناگل اس کی پٹائی کرنا چاہتی ہیں؟ لیکن وڈ......سال چہارم کا ایک ہٹا کٹا لڑکا نکلا۔ جو فلٹ وک کی جماعت سے باہر آتے وقت کافی اُلجھن کا شکار دکھائی دے رہا تھا۔

''تم دونوں میرے پیچھے آؤ......'' پروفیسر میک گوناگل نے تیز لہجے میں کہا اور وہ سبھی راہداری میں چل پڑے، وہ لڑکا وڈ، ہیری کی طرف اچنبھے سے دیکھ رہا تھا۔

''اندر آؤ...... یہاں پر!'' پروفیسر میک گوناگل نے ان لوگوں کو ایک خالی کمرہ جماعت کی طرف اشارہ کیا۔ وہاں کوئی نہیں تھا سوائے شرارتی بھوت پیوس کے جو بلیک بورڈ پر گانے لکھنے میں منہمک تھا۔

''پیوس...... باہر نکلو یہاں سے!'' پروفیسر میک گوناگل تیکھی آواز میں اسے مخاطب کیا۔ پیوس نے جونہی پروفیسر کا سخت چہرہ دیکھا تو اس نے پوری قوت سے نشانہ لگا کر چاک کوڑے دان میں پھینکا جس کی تیز آواز خالی کمرے میں گونج گئی۔ اس کے بعد پیوس شور وغل کا اودھم مچاتے ہوئے وہاں سے چلا گیا۔ اس کے جانے کے بعد پروفیسر میک گوناگل نے دروازہ دھڑام سے بند کیا اور ان دونوں کی طرف گردن گھمائی۔

''پوٹر!...... یہ اولیور وڈ ہے۔ وڈ میں نے تمہارا نیا متلاشی ڈھونڈ لیا ہے۔''

''کیا آپ سنجیدہ ہیں پروفیسر؟'' وڈ نے حیرانگی سے پوچھا۔

''بالکل!'' پروفیسر میک گوناگل نے جلدی سے کہا۔ ''اس لڑکے میں پیدائشی خوبی پوشیدہ ہے وڈ۔ میں نے آج تک کسی کو اس طرح کی اُڑان بھرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ کیا جادوئی بہاری ڈنڈے پر سواری کا یہ تمہارا پہلا دن تھا پوٹر؟''

ہیری نے خاموشی سے اثبات میں سر ہلایا۔ اسے ذرا بھی اندازہ نہیں ہو رہا تھا کہ یہ سب کیا ہو رہا تھا لیکن اب اسے لگ رہا تھا کہ اسے سکول سے نکالا نہیں جائے گا۔ اس وجہ سے اس کے پیروں میں تھوڑی جان آ گئی تھی اور دل کی دھڑکن معمول کی طرف بڑھنے لگی۔

''اس نے اس چیز کو پچاس فٹ کی بلندی پر غوطہ لگانے کے بعد اپنے ہاتھ میں پکڑ لیا اور اسے خراش تک نہیں آئی۔ چارلی ویزلی بھی ایسا نہیں کر سکتا تھا۔''

وڈ کا چہرہ اب ایسا دکھائی دے رہا تھا جیسے اس کے سبھی خواب ایک ساتھ سچ ہو چکے تھے۔

''کبھی کیوڈچ کا کھیل دیکھا ہے پوٹر؟'' اس نے متجسس انداز میں پوچھا۔

''اولیور وڈ، گری فنڈر کی کیوڈچ ٹیم کا کپتان ہے پوٹر!'' پروفیسر میک گوناگل نے بتایا۔

''اس کے بدن کے خدوخال بالکل ایک متلاشی جیسے ہیں۔'' وڈ نے مسرت بھرے انداز میں کہا جواب اس کے چاروں طرف

گھوم کر اس کا جائزہ لے رہا تھا۔ ''ہلکا پھلکا...... پھرتیلا...... ہمیں اسے ایک عمدہ بہاری ڈنڈا دلانا ہوگا پروفیسر!...... جہاں تک میرا خیال ہے نیمبس 2000 یا پھر کلین سویپ 7۔''

''میں پروفیسر ڈمبل ڈور سے بات کروں گی اور دیکھوں گی کہ کیوڈچ کے معاملے میں ہم سال اوّل کے قوانین میں کہاں تک لچک پا سکتے ہیں، خدا گواہ ہے کہ ہمیں گذشتہ سال سے ایک اچھی ٹیم کی اشد ضرورت ہے۔ آخری میچ میں سلے درن نے ہمیں جس بری طرح سے پچھاڑا تھا، اس کے بعد میں کئی ہفتوں تک پروفیسر سنیپ سے آنکھ نہیں ملا پائی تھی......''

پروفیسر میک گونا گل نے اپنی عینک کے اوپر سے ہیری کو سختی سے گھورا۔ ''میں یہ سننا چاہوں گی کہ تم محنت سے سیکھ رہے ہو پوٹر! ورنہ میں تمہیں سزا دینے کا اپنا ارادہ بدل لوں گی۔'' پھر وہ اچانک مسکرائیں۔ ''تمہارے ڈیڈی کو تم پر یقیناً فخر ہوتا۔ وہ خود ایک اچھے کیوڈچ کھلاڑی تھے۔''

☆☆☆

''تم مذاق کر رہے ہو؟''

یہ رات کے کھانے کی بات تھی۔ ہیری نے رون کو ابھی ابھی پورا قصہ سنایا تھا کہ پروفیسر میک گونا گل کے ساتھ میدان سے جانے کے بعد اس کے ساتھ کیا ماجرا ہوا تھا؟ رون کے ہاتھ میں تکے اور گردے کی بھری کچوری کا ٹکڑا تھا جسے وہ منہ کی طرف لے جاتے ہوئے رُک گیا تھا۔ اسے ایسا شدید جھٹکا لگا کہ وہ کچوری کے بارے میں بالکل ہی غافل ہو گیا۔

''متلاشی؟'' اس نے حیرانگی سے کہا۔ ''لیکن سال اول کے طلباء کو کبھی بھی...... تم کسی بھی فریق کے سب سے کم عمر کھلاڑی ثابت ہو گے۔''

''گذشتہ پوری ایک صدی میں...... اولیور وڈ نے مجھے بتایا ہے۔'' ہیری نے کچوری کا ٹکڑا منہ میں ڈالتے ہوئے کہا۔ دوپہر کے خوشگوار واقعے کے بعد اسے خاصی بھوک محسوس ہو رہی تھی۔ رون جتنا متحیر تھا اتنا ہی متاثر بھی تھا۔ وہ محض بیٹھا رہا اور حیرت وخوشی سے ہیری کا منہ تکتا رہا۔

''مجھے اگلے ہفتے سے اپنی مشقوں کا آغاز کرنا ہوگا۔'' ہیری نے اسے بتایا۔ ''مگر یہ بات تم کسی سے مت کہنا۔ وڈ اسے سب سے چھپا کر رکھنا چاہتا ہے۔''

اسی وقت فریڈ اور جارج ویزلی ہال میں داخل ہوئے۔ جب انہوں نے ہیری کو میز پر بیٹھے پایا تو وہ جلدی سے اس کی طرف لپکے اور اس کے بالکل برابر آ کر بیٹھ گئے۔

''بہت اعلیٰ!'' جارج نے دھیمی آواز میں کہا۔ ''وڈ نے ابھی ہمیں بتایا ہے۔ ہم بھی ٹیم میں شامل ہیں اور ہم دونوں 'پٹاؤ' ہیں۔''

''میں تم سے کہے دیتا ہوں، ہم لوگ اس سال حیرت انگیز طور پر کیوڈچ کپ جیت جائیں گے۔'' فریڈ نے مسکرا کر کہا۔ ''جب سے چارلی گیا ہے، تب سے ہم نہیں جیت پائیں ہیں، لیکن اس سال کی ٹیم بہت شاندار ہوگی۔ تمہارا کھیل یقیناً بے حد لاجواب ہوگا ہیری! کیونکہ تمہارے بارے میں بات کرتے وقت وڈ خوشی کے مارے اچھل رہا تھا۔''

''بہرحال ہمیں کہیں جانا ہے! لی جورڈن نے کہہ رہا تھا کہ اس نے سکول سے باہر جانے کا ایک نیا خفیہ راستہ تلاش کرلیا ہے۔'' جارج نے جلدی سے کہا۔

''تم بے شک شرط لگالو یہ خفیہ راستہ گریگوری چاپلوس کے مجسمے کے پیچھے والا ہی ہوگا۔ جسے ہم نے گذشتہ ہفتے تلاش کیا تھا'' فریڈ نے اسے مخاطب کر کے کہا۔

فریڈ اور جارج ابھی مشکل سے گئے ہی تھے کہ اسی وقت ایک ایسی مصیبت آ گئی جس کا وہاں پر 'عمدہ استقبال' نہیں کیا جا سکتا تھا۔ مل فوائے، اس کے ایک طرف کریب اور دوسری طرف گوئل تھا۔

''آخری بار کھانا کھا رہے ہو پوٹر؟ تم ماگلوؤں کے پاس جانے والی ریل گاڑی میں کب بیٹھ رہے ہو؟ اس نے چبھتے ہوئے انداز میں مسکراہٹ کے ساتھ پوچھا۔

''زمین پر واپس لوٹنے کے بعد تم زیادہ بہادری کا مظاہرہ کر رہے ہو مل فوائے کیونکہ اب تمہارے چھوٹے چھوٹے دوست تمہارے ساتھ ہیں۔'' ہیری نے سرد لہجے میں کہا۔ ظاہر تھا کریب اور گوئل کہیں سے بھی چھوٹے نہیں تھے لیکن اس وقت اونچے چبوترے پر اساتذہ بھی موجود تھے اس لئے وہ دونوں محض انگلیاں چٹخانے اور قہر آلود نگاہوں سے گھورنے کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں کر پائے۔

''میں تم سے کسی بھی وقت تنہائی میں نبٹ سکتا ہوں پوٹر!'' مل فوائے نے دانت پیستے ہوئے کہا۔ ''اگر تم چاہو تو آج رات کو ہی۔ جادوگروں کی لڑائی صرف چھڑیوں سے...... ایک دوسرے کے جسم کو چھوئے بغیر۔ کیا ہوا؟ پہلے کبھی جادوگروں کی لڑائی کے بارے میں نہیں سنا۔ ہے نا پوٹر۔''

''کیسے نہیں سنا...... مل فوائے!'' رون تنک کر بولا۔ ''میں اس کا ساتھی ہوں گا اور تمہارا کون ہوگا؟''

مل فوائے نے کریب اور گوئل کی طرف دیکھ کر انہیں ٹٹولا۔

''کریب!'' مل فوائے فیصلہ کن لہجے میں بولا۔ ''تو آدھی رات کا وقت ٹھیک ہے۔ ہم ٹرافیوں والے کمرے میں ملیں گے۔ وہ ہمیشہ کھلا رہتا ہے۔''

جب مل فوائے وہاں سے چلا گیا تو رون اور ہیری نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

''جادوگروں کی لڑائی کیا ہوتی ہے؟'' ہیری نے اس سے پوچھا۔''اور اس بات سے تمہارا کیا مطلب تھا کہ تم میرے ساتھی ہو؟''

''ار......ساتھی وہ ہوتا ہے جو تمہارے مرنے کے بعد بھی لڑائی جاری رکھتا ہے۔'' رون نے اطمینان سے کہا اور آخر کار اپنی ٹھنڈی کچوری کھانا شروع کردی۔ ہیری کے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھ کر اس نے فوراً کہا۔''لیکن لوگ صرف سچ مچ کی لڑائی میں ہی مرتے ہیں یعنی اصلی جادوگروں کی لڑائی میں۔تم اور مل فوائے تو زیادہ سے زیادہ ایک دوسرے کی طرف چنگاریاں ہی نکال پاؤ گے۔تم میں سے کوئی بھی اتنا جادو نہیں جانتا کہ سچ مچ کا نقصان پہنچا سکے۔ ویسے میں شرط لگا سکتا ہوں اسے امید تھی کہ تم منع کردو گے۔''

''اور کیا ہوگا اگر میں اپنی چھڑی گھماؤں اور کچھ نہ ہو؟'' ہیری نے فکرمندی سے پوچھا۔

''تو چھڑی دور پھینک دینا اور اس کی ناک پر ایک مکا مار دینا۔'' رون نے مشورہ دیا۔

''معاف کرنا!'' ان دونوں نے اوپر سر اُٹھایا تو ہرمائنی گرینجر دکھائی دی۔

''کیا کوئی اس جگہ اطمینان سے نہیں کھا سکتا؟'' رون نے منہ بسور کر کہا۔

ہرمائنی نے رون کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے ہیری کو کہا۔''نہ چاہتے ہوئے بھی میں نے سن لیا کہ تمہارے اور مل فوائے کے بیچ کیا باتیں ہوئیں......''

''میں شرط لگاتا ہوں کہ تم اگر چاہتی تو ایسا نہیں ہوتا۔'' رون بڑبڑایا۔

''تمہیں رات کے وقت سکول میں ادھر ادھر نہیں بھٹکنا چاہئے۔ ذرا سوچو تو سہی! اگر تم پکڑے گئے تو گری فنڈر کو پوائنٹس سے ہاتھ دھونا پڑیں گے اور تمہارا پکڑا جانا طے ہے، سچ کہا جائے تو تم بہت خودغرض ہو۔'' ہرمائنی نے رون کو ایک بار پھر نظر انداز کر دیا تھا۔

''اور سچ کہا جائے تو تمہارا اس سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔'' ہیری نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

''شب بخیر!'' رون نے مسکرا کر کہا۔

☆☆☆

بہرحال اسے دن کا صحیح اختتام نہیں کہا جا سکتا تھا، ہیری نے رات گئے تک جاگتے ہوئے سوچا۔ جب وہ ڈین تھامس اور سیمس فنی گن کے خراٹے سن رہے تھے (نیول ابھی تک ہسپتال میں ہی داخل تھا) رون اسے پوری شام صلاح دیتا رہا تھا جیسے......''اگر وہ تمہیں جادوئی ضرب دینے کی کوشش کریں تو بہتر ہوگا کہ تم نیچے کی طرف جھک جاؤ کیونکہ مجھے نہیں پتہ کہ اس سے کیسے بچا جا سکتا ہے؟'' اس بات کی سو فیصد امکان تھا کہ فلیچ یا مسز نورس انہیں پکڑ لیں گے۔ ہیری کو محسوس ہو رہا تھا کہ وہ اپنی قسمت پر کچھ زیادہ ہی

بھروسہ کر بیٹھا تھا۔ آج ہی کے دن سکول کا ایک اور قانون توڑنے جا رہا تھا۔ دوسری طرف مل فوائے کی ہنسی اُڑانے والا چہرہ اندھیرے میں بار بار اس کی آنکھوں کے سامنے ابھر آتا تھا۔ مل فوائے کو آمنے سامنے کی لڑائی میں ہرانے کا یہ بہت سنہرا موقع تھا۔ وہ اسے گنوانا نہیں چاہتا تھا۔

''ساڑھے گیارہ بج گئے۔'' آخر کار رون نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ ''بہتر ہوگا کہ ہم اب روانہ ہو جائیں۔''

انہوں نے اپنے گاؤن پہنے، چھڑیاں اُٹھائیں اور دھیمے انداز میں کمرے کا احاطہ عبور کیا۔ دائروی سیڑھیاں اترتے ہوئے وہ گری فنڈر کے ہال میں آ گئے۔ آتش دان کی انگیٹھی میں اب بھی کچھ انگارے سلگ رہے تھے۔ جن کی وجہ سے کرسیاں سیاہ دھوئیں کی مانند دکھائی دے رہی تھیں۔ وہ دروازے تک پہنچے ہی تھے کہ تبھی ان کے سب سے پاس والی کرسی سے ایک آواز آئی۔

''مجھے یقین نہیں ہوتا کہ تم یہ کرنے جا رہے ہو ہیری!''

ایک زرد لالٹین ہلتی ہوئی نظر آئی۔ یہ ہر مائنی گرینجر تھی جو گلابی گاؤن میں ملبوس تھی اور اس کی تیوریاں چڑھی ہوئی تھیں۔

''تم......'' رون نے غصے سے لال پیلا ہوتے ہوئے کہا۔ ''اپنے بستر میں جاؤ۔''

''میں نے قریباً تمہارے بھائی کو بتا دیا تھا۔'' ہر مائنی نے پلٹ کر کہا۔ ''پرسی مانیٹر ہے، وہ اسے روک سکتا ہے۔''

ہیری کو یقین نہیں ہو رہا تھا کہ کوئی دوسروں کے معاملے میں اتنی حد تک ٹانگ اڑا سکتا ہے۔ ہر مائنی اتنی آسانی سے ہار ماننے والی نہیں تھی۔ وہ بھی تصویر کے سوراخ میں سے اچھل کران کے پیچھے پیچھے آ گئی اور کسی غصیلی بطخ کی مانند آواز نکالنے لگی۔

''کیا تمہیں گری فنڈر کی کوئی پرواہ نہیں ہے؟ کیا تمہیں صرف اپنی ہی پرواہ ہے؟ میں نہیں چاہتی کہ سلے درن فریق ہاؤس کپ لے جائے۔ تم لوگ وہ سارے پوائنٹس گنوا دو گے جو میں نے تبدیلی ہیئت کے جادوئی کلمے کو جاننے کے باعث پروفیسر میک گوناگل سے حاصل کئے تھے۔''

''اب جاؤ بھی......''

''ٹھیک ہے لیکن میں تمہیں خبردار کرتی ہوں جب تم کل گھر جانے والی ریل گاڑی میں بیٹھو تو یہ یاد رکھنا کہ میں نے کیا کہا تھا۔ تم اتنے......''

لیکن وہ لوگ کیا تھے؟ یہ انہیں پتہ نہیں چل پایا۔ ہر مائنی اندر جانے کیلئے فربہ عورت کی تصویر کے پاس واپس پہنچ گئی تھی مگر وہاں تصویر خالی تھی۔ فربہ عورت کسی سے ملنے کیلئے کسی دوسری تصویر میں گئی ہوئی تھی۔ ہر مائنی گری فنڈر کے مینار کے باہر کھڑی رہ گئی۔

''اب میں کیا کروں؟'' اس نے تیکھی آواز میں کہا۔

''یہ تمہارا معاملہ ہے......'' رون نے منہ پھیرتے ہوئے کہا۔ ''ہمیں جانا ہے، ہمیں دیر ہو رہی ہے۔'' وہ لوگ ابھی راہداری طے بھی نہیں کر پائے تھے کہ اسی وقت ہرمائنی ان کے پیچھے پیچھے آ گئی۔ ''میں بھی تمہارے ساتھ آ رہی ہوں۔'' اس نے مختصراً کہا۔

''نہیں! تم نہیں آ سکتی ہو!'' رون نے تنک کر کہا۔

''تمہیں کیا لگتا ہے کہ میں وہاں پر باہر کھڑی رہوں گی اور فلیچ کا انتظار کروں گی کہ وہ آ کر مجھے پکڑ لے؟ اگر وہ ہم تینوں کو پکڑ لے گا تو میں اسے سچ سچ بتا دوں گی میں تم لوگوں کو روکنے کی کوشش کر رہی تھی اور تم لوگ میری بات کی تصدیق کر سکتے ہو۔''

''تمہارے حوصلے کی داد دینا چاہوں گا۔'' رون نے زور سے کہا۔

''تم دونوں خاموش رہو۔'' ہیری نے تیزی سے کہا۔ ''کوئی آواز آ رہی ہے۔''

ایسا لگا جیسے کوئی سوں سوں کر کے سانس لے رہا تھا۔

''مسز نورس!'' رون نے اندھیرے میں جھانکنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

لیکن وہاں پر مسز نورس نہیں تھیں۔ وہ نیول تھا جو فرش پر بل کھائے لیٹا ہوا تھا اور گہری نیند میں سویا ہوا تھا۔ جیسے وہ لوگ اس کے پاس پہنچے تو وہ اچانک جاگ گیا۔

''خدا کا شکر ہے کہ تم لوگ مل گئے، میں کئی گھنٹوں سے یہاں پڑا ہوا ہوں۔ مجھے دروازہ کھولنے کیلئے نئی شناخت یاد نہیں آ رہی تھی۔ اس لئے میں اندر جا کر سو نہیں پایا۔'' نیول نے کہا۔

''تھوڑا دھیمے بولو نیول! نئی شناخت 'تھوتھنی والا جانور' ہے۔ لیکن فی الحال یہ تمہاری کوئی مدد نہیں کرے گا کیونکہ فربہ خاتون کہیں گئی ہوئی ہے۔'' ہرمائنی نے اسے بتایا۔

''اب تمہارا ہاتھ کیسا ہے؟'' ہیری نے پوچھا۔

''اچھا ہے۔ میڈم پامفری نے اسے ایک منٹ میں ٹھیک کر دیا تھا۔'' نیول نے انہیں اپنا ہاتھ دکھاتے ہوئے بتایا۔

''دیکھو نیول! ہمیں کہیں جانا ہے، ہم تم سے بعد میں ملیں گے......''

''مجھے چھوڑ کر مت جاؤ پلیز......'' نیول نے اپنے پیروں پر مشکل سے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ ''میں یہاں پر اکیلا نہیں رکنا چاہتا۔ خونی نواب پہلے ہی یہاں سے دو بار گزر چکا ہے۔''

رون نے اپنی گھڑی دیکھی اور پھر غصے سے ہرمائنی اور نیول کو گھورا۔

''اگر تم دونوں میں سے کسی کی بھی وجہ سے ہم پکڑے گئے تو میں تب تک چین سے نہیں بیٹھوں گا جب تک کیوریئل کا بتایا ہوا

بھوتوں کا جادوئی کلمہ سیکھ کر تم پر اس کا استعمال نہ کرلوں۔''

ہرمائنی نے اپنا منہ کھولا ہی تھا شاید وہ رون کو یہ بتانے کیلئے تیار ہوئی تھی کہ بھوتوں کا جادوئی کلمے کا استعمال کس طرح سے کیا جاتا ہے؟ اسی وقت ہیری نے اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا اور ان سبھی کو ساتھ لے چلنے پر رضامندی ظاہر کردی۔ وہ لوگ راہداری میں آگے بڑھے۔ جہاں اونچی سیڑھیوں سے سے آتی چاندنی کی وجہ سے روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ ہر موڑ پر ہیری فلیچ یا مسز نورس سے ٹکرانے کی امید کررہ تھا لیکن ان کی قسمت اچھی تھی۔ وہ تیسری منزل تک جانے والی سیڑھی سے چڑھے اور پنجوں کے بل چل کر ٹرافی روم تک پہنچے۔

مل فوائے اور کریب اب تک نہیں آئے تھے۔ چاندنی جہاں پڑ رہی تھی وہاں بلوری ٹرافیاں چمک رہی تھیں۔ سونے اور چاندی کے کپ، شیلڈز، اعزازی پلیٹیں، تمغے اور مجسمے اندھیرے میں دھندلائے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ وہ دیواروں سے چپک کر آگے بڑھے۔ ان کی نگاہیں کمرے کے دونوں کناروں پر لگی ہوئی تھیں۔ ہیری نے اپنی چھڑی نکال لی کیونکہ اسے ڈر تھا کہ مل فوائے اچانک اس پر کود پڑے گا اور فوراً ہی لڑائی شروع کردے گا۔ کئی منٹ یونہی گزر گئے۔

''اسے دیر ہورہی ہے۔ شاید وہ ڈر گیا ہو۔'' رون نے بڑبڑا کر کہا۔

اسی وقت اگلے کمرے میں ہونے والی ایک آواز نے انہیں چونکا دیا۔ ہیری نے اپنی چھڑی اُٹھائی ہی تھی کہ اسی وقت انہیں کسی کے بولنے کی آواز سنائی دی اور یہ مل فوائے کے بولنے کی آواز ہرگز نہیں تھی۔

''ذرا چاروں طرف سونگھو تو سہی، میری رانی! وہ لوگ کس کونے میں چھپے ہوئے ہونگے۔''

یہ فلیچ کی آواز تھی جو مسز نورس سے باتیں کررہا تھا۔ ہیری دہشت زدہ ہوکر رہ گیا۔ اس نے ہڑبڑائے ہوئے انداز میں باقی تینوں کو دیکھا اور پھر فوراً اپنے تعاقب میں دبے پاؤں چلنے کی تاکید کی۔ وہ لوگ فلیچ کی آواز کی دوسری طرف والے دروازے سے چپ چاپ کھسک گئے۔ نیول کا چوغہ دروازے سے ابھی باہر نکلا ہی تھا کہ اسی وقت انہیں فلیچ کے ٹرافی روم میں داخل ہونے کی آواز سنائی دی۔

''وہ یہیں کہیں پر ہیں۔ شاید چھپے ہوئے ہیں۔'' انہوں نے اسے بڑبڑاتے ہوئے سنا۔

''اس راستے سے......'' ہیری نے اپنے ساتھیوں سے کہا، جن کے چہرے خوف سے مفلوج ہو چکے تھے۔ وہ لرزتے ہوئے ایک طویل راہداری میں جھک کر چلنے لگے، راہداری میں ہر طرف جنگجوؤں کی زرہ بکتر بکھری ہوئی تھیں۔ انہیں سنائی دے رہا تھا کہ فلیچ قریب آرہا تھا۔ نیول اچانک ڈر کر چیخا اور دوڑ پڑا۔ وہ پھسل گیا۔ پھسلتے وقت اس نے رون کی کمر پکڑ لی اور وہ دونوں ایک لوہے کے خود

پر گر پڑے۔ٹکرانے اور گرنے کی آوازیں پوری قلعے کو جگانے کیلئے کافی تھیں۔

''بھاگو!'' ہیری جلدی سے چیخا۔وہ چاروں راہداری میں تیزی سے دوڑنے لگے۔انہوں نے مڑ کر بھی نہیں دیکھا کہ فلیچ تعاقب کر رہا ہے یا نہیں۔دروازے کی چوکھٹ سے مڑ کر وہ ایک کے بعد ایک دوسری راہداری میں سرپٹ دوڑتے رہے۔ہیری سب سے آگے تھا لیکن اسے یہ بالکل بھی معلوم نہیں تھا کہ کہاں تھے یا کہاں جا رہے تھے۔وہ ایک دیوار پر لگے پردے کو پھاڑتے ہوئے اندر گھس گئے۔انہوں نے خود کو ایک خفیہ راستے میں موجود پایا۔وہ اس میں ٹکراتے اور بھڑبھڑاتے ہوئے دوڑتے۔اس راستے سے وہ جادوئی کلمات والی جماعت کے کمرے کے قریب جا نکلے۔وہ یہ جانتے تھے کہ یہ جگہ ٹرافی روم سے کافی فاصلے پر تھی۔

''لگتا ہے ہم بچ گئے۔'' ہیری نے ہانپتے ہوئے کہا۔اس نے ٹھنڈی دیوار سے ٹیک لگا کر ماتھے کا پسینہ پونچھا۔نیول دوہرا ہو گیا، وہ دھڑ دھڑاہٹ کے ساتھ سانس لے رہا تھا اور پھنکارنے جیسی آواز نکال رہا تھا۔

''میں نے......تم سے......کہا تھا'' ہرمائنی نے ہانپتے ہوئے کہا۔سینے پر لٹکے گاؤن کی ڈوری کو پکڑ کر وہ بولی۔''میں نے تم سے کہا......''

''ہمیں جلد از جلد گری فنڈر کے مینار کی طرف چلنا چاہئے۔'' رون نے کہا۔

''مل فوائے نے تمہارے ساتھ چال چلی ہے۔'' ہرمائنی نے ہیری سے کہا۔''تمہیں سمجھ میں آ رہا ہے یا نہیں؟ تم سے لڑنے کا اس کا کبھی ارادہ تھا ہی نہیں......فلیچ کو معلوم تھا کہ ٹرافی روم میں خفیہ طور پر کوئی آنے والا تھا۔ضرور مل فوائے نے ہی اسے بتایا تھا۔''

ہیری نے سوچا کہ شاید وہ درست کہہ رہی تھی لیکن وہ اس کے سامنے یہ ماننے کو تیار نہیں۔

''چلو واپس چلتے ہیں۔'' ہیری نے دھیمی آواز میں کہا۔

لیکن یہ کام اتنا آسان نہیں تھا۔وہ ابھی بمشکل بارہ قدم ہی چل پائے تھے کہ اسی وقت ایک دروازے کا دستہ گھوما اور ان کے سامنے والے کمرہ جماعت میں سے کوئی چیز تیزی سے اڑتی ہوئی باہر آئی۔وہ سب سانس روکے کھڑے رہ گئے۔وہ ہوگورٹ کا شرارتی بھوت 'پیوس' تھا۔اس نے انہیں دیکھ لیا تھا۔اس نے خوشی کے مارے ایک کلکاری بھری۔

''چپ رہو پیوس!......مہربانی کر کے کچھ مت بولو۔تمہاری وجہ سے ہمیں سکول سے نکالا جا سکتا ہے۔'' ہیری جلدی سے منت سماجت کرنے لگا۔پیوس کھلکھلا دیا۔

''آدھی رات کو باہر گھوم رہے ہو، سال اوّل کے ننھے منے بچو!......ہی ہی ہی......قوانین کی خلاف ورزی کرتے ہو اور پکڑے جانے سے ڈرتے بھی ہو۔'' پیوس سفاکی سے غرایا۔

''اگر تم نہیں بتاؤ گے تو ہمیں کوئی نہیں پکڑ پائے گا۔ پیوس پلیز!''

''مجھے فلیچ کو بتانا چاہئے۔ضرور بتانا چاہئے۔'' پیوس نے راہبوں جیسی آواز میں کہا لیکن اس کی آنکھوں میں شرارت چمک رہی تھی۔''تم تو جانتے ہو کہ یہ تمہارے بھلے کیلئے ہے۔''

''ہمارے راستے سے ہٹ جاؤ پیوس!'' رون نے تنگ کر کہا اور اس نے پیوس پر جھپٹ کر اسے مارنے کی کوشش کی۔ یہ اس کی بہت بڑی غلطی تھی۔

''**طلباء اپنے بستروں سے باہر ہیں۔**'' پیوس گلا پھاڑ کر چیخا۔''**طلباء اپنے بستروں سے باہر نکل کر جادوئی کلمات کے کمرے والی راہداری میں بھٹک رہے ہیں۔**''

پیوس کے نیچے سے جھکتے ہوئے وہ لوگ اپنی جان بچانے کیلئے بھاگ کھڑے ہوئے۔سیدھی راہداری کے آخری کنارے تک وہ بھاگتے چلے گئے۔وہ ایک دروازے سے دھم سے جا ٹکرائے۔دروازے کا تالا انہیں منہ چڑا رہا تھا۔

''اب تو پھنس گئے۔'' رون نے بدحواسی میں کہا۔انہوں نے دروازے کو دھکا دے کر کھولنے کی جان توڑ کوشش کی مگر دروازہ ٹس سے مس نہیں ہوا۔''اب ہماری کوشش ختم ہوگئی ہے، کھیل ختم ہو چکا ہے۔'' انہیں تیز قدموں کی چاپ صاف سنائی دے رہی تھی۔فلیچ اس شرارتی بھوت پیوس کی چیخوں جتنی رفتار سے تیزی سے ادھر دوڑتا ہوا آرہا تھا۔فلیچ کے انداز سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ اپنی پوری قوت سے انہیں پکڑنے کیلئے دوڑتا چلا آرہا تھا۔

''چلو ایک طرف ہٹو!'' ہرمائنی غراتی ہوئی بولی۔اس نے ہیری کی چھڑی چھینی اور دروازے کو آہستہ سے ٹھونکا اور دھیرے سے بڑبڑائی۔''کھلم چلم فوراً جھگرم......''

تالے کا لاک کلک کی سی آواز سے کھل گیا۔دروازہ کھل چکا تھا۔وہ لوگ ایک ساتھ اندر داخل ہوگئے۔انہوں نے تیزی سے دروازہ بند کیا اور اس کے ساتھ چپک کر کھڑے ہوگئے۔ان کی سانسیں تیز تیز چل رہی تھیں اور کان باہر راہداری میں لگے ہوئے تھے۔

''وہ لوگ کس طرف گئے ہیں پیوس؟ جلدی سے بتاؤ۔'' فلیچ کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

''پہلے تم ساتھ 'براہ کرم' کہو!'' پیوس نے مطالبہ کیا۔

''پریشان مت کرو پیوس! جلدی بتاؤ! وہ لوگ کدھر گئے ہیں۔''

''تم جب تک 'براہ کرم' نہیں کہو گے میں 'کچھ نہیں' کہوں گا۔'' پیوس نے اسے چڑاتے ہوئے گنگنانے والی آواز میں کہا۔

''ٹھیک ہے...... براہ کرم......!'' فلیچ نے ہار مانتے ہوئے کہا۔

’’کچھ نہیں......ہی ہی ہی......میں نے تمہیں کہا تھا کہ جب تک تم براہ کرم نہیں کہو گے میں کچھ نہیں کہوں گا......ہی ہی ہی......
کچھ نہیں...... کچھ نہیں......‘‘ اور پھر انہوں نے پیوس کے غائب ہونے والی شوں کی آواز سنی۔ فلیچ غصے کے عالم میں کانپتا ہوا اسے صلواتیں سنا رہا تھا۔

’’وہ یقیناً یہ سوچ رہا ہوگا کہ اس دروازے پر تالا کیسے کھل گیا ہے؟‘‘ ہیری نے بڑبڑا کر کہا۔’’مجھے لگتا ہے کہ ہم لوگ صحیح سلامت بچ گئے ہیں...... پیچھے ہٹو نیول!......کیا کر رہے ہو؟‘‘

نیول پچھلے ایک منٹ سے ہیری کے گاؤن کے سرے سے لگ بھگ لٹکا ہوا تھا۔ ہیری اس کی طرف گھوما اور اس نے صاف صاف دیکھا کہ کیا ہوا تھا؟ ایک پل کیلئے تو اسے لگا جیسے وہ کوئی ڈراؤنا خواب دیکھ رہا ہو۔اب تک جتنا کچھ ہو چکا تھا اس کے بعد یہ تو بہت ہی بھیانک تھا۔ وہ لوگ کسی کمرے میں نہیں تھے جیسا کہ وہ سوچ رہے تھے، وہ ایک راہداری میں کھڑے تھے۔ ایک ایسی راہداری میں جو تیسری منزل پر واقع تھی اور جہاں جانے کی سختی سے ممانعت تھی۔اب انہیں معلوم ہو گیا تھا کہ یہاں آنا کیونکر منع تھا۔

وہ سب ایک محافظ کتے کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے سیدھے اسے گھور رہے تھے۔ایک ایسا کتا،جس نے چھت اور فرش کے درمیان کی تمام جگہ اپنے قوی ہیکل جثّے سے گھیر رکھی تھی۔وہ کوئی عام کتا نہیں تھا۔اس کے تین بڑے بڑے سر تھے۔تین جوڑی باہر نکلتی ہوئی خونخوار آنکھیں تھیں۔تین بڑی ناکیں تھی جو ان کی سمت میں سکڑ اور پھیل رہی تھیں۔تین رال ٹپکاتے ہوئے منہ تھے اور پیلے نوکیلے دانت کھلے ہوئے منہ سے باہر جھانک رہے تھے۔اس کی رال لسیلی اور بدبودار تھی۔وہ بالکل چپ چاپ کھڑا تھا اور اس کی خونخوار آنکھیں انہیں گھور رہی تھیں۔ہیری سمجھ گیا کہ وہ لوگ اب تک صرف اس لئے زندہ تھے کیونکہ ان کے اچانک وہاں چلے آنے پر وہ خونخوار کتا حیران ہو رہا تھا لیکن وہ اس پریشانی سے اب باہر نکل رہا تھا۔اس کے جبڑے پر کھال پھڑکنے لگی تھی۔اس کے خوفناک انداز میں غرانے کا مطلب سمجھنے میں کسی سے کوئی غلطی نہیں سکتی تھی۔

ہیری نے دروازے کا دستہ پکڑا۔اسے فلیچ اور موت کے بیچ میں سے اگر کسی ایک کا انتخاب کرنا ہوتا تو یقیناً فلیچ کا انتخاب ہی کرتا۔وہ لوگ پیچھے ہٹے۔ہیری نے دروازے کو دھڑام سے بند کیا اور پھر وہ لوگ جان چھوڑ کر بھاگ نکلے۔لگ بھگ وہ ہواؤں سے باتیں کرتے ہوئے راہداری سے باہر نکلے۔خوش قسمتی سے فلیچ ان لوگوں کی تلاش میں کہیں دور نکل گیا تھا کیونکہ انہیں تمام راستے اس کی صورت کہیں بھی دکھائی نہیں دی۔یہ الگ بات تھی کہ اب انہیں فلیچ کی رتی برابر بھی پرواہ نہیں تھی۔وہ تو صرف اتنا چاہتے تھے کہ اس خونخوار کتے کی رسائی سے جس قدر ممکن ہو دور پہنچ جائیں۔انہوں نے تب تک دوڑنا بند نہیں کیا جب تک وہ ساتویں منزل پر فربہ خاتون کی تصویر کے سامنے نہیں پہنچ گئے۔

''تم لوگ کہاں تھے؟'' فربہ عورت نے سخت لہجے میں پوچھا۔ وہ ان کے بدنوں پر پہنے ہوئے گاؤنوں، ان کے فق چہروں اور پسینے سے شرابور جسم کو متعجب نگاہوں سے دیکھ رہی تھی۔

''اس کی فکر مت کرو۔ شناخت، تھوتھنی والا جانور...... تھوتھنی والا جانور......'' ہیری نے ہانپتے ہوئے کہا اور تصویر آگے کی طرف جھک گئی۔ وہ لوگ ہال میں داخل ہوئے اور نڈھال ہو کر کرسیوں پر دھم سے لڑھک گئے۔ کچھ دیر تک ان میں سے کوئی بھی ایک لفظ نہیں بولا پایا۔ نیول کا چہرہ تو ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ اب کبھی نہیں بولے گا۔ جب ان کی سانسیں کچھ بحال ہوئیں تو انہوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

''تمہارا کیا خیال ہے، وہ کیا کر رہے ہیں؟ اس طرح کا خونخوار جانور سکول میں کیوں رکھا گیا ہے؟'' رون نے بالآخر ہال میں چھائے ہوئے سکوت کو توڑا۔ ''اگر انہیں واقعی کسی کتے کی ضرورت تھی تو کیا صرف یہی کتا رہ گیا تھا۔''

ہرمائنی کا چہرہ اب کافی حد تک پُرسکون ہو چکا تھا۔ آنکھوں کی پتلیوں میں چھپی ہوئی دہشت زائل ہوگئی تھی۔ اس نے رون کی سن کر لمبی سانس بھری۔

''تم لوگ اپنی آنکھوں کا استعمال نہیں کرتے ہو...... ہے نا؟'' اس نے پلٹ کر پوچھا۔ وہ چڑ چڑی سی دکھائی دے رہی تھی۔ ''کیا تم نے یہ غور نہیں کیا کہ وہ کس چیز پر کھڑا تھا؟''

''فرش پر اور کس پر......!'' ہیری نے بدمزگی سے جواب دیا۔ ''میں اس کے پیر نہیں دیکھ رہا تھا، میری توجہ اس کے سر دیکھنے پر مرتکز تھی جو اکٹھے تین تھے......''

''نہیں...... وہ فرش پر نہیں کھڑا تھا...... وہ ایک چور دروازے پر کھڑا تھا۔ ظاہر ہے وہ لوگ کسی چیز کی حفاظت کر رہے ہیں۔ اسی لئے......'' ہرمائنی نے لفظ چباتے ہوئے کہا۔

وہ اپنی کرسی سے کھڑی ہوئی اور اس نے ان کی طرف غصے سے گھورتے ہوئے دیکھا۔

''میرا خیال ہے کہ اب تم لوگوں کو یقیناً مسرت ہوئی ہوگی۔ ہم لوگ مر بھی سکتے تھے...... یا اس سے بھی کچھ برا ہو سکتا تھا۔ ہم لوگوں کو سکول سے نکال دیا جا سکتا تھا۔ اب اگر تم لوگوں کو کوئی اعتراض نہ ہو تو میں سونے جا رہی ہوں۔''

رون نے منہ پھاڑا اسے عقب میں سے گھورا۔

''نہیں! ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔'' اس نے گردن ہلاتے ہوئے کہا۔ ''کوئی سوچے گا کہ ہم اسے زبردستی اپنے ساتھ لے گئے تھے...... ہے نا؟''

ہرمائنی نے ہیری کو سوچنے کیلئے کچھ دے دیا تھا اور جب ہیری اپنے بستر پر دراز ہو گیا تو وہ سوچ رہا تھا...... کتا کس چیز کی حفاظت کر رہا تھا...... ہیگرڈ نے کیا کہا تھا؟...... اگر آپ کو کوئی چیز چھپانا چاہتے ہوں تو گرنگوٹس دُنیا میں سب سے محفوظ ترین جگہ ہے...... شاید ہوگورٹ کو چھوڑ کر۔

ایسا لگتا تھا جیسے ہیری کو یہ پتہ چل گیا تھا کہ تجوری نمبر 713 سے نکالا گیا وہ چھوٹا سا گندہ پیکٹ اب کہاں پر چھپا ہوا تھا۔

☆☆☆

دسواں باب

# ہیلوویئن کا دن

مل فوائے کو اپنی آنکھوں پر یقین نہیں ہوا جب اس نے دیکھا کہ ہیری اور رون اگلے دن بھی ہوگورٹ میں ہی تھے۔ وہ کسی قدر بوجھل، تھکے ہوئے دکھائی دیتے تھے لیکن پوری طرح سے خوش۔ درحقیقت اگلی صبح تک ہیری اور رون سوچ رہے تھے کہ تین سروں والے خونخوار کتے سے ملاقات واقعی کسی شاندار مہم جوئی سے کم نہیں تھی۔ وہ اسی طرح کا ایک اور کام کرنے مشتاق دکھائی دیتے تھے۔ اس درمیان میں ہیری نے رون کو اس پیکٹ کے بارے میں ساری تفصیل بتا دی تھی جسے ہیگرڈ نے تجوری سے نکالا تھا۔ ہیری نے یہ قیاس ظاہر کیا تھا کہ اس پیکٹ کو گرنگوٹس سے نکال کر اب ہوگورٹ میں چھپایا گیا تھا۔ وہ کافی دیر تک سوچتے رہے کہ آخر ایسی کون سی چیز ہوسکتی تھی جس کی حفاظت کیلئے اتنا تردد کیا گیا تھا۔

''وہ یا تو سچ مچ نہایت قیمتی ہے یا پھر انتہائی خطرناک......'' رون نے اندازہ ظاہر کیا۔

''یا پھر دونوں ہی......'' ہیری نے لقمہ دیا۔

لیکن وہ پورے یقین کے ساتھ کچھ بھی نہیں کہہ سکتے تھے۔ وہ اس بات پر متفق تھے کہ وہ خفیہ چیز دو انچ سے زیادہ لمبی نہیں تھی۔ جب تک انہیں کوئی دوسرا سراغ نہیں مل جاتا تب تک وہ اس سے زیادہ اندازہ لگانے کی حالت میں بالکل نہیں تھے۔

اس ضمن میں نہ تو نیول نے اور نہ ہی ہرمائنی نے کوئی تبصرہ کیا اور نہ ہی اس میں کسی قسم کی دلچسپی کا مظاہرہ کیا کہ وہ تین سر والا کتا وہاں کیوں تھا اور اس چور دروازے کے نیچے کیا چیز چھپائی گئی تھی؟ نیول تو صرف اتنا جانتا تھا کہ وہ دوبارہ اس کتے کے پاس کبھی نہیں جائے گا۔ ہرمائنی نے اب ہیری اور رون سے بات چیت کرنا بالکل ترک کر دیا تھا چونکہ وہ 'میں سب کچھ جانتی ہوں' قسم کی لڑکی تھی۔ اس لئے انہیں اس میں بھی اپنا ہی فائدہ نظر آیا۔ وہ اب صرف اتنا چاہتے تھے کہ مل فوائے سے بدلہ کیسے لیا جائے؟ اور انہیں تب بہت خوشی ہوئی جب ایک ہفتے بعد ہی ایک ایسی چیز ڈاک سے آگئی۔

جب الّو ہمیشہ کی طرح بڑے ہال میں داخل ہوئے تو سب کا دھیان ایک لمبے اور پتلے پیکٹ پر گیا جسے چھ بڑے الّو کٹیلی آواز

میں نہایت شور مچاتے ہوئے اُٹھائے لا رہے تھے۔ ہر ایک کی طرح ہیری بھی تعجب بھری نگاہوں سے انہیں دیکھ رہا تھا۔ اس بڑے پیکٹ میں کیا ہوسکتا ہے؟ ہیری یہ جاننے کیلئے بے چین ہو رہا تھا۔ اسے یہ دیکھ کر اور بھی حیرانگی ہوئی جب الّو نیچے کی سمت بڑھے اور انہوں نے پیکٹ کو اس کے سامنے پٹخ دیا۔ پیکٹ کے گرنے سے ہیری کا ناشتہ پرسی پر جا گرا۔ الّو ابھی اُڑ کر راستے سے ہٹے بھی نہیں تھے کہ اسی وقت ایک الّو اور آ گیا اور اس نے پیکٹ کے اوپر ایک خط پھینک دیا۔ یہ اچھا رہا کہ ہیری نے خط کو پہلے کھولا کیونکہ اس میں لکھا تھا۔

پیکٹ کو ناشتے کی میز پر نہ کھولا جائے!

ڈئیر پوٹر!

اس میں تمہارے لئے نیا نیمبس 2000 بہاری ڈنڈا ہے لیکن میں نہیں چاہتی کہ یہ بات سب کو معلوم ہو پائے کہ تمہیں کون سا جادوئی بہاری ڈنڈا مل چکا ہے ورنہ اُن سب کی یہی خواہش ہو گی کہ انہیں بھی یہی بہاری ڈنڈے لے کر دئیے جائیں۔ اولیور وڈ تمہیں آج رات کو سات بجے کیوڈچ کے میدان میں ملے گا جہاں تم پہلی بار اس کھیل کو سمجھو گے۔

پروفیسر ایم میک گوناگل

ہیری نے جب خط رون کو پڑھنے کیلئے دیا تو اس سے خوشی چھپائی نہیں جا رہی تھی۔

''نیمبس 2000!'' رون حاسدانہ انداز میں کراہا۔ ''میں نے تو آج تک اسے چھوا بھی نہیں ہے۔'' وہ ہال سے جلدی چل پڑے کیونکہ وہ اپنی جماعت میں جانے سے پہلے تنہائی میں اس پیکٹ کو کھول کر دیکھنا چاہتے تھے۔ بہاری ڈنڈا کی شکل دیکھنے کیلئے وہ دونوں بے چین تھے۔ ابھی وہ گری فنڈر ہال سے نصف فاصلے پر ہی پہنچ پائے تھے کہ اسی وقت انہوں نے دیکھا اوپر جانے والی سیڑھیوں پر کریب اور گوئل راستہ روک کر کھڑے تھے۔ مل فوائے نے آگے بڑھ کر ہیری سے پیکٹ چھین لیا اور اسے اپنی انگلیوں سے ٹٹولنے لگا۔

''یہ تو بہاری ڈنڈا لگتا ہے۔'' اس نے دھیمی آواز میں کہا اور اسے ہیری کی طرف پھینکتے ہوئے منہ بنایا۔ اس کے چہرے پر ایسے تاثرات ابھر آئے تھے جیسے اسے پیکٹ کا راز جان کر بے حد بے زاری ہوئی ہو اور وہ نفرت و حسد کے ملے جلے جذبات میں ہچکولے کھانے لگا۔ ''اس بار تم نے حد ہی پار کر دی پوٹر! سال اوّل کے طلباء کو بہاری ڈنڈا رکھنے کی اجازت نہیں ہے۔''

رون خود کو روک نہیں پایا۔

''یہ کوئی ایسا ویسا بہاری ڈنڈا نہیں ہے۔'' وہ فخر سے سینہ پھلاتے ہوئے بولا۔ ''یہ تو نیمبس 2000 ہے۔تم نے کیا کہا تھا کہ تمہارے گھر میں کون سا بہاری ڈنڈا ہے،کومیٹ 260 ؟'' رون نے ہیری کی طرف دانت نکالتے ہوئے کہا۔ ''کومیٹ 260 بھڑکیلا اور چمکیلا ضرور ہوتا ہے مگر اس میں نیمبس جیسی بات نہیں ہوتی......''

''اس بارے میں تم کیا جانو ویزلی؟ تم تو اس کا آدھا دستہ بھی نہیں خرید سکتے۔'' مل فوائے نے پلٹ کر جواب دیا۔ ''مجھے لگتا ہے تمہیں اور تمہارے بھائیوں کو تو پائی پائی جوڑ کر اس کی ایک ایک ڈنڈی خریدنا پڑے گی۔''

اس سے پہلے کہ رون کوئی جواب دے پاتا۔ پروفیسر فلٹ وک مل فوائے کی بغل کے نیچے سے ظاہر ہوئے۔انہوں نے سب کی طرف گہری نگاہ ڈالتے ہوئے دیکھا۔

''جھگڑا تو نہیں ہو رہا لڑکو!'' انہوں نے کڑک دار آواز میں پوچھا۔

''پروفیسر! پوٹر کو کسی نے بہاری ڈنڈا بھیجا ہے!'' مل فوائے نے سرعت سے کہا۔

''ہاں...... ہاں! صحیح ہے۔'' پروفیسر فلٹ وک نے ہیری کی طرف مسکرا کر دیکھتے ہوئے کہا۔ ''پروفیسر میک گوناگل نے مجھے اس خصوصی اجازت کے بارے میں آگاہ کیا تھا۔ پوٹر! یہ کون سا ماڈل ہے؟''

''نیمبس 2000 ہے جناب!'' ہیری نے جلدی سے جواب دیا۔مل فوائے کے چہرے پر دہشت کے تاثرات دیکھ کر ہیری سے اپنی ہنسی روکی نہ جا رہی تھی۔ ''اور سچ کہا جائے تو مجھے مل فوائے کا شکریہ ادا کرنا چاہئے کیونکہ اسی کی بدولت مجھے یہ مل پایا ہے۔''

ہیری اور رون اوپر کی منزل کی طرف چل دیئے۔مل فوائے کے غصے اور بوکھلاہٹ کو دیکھ کر وہ اپنی ہنسی دبانے کی بھرپور کوشش کر رہے تھے۔جب وہ سنگ مرمر کی سیڑھیوں سے اوپر پہنچے تو ہیری نے ہنستے ہوئے کہا۔ ''اور کیا...... یہ سچ ہی تو ہے۔اگر اس نے نیول کی یادداشتی گیند نہیں اُٹھائی ہوتی تو میں آج ٹیم میں شامل نہ ہوتا......''

''تو تمہارا یہ خیال ہے کہ یہ قوانین توڑنے کا انعام ہے؟'' ان کے بالکل پیچھے سے ایک غصیلی آواز سنائی دی۔ ہرمائنی گرینجر سیڑھیوں پر پیر پٹختے ہوئے اوپر آ رہی تھی اور ہیری کو ہاتھ میں دبے ہوئے پیکٹ کو چڑ کر دیکھ رہی تھی۔

''میں تو سمجھ رہا تھا کہ تم ہم سے بات ہی نہیں کرنا چاہتی تھی؟'' ہیری نے کہا۔

''ہاں! اب ایسا کرنا ختم مت کرو۔اس سے ہمارا بہت بھلا ہو رہا تھا۔'' رون نے کہا۔ یہ سن کر ہرمائنی ہوا میں اپنی ناک تان کر پیر پٹختی ہوئی چلی گئی۔

اس دن ہیری کا دل کمرہ جماعت میں بالکل نہیں لگ رہا تھا۔اس کا ذہن تو اپنے کمرے میں ہی بھٹک رہا تھا جہاں اس کا نیا

بہاری ڈنڈا بستر کے نیچے پڑا ہوا تھا یا پھر اس کا دل کیوڈچ کے میدان میں کہیں گھوم رہا تھا جہاں وہ اس رات کیوڈچ کھیلنے کیلئے جانے والا تھا۔ پھر وہ رون کے ساتھ تیزی کے ساتھ دوڑتے ہوئے بالائی منزل پر چلا گیا تاکہ آخر کار وہ اپنا نیمبس 2000 دیکھ سکے۔ جب جادوئی بہاری ڈنڈا ہیری کے بستر پر کھل کر باہر آیا تو رون کے منہ میں سے حسرت بھری گہری آہ نکل گئی۔ ہیری بہاری ڈنڈے کے بارے میں زیادہ نہیں جانتا تھا لیکن اسے بھی یہ بہترین لگا۔ پتلے اور چمکتے ہوئے بہاری ڈنڈے کا دستہ ماغون کی لکڑی کا بنا ہوا تھا۔ اس کے آخری سرے پر صاف اور سیدھے نرم تنکوں کی لمبی دم تھی۔ اوپر کی طرف سنہرے رنگ میں نیمبس 2000 کے الفاظ نقش تھے۔

جب سات بجے کا وقت ہوا تو ہیری قلعے سے باہر نکلا اور دھند لکے میں کیوڈچ کے میدان کی طرف چل پڑا۔ وہ اس سے پہلے کبھی بھی اس سٹیڈیم میں نہیں آیا تھا۔ میدان کے چاروں طرف بلندی پر سینکڑوں نشستیں دکھائی دے رہی تھیں جو لکڑی کے بڑے کھمبوں پر لگے شہتیروں کی چوکھٹ میں رکھی گئی تھیں۔ دراصل یہ اس لئے اونچائی پر بنائی گئی تھیں کہ تماشائی اتنے اونچائی پر رہیں جہاں سے وہ ہوا میں دیکھ سکیں کہ کھیل میں کیا ہو رہا ہے؟ میدان کے دونوں کناروں پر تین تین سنہرے کھمبے نصب تھے جن کے بالائی سروں پر گول چھلے بنے ہوئے تھے۔ انہیں دیکھ کر ہیری کو پلاسٹک کی وہ چھوٹی چھڑیاں یاد آ گئیں جن سے بچے بلبلے نکالتے تھے۔ فرق صرف اتنا تھا کہ یہ کھمبے پچاس فٹ اونچے تھے۔

''اوہ...... پوٹر! نیچے اترو۔'' اولیور وڈ آ چکا تھا اس کے کندھے پر لکڑی کا ایک بڑا صندوق جما ہوا تھا۔ ہیری ہوا میں تیرتا ہوا اس کے پاس زمین پر اتر گیا۔

''بہت عمدہ!'' وڈ نے کہا۔ اس کی آنکھیں چمک رہی تھیں۔ ''میں سمجھ سکتا ہوں پروفیسر میک گوناگل کا کیا مطلب تھا؟...... تم میں سچ مچ پیدائشی اڑان والی خوبیاں دکھائی دے رہی ہیں پوٹر! میں آج شام صرف تمہیں کیوڈچ کے قوانین ہی سمجھاؤں گا۔ اس کے بعد تمہیں ہفتے میں تین دن ٹیم کے ساتھ باقاعدہ مشق کرنا ہوگی۔''

اس نے صندوق کا ڈھکنا کھولا۔ اندر چار الگ الگ قسم کی گیندیں رکھی ہوئی تھیں۔

''دیکھو!'' وڈ نے کہا۔ ''کیوڈچ کو سمجھنا بہت آسان ہے حالانکہ اسے کھیلنا اتنا آسان نہیں ہے۔ ہر ٹیم میں سات کھلاڑی ہوتے ہیں۔ ان میں سے تین کو 'نقاش' کہتے ہیں۔''

''تین نقاش!'' ہیری نے دہرایا۔

جب وڈ نے فٹ بال جیسی ایک چمکتی ہوئی بڑی سرخ گیند باہر نکالی تو وہ بولا۔

''اس گیند کو 'قواف' کہتے ہیں۔ نقاش قواف کو حاصل کر کے ایک دوسرے کو دیتے ہیں اور کوشش کرتے ہیں کہ وہ اسے سامنے

دکھائی دینے والے چھلے میں گزار دیں، ان چھلوں کو 'قفل' کہا جاتا ہے۔ جب قواف، قفل میں سے گزرتی ہے تو ٹیم کو ایک گول کرنے پر دس پوائنٹ ملتے ہیں۔ سمجھ رہے ہونا......'' وڈ نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''نقاش قواف کو لے کر ایک دوسرے کی طرف پھینکتے ہیں اور پوائنٹس حاصل کرنے کیلئے اسے قفل میں سے گزارتے ہیں۔'' ہیری نے دہرایا۔ ''تو یہ ایک طرح سے 'باسکٹ بال' ہے جو جادوئی بہاری ڈنڈے پر سوار ہو کر چھ قفلوں کے ساتھ کھیلا جاتا ہے...... ہے نا؟''

''باسکٹ بال کیا ہوتا ہے؟'' وڈ نے حیرت سے پوچھا۔

''کچھ نہیں...... سمجھانا مشکل ہے۔'' ہیری نے جلدی سے کہا۔

''دونوں ٹیموں میں ایک ایک کھلاڑی 'راکھا' ہوتا ہے۔ میں گری فنڈر کی ٹیم کا راکھا ہوں۔ میں اپنے قفلوں کے چاروں طرف اُڑتا رہتا ہوں اور دوسری ٹیم کی قفل میں قواف ڈالنے کی ہر کوشش کو ناکام بناتا رہتا ہوں۔ یعنی میرا کام یہی ہے کہ سرخ گیند کو انہیں ان چھلوں میں نہ ڈالنے دوں تاکہ وہ گول یا پوائنٹس نہ حاصل کر پائیں۔'' وڈ نے اسے مزید بتایا۔

''تین نقاش، ایک راکھا......'' ہیری نے کہا جو سب کچھ یاد رکھنے کے ارادے سے وہاں آیا تھا۔ ''وہ تینوں قواف کے ساتھ کھیلتے ہیں۔ ٹھیک ہے۔ میں اتنا سمجھ گیا ہوں۔ باقی گیندیں کس لئے ہیں۔'' ہیری نے صندوق میں رکھی باقی تین گیندوں کی طرف اشارہ کیا۔

''ابھی بتاتا ہوں...... اسے ذرا پکڑو!'' وڈ نے کہا۔ اس نے ہیری کو ایک چھوٹا سا ڈنڈا تھما دیا جو کچھ کچھ 'بیس بال' کے بلے جیسا تھا۔

''اب میں تمہیں بتاؤں گا کہ 'بالجر' کیا ہوتا ہے؟'' وڈ نے کہا۔ ''ان دونوں گیندوں کا بالجر کہتے ہیں۔'' اس نے ہیری کو ایک جیسی دو گیندیں دکھائیں جو پوری طرح سیاہ تھیں اور سرخ قواف سے کسی قدر چھوٹی تھیں۔ ہیری نے دیکھا کہ وہ ان رسیوں سے باہر نکلنے کیلئے بے قراری کا مظاہرہ کر رہی تھیں جن کی وجہ سے وہ صندوق کے اندر بندھی ہوئی تھیں۔

''پیچھے ہٹ جاؤ!'' وڈ نے ہیری کو خبردار کیا۔ وہ جھکا اور اس نے ایک بالجر کو رسیوں سے آزاد کر دیا۔ سیاہ گیند فوراً بجلی کی طرح ہوا میں اچھلی اور سیدھی اوپر اٹھتی چلی گئی۔ کچھ دور جا کر وہ مڑی اور سیدھی ہیری کے چہرے کی طرف جھپٹی۔ اپنی ناک ٹوٹنے کے خطرے کو بھانپتے ہوئے ہیری پیچھے ہٹا اور پھر اس نے اپنے ہاتھ میں پکڑا ہوا ڈنڈا زور سے گھماتے ہوئے اسے دے مارا۔ گیند ایک بار پھر ہوا میں سنسناتی ہوئی چلی گئی۔ وہ ان کے سر کے اوپر چاروں طرف چکر کاٹ رہی تھی۔ اس بار وہ دائروی انداز میں گھومتے ہوئے سیدھی وڈ

کی طرف جھپٹی۔ جو بچتے ہوئے اس کے اوپر کود پڑا اور اسے زمین پر گرا کر پٹخنے لگا۔

''دیکھو!'' وڈ ہانپ رہا تھا۔ جھنجھلائے ہوئے بالجر کو اس نے واپس صندوق میں ڈال دیا اور محفوظ انداز میں باندھنے لگا۔ ''بالجر میدان میں چاروں طرف راکٹ کی طرح گھومتے رہتے ہیں اور کھلاڑیوں کو ان کے بھاری ڈنڈوں سے گرانے کی کوشش کرتے ہیں، اس لئے ہر ٹیم میں ان سے نبٹنے کیلئے دو 'پٹاؤ' ہوتے ہیں۔ ویزلی جڑواں ہماری ٹیم میں پٹاؤ ہیں۔ یہ ان کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ اپنی ٹیم کے کھلاڑیوں کو بالجر کے حملوں سے بچائیں اور ان پر ضرب لگا کر انہیں دوسری ٹیم کے کھلاڑیوں کی طرف بھیج دیں۔ مجھے لگتا ہے کہ تم سب سمجھ گئے ہوگے۔''

''تین نقاش، قواف کے ساتھ گول کرتے ہیں، ایک راکھا گول کی حفاظت کرتا ہے، دو پٹاؤ بالجروں کو اپنی ٹیم سے دور رکھتے ہیں۔'' ہیری نے دہرایا۔

''شاندار......'' وڈ نے ہنس کر کہا۔

''ویسے کیا کبھی بالجر نے کسی کھلاڑی کو ہلاک کیا ہے؟'' ہیری نے پوچھا اور کوشش کر رہا تھا کہ وڈ کو اس سوال میں اس کے خوف کی جھلک دکھائی نہ دے۔

''ہوگورٹ میں تو ایسا کبھی نہیں ہوا البتہ یہاں پر دو چار لوگوں کے جبڑے ضرور ٹوٹ گئے ہیں۔ مگر اس سے زیادہ کچھ نہیں ہوا۔'' وڈ نے لاپروائی سے کہا تو ہیری کا دل دھک کر کے رہ گیا۔

''اور اب...... کیوڈچ کا سب سے اہم کھلاڑی متلاشی! جو کہ تم ہو۔ اور تمہیں بالجر یا قواف کے بارے میں فکرمند ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔'' وڈ نے سنجیدگی سے کہا۔

''جب تک کہ وہ میرا سر نہ پھوڑ ڈالیں......'' ہیری نے دھیمی آواز میں لقمہ دیا۔

''فکر مت پوٹر! ویزلی جڑواں بالجروں سے نبٹنے کیلئے کافی ہیں۔ میرا مطلب ہے کہ وہ خود کسی بالجر سے کم نہیں ہیں۔'' وڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کے بعد وڈ نے صندوق میں سے ہاتھ ڈالا اور چوتھی اور آخری گیند باہر نکالی۔ قواف اور بالجر کے مقابلے میں یہ نہایت چھوٹی گیند تھی جو بالکل اخروٹ کی مانند دکھائی دے رہی تھی۔ وہ بھڑکیلی چمکدار اور خوش شکل گیند تھی۔ اس میں پھڑ پھڑاتے ہوئے چاندی کے دو چھوٹے پر لگے ہوئے تھے جو کسی تتلی کی مانند پھڑ پھڑا رہے تھے۔

''اسے 'سنہری چڑیا' کہتے ہیں۔'' وڈ نے گھمبیر لہجے میں کہا۔ ''یہ گیند سب سے اہم اور غیر معمولی حیثیت کی حامل ہے۔ اسے پکڑنا بہت مشکل ہوتا ہے کیونکہ یہ اتنی تیز اُڑتی ہے کہ آسانی سے دکھائی دے پاتی۔ سنہری چڑیا کو پکڑنا متلاشی کی ذمہ داری ہوتی ہے۔

تمہیں نقاش، پٹاؤ، قواف، بالجر اور راکھے کے درمیان میں سے ہوتے ہوئے اسے پکڑنا ہے۔ اس سے پہلے کہ دوسری ٹیم کا متلاشی بڑھ کر اسے پکڑ لے کیونکہ جو متلاشی سنہری چڑیا کو پکڑتا ہے، وہ اپنی ٹیم کیلئے اکٹھے سو پوائنٹس حاصل کرتا ہے، اس طرح اس کی ٹیم لگ بھگ ہمیشہ جیت جاتی ہے۔ یاد رکھو کہ متلاشیوں کے خلاف بڑی زبردست مزاحمت ہوتی ہے۔ کیوڈچ کا میچ تبھی ختم ہوتا ہے جب سنہری چڑیا پکڑ لی جاتی ہے اگر سنہری چڑیا پکڑی نہ جاسکے تو یہ میچ کئی سالوں تک جاری رہ سکتا ہے۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے ریکارڈ میچ تین ماہ تک جاری رہا تھا۔ اس میچ میں بار بار باہر بیٹھے ہوئے اضافی کھلاڑی دوسرے کی جگہ لیتے رہے تھے تاکہ تھکے ہوئے کھلاڑی کچھ دیر تک سو سکیں۔'' وڈ نے رک کر کہا۔ ''تو اس طرح کھیلا جاتا ہے کیوڈچ!...... تمہارے ذہن میں کوئی سوال؟''

ہیری نے انکار میں اپنا سر ہلایا۔ وہ سمجھ گیا کہ اسے کیا کرنا تھا؟ بس یہ سب عملی طور کرنا باقی تھا جو شاید کسی قدر مشکل ثابت ہو سکتا تھا۔

''ہم اس وقت سنہری چڑیا کے ساتھ مشق نہیں کریں گے۔'' وڈ نے گیند کو حفاظت کے ساتھ صندوق میں بند کرتے ہوئے کہا۔ ''اندھیرا ہو چکا ہے، یہ گم ہو سکتی ہے۔ اس کے بجائے ہم اس سے مشق کریں گے۔''

اس نے اپنی جیب سے گولف کی عام سی گیندوں کا تھیلا نکالا۔ کچھ منٹ بعد وہ اور ہیری ہوا میں اُڑ رہے تھے۔ وڈ جتنی تیزی سے گولف کی گیند پھینک سکتا تھا، ہر سمت میں پھینک رہا تھا تاکہ ہیری اسے پکڑ سکے۔ ہیری نے ہر گیند پکڑ لی اور وڈ بہت خوش ہوا تھا۔ آدھے گھنٹے کی مشق کے بعد سچ مچ رات ہو گئی اور انہیں اپنا کھیل ختم کر کے زمین پر اترنا پڑا۔ جب وہ قلعے کی طرف لوٹ رہے تھے تو وڈ نے خوشی سے چہکتے ہو کہا۔ ''اس سال کیوڈچ کپ پر ہمارا نام لکھا ہوا ہے۔ مجھے قطعاً حیرت نہیں ہوگی اگر تم چارلی ویزلی سے بھی اچھے کھلاڑی ثابت ہوئے، یہ کوئی چھوٹی بات نہیں ہے کیونکہ اگر چارلی ڈریگن کی پڑھائی کے چکروں میں نہ اُلجھ گیا ہوتا تو وہ انگلینڈ کیلئے کھیل سکتا تھا۔''

☆☆☆

ہفتے میں تین دن ہیری شام کو کیوڈچ کی مشقیں کرنے لگا تھا اور ہوم ورک تو روز ہی کرنا پڑتا تھا۔ شاید اسی لئے وہ اتنا مصروف رہتا تھا۔ اسے یہ احساس ہی نہیں ہوا کہ اسے ہوگورٹ آئے دو ماہ گزر چکے تھے۔ ہیری کو یقین نہیں ہو رہا تھا۔ قلعہ اسے اپنے گھر کی طرح محسوس ہونے لگا تھا۔ جبکہ پرائیویٹ سٹریٹ میں اسے ایسا کبھی نہیں محسوس ہوا تھا۔ اس کی پڑھائی بھی اب پہلے سے کافی حد تک دلچسپ ہو گئی تھی کیونکہ اب وہ تمام بنیادی باتیں سیکھ چکا تھا۔ جب وہ لوگ ہیلووئین کے دن سو کر بیدار ہوئے تو بھنے ہوئے کدو کی تیز بو تمام راہداریوں میں پھیلی ہوئی تھی۔ اس سے بھی شاندار بات یہ تھی کہ پروفیسر فلٹ وک نے جادوئی کلمات کی جماعت میں یہ کہا کہ ان کے خیال سے اب وہ ہلکی پھلکی اشیاء کو اُڑا سکتے تھے۔ ایسا کرنے کیلئے وہ تب سے بے تاب تھے جب پروفیسر فلٹ وک نے ان کے

سامنے نیول کے مینڈک کو پورے کمرہ جماعت میں اُڑا کر دکھایا تھا۔ پروفیسر فلٹ وک نے مشق کرنے کیلئے تمام طلباء کو جوڑیوں کی شکل میں تقسیم کر دیا۔ ہیری کا ساتھی سیمس فنی گن بنا (جو اطمینان بخش بات تھی کیونکہ نیول اس کا دھیان کھینچنے کی کوشش کر رہا تھا) بہر حال رون کو ہر مائنی گرینجر کے ساتھ کام کرنا پڑا۔ یہ بتانا مشکل تھا کہ اس وجہ سے رون زیادہ غصے میں تھا یا ہر مائنی۔ جس دن ہیری کا جادوئی بہاری ڈنڈا آیا تھا، اس دن کے بعد سے ہر مائنی نے ان دونوں سے بات نہیں کی تھی۔

''آپ لوگ جس طرح کلائی گھمانے کا سبق یاد کر رہے ہیں، اسے مت بھولیں۔'' پروفیسر فلٹ وک نے کوں کوں کرتی ہوئی آواز میں کہا۔ ہمیشہ کی طرح وہ آج بھی کتابوں کے ڈھیر پر کھڑے ہوئے تھے۔ ''گھمانا اور جھٹکنا، یاد رہے گا......نا! گھمانا اور جھٹکنا...... جادوئی کلمے کو صحیح طرح ادا کرنے بھی نہایت ضروری جزو ہے۔ 'باری فیو' نام کے جادوگر کو کبھی مت بھولئے گا جس نے ایق کہنے کے بجائے ایخ کہہ ڈالا تھا اور نتیجہ یہ ہوا کہ اگلے ہی لمحے وہ زمین پر پڑا تھا اور اس کے سینے پر ایک بھینسا کھڑا تھا۔''

یہ بہت مشکل تھا۔ ہیری اور سیمس نے گھمایا اور جھٹکا لیکن جس پنکھ کو وہ ہوا میں اوپر اُٹھانے کی کوشش کر رہے تھے وہ ڈیسک پر پڑا رہا۔ سیمس اتنا بے چین ہو گیا کہ اس نے اپنی چھڑی سے پنکھ کو ہلایا اور اس میں آگ لگا دی۔ ہیری کو اپنے ٹوپی سے یہ آگ بجھانا پڑی تھی۔ اگلے ڈیسک پر رون کی قسمت کچھ بہتر نہیں تھی۔

''اڑن شوتم محرکم'' وہ چلاتے ہوئے بولا۔ وہ اپنے لمبے بازوؤں کو پون چکی کی مانند ہلا رہا تھا۔ وہ کسی حد تک جھنجھلایا ہوا دکھائی دے رہا تھا معلوم نہیں! اس پنکھ پر یا ہر مائنی پر......

''تم اس جادوئی کلمے کو غلط لہجے میں ادا کر رہے ہو۔'' ہیری نے سنا کہ ہر مائنی رون کو جھڑک رہی تھی۔ ''یہ اڑن چھوتم متحرکم ہے۔ اپنے منہ کی تھوک کو قابو میں رکھو اور 'اڑن شوتم محرکم' کے بجائے درست تلفظ ادا کرو۔''

''اگر تم اتنی ہی چالاک ہو تو تم اپنا پنکھ کیوں نہیں اُڑا لیتی۔'' رون نے غرا کر کہا۔

ہر مائنی نے اپنے گاؤن کے بازو چڑھائے، چھڑی ہلائی اور دھیمے انداز میں جھٹکا اور بولی۔ ''اڑن چھوتم متحرکم'' اس کا پنکھ ڈیسک پر کانپا اور پھر اوپر کی طرف اُٹھنے لگا۔ ہر مائنی کی پوری توجہ پنکھ پر تھی۔ پنکھ ان کے سروں سے چار فٹ اوپر ہوا میں جھول رہا تھا۔

''آہا! بہت شاندار...... لاجواب!'' پروفیسر فلٹ وک نے تالی بجاتے ہوئے کہا۔ ''سب لوگ دیکھیں، مس گرینجر نے یہ کر دکھایا ہے۔''

جماعت کا وقت ختم ہونے تک رون کا مزاج بے حد بگڑ چکا تھا۔ جب وہ پر ہجوم راہداری میں راستہ بنانے کی کوشش کر رہے تھے تو رون نے ہیری سے کہا۔ ''کوئی حیرانگی نہیں کہ کوئی بھی اسے برداشت نہیں کر پایا۔ سچ پوچھو تو وہ کسی ڈراؤنے خواب کی طرح ہے۔''

اسی لمحے کسی نے پاس سے گزرتے ہوئے ہیری کو دھکا دیا۔ یہ ہرمائنی تھی۔ ہیری کو اس کے چہرے کی ایک جھلک دکھائی دی تھی اور وہ یہ دیکھ کر حیران ہوا کہ اس کی آنکھوں میں آنسو تھے۔

''مجھے لگتا ہے کہ اس نے تمہاری بات سن لی ہے۔'' ہیری نے آہستگی سے کہا۔

''تو پھر میں کیا کروں؟'' رون نے لاپروائی سے کہا لیکن وہ تھوڑا پریشان دکھائی دے رہا تھا۔ ''اسے یہ احساس ہونا چاہئے کہ اس کا کوئی دوست نہیں ہے۔''

ہرمائنی اپنی جماعت میں نہیں آئی اور پوری دوپہر کہیں بھی دکھائی نہیں دی۔ جب ہیلووئین کے دن کی ضیافت کا آغاز ہونے والا تھا تو رون اور ہیری بڑے ہال میں جانے کیلئے نیچے اتر رہے تھے تو پاروتی پاٹیل اور لیونڈر کی باتیں ان کی سماعت میں پڑیں۔ پاروتی، لیونڈر کو بتا رہی تھی کہ ہرمائنی لڑکیوں کے باتھ روم میں رو رہی تھی اور چاہتی تھی کہ اسے تنہا چھوڑ دیا جائے۔ رون یہ سن کر اب اور بھی پریشان ہو گیا۔ لیکن ایک پل بعد ہی وہ بڑے ہال میں پہنچ گئے جہاں ہیلووئین کی سجاوٹ دیکھ کر وہ ہرمائنی کو یکسر فراموش کر بیٹھے۔

ایک ہزار زندہ چمگاڈریں دیواروں اور چھت سے پھڑ پھڑاتے ہوئے نیچے آئیں جبکہ ایک ہزار چمگاڈریں سیاہ بادلوں کی طرح میزوں کے اوپر منڈلا رہی تھیں۔ جس وجہ سے کدوؤں کے کھوکھلے پیٹ میں رکھی موم بتیاں ملنے لگیں۔ ضیافت اچانک سنہری پلیٹوں میں سامنے آئی بالکل سال کی ابتدائی ضیافت کی مانند۔ جب ہیری اپنی پلیٹ میں ایک بھنا ہوا آلو رکھ رہا تھا کہ اسی وقت پروفیسر کیورئیل ہال میں دوڑتے ہوئے آئے۔ ان کی پگڑی بے ڈھنگے انداز میں ٹیڑھی ہو رہی تھی اور ان کے چہرے پر گہری دہشت چھائی ہوئی تھی۔ ہال میں بیٹھے ہوئے تمام لوگوں کا دھیان ان پر مرتکز ہو گیا تھا۔ وہ لڑکھڑاتے قدموں کے ساتھ پروفیسر ڈمبل ڈور کی کرسی کے پاس پہنچے اور چبوترے والی بڑی میز پر ہاتھ رکھ کر ہانپتے ہوئے بولے۔ ''طورال!......تہہ خانے میں گھس آیا ہے......خیال آیا کہ آپ کو خبر کر دینا چاہئے۔'' اگلے ہی لمحے وہ ہوا میں لہرایا اور فرش بوس ہو گیا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ ہر طرف ہنگامہ سا مچ گیا۔

سب کو پُرسکون کرنے کیلئے پروفیسر ڈمبل ڈور کو اپنی چھڑی سے کئی ارغوانی پٹاخے چلانا پڑے۔ ''مانیٹرز......'' وہ گرجتے ہوئے بولے۔ ''اپنے اپنے فریق کو فوراً ان کے کمروں میں لے جائیں۔''

پرسی پھرتی سے اُٹھ کھڑا ہوا۔

''میرے پیچھے پیچھے آؤ......سب کے سب اکٹھے رہو......سال اوّل کے بچو! تم میرے حکم کے مطابق فوراً عمل کرو......طورال سے ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے......میرے ٹھیک پیچھے آؤ جلدی!......راستے چھوڑیئے......سال اوّل کے بچے آ رہے ہیں......معاف کیجئے......میں گری فنڈر کا مانیٹر ہوں۔''

''طورال کیا ہوتا ہے؟'' ہیری نے رون کی طرف متحیر انداز میں دیکھا۔

''طورال...... پندرہ سے پچیس فٹ لمبا اور موٹا تنگڑا ما گل ہوتا ہے۔ وہ جادوگر نہیں ہوتا۔ بالکل برفانی انسانوں جیسا دکھائی دیتا ہے مگر ان جتنا سپید نہیں۔ طورال کے سر چھوٹے اور پاؤں دگنے بڑے ہوتے ہیں، اسی لئے لوگ کہتے ہیں کہ انہیں کوئی عقل نہیں ہوتی......'' رون چلتے ہوئے بولتا چلا گیا۔ ہیری حیرت سے منہ پھاڑے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔

''طورال......اندر کیسے گھس سکتا ہے؟'' ہیری نے سیڑھیاں چڑھتے ہوئے سوال کیا۔

''مجھے کیا معلوم؟ ویسے وہ سچ مچ احمق ہوتا ہے۔'' رون نے کہا۔''شاید پیوس نے اسے اندر گھسا کر ہیلووئین کا مذاق کیا ہو!''

وہ الگ الگ اطراف میں تیزی سے بھاگتے ہوئے لوگوں کے کئی گروہوں کے پاس سے گزرے، جب وہ ہفل پف کے پریشان حال بچوں کی بھیڑ کے بیچ میں سے جا رہے تھے تو اسی وقت ہیری نے اچانک رون کا ہاتھ پکڑ لیا۔

''مجھے ابھی ابھی یاد آیا...... ہرمائنی!'' ہیری جلدی سے بولا۔

''ہرمائنی؟'' رون نے حیرت سے کہا۔

''اسے طورال کے بارے میں معلوم نہیں ہے۔'' ہیری چیختے ہوئے بولا۔ رون ہونٹ کاٹ کر رہ گیا۔ اس نے سر اُٹھا کر آگے کی طرف دیکھا۔

''اچھا! ٹھیک ہے...... پرسی سے نظر بچا کر۔'' اس نے فیصلہ کن انداز میں کہا۔

نیچے جھکتے ہوئے وہ لوگ ہفل پف کے بچوں میں مل گئے جو دوسری سمت میں بھاگتے جا رہے تھے۔ پھر وہ ایک خالی راہداری میں چل دیئے اور اس کے بعد تیزی سے لڑکیوں کے باتھ روم کی طرف بڑھنے لگے۔ وہ ابھی موڑ پر مڑے ہی تھے کہ اسی وقت انہیں اپنے پیچھے تیزی سے آتے ہوئے قدموں کی آواز سنائی دی۔

''پرسی!'' رون بڑبڑایا اور اس نے ہیری کو پتھر کے ایک بڑے ستون کے پیچھے کھینچ لیا۔ انہوں نے ستون کے پیچھے سے جھانک کر دیکھا کہ پیچھے آنے والا پرسی نہیں بلکہ پروفیسر سنیپ تھے۔ وہ راہداری سے گزرے اور ان کی نگاہوں سے اوجھل ہو گئے۔

''وہ یہاں کیا کر رہا ہے؟'' ہیری نے حیرت بھرے انداز میں سرگوشی کی۔''وہ باقی اساتذہ کے ساتھ تہہ خانے میں کیوں نہیں گیا؟''

''مجھے کیا معلوم؟'' رون نے ٹکا سا جواب دیا۔

کوئی آواز پیدا کئے بغیر وہ سنیپ کے اوجھل ہوتے قدموں کے پیچھے پیچھے اگلی راہداری میں آگے بڑھے۔

’’کیا تمہیں بدبو آ رہی ہے؟‘‘

ھیری نے سانس کھینچی اور اس کی ناک میں تیز بدبو کا بھبھوکا گھس گیا۔ پرانی جرابوں اور کبھی صاف نہ ہونے والے گندے ٹوائلٹ جیسی بدبو ایک ساتھ آ رہی تھی۔ پھر انہوں نے ایک آواز سنی۔ ایک دھیمی غراہٹ، قوی ہیکل قدموں کی دھمک، کسی کے پاؤں گھسٹنے کی آہٹ۔ رون نے اشارہ کیا۔ بائیں طرف کی راہداری کے موڑ پر کوئی بڑی سی چیز ان کی طرف بڑھ رہی تھی۔ وہ جلدی سے اندھیرے سائے میں سمٹ گئے۔ ایک قوی ہیکل چیز کا سایہ فرش پر بکھری ہوئی چاندنی کے ٹکڑے میں ابھرا۔ وہ بہت خوفناک طورال تھا۔ وہ بارہ فٹ اونچا تھا۔ اس کی جلد پھیکے سنگ خارا کی مانند بھوری تھی۔ اس کا گلٹیوں بھرا بدن کسی بھاری پہلوان کی طرح تھا اس کے غبارے کی مانند پھولے بدن کے اوپر ایک چھوٹا سا گنجا سر کسی ناریل کی طرح دکھائی دے رہا تھا۔ اس کی ٹانگیں بالکل سیدھی، موٹی کسی پیڑ کے تنے کی طرح تھیں جن کے نیچے ہتھوڑے جیسے پاؤں تھے۔ پیروں کے ناخن بڑھے ہوئے اور کانٹے دار معلوم ہوتے تھے۔ اس کے بدن سے بہت ناگوار بدبو آ رہی تھی جو برداشت سے باہر تھی۔ اس کے ہاتھ میں لکڑی کی بہت بڑی اور موٹی لٹھ تھی جو اس کے لمبے بازوؤں کی وجہ سے زمین پر گھسٹ رہی تھی۔ طورال ایک دروازے کے پاس آ کر رُک گیا۔ اس نے اندر جھانکا۔ اس کے لمبے کان ہلتے ہوئے دکھائی دیئے جیسے وہ کسی آہٹ کو سننے کی کوشش کر رہا ہو۔ اس نے اپنے چھوٹے سر میں موجود دماغ کو جھٹکا اور کچھ سوچا، پھر جھک کر دروازے کے اندر داخل ہو گیا۔

’’چابی دروازے میں لگی ہوئی ہے۔‘‘ ھیری بڑبڑایا۔ ’’ہم اسے اندر ہی بند کر سکتے ہیں۔‘‘

’’بہت شاندار تجویز ہے ھیری!‘‘ رون نے گھبراتے ہوئے جواب دیا۔

وہ کھلے دروازے کی طرف دھیرے دھیرے بڑھے۔ ان کے ہونٹ سوکھ رہے تھے اور وہ دل میں دُعائیں کر رہے تھے کہ طورال باہر نہ نکل آئے۔ ایک لمبی چھلانگ بھرتے ہوئے ھیری نے چابی اپنے قبضے میں کر لی اور پھر تالا لگا دیا۔

’’ہاں! اب ٹھیک ہے۔‘‘ ھیری خوش ہو کر بولا۔

وہ اپنی کامیابی پر مسرور ہو کر وہ لوگ راہداری میں بھاگتے ہوئے واپس لوٹے۔ ابھی وہ موڑ تک بھی نہیں پہنچے تھے کہ انہیں کچھ سنائی دیا۔ جس کے باعث ان کے دل دھک کر کے رہ گئے......ایک تیز، سہمی ہوئی چیخ......اور یہ اسی کمرے سے آ رہی تھی جس پر انہوں نے ایک پل پہلے قفل ڈال دیا تھا۔

’’ارے نہیں!‘‘ رون چیختا ہوا بولا جو خونی نواب کی طرح یکدم زرد پڑ گیا تھا۔

’’وہ لڑکیوں کا باتھ روم تھا......‘‘ ھیری گھبرائے ہوئے انداز میں بولا۔

''ہرمائنی......'' دونوں ایک ساتھ بولے۔

وہ یہ کام بالکل نہیں کرنا چاہتے تھے لیکن ان کے پاس اور کوئی راستہ بھی نہیں تھا۔ وہ پلٹے، بھاگتے ہوئے وہ اسی دروازے کے پاس پہنچے۔ دہشت کی وجہ سے چابی سوراخ میں ڈالنا بے حد دشوار ہو رہا تھا۔ بوکھلائے ہوئے انداز میں ہیری نے چابی گھمائی اور دروازہ کھول دیا۔ وہ لوگ اندر کی طرف دوڑتے چلے گئے۔ ہرمائنی گرینجر سامنے والی دیوار سے ٹیک لگائے ہوئے تھی اور ایسا لگتا تھا جیسے وہ بے ہوش ہونے والی تھی۔ طورال اس کی طرف بڑھ رہا تھا اور چلتے چلتے دیواروں کے ساتھ لگے ہوئے واش بیسن توڑتا جا رہا تھا۔

''اس کا دھیان بٹاؤ......'' ہیری نے بے چین ہو کر کہا اور ایک ٹوٹا ہوا پتھر اُٹھا کر پوری طاقت کے ساتھ دیوار کی طرف اچھال دیا۔ باتھ روم میں پتھر ٹکرانے کی تیز آواز گونجی۔ طورال ہرمائنی سے کچھ فٹ کے فاصلے پر اچانک رُک گیا۔ وہ چاروں طرف دیکھنے لگا۔ وہ احمقانہ انداز میں ہونقوں کی طرح آنکھیں جھپکاتا رہا۔ شاید وہ یہ اندازہ لگا رہا تھا کہ آواز کس طرف سے آئی ہے؟ اس کی چھوٹی کٹیلی آنکھیں نے ہیری کو تاک لیا تھا۔ وہ ٹھٹکا پھر ہرمائنی کے بجائے ہیری کی طرف بڑھا اور چلتے ہوئے اپنا لٹھ سر سے بلند اُٹھا لیا۔ شاید وہ ہیری کو کسی مکھی کی طرح کچل دینا چاہتا تھا۔

''او بھوندو کہیں کے......'' رون کمرے کے دوسری طرف سے چیخا اور اس نے طورال پر لوہے کا ٹوٹا ہوا پائپ کھینچ کر دے مارا۔ طورال کو یہ پتہ بھی نہیں چلا کہ اس کے کندھے سے پائپ ٹکرایا تھا لیکن اس نے چیخ سن لی تھی اور وہ ایک بار پھر رُک گیا اور اس نے اپنی بدصورت ناک رون کی طرف موڑ دی۔ اس بیچ ہیری کو پلٹ کر بھاگنے کا موقع مل چکا تھا۔

''چلو بھاگو...... بھاگو......!'' ہیری نے ہرمائنی سے چیختے ہوئے کہا اور اسے دروازے کی طرف کھینچنے کی کوشش کی، لیکن وہ ٹس سے مس نہیں ہوئی۔ وہ اب بھی دیوار سے پوری طرح چپکی ہوئی تھی اور دہشت کے مارے اس کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا تھا۔ چیخنے چلانے کی آوازیں اور ان کی گونج سے طورال پلٹ رہا تھا۔ وہ ایک بار پھر گرجا اور رون کی طرف بڑھنے لگا جو سب سے قریب موجود تھا۔ رون نے ادھر ادھر دیکھا۔ اس کے پاس جان بچانے کا کوئی راستہ نہیں تھا۔ پھر ہیری نے ایسا کچھ کیا جو بہت شجاعت انگیز بھی تھا اور پرلے درجے کی حماقت بھی۔ اس نے دوڑتے ہوئے ایک اونچی چھلانگ لگائی اور پیچھے سے طورال کی گردن پر لٹکنے میں کامیاب ہو گیا۔ طورال کو قطعی خبر نہیں ہوئی کہ کوئی اس کی گردن کے عقب میں لٹکا ہوا تھا۔ لیکن طورال کو کچھ تو پتہ چلنا ہی تھا جب اگر آپ اس کی ناک میں ایک لمبی لکڑی گھسیڑ دیں۔ دراصل ہیری جب طورال پر کودا تھا تو اس کی چھڑی اس کے ہاتھ میں تھی جو سیدھے طورال کی ناک میں گھس گئی تھی۔ درد کے سے کراہتے ہوئے طورال اپنے لٹھ کو موڑا۔ ہیری اپنی جان ہتھیلی پر رکھتے ہوئے طورال کی گردن پر جھول رہا تھا۔

کسی بھی پل طورال اس کے ٹکڑے ٹکڑے کرسکتا تھا یا اپنے لٹھ سے اس کا کچومر بنا سکتا تھا۔ ہرمائنی ڈر کے مارے لڑھک گئی۔ رون نے اپنی چھڑی نکالی۔ اسے پتہ نہیں تھا کہ وہ اس سے کیا کرنے والا تھا لیکن اس نے اپنے دماغ میں آیا پہلا جادوئی کلمہ بول دیا۔

''اڑن چھوتم متحرکم......''

اچانک طورال کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی لٹھ ہوا میں اوپر بہت اوپر اُٹھ گئی۔ اگلے ہی ساعت میں لٹھ نیچے کی طرف لپکی......اور تیز دھماکے کے ساتھ طورال کے چھوٹے سے سر کے اوپر گری۔ طورال کی آنکھوں کے سامنے یقیناً اندھیرا چھا گیا تھا۔ وہ اپنی جگہ پر لہرایا اور پھر اوندھے منہ زمین پر گرتا چلا گیا۔ اس کے گرنے سے ایک زوردار دھماکے کی آواز گونج اُٹھی اور پورا باتھ روم ہل کر رہ گیا۔ ہیری کو یوں محسوس ہوا جیسے باتھ روم کی چھت گر جائے۔ ہیری اپنے پیروں پر کھڑا ہو گیا۔ وہ بری طرح لرز اور ہانپ رہا تھا۔ رون اب بھی اپنی چھڑی ہوا میں اُٹھائے تعجب بھرے انداز میں زمین بوس طورال کو دیکھ رہا تھا کہ اس نے کیا کرشمہ کر دکھایا تھا؟

''کک......کیا...... یہ مر...... گیا ہے؟'' کمرے کے سکوت کو ہرمائنی کی آواز نے توڑا۔

''مجھے نہیں لگتا......شاید بے ہوش ہو گیا ہے۔'' ہیری نے کہا۔

وہ جھکا اور اس نے طورال کی ناک میں گھسی ہوئی اپنی چھڑی باہر کھینچی جس کے چاروں طرف گندی سی گٹھلیوں والی گوند لگی ہوئی تھی۔

''اوہ ہو......طورال کی ناک کا گند۔''

اس نے اپنی چھڑی طورال کے گندے کپڑوں سے پونچھ دی۔ اسی وقت اچانک دروازہ کھلنے اور دھڑ دھڑاتے ہوئے قدموں کی چاپ سنائی دی۔ ان تینوں نے مڑ کر دروازے کی طرف دیکھا۔ انہوں نے یہ نہیں سوچا کہ طورال کی وجہ سے کس قدر بھگدڑ مچی ہوئی تھی۔ ظاہر تھا نیچے والی منزل پر کسی نے زوردار دھماکے اور طورال کی گرجتی ہوئی چنگھاڑ سن لی تھی۔ ایک ہی پل بعد پروفیسر میک گوناگل تیزی سے باتھ روم میں داخل ہوئیں۔ ان کے بالکل پیچھے پروفیسر سنیپ کا چہرہ نمودار ہوا اور سب سے پیچھے پروفیسر کیورئیل کا چہرہ دکھائی دیا۔ کیورئیل نے حیرانگی سے طورال کی ایک جھلک دیکھی اور ایک دھیمی سسکی جیسی آواز نکالی۔ وہ فوراً دونوں ہاتھوں سے اپنے دل کو تھام کر ایک ٹوائلٹ پاٹ پر بیٹھتے چلے گئے۔

پروفیسر سنیپ طورال کے بالکل اوپر جھکے۔ پروفیسر میک گوناگل قہر آلود نگاہوں سے ہیری اور رون کی طرف دیکھ رہی تھیں۔ ان کا چہرہ خوف سے فق پڑا ہوا تھا۔ ہیری نے انہیں پہلے کبھی اتنے زیادہ غصے میں نہیں دیکھا تھا۔ غصے کی وجہ سے ان کے ہونٹ سفید ہو چکے تھے۔ گری فنڈر کے لئے پچاس پوائنٹس حاصل کرنے کا خیال ہیری کے دماغ سے اسی ساعت میں کافور ہو کر رہ گیا۔

''تم لوگوں نے کیا سوچ کر یہ سب کیا؟'' پروفیسر میک گوناگل نے نہایت سرد اور خشمگیں لہجے میں غراتے ہوئے کہا۔ ہیری نے رون کی طرف دیکھا جواب بھی اپنی چھڑی ہوا میں اُٹھائے کھڑا تھا۔ ''تمہاری قسمت اچھی ہے کہ تم اب تک زندہ ہو۔ تم لوگ اپنے کمرے میں کیوں نہیں گئے تھے؟''

اسی لمحے پروفیسر سنیپ نے چبھنے والی ایک کڑی نگاہ ان پر ڈالی۔ ہیری سر جھکا کر فرش کی طرف دیکھنے لگا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ کاش رون اپنی چھڑی کا رُخ نیچے کی طرف کر دے۔ پھر تاریک سائے کے بیچ میں سے ایک باریک اور تیکھی آواز گونجی۔

''پروفیسر میک گوناگل! یہ لوگ مجھے ڈھونڈ رہے تھے.....''

''مس گرینجر.....؟'' پروفیسر میک گوناگل کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔

ہرمائنی آخر کار اپنے پیروں پر کھڑے ہونے میں کامیاب ہوگئی۔

''میں طورال کو ڈھونڈنے گئی تھی..... کیونکہ میں نے..... میں نے سوچا کہ میں تنہا ہی اس سے نبٹ سکتی ہوں..... کیونکہ میں نے طورال کے بارے میں سب کچھ پڑھ رکھا تھا.....'' رون کے ہاتھ سے چھڑی چھوٹ کر نیچے گر پڑی۔ ہرمائنی گرینجر اپنے اساتذہ کے سامنے سفید جھوٹ بول رہی تھی۔ ''اگر انہوں مجھے نہیں ڈھونڈا ہوتا تو میں اب تک مر چکی ہوتی۔ ہیری نے اس طورال کی ناک میں اپنی چھڑی گھسائی اور رون نے اسی کی لٹھ سے اسے بے ہوش کر دیا۔ ان کے پاس اتنا وقت نہیں تھا کہ یہ کسی کو ڈھونڈتے اور اس کی مدد لیتے۔ جب یہ لوگ یہاں آئے تو طورال مجھے بس جان سے مارنے ہی والا تھا.....''

ہیری اور رون نے ایسی نظروں سے دیکھنے کی کوشش کی جیسے یہ سب ان کیلئے کوئی بڑی بات نہیں تھی۔

''ہونہہ.....اس وقوعے میں.....'' پروفیسر میک گوناگل نے ان تینوں کی طرف گھورتے ہوئے کہا۔ ''مس گرینجر.....احمق لڑکی! تم نے یہ کیسے سوچ لیا کہ تم اس بھاری بھرکم اور بلند پہاڑ جیسے طورال سے تنہا ہی نبٹ سکتی ہو؟''

ہرمائنی نے اپنا سر جھکا لیا۔ ہیری کے پاس الفاظ نہیں تھے۔ ہرمائنی قوانین کے خلاف کبھی کچھ نہیں کرتی تھی اور یہاں وہی انہیں بے گناہ ثابت کرنے اور اس مصیبت سے نکالنے کیلئے من گھڑت کہانی گھڑ پر سارا الزام اپنے سر لینے پر تلی ہوئی تھی۔ یہ تو ویسی ہی بات تھی جیسے پروفیسر سنیپ اچانک انہیں مٹھائی بانٹنے لگیں۔

''مس گرینجر! اس غلطی کے لئے گری فنڈر کے پانچ پوائنٹس کاٹ لئے جائیں گے۔'' پروفیسر میک گوناگل نے سپاٹ لہجے میں کہا۔ ''میں تم سے بہت مایوس ہوئی ہوں، اگر تمہیں چوٹ نہیں آئی ہوتو بہتر یہی ہوگا کہ تم سیدھے گری فنڈر مینار کے ہال میں چلی جاؤ۔ طلباء اپنے اپنے فریقوں کے ہال میں ضیافت کے لذیذ پکوان سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔''

ہرمائنی نے سرجھکایا اور خاموشی سے باہر نکل گئی۔

''تو میں اب بھی یہی کہوں گی کہ تم لوگوں کی قسمت اچھی تھی ورنہ سال اوّل کا شاید ہی کوئی طالب علم ایسا ہوگا جو خود سے پانچ گنا بڑے، طاقتور اور دیوہیکل طورال کا مقابلہ کرسکتا ہو۔تم دونوں کو گری فنڈر کے لئے پانچ پانچ پوائنٹس...... دیئے جاتے ہیں، پروفیسر ڈمبل ڈور کو اس کی خبر دے دی جائے گی۔اب تم دونوں جاسکتے ہو۔''

وہ دونوں تیزی سے کمرے کے باہر نکلے اور تب تک کچھ نہیں بولے جب تک وہ دو بالائی منزلوں کا راستہ طے نہیں کر چکے تھے۔دوسری باتوں کو چھوڑ یہ بات زیادہ عمدہ تھی کہ طورال کے جسم سے پھوٹنے والی بدبو سے نجات بڑی فرحت انگیز محسوس ہورہی تھی۔

''ہمیں کم از کم دس پوائنٹس زیادہ ملنا چاہئیں تھے۔'' رون نے شکایتی انداز میں کہا۔

''تمہارا مطلب ہے پانچ پوائنٹس سے زیادہ، کیونکہ پانچ پوائنٹس تو ہرمائنی کی وجہ سے کم ہوگئے تھے۔'' ھیری نے حیرت سے کہا۔

''یہ اس نے اچھا کیا کہ ہمیں مصیبت سے بچالیا......خیال رہے کہ ہم نے اسے بچایا تھا۔'' رون نے منہ بسور کر کہا۔

''اگر ہم نے طورال کو اس کے ساتھ باتھ روم میں مقفل نہ کیا ہوتا تو اسے بچانے کی ضرورت ہی نہیں پڑتی۔'' ھیری نے رون کو یاد دلایا۔وہ فربہ خاتون کی تصویر کے سامنے پہنچ چکے تھے۔ھیری نے فربہ خاتون کو شناخت بتائی اور پھر راستہ کھلنے پر وہ دونوں اندر داخل ہوگئے۔

گری فنڈر ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا اور زبردست ہنگامہ خیز منظر ان کی نگاہوں کے سامنے تھا۔ ہر ایک ان کھانوں پر ٹوٹا پڑا تھا جو ان کے لئے اوپر بھجوایا گیا تھا۔ بہرحال دروازے کے پاس ہرمائنی اکیلی کھڑی ان دونوں کا انتظار کررہی تھی۔ کچھ دیر تک بہت عجیب سی خاموشی چھائی رہی پھر ان تینوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھے بنا شکریے کے الفاظ کا تبادلہ کیا۔وہ اپنی پلیٹیں اُٹھانے کیلئے تیزی سے چل دیئے۔اسی پل سے ہرمائنی گرینجر ان کی دوست بن چکی تھی۔کچھ چیزیں ایسی ہوتی ہیں جنہیں ایک ساتھ کرنے کے بعد آپ ایک دوسرے کو پسند کئے بنا نہیں رہ سکتے اور بارہ فٹ طویل طورال کو بے ہوش کرنا ان میں سے ایک ہے۔

☆☆☆

گیارھوں باب

# کیوڈچ کا مقابلہ

نومبر آتے ہی موسم بہت ٹھنڈا ہو گیا تھا۔ سکول کے چاروں طرف کے پہاڑ برف کی وجہ سے سفید دکھائی دینے لگے اور جھیل ٹھنڈے فولاد کی طرح ٹھوس ہوگئی۔ ہر صبح میدان برف سے ڈھک جاتا تھا۔ اوپر کی کھڑکیوں سے ہیگرڈ صاف دکھائی دیتا تھا جو چھچھوندر کی کھال کے لمبے اوور کوٹ، خرگوش کے بالوں والے دستانے اور اود بلاؤ کے چمڑے والے دیوہیکل جوتوں میں لیس ہو کر کیوڈچ کے میدان میں جمی ہوئی برف کو جادوئی جھاڑوؤں سے ہٹاتا رہتا تھا۔ کیوڈچ کا موسم شروع ہو چکا تھا۔ کئی ہفتوں تک مشقیں کرنے کے بعد ہیری ہفتے والے دن اپنا پہلا کیوڈچ میچ کھیلنے والا تھا جو گری فنڈر اور سلے درن کے درمیان کھیلا جانے والا تھا۔ اگر گری فنڈر جیت جائے گا تو وہ فریقی چمپئن شپ میں دوسرے مقام پر پہنچ جائے گا۔

شاید ہی کسی نے ہیری کو کھیلتے دیکھا تھا کیونکہ وڈ نے فیصلہ کیا تھا کہ ہیری کو خفیہ ہتھیار کے روپ میں چھپا کر رکھنا ہے لیکن یہ خبر کسی طرح پھیل گئی کہ وہ بطور متلاشی کیوڈچ میچ کھیلنے والا ہے۔ ہیری کو پتہ نہیں تھا کہ کیا زیادہ برا تھا؟ لوگوں کا یہ کہنا کہ وہ بہت شاندار کھیلے گا یا یہ کہ وہ اس کے نیچے نرم گدا لے کر دوڑیں گے تاکہ گرنے کی صورت میں سے اسے چوٹ لگنے سے بچا سکیں۔

یہ سچ مچ اس کی خوش قسمتی تھی کہ اس کے پاس اب ہرمائنی جیسی دوست تھی۔ ہیری نہیں جانتا تھا کہ اس کی مدد کے بنا وہ اپنا اتنا سارا ہوم ورک کیسے پورا کر پاتا کیونکہ وڈ ٹیم سے آخری منٹ تک ڈھیر ساری مشقیں کرواتا رہا تھا۔ ہرمائنی نے اسے 'کیوڈچ: ابتدا سے مہارت تک' نامی کتاب بھی پڑھنے کیلئے دی تھی جو بہت کارآمد چیز ثابت ہوئی۔ اس کتاب کو پڑھ کر ہیری کو معلوم ہوا کہ کیوڈچ میں بھڑنے کرنے کے سو طریقے ہوتے ہیں اور یہ سبھی 1473ء میں ہوئے بین الاقوامی کپ میچ میں استعمال کئے جا چکے ہیں۔ اسے یہ معلومات بھی حاصل ہوئیں کہ متلاشی عام طور پر سب سے چھوٹے اور سب سے پھرتیلے کھلاڑی ہوتے ہیں اور سب سے زیادہ گھمبیر، کیوڈچ کے اکثر حادثات انہی کے ساتھ ہوتے ہیں۔ اس نے یہ بھی پڑھا کہ لوگ کیوڈچ کھیلتے وقت شاید ہی کبھی مرے ہوں، لیکن کئی ریفری ضرور غائب ہو گئے تھے جو کئی مہینوں بعد صحارا کے ریگستان میں نظر آئے۔

جب سے ہیری اور رون نے ہرمائنی کی جان، پہاڑی طورال سے بچائی تھی، تب سے ہرمائنی قوانین توڑنے کے بارے میں کچھ زیادہ لچکیلی ہوگئی تھی۔ اس کے علاوہ رون اور ہیری کے ساتھ اس کے رویے میں بھی خاصی بہتری پیدا ہوگئی تھی۔ ہیری کے پہلے کیوڈچ میچ سے ایک دن پیشتر وہ تینوں پڑھائی کے وقفے کے دوران ٹھٹھرتے ہوئے باہر یخ بستہ صحن میں گئے۔ ہرمائنی نے اپنی چھڑی کے ساتھ جادوئی کلمے کے ذریعے ایک چمکیلی نیلے رنگ کی آگ جلا لی، جسے ایک مربے کے چھوٹے مرتبان میں ڈال کر محفوظ کرلیا گیا تھا تاکہ وہ تیز جھکڑوں سے بجھ نہ جائے۔ وہ زمین پر رکھے اس مرتبان کی آگ سے ہاتھ تاپ رہے تھے کہ اسی لمحے پروفیسر سنیپ صحن کے قریب سے گزرے۔ ہیری نے فوراً دیکھ لیا کہ سنیپ لنگڑا کر چل رہا تھا۔ ہیری، رون اور ہرمائنی تھوڑے چپک کر کھڑے ہوگئے تاکہ سنیپ کو مرتبان میں جلتی ہوئی آگ دکھائی نہ دے۔ انہیں یقین تھا کہ جادو کی آگ جلانے کی اجازت نہیں ہوگی۔ بدقسمتی سے ان کے چہروں پر چھائی ہوئی مجرمانہ خوف کی جھلک پروفیسر سنیپ کی نگاہوں سے اوجھل نہ رہ پائی۔ انہوں نے بھانپ لیا کہ دال میں ضرور کچھ کالا ہے۔ وہ لنگڑاتے ہوئے ان کے قریب پہنچے، انہوں نے آگ تو نہیں دیکھی مگر ایسا لگا جیسے وہ کسی بہانے کی تلاش میں تھے تاکہ انہیں وہاں سے دفع کیا جاسکے۔

''پوٹر!......تمہارے ہاتھ میں کیا ہے؟'' پروفیسر سنپ سرد لہجے میں غرائے۔

اس کے ہاتھ میں 'کیوڈچ: ابتدا سے مہارت تک' نامی کتاب دبی ہوئی تھی۔ ہیری نے کتاب ان کی طرف بڑھا دی۔

''لائبریری کی کتابیں سکول کے باہر لے جانا منع ہے۔'' سنیپ نے سردمہری سے کہا۔ ''یہ مجھے دو۔ گری فنڈر کے پانچ پوائنٹس کاٹ لئے جائیں گے۔''

جب پروفیسر سنیپ لنگڑاتے ہوئے دور چلے گئے تو ہیری غصے میں بڑبڑایا۔

''اس نے یہ قانون ابھی ابھی بنایا ہے، میں سوچ رہا ہوں اس کے پیر میں کیا ہوا ہے؟''

''کیا پتہ؟......خدا کرے، اسے بہت درد ہو۔'' رون نے کڑواہٹ سے کہا۔

☆☆☆

اس شام کو گری فنڈر کے ہال میں بہت شور ہو رہا تھا۔ ہیری، رون اور ہرمائنی ایک کھڑکی کے پاس اکٹھے بیٹھے ہوئے تھے۔ ہرمائنی، ہیری اور رون کا جادوئی کلمات والا ہوم ورک دیکھ رہی تھی۔ وہ انہیں کبھی اپنے ہوم ورک کی نقل نہیں کرنے دیتی تھی (''تم لوگ کس طرح سیکھو گے؟'') یہ الگ بات تھی کہ ہرمائنی سے اپنا ہوم ورک پڑھوانے کے بعد ان لوگوں کو ویسے بھی صحیح جواب میسر ہو جاتے تھے۔ ہیری کافی بے چین ہو رہا تھا۔ وہ 'کیوڈچ: ابتدا سے مہارت تک' نامی کتاب واپس لینا چاہتا تھا تاکہ اس کا ذہن کل ہونے والے میچ کی فکر سے دور ہٹ سکے۔ وہ سنیپ سے اتنا کیوں ڈر رہا تھا؟ اُٹھتے ہوئے اس نے رون اور ہرمائنی کو بتایا کہ وہ سنیپ سے

پوچھنے جا رہا ہے کہ کیا اس کی کتاب اسے واپس مل سکتی ہے؟

''ہم ساتھ نہیں جائیں گے تم اکیلے ہی جاؤ۔'' دونوں نے ایک ساتھ فیصلہ سنا ڈالا۔ ہیری یہ سوچ رہا تھا کہ باقی اساتذہ کے سامنے سنیپ منع نہیں کر پائے گا۔ وہ نیچے سٹاف روم تک پہنچا اور اس نے دروازے پر دستک دی۔ کوئی جواب نہیں ملا۔ اس نے دوبارہ دروازہ کھٹکھٹایا مگر پھر بھی کوئی جواب نہیں ملا۔ شاید سنیپ نے اس کی کتاب کو وہاں پر پڑا چھوڑ دیا ہو؟ کوشش کر کے دیکھنے میں کیا حرج ہوسکتا ہے؟ اس نے دروازے کو تھوڑا سا کھولا اور اندر کی طرف جھانکا...... اور اس کی نگاہوں نے ایک بے حد ڈراؤنا منظر دیکھ لیا تھا۔

سنیپ اور فلیچ اندر اکیلے تھے۔ سنیپ نے اپنے گھٹنے کو اوپر اُٹھا رکھا تھا۔ اس کا ایک پیر خون سے لتھڑا ہوا بری طرح سے زخمی تھا۔ فلیچ پورے انہماک کے ساتھ سنیپ کے پیر پر مرہم پٹی کر رہا تھا۔

''بے حد خطرناک چیز!'' سنیپ کہہ رہا تھا۔ ''تین سروں والا کتا، اس پر ایک ساتھ نظر کیسے رکھی جا سکتی ہے؟''

ہیری نے دروازے کو دھیمے انداز میں بند کرنے کی کوشش کی۔

''**پوٹر**......''

سنیپ کا چہرہ غصے کے باعث ٹیڑھا ہو گیا تھا۔ اس نے اپنے کپڑے جلدی سے نیچے کر لئے تا کہ اس کا زخمی پیر چھپ جائے۔ ہیری نے بمشکل تھوک نگلا۔

''میں سوچ رہا تھا کہ کیا مجھے اپنی کتاب واپس مل سکتی تھی......''

''**دفع ہو جاؤ**...... باہر!'' سنیپ گرجتا ہوا بولا۔

اس سے پہلے کہ سنیپ گری فنڈر کے مزید پوائنٹس کاٹ لیتا، ہیری پوری رفتار سے وہاں سے بھاگ نکلا۔ اس نے تمام سیڑھیاں دوڑتے ہوئے طے کی تھیں۔

''کیا تمہیں کتاب مل گئی؟'' رون نے ہیری کو اپنی طرف آتے دیکھ کر پوچھا۔ ''کیا ہوا؟''

دھیمی آواز میں ہیری نے انہیں بتایا کہ اس نے سٹاف روم میں کیا منظر دیکھا تھا۔

''تم جانتے ہو اس کا کیا مطلب ہے؟'' اس نے ہانپتے ہوئے اپنی بات ختم کی۔ ''اس نے ہیلووئین کے دن تین سر والے کتے کے پاس جانے کی کوشش کی تھی، جب ہم نے اسے دیکھا تھا تو وہ وہاں جا رہا تھا جبکہ باقی اساتذہ سٹاف روم میں طورال سے نبٹنے کیلئے اکٹھے تھے۔ سنیپ اس چیز کے پیچھے ہے جس کی حفاظت وہ تین سر والا کتا کر رہا ہے۔ میں اپنے جادوئی بہاری ڈنڈے کو داؤ پر لگانے کیلئے تیار ہوں کہ اسی نے دھیان بانٹنے کیلئے پہاڑی طورال کو سکول کے اندر گھسایا تھا۔''

ہر مائنی کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔

''نہیں......وہ ایسا کبھی نہیں کر سکتے!'' اس نے جلدی سے کہا۔''میں جانتی ہوں کہ وہ زیادہ اچھے نہیں ہیں مگر وہ اس چیز کو چرانے کی کوشش نہیں کریں گے جسے ڈمبل ڈور محفوظ رکھنا چاہتے ہیں۔''

''ہر مائنی شاید تم بہت بھولی ہو......تم تو ایسے سوچتی ہو جیسے اساتذہ میں سبھی لوگ نیک اور پارسا ہوتے ہوں۔'' رون نے جواب میں کہا۔''میں ہیری کے ساتھ ہوں، میں جانتا ہوں سنیپ کچھ بھی کر سکتا ہے......مگر وہ کس چیز کے پیچھے ہے؟ اور وہ کتا کس چیز کی حفاظت کر رہا ہے؟''

ہیری جب اپنے بستر پر لیٹنے کیلئے بڑھا تو اس کے دماغ میں یہی سوال سلگ رہا تھا۔ نیول زور زور سے خراٹے بھر رہا تھا۔ ہیری کی آنکھوں میں تو نیند کا نام ونشان تک نہیں تھا۔ اس نے اپنے دماغ کو خالی کرنے کی کوشش کی......اسے نیند کی ضرورت تھی، اسے صبح چاق و چوبند ہونا چاہئے تھا جو نیند کے بعد ہی ممکن تھا۔ کچھ ہی گھنٹوں بعد اس کا پہلا کیوڈچ میچ ہونے والا تھا لیکن جب ہیری نے سنیپ کا زخمی پاؤں دیکھا تھا تو سنیپ کے چہرے پر جو تاثرات تھے انہیں بھولنا آسان کام نہیں تھا۔

☆☆☆

اگلی صبح بہت چمکدار اور سرد تھی۔ بڑا ہال بھنے کبابوں کی ذائقہ دار خوشبو اور خوشنما گفتگو سے بھرا پڑا تھا۔ سبھی ایک اچھے کیوڈچ میچ کا بے تابی سے انتظار کر رہے تھے۔

''تمہیں تھوڑا ناشتہ کر لینا چاہئے۔'' رون نے مشورہ دیا۔

''میں کچھ نہیں کھانا چاہتا۔'' ہیری نے انکار کرتے ہوئے کہا۔

''صرف تھوڑا سا ٹوسٹ ہی کھا لو!'' ہر مائنی نے مناتے ہوئے کہا۔

''مجھے بالکل بھی بھوک نہیں ہے۔'' ہیری نے ٹکا سا جواب دیا۔ اس کی حالت بہت اچھی نہیں تھی، ایک گھنٹے بعد وہ میدان میں اُڑ رہا ہوگا۔

''ہیری تمہیں طاقت کی ضرورت ہے۔'' سیمس فنی گن نے تیزی سے کہا۔''سامنے والی ٹیم ہمیشہ متلاشی کو ہی سب سے زیادہ پریشان کرتی ہے۔''

''شکریہ سیمس!'' ہیری نے دیکھا کہ سیمس اس کے کبابوں پر ڈھیر ساری ٹماٹر چٹنی انڈیل رہا تھا۔

گیارہ بجے تک پورا اسکول کیوڈچ کے سٹیڈیم میں چاروں طرف بنی ہوئی نشستیں سنبھال چکا تھا۔ کئی طلباء اپنی دوربینیں ساتھ لے کر آئے تھے۔ حالانکہ نشستیں کافی اوپر اسی لئے بنائی گئیں تھی کہ تماشائی آسانی سے میچ کا حال دیکھ سکیں۔ اس کے باوجود کئی بار یہ دیکھنا

مشکل ہو جاتا تھا کہ کھیل میں کیا ہو رہا ہے؟

رون اور ہرمائنی سب سے اوپر والی نشستوں کی قطار میں نیول، سیمس اور ڈین (جو ویسٹ ٹیم کا بڑا شیدائی تھا) کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ ہیری حیران رہ گیا جب اس نے دیکھا کہ انہوں نے ایک بڑا کپڑے کا بینر اُٹھا رکھا تھا جو سکے برز کے نوکیلے دانتوں سے برباد شدہ بستر کی چادر سے بنایا گیا تھا۔ اس بینر پر جلی حروف میں لکھا تھا:

''پوٹر! گری فنڈر کا شیر ہے!''

ڈین کی مصوری بے حد اچھی تھی اور اس نے نیچے گری فنڈر کا بڑا سا شیر بنا دیا تھا۔ اس کے بعد ہرمائنی نے اس پر تھوڑا سا سحر بھی کیا تھا تا کہ بینر کا ہر ایک حصہ الگ الگ رنگوں میں چمکتا ہوا دکھائی دے۔

اس اثناء میں کپڑے تبدیل کرنے والے کمرے میں ہیری اور ٹیم کے باقی کھلاڑی اپنے سرخ رنگ کے کیوڈچ کے لباس پہن رہے تھے۔ (سلے درن کے کھلاڑی سبز رنگ کی وردی میں کھیلتے تھے)، اولیور وڈ نے سب کو خاموش کرانے کیلئے اپنا گلا کھنکار کر صاف کیا۔

''لڑکو! ٹھیک ہے......'' اس نے کہا۔

''اور لڑکیاں؟'' جڑواں ویزلی بھائیوں نے شوشہ چھوڑا۔

''اور لڑکیاں......یہی موقع ہے......'' وڈ نے خجالت بھرے انداز میں کہا۔

''بہت بڑا موقع......!'' فریڈ ویزلی چہک کر بولا۔

''وہ موقع جس کا ہم سب کو انتظار تھا۔'' جارج ویزلی نے اسے لقمہ دیا۔

''ہم نے اولیور کی ہمیشہ کی تقریر رٹی ہوئی ہے۔'' فریڈ نے بات آگے بڑھائی۔ ''ہم گذشتہ سال بھی ٹیم میں شامل تھے۔''

''تم دونوں خاموش رہو۔'' وڈ نے غصیلے انداز میں کہا۔ ''برسوں بعد گری فنڈر کو اتنا اچھی ٹیم ملی ہے۔ ہم جیتنے کیلئے میدان میں اتر رہے ہیں......میں یہ پہلے سے جانتا ہوں۔''

اس نے سب کی طرف نہایت غصے سے گھورا جیسے وہ کہہ رہا ہو......ورنہ!

''ٹھیک ہے۔ اب وقت ہو گیا ہے۔ خوش قسمتی کا ساتھ رہے۔''

ہیری چونکہ کمرے کے خارجی راستے پر فریڈ اور جارج کے پیچھے پیچھے باہر نکلا اور وہ امید کر رہا تھا، کہیں اس کے گھٹنے اس کا ساتھ نہ چھوڑ دیں۔ جب وہ لوگ میدان میں پہنچے تو زوردار تالیوں سے ان کا استقبال کیا گیا۔ میڈم ہوچ اس میچ کی ریفری تھیں۔ وہ میدان

کے بیچوں بیچ کھڑی تھیں اوران کا بہاری ڈنڈا ہاتھ میں دبا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ وہ دونوں ٹیموں کی آمد کا انتظار کر رہی تھیں۔ جب سبھی کھلاڑی ان کے چاروں طرف اکٹھے ہو گئے تو انہوں نے کہا۔ ''تم سبھی کان کھول کر سن لو۔ میں اچھا اور صاف ستھرا کھیل چاہتی ہوں۔'' ہیری نے دیکھا کہ وہ خاص طور پر سلے درن کے کپتان مارکس فلنٹ کو دیکھتے ہوئے یہ کہہ رہی تھیں جو چوتھے سال کا طالب علم تھا۔ فلنٹ کو دیکھ کر ہیری کو ایسا لگا جیسے اس کی شریانوں کے اندر 'طورال' کا تھوڑا بہت خون بہہ رہا ہو۔ کنکھیوں سے ہیری نے اوپر ہوا میں اڑتے ہوئے بینر کو دیکھا جو ہجوم کے سروں کے اوپر لہرا رہا تھا اور اس پر چمکتے ہوئے الفاظ میں ہیری کا نام لکھا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ اس کا دل اچھل پڑا اور اس کے اندر نجانے کہاں سے ہمت عود کر آئی؟

''چلو اب تمام کھلاڑی اپنے اپنے بہاری ڈنڈوں پر سوار ہو جاؤ۔'' میڈم ہوچ بولی۔

ہیری اپنی نیمبس 2000 پر سوار ہو گیا۔ میڈم ہوچ نے اپنی چاندی کی سیٹی زور سے بجائی۔ پندرہ بہاری ڈنڈے ایک ساتھ ہوا میں بلند ہوئے اور کھیل شروع ہو گیا۔

''اور پہلی ہی فرصت میں قواف گری فنڈر کے اینجلینا جانسن کے قبضے میں چلا گیا ہے، یہ لڑکی کتنی اچھی نقاش ہے اور نہایت خوب صورت بھی......'' ایک آواز سٹیڈیم میں گونجی۔

''جورڈن......!'' ایک گھمبیر آواز سنائی دی۔

''معاف کیجئے گا پروفیسر!''

ویزلی جڑواں بھائیوں کا چہیتا دوست 'لی جورڈن' کیوڈچ میچ کی کمنٹری کر رہا تھا۔ پروفیسر میک گوناگل اس پر کڑی نگرانی رکھے ہوئے تھی۔

''اور وہ چکمہ دیتے ہوئے آگے بڑھ رہی ہے۔ اس نے یہ اچھا سا پاس دیا ایلیسا سپن نٹ کو، جو اولیور وڈ کی ایک اچھی تلاش ہے، گذشتہ سال تک اس کا شمار اضافی کھلاڑیوں میں ہوتا تھا۔ ایک بار پھر مس جانسن کے پاس اور نہیں...... سلے درن نے قواف کو قفل میں پہنچنے سے قبل چھین لیا۔ سلے درن کے کپتان فلنٹ کے پاس قواف آ گیا ہے، اور وہ گری فنڈر کے قفل کی طرف چل پڑے ہیں۔ فلنٹ عقاب کی طرح اُڑے چلے جا رہے ہیں اور وہ قفل کے بالکل پاس، وہ سکور کرنے والے ہیں اور نہیں...... گری فنڈر کے راکھے اولیور وڈ نے جو کہ ٹیم کے کپتان ہیں، بڑے شاندار طریقے سے ان کی کوشش ناکام بنا دی اور قواف ایک بار پھر گری فنڈر کے قبضے میں پہنچ گیا ہے، گری فنڈر کی نقاش کیٹی بل کے پاس قواف پہنچا اور وہ عمدگی سے غوطہ کھاتی ہوئی ایک بار پھر میدان میں سب سے آگے اُڑ رہی ہے۔ اوہ ہو......اسے یقیناً شدید چوٹ لگی ہوگی کیونکہ اس کے سر پر بھرا ہوا بالجر لگ گیا ہے۔ قواف ایک بار پھر سلے درن کے قبضے

میں پہنچ گیا ہے۔اب ایڈرئین پیوسی تیز رفتاری سے قفل کی طرف بڑھ رہا ہے۔ان کی راہ ایک اور بالجر روک لی ہے، جسے فریڈ یا جارج ویزلی نے ان کی طرف پھینکا تھا۔ یہ نہیں بتایا جا سکتا کہ دونوں میں سے کس نے؟ جو بھی ہو، بہرحال گری فنڈر پٹاؤ نے موقع کا شاندار فائدہ اُٹھایا ہے،اور قواف ایک بار پھر مس جانسن کے قبضے میں آ چکا ہے، سامنے خالی میدان پڑا ہے اور وہ تیزی سے چلی جا رہی ہے، وہ سچ مچ اُڑی جا رہی ہے۔تیزی سے آتے ہوئے بالجر سے بچتے ہوئے، قفل اس کے بالکل سامنے ہے۔شاباش مس جانسن ...... سلے درن کا راکھا ’بلیچلی ڈائیو‘ چکرا کر رہ گیا ہے،اور گری فنڈر اپنا پہلا سکور کرنے میں کامیاب ہو گیا ہے......‘‘

گری فنڈر کی تالیوں کی آواز ٹھنڈی ہوا میں گونج اُٹھی جبکہ سلے درن کی درد بھری آہ اور ہونکے صاف سنائی دے رہے تھے۔

’’چلو کھسکو! جگہ دو۔‘‘ کسی کی آواز سنائی دی۔

’’ہیگرڈ؟‘‘

رون اور ہرمائنی اپنی جگہ پر سکڑ گئے تاکہ ہیگرڈ کے بیٹھنے کیلئے مناسب جگہ بن سکے۔

’’میں اپنی جھونپڑے سے دیکھ رہا تھا۔‘‘ ہیگرڈ نے اپنی گردن میں لٹکتی دوربین کو تھپتھپاتے ہوئے کہا۔’’لیکن تماشائیوں کے ہجوم کے ساتھ بیٹھ کر دیکھنے کا لطف ہی کچھ اور ہوتا ہے۔ابھی تک سنہری گیند نظر نہیں آئی ...... ہے نا؟‘‘

’’نہیں! ہیری کو ابھی تک کچھ کرنے کا موقع نہیں مل پایا ہے۔‘‘ رون نے بتایا۔

’’اس نے اپنے آپ کو مصیبت سے بچایا ہوا ہے۔ یہ کیا کم ہے؟‘‘ ہیگرڈ نے کہا اور اپنی دوربین اُٹھاتے ہوئے اوپر آسمان میں اس چھوٹے سے کھلاڑی کی طرف دیکھا جو ہیری تھا۔

کھلاڑیوں سے بہت اوپر ہیری میدان میں چاروں طرف منڈلا رہا تھا اور سنہری چڑیا کی تلاش میں چوکنے انداز میں اپنی نگاہیں جمائے ہوئے تھا۔ اونچی جگہ پر ہیری کی موجودگی، اس کی اور وڈ کی کھیل کیلئے منصوبہ بندی کا حصہ تھی۔’’تب تک دور رہنا جب تک سنہری چڑیا تمہاری نظروں کے حلقے میں نہ آ جائے، ہم نہیں چاہتے کہ تم پر صحیح وقت سے پہلے ہی کوئی حملہ ہو جائے۔‘‘ اولیور وڈ نے کھیل شروع ہونے سے پہلے اسے بتایا تھا۔

جب مس جانسن نے گری فنڈر کیلئے پہلا سکور کر دیا تو اسی لمحے ہیری نے ہوا میں دو حیرت انگیز قلابازیاں کھا کر اپنی خوشی کا اظہار کیا تھا۔ جونہی کھیل پھر سے آگے بڑھا تو اس کی نگاہیں کھیل کے بجائے سنہری چڑیا کی تلاش میں بھٹکنے لگیں۔ وہ میدان کے چاروں طرف گھوم رہا تھا۔ایک بار اسے سونے کی جھلک نظر آئی تھی لیکن یہ ویزلی جڑواں بھائیوں میں سے کسی ایک کی کلائی گھڑی کے ڈائل کا لشکارا ثابت ہوا۔ پھر ایک بالجر نے اس کی طرف آنے کا فیصلہ کر لیا۔ بالجر کسی توپ کے گولے کی طرح اس کی طرف لپک رہا تھا۔اس

سے پہلے کہ ہیری نے اسے دھوکا دے پائے، ویزلی بھائی سرعت رفتاری سے اس کا تعاقب کرنے لگے۔

''سب ٹھیک ہے ہیری؟'' وہ چلا کر بولے اور پھر بالجر کو ضرب لگا کر تیزی سے مارکس فلنٹ کی طرف اچھال دیا۔

''قواف اس وقت سلے درن کے قبضے میں ہے۔'' لی جورڈن بول رہا تھا۔ ''نقاش پیوسی نے دو بالجروں، دو ویزلی بھائیوں اور نقاش مس بل کو دھوکے دیتے ہوئے تیز رفتاری پکڑ لی ہے۔ اور وہ گری فنڈر کے قفل کی طرف بڑھ رہا ہے...... ایک منٹ...... کیا یہ سنہری چڑیا تھی؟''

تماشائیوں نے پرجوش شور مچایا، جب ایڈرئین پیوسی نے قواف کو نیچے گر دیا کیونکہ وہ اپنے کندھے کے پیچھے سے اس سنہری چڑیا کو جاتے دیکھ رہا تھا جو اس کے بائیں کان کے پاس سے گزری تھی۔ ہیری نے اسے دیکھ لیا تھا۔ نہایت پرجوش انداز میں اس نے غوطہ لگایا اور وہ اب سونے کی جھلک کے تعاقب میں اُڑا جا رہا تھا۔ سلے درن کے متلاشی 'ٹیرنس ہگز' نے بھی اسے تاک لیا تھا۔ وہ دونوں لگ بھگ ایک ساتھ سنہری چڑیا کی طرف جھپٹ رہے تھے۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے سبھی نقاش یہ بھول گئے تھے کہ انہیں کیا کرنا تھا اور اس کے بجائے وہ بیچ ہوا میں کھڑے ہو کر دیکھنے میں مصروف تھے۔ ہیری، ہگز سے کافی حد تک تیز رفتار تھا۔ وہ چھوٹی گول گیند کو دیکھ سکتے تھے جو اپنے پنکھ پھڑ پھڑاتی ہوئی تیزی سے آگے کو سفر تھی۔ اس نے اپنی رفتار تھوڑی اور بڑھا دی۔

دھم...... ایک آواز گونجی۔ نیچے گری فنڈر کے تماشائی دل تھام کر رہ گئے اور پھر وہ بپھرے ہوئے انداز میں واویلا مچانے لگے۔ سلے درن کا کپتان مارکس فلنٹ نے جان بوجھ کر ہیری کا راستہ روکا اور اس کے بہاری ڈنڈے کا راستہ بھٹکا دیا۔ ہیری کا بہاری ڈنڈا اس کے بہاری ڈنڈے سے معمولی سا ٹکرایا تھا اور پھر وہ چکراتا ہوا ہوا میں گھومنے لگا۔ ہیری اپنی جان بچانے کی کوشش میں مصروف تھا کیونکہ اگر وہ فوراً اپنا توازن بحال نہ کر لیتا تو اس کا گر جانا یقینی تھا۔

''فاؤل......'' گری فنڈر کے تماشائی چیخ رہے تھے۔ میڈم ہوچ نے غصے سے فلنٹ کو ڈانٹا اور گری فنڈر کے حق میں ایک فری شاٹ کا اعلان کیا۔ سلے درن کے قفل کے بالکل عین سامنے۔ اس تمام جھمیلے میں ظاہر تھا سنہری چڑیا ایک بار پھر کھو چکی تھی۔ نیچے سٹیڈیم میں بیٹھا ہوا ڈین تھامس گلا پھاڑ کر احتجاج کر رہا تھا۔ ''اسے باہر نکالو ریفری! اسے سرخ پتہ (کارڈ) دکھاؤ۔''

''یہ فٹ بال نہیں ہے ڈین!'' رون نے اسے یاد دلایا۔ ''کیوڈچ کے کھیل میں کھلاڑیوں کو باہر نہیں نکالا جاتا ہے...... ویسے یہ سرخ پتہ کیا چیز ہوتی ہے؟''

ہیگرڈ اس معاملے میں ڈین کی طرف داری کر رہا تھا۔ ''انہیں کھیل کے قوانین میں اصلاح کرنا ہوگی، فلنٹ کی حرکت کی وجہ سے ہیری نیچے گر سکتا تھا۔''

لی جورڈن بھی اپنے آپ کو جانبداری سے بچا نہیں پایا تھا۔

’’تو......اس واضح قابل مذمت فعل کے بعد......‘‘

’’جورڈن......‘‘ پروفیسر میک گوناگل غرائیں۔

’’میرا مطلب ہے کہ ہم صاف اور گھٹیا فاؤل کے بعد......‘‘ لی جورڈن نے الفاظ بدلے۔

’’جورڈن! میں تمہیں خبردار کرتی ہوں......‘‘ پروفیسر میک گوناگل غصے سے گرجیں۔

’’ٹھیک ہے......ٹھیک ہے! فلنٹ نے گری فنڈر کے متلاشی کو لگ بھگ جان سے مار ہی دیا تھا لیکن مجھے اندازہ ہے کہ ایسا کسی کے ساتھ بھی ہو سکتا ہے، اس لئے گری فنڈر کو ایک فری شاٹ مل چکی ہے جو سپن نٹ نے لگائی اور اسے قواف کو قفل میں ڈالنے میں کامیابی حاصل کر لی۔ بغیر کسی دقت کے گری فنڈر کو ایک سکور مل گیا ہے، کھیل آگے چل رہا ہے، قواف اب بھی گری فنڈر کے قبضے میں ہے......‘‘

جب ہیری نے سنبھل کر ایک اور بالجر کو چکمہ دیا جو اس کے سر کے پاس سے خطرناک انداز میں گزر گیا تھا اسی وقت اچانک یہ رونما ہوا۔ ہیری کا بہاری ڈنڈا خود بخود ہوا میں تیز جھٹکوں کے ساتھ ہچکولے کھانے لگا۔ ایک پل کیلئے تو اسے ایسا لگا کہ وہ گرنے ہی والا ہے اس نے اپنے دونوں ہاتھوں اور گھٹنوں سے بہاری ڈنڈے کو مضبوطی سے پکڑ لیا۔ پہلے اس طرح کے جھٹکے دار ہچکولے کبھی نہیں لگے تھے۔ کچھ ہی پلوں بعد یہ سلسلہ دوبارہ جڑ گیا۔ ایسا لگ رہا تھا بہاری ڈنڈا خود اسے نیچے گرانے کی کوشش کر رہا تھا۔ لیکن حقیقت تو یہ تھی کہ نیمبس 2000 میں ایسی کوئی خامی نہیں تھی کہ وہ اپنے سوار کو نیچے گرانے کا فیصلہ کرتا۔ ہیری نے واپس پلٹ کر گری فنڈر کے قفل کی طرف جانے کی کوشش کی۔ اس کی خواہش تھی کہ وہ وڈ کے پاس پہنچ کر اسے کچھ وقت کیلئے کھیل رکوانے کیلئے کہے۔ اور اسی وقت اسے یہ سنگین احساس ہوا کہ اس کا بہاری ڈنڈا مکمل طور پر اس کے قابو سے باہر ہو چکا تھا۔ وہ اسے گھما نہیں سکتا تھا، وہ اسے کسی بھی سمت میں حرکت نہیں دے سکتا تھا، بہاری ڈنڈا ہوا میں ہچکولے کھا رہا تھا اور تھوڑے تھوڑے وقفے سے زبردست قسم کے جھٹکے دے رہا تھا۔ جس کی وجہ سے وہ اس پر سے ادھر ادھر لڑھک جاتا تھا۔

لی جورڈن اب بھی اپنی کمنٹری جاری رکھے ہوئے تھا۔

’’قواف اب سلے درن کے قبضے میں ہے، فلنٹ اسے لے کر آگے بڑھ رہا ہے، اس نے سپن نٹ کو پاس دے دیا، پھر بل کو پاس ملا۔ اور نہیں......ایک بالجر اس کے چہرے پر شدید انداز میں ٹکرا گیا ہے، امید ہے کہ اس کی ناک ضرور ٹوٹ گئی ہو گی۔ صرف مذاق کر رہا تھا پروفیسر۔ اور سلے درن نے گری فنڈر کے خلاف سکور حاصل کرنے میں کامیابی حاصل کر لی......‘‘

سلے درن کے تماشائیوں میں جیسے جوش بھر گیا تھا۔ وہ خوشی سے جھوم اُٹھے اور بلند آواز میں اپنی ٹیم کی حوصلہ افزائی کرنے لگے۔ کسی نے یہ نہیں دیکھا تھا کہ ہیری کا بہاری ڈنڈا عجیب حرکتیں کر رہا تھا۔ وہ اسے دھیرے دھیرے خوفناک اونچائی پر لئے جا رہا تھا۔ کھیل سے بہت دور......اوپر! اور وہ اُٹھتے ہوئے بری طرح ہچکولے کھا رہا تھا۔ ہیری کو اپنی جان کے لالے پڑ گئے تھے۔

''نجانے ہیری کیا کر رہا ہے؟'' ہیگرڈ متفکر انداز میں بولا۔ اس نے اپنی دوربین میں اس کی طرف گھورتے ہوئے دیکھا۔ ''اگر میرا اندازہ غلط نہیں ہے تو میں یہ وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ اس کا بہاری ڈنڈا اس کے قابو میں نہیں رہا......مگر ایسا کیسے ہوسکتا ہے؟......''

اچانک سٹیڈیم میں چاروں طرف لوگ ہیری کی طرف اشارہ کرنے لگے۔ اس کا بہاری ڈنڈا اب ہوا میں پٹخنیاں کھا رہا تھا اور ہیری کسی طرح بس اسے پکڑے ہوئے تھا۔ اسی لمحے تماشائیوں کے لب سل گئے اور انہیں اپنی سانسیں بند ہوتی ہوئیں معلوم ہونے لگیں۔ ہیری کے بہاری ڈنڈے نے ایک زوردار جھٹکا دیا اور پھر ہیری سنبھل نہ سکا اور وہ بہاری ڈنڈے سے پھسل کر نیچے جھول گیا۔ وہ اب دونوں ہاتھوں سے دستے پر اپنی گرفت جمائے ہوئے لٹک رہا تھا۔ بہاری ڈنڈے نے ایک اور خوفناک جھٹکا لگایا اور ہیری کا ایک ہاتھ دستے سے اکھڑ گیا۔ اس کا دل بری طرح دھک دھک کر رہا تھا۔

''جب فلنٹ نے اسے ٹکر ماری تھی تو کہیں اس کے بہاری ڈنڈے کے ساتھ کوئی گڑبڑ تو نہیں ہوگئی تھی......'' سیمس نے پریشان انداز میں اپنا اندازہ ظاہر کیا۔

''ایسا کبھی نہیں ہوسکتا!'' ہیگرڈ نے کانپتی ہوئی آواز میں کہا۔ ''طاقتور تاریک جادو کے علاوہ کوئی بھی چیز بہاری ڈنڈے پر اثر انداز نہیں ہوسکتی۔ نیمبس 2000 کے ساتھ یہ کام کم از کم کوئی بچہ نہیں کرسکتا......''

جب ہرمائنی نے ہیگرڈ کی بات سنی تو اس نے ہیگرڈ کی دوربین چھین لی لیکن ہیری کی طرف دیکھنے کے بجائے وہ ہڑبڑا کر تماشائیوں کے ہجوم میں دیکھنے لگی۔

''تم کیا کر رہی ہو؟'' رون نے حیرت سے پوچھا جس کا چہرہ خوف سے سپید پڑ چکا تھا۔

''میں جانتی تھی......'' ہرمائنی نے ہانپتے ہوئے کہا۔ ''سنیپ کی طرف دیکھو۔''

رون نے دوربین لی، سنیپ ان کے سامنے والے حصے کی نشستوں کے بیچ میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے اپنی آنکھیں ہیری پر جما رکھی تھیں اور وہ دھیمے دھیمے لگاتار کچھ بڑبڑا رہا تھا۔

''وہ کچھ کر رہا ہے......وہ بہاری ڈنڈے پر جادو کر رہا ہے......'' ہرمائنی نے تیزی سے کہا۔

''ہمیں کیا کرنا چاہئے؟'' رون نے ہونقوں کی طرح سوال کیا۔

''یہ مجھ پر چھوڑ دو۔'' ہرمائنی نے جلدی سے کہا۔

اس سے پہلے کہ رون کچھ اور پوچھ پاتا، ہرمائنی وہاں سے غائب ہو چکی تھی۔ رون نے اپنی دوربین پھر ہیری کی طرف گھمائی۔ اس کا بہاری ڈنڈا اب اتنی رفتار میں تھرتھرا رہا تھا کہ اس سے زیادہ دیر تک لٹکے رہنا بے حد دشوار کن بات تھی۔ سارے تماشائی اب کھڑے ہو گئے تھے اور دہشت بھری نظروں سے ہیری کی طرف دیکھ رہے تھے۔ ویزلی جڑواں بھائی اس کوشش میں جتے ہوئے تھے کہ وہ کسی طرح ہیری کو اپنے بہاری ڈنڈے پر بٹھا سکیں۔ ہیری کا بہاری ڈنڈا اس قدر تیزی سے مچل رہا تھا کہ کوئی فائدہ نہیں ہو پایا۔ جونہی وہ اس کے قریب پہنچتے تو وہ ہیری کو ساتھ لئے اچھل کر ان کی حدود سے دوسری طرف لپک جاتا۔ بہاری ڈنڈا ہیری کو مزید اونچائی پر لے جا رہا تھا۔ ویزلی بھائی ہیری کے بہاری ڈنڈے کے بالکل نیچے دائروی انداز میں چکر کاٹنے لگے تاکہ ہیری کے گرنے کی صورت میں اسے جھپٹ کر پکڑ سکیں۔ یہ بے حد دشوار اور خطرناک کام تھا۔ اس دوران مارکس فلنٹ نے موقع کا بھرپور فائدہ اُٹھایا اور قواف کو اپنے قبضے میں لے کر اوپر تلے گری فنڈر کے قفل میں پانچ سکور کر دیئے۔ اسے ہیری کے معاملے کی کوئی پرواہ نہیں تھی۔

''ہرمائنی جو بھی کرنا ہے جلدی کرو......'' رون بے چینی سے پہلو بدل رہا تھا۔

ہرمائنی لوگوں کو دھکیلتے ہوئے اس نشست تک جا پہنچی جہاں پروفیسر سنیپ بیٹھا ہوا تھا۔ وہ اس کے پیچھے والی قطار میں دوڑتی چلی گئی۔ جب اس نے اگلی قطار میں بیٹھے پروفیسر کیورئیل کو سر سے ٹکر ماری تب بھی وہ معذرت کیلئے وہاں نہیں رُکی تھی۔ سنیپ کے پاس پہنچتے ہی وہ جھکی، اپنی چھڑی باہر نکالی اور کچھ منتخب الفاظ بڑبڑائے۔ اس کی چھڑی سے چمکیلی نیلی آگ نکلی اور اس نے عجلت سے سنیپ کے کپڑوں کے سرے پر آگ لگا دی۔ سنیپ کو آگ کا احساس ہونے میں قریباً تیس سیکنڈ لگ گئے تھے، اس اثناء میں آگ پوری بھڑک چکی تھی اور تمام کپڑوں میں پھیل گئی۔ اس کے اچانک چیخنے کی آواز نے ہرمائنی کو بتا دیا تھا کہ اس کا کام منطقی انجام کو پہنچ چکا تھا۔ ہرمائنی نے بڑی پھرتی دکھائی تھی، اس نے سنیپ کے کپڑوں پر پھینکا گیا نیلا شعلہ چھڑی کے ساتھ واپس کھینچا اور اسے اپنی جیب میں رکھی ہوئی چھوٹی شیشی میں مقید کر لیا۔ جب وہ اس کام سے فارغ ہوئی تو اس نے وہاں سے لوٹنے میں ذرا سی بھی دیر نہیں کی۔ یہ یقینی بات تھی کہ سنیپ اب کسی بھی طرح یہ سراغ نہیں لگا سکتا تھا کہ اس کے ساتھ کیا کھیل کھیلا گیا تھا؟

اتنا کافی تھا۔ اوپر ہوا میں ہیری کا بہاری ڈنڈا ایکلخت ساکت ہو گیا اور ہیری کو جھولتے ہوئے اس پر واپس سوار ہونے میں ذرا سی دشواری نہیں پیش آئی۔ وہ گھبرایا ہوا تھا۔

''نیول! اب تم اوپر دیکھ سکتے ہو!'' رون نے خوشی سے اسے کہا۔ نیول گذشتہ پانچ منٹ سے ہیگرڈ کی بالوں والی جیکٹ میں سر گھسائے بری طرح سبک رہا تھا۔ جب ہیری زمین کی طرف تیزی سے اتر رہا تھا تو تماشائیوں نے دیکھا کہ اس کے گال غبارے کی

طرح پھولے ہوئے تھے اوراس کی آنکھیں باہر نکلی پڑی تھیں۔ گردن میں عجیب سا اکڑاؤ تھا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے اس کے منہ میں قے بھر گئی ہو اور وہ منہ سے قے الٹنے کو روکے ہوئے ہو۔ وہ اپنے دونوں ہاتھوں اور دونوں پیروں کے بل میدان میں کود گیا۔ وہ بری طرح سے کھانسا......اور اس کے ہاتھ منہ کی طرف بڑھے۔ پھر اس کے منہ سے ہاتھوں پر کوئی سنہری چیز نکل کر گری۔

''میں نے سنہری چڑیا پکڑ لی ہے......'' وہ خوشی سے جھومتا ہوا بولا۔ اس نے سنہری چڑیا کو ہاتھ میں پکڑ کر سر سے بلند کرتے ہوئے تماشائیوں کی طرف لہرایا۔ اور یوں تذبذب کے عالم میں کھیل ختم ہو گیا۔

''اس نے اسے پکڑا نہیں ہے...... بلکہ اس نے اسے قریباً نگل لیا تھا۔'' سلے درن کے کپتان مارکس فلنٹ نے احتجاج کرتے ہوئے کہا۔ اس کا خیال تھا کہ سنہری چڑیا کو ہاتھوں سے بغیر پکڑے کھیل کو ختم کر دینا قوانین کے مطابق نہیں تھا۔ مگر اس کے احتجاج سے کوئی فرق نہیں پڑا کیونکہ ہیری نے کیوڈچ کا کوئی قانون نہیں توڑا تھا۔ لی جورڈن فرطِ مسرت سے اب بھی چیخ چیخ کر اعلان کر رہا تھا۔

''گری فنڈر سائٹھ کے مقابلے میں ایک سو ستر پوائنٹس سے جیت گیا تھا۔'' ہیری نے اس بارے میں کچھ بھی نہیں سنا۔ وہ تو ہیگرڈ کے جھونپڑے میں بیٹھ کر رون اور ہرمائنی کے ساتھ کڑک چائے نوش کرنے میں مصروف تھا۔

''یہ سب سنیپ کی کارستانی ہے۔'' رون نے جلدی سے کہا۔ ''میں اور ہرمائنی نے اسے دیکھا تھا۔ وہ تمہارے بہاری ڈنڈے پر جادو کر رہا تھا، بڑبڑا رہا تھا اور تم پر سے اپنی نظریں نہیں ہٹا رہا تھا۔''

''یہ سب بکواس ہے!'' ہیگرڈ نے کہا۔ جو چائے کی کیتلی کو آگ پر دوبارہ رکھنے میں مصروف تھا۔ ''سنیپ اس طرح کا کام کیونکر کرے گا؟'' ہیگرڈ نے بے یقینی کے عالم میں کہا۔

ہیری، رون اور ہرمائنی نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور سوچا کہ اس سوال کا کیا جواب دیا جائے؟ ہیری نے فیصلہ کیا کہ سچ بتانا ہی ٹھیک رہے گا۔

''میں نے اس کا ایک خفیہ راز جان لیا تھا......'' اس نے ہیگرڈ کو بتایا۔ ''اس نے ہیلوویئن کے دن تین سروں والے کتے کے پار جانے کی کوشش کی تھی، جس نے اسے کاٹ لیا۔ ہمارا خیال ہے کہ سنیپ اس چیز کو چرانے کی کوشش کر رہا ہے جس کی وہ کتا حفاظت کر رہا ہے۔''

اچانک ہیگرڈ کے ہاتھ سے چائے کی کیتلی گر پڑی۔

''تم 'فلافی' کے بارے میں کیسے جانتے ہو؟'' وہ حیرت سے ہکا بکا بولا۔

''فلافی......؟'' تینوں نے ایک ساتھ کہا۔

''ہاں وہ کتا میرا ہے...... میں نے اسے ایک آدمی سے خریدا تھا، جس سے میں گذشتہ سال ایک ریستوران میں ملا تھا۔ میں نے اسے ڈمبل ڈور کو حفاظت کرنے کیلئے ادھار دے رکھا ہے۔''

''مگر کیوں؟'' ہیری نے تعجب انگیز لہجے میں چونک کر پوچھا۔

''دیکھو! اب مجھ مزید کچھ نہیں پوچھنا۔ یہ انتہائی اہم اور خفیہ بات ہے۔'' ہیگرڈ نے روکھے پن سے جواب دیا۔

''لیکن سنیپ اسے چرانا چاہتا ہے، وہ مسلسل اس کوشش میں مصروف ہے۔''

''یہ بالکل بے ہودہ خیال ہے۔'' ہیگرڈ نے دوبارہ کہا۔ ''سنیپ ہوگورٹ کے ذمہ دار استاد ہیں، وہ اس طرح کا کوئی کام نہیں کر سکتے ہیں سمجھے!''

''تو پھر اس نے ہیری کو جان سے مارنے کی کوشش کیونکر کی؟'' ہرمائنی نے چیخ کر کہا۔ دوپہر کے اس خوفناک حادثے نے حیرت انگیز طور پر پروفیسر سنیپ کے بارے میں اس کے خیالات بدل ڈالے تھے۔

''میں اب پہچان سکتی ہوں کہ کب جادو کیا جا رہا ہوتا ہے ہیگرڈ! میں نے اس بارے میں سب کچھ پڑھا ہے۔ جادو کرتے وقت آنکھوں کا ارتکاز نہیں ٹوٹنا چاہئے اور سنیپ پلکیں نہیں جھپکا رہا تھا...... یہ میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔'' ہرمائنی نے احتجاج کرتے ہوئے کہا۔

''میں تمہیں بتا رہا ہوں، تم سب غلط سوچ رہے ہو۔'' ہیگرڈ نے طیش میں آتے ہوئے کہا۔ ''میں نہیں جانتا کہ ہیری کے بہاری ڈنڈے نے اس طرح کی حرکت کیونکر کی لیکن سنیپ کبھی کسی طلباء کو مارنے کی کوشش نہیں کرے گا۔ اچھا! اب تم تینوں میری ایک بات غور سے سن لو! تم ان چیزوں میں اپنی ٹانگ اڑانے کی کوشش کر رہے ہو، جن سے تمہارا کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ خطرناک بات ہے۔ تم کتے کے بارے میں بھول جاؤ گے۔ اس بارے میں بھول جاؤ کہ وہ کس چیز کی حفاظت کر رہا ہے۔ یہ تو پروفیسر ڈمبل ڈور اور نکولس فلے میل کے بیچ کا معاملہ ہے......''

''اوہ!'' ہیری نے جلدی سے کہا۔ ''تو کوئی نکولس فلے میل بھی اس میں شامل ہیں۔ ہے نا۔''

ہیگرڈ کے منہ سے نکل جانے والی بات پر وہ خود بھی پریشان اور ناراض دکھائی دے رہا تھا۔

☆☆☆

بارھواں باب

# ایرز کا آئینہ

کرسمس قریب آرہی تھی۔ دسمبر کے وسط میں ایک صبح ہوگورٹ میں جب لوگوں کی آنکھ کھلی تو انہوں نے دیکھا کہ چاروں طرف کئی فٹ اونچی برف جمی ہوئی تھی۔ جھیل جم کر ٹھوس زمین کی طرح ہو چکی تھی۔ ویزلی بھائیوں کو اس بات کیلئے سزا دی گئی کہ انہوں نے برف کے کئی گولوں پر جادو کر دیا تھا تا کہ وہ کیورئیل کے پیچھے پیچھے گھومتے رہیں اور ان کی پگڑی کے نیچے گدی پر ٹکراتے رہیں۔ جو گنے چنے الّو اس طوفانی موسم سے نبرد آزما ہو خطوط لائے ، انہیں ہیگرڈ کی نگہداشت میں دے دیا گیا تھا تا کہ وہ انہیں گرمائی پہنچا سکے۔ ہیگرڈ کی بھرپور توجہ کے باعث ہی وہ دوبارہ اُڑنے کے قابل ہو پائے۔ سبھی لوگ بے صبری سے تعطیلات کے آغاز کا انتظار کر رہے تھے حالانکہ گری فنڈر کے ہال اور داخلی بڑے ہال میں ہر وقت آتشدانوں کی انگیٹھیوں میں آگ دہکتی رہتی تھی لیکن ہوادار راہداریوں میں تو برفیلی ہواؤں کا قبضہ تھا جو جسم میں گھستی ہوئی محسوس ہوتی تھیں۔ جماعت کے کمروں میں ہوا کے زوردار جھکڑ بند کھڑکیوں کے کواڑوں کو ہلا کر رکھ دیتے تھے۔ سب سے زیادہ سنگین صورت حال پروفیسر سنیپ کے تہہ خانے والے کمرہ جماعت کی تھی۔ طلباء جب سانس باہر نکالتے تھے تو اسی ساعت ان کی سانس کو ہرے کی صورت اختیار کر لیتی تھی۔ وہ اپنی گرم کڑاہیوں کے قریب ہونے کی کوشش کرتے تھے کہ جس قدر گرمائی میسر ہو اسے اپنے بدن میں اتار سکیں۔

''مجھے بے حد افسوس ہوتا ہے۔'' ڈریکو مل فوائے نے ایک دن جادوئی مرکبات کی جماعت میں تاسف اور طنز بھرے لہجے میں کہا۔ ''یہ واقعی نہایت افسوس کا مقام ہے کہ جو لوگ موسم سرما کی تعطیلات میں گھر جانے کے بجائے سکول میں ہی ٹھہرتے ہیں، ان کے گھر والوں کو ان کی کوئی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔''

وہ یہ کہتے ہوئے ہیری کی طرف دیکھ رہا تھا۔ کریب اور گوئل ہی ہی کر کے ہنسنے لگے۔ ہیری اس وقت عقربی مچھلی کے سفوف کو اپنے ترازو میں ڈال کر تول رہا تھا۔ اس نے اس کی بات کو نظر انداز کر دینا ہی بہتر سمجھا۔ کیوڈچ کے میچ کے بعد سے مل فوائے اور بھی زیادہ کڑواہٹ کا شکار ہو چکا تھا۔ اس کی باتوں سے جلن اور حسد کی بو آتی تھی۔ وہ سلے درن کے ہار جانے پر سخت غم و غصے کا شکار رہا

تھا۔اس لئے اس نے ہر ایک کو یہ کہہ کر ہنسانے کی کوشش کی کہ کس طرح ایک چوڑے منہ والے مینڈک کو ہیری کی جگہ اگلا متلاشی بنایا جائے گا لیکن اس نے دیکھا کہ کوئی بھی اس پر نہیں ہنسا کیونکہ سبھی اس بات سے بے حد متاثر تھے کہ ہیری اپنے جھٹکے دار ہچکولے کھاتے بہاری ڈنڈے کی تمام تر کوششوں کے باوجود نہ صرف گرنے سے بچا بلکہ اس نے آخری دم تک ہمت نہیں ہاری تھی۔اس پر ڈریکو کا مزاج اور بھی بگڑ گیا۔وہ حسد اور نفرت کی آگ میں سلگتا ہوا اب یہ طعنہ ہیری کو دے رہا تھا کہ اس کے ماگل انکل آنٹی کو اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔نہ ہی ہیری کا کوئی خاندان تھا جس میں شمولیت پا کر ہیری کو کرسمس سے لطف اندوز ہونے کا موقع میسر ہوتا۔

یہ سچ تھا کہ ہیری کرسمس کیلئے پرائیویٹ ڈرائیو نہیں جا رہا تھا۔پروفیسر میک گوناگل پچھلے ہفتے ان طلباء کی فہرست بنانے آئیں تھی جو کرسمس کی چھٹیاں ہوگورٹ میں ہی بسر کرنا چاہتے تھے۔ہیری نے ایک لمحہ ضائع کئے بغیر اپنا نام درج کرا دیا تھا اور فارم پر دستخط کر دیئے تھے۔اسے اس بات کا ذرا بھی دُکھ نہیں تھا۔یہ شاید اس کا اب تک کا سب سے اچھا کرسمس رہے گا۔رون اور اس کے بھائی بھی ہوگورٹ میں رُک گئے تھے کیونکہ مسٹر و مسز ویزلی کرسمس کے موقع پر چارلی سے ملنے کیلئے رومانیہ جا رہے تھے۔

جب جادوئی مرکبات کی جماعت کے بعد لوگ فوراً تہہ خانے سے باہر نکلے تو انہوں نے دیکھا کہ سامنے والی راہداری میں سرو کا ایک بڑا درخت بیچوں بیچ راستے میں کھڑا تھا جس کی وجہ سے وہاں سے گزرنے کا راستہ بالکل بند ہو کر رہ گیا تھا۔اس درخت کے پیچھے دو بڑے پاؤں نکلے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ایک بھاری آواز کے باعث انہیں معلوم ہو گیا کہ سرو کے درخت کے پیچھے ہیگرڈ موجود تھا۔

''ہیلو ہیگرڈ! کیا ہماری مدد کی ضرورت ہے؟'' رون نے شاخوں میں سر گھسا کر دوسری طرف جھانکتے ہوئے پوچھا۔

''نہیں! فی الوقت اس کی ضرورت نہیں ہے۔شکریہ رون!'' ہیگرڈ نے جواب دیا۔

''تم راستے سے ہٹو گے؟'' ڈریکو مل فوائے نے ناگواری بھرے سرد لہجے میں کہا۔''کیا تم اضافی پیسے بٹورنے کا بندوبست کر رہے ہو ویزلی؟ میرا خیال ہے کہ تم ہوگورٹ سے نکلنے کے بعد یہاں کے چوکیدار بننے کے خواب دیکھ رہے ہو۔ویسے بھی تمہارا خاندان جتنے بڑے گھر میں رہتا ہے اس کی مقابلے میں تو تمہیں ہیگرڈ کا جھونپڑا محل کی طرح دکھائی دیتا ہوگا۔''

جونہی رون نے غصے سے کانپتے ہوئے مل فوائے پر جست لگائی اسی لمحے پروفیسر سنیپ سیڑھیاں چڑھ کر عقب میں سے نمودار ہوئے۔

''ویزلی......''

رون نے فوراً ہی مل فوائے کے چوغے کا دبوچا ہوا گریبان چھوڑ دیا۔

''اسے جان بوجھ کر ذلیل کر کے غصہ دلایا گیا ہے پروفیسر!'' ہیگر ڈ نے درخت کے پیچھے سے اپنا بڑے بالوں والا چہرہ باہر نکالتے ہوئے کہا۔ ''مل فوائے اس کے خاندان کی عزت پر حملہ کرتے ہوئے اسے کمتر اور حقیر کہہ رہا تھا۔''

''چاہے کچھ ہی ہوا ہو!......لڑائی جھگڑا کرنا ہوگورٹ کے قوانین کے خلاف ہے ہیگر ڈ!'' سنیپ نے چکنی چپڑی آواز میں کہا۔ ''گری فنڈر کے پانچ پوائنٹس کم ہو گئے ہیں ویزلی! اور احسان مانو کہ میں نے زیادہ پوائنٹس نہیں کاٹے۔ اب تم سب یہاں سے چلتے نظر آؤ۔''

مل فوائے، کریب اور گوئل تینوں درخت کو زور سے دھکا مارتے ہوئے نکل گئے۔ جس کی وجہ سے چاروں طرف سرو کے کانٹے بکھر گئے۔ وہ لوگ دوسری طرف جا کر ہنس رہے تھے۔

''میں اسے دیکھ لوں گا۔'' رون نے مل فوائے کے عقب میں اپنے دانت پیستے ہوئے کہا۔ ''ایک نہ ایک دن، میں اسے ضرور دیکھ لوں گا......''

''مجھے ان دونوں سے سخت نفرت ہے۔'' ہیری گہری سانس بھرتے ہوئے بولا۔ ''مل فوائے اور سنیپ سے......''

''چلو! خوش ہو جاؤ......کرسمس آنے ہی والی ہے۔'' ہیگر ڈ نے ان کی کیفیت کا اندازہ کر لیا تھا۔ ''تمہیں اب کیا بتاؤں! میرے ساتھ چلو اور خود چل کر بڑے ہال کو ایک نظر دیکھ لو۔ وہ کتنا شاندار دکھائی دے رہا ہے؟''

ہیری، رون اور ہرمائنی، ہیگر ڈ اور اس کے ہاتھ میں دبے ہوئے درخت کے پیچھے پیچھے بڑے ہال کی طرف چل دیئے۔ وہاں پروفیسر میک گوناگل اور پروفیسر فلٹ وک دونوں کرسمس کی تیاریوں میں مصروف تھے، وہ مخصوص انداز میں بڑے ہال کی سجاوٹ کر رہے تھے۔

''آہا! ہیگر ڈ......آخری درخت بھی لے آئے۔ اسے وہاں کونے میں کھڑا کر دو۔'' پروفیسر فلٹ وک نے چہک کر کہا۔

ہال کی سجاوٹ دیکھنے کے لائق تھی۔ ہر طرف دیواروں پر شراہتہ الراعی اور پلاسٹک کی جھاڑ بندروار بندھی ہوئی تھی اور ہال میں چاروں طرف بارہ اونچے سرو کے درخت (کرسمس ٹریز) رکھے ہوئے تھے، جن میں سے کچھ تو برف کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں کی وجہ سے چمک رہے تھے اور کچھ سینکڑوں موم بتیوں کی وجہ سے۔

''تمہاری چھٹیاں شروع ہونے میں کتنے دن باقی ہیں؟'' ہیگر ڈ نے پوچھا۔

''صرف ایک!'' ہرمائنی نے جواب دیا۔ ''اور اس سے مجھے یاد آیا۔ ہیری اور رون دوپہر کے کھانے سے پہلے ہمارے پاس آدھا گھنٹہ ہے، ہمیں لائبریری میں ہونا چاہئے۔''

''ارے ہاں! تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔'' رون نے اپنی آنکھوں کو پروفیسر فلٹ وک سے ہٹاتے ہوئے کہا جو چھڑی کی مدد سے سنہرے بلبلے نکال کرانہیں نئے درخت کی شاخوں پر سجا رہے تھے۔

''لائبریری؟'' ہیگرڈ نے ان کے پیچھے پیچھے ہال سے باہر آتے ہوئے حیرت سے کہا۔ ''چھٹیوں کے بعد ٹھیک پہلے؟ پڑھنے کیلئے بہت بے قرار ہو گیا......؟''

''ارے! ہم لوگ پڑھ نہیں رہے ہیں۔'' ہیری نے اس کی غلط فہمی دور کی۔ ''جب سے تم نے نکولس فلے میل کے بارے میں بتایا ہے، تبھی سے ہم یہ پتہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ وہ کون ہیں؟''

''کک......کیا......؟'' ہیگرڈ کو جیسے زوردار جھٹکا لگا۔ ''سنو! میں نے تمہیں آگاہ کیا ہے......اسے بھول جاؤ۔ تمہیں اس سے کوئی مطلب نہیں ہونا چاہئے کہ فلاں کس چیز کی حفاظت کر رہا ہے......سمجھ گئے نا!'' ہیگرڈ نے لفظ چباتے ہوئے کہا۔

''ہم تو صرف یہ جاننا چاہتے ہیں کہ نکولس فلے میل آخر کون ہیں؟ صرف اتنا اور کچھ نہیں۔'' ہرمائنی نے لپک کر جواب دیا۔

''بشرطیکہ تم ہمیں یہ بتا کر ہماری محنت نہ بچا دو؟ ہم پہلے ہی سینکڑوں کتابیں چھان چکے ہیں اور ہمیں اس کا نام کہیں نہیں ملا۔ بس ہمیں تھوڑا سا سراغ دے دو۔ میں جانتا ہوں میں نے اس کا نام کہیں پر پڑھا ہے۔'' ہیری نے ہرمائنی کی بات آگے بڑھائی۔

''میں کچھ بھی نہیں بتاؤں گا۔ بس!'' ہیگرڈ نے کورا جواب دیا۔

''تب تو ہمیں خود ہی یہ تلاش کرنا پڑے گا۔'' رون نے منہ لٹکا کر کہا اور ہیگرڈ کو بے چین حالت میں وہیں چھوڑ کر وہ تینوں تیزی سے لائبریری کی طرف چل دیئے۔

جب سے ہیگرڈ کے منہ سے اس کا نام غلطی سے نکلا تھا، تب سے ہی وہ سچ مچ کتابوں میں فلے میل کا نام تلاش کر رہے تھے کیونکہ اس کے سوائے کسی اور طریقے سے انہیں یہ کیسے معلوم پڑ سکتا تھا کہ سنیپ کس چیز کو چرانے کی کوشش کر رہا تھا؟ مصیبت یہ تھی کہ یہ جاننا بہت مشکل تھا کہ کہاں سے شروع کیا جائے کیونکہ وہ یہ بالکل نہیں جانتے تھے کہ فلے میل نے ایسا کونسا کارنامہ انجام دیا تھا جس کے باعث اُس کا نام کسی کتاب میں شامل ہو پاتا۔ '**بیسویں صدی کے عظیم جادوگر**' یا پھر '**زمانہ جدید کے قابل ذکر جادوگروں کے نام**' میں تو بالکل نہیں تھا۔ اس کا نام '**اہم جدید جادوئی انکشافات**' اور '**جادونگری میں جدید ارتقاء: ایک مطالعہ**' میں بھی نہیں مل پایا تھا۔ پھر ظاہر ہے لائبریری کا حجم بھی ایک بڑی مصیبت تھا، اس میں لاکھوں کتب، ہزاروں الماریاں، سینکڑوں قطاریں تھیں۔

ہرمائنی نے موضوعات اور عنوانات کی فہرست نکالی جنہیں دیکھنے کا اس نے فیصلہ کیا تھا۔ رون کتابوں کی ایک قطار میں گیا اور یونہی کسی بھی شلف سے کتابیں نکال کر دیکھنے لگا۔ ہیری اس حصے کی طرف ٹہلتا ہوا جا نکلا جہاں جانا منع تھا۔ وہ کچھ وقت سے یہ سوچ رہا

تھا کہ کہیں فلے میل کا نام یہاں تو نہیں چھپا ہوا ہے۔ بدقسمتی سے ان کتابوں کو دیکھنے کی قطعی اجازت نہیں تھی۔ انہیں دیکھنے کیلئے آپ کو کسی پروفیسر کی مخصوص اجازت کی ضرورت پڑے گی، جس میں ایک چرمئی کاغذ پر کتاب کا نام، لینے والے کا نام اور اس پروفیسر کے دستخط ہونا لازمی شامل تھے۔ وہ یہ بات بخوبی جانتا تھا کہ اسے ایسا اجازت نامہ کسی بھی صورت میں نہیں مل سکتا تھا۔ ہرمائنی نے اسے بتایا تھا کہ ان کتابوں میں انتہائی طاقتور تاریک جادو کی باریکیاں، گہرے راز اور تحقیقات موجود تھیں۔ جسے ہوگورٹ میں بالکل نہیں پڑھایا جاتا تھا۔ صرف وہ پرانے طلباء ہی ان کتابوں کو پڑھ سکتے تھے جو 'تاریک جادو سے محفوظ رہنے کے فن' کے مضمون میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرتے تھے۔

''تم یہاں کیا تلاش کر رہے ہولڑکے؟'' ایک تیکھی آواز سنائی دی۔

''کچھ نہیں ......'' ہیری نے مڑ کر جواب دیا۔ اس کے عقب میں میڈم پنس کھڑی تھیں جو کہ ہوگورٹ میں لائبریرین تھیں۔ انہوں نے اس کی طرف پروں کا صفائی دان موڑتے ہوئے کہا۔ ''تو پھر تم یہاں سے باہر نکل جاؤ...... چلو...... باہر!''

وہ سوچ رہا تھا کہ اسے جلدی سے کوئی اچھی سی کہانی یا بہانہ بنانا چاہئے تھا۔ ہیری بجھے قدموں سے لائبریری کے ممنوعہ حصے سے باہر نکل آیا۔ رون اور ہرمائنی پہلے ہی اس بات پر متفق ہو چکے تھے کہ میڈم پنس سے اس بارے میں پوچھنا ٹھیک نہیں ہوگا کہ انہیں فلے میل کے بارے میں کچھ معلومات کہاں سے مل سکتی ہیں؟ انہیں پورا یقین تھا کہ وہ انہیں صحیح رہنمائی دے سکتی تھی مگر وہ خطرہ مول نہیں لینا چاہتے تھے کہ سنیپ کو یہ معلوم ہو جائے کہ وہ لوگ کس بارے میں معلومات اکٹھی کرنا چاہتے ہیں۔ ہیری نے صرف یہ جاننے کیلئے باہر کی راہداری میں انتظار کیا کہ ان دونوں کو کوئی کامیابی ہوئی یا نہیں۔ یہ الگ بات تھی کہ اسے بہت زیادہ امید قطعی نہیں تھی۔ وہ گذشتہ پندرہ دنوں سے لگاتار ڈھونڈ رہے تھے چونکہ انہیں دو جماعتوں کے درمیانی وقفے میں صرف مختصر سا وقت مل پاتا تھا اس لئے اس میں حیرانگی کی بات نہیں تھی کہ انہیں کچھ نہیں ملا تھا۔ درحقیقت اس کیلئے انہیں ایک مکمل اور تفصیلی تلاش کی ضرورت تھی، وہ بھی اس صورت میں جب میڈم پنس ان کے سرہانے بالکل موجود نہ ہوں......

پانچ منٹ بعد رون اور ہرمائنی لائبریری سے باہر نکلے تو دونوں نے انکار میں سر ہلا دیئے۔ اس کے بعد وہ دوپہر کے کھانے کیلئے بڑے ہال کی طرف چل دیئے۔

''جب میں چھٹیوں میں گھر چلی جاؤں گی تو تم لوگ اپنی کوشش جاری رکھنا...... رکھو گے۔ ہے نا! اگر تمہیں کچھ سراغ مل جائے تو مجھے الّو بھیج کر خبر کر دینا۔'' ہرمائنی نے کہا۔

''اور تم اپنے ممی ڈیڈی سے پوچھ لینا کہ فلے میل کون ہیں؟...... کیا ان سے یہ پوچھنا مناسب رہے گا؟'' رون نے مشورہ دیتے

ہوئے بیچ میں سوال کر ڈالا۔

''بے فکر رہو! بہت زیادہ مناسب رہے گا کیونکہ وہ دونوں دانتوں کے ڈاکٹر ہیں۔'' ہرمائنی نے ہنس کر جواب دیا۔ یہ الگ بات تھی کہ وہ دونوں تو ماگل تھے، انہیں کسی جادوگر کے بارے میں کیسے معلوم ہو سکتا تھا؟ کیونکہ جادوگر اپنے دانتوں کا معائنہ کرانے کیلئے کبھی دانتوں کے ڈاکٹر کے پاس نہیں جاتے تھے۔

☆☆☆

جب ایک بار چھٹیاں شروع ہوں گئیں تو رون اور ہیری کا وقت اتنا مسرت آمیز گزرنے لگا کہ وہ دونوں ہی فلے میل کے بارے میں یکسر بھول گئے۔ پورا کمرہ اب ان کے قبضے میں تھا۔ گری فنڈر کا ہال بھی عام دنوں کے مقابلے میں زیادہ خالی تھا، اس لئے وہ اب آگ کے بالکل قریب والی کرسیوں پر بیٹھ سکتے تھے۔ وہ گھنٹوں بیٹھ کر کچھ نہ کچھ ایسا کھایا کرتے جسے وہ لمبے دستے والی سیخوں پر بھون سکتے تھے، ڈبل روٹی، انگریزی خطائی، دلدلی خباز کی جڑوں سے حاصل ہونے والی گوند کی مٹھائی جو شکر، جلاٹین، مکئی کے شیرے اور البومن سے بنتی تھی اور اس پر شکر کے سفوف کی تہہ چڑھی ہوتی تھی......اور وہ ایسی ہتھکنڈوں کے بارے میں غور و فکر کیا کرتے تھے جن کے باعث مل فوائے کو سکول سے نکلوا دیا جا سکے۔ حالانکہ وہ یہ بخوبی جانتے تھے کہ یہ ہتھکنڈے کبھی کامیاب نہیں ہوں گے۔ لیکن اس کے بارے میں باتیں کرنا مزے دار ہوتا تھا۔

رون نے ہیری کو جادوئی شطرنج کے بارے میں سب کچھ سمجھا دیا تھا۔ وہ دونوں جادوئی شطرنج کے ساتھ خوب لطف اندوز ہوتے۔ یہ بالکل ماگلوؤں کی شطرنج جیسی تھی، فرق صرف اتنا تھا کہ اس میں زندہ مہروں کے ساتھ کھیل کھیلا جاتا تھا۔ ایک طرح سے بساط پر بچھی ہوئی لڑائی میں ان کا کردار سپاہیوں جیسا تھا جنہیں حکم دے کر آگے بڑھایا جاتا تھا۔ رون کے پاس کی ہر چیز کی طرح یہ شطرنج بھی اسے خاندان کے کسی اور فرد سے ملی تھی۔ اس شطرنج کیلئے وہ اپنے دادا کا مشکور تھا جن کی شطرنج اس کے حصے میں آئی تھی۔ بہرحال پرانے مہروں سے اسے کوئی پریشانی نہیں ہوتی تھی۔ رون انہیں اتنی اچھی طرح سے جانتا تھا کہ اسے ان سے اپنی بات منوانے میں کبھی مشکل پیش نہیں آتی تھی۔ ہیری نے سیمس فنی گن سے اس کے مہرے اُدھار مانگ لئے اور مہروں کو اس پر بالکل بھی بھروسہ نہیں تھا۔ ہیری شطرنج کا بہت اچھا کھلاڑی ثابت نہیں ہو پایا۔ اس کے مہرے اکثر و بیشتر چیخ چیخ کر اسے الگ الگ مشورے دیا کرتے، جس کی وجہ سے وہ گہری سوچ میں پڑ جاتا اور صحیح فیصلہ کرنے میں ہمیشہ غلطی کر لیتا۔ جب وہ مہروں کو بساط پر آگے بڑھنے کیلئے کہتا تو وہ چیخنے لگتے۔ 'مجھے وہاں مت بھیجو، کیا تمہیں اس کا گھوڑا دکھائی نہیں دے رہا، ساتھ والے پیادے کو وہاں بھیج دو، میں نہیں جاؤں گا، ہم اس کے بغیر بازی جیت سکتے ہیں......'

کرسمس کی پچھلی شام کو جب ہیری بستر پر گیا تو اس کے دل میں اگلے دن اچھے اچھے پکوانوں اور موج مستی کے علاوہ اور کچھ نہیں

تھا۔ کرسمس کے تحائف ملنے کی تو ذرا سی بھی امید نہیں تھی۔ جب وہ اگلی صبح سو کر اُٹھا تو اس نے جو سب سے پہلی چیز دیکھی، وہ اس کے بستر کے پاؤں کی طرف لگا ہوا پیکٹوں کا ڈھیر تھا۔ جب ہیری بستر سے چھلانگ لگا کر باہر نکلا اور اس نے اپنا گاؤن کھینچ کر سیدھا کیا تو رون نے نیند بھری آواز میں اسے کرسمس کی مبارک باد دی۔

''تمہیں بھی......!'' ہیری نے جواباً مبارکباد دی۔ ''ادھر دیکھو تو سہی مجھے تحفے ملے ہیں۔''

''اور تم کس چیز کی امید کر رہے تھے؟ کیا شلغموں کے ڈھیر کی......'' رون نے اپنے تحفوں کے ڈھیر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو ہیری کے ڈھیر سے زیادہ بڑا اور پرکشش دکھائی دے رہا تھا۔ ہیری نے سب سے اوپر والا پیکٹ اُٹھایا۔ یہ موٹے، بھورے کاغذ میں لپٹا تھا اور اس پر لکھا ہوا تھا۔

*'ہیری کیلئے...... ہیگرڈ کی طرف سے!'*

پیکٹ کے اندر سے لکڑی کی ایک ناہموار سی بانسری برآمد ہوئی۔ ظاہر تھا اسے ہیگرڈ نے خود اپنے ہاتھوں سے بنایا تھا۔ ہیری نے بانسری کو منہ سے لگایا اور اس میں پھونک ماری۔ بانسری جب بجی تو اس میں سے نکلنے والی آواز کسی حد تک الو کی تیز چیخ کی مانند محسوس ہوئی۔

دوسرے بہت ہی چھوٹے پیکٹ میں ایک خط نکلا جس کے ساتھ ایک سکہ تھا۔

*'ہمیں تمہارا پیغام مل گیا تھا اور ہم تمہارا کرسمس کا تحفہ ساتھ بھیج رہے ہیں۔'*

*انکل ورنن اور آنٹی پتونیہ کی جانب سے!*

کاغذ کے ساتھ پچاس پیسے کا ایک سکہ سیلوٹیپ سے چپکایا گیا تھا۔

''یہ ان کے خلوص کا نمونہ ہے!'' ہیری نے کڑواہٹ سے کہا۔ رون پچاس پیسے کے سکے کو دیکھ کر مبہوت سا ہو گیا۔

''زہے نصیب......!'' رون بولا۔ ''کیا یہ عمدہ دکھائی دیتا ہے؟ کیا یہ ماگلوں کے پیسے ہیں؟''

''تم اسے رکھ سکتے ہو۔'' ہیری نے لاپروائی سے کہا اور وہ دھیمے سے ہنسا کہ رون کتنا خوش دکھائی دے رہا تھا۔

''ہیگرڈ ہو گیا......میرے انکل آنٹی ہو گئے......باقی تحفے کس نے بھیجے ہیں؟''

''میرا خیال ہے کہ میں جانتا ہوں کہ کس نے بھیجے ہیں؟'' رون نے تھوڑا گلابی ہوتے ہوئے کہا۔ وہ ایک بڑے سے پھولے پیکٹ کی طرف دیکھ کر مسکرایا۔ ''میری ممی نے...... میں نے انہیں بتایا تھا کہ تم تحائف ملنے کی کوئی امید نہیں کر رہے تھے اور......ارے نہیں!'' اس نے درد بھرے تاسف کے ساتھ کہا۔ ''انہوں نے تمہارے لئے بھی ویزلی سوئیٹر بنا دیا۔''

ہیری نے پیکٹ پھاڑا۔ اس میں ہاتھ سے بنا ہوا ایک موٹا، سبز رنگ کا سوئیٹر باہر نکالا۔ اس کے ساتھ ہی گھر کی بنی ہوئیں میٹھی ٹافیوں کا ایک بڑا سا پیکٹ بھی تھا۔

''ہر سال وہ ہم لوگوں کے لئے سوئیٹر بناتی ہیں۔'' رون نے دکھ بھرے لہجے میں کہا۔ وہ اب اپنا پیکٹ کھول رہا تھا۔ ''اور میرا ہمیشہ ہی کلیجی رنگ کا ہی ہوتا ہے۔''

''تمہاری ممی سچ مچ بہت اچھی ہیں۔'' ہیری نے ٹافی منہ میں ڈالتے ہوئے کہا جو بہت مزیدار تھی۔ اس کے اگلے تحفے میں مٹھائیاں تھیں۔ ہرمائنی نے چاکلیٹی مینڈکوں کا ایک بڑا پیکٹ بھیجا تھا۔ اب صرف ایک پیکٹ باقی بچا تھا۔ ہیری نے اسے اُٹھایا اور ٹٹول کر دیکھا۔ وہ بہت ہلکا تھا۔ ہیری نے اسے کھولا۔ کوئی پانی اور چاندی جیسی مخملی چیز پھسل کر فرش پر گر پڑی اور چمکنے لگی۔ رون کے منہ سے آہ نکلی۔

''میں نے اس بارے میں سنا ہے۔'' اس نے بہت دھیمی آواز میں کہا اور ہر ذائقے والی ٹافیوں کا اپنا پیکٹ گرا دیا جو ہرمائنی نے اس کیلئے بھیجا تھا۔ ''اگر یہ واقعی وہی ہے جو میں سوچ رہا ہوں......تو یہ سچ مچ حیرت انگیز ہے اور سچ مچ قیمتی بھی......''

''یہ کیا ہے؟'' ہیری نے حیرت سے پوچھا۔ ہیری نے اس چمکتے، چاندی جیسے کپڑے کو فرش سے اُٹھایا۔ اس چھونے پر اسے عجیب سا احساس ہو رہا تھا، جیسے پانی کو ٹھوس کپڑے میں بدل دیا گیا ہو۔

''یہ غیبی چوغہ ہے...... مجھے یقین ہے کہ یہ وہی ہی ہے۔'' رون کے چہرے پر تعجب کی جھلک پھیلی ہوئی تھی۔ ''اسے پہن کر دیکھو......''

ہیری نے ہاتھ پھیلا کر چوغے کو اپنے کندھے کے چاروں طرف ڈال لیا۔

''بالکل وہی ہے......'' رون مسرت آمیز حیرت سے چیخ پڑا۔

ہیری نے اپنے پیروں کی طرف دیکھا لیکن وہ غائب ہو چکے تھے۔ وہ جلدی سے کمرے میں لگے آئینے کی طرف بھاگا۔ آئینے میں اس کا عکس صاف دکھائی دے رہا تھا جس میں صرف اس کی گردن اور چہرہ ہی بیچ ہوا میں تیرتا ہوا موجود تھا، باقی تمام جسم غائب تھا۔ اس نے چوغے کو اپنے سر پر بھی کھینچ لیا اور اب آئینے میں اس کا عکس بالکل دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ آئینہ بالکل ایسا خالی جیسے اس کے سامنے کوئی بھی موجود نہ ہو۔

''اس کے ساتھ ایک خط بھی ہے!'' رون نے اچانک کہا۔ ''یہ خط اس پیکٹ میں سے نکل کر گرا ہے۔''

ہیری نے چوغہ اتارا اور فرش پر گرا ہوا کاغذ کا تہہ شدہ ٹکڑا اُٹھا لیا۔ چھوٹے، گول گول الفاظ کی لکھائی میں کچھ سطریں لکھی ہوئی

دکھائی دے رہی تھیں۔ ہیری نے اس لکھائی کو پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ وہ حیرت سے خط کی تحریر پڑھنے لگا۔

ڈئیر پوٹر!

تمہارے ڈیڈی مرنے سے پہلے اسے میرے پاس چھوڑ گئے تھے۔ اب وقت آگیا ہے کہ یہ تمہیں لوٹا دیا جائے۔ دھیان رہے، اسے اچھی چیزوں کیلئے ہی استعمال کرنا۔

کرسمس کی بہت بہت مبارکباد

اس کے نیچے کسی کا بھی نام نہیں لکھا تھا۔ ہیری نے خط کو گھورا۔ رون چوغے کو حسرت بھری نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔

''مجھے اس کیلئے کچھ بھی قربان کر سکتا ہوں...... کچھ بھی...... کیا ہوا؟'' اس نے کہا۔

'کچھ نہیں!'' ہیری نے مختصراً کہا۔ اسے بہت عجیب محسوس ہو رہا تھا۔ یہ چوغہ کس نے اسے بھیجا تھا؟ کیا یہ واقعی کبھی اس کے باپ کے پاس تھا؟

اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور کہہ یا سوچ پاتا۔ کمرے کا دروازہ کھلا اور فریڈ اور جارج ویزلی دھڑ دھڑاتے ہوئے اندداخل ہوئے۔ ہیری نے فوراً غیبی چوغے کو چھپا لیا۔ وہ اسے کسی اور کو دکھانا نہیں چاہتا تھا۔ کم ازکم اس وقت تو نہیں......

''کرسمس مبارک ہو!''

''ارے دیکھو تو سہی...... ہیری کو بھی ویزلی سوئیٹر ملا ہے۔''

فریڈ اور جارج نیلے سوئیٹر پہنے ہوئے تھے جن میں سے ایک پر بڑے زرد رنگ میں 'ف' اور دوسرے پر 'ج' کڑھا ہوا تھا۔

''ہیری کا سوئیٹر ہم سے عمدہ ہے۔ ظاہر ہے کہ ممی تب کچھ زیادہ ہی محنت کرتی ہیں جب انہیں معلوم ہو کہ یہ چیز ان کے گھر والوں کے بجائے کسی دوسرے کو دی جا رہی ہو۔'' فریڈ نے ہیری کا سوئیٹر کا معائنہ کرتے ہوئے کہا۔

''تم نے ابھی تک اپنا سوئیٹر کیوں نہیں پہنا، رون!'' جارج نے جلدی سے پوچھا۔ ''چلو! اسے پہنو...... یہ بہت اچھا اور گرم ہے۔''

''تم جانتے ہو کہ کلیجی رنگ سے مجھے سخت نفرت ہے۔'' رون نے افسردگی کے عالم میں کہا۔ اس کی آواز میں درد چھپا ہوا تھا۔ اس نے منہ بسورتے ہوئے سوئیٹر گلے میں ڈالا اور پہن لیا۔

''تمہارا سوئیٹر بالکل سادہ ہے، اس پر کوئی حرف کیوں نہیں کڑھا؟'' جارج نے شوخ لہجے میں کہا۔ ''ممی کو شاید یہ لگتا ہے کہ تم اپنا نام نہیں بھول سکتے، لیکن ہم بے وقوف نہیں ہیں کہ ہمارے نام 'جریڈ' اور 'فارج' ہیں۔'' اس نے ناموں کو بگاڑ ڈالا۔

''اتنا شور کیوں مچا رہے ہو؟'' ایک آواز سنائی دی۔

دروازے میں پرسی ویزلی اپنا سر گھسائے کھڑا انہیں گھور رہا تھا۔ اس کے چہرے پر پھیلے ہوئے کرب کو دیکھ کر انہیں یہ اندازہ لگانے میں قطعی دشواری نہیں ہوئی کہ وہ اپنے تحفے دیکھنے میں مصروف تھا مگر شور کی وجہ سے اسے اپنا کام ادھورا چھوڑ کر وہاں آنا پڑا تھا۔ اس کے ہاتھ میں تھما ہوا سوئیٹر صاف دکھائی دیا جس پر بڑا سا زرد حرف کڑھا ہوا تھا۔ فریڈ نے آگے بڑھ کر اس کے ہاتھ سے سوئیٹر چھین لیا۔

''آہا.....'م' یعنی مانیٹر۔ اسے پہنو! پرسی چلو جلدی کرو! ہم سبھی اپنے اپنے سوئیٹر پہن چکے ہیں۔ یہاں تک کہ ہیری کو بھی ایک سوئیٹر ملا ہے۔''

''نہیں...... میں نہیں!'' پرسی ہچکچایا لیکن ویزلی بھائیوں نے سوئیٹر زبردستی اس کے گلے میں ڈال دیا اور اس کوشش میں اس کا چشمہ کھسک کر ناک پر ٹیڑھا ہو گیا۔

''اور تم آج مانیٹروں کے ساتھ بالکل نہیں بیٹھو گے۔'' جارج نے کہا۔ ''کرسمس اپنے گھر والوں کے ساتھ بیٹھنے کا دن ہوتا ہے۔'' وہ لوگ پرسی کے ہاتھ باندھ کر اسے دھکیلتے ہوئے کمرے سے باہر لے گئے، پرسی کے بازو ابھی تک آدھ پہنے سوئیٹر میں پھنسے ہوئے تھے۔

☆☆☆

ہیری نے پوری زندگی میں ایسی کرسمس نہیں منائی تھی، کرسمس کی شاندار ضیافت کے ذائقے اتنے لاجواب اور شاندار تھے کہ وہ انگلیاں تک چاٹنے پر مجبور ہو گیا تھا۔ سوگنا چربی والا کھانا، بھنے ہوئے چنڈول، اُبلے اور بھنے ہوئے آلوؤں کے پہاڑ، چی پولاتش کے طشت، مکھن لگے مٹر کی کٹوریاں، چاندی کے گہرائی والے کشتی نما پیالے جن میں گاڑھی یخنی اور جھڑ بیری کی چٹنی تھی اور میز کے پاس ہر کچھ فٹ کے فاصلے کی دوری پر جادوگروں کے پٹاخوں کے انبار رکھے ہوئے تھے۔ یہ پٹاخے ماگلوؤں کے کمزور پٹاخوں کی طرح کے نہیں تھے۔ جنہیں ڈرسلی گھرانہ عام طور پر خریدا کرتا تھا، جن میں پلاسٹک کے چھوٹے کھلونے اور پتلے کاغذ کی پھلجڑیاں شامل ہوتی تھیں۔ ہیری نے فریڈ کے ساتھ مل کر ایک جادوئی پٹاخہ چلایا۔ جس نے نہ صرف گرجدار قسم کی آواز پیدا کی تھی بلکہ جب وہ توپ کے گولے کی طرح تیز آواز کرتے ہوئے وہ فضا میں پھٹا اور اس میں سے نکلنے والے نیلے رنگ کے بادلوں نے سبھی لوگوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ اس کے اندر سے دھماکے کے ساتھ معاون امیر البحر کی ٹوپی جیسی پھلجڑیاں پھوٹی تھی اور کچھ زندہ اشیاء بھی۔ سفید چوہے باہر پھدک کر بڑے ہال میں بھاگنے لگے۔ اونچے چبوترے والی میز پر ڈمبل ڈور نے جادوگروں والی نوکیلی ٹوپی کے بجائے پھلوں والی ٹوپی پہن رکھی تھی اور وہ اس چٹکلے پر محظوظ ہو رہے تھے جو انہیں پروفیسر فلٹ وک نے ابھی ابھی پڑھ کر سنایا تھا۔ مرغن غذاؤں کے

فوراً بعد بھاپ چھوڑتی ہوئی شیرینی پیش کی گئی۔ پرسی کے سلائس اندر سے ایک چمکتا ہوا چاندی کا سکل برآمد ہوا تھا۔ جس کی وجہ سے اس کے دانت ٹوٹتے ٹوٹتے بچے تھے۔ ہیری نے دیکھا کہ زیادہ مشروب پینے کی وجہ سے ہیگرڈ کا چہرہ سرخ ہوتا جا رہا تھا اور آخر کار ہیگرڈ نے خوشی سے جھومتے ہوئے پروفیسر میک گوناگل کے گال پر چٹکی کاٹ لی۔ ہیری کو یہ دیکھ کر بڑا اچنبھا ہوا کہ وہ غصے ہونے کے بجائے ہنس رہی تھیں۔ دبے دبے اور شرمیلے انداز میں، ان کی پنکھ والی ٹوپی سر پر ترچھی ہوگئی تھی۔ جب ہیری آخر کار میز سے اُٹھا تو پٹاخوں سے نکل کر بہت سی چیزیں اس کے اوپر آن گریں، جن میں کبھی نہ پھٹنے والے چمکدار غباروں کا ایک پیکٹ، اپنے آپ مہا سے پیدا کرنے والی کریم اور جادوئی شطرنج کے مہروں کا ایک بالکل نیا سیٹ شامل تھے۔ سفید چوہے پھدکتے ہوئے غائب ہو چکے تھے اور ہیری کے ذہن میں یہ خوفناک خیال آیا کہ شاید ان چوہوں کی قسمت میں مسز نورس کا ڈنر بننا لکھا تھا۔

ہیری اور ویزلی بھائیوں نے دوپہر بہت شاندار طریقے سے گزاری۔ وہ میدان میں برف کے گولے بنا کر ایک دوسرے پر پھینکتے رہے، یہ گھمسان کا رن کافی دیر تک جاری رہا۔ پھر وہ ٹھنڈے اور گیلے کپڑوں میں ہانپتے کانپتے ہوئے گری فنڈر کے ہال میں لوٹ آئے۔ آتشدان کی دہکتی انگیٹھی کے سامنے بیٹھ کر انہیں بڑا سکون ملا۔ ہیری نے اپنے نئے شطرنج کے مہروں کا سیٹ کھولا اور رون سے بڑی بری طرح سے ہار گیا۔ ہیری کو محسوس ہو رہا تھا کہ اگر پرسی نے اس کی اتنی زیادہ مدد کرنے کی کوشش نہ کی ہوتی تو شاید وہ اتنی بری طرح سے کبھی نہیں ہار پاتا۔

چنڈول کے گوشت کے سینڈوچ، خطائی کیک، لونگ چڑے اور کرسمس اسفنج کیک کے ساتھ چائے پینے کے بعد ہر ایک کو یوں محسوس ہوا جیسے پیٹ کچھ زیادہ ہی بھر گیا ہے اور اب سونے سے پہلے زیادہ کچھ نہیں کھایا جا سکتا۔ پرسی غصے کے عالم میں جڑواں بھائیوں کے پیچھے بھاگ رہا تھا جو خالی گری فنڈر ہال میں ادھر ادھر دوڑ رہے تھے۔ انہوں نے پرسی کا مانیٹر والا بیج چرا لیا تھا اور پرسی بیج کی واپسی کیلئے مشتعل ہو رہا تھا۔ ہیری اور رون انہیں دیکھ دیکھ کر ہنستے رہے۔

یہ ہیری کا اب تک کا سب سے اچھا کرسمس تھا لیکن تمام دن اس کے دماغ میں کوئی چیز گھوم رہی تھی، جب تک وہ سونے کیلئے اپنے بستر پر نہیں گیا تب تک وہ اس کے بارے میں ٹھیک طرح سے سوچ نہیں پایا۔ غیبی چوغہ...... اور یہ اسے کس نے بھیجا تھا؟ رون کے پیٹ میں ڈھیر سارے سینڈوچ اور کیک بھرے پڑے تھے اور اسے پریشان کرنے کیلئے جڑواں بھائیوں کے پاس کوئی پروجوہ بہانہ بھی نہیں تھا۔ وہ ابھی اس بارے میں غور وفکر میں مشغول تھے کہ اسے کس بہانے سے تنگ کیا جا سکتا تھا؟ اس سے پہلے ہی رون نے اپنے بستر پر پردہ لگایا اور لیٹ گیا اور پھر وہ فوراً ہی نیند کی گہرائیوں میں اترتا چلا گیا۔ جڑواں بھائی محض سوچتے ہی رہ گئے۔

ہیری اپنے بستر کے کنارے پر جھکا اور اس نے اس کے نیچے سے غیبی چوغہ باہر نکال لیا۔ اس کے باپ کا غیبی چوغہ...... یہ اس

کے باپ کی ملکیت تھا۔اس نے اس کپڑے کو اپنے ہاتھ کے اوپر پھسلنے دیا جو ریشم سے بھی زیادہ چکنا تھا اور ہوا کے جھونکے کی طرح ہلکا اور لطیف تھا۔'دھیان رہے،اسے اچھی چیزوں کیلئے ہی استعمال کرنا۔'اس خط میں یہ فقرہ بھی لکھا تھا۔اس نے اسے پہن کر دیکھا تھا۔ پھر وہ بستر سے باہر نکلا اور اس نے چوغے کو اپنے چاروں طرف ڈال دیا۔ جب اس نے اپنے پیروں کی طرف دیکھا تو وہاں اسے صرف چاندنی اور سایہ دکھائی دیا جو اس کا نہیں بلکہ کھڑکی اور چیزوں کا تھا۔ یہ بہت ہی عجیب احساس تھا۔

'دھیان رہے،اسے اچھی چیزوں کیلئے ہی استعمال کرنا۔'

اچانک ہیری بری طرح سے چونک گیا۔اس غیبی چوغے میں پورا ہوگورٹ اس کے سامنے کھلا پڑا تھا۔وہ اندھیرے اور خاموشی میں کھڑا تھا لیکن اس کے دل کے اندر خوشیوں کا ایک گھمبیر طوفان موجزن تھا۔وہ اسے پہن کر کہیں بھی جا سکتا تھا،کہیں بھی......اور فلیچ کو اس کے بارے میں کبھی بھی پتہ نہیں چل سکتا تھا۔رون سوتے ہوئے کچھ بڑبڑایا۔کیا اسے جگانا ٹھیک رہے گا؟ ہیری نے یکدم سوچا۔کسی چیز نے اسے روک دیا۔اس کے باپ کا چوغہ......اسے محسوس ہوا کہ اس بار......پہلی بار......وہ تنہا ہی اس کا استعمال کرنا چاہتا ہے۔وہ کمرے سے باہر نکلا،سیڑھیاں اترا،گری فنڈر ہال سے ہوتا ہوا خارجی دروازے کی طرف بڑھا اور پھر تصویر کے سوراخ میں سے باہر کود گیا۔

''کون ہے؟''فربہ خاتون کی متحیر آواز راہداری میں گونجی۔ ہیری کچھ نہیں بولا۔وہ راہداری میں تیزی سے چلتا چلا گیا۔اسے وہاں جانا چاہیئے؟ وہ رُک گیا،اس کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا اور وہ سوچ رہا تھا۔اس کے دماغ میں ایک خیال عود کر آیا۔لائبریری میں وہاں...... **جہاں جانا منع ہے**۔وہ جتنی دیر تک پڑھنا چاہے،پڑھ سکتا تھا اور تب تک پڑھ سکتا تھا جب تک وہ پتہ لگا نہیں لیتا کہ فلے میل کون تھا۔وہ آگے کی طرف چل دیا اور چلتے وقت اس نے غیبی چوغے کو اپنے چاروں طرف اچھی طرح سے لپیٹ رکھا تھا۔

لائبریری میں گھپ اندھیرا تھا اور بڑا خوفناک سناٹا چھایا ہوا تھا۔ ہیری نے ایک لالٹین جلائی تاکہ کتابوں کی قطاروں کے بیچ کا راستہ دیکھ سکے۔ایسا لگ رہا تھا جیسے لالٹین ہوا میں خود ہی تیرتا پھر رہا تھا۔حالانکہ ہیری بخوبی جانتا تھا کہ اس کا ہاتھ اس لالٹین کو پکڑے ہوئے تھا لیکن یہ دہشت ناک منظر دیکھ کر خود اس پر کپکپی طاری ہوگئی تھی۔

جہاں جانے کی ممانعت تھی وہ حصہ لائبریری کے بالکل پچھلے اور آخری کنارے پر واقع تھا۔محتاط قدموں کے ساتھ وہ اس طرف بڑھا۔اس نے وہ احتیاط کے ساتھ وہ رسی عبور کی جو لائبریری کو اس ممنوعہ حصے سے الگ کرتی تھی۔ وہ دھڑکتے ہوئے دل کے ساتھ ممنوعہ حصے میں پہنچ چکا تھا۔اس نے لالٹین بلند کی تاکہ وہ کتابوں کے نام پڑھ سکے۔کتابوں کے عنوانات سے اسے کچھ زیادہ مدد نہیں مل پائی۔ان کے اکھڑے ہوئے،جھلملاتے حروف ایسی زبانوں میں لکھے تھے جو ہیری کے پلے نہیں پڑ رہی تھیں۔کچھ کتابیں تو بنا عنوان

کے تھیں۔ایک کتاب پر ایک گہرا عنوان منقش تھا جو خون کی طرح بھیانک دکھائی دے رہا تھا۔اسے دیکھ کر ہیری کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔شاید یہ اس کے دماغ کا وہم تھا، شاید ایسا نہیں تھا......اسے یوں محسوس ہوا جیسے کتابیں آپس میں دھیمے دھیمے کھسر پھسر کر رہی تھیں، جیسے وہ یہ جانتی ہوں کہ وہاں پر کوئی ایسا فرد گھس آیا ہے جسے وہاں نہیں ہونا چاہئے تھا۔

ہیری کو کہیں سے تو شروع کرنا ہی تھا۔لالٹین کو فرش پر محتاط انداز میں رکھتے ہوئے اس نے سب سے نیچے والی قطار میں رکھی ہوئی کتابوں میں کسی اچھی سی کتاب کی تلاش شروع کی۔ایک بڑی سی سیاہ و سفید مجلد کتاب پر اس کی نگاہیں ٹھہر گئیں۔اس نے اسے بمشکل باہر کھینچ کر نکالا کیونکہ یہ بہت وزنی تھی۔ ہیری نے اسے اپنے گھٹنوں پر رکھ کر کھولا۔ایک تیز اور دل دہلا دینے والی چیخ نے لائبریری کی گہری خاموشی کو چیر ڈالا تھا۔ ہیری اپنی جگہ پر لرز کر رہ گیا۔کتاب چیخ رہی تھی۔ ہیری نے اسے فوراً بند کر دیا لیکن کتاب پھر بھی چیخے جا رہی تھی اور اس میں کان پھاڑ آواز مسلسل آتی رہی۔ وہ پیچھے کی طرف لڑکھڑایا۔اس کی ٹھوکر لگی اور لالٹین الٹ گئی۔ وہ یکا یک بجھ گئی تھی۔ دہشت سے کانپتے ہوئے اسے باہر کی راہداری میں کسی کے قدموں کی تیز چاپ سنائی دے رہی تھی۔ کتاب خاموش ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔ ہیری نے سرعت سے چیختی ہوئی کتاب کو واپس شلف میں ٹھونسا اور وہاں سے بھاگ کھڑا ہوا۔دروازے کے بالکل قریب پہنچ کر اس نے فلیچ کے سامنے سے گزرنے کی کوشش کی۔فلیچ کی زرد آنکھیں سیدھے اس کے پار دیکھ رہی تھیں اور ہیری فلیچ کے کھلے ہوئے ہاتھ کے نیچے سے پھسلتے ہوئے جھکائی دے کر باہر کی راہداری میں نکل گیا۔ وہ تیزی سے سیڑھیاں چڑھ کر اوپر والی منزل پر پہنچا۔لائبریری میں کتاب کی چیخیں ابھی تک گونج رہی تھیں، جنہیں ہیری بالائی منزل پر بھی سن رہا تھا۔وہ صلیبی جنگجو کے ایک اونچے انگرکھے کے بالکل سامنے رک گیا۔ بوکھلائے ہوئے انداز میں لائبریری سے باہر نکلنے کے چکر میں وہ اتنا الجھ گیا تھا کہ اسے اس بات کا خیال ہی نہیں رہا کہ وہ کہاں پہنچ گیا تھا؟ شاید اس لئے کہ ہر طرف گھپ اندھیرا تھا۔وہ یہ نہیں پہچان پایا کہ وہ اب کہاں کھڑا تھا؟ اسے اتنا معلوم تھا کہ ہوگورٹ کا باورچی خانہ ایک مجسمے کے بالکل نزدیک ہے مگر باروچی خانہ تو اس کے پانچ منزل نیچے تہہ خانے میں ہونا چاہئے تھا۔

''آپ نے مجھ سے کہا پروفیسر کہ اگر کوئی رات کو باہر گھومے تو میں سیدھے آپ کے پاس آؤں......کوئی لائبریری میں اس جگہ موجود تھا جہاں جانے کی سخت ممانعت ہے۔''

ہیری کے چہرے کا رنگ اُڑ گیا۔ وہ جہاں کہیں بھی کھڑا تھا، فلیچ کو وہاں کا چور راستہ معلوم تھا کیونکہ اس کی دھیمی اور چکنی آواز قریب آتی جا رہی تھی۔

''جہاں جانا منع ہے؟ وہ زیادہ دور نہیں گیا ہوگا......ہمیں اسے ہر قیمت پر پکڑنا ہوگا۔''

اور ہیری کا دل دھک سے رہ گیا جب اس نے سنا کہ فلیچ کے ساتھ باتیں کرنے والا کوئی اور نہیں پروفیسر سنیپ تھا۔ جب فلیچ اور سنیپ سامنے والے موڑ سے اس راہداری میں داخل ہوئے جہاں ہیری موجود تھا تو ہیری اسی جگہ پر مجسمے کی طرح جم کر کھڑا رہا۔ یہ سچ تھا کہ وہ اسے دیکھ نہیں سکتے تھے مگر راہداری اتنی تنگ تھی کہ اگر وہ لوگ زیادہ قریب آ جاتے تو وہ سیدھے اس سے ٹکرا سکتے تھے۔ سخت سردی اور چوغے کے باوجود اس کا بدن پسینے سے شرابور ہو گیا تھا۔

وہ جس قدر خاموشی اور احتیاط سے پیچھے کھسک سکتا تھا، کھسکتا چلا گیا۔ اس کے بائیں طرف ایک دروازہ تھوڑا سا کھلا ہوا دکھائی دیا۔ یہ اس وقت اس کے بچنے کی اکلوتی امید کا محور بن گیا۔ وہ سکڑ کر دروازے کے اندر گھسنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اس نے اپنی سانس روک رکھی تھی اور وہ کوشش کر رہا تھا کہ دروازہ ہلنے نہ پائے۔ اسے اس وقت بڑی راحت کا احساس ہوا جب وہ بنا آواز کئے کمرے کے اندر گھسنے میں کامیاب ہو گیا۔ سنیپ اور فلیچ باتیں کرتے ہوئے سیدھے نکل گئے تھے۔ ہیری دیوار سے ٹیک لگائے گہری سانسیں لینے لگا۔ وہ خاموشی سے ان دونوں کے قدموں کی دور جاتی ہوئی چاپ سنتا رہا۔ وہ بال بال بچ گیا تھا...... بالکل بال بال بچ گیا تھا۔

کچھ سیکنڈ کے بعد وہ ہوش میں آیا کہ یہ دیکھ سکے، وہ جس کمرے میں چھپا ہوا تھا وہ کون سا کمرہ تھا۔ یہ ایک ایسا کمرہ جماعت تھا جسے اب استعمال نہیں کیا جاتا تھا۔ دیواروں سے ڈیسک اور کرسیاں اوپر تلے لگے سایوں کی مانند دکھائی دے رہے تھے۔ کمرے میں چھوٹی سی مشعل جل رہی تھی جس کی روشنی ناکافی تھی۔ ردی کاغذ کی بالٹی اوندھے منہ زمین پر پڑی ہوئی تھی۔ لیکن اس کے سامنے دیوار پر ایک ایسی چیز تھی جو کمرے کے دوسرے سامان سے بالکل میل نہ کھاتی تھی۔ ایسا لگتا تھا جیسے کسی نے اسے صرف راستے سے ہٹا کر یہاں رکھ چھوڑا تھا۔ یہ ایک شاندار قسم کا دیوقامت آئینہ تھا۔ چھت جتنا اونچا۔ اس پر سونے کا فریم لگا ہوا تھا اور یہ دو پنجوں پر کھڑا تھا۔ اس کے اوپر ایک فریم میں پرتکلف انداز میں کوئی تحریر نقش نگاری کے ساتھ دکھائی دے رہی تھی۔

'ایرز کا ادنیٰ کشادہ خارجی تمناؤں کا جادوئی آئینہ'

اب چونکہ فلیچ اور سنیپ کے قدموں کی آواز آنا بالکل بند ہو چکی تھی اس لئے ہیری کا خوف کافی حد تک کم ہو گیا۔ ہیری آئینے کے قریب آیا۔ وہ اس میں اپنا عکس دیکھنا چاہتا تھا لیکن ایک بار پھر اسے آئینے میں کوئی عکس دکھائی نہیں دیا۔ وہ اس کے بالکل سامنے کھڑا تھا۔ اس نے اپنی چیخ روکنے کیلئے بمشکل اپنے منہ پر ہاتھ رکھا۔ وہ سرعت سے پیچھے گھوم گیا۔ اس کا دل اب جس قدر بری طرح سے دھڑک رہا تھا، اتنی تیزی سے تو اس وقت بھی نہیں دھڑکا تھا جب وہ کتاب چیخ پڑی تھی کیونکہ آئینے میں وہ اکیلا نہیں تھا بلکہ اس کے پیچھے بہت سے لوگ کھڑے تھے۔

لیکن کمرہ تو بالکل خالی تھا۔ تیز تیز سانس لیتے ہوئے وہ ایک بار پھر آئینے کی طرف متوجہ ہوا۔ اس کا عکس اس میں دکھائی دے رہا

تھا،سفید اور سہما ہوا۔اور وہاں ٹھیک اس کے پیچھے کم از کم دس اور لوگوں کے عکس دکھائی دے رہے تھے۔ ہیری نے ایک بار تیزی سے گردن موڑ کر اپنے عقب میں دیکھا۔اب بھی وہاں پر کوئی نہیں تھا۔ کمرہ پہلے کی طرح بالکل خالی پڑا تھا۔کیا وہ لوگ بھی غیبی حالت میں تھے؟ کیا سچ مچ وہ غیبی لوگوں سے بھرے ہوئے کمرے میں کھڑا تھا؟ کیا اس آئینے کی یہ خوبی تھی کہ وہ سب غیبی افراد کے عکس انہیں دکھا سکتا تھا؟ چاہے وہ غیبی حالت میں ہوں یا نہ ہوں!

اس نے دوبارہ آئینے میں دیکھا۔اس کے عکس کے ٹھیک پیچھے کھڑی ایک خاتون اس کی طرف دیکھ کر مسکرا رہی تھی اور ہاتھ ہلا رہی تھی۔ ہیری نے پیچھے دیکھے بنا اپنا ہاتھ عقبی سمت میں پھیلایا مگر اس کا ہاتھ ہوا میں ہی جھول کر رہ گیا۔اگر وہ خاتون سچ مچ وہاں ہوتی تو یہ بات طے تھی کہ وہ اسے چھو لیتا کیونکہ ان کے عکس بہت پاس پاس آ گئے تھے لیکن اس نے صرف ہوا کو محسوس کیا تھا۔یعنی وہ اور باقی لوگ صرف آئینے میں ہی موجود تھے۔

وہ بہت خوبصورت اور دلکش خاتون تھی،اس کے گہرے سرخ بال تھے اور اس کی آنکھیں......اس کی آنکھیں بالکل میری طرح ہیں، ہیری نے سوچا۔اور وہ آئینے کے تھوڑا مزید قریب ہو گیا۔چمکیلی سبز آنکھیں...... بالکل وہی انداز ہے لیکن پھر اس نے دیکھا کہ وہ رو رہی تھی، مسکرا رہی تھی۔اس کے چہرے پر پھیلی مسکراہٹ میں گہرا کرب چھپا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔اس کے پاس کھڑے لمبے، دبلے، کالے بالوں والے ایک شخص نے اس خاتون کے کندھوں پر اپنا بازو پھیلا رکھا تھا۔وہ نفیس فریم والی عینک پہنے ہوئے تھا اور اس کے بال بہت الجھے ہوئے تھے جو پیچھے کی طرف چپکے ہوئے محسوس ہو رہے تھے جیسے ہیری کے تھے۔ ہیری اس آئینے کے اتنا قریب آ گیا کہ اس کی ناک لگ بھگ اپنے عکس سے چھونے لگی۔

''ممی......ڈیڈی......؟'' وہ دھیمی آواز میں بڑبڑایا۔

وہ صرف اس کی طرف دیکھ کر مسکراتے رہے۔ دھیرے دھیرے ہیری نے آئینے میں موجود باقی سب لوگوں کے چہرے دیکھے اور اسے اپنے جیسی سبز آنکھیں، اپنی جیسی ناک کی کئی جوڑیاں دکھائی دیں۔ایک پستہ قد بوڑھا آدمی تو ایسا نظر آ رہا تھا جس کے گھٹنے بالکل ہیری کی طرح گانٹھ دار تھے......زندگی میں پہلی بار ہیری اپنے خاندان کو دیکھ رہا تھا۔

پوٹر گھرانہ...... پوٹر خاندان! اسے دیکھ کر مسکرایا اور انہوں نے ہیری کی طرف ہاتھ ہلائے۔وہ ان کی طرف للچائی نظروں سے دیکھتا رہا۔اس کے دونوں ہاتھ آئینے کی ٹھوس سطح پر جمے ہوئے تھے۔اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ آئینے کے اندر داخل ہو کر ان سب لوگوں کو چھو سکتا ہے مگر یہ صرف اس کا خیال ہی تھا۔ ہیری کے اندر ایک درد کی تیز لہر اُٹھ رہی تھی جس میں آدھی خوشی اور آدھا غم چھپا ہوا تھا۔ بہت تکلیف دہ درد......

اسے یاد نہیں کہ وہ کتنی دیر تک اس آئینے کے سامنے یونہی کھڑا اپنے خاندان کو دیکھتا رہا۔ عکس غائب نہیں ہوئے اور وہ انہیں ٹکٹکی لگا کر دیکھتا ہی رہا۔ وہ اس وقت تک یونہی گم رہا جب تک دور سے آتی ایک تیز آواز اسے دوبارہ ہوش میں نہیں لے آئی۔ وہ یہاں پر اب مزید نہیں ٹھہر سکتا تھا۔ اسے واپس اپنے بستر پر جانا چاہئے۔ اس نے بمشکل اپنی ماں کے چہرے سے اپنی نظریں ہٹائیں اور سسکتے ہوئے بڑبڑایا۔ ''میں پھر آؤں گا۔'' اور پھر وہ تیزی سے کمرے سے باہر نکل گیا۔

☆☆☆

''تم مجھے بھی تو جگا سکتے تھے۔'' رون شکایت آمیز لہجے میں بولا۔

''تم آج رات چل سکتے ہو، میں آج پھر وہاں جانے والا ہوں، میں تمہیں وہ آئینہ دکھانا چاہتا ہوں۔'' ہیری نے شکایت رفع کرنے کی کوشش کی۔

''میں تمہارے ممی ڈیڈی کو دیکھنا چاہتا ہوں۔'' رون نے متجسس انداز میں کہا۔

''اور میں تمہارے خاندان کو...... پورے ویزلی خاندان کو دیکھنا چاہوں گا۔ تم مجھے اپنے باقی بھائی اور سب لوگ دکھا سکتے ہو۔'' ہیری نے گرم جوشی سے کہا۔

''تم ان لوگوں سے کبھی بھی مل سکتے ہو۔'' رون نے کہا۔ ''بس گرمیوں میں میرے گھر پر آجاؤ۔ ویسے ہوسکتا ہے کہ شاید وہ آئینے صرف ایسے ہی لوگوں کو دکھاتا ہو جو اب زندہ نہ ہوں، حالانکہ فلےمیل کا پتہ نہ لگ پانا بڑی بری بات ہے...... تھوڑا سا گوشت یا کوئی اور چیز لے لو، تم نے آج صبح سے کچھ بھی نہیں کھایا ہے۔''

ہیری سے کچھ بھی نہیں کھایا جا رہا تھا۔ اس کے من میں عجیب سی محرومی رچی بسی تھی۔ اس نے اپنے ممی ڈیڈی کو دیکھ لیا تھا اور وہ آج رات انہیں دوبارہ دیکھنا چاہتا تھا۔ وہ فلےمیل کو لگ بھگ فراموش کر بیٹھا تھا۔ اب یہ کام اسے اتنا اہم نہیں لگ رہا تھا۔ اب اسے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا کہ تین سر والا کتا کس چیز کی حفاظت کر رہا تھا؟ اور اگر سنیپ اسے چرا بھی لے تو بھی کیا فرق پڑتا تھا؟

''تم ٹھیک تو ہو نا ہیری؟'' رون نے کہا۔ ''تم عجیب سے دکھائی دے رہے ہو؟''

☆☆☆

ہیری کو سب سے زیادہ ڈر اس بات کا تھا کہ شاید وہ آئینے والے کمرے کو دوبارہ نہیں ڈھونڈ پائے گا۔ غیبی چوغے میں رون بھی لپٹا ہوا تھا اس لئے انہیں پہلی رات کے مقابلے میں دھیمے چلنا پڑا۔ انہوں نے لائبریری سے ہیری کے راستے کو تلاش کرنے کی کوشش کا آغاز کیا تھا اور قریباً ایک گھنٹے تک راہداریوں میں ادھر ادھر بھٹکتے رہے۔

''سردی کے مارے میری تو جان نکلے جا رہی ہے، اس آئینے کو چھوڑو...... چلو واپس بستر میں چلتے ہیں۔'' رون نے کپکپاتی ہوئی

آواز میں کہا۔

''نہیں......'' ہیری نے ٹھوس لہجے میں جواب دیا۔ ''مجھے یقین ہے کہ وہ یہیں کہیں ہے۔''

وہ ایک طویل قامت سفید بھوت جادوگرنی کے پاس گزرے جو دوسری سمت میں جا رہی تھی لیکن اس کے علاوہ انہیں کوئی اور نہیں دکھائی دیا۔ جب رون کراہ رہا تھا کہ اس کے پیر سردی کے مارے سن ہونے لگے ہیں تو اسی وقت ہیری کو وہ مجسمہ دکھائی دیا۔

''یہاں ہے......بس یہاں...... بالکل!'' ہیری جوشیلے انداز میں بڑبڑایا۔

انہوں نے دروازہ کھولنے کیلئے اسے دھکا دیا۔ ہیری نے اپنے کندھوں سے چوغہ ہٹایا اور آئینے کی طرف بھاگا۔ اس کا خاندان ایک بار پھر وہیں کھڑا تھا۔ اس کے ممی ڈیڈی اس کی طرف دیکھ کر مسکرائے۔

''دیکھو!......'' ہیری نے عجلت سے کہا۔

''مجھے تو یہاں کچھ نہیں دکھائی دے رہا۔'' رون نے جواب دیا۔

''دیکھو! ان لوگوں کی طرف دیکھو...... بہت سارے لوگ ہیں......''

''مجھے تو صرف تم ہی دکھائی دے رہے ہو ہیری!''

''اس میں ٹھیک طرح سے دیکھو، چلو! جہاں میں کھڑا ہوں وہاں سے دیکھو......''

ہیری ایک طرف ہٹ گیا۔ اب رون آئینے کے سامنے کھڑا ہو گیا تھا۔ اس لئے اب ہیری کو اپنا خاندان بالکل دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ اسے صرف پاجامہ پہنے ہوئے رون کا عکس دکھائی دے رہا تھا۔ رون ٹکٹکی لگا کر اپنے عکس کو متعجب نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔

''میری طرف دیکھو!'' اس نے کہا۔

''کیا تم اپنے مر چکے خاندان کو اپنے چاروں طرف دیکھ سکتے ہو؟''

''نہیں! میں بالکل اکیلا ہوں مگر میں تھوڑا الگ سا دکھائی دے رہا ہوں۔ میں تھوڑا بڑا ہو گیا ہوں۔ میں نے ہیڈ بوائے کا بیج پہن رکھا ہے بالکل اسی طرح کا جیسا بل کے پاس ہوا کرتا تھا۔ میرے ہاتھ میں ہاؤس کپ پکڑا ہے اور کیوڈچ کا کپ بھی۔ میں کیوڈچ کا کپتان بھی ہوں۔'' رون حیرت وخوشی کے ملے جلے جذبات کا اظہار کر رہا تھا۔

رون نے اس حیرت انگیز آئینے سے اپنی آنکھیں ہٹاتے ہوئے ہیری کی طرف متحیر نگاہوں سے دیکھا۔ ''کیا تمہیں لگتا ہے کہ یہ آئینہ مستقبل کا حال دکھاتا ہے۔''

''یہ کیسے ممکن ہے؟ میرا خاندان مر چکا ہے...... مجھے ایک بار پھر سے دیکھنے دو۔''

''تم نے کل ساری رات آئینہ دیکھا ہے، مجھے کچھ دیر اور دیکھ لینے دو۔'' رون نے کہا۔

''تمہارے ہاتھ میں صرف کیوڈچ کپ ہے، اس میں کیا خاص بات ہے؟ میں اپنے ممی ڈیڈی کو دیکھنا چاہتا ہوں۔'' ہیری نے تنک کر کہا۔

''مجھے دھکا مت دو ہیری......''

باہر راہداری میں یکا یک ایک تیز آواز گونج اُٹھی جس کے باعث ان کے درمیان ہونے والی بحث یکلخت بند ہوگئی۔ انہیں اس بات کا احساس ہی نہیں تھا کہ وہ کتنا زور زور سے چیخ کر باتیں کر رہے تھے۔

''جلدی......''

رون نے پھرتی سے لپک کر چوغہ اُٹھایا اور اسے خود اور ہیری پر ڈال دیا۔ وہ ایک بار پھر غائب ہو چکے تھے۔ اسی وقت مسز نورس کی چمکتی ہوئی آنکھیں دروازے پر دکھائی دیں۔ رون اور ہیری چپ چاپ کھڑے کھڑے ایک ہی بات سوچتے رہے۔ کیا یہ غیبی چوغہ بلیوں پر بھی اسی طرح سے کارآمد ہے جتنا کہ آدمیوں پر۔ ایسا لگا جیسے ایک صدی بیت گئی ہو۔ بلی واپس پلٹی اور چلی گئی۔

''اب یہاں مزید ٹھہرنا خطرے سے خالی نہیں ہے......وہ یقیناً فلیچ کو خبردار کرنے کیلئے گئی ہے۔ میں شرط لگا سکتا ہوں کہ اس نے ہماری آواز سن لی تھی۔'' رون نے تیزی سے کہا۔

اور پھر رون نے ہیری کو کھینچ کر کمرے سے باہر نکال لیا۔

☆☆☆

برف اگلی صبح بھی نہیں پگھلی تھی۔ ہیری آتشدان کی انگیٹھی کے سامنے اُداس بیٹھا رہا۔

''شطرنج کھیلو گے ہیری؟'' رون نے پوچھا۔

''نہیں!'' ہیری نے ٹکا سا جواب دیا۔

''تو پھر باہر چلتے ہیں، ہیگرڈ سے ملاقات ہو جائے گی۔'' رون نے کہا۔

''نہیں......تم اکیلے ہی چلے جاؤ۔''

''میں جانتا ہوں تم کس بارے میں سوچ رہے ہو؟ آئینے کے بارے میں ہے نا۔ آج رات وہاں مت جانا۔'' رون نے سنجیدگی سے کہا۔

''مگر کیوں؟'' ہیری نے چونک کر پوچھا۔

''میں نہیں جانتا، مجھے صرف کچھ کھٹکا لگ رہا ہے......اور ویسے بھی تم پہلے ہی کئی بار بال بال بچ چکے ہو۔ فلیچ اور مسز نورس چاروں

طرف گھوم رہے ہیں۔اس سے کیا فرق پڑتا ہے کہ وہ لوگ تمہیں دیکھ نہیں سکتے؟ مان لو وہ تم سے ٹکرا جائیں؟ یا پھر تم کسی چیز سے ٹکرا جاؤ۔''

''تم ہرمائنی کی طرح باتیں کر رہے ہو!'' ہیری نے کہا۔

''میں سچ کہہ رہا ہوں ہیری! مت جاؤ......''

لیکن ہیری کے دل و دماغ میں صرف ایک ہی خیال سمایا ہوا تھا کہ وہ آج آئینے کے سامنے ضرور جائے گا اور رون اسے ایسا کرنے سے بالکل نہیں روک سکتا تھا۔

☆☆☆

تیسری رات اس نے اپنا راستہ پہلے کی بہ نسبت بہت جلدی کھوج لیا تھا۔اسے معلوم تھا کہ وہ تیز تیز چل رہا تھا جس کی وجہ سے بہت آواز ہو رہی ہے اگرچہ ایسا کرنا عقلمندی نہیں تھی لیکن اسے راستے میں کوئی نہیں ملا۔وہ ایک بار پھر اپنے ممی ڈیڈی کے پاس تھا۔اس کے ماں باپ اس کی طرف دیکھ کر مسکرا رہے تھے۔اس کے ایک دادا جی تو خوشی کے مارے سر ہلا رہے تھے۔ہیری آئینے کے سامنے فرش پر بیٹھ گیا۔وہ وہاں رات بھر اپنے خاندان کے ساتھ بیٹھنے کی خواہش دل میں لئے ہوئے تھا اور آج اسے کوئی نہیں روک سکتا تھا......کوئی بھی نہیں!

''تو ہیری......پھر سے آ گئے......''

ہیری کو یوں لگا جیسے اس کے بدن کا سارا خون منجمد ہو کر رہ گیا ہو۔اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔دیوار کے پاس رکھی کرسیوں میں سے ایک پر کوئی اور نہیں بلکہ ایلبس ڈمبل ڈور بیٹھے ہوئے تھے۔ہیری ان کے پاس سے ہی گزرا ہوگا لیکن وہ آئینے تک پہنچنے کیلئے اتنا بے تاب تھا کہ اس نے ان کی طرف دھیان نہیں دیا تھا۔

''مم......میں آپ کو نہیں دیکھ پایا جناب!'' ہیری ہڑبڑا سا گیا۔

''عجیب بات ہے ہیری! غائب ہونے سے شاید تمہاری آنکھیں کمزور ہو گئی ہیں۔'' ڈمبل ڈور نے کہا اور ہیری کو یہ دیکھ کر اطمینان ہوا کہ وہ مسکرا رہے تھے۔

''تو!'' ڈمبل ڈور نے کہا اور وہ بھی کرسی سے اُٹھ کر ہیری کے پاس فرش پر بیٹھ گئے۔''تو تم بھی ان سینکڑوں لوگوں کی فہرست شامل ہو ہی گئے جنہوں نے ایرز آئینے کو دیکھا اور اس کے سحر میں ایسے جکڑے کہ کسی کام کے نہیں رہے۔''

''مجھے یہ معلوم نہیں تھا کہ اس کا یہ نام ہے جناب!''

''مجھے امید ہے کہ اب تک تمہیں یہ احساس ہو گیا ہوگا کہ یہ کیا کرتا ہے؟''

''یہ...... یہ مجھے میرا پورا خاندان دکھاتا ہے۔'' ہیری جوشیلے انداز میں بولا۔ ''میری ممی اور ڈیڈی...... اور بہت سارے لوگ......''

''اور رون کو یہ دکھاتا ہے کہ وہ ہیڈ بوائے بن گیا ہے، اس کے پاس وہی بیج ہے جو بل کے پاس ہوا کرتا تھا......'' ڈمبل ڈور نے گہرے لہجے میں کہا۔

''آپ کو یہ کیسے معلوم؟......'' ہیری دم بخود رہ گیا۔

''مجھے غائب ہونے کیلئے کسی چوغے کی ضرورت نہیں ہے۔'' ڈمبل ڈور نے دھیمے لہجے میں کہا۔ ''کیا اب تم اندازہ لگا سکتے ہو کہ ایرز کا یہ آئینہ ہمیں کیا دکھاتا ہے؟''

ہیری نے اپنا سر انکار میں ہلایا۔

''میں تھوڑا سمجھاتا ہوں۔ دنیا کا سب سے مطمئن آدمی ایرز آئینے کا استعمال ایک عام آدمی کی طرح کر سکتا ہے یعنی جب وہ اس میں دیکھے گا تو اس میں اسے اپنا عکس بالکل ویسا ہی دکھائی دے گا جو کہ اس کا اصلی روپ ہوگا۔ کیا اس سے تمہیں کچھ مدد ملی؟''

ہیری نے سوچا پھر اس نے دھیمے لہجے میں کہا۔

''یہ ہمیں ہماری خواہشیں دکھاتا ہے...... چاہے ہماری خواہشیں جو بھی ہوں۔''

''صحیح بھی اور غلط بھی......'' ڈمبل ڈور نے اطمینان بھرے انداز میں کہا۔ ''یہ ہمیں ہمارے دل کی سب سے گہری اور یاسیت سے بھرپور خواہش ہی دکھاتا ہے۔ نہ تو اس سے زیادہ اور نہ ہی اس سے کم۔ تم اپنے خاندان سے کبھی نہیں ملے اس لئے تم انہیں اپنے چاروں طرف کھڑا دیکھتے ہو۔ رونالڈ ویزلی، جو ہمیشہ اپنے بھائیوں کی چھاپ میں رہا ہے، اپنے آپ کو تنہا کھڑا دیکھتا ہے...... ان سب سے بہتر رنگ وروپ میں۔ بہرحال یہ آئینہ ہمیں نہ تو کوئی علم دے سکتا ہے اور نہ ہی سچائی دکھاتا ہے۔ یہ فریب دیتا ہے، لوگ اس کے سامنے کھڑے ہونے کے بعد برباد ہو گئے ہیں۔ انہوں نے اس میں جو دیکھا، اس سے وہ متاثر ہو گئے یا پھر پاگل پن کے سمندر میں ڈوب گئے کیونکہ وہ نہیں جانتے تھے کہ جو یہ دکھا رہا تھا وہ سچ تھا یا نہیں...... ممکن تھا یا نہیں۔''

پروفیسر ڈمبل ڈور نے گہری سانس لی اور آدھے چاند جیسی عینک کے اوپر سے ہیری کو دیکھا۔ ''آئینے کو کل نئی جگہ پر پہنچا دیا جائے گا ہیری! اور میں یہ چاہوں گا کہ تم دوبارہ اس کی تلاش نہ کرو۔ اگر تمہارا کبھی اس سے دوبارہ سامنا ہو تو اچھی بات نہیں ہے۔ یہ بات یاد رکھنا۔ اب تم اپنے اس شاندار غیبی چوغے کو پہنو اور بستر پر پہنچ جاؤ۔''

ہیری اُٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''جناب!...... پروفیسر ڈمبل ڈور...... کیا میں آپ سے کچھ پوچھ سکتا ہوں؟''

''ظاہر ہے،تم نے ابھی ابھی پوچھ لیا۔'' ڈمبل ڈور مسکرائے۔ ''بہرحال!تم مجھ سے ایک اور سوال پوچھ سکتے ہو۔''

''جب آپ آئینے میں دیکھتے ہیں تو آپ کو کیا دکھائی دیتا ہے۔''

''مجھے......'' ڈمبل ڈور دھیما سا ہنسے۔ ''میں دیکھتا ہوں کہ میرے ہاتھ میں موٹی اونی جرابیں ہیں۔''

ہیری محض انہیں دیکھتا ہی رہ گیا۔

''انسان کے پاس کبھی موزوں جرابیں نہیں رہ پاتیں۔'' ڈمبل ڈور آہ بھر کر بولے۔ ''ایک اور کرسمس آئی اور گزر گئی،لیکن کسی نے بھی ایک جوڑی جرابیں مجھے نہیں دیں،لوگ ہمیشہ مجھے کتابیں ہی دیتے رہتے ہیں۔''

جب ہیری بستر میں گھس گیا تب اسے یہ احساس ہوا کہ ڈمبل ڈور شاید پوری طرح سے سچ نہیں بول رہے تھے۔ سکے برز کو اپنے تکیے سے دور ہٹاتے ہوئے اس نے سوچا کہ یہ بہت ذاتی نوعیت کا سوال بھی تو تھا۔

☆☆☆

تیرہواں باب

# نکولس فلے میل

ڈمبل ڈور نے ھیری کو یہ سمجھا دیا تھا کہ وہ دوبارہ ایرز کے آئینے کی تلاش میں بالکل نہ جائے، اس لئے غیبی چوغہ کرسمس کی باقی چھٹیوں میں اس کے صندوق کی تہہ میں لپٹا پڑا ہی رہا۔ ھیری سوچ رہا تھا کاش اتنی ہی آسانی سے وہ آئینے میں دکھائی دینے والی باتوں کو بھی فراموش کر پاتا لیکن وہ وہ ایسا نہیں کر پایا۔ اسے برے خوابوں نے گھیر لیا تھا، کوئی رات ایسی نہیں تھی جب وہ عجیب اور دل دہلا دینے والے خواب نہ دیکھتا تھا۔ اس سلسلے کے آغاز نے ھیری کو کافی حد تک پریشان کر ڈالا تھا۔ ان خوابوں میں وہ بار بار دیکھتا تھا کہ اس کے والدین سبز روشنی کے دھاروں میں غائب ہو رہے تھے جبکہ کوئی آدمی تیز آواز میں قہقہے لگا رہا ہے۔ جب ھیری نے رون کو ان خوابوں کے بارے میں بتایا تو اس نے فوراً کہا۔

''دیکھو! ڈمبل ڈور صحیح کہتے تھے، وہ آئینہ کسی کو بھی پاگل کر سکتا ہے۔''

ہر مائنی سکول شروع ہونے سے ایک دن پہلے ہی لوٹ آئی تھی۔ اس نے ان واقعات کو ایک الگ نظریئے سے ہی دیکھا تھا۔ ایک طرف تو وہ جان کر بھونچکا کر رہ گئی کہ ھیری تین راتیں لگاتار اپنے بستر سے باہر نکل کر پورے سکول میں آوارہ گردی کرتا رہا۔ (''اگر فلیچ نے تمہیں پکڑ لیا ہوتا تو......'') دوسری طرف اسے بے حد مایوسی ہوئی تھی کہ ھیری کو کم از کم یہ تو پتہ لگا لینا چاہئے تھا کہ نکولس فلے میل کون تھا؟

انہیں اب یہ امید نہیں تھی کہ وہ لائبریری کی کسی کتاب میں فلے میل کا نام تلاش کر پائیں گے، ویسے ھیری کو اب بھی یقین تھا کہ اس نے یہ نام کہیں پر پڑھا تھا۔ جب سکول شروع ہو گیا تو وہ ایک بار پھر وقفوں کے دوران دس منٹ تک کتابیں چھاننے کے کام میں جت گئے۔ ھیری کو باقی دنوں سے بھی کم وقت ملتا تھا کیونکہ کیوڈچ کی مشقیں دوبارہ شروع ہو گئی تھیں۔ وڈ اس بار ٹیم سے پہلے سے بہت زیادہ محنت کروا رہا تھا۔ اب برف گرنے کے بجائے تیز بارشوں کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا لیکن لگاتار سرد بارشیں بھی وڈ کے جوش وخروش کو ٹھنڈا نہیں کر پائیں۔ ویزلی بھائی شکایت کرتے دکھائی دیئے کہ وڈ پاگل ہو گیا ہے مگر ھیری کے خیالات بالکل وڈ جیسے تھے اگر

وہ ہفل پف کے خلاف اپنا اگلا میچ جیت لینے میں کامیاب ہو جائے تھے تو وہ سات سال بعد پہلی بار فریقی چمپئن شپ میں سلے درن کا ریکارڈ توڑ دینے میں کامیاب ہو جاتے اور ایک بار پھر سلے درن سے آگے نکل جاتے۔ کڑی محنت کرنے کے پیچھے جیتنے کی امید تو تھی ہی، اس کے علاوہ ہیری دن بھر کی پڑھائی اور کیوڈچ کی مشقوں بعد اس قدر تھکاوٹ کا شکار ہوتا کہ بستر پر لیٹتے ہی اس کے گھوڑے بک جاتے تھے، جن کی وجہ سے برے خوابوں کے سلسلے میں بھی کمی واقع ہو گئی تھی جو کہ زیادہ فرحت بخش احساس تھا۔

پھر ایک دن جب موسم بہت زیادہ ابر آلود اور میدان کیچڑ سے لت پت تھا، مشقوں کے دوران وڈ نے تمام کھلاڑیوں کو بے حد بری خبر سنائی، جسے سن کر ہر ایک کے چہرے پر سراسیمگی پھیل گئی۔ وڈ اس دن ویزلی بھائیوں پر بے حد خفا تھا کیونکہ وہ ایک دوسرے پر غوطے مارتے ہوئے بمباری کر رہے تھے اور اپنے بہاری ڈنڈوں سے گرنے کی اداکاری کر رہے تھے۔

''مستی مت کرو ویزلی......'' وڈ چیخ کر بولا۔ ''اسی طرح کی حرکتوں سے ہم میچ ہار جائیں گے۔ اس بار سنیپ ریفری کے فرائض انجام دے رہا ہے، اور ان کی پوری کوشش رہے گی کہ بہانے سے گری فنڈر کے پوائنٹس کم کر سکے۔''

یہ سن کر جارج ویزلی تو سچ مچ اپنے بہاری ڈنڈے سے گر گیا۔

''سنیپ ریفری بن رہے ہیں؟'' وہ کیچڑ میں لتھڑے منہ سے چیخا۔ ''سنیپ کیوڈچ کے میچ میں پہلے کب ریفری بنے تھے؟ اگر ہم سلے درن سے آگے نکلنے کی کوشش میں ہیں تو وہ کبھی انصاف سے کام نہیں لے گا۔''

باقی کھلاڑی بھی نیچے اتر آئے اور جارج کے ساتھ کھڑے ہو کر شکایت کرنے لگے۔

''یہ میری غلطی نہیں ہے۔'' وڈ نے کرخت لہجے میں کہا۔ ''ہمیں تو صرف اس بات کا پورا دھیان رکھنا ہو گا کہ ہم صاف ستھرا کھیل کھیلیں تاکہ سنیپ کو ہمارے خلاف کوئی بہانہ نہ مل سکے۔''

یہ سب تو ٹھیک تھا، ہیری نے سوچا لیکن ایک اور وجہ بھی تھی جس کے باعث وہ سنیپ کے آس پاس رہنے پر کیوڈچ نہیں کھیلنا چاہتا تھا......

ٹیم کے باقی کھلاڑی مشق کے بعد ہمیشہ کی طرح ایک دوسرے سے باتیں کرنے کیلئے میدان میں رُک گئے تھے مگر ہیری وہاں سے سیدھا گری فنڈر کے ہال میں پہنچ گیا۔ جہاں اس نے رون اور ہرمائنی کو شطرنج کی بازی لگاتے ہوئے دیکھا۔ شطرنج اکلوتی ایسی چیز تھی جس میں ہرمائنی ہمیشہ ہار جاتی تھی، ہیری اور رون دونوں کا ہی مشترکہ خیال تھا کہ یہ اس کی واحد کمزوری تھی۔

جب ہیری نے ان کے پہلو والی نشست سنبھال لی تو رون بولا۔

''ذرا ایک منٹ رکو! مجھ سے کوئی بات نہ کرنا۔'' اسی لمحے اس کی نگاہ ہیری کے چہرے پر پڑی تو چونک کر بولا۔ ''تمہیں کیا ہوا؟

تمہاری حالت بہت خراب دکھائی دے رہی ہے۔''

کوئی دوسرا نہ سن لے اس لئے اپنی آواز دھیمی رکھتے ہوئے ہیری نے ان دونوں کو بتایا کہ سنیپ کے دماغ میں کیوڈچ کا ریفری بننے کی خواہش اچانک جاگ اُٹھی ہے۔

''تو تم کھیلنے سے منع کر دو۔'' ہرمائنی نے جلدی سے کہا۔

''کہہ دو کہ تم بیمار ہو......'' رون نے بات بڑھائی۔

''اپنی ٹانگ ٹوٹنے کی اداکاری کرو۔'' ہرمائنی نے صلاح دی۔

''اپنی ٹانگ سچ مچ ہی توڑ لو......'' رون کافی آگے بڑھ گیا۔

''میں ایسا نہیں کر سکتا۔'' ہیری نے جھنجلا کر کہا۔ ''ہمارے پاس کوئی اضافی کھلاڑی نہیں ہے، اگر میں نہیں کھیلوں گا تو گری فنڈر تو کھیل ہی نہیں پائے گا۔''

اسی لمحے نیول گرتے پڑتے پھدکتا ہوا ہال میں پہنچا۔ کوئی نہیں سمجھ پایا کہ وہ کس طرح تصویر کے سوراخ میں سے اندر آنے میں کامیاب ہوا تھا کیونکہ اس کے دونوں پیر بندھے ہوئے تھے۔ وہ فوراً سمجھ گئے کہ پیروں پر باندھنے والے جادوئی کلمے کا استعمال کیا گیا تھا جس کی وجہ سے اس کے دونوں پیر آپس میں چپک کر رہ گئے تھے۔ وہ گری فنڈر کے ہال تک تمام راستے کودتا پھدکتا ہوا آیا ہوگا۔ ہرمائنی کو چھوڑ کر سبھی لوگ اس پر ہنسنے لگے۔ ہرمائنی اچھل کر کھڑی ہوئی اور اس نے اپنی چھڑی گھمائی اور نیول کی طرف جھٹکی، اس نے پیر کھولنے والا جادوئی کلمہ پڑھا جس کے باعث اگلے ہی پل نیول کے دونوں پیر جادوئی بندش سے آزاد ہو گئے۔ وہ اب اپنے پیروں پر کھڑا ہو گیا اس کا جسم ابھی تک دہشت سے بری طرح کانپ رہا تھا۔

''کیا ہوا تھا؟'' ہرمائنی نے اس سے پوچھا اور اسے ہیری اور رون کے پاس لے جا کر بٹھا دیا۔

''مل فوائے!'' نیول نے کانپتے ہوئے بتایا۔ ''وہ مجھے لائبریری کے باہر ملا رہا، اس نے کہا کہ وہ اس کی مشق کرنے کیلئے کسی کو ڈھونڈ رہا تھا۔''

''پروفیسر میک گوناگل کے پاس جاؤ!'' ہرمائنی نے نیول کو مشورہ دیا۔ ''اس کی شکایت کرو۔'' نیول نے انکار میں سر ہلایا۔

''میں اپنے آپ کو اور زیادہ مشکل میں ڈالنا نہیں چاہتا۔'' وہ سہم کر بڑبڑایا۔

''تمہیں اس کا بندوبست کرنا پڑے گا نیول!'' رون نے غصے سے کہا۔ ''اسے لوگوں کو اپنے قدموں تلے روندنے کی عادت پڑ چکی ہے لیکن یہ تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ تم اس کے سامنے جھک جاؤ اور اس کا کام آسان کر دو۔''

''مجھے یہ بتانے کی ضرورت نہیں ہے، مجھ میں گری فنڈ ر میں رہنے کے لائق بہادری بالکل موجود نہیں ہے۔ مل فوائے یہ کام پہلے ہی کر چکا ہے۔'' نیول نے رندھے ہوئے گلے سے کہا۔

ہیری نے اپنے چوغے کی جیب میں ہاتھ ڈال کر ٹٹولا اور ایک چاکلیٹی مینڈک نکالا۔ یہ اس پیکٹ کا آخری مینڈک تھا جو ہرمائنی نے اسے کرسمس پر دیا تھا۔ اس نے اسے نیول کی طرف بڑھا دیا۔ جسے دیکھ کر لگتا تھا کہ وہ بس ابھی رونے ہی والا تھا۔

''تم اکیلے بارہ مل فوائے کے برابر ہو۔'' ہیری نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔ ''بولتی ٹوپی نے تمہیں کہیں اور بھیجنے کے بجائے بہادر گری فنڈ ر میں بھیجا تھا، ہے نا؟ اور مل فوائے کہاں ہے؟ سلے درن میں جہاں مکاری اور دھوکا بھرا ہوا ہے۔''

چاکلیٹی مینڈک کا کاغذ پھاڑتے ہوئے نیول کے چہرے پر ہلکی سی مسکان ابھری۔

''شکریہ ہیری!...... مجھے لگتا ہے کہ اب مجھے بستر پر چلے جانا چاہئے...... کیا تمہیں یہ کارڈ چاہئے؟ تم کارڈ اکٹھے کرتے ہو...... ہے نا؟'' نیول نے ایک کارڈ اس کی طرف بڑھایا۔

جب نیول چلا گیا تو ہیری نے مشہور جادوگر والے کارڈ کی طرف نگاہ ڈالی۔

''ایک بار پھر ڈمبل ڈور......'' اس نے کہا۔ '' پہلی بار بھی مجھے وہی ملے تھے۔''

ہیری نے گہری سانس کھینچتے ہوئے کارڈ کو پلٹ کر دیکھا۔ تحریر پر نظر ڈالی اور پھر اس نے رون اور ہرمائنی کی طرف دیکھا۔ اس کی آنکھوں میں گہری چمک دکھائی دے رہی تھی۔

''مجھے مل گیا......'' ہیری نے جوشیلے انداز میں کہا۔ ''مجھے فلے میل مل گیا۔ میں نے تم لوگوں سے کہا تھا نا، میں نے اس کا نام پہلے کہیں پڑھا تھا۔ میں نے اس کا نام ریل گاڑی میں پڑھا تھا جب میں یہاں آ رہا تھا۔ یہ دیکھو لکھا ہے:

'**پروفیسر** ڈمبل **ڈور خاص** طور پر ان **امور کیلئے** بے **حد** مشہور ہیں: **1945**ء میں **انہوں** نے **تاریک جادو کے** بہترین جادوگر **گرینڈل والڈ** کو نہایت عمدگی سے **شکست** سے **دو چار کیا**۔ ڈ**ریگن** کے **خون کے بارہ نئے استعمالات کا انکشاف** کیا، اپنے **ساتھی نکولس فلے** میل **کے** ساتھ **مل کر** کیمیا **گری** کے **مفید تجربات** سے **جادونگری کو فائدہ پہنچایا**، **پروفیسر ڈمبل** کو **سرود** خلوت **کی موسیقی** اور **دس کھونٹی کا** کھیل **بے حد پسند** ہیں۔''

ہرمائنی ایک دم اچھل پڑی، جب اسے اپنے پہلے ہوم ورک کیلئے پوائنٹس ملے تھے اس کے بعد وہ کبھی اتنی مسرور دکھائی نہیں دی تھی۔

''یہیں رکو!'' اس نے کہا اور وہ سیڑھیاں پھلانگتی ہوئی سرعت رفتاری سے لڑکیوں کے کمرے کی طرف بھاگتی دکھائی دی۔ ہیری

اور رون کو صرف اتنا ہی موقع مل پایا کہ وہ ایک دوسرے کی طرف سوالیہ نگاہوں سے دیکھ سکیں اور اتنے میں ہی ہرمائنی ہانپتی ہوئی واپس آ گئی۔ اس کی سانس تیز تیز چل رہی تھی۔ اس کے ہاتھ میں ایک بھاری بھرکم کتاب تھی۔

''میں نے کبھی اس میں دیکھنے کے بارے میں سوچا ہی نہیں۔'' وہ متعجب انداز میں بول رہی تھی۔ ''میں نے یہ کتاب کئی ہفتے پہلے لائبریری سے دل بہلانے کیلئے حاصل کی تھی۔''

''دل بہلانے کیلئے......؟'' رون نے آنکھیں پھاڑ کر پوچھا لیکن ہرمائنی نے اسے اس وقت تک خاموش رہنے کیلئے کہا جب تک وہ کتاب میں سے کچھ تلاش نہ کر لے۔ اس کے بعد اس نے کتاب کے صفحات تیزی سے پلٹنے شروع کر دیئے۔ وہ اپنے آپ سے باتیں کرتے ہوئے بڑبڑا رہی تھی۔ آخر کار اسے وہ مل ہی گیا جس کی وہ تلاش کر رہی تھی۔

''میں جانتی تھی......میں جانتی تھی......''

''کیا اب ہمیں بولنے کی اجازت ہے؟'' رون نے منہ بنا کر کہا، ہرمائنی نے اسے نظرانداز کر دیا۔

''نکولس فلےمیل!'' وہ ڈرامائی انداز میں بولی۔ ''ان کے پاس پارس پتھر ہے۔''

اس کی بات کا اتنا اثر نہیں دکھائی دیا جتنی اسے امید تھی۔

''کیا ہے......؟'' ہیری اور رون نے ایک ساتھ کہا۔

''کیا واقعی؟ تم دونوں کو پڑھنا نہیں آتا......دیکھو! اور اسے پڑھو، یہاں سے......'' اس نے ان دونوں کی طرف کتاب سرکا دی اور ہیری اور رون وہ پیراپڑھنے لگے جس کی نشاندہی ہرمائنی نے کی تھی، وہاں لکھا تھا:

'زمانہ قدیم کی کیمیا کے مطالعے سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ لوگ تب علم کیمیا کو پارس پتھر بنانے والے علم کی حیثیت سے ہی جانتے تھے، افسانوی روایات کے مطابق یہ نہایت حیرت انگیز قوتوں کا حامل پتھر تھا۔ یہ پتھر کسی بھی دھات کو چھو کر اسے خالص سونے میں بدل دیتا ہے اور عمر بڑھانے والے خاص اکسیر بنانے کے کام آتا ہے، جسے پینے والا ہمیشہ کیلئے لافانی ہو جاتا ہے۔

صدیوں سے پارس پتھر کے بارے میں کئی طرح کی افواہیں گردش کرتی رہی ہیں لیکن فی الحال ایسا پتھر ایک ہی ہے اور وہ مسٹر نکولس فلےمیل کے پاس ہے جو جانے مانے کیمیادان اور غنائی محبّ ہیں۔ مسٹر فلےمیل، جنہوں نے گذشتہ سال اپنی چھ سو پینسٹھویں سالگرہ نہایت دھوم دھام سے منائی ہے، وہ ڈیون نامی شہر میں اپنی بیوی 'پرے نیل' (جن کی عمر چھ سو اٹھاون سال ہے) کے ہمراہ نہایت اطمینان بخش زندگی بسر کر رہے ہیں۔'

''دیکھو!'' ہیری اور رون کے پڑھنے کے بعد ہرمائنی بولی۔ ''تین سروں والا کتا فلے میل کے پارس پتھر کی حفاظت کر رہا ہوگا۔ میں دعویٰ کے ساتھ کہہ سکتی ہوں کہ فلے میل نے ڈمبل ڈور سے اس کی حفاظت کیلئے کہا ہوگا کیونکہ وہ دونوں اچھے دوست بھی ہیں، اور وہ جانتا تھا کہ کوئی اس کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑا ہے، اس لئے وہ پتھر کو گرنگوٹس سے نکلوانا چاہتا تھا۔''

''ایک ایسا پتھر جو سونا بناتا ہو اور آپ کو کبھی مرنے نہ دے...... کوئی حیرانگی کی بات نہیں ہے کہ سنیپ اس کے پیچھے پڑا ہے۔ ہر کوئی یہی چاہے گا کہ ایسا پتھر اس کے قبضے میں ہو۔'' ہیری نے گہری سانس لے کر کہا۔

''اور کوئی حیرانگی نہیں کہ ہمیں فلے میل کا نام 'جادوگری میں جدید ارتقاء ایک مطالعہ' میں نہیں مل پایا۔'' رون نے کہا۔ ''اگر وہ چھ سو پینسٹھ سال کے ہیں تو انہیں زمانہ جدید کا فرد کبھی نہیں کہا جا سکتا ہے...... ہے نا؟''

اگلی صبح ہیری اور رون تاریک جادو سے محفوظ رہنے کے فن کی جماعت میں بھیڑیائی انسانوں کے کاٹنے کے متعلق مختلف شفائی طریقوں کا مضمون کاپیوں پر نقل کر رہے تھے۔ وہ اب بھی آپس میں گفتگو کر رہے تھے کہ اگر انہیں پارس پتھر مل جائے تو وہ اس کا کیا کریں گے؟ جب رون نے یہ کہا کہ وہ اپنی ذاتی کیوڈچ ٹیم خریدے گا تو اسی وقت ہیری کو یاد آ گیا کہ آنے والے میچ میں سنیپ ریفری کے فرائض انجام دینے والا تھا اور میچ زیادہ دور نہیں تھا۔

''میں ضرور کھیلوں گا۔'' اس نے رون اور ہرمائنی کو فیصلہ کن لہجے میں بتایا۔ ''اگر میں نہیں کھیلا تو سلے درن کے لوگ یہ سوچیں گے کہ میں سنیپ کا سامنا کرنے سے ڈر رہا ہوں۔ میں انہیں بتا دوں گا...... اگر ہم جیت گئے تو ان کے چہروں سے مسکان اڑ جائے گی۔''

''بشرطیکہ وہ لوگ تمہیں میدان سے ہی نہ اُڑا دیں۔'' ہرمائنی نے اپنا خدشہ ظاہر کیا۔

☆☆☆

جیسے جیسے میچ کا دن قریب آنے لگا ہیری کی گھبراہٹ بڑھتی چلی گئی۔ چاہے اس نے رون اور ہرمائنی سے جو بھی کہا ہو۔ باقی ٹیم بھی بہت زیادہ تسلی بخش حالت میں نہیں تھی۔ فریقی چمپئن شپ میں سلے درن سے آگے نکلنے کا خیال تو بہت شاندار تھا، کسی نے بھی پہلے سات سال میں ایسا کبھی نہیں کیا تھا لیکن کیا انہیں ایسا کرنے دیا جائے گا؟ جبکہ ریفری اتنا جانبدار اور متعصب ہو۔

ہیری نہیں جانتا تھا کہ یہ اس کے دماغ کا وہم تھا یا نہیں، لیکن وہ جہاں بھی جاتا تھا، سنیپ سے ٹکرا جاتا تھا۔ کئی بار تو اس کے دماغ میں یہ خیال بھی آیا کہ کہیں سنیپ اس کا تعاقب تو نہیں کر رہا ہے اور اسے خود پکڑنے کی کوشش تو نہیں کر رہا ہے؟ جادوئی مرکبات کی جماعت اب ایک طرح کی ہفتہ وار ذہنی اذیت کی جماعت میں بدلتی جا رہی تھی۔ سنیپ ہیری کے ساتھ وحشت ناک برتاؤ پر اتر آیا تھا۔ کیا سنیپ یہ جانتا تھا کہ انہیں پارس پتھر کے بارے میں پتہ چل گیا تھا؟ ہیری کو سمجھ میں نہیں آیا کہ سنیپ کو یہ کیسے معلوم ہو سکتا تھا؟ لیکن کئی بار اسے یہ احساس شدت سے ستاتا تھا کہ شاید سنیپ دل کی چھپی باتیں بھی پڑھ لیتا تھا۔

☆☆☆

جب رون اور ہرمائنی اگلی دو پہر کپڑے تبدیل کرانے والے کمرے کے باہر ہیری کی حوصلہ افزائی کر رہے تھے تو ہیری جانتا تھا کہ وہ لوگ یقیناً سوچ رہے ہوں گے کہ وہ اسے دوبارہ زندہ دیکھ پائیں گے یا نہیں۔ آپ اسے تسلی بخش خیال قرار نہیں دے سکتے۔ جب اس نے اپنی کیوڈ چ کی وردی پہنی اور نیمبس 2000 اُٹھایا تو ہیری نے وڈ کے جوش پیدا کرنے والی تقریر کا ایک لفظ بھی نہیں سنا۔ اس دوران رون اور ہرمائنی سٹیڈیم میں نیول کے بالکل ساتھ والی نشست پر بیٹھ گئے۔ نیول کو یہ سمجھ نہیں آ پایا کہ وہ اتنے گھمبیر اور پریشان کیوں دکھائی دے رہے تھے یا وہ میچ میں اپنی چھڑیاں ساتھ لے کر کیوں آئے تھے؟ ہیری کو یہ بات معلوم نہیں ہو پائی کہ رون اور ہرمائنی نے چھپ کر پاؤں کی بندش والے جادوئی کلمے کی خوب مہارت حاصل کر لی تھی۔ انہیں یہ خیال مل فوائے کی حرکت سے ملا تھا، جس نے نیول پر اس کا استعمال کیا تھا۔ وہ بالکل تیار تھے کہ اگر سنیپ نے ہیری کو چوٹ پہنچانے کی ذرا سی بھی کوشش کی تو وہ اس کے پیروں پر اس جادوئی کلمے کا استعمال کرنے سے ذرا سا بھی نہیں ہچکچائیں گے۔

''بھولنا مت! یہ انسانی حرکت میں مستعمل اہم بندش ہے۔'' ہرمائنی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا، جب رون نے اپنی چھڑی، اپنے بازو کے بالائی حصے پر گھمائی۔

''بے فکر رہو، میں جانتا ہوں...... بار بار مت بتاؤ!'' رون نے پلٹ کر جواب دیا۔

کپڑے تبدیل کرنے والے کمرے میں وڈ، ہیری کو ایک طرف لے گیا۔

''میں تم پر دباؤ نہیں ڈالنا چاہتا پوٹر! لیکن آج ہمارے لئے سنہری چڑیا کو جلدی پکڑنا جتنا ضروری ہے، اتنا پہلے کبھی نہیں تھا۔ اس سے پہلے کہ سنیپ ہفل پف کو زیادہ فائدہ پہنچا پائے، کھیل ہی ختم کر دو۔''

''پورا سکول یہاں پر ہے۔'' فریڈ ویزلی نے دروازے سے باہر جھانکتے ہوئے کہا۔ ''یہاں تک کہ...... قسم سے...... ڈمبل ڈور بھی میچ دیکھنے آئے ہیں۔''

ہیری کا دماغ قلابازیاں کھانے لگا۔

''ڈمبل ڈور؟'' اس نے کہا اور وہ دروازے تک دوڑ گیا تا کہ اپنی آنکھوں سے دیکھ سکے، فریڈ سچ کہہ رہا تھا۔ سفید ڈاڑھی پہچاننے میں کسی سے غلطی نہیں ہو سکتی تھی۔ ہیری کو اتنا اطمینان ملا، اس کا دل چاہنے لگا کہ وہ زوردار قہقہہ لگا کر ہنسے۔ وہ اب ہر طرح سے محفوظ تھا۔ ڈمبل ڈور اگر دیکھ رہے تھے تو سنیپ ایسی کوئی حرکت کرنے کی ہمت نہیں کر سکتا تھا جس سے ہیری کو نقصان پہنچے۔ شاید اس لئے جب ٹیم میدان میں اتری تو سنیپ بہت غصے میں دکھائی دے رہا تھا۔ دوسری طرف رون بھی یہ تاڑ چکا تھا اور اس کے چہرے پر فکر کی سلوٹیں معدوم ہو چکی تھیں۔

''میں نے سنیپ کو کبھی اتنا سڑا منہ بناتے ہوئے نہیں دیکھا۔'' اس نے ہرمائنی کو بتایا۔ ''دیکھو! کھیل شروع ہو گیا ہے...... اووچ!'' کسی نے رون کی گردن کے پیچھے کچھ چبھو دیا تھا۔ رون نے فوراً مڑ کر دیکھا تو اسے مل فوائے کی صورت دکھائی دی۔

''اوہ معاف کرنا ویزلی! تم مجھے دکھائی نہیں دیئے تھے۔'' مل فوائے نے خباثت سے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ کریب اور گوئل کی طرف دیکھ کر دانت نکال رہا تھا۔ ''میں سوچ رہا ہوں کہ اس بار پوٹر کتنی دیر تک اپنے بہاری ڈنڈے پر ٹکا رہے گا؟ کوئی شرط لگانا چاہتا ہے۔ کیا تم لگاؤ گے ویزلی؟''

رون نے کوئی جواب نہیں دیا۔ سنیپ نے ابھی ابھی ہفل پف کو ایک پوائنٹ دیا تھا کیونکہ جارج ویزلی نے ایک فاؤل کو ان کی طرف مارا تھا۔ ہرمائنی، جس کی تمام انگلیاں اس کی گود میں بندھی ہوئی تھیں، ہیری کو لگاتار دیکھنے میں مصروف تھی جو کسی عقاب کی طرح میدان میں چاروں طرف چکر کاٹ رہا تھا اور سنہری گیند کو تلاش کرنے میں مصروف تھا۔

''تمہیں پتہ ہے گری فنڈر ٹیم کے کھلاڑیوں کو کیسے منتخب کیا جاتا ہے؟'' مل فوائے نے کچھ منٹ بعد زور سے کہا، جب سنیپ نے ہفل پف کو بنا کسی وجہ کے ایک اور آزاد ضرب کا موقع دے دیا۔ ''وہ ایسے طلباء کو منتخب کرتے ہیں جن کے لئے انہیں افسوس ہوتا ہے، دیکھو! پوٹر ہے، جس کے ممی ڈیڈی نہیں ہیں، پھر ویزلی جڑواں ہیں، جن کے پاس پیسہ نہیں ہے، تمہیں بھی ٹیم میں ہونا چاہئے لانگ باٹم! تمہارے پاس تو دماغ ہی نہیں ہے...... ہاہاہا......''

نیول کا چہرہ اچانک سرخ ہو گیا لیکن وہ اپنی نشست سے مل فوائے کی طرف گھوما۔

''میں تم جیسے بارہ لوگوں کے برابر ہوں مل فوائے!'' اس نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

مل فوائے، کریب اور گوئل اونچی آواز میں قہقہے لگا کر ہنسنے لگے۔

''اسے بتا ڈالو...... نیول!'' رون نے جلدی سے کہا۔ جواب بھی کھیل سے اپنی نظریں ہٹانے کی ہمت نہیں کر پا رہا تھا۔

''لانگ باٹم! اگر دماغ سونا ہوتا تو تم ویزلی سے زیادہ غریب ہوتے اور یہ بہت بڑی بات ہے۔'' مل فوائے نے حقارت بھرے لہجے میں کہا۔

ہیری کی حفاظت کی فکر کے باعث رون کا ارتکاز بار بار ٹوٹ رہا تھا۔ مل فوائے کی استہزائیہ جملوں نے اس کے دماغ کو قابو سے باہر کر دیا تھا۔

''میں تمہیں خبردار کر رہا ہوں مل فوائے!...... اگر اب آگے کچھ کہا تو......''

''رون......'' ہرمائنی کی گھبرائی ہوئی آواز سنائی دی۔ ''ہیری......!''

''کیا......کہاں؟'' رون ہڑبڑا سا گیا۔

ہیری اچانک ایک زبردست غوطہ لگاتا ہوا دکھائی دے رہا، جس کی وجہ سے تماشائیوں کا ہجوم بری طرح دہشت زدہ دکھائی دے رہا تھا اور پھر تالیوں کی آواز سنائی دینے لگی۔ ہرمائنی بے قراری سے اُٹھ کھڑی ہوئی اور اس نے اپنے انگلیاں دانتوں تلے دبا لیں کیونکہ ہیری گولی کی رفتار سے زمین کی طرف چلا جا رہا تھا۔

''تمہاری قسمت اچھی ہے ویزلی! لگتا ہے کہ پوٹر کو زمین پر گرا ہوا کوئی سکہ نظر آ گیا ہے۔'' مل فوائے نے طنزیہ انداز میں کہا۔ اس نے واقعی حد عبور کر لی تھی جو کہ رون کے دماغ کو پلٹنے کیلئے کافی تھی۔ رون اپنی برداشت کھو چکا تھا۔ اس سے پہلے کہ مل فوائے کچھ سمجھ پاتا کہ کیا ہو رہا تھا۔ رون نے اس پر جست لگائی اور زمین پر پٹخ ڈالا پھر وہ اس کے اوپر چڑھ کر اسے زدوکوب کر رہا تھا۔ اسی لمحے نیول کچھ جھجکا اور پھر وہ اپنی نشست سے پیچھے کود کر اس کی مدد کرنے کیلئے پہنچ گیا۔

''شاباش ہیری!'' ہرمائنی چیخی۔ وہ جوشیلے انداز میں اپنی نشست پر چڑھ گئی تھی۔ اس کی نگاہیں ہیری پر جمی ہوئی تھیں جو سنیپ کی طرف تیزی سے لپکتا ہوا جا رہا تھا۔ ہرمائنی کا ذرا سا بھی دھیان اس طرف نہیں گیا کہ مل فوائے اور رون اس کی نشست کے بالکل نیچے لڑھکے ہوئے ہیں یا نیول، کریب اور گوئل کی طرف سے مکوں اور چیخوں کی آوازیں آ رہی تھیں۔

اوپر ہوا میں سنیپ اپنے جادوئی بہاری ڈنڈے پر اسی لمحے پلٹا اور اس نے دیکھا کہ سرخ رنگ کی کوئی چیز اس سے کچھ ہی انچ کی دوری سے سرسراتی ہوئی گزر گئی۔ اگلے ہی پل ہیری نے اپنا غوطہ مکمل کر لیا اور اس کا بازو جیت کے انداز میں ہوا میں لہرانے لگا۔ اس کا چہرہ خوشی سے دمک رہا تھا۔ سنہری چڑیا اس کے ہاتھ میں قید تھی۔ تماشائی اپنی نشستوں سے کھڑے ہو گئے۔ یہ ایک ریکارڈ تھا کسی کو بھی یاد نہیں تھا کہ سنہری چڑیا کو اس سے پہلے کبھی اتنی جلدی پکڑا جا سکا تھا۔

''رون......رون! تم کہاں ہو؟ میچ ختم ہو گیا ہے۔ ہیری جیت گیا۔ ہم جیت گئے۔ گری فنڈر اب سب سے آگے ہے۔'' ہرمائنی چیخ کر بولی۔ وہ اپنی نشست پر خوشی سے اچھل رہی تھی اور اگلی قطار میں موجود پاروتی پاٹیل کو گلے لگا رہی تھی۔

ہیری اپنے بہاری ڈنڈے سے زمین پر ایک فٹ اوپر کود گیا۔ اسے یقین نہیں ہو رہا تھا کہ اس نے واقعی کر دکھایا تھا۔ میچ ختم ہو چکا تھا جو بمشکل پانچ منٹ تک ہی جاری رہ پایا تھا۔ اب گری فنڈر کے طلباء خوشی سے نعرے مارتے ہوئے میدان پر دوڑتے ہوئے آ رہے تھے۔ اسی لمحے ہیری نے سنیپ کو اپنے قریب زمین پر اترتے دیکھا۔ جس کا چہرہ سفید پڑ گیا تھا اور ہونٹ سختی سے بھنچے ہوئے تھے۔ پھر ہیری کو محسوس ہوا جیسے کسی نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا ہو۔ اس نے پلٹ کر ڈمبل ڈور کے مسکراتے چہرے کو دیکھا۔

''شاباش!'' ڈمبل ڈور اتنے دھیمے لہجے میں بولے کہ صرف ہیری ہی سن پایا۔ ''یہ دیکھ کر بے حد اچھا لگا کہ تم اس آئینے کے

بارے میں فکر مند نہیں ہو......اپنے آپ کو حقیقت کی دُنیا میں واپس لے آئے ہو......سراب سے پیچھا چھڑا لیا...... بہت شاندار!''

اسی لمحے سنیپ نے کڑواہٹ سے زمین پر تھوکا۔

☆☆☆

ہیری کچھ دیر بعد کپڑے بدلنے والے کمرے سے باہر نکلا۔ وہ اب بہاری ڈنڈوں کے گودام کی طرف بڑھ رہا تھا تاکہ وہ اپنا بہاری ڈنڈا وہاں رکھ سکے۔اسے یاد نہیں تھا کہ اسے اس سے پہلے بھی کبھی اتنی زیادہ خوشی ہوئی تھی۔اس نے اب سچ مچ کچھ ایسا کر دکھایا تھا جس پر وہ فخر کر سکتا تھا......اب کوئی نہیں یہ کہہ سکتا تھا کہ وہ محض نام کی حد تک ہی مشہور تھا۔اسے شام کی ہوا پہلے کبھی اتنی بھینی اور دلکش نہیں محسوس ہوئی۔ وہ بھیگی گھاس پر چلتا جا رہا تھا۔اس نے اپنے تخیل میں آخری گھنٹے کی یاد کو تازہ کیا جو ایک خوشنما فلم کی طرح اس کی نگاہوں کے سامنے گھوم رہی تھی۔ گری فنڈر کے طلباء اسے اپنے کندھوں پر بٹھانے کیلئے بھاگ رہے تھے، رون اور ہرمائنی دور کود رہے تھے۔رون کی ناک سے کافی خون بہہ رہا تھا مگر اسے اس کی کوئی پرواہ نہیں تھی۔ نیول کی حالت بھی کچھ اچھی نہیں تھی مگر وہ بھی جیت کی خوشی میں شامل تھا۔ ہر طرف تالیوں کا طوفان برپا تھا۔

مسرور کن خیالات کے دھارے میں بہتا ہوا ہیری گودام تک پہنچ گیا۔وہ لکڑی کے دروازے پر ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا اور اس کی نگاہیں لاشعوری طور پر ہوگورٹ کے بلند و بالا قلعے کے طرف اُٹھتی چلی گئیں۔ قلعے کی کھڑکیاں ڈوبتے سورج کی روشنی میں سرخ دکھائی دے رہی تھیں۔اب گری فنڈر سب سے آگے تھا۔اس نے یہ واقعی کر دکھایا تھا۔اس نے سنیپ پر ثابت کر دیا تھا......

اور سنیپ کے ذکر پر......

ایک نقاب پوش شخص قلعے کی خارجی سیڑھیوں سے باہر نکلتا ہوا دکھائی دیا۔ظاہر تھا وہ نہیں چاہتا تھا کہ کوئی اسے دیکھ سکے،اس لئے وہ جتنی تیزی سے چل سکتا تھا، چلتے ہوئے تاریک جنگل کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ یہ دیکھ کر ہیری کے دماغ میں جیت کی خوشی اتھل پتھل ہو کر رہ گئی۔اس نے اس آدمی کی لنگڑاتی چال کو پہچان لیا تھا۔ جب باقی سبھی لوگ اندر بڑے ہال میں بیٹھے کھانا کھانے میں مشغول تھے تو سنیپ چوروں کی طرح جنگل میں کیوں جا رہا تھا......آخر یہ ہو کیا رہا تھا؟

ہیری اپنا نیمبس 2000 پر کود کر بیٹھ گیا اور اگلے ہی لمحے وہ ہوا میں پرواز کر رہا تھا۔ قلعے کے اوپر خاموشی سے اُڑتے ہوئے اس نے دیکھا کہ سنیپ لگ بھگ دوڑتا ہوا تاریک جنگل میں گھس گیا۔ ہیری بھی اس کے تعاقب میں چل پڑا۔ درخت اتنے گھنے تھے کہ اسے یہ دکھائی نہیں دے رہا تھا کہ سنیپ کہاں گیا۔ ہیری نامعلوم منزل کی طرف رواں دواں تھا۔ پھر نیچے کی طرف آیا اور درختوں کی سب سے اوپر والی شاخوں کو چھونے لگا۔ جب اسے کسی کی بھنبھناتی ہوئی آوازیں سنائی دیں تو وہ چوکنا ہو گیا اور دھیمی رفتار سے ان کی طرف چل پڑا۔ وہ بغیر کوئی ہلچل کئے محتاط انداز میں بہاری ڈنڈے سے اترا اور درخت میں چھپ کر بیٹھ گیا۔ وہ پوری احتیاط سے

درخت کی ایک شاخ پر چڑھا اور اپنے بھاری ڈنڈے کو مضبوطی سے پکڑ لیا۔ وہ پتوں کے درمیان میں نیچے جھانکنے کی کوشش کررہا تھا۔ نیچے سایہ دار کھلی جگہ تھی جہاں سنیپ کھڑا ہوا دکھائی دیا۔ وہ اس وقت اکیلا نہیں تھا، پروفیسر کیورئیل بھی اس کے ساتھ موجود تھا۔ ہیری کیورئیل کے چہرے کے تاثرات کو تو نہیں دیکھ سکتا تھا مگر وہ پہلے سے بھی بری طرح ہکلا رہا تھا۔ ہیری نے یہ سننے کیلئے اپنی ساری قوت لگا دی کہ ان میں کیا باتیں ہو رہی تھیں۔

''نن...... نہیں جانتا کہ آپ مجھ سے یہاں کیوں مم...... ملنا چاہتے تھے سیورس!''

''میں نے سوچا کہ ہمارا یوں چھپ کر ملنا ہی سودمند رہے گا۔'' سنیپ نے برفیلی سرد آواز میں کہا۔ ''طلباء کو پارس پتھر کے بارے میں قطعی معلوم نہیں ہونا چاہئے...... ہے نا!''

''مم...... مگر سیورس...... مم میں......'' پروفیسر کیورئیل ہکلائے۔

''تم مجھے اپنا دشمن تو نہیں بنانا چاہو گے کیورئیل!'' سنیپ نے تلخی سے کہا اور اس کی طرف ایک قدم بڑھایا۔

''مم...... میں نہیں جانتا کہ آپ کو کیا......''

''تم بہت اچھی طرح جانتے ہو کہ میرا کیا مطلب ہے؟'' سنیپ غرایا۔

اسی لمحے ایک الّو تیزی سے چیخا اور ہیری ہڑبڑا کر درخت سے لگ بھگ گر ہی گیا۔ لیکن اس نے موقع کی نزاکت کے پیش نظر اپنے آپ کو فوراً ہی سنبھال لیا تھا۔

''تمہارے جادوئی ہتھیار...... میں انتظار کررہا ہوں۔'' سنیپ کی آواز سنائی دی۔ وہ خود کو گرنے سے بچانے کے چکر میں پوری بات نہیں سن پایا تھا۔

''مم...... مگر...... مم...... میں...... نہیں!''

''ٹھیک ہے!'' سنیپ نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔ ''ہم جلد ہی ایک بار پھر ملیں گے۔ تب تک تم اچھی طرح سے سوچ بچار کر لو اور یہ فیصلہ کر لینا کہ تمہاری وفاداری کس کے ساتھ ہے؟''

اس نے چوغے کو اپنے سر ڈالا اور وہاں سے چل دیا۔ اب تاریکی پوری طرح پھیل چکی تھی لیکن ہیری دیکھ سکتا تھا کہ کیورئیل اب بھی خاموش کھڑا تھا جیسے وہ پتھر کا مجسمہ ہو۔

☆☆☆

''ہیری! تم اب تک کہاں تھے؟'' ہرمائنی نے چھوٹتے ہی پوچھا۔

''ہم جیت گئے...... ہم جیت گئے...... ہم جیت گئے!'' رون چیختے ہوئے بولا اور اس نے ہیری کی کمر ٹھونکتے ہوئے کہا۔ ''اور

میں نے مل فوائے کی آنکھ کالی کر دی ہے، نیول نے کریب اور گوئل سے اکیلے نبٹنے کی کوشش کی۔ وہ اب ہسپتال میں بے ہوش پڑا ہے، میڈم پامفری کا کہنا ہے کہ وہ بالکل ٹھیک ہو جائے گا...... سلے درن کو مزہ چکھانے میں اب کیا کسر باقی رہ گئی ہے۔ ہال میں سب تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔ ہم شاندار تقریب کا اہتمام کرنے والے ہیں اور فریڈ اور جارج نے تو کچھ کیک اور باقی سامان باورچی خانے سے چرا لیا ہے۔''

''اس سب کو ابھی رہنے دو۔'' ہیری نے ہانپتے ہوئے کہا۔ ''چلو کسی خالی کمرے میں چلتے ہیں۔ کچھ کرنے سے پہلے میری بات سن لو......''

ہیری نے پہلے یہ اطمینان کرنا ضروری سمجھا کہ کمرے میں شرارتی بھوت پیوس تو موجود نہیں ہے پھر اس نے دروازہ بند کر لیا۔ اس کے بعد ہیری نے انہیں بتایا کہ اس نے تاریک جنگل میں کیا دیکھا تھا۔

''تو ہم بالکل صحیح تھے! وہ پارس پتھر ہی ہے اور سنیپ، کیورئیل کو مجبور کر رہا ہے کہ اسے حاصل کرنے میں وہ اس کی مدد کرے۔ کیا اس نے پوچھا کہ وہ جانتا ہے کہ فلافی کو کیسے عبور کیا جا سکتا ہے...... اور اس نے کیورئیل کو جادوئی ہتھیاروں کے بارے میں بھی کچھ بتایا...... مجھے لگتا ہے کہ فلافی کے علاوہ بھی بہت سی چیزیں پتھر کی حفاظت کر رہی ہیں۔ بہت سے جادوئی ہتھیار ہوں گے اور شاید کیورئیل نے بھی تاریک جادو سے محفوظ رہنے والے فن کا استعمال کرتے ہوئے کچھ نہ کچھ بندوبست کیا ہی ہوگا۔ جسے سنیپ کو توڑنا ہوگا۔''

''یعنی تمہارا یہ مطلب ہے!'' ہرمائنی نے متحیر انداز میں کہا۔ ''پتھر اس وقت تک محفوظ ہے جب تک کیورئیل سنیپ کے سامنے گھٹنے نہیں ٹیک دیتا......''

''تب تو یہ اگلے منگل تک یہاں سے چلا جائے گا۔'' رون نے کہا۔

☆☆☆

چودھواں باب

# ناروے کا ڈریگن ’ناربٹ‘

جتنا انہوں نے سوچا تھا کیورئیل اس سے زیادہ بہادر نکلا۔ آنے والے ہفتوں میں وہ پیلا اور دُبلا ضرور ہوتا جا رہا تھا لیکن ایسا نہیں لگتا تھا کہ اس ہار مان لی ہو۔ ہر بار تیسری منزل کی راہداری سے گزرتے ہوئے ہیری، رون اور ہرمائنی دروازے پر کان لگا کر یہ سراغ لگاتے تھے کہ فلافی اب بھی اندر غرا رہا تھا یا نہیں۔ سنیپ اپنی بدمزاجی کے ساتھ بھنناتا ہوا گھوم رہا تھا جس کا متفکر چہرہ دیکھ کر یہی مطلب اخذ کیا جا سکتا تھا کہ پارس پتھر اب تک محفوظ تھا۔ ان دنوں ہیری جب بھی کیورئیل کے پاس سے گزرتا تھا تو وہ اس کا ارادہ مضبوط کرنے والی مسکان ضرور سجا لیتا تھا اور رون نے سب لوگوں سے کہہ دیا تھا کہ وہ کیورئیل کی ہکلاہٹ پر اس کا مذاق بالکل نہ اُڑائیں۔ بہرحال ہرمائنی کے دماغ میں پارس پتھر کے علاوہ اور بھی بہت سی پریشانیاں بھری پڑی تھیں۔ اس نے اپنی دہرائی کا سلسلہ شروع کر دیا تھا اور وہ اپنے نوٹس کو بار بار از سرِنو تشکیل دینے میں مصروف رہتی تھی۔ ہیری اور رون کو اس بات پر برا نہیں لگا کہ وہ ایسا کیوں کر رہی تھی۔ البتہ انہیں پریشانی اس بات کی تھی کہ دہرائی کرنے کیلئے انہیں انہیں بار بار تاکید کرتی رہتی تھی۔

’’ہرمائنی! امتحانات ابھی بہت دور ہیں......‘‘ رون نے احتجاج کرتے ہوئے کہا۔

’’صرف دس ہفتے باقی ہیں۔‘‘ ہرمائنی نے پلٹ کر جواب دیا۔ ’’یہ اتنے زیادہ دور نہیں ہیں، نکولس فلےمیل کیلئے تو یہ ایک سیکنڈ کی طرح ہیں۔‘‘

’’مگر ہم لوگ چھ سو سال کے نہیں ہیں۔‘‘ رون نے اسے یاد دلایا۔ ’’ویسے بھی تمہیں دہرائی کرنے کی کیا ضرورت ہے، تمہیں تو پہلے سے ہی سب کچھ آتا ہے۔‘‘

’’دہرائی کیوں کر رہی ہوں؟ کیا تم پاگل تو نہیں ہو گئے ہو؟ کیا تمہیں احساس نہیں ہے کہ سال دوم میں جانے کے لئے اس امتحان میں پاس ہونا بے حد ضروری ہے؟ امتحانات بڑے سخت اور غیر معمولی ہوتے ہیں۔ مجھے ایک مہینہ پہلے ہی پڑھنا شروع کر دینا چاہئے تھا، نجانے مجھے کیا ہو گیا تھا......‘‘

بدقسمتی سے تمام اساتذہ بھی ہرمائنی کی طرح سے ہی سوچتے تھے۔انہوں نے ان پر اتنا سارا ہوم ورک لاد دیا کہ ایسٹر کی چھٹیاں اتنی زیادہ خوشگوار نہیں گزر پائیں، جتنی کہ کرسمس کی چھٹیاں کی تھیں۔آرام سے بیٹھنا مشکل ہو جاتا تھا، جب ہرمائنی آپ کے پہلو میں بیٹھ کر ڈریگن کے خون کے بارہ استعمالات یاد کر رہی ہو یا چھڑی گھمانے کی مشق کر رہی ہو۔ گہری سانس چھوڑتے ہوئے اور جمائی لیتے ہوئے ہیری اور رون نے اپنا زیادہ تر خالی وقت اس کے ساتھ لائبریری میں ہی گزارا۔ڈھیر سارا ہوم ورک کرنے کی کوشش کی۔

''مجھ سے یہ کبھی یاد نہیں ہو پائے گا۔'' ایک دوپہر رون اچانک اپنی قلم پھینکتے ہوئے بولا اور حسرت بھری نگاہ سے لائبریری کی کھڑکیوں کے باہر جھانکنے لگا۔کئی مہینوں بعد تو موسم ایسا دلکش اور سہانا ہوا تھا۔آسمان صاف اور 'مجھے مت بھولنا' جیسا نیلا دکھائی دے رہا تھا۔ہوا موسم گرما کی آمد کی پیشگی خبر دے رہی تھی۔ ہیری 'یک ہزار جڑی بوٹیاں اور پھپھوندیاں' نامی کتاب میں 'سرخ آتشی جھاڑی' کے بارے میں معلومات ڈھونڈ رہا تھا۔اس نے اس وقت تک اوپر نہیں دیکھا جب تک رون یہ نہیں بولا۔

''ہیگرڈ! تم لائبریری میں کیا کر رہے ہو؟''

ہیگرڈ سامنے آیا، اس نے اپنی کمر کے پیچھے کچھ چھپا رکھا تھا۔وہ چھچھوندر کی کھال کے لمبے اوورکوٹ میں غلط جگہ پر دکھائی دے رہا تھا۔

''بس یونہی دیکھ رہا تھا......'' ہیگرڈ نے کھیسانی آواز میں کہا۔جس کی وجہ سے ان کا سویا ہوا تجسس یکدم بیدار ہو گیا۔''اور تم لوگ کیا کر رہے ہو؟'' اچانک وہ انہیں شک بھری نظروں سے گھورنے لگا۔''کہیں اب بھی نکولس فلےمیل کے بارے میں تو نہیں تلاش کر رہے ہو کیوں؟''

''ارے ہاں! ہم نے صدیوں پہلے پتہ لگا لیا تھا کہ کون ہیں؟'' رون نے ڈھینگ مارتے ہوئے کہا۔''اور ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ وہ کتا کس چیز کی حفاظت کر رہا ہے۔وہ پارس پتھر......''

''شش شش شش......'' ہیگرڈ نے فوراً چاروں طرف دیکھا کہ وہاں کوئی سن تو نہیں رہا تھا۔''اس کے بارے میں چلانا بند کرو۔ تمہیں ہو کیا گیا ہے......؟''

''دراصل ہم تم سے یہ پوچھنا چاہتے تھے کہ فلافی کے علاوہ اور کون سی چیزیں پتھر کی حفاظت کر رہی ہیں۔'' ہیری نے جلدی سے پوچھا۔

''شش شش شش!'' ہیگرڈ نے دوبارہ سرگوشی کی۔''سنو! مجھ سے بعد میں ملنا۔ میں یہ وعدہ تو نہیں کرتا کہ تمہیں کچھ بتاؤں گا لیکن تم لوگ یہاں پر اودھم مت مچاؤ۔طلباء کو یہ بات ہرگز معلوم نہیں ہونی چاہئے ورنہ لوگ یہ سوچیں گے کہ یہ سب میں نے تمہیں بتایا

تھا.....''

''بعد میں ملیں گے.....ٹھیک ہے!'' ہیری نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ہیگرڈ وہاں سے پیر پٹختا ہوا نظروں سے اوجھل ہو گیا۔

''مگر اس نے اپنے پیچھے کیا چھپا رکھا تھا؟'' ہرمائنی نے سوچتے ہوئے کہا۔

''کیا تمہیں لگتا ہے کہ اس کا اُس پتھر سے کوئی تعلق ہے؟'' ہیری نے چونک کر پوچھا۔

''میں دیکھ کر آتا ہوں کہ وہ لائبریری کے کس حصے میں گیا تھا؟'' رون نے کہا، جس کے دماغ سے پڑھائی بالکل ہی گم ہو چکی تھی۔ ایک منٹ بعد وہ اپنے ہاتھ میں کتابوں کا بنڈل لے کر واپس لوٹا اور اسے میز پر پٹخ دیا۔

''ڈریگن!'' وہ بڑبڑاتے ہوئے بولا۔ ''ہیگرڈ ڈریگن پر لکھی ہوئی کتابیں دیکھ رہا تھا۔ ذرا ان پر نظر ڈالو۔ 'برطانیہ اور آئرلینڈ کے ڈریگن کی اقسام: انڈے سے آتش گیری تک۔' رہنمائے نگہداشت ڈریگن۔' نامی کتابیں ان کی نگاہوں کے سامنے پڑی تھیں۔''

''ہیگرڈ ہمیشہ سے ڈریگن کی پرورش کرنا چاہتا تھا، اس نے مجھے یہ اس وقت بتایا تھا جب وہ پہلی بار ملا تھا۔'' ہیری نے تعجب سے بتایا۔

''مگر یہ تو غیر قانونی کام ہے۔'' رون منہ پھاڑ کر بولا۔ ''سب جانتے ہیں کہ 1709ء میں ہونے والے جادوگروں کے اجتماع میں یہ معاہدہ باقاعدہ قانون کی صورت میں نافذ کیا گیا تھا کہ ڈریگن کی پرورش کرنا غیر قانونی ہے اگر ہم اپنے گھر کے پیچھے کے باغیچے میں ڈریگن رکھیں گے تو ماگلوؤں سے خود کو اوجھل رکھنا بے حد دشوار ہو جائے گا، ویسے بھی آپ ڈریگن کو کبھی پالتو نہیں بنا سکتے۔ یہ خطرناک کام ہے، تمہیں دیکھنا چاہئے کہ چارلی رومانیہ میں ہے، وہاں جنگلی ڈریگن کے باعث کتنی جگہ پر آگ لگ چکی ہے۔''

''مگر برطانیہ میں تو جنگلی ڈریگن نہیں ہوتے ہیں؟'' ہیری نے پوچھا۔

''بالکل ہیں!'' رون نے کہا۔ ''ویلز کا مشتعل سبز اور سیاہ ہبریڈئین ڈریگن، اور میں تمہیں بتا دوں، دفتر جادوئی وزارت کو انہیں چھپانے کیلئے بہت زیادہ کام کرنا پڑتا ہے۔ ہمیں ان ماگلوؤں پر جادو کرنا پڑتا ہے جنہوں نے ڈریگن دیکھا ہوا ہے تاکہ وہ اسے بھول جائیں۔''

''تو پھر ہیگرڈ کیا کرنا چاہتا ہے؟'' ہرمائنی نے کچھ دیر کی خاموشی کے بعد سوال کیا۔

☆☆☆

جب انہوں نے ایک گھنٹے کے بعد ہیگرڈ کے جھونپڑے کا دروازہ کھٹکھٹایا تو انہیں یہ دیکھ کر تعجب ہوا کہ سبھی پردے بند تھے۔ ہیگرڈ نے عجیب سی آواز میں پوچھا۔ ''کون ہے؟'' اس کے بعد اس نے انہیں اندر آنے دیا۔ ان کے اندر داخل ہونے کے فوراً بعد اس نے جلدی سے دروازہ بند کر دیا۔ اندر بے حد گرمی ہو رہی تھی حالانکہ آج کافی سردی تھی۔ اس کے باوجود انگیٹھی میں آگ دہک رہی تھی۔

ہیگرڈ نے ان کے لئے چائے بنائی اور انہیں سینڈوچ دیئے۔ جنہیں لینے سے انہوں نے منع کر دیا تھا۔

''تو......تم لوگ مجھ سے کچھ پوچھنا چاہتے تھے؟''

''ہاں!'' ہیری نے کہا۔گھوم پھرا کر پوچھنے سے کوئی فائدہ نہیں تھا۔''ہم سوچ رہے ہیں کہ کیا تم ہمیں بتا سکتے ہو کہ فلافی کے علاوہ پارس پتھر کی حفاظت اور کون کر رہا ہے؟''

ہیگرڈ نے اس کی طرف گھور کر دیکھا۔

''بالکل نہیں! میں نہیں بتا سکتا۔'' اس نے فیصلہ کن انداز میں کہا۔''پہلی بات تو یہ ہے کہ میں خود بھی نہیں جانتا۔ دوسری بات، تم لوگ پہلے ہی بہت کچھ جان چکے ہو، اس لئے اگر میں بتا بھی دینے کی حالت میں ہوتا تو تمہیں کچھ نہیں بتاتا۔ وہ پتھر یہاں پر ایک بہت ہی اہم وجہ سے لایا گیا ہے۔ اسے گرنگوٹس سے لگ بھگ چرا لیا گیا ہوتا۔ مجھے لگتا ہے کہ تم نے پہلے ہی یہ اندازہ لگا لیا ہوگا۔ ویسے میں یہ نہیں سمجھ سکا کہ تمہیں فلافی کے بارے میں پتہ کیسے چل گیا؟''

''ہیگرڈ رہنے بھی دو! تم ہمیں بتانا ہی نہیں چاہتے ورنہ تم تو ہر بات جانتے ہو، یہاں جو بھی ہوتا ہے اس کی پوری خبر تمہیں ہوتی ہے۔'' ہرمائنی نے خوشامدی لہجے میں چاپلوسی کرتے ہوئے کہا۔ ہیگرڈ کی ڈاڑھی پھڑ پھڑانے لگی اور وہ سمجھ گئے کہ وہ مسکرا رہا تھا۔''ہم تو صرف یہ سوچ رہے تھے کہ حفاظت کا انتظام کس کس نے کیا ہے؟'' ہرمائنی نے بات بڑھائی۔''ہم سوچ رہے تھے کہ ڈمبل ڈور نے مدد کیلئے تمہارے علاوہ اور کس کس پر بھروسہ کیا ہوگا؟''

ان جملوں کو سن کر ہیگرڈ کا سینہ فخر سے تن گیا اور اس کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ رون اور ہیری نے ہرمائنی کی طرف دیکھ کر مسکرا دیئے۔

''ٹھیک ہے! مجھے نہیں لگتا کہ تم لوگوں کو یہ بتانے میں کوئی نقصان ہو سکتا ہے......دیکھو! انہوں نے فلافی کو مجھ سے ادھار لیا......پھر کچھ اساتذہ نے جادو کیا...... پروفیسر سپراؤٹ...... پروفیسر فلٹ وک...... پروفیسر میک گوناگل......!'' اس نے اپنی انگلیوں پر نام گنتے ہوئے کہا۔''پروفیسر کیورئیل اور ظاہر ہے پروفیسر ڈمبل ڈور نے خود بھی کچھ کیا ہے۔ مگر یہ کیا، ہم کسی کا نام بھول گئے، ارے ہاں! پروفیسر سنیپ......''

''سنیپ......؟''

''ہاں!......تم کہیں اب بھی اسی غلط فہمی میں تو نہیں ہو؟ دیکھو! سنیپ پتھر کو چرانے کی کوشش میں قطعی نہیں ہے، انہوں نے تو اس کی حفاظت کرنے میں مدد کی ہے۔''

ہیری جانتا تھا کہ رون اور ہرمائنی بھی وہی سوچ رہے ہوں گے جو اس وقت وہ سوچ رہا تھا۔ اگر پتھر کی حفاظت کے انتظام کرتے

وقت سنیپ موجود تھا تو اسے یہ آسانی سے پتہ چل چکا ہوگا کہ باقی اساتذہ نے اس کی حفاظت میں کون کون سے جادوئی انتظام کئے ہوں گے شاید وہ ہر چیز جانتا تھا سوائے کیوریئل کے جادوئی انتظام اور فلافی کو پار کرنے کے طریقے کو چھوڑ کر۔

''تم اکلوتے انسان ہو جسے یہ معلوم ہے کہ فلافی کو عبور کرنے کا طریقہ کیا ہے؟ کیوں ہیگرڈ؟'' ہیری نے فکرمندی سے پوچھا۔ ''اور تم یہ بات کسی کو نہیں بتاؤ گے...... ہے نا؟ کسی استاد کو بھی نہیں......؟''

''میرے اور ڈمبل ڈور کے علاوہ یہ بات کسی کو بھی نہیں معلوم ہے۔'' ہیگرڈ نے فخر سے بتایا۔

''تب تو بہت اچھا ہے۔'' ہیری دوسروں کے سامنے بڑبڑایا۔ ''ہیگرڈ کیا ہم کھڑکی کھول سکتے ہیں؟ میں ابل رہا ہوں......''

''معاف کرنا...... نہیں کھول سکتے ہیری!'' ہیگرڈ نے جلدی سے کہا۔ ہیری نے دیکھا کہ ہیگرڈ آگ کے اندر جھانک رہا تھا۔ ہیری نے آگ میں جھانکنے کی کوشش کی۔

''ہیگرڈ! وہ کیا چیز ہے؟'' ہیری نے انگلی کے اشارے سے پوچھا۔ لیکن یہ حقیقت تھی کہ وہ پہلے سے جانتا تھا کہ وہ کیا چیز تھی؟ آگ کے بیچوں بیچ کیتلی کے بالکل نیچے ایک بڑا سیاہ رنگ کا انڈا موجود تھا۔

''آہ!'' ہیگرڈ نے گھبراہٹ میں اپنی ڈاڑھی سے کھیلتے ہوئے کہا۔ ''وہ تو...... ار......''

''تمہیں یہ کہاں سے ملا ہیگرڈ؟'' رون نے کہا اور آگ کے پاس جاتے ہوئے انڈے کو غور سے دیکھا۔ ''یہ تو بہت مہنگا ہوگا؟''

''میں نے اسے ایک شرط میں جیتا ہے۔'' ہیگرڈ بولا۔ ''کل رات میں گاؤں میں کچھ جام پینے کیلئے گیا تھا اور وہاں ایک آدمی کے ساتھ تاش کھیلنے لگا۔ مجھے لگتا ہے کہ وہ اس سے چھٹکارا پا کر بہت خوش ہوا تھا...... یہ مجھے یقین ہے!''

''جب یہ انڈا اپھٹے گا تو تم کیا کرو گے ہیگرڈ؟'' ہرمائنی نے اشتیاق سے پوچھا۔

''میں اس بارے میں کچھ کتابیں پڑھ رہا ہوں۔'' ہیگرڈ نے کہا اور اپنے تکیے کے نیچے سے ایک بڑی کتاب نکالی۔ ''اسے میں لائبریری سے لایا ہوں۔ '**ڈریگن بانی**: ذاتی تسکین **اور منافع** کیلئے' یہ تھوڑی پرانی ہے لیکن اس میں سب کچھ موجود ہے۔ انڈے کو آگ میں رکھو کیونکہ اس کی ماں اس پر پھونک مارتی ہے اور جب یہ انڈا پھوڑ کر باہر نکل آئے تو ہر آدھے گھنٹے بعد اسے ایک بالٹی برانڈی میں چوزے کا خون ملا کر پلاؤ۔ اگر یہ دیکھو...... الگ الگ انڈوں کو کیسے پہچانا جائے...... میرے پاس جو ہے وہ ناروے کا کانٹے دار ڈریگن ہے، یہ کمیاب اور قیمتی ہے۔''

وہ اپنے آپ سے بہت خوش دکھائی دے رہا تھا لیکن ہرمائنی اتنی خوش نہیں تھی۔

''ہیگرڈ! تم لکڑی کے گھر میں رہتے ہو......؟'' اس نے اسے یاد دلایا۔

لیکن ہیگرڈ اس کی بات نہیں سن رہا تھا۔ وہ تو آگ کو ہلاتے ہوئے خوشی سے گنگنا رہا تھا۔

☆☆☆

اب ان کے پاس پریشان رہنے کیلئے ایک اور چیز بھی وجود میں آ چکی تھی۔ اگر کسی کو یہ معلوم ہو گیا کہ ہیگرڈ نے اپنی جھونپڑی میں ایک غیر قانونی ڈریگن چھپا رکھا ہے تو اس کا کیا ہو گا؟

''کبھی میں سوچتا ہوں کہ اطمینان بخش زندگی کیسی ہوتی ہے؟'' رون نے آہ بھرتے ہوئے کہا۔ ہر شام وہ اپنے سکول کے کام سے دھینگا مشتی کرتے تھے جو نہیں لگاتار دیا جا رہا تھا۔ ہرمائنی نے اب ہیری اور رون کیلئے بھی دہرائی کا ٹائم ٹیبل بنانا شروع کر دیا تھا، اس پر وہ پاگل ہو رہی تھی۔

پھر ایک دن ناشتے کے وقت ہیری کیلئے ہیڈوگ، ہیگرڈ کا ایک خط لائی، اس نے صرف ایک سطر لکھی تھی:

*''وہ باہر نکل رہا ہے......''*

رون جڑی بوٹیوں کے علم والی جماعت کے پیریڈ میں غوطہ مارنا چاہتا تھا اور سیدھے ہیگرڈ کی طرف روانہ ہونے کا تہیہ کئے بیٹھا تھا مگر ہرمائنی نے اس کیلئے بالکل تیار نہیں ہوئی۔

''ہرمائنی! زندگی میں کتنی بار ڈریگن کی پیدائش دیکھنے کا موقع ملتا ہے؟''

''ذرا سوچو! مختلف مضامین کی ہماری جماعتیں ابھی باقی ہیں، ہم مشکل میں پڑ جائیں گے اور اگر کسی کو یہ پتہ چل جائے کہ ہیگرڈ کیا کر رہا ہے تو وہ مصیبت میں پھنس سکتا ہے اور ہمارا مستقبل خطرے سے دوچار ہو جائے گا......'' ہرمائنی نے اس کا نکتہ رد کر دیا۔

''تم دونوں چپ ہو جاؤ۔'' اچانک ہیری تلخی سے بولا۔

مل فوائے کچھ فٹ دور کھڑا تھا اور ایک دم چپ چاپ آیا تھا تاکہ ان کی باتیں سن سکے۔ اس نے کتنی باتیں سنی تھیں؟ ہیری کو مل فوائے کے چہرے کے تاثرات بالکل پسند نہیں آئے۔

رون اور ہرمائنی جڑی بوٹیوں کے علم کی جماعت تک جاتے وقت بحث کرتے رہے اور بالآخر اس بات کیلئے رضامند ہو گئی کہ وہ اگلی جماعت کے وقفے کے دوران ان کے ساتھ ہیگرڈ کے پاس ضرور چلے گی۔ جب جڑی بوٹیوں کی جماعت میں چھٹی کی گھنٹی بجی تو وہ تینوں تیز رفتاری سے باہر نکلے اور جلدی جلدی میدان سے ہوتے ہوئے جنگل کے کنارے تک آ گئے۔ ہیگرڈ نے سرخ چہرے اور محتاط انداز میں ان کا خیر مقدم کیا۔

''وہ تقریباً باہر چکا ہے۔'' اس نے انہیں اندر داخل ہوتے وقت بتایا۔

انڈا میز پر رکھا ہوا تھا۔ اس میں گہری دراڑیں دکھائی دے رہی تھیں۔ اس کے اندر کوئی چیز حرکت کر رہی تھی۔ ہیری نے اپنا کان

انڈے کے پاس کیا تو اسے اندر سے عجیب سی کھٹ پھٹ کی آوازیں سنائی دیں۔ان سبھی نے اپنی کرسیاں میز کے نزدیک کھینچ لیں اور سانس روک کر اسے دیکھنے لگے۔ابھی وہ صحیح طرح سے مشاہدہ بھی کر نہیں پائے تھے کہ یکا یک ایک ہلکا سا دھما کہ ہوا اور انڈا کے خول کے پرخچے اُڑ گئے۔ڈریگن کا ننھا سا بچہ میز پر کھڑے ہونے کی کوشش میں ادھر ادھر لہرا رہا تھا۔اسے خوبصورت تو نہیں کہا جا سکتا تھا۔ ہیری نے سوچا کہ وہ گھڑی مڑی سیاہ چھتری کی مانند دکھائی دے رہا تھا۔اس کے بل دار پر والے بازو اس کے دبلے سیاہ بدن کے مقابلے میں دوگنا بڑے تھے اور اس کی چوڑے نتھنے والی لمبی ناک نمایاں دکھائی دیتی تھی۔ماتھے پر دو ننھے سینگ ابھرے تھے اور اس کی آنکھیں باہر نکلی ہوئی اور زرد تھیں جن میں خاصی چمک موجود تھی۔ننھا ڈریگن زور سے چھینکا۔اس کی ناک سے اِکا دُکا چنگاریاں بھی نکلیں۔

''کتنا پیارا لگ رہا ہے؟'' ہیگرڈ خوشی سے پھولے نہ سمایا۔اس نے ڈریگن کا سر تھپتھپایا اور پیار سے سہلانے لگا۔ ننھے ڈریگن نے اگلے ہی لمحے اس کی انگلیوں پر وار کر دیا اور اپنے تیز اور نوکیلے دانت گڑانے کی کمزور سی کوشش کی۔

''اوہ!......دیکھو تو سہی! یہ اپنی ممی کو پہچانتا ہے۔'' ہیگرڈ نے خوش ہو کر کہا۔

''ہیگرڈ! ناروے کے کانٹے دار ڈریگن کی نشو و نما کتنی تیزی سے ہوتی ہے؟'' ہرمائنی نے کہا۔اس کی پیشانی پر فکر کی سلوٹیں گہری ہو رہی تھیں۔ہیگرڈ اس سے پہلے کہ جواب دے پاتا،اچانک اس کے چہرے کا رنگ فق پڑ گیا۔وہ اچھل کر کھڑا ہوا اور کھڑکی کی طرف لپکا۔

''کیا بات ہے؟'' ہیری نے چونک کر پوچھا۔

''پردوں کی درز میں سے کوئی دیکھ رہا تھا......ایک بچہ تھا......وہ سکول کی طرف واپس بھاگ رہا ہے۔'' ہیگرڈ نے پھیکے لہجے میں کہا۔اس کا چہرہ بے حد پریشان دکھائی دے رہا تھا۔

ہیری نے لپک کر دروازہ کھولا اور باہر دیکھا۔اتنی دور ہونے کے باوجود بھی اسے پہچاننے میں ہیری سے کوئی غلطی نہیں ہو سکتی تھی ......مل فوائے نے ڈریگن دیکھ لیا تھا۔

☆☆☆

اگلے ہفتے کے دوران مل فوائے کے چہرے پر تھرکتی مسکراہٹ میں کچھ ایسی بات تھی جسے دیکھ کر ہیری، رون اور ہرمائنی بہت پریشان ہو جاتے تھے۔انہوں نے اپنا زیادہ تر وقت ہیگرڈ کی اندھیری جھونپڑی میں گزارا تا کہ وہ اسے حالات کی سنگینی سمجھا سکیں۔

''اسے جانے دو۔'' ہیری نے منت کرتے ہوئے کہا۔''اسے آزاد کر دو......ہیگرڈ!''

''میں ایسا نہیں کر سکتا...... یہ ابھی بہت چھوٹا ہے۔یہ مر جائے گا۔''

انہوں نے ڈریگن کی طرف دیکھا۔ وہ ایک ہفتہ میں ہی تین گنا لمبا ہو چکا تھا۔ اس کے نتھنے سے دھواں نکلتا رہتا تھا۔ ہیگرڈ اب چوکیداری کے فرائض کو بجالانے میں کوتاہی برتنے لگا تھا کیونکہ وہ تو ڈریگن کو سنبھالنے میں ہی پوری طرح مصروف رہتا تھا۔ پورے فرش پر برانڈی کی خالی بوتلیں اور مرغ کے پنکھ پھیلے ہوئے تھے اور عجیب سی ناگوار بو چھائی ہوئی تھی۔

''اِس کا تو دماغ چل گیا ہے۔'' رون نے ہیری کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

''ہیگرڈ!'' ہیری نے زور سے کہا۔ ''نار بٹ کو مزید پندرہ دن رکھو گے تو یہ تمہارے گھر جتنا بڑا ہو جائے گا، مل فوائے کسی بھی وقت ڈمبل ڈور کے پاس جا کر انہیں بتا سکتا ہے۔''

ہیگرڈ نے یہ سن کر تشویش سے اپنے ہونٹ کاٹ لئے۔

''میں...... میں جانتا ہوں کہ میں اسے ہمیشہ کیلئے نہیں رکھ سکتا مگر میں اسے کسی کوڑے دان میں بھی تو نہیں پھینک سکتا......'' ہیگرڈ نے تلملاتے ہوئے کہا۔

''چارلی......!'' ہیری اچانک رون کی طرف مڑا اور اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا بولا۔

''تمہارا دماغ بھی چل گیا ہے۔'' رون نے منہ بنا کر کہا۔ ''میں رون ہوں کیا تمہیں اب یہ بھی یاد نہیں رہا؟''

''نہیں! چارلی...... تمہارا بھائی چارلی! رومانیہ میں ہے نا!...... ڈریگن کی پڑھائی کر رہا ہے...... ہم نار بٹ کو اس کے پاس بھیج سکتے ہیں۔ چارلی دیکھ بھال کر سکتا ہے اور پھر اسے جنگل میں واپس بھیج سکتا ہے......'' ہیری جوشیلے انداز میں بولتا چلا گیا۔

''بہت خوب!...... اس بارے میں کیا خیال ہے ہیگرڈ؟'' رون نے چہک کر کہا۔

اور آخر کار ہیگرڈ رضامند ہو گیا کہ وہ چارلی کے پاس الّو روانہ کر کے اس بارے میں اس کی رائے معلوم کرے گا......

☆☆☆

اگلا ہفتہ بیت گیا۔ بدھ کی رات کو ہرمائنی اور ہیری ہال میں اکیلے بیٹھے ہوئے تھے۔ باقی سبھی لوگ کافی پہلے بستروں پر جا چکے تھے۔ دیوار پر لگے گھڑیال نے جونہی بارہ بجائے ہی تھے کہ تصویر کا سوراخ کھلا اور ہوا کا ایک جھونکا اندر داخل ہوا۔ اگلے لمحے رون کمرے میں ظاہر ہو گیا۔ وہ ہیری کے غیبی چوغے میں ملبوس تھا۔ رون نے غیبی چوغہ اتار کر ایک طرف ڈالا اور ان کے سامنے والی نشست پر بیٹھ گیا۔ وہ اکیلا ہیگرڈ کی جھونپڑی تک گیا تھا تاکہ نار بٹ کو کھانا کھلانے میں ہیگرڈ کی مدد کر سکے جو اب صندوق بھر بھر کر مرے ہوئے چوہے کھا رہا تھا۔

''اس نے مجھے کاٹ لیا۔'' رون نے کہا اور انہیں اپنا ہاتھ دکھایا جو خون سے لتھڑے رومال میں لپٹا ہوا تھا۔ ''اب میں ایک ہفتہ تک قلم نہیں پکڑ پاؤں گا۔ میں تمہیں آگاہ کر دوں کہ ڈریگن وہ خطرناک جانور ہیں جو میں نے آج تک دیکھے ہیں مگر جس طرح ہیگرڈ

ان کے بارے میں جیسے باتیں کرتا ہے اسے سن کر ایسا لگتا ہے جیسے وہ کوئی خرگوش کا ننھا منا نازک سا بچہ ہو۔ جب اس نے مجھے کاٹا تو ہیگرڈ نے مجھے ڈانٹا کہ میں نے اسے ڈرا دیا تھا اور جب میں وہاں سے آیا تو ہیگرڈ اسے لوری سنا رہا تھا......"

رون کی بات ابھی ختم نہیں ہو پائی کہ اسی لمحے کھڑکی پر دستک کی سی آواز سنائی دی۔

"ہیڈوگ!" ہیری نے جلدی سے کہا اور کھڑکی کھول کر اسے اندر بلا لیا۔ "چارلی کا جواب لے کر آئی ہو گی۔" ہیڈوگ واقعی خط لے کر آئی تھی۔ ہیری نے خط لیا اور کھولا۔ وہ تینوں سر سے سر جوڑ کر خط کی تحریر پڑھنے میں منہمک ہو گئے۔

*پیارے رون!*

*تم کیسے ہو؟ خط لکھنے کیلئے شکریہ...... مجھے ناروے کے کانٹے دار ڈریگن کو رکھنے میں بے حد خوشی ہو گی مگر اسے یہاں تک لانا آسان کام نہیں ہے۔ میری رائے ہے کہ سب سے اچھا یہ ہوگا کہ تم اسے میرے دوستوں کے ساتھ بھیج دو جو مجھ سے ملنے کیلئے اگلے ہفتے آ رہے ہیں۔ مشکل یہ ہے کہ انہیں غیر قانونی ڈریگن لے جاتے ہوئے کسی نے اگر دیکھ لیا تو پھر کیا ہوگا؟*

*کیا تم ہفتے کی رات میں نصف شب کے وقت ڈریگن کو سب سے اونچے مینار پر لے جا سکتے ہو؟ وہ لوگ تم سے وہیں مل سکتے ہیں اور اندھیرے میں ہی اسے جا سکتے ہیں۔*

*مجھے اس خط کا جواب جلد از جلد بھیجنا۔*

*محبت کے ساتھ*

*چارلی*

انہوں نے خط پڑھ کر ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

"ہمارے پاس غیبی چوغہ ہے۔" ہیری نے کہا۔ "یہ کام خاصا مشکل نہیں ہونا چاہئے...... مجھے لگتا ہے کہ چوغہ اتنا بڑا ہے کہ یہ ہم دونوں اور ناربٹ کو ڈھانپ لے گا۔"

وہ دونوں اس کی بات سے متفق ہو گئے۔ اس سے آپ بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ ان کا گذشتہ ہفتہ کتنا اذیت ناک گزرا تھا اور مل فوائے سے چھٹکارا پانے کیلئے وہ کچھ بھی کرنے کیلئے تیار تھے۔

☆☆☆

ایک مصیبت اور کھڑی ہو گئی تھی۔ رون کے جس ہاتھ پر ڈریگن نے کاٹا تھا وہ اگلی صبح تک سوج کر دو گنے حجم کا ہو گیا تھا۔ رون نہیں جانتا تھا کہ کیا میڈم پامفری کے پاس جانا ٹھیک ہوگا۔ کیا وہ ڈریگن کے کاٹنے کے نشان کو پہچان جائے گی؟ بہر حال دوپہر تک

اس کے پاس کوئی راستہ باقی نہیں بچا۔ گھاؤ کا رنگ گہرا سبز ہو چکا تھا۔ یہ صاف ظاہر تھا کہ نار بٹ کے دانت زہریلے تھے۔ ہیری اور ہرمائنی دن کے اختتام پر بھاگتے ہوئے ہسپتال پہنچے جہاں انہیں رون بستر میں ملا۔ اس کی حالت خاصی خراب تھی۔

''صرف میرے ہاتھ کی ہی بات نہیں ہے!'' وہ نحیف آواز میں سرگوشی کرتے ہوئے بولا ''حالانکہ ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے یہ ٹوٹ کر گرنے ہی والا ہے...... مل فوائے نے میڈم پامفری سے یہ کہا کہ وہ مجھ سے ایک کتاب لینا چاہتا ہے تاکہ وہ اندر آ سکے اور مجھ پر اچھی طرح ہنس سکے۔ وہ مجھے دھمکاتا رہا کہ وہ میڈم پامفری کو یہ بتا دے گا کہ مجھے سچ مچ کس نے کاٹا ہے؟ میں نے میڈم پامفری کو کہا تھا کہ مجھے کتے نے کاٹا ہے مگر جہاں تک میرا خیال ہے، انہیں میری بات پر یقین نہیں ہوا ہوگا۔ مجھے اسے کیوڈچ کے میچ میں نہیں مارنا چاہئے تھا۔ اسی لئے وہ یہ سب کر رہا ہے......''

ہیری اور ہرمائنی نے رون کو تسلی دینے کی کوشش کی۔

''صرف ہفتے کی رات تک کی بات ہے، آدھی رات کو نار بٹ ہمیشہ کیلئے چلا جائے گا اور ہم بالکل بے فکر ہو جائیں گے۔'' ہرمائنی نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔ ہرمائنی کی بات سن کر رون کو تسلی ملنے کے بجائے دہشت نے گھیر لیا۔ اس کا چہرہ فق پڑ گیا اور آنکھیں پھٹی پھٹی دکھائی دیں۔

''ہفتے کی نصف شب!'' اس نے پھٹی آواز میں کہا۔ ''ارے نہیں! مجھے ابھی ابھی یاد آیا...... چارلی کا خط اسی کتاب میں تھا جو مل فوائے بہانے سے لے گیا ہے۔ اسے یقیناً پتہ چل جائے گا کہ ہم نار بٹ سے پیچھا چھڑانے کیلئے کیا کرنے والے ہیں؟''

ہیری اور ہرمائنی کا دل دھک سے رہ گیا۔ اس سے پہلے کہ وہ کوئی بات کر پاتے، اسی لمحے میڈم پامفری وہاں آ گئیں۔ انہوں نے ان دونوں کو یہ کہہ کر بھگا دیا کہ رون کو گہری نیند کی سخت ضرورت ہے۔

☆☆☆

''منصوبہ بدلنے کیلئے اب بہت دیر ہو چکی ہے۔'' ہیری نے ہرمائنی کو بتایا۔ ''ہمارے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ ہم چارلی کے پاس ایک اور الّو بھیج سکیں۔ شاید یہ نار بٹ سے پیچھا چھڑانے کا اکلوتا موقع ہوگا۔ ہمیں یہ خطرہ مول لینا ہی ہوگا۔ اور پھر ہمارے پاس غیبی چوغہ بھی تو ہے، مل فوائے اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتا ہے......''

جب وہ ہیگرڈ کو باخبر کرنے کیلئے اس کے جھونپڑے پر پہنچے تو انہیں اس کا کتا فینگ دروازے کے باہر بندھا ہوا ملا۔ اس کی دم پر مرہم پٹی بندھی ہوئی تھی۔ ہیگرڈ نے اس سے بات کرنے کیلئے کھڑکی کھولی۔

''میں تمہیں اندر نہیں بلا سکتا۔'' وہ بری طرح ہانپتے ہوئے بولا۔ ''نار بٹ اس وقت بے حد غصے میں ہے۔ ویسے ایسا کچھ نہیں ہے کہ ہم اسے سنبھال نہ سکیں۔''

جب ہیری نے اسے چارلی کے خط کے کھونے اور مل فوائے کی دھمکی کے بارے میں بتایا تو اس کی آنکھوں میں آنسو اتر آئے۔ اس کی یہ وجہ بھی ہوسکتی تھی کہ اسی لمحے نار بٹ نے ہیگرڈ کے پاؤں پر کاٹ لیا تھا۔

''آ آہ......ٹھیک ہے، اس نے صرف میرے جوتے پر ہی کاٹا ہے...... یونہی کھیل رہا ہے......آخر وہ بچہ ہی تو ہے۔'' ہیگرڈ نے بے ربط انداز میں کہا۔

اسی لمحے ننھے ڈریگن نے اپنی دم گھما کر دیوار پر دے ماری جس سے کھڑکیاں تک ہل کر رہ گئیں۔ ہیری اور ہرمائنی واپس قلعے کی طرف لوٹ آئے اور یہ سوچنے لگے کہ ہفتہ کا دن جلدی کیوں نہیں آجاتا؟

☆☆☆

جب نار بٹ کو الگ کرنے کا وقت آن پہنچا تو انہیں ہیگرڈ کی حالت پر بے حد تاسف ہونے لگا۔ اگر وہ اس بات پر بے حد پریشان نہیں ہوتے کہ کتنا کچھ کرنا باقی تھا تو وہ یقیناً ہیگرڈ کو تسلی دینے کی کوشش کرتے۔ رات بے حد اندھیری اور بادلوں کے اوٹ میں چھپی ہوئی تھی۔ گہری تاریکی کے باعث انہیں ہیگرڈ کے جھونپڑے تک پہنچنے میں خاصی دشواری کا سامنا ہوا اور زیادہ وقت خرچ ہوگیا۔ اس کے علاوہ انہیں شرارتی بھوت پیوس سے بھی واسطہ پڑا تھا جو ان کے راستے میں بڑے ہال کی بیرونی دیوار کے ساتھ ٹینس بال کھیلنے میں مصروف تھا۔ وہ اس کے ہٹ جانے کے انتظار میں کافی دیر تک سیڑھیوں میں کھڑے رہے۔ ہیگرڈ نے نار بٹ کو ایک بڑے صندوقچے میں ڈال کر بند کردیا۔ وہ اسے روانہ کرنے کیلئے تیار بیٹھا تھا۔

''اس کے سفر کیلئے میں نے بہت سے چوہے اور برانڈی اندر رکھ دی ہے۔'' ہیگرڈ نے رندھے ہوئے گلے سے کہا۔ ''اور میں نے اس کا 'ٹیڈی بیئر' بھی رکھ دیا ہے تاکہ وہ اکیلا پن محسوس نہ کرے۔'' صندوقچے کے اندر سے ہلنے جلنے کی آوازیں آرہی تھیں جنہیں سن کر لگا جیسے ٹیڈی بیئر کا سر پھاڑ دیا گیا ہو۔

''الوداع نار بٹ!'' ہیگرڈ مغموم لہجے میں بولا۔ جب ہیری اور ہرمائنی نے صندوقچے کو غیبی چوغے میں ڈھانپ لیا اور خود بھی اس کے نیچے غائب ہوگئے تو ہیگرڈ سسکیاں لیتا ہوا بولا۔

''ممی تمہیں کبھی نہیں بھولے گی نار بٹ!''

انہیں صحیح طرح یاد نہیں کہ وہ صندوقچے کو کس طرح قلعے کے خارجی دروازے تک لے جانے میں کامیاب ہوگئے تھے۔ پھر جب وہ بڑے ہال میں سنگ مرمر کی سیڑھیوں پر نار بٹ کو اُٹھا کر اندھیری راہداری میں پہنچے تو اس وقت آدھی رات ہونے ہی والی تھی۔ ایک اور سیڑھی......پھر ایک اور......خود کو تسلی دینے کے باوجود یہ کام اتنا آسان نہیں تھا۔

''بس پہنچ گئے......'' ہیری نے ہانپتے ہوئے کہا، وہ سب سے اونچے مینار کی سیڑھیوں کے پاس پہنچ گئے تھے جو بل کھا کر اوپر

اُٹھتی چل جارہی تھیں۔اسی وقت ان کے سامنے اچانک ہونے والی ہلچل نے دونوں کے ہاتھوں سے طوطے اُڑا دیئے۔صندوقچہ ان کے ہاتھوں سے چھوٹتا چلا گیا۔دونوں نے بمشکل خود کو سنبھال کر صندوقچے کو گرنے سے بچایا۔وہ یہ بھی بھول چکے تھے کہ کوئی انہیں دیکھ نہیں سکتا کیونکہ وہ غیبی چوغے میں چھپے ہوئے تھے۔وہ راہداری کی تاریکی میں ایک طرف چھپ کر دبک گئے۔انہیں اپنے سامنے دو افراد کے سائے لہراتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے جو شاید گتھم گتھا دکھائی دیتے تھے۔وہ ان سایوں کو محض گھورتے رہے جو ان سے صرف دس فٹ کے فاصلے پر موجود تھے۔راہداری میں ایک لالٹین جل رہی تھی۔وہ ان دونوں سایوں کو بخوبی پہچان چکے تھے۔ایک سایہ پروفیسر میک گوناگل کا تھا جنہوں نے چوکڑی والا اونی گاؤن پہن رکھا تھا۔ان کے بال جوڑے میں جالی کے ساتھ بندھے ہوئے تھے۔انہوں نے ایک ہاتھ سے دوسرے سائے کا کان پکڑ رکھا تھا جو ان کے مقابلے میں کافی چھوٹا تھا۔وہ مل فوائے ہی تھا۔

''تم سزاوار ہو لڑکے!'' وہ بلند کڑک دار آواز میں چلائیں۔''تمہاری اس حرکت پر سلے درن کے بیس پوائنٹس کاٹ لئے جائیں گے۔آدھی رات کو باہر گھوم رہے ہو،تمہاری اتنی جرأت کیسے ہوئی؟......''

''پروفیسر'' مل فوائے ہکلایا۔''آپ سمجھ نہیں رہی ہیں، ہیری پوٹر آنے والا ہے......اس کے پاس ایک غیر قانونی ڈریگن ہے......''

''ڈریگن! تمہارا دماغ تو نہیں چل گیا لڑکے! تم اس طرح کا جھوٹ کیسے بول سکتے ہو؟ چلو مل فوائے! میں اسی وقت تمہارے بارے میں پروفیسر سنیپ سے بات کروں گی۔''

اس کے بعد مینار تک جانے والی اونچی بل دار سیڑھیاں عبور کرنا انہیں دُنیا کا سب سے آسان کام محسوس ہوا تھا حالانکہ وہ بے حد دشوار کن تھا۔جب وہ مینار کی سب سے اونچی بالکونی میں باہر پہنچے تو ٹھنڈی ہوا کے جھونکے ان سے ٹکرائے۔انہوں نے جلدی سے چوغہ اتار کر ایک طرف پھینک دیا۔وہ خوشی کے عالم میں ایک بار پھر سے کھلی ہوا میں ٹھیک طرح سے سانس لینے لگے۔ہرمائنی تو خوشی سے پاگل ہوئے جارہی تھی۔

''بالآخر مل فوائے کو سزا مل ہی گئی......میں اب گنگنا سکتی ہوں۔'' ہرمائنی نے کہا۔

''گنگنانا مت......'' ہیری نے جلدی سے اسے روک دیا۔

مل فوائے پر ہنستے ہوئے انہوں نے مسافروں کا انتظار کرنا شروع کر دیا۔ناربٹ اپنے صندوقچے میں دھما چوکڑی مچا رہا تھا۔لگ بھگ دس منٹ بعد چار جادوئی بہاری ڈنڈے اندھیرے میں پھسلتے ہوئے نیچے آئے۔چارلی کے دوست خوش مزاج تھے۔انہوں نے ہیری اور ہرمائنی کی طرف رسیوں سے بنا ہوا وہ جھولا اچھال دیا جو وہ اپنے ساتھ لائے تھے۔ہیری اور ہرمائنی نے سرعت رفتاری سے

نار بٹ کا صندوقچہ رسیوں کے جھولے میں ڈال کر اسے رسیوں سے مضبوطی کے ساتھ باندھ دیا۔ جب کام مکمل ہو گیا تو انہوں نے ان دونوں سے ہاتھ ملائے اور ان کا شکریہ ادا کیا۔

آخر کار نار بٹ جا رہا تھا...... جا رہا تھا......اور پھر چلا گیا۔

وہ ایک بار پھر بل دار سیڑھیوں سے نیچے اترے۔ اب چونکہ نار بٹ کی پریشانی ان کے دماغ سے اتر چکی تھی تو ان کا دل و دماغ اس قدر ہلکا پھلکا ہو گیا جتنا کہ ان کے ہاتھ۔ اب کوئی ڈریگن نہیں تھا۔ مل فوائے کو سزا مل گئی تھی۔ ان کے اطمینان کو کون سی چیز کم کر سکتی تھی؟

اس کا جواب سیڑھیوں کے نیچے ان کا انتظار کر رہا تھا۔ جیسے ہی انہوں نے راہداری میں قدم رکھا فلیچ کا چہرہ اچانک اندھیرے سے باہر نکل کر ان کے سامنے آ گیا۔

''اوہو ہو......ہم مصیبت میں پھنس گئے...... ہے نا بچو!'' وہ سفاکانہ لہجے میں بولا۔

اچانک ہیری کو یاد آیا کہ وہ اپنا غیبی چوغہ تو اونچے مینار کی بالکونی میں ہی چھوڑ آئے تھے۔

☆☆☆

پندرہواں باب

# تاریک جنگل کا سفر

اس سے برا اور کچھ نہیں ہوسکتا تھا۔ فلیچ انہیں پہلی منزل پر پروفیسر میک گوناگل کے مطالعے والے کمرے میں لے آیا جہاں وہ ایک طرف بیٹھ گئے اور ایک دوسرے کو کچھ بولے بنا انتظار کرنے لگے۔ ہرمائنی خوف کے مارے کانپ رہی تھی۔ لمبی من گھڑت کہانیاں، بچنے کی راہیں اور بہانے ہیری کے دماغ میں ایک دوسرے سے ٹکراتے رہے مگر ہر بہانہ دوسرے سے کمزور نظر آتا تھا۔ اسے سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ اس بار مصیبت کیسے دور ہوسکتی ہے؟ وہ بری طرح پھنس چکے تھے۔ ان سے اتنی بڑی حماقت کیسے ہوگئی تھی کہ غیبی چوغے کو بھول گئے؟ پروفیسر میک گوناگل، بستر سے باہر جانے اور اندھیری رات میں سکول میں گھومنے کے بارے میں کوئی بہانہ برداشت نہیں کریں گی، سب سے اونچے مینار پر جانے کی بات تو چھوڑ ہی دیں، جہاں جانا ہمیشہ منع تھا۔ اگر اس میں ننھے ڈریگن نار بٹ اور غیبی چوغے کا سلسلہ بھی جوڑ دیں تو پھر یقیناً اگلی صبح انہیں اپنے اپنے صندوق اُٹھا کر واپس گھر جانا پڑے گا۔

کیا ہیری کو ایسا لگ رہا تھا کہ اس سے برا کچھ ہو ہی نہیں سکتا تھا؟ وہ غلط تھا، جب پروفیسر میک گوناگل وہاں آئیں تو نیول بھی ان کے ساتھ تھا۔ جیسے ہی نیول کی نگاہ ان دونوں پر پڑی وہ لاشعوری انداز میں ان کی طرف بڑھا اور بولتا چلا گیا۔

''ہیری! میں تمہیں خبردار کرنے کیلئے راہداریوں میں تلاش کر رہا تھا، دراصل میں نے مل فوائے کو یہ کہتے سنا تھا کہ وہ تمہیں پکڑوانے والا ہے، وہ کہہ رہا تھا کہ تمہارے پاس ڈرے......''

اسی لمحے سے ہیری نے آنکھیں دکھاتے ہوئے اپنے سر کو خفیف سا جھٹکا دیا۔ نیول تو خاموش ہو ہی گیا تھا مگر اس کی حرکت پروفیسر میک گوناگل کی نظروں سے بچ نہ پائی۔ انہوں نے دیکھ لیا تھا۔ جب وہ ان تینوں کے سروں پر آن کھڑی ہوئیں تو ایسا لگتا تھا جیسے وہ نار بٹ سے بھی زیادہ تیزی سے آگ اگلنے والی ہوں۔

''مجھے آپ لوگوں سے یہ امید نہیں تھی، مسٹر فلیچ کا کہنا ہے کہ آپ لوگ فلکیاتی مینار پر گئے تھے۔ رات کے ایک بج چکے ہیں، آپ کو اپنی صفائی میں کچھ کہنا ہے......''

یہ پہلی بار تھا جب ہرمائنی کسی استاد کے سوال کا جواب نہیں دے پائی، وہ اپنی چپلوں کی طرف نگاہ کئے انہیں گھورتی رہی۔ وہ تینوں پتھر کے بتوں کی خاموش اور ساکت طرح کھڑے تھے۔

''میرے خیال سے میں سمجھ سکتی ہوں کہ کیا ہوا ہوگا؟'' پروفیسر میک گوناگل نے کڑکتی ہوئی آواز میں کہا۔''اس معاملے کو سمجھنے کیلئے زیادہ ذہانت کی ضرورت نہیں ہے، آپ نے ڈریکو مل فوائے کو ڈریگن کے بارے میں کوئی جھوٹی، من گھڑت کہانی سنادی تاکہ وہ بستر سے باہر نکلے اور مصیبت میں پھنس جائے۔ میں نے اسے پہلے ہی پکڑ لیا ہے۔ میرا خیال ہے کہ آپ کو اس بات میں مزہ آیا ہوگا کہ لانگ باٹم نے بھی وہ کہانی سنی اور اس پر یقین کرلیا۔''

ہیری نے نیول کی طرف دیکھا اور آنکھوں ہی آنکھوں کے اشارے سے اسے بتانے کی کوشش کی کہ یہ سچ نہیں تھا کیونکہ نیول ہکا بکا کھڑا تھا جیسے اسے چوٹ پہنچی ہو۔ بے چارا! غلطی کرنے والا نیول...... ہیری جانتا تھا کہ انہیں خبردار کرنے کیلئے اندھیرے میں ڈھونڈنے میں اسے کتنی مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑا ہوگا۔

''میں بہت مایوس ہوئی ہوں!'' پروفیسر میک گوناگل نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔''ایک ہی رات میں چار طلباء بستر سے باہر تھے، میں نے اس طرح کا واقعہ پہلے کبھی نہیں سنا اور آپ مس گرینجر! مجھے لگتا تھا کہ آپ نہایت سمجھدار ہیں۔ جہاں تک آپ کا سوال ہے پوٹر! میں سوچتی تھی کہ آپ کے لئے گری فنڈر اس سے زیادہ معنی رکھتا ہوگا۔ آپ تینوں کو سزا لازمی دی جائے گی۔ ہاں! آپ کو بھی مسٹر لانگ باٹم، کوئی بھی چیز آپ کو رات میں سکول کے باہر گھومنے کی اجازت نہیں دیتی، خاص طور پر ان دنوں میں...... یہ بہت خطرناک ہے......اور گری فنڈر کے پچاس پوائنٹس کم ہوجائیں گے۔''

''پچاس؟'' ہیری کے منہ سے اچانک نکلا۔ اس طرح تو ان کی برتری ختم ہوجائے گی، وہ برتری جو اس نے پہلے کیوڈچ میچ میں حاصل کرلی تھی۔

''پچاس پوائنٹس ہر ایک کے......'' پروفیسر میک گوناگل نے مستحکم لہجے میں کہا جو اپنی لمبی نوکیلی ناک سے ان تینوں سے زیادہ تیز سانس لے رہی تھیں۔

''پروفیسر......پلیز......'' ہرمائنی چپ نہ رہ پائی۔

''آپ ایسا نہیں کرسکتیں......!'' ہیری سٹپٹا کر رہ گیا تھا۔

''پوٹر! مجھے مت بتاؤ کہ میں کیا کرسکتی ہوں اور کیا نہیں۔ اب آپ سب اپنے بستر پر جائیں، مجھے پہلے کبھی گری فنڈر کے طلباء پر اتنی شرمساری نہیں ہوئی ہے۔''

اکٹھے ڈیڑھ سو پوائنٹ کم ہو گئے تھے،اس طرح گری فنڈر سب سے آخری درجے پر جا گرا تھا۔ ریون کلا اور ہفل پف سے بھی نیچے۔ایک ہی رات میں انہوں نے گری فنڈر کے ہاؤس کپ جیتنے کی تمام امیدیں خاک میں ملا دی تھیں۔ ہیری کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کا زیریں دھڑ بالکل ہی غائب ہو گیا ہو۔ وہ لوگ اب یہ سوچ رہے تھے کہ اتنے سارے پوائنٹس کو وہ کیسے دوبارہ حاصل کر پائیں گے؟ جبکہ پڑھائی کا سال اپنے اختتام پر پہنچنے ہی والا تھا۔

ہیری ساری رات سو نہیں پایا، وہ سنتا رہا کہ نیول اپنے تکیے میں سر دیئے گھنٹوں تک سسکیاں لیتا رہا تھا۔ ہیری نہیں جانتا تھا کہ اسے تسلی دینے کیلئے وہ کیا کہے؟ یہ سچ تھا کہ نیول بھی ہیری کی طرح صبح ہونے سے خوفزدہ تھا۔ کیا ہو گا جب گری فنڈر کے باقی طلباء کو ان کی کرتوت کا پتہ چلے گا؟ فریقی پوائنٹس شیشے کے جس بڑے بورڈ پر لکھے جاتے تھے،اگلی صبح اس کے پاس سے گزرتے ہوئے گری فنڈر کے طلباء کو پہلے تو یہ لگا جیسے کہیں کوئی گڑبڑ ہو گئی ہے۔کل سے آج کے دوران،ان کے ڈیڑھ سو پوائنٹس اچانک کم کیسے ہو گئے؟ اور پھر افواہیں پھیلنا شروع ہو گئیں۔ ہیری پوٹر...... مشہور ہیری پوٹر...... دو کیوڈچ میچوں کے فاتح،ان کے ہیرو اور سال اوّل کے دو دیگر احمق طلباء نے سارے پوائنٹس گنوا دیئے تھے۔

سکول میں سب سے زیادہ پسندیدہ نگاہوں سے دیکھا جانے والا اور مقبول ترین طالب علم یکدم نفرت کی گہری کھائیوں میں جا گرا تھا،سکول کے لوگ اس سے نفرت کرنے لگے اور موقع پا کر اسے کچوکے لگانے میں بھی گریز نہیں کرتے۔ یہاں تک کہ ریون کلا اور ہفل پف کے طلباء و طالبات بھی اس کے خلاف ہو گئے کیونکہ سبھی یہ چاہتے تھے کہ سلے درن ہاؤس کپ نہ جیت پائے۔ ہیری جہاں بھی جاتا،لوگ اس کی طرف انگلیاں اُٹھا کر نہ صرف اشارے کرتے اور اس کے ہتک کرنے میں اپنی آواز کو دھیما کرنا بھی گوارا نہیں کرتے تھے۔ دوسری طرف سلے درن کے طلباء اس کے پاس سے گزرتے ہوئے تالیاں اور سیٹیاں بجاتے تھے علاوہ ازیں کئی ایک تو خوش ہو کر اسے مخاطب کرتے تھے۔ ''ہیری پوٹر! تمہارا بے حد شکریہ...... تم نے ہمیں برتری دلا دی۔''

صرف رون ہی ایک ایسا فرد تھا جس نے ہیری کا بھرپور ساتھ دیا۔

''سب اس بات کو کچھ ہی ہفتوں میں فراموش کر دیں گے،فریڈ اور جارج نے بھی بہت سارے پوائنٹس گنوائے ہیں اور لوگ پھر بھی انہیں پسند کرتے ہیں۔'' رون نے اسے تسلی دی۔

''لیکن انہوں نے ایک ہی جھٹکے میں ڈیڑھ سو پوائنٹس کبھی نہیں گنوائے ہوں گے۔ ہے نا؟'' ہیری نے غمگین لہجے میں کہا۔

''ہاں! یہ بات تو ہے۔'' رون نے اعتراف کرتے ہوئے کہا۔

نقصان کی تلافی کرنے کیلئے اب بہت دیر ہو چکی تھی لیکن ہیری نے قسم کھائی کہ وہ آگے سے ان چیزوں میں کبھی ٹانگ نہیں

اڑائے گا جن سے اس کا کوئی لینا دینا نہ ہوگا۔ اب ادھر ادھر چھپ کر جاسوسی کا سلسلہ ہمیشہ کیلئے بند!......اسے خود پر اتنی شرمندگی محسوس ہورہی تھی کہ وہ اولیورووڈ کے پاس گیا اور اس سے کہا کہ وہ کیوڈچ ٹیم میں سے الگ ہونا چاہتا ہے۔

''علیحدگی؟......اور کیوڈچ ٹیم سے؟'' وڈ گرجتے ہوئے غرایا۔ ''اس سے کیا فائدہ ہوگا؟ اگر ہم کیوڈچ میچ میں نہیں جائیں گے تو ان پوائنٹس کو دوبارہ کیسے جیت پائیں گے؟''

بات صرف یہیں تک نہیں رہی، کیوڈچ کے کھیل کا لطف بھی غارت ہو کر رہ گیا تھا۔ مشقوں کے دوران گری فنڈر کے باقی تمام کھلاڑی ہیری سے کلام کرنا پسند نہیں کرتے اور اگر انہیں ہیری سے کوئی معاملہ درپیش ہوتا تو وہ اسے 'متلاشی' کہہ کر مخاطب کرتے، ان کے چہروں سے صاف جھلکتا تھا کہ وہ بحالت مجبوری اس سے بات کر رہے ہیں۔

ہرمائنی اور نیول بھی ہیری کی طرح طعن وتشنہ کے نشتر سہنے پر مجبور تھے مگر ان کی حالت ہیری کی طرح زیادہ بری نہیں تھی کیونکہ وہ اتنے مقبول اور پسندیدہ نہیں رہے تھے مگر ان کے ساتھ بھی کوئی بات نہیں کرتا تھا۔ ہرمائنی نے بھی لوگوں کا دھیان اپنی طرف مبذول کرنا ختم کر دیا تھا اور وہ سر نیچا کئے اطمینان سے اپنا کام کرتی رہتی تھی۔ ہیری لگ بھگ خوش تھا کہ امتحانات اب زیادہ دور نہیں تھے۔ اسے جو ڈھیر ساری دہرائی کرنا تھی، اس فکر کے باعث اس کی توجہ ڈریگن والے حادثے سے ہٹ گئی۔ وہ، رون اور ہرمائنی اکٹھے ہی رہتے تھے، رات گئے تک پڑھتے تھے اور پیچیدہ جادوئی مرکبات کے نسخہ جات یاد کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ جادوئی کلمات اور تبدیلی ہیئت کے عوامل کو ازبر کرنے میں جتے رہتے تھے۔ جادوئی انکشافات اور غوبلن کی بغاوت کی تاریخ کو خوب رٹا لگاتے تھے......

پھر امتحانات کے آغاز کے ایک ہفتہ پیشتر ہی 'دوسروں کے معاملے میں ٹانگ نہ اڑانے والی قسم' اچانک خود بڑے امتحان سے دوچار ہو کر رہ گئی۔ ایک دوپہر لائبریری سے اکیلے واپس لوٹتے وقت ہیری نے سامنے والے کمرہ جماعت میں سے کسی کی سسکیوں کی آواز سنی تو لاشعوری طور پر اس کے قدم زمین سے چپک کر رہ گئے۔ تجسس کے مارے ہیری کے کان خودبخود کمرہ جماعت کے دروازے سے جا لگے، سسکیاں بھرتے ہوئے اس نے پروفیسر کیورئیل کی دھیمی آواز سنی۔

''نہیں......نہیں......دوبارہ نہیں......براہ کرم!''

ایسا لگا جیسے کوئی اسے دھمکی دے رہا ہو۔ ہیری نے اپنے کان دروازے کے مزید قریب لگائے۔

''ٹھیک ہے......ٹھیک ہے......میں کروں گا......'' اس نے کیورئیل کو کراہتے ہوئے سنا۔

قدموں کی چاپ سن کر ہیری دروازے سے فوراً دور ہو گیا۔ اگلے ہی لمحے ایک جھٹکے سے جماعت کے کمرے کا دروازہ کھلا اور کیورئیل اپنی پگڑی سیدھی کرتے ہوئے باہر نکلا۔ اس کا چہرہ زرد ہو رہا تھا اور ایسا لگا جیسے وہ قریباً رونے ہی والا ہو۔ وہ اتنا حواس باختہ

تھا کہ اس نے ہیری کو قریب کھڑے دیکھنے کی زحمت تک نہیں کی اور اپنے تفکرات میں گم تیز قدموں سے چلتا ہوا نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ ہیری خاموشی سے وہیں کھڑا رہا، اسے یقین تھا کہ کیورئیل نے اسے بالکل نہیں دیکھا تھا، وہ خاموشی سے اتنی دیر تک وہیں ٹھہرا رہا جب تک کیورئیل کے قدموں کی چاپ سنائی دینا بالکل بند نہیں ہوگئی۔ اس کے بعد اس نے ڈرتے ڈرتے کمرہ جماعت میں جھانکا۔ وہ بالکل خالی تھا مگر دوسری طرف کا دروازہ تھوڑا کھلا ہوا دکھائی دیا۔ ہیری اس کی طرف قریباً آدھا راستہ طے کر پایا تھا کہ اچانک اسے یاد آ گیا کہ اس نے دوسروں کے معاملے میں ٹانگ نہ اڑانے کی قسم کھا رکھی ہے۔ بہرحال وہ بارہ پارس پتھروں کو داؤ پر لگا کر یہ کہہ سکتا تھا کہ سنیپ ابھی ابھی اس کمرے سے باہر گیا ہوگا اور ہیری نے ابھی جو سنا تھا اس کے بعد سنیپ کی چال میں نئی لچک آ گئی ہوگی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے کیورئیل نے آخرکار اپنی شکست تسلیم کر ہی لی تھی۔

ہیری الٹے قدموں لائبریری میں لوٹ گیا جہاں ہرمائنی ایک کونے میں بیٹھی ہوئی رون سے علم فلکیات کے سوالات دریافت کر رہی تھی۔ ہیری نے انہیں بتایا کہ اس نے کچھ دیر قبل کیا سنا تھا۔

''سنیپ نے آخرکار اسے راضی کر لیا ہے۔'' رون نے پریشانی سے کہا۔ ''اگر کیورئیل نے اسے بتا دیا کہ اس نے تاریک جادو سے محفوظ رہنے کیلئے کونسا جادوئی کلمہ استعمال کیا ہے تو وہ یقیناً اسے توڑ لینے میں کامیاب ہو جائے گا۔''

''فکر مت کرو، اب بھی فلافی وہاں موجود ہے......'' ہرمائنی نے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

''ہوسکتا ہے کہ سنیپ نے ہیگرڈ سے پوچھنے کے بجائے کسی اور راستے سے ہی پتہ چلا لیا ہو کہ اسے عبور کرنے کی ترکیب کیا ہوسکتی ہے؟'' رون نے اپنے چاروں طرف شلف میں سجی ہوئی ہزاروں کتابوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔ ''میں دعویٰ کر سکتا ہوں کہ یہاں پر کوئی ایسی کتاب ضرور ہوگی جس میں یہ لکھا ہوگا کہ تین سروں والے خونخوار کتے سے محفوظ رہتے ہوئے اسے کیسے پار کیا جا سکتا ہے......تو اب ہم کیا کریں ہیری؟''

رون کی آنکھوں میں ایک بار پھر مہماتی خطرے کی چمک ابھر آئی تھی لیکن ہیری کے جواب دینے سے پہلے ہی ہرمائنی بیچ میں کود پڑی۔

''ڈمبل ڈور کے پاس جاؤ......ہمیں یہ کام صدیوں پہلے ہی کر دینا چاہئے تھا اگر ہم اپنے طور پر کوئی بھی کام کرنے کی کوشش کریں گے تو یہ طے ہے کہ وہ لوگ اب کی بار ہمیں سکول سے باہر نکال دیں گے......''

''مگر ہمارے پاس کوئی ثبوت بھی تو نہیں ہے......'' ہیری تلملا کر بولا۔ ''کیورئیل اتنے خوفزدہ ہیں کہ وہ ہماری طرفداری میں بالکل نہیں بولیں گے۔ سنیپ کو تو صرف اتنا کہنا ہوگا کہ اسے کیا معلوم؟......طورال کیسے ہیلووئین کے دن ہوگورٹ میں گھس آیا تھا؟

اور وہ اس دن تیسری منزل کے آس پاس گئے ہی نہیں......تمہارا کیا خیال ہے لوگ کس پر بھروسہ کریں گے؟......اس پر یا ہم پر! یہ کسی سے بھی چھپا نہیں ہے کہ ہم اس سے نفرت کرتے ہیں۔ ڈمبل ڈور سوچیں گے کہ ہم نے سنیپ کو نکلوانے کیلئے یہ ساری کہانی گھڑی ہے۔ اس معاملے میں فلیچ بھی ہماری کوئی مدد نہیں کرے گا۔ چاہے اس پر اس کی زندگی کیوں نہ داؤ پر لگ جائے کیونکہ سنیپ کے ساتھ اس کی گہری دوستی ہے۔ وہ تو یہی سوچے گا کہ ہمیں پارس پتھر یا فلافی کے بارے میں معلوم ہی نہیں ہونا چاہئے تھا۔ ہمیں بہت سے جوابات اور وضاحتیں دینا پڑیں گی۔''

ہرمائنی کو تو یقین ہو گیا مگر رون کا ذہن اسے تسلیم کرنے پر آمادہ نہیں تھا۔

''اگر ہم تھوڑا سی کوشش کر کے معاملے کو......''

''بالکل نہیں!'' ہیری نے رون کی بات کاٹتے ہوئے سپاٹ لہجے میں کہا۔ ''ہم پہلے ہی اس معاملے میں بہت زیادہ ملوث ہو چکے ہیں۔'' اس نے سیارہ مشتری کا سمتی نقشہ باہر نکالا اور اسے میز پر پھیلا کر مشتری کے چاندوں کے نام یاد کرنے لگا۔

☆☆☆

اگلی صبح ہیری، ہرمائنی اور نیول کو ناشتے کے وقت خطوط ملے۔ سبھی خطوط میں ایک ہی بات لکھی ہوئی تھی۔

'آپ کی مجوزہ سزا آج رات گیارہ بجے شروع ہو گی۔ براہ کرم بڑے ہال میں مسٹر فلیچ سے ملاقات کریں۔'

پروفیسر ایم گوناگل

پوائنٹس گنوانے کے وبال میں ہیری یہ بالکل فراموش کر بیٹھا تھا کہ انہیں مجوزہ سزا کے مرحلے کو طے کرنا باقی تھا۔ اسے محسوس ہو رہا تھا کہ شاید ہرمائنی یہ شکایت کرے گی کہ اس وجہ سے دہرائی کی ایک پوری رات ضائع ہو جائے گی لیکن ہرمائنی کے لبوں پر ایک بھی شکایتی لفظ نہ آیا۔ وہ ہیری کی طرح کچھ اور سوچ رہی تھی کہ انہیں جو سزا ملی تھی، وہ انہیں ضرور ملنا چاہئے تھی۔ اس رات کو گیارہ بجے انہوں نے ہال میں رون سے رخصت لی اور نیول کے ساتھ نیچے بڑے ہال میں پہنچ گئے۔ فلیچ وہاں پہلے سے ہی موجود تھا......اس کے ساتھ ایک اور صورت بھی دکھائی دی جسے دیکھ کر ان کے منہ کھلے رہ گئے۔ وہ مل فوائے تھا۔ ہیری یہ بھول گیا تھا کہ مل فوائے کو بھی مجوزہ سزا بھگتنا تھی۔

''سب میرے پیچھے آؤ۔'' فلیچ نے ایک لالٹین جلاتے ہوئے کہا اور انہیں باہر لے گیا۔ ''میں دعویٰ کر سکتا ہوں کہ تم لوگ دوبارہ سکول کے قوانین توڑتے وقت کم از کم دو بار ضرور سوچو گے...... ہے نا؟'' وہ رُک کر ان کی طرف خونخوار نگاہوں سے گھورنے لگا۔ وہ سب خاموش رہے۔ ''اور ہاں!'' فلیچ نے بات آگے بڑھائی۔ ''اگر مجھ سے پوچھا جائے تو کڑی محنت اور گہری اذیت سب سے اچھا

سبق ثابت ہوتا ہے...... بڑے افسوس کی بات ہے کہ اب سزا کے پرانے طریقوں کا استعمال ترک کر دیا گیا ہے...... جب تمام مجرموں کو کچھ دنوں کیلئے کلائیوں سے زنجیریں باندھ کر چھت سے الٹا لٹکا دیا جاتا تھا۔ میرے دفتر میں اب بھی ان دنوں کی یادگار زنجیریں، ہتھکڑیاں اور سلاخیں رکھی ہوئی ہیں۔ میں روزانہ ان کی صفائی کرتا ہوں اور ان میں تیل ڈالتا ہوں تاکہ وہ تروتازہ رہیں اور ضرورت پڑنے پر ان کا بخوبی استعمال کیا جا سکے......ٹھیک ہے ہم چلتے ہیں اور ہاں! فرار ہونے کے بارے میں تو سوچنا مت۔ اگر تم نے ایسا کیا تو......اس کا انجام اس سے بھی بھیانک ثابت ہوگا۔'' فلیچ کی آنکھوں میں عجیب سی سفاکانہ چمک ابھر آئی۔

وہ قلعے کی عمارت سے باہر نکلے اور اندھیرے میدان میں اتر گئے۔ میدان کی گھاس ان کے پیروں تلے خوفناک سرسراہٹیں پیدا کر رہی تھی۔ نیول کی سانسیں بے ہنگم انداز میں چل رہی تھیں۔ ہیری سوچ رہا تھا کہ نہ جانے انہیں کون سی سزا ملنے والی تھی؟ یہ سچ مچ کوئی ہیبت ناک قسم کی سزا ہی ہوگی ورنہ فلیچ اتنا خوش نہیں دکھائی دے سکتا تھا۔ چاند چمک رہا تھا لیکن اس کے سامنے بادلوں کی ٹولیاں تیر رہی تھیں جس کی وجہ سے بار بار گھپ اندھیرا چھا جاتا تھا۔ ہیری کو سامنے کی طرف اندھیرے میں سائے کے مانند دکھائی دیتے ہوئے ہیگرڈ کے جھونپڑے کی کھڑکیاں صاف نظر آ رہی تھیں جن میں سے زرد روشنی چھن چھن کر باہر آ رہی تھی۔ اسی لمحے انہیں دور کہیں کسی چیز کے چلانے کی آواز سنائی دی۔

''کیا یہ تم ہو فلیچ؟ جلدی آؤ۔ مجھے فوراً روانہ ہونا ہے۔''

ہیری کا دل بری طرح اچھل پڑا۔ اگر وہ ہیگرڈ کے ساتھ کوئی کام انجام دینے کیلئے پابند کئے گئے تھے تو یہ سزا کچھ زیادہ بری نہیں ہوگی۔ اس کے چہرے سے جھلکنے والے اطمینان کو فلیچ نے فوراً تاڑ لیا تھا۔ وہ طنزیہ انداز میں غراتا ہوا بولا۔ ''لگتا ہے کہ تم یہ سوچ رہے ہو کہ تم اس احمق کے ساتھ مزے کرنے جا رہے ہو؟ دوبارہ سوچ لو لڑکے! تم تاریک جنگل میں جا رہے ہو اور مجھے یقین ہے کہ تم لوگ صحیح سلامت واپس نہیں آ پاؤ گے......ہی ہی ہی!''

یہ سن کر تو نیول کے منہ سے سسکاری نکل گئی اور مل فوائے چلتے چلتے یکایک رُک گیا۔

''جنگل؟'' مل فوائے نے دہرایا۔ اس کا چہرہ اتنا پرسکون نہیں تھا جتنا عام طور پر دکھائی دیا کرتا تھا۔ ''ہم رات کے وقت وہاں نہیں جا سکتے......وہاں ہر طرح کے جانور بستے ہیں......میں نے سنا ہے کہ وہاں بھیڑیائی انسان بھی پائے جاتے ہیں۔''

نیول نے دہشت سے ہیری کے چوغے پر اپنی گرفت کس لی تھی اور اس کے حلق سے ایسی گھٹی گھٹی سی آواز نکلی جیسے اس کا گلا رندھ گیا ہو۔

''مجھے اس سے کوئی غرض نہیں، یہ تمہارے حصے کی پریشانی ہے!'' فلیچ لاپروائی سے بولا۔ ہیری کو محسوس ہوا کہ خوشی کے مارے

اس کی آواز کانپ رہی تھی۔ ’’ان بھیڑیائی انسانوں کے بارے میں تمہیں قانون شکنی سے پہلے سوچنا چاہئے تھا۔ ہے نا؟‘‘

ہیگرڈ اندھیرے سے نکل کر ان کے سامنے آ گیا۔

’’مجھے یہاں انتظار کرتے کرتے آدھا گھنٹہ بیت چکا ہے۔ تم ٹھیک تو ہو ہیری...... ہرمائنی؟‘‘ ہیگرڈ نے تیز آواز میں پوچھا۔

’’ہیگرڈ! میں ان سے اتنا دوستانہ برتاؤ نہیں کرتا ہوں۔‘‘ فلیچ نے تلخی سے کہا۔ ’’یہ مت بھولو کہ انہیں یہاں سزا دینے کیلئے لایا گیا ہے۔‘‘

’’اسی لئے تمہیں دیر ہو گئی کیوں؟‘‘ ہیگرڈ نے فلیچ کی طرف غصے سے دیکھا۔ ’’ان پر تقریر کا رعب جھاڑتے رہے ہو، ہے نا؟ یہ تمہارا کام نہیں ہے، تم نے اپنا کام کر دیا ہے اب انہیں میرے حوالے کر دو۔‘‘

’’ٹھیک ہے، میں صبح واپس آؤں گا۔‘‘ فلیچ نے منہ بسورتے ہوئے کہا۔ ’’اگر ان کے بدن کا کوئی ٹکڑا بچے گا تو اسے واپس لے جاؤں گا۔‘‘ اس نے کٹھور انداز سے بات مکمل کی۔ پھر وہ واپس مڑا اور قلعے کی عمارت کی طرف روانہ ہو گیا۔ اس کی لالٹین کی لہراتی ہوئی روشنی لمحہ بہ لمحہ دور ہوتی جا رہی تھی۔ مل فوائے ہیگرڈ کی طرف مڑا۔

’’میں تاریک جنگل میں نہیں جاؤں گا۔‘‘ مل فوائے نے ضدی لہجے میں کہا۔ اور ہیری یہ سن کر بے حد خوش ہوا، اس کی آواز میں چھپی ہوئی دہشت صاف جھلک رہی تھی۔

’’اگر تمہیں ہوگورٹ میں رُکنا ہے تو یہ کام تو کرنا ہی پڑے گا۔‘‘ ہیگرڈ نے غصے سے کہا۔ ’’تم نے غلطی کی ہے اور تمہیں اس غلطی کی قیمت چکانا ہی پڑے گی۔‘‘

’’مگر یہ تو نوکروں کا کام ہے، یہ طلباء کا کام نہیں ہے۔ میں نے سوچا تھا کہ ہمیں کچھ سطریں لکھنا پڑیں گی یا پھر ایسا ہی کچھ اور کرنا ہوگا۔ اگر میرے ڈیڈی کو پتہ چل جائے کہ میں یہ کر رہا ہوں تو وہ......‘‘

’’تم سے کہیں گے کہ ہوگورٹ میں ایسا ہی ہوتا ہے۔‘‘ ہیگرڈ نے اس کی بات مکمل کرتے ہوئے غرایا۔ ’’سطریں لکھنا...... اس سے کسی کو کیا سبق مل سکتا ہے؟ تمہیں کچھ سخت اور خطرے والا کام کرنا ہوگا ورنہ ہوگورٹ کو چھوڑنا ہوگا۔ اگر تمہیں لگتا ہے کہ تمہارے ڈیڈی تمہیں سکول سے باہر نکلتا ہوا دیکھنا چاہتے ہیں تو تم قلعے میں واپس لوٹ جاؤ اور اپنا سامان اکٹھا کر لو...... چلو!‘‘

مل فوائے اپنی جگہ سے ٹس سے مس نہ ہوا۔ اس نے ہیگرڈ کو غصیلی نگاہوں سے گھورا اور پھر سر زمین کی جھکا لیا۔

’’تو پھر ٹھیک ہے۔‘‘ ہیگرڈ نے کہا۔ ’’اب دھیان سے سنو! کیونکہ میں آج رات جو کرنے جا رہا ہوں وہ خطرناک ہے، اور میں نہیں چاہتا کہ کسی کو کوئی نقصان پہنچے۔ کچھ دیر میرے پیچھے پیچھے چلتے رہو...... سمجھ گئے ہو نا!‘‘

وہ انہیں جنگل کے کنارے تک لے گیا۔ اپنی لالٹین کو اونچی اُٹھا کر اس نے ایک تنگ اور بل دار پگڈنڈی دکھائی جو گھنے جنگل میں بل کھاتی ہوئی کہیں گم ہوگئی تھی۔ جب وہ جنگل کی طرف دیکھ رہے تھے تو ہلکی ہوا نے ان کے بال اوپر اُڑا دیئے۔

''یہاں دیکھو!'' ہیگر ڈ نے بلند آواز میں کہا۔ ''زمین پر پڑی یہ چمکدار چیز دیکھ رہے ہو؟ چاندی جیسی! یہ یک سنگھے کا خون ہے۔ جنگل میں ایک یک سنگھا ایسا ہے جسے کسی نے بری طرح زخمی کر دیا ہے۔ ایک ہفتہ میں یہ دوسری بار ہوا ہے۔ پہلے بدھ والے دن کو مجھے ایک یک سنگھا مرا ہوا ملا تھا۔ ہم لوگوں کو جنگل میں جا کر اس زخمی یک سنگھے کو تلاش کرنا ہے، شاید ہم اسے اس کی اذیت سے خلاصی دلوا سکیں۔''

''اور کیا ہوگا اگر یک سنگھے کو جس نے زخمی کیا ہے وہ ہمیں پہلے تلاش کرنے میں کامیاب ہو جائے۔'' مل فوائے نے سہمی ہوئی آواز میں کہا۔ وہ اپنے خوف کو اپنی آواز سے دور رکھنے کی ناکام کوشش کر رہا تھا۔

''اگر تم میرے یا فینگ کے ساتھ رہو گے تو جنگل میں رہنے والی کوئی چیز بھی تمہیں نقصان نہیں پہنچائے گی۔'' ہیگر ڈ نے سر ہلا کر بتایا۔ ''اور پگڈنڈی پر ہی رہنا، ٹھیک ہے! اب ہم دو ٹولیوں میں تقسیم ہو جاتے ہیں۔ اور الگ الگ سمتوں میں اس خون کی لکیر کا تعاقب کرتے ہیں۔ ہر طرف خون پھیلا ہوا ہے۔ کم از کم پچھلی رات سے یہ یک سنگھا ادھر ادھر بھٹکتا رہا ہوگا۔''

''میں فینگ کے ساتھ جاؤں گا۔'' مل فوائے فینگ کے لمبے دانت دیکھ کر جلدی سے بولا۔

''ٹھیک ہے! مگر میں تمہیں آگاہ کر دینا چاہتا ہوں کہ یہ کافی ڈرپوک ہے۔'' ہیگر ڈ نے بتایا۔ ''تو میں، ہیری اور ہرمائنی ایک سمت میں جائیں گے، ڈریکو، نیول اور فینگ دوسری سمت میں۔ اور سنو اگر کسی کو یک سنگھے مل جائے تو وہ سبز چنگاریاں نکالے گا...... سمجھ گئے! اپنی چھڑیاں اُٹھا لو اور اس کی ابھی مشق کرو...... اس طرح...... اور اگر کوئی مصیبت میں پھنس جائے تو وہ سرخ چنگاریاں نکالے گا، اور ہم لوگ تمہیں ڈھونڈ لیں گے۔ اس لئے محتاط اور ہوشیار رہنا...... اب سب لوگ چل پڑیں۔''

جنگل سیاہ اور ساکت تھا۔ تھوڑا اندر جا کر وہ پگڈنڈی کے اس حصے تک پہنچ گئے جہاں سے دو راستے نکلتے تھے۔ ہیری، ہرمائنی اور ہیگر ڈ بائیں سمت کے راستے پر چل پڑے اور مل فوائے، نیول اور فینگ دائیں سمت والے راستے پر نکل گئے۔ ہیری نے دیکھا کہ ہیگر ڈ بہت پریشان دکھائی دے رہا تھا۔

''کیا کوئی بھیڑیائی انسان، یک سنگھوں کو ہلاک کر سکتا ہے؟'' ہیری نے پوچھا۔

''بھیڑیائی انسان اتنے پھرتیلے نہیں ہوتے۔'' ہیگر ڈ نے جواب دیا۔ ''یک سنگھوں کو پکڑنا آسان نہیں ہے کیونکہ وہ نہایت طاقتور جادوئی جانور ہوتے ہیں۔ میں نے اس سے پہلے یک سنگھوں کے زخمی ہونے کی بارے میں کبھی نہیں سنا۔''

وہ لوگ پھپھوندی دار درختوں کے ایک جھنڈ کے قریب سے گزرے۔ ہیری کو بہتے ہوئے پانی کی آواز سنائی دے رہی تھی، کہیں آس پاس ہی کوئی چشمہ بہہ رہا تھا۔ بل دار پگڈنڈی پر ادھر ادھر زخمی یک سنگھے کے خون کے دھبے پھیلے دکھائی دے رہے تھے۔

''تم ٹھیک تو ہو ہرمائنی؟'' ہیگرڈ نے متفکر لہجے میں کہا۔ ''فکر مت کرو۔ اگر وہ اتنی بری طرح سے زخمی ہے تو وہ زیادہ دور تک نہیں جا سکتا اور پھر ہم اسے...... جلدی سے اس درخت کے پیچھے چھپ جاؤ!''

ہیگرڈ نے ہیری اور ہرمائنی کو پکڑا اور انہیں پگڈنڈی سے ہٹا کر بلوط کے ایک اونچے درخت کے عقب میں چھپا دیا۔ اس نے ایک تیر نکال کر اپنی کمان میں لگایا اور کمان کو سیدھی اُٹھا کر بالکل تیار دکھائی دیا۔ وہ تینوں درخت کے پیچھے دبکے بیٹھے رہے۔ ایسا لگا جیسے کوئی نزدیک ہی گرے ہوئے سوکھے پتوں کے اوپر سے پھسلتا ہوا چلا جا رہا ہو۔ ایسی آواز آ رہی تھی جیسے کوئی لمبا چوغہ زمین پر گھسٹ رہا ہو۔ ہیگرڈ اندھیری پگڈنڈی پر نگاہیں جمائے ہوئے تھا لیکن کچھ دیر بعد آواز دھیمی ہوتی چلی گئی۔ قدموں کی چاپ معدوم ہو کر مٹ گئی۔

''میں جانتا تھا یہاں پر کوئی موجود ہے جسے یہاں پر نہیں ہونا نہیں چاہئے۔'' ہیگرڈ بولا۔

''کیا کوئی بھیڑیائی انسان......؟'' ہیری نے تجسس بھرے لہجے میں پوچھا۔

''نہ تو وہ بھیڑیائی انسان تھا اور نہ ہی کوئی یک سنگھا۔'' ہیگرڈ نے مری مری آواز میں کہا۔ ''ٹھیک ہے میرے پیچھے آؤ مگر ذرا سنبھل کر......''

وہ لوگ اور زیادہ دھیمی چال چلنے لگے۔ ہلکی سی ہلکی آواز سننے کیلئے بھی ان کے کان متحرک تھے۔ اچانک سامنے والی خالی جگہ پر کوئی چیز حرکت کرتی ہوئی محسوس ہوئی۔ وہ تینوں ٹھٹک کر رُک گئے۔

''کون ہے؟...... سامنے آؤ...... میرے پاس ہتھیار ہے!'' ہیگرڈ سختی سے غرایا۔

اور خالی جگہ سے کوئی سامنے آ گیا...... کیا وہ آدمی تھا یا پھر گھوڑا؟ کمر تک تو وہ آدمی ہی تھا جس کے سرخ بال اور ڈاڑھی تھی، لیکن اس کا چمکدار زیریں دھڑ بالکل گھوڑے کا ہی تھا۔ سرخ بھورے رنگ کا دھڑ، چار ٹانگیں، نوکیلے اور سخت کھر اور پیچھے سرخ بالوں والی لمبی دم تھی۔ اسے دیکھ کر ہیری اور ہرمائنی کا منہ لٹک گیا۔ شاید انہیں یک سنگھے کی امید تھی۔

''اوہ اچھا یہ تم ہو رونن!...... کیسے ہو؟'' ہیگرڈ کا جسم ڈھیلا پڑ گیا۔ وہ اطمینان کی سانس لیتا ہوا اسے مخاطب ہوا۔ وہ آگے بڑھا اور اس نے اس عجیب شخص سے ہاتھ ملایا۔

''شب بخیر ہیگرڈ! کیا تم مجھ پر تیر چلانے والے تھے؟'' رونن نے پوچھا۔ اس کی آواز گہری اور تاسف بھری محسوس ہو رہی تھی۔

''بہت ہوشیار رہنا پڑ رہا ہے رونن!''ہیگرڈ نے اپنی کمان کو تھپتھپاتے ہوئے جواب دیا۔''اس جنگل میں کوئی خطرناک چیز گھس آئی ہے اور وہ کھلی گھوم رہی ہے......ارے ہاں! ان سے ملو! یہ ہیری پوٹر ہے اور یہ مس ہرمائنی گرینجر ہے۔سکول کے طلباء ہیں۔اور یہ رونن ہے ایک قنطر وس!''

''ہم نے دیکھ لیا ہے۔''ہرمائنی نے دھیمے لہجے میں جواب دیا۔

''شب بخیر بچو!''رونن ان کی طرف متوجہ ہوا۔''تو تم لوگ طلباء ہو؟ اور تم سکول میں بہت کچھ سیکھتے ہو گے......ہے نا؟''

''جی!''ہیری نے اثبات میں کہا۔

''تھوڑا بہت......''ہرمائنی نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

''تھوڑا بہت! یہ تو بہت اچھی بات ہے۔''رونن نے آہ بھرتے ہوئے کہا۔اس نے اپنا سر پیچھے کی طرف کیا اور آسمان کی طرف گھورا۔''مریخ آج رات بہت زیادہ چمک رہا ہے۔''

''ہاں!''ہیگرڈ نے بھی اوپر دیکھتے ہوئے کہا۔''سنو! مجھے خوشی ہوئی ہے کہ تم سے ملاقات ہو گئی رونن! ایک یک سنگھا زخمی ہو گیا ہے کیا تم نے اسے کہیں دیکھا ہے؟''

رونن نے فوراً جواب نہیں دیا۔وہ بنا پلکیں جھپکائے اوپر آسمان کی طرف دیکھتا رہا اور اس نے دوبارہ آہ بھری۔

''ہمیشہ معصوم لوگ ہی پہلے شکار ہوتے ہیں۔ایسا صدیوں سے ہوتا رہا ہے، یہی اب ہو رہا ہے۔''رونن نے مغموم لہجے میں کہا۔

''ہاں!......لیکن تم نے کچھ دیکھا ہے رونن؟ کوئی غیر معمولی چیز؟''ہیگرڈ نے پوچھا۔

جب ہیگرڈ اس کی طرف بے چینی سے دیکھ رہا تھا تو رونن نے دہراتے ہوئے کہا۔

''مریخ آج رات بہت چمک رہا ہے......کچھ زیادہ غیر معمولی طور پر چمک رہا ہے۔''

''ہاں! مگر میرا مطلب زمین کے آس پاس کی غیر معمولی چیز سے تھا۔''ہیگرڈ نے جھنجلا کر کہا۔''تو تم نے کوئی عجیب نہیں دیکھی؟''

ایک بار پھر رونن نے جواب دینے میں تامل کیا۔آخر اس نے سکوت توڑا۔

''جنگل میں بہت سے گہرے راز چھپے ہوئے ہوتے ہیں۔''

رونن کے پیچھے درختوں میں ہلچل کی وجہ سے ہیگرڈ نے ایک بار پھر اپنی کمان اُٹھا دی۔لیکن یہ ایک اور قنطر وس تھا جس کے کالے بال اور کالا دھڑ تھا، وہ رونن سے زیادہ وحشی دکھائی دے رہا تھا۔اس کا چہرہ کرخت اور سختی سے بھرپور تھا۔

''ہیلو...... بان! سب ٹھیک ہے؟'' ہیگر ڈ نے کمان کو گراتے ہوئے کہا۔

''شب بخیر ہیگر ڈ! مجھے امید ہے کہ تم بھی خیریت سے ہو گے!'' بان نے کرخت آواز میں کہا۔

''ٹھیک ہی ہوں، دیکھو! میں ابھی رونن سے پوچھ رہا تھا کہ کیا اس نے یہاں پر حال ہی میں کوئی عجیب اور غیر معمولی چیز دیکھی ہے؟ بات یہ ہے کہ ایک یک سنگھا زخمی ہو گیا ہے۔ کیا تم اس بارے میں کچھ جانتے ہو؟''

بان چل کر رونن کے قریب کھڑا ہو گیا، اس نے اپنا سر آسمان کی طرف اُٹھایا۔

''مریخ آج کچھ زیادہ ہی چمک دار دکھائی دے رہا ہے۔''

''یہ تو میں نے سن لیا ہے بان! اچھا اگر تم میں سے کسی کو کبھی کچھ دکھائی دے تو براہ کرم مجھے خبر کر دینا۔ ٹھیک ہے نا!...... اب ہم چلتے ہیں!'' ہیگر ڈ مریخ کی تکرار سے پریشان ہو گیا تھا۔

ہیری اور ہرمائنی اس خالی جگہ سے ہیگر ڈ کے پیچھے پیچھے چل دیئے اور وہ اپنے کندھوں کے پیچھے سے رونن اور بان کی طرف دیکھتے رہے جب تک کہ وہ درختوں کی اوٹ میں گم نہیں ہو گئے۔

''کبھی بھی کسی قنطروس سے سیدھے اور صاف جواب کی امید نہیں رکھنا چاہئے۔ کم بخت ہمیشہ آسمان کے ستاروں کو ہی تکتے رہتے ہیں، چاند سے نیچے زمین کی کسی بھی چیز میں تو انہیں کوئی دلچسپی ہی نہیں ہے۔'' ہیگر ڈ کے لہجے میں جھنجلاہٹ کی جھلک ابھی تک موجود تھی۔

''کیا یہاں بہت سارے قنطروس رہتے ہیں؟'' ہرمائنی نے پوچھا۔

''ہاں تھوڑے بہت ہیں!...... وہ زیادہ تر اپنے کام سے کام رکھتے ہیں لیکن اگر مجھے ان کے ساتھ کوئی بات کرنا ہو تو وہ اتنے بھلے ہیں کہ فوراً ہی آ جاتے ہیں۔ قنطروس کافی گہرے اور ذہین ہوتے ہیں...... انہیں بہت کچھ معلوم ہوتا ہے...... مگر وہ زیادہ بتاتے نہیں ہیں!''

''کیا تمہیں لگتا ہے کہ جس کی آواز ہم نے پہلے سنی تھی، وہ بھی کوئی قنطروس ہی تھا؟'' ہیری نے پوچھا۔

''کیا وہ آواز تمہیں گھوڑے کے ٹاپوں جیسی محسوس ہوئی تھی؟ نہیں اگر مجھ سے پوچھا جائے تو وہ وہی تھا جو یک سنگھوں کو ہلاک کر رہا ہے...... اس طرح کی آواز میں نے اس جنگل میں کبھی پہلے نہیں سنی تھی۔'' ہیگر ڈ نے رُک کر اسے جواب دیا۔

وہ لوگ گھنے، تاریک درختوں کے بیچ چلتے رہے۔ ہیری گھبراہٹ میں اپنے کندھے کے پیچھے مڑ مڑ کر دیکھتا رہا۔ اسے یہ ڈراؤنا احساس ہو رہا تھا کہ کوئی ان پر نظر رکھے ہوئے تھا۔ وہ بہت خوش تھا کہ ان کے ساتھ ہیگر ڈ اور اس کی کمان تھی۔ وہ لوگ راستے میں ایک

موڑ پر مڑ ہی رہے تھے کہ اسی وقت ہرمائنی نے ہیگرڈ کا بازو پکڑ لیا۔

''ہیگرڈ! دیکھو......سرخ چنگاریاں! وہ لوگ کسی مصیبت میں ہیں۔'' ہرمائنی نے ایک طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''تم دونوں یہیں رکو! پگڈنڈی پر ہی رہنا۔ میں ابھی واپس آتا ہوں۔'' ہیگرڈ انہیں وہیں چھوڑ کر تیز قدموں سے چنگاریوں کی طرف بھاگتا چلا گیا۔ انہوں نے سنا کہ وہ جھاڑیوں کو چیرتا ہوا جا رہا تھا۔ وہ دونوں بہت ڈرے ہوئے ایک دوسرے کی طرف دیکھتے رہے، انہیں چاروں طرف پتوں کی سرسراہٹوں کے علاوہ اور کچھ نہیں سنائی دے رہا تھا۔

''کہیں ایسا تو نہیں کہ وہ لوگ زخمی ہو گئے ہوں؟'' ہرمائنی نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''اگر مل فوائے زخمی ہوا ہو تو مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں مگر اگر نیول کو کچھ ہو گیا...... ہماری غلطی کے باعث آج وہ یہاں پر ہے۔'' ہیری سپاٹ لہجے میں پھسپھسایا۔

کافی دیر ہو چکی تھی۔ ان کے کان ہلکی سی آواز سننے کیلئے پوری طرح مستعد دکھائی دے رہے تھے۔ ہیری ہوا کی ہر آہٹ، ہر چٹختی ہوئی ٹہنی کی آواز سن سکتا تھا۔ کیا ہو رہا تھا؟ باقی لوگ کہاں تھے؟

آخر کار ایک زوردار آواز نے ہیگرڈ کے واپس لوٹنے کی خبر دی۔ مل فوائے، نیول اور فینگ اس کے ساتھ تھے۔ ہیگرڈ آگ بگولا دکھائی دے رہا تھا۔ ہوا کچھ یہ تھا کہ مل فوائے، نیول کے عقب میں خاموشی سے چل رہا تھا اور پھر اس نے مذاق میں نیول کو پکڑ لیا۔ نیول اس ناگہانی مصیبت سے بری طرح گھبرا گیا اور اس نے فوراً سرخ چنگاریاں روشن کر دیں۔

''ہم لوگوں کی قسمت اچھی ہوگی اگر تم لوگوں کی اچھل کود کے باوجود میں کوئی سراغ لگانے میں کامیاب ہو جاؤں۔ ٹھیک ہے! اب ہم اپنی ٹولی میں تبدیلی کر لیتے ہیں۔ نیول تم میرے اور ہرمائنی کے ساتھ رہو گے اور ہیری، تم فینگ اور اس بے وقوف کے ساتھ جاؤ گے۔ اس کا مجھے افسوس ہے۔'' ہیگرڈ نے ہیری سے دبی ہوئی آواز میں کہا۔ ''جہاں تک میرا خیال ہے تمہیں ڈرانے کیلئے اسے زیادہ محنت کرنا ہوگی اور مجھے یہ کام کرنا ہی ہے۔''

اس طرح ہیری، مل فوائے اور فینگ کے ساتھ گھنے جنگل میں چل دیا۔ وہ لگ بھگ آدھے گھنٹے تک جنگل کے اندر گھومتے چلے گئے۔ اب راستہ دکھائی دینا قریباً بند ہو چکا تھا کیونکہ یہاں پر درخت بہت گھنے تھے۔ ہیری نے دیکھا کہ خون کی لکیر اب زیادہ موٹی ہو گئی تھی۔ ایک درخت کی جڑوں میں تو خون کا بڑا چھینٹا دکھائی دے رہا تھا۔ اسے ایسا محسوس ہوا کہ وہ جانور زیادہ دور نہیں ہوگا وہ قریب ہی کہیں درد سے بڑا تڑپ رہا ہوگا۔ ہیری کو بلوط کے ایک پرانے درخت کی گھنی شاخوں کے درمیان سے آگے کھلی جگہ دکھائی دی۔

''وہ دیکھو!'' وہ بڑبڑایا اور اس نے مل فوائے کو روکنے کیلئے ہاتھ اُٹھا دیا۔ زمین پر کوئی چمکیلی سفید چیز پڑی ہوئی محسوس ہو رہی

تھی۔ وہ دھیمے دھیمے چلتے ہوئے اس کے کچھ قریب ہوئے۔

وہ واقعی یک سنگھا ہی تھا اور مر چکا تھا۔ ہیری نے اتنا خوبصورت اور اداس چہرہ پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ جہاں وہ گرا تھا وہاں اس کی لمبی دبلی ٹانگیں عجیب طرح سے الجھی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ اس کے موتیوں جیسے سفید بال زمین پر پھیلے ہوئے پتوں پر بکھرے پڑے تھے۔ ہیری نے اس کی طرف ایک قدم بڑھایا ہی تھا کہ اسی وقت سرسراہٹ کی آواز گونجی، وہ جہاں تھا وہیں کھڑا رہ گیا۔ کھلی جگہ کے ایک کونے والی جھاڑی میں حرکت ہوئی اور پھر...... سایوں کے درمیان سے نقاب پہنے ایک جسم زمین پر رینگتے ہوئے باہر نکلا۔ اس کا انداز اس جانور جیسا تھا جو شکار کرنے کیلئے تاک لگائے ہوئے ہو۔ ہیری، مل فوائے اور فینگ اپنی جگہ پر مجسمے کی طرح ساکت کھڑے رہ گئے۔ سیاہ چوغہ پہنے ہوئے وہ جسم آہستہ آہستہ زمین پر گھسٹتے ہوئے یک سنگھے کی طرف بڑھا۔ وہ اس کے پاس پہنچ کر اس نے جانور کے پہلو میں لگے ہوئے زخم پر اپنا منہ جھکایا اور اس کا خون پینا شروع کر دیا۔

''اوں اواواواواواوں!''

اسی لمحے مل فوائے کے منہ سے ایک بھیانک چیخ نکلی اور اس نے پلٹ کر دوڑ لگا دی۔ فنیگ نے بھی بالکل ایسا ہی کیا۔ نقاب پوش سائے نے اپنا سر اُٹھایا اور سیدھا ہیری کی طرف دیکھا۔ یک سنگھا کا خون اس کے تاریک منہ پر چمکتا ہوا دکھائی دے رہا تھا جو بوندوں کی شکل میں زمین پر ٹپک رہا تھا۔ سایہ اپنے پیروں پر کھڑا ہوتا چلا گیا اور پھر وہ تیزی سے ہیری کی طرف بڑھنے لگا۔ ہیری ڈر کے مارے اپنی جگہ سے ہل بھی نہیں پایا۔ اسی وقت اس کے ماتھے میں درد کی ایک تیز لہر اُٹھی۔ اتنا شدید درد آج سے پہلے اسے کبھی نہیں ہوا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے اس کے ماتھے پر بنی گرتی برق جیسی خراش میں آگ بھر گئی ہو۔ اس کا سر چکرانے لگا اور آنکھوں کے سامنے اندھیرے کی گہری چادر پھیلتی ہوئی محسوس ہوئی۔ وہ پیچھے کی طرف لڑکھڑایا۔ اسی لمحے اسے اپنے عقب میں تیز ٹاپوں کی آواز سنائی دی۔ پھر کسی نے اس کے اوپر سے کود کر اس سیاہ سائے پر حملہ کر دیا تھا۔

ہیری کے سر میں اتنا بھیانک درد ہو رہا تھا کہ وہ اپنے گھٹنوں کے بل گرتا چلا گیا۔ اس کے حواس بحال میں ہونے میں ایک دو منٹ لگے۔ جب اس نے اوپر سر اُٹھا کر دیکھا تو وہ سایہ جا چکا تھا اور ایک قنطروس اس کے قریب کھڑا تھا۔ وہ رونن یا بان نہیں تھا بلکہ وہ ان سے کافی مختلف دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے سفید بھورے بال تھے اور نچلا دھڑ سنہری زرد تھا۔

''تم ٹھیک تو ہو؟'' قنطروس نے پوچھا اور اس نے ہیری کو پیروں پر کھڑا کر دیا۔

''ہاں!...... شکریہ...... وہ کیا تھا؟'' ہیری نے ہکلاتے ہوئے پوچھا۔

قنطروس نے کوئی جواب نہیں دیا۔ ہیری نے اس کے چہرے پر نگاہیں جمائیں، اُس کی آنکھیں حیرت انگیز طور پر نیلی تھیں بالکل

نیلم کی طرح! اس نے ہیری کی طرف غور سے دیکھا اور اس کی نگاہ اس نشان پر ٹھہر گئی جو ہیری کے ماتھے پر سرخ خون کی طرح چمک رہا تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ پھر سے تازہ ہو گیا ہو اور اس میں سے خون بہہ نکلا ہو۔

''تم یقیناً پوٹر ہو گے لڑکے!'' وہ تعجب بھری آواز میں بولا۔ ''بہتر ہو گا کہ تم ہیگرڈ کے پاس واپس لوٹ جاؤ......جنگل اس وقت بالکل محفوظ نہیں ہے......خاص طور پر تمہارے لئے!......کیا تم سواری کر سکتے ہو۔ اس طرح تم جلدی پہنچ جاؤ گے۔''

ہیری کے دماغ میں کئی سوالات سر اُٹھا رہے تھے۔

''میرا نام فائرنز ہے۔'' قنطروس نے اپنے اگلے پیروں کو زمین پر جھکاتے ہوئے کہا تاکہ ہیری اس کی پیٹھ پر چڑھ سکے۔ اچانک کھلی جگہ کے اطراف سے تیز ٹاپوں کی آواز سنائی دی۔ اگلے ہی لمحے رونن اور بان قنطروس وہاں پہنچ گئے۔ وہ دونوں بری طرح ہانپ رہے تھے اور ان کے جسم پسینے سے شرابور ہو رہے تھے۔

''فائرنز!'' بان نے غراتے ہوئے کہا۔ ''تم یہ کیا کر رہے ہو؟ تمہاری پیٹھ پر ایک انسان بیٹھا ہوا ہے۔ تمہیں شرم نہیں آتی، کیا تم کوئی عام خچر ہو؟''

''تمہیں معلوم ہے کہ یہ کون ہے؟'' فائرنز نے اطمینان سے جواب دیا۔ ''یہ پوٹر لڑکا ہے، یہ جتنی جلدی اس جنگل سے باہر چلا جائے اتنا ہی اس کیلئے اچھا ہو گا۔''

''تم نے اسے کتنی باتیں بتا دی ہیں؟'' بان غصے سے غراتا ہوا بولا۔ ''یاد رکھو فائرنز! ہم نے اٹوٹ قسم کھا رکھی ہے کہ ہم خدائی قوانین شکنی کے مرتکب کبھی نہیں ہوں گے۔ کیا ہم نے ستاروں کی چالوں میں یہ نہیں پڑھ لیا کہ آگے کیا ہونے والا ہے؟''

رونن نے بے چین ہو کر زمین پر اپنے کھر پٹخ دیئے۔

''مجھے یقین ہے کہ فائرنز نے سوچا ہو گا کہ وہ صحیح کام کر رہا ہے۔'' رونن نے اپنی اُداس آواز میں کہا۔ بان نے یہ سن کر غصے میں اپنے پچھلے کھر زمین پر دے مارے۔

''صحیح کام ہونہہ! صحیح اور غلط سے ہمارا کیا واسطہ؟ قنطروس کو صرف اس سے مطلب ہونا چاہیے کہ کیا ماجرا رونما ہونے والا ہے؟ نہ کہ وہ پیش گوئی کرتے پھریں۔ یہ ہمارا کام نہیں ہے کہ ہم ستاروں کی چالیں دیکھ کر غیب کا حال بتاتے پھریں یا پھر جنگل میں بھٹکنے والے انسانوں کے پیچھے گدھوں کی طرح دوڑتے پھریں۔''

اس کی بات سن کر اچانک فائرنز اپنی پچھلی ٹانگوں پر کھڑا ہو گیا جس کی وجہ سے ہیری کو اپنا توازن برقرار رکھنے میں خاصی مشکل پیش آئی، اس نے دونوں ہاتھ اس کے کندھوں پر رکھ کر خود کو گرنے سے بچایا۔

''کیا تم نے اس یک سنگھے کو نہیں دیکھا؟'' فائرنز نے بان سے چیخ کر کہا۔ ''کیا تم یہ نہیں جانتے کہ اسے کیوں ہلاک کیا گیا ہے؟ یا تمہیں ستاروں نے وہ راز نہیں بتا ڈالا؟ میں خود جنگل میں چھپی اس چیز کے خلاف بغاوت کرتا ہوں ہاں! چاہے اس کیلئے مجھے انسانوں کا ہی ساتھ کیوں نہ دینا پڑے۔''

یہ کہہ کر فائرنز پلٹا اور کوئی دوسرا جواب سنے بغیر ہی وہاں سے چل دیا۔ وہ دوڑنے لگا اور ہوا سے باتیں کرتا ہوا درختوں کو اپنے پیچھے چھوڑتا چلا گیا۔ رونن اور بان وہیں کھڑے رہ گئے تھے۔ ہیری نے اس کے کندھوں کو پوری طاقت سے پکڑ رکھا تھا، ورنہ ممکن تھا کہ وہ اچھل کر ہوا میں اُڑتا ہوا زمین پر جا گرتا۔ ہیری کو اس بات کا کوئی اندازہ نہیں تھا کہ کیا ہو رہا تھا؟

''بان اتنے غصے میں کیوں تھا؟'' ہیری نے سوال کیا۔ ''ویسے وہ چیز کیا تھی جس سے آپ نے مجھے بچایا تھا۔''

فائرنز اتنا دھیما ہو گیا کہ وہ لگ بھگ پیدل چلنے لگا۔ اس نے ہیری کو خبردار کیا کہ وہ اپنا سر جھکا کر رکھے کیونکہ کئی شاخیں بہت نیچی اور خطرناک انداز میں لٹک رہی تھیں مگر اس نے ہیری کے سوال کا کوئی جواب نہیں دیا تھا۔ وہ خاموشی سے اتنی دور تک درختوں کے درمیان میں چلتے رہے کہ ہیری نے سوچا، فائرنز اب اس سے بالکل بھی بات نہیں کرنا چاہتا۔ جب وہ لوگ بہت زیادہ گھنے درختوں سے گزر رہے تھے تو اچانک فائرنز رک گیا۔

''ہیری پوٹر! کیا تم جانتے ہو کہ یک سنگھے کا خون کس کام آتا ہے؟'' اس نے پوچھا۔

''نہیں!'' ہیری نے گردن ہلا کر جواب دیا جو اس عجیب سوال سے چونک پڑا تھا۔ ''ہم نے جادوئی مرکبات میں صرف اس کے سینگ اور دم کے بالوں کا استعمال کیا ہے۔''

''اس لئے کہ یک سنگھے کو مارنا ایک گناہ کا کام ہے۔'' فائرنز بولا۔ ''جس کے پاس کھونے کیلئے کچھ نہیں ہے اور پانے کیلئے سب کچھ ہے، صرف وہی یہ گناہ مول لے سکتا ہے۔ یک سنگھے کا خون آپ کو زندہ رکھے گا چاہے آپ موت سے ایک انچ دور کیوں نہ ہوں مگر اس کیلئے آپ کو بھیانک قیمت ادا کرنا ہوگی۔ چونکہ آپ نے خود کی زندگی کو بچانے کیلئے ایک معصوم اور بے کس جانور کو ہلاک کیا ہے لہٰذا آپ کی زندگی ادھوری رہ جائے گی۔ 'آدھی زندگی' جو کہ خود کسی لعنت سے کم نہیں ہوگی۔ اسی پل سے جب اس کا خون آپ کے ہونٹوں کو چھو لے گا۔''

ہیری نے فائرنز کے سر کے عقب سے گھورا جو چاندنی میں چتکبرا اور چاندی جیسا چمک رہا تھا۔ ''مگر کون اتنا احمق ہوگا؟......اگر آپ کو ہمیشہ کیلئے ملعون زندگی ملنے والی ہے تو اس سے تو موت زیادہ بہتر ہوگی۔'' ہیری نے تعجب سے کہا۔

''بالکل سچ کہا!'' فائرنز نے متفق ہوتے ہوئے کہا۔ ''جب تک کہ آپ کو صرف اسی وقت تک زندہ رہنا ہو، جس کے بعد آپ

کچھ اور پینے والے ہوں!......کوئی ایسی چیز جو آپ کو پوری طرح طاقتور اور ناقابل تسخیر بنا دے۔کوئی ایسی چیز جسے پینے کے بعد آپ کبھی نہ مر سکیں۔مسٹر پوٹر! کیا تمہیں پتہ ہے کہ اس وقت سکول میں کیا راز چھپا ہوا ہے؟''

''پارس پتھر! ظاہر ہے......عمر بڑھانے والا ایک اکسیر! مگر میں یہ نہیں سمجھ پا رہا ہوں کہ کون؟......'' ہیری نے ابھی اپنی بات مکمل نہیں کر پایا تھا۔

''کیا تم کسی ایسے انسان کو نہیں جانتے جس نے طاقتور بننے کیلئے کئی سالوں تک انتظار کیا ہو...... جو زندگی کے ساتھ ندیدوں کی طرح چپکا ہوا ہے اور کسی خاص موقعے کا انتظار کر رہا ہے؟''

ایسا لگا جیسے ہیری کا دل کسی لوہے کے نوکیلے شکنجے میں جکڑ لیا گیا ہو۔اس کا چہرہ فق پڑ گیا تھا۔درختوں کی سرسراہٹوں کے بیچ میں اسے ایک بار پھر وہ باتیں یاد آ گئی تھیں جو ہیگرڈ نے اس رات کو بتائی تھیں جب وہ پہلی بار اس سے ملا تھا۔' کچھ لوگ کہتے ہیں کہ وہ مر گیا ہے، مجھے لگتا ہے کہ یہ مہمل سی بات ہے، میرا نہیں خیال کہ اس میں اتنی انسانیت باقی تھی کہ وہ مر جاتا۔کچھ لوگ کہتے ہیں کہ وہ اب بھی کہیں پر چھپا ہوا ہے اور اپنا وقت بیتا رہا ہے لیکن مجھے اس قیاس آرائی پر بھی یقین نہیں ہے۔'

''کک......کیا......'' ہیری دبی ہوئی آواز میں ہکلایا۔''کیا آپ کا مطلب ہے کہ وہ وال......'' مگر اس کی بات منہ میں رہ گئی۔ایک اور آواز فضا میں گونجی۔

''ہیری ہیری! تم ٹھیک ہو......نا!''

ہر مائنی پگڈنڈی پر دوڑتی ہوئی اس کی طرف چلی آ رہی تھی۔اس کے عقب میں ہیگرڈ بھی دکھائی دیا جو بری طرح ہانپتے ہوئے بھاگتا آ رہا تھا۔

''میں بالکل ٹھیک ہوں!'' ہیری نے مڑ کر جواب دیا۔وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ کیا کہہ رہا تھا۔''یک سنگھا مر چکا ہے ہیگرڈ! اور وہ اس عقبی کھلی جگہ پر پڑا ہوا ہے۔'' ہیگرڈ ان کے قریب سے بھاگتا ہوا کھلی جگہ کی طرف نکل گیا۔ہر مائنی اس کے پاس آ کر رُک گئی۔

''میں تمہیں یہیں چھوڑ دیتا ہوں۔'' فائرنز نے کہا۔''اب تم بالکل محفوظ ہو۔''

ہیری اچھل کر اس کی پیٹھ سے اتر گیا۔وہ فائرنز کے سامنے آ گیا۔

''خوش رہو ہیری پوٹر!'' فائرنز نے مسکرا کر کہا۔''ستاروں کی چالیں پڑھنے میں پہلے ہی غلطی ہو چکی ہے اور ایسا کرنے میں قنطر وسوں سے بھی غلطیاں ہوئی ہیں۔مجھے امید ہے کہ یہ بھی ایک ایسا ہی موقع ہوگا۔''

وہ مڑا اور کانپتے ہوئے ہیری کو پیچھے چھوڑ کر ٹاپیں بھرتا ہوا جنگل کی گہرائیوں میں گم ہو گیا۔

☆☆☆

رون ان کے لوٹنے کا انتظار کرتے کرتے اندھیرے ہال میں ہی سو گیا تھا۔ جب ہیری نے اسے جھنجوڑ کر جگایا تو وہ کیوڈچ کے فاؤل کے بارے میں کچھ چلایا تھا۔ کچھ ہی پل میں اس کی آنکھیں چوڑی ہوتی چلی گئیں جب ہیری اور ہرمائنی نے اسے یہ بتایا کہ تاریک جنگل میں ان کے ساتھ کیا ماجرا پیش آیا تھا۔ ہیری سے بیٹھا نہیں جا رہا تھا۔ وہ آگ کے سامنے ادھر ادھر ٹہل رہا تھا۔ وہ اب بھی خوف سے کانپ رہا تھا۔

''سنیپ تو والڈی موٹ کیلئے پتھر چرانا چاہتا ہے......اور والڈی موٹ جنگل میں انتظار کر رہا ہے......اور اتنے وقت سے ہم سوچ رہے تھے کہ سنیپ صرف امیر بننے کیلئے......''

''اس کا نام مت لو!'' رون نے دہشت زدہ ہوتے ہوئے کہا، جیسے اسے یہ لگ رہا ہو کہ والڈی موٹ ان کی باتیں سن سکتا تھا۔ ہیری نے اس کی بات بالکل نہیں سنی۔

''فائرنز نے مجھے بچایا مگر اسے ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا...... بان آگ بگولا ہو رہا تھا...... وہ کہہ رہا تھا کہ ستاروں نے جو بتایا تھا اسے ہونے دینے میں کسی طرح کی دخل اندازی کرنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی......ستاروں نے شاید انہیں یہ بتا دیا ہے کہ والڈی موٹ واپس لوٹ رہا ہے...... بان چاہتا ہے کہ والڈی موٹ جب مجھے مار رہا تھا تو فائرنز کو ایسا ہونے دینا چاہئے تھا...... مجھے لگتا ہے کہ شاید یہ بھی ستاروں کا لکھا ہوا تھا......''

''اس کا نام لینا بند کر دو......'' رون نے جھلاتے ہوئے کہا۔

''تو مجھے صرف اس بات کا انتظار کرنا ہے کہ سنیپ وہ پتھر چرا لے۔'' ہیری تیزی سے بولتا جا رہا تھا۔ ''پھر والڈی موٹ واپس آ جائے گا اور مجھے ختم کر دے گا...... مجھے لگتا ہے تب جا کر بان کو خوشی ملے گی۔''

ہرمائنی بہت خوفزدہ دکھائی دے رہی تھی مگر اس نے تسلی دینے والی بات کہی۔

''ہیری! سب کہتے ہیں کہ **تم جانتے کون؟** صرف ایک آدمی سے ڈرتا تھا......ڈمبل ڈور سے۔ اگر ڈمبل ڈور آس پاس ہیں **تو تم جانتے ہو کون؟** تمہیں چھو بھی نہیں سکتا۔ ویسے بھی! کون کہتا ہے کہ قنطروس ہمیشہ صحیح کہتے ہیں۔ مجھے تو یہ پیشین گوئی کرنے جیسا لگتا ہے اور پروفیسر میک گوناگل کہتی ہیں کہ یہ جادو کی ایک بہت ہی مبہم اور غیر تسلی بخش شاخ ہے۔'' آسمان میں اجالا ہونے تک ان کی باتیں ختم نہیں ہوئیں۔ وہ تھک ہار کر اپنے بستروں پر چلے گئے۔ ان کے گلے دُکھ رہے تھے مگر رات کا یہ حیرت انگیز سلسلہ ابھی ختم نہیں ہوا تھا۔ جب ہیری نے اپنی چادر کھولی تو اس کے نیچے تہہ کیا ہوا اس کا غیبی چوغہ رکھا ہوا تھا اس کے ساتھ ایک کاغذ بھی تھا جس پر لکھا تھا۔

**"ضرورتِ وقت کیلئے!"**

☆☆☆

سولھواں باب

# چور دروازے کے پار

آنے والے سالوں میں ہیری کو یہ کبھی ٹھیک طرح سے یاد نہیں رہے گا کہ اس نے کس طرح سے اپنے امتحانات دیئے؟ کیونکہ ہمیشہ اسے یہ دھڑکا لگا رہتا تھا کہ کسی بھی وقت والڈی موٹ دروازہ کھول کر دھڑ دھڑاتا ہوا اندر داخل ہوجائے گا مگر دن گزرتے گئے اور اس بارے میں کوئی شبہ نہیں تھا کہ مقفل دروازے کے پیچھے فلافی اب بھی زندہ اور صحیح سلامت تھا۔ موسم بہت گرم ہو گیا تھا۔ خاص طور پر جماعت کے بڑے کمروں میں تو سخت گرمی تھی، جہاں وہ اپنے امتحانات کے پرچے دینے کیلئے جاتے تھے۔ امتحانات میں انہیں خاص طور پر جادوئی قلم دیئے گئے تھے جن پر نقل روکنے والا جادو کیا گیا تھا وہ جونہی نقل مارنے کی کوشش کرتے تو قلم ان کی نقل کو لکھنے سے انکار کر دیتا تھا۔ ان کے عملی امتحانات بھی ہوئے۔ پروفیسر فلٹ وِک نے انہیں اپنی جماعت میں ایک ایک کر کے یہ دیکھنے کیلئے بلوایا کہ کیا وہ ایک اناس کو ڈیسک کے اوپر ہوا میں نچا سکتے ہیں؟ پروفیسر میک گوناگل نے انہیں ایک چوہا دیا جسے نفیس پالش کی ڈبیا میں بدلنا تھا۔ پوائنٹس اس بات پر دیئے گئے کہ پالش کی ڈبیا کتنی خوبصورت اور نفیس دکھائی دیتی تھی؟ اگر ڈبیا کی مونچھیں رہ جاتی تھیں تو پوائنٹس کاٹ لئے جاتے تھے۔ پروفیسر سنیپ نے انہیں بھلا دینے والے جادوئی سیال بنانے کا امتحان دیا تھا مگر اُن کے اس وقت واقعی ہوش اُڑ گئے جب وہ تمام وقت ان کے سروں پر سوار رہا۔ انہیں یہ یاد کرنے میں بڑی مشکل پیش آئی کہ بھلانے والے سیال کا نسخہ کیا ہو سکتا تھا؟

ہیری نے اپنی طرف سے امتحانات میں اچھی سے اچھی کارکردگی کے مظاہرے کی بھرپور کوشش کی تھی۔ اس نے اپنے سر میں بار بار اُٹھنے والے بھیانک درد کو نظرانداز کرنے کی بھی سعی کی جو اسے تب سے لگاتار پریشان کر رہا تھا جب سے وہ تاریک جنگل کے سزا بھگت کر واپس لوٹا تھا۔ نیول نے سوچا کہ ہیری کی پریشانی کا سبب امتحانات کا تناؤ ہو سکتا ہے کیونکہ ہیری کو نیند نہیں آتی تھی جبکہ سچائی تو یہ تھی کہ ہیری کو اس کے پرانے ڈراؤنے خوابوں نے دوبارہ گھیر لیا تھا جو اسے اچھی بھلی نیند سے بیدار کر دیتے تھے۔ صرف فرق اتنا تھا کہ یہ خواب اب پہلے سے زیادہ خوفناک روپ اختیار کر چکے تھے، جن میں ایک نقاب پوش سایہ گھس آیا تھا، اس کے منہ سے ٹپکتا

ہوا خون اب سرخ رنگت کا دکھائی دیتا تھا۔ بالکل خون آشام کی طرح!

رون اور ہرمائنی پارس پتھر کے بارے میں ہیری جتنے فکر مند نہیں تھے، ایسا شاید اس لئے تھا کہ انہوں نے وہ نہیں دیکھا تھا جو ہیری دیکھ چکا تھا یا پھر شاید اس لئے کہ ان کے ماتھے پر جلتا ہوا نشان موجود نہیں تھا۔ بلاشبہ والڈی موٹ کا خیال انہیں ڈراؤنا تو ضرور لگتا تھا لیکن وہ ان کے خوابوں میں بار بار نہیں آ رہا تھا اور وہ اپنی دہرائی میں اتنے مگن رہتے تھے کہ انہیں اس بارے میں فکر مند ہونے کا زیادہ وقت ہی نہیں ملتا تھا کہ سنیپ یا کوئی اور کیا کرنے کی فکر میں غلطاں ہے!

ان کا آخری امتحان جادوئی تاریخ کا تھا۔ اس میں ان یکتاء روزگار جادوگروں کے بارے میں سوال پوچھے گئے جنہوں نے اپنے آپ تلنے والی جادوئی کڑاہیاں ایجاد کی تھیں۔ ایک گھنٹے تک سوالوں کے جواب دینے کے بعد وہ ایک ہفتے کیلئے پوری طرح آزاد تھے۔ ان کے امتحانات کے نتائج کا اعلان ایک ہفتے بعد کیا جانے والا تھا۔ جب پروفیسر بینز کے بھوت نے ان سے اپنی قلم رکھنے اور اپنے چرمئی کاغذوں کو موڑ کر لوٹانے کیلئے کہا تو باقی تمام لوگوں کی طرح ہیری بھی خوشی کا اظہار کرنے سے خود روک نہیں پایا تھا۔

''میں نے جتنا سوچا تھا یہ اس سے بہت آسان تھا۔'' ہرمائنی نے مسکراتے ہوئے بتایا۔ اس وقت وہ اس ہجوم میں شامل ہو چکے تھے جو دھوپ بھرے میدان کی طرف جا رہا تھا۔ ''مجھے 1637ء کی بھیڑیائی انسانوں کے رہن سہن کے اطوار یا الفریک کی جوشیلی بغاوتوں کو یاد کرنے کی بالکل ضرورت نہیں تھی۔''

ہرمائنی کو ہمیشہ امتحان کے بعد اپنے پرچے کے بارے میں ایسی باتیں کرنا اچھی لگتی تھیں۔ لیکن رون نے کہا کہ اس سے وہ پریشان ہو جاتا ہے۔ وہ لوگ جھیل کے کنارے گھومنے نکل گئے۔ وہ تھک کر ایک درخت کی چھاؤں کے نیچے بیٹھ گئے۔ ویزلی جڑواں بھائی اور لی جورڈن ایک دیو قامت آبی قیر ماہی کی شاخک پر گدگدی کرتے ہوئے چھیڑ چھاڑ کرنے میں مصروف تھے جو گرم اتھلے پانی میں آرام کر رہی تھی۔

''اب کوئی دہرائی نہیں، کوئی پڑھائی نہیں!'' رون نے خوشی کی سانس چھوڑتے ہوئے کہا اور گھاس پر پوری طرح دراز ہوتا چلا گیا۔ ''تم بھی زیادہ خوش دکھائی دے سکتے ہو ہیری! یہ پتہ چلنے میں ابھی ایک ہفتہ باقی ہے کہ ہم نے کتنا برا امتحان دیا ہے۔ فی الحال تو پریشانی کی کوئی ضرورت باقی نہیں ہے۔''

ہیری اپنا ماتھا مسل رہا تھا۔

''کاش میں جان پاتا، اس کا کیا مطلب ہے؟'' وہ غصے سے تلملاتا ہوا بولا۔ ''میرا نشان لگاتار دکھ رہا ہے...... یہ پہلے بھی ہو چکا ہے لیکن اتنی شدید درد پہلے کبھی نہیں ہوئی تھی جتنی کہ اب ہو رہی ہے۔''

''میڈم پامفری کے پاس جاؤ!'' ہرمائنی نے مشورہ دیا۔

''میں بیمار نہیں ہوں۔'' ہیری نے مڑ کر کہا۔ ''مجھے لگتا ہے کہ یہ ایک قسم کی خبردار کرنے والی علامت ہے......اس کا مطلب شاید یہ ہے کہ خطرہ قریب آ رہا ہے......!''

رون زیادہ متحرک دکھائی نہیں دیا۔ موسم کافی گرم ہو رہا تھا۔

''ہیری! آرام کرو۔ ہرمائنی نے ٹھیک کہا تھا جب تک ڈمبل ڈور آس پاس ہیں تب تک پتھر بالکل محفوظ ہے، ویسے بھی ہمارے پاس اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ہے کہ سنیپ نے فلافی کو عبور کرنے کا طریقہ جان لیا ہے۔ وہ ایک بار اپنی ٹانگ زخمی کروا چکا ہے اس لئے اب وہ جلد بازی سے دوبارہ کوشش نہیں کرے گا۔ ہیگرڈ ڈمبل ڈور کو دھوکا دے، یہ اسی وقت ممکن ہے جب نیول، انگلینڈ کی ٹیم میں شامل ہو کر کیوڈچ میچ کھیلنا شروع کر دے۔''

ہیری نے سر ہلایا لیکن اسے ایک خیال لگاتار پریشان کر رہا تھا ایسا کچھ تھا......کچھ بے حد غیر معمولی تھا......جو وہ کرنا بھول گیا تھا جب اس نے اس کا ذکر کیا تو ہرمائنی بولی۔

''یہ محض امتحانات کا تناؤ ہے۔ میں گذشتہ رات اُٹھی اور روا روی میں تبدیلی ہیئت کے نوٹس پڑھتی رہی۔ کافی دیر کے بعد مجھے احساس ہوا کہ میں اس مضمون کا امتحان تو دے چکی ہوں۔''

ہیری کو یقین تھا کہ اسے پریشان کرنے والا خیال کا پڑھائی سے کوئی واسطہ نہیں تھا۔ تبھی اس کی نظر ایک الّو پر پڑی جو نیلے آسمان میں سکول کی طرف اُڑتا ہوا جا رہا تھا۔ اس کے منہ میں ایک خط دبا ہوا تھا۔ ہیگرڈ ہی اکلوتا شخص تھا جو اسے ہمیشہ خط بھیجا کرتا تھا۔ ہیگرڈ کبھی ڈمبل دور کو دھوکا نہیں دے گا۔ ہیگرڈ کبھی کسی کو یہ نہیں بتائے گا کہ کس طرح فلافی کو عبور کیا جا سکتا ہے......کبھی نہیں!......لیکن......ہیری اچانک اچھل کر اپنے پیروں پر کھڑا ہو گیا۔

''تم کہیں جا رہے ہو کیا؟'' رون نے سستی بھرے انداز میں پوچھا۔

''میرے دماغ میں ابھی ابھی ایک خیال آیا ہے۔'' ہیری نے عجلت میں کہا۔ اس کا چہرہ سفید پڑ گیا تھا۔ ''ہمیں چل کر ہیگرڈ سے ملنا ہوگا......ابھی اسی وقت!''

''کیوں؟'' ہرمائنی نے ہانپتے ہوئے پوچھا کیونکہ ہیری کے ساتھ چلنے کیلئے اسے بہت تیز چلنا پڑ رہا تھا۔

''کیا تمہیں نہیں لگتا کہ یہ عجیب بات ہے۔'' ہیری نے گھاس کی ڈھلوان پر تیزی سے چڑھتے ہوئے کہا۔ ''ہیگرڈ سب سے بڑھ کر جس چیز کی خواہش رکھتا تھا، وہ ڈریگن کی پرورش تھی۔ اور ایک اجنبی آتا ہے جو اپنی جیب میں ڈریگن کا انڈا لئے گھوم رہا ہے؟ اگر

یہ واقعی جادوگروں کے قانون کی خلاف ورزی ہے تو کتنے لوگ اپنی جیبوں میں ڈریگن کے انڈے لے کر ادھر ادھر گھومتے ہوں گے۔ کیا تمہیں ایسا نہیں لگتا کہ اس کی قسمت اچھی تھی جو ہیگرڈ مل گیا؟ یہ میں پہلے کیوں نہیں سمجھ پایا تھا؟''

''تمہارے دماغ میں کون سا خیال آیا ہے؟'' رون نے جلدی سے پوچھا شاید وہ اس کی بات سے کوئی مطلب اخذ کر نہیں پایا تھا۔ ہیری نے اس کی بات ان سنی کرتے ہوئے میدان میں قریباً دوڑ لگا دی تھی اور اس نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔

ہیگرڈ اپنے گھر کے باہر آرام دہ کرسی میں دھنسا ہوا بیٹھا تھا اور اس کی پتلون اور بازو اوپر چڑھے ہوئے تھے۔ وہ ایک بڑے کٹورا گود میں رکھے مٹر چھیل رہا تھا۔

''ہیلو ہیری!'' اس نے مسکراتے ہوئے ان کا استقبال کیا۔ ''امتحانات ختم ہوگئے؟ اب تو مشروب پینے کیلئے وقت ہونا چاہئے۔''

''بالکل ہے......'' رون نے جلدی سے کہا مگر ہیری اس کی بات بیچ میں سے اچک لی۔

''نہیں! ہم ذرا جلدی میں ہیں ہیگرڈ! مجھے تم سے کچھ پوچھنا ہے۔ تمہیں وہ رات یاد ہے جب تم نے ناربٹ کھیل میں جیتا تھا؟ جس اجنبی کے ساتھ تم نے تاش کھیلی تھی وہ کیسا دکھائی دیتا تھا؟''

''معلوم نہیں!'' ہیگرڈ نے تعجب بھرے انداز میں جواب دیا۔ ''اس نے اپنا چوغہ نہیں اتارا تھا۔'' وہ ان تینوں کی طرف تعجب بھری نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔ اس نے اپنی تیوریاں چڑھائیں۔

''یہ اتنا عجیب نہیں ہے، ہوگس ہیڈ......یعنی گاؤں کے شراب خانے میں......بہت سے عجیب قسم کے لوگ آتے رہتے ہیں۔ وہ ڈریگن کا بیوپاری ہوسکتا ہے اور کیا؟ میں نے اس کا چہرہ بالکل نہیں دیکھا کیونکہ اس نے ایک بار بھی اپنی نقاب نہیں ہٹائی تھی۔''

''تمہاری اس سے کس بارے میں باتیں ہوئی تھیں ہیگرڈ؟ کیا تم نے ہوگورٹ کا ذکر کیا تھا۔'' ہیری مٹر کے کٹورے کے پاس بیٹھ گیا۔

''ہوسکتا ہے۔'' ہیگرڈ نے سوچتے ہوئے کہا۔ یاد کرنے کی کوشش میں اس کی بھنوئیں پھڑک رہی تھیں۔ ''ہاں!......اس نے پوچھا تھا کہ میں کیا کرتا ہوں اور میں نے اسے بتایا تھا کہ میں یہاں پر چوکیداری پر مامور ہوں......اس نے مجھ سے تھوڑی معلومات بھی لی تھیں کہ میں کس قسم کے جانوروں کی دیکھ بھال کرتا ہوں......میں نے اسے بتایا کہ......میں نے کہا کہ میں ہمیشہ سے جو چیز سچ مچ چاہتا ہوں وہ ایک ڈریگن کی پرورش تھی......اور پھر...... مجھے زیادہ اچھی طرح سے یاد نہیں ہے کیونکہ وہ مجھے لگاتار مشروب خرید کر پلاتا رہا......دیکھو!......اور ہاں پھر اس نے کہا کہ اس کے پاس ڈریگن کا انڈا ہے اور اگر میں چاہوں تو اس کیلئے تاش کی ایک بازی لگا سکتا ہوں۔ لیکن اسے یہ یقین کروانا ہوگا میں اس کی دیکھ بھال کرسکتا ہوں۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ ڈریگن کسی پرانے گھر میں چلا جائے۔

اس پر میں نے اسے بتایا کہ فلافی کے بعد ڈریگن کو سنبھالنا کوئی مشکل بات ثابت نہیں ہوگی......''

''اور کیا اس نے...... کیا اس نے فلافی میں دلچسپی ظاہر کی تھی؟'' ہیری نے اپنی آواز کو دباتے ہوئے کہا۔ وہ خود کو پرسکون رکھنے کی پوری کوشش کر رہا تھا۔

''ہاں! آپ کو ہوگورٹ کے آس پاس بھی تین سروں والے کتے دیکھنے کو کہاں ملتے ہیں؟ اس لئے میں نے اسے بتایا کہ فلافی کسی کمیاب چیز سے کم نہیں ہے۔ بشرطیکہ آپ اسے مطمئن کرنے کا ہنر جانتے ہوں، بس اس کے سامنے موسیقی کا کوئی عمدہ سر چھیڑ دیں اور وہ چپ چاپ سو جائے گا۔'' ہیگر ڈ یہ کہہ کر یکدم رُک گیا۔ اس کا چہرہ دہشت زدہ دکھائی دینے لگا۔ ''مجھے تمہیں یہ نہیں بتانا چاہئے تھا۔ بھول جاؤ میں نے کیا کہا تھا...... ارے تم لوگ جا کہاں رہے ہو؟''

ہیری، رون اور ہرمائنی ایک دوسرے سے تب تک نہیں بالکل بھی نہیں بولے، جب تک وہ بڑے ہال میں آ کر رُک نہیں گئے۔ بڑا ہال میدان کے مقابلے میں بے حد ٹھنڈا اور پرسکون تھا۔

''ہمیں ڈمبل ڈور کے پاس جانا چاہئے۔'' ہیری نے جلدی سے کہا۔ ''ہیگر ڈ نے اس اجنبی کو بتا دیا ہے کہ فلافی کو پار کیسے کیا جائے؟ اور وہ نقاب پوش آدمی یا تو سنیپ تھا یا پھر والڈی موٹ...... ایک بار ہیگر ڈ کو شراب میں دھت کرنے کے بعد یہ کام آسان رہا ہوگا۔ مجھے بس یہی امید ہے کہ ڈمبل ڈور ہمارا یقین کر لیں۔ اگر بان نہیں روکے گا تو فائرنز ہماری بات کی تصدیق کر سکتا ہے۔ ڈمبل ڈور کا دفتر کس طرف ہے؟''

انہوں نے بڑے ہال میں چاروں طرف اس طرح دیکھا جیسے وہ یہ امید لگائے بیٹھے ہوں کہ کوئی بڑا سائن بورڈ دکھائی دے گا جس پر دفتر کی سمت کے بارے میں صاف لکھا ہوگا۔ ان لوگوں کو یہ کبھی نہیں بتایا گیا تھا کہ ڈمبل ڈور کہاں رہتے تھے؟ نہ ہی وہ ایسے کسی طالب علم کو جانتے تھے جو پہلے کبھی ان سے ملنے کیلئے گیا ہو۔

''ہمیں صرف......'' ہیری نے بولنا شروع کیا لیکن اچانک ہال کے پار ایک آواز گونجی۔

''تم تینوں اندر کیا کر رہے ہو؟''

یہ پروفیسر میک گوناگل تھیں جن کے ہاتھ میں بہت سی کتابیں دبی ہوئی تھیں۔

''ہم پروفیسر ڈمبل ڈور سے ملنا چاہتے ہیں۔'' ہرمائنی نے تھوڑی بہادری کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔ کم از کم ہیری اور رون کو تو ایسا ہی محسوس ہوا تھا۔

''پروفیسر ڈمبل ڈور سے؟'' پروفیسر میک گوناگل نے دہرایا جیسے ایسا کرنا کوئی بہت ضروری کام تھا۔ ''کیوں؟''

ہیری نے تھوک نگلا......اب کیا جائے؟

’’یہ راز کی بات ہے۔‘‘ اس نے ہمت باندھ کر کہا مگر اگلے ہی لمحے اسے احساس ہو گیا تھا کہ اسے یہ نہیں کہنا چاہئے تھا کیونکہ پروفیسر میک گوناگل کے نتھنے پھڑ کنے لگے۔

’’پروفیسر ڈمبل ڈور دس منٹ پہلے جا چکے ہیں۔‘‘ انہوں نے سرد لہجے میں کہا۔ ’’انہیں دفتر جادوئی وزارت سے فوراً بلاوا آیا تھا۔ ایک ہنگامی الّو نے مطلع کیا تھا اور پھر وہ تاخیر کئے بغیر اُڑ کر لندن روانہ ہو گئے ہیں۔‘‘

’’وہ چلے گئے؟‘‘ ہیری کا چہرہ یکلخت فق پڑ گیا۔ ’’اس وقت......‘‘

’’پوٹر! پروفیسر ڈمبل ڈور بہت بڑے جادوگر ہیں ان کے پاس بہت کام رہتے ہیں۔‘‘ پروفیسر میک گوناگل نے کرخت لہجے میں جواب دیا۔

’’لیکن...... یہ بے حد اہم ہے۔‘‘

’’تم جو کہنا چاہتے ہو، کیا وہ دفتر جادوئی وزارت سے بھی زیادہ اہم ہے پوٹر؟‘‘

’’دیکھئے!‘‘ ہیری نے احتیاط کو ہوا میں اُڑاتے ہوئے کہا۔ ’’پروفیسر! یہ پارس پتھر کے بارے میں ہے......‘‘

پروفیسر میک گوناگل نے جو امید باندھی ہو وہ کم از کم یہ تو نہیں تھی، کتابیں ان کے ہاتھ چھوٹ کر زمین پر جا گریں اور ان کی آنکھیں پھٹی رہ گئیں۔ انہوں نے جھک کر اپنی کتابیں اُٹھانے کی کوشش بالکل نہیں کی۔

’’تمہیں کیسے پتہ؟‘‘ ان کے منہ سے لاشعوری انداز میں نکلا۔

’’پروفیسر! میں سوچتا ہوں...... میں جانتا ہوں کہ سن...... کہ کوئی پتھر کو چرانے کی کوشش کر رہا ہے، مجھے پروفیسر ڈمبل ڈور سے بات کرنا ہی ہے۔‘‘ ہیری نے بتایا۔

پروفیسر میک گوناگل نے ہیری کی طرف صدمے اور شک کے ملے جلے تاثرات سے دیکھا۔ ’’پروفیسر ڈمبل ڈور کل واپس لوٹ آئیں گے۔‘‘ انہوں نے اپنا آخری فیصلہ سناتے ہوئے کہا۔ ’’میں نہیں جانتی کہ تمہیں پتھر کے بارے میں کیسے پتہ چلا مگر فکرمند ہونے کی ضرورت نہیں۔ اسے کوئی نہیں چرا سکتا، اس کی حفاظت کے شکنجے بے حد مضبوط ہیں۔‘‘

’’پروفیسر......‘‘ ہیری نے کچھ کہنا چاہا۔

’’پوٹر! میں جانتی ہوں کہ میں کیا کہہ رہی ہوں۔‘‘ انہوں نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔ وہ جھکیں اور اپنی گری ہوئی کتابیں اکٹھی کرنے لگیں۔ ’’میں یہ مشورہ دوں گی کہ تم لوگ باہر جاؤ اور سورج کی تمازت میں تسکین حاصل کرو۔‘‘

مگر انہوں ایسا بالکل نہیں کیا۔

''یہ آج رات ہی ہونے والا ہے۔'' ہیری نے جلدی سے یہ اس وقت کہا جب اسے پوری طرح یقین آ گیا تھا پروفیسر میک گونا گل کافی دور پہنچ چکی ہوں گی۔ ان کے قدموں کی چاپ اب بالکل سنائی نہیں دے رہی تھی۔ ''سنیپ آج رات چور دروازے سے اندر جائے گا، اس نے ہر وہ چیز معلوم کر لی ہے جس کی اسے ضرورت ہے اور اب اس نے ڈمبل ڈور کو بھی راستے سے ہٹا دیا ہے۔ اسی نے وہ خط بھیجا تھا اور میں یہ بات پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ جب ڈمبل ڈور وہاں پہنچیں گے تو دفتر وزارت سچ مچ چونک اُٹھے گا۔''

''لیکن ہم کیا کر......'' ہرمائنی کی سانس وہیں کی وہیں رُک گئی۔ ہیری اور رون پیچھے گھومے۔ وہاں پروفیسر سنیپ کھڑے تھے۔

''سلام دوپہر!'' اس نے ملائمیت کے ساتھ کہا۔ وہ اسے محض گھورتے رہے۔ ''اتنے سہانے موسم میں آپ لوگوں کو اندر نہیں ہونا چاہئے۔'' اس کے چہرے پر عجیب طرح کی مسکراہٹ تیر رہی تھی اور آنکھوں میں چمک دکھائی دی۔

''ہم لوگ......'' ہیری نے کچھ بولنا چاہا مگر وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ اسے آگے کیا کہنا تھا۔

''تمہیں زیادہ محتاط رہنا چاہئے پوٹر!'' سنیپ جلدی سے کہا۔ ''اس طرح اندر گھسے رہنے سے لوگ یقیناً یہی سمجھیں گے کہ تم کوئی بدمعاشی کرنے جارہے ہو۔ گری فنڈ راب اور پوائنٹس گنوانے کی حالت میں نہیں ہے...... ہے نا!''

ہیری کا چہرہ یکدم سرخ ہو گیا، وہ باہر جانے کیلئے مڑا لیکن پروفیسر سنیپ نے انہیں واپس بلا لیا۔

''میں دوبارہ خبردار کر رہا ہوں پوٹر! اگر کبھی رات کے وقت باہر گھومتے ہوئے پکڑے گئے تو میں تمہیں سکول سے باہر نکلوا کر ہی دم لوں گا۔ امید ہے کہ دن اچھا گزرے گا۔''

سنیپ سٹاف روم کی سمت میں بڑھ گیا۔ باہر پتھر کی سیڑھیوں پر ہیری باقی لوگوں کی طرف مڑا۔

''ٹھیک ہے! تو اب ہمیں یہ کرنا ہے۔'' وہ جلدی سے بڑبڑایا۔ ''ہم میں سے ایک کو سنیپ پر نظر رکھنا ہو گی...... سٹاف روم کے باہر انتظار کرنا ہو گا اور اگر وہ کہیں جائے تو اس کا تعاقب کرنا ہو گا۔ تو اس کام کیلئے ہرمائنی...... تم زیادہ موزوں رہو گی۔''

''میں ہی کیوں؟'' ہرمائنی نے تیوریاں چڑھا کر کہا۔

''یہ صاف ظاہر ہے۔'' رون نے جلدی سے کہا۔ ''تم یہ ڈھونگ کر سکتی ہو کہ تم پروفیسر فلٹ وک کا انتظار کر رہی ہو۔'' اس نے اونچی آواز میں اس کی نقل اتارتے ہوئے آگے کہا۔ ''اوہ پروفیسر فلٹ وک! میں بے حد گھبرا رہی ہوں، مجھے لگتا ہے میرا چودھواں سوال غلط ہو گیا ہے......''

''اوہو! چپ ہو جاؤ!'' ہرمائنی نے تلملا کر کہا۔ ''ٹھیک ہے میں کروں گی۔''

وہ سنیپ پر نظر رکھنے کیلئے تیار ہو گئی تھی۔

''اور بہتر ہوگا کہ ہم لوگ تیسری منزل کی راہداری کے باہر رہیں۔'' ہیری نے کہا۔

''تو پھر چلو!'' رون نے سر ہلا کر کہا۔

مگر منصوبے کا یہ حصہ بری طرح ناکام ہو کر رہ گیا۔ جیسے ہی وہ لوگ اس دروازے تک پہنچے جو فلافی کو سکول کے دوسرے حصے سے الگ کرتا تھا، پروفیسر میک گوناگل وہاں آ گئیں اور اس بار وہ آپے سے باہر ہو گئیں۔

''مجھے لگتا ہے کہ تم سوچتے ہو کہ تم لوگوں سے پیچھا چھڑانا جادوئی کلمات سے زیادہ ماوراء کام ہے۔'' وہ طوفانی انداز میں گرجتی ہوئی بولیں۔ ''بے وقوفی کی بھی حد ہوتی ہے، اگر مجھے پتہ چلا کہ تم لوگ دوبارہ اس جگہ کے پاس بھی آئے ہو تو میں گری فنڈر کے پچاس پوائنٹس کم کر دوں گی ویزلی! اپنے فریق کے پوائنٹس......''

ہیری اور رون نڈھال قدموں سے واپس گری فنڈر ہال میں چلے گئے۔ ہیری نے اتنا ہی کہا کہ ''کم از کم ہرمائنی تو سنیپ کے پیچھے ہے۔'' اسی وقت تصویر کے سوراخ سے ہرمائنی اندر داخل ہوگئی۔ اس کا چہرہ اُترا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''مجھے افسوس ہے ہیری!'' اس نے بلکتے ہوئے کہا۔ ''سنیپ باہر نکل آیا اور اس نے مجھ سے پوچھا کہ میں وہاں کیا کر رہی ہوں؟ جب میں نے اسے بتایا کہ میں فلٹ وک کا انتظار کر رہی ہوں تو سنیپ انہیں بلانے کیلئے چلا گیا اور میں بس ابھی نکل پائی ہوں، میں نہیں جانتی کہ سنیپ کہاں چلا گیا؟''

''تو یہ معاملہ ہے...... ہے نا!'' ہیری نے کہا۔ اس کا چہرہ زرد ہو رہا تھا اور آنکھوں میں غیر معمولی چمک بڑھ رہی تھی۔ وہ دونوں اسے محض گھورتے رہے۔ ''میں آج رات کو وہاں جاؤں گا اور پتھر کو پہلے حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔''

''تم پاگل ہو گئے ہو کیا؟'' رون گھبرائے ہوئے انداز میں بولا۔

''تم ایسا نہیں کر سکتے!'' ہرمائنی نے جلدی سے کہا۔ ''میک گوناگل اور سنیپ نے جو کچھ کہا ہے، اس کے بعد بھی؟ تمہیں سکول سے نکال دیا جائے گا۔''

''اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟'' ہیری چیخ کر بولا۔ ''کیا تمہاری سمجھ میں نہیں آ رہا ہے؟ اگر سنیپ اس پتھر کو چرا لے گا تو والڈی موٹ واپس آ جائے گا۔ کیا تم نے سنا نہیں کہ تب ماحول کیسا تھا؟ جب وہ اپنی سلطنت بنانے کی کوشش کر رہا تھا۔ پھر کوئی ہوگورٹ نہیں رہے گا جہاں سے کسی کو نکالا جا سکے۔ وہ اسے ملیامیٹ کر دے گا یا پھر تاریک جادو سکھانے والی درسگاہ میں بدل ڈالے گا۔ کیا تمہاری

سمجھ میں یہ نہیں آ رہا ہے کہ اب پوائنٹس گنوانے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ کیا تمہیں لگتا ہے کہ اگر گری فنڈر ہاؤس کپ جیت لے گا تو وہ تمہیں اور تمہارے خاندانوں کو چھوڑ دے گا؟ اگر مجھے پتھر پانے سے پہلے پکڑ لیا گیا تو مجھے ڈرسلی خاندان کے پاس جانا پڑے گا اور وہاں بیٹھ کر والڈی موٹ کا انتظار کرنا پڑے گا۔ میں آج رات چور دروازے کے پار جا رہا ہوں اور تم دونوں چاہے جو کہو! میں رُکنے والا ہرگز نہیں! تمہیں یاد ہے، والڈی موٹ نے میرے والدین کو مارا ہے؟''

اس نے ان کی طرف تمتماتے ہوئے گھورا۔

''تم ٹھیک کہہ رہے ہو ہیری؟'' ہرمائنی دھیمی آواز میں بولی۔

''میں اپنا غیبی چوغہ پہن کر جاؤں گا'' ہیری نے کہا۔ ''میری قسمت اچھی تھی جو یہ مجھے واپس مل گیا۔''

''کیا یہ ہم تینوں کو چھپا لے گا؟'' رون نے پوچھا۔

''کیا......ہم تینوں کو؟'' ہیری چونک پڑا۔

''چھوڑو بھی! تم نے یہ کیسے سوچ لیا کہ ہم تمہیں تنہا چھوڑ دیں گے؟'' رون نے کہا۔

''بالکل نہیں!'' ہرمائنی مستحکم لہجے میں بولی۔ ''تم نے یہ کیسے سوچ لیا کہ تم ہمارے بغیر ہی پتھر تک پہنچ پاؤ گے؟ بہتر ہوگا کہ میں جاؤں اور اپنی کتابیں ایک بار پھر دیکھ لوں شاید ان میں کوئی کام کی چیز مل جائے......!''

''اگر ہم پکڑے گئے تو تم دونوں کو بھی سکول سے نکال دیا جائے گا؟'' ہیری تلملایا۔

''اگر میرے ہاتھ میں ہو تو ایسا نہیں ہوگا'' ہرمائنی نے گھمبیرتا سے کہا۔ ''پروفیسر فلٹ وک نے مجھے خفیہ طور پر آگاہ کیا ہے کہ مجھے اس کے امتحان میں ایک سو بارہ امتحانی نمبر ملے ہیں۔ اس کے بعد وہ لوگ مجھے باہر نہیں نکال سکتے۔''

☆☆☆

رات کے کھانے کے بعد وہ تینوں ہال میں تناؤ کی حالت میں بیٹھے رہے، کسی نے انہیں تنگ نہیں کیا، ویسے بھی گری فنڈر کا کوئی طالب علم ہیری سے بات نہیں کرتا تھا۔ یہ پہلی رات تھی جب وہ اس بات سے بالکل پریشان نہیں ہوا۔ ہرمائنی اپنے نوٹس پلٹ رہی تھی اور امید کر رہی تھی کہ جن جادوئی چٹکلوں اور کلمات کا مقابلہ کرنے کیلئے وہ جا رہی تھی، وہ اس کے پڑھے ہوئے ثابت ہوں۔ ہیری اور رون نے آپس میں زیادہ باتیں نہیں کیں۔ دونوں ہی بارے میں سوچ رہے تھے کہ وہ کیا کرنے جا رہے تھے؟ دھیرے دھیرے لوگ سونے کیلئے بستروں پر جانے لگے اور ہال خالی ہو گیا۔

''بہتر ہوگا کہ تم چوغہ لے آؤ'' رون نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔ جب لی جورڈن آخر کار انگڑائی اور جمائی لیتا ہوا وہاں چلا گیا تو ہیری اوپر والی منزل پر اپنے اندھیرے کمرے کی بھاگا۔ اس نے غیبی چوغہ باہر نکالا تبھی اس کی نگاہ اس بانسری پر پڑی جو ہیگرڈ نے

اسے کرسمس پر دی تھی۔اس نے فلافی پر استعمال کرنے کیلئے اسے اپنی جیب میں ڈال لیا۔اس وقت نغمہ چھیڑنے کیلئے ذرا سا بھی موقعہ نہیں تھا۔وہ واپس ہال کی طرف بھاگتا ہوا لوٹ آیا۔

''ہم چوغے کو یہیں پر اوڑھ لیتے ہیں تاکہ یہ ثابت ہو جائے کہ یہ ہم تینوں کو ڈھانپ سکتا ہے یا نہیں! اگر فلیچ کو ہم میں سے کسی کے بھی پاؤں بغیر بدن کے چلتے ہوئے دکھائی دیئے......''

''تم کیا کر رہے ہو؟'' کمرے کے کونے سے ایک آواز ابھری۔ایک کرسی کے پیچھے سے نیول ظاہر ہوا۔اس کے ہاتھ میں اس کا مینڈک ٹریور پکڑا ہوا تھا جو پھر سے آزاد ہونے کی کوشش کر رہا تھا۔

''کچھ نہیں نیول! کچھ نہیں!'' ہیری نے جلدی سے کہا اور چوغے کو جلدی سے اپنی کمر کے پیچھے چھپا لیا۔ نیول ان کے چور چہروں کو گھور رہا تھا۔

''تم پھر باہر جا رہے ہو......؟'' اس نے دھیمے سے کہا۔

''نہیں ،نہیں ،نہیں! ہم کہیں نہیں جا رہے!'' ہرمائنی نے تیزی سے کہا۔''نہیں! ہم نہیں جا رہے ہیں ،تم جا کر سو کیوں نہیں جاتے نیول!''

ہیری نے دروازے کے پاس لگے ہوئے پرانے گھڑیال کی طرف نظر دوڑائی ،اب مزید وقت برباد کرنا ٹھیک نہیں تھا۔سنیپ اس وقت شاید فلافی کو موسیقی کے جال میں پھنسا کر گہری نیند سلا چکا ہوگا۔اس نے سوچا۔

''تم باہر نہیں جا سکتے۔'' نیول نے سختی سے کہا۔''تم پھر پکڑے جاؤ گے اور گری فنڈر زیادہ مشکل میں پھنس جائے گا۔''

''تم سمجھ نہیں ہو نیول...... یہ بے حد ضروری ہے۔'' ہیری نے سمجھانے کی ناکام کوشش کی۔

نیول کسی خطرناک کام کو کرنے کیلئے خود کو مضبوط بنانے میں مصروف تھا۔

''میں تمہیں ایسا نہیں کرنے دوں۔'' اس نے کہا اور جلدی سے تصویر کے سوراخ کے سامنے کھڑا ہو گیا۔

''میں......میں تم سے لڑوں گا۔''

''نیول!'' رون نے غصے سے کہا۔''آرام سے راستہ چھوڑ دو......احمقانہ کام مت کرو۔''

''مجھے احمق مت کہو!'' نیول بولا۔''مجھے نہیں لگتا کہ تم لوگوں کو کوئی اور قانون توڑنا چاہئے اور تمہی نے تو مجھ سے کہا تھا کہ مجھے لوگوں کا مقابلہ کرنا چاہئے۔''

''ہاں! مگر ہم لوگوں کا نہیں!'' رون نے پریشان ہو کر کہا۔''نیول تم نہیں جانتے کہ تم کیا کر رہے ہو؟''

اس نے ایک قدم آگے بڑھایا تو نیول نے اپنے مینڈک کو نیچے گرا دیا جو ایک ہی جست لگا کر نگاہوں سے اوجھل ہو گیا۔

''آؤ! مجھے مارنے کی کوشش کرو۔'' نیول نے اپنی مٹھیاں تان کر انہیں ہوا میں لہراتے ہوئے کہا۔ ''میں تیار ہوں......''

ہیری نے ہرمائنی کی طرف مڑ کر بے چارگی کے عالم میں دیکھا۔ ''کچھ کرو......''

ہرمائنی آگے بڑھی۔

''نیول!'' اس نے کہا۔ ''مجھے سچ مچ...... سچ مچ اس کا بہت افسوس ہے۔''

اس نے اپنی چھڑی اُٹھائی۔

''ساکتم بتم خاموشم!'' ہرمائنی نے اپنی چھڑی نیول کی طرف جھٹکتے ہوئے کہا۔

نیول کے ہاتھ پیر اکٹھے بندھ گئے۔ اس کا پورا بدن سخت ہو گیا۔ وہ جہاں کھڑا تھا وہیں سے جھولا اور پھر چہرے کے بل نیچے فرش پر جا گرا۔ بالکل لکڑی کے تنکے کی طرح! ہرمائنی نے بھاگ کر اسے سیدھا کیا نیول کے جبڑے جڑ گئے تھے اس لئے وہ بول نہیں سکتا تھا صرف اس کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں اور ان کی طرف دہشت سے دیکھ رہی تھیں۔

''تم نے اس کے ساتھ کیا کیا ہے؟'' ہیری نے سہمے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

''یہ مکمل بدنی بندش ہے۔'' ہرمائنی نے مغموم لہجے میں کہا۔ ''اوہ نیول، مجھے بے حد افسوس ہے۔ امید ہے کہ تم مجھے معاف کر دو گے۔''

''اور کوئی چارہ نہیں تھا نیول! سمجھانے کیلئے ہمارے پاس وقت نہیں ہے۔'' ہیری بولا۔

''تم بعد میں سمجھ پاؤ گے نیول!'' رون نے تاسف بھرے لہجے میں کہا۔ پھر انہوں نے اسے راستے سے اُٹھا کر ایک آرام دہ کرسی کے پہلو میں فرش پر لٹا دیا جہاں سے وہ ان تینوں کو دیکھ نہیں سکتا تھا۔ وہ اس کی نظروں سے اوجھل ہو کر دروازے کے پاس پہنچے اور انہوں نے اپنا غیبی چوغہ اوڑھ لیا۔ نیول کو فرش پر بندھے ہوئے چھوڑنا انہیں اپنی مہم کے آغاز پر اچھی شروعات کا شگون نہیں لگ رہا تھا۔ وہ اتنے پریشان تھے کہ ہر مجسمے کا سایہ انہیں فلیچ کی طرح دکھائی دے رہا تھا اور ان کی طرف آتا ہوا، ہوا کا ہر جھونکا انہیں پیوس کی آواز محسوس ہو رہا تھا۔ پہلی سیڑھیوں پر چڑھتے ہوئے انہوں نے دیکھا کہ مسز نورس اوپر کی طرف گھوم رہی تھی۔

''اچھا ہوگا کہ میں اسے لات مار دوں۔ صرف ایک بار!'' رون نے ہیری کے کان میں سرگوشی کی لیکن ہیری نے اپنا سر نفی میں ہلایا جیسے ہی وہ مسز نورس کے قریب سے محتاط انداز میں گزرے اسی وقت اس نے اپنی لالٹین جیسی زرد آنکھیں ان کی طرف موڑ دیں۔

لیکن کچھ نہیں ہوا۔

انہیں تب تک کوئی اور نہیں ملا جب تک وہ تیسری منزل کی سیڑھیوں تک نہیں پہنچ گئے۔ شرارتی بھوت پیوس بیچ راستے میں لٹکا ہوا کھڑا تھا اور قالین کو ڈھیلا کرنے میں مصروف تھا تاکہ لوگ اس پر سے پھسل سکیں۔ جب وہ اس کی طرف بڑھے تو اس نے اچانک کہا۔

''کون ہے؟'' اس نے اپنی سیاہ پتلیوں کو سکوڑتے ہوئے ان کی طرف دیکھا۔ ''حالانکہ میں تمہیں دیکھ نہیں سکتا مگر یہ بخوبی جانتا ہوں کہ تم یہاں ہو۔ کیا تم چھلاوے ہو یا پھر بھتنے ہو یا پھر کوئی ننھے درندہ صفت طالب علم؟''

وہ ہوا میں اوپر اُٹھا اور وہاں تیرتے ہوئے ان کی طرف محض گھورتا رہا۔

''اگر کوئی غیبی لباس پہن کر گھوم رہا ہے تو فلیچ کو بتانا چاہئے، مجھے یقیناً اسے باخبر کر دینا چاہئے۔'' پیوس نے خود کلامی کرتے ہوئے کہا۔

ہیری کے دماغ میں اچانک ایک ترکیب بجلی کی طرح کوندی۔

''پیوس!'' اس نے گھوڑے جیسی ہنہناتی ہوئی آواز میں کہا۔ ''میں بلڈی بیرون ہوں اور کسی اہم ضرورت کے پیش نظر غیبی حالت میں گھوم رہا ہوں۔''

پیوس کو اتنی بری طرح جھٹکا لگا کہ وہ اچھل کر لگ بھگ زمین پر جا گرا مگر اگلی سی ساعت میں اس نے خود کو سنبھال لیا اور سیڑھیوں سے ایک فٹ اوپر تیرنے لگا۔

''بہت افسوس ہے! آپ کی خونخواری کو سمجھ نہیں پایا، بلڈی بیرون، جناب!'' اس نے خوشامدی انداز میں چاپلوسی کرنے کی کوشش کی۔ ''میری غلطی ہے، میری غلطی ہے...... میں نے آپ کو نہیں دیکھا۔ ظاہر ہے میں نہیں دیکھ سکتا ہوں، آپ غیبی حالت میں جو ہیں۔ پیوس کے چھوٹے سے مذاق کو معاف کر دیجئے جناب!''

''مجھے یہاں پر کچھ کام ہے پیوس!'' ہیری پھٹے بانس جیسی آواز غرایا۔ ''اس جگہ سے آج رات دور ہی رہو تو اچھا ہوگا۔''

''میں ایسا ہی کروں گا جناب! میں بلاشبہ ایسا ہی کروں گا، امید ہے کہ آپ کا کام کامیابی سے ہمکنار ہوگا۔ میں آپ کو پریشان نہیں کروں گا۔'' پیوس نے دوبارہ ہوا میں اوپر اُٹھتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ وہاں سے تیزی سے چلا گیا۔

''بہت عمدہ ہیری!'' رون نے سرگوشی کی اس کی آواز فرطِ مسرت سے کانپ رہی تھی۔

کچھ دیر بعد وہ لوگ وہاں پہنچ گئے، تیسری منزل کے راہداری کے باہر......اور دروازہ پہلے سے ہی تھوڑا کھلا ہوا تھا۔

''یہ دیکھو! سنیپ پہلے ہی فلافی کو عبور کر چکا ہے۔'' ہیری نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

کھلے دروازے کو دیکھ کر اچانک ان تینوں کو احساس ہوا کہ ان کے سامنے کتنا بڑا خطرہ کھڑا تھا۔ چوغے کے اندر ہی ہیری ان

دونوں کی طرف مڑا۔

''اگر تم واپس جانا چاہو تو میں تمہیں موردالزام نہیں ٹھہراؤں گا۔'' ہیری نے دونوں سے کہا۔ ''تم چوغہ واپس لے جا سکتے ہو مجھے اب اس کی ضرورت نہیں ہے۔''

''بے وقوفی کی باتیں مت کرو۔'' رون نے تلخی سے کہا۔

''ہم بھی ساتھ چلیں گے سمجھ گئے نا!'' ہرمائنی نے ناگواری سے کہا۔

ہیری نے دروازہ کھولا۔ جیسے ہی دروازے کی چرچراہٹ پیدا ہوئی ایک دھیمی غراہٹ کی آواز ان کی سماعت میں سنائی دی۔ تین سروں والے کتے کی تینوں ناک ان کی سمت میں پاگلوں کی طرح سونگھنے میں مصروف دکھائی دیں حالانکہ وہ انہیں دیکھ نہیں سکتا تھا۔

''اس کے پیروں میں کیا ہے؟'' ہرمائنی نے چونک کر سرگوشی کی۔

''ایسا لگتا ہے جیسے کوئی بربط ہے۔'' رون نے دھیمی آواز میں کہا۔ ''سنیپ اسے یہاں چھوڑ گیا ہوگا۔''

''جیسے ہی موسیقی بجنا بند ہوئی ہوگی یہ اسی پل جاگ جائے گا۔ تو پھر موسیقی شروع......'' ہیری نے بتایا۔ اور اس نے ہیگرڈ کی دی ہوئی بانسری کو اپنے ہونٹوں سے لگا لیا اور اس میں پھونک ماری۔ سچ کہا جائے تو یہ کوئی سریلی دھن نہیں تھی لیکن موسیقی کی پہلی تان سے ہی جانور کی آنکھیں بوجھل ہوتی ہوئی دکھائی دینے لگیں۔ ہیری نے سانس تک نہیں لی۔ دھیرے دھیرے کتے کی گردنیں رُک گئیں وہ اپنے پنجوں پر لڑکھڑایا اور گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔ پھر اس نے اپنے تینوں سر اگلے پنجوں پر جما دیئے اور گہری سانسیں لینے لگا۔ اس کی آنکھیں دھیمے دھیمے بند ہوتی جا رہی تھی اور کچھ ہی دیر بعد وہ نیند کی وادیوں میں اتر گیا۔

''بجاتے رہو!'' رون نے ہیری کو خبردار کرتے ہوئے کہا۔ جب وہ چوغے سے باہر نکل کر چور دروازے کی طرف بڑھے، کتے کے دیو ہیکل سروں کے پاس سے گزرتے ہوئے اس کی گرم بدبودار سانس کو بخوبی محسوس کر سکتے تھے۔

''مجھے لگتا ہے کہ ہم لوگ دروازہ کھولنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔'' رون نے کتے کے پیچھے جھانکتے ہوئے کہا۔ ''تم پہلے جانا چاہتی ہو ہرمائنی......؟''

''نہیں! میں نہیں......'' ہرمائنی ہچکچائی۔

''ٹھیک ہے۔'' رون نے اپنے دانت کٹکٹائے اور محتاط انداز میں کتے کے پیروں کے اوپر سے نکلا گیا۔ وہ جھکا اور اس نے چور دروازے کے کنڈے کا چھلا کھینچا جو اوپر اُٹھا اور پھر دروازہ کھل گیا۔

''تمہیں کیا دکھائی دے رہا ہے؟'' ہرمائنی نے تیزی سے پوچھا۔

''کچھ نہیں! صرف اندھیرا...... نیچے اترنے کا کوئی راستہ نہیں ہے،ہمیں سیدھے نیچے کودنا پڑے گا۔'' رون نے دھیمی آواز میں انہیں بتایا۔

ہیری اب بھی بانسری بجا رہا تھا۔اس نے رون کی توجہ پانے کیلئے اپنا ہاتھ ہلایا اور خود کی طرف اشارہ کیا۔

''تم پہلے جانا چاہتے ہو؟ کیا واقعی؟......'' رون نے حیرت سے پوچھا۔''میں نہیں جانتا یہ کتنا گہرا ہے...... بانسری، ہرمائنی کو دے دو تا کہ وہ بجا کر اسے سلائے رکھے۔''

ہیری نے بانسری اسے دے دی۔ کچھ پل کی اس خاموشی کے دوران کتا اپنی جگہ پر ہلا اور اس کے منہ سے غراہٹ نکلی مگر جونہی ہرمائنی نے بانسری کو بجانا شروع کیا تو وہ پھر ایک بار گہری نیند میں مشغول ہوگیا۔ ہیری اسے پھلانگتا ہوا آگے بڑھا اور رون کے قریب پہنچ گیا۔اس نے چور دروازے کی اندھیری گہرائی میں جھانکا۔ وہاں زمین کا نام ونشان نہیں دکھائی دے رہا تھا۔اس نے اپنے دھڑ کو دروازے کے دہانے میں نیچے اتارا۔اس نے دہانے کی چوکھٹ پر اپنے ہاتھ جما رکھے تھے اور اس کا باقی جسم ہوا میں جھول رہا تھا۔اس نے اپنی گردن اُٹھائی اور رون کی طرف دیکھا۔

''اگر مجھے کچھ ہو جائے تو میرے پیچھے مت آنا۔سیدھے الّو خانے میں جانا اور ہیڈوگ کو ڈمبل ڈور کے پاس بھیج دینا۔ٹھیک ہے؟''

''ٹھیک ہے۔'' رون نے سر ہلا کر جواب دیا۔

''امید ہے کہ ایک منٹ بعد ملاقات ہوگی۔'' ہیری نے دھیمی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

اور ہیری نے اپنے آپ کو گہری تاریکی میں ڈھیلا چھوڑ دیا۔اس کے ہاتھ چوکھٹ سے غائب ہو گئے تھے۔ٹھنڈی نم آلود ہوا کا جھونکا اس کے قریب سے گزرا۔ جب وہ نیچے اور نیچے گرتا چلا گیا اور پھر......دھم کی سی آواز عجیب اور دبی ہوئی آواز گونجی اور وہ کسی نرم سی چیز پر جا گرا۔ وہ اُٹھا اور اس نے اپنے چاروں طرف ٹٹولا کیونکہ اس کی آنکھیں اندھیر میں دیکھ نہیں پا رہی تھیں۔ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ کسی طرح کے درخت پر بیٹھا ہوا تھا۔اس نے سر اُٹھا کر اوپر دیکھا،کھلا چور دروازہ کسی ڈاک ٹکٹ کی طرح اوپر دکھائی دے رہا تھا۔

''سب ٹھیک ہے!'' ہیری نے روشنی کی طرف دیکھ کر بلند آواز میں کہا۔''یہاں نیچے نرم جگہ ہے۔کود جاؤ......''

رون فوراً کود گیا۔ وہ ہیری کے بالکل قریب گرا اور پھسل کر ایک طرف لڑھک گیا۔

''یہ کیا ہے؟'' یہ پہلا جملہ اس کے منہ سے لاشعوری طور پر نکلا۔

''معلوم نہیں! کسی طرح کا درخت لگتا ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ یہ یہاں پر اس لئے ہے تا کہ گرنے پر چوٹ نہ لگے...... چلو آ جاؤ

ہرمائنی!'' ہیری نے جلدی سے کہا۔

بانسری کی بھدی سی آواز یکدم تھم گئی۔ اگلی ہی ساعت میں کتا زور سے بھونکا مگر ہرمائنی پہلے ہی کود چکی تھی۔ وہ ہیری کے دوسری طرف آن گری۔

''ہم لوگ سکول سے میلوں نیچے پہنچ گئے ہیں۔'' ہرمائنی نے گہری سانس لے کر کہا۔

''ہماری قسمت اچھی تھی کہ یہ درخت یہاں پر ہے...... ہے نا؟'' رون نے کہا۔

''قسمت اچھی ہے؟'' ہرمائنی چیخی۔ ''تم دونوں اپنی طرف دیکھو تو سہی!''

وہ اوپر اچھلی اور ہاتھ پیر مارتی ہوئی ایک سیلابی دیوار کی طرف بڑھی۔ اسے اس لئے ہاتھ پاؤں مارنا پڑے کیونکہ جس پل وہ درخت پر گری تھی، درخت کی ریشم جیسی نرم شاخیں اس کے ٹخنوں کے چاروں طرف سانپ کی طرح بل کھاتے ہوئے گرفت جمانے لگی تھی۔ جہاں تک ہیری اور رون کا سوال تھا ان کے پیر پہلے ہی بڑی ریشمی بیلوں میں کس کر بندھ چکے تھے اور انہیں اس بات کا احساس تک نہیں ہو پایا تھا۔ درخت اس پر اپنی پکڑ مضبوط کر پائے اس سے پہلے ہی ہرمائنی نے اپنے آپ کو چھڑا لیا۔ وہ دہشت بھری نظروں سے دیکھ رہی تھی کہ اس کے دونوں دوست درخت کے چنگل سے بچنے کیلئے بے تحاشہ ہاتھ پیر مار رہے تھے مگر وہ اس سے جتنا لڑتے تھے وہ اتنی ہی تیزی سے ان کے چاروں طرف اپنا ریشمی بیلوں کا شکنجہ کستا چلا گیا۔

''ہلو مت!'' ہرمائنی نے انہیں ہدایت کی۔ ''میں جانتی ہوں کہ یہ کیا ہے؟...... یہ شیطانی پھندا ہے۔''

''ارے! بڑی خوشی کی بات کہ ہم اس کا نام جان گئے۔ اس سے بہت مدد ملی۔'' رون چڑتے ہوئے کہا۔ وہ پیچھے کی طرف جھکا ہوا تھا اور بھرپور کوشش کر رہا تھا کہ درخت اس کی گردن پر اپنا بل نہ کس سکے۔

''چپ رہو! میں یاد کرنے کی کوشش کر رہی ہوں کہ اسے کیسے مارا جائے؟'' ہرمائنی بولی

''اچھا ٹھیک ہے...... مگر جلدی کرو میں تو اب سانس بھی نہیں لے پا رہا ہوں۔'' ہیری نے ہانپتے ہوئے کہا اور وہ درخت کے ساتھ کشتی لڑنے لگا جو اس کے سامنے سے چاروں طرف اپنا شکنجہ کس رہا تھا۔

''شیطانی پھندا...... شیطانی پھندا...... پروفیسر سپراؤٹ نے کیا کہا تھا؟ یہ اندھیرے اور نمی کو پسند کرتا ہے......'' ہرمائنی خود کلامی کے عالم میں بڑبڑانے لگی۔

''تو پھر آگ جلاؤ......'' ہیری کا گلا رندھ گیا تھا۔

''ہاں! بالکل صحیح...... مگر ہمارے پاس لکڑی نہیں ہے۔'' ہرمائنی اپنے ہاتھ ملتے ہوئی چیخی۔

''کیا تم پاگل ہوگئی ہو کیا؟'' رون پوری طاقت سے چیخا۔ ''تم جادوگرنی ہو یا نہیں؟''

''ہوں کیسے نہیں!'' ہرمائنی نے کہا۔ اس نے اپنی چھڑی جھٹکے سے باہر نکالی اور اسے ہلا کر کچھ بڑبڑائی پھر اس نے درخت پر بھی اسی طرح کے نیلے شعلوں کا استعمال کیا، جس طرح کے شعلے کا استعمال اس سنیپ کے چوغے پر کیا تھا۔ پل بھر میں ہیری اور رون نے محسوس کیا کہ درخت کی ریشمی بیلوں کی گرفت ڈھیلی پڑنے لگی۔ درخت روشنی اور گرمائی سے دور ہٹ کر سکڑنے لگا تھا۔ سکڑتے اور پیچھے ہٹتے ہوئے شیطانی پھندے نے ان کے جسموں کو چھوڑ دیا اور خوفزدہ انداز میں سمٹ سا گیا۔ ہیری اور رون جونہی اس کی گرفت سے آزاد ہوئے تو انہوں نے شیطانی پھندے کے چنگل میں نکلنے میں ذرا سی بھی دیر نہیں کی۔ وہ قریباً دوڑتے ہوئے باہر نکل آئے۔

''ہرمائنی! ہماری قسمت اچھی تھی کہ تم جڑی بوٹیوں کے علم والی جماعت میں توجہ دیتی ہو۔'' ہیری نے کہا جب وہ اپنے چہرے کا پسینہ پونچھتے ہوئے اس کے پاس دیوار کے کنارے پر آ چکا تھا۔

''ہاں!'' رون نے جلدی سے کہا۔ ''اور ہماری قسمت اچھی ہے کہ ہیری مصیبت کی گھڑی میں بھی اپنے ہوش وحواس قائم رکھتا ہے...... 'ہمارے پاس لکڑی نہیں ہے'...... قسم سے!''

''اس راستے سے......!'' ہیری نے ان کی تکرار سے بچنے کیلئے ایک طرف اشارہ کیا۔ وہ تاریک راہداری تھی جو وہاں سے نکلنے والا واحد راستہ دکھائی دے رہا تھا۔

اپنے قدموں کی چاپ کے علاوہ انہیں صرف دیوار پر نیچے ٹپکتے ہوئے پانی کی دھیمی دھیمی آواز سنائی دے رہی تھی۔ راہداری کا ڈھلوانی راستہ انہیں مزید گہرائی میں اتارتا چلا گیا۔ ہیری کے دماغ میں یہ منظر دیکھ کر گرنگوٹس کی یاد تازہ ہوگئی۔ اس کے دل کو تیز جھٹکا لگا جب اسے ان ڈریگن کی یاد آئی جو جادوگروں کے بینک میں تجوریوں کی حفاظت کیا کرتے تھے اگر انہیں کوئی ڈریگن مل گیا...... ایک بڑا ڈریگن...... ننھے ناربٹ ہی کے بارے میں ان کا تجربہ نہایت خوفناک تھا۔

''کیا تمہیں کچھ سنائی دے رہا ہے؟'' رون نے سرگوشی کی۔

ہیری نے سنا۔ کہیں سے سرسراہٹ اور چھنچھناہٹ کی ہلکی ہلکی آوازیں آ رہی تھیں۔

''کیا تمہیں لگتا ہے کہ یہ کوئی بھوت ہے؟''

''مجھے معلوم نہیں! مجھے لگتا ہے کہ یہ پروں کی پھڑپھڑاہٹ کی آواز ہے۔''

''آگے روشنی ہے اور مجھے کچھ متحرک چیز دکھائی دے رہی ہیں۔''

وہ لوگ راہداری کے موڑ پر پہنچ گئے اور ان کے سامنے تیز روشنی سے بھرا ایک کمرہ تھا جس کی چھت محراب دار تھی۔ اس میں

جگنوؤں کی طرح چمکتے ہوئے سینکڑوں ننھے پرندے بھرے ہوئے تھے۔ جو اپنے پنکھ پھڑپھڑاتے ہوئے اور ایک دوسرے سے ٹکراتے ہوئے کمرے میں چاروں طرف اُڑ رہے تھے۔ کمرے کی دوسری طرف ایک بھاری بھرکم دروازہ دکھائی دے رہا تھا۔

''کیا تمہیں لگتا ہے کہ اگر ہم کمرے کو پار کرنے کی کوشش کریں گے تو یہ ننھے ننھے پرندے ہم پر حملہ کر دیں گے؟'' رون نے بڑبڑا کر سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ممکن ہے!'' ہیری ان کی طرف دیکھتا ہوا بولا۔ ''وہ بہت خونخوار تو دکھائی نہیں دیتے مگر میرا خیال ہے کہ اگر ان سب نے اکٹھا حملہ بول دیا تو...... خیر! ہمارے پاس بچنے کیلئے کوئی ڈھال نہیں ہے...... میں دوڑ لگاتا ہوں!''

اس نے ایک گہری سانس لی، ہاتھوں سے اپنے چہرے کو چاروں طرف سے ڈھانپا اور کمرہ پار کرنے کیلئے دوڑ لگا دی۔ اسے امید تھی کہ کسی بھی پل تیز چونچیں اور نوکیلے پنجے اسے نوچ لیں گے مگر ایسا کچھ نہیں ہوا۔ وہ دروازے تک صحیح سلامت پہنچ گیا تھا اس نے دروازے کے دستے کو اپنی طرف کھینچا مگر اس پر تو بڑا سا تالا لگا ہوا تھا۔ باقی دونوں اس کے پیچھے آئے۔ انہوں نے دروازے کو کھینچا اور دھکا دیا مگر وہ ہلنے کیلئے بھی تیار نہیں تھا، تب بھی کچھ نہیں ہوا جب ہرمائنی نے اپنے جادوئی کلمے سے تالا کھولنے کی کوشش کی۔

''اب کیا کریں؟'' رون نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

''یہ پرندے!...... یہ یہاں صرف سجاوٹ کیلئے تو نہیں ہو سکتے؟'' ہرمائنی نے کہا۔

انہوں نے اوپر اُڑتے ہوئے پرندوں کی طرف دیکھا۔ وہ چمک رہے تھے مگر کیا چمک رہا تھا۔

''یہ پرندے نہیں ہیں!'' ہیری نے اچانک کہا۔ ''یہ چابیاں ہیں، پنکھ لگی چابیاں...... دھیان سے دیکھو! تو اس کا مطلب یہ ہوا......'' اس نے کمرے میں چاروں طرف دیکھا جب باقی دونوں لوگ چابیوں کی جھنڈ کو ٹکٹکی باندھے دیکھ رہے تھے۔ ''ہاں! دیکھو...... جادوئی بہاری ڈنڈا رکھا ہے۔ ہمیں چابی کو پکڑ کر دروازہ کھولنا ہوگا......'' ہیری نے جوشیلے انداز میں کہا۔

''مگر یہاں پر تو سینکڑوں چابیاں ہیں؟'' رون نے دروازے پر لگے تالے کو غور سے دیکھا۔ ''ہمیں ایک پرانی سی ...... بڑی!...... شاید چاندی کی، جیسا یہ دستہ ہے۔ چابی کو تلاش کرنا ہوگا۔'' وہ جلدی سے بولا۔

تینوں نے ایک ایک جادوئی بہاری ڈنڈا اُٹھا لیا اور ہوا میں اوپر اُٹھ کر چابیوں کے بادل کے بیچ میں پرواز کرنے لگے۔ انہوں نے جھپٹ کر انہیں پکڑنے کی کوشش کی مگر جادوئی چابیاں نہایت تیزی سے دور بھاگ جاتی اور غوطہ لگاتی تھیں کہ انہیں پکڑنا لگ بھگ ناممکن کام لگ رہا تھا۔ ہیری سو سالوں میں سب سے کم عمر متلاشی یونہی نہیں تھا اس میں ایسی چیزیں دیکھنے کی صلاحیت اتم موجود تھی جو دوسروں کو نہیں دکھائی نہیں دیتی تھیں۔ ایک منٹ تک ان گنت پنکھوں کے طوفان میں اُڑنے کے بعد اس نے چاندی کی ایک بڑی سی

چابی دیکھ لی جس کا ایک پنکھ مڑا ہوا تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے اسے پہلے بھی کسی نے پکڑا ہو اور چابی کے سوراخ میں بے دردی سے گھسا ڈالا ہو۔

''چابی وہ رہی!'' ہیری ان دونوں کو بتایا۔ ''وہ بڑی والی......اوپر وہاں پر......نہیں وہاں...... چمکتے نیلے پنکھوں والی......جس کا ایک طرف کا پنکھ مڑا ہوا ہے......''

رون پھرتی کے ساتھ اس سمت میں بڑھا جہاں ہیری اشارہ کر رہا تھا مگر اگلی ساعت میں وہ چھت سے ٹکرایا اور بھاری ڈنڈے سے قریباً لڑھک گیا۔

''ہمیں اسے مل کر گھیرنا چاہئے!'' ہیری نے ہدایت کی۔ وہ مڑے پنکھ والی پر سے آنکھیں نہیں ہٹا رہا تھا۔ ''رون تم اس کے اوپر جاؤ...... ہرمائنی اس کے نیچے رہو اور اسے نیچے جانے سے روکتی رہو۔ اور میں اسے پکڑنے کی کوشش کروں گا۔ ٹھیک ہے......ابھی!''

رون نے غوطہ لگایا، ہرمائنی اوپر کی طرف اچھلی، چابی نے ان دونوں کو چکمہ دیا اور ہیری اس کے ٹھیک پیچھے چل دیا۔ وہ دیوار کی طرف تیزی سے اُڑی، ہیری آگے کی طرف جھک گیا اور ایک براق کی سی تیز آواز کے ساتھ اس نے ایک ہاتھ سے دیوار پر دبوچ لیا۔ رون اور ہرمائنی کی خوشی سے چہکتی ہوئی آواز محرابی کمرے میں چاروں طرف گونجنے لگی۔ وہ تیزی سے نیچے اترے اور ہیری دروازے کی طرف بھاگا۔ چابی اس کے ہاتھ میں بری طرح پھڑ پھڑا رہی تھی۔ اس نے چابی کو تالے کے سوراخ میں ڈالا اور گھمایا......اور گھمایا......کلک کی آواز سنائی دی اور تالا کھل گیا۔ جونہی ہیری کا ہاتھ چابی سے ہٹا تو چابی پھڑ پھڑاتی ہوئی تالے میں نکلی اور ایک بار پھر ہوا میں اُڑنے لگی۔ وہ زخمی محسوس ہو رہی تھی کیونکہ اسے دو بار پکڑا جا چکا تھا۔ اس کے نرم و نازک پنکھ مسلے گئے تھے۔

''تیار ہو؟'' ہیری نے دروازے کے دستے پر اپنا ہاتھ جماتے ہوئے پوچھا۔ دونوں نے اپنا سر ہلایا اور پھر ہیری نے جھٹکے کے ساتھ دروازے کا دستہ کھینچ دیا۔ دروازے کے دوسری طرف گھپ اندھیرا چھایا ہوا تھا کچھ سجھائی نہیں دے رہا تھا۔ مگر جونہی انہوں نے دروازہ پار کیا اور فرش پر قدم رکھا یکدم چکا چوند روشنی پھیل گئی۔ وہ ایک کمرہ تھا مگر بے حد عجیب! انہوں نے ایسا منظر پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ وہ لوگ شطرنج کی بساط کے ایک کنارے پر مہروں کے بالکل پیچھے کھڑے تھے جو سبھی ان سے کئی فٹ اونچے تھے۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے انہیں کالے پتھر سے تراش کر بنایا گیا ہو۔ ان کے سامنے کمرے میں کافی فاصلے پر سفید مہروں کی قطار کھڑی دکھائی دے رہی تھی۔ یہ سب منظر دیکھ کر ہیری، رون اور ہرمائنی کانپ کر رہ گئے۔ اونچے سفید مہروں کے سر نہیں تھے۔

''اب ہم کیا کریں گے؟'' ہیری گہری سانس لیتے ہوئے بولا۔

''یہ صاف ظاہر ہے، نہیں کیا؟'' رون نے غور کرتے ہوئے کہا۔ ''اس کمرے سے باہر جانے کیلئے ہمیں بازی کھیلنا ہی پڑے

گی۔''

سفید مہروں کے بالکل پیچھے انہیں ایک اور دروازہ دکھائی دے رہا تھا۔

''ہم کیسے کھیل سکتے ہیں؟'' ہرمائنی کچھ سمجھ نہیں پا رہی تھی۔

''جہاں تک میرا خیال ہے ہمیں شطرنج کے مہرے بننا پڑے گا۔'' رون نے بتایا۔ وہ ایک سیاہ گھوڑے کے پاس گیا اور اس نے گھوڑے کو چھونے کیلئے ہاتھ بڑھایا۔ اسی لمحے پتھر میں جان پڑ گئی اور گھوڑے نے ہنہنا کر زمین پر اپنے ٹاپیں مارے۔ گھڑسوار نے اپنا خود سیدھا کیا اور نیچے جھک کر رون کی طرف دیکھا۔

''کیا ہمیں...... پار جانے کیلئے آپ کے ساتھ شامل ہونا پڑے گا؟'' رون نے پوچھا۔ سیاہ گھڑسوار نے اثبات میں سر ہلایا۔ رون باقی دونوں کی طرف متوجہ ہوا۔ ''اس کیلئے سوچنا ہوگا......'' اس نے کہا۔ ''مجھے لگتا ہے کہ ہمیں تین سیاہ مہروں کی جگہ لینا ہوگی......''

ہیری اور ہرمائنی اطمینان سے کھڑے رہے تاکہ رون سوچ سمجھ کر کسی فیصلے تک پہنچ سکے۔ وہ دونوں رون کے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھتے رہے۔ آخر کار رون بولا۔

''اب تم لوگ برا مت ماننا مگر تم دونوں کو ہی اتنی اچھی شطرنج نہیں آتی......''

''ہم برا نہیں مانیں گے!'' ہیری نے جلدی سے کہا۔ ''ہمیں صرف یہ بتا دو کہ ہمیں کیا کرنا ہے؟''

''ٹھیک ہے! ہیری تم اس رُخ کی جگہ لے لو اور ہرمائنی تم اس کے پہلو میں اس فیل کی جگہ پر چلی جاؤ۔'' رون نے ہاتھ کی انگلی سے اشارہ کیا۔

''اور تم......؟''

''میں گھوڑا بنوں گا۔'' رون نے فیصلہ کن لہجے میں جواب دیا۔

ایسا لگا جیسے شطرنج کے مہرے ان کی باتیں سن سکتے تھے کیونکہ رون کے فیصلے فوراً بعد سیاہ مہروں میں سے ایک گھوڑے، ایک فیل اور ایک رُخ نے اپنا چہرہ موڑا اور بساط سے نیچے اتر گئے۔ وہ ان کے مطلوبہ خانے خالی کر چکے تھے۔ ان خالی خانوں میں ہیری، رون اور ہرمائنی تینوں کھڑے ہو گئے۔

''شطرنج میں سفید مہرے ہمیشہ پہلی چال چلتے ہیں۔'' رون نے کہا اور بساط کو دیکھا۔

''دیکھو!......''

ایک سفید پیادہ دو گھر آگے بڑھ آیا تھا۔ رون نے سیاہ مہروں کو ہدایات دینا شروع کر دیں، مہرے چپ چاپ وہاں چلتے جاتے

جہاں وہ انہیں بھیجتا تھا۔ ہیری کے گھٹنے کانپ رہے تھے اگر انہیں شکست ہوگئی تو پھر کیا ہوگا؟

''ہیری! دائیں طرف چار گھر تر چھے چلو۔''

انہیں پہلا اصلی جھٹکا اس وقت لگا جب ان کا دوسرا گھوڑا وزیر کی زد میں آ گیا۔ سفید وزیر آگے بڑھا اور اس نے اسے دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر بڑی طرح پٹخا اور پھر بساط سے باہر اچھال دیا، سیاہ گھوڑا دھماکے کی آواز کے ساتھ بساط کے باہر گرا اور اوندھے منہ ساکت ہوگیا۔

''میں نے جان بوجھ کر ایسا کیا۔'' رون نے بتایا جو تھوڑا ڈگمگایا ہو دکھائی دے رہا تھا۔ ''اس سے تم رُخ کو مار سکتی ہو ہرمائنی! آگے بڑھو......''

ہر بار جب بھی ان کوئی مہرہ پٹ جاتا تھا تو سفید مہرے ذرا سی رحم دلی کا مظاہرہ نہیں کرتے تھے۔ جلد ہی دیوار کے پاس بے ہوش سیاہ مہروں کی قطار لگ گئی۔ دو بار رون نے بروقت یہ دیکھ لیا تھا کہ ہیری اور ہرمائنی خطرے میں تھے۔ وہ خود بساط پر کودتا ہوا گیا اور اس نے لگ بھگ اتنے ہی سفید مہروں کو کھیل سے باہر نکال دیا جتنے سیاہ مہرے باہر ہو چکے تھے۔

''ہم قریباً کھیل کے خاتمے تک پہنچ گئے ہیں۔'' رون نے اچانک اعلان کیا۔ ''مجھے سوچنے دو...... مجھے ذرا سوچنے دو!''

سفید وزیر نے اپنا الجھا ہوا چہرہ اس کی طرف موڑا۔

''ہاں......!'' رون نے دھیمی آواز میں کہا۔ ''یہاں واحد راستہ یہی ہے۔ مجھے کھیل سے باہر ہونا پڑے گا۔''

''نہیں!'' ہیری اور ہرمائنی ایک ساتھ چلائے۔ وہ اسے پٹتے ہوئے نہیں دیکھ سکتے تھے۔

''یہ شطرنج ہے۔'' رون نے پلٹ کر مستحکم لہجے میں کہا۔ ''کچھ پانے کیلئے کچھ کھونا بھی پڑتا ہے۔ میں ایک قدم آگے بڑھاؤں گا اور وزیر مجھے پیٹ ڈالے گا۔ اس کے بعد تم بادشاہ کو شہ مات دے سکو گے ہیری!''

''مگر......'' ہیری نے کچھ بولنا چاہا۔

''تم سنیپ کو روکنا چاہتے ہو یا نہیں؟''

''رون!''

''دیکھو! اگر تم جلدی نہیں کرو گے تو وہ پتھر پر پہلے قبضہ کرلے گا۔''

اس کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں تھا۔

''تیار؟'' رون نے پوچھا۔ اس کا چہرہ زرد ہو رہا تھا مگر امید سے بھرپور تھا۔ ''میں چلتا ہوں۔ اور ہاں! ایک بار تم جیت جاؤ تو

زیادہ دیر مت لگانا۔''

وہ آگے بڑھا اور سفید وزیر کی زد میں کھڑا ہو گیا۔ سفید وزیر نے اس پر جھپٹا مارا۔ اس نے رون کے سر پر اپنے پتھر کے ہاتھ سے اتنا تیز وار کیا کہ وہ فرش پر لڑھک گیا۔ ہرمائنی چیخی مگر وہ اپنے خانے سے باہر نہ نکل پائی۔ سفید وزیر نے رون کو گھما کر ایک طرف پھینک دیا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ بے ہوش ہو گیا ہو۔

کانپتے ہوئے ہیری بائیں طرف تین گھر آگے بڑھا۔ سفید بادشاہ نے اپنا تاج اتارا اور ہیری کے قدموں میں ڈال دیا۔ وہ جیت گئے تھے۔ شطرنج کے مہرے سر جھکاتے ہوئے الگ ہٹ گئے۔ آگے جانے والے دروازے کا راستہ اب کھلا تھا رون کی طرف ایک بار فکرمندی سے دیکھنے کے بعد ہیری اور ہرمائنی بھاگتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھے اور دروازہ پار کر گئے۔ سامنے ایک راہداری تھی۔

''کیا ہوگا اگر وہ......؟'' ہرمائنی پریشانی سے بڑبڑائی۔

''اسے کچھ نہیں ہوگا!'' ہیری نے خود کو تسلی دینے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ ''تمہیں کیا لگتا ہے کہ آگے کیا ہوگا؟''

''ہم نے پروفیسر سپراؤٹ کے جادوئی حصار کر پار کرلیا ہے یعنی شیطانی پھندا۔ پروفیسر فلٹ وک نے چابیوں کا گورکھندا پھیلایا تھا۔ پروفیسر میک گوناگل نے شطرنج کے مہروں کو زندہ کرنے کیلئے ان کا روپ بدلا ہوگا۔ اب کیورئیل کا جادو بچتا ہے اور سنیپ کا......''

وہ آگے والے دروازے کی طرف بڑھے جو راہداری کے خاتمے پر دکھائی دے رہا تھا۔

''ٹھیک ہے......!'' ہیری نے ہمت باندھتے ہوئے کہا۔

اس نے دروازے کو دھکا دے کر کھولا۔ ایک ناگوار سی بدبو کا جھونکا ان کے نتھنوں سے آٹکرایا۔ جس کی وجہ سے دونوں کو اپنی ناک کو پکڑنا پڑا۔ بدبو کی چبھن سے ان کی آنکھوں میں پانی آ گیا۔ انہوں نے اپنی آنکھیں مسل کر دیکھا سامنے فرش پر ایک دیوہیکل 'طورال' لیٹا ہوا تھا۔ وہ اس طورال سے بے حد بڑا تھا جس سے ہیلووئین کے دن ان کا سابقہ پڑا تھا۔ اس طورال کے سر پر خون بھرا ایک گومڑ چمک رہا تھا اور اس کی آنکھیں بند تھیں۔

''مجھے خوشی ہے کہ ہمیں اس سے نہیں لڑنا پڑا۔'' ہیری نے سرگوشی کرتے ہوئے بولا۔ وہ اب محتاط انداز میں اس کے دیوہیکل جسم کو پھلانگ رہے تھے۔

''چلو! مجھ سے تو سانس تک نہیں لیا جارہا ہے۔''

اس نے اگلا دروازہ کھینچ کر کھولا۔ دونوں میں یہ ہمت نہیں ہو پا رہی تھی کہ جھانک کر دیکھ سکیں کہ آگے کیا ہونے والا تھا؟ لیکن اس

کے اندر کوئی بہت ڈراؤنی چیز نہیں تھی، صرف ایک بڑی میز تھی جس پر سات الگ الگ قسم کی بوتلیں ایک قطار میں رکھی ہوئی دکھائی دیں۔

''سنیپ کا جادو......!'' ہیری نے کہا۔ ''مگر ہمیں کیا کرنا ہوگا؟''

انہوں نے جیسے ہی دہلیز پار کی ان کے پیچھے والے دروازے کے سامنے آگ جلنے لگی۔ دونوں نے مڑ کر دیکھا۔ واپسی کا راستہ بند کر دیا گیا تھا۔ یہ کوئی عام سی آگ نہیں تھی بلکہ ارغوانی رنگت کی آگ تھی۔ اسی طرح آگے جانے والے دروازے کے سامنے سیاہ خوفناک شعلے بھڑک اُٹھے۔ وہ بری طرح پھنس چکے تھے۔

''دیکھو!'' ہرمائنی نے بوتلوں کے پاس رکھا چرمئی کاغذ کا ایک گولا اُٹھایا۔ اسے کھولا اور پڑھنے کیلئے ہیری نے ہرمائنی کے کندھوں کے اوپر سے جھانکا۔

خطرہ تمہارے سامنے ہے، تمہارے پیچھے ہے حفاظت
اگر تلاش کر پاؤ تو ہم میں سے دو کریں گی تمہاری حقیقی مدد!
ہم ساتوں میں سے ایک لے جائے گی تمہیں آگے
دوسری پینے والے کو لے جائے گی واپس پیچھے
ہم میں سے دو میں بھری ہے صرف عقربی شراب
ہماری قطار میں سے تین میں ہے موت چھپی ہوئی
چن لو اگر تم یہاں پر ہمیشہ کیلئے نہیں رہنا چاہتے
انتخاب میں مدد کے لئے ہم دیتے ہیں یہ چار سراغ
پہلا، زہر کتنی بھی عیاری سے چھپنے کی کوشش کرے
ہمیشہ ملے گا الٹے ہاتھ پر عقربی شراب کے
دوسرا، دونوں سروں پر جو بوتلیں ہیں وہ الگ ہی ہیں
مگر آگے جانے کیلئے وہ تمہاری دوست نہیں ہیں
تیسرا، جیسا تم دیکھ سکتے ہو الگ سب حجم ہے
نہ سب سے چھوٹی نہ سب سے بڑی، اندر موت کا سامان

چوتھا، بائیں اور دائیں طرف سے ہر دوسری ذائقے میں
جڑواں ہیں حالانکہ دکھائی دیتی الگ ہیں وہ پہلی نظر میں

ہرمائنی نے ایک گہری سانس سے آہ بھری اور ہیری یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہ مسکرارہی تھی۔ یہ وہ آخری چیز ہوسکتی تھی جو وہ اس وقت کرنے جارہے تھے؟

''بہت خوب!'' ہرمائنی نے کہا۔ ''یہ جادو نہیں!...... یہ ذہانت کا گہراامتحان ہے۔ یہ ایک معمہ ہے، بہت ہی پیچ دار پہیلی ہے، دلچسپ منطق ہے، کافی بہادر جادوگر اس مقام پر پہنچ کر پھنس جاتے ہیں کیونکہ بہادری سے علم استدلال تو حاصل نہیں ہوتا...... یہ تو حاضر دماغی اور ذہانت کا کام ہے۔''

''اور ہم بھی تو پھنس چکے ہیں ہرمائنی!'' ہیری نے جلدی سے کہا۔

''بالکل نہیں!'' ہرمائنی نے کہا۔ ''ہمیں جس کی ضرورت ہے سب یہاں اس کاغذ پر لکھا ہے، بوتلیں سات ہیں، تین میں زہر ہے، دو میں عقرب گزیدہ شراب، ایک ہمیں سیاہ آگ سے پار بحفاظت لے جائے گی اور ایک ارغوانی آگ کو عبور کرنے میں ہماری مدد کرے گی تاکہ ہم واپس لوٹ سکیں۔''

''لیکن ہمیں یہ کیسے پتہ چلے گا کہ ہمیں کون سی بوتل پینا ہوگی؟''

''مجھے ایک منٹ سوچنے دو!''

ہرمائنی نے چرمئی کاغذ کو اپنی نگاہوں کے سامنے پھیلا لیا اور کئی بار اسے پڑھا۔ پھر وہ بوتلوں کی قطار کے سامنے ادھر ادھر بے چینی میں گھومتی رہی اور ان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بڑبڑاتی رہی۔ آخر کار اس نے تالی بجائی۔

''سمجھ میں آگیا......!'' اس نے تیزی سے کہا۔ ''سب سے چھوٹی بوتل ہمیں سیاہ آگ کو عبور کرنے میں مدد دے گی یعنی پتھر کی طرف لے جائے گی۔''

ہیری نے چھوٹی بوتل کی طرف دیکھا۔

''اس میں تو صرف ایک فرد کیلئے سیال دکھائی دے رہا ہے یعنی ہم سے صرف ایک ہی آگے جا سکتا ہے۔ یہ تو بمشکل ایک ہی گھونٹ ہوگا۔'' ہیری نے متفکر انداز میں کہا۔

انہوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

''کون سی بوتل تمہیں جامنی آگ سے واپس لے جاسکتی ہے؟'' ہیری نے پوچھا۔

ہرمائنی نے دائیں کنارے پر رکھی ہوئی بوتل کی طرف اشارہ کیا۔

''تو تم اسے پی لو۔'' ہیری نے کہا۔''نہیں سنو!...... واپس جاؤ اور رون کو ساتھ لے لو۔ اُڑنے والی چابیوں کے کمرے میں جادوئی بہاری ڈنڈے رکھے ہوئے ہیں، انہیں اُٹھاؤ اور ان کی مدد سے تم لوگ چور دروازے سے باہر نکل کر فلافی کے پار نکل جانا۔ سیدھے الّو خانے جاؤ اور ہیڈوگ کو ڈمبل ڈور کے پاس بھیج دو۔ ہمیں ان کی سخت ضرورت ہے۔ میں سنیپ کو کچھ وقت تک تو روک سکتا ہوں مگر حقیقت یہ ہے کہ میں اس کی ٹکر کا نہیں ہوں......''

''مگر ہیری!...... بالفرض اگر تم جانتے ہو کون؟ بھی اس کے ساتھ ہوا......؟''

''قسمت ایک بار میرا ساتھ دے چکی ہے ہرمائنی...... ہے نا؟'' ہیری نے اپنے نشان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ''قسمت دوبارہ میرا ساتھ دے سکتی ہے!''

ہرمائنی کے ہونٹ کانپ اُٹھے۔ وہ اچانک ہیری کی طرف لپکی اور اسے اپنے بازوؤں کے حصار میں لے لیا۔

''ہرمائنی!''

''ہیری! تم جانتے ہو...... تم کمال کے جادوگر ہو......'' وہ بھیگی آنکھوں سے مسکرائی۔

جب ہرمائنی نے اسے چھوڑا تو ہیری نے بری طرح شرماتے ہوئے کہا۔

''اتنا اچھا نہیں، جتنی تم ہو!''

''میں......!'' ہرمائنی نے کہا۔''کتابیں اور ذہانت! دُنیا میں ان سے بھی زیادہ کئی اور غیر معمولی چیزیں ہوتی ہیں۔ دوست اور بہادری...... اور ہیری...... اپنا دھیان رکھنا۔''

''پہلے تم پیو! تمہیں بھروسہ ہے کہ کس بوتل میں کیا ہے...... ہے نا؟'' ہیری نے پوچھا۔

''بالکل!'' ہرمائنی نے کہا۔ اس نے کونے والی بوتل میں سے ایک بڑا گھونٹ حلق سے اتارا اور کانپ گئی۔

''اس میں زہر تو نہیں ہے؟'' ہیری کا چہرہ پریشانی سے بگڑ گیا۔

''نہیں مگر یہ برف کی طرح ہے!'' ہرمائنی نے جواب دیا۔

''جلدی جاؤ! اس سے پہلے کہ اس کا اثر ختم ہو جائے۔''

''شب بخیر!...... اپنا دھیان رکھنا!''

''جاؤ! وقت ضائع مت کرو!''

ہر مائنی مڑی اور سیدھے ارغوانی آگ کے شعلوں میں بیچ میں گھستی چلی گئی۔ پھر دروازہ کھلا اور وہ چلی گئی۔ ہیری نے گہری سانس لی اور سب سے چھوٹی بوتل کو اُٹھالیا۔ وہ سیاہ آگ کے شعلوں کا سامنا کرنے کیلئے مڑا۔

''ٹھیک ہے! میں آ رہا ہوں......'' اس نے کہا اور چھوٹی بوتل کا ڈھکن اتار کر سیال کو ایک ہی گھونٹ میں حلق سے نیچے اتار لیا۔ سچ مچ ایسا لگا جیسے اس کے جسم میں برف بہہ رہی تھی۔ اس نے بوتل نیچے رکھی اور آگے چل دیا۔ اس نے ہمت بندھائی اور اس نے دیکھا کہ سیاہ آگ کے شعلے اس کے بدن کو چوم رہے تھے مگر اسے ان کی حدت کا پتہ نہیں چلا۔ ایک پل کیلئے تو اسے سیاہ آگ کے سوا اور کچھ نہیں دکھائی دیا پھر وہ دوسری پہنچ گیا۔ آخری کمرے میں......

وہاں پر کوئی پہلے سے موجود تھا مگر وہ سنیپ نہیں تھا، وہ والڈی موٹ بھی نہیں تھا۔

☆☆☆

ستر ہواں باب

# دو چہروں والا آدمی

ہیری اسے دیکھ کر حقیقتاً دم بخود رہ گیا تھا۔ وہ کوئی اور نہیں کیورئیل تھا۔ پروفیسر کیورئیل!

''آپ......'' ہیری کی سانس رک گئی۔

کیورئیل اسے دیکھ کر مسکرایا اس کے چہرے پر ذرا سی گھبراہٹ اور خوف نہیں تھا۔

''ہاں! میں......'' اس نے اطمینان سے جواب دیا۔ ''پوٹر! میں ابھی یہی سوچ رہا تھا کہ کیا میری تمہارے ساتھ یہاں ملاقات ہو گی؟''

''مگر میرا خیال تھا کہ......سنیپ!''

''سیورس؟'' کیورئیل ہنسا اور یہ اس کی عام طور پر کپکپاتی ہوئی ہنسی بالکل نہیں تھی بلکہ سرد اور سفاک ہنسی تھی۔ ''ہاں! سیورس اسی طرز کا آدمی دکھائی دیتا ہے...... ہے نا؟ ہر وقت وہ کسی بڑے چمگادڑ کی طرح چاروں طرف منڈلاتا رہتا ہے اور یہ میرے لئے بہت اچھا رہا، اس کے سامنے کون بب بب بچارے، ہہ ہہ ہکلاتے، پپ پپ پروفیسر، کک کک کیورئیل پر شک کر سکتا تھا؟''

ہیری کو یہ بات ہضم نہیں ہو پائی۔ یہ سچ نہیں ہو سکتا تھا...... بالکل نہیں ہو سکتا تھا......

''مگر سنیپ نے تو مجھے ہلاک کرنے کی کوشش کی تھی...... کیوڈچ کے میچ میں!''

''نہیں نہیں نہیں پوٹر! تمہیں مارنے کی کوشش میں نے کی تھی، جب تمہاری دوست مس گرینجر میچ کے دوران سنیپ کے کپڑوں میں آگ لگانے کیلئے تیزی سے جا رہی تھی تو وہ بدحواسی میں مجھ سے ٹکرا گئی تھی، جس سے میں خود کو سنبھال نہیں پایا اور پھر نشست پر لڑھک گیا۔ اس کی وجہ سے میری آنکھوں کا ارتکاز ٹوٹ گیا تھا جو میں تم پر جمائے ہوئے تھا۔ کاش! کچھ اور سیکنڈ مل جاتے تو میں تمہیں اس بہاری ڈنڈے سے نیچے گرا دیتا۔ اگر سنیپ تمہیں بچانے کیلئے میرے مخالف جادوئی کلمات کا مسلسل استعمال نہ کر رہا ہوتا تو میں نے اس سے بہت پہلے ہی تمہیں ہوا میں اچھال دیا ہوتا......''

''سنیپ مجھے بچانے کی کوشش کر رہا تھا......؟'' ہیری کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔

''اور نہیں تو کیا؟'' کیورئیل نے سرد لہجے میں کہا۔ ''تمہیں کیا لگتا ہے کہ وہ تمہارے اگلے کیوڈ چ میچ میں ریفری کیوں بننا چاہتا تھا؟ دراصل وہ یقین کر لینا چاہتا تھا کہ میں دوبارہ ایسا نہیں کروں۔ عجیب بات ہے سچ مچ! ......اسے اتنی دشواری اُٹھانے کی کوئی ضرورت نہیں تھی جب ڈمبل ڈور وہاں موجود تھے، اس نے خود کو سب کے بیچ برا بنالیا......اور کتنا وقت برباد ہوا جبکہ اس سب کے بعد میں آج رات تمہیں مارنے جا رہا ہوں۔''

کیورئیل نے اپنی انگلیاں چٹخیں۔ ہوا میں سے کچھ رسیاں نکلیں اور ہیری کے پورے وجود پر لپٹ گئیں۔ وہ کس کر بندھ چکا تھا۔

''تم ہر چیز میں اتنی ٹانگ اڑاتے ہو پوٹر! تمہیں زندہ نہیں رہنا چاہئے۔ ہیلوو ئین کے دن تم سکول میں چاروں طرف منڈلاتے رہے، مجھے لگا جیسے تم نے مجھے دیکھ لیا تھا۔ جب میں یہ دیکھنے گیا تھا کہ پتھر کی حفاظت کون کر رہا تھا؟''

''تو کیا طورال کو آپ نے اندر گھسایا تھا؟'' ہیری حیرت سے جھٹکا کھاتا ہوا بولا۔

''بالکل! طورال کے معاملے میں میں نے حیرت انگیز طاقت پائی ہے۔ اس طورال کو تو تم نے غور سے دیکھا ہی ہوگا پوٹر! جس کا میں پچھلے کمرے میں برا حال کر ڈالا ہے۔ اس دن سب لوگ طورال کی تلاش میں چاروں طرف بھاگ رہے تھے لیکن بدقسمتی سے سنیپ جسے پہلے ہی مجھ پر شک تھا، سیدھا تیسری منزل پر گیا تا کہ مجھے وہاں پر رنگے ہاتھوں پکڑ سکے۔ اور نہ صرف طورال تمہیں مارنے میں ناکام رہا بلکہ تین سروں والا کتا بھی سنیپ کو صحیح طرح سے کاٹ نہیں پایا۔''

کیورئیل نے دوسری طرف منہ پھیرا اور سرد لہجے میں کہا۔

''اب چپ چاپ انتظار کر پوٹر! مجھے ذرا اس آئینے کا معائنہ کرنے دو۔''

تب جا کر ہیری کو احساس ہوا کہ کیورئیل کے پیچھے کیا تھا۔ یہ ایرز کا آئینہ تھا۔ وہی آئینہ جس میں ہیری اپنے خاندان کی جھلک دیکھتا رہا تھا۔

''یہ آئینہ پتھر حاصل کرنے کی کنجی ہے۔'' کیورئیل بڑبڑایا اور اس نے چاروں طرف راستے کی تلاش میں ٹھونک کر دیکھا۔ ''یقین تھا کہ ڈمبل ڈور ضرور اسی طرح کے کسی کمال کا مظاہرہ کریں گے۔ لیکن وہ اس وقت لندن میں ہیں...... جب تک وہ واپس لوٹیں گے تب تک میں بہت دور پہنچ جاؤں گا......''

ہیری صرف اتنا چاہتا تھا کہ کیورئیل کو لگاتار باتوں میں مصروف رہنے پر مجبور کر دیا جائے تا کہ وہ آئینے پر اپنی پوری توجہ نہ رکھ پائے۔

''میں نے تمہیں اور سنیپ کو جنگل میں دیکھا تھا......'' وہ یکدم سے بول پڑا۔

''ہاں!'' کیورئیل نے بے اعتنائی کے ساتھ جواب دیا اور آئینے کے پیچھے کے حصے کو دیکھنے کیلئے عقبی سمت میں بڑھ گیا۔'' وہ اس وقت تک میرے پیچھے لگا تھا اور یہ جاننے کی کوشش کر رہا تھا کہ میں کہاں تک پہنچ چکا ہوں۔ اسے شروع سے مجھ پر شک تھا۔ اس نے مجھے ڈرانے دھمکانے کی بھی کوشش کی......جیسے وہ ایسا کر سکتا تھا جبکہ لارڈ والڈی موٹ میرے ساتھ تھے......''

کیورئیل آئینے کے پیچھے سے باہر نکلا اور اس کے بالکل سامنے آ کھڑا ہوا۔

''مجھے پتھر دکھائی دے رہا ہے...... میں اسے اپنے آقا کی بھینٹ کرنا چاہتا ہوں مگر پتھر ہے کہاں؟'' وہ للچائی ہوئی نظروں سے آئینے کو گھورتے ہوئے بولا۔

ہیری نے اسی لمحے اپنی بندش کو ختم کرنے کیلئے رسیوں پر کھینچا تانی کی مگر بے سود کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔ رسیوں کی جکڑ ذرا سی بھی ڈھیلی نہیں ہوئی۔ اسے ہر قیمت پر کیورئیل کو روکنا ہی تھا تا کہ وہ آئینے پر اپنا پورا دھیان جما نہ سکے۔

''مگر مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے سنیپ مجھ سے ہمیشہ نفرت کرتا تھا......''

''اوہ ہاں! وہ واقعی کرتا ہے۔'' کیورئیل نے لاپروائی سے کہا۔'' تاریک جادو کی قسم! وہ تم سے تمہاری سوچ سے بھی زیادہ نفرت کرتا ہے۔ کیا تم نہیں جانتے کہ وہ ہوگورٹ میں تمہارے ڈیڈی کے ساتھ پڑھتا تھا۔ وہ دونوں ایک دوسرے سے نفرت کرتے تھے مگر وہ تمہاری موت نہیں چاہتا تھا۔''

''لیکن میں نے آپ کو کچھ دن پہلے سسکیاں لیتے ہوئے سنا تھا...... مجھے لگا جیسے سنیپ آپ کو ڈرا رہا تھا......'' ہیری نے اگلی بات جوڑ دی۔

پہلی بار کیورئیل کے چہرے پر خوف کی لہر پھیلتی ہوئی دکھائی دی۔

''کئی بار مجھے اپنے آقا کے احکامات کی تعمیل میں دشواری پیش آتی ہے...... وہ ایک طاقتور ترین جادوگر ہیں اور میں بے حد کمزور ہوں......''

''یعنی......آپ کا مطلب یہ ہے کہ وہ اس دن کمرہ جماعت میں آپ کے ساتھ موجود تھے؟'' ہیری کے بدن میں حیرت کے ساتھ ساتھ خوف کی سرد لہر دوڑتی چلی گئی۔

''وہ ہر جگہ میرے ساتھ ہی رہتے ہیں۔'' کیورئیل نے اطمینان سے جواب دیا۔'' میں ان سے تب ملا تھا جب میں دنیا میں چاروں طرف گھوم رہا تھا تب میں ایک نالائق شخص تھا اور میرے دماغ میں اچھائی اور برائی کے بارے میں احمقانہ خیالات نے ڈیرہ

جمایا ہوا تھا۔ لارڈ والڈی موٹ نے مجھے بتایا کہ میں کتنا غلط تھا؟ اچھائی اور برائی کچھ معنی نہیں رکھتی ،صرف طاقت ہی سب کچھ ہوتی ہے جوان کمزور لوگوں کے پاس نہیں ہوتی جو اسے حاصل ہی نہیں کرنا چاہتے......تب سے میں نے وفاداری سے ان کی خدمت کرنا شروع کردی حالانکہ میں نے انہیں کئی بار ناراض بھی کیا ہے۔جس پر انہیں مجھ پر بہت سختی کرنا پڑی۔'' کیورئیل اچانک کانپ اُٹھا۔''وہ غلطیوں کو آسانی سے معاف نہیں کرتے۔ جب میں گرنگوٹس سے پتھر چرا نہیں پایا تو وہ بہت ناراض ہوئے۔انہوں نے مجھے سزا دی ...... یہ فیصلہ کیا کہ انہیں مجھ پر نزدیک سے نظر رکھنا ہوگی......''

کیورئیل کی آواز دور سے آتی ہوئی سنائی دے رہی۔ ہیری کا ذہن جادوئی بازار میں بھٹک چکا تھا جہاں اس کے پہلے دلچسپ سفر میں لیکی کالڈرن میں اس کی ملاقات ہکلاتے ،گھبرائے ہوئے کیورئیل سے ہوئی تھی۔اس نے ہیری کے ساتھ گرم جوشی سے ہاتھ ملایا تھا۔وہ اتنا سفاک کیسے ہوسکتا تھا؟اس نے کیورئیل پر اچٹتی نظر ڈالتے ہوئے سوچا۔کیورئیل دھیمے دھیمے بڑبڑا رہا تھا۔

''مجھے سمجھ میں نہیں آرہا ہے......کیا پتھر آئینے کے اندر ہے؟ کیا مجھے اسے توڑنا ہوگا؟''

ہیری کا دماغ تیزی سے دوڑ رہا تھا۔اس نے سوچا۔میں دُنیا میں کسی بھی چیز سے زیادہ یہ چاہتا ہوں کہ میں کیورئیل سے پہلے پتھر تک پہنچ جاؤں یعنی اگر میں آئینے میں دیکھوں گا تو میں اپنے آپ کو اسے حاصل کرتا ہوا دیکھوں گا جس کا مطلب ہے کہ میں دیکھ لوں گا کہ یہ کہاں چھپا ہوا ہے مگر میں اسے کس طرح دیکھوں تاکہ کیورئیل کو میرے ارادوں کا بھی پتہ نہ چل پائے؟اس نے بائیں طرف کھسکنے کی کوشش کی تاکہ کیورئیل کی نظروں میں آئے بغیر آئینے کے سامنے پہنچ سکے اور اس میں جھانک کر دیکھ سکے مگر اس کے گھٹنوں کے چاروں طرف رسیاں بے حد مضبوطی کے ساتھ بندھی ہوئی تھیں۔وہ اپنی کوشش میں پھسلا اور فرش پر گرتا چلا گیا۔کیورئیل نے اسے دیکھنے کی ذرا سی زحمت نہیں کی۔وہ اب بھی اپنے آپ سے باتیں کررہا تھا۔

''یہ آئینہ کیا کرتا ہے؟ یہ کیسے کام کرتا ہے؟ میری مدد کرو آقا!''

اور پھر واقعی ہیری کے ہوش اڑ گئے جب ایک چبھتی ہوئی سرد آواز نے اس کی بڑبڑاہٹ کا جواب دیا۔وہ آواز کیورئیل کے اندر سے نکلتی ہوئی محسوس ہورہی تھی۔

''لڑکے کو استعمال کرو......لڑکے کو استعمال کرو......''

کیورئیل ہیری کی طرف مڑا۔

''ہاں! پوٹر...... یہاں آؤ!''

اس نے ایک بار تالی بجائی اور ہیری کی بندھی ہوئی رسیاں کھل گئیں۔ ہیری دھیمے دھیمے اپنے پیروں پر کھڑا ہوگیا۔اس کا دل بری

طرح سے دھڑک رہا تھا اور ذہن پر خوف طاری تھا۔

''یہاں آؤ......'' کیورئیل غرایا۔ ''آئینے میں دیکھو اور مجھے بتاؤ کہ تم نے کیا دیکھا۔''

ہیری اس کی طرف بڑھا۔

''مجھے جھوٹ بولنا ہوگا۔'' اس نے متوحش انداز میں سوچا۔ ''میں جو دیکھوں گا اس کے بارے میں مجھے جھوٹ بولنا ہوگا، بس اتنا ہی......''

کیورئیل اس کے بالکل پیچھے جم کر کھڑا ہوگیا۔ ہیری آئینے کے سامنے کھڑا تھا۔ کیورئیل کے بدن سے ناگوار بدبو اُٹھ رہی تھی جس سے ہیری کو سانس لینے میں دشواری ہو رہی تھی۔ شاید یہ بدبو کیورئیل کی پگڑی سے آرہی تھی۔ ہیری نے اپنی آنکھیں بند کرلیں آئینے کے سامنے ایک قدم آگے بڑھا اور اپنی آنکھیں دوبارہ کھول دیں۔

اس نے آئینے میں اپنے عکس کو دیکھا جو پہلے تو زرد اور ڈرا ہوا دکھائی دیا۔ مگر ایک لمحے بعد عکس اس کی طرف دیکھ کر دھیمے سے مسکرایا۔ اس نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا اور خون جیسے سرخ رنگ کا ایک پتھر نکالا۔ عکس نے ہیری کو آنکھ ماری اور پتھر کو واپس جیب میں رکھ لیا...... اور جب اس نے ایسا کیا تو ہیری کو محسوس ہوا کہ اس کی اصلی جیب میں بھی کوئی بھاری چیز آگئی تھی، نہ جانے کیسے؟...... حیرت انگیز طور پر...... اسے پتھر مل چکا تھا۔

''تو...... پوٹر! تم کیا دیکھا؟'' کیورئیل نے بے چینی کے عالم میں پوچھا۔

ہیری نے اپنی قوت مجتمع کی اور تیزی سے بولا۔

''میں دیکھ رہا ہوں کہ میں ڈمبل ڈور سے ہاتھ ملا رہا ہوں۔'' اس نے کپکپاتی ہوئی آواز میں کہا۔ ''میں نے...... میں نے گری فنڈر کیلئے ہاؤس کپ جیت لیا ہے......''

کیورئیل نے اسے تلخی سے ڈانٹا۔

''راستے میں ہٹ جاؤ۔'' اس نے کہا جب ہیری ایک طرف ہٹا تو اس نے پارس پتھر کو اپنے ہاتھ سے ٹکراتے ہوئے محسوس کیا ...... کیا اسے یہاں سے بھاگنے کی ہمت کرنی چاہئے؟ مگر وہ ابھی بمشکل پانچ قدم پیچھے ہٹ پایا تھا کہ ایک اونچی آواز آئی۔ حالانکہ کیورئیل اپنے ہونٹ نہیں ہلا رہا تھا۔

''وہ جھوٹ بول رہا ہے...... وہ جھوٹ بول رہا ہے!''

''پوٹر! یہاں واپس آؤ......'' کیورائیل چیخ کر غرایا۔ ''مجھے سچ سچ بتاؤ! تم نے ابھی ابھی کیا دیکھا؟''

اونچی آواز ایک بار پھر سنائی دی

''مجھے اس سے بات کرنے دو......آمنے سامنے!''

''آقا! آپ میں ابھی اتنی طاقت نہیں ہے......''

''میرے پاس اس کے لئے کافی طاقت ہے!''

ہیری نے محسوس کیا جیسے شیطانی پھندے نے اسے اسی جگہ پر جکڑ لیا تھا۔ وہ ایک بھی انچ ہل سکتا تھا۔ وہ کسی مجسمے کی طرح دیکھتا رہا جب کیورئیل اپنے ہاتھ اونچے کرکے اپنی پگڑی کھولنے لگا۔ کیا ہو رہا تھا؟ پگڑی کھل کر زمین پر گر گئی۔ اس کے بنا کیورئیل کا سر بہت چھوٹا دکھائی دے رہا تھا۔ پھر کیورئیل اپنی جگہ پر دھیمے سے گھوم گیا۔

ہیری کی چیخ نکل جاتی مگر آواز نے اس کا ساتھ چھوڑ دیا تھا۔ جہاں کیورئیل کے سر کی پشت پر بال ہونے چاہئے تھے وہاں پر ایک چہرہ تھا...... ہیری کی اب تک کی زندگی میں دکھائی دینے والا یہ سب سے خوفناک اور کراہیت آمیز چہرہ تھا۔ یہ چاک کی طرح سفید تھا، اس کی گھورتی ہوئی سرخ آنکھیں تھیں اور نتھنوں کی جگہ پر دو سوراخ تھے جیسے سانپ کے ہوتے ہیں۔

''ہیری پوٹر......!'' وہ دھیمے سے سفاکانہ انداز میں مسکرایا۔

ہیری نے پیچھے کی طرف ہٹنے کی کوشش کی مگر اس کے پیر ہلنے کیلئے بالکل تیار نہیں تھے۔

''دیکھو! میں کیا سے کیا ہو گیا ہوں؟'' شیطانی چہرہ تاسف بھرے انداز میں بولا۔ ''صرف ایک ہیولا اور دھواں...... مجھے قوت اسی وقت ملتی ہے جب میں کسی دوسرے کے بدن میں رہتا ہوں۔ مگر مجھے ایسے لوگ ہمیشہ مل جاتے ہیں جو مجھے اپنے دل اور دماغ میں جگہ دینے کی خواہش رکھتے ہیں...... پچھلے کچھ ہفتوں میں مجھے یک سنگھے کے خون سے طاقت ملی...... تم نے جنگل میں وفادار کیورئیل کو میرے لئے یک سنگھے کا خون پیتے دیکھا تھا...... اور ایک بار جب میں آب حیات پی لوں گا تو میں اپنا ذاتی بدن دوبارہ بنا سکتا ہوں۔ اب تم مجھے اپنی جیب میں رکھا ہوا پارس پتھر نکال کر کیوں نہیں دے دیتے پوٹر؟''

تو وہ جانتا تھا، ہیری کے پیروں اچانک ایک بار پھر سے جان پڑ گئی، وہ پیچھے کی طرف لڑکھڑایا۔

''بے وقوفی مت کرو!'' شیطانی چہرے نے تلملاتے ہوئے کہا۔ ''بہتر ہوگا کہ اپنی جان بچا لو اور میرے گروہ میں شامل ہو جاؤ۔ ورنہ تمہارا بھی وہی حال ہوگا جو تمہارے ماں باپ کا ہوا تھا...... وہ لوگ مجھ سے رحم کی بھیک مانگتے ہوئے مر گئے تھے......''

''تم انتہائی جھوٹے ہو......'' ہیری اچانک چیخا۔ کیورئیل اس کی طرف پیٹھ کرکے الٹا چل رہا تھا تاکہ والڈی موٹ ہیری کو لگاتار دیکھ سکے۔ شیطانی چہرہ اب مسکرا رہا تھا۔

''کتنا دل کو چھو لینے والا منظر ہے!'' اس نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔ ''میں ہمیشہ بہادری کی قدر کرتا ہوں...... ہاں لڑکے! تمہارے ماں باپ واقعی بہادر تھے...... میں نے پہلے تمہارے باپ کو مارا اور وہ بہادری سے لڑتا ہوا موت کے گھاٹ اتر گیا......مگر تمہاری ماں فضول میں ہی ماری گئی...... وہ تمہاری حفاظت کی کوشش کر رہی تھی......اب پتھر مجھے دے دو تا کہ تمہاری ماں کی موت بے کار نہ جائے۔''

''کبھی نہیں......'' ہیری چلا کر بولا۔

وہ جلدی سے شعلوں بھرے دروازے کی طرف لپکا اسی لمحے والڈی موٹ چیخا۔

''اسے پکڑو......''

اور اگلی ساعت میں ہیری نے محسوس کیا کہ کیورئیل اپنے ہاتھ سے اس کی کلائی پکڑ رہا تھا۔ اسی لمحے ہیری کے برق جیسے نشان میں شدید درد کی لہر چمکی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے اس کا سر دو ٹکڑوں میں پھٹنے والا ہے۔ وہ درد کی شدت کی تاب نہ لا سکا اور بری طرح سے چیخا۔ اپنی پوری طاقت لگا کر ہاتھ پاؤں مارنے لگا اور اسے تب حیرت کا جھٹکا لگا جب کیورئیل نے اسے چھوڑ دیا۔ اس کے سر کی درد کم ہوتی چلی گئی۔ اس نے چاروں طرف تیزی سے نظر گھما کر دیکھا کہ کیورئیل کہاں گیا؟ اور اس نے دیکھا کہ وہ نامعلوم اذیت میں مبتلا ایک طرف سمٹا بیٹھا تھا۔ وہ اپنی انگلیوں کو دیکھے جا رہا تھا جو بہت عجیب دکھائی دے رہی تھیں۔ ہیری کی آنکھوں کے سامنے اس کی انگلیاں غبارے کی طرح پھڑکی اور ان میں بڑے بڑے آبلے پڑ گئے۔

''اسے پکڑو......اسے پکڑو......'' والڈی موٹ بے چینی سے دوبارہ چیخا اور کیورئیل نے ہانپتے ہوئے جست لگائی۔ اس نے ہیری کو زمین پر گرا دیا اور اس کے اوپر چڑھ بیٹھا۔ اس نے دونوں ہاتھ ہیری کے گلے پر رکھ دیئے۔ ہیری کا نشان میں اُٹھنے والی درد ایک بار پھر بام عروج پر پہنچ گئی۔ اسے اپنے گرد کی خبر تک نہ رہی۔ وہ ہاتھ پاؤں مار رہا تھا مگر درد کی شدت سے اس کی آنکھوں کے سامنے کالی چادر تنتی چلی جا رہی تھی۔ اس نے جھٹکا اور کیورئیل کی طرف دیکھا۔ کیورئیل حیرت انگیز طور پر کراہ رہا تھا۔ اس کی کراہیں آہستہ آہستہ چیخوں میں بدلتی جا رہی تھی۔

''آقا! میں اسے پکڑے نہیں رکھ سکتا......میرے ہاتھ......میرے ہاتھ!''

حالانکہ کیورئیل نے ہیری کو اپنے گھٹنوں تلے دبا رکھا تھا مگر اس نے ہیری کی گردن چھوڑ دی اور حیرت وخوف بھری نگاہوں سے اپنی ہتھیلیوں کو گھورنے لگا۔ ہیری دیکھ سکتا تھا کہ اس کے ہاتھ جلے ہوئے تھے۔ سرخ اور چمکدار انگاروں کی طرح دکھائی دے رہے تھے۔

''تو پھر اسے مار ڈالو نالائق......اور قضیہ ختم کر دو!'' والڈی موٹ چیخ کر غرایا۔

کیورئیل نے مارنے والا تاریک جادوئی کلمہ پڑھنے کیلئے اپنا ہاتھ اُٹھایا مگر ہیری بجلی کی سی پھرتی سے اوپر اُٹھا اور اس نے کیورئیل کے چہرے کو اپنی ہاتھوں کی گرفت میں لے لیا۔

''آآآآآہ......آہ آہ......''

کیورئیل اس کے اوپر سے نیچے گرتا چلا گیا۔ اس کے چہرے پر بھی جیسے آگ لگ گئی تھی۔ بڑے بڑے آبلے نمودار ہوتے چلے گئے اور کیورئیل کی دردناک چیخیں کمرے میں گونجنے لگیں۔ ہیری سمجھ چکا تھا، کیورئیل چیخا اور اس نے ہیری کو خود سے دور دھکیلنے کی پوری کوشش کی۔ ہیری کے سر کی درداب دوبارہ بڑھتی چلی جا رہی تھی۔ اسے کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ وہ صرف کیورئیل کی بھیانک چیخیں اور والڈی موٹ کے غصے سے غراتے ہوئے جملے سن رہا تھا۔ وہ لگاتار کہہ رہا تھا۔

''اسے مار ڈالو......اسے مار ڈالو......احمق مار ڈالو......''

وہ اب صرف سن سکتا تھا، دیکھنے کی قوت جواب دیتی جا رہی تھی۔ اسے کوئی اور تیز آوازیں بھی سنائی سے رہی تھیں جو شاید اس کے دماغ میں تھیں۔

''ہیری......ہیری......!''

ان نے محسوس کیا کہ کیورئیل کے چہرے کو کسی نے اس کی گرفت سے چھڑا لیا تھا۔ ہیری نے مایوسی سے ہمت چھوڑ دی۔ وہ سمجھ چکا تھا کہ وہ ہار گیا تھا......وہ اندھیرے میں ڈوبتا چلا گیا،

نیچے......نیچے......اور نیچے گہرائیوں میں گرتا چلا گیا۔

☆☆☆

اس کے اوپر کوئی سنہری چیز چمک رہی تھی۔ سنہری گیند......اس نے اسے پکڑنے کی کوشش کی مگر اس کے ہاتھ بہت بھاری ہو رہے تھے۔ اس نے پلکیں جھپکائیں۔ یہ سنہری گیند نہیں تھی۔ یہ تو چشمہ تھا۔ کتنی عجیب بات تھی۔ اس نے سوچا۔ اس نے دوبارہ پلکیں جھپکائیں۔ ایلبس ڈمبل ڈور کا مسکراتا ہوا چہرہ اس کی آنکھوں کے سامنے گھومتا ہوا رُک گیا۔

''سلام دوپہر ہیری!'' ڈمبل ڈور نے دھیمے لہجے میں کہا۔

ہیری نے ان کی طرف گھور کر دیکھا پھر اسے یاد آیا۔

''جناب!......وہ پتھر......وہ کیورئیل تھا......اسے پتھر مل گیا ہے......جناب جلدی کچھ کریں۔'' وہ تلملا کر بول اُٹھا۔

''اطمینان رکھو ہیری! تم وقت سے تھوڑا پیچھے چل رہے ہو۔'' ڈمبل ڈور نے کہا۔ ''کیورئیل کے پاس پتھر نہیں ہے۔''

''پھر کس کے پاس ہے جناب؟'' ہیری نے بدحواسی کے عالم میں پوچھا۔

''ہیری! براہ کرم پرسکون ہو جاؤ! ورنہ میڈم پامفری مجھے دھکے دے کر یہاں سے باہر نکال دیں گی۔'' ڈمبل ڈور نے دھیمے لہجے میں کہا۔

ہیری نے تھوک نگلا اور اپنے چاروں طرف دیکھا۔ اس نے محسوس کیا کہ وہ شاید ہسپتال میں تھا۔ وہ بستر پر لیٹا ہوا تھا جس پر لینن کی سفید چادر بچھی ہوئی تھی۔ اس کے ساتھ والی تپائی پر اتنی ساری مٹھائیاں رکھی تھیں جیسے مٹھائی کی آدھی دکان ہی وہاں چلی آئی ہو۔

''تمہارے دوستوں اور خیر خواہوں کی طرف سے نذرانہ!'' ڈمبل ڈور نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''تمہارے اور پروفیسر کیورئیل کے درمیان تہہ خانے میں جو کچھ ہوا وہ پوری طرح سے ایک راز ہے، فطری طور پر ظاہر ہے کہ پورا سکول اس بات کو جانتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ تمہارے دوست فریڈ اور جارج ویزلی نے تمہارے لئے ٹوائلٹ پوٹ بھجوائے تھے اس میں کوئی شک نہیں کہ انہیں محسوس ہوا تھا کہ اس سے تمہیں راحت و مسرت ملے گی۔ مگر میڈم پامفری کے خیال کے مطابق وہ شاید ہسپتال کے ماحول کیلئے نامناسب چیز تھی اس لئے انہوں نے اسے ضبط کر لیا۔''

''میں یہاں کب سے ہوں؟'' ہیری نے سنبھلتے ہوئے پوچھا۔

''تین دن سے!...... مسٹر رونالڈ ویزلی اور مس گرینجر دونوں بے حد فکرمند تھے۔ تمہارے ہوش میں آنے سے انہیں بہت تسلی ہوئی ہے۔'' ڈمبل ڈور نے جواب دیا۔

''مگر جناب...... وہ پتھر......''

''مجھے لگتا ہے کہ تمہیں زیادہ پریشان نہیں کیا جانا چاہئے۔ ٹھیک ہے! پتھر...... پروفیسر کیورئیل اسے تم سے چھیننے میں کامیاب نہیں ہوا تھا۔ میں بروقت اسے روکنے کیلئے وہاں پہنچ گیا تھا۔ حالانکہ مجھے یہ کہنا ہوگا کہ تم اپنے طور پر بہت عمدہ کارنامہ انجام دے رہے تھے۔''

''آپ وہاں پہنچ گئے تھے...... کیا آپ کو ہرمائنی کا الّو مل گیا تھا؟''

''ہم آدھے راستے میں ایک دوسرے سے مل گئے تھے۔ جیسے میں لندن پہنچا۔ مجھے یہ سمجھ میں آ گیا کہ مجھے جہاں ہونا چاہئے تھا وہ جگہ وہیں تھی جہاں سے میں ابھی ابھی آیا تھا۔ میں وقت ضائع کئے بغیر واپس چل پڑا تاکہ کیورئیل کو تم پر سے کھینچ لوں......''

''تو وہ آپ تھے......؟'' ہیری کو جیسے سمجھ میں آ گیا۔

''میں ڈر رہا تھا کہ کہیں مجھے زیادہ دیر نہ ہو گئی ہو۔'' ڈمبل ڈور نے کہا۔

’’آپ کو لگ بھگ دیر ہوگئی تھی، میں اسے پتھر سے زیادہ دیر تک دور نہیں رکھ سکتا تھا۔‘‘

’’پتھر سے نہیں ہیری!...... بلکہ خود سے......اس کوشش میں تم نے اپنی جان قریباً گنوا ہی دی تھی، وہاں پر ایک بھیانک پل میں تو مجھے یہی لگا تھا کہ اس کوشش نے تمہاری جان لے لی ہوگی جہاں تک پتھر کا سوال ہے تو اسے ہمیشہ کیلئے تباہ کر دیا گیا ہے۔‘‘

’’تباہ کر دیا گیا؟‘‘ ہیری نے سونی نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔’’مگر آپ کے دوست......نکولس فلےمیل کا کیا ہوگا؟‘‘

’’آہا! تو تم نکولس کے بارے میں بھی جانتے ہو؟‘‘ ڈمبل ڈور نے تیزی سے کہا۔ ان کے لہجے میں خوشی کی جھلک محسوس ہو رہی تھی۔’’تم نے کام کو بالکل صحیح طریقے سے انجام دیا ہے...... ہے نا؟ تو نکولس اور میں نے چھوٹی سی گفتگو کی اور ہم اس پر متفق ہو گئے کہ یہی سب سے اچھا ہوگا۔‘‘

’’اس کا مطلب ہے کہ وہ اور ان کی بیوی اب مر جائیں گے...... ہے نا جناب!‘‘

’’ان کے بدن میں اتنا آب حیات موجود ہے کہ وہ اپنے معاملات کو ٹھیک ٹھیک نمٹا سکتے ہیں اور پھر...... ہاں......وہ مر جائیں گے۔‘‘ ڈمبل ڈور نے تاسف بھرے لہجے میں کہا۔

ڈمبل ڈور نے ہیری کے چہرے پر پھیلی ہوئی حیرت دیکھی اور دھیما سا مسکرائے۔

’’مجھے یقین ہے کہ تمہاری عمر میں یہ واقعی حیرت انگیز لگتا ہے مگر نکولس اور پرے نیل کے لئے یہ سچ مچ ایک بہت...... بہت لمبے عرصے کے بعد بستر پر جانے کی طرح ہے۔ آخر کار ایک عمدہ ترقی یافتہ ذہن کیلئے موت بے حد دلکش مہم کی طرح ہوتی ہے۔ تم جانتے ہو کہ پتھر واقعی کوئی لاجواب چیز نہیں ہوتا ہے۔ چاہے مال و دولت اور درازی عمر کی خواہش انسان کے اندر کتنی ہی کیوں نہ ہو؟ وہ دو چیزیں جو زیادہ تر لوگ باقی تمام اشیاء سے زیادہ چاہتے ہیں......مشکل ہی ہے کہ انسانوں میں ٹھیک وہی چیز منتخب کرنے کی عادت ہونی چاہئے جو ان کے لئے سب سے بری ہوتی ہو۔‘‘

ہیری وہیں پڑا رہا اور اسے الفاظ نہیں مل پائے، ڈمبل ڈور تھوڑا سا گنگنائے اور پھر چھت کی طرف دیکھ کر مسکرائے۔

’’جناب!‘‘ ہیری نے خاموشی کو توڑتے ہوئے کہا۔’’میں سوچ رہا ہوں...... جناب...... چاہے پتھر چلا بھی گیا ہو......وال...... میرا مطلب ہے کہ **تم جانتے** ہو کون؟......‘‘

’’اسے والڈی موٹ کہہ کر بلاؤ ہیری! ہمیشہ چیزوں کو نام لے کر پکارنا چاہئے۔ نام کا ڈر اس چیز کے ڈر کو بڑھا دیتا ہے۔‘‘ ڈمبل ڈور نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

’’جی اچھا جناب!‘‘ ہیری بولا۔’’والڈی موٹ واپس آنے کے دوسرے طریقے آزمائے گا ہے نا؟......وہ ختم نہیں ہوا ہے......

ہے نا؟''

''نہیں ہیری! وہ ختم نہیں ہوا ہے۔ وہ اب بھی کہیں پر موجود ہے شاید کسی دوسرے بدن کی تلاش میں۔ جس میں وہ رہ سکے...... چونکہ وہ سچ مچ زندہ نہیں ہے اس لئے اسے مارا نہیں جا سکتا۔ اس نے کیورئیل کو مرنے کیلئے چھوڑ دیا۔ وہ اپنے خاص وفاداروں کی نسبت میں بھی بہت کم رحم دلی کا مظاہرہ کرتا ہے اور اتنی ہی سفاکی پر اتر آتا ہے جتنی کہ دشمنوں کی نسبت۔ بہرحال ہیری! تم نے اس کی واپسی کو کچھ عرصے کیلئے ٹال دیا ہے مگر اسے کسی اور کی ضرورت ہوگی جو اگلی بار بھی ایک ایسی لڑائی لڑنے کے کیلئے تیار ہو۔ جس میں ہار طے دکھائی دے رہی ہو......اور اگر اسے بار بار روکا گیا۔ بار بار تو وہ شاید کبھی طاقت حاصل کر نہیں پائے گا۔''

ہیری نے سر ہلایا مگر فوراً رُک گیا کیونکہ اس سے اس کا سر دکھنے لگا تھا۔ پھر اس نے کہا۔

''جناب! کچھ باتیں جو میں جاننا چاہتا ہوں اگر آپ مجھے بتا سکیں...... ایسی باتیں جن کے بارے میں میں سچائی جاننا چاہتا ہوں......''

''سچائی!'' ڈمبل ڈور نے آہ بھرتے ہوئے کہا۔ ''یہ ایک دلکش مگر نہایت کڑوی چیز ہے اس لئے اس کے بارے میں بڑی احتیاط برتنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ بہرحال میں تمہارے سوالوں کا جواب دوں گا جب تک کہ جواب دینے کے پیچھے کوئی خاص وجہ موجود نہ ہو اور ایسی صورت حال میں تم سے معذرت کر لوں گا۔ یہ طے ہے کہ میں جھوٹ نہیں بولوں گا۔''

''ٹھیک ہے جناب!...... والڈی موٹ نے کہا تھا کہ اس نے میری ماں کو صرف اس لئے مارا، کیونکہ انہوں نے اسے مجھے مارنے سے روکنے کی کوشش کی تھی مگر وہ مجھے کیوں مارنا چاہتا تھا؟''

ڈمبل ڈور نے اس بار گہری سانس لے کر آہ بھری۔

''اوہ! تم نے جو پہلی چیز پوچھی ہے، وہ میں تمہیں نہیں بتا سکتا، آج نہیں...... ابھی نہیں! تمہیں ایک دن اس بارے میں پتہ چل جائے گا...... ابھی اس بات کو اپنے ذہن سے نکال دو ہیری! جب تم بڑے ہو جاؤ گے...... میں جانتا ہوں کہ تمہیں یہ سن کر بہت برا لگ رہا ہوگا...... جب تم اس بات کیلئے تیار ہو جاؤ گے تو تم جان جاؤ گے۔''

ہیری جانتا تھا کہ بحث کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

''لیکن کیورئیل مجھے کیوں نہیں چھو پایا تھا جناب؟'' ہیری نے موضوع بدل دیا۔

''تمہاری ماں نے تمہیں بچانے کیلئے اپنی جان دی تھی، اگر کوئی ایسی چیز ہے جسے والڈی موٹ نہیں سمجھ سکتا تو وہ 'محبت' ہے۔ ممتا کی محبت! اسے یہ احساس نہیں تھا کہ محبت جب طاقتور اور گہری ہوتی ہے جیسے تمہاری ماں کی تمہارے ساتھ تھی تو یہ اپنی نشانی چھوڑ جاتی

ہے۔ ماتھے کے نشان کی شکل میں بالکل نہیں، نہ کوئی دکھائی دینے والے کسی تل کی شکل میں۔ اگر کوئی ہمیں اتنا گہرائی سے پیار کرتا ہوتو چاہے ہمیں محبت کرنے والا گزر بھی جائے پھر بھی ہمیں ہمیشہ کیلئے کچھ حفاظت مل جاتی ہے۔ یہ تمہاری جلد کے روئیں روئیں میں پوشیدہ ہے۔ کیورئیل نفرت، لالچ اور جاہ طلبی میں ڈوبا ہوا تھا اور والڈی موٹ کے ساتھ روح کے بندھن قائم کر چکا تھا۔ اس وجہ سے وہ تمہیں چھو نہیں سکتا تھا جس کی جلد پر اچھائی کا خول ہو، اسے چھونے میں بھی ایسے آدمی کو بھیانک تکلیف اُٹھانا پڑتی ہے۔''

ڈمبل ڈور اب کھڑکی پر باہر بیٹھی ایک چڑیا میں بہت دلچسپی لے رہے تھے جس سے ہیری کو چادر پر اپنی نم آلود آنکھیں پونچھنے کا موقع مل گیا۔ جب ہیری کی آواز واپس لوٹی تو اس نے پوچھا۔

''اور غیبی چوغہ...... کیا آپ جانتے ہیں وہ مجھے کس نے بھیجا تھا؟''

''ہاں! تمہارے ڈیڈی اسے میرے پاس چھوڑ گئے تھے اور میں نے سوچا کہ تم اسے پسند کرو گے۔'' ڈمبل ڈور کی آنکھوں میں چمک لوٹ آئی۔ ''بڑی کارآمد چیز ہے...... تمہارے ڈیڈی جب یہاں تھے تو وہ خاص طور پر باورچی خانے میں چھپ کر جانے اور کھانا چرانے کیلئے اس کا بخوبی استعمال کیا کرتے تھے۔''

''جناب! میرے دماغ میں اور بھی کچھ ہے......''

''پوچھو!''

''کیورئیل نے کہا تھا کہ سنیپ ......''

''پروفیسر سنیپ ہیری......''

''جی !...... کیورئیل نے کہا تھا کہ وہ مجھ سے اس لئے نفرت کرتے ہیں کیونکہ وہ میرے ڈیڈی سے نفرت کرتے تھے...... کیا یہ سچ ہے؟'' ہیری نے ہچکچاتے ہوئے پوچھا۔

''دیکھو! وہ دونوں ایک دوسرے سے چڑتے تھے، کچھ حد تک اسی طرح ...... جیسے تم اور مسٹر ملفوائے ایک دوسرے سے چڑتے ہو۔ پھر تمہارے ڈیڈی نے ایک ایسا کام جسے سنیپ کبھی معاف نہیں کر پایا۔''

''وہ کیا؟......''

''انہوں نے پروفیسر سنیپ کی جان بچائی تھی۔''

''کیا؟''

''ہاں!'' ڈمبل ڈور نے خوابناک آواز میں کہا۔ ''عجیب ہے! لوگوں کے دماغ کس طرح سے سوچتے ہیں، ہے نا؟ پروفیسر

سنیپ تمہارے ڈیڈی کے قرض دار بنے رہنا برداشت نہیں کر سکے...... مجھے یقین ہے کہ اس سال انہوں نے تمہاری حفاظت کرنے میں اتنی زیادہ محنت اس لئے کی کیونکہ انہیں لگا کہ اس سے ان کا اور تمہارے ڈیڈی کا حساب برابر ہو جائے گا پھر وہ چین سے تمہارے ڈیڈی کی یاد سے نفرت کر سکیں گے......''

ہیری نے اس گورکھ دھندے کو سمجھنے کی کوشش کی مگر اس سے اس کا سر چکرانے لگا اس لئے اس نے فی الوقت اسے خیر باد کہہ دیا۔

''اور جناب......ایک اور چیز ہے......'' ہیری جلدی سے بولا۔

''بس ایک اور؟'' ڈمبل ڈور نے عینک کے اوپر سے ترچھی نگاہ ڈالتے ہوئے کہا۔

''میں نے آئینے میں سے پتھر کو کس طرح باہر نکالا؟'' ہیری نے تجسس سے پوچھا۔

''آہا! اب مجھے خوشی ہوئی ہے کہ تم نے مجھ سے یہ سوال پوچھا۔ یہ میرے بہترین تخیلات میں سے ایک تھا، اور تم سے سچ کہوں تو یہ کوئی چھوٹی بات نہیں ہے۔ دیکھو! صرف وہی، جو اس پتھر کو تلاش کرنا چاہتا تھا......تلاش کرنا چاہتا تھا، مگر اس کا استعمال نہیں کرنا چاہتا تھا......اسی کو یہ پتھر مل سکتا تھا۔ بصورت دیگر وہ صرف آئینے میں اپنے آپ کو سونا بناتے یا آب حیات پیتے ہوئے دیکھتا۔ میرا دماغ کئی بار مجھے بھی حیران کر دیتا ہے......اب سوال بہت ہو چکے، میں مشورہ دوں گا کہ تم ان مٹھائیوں پر شروع ہو جاؤ......آہا! بیٹی باٹ کی ہر ذائقے والی ٹافیاں، بدقسمتی سے بچپن میں میں نے قے کے ذائقے والی ایک ٹافی کھالی تھی اور تب سے ان میں میری دلچسپی کم ہو گئی تھی......مگر مجھے لگتا ہے کہ اب میں محفوظ انداز میں ایک عمدہ ذائقے والی ٹافی کھا سکتا ہوں۔ تمہیں برا تو نہیں لگے گا اگر میں ان میں سے ایک لے لوں؟''

ہیری نے مسکرا کر نفی میں سر ہلایا۔ انہوں نے بڑی دلچسپی سے پیکٹ میں ہاتھ ڈالا اور ایک سنہری بھوری ٹافی اپنے منہ میں ڈالی۔ اگلی ہی ساعت میں انہیں اُچھو لگا۔

''اوہ ہو! یہ تو لاکھ کے ذائقے والی ہے۔'' انہوں نے تاسف بھرے لہجے میں کہا۔

☆☆☆

ہسپتال کی منتظم 'آیا' میڈم پامفری نہایت عمدہ مگر سخت مزاج کی خاتون تھیں۔

''صرف پانچ منٹ......'' ہیری نے درخواست کی۔

''بالکل نہیں!''

''آپ نے پروفیسر ڈمبل ڈور کو آنے دیا تھا......''

''ظاہر ہے! وہ ہیڈ ماسٹر ہیں، ان کی بات الگ ہے، تمہیں سخت آرام کی ضرورت ہے۔''

''میں آرام ہی تو کر رہا ہوں، دیکھئے! لیٹا ہوا ہوں۔ مان جایئے میڈم پامفری!''

''اچھا ٹھیک ہے۔ مگر صرف پانچ منٹ!'' انہوں نے زور دیتے ہوئے کہا۔

اور پھر انہوں نے رون اور ہرمائنی کو اندر آنے کی اجازت دے دی۔

''ہیری!'' دونوں نے خوشی سے نعرہ لگایا۔

ایسا لگ رہا تھا کہ ہرمائنی ایک بار پھر اسے اپنے بازوؤں کے حصار میں سمیٹ لینا چاہتی تھی مگر ہیری خوش تھا کہ اُس نے اپنے آپ کو ایسا کرنے سے روکے رکھا کیونکہ ہیری کے سر میں اب بھی بہت درد ہو رہا تھا اور اسے جھٹکنے سے محفوظ رکھنا چاہتا تھا۔

''ہیری! ہمیں تو لگا تھا کہ تم زندہ نہیں بچو گے۔ ڈمبل ڈور اتنے فکر مند تھے......''

''پورا سکول اس بارے میں باتیں کر رہا ہے۔'' رون جلدی سے بولا۔ ''سچ مچ کیا ہوا تھا؟''

یہ ان خاص الخاص مواقع میں سے ایک تھا جب سچائی خود اڑائی جانے والی افواہوں سے زیادہ عجیب وغریب اور اشتعال انگیز تھی۔ ہیری نے انہیں سب کچھ بتا دیا۔ کیورئیل کی مکاری، آئینے کا چھپا پتھر اور دُنیا کا خوفناک ترین جادوگر والڈی موٹ کی بے بسی کا روپ...... رون اور ہرمائنی بہت عمدہ سامع تھے، وہ صحیح جگہوں پر حیران ہوئے اور جب ہیری نے انہیں بتایا کہ کیورئیل کی پگڑی کے نیچے کیا تھا تو ہرمائنی کے منہ سے زوردار چیخ نکل گئی۔

''تو پتھر ختم ہو گیا؟'' رون نے آخر میں کہا۔ ''فلے میل مرنے والے ہیں۔''

''یہی میں نے کہا تھا۔'' ہیری نے جلدی سے کہا۔ ''مگر ڈمبل ڈور کا خیال تھا کہ......انہوں کیا کہا تھا؟ ہاں یاد آیا انہوں نے کہا تھا کہ...... 'یہ سچ مچ ایک بہت لمبے عرصے کے بعد بستر پر جانے کی طرح ہے۔ آخر کار ایک عمدہ ترقی یافتہ ذہن کیلئے موت بے حد دلکش مہم کی طرح ہوتی ہے۔''

''میں ہمیشہ کہتا تھا کہ وہ تھوڑے کھسکے ہوئے ہیں۔'' رون نے کہا اور وہ سرتاپا متاثر دکھائی دے رہا تھا کہ اس کا ہیرو کتنا پاگل ہے۔

''تو تم دونوں کے ساتھ کیا معاملہ پیش آیا؟'' ہیری نے پوچھا۔

''میں صحیح سلامت واپس لوٹ گئی۔'' ہرمائنی نے جواب دیا۔ ''رون کو ہوش میں لائی، اس میں تھوڑا وقت لگ گیا۔ اور ہم لوگ ڈمبل ڈور سے رابطہ کرنے کیلئے الّو خانے کی طرف بھاگ رہے تھے کہ تبھی وہ ہمیں بڑے ہال میں ملے۔ وہ پہلے سے ہی جانتے تھے۔ انہوں نے صرف اتنا ہی کہا۔ 'ہیری اس کے پیچھے گیا ہے، ہے نا؟' اور اس کے بعد تیسری منزل کی طرف دوڑتے چلے گئے۔''

''کیا تمہیں ایسا لگتا ہے کہ وہ تم سے یہ کام کروانا چاہتے تھے؟'' رون نے کہا۔ ''تمہیں تمہارے ڈیڈی کا چوغہ بھجوانا اور باقی کی چیزیں......؟''

''اگرانہوں نے ایسا کیا ہے......'' ہرمائنی پھٹ پڑی۔ ''میرا مطلب ہے کہ...... یہ انتہائی خطرناک تھا......تم مر بھی سکتے تھے!''

''نہیں! ایسا نہیں ہے۔'' ہیری نے کھوئے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔ ''ڈمبل ڈور تھوڑے عجیب ضرور ہیں۔ مجھے لگتا ہے کہ وہ ایک طرح سے مجھے موقع دینا چاہتے تھے۔ میں سوچتا ہوں کہ وہ یہاں ہونے والی لگ بھگ ہر چیز کو جانتے ہیں۔ اس کے علاوہ میرا اندازہ ہے کہ انہیں سمجھ میں آ گیا تھا کہ ہم کوشش کرنے والے ہیں اور ہمیں روکنے کے بجائے انہوں نے ہمیں اتنا سکھا دیا تھا کہ جس سے ہمیں مدد مل پاتی۔ میرا خیال نہیں ہے کہ وہ حادثہ ہی تھا جس کے باعث انہوں نے مجھے یہ پتہ لگانے دیا کہ آئینہ کس طرح کام کرتا ہے؟ مجھے لگ رہا ہے کہ انہوں نے یہ سوچا کہ مجھے والڈی موٹ کا بندوبست کرنے کا پورا حق تھا تاکہ مستقبل میں ایسا کر پاؤں......''

''ہاں! ڈمبل ڈور تھوڑے کھسکے ہوئے تو ہیں، ٹھیک ہے!'' رون نے فخر سے کہا۔ ''سنو! سال کی آخری تقریب ضیافت کل منعقد ہو رہی ہے۔ تمہیں کل کیلئے تیار رہنا ہے۔ پوائنٹس آ چکے ہیں اور ظاہر ہے سلے درن جیت گیا ہے......تم آخری کیوڈچ میچ میں نہیں کھیل پائے اور تمہارے بغیر ریون کلا نے ہمیں بری طرح روند کر رکھ دیا تھا......لیکن کھانا اچھا ملے گا۔''

اسی وقت میڈم پامفری اندر داخل ہوئیں۔

''تم لوگوں کو لگ بھگ پانچ منٹ ہو چکے ہیں۔ اب باہر!'' انہوں نے سختی سے کہا۔

☆☆☆

رات کی گہری نیند لینے کے بعد ہیری جب اگلی صبح بیدار ہوا تو اسے اپنے اندر کافی بہتری محسوس ہوئی۔ اس کے سر کا درد اب ٹھیک ہو چکا تھا اور اسے چکر نہیں آ رہے تھے۔

''میں ضیافت میں جانا چاہتا ہوں۔'' اس نے میڈم پامفری سے کہا، جب وہ اس کے مٹھائی کے بہت سے ڈبوں کو سلیقے سے رکھ رہی تھیں۔ ''میں جا سکتا ہوں، ہے نا؟''

''پروفیسر ڈمبل ڈور کہتے ہیں کہ تمہیں جانے کی اجازت دے دینی چاہئے جو میرے خیال سے مختلف ہے۔'' انہوں ناک سکوڑتے ہوئے کہا۔ جیسے ان کے خیال میں پروفیسر ڈمبل ڈور کو یہ معلوم نہیں تھا کہ دعوتیں کتنی خطرناک ہو سکتی تھیں۔

''اور تم سے کوئی اور بھی ملنے آیا ہے!''

''کون ہے؟'' ہیری نے چونک کر پوچھا۔

وہ پوچھ ہی رہا تھا کہ اسی لمحے ہیگرڈ دروازے میں داخل ہوتا ہوا دکھائی دیا۔ ہمیشہ کی طرح کمرے کے اندر ہیگرڈ بہت بڑا دکھائی

دے رہا تھا۔ اتنا بڑا کہ ایسا لگتا تھا اسے اندر آنے کی اجازت کبھی نہیں دینا چاہئے۔ وہ ہیری کے پاس آ کر بیٹھ گیا۔ اس کی طرف ایک بار دیکھا اور پھر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔

''یہ......سب......میری......غلطی......ہے......'' وہ اپنے چہرے کو ہاتھوں میں چھپا کر سسکیاں لے رہا تھا۔ ''میں نے اس برے آدمی کو بتایا کہ فلافی کو پار کیسے کیا جائے؟ میں نے اسے بتایا......یہی وہ اکلوتی چیز تھی جو وہ نہیں جانتا تھا اور میں نے اسے بتا دیا۔ تم مر بھی سکتے تھے اور یہ سب صرف ایک ڈریگن کے انڈے کیلئے...... میں پھر کبھی شراب نہیں پیوں گا۔ مجھے نوکری سے برخاست کر دینا چاہئے اور ماگلوں کی طرح زندگی گزارنے کیلئے چھوڑ دینا چاہئے......''

''ہیگرڈ!'' ہیری نے جلدی سے کہا۔ ہیگرڈ کو غمگین اور پچھتاوے کی آگ میں جلتا دیکھ کر وہ سکتے کے عالم میں آ گیا تھا۔ ہیگرڈ کے بڑے بڑے آنسو بہہ کر اس کی ڈاڑھی میں جا رہے تھے۔ ''ہیگرڈ! اس نے کسی نہ کسی طرح یہ پتہ لگا ہی لیا ہوتا۔ ہم لوگ والڈی موٹ کے بارے میں بات کر رہے ہیں۔ اگر تم نے اسے نہیں بھی بتایا ہوتا تو بھی اس نے پتہ لگا لینا تھا......''

''تم مر بھی سکتے تھے ہیری!'' ہیگرڈ کراہا۔ ''اور اس کا نام مت لو۔''

''والڈی موٹ!'' ہیری چیخا اور ہیگرڈ کو شدید دھچکا لگا کہ اس نے رونا بند کر دیا۔

''میں اسے مل چکا ہوں اور میں اسے اس کے نام سے بلا رہا ہوں۔ مہربانی کر کے اب خوش ہو جاؤ ہیگرڈ! ہم نے پارس پتھر کو بچا لیا، اب پتھر تباہ ہو چکا ہے، والڈی موٹ اس کا استعمال نہیں کر سکتا...... چاکلیٹی مینڈک کھاؤ، میرے پاس بہت سارے ہیں......!''

ہیگرڈ نے اپنے ہاتھ کے پچھلے حصے سے ناک پونچھی۔

''اس سے مجھے یاد آیا...... میں تمہارے لئے ایک تحفہ لایا ہوں۔''

''کہیں وہ سینڈوچ تو نہیں......'' ہیری نے جلدی سے کہا۔ اسے وہ سینڈوچ یاد آ گیا تھا جسے کھانے کیلئے اسے اپنے دانتوں کو داؤ پر لگانا پڑا تھا۔ یہ سن کر ہیگرڈ کے چہرے پر آخر کار کمزور سی مسکراہٹ بکھر گئی۔

''نہیں! ڈمبل ڈور نے یہ کام کرنے کیلئے کل مجھے پورے دن کی رخصت دی تھی۔ انہیں ایسا کرنے کے بجائے مجھے نوکری سے نکال دینا چاہئے تھا۔ خیر!...... میں تمہارے لئے یہ لایا ہوں۔'' ہیگرڈ نے کہا۔

یہ ایک خوبصورت، چمڑے کی جلد والی کتاب تھی۔ ہیری نے تجسس بھرے انداز میں اسے کھول کر دیکھا۔ اس میں جادوگروں کی تصویریں تھیں۔ اس کے ماں باپ ہر انداز سے اس کی طرف دیکھ کر مسکرا رہے تھے اور ہاتھ ہلاتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

''تمہارے ممی ڈیڈی کے سکول کے پرانے دوستوں کے پاس الّو بھیجے اور ان سے تصویریں منگوائیں...... میں جانتا تھا کہ

تمہارے پاس ایک بھی نہیں ہے...... کیا تمہیں یہ تحفہ پسند آیا۔' ہیگرڈ نے گہری سانس بھرتے ہوئے پوچھا۔

ہیری بول نہیں پایا مگر ہیگرڈ سمجھ چکا تھا۔

☆☆☆

اس رات سال کی آخری دعوت میں ہیری اکیلا ہی نیچے گیا۔ اسے میڈم پامفری نے فالتو باتیں کرنے سے روک دیا تھا جو کسی پریشانی کا موجب بن سکتی تھیں۔ وہ اس کا آخری معائنہ کرنے پر زور دیتی رہیں۔ اس لئے جب وہ دعوت میں میں پہنچا تو بڑا ہال پہلے ہی بھر چکا تھا۔ وہاں پر سلے درن کے سبز اور سفید رنگ کی سجاوٹ کی بہتات دکھائی دے رہی تھی کیونکہ سلے درن لگاتار ساتویں سال بھی ہاؤس کپ جیتنے جا رہا تھا۔ ایک بڑے بینر پر سلے درن کا علامتی سانپ بنا ہوا تھا جو اساتذہ والے چبوترے کی بڑی میز کے پیچھے بڑی دیوار پر آویزاں تھا۔

جب ہیری بڑے ہال میں داخل ہوا تو یکدم خاموشی چھا گئی اور پھر سبھی نے فوراً زور زور سے بولنا شروع کر دیا۔ وہ چلتا ہوا گری فنڈر کی میز کی طرف بڑھا اور رون اور ہرمائنی کے بیچ میں خالی نشست پر بیٹھ گیا۔ اس نے اس بات کو نظر انداز کرنے کی کوشش کی لوگ اس کی طرف دیکھنے کیلئے کھڑے ہو رہے تھے۔ خوش قسمتی سے اگلے ہی پل میں ڈمبل ڈور وہاں پہنچ گئے جس سے شور وغل تھم گیا۔

''ایک اور سال گزر گیا۔'' ڈمبل ڈور نے مسرور کن آواز میں کہا۔ ''اس سے پہلے کہ ہم لذیذ ضیافت میں اپنے دانت گاڑ دیں، میں آپ کو ایک بوڑھے آدمی کی لغویات سنا کر بالکل بے زار نہیں کرنا چاہوں گا۔ یہ سال بھی کیا سال تھا!...... امید ہے کہ آپ کے دماغ اب پہلے سے زیادہ بھرے ہوں گے...... آپ کے سامنے پوری گرمیاں پڑی ہیں تاکہ آپ انہیں اگلا سال شروع ہونے سے پہلے خالی اور تیار کر سکیں...... اب! جیسا کہ میں سمجھتا ہوں کہ فریقی چیمپئن شپ کیلئے ہاؤس کپ کا اعزاز دیا جانا چاہئے اور پوائنٹس کی ترتیب کچھ اس طرح سے ہے، گری فنڈر تین سو بارہ پوائنٹس کے ساتھ چوتھے مقام پر ہے، ہفل پف تین سو باون پوائنٹس کے ساتھ تیسرے مقام پر، ریون کلا کے ہیں چار سو چھپن پوائنٹس اور سلے درن کے ہیں چار سو بہتر پوائنٹس!''

سلے درن کی میز سے تالیوں اور پیر پٹخنے کا طوفان برپا ہو گیا۔ ہیری دیکھ سکتا تھا کہ ڈریکو ملفوائے اپنے پیالے کو میز پر بری طرح بجا رہا تھا۔ یہ منظر کافی بے ہودہ اور ناپسندیدہ تھا۔

''ہاں ہاں! شاباش سلے درن!'' ڈمبل ڈور نے ہاتھ ہلا کر کہا۔ ''بہر حال حال میں ہونے والے حیرت انگیز واقعات کو بھی دھیان میں رکھنا ہوگا......''

ہال میں یکدم گہرا سکوت چھا گیا۔ سلے درن کے طلباء کی مسکراہٹیں پھیکی پڑنے لگیں۔

''اوہ! مجھے کچھ آخری پوائنٹس دینا ہیں۔ مجھے ذرا دیکھنے دو...... ہاں! سب سے پہلے مسٹر رونالڈ ویزلی کیلئے......'' پروفیسر ڈمبل

ڈور بول رہے تھے۔رون کا چہرہ تیزی سے بینگنی ہوتا چلا گیا۔وہ اس مولی کی طرح دکھائی دے رہا تھا جو سورج کی تپش میں جل گئی ہو۔

''ہوگورٹ میں بہت سالوں کے بعد شطرنج کے بہترین کھیل میں گری فنڈ رفریق کو پچاس پوائنٹس دیتا ہوں۔'' ڈمبل ڈور نے اپنی بات مکمل کی اور اس کی طرف دیکھ کر مسکرائے۔

گری فنڈر کی میز پر تالیوں کی تیز گونج اُٹھی، جس نے جادوئی چھت کو لگ بھگ ہلا کر رکھ دیا تھا اوپر چمکتے ہوئے ستارے بھی لرزنے لگے۔ پرسی ویزلی دوسرے مانیٹروں کے ساتھ بیٹھا انہیں بڑے فخر سے بتا رہا تھا کہ ''وہ میرا بھائی ہے، میرا سب سے چھوٹا بھائی! میک گوناگل کی بچھائی ہوئی دیوہیکل جادوئی شطرنج کی بساط کو جیت کر عبور کر گیا۔''

آخر کار ایک بار پھر خاموشی چھا گئی۔

''اس کے بعد...... مس ہرمائنی گرینجر کو...... بھڑکتی ہوئی آگ کے شعلوں کے سامنے نہایت ٹھنڈے دماغ کے ساتھ منطقی معمے کو حل کرنے کیلئے میں گری فنڈ رفریق کو پچاس پوائنٹس دیتا ہوں۔''

ہرمائنی نے یہ سن کر اپنا چہرہ اپنے ہاتھوں کی اوٹ میں چھپا لیا تھا۔ ہیری کو یقین تھا کہ وہ رونے لگی تھی۔ میز پر گری فنڈر کے طلباء ہوش میں نہیں تھے۔انہیں اچانک سو پوائنٹس مل گئے تھے۔

''تیسرے!...... مسٹر ہیری پوٹر کیلئے......'' ڈمبل ڈور نے کہا۔ کمرے میں قبرستان جیسی خاموشی نے قبضہ کر لیا۔ ''استقلال اور نمایاں شجاعت کیلئے میں گری فنڈ رفریق کو ساٹھ پوائنٹس دیتا ہوں۔''

شور کان پھاڑنے والا تھا جو لوگ گلا پھاڑ کر چلاتے ہوئے جوڑ سکتے تھے، وہ جانتے تھے کہ گری فنڈر کے اب چار سو بہتر پوائنٹس ہو گئے تھے۔ٹھیک اتنے ہی جتنے سلے درن کے پاس تھے۔ ہاؤس کپ کیلئے دونوں میں برابری ہو چکی تھی۔ وہ سب سوچ رہے تھے کہ کاش ڈمبل ڈور ہیری کو ایک پوائنٹ مزید دے دیتے تا کہ وہ ہاؤس کپ جیت جاتے۔

ڈمبل ڈور نے اپنا ہاتھ اُٹھایا تو ہال میں دھیرے دھیرے خاموشی ہوتی چلی گئی۔

''بہادری کئی طرح کی ہوتی ہے۔'' ڈمبل ڈور نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''اپنے دشمنوں کا سامنا کرنے کیلئے بہت بہادری کی ضرورت ہوتی ہے مگر اپنے دوستوں کا سامنا کرنے کیلئے بھی اس سے کہیں زیادہ جرأت اور بہادری کی ضرورت ہوتی ہے، اس لئے میں مسٹر نیول لانگ باٹم کو دس پوائنٹس دیتا ہوں۔''

بڑے ہال کے باہر کھڑے کسی آدمی کو بآسانی یہ محسوس ہو سکتا تھا کہ اندر کسی طرح کا دھماکہ ہو گیا ہو گا کیونکہ گری فنڈر کی میز سے بہت تیز آوازیں آ رہی تھیں، ایک طوفان بدتمیزی برپا تھا۔ ہیری، رون اور ہرمائنی چلاتے ہوئے کھڑے ہو کر تالیاں بجا رہے تھے جبکہ

نیول...... جو صدمے سے سفید ہو گیا تھا اب نظروں سے اوجھل ہو چکا تھا کیونکہ بہت سے طلباء اسے گلے لگانے کیلئے اس کے اوپر کود گئے تھے۔ اس نے اس سے پہلے گری فنڈر کیلئے کبھی ایک پوائنٹ تک حاصل نہیں کیا تھا اور پھر فیصلہ کن مرحلے پر اس کے دس پوائنٹس نے تو بازی ہی پلٹ دی تھی۔ ہیری اب بھی تالیاں بجا رہا تھا اور اس نے رون کو چھو کر مل فوائے کی طرف اشارہ کیا جو اتنا چکرایا اور دہشت زدہ دکھائی دے رہا تھا جیسے اس پر بدنی بندش کا جادوئی وار کر دیا گیا ہو۔

''اس کا یہ مطلب ہے...... اب ہمیں ہال کی سجاوٹ کو تھوڑا سا بدلنے کی ضرورت ہے!'' ڈمبل ڈور نے تالیوں کے طوفان سے زیادہ بلند آواز میں بولتے ہوئے کہا کیونکہ ریون کلا اور ہفل پف بھی سلے درن کی شکست پر بے حد خوش دکھائی دے رہے تھے۔

ڈمبل ڈور نے زور سے تالی بجائی، ایک پل میں سبز پردے سرخ رنگ میں بدل گئے اور چاندی کی اشیاء سونے میں بدل گئیں۔ سلے درن کا بڑا اعلامتی سانپ کا نشان غائب ہو گیا اور اس کی جگہ گری فنڈر کے بڑے گرجتے ہوئے شیر نے لے لی۔ سنیپ پروفیسر میک گوناگل سے ہاتھ ملا رہا تھا اور اس کے چہرے پر بے بسی کی افسردہ مسکراہٹ چھائی ہوئی تھی۔ اُس کی نظریں ہیری سے ملیں اور ہیری فوراً سمجھ گیا کہ اُس کے اندر کوئی تبدیلی نہیں ہوئی تھی۔ ہیری کیلئے سنیپ کے جذبات پہلے جیسے شدید تھے۔ اس سے ہیری کو کوئی پریشانی نہیں ہوئی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے اگلے سال زندگی معمول کے مطابق پٹڑی پر واپس آ جائے گی۔ کم از کم اتنی معمول کے مطابق جتنی یہ ہوگورٹ میں ہو سکتی تھی۔

یہ ہیری کی زندگی کی سب سے اچھی شام تھی کیوڈچ میں جیتنے یا کرسمس یا طورال کو بے ہوش کرنے سے کہیں اچھی...... وہ آج کی رات کو کبھی کبھی نہیں بھلا پائے گا۔

☆☆☆

ہیری قریباً بھول گیا تھا کہ ابھی امتحانات کے نتائج آنا باقی تھے۔ جب نتائج کا اعلان ہوا تو اسے بے حد تعجب ہوا کہ رون اور وہ اچھے نمبروں سے پاس ہو گئے تھے۔ جڑی بوٹیوں کے مضمون میں اس کے کچھ زیادہ حوصلہ افزا نمبر تھے جنہوں نے جادوئی مرکبات کے برے نمبروں کو ڈھانپ لیا تھا۔ انہیں امید تھی کہ گوئل جو اتنا ہی نالائق تھا جتنا کہ گھٹیا فطرت کا مالک تھا، یقیناً فیل ہو جائے گا مگر وہ بھی پاس ہو گیا تھا۔ یہ ان کیلئے بڑی شرم کی بات تھی مگر رون نے صحیح کہا کہ آپ کو زندگی میں ساری چیزیں ایک ساتھ کبھی نہیں مل سکتیں۔

اور پھر اچانک ان کے توشہ خانے خالی ہو گئے۔ ان کے صندوق کپڑوں اور دوسری چیزوں سے بندھ چکے تھے۔ نیول کا صندوق باتھ روم کے ایک کونے میں چھپا پایا گیا، سارے طلباء وطالبات کو یادداشتی رقعے دیئے گئے جن میں یہ تنبیہ درج تھی کہ وہ چھٹیوں میں جادو کا استعمال نہیں کریں گے۔ (''میں ہمیشہ یہ امید کرتا ہوں کہ وہ ہمیں یہ یادداشتی رقعے دینا بھول جائیں گے۔'' فریڈ ویزلی نے مغموم لہجے میں آہ بھرتے ہوئے کہا۔) ہیگرڈ انہیں کشتیوں کے بیڑے تک لے جانے کیلئے سکول کے بڑے خارجی دروازے تک

آیا۔ پھر انہیں جھیل کے پار لے گیا اور وہ لوگ پلیٹ فارم پر پہنچ گئے۔ ہوگورٹ ایکسپریس میں سوار ہوئے اور آپس میں ہنستے کھیلتے اپنے اپنے گھروں کی طرف رواں دواں ہوگئے۔ پھر ریل گاڑی کے باہر کا دیہاتی منظر کچھ زیادہ سرسبز اور صاف ستھرا ہوتا چلا گیا۔ ماگل شہروں کو نزدیک سے تیزی سے گزرتے ہوئے دیکھ کر وہ بیٹی باٹ کی ہر ذائقے والی ٹافیاں کھا رہے تھے۔ انہوں نے اپنے جادوگروں والے کپڑے اتار کر قمیض پتلون اور جیکٹ پہن لی تھیں۔ آخر کار وہ کنگ کراس سٹیشن کے پلیٹ فارم نمبر پونے دس پر اتر گئے۔

پلیٹ فارم سے باہر جانے میں ان لوگوں کو تھوڑا وقت لگا۔ ایک جھریوں والا بوڑھا گائیڈ ٹکٹ والے ستون کے پاس کھڑا تھا اور ان لوگوں کو گیٹ سے دو یا تین کی شکل میں گزرنے دے رہا تھا تاکہ وہ سب لوگ پتھریلے ستون سے اکٹھے باہر نکل کر ماگلوں کی توجہ اپنی طرف کھینچ نہ لیں اور انہیں یکدم متحیر نہ کردیں۔

''تمہیں ان گرمیوں میں ضرور آنا ہے اور ہمارے یہاں رہنا ہے۔'' رون نے اصرار کرتے ہوئے کہا۔ ''تم دونوں کو...... میں تمہیں الّو بھیجوں گا۔''

''شکریہ!'' ہیری نے ہجوم کے ساتھ چلتے ہوئے کہا۔ ''مجھے کسی چیز کا تو انتظار رہے گا۔''

جب وہ لوگ ماگل دُنیا کی طرف لے جانے والے گیٹ کی طرف بڑھے تو لوگ انہیں دھکا دیتے ہوئے آگے جانے لگے، ان میں سے کچھ نے کہا۔

''پھر ملیں گے ہیری!''

''پھر ملتے ہیں پوٹر!''

''امید ہے گرمیوں کے بعد ملاقات ہوگی۔''

''اب بھی مشہور ہو'' رون نے اس کی طرف دیکھ کر ہنستے ہوئے کہا۔

''جہاں میں جارہا ہوں کم از کم وہاں تو نہیں ہوں!'' ہیری نے دھیمے لہجے میں کہا۔

ہیری، رون اور ہرمائنی پتھریلے ستون سے اکٹھے باہر نکلے۔

''وہ رہا ممی...... وہاں پر دیکھو!'' یہ جینی ویزلی تھی، رون کی چھوٹی بہن۔ مگر وہ رون کی طرف اشارہ نہیں کر رہی تھی۔

''ہیری پوٹر......!'' وہ زور سے چیخی۔ ''دیکھو ممی! وہ رہا...... ادھر......''

''خود کو سنبھالو جینی! اشارہ کرنا بدتمیزی ہوتا ہے۔'' مسز ویزلی نے سختی سے کہا اور انہوں نے ان کی طرف دیکھ کر ایک مسکان

چہرے پر سجالی۔

''بہت مصروف سال گزرا؟'' انہوں نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

''بہت!'' ہیری جلدی سے بولا۔ ''مسز ویزلی! کرسمس کی ٹافیوں اور گرم اونی سوئیٹر کیلئے بہت بہت شکریہ!''

''ارے کوئی بات نہیں ڈیئر!'' مسز ویزلی کا رواں رواں فرط مسرت سے جھوم اُٹھا۔

''تیار ہو؟'' ایک کرخت سی آواز سنائی دی۔

ہیری نے جلدی سے مڑ کر دیکھا۔ وہ انکل ورنن تھے، جن کا چہرہ اب بھی ارغوانی ہو رہا تھا۔ ان کے چہرے پر اب بھی مونچھیں تھیں اور جواب بھی ہیری کی ہمت پر غصے کا اظہار کر رہی تھیں، جو عام لوگوں سے بھرے ہوئے سٹیشن پر پنجرے میں الّو لٹکائے گھوم رہا تھا۔ ان کے پیچھے آنٹی پتونیہ اور ڈڈلی کھڑے تھے جو ہیری کو ٹکٹکی لگا کر دیکھنے میں مگن تھے۔

''آپ لوگ یقیناً ہیری کے رشتے دار ہوں گے۔'' مسز ویزلی نے خوش اخلاقی سے کہا۔

''صرف کہنے کی حد تک......'' انکل ورنن نے روکھے پن سے جواب دیا۔ ''جلدی کرو لڑکے! ہمارے پاس تمہارے لئے پورا دن نہیں ہے۔''

وہ باہر کی طرف چل دیئے۔ چلتے چلتے رون اور ہرمائنی سے کچھ کہنے کیلئے ہیری پیچھے رہ گیا۔

''تو گرمیوں میں ملاقات ہوگی۔''

''امید ہے کہ تمہاری چھٹیاں اچھی گزریں گی۔'' ہرمائنی نے انکل ورنن کی طرف متذبذب انداز میں دیکھتے ہوئے کہا۔ وہ حیران تھی کہ کوئی انسان اتنا ناخوش بھی ہوسکتا ہے۔

''ہاں! اچھی گزریں گی۔'' ہیری نے دھیرے سے کہا اور وہ دونوں اس کے چہرے پر پھیلی مسکراہٹ کو دیکھ کر تذبذب کا شکار تھے۔ ''انہیں معلوم نہیں کہ ہمیں گھر پر جادو کرنا منع ہے میں اس گرمیوں میں ڈڈلی کے خوب مزے لوں گا۔''

☆☆☆

# ہیری پوٹر اور تہ خانے کے اسرار

مصنفہ: جے کے رولنگ

مترجم: معظم جاوید بخاری

شہرہ آفاق جادوگر ہیری پوٹر کے کارنامے (دوسری کتاب کا ترجمہ)

**Harry Potter and the Chamber of Secrets**

# ہیری پوٹر

اور

# تہ خانے کے اسرار

......مصنفہ......

جے کے رولنگ

......مترجم......

معظم جاوید بخاری

............انٹرنیٹ ایڈیشن............

# فہرست ابواب

پہلا باب

# بدترین سالگرہ

یہ کوئی انہونی بات نہیں تھی کہ پرائیویٹ اسٹریٹ کے مکان نمبر چار کے مکینوں میں صبح سویرے ناشتے پر گرما گرم منہ ماری نہ ہوئی ہو۔ مسٹر ورینن ڈرسلی صبح وقت سے کچھ پہلے ہی بیدار ہو گئے تھے۔ ان کی نیند اچاٹ ہونے کی حقیقی وجہ دراصل تیز چیختی ہوئی گونج تھی جو کہ ان کے بھانجے ہیری کے کمرے میں موجود اس کی مادہ الّو کے حلق سے برآمد ہوئی تھی۔

''حد ہو گئی!......اس ہفتے میں تیسری بار میرے ساتھ ایسا ہوا ہے۔'' مسٹر ورینن ڈرسلی کے چہرے پر گہری ناراضگی اور جھنجھلاہٹ چھائی ہوئی تھی۔ ''مجھے اس خبیث الّو کے بارے میں سنجیدگی سے کچھ سوچنا چاہئے ......!'' وہ ناشتے کی میز کے قریب پہنچ کر بلند آواز میں سیڑھیوں کی طرف دیکھ کر گرجے جہاں ہیری سہما ہوا کھڑا دکھائی دے رہا تھا۔ ''اگر یہ منحوس چیخ و پکار بند نہ ہوئی تو مجھے یقیناً یہ گھر چھوڑ کر کوئی دوسری پرسکون جگہ تلاش کرنا پڑے گی۔ جہاں کم از کم صبح سویرے یہ منحوس آواز سننے کو نہ ملے گی۔ اگر تم اس واہیات الّو پر قابو نہیں رکھ سکتے تو میں اُسے اپنے گھر سے باہر نکال دوں گا......تم سمجھ گئے نا......میں کیا کہہ رہا ہوں!''

ہیری نے آگے بڑھ کر ایک بار پھر صفائی دینے کی کوشش کی۔

''انکل ورینن! وہ پنجرے میں بند پڑے پڑے اکتا چکی ہے، اسے کھلے آسمان میں پرواز کی عادت ہے اگر میں اسے صرف رات کو کھلا چھوڑ دوں تو شاید......''

انکل ورینن غرائے۔ ''کیا میں تمہیں احمق دکھائی دیتا ہوں۔'' ان کی جھنجھلاہٹ اس قدر بڑھ گئی کہ تلے ہوئے انڈے کا ایک ٹکڑا منہ میں جانے کے بجائے ان کی ہونٹوں پر لٹکی ہوئی گھنی مونچھوں میں اُلجھ کر رہ گیا جو لٹک کر اس کی صورت کو مضحکہ خیز بنا رہا تھا۔ ہیری اپنی ہنسی بمشکل روک پایا۔ ''میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ اس منحوس الّو کو باہر نکالنے کے بعد کیا ہوگا؟'' یہ کہہ کر انہوں نے اپنی بیوی ''پٹونیہ'' کی طرف گہری نظر ڈالی جو کہ سراسیمگی کے عالم میں انہیں دیکھ رہی تھی۔ ابھی ہیری جواب دینے کا سوچ ہی رہا تھا کہ عین اسی وقت ان کے لاڈلے اور منہ پھٹ بیٹے ڈڈلی کی زوردار ڈکار کمرے کی فضا میں گونج اُٹھی، ہیری کو یوں لگا جیسے اس کے الفاظ آپس میں

گڈ مڈ ہوکر رہ گئے ہوں۔

’’مجھے ابھی اور ناشتہ کرنا ہے......!‘‘ ڈڈلی کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

آنٹی پٹونیہ نے اپنے بھاری بھرکم پلے ہوئے لاڈلے بیٹے کو محبت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔’’فرائی پین میں ابھی اور ناشتہ موجود ہے......میرے بچے! ہمیں تمہاری تندرستی کی گہری فکر ہے، عمدہ نشو ونما کیلئے پیٹ بھر کر کھانا جسم اور دماغ دونوں کی تندرستی و مضبوطی کیلئے نہایت مفید ہے......ویسے مجھے نہیں لگتا کہ وہاں سکول میں تمہیں کچھ عمدہ کھانے کو ملتا ہوگا۔‘‘ آنٹی پٹونیہ نے فرائی پین میں سے خاصی مقدار میں کھانا اس کی پلیٹ میں ڈال دیا۔ ہیری ناشتے کی میز کے بالکل قریب پہنچ چکا تھا۔

’’پٹونیہ! بے وقوفی کی باتیں مت کرو۔ جب میں سمیلٹنگ میں ہوا کرتا تھا، کبھی بھی بھوکا نہیں رہا۔‘‘ ویرنن انکل نے جوشیلے انداز میں سینہ پھلاتے ہوئے کہا۔’’ڈڈلی کو وہاں کھانے کی کوئی کمی محسوس نہیں ہوتی ہوگی......کیوں میں نے صحیح کہا نا ڈڈلی!‘‘

ڈڈلی بے تکا کھا کھا کر اس قدر موٹا ہو چکا تھا کہ کچن کی کرسی اس کیلئے تنگ پڑ گئی تھی۔ کولہوں کا گوشت کرسی کے دونوں طرف لٹکا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ وہ اپنے باپ کی بات سن کر للچائی نظریں پلیٹ میں گاڑے مسکرایا۔

’’مجھے فرائی پین اُٹھا کر دو۔‘‘ ڈڈلی یکدم ہیری کی طرف مڑ کر تحکمانہ انداز میں غرایا۔

’’تم جادوئی الفاظ بولنا بھول ہی گئے ہو۔‘‘ ہیری نے چڑ کر کہا۔ اس سادہ سے جملے ان تینوں کا منہ بگڑ گیا اور چہرے پر ناگواری کے اثرات پھیل گئے۔ ان کی آنکھوں میں خوف کے سائے لرزتے دکھائی دے رہے تھے۔ لمحہ بھر کیلئے تو ڈڈلی کو اپنی سانس رُکتی ہوئی محسوس ہوئی۔ وہ بری طرح ہانپ رہا تھا۔ جادو کا تصور اس قدر دہشت ناک تھا کہ وہ کرسی پر اپنا توازن سنبھال نہیں پایا اور ایک طرف لڑھک گیا۔ ڈڈلی کے زمین پر گرنے کا اتنا دھماکہ ہوا پورا کچن ہل کر رہ گیا۔ آنٹی پٹونیہ جادو کے خوف میں مبتلا تھیں کہ کچن کا دھماکہ سن کر ان کی سٹی گم ہوگئی۔ گہری چیخ ان کے لبوں سے نکل گئی۔ وہ خوف و حیرت سے اپنا منہ دبانے کی کوشش کرنے لگیں اور مسٹر ڈرسلی اُچھل کر اپنے قدموں پر کھڑے ہو گئے اور ان کی کنپٹی کی نسیں پھڑکنے لگیں۔ وہ کھا جانے والی نظروں سے ہیری کو گھور رہے تھے۔ ہیری ان کی تیور دیکھ کر گھبرا گیا۔

’’میرا مطلب تو صرف یہ تھا کہ اس نے فرائی پین مانگتے ہوئے ’’پلیز‘‘ نہیں کہا۔ اس کے علاوہ اور کچھ نہیں تھا۔‘‘ ہیری نے ان کے بگڑے ہوئے چہرے دیکھ کر جلدی سے صفائی پیش کی۔

انکل ویرنن نے غصے سے تھوک اگلتے ہوئے میز پر زوردار مکا مارا اور چلا کر بولے۔

’’میں تم سے کہا تھا نا......کہ ہمارے گھر میں ’جادو‘ کا نام بھی مت لینا لڑکے!‘‘

''لیکن میں تو......'' ھیری ہکلایا۔

''ڈڈلی کو ڈرانے کی تمہاری ہمت کیسے ہوئی؟'' انکل ورنن کی آنکھیں غصے کے مارے دہکتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ وہ ان کے دونوں ہاتھ بھنچے پڑے تھے، شاید کوئی پل ہوتا کہ وہ اُٹھ کر ھیری کو پیٹنا شروع کر دیتے۔ ھیری ایک قدم پیچھے ہٹ گیا۔ خوف کی سرد لہر اس کے بدن میں دوڑنے لگی۔ اس نے اپنی عینک کو ٹھیک کرتے ہوئے دوبارہ صفائی دینے کی کوشش کی مگر انکل ورنن کا پارہ ساتویں آسمان سے باتیں کر رہا تھا۔ وہ گرجتے ہوئے بولے۔

''میں نے تمہیں پہلے سے خبردار کیا تھا کہ میں یہ ہرگز برداشت نہیں کروں گا کہ میری اس چھت کے نیچے تم کوئی بھی ایسی حرکت کرو جو انسانوں سے مختلف اور پاگلوں کی سی ہو۔''

ھیری انکل ورنن کا آگ بگولا چہرہ دیکھ کر سہم گیا۔ اس نے اس کے بھیانک چہرے سے نظریں ہٹا کر دوسری طرف دیکھا جہاں اس کی آنٹی پٹونیہ پھٹی پھٹی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔ اس کا چہرہ بالکل زرد پڑ چکا تھا جیسے کسی نے ان کا خون تک نچوڑ لیا ہو۔ وہ بھاری بھرکم ڈڈلی کو اس کے پیروں پر کھڑا کرنے کی کوشش میں مصروف تھی۔

''ٹھیک ہے...... ٹھیک ہے میں آئندہ خیال رکھوں گا!'' ھیری دونوں ہاتھ اُٹھا کر بولا۔

انکل ورنن کا غصہ تھم گیا اور وہ ھیری کو تیز نگاہوں سے دیکھتے ہوئے اپنی کرسی پر واپس بیٹھ گئے۔ وہ ابھی تک بھڑکے ہوئے گینڈے کی مانند ہانپ رہے تھے۔ انہوں نے کانٹا پکڑا اور اپنی چھوٹی چھوٹی آنکھوں کے کناروں سے ھیری کی طرف دیکھا جو صورتحال یکدم بگڑ جانے پر پریشان کھڑا تھا۔ ایسا پہلی بار نہیں ہوا تھا۔ انکل ورنن کا اکثر غصہ اسی پر اترتا تھا۔ شاید اس لئے وہ انکل ورنن کے مقابلے میں کم عمر بچہ تھا۔

ھیری اپنے پہلے سال کی پڑھائی مکمل کر کے گرمیوں کی تعطیلات گزارنے کیلئے گھر واپس آیا تھا۔ حالانکہ اس کا قطعی دل نہیں کر رہا تھا کہ وہ ہوگورٹ سے پرائیویٹ ڈرائیو اسٹریٹ میں لوٹے، وہ جب سے گھر لوٹا تھا انکل ورنن اس سے کچھ ایسا ہی سلوک کر رہے تھے، ان کے خیال میں جیسے ھیری پوٹر کوئی بچہ نہ ہو بلکہ کوئی زوردار قسم کا بم ہو جو کسی بھی وقت پھٹ کر ان کے گھر کو راکھ کا ڈھیر بنا ڈالے گا۔ اس کی وجہ یہ بھی تھی کہ ھیری کوئی عام بچہ نہیں تھا بلکہ وہ ایک ''جادوگر'' تھا۔ ایک ایسا تازہ دم جادوگر جو کہ اپنا پہلا سال ہوگورٹ سکول برائے جادوگری و پراسرار علوم میں گزار کر لوٹا تھا۔ اگر ڈرسلی خاندان اس کی واپسی اور چھٹیوں کے خاتمے تک کے قیام سے خوفزدہ اور ناخوش تھا تو اس میں ھیری کی اپنی کوئی غلطی نہیں تھی۔ حقیقت تو یہ تھی کہ ھیری خود ان سے زیادہ ناخوش اور غمگین تھا۔

ھیری ان اُداس لمحات کو گن گن کر گزارنے پر مجبور تھا۔ ہوگورٹ اسکول اس کی تمناؤں کا پرتو بن چکا تھا۔ اس کی یاد اتنی گہری اور

شدید تھی کہ وہ اکثر تڑپ کر رہ جاتا۔ ہوگورٹ کی جدائی اس کیلئے ایسے ہی تھی جیسے بھوک کی شدت میں پیٹ میں اُٹھنے والے مروڑ۔ اس کی نظروں کے سامنے اکثر سکول کی قلعے جیسی عمارت گھوم جاتی، پیچ دار راہداریاں، خفیہ راستے، سمت بدلتے ہوئے زینے اور در و دیوار سے نکلتے گھستے بھوت اسے بے حد یاد آتے۔ ڈاک لاتے ہوئے الوؤں کی آمد کا منظر، بڑے ہال میں کھانے کی دعوتوں والی ضیافتیں، سکول کے بلند مینار والے کمرے میں مسہری دار پلنگ پر پُرسکون نیند کا لطف، ہیگرڈ کے پاس تفریحاً جانا اور اندھیرے جنگل کے کنارے پر واقع سکول کے بڑے میدان کے ایک کونے میں بنے ہوئے ہیگرڈ کے جھونپڑے میں بیٹھ کر چائے پینا جو کہ اسکول کی چابیوں اور بڑے میدان کا واحد محافظ تھا، اور خاص طور پر جادوگروں کے مقبول ترین کھیل...... کیوڈچ کا مزہ ہی کچھ اور تھا جو ماگلوؤں کی دُنیا میں ناقابل یقین تھا۔ جادونگری کا سب سے زیادہ مشہور و مقبول کھیل جس میں چھ میناروں والے چھلے دار گول ہوتے ہیں، چار اُڑتی ہوئی مختلف گیندیں اور چودہ کھلاڑی جو بُہاری ڈنڈوں پر ہوا میں پرواز کرتے ہیں۔

ہیری جیسے ہی واپس گھر پہنچا تو انکل ویرنن نے سب سے پہلا کام یہ کیا کہ انہوں نے ہیری کا تمام سامان جس میں جادوئی علم کی کتب، جادوئی چھڑی، سکول کا چوغہ نما یونیفارم، جادوئی ادویہ بنانے والی کڑھائی اور سب سے بہتر رفتار والا نیمبس 2000 بُہاری ڈنڈا شامل تھا، ہیری سے چھین کر سیڑھیوں کے نیچے موجود چھوٹے سے گودام میں بند کر کے اس کے دروازے پر بڑا سا تالہ ڈال دیا تھا جس کی کنجی ہمیشہ اس کے قبضے میں رہتی تھی۔ سیڑھیوں کے نیچے یہ چھوٹا سا گودام ایک سال پہلے تک ہیری کی مستقل رہائش گاہ تھی جہاں وہ دس سالوں سے قیدی کی سی زندگی بسر کر رہا تھا۔ یہ سلسلہ ابھی ختم نہیں ہوا تھا، ہیری کی جگہ اس کے سامان نے لے لی تھی۔ اس طرح ہیری کو ذرا بھی موقعہ نہ مل سکا کہ وہ بُہاری ڈنڈے پر بیٹھ کر کیوڈچ کی مشق کر پاتا۔ اگر اس کے سکول واپس لوٹنے پر ناکافی مشق کی بناء پر اسے فریق کی ٹیم سے نکال باہر کر دیا جاتا یا چھٹیوں کا کام نہ کرنے کی وجہ سے اسے کڑی سزا بھگتنا پڑتی...... ڈرسلی خاندان کو اس کی کوئی پرواہ نہیں تھی۔ ہیری اور ہوگورٹ کے تعلق کو جوڑنے سے انہیں کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ مسٹر ڈرسلی کا شمار ان لوگوں میں تھا جنہیں جادونگری میں ''مگل'' کہا جاتا تھا۔ (یہ ایسے لوگوں کیلئے اصطلاح تھی جن کی رگوں میں خون کا ایک قطرہ بھی جادوگروں کا نہ ہو یعنی وہ خالص انسان ہوں) مسٹر ڈرسلی اس بات پر یقین رکھتے تھے کہ جادوگر ہونا اور جادونگری پر یقین رکھنا نہایت شرمناک بات ہے اور وہ یہ سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ ان کے گھر میں کوئی فرد ایسا ہو جو نہ صرف خود جادوگر ہو بلکہ جادوگری کی تعلیم بھی حاصل کرے، اگر یہ بات کسی دوسرے کو معلوم ہو جاتی تو یقیناً یہ ان کیلئے ڈوب مرنے کا مقام تھا۔ صرف یہی نہیں بلکہ انکل ویرنن نے ہیری کی مادہ الو ''ہیڈوگ'' کو بھی اپنی جارحیت کا نشانہ بنایا۔ انہوں نے ہیڈوگ کو پنجرے میں بند کر کے ایک بڑا سا قفل لگا ڈالا تاکہ وہ نہ باہر نکل سکے اور نہ لوگوں کو ہیری کے بارے میں کچھ معلوم ہو سکے۔ ہیڈوگ کے اس ساتھ اس ناموزوں سلوک کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ وہ ہیری کے پیغام

جادونگری میں نہ لے جاسکے اور جادونگری سے اس کا رابطہ ختم ہوکر رہ جائے۔

ہیری کا حلیہ ڈرسلی خاندان سے کافی الگ تھلگ تھا۔ وہ لمحہ بھر کیلئے بھی ان کا رشتہ دار نہیں لگتا تھا۔ انکل ورینن نہایت بھاری بھرکم اور موٹی تو ند کے مالک تھے، ان کی چھوٹی چھوٹی آنکھیں چہرے پر عجیب سی لگتی تھیں۔ ان کی گردن نہ ہونے کے برابر تھی، دیکھنے میں معلوم ہی نہ ہوتا تھا کہ کب ٹھوڑی ختم ہوئی اور کب سینہ شروع ہوگیا۔ چہرے پر اگر کوئی چیز نمایاں دکھائی دیتی تھی تو وہ ان کی سیاہ بڑی مونچھیں تھیں جو دونوں گالوں پر بے ہنگم انداز میں پھیلی ہوئی، ناک جتنی اونچی اور بالائی ہونٹ کے اوپر چھائی ہوئی دکھائی دیتی تھیں۔ انکل ورینن کے مقابلے میں پٹونیہ آنٹی بالکل مختلف تھیں، ان کا چہرہ دبلا پتلا اور گڑیوں جیسا تھا۔ صراحی دار لمبی گردن اور متناسب جسم۔ جبکہ ڈڈلی گلابی رنگت، سنہرے بالوں والا اور دریائی گھوڑے کی مانند فربہ تھا۔ دوسری طرف ہیری ان کے مقابلے میں بالکل دبلا پتلا اور قد میں چھوٹا تھا۔ اس کی آنکھیں نہایت چمکدار اور سبز تھیں۔ اس کے سیاہ گھنے بال ہمیشہ سر پر بکھرے رہتے تھے۔ اس کی نگاہ کچھ کمزور تھی جس کی وجہ سے وہ ہمیشہ گول فریم کا چشمہ پہنے رکھتا تھا اور اس کے ماتھے پر دائیں طرف بجلی گرنے کی علامت کی مانند ایک نشان تھا جو کسی پرانی خراش کی طرح دکھائی دیتا تھا۔ اس نشان نے ہیری کو خاص طور پر غیر معمولی بنا دیا تھا، باقی تمام جادوگروں سے بھی زیادہ منفرد اور اچھوتا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ یہ نشان اس کے بھیانک اور پوشیدہ ماضی کی خاص علامت تھی جو یہ واضح کرتا تھا کہ ہیری کا ماضی المناک حادثے سے دوچار رہا تھا اور جس کے باعث ہی اسے گیارہ سال پہلے ڈرسلی خاندان کی چوکھٹ پر چھوڑ دیا گیا تھا۔ صرف ایک ہی سال کی عمر میں ہیری جانے کیسے جادوئی دُنیا کے سب سے بڑے شیطانی جادوگر 'لارڈ والڈی موٹ' کے جادوئی شکنجے سے بچ گیا تھا آج بھی زیادہ تر جادوگر اور جادوگرنیاں اُس کا نام لینے پر خوف سے ہچکچاتے تھے۔ لارڈ والڈی موٹ کے شیطانی وار کی تاب نہ لاکر ہیری کے ماں باپ موقع پر بھی دم توڑ گئے لیکن ہیری عالم شیرخواری میں ماتھے پر بجلی گرنے جیسا نشان لئے نہ صرف بچ گیا تھا بلکہ اس کے ساتھ ہی والڈی موٹ مزید پراسراریت کے سمندر میں ڈوب گیا تھا۔ کوئی یہ نہیں جانتا تھا کہ ہیری کیونکر بچ گیا...... یہ سب کیسے ہوگیا؟ بس لوگوں کو یہی معلوم تھا کہ 'وہ بچہ جو بچ گیا' اسی نام کے ساتھ ہیری پوری جادوئی دُنیا میں معروف و مقبول تھا۔ جس لمحے والڈی موٹ ہیری کو مارنے میں ناکام رہا ٹھیک اسی لمحے اس کی تمام شیطانی قوتیں جل کر بھسم ہوگئیں اور وہ منظر سے یکلخت غائب ہوگیا۔ کوئی نہیں جانتا تھا کہ اب وہ کہاں ہے؟ اور کس حال میں ہے۔ جادونگری کے کچھ جادوگروں کو یہ یقین تھا کہ والڈی موٹ ہیری کے بچ جانے پر خود بھیانک موت کی بھینٹ چڑھ چکا ہے مگر حقیقت کسی کو معلوم نہیں تھی، ہر کوئی قیاس اور مفروضوں کے گرداب میں پھنسا ہوا تھا۔

ہیری اس بھیانک حادثے کے بعد دُنیا میں تنہا رہ گیا تھا۔ اسے اس کی خالہ پٹونیہ کے گھر میں چھوڑ دیا گیا۔ پٹونیہ اور ورینن نے نہ

چاہتے ہوئے بھی اس یتیم بچے کو دس سال تک سہارا دیئے رکھا۔ ہیری کو ڈرسلی خاندان میں رہتے ہوئے دس سال کا عرصہ گزر چکا تھا، اسے کبھی اس بات کی سمجھ نہیں آپائی کہ اس کے گردونواح میں عجیب وغریب واقعات کیونکر رونما ہوتے رہتے ہیں۔ ہیری کو ڈرسلی افراد نے یہ کبھی نہیں بتایا کہ حقیقت کیا ہے؟ اسے ان کی اس بات پر یقین آچکا تھا کہ اس کے والدین ایک کار حادثے میں جاں بحق ہو چکے تھے۔ اس جان لیوا حادثے میں نہ صرف ہیری بچ گیا بلکہ اس کے ماتھے پر گہری خراش کا نشان باقی رہ گیا۔ جو محض کار حادثے کی نشانی تھا۔ ہیری اپنے والدین کی موت کے بعد ان کے رحم وکرم پر پرورش پا رہا تھا۔

گذشتہ سال جب ہیری اپنی دسویں سالگرہ منا رہا تھا ٹھیک اسی وقت ہیگر ڈ اس کی زندگی میں داخل ہوا اور اس نے تمام سچائی اس کے سامنے کھول کر رکھ دی۔ ہیری اس سچائی کو سننے کے بعد کئی لمحوں تک ہکا بکا رہا۔ اسے یقین نہیں آیا کہ اس کی آنٹی اور انکل نے اتنی بڑی بات اس سے چھپا رکھی تھی۔ جادوگری کے سکول ''ہوگورٹ'' سے اس کے نام ایک خط آیا جس میں اسے وہاں فوری داخلہ لینے کی ہدایت کی گئی تھی۔ اس طرح ہیری ایک سال پہلے ہوگورٹ سکول میں پڑھنے کیلئے چلا گیا جہاں وہ خود اور اس کا نشان دونوں ہی نہایت مشہور تھے۔ ہر کوئی اس کے بارے میں جانتا تھا اور اس سے ملنا اور ہاتھ ملانا بڑی اہم بات سمجھا جاتا تھا۔ ایک سال کی تعلیم مکمل ہونے پر سکول میں امتحانات کے بعد تعطیلات شروع ہوگئیں تھیں جس پر ہیری کو مجبوراً ڈرسلی گھرانے میں واپس لوٹنا پڑا تھا۔ سکول بند تھا اور دُنیا میں ڈرسلی گھرانے کے علاوہ اس کا کوئی اور زندہ نہیں تھا۔ لیکن ڈرسلی گھرانے میں اس کے ساتھ ایسا برا سلوک کیا گیا جیسے وہ کوئی آوارہ کتا ہو جو کسی گندگی کے ڈھیر پر لوٹ لگا کر واپس آیا ہو۔

ڈرسلی گھرانہ ہیری سے اس قدر بے خبر ہو چکا تھا کہ ان میں سے کسی کو یہ تک بھی یاد نہیں رہا تھا کہ آج ہیری کی بارہویں سالگرہ کا دن ہے۔ ہیری کو بخوبی معلوم تھا کہ ان سے کوئی اچھی امید وابستہ رکھنا فضول تھا۔ وہ ہیری کے معاملے بھی بے حس اور خودغرض واقع ہوئے تھے، ان کی یہ مہربانی کافی تھی کہ انہوں اتنے برس تک ہیری کو ساتھ رکھ چھوڑا تھا۔ ڈرسلی گھرانے کے افراد نے اس کی سالگرہ پر تحفہ دینا تو دور کی بات کبھی کیک تک نہیں لا کر دیا تھا، وہ اس طرح چشم پوشی کر جاتے تھے جیسے ان کے درمیان ہیری کا کوئی وجود ہی نہ ہو۔

''جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ آج بہت ہی خاص اور اہم دن ہے'' انکل ویرنن نے کھنکھار کر اپنی مونچھوں کو ہونٹوں سے دور دھکیلتے ہوئے کہا۔ ہیری نے چونک کر ان کی طرف دیکھا لمحہ بھر کیلئے اسے انکل ویرنن کا جملہ سن کر اپنی سماعت پر یقین نہیں آیا۔

''آج کے دن میں اپنی زندگی کا سب سے بڑا سودا کروں گا۔'' انکل ویرنن نے دونوں ہاتھوں کو آپس میں بھینچ کر کہا۔ ان کا چہرہ مسرت سے دمک رہا تھا۔ ہیری کو ان کی بات سن کر مایوسی ہوئی اور اس نے اپنی توجہ ہاتھ میں پکڑے ہوئے ٹوسٹ کی طرف مبذول

کر لی۔ وہ آہستگی سے ٹوسٹ کھانے میں مشغول ہو گیا۔ اس کی سماعت میں انکل ویرنن کی جوشیلی آواز گونج رہی تھی جو کہ آج ہونے والی پرتکلف ڈنر پارٹی کے بارے میں بات کر رہے تھے، ہیری کیلئے یہ کوئی نئی بات نہیں تھی کیونکہ وہ گزشتہ پندرہ دن سے اس بارے میں مسلسل سن رہا تھا۔ انکل ویرنن صرف اسی موضوع پر گفتگو کرتے آ رہے تھے۔ ہیری کو معلوم ہو چکا تھا، ایک مالدار ٹھیکیدار اپنی بیوی کے ہمراہ ڈرسلی گھرانے میں مدعو تھا جو آج آنے والا تھا۔ انکل ویرنن کو اس ٹھیکیدار سے کافی توقعات وابستہ تھیں۔ وہ یقیناً ڈرسلی کمپنی کو کثیر مقدار میں کام دے گا جو بھاری منافع کا موجب ہو گا۔ انکل ویرنن کی کمپنی کھدائی کا کام کرتی تھی۔

''چلو! سب لوگ ایک بار پھر اپنی اپنی ذمہ داریوں کی ریہرسل کر لیں۔ ہم لوگ ٹھیک آٹھ بجے اپنی اپنی جگہ پر چاق چوبند موجود ہوں گے...... پٹونیہ! تم رہو گی...... یہاں بیٹھک میں!'' انکل ویرنن نے کمرے کا بھرپور جائزہ لیتے ہوئے کہا۔

''بالکل! اپنے گھر میں مہمانوں کو خوش آمدید کہنے کیلئے ہمہ تن تیار!'' آنٹی پٹونیہ جلدی سے بولیں۔ ان کا چہرہ خوشی سے کھلا دکھائی دے رہا تھا۔

''بہت خوب!'' انکل ویرنن نے تعریفی انداز میں کہا۔ ''اور ڈڈلی بیٹے تم؟''

''دروازہ کھلنے کے انتظار میں اس کے بالکل قریب!'' ڈڈلی نے اپنے چہرے پر بناوٹی اور بھونڈی سی مسکراہٹ سجاتے ہوئے جواب دیا۔ ''خوش آمدید مہمان انکل اور آنٹی! اپنے نفیس کوٹ مجھے سونپ دیجئے تاکہ میں انہیں سنبھال کر رکھ دوں۔''

''یقیناً...... وہ یہ سوچنے پر مجبور ہو جائیں گے کہ کتنا 'پیارا' بچہ ہے۔'' آنٹی پٹونیہ اپنے لاڈلے بیٹے کے جواب پر مسرور ہو کر فوراً بولی۔ اس کے چہرے پر ممتا کے گہرے جذبات پھیلے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

''شاباش! میرے ہونہار ڈڈلی!'' انکل ویرنن کا لہجہ خاصا جوشیلا تھا۔ اچانک ان کی نگاہ ہیری پر پڑی تو منہ ایسے بگڑ گیا جیسے منہ میں کڑوی گولی اتر آئی ہو۔ ''اور تم......؟'' وہ ہیری کی طرف متوجہ ہو کر غرائے۔ آنٹی پٹونیہ نے بھی ہیری کی طرف ناگواری سے دیکھا۔

''اپنے بیڈروم میں، بالکل چپ چاپ جیسے اس گھر میں میرا کوئی وجود ہی نہیں۔'' ہیری نے بے ڈھب طور سے جواب دیا۔

''بالکل ایسا ہی ہونا چاہئے۔'' انکل ویرنن نے برا سا منہ بنا کر اس کی طرف گھورتے ہوئے تنبیہ کی۔ اس کے بعد وہ پٹونیہ سے مخاطب ہوئے۔ ''پٹونیہ! میں اُن لوگوں کو دروازے سے لے کر بیٹھک میں پہنچوں گا اور ان کیلئے تازہ مشروب بنا کر انہیں پیش کروں گا...... ٹھیک سوا آٹھ بجے۔''

''میں کہوں گی کہ ڈنر بالکل تیار ہے۔'' آنٹی پٹونیہ نے آنکھیں گھما کر کہا۔

''اور ڈڈلی بیٹے! تم بولو گے......''

''میسن آنٹی! آیئے میں ڈائننگ روم تک آپ کی رہنمائی کروں۔'' ڈڈلی نے اپنا توانا بازو ہوا میں ایک طرف لہراتے ہوئے ایک فرضی عورت سے کہا۔

''اوہ......میرا بے عیب بھلا مانس بچہ!'' آنٹی پتونیہ نے ناک سے سوں سوں کرتے کہا۔

''اور تم......؟'' انکل ورنن نے ایک بار پھر ہیری کی طرف کھا جانے والی آنکھوں سے دیکھتے ہوئے دریافت کیا۔ ان کے چہرے کی رگیں یکا یک کھنچ گئیں۔

''اپنے بیڈروم میں، بالکل چپ چاپ جیسے اس گھر میں میرا کوئی وجود ہی نہیں۔'' ہیری نے دوبارہ رٹا ہوا جملہ دھیمے انداز میں دہرایا۔ اس کا چہرہ بالکل سپاٹ دکھائی دے رہا تھا۔

''بالکل ایسا ہی کرنا سمجھے!'' انکل ورنن نے لفظ چباتے ہوئے کہا۔ ''ڈنر کے دوران ہمارا طریقہ کار کچھ یوں ہوگا کہ ہم لوگ ان کی تعریفوں کے پل باندھیں گے۔ پتونیہ! تم اس موقع پر کیا کہوں گی۔'' انکل ورنن نے گہرے انداز میں اپنی بیوی کی طرف دیکھا۔

''مسٹر میسن! ورنن نے مجھے بتایا ہے کہ آپ گولف کے بہترین کھلاڑی ہیں، کئی مقابلوں میں آنے نمایاں مقام حاصل کیا ہے......ویسے مسز میسن! آپ کا لباس بے حد جچ رہا ہے، کیا آپ بتانا پسند کریں گی کہ آپ نے یہ شاندار لباس کہاں سے خریدا؟''

''بہت خوب پتونیہ!'' انکل ورنن نے اپنی خوشی کو دباتے ہوئے کہا۔ ''اور ڈڈلی بیٹے تم کیا کہو گے؟'' ڈڈلی نے چہرے پر مضحکہ خیز مسکراہٹ نمودار کرتے ہوئے کہا۔

''انکل میسن! ابھی گذشتہ ہفتے کی بات ہے، مجھے سکول میں شہر کی مشہور ہستی کے بارے میں مضمون لکھنے کا کام ملا۔ یقین کیجئے کہ میں آپ کی شاندار شخصیت پر اپنا مضمون لکھا۔ جس پر مجھے استاد کی طرف سے بے حد شاباش ملی۔''

آنٹی پتونیہ اور ہیری کے کھلے منہ اس بات کا کھلا ثبوت تھے کہ دونوں کیلئے ڈڈلی کی بات کو ہضم کرنا مشکل ہو رہا تھا۔ باپ کی کامیابی کیلئے بیٹے کے منہ سے ایسی چاپلوسی سن کر آنٹی پتونیہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور اس نے آگے بڑھ کر ڈڈلی کو اپنے سینے سے لگا لیا۔ دوسری طرف ہیری کیلئے یہ سب کچھ ہضم کرنا بے حد مشکل ہو رہا تھا اس نے اپنی ہنسی کو بمشکل ضبط کر رکھا تھا۔ کہیں اس کا مسرور چہرہ انکل ورنن کی نگاہوں میں نہ آ جائے، اس لئے اس نے اپنی گردن نیچے کرتے ہوئے ناشتے کی میز کے نیچے چہرہ چھپا لیا تھا جہاں وہ کھل کر مسکرا سکتا تھا۔

''اور تم لڑکے!'' انکل ورنن ایک بار پھر ہیری کی طرف متوجہ ہوئے۔ ہیری نے آواز سن کر میز کے نیچے سے چہرہ باہر نکالا اور چہرے پر مصنوعی سنجیدگی طاری کرنے کی پوری کوشش کی۔

''اپنے بیڈروم میں، بالکل چپ چاپ......جیسے میں اس گھر میں ہوں ہی نہیں۔''

''بالکل ایسے ہی کرنا لڑکے!'' انکل ویرنن نے پُرزور انداز میں کہا۔ ''مسٹرمیسن تمہارے بارے میں کچھ نہیں جانتے اور ہم چاہتے بھی نہیں ہیں کہ انہیں تمہارے بارے میں کچھ پتہ چل پائے۔'' وہ اپنی بیوی کی طرف دیکھ کر بولے۔ ''پتونیہ! ڈنرختم ہونے کے بعد تم مسز میسن کو کافی پلانے کے بہانے بیٹھک میں لے جانا اور میں موقع پا کر گفتگو کا رُخ کاروبار کی طرف موڑ دوں گا اگر قسمت اچھی رہی تو دس بجے کی خبروں سے پہلے ہی میں معاہدے کی دستاویزات پر دستخط کروا کر انہیں لفافے میں بند کرنے میں کامیاب ہو جاؤں گا۔ کل شام اسی وقت ہم لوگ 'ماجورکا' میں بہترین شاپنگ کریں گے اور ہولی ڈے ہوم خرید رہے ہوں گے۔''

ھیری خاموشی سے انکل ویرنن کی گفتگو سن رہا تھا۔ اسے کسی قسم کی خوشی محسوس نہیں ہو رہی تھی کیونکہ اسے ذرا امید نہیں تھی کہ ماجورکا میں عمدہ گھر خریدنے کے بعد بھی انکل ویرنن یا ڈرسلی گھرانہ اس کے ساتھ پرائیویٹ ڈرائیو سے بہتر سلوک کرنے پر آمادہ ہو پائے گا۔

''تو پھر ٹھیک ہے!'' انکل ویرنن بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ ''میں شہر سے ڈڈلی اور اپنے لئے ڈنر کا سامان لے کر آتا ہوں......اور تم!'' انکل ویرنن نے ھیری کی طرف دیکھ کر غرا کر کہا۔ ''جب تمہاری آنٹی صفائی کرنے کا کام شروع کریں تو تم ان کے راستے میں بالکل مت آنا۔''

یہ سن کر ھیری پچھلے دروازے سے باہر چلا گیا۔ دن بے حد خوشگوار دکھائی دیتا تھا۔ سورج پوری آب وتاب کے ساتھ آسمان پر دمک رہا تھا۔ ھیری دروازے سے نکل کر صحن کی طرف بڑھ گیا صحن عبور کرنے کے بعد اسے باغیچے میں ایک بنچ دکھائی دیا۔ وہ آہستہ چلتا ہوا اس کی طرف بڑھ گیا۔ بنچ پر بیٹھ کر وہ دل بہلانے کیلئے دھیمے لہجے میں گنگنانے لگا۔

''سالگرہ کا دن مبارک مجھے!......سالگرہ کا دن مبارک مجھے!''

نہ کوئی کارڈ، نہ کوئی تحفہ اور نہ کوئی کیک!......وہ آج کی شام بھی کچھ اسی طرح گزارنے پر مجبور تھا جیسے اس کا کوئی اپنا دُنیا میں کبھی وارد ہی نہ ہوا ہو۔ تنہا مگر نہ ہونے کے برابر۔ وہ اپنے اردگرد لہلہاتے ہوئے پھولوں کی طرف دیکھنے لگا جو سرسبز ٹہنیوں پر اُداس معلوم ہو رہے تھے۔ ھیری کا من بجھا بجھا سا تھا۔ آج سے پہلے اسے کبھی اتنا اکیلا پن محسوس نہیں ہوا تھا۔ ہوگورٹ اسکول کی کسی چیز سے بھی زیادہ، کیوڈچ کھیل سے بھی زیادہ، ھیری کو اپنے سب سے اچھے دوستوں رون اور ہرمائنی گرینجر کی آ رہی تھی۔ بہرحال ایسے لگ رہا تھا جیسے ان لوگوں کو اس کی بالکل بھی یاد نہیں آ رہی تھی۔ پوری گرمیوں میں دونوں میں سے کسی نے بھی اسے خط تک نہیں لکھا تھا۔ جبکہ رون نے ھیری سے کہا تھا کہ وہ اسے اپنے گھر رہنے کیلئے ضرور بلائے گا۔

ان گنت بار ھیری جادو کے ذریعے ہیڈوگ الّو کے پنجرے کا تالا کھولنے کے بارے میں سوچا تا کہ وہ رون اور ہرمائنی کو اس

کے ذریعے خط بھیج سکے مگر یہ کوئی اتنا ضروری کام نہیں تھا کہ اس کیلئے جادوئی دُنیا کے قانون کو توڑ پر مصیبت گلے لی جاتی۔ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ نابالغ جادوگر کو سکول سے باہر کسی بھی قسم کا جادو کرنے کی اجازت بالکل نہیں تھی۔ خلاف ورزی کی صورت میں اسے سزا کے طور پر جادوئی دُنیا سے بدر کیا جاسکتا تھا، پھر وہ نہ سکول جاسکتا تھا اور نہ ہی جادوئی بازار میں۔ یہ الگ بات تھی کہ ڈرسلی گھرانہ جادوئی دُنیا کے ان قوانین کے بارے میں کچھ نہیں جانتا تھا اور نہ ہی ہیری نے یہ بات ان میں سے کسی کو بتائی تھی۔ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ انکل ویرنن کو یہ بات معلوم ہوگئی تو وہ یقیناً جادوئی چھڑی اور جادوئی تعلیم کے سامان کے ساتھ اسے بھی سیڑھیوں کے نیچے والے چھوٹے سے گودام میں ہمیشہ کیلئے بند کردیں گے۔ یہ مختصر سی آزادی صرف ڈر کی وجہ سے ہیری کو ملی تھی کیونکہ تمام ڈرسلی افراد کسی گندے بھونرے میں تبدیل ہونا بالکل پسند نہیں کرتے تھے۔ ڈرسلی گھرانے میں لوٹنے کے دو ہفتے بعد تک ہیری اناپ شناپ جادوئی کلمات بولتا رہا اور جب ڈڈلی اپنی جان چھڑا کر تھل تھلے پیروں کے ساتھ کمرے سے باہر بھاگتا تب اسے بہت مزا آتا تھا۔ لیکن رون اور ہرمائنی کی لمبی خاموشی کی وجہ سے ہیری اب خود کو جادوئی دُنیا سے اتنا الگ تھلگ محسوس کر رہا تھا کہ اسے ڈڈلی کو تنگ کرنے میں بھی مزہ نہیں آتا تھا۔ ہیری کو بے حد دُکھ ہورہا تھا کہ اس کے سب سے اچھے دوست رون اور ہرمائنی نہ صرف خط لکھنا بھول چکے تھے بلکہ اب تو وہ اس کی سالگرہ کو بھی فراموش کر گئے تھے۔ اگر اس لمحے اسے ہوگورٹ سکول سے کوئی خط مل جاتا یا کسی بھی دوست کا رابطہ قائم ہو پاتا تو وہ مارے خوشی کے الّو کو ہر وہ چیز دے دیتا جو وہ اس سے طلب کرتا۔ وہ اس قدر یاسیت میں ڈوب چکا تھا کہ اسے اپنے سب سے بڑے حریف ڈریکو ملفوائے کی صورت بھی دیکھنے کو مل جاتی تو وہ یقیناً خوش ہوجاتا کیونکہ ایک سال پہلے کی زندگی سے اتنا سرشار ہوچکا تھا کہ اسے کبھی کبھی یہ خوف محسوس ہونے لگتا کہیں یہ سب کچھ خواب نہ بن جائے۔ یہ الگ بات تھی کہ ڈرسلی گھرانہ حقیقت بن کر اسے بری طرح ڈس رہا تھا۔

ایسا بھی نہیں تھا کہ ہیری ہوگورٹ سکول میں گذشتہ سال میں محض شرارتیں ہی کی ہوں، سال کے آخری ایام میں اس نے کسی اور کا نہیں بلکہ سب سے بڑے شیطانی جادوگر 'لارڈ والڈی موٹ' کا سامنا کیا تھا چونکہ والڈی موٹ پہلے جیسا طاقتور اور مضبوط نہیں تھا اس لئے ہیری کو نقصان نہیں پہنچ پایا لیکن یہ حقیقت تھی کہ وہ اب بھی بے حد ڈراؤنا دکھائی دیتا تھا، وہ اب بھی نہایت چالاک تھا، وہ اب بھی دوبارہ کھوئی ہوئی تمام جادوئی قوتوں کو حاصل کرکے طاقتور اور مضبوط بننے کی جی توڑ کوشش میں مصروف تھا۔ لارڈ والڈی موٹ کو ایک بار پھر منہ کی کھانا پڑی تھی کیونکہ ہیری گیارہ سال پہلے کی طرح ایک بار پھر اس کے چنگل سے بچ نکلا تھا۔ یہ الگ بات تھی کہ اس بار اسے بچ نکلنے میں کافی جدوجہد کرنا پڑی اور وہ موت میں منہ میں جا کر لوٹ آیا تھا حالانکہ یہ حادثہ کئی ہفتے پرانا ہوچکا تھا لیکن وہ اب بھی اس کی ہولناک یادوں کی وجہ سے رات کو سوتے ہوئے ہڑبڑا جاتا اور اس کا پورا بدن ٹھنڈے پسینے میں ڈوب جاتا۔ پھر اس کی بقیہ

رات اسی خوف میں بیت جاتی کہ اس وقت والڈی موٹ جانے کہاں چھپا ہوا ہوگا اور اپنی کھوئی ہوئی قوتوں کے حصول کیلئے جانے کون سا کھیل رچائے بیٹھا ہوگا۔ کبھی کبھار تو والڈی موٹ کا وجود اسے اپنے کمرے میں ہی محسوس ہوتا اور خوف کے مارے اس کی گھگی بندھ جاتی۔ ہیری کی نظروں کے سامنے اکثر والڈی موٹ کا بدصورت، سرخ اور خوفناک چہرہ آجاتا اور اس کی بڑی بڑی غصے سے بھری ہوئی آنکھیں خود کو گھورتے ہوئے محسوس ہوتیں۔

ہیری باغیچے کے بنچ پر بیٹھا بے خیالی سے باڑ میں لگی ہوئی جھاڑیوں کو خالی نظروں سے دیکھ رہا تھا کہ وہ اچانک ٹھٹک سا گیا، اسے یوں محسوس ہوا جیسے جھاڑیوں میں کوئی چھپا ہوا اسے گھور رہا ہو، ہیری نے تن کر بیٹھ گیا اس نے ان دو بڑی بڑی سبز آنکھوں کو دیکھ لیا تھا جو جھاڑیوں کے پتوں درمیان ابھری ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ ہیری اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ ٹھیک اسی وقت صحن کی دوسری سمت سے ایک چڑانے والی آواز اس کی سماعت میں اُترتی چلی گئی۔

''میں جانتا ہوں آج کون سا دن ہے؟'' ہیری نے دیکھا کہ ڈڈلی بطخ جیسی چال چلتے ہوئے اس کی طرف بڑھ رہا تھا۔

''کیا؟'' ہیری نے پوچھا۔ اس کی نظریں ابھی تک جھاڑیوں کے پتوں میں دکھائی دینے والی آنکھوں پر مرتکز تھیں جو بدستور اسے گھورتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں پھر پتوں نے اپنی پلکیں جھپکائیں اور وہ دونوں موٹی موٹی آنکھیں نظروں سے اوجھل ہوگئی۔ ہیری اس بارے میں کچھ بھی نہیں سمجھ پایا تھا۔ اسے ڈڈلی کی آمد ناگوار گزری تھی۔

''میں جانتا ہوں کہ آج کون سا دن ہے......؟'' ڈڈلی نے اس کے بالکل قریب آ کر طنزیہ انداز میں اپنا جملہ دہرایا۔

''بہت خوب! چلو...... تمہیں اب ہفتے کے دنوں کے نام تو یاد ہو گئے۔'' ہیری نے اس کے چہرے پر ایک نظر ڈالتے ہوئے کہا۔

''میں جانتا ہوں کہ آج تمہاری سالگرہ کا دن ہے!'' ڈڈلی نے منہ بسور کر کہا۔ ''لیکن مجھے یہ بتاؤ کہ تمہیں کسی نے بھی مبارکباد کا کارڈ نہیں بھیجا کیا اس عجیب سی جگہ جہاں تم پڑھنے کیلئے گئے تھے، وہاں پر تمہارا ایک بھی دوست نہیں ہے؟''

''تمہارے لئے یہ زیادہ بہتر ہوگا کہ ان باتوں کو جاننے کی کوشش مت کرو جنہیں تمہارے والدین ناپسند کرتے ہیں۔ اگر تمہاری ممی کو یہ معلوم ہو گیا کہ تم میرے سکول کے بارے میں بات کر رہے ہو تو وہ یقیناً ڈانٹیں گی۔'' ہیری نہایت اطمینان بھرے لہجے میں جواب دیا۔ ڈڈلی نے اپنی پتلون کو جھٹکے سے اوپر کی طرف کھینچا جو کہ اس کی بھاری بھرکم کمر سے کھسک کر نیچے اتر رہی تھی۔

''تم جھاڑیوں کو کیوں گھور رہے تھے؟'' ڈڈلی نے تجسس بھرے انداز میں پوچھا۔

''میں یہ سوچ رہا تھا کہ ان میں آگ لگانے کیلئے سب سے اچھا جادوئی کلمہ کون سا ہوگا؟'' ہیری نے پرسکون انداز میں جواب دیا۔ ڈڈلی یہ سن کر ہڑبڑاہٹ میں پیچھے کی طرف لڑکھڑاتے ہوئے ہٹا اور اس کے فربہ چہرے پر دہشت کے آثار دکھائی دینے لگے۔

''تم ایسا نہیں کرسکتے۔ ڈیڈی نے تمہیں جادو کرنے سے منع کیا ہوا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ جادو کا استعمال کرنے پر وہ تمہیں ہمیشہ کیلئے اپنے گھر سے باہر نکال دیں گے اور تم کہیں دوسری جگہ جا کر رہ بھی نہیں سکتے تمہارا تو کوئی دوست بھی نہیں ہے جو تمہیں اپنے گھر پر رکھ لے......!''

''نیاریا کونچھا جل دیا شعبدہ چھچوندر بل کھائے۔''

ھیری نے غضبناک آنکھوں سے ڈڈلی کو گھورتے ہوئے تند خو لہجے میں کہا۔ ڈڈلی کا چہرہ سفید ہو چکا تھا۔

''مم......مم......ممی......!'' ڈڈلی چیختے ہوئے جان چھڑا کر گرتے پڑتے گھر کی طرف بھاگا۔ ''ممی! دیکھو ھیری وہ......کر رہا ہے جس کے بارے میں آپ جانتی ہو۔''

ھیری کو اس ایک پل کی خوشی کی بھاری قیمت چکانا پڑی چونکہ ڈڈلی یا جھاڑیوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچا تھا اس لئے آنٹی پٹونیہ فوراً سمجھ گئی کہ ھیری نے سچ مچ کا جادو نہیں کیا تھا بلکہ اس نے اس کے لاڈلے بیٹے کو تنگ کرنے کیلئے کھیل رچایا تھا۔ آنٹی پٹونیہ نے طیش میں آکر صابن لگا ہوا فرائنگ پین جو اس وقت اس کے ہاتھ میں تھا، کھینچ کر ھیری کو دے مارا۔ ھیری اگر بروقت سر نیچے جھکا نہ لیتا تو یقیناً اس کا سر پھٹ چکا ہوتا۔ صرف یہی نہیں سزا کے طور پر آنٹی پٹونیہ نے ھیری کے ذمے گھر کے بہت سارے کام لگا دیئے اور صاف لفظوں میں اس پر واضح کر دیا، جب تک وہ ان سب کاموں کو نمٹا نہیں لیتا اسے کھانا بالکل نہیں ملے گا۔

حکم پانے کے بعد ھیری کھڑکیاں صاف کر رہا تھا، کار دھو رہا تھا، صحن میں اُگی ہوئی گھاس کتر رہا تھا، پھولوں کی کیاریوں کی گودی کر رہا تھا، گلاب کی پونچھوں کی چھٹائی کر کے ان میں پانی دے رہا تھا، باغیچے کے بنچ پر نیا روغن کر رہا تھا۔ دوسری طرف ڈڈلی زبان لپلپاتے ہوئے آئس کریم چاٹنے میں مصروف تھا۔ وہ صحن میں ٹہلتا ہوا کبھی کبھار اسے کام کرتا ہوا دیکھ لیتا۔ دوپہر کا وقت ہو چکا تھا آسمان میں سورج غصے سے دہک رہا تھا۔ گرمی کی شدت اس قدر بڑھ چکی تھی کہ ھیری کی کی پشت دھوپ پڑنے سے شدید جل رہی تھی۔ اس کا پورا بدن پسینے سے شرابور ہو گیا۔ ھیری اب پچھتا رہا تھا کہ اسے ڈڈلی کے جال میں نہیں پھنسنا چاہئے تھا۔ یہ کچھ ڈڈلی نے جان بوجھ کر کیا تھا تا کہ ھیری کو سزا دلوائی جاسکے۔ لیکن اس کے باوجود ڈڈلی نے اس کے دل کی بات چرالی تھی......!

''شاید ہوگورٹ میں اس کا ایک بھی دوست نہیں ہے......!'' پھولوں کی کیاریوں میں کھاد پھیلاتے ہوئے اس نے غصے سے سوچا۔ ''کاش! وہ اس وقت 'مشہور ھیری پوٹر' کو دیکھ پاتے۔''

اس کی کمر کام کی زیادتی کے باعث دکھنے لگی۔ چہرے سے پسینے کی بوندیں یوں ٹپک رہی تھیں جیسے بارش ہو رہی ہو۔ ھیری پرواہ کئے بغیر اپنے کام میں جتا رہا۔ بالآخر شام کو ساڑھے سات بجے تھکے ماندے ھیری نے سنا کہ آنٹی پٹونیہ اسے بلا رہی تھیں۔

''چلولڑکے!......اندر آجاؤ! مگر یادرہے کہ اخبار پر پاؤں رکھ کر اندر آنا۔''

ہیری خاموشی سے گھر میں داخل ہوا اس نے دیکھا کہ کچن کا فرش دمک رہا تھا۔ وہاں لذیذ کھانوں کی خوشبوئیں پھیلی ہوئی تھیں۔فریج پر رات کے کھانے کیلئے پڈنگ تیار رکھی ہوئی تھی۔پھینٹی ہوئی کریم کا ایک بڑا برتن اور مٹھائی کا بڑا ڈبہ۔اوون میں مصالحے دار گوشت بھن رہا تھا۔

''جلدی آؤ! مسٹر میسن بس آتے ہی ہونگے۔'' آنٹی پٹونیہ نے اسے پھٹکارتے ہوئے کھانے کی میز کی طرف اشارہ کیا۔ وہاں ایک چھوٹی سی پلیٹ میں ڈبل روٹی کے دوسلائس اور پنیر کا ٹکڑا رکھا ہوا تھا۔اس کے علاوہ پوری میز بالکل خالی تھی۔

''جلدی جلدی کھانا کھالو!'' آنٹی پٹونیہ نے تنک لہجے میں کہا۔ ہیری نے دیکھا کہ انہوں نے نارنجی رنگ کا کاک ٹیل لباس پہن رکھا تھا جو یقیناً آج کی ڈنر پارٹی کیلئے خریدا گیا تھا۔ ہیری واش بیسن کی طرف بڑھ گیا۔اس نے صابن سے ہاتھ دھوئے اور ہاتھ خشک کرتے ہوئے کھانے کی میز کی طرف بڑھ گیا۔اس نے بے مزہ کھانے کو جیسے تیسے گلے سے نیچے اتارا۔جس پل اس نے آخری لقمہ اُٹھایا،اسی لمحے آنٹی پٹونیہ نے جھپٹ کر اس کی پلیٹ ہٹادی۔

''چلو! اپنے کمرے میں پہنچو!......فوراً۔'' آنٹی پٹونیہ نے تحکمانہ انداز میں کہا۔

جب ہیری بیٹھک کے دروازے کے پاس سے گزرا تو اسے انکل ورنن اور ڈڈلی کا چہرہ دکھائی دیا جو ڈنر جیکٹ پہن چکے تھے۔ وہ ابھی بالائی منزل پر جانے والی سیڑھیوں کو پوری طرح طے نہ کر پایا تھا کہ اسے صدر دروازے کی گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی۔ ٹھیک اسی لمحے انکل ورنن کا تمتماتا ہوا چہرہ سیڑھیوں کے عین نیچے نمودار ہوا۔

''یادرکھنا لڑکے! ذراسا بھی شور کیا تو......!'' انکل ورنن کھاجانے والی نظروں سے اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔ ہیری نے سر ہلایا اور پھر دبے پاؤں اپنے کمرے تک پہنچا۔اس نے آہستگی سے کمرے کا دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوگیا۔اس نے مڑ کر دھیمے انداز میں دروازہ بند کیا۔ وہ سارا دن کی کڑی محنت کے بعد تھک چکا تھا۔اسے کسی بھی لمحے سانس لینے کی مہلت نہیں مل پائی۔ وہ سیڑھیاں چڑھتے ہوئے سوچ چکا تھا کہ وہ اپنے کمرے میں پہنچتے ہی بستر میں گھس جائے گا۔اسے یقین تھا کہ بستر میں جاتے ہی دن بھر کی تکان کے باعث اس کی آنکھیں فوراً بند ہوجائیں گی۔اس طرح ڈرسلی گھرانے میں اس کا وجود نہ ہونے کے برابر رہ جائے گا۔ وہ تیزی سے اپنے بستر کی طرف بڑھا تاکہ اپنے پروگرام کو تکمیل تک پہنچادے مگر اچانک وہ ٹھٹک کر ہکا بکا کھڑا رہ گیا۔اس کی آنکھیں حیرت سے پھٹی رہ گئی تھیں۔اس کے بستر پر پہلے سے کوئی بیٹھا ہوا تھا۔

☆☆☆

دوسرا باب

# ڈوبی کی تنبیہ

ہیری دونوں ہاتھ منہ پر رکھ کر حلق سے نکلنے والی چیخ کو بمشکل روکنے میں کامیاب ہوا، یہ نہایت سنگین لمحات تھے ایسے میں ہیری کی طرف سے کوئی چوک ہو جاتی تو یقیناً اسے بے حد دشوار حالات سے گزرنا پڑتا۔ ہیری نے اپنی آنکھیں مسل کر بستر پر بیٹھے ہوئے پستہ قامت جاندار کو دیکھا جو کسی اور ہی دُنیا کا باسی دکھائی دیتا تھا۔ اس کے سر سے اوپر تک پھیلے ہوئے بڑے بڑے کان کسی چمگاڈر سے مشابہ تھے۔ اس کے چہرے پر ابھری ہوئی موٹی آنکھیں ٹینس کی گیند جتنی بڑی تھیں۔ پتلے پتلے بازو اور ٹانگیں، لمبے ناخن اور کھردرے ہاتھ۔ وہ پہلی نظر میں بونا معلوم ہوتا تھا۔ ہیری کو فوراً یاد آ گیا کہ آج صبح اسے باغیچے کی جھاڑیوں میں یہی جاندار دکھائی دیا تھا جنہیں وہ اس وقت جھاڑیوں کے پتوں کی آنکھیں سمجھ رہا تھا۔ یہ جاندار صبح اسے عجیب سے انداز سے گھور رہا تھا اور اب بھی اس کی آنکھیں بدستور ہیری پر جمی ہوئی تھیں۔ وہ دونوں ایک دوسرے کو گھور رہے تھے، اسی لمحے ہیری کو نیچے ہال میں ڈڈلی کی پُرجوش آواز سنائی دی جو کہہ رہا تھا......!

''میسن انکل، آنٹی! لائیے میں آپ کے کوٹ سنبھال کر رکھ دوں؟''

وہ جاندار خاموشی سے بستر سے اترا اور ہیری کے قریب آ کر اس نے مؤدبانہ انداز میں اپنی گردن جھکا لیا۔ اس کا سر اس قدر جھک چکا تھا کہ اس کی لمبی استخوانی ناک فرش پر بچھے غالیچے سے چھونے لگی۔ اس کا لباس بھی کچھ عجیب سا تھا پہلی نظر میں اس جسم پر دکھائی دینے والا کرتہ کسی پرانے تکیئے کا غلاف معلوم ہوتا تھا، جس میں ہاتھ اور پاؤں ڈالنے کیلئے سوراخ کر دیئے گئے ہوں۔ ہیری اسے اچانک سامنے دیکھ کر بوکھلا سا گیا تھا۔

''ہہ...... ہہ...... ہیلو!'' اس نے پریشانی بھرے لہجے میں اسے مخاطب کیا۔

''ہیری پوٹر!'' اس جاندار نے بلند آواز میں اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ہیری کو یہ یقین ہو چکا تھا کہ اُس کی تیکھی اور تیز آواز سیڑھیوں سے نیچے تک ضرور پہنچ چکی ہوگی۔ اس سے پہلے ہیری اسے کچھ کہہ پاتا وہ جاندار دوبارہ بول اُٹھا۔

''ڈوبی بڑی دیر سے آپ سے ملاقات کا خواہشمند تھا...... جناب...... یہ اس کیلئے بڑی عزت کا مقام ہے۔''

''شش...... شکریہ!'' ہیری پوٹر نے دھیمے لہجے میں کہا اور دیوار کے کنارے سے چلتا ہوا ڈیسک کی طرف بڑھا۔ اس نے کرسی کھینچ کر اس پر اپنا تھکا ماندا جسم گرا دیا۔ ڈیسک کے قریب بڑا پنجرا پڑا تھا جس میں اس کی مادہ الّو ہیڈوگ اطمینان سے آنکھیں بند کئے سو رہی تھی۔ ہیری کو ابھی تک کچھ سجھائی نہیں دے رہا تھا کہ وہ کون سی بات پہلے پوچھے۔ اس کے ذہن میں جو سوال سب سے پہلے ابھرا تھا وہ یہ تھا کہ اس سے دریافت کرے کہ تم کیا چیز ہو؟ مگر ہیری کو یہ مناسب نہیں لگا کیونکہ ایسا پوچھنے میں یقیناً اس کی تضحیک ہوتی لہٰذا اس نے کچھ سوچ کر یہ سوال کیا۔

''تم کون ہو؟'' ہیری کے لہجے میں ذرا سا خوف نہیں تھا۔

''ڈوبی جناب! صرف ڈوبی...... ایک معمولی گھریلو خرس!'' اس نے جلدی سے کہا۔

''اوہ...... سچ مچ!'' ہیری نے تجسس سے کہا۔ ''دیکھو! مجھے غلط مت سمجھنا لیکن میرے کمرے میں ایک گھریلو 'خرس' کی آمد کیلئے یہ کوئی مناسب وقت نہیں ہے۔''

اسی لمحے ہیری کے کانوں میں آنٹی پٹونیہ کی گونج دار بناوٹی قہقہے کی آواز سنائی دی جو نیچے ڈرائنگ روم میں مہمانوں کے ساتھ بیٹھی تھیں۔ گھریلو خرس نے اپنا سر اُٹھا کر عجیب سی نگاہ ڈالی۔

''ایسی بات نہیں ہے!'' ہیری نے تیزی سے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔ ''یہ مت سوچنا کہ مجھے تم سے مل کر خوشی نہیں ہوئی۔ میری کچھ مجبوری ہے جس کیلئے مجھے یوں کہنا پڑا...... خیر مجھے یہ بتاؤ کہ تم کسی خاص کام سے یہاں آئے ہو؟''

''اوہ!...... ہاں جناب!'' ڈوبی چونک کر بولا۔ ''ڈوبی آپ کو مطلع کرنے کیلئے آیا ہے جناب!...... یہ مشکل ہے جناب!...... ڈوبی سمجھ نہیں پا رہا کہ کہاں سے شروع کرے......؟''

''ٹھیک ہے! پہلے آرام سے بیٹھ جاؤ۔'' ہیری نے اپنے بستر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے نرم لہجے میں کہا مگر دوسرے ہی لمحے ہیری بھونچکا بیٹھا رہ گیا۔ گھریلو خرس نے اونچی آواز میں پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع کر دیا تھا۔ وہ زور زور سے بار بار ناک سنک رہا تھا۔ اس کی گیند جیسی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو گر رہے تھے۔ ہیری خرس کی اس حرکت پر بوکھلائے انداز میں دہشت زدہ دکھائی دے رہا تھا۔ اس نے انکل ویرنن سے وعدہ کیا تھا کہ وہ کمرے میں ذرا سا بھی شور نہیں کرے گا مگر اب یوں لگتا تھا کہ خرس کی وجہ سے اس کی شامت آنے والی تھی۔

''بب...... بیٹھ جاؤں!'' گھریلو خرس یہ کہہ کر دھاڑیں مار کر رونے لگا۔ ''کبھی نہیں!...... کبھی بھی نہیں......!''

ہیری کو یوں محسوس ہوا جیسے نیچے سے آنی والی آوازوں کا سلسلہ ٹوٹ گیا تھا۔

''معاف کرنا! میں تمہاری دل آزاری نہیں کرنا چاہتا تھا۔'' ہیری نے جلدی سے اُٹھ کر خرس کو خاموش کرانے کی کوشش کی۔ وہ کمرے میں پھیلا ہوا شور ختم کرنا چاہتا تھا۔

''دل آزاری اور ڈوبی کی......!'' گھریلو خرس کی جیسے سانس ہی اٹک گئی تھی۔ ''ڈوبی کو کبھی کسی جادوگر نے بیٹھنے کیلئے نہیں کہا...... اور وہ اپنے ساتھ!'' یہ کہہ کر وہ پھر رونے لگا۔

''شش...... شش...... شش!'' ہیری تیزی سے اُسے چپ کرانے کی کوشش کرانے لگا۔ وہ مسلسل اسے دلاسہ دلا رہا تھا مگر ہیری کی ہر کوشش رائیگاں جاتی دکھائی دے رہی تھی۔ ہیری نے خرس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے بستر پر دوبارہ بیٹھایا۔ اس مرتبہ خرس نے بستر پر بیٹھنے سے انکار نہیں کیا البتہ وہ بری طرح سے ہچکیاں لے رہا تھا۔ خرس نے ہیری پر نگاہ ڈالی جو منہ پر انگلی رکھ کر اسے چپ رہنے کا اشارہ کر رہا تھا۔ وہ کچھ سوچ کر ساکت ہو گیا۔ وہ نہایت ہی بڑے اور بدصورت گڈے کی طرح بستر پر بیٹھا ہوا دکھائی دے رہا تھا جس کی آنکھیں آنسوؤں سے بھیگی ہوئی تھیں۔ آخر کار اس نے خود کو سنبھال لیا اور پھر اپنی بڑی آنکھوں میں آنسو بھر کر ہیری کو تحسین بھری نظروں سے دیکھا۔ ہیری کسی حد تک اس کے جذبات کو سمجھ چکا تھا اس لئے اس نے اسے خوش کرتے ہوئے کہا۔

''مجھے یقین ہے کہ تمہیں ابھی تک کوئی اچھا جادوگر نہیں ملا ہوگا۔''

خرس نے اثبات میں اپنا سر ہلایا لیکن دوسرے ہی لمحے ہیری سٹپٹا سا گیا۔ خرس تیزی سے اچھل کر بستر پر سے اُٹھا اور قریب موجود کھڑکی کے پٹ پر زور زور سے سر پٹخنے لگا۔ وہ ساتھ تیز آواز میں چیخ رہا تھا۔ ''ڈوبی بہت برا ہے...... ڈوبی بہت برا ہے!''

''ایسا مت کرو!...... یہ تم کیا کر رہے ہو؟'' ہیری بدحواسی میں غرا کر بولا۔ ساتھ ہی ہیری نے اچھل کر خرس کو دبوچا اور زبردستی دوبارہ اپنے بستر پر بیٹھا دیا۔ اس اچھل کود کے باعث الو ہیڈوگ کی آنکھ کھل گئی۔ اس نے ہیری کو قریب پا کر حلق سے تیز کٹیلی آواز نکالی اور پنجرے میں بری طرح پھڑ پھڑانے لگا۔ اس کے پھڑ پھڑاتے ہوئے پر پنجرے کی جالی پر بے تحاشہ شور پیدا کر رہے تھے۔ بگڑتی ہوئی صورتِ حال دیکھ کر ہیری کو اپنے ہاتھ پیر پھولتے ہوئے محسوس ہوئے۔

''ڈوبی کو خود کو سزا دینا ہی تھی جناب!'' گھریلو خرس نے بے ہنگم انداز میں ہیری کو دیکھ کر کہا۔ ''ڈوبی نے اپنے مالک کی برائی کی تھی جناب!''

''تمہارا مالک؟'' ہیری چونک اُٹھا۔

''وہ جادوگر گھرانہ...... جہاں ڈوبی غلام ہے جناب!...... ڈوبی ایک گھریلو خرس ہے۔ ڈوبی زندگی بھر اس گھرانے کی خدمت

کرنے کیلئے مجبور ہے...... جناب!'' ڈوبی نے بتایا۔

''کیا انہیں یہ بات معلوم ہے کہ تم یہاں موجود ہو؟'' ہیری نے الجھے ہوئے لہجے میں دریافت کیا۔ یہ سن کر ڈوبی کانپ کر رہ گیا۔

''نہیں جناب! بالکل نہیں......آپ سے ملنے کیلئے آنے پر ڈوبی خود کو بہت بری سزا دے گا اس حرکت کیلئے ڈوبی خود کو کبھی معاف نہیں کرے گا وہ اپنے کان اوون کے دروازے میں ڈال کر اسے بند کر دے گا۔ اگر انہیں کبھی یہ معلوم ہو گیا جناب!'' ڈوبی نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

''دیکھو! اگر تم نے اپنے کان اوون کے دروازے میں ڈال دیئے تو کیا تمہارے مالک کا دھیان اس طرف نہیں جائے گا......کیا تم سے اس کا سبب نہیں پوچھے گا؟'' ہیری نے کہا۔

''ڈوبی کو اس بات میں شک ہے جناب! ڈوبی کسی نا کسی خطا کیلئے ہمیشہ خود کو سزا دیتا رہتا ہے جناب! وہ ڈوبی کو ایسا کرنے سے کبھی نہیں روکتے جناب۔ کئی بار تو وہ خود ڈوبی کو یاد دلاتے ہیں کہ اس نے فلاں غلطی میں خود کو سزا نہیں دی ہے......'' ڈوبی نے بتایا۔

''اگر ایسا ہے تو تم انہیں چھوڑ کیوں نہیں دیتے۔ وہاں سے بھاگ کیوں نہیں جاتے؟'' ہیری کو اس کی حالت پر بے حد ترس آیا۔

''گھریلو خرس کو ہمیشہ آزاد کرنا پڑتا ہے جناب! وہ گھرانہ ڈوبی کو کبھی آزاد نہیں کرے گا، ڈوبی کو مرنے دم تک اس گھرانے کی غلامی کرنا پڑے گی جناب!'' خرس کی آنکھوں میں بے بسی جھلک رہی تھی۔ ہیری یہ سن کر اسے گھورنے لگا۔

''اور میں اس بات پر پریشان ہو رہا تھا کہ مجھے یہاں چار ہفتے مزید قیام کرنا پڑے گا۔ تمہاری باتیں سن کر تو مجھے انکل ڈرسلی لگ بھگ انسان لگتے ہیں۔ کیا کوئی تمہاری مدد کر سکتا ہے؟ کیا میں ایسا کر سکتا ہوں؟'' ہیری ہمدردی بھرے لہجے میں بولا۔ دوسرے لمحے ہیری کو اپنی غلطی کا احساس ہو گیا کہ اسے ایسا نہیں کہنا چاہیئے تھا مگر بات منہ سے نکل چکی تھی۔ ڈوبی پر پھر سے جذباتی دورہ پڑ چکا تھا۔ وہ اظہارِ ممنونیت کے طور پر زور زور سے واویلا مچانے لگا۔ ہیری بے چین ہو کر کسمسایا۔

''میرے حال پر رحم کھاؤ......مہربانی کر کے سکون سے بیٹھ جاؤ۔ اگر انکل ڈرسلی کو یہ معلوم ہو گیا یا انہوں نے سن لیا کہ تم یہاں موجود ہو تو......'' ہیری پریشانی کے عالم میں مٹھیاں بھینچنے لگا۔

''ہیری پوٹر! پوچھ رہے ہیں کہ کیا وہ ڈوبی کی مدد کر سکتے ہیں؟ ڈوبی نے آپ کی عظمت کے بارے میں محض سن رکھا تھا جناب! لیکن ڈوبی کو یہ معلوم نہیں تھا کہ آپ اتنے رحم دل ہیں......''

خرس کی بات سن کر ہیری کا چہرہ سرخ ہو گیا۔

''تم نے میری عظمت کی جو بھی کہانیاں سن رکھی ہیں وہ سب بکواس ہیں۔ میں ہوگورٹ سکول میں اپنی کلاس میں کبھی فرسٹ نہیں

آیا۔ ہرمائنی فرسٹ آئی تھی، وہ......!'' ہیری نے اپنا جملہ ادھورا چھوڑ دیا کیونکہ ہرمائنی کا خیال آتے ہی اپنے من میں اسے گہری اذیت محسوس ہوئی تھی۔ ڈوبی بدستور ٹکٹکی لگا کر اسے دیکھے جا رہا تھا۔ اس کی گیند جیسی آنکھیں اب چمک رہی تھیں۔

''ہیری پوٹر! آپ بڑے حلیم اور سادہ دل ہیں۔'' ڈوبی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ ''ہیری پوٹر نے تو اس جادوگر کو ہرانے کا ذکر تک نہیں کیا جس کا ہم نام نہیں لے سکتے۔''

''والڈی موٹ!'' ہیری نے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

''اس کا نام مت لیجئے جناب!...... نام مت لیجئے!'' ڈوبی اپنے چمگاڈر جیسے کانوں میں دونوں ہاتھ ٹھونستے ہوئے درد بھرے لہجے میں تلملایا۔

''معاف کرنا!'' ہیری جلدی سے بولا۔ ''میں بہت سے ایسے لوگوں کو جانتا ہوں جو اس کا نام لینا پسند نہیں کرتے۔ میرا دوست رون بھی......!'' ہیری ایک بار پھر رُک گیا۔ اس کی نظروں کے سامنے رون کا چہرہ آ گیا تھا۔ رون کا خیال اس کیلئے ہرمائنی جیسا تکلیف دہ تھا۔ ڈوبی نے ہیری کی طرف دیکھا اور اس کی آنکھیں کسی گاڑی کی ہیڈ لائٹس کی طرح چوڑی ہوتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ وہ بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔

''ڈوبی نے سنا ہے کہ ابھی کچھ ہفتے پہلے ہی ہیری پوٹر اُس شیطانی جادوگر سے دوسری مرتبہ ٹکرائے تھے...... اور ایک بار پھر ہیری پوٹر بچ گیا۔''

ہیری نے سر جھکایا اور ڈوبی کی آنکھیں اچانک آنسوؤں سے چمکنے لگیں۔ اس نے گندے تکیے جیسی جو چیز پہن رکھی تھی، اس کے ایک کونے سے اپنا منہ پونچھتے ہوئے سسکی لی۔

''آہ جناب!'' ڈوبی کسی قدر ہانپتے ہوئے بولا۔ ''ہیری پوٹر بے باک، بہادر اور حوصلہ مند ہیں۔ وہ بہت سے خطروں کا سامنا کر چکے ہیں لیکن ڈوبی ہیری پوٹر کو بچانے آیا ہے۔ انہیں خبردار کرنے آیا ہے۔ اس خطا کے جرم میں بے شک ڈوبی کو اپنے کان دہکتے ہوئے اوون میں کیوں نہ رکھنا پڑیں...... ہیری پوٹر کو ہوگورٹ واپس نہیں جانا چاہئے۔''

''کک...... کیا؟'' ہیری پوٹر اپنی جگہ دم بخود رہ گیا۔ ''لیکن مجھے واپس جانا ہی ہوگا۔ سکول یکم ستمبر کو کھل جائے گا اور نئی کلاسیں شروع ہو جائیں گی۔ سکول جانے کی وجہ سے میں یہاں پر یہ سب کچھ برداشت کر رہا ہوں۔ اسی تصور نے تو میری ہمت کو بڑھاوا دے رکھا۔ تم نہیں جانتے کہ یہاں رہنا کتنا مشکل ہے۔ میری جگہ ان لوگوں کی دُنیا میں نہیں ہے۔ میری جگہ تمہاری دُنیا میں...... تمہاری دنیا میں ہے۔'' ہیری نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

''نہیں......نہیں......نہیں!'' ڈوبی نے اپنا سر اطراف میں بری طرح پٹختے ہوئے کہا۔اس کے دونوں کان ہوا کے دوش پر پھڑ پھڑانے لگے۔''ہیری پوٹر کو اسی دُنیا میں رُکنا چاہئے۔ یہاں وہ ہر طرح سے محفوظ ہیں۔ ہیری پوٹر نہیں جانتے کہ وہ نہایت عظیم ہیں،انتہائی نیک دل ہیں،اتنے زیادہ ملنسار ہیں کہ انہیں گنوایا نہیں جا سکتا......اگر ہیری پوٹر بضد ہو کر ہوگورٹ سکول جائیں تو وہ جان لیں کہ ان کی جان کو شدید خطرہ ہے۔''

''کیسا خطرہ؟'' ہیری پوٹر نے حیرت سے پوچھا۔

''ایک سازش ہے ہیری پوٹر! اس سال ہوگورٹ سکول برائے جادوگری و پراسرار علوم میں خوفناک اور بھیانک حادثے برپا ہونے والے ہیں۔'' ڈوبی نے جوش میں بول گیا مگر دوسرے ہی لمحے اس کے جسم میں لرزہ طاری ہوگیا۔اس کا چہرہ خوف سے سفید ہو چکا تھا۔''ڈوبی یہ بات مہینوں سے جانتا ہے جناب! ہیری پوٹر کو اپنی زندگی خطروں میں نہیں ڈالنا چاہئے۔آپ کی زندگی بہت قیمتی ہے جناب!''

''کیسے بھیانک حادثے......یہ سازش کون کررہا ہے؟'' ہیری پوٹر نے جلدی سے پوچھا۔

ڈوبی نے یہ سن کر دونوں ہاتھوں کی گرفت اپنے گلے پر جما دی اور پوری شدت سے دبانے لگا۔ گلے روندتے ہوئے اس کے حلق سے عجیب سی خرخراہٹیں نکلنے لگیں اور پھر اس صرف اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ بستر سے اُٹھ کر دیوار کے پاس پہنچ گیا۔اب وہ زور زور سے دیوار پر سر پٹخ رہا تھا۔ کمرے میں بے ہنگم سا شور پھیل گیا۔ڈوبی نہ صرف خود کو اذیت دے رہا تھا بلکہ ساتھ واویلا مچا رہا تھا۔ ہیری پوٹر تیزی سے اس کی طرف بڑھا اور اس کا بازو پکڑ کر تیز لہجے میں بولا۔

''ٹھیک ہے......ٹھیک ہے! میں سمجھ گیا ہوں کہ تم نہیں بتا سکتے مگر یہ تو بتا دو کہ تم مجھے خبردار کرنے کیلئے کیوں آئے ہو؟'' پھر اچانک ہیری کے ذہن ایک اور خیال کوندا تو وہ جلدی سے بولا۔''کیا ان حادثات کا تعلق وال......معاف کرنا'تم جانتے ہو کون؟' سے اس سازش کا تانا بانا جڑا ہوا ہے؟'' ڈوبی یہ سن کر ایک مرتبہ پھر دیوار کی طرف گھوم گیا۔''ٹھہرو! تم اگر زبان سے نہیں بتا سکتے تو صرف سر کے اشارے سے ہاں یا نہ میں بتا دو۔'' ہیری کو فوراً یاد آ گیا تھا کہ وہ کیا کرنے والا تھا اسی لئے اس نے ڈوبی کی دیوانگی سے پہلو بچانے کی کوشش کی تھی جو دیوار سے سر ٹکرانے والا تھا یکلخت رُک گیا۔اس نے اپنی گردن ہیری پوٹر کی طرف گھمائی۔اس کی گیند جیسی آنکھوں میں کشمکش کے آثار دکھائی دے رہے تھے۔ایک لمحہ بعد اس نے انکار میں سر ہلا دیا۔

''وہ......وہ نہیں ہے جناب! جس کا ہم نام نہیں لے سکتے۔'' ڈوبی نے دھیمے انداز میں کہا مگر ہیری کو اس کے لہجے میں غیر یقینی کی جھلک محسوس ہوئی۔ڈوبی کی آنکھوں میں ایسی چمک موجود تھی جو اسے غیر محسوس انداز میں سراغ دینے کی کوشش کررہی تھی۔ ہیری

نے سوچا ممکن ہے کہ ڈوبی براہ راست والڈی موٹ کی طرف اشارہ نہیں کرنا چاہتا مگر اسے یہی باور کرانا چاہتا ہے کہ ان حادثوں کا واسطہ کسی نہ کسی طرح اسی سے جڑا ہے مگر یہ کوئی حتمی بات نہیں تھی۔ ہیری کسی نتیجے پر نہیں سکا کیونکہ ڈوبی نے اپنا تعلق کسی جادوگر گھرانے سے بتایا تھا اور جہاں تک ہیری کو معلوم تھا والڈی موٹ کا کوئی گھربار نہیں تھا اور نہ ہی اس کے والدین کی کوئی خبر تھی۔ یہ بات تو وہ سمجھ چکا تھا کہ ڈوبی کا مالک کسی نہ کسی طرح اس سازش میں حصے دار ہے جس کی بدولت ڈوبی کو یہ سب معلوم ہوا ہے۔

''جس کا نام نہیں لیتے، کہیں اس کا کوئی بھائی تو نہیں ہے؟'' ہیری نے اپنا شک دور کرنا چاہا۔ڈوبی نے ایک بار پھر انکار میں سر ہلا دیا۔البتہ اس کی آنکھیں حیرت سے چوڑی ہوگئی تھیں۔

''تو پھر...... میں کچھ نہیں کہہ سکتا کہ ہوگورٹ اسکول میں بھیانک حادثے کون کرواسکتا ہے؟ میرا مطلب ہے کہ مجھے وہاں کی دشمنی کے بارے میں کوئی خبر نہیں ہے۔ البتہ ایک بات ضرور ہے کہ وہاں پروفیسر ڈمبل ڈور موجود ہیں...... کیا تم انہیں جانتے ہو؟'' ہیری نے تھک ہار کر کہا۔ڈوبی منہ سے کچھ نہیں بولا البتہ اس نے اپنا سر جھکا لیا تھا۔

''ایلبس ڈمبل ڈور!'' ڈوبی کچھ توقف کے بعد بولا۔''ہوگورٹ اسکول کے اب تک کے تمام اساتذہ میں سے زیادہ باشعور اور عقلمند ہیڈ ماسٹر ہیں۔ڈوبی یہ بات جانتا ہے جناب! ڈوبی نے یہ بھی سن رکھا ہے کہ 'جس کا نام نہیں لیتے!' جب اپنی تمام تر طاقتوں سے لیس تھا، اس وقت بھی وہ ڈمبل ڈور کی جادوئی قوتوں کا بھرپور مقابلہ نہیں کر پایا اور نہ ہی ان سے جیت سکا۔'' ڈوبی دھیمے انداز میں بولا۔''مگر جناب! ایسی کچھ جادوئی قوتیں ہیں جن کا ڈمبل ڈور کبھی...... ایسی کچھ طاقتیں ہیں جن کا کوئی بھلا جادوگر کبھی......!'' وہ کچھ کہنا چاہتا تھا مگر اس نے اپنے فقرے ادھورے چھوڑ دیئے۔اس سے پہلے ہیری کوئی بات کرتا، ڈوبی نے بستر سے چھلانگ لگائی اور ڈیسک پر چڑھ گیا۔وہاں پڑے ٹیبل لیمپ کو اس نے دونوں ہاتھوں سے دبوچا اور اندھا دھند اپنے سر پر مارنے لگا۔ جونہی لیمپ کی ضرب اس کے دماغ پر پڑتی تو اس کی منہ سے بلند چیخ نکل جاتی۔ یہ سلسلہ اس تیزی سے شروع ہوا کہ ہیری کو اس تک پہنچنے کا موقعہ ہی نہیں ملا۔ ہیری کو نیچے بیٹھے مہمانوں کا خیال آیا تو اسے یوں محسوس ہوا جیسے نیچے کی منزل پر گہری خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ ہیری کا دل طوفانی انداز میں دھڑکنے لگا۔ٹھیک دوسیکنڈ بعد اسے انکل ویرنن کی آواز سنائی دی۔

''لگتا ہے ڈڈلی نے ایک بار پھر اپنا ٹیلی ویژن کھلا چھوڑ دیا ہے۔...... بدمعاش کہیں کا!''

ہیری کو آواز کے بہاؤ سے اندازہ لگانے میں دیر نہیں لگی کہ انکل ویرنن سیڑھیوں کی طرف بڑھ رہے تھے۔ ہیری کیلئے آزمائش بھری ساعت تھی، وہ نہیں چاہتا تھا کہ انکل ویرنن ڈوبی کو اس کے پاس دیکھ پائیں۔اس نے ادھر ادھر نظر دوڑائی۔

''جلدی! ادھر الماری گھس جاؤ!'' ہیری نے بوکھلائے ہوئے انداز میں ڈوبی کو کہا۔ڈوبی اس کی گھبراہٹ پر خاموش ہو چکا تھا۔

اس نے کوئی مدافعت نہیں کی۔ ہیری نے اسے دبوچ کر جلدی سے الماری میں ٹھونس دیا اور پٹ بند کر دیا۔اسی لمحے اسے دروازے کا ہینڈل گھومتا ہوا دکھائی دیا۔ ہیری لپک کر بستر پر جا بیٹھا۔دروازہ کھلتے ہی انکل ویرنن کا کھولتا ہوا چہرہ دکھائی دیا۔

''شیطان کی اولاد! تم یہاں کیا کر رہے تھے؟ تم نے میرے شاندار لطیفے کا سارا مزہ کرکرا کر کے رکھ ڈالا...... کان کھول کر سن لو! اب اگر تم نے ذرا سی بھی آواز نکالی تو میں تمہارے ساتھ ایسا خوفناک سلوک کروں گا کہ تم یہ تمنا کرنے پر مجبور ہو جاؤ گے کہ کاش تم کبھی پیدا ہی نہ ہوئے ہوتے! سمجھے......!'' انکل ویرنن نے اپنا چہرہ ہیری کے قریب لا کر دانت کٹکٹاتے ہوئے کہا۔اس سے پہلے ہیری کچھ جواب دیتا وہ کمرے سے الٹے پیر لوٹ گئے۔ ہیری کا بدن خوف کی شدت سے بری طرح کانپ رہا تھا، کچھ لمحوں بعد ہیری کو ڈوبی کا خیال آیا۔اس نے لرزتے ہاتھوں سے الماری کھولی اور وہاں سے ڈوبی کو باہر نکالا۔

''دیکھ لیا! یہاں پر کیسا ماحول ہے؟ میرے ساتھ کیسا برتاؤ ہوتا ہے؟ اب تو تمہیں سمجھ میں آ گیا ہوگا کہ مجھے دوبارہ ہوگورٹ کیوں جانا پڑے گا؟ وہی اکلوتی جگہ ہے جہاں میرا سب کچھ ہے، یعنی جس کے بارے میں میں سوچتا ہوں، جہاں میرے دوست ہیں!'' ہیری نے ہانپتے ہوئے سرگوشی کی۔ڈوبی کے چہرے پر عجیب سی اذیت دکھائی دے رہی تھی۔

''دوست...... جو ہیری پوٹر کو خط بھی نہیں لکھتے۔'' اس نے چالاکی سے پوچھا۔

''مجھے امید ہے کہ وہ صرف......'' ہیری بولتے بولتے رُک گیا۔''ٹھہرو! تم یہ بات کیسے جانتے ہو کہ میرے دوست مجھے خط نہیں لکھ رہے ہیں!'' ڈوبی بوکھلا سا گیا وہ ادھر ادھر پاؤں کرنے لگا۔وہ اب ہیری سے نگاہیں چرا رہا تھا۔ ہیری کو کچھ کچھ سمجھ آنے لگا اس نے تیوریاں چڑھا کر اسے گھورا۔

''ہیری پوٹر جناب! ڈوبی پر غصے مت ہوں، ڈوبی نے یہ سب ہیری پوٹر کی بھلائی کیلئے کیا تھا۔'' وہ زمین پر دیکھتے ہوئے بولا۔

''کیا تم نے میرے خط بیچ میں روک لئے تھے؟'' ہیری پوٹر کے جسم کو بری طرح جھٹکا لگا۔

''ڈوبی کے پاس ہیری پوٹر کے تمام خط محفوظ ہیں جناب!'' گھریلو خرس دھیمے سے بولا۔ڈوبی ہیری سے کچھ دور ہٹ گیا تھا۔ اس نے اپنا ایک ہاتھ اپنے تکیے کے غلاف جیسے لباس کے اندر گھسا دیا۔ ہیری اب اسے کھا جانے والی نظروں سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔ دوسرے پل اس کا ہاتھ لباس سے برآمد ہوا۔اس کے ہاتھ میں خطوط کا موٹا پلندا موجود تھا۔اس نے خطوط کے پلندے میں سے ایک ایک خط نکال کر ہیری کو دکھانا شروع کیا۔ ہیری نے پہلے خط پر 'ہرمائنی' کی صاف ستھری تحریر کو آسانی سے پہچان لیا تھا۔دوسرا خط اس کے دوست رون کا تھا جس کی لکھائی کچھ زیادہ صاف نہیں تھی۔ایک خط پر اس کا نام گھسیٹا مار کر ٹیڑھے میڑھے انداز سے لکھا ہوا دکھائی دیا جو یقیناً ہیگرڈ کا معلوم ہوتا تھا۔ ہیری نے اپنی توجہ خطوط سے ہٹا کر ڈوبی پر مرتکز کر لی۔ڈوبی یہ دیکھ کر کچھ پریشان ہو گیا اس نے جلدی

سے پلکیں جھپکائیں۔

''ھیری پوٹر! غصے مت کیجئے......ڈوبی کو یہ امید تھی کہ اگر ھیری پوٹر کو یہ محسوس ہو کہ اس کے دوست اُسے بھول چکے ہیں......تو وہ دوبارہ ہوگورٹ نہیں جائے گا جناب!'' ڈوبی آہستگی سے بولا۔

ھیری نے اس کی بات سنی ان سنی کرتے ہوئے تیزی سے خطوط پر جھپٹا مارنے کی کوشش کی مگر ڈوبی کو شاید پہلے ہی اس کا اندازہ تھا اس لئے وہ سرعت کے ساتھ وہاں سے ہٹ گیا۔ ھیری اپنی ناکامی پر دانت پیسنے لگا۔ ڈوبی نے ھیری کو رُکنے کا اشارہ کیا۔

''ھیری پوٹر کو یہ سارے خطوط مل سکتے ہیں جناب!......اگر وہ ڈوبی سے وعدہ کرلیں وہ ہوگورٹ واپس نہیں جائیں گے۔ دیکھئے جناب! وہاں جانا نہایت خطرناک ہے، آپ کو اتنا بڑا خطرہ مول نہیں لینا چاہئے۔ بس اتنا کہہ دیجئے جناب! آپ نہیں جائیں گے۔''

''ہرگز نہیں!'' ھیری غصے سے بپھرتا ہوا غرایا۔ ''مجھے میرے دوستوں کے خطوط واپس دو۔''

''تب تو ڈوبی کے پاس کوئی اور راستہ نہیں ہے جناب!'' گھریلو خرس کی آواز بھرا گئی۔

اس سے پہلے ھیری کوئی حرکت کر پاتا، خرس نے خطوط کا پلندا دوسرے ہاتھ میں پکڑا اور بیڈ روم کے بیرونی دروازے کی طرف لپکا۔ دیکھتے ہی دیکھتے خرس نے دروازے کا ہینڈل گھمایا اور تیزی سے سیڑھیاں اترتا چلا گیا۔ ھیری گنگ کھڑا تھا جونہی اسے نیچے موجود مہمانوں کا خیال آیا تو وہ جلدی سے ڈوبی کے پیچھے لپکا۔ ھیری کا حلق بالکل خشک تھا اور اس کا دل بری طرح سے دھڑک رہا تھا۔ ھیری پوری کوشش کررہا تھا کہ کسی قسم کی آواز نہ ہونے پائے۔ افراتفری کے عالم میں وہ آخری چھ سیڑھیاں ایک ہی جست میں پار کر گیا۔ وہ خود کو سنبھال نہ پایا اور ہال کمرے کے غالیچے پر بلی کی مانند جا گرا۔ اس نے سر اُٹھا کر ڈوبی کو ادھر ادھر دیکھا۔ بیٹھک میں مہمان موجود تھے۔ اسی لمحے اس کے کانوں میں انکل ورنن کی آواز سنائی دی۔

''مسٹر میسن! براہ کرم آپ پٹونیہ کو امریکی نل سازوں کا وہ مزیدار قصہ سنائیے، وہ اسے سننے کیلئے بڑی بے تاب ہے......!''

ھیری نظر بچا کر ہال میں سے دوڑتا ہوا باورچی خانے میں آ گھسا۔ وہاں کا منظر دیکھتے ہی ھیری کو اپنی جان نکلتی ہوئی محسوس ہوئی۔ آنٹی پٹونیہ کی بنائی ہوئی بہترین پڈنگ، کریم کا برتن اور مٹھائی، سب کچھ چھت کے پاس ہوا میں تیر رہا تھا۔ ڈوبی ایک الماری کے اُوپر دبکا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ ھیری کی آنکھوں میں گہرا خوف موجود تھا۔

''نہیں......براہ کرم ایسا مت کرو۔ وہ مجھے جان سے مار ڈالیں گے۔'' ھیری رو دینے والے انداز میں بولا۔ اس کا چہرہ سفید پڑ چکا تھا۔

''ھیری پوٹر اگر یہ کہہ دیں کہ وہ سکول واپس نہیں جائیں گے تو......!''

''ڈوبی! ایسا مت کرو!'' ھیری اس کا جملہ کاٹتے ہوئے تڑپ کر بولا۔

''کہہ دیجئے جناب!'' ڈوبی ضد کرتے ہوئے بولا۔

''میں یہ نہیں کہہ سکتا۔'' ہیری سر انکار میں ہلاتے ہوئے بولا۔

''تب تو ڈوبی کو یہ کرنا ہی ہوگا جناب!...... ہیری پوٹر کے بھلے کیلئے!''

ڈوبی نے اسے دُکھ بھری نظروں سے دیکھا۔ ہیری کی سانس حلق میں اٹک کر رہ گئی تھی۔ آنٹی پتونیہ کی بنائی ہوئی پڈنگ ایک خوفناک آواز کے فرش پر گر گئی۔ شیشے کا برتن چھنا کے ساتھ ٹوٹ گیا اور اس میں موجود کریم فرش، دیواروں اور کھڑکیوں پر پھیل گئی۔ مٹھائی بھی کچھ الگ منظر پیش نہیں کر رہی تھی۔ صاف ستھرا باورچی خانہ غلاظت اور گندگی کا شاہکار بن چکا تھا۔ اسی لمحے ہیری کی سماعت میں چھڑی گھمانے کی سی آواز پڑی۔ اس نے چونک کر الماری کی طرف دیکھا۔ اسے خوفناک ترین لحات میں تنہا چھوڑ کر ڈوبی غائب ہو چکا تھا۔

باورچی خانے میں ٹوٹ پھوٹ کی آواز بیٹھک تک جا پہنچی تھی۔ ہیری کے کانوں میں آنٹی پتونیہ کے چیخنے کی آواز گونجی۔ دوسرے لمحے اسے کسی کے قدموں کی چاپ سنائی دی۔ انکل ورنن کا چہرہ وہاں نمودار ہوا جو ہیری کو غصے بھری نظروں سے گھور رہے تھے۔ ہیری پڈنگ اور کریم میں نہایا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ ان کے پیچھے دوسرے لوگ بھی وہاں پہنچ چکے تھے۔

''ہمارا بھانجا ہے۔ تھوڑا پاگل ہے، اجنبیوں سے اسے ملنا جلنا پسند نہیں ہے۔ اسی لئے ہم اسے ہمیشہ اوپر کی منزل تک ہی محدود رکھتے ہیں......!'' انکل ورنن نے مہمانوں کے سامنے صفائی دینے کی کوشش کی۔ ہیری کو ایسا لگا کہ جیسے وہ اپنی کوشش میں کامیاب ہو جائیں گے۔ مسٹر میسن ہکا بکا کھڑے ہیری کو دیکھ رہے تھے۔ اسی حیرانی و پریشانی کے عالم میں انکل ورنن انہیں واپس بیٹھک میں لے گئے۔ لحہ بھر میں ہیری کو انکل ورنن کا چہرہ دوبارہ دیا۔ وہ اس دانت پیستے ہوئے غرائے۔ ''ذرا مہمانوں کو رخصت ہو لینے دو...... میرا تم سے وعدہ ہے کہ مار مار کر تمہاری چمڑی نہ ادھیڑ کر رکھ دوں تو میرا نام ورنن نہیں......!''

انکل ورنن دوبارہ چہرے پر بناوٹی مسکراہٹ پھیلا کر بیٹھک میں جا بیٹھے تھے۔ وہ ابھی سودے کے بارے میں بات چیت شروع ہی کر رہے تھے کہ ایک اور عجیب واقعہ رونما ہو گیا۔ ممکن تھا کہ وہ ہیری کی طرف سے صفائی دے کر معاملہ طے کرنے میں کامیاب ہو جاتے مگر الّو کی بے وقت اور اچانک آمد پر ان کے پاس کہنے کو کچھ نہیں تھا۔ آنٹی پتونیہ کھانے کی میز کی بربادی کے بعد بیٹھک میں مہمانوں کے سامنے ڈنر کیلئے میٹ بچھا رہی تھیں، اسی لمحے ایک بڑا سا گرِیل الّو اپنے پروں کو پھڑ پھڑاتا ہوا بیٹھک کی کھڑکی میں سے اندر داخل ہوا۔ وہ سیدھا مسٹر میسن کے کندھے پر آ بیٹھا اور اس نے اپنے پنجوں سے ایک خط ان کی جھولی پھینک دیا۔ آنٹی پتونیہ نے دہشت بھری نظروں سے انکل ورنن کی طرف دیکھا۔ مسٹر میسن اور ان کی بیوی کی حالت بھی کچھ بہتر نہیں تھی۔ دوسرے لمحے

الّو اپنے پروں کو پھڑ پھڑاتے ہوئے کھڑکی کے راستے واپس اُڑ گیا۔ یہ منظر مہمانوں کیلئے بے حد دہشت ناک تھا۔ مسز میسن خوف سے چنگھاڑتی ہوئی اُٹھی اور دیوانہ وار چیختے ہوئے صدر دروازے کی طرف بھاگ کھڑی ہوئی۔ انکل ویرنن بے بسی کے عالم میں ہاتھ مسلتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ مسٹر میسن نے صدر دروازے پر ٹھہر کر انکل ویرنن سے صرف اتنا کہا کہ ان کی بیوی کو ایسے پرندوں سے بے حد ڈر لگتا ہے۔ وہ مزید ان کے ساتھ نہیں ٹھہر سکتے۔ اس نے یہ بھی کہا کہ اُنہیں یہ مذاق بالکل پسند نہیں آیا۔

ہیری باورچی خانے میں صفائی کیلئے جھاڑو ہاتھ میں پکڑے کھڑا تھا۔ اسی لمحے انکل ویرنن صدر دروازہ بند کر کے اس کے پاس پہنچے۔ ان کی چھوٹی چھوٹی آنکھوں میں خباثت اور شیطانیت چمک رہی تھی۔ ان کے ہاتھ میں الّو کا لایا ہوا خط موجود تھا۔

''اسے پکڑو!......چلو پڑھو اسے!'' انکل ویرنن سانپ کی طرح پھنکار کر بولے۔

ہیری نے خط اپنے ہاتھ میں لے کر کھولا۔ اس میں اس کی سالگرہ کی مبارکباد نہیں تھی۔

ڈئیر مسٹر پوٹر!

ہمیں جادوئی خفیہ ادارے کی طرف سے یہ اطلاع ملی ہے کہ آپ کے گھر پر آج رات نو بج کر بارہ منٹ پر اشیا کو ہوا میں معلق کرنے کا جادو استعمال کیا گیا ہے۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ نابالغ جادوگروں کو سکول کے باہر کسی بھی قسم کا جادو کے استعمال کی اجازت نہیں ہے۔ اگر آئندہ کبھی آپ نے دوبارہ ایسی غلطی دہرائی تو یاد رکھئے کہ سکول سے آپ کو ہمیشہ کیلئے نکال دیا جاسکتا ہے۔ (حکم نامہ برائے میانہ حدود بروئے نابالغ جادوگران ، 1875 پیراگراف :سی)

ہم آپ کو یہ بھی یاد دلانا چاہیں گے کہ جادو کی کوئی بھی سرگرمی جو کسی بھی غیر جادوگر فرد (ماگل) کے سامنے وقوع پذیر ہو تو یہ جادوگروں کی بین الاقوامی جادوئی پارلیمنٹ کے بنائے گئے آئین کی دفعہ 13 کے تحت قابل سزا جرم قرار پائے گی۔

ہمیں امید ہے کہ آپ تعطیلات سے لطف اندوز ہورہے ہیں۔

مطلع کنندہ

مافالدہ ہوپ کرک

دفتر برائے ناجائز جادوئی استعمالات

وزارتِ جادوگری

ہیری نے خط پڑھنے کے بعد چہرہ اوپر اُٹھایا۔اس نے بمشکل تھوک نگلنے کی کوشش کی۔

''تم تو ہمیں یہ بتایا ہی نہیں تھا کہ تمہیں سکول سے باہر جادو کرنے کی اجازت نہیں ہے۔'' انکل ورنن کے چہرے پر حیرانگی کے ساتھ ساتھ خوفناک مسکراہٹ تیر رہی تھی۔ان کی آنکھوں کی پتلیاں بڑی تیزی سے پھڑک رہی تھیں۔'' مجھے لگتا ہے شاید تم اس کا ذکر کرنا بھول گئے ہوگے......تمہارے دماغ سے یہ بات اُتر گئی ہوگی......!''

ہیری خاموش کھڑا کانپ رہا تھا۔انکل ورنن کسی بڑے بلڈاگ کی طرح اس کے اوپر جھکتے چلے گئے۔انہوں نے اپنا چہرہ ہیری کے بالکل قریب لاکر طنزیہ انداز میں کہا۔

''اب میں تمہیں ایک خبر سنانا چاہتا ہوں لڑکے! میں تمہیں اوپر تالے میں بند کر رہا ہوں۔تم اب دوبارہ کبھی اس سکول میں نہیں جاؤ گے......کبھی نہیں!......اور اگر تم نے جادو سے باہر نکلنے کی کوشش کی تو وہ......تمہیں سکول سے ہمیشہ کیلئے نکال دیں گے۔''

انکل ورنن کے مجنونانہ قہقہے پورے گھر میں گونج رہے تھے۔انہوں نے ہیری کو دونوں ہاتھوں سے دبوچا اور گھسیٹتے ہوئے بالائی منزل تک لے گئے۔وہ اپنے برے وعدے جتنے ہی برے ثابت ہوئے تھے۔اگلی صبح انہوں نے ہیری کے بیڈروم کی کھڑکیوں پر لوہے کی سلاخیں لگوانے کیلئے ایک آدمی کو پیسے دیئے۔انہوں نے ہیری کے بیڈروم کے دروازے میں بلی کے پنجرے جیسا چھوٹا دروازہ خود اپنے ہاتھوں سے نصب کیا تاکہ دن میں تین بار تھوڑا سا کھانا اندر دھکیلا جاسکے۔وہ ہیری کو صرف صبح شام باتھ روم کیلئے باہر نکالتے تھے اس کے علاوہ وہ چوبیس گھنٹے اپنے کمرے میں بند رہتا تھا۔

☆☆☆

تین دن گزرنے کے بعد بھی مسٹر ڈرسلی ہیری کو کسی طرح کی چھوٹ دینے پر آمادہ دکھائی نہیں دے رہے تھے اور ہیری کو بھی اس قید خانے سے باہر نکالنے کا کوئی راستہ سجھائی نہیں دے رہا تھا۔وہ بے بسی کے عالم میں اپنے بستر پر لیٹ کر کھڑکی پر لگی ہوئی سلاخوں کے دوسری طرف غروب ہوتے سورج کو دیکھ رہا تھا۔وہ انتہائی کرب کے عالم میں سے گزر رہا تھا اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اس کے ساتھ کیا ہونے والا ہے؟ اسے رہ رہ کر 'ڈوبی' پر غصہ آرہا تھا۔ہوگورٹ میں کوئی حادثہ ہوتا یا نہ ہوتا......انکل ورنن کے گھر میں وہ حادثے کا شکار ضرور ہو چکا تھا۔

اسی لمحے دروازے پر حرکت محسوس ہوئی۔ہیری نے گردن موڑ کر دروازے کی طرف دیکھا۔چھوٹے دروازے کا پٹ کھلا اور آنٹی پٹونیہ کا ہاتھ اندر گھستا ہوا دکھائی دیا۔جس میں سوپ کا ایک پیالہ موجود تھا۔پیالہ اندر کھسکانے کے بعد آنٹی پٹونیہ کا ہاتھ واپس لوٹ گیا۔ہیری کی انتڑیاں بھوک کی شدت سے کلبلا رہی تھیں۔وہ تیزی سے بستر سے کودا اور اس نے لپک کر پیالہ اُٹھایا۔سوپ برف

کی طرح سرد تھا لیکن ایک گھونٹ میں ہی اس نے آدھا پیالہ حلق سے نیچے اُتار ڈالا۔ اس کے بعد ہیری کمرے کی دوسری طرف بڑھا جہاں ہیڈوگ کا پنجرہ پڑا ہوا تھا۔ اس نے اپنے پیالے کی تہ میں موجود سبزیوں کے ٹکڑے نکالے اور پنجرے کی طشت میں ڈال دیئے۔ ہیڈوگ نے طشت کی طرف دیکھا اور پھر احتجاج کے طور پر زور سے اپنے پر پھڑ پھڑائے۔ وہ ہیری کی طرف ناپسندیدہ نگاہوں سے دیکھ رہی تھی۔

''مجھے چونچ دکھانے سے کوئی فائدہ نہیں۔ تم اچھی طرح جانتی ہو کہ ہمارے پاس صرف اتنا ہی ہے۔'' ہیری نے اُداسی کے عالم میں اسے کہا۔ اس کے بعد اس نے خالی پیالے کو فرش پر ننھے دروازے کے بالکل قریب رکھ دیا۔ سوپ پینے سے پہلے وہ جتنا بھوکا تھا، سوپ پینے کے بعد اسے نجانے کیوں پہلے سے بھی زیادہ بھوک لگنے لگی۔ بالفرض یہ تسلیم کرلیا جائے کہ وہ کسی نہ کسی طرح مزید چار ہفتے تک زندہ رہنے میں کامیاب ہو بھی گیا تو کیا وہ ہوگورٹ جانے کے قابل ہو پائے گا۔ اگر وہ ہوگورٹ نہ پہنچ پایا تو کیا ہوگا؟ کیا کسی کو یہ پتہ کرنے کیلئے بھیجا جائے گا کہ وہ کیوں نہیں واپس لوٹا۔ کیا وہ کبھی مسٹر ڈرسلی کو اسے سکول بھیجنے کیلئے راضی کر پائیں گے؟

سورج ڈوبنے کے بعد کمرے میں گہرا اندھیرا چھا گیا۔ ہیری کچھ بھی نہ کرنے کے باوجود خود کو بے حد تھکا ہوا محسوس کرر ہا تھا۔ بھوک کی شدت زور پکڑتی جا رہی تھی۔ معدے کی کلبلاہٹ اب تکلیف میں بدل رہی تھی۔ اس کے دماغ کے پردوں پر سینکڑوں سوال بری طرح دستک دے رہے تھے، جن کا کوئی جواب اس کے پاس نہیں تھا۔ وہ دوبارہ بستر پر لیٹ گیا تھا اور پھر کافی دیر تک وہ اسی کشمکش میں گرفتار رہنے کے بعد بے چین سی نیند میں ڈوب گیا۔

ہیری کو نیند میں شاید سکون نصیب نہیں تھا۔ دن بھر کی الجھنیں خواب بن کر اس کے سامنے آنے لگیں۔ وہ خواب میں دیکھ رہا تھا کہ وہ کسی بڑے چڑیا گھر کے ایک پنجرے میں قید ہے۔ جس کے باہر جلی حروف میں ''نابالغ جادوگر'' لکھا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ تماشائی اسے سلاخوں کے اندر قید دیکھ رہے ہیں۔ وہ کسی بھوکے اور کمزور حال جانور کی طرح بھوسے کے بستر پر بے بس پڑا ہوا ہے۔ اچانک اسے بھیڑ میں ڈوبی کا چہرہ دکھائی دیا تو کسی نہ کسی طرح اُٹھا اور اس کی طرف دیکھ کر ناتواں آواز میں مدد کیلئے چلا اُٹھا۔ ڈوبی نے اس کی طرف غور سے دیکھا اور دھیمے انداز میں کہا۔ ''ہیری پوٹر یہاں آپ محفوظ ہیں جناب!'' یہ کہہ کر ڈوبی اس کی نظروں کے سامنے سے غائب ہو گیا۔ اس کے بعد اسے مسٹر ڈرسلی دکھائی دیتے ہیں اور ڈڈلی اس کے پنجرے کی سلاخوں کو بری طرح جھنجھوڑتے ہوئے اس پر قہقہے لگاتا ہے۔ جب سلاخیں جھنجھوڑے سے ہیری کا سر چکرانے لگا تو وہ ہولے سے بڑبڑایا۔ ''اب بس کرو...... مجھے تنہا چھوڑ دو...... یہ اب رہنے دو...... میں سونے کی کوشش کرر ہا ہوں۔''

اپنی بڑبڑاہٹ پر ہیری کی آنکھ کھل گئی۔ اس نے اپنی آنکھیں مسل کر دیکھا تو کھڑکی کے راستے چاندکی چاندنی کمرے میں آتی

دکھائی دی۔ ہیری نے اپنی عینک آنکھوں پر لگائی اور غور کرنے لگا کہ ایسی کیا خاص بات ہوئی؟ جس کی وجہ سے اس کی آنکھ کھل گئی۔ اسے یوں لگا جیسے سلاخوں کے دوسری طرف کوئی موجود ہے اور اسے دیکھ رہا ہے۔ ہیری نے غور سے سلاخوں کے پار موجود شے کو دیکھنے کی کوشش کی۔ اس کا چہرہ سائے میں ڈوبا تھا۔ چاندنی کے باعث ہوا میں لہراتے ہوئے اس کے سرخ بال دکھائی دے رہے تھے۔ البتہ اس کے چہرے پر کوئی لمبی سی چیز ابھری ہوئی معلوم ہو رہی تھی، شاید وہ اس کی ناک تھی۔ پھر جیسے ہیری کو اپنی بصارت پر یقین نہیں آپایا۔ وہ اسے پہچان چکا تھا۔ وہ اس کا سکول کا دوست ''رون ویزلی'' ہی تھا جو سلاخوں کے پیچھے سے اندر جھانک رہا تھا۔

کہیں سب خواب کا حصہ تو نہیں!...... ہیری نے تلخی سے سوچا۔

☆☆☆

تیسرا باب

# بھٹ میں قیام

''رون!'' ہیری دبی آواز میں چلایا۔ پھر وہ بستر سے اترا اور دبے پاؤں چلتا ہوا کھڑکی کے قریب پہنچا۔ ہیری نے احتیاط سے کھڑکی کے شیشے کے پٹ کو اوپر اُٹھایا تاکہ وہ سلاخوں کی دوسری طرف موجود 'رون' سے بات کر سکے۔

''رون تم کیسے ہو؟...... یہ کیا؟''

ہیری رون کو بھول کر اسے عجوبے کو دیکھ رہا تھا جو اس کیلئے بالکل حیرت انگیز تھا۔ وہ متعجب نظروں سے اس کا معائنہ کرنے لگا۔ وہ ایک فیروزی رنگ کی پرانی سی کار تھی جس میں رون اس وقت بیٹھا ہوا تھا۔ کار کا پرانا ہونا ایسا انوکھا نہیں تھا البتہ یہ بات ضرور عجیب تھی کہ وہ کار کھڑکی کے مقابل ہوا میں معلق کھڑی تھی...... زمین سے کئی فٹ اوپر!...... ہیری مبہوت کھڑا تھا۔

''سب کچھ ٹھیک ہے نا...... ہیری!'' ایک شناسا آواز سنائی دی۔

ہیری نے چونک کر دیکھا تو صورت حال واضح ہوتی چلی گئی۔ رون کار کے پچھلے حصے میں بیٹھا تھا اور اپنا دھڑ باہر نکالے ہیری کو دیکھ رہا تھا جبکہ ڈرائیونگ نشست پر اس کے دونوں بڑے بھائی فریڈ اور جارج بیٹھے ہوئے تھے۔

''کیا بات ہے ہیری؟ تم نے میرے خطوط کا جواب کیوں نہیں دیا؟ میں نے بارہ مرتبہ تمہیں اپنے گھر آنے کا دعوت نامہ بھیجا تھا پھر ڈیڈی نے گھر پر بتایا، مجھے پتہ چلا ہے کہ ماگلوں کے سامنے جادو کرنے کی وجہ سے دفتر وزارت نے تمہیں انتباہ نامہ ارسال کیا ہے......''

''وہ میں نہیں کیا!...... مگر انہیں یہ سب کیسے پتہ چلا؟'' ہیری نے حیرت سے پوچھا۔

''ڈیڈی دفتر وزارت میں کام کرتے ہیں۔'' رون جلدی سے بولا۔ ''تم جانتے ہو ہمیں سکول کے باہر جادو کا استعمال نہیں کرنا چاہئے......!''

''یہ بات تم کہہ رہے ہو؟'' ہیری ہوا میں جھولتی ہوئی کار کو گھورتے ہوئے غرایا۔

''تم اس کار کی بات کرر ہے ہو!...... یہ اس گنتی میں نہیں شمار ہوگا، ہم نے تو یہ کار صرف اُدھار لی ہے۔ یہ ڈیڈی کی کار ہے۔ ہم نے اس پر جادو نہیں کیا ہے۔ لیکن جن ماگلوں کے ساتھ تم رہتے ہو ان کے سامنے جادو کرنا......'' رون وضاحت کرنے کی کوشش کرر ہا تھا۔

''میں نے تم لوگوں سے کہا...... نا کہ...... میں نے جادو نہیں کیا تھا۔ تمہیں پوری بات سمجھنے کیلئے کافی وقت لگے گا...... کیا تم ہوگورٹ جا کر یہ بات بتا سکتے ہو کہ میرے انکل اور آنٹی نے مجھے تالے میں بند کرر کھا ہے اور وہ مجھے واپس نہیں لوٹنے دے رہے ہیں؟ ظاہر ہے میں خود کو جادو سے باہر نہیں نکال سکتا کیونکہ دفتر وزرات یقیناً یہ خیال کرے گا کہ میں نے جان بوجھ کر صرف تین دن میں دوسری بار جادو کا ناجائز استعمال کیا ہے اس لئے......!''

''فالتو باتوں میں وقت ضائع مت کرو ہیری!'' رون جلدی سے بولا۔ ''ہم یہاں تمہیں اپنے ساتھ لے جانے کیلئے آئے ہیں۔''

''مگر تم لوگ بھی مجھے یہاں سے جادو کے ذریعے باہر نہیں نکال سکتے؟'' ہیری نے کہا۔

''ہمیں اس کی ضرورت نہیں پڑے گی۔'' رون نے اپنا سر جھٹکے ساتھ اگلی نشست کی طرف جھٹک کر جواب دیا۔ اس کے چہرے پر شریر مسکراہٹ بکھر گئی۔ ''تم یقیناً بھول رہے ہو کہ میرے ساتھ اس وقت کون ہیں؟''

''اسے سلاخوں میں اچھی طرح باندھ دو۔'' فریڈ نے ہیری کی طرف رسی کا ایک سرا اچھالتے ہوئے کہا۔

''اگر مسٹر ڈرسلی کی آنکھ کھل گئی تو وہ یقیناً مجھے جان سے مار ڈالیں گے۔'' ہیری خوفزدہ لہجے میں بولا۔ اس کا دل بری طرح دھڑک رہا تھا۔

''تم فکر مت کرو ہیری!'' فریڈ نے کار سٹارٹ کرتے ہوئے کہا۔ ''پیچھے ہٹ کر کھڑے ہو جاؤ۔'' رون نے تیزی سے سر ہلا کو اسے تسلی دی۔

ہیری پیچھے ہٹ کر سائے میں ہیڈوگ کے قریب کھڑا ہوگیا۔ ہیڈوگ کی چمکتی آنکھیں دکھائی دے رہی تھیں۔ ایسے لگ رہا تھا جیسے اسے یہ احساس ہو چکا تھا کہ یہ معاملہ کتنا دشوار تھا اسی لئے وہ پنجرے میں خاموش اور پُرسکون بیٹھی تھی۔ کار کے انجن کی گڑگڑاہٹ تیز ہوتی گئی اور جب فریڈ نے کار ہوا میں تیزی کے ساتھ آگے بڑھائی تو اچانک پرائیویٹ اسٹریٹ کے گہرے سکوت میں دھماکے کی تیز آواز گونجی۔ سلاخیں کھڑکی سے اکھڑ زمین کی طرف گرتی چلی گئیں۔ ہیری لپک کر کھڑکی کے پاس پہنچا۔ اس نے دیکھا کہ سلاخیں زمین سے کچھ فٹ اوپر ہوا میں لٹک رہی تھیں۔ رون ہانپتے ہوئے سلاخوں کو کار میں اوپر کی طرف کھینچ رہا تھا۔ اسی لمحے ہیری دبے

پاؤں دروازے پر پہنچا اور کان لگا کر کسی قسم کی آواز سننے کی کوشش کرنے لگا۔ ڈرسلی افراد اپنے بیڈروم میں گہری نیند میں ڈوبے ہوئے تھے۔ کوئی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی۔ جب رون سلاخوں کو کار میں کھینچ کر پچھلی نشست پر رکھنے میں کامیاب ہو گیا تو فریڈ نے کار کو موڑ کر کھڑکی کی طرف کیا اور اسے بالکل کھڑکی کے ساتھ چپکا کر کھڑا کر دیا۔

''چلو جلدی کرو...... گاڑی میں آجاؤ۔'' رون تیزی سے بولا۔

''مگر میرا ہوگورٹ کا سامان...... جادوئی چھڑی، بہاری ڈنڈا......!'' ہیری چونک کر بولا۔

''یہ سب سامان کہاں رکھا ہے؟'' فریڈ نے پوچھا۔

''وہ سب نیچے سیڑھیوں والے گودام میں پڑا ہے۔ وہاں تالا لگا ہوا ہے۔ اس کے علاوہ میں اس کمرے سے باہر نہیں نکل سکتا کیونکہ یہاں بھی دروازے پر باہر سے تالہ لگا ہوا ہے۔''

''کوئی زیادہ مشکل بات نہیں ہے۔'' جارج نے اگلی نشست سے سر نکال کر کہا۔ ''راستے سے ہٹ جاؤ۔ میں کمرے میں آنا چاہتا ہوں ہیری!''

ہیری ایک طرف ہو گیا۔ جارج اور فریڈ دونوں کسی قدر مشکل کے بعد بلی کی طرح کھڑکی کے راستے ہیری کے کمرے میں داخل ہو گئے۔ جارج نے اپنی جیب سے ایک عام سی تار نکالی اور اسے تالے کے سوراخ میں گھسا کر تالا کھولنے کی کوشش کرنے لگا۔ ہیری نے اس لمحے سوچا کہ اسے یقیناً ان دونوں کی مہارت کا لوہا ماننا پڑے گا۔

''بہت سارے جادوگر یہ سوچتے ہیں کہ ماگلوں کی تالا کھولنے والی یہ ترکیب سیکھنا محض وقت کی بربادی کے سوا کچھ نہیں ہے مگر ہمیں لگتا ہے کہ یہ ایک ایسا فن ہے جسے سیکھنا نہایت فائدہ مند ثابت ہوتا ہے حالانکہ اس میں وقت زیادہ خرچ ہوتا ہے۔'' جارج اپنے کام کے دوران بولتا رہا۔ ایک ہلکی سی کلک کی آواز کے ساتھ دروازہ کھل گیا۔ ہیری کے چہرے پر جوش وخوف کے ملے جلے تاثرات پھیلے ہوئے تھے۔

''اب ہم نیچے جا رہے ہیں۔ تمہارا صندوق اور سامان لے کر آتے ہیں، تم اتنی دیر تک کمرے میں سے ضروری اشیاء سمیٹ کر رون کے حوالے کر دو تاکہ وہ انہیں کار میں رکھ لے۔'' جارج نے ہیری کو بتایا۔ ہیری نے اثبات میں سر ہلایا۔ جب جڑواں بھائی اندھیرے میں سیڑھیوں پر اترنے لگے تو ہیری نے انہیں دھیمے لہجے میں خبردار کیا۔ ''سب سے نیچے والی سیڑھی سے بچ کر جانا...... وہ آواز کرتی ہے۔''

ان کے جانے کے بعد ہیری نے پھرتی کے ساتھ کمرے میں سے ضروری چیزیں جمع کرنا شروع کر دیں۔ اس کے پیروں میں

جیسے بجلی بھرگئی تھی، وہ کمرے کے چاروں طرف سے اپنی اشیاء اُٹھا اُٹھا کر کھڑکی کے راستے رون کو پکڑا رہا تھا۔اس کام سے فارغ ہوکر ہیری سیڑھیوں کے راستے نیچے جا پہنچا اور صندوق لانے میں فریڈ اور جارج کی مدد کرنے لگا۔اسی لمحے ہیری کو انکل ویرنن کے کھانسنے کی آواز سنائی دی۔

آخر کار وہ تینوں ہانپتے ہوئے اوپر پہنچے۔پھر ہیری کے کمرے سے ہوتے ہوئے وہ صندوق کو کھلی کھڑکی تک لے آئے۔فریڈ کار میں پہنچ کر رون کے ساتھ مل کر صندوق کار میں کھینچنے لگا۔ ہیری اور جارج کمرے کی طرف سے صندوق کو دھکیلتے رہے۔ایک ایک انچ کر کے صندوق کھڑکی سے باہر کھسکنے لگا۔اسی لمحے انکل ویرنن کی دوبارہ کھانسنے کی آواز سنائی دی۔

''تھوڑا سا اور......بس ایک زوردار دھکا!'' کار کے اندر موجود فریڈ نے ہانپتے ہوئے کہا۔

ہیری اور جارج نے صندوق پر اپنے کندھے کا پورا زور لگای اور پھر وہ کھڑکی سے ہوتا ہوا کار کی پچھلی نشست پر پہنچ گیا۔

''ٹھیک ہے، اب ہمیں چلنا چاہئے۔'' جارج نے سرگوشی میں ہیری کو کہا۔

جارج پہلے کار میں پہنچ گیا۔ جیسے ہی ہیری کھڑکی کی چوکھٹ پر چڑھا اچانک پیچھے سے الّو کی زوردار چنگھاڑ سنائی دی۔اس کے فوراًبعد ہی اس کے کانوں میں انکل ویرنن کی گرجتی ہوئی آواز آئی۔''یہ بے ہودہ الّو ......!''

''میں ہیڈوگ کو تو بھول ہی گیا تھا۔'' ہیری جلدی سے بولا۔

جب ہیری کمرے میں واپس داخل ہوا تو اس نے دیکھا کہ باہر کا بلب جل چکا تھا۔اس نے تیزی سے ہیڈوگ کا پنجرہ اُٹھایا اور بھاگتے ہوئے کھڑکی تک پہنچا۔اس نے سرعت سے پنجرہ رون کے ہاتھوں میں پکڑا یا۔وہ ابھی کھڑکی کی منڈیر پر چڑھ ہی رہا تھا کہ اسی وقت انکل ویرنن نے کھلے تالے والے دروازے پر ہتھوڑے جیسا ہاتھ مارا اور وہ جھٹکے سے کھل گیا۔ایک پل کیلئے تو انکل ویرنن دروازے پر ہی حیرت کے مارے سکتے کے عالم مبہوت کھڑے رہ گئے۔انہیں اپنی بینائی پر یقین نہیں آرہا تھا۔ یہ کیفیت زیادہ دیر تک طاری نہ رہ سکی۔طیش کے عالم میں وہ کسی بھڑکے ہوئے سانڈ کی مانند گرتے پڑتے آگے بڑھے اور ہیری کی طرف چھلانگ لگا دی۔ ہیری کے پاؤں کا پنجہ انکل ویرنن کی گرفت میں آچکا تھا۔وہ بری طرح ہذیان بکتے ہوئے اسے اپنی طرف کھینچ رہے تھے۔جبکہ رون، فریڈ اور جارج، ہیری کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنی طرف کھینچنے لگے۔

''پیٹونیہ! دیکھو وہ بھاگ رہا ہے......وہ بھاگ رہا ہے۔'' انکل ویرنن گرج کر بولے۔

ویزلی بھائیوں نے مل کر ایک زوردار جھٹکا دیا اور ہیری کا پاؤں انکل ویرنن کی گرفت سے چھوٹ گیا۔جیسے ہی ہیری کار میں داخل ہوا تو انہوں نے جلدی سے کار کا دروازہ بند کر دیا۔

''گاڑی بھگاؤ فریڈ!......اس سے پہلے ماگل بیدار ہو کر اپنی کھڑکیوں سے باہر دیکھنے لگیں۔'' رون چیخ کو بولا۔ کار نے ایک ہچکولا کھایا اور تیزی سے اوپر کی جانب اُڑنے لگی۔ یوں لگتا تھا جیسے کار زمین کو چھوڑ چاند کے سفر پر رواں دواں تھی۔ ہیری سہا سہا کار کی کھڑکی سے انکل ویرنن کو کھڑکی میں چیختا ہوا دیکھ رہا تھا۔

''اب اگلی گرمیوں میں ملاقات ہوگئی انکل ویرنن!'' ہیری کھڑکی کا شیشہ نیچے کر کے زور سے چلا کر بولا۔ اسے کھڑکی میں انکل ویرنن کے علاوہ آنٹی پٹونیہ اور ڈڈلی کے چہرے دکھائی دیئے جو کھڑکی میں سے باہر لٹک کر منہ پھاڑے ششدر کھڑے اُڑتی ہوئی کار کو دیکھ رہے تھے۔ اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ وہ اس خوفناک قید خانے سے آزاد ہو چکا تھا۔ اسے یوں لگا جیسے یہ کوئی خواب ہو۔ رات کی ٹھنڈی ہوا اس کے چہرے سے ٹکرانے لگی۔ اس کے بال ہوا میں لہرا رہے تھے۔ ہیری کو یہ فرحت بخش احساس بھلا معلوم ہوا۔ اس نے ایک بار پھر مڑ کر نیچے دیکھا۔ پرائیویٹ اسٹریٹ تیزی دور ہو رہی تھی اور اس کا حجم گھٹتا جا رہا تھا۔ ویزلی جڑواں بھائی اپنی اس کامیابی پر قہقہے لگا لگا کر دوہرے مہرے ہو رہے تھے۔ ہیری نے گہری سانس لی اور نشست کی کمر سے سر ٹکا کر خاموشی سے بیٹھ گیا۔ اس کی بے ترتیب سانس آہستہ آہستہ درست ہونے لگی۔

''ہیڈوگ کو پنجرے سے باہر نکال دو۔ وہ ہمارے پیچھے اُڑ سکتا ہے۔ جب سے وہ میرے ساتھ واپس آیا ہے، اسے ایک بار بھی اپنے پر پھیلانے کا موقع نہیں مل پایا۔'' ہیری نے رون کی طرف دیکھتے ہوئے دھیمے لہجے میں کہا۔ جارج نے رون کو اپنی جیب سے لوہے کی تار نکال کر دی جس کی مدد سے رون ہیڈوگ کے پنجرے کا تالا کھولنے کی کوشش کرنے لگا۔ تھوڑی سی جدوجہد کے بعد رون تالا کھولنے میں کامیاب ہو گیا اور ہیڈوگ کو کار سے باہر ہوا میں آزاد چھوڑ دیا گیا۔ ہیڈوگ نے آزادی پا کر فضا میں خوشی سے تیز کلکاری ماری۔ ہیری اس کی طرف دیکھ کر مسکرانے لگا۔ رات کی تاریکی میں ہیڈوگ کا وجود کسی تاریک بھوت کی طرح دکھائی دے رہا تھا۔

''تو اب پوری کہانی سناؤ...... ہیری!'' رون نے تجسس بھرے لہجے میں کہا۔ ''وہاں کیا ہوا تھا؟'' ہیری نے ان لوگوں کو ڈوبی کی آمد کے بارے میں ساری باتیں بتا دیں۔ اس نے انہیں ڈوبی کی تنبیہ اور ضد کے بارے میں بھی بتایا جس کے باعث پڈنگ اور دوسرا تمام سامان برباد ہو کر رہ گیا تھا اور ہیری کو ایک کمرے میں قید کر دیا گیا تھا۔ جب اس نے اپنی بات پوری کر لی تو کار میں گہری خاموشی چھا گئی۔ ویزلی بھائیوں کو ہیری کی بے بسی اور اذیت پر گہرا دُکھ ہو رہا تھا۔

''بڑا سنگین معاملہ ہے۔'' فریڈ نے کار میں پھیلے گہرے سکوت کو توڑا۔

''بڑی مہارت سے چالبازی کھیلی گئی ہے۔'' جارج نے اس سے اتفاق کیا۔ ''گھریلو خرس نے تمہیں اس بارے میں کچھ نہیں بتایا

کہ یہ سازش کون کر رہا ہے اوراس کی نوعیت کیا ہے؟''

''مجھے نہیں لگتا کہ وہ بتا سکتا تھا۔ میں نے تمہیں پہلے ہی بتایا ہے، ہر بار جب بھی کوئی خاص بات بتانے کا موقع ہوتا ہوتو وہ جواب دینے کے بجائے دیوار پر اپنا سر ٹھونکنے لگتا تھا۔'' ہیری نے جواب دیا۔فریڈ اور جارج نے ایک دوسرے کی طرف معنی خیز نظروں سے دیکھ رہے تھے۔

''کیا تمہیں یہ لگتا ہے کہ وہ مجھ سے جھوٹ بول رہا تھا؟'' ہیری نے فوراً سوال کیا۔

''ہیری! اس معاملے کو دوسرے رُخ سے دیکھنے کی کوشش کرو۔'' فریڈ سنجیدگی سے بولا۔ ''گھریلوخرس کے قبضے میں جادو کی کثیر طاقتیں ہوتی ہیں، لیکن عام طور پر وہ اپنی جادوئی طاقت کا استعمال اپنے مالک کی اجازت کے بغیر نہیں کر سکتا۔ جہاں تک میرا خیال ہے، ڈوبی کو تمہارے پاس باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت بھیجا گیا تھا......تاکہ تم ہوگورٹ واپس نہ جا سکو۔ کسی نے تمہارے ساتھ مذاق کیا ہے یا پھر اپنی دشمنی نکالی ہے۔ کیا سکول میں تمہارا کوئی دشمن تو نہیں؟''

''ہاں!...... ہے!'' ہیری اور رون دونوں ایک ساتھ بول اُٹھے۔

''ڈریکو مل فوائے! وہ مجھ سے شدید نفرت کرتا ہے۔'' ہیری نے بات بڑھائی۔

''ڈریکو مل فوائے؟'' جارج نے حیرت سے مڑتے ہوئے تصدیق کی۔ ''وہ جو لوئیس مل فوائے کا بیٹا ہے......وہی ہے نا!''

''وہی...... یہ کوئی عام سا نام نہیں ہے، لیکن تم نے یہ کیوں پوچھا!'' ہیری جلدی سے بولا۔

''میں نے ڈیڈی کو اس کے بارے میں بات کرتے ہوئے سنا ہے!'' جارج نے بتایا۔ ''وہ تم جانتے ہو کون؟ کا بڑا وفادار ہے۔''

''اور جب وہ تم جانتے ہو کون؟ غائب ہو گیا تو لوئیس مل فوائے محض یہ کہتے ہوئے واپس لوٹ آیا کہ اسے غلط سمجھا گیا تھا۔ اس نے یقیناً غلط بیانی کی، ڈیڈی کا خیال ہے کہ وہ تم جانتے ہو کون؟ کے سب سے خاص لوگوں میں ایک تھا۔''

''مگر مجھے تو اس بارے میں کچھ معلوم نہیں ہے کہ مل فوائے خاندان کے پاس کوئی گھریلوخرس ہے بھی یا نہیں۔'' ہیری نے آہستگی سے کہا۔

''دیکھو! یہ بات تو ظاہر ہے کہ جو کوئی بھی ڈوبی کا مالک ہوگا وہ یقیناً کسی پرانے جادوگر گھرانے سے تعلق رکھتا ہوگا اور ساتھ ہی وہ کافی امیر بھی ہوگا کیونکہ متوسط گھرانوں میں گھریلوخرس کو غلام رکھنے کا رواج نہیں ہے۔''

''ہاں میری ممی اکثر یہ کہتی ہیں کہ کاش ہمارے پاس سب لوگوں کے کپڑوں پر استری کرنے کیلئے کوئی گھریلوخرس غلام ہوتا۔'' رون جلدی سے بولا۔ ''مگر ہمارے پاس تو صرف ایک گندا سا بوڑھا چھلاوا ہے جسے ہم ہمیشہ چوبارے میں رکھتے ہیں اور ہمارے

باغیچے میں بونے ہیں۔ گھریلوخرس بہت پرانے جادوگروں اور محلوں جیسی جگہوں پر ہی رہتے ہیں۔ وہ ہمارے گھر جیسی جگہ پر نہیں سکتے۔''

ہیری نے کوئی جواب نہیں دیا چونکہ ڈریکومل فوائے کے پاس ہر عمدہ چیز عام طور پر دکھائی دیتی تھی۔ جس سے ہیری کو اندازہ ہو چکا تھا کہ اس کا تعلق یقیناً کسی کھاتے پیتے گھرانے سے ہے، ڈریکو پہلی ملاقات میں ہیری کے سامنے اپنی بڑائی کی ڈینگ مار چکا تھا جس سے یہ ثابت ہو چکا تھا کہ اس کا خاندان کافی پرانا تھا۔ ڈریکو کی سکول میں اکڑفوں اور مغرورانہ چال سے شک کی نگاہ اسی پر پوری اترتی تھی۔ گھریلوخرس کو ہیری کے پاس بھیج کر اسے ہوگورٹ سے دور رکھنے کی اور اس کے گھر میں جادو کا استعمال کر کے اس کا کردار داغدار بنانے کی کوشش...... یقیناً یہ سب ڈریکومل فوائے کرسکتا ہے۔ ہیری نے حالات کا تجزیہ کرتے ہوئے سوچا۔ ''کیا وہ اس قدر نادان ہے کہ اُس نے ڈوبی کی لچھے دار باتوں پر سنجیدگی سے یقین کرلیا؟''

''اس کے پیچھے چاہے کوئی بھی ہو!'' رون اچانک بولا۔ ''مجھے تو اس بات کی خوشی ہے کہ ہم تمہیں لینے کیلئے بروقت پہنچ گئے۔ یہ بھی اچھا ہوا کہ مجھے اس بات کا دھیان رہا کہ تم میرے کسی خط کا جواب نہیں دے رہے ہو۔ اسی لئے میرا دل بے چین رہا۔ ویسے سچی بات ہے کہ مجھے کئی دن تک تو یہی شک رہا کہ شاید اس سب میں 'اریل' کی غلطی ہے......!''

''یہ اریل کون ہے......؟'' ہیری نے جلدی سے پوچھا۔

''ہمارا الو!...... وہ بہت بھوندا اور احمق ہو گیا ہے، یہ کوئی ایک دفعہ کی بات نہیں کہ وہ خط منزل تک نہ پہنچا پایا ہو۔ اسی لئے میں 'ہرمز' کو اُدھار لینے کی کوشش کی۔'' رون نے بتایا۔

''کس کو......!'' ہیری نے بھنویں چڑھا کر پوچھا۔

''اس الو کو...... جسے ممی ڈیڈی نے 'پرسی' کو کلاس میں مانیٹر بننے پر تحفے کے طور پر خرید کر دیا تھا۔'' فریڈ نے اگلی نشست سے مڑ کر ہیری کو بتایا۔

''لیکن پرسی بھائی 'ہرمز' مجھے اُدھار دینے پر قطعی رضامند نہیں ہوا'' رون نے سلسلہ کلام ٹوٹنے نہیں دیا۔ ''اسے نے صاف منع کرتے ہوئے کہا کہ اسے اس کی زیادہ ضرورت ہے۔''

''یہ کوئی نئی بات نہیں!'' جارج نے تیوریاں چڑھا کر تیزی سے کہا۔ ''پرسی ان چھٹیوں میں بہت عجیب سی حرکتیں کر رہا ہے، وہ ضرورت سے زیادہ خطوط دوستوں کو بھیجتا رہا ہے، اس کا زیادہ تر وقت اپنے کمرے میں ہی گزرتا ہے...... میرا مطلب ہے کہ کوئی اپنے مانیٹر والے بیج کو آخر کتنی بار پالش کرسکتا ہے؟...... تم مغرب کی سمت میں زیادہ آگے نکل آئے ہو فریڈ!'' جارج نے فریڈ کی توجہ ڈیش

بورڈ میں نصب سمت پیما کی طرف دلائی۔ فریڈ نے اثبات میں سر ہلایا اور سٹیئرنگ گھما دیا۔ کار فضا میں ہی جہاز کی طرح ایک سمت میں مڑتی چلی گئی۔

''کیا تمہارے ڈیڈی جانتے ہیں کہ تم لوگ ان کی کار لے آئے ہو؟'' ہیری نے دریافت کیا اور جواب کا انتظار کرنے لگا۔

''نہیں!'' رون نے جلدی سے کہا۔ ''انہیں رات کو دفتر میں کوئی کام تھا۔ امید ہے کہ ہم ان کی واپسی سے پہلے ہی گیراج میں کار کھڑی کر دیں گے اور ممی کو بھی یہ پتہ نہیں چل پائے گا کہ ہم لوگوں نے کبھی کار اُڑائی تھی......!''

''ویسے تمہارے ڈیڈی جادوئی وزرات کے دفتر میں کیا کام کرتے ہیں؟'' ہیری نے پوچھا

''وہ انتہائی اکتا دینے والے شعبے میں ملازم ہیں۔ جادوگروں اور ماگلوں کے مابین اشیاء کی تفہیم......!'' رون نے منہ بسور کر جواب دیا۔

''میں کچھ سمجھا نہیں!'' ہیری نے چونک کر پوچھا۔

''اس شعبے کا تعلق جادوگروں کی جادوئی اشیاء کو ماگلوں کی نظروں سے دور رکھنے سے ہے تاکہ غلطی سے وہ کسی ماگل کی دکان یا گھر پر نہ پہنچ پائیں۔ اس کی مثال پچھلے سال کے واقعہ سے دی جاسکتی ہے۔ ایک بوڑھی جادوگرنی ماگلوں کے شہر میں مرگئی اور اس کے چائے کے جادوئی برتن ماگلوں کے دوسرے سامان کے ساتھ کباڑیئے کی دکان میں پہنچ گئے۔ وہاں سے ایک ماگل خاتون وہ برتن خرید کر اپنے گھر لے گئی۔ اسی شام اس نے ان برتنوں میں اپنے مہمانوں کو چائے پلانے کی کوشش کی۔ یہ نہایت خوفناک خواب کی طرح تھا۔ مجھے یاد ہے کہ ڈیڈی کو اس تمام معاملے کو سنبھالنے میں خاصا اوور ٹائم لگانا پڑا تھا۔'' رون نے وضاحت کرتے ہوئے بتایا۔

''ہوا کیا تھا؟'' ہیری نے تجسس بھرے لہجے میں پوچھا۔

''کیتلی اس کے ہاتھوں سے بے قابو ہوگئی، اگلے ہی لمحے کیتلی نے اُبلتی ہوئی چائے کی بوچھاڑ وہاں بیٹھے سب لوگوں پر کردی۔ صرف یہی نہیں!......ان میں سے ایک ماگل کو ہسپتال میں داخل کرانا پڑا کیونکہ چینی اُٹھانے والے چمٹے نے اس کی ناک پر سخت گرفت جکڑ لی تھی۔ ڈیڈی کو معاملہ درست کرنے میں دیوانہ وار کام کرنا پڑا۔ اتفاق کی بات تھی کہ ان دنوں دفتر میں صرف ڈیڈی اور بوڑھا جادوگر 'پرکینس' ہی موجود تھے۔ دونوں نے مل کر معاملہ دبانے کیلئے ماگلوں کی یاداشت مٹانے والا جادو استعمال کیا اور ان کا سارا گھریلو تباہ شدہ سامان پرانی حالت میں صحیح کیا۔''

''مگر تمہارے ڈیڈی...... یہ کار؟'' ہیری الجھے ہوئے لہجے میں بولا۔

'ہاں! ڈیڈی تو ماگلوؤں کی اشیاء کے دیوانے ہیں!'' فریڈ ہنس کر بولا۔ ''ہمارا گیراج ماگلوؤں کے سامان سے بھرا پڑا ہے۔ وہ ان

کا پرزہ پرزہ علیحدہ کر کے ان پر جادو پڑھتے ہیں اور پھر تمام پرزوں کو واپس ان کے مقام پر جوڑ دیتے ہیں......اگر وہ اپنے ہی گھر پر چھاپہ ماریں تو یقیناً انہیں خود کو اس سارے سامان کے باعث گرفتار کرنا پڑے گا کیونکہ جادوگروں کو ماگلوؤں کا سامان استعمال کرنا منع ہے......ہماری ممی یہ سب دیکھ کر غصے سے پاگل ہو جاتی ہے۔''

''وہ رہی ہماری سڑک!'' جارج نے ونڈ اسکرین سے نیچے دیکھتے ہوئے کہا۔''ہم دس منٹ میں وہاں پہنچ جائیں گے......یہ ٹھیک رہے گا کیونکہ اجالا ہونے والا ہے۔''

مشرق کی سمت میں آسمان میں گلابی شفق نمودار ہوتی دکھائی دے رہی تھی۔فریڈ نے کار کا رُخ نیچے کی طرف کر دیا۔ ہیری کو کھیتوں اور درختوں کے تاریک سائے صاف دکھائی دینے لگے۔

''ہم اپنے گاؤں سے بس تھوڑی ہی دور ہیں!'' جارج نے آگاہ کیا۔

اُڑنے والی کار اب نیچے موجود کچی سڑک کی طرف بڑھ رہی تھی۔ ہیری نے پہاڑیوں کی سمت دیکھا جہاں چمکتا ہوا سرخ سورج اپنی تیز روشنی کے ساتھ سر اُٹھاتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔صبح ہو چکی تھی، تمام رات سفر میں کٹ چکی تھی۔

''اتر گئی......!'' فریڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔ کار ہلکا سا جھٹکا کھا کر زمین پر چلنے لگی۔ کار دھیمے انداز میں آگے بڑھ رہی تھی۔ کچھ دیر بعد وہ ایک چھوٹے سے احاطے میں داخل ہو گئے۔ وہاں ایک ٹوٹا پھوٹا گیراج دکھائی دیا۔فریڈ نے احتیاط سے کار وہاں کھڑی کی اور سب لوگ کار میں سے اتر گئے۔ گیراج کے پہلو میں ویزلی گھرانے کا مکان دکھائی دے رہا تھا۔ ہیری نے تعجب بھری نظروں سے گھر کا جائزہ لیا۔ وہ کچھ ایسا دکھائی دے رہا تھا جیسے کسی بڑے پتھر کو چوکور انداز میں کاٹ دیا گیا ہو۔اور اس میں جگہ جگہ کمرے بنا دیئے گئے ہوں۔ یہ کمرے اوپر تلے اس طرح بنائے گئے تھے کہ وہ کئی منزلہ اونچا دکھائی دیتا تھا۔ رون کا گھر اتنا ٹیڑھا میڑھا دکھائی دے رہا تھا جیسے وہ کسی بھی وقت زمین پر گر جائے گا۔ ہیری نے سوچا کہ یہ یقیناً جادو کے بل پر ایسے کھڑا ہو سکتا ہے۔ چار پانچ دھوئیں والی چمنیاں سرخ رنگ کی چھت کے اوپر ٹکی ہوئی تھیں۔ دکھائی دینے والی دیوار کے نیچے زمین پر ایک ترچھا سائن بورڈ لگا ہوا تھا جس پر ''ویزلی بھٹ'' لکھا ہوا تھا۔ گھر کے صدر دروازے کے باہر زمین پر پرانے ربڑ کے جوتوں کا ایک ڈھیر لگا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ قریب ہی ایک بڑی زنگ آلودہ کڑاہی رکھی ہوئی تھی جو صورت سے ہی زمانہ قدیم کی کوئی یادگار معلوم ہوتی تھی۔ آنگن میں کئی موٹی بھوری مرغیاں چونچ مارتی ہوئی ادھر ادھر گھوم رہی تھیں۔

''میرا گھر کچھ خاص نہیں ہے!'' رون احساس کمتری کا شکار دکھائی دیا۔

''یہ تو بہت عمدہ ہے......!'' ہیری نے پرائیویٹ اسٹریٹ کے بارے میں سوچتے ہوئے مسرور کن لہجے میں جواب دیا۔ وہ کار

سے اترنے کے بعد کھلے آنگن میں کھڑے تھے۔

''اب بالکل خاموشی کے ساتھ ہم بالائی منزل پر پہنچ کر اپنے کمرے میں بیٹھ جاتے ہیں تاکہ جونہی ممی ہمیں ناشتے کیلئے بلائیں تو ہم ایسے نیچے اتریں جیسے کہ ہم ابھی ابھی بستر سے نکلے ہیں......اور رون تم! سیڑھیاں اترتے ہوئے نیچے آنا اور کہنا کہ ممی دیکھو رات کو ہمارے گھر کون آیا ہے؟ پھر وہ ہیری کو دیکھ کر خوش ہو جائیں گی کسی کو بھی یہ پتہ نہیں چلے گا کہ ہم نے کار اُڑائی تھی۔'' فریڈ نے نہایت دھیمے انداز انہیں اپنا منصوبہ سمجھایا۔

''یہ ٹھیک ہے!'' رون نے خوش ہو کر کہا۔'' آجاؤ ہیری میرا کمرہ وہاں اوپر ہے۔''

اچانک خوف کے مارے رون کے چہرے کا رنگ مٹیالا سبز ہو گیا۔ اس کی آنکھیں گھر پر جمی ہوئی تھیں۔ باقی تینوں نے رون کی بدلتی صورت دیکھ کر گھوم کر پیچھے کی طرف دیکھا۔ سب کو اپنی سانسیں حلق میں پھنستی ہوئی محسوس ہوئی۔ مسز ویزلی مرغیوں کے آنگن میں سے پاؤں پٹختی ہوئی آندھی طوفان کی طرح ان کی سمت میں بڑھ رہی تھیں۔ مرغیاں ناگہانی آفت سے تتر بتر ہونے لگیں۔ ان کا چہرہ غصے کی شدت سے سرخ ہو رہا تھا۔ ہیری نے شائستہ مسز ویزلی کو پہلی بار پلیٹ فارم نمبر پونے دس پر دیکھا تھا۔ پستہ قامت، فربہ اور ملنسار عورت اس وقت کسی خونخوار شیرنی کی طرح ان سب کو گھور رہی تھی۔

''آہ......ہا!'' فریڈ شرارت آمیز لہجے میں بولا۔

''میری پیاری ماں!'' جارج نے لقمہ دیا۔

مسز ویزلی ان کے مدمقابل آکر رُک گئیں۔ دونوں ہاتھ پہلوؤں کی ہڈی پر رکھ کر انہوں نے کھا جانے والی نظروں سے باری باری فریڈ، جارج اور رون کو دیکھا۔ وہ کسی ملزم کی طرح آنکھیں چراتے ہوئے دکھائی دیئے۔ مسز ویزلی نے دلکش پھولوں کے پرنٹ والی ایپرن پہن رکھی تھی۔ ایپرن کے بیچ میں ایک جیب بنی ہوئی تھی جس میں سے جادوئی چھڑی کا سرا نکلا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''تم......!'' مسز ویزلی نے انگلی کی نوک ان کی طرف بڑھائی۔

''گڈ مارننگ ممی!'' جارج کسی قدر جوشیلے اور فاتحانہ انداز میں بولا۔

''تمہیں پتہ ہے...... میں یہاں کس قدر پریشان ہو رہی تھی؟'' مسز ویزلی نے قہر آلود نظروں سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے غرائیں۔

''ہیری......ممی! دیکھئے......ہمیں یہ کرنا ہی تھا!'' مسز ویزلی کے تینوں بیٹے قد کے لحاظ سے ان سے لمبے دکھائی دیتے تھے مگر ان کے غصے کے سامنے ان تینوں کی گردنیں جھکی ہوئی تھیں۔

''بستر خالی...... کوئی اطلاع نہیں...... کار غائب...... کوئی حادثہ ہوسکتا تھا...... میں تمام رات فکرمندی کے باعث سو نہیں پائی...... مگر تمہیں ذرا بھی پرواہ ہے؟ جب تک میں زندہ ہوں، ایسا نہیں چلے گا سمجھے!...... ذرا ٹھہرو! تمہارے ڈیڈی کو واپس لوٹنے دو، آج تمہاری شکایت ضرور کروں گی...... توبہ! کبھی 'بل' چارلی یا پرسی نے اتنی جرأت نہیں کی۔ تم تینوں نے تو ناک میں دم کر ڈالا ہے۔'' مسز ویزلی غصے کی شدت میں رُک رُک کر بولتی رہیں۔

''مانیٹر پرسی ممی!'' فریڈ نے بڑبڑا کر اپنی ماں کی تصحیح کی۔

''پرسی کو دیکھ کر تم بھی تو کچھ سبق لے سکتے ہو۔'' مسز ویزلی فریڈ کی چھاتی میں اپنی انگلی نیزے کی طرح چبھوتے ہوئے ہوئی چیخ کر بولیں۔ ''تمہاری جان جاسکتی تھی، کوئی تمہیں دیکھ سکتا تھا، تمہاری ڈیڈی کی ملازمت جاسکتی تھی۔'' وہ ایک ہی سانس میں چلاتی گئیں۔ ہیری اس تمام وقت میں سہما سہما خاموش کھڑا تھا۔ اسے مسز ویزلی کی باتیں سن کر اندازہ ہو رہا تھا کہ واقعی ان تینوں بھائیوں نے بڑی خطرناک غلطی کی تھی...... مگر ان کی غلطی کے باعث ہی ہیری اس 'قید خانے' سے آزاد ہو پایا تھا۔ اچانک مسز ویزلی کا چہرہ ہیری کی طرف گھوم گیا تو ہیری کو سانس لینا دشوار ہو گیا۔

''تمہیں دیکھ کر مجھے بے حد خوشی ہوئی میرے بچے! چلو جلدی سے اندر آ جاؤ اور ناشتہ کر لو۔'' مسز ویزلی محبت بھرے لہجے سے اسے مخاطب ہوئیں۔ ہیری کو ایک لمحہ یقین ہی نہ آیا کہ یہ وہی مسز ویزلی ہیں جو کچھ ساعتیں پہلے آگ بگولا ہو رہی تھیں۔ مسز ویزلی پلٹ کر گھر کے اندر چلی گئیں، اسی لمحے ہیری کے کان میں فریڈ اور جارج کی دبی ہنسی سنائی دی۔ ہیری گھبرایا ہوا دکھائی دے رہا تھا اس نے رون کی طرف متفکر نظروں سے دیکھا۔ رون نے اس کی ڈھارس بندھاتے ہوئے سر ہلایا تو ہیری چپ چاپ ان تینوں کے پیچھے چل دیا۔

باورچی خانہ کافی چھوٹا تھا، وسط میں ایک بڑی کھانے کی میز بچھی ہوئی تھی جس کے گرد کئی کرسیاں پڑی تھیں۔ اس کی وجہ سے جگہ مزید کم پڑ گئی تھی۔ ہیری بڑھ کر ایک کونے والی کرسی پر بیٹھ گیا اور اس نے اردگرد نظر دوڑائی۔ وہ پہلے کبھی بھی کسی جادوگر کے گھر میں نہیں گیا تھا اس لئے اس کا تجسس جوش مارنے لگا۔ اس کے بالکل سامنے دیوار پر ایک پرانا گھڑیال آویزاں تھا۔ جس میں صرف ایک ہی سوئی دکھائی دے رہی تھی اور اس میں کسی قسم کے اعداد بھی موجود نہیں تھے۔ اعداد کے بجائے وہاں کناروں پر عجیب اور دلچسپ تحریریں لکھی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ ایک جگہ چائے بنانے کا وقت، دوسری جگہ مرغیوں کو دانہ ڈالنے کا وقت اور تیسری جگہ تمہیں دیر ہو رہی تھی! جیسے جملے درج تھے۔ دیوار پر ایک الماری بھی موجود تھی جس میں اوپر تلے تین قطاروں میں کتابیں بے ترتیب انداز میں پڑی تھیں۔ ہیری نے کتب کے پشتوں پر غور کیا تو اسے ایک کتاب پر اپنے ہاتھوں سے بنائے ہوئے پنیر پر جادو کیجئے، دوسری پر

رہنمائے جادو برائے بیکری اشیاء اور تیسری کتاب پر 'ایک منٹ میں جادوئی ضیافت کے راز' جیسے موضوعات مندرج دکھائی دیئے۔
ہیری ابھی دوسری اشیاء کا جائزہ لینے کی کوشش کر رہا تھا کہ اس کے کانوں میں عجیب سی آواز سنائی دی۔ ہیری نے اپنے کانوں کو ٹٹول کر دیکھا کہ کہیں اسے کوئی دھوکہ تو نہیں ہو رہا۔ ایسا نہیں تھا ہیری کو جلد ہی پتہ چل گیا۔ سنک کے پاس ایک پرانا ریڈیو رکھا ہوا تھا جس میں سے یہ آواز برآمد ہو رہی تھی۔ ہیری نے کان لگا کر سننے کی کوشش کی۔

''جادوگرنیوں کی پسندیدہ فرمائشی گیت مالا، کچھ ہی دیر میں پیش کی جائے گی۔ جس میں آج دلوں میں بسنے والی شہرت یافتہ جادوگرنی 'سیلیس ٹینا واربیک' اپنے گیت پیش کریں گی۔''

مسز ویزلی کھڑ کھڑ کرتے ہوئے باورچی خانے میں چاروں طرف گھومتی پھر رہی تھیں۔ وہ لاپرواہی کے ساتھ ناشتہ بنانے میں مشغول تھیں۔ ہیری نے ان کی طرف غور سے دیکھا تو اسے معلوم ہوا کہ وہ ناشتے بنانے کے دوران بڑبڑا بھی رہی تھیں۔ کوئی جملہ ہیری کو سمجھ آ جاتا جیسے ایک بار انہوں نے کہا 'نہیں جانتی تھی کہ تمہارے ایسے ارادے تھے' پھر کچھ دیر بعد ان کا جملہ ہیری کو سنائی دیا 'کاش اس پر یقین نہ کیا ہوتا' ہیری کو کسی قدر اندازہ ہو رہا تھا کہ اس بڑبڑاہٹ کا محور کار کی اُڑان ہی ہے۔ مسز ویزلی ہاتھ میں فرائنگ پین لئے میز کی طرف بڑھیں اور انہوں نے اپنے بیٹوں کو شعلہ بار نظروں سے دیکھا اور کباب پلیٹوں میں ڈال دیئے۔

''اس میں تمہاری کوئی غلطی نہیں ہے ہیری!'' مسز ویزلی نے شفقت بھرے لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس کی پلیٹ میں آٹھ نو کباب ڈال دیئے۔ ''آرتھر اور میں بھی تمہارے بارے میں کافی فکرمند تھے۔ ابھی گذشتہ رات کی بات ہے کہ ہم اپنے کمرے میں تمہارا ذکر کرتے ہوئے یہ پروگرام بنا رہے تھے کہ اگر جمعے کے روز تک تم نے رون کے خط کا جواب نہ دیا تو ہم خود تمہارے گھر جائیں گے اور تمہیں ساتھ لے کر آئیں گے...... لیکن یہ تو حد ہی ہوگئی!'' مسز ویزلی نے اس کی پلیٹ میں تین تلے ہوئے انڈے ڈالے۔

''ایک غیر قانونی کار اُڑا کر آدھے ملک کی سیر کرنا...... کوئی بھی تمہیں دیکھ سکتا تھا۔''

انہوں نے لاپرواہی سے سنک میں رکھے ہوئے برتنوں کی طرف اپنی جادوئی چھڑی گھمائی تو برتن اپنے آپ دُھلنے لگے اور ان کے آپس میں ٹکرانے کی ہلکی ہلکی آوازیں سنائی دینے لگیں۔

''آسمان پر بادل تھے ممی!'' فریڈ منہ میں نوالہ ڈالتے ہوئے بولا۔

''کھاتے وقت اپنا منہ بند رکھا کرو۔'' مسز ویزلی نے ڈانٹتے ہوئے کہا۔

''ممی! وہ ہیری کو بھوکا رکھتے تھے۔'' جارج نے ڈانٹ سنی ان سنی کرتے ہوئے کہا۔

''اور تم بھی خاموشی سے کھانا کھاؤ۔'' مسز ویزلی آنکھیں دکھاتی ہوئی بولیں۔ البتہ یہ کہتے وقت ان کے رویئے میں کچھ فرق پڑ گیا

تھا۔ وہ کسی قدر ٹھنڈی پڑ گئی تھیں۔ وہ کچن کی طرف بڑھیں اور وہاں سے ڈبل روٹی کے چند سلائس لے کر ان پر مکھن کی تہ لگائی اور سلائس ہیری کے آگے رکھ دیئے۔ ہیری نے اسی وقت ایک خاص تبدیلی محسوس کی کہ بات چیت کا موضوع بالکل بدل سا گیا جیسے مسز ویزلی کو اب یہ یاد نہیں رہا تھا کہ ان کے بیٹوں نے کار اُڑانے کی کوئی غلطی کی ہو۔ اسی لمحے ایک سرخ بالوں والی دبلی پتلی چھوٹی لڑکی باورچی خانے میں داخل ہوئی۔ وہ سونے کا لباس پہنے ہوئے تھی جیسے بستر میں نکل کر سیدھی وہاں چلی آئی ہو۔ جونہی اس کی نظر ہیری کے چہرے پر پڑی تو وہ یکدم گھبرا سی گئی اور وہ کسی قدر چیخی اور تیز رفتاری سے کچھ کہے بغیر باورچی خانے سے باہر نکل گئی۔ ہیری سوالیہ نظروں سے رون کی طرف دیکھنے لگا۔

''جینی!'' رون منہ میں نوالا ٹھونستے ہوئے بولا۔ ''میری بہن ہے، وہ موسم گرما کی پوری تعطیلات میں صرف تمہارے بارے میں ہی باتیں کرتی رہی ہے۔''

''ہاں ہیری!'' فریڈ نے مسکراتے ہوئے بات آگے بڑھائی۔ ''وہ اب یقیناً تمہارا آٹو گراف لینا چاہے گی۔'' فریڈ کی نظریں جونہی اپنی ممی کی نظروں سے ٹکرائیں تو اس نے مزید کوئی بات کئے بغیر اپنا سر پلیٹ کے اوپر جھکا لیا اور خاموشی سے کھانا کھانے لگا۔ چاروں پلیٹیں خالی ہونے تک ان میں سے کوئی کچھ بھی نہیں بولا۔ ہیری کو گہرے سکوت پر کسی قدر تعجب ہوا۔

''افوہ!'' فریڈ جمائیاں لیتے ہوئے بولا۔ ''میں بہت تھکن محسوس کر رہا ہوں، میرا خیال ہے مجھے کچھ دیر کیلئے بستر میں آرام کرنا چاہئے تاکہ رتجگے کا اثر دور ہو سکے۔'' اس نے اپنا چھڑی کانٹا پلیٹ میں ڈال دیا۔ ابھی اس نے کچھ اور کہنے کیلئے منہ کھولا ہی تھا مسز ویزلی کی آواز سنائی دی۔

''تمہیں بستر پر جانے کی اجازت بالکل نہیں!'' ان کا لہجہ بڑا ٹھوس تھا۔ ''تم اپنی غلطی کی وجہ سے ساری رات جاگے ہو، تم باغیچے میں جا کر بالشتیوں کو تلاش کرو گے اور انہیں تلف کرو گے...... وہ بے حد تکلیف دہ ہوتے جا رہے ہیں، اگر ایسا ہی چلتا رہا تو یقیناً چند ہی دنوں میں تمام باغیچے کا حال بدترین ہو جائے گا۔''

''اوہ ممی......!'' فریڈ نے خوشامد کرنے کی کوشش کی۔

''اور تم دونوں بھی......!'' مسز ویزلی نے رون اور جارج کی طرف قہر ڈھاتی ہوئی نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا پھر وہ ہیری کی طرف مڑیں اور نرمی کے ساتھ بولیں۔ ''ہیری! تم سونے کیلئے جا سکتے ہو...... بیٹا! تم نے ان سے اس کمبخت کار کو اُڑانے کیلئے نہیں کہا تھا، اس میں تمہارا کوئی قصور نہیں۔'' رات کے ناقابل فراموش لمحات کے باعث ہیری کو نیند بالکل نہیں آ رہی تھی۔

''مسز ویزلی! میں باغیچے میں رون کی مدد کروں گا کیونکہ میں نے کبھی بالشتیوں کو تلف ہوتے ہوئے نہیں دیکھا۔'' ہیری نے

جلدی سے کہا۔

''مدد کرنے کا تمہارا جذبہ قابل تعریف ہے بیٹا!......لیکن یہ بڑا صبر آزما کام ہے۔'' مسز ویزلی شفقت بھرے لہجے میں بولیں۔

''چلو! دیکھتے ہیں کہ اس مسئلے کے بارے میں 'لک ہارٹ' کیا کہتا ہے؟'' مسز ویزلی کتابوں کی الماری کی طرف بڑھ گئیں۔انہوں نے الماری میں سے موجود کتابوں کے ڈھیر میں سے ایک بھاری بھرکم کتاب کھینچ کر باہر نکال لی۔اسی لمحے جارج نے درد بھری آہ نکالی۔

''اوہ ممی! ہمیں اچھی طرح معلوم ہے، باغیچے سے بالشتیوں کا صفایا کیسے کیا جا سکتا ہے؟''

مسز ویزلی میز کے قریب آ چکی تھیں۔ ہیری نے ان کے ہاتھ میں موجود کتاب کے سرورق پر نظر ڈالی جس پر چمکدار سنہرے الفاظ میں یہ تحریر لکھی ہوئی دکھائی دے تھی۔

''گلڈرائے لک ہارٹ کی رہنمائے گھریلو اتلاف''

کتاب کے سرورق پر ایک بڑی تصویر موجود تھی جس میں ایک اُڑتا ہوا متحرک سنہرے بالوں اور نیلی آنکھوں والا جاذبِ نظر جادوگر دکھائی دے رہا تھا۔ ہیری کیلئے متحرک تصویر کوئی نئی بات نہیں تھی۔ایسا جادوئی دُنیا میں عام ہوتا تھا۔وہ اندازہ کر چکا تھا کہ یہ یقیناً گلڈرائے لک ہارٹ ہی ہوگا۔گلڈرائے کتاب کے سرورق سے ان سب کی طرف دیکھ رہا تھا اور بڑی ڈھٹائی سے ایک آنکھ بند کر کے مسکرا رہا تھا۔مسز ویزلی اس کی صورت دیکھ کر خوشی سے دیوانی ہو رہی تھیں۔

''یہ بڑے کام کے جادوگر ہیں!'' انہوں نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔''وہ گھریلو اتلاف کے بارے میں سب کچھ جانتے ہیں۔اس کتاب کا تو جواب ہی نہیں......!''

''ممی تو لک ہارٹ کی بہت بڑی پرستار ہیں۔'' فریڈ نے سب کو سناتے ہوئے سرگوشی کی۔

''بے وقوفی جیسی باتیں مت کرو!......اگر تم ایسا سوچتے ہو کہ تم میں لک ہارٹ سے زیادہ عقل مندی ہے تو تم جاؤ اور یہ کام کر کے دکھا ڈالو۔ جب میں باغیچے کا جائزہ لینے کیلئے آؤں گی تو اگر مجھے وہاں ایک بھی بالشتیہ ملا تو تمہاری خیر نہیں......سمجھے!'' یہ کہتے ہوئے مسز ویزلی کے گال گلابی ہو گئے تھے۔ جمائی لیتے اور مدھم انداز میں بڑبڑاتے ہوئے ویزلی جڑواں بھائی دھیمے قدموں سے باہر کی طرف چل دیئے۔ ہیری ان کے پیچھے ہولیا۔ باغیچہ کافی بڑا تھا اور ہیری کے لحاظ سے یہ باغیچہ بالکل ویسا ہی دکھائی دے رہا تھا جیسا کہ اس کے تخیل میں بسا تھا ہیری نے سوچا کہ مسٹر ڈرسلی ایسے باغیچے کو دیکھ کر یقیناً اپنی ناپسندیدگی کا فوراً اظہار کر دیتے۔ باغیچے میں کافی تعداد میں خودرو پودے اُگ آئے تھے اس کے علاوہ گھاس بھی کافی بڑی ہو چکی تھی جسے تراشنے کی ضرورت محسوس ہو رہی تھی۔ باغیچے کی دیواروں کے چاروں طرف گانٹھ دار درخت دکھائی دے رہے تھے۔ کیاریوں میں عجیب قسم کے پھول لہرا رہے تھے۔ ہیری نے پہلے

کبھی ایسے پھول نہیں دیکھے تھے۔ باغیچے کے وسط میں ایک بڑا سبز رنگ کے پانی سے بھرا ہوا تالاب دکھائی دے رہا تھا جس میں سے مینڈکوں کی بڑی تعداد اپنے سر نکالے انہیں دیکھ رہی تھی۔

''کیا تم جانتے ہو کہ ماگلوؤں کے باغیچے میں بھی بالشتیے رہتے ہیں؟'' ہیری نے صحن عبور کرتے وقت رون سے پوچھا۔

''ہاں! میں نے ان چیزوں کو دیکھا ہے جنہیں ماگلوؤں بالشتیہ سمجھتے ہیں۔'' رون نے جواب دیا۔ پھر اس نے جھٹکے سے اپنی گردن کو ہیری کی طرف موڑی اور آنکھیں چوڑی کرتے ہوئے بولا۔ ''موٹے، بھدے اور پستہ قامت کرسمس کے سانتا کلاز جیسے جنہوں نے اپنے کندھوں پر مچھلی پکڑنے والے کانٹے کی چھڑی ڈالی ہوتی ہے......'' اسی لمحے ہاتھا پائی کی جیسی زوردار آواز سنائی دی۔ قریب کی جھاڑی زور سے ہلی اور رون یہ دیکھ کر چونکا کھڑا ہو گیا۔

''یہ ایک بالشتیہ ہے!'' رون نے گہری سنجیدگی سے کہا۔

''مجھے چھوڑ دو...... مجھے چھوڑ دو!'' بالشتیے کے چیخنے چلانے کی آواز سنائی دی۔

یہ بالشتیہ ماگلوؤں کے تصور والے بالشتیوں جیسا قطعی نہیں تھا۔ یہ بالکل کرسمس کے وقت اُگنے والے پودے کی طرح کا نہیں تھا، جس کے سر پر سرسوں جیسی شاخیں دکھائی دیتی تھیں۔ یہ جسامت میں بہت چھوٹا اور چمڑے کی طرح دکھائی دے رہا تھا۔ اس کا سر گانٹھ دار اور گنجا تھا جو کسی بڑے فربہ آلو جیسا دکھائی دیتا تھا۔ رون نے اسے بازو لمبا کر کے خود سے دور کیا ہوا تھا اور ہاتھ کی گرفت خاصی مضبوط کر رکھی تھی کیونکہ وہ بالشتیہ مسلسل اس کوشش میں تھا کہ وہ اپنی سینگ دار پیروں سے رون پر حملہ آور ہو سکے۔ رون نے دوسرا بازو پھیلا کر اس کے ٹخنوں کو پکڑنے کی کوشش کی۔ بالشتیہ پوری مچل رہا تھا اور رون کو کامیاب نہیں ہونے دینا چاہتا تھا۔ بالآخر رون نے اسے ٹخنوں کے پاس سے مضبوطی سے پکڑ لیا اور جھٹکے سے اسے الٹا لٹکا دیا۔

''یہ کرنا پڑتا ہے......!'' رون نے ہیری کی طرف دیکھ کر کہا۔ اس کے بعد اس نے اسے اپنے سر سے بلند کر لیا۔ اسی لمحے بالشتیہ پھر چیخا۔ ''مجھے چھوڑ دو!'' رون نے اس کی پرواہ کئے بغیر اسے ہوا میں بل دار انداز میں گھمانا شروع کر دیا۔ وہ ہیلی کاپٹر کے پروں جیسا رون کے سر پر گھوم رہا تھا۔ ہیری کو بالشتیے کی حالت دیکھ کر اس پر بے حد ترس آیا۔ رون کی نظر جب ہیری پر پڑی تو وہ ہنس پڑا اور بولا۔

''ایسا کرنے سے انہیں چوٹ نہیں پہنچتی۔ انہیں بس ذرا چکردار انداز میں گھمانا پڑتا ہے تاکہ وہ دوبارہ اپنے بل کا راستہ تلاش نہ کر سکیں۔'' بالشتیے کو گھماتے ہوئے اچانک رون نے اس کے ٹخنے چھوڑ دیئے۔ بالشتیہ ترچھے انداز میں بیس فٹ کی دوری تک ہوا میں لہرایا اور پھر دھم کی سی آواز کے ساتھ باغیچے کی باڑ کے پار کھلے میدان میں جا گرا۔

''کچھ خاص نہیں ہے!'' فریڈ نے رون کی طرف دیکھ کر کہا۔ ''میں شرط لگا سکتا ہوں کہ میرا بالشتیہ درختوں کے اُس جھنڈ کے پار

جا گرے گا۔'' ہیری نے کافی فاصلے پر موجود جھنڈ کو دیکھا۔

ہیری نے جلدی یہ سبق سیکھ لیا تھا کہ اسے بالشتیوں کے بارے میں فکرمند ہونے کی کوئی ضرورت نہیں۔ جب اس نے اپنا پہلا بالشتیہ پکڑا تو اس نے فیصلہ کیا کہ وہ اسے گھمائے بغیر صرف باڑ کے پار پھینکے گا۔ وہ ابھی اپنے فیصلے پر عمل نہیں کر پایا تھا کہ بالشتیے نے اس کی کمزوری کو بھانپتے ہوئے اپنا وار کر ڈالا۔ بالشتیے نے اپنے تیز دھار نوکیلے دانت ہیری کی انگلی پر گاڑ دیئے۔ شدید درد سے ہیری کا جسم جھنجھنا اُٹھا۔ بالشتیے کو خود سے دور ہٹانے میں ہیری کو بڑی دِقت کا سامنا کرنا پڑا۔ اسے خود کو معلوم نہ ہو پایا کہ کب اس کی انگلی بالشتیے کے منہ سے باہر نکلی اور کب وہ باڑ کے پار جا گرا۔ اس کے حواس اس آواز کے ساتھ بحال ہو گئے جو اس کے پہلو میں سنائی دی تھی۔

''واہ ہیری! یہ کم از کم پچاس فٹ دور گرا ہوگا......!''

کچھ ہی دیر میں ہوا میں بالشتیے اُڑتے ہوئے دکھائی دینے لگے۔

''دیکھو! بالشتیوں میں زیادہ عقل نہیں ہوتی۔'' جارج نے پانچ چھ بالشتیوں کو ایک ہاتھ میں پکڑتے ہوئے کہا۔ ''جیسے ہی انہیں پتہ چلتا ہے کہ بالشتیوں کو تلف کرنے کا کام شروع ہو چکا ہے تو یہ اپنے ساتھیوں کا تماشا دیکھنے کیلئے زمین سے باہر نکل آتے ہیں۔ اب تک تو انہیں زمین کے اندر چھپنا سیکھ لینا چاہئے تھا۔''

جلد ہی میدان بالشتیوں کی بڑی تعداد سے بھر گیا۔ ہیری کو یہ دیکھ کر بڑا تعجب ہوا جب تمام گرے ہوئے بالشتیے زمین سے اُٹھ کھڑے ہوئے۔ انہوں نے بڑے منظّم انداز میں تین قطاریں بنائیں پھر وہ چیونٹیوں کی مانند اپنی اپنی قطار میں چل دیئے۔ ان کے مضمحل کندھے جھکے ہوئے دکھائی دیئے۔ میدان سے کچھ دور درختوں کے بڑے جھنڈ میں پہنچ کر وہ نظروں سے اوجھل ہونے لگے۔ اسی لمحے ہیری کو رون کی آواز سنائی دی۔

''وہ دوبارہ لوٹ آئیں گے!......انہیں یہ جگہ بے حد پسند ہے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ ہمارے ڈیڈی ان کے معاملے میں نرم دل واقع ہوئے ہیں۔ انہیں بالشتیے کافی دلچسپ لگتے ہیں۔''

اس سے پہلے ہیری کوئی سوال کرتا ویزلی بھٹ کے صدر دروازے کے دھڑام سے بند ہونے کی آواز اس کے کانوں میں پڑی۔

''وہ لوٹ آئے ہیں......!'' جارج نے اچانک کہا۔ ''ڈیڈی گھر آ چکے ہیں۔''

وہ سب لوگ باغیچے کو خیر باد کہتے ہوئے تیز قدموں سے گھر میں داخل ہو گئے۔ مسٹر ویزلی اپنا چشمہ اتار چکے تھے اور باورچی خانے میں موجود بڑی میز کی ایک کرسی پر بیٹھے دکھائی دے رہے تھے۔ وہ دبلے جسامت کے مالک تھے، ان کے سر کے بال کافی مقدار

میں جڑ چکے تھے اور پیشانی دور تک پھیلی دکھائی دے رہی تھی۔ جو بچے کھچے بال ان کے سر پر دکھائی دے رہے تھے وہ ان کے بچوں کے بالوں کی مانند سرخ تھے۔مسٹر ویزلی نے سبز رنگ کا لمبا چوغہ پہن رکھا تھا۔ یہ سفری چوغہ تھا جو اپنی شکل وصورت سے ان کی حالت زار کو عیاں کرر ہا تھا۔اس میں دھول مٹی کی کافی مقدار بھری ہوئی تھی اور سلوٹوں کی تعداد کا شمار نہیں کیا جا سکتا تھا۔تمام بچے ان کے گرد جمع ہو گئے۔مسٹر ویزلی نے گہرا سانس لیتے ہوئے چائے کی کیتلی کو ٹٹولا۔

''آج تو بہت کام تھا۔'' مسٹر ویزلی بڑبڑاتے ہوئے بولے۔''نو چھاپے مارنا پڑے اور بوڑھے منڈنگس فلیچر نے مجھ پر تب حملہ کرنے کی کوشش کی جب میری پشت اس کی طرف تھی......''

مسٹر ویزلی نے چائے کا ایک لمبا گھونٹ بھرا اور گہری آہ بھری۔

''کچھ ملا ڈیڈی؟'' جارج نے تجسس بھرے لہجے میں سوال کیا۔

''مجھے تو صرف کچھ سکڑنے والی دروازے کی چابیاں اور ایک کاٹنے والی کیتلی ملی۔'' مسٹر ویزلی نے منہ پر ہاتھ رکھ کر جمائی لیتے ہوئے کہا۔''وہاں کچھ دلکش اور غلیظ سامان اور بھی تھا مگر میرے شعبے سے اس کا کوئی تعلق نہیں تھا......البتہ انتہائی درجے کے انوکھے (نیولے کی قسم کے) جانور کی وہاں موجودگی کے بارے میں پوچھ تاچھ کیلئے 'مارٹ لیک' کو حراست میں لے لیا گیا ہے۔ایک کمیٹی تشکیل دے دی گئی ہے جو ان جانوروں پر آزمائشی طور پر جادوئی تحقیق کرے گی......!''

''ڈیڈی!'' جارج متفکر لہجے میں بولا۔''کوئی دروازے کی چابیوں کو سکڑنے والی کیوں بناتا ہے؟'' ھیری بڑی دلچسپی سے ان کی گفتگو سن رہا تھا۔

''صرف...... ماگلوؤں کو پریشان کرنے کیلئے!'' مسٹر ویزلی نے تاسف بھرے لہجے میں کہا۔''انہیں ایسی چابی فروخت کر دی جاتی ہے جو سکڑتے سکڑتے خود بخود غائب ہو جاتی ہے تاکہ جب انہیں تالا کھولنے کیلئے اس کی ضرورت پڑے اور وہ تلاش کرتے تھک جائیں مگر اسے نہ پا سکیں......ظاہر ہے کسی کو اس بات کیلئے ملزم ثابت کرنا کافی دشوار کن امر ہے۔وہ اسی بات پر بضد ہوتے ہیں کہ گاہک کی چابی ہمیشہ اس کی لاپرواہی سے کھو جاتی ہے......وہ جادو کو نظرانداز کرنے کیلئے کسی بھی حد تک جا سکتے ہیں، چاہے وہ ان کی آنکھوں کے سامنے ہی کیوں نہ ہو رہا ہو......وہ اسے ہمیشہ شعبدہ بازی قرار دیتے ہیں۔لیکن تم یقین نہیں کرو گے کہ ہمارے جادوگر کس طرح چابی پر جادو کر لیتے ہیں......؟''

''جیسے کاروں پر؟'' ایک سنسناتی ہوئی آواز کمرے میں گونجی۔اسی دوران مسز ویزلی وہاں پر پہنچ گئیں۔وہ اپنے ہاتھ میں پکڑے ہوئے کڑچھے کو کسی تلوار کی مانند لہرا رہی تھیں۔

’’کاروں پر......مولی ڈیئر؟‘‘ مسٹر ویزلی نے چونک کر آنکھیں کھولتے ہوئے کہا۔ وہ ملزمانہ انداز سے اپنی بیوی کی نگاہوں میں جھانک رہے تھے۔

’’ہاں آرتھر......کاروں پر!‘‘ مسز ویزلی غراتی ہوئی بولیں۔ ان کی آنکھوں سے جیسے چنگاریاں نکل رہی تھیں۔ ’’ذرا تصور کرو...... کہ ایک جادوگر ایک زنگ لگی پرانی کار خریدتا ہے اور اپنی بیوی سے یہ کہتا ہے کہ وہ صرف اس کے پرزے الگ الگ کر کے یہ دیکھنا چاہتا ہے کہ یہ کس طرح کام کرتی ہے؟ درحقیقت وہ اسے اُڑانے کیلئے اس پر جادو کرنا چاہتا ہے۔‘‘

مسٹر ویزلی یہ سن کر حیرت سے پلکیں جھپکانے لگے۔

’’بہت خوب! میرا خیال ہے کہ تمہیں اس کے بارے میں معلوم ہو چکا ہے، بہرکیف میں یہ واضح کر دوں کہ یہ معاملہ حد قانون سے تجاوز نہیں کرتا۔ میں قانون کے دائرے میں رہ کر سب کام کرتا ہوں حالانکہ یہ زیادہ بہتر ہوتا کہ میں اپنی تمہیں سچائی بتا دیتا...... تمہیں یہ معلوم نہیں ہے کہ قانون میں ایک بچاؤ کا راستہ بھی موجود ہے، چونکہ میں کار کو اُڑانے کا ارادہ نہیں رکھتا ہوں اس طرح نہ میں قانون کی نگاہ میں ملزم ہوں اور نہ ہی کسی کو یہ معلوم ہو سکے گا کہ ایک کار اُڑ سکتی ہے۔‘‘

’’آرتھر ویزلی!‘‘ مسز ویزلی جل بھن کر بولیں۔ ’’جب تم نے یہ قانون لکھا تھا تو تم نے جان بوجھ کر اس میں بچاؤ کا یہ راستہ رکھ چھوڑا تھا تاکہ تم اپنے گیراج میں میں ماگلوؤں کے کاٹھ کباڑ کے ساتھ اٹھک پٹھک کرتے رہو......اور تمہاری معلومات کیلئے میں یہ بتا دوں کہ ہیری آج صبح اسی کار میں آیا ہے جسے تم اُڑانے کا ارادہ بالکل نہیں رکھتے تھے......!‘‘

’’ہیری......کون ہیری؟‘‘ مسٹر ویزلی نے حیرت بھری آواز سے دریافت کیا۔ انہوں نے اپنے چاروں طرف نظر دوڑائی۔ جونہی ان کی نظر ہیری کے چہرے سے ٹکرائی تو وہ اچھل پڑے۔

’’کیا واقعی؟...... یہ تو ہیری پوٹر ہے!‘‘ مسٹر ویزلی حیران و پریشان دکھائی دے رہے تھے۔ ’’تم سے مل کر بہت خوشی ہوئی، رون نے تمہارے بارے میں بہت کچھ بتایا ہے۔‘‘

’’تمہارے بیٹے کل رات کو کار اُڑا کر ہیری کے گھر تک گئے اور وہاں سے اسے لے آئے۔‘‘ مسز ویزلی چیختی ہوئی بولیں۔ ’’اس بارے میں تمہیں کیا کہنا ہے؟‘‘

’’کیا سچ مچ؟‘‘ مسٹر ویزلی کی آنکھیں خوشی سے پھیل گئیں۔ ’’کار کیسی اُڑی؟‘‘

مسز ویزلی نے کڑچھے کا کنارا انہیں چبھویا تو ان کی نظر اپنی بیوی پر پڑی جس کی آنکھیں انگاروں کی طرح دہکتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ وہ تیزی سے سنبھل گئے۔

’’مم......میرا مطلب ہے کہ تم نے بہت غلط کام کیا ہے لڑکو!......سچ مچ بہت غلط!‘‘

مسز ویزلی کا منہ غصے کی شدت سے کسی بڑے مینڈک کی طرح پھولنے لگا۔ انہیں شاید مسٹر ویزلی کا بچوں کو ڈانٹنے کا انداز پسند نہیں آیا تھا۔

’’انہیں آپس میں معاملہ نبٹانے دو...... چلو آؤ میں تمہیں اپنا سونے کا کمرہ دکھاؤں۔‘‘ رون نے ہیری کے کان کے پاس سرگوشی کی۔ پھر وہ دونوں آہستگی سے اُٹھ کر باورچی خانے سے کھسک گئے۔ وہ ایک تنگ زیریں راہداری سے چلتے ہوئے سیڑھیوں کے پاس پہنچ گئے۔ ہیری نے دیکھا کہ سیڑھیاں ایک جیسی ہموار نہیں تھیں۔ وہ دونوں لہراتے ہوئے انداز میں سیڑھیاں چڑھنے لگے جو گھومتی ہوئی بالائی حصے پر جا رہی تھیں۔ تیسری منزل پر ایک دروازہ آدھ کھلا تھا۔ ہیری کو اس میں سے کسی کی چمکتی ہوئی بھوری آنکھوں دکھائی دیں جو اس کی طرف گھور رہی تھیں۔ ایک ہی ساعت بعد دروازے زوردار دھماکے کے ساتھ جلدی سے بند ہو گیا۔

’’جینی!‘‘ رون نے آگاہ کیا۔ ’’تم نہیں جانتے کہ اس کا شرمانا کتنی عجیب بات ہے۔ وہ عام طور پر کبھی خاموش نہیں رہتی۔‘‘

وہ دو منزل مزید اوپر چڑھ گئے۔ وہ دونوں ایک دروازے کے سامنے جا کر ٹھہر گئے۔ دروازے کا روغن اکھڑا ہوا تھا اور اس کے پہلو میں چھوٹی سی تختی لٹک رہی تھی۔

’’رونالڈ کا کمرہ!‘‘

ہیری رون کے پیچھے کمرے میں داخل ہو گیا۔ اس کا سر کمرے کی لگ بھگ ڈھلوانی چھت کو چھو رہا تھا اور اس نے پلکیں جھپکائیں۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ کسی ’آتشی بھٹی‘ میں گھس گیا ہو کیونکہ رون کے کمرے کی تقریباً ہر چیز بھڑکیلے نارنجی رنگ کی تھی۔ بستر کی چادر، دیواریں، یہاں تک کہ چھت بھی۔ پھر ہیری کو حقیقت کا ادراک ہوا کہ رون نے دیواروں پر پھٹے پرانے والز پیپر کو سات جادوگروں اور جادوگرنیوں کی تصویروں سے ڈھانپنے کی ناکام کوشش کی تھی جن میں سے ہر ایک نے بھڑکیلے نارنجی رنگ کی پوشاک پہن رکھی تھی، ہاتھوں میں اُڑنے والے بہاری ڈنڈے تھام رکھے تھے اور وہ سب خوشی سے ہاتھ ہلا ہلا کر اپنی موجودگی کا احساس دلا رہے تھے۔

’’یہ تمہاری کیوڈچ ٹیم ہے!‘‘ ہیری نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

’’چڈلی کینن!‘‘ رون نے نارنجی چادر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا، جس پر کالے الفاظ میں دو بڑے سی (C) لکھے ہوئے دکھائی دے رہے تھے اور ایک تیز رفتاری سے چلتا ہوا توپ کا گولا بنا تھا۔ ’’یہ لیگ میں نویں نمبر پر ہے۔‘‘

رون کی جادوئی نصاب کی کتابوں کا ڈھیر بے سروسامانی کے عالم میں ایک کونے میں لگا ہوا تھا جہاں ہر کوئی کتاب بے ترتیبی سے

بکھری دکھائی دے رہی تھی۔ان کے ساتھ ہی جادوگروں کی 'کامکس' پڑی تھیں۔جن میں سے ایک کا نام 'مارٹن مگس کے ناقابل فراموش کارنامے۔دیوانہ ماگل' تھا۔رون کی جادوئی چھڑی مچھلی کے مرتبان کے اوپر دھری رکھی تھی۔جو کھڑکی کی چوکھٹ پر رکھا تھا۔ اس کے پہلو میں رون کا موٹا بھورا چوہا 'سکے برز' لیٹا ہوا تھا جو سورج کی روشنی میں جھپکی لے رہا تھا۔ہیری نے فرش پر پڑی تاش کے پتوں کی گڈی کی طرف دیکھا جو خود بخود پتوں کو پھینٹ کر کھیل رچائے ہوئی تھی۔پھر اس نے چھوٹی سی کھڑکی کے باہر جھانکا۔نیچے بڑے میدان میں اسے بالشتیوں کا گروہ پریشانی کے عالم میں ادھرادھر مارا پھرتا دکھائی دیا۔ہیری کو جلد ہی معلوم ہوگیا کہ بالشتیوں میں سے کچھ باغیچے کی باڑ تک پہنچنے میں کامیاب ہو چکے تھے اور وہ ایک ایک کر کے باڑھ عبور کر کے دوبارہ باغیچے میں گھس رہے تھے۔ہیری نے تیزی سے پلٹ کر رون کی طرف دیکھا۔رون بھی بالشتیوں کی واردات دیکھ چکا تھا اور اس کا چہرہ حیرت کے مارے کھلا دکھائی دے رہا تھا۔ہیری کو محسوس ہوا کہ رون اپنے کمرے کے بارے میں اس کی رائے جاننے کا خواہشمند ہے۔

''یہ تھوڑا چھوٹا ہے۔'' رون نے جلدی سے کہا۔''اس کمرے کی طرح نہیں ہے جو ان ماگلوؤں کے ساتھ رہتے وقت تمہارے پاس تھا اور میں بالا خانے میں رہنے والے چھلاوے کے بالکل نیچے رہتا ہوں جو ہمیشہ پائپ کو زور زور سے بجاتا رہتا ہے اور چیختا رہتا ہے......''

☆☆☆

چوتھا باب

# کتاب گھر کا تماشا

رون کے گھر کا ماحول پرائیویٹ ڈرائیوا سٹریٹ کے ماحول سے بالکل الگ تھلگ تھا۔ ڈرسلی گھرانہ اشیاء کو قاعدے اور قرینے سے رکھنا پسند کرتا تھا اور ان میں مصنوعی قسم کا رکھ رکھاؤ پایا جاتا تھا جبکہ ویزلی گھرانے میں ضابطوں اور پابندیوں کی خلاف ورزی کرنا مرغوب مشغلہ سمجھا جاتا تھا۔ اس کے علاوہ وہاں حیرت انگیز اور غیر متوقع اشیاء پائی جاتی تھیں۔ جب ہیری نے باورچی خانے میں لگے آئینے میں پہلی بار اپنا عکس دیکھا تو وہ بھونچکا رہ گیا کیونکہ اس میں دیکھتے ہی آئینے بلند آواز میں چیخ کر بولا۔ ''پھوہڑ کہیں کے...... اپنی قمیض درست کرو۔'' بالا خانے کے چھلاوے کو جب بھی گھر میں خلاف توقع خاموشی محسوس ہوتی تھی تو وہ چیخنے چلانے لگتا تھا اور پائپ کو پکڑ کر زور زور سے بجایا کرتا۔ فریڈ اور جارج کے کمرے میں ہونے والے پراسرار دھماکوں کی پُرشور آوازیں بھی گھر کے معمول کا حصہ سمجھی جاتی تھیں۔ بہرحال ہیری کو رون کے گھرانے میں سب سے زیادہ اچھی بات یہ نہیں لگی کہ آئینہ باتیں کرتا ہے یا چھلاوہ ہلّہ گلہ مچاتا ہے بلکہ اسے سب سے اچھی بات یہ لگی تھی کہ وہاں سب لوگ اسے پسند کرتے تھے۔ ڈرسلی گھرانے کی طرح اس سے نفرت نہیں کی جاتی تھی۔ مسز ویزلی اس کی جرابوں کی صفائی پر ہمیشہ فکرمند رہتی دکھائی دیتی تھیں اور ہر بار کھانے کی میز پر اسے زیادہ سے زیادہ کھلانے کی کوشش کرتیں۔ مسٹر ویزلی کھانے کی میز پر ہیری کو خصوصاً اپنے پاس بٹھانا پسند کرتے تھے تاکہ وہ ماگلوؤں کے طرزِ حیات کے بارے میں اس پر سوالوں کی بوچھاڑ کر سکیں۔ ان کے دماغ میں یہ معلوم کرنے کا تجسس بے حد پایا جاتا تھا کہ بجلی کا پلگ اور ترسیل ڈاک کا نظام کیسے کام کرتا ہے؟

جب ہیری نے انہیں اس بات سے آگاہ کیا کہ ٹیلی فون کا استعمال کیسے کیا جاتا ہے؟ تو وہ دم بخود سے رہ گئے اور بے خودی میں بول اُٹھے۔ ''انتہائی مسحور کن!...... تیز فہم دماغ...... کمال ہے، ماگلوؤں نے جادو کے بغیر اچھی طرح جینے کے کتنے سارے طریقے سیکھ لئے ہیں۔''

ہیری کو رون کے گھر پہنچنے کے لگ بھگ ایک ہفتے بعد ایک خوشگوار صبح میں ہوگورٹ سے آیا ہوا ایک خط ملا۔ رون اور ہیری جب

باورچی خانے میں ناشتے کی میز پر پہنچے تو وہاں مسٹر ویزلی اور مسز ویزلی کے علاوہ جینی بھی بیٹھی ہوئی دکھائی دی۔ جس وقت جینی کی نظر ہیری کے چہرے پر پڑی عین اسی ساعت میں وہ ایسی بوکھلائی کہ ہڑبڑاہٹ میں اس کے دلیہ کا پیالہ اس کے ہاتھوں سے چھوٹ کر فرش پر جا گرا۔ یہ کوئی پہلی بار نہیں ہوا تھا، اکثر ایسا ہی ہوتا تھا جب ہیری باورچی خانے یا کسی ایسے کمرے میں داخل ہوتا جہاں جینی موجود ہوتی، اس کے ہاتھ پاؤں پھول جاتے اور اس کے ہاتھوں میں تھامی ہوئی اشیاء زمین پر گر کر ٹوٹ جایا کرتیں۔ جینی نے بوکھلائے انداز میں فرش کی طرف دیکھا اور پھر پیالہ اُٹھانے کیلئے میز کے نیچے جھکتی چلی گئی۔ پیالہ اُٹھانے کے بعد جب اس نے اپنا چہرہ کھانے کی میز کے پیچھے سے باہر نکالا تو وہ ڈوبتے ہوئے سورج کی طرح جگمگا رہی تھی۔ ہیری نے اسے مزید شرمندگی سے بچانے کیلئے اس کی طرف کوئی خاص توجہ نہ دی اور اپنی کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔ رون کو یوں محسوس ہوا کہ جیسے ہیری وہ سب نہ دیکھا ہو۔ مسز ویزلی نے جینی پر قہر آلود نظر ڈالی اور پھر سلائس کی پلیٹ ہیری کی جانب بڑھا دی۔ ہیری پلیٹ اپنی طرف کھینچ کر خاموشی سے ناشتہ کرنے لگا۔

''سکول سے تم لوگوں کیلئے خط آئے ہیں۔'' مسز ویزلی نے یہ کہہ کر دو چرمئی کاغذ کے زرد لفافے ان دونوں کی طرف بڑھا دیئے جن پر سبز سیاہی کے ساتھ ان کے نام اور پتے لکھے ہوئے تھے۔ ہیری کو حیرانگی تھی کہ سکول کو یہ کیسے معلوم ہوا کہ وہ آج کل یہاں مقیم ہے؟

''ہیری!'' مسز ویزلی نے اس کی پریشانی بھانپتے ہوئے کہا۔ ''ڈمبل ڈور پہلے سے ہی یہ جانتے تھے کہ تم یہاں ہو......ان سے کوئی بات چھپی نہیں رہتی۔'' انہوں نے ذرا سے توقف سے اپنا چہرہ گھماتے ہوئے کہا۔ ''اور تم دونوں کیلئے بھی خط آئے ہیں!'' ہیری نے سر گھما کر فریڈ اور جارج کی طرف دیکھا جو باورچی خانے میں داخل ہو چکے تھے۔ انہوں نے بڑھ کر اپنی ماں سے خط لے لئے۔ پھر سب لوگ لفافے چاک کر کے خط پڑھنے میں مشغول ہو گئے۔ کمرے میں یکدم گہرا سکوت چھا گیا تھا۔ ہیری کے خط میں یہ ہدایت درج تھی کہ وہ پہلے کی طرح یکم ستمبر کو کنگ کراس ریلوے اسٹیشن کے ذریعے ہوگورٹ ایکسپریس ٹرین تک پہنچ جائے۔ اگلے سال کی پڑھائی کیلئے اسے جن کتابوں کی ضرورت ہے ان کے نام یہ ہیں:

- ☆ جادوئی کلمات سٹینڈرڈ بک گریڈ دوئم۔ مصنفہ میرنڈا گوشاک
- ☆ چڑیلوں کو بھگانے کا فن۔ مصنف گلڈرائے لک ہارٹ
- ☆ چھلاوں کے ساتھ بھٹکنا۔ مصنف گلڈرائے لک ہارٹ
- ☆ بدصورت ڈائن کے ساتھ تعطیلات منانا۔ مصنف گلڈرائے لک ہارٹ
- ☆ بھتنوں کے ساتھ سفر کرنا۔ مصنف گلڈرائے لک ہارٹ
- ☆ خون آشاموں کے ساتھ خطرناک سمندری سیاحت۔ مصنف گلڈرائے لک

☆ بھیڑیائی انسانوں کے ساتھ خانہ بدوشی۔مصنف گلڈرائے لک ہارٹ

☆ برفیلے انسان کے ساتھ ایک سال۔مصنف گلڈرائے لک ہارٹ

فریڈ نے اپنی کتابوں کی فہرست پوری پڑھنے کے بعد سر اُٹھا کر سب کی طرف دیکھا پھر وہ کسی قدر اوپر ہو کر ہیری پر جھکتے ہوئے اس کے خط کو پڑھنے کی کوشش کرنے لگا۔

''تو تمہیں بھی 'لک ہارٹ' کی ساری کتابیں لانے کیلئے کہا گیا ہے! یوں لگتا ہے کہ جیسے ہمارا 'تاریک جادو سے محفوظ رہنے کے فن' کا نیا استاد لک ہارٹ کا بڑا پرستار ہے۔ میں شرط لگا سکتا ہوں کہ وہ استاد......ضرور کوئی جادوگرنی ہی ہوگی......'' فریڈ نے نہایت اعتماد سے کہا۔اسی لمحے اس کی نظر اپنی ماں کے بگڑتے ہوئے چہرے پر پڑی تو وہ فوراً سر جھکا کر مربہ کھانے میں مشغول ہو گیا۔

''یہ کتابیں سستی نہیں ہوں گی......لک ہارٹ کی کتابیں خاصی مہنگی ہوتی ہیں۔'' جارج نے کنکھیوں سے اپنے ماں باپ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہم انتظام کرلیں گے۔'' مسز ویزلی نے تیزی سے کہا لیکن پریشانی کے سائے ان کے چہرے سے جھلک رہے تھے۔'' مجھے پوری امید ہے کہ ہمیں جینی کیلئے کئی استعمال شدہ اشیاء مل جائیں گی۔''

''اوہ! تو تم بھی اس سال ہوگورٹ میں پڑھنے کیلئے جارہی ہو؟'' ہیری نے اچانک جینی کی طرف مڑ کر پوچھا تو جینی نے جھجکتے ہوئے اپنا سر جھٹک دیا۔شرمیلے پن کی سرخی اس قدر پھیلی کہ اس کے چہرے اور سرخ بالوں میں فرق کرنا مشکل ہو گیا۔ ہیری کی آنکھیں خود پر مرتکز دیکھ کر وہ ایسی گھبرائی کہ اس نے اپنی کہنی قریب پڑے مکھن کے پیالے میں ڈبو ڈالی۔خوش قسمتی سے یہ منظر ہیری کے سوا اور کسی نے نہیں دیکھا تھا۔ٹھیک اسی لمحے رون کا بڑا بھائی 'پرسی' اندر داخل ہوا، سب کی توجہ اس کی طرف مبذول ہوگئی۔وہ ہوگورٹ جانے کیلئے پوری طرح تیار دکھائی دے رہا تھا۔اس نے سکول کی وردی پہن رکھی تھی اور اوپر پہنی ہوئی جیکٹ پر اس کا مانیٹر والا بیج بکسوئے کے ساتھ لٹکا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''گڈ مارننگ! بڑا سہانا دن ہے۔'' پرسی نے مسکرا کر کہا اور آگے بڑھ کر خالی کرسی کو کھینچ کر بیٹھ گیا۔ابھی وہ پوری طرح بیٹھ نہیں پایا تھا کہ وہ ایسے اُچھلا جیسے کرسی میں برقی رو گزر رہی ہو۔اس نے مڑ کر کرسی کی تہ سے ایک بھورے رنگ کا ڈسٹر اُٹھایا۔ ہیری حیرت بھری نظروں سے پرسی کے ہاتھ میں ڈسٹر کو سانس لیتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔وہ ابھی تک کچھ سمجھ نہیں پایا تھا۔

''ایرول!'' رون نے تیزی سے یہ کہتے ہوئے اُٹھ کر پرسی کے ہاتھوں سے ایک مریل سا الّو پکڑ لیا۔اس نے الّو کے پروں کے نیچے سے ایک خط برآمد کیا۔'' آخر کار وہ ہرمائنی کا جواب لے ہی آیا۔ میں نے ہرمائنی کو خط لکھ کر بتایا تھا کہ ہم تمہیں ڈرسلی گھر سے آزاد

کروانے کی کوشش کرنے والے ہیں۔'' رون نے پُر جوش انداز میں ہیری کو بتایا اور پھر وہ 'ایرول' کو پچھلے دروازے کے ٹھیک پاس رکھے ہوئے چھجے کے قریب لے گیا۔ اس نے ایرول کو چھجے پر کھڑا کرنے کی کوشش کی، اسی لمحے ایرول اس کے ہاتھوں سے نکلتا ہوا زمین بوس ہوگیا۔ رون سے اسے زمین سے اُٹھایا اور چھجے میں لٹا دیا اور دھیمی آواز میں بڑبڑایا۔ ''بے چارہ!'' اس کے بعد اس نے ہرمائنی کے خط کا لفافہ چاک کیا اور خط نکال کر بلند آواز میں پڑھنے لگا۔

**"پیارے رون اور ہیری (اگر تم بھی وہاں ہو!)**

**مجھے امید ہے کہ سب کچھ اچھی طرح سے ہو گیا ہوگا اور ہیری ٹھیک ٹھاک ہوگا اور رون مجھے یہ بھی امید ہے کہ تم نے اُسے باہر نکالنے کیلئے کوئی غیر قانونی کام نہیں کیا ہوگا کیونکہ اس سے ہیری بھی مشکل میں پڑ جائے گا۔ میں سچ مچ فکرمند ہوں اور اگر ہیری ٹھیک ٹھاک ہے تو مجھے فوراً مطلع کرنا......مگر یہ زیادہ بہتر ہوگا کہ تم کسی دوسرے الّو کو روانہ کرو کیونکہ مجھے لگتا ہے کہ مزید سفر کرتے ہوئے بیچ راستے میں ہی اِس کی حرکت قلب بند ہوجائے گی۔ میں سکول کے کام میں بے حد مصروف رہتی ہوں۔"**

(''یہ کیسے ہوسکتا ہے، ہماری تو سکول کی چھٹیاں چل رہی ہیں۔'' رون خط پڑھتے ہوئے بیچ میں دہشت بھرے لہجے میں بولا۔)

**"ہم اگلے بدھ کو نئی کتابیں خریدنے کیلئے لندن جائیں گے۔ کیوں نہ ہم لوگ 'جادوئی بازار' میں ملیں؟" جتنی جلدی ہوسکے مجھے خبر کر دینا کہ تم نے کیا سوچا ہے؟**

**تمہاری بہترین دوست ہرمائنی گرینجر۔**

''ٹھیک ہے......!'' مسز ویزلی کی آواز باورچی خانے میں گونجی۔ ''یہ بالکل ٹھیک رہے گا۔ ہم بھی بدھ کو جادوئی بازار جائیں گے اور تم لوگوں کیلئے کتابیں خریدیں گے...... ویسے آج تم لوگوں کے کیا ارادے ہیں؟'' ان کی نظریں ان چاروں کے چہروں کا طواف کر رہی تھیں۔

رون، ہیری، فریڈ اور جارج پہاڑی پر واقع باڑے میں جانے کا منصوبہ بنا رہے تھے جو کہ مسٹر ویزلی کی ملکیت تھا۔ باڑے کے چاروں طرف بلند و بالا اور گھنے درخت تھے جس کی وجہ سے وہ مقام نیچے وادی میں موجود گاؤں میں دکھائی نہیں دیتا تھا۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ اگر وہ زیادہ اونچائی تک نہ اُڑیں تو وہ سب وہاں کیوڈچ کی مشق بآسانی کر سکتے تھے۔ وہ کیوڈچ کی اصلی گیندوں کا استعمال نہیں کر سکتے تھے کیونکہ اگر وہ ان کے ہاتھ چھوٹ کر گاؤں کی حدود میں پہنچ جاتیں تو ان کا نقصان بھرنا بہت مشکل ہوتا۔ اسی لئے وہ

سیب ایک دوسرے کی طرف پھینک کرمشق کیا کرتے تھے۔ وہ سب باڑے جا پہنچے اور باری باری ہیری کے بہاری ڈنڈے نیمبس 2000 پر بیٹھ کرنقلی کیوڈچ کھیلتے رہے جواس وقت کا سب سے تیز رفتار بہاری ڈنڈا تسلیم کیا جاتا تھا۔ ہیری نے جب رون کے پرانے 'شوٹنگ سٹار' بہاری ڈنڈے کا جائزہ لیا تو اسے بے حد حیرت ہوئی وہ اتنا سست رفتار تھا، اکثر تتلیاں بھی اسے مات دے جاتی تھیں۔

پانچ منٹ بعد وہ سب اپنے اپنے بہاری ڈنڈے کندھوں پر رکھے پہاڑی پر چڑھ رہے تھے۔ انہوں نے پرسی سے دریافت کیا تھا کہ کیا وہ بھی ان کے ساتھ چلنے کیلئے رضامند ہے تو اس نے اپنی مصروفیت کا بہانہ بنا کر انکار کر دیا۔ ہیری جتنے دنوں سے ویزلی بھٹ میں تھا اس نے پرسی کی صورت صرف کھانے یا ناشتے کے اوقات میں ہی دیکھی تھی جب وہ باورچی خانے میں وارد ہوتا تھا۔ اس کے علاوہ وہ کہاں رہتا تھا؟ اس کے بارے میں ہیری کو کچھ خاص خبر نہیں تھی۔ رون نے اسے بتایا تھا کہ پرسی زیادہ تر اپنے کمرے میں ہی بند رہتا ہے۔

''کاش مجھے پتہ چل جاتا کہ آخر اس کے ارادے کیا ہیں؟'' فریڈ نے تیوریاں چڑھاتے ہوئے پرسی کے بارے میں کہا۔ ''وہ اب پہلے جیسا نہیں رہا بلکہ بالکل ہی الگ تھلگ سا دکھائی دیتا ہے۔ تمہارے آنے سے ایک دن پیشتر ہی الّو اس کیلئے سکول سے اس کا رزلٹ کارڈ لایا تھا۔ اسے بارہ O.WL.s ملے ہیں لیکن اس کے باوجود وہ ذرا سا بھی خوش نہیں ہوا۔''

''مروّجہ جادوگری کے درجات!'' فریڈ نے ہیری کے چہرے پر پریشانی بھانپ کر جلدی سے وضاحت کی۔ ''بل بھائی کو بھی بارہ ہی ملے تھے۔ اگر ہم نے توجہ سے کام نہیں لیا تو ہمارے گھر کا ایک اور فرد ہیڈ بوائے بن جائے گا۔ مجھے نہیں لگتا کہ میں اس شرمندگی کو برداشت کر پاؤں گا۔''

بھائیوں میں بل ویزلی ہی سب سے بڑا تھا۔ وہ اور اس سے چھوٹا بھائی چارلی ویزلی دونوں اپنی ابتدائی تعلیم مکمل کر کے ہوگورٹ سے نکل چکے تھے۔ ہیری ان دونوں سے کبھی نہیں ملا تھا مگر اسے یہ معلوم تھا کہ چارلی رومانیہ میں ڈریگن کے متعلق اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہا ہے جبکہ بل ان دنوں مصر میں جادوگروں کے بینک 'گرنگوٹس' کیلئے کام کر رہا تھا۔

''میں نہیں جانتا ہوں کہ ممی ڈیڈی اس سال ہماری کتابوں کا خرچہ اُٹھا پائیں گے۔ لک ہارٹ کی تمام کتابوں کے پانچ مجموعے...... اس کے علاوہ جینی کو جادوئی چھڑی، سکول کی وردی اور دیگر سامان...... کی ضرورت بھی پڑے گی۔'' جارج نے کچھ توقف سے اپنا خدشہ ظاہر کیا۔

ہیری نے اُس کی بات پر کوئی تبصرہ نہیں کیا مگر اس کے چہرے پر پریشانی کی جھلک ضرور نمودار ہوئی۔ لندن میں 'گرنگوٹس بینک' کے زمین دوز چکردار تہ خانوں میں اس کے پاس ایک چھوٹا سا خزانہ موجود تھا جو اس کی ضروریات پوری کرنے کیلئے اس کے والدین

چھوڑ گئے تھے۔ظاہر ہے وہ صرف جادوگروں کی دُنیا میں ہی امیر تھا۔ ماگلوؤں کی دُنیا میں جادوگروں کے سکے یعنی' گلیونز، سکلز اور نٹس' کوئی حیثیت نہیں رکھتے تھے۔ان کی دکانوں سے ان کے بدلے کچھ نہیں خریدا جا سکتا تھا۔ یوں کہا جا سکتا تھا کہ ہیری ماگلوؤں کی دُنیا میں بے حد غریب تھا۔ یہی وجہ تھی کہ ہیری نے مسٹر ڈرسلی کے گھر میں گرنگوٹس کے بینک کھاتے کے بارے میں ذرا سا بھی ذکر نہیں کیا تھا۔اسے یہ یقین تھا کہ ڈرسلی گھرانہ چاہے جادو کے نام سے جتنا بھی دہشت زدہ دکھائی دے مگر سونے کے سکوں کا ڈھیر دیکھ کر انہیں ذرا سا بھی خوف محسوس نہیں ہوگا۔

☆☆☆

مسز ویزلی نے بدھ کی صبح انہیں جلدی جگا دیا۔ جادوئی بازار میں خریداری کا موقع کسی خوشی سے کم نہیں تھا اسی لئے سب نے باورچی خانے میں کھانے کی میز پر فٹافٹ سینڈوچ حلق سے نیچے اتارے اور تیزی سے سفری کوٹ پہن کر تیار ہو گئے۔مسٹر ویزلی باورچی خانے کے آتشدان کی طرف بڑھے اور سٹینڈ پر رکھا ہوا خوبصورت گلدان اُٹھا کر ایک طرف رکھ دیا۔اس کے بعد انہوں نے آتشدان کے اندر سر ڈال کر چمنی میں جھانکا۔اسی دوران مسز ویزلی ہاتھ میں ایک برتن لئے وہاں پہنچ گئیں۔سب لوگ ان کے قریب پہنچ گئے۔

''یہ ختم ہو رہا ہے،ہمیں آج تھوڑا اور خریدنا پڑے گا...... اچھا چلو پہلے مہمان!'' مسٹر ویزلی نے برتن کی طرف دیکھ کر سرد آہ بھری۔''ہیری ڈیئر! ہم لوگ تمہارے بعد آئیں گے۔''

مسز ویزلی نے برتن ہیری کے سامنے کر دیا۔ ہیری نے اس میں نگاہ ڈالی تو وہاں اسے زرد رنگ کا سفوف دکھائی دیا۔ ہیری نے ہونقوں کی طرح سب کے چہروں کو دیکھا۔وہ سب ہیری کو گھور رہے تھے شاید انہیں زیادہ انتظار پسند نہیں تھا۔

''مم......مگر مجھے کرنا کیا ہے؟'' ہیری نے ہکلاتے ہوئے مسز ویزلی کی طرف دیکھ کر کہا۔

''ممی!'' رون جلدی سے بولا۔''وہ پہلے کبھی سفوفِ انتقال سے نہیں گیا......معاف کرنا ہیری مجھے یہ تو بھول ہی گیا تھا۔''

''کیا مطلب؟......اس نے سفوف انتقال کبھی استعمال نہیں کیا!'' مسز ویزلی کے چہرے پر گہری حیرانگی چھا گئی۔''تم گذشتہ سال اپنے سکول کا سامان خریدنے کیلئے جادوئی بازار میں کیسے پہنچے تھے؟'' مسز ویزلی کی آنکھوں میں بے یقینی جھلک رہی تھی۔

''میں زمین دوز چلنے والی ٹرین کے ذریعے وہاں پہنچا تھا۔'' ہیری نے جواب دیا۔

''کیا واقعی؟'' مسٹر ویزلی اچھل پڑے۔''کیا وہاں خود بخود چلنے والی سیڑھیاں ہوتی ہیں؟ میں نے ان کے بارے میں سن رکھا ہے۔'' مسز ویزلی نے ان کی طرف گھور کر دیکھا۔

''اب نہیں آرتھر......!'' وہ تنک کر بولیں۔ ''سفوف انتقال اُس سے بہت جلدی پہنچا دیتا ہے مگر اب کیا کیا جائے؟ ہیری کو سفوف انتقال کے استعمال سے کچھ واقفیت نہیں۔''

''ممی! فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں، وہ صحیح سلامت وہاں پہنچ جائے گا۔'' فریڈ نے مسئلہ کا حل پیش کیا۔ ''ہیری تم ہمیں غور سے دیکھنا کہ ہم کیا کرتے ہیں اور کیسے جاتے ہیں؟''

فریڈ نے برتن میں سے چٹکی بھر چمکتا ہوا سفوف نکالا اور آتشدان کی آگ کے بالکل قریب پہنچ گیا۔ اس نے سفوف کو آگ کی لپٹوں میں پھینک دیا۔ ایک تیز گرجتی ہوئی آواز کے ساتھ آگ یکلخت آنکھوں کو چبھنے والے سبز رنگ میں تبدیل ہوگئی۔ آگ کی لپٹیں فریڈ کے قد سے کافی اوپر تک ہوا میں بل کھا رہی تھیں۔ ہیری کو یہ دیکھ کر اپنے اندر عجیب سی بے چینی محسوس ہوئی۔ فریڈ بے خوفی سے آگ کی بھڑکیلی سبز لپٹوں کے اندر گھستا چلا گیا اور اس کا جسم سب لوگوں کی نگاہوں سے اوجھل ہوگیا تھا۔ پھر اس کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ ''لندن کا جادوئی بازار!''

اسی لمحے ایک زوردار دھما کہ ہوا اور سبز آگ بھڑک کر واپس اپنے اصلی رنگ میں آ گئی۔ ہولناک آواز سن کر ہیری کے جسم میں خوف کی سرد لہر دوڑتی چلی گئی۔ اس نے دیکھا، فریڈ غائب ہو چکا تھا۔ جارج نے ہیری پر مسکراتی ہوئی نظر ڈالی اور برتن سے چٹکی بھر سفوف نکال لیا۔ جب آگ کے سبز شعلے بھڑک رہے تھے اسی وقت مسز ویزلی نے ہیری کو سمجھانے کی کوشش کی۔

''بالکل صاف الفاظ میں ادائیگی کرنا چاہئے ہیری ڈیئر!......اس کے علاوہ یہ بھی دھیان میں رہنا چاہئے کہ درست آتشدان سے ہی باہر نکلا جائے۔''

''کون سی درست...... چیز!'' ہیری نے گھبرا کر پوچھا۔ اسی اثناء میں آگ گرجی اور جارج اس میں غائب ہوگیا۔

''دیکھو! بہت سے جادوگروں کی آتشتی چمنیاں کھلی رہتی ہیں، جن میں سے کسی ایک کو منتخب کرنا پڑتا ہے، اگر تم نے صاف الفاظ میں ادائیگی کی تو پھر تمہیں کسی قسم کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں!'' مسز ویزلی نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

''وہ ٹھیک ٹھاک پہنچ جائے گا مولی!......خوامخواہ اضطراب نہ پیدا کرو۔'' مسٹر ویزلی نے سفوف لیتے ہوئے کہا۔

''اگر وہ گم ہوگیا تو میں اس کے انکل آنٹی کو کیا منہ دکھاؤں گی؟'' مسز ویزلی متفکر بولیں۔

''آپ اس بارے میں فکر مند نہ ہوں۔'' ہیری نے منہ بسور کر کہا۔ ''ان لوگوں کو اس بات سے کچھ فرق نہیں پڑے گا کہ میں اگر کسی چمنی کے اوپر پہنچ جاؤں اور ڈڈلی یہ جان کر بے حد لطف اندوز ہوگا۔'' اس موقع پر ڈرسلی گھرانے کا ذکر اس کیلئے خوشگوار نہیں تھا۔

''اچھا ٹھیک ہے......تم آرتھر کے بعد جانا۔'' مسز ویزلی نے گہری سانس لے کر کہا۔ ''دیکھو جب تم آگ کے بالکل اندر پہنچ جاؤ

تو صاف لہجے میں بولنا کہ تمہیں کہاں جانا ہے!''

''اور اپنی کہنی بھی اندر کی طرف سکیڑ کر رکھنا۔'' رون جلدی سے بولا۔

''اور اپنی آنکھیں بھی بند رکھنا تا کہ راکھ......!'' مسز ویزلی کچھ بولتے ہوئے خاموش ہو گئیں۔ پھر وہ مخاطب ہوئیں۔ ''ہلنا جلنا مت! ورنہ ہو سکتا ہے کہ تم غلط آتشدان سے باہر نکلو!''

ہیری ان کی ہدایات سن کر مزید گھبرایا ہوا دکھائی دیا۔ رون کا چہرہ بھی فکر مند نظر آیا۔

''گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ صحیح جگہ پر پہنچنے سے پہلے جلد بازی کا مظاہرہ مت کرنا۔ جب تک تم فریڈ اور جارج کو دیکھ نہ لو آگ میں سے باہر نکلنے کی کوشش مت کرنا بلکہ انتظار کرنا۔''

ہیری نے ان سب ہدایات کو ذہن نشین کرنے کی کوشش کی اور پھر آگے بڑھ کر سفوف کی چٹکی بھری اور لرزتے ہوئے قدموں کے ساتھ آگ کے بالکل سامنے جا کھڑا ہوا۔ اس نے ایک گہری سانس لی پھر سفوف کو آگ کے شعلے پر پھینک دیا۔ آگ سبز رنگ میں بدل گئی تو اس نے آگے قدم بڑھایا۔ آگ کسی گرم ہوا کی طرح اس کے چہرے پر اپنی تپش ڈال رہی تھی۔ اس نے جیسے ہی اپنا منہ کھولا تو آگ کے جھونکے سے کافی مقدار میں راکھ اس کے حلق میں گھستی چلی گئی۔ اس نے جلدی سے کھانستے ہوئے تیز آواز میں کہا۔

''لندن......کا......جادی بازار!''

اسے یوں محسوس ہوا جیسے ایک خوفناک بھنور نے اس کے وجود کو نگل لیا ہو۔ وہ بے حد تیزی سے دائروی انداز میں گول گول گھوم رہا تھا۔ اس کے کانوں میں گرج سنائی دے رہی تھی جو کان کے پردوں کو پھاڑنے کی کوشش کر رہی تھی۔ اس نے اپنی آنکھیں کھلی رکھنے کی کوشش کی لیکن سبز شعلوں میں تیزی سے گھومنے کی وجہ سے اس کا دماغ چکرانے لگا۔ اچانک کوئی نوکیلی چیز اس کی کہنی سے ٹکرائی تو ہیری نے جلدی سے اپنی کہنی اندر کو سکیڑ لی۔ کہنی پر چوٹ لگنے سے شدید درد کا احساس ہوا۔ وہ اب بھی دائروی انداز میں گھوم رہا تھا۔ لگاتار گھوم رہا تھا......اچانک اسے ایسا محسوس ہوا جیسے آگ کے شعلے ٹھنڈے پڑ رہے ہیں، ان کی حدت ختم ہوتی جا رہی ہے۔ خوشگوار ہوا کے جھونکے اس کے چہرے پر طمانچے مار رہے ہیں۔ اس نے اپنی عینک کے پیچھے سے آدھ کھلی آنکھوں سے دیکھا تو اسے دور آتشدانوں کی دھندلی قطاریں اور ان کے پیچھے کمرے دکھائی دیئے۔ اسے اپنے پیٹ میں سینڈوچ بری طرح مچلتے محسوس ہوئے۔ ہیری نے اپنی آنکھیں ایک بار پھر بند کر لیں۔ اس کے دل میں یہ خواہش ابھرنے لگی کہ یہ سب کچھ تھم جائے۔ پھر اچانک اسے اپنا چہرہ ٹھنڈے پتھر سے ٹکراتا ہوا محسوس ہوا۔ وہ چہرے کے بل فرش پر گر چکا تھا۔ اس کی عینک اس کے چہرے سے اتر کر دور جا گری۔ عینک کے شیشے چٹخنے کی آواز سن کر ہیری کو جھٹکا سا لگا۔ اس کا سر بری طرح چکرا تھا۔ ایسا لگتا تھا کہ کسی بھی لمحے اسے ابکائی

آ جائے گی۔اس کا پورا بدن راکھ سے بھرا پڑا تھا۔کپڑے، چہرہ اور بال سب کالک سے آلودہ تھے۔وہ کسی بھوت کی طرح دکھائی دے رہا تھا۔وہ لڑکھڑاتے سے اُٹھ کھڑا ہوا اور اس نے اپنی ٹوٹی ہوئی عینک کو اُٹھا کر دوبارہ آنکھوں پر جما کر وہاں کا جائزہ لیا۔وہ اس جگہ پر بالکل تنہا کھڑا تھا۔اس بات کا اسے قطعی اندازہ نہیں تھا کہ وہ اس وقت کہاں تھا؟ اس نے سر اُٹھا کر دیکھا تو اسے چمنی کا راستہ دکھائی دیا۔وہ اس وقت ایک بڑے پتھریلے آتشدان میں کھڑا تھا۔جلد ہی اسے یہ اندازہ ہوگیا کہ وہ کسی جادوگر کی بڑی اور کم روشنی والی دکان میں وارد ہوا ہے۔جہاں عجیب وغریب سامان شوکیس میں سجا ہوا دکھائی دے رہا تھا البتہ اس دکان میں جس قسم کا سامان دکھائی دے رہا تھا اس میں سے ایک شے بھی ہوگورٹ کی فہرست میں شامل نہیں تھی۔ہیری نے اپنے قریب موجود شیشے کے شوکیس کی طرف دیکھا جس میں بچھی ہوئی گدی پر ایک ٹوٹا ہوا سوکھا سا ہاتھ دھرا تھا۔اس کے قریب خون سے لتھڑی ہوئی تاش کی گڈی اور گھورتی ہوئی کانچ کی آنکھوں کا جوڑا پڑا ہوا تھا۔شیطانی چہروں کے خوفناک ماسک دیواروں پر آویزاں تھے جو ہیری کو شعلہ بار نگاہوں سے گھور رہے تھے۔کاؤنٹر پر انسانی ہڈیوں کا ڈھیر پڑا ہوا تھا اور چھت پر زنگ لگے نوکیلے اوزار لٹکے ہوئے تھے۔اس سے بھی بڑی بات یہ تھی کہ دھول بھری اس دکان کی کھڑکی سے ہیری کو باہر جو اندھیری اور تنگ گلی دکھائی دے تھی، اس سے اسے صاف اندازہ ہو رہا تھا کہ یہ جادوئی بازار ہرگز نہیں ہوسکتا۔اس نے سوچا کہ وہ جتنی جلدی ہو سکے اس دکان سے باہر نکل جائے۔یہی اس کیلئے بہتر ہوگا۔اس کی ناک اب بھی دُکھ رہی تھی کیونکہ گرتے ہوئے ناک پتھریلی سطح سے بری طرح ٹکرائی تھی۔ہیری نے چپ چاپ دروازے کی طرف تیزی سے قدم بڑھائے۔ابھی وہ کچھ ہی فاصلہ طے کر پایا تھا کہ اسے شیشے کے دروازے کے دوسری طرف دو افراد دکھائی دیئے۔ان میں سے ایک صورت ایسی تھی جسے ہیری قطعی طور پر پسند نہیں کرتا تھا اور اس موقع پر تو اس سے ملنا بے حد ناگوار تھا کیونکہ ہیری جانتا تھا کہ وہ راستہ بھٹک چکا ہے، اس کے جسم پر کئی خراشیں پڑی ہوئی ہیں، اس کا جسم چمنی کی کالک اور راکھ سے اَٹا ہوا ہے، اس کی عینک کے شیشے ٹوٹ چکے ہیں۔وہ ہوگورٹ میں تماشہ نہیں بننا چاہتا تھا۔اسے دکھائی دینے والا شناسا چہرہ کوئی اور نہیں تھا......اس کے سکول کا ایک طالب علم اور اس کا بڑا حریف 'ڈریکو ملفوائے' تھا۔

ہیری نے فوراً اردگرد دیکھا اور قریب ہی اسے ایک بڑی سیاہ الماری دکھائی دی۔وہ لپک کر اس میں اندر گھس گیا اور اس نے اندر سے دروازہ بند کرلیا۔اس نے دروازے میں صرف چھوٹی سی درز چھوڑ دی تھی تا کہ وہ باہر دیکھ سکے۔کچھ پل بعد گھنٹی بجی اور ملفوائے نے دکان کے اندر قدم رکھا۔اس کے پیچھے جو شخص اندر آیا وہ ڈریکو سے کافی مشابہ تھا اور پختہ عمر کا تھا۔اس کا چہرہ ڈریکو کی طرح زرد اور نوک دار تھا، آنکھیں بھی ویسی ہی سرد اور بھوری تھیں۔ہیری کو وہ اس کا باپ معلوم ہوا۔مسٹر ملفوائے نے کاؤنٹر تک آئے اور لاالکسائے انداز میں شوکیس میں رکھی اشیاء پر نظر ڈالی پھر انہوں نے کاؤنٹر پر رکھی گھنٹی بجائی اور اپنے بیٹے کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

''ڈریکو! کوئی چیز چھونا مت...... سمجھے!''

ڈریکو یکدم ہوشیار ہو گیا کیونکہ اسی وقت شوکیس میں پڑی ہوئی کانچ کی آنکھوں کو اُٹھانے کیلئے وہ اپنا ہاتھ بڑھانے والا تھا۔

''میں سوچ رہا تھا کہ آپ یہاں سے میرے لئے کوئی تحفہ خریدنے والے ہیں!''

''میں نے تمہیں بتایا تھا کہ تمہارے لئے اُڑنے والا بہاری ڈنڈا خریدوں گا۔'' مسٹر مل فوائے نے تیزی سے کہا اور اپنی انگلیوں سے کاؤنٹر کا شیشہ بجانے لگے۔

''اگر مجھے اپنے ہاؤس کی ٹیم میں شامل نہیں کیا گیا تو بہاری ڈنڈا خریدنے کا کیا فائدہ؟ ہیری پوٹر کو گذشتہ سال نیمبس 2000 مل گیا تھا۔ اسے ڈمبل ڈور نے 'گری فنڈر' کی طرف سے کھیلنے کی خصوصی اجازت دی تھی۔ اس کی وجہ یہ نہیں ہے کہ وہ کوئی بہت اچھا کھلاڑی ہے، درحقیقت یہ خصوصی مہربانی صرف اس لئے ہوئی کہ 'وہ بے حد مشہور ہے'...... ماتھے پر ایک بدنما کھرونچ کی وجہ سے مشہور!'' ڈریکو مل فوائے نے چڑ چڑاتے ہوئے لہجے میں غصے سے کہا۔

''تم یہ بات مجھے پہلے بھی کم از کم دس مرتبہ بتا چکے ہو۔'' مسٹر مل فوائے نے اس کی طرف قہر آلود نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔ ''اور میں تمہیں یاد دلا دوں کہ یہ 'سمجھداری' نہیں ہے لوگوں کو یہ معلوم ہو کہ ہم ہیری پوٹر کو پسند نہیں کرتے ہیں کیونکہ جادوگروں کی اکثریت اسے اپنا ہیرو تسلیم کرتی ہے۔ تم اچھی طرح جانتے ہو کہ سب یہ سمجھتے ہیں کہ اس نے ایک عظیم طاقتور جادوگر کو ہرایا ہے...... صرف ایک سال کی عمر میں...... آہ!...... مسٹر بورگن!''

ایک جھکی ہوئی کمر والا شخص کاؤنٹر کے پیچھے سے نمودار ہوا۔ وہ اپنے چپچپے بالوں کو چہرے سے پیچھے ہٹا کر انہیں سنوارنے کی کوشش کر رہا تھا۔

''مسٹر مل فوائے! بہت خوشی ہوئی ایک بار پھر آپ سے ملاقات ہو گئی۔ یہ میری بڑی خوش نصیبی ہے کہ مسٹر ڈریکو مل فوائے بھی تشریف لائے ہیں۔ ان کا قدم میری دکان میں پڑا، یقیناً دکان کا کاروبار چمک اُٹھے گا۔ میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں؟ ...... ٹھہرے میں آپ کو کچھ خاص چیزیں دکھاتا ہوں جو آج ہی آئی ہیں اور ان کی قیمت بھی زیادہ نہیں ہے۔'' بورگن خالص کاروباری انداز میں بولا۔ وہ صورت سے بھی خوشامدی اور چاپلوس دکھائی دیتا تھا۔

''مسٹر بورگن! میں آج خریداری کرنے نہیں بلکہ کچھ فروخت کرنے آیا ہوں۔'' مسٹر مل فوائے نے پراسرار انداز میں جواب دیا۔

''فروخت کرنے......!'' بورگن متحیر چہرے کے ساتھ بولا۔ یکلخت اس کی مسکان مٹ گئی تھی۔

''ظاہر ہے...... آپ نے سنا ہی ہوگا کہ آج کل دفتر وزارت کافی زوروں سے چھاپے مار رہا ہے۔'' مسٹر مل فوائے نے دھیمی آواز میں کہا اور اپنی جیب میں سے ایک چرمی کاغذ کا طومار نکالا۔ طومار کو کاؤنٹر پر رکھ کر اس کی تہیں کھول کر بورگن کے سامنے پھیلا دیا۔ ''اگر دفتر وزارت نے میرے گھر پر چھاپہ مارا تو وہاں پر کچھ ایسا سامان موجود ہے جو یقیناً مجھے مشکل میں مبتلا کر سکتا ہے۔''

بورگن نے گلے میں لٹکنے والی عینک کو کانپتے ہاتھوں سے پکڑا اور ناک پر دھرنے کے بعد کاؤنٹر پر جھک کر اس فہرست کو دیکھنے لگا جو کاؤنٹر پر پھیلی ہوئی تھی۔

''جہاں تک میرا خیال ہے دفتر وزارت آپ پر ہاتھ ڈالنے کی جرأت نہیں کرے گا۔ ویسے بھی اس سامان کے ساتھ آپ کو کسی قسم کی پریشانی نہیں لاحق نہیں ہوگی...... مجھے اس کا یقین ہے۔''

بورگن نے اپنی ماہرانہ رائے کا اظہار کیا تو مسٹر مل فوائے کے ہونٹ سکڑ گئے۔

''یہ صحیح ہے کہ وہ ابھی تک میرے گھر کی دہلیز تک نہیں پہنچ پائے۔ مل فوائے خاندان کا وقار ابھی تک باقی ہے لیکن ورازت کی مداخلت دن بدن بڑھتی جارہی ہے، کچھ لوگ زیادہ دخل اندازی کررہے ہیں۔ تحفظاتِ ماگل کے نئے قانون کے بارے میں طرح طرح کی افواہیں سرگرم ہیں۔ میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں اس تمام دھندے کے پیچھے کسی اور نہیں...... ماگلوؤں رسیا، بے وقوف اور احمق 'آرتھر ویزلی' کا ہی ہاتھ ہے۔'' مسٹر مل فوائے کی آواز میں حقارت عیاں تھی۔ ہیری کو ویزلی خاندان کے بارے میں مل فوائے کے خیالات سن کر بے حد غصہ آیا۔ وہ بڑی مشکل سے خود پر ضبط کئے ہوئے تھا۔

''آپ یقیناً دیکھ سکتے ہیں کہ ان میں سے کچھ ایسی چیزیں بھی ہیں۔''

''ظاہر ہے میں سمجھتا ہوں جناب!...... کچھ لمحوں کیلئے مجھے ان پر غور کرنے کا موقع دیں۔'' بورگن نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''کیا میں وہ لے سکتا ہوں؟'' اچانک ڈریکو نے گدی پر رکھے ہوئے سوکھے ہاتھ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ بورگن کی توجہ فہرست سے ہٹ گئی۔ وہ ڈریکو کو وہاں دیکھ کر تیزی سے لپکا۔ اس نے گدی پر پڑے ہاتھ کو دیکھا اور گہری نظریں اس کے چہرے پر ڈالتا ہوا بولا۔

''ہاتھ جو عظمت کی معراج تک پہنچا دے!...... بس اس کے اندر ایک موم بتی ڈالو اور وہ موم بتی صرف اسے تھامے رکھنے والے کو ہی روشنی دے گی۔ چور اچکوں کا سب سے اچھا دوست۔ آپ کے بیٹے کی پسند بہت عمدہ ہے مسٹر مل فوائے۔'' بورگن نے ہنس کر کہا۔

''بورگن! مجھے قوی امید ہے کہ میرا بیٹا چور اچکوں سے کہیں زیادہ عمدہ ثابت ہوگا۔'' مسٹر مل فوائے نے ٹھنڈے لہجے میں کہا۔

''میرا مطلب یہ نہیں تھا جناب!...... قطعی یہ نہیں تھا۔'' بورگن ہکلاتے ہوئے بولا۔

''اگر اس کے سکول کے نمبر یونہی آتے رہے اور نہ سدھرے......تو شاید یہ چور اچکوں کے سوا اور کچھ نہیں بن پائے گا۔'' مسٹر مل فوائے نے حسب معمول سرد لہجے میں جواب دیا۔

''اس میں میرا کوئی قصور نہیں!'' ڈریکو پلٹ کر جلدی سے بولا۔''ہرمائنی گرینجر تمام اساتذہ کی چہیتی ہے......اسی پر تمام توجہ صرف کی جاتی ہے۔''

''تمہیں شرم سے ڈوب مرنا چاہئے!'' مسٹر مل فوائے نے اسے پھٹکارتے ہوئے کہا۔''کیا یہ کم ہے کہ ماگلوؤں کی ایک معمولی لڑکی ہو کر وہ ہر مضمون میں تم سے زیادہ نمبر لیتی ہے۔''

''ہاں!'' جوش سے ہیری کے ہونٹ پھڑ پھڑائے مگر اس کی آواز زیادہ بلند نہیں تھی۔ وہ یہ دیکھ کر بے حد مسرور ہو رہا تھا کہ ڈریکو کے چہرے پر ندامت کے گہرے بادل چھائے ہوئے تھے۔

''سب جگہ یہی حال ہے جناب!'' بورگن نے اپنی چکنی چپڑی آواز میں کہا۔''خالص خون والے جادوگروں کا مقام ہر جگہ گھٹتا جا رہا ہے۔''

''مگر میری نظروں میں نہیں!'' مسٹر مل فوائے نے اپنے نتھنے پھیلاتے ہوئے کہا۔

''میری بھی نظروں میں نہیں جناب!'' بورگن نے بہت دھیمی آواز سے کہا۔

''اگر ایسا ہے تو تو ہم ایک بار پھر اپنے موضوع پر آ جائیں۔'' مسٹر مل فوائے نے کاؤنٹر پر پھیلی ہوئی فہرست کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔''میں تھوڑی عجلت میں ہوں بورگن! مجھے یہاں سے فارغ ہو کر کسی اور جگہ پہنچنا ہے، جہاں ایک نہایت ضروری کام اٹکا ہوا ہے۔''

بورگن نے سر ہلایا اور فہرست کی طرف بڑھ گیا۔ کچھ ہی دیر میں وہ دونوں فہرست کے سامان پر بھاؤ تاؤ کرنے میں مصروف ہو گئے۔ اچانک ہیری کو اپنا خون خشک ہوتا ہوا محسوس ہوا۔ ڈریکو بے دھیانی میں چیزوں کا غور سے جائزہ لیتا ہوا اس سمت میں بڑھتا آ رہا تھا جہاں ہیری اس وقت چھپا ہوا تھا۔ ڈریکو ایک شوکیس کے پاس رُکا اور چھت سے لٹکتے ہوئے پھانسی کے پھندے کی رسی کو عجیب سی نظروں سے دیکھنے لگا پھر وہ کچھ مزید آگے بڑھا اور موتیوں سے بنے ایک نفیس اور دلکش ہار کے ساتھ لگے ہوئے کارڈ کو بلند آواز میں پڑھنے لگا۔

''خبردار! اسے مت چھوئیے!......لعنتی منحوس ہار......اب تک انیس ماگل عورتیں اسے اپنی ملکیت میں رکھنے کی پاداش میں اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھی ہیں۔''

ڈریکوعبارت پڑھ کرایک قدم پیچھے ہٹ گیا۔ وہ جونہی مڑا تو اس کی نظریں دائیں سمت میں رکھی ہوئی پرانی سی زنگ آلودالماری پر جم گئیں اسی لمحے ہیری کا دل اچھل حلق میں آ گیا۔ ڈریکو کے قدم الماری کی طرف بڑھ گئے۔ اس نے جونہی اپنا ہاتھ الماری کے ہینڈل کی طرف بڑھایا......تو اسے ایک تیز آواز سنائی دی۔

''سوداپکا......!'' مسٹرمل فوائے نے مسرت آمیز آواز میں کہا۔'' ڈریکوآ ؤ چلیں۔''

جونہی ڈریکووہاں سے پلٹا تو ہیری کی جان میں جان آئی۔ اس نے جلدی سے اپنے آستین کے ساتھ ماتھے کا پسینہ پونچھ دیا۔

''مسٹر بورگن! مجھے امید ہے کہ آپ کا دن عمدہ گزرے گا۔ میں کل اپنی جاگیر پر سامان کے ساتھ آپ کا انتظار کروں گا۔'' ہیری کو دکان میں مسٹرمل فوائے کی آواز سنائی دی۔ جونہی دروازہ بند ہوا تو بورگن کا خوشامدی لہجہ یکدم بدل گیا۔

''آپ کا بھی دن خوشگوار گزرے مسٹرمل فوائے! لوگ جو کہتے ہیں، اگر وہ واقعی سچ ہے تو آپ کی جاگیر میں جتنا غیر قانونی سامان چھپا ہوا ہے اس کے نصف سے بھی کم کا سودا آپ نے مجھ سے طے کیا ہے......!'' بورگن ناگواری سے بڑبڑاتا ہوا عقبی کمرے کی طرف بڑھتا چلا گیا اور پھر ہیری کی نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ ہیری نے ایک ساعت گزرنے کا انتظار کیا کہ کہیں وہ واپس نہ لوٹ آئے۔ جب اسے اطمینان ہو گیا تو وہ بڑی احتیاط کے ساتھ بنا آواز پیدا کئے الماری سے باہر نکلا۔ اس نے دبے قدموں سے شیشے کا شوکیس عبور کیا اور محتاط نظروں سے ادھر ادھر دیکھتا ہوا شیشے کے دروازے کی طرف بڑھا۔ اس کی قسمت اچھی تھی کہ بورگن دوبارہ باہر نہیں آیا۔ اگلے لمحے وہ دوکان سے باہر کھڑا تھا۔ اس نے اپنی ٹوٹی عینک کو ایک ہاتھ سے تھام رکھا تھا۔ اس کی نگاہیں گردونواح کا جائزہ لینے میں مصروف تھیں۔ وہ ایک گندی سی گلی میں کھڑا تھا جو اندھیر نگری کے مخصوص سامان والی دکانوں بھری پڑی تھی۔ تاریک جادو سے متعلقہ طرح طرح کا شیطانی سامان دکانوں کے شوکیسوں میں رکھا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ ہیری نے مڑ کر اس دکان کا جائزہ لیا جہاں سے وہ برآمد ہوا تھا۔

''بورگن اینڈ بروکس!''

ایک بڑی تختی اس دکان کے اوپر نصب دکھائی دی۔ وہ دکان دوسری تمام دکانوں کی نسبت بڑی اور کشادہ دکھائی دے رہی تھی۔ ہیری کی نظر بالکل سامنے والی دکان پر جا کر جم سی گئیں۔ اس کی شیشے کی کھڑکی کے پار پڑے ہوئے شوکیس میں برائے فروخت کے کارڈ کے ساتھ بڑی تعداد میں انسانی کھوپڑیاں رکھی ہوئی تھیں۔ وہ متجسس اور سہمی نظروں سے آگے بڑھا۔ دودکانیں آگے پہنچ کر ایک دکان میں اسے شیشے کا بڑا مرتبان دکھائی دیا جس میں خوفناک قسم کی دیوہیکل سیاہ مکڑے بے چینی سے ادھر ادھر بھاگ رہے تھے۔ قریب ہی دو جادوگر دکھائی دیئے جو شکل وصورت سے انتہائی کریہہ اور گھٹیا دکھائی دیتے تھے۔ وہ اس کی طرف عجیب سی نظروں سے

دیکھ کر بڑبڑاتے ہوئے آپس میں گفتگو کر رہے تھے۔ ہیری کو نجانے کیوں ان سے خوف محسوس ہونے لگا۔ وہ ان پر سے دھیان ہٹا کر آگے کی طرف چل دیا۔اس نے اپنے ایک ہاتھ سے ٹوٹی ہوئی عینک کو تھام رکھا تھا جو بار بار اس کی آنکھوں سے ہٹ جاتی تھی۔اس کا ذہن پوری طرح اس کوشش میں جتا ہوا تھا کہ کسی طرح وہ اس شیطانی گلی سے باہر نکلنے کا راستہ تلاش کر لے۔اسے یقین تھا کہ وہ اپنی کوشش میں جلد ہی کامیاب ہو جائے گا۔

زہریلی موم بتیاں بیچنے والی دکان اوپر ایک پرانا سائن بورڈ لگا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔جس پر دکان کا نام جلی حروف میں دکھائی دے رہا تھا۔ ہیری نے وہیں اس گلی کا نام لکھا دیکھا۔

''شیطانی بازار!''

ہیری کو اس وقت معلوم ہوا کہ وہ جادوئی بازار کے بجائے شیطانی بازار میں پہنچ گیا ہے مگر یہ معلومات کافی نہیں تھیں۔ شیطانی بازار کہاں واقع تھا؟ اور جادوئی بازار کیسے پہنچا جا سکتا تھا؟ ہیری کو سائن بورڈ کی معلومات سے کوئی خاص مدد نہیں ملی کیونکہ اس نے کبھی پہلے اس بازار کا نام نہیں سنا تھا اور نہ ہی اس بارے میں کچھ نہیں جانتا تھا۔ بہرحال وہ اس بات کو اچھی طرح سمجھ چکا تھا کہ ویزلی بھٹ کے آتشدان میں کھڑے ہو کر منہ میں راکھ بھر جانے کے باعث اس نے صاف الفاظ میں جادوئی بازار نہیں کہا تھا جس کی وجہ سے وہ راستہ بھٹک گیا ہے۔ ہیری نے گہرا سانس لے کر مطمئن رہنے کی کوشش کی۔ وہ اپنے چہرے پر کسی قسم کی گھبراہٹ طاری نہیں کرنا چاہتا تھا۔ وہ ٹھنڈے دماغ سے غور وفکر کر رہا تھا کہ اب کیا کیا جائے؟

''لڑکے! تم کھو گئے ہو کیا؟'' اچانک ہیری کے کان کے قریب ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ وہ ہڑبڑاہٹ میں اچھل پڑا۔اس نے مڑ کر دیکھا تو ایک بدصورت چڑیل نما بوڑھی جادوگرنی پہلو میں کھڑی دکھائی دی۔اس کے ہاتھ میں ایک گندی سی ٹوکری تھی جو انسانی ثابت ناخنوں سے بھری ہوئی تھی۔ بڑھیا جادوگرنی نے عجیب سی ہنسی کا مظاہرہ کیا تو ہیری کو اس کے منہ میں گنتی کے چند دانت دکھائی دیئے جو نہایت آلودہ اور سیاہ پڑ چکے تھے۔ وہ لاشعوری انداز میں ایک قدم پیچھے ہٹ گیا۔ بڑھیا جادوگرنی نے مزید آگے بڑھ کر اس پر استہزائیہ نظر ڈالی اور ایک ہاتھ سے اس کی کلائی کو اپنے استخوانی پنجے میں جکڑ لیا۔

''میں ٹھیک ہوں! شکریہ......!'' ہیری ہکلاتے ہوئے بولا۔''میں تو بس......!''

ابھی ہیری کا جملہ مکمل نہیں ہوا تھا کہ ایک بلند شناسا آواز اس کے کانوں میں پڑی۔

''ہیری! تم وہاں نیچے کیا کیا کر رہے ہو؟''

ہیری نے یکدم مڑ کر دیکھا۔ کچھ فاصلے پر اونچے چبوترے پر کھڑے شخص کی صورت دیکھ کر اس کا دل بری طرح اُچھلنے لگا۔

جادوگرنی کی نظر جب اس شخص پر پڑی تو وہ یکلخت گھبرا سی گئی۔ گھبراہٹ میں اس کے ہاتھوں میں پکڑی ہوئی کی ٹوکری لرز گئی، انسانی ناخنوں کی بڑی مقدار ٹوکری میں سے نکل کر اس کے پیروں میں جا گری۔ وہ عجیب سی آواز میں خود کو کوسنے لگی۔ ہیری کو دکھائی دینے والا شخص حیرت بھری نظروں سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا، وہ دیو قامت اور قوی ہیکل جثّے کا مالک تھا، لمبے گھنے سیاہ بال، چہرہ کھچڑی داڑھی سے بھرا ہوا، اور بھونری جیسی سیاہ چھوٹی چھوٹی آنکھیں اس کی شخصیت کو کافی رعب دار بنا رہی تھیں۔ وہ نہایت دھیمی چال کے ساتھ اونچے چبوترے کی سیڑھیاں اُتر کر نیچے آیا۔ وہ ہیری کے بالکل سامنے پہنچ گیا۔

''ہہ...... ہیگرڈ!'' ہیری نے بمشکل اپنی بے ترتیب سانس کو قابو میں لاتے ہوئے کہا۔ ''میں راستہ بھٹک گیا تھا...... سفوفِ انتقال......!''

ہیگرڈ نے ہیری کی گردن پکڑ کر اسے جادوگرنی سے دور کھینچا۔ ہیری کی کلائی پر سے جادوگرنی کی گرفت چھوٹنے اسے زوردار جھٹکا لگا اور ناخنوں کی غلیظ ٹوکری اس کے ہاتھوں سے نکل کر زمین پر اوندھی جا گری۔ ہیگرڈ نے وہاں مزید ٹھہرنا مناسب نہیں سمجھا۔ وہ ہیری کو کھینچتا ہوا سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ اوپر پہنچنے کے بعد وہ چکردار گلیوں میں سے گزرتے چلے گئے۔ ہیری کے کانوں میں بڑھیا جادوگرنی کے چیخنے چلانے کی آوازیں پڑ رہی تھیں جو ابھی تک ہیگرڈ کو بری طرح کوس رہی تھی۔ کچھ ہی دیر میں وہ دونوں اندھیری گلی میں سے نکل سورج کی چمکتی ہوئی روشنی میں پہنچ گئے۔ ہیری کو دور ایک جانی پہچانی برف جیسی سفید سنگ مرمر کی عمارت دکھائی دی۔ وہ جادوگروں کا محفوظ ترین بینک 'گرنگوٹس' تھا۔ ہیگرڈ اسے سیدھا جادوئی بازار میں لے آیا تھا۔

''تمہاری حالت بہت خراب دکھائی دے رہی ہے۔'' ہیگرڈ نے روکھے پن سے کہا۔ اس نے ہیری کے کپڑوں سے راکھ جھاڑنے کی کوشش کرتے ہوئے اس کی کمر پر ایسا زوردار دھپا مارا کہ ہیری کے قدم زمین سے اکھڑ گئے اور وہ بمشکل عطار کی دوکان کے باہر پڑے ہوئے ڈریگن کے گوبر سے بھرے ہوئے ٹب میں گرتے گرتے بچا۔

''معاف کرنا۔'' ہیگرڈ جلدی سے بولا۔ ''تم شیطانی بازار میں بھٹک رہے تھے، اگر ہم نہ آتے...... وہ بہت خطرناک جگہ ہے ہیری! ہم نہیں چاہتے کہ کوئی تمہیں وہاں دیکھے۔''

''مجھے اس بات کا احساس ہو چکا ہے۔'' ہیری نے کہا اور جب ہیگرڈ نے دوبارہ اس کی راکھ جھاڑنے کی کوشش کی تو وہ جھک کر بچ گیا۔

''میں نے تمہیں بتایا ہے میں کھو گیا تھا۔ ویسے تم وہاں کیا کر رہے تھے؟''

''ہم وہاں گھونگوں کی دوا لینے گئے تھے، وہ سکول کی ساری سبزیاں کھا جاتے ہیں۔ تم اکیلے تو نہیں آئے ہو؟'' ہیگرڈ نے اسے

گھورتے ہوئے پوچھا۔

''میں آج کل ویزلی بھٹ میں ٹھہرا ہوا ہوں مگر میں ان سے بچھڑ گیا ہوں، مجھے انہیں تلاش کرنا چاہئے۔'' ہیری نے جلدی سے کہا۔اس کی نظریں جادوئی بازار کا احاطہ کرنے لگیں۔ وہ دونوں ایک ساتھ سڑک پر چلنے لگے۔

''تم نے ہمارے خط کا جواب کیوں نہیں دیا۔'' ہیگرڈ نے چلتے ہوئے پوچھا۔

ہیری کو ہیگرڈ کے ساتھ چلتے ہوئے قریباً دوڑنا پڑ رہا تھا۔ہیگرڈ کی بڑی بڑی اور لمبی ٹانگیں ایک قدم میں زیادہ فاصلہ کر رہی تھیں۔اس کے ایک قدم کی برابری کرنے کیلئے ہیری کو دوڑ کر بیک وقت تین قدم طے کرنا پڑتے تھے۔ ہیری نے دوڑتے دوڑتے ڈوبی خرس اور ڈرسلی افراد کے خراب رویئے کی روداد اسے سنا ڈالی۔

''بدمعاش ماگل!'' ہیگرڈ نے انکل ویرنن پر فقرہ کسا۔''اگر ہمیں پتہ چل جاتا تو......''

ہیگرڈ کی بات بیچ میں ہی رہ گئی۔قریب سے تیز چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

''ہیری......ہیری! اوپر یہاں پر!''

جب ہیری نے اوپر دیکھا تو گرنگوٹس کی سفید سیڑھیوں کے سب سے اوپر اسے ہرمائنی گرینجر کا چہرہ دکھائی دیا۔وہ ان سے ملنے کیلئے سیڑھیوں سے دھڑ دھڑاتی ہوئی نیچے اتر آئی۔اس کے گھنے بھورے بال اس کے پیچھے لہراتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

''تمہاری عینک کو کیا ہوا ہیری؟......ہیلو ہیگرڈ!......تم دونوں سے دوبارہ ملنا کتنا اچھا لگ رہا ہے......کیا تم گرنگوٹس میں آ رہے تھے ہیری!'' ہرمائنی نے کئی سوال ایک ساتھ کر دیئے۔

''میں ویزلی افراد کو تلاش کر رہا ہوں، جیسے ہی وہ مجھے مل گئے تو میں وہاں آؤں گا۔'' ہیری نے دھیمے لہجے میں کہا۔ ہرمائنی نے سر ہلایا۔

''تب تو تمہیں زیادہ دیر انتظار نہیں کرنا پڑے گا۔'' ہیگرڈ نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔

ہیری اور ہرمائنی کی نگاہیں چاروں طرف گھوم گئیں۔ پُر ہجوم بازار میں جلد ہی انہیں رون، فریڈ، جارج، پرسی اور مسٹر ویزلی اپنی طرف بھاگتے ہوئے آتے دکھائی دیئے۔

''ہیری!'' مسٹر ویزلی ہانپتے ہوئے بولے۔''ہمیں امید تھی کہ تم بس ایک آتشدان دور گئے ہو گئے......'' انہوں نے اپنے چمکتے ہوئے گنجے سر سے پسینہ پونچھ ڈالا۔''مولی تو پریشانی کے مارے بے حال ہو گئی تھی۔ وہ ہمارے پیچھے پیچھے آ رہی ہے۔''

''تم کہاں باہر نکلے ہیری؟'' رون نے تجسس بھری آواز میں سوال کیا۔

''شیطانی بازار سے!''ہیگرڈ نے منہ بسور کر جواب دیا۔

''واہ! کیا بات ہے؟''فریڈ اور جارج نے ایک ساتھ کلکاری ماری۔

''ہمیں وہاں جانے کی اجازت کبھی نہیں ملی۔''رون کے چہرے پر مرعوبیت چھائی ہوئی دکھائی دی۔ پرسی کا چہرہ بالکل سپاٹ تھا جیسے اسے اس معاملے سے کچھ واسطہ نہ ہو۔

''اور ہمارا خیال ہے کہ کبھی بھی نہیں ملنا چاہئے۔''ہیگرڈ غرا کر بولا۔

اسی اثناء میں مسز ویزلی کا چہرہ دکھائی دیا جو قریباً بھاگتی ہوئی ان کی طرف آ رہی تھیں۔ ان کے ایک ہاتھ میں تھاما ہوا تھیلا ہوا میں جھول رہا تھا اور دوسرے ہاتھ میں جینی کی کلائی پکڑی ہوئی تھی جو ان کے ساتھ بمشکل دوڑ پا رہی تھی۔

''اوہ ہیری...... میرے بچے! تم کہیں بھی پہنچ سکتے تھے!''مسز ویزلی کی پریشان کن آواز سنائی دی۔ انہوں نے اپنی سانس کو قابو میں کرتے ہوئے اپنے تھیلے میں سے ایک برش نکالا اور ہیری کے کپڑوں سے راکھ جھاڑنے لگیں جسے ہیگرڈ بھی صاف نہیں کر پایا تھا۔ مسٹر ویزلی نے ہیری کے ہاتھوں سے اس کی عینک پکڑی اور اپنی جادوئی چھڑی سے ٹکرا کر واپس لوٹا دی۔ ہیری عینک دیکھ کر دم بخود رہ گیا۔ وہ اب بالکل نئی جیسی دکھائی دے رہی تھی۔

''اب ہم چلتے ہیں۔''ہیگرڈ نے کہا۔

''تمہارا بے حد شکریہ ہیگرڈ! اگر تم اسے شیطانی بازار میں نہ ملتے تو......!''مسٹر ویزلی نے ہیگرڈ کا ہاتھ دباتے ہوئے کہا۔ ہیگرڈ نے مسکرا کر سر ہلا دیا۔

''اچھا تو سکول میں ملاقات ہوگی۔''ہیگرڈ نے سب کو مخاطب کر کے کہا اور وہ قدم بڑھاتا ہوا دور چلا گیا۔ پُر ہجوم بازار میں اس کا سر ہی نہیں بلکہ کندھے بھی باقی لوگوں سے اونچے دکھائی دے رہے تھے۔

''ذرا سوچو تو سہی! بورگن اینڈ بروکس کی دکان میں مجھے کون دکھائی دیا۔''گرنگوٹس کی سیڑھیاں چڑھتے ہوئے ہیری نے رون اور ہرمائنی سے سنسنی خیز انداز میں پوچھا۔ وہ دونوں اس کی طرف گہری نظروں سے دیکھنے لگے۔

''مل فوائے اور ڈریکو!''ہیری نے تیزی سے بتایا۔

''کیا لوسیس مل فوائے نے وہاں سے کچھ خریدا؟''ان کے عقب میں چلتے ہوئے مسٹر ویزلی نے چونک کر فوراً پوچھا۔

''نہیں! وہ اپنا سامان بیچنا چاہتے تھے۔''ہیری نے مڑ کر جواب دیا۔

''اس کا مطلب یہ ہے کہ اب اسے پریشانی لاحق ہو رہی ہے۔''مسٹر ویزلی نے الجھے ہوئے انداز میں خود کلامی کی۔ ''آہ کسی

غیر قانونی چیز کیلئے لوسیس مل فوائے کو گرفتار کرنے میں مجھے کتنا مزہ آئے گا......!''

''بہتر ہوگا کہ تم سنبھل کر کام کرو......آرتھر ویزلی!'' مسز ویزلی کاٹ دار لہجے میں غرائیں۔ ''تم جانتے ہو، وہ خاندان بے حد خطرناک ہے آرتھر! اپنے منہ میں اتنا بڑا نوالا مت بھر لینا جسے چبانا تمہارے لئے مشکل ہو جائے۔'' اسی وقت وہ بینک کے دروازے کے پاس پہنچے۔ ایک غوبلن نے آگے بڑھ کر دروازہ کھول کر ان کا استقبال کیا۔

''تو تمہیں نہیں لگتا کہ میں لوسیس مل فوائے سے ٹکر لے سکتا ہوں؟'' مسٹر ویزلی نے کسی قدر غصے کا مظاہرہ کیا۔ اسی وقت انہیں ہرمائنی کے ماں باپ دکھائی دیئے۔ گفتگو کا موضوع فوراً بدل گیا۔ ہرمائنی کے والدین کاؤنٹر کے قریب کچھ پریشان دکھائی دے رہے تھے۔ سنگ مرمر کا بڑا کاؤنٹر پورے ہال میں پھیلا ہوا تھا۔ قریب جانے پر معلوم ہوا کہ وہ خود کو اس مخلوق میں اجنبی محسوس کر رہے تھے اور اس انتظار میں تھے کہ ہرمائنی وہاں پہنچ کر انہیں غوبلن سے متعارف کرائے۔

''واہ......آپ لوگ تو ماگل ہیں۔'' مسٹر ویزلی نے گرم جوشی سے مصافحہ کرتے ہوئے اپنی چھپی خوشی کا اظہار کیا۔ ''اس مسرت آمیز لمحات میں خوش ذائقہ مشروب کا ایک دور تو ضرور چلنا چاہئے......ارے یہ آپ کے ہاتھ میں کیا ہے؟......اوہ! میں سمجھ گیا، آپ ماگلوؤں کی رقم کو یہاں تبدیل کروانے کیلئے آئے ہیں......مولی ڈیئر! ذرا دیکھو تو......'' مسٹر ویزلی بے حد جوشیلے پن کا مظاہرہ کر رہے تھے۔ انہوں نے مسٹر گرینجر کے ہاتھ میں پکڑے ہوئے دس پونڈ کے نوٹ کی طرف اپنی بیوی کی توجہ مبذول کی۔

''ہم کچھ ہی دیر میں لوٹ آئیں ہرمائنی! تمہیں یہیں انتظار کرنا۔'' رون نے اسے کہا۔ ہیری اور ویزلی افراد غوبلن کے ہمراہ اپنی اپنی زمین دوز تجوریوں کی طرف روانہ ہو رہے تھے۔ ہرمائنی نے اپنا سر اثبات میں ہلایا اور وہ اپنے والدین کے ساتھ کاؤنٹر کی طرف بڑھ گئی جہاں وہ ماگلوؤں کی رقم کو جادوگروں کی رقم میں بدل سکتے تھے۔

زمین دوز تجوریوں تک پہنچنے کیلئے تمام جادوگروں کو غوبلن کے ساتھ جانا پڑتا تھا۔ وہ انہیں ریل کی پٹڑی پر چلنے والی چھوٹی چھوٹی گاڑیوں میں بٹھا کر زمین کے نیچے لے جاتے۔ بینک کی زیر زمین تاریک سرنگوں میں ریل کی چھوٹی پٹڑیوں کا جال پھیلا ہوا تھا جن میں ہر وقت گاڑیاں متحرک دکھائی دیتی تھیں۔ غوبلن انہیں بالکل ان کی ملکیتی تجوری کے سامنے پہنچا دیتے تھے۔ گرنگوٹس کے زمین دوز راستے ایسے چکردار اور بھول بھلیوں والے تھے کہ عام جادوگر اس میں بھٹک کر راستہ بھول سکتا تھا مگر یہ غوبلن کی ہی شاندار ذہانت تھی کہ ایسی بھول بھلیوں میں وہ کبھی نہیں بھٹکتے تھے۔ ہیری کو نیچے ویزلی خاندان کی تجوریوں تک پہنچنے کے اس طوفانی سفر میں بے حد مزہ آیا۔ جب غوبلن نے آگے بڑھ کر ویزلی خاندان کی تجوری کھولی تو ہیری سٹپٹا سا رہ گیا، اس کے اندر عجیب سی کشمکش ہونے لگی۔ وہ بے حد بے چینی محسوس کر رہا تھا۔ اسے اتنا ہولناک احساس اس وقت بھی نہیں ہوا تھا جب وہ شیطانی بازار میں بھٹک گیا تھا۔ تجوری میں ایک طرف

چاندی کے سکلز کی ایک چھوٹی سی ڈھیری رکھی تھی جبکہ دوسری طرف صرف ایک سونے کا گلیونز پڑا تھا۔مسٹر ویزلی نے تجوری کے کونوں میں اچھی طرح ٹٹول کر دیکھا اور پھر سارے سکے اپنے بیگ میں بھر لئے۔

وہاں سے فارغ ہو کر وہ سب لوگ ہیری کے ساتھ اس کی تجوری تک پہنچے۔ ہیری تجوری کھول کر اندر چلا گیا۔اسے اس وقت بڑا ناگوار احساس ہوا جب سب لوگ اس کی تجوری کے سامنے پہنچ گئے اور اندر جھانک کر دیکھنے کی کوشش کرنے لگے کہ وہاں کتنا خزانہ چھپا ہے۔ ہیری نے جلدی سے اپنی تجوری کا دروازہ بھیڑ دیا اور کوشش کی کہ وہ کسی کو یہ دیکھنے کا موقع نہ دے۔ وہ سرعت رفتاری سے مٹھی بھر کر چمڑے کی چھوٹی سی تھیلی میں سکے ڈالنے لگا۔

گرنگوٹس سے فراغت کے بعد جب وہ سب سنگ مرمر کی سیڑھیاں اُتر رہے تھے اس وقت انہوں نے ایک دوسرے کو خیر باد کہا۔اب انہیں اپنا اپنا سامان خریدنے کی فکر لاحق ہو رہی تھی۔ ہیری نے سنا ’پرسی‘ اپنی ماں سے نئی قلم خریدنے کیلئے ضد کر رہا تھا۔اسی وقت فریڈ اور جارج کو ہوگورٹ کا گہرا دوست ’لی جورڈن‘ دکھائی دیا، وہ دونوں سب کو چھوڑ چھاڑ کر اس کی طرف لپکے۔مسٹر ویزلی اس بات پر اصرار کرتے دکھائی دیئے کہ مسٹر گرینجر ان کے ساتھ چل کر ’لیکی کالڈرن‘ میں ایک گلاس مشروب کا ضرور پئیں۔

’’ہم سب ایک گھنٹے بعد کتابوں کی دکان ’فلوریش اینڈ بلاٹس‘ میں اکٹھے ہوں گے۔ وہیں تمہاری سکول کی کتابیں خریدنا ہیں، اتنی دیر تک ہیری تم اپنا دوسرا سامان خرید سکتے ہو۔‘‘ مسز ویزلی نے جینی کے ساتھ جاتے ہوئے کہا۔

’’اور تم لوگ شیطانی بازار میں قدم بھی مت رکھنا...... سمجھے تم دونوں!‘‘ مسز ویزلی نے ایک طرف بڑھتے ہوئے چلا کر دور کھڑے جڑواں بھائیوں سے کہا اور جینی کو ساتھ لئے پرانی استعمال شدہ کتابیں بیچنے والی دکان کی طرف بڑھ گئیں۔

ہیری، رون اور ہرمائنی پیوند لگی سڑک پر چہل قدمی کرنے لگے۔ ہیری کی جیب میں سونے، چاندی اور کانسی کے سکوں سے بھری تھیلی کھنکھناہٹ پیدا کر رہی تھی اور خرچ ہونے کیلئے بے تاب دکھائی دے رہی تھی۔ ہیری نے آگے بڑھ کر سٹرابری، مونگ پھلی اور مکھن کے ذائقے والی تین بڑے آئس کریم کپ خریدے۔ وہ تینوں مزے لے کر آئس کریم کھانے لگے۔ وہ چہل قدمی کرتے ہوئے تمام دکانوں کی کھڑکیوں میں سے اندر رکھے ہوئے سامان کا جائزہ لیتے رہے۔ وہ چلتے چلتے جادوئی بازار کی ایک شاندار دکان ’کوالٹی کیوڈچ سپلائیرز‘ تک پہنچ گئے۔ رون ایک سی ٹکٹکی باندھ کر وہاں سجے ہوئے سامان کو دیکھنے لگا۔ وہاں کیوڈچ کھیل سے متعلقہ اعلیٰ اور معیاری ساز و سامان بھرا ہوا تھا۔رون کی للچائی اور حسرت بھری نظریں خصوصاً ’چڈلی کین‘ کے جاموں پر مرتکز تھیں۔اسی وقت ہرمائنی نے اس کی کیفیت بھانپ کر اسے قریباً گھسیٹتے ہوئے آگے کی طرف کھینچا۔ وہ دونوں کو لے کر سیاہی اور چرمئی کاغذ خریدنے کیلئے ایک دکان کی طرف بڑھی۔ ہیری نے ایک دکان پر لگے سائن بورڈ کی طرف نظر ڈالی۔

’’گیمبل اینڈ جاپس......جادوگری فنون لطیفہ کی دکان۔‘‘

وہیں انہیں جارج، فریڈ اور لی جورڈن دکھائی دیئے جو ڈاکٹر فیلبسٹر ساختہ جادوئی پٹاخوں پر لٹو ہو رہے تھے۔ ان پٹاخوں کی خوبی یہ تھی کہ وہ نمی میں بھی چلتے تھے اور حدت پیدا نہیں کرتے تھے پھر انہیں ایک چھوٹی سی کباڑیئے کی دکان دکھائی دی جس میں ٹوٹی ہوئی جادوئی چھڑیوں کا ڈھیر بھرا رکھا ہوا تھا۔ ایک طرف پیتل کے غیر متوازن ترازو پڑے تھے اور دوسری طرف پرانے چوغوں کا ڈھیر تھا جن پر مختلف رنگوں کے جادوئی سیالوں کے دھبے لگ چکے تھے۔ وہیں انہیں مستغرق پرسی ملا جو ایک چھوٹی اور غیر دلچسپ کتاب کے مطالعے میں گہرائی سے ڈوبا ہوا تھا۔ وہ سب اس کے قریب پہنچ گئے۔ ہیری نے پرسی کے ہاتھوں میں موجود کتاب پر نظر ڈالی تو بڑے حروف میں اس کا عنوان دکھائی دیا۔ ’’کامیابی حاصل کرنے والے مانیٹر کے راز!‘‘

’’ہوگورٹ کے مانیٹر اور ان کے بعد کا زمانہ! ایسا لگتا ہے یہ بہت مسحور کن ہوگا......‘‘ رون نے غراتی ہوئی آواز میں کتاب کے عقبی حصے پر موجود جلی سرخی کو پڑھا۔

’’دفع ہو جاؤ یہاں سے......‘‘ پرسی ان کی مداخلت پر جھنجلا کر بولا۔ انہوں نے پرسی کو اس کے حال پر چھوڑ دیا اور آگے بڑھ گئے۔

’’ظاہر ہے، پرسی بڑا اولوالعزم ہے۔ اس نے تمام منصوبہ بندی پیشتر ہی کر لی ہے۔ وہ جادوئی وزارت میں بڑا عہدہ حاصل کرنے کا خواہشمند ہے۔‘‘ رون نے ہیری اور ہرمائنی کو دھیمے سے انداز میں باخبر کیا۔ وہ دونوں حیرت بھری نظروں سے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔

ایک گھنٹے بعد وہ سب ’فلوریش اینڈ بلاٹس‘ نامی کتابوں کی دکان کی طرف چل دیئے۔ اس طرف جانے والے وہ اکیلے نہیں تھے، بہت سارے لوگ اس طرف بڑھتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ جب وہ دکان کے پاس پہنچے تو انہیں یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ وہاں بڑا ہجوم جمع تھا۔ لوگ اندر داخل ہونے کیلئے ایک دوسرے سے دھینگا مشتی کر رہے تھے۔ وہ تینوں ایک دوسرے کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگے لیکن یہ کیفیت زیادہ دیر تک برقرار نہ رہ پائی جلد ہی وہ اس کی وجہ جان گئے۔ ان کے سر کے اوپر ایک بڑا بینر جھول رہا تھا جس پر ایک عبارت درج تھی۔

**گلڈرائے لک ہارٹ**

**اپنی خودنوشت ”میرا جادوئی کمال“ کی کتابوں پر دستخط کریں گے۔**

**آج ساڑھے بارہ بجے سے ساڑھے چار بجے تک**

’’ہم ان سے سچ مچ مل سکتے ہیں!‘‘ ہرمائنی نے چیخ کر کہا۔ ’’میرا مطلب ہے انہوں نے ہماری ساری کتابیں لکھی ہیں۔‘‘

ہجوم میں زیادہ تر جادوگرنیاں دکھائی دی رہی تھیں جو مسز ویزلی کے طرح عمر دار تھیں۔ایک پریشان حال جادوگر جو دربان کے فرائض انجام دے رہا تھا۔وہ چیخ چیخ کرانہیں سمجھانے کی کوشش کرر ہا تھا۔''خاموش ہوجایئے...... براہ کرم پرسکون کھڑی رہیں...... دیکھئے ایک دوسرے کو دھکے مت دیں......اپنی کتابوں کا دھیان رکھئے...... بے فکر رہئے سب کی ملاقات ہوجائے گی۔''

تھوڑی سی کوشش کے بعد ہیری، رون اور ہرمائنی دکان میں داخل ہوگئے۔دکان کے اندر تک لوگوں کی لمبی قطار دکھائی دے رہی تھی۔جہاں گلڈرائے لک ہارٹ اپنی کتابوں پر آٹوگراف دے رہا تھا۔ان تینوں نے وہاں سے ''چڑیلوں کو بھگانے کا فن...... برائے سال دوئم'' نامی کتاب کی ایک ایک جلد جھپٹ کر اُٹھائی اور سرکتے ہوئے قطار میں اس جگہ پہنچ گئے جہاں ویزلی افراد، مسٹر و مسز گرینجر کے ساتھ کھڑے تھے۔

''اوہ تم لوگ پہنچ گئے......اب سب ٹھیک ہے۔'' مسز ویزلی نے ان کی طرف دیکھ کر خوشی کا اظہار کیا۔ان کی سانس تیزی سے چل رہی تھی اور وہ اپنے بالوں پر ہاتھ پھیر کر انہیں درست کرنے کی کوشش کررہی تھیں۔''وہ ہمیں صرف ایک منٹ کے بعد دکھائی دیں گے......!''

دھیرے دھیرے قطار آگے بڑھتی چلی گئی اور پھر انہیں گلڈرائے لک ہارٹ دکھائی دینے لگا جو بڑی میز کے پیچھے بیٹھا مسکرا کر کتابوں پر دستخط کرر ہا تھا۔ ہیری نے دیکھا کہ گلڈرائے کے چاروں طرف اسی کی قدآور تصویریں رکھی ہوئی تھیں، جن میں وہ متحرک دکھائی دے رہا تھا اور موجود سب لوگوں کو آنکھیں مار رہا تھا۔اس کے اُجلے سفید دانت موتیوں کی طرح چمک رہے تھے۔ان تصویروں کے باہر جیتا جاگتا گلڈرائے لک ہارٹ شوخ چمکیلے نیلے رنگ کا چوغہ پہنے ہوا تھا جو کہ اس کی نیلی آنکھوں سے چغلی کھا رہا تھا۔اس کے لہریہ بالوں کے اوپر بانکے انداز میں جادوگروں کا نوکیلا ہیٹ دھرا تھا۔وہ واقعی دلکش صورت کا مالک تھا۔

ایک پستہ قامت، چڑچڑا سا دکھائی دینے والا آدمی چاروں طرف پھدکتے ہوئے ایک دیوہیکل کیمرے سے تصویریں بنانے میں مصروف تھا۔جب اس کے کیمرے کی تیز روشنی جھلملاتی تو دکان کے اندر چودھویں کے چاند جیسی روشنی پھیل جاتی تھی اور اس کے کیمرے پر لگے بڑے فلیش سے ارغوانی رنگ کا دھواں خارج ہوتا۔ایک پل کیلئے سب کو ایسا لگتا کہ وہ اندھے ہو چکے ہیں۔وہ آدمی پیچھے ہٹ کر عمدہ تصویر اتارنے کی کوشش کرر ہا تھا۔اس نے رون کو غراتے ہوئے کہا۔

''راستے سے ہٹ جاؤ۔میں 'روز نامہ جادوگر' کیلئے تصویر بنانا چاہتا ہوں......''

''بہت بڑی بات ہے۔'' رون نے اپنا پیر ملتے ہوئے کہا۔اس کی بات سن کر فوٹوگرافر چڑ سا گیا۔گلڈرائے لک ہارٹ نے رون کی بات سن کر اپنی نظریں اُٹھائیں۔اسے پہلی نظر میں رون دکھائی دیا جس کا چہرہ ناپسندیدہ جذبات کی عکاسی کرر ہا تھا...... پھر

گلڈرائے کو ہیری دکھائی دیا۔گلڈرائے کی آنکھیں ہیری پر جم سی گئیں۔ وہ لمحہ بھر کیلئے دم بخود سا دکھائی دیا۔ وہ بغور نظروں سے اس کا جائزہ لے رہا تھا۔اچانک وہ اپنی جگہ سے اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

''کہیں یہ 'ہیری پوٹر' تو نہیں......؟'' گلڈرائے لک ہارٹ بلند آواز میں چلا کر بولا۔

ہجوم میں عجیب سی تھل تھلی مچ گئی، لوگوں کی ملی جلی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ وہ ایک دوسرے سے سرگوشیانہ کھسر پھسر کر رہے تھے۔لک ہارٹ نے آگے کی طرف جست لگائی۔ ہیری کا بازو پکڑا اور اسے کھینچ کر اپنی میز کی طرف لے گیا۔ پوری دکان ہجوم کی پُرجوش تالیوں سے گونج اُٹھی۔ ہیری کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔ جب لک ہارٹ نے فوٹوگرافر کی طرف ہاتھ اُٹھا اشارہ کیا جو بڑی دیوانگی سے تصویریں کھینچ رہا تھا اور ویزلی افراد کو مسلسل ارغوانی دھوئیں کے بادلوں میں غرق کر دیتا تھا۔ جہاں دوسرے لوگ خوش تھے، وہیں ویزلی افراد فوٹوگرافر سے تنگ پڑ رہے تھے۔

''ہیری! ذرا اچھی طرح سے مسکراؤ......میں اور تم ایک ساتھ، یہ واقعی کل کے صفحہ اوّل پر شائع ہونے کا مستحق ہے۔'' گلڈرائے لک ہارٹ نے اپنے چمکدار دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے کہا۔

ایک تیز چمکدار روشنی نے آنکھوں کو چندھیا دیا تو مسٹر گلڈرائے نے ہیری کا ہاتھ چھوڑ دیا۔ان کی گرفت اتنی کڑی تھی کہ ہیری کی انگلیاں اس وقت تک لگ بھگ سو چکی تھیں۔ اس نے ہاتھ چھوٹنے پر شکر ادا کیا اور اپنی انگلیوں کو دبا کر سہلانے لگا۔اس نے ویزلی افراد کے پاس دوبارہ جانے کی کوشش کی تو مسٹر لک ہارٹ نے اپنا بازو اس کے کندھوں پر پھیلا کر اسے اپنے ساتھ کرتے ہوئے بری طرح اپنی بغل میں بھینچ لیا۔ ہیری کو اپنی سانس رُکتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔مسٹر گلڈرائے نے اپنا ہاتھ لہرا کر ہجوم کو خاموش ہونے کا اشارہ کیا، لوگوں کے منہ بند ہوتے چلے گئے۔

''خواتین و حضرات!'' گلڈرائے بلند آواز میں مخاطب ہوا۔''یہ نہایت غیر معمولی لمحات ہیں۔ میں کچھ دیر سے ایک اعلان کرنا چاہتا تھا اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس کے لئے نہایت موزوں پل ہیں۔اس کے بعد میں دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہو جاؤں گا۔'' اس نے توقف کیا۔

''آج جب کم عمر ہیری 'فلوریش اینڈ بلاٹس' میں داخل ہوا تو وہ صرف میری خودنوشت خریدنا چاہتا تھا...... جو میں اسے اپنی خوشی سے تحفتاً دے رہا ہوں۔ بالکل مفت!''

ہجوم نے ایک بار پھر جوشیلی تالیوں سے اس کے احسن فعل کا خیر مقدم کیا۔

''تب اسے یہ یقیناً معلوم نہیں تھا کہ!'' مسٹر لک ہارٹ نے آگے سلسلہ کلام جوڑا اور ہیری کو ایک ہلکا سا جھٹکا دیا جس سے اس کی

عینک پھسل کر اس کی ناک کے بالکل آخری سرے پر پہنچ گئی۔ ’’وہ جلد ہی بلکہ اتنی آسانی سے میری کتاب ’میرا جادوئی کمال‘ حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے گا۔ سچ تو یہ ہے کہ اُسے اور اس کے سکول کے ساتھیوں کو...... درحقیقت میں یعنی میں خود ملنے والا ہوں۔ خواتین وحضرات! مجھے یہ اعلان کرنے میں بہت خوشی اور فخر ہو رہی ہے کہ اس ستمبر میں، میں ہوگورٹ سکول میں تاریک جادو سے محفوظ رہنے کے فن‘ کے موضوع پر نیا استاد تعینات ہو چکا ہوں۔‘‘ یہ کہہ کر گلڈرائے لک ہارٹ نے بانکے انداز سے سر جھکایا اور سفید دانت نکال دیئے۔

ہجوم نے پرشور آواز میں اسے مبارکباد دی اور جوشیلی تالیوں سے اس کا خیر مقدم کیا۔ ہیری کو اس سال سکول میں لگی گلڈرائے لک ہارٹ کی تمام کتابیں تحفتاً دی گئیں۔ ہیری کتابوں کے وزن سے لڑکھڑاتے ہوئے لوگوں کی نظروں سے بچتے ہوئے دور ہٹتا چلا گیا۔ وہ دکان کے اس سرے پر پہنچنے میں کامیاب ہو چکا تھا جہاں جینی اپنی کڑاھی کے ساتھ کھڑی تھی۔ ہیری نے جلدی سے اپنی کتابیں اس کی کڑاھی میں ڈال دیں۔ جینی حیرت سے اس کا منہ دیکھنے لگی۔

’’یہ تم رکھ لو! میں اپنی کتابیں خرید لوں گا۔‘‘ ہیری نے جھک کر سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

’’میں شرط لگا سکتا ہوں پوٹر! تم یقیناً اس تمام ڈرامے سے بے حد خوش ہوئے ہو گے۔‘‘ اسی وقت اسے قریب سے ایک طنزیہ آواز سنائی دی۔ ہیری کو آواز پہچاننے میں ذرا سی دشواری پیش نہ آئی۔ جب وہ سیدھا تن کر کھڑا ہوا تو اس نے ’ڈریکو مل فوائے‘ کو بالکل اپنے مقابل کھڑے پایا۔ جو حقارت بھری مسکراہٹ سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔

’’مشہور ہیری پوٹر!‘‘ وہ استہزائیہ لہجے میں بولا۔ ’’وہ اگر کتابوں کی دکان میں بھی جاتا ہے تو اس کی تصویر اخبار کے صفحہ اوّل پر چھپتی ہے۔‘‘

’’اسے اکیلا چھوڑ دو...... وہ یہ سب نہیں چاہتا تھا۔‘‘ جینی تنک کر بولی۔ یہ پہلا موقع تھا کہ وہ ہیری کے سامنے کچھ بولی تھی۔ اس کی آنکھوں میں آگ کے شعلے نکلتے ہوئے دکھائی دیئے۔

’’ارے واہ پوٹر! تم نے اپنے لئے ننھی سی گرل فرینڈ بھی ڈھونڈ لی ہے۔‘‘ ڈریکو نے چہک کر کہا۔ جینی کا چہرہ شرم کے مارے سرخ ہوتا چلا گیا۔ رون اور ہرمائنی نے بھی حالات کی نزاکت کو بھانپ لیا تھا اور وہ لک ہارٹ کی کتابوں کے ڈھیر کو اُٹھائے لڑکھڑاتے ہوئے لوگوں کے بیچ میں سے راستہ بناتے ہوئے ہیری کی طرف بڑھتے چلے آئے۔

’’اچھا! تو یہ تم ہو......!‘‘ رون نے قریب پہنچ کر ڈریکو کی طرف دیکھ کر اس انداز میں کہا جیسے وہ کوئی ناکارہ سی چیز ہو اور اس کے جوتے سے خواہ مخواہ چپک گئی ہو۔ ’’میں شرط لگا سکتا ہوں کہ تم ہیری کو یہاں دیکھ کر یقیناً دنگ رہ گئے ہو گے...... ہے نا!‘‘

''ہیری کو دیکھ کر اتنا حیران نہیں ہوا...... جتنا کہ تمہیں کسی کتابوں کی دکان میں دیکھ کر ہوا ہوں ویزلی!'' ڈریکو نے پلٹ کر اس کی طرف دیکھتے ہوئے اپنے جملے کو کھینچتے ہوئے کہا۔ ''مجھے لگتا ہے کہ تمہارے ماں باپ کو یہ کتابیں خریدنے کے بعد ایک مہینے تک بھوکا رہنا پڑے گا۔''

رون کا چہرہ بھی اتنا ہی سرخ ہو گیا جتنا اس وقت جینی کا ہوا تھا۔ اس نے بھی اپنی کتابیں کڑاہی میں ڈال دیں اور سیدھا ہو کر ڈریکو کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اسی وقت ہیری اور ہرمائنی نے مداخلت کرتے ہوئے رون کی جیکٹ کے عقبی حصے کو پکڑ کر اسے پیچھے کی طرف کھینچا۔

''رون......!'' مسٹر ویزلی کی تیز آواز سنائی دی جو بمشکل آگ بگولا فریڈ اور جارج کو پیچھے ہٹاتے ہوئے آگے بڑھے تھے۔ ''تم کیا کر رہے ہو؟ یہاں بہت گرمی ہے چلو! باہر چلتے ہیں۔''

''آہ......ہا......آرتھر ویزلی......!'' ایک بھرائی ہوئی سرد مہر آواز سنائی دی۔

مسٹر ویزلی نے پلٹ کر دیکھا۔ یہ مسٹر ملفوائے کی آواز تھی جو ڈریکو کے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھ کر کھڑے تھے۔ ان کے چہرے پر بھی ویسی ہی زہریلی مسکراہٹ چھائی ہوئی تھی جیسی کچھ لمحے پہلے ڈریکو کے چہرے پر رینگ رہی تھی۔

''لوسیس......!'' مسٹر ویزلی نے ٹھنڈے پن سے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''سنا ہے دفتر وزارت میں آج کل تم بہت اونچے اُڑ رہے ہو۔'' مسٹر ملفوائے نے طنز کی۔ ''اتنے سارے چھاپے! مجھے امید ہے کہ تمہیں یقیناً اوور ٹائم کی مزدوری مل رہی ہو گی۔''

مسٹر ویزلی نے کوئی جواب نہیں دیا۔ مسٹر ملفوائے جینی کی کڑاھی کے قریب پہنچ گئے۔ انہوں نے کڑاھی میں ہاتھ ڈال کر لک ہارٹ کی چمکتی دمکتی کتابوں کے بیچ میں سے ایک پرانی اور خستہ حال کتاب ''تبدیلی ہیئت کی ابتدائی کتاب'' نکال لی پھر وہ مسٹر ویزلی کی طرف مڑے۔ ''صریحاً ایسا نہیں ہے!'' مسٹر ملفوائے ناک چڑھا کر بولے۔ ''صاف دکھائی دے رہا ہے کہ تمہیں اوور ٹائم نہیں مل رہا ہے۔ جادوگروں کی عزت مٹی میں ملانے سے کیا فائدہ ویزلی؟ اگر اس کے پیسے بھی نہ ملیں!''

مسٹر ویزلی اس تحقیر کو برداشت کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ ان کا چہرہ رون اور جینی سے بھی زیادہ سرخ پڑ چکا تھا۔ رون، فریڈ، جارج اور جینی کے ساتھ ساتھ ہیری اور ہرمائنی بھی آپے سے باہر دکھائی دے رہے تھے۔

''جادوگروں کی عزت کن باتوں سے مٹی میں مل جاتی ہے اس بارے میں ہمارے خیالات بالکل الگ تھلگ ہیں۔'' مسٹر ویزلی نے خود پر قابو رکھتے ہوئے دھیمے لہجے میں جواب دیا۔

''ظاہر ہے!'' مسٹر ملفوائے نے کہا اور ان کی زرد آنکھیں گھوم کر مسٹر و مسز گرینجر پر ٹھہر گئیں۔ جو دہشت زدہ نظروں سے ان کی طرف متوجہ تھے۔ ''تم بھی کیسے لوگوں کے ساتھ اُٹھتے بیٹھتے ہو ویزلی!......اور میں سوچتا تھا کہ تمہارا خاندان اس سے زیادہ نیچے گندی نالی میں نہیں گر سکتا تھا۔''

اچانک دکان میں دھات کی تیز آواز گونج اُٹھی۔ مسٹر ویزلی نے سرعت رفتاری سے جینی کی کڑاھی کھینچی اور مسٹر ملفوائے کے سر پر دے ماری۔ وہ بمشکل کڑاھی سے بچ پائے۔ اسی لمحے مسٹر ویزلی نے ملفوائے پر چھلانگ لگا دی۔ وہ دونوں ایک دوسرے سے گتھم گتھا ہو گئے اور ایک دوسرے کو دھکیلتے ہوئے کتابوں کی الماری سے جا ٹکرائے۔ الماری ان دونوں کی ٹکر سے ترچھی ہو کر رہ گئی اور اس میں موجود مختلف جادوئی کتابیں ان دونوں کے سروں پر دھڑا دھڑ گرنے لگیں۔ وہاں موجود لوگوں میں بھگدڑ سی مچ گئی تھی۔

''اسے چھوڑ نامت ڈیڈی!'' اسی لمحے فریڈ اور جارج کی غصیلی آواز سنائی دی۔

''نہیں آرتھر......نہیں آرتھر!'' مسز ویزلی چیخ رہی تھیں مگر ان دونوں پر کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا۔ ایک دوسرے پر گھونسے اور لاتیں چل رہی تھیں۔ اسی لمحے وہاں دکان کا مالک پہنچ گیا۔ اس نے اپنی دکان کا ستیاناس ہوتے دیکھا تو وہ سر پیٹ کر بولا۔

''براہ کرم جھگڑا بند کر دیجئے......براہ کرم مجھ پر رحم کھایئے!''

لوگوں کی بھگدڑ اب کسی حد تک قابو میں آ چکی تھی مگر وہ دونوں مسلسل ایک دوسرے کو زدوکوب کئے جا رہے تھے۔ اسی لمحے ایک گرجتی ہوئی بھاری بھرکم آواز سنائی دی۔ ''بہت ہو چکا......بس اب ختم کرو......بہت ہو چکا!''

وہ دیو ہیکل ہیگرڈ تھا جو لوگوں کے سروں سے اونچا دکھائی دے رہا تھا۔ وہ کتابوں کے سمندر کے بیچ میں سے تیرتا ہوا ان کی طرف بڑھتا چلا آ رہا تھا۔ ایک ہی پل میں اس نے مسٹر ویزلی اور مسٹر ملفوائے کو الگ کر ڈالا۔ مسٹر ویزلی کا ہونٹ پھٹ چکا تھا اور خون بہہ رہا تھا جبکہ مسٹر ملفوائے کی آنکھ کے قریب 'زہریلے نباتات کے انسائیکلوپیڈیا' کی نوک چبھ گئی تھی اور وہاں کا حصہ سیاہ پڑ چکا تھا۔ مسٹر ملفوائے کے ہاتھ میں ابھی تک جینی کی 'تبدیلی ہیئت کی ابتدائی کتاب' پکڑی ہوئی تھی۔ انہوں نے غصیلے انداز سے کتاب جینی کی طرف بڑھائی۔ ہیری کو ان کی نگاہوں میں کینہ کی عجیب سی چمک صاف دکھائی دے رہی تھی۔

''لڑکی! پکڑو اپنی کتاب......تمہارا باپ تمہیں اس سے عمدہ کتاب خرید کر نہیں دے سکتا۔''

جونہی ہیگرڈ نے اپنی گرفت ختم کی تو مسٹر ملفوائے نے ڈریکو کو اشارہ کیا اور وہ دکان سے باہر نکل گئے۔ ڈریکو اپنی قہر آلود نگاہیں ان سب پر ڈالتا ہوا ان کے پیچھے ہو لیا تھا۔

''تمہیں اسے نظر انداز کر دینا چاہئے تھا آرتھر!'' ہیگرڈ نے نرم لہجے میں کہا۔

مسٹر ویزلی اپنے لباس کی سلوٹوں کو درست کر رہے تھے۔ ہیگرڈ نے ابھی تک انہیں پکڑ رکھا تھا۔ وہ الگ بات تھی کہ جب اس نے انہیں مسٹر مل فوائے سے الگ کیا تھا اور انہیں اتنا کھینچ ڈالا کہ ان کے قدم زمین سے اُٹھ گئے اور ہوا میں معلق ہو کر رہ گئے۔

''پورے کا پورا خاندان تعفن زدہ ہے۔ سب لوگ یہ بات جانتے ہیں۔ ایک بھی مل فوائے اس لائق نہیں ہے کہ اس کی بات پر دھیان دیا جائے۔ بوسیدہ خون!...... یہی وجہ ہے کہ وہ کبھی سدھر نہیں سکے...... اب چلو! یہاں سے باہر چلتے ہیں۔'' ہیگرڈ نے مسٹر ویزلی کو چھوڑتے ہوئے کہا

دکان کے مالک نے انہی ایسی نظروں سے دیکھا جیسے وہ انہیں باہر نکلنے سے روکنا چاہتا ہو لیکن وہ قامت میں مشکل سے دیوہیکل ہیگرڈ کی کمر تک ہی پہنچتا تھا۔ شاید اسی لئے اس نے اپنے اس ارادے پر عمل نہ کرنے میں ہی دانشمندی سمجھی۔ دوسرے پل میں وہ لوگ سڑک پر پہنچ چکے تھے۔ وہ تیزی سے سڑک پر چل رہے تھے۔ گرینجر میاں بیوی خوف کے مارے ابھی تک کانپ رہے تھے۔ مسٹر ویزلی کا غصہ ابھی تک ٹھنڈا نہیں ہوا تھا وہ آگ بگولا دکھائی دے رہے تھے۔

''اپنے بچوں کے سامنے تم نے بہت اعلیٰ کارنامہ پیش کیا آرتھر...... سب کے سامنے مار کٹائی کی...... گلڈرائے لک ہارٹ نے ہمارے بارے میں کیا سوچا ہوگا؟''

''وہ تو بے حد مسرور تھا!'' فریڈ تیزی سے بولا۔ ''جب ہم باہر نکل رہے تھے تبھی آپ نے ان کی بات نہیں سنی؟...... وہ 'روزنامہ جادوگر' کے نامہ نگار کو کہہ رہا تھا کہ وہ اپنی خبر میں اس لڑائی کا ذکر ضرور کریں...... انہوں نے یہ بھی کہا کہ اس سے ان کی خوب شہرت ہوگی۔'' بہرحال لیکی کالڈرون کے آتشدان کی طرف لوٹتے وقت ان سب کے چہروں کا جوش ماند پڑ چکا تھا۔ آتش دان کے سامنے پہنچ کر وہ سب سفر کیلئے تیار ہو گئے۔ یہاں سے ہیری، ویزلی افراد اور خریدی گئی تمام اشیاء 'ویزلی بھٹ' پہنچنے والی تھیں۔ مسٹر ویزلی نے مسٹر و مسز گرینجر کو تسلی دیتے ہوئے وہاں سے رخصت کیا جو وہاں سے نکل کر دوسری طرف ماگلوؤں کی سڑک پر ان سب کی نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ مسٹر ویزلی ان سے یہ پوچھنا چاہتے تھے کہ بس سٹاپ کیسے کام کرتا ہے؟ لیکن مسز ویزلی کے چہرے کا اُتار چڑھاؤ دیکھ کر وہ محض خاموش ہو کر رہ گئے۔

سفوف انتقال کی چٹکی بھرنے سے پہلے ہیری نے اپنی عینک اتاری اور اسے اپنی جیب میں حفاظت سے رکھ لیا تھا۔ سفوف انتقال کے ذریعے ایک جگہ سے دوسری جگہ پر منتقل ہونے کا یہ طریقہ اس کیلئے نہایت ناخوشگوار واقع ہوا تھا۔ شاید یہی وجہ تھی کہ وہ اس کے بارے میں کوئی اچھا تاثر قائم نہیں کر پایا۔

☆☆☆

## پانچواں باب

# جھگڑالو درخت

موسم گرما کی تعطیلات آخر کار اپنے اختتام کو پہنچ گئیں۔ وقت گزرنے کا پتہ بھی نہیں چلا کہ ایک مہینہ کیسے بیت گیا تھا۔ ہیری کو جب یہ احساس ہوا کہ چھٹیاں ختم ہوگئی ہیں اور اب انہیں ہوگورٹ واپس لوٹنا ہے تو ایک پل کیلئے وہ رنجیدہ سا ہوگیا کیونکہ اس کی زندگی میں پہلی بار ایسا وقت آیا تھا جب اس نے کھل کر زندگی کا بھرپور لطف اُٹھایا تھا۔ ڈرسلی گھرانے میں اسے کبھی اتنی آزادی میسر نہیں آئی تھی۔ ممکن تھا کہ ڈرسلی گھرانے میں رہتے ہوئے اسے ہوگورٹ لوٹنے کی بے چینی ہوتی مگر رون کے گھر میں اس کی بے تابی شدید نہیں تھی۔ اسے اس احساس نے خاصا بے چین کر رکھا تھا کہ جب اسے اگلی تعطیلات میں پرائیویٹ ڈرائیو میں واپس لوٹنا پڑے گا تو ڈرسلی افراد اس کے ساتھ نجانے کیسا سلوک کریں گے؟ رون کے گھر والوں سے جدا ہونا کافی تکلیف دہ ثابت ہو رہا تھا۔ اسے رون کی قسمت پر رشک آ رہا تھا۔

رون کے گھر میں ان کی آخری شام کو مسز ویزلی نے نہایت لذیذ کھانا تیار کیا۔ جس میں ہیری کی سبھی من پسند چیزیں شامل تھیں۔ اس رات کا کھانا منہ میں پانی لانے والی گڑ کی پڈنگ پر ختم ہوا۔ فریڈ اور جارج نے بستر میں جانے سے پیشتر جادوئی بازار سے خریدے ہوئے فلبسٹر ساختہ پٹاخے چلا کر خوب لطف اُٹھایا۔ پٹاخوں کے چلنے سے باورچی خانہ سرخ اور نیلے جھلملاتے ہوئے ستاروں سے بھر گیا۔ یہ ستارے کم از کم نصف گھنٹے تک چھت میں سے پھوٹتے رہے اور دیواروں سے ٹکراتے رہے۔ اس کھیل تماشے کے اختتام پر انہیں گرم چاکلیٹ کے پیالے ملے۔ جنہیں سب نے بڑے مزے سے پیا۔ بالآخر بستر پر جانے کا وقت ہوگیا۔

اگلی صبح بیدار ہونے کے بعد انہیں اپنے کام نمٹانے میں خاصی دشواری پیش آئی حالانکہ وہ مرغ کی بانگ کے ساتھ ہی بیدار ہو چکے تھے۔ وہ سرعت رفتاری سے تمام کاموں کو انجام دے رہے تھے۔ نجانے کیوں انہیں ہر کام میں کچھ زیادہ ہی وقت لگ رہا تھا۔ مسز ویزلی کے تیور خاصے بگڑے ہوئے دکھائی دے رہے تھے کیونکہ انہیں فالتو جرابوں کی جوڑی اور پنکھ والی قلموں کا ڈبہ نہیں مل رہا تھا۔ وہ اِدھر سے اُدھر تلاش میں بھاگتی پھر رہی تھیں۔ سب لوگ عجلت میں سیڑھیوں پر اُترتے چڑھتے آپس میں ٹکرا جاتے۔ وہ صحیح طرح

سے ابھی اپنے کپڑے بھی نہیں پہن پائے تھے کہ ناشتے کے آدھے سلائس لئے کبھی اِدھر کبھی اُدھر بھاگتے رہے۔ مسٹر ویزلی گاڑی میں سب لوگوں کا سامنا پہنچانے میں مصروف تھے۔ اچانک وہ گرتے گرتے بچے۔ وہ جب کندھے پر بھاری صندوق اُٹھائے دالان عبور کر رہے تھے عین اسی وقت ایک بالشتیہ ان کے پیروں میں آ گیا۔ اگر وہ فوراً سنبھلنے میں کامیاب نہ ہو جاتے تو یقیناً بھاری بھرکم صندوق کے تلے آ کر ان کی گردن ٹوٹ جاتی۔ ہیری کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ آٹھ افراد، چھ بڑے صندوق، دو الّو اور ایک چوہا اس چھوٹی سی 'فورڈ انگلیا کار' میں کیسے سما سکتے ہیں؟ ظاہر ہے اس نے یہ اندازہ اس جادوئی اُڑنے والی کار کی خوبیوں کو بالا نظر رکھتے ہوئے قائم کیا تھا۔ وہ لمحہ بھر کیلئے بھول گیا تھا کہ اس کار کو پرزہ پرزہ کرنے کے بعد دوبارہ جادوئی قوتوں کے ساتھ جوڑا گیا تھا۔ وہ اب کوئی عام کار نہیں تھی۔

''مولی سے اس وقت کچھ نہ کہنا!'' مسٹر ویزلی نے ہیری کے کان میں سرگوشی کی۔ اس کے بعد انہوں نے ہیری کو کار کی عقبی ڈگی کھول کر دکھائی جو کہ کسی بڑے ٹرک کی طرح دکھائی دے رہی تھی۔ وہاں ان سب کا سامان رکھا ہوا تھا۔ ہیری کو اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آ رہا تھا۔ مسٹر ویزلی نے اسے آگاہ کیا کہ یہ سب جادو کا کمال ہے جس کی وجہ سے چھوٹی سی دکھائی دینے والی ڈگی اتنی زیادہ اشیاء کو اپنے اندر سما چکی تھی۔

جب آخر کار وہ سب لوگ کار میں سوار ہو گئے تو مسز ویزلی نے پچھلی نشست کی طرف نگاہ ڈالی جہاں ہیری، رون، فریڈ، جارج اور پرسی آرام سے بیٹھے ہوئے تھے۔

''ہم ماگلوؤں کو جتنا عقلمند سمجھتے ہیں، وہ تو اس سے بھی کہیں زیادہ عقل مند ہیں...... ہے نا آرتھر!'' انہوں نے اپنے خاوند کی طرف چہرہ گھماتے ہوئے مرعوب لہجے میں کہا۔ وہ جینی کے ساتھ اگلی نشست پر بیٹھی تھیں۔ جینی یوں کھل کر جسم پھیلائے بیٹھی جیسی وہ کسی باغ کے بنچ پر بیٹھی ہو۔ مسٹر ویزلی نے مسکرا کر ان کی طرف دیکھا تو وہ تیزی سے بولیں۔

''میرا مطلب ہے کہ باہر سے دیکھ کر کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ اس کے اندر اتنی زیادہ جگہ ہو سکتی ہے۔'' مسٹر ویزلی نے ہیری کی طرف دیکھ کر آنکھ کا اشارہ کیا اور پھر چابی گھما کر انجن سٹارٹ کر دیا۔ گھوں گھوں کی آواز کے ساتھ انجن جاگ اُٹھا۔ پھر کار آہستگی سے رینگتی ہوئی گھر کے احاطے سے باہر نکل آئی۔ ہیری نے ویزلی بھٹ کو آخری بار دیکھنے کیلئے اپنی گردن گھمائی۔ وہ ابھی اتنا ہی سوچ پایا تھا کہ نجانے کب دوبارہ اسے دیکھ پائے گا کہ کار مڑی اور واپس گھر کے احاطے میں داخل ہو گئی۔ ہیری نے حیرت سے مسٹر ویزلی کی طرف دیکھا۔ تبھی فریڈ نے اسے بتایا کہ جارج گھر میں فلبسٹر ساختہ پٹاخوں کا ڈبہ بھول آیا ہے۔ جونہی جارج پٹاخوں کا ڈبہ لایا تو فریڈ کو یاد آ گیا کہ اس کا اُڑنے والا بہاری ڈنڈا تو ابھی تک اس کے بستر کے قریب پڑا ہے۔ وہ جلدی سے نیچے اترا اور گھر کی طرف بھاگ

کھڑا ہوا۔مسز ویزلی غصے سے بڑبڑانے لگیں۔زیادہ وقت خرچ نہیں ہوا صرف پانچ منٹ کے قلیل وقفے کے بعد وہ ایک بار پھر گھر کے احاطے سے نکل آئے۔وہ پکی سڑک پر کچھ ہی دور پہنچے تھے کہ اچانک جینی تیزی سے چیخی کہ اس کی ڈائری گھر میں رہ گئی ہے۔کار ایک دفعہ پھر رُکی۔جینی کار سے نیچے اتری اور گھر کی طرف دوڑتی چلی گئی۔اسے واپس لوٹنے میں کافی وقت بیت گیا تھا۔جب وہ ڈائری کے ساتھ کار میں بیٹھی تو سب کے منہ بنے ہوئے دکھائی دیئے۔نکلنے نکلنے میں ہی اتنا وقت خرچ ہو چکا تھا کہ وہ کسی بھی طرح وقت پر ریلوے اسٹیشن نہیں پہنچ سکتے تھے۔ہرکوئی جینی کی کاہلی پر ناگواری ظاہر کر رہا تھا۔

''مولی ڈیئر!''مسٹر ویزلی نے گھڑی پر نگاہ ڈالتے ہوئے اپنی بیوی کی طرف دیکھا۔

''نہیں آرتھر......ایسا نہیں!''مسز ویزلی نے تیزی نے ان کا مطلب سمجھتے ہوئے کہا۔

''کسی کو پتہ بھی نہیں چلے گا۔کار کو جوڑتے وقت میں نے اس میں ایک ایسا نظام بھی ڈالا تھا کہ ضرورت پڑنے پر اسے دوسروں کی نظروں سے غائب کیا جا سکے۔میں صرف ایک بٹن دباؤں گا اور کار سب کی نظروں سے اوجھل ہو جائے گی۔ہم اوپر اُڑ کر بادلوں میں پہنچ جائیں گے جہاں بدلیوں کے ساتھ ساتھ اُڑتے ہوئے ہم صرف دس منٹ میں وہاں پہنچ جائیں گے اور کسی کو اس بارے میں کانوں کان خبر نہیں ہوگی۔''مسٹر ویزلی نے انہیں اطمینان دلانے کی کوشش کی۔

''میں نے کہا نا آرتھر......نہیں بالکل نہیں......دن کے اجالے میں نہیں!''مسز ویزلی نے مضبوط لہجے میں منع کرتے ہوئے کہا تو مسٹر ویزلی خاموش رہ گئے۔

وہ ٹھیک پونے گیارہ بجے کنگ کراس ریلوے اسٹیشن پر پہنچے۔مسٹر ویزلی نے بھاگ کر سڑک پار کی تاکہ وہاں سے سامان لادنے والی ٹرالیاں لا سکیں۔بڑی عجلت میں سامان ٹرالیوں پر لادا گیا اور سب لوگ اسٹیشن کے اندرونی احاطے کی طرف بھاگتے چلے گئے۔ہیری نے گذشتہ سال بھی یہیں سے ہوگورٹ ایکسپریس پکڑی تھی۔سب سے مشکل کام پلیٹ فارم نمبر پونے دس تک پہنچنا تھا جو کہ ماگلوؤں کو بالکل دکھائی نہیں دیتا تھا۔وہاں پہنچنے کیلئے صرف اتنا کرنا تھا کہ پلیٹ فارم نمبر نو اور پلیٹ فارم نمبر دس کے درمیان موجود بڑے پتھر کے ستون میں گھس جایا جائے جو کہ پلیٹ فارم پونے دس تک پہنچنے کیلئے پوشیدہ سرنگ نما راستہ تھا۔بظاہر وہ ستون بالکل ٹھوس دکھائی دیتا تھا مگر اس کے اندر نہ دکھائی دینے والا راستہ چھپا ہوا تھا جسے صرف جادوگری سے وابستہ لوگ ہی جانتے تھے۔ستون میں داخلے کا کام نہایت ہوشیاری اور دانشمندی سے انجام دینا پڑتا تھا تاکہ کوئی بھی ماگل انہیں ستون میں غائب ہوتے ہوئے نہ دیکھ پائے۔جونہی وہ لوگ اس ستون کے پاس پہنچے تو ادھر ادھر کا جائزہ لینے لگے۔

''سب سے پہلے پرسی جائے گا۔''مسز ویزلی نے جلدی سے ہدایت دی۔سب کی نگاہیں اوپر لگے گھڑیال پر جمی ہوئی تھی جس کی

سوئیاں بتا رہی تھیں کہ ستون سے ہوکر گزرنے اور غائب ہونے کیلئے ان کے پاس صرف پانچ منٹ کا وقت باقی رہ گیا تھا۔ پرسی پھرتی سے آگے بڑھا اور ستون میں گھس کر غائب ہو گیا۔ اس کے بعد مسز ویزلی ستون میں داخل ہوگئیں۔ ان کے پیچھے فریڈ اور جارج آگے پیچھے ستون میں جا کر غائب ہو گئے۔

''میں جینی کو لے جاتا ہوں اور تم دونوں ٹھیک میرے پیچھے آؤ گے۔'' مسٹر ویزلی نے جلدی سے کہا اور جینی کا بازو پکڑتے ہوئے تیزی سے ستون کی طرف بڑھ گئے۔ وہ اور جینی پلک جھپکتے ہی ستون کے اندر غائب ہو گئے۔

''ہم دونوں ایک ساتھ چلیں گے۔ ہمارے پاس صرف ایک منٹ باقی رہ گیا ہے۔'' رون نے ہیری کی طرف دیکھ کر کہا۔ ہیری نے اپنے سامان پر گہری نظر ڈالی۔ ہیڈوگ کا پنجرہ اس کے صندوق کے اوپر حفاظت کے ساتھ رکھا ہوا تھا پھر اس نے اپنی ٹرالی کو ستون کے بالکل سامنے لا کھڑا کیا جہاں سے اسے ستون میں داخل ہونا تھا۔ وہ پوری طرح پُر اعتماد دکھائی دے رہا تھا۔ اسے ستون میں داخل ہونے میں کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہیں تھا جیسا کہ گذشتہ سال اس مرحلے پر وہ کافی گھبرایا ہوا اور پریشان تھا۔ اس کے علاوہ اسے سفوفِ انتقال استعمال کرتے ہوئے کافی گھبراہٹ محسوس ہوئی تھی۔ دونوں نے اپنی ٹرالیوں کے ہینڈل کو مضبوطی سے پکڑا اور نیچے جھکتے ہوئے انہیں دھکیلنا شروع کر دیا۔ وہ پوری قوت کے ساتھ زور لگاتے ہوئے ستون کی طرف بڑھ رہے تھے۔ جوں جوں ستون قریب آتا چلا گیا ان کی رفتار تیز ہوتی چلی گئی۔

''ٹھاہ......!''

ایک تیز آواز انہیں کانوں میں گونجتی ہوئی سنائی دی اور ان کی آنکھوں کے آگے جھلملاتے ہوئے تارے ناچنے لگے۔ دونوں ٹرالیاں پتھر کے ستون کے ساتھ ٹکرا کر بری طرح اُچھلیں اور پیچھے کی طرف اُلٹ گئیں۔ رون کا صندوق ایک زوردار دھماکے کی آواز کے ساتھ فرش سے ٹکرایا اور ہیری تو زمین پر منہ کے بل گر گیا تھا۔ ہیڈوگ کا پنجرہ فرش پر لڑھکتا چلا گیا اور وہ خونخوار آواز میں چیخنے لگا۔ آس پاس سے گزرنے والے لوگ ان کی طرف عجیب سی نظروں سے دیکھ رہے تھے۔ کچھ لوگ انہیں تیز نظروں سے گھور رہے تھے اور کچھ اچٹتی نگاہ ڈال کر آگے بڑھتے رہے۔ اسی اثناء میں قریب کھڑا گائیڈ ان کی طرف بڑھا۔

''احمقو!...... یہ تم کیا کر رہے ہو؟'' وہ تیز آواز میں چیخ کر بولا۔

''کک...... کچھ نہیں! ہمارے ہاتھ سے ٹرالی پھسل گئی تھی۔'' ہیری نے ہانپتے ہوئے جواب دیا جو اپنی پسلیوں کو پکڑتے ہوئے اُٹھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ رون ہیڈوگ کے پنجرے کی طرف لپکا جو اتنا اودھم مچا رہا تھا کہ پاس کھڑے لوگ جانوروں پر ہونے والے ظلم وستم کے بارے میں باتیں کرنے پر مجبور ہو گئے تھے۔

''ہم اندر کیوں نہیں جا پائے؟'' ہیری نے رون سے سرگوشی کرتے ہوئے پوچھا۔

''مجھے نہیں معلوم!'' رون نے سر جھٹک کر کہا۔ اس نے سہمی نظروں سے اپنے چاروں طرف دیکھا جہاں ابھی تک درجنوں لوگ انہیں اپنی نگاہوں کا نشانہ بنائے ہوئے تھے۔

''ہماری ٹرین نکلنے والی ہے...... مجھے یہ سمجھ نہیں آ رہا ہے کہ دروازہ کیوں بند ہو گیا'' رون نے پریشانی کے عالم میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

ہیری نے پلیٹ فارم لگے بڑے گھڑیال پر نظر ڈالی تو اسے اپنے پیٹ کی گہرائیوں میں ابکائی جیسا احساس ہونے لگا۔ دس سیکنڈ......نو سیکنڈ......!

ہیری نے پھرتی سے اپنی ٹرالی کو سیدھا کیا اور ستون کی طرف بڑھنے لگا۔ اس بار اس کی رفتار قابو میں تھی۔ ٹرالی ایک بار پھر ستون کی طرف بڑھتی چلی گئی اور پھر 'ٹھک' کی آواز کے ساتھ پتھریلے ستون کے ساتھ جا ٹکرائی اور رُک گئی۔

تین سیکنڈ......دو سیکنڈ......ایک سیکنڈ!

''چلی گئی......!'' رون رو دینے والے انداز میں بولا۔ ''ٹرین چلی گئی۔''

رون نے آگے بڑھ کر ستون کو چھوا اور پھر اپنے کان ٹھنڈے پتھر سے لگا دیئے۔ وہ بالکل ٹھوس تھا اس میں کوئی خلا محسوس نہیں ہو رہا تھا اور نہ ہی کوئی آواز سنائی دے رہی تھی۔

''اگر ممی ڈیڈی واپس نہیں آ پائے......تو کیا ہوگا؟ کیا تمہاری جیب میں ماگلوؤں کی تھوڑی بہت رقم ہے؟'' رون روہانسا ہو کر بولا۔

''ڈرسلی خاندان نے مجھے لگ بھگ چھ سال سے جیب خرچ نہیں دیا ہے۔'' ہیری کھوکھلی ہنسی ہنستا ہوا بولا۔ رون نے ایک بار پھر اپنے کان ٹھنڈے ستون کے ساتھ لگا دیئے۔

''کوئی آواز نہیں آ رہی ہے۔ اب ہم کیا کریں؟ میں نہیں جانتا کہ ممی ڈیڈی کو واپس آنے میں کتنا وقت لگے گا؟'' رون تناؤ بھرے لہجے میں بولا۔

انہوں نے مڑ کر چاروں طرف دیکھا۔ لوگ اب بھی ان کی طرف مشکوک نظروں سے دیکھ رہے تھے۔ اس کی وجہ صرف یہ تھی کہ ہیڈوگ ابھی تک بری طرح سے چیخ و پکار کر رہا تھا۔

''مجھے لگتا ہے کہ بہتر یہی ہوگا کہ ہم دونوں یہاں سے ہٹ جائیں اور کار کے پاس پہنچ کر ان کی واپسی کا انتظار کریں۔ یہاں

لوگ ہمیں عجیب سی نظروں سے دیکھ رہے ہیں!'' ہیری کو لوگوں کی نظروں سے محفوظ رہنے کی یہی ترکیب سمجھ آئی تھی۔

''ہیری......کار......!'' رون کے چہرے کا رنگ یکدم سرخ ہو گیا اور آنکھیں چمکنے لگیں۔

''کار......کیا مطلب؟'' ہیری نے اس کی بدلتی کیفیت کو دیکھ کر حیرت سے پوچھا۔

''ٹرین چھوٹ گئی کیا ہوا؟......ہم کار اُڑا کر ہوگورٹ پہنچ سکتے ہیں۔'' وہ جلدی سے بولا۔

''لیکن مجھے لگتا ہے کہ......!'' ہیری گڑ بڑا سا گیا۔

''ہم پھنس گئے ہیں، ٹھیک ہے......اور ہمیں سکول پہنچنا ہے۔ ہے نا! اور اگر کوئی ایسی مشکل گھڑی سامنے آ جائے کہ کوئی بچاؤ نہ دکھائی دے تو ایسے میں نابالغ جادوگروں کو بھی جادو کرنے کی اجازت ہے۔ شائد انیس یا چھتیس کی کوئی دفعہ......'' رون نے وضاحت کی۔

ہیری کا دہشت زدہ چہرہ اب پرسکون ہوتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''کیا تم کار اُڑا سکتے ہو؟''

''اس کام میں کوئی دقت نہیں ہے!'' رون نے باہر نکلنے والے دروازے کی طرف ٹرالی کا رُخ پھیر دیا۔ ''چلو ہم چلتے ہیں۔ اگر ہم جلدی کریں گے تو ہم 'ہوگورٹ ایکسپریس' کے پیچھے پیچھے چل سکتے ہیں۔''

دونوں اپنی ٹرالیاں دھکیلتے ہوئے ماگلوؤں کی بھیڑ میں سے پیدل چلتے ہوئے ریلوے اسٹیشن سے باہر چل دیئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ریلوے اسٹیشن کے باہر پہنچ گئے۔ وہ بغلی سڑک پر مڑ گئے جہاں کچھ فاصلے پر ان کی فورڈ کار کھڑی تھی۔ رون نے اپنی چھڑی کو خاص طریقے سے ٹھونک کر کار کی غار جیسی ڈگی کا تالا کھول لیا۔ دونوں نے مل کر اپنی بھاری بھرکم صندوق کار کی ڈگی میں ڈالے۔ ہیڈوگ کا پنجرہ عقبی نشست پر جمایا اور خالی ٹرالی کو دور دھکیل کر اگلی نشست پر بیٹھ گئے۔

رون نے اپنی چھڑی ایک بار ٹھونک کر کار اسٹارٹ کی۔

''یہ دیکھ لو کہ کوئی دیکھ تو نہیں رہا ہے۔''

ہیری نے اپنا سر کھڑکی سے باہر نکالا۔ سامنے والی سڑک پر کاریں تیزی سے آ جا رہی تھیں لیکن وہ جس سڑک پر موجود تھے وہاں کوئی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

''ٹھیک ہے!'' ہیری نے سڑک خالی پا کر جلدی سے کہا۔

رون نے ڈیش بورڈ پر لگا ہوا چھوٹا سا چمکتا سرمئی بٹن دبا دیا۔ اس کے چاروں طرف کا منظر یکدم بدل سا گیا۔ وہ دونوں اپنی کار

سمیت غائب ہو چکے تھے۔ ہیری کو محسوس ہو رہا تھا کہ اس کے نیچے کی نشست تھرتھرا رہی تھی۔ اسے انجن کی گڑگڑاہٹ والی آواز بھی سنائی دے رہی تھی۔ اسے یہ احساس بھی ہو رہا تھا کہ اس کے ہاتھ گھٹنوں پر رکھے تھے اور اس کی ناک پر عینک لگی ہوئی تھی۔ لیکن اسے اب اپنا جسم دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ وہ صرف دو آنکھیں بن کر رہ گیا تھا جو پارکنگ کی ہوئی کاروں سے بھری سڑک پر زمین سے کچھ فٹ اوپر ہوا میں تیر رہی تھیں۔

''چلو اب چلتے ہیں!'' اس کی دائیں جانب سے رون کی آواز سنائی دی۔

اگلے لمحے کار ہوا میں اوپر اُٹھتی چلی گئی۔ ان کے ایک طرف کا میدان اور دوسری طرف کی گندی عمارتیں نیچے دور ہوتی ہوئی دکھائی دیں۔ یہ سارا منظر کچھ ہی پل میں ان کی نگاہوں سے اوجھل ہو چکا تھا۔ وہ کافی بلندی پر پہنچ چکے تھے۔ اب انہیں نیچے کی آبادی اور عمارتیں صاف دکھائی نہیں دے رہی تھیں۔ وہ اپنی کار میں بیٹھے بادلوں میں اُڑ رہے تھے۔ پورا لندن دھوئیں کے بادلوں میں چھپتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ ہیری کو یہ سب اچھا لگ رہا تھا۔

بادلوں میں ایک گرج دار آواز گونجی اور دوسرے ہی لمحے ہیری کو اپنا جسم دکھائی دیا۔ اس نے تیزی سے رون کی طرف دیکھا جو کار کا سٹیئرنگ تھامے بیٹھا دکھائی دے رہا تھا اور کار بادلوں کے اوپر اڑتی ہوئی نظر آ رہی تھی۔ سب کچھ یکدم بدل گیا تھا۔ وہ دونوں اُڑتی ہوئی کار سمیت دکھائی دینے لگے تھے۔

''اوہ! یہ خراب ہو گیا ہے......!'' رون غائب کرنے والے بٹن پر زور زور سے ہاتھ مارتا ہوا بولا۔ ہیری نے آگے بڑھ کر اس پر مکا مارا تو کار ایک بار پھر غائب ہو گئی۔ دونوں کو سکون کا سانس نصیب ہوا مگر یہ اطمینان چند منٹوں بعد پھر غارت ہو گیا۔ وہ دونوں کار سمیت دوبارہ ظاہر ہو چکے تھے۔ کار کسی قدر ان کے قابو سے باہر نکلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔

''پکڑے رہو!'' رون چیخ کر بولا اور اس نے اپنا پیر ایکسی لیٹر پر تیزی سے دبایا۔ وہ نیچے منڈلاتے ہوئے روئی جیسے بادلوں میں گم ہوتے چلے گئے اور ہر چیز کورے میں ڈوب کر دھندلی پڑنے لگی۔ کار بے قابو سی ہو گئی تھی۔ بادلوں کے مرغولے انہیں لپیٹ میں کئے ہوئے تھے۔

''اب کیا کریں؟'' ہیری چاروں طرف سے حملہ آور بادلوں کے گہرے اژدحام میں اپنی آنکھیں جھپکتا ہوا بولا۔

''ہمیں ریل گاڑی کو تلاش کرنا ہوگا تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ ہمیں کس سمت میں پرواز کرنا ہے؟'' رون نے جلدی سے کہا۔

''ٹھیک ہے......ایک بار پھر نیچے چلو......جلدی کرو......!'' ہیری نے کہا۔

وہ دوبارہ بادلوں سے نیچے اترنے لگے۔ وہ اب اپنی نشست سے اُچک کر نیچے زمین کی طرف دیکھ رہے تھے۔

''مجھے ریل گاڑی دکھائی دے رہی ہے۔'' ہیری چیختا ہوا بولا۔''ٹھیک سامنے! وہاں پر!''

نیچے زمین پر ہوگورٹ ایکسپریس کسی قرمزی سانپ کی طرح زمین پر بل کھاتی ہوئی ایک سمت میں بھاگتی چلی جارہی تھی۔

''شمال کی سمت میں!'' رون نے جلدی سے کہا اور ڈیش بورڈ پر لگے ہوئے سمت پیما میں کار کا رُخ تبدیل کر دیا۔''اب ٹھیک ہے! ہمیں لگ بھگ ہر آدھے گھنٹے بعد اسے دیکھنا پڑے گا...... تم پکڑے رہو!'' کار ایک بار پھر اوپر کی طرف اُٹھتی چلی گئی اور بادلوں کے درمیان سے ہوتی ہوئی ان کے اوپر فضا میں تیرنے لگی۔ ان کے پہلو میں پوری آب وتاب سے چمکتا ہوا سورج دکھائی دے رہا تھا۔ اب وہ ایک الگ ہی دُنیا میں تھے۔ کار کے پہیئے روئیں بادلوں کے ساتھ چھو رہے تھے۔ ایسا لگتا تھا جیسے کار بادلوں کی سڑک پر دوڑتی جارہی ہو۔ آنکھیں چندھیا دینے والی سورج کی تیز روشنی ہرسوں پھیلی ہوئی تھی جس کے باعث آسمان بے حد چمکیلا اور نیلا دکھائی دے رہا تھا۔

''ہمیں اب صرف اس بات کی فکر کرنا ہوگی کہ ہم کسی ہوائی جہاز سے نہ ٹکرا جائیں۔'' رون نے ہیری کو بتایا۔ انہوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور پھر ہنسنے لگے۔ وہ کافی دیر تک اس بات پر ہنستے رہے تھے۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ کوئی دلکش خواب دیکھ رہے ہوں۔ ہیری نے سوچا کہ سفر کرنے کا یہ طریقہ پہلے تمام طریقوں کی نسبت بہترین اور سہل ہے۔ کار میں چمکتے سورج کی روشنی کے ساتھ ساتھ برفیلے بادل کے بھنور اور کنگروں کے پار اُڑتے ہوئے چلنا اور خصوصاً سامنے جب ٹافیوں کا پھولا ہوا پیکٹ رکھا ہو۔ بڑا دلکش نظارہ لگتا ہے۔ ہیری خیالوں کے سمندر میں ڈوبا ہوا اس بات پر غور کرتے ہوئے اپنے اندر بڑی فرحت محسوس کررہا تھا کہ جب وہ کار سے ہوگورٹ کے میدان سے ملحقہ خوبصورت سرسبز صحن میں شاندار طریقے سے اُترے گا تو فریڈ اور جارج انہیں دیکھ کر کیسے دم بخود رہ جائیں گے؟ وہ اپنے اس سہانے سفر میں بالکل ہی کھوئے بلکہ بار بار بادلوں سے نیچے اتر کر انہوں نے ریل گاڑی کو اپنی نظروں سے گم نہیں ہونے دیا۔ یہ الگ بات تھی کہ وہ جتنی بار بادلوں سے نیچے آئے اتنی ہی بار انہیں سمت بدلنا پڑی۔ ریل گاڑی کبھی کسی سمت میں گھوم جاتی تو کبھی کسی سمت میں۔ لندن اب بہت پیچھے رہ گیا تھا۔ انہیں صاف ہرے بھرے کھیت دکھائی دیئے۔ پھر چوڑی اور دور تک غیر آباد بنجر زمین نظر آئی۔ کبھی چھوٹے چھوٹے گاؤں نظر آئے اور بڑا شہر جس میں رنگ برنگی کاروں کا ہجوم چیونٹیوں کی طرح رینگتے ہوئے دکھائی دے رہا تھا۔ یہ آنکھ مچولی سارا دن جاری رہی۔

بہر حال کچھ گھنٹوں کے بعد ہیری کو یہ ماننا پڑا کہ یہ دلفریب سفر اتنا عمدہ نہیں تھا جتنا اسے ہونا چاہئے تھا۔ ٹافیاں کھانے کی وجہ سے اب اُسے شدید پیاس لگ رہی تھی مگر پینے کیلئے ان کے پاس کچھ بھی نہیں تھا۔ دونوں کو اب گرمی لگ رہی تھی اسی لئے انہوں نے اپنے سوئیٹر اتار کر پچھلی نشست پر پھینک دیئے تھے۔ کار کے اندر آگ بھرتی جارہی تھی۔ پسینے سے ہیری کی قمیض نشست کے عقبی حصے

سے چپک رہی تھی اور عینک بار بار پھسل کر ناک کے سرے پر پہنچ جاتی۔اب اس کا دھیان بادلوں کے دلکش نظاروں سے ہٹ چکا تھا۔ وہ خیالوں کے سمندر میں بھی نہیں ڈوب پایا۔اس وقت وہ صرف میلوں نیچے چلتی ہوئی ریل گاڑی میں حسرت سے دیکھ رہا تھا جہاں وہ موٹی جادوگرنی کی ٹرالی سے یخ بستہ کدو کا جوس خرید سکتا تھا۔وہ لوگ پلیٹ فارم نمبر پونے دس تک کیوں نہیں پہنچ گئے تھے؟

''اب زیادہ دور نہیں ہوگا...... ہے نا!'' رون نے ایک گھنٹے کی خاموشی کو توڑتے ہوئے بجھے بجھے انداز میں ہیری کو مخاطب کیا۔ سورج اب بادلوں کی اوٹ میں چھپتا جا رہا تھا اور بڑی طشتری کی طرح شوخ نارنجی دکھائی دے رہا تھا۔

''ایک بار پھر نیچے اتر کر ریل گاڑی پر نگاہ ڈال لیتے ہیں؟'' رون نے آہستگی سے کہا۔

ریل گاڑی انہیں نیچے صاف دکھائی دے رہی تھی جو بڑی تیز رفتاری سے بل کھاتی ہوئی اپنی منزل کی طرف رواں دواں تھی۔ان کے بالکل سامنے برف سے لدا پہاڑ دکھائی دے رہا تھا، ریل گاڑی کا رُخ اسی طرف تھا۔ہیری نے دیکھا ریل کی پٹڑی پہاڑ کے پہلو میں گھومتی ہوئی دور جاتی دکھائی دے رہی تھی۔ بادلوں کے چھتری کے نیچے کچھ زیادہ اندھیرا چھا چکا تھا۔رون نے ایکسی لیٹر پر اپنا پاؤں رکھا اور ایک بار پھر کار اوپر کی طرف اُٹھتی چلی گئی۔عین اسی وقت کار کے انجن میں سے خوفناک قسم کی آوازیں برآمد ہونا شروع ہو گئیں۔ہیری اور رون نے گھبرا کر ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

''تمام دن کی مسافت کے بعد انجن شاید تھک چکا ہے۔'' رون نے مفروضہ پیش کیا۔''اس نے اتنی لمبی پرواز پہلے کبھی نہیں کی شاید......''

دونوں نے اپنے کانوں میں یوں روئی ٹھونس لی تھی جیسے گھر گھر کی تیز ہوتی ہوئی آواز انہیں سنائی نہیں دے رہی ہو۔سورج کے غروب ہوتے ہی آسمان تاریک پڑتا جا رہا تھا اور آسمان کے آنگن میں ننھے ننھے ستارے پھوٹ چکے تھے جن کی جھلملاہٹ بے حد دلکش تھی مگر وہ اس وقت اتنے تھک چکے تھے اور پریشان حال تھے کہ انہیں یہ نظارہ بالکل بھلا نہیں لگا۔سورج کے جاتے ہی گرمی کا زور ٹوٹ گیا اور فضا میں خنکی پھیلنے لگی۔ ہیری نے جلدی سے اپنا سوئیٹر پہن لیا۔کار کی ونڈ سکرین پر وائپر بری طرح سے کانپتے ہوئے پھڑ پھڑا رہے تھے۔ہیری نے ان پر نظر ڈال کر یوں چہرہ پھیر لیا جیسے اُسے کچھ دکھائی ہی نہیں دیا ہو۔

''زیادہ دور نہیں ہے!'' رون نے ہیری کو کہتے ہوئے کار کو تسلی دینے کی کوشش کی۔''اب زیادہ دور نہیں ہے......'' اس نے گھبرائے ہوئے انداز میں ڈیش بورڈ کو تھپتھپایا۔

''وہاں!...... بالکل سیدھے سامنے!'' ہیری چیخ کر بولا تو رون اور ہیڈوگ دونوں اپنی جگہ سے قریباً اُچھل پڑے۔دور کالے افق کے نیچے کچھ خاکہ سا ابھرتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ایک کھڑی چٹان جھیل کے کنارے پر موجود تھی۔جس پر سکول کے قلعے کے مینار

اور برجیاں بنی ہوئی تھیں۔ان کے ستائے ہوئے چہرے کھل اُٹھے مگر یہ خوشی بے حد عارضی ثابت ہوئی۔کار بری طرح تھرتھرانے لگی تھی اوراس کی رفتار بے حد کم ہوتی جارہی تھی۔

''چلو بھی......!'' رون نے کار کو مخاطب کرتے ہوئے کہا اور اسٹیئرنگ کو ہلکا سا جھٹکا دیا۔''بس پہنچ ہی گئے ہیں...... کچھ ہی لمحوں کی بات اور ہے!''

انجن دردبھری آواز سے ایک مرتبہ کراہا۔جب ہیری نے اپنی کھڑکی سے باہر جھانکا تو اسے ایک میل نیچے پانی کی سیاہ،چکنی اور شیشے جیسی ہموار سطح دکھائی دی۔رون کی انگلیوں کے جوڑ سفید پڑ چکے تھے۔کار ایک بار پھر بری طرح سے بلبلا کر ڈگمگائی اور جھٹکے دینے لگی۔

''براہ کرم......رُکنا مت......!'' رون روہانسا ہو کر بولا۔

وہ اس وقت جھیل کے بالکل اوپر تھے۔سکول کا قلعہ بالکل سامنے تھا۔رون نے ایکسی لیٹر پر ایک بار پھر دباؤ ڈالا۔کار میں زوردار قسم کی کھڑکھڑاہٹ ہوئی۔انجن بری طرح سے کھانستا ہوا یکدم خاموش ہوگیا۔

'''اوہ......ہو!' رون کی خوفزدہ آواز اس خاموشی میں گونجی۔

کار اب منہ کے بل نیچے کی طرف گرنے لگی۔وہ آسمان سے ترچھے رُخ میں نیچے گرتی چلی جارہی تھی۔اس کا رُخ سکول کی چٹانی عمارت کی طرف تھا۔ایسا لگ رہا تھا کہ کار سیدھی قلعے کی پتھریلی ٹھوس دیوار سے جاٹکرائے گی۔

''نن......نن......نہیں......نہیں!'' رون چیختا ہوا چلایا۔اس نے جلدی سے اپنا پورا زور لگاتے ہوئے اسٹیئرنگ کے پہیئے کو دوسری طرف گھمایا۔پتھر کی دیوار ان کے سامنے سے کسی قدر گھومتی ہوئی دور ہٹتی چلی گئی۔بس چند انچ کا فاصلہ رہ گیا،اگر رون فوراً کار کا رُخ نہ بدلتا تو یقیناً کار دھماکے کی آواز سے دیوار سے ٹکرا جاتی۔کار اب بالکل بے قابو ہو چکی تھی۔وہ دائروی انداز میں بل کھاتی ہوئی نیچے گرتی جارہی تھی۔ہیری اور رون کار کے ساتھ لٹو کی طرح گھوم رہے تھے۔ان کے حلق سے کراہتی ہوئی چیخیں بلند ہو رہی تھیں۔

اچانک کار نے غوطہ کھایا اور سیدھی ہوگئی۔وہ اب تیزی سے تاریک ہریالی گھر کے اوپر سے گزر رہی تھی پھر سبزیوں کے باغیچے کے اوپر سے گزرے۔اب وہ تیزی سے تاریک صحن کی طرف بڑھ رہی تھی۔بلندی لگاتار کم ہو رہی تھی،کار بے ڈھنگے انداز میں نیچے کی طرف گرتی جارہی تھی۔رون نے اب اسٹیئرنگ چھوڑ دیا تھا اس نے عقبی جیب سے اپنی چھڑی نکالی۔

''رُک جاؤ......رُک جاؤ!'' رون اپنی چھڑی گھماتے ہوئے تیز آواز میں چیخا مگر کار پر کچھ اثر نہیں ہوا۔اس نے جھنجلاہٹ میں اپنی چھڑی کار کے ڈیش بورڈ اور ونڈ اسکرین کو ماری۔کار تیزی سے نیچے گرتی جارہی تھی اور زمین تیزی سے ان پر جھپٹتی ہوئی دکھائی

دے رہی تھی۔

''دیکھو سامنے درخت ہے......!'' ہیری نے چیخ کر رون کو متوجہ کیا اور جلدی سے سٹیئرنگ کی طرف جھپٹا لیکن دیر ہو چکی تھی۔

کرچ......کرچ......کڑانگ......دھڑانگ!

کان پھاڑ دینے والی آواز گہرے سکوت کو توڑتی چلی گئیں۔ کار درخت کی شاخوں کو روندتی ہوئی اس کے مضبوط تنے سے جا ٹکرائی اور ایک زوردار جھٹکا کھا کر زمین پر گرتی چلی گئی۔ پہلے کار کا بونٹ زمین سے ٹکرایا اور پھر کار گھسٹتی ہوئی سیدھی کھڑی ہوگئی۔ بونٹ کھل کر تڑ مڑ ہو چکا تھا اور اس میں سے سفید دھویں کے بادل نکل رہے تھے۔ ہیڈوگ دہشت زدہ ہوکر بری طرح چیخنے لگا۔ ہیری کا ماتھے پر ونڈ رسکرین سے بری طرح ٹکرانے کے باعث گاف کی گیند جتنا گومڑ پڑ چکا تھا۔ اسی لمحے ہیری کو اپنے دائیں طرف بیٹھے رون کی ہلکی سی کراہ سنائی دی۔

''تم ٹھیک تو ہو......نا!'' ہیری نے فکرمندی سے پوچھا۔

''میری چھڑی......!'' رون نے کانپتی ہوئی آواز میں کہا۔''میری چھڑی ٹوٹ گئی ہے!''

اس کی چھڑی ٹوٹ کر دو ٹکڑے ہو چکی تھی۔ اس کا نچلا کنارا ہلکی سی اڑلیس کے ساتھ ہوا میں جھول رہا تھا۔ ہیری نے ابھی یہ کہنے کیلئے اپنا منہ کھولا ہی تھا کہ یقیناً سکول کے اساتذہ اس کی چھڑی مرمت کر دیں گے مگر اس سے پہلے کہ الفاظ منہ سے نکل پاتے، کوئی بھاری بھرکم چیز کار کے دروازے کے ساتھ آ ٹکرائی۔ ایک زوردار دھماکہ سنائی دیا۔ ہیری اس ناگہانی آفت سے سنبھل نہ سکا اور اچھل کر رون کے اوپر جا گرا۔ اسی لمحے چھت پر زوردار چیز گری جس سے چھت پچک سی گئی

''کیا ہو رہا ہے؟'' ہیری نے چیخ کر پوچھا۔

رون ہانپتے ہوئے ونڈ راسکرین سے باہر تاریکی میں دیکھنے کی کوشش کرنے لگا۔ اسی لمحے ہیری نے عقبی جانب مڑ کر دیکھا۔ وہ حیرت سے گنگ رہ گیا۔ اژدہے جیسی موٹی شاخ عقبی شیشے کی طرف بڑھتی چلی آ رہی تھی۔ جس ساکت درخت سے وہ کچھ لمحے پہلے ٹکرائے تھے وہ اب زندہ ہو چکا تھا اور ان پر بری طرح سے حملہ آور ہوکر اپنا انتقام لینے کی کوشش کر رہا تھا۔ وہ اپنے تنے کو ترچھے انداز میں موڑ کر ان کی طرف تیزی سے بڑھ رہا تھا۔ اس کی لمبی لمبی شاخیں جس قدر کار کے قریب پہنچ سکتی تھیں اسی قدر قوت سے کار پر زوردار ضرب لگاتیں۔ دائیں بائیں، اوپر اور پیچھے سے دھڑام دھڑام چوٹیں لگ رہی تھیں۔ لگتا تھا کہ وہ درخت انہیں اپنی ضربوں کے ساتھ پیس کر رکھ دینا چاہتا تھا۔ وہ دونوں سر پر ہاتھ رکھ کر خود کو بچانے کی کوشش کر رہے تھے۔

''بچ کر بھاگو......!'' رون نے چلا کر کہا اور پوری طاقت سے دروازے کو باہر کی طرف دھکیلنے لگا۔ اس سے پہلے دروازہ کھل پاتا

زوردار دھماکہ ہوا اور رون اچھل کر ہیری کی گود میں آ گرا۔ ایک شاخ نے چھت پر شدید حملہ کیا تھا۔ چھت کافی حد تک پچک کر دھنس چکی تھی۔

''لگتا ہے ہمارا کام تمام ہوا چاہتا ہے۔'' رون درد سے کراہتے ہوئے ممیایا۔

''واپس پلٹو!'' ہیری چیخ کر چلایا اسی وقت کار تیزی سے پیچھے کی طرف چل دی۔ درخت اب بھی ان پر حملہ کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ انہیں اس کی جڑوں کے چٹخنے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ لگتا تھا کہ وہ درخت اپنی جڑیں اکھاڑ کر ان کے پیچھے لپکنے والا ہے۔ کار دھیمے انداز میں چل رہی تھی۔ اب وہ اس کی پہنچ سے دور ہو چکے تھے۔ درخت بے حد غصے میں دکھائی دے رہا تھا اور وہ مسلسل ان کے عقب میں زمین پر اپنی شاخیں دھماکے دار آواز کے ساتھ ٹکرا رہا تھا۔

''وہ ہمارے بہت قریب تھا......شاباش کار!'' رون دھاڑ دھاڑ دھڑکتے دل سے بولا۔

کار کی برداشت کی حد ٹوٹ چکی تھی۔ وہ صبح سے انہیں ہر خطرے سے محفوظ رکھتے ہوئے یہاں تک لائی تھی۔ اس کا انجن آگ کی طرح دہک رہا تھا۔ اس کا جسم جھومتے درخت کے حملوں سے ٹوٹ پھوٹ چکا تھا۔ وہ زخموں سے چور چور ہو چکی تھی۔ رون کی شاباش پر کار سے مزید برداشت نہ ہو سکا۔ زوردار دھماکوں کے ساتھ دونوں دروازے کھل گئے اور ہیری کو یوں محسوس ہوا کہ جیسے کار کی نشست دروازے سے باہر نکل آئی ہو۔ ابھی ہیری کو کچھ سمجھ پاتا اگلے ہی پل وہ ہوا میں اُڑتا ہوا گیلی زمین پر منہ کے بل جا گرا۔ وہ اُٹھنے کی کوشش کر رہا تھا کہ اسی لمحے قریب کسی چیز کے گرنے کی گرج دار آواز سنائی دی۔ ہیری نے جلدی سے اُٹھ کر کار کی طرف دیکھا۔ کار کی ڈگی کھلی ہوئی تھی اور وہ ان کا سامان باہر پھینک رہی تھی۔ ہیری اور رون کے صندوق کچھ فاصلے پر بے ہنگم انداز میں گرے پڑے تھے۔ دیکھتے ہی دیکھتے کار نے ہیڈوگ کا پنجرہ ہوا میں اچھال دیا۔ پنجرہ ہوا میں دو تین بل کھا کر کھل گیا۔ ہیڈوگ بھی تمام دن کے طویل اور بوریت بھرے سفر سے اکتا چکا تھا۔ جونہی اس کا پنجرہ کھلا تو وہ تیزی سے باہر نکلا اور فضا میں اُڑتے ہوئے زوردار کلکاری ماری۔ پھر اس نے ہیری کی طرف دیکھے بنا ہی قلعے کی عمارت کی راہ لی۔ وہ ہوا میں تیرتا ہوا تاریکی میں گم ہو چکا تھا۔ کار کی دوسری طرف رون کے ساتھ بھی ایسا ہی ماجرا ہوا تھا۔ وہ دونوں کار کی طرف حیرت بھری نظروں سے دیکھ رہے تھے۔ اچانک گہری تاریک خاموشی میں گھڑ گھڑاتا ہوا انجن چیخنے لگا۔ کار خود بخود اسٹارٹ ہو چکی تھی۔ پچکی ہوئی، کھرونچوں سے بھری کار دھوئیں کا گہرا بادل نکالنے لگی۔ ہیڈ لائٹ اور پچھلی بتیاں غصے سے جھماکے مارنے لگیں۔ اس کے پہیئے تیزی سے گھومے اور وہ کھڑکھڑاتی ہوئی آواز میں پیچھے کی طرف مڑ گئی۔

''وو......واپس آؤ!'' رون اسے جاتا ہوا دیکھ کر تیزی سے چیخا۔ وہ اپنی ٹوٹی ہوئی چھڑی گھما کر اسے روکنے کی کوشش کر رہا تھا۔

''ڈیڈی مجھے جان سے ماردیں گے!''

کارنے جیسے کچھ سنا ہی نہیں تھا۔ وہ دھواں چھوڑتے ہوئے اور غرغر کی آواز نکالتے ہوئے ایک سمت میں بڑھتی چلی گئی اور پھر ان کی نگاہوں سے اوجھل ہوگئی۔

''تم نے دیکھا ہماری قسمت کتنی خراب تھی؟'' رون نے رنجیدہ لہجے میں کہا اور جھک کر اپنے چوہے سکر یبر کو اُٹھایا۔ ''ہم کسی اور درخت سے ٹکرا سکتے تھے مگر ہم اسی درخت سے ٹکرائے جو لپک لپک کر حملہ کرنا جانتا تھا۔'' وہ اب مڑ کر اسے جھومتے ہوئے درخت کو دیکھ رہا تھا جو کچھ دور ابھی تک غصے سے لال پیلا دکھائی دے رہا تھا۔

''مگر وہ ہے کیا؟'' ہیری نے حیرت سے پوچھا۔ اس نے کبھی ایسا درخت نہیں دیکھا تھا۔

''میں کچھ کہہ نہیں سکتا...... سنا ہے کہ گہرے جنگلوں میں زندہ درخت ہوتے ہیں جو اپنے پاس آنے والی چیزوں پر جھپٹ پڑتے ہیں۔'' رون نے دھیمی آواز میں جواب دیا۔

''چلو چھوڑو اسے...... بہتر ہوگا کہ اب ہم سکول کی طرف بڑھیں۔'' ہیری کی آواز میں گہری تھکن عیاں تھی۔ دن بھر کی تھکن...... ہوگورٹ میں داخل ہونے کا جو منظر انہوں نے اپنے تخیل میں سجایا تھا یہ ویسا نہیں تھا۔ ہر شے الٹ پلٹ ہوکر رہ گئی تھی۔ ان کا بدن اکڑا ہوا، ٹھنڈا اور چوٹوں سے بھرا پڑا تھا۔ انہوں نے بڑھ کر صندوقوں کو سیدھا کیا پھر ان کے ہینڈل پکڑے اور پھر گھاس بھرے میدان میں انہیں گھسیٹتے ہوئے سکول کی چڑھائی چڑھنے لگے۔ وہ آہستہ آہستہ شاہ بلوط کے بنے ہوئے دیوہیکل دروازے کی طرف بڑھ رہے تھے۔ کچھ ہی دیر میں وہ بڑے ہال کی سیڑھیوں تک پہنچ گئے۔ دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

''مجھے لگتا ہے کہ ضیافت شروع ہو چکی ہے۔'' رون گہری سانس بھرتا ہوا بولا۔ اس نے اپنا صندوق سیڑھیوں کے کنارے پر چھوڑ دیا تھا۔ اس کی نظریں اس کھڑکی پر مرتکز ہوگئیں جس میں چمکدار روشنی چھن کر باہر آ رہی تھی۔ وہ خاموشی سے اس کے قریب پہنچا تا کہ جھانک کر اندر کا منظر دیکھ سکے۔

''ارے ہیری! یہاں آ کر دیکھو...... انتخاب کا دور چلنے والا ہے۔'' رون تیزی سے بولا۔

ہیری تیزی سے کھڑکی کی طرف لپکا۔ وہ اور رون اب بڑے ہال کے اندر جھانک رہے تھے جہاں بولتی ٹوپی نئے بچوں کیلئے ان کے فریق (سیکشن) منتخب کرنے کیلئے تیار تھی۔ بڑے ہال میں چار لمبی میزیں دکھائی دے رہی تھیں جن کے گرد طلبا و طالبات کا ہجوم موجود تھا۔ میزوں پر وسط میں رکھی ہوئی ان گنت موم بتیاں اپنی پیلاہٹ لئے سنہری اور چمکدار روشنی پھیلا رہی تھیں۔ میزوں پر پڑی ہوئی سنہری پلیٹیں اور پیالے موم بتیوں کی روشنی میں جگمگا رہے تھے۔ ہمیشہ کی طرح اصلی آسمان جیسی دکھائی دینے والی بلند ترین چھت

میں ستارے پوری آب وتاب سے دمک رہے تھے ہوگورٹ کی نوکیلی روایتی ٹوپیوں کے جنگل کے بیچ میں سال اوّل کے سہمے ہوئے طلبا وطالبات ایک لمبی قطار میں کھڑے تھے۔انہی میں جینی بھی تھی جو اپنے مخصوص سرخ بالوں کی وجہ سے جلد ہی ان کی نظروں میں آ گئی تھی۔عینک ناک پر دھرے ہوئے پروفیسر میک گوناگل اونچے چبوترے پر کھڑی تھیں۔قریب ہی ایک سٹول پر ہوگورٹ کی مشہور 'بولتی ٹوپی' رکھی ہوئی تھی۔

پھٹی، میلی اور پیوند لگی یہ ٹوپی کئی صدیوں سے ہوگورٹ میں نئے آنے والے طلبا وطالبات کیلئے ان کے فریقوں کا انتخاب کرتی چلی آ رہی تھی۔ ہوگورٹ میں چار بڑے فریق تھے جن میں گری فنڈر، ہفل پف، ریوین کلا اور سلے درین شامل تھے۔ ہیری کو اس ہیجان انگیز مرحلے کا وقت اچھی طرح یاد تھا۔ٹھیک ایک سال پہلے اس نے بولتی ٹوپی پہن کر اس کے فیصلے کا انتظار کیا تھا اور وہ متحیر انداز میں بولتی ٹوپی کی گفتگو سنتا رہا۔وہ اس وقت بے حد دہشت زدہ ہوا جب بولتی ٹوپی نے اس کیلئے 'سلے درین' کا فریق تجویز کرنے کا سوچا تھا۔تبھی وہ ٹوپی اس کے کان میں زوردار آواز میں بڑبڑائی تھی۔ کچھ بھیانک پلوں تک تو اسے یہ ڈر ستاتا رہا کہ ٹوپی اسے سلے درین میں بھیجنے والی ہے جہاں سے تعلیم پانے والے جادوگر اور جادوگرنیاں ہمیشہ اونچائیوں کو چھوتے تھے۔ سلے درین کے تعلیم یافتہ زیادہ تر جادوگر تاریک نگری کے باسی بن جاتے تھے جو نہایت برے کام کیا کرتے تھے۔اسی لئے اس نے سلے درین کو مسترد کر دیا تھا اور پھر بولتی ٹوپی نے اسے 'گری فنڈر' میں بھیج دیا تھا۔رون، ہرمائنی اور دوسرے ویزلی بھی گری فنڈر میں ہی گئے تھے۔گذشتہ سال ہیری اور رون کی وجہ سے 'گری فنڈر' نے عمدہ کارکردگی پر سالانہ کپ جیتا تھا۔ یہ سات سال بعد پہلا موقع تھا جب گری فنڈر فریق نے اپنے روایتی حریف 'سلے درین' فریق کو ہرایا تھا۔

ایک بہت چھوٹے چوہے جیسے بالوں والے لڑکے کو ٹوپی سر پر رکھنے کی لئے بلایا گیا۔ ہیری کی نظریں اس کے پاس سے ہوتی ہوئی وہاں پہنچ گئیں جہاں ہیڈ ماسٹر پروفیسر ڈمبل ڈور ایک بڑی میز کے پیچھے اپنے سٹاف کے ساتھ بیٹھے انتخاب کی تقریب کو دیکھ رہے تھے۔ان کی لمبی سفید داڑھی اور آدھے چاند کی شکل کی عینک موم بتیوں کی روشنی میں تیز چمک رہی تھی۔سکول کے اساتذہ کی قطار میں کچھ فاصلے پر ہیری کو گلڈرائے لک ہارٹ دکھائی دیا جو آسمانی رنگ کا چوغہ پہنے ہوئے تھا اور آخری نشست پر کھچڑی بالوں والا دیوہیکل ہیگرڈ بیٹھا ہوا تھا جو اپنے پیالے سے لمبا گھونٹ لے رہا تھا۔اساتذہ پوری دلچسپی سے انتخاب کی تقریب میں ڈوبے ہوئے تھے۔

''ذرا دیکھو تو سہی......اساتذہ کی قطار میں ایک کرسی خالی ہے......سنیپ کہاں ہے؟'' ہیری رون سے بڑبڑا کر بولا۔ پروفیسر سیورس سنیپ ہیری کے سب سے کم پسندیدہ استاد تھے۔ ہیری بھی سنیپ کا سب سے کم پسندیدہ طالب علم تھا۔سفاک،طعن آمیز اور

سنگدل سنیپ اپنے فریق یعنی سلے درین کے طلباء وطالبات چھوڑ کر باقی تمام طلباء میں ناپسند کئے جاتے تھے۔ وہ سکول میں جادوئی سیال اورادویہ کے بارے میں پڑھاتے تھے۔

''شاید وہ بیمار ہیں!'' رون نے اندازہ لگانے کی کوشش کی۔

''شاید ہوگورٹ چھوڑ کر چلے گئے ہیں۔'' ہیری دھیمے سے بولا۔'' کیونکہ انہیں ایک بار پھر' تاریک جادو سے محفوظ رہنے کے فن' کے عہدے پر تعینات نہیں کیا گیا۔''

''یا پھر انہیں نکال دیا گیا ہے۔ میرا مطلب ہے کہ سب لوگ ان سے نفرت کرتے ہیں۔'' رون نے جوشیلی آواز میں ہیری سے کہا۔

''یا ہوسکتا ہے!'' ان کے پیچھے سے ایک بہت ٹھنڈی آواز گونجی۔'' وہ یہ سننا چاہتے ہوں کہ تم دونوں سکول کی ریل گاڑی میں کیوں نہیں آئے؟''

ہیری نے فوراً پلٹ کر دیکھا۔ ٹھنڈی ہوا میں لہراتے ہوئے سیاہ چوغے میں پروفیسر سیورس سنیپ کھڑے تھے۔ ان کی جلد کا رنگ زرد دکھائی دے رہا تھا۔ ان کی ناک کسی حد تک خمیدہ تھی۔ دونوں کندھوں پر ان کے لمبے سیاہ گھنے اور چپچپے بال دکھائی دے رہے تھے۔ ان کی آنکھیں ان دونوں پر جمی ہوئی تھیں۔ چہرے پر دھیمی اور سفاک مسکراہٹ دکھائی دے رہی تھی۔ پروفیسر سنیپ کا چہرہ دیکھتے ہی ہیری فوراً سمجھ گیا کہ وہ اور رون نہایت گھمبیر صرت حال میں پھنس چکے ہیں۔

''میرے پیچھے آؤ......!'' سنیپ نے مختصراً کہا۔

وہ ایک دوسرے کی طرف دیکھنے کی ہمت بھی نہیں کر پار ہے تھے۔ پھر وہ دونوں پروفیسر سنیپ کے پیچھے پیچھے چل دیئے۔ وہ دونوں سیڑھیاں چڑھ کر پُر شور بڑے ہال میں داخل ہوئے جو اس وقت جلتی ہوئی موم بتیوں اور مشعلوں سے روشن دکھائی دے رہا تھا۔ بڑے ہال میں لذیذ اور ذائقہ دار پکوانوں کی خوشبوئیں اُٹھ رہی تھیں، جنہیں محسوس کر کے ان دونوں کے پیٹ میں چوہے ناچنے لگے۔ بڑے ہال میں خاصی گرمائی تھی جو باہر کی سردی سے بھلی معلوم ہو رہی تھی۔ سنیپ انہیں اس روشن اور گرمائی سے بھرپور ہال میں سے نکال کر دوسری طرف لے گیا۔ سامنے تنگ تاریک اور پتھریلی سیڑھیاں موجود تھیں جو نیچے تہ خانے تک پہنچتی تھیں۔

سنیپ انہیں اپنے ساتھ لئے سیڑھیاں اُترا اور پھر وہ سب راہداری میں بنے بڑے دروازے کے سامنے پہنچ گئے۔ سنیپ نے آدھا دروازہ کھول کر ان کی طرف دیکھا۔

''اندر چلو!'' اس کی سرد آواز ان کے رگ وپے میں سرسراتی چلی گئی۔

وہ کانپتے ہوئے قدموں سے سنیپ کے ذاتی دفتر میں داخل ہوگئے۔ سیاہ دیواروں پر بڑے بڑے لکڑی کے خانے بنے ہوئے تھے جن میں بہت سے رنگ برنگے سیالوں اور ادویہ سے بھرے ہوئے مرتبان اور بوتلیں پڑی تھیں۔ قریب ہی شیشے کے بڑے صندوق رکھے تھے جن میں متحیر کر دینے والے نہایت کریہہ صورت جاندار بند تھے۔ مگر حقیقت تو یہ تھی کہ ہیری ان چیزوں کی طرف بالکل متوجہ نہیں تھا کوئی اور موقع ہوتا تو شاید وہ ان کے بارے میں ضرور پوچھ بیٹھتا۔ اس وقت وہ ان کے نام بھی معلوم کرنا نہیں چاہتا تھا۔ آتشدان بجھا ہوا خالی تھا، تاریک دفتر میں خاصی سردی پھیلی ہوئی تھی۔ سنیپ نے دروازہ بند کیا اور ان کی طرف دیکھنے کیلئے مڑا۔

''تو......!'' انہوں نے دھیمے خشک انداز میں انہیں مخاطب کیا۔ ''مشہور ہیری پوٹر اور اس کے وفادار، جان چھڑکنے والے دوست ویزلی کو ریل گاڑی سے آنا اچھا نہیں لگا۔ یہاں پر دھماکے کے ساتھ آنا چاہتے تھے...... ہے نا لڑکو!''

''نہیں جناب! ایسا کنگ کراس کے ستون کی وجہ سے ہوا۔ وہ......!''

''خاموش!'' سنیپ نے ان کی بات کاٹ کر کہا۔

''تم لوگوں نے کار کا کیا کیا؟'' اس کا لہجہ بے حد سرد تھا۔

رون نے تھوک نگلنے کی کوشش کی۔ یہ پہلی بار نہیں ہوا تھا، جب ہیری کو یہ احساس ہوا ہو کہ سنیپ دل کی باتیں پڑھ سکتے تھے۔ ایک پل کے بعد ہیری کو اس کی وجہ سمجھ آگئی تھی۔ سنیپ نے اخبار ''روزنامہ جادوگر'' ان کے سامنے کھول کر پھیلا دیا۔ وہ دونوں اخبار دیکھ کر دنگ رہ گئے تھے اور آپس میں کانا پھوسی کرنے لگے۔

''تمہیں ماگلوؤں نے اُڑتے دیکھا تھا'' انہوں نے ناگواری کے عالم میں غرا کر کہا۔

اخبار کی شہ سرخی ان کی نظروں کے سامنے تھی۔

**''اُڑنے والی فورڈ انگلیا نے ماگلوؤں کو پریشانی اور حیرت میں مبتلا کر دیا۔''**

ہیری اور رون دونوں جھک کر بلند آواز میں خبر پڑھنے لگے۔

*''لندن میں دو ماگلوؤں کو پورا یقین ہے کہ انہوں نے ایک پرانی کار کو ڈاکخانے کے اونچے مینار کے اوپر آسمان میں اُڑتے دیکھا ہے...... دوپہر کے وقت نارفوک کے علاقے میں چھت پر اپنے کپڑے پھیلاتی ہوئی خاتون 'مسز ہیٹی بیلس' نے بھی بادلوں میں اُڑتی ہوئی کار کو دیکھنے کا دعویٰ کیا ہے۔ مسٹر انگس فلیٹ جو کہ پی بلس کے رہائشی ہیں، انہوں نے قریبی تھانے میں اُڑتی ہوئی کار کے بارے میں اطلاع دی۔ چھ یا سات کے قریب ماگلوؤں کو یہ ناقابل یقین منظر دکھائی دیا ہے۔ دفتر وزارتِ جادو اس معاملے کی پوری*

*تحقیق کر رہا ہے۔"*

ہیری نے رون کی طرف متفکر نظروں سے دیکھا۔

''جہاں تک میرا خیال ہے کہ تمہارے والد ماگلوؤں کی تیار کردہ اشیاء کے ناجائز استعمال کی روک تھام کے شعبے میں ملازمت کرتے ہیں۔''سنیپ نے رون کی طرف خشک نظروں سے دیکھا۔ان کے چہرے پر دھیمی سی سفاک مسکراہٹ ابھری۔''اور......انہی کے بیٹے......!''

ہیری کو ایسا لگا جیسے اس کے پیٹ میں جھومتے درخت کی ایک بڑی شاخ گھستی چلی گئی ہو۔اگر کسی کو یہ پتہ لگ گیا کہ مسٹر ویزلی نے اپنی کار پر جادو کر کے اسے اُڑنے والی کار میں تبدیل کر دیا تھا تو......اس نے اس بارے میں تو سوچا ہی نہیں تھا......!

''باغیچے کی تلاشی لینے کے بعد مجھے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ ہمارے بہت ہی قیمتی اور پرانے درخت کو تم لوگوں نے قابل فکر نقصان پہنچایا ہے۔''سنیپ نے ان کے خوفزدہ چہروں پر اچٹتی نظر ڈالتے ہوئے گھمبیر لہجے میں کہا۔ان کا چہرہ کافی آگے آ چکا تھا۔

''ہم نے درخت کو جتنا نقصان پہنچایا ہے اس سے کہیں بڑھ کر زیادہ نقصان اس نے ہمیں پہنچایا ہے۔'' رون کے منہ سے لاشعوری پر یہ جملہ پھسلتا چلا گیا۔

''خاموش بدتمیز!''سنیپ نے گرجتے ہوئے کہا۔''یہ بڑی ہی بدقسمتی کی بات ہے کہ تم لوگ میرے فریق (سلے درین) میں شامل نہیں ہو اور تمہیں سکول سے نکالنے کا فیصلہ کرنا میرے ہاتھ میں نہیں ہے۔میں جا کر اُن لوگوں کو بلا کر لاتا ہوں جن کے پاس یہ طے کرنے کا پورا پورا اختیار ہے......تب تک تم لوگ یہیں انتظار کرو گے۔''

ہیری اور رون نے سفید ہوتے ہوئے چہروں کے ساتھ ایک دوسرے کی طرف گھورا۔اب ہیری کی بھوک غائب ہو چکی تھی، اسے انتہا درجے کی نقاہت محسوس ہو رہی تھی۔اس نے سنیپ کی ڈیسک کے پیچھے رکھے ہوئے شیشے کے صندوق میں پڑے سبز رنگ کے سیال میں تیرتی ہوئی دبلی، چھریری اور سرعت رفتار جاندار پر اچٹتی نظر ڈالی جو اسے بالکل بھلی نہیں لگی۔اسے معلوم تھا کہ سنیپ پروفیسر میک گوناگل کو بلانے گیا تھا جو اس کے فریق 'گری فنڈر' کی منتظمہ تھیں۔ہیری کو ان سے اپنے معاملے میں بہتری کی کوئی توقع نہیں تھی۔وہ سنیپ سے زیادہ اصول پسند تھیں لیکن اس کے باوجود ان میں اعلیٰ درجے کی درشتی بھی پائی جاتی تھی۔

دس منٹ بعد سنیپ لوٹے تو ان کے ہمراہ پروفیسر میک گوناگل بھی تھیں جن کے چہرے پر خاصی ناگواری پھیلی ہوئی تھی۔ہیری نے پروفیسر میک گوناگل کو پہلے بھی کئی بار ناراض دیکھا تھا مگر اس وقت وہ یہ بھول گیا تھا کہ ان کا منہ کتنا پتلا دکھائی دیتا تھا۔اس نے انہیں پہلے کبھی اتنا آگ بگولہ نہیں دیکھا تھا۔انہوں نے اندر آتے ہی اپنی جادوئی چھڑی نکال لی۔ہیری اور رون دونوں ایک قدم پیچھے

ہٹ گئے۔ دوسرے ہی پل میں ان کی چھڑی متحرک ہوئی۔ چھڑی کا رُخ خالی آتشدان کی طرف تھا۔ چھڑی کے اشارے سے آتشدان بھڑک کر روشن ہوگیا۔ آگ کی گرمی سے کمرے میں پھیلی ہوئی سردی کی شدت میں کمی واقع ہوگئی۔

''بیٹھو!'' پروفیسر میک گوناگل نے خشک لہجے میں کہا۔ وہ دونوں آگ کے قریب رکھی ہوئی کرسیوں پر چپ چاپ بیٹھ گئے۔ آگ کی حدت سے انہیں سکون پہنچا۔

''اب بتاؤ!'' انہوں نے کچھ توقف کے بعد کہا۔ ان کی عینک پر شعلوں کی چمک پڑ رہی تھی جس کے باعث ان کا چہرہ بڑا خوفناک دکھائی دیا۔

رون نے شروع سے تمام واقعات بتانا شروع کئے جو اس وقت سے شروع ہوتے تھے جب کنگ کراس اسٹیشن کے پتھریلے ستون نے انہیں پلیٹ فارم پر پہنچنے سے روک دیا تھا۔

''......تو پروفیسر! ہمارے پاس کوئی اور صورت باقی نہیں بچی تھی۔ ہم ریل گاڑی میں نہیں بیٹھ سکتے تھے۔'' رون نے اپنی بات مکمل کرنے کے بعد آخر میں صفائی پیش کرنے کی کوشش کی۔

''تم لوگوں نے ہمیں الّو کے ذریعے پیغام کیوں نہیں بھیجا تھا؟ مجھے یقین ہے کہ تمہارے پاس الّو ہے!'' پروفیسر میک گوناگل نے ہیری سے ٹھنڈے لہجے میں کہا۔

ہیری حیرت کے منہ پھاڑے ان کی طرف دیکھتا رہ گیا۔ اب جب انہوں نے یہ بات کہہ دی تھی تو یہ بالکل صاف لگ رہا تھا کہ انہیں یہی کرنا چاہئے تھا۔

''یہ تو میرے...... یہ تو میرے دماغ میں ہی نہیں آیا!'' ہیری سر جھکا کر بولا۔

''بالکل واضح ہے!'' پروفیسر میک گوناگل نے ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا۔

اسی لمحے دفتر کے دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔ سنیپ اپنے مسرور چہرے کے ساتھ دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا تو ہیری کو ہوگورٹ کے بوڑھے ہیڈ ماسٹر پروفیسر ڈمبل ڈور کا چہرہ دکھائی دیا۔ ہیری کو اپنی سانس بے قابو ہوتی ہوئی محسوس ہوئی، اس کا بدن یکلخت ٹھٹھرا کر رہ گیا۔ ڈمبل ڈور کی خلافِ معمول سنگین نظریں ان دونوں پر جمی ہوئی تھیں۔ انہوں نے اپنی کافی خمیدہ ناک کے نیچے سے انہیں دیکھا۔ ہیری کے من میں اچانک یہ خواہش مچلی کہ کاش اس لمحے بھی وہ جھگڑالو درخت کے حملوں کا شکار ہو رہے ہوتے تو زیادہ اچھا ہوتا۔ کافی دیر تک کمرے میں گہری خاموشی چھائی رہی۔

''وضاحت کیجئے کہ آپ نے ایسا کیوں کیا؟'' ڈمبل ڈور نے گہرے لہجے میں پوچھا۔

ہیری سر جھکائے شرم کے مارے پانی پانی ہوا جا رہا تھا اگر وہ غصے کے عالم میں یہ سوال کرتے تو یقیناً ہیری کو ندامت محسوس نہ ہوتی۔ اسے ڈمبل ڈور کی آواز میں کسی قسم کی ناراضگی محسوس نہیں ہوئی۔ شاید یہی وجہ تھی کہ وہ ڈمبل ڈور سے نظریں نہیں ملا پا رہا تھا۔ ہیری نے ان کے گھٹنوں کی طرف دیکھتے ہوئے اپنی بپتا سنائی۔ وہ دھیمے دھیمے انداز میں تمام واقعات انہیں بتا تا رہا۔ اس دوران رون بالکل خاموش رہا۔ وہ جادوئی کار کی ملکیت والا معاملہ جان بوجھ کر گول کر گیا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ مسٹر ویزلی کے بارے میں بتانا بالکل مناسب نہیں ہوگا۔ اس نے یہ کہانی گھڑی کہ جادوئی کار انہیں اسٹیشن کے باہر پارکنگ میں کھڑی ملی تھی۔ اسے یہ معلوم تھا کہ ڈمبل ڈور اس کے جھوٹ کو جلد ہی پکڑ لیں گے مگر ڈمبل ڈور نے کار کے بارے میں کچھ نہیں پوچھا۔ جب ہیری نے اپنی بات پوری کر لی تو وہ صرف اپنی نصف چاندوالی عینک سے انہیں گھورتے رہے۔ کمرے میں ایک بار پھر گہری خاموشی چھا گئی۔

''تو ہم جائیں اور اپنا سامان لے آئیں۔'' رون نے مایوس کن لہجے میں سکوت توڑا۔

''تم یہ کیا کیا کہہ رہے ہو؟'' پرفیسر میک گوناگل نے ناگواری سے پوچھا۔

''آپ ہمیں سکول سے نکال رہے ہیں...... ہے نا!'' رون سر جھکا کر بولا۔

اسی لمحے ہیری نے جلدی سے ڈمبل ڈور کی طرف دیکھا۔

''آج نہیں مسٹر ویزلی!'' ڈمبل ڈور ٹھہرے ہوئے لہجے میں بولے۔ ''مگر میں تم دونوں کو اس سنگین غلطی کا بھرپور احساس دلانا چاہتا ہوں جو تم دونوں نے مل کر کی ہے۔ میں آج ہی تم دونوں کے والدین کو خط لکھوں گا۔ میں تمہیں اس بات سے بھی خبردار کرنا چاہتا ہوں کہ اگر تم نے دوبارہ ایسی حرکت کی تو میرے پاس تمہیں سکول سے نکالنے کے علاوہ کوئی اور راستہ نہیں ہوگا۔''

سنیپ کا چہرہ یکدم یوں بگڑ گیا جیسے اس سے کوئی بڑی خوشی چھین لی گئی ہو۔ وہ تیزی سے ہیڈ ماسٹر کی طرف گھوما اور گلا کھنکار کر صاف کرتے ہوئے بولا۔

''پروفیسر ڈمبل ڈور! ان لڑکوں نے نابالغ جادوگری کے قوانین کی دھجیاں اُڑا دی ہیں۔ ایک پرانے اور بیش قیمت درخت کو بری طرح سے گھائل کر کے اسے گھمبیر نقصان پہنچایا ہے......اس صورتِ حال کا تقاضا یہ ہے کہ......''

''ان لڑکوں کی سزا طے کرنے کا فیصلہ پروفیسر میک گوناگل کے ہاتھ میں ہے، سیورس!'' ڈمبل ڈور نے اس کی بات بیچ میں اچک لی۔ ''یہ ان کے فریق (گری فنڈر) میں شامل ہیں اس لئے ہوگورٹ کے اصولوں کے تحت یہ اُن کی ذمہ داری ہیں!'' ڈمبل ڈور یہ کہہ کر پروفیسر میک گوناگل کی طرف مڑے۔ ''مجھے ضیافت میں واپس جانا ہے، منروا! وہاں مجھے کچھ ضروری اعلان کرنا ہیں...... آؤ سیورس! آج کی ضیافت میں ایک بہت ہی ذائقہ دار کسٹرڈ ٹارٹ شامل ہے جسے میں چکھنا چاہتا ہوں۔''

ضیافت میں شرکت کیلئے پروفیسر سنیپ کا دل قطعی نہیں چاہ رہا تھا مگر ڈمبل ڈور انہیں جبراً ساتھ کھینچتے لے گئے۔ دروازے سے نکلتے وقت ان کی خونخوار نظریں ہیری اور رون پر جمی ہوئی تھیں۔ کمرے میں وہ پروفیسر میک گوناگل کے ساتھ تنہا رہ گئے تھے، وہ اب بھی کسی غصیلے عقاب کی طرح ان کی طرف دیکھ رہی تھیں۔

''ویزلی! بہتر ہوگا کہ تم ہسپتال جا کر مرہم پڑی کروالو.....تمہارے زخم سے خون رس رہا ہے۔''

''زیادہ چوٹ نہیں لگی ہے۔'' رون نے جلدی سے کہا اور اپنی آنکھ کے اوپر کے زخم کو اپنی آستین سے چھپالیا۔ ''پروفیسر! میں اپنی بہن کے انتخاب کی تقریب دیکھنا چاہتا تھا۔''

''انتخاب کا مرحلہ مکمل ہو چکا ہے۔'' پروفیسر میک گوناگل نے آگاہ کیا۔ ''تمہاری بہن بھی گری فنڈر میں پہنچ چکی ہے۔''

''یہ بہت اچھا ہوا!'' رون کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

''چونکہ گری فنڈر کا ذکر نکل آیا ہے تو.....'' پروفیسر میک گوناگل کچھ کہنا چاہتی تھیں۔

''پروفیسر! جب ہم نے کار لی تھی تب معیاد شروع نہیں ہوئی تھی۔ اس لئے.....اس لئے گری فنڈر کے پوائنٹس کم نہیں ہونا چاہئے.....پلیز!'' ہیری تیزی سے بیچ میں بول پڑا تھا۔ وہ اپنی بات مکمل کرنے کے بعد تشویشناک نظروں سے پروفیسر میک گوناگل کا چہرہ دیکھنے لگا۔ انہوں نے اس پر چبھتی ہوئی نگاہ ڈالی۔ ہیری کو اپنی بصارت پر مکمل بھروسہ تھا کہ اس نے لمحہ بھر کیلئے پروفیسر میک گوناگل کے چہرے پر مسکان دیکھی تھی۔ چاہے جو بھی ہو اس وقت ان کا چہرہ کم پتلا دکھائی دے رہا تھا۔

''میں گری فنڈر کے پوائنٹس کم نہیں کروں گی......''

ان کی بات سن کر ہیری کو ایسا لگا جیسے اس کے من پر سے جیسے کوئی بار ہٹ گیا ہو۔

''لیکن تم دونوں کو سزا ضرور ملے گی۔'' انہوں نے اپنے چشمے کو درست کرتے ہوئے کہا۔

ہیری کو اس موقع پر ایسی توقع نہیں تھی۔ جہاں تک ڈمبل ڈور کے فیصلے کا تعلق تھا کہ وہ مسٹر ڈرسلی کو خط لکھ کر اس بارے میں آگاہ کریں گے تو اس سے ہیری کو کوئی فرق نہیں پڑتا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ مسٹر ڈرسلی کو تو اس بات پر بے حد غصہ آئے گا کہ جھگڑالو درخت نے اس کا کچومر کیوں نہیں نکال دیا تھا۔ پروفیسر نے اپنی چھڑی دوبارہ اُٹھائی، دونوں کا دل بری طرح دھڑکنے لگا۔ پروفیسر میک گوناگل نے سنیپ کی ڈیسک کی طرف چھڑی کا رُخ کرتے ہوئے ہلکا سا اشارہ کیا۔ ڈیسک پر سینڈوچز کی بڑی پلیٹ، چٹنی کے دو پیالے اور یخ بستہ کدو کے رس کا ایک بڑا جگ کھٹک کی سی آواز کے ساتھ ظاہر ہو گیا۔

''تم لوگ یہیں پر کھالو اور پھر سیدھے اپنے کمرے میں جاؤ! مجھے بھی ضیافت میں شامل ہونا ہے۔'' پروفیسر نے تحکمانہ لہجے میں

کہا۔ وہ چلتی ہوئی دروازے سے باہر نکل گئیں۔ دروازہ زوردار آواز کے ساتھ بند ہو چکا تھا۔ اسی وقت رون کے منہ سے سیٹی کی تیز آواز نکلی۔ اس نے جلدی سے آگے بڑھ کر سینڈوچ کو جھپٹ کر اُٹھا لیا۔

''مجھے لگا تھا کہ آج ہمارا بستر یقیناً گول ہو جائے گا۔'' رون نے سینڈوچ کھاتے ہوئے کہا۔ وہ تیزی سے اپنا پیٹ بھر لینا چاہتا تھا۔

''میرا بھی یہی خیال تھا......'' ہیری نے بڑھ کر ایک سینڈوچ اُٹھایا۔

''تم نے دیکھا کہ آج ہماری قسمت کتنی خراب تھی؟'' رون کا منہ بھرا ہوا تھا۔ ''فریڈ اور جارج نے پانچ چھ بار کار اُڑائی ہوگی مگر انہیں آج تک کسی ماگل نے نہیں دیکھا......اور ہم پہلی ہی بار میں کئی ماگلوؤں کو دکھائی دے گئے۔'' رون سینڈوچ کو بڑے ندیدے پن سے چبا رہا تھا۔ ہیری نے اس کی بات پر کوئی تبصرہ نہیں کیا تھا۔

''ہم لوگ پتھریلے ستون سے کیوں نہیں نکل پائے؟'' رون نے اچانک پوچھا جس پر ہیری نے کندھے اچکائے۔ ''ہمیں اب سوچ سمجھ کر قدم اُٹھانا ہوگا۔'' وہ کدو کے جوس کا گھونٹ حلق سے اتار کر بولا۔ ''کاش ہم ضیافت میں جا سکتے......!''

''وہ نہیں چاہتی تھیں کہ ہم اپنی حرکت کی نمائش دوسروں کے سامنے کریں۔'' رون نے اپنی عقلمندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔

''اور وہ یہ بھی نہیں چاہتی تھیں کہ لوگ یہ سوچیں کہ کار اُڑا کر سکول آنا کوئی فخر اور تعریف کی بات ہے۔''

وہ دونوں سینڈوچ اُٹھاتے رہے اور کھاتے رہے، پلیٹ ہر بار خود بخود سینڈوچ سے بھر جاتی تھی۔ یہی حال چٹنی اور جوس کا تھا۔ جب وہ جی بھر کر اپنا پیٹ بھر چکے تو انہوں نے ہاتھ کھینچ لیا۔ اسی وقت پلیٹ اور دوسرا سامان خود بخود ڈیسک سے غائب ہو گیا۔ ہیری اور رون کو تمام دن کی مسافت سے جو تکلیف پہنچی تھی اس کا تقاضا یہی تھا کہ وہ چپ چاپ بستر میں گھس کر سو جاتے۔ وہ دونوں سنیپ کے دفتر سے باہر نکلے اور گری فنڈر کے مخصوص ہال کی طرف بڑھ گئے۔ یہ راستے ان کیلئے اجنبی نہیں تھے۔ وہ تنگ راہداریوں سے ہوتے ہوئے سیڑھیوں کی طرف چل دیئے۔ پورے قلعے میں گہرا سکوت طاری تھا جیسے وہاں کوئی رہتا ہی نہ ہو۔ ہیری کو یوں محسوس ہوا جیسے ضیافت ختم ہو چکی ہو اور سب لوگ اپنے اپنے بستروں میں جا چکے ہوں۔ وہ متحرک زندہ تصویروں اور آہنی عسکری لباس میں ملبوس عظیم مجسموں کے قریب سے گذرے۔ وہ پتھر کی تاریک اور تنگ سیڑھیوں پر چڑھنے لگے۔ کچھ ہی دیر میں وہ گری فنڈر کے مخصوص ہال کے مقابل پہنچ گئے تھے اس جگہ پر کسی دروازے کا نام ونشان نہیں تھا۔ سامنے دیوار پر ایک بڑی آئل پینٹنگ ٹنگی ہوئی تھی جس میں ایک فربہ اندام جادوگرنی براجمان دکھائی دے رہی تھی، اس نے ریشمی گلابی پوشاک پہنی ہوئی تھی۔ ہیری اور رون دونوں اسے دیکھ رہے تھے۔

''پہچان بتاؤ!'' اچانک تصویر کی فربہ جادوگرنی نے سرد لہجے میں کہا۔

''ار!!!'' ھیری کی زبان لڑکھڑا سی گئی۔ وہ دونوں اس بات سے قطعی آگاہ نہیں تھے کہ نئے سال میں گری فنڈر کے طلبا و طالبات کیلئے کون سی پہچان مقرر کی گئی ہے۔ تمام فریق کے مخصوص ہالوں میں داخلے کیلئے کوئی نہ کوئی پہچان مقرر تھی جو کہ ان فریقوں کے مانیٹر کو ہی معلوم ہوتی تھی۔ وہ مانیٹر اپنے ہم جماعتوں کو یہ پہچان بتاتے تھے۔ ایسا اس لئے تھا کہ کوئی فریق، دوسرے فریق کے مخصوص ہالوں میں نہ جا سکے اور نہ کسی قسم کی شرارت کا امکان پیدا ہو۔ ھیری اور رون کار سے سکول پہنچے تھے، بڑے ہال سے سنیپ کے دفتر میں اور وہاں سے مخصوص ہال کے سامنے...... ان کی ابھی تک اپنے کسی مانیٹر سے ملاقات نہیں ہو پائی تھی اس لئے انہیں پہچان بالکل معلوم نہیں تھی۔ دونوں نے ایک دوسرے کا منہ دیکھا۔ شاید بد قسمت دن گزر چکا تھا اس لئے زیادہ دیر انتظار نہیں کرنا پڑا۔ اسی لمحے انہیں اپنے پیچھے سیڑھیوں پر کسی کے قدموں کی چاپ سنائی دی۔ وہ دونوں جلدی سے پلٹ کر دیکھنے لگے۔ آنے والا چہرہ ان کیلئے شناسا تھا جسے دیکھتے ہی دونوں کے چہرے کھل اُٹھے۔ وہ ہرمائنی گرینجر تھی جو ان کی صورت دیکھ کر دوڑتی ہوئی ان کی طرف آ رہی تھی۔

''تو تم لوگ یہاں ہو!...... تم لوگ اب تک کہاں تھے؟ بہت مضحکہ خیز قسم کی افواہیں سننے کو مل رہی تھیں...... کچھ لوگ یہ کہہ رہے تھے کہ تمہیں اُڑتی ہوئی کار سکول سے ٹکرانے کی وجہ سے نکال دیا گیا ہے......!'' ہرمائنی ان پر جھپٹتے ہوئے بولتی چلی گئی۔

''دیکھو! ہم اب تک سکول میں ہی ہیں، ہمیں یہاں سے نکالا نہیں گیا۔'' ھیری نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔ رون بھی سر ہلا کر ھیری کی تائید کر رہا تھا۔

''تم کہیں......!'' ہرمائنی کا چہرہ حیرت سے پھیلتا چلا گیا۔ ''کہیں یہ تو نہیں کہنا چاہ رہے ہو کہ تم یہاں کار اُڑا کر پہنچے ہو۔'' اس کی آواز پروفیسر میک گونا گل جیسی گھمبیر لگ رہی تھی۔

''لیکچر دینا بند کرو اور ہمیں صرف یہ بتاؤ کہ نئی پہچان کیا ہے؟'' رون اکتا کر بولا۔

''پہچان تو 'ویٹل برڈ' ہے۔'' ہرمائنی نے اُلجھے ہوئے لہجے میں کہا۔ ''لیکن یہ ہمارا موضوع نہیں ہے......!'' ہرمائنی کا جملہ ادھورا ہی رہ گیا تھا۔ پہچان سنتے ہی تصویر والی موٹی عورت نے انہیں اندر جانے کی اجازت دے دی۔ ہلکے سے ارتعاش کے ساتھ تصویر کا چوکھٹا اپنی جگہ سے ہٹتا چلا گیا جیسے وہ دروازے کا کوئی پٹ ہو۔ گری فنڈر کے مخصوص ہال کا خفیہ راستہ کھل چکا تھا۔ ان کے سامنے ایک بڑا گول سوراخ تھا جو زمین کافی اونچا تھا۔ دوسرے ہی لمحے کمرے کے اندر سے بھرپور تالیوں کی گونج سنائی دینے لگی۔ وہ تینوں ششدر کھڑے کھلے سوراخ سے اندر کا منظر دیکھ رہے تھے۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے گری فنڈر کے تمام طلبا و طالبات ابھی تک جاگ کر ان کی آمد کا انتظار کر رہے تھے۔ گری فنڈر کا مشترکہ ہال چھوٹے بڑے افراد سے کھچا کھچ بھرا تھا۔ مشترکہ ہال کی سبھی کرسیاں پُر تھیں۔ کچھ لڑکے ترچھی بڑی میز کے اوپر بیٹھے تھے اور باقی سب زمین کے قالین پر آلتی پالتی مارے ہوئے تھے۔ ھیری اور رون ابھی سوراخ میں

چڑھنے کی تیاری کررہے تھے کہ سوراخ کے اندر سے کئی ہاتھ نکلے اور ان دونوں کو یوں اندر کھینچتے ہوئے لے گئے جیسے وہ کھلونے ہوں۔ ہرمائنی باہر ہی کھڑی رہ گئی تھی۔ اسے اپنی مدد آپ سوراخ میں چڑھ کر اندر داخل ہونا پڑا۔

''بہت خوب! لاجواب!'' لی جورڈن مسرت آمیز لہجے میں چیخا۔ ''کمال کردیا تم نے! ہوگورٹ میں کیا شاندار آمد ہے؟ کار اُڑا کر آئے اور سیدھے جھگڑالو درخت پر ٹکرادی۔ لوگ یقیناً اسے برسوں تک فراموش نہیں کر پائیں گے۔''

''تم نے بہت اچھوتا کام کیا ہے!'' پانچویں سال میں پڑھنے والے ایک طالب علم نے ہیری کا شانہ تھپتھپاتے ہوئے کہا۔ یہ الگ بات تھی کہ گذشتہ پورا سال ایک ہی فریق میں ساتھ رہنے کے باوجود اس سے ہیری کی ایک بار بھی بات چیت نہیں ہو پائی تھی۔ رون اور ہیری کو یہ معلوم نہیں ہو پایا کہ کون ان کے شانے تھپتھپاتا رہا اور کون ان کی کمر ٹھونکتا رہا۔ وہ سب باری باری اسے کوئی نہ کوئی جملہ ضرور کہتے رہے۔ ہال کا منظر کچھ ایسی تصویر پیش کررہا تھا جیسے ہیری اور رون کوئی ناقابل تسخیر معرکہ انجام دے کر کامیاب لوٹے ہوں۔ اسی دوران فریڈ اور جارج بھیڑ میں سے دھینگامشتی کرتے ہوئے ان کے پاس پہنچنے میں کامیاب ہوگئے۔

''تم نے ہمیں واپس کیوں نہیں بلایا؟'' جارج نے شکوہ کرتے ہوئے پوچھا۔ رون اپنے بھائیوں کی شکل دیکھ کر نادم سا ہوگیا اور اس کا چہرہ سرخ پڑ گیا۔ اس نے ہمت کرکے اپنے کھسیانے چہرے پر دانتوں کی نمائش کرنے کی کوشش کی۔ ہیری کو اپنے فریق کے تمام ساتھیوں کے چہروں پر خوشی دکھائی دے رہی تھی اچانک اس کی نظروں میں ایک صورت ایسی بھی آئی جو بالکل خاموش اور الگ تھلگ تھی۔ اس کا چہرہ صاف چغلی کھا رہا تھا کہ وہ قطعی خوش نہیں ہے۔ شاید اسے ہیری اور رون کی آمد ناگوار گزر رہی تھی۔ وہ 'پرسی' تھا جو سال اوّل کے نئے آنے والے طلبا کے سروں کے اوپر سے انہیں غصیلی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ ہیری کو یوں لگا کہ وہ قریب آنے کی کوشش کررہا ہے۔ ہیری نے رون کی پسلیوں میں انگلی چبھو کر اسے اپنی طرف متوجہ کیا۔ رون نے اس کی طرف دیکھا تو ہیری نے پرسی کی طرف اشارہ کردیا۔ پرسی کا بگڑا چہرہ دیکھ کر رون کو فوراً پتہ چل گیا کہ وہ اس کے فعل پر خوش نہیں ہے۔

''تم لوگوں کو اپنے کمروں میں جانا چاہئے! تم یقیناً تھک گئے ہوگئے اور آرام کرنا چاہو گے۔'' پرسی نے بلند آواز میں چیخ کر سب کو ہدایت کی کیونکہ وہ مانیٹر بھی تو تھا۔

ہیری اور رون ساتھیوں سے رخصت لیتے اور ان کے بیچ میں سے راستہ بناتے ہوئے اس دروازے کی طرف جانے کی کوشش کرنے لگے جو اوپر جانے والی سیڑھیوں کا راستہ تھا۔ یہ سیڑھیاں چونکہ بلند مینار کے اندر واقع تھیں اس لئے یہ گھومتے ہوئے انداز میں اوپر جاتی تھیں جن کے اطراف میں طلبا اور طالبات کے الگ الگ کمرے بنے ہوئے تھے۔

''شب بخیر!'' ہیری ہرمائنی کی طرف دیکھ کر بولا۔ ہرمائنی تیوریاں چڑھائے ان دونوں کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہی

تھی۔ ہال میں پرسی کے بعد یہ دوسرا چہرہ دکھائی دیا جو غصے میں تھا۔ وہ دونوں بڑی جدوجہد کے بعد دروازے کی دوسری سمت پہنچنے میں بالآخر کامیاب ہوگئے۔ یہ الگ بات تھی کہ دروازے کے پیچھے سے اب بھی نجانے کتنے ہاتھ ان کی کمر پر تھپکیاں دے رہے تھے۔ سیڑھیاں خالی پا کر وہ دونوں تیزی سے چڑھتے چلے گئے۔ وہ اوپر پہنچے اور آخرکار اپنے پرانی خواب گاہ تک پہنچنے میں کامیاب ہو ہی گئے جو گذشتہ برس کی بیتی یادیں لئے ان کا منتظر تھا۔ کمرے کے دروازے پر 'سال دوئم' کا بڑا سائن بورڈ آویزاں تھا۔ وہ دونوں اپنے جانے پہچانے گول شکل کے خوابگاہ میں داخل ہوئے۔ جس میں پانچ مسہری دار پلنگ لگے ہوئے تھے جن پر سرخ مخملی پردے لٹک رہے تھے۔ کمرے میں اونچی اور تنگ کھڑکیاں تھیں۔ ان کے صندوق وہاں پہلے ہی پہنچ چکے تھے اور ان کے بستر کے قریب رکھے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

''میں جانتا ہوں کہ مجھے اس سب پر خوش نہیں ہونا چاہئے مگر......!'' اس نے ہیری کی طرف ملزمانہ نظروں سے دیکھا اور پھر دانت نکالنے لگا۔ رون غیر متوقع استقبال سے سرشار تھا۔ اس سے پہلے رون اپنی بات پوری کرتا، جھٹکے سے کمرے کا دروازہ کھلا اور سال دوئم کے تین طلبا اندر داخل ہوئے۔ ان کے بستر بھی اسی خواب گاہ میں لگے ہوئے تھے۔ ان میں سیمس فنی گن، ڈین تھامس اور نیول لانگ باٹم شامل تھے۔

''ناقابل یقین...... مجھے تو ابھی تک یہ سب خواب لگ رہا ہے۔'' سیمس نے دیدے گھماتے ہوئے جوشیلے انداز میں کہا۔

''بہت عمدہ!'' ڈین نے ہنستے ہوئے کہا۔

''حیرت انگیز! تم نے یہ سب کیسے کرلیا؟'' نیول نے دہشت زدہ چہرے کے ساتھ پوچھا۔

ہیری کے ضبط کا پیمانہ اب ٹوٹ گیا اور وہ بھی رون کی طرح کھسیانا ہوکر دانت نکالنے لگا۔ بدقسمت دن گزر چکا تھا، کار کا تھکا دینے والا سفر اپنے خاتمے کے ساتھ جن مصیبتوں کو لایا تھا وہ ایک ایک کرکے ٹل گئی تھیں۔ گری فنڈر کے ساتھیوں نے انہیں جس طرح خوش آمدید کہا تھا وہ اپنی جگہ خوشگوار سہی مگر اسے پانے کیلئے دونوں نے کئی بار اپنا خون سکھانا پڑا تھا۔ البتہ ضیافت میں شرکت کا غم اپنی جگہ برقرار تھا۔

☆☆☆

چھٹا باب

# نئے استاد کا کمال

اگلی صبح ہیری بے حد سنجیدہ تھا۔ اسے معلوم تھا کہ اگر ڈمبل ڈور نے اسے گذشتہ دن کی حرکت پر مسرور دیکھا تو وہ بہت ناراض ہوں گے۔ لیکن عجیب اتفاق تھا کہ یہ صبح ہیری کیلئے کچھ اچھی ثابت نہیں ہوئی، بڑے ہال میں ناشتے کے دوران ہی بدقسمتی کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا۔ وہ دن بادلوں بھرے آسمان کے ساتھ بڑے بوجھل انداز میں نمودار ہوا تھا۔ سکول کے چاروں فریق اپنی اپنی طویل میزوں کے گرد بیٹھے ہوئے تھے جو ہال کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک لمبی تھیں۔ میزوں پر فالودے سے بھرے پیالے، تلی ہوئی نرسالمن مچھلی کی پلیٹیں، سلائس کے بڑے ڈھیر، انڈوں کے آملیٹ اور گوشت کے بھنے پارچے دلکش انداز میں سجے رکھے تھے۔ ہیری اور رون وقت پر گری فنڈر کی میز پر پہنچ گئے۔ وہ دونوں ہرمائنی کے پاس اگلی سمت میں بیٹھ گئے۔ اُس کے ہاتھ میں 'خون آشاموں کے ہمراہ خطرناک سمندری سیاحت' نامی کتاب کھلی ہوئی تھی۔ ہرمائنی نے اسے دودھ کے جگ کے ساتھ ٹیک دی اور ناشتے کے دوران اسے پڑھتی رہی۔ پہلی بدقسمتی یہ ہوئی کہ جب ہیری اور رون اس کے پاس بیٹھے تو اس نے ان پر اچٹتی نگاہ ڈالی اور بڑے سرد اور روکھے لہجے میں 'صبح بخیر' کہا۔ ہیری فوراً سمجھ گیا کہ ہرمائنی ابھی تک رات کی بات پر ناراض ہے۔ اُسے اُڑتی ہوئی کار میں بیٹھ کر ان کی ہوگورٹ میں آمد بے حد ناگوار گزری تھی اور باقی کسر گری فنڈر کے طلباء و طالبات نے نکال دی تھی جو دیر تک اس کی تعریفیں کرتے رہے۔ سامنے بیٹھے ہوئے نیول لانگ باٹم نے پُر جوش انداز میں ہیری کا استقبال کیا۔ نیول لانگ باٹم گول چہرے والا بھولا بھالا لڑکا تھا جس کے ساتھ اکثر حادثے رونما ہوتے رہتے تھے۔ ہیری نے ابھی تک کسی ایسے بھلکّڑ انسان کو نہیں دیکھا تھا جس کا حافظہ نیول سے زیادہ خراب ہو۔

''خطوط پہنچنے کا وقت ہو رہا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ دادی میرا وہ سب سامان ڈاک کے ذریعے بھجوا دیں گی جو میں ساتھ لانا بھول گیا ہوں۔'' نیول نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

ہیری نے مسکرا کر سر ہلایا اور فالودے کا پیالہ اُٹھایا اور چمچہ ڈال کر کھانا شروع کر دیا۔ ابھی وہ چند ہی لقمے لے پایا تھا کہ بڑے ہال

کے اونچے روشندانوں سے پروں کے پھڑ پھڑانے کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ دیکھتے ہی دیکھتے سینکڑوں الّو بڑے ہال میں نمودار ہوگئے اوران کی تیز کلکاریاں سنائی دیں۔ ہیری کو یہ منظر بڑا بھلا لگ رہا تھا۔ الّو بڑے ہال کی چھت کے تلے دکھائی دینے والے مصنوعی آسمان میں منڈلا رہے تھے۔ وہ اپنے اپنے مطلوبہ طالب علم کی طرف بڑھتے اوراس پر فضا ہی سے خط اور چھوٹے چھوٹے پیکٹ پھینک دیتے۔ سب بچے منتظر نگاہوں سے ان کی طرف دیکھ رہے تھے کہ شاید ان کے والدین نے بھی کوئی خط یا کوئی پیکٹ ان کیلئے بھجوایا ہو۔ ایک بڑا اور صحت مند الّو نیول کی طرف بڑھا اور ایک بڑا پیکٹ اس نے نیچے پھینک دیا جو نیول کے سر آ ٹکرایا۔ ہیری سمجھ گیا کہ اس میں یقیناً وہ سامان ہوگا جس کا تذکرہ وہ تھوڑی دیر پہلے کر رہا تھا۔ نیول پیکٹ کو ابھی کھولنے کا ارادہ ہی کر رہا تھا کہ ایک بڑی اور بھوری رنگ کی چیز ہرمائنی کے پاس رکھے ہوئے دودھ کے جگ میں آ گری۔ ایک چھپاکے کی آواز کے ساتھ جگ کا سارا دودھ چھلکا اور ہرمائنی اور ہیری کے کپڑوں پر گر گیا۔ وہ دونوں اس ناگہانی آفت سے اچھل پڑے تھے۔

''الّو کا پٹھا!'' رون کے منہ سے لاشعوری طور پر نکلا۔ اس نے آگے جھک کر اپنا ہاتھ جگ میں ڈالا اور دودھ میں لتھڑے ہوئے الّو کی ٹانگ پکڑ کر باہر نکالا۔ اس نے اسے میز پر ڈال دیا۔ ہرمائنی اور ہیری دونوں اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔ 'ایرل' بے ہوش دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے دونوں پنجے آسمان کی طرف اُٹھے ہوئے تھے۔ ایرل میں چونچ میں ایک سرخ رنگ کا لفافہ دبا ہوا دکھائی دے رہا تھا جو دودھ میں بھیگ چکا تھا۔

''ارے نہیں......!'' رون کا چہرہ یکا یک فق پڑ گیا۔

''کچھ نہیں ہوا......وہ ابھی زندہ ہے!'' ہرمائنی نے اپنی انگلی کے ناخن سے ایرل کو تھوڑا سا پرے ہٹاتے ہوئے جلدی سے کہا۔ ہیری کی نظریں بے سدھ پڑے ایرل پر جمی ہوئی تھیں۔

''مجھے ایرل کی کوئی فکر نہیں......میں تو اُسے دیکھ کر پریشان ہوں۔'' رون دھیمے سے بولا۔ اس کی انگلی چوری چوری سرخ رنگ کے لفافے کی طرف اشارہ کرنے لگی جو ایرل کی چونچ میں دبا ہوا تھا۔ نجانے کیا بات تھی کہ ہیری کو یہ لفافہ کچھ عجیب اور خوفناک سا محسوس ہو رہا تھا۔ رون اور نیول دونوں لفافے کی طرف ایسی دہشت بھری نظروں سے دیکھ رہے تھے جیسے انہیں کسی بھی پل لفافہ کسی دھماکے کے ساتھ پھٹ جانے کا خدشہ ہو۔

''بات کیا ہے......؟'' ہیری ابھی تک لفافے کا راز سمجھ نہیں پایا تھا۔

''انہوں نے مجھے غصے سے بھرا غل غپاڑہ بھیجا ہے......!'' رون سہمی ہوئی آواز میں بولا۔

''رون بہتر ہوگا کہ تم اسے جلدی سے کھول لو۔'' نیول سہمی ہوئی آواز میں بولا۔ ''اگر تم نے اسے کھولنے میں تاخیر کر دی تو نتیجہ بڑا

بھیانک برآمد ہوگا۔ میری دادی نے ایک بار مجھے غل غپاڑہ بھیجا تھا اور میں نے اُسے نظرانداز کر دیا تھا اور پھر...... وہ بڑا بھیانک ثابت ہوا۔'' ہیری نیول کو خوف کے مارے تھوک نگلتے ہوئے دیکھ رہا تھا اور رون کی حالت بھی اچھی نہیں تھی، اس کا رواں رواں کانپ رہا تھا۔ ہیری نے الجھی ہوئی نگاہوں سے لفافے کو دیکھا۔

''یہ غل غپاڑہ کیا ہوتا ہے......؟'' ہیری نے ایک لمحے کی خاموشی کے بعد پوچھا۔

رون کا انداز ایسا تھا جیسے اس ہیری کی بات ہی نہ سنی ہو۔ اس کی آنکھیں چوڑی ہوتی دیکھ کر ہیری کی نظریں ایک بار لفافے پر آن رُکی۔ لفافہ الّو کی چونچ میں پھڑ پھڑا رہا تھا۔ اس کے ایک کنارے سے سرخ رنگ کا دُھواں نکلنے لگا۔ ہیری نے ایسا خط پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔

''اسے کھول لو...... ورنہ کچھ ہی دیر میں یہ طوفان برپا کر دے گا۔'' نیول دہشت زدہ انداز میں جلدی سے چیخ کر بولا۔ اس کا چہرہ فق پڑتا جا رہا تھا۔

رون نے کانپتا ہوا ہاتھ آگے بڑھایا اور بمشکل لفافہ بے سدھ ایرل کی چونچ سے کھینچ کر نکالا اور میز پر رکھ دیا۔ اس کے بعد اس نے لفافے کو چاک کیا تو نیول نے جلدی سے دونوں کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیں۔ اگلی ساعت میں ہیری سمجھ چکا تھا کہ نیول نے ایسا کیوں کیا تھا؟ ایک لمحے کیلئے اسے یوں لگا جیسے اس کا دماغ بھک سے اُڑ گیا ہو۔ ایک تیز سنسناتی ہوئی آواز ہال میں گونج اُٹھی جیسے وہ کسی اسپیکر سے نکل رہی ہو۔ تمام ہال کی نظریں ان کی طرف اُٹھ گئیں۔ لفافہ رون کے ہاتھوں سے چھوٹ کر میز پر گر گیا۔ چیختی ہوئی آواز کی گرج سے میز کے برتن تھرتھرانے لگے اور لفافے سے دھول کا ایک بڑا مرغولہ نکل کر چھت تک پھیل چکا تھا۔ دھول کے مرغولے میں اب مسز ویزلی کا عکس صاف دکھائی دے رہا تھا۔ اسی لمحے رون کی ماں کی برستی ہوئی آواز سنائی دی۔

''بدتمیز!...... کار چرا کر لے گئے۔ اگر تمہیں سکول سے نکال بھی دیا جاتا تو بھی مجھے حیرانگی نہیں ہوتی۔ جب تک تم میری گرفت نہیں آتے، تب تک خیریت مناؤ۔ مجھے نہیں لگتا کہ تم نے آنے والے خوفناک نتائج کے بارے میں ذرا سا بھی سوچا ہوگا۔ کار کو غائب دیکھ کر مجھے اور تمہارے ڈیڈی کو کتنی پریشانی ہوئی ہوگی اس کا بھی تمہیں کچھ احساس نہیں ہوا ہوگا۔''

مسز ویزلی کی آواز ان کی موجودگی کی آواز سے سو گنا بلند اور چیختی ہوئی معلوم ہو رہی تھی۔ اس وجہ سے میز پر رکھی ہوئی پلیٹیں اور چمچے بری طرح سے کھڑکھڑانے لگے۔ چیختی ہوئی آواز بڑے ہال کی پتھریلی دیواروں سے ٹکرا کر کان پھاڑ گونج پیدا کر رہی تھی۔ بڑے ہال کے سبھی لوگ تجسس سے گردنیں اونچی کر کے دیکھ رہے کہ یہ غل غپاڑہ کس کے نام آیا ہے؟ رون تو شرمندگی کے مارے اپنی کرسی میں نیچے کی طرف گھسا بیٹھا تھا۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنا چہرہ چھپایا ہوا تھا اور ہیری اور ہرمائنی کو صرف میز کے کنارے پر اس

کے سر کے بال ہی دکھائی دے رہے تھے۔

’’کل رات کو ’ڈمبل ڈور‘ کا خط آیا۔ مجھے لگ رہا تھا کہ تمہارے ڈیڈی کو شرم کے مارے اب کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہیں گے۔ہم نے تمہیں ایسی تربیت تو نہیں دی تھی کہ تم ایسی بدتہذیبی کا مظاہرہ کرنے لگو......تمہاری اور ہیری دونوں کی جان بھی جا سکتی تھی!‘‘

ہیری کو پہلے سے یقین ہو چکا تھا کہ اس کا نام بھی ضرور آئے گا اور یہ اس کی توقع کے مطابق ہوا تھا۔ ہیری نے بہت کوشش کی کہ وہ طمانیت کا مظاہرہ کر سکے کہ اسے اس چیختی ہوئی آواز کی کوئی پرواہ نہیں ہے مگر ایسا کرنا بے حد دشوار لگ رہا تھا۔

’’تم نے بے حد غلط کام کیا لڑکے!......دفتر میں تمہارے ڈیڈی سے کڑی پوچھ گچھ ہو رہی ہے۔اب اگر تم نے ایک بھی غلط قدم اُٹھایا تو ہم کان پکڑ کر تمہیں سکول سے سیدھے گھر لے جائیں اور کیا کریں گے؟ یہ تم سمجھ سکتے ہو......!‘‘

مسز ویزلی کی آواز کا تسلسل ٹوٹ گیا اور ہال میں گہری خاموشی چھا گئی۔عکس اب غائب ہو چکا تھا۔لفافہ یکدم بھڑک اُٹھا، آگ کے شعلوں نے اسے آناً فاناً جلا کر راکھ میں بدل ڈالا۔ ہیری اور رون دونوں ایسے سمٹے بیٹھے تھے جیسے کوئی طوفانی لہر ابھی ابھی ان کے اوپر سے گزر گئی ہو۔ ہال میں کچھ لوگوں کے ہنسنے کی آوازیں سنائی دیں۔اگلے چند لمحوں میں ہال میں دھیرے دھیرے گفتگو کا سلسلہ پھر سے شروع ہو گیا۔سب غل غپاڑہ کی آمد فراموش کر چکے تھے۔

ہرمائنی نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی ’خون آشاموں کے ہمراہ خطرناک سمندری سیاحت‘ کو بند کیا اور پھر رون کے سر کی طرف دیکھا جو ابھی تک میز کے نیچے منہ کئے دبکا بیٹھا تھا۔

’’رون میں نہیں جانتی کہ تم کیا امید کر رہے تھے مگر......!‘‘

ہرمائنی کچھ کہنا چاہتی تھی کہ رون نے جلدی سے سر اُٹھایا اور اس کی بات کاٹ کر فوراً بولا۔

’’مجھ سے یہ بات ہرگز مت کہنا کہ میں نے حرکت ہی ایسی کی تھی یہ سزا ملتی۔‘‘

ہیری نے بدمزگی کے عالم میں اپنا فالودے کا پیالہ میز پر پرے کھسکا دیا۔وہ ندامت کی آگ میں سلگ رہا تھا۔ان کی حماقت کے سبب سے دفتر وزارت میں مسٹر ویزلی سے پوچھ گچھ کی اطلاع اس کیلئے بڑی تکلیف دہ تھی۔مسز ویزلی اور مسٹر ویزلی نے گرمیوں کی تعطیلات میں اسے اپنے گھر میں رکھا، اس کی عمدہ خاطر مدارت کی، اسے پیار دیا، اسے اپنا سمجھا اور کبھی مسٹر ڈرسلی کی طرح ماتھے پر شکن نہیں ڈالی......مگر اس نے انہیں کیسا پھل لوٹایا؟ اس کی وجہ سے وہ پریشانی میں مبتلا ہو کر رہ گئے۔اگر مسٹر ویزلی کی ملازمت ختم ہو گئی تو......!

ہیری کو اس بارے میں گہرائی سے سوچنے کا موقع ہی نہیں ملا۔ پروفیسر میک گوناگل گری فنڈر کی بڑی میز کے پاس آ گئیں اور انہوں نے گری فنڈر کے مانیٹروں کو جماعتوں کے اوقات کا ضمیمہ تھما دیا۔ ان میں تمام تفصیل درج تھی کہ طلبا و طالبات نے کس ترتیب سے نصابی سرگرمیاں انجام دینا تھیں۔ مانیٹروں نے ٹائم ٹیبل کے ضمیمے تمام طلبا و طالبات میں تقسیم کرنا شروع کر دیئے۔ یہ مرحلہ کچھ ہی دیر میں ختم ہو گیا۔ ہیری نے ضمیمے میں نظر دوڑائی تو اسے معلوم ہوا کہ اسے ابھی 'جڑی بوٹیوں سے آگاہی' کی جماعت میں پہنچنا ہے جو کہ دوسرے فریق 'ہفل پف' کے ہمراہ پڑھائی جا رہی ہے۔ رون، ہیری اور ہرمائنی تینوں بڑے ہال سے اکٹھے باہر نکلے۔ وہ باغیچے میں گزرتے ہوئے ہریالی گھروں کے سامنے پہنچ گئے جہاں جڑی بوٹیوں کے بارے میں پڑھائی شروع ہونے والی تھی۔ ہریالی گھر میں بڑی مقدار میں طرح طرح کے جادوئی پودے رکھے جاتے تھے۔

کم از کم غل غپاڑے کا ایک فائدہ تو ضرور ہوا تھا۔ ہرمائنی جو گزشتہ رات سے ان دونوں سے خفا تھی اور سرد مزاجی کا مظاہرہ کر رہی تھی، اس کا رویہ بدل چکا تھا۔ شاید اس نے یہ سوچ کر اپنی ناراضگی ختم کر دی تھی کہ ان کے کئے کی کافی سزا انہیں غل غپاڑے کی صورت میں مل چکی تھی۔ اس کا سابقہ انداز لوٹ آیا اور وہ ان دونوں سے باتیں کر رہی تھی۔

جب وہ لوگ ہریالی گھر کے قریب پہنچے تو انہیں معلوم ہوا کہ باقی تمام بچے باہر کھڑے ہو کر پروفیسر سپراؤٹ کا انتظار کر رہے ہیں۔ وہ تینوں بھی ان کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ اسی لمحے انہیں پروفیسر سپراؤٹ صحن عبور کرتی ہوئی دکھائی دیں۔ ان کے ساتھ پروفیسر گلڈرائے لک ہارٹ بھی تھا۔ پروفیسر سپراؤٹ کے دونوں ہاتھوں میں پٹیاں بندھی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ اچانک ہیری کی نظر دور دکھائی دینے والے جھگڑالو درخت کی طرف اُٹھ گئی۔ ندامت اور پشیمانی کی لہر اس کے پورے وجود کو سنسنانے لگی۔ جھگڑالو درخت کی کئی شاخوں پر بڑی بڑی پٹیاں بندھی صاف دکھائی دے رہی تھیں، جو اس کے شدید زخمی ہونے کا ثبوت دے رہی تھیں۔

پروفیسر سپراؤٹ ایک گول مٹول چہرے والی پستہ قامت جادوگرنی تھیں جو اپنے اُڑتے ہوئے بالوں پر ہمیشہ پیوند لگی چوڑی ٹوپی پہنے رکھتی تھیں۔ عام طور پر ان کے کپڑے ہمیشہ مٹی سے لت پت دکھائی دیتے تھے۔ ہیری اکثر سوچتا تھا کہ اگر آنٹی پٹونیہ ان کے ناخن دیکھ لیتیں تو یقیناً بے ہوش ہو چکی ہوتیں۔ پروفیسر سپراؤٹ کا حلیہ آج بھی روایتی دکھائی دے رہا تھا جبکہ ان کے ساتھ پروفیسر گلڈرائے نہایت بیش قیمت اور بے داغ فیروزی لباس میں ملبوس دکھائی دیا ان کے کندھوں سے نیچے گرتی ہوئی چادر ہوا میں لہرا رہی تھی۔ ان کے سر پر سنہری دھاریوں والا ہیٹ صحیح انداز میں جما ہوا دکھائی دیا جس کے پہلوؤں میں ان کے خوبصورت بال نہایت چمک رہے تھے۔

''اوہ!......ہیلو!'' گلڈرائے لک ہارٹ نے تمام طلباء پر نظر ڈالتے ہوئے مسکرا کر کہا۔'' پروفیسر سپراؤٹ کو بس یہ دکھا رہا تھا کہ

جھگڑالو درخت کا علاج کرنے کا صحیح طریقہ کیا ہے؟ مگر تم لوگ یہ مت سمجھنا کہ مجھے جڑی بوٹیوں کے بارے میں ان سے زیادہ علم ہے۔ ایسا اس لئے ہے کہ مجھے اپنی سیاحت میں بہت سے عجیب پودے دیکھنے کا موقع ملا ہے......''

''بچو!'' پروفیسر اسپراؤٹ نے گلڈرائے کی بات کاٹ کر کہا۔ ''آج ہم ہریالی گھر نمبر تین میں چلیں گے۔'' عموماً ان کا ہنستا مسکراتا چہرہ ہی دیکھنے کو ملتا تھا اور ان کی خوش مزاجی سے سبھی واقف تھے مگر آج ان کا رویہ کچھ بدلا سا دکھائی دے رہا تھا اور وہ کچھ چڑ چڑی سی لگ رہی تھیں۔

طلبا آپس میں کھسر پھسر کرنے لگے۔ یہ پہلا موقع تھا کہ انہیں ہریالی گھر نمبر تین میں جانے کیلئے کہا گیا تھا کیونکہ پہلے وہ سب ہریالی گھر نمبر ایک میں ہی سبق لیتے تھے۔ ان کے خیال میں انہیں ہریالی گھر نمبر دو میں سبق لینا تھا۔ کچھ طلبا یہ جانتے تھے کہ ہریالی گھر نمبر تین میں بے حد دلچسپ اور خطرناک پودے رکھے جاتے تھے۔ پروفیسر اسپراؤٹ نے اپنی کمر پر بندھی بیلٹ سے ایک بڑی چابی نکالی اور ہریالی گھر نمبر تین کے دروازے کا تالا کھولنے لگیں۔ ہیری کے نتھنوں سے گیلی مٹی کی بھینی مہک، کیمیائی کھاد کی تیز بو اور ہریالی گھر میں دکھائی دینے والے دیوہیکل چھتریوں جتنے بڑے پھولوں کی جھنجھنا دینے والی خوشبو کی آمیزش کا جھونکا ٹکرایا۔ وہ دیوہیکل پھول چھت سے نیچے جھول رہے تھے۔ ہیری، رون اور ہرمائنی کے پیچھے اندر جانے ہی والا تھا کہ دروازے پر کھڑے گلڈرائے نے ہاتھ آگے بڑھا کر اس کا راستہ روک لیا۔

''ہیری! میں تم سے ایک بات کہنا چاہتا ہوں!'' گلڈرائے نے مڑ کر اندر دیکھا اور بولا۔ ''پروفیسر اسپراؤٹ! اگر ہیری دو منٹ دیر آئے تو آپ برا تو نہیں منائیں گی؟'' پروفیسر اسپراؤٹ کے چہرے پر ناگواری سی پھیلنے لگی۔ اس سے پہلے وہ کچھ کہتیں، گلڈرائے لک ہارٹ جلدی سے بول پڑا۔ ''تو میں اسے اپنے ساتھ کچھ دیر کیلئے لئے جاتا ہوں۔'' اگلی ساعت میں گلڈرائے نے ہریالی گھر کا دروازہ لگ بھگ بند کر ڈالا۔ اب وہ دونوں دروازے کی اوٹ میں کھڑے تھے۔

''ہیری!'' گلڈرائے نے اسے مخاطب کیا۔ ان کے چہرے پر عجیب سی مسکراہٹ پھیلی ہوئی تھی جس کے باعث ان کے سفید موتیوں جیسے دانت چمکتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

''ہیری......ہیری......ہیری!'' گلڈرائے نے ان کے نام کی تکرار کی۔ ہیری پریشانی اور حیرانگی کا شکار کھڑا کچھ نہیں بول پایا۔ اسے چپ دیکھ کر وہ خود ہی بول پڑے۔

''جب مجھے پتہ چلا......ظاہر ہے یہ سب میری نادانی تھی۔ مجھے اب بے حد پچھتاوا ہو رہا ہے۔ دل کرتا ہے کہ خود کو اس کی کڑی سزا دوں......!''

ہیری کے پلے کچھ نہیں پڑا کہ آخر وہ کیا کہنا چاہتا تھا؟ وہ ابھی تک یہ بھی سمجھ نہیں سکا تھا کہ گلڈرائے کس بارے میں بات کر رہا ہے؟ وہ ابھی یہ سوال کرنے ہی والا تھا......

''میں نہیں جانتا کہ مجھے اس سے بڑا جھٹکا کب لگا تھا۔ ہوگورٹ میں کار اُڑا کر آنا......ظاہر ہے میں اسی وقت سمجھ گیا تھا کہ تم نے ایسا کیوں کیا؟ ایک میل دور سے ہی بات سمجھ میں آ رہی تھی ہیری...... ہیری...... ہیری!'' وہ یکدم جھنجھلایا ہوا دکھائی دیا۔ ہیری بس ٹکٹکی باندھ کر اسے دیکھے جا رہا تھا۔ یہ بڑی عجیب بات تھی کہ چپ رہتے ہوئے بھی گلڈرائے کسی نہ کسی طرح اپنے چمکتے ہوئے دانتوں کی نمائش کرنے کے فن سے پوری طرح آشنا تھا۔

''میں نے تمہیں شہرت کا ذائقہ چکھایا تھا...... ہے نا ہیری! اب تمہیں شہرت پانے کی عادت ہوگئی ہے۔ یہ سب میری وجہ سے ہوا ہے۔ تمہاری تصویر میرے ساتھ اخبار کے صفحہ اوّل پر شائع ہوئی تھی اور دوبارہ اخبار میں چھپنے کیلئے تم نے ذرا سا صبر نہیں کیا!'' گلڈرائے نے ہیری پر چوٹ کی۔ ہیری پہلو بدل کر رہ گیا تھا۔

''نہیں...... پروفیسر! دیکھئے!'' ہیری بوکھلائے ہوئے انداز میں کچھ بولنا چاہتا تھا۔

''ہیری، ہیری، ہیری!'' گلڈرائے نے اپنا ہاتھ اس کے کندھے پر رکھ کر اسے قریباً جھٹکتے ہوئے کہا۔ ''میں سمجھتا ہوں! یہ فطری عمل ہے کہ شہرت کا ذائقہ ایک بار منہ کو لگ جائے تو وہ بڑھتا جاتا ہے۔ تم اگر کسی نرالے کام سے کچھ اور شہرت حاصل کر لو تو اس میں تمہارا نہیں تمہاری فطرت کا دخل ہوگا۔ چونکہ یہ احساس میری کوتاہی کی وجہ سے تمہارے اندر بیدار ہوا ہے اس لئے میں خود کو ہی اس کا ذمہ دار ٹھہراؤں گا۔ نہ میں تمہاری تصویر کو اخبار کے صفحہ اوّل کی زینت بننے دیتا اور نہ آج یہ واقعہ پیش آتا...... بہرحال یہ تو ہونا ہی تھا۔ دیکھو ہیری! تم نے اُڑنے والی کار کا استعمال کر کے کوئی اچھا کام نہیں کیا۔ یہ لوگوں میں اپنی پسندیدگی بڑھانے کیلئے قطعی اچھا فعل نہیں تھا۔ اس سے تمہیں مقبولیت نہیں نفرت ملی ہے...... تمہیں تھوڑا انتظار کرنا چاہئے! ٹھیک ہے...... تم جب کچھ بڑے ہو جاؤ گے تو تمہارے پاس کھلا وقت ہوگا ایسی تمام چیزوں کیلئے...... ہاں ہاں! میں جانتا ہوں کہ تم کیا سوچ رہے ہو؟ 'لک ہارٹ' کیلئے یہ ٹھیک ہے...... وہ تو پہلے سے ہی ایک بین الاقوامی شہرت یافتہ جادوگر ہے۔'' ایک لمحہ کا توقف کرتے ہوئے وہ دوبارہ بولا۔ ''لیکن جب میں بارہ سال کا تھا تو میں اتنا ہی ناچیز تھا ہے جتنے کہ آج تم ہو بلکہ میں تو یہ کہوں گا کہ میں تم سے بھی زیادہ غیر معروف تھا۔ میرا مطلب ہے کہ کچھ لوگوں نے تمہارے بارے میں سن رکھا ہے...... ہے نا! تم جانتے ہو کس کے معاملے میں؟......'' اس نے ہیری کے ماتھے پر موجود لہراتی ہوئی برق کے نشان کی طرف اشارہ کیا۔ ''میں جانتا ہوں کہ یہ میری اپنی خواہش تو نہیں ہے کہ میں ہفت روزہ 'جادوگرنی' کی طرف سے دیا جانے والا دلکش متبسم مسکراہٹ کا بے مثال اعزاز پانچ مرتبہ جیتوں لیکن حقیقت میں ایسا ہی ہے۔ ہیری! یہ محض

شروعات ہیں...... یہ سب شروعات کے علاوہ اور کچھ نہیں!''

انہوں نے ہیری کو خوش ہوکر آنکھ ماری اور وہاں سے چل دیئے۔ کچھ پل تک تو ہیری دم بخود کھڑا رہا۔ پھر اسے یاد آیا کہ اسے تو ہریالی گھر میں ہونا چاہئے۔اس نے جلدی سے دروازہ کھولا اور خاموشی سے اندر داخل ہوگیا۔ پروفیسر اسپراؤٹ ہریالی گھر کے بالکل وسط میں ایک ڈیسک کے ڈھانچے کے پیچھے کھڑی تھیں۔ ڈیسک پر لگ بھگ بیس مختلف رنگوں کے کانوں پر چڑھانے والے چرمی بند کے جوڑے پڑے ہوئے تھے۔ جب ہیری چلتا ہوا رون اور ہرمائنی کے پاس پہنچا اور ان دونوں کے درمیان جگہ بنا کر کھڑا ہوگیا تو پروفیسر کی آواز سنائی دی۔

''آج ہم نربط نرسنگوں کے بارے میں سیکھیں گے کہ انہیں زمین میں کیسے بویا جاتا ہے۔ کیا کوئی جانتا ہے کہ نربط نرسنگے کی کارکردگی کیا ہوتی ہے؟'' پروفیسر نے دریافت کیا۔

یہ بات کسی کیلئے بھی حیرت انگیز نہیں تھی کہ ہرمائنی کا ہاتھ سب سے پہلے ہوا میں لہرانے لگا۔ پروفیسر سپراؤٹ نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے اشارہ کیا۔

''نربط نرسنگے یا من ڈریکرا...... ہر اس فرد کیلئے فائدہ ثابت ہوتے ہیں جو کسی جادوئی کلمے سے بے حس ہوکر اپنے تمام حواس کھو بیٹھتا ہے۔ یہ ان لوگوں کو بھی فائدہ دیتے ہیں جنہیں تاریک شیطانی جادو کے ذریعے بے کار کر دیا جاتا ہے اس کے علاوہ یہ ان لوگوں کیلئے بھی مفید ہیں جن کی ہیئت کو نقصان پہنچا کر انہیں اصل حالت سے کسی دوسری حالت میں تبدیل کر دیا گیا ہو۔ یہ ان تمام لوگوں کے حواس وقویٰ بحال کر کے انہیں دوبارہ صحت منداور پہلے جیسا بنا دیتے ہیں۔'' ہرمائنی یوں بولتی چلی گئی جیسے اسے جڑی بوٹیوں کی پوری کتاب زبانی یاد ہو۔

''لاجواب!'' پروفیسر کی مسرت آمیز آواز گونجی۔ ''گری فنڈر کو دس پوائنٹس دیئے گئے۔ نربط نرسنگے زیادہ تر زہر زائل کرنے والے سیال اور ادویہ میں استعمال کئے جاتے ہیں......مگر یہ بے حد خطرناک بھی ہوتے ہیں۔اس کی وجہ کون بتا سکتا ہے؟''

جب ہرمائنی کا ہاتھ ایک بار پھر اُٹھا تو وہ ہیری کی عینک سے ٹکراتے ٹکراتے بچا۔

''نربط نرسنگوں کی آواز بے حد خوفناک ہوتی ہے، اس سے سامنے موجود شخص کی فوری موت بھی ہوسکتی ہے۔'' ہرمائنی نے جلدی سے جواب دیا۔

''بالکل ٹھیک!'' پروفیسر سپراؤٹ نے مسکرا کر کہا۔ ''گری فنڈر کیلئے مزید دس پوائنٹس! ہمارے پاس جو نربط نرسنگے موجود ہیں وہ ابھی شیر خوار ہیں۔اس لئے زیادہ فکر کی بات نہیں۔''

ڈیسک کے قریب رکھے ہوئے گملوں کی طرف پروفیسر نے اشارہ کیا۔تمام طلبا کی نظریں اس طرف اُٹھ گئیں۔ کچھ طلبا آگے بڑھ کران گملوں کی طرف دیکھنے لگے۔ان گملوں میں تیز ارغوانی سبزی مائل گچھے دار چھوٹے پودے لگے دکھائی دے رہے تھے جو قریباً سو سے زائد تھے۔ وہ اپنی شکل وصورت کے لحاظ سے عام سے پودوں جیسے دکھائی دے رہے تھے۔ ہیری تعجب بھری نظروں سے ان کی طرف دیکھنے میں مشغول تھا کیونکہ ہر مائنی کی'تیز اور خوفناک چیخ' والی تشریح اس کے پلے نہیں پڑ پائی۔اس کی بات کا مطلب کیا ہوسکتا ہے؟اس نے من میں سوچا۔

''تمام لوگ اپنے اپنے کانوں پر چرمی بند پہن لیں۔'' پروفیسر کی آواز گونجی۔

تمام طلبا تیزی سے ڈیسک کی طرف بڑھے اوران چرمی بندوں کو اُٹھانے کی کوشش کرنے لگے جو گلابی اور روئیں دار نہیں تھے۔ ان کی کوشش کسی قدر چھینا جھپٹی میں بدلنے لگی۔

''جب میں تم سے کانوں پر چرمی بند پہننے کیلئے کہوں گی تو اچھی طرح سے دیکھ لینا کہ تم لوگوں نے کانوں کو پوری طرح محفوظ کرلیا ہے۔'' پروفیسر کی تیز آواز ہریالی گھر میں سنائی دی۔''جب انہیں اتارنا موزوں ہوگا تو میں تمہیں انگلی اُٹھا کر اشارہ کردوں گی۔اس سے پہلے کوئی بھی اپنے کانوں سے چرمی بند نہیں اتارے گا......سمجھ گئے سب لوگ!تو اب کانوں پر چرمی بند چڑھالو۔فوراً......''

ہیری نے اپنا چرمی بند کانوں پر پہن کر اسے تھپتھپا کر تسلی کی کہ وہ صحیح طرح سے کانوں کو ڈھک رہا ہے یا نہیں۔ ہیری نے آواز سننے کی کوشش کی مگر اس کی سماعت بالکل بند ہوچکی تھی۔ پروفیسر سپراؤٹ نے اپنے کانوں پر گلابی رنگ کا روئیں دار چرمی بند پہننا۔ اپنے دونوں بازو اوپر چڑھائے۔ایک گچھے دار پودے کو کس کر پکڑا اور زور سے گملے میں باہر کھینچا۔ ہیری کے منہ سے اسی وقت حیرت بھری چیخ نکل گئی، چرمی بندوں کی وجہ سے وہ کسی کو سنائی نہیں دی تھی۔

پروفیسر سپراؤٹ کے ہاتھوں میں پودے کا بالائی حصہ پکڑا ہوا تھا۔ جونہی انہوں نے اسے زور لگا کر باہر کھینچا تو اس کی جڑیں زمین سے باہر نکل آئیں۔ ہیری جڑوں کو دیکھ کر ششدر رہ گیا تھا۔ وہ کسی بدصورت اور کمزور شیرخوار بچے کی طرح دکھائی دے رہی تھیں جس کے جسم پر بے حد جھریاں پڑی ہوں۔اس کے بازو اور ٹانگیں بھی صاف دکھائی دے رہی تھیں جو لمبے ریشوں کی طرح اطراف میں بکھری ہوئی تھیں۔سر پر بالوں کی جگہ لمبی لمبی اور پتلی شاخیں موجود تھیں جن سے سبز پتے اور ننھے ننھے پھول پیوستہ تھے۔ جڑوں والا بدشکل بچہ کیچڑ میں لت پت تھا اور بے حد بھیانک نظر آرہا تھا۔ وہ بری طرح سے چیخ رہا تھا۔اس کی جلد دھبوں والی تھی۔ اس بات میں کوئی شک نہیں تھا کہ وہ اپنے پھیپھڑوں کا پورا زور لگا کر چیخ رہا تھا۔ جڑوں کا بگڑا ہوا چہرہ دیکھ کر ہیری کو کسی قدر اندازہ ہوا کہ جیسے وہ بری طرح سے رورہا ہو۔ایک تیز اور بھیانک آواز ہریالی گھر میں گونج رہی تھی۔ چرمی بند پہننے کے باوجود ہیری کو اس کی

چیخیں دماغ کی چولیں ہلاتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔ سب طلبا کے چہرے سہمے اور دہشت زدہ دکھائی دے رہے تھے۔ پروفیسر نے قریب زمین میں کھودے ہوئے گڑھے میں اس کی جڑوں کو ڈالا اور جلدی جلدی اس میں کیمیائی کھاد ملی سیاہ رنگ کی مٹی ڈالنے لگیں۔ ان کے ہاتھ بڑی مہارت سے چل رہے تھے۔ کچھ ہی دیر میں جڑوں والا بچہ گڑھے کے اندر غائب ہو گیا اور اس کے بالوں والی شاخیں اور پتے زمین سے اوپر نکلے ہوئے دکھائی دینے لگے۔ اس کام سے فارغ ہو کر پروفیسر نے اپنے دونوں ہاتھ ایپرن سے صاف کئے اور اپنی انگلی اُٹھا کر سب کو چرمی بند اتارنے کا اشارہ کیا۔ اس کے بعد انہوں نے بھی اپنے چرمی بند کانوں سے اتار لئے۔

''چونکہ نربط نرسنگے ہمارے بیج ہوتے ہیں اس لئے ان کی چیخیں جان لیوا ثابت نہیں ہوتیں۔ لیکن انہیں بڑی احتیاط کے ساتھ زمین میں بونا چاہئے تاکہ ان کی فصل کو نقصان نہ پہنچ سکے۔'' پروفیسر سپراؤٹ نے سمجھاتے ہوئے کہا۔ وہ بالکل مطمئن دکھائی دے رہی تھیں۔ ان کے چہرے پر کسی قسم کی پریشانی نہیں تھی کہ انہوں نے کوئی دشوار کام کیا ہو۔ وہ اب پودے کے گرد پانی ڈال رہی تھیں تاکہ مٹی اچھی طرح سے بیٹھ جائے اور نربط نرسنگوں کو زمین میں اجنبیت محسوس نہ ہو!

''البتہ یہ ضرور ہے کہ ان کی چیخیں سن کر کچھ لوگ کئی گھنٹوں کیلئے بے ہوش ہو سکتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ تم سب لوگ سکول میں واپسی کے بعد پہلے ہی دن ہوش میں رہنا چاہو گے۔ اس لئے ان کے ساتھ کام کرتے وقت اپنے چرمی بند ٹھیک طرح سے پہنے رہنا۔ جب انہیں زمین میں بونے کا سلسلہ شروع کیا جائے گا تو میں تمہیں اشارہ کر دوں گی۔''

پروفیسر سپراؤٹ اپنے کام سے فارغ ہو چکی تھیں۔ وہ بالکل سیدھی کھڑی تھیں۔

''ہریالی گھر میں دائیں طرف گڑھے کھدے ہوئے ہیں۔ ہر گڑھے پر چار چار لوگ ساتھ ہوں گے۔ یہاں پر بہت سارے گملے رکھے ہوئے ہیں۔ انہیں اُٹھا کر گڑھوں کے پاس لے جایئے اور بالکل ویسا ہی کیجئے جیسا ابھی آپ نے دیکھا ہے...... البتہ 'تین تسکولا' کے زہریلے ریشوں سے جڑے باریک اور نوکیلے دانتوں سے ہوشیار رہئے کیونکہ یہ کاٹنے میں ذرا سی دیر نہیں کرتے۔'' پروفیسر سپراؤٹ نے گڑھے کے قریب ایک نوکدار گہرے سرخ رنگ پودے کو ایک تیز تھپکی مارتے ہوئے کہا جس نے اپنے لمبے نوکیلے دانت جلدی سے اندر کھینچ لئے تھے۔ ہیری نے دیکھا کہ تین تسکولا پروفیسر کی بے خبری کا اندازہ کرنے کے بعد دھیمے دھیمے انداز میں ان کے کندھوں کے اوپر بڑھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

ہیری، رون اور ہرمائنی جب اکٹھے آگے بڑھے اور ان کے ساتھ ہفل پف فریق کا ایک گھنگھریالے بالوں والا طالب علم شامل ہو گیا۔ ہیری کو اس کی صورت دیکھی بھالی لگی مگر وہ اس کے نام سے واقف نہیں تھا۔ اس کے علاوہ اس کے ساتھ کبھی گفتگو کا موقع بھی نہیں میسر آیا تھا۔ وہ خوش دلی سے بڑھا اور ہیری کے ساتھ جوشیلے انداز میں ہاتھ ملایا۔

''میرا نام 'جسٹن فنچ فلیچ لے' ہے۔ ظاہر ہے میں جانتا ہوں کہ تم کون ہو؟ مشہور ہیری پوٹر! اور آپ ہیں ہرمائنی گرینجر۔ ہر موضوع میں شاندار کارکردگی اور اوّل مقام۔ اور رون ویزلی! وہ اُڑنے والی کار یقیناً تمہاری ہی تھی۔'' وہ ان تینوں سے باری باری ہاتھ ملاتے ہوئے بولا۔ یہ الگ بات تھی کہ ہرمائنی کا چہرہ تعریف سن کر دمک اُٹھا تھا۔ رون اس کا تبصرہ سن کر قطعی نہیں مسکرایا۔ ظاہر ہے غل غپاڑے کی فلک شگاف آواز ابھی تک اس کے کانوں کے پردوں پر دستک دے رہی تھی۔

''لک ہارٹ بھی بہت کمال کی شخصیت رکھتا ہے...... ہے نا۔'' جسٹن نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ گڑھے میں ڈریگن کے گوبر کی ملغوبہ کھاد ڈال رہا تھا۔ ''غضب کے شجاع ہیں۔ کیا تم لوگوں نے ان کی کتابیں پڑھی ہیں؟ اگر مجھے ٹیلی فون بوتھ میں بھیڑیائی انسان نے گھیر لیا ہوتا تو میں یقیناً خوف کی شدت سے ہی مر چکا ہوتا...... مگر انہوں نے بروقت اپنی حاضر دماغی سے کام لیا اور نہایت ناگہانی حالات میں بھی ہمت نہیں ہاری...... بہت ہی شاندار!''

''تم لوگوں کو پتہ ہے کہ مجھے 'ایٹن' میں بھی داخلہ مل رہا تھا مگر میں بتا نہیں سکتا کہ وہاں جانے کے بجائے یہاں آ کر میں کتنا خوش ہوں! ظاہر ہے ماں اس فیصلے پر تھوڑا ناراض ہوئی تھیں مگر جب میں نے انہیں لک ہارٹ کی کتابیں پڑھائیں تو انہیں یہ سمجھ میں آ گیا کہ خاندان میں پوری طرح تربیت یافتہ جادوگر کا ہونا کتنا فائدہ مند ہو سکتا ہے......''

وہ خاصا باتونی معلوم ہوتا تھا۔ انہیں مزید گفتگو کرنے کا موقع نہیں مل پایا کیونکہ پروفیسر کی ہدایت پر سب لوگوں نے ایک بار پھر کانوں پر چرمی بند چڑھا لئے تھے۔ اب انہیں اپنے اپنے نربط نرسنگوں کے پودوں پر مکمل توجہ دینے کی ضرورت تھی۔ پروفیسر سپراؤٹ نے پودوں کی بوائی کا کام نہایت آسانی سے کر کے دکھایا تھا لیکن یہ اتنا آسان نہیں تھا۔ نربط نرسنگوں کو اپنا پوشیدہ بدصورت جسم باہر نکالنا بالکل اچھا نہیں لگتا تھا مگر یہ بھی حقیقت تھا کہ ایک بار گملوں سے باہر نکل کر انہیں دوبارہ زمین میں واپس داخل ہونا بھی بالکل پسند نہیں تھا۔ جونہی طلبا نے انہیں گملوں سے باہر نکالا تو وہ پیچ و تاب کھانے لگے، وہ بری طرح سے طلبا کو اپنی چھوٹی چھوٹی نوکیلی تیز دھار ٹانگوں سے لاتیں اور گھونسے مارنے کی کوشش کر رہے تھے۔ کچھ نربط نرسنگوں نے تو دانت کچکچاتے ہوئے کاٹنے کی بھی کوشش کی۔ ایک نربط نرسنگے کو گملے سے نکال کر زمین میں بونے کیلئے ہیری کو بھرپور جدوجہد کرنا پڑی، وہ دس منٹ بعد اپنی کوشش میں پوری طرح کامیاب ہوا۔ چھٹی کا گھنٹی بجنے تک سب کی طرح ہیری بھی بری طرح سے پسینے میں نہایا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے ہاتھ اور بازو کھاد ملی سیاہ مٹی میں لتھڑے ہوئے تھے۔ درد کے مارے اس کا پورا جسم جھنجھنا رہا تھا۔ جسم کے کئی حصوں پر نربط نرسنگے گہری ضرب لگانے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ ایسا صرف ہیری کے ساتھ نہیں ہوا تھا بلکہ شاید ہی کوئی طالب علم ایسا ہو جسے نربط نرسنگے سے ضرب نہ لگی ہو۔ ہیری چھٹی ہوتے ہی تھکے ماندے قدموں سے ہریالی گھر سے نکلا اور بڑے ہال کی طرف بڑھنے لگا۔ ہر کوئی جلدی جلدی اپنے جسم پر

لگی گندگی سے نجات پانا چاہتا تھا کیونکہ 'تبدیلی ہیئت' کی جماعت کچھ ہی دیر میں شروع ہونے والی تھی۔ گری فنڈر کے طلباء تیزی سے ہاتھ منہ دھوکر کمرہ جماعت کی طرف بھاگنے لگے۔

پروفیسر میک گوناگل کی جماعت میں ہمیشہ بہت محنت کرنا پڑتی تھی مگر آج کی پڑھائی خاص طور پر مشکل دکھائی دے رہی تھی۔ ہیری نے گذشتہ سال کی پڑھائی میں تبدیلی ہیئت کے بارے میں جو کچھ سیکھا تھا، اس کی مشق نہ کرنے کے باعث وہ سب اس کے دماغ سے کافور ہو چکا تھا۔ اس کی وجہ مسٹر ڈرسلی کی سختی تھی جنہوں نے اس کا تمام جادوئی نصاب چھڑی سمیت سیڑھیوں تلے گودام میں بند کر ڈالا تھا۔ اسے ایک بھونرے کو بٹن میں تبدیل کرنے کا مظاہرہ کرنا تھا۔ اس کا سارا وقت بھونرے کو پکڑنے کی کوشش میں ہی ضائع ہو گیا کیونکہ وہ ایک جگہ ٹکنے کا نام ہی نہیں لیتا تھا۔ کبھی میز کے اس کنارے پر تو کبھی میز کے دوسرے کنارے پر کود جاتا۔ اس کی رفتار بڑی تیز تھی جو ہیری کے بس سے باہر دکھائی دیتی تھی۔

رون کو تو اس سے بھی زیادہ مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔ اس نے اپنی ٹوٹی ہوئی جادوئی چھڑی کو مانگی ہوئی شفاف ٹیپ سے جوڑ تو لیا تھا مگر ایسا لگتا تھا کہ جیسے چھڑی کو گہرا نقصان پہنچا ہے جو محض مرمت سے دور نہیں کیا جا سکتا۔ جب رون اسے گھما کر جادوئی کلمات پکارتا تو وہ اچانک چر چرانے اور چنگاریاں نکالنے لگتی تھی۔ وہ جب بھونرے کو بٹن میں تبدیل کرنے کی کوشش کرتا تو جادوئی چھڑی میں سے سرمئی رنگ کا دھواں نکلنے لگتا جس کی تعفن زدہ بدبو کسی سڑے انڈے جیسی تھی۔ دھوئیں کے مرغولے کی اوٹ میں بھونرے کو دیکھنا کجا...... وہ یہ دیکھنے میں بھی ناکام ہو جاتا کہ وہ کیا کر رہا ہے؟ اچانک اس کا منہ کھلا رہ گیا کیونکہ جب دھوئیں کا بادل چھٹا تو اسے معلوم ہوا کہ اس کا بھونرا اسی کی کہنی تلے آ کر پس گیا تھا۔ میز پر اس کا کچومر نکلا دکھائی دے رہا تھا۔ آنکھیں چراتے ہوئے اسے ایک نئے بھونرے کی فرمائش کرنا پڑی۔ پروفیسر میک گوناگل کو اس کی حرکت بے حد ناگوار گزری۔

دوپہر کے کھانے کیلئے بجنے والی گھنٹی کی آواز سن کر ہیری کی جان میں جان آئی۔ وہ ہریالی گھر کی کڑی محنت والی جماعت کے بعد...... بھونرے کو پکڑنے کی اعصاب شکن کوشش کے باعث بدحال ہو چکا تھا۔ اسے یوں لگا جیسے اس کا دماغ کسی اسفنج کی طرح نچوڑ لیا گیا ہو۔ تمام طلبا ایک قطار میں کمرہ جماعت سے باہر نکل گئے۔ ہیری اور رون دونوں جماعت میں اکیلے رہ گئے تھے۔ رون سخت جھنجلاہٹ کا شکار دکھائی دے رہا تھا اور اپنی جادوئی چھڑی کو ڈیسک پر بری طرح پٹخ رہا تھا۔ ہیری اس کی طرف دیکھنے لگا۔

''گھامڑ...... ناکارہ...... بیکار چیز!''

اسی وقت اس کی جادوئی چھڑی سے پٹاخے کی طرح دھماکوں کی زوردار آوازیں نکلنے لگیں۔ ہیری نے جلدی سے آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ پکڑ کر ساکت کر دیا۔

''گھر خط لکھ کر نئی چھڑی منگوا لو......!''

''ہاں...... ہاں! کیوں نہیں...... اور وہاں سے ایک اور غل غپاڑہ چلا آئے گا کہ 'تمہاری ہی غلطی کی وجہ سے جادوئی چھڑی ٹوٹی ہے......اب بھگتو!'' رون نے اپنی ماں کے غصیلے لہجے کی نقل اتار کر کہا۔ وہ اب اپنی چھڑی بستے میں ٹھونسنے لگا۔

وہ دونوں کمرے سے باہر نکلے اور کھانے کیلئے بڑے ہال میں پہنچ گئے۔ کھانے کی میز پر رون کی مزاج اور بھی بگڑ گیا جب ہرمائنی نے بڑے فخر کے ساتھ تبدیلی ہیئت کی جماعت میں بنایا ہوا اپنا ایک بڑا کوٹ کا بٹن دکھایا جو بھونرے سے کوٹ بٹن میں بدل چکا تھا۔

''آج دوپہر کے بعد کون سی جماعت میں حاضر ہونا ہوگا؟'' ہیری نے بدمزگی سے بچنے کیلئے موضوع بدلتے ہوئے دریافت کیا۔

''تاریک جادو سے محفوظ رہنے کا فن!'' ہرمائنی جلدی سے بولی۔

رون نے جھپٹ کر ہرمائنی کے ہاتھوں میں پکڑا ہوا ٹائم ٹیبل کا ضمیمہ لے لیا۔

''تم نے ٹائم ٹیبل کے ضمیمے پر لک ہارٹ کی تمام جماعتوں کے چاروں طرف دل کا نشان کیوں بنایا ہوا ہے؟'' رون جلدی سے منہ بسورتا ہوا بولا۔ ہرمائنی نے اس کے ہاتھوں سے اپنا ٹائم ٹیبل کا ضمیمہ واپس چھین لیا۔ اس کا چہرہ غصے کے مارے سرخ ہو گیا تھا۔ ہیری نے ان کے معاملے میں مزید دخل اندازی دینا مناسب نہیں سمجھا۔ پھر انہوں نے کھانا کھانا شروع کر دیا اور کچھ ہی دیر میں وہ باہر نکل گئے۔ تھوڑی دیر کیلئے ہیری کو سکون ملا تھا جس کی وجہ سے تکان کے آثار معدوم پڑ گئے۔ آسمان پوری طرح بادلوں میں گھرا دکھائی دے رہا تھا۔ ہرمائنی پتھر کی سیڑھی پر بیٹھ گئی اور بستے میں سے کتاب 'خون آشاموں کے ساتھ خطرناک سمندری سیاحت' نکال کر اس کے مطالعے میں غرق ہوگئی۔ اس کا چہرہ کتاب کی جلد کے پیچھے چھپ چکا تھا۔ ہیری اور رون اس کے قریب بیٹھ کر چند منٹوں تک کیوڈچ کے بارے میں گپ شپ لگاتے رہے۔ اچانک ہیری کو ایسے محسوس ہوا کہ کوئی اسے ٹکٹکی باندھ کر مسلسل دیکھ رہا ہے۔ اس نے چونک کر سر اُٹھایا تو اسے چند قدموں کے فاصلے پر وہ چھوٹا چوہے جیسے بالوں والا لڑکا دکھائی دیا جسے اس نے گذشتہ رات کو تقریب انتخاب میں بولتی ٹوپی پہنے ہوئے دیکھا تھا۔ وہ گم صم کھڑا ہیری کو ایکا ایک دیکھے جا رہا تھا۔ ہیری کو لمحہ بھر کیلئے یوں لگا جیسے وہ اسے دیکھنے پر پتھر کے بت میں بدل گیا ہو۔ اس کے ہاتھ میں معمولی قسم کا ماگلوؤں والے کیمرے جیسی کوئی چیز دکھائی دی۔ جیسے ہی ہیری نے اس کی طرف دیکھا تو گھبرا سا گیا اور اس کا چہرہ فق دکھائی دینے لگا۔ ہیری نے اسے سر سے قریب آنے کا اشارہ کیا۔

''کک...... کیسے ہیں ہیری پوٹر؟ میرا نام 'کولن کریوی' ہے۔'' وہ قریب آتے ہوئے ہانپتے اور غیر یقینی کے عالم میں بولا۔ ''میں بھی گری فنڈر میں ہوں۔ کیا آپ کو لگتا ہے کہ یہ صحیح رہے گا اگر میں آپ کی ایک تصویر کھینچ لوں۔'' اس نے اپنا کیمرا بلند کرتے ہوئے

کہا۔

''تصویر؟'' ہیری نے تعجب سے آنکھیں جھپکائیں۔

''تا کہ میں یہ ثابت کرسکوں کہ سکول میں میں آپ سے ملا ہوں۔'' کولن نے کچھ قریب ہوتے ہوئے رازداری سے کہا۔''میں آپ کے بارے میں سب کچھ جانتا ہوں۔سب نے مجھے بتا دیا ہے کہ 'تم جانتے ہو کہ کون؟' نے تمہیں مارنے کی کوشش کی تھی۔تو تم کس طرح بچ گئے تھے۔کسی طرح وہ غائب ہو گیا اور کس طرح تمہارے ماتھے پر اب بھی بجلی جیسا نشان ہے۔'' اس کی آنکھیں ہیری کے ماتھے پر موجود نشان پر جمی ہوئی تھیں۔''اور میرے ساتھ کمرے میں رہنے والے ایک لڑکے کا کہنا ہے کہ اگر میں کیمرے سے فلم نکال کر صحیح سیال میں اسے دھونے میں کامیاب ہو گیا تو تصویر متحرک ہو جائے گی۔'' کولن نے کپکپاتے ہوئے لہجے میں کہا۔اس نے بے قراری سے کانپتی ہوئی گہری سانس اپنے نتھنوں میں اتاری۔''یہاں پر نہایت مناسب اور شاندار روشنی ہے...... ہے نا! مجھے یہ معلوم ہی نہیں تھا کہ میں جو عجیب حرکتیں کیا کرتا تھا وہ جادو سے وابستہ ہیں۔جب مجھے پہلی بار ہوگورٹ کا خط ملا تو پھر مجھے سمجھ آیا کہ وہ سب کیا تھا؟ میرے ڈیڈی گوالے ہیں۔انہیں بھی اس خط پر یقین نہیں آپایا۔میں سکول تو آ گیا ہوں مگر وہ سمجھتے ہیں کہ ہوگورٹ سکول بچوں کو داخلہ دینے کیلئے ایسی 'مصنوعی کشش' پیدا کر دیتا ہے جس سے بچے وہیں جانے کی ضد کرتے ہیں۔میں متحرک تصویریں گھر بھیج کر انہیں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہوگورٹ میں واقعی جادوئی تعلیم ہی دی جاتی ہے...... یہ تصویریں یقیناً عمدہ ہی ہونا چاہئیں۔کیا میں آپ کی ایک تصویر اتارلوں؟''

کولن نے ہیری کی طرف ملتجیانہ نگاہوں سے دیکھا۔

''اگر آپ کے دوست یہ تصویر کھینچنے کی تکلیف گوارا کرلیں تو میں بھی تصویر میں آپ کے ساتھ کھڑا رہ سکتا ہوں......اور پھر جب تصویر دھل جائے گی تو آپ اس پر مجھے اپنا آٹوگراف دینا پسند کریں گے؟''

''آٹوگراف والی تصاویر......تم اب اپنی تصویروں پر آٹوگراف بھی دینے لگے ہو پوٹر!''

ایک چبھتی ہوئی تیز آواز صحن میں گونج اُٹھی۔سب نے اس طرف دیکھا تو وہاں ڈریکو ملفوائے استہزائیہ نگاہوں کے ساتھ کھڑے پایا جو نجانے کس لمحے وہاں آ دھمکا تھا۔وہ کولن کے بالکل عقب میں آ کر رُک گیا تھا اور اس کا نکلتا ہوا سر کولن کے عقب میں دکھائی دے رہا تھا۔ڈریکو کے آس پاس لمبے چوڑے اور بدمعاش شکل کے دولڑکے کھڑے تھے جو اس کے فریق کے ساتھی اور گہرے وفادار تھے۔یہ 'کریب' اور 'گوئل' تھے۔

''براہ کرم! سب لوگ قطار بنالیجئے۔مشہور ہیری پوٹر......اپنے آٹوگراف والی تصویریں بانٹ رہا ہے۔'' ڈریکو نے چیختی ہوئی

آواز میں کہا۔ صحن میں موجود سب لوگ چونک کر ادھر دیکھنے لگے۔ ڈریکو اب اپنے دوستوں کی طرف دیکھ کر مسکرایا اور قریب سے گزرنے والوں طلباء کو ہاتھ کے اشارے سے متوجہ کرنے لگا۔

''میں نہیں بانٹ رہا ہوں...... خاموش ہو جاؤ مل فوائے!'' ہیری نے غصے کو بمشکل دباتے ہوئے کہا۔ اس کے ہاتھوں کی مٹھیاں تن سی گئیں۔

''تمہارا چہرہ کچھ زیادہ ہی سرخ دکھائی دے رہا ہے ہیری پوٹر!'' ڈریکو ہونٹوں کو سیٹی کے انداز میں سکوڑ کر بولا۔ ''لگتا ہے کہ تمہیں ہسپتال میں اپنا چیک اپ کروالینا چاہئے کہیں طبیعت زیادہ نہ بگڑ جائے۔''

''آپ کے اندر حسد کی بو محسوس ہو رہی ہے!'' کولن اپنی گردن موڑ کر بولا۔ اس کا پورا قد کریب کے گھٹنے سے اوپر نہیں اُٹھتا تھا۔

''حسد؟'' ڈریکو مل فوائے آنکھیں گھماتا ہوا بولا۔ ''مگر کس سے؟ میں اپنے ماتھے پر ایک گندا سا نشان نہیں برداشت کر سکتا۔ میں نہیں مانتا کہ دماغ پر زخم ہونے پر کوئی خاص بن جاتا ہے۔ یہ سب لوگوں کے ذہن کا فتور ہے اور کچھ نہیں!'' ڈریکو مل فوائے زیادہ بلند نہیں بولا تھا کیونکہ صحن میں موجود تمام طلبا اپنا کام چھوڑ کر ان کی طرف دیکھ رہے تھے اور غور سے ان کی بات چیت سننے کی کوشش کر رہے تھے۔ کریب اور گوئل دونوں ٹھٹھے لگاتے ہوئے ہنس رہے تھے۔

''مل فوائے گھونگے کھاؤ!'' رون نے غصے سے کہا۔ کریب نے یکا یک ہنسنا بند کر دیا اور اس کا چہرہ ناگواری سے چوڑا ہو گیا۔ اس کے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں باہم پیوست ہو گئیں اور وہ جوڑوں سے پٹاخے چھوڑنے لگا۔ اس کا چہرہ بڑا خطرناک معلوم ہوتا تھا۔

''تمہیں خبردار رہنا چاہئے ویزلی!...... زیادہ بہتر یہی ہوگا کہ تم خواہ مخواہ اس بکھیڑے میں مت پڑو، کہیں ایسا نہ ہو ایک اور غل غپاڑہ تمہارے نام نہ آجائے یا پھر تمہاری ماں یہاں سکول میں آئے اور تمہیں کان سے پکڑ کر گھر واپس لے جائے۔'' ڈریکو نے آنکھیں نکال کر اسے تنبیہ کی ڈریکو کی کٹیلی طنز پر کریب اور گوئل نے قہقہہ لگایا۔ ڈریکو نے پھر رون کی ماں کی نقل اُتارتے ہوئے تیکھی، مہین اور چبھتی ہوئی آواز میں کہا۔

''اب اگر تم نے ایک بھی غلط قدم اُٹھایا......''

قریب کھڑے ہوئے سلے درین فریق کے پانچویں سال کے طلبا ڈریکو کے انداز پر کھلکھلا کر ہنسنے لگے۔ ہیری اور رون کیلئے اپنے غصے پر قابو پانا مشکل ہو رہا تھا۔

''ویزلی کو تمہارے آٹو گراف والی تصاویر ضرور پسند آئیں گی پوٹر! وہ انہیں اپنے گھر کے افراد سے زیادہ قیمتی سمجھ کر ان کی حفاظت کرے گا۔'' ڈریکو مل فوائے نے اپنے چہرے پر مصنوعی مسکراہٹ سجاتے ہوئے تلخ لہجے میں ایک اور جملہ پھینکا۔

’’مل فوائے!‘‘ رون کی برداشت جواب دے چکی تھی وہ تیزی سے اُٹھ کھڑا ہوا اور اس نے اپنے پہلو سے ٹیپ لگی جادوئی چھڑی نکال لی۔ عین اسی لمحے ہرمائنی نے اپنی کتاب ’خون آشاموں کے ساتھ خطرناک سمندری سیاحت‘ جھٹکے سے بند کر دی اور ایک طرف اشارہ کرتے ہوئے سرگوشی کی۔ ’’ادھر دیکھو!‘‘

’’کیا ہو رہا ہے...... یہ سب کیا ہو رہا ہے؟‘‘ ہیری اور رون کو پروفیسر گلڈرائے لک ہارٹ کی تیز آواز سنائی دی۔ وہ بڑی سرعت رفتاری سے ان کی طرف بڑھتا چلا آ رہا تھا۔ اس کا فیروزی سرخی مائل چوغہ ہوا کے دوش پر دلکش انداز میں لہراتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

’’آٹوگراف والی تصویریں کون دے رہا ہے؟‘‘ گلڈرائے نے سختی سے پوچھا۔

ھیری نے کچھ کہنے کیلئے ابھی منہ کھولا ہی تھا کہ گلڈرائے نے جلدی سے اپنا دایاں ہاتھ اس کے کندھے پر رکھ کر دباؤ ڈالا۔ اس سے پہلے ہیری دوبارہ اپنی بات کہنے کی کوشش کرتا گلڈرائے بول پڑا۔

’’یہ پوچھنے کی ضرورت نہیں تھی...... ہم ایک بار پھر مل گئے ہیری!‘‘

گلڈرائے آگے بڑھ کر ہیری کے ساتھ جڑ کر کھڑا ہو گیا۔ ان کے قریب ہی صنوبر کا درخت تھا۔ وہ ہیری کو دھکیلتا ہوا وہاں لے گیا اور دانت دکھاتے ہوئے مسکرایا۔ ڈریکو مل فوائے موقع پا کر وہاں سے کھسکنے میں کامیاب ہو چکا تھا شاید اسی لئے ہیری کو وہ دکھائی نہیں دیا۔ ڈریکو نے اس کی تذلیل میں حد کر ڈالی تھی۔ غصے کے مارے اس کا بدن کانپ رہا تھا اور چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔

’’چلو کولن کریوی!‘‘ گلڈرائے لک ہارٹ نے ننھے کولن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ’’اس سے اچھی اور کیا بات ہو سکتی ہے کہ تم ہم دونوں کی تصویر بناؤ...... ہم دونوں اس پر اپنے اپنے دستخط کریں گے...... جلدی کرو اچھے بچے!‘‘

کولن کیلئے یہ صورت حال بے حد غیر متوقع تھی۔ اس نے ہڑبڑاہٹ میں اپنا کیمرہ سیدھا کیا اور فلیش کی تیز روشنی ان دونوں پر گرتی چلی گئی۔ اسی لمحے ان کے عقب میں بڑے گھڑیال نے زوردار آواز میں گھنٹہ بجایا۔ یہ دوپہر کی کلاسوں کے آغاز کا اعلان تھا۔

’’اب آپ سب لوگ چلئے!...... اپنے اپنے کمرۂ جماعت میں جلدی سے پہنچ جائیے۔‘‘ گلڈرائے لک ہارٹ نے سب کو اشارہ کرتے ہوئے تاکید کی۔ تیزی سے بھیڑ چھٹنے لگی اور لک ہارٹ ہیری کو اپنی بغل میں دبائے قلعے کی عمارت کی طرف چل دیئے۔ اس وقت ہیری کے دل میں یہ تمنا بڑی بے تابی کے ساتھ ابھری کہ کاش اسے کوئی غائب ہونے والا عمدہ جادوئی کلمہ آتا ہوتا۔ گلڈرائے لک ہارٹ کی آہنی گرفت میں اسے سانس لینا دوبھر ہو رہا تھا۔

’’سمجھدار کیلئے اشارہ ہی کافی ہوتا ہے ہیری!‘‘ لک ہارٹ نے مشفقانہ لہجے میں اسے سمجھانے کی کوشش کی۔ ’’میں نے آج کریوی کے سامنے بات سنبھال لی اگر وہ تمہارے ساتھ میری تصویر بھی کھینچے گا تو تمہارے سکول کے ساتھی یہ نہیں سوچیں گے کہ تم ہوا

میں اُڑنے لگے ہو۔‘‘

وہ دونوں اس وقت عمارت کے صدر دروازے میں داخل ہو رہے تھے۔ ہیری نے ہکلاتے ہوئے صفائی پیش کرنے کی کوشش کی مگر گلڈرائے نے اس کی بات سنی ان سنی کر دی۔ وہ اسے نہایت سرعت سے قریباً کھینچتا ہوا راہداریوں کی قطار میں لے گیا جہاں طلبا قطار بنا کر کھڑے ہیری کو گھورتی ہوئی نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔ ہیری خاموشی سے اس کے ساتھ گھسٹتا چل رہا تھا۔ وہ دونوں سیڑھیوں کی طرف بڑھے اور اوپر چڑھتے گئے۔

’’مجھے بس اتنا کہنا ہے کہ تمہارے مستقبل کے اس موڑ پر آٹوگراف دینا یا تصویریں بنوانا سمجھداری نہیں کہلائی جاتی اگر بجا کہا جائے تو ایسا لگتا ہے کہ جیسے تم میں تکبر پیدا ہوتا جا رہا ہے۔ ممکن ہے کہ آگے چل کر ایسا بھی وقت آ جائے جب تم جہاں بھی جاؤ، میری طرح تمہیں بھی اپنے ساتھ بہت سی تصویریں رکھنا پڑیں۔‘‘ لک ہارٹ نے ہنستے ہوئے کہا۔ ہیری کو اس کی ہنسی میں کچھ غراہٹ محسوس ہوئی۔ ’’مجھے نہیں لگتا کہ تم اس مقام تک پہنچ چکے ہو۔‘‘

ہیری نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ دونوں کمرہ جماعت میں پہنچ چکے تھے۔ لک ہارٹ نے آخرکار ہیری کو اپنی آہنی گرفت سے آزاد کر دیا۔ آزادی پا کر ہیری کو کسی قدر سکون کا سانس نصیب ہوا۔ ہیری نے جلدی سے اپنے کپڑے درست کئے اور سب سے پیچھے والی قطار میں ایک خالی ڈیسک پر قبضہ کرنے کی غرض سے جست لگائی۔ اس نے بستے میں لک ہارٹ کی تمام کتابیں نکالیں اور انہیں ترتیب سے ڈیسک کر رکھنے میں مصروف ہو گیا۔ اس نے کتابوں کو کچھ ایسے انداز سے رکھا کہ اس کا چہرہ ان کی اوٹ میں چھپ سا گیا۔ وہ سامنے کھڑے لک ہارٹ کو آسانی سے دکھائی نہیں دے پاتا۔ اسی دوران باقی طلبا آپس میں باتیں کرتے ہوئے کمرہ جماعت میں داخل ہوئے۔ ان میں ہرمائنی اور رون کا چہرہ بھی دکھائی دیا۔ وہ دونوں ہیری سے الگ تھلگ ڈیسک پر جا بیٹھے۔

’’ہیری! تمہارا چہرہ دیکھ کر تو یوں لگتا ہے کہ اس پر انڈے کا آملیٹ آسانی سے بنایا جا سکتا ہے۔ دُعا کرو کہ ’کریوی‘ کی ملاقات کہیں جینی سے نہ ہو جائے...... ورنہ ممکن ہے کہ وہ دونوں مل کر ’ہیری پوٹر فین کلب‘ کی بنیاد رکھ دیں گے۔‘‘ رون نے اس کی طرف فقرہ اچھالا۔

’’چپ رہو!‘‘ ہیری نے اسے جھڑک کر کہا۔ وہ بالکل نہیں چاہتا تھا کہ لک ہارٹ کے کانوں میں ’ہیری پوٹر فین کلب‘ کی بھنک بھی پڑے۔ جب پورا کمرہ طلبا سے بھر گیا تو لک ہارٹ نے زور سے کھنکارتے ہوئے اپنا گلہ صاف کیا۔ تمام طلبا بالکل خاموش ہو چکے تھے۔ لک ہارٹ اپنی کرسی سے اُٹھ کر ڈیسک کی طرف بڑھا اور نیول لانگ باٹم کے سامنے پڑی ہوئی کتاب ’خون آشاموں کے ساتھ خطرناک سمندری سیاحت‘ پکڑی اور ہاتھ اوپر اٹھاتے ہوئے اس کا سرورق سب طلبا کی طرف کر دیا تاکہ تمام لوگ سرورق پر اس کی

مسکراتی ہوئی متحرک تصویر دیکھ سکیں۔

''میں ......گلڈرائے لک ہارٹ! مارلن کے امتحان میں مکمل کامیاب، تیسرا درجہ پانے والا، اندھیرنگری کی تاریک قوتوں سے نبرد آزما تحریک کا اعزازی رکن اورہفت روزہ ''چڑیل'' کے دلکش متبسم مسکراہٹ والے اعزاز کا پانچ مرتبہ فاتح......لیکن یہاں پر اس بارے میں کوئی گفتگو نہیں کرنا چاہتا۔ کیونکہ خطرناک چڑیلیں میری دلکش مسکراہٹ دیکھ کرتھوڑی بھاگتی تھی......!''

گلڈرائے نے اپنی طرف سے مزاح کا رنگ پیدا کرنے کی کوشش کی تھی کہ طلباء اس کی بات پر ہنسیں مگر طلبا نے کوئی خاص دلچسپی نہیں دکھائی البتہ کچھ طلبا کے چہروں پر پھیکی سی مسکراہٹ سجی دکھائی دی۔ ہیری کو جانے کیوں اس کا تعارف کرانے کا یہ انداز بھونڈا سا معلوم ہوا۔

''مجھے صاف دکھائی دے رہا ہے کہ تم سب لوگوں نے میری کتابوں کا مکمل مجموعہ خرید لیا ہے......بہت خوب! میں نے سوچا ہے کہ ہم آج ایک چھوٹے سے سوالیہ مقابلے سے پڑھائی کا آغاز کریں گے۔ اس مقابلے کا مقصد صرف یہ معلوم کرنا ہے کہ تم لوگوں نے کتابیں خریدنے کے بعد کس قدر پڑھی ہیں اور کیا کچھ اب تک تمہیں معلوم ہو چکا ہے؟'' گلڈرائے نے مسکرا کر اپنی آنکھ دبائی اور پھر آگے بڑھ کر تمام طلبا میں آزمائشی سوالنامہ تقسیم کرنے لگا۔ اس کام سے فراغت کے بعد وہ سیدھا اپنی کرسی کی طرف بڑھا اور تالی بجا کر بولا۔

''تمہارے پاس صرف تیس منٹ ہیں......شروع ہو جاؤ فوراً......''

ہیری نے اپنے آزمائشی سوالنامے پر نظر ڈالتے ہوئے پڑھا۔

س1: گلڈرائے لک ہارٹ کا سب سے پسندیدہ رنگ کونسا ہے؟

س2: گلڈرائے لک ہارٹ کی پوشیدہ خواہش کیا ہے؟

س3: آپ کی رائے میں گلڈرائے لک ہارٹ کا عظیم کارنامہ کونسا ہے؟

سوالنامہ شیطان کی آنت کی طرح طویل تھا جو تین صفحات پر پھیلا ہوا تھا۔ ہیری نے آخری صفحے پر آخری سوال پڑھا۔

س54: گلڈرائے لک ہارٹ کی سالگرہ کا دن کونسا ہے اور ان کیلئے بہترین تحفہ کیا ہوگا؟

آدھا گھنٹہ گزر جانے کے بعد لک ہارٹ اپنی کرسی سے دوبارہ اُٹھا اور سب طلبا کے سامنے سے ان کی کاپیاں اُٹھالیں اور انہیں اکٹھی کر کے اپنی میز پر رکھ دیا۔ وہ چند لمحوں تک انہیں الٹ پلٹ کر دیکھتا رہا اور اس نے طلبا کی طرف گہری نظر ڈالی۔

''چچ......چچ......چچ! تم میں سے شاید ہی کسی کو یہ یاد نہیں رہا کہ میرا سب سے پسندیدہ رنگ ارغوانی ہے۔ میں نے یہ بات کتاب 'برفیلے انسان کے ساتھ ایک سال' میں تحریر کی ہے اور تم میں سے کچھ لوگوں کو کتاب 'بھیڑیائی انسانوں کے ساتھ خانہ بدوشی' کو

زیادہ دھیان سے پڑھنے کی ضرورت ہے۔ میں نے اس کے بارہویں باب میں صاف صاف کہا ہے کہ میری سالگرہ کا بہترین تحفہ جادوگروں اور ماگلوؤں کے مابین ہم آہنگی ہوگا۔ اگر چہ میں قدیم آگڈیڈ کے لذیذ آتشی مشروب کی بڑی بوتل پیش کئے جانے پر بھی خفا نہیں ہوں گا۔'' لک ہارٹ نے طلبا کی طرف دیکھ کر ایک بار پھر شرارت سے آنکھ ماری۔ رون لک ہارٹ کا چہرہ تعجب بھری نظروں سے گھورتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔ بالکل پہلے ڈیسک پر بیٹھے ہوئے سیمس فنی گن اور ڈین تھامس کے چہروں پر دھیمی مسکراہٹ پھیل چکی تھی اور وہ پہلو بدل رہے تھے۔ دوسری طرف ہرمائنی لک ہارٹ کی باتوں کو پوری توجہ کے ساتھ سننے میں مشغول تھی اور جب لک ہارٹ نے میز پر سے ایک کاپی اُٹھا کر اس کا نام پڑھا تو وہ چونک پڑی۔

''مس ہرمائنی گرینجر! جانتی ہیں کہ میری پوشیدہ خواہش کیا ہے؟ برائی کی دُنیا کو ختم کرنا۔ اور اپنے ذاتی بنائے ہوئے 'بالوں کی حفاظت کرنے والے جادوئی محلول' کو بازار میں متعارف کرانا۔ بہت ذہین لڑکی ہے یہ مس گرینجر! تمام سوالات کے بالکل درست جوابات...... بہت اعلیٰ! میں مس گرینجر کو دیکھنا چاہوں گا۔'' لک ہارٹ کے چہرے پر پسندیدگی کے آثار جھلکنے لگے۔ وہ ہرمائنی کی پوری کاپی کو دیکھ چکا تھا۔ اس نے متلاشی نظروں سے طلبا کی طرف دیکھا۔ ہرمائنی نے جلدی سے اپنا کانپتا ہوا ہاتھ ہوا میں بلند کر دیا۔

''شاباش مس گرینجر!'' لک ہارٹ نے اس کے چہرے پر نظر ڈالتے ہوئے کہا۔ ''تمام جوابات دیکھنے کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ آپ نے واقعی باریک بینی سے تمام کتب کا مطالعہ کیا ہے۔ اس عمدہ کارکردگی پر گری فنڈر کیلئے دس پوائنٹس!''

ہرمائنی کا چہرہ خوشی سے دمک رہا تھا۔ رون اس کی تعریف سن کر جل سا گیا۔

''آزمائشی مرحلہ اختتام کو پہنچا...... آیئے اب ہم ذرا کام کی باتیں کریں!'' لک ہارٹ نے کاپیاں واپس لوٹا دیں۔ اس کے بعد اس نے میز کے پیچھے جھک کر کچھ اُٹھایا اور اسے میز پر لا کر رکھ دیا۔ ہیری نے کتابوں کی اوٹ سے گردن نکال کر میز کی طرف دیکھا وہاں ایک بڑا پنجرہ رکھا ہوا دکھائی دیا جو دبیز کپڑے کے ساتھ ڈھکا ہوا تھا۔

''اب...... ذرا چوکس رہئے! میری ذمہ داری یہی ہے کہ میں آپ لوگوں کو جادوئی دُنیا کی تمام بری چیزوں کے خلاف دفاع کرنا سیکھاؤں، اس کمرے میں آپ کا سامنا بھیانک جانداروں سے ہوگا۔ صرف اتنا جان لیجئے کہ میں یہاں پر موجود ہوں، تب تک آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا ہے۔ میں بس اتنا چاہتا ہوں کہ آپ لوگ اطمینان سے بیٹھے رہیں۔''

نہ چاہتے ہوئے بھی ہیری نے اپنی گردن تنا کر سر کتابوں کے ڈھیر سے اونچا کر لیا اور پنجرے کو تجسس بھری نظروں سے دیکھنے لگا۔ لک ہارٹ نے اپنا ہاتھ پنجرے پر ڈالے گئے کپڑے پر رکھ کر کمرے میں بھرپور نظر ڈالی۔ سب طلبا دھڑکتے ہوئے دل سے ٹکٹکی باندھ کر دیکھ رہے تھے۔ سیمس اور ڈین کے چہروں پر ہنسی گم ہو چکی تھی اور وہ سنجیدہ دکھائی دے رہے تھے جبکہ نیول بھیانک چیزوں کا

ذکرسن کرخوفزدہ دکھائی دے رہا تھا اور اپنے ڈیسک میں دبکا بیٹھا تھا۔

''بس اتنا دھیان میں رکھئے کہ انہیں دیکھ کر چیخ منہ سے نکل پائے ورنہ یہ چڑ جائیں گے۔'' لک ہارٹ کا انداز بڑا پراسرار ہو گیا۔ دوسرے ہی لمحے ان کا ہاتھ حرکت میں آیا اور کپڑا پنجرے سے ہٹ کر دور جا گرا۔ پوری جماعت کے طلبا دہشت زدہ رہ گئے۔ انہیں اپنی سانس رکتی ہوئی محسوس ہوئی۔ نیول کی تو گھگی بندھ گئی تھی۔

''جی ہاں! حال ہی میں پکڑے گئے ننھے دُرجی سمک!'' لک ہارٹ نے شوخ لہجے میں کہا۔

سیمس فنی گن خود پر قابو نہیں رکھ پایا اور وہ گھبرائے انداز میں ہنس پڑا۔ اس کے انداز کو لک ہارٹ بھی دہشت بھری چیخ ماننے کی غلطی نہیں کر سکتا تھا۔

''تم شاید کچھ کہنا چاہتے ہو؟'' لک ہارٹ نے سیمس کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

''یہ...... یہ بہت خطرناک تو نہیں دکھائی دیتے ہیں۔'' سیمس کا گلا رندھ گیا۔

''اتنے یقین کے ساتھ مت کہو!'' لک ہارٹ نے چڑ کر سیمس کو انگلی دکھاتے ہوئے کہا۔ ''درجی سمک!...... بہت اودھم مچا سکتے ہیں!'' ہیری جو سر اونچا کئے ہوئے میز پر پڑے ہوئے پنجرے کو دیکھ رہا تھا اس نے دیکھا کہ درجی سمک بجلی کی طرح شوخ نیلے رنگ کے تھے۔ ان کی جسامت قریباً آٹھ انچ کے قریب تھی۔ دبلے پتلے اور نوکیلے چہروں پر بڑی بڑی گولیوں جیسی آنکھیں تھیں۔ ان کی جلد بے حد چمک رہی تھی جیسی وہ ریشم کے بنے ہوں۔ وہ اپنے حلق پھاڑ کر نہایت تیکھی اور چبھنے والی آوازیں نکال رہے تھے۔ یوں لگتا تھا جیسے بہت سارے طوطے اکٹھے چیں چیں کر رہے ہوں۔ پنجرے کو ڈھکنے والا کپڑا جونہی ہٹا تھا تو درجی سمک اپنے سامنے بچوں کو دیکھ کر مچل سے گئے تھے۔ اب وہ پنجرے کی سلاخوں کو اپنے ننھے ہاتھوں سے زور زور سے جھٹک رہے تھے۔ وہ خوب اچھل کود تے دکھائی دیئے۔ ہیری کو جانے کیوں خوف سا ہوا کہ کچھ ضرور ہونے والا ہے جو شاید اچھا نہیں ثابت ہوگا۔ درجی سمک چہروں سے ہی نہایت شرارتی معلوم ہوتے تھے کیونکہ ان کی اچھل کود اور طلبا کو منہ چڑانے سے ایسا ہی لگتا تھا۔

''تو پھر ٹھیک ہے...... چلو دیکھتے ہیں کہ تم ان کا سامان کیسے کرتے ہو؟'' لک ہارٹ کی شوخ آواز سنائی دی جس کا ہاتھ پنجرے کے دروازے کی بڑھ رہا تھا۔ دوسرے ہی پل میں دروازہ کھل گیا اور درجی سمک دھڑا دھڑ باہر نکلنے لگے۔

ان ننھے درجی سمکوں کے باہر نکلتے ہی کہرام برپا ہو گیا۔ پلک جھپکنے کی دیر میں ہی وہ تیز رفتار راکٹ کی طرح پوری کلاس میں ہر طرف پھیل گئے۔ نیول جو اپنے ڈیسک میں دہشت کے مارے دبکا بیٹھا تھا، درجی سمکوں کی نگاہوں کا نشانہ بن گیا۔ پھر کیا تھا دو ننھے درجی سمک تیزی سے ہوا میں تیرتے ہوئے اس کی طرف لپکے اور انہوں نے نیول کے دونوں کانوں کو اپنے ننھے ننھے ہاتھوں سے

دبوچ لیا۔ خوف سے گھٹی گھٹی چیخ نیول کے منہ سے برآمد ہوئی۔ اس کا تمام جسم ہوا میں اُٹھتا چلا جارہا تھا۔ کچھ درجی سمکوں نے وہاں سے فرار میں عافیت سمجھی اور کھڑکی کا شیشہ توڑ کر اپنے لئے راستہ بنالیا۔ وہ بجلی کی طرح وہاں سے نکل کر باہر گم ہو چکے تھے۔ چند درجی سمکوں نے کھڑکی کے ٹوٹے ہوئے شیشے کے ٹکڑے اُٹھائے اور انہیں پچھلی قطار میں بیٹھے ہوئے طلبا پر اچھال دیا۔ طلبا نے بڑی مشکل سے اپنی جان بچائی۔ درجی سمکوں نے پورے کمرے میں آفت مچادی تھی۔ کوئی چیز ایسی نہیں تھی جو ان کے ہاتھوں سے ٹوٹ پھوٹ نہ گئی تھی۔ وہ طلبا کی کتابوں اور کاپیوں کے صفحے پھاڑ پھاڑ کر ہوا میں اچھال رہے تھے۔ وہ سرعت رفتاری اور تسلی سے یہ سب کام دیتے رہے۔ ایسا لگتا تھا کہ انہیں کسی کو کوئی خوف نہیں تھا۔ درجی سمک خود کو قید کر لئے جانے پر برا گشتہ تھے۔ اچانک انہیں طلبا کی سیاہی کی بوتلیں دکھ لیں جو ڈیسک کے نیچے پاؤں میں پڑی تھیں۔ پھر کیا تھا کہ سیاہی کی بوتلیں ان کے ہاتھ میں اور سیاہی کی بارش طلبا کے اوپر۔ شاید ہی کوئی اس بارش سے بچ پایا تھا۔ سبھی کے چہروں پر عجیب وغریب نقش ونگار بن کر رہ گئے۔ لک ہارٹ کی شاندار مسکراہٹ والی تصویر بھی اس کے ہاتھوں سے بچ نہ پائی اور تصویر کے چیتھڑے ہوا میں اُڑتے ہوئے دکھائی دیئے۔ درجی سمکوں نے اسی پر اکتفا نہیں کیا اور آگے بڑھ کر طلبا کے بستے اُٹھا لئے جو ٹوٹی ہوئی کھڑکی کے راستے باہر پھینکے جانے لگے۔ طلبا ان ننھی آفتوں سے جان بچانے کیلئے اپنے اپنے ڈیسکوں کے نیچے گھس کر چھپے بیٹھے تھے۔ نیول کو درجی سمکوں نے چھت سے لگے فانوس کے جھالر سے لٹکا دیا تھا۔ اس کا کوٹ جھالر کی کسی ہک میں اٹکا ہوا تھا اور باقی تمام جسم ہوا میں جھول رہا تھا۔ وہ اس قدر دہشت زدہ تھا کہ اس کے منہ سے کوئی آواز بھی نہیں نکل رہی تھی۔

''اب آگے آؤ!...... انہیں پکڑ کر پنجرے میں بند کرو...... چلو جلدی کرو...... یہ تو صرف ننھے درجی سمک ہی تو ہیں!'' لک ہارٹ کی تیز چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

ہیری نے لک ہارٹ کی طرف دیکھا جو اپنی آستینیں چڑھا رہا تھا۔ اس نے اپنی جادوئی چھڑی نکالی اور تیز آواز میں چلایا۔

''ساکتم ٹھہرم فوراً......!''

لک ہارٹ کے جادوئی کلمے کا کوئی اثر نہیں ہوا بلکہ ایک درجی سمک غصے سے اس کی طرف بڑھا اور اس نے اس کے ہاتھوں میں پکڑی چھڑی ہی چھین لی۔ لک ہارٹ بغلیں جھانکتا ہوا دکھائی دیا۔ دوسرے ہی پل اس کی جادوئی چھڑی کھڑکی کے باہر جاتی ہوئی دکھائی دی۔ لک ہارٹ نے تھوک نگلا اور اپنی میز کے نیچے چھپنے کیلئے چھلانگ لگا دی۔ اسی لمحے ایک تیز جھنکار کی آواز گونجی اور فانوس کا جھومر ٹوٹ کر زمین پر آگرا۔ جھومر نیول کے وزن کے باعث ٹوٹ گیا تھا۔ یہ لک ہارٹ کی خوش قسمتی تھی کہ وہ جھومر کی زد میں آتے آتے بچا تھا کیونکہ چند سیکنڈ کی تاخیر ہوئی تھی۔ نیول زمین پر گر کر بے ہوش ہو چکا تھا۔

اسی وقت طلبا کو چھٹی کی گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی۔ طلبا نے ان ننھی آفتوں سے بچنے کیلئے پوری رفتار سے دروازے کی طرف دوڑ لگا دی۔ وہ باہر کیا جاتے؟ ایک دوسرے سے ٹکرا کر ڈھیر ہونے لگے۔ کچھ ہی دیر میں کمرہ خالی ہو گیا اور پورے کمرے میں گہرا سکوت چھا گیا۔ لک ہارٹ نے میز کے نیچے سے سر نکالا اور پھر جلدی سے سیدھے اُٹھ کھڑا ہوا۔ لک ہارٹ کی نظر دروازے کی طرف بھاگتے ہوئے ہیری، رون اور ہرمائنی پر پڑی۔ اس سے پہلے وہ تینوں دروازے سے باہر نکل جاتے۔

''دیکھو! میں یہ چاہتا ہوں تو کہ تم تینوں باقی بچے درجی سمکوں کو پکڑ کر پنجرے میں بند کر دو۔'' لک ہارٹ کی تحکمانہ آواز نے ان کے قدم روک دیئے۔ اس سے پہلے ان تینوں میں کوئی کچھ بولتا۔ لک ہارٹ تیز رفتاری سے چلتا ہوا ان کے پاس پہنچا اور دروازے سے باہر نکل گیا۔ ساتھ ہی اس نے دروازہ باہر سے بند کر دیا تھا۔

''کیا تمہیں اب بھی ان کی باتوں پر یقین ہوتا ہے؟'' رون بےزاری سے بڑبڑایا۔

ایک درجی سمک ہوا میں تیرتا ہوا رون کی طرف لپکا اور اس کے کان پر اپنے نوکیلے دانت گڑا دیئے۔ دردناک چیخ رون کے منہ سے نکلی۔ اس کا پورا جسم تھرتھرا اُٹھا۔ ہرمائنی نے معلق کرنے والے جادوئی کلمات کا استعمال کر کے دو درجی سمکوں کو پکڑ کر پنجرے میں ڈال دیا۔

''تم نے دیکھا نہیں کہ وہ تو سیمس کی بات پر غصے میں آ گئے اور انہوں نے یہ سب صرف ہمیں سبق سکھانے کیلئے کیا ہے۔'' ہرمائنی نے لک ہارٹ کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔

''کیا واقعی؟'' ہیری نے حیرت سے پوچھا۔ وہ بھاگتے ہوئے ایک درجی سمک کو پکڑنے کی کوشش کر رہا تھا جو اس کی رسائی سے نکل کر دور ہوا میں کھڑا اب اپنی زبان نکال کر اسے چڑا رہا تھا۔ ہیری گہری سانس لیتے ہوئے اسے گھور رہا تھا۔

''ہرمائنی! اُنہیں خود کو بھی بالکل معلوم نہیں تھا کہ وہ کیا کر رہے تھے۔'' ہیری نے مڑ کر کہا۔

''بکواس!'' ہرمائنی نے منہ بنا کر بولی۔ ''میں ایسا نہیں مانتی...... تم نے ان کی کتابیں نہیں پڑھی ہیں۔ ان کے تمام ناقابل فراموش اور محیرالعقول کارناموں کے بارے میں سوچا ہے جو انہوں نے ہی انجام دیئے ہیں۔''

''وہ ہی کہتے ہیں نا...... کہ انہوں نے وہ سب کارنامے کئے ہیں۔ کسی نے دیکھا تو نہیں!'' رون نے بےزاری سے منہ بسورتے ہوئے کہا۔ ہیری کا چہرہ اس کی بات سے کسی قدر متفق دکھائی دیتا تھا مگر ہرمائنی کی غصے سے بھری آنکھیں رون کو گھور رہی تھیں۔ وہ منہ سے کچھ نہیں بولی اور ننھے درجی سمکوں کو پکڑنے کی کوشش کرتی رہی۔

☆☆☆

ساتواں باب

# نادیدہ آواز

اگلے کچھ دنوں تک ہیری بہت سا وقت صرف اسی کوشش میں ہی صرف ہوا کہ وہ کم از کم لک ہارٹ کی نگاہوں سے پوشیدہ رہے۔ وہ جس راہداری میں لک ہارٹ کو آتے ہوئے دیکھتا تو جلدی سے کسی نہ کسی آڑ میں چھپ جاتا تاکہ وہ اسے دیکھ نہ پائیں۔ وہ صرف لک ہارٹ سے ہی نہیں چھپ رہا تھا بلکہ اسے کولن کریوی سے بھی بچنا پڑا جو بڑا مشکل کام تھا۔ کولن کو گری فنڈر میں ہونے کے باعث ہیری کی تمام مصروفیت کے بارے میں پورا علم تھا۔ کولن کیلئے زندگی کا سب سے زیادہ اہم کام یہی دکھائی دیتا تھا کہ وہ ہر وقت ہیری کی تاک میں رہے۔ اسے اس بات میں بے حد تسکین ملتی تھی کہ جب بھی اس کا سامنا ہیری سے ہو تو وہ اسے پوچھے۔ ''کیسے ہو ہیری؟'' یہ جملہ ہیری کو روزانہ سات آٹھ مرتبہ سننا پڑتا تھا۔ ہیری نے اکثر غور کیا کہ وہ اس سے صرف اتنا ہی سننے کا شائق ہے۔ ''تم کیسے ہو کولن؟'' جونہی یہ فقرہ اس کے کانوں میں پڑتا تو وہ خوشی سے نہال دکھائی دیتا۔ کولن اس بات کی بھی پرواہ نہیں تھی کہ ہیری نے یہ جملہ خوشی سے کہا ہے یا بے زاری سے۔ وہ اس کی موجودگی سے چڑ رہا ہے یا مسرور ہے؟

'ہیڈوگ' اب بھی کار کے حادثے کے باعث ہیری سے ناراض دکھائی دیتی تھی۔ رون کی چھڑی ویسی کی ویسی ہی تھی...... ٹوٹی ہوئی ٹیپ کے ساتھ جڑی ہوئی۔ رون ابھی تک اس کے استعمال سے کوئی فائدہ نہیں حاصل کر پایا۔ وہ ہمیشہ کوئی عجیب سا نقصان ہی کرتی تھی۔ جمعے کی صبح تو جادوئی چھڑی نے حد ہی کر ڈالی۔ رون، اشیاء کی جادوئی پرواز والے کمرۂ جماعت میں بیٹھا تھا جونہی اس نے چھڑی گھما کر جادوئی کلمہ پکارا تو چھڑی اس کے ہاتھوں سے چھوٹ گئی اور ہوا میں گھومتی ہوئی سیدھے پستہ قد اور عمر رسیدہ پروفیسر فل ٹویک کے ماتھے پر دونوں آنکھوں کے بیچ جا ٹکرائی۔ اگلے ہی لمحے پروفیسر فل ٹویک کے ماتھے پر سبز رنگ کا موٹا گومڑ ابھر آیا۔ اسی طرح ایک کے بعد ایک حادثے ہوتے رہے۔ رون جہاں اپنی جادوئی چھڑی کے بارے میں پریشان تھا وہیں وہ خوف کے مارے اپنے گھر والوں سے نئی چھڑی کی فرمائش کرنے سے کترا رہا تھا۔

ہیری کے ساتھ بھی کچھ ایسا ہی چل رہا تھا۔ روزانہ کوئی نہ کوئی عجیب بات اسے جھنجلا دیتی اور سارا دن اسے سلجھانے کی مڈبھیڑ

میں بیت جاتا۔حادثات بھرا ہفتہ جب اختتام کو پہنچا تو ہیری نے سکھ کی سانس لی۔اس نے ہفتے والے دن رون اور ہرمائنی کے ساتھ مل کر یہ طے کیا کہ اگلی صبح وہ سب ہیگرڈ سے ملنے کھلے میدان میں جائیں گے۔چھٹی کی صبح ہیری کا جلدی بیدار ہونے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔وہ مزے سے نیند میں ڈوبا ہوا تھا کہ کسی نے اسے بری طرح جھنجوڑ کر جگایا۔ہیری نے بدمزگی سے آنکھیں مسلتے ہوئے اسے دیکھا تو چونک پڑا۔وہ گری فنڈ رفریق کی کیوڈچ ٹیم کا کپتان 'اولیورووڈ' تھا۔ہیری نے گھڑی پر نگاہ ڈالی تو اسے بڑا غصہ آیا کیونکہ اس کا ارادہ کچھ گھنٹوں کے بعد بیدار ہونے تھا۔

''کیا بات ہے؟'' ہیری نے الکسائے ہوئے انداز میں پوچھا۔

''کیوڈچ کی مشق کرنا ہے......چلو جلدی کرو بستر چھوڑو!'' وڈ نے جلدی سے کہا۔

ہیری نے آدھ کھلی آنکھوں سے کھڑکی کی طرف دیکھا۔گلابی اور سنہری آسمان کے پار دھند کی پتلی سی پرت دکھائی دے رہی تھی۔ بیدار ہونے کے بعد اسے یہ سمجھ نہیں آ پایا تھا کہ وہ چڑیوں کی اتنی تیز چہچہاہٹ میں کیسے سو رہا تھا؟

''اولیور!......ابھی تو سورج بھی طلوع نہیں ہوا!'' ہیری نے بہانہ بنانے کی کوشش کی۔

''بالکل!'' اولیور نے مسکرا کر کہا۔وہ چھٹے سال کا لمبا چوڑا اور تنگڑا طالب علم تھا۔اس وقت اس کی آنکھوں میں ولولہ انگیز قسم کی چمک دکھائی دے رہی تھی۔''یہ ہماری تربیت کے نئے پروگرام کا حصہ ہے۔جلدی سے تیار ہو جاؤ۔اپنا بہاری ڈنڈا اُٹھاؤ اور فوراً نیچے میدان میں پہنچ جاؤ۔''

ہیری بےزاری کے عالم میں بستر سے اُٹھ کھڑا ہوا۔

''باقی کسی بھی ٹیم نے ابھی تک مشقوں کا سلسلہ شروع نہیں کیا ہے۔یہ کام اس سال سب سے پہلے ہم کریں گے......!'' وڈ کی آواز فرط جوش سے کانپ رہی تھی۔اونگھتے ہوئے ہیری کے قدم صندوق کی طرف بڑھ گئے۔اس نے کانپتے ہوئے ہاتھوں سے صندوق کھولا اور اس میں اپنے کیوڈچ والی وردی تلاش کرنے لگا۔

''شاباش! پندرہ منٹ میں ہماری ملاقات کیوڈچ پچ پر ہوگی۔'' وڈ نے اس کا حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کہا۔اس کے بعد وہ وہاں سے چلا گیا۔

ہیری کو تھوڑی سی کوشش کے بعد سرخ رنگ کا لباس مل گیا جو کیوڈچ کھلاڑیوں کی مخصوص وردی تھی۔وردی پہننے کے بعد اس نے سردی سے بچنے کیلئے اپنا چوغہ بھی اوپر چڑھا لیا۔بہاری ڈنڈا اُٹھاتے ہوئے ہیری نے رون کے نام کاغذ پر چھوٹا سا پیغام لکھا جس میں اسے بتایا کہ وہ نیچے کیوڈچ کے میدان میں جا رہا ہے۔اس کے بعد وہ دائروی سیڑھیوں کے ذریعے گری فنڈر کے ہال میں آیا۔اس کا

بہاری ڈنڈا 'نیمبس 2000' اس کے کندھے پر ٹکا ہوا تھا۔ ہیری چلتے ہوئے یہ سوچ رہا تھا کہ وہ شاید بلاوجہ چھٹی کی خوشی منا رہا تھا کیونکہ ہفتہ بھر میں چلنے والا سلسلہ ابھی جاری تھا۔ اچانک کیوڈچ مشق کا پروگرام بھی غیر متوقع تھا۔ وہ ابھی دروازے کے قریب ہی پہنچا تھا کہ اسے کسی کے قدموں کی چاپ سنائی دی۔ ہیری نے پلٹ کر دیکھا تو اس کی آنکھیں حیرت سے پھٹی رہ گئیں۔ کولن کریوی تیزی سے سیڑھیاں پھلانگتا ہوا نیچے اترتا دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے گلے میں ترچھے انداز میں کیمرہ جھول رہا تھا اور وہ اپنے ہاتھ میں کچھ پکڑے ہوئے تھا۔

''میں نے سیڑھیوں پر کسی کو تمہارا نام لیتے ہوئے سنا تھا ہیری!...... دیکھو میرے پاس کیا ہے؟'' کولن کریوی ہانپتی ہوئی آواز میں بولا۔

''میں نے تصویر دھلوالی ہے، میں تمہیں یہ دکھانا چاہتا تھا۔'' ہیری نے اکتاہٹ سے تصویر پر نظر ڈالی جو کولن نے اس کی ناک کے عین نیچے لاکر ٹکا دی تھی۔ وہ رنگین تصویر نہیں تھی بلکہ بلیک اینڈ وائٹ تھی مگر وہ متحرک تھی۔ اس میں لک ہارٹ کا کسی کا ہاتھ جکڑے اپنی طرف کھینچ رہا تھا۔ ہیری پہچان چکا تھا کہ یہ اسی کا ہاتھ تھا۔ یہ دیکھ کر اسے بے حد خوشی ہوئی کہ تصویر میں وہ سراپا احتجاج بنا ہوا ہے اور کیمرے کے فریم میں آنے پر قطعی رضامند نہیں۔ پھر اس نے دیکھا کہ لک ہارٹ نے بالآخر اسے چھوڑ دیا اور اس کے چہرے پر کسی ہارے ہوئے جواری جیسے تاثرات نمودار ہوگئے۔ وہ بری طرح ہانپ رہا تھا، پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ تصویر کے پہلو میں موجود سفید حاشئے میں گر کر غائب ہوگیا۔ ہیری کو بڑی حیرت ہو رہی تھی کہ کیمرے نے اس کے من کی بات جان لی تھی۔

''کیا تم اس پر آٹوگراف دینا پسند کروگے؟'' کولن نے بے یقینی سے سوال کیا۔

''بالکل نہیں!'' ہیری نے سپاٹ لہجے میں انکار کر دیا۔ یہ الگ بات تھی کہ آٹوگراف کی بات سن کر اس کے رونگٹے کھڑے ہوگئے تھے۔ اس کی نظریں اردگرد دوڑنے لگیں کہ کہیں کوئی ان کی باتیں سن تو نہیں رہا۔ جب قریب کسی بھی طالب علم کی موجودگی محسوس نہ ہو پائی تو ہیری کو اطمینان ہوگیا۔ ''معاف کرنا کولن! میں ذرا جلدی میں ہوں۔ کیوڈچ کی مشق کرنے جانا ہے۔''

ہیری دروازے کی طرف مڑا اور تصویر کے سوراخ سے باہر نکلنے لگا۔

''ارے واہ!...... میں بھی چلتا ہوں، میں نے پہلے کبھی کیوڈچ نہیں دیکھا۔'' ہیری کو اپنے عقب میں کولن کی جوشیلی آواز سنائی دی۔ ہیری توجہ دیئے بغیر تصویر کے سوراخ سے باہر نکل آیا تھا۔ اس نے مڑ کر دیکھا تو لمحہ بھر کیلئے حیران رہ گیا کیونکہ کولن بھی اس کے پیچھے سوراخ سے باہر نکل آیا تھا اور ہمراہ جانے کیلئے پوری طرح تیار دکھائی دیتا تھا۔

''تم یقیناً مایوس ہوگے۔'' ہیری نے جلدی سے اسے کہا۔ کولن کو ہیری کے مشورے سے کوئی غرض نہیں تھی۔ وہ اس کی بات سنی

ان سنی کرتے ہوئے اس کے تعاقب میں رہا۔ ہیری نے ایک بار پھر مڑ کر اس کی طرف دیکھا تو اس کا چہرہ بے حد متجسس اور سرشار دکھائی دے رہا تھا۔

''تم گذشتہ ایک صدی میں کسی بھی فریق کی طرف سے کھیلنے والی ٹیم میں سب سے کم عمر کھلاڑی کا اعزاز رکھتے ہو۔ ہے نا...... ہیری!'' کولن نے اس قریب پہنچ کر کہا۔ ''تم بہت اچھا کھیلتے ہوگے۔ میں کبھی ہوا میں نہیں اُڑ پایا ہوں۔ کیا یہ سچ مچ کافی مشکل ہوتا ہے؟...... کیا یہ تمہارا ذاتی بہاری ڈنڈا ہے۔'' کولن نے رُکے بغیر سوالوں کی بوچھاڑ کر دی۔

ہیری کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کس طرح کولن سے پیچھا چھڑائے؟ جو کسی بن بلائے مہمان کی طرح اس پر نازل ہو چکا تھا اور جان چھوڑنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔ اسی کی وجہ سے اسے لک ہارٹ سے اتنی باتیں سننا پڑی تھیں۔

''مجھے سچ مچ نہیں معلوم کہ کیوڈچ کیا بلا ہے؟'' کولن نے ہانپتے ہوئے کہا۔ ''کیا یہ درست ہے کہ اس میں چار گیند ہوتے ہیں؟ اور ان میں دو گیند کھلاڑیوں کو ہر وقت ان کے بہاری ڈنڈوں سے نیچے گرانے کی کوشش میں چاروں طرف ہوا میں بے قابو سے اُڑتے رہتے ہیں۔''

''ہاں!'' ہیری بوجھل انداز میں اثبات میں جواب دیا۔ وہ زیادہ دیر ثابت قدم نہ رہ پایا اور بالآخر کولن کی ضد کے آگے ہار گیا۔ پھر اس نے کولن کو کیوڈچ کے عمومی اصولوں کے بارے میں کولن کو سمجھانے کی کوشش کی۔

''ان گیندوں کو 'بالجر' کہا جاتا ہے۔ ہر ٹیم میں دو 'پٹاؤ' ہوتے ہیں جو بالجروں کو مخصوص بلے سے مار کر دور بھگاتے ہیں اور اپنی ٹیم کے کھلاڑیوں کو ان سے محفوظ رکھتے ہیں۔ گری فنڈر کی طرف سے کیوڈچ ٹیم میں فریڈ اور جارج پٹاؤ ہیں۔'' ہیری نے چلتے ہوئے کولن کو بتایا۔

''اور باقی دو گیندیں کس لئے ہوتی ہیں؟'' کولن نے پوچھا۔ اس دوران وہ دو سیڑھیاں اکٹھی اترنے کی کوشش میں لڑکھڑا کر پھسل گیا۔ چونکہ اس کی توجہ اور آنکھیں ہیری پر مرکوز تھیں وہ سنبھل نہ پایا۔ ہیری نے بجلی کی سی تیزی سے اپنے بہاری ڈنڈے کا سہارا دے کر اسے لڑھکنے سے بچا لیا تھا۔ اس نے ہیری کا شکریہ ادا کیا۔

''سب سے بڑی سرخ کی گیند کو 'قواف' کہتے ہیں، اس کے ذریعے کھلاڑیوں گول کرتے ہیں، جن کے پوائنٹس ملتے ہیں۔ ہر ٹیم میں تین 'نقاش' ہوتے ہیں جو 'قواف' کو لے کر اپنی مخالف سمت میں پرواز کرتے ہیں اور میدان کے آخری سرے میں بنے ہوئے گول کے چھلے میں ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ گول کا چھلا کافی بڑا ہوتا ہے اور یہ اونچے کھمبے پر نصب ہوتا ہے۔ ہر ٹیم کے پاس تین گول ہوتے ہیں۔ ایک درمیان میں ذرا اونچا اور ایک ایک اس کے دائیں اور بائیں کسی قدر نیچے۔ انہیں 'قفل' کہتے ہیں یعنی کوئی بھی

کھلاڑی جب قواف کو قفل میں سے گزار دے تو گول شمار کیا جاتا ہے۔'' ہیری نے اسے سمجھاتے ہوئے بتایا۔

''اور چوتھا گیند......؟'' کولن نے بے تابی سے پوچھا۔

''اسے 'سنہری گیند' کہتے ہیں۔'' ہیری گہری سانس لے کر بولا۔'' یہ بہت چھوٹی اور نہایت سبک رفتار گیند ہوتی ہے۔ یہ ہوا میں تتلی جیسی حرکت کرتی ہے یعنی کبھی اوپر، کبھی نیچے، کبھی دائیں، کبھی بائیں۔ یہ اچانک غوطہ کھا کر کھلاڑی کو فریب دیتی ہے اور اس کی نظروں سے اوجھل ہو جاتی ہے۔ اسے تلاش کرنا بڑا مشکل ہوتا ہے۔ مگر متلاشی کو اسے ہر قیمت پر پکڑنا ہوتا ہے کیونکہ کیوڈچ کا کھیل اتنی دیر تک اپنے اختتام کو نہیں پہنچتا جب تک ایک متلاشی سنہری گیند کو پکڑ نہ لے۔ جونہی متلاشی کے ہاتھ میں سنہری گیند آئی کھیل ختم......سنہری گیند کو پکڑنے پر متلاشی اپنے ٹیم کیلئے ڈیڑھ سو پوائنٹس حاصل کرتا ہے جو کہ ہار جیت میں فیصلہ کن کردار ادا کرتے ہیں۔''

''اور تم گری فنڈر کی ٹیم کے متلاشی ہو...... ہے نا!'' کولن نے پرجوش انداز میں کہا۔

''ہاں!'' ہیری نے مختصراً کہا۔ وہ دونوں اب قلعہ نما عمارت سے باہر نکل آئے تھے۔ کھلے میدان کی گھاس اوس سے بھیگی ہوئی تھی۔ وہ دونوں کیوڈچ میدان کی طرف بڑھ رہے تھے۔

''کیوڈچ میں ایک 'راکھا' بھی ہوتا ہے جو ماگلوؤں جیسے گول کیپر کا کام انجام دیتا ہے۔ وہ مخالف ٹیم کے نقاش کو قواف، قفل میں ڈالنے نہیں دیتا۔ کیوڈچ کا کھیل بس اتنا ہی ہے۔''

ہیری کا خیال تھا کہ کولن سمجھ چکا ہوگا مگر کولن نے سوالات کی بوچھاڑ بند نہیں کی۔ وہ ڈھلواں میدان سے کیوڈچ کے میدان تک ہیری سے مسلسل سوالات پوچھتا رہا۔ ہیری کو مجبوراً ان کے جواب دینا پڑے۔ وہ لمحہ ہیری کو بڑا خوشگوار لگا جب کولن سے صحیح معنوں میں خلاصی ہوگئی تھی۔ وہ لباس تبدیل کرنے والے کمرے میں چلا آیا۔ وہ ابھی دروازے پر پہنچا ہی تھا کہ اس کے عقب سے کولن کی تیکھی اور چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔''ہیری! میں سٹیڈیم میں اپنے لئے کوئی موزوں جگہ تلاش کرنے جا رہا ہوں، جہاں بیٹھ کر میں کیوڈچ کی مشق بآسانی دیکھ سکوں۔''

ہیری جب کمرے میں داخل ہوا تو اس نے دیکھا کہ گری فنڈر کی ٹیم کے دوسرے کھلاڑی پہنچ چکے تھے۔ ان سب کی آنکھوں میں نیند کا خمار ابھی تک موجود تھا۔ ہیری ان سب میں اکلوتا کھلاڑی تھا جو پوری طرح بیدار اور ہشاش دکھائی دے رہا تھا۔ فریڈ اور جارج کی آنکھیں نیند کے غلبے سے سوجی ہوئی تھیں اور بال بے ترتیب بکھرے ہوئے تھے۔ وہ دونوں چوتھے سال کی طالبہ 'ایلسیا سپنٹ' کے قریب بیٹھے ہوئے تھے۔ ایلسیا کا یہ حال تھا کہ وہ پیچھے کی دیوار سے ٹیک لگا کر جھپکی لینے میں مشغول تھی۔ اس کی ساتھی نقاش، کیٹی بل اور اینجلینا جانسن سامنے بیٹھے گہری جمائیاں لے رہی تھیں۔

''تو تم آ گئے ہیری!...... تمہیں دیر کیسے ہوئی؟'' اولیور وڈ نے اس کی طرف دیکھ کر سوال کیا۔''اس سے پہلے ہم لوگ میدان میں اُتریں، میں تم لوگوں سے کچھ ضروری گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ تم لوگ پوری طرح ہوشیار ہو جاؤ اور میری طرف دھیان دو۔''

وہ سب نیم خوابیدہ آنکھوں سے اس کی طرف دیکھنے لگے۔

''میں نے ان گرمیوں میں کیوڈچ کیلئے بڑی سوچ بچار کے بعد ایک نئی تکنیک کے ساتھ کھیلنے کا فیصلہ کیا ہے۔ مجھے پورا یقین ہے کہ اگر ہم سب نے اس تکنیک کا صحیح اور بھرپور استعمال کرنا سیکھ لیا تو ہمیں کھیل جیتنے میں کسی قسم کی دشواری نہیں پیش آئے گی۔'' اولیور وڈ نے جلدی سے کہا۔

اولیور وڈ نے ایک بڑا چارٹ نکالا جس پر کیوڈچ کا میدان بنا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ اس میں جگہ جگہ پر مختلف رنگوں سے تیر کے نشان، کانٹے اور دائرے لگے ہوئے تھے۔ اس نے اپنی چھڑی نکالی اور اسے چارٹ کی طرف کر کے ہلکا سا اشارہ کیا۔ چارٹ ہوا میں تیرتا ہوا سامنے بڑے بلیک بورڈ پر چسپاں ہو گیا۔ اب کیوڈچ چارٹ سب کی نظروں کے سامنے تھا۔ اولیور وڈ دھیمے انداز میں چلتا ہوا چارٹ کے قریب آیا اور چھڑی کو اس پر تھپتھپایا۔ اگلی ساعت میں تیر کے نشان، کانٹے اور دائرے متحرک ہو گئے۔ وہ سب اپنی جگہ سے آگے پیچھے ہلتے جلتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ اولیور وڈ نے اپنی چھڑی کے ساتھ چارٹ پر اشارہ کرتے ہوئے اپنی تکنیک کی وضاحت کرنا شروع کر دی۔ وہ اب نقاش کی پیش قدمی اور سمتوں کی حرکت کے بارے میں بتا رہا تھا۔ یہ سلسلہ کافی طویل ثابت ہوا۔ گری فنڈر کے کھلاڑی بے حد اکتائے ہوئے انداز میں یہ خشک لیکچر سن رہے تھے۔ اولیور وڈ نے پہلا چارٹ کی جزئیات کو بیان کرنے میں بیس منٹ لگا دیئے تھے۔ جب اس نے دوسرا چارٹ نکالا تو کھلاڑیوں کو پتہ چلا کہ ابھی ایک اور چارٹ بھی باقی ہے۔ فریڈ ویزلی کچھ زیادہ ہی بوریت کا شکار ہو چکا تھا۔ ایلسیا کو اس کا احساس تب ہوا جب فریڈ کا سر اس کے کندھے سے ٹک گیا اور اس کے دھیمے دھیمے خراٹے سنائی دیئے۔

دوسرے چارٹ کی وضاحت کے دوران ہی غنودگی کے باعث ہیری کا سر بھی ڈھلک گیا اور وہ خواب میں بڑے ہال کی ناشتے کی بڑی میز پر پہنچ گیا جہاں وہ اپنے سامنے رکھے ہوئے کھانوں میں انتخاب کرنے میں مگن تھا کہ اسے کیا کھانا چاہئے۔ اسی لمحے اولیور وڈ کی تیز سنسناتی ہوئی آواز نے اس کے خواب کو توڑ ڈالا۔

''تو کیا سب لوگ میری تکنیک کو اچھی طرح سمجھ چکے ہو...... کوئی الجھن...... کوئی سوال؟''

''میں ایک سوال پوچھنا چاہتا ہوں اولیور!'' جارج کی آواز سنائی دی۔''تم نے یہ سب باتیں ہمیں کل کیوں نہیں بتائیں......

جب واقعی بیدار تھے۔''

یہ حقیقت تھی کہ جارج بھی نیند میں مزے لے رہا تھا اور الیورووڈ کی تیز آواز سے چونک کر بیدار ہوا تھا۔ اولیورووڈ نے جارج کے سوال پر برا سا منہ بنایا۔

''اب......سب لوگ دھیان سے یہ بات سن لو۔ ہمیں گذشتہ سال کیوڈچ کپ جیتنا چاہئے تھا۔ ہماری ٹیم سب سے اچھی تھی لیکن بدقسمتی کے باعث ایسے ناخوشگوار حالات پیدا ہو گئے تھے جن پر ہماری دسترس نہیں تھی۔'' اولیور غصے سے ان سب کی طرف گھور رہا تھا۔

ہیری گہری ندامت محسوس کرتے ہوئے اپنی جگہ پر کسمسایا۔ گذشتہ سال جب کیوڈچ کا آخری اور فیصلہ کن میچ کھیلا جانا تھا تو ہیری اس میں شامل نہیں ہو پایا کیونکہ وہ تو ہسپتال کے بستر پر بے ہوش پڑا تھا۔ چونکہ گری فنڈر کا ایک اہم اور کلیدی کھلاڑی ٹیم میں شامل نہیں تھا اور اس کا کوئی متبادل انتظام بھی نہیں تھا۔ اس وجہ سے گری فنڈر کی ٹیم کو گذشتہ تین سو سالوں میں سب سے بدترین کھیل کا مظاہرہ کرنا پڑا۔ وہ بری طرح شکست کھانے پر مجبور تھے۔ اولیورووڈ نے ایک لمحہ ٹھہر کر اپنے جذبات پر قابو پایا اور از سر نو خود کو پرسکون کرنے لگا۔ گذشتہ سال کی شکست اسے ابھی تک کڑی اذیت سے دوچار کئے ہوئے تھی۔ وہ کچھ توقف سے بولا۔

''اس سال ہمیں پہلے سے زیادہ کڑی محنت کرنا ہوگی۔ ٹھیک ہے، اب ہم میدان میں اترتے ہیں اور اپنی نئی تکنیک کے لحاظ ست مشق کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔''

اولیورووڈ نے اپنا بہاری ڈنڈا پکڑا اور انہیں چلنے کا اشارہ کرتا ہوا تیز قدموں سے کمرے سے باہر نکل گیا۔ باقی کھلاڑی اس غیر متوقع اور غیر موزوں مشق کیلئے قطعاً تیار نہیں دکھائی دیتے تھے۔ وہ بوجھل اور ڈگمگاتے ہوئے قدموں سے جمائیاں لیتے ہوئے اولیورووڈ کے تعاقب میں کمرے سے نکلنے لگے۔ جب وہ میدان میں پہنچے تو انہیں احساس ہوا کہ کمرے میں کافی دیر کی نشست ہوئی تھی کیونکہ اب سورج طلوع ہونے کے بعد کافی اوپر اُٹھ آیا تھا۔ سورج کی روشنی سے میدان صاف دکھائی دے رہا تھا حالانکہ دھند کی پتلی تہ اب بھی میدان کی گھاس کے اوپر تیرتی ہوئی نظر آ رہی تھی۔ ہیری دھیمے قدموں سے چلتا ہوا میدان کے بیچ میں پہنچ گیا۔ اس نے ادھر ادھر نگاہ دوڑائی تو اسے سٹیڈیم کے اسٹینڈ پر رون اور ہرمائنی بیٹھے ہوئے دکھائی دیئے۔

''تمہارا کھیل ابھی تک ختم نہیں ہوا ہیری!'' رون نے غیر یقینی لہجے میں پوچھا۔

''ابھی تو شروع بھی نہیں ہوا ہے......وڈ ہمیں نئی تکنیک سمجھا رہا تھا۔'' ہیری نے منہ بسور کر کہا۔ وہ للچائی ہوئی نظروں سے لذیذ سلائس اور جام کو دیکھ رہا تھا جو رون اور ہرمائنی کے ہاتھوں میں پکڑا دکھائی دے رہا تھا۔ وہ یقیناً بڑے ہال میں ناشتہ کئے بغیر وہاں آ گئے

تھے اور اپنا کھانا ساتھ لائے تھے۔ ہیری نے اپنا بہاری ڈنڈا سیدھا کیا اور اس پر چڑھ گیا۔ اس نے زمین پر پاؤں مار کر خود کو ہوا میں دھکیل دیا۔ جونہی وہ تھوڑا سا اوپر پہنچا تو صبح کی خوشگوار اور بھینی بھینی ہوا اس کے چہرے سے ٹکرانے لگی۔ یہ لمحہ بڑا اذیت ناک تھا کیونکہ ایسی مست ہوا میں اس کی آنکھیں بند ہونا شروع ہو گئی تھیں۔ اس کا دل تو یہی چاہ رہا تھا کہ نیچے اتر جائے اور بستر میں پہنچ کر نیند کی وادیوں میں اتر جائے مگر ایسا ممکن نہیں تھا۔ اس نے خود کو بیدار رکھنے کیلئے فریڈ اور جارج کے ساتھ ریس لگانا شروع کر دی۔ اس طرح اس کی توجہ کسی قدر بٹ گئی۔ وہ پوری رفتار سے سٹیڈیم کے چاروں طرف اُڑنے لگا۔ جب وہ کنارے پر پہنچ کر واپس مڑے تو فریڈ نے اس سے پوچھا۔

''یہ کلک کی آواز...... یہ کیسی آواز ہے؟''

ہیری نے مڑ کر اسٹینڈ کی طرف نظر دوڑائی۔ اسے کولن کریوی سب سے اونچی نشست پر بیٹھا ہوا دکھائی دیا۔ اس کا کیمرا اوپر کی سمت میں اُٹھا ہوا تھا اور وہ ایک کے بعد ایک دھڑا دھڑ تصویریں لے رہا تھا۔ جس کی تیکھی آواز خالی سٹیڈیم میں عجیب سی گونج پیدا کر رہی تھی۔

''اس طرف دیکھو ہیری...... اس طرف!'' کولن کی تیکھی آواز اسے سنائی دی۔

''یہ کون ہے......؟'' فریڈ سے دریافت کیا۔

''معلوم نہیں!'' ہیری نے چڑ کر جواب دیا اور اپنی رفتار تیز کر دی۔ وہ کولن سے اتنی دور چلا گیا جہاں پر اس کی آواز کم از کم اس کے کانوں میں نہیں پڑ سکتی تھی۔ اسی لمحے ایلوروڈ تیوریاں چڑھائے سرعت رفتاری سے ان کی طرف آیا۔ اس کا چہرہ بے حد غضبناک ہو رہا تھا۔

''یہ کیا تماشہ ہو رہا ہے؟ وہ پہلے سال کا طالب علم تصویریں کیوں بنا رہا ہے؟ مجھے یہ بالکل پسند نہیں...... ممکن ہے کہ وہ سلے درین کا جاسوس ہو اور ہماری نئی منصوبہ بندی کے بارے میں معلوم کرنے کیلئے یہاں آیا ہو......!'' وڈ نے چیخ کر کہا۔

''بے فکر رہو...... وہ گری فنڈر میں ہے۔'' ہیری نے فوراً وضاحت کی۔

''سلے درین کو کسی جاسوس کی ضرورت نہیں ہے اولیور!'' جارج نے پھبتی کسی۔

''تم یہ اتنے وثوق سے کیسے کہہ سکتے ہو؟'' وڈ نے چڑ کر پوچھا۔

''کیونکہ وہ یہاں خود موجود ہیں!'' جارج نے زمین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

اولیور وڈ نے تیزی سے نیچے دیکھا تو وہاں سبز وردیوں میں سلے درین کے کھلاڑی دکھائی دیئے جو ہاتھ میں اپنے بہاری ڈنڈے

لئے زمین پر چل رہے تھے۔

''مجھے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں ہو رہا ہے۔ میں نے خود گری فنڈر کیلئے آج میدان حاصل کیا تھا۔ ٹھہرو! میں نیچے جا کر معلوم کرتا ہوں۔'' اولیورووڈ کا لہجہ بڑا درشت تھا۔

اگلی ساعت میں اولیورووڈ کا بہاری ڈنڈا زمین کی طرف مڑ گیا اور وہ زمین پر جا اترا۔ وہ کافی غصے میں دکھائی دے رہا تھا اسی لئے وہ اپنے بہاری ڈنڈے پر قابو نہ رکھ پایا اور زمین سے جا ٹکرایا۔ اس نے لڑکھڑاتے ہوئے خود کو سنبھالا۔ ہیری، فریڈ اور جارج بھی اس کے پیچھے پہنچ گئے۔

''فلنٹ!'' اولیورووڈ سلے درین ٹیم کے کپتان کی طرف دیکھ کر غرایا۔ ''یہ ہماری مشق کا وقت ہے۔ ہم نے آج کے لئے میدان خاص طور پر حاصل کیا ہے۔ اب آپ لوگ یہاں سے جا سکتے ہو!''

مارکس فلنٹ اولیورووڈ کے مقابلے میں لمبا اور تنگڑا دکھائی دیتا تھا۔ اس کی آنکھیں چمک رہی تھیں۔ اس کے چہرے پر لومڑی جیسی عیاری اور بھیڑیئے جیسی سفا کی نمودار ہوئی۔

''ہم سب کیلئے یہاں جگہ کی کوئی کمی نہیں...... وڈ!'' اس نے مسکرا کر جواب دیا۔

اسی دوران اینجلینا، کیٹی اور ایلسیا بھی زمین پر اتر آئیں۔ سلے درین کی ٹیم میں کوئی لڑکی شامل نہیں تھی۔ پوری کی پوری ٹیم کندھوں سے کندھے ملائے گری فنڈر کے سامنے کھڑی تھی۔

''مگر میں آج کیلئے میدان کا حق محفوظ کر رکھا ہے...... آج کوئی دوسرا یہاں نہیں مشق کر سکتا۔'' اولیورووڈ نے غصے سے تھوکتے ہوئے کہا۔

''اوہ ہو! مگر میرے پاس پروفیسر سنیپ کا تحریری اجازت نامہ موجود ہے وڈ!'' فلنٹ نے چہک کر کہا۔ اس نے اپنے ہاتھ میں تہ کیا کاغذ نکالا اور اولیورووڈ کے سامنے کر دیا۔ اولیورووڈ نے طیش سے کاغذ کا ٹکڑا چھینا اور پڑھنے لگا۔

**"میں پروفیسر سنیپ سلے درین کی ٹیم کو آج کیوڈچ کے میدان میں مشق کرنے کی اجازت دیتا ہوں تاکہ وہ اپنے نئے متلاشی کو سنہری گیند کی مشق کرانے کا اہتمام کر سکیں۔"**

''تمہیں نیا متلاشی مل گیا؟...... کہاں ہے؟'' اولیورووڈ نے چونک کر پوچھا۔

سلے درین ٹیم کے چھ بڑے اور لمبے چوڑے لڑکوں کے عقب میں سے چھوٹے قد والے لڑکے کا چہرہ نمودار ہوا...... اس کے زرد اور نوکیلے چہرے کا رواں رواں خوشی سے جھومتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ گری فنڈر کی پوری ٹیم اسے دیکھ کر چونک پڑی۔ وہ ڈریکومل

فوائے تھا۔

''کہیں تم مل فوائے کے بیٹے تو نہیں!'' فریڈ نے ناگواری سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ ہیری ڈریکو مل فوائے کو دیکھ کر لمحہ بھر کیلئے دنگ رہ گیا تھا۔

''عجیب بات ہے کہ تم نے ڈریکو کے ڈیڈی کا نام لیا۔'' فلنٹ نے ہنس کر کہا۔ اس کا لہجہ ہی کچھ ایسا تھا کہ سلے درین کی پوری ٹیم دانت نکال کر مسکرانے لگی۔ ''میں دکھاتا ہوں کہ انہوں نے سلے درین کی پوری ٹیم کو محبت بھرے جذبات سے کیا تحفہ دیا ہے!''

ان ساتوں کھلاڑیوں نے اپنے بہاری ڈنڈے گری فنڈر کے کھلاڑیوں کے سامنے لہرائے۔ صبح کی دھوپ میں گری فنڈر کے کھلاڑیوں کی ناک کے عین نیچے سات بڑے چمک دار اور بالکل نئے بہاری ڈنڈوں کے دستے لشکارا مار رہے تھے، جن پر چمکدار سنہری حروف سے ''نیمبس 2001'' لکھا ہوا صاف دکھائی دے رہا تھا۔

''یہ بالکل ماڈل ہے...... ابھی گذشتہ ہفتے ہی بازار میں آیا ہے۔'' فلنٹ نے لاپرواہی سے کہتے ہوئے رومال سے بہاری ڈنڈے کے دستے کو صاف کیا۔ ''مجھے پورا یقین ہے کہ یہ پرانا ماڈل نیمبس 2000 سیریز سے کافی تیز رفتار ہیں اور جہاں تک پرانے 'کلین سویپ' ماڈل کا سوال ہے...... اسے تو یہ بالکل پچھاڑ ہی دیتا ہے!'' اس کی نظریں فریڈ اور جارج کے ہاتھوں میں پکڑے کلین سویپ بہاری ڈنڈوں کی طرف اُٹھ گئیں۔ اس کی آنکھوں میں حقارت تیر رہی تھی۔

ایک پل کیلئے تو گری فنڈر ٹیم کا ہر کھلاڑی گنگ رہ گیا۔ ان کی سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ فلنٹ کو جواب دیا جائے۔ ڈریکو مل فوائے ضرورت سے زیادہ ہی مسرور دکھائی دے رہا تھا، اس کے دانتوں کی پوری بتیسی کھلی پڑی تھی جس کے باعث اس کی آنکھیں اور ٹھوڑی سکڑ کر سوراخ کی مانند دکھائی دیتی تھیں۔

''ارے دیکھو تو...... میدان پر قبضہ!'' فلنٹ نے چہک کر کہا۔

سب کی نظریں میدان کی طرف اُٹھ گئیں۔ رون اور ہرمائنی بھیگی گھاس پر چلتے ہوئے ان کی طرف بڑھ رہے تھے۔ وہ میدان کے بالکل بیچوں بیچ آ رہے تھے۔ وہ دونوں محض یہ معلوم کرنے کیلئے آئے تھے کہ وہاں کیا ماجرا ہے؟

''کیا ہوا؟ تم لوگوں نے ابھی تک مشق شروع کیوں نہیں کی...... یہ لوگ یہاں کیا کرنے آئے ہیں؟'' رون نے اپنے سوال میں سلے درین کے کھلاڑیوں کو گھور کر دیکھا۔ اسی لمحے رون کی نظریں ڈریکو پر جم گئیں جو سلے درین ٹیم کے کھلاڑیوں کی سبز وردی میں ملبوس تھا۔

''میں اب سلے درین ٹیم کا نیا متلاشی ہوں ویزلی!'' ڈریکو نے متکبرانہ انداز میں کہا۔ ''سب ان بہاری ڈنڈوں کو حسرت بھری

نظروں سے دیکھ ہیں جو میرے ڈیڈی نے ہماری ٹیم کو تحفتاً دیئے ہیں۔'' ڈریکو کی گردن فخر سے تن چکی تھی۔

رون کی نظر جب نئے ماڈل کے بہاری ڈنڈوں پر پڑی تو اس کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔

''غور سے دیکھ لو......اچھے ہیں نا!'' ڈریکو نے دستہ اس کی طرف بڑھا کر نخوت سے کہا۔''شاید گری فنڈر کی ٹیم بھی چندا اکٹھا کر کے نیا بہاری ڈنڈا خریدنے میں کامیاب ہو جائے۔تم لوگ اپنے کلین سویپ ماڈل کے بہاری ڈنڈوں کو فروخت کر سکتے ہو اور مجھے امید ہے کہ کوئی نہ کوئی احمق کباڑیا انہیں ضرور خرید لے گا۔''

ڈریکو کی کڑوی طنز سن کر سلے درین کے کھلاڑیوں نے فلک شگاف قہقہہ لگایا۔

''کم از کم گری فنڈر کا کوئی بھی کھلاڑی رشوت دے کر ٹیم میں شامل نہیں ہوا ہے ڈریکو! یہ سب اپنی قابلیت اور مہارت کے بل بوتے پر ٹیم میں منتخب ہوئے ہیں۔'' ہرمائنی نے تلخی سے کہا۔

''تمہاری رائے کس نے پوچھی تھی؟......گھٹیا......ملیچھ...... بدذات!'' ڈریکو نے زمین تھوکتے ہوئے کہا۔اس کا چہرہ یکدم کھچ گیا اور آنکھوں میں سے شعلے نکلتے معلوم ہونے لگے۔

ہیری فوراً سمجھ گیا کہ ڈریکو مل فوائے نے واقعی کوئی نہایت ہی بری بات کہہ دی تھی کیونکہ اس کے الفاظ پر پوری گری فنڈر ٹیم میں وبال مچ گیا تھا۔اس سے پہلے ڈریکو مل فوائے کی طرف کوئی بڑھ پاتا......فلنٹ نے سرعت سے سامنے آ کر ڈریکو کو اپنے چوڑے بدن کے پیچھے چھپا لیا تھا۔فریڈ اور جارج دونوں بجلی کی طرف ڈریکو پر جھپٹے تھے مگر اولیور وڈ نے انہیں اپنے بازو کے بل پر بمشکل روک رکھا تھا۔

''تمہاری یہ کہنے کی ہمت کیسے ہوئی؟'' ایلسیا نے چیخ کر کہا۔

رون بھی آپے سے باہر ہو چکا تھا۔اس نے جلدی سے اپنے لباس میں جادوئی چھڑی نکال لی اور چھڑی کو فلنٹ کی بغل میں نکال کر اس کا رُخ ڈریکو مل فوائے کی طرف کرتے ہوئے چیخ کر بولا۔''تمہیں اس کی سزا بھگتنا پڑے گی مل فوائے کے بچے!''

اسی لمحے سٹیڈیم میں ایک زوردار دھماکے کی گونج پھیلتی چلی گئی۔رون کی چھڑی سے سبز رنگ کی تیز روشنی کا دھارا برآمد ہوا اور سیدھا رون کے پیٹ میں آ کر لگا۔وہ چمکدار دھارے کے زوردار دھکے سے اُڑتا ہوا کئی فٹ پیچھے گھاس پر جا گرا۔ایک پل کیلئے تو کسی سمجھ میں نہیں آیا کہ کیا ہوا تھا؟ ہیری اور ہرمائنی بھاگتے ہوئے رون کے قریب پہنچے۔

''رون......رون......رون! تم ٹھیک تو ہو؟'' ہرمائنی نے چیخ کر پوچھا۔

رون گھاس پر اُٹھ بیٹھا۔اس نے جونہی بات کرنے کیلئے منہ کھولا تو الفاظ منہ سے نہ نکل پائے۔اسی لمحے اسے زوردار ابکائی آئی

اور منہ سے قے نکلتی چلی گئی۔ کچھ عجیب سی چیزیں اس کے منہ سے نکل کر رون کی گود میں آ گریں۔ ہیری نے ان کی طرف غور سے دیکھا...... وہ تھوک میں لت پت گھونگے تھے۔ ہیری نے ہرمائنی کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

یہ منظر دیکھ کر سلے درین کے کھلاڑی ہنسی سے لوٹ پوٹ ہونے لگے۔ فلنٹ کا برا حال تھا وہ ہنستے ہنستے دوہرا ہو گیا تھا۔ اس نے خود کو نیچے گرنے سے بچانے کیلئے اپنے بھاری ڈنڈے کا سہارا لے رکھا تھا۔ ڈریکو کا بھی کچھ یہی حال تھا اس کے دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں زمین پر تھے اور وہ اپنی خوشی پر قابو پانے کیلئے اپنے مکوں سے زمین ٹھونک رہا تھا۔ گری فنڈر کے تمام کھلاڑی رون کے آس پاس اکٹھے ہو چکے تھے۔ رون کا وہی حال تھا۔ کچھ لمحوں کے توقف کے بعد اسے زوردار ابکائی آتی اور منہ سے کئی چمکتے ہوئے بڑے گھونگے قے کی صورت میں برآمد ہو جاتے۔ گھاس پر کافی تعداد میں گھونگے جمع ہو چکے تھے۔ گری فنڈر کے کھلاڑی پریشان کھڑے تھے مگر کوئی بھی رون کو چھونے کی کوشش نہیں کر رہا تھا شاید انہیں ڈر تھا کہ رون کے بد اثرات ان پر نہ پڑ جائیں۔ فریڈ اور جارج کے چہرے بھی اترے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

''بہتر ہوگا کہ ہم اسے فوراً ہیگرڈ کے پاس لے چلیں اس کا جھونپڑا سب سے نزدیک ہے۔'' ہیری نے ہرمائنی کی طرف دیکھ کر کہا۔ ہرمائنی نے اثبات میں سر ہلایا اور دونوں نے جرأت کا مظاہرہ کرتے ہوئے رون کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اوپر اُٹھالیا۔

''کیا ہوا؟...... ہیری!'' ایک تیز باریک آواز قریب سے سنائی دی۔ ''کیا ہوا...... کیا ہوا؟ کیا یہ بیمار ہے؟...... لیکن تم اسے ٹھیک کر دو گے...... ہے نا ہیری!''

وہ کولن کریوی تھا جو سٹیڈیم کی سب سے اونچی نشست سے اتر کر نیچے کا ماجرا معلوم کرنے کیلئے وہاں پہنچا تھا۔ ہیری نے اسے کوئی جواب نہیں دیا بلکہ وہ ہرمائنی کے ہمراہ رون کو سہارا دے کر سٹیڈیم سے باہر لانے کی کوشش کر رہا تھا۔ اس دوران کولن ان کے چاروں طرف ناچتا رہا۔ رون خود پر قابو پانے کیلئے پوری جدوجہد کر رہا تھا۔ اس نے اپنی سانس روک رکھی تھی۔ اچانک اس کی سانس اکھڑی اور ایک بڑی جسامت والا گھونگا اچھل کر اس کے منہ سے نکلا اور زمین پر جا گرا۔

''اوہ...... ہو!'' کولن کریوی اچانک اچھل پڑا۔ اس نے جلدی سے اپنا کیمرا سیدھا کر لیا اور ان تینوں کے بالکل سامنے آ کھڑا ہوا۔ ''کیا تم اسے اپنی پکڑ میں لے سکتے ہو ہیری تاکہ تصویر بناتے وقت یہ کہیں گم نہ ہو جائے!'' کولن نے عجلت میں کہا۔

''راستے سے ہٹ جاؤ...... اور دفع ہو جاؤ کولن!'' ہیری نے غصے سے چیخ کر کہا۔ کولن سہم کر ایک طرف ہو گیا۔ ہیری اور ہرمائنی، رون کو سہارا دے کر سٹیڈیم سے باہر نکلے اور تاریک جنگل کی طرف اترائی میں اترنے لگے۔ یہ راستہ تاریک جنگل کے شروع میں اور ہوگورٹ کے میدانوں کے آخری کونے میں موجود ہیگرڈ کے جھونپڑے کو جاتا تھا۔

''بس پہنچ ہی گئے ہیں رون! تم ایک منٹ میں ٹھیک ہو جاؤ گے......بس پہنچ ہی گئے ہیں!'' ہرمائنی جلدی سے بولی۔ ہیگرڈ کا جھونپڑا سامنے تھوڑے فاصلے پر دکھائی دے رہا تھا۔

وہ تینوں ہیگرڈ کے گھر سے بیس فٹ کے فاصلے پر تھے، اچانک ہیگرڈ کے جھونپڑے کا دروازہ کھلا اور کوئی دکھائی دیا۔ گھر سے برآمد ہونے والا ہیگرڈ نہیں تھا۔ کھلتے ہوئے ہلکے ارغوانی کا چوغہ پہنے اور سنہری بالوں کو لہراتا ہوا وہ شخص گلڈرائے لک ہارٹ تھا۔ وہ تیز قدموں سے جھونپڑے کی سیڑھیاں اتر کر ان کی طرف بڑھ رہا تھا۔

''اوہ! یہ اچھا نہیں ہوا!......جلدی سے ان جھاڑیوں کے پیچھے چھپ جاؤ'' ہیری نے پریشانی سے ہرمائنی اور رون کی طرف دیکھ کر کہا۔ وہ رون کو قریباً گھسیٹتے ہوئے جھاڑیوں میں لے گیا۔ رون نے بھی لک ہارٹ کا چہرہ دیکھ لیا تھا شاید اسی لئے اس نے خود بھی کوشش کی۔ ہرمائنی کو یہ حرکت کچھ اچھی نہیں لگی مگر مجبوراً اسے بھی ان کے پیچھے جھاڑیوں میں آنا پڑا۔

''یہ بہت آسان ہے بشرطیکہ تمہیں پتہ ہو کہ اسے کیسے کیا جاتا ہے؟'' لک ہارٹ کی تیز آواز سنائی دی۔ وہ ہیگرڈ کو کسی بارے میں بتا رہا تھا۔ ''اگر تمہیں مدد کی ضرورت ہو تو تم اچھی طرح جانتے ہو کہ میں کہاں ملوں گا؟ میں تمہیں اس بارے میں اپنی ایک کتاب بھجوا دوں گا۔ مجھے یہ جان کر بے حد حیرت ہوئی ہے کہ تم نے ابھی تک میری ایک بھی کتاب نہیں پڑھی......خیر میں آج رات کو ایک شاندار کتاب پر اپنے دستخط کر کے اسے کسی کے ہاتھ تمہیں بھجوا دوں گا۔''

انہیں لک ہارٹ کی آواز قریب آتی سنائی دے رہی تھی۔ وہ چلتے ہوئے ہیگرڈ کو کہہ رہا تھا۔ پھر تھوڑی دیر بعد لک ہارٹ کے قدموں کی چاپ قریب آئی اور پھر دور ہوتی چلی گئی۔ وہ تیز رفتاری سے قلعے کی طرف جا رہا تھا۔ اس کے سنہری بال ہوا میں پیچھے کی طرف لہرا رہے تھے۔ ہیری اتنی دیر جھاڑیوں میں دبکا بیٹھا رہا جب تک لک ہارٹ کا ہیولا بالکل نظروں سے اوجھل نہیں ہو گیا پھر اس نے رون کو جھاڑیوں سے کھینچ کر باہر نکالا اور ہیگرڈ کے سامنے والے دروازے تک لے گیا۔ ہرمائنی نے بھاگ کر دروازہ کھٹکھٹایا۔ ہیگرڈ نے فوراً دروازہ کھول دیا۔ اس کا چہرہ چڑچڑا دکھائی دے رہا تھا شاید اسے کسی کا آنا بے حد ناگوار گزرا تھا مگر جونہی اس کی نظر سامنے کھڑے ہیری پر پڑی تو اس کا چہرہ کھل اُٹھا۔ ہیگرڈ جلدی سے بولا۔

''ابھی میں یہی سوچ رہا تھا کہ تم لوگ مجھ سے ملنے نجانے کب آؤ گے۔ اندر آ جاؤ......اندر آ جاؤ......جب تم نے دروازہ کھٹکھٹایا تو مجھے ایسا لگا شاید پروفیسر لک ہارٹ دوبارہ لوٹ آیا ہے۔''

ہیری اور ہرمائنی نے چوکھٹ پار کرنے میں رون کی مدد کی۔ وہ تینوں اب اندر پہنچ چکے تھے۔ ہیگرڈ کے جھونپڑے میں ایک ہی کمرہ تھا جس کے ایک کونے میں بڑا بستر لگا ہوا تھا اور دوسرے کونے میں آتشدان تھا جس میں کوئلوں کی چڑ چڑاہٹ سنائی دے رہی

تھی۔ ہیری نے سہارا دے کر رون کو کرسی پر بٹھایا۔ ہیری نے ہیگرڈ کو بتایا کہ رون کے منہ سے گھونگے نکل رہے ہیں۔ ہیگرڈ یہ سن کر ذرا بھی حیران نہیں ہوا۔

''اندر رہنے سے تو اچھا ہے کہ باہر نکل جائیں!'' ہیگرڈ نے ہنس کر کہا اور پلٹ کر ایک طرف پڑے ہوئی تانبے کی ایک بڑی بالٹی اُٹھا کر رون کے گود میں رکھ دی۔

''انہیں باہر نکلنے دو......رون!'' ہیگرڈ نے اس کے کندھے کو تھپتھپا کر کہا۔ ''جہاں تک میری رائے ہے گھونگوں کے ختم ہونے کے انتظار کرنے کے علاوہ اور کچھ نہیں کیا جا سکتا ہے۔''

ہیری نے جب اسے تمام واقعہ بتایا تو ہیگرڈ کے چہرے پر حیرت و پریشانی دکھائی دی۔

''یہ انتہائی مشکل جادوئی کلمہ ہے اور بہت کم اتنا پر اثر دیکھنے کو ملتا ہے، مجھے شدید تعجب ہے کہ ٹوٹی ہوئی چھڑی کے ساتھ اتنا کامیاب اور شاندار......!'' ہیگرڈ نے بے یقینی سے تبصرہ کیا۔

ہیگرڈ کمرے میں پھرتی سے ادھر ادھر گھوم رہا تھا اور ان کے لئے چائے بنا رہا تھا۔ اس کا بڑا شکاری کتا 'فنگ' ہیری کے اوپر رال ٹپکا رہا تھا۔

''ہیگرڈ! لک ہارٹ تم سے کیا کہہ رہا تھا؟'' ہیری نے فنگ کا کان کھینچ کر اسے دور کیا۔

''وہ مجھے یہ سکھانے کی کوشش کر رہا تھا کہ خطرناک درمیانے جثّے والے کتے 'کلپی' کو کنویں سے کیسے باہر نکالا جا سکتا ہے۔'' ہیگرڈ غراتے ہوئے بولا۔ اس نے پنکھ نچے ہوئے مرغے کو اپنی بڑی میز سے ہٹایا اور گرم گرم کیتلی میز کی نچلی سمت میں رکھ دی۔

''جیسے ہم یہ سب کرنا نہیں جانتے ہوں!......وہ کسی خطرناک چڑیل کے بارے میں بیہودہ سی تقریر جھاڑ رہا تھا جسے اس نے فرار ہونے پر مجبور کر دیا تھا...... مجھے قسم ہے کہ اگر اس کا کہا ہوا ایک بھی لفظ سچ نکلا تو میں خود اپنی کیتلی کھا جاؤں گا۔''

ہیگرڈ میں یہ خوبی تھی کہ اس نے آج تک ہوگورٹ کے کسی بھی استاد کی برائی نہیں کی تھی اسی لئے ہیری نے اس کی طرف حیرت بھری نگاہوں سے دیکھا۔

''مجھے لگتا ہے کہ تم غلطی پر ہو ہیگرڈ!'' ہرمائنی کی آواز جوش اور ناگواری سے کانپ رہی تھی ''تم نے انصاف سے کام نہیں لیا ورنہ تم اچھی طرح جانتے ہو کہ پروفیسر ڈمبل ڈور سکول میں کسی نامعقول شخص کو استاد نہیں رکھتے ہیں۔ یقیناً ان کا ہر فیصلہ بہترین اور اچھوتا ہوتا ہے۔''

رون نے اسی لمحے ایک زوردار ابکائی لی اور حسب معمول کئی گھونگے اس کے منہ سے نکل کر تانبے کی بالٹی میں جا گرے۔ اس کی

ٹھوڑی تک رال بہہ رہی تھی۔

''ہر مائنی! شاید تمہیں معلوم نہیں کہ وہ اس کام کیلئے اکلوتا شخص تھا!'' ہیگرڈ نے ٹرکل ٹافی کی پلیٹ ان کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔'' ہمارا مطلب ہے کہ اکلوتا...... تاریک جادو سے محفوظ رہنے کے فن کی تعلیم دینے والے استاد کی آسامی کیلئے کوئی دوسرا شخص مل ہی نہیں رہا تھا۔ دیکھو! لوگ اس آسامی کیلئے بے حد تذبذب کا شکار ہیں۔ وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ عہدہ کسی خطرناک جادوگر کی بددُعا کے زیر اثر ہے کیونکہ اب تک اس عہدے پر کوئی بھی لمبے عرصے تک ٹک نہیں پایا ہے تو اس صورت میں تم خود ہی فیصلہ کرلو......!''

''رون کس کے خلاف جادوئی کلمہ استعمال کرر ہا تھا؟'' ہیگرڈ نے موضوع بدل کر پوچھا۔

''مل فوائے نے ہر مائنی کو کچھ کہا تھا۔ وہ یقیناً کوئی اخلاق باختہ بات ہی ہوگی...... جسے سننے کے بعد ہر کوئی آپے سے باہر ہو گیا تھا۔'' ہیری نے دھیمے لہجے میں کہا۔

''وہ واقعی غلیظ ترین بکواس تھی!'' رون نے اپنا سر میز سے اونچا کرتے ہوئے بھرائی ہوئی آواز میں چیخ کر کہا۔ اس کا چہرہ پسینے سے شرابور تھا اور رنگ زرد پڑ رہا تھا۔

''اس نے ہر مائنی کو 'بدذات' کہا تھا...... ہیگرڈ!'' اسی لمحے رون کا چہرہ غوطہ کھا کر دوبارہ بالٹی میں جا گھسا۔ اس کے پیٹ میں سے گھونگوں کی نئی فصل باہر آنے کیلئے بے تاب تھی۔ ہیگرڈ کا منہ کھلا رہ گیا۔ اسے یہ سن کر بے حد دھچکا لگا تھا۔

''کیا واقعی اس نے ایسا کہا تھا......؟'' ہیگرڈ نے غراتے ہوئے ہر مائنی سے دریافت کیا۔

''ہاں!'' وہ دھیمے سے انداز میں بولی۔'' مگر میں نہیں جانتی کہ اس کا کیا مطلب ہے؟ ویسے مجھے یہ تو لگا کہ یہ غلط ہے......''

''یہ اس کے دماغ میں پیدا ہونے والی سب سے تہتک آمیز سوچ تھی۔'' رون نے اپنا سر دوبارہ بالٹی میں باہر نکالا اور ہانپتے ہوئے تلخی سے کہا۔'' بدذات ایک بدترین گندی گالی ہے جو ماگلوؤں کے ہاں پیدا ہونے والے فرد کو دی جاتی ہے۔ ماگل یعنی ایسے لوگ جنہیں جادو کے بارے میں کچھ معلوم نہ ہو۔ کچھ ایسے جادوگر ہیں جیسے مل فوائے خاندان...... جو یہ سوچتے ہیں کہ وہ باقی سب لوگوں سے بہترین ہیں کیونکہ ان کا خون بالکل خالص ہے۔'' رون کو ایک اور ابکائی آئی مگر اس مرتبہ صرف ایک ہی چھوٹا سا گھونگا اس کے منہ سے برآمد ہوا تھا جو پھسل کر اس کے ہاتھ پر آ گرا۔ رون نے اسے اُٹھا کر بالٹی میں ڈال دیا۔'' میرا مطلب ہے...... باقی جادوگر جانتے ہیں کہ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ نیول لانگ باٹم کو دیکھو۔ اس کا خون خالص ہے پھر بھی وہ کڑاھی کو صحیح طرح سے رکھ نہیں پاتا۔'' رون نے اپنی بات مکمل کی۔

''اور ایسا کوئی جادوئی کلمہ نہیں ہے جو ہماری ہر مائنی نہیں پڑھ سکتی۔'' ہیگرڈ نے فخریہ انداز میں کہا تو ہر مائنی کا چہرہ گلابی ہو گیا اور

آنکھوں میں چمک پھیل گئی۔

''کسی کو بھی بدذات کہنا نہایت کمینگی والی بات ہے۔'' رون نے کانپتے ہاتھ سے اپنے چہرے کا پسینہ پونچھا۔ ''بدذات یعنی گندہ خون! گھٹیا خون...... یہ مضحکہ خیزی کے علاوہ اور کچھ نہیں۔ آج کے دور میں جادوگروں کی اکثریت 'ملاوٹی خون' پر جی رہی ہے اگر ہم نے ماگل عورتوں سے شادی نہ کی ہوتی تو یقیناً ہم لوگ کب کے ختم ہو گئے ہوتے۔ جادوگروں کی داستان صرف کتابوں میں لکھی ہوئی پائی جاتی۔'' رون کے لہجے میں بے حد تلخی تھی۔ اس نے ایک بار پھر ابکائی لی اور دوبارہ بالٹی کے چوڑے منہ میں غائب ہو گیا۔

''بہت خوب رون! میں تمہیں الزام نہیں دیتا کہ تم نے اسے سبق سکھانے کی کوشش کیوں کی مگر شاید یہ اچھا ہی ہوا کہ تمہاری ٹوٹی ہوئی چھڑی کی بدولت تمہارا جادوئی کلمہ الٹ گیا۔ اگر تم نے مل فوائے کو یہ جادوئی سزا دے دی ہوتی تو مجھے اس بات کا یقین تھا کہ لوسیس مل فوائے سکول پہنچنے میں ذرا سی تاخیر نہ کرتا اور کم از کم تم سکول سے باہر نکال دیئے جاتے۔ شکر ہے کہ اس بڑی مصیبت میں نہیں پھنسے۔ یہ چھوٹی سی مصیبت تو کچھ ہی دیر میں دور ہو جائے گی۔'' ہیگرڈ نے بالٹی میں جھانک کر دیکھتے ہوئے رون سے کہا۔ ہیری ہیگرڈ کو یہ بتانا چاہتا تھا کہ منہ سے گھونگوں کا برآمد ہونا بھی کوئی چھوٹی مصیبت نہیں ہوتی مگر وہ بول ہی نہ پایا کیونکہ ہیگرڈ کی ٹرکل ٹافی نے اس کے دونوں جبڑوں کو آپس میں بری طرح چپکا دیا تھا۔

''ہیری!'' ہیگرڈ اچانک اس کی طرف متوجہ ہوا۔ یوں لگتا تھا جیسے اس کے دماغ میں کوئی بھولی ہوئی بات ابھر آئی تھی۔ ''تم سے ایک بات پر جھگڑنا ہے، ہم نے سنا ہے کہ آج کل تم اپنے آٹوگراف والی تصویریں بانٹ رہے ہو۔ ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ باہر کے لوگ سب تصویریں لے جائیں اور ہمارے حصے میں ایک بھی نہ آئے؟''

ہیگرڈ کی بات ہی کچھ ایسی تھی کہ ہیری اپنے غصے پر قابو نہ پا سکا۔ البتہ غصے یہ فائدہ ضرور ہوا تھا کہ اس کے جبڑے کھل گئے تھے۔

''میں آٹوگراف والی تصویریں نہیں بانٹ رہا ہوں اگر لک ہارٹ اب بھی اس قسم کی افواہیں پھیلا رہا ہے تو......'' ہیری غصیلے لہجے میں بولتے بولتے رُک گیا کیونکہ اس کے سامنے ہیگرڈ کھڑا بری طرح سے ہنس رہا تھا۔

''میں تو محض مذاق کر رہا تھا ہیری!'' ہیگرڈ نے آگے بڑھ کر اس کی کمر پر تھپتھپاتے ہوئے کہا۔ اس کی پیار بھری تھپکی ہیری کیلئے کسی اذیت سے کم نہیں تھی کیونکہ تھپکی کے دباؤ سے اس کا چہرہ میز سے جا ٹکرایا تھا۔ ہیگرڈ نے اس کی پرواہ کئے بغیر بات آگے بڑھائی۔ ''میں جانتا ہوں کہ تم سچ مچ ایسا نہیں کر رہے ہو۔ میں لک ہارٹ پر یہ واضح کر دیا ہے تمہیں ایسا کرنے کی کوئی ضرورت ہی نہیں کیونکہ تم بغیر کسی کوشش کے پہلے سے ہی اتنے مشہور ہو......''

''میں پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ لک ہارٹ کو یہ بات بالکل پسند نہیں آئی ہوگی۔'' ہیری نے اپنا چہرہ سہلاتے ہوئے کہا۔

وہ دوبارہ کرسی پر سیدھا ہو چکا تھا۔

’’مجھے بھی ایسا ہی لگتا ہے کہ انہیں واقعی پسند نہیں آئی تھی۔ اس کے علاوہ جب میں نے اسے یہ بتایا کہ میں نے واقعی اس کی ایک بھی کتاب نہیں پڑھی ہے تو وہ اُٹھ کھڑا ہوا تھا۔ یقیناً اس نے مزید ٹھہرنا حماقت خیال کیا ہوگا۔‘‘ ہیگرڈ نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے رون کا چہرہ بالٹی سے دوبارہ نمودار ہوا۔ ہیگرڈ نے اس کی طرف دیکھا۔ ’’ٹرکل ٹافی لو گے رون؟‘‘

’’نہیں شکریہ!‘‘ رون نحیف سی آواز میں بولا۔ ’’میں مزید مصیبت میں نہیں پڑنا چاہتا۔‘‘

ہیری اور ہرمائنی نے چائے ختم کر کے اپنے کپ میز پر رکھے تھے کہ ہیگرڈ کو کچھ خیال آیا۔

’’تم لوگ ذرا باہر چل کر دیکھو تو سہی...... میں کیا اُگا رہا ہوں؟‘‘ وہ جلدی سے بولا۔

ہیگرڈ کے گھر کے پچھواڑے میں موجود سبزیوں والے باغیچے میں درجنوں بڑے چپن کدو دکھائی دے رہے تھے۔ ہر کدو کسی بڑی ٹھوس چٹان کی مانند تھا۔

’’اچھی طرح بڑے ہو رہے ہیں...... ہے نا!‘‘ ہیگرڈ مسرت آمیز لہجے میں بولا۔ ’’انہیں میں ہیلووئین کی دعوت کیلئے تیار کر رہا ہوں۔ تب تک حیرت انگیز طور پر بڑے ہو چکے ہوں گے۔‘‘

’’تم ان میں کیا ڈالتے ہو؟‘‘ ہیری نے تجسس بھرے لہجے میں پوچھا۔

ہیگرڈ نے اپنے کندھوں کے اوپر سے جھک کر دیکھا کہ آس پاس کوئی دوسرا تو موجود نہیں پھر وہ سرگوشی کے انداز میں بولا۔

’’دیکھو! میں انہیں...... تم جانتے ہو...... تھوڑی سی مدد دے رہا ہوں۔‘‘ ہیگرڈ کی نگاہیں ایک سمت میں اُٹھ گئیں۔

ہیری نے دیکھا ہیگرڈ کی پھولوں والی گلابی چھتری گھر کے پچھلی دیوار سے ٹکی ہوئی تھی۔ ہیری کے پاس پہلے سے ہی اس بات پر یقین کرنے کا ثبوت موجود تھا۔ یہ چھتری جتنی معمولی دکھائی دیتی تھی اتنی معمولی نہیں تھی۔ دراصل اسے اس کا تجربہ بہت پہلے ہو چکا تھا۔ چھتری کے اندر ہیگرڈ کی سکول کی پرانی جادوئی چھڑی چھپی ہوئی تھی۔ ہیگرڈ کو یہ سب صرف اس لئے کرنا پڑا تھا کہ اسے جادو کرنے کی قطعی اجازت نہیں تھی کیونکہ اسے تیسرے ہی سال میں سکول سے نکال دیا گیا۔ ہیری کو آج تک ہیگرڈ کو سکول سے نکالے جانے کی وجہ معلوم نہیں ہو پائی تھی۔ وہ جب بھی اس بارے میں اپنا سوال اُٹھاتا تو ہیگرڈ زور سے کھنکارتے ہوئے اپنا گلا صاف کرنے میں مصروف ہو جاتا تھا اور غیر محسوس انداز میں خود بہرا بنا لیتا تھا۔ یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہتا جب تک گفتگو کا رُخ کسی اور طرف نہیں مڑ جاتا تھا۔

’’میرا خیال ہے کہ اختقان کا جادو آزمایا گیا ہے۔ خیر جو بھی ہو! تم نے ان پر اچھا کام کیا ہے۔‘‘ ہرمائنی نے کسی قدر ناپسندیدگی

سے ہیگرڈ کا دل بہلاتے ہوئے کہا۔

''یہی تمہاری چھوٹی بہن نے کیا تھا۔'' ہرمائنی نے رون کی طرف سر گھماتے ہوئے کہا۔

''اس سے کل ہی ملا تھا۔'' ہیگرڈ نے داڑھ ہلاتے ہوئے ہیری کو کن انکھیوں سے دیکھا۔'' وہ کہہ رہی تھی کہ میدان میں گھوم رہی ہوں لیکن مجھے لگتا ہے کہ وہ یہ امید کررہی تھی کہ میرے گھر پر وہ کسی سے ٹکرا سکتی ہے اگر سچ پوچھا جائے تو وہ یقیناً آٹوگراف والی تصویر کیلئے منع نہیں کرے گی۔''

ہیگرڈ نے آنکھ مارتے ہوئے ہیری کی طرف دیکھا۔

''چپ رہو!'' ہیری چڑ کر بولا۔ رون زور زور سے ہنسنے لگا، زمین پر کافی تعداد میں گھونگے گرنے لگے۔ یوں لگتا تھا جیسے رون باغیچے میں گھونگوں کا چھڑکاؤ کررہا ہو۔

''ذرا سنبھل کر!'' ہیگرڈ نے رون کو اپنے قیمتی کدوؤں سے دور کھینچتے ہوئے چیخ کر کہا۔

اسی دوران دوپہر کے کھانے کا وقت ہو چکا تھا۔ ہیری نے صبح سے کچھ نہیں کھایا تھا۔ ایک ٹرکل ٹافی نے کچھ پلوں کیلئے ساتھ تو دیا تھا مگر اس کا کارنامہ ہیری بھگت چکا تھا۔ ہیری کھانا کھانے کیلئے سکول واپس لوٹنے کے بارے میں سوچنے لگا۔ ان تینوں نے ہیگرڈ سے رخصت لی اور ان کے قدم تیز رفتاری سے قلعہ نما عمارت کی طرف بڑھنے لگے۔ رون کبھی کبھار ہچکیاں لیتا تھا مگر اب صرف اکا دکا بہت ہی چھوٹے گھونگے ہی باہر نکلتے تھے۔ وہ بھاگتے ہوئے بڑے ہال کی طرف لپکے۔ ابھی وہ یخ بستہ ہال کے دروازے پر قدم رکھ ہی پائے تھے کہ ایک تیز آواز نے ان کے قدم جکڑ لئے۔ وہ ٹھٹک کر رُک گئے۔

''تو تم لوگ آ گئے...... پوٹر...... ویزلی!'' پروفیسر میک گوناگل گھمبیر چہرے کے ساتھ انہیں دیکھ رہی تھیں۔

''تم لوگ آج شام کو اپنی سزا پوری کرو گے۔''

''ہمیں کیا کرنا ہے پروفیسر؟'' رون نے گھبراہٹ میں اپنی ابکائی کو دباتے ہوئے پوچھا۔

''تم مسٹر فلیچ کے ساتھ ٹرافیوں والے ہال میں چاندی کی شیلڈ چمکاؤ گے اور کوئی جادو نہیں! ویزلی...... کپڑے سے گھسنا پڑے گا۔'' پروفیسر میک گوناگل نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔ رون نے بمشکل تھوک نگلا۔ چوکیدار آرگس فلیچ کوئی پسندیدہ شخصیت نہیں تھی، پورا سکول کے طلباء اس سے نفرت کرتے تھے۔'' اور پوٹر تم...... پروفیسر لک ہارٹ کے پرستاروں کے خطوط کا جواب دینے میں ان کی مدد کرو گے۔'' پروفیسر میک گوناگل نے ہیری کی طرف دیکھ کر کہا۔

''ارے نہیں!'' ہیری بوکھلا سا گیا۔'' کیا میں بھی ٹرافیوں والے کمرے میں جا کر شیلڈز کو نہیں چمکا سکتا پروفیسر......'' ہیری نے

متوحش انداز میں پوچھا۔

''بالکل نہیں!'' پروفیسر میک گوناگل نے اپنی کمان کی طرح تیکھی بھنوؤں کو اُٹھاتے ہوئے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔''پروفیسر لک ہارٹ نے خاص طور پر تمہارا انتخاب کیا ہے۔ٹھیک آٹھ بجے۔تم بھی ویزلی!......ٹھیک آٹھ بجے۔''

ہیری اور رون بے حد رنجیدہ دکھائی دے رہے تھے۔ان کے چہرے اتر گئے۔وہ بوجھل قدموں سے ہال میں داخل ہوئے۔ ہرمائنی ان کے پیچھے پیچھے چل رہی تھی۔اس کے چہرے پر ابھرنے والی کیفیت کو صاف پڑھا جا سکتا تھا۔

'اچھا ہوا ہے،تم نے سکول کے قوانین کی خلاف ورزی کی تھی،اب بھگتو!'

ہیری کا جی اچاٹ ہو گیا، کچھ دیر پہلے گوشت کی کھچڑی کھانے کی شدید خواہش اب ماند پڑ چکی تھی۔اسے اور رون کو ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے انہیں توقع سے بڑھ کر سزا ملی ہے۔

''وہ خبیث فلیچ مجھے رات بھر جوتے مارتا رہے گا۔کوئی جادو نہیں! اس کمرے میں کم از کم سینکڑوں ٹرافیاں ہوں گی۔ مجھے تو ماگلوؤں کی طرح صفائی کرنا نہیں آتی۔'' رون رندھے ہوئے لہجے میں کہا۔اس کا چہرہ پھیکا پڑ چکا تھا۔وہ ابھی گھونگوں والی سزا پوری نہیں کر پایا تھا۔

''میں کسی بھی وقت تم سے ادل بدل کرنے کیلئے تیار ہوں۔'' ہیری نے کھوکھلے پن سے کہا۔''ڈرسلی گھرانے میں رہتے ہوئے مجھے صفائی کرنے کی خاصی مہارت ہو چکی ہے۔لک ہارٹ کے پرستاروں کے احمقانہ خطوط کا جواب دینا...... یہ کسی ڈراؤنے خواب سے کم نہیں ہوگا۔''

دوپہر تو جیسے پل بھر میں ہوا ہو گئی تھی۔ایسا لگتا تھا جیسے آٹھ بجنے میں صرف پانچ منٹ ہی باقی رہ گئے ہوں۔وقت کیسے گزر گیا ان دونوں کو احساس ہی نہیں ہو پایا۔رون کی طبیعت ابھی تک بحال نہیں ہو پائی تھی۔منہ سے گھونگے نکلنے کا سلسلہ جاری تھا مگر اب اس میں کسی قدر وقفہ پیدا ہو چکا تھا۔ ہیری بوجھل اور نڈھال قدموں سے گری فنڈر کے ہال سے نکلا اور دوسری منزل کی طرف روانہ ہو گیا۔ اس نے راہداری عبور کی اور پروفیسر لک ہارٹ کے دفتر کے سامنے جا کر رُک گیا۔اس نے اپنے دانت کٹکٹاتے ہوئے دروازے پر دھیمی سی دستک دی۔دوسرے ہی لمحے دروازہ کھل گیا۔لک ہارٹ اس کی طرف دیکھ کر اپنے مخصوص انداز میں مسکرایا۔

''آہ......ہا۔یہ ہوئی نا بات۔ادھر گھنٹہ بجا اور ادھر تم آ گئے۔آؤ اندر آ جاؤ...... ہیری!''

دفتر کی دیواروں پر لک ہارٹ کی ان گنت متحرک تصویریں آویزاں تھی جو خوبصورت فریم میں جڑی نہایت دیدہ زیب دکھائی دے رہی تھیں۔ان تصویروں میں لک ہارٹ مختلف روپ میں دکھائی دے رہا تھا مگر سب میں ایک بات مشترک تھی کہ وہ ہر جگہ اپنے

دانتوں کی نمائش کر رہا تھا۔ موم بتیوں کی روشنی میں تصویریں صاف دکھائی دے رہی تھیں۔ ہیری نے تھوڑا سا غور کیا تو اسے یہ جان کر حیرت ہوئی کہ کئی تصویروں پر لک ہارٹ کے دستخط چمک رہے تھے۔ ہیری کمرے کے دائیں پہلو میں پڑی ہوئی میز کی طرف بڑھ گیا جہاں پوسٹ کارڈ کا ایک بڑا انبار رکھا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ ہیری کو انہیں دیکھ کر خوف سا ہونے لگا۔

''تم لفافوں پر پتے لکھنے کا کام کرو'' لک ہارٹ نے ہیری سے ایسے انداز میں کہا جیسے وہ اسے کوئی بہت مزیدار کام سونپ رہا تھا۔ ''پہلا خط گلڈیس گڈجین کے نام اس کا بھلا ہو......وہ میرا بہت بڑا پرستار ہے۔''

وقت کچھوے کی چال چلنے لگا۔ ہیری نے مجبوراً لک ہارٹ کی آوازوں کو کان کے پردوں سے ٹکرانے کی اجازت دے رکھی تھی اور کبھی کبھار وہ بیچ میں 'ہوں، ہاں، ٹھیک ہے، جیسے الفاظ بولتا رہا۔ کبھی کبھار وہ اس طرح کے جملے بھی سن لیتا تھا۔ ''شہرت پل بھر کی مہمان ہوتی ہے ہیری!'' یا پھر ''یہ یاد رکھنا ہیری! نام کمانے کیلئے محنت کرنا بہت ضروری ہوتا ہے۔''

موم بتیاں آہستہ آہستہ پگھلتی چلی گئیں۔ وہ غیر محسوس انداز میں چھوٹی ہوتی جا رہی تھیں۔ موم بتیوں کی روشنی کا حلقہ اب محدود ہونے لگا۔ لک ہارٹ کی تصویروں میں اس کے کئی چہرے تاریکی میں کھو چکے تھے اور اب میز کے پیچھے بیٹھے اصلی لک ہارٹ کو آنکھیں پھاڑ کر دیکھنے کی کوشش کر رہے تھے۔ لفافوں پر جادوگروں کے پتے لکھ لکھ کر ہیری کے ہاتھ شل ہو چکے تھے۔ اس نے دکھتے ہاتھوں سے اگلا لفافہ اپنی طرف سرکایا جو اسے ہزارواں لفافہ محسوس ہو رہا تھا۔ ہیری نے اس پر 'ویرونیسا سمتھ لی' نامی خاتون کا پتہ لکھا۔ اسے ایسا محسوس ہوا جیسے جان چھٹنے والا لمحہ قریب آ چکا ہے۔ دوسری ساعت میں اس کے منہ سے گہری سانس نکل گئی۔ 'کاش جان چھوٹنے والا لمحہ قریب ہی ہو' اس کے دکھی من میں ایک آہ بلند ہوئی۔

اچانک اس کے کانوں میں نامانوس سی آواز گونجی۔ بڑی عجیب سی آواز...... ایسی جو بجھتی ہوئی موم بتیوں کی ٹمٹماہٹ اور لک ہارٹ کی اپنے پرستاروں کے بارے میں خوشامدی بکواس سے بہت ہی علیحدہ تھی۔ اُس آواز کی سرد لہر ہیری کی ریڑھ کی ہڈی میں سرایت کرتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔ ہیری کو سانس لینا دوبھر ہو گیا تھا۔ یہ عجیب سی آواز تھی جس نے اس کے رونگٹے کھڑے کر دیئے۔ اسے یوں لگا جیسے کسی نے برف کے یخ بستہ پانی میں زہر گھول دیا ہو۔

''آؤ...... میرے پاس آؤ...... میں تمہارے ٹکڑے ٹکڑے کر دوں گا...... میں تمہیں کاٹ ڈالوں گا...... میں تمہیں مار ڈالوں گا......''

اب آواز کا مفہوم بالکل واضح سمجھ آ رہا تھا۔ ہیری اپنی کرسی سے یکدم اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ لفافے پر 'ویرونیسا سمتھ لی' کی سڑک کے پتے والی جگہ پر ایک بڑا ارغوانی دھبہ ابھر آیا۔

''کک......کیا مطلب؟'' ھیری لاشعوری انداز میں بلند آواز میں بولا۔

''میں جانتا ہوں! پورے چھ مہینے تک یہ بہترین فروخت کے اعزاز کی فہرست میں سب سے اوپر رہی ہے۔ سارے سابقہ ریکارڈ توڑ ڈالے ہیں اس نے......'' لک ہارٹ نے کہا۔

''نہیں!......وہ آواز......؟'' ھیری نے خوفزدہ لہجے میں بتانے کی کوشش کی۔

''کیسی آواز؟......کون سی آواز؟'' لک ہارٹ حیران ہو کر بولا۔

''وہ آواز جس نے کہا......'' ھیری بولتے بولتے اچانک رک گیا اور چونک کر بولا۔ ''کیا وہ آواز آپ کو سنائی نہیں دی پروفیسر!''

''یہ تم کیا کہہ رہے ہو ھیری؟ شاید تمہیں نیند آ رہی ہے۔'' لک ہارٹ نے عجیب سی نظروں سے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔ ''اوہ! نیند تو آنی ہی چاہئے تھی......ذرا گھڑیال کی طرف تو دیکھو! ہمیں یہاں کام کرتے کرتے چار گھنٹے گزر چکے ہیں۔ مجھے کبھی اس بات کا یقین نہیں ہوا ہوتا......وقت تو جیسے پنکھ لگا کر اُڑ گیا...... ہے نا ھیری!''

ھیری نے جواب نہیں دیا اور خاموش کھڑا اُس آواز کے بارے میں سوچتا رہا۔ وہ اپنے کانوں پر زور دے کر دوبارہ اس آواز کو سننے کی کوشش کرنے لگا مگر اسے وہ آواز دوبارہ سنائی نہیں دی۔ البتہ اس نے لک ہارٹ کو یہ کہتے ہوئے ضرور سن لیا تھا کہ اسے سزا ملنے پر ہر بار اس طرح کی مسرت کی امید نہیں رکھنا چاہئے۔ اس نادیدہ آواز نے ھیری کی جان چھڑا دی۔ ھیری اب تیز قدموں سے لک ہارٹ کے دفتر سے نکل کر گری فنڈر کے ہال کی طرف بڑھ رہا تھا۔ جب وہ گری فنڈر ہال میں پہنچا تو وہ بالکل خالی پڑا تھا۔ تمام طلبا اپنے اپنے بستروں میں جا چکے تھے۔ اس نے گھڑیال پر نگاہ ڈالی۔ آج اسے سونے میں کافی دیر ہو چکی تھی۔ ھیری سیدھا اپنے کمرے میں پہنچا۔ اس کی نظر دوسرے بستر پر پڑی جو خالی دکھائی دیا۔ یہ رون کا بستر تھا۔ رون ابھی تک واپس نہیں لوٹا تھا۔ ھیری نے اپنا لباس تبدیل کیا اور سونے والا پاجامہ پہن لیا۔ وہ بستر میں گھس کر رون کا انتظار کرنے لگا۔ شاید کوئی اور موقع ہوتا تو ھیری بستر میں گھستے ہی نیند کی وادیوں میں اتر جاتا مگر اُس نادیدہ آواز نے اس کے دماغ کو جکڑ لیا تھا۔ نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔ نصف گھنٹے کے بعد کمرے میں قدموں کی چاپ ابھری۔ ھیری نے سر اُٹھا کر دیکھا۔ وہ رون تھا جو ڈھلکے ہوئے سر کے ساتھ وہاں پہنچا تھا۔ وہ اپنا داہنا ہاتھ بری طرح سہلا رہا تھا۔ اس کے جسم سے پالش کی تیز بو آ رہی تھی جو آن ہی آن میں تاریک کمرے میں پھیل گئی۔

''میرے ہاتھ اکڑ گئے ہیں!'' رون نے ھیری کی طرف دیکھ کر درد بھری آواز میں کہا اور اگلے پل میں اپنے بستر پر لڑھکتا چلا گیا۔ ''فلیچ نے مجھ سے کیوڈچ کے کئی کپ چودہ چودہ مرتبہ چمکوائے پھر کہیں جا کر اسے اطمینان ہوا۔ سکول کی بہترین خدمات کے صلے میں دیئے گئے مشہور اعزاز کی شیلڈ پر تو میرے منہ سے گھونگے نکل کر گر پڑے۔ اس گندگی کو صاف کرنے میں کئی گھنٹے لگ گئے تھے......

لک ہارٹ کے ساتھ تمہارا حال کیسا رہا؟'' کہیں ان کی باتوں کی آواز سن کر نیول، ڈین اور سیمس جاگ نہ جائیں، اس لئے ہیری نے دھیمی آواز میں رون کو پوری بات بتائی کہ اس نے نادیدہ آواز سنی تھی۔

''......لک ہارٹ نے کہا کہ اسے وہ آواز بالکل سنائی نہیں دی۔'' رون حیرت سے منہ پھاڑتے ہوئے بولا۔ ہیری کو چاندنی میں اس کی تنی ہوئی بھنویں بالکل صاف دکھائی دے رہی تھیں۔ ''کیا تمہیں یقین ہے کہ وہ جھوٹ بول رہا تھا؟......لیکن مجھے تو یہ سمجھ نہیں آرہا ہے اگر کمرے میں کوئی غیبی شخص موجود ہوتا تو تب بھی اسے اندر آنے کیلئے دروازہ تو کھولنا ہی پڑتا۔''

''مجھے معلوم ہے!'' ہیری نے اپنے بستر پر لیٹتے ہوئے جواب دیا۔ ''مجھے بھی کچھ سمجھ نہیں آرہا ہے۔'' وہ مسہری کی بالائی چھت کو گھورنے لگا۔

☆☆☆

آٹھواں باب

# یوم موت کا جشن

وقت کا پہیہ چلتا رہا اور اکتوبر کا مہینہ آ گیا۔ ہوگورٹ کے قلعے اور میدانوں میں نم آلود سرد ہوائیں چلنے لگی تھیں۔ موسم کی تبدیلی کی وجہ سے سب لوگ متاثر ہوئے تھے۔ اساتذہ، دیگر عملہ اور طلباء باری باری بیمار ہونے لگے۔ ہوگورٹ کے نجی ہسپتال میں موجود میڈم 'پامفری' جو کہ نرس کی ذمہ داری نبھاتی تھیں، انہیں بے حد محنت کرنا پڑی۔ وہ مریضوں کی دیکھ بھال کے علاوہ ان کی ادویہ کا خاص دھیان رکھتی تھیں۔ سردی کا بخار اور کھانسی کی شکایت عام تھی۔ چھوٹے بچوں کے معاملے میں تو زیادہ نگہداشت کی ضرورت پڑتی تھی۔ انہوں نے تمام بیماروں کیلئے خاص طور پر سبز مرچوں کا چرپرا شربت بنایا تھا جو کہ مرچوں کی طرح کڑوا اور آگ لگا دینے والا تھا۔ یہ حقیقت تھی کہ یہ چرپرا شربت بڑا فائدہ مند تھا کیونکہ یہ لمحوں میں اثر دکھاتا تھا۔ وہ الگ بات تھی کہ اسے پینے کے بعد کئی گھنٹے تک مریضوں کے کانوں اور سر کے بالوں میں سے ثقیف دُھویں کے بادل اُٹھتے رہتے تھے۔ جینی ویزلی بھی موسمی اثرات سے محفوظ نہ رہ پائی اور نحیف سی دکھائی دینے لگی۔ دوسرے بھائیوں کی نسبت 'پرسی' کو اس کی بیماری کا احساس ہو گیا، اسی لئے اس نے زبردستی اسے ہسپتال لے جا کر چرپرا شربت پلوا دیا۔ جینی کے سرخ بالوں میں سے جب دھوئیں کے بادل اُٹھنے لگے تو سب یوں لگا جیسے اس کے سرخ بالوں میں آگ بھڑک اُٹھی ہو۔

بارشوں کا سلسلہ جب شروع ہوا تو وہ کئی دنوں تک جاری رہا۔ بارش کی گولیوں جیسی موٹی بوندیں قلعہ نما عمارت کی کھڑکیوں پر گرجتی برستی رہیں۔ کبھی کبھی بیچ میں ژالہ باری بھی ہو جاتی تھی، جھیل کے پانی کی سطح بلند ہونے لگی۔ پھولوں کی کیاریاں کیچڑ بھرے گارے کی صورت میں دکھائی دینے لگیں۔ البتہ ہیگرڈ کے کدو پھول کر باغیچے کے شیڈ جتنے اونچے ہو چکے تھے۔ بارشوں کی شدت کے باوجود کیوڈچ کی روزانہ مشق کے بارے میں اولیور وڈ کا جذبہ سرد نہیں پڑا تھا۔ اسی لئے 'ہیلوئین' کے دن سے کچھ روز پہلے اتوار کی طوفانی دوپہر میں جب ہیری کیوڈچ کے میدان سے اپنی مشق کر کے لوٹا تو وہ بری طرح سے بھیگ چکا تھا اور اس کے کپڑے کیچڑ میں لت پت تھے جن میں سے گندا کیچڑ پانی نچڑ رہا تھا۔

بارشوں اور سرد جھکڑوں کی بات اگر چھوڑ بھی دیں تو بھی ان کی مشقوں کو کسی صورت میں فائدہ مند نہیں کہا جا سکتا تھا کیونکہ سلے درین کھلاڑیوں کے پاس تیز رفتار بہاری ڈنڈے تھے جو ان کی مہارت کو مشکل میں ڈال سکتے تھے۔ فریڈ اور جارج اپنی طبیعت کے لحاظ سے سلے درین ٹیم کی جاسوسی کرتے رہتے تھے۔ انہوں نے اپنی آنکھوں سے نیمبس 2001 بہاری ڈنڈوں کی شاندار اور لاجواب کارکردگی دیکھ لی تھی۔ سلے درین کی ٹیم کے کھلاڑی اپنے سبز چوغوں میں ہوا سے باتیں کرتے ہوئے دکھائی دیتے تھے اور ان کی رفتار کسی گولی سے کم نہیں تھی۔ جب ہیری سکول کی اندرونی ویران راہداریوں میں کیچڑ سے لت پت، پچک پچک کرتے قدموں کے ساتھ ایک موڑ پر پہنچا تو اسے وہاں ایک ہیولہ دکھائی دیا جو کسی مخمصے میں مبتلا کھڑا تھا۔ اس کے چہرے پر بھی ویسی ہی پژمردگی چھائی ہوئی تھی جیسی ہیری کے چہرے پر تھی۔ وہ گری فنڈر فریق کا بھوت لگ بھگ سر کٹا 'نک' تھا جو مغموم نگاہوں سے کھڑکی سے باہر موسم کی شدت کو دیکھ رہا تھا۔ ہیری جب اس کے کچھ نزدیک پہنچا تو اسے نک کی بڑبڑاہٹ سنائی دی۔

''ان کی شرط میں کبھی نہیں پوری کرتا...... اگر وہ آدھا انچ......''

''ہیلو...... نک!'' ہیری نے اسے اپنی طرف متوجہ کیا۔

''اوہ...... ہیلو ہیلو!'' نک نے چونک کر چاروں طرف نگاہ دوڑاتے ہوئے کہا۔ اس کے سر پر قدیمی طرز کا پنکھ والا ہیٹ جما ہوا تھا جس کے پہلوؤں سے اس کے لمبے گھنگھریالے بال نکل کر اس کے کندھوں پر گرے ہوئے تھے۔ لمبے کوٹ کے اوپر اس کے گلے میں ایک مفلر بھی موجود تھا جس کی وجہ سے یہ بالکل دکھائی نہیں دیتا تھا کہ اس کی گردن اس کے دھڑ کے ساتھ مکمل طور پر جڑی ہوئی نہیں ہے۔ نک کا جسم زرد دھوئیں کی طرح دکھائی دیتا تھا جو پہلی نظر میں کوئی ہیولہ لگتا تھا۔ اس کے جسم کے آر پار سب کچھ دکھائی دیتا تھا۔ ہیری اس کے عقب میں سرمئی آسمان اور کھڑکی کے باہر ہونے والی بارش کو بآسانی دیکھ رہا تھا۔

''تم پریشان لگ رہے ہو ننھے پوٹر!'' لگ بھگ سر کٹے نک نے یہ دریافت کرتے ہوئے ایک شفاف خط کو جلدی سے تہ کیا اور اپنی قمیص کے اندر چھپا لیا۔

''تم بھی تو کچھ پریشان دکھائی دے رہے ہو؟'' ہیری نے پوچھا۔

''اوہ!'' لگ بھگ سر کٹے نک نے نہایت وضع کے ساتھ اپنا ہاتھ ہوا میں لہرایا۔ ''کوئی خاص بات نہیں ہے پوٹر! ایسی بات نہیں ہے کہ میں واقعی شامل ہونا چاہتا تھا...... میں نے سوچا تھا کہ بس عمل پیرا ہو کر دیکھ لیا جائے تو کوئی حرج نہیں...... لیکن یہ تو ظاہر ہے کہ میں شرائط پر پورا نہیں اتر سکتا۔'' لگ بھگ سر کٹے نک نے ہوا میں جھونکے کی مانند قلابازی کھائی۔ ہیری جو بدستور دیکھ رہا تھا، اس کی نظروں سے اس کے چہرے پر چھائی ہوئی اُداسی چھپی نہ رہ سکی۔

''لیکن کیا تمہیں احساس ہوتا ہے......شاید ایسا نہیں ہے!'' نک اپنے غم پر قابو پانے میں ناکام ہو چکا تھا۔اس نے اپنی جیب میں سے خط دوبارہ باہر نکالا۔

''لیکن کوئی بھی تو یہ نہیں سوچتا ہے......'' وہ غم سے نڈھال آواز میں بولا۔''گردن پر پینتالیس بار تیز دھار کلہاڑی کی چوٹ کھانے کے بعد وہ سر کٹوں کے شکار میں شامل ہونے کے قابل ہو جائے گا۔''

''ارے ہاں!'' ہیری نے چونک کر کہا۔وہ اس کے دُکھ کی گہرائی تک پہنچ چکا تھا، وہ سمجھ گیا تھا کہ نک اس کے منہ سے ہاں سننے کا متمنی ہے۔

''میرا کہنے کا مطلب ہے کہ مجھ سے زیادہ کون چاہتا ہوگا کہ یہ کام جلدی اور صفائی سے ہو جاتا اور میرا سر پوری طرح دھڑ سے الگ ہو گیا ہوتا؟......تم اندازہ نہیں کر سکتے کہ اس عجیب سی کیفیت سے مجھے بے حد اذیت اور بے عزتی جھیلنا پڑتی ہے......'' نک نے رو دینے والے انداز میں کہا اور ہاتھ میں پکڑے خط کی تہ کھولی اور سیدھا کر کے اسے بلند آواز میں پڑھنے لگا۔

''ہم صرف انہی شکاریوں کو اپنے ساتھ رکھنے پر آمادہ ہیں جن کے سر دھڑ سے مکمل طور پر الگ ہو چکے ہوں۔ آپ یہ بات سمجھتے ہی ہوں گے کہ ایسا نہ ہونے پر شکاریوں کیلئے گھوڑے کی پیٹھ پر ایک دوسرے کی طرف اپنے کٹے ہوئے سر اچھالنے اور کھلے میدانوں میں پولو کھیلنے جیسی تفریح باقی نہیں رہتی۔ چونکہ یہ تفریح تمام سرکٹوں کے شکار کی مخصوص شرائط میں شامل ہے اس لئے آپ کی حالت یعنی 'لگ بھگ سر کٹا' دیکھنے کے بعد یہ فیصلہ کرنا ہمارے لئے بے حد تکلیف دہ ہوگا کہ آپ کو شکاریوں کے گروہ میں شامل نہیں کیا جا سکتا۔

آپ کیلئے نیک تمناؤں کا طالب

سر پیٹرک ڈیلانے پاڈمور''

نک نے خط دوبارہ تہ کرتے ہوئے اپنے آنسوؤں کو صاف کیا۔

''ہیری! صرف نصف انچ کی چمڑی اور گوشت نے میری گردن کو دھڑ سے جوڑ رکھا ہے۔زیادہ تر لوگ سوچیں گے کہ یہ سر الگ ہونے کی طرح ہی ہے لیکن نہیں! پاڈمور کے قوانین کے رو سے یہ بالکل سر کٹوں میں شامل نہیں کیا جا سکتا......نصف انچ جڑا ہونا کسی جرم سے کم نہیں ہے۔''

لگ بھگ سر کٹے نک نے کئی گہری سانس لیں اور پھر کسی قدر سنبھل کر بولا۔''تو......تم کیوں پریشان دکھائی دے رہے ہو پوٹر؟

کیا میں تمہارے لئے کچھ کر سکتا ہوں؟''

''نہیں......'' ہیری نے دھیمے لہجے میں کہا۔ ''تب تک نہیں! جب تک تم یہ نہ جانتے ہو کہ سلے درین کے ساتھ ہونے والے کیوڈچ کے مقابلے کیلئے ہم سب سات تیز رفتار اور جدید طرز کی نیمبس 2001 بہاری ڈنڈے کہاں سے مفت حاصل کر سکتے ہیں؟......''

ہیری کا باقی فقرہ منہ میں ہی کہیں کھو گیا تھا کیونکہ ٹھیک اسی وقت اس کے پاؤں کے قریب سے ایک تیکھی 'میاؤں' کی آواز گونجی تھی۔ ہیری نے جلدی سے نیچے نظر گھمائی تو اسے دو زرد انگارے خود کو گھورتے ہوئے دکھائی دیئے۔ وہ دبلی بھورے رنگ کی بلی 'مسز نورس' تھی۔ قلعے کے اندرونی حصوں کی چوکیداری پر مامور مسٹر آرگس فلیچ اسی بلی کی مدد سے لامحدود حصوں تک رسائی پاتا تھا اور طلباء کی قانون شکنی پر انہیں سزائیں دلواتا تھا۔

''ہیری! بہتر ہوگا کہ تم یہاں سے باہر چلے جاؤ۔ فلیچ کا مزاج بے حد بگڑا ہوا ہے۔ اسے سردی نے بدحال کر رکھا ہے اور تیسرے سال کے کچھ شریر طلباء نے پانچویں تہ خانے کی چھت پر مینڈکوں کے بھیجے چپکا دیئے تھے۔ وہ بخار کی حالت میں صبح سے چھت صاف کر رہا ہے۔ وہ کافی چڑچڑا ہو رہا ہے۔ اگر اس نے یہ دیکھ لیا کہ تم تمام راہداریوں میں کیچڑ ٹپکاتے پھر رہے ہو تو تم جانتے ہو......!'' لگ بھگ سر کٹے نک نے جلدی سے اسے مشورہ دیا۔

''آپ کا شکریہ! میں نکل جاتا ہوں!'' ہیری نے جلدی سے کہا اور تیزی سے بلی کی مخالف سمت میں پیچھے ہٹنے لگا۔ وہ ابھی کچھ ہی دور پہنچا تھا کہ اسے محسوس ہوا کہ دیر ہو چکی ہے۔ فلیچ کی بلی کی آنکھوں میں جادوئی کشش تھی۔ ایسے لگتا تھا جیسے آرگس فلیچ کی کوئی پراسرار طاقت اس کی منحوس بلی کے ساتھ بندھی ہوئی تھی۔ فلیچ اچانک ہیری کی دائیں طرف کی دیوار کے مخملیں پردے سے نمودار ہو گیا۔ وہ زکام کی وجہ سے چھینک رہا تھا۔ اس کی نظریں قوانین توڑنے والے کو چاروں طرف تلاش کر رہی تھیں۔ اس کے سر پر موٹا اونی سکارف مضبوطی سے لپٹا ہوا نظر آیا۔ زکام کی شدت کا اثر اس کی ارغوانی رنگت والی ناک سے دکھائی دے رہا تھا۔

''گندگی!'' فلیچ کیچڑ سے لت پت کیوڈچ کی وردی میں ملبوس ہیری کی طرف دیکھ کر چلا کر بولا۔ کیچڑ کا پانی ابھی تک اس کے لباس سے نچڑ کر زمین پر گر رہا تھا۔ فلیچ پھٹی ہوئی آنکھوں سے یہ منظر دیکھ رہا تھا۔ ''ہر طرف کیچڑ اور گندگی، میں تمہیں بتا دیتا ہوں کہ اس مرتبہ میں کوئی رعایت نہیں برتوں گا لڑکے! میرے پیچھے آؤ......فوراً...... پوٹر!''

ہیری کے پاس کوئی دوسرا راستہ نہیں بچا تھا۔ اس نے سہمے اور پریشان انداز سے لگ بھگ سر کٹے نک کو ہاتھ ہلا کر وداع کہا اور سر جھکا کر فلیچ کے تعاقب میں چلنے لگا۔ وہ عقبی سمت میں موجود سیڑھیاں اترنے لگا۔ جاتے جاتے وہ فرش پر کیچڑ بھرے پیروں کے دہرے

نشان بناتا ہوا گیا۔ ہیری پہلے کبھی فلیچ کے دفتر میں نہیں گیا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ یہ ایسی جگہ ہے جس سے تمام سکول کے طلبا کتراتے تھے۔ ہیری فلیچ کے عقب میں اس کے دفتر میں داخل ہوا۔ کمرہ کا حال بے حد خستہ تھا۔ گندگی پھیلی ہوئی تھی اور کمرے میں کوئی کھڑکی موجود نہیں تھی۔ وہاں پر تیل کی لالٹین سے روشنی ہوتی تھی جو نیچی چھت پر لٹکی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ کمرے میں تلی ہوئی مچھلی کی تیز بو پھیلی ہوئی تھی۔ دیواروں کو لکڑی کی پرانی الماریوں نے ڈھک رکھا تھا۔ الماریوں پر لگی ہوئی چٹوں سے ہیری کو سمجھ میں آ گیا کہ ان میں صرف ان طلباء کے کھاتے بند تھے جو مختلف شرارتوں اور قانون شکنی میں ملوث پائے گئے اور انہیں فلیچ کے ہاتھوں سزا ملی۔ فریڈ اور جارج ویزلی کے نام سے تو ایک لمبا چوڑا دراز الگ سے بنا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ فلیچ کی میز کے پیچھے دیوار پر زنجیروں اور ہتھکڑیوں کے چمچماتے ہوئے کئی جوڑے ٹنگے ہوئے تھے۔ یہ بات سب ہی طلباء بخوبی جانتے تھے کہ فلیچ ہمیشہ ہیڈ ماسٹر ڈمبل ڈور سے یہ درخواست کرتا رہتا تھا کہ وہ اسے شرارتی طلباء کو سزا دینے کی اجازت دے دیں تاکہ وہ انہیں ان زنجیروں کی مدد سے الٹا چھت کے ساتھ لٹکا سکے۔

فلیچ سرعت کے ساتھ اپنی میز کی طرف بڑھا اور وہاں پڑی پنکھ کی قلم اُٹھالی۔ اب وہ چمڑے کے ورق کی تلاش میں ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔

''کیچڑ!'' وہ ناگواری سے بڑبڑایا۔ ''ڈھیر ساری ڈریگن کی لید...... مینڈکوں کے بھیجے...... چوہے کی آنتیں...... میری برداشت کی کوئی حد ہے...... ایسا سبق سکھاؤں گا...... فارم کہاں ہے؟...... اوہ ہاں یہ رہا......''

اس نے اپنی میز کے دراز سے چمڑے کا ایک بڑا رول نکالا۔ اسے اپنے سامنے پھیلایا اور کالے پنکھ والی لمبی قلم قریب رکھی سیاہی کی دوات میں ڈبڈبانے لگا۔

''نام...... ہیری پوٹر...... فردِ جرم......''

''صرف تھوڑا سا کیچڑ ہی تو تھا'' ہیری نے احتجاج کیا۔

''یہ تمہارے لئے صرف تھوڑا سا کیچڑ ہوگا لڑکے...... مگر میرے لئے یہ پورے ایک گھنٹے کی صفائی کا کام ہے۔'' فلیچ نے دانت کٹکٹاتے ہوئے چیخ کر کہا۔ اس کی گانٹھ دار اور نوکیلی ناک کے آخری سرے پر پانی کا بلبلہ رقص کر رہا تھا۔ ''جرم...... قلعے میں گندگی پھیلانا...... جو سزا دی جانا چاہئے......'' اپنی بہتی ہوئی ناک کو ہاتھ سے پونچھتے ہوئے اس نے حقارت بھری نظر ہیری پر ڈالی جو اس کے لبوں سے نکلنے والے اگلے جملے کا منتظر دکھائی دے رہا تھا۔ جونہی فلیچ کا ہاتھ حرکت میں آیا اور قلم چرمی کاغذ پر لکھنے کیلئے بڑھی تو عین اسی وقت دفتر کی چھت پر ایک زوردار 'دھماکہ' ہوا۔ جس کی شدت سے دفتر میں زلزلہ سا برپا ہوگیا۔ تیل کی لالٹین چھت پر تیزی سے جھولنے

لگی۔

''پیوس......!'' فلیچ گرجتی ہوئی آواز میں چلایا اور اس نے اپنی قلم ایک طرف پھینک دی۔ ''اس بار میں تمہیں بالکل نہیں چھوڑوں گا۔ٹھہرو! میں تمہیں ابھی مزہ چکھاتا ہوں۔''

فلیچ ہیری کو بھول کر ننگے پاؤں دوڑتا ہوا دفتر سے باہر نکل گیا۔اس کی منحوس بلی مسز نورس بھی تیزی سے اس کے پیچھے لپکی۔

'پیوس' سکول کا نہایت شریر اور منچلا بھوت تھا۔ وہ ہوا کے دوش پر پرواز کرنے والے کسی مسکراتے خطرے سے کم نہیں تھا۔اسے ہمیشہ دوسروں کو تنگ کرنے اور تکلیف پہنچانے میں ہی راحت ملتی تھی۔ ہیری کو پیوس خاص پسند نہیں تھا لیکن آج اس نے شرارت کیلئے جو وقت منتخب کیا تھا اس کیلئے وہ اس کا احسان مانے بغیر نہیں رہ سکتا تھا۔ ہیری کو امید تھی کہ پیوس نے جو کیا تھا (آواز سے ایسا لگا تھا جیسے اس نے اس بار کوئی بڑی توڑ پھوڑ کی تھی) اس سے فلیچ کا دھیان اس پر سے یقیناً ہٹ جائے گا۔ ہیری نے یہ طے کیا کہ اسے وہیں ٹھہر کر فلیچ کی واپسی کا انتظار کرنا چاہئے۔ وہ آگے بڑھا اور میز کے قریب پڑی کرسی پر بیٹھ گیا۔اس کی نظر میز پر گھومتی چلی گئی۔ وہاں وہ فارم رکھا دکھائی دے رہا تھا جس پر کچھ دیر پہلے فلیچ اس کے کوائف درج کر رہا تھا۔اچانک اس کی نظر ایک طرف کاغذوں کے نیچے دبے ہوئے ارغوانی رنگ کے لفافے پر پڑی جو کافی حد تک باہر نکلا دکھائی دے رہا تھا۔اس پر طلائی حروف چمک رہے تھے۔ ہیری اپنے تجسس پر قابو نہ رکھ پایا۔اس کا ہاتھ اس کی طرف بڑھا اور لفافہ کھسک کر باہر نکلتا چلا آیا۔لفافے پر طلائی سیاہی سے سفید الفاظ لکھے ہوئے صاف دکھائی دے رہے تھے۔

**سرعت انگیز جادو**

**کامیاب مراسلاتی کورس**

**نو آموز جادوگروں کیلئے**

اس نے جلدی سے دروازے کی طرف نگاہ دوڑائی کہ کہیں فلیچ واپس تو نہیں لوٹ رہا ہے۔اس کی متجسس طبیعت نے اسے لفافہ کھولنے پر مجبور کر دیا تھا۔اس نے انگلی سے لفافہ چاک کیا اور اس میں موجود تہ کیا ہوا چرمئی کاغذ باہر نکال لیا۔کاغذ پر بھی طلائی سیاہی سے تحریر لکھی تھی:

*''جدید جادوئی دُنیا میں خود کو محروم محسوس کرتے ہیں؟ کیا آپ آسان جادوئی کلمات بھی نہیں پڑھ سکتے ہیں اور اس کیلئے بہانے گھڑتے ہیں؟ کیا آپ اس لئے مغموم ہیں کہ آپ کی جادوئی چھڑی ہمیشہ ناکامی کا شکار رہتی ہے اور اس وجہ سے آپ کو دوسروں کی ملامت سننا پڑتی ہے؟ ان سب سوالوں کا*

ایک ہی جواب ہے! ...... سرعت انگیز جادو...... ایک بالکل نیا کورس، کامیابی کی ضمانت، فوری نتائج دینے والا، آسان انداز میں آپ کو سکھانے والا کورس! سینکڑوں جادوگروں اور جادوگرنیوں نے 'سرعت انگیز جادو' کی حیرت انگیز تکنیک سے استفادہ کیا ہے۔

جعلسازی کے متعلق لکھنے والی ادیبہ میڈم زیڈ نیٹ لز کہتی ہیں:

مجھے جادوئی کلمات یاد نہیں رہتے تھے اور پورا گھرانہ میرے بدذائقہ مشروبات کا مذاق اُڑاتا تھا۔ اب سرعت انگیز جادوئی کورس کے بعد میں تقریبات اور دوستوں میں ممتاز نظروں سے دیکھی جاتی ہوں۔ میں سب کیلئے سکول کی مانند بن چکی ہوں۔ میری سہیلیاں مجھ سے میرے ضوفشانی مشروبات کی ترکیب معلوم کرنے میں ہر وقت بے قرار دکھائی دیتی ہیں۔

ڈڈزبری کے جادوگر ڈی جے پروڈ کہتے ہیں:

میری بیوی میرے کمزور جادوئی کلمات کا اکثر تمسخر اڑاتی تھی...... لیکن آپ کے شاندار سرعت انگیز جادوئی کورس کو ایک ماہ تک لگاتار پڑھنے کے بعد میں اسے ایک 'گیاک' میں بدلنے میں کامیاب ہو گیا۔ شکریہ سرعت انگیز جادوئی کورس!"

مسحور ہیری نے لفافے کا باقی مضمون بھی پلٹ کر دیکھا۔ اس کے ذہن میں جو پہلا سوال ابھرا تھا وہ یہ تھا کہ آخر کار فلیچ کو سرعت انگیز جادوئی کورس پڑھنے کی کیا ضرورت درپیش ہے؟ کیا اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ اسے جادو سرے سے آتا ہی نہیں! ہیری ابھی پہلا سبق 'اپنی چھڑی پکڑنا (کچھ کارآمد باتیں)' ہی پڑھ رہا تھا کہ اسے کمرے کے باہر کسی کے قدموں کی چاپ سنائی دی۔ وہ سمجھ گیا کہ فلیچ واپس لوٹ آیا ہے۔ اس نے جلدی سے چرمئی کاغذ کو لفافے میں گھسایا اور میز پر واپس اچھال دیا۔ ابھی لفافہ میز پر صحیح طرح سے ٹکا نہیں تھا کہ دروازے پر فلیچ کا چہرہ نمودار ہوا۔

''وہ غائب ہونے والی الماری بے حد قیمتی تھی مسز نورس! ہم اس بار یقیناً پیوس کو سکول سے ہمیشہ کیلئے باہر نکلوا دیں گے۔'' وہ کسی قدر چہک کر بول رہا تھا۔

اچانک فلیچ کی نظر کرسی میں دھنسے کیچڑ سے لت پت ہیری پر پڑی اور ساتھ ہی اس کی نظر گھومتی ہوئی میز پر بے ڈھنگے انداز میں پڑے سرعت انگیز جادو کے لفافے پر ٹھہر گئی۔ ہیری کی نگاہ لاشعوری طور پر لفافے کی طرف اُٹھ گئی۔ اسی لمحے اسے احساس ہوا کہ لفافہ اپنی اصلی جگہ سے دو فٹ دور ترچھے انداز میں گرا پڑا تھا۔ فلیچ کا زرد چہرہ اینٹ کی طرح سرخ ہو گیا۔ ہیری نے مدوجذر کی غضبناک

طوفانی لہروں کا مقابلہ کرنے کیلئے خود کو تیار کرلیا۔ فلیچ لنگڑاتے ہوئے اپنی میز کی طرف بڑھا۔ اس نے لفافے کو اُٹھایا اور میز کی دراز میں ڈال دیا۔

''کیا تم نے...... کیا تم نے اسے پڑھا تھا؟'' اس نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

''نہیں!'' ہیری نے فوراً جھوٹ کا سہارا لینا مناسب سمجھا۔

فلیچ کے گانٹھ دار ہاتھ کسی فولادی پنجے کی مانند ایک دوسرے میں پیوست تھے۔

''مگر مجھے لگتا ہے کہ تم نے میرا پرائیویٹ خط پڑھ لیا ہے...... ویسے بھی یہ میرا نہیں ہے...... یہ دوست کیلئے ہے...... چاہے جو بھی ہو...... بہر حال!''

ہیری اسے دہشت بھری نظروں سے گھور رہا تھا۔ اس سے پہلے اس نے فلیچ کو کبھی اتنے غصے میں نہیں دیکھا تھا۔ اس کی آنکھوں کے ڈیلے باہر نکلے پڑے تھے۔ اس کے بھدے گالوں کی جھریاں عجیب سے انداز میں پھڑک رہی تھیں۔

''بہت خوب! جاؤ...... اور ایک لفظ بھی کسی سے مت بولنا...... ایسی بات نہیں ہے کہ...... بہر حال اگر تم نے اسے نہیں پڑھا تو...... اب جاؤ مجھے پیوس کی کارگزاری لکھنا ہے...... جاؤ!''

ہیری لمحہ بھر کیلئے دم بخود سا رہ گیا۔ اسے اپنے کانوں پر یقین نہیں آرہا تھا۔ اپنی خوش قسمتی پر ناز کرتے ہوئے وہ تیز قدموں سے فلیچ کے دفتر سے باہر نکل آیا۔ وہ راہداریوں میں سے ہوتا ہوا سیڑھیوں تک پہنچا اور اوپر چڑھنے لگا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ فلیچ کے دفتر میں جا کر بغیر سزا پائے وہاں بچ نکلنا بھی کسی اہم اعزاز سے کم نہیں تھا...... شاید ہی کسی کو یہ اعزاز پہلے حاصل ہو پایا ہو۔

''ہیری...... ہیری! کیا اس سے کام بن گیا۔'' ایک آواز گونجی۔

لگ بھگ سر کٹا 'نک' تیرتا ہوا ایک کمرہ جماعت سے برآمد ہوا۔ اس کے پیچھے ہیری اس بڑی کالی سنہری الماری کو بخوبی دیکھ سکتا تھا جسے بہت اونچائی سے گرایا گیا تھا۔

''میں نے پیوس کو تیار کرلیا تھا کہ وہ اسے فلیچ کے دفتر کے عین اوپر بری طرح سے پٹخ دے۔'' نک نے بے قراری سے کہا۔ ''میں نے سوچا کہ اس سے اس کا دھیان بٹ جائے گا۔''

''اوہ! یہ کام تم نے کیا تھا؟'' ہیری نے تحسین بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ''ہاں اس سے کام بن گیا، مجھے سزا بھی نہیں ملی...... تمہارا بے حد شکریہ نک!''

وہ دونوں ہنستے ہوئے راہداری کو عبور کرتے ہوئے سیڑھیاں چڑھ کر اوپر پہنچ گئے۔ ہیری نے دیکھا کہ لگ بھگ سر کٹا نک ابھی

تک سر پیٹرک کا معذرت نامہ ہاتھ میں لئے ہوئے تھا۔

''کاش سرکٹوں کے شکار کے سلسلے میں میں بھی تمہاری کچھ مدد کرسکتا نک!'' ہیری نے تاسف بھرے انداز میں کہا۔ اچانک سر کٹا نک رُک گیا اور ہیری اس کے شفاف جسم میں سے گزرتا چلا گیا۔ ہیری کو اگلے ہی لمحے یہ احساس ہوا کہ اسے ایسا نہیں کہنا چاہئے تھا۔ اسے ایسا لگا کہ جیسے اس نے برفیلی فوار میں قدم رکھ دیا ہو۔

''مگر ایک چیز ہے!'' لگ بھگ سر کٹا نک دھیمے انداز میں بولا۔ ''جو تم میرے لئے کر سکتے ہو...... ہیری! کیا میں تم سے بہت زیادہ مانگ رہا ہوں...... خیر چھوڑو! تم وہ کام کرنا پسند نہیں کرو گے۔'' نک نے ہوا میں قلابازی کھا کر ٹالتے ہوئے کہا۔

''تم مجھے بتاؤ تو سہی...... آخر کرنا کیا ہے؟'' ہیری نے جلدی سے پوچھا۔

''دیکھو! اس 'ہیلوئین' پر میرا پانچ سواں 'یوم موت' ہے۔'' لگ بھگ سر کٹے نک نے یہ کہتے ہوئے اپنا سر پروقار انداز میں تانتے ہوئے کہا۔ وہ بظاہر معزز دکھائی دینے کی کوشش کرر ہا تھا۔

''اوہ!'' ہیری کے منہ سے نکلا۔ وہ ابھی تک یہ طے نہیں کر پایا تھا کہ اسے اس موقعے پر خوش دکھائی دینا چاہئے یا مغموم۔ ''ٹھیک ہے!''

''میں اس دن بڑے تہ خانے میں اپنے 'یوم موت' کے سلسلے میں ایک تقریب کا انعقاد کرر ہا ہوں۔ اُس میں شامل ہونے کیلئے ملک کے دور دراز کے علاقوں سے میرے دوست آئیں گے۔ اگر تم بھی اس تقریب میں شامل ہو سکو تو یہ میرے لئے بے حد مسرت کا باعث ہوگا۔ مسٹر ویزلی اور مس گرینجر کا ساتھ بھی ہو جائے تو یقیناً میری تقریب کو چار چاند لگ جائیں گے۔ لیکن مجھے نہیں لگتا کہ تم شاید سکول کی شاندار ضیافت کو چھوڑ کر میری تقریب کو رونق بخشو گے؟'' نک اپنی بات پوری کرنے کے بعد ہیری کو بے تابی سے دیکھ رہا تھا۔

''نہیں!'' ہیری نے جلدی سے کہا۔ ''میں سکول کی ضیافت کو چھوڑ کر تمہاری تقریب میں ضرور آؤں گا۔'' اس کا چہرہ فیصلہ کن انداز میں سپاٹ دکھائی دے رہا تھا۔

''اوہ میرے پیارے ہیری! تمہارا بے حد شکریہ! یہ واقعی میرے لئے خوشی کی بات ہوگی کہ میرے یوم موت کی تقریب میں ہیری پوٹر بھی شامل ہوگا۔'' نک کے چہرے پر خوشی چھائی ہوئی تھی۔ اچانک وہ ٹھٹک کر بولا۔ ''کیا تمہیں لگتا ہے کہ تم سر پیٹرک سے یہ ذکر کرسکو گے کہ تمہاری نظروں میں میں کتنا دہشت ناک اور متاثر کن لگتا ہوں؟''

''ہاں کیوں نہیں!'' ہیری نے پراعتماد لہجے میں کہا۔ لگ بھگ سر کٹا نک اس کی طرف دیکھ کر متمنی نگاہوں سے مسکرا دیا۔

☆☆☆

''یوم موت کی تقریب؟'' ہرمائنی نے متحیر انداز میں چیخ کر کہا۔ ہیری آخرکار کپڑے بدل کر ہال میں رون اور ہرمائنی کے بیٹھ چکا تھا۔ ''میں شرط لگا سکتی ہوں کہ ایسے بہت کم زندہ لوگ ہوں گے جو یہ کہہ سکتے ہوں کہ وہ ایسی کسی تقریب میں شامل ہوئے ہوں۔ یہ بہت ہی زبردست اور مسحورکن لمحات ہوں گے!''

''کوئی اپنی موت والے دن کا جشن کیونکر منانا پسند کرے گا؟'' رون نے منہ بنا کر کہا جو اپنی جادوئی ادویہ والے سبق کا ہوم ورک کرنے میں مصروف تھا۔ ''مجھے یہ بہت عجیب لگتا ہے۔''

ہرمائنی نے اسے گھور کر دیکھا۔ رون اپنے ہوم ورک کی وجہ سے چڑچڑا دکھائی دے رہا تھا کیونکہ پچھلے آدھے گھنٹے سے اس سے مغز کھپا رہا تھا۔ بارش ابھی تک کھڑکیوں پر کوڑے برسا رہی تھی۔ تاریک آسمان میں بارش سیاہ روشنائی کی طرح لگتی تھی۔ یہ الگ بات تھی کہ قلعے کا اندرونی وسطی حصہ اس بارش سے بے خبر، روشن، خوشنما اور چمکدار دکھائی دیتا تھا۔ وہاں ذرا سا بھی احساس نہیں ہوتا تھا کہ باہر کا موسم خراب اور طوفانی ہے۔ گری فنڈر ہال کے آتش دان میں جلنے والی آگ کی روشنی میں کرسیاں نارنجی رنگ میں چمک رہی تھیں۔ اس طوفانی موسم سے لاپرواہ گری فنڈر کے طلباء کرسیوں پر بیٹھے سکول کا کام کر رہے تھے اور کچھ اپنے سبق یاد کرنے میں مصروف تھے۔ ان میں کچھ ایسے بھی تھے جو آپس میں خوش گپیاں لگانے کے ساتھ ساتھ ہوم ورک نبٹانے کی کوشش میں مصروف تھے۔ فریڈ اور جارج ویزلی دوسروں سے الگ اپنی ہی دُنیا میں مست تھے۔ وہ اس بات کا کھوج لگانے کی کوشش کر رہے تھے کہ آگ میں رہنے والی چھپکلی 'سلے منڈر' کو فلبسٹر ساختہ آتشی پٹاخے کھلانے پر کیا نتیجہ برآمد ہوسکتا ہے؟ فریڈ نے آگ میں رہنے والی ایک سنہری چمکدار چھپکلی کو 'عفریتوں کی نگہداشت' والی جماعت سے بچا کر اپنی جیب میں ڈال لیا تھا۔ وہ سنہری چھپکلی ان کے سامنے میز پر پڑی آگ سے باہر سلگ سی رہی تھی۔ فریڈ اور جارج نے اس انوکھے تجربے کو دیکھنے کیلئے کئی منچلے اور متجسس طلبا میز کے گرد گھیرا ڈال کر کھڑے تھے۔

ہیری، رون اور ہرمائنی کو سرعت انگیز جادوئی کورس کے بارے میں فلیچ کا راز بتانے ہی والا تھا کہ اسی سنہری چھپکلی اپنی جگہ سے اچانک اچھلی اور ہوا میں سنسناتی ہوئی اندھا دھند ناچنے لگی۔ اس کے نوکیلے منہ سے دھماکوں کی سی آواز کے ساتھ آگ کی چنگاریاں نکل رہی تھیں۔ پرسی یہ دیکھ کر طیش میں چیخنے لگا۔ وہ اتنی بری طرح سے چیخ کر انہیں ڈانٹ رہا تھا کہ اس کا گلا بیٹھ گیا۔ اب چھپکلی کے منہ سے نارنجی رنگ کے ستاروں جیسی چنگاریوں کی برسات ہو رہی تھی جو ہال کی فضا میں بڑا دلکش منظر پیدا کر رہی تھی۔ یہ سلسلہ کافی دیر جاری رہا۔ دوسرے طلباء کی طرح ہیری بھی اس پٹاخہ چھپکلی سے محظوظ ہوتا رہا۔ اس کے دماغ سے سرعت انگیز جادوئی کورس والا لفافہ

اور فلیچ دونوں محو ہو چکے تھے۔ گری فنڈر ہال میں بڑا جوشیلا دور چل رہا تھا۔

☆☆☆

آخر 'ہیلوئین' کا دن آ ہی گیا۔ صبح جب ہیری بیدار ہوا وہ کافی مضمحل سا دکھائی دیا۔ اسے جلد بازی میں کیئے ہوئے وعدے پر بے حد افسوس ہو رہا تھا۔ وہ پژمردہ قدموں سے اُٹھا اور ہیلوئین کی تیاریاں کرنے لگا۔ سکول کے تمام طلبا خوش باش دکھائی دے رہے تھے۔ سب کو شاندار ضیافت کے شروع ہونے کا انتظار تھا۔ بڑے ہال کو ہر سال کی طرح دلکش انداز میں سجایا گیا تھا۔ زندہ چمگاڈروں کی جھنڈیوں جیسی قطار نے اس کے حسن میں چار چاند لگا رکھے تھے۔ ہیگرڈ کے باغیچے میں اُگنے والے کدو بے حد بڑے ہو چکے تھے۔ انہیں درمیان میں کاٹ کر گودا نکال کر خوبصورت لالٹینوں کی صورت دی جا چکی تھی جو ہال کی فضا میں بغیر کسی سہارے کے ہوا میں معلق تھے۔ کدوؤں میں سے پھوٹنے والی نارنجی روشنی نے ہال میں مسحور کن فضا پیدا کر دی تھی۔ یہ کدو جسامت میں اتنے بڑے ہو چکے تھے کہ تین تین طلبا بیک وقت ان میں آرام سے بیٹھ سکتے تھے۔ طلباء میں ایسی افواہیں بھی سننے میں آئیں تھی کہ اس بار ہیلوئین کے جشن کو منانے کیلئے سکول کے ہیڈ ماسٹر ڈمبل ڈور نے رقص کیلئے خصوصی انتظامات کئے ہیں۔ جادونگری کے مشہور ناچنے والے ڈھانچوں کے گروہ کو طلباء کی تفریح کیلئے دعوت دی گئی ہے۔ ایسے حالات میں اس پرتکلف اور شاندار ضیافت سے محروم رہنا ہیری کیلئے بے حد مشکل معلوم ہو رہا تھا۔

''وعدہ آخر وعدہ ہی ہوتا ہے۔'' ہرمائنی نے تحکمانہ انداز میں ہیری کو احساس دلایا۔ ''تم نے لگ بھگ سر کٹے نک سے وعدہ کر رکھا ہے کہ تم یوم موت کی تقریب میں ضرور جاؤ گے۔''

رون، ہرمائنی اور ہیری طلباء اور دوسرے لوگوں سے کھچا کھچ بھرے ہوئے بڑے ہال کے دروازے کے پاس پہنچ چکے تھے۔ دروازے کی دوسری طرف سنہری پلیٹوں کی قطاریں اور فضا میں معلق موم بتیاں اور کدو کی تیز نارنجی روشنیاں ان کے قدم ڈگمگا رہی تھیں۔ وہ تینوں للچائی ہوئی نظروں سے دروازے کے دوسری طرف دیکھ رہے تھے۔ ہرمائنی کے کاٹ دار جملے نے ہیری کی مشکل آسان کر دی اور پھر وہ تینوں خاموشی سے بڑے ہال سے دور ہوتے چلے گئے۔ ان کے قدم اب تہ خانے کی طرف بڑھ رہے تھے۔ جب وہ لگ بھگ سر کٹے نک کے تہ خانے کی طرف جانے والی راہداری پر پہنچے تو انہیں فضا میں معلق جلتی ہوئی سینکڑوں موم بتیاں دکھائی دیں۔ یہ بالکل ویسی ہی تھیں جیسی کہ بڑے ہال میں دکھائی دیتی تھیں مگر یہاں بڑے ہال جیسا شور وغل برپا نہیں تھا۔ ہر طرف اُداس سی خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ ہیری نے دیکھا کہ یہاں پر جو موم بتیاں دکھائی دے رہی تھیں، وہ لمبی، روشن اور چمکدار تو ضرور تھیں مگر سب کی سب سیاہ رنگ کی تھیں جن سے پھوٹنے والی نیلے رنگ کی روشنی عجیب سی وحشت برساتی محسوس ہو رہی تھیں۔ اس نیلی مدھم

اور یخ بستہ روشنی میں ان تینوں کے چہرے بھوتوں جیسے ہی لگ رہے تھے۔ ان کے قدم جوں جوں آگے بڑھتے گئے انہیں فضا میں خنکی بڑھنے کا احساس ہوتا گیا۔ درجہ حرارت نیچے گرتا جا رہا تھا۔ کچھ آگے بڑھنے پر کپکپی طاری ہونے لگی۔ ہیری نے اپنے چوغے کو کس کر جسم کے چاروں طرف لپیٹا تا کہ وہ یخ بستہ جھونکوں سے خود کو محفوظ رکھ سکے۔ یہی کچھ حال رون اور ہرمائنی کا بھی تھا۔ وہ تہ خانے کے قریب پہنچے تو انہیں بڑا خوفناک سا شور سنائی دیا جیسے ہزاروں ناخنوں کے ساتھ کسی بڑے بلیک بورڈ کو کھرچا جا رہا ہو۔

''ہیری! کیا تم اسے ان لوگوں کی موسیقی قرار دو گے؟'' رون نے ناگواری سے سوال کیا۔ وہ تینوں راہداری کے ایک موڑ پر مڑ چکے تھے۔ ان کے بالکل سامنے تہ خانے کے بڑے دروازے پر لگ بھگ سر کٹا نک کھڑا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ دروازے پر ایک بڑا سیاہ مخملی پردہ لٹکا ہوا تھا۔

''اوہ میرے پیارے مہمان دوستو!'' نک کا لہجہ بڑا دردناک اور رنجیدہ تھا۔ ''خوش آمدید! مجھے بے حد خوشی ہو رہی ہے کہ آپ لوگوں نے میری اس تقریب میں شرکت کی زحمت گوارا کی اور اپنے قیمتی وقت میں سے مجھ جیسے بھوت کیلئے فرصت نکالی۔''

لگ بھگ سر کٹے نک نے اپنا پنکھ والا ہیٹ اتار کر ہاتھ میں تھاما اور سر جھکا کر کورنش بجاتے ہوئے ان کا استقبال کیا۔ وہ تینوں نک کے ساتھ تہ خانے میں داخل ہو گئے۔ اندر کا منظر بے حد حیرت انگیز اور ناقابل فراموش تھا۔ تہ خانہ موتیوں جیسے سفید سینکڑوں بھوتوں سے کھچا کھچ بھرا پڑا تھا۔ وہ نیم شفاف بھوت ہوا میں تیرتے پھر رہے تھے۔ ان کے آر پار سب کچھ دکھائی دیتا تھا۔ بھوتوں کی ایک بڑی تعداد رقص والے چبوترے کے گرد جمع تھی جہاں پر شور اور مہیب موسیقی میں کچھ بھوت محو رقص تھے۔ یوں لگتا تھا جیسے ہزاروں کلہاڑیاں آپس میں ٹکرا کر لرز رہی ہوں۔ چبوترے کی عقبی سمت میں بڑے سیاہ پردے آویزاں تھے۔ تیز آرکسٹرا موسیقی کی گونج میں پردوں پر بھوتوں کے سائے پھدکتے دکھائی دے رہے تھے۔ رقص والے چبوترے کو نمایاں کرنے کیلئے وہاں ایک ہزار سیاہ موم بتیاں لگائی گئی تھیں۔ باہر کی راہداری کی طرح تہ خانے میں بھی ہلکی نیلی روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ ان تینوں کی سانس دھند کی طرح ناک سے نکلنے لگی۔ وہاں بے حد سردی تھی۔ ہیری کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ کسی فریج میں آ گھسا ہو۔

''میرا خیال ہے ہمیں ایک جگہ رُکنے کے بجائے چاروں گھومنا پھرنا چاہئے تا کہ سردی کی شدت سے ہماری طبیعت نہ بگڑ پائے۔'' ہیری نے رون اور ہرمائنی کو مشورہ دیا۔ وہ چل پھر کر اپنے جسم کو گرمائی دینا چاہتا تھا۔

''مگر خیال رہے کہ ہمیں کسی بھوت کے نیم شفاف بدن میں سے نہیں گزرنا چاہئے!'' رون نے گھبرا کر کہا۔ اس کے بعد وہ رقص کے چبوترے کے کنارے کنارے چلنے لگے۔ راستے میں انہوں نے کئی حیرت انگیز مناظر دیکھے۔ اُداس اور غمگین راہباؤں کا گروہ، ایک نہایت کٹا پھٹا بھوت جس نے زنجیروں کا لباس پہن رکھا تھا، فربہ 'فریئر' جو گری فنڈر کے دروازے کی نگہبان تھی، ہفل پف فریق

کا خوشنما بھوت جو ایک جنگجو بھوت کے ساتھ گفتگو کرنے میں مصروف تھا جس کے ماتھے میں ایک سنسناتا ہوا تیر گھسا ہوا تھا۔ ہیری کیلئے یہ سب مناظر حیران کن اور چونکا دینے والے نہیں تھے۔ دبلے پتلے، گھورنے والے، عجیب جثہ بھوتوں میں ایک خون میں لت پت رئیس بھوت، ایک طویل العمر نحیف بوڑھا بھوت، سلے درین فریق کا بھوت جس کے بدن پر طلائی خونی دھبے دکھائی دے رہے تھے، کچھ زیادہ نمایاں دکھائی دیئے۔

''ارے نہیں!'' اچانک ہرمائنی گھبرا کر بولی۔ وہ چلتے چلتے رُک گئی۔ ''واپس مڑو...... واپس مڑو...... میں واویلا مچانے والی مائرٹل کا ایک لفظ بھی سننا گوارا نہیں کرسکتی۔''

رون اور ہیری مقناطیس کی طرح ہرمائنی کے ساتھ پلٹ گئے۔

''کون مائرٹل؟'' ہیری نے واپس مڑ کر جلدی سے پوچھا۔

''وہ پہلی منزل والے لڑکیوں کے باتھ روم میں رہتی ہے......'' ہرمائنی تیزی سے بولی

''وہ باتھ روم میں رہتی ہے؟'' ہیری نے تعجب سے پوچھا۔

''ہاں! اس باتھ روم میں کوئی نہیں جاتا کیونکہ وہ اس میں طوفان مچاتی رہتی ہے اور پانی کا سیلاب برپا کئے دیتی ہے۔ اگر میرا بس چلے تو میں وہاں کبھی بھی نہ جاؤں۔ خاص طور پر اس وقت جب وہ بری طرح سے چیخ و پکار کر رہی ہو۔ اگر ایسے میں کسی نے باتھ روم میں جانے کی کوشش کی تو یقیناً یہ بڑا بھیانک ہوگا......'' ہرمائنی نے تفصیل بتائی۔

''واہ...... ہیری ادھر دیکھو! وہاں کھانا رکھا ہوا ہے!'' رون نے خوش ہوکر کہا۔

تہ خانے کے دوسری طرف ایک لمبی میز موجود تھی۔ اس پر سیاہ مخملی میز پوش بچھایا گیا تھا۔ وہ تینوں متجسس قدموں کے ساتھ میز کی طرف بڑھتے چلے گئے مگر جونہی اس کے قریب پہنچے تو انہیں ٹھٹک کر رُکنا پڑا کیونکہ میز پر سے ناگوار بدبو اُٹھ رہی تھی۔ میز پر دکھائی دینے والا منظر بے حد دہشت ناک تھا۔ وہ خوفزدہ نظروں سے چاندی کی خوبصورت اور چمکدار پلیٹوں کو دیکھ رہے تھے جن میں بڑی بڑی گلی سڑی مچھلیاں بڑے سلیقے سے سجائی گئی تھیں، ان میں سے ناقابل برداشت بدبو اُٹھ رہی تھی۔ ان کے ساتھ جلے ہوئے سیاہ کوئلے جیسے کیک طشتریوں میں پڑے تھے۔ کرم خوردہ گوشت سے تیار کیا گیا بدبودار سالن پیالوں میں بھرا رکھا تھا۔ مخملی سبز پھپھوندی سے ڈھکے ہوئے پنیر کا بڑا افقی تختہ وہاں موجود تھا اور سب سے اونچی جگہ پر قبر کے کتبے کی شکل کا ایک بڑا بھورے رنگ کا کیک پڑا ہوا تھا جس پر غلیظ بالائی کے ساتھ یہ حروف لکھے ہوئے دکھائی دیئے:

"سر نکولس ڈے ممسی پورپنگ ٹن"

تاریخ وفات: 31 اکتوبر 1492ء

ہیری نے تعجب بھری نظروں سے دیکھا کہ ایک بھوت میز کے نزدیک آیا اور نیچے جھکا۔اس نے پلیٹ سے کچھ اُٹھایا اور جلدی سے منہ میں ڈال لیا۔جب وہ واپس پلٹا تو اس کا منہ کافی چوڑا اور کھلا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ایک گلی سڑی مچھلی اس کے منہ میں آر پار دکھائی دے رہی تھی۔

''ذرا سنئے!'' ہیری نے جلدی سے کہا۔''اس کے پار جاتے وقت کیا آپ کو اس کا ذائقہ محسوس ہوتا ہے؟'' اس بھوت نے مڑ کر اسے دیکھا۔

''کسی حد تک......!'' وہ مختصراً بولا اور ان تینوں کے سر کے اوپر سے ہوتا ہوا دو چلا گیا۔

''مجھے تو ایسا لگتا ہے کہ جیسے انہوں نے اس کی بدبو تیز کرنے کیلئے اسے بھونتے وقت سڑا دیا ہوگا؟'' ہرمائنی نے اپنی عقلمندی کا مظاہرہ کرتے اور اپنے ناک پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔وہ کرم خوردہ گوشت کے سالن کو دیکھنے کیلئے میز کے قریب بڑھتی چلی گئی۔ ہیری اس کے پیچھے ہولیا۔

''چلو واپس چلیں...... یہاں میرا جی متلا رہا ہے۔مزید رُکنا میرے بس میں نہیں!'' رون نے ناگواری سے ناک دباتے ہوئے ہیری کو کہا۔وہ تینوں واپس مڑنے کا سوچ ہی رہے تھے کہ انہیں میز کے نیچے سے ایک پستہ قد بھوت نکلتا ہوا دکھائی دیا۔وہ باہر نکلنے کے بعد ہوا میں پرواز کرتا ہوا ان کے مقابل ہوا میں آ کھڑا ہوا۔

''کیسے ہو؟...... پیوس!'' ہیری شکرگزار نظروں سے اس کی طرف دیکھ کر بولا۔

آس پاس کے باقی بھوتوں کے مقابلے میں پیوس زرد اور نیم شفاف نہیں لگ رہا تھا۔وہ سب بھوتوں میں شریر بھوت کے نام سے مشہور تھا جو دوسروں کی ناک میں دم کئے رکھتے ہیں۔اس نے نارنجی رنگ کا چمکیلا پارٹی ہیٹ پہن رکھا تھا اور خوشنما لباس پر تتلی والی ٹائی لگا رکھی تھی۔اس کے چوڑے اور سخت گیر چہرے پر ایک فاسقانہ مسکراہٹ تیر رہی تھی۔

''کٹکٹانا پسند کرو گے کیا؟'' پیوس نے ان کی طرف پھپھوندی لگی مونگ پھلی کے دانوں کی پلیٹ بڑھاتے ہوئے شیریں انداز میں کہا۔

''نہیں! پوچھنے کیلئے شکریہ!'' ہرمائنی نے جلدی سے جواب دیا۔

''میں نے تمہیں بے چاری مائرٹل کے بارے میں بات کرتے ہوئے سنا۔'' پیوس اپنے دیدے مٹکاتا ہوا بولا۔''تم لوگ اس کے بارے میں بڑی بری باتیں کر رہے تھے...... ہے نا'' اس نے ایک گہری سانس لی اور پھر تیز آواز میں چیخا۔''مائرٹل ذرا بات

سنو!''

''نہیں پیوس!'' ہرمائنی متوحش انداز بولی۔ ''اسے مت بتانا، میں کیا کہا تھا۔ وہ سچ مچ برا مان جائے گی۔'' ہرمائنی کا چہرہ دہشت سے فق پڑ چکا تھا۔ ''میرا یہ مطلب نہیں تھا۔ میں اس کی حرکتوں کا برا نہیں مانتی......'' اسی دوران مائرٹل وہاں پہنچ گئی۔

''ہیلو مائرٹل!......''

ایک گول مٹول سی لڑکی ہوا میں تیرتے ہوئے ان کے قریب پہنچ چکی تھی۔ اس کا چہرہ بے حد افسردہ اور خفگی لئے ہوئے تھا۔ ہیری کو آج تک اتنا اُداس اور روہانسا چہرہ نظر نہیں آیا تھا۔ سیدھے بالوں والی اور ناشپاتی جیسے مخروطی نقوش والی یہ لڑکی خاصی موٹی اور بھدی دکھائی دیتی تھی۔ اس کے چہرے پر نظر کا موٹا چشمہ لگا ہوا تھا۔ چشمے کا فریم خاصا بڑا تھا جس کے باعث اس کے چہرے کا خاصا حصہ اس کے پیچھے چھپ گیا تھا۔

''کیا بات ہے؟'' اس نے قریب آ کر اُداسی بھرے لہجے میں پوچھا۔

''تم کیسی ہو مائرٹل؟'' ہرمائنی نے اپنی آواز میں مصنوعی خوش مزاجی پیدا کرنے کی کوشش کی۔ ''تمہیں باتھ روم سے باہر دیکھ کر اچھا لگ رہا ہے۔''

مائرٹل اپنی بھینی ناک سے شوں شوں کی آواز نکال کر سسکنے لگی۔

''مس گرینجر ابھی تمہارے بارے میں ہی بات کر رہی تھیں مائرٹل!'' پیوس نے سرگوشی کے انداز میں اس سے کہا۔

''صرف یہ کہہ رہی تھی......صرف اتنا کہہ رہی تھی کہ آج تم کتنی خوبصورت دکھائی دے رہی ہو۔'' ہرمائنی گھبرا کر جلدی سے صفائی پیش کرنے لگی۔ وہ اب پیوس کو غصے سے گھور رہی تھی۔

''تم میرا مذاق اُڑا رہی ہو مس گرینجر!'' مائرٹل نے ہرمائنی کی طرف شکوہ بھری نگاہوں سے دیکھا۔ دوسرے ہی لمحے اس کی چھوٹی چھوٹی اور چشمے کے پیچھے دکھائی دینے والی اُداس آنکھوں میں چاندی جیسے آنسو اُمنڈنے لگے۔

''اوہ نہیں! سچ مچ......کیا میں نے نہیں کہا تھا کہ مائرٹل آج کتنی خوبصورت لگ رہی ہے۔'' ہرمائنی نے یہ کہتے ہوئے ہیری اور رون کی پسلیوں میں زور سے کہنی ماری۔

''ار......ارے......ہاں!'' رون ہکلایا۔

''اس نے یہی کہا تھا......'' ہیری نے لقمہ دیتے ہوئے کہا۔

''تم لوگ میرے سامنے جھوٹ مت بولو'' مائرٹل جلدی سے سانس لیتی ہوئی غرائی۔ اب آنسو تیزی سے اس کے گالوں پر بہنے

لگے تھے۔ پیوس اس کے کندھے کی اوٹ میں چھپا ہوا شرارت بھری نظروں سے انہیں دیکھ رہا تھا اور اس کے منہ سے کھی کھی کی آوازیں نکل رہی تھیں۔

''کیا تمہیں لگتا ہے کہ میں یہ نہیں جانتی کہ دوسرے لوگ میری پیٹھ پیچھے مجھے کن القابات سے نوازتے رہتے ہیں...... موٹی مائرٹل، بدصورت مائرٹل، چڑچڑی لڑاکی مائرٹل، رونی صورت والی مائرٹل، دُکھی بیمار مائرٹل، کونچی مائرٹل......''

''تم مہاسوں والی کہنا تو بھول ہی گئی ہو!'' پیوس نے اس کے کان میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ یہ سن کر مائرٹل درد بھری سسکیاں بھرتے ہوئے بلکنے لگی اور تہ خانے سے باہر دوڑتی چلی گئی۔ پیوس تیز رفتاری سے اس کے پیچھے لپکا اور عقب سے پھپھوندی لگی ہوئی مونگ پھلیوں کے دانوں کا نشانہ لے کر اس پر پھینکنے لگا۔ دانے اس کی کمر میں جا کر لگتے رہے اور چیختی اور چلاتی ہوئی بھاگتی چلی گئی۔ اس کے پیچھے پیوس کے خوفناک اور شریر قہقہے گونج رہے تھے۔

''مہاسوں والی مائرٹل......مہاسوں والی مائرٹل......''

''شکر ہے بھرم رہ گیا......'' ہرمائنی نے گہری سانس کھینچتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے لگ بھگ سر کٹا نک بھیڑ میں نکل کر ان کی طرف بڑھا۔

''مزہ آرہا ہے نا......!'' اس نے جوشیلی آواز میں پوچھا۔

''بالکل سر نکولس!'' انہوں نے جھوٹ کا سہارا لینے کی کوشش کی۔

''لوگوں کی تعداد ناکافی نہیں ہے، گریہ زاری کرنے والی بیوہ بھتنوں کا گروہ تو خاص طور پر 'کینٹ' سے آیا ہے۔ اب میری خاص تقریر کا وقت ہو چکا ہے۔ میرا خیال ہے کہ مجھے آرکسٹرا کو بند کروا دینا چاہئے تاکہ تقریب کا دوسرا مرحلہ شروع ہو سکے۔'' نک نے بڑے فخریہ انداز میں کہا۔

بہرحال اسے یہ بتانے کی نوبت ہی نہیں آئی تھی کیونکہ عین اسی لمحے آرکسٹرا بجنا بند ہو گیا تھا۔ ڈھانچوں نے چونک کر تھرتھرانا چھوڑ دیا۔ تہ خانے میں موجود تمام افراد گہری خاموشی کے ساتھ کھڑے ایک طرف ٹکاٹک دیکھ رہے تھے۔ ہیری متعجب نگاہوں سے چاروں طرف دیکھ رہا تھا کہ ایسی کیا خاص بات ہے جو سب کے منہ پر چپ بندھ گئی تھی۔ اسی لمحے کہیں سے بگل بجنے کی آواز سنائی دی جو بڑی تیز اور قریب آئی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔

''ارے تو وہ لوگ بھی آ ہی گئے۔'' لگ بھگ سر کٹا نک مسرت آمیز لہجے میں لہرا کر بولا۔

اچانک تہ خانے کی دیواروں کو چیرتے ہوئے ایک درجن کے قریب گھڑ سوار بھوت اپنے گھوڑوں کو ہانکتے ہوئے وہاں پہنچے اور

تیز رفتاری سے تہ خانے میں گھومنے لگے۔ اب تہ خانے میں گھوڑوں کے ٹاپوں کی تیز آواز گونج رہی تھی۔ ان تینوں نے دیکھا کہ ہر گھوڑے پر ایک سر کٹا بھوت سوار تھا اور ان کے سر ان کی بغلوں میں دبے ہوئے تھے۔ پورے ہال میں سر کٹے گھڑ سوار بھوتوں کا بھرپور تالیوں سے استقبال کیا گیا۔ گھوڑوں کی ہنہناہٹ، ٹاپوں کی تیز آواز اور تالیوں کے شور نے عجیب بے ہنگم سی فضا برپا کر دی تھی۔ ہیری نے تالیاں بجانے لگا لیکن جونہی اس کی نظر نک کے گھورتے چہرے پر پڑی تو اس کے ہاتھ یکا یک رُک گئے۔ گھڑ سوار اپنے اپنے گھوڑوں کو ہنکاتے ہوئے رقص کے چبوترے پر لے آئے۔ اب وہ سب کی نگاہوں کے مرکز میں تھے پھر گھوڑوں نے اپنے بالائی جسم کو اچھالا اور پچھلی ٹانگوں کھڑے ہو کر رقص کرنے لگے۔ گھڑ سواروں میں اگلی طرف ایک فربہ جسامت اور دیوہیکل سر کٹا بھوت تھا جس کا ڈاڑھی بھرا سر اس کی بغل میں دبا ہوا بگل بجا رہا تھا۔ کچھ دیر کی مستی کے بعد وہ ڈاڑھی والا سر کٹا بھوت گھوڑے سے نیچے اترا اور اس نے اپنے سر کو دونوں ہاتھوں میں پکڑ کر ہوا میں اوپر اچھال دیا۔ اس کا سر چکر کھاتا ہوا چھت کی طرف بڑھنے لگا۔ اس کا سر ہوا میں گھومتے ہوئے تہ خانے میں موجود ہجوم بھرپور کا جائزہ لے رہا تھا۔ تہ خانے میں موجود تمام بھوت اس کی اس حرکت پر قہقہے بلند کرنے لگے۔ ڈاڑھی والے سر کٹے بھوت نے لگ بھگ سر کٹے نک کی طرف قدم بڑھائے۔ راستے میں ہی اس نے اپنے سر کو دونوں ہاتھوں سے دبوچا اور گردن کے اوپر رکھتے ہوئے دھڑ سے جوڑ ڈالا۔

''ہیلو نک! تم کیسے ہو؟ تمہارا سر اب بھی وہیں لٹکا ہوا ہے۔'' وہ قریب آ کر بولا۔ اس نے نک کو ایک زوردار ٹہوکا لگایا اور پھر اس کا کندھا تھپتھپانے لگا۔

''خوش آمدید......سر پیٹرک!'' نک نے خشک حلق میں تھوک نگلتے ہوئے کہا۔

''ارے واہ...... یہاں پر زندہ لوگ بھی موجود ہیں!'' پیٹرک نے ہیری، رون اور ہرمائنی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ وہ اپنے چہرے پر مصنوعی تعجب کا تاثر بناتے ہوئے اپنی جگہ سے زور سے اچھل پڑا تھا جس کے باعث اس کا سر گردن سے پھسل کر زمین پر جا گرا۔ تہ خانے میں موجود تمام بھوت ہنسی کے مارے لوٹ پوٹ ہونے لگے۔

''بہت ہی عمدہ نمونہ ہے سر پیٹرک!'' نک نے اپنی اُداسی چھپاتے ہوئے جلدی سے کہا۔

''نک کی باتوں پر زیادہ دھیان مت دو...... وہ اب بھی اس بات سے خفا ہے کہ اسے ہم نے اسے شکار کیلئے اپنے ہمراہ شامل ہونے کی اجازت کیوں نہیں دی۔ میرا کہنے کا مطلب ہے کہ ذرا اس کا اُترا ہوا چہرہ تو ملاحظہ کیجئے...... ہاہاہا!'' فرش پر پڑا ہوا سر پیٹرک کا سر چیخ کر بولا۔ تہ خانے کے ہال میں کئی قہقہے گونج اُٹھے۔

''جہاں تک میرا خیال ہے......'' ہیری اچانک بول پڑا۔ ''نک اتنا بھی بھولا بھالا نہیں ہے، وہ بے حد ڈراؤنا اور دہشت ناک

دکھائی دیتا ہے جیسے کوئی سر کٹا!''

ہیری کی نظریں لگ بھگ سر کٹے نک کی طرف اُٹھ گئی جس کا چہرہ اس کی بات سن کر تمتما اُٹھا تھا۔ زمین پر پڑا ہوا سر پیٹرک کا چہرہ زور سے ہنسنے لگا۔

''ہو ہو ہو!......ضرور نک نے تمہیں ایسا بولنے کیلئے کہا ہوگا۔'' وہ تمسخرانہ انداز میں بولا۔

''براہ کرم! سب لوگ متوجہ ہوں......'' نک نے شانے اچکا کر ہجوم کو مخاطب کیا۔ ''اب میری تقریر کا وقت آن پہنچا ہے۔'' نک ایک اونی میز پر چڑھ کر کھڑا ہو گیا۔ نیلے رنگ کی دائروی روشنی اسے اپنے حصار میں لئے ہوئے تھی۔ ''میں یوم موت کی اس تقریب میں آئے سب بھوتوں اور بھتنیوں کا شکر گزار ہوں۔ مجھے یہ بتاتے ہوئے بہت دکھ محسوس ہو رہا ہے کہ......''

نک کی آواز ہجوم کے شور میں دب کر رہ گئی۔ کسی نے اس سے آگے سننے کا تکلف نہیں کیا۔ سر پیٹرک اور اس کے گھڑ سوار سر کٹے بھوتوں نے ہال میں سروں کی ہاکی کا کھیل شروع کر دیا تھا۔ سر ادھر سے ادھر لڑھک رہے تھے۔ ہال کے سارے بھوت اس دلچسپ کھیل کی طرف متوجہ ہو گئے تھے۔ عجب چیخا چلی کا سماں تھا۔ لگ بھگ سر کٹے نک نے زور سے کھنکار کر بھوتوں کی توجہ حاصل کرنے کی ناکام کوشش کی۔ جب اس نے یہ دیکھا کہ کوئی اس کی طرف متوجہ نہیں ہو پا رہا تو اس نے خود ہی تھک ہار کر شکست تسلیم کر لی اور میز سے اتر کر سر کٹوں کا کھیل دیکھنے میں محو ہو گیا۔

سردی کی شدت بڑھتی جا رہی تھی جو ہیری کی برداشت سے باہر ہو چکی تھی۔ سردی کی شدت کے ساتھ ساتھ بھوک کے مارے اس کے پیٹ میں چوہے کودنے لگے تھے۔

''مجھ سے مزید برداشت نہیں ہوگا ہیری!'' رون نے کٹکٹاتے ہوئے دانتوں کے ساتھ نحیف آواز میں کہا۔ اسی وقت آکسٹرا دوبارہ بجنے لگا اور تہ خانے کے بھوت دوبارہ بے ہنگم رقص میں مصروف ہو گئے۔

''چلو چلتے ہیں......'' ہیری نے رون کی طرف افسردہ نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

وہ تینوں دروازے کی طرف بڑھے۔ راستے میں اپنی طرف دیکھنے والے ہر بھوت کو وہ زبردستی مسکراہٹ کے ساتھ سر ہلا کر سلام کرتے جا رہے تھے۔ ایک منٹ کے بعد وہ سیاہ موم بتیوں والی راہداری میں سے ہوتے ہوئے واپس لوٹ رہے تھے۔ انہیں ہیلوئین کی ضیافت میں شرکت نہ کرنے کا تاسف ہو رہا تھا۔

''اب تک سکول کے جشن میں پڈنگ ختم نہیں ہوئی ہوگی؟'' رون نے امید بھری نظروں سے ہیری اور ہرمائنی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ وہ بڑے ہال کی طرف جانے والے راستے کی سیڑھیوں میں سب سے آگے چل رہا تھا۔

''ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالو...... کاٹ ڈالو...... مار ڈالو......''

اچانک ہیری کی سماعت میں پھنکارتی ہوئی آواز گونجی۔ یہ وہی آواز تھی...... وہی سرد اور خونخوار آواز...... جو اس نے لک ہارٹ کے دفتر میں اس رات کو سنی تھی۔ ہیری کے قدم لڑکھڑا کر رُک گئے۔ اس نے جلدی سے پتھر کی دیوار کا سہارا لے کر خود کو گرنے سے بچایا۔ اسی لمحے ہیری نے اپنی پوری طاقت سے کانوں کی سماعت کو تیز کیا اور آواز کی سمت معلوم کرنے کی کوشش کرنے لگا۔ وہ تینوں دھیمی روشنی والی راہداری میں پہنچ چکے تھے۔ ہیری نے اوپر سے نیچے اور دائیں سے بائیں چاروں طرف پھٹی ہوئی نظروں سے جائزہ لینے لگا۔

''ہیری یہ تم کیا کر رہے ہو؟'' ہرمائنی نے حیرانگی سے پوچھا۔ ہیری نے منہ پر انگلی رکھ کر اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔ آواز پھر سنائی دے رہی تھی۔

''آخر یہ سب کیا ہے؟'' رون نے احتجاج کرتے ہوئے کہا۔ اسے شدید بھوک لگ رہی تھی، وہ فوراً بڑے ہال میں پہنچ جانا چاہتا تھا۔

''وہ آواز پھر سنائی دے رہی ہے...... ایک منٹ خاموش رہو!'' ہیری جلدی سے بولا۔

''بہت بھوکا ہوں...... بہت طویل عرصے سے بھوکا ہوں......''

''سنو!'' ہیری نے جوشیلے انداز میں انہیں کہا۔ رون اور ہرمائنی اسے تشویشناک نظروں سے دیکھتے ہوئے اپنی جگہ پر منجمد کھڑے رہ گئے۔

''مار ڈالو...... مارنے کا وقت آن پہنچا ہے......!''

ہیری کو آواز دھیمی پڑتی ہوئی محسوس ہوئی۔ وہ نادیدہ آواز دور ہوتی جا رہی تھی۔ ہیری پوری توجہ سے غور کر رہا تھا کہ آواز کی سمت کون سی ہے۔ اگلے ہی لمحے وہ اس نتیجے پر پہنچا کہ آواز اس کے سر کے عین اوپر ہٹتی ہوئی دور جا رہی تھی۔ اس کی نظریں اندھیری چھت کی طرف اُٹھتی چلی گئیں۔ اس کا چہرہ بے حد سہما ہوا اور ہیجان انگیز دکھائی دیا۔ کوئی اوپر کی طرف کیسے جا سکتا ہے؟ کیا یہ کوئی بھوت تھا جو پتھر کی دیواروں کو چیرتے ہوئے اوپر کی طرف اُٹھتا چلا جا رہا تھا؟ کئی سوال اس کے دماغ میں مچلنے لگے۔ وہ ابھی تک اندھیری چھت کو آنکھیں پھاڑ کر دیکھ رہا تھا۔

''اس طرف......!'' وہ زور سے چیخ کر بولا اور سیڑھیوں کی طرف تیزی سے لپکا جو داخلی بڑے ہال کی طرف جا رہی تھیں۔ سیڑھیاں چڑھتے وقت اسے وہاں کسی قسم کی آواز سنائی دینے کی کوئی امید نہیں تھی۔ وہ جونہی بڑے ہال کے قریب پہنچے تو وہاں جشن کا گونج دار شور سنائی دیا۔ وہاں ہیلوئین کی شاندار ضیافت کا دور چل رہا تھا۔ ہیری وہاں رُکنے کے بجائے تیزی سے پہلی منزل کی طرف

جانے والی سنگ مرمر کی سیڑھیوں کی طرف بھاگا۔ رون اور ہرمائنی کسی مقناطیس کی طرح اس کے پیچھے پیچھے دھڑ دھڑ کرتے ہوئے چلتے گئے۔

''ہیری......ہیری......ہم کیا......''

''شش......'' ہیری نے اپنے کانوں پر زور ڈالا۔ اسے بہت دور، اوپر کی منزل کی طرف سے مزید دھیمی ہوتی ہوئی آواز سنائی دے رہی تھی۔ ''مجھے خون کی بو آ رہی ہے...... مجھے خون کی بو آ رہی ہے......'' ہیری کا دل دھک سے رہ گیا۔

''وہ کسی کو ہلاک کرنے والا ہے......'' ہیری نے چلا کر کہا۔ رون اور ہرمائنی کے پریشان چہروں کو نظرانداز کرتے ہوئے ہیری تیزی سے سیڑھیوں کی طرف لپکا۔ وہ ایک بار میں تین تین سیڑھیاں پھلانگ رہا تھا۔ ایسے لگتا تھا جیسے اس کے بدن میں بجلی بھر گئی ہو۔ وہ اپنے تیز قدموں کے بیچ میں اس نادیدہ آواز کو سننے کی پوری طاقت سے کوشش کر رہا تھا۔ ہیری دوڑتے ہوئے دوسری منزل پر پہنچا اور اس نے چاروں طرف بے چینی سے گھوم کر جائزہ لینے لگا۔ رون اور ہرمائنی ہانپتے ہوئے اس کے پیچھے پیچھے بھاگتے رہے۔ وہ اس وقت تک نہیں رکا جب تک کہ وہ آخری تاریک راہداری کے موڑ تک نہیں پہنچ گیا۔

''ہیری آخر یہ سب کیا ہے؟'' رون نے بگڑتے ہوئے ناراض لہجے میں پوچھا۔ ''مجھے تو کوئی آواز سنائی نہیں دے رہی ہے۔'' وہ اپنے ماتھے سے پسینہ پونچھنے رہا تھا۔

''وہ دیکھو!'' اچانک ہرمائنی نے اندھیری راہداری کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تیز آواز سے چیخ کر ان کی توجہ مبذول کرائی۔ سامنے والی دیوار پر کوئی چیز چمکتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ وہ اندھیرے میں آنکھیں پھاڑتے ہوئے چلنے لگے۔ وہ چھپاک چھپاک کرتے ہوئے دیوار کے پاس پہنچے۔ راہداری میں ہر طرف پانی پھیلا ہوا تھا۔ وہاں پر صرف ایک مشعل جل رہی تھی۔ جس کی روشنی میں دونوں کھڑکیوں کے بیچوں بیچ دیوار پر ایک فٹ کی اونچائی پر ایک سرخ رنگ کی تحریر چمک رہی تھی۔ انہوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

"پُراسرار تہ خانہ کھل چکا ہے!"

"جانشینوں کے دشمن خبردار ہوجائیں!"

''وہ کیا چیز ہے جو نیچے جھول رہی ہے؟'' رون نے اچانک چونک کر کہا۔ اس کی آواز کانپ رہی تھی۔ جب وہ اس کے پاس پہنچے تو ہیری پھسلتے پھسلتے بچا۔ فرش پر بے تحاشا پانی پھیلا ہوا تھا۔ رون اور ہرمائنی نے جلدی سے اسے تھام کر گرنے سے بچایا۔ وہ محتاط قدموں سے چلتے ہوئے دیوار کی تحریر کے بالکل قریب آ گئے۔ تینوں کی آنکھیں مشعل کے عین نیچے جھولنے والے تاریک ہیولے پر

گڑی ہوئی تھیں۔ان تینوں کوایک ساتھ احساس ہو چکا تھا کہ وہ کیا چیز تھی؟ وہ ہڑ بڑا کر پانی کے چھینٹے اُڑاتے ہوئے اس جھولتی چیز سے دور ہٹتے چلے گئے۔ان کی آنکھوں میں وحشت ناک خوف دکھائی دینے لگا۔داخلی سکول کے چوکیدار فلیچ کی جاسوس بلی 'مسز نورس' مشعل کے سٹینڈ پر دُم کے بل ہوا میں اُلٹی لٹکی ہوئی جھول رہی تھی۔وہ لکڑی کے لٹو کی طرح بے جان سی گھوم رہی تھی۔اس کی باہر نکلی ہوئی آنکھیں اب بھی ان تینوں کو گھور رہی تھیں۔

''ہم اس کی مدد کرنے کی کوشش کریں؟'' ہیری نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''میری بات مانو!'' رون جلدی سے بولا۔''یہاں سے نکل جانا بہتر ہوگا۔اس سے پہلے کوئی ہمیں یہاں دیکھ لے......ہمیں یہاں سے چل دینا چاہئے۔''

اس سے پہلے وہ کوئی فیصلہ کر کے اگلا قدم اُٹھا پاتے۔ایک زوردار گڑ گڑاہٹ کی آواز سنائی دی جیسے دور کہیں بادل گرجے ہوں۔ اس سے انہیں پتہ چل چکا تھا کہ ضیافت کا دور اپنے اختتام کو پہنچ چکا ہے۔وہ جس راہداری میں اس وقت کھڑے تھے اس کے دونوں طرف سے سینکڑوں قدموں کی سیڑھیاں چڑھتی ہوئی چاپ سنائی دینے لگی۔ پیٹ بھر کر کھانے کے بعد طلبا ایک دوسرے سے خوش گپیوں میں مصروف تھے اور چلتے ہوئے قہقہے بھی لگا رہے تھے۔وہ تینوں سناٹے میں آ گئے اور کسی بے جان بت کی طرح اپنی جگہ منجمد کھڑے رہ گئے تھے۔دوسرے ہی پل میں طلبا دونوں طرف سے راہداری میں داخل ہوتے چلے گئے۔

اچانک راہداری میں گہری خاموشی پھیل گئی۔تمام آوازیں،قہقہے اور مسکراہٹیں مفقود ہو کر رہ گئیں۔طلباء کی اگلی صف کی حیران و پریشان نظریں جھولتی ہوئی بلی پر جمی ہوئی تھیں اور وہ یہ بھی دیکھ چکے تھے کہ راہداری کے بالکل وسط میں ہیری،رون اور ہرمائنی اکیلے کھڑے تھے۔ان کے دونوں طرف ہجوم اکٹھا ہو چکا تھا۔طلباء کے گروہ پر موت کا لرزہ طاری تھا۔وہ منہ سے کچھ بھی نہیں کہہ پائے۔ پچھلی صفوں کے طلباء اب آگے بڑھ کر معاملہ جاننے کی کوشش کر رہے تھے۔ ہر کوئی اس خوفناک منظر کو دیکھنے کیلئے ایک دوسرے کو دھکے دینے لگا۔

''جانشینو کے دشمنو! خبردار......اب تمہاری باری ہے بدذاتو......'' کسی نے گہری خاموشی کو توڑتے ہوئے حقارت بھری آواز میں چیخ کر کہا۔یہ ڈریکو ملفوائے کی آواز تھی۔وہ ہجوم میں سے نکل آگے آچکا تھا۔اس کی سرد آنکھیں بے حد چمک رہی تھیں۔اس کا عموماً سفید دکھائی دینے والا چہرہ اس وقت جوش ونفرت سے سرخ ہو رہا تھا۔وہ جھولتی ہوئی بے جان بلی کو دیکھ کر عجیب سے انداز میں مسکرا رہا تھا۔

☆☆☆

نواں باب

# دیوار کی پراسرار تحریر

''یہاں کیا ہو رہا ہے؟......کیا ہو رہا ہے؟......ہٹو......''

اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ ڈریکومل فوائے کی چیختی آواز سن کر ہی آرگس فلیچ طلباء کے ہجوم میں سے راستہ بناتے ہوئے آگے آیا تھا۔ جب اس کی نگاہیں جھولتی ہوئی مسز نورس پر پڑی تو وہ دہل کر ایک قدم پیچھے ہٹ گیا اور دہشت کے مارے اس نے اپنے ہاتھوں سے چہرہ چھپالیا۔ اس نے بے یقینی سے ہاتھ ہٹائے کہ شائد یہ سب کوئی خواب ہو مگر بلی بدستور جھولتی ہوئی دکھائی دی۔

''میری بلی......میری بلی......مسز نورس......کیا ہوا؟'' وہ یکلخت ہذیانی کیفیت میں چیخا۔

دوسرے ہی لمحے اس کی باہر نکلتی آنکھیں ہیری کے چہرے پر جا کر ٹھہر گئیں۔

''تم......!'' وہ گرجتا ہوا بولا۔ ''تم! تم نے میری بلی کو مار ڈالا۔ تم نے اسے مار ڈالا۔ میں تمہیں مار ڈالوں گا۔ میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا۔''

''آرگس!'' ایک سنسناتی ہوئی آواز گونجی۔ آرگس فلیچ ٹھٹک کر رُک گیا۔

ہیری نے جلدی سے ادھر دیکھا۔ طلباء کی بھیڑ پاٹ گئی اور اس میں سے ہیڈ ماسٹر ڈمبل ڈور کا چہرہ نمودار ہوا۔ ان کے ہمراہ کچھ دوسرے اساتذہ بھی آتے دکھائی دیئے۔ ڈمبل ڈور ان تینوں کے قریب سے ہو کر آگے بڑھے اور جھولتی ہوئی بلی کے پاس پہنچے۔ انہوں نے مشعل ٹانگنے والے سٹینڈ سے بلی کو نیچے اتار لیا۔ بلی کا جائزہ لینے لگے۔

''آرگس! میرے ساتھ آؤ......اور تم تینوں بھی! پوٹر، ویزلی اور ہرمائنی میرے ساتھ آؤ۔'' ڈمبل ڈور نے مڑتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے گلڈرائے لک ہارٹ جلدی سے آگے بڑھا۔

''ہیڈ ماسٹر! میرا دفتر سب سے نزدیک ہے۔ وہ اوپر کی منزل پر...... براہ کرم وہاں چلئے۔''

''پیشکش کا شکریہ لک ہارٹ!'' ڈمبل ڈور نے مسکرا کر کہا مگر ان کا متفکر چہرہ مطمئن نہیں دکھائی دے رہا تھا۔ خاموش طلبا کا ہجوم

ان کے سامنے سے ہٹتا چلا گیا اور وہ سب تیزی سے چلتے ہوئے آگے بڑھنے لگے۔لک ہارٹ حیران و پریشان نظروں سے دیکھتے ہوئے ڈمبل ڈور کے پیچھے ہولیا۔ پروفیسر میک گوناگل اور پروفیسر سنیپ نے بھی ایسا ہی کیا۔

جب وہ سب لک ہارٹ کے اندھیرے دفتر میں داخل ہوئے تو دیواروں پر اچانک ہلچل سی برپا ہوگئی۔ ہیری نے دیکھا کہ لک ہارٹ کی کئی تصویروں میں موجود لک ہارٹ کے چہروں نے خود کو ان کی نظروں سے بچانے کیلئے غوطہ کھایا کیونکہ ان کے بالوں میں عورتوں والے رولر لگے ہوئے تھے۔اصلی لک ہارٹ نے آگے بڑھ کر جلدی سے میز کے اوپر کئی موم بتیاں روشن کی۔ کمرے کی تاریکی کسی قدر چھٹ گئی۔لک ہارٹ پیچھے ہٹ کر مؤدب انداز میں کھڑا ہو چکا تھا۔ڈمبل ڈور نے مسز نورس کو میز کی چکنی سطح پر لٹا دیا اور اس کا تفصیلی جائزہ لینے لگے۔ ہیری، رون اور ہرمائنی نے ایک دوسرے کی طرف تناؤ بھری نگاہ ڈالی۔ وہ تینوں موم بتیوں کی روشنی سے کچھ دور رکھی ہوئی کرسیوں پر بیٹھ کر یہ سب دیکھ رہے تھے۔

ڈمبل ڈور کی لمبی اور مڑی ہوئی ناک مسز نورس کے بالوں سے بمشکل ایک انچ دور ہوگی۔ وہ اپنے آدھے چاند کی طرح دکھائی دینے والے چشمے کے عقب سے اس کا بغور جائزہ لینے میں مگن تھے۔ان کی لمبی انگلیاں نرمی سے بلی کے جسم کو کرید اور کھرچ رہی تھیں۔ پروفیسر میک گوناگل بھی قریباً اتنی ہی پاس جھکی ہوئی تھیں اور ان کی آنکھیں سکڑی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔سنیپ ان کے پیچھے خاموشی سے کھڑا تھا۔ وہ جس جگہ کھڑا تھا وہاں موم بتیوں کی روشنی کم تھی۔اس کے چہرے پر عجیب سا تاثر ابھرا ہوا تھا۔ایسے لگتا تھا جیسے وہ اپنی مسکراہٹ کو دبانے کی خاصی کوشش کر رہا ہو۔اس دوران لک ہارٹ اُن سب کے چاروں طرف بے چینی سے منڈلاتا رہا۔ اس کی زبان قینچی کی طرح چل رہی تھی اور وہ اپنی قیمتی تجاویز دینے کی بھرپور کوشش کر رہا تھا۔

''انتہائی خفیہ انداز میں کسی جادوئی کلمے کا استعمال کرتے ہوئے اسے ہلاک کیا گیا ہے۔شاید وہ 'کلی طور پر کایا پلٹ تشدد' کا جادوئی کلمہ ہوگا۔ میں نے اس کا استعمال کئی بار دیکھا ہے۔ یہ بڑی بدقسمتی کی بات ہے کہ میں وہاں نہیں تھا۔ میں اس منتر کا توڑ جانتا ہوں......اس لئے اگر میں وہاں پر ہوتا تو اس کی جان بچ سکتی......''

لک ہارٹ کی باتوں کے بیچ میں فلیچ کی درد بھری سسکیاں بھی سنائی دے رہی تھیں۔ وہ میز کے قریب کی ایک کرسی پر نڈھال بیٹھا ہوا دکھائی دیا۔ وہ مسز نورس کی طرف دیکھنے کی ہمت نہیں کر پا رہا تھا۔شاید اسی لئے اس نے اپنے چہرے کو دونوں ہاتھوں سے چھپا رکھا تھا۔ یہ الگ بات تھی کہ ہیری مسٹر فلیچ کو کسی بھی طور پر پسند نہیں کرتا تھا اور اس کیلئے کسی قسم کی ہمدردی کے جذبات نہیں رکھتا تھا مگر اس موقع پر وہ خود کو غمگین ہونے سے روک نہیں پایا۔حقیقت تو یہ تھی کہ وہ اُس کیلئے اتنا مغموم نہیں تھا جتنا خود کیلئے تھا۔ اگر ڈمبل ڈور فلیچ کی بات پر یقین کر لیں گے تو یہ طے تھا کہ ہیری کو ہوگورٹ سے نکال دیا جائے گا۔

ڈمبل ڈوراب دھیمی دھیمی آواز میں کچھ عجیب سے جملے بڑبڑا رہے تھے اور مسز نورس کو اپنی جادوئی چھڑی سے ٹھونک رہے تھے لیکن اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ مسز نورس اسی طرح بے جان پڑی رہی۔ یوں لگا جیسے کسی نے اس کی کھال میں بھوسا بھر ڈالا ہو۔

''مجھے اچھی طرح یاد ہے!'' لک ہارٹ کی آواز سنائی دی۔ ''اوگائی گو میں بھی لگ بھگ ایسا ہی حادثہ رونما ہوا تھا۔ ایک نہیں بلکہ لگا تار کئی حملے ہوئے تھے۔ مکمل تفصیلات جاننے کیلئے میری کتاب 'میرا جادوئی کمال' پڑھی جاسکتی ہے۔ میں نے وہاں کے لوگوں میں ان حملوں سے بچنے کیلئے کافی تعداد میں گونا گوں تعویذ بانٹے تھے جس سے یہ مسئلہ چٹکیوں میں سلجھ گیا......''

دیوار پر لگی ہوئی تصویروں میں موجود لک ہارٹ کے تمام چہرے فوراً تصدیق میں سر ہلانے لگے۔ ان میں سے ایک تصویر میں موجود لک ہارٹ کا چہرہ اپنے چہرے پر لگی ہوئی جیل کو منہ سے ہٹانا ہی بھول گیا تھا۔

آخر کار پروفیسر ڈمبل ڈور سیدھے کھڑے ہو گئے۔

''وہ مری نہیں ہے آرگس!'' ڈمبل ڈور کی دھیمی آواز گونجی۔

اسی لمحے لک ہارٹ نے اپنی جاری تقریر کو روک لیا جس میں وہ یہ بتانے کی کوشش کر رہا تھا کہ اس نے کتنے لوگوں کو موت کے منہ سے بچالیا تھا۔

''مری نہیں ہے؟'' فلیچ کا گلا رندھ گیا۔ اس نے اپنی انگلیوں کے بیچ میں سے مسز نورس پر نگاہ ڈالتے ہوئے غیر یقینی انداز سے پوچھا۔ ''تو پھر وہ اتنی سرد اور اکڑی ہوئی کیوں دکھائی دے رہی ہے؟''

''اسے بے ہوش کیا گیا ہے!'' ڈمبل ڈور نے ملائمیت سے کہا۔

''آہا میں یہاں سوچ رہا تھا......'' لک ہارٹ جلدی سے بولا۔

''لیکن کیسے؟ یہ میں نہیں جانتا۔'' ڈمبل ڈور نے لک ہارٹ کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔

''اُس سے پوچھو......!'' فلیچ اپنے آنسوؤں سے بھیگے چہرے کو ہیری کی طرف موڑ کر چیخا۔

''فلیچ! یہ دوسرے سال میں پڑھنے والے طلباء کے بس کا روگ نہیں ہے۔'' ڈمبل ڈور نے ٹھوس لہجے میں جواب دیا۔ ''اس کیلئے تاریک جادو کی انتہائی اعلیٰ مہارت درکار ہوتی ہے۔''

''میں نہیں مانتا...... یہ اسی نے کیا ہے......اسی نے کیا ہے!'' فلیچ نے رال اُڑاتے ہوئے کہا۔ اب اس کا پھولا ہوا چہرہ ارغوانی رنگت اختیار کرتا جا رہا تھا۔ ''آپ نے دیکھا تھا......نا کہ اس نے دیوار پر کیا لکھا ہے؟......میرے دفتر میں اسے ایک ایسی چیز مل گئی تھی۔ وہ جانتا ہے کہ میں ایک......'' فلیچ کا چہرہ بگڑ کر بھیانک تر ہوتا چلا گیا۔ ''وہ یہ بات اچھی جانتا ہے پروفیسر کہ میں ایک 'بجو' جادوگر

ہوں۔''فلیچ نے اپنی ادھوری بات مکمل کر ڈالی۔

''میں نے مسز نورس کو چھوا تک نہیں۔'' ہیری نے زور سے کہا۔ وہ اس بات سے پریشان تھا کہ سب لوگ اسی کی طرف دیکھ رہے تھے جن میں دیوار پر لگی لک ہارٹ کی تصویریں بھی شامل تھیں۔''اور میں یہ بھی نہیں جانتا کہ 'بجو' سے کیا مراد ہوتا ہے؟''

''یہ جھوٹ بولتا ہے......اس نے میرا سرعت انگیز جادوئی کورس کا لفافہ کھول کر دیکھ لیا تھا۔'' فلیچ غراتے ہوئے بولا۔ اس کے چہرے پر ہیری کیلئے بے حد نفرت دکھائی دے رہی تھی۔

''میں کچھ کہنا چاہوں گا پروفیسر!'' سنیپ تاریکی میں ہی کھڑے کھڑے بولا۔ اس کی آواز سنتے ہی ہیری کی چھٹی حس نے خطرے کی گھنٹی بجادی تھی کہ اب معاملہ مزید بگڑنے والا ہے۔ ہیری کو پورا یقین تھا کہ اس وقت سنیپ جو کچھ بھی کہے گا اس سے اس کا ذرا بھی بھلا نہیں ہوگا۔

''ہوسکتا ہے کہ پوٹر اور اس کے دونوں دوست غلط وقت پر غلط جگہ پر ہوں۔'' یہ کہتے وقت سنیپ کے چہرے پر تھوڑی سی حقارت بھری استہزائیہ مسکراہٹ تیر رہی تھی جیسے اسے اس کی سچائی پر شک گزر رہا ہو۔''لیکن ہمارے سامنے جو مشتبہ اور نامکمل حالات ہیں وہ کچھ اور ہی کہہ رہے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ وہ لوگ آخر اوپر کی منزل کی اس راہداری میں گئے ہی کیوں تھے؟ اس کے علاوہ انہوں نے ہیلوئین کی ضیافت میں بھی شرکت نہیں کی۔''

ہیری، رون اور ہرمائنی ایک ساتھ یوم موت کی تقریب کے بارے میں بتانے لگے۔

''وہاں پر سینکڑوں بھوت تھے، وہ آپ کو بتا سکتے ہیں کہ ہم وہاں موجود تھے۔''

''لیکن وہاں سے لوٹنے کے بعد تم لوگ بڑے ہال میں نہیں پہنچے بلکہ اوپر کی منزل پر......'' سنیپ نے اپنا جملہ ادھورا چھوڑ دیا۔ اس کی چمکدار آنکھیں موم بتیوں کی روشنی میں بھیانک لگ رہی تھیں۔''اوپر اس راہداری میں جانے کی کیا ضرورت پڑ گئی تھی؟''

رون اور ہرمائنی نے ہیری کی طرف چونک کر دیکھا۔

''کیونکہ......کیونکہ......'' ہیری ہکلا کر رہ گیا۔ اس کا دل بری طرح سے دھڑکنے لگا۔ کسی چیز نے اسے یہ احساس دلا دیا تھا کہ اگر وہ ان لوگوں کو یہ بتائے گا کہ وہ ایک نادیدہ آواز کے تعاقب میں وہاں تک پہنچ پایا تھا جسے صرف اس کے سوا دوسرا کوئی اور نہیں سن سکتا تھا تو کوئی بھی اس پر یقین نہیں کرے گا۔ اسی لئے وہ جلدی سے بولا۔''کیونکہ ہم بے حد تھک چکے تھے اور اپنے بستر پر جانا چاہتے تھے۔''

''کھانا کھائے بغیر......پوٹر؟'' سنیپ نے آنکھیں پھیلاتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ تھرک رہی تھی۔ ''مجھے نہیں لگتا کہ بھوت اپنی پارٹی میں زندہ لوگوں کیلئے تازہ اور عمدہ کھانے کا بندوبست کر سکتے ہوں گے۔''

''ہمیں بھوک نہیں لگ رہی تھی۔'' رون کسی قدر زور سے بولا۔ اسی لمحے اس کے خالی پیٹ میں تیز گڑ گڑاہٹ نے اس کا پول کھول ڈالا۔ سنیپ کی ناگوار مسکراہٹ اور بڑھتی چلی گئی۔

''ہیڈ ماسٹر! جہاں تک مجھے لگتا ہے کہ پوٹر پوری سچائی سے کام نہیں لے رہا۔ وہ یقیناً کچھ نہ کچھ ہم سے چھپا رہا ہے۔ جب تک وہ پوری سچائی بتانے پر آمادہ نہ ہو جائے تب تک اس پر کچھ نہ کچھ پابندیاں عائد کر دی جائیں، میری اس بارے میں ذاتی تجویز یہ ہے کہ جب تک یہ اصل کہانی سنانے پر رضامند نہ ہو جائے تب تک اسے گری فنڈر کی کیوڈچ ٹیم میں سے باہر نکال دیا جائے۔'' سنیپ نے مڑ کر سفارش کرتے ہوئے کہا۔

ہیری یہ سن کر سکتے میں آ گیا تھا۔ رون اور ہرمائنی کا چہرہ بھی پریشانی کا مظہر دکھائی دیا۔

''یہ کیا کہہ رہے ہو سیورس؟'' پروفیسر میک گوناگل تلخی سے بولیں۔ ''اس لڑکے کو کیوڈچ کھیلنے سے روکنے کی کوئی بھی ٹھوس وجہ مجھے دکھائی نہیں دے رہی ہے۔ اس بلی کے سر پر بھاری ڈنڈے کی ضرب نہیں لگی ہے اور نہ ہی اس بات کا بھی کوئی ثبوت ہے کہ پوٹر نے کوئی غلط کام کیا ہے۔'' پروفیسر میک گوناگل کو گری فنڈر کیوڈچ کے بارے میں سنیپ کی تجویز پر غصہ آ گیا تھا۔

ڈمبل ڈور نے ہیری پر گہری نظر ڈالی۔ ان کی چمکتی ہوئی ہلکے نیلے رنگ کی آنکھیں ہیری کے وجود کو یوں ٹٹول رہی تھیں جیسے اس کے ذہن میں چھپی ہوئی 'نادیدہ آواز سننے کی کہانی' کو اس کے چہرے پر تلاش کرنے کی کوشش کر رہی ہوں۔

''سیورلیس! جب تک اس کے خلاف الزام ثابت نہیں ہو جاتا تب تک اسے بے گناہ ہی تسلیم کیا جائے گا۔ یہی اصولی بات ہے۔'' ڈمبل ڈور نے تحکمانہ انداز میں کہا۔

سنیپ اور فلیچ دونوں کے چہرے آگ بگولہ دکھائی دے رہے تھے۔

''میری بلی کو نیم مردہ کر دیا گیا ہے...... میں چاہتا ہوں کہ اس کی پوٹر کو کچھ نہ کچھ سزا تو ضرور ملنا چاہئے۔'' فلیچ چیخ کر بولا۔ اس کی آنکھوں کے ڈیلے باہر نکلے پڑے تھے۔

''ہم مسز نورس کو ہوش میں لے آئیں گے آرگس!'' ڈمبل ڈور نے یقینی انداز میں کہا۔ ''پروفیسر سپراؤٹ نے حال ہی میں نربط نرسنگوں کی نئی فصل بوئی ہے۔ جیسے ہی وہ بڑے ہو جائیں گے ہم ان کی دوائی تیار کروالیں گے، جس سے مسز نورس تندرست ہو جائیں گی۔''

''وہ دوائی تو میں تیار کر دوں گا...... مجھے بنانا آتی ہے۔'' لک ہارٹ جلدی سے بولا۔ ''میں نے یہ کام سینکڑوں بار کیا ہے۔ میں نیند میں بھی نربط نرسنگوں کی مدد سے دوائی تیار کر سکتا ہوں۔''

''معاف کیجئے گا!'' سنیپ سرد بر فیلے لہجے میں غرا کر بولا۔'' مجھے لگتا ہے کہ اس سکول میں جادوئی ادویہ بنانے کی ذمہ داری میری ہے، میں اس موضوع کا استاد ہوں۔''

ایک بہت ہی عجیب سی خاموشی چھا گئی۔

''تم لوگ اب جا سکتے ہو!'' ڈمبل ڈور نے ہیری، رون اور ہرمائنی کی طرف دیکھ کر کہا۔

ہیری، رون اور ہرمائنی بغیر بھاگے اتنی تیزی سے وہاں سے نکلے کہ جیسے وہاں مزید ٹھہرنا ان کیلئے خطرناک ہوسکتا ہے۔ وہ عجلت میں قدم اُٹھاتے ہوئے سیڑھیاں چڑھتے چلے گئے۔ جب وہ لک ہارٹ کے دفتر سے ایک منزل اوپر پہنچے تو وہ تینوں ایک خالی کمرہ جماعت میں گھس گئے اور ڈیسک پر بیٹھ کر اپنی بے ترتیب سانسیں درست کرنے لگے۔ وہ کمرے کا دروازہ بند کرنا نہیں بھولے تھے۔ ہیری نے ان دونوں کے سیاہ پڑتے چہروں کی طرف غور سے دیکھا۔

''تمہیں یہ تو نہیں لگتا کہ مجھے انہیں اس آواز کے بارے میں بتا دینا چاہئے تھا جو صرف میں نے ہی سن تھی......؟'' ہیری نے دھیمے انداز میں سوال کیا۔

''نہیں!'' رون بغیر جھجک کے فوراً بولا۔'' جو آواز کسی دوسرے کو سنائی نہ دے، انہیں سننا اچھی بات نہیں ہے ہیری...... جادونگری میں بھی نہیں!''

رون کے لہجے میں ایسی بات تھی جسے بھانپ کر ہیری یہ پوچھنے پر مجبور ہو گیا۔

''تمہیں تو مجھ پر بھروسہ ہے...... ہے نا!''

''ظاہر ہے! مجھے بھروسہ ہے، لیکن تم بھی یہ تو مانو گے کہ یہ عجیب ہے۔'' رون نے جواب دیا۔

''میں جانتا ہوں کہ یہ عجیب ہے۔'' ہیری نے گہرا سانس لیا۔'' پورے کا پورا حادثہ ہی عجیب ہے۔ دیوار پر لکھی ہوئی تنبیہ کس بارے میں تھی؟ تہ خانہ کھل چکا ہے! اس کا کیا مطلب ہوسکتا ہے؟......'' ہیری کے چہرے پر گہرا تفکر چھایا ہوا تھا۔

''ذرا رکو! اس سے مجھے کچھ یاد پڑ رہا ہے۔'' رون جلدی سے بولا۔'' مجھے لگتا ہے کسی نے مجھے ہوگورٹ میں ایک پراسرار تہ خانے کے بارے میں ایک کہانی سنائی تھی......شاید بل نے۔''

''اور یہ 'بجو' کیا ہوتا ہے؟'' ہیری نے چونک کر پوچھا۔

اسے یہ دیکھ کر حیرانگی ہوئی کہ رون اپنی مسکراہٹ کو دبانے کی کوشش کر رہا تھا۔

''دیکھو! دراصل یہ کوئی پرلطف چیز نہیں ہے چونکہ معاملہ فلیچ کا ہے......بجو سے مراد یہ ہوتا ہے کہ کوئی کسی جادوگر گھرانے میں پیدا

تو ہوا ہو مگر اس میں جادوئی طاقتیں مفقود ہوں یعنی وہ جادو کرنے سے قاصر ہو۔ ماگلوؤں گھرانوں میں پیدا ہونے والے جادوگروں کے بالکل متضاد۔ بہرحال بجو جادوگر بہت کم ہوتے ہیں۔ اگر فلیچ سرعت انگیز جادوئی کورس سے جادوئی کلمات سیکھنے کی کوشش کر رہا ہے تو میرا اندازہ ہے کہ وہ بجو جادوگر ہی ہوگا۔ اس سے بہت کچھ سمجھ میں آجاتا ہے جس سے یہ کہ وہ طلبا سے اتنی نفرت کیوں کرتا ہے؟ یا وہ اتنا غمگین کیوں رہتا ہے۔'' رون نے بے باک مسکراہٹ کے ساتھ تفصیل بتائی۔

اسی لمحے گھڑیال کا گھنٹہ بجنے کی آواز سنائی دی۔

''اوہ! آدھی رات ہو چکی ہے۔'' ہیری جلدی سے بولا۔ ''اس سے پہلے کہ سنیپ یہاں پہنچ جائے اور ہمیں کسی اور جال میں پھانسنے کی کوشش کرے۔ بہتر ہوگا کہ ہم لوگ اپنے اپنے بستر پر پہنچ جائیں۔'' رون اور ہرمائنی نے اس سے اتفاق کیا اور وہ گری فنڈر کے ہال کی طرف چل دیئے۔

☆☆☆

کچھ دنوں تک تو پورے سکول میں مسز نورس پر ہونے والے حملے کے بارے میں کثرت سے چہ مگوئیاں ہوتی رہیں۔ اس کے علاوہ طلباء کے پاس کوئی اور موضوع نہیں تھا۔ فلیچ بھی اس بات کو ہر ایک کے دماغ میں تازہ رکھ رہا تھا۔ جہاں اس کی بلی پر حملہ ہوا تھا وہ زیادہ تر اسی جگہ پر منڈلاتا رہتا تھا۔ شاید اسے یہ امید تھی کہ جیسے حملہ آور وہاں دوبارہ ضرور آئے گا۔ ہیری نے دیکھا کہ فلیچ دیوار پر لکھی ہوئی تنبیہ کو'ہر طرح کے داغوں کا دشمن، مسز سکوبر کے جادوئی لوشن' سے صاف کر رہا تھا مگر اس سے بھی کوئی فائدہ نہیں ہوا تھا۔ حرف پتھر کی دیوار پر پہلے کی طرح پوری آب و تاب سے چمکتے دکھائی دے رہے تھے۔ جب فلیچ جائے واردات پر پہریداری نہیں کر رہا ہوتا تو وہ راہداریوں میں چھپ کر اپنی انگارہ آنکھوں سے نگرانی کرتا رہتا تھا۔ وہ اچانک اچھل کر طلبا و طالبات کے سامنے پہنچ جاتا تھا اور انہیں 'زور سے سانس لینے' اور 'خوش دکھائی دینے' جیسی باتوں پر سزا دینے کی کوشش کرتا تھا۔

جینی ویزلی، مسز نورس کے نیم مردہ ہو جانے پر بے حد مضطرب دکھائی دی۔ رون کی وضاحت کے بعد سب یہ بات جان چکے تھے کہ جینی کو بلیوں سے بہت محبت تھی۔ رون نے کئی بار اسے پیار سے سمجھانے کی کہ وہ مسز نورس کیلئے اپنی جان ہلکان مت کرے۔

''جینی! تم تو مسز نورس کو ٹھیک سے جانتی تک نہیں ہو!'' رون اسے سمجھاتے ہوئے بولا۔ ''اگر سچی بات کہی جائے تو ہم اس کے بغیر زیادہ خوش اور مزے میں ہیں۔''

یہ سن کر جینی کے ہونٹ کپکپانے لگے۔ اس کا چہرہ فق پڑ چکا تھا۔

''اس طرح کے حادثے ہوگورٹ میں روز روز نہیں ہوتے ہیں جینی۔'' رون نے اس کی ڈھارس بندھائی۔ ''جس بھی سر پھرے

نے یہ کارنامہ سرانجام دیا ہے اسے جلدی ہی پکڑ لیا جائے گا اور یہاں سے فوراً باہر نکال دیا جائے گا۔ میں تو بس یہ توقع کر رہا ہوں کہ سکول سے نکالے جانے سے پہلے کاش اسے فلیچ کو بھی بے جان کرنے کا موقع مل جائے۔''

رون کی بات سن کر جینی کا چہرہ پیلا پڑ چکا تھا۔ وہ بے حد خوفزدہ آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔ شاید اس کیلئے سکول میں ایک اور حادثے کا رونما ہونا بے حد اذیت ناک تھا۔

''میں تو مذاق کر رہا تھا جینی!'' رون نے جب جینی کی حالت دیکھی تو جلدی سے ہنس کر بولا۔

ہرمائنی پر بھی مسز نورس کے حملے کا برا اثر پڑا تھا۔ وہ بے حد افسردہ اور مرجھائی رہتی تھی، اس نے اپنے اندر کے خوف کو مٹانے کیلئے خود کو پڑھائی میں مشغول کرنے کی ہر ممکنہ کوشش کی تھی۔ وہ ہر وقت کتابوں میں سر گھسائے دکھائی دیتی تھی، ایسے لگتا تھا جیسے اس کے کرنے کو کوئی دوسرا کام نہیں رہا تھا۔ رون اور ہیری نے اس سے دریافت کیا کہ وہ اس قدر پڑھائی سے کیا حاصل کرنا چاہتی ہے مگر ہرمائنی نے کوئی تسلی بخش جواب نہیں دیا۔ وہ اپنی دُنیا میں ایسی مست رہنے لگی کہ رون اور ہیری کو کئی دن تک اس سے بات کرنے کا موقع نہیں مل پایا۔

اگلے بدھ کو جادوئی ادویہ سازی کی جماعت میں چھٹی ہونے کے بعد بھی ہیری کو کمرہ جماعت میں رُکنا پڑا تھا کیونکہ پروفیسر سنیپ نے اسے ڈیسکوں پر سے کیڑے مکوڑے صاف کرنے کی ذمہ داری سونپ دی تھی۔ اس نے جانفشانی کے ساتھ اپنا کام نبٹایا اور جلدی سے بڑے ہال میں پہنچ گیا۔ دوپہر کا کھانا کھانے کے بعد وہ رون سے ملنے کیلئے سیدھا بالائی منزل پر موجود لائبریری میں پہنچ گیا۔ راستے میں اسے جسٹن فنچ فلچ لی دکھائی دیا، جو ہفل پف فریق کا طالب تھا اور اس سے ہیری کی پہلی ملاقات جڑی بوٹیوں کی جماعت میں ہوئی تھی۔ وہ ہیری کی طرف آرہا تھا۔ ہیری نے اسے 'ہیلو' کہنے کیلئے ابھی اپنا منہ کھولا ہی تھا کہ جسٹن کی نظر اس پر پڑ گئی۔ ہیری کو دیکھتے ہی وہ جھٹکے سے مڑا اور کنی کتراتے ہوئے دوسری سمت میں نکل گیا۔ ہیری کا منہ تعجب سے کھلے کا کھلا رہ گیا۔ اس نے جسٹن کو اپنے ذہن سے جھٹکا اور رون کو تلاش کرنے لگا۔ رون ایک الماری کی آڑ میں بڑے ڈیسک پر کچھ پھیلائے ہوئے دکھائی دیا۔ ہیری اس کے قریب پہنچا تو اسے معلوم ہوا کہ رون 'جادو کی تاریخ' پر لکھے ہوئے اپنے مضمون کو سامنے پھیلا کر فیتے سے بار بار ناپ رہا تھا۔ پروفیسر بینز نے تمام طلبا و طالبات کو 'قرونِ وسطیٰ کے جادوگروں کی یورپی مجالس' کے عنوان پر تین فٹ لمبا مضمون لکھ کر لانے کی ہدایت کی تھی۔

''مجھے یقین نہیں آرہا ہے کہ میرا مضمون ابھی بھی آٹھ انچ چھوٹا ہے۔'' رون نے غصے بھرے لہجے میں چیخ کر کہا۔ اس نے اپنے چرمئی کاغذ کو ایک طرف پھینک دیا جو خود بخود رول کی شکل میں تہ ہوتا چلا گیا۔ ''جبکہ ہرمائنی نے چار فٹ تین انچ لمبا مضمون لکھ لیا ہے

اور وہ بھی اس شکل میں جب وہ نہایت چھوٹی چھوٹی تحریر لکھتی ہے۔''

''ہرمائنی کہاں ہے؟'' ہیری نے اس کی بکواس کونظرانداز کرتے ہوئے پوچھا۔اس نے رون کے سامنے پڑے فیتے کواٹھایا اور اپنا مضمون ناپنے لگا۔

''وہاں کہیں پر ہے......شاید وہ کسی اور کتاب کی تلاش کررہی ہے مجھے لگتا ہے کہ وہ کرسمس سے پہلے پوری لائبریری پڑھنے کی کوشش کررہی ہے۔'' رون ایک الماری کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بتایا۔ ہیری نے رون کو بتایا کہ جسٹن اسے دیکھتے ہی کنی کترا کر دور نکل گیا تھا۔

''مجھے اندازہ نہیں کہ تم اتنی پرواہ کیوں کرتے ہو؟ مجھے تو وہ تھوڑا بے وقوف لگتا ہے۔'' رون نے منہ بسور کر کہا اور دوبارہ مضمون کا باقی حصہ لکھنے کی کوشش کرنے لگا۔ ہیری نے دیکھا کہ وہ بڑے بڑے الفاظ لکھنے کی کوشش کررہا تھا تاکہ آٹھ انچ کی جگہ بھر سکے۔

''مجھے یاد ہے کہ وہ اس بارے میں کتنی ڈھٹائی سے بکواس کررہا تھا......لک ہارٹ کتنا باکمال جادوگر ہے!''

اسی لمحے ہرمائنی کتابوں کی ایک بڑی الماری کے عقب سے نمودار ہوئی۔ وہ چڑچڑی سی دکھائی دی۔ وہ پاؤں پٹختی ہوئی ان دونوں کے قریب پہنچی۔ ہیری اور رون اپنا کام چھوڑ کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔شاید وہ کچھ کہنا چاہتی تھی۔

''ہوگورٹ...... ایک تاریخی جائزہ!'' ہرمائنی ان دونوں کے قریب بیٹھتے ہوئے گہری سانس لے کر بولی۔''تمام جلدیں دوسرے طلبا کے قبضے میں جا چکی ہیں اور حصول کی فہرست پہلے سے آویزاں کی جا چکی ہے،جس میں دو ہفتوں تک کم از کم باری نہیں آنے والی۔ کاش میں نے اپنی کتاب گھر پر نہ چھوڑی ہوتی......لیکن میں اور کر بھی کیا سکتی تھی، لک ہارٹ کی اتنی ساری کتابوں کے ساتھ وہ کتاب صندوق میں آ ہی نہیں رہی تھی۔''

''تم وہ کتاب کیوں پڑھنا چاہتی ہو ہرمائنی؟'' رون نے گردن موڑ کر پوچھا۔

''اسی وجہ کیلئے جس کے سبب ہر طالب علم اسے پڑھنا چاہتا ہے......پُراسرار تہ خانے کی کہانی! ہر کوئی اس کہانی کے بارے میں جاننا چاہتا ہے۔'' ہرمائنی نے وضاحت کی۔

''کہانی!......وہ کیا ہے؟'' ہیری نے تعجب بھری نظروں سے پوچھا۔

''یہی تو اصل دِقت ہے...... مجھے یاد نہیں ہے۔'' ہرمائنی نے اپنا ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔''اور مجھے وہ کہانی کہیں اور کتاب میں بھی نہیں مل پائی۔''

''ہرمائنی ذرا مجھے اپنا مضمون تو دکھانا۔'' رون نے اپنی گھڑی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''بالکل نہیں! میں نہیں دکھاسکتی۔'' ہرمائنی ایکدم دوٹوک لہجے میں غرائی۔ ''تمہیں یہ مضمون لکھنے کیلئے پورے دس دن ملے تھے۔''

''مجھے صرف دوانچ کی ضرورت ہے، چلو جلدی سے نکالو۔'' رون آنکھیں نکال کر بولا۔

اسی لمحے بڑے گھڑیال کا گھنٹہ بج اُٹھا۔ رون اور ہرمائنی دونوں جادوئی تاریخ والی جماعت تک جھگڑتے ہوئے گئے۔ ان کے اوقات کار میں 'جادوئی تاریخ' دیگر تمام مضامین میں سے سب سے زیادہ مجہول تھا۔ اس مضمون کو پڑھانے کی ذمہ پروفیسر بینز کے کندھوں پر ڈالی گئی تھی جو کہ سکول میں اکلوتے 'بھوت' استاد تھے۔ پروفیسر بینز ہمیشہ جماعت کے بلیک بورڈ سے برآمد ہوتے تھے۔ ان کی آمد کا یہ منظر نہایت اچھوتا، حیرت انگیز اور چونکا دینے والا ہوتا تھا۔ پروفیسر بینز بے حد عمر رسیدہ تھے اور ان کا چہرہ جھریوں سے بھرا پڑا تھا۔ کئی لوگوں کا کہنا تھا کہ انہیں اب تک اس بات کا پتہ ہی نہیں چلا کہ وہ مر چکے ہیں۔ وہ ایک دن پڑھانے کیلئے حسب عادت اُٹھے اور سٹاف روم کے جلتے آتشدان کے سامنے پڑی ہوئی کرسی پر اپنا بدن چھوڑ کر جماعت میں پہنچ گئے۔ انہیں معلوم ہی نہ ہوا کہ وہ اب زندہ نہیں رہے۔ وہ دن اور آج کا دن یہ سلسلہ اسی طرح جوں کا توں چل رہا ہے۔ ان کے معمول میں کوئی فرق نہیں آپایا۔

آج کی جماعت بھی ہمیشہ کی طرح بے رونق اور سست دکھائی دے رہی تھی۔ پروفیسر بینز نے اپنے نوٹس کھولے اور کسی پرانے ویکیوم کلینر جیسی صاف آواز میں انہیں پڑھنے لگے۔ کمرہ جماعت میں بوریت پیدا ہوتی چلی گئی اور اس وجہ سے تمام طلبا اونگھنے لگے۔ کبھی کبھار کسی کو نیند کا جھونکا بھی آجاتا اور لہرا کر اپنے ساتھی کے کندھے سے جا لگتا۔ ہوشیار ہونے پر طلبا ایک آدھ نام یا تاریخ لکھ لیتے تھے اور اگلی ساعت میں دوبارہ اونگھنے لگتے۔ پروفیسر بینز نصف گھنٹے سے مسلسل تاریخ پر لیکچر دے رہے تھے۔ اسی وقت بیدار طلباء نے ایک حیرت انگیز بات دیکھی جو آج سے پہلے کبھی اس کلاس میں نہیں دیکھنے کو ملی تھی۔ ہرمائنی کا دایاں ہاتھ اوپر ہوا میں لہرا رہا تھا۔

1289ء کے بین الاقوامی اجتماع کے بارے میں لیکچر دیتے ہوئے درمیان میں پروفیسر بینز نے طلباء پر اچٹتی نظر ڈالی وہ ہرمائنی کا اُٹھا ہوا ہاتھ دیکھ کر لمحہ بھر کیلئے دم بخود رہ گئے۔

''مس......ار؟'' وہ ہکلا کر بولے۔

''گرینجر! سر کیا آپ ہمیں ہوگورٹ کے پراسرار تہ خانے کے بارے میں بتاسکتے ہیں؟'' ہرمائنی نے صاف آواز میں پوچھا۔

ڈین تھامس جو منہ کھولے کھڑکیوں کے باہر ٹکٹکی لگا کر دیکھنے میں محو تھا، اچانک چونک پڑا۔ لیونڈر براؤن کا سر جو اس کی بانہوں میں گھسا پڑا تھا اچانک اوپر اُٹھ گیا اور نیول لونگ باٹم کی کہنی میز پر ٹکی ہوئی تھی یکایک پھسل گئی۔

پروفیسر بینز نے حیرت سے پلکیں جھپکائیں۔

''میرا مضمون جادوئی تاریخ پڑھانا ہے۔'' انہوں نے اپنی ناراض اور گھرگھراتی ہوئی آواز میں کہا۔ ''میں ہمیشہ تاریخ کے حقیقی

حادثات کے بارے میں پڑھاتا ہوں مس گرینجر! دیومالائی روایات یا افسانوی داستانیں میرا موضوع نہیں ہیں۔''

پروفیسر بینز نے کھنکار کر اپنا گلا صاف کرتے ہوئے چاک ٹوٹنے جیسی ایک آواز نکالی اور پھر آگے پڑھانے میں مصروف ہو گئے۔''اس سال ستمبر میں سارڈینی جادوگرنیوں کی ایک چھوٹی پنچائیت......'' وہ اچانک رُک گئے۔ ایک بار پھر ہرمائنی گرینجر کا ہاتھ ہوا میں لہراتا ہوا دکھائی دیا۔

''مس گرینٹ؟'' وہ دھیمے لہجے میں بولے۔

''گرینجر! پلیز سر......کیا دیومالائی داستانوں میں ہمیشہ کچھ نہ کچھ سچائی نہیں ہوتی ہے۔''

پروفیسر بینز ہرمائنی کی طرف بے حد حیرت سے دیکھ رہے تھے۔ ہیری کو یقین ہونے لگا کہ آج سے پہلے کسی طالب علم نے پروفیسر بینز کے خشک لیکچر میں ایسی رکاوٹ نہیں ڈالی ہوگی۔ جب وہ زندہ رہے ہوں گے یا پھر مرنے کے بعد بھی۔

''ٹھیک ہے!'' پروفیسر بینز نے دھیمے لہجے میں کہا۔''میرے خیال میں یہ فرض کیا جا سکتا ہے۔ بہرحال جس افسانوی روایت کی تم بات کر رہی ہو وہ نہایت سنسنی خیز اور مضحکہ خیز قصہ ہے۔''

انہوں نے ہرمائنی کی طرف گھورتے ہوئے دیکھ کر کہا جیسے اس سے پہلے انہیں کبھی کسی طالب علم کو دیکھنے کا موقع ہی نہ ملا ہو۔ جماعت کے تمام طلبہ ہوشیار ہو چکے تھے اور متجسس نگاہوں سے پروفیسر بینز کی طرف دیکھ رہے تھے اور ان کے کان پوری طرح ان کی آواز پر چپکے ہوئے تھے۔ پروفیسر بینز نے سب طلبا پر اچٹتی نگاہ ڈالی۔ ہر چہرہ ان کی طرف اُٹھا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ ہیری کو یہ صاف دکھائی دیا کہ تمام چہروں پر غیر معمولی تجسس اور دلچسپی عیاں تھی۔

''اچھا ٹھیک ہے۔'' پروفیسر بینز نے فیصلہ کن لہجے میں گہری سانس لیکر کہا۔''مجھے ذرا سوچنے دیں......تہ خانے کے اسرار!''

پوری جماعت تناؤ میں آ چکی تھی۔ دل بری طرح دھک دھک کر رہے تھے۔

''جیسا کہ آپ سب جانتے ہی ہوں گے کہ ہوگورٹ کا سنگ بنیاد آج سے قریباً ایک ہزار سال پہلے رکھا گیا تھا۔ اس کی صحیح تاریخ کے بارے میں کہنا غیر یقینی ہے۔ ہوگورٹ کے اس سال میں جب یہ قائم کیا گیا تھا، چار نامی گرامی مشہور جادوگر اور جادوگرنیوں نے بھرپور حصہ لیا تھا اور اپنی خدمات پیش کیں۔ انہیں ہوگورٹ کا بانی بھی کہا جا سکتا ہے کیونکہ ان کی کوششوں سے ہی اس تعلیمی ادارے کا سلسلہ لگاتار رہوا۔ اس سکول میں چار فریق انہی کے ناموں سے بنائے گئے ہیں۔ گوڈرک گری فنڈر، ہیلگا ہفل پف، روینا ریون کلا اور سلزر سلے درین......ان سب نے مل کر یہ قلعہ نما عمارت تعمیر کی اور اسے ماگلوؤں کی نگاہوں سے بہت دور کر دیا کیونکہ وہ ایک ایسا دور تھا جب عام عوام جادو سے بے حد ڈرتی تھی اور جادوگروں اور جادوگرنیوں کو ماگلوؤں کی طرف سے بے حد اذیت سہنا پڑتی تھی۔''

پروفیسر بینز نے توقف کیا اور حسب عادت کمرے میں چاروں طرف اچٹتی نگاہ ڈالی پھر انہوں نے اپنی بات آگے بڑھائی۔

''کئی سال تک ان چاروں بانیوں نے مل جل کر نوجوان خواتین کی ہمراہی میں باہمی اتفاق و رضامندی سے کام کیا۔ انہوں نے بڑی تگ ودو سے ایسے بچوں کا سراغ لگایا جن میں جادو سیکھنے کی خاص اہلیت موجود تھی اوران کے جسم پر مخصوص جادوئی نشان 'تل' موجود تھے۔ وہ ان سب بچوں کو اکٹھا کر کے اس قلعے میں لے آئے اور انہیں جادوئی تعلیم دینے لگے مگر جلد ہی ان میں باہمی اختلافات نے سر اُٹھایا اور سلے درین اور دوسرے تینوں کے نظریات میں تفریق ہوگئی۔ سلے درین ہوگورٹ میں طلباء کے انتخاب کے معاملے کو ایک خاص زاویہ نگاہ سے دیکھنا چاہتا تھا۔ وہ انتخاب کے معاملے میں زیادہ سختی برتنا چاہتا تھا، اس کی ضد تھی کہ جادوئی تعلیم کا سلسلہ یوں پھیلانا صحیح نہیں ہے، جادوئی تعلیم کو صرف جادوگروں کے بچوں تک ہی محدود رہنا چاہئے۔ ماگلوؤں کی اس میں شرکت درست نہیں ہے۔ وہ ماگلوؤں کے بچوں کو ہوگورٹ میں دیکھنا بالکل پسند نہیں کرتا تھا۔ وہ سوچتا تھا کہ ماگل ناقابل اعتبار اور فریبی ہوتے ہیں۔ کچھ عرصہ تک اس معاملے پر عمومی بحث ہوتی رہی پھر ایک دن سلے درین اور گری فنڈر کے درمیان زوردار نوک جھونک ہوئی اور تلخ کلامی کی نوبت پیدا ہوگئی۔ سلے درین غصے سے پاؤں پٹختا ہوا سکول کو ہمیشہ کیلئے خیر باد کہہ گیا۔''

پروفیسر بینز نے ایک بار پھر رُک کر طلبا پر نظر ڈالی جو بالکل چاق وچوبند دکھائی دے رہے تھے۔ پروفیسر ہونٹ سکوڑے ہوئے بوڑھے جھری دار کچھوے کی طرح دیکھ رہے تھے۔

''مستند تاریخی حقائق ہمیں صرف اتنا ہی بتاتے ہیں۔'' انہوں نے کہا۔ ''لیکن یہ تمام تاریخی حقائق 'تہ خانے کے اسرار' جیسے طلسمی افسانے کے سامنے دھندلا سے گئے ہیں اور توہم زدہ ذہنیت سے لتھڑ چکے ہیں۔ کہانی نویسوں کے مطابق سلے درین نے ہوگورٹ کے قلعے کی تعمیر کے دوران یہاں پر ایک خفیہ تہ خانہ بھی تعمیر کیا تھا جس کے بارے میں اس کے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا تھا...... دیومالائی داستان کے مطابق، سلے درین سکول سے جاتے وقت خفیہ تہ خانے کو اس طرح بند کر گیا کہ کوئی دوسرا اسے کھول نہ پائے، خاص مدت تک جب تک سلے درین کا اصلی جانشین ہوگورٹ واپس لوٹ نہ آئے۔ اس کا جانشین ہی اس خفیہ تہ خانے کو کھولنے کی قدرت رکھتا ہے اور اس کے اندر چھپے عفریت کو باہر نکال سکتا ہے۔ جس کی مدد سے اس کا جانشین سکول میں موجود گندے خون والے لوگوں کا صفایا کردے گا جو جادوئی تعلیم حاصل کرنے کے بالکل قابل نہیں ہیں۔'' پروفیسر بینز نے دیومالائی داستان کا اختتام کرتے ہوئے گہری سانس لی۔ پوری کلاس کو سانپ سونگھ چکا تھا۔ گہرا سکوت چھایا ہوا تھا مگر یہ خاموشی دوسرے دنوں جیسی بالکل نہیں تھی جو پروفیسر بینز کے لیکچر دیتے وقت عموماً کلاس میں چھائی رہتی تھی۔ تمام طلبا بیدار اور ہوش وحواس میں تھے۔ ان کے چہروں پر گہری الجھن اور خوف دکھائی دے رہا تھا۔ ہر طالب علم کی نگاہ پروفیسر بینز کے چہرے پر گڑی ہوئی تھی۔ ہر کوئی اپنے دل میں یہ امید باندھے ہوئے تھا کہ پروفیسر

بینزا ابھی مزید تفصیلات بتائیں گے۔ طلباء کی متجسس نگاہیں اور مزید جاننے کی خواہش پروفیسر بینز کی نگاہوں سے چھپی نہ رہ پائی جس پر ان کا چہرہ بگڑ سا گیا۔

''ظاہر ہے! پوری کہانی من گھڑت اور بکواس کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔'' وہ چڑ کر بولے۔ ''اس خفیہ تہ خانے کی تلاش کیلئے کئی بار معروف وقابل جادوگر اور جادوگرنیاں سکول میں آئے ہیں اور انہوں نے مکمل چھان بین کے بعد یہی نتیجہ نکالا ہے کہ ایسی کوئی جگہ اس سکول میں موجود نہیں ہے۔ اس بات کا کوئی ثبوت نہیں مل سکا ہے۔ یہ ایک ایسی کہانی ہے جو بھولے بھالے لوگوں کو ڈرانے کیلئے گھڑی گئی ہے۔'' پروفیسر بینز خاموش ہو گئے۔

ہرمائنی کا ہاتھ ایک بار پھر ہوا میں لہرا اُٹھا۔

''جناب! تہ خانے میں چھپے ہوئے عفریت کا صحیح معنوں میں کیا مطلب ہے؟''

''اس کے بارے میں یہ تصور کیا جاتا ہے کہ یہ کسی طرح کا بھیانک جاندار ہے، جسے صرف سلے درین کا جانشین ہی قابو میں کر سکتا ہے۔'' پروفیسر بینز نے ناراض اور کانپتی ہوئی آواز میں کہا۔ طلبا نے گھبرا کر ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

''میں تم لوگوں پر واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ حقیقت میں اس طرح کی کوئی چیز موجود نہیں ہے۔'' پروفیسر بینز اپنے نوٹس پلٹتے ہوئے بولے۔ ''ہوگورٹ میں نہ تو کوئی پراسرار خفیہ تہ خانہ موجود ہے اور نہ ہی اس میں چھپا ہوا کوئی بھیانک جاندار ہے۔''

''لیکن جناب!'' سیمس فینی گن جلدی سے بولا۔ ''اگر اس تہ خانے کو سلے درین کا حقیقی جانشین ہی کھول سکتا ہے تو پھر دوسرا کوئی کیسے اسے تلاش کر سکتا ہے...... ہے نا؟''

''بکواس...... بالکل بکواس!'' پروفیسر بینز نے جھلائے ہوئے انداز میں کہا۔ ''اگرچہ ہوگورٹ کے ہیڈ ماسٹر کو ایسا کچھ بھی نہیں ملا ہے......''

''لیکن پروفیسر!'' پاروتی پاٹل اپنی سریلی آواز میں بول پڑی۔ ''شاید اسے کھولنے کیلئے تاریک جادو کی ضرورت پڑتی ہوگی۔''

''اگر کوئی جادوگر تاریک جادو کا استعمال نہیں کرتا تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے مس کوڑھ مغز! کہ وہ اس کا استعمال نہیں کر سکتا۔ میں پھر دُہراتا ہوں اگر ڈمبل ڈور جیسے جادوگر......''

''مگر جناب! شاید اس کے لئے سراغ رساں جادوگر کا سلے درین کے ساتھ کسی نہ کسی طرح کا تعلق یا واسطہ ضرور ہونا چاہئے۔ یہ اس تہ خانے کی شرط ہے، اسی لئے پروفیسر ڈمبل ڈور اسے آج تک تلاش نہیں کر پائے......'' ڈین تھامس نے بولنا شروع کیا تھا کہ پروفیسر بینز نے ہاتھ اُٹھا کر اسے خاموش ہونے کا اشارہ کیا۔

''اب اس موضوع کو یہاں پرختم کرتے ہیں۔'' پروفیسر بینز تیکھی آواز میں غرائے۔''یہ صرف من گھڑت دیو مالائی افسانہ ہے، اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے، اس بات کے ثبوت میں کوئی پارچہ تک نہیں ملا کہ سلے درین نے کبھی سکول میں خفیہ بہاری ڈنڈوں کی الماری تک بھی بنائی تھی۔ مجھے بے حد افسوس ہے کہ میں نے تمہیں اس طرح کی دیو مالائی داستان سنا ڈالی۔ اب اگر آپ لوگ اجازت دیں تو ہم دوبارہ تاریخ کے موضوع پر لوٹتے ہیں۔ٹھوس، قابل یقین اور ہر طرح کی اسناد رکھنے والی تاریخ کی طرف......''

اور پھر صرف پانچ منٹ بعد ہی طلبا کا جوش سرد پڑنے لگا اور وہ غیر معمولی طور پر اکتاہٹ محسوس کرنے لگے۔ ان میں سے کچھ ایک بار پھر ہمیشہ کی طرح اونگھنے لگے۔ جمائیاں لیتے ہوئے طلبا کی وجہ سے کمرہ جماعت میں گہرا سکوت چھایا ہوا تھا۔

☆☆☆

جب جادوئی تاریخ کی جماعت اپنے اختتام کو پہنچی تو وہ تینوں اپنا بستہ رکھنے کیلئے پرہجوم راہداریوں میں دھکے کھاتے ہوئے چلنے لگے۔ ہر کوئی رات کے کھانے کیلئے جلد از جلد بڑے ہال میں واپس لوٹنے کی فکر میں تھا۔

''میں پہلے ہی جانتا تھا کہ سلزر سلے درین سر پھرا اور سنکی جادوگر تھا لیکن مجھے یہ معلوم نہیں تھا کہ خالص خون کا یہ سب بکھیڑا اسی کا ہی پیدا کردہ ہے۔ اگر مجھے کوئی منہ مانگی رقم دینے پر بھی آمادہ ہو جائے تب بھی میں اس کے فریق میں جانا پسند نہیں کروگا۔ سچی بات تو یہ ہے کہ اگر بولتی ٹوپی نے بھی میرے لئے سلے درین فریق کا انتخاب کیا ہوتا تو میں یقیناً گھر واپس جانے والی ریل گاڑی کا ٹکٹ لے چکا ہوتا......'' رون نے سیڑھیاں چڑھتے ہوئے ہیری اور ہرمائنی کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر سلے درین فریق کیلئے ناپسندیدگی پھیلی ہوئی تھی۔ ہرمائنی نے بھی اس کی تائید میں سر ہلا دیا لیکن ہیری اس بارے میں خاموش ہی رہا۔ اس کے دماغ پر گہری الجھن اور پریشانی چھائی ہوئی تھی۔

ہیری نے رون اور ہرمائنی کو یہ کبھی نہیں بتایا تھا کہ بولتی ٹوپی نے پہلے اسے سلے درین فریق میں ہی بھیجنے کا فیصلہ کیا تھا۔ اسے آج بھی انتخاب کے سٹول پر بیٹھے ہوئے بولتی ٹوپی کی گرجتی ہوئی وہ آواز اچھی طرح یاد تھی جیسے یہ کل ہی بات ہو۔ ہیری کے سر پر ایک سال پہلے پہلی بار بولتی ٹوپی رکھی گئی تھی جب اس کیلئے کسی فریق کا انتخاب کا مرحلہ آیا تھا۔

''سوچ لو......تم عظیم بن سکتے ہو......اور عظیم بننے کی تمام خوبیاں تم میں موجود ہیں......اور سلے درین فریق عظیم جادوگر بننے میں تمہاری بے حد مدد کر سکتا ہے......اس میں کوئی شک نہیں!''

بولتی ٹوپی کی باتیں اس کی دماغ میں سنسناتی ہوئی گونجی۔لیکن اتفاق سے ہیری نے پہلے ہی سلے درین فریق کی ساکھ کے بارے میں جان چکا تھا کہ اس فریق کے زیادہ تر جادوگر اندھیر نگری کے مددگار ثابت ہوتے تھے اور ظالم اور شیطان جادوگروں کے طور پر

سامنے آتے تھے۔اسی لئے اس نے پختہ ارادہ کرلیا تھا کہ وہ سلے درین فریق میں کسی صورت میں بھی نہیں جائے گا۔اس نے بولتی ٹوپی کے فیصلے پر مزاحمت کرتے ہوئے اپنے لئے سلے درین فریق کے انتخاب سے انکار کر دیا تھا جس پر بولتی ٹوپی نے بالآخر یہ فیصلہ سنا ڈالا۔''اگر تم یہی چاہتے ہوتو پھر میں تمہارے لئے گری فنڈر کا انتخاب کرتا ہوں۔'' ہیری اس فیصلے پر بے حد خوش ہوا تھا۔

جب وہ تینوں طلبا کے ہجوم میں گھرے ہوئے تھے تو کولن کریوی کی صورت دکھائی دی۔

''ہیلو ہیری!'' کولن کریوی چہک کر بولا۔

''ہیلو کولن!'' ہیری نے لاشعوری طور پر جواب دیا۔

''ہیری...... ہیری! میری جماعت کا ایک بچہ یہ کہہ رہا تھا کہ تم......'' کولن نے اچانک اپنا جملہ ادھورا چھوڑ دیا۔ایک دھکے کی لہر آئی۔کولن کریوی چھوٹا بچہ ہی تو تھا، وہ بڑے طلبا کے دھکے کے ریلے میں ٹھہر نہ پایا اور ان تینوں سے دور ہوتا چلا گیا اور ہجوم میں کہیں گم ہو گیا۔

''تھوری دیر بعد ملاقات ہوگی ہیری!'' کولن کریوی کی چیختی ہوئی آواز انہیں عقب کی بھیڑ میں سے سنائی دی۔ہجوم کولن کو دھکے مارتا ہوا پیچھے لیتا چلا گیا۔

''اس کی جماعت کا بچہ تمہارے بارے میں کیا کہہ رہا ہوگا ہیری؟'' ہرمائنی نے حیرانگی سے سوال کیا۔رون کے کان بھی کھڑے ہو چکے تھے۔

''میرے خیال میں وہ کہہ رہا ہوگا کہ میں ہی سلے درین کا جانشین ہوں......'' ہیری نے لاپروائی سے کہا مگر اسی وقت اس کے پیٹ میں تکلیف دہ مروڑ اُٹھا۔اسے فوراً یاد آ گیا تھا کہ جسٹن اس کی صورت دیکھ کر کیسے کنی کترا گیا تھا اگر یہ بات لک ہارٹ کو معلوم ہو جاتی کہ ہیری نے طلبا کے ہجوم میں خود کو سلے درین کا جانشین کہا تھا یقیناً وہ اسے سستی شہرت پانے کا منفرد طریقہ قرار دے کر اسے لمبا چوڑا لیکچر سنا ڈالتا۔

''یہاں کے لوگ تو کسی بھی بات پر اندھا دھند یقین کر لیتے ہیں!'' رون نے نفرت بھرے لہجے میں ہنکارتے ہوئے کہا۔

پھر ہجوم چھٹنے لگا اور وہ اگلی سیڑھیاں چڑھنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔

''کیا تمہیں واقعی یہ لگتا ہے کہ کوئی خفیہ تہ خانہ سکول میں موجود ہے۔'' رون نے ہرمائنی کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ ہرمائنی کے چہرے پر زلزلے کی ایک لہر گزر گئی۔

''میں نہیں جانتی......'' ہرمائنی تیوریاں چڑھا کر بولی۔''ڈمبل ڈور مسز نورس کو تندرست نہیں کر پائے، اس لئے مجھے لگتا ہے کہ

جس کسی نے بھی اس پر حملہ کیا تھا...... ہوسکتا ہے کہ وہ...... انسان نہ ہو۔'' جب اس نے اپنی بات مکمل کی تو وہ ایک موڑ مڑ گئے اور انہوں نے خود کو اسی راہداری کے سرے پر پایا جہاں بلی پر حملہ ہوا تھا۔ وہ ٹھٹک کر نیم تاریک راہداری میں دیکھنے لگے۔ وہاں کا دکھائی دینے والا منظر بالکل اسی رات جیسا تھا۔ فرق صرف اتنا تھا کہ اب وہاں موجود مشعل ٹانگنے والے سٹینڈ پر لٹکی ہوئی بے جان بلی جھولتی دکھائی نہیں دے رہی تھی اور ایک خالی کرسی دیوار کے اس حصے کو کسی حد تک ڈھانپے ہوئے تھی جس پر خون سے یہ تنبیہ لکھی ہوئی تھی۔

''پراسرار تہ خانہ کھل چکا ہے۔''

''یہاں پر فلیچ عموماً پہرہ داری کرتا رہتا ہے۔'' رون نے سرگوشی نما لہجے میں کہا۔

انہوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ راہداری اس وقت بالکل خالی پڑی تھی۔

''جائے واردات پر ایک نظر ڈالنے میں کوئی ہرج نہیں ہے۔'' ہیری نے اپنا بستہ نیچے اتارتے ہوئے کہا۔ وہ کرسی کے نزدیک پہنچ چکا تھا۔ وہ اپنے ہاتھوں اور پنجوں کے بل زمین پر جھک گیا اور باریک بینی سے کسی قسم کا کوئی سراغ ڈھونڈنے کی کوشش کرنے لگا۔

''جھلسنے کا نشان...... یہاں...... اور یہاں!'' ہیری عجلت میں بولا۔

''یہاں آؤ اور اس طرف دیکھو...... بہت ہی عجیب بات دکھائی دے رہی ہے۔'' ہرمائنی نے ایک طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ہیری اُٹھا اور دیوار پر لکھی ہوئی تحریر کے ساتھ والی کھڑکی کے قریب پہنچا۔ ہرمائنی نے کھڑکی کے بالائی شیشے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اس کی توجہ مبذول کی۔ وہاں پر قریباً بیس مکڑیاں تیزی سے بھاگتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں اور کانچ کے ایک چھوٹے سے سوراخ میں سے باہر نکلنے کیلئے آپس میں نبرد آزما تھیں۔ وہاں پر چاندی جیسا ایک لمبا جالے کا ریشہ دھاگے کی شکل میں لٹک رہا تھا۔ ہیری کو یوں محسوس ہوا جیسے وہ سب مکڑیاں باہر جانے کی عجلت میں اسی دھاگے پر چڑھ کر ہی شیشے کے سوراخ تک پہنچی ہوں۔

''کیا تم نے مکڑیوں کو اس قسم کی حرکتیں کرتے پہلے کبھی دیکھا ہے؟'' ہرمائنی نے پوچھا۔

''نہیں!'' ہیری نے کھوئے ہوئے لہجے میں کہا۔ ''کیا تم دیکھا ہے رون؟...... رون؟''

جواب نہ ملنے پر ہیری نے پلٹ کر دیکھا۔ رون کافی پیچھے ہٹ کر کھڑا تھا۔ اس کی صورت سے صاف دکھائی دے رہا تھا کہ وہ وہاں سے فرار ہونے کی خواہش کو دبانے کی کوشش کر رہا ہے۔

''کیا ہوا؟'' ہیری نے الجھے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

''مجھے مکڑیاں بالکل پسند نہیں ہیں!'' وہ الفاظ چبا کر بولا، اس کا چہرہ تناؤ کے زیر اثر تھا۔

''میں یہ بات نہیں جانتی تھی!'' ہرمائنی نے بھنوئیں کھینچ کر کہا۔ وہ الگ بات تھی کہ اس کا چہرہ حیرت میں ڈوبا ہوا دکھائی دے رہا

تھا۔ ''تم نے جادوئی ادویہ کی جماعت میں تو سینکڑوں بار مکڑیوں کو مختلف سیالوں میں استعمال کیا ہے......''

''مردہ مکڑیاں میرے لئے کوئی معنی نہیں رکھتیں!'' وہ بڑے محتاط انداز میں کھڑکی کو چھوڑ کر دوسری تمام چیزوں کو دیکھ رہا تھا۔ وہ غلطی سے بھی اپنی نظر کھڑکی پر نہیں ڈالنا چاہتا تھا۔ ''مجھے تو صرف مکڑیوں کے چلنے کے انداز سے گھن آتی ہے......''

ہرمائنی اس کا سہا ہوا چہرہ دیکھ کر کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

''یہ کوئی ہنسنے کی بات نہیں ہے۔'' رون نے تنک کر کہا۔ ''اگر تم جاننا ہی چاہتی ہو تو سنو! جب میں تین سال کا تھا تو فریڈ نے جادو کے زور پر میرے...... میرے ننھے ٹیڈی بیئر کو ایک بڑی اور گندی مکڑی میں بدل دیا تھا کیونکہ میں نے اس کے بھاری ڈنڈے والے کھولنے کو توڑ دیا تھا...... اگر تم اپنے ہاتھ میں ٹیڈی بیئر کو پکڑے ہوئے ہو اور اچانک اس میں سے مکڑی کے بہت سارے پیر نکل آئیں تو تم بھی یقیناً انہیں پسند نہیں کرو گی اور......'' وہ کانپتے ہوئے رُک گیا۔

اس کی سہمی اور منمناتی ہوئی صورت دیکھ کر ہرمائنی کیلئے اپنی ہنسی روک پانا بے حد مشکل تھا۔ ہیری کو فوراً احساس ہو گیا کہ اس موضوع کو بدل دینا چاہئے کیونکہ اس میں بلاوجہ وقت ضائع ہو رہا ہے۔ وہ کھڑکی سے پیچھے ہٹ گیا۔

''کیا تم لوگوں کو اس دن فرش پر گرا ہوا پانی یاد ہے؟ وہ کہاں سے آیا ہوگا اور کسی نے تو اسے صاف کر دیا ہوگا۔'' ہیری دھیمے لہجے میں بولا۔

''پانی یہیں تھا......'' رون نے جلدی سے کہا۔ اس کا سہا ہوا چہرہ یکدم مطمئن ہو گیا تھا۔ اس نے چلتے ہوئے چند قدم فلیچ کی بچھی ہوئی کرسی کے آگے کی طرف بڑھائے۔ وہ ایک طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا۔ ''اس دروازے کے برابر......!''

وہ دروازے پر لگے ہوئے پیتل کے دستے کی طرف ہاتھ بڑھا ہی رہا تھا کہ جانے اسے کیا خیال آیا اور اس نے اتنی سرعت سے ہاتھ واپس کھینچ لیا جیسے وہاں برقی رو دوڑ رہی ہو۔

''کیا ہوا؟'' ہیری نے چونک کر پوچھا۔

''ہم اس کے اندر نہیں جا سکتے کیونکہ یہ تو لڑکیوں کا باتھ روم ہے!'' رون نے روکھے پن سے کہا۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ باتھ روم میں جانے پر آمادہ نہیں تھا۔

''اندر کوئی نہیں ہوگا رون!'' ہرمائنی نے ان کے قریب آتے ہوئے کہا۔ ''یہ مایوس مائرٹل کا باتھ روم ہے۔ چلو چل کر اس پر بھی ایک نظر ڈال لیتے ہیں۔''

دروازے پر لگی ہوئی تختی ''ناقابل استعمال!'' کو نظرانداز کرتے ہوئے ہرمائنی نے دروازہ کھول دیا۔ باتھ روم میں گہری

خاموشی اور اُداسی کا عالم تھا۔صفائی کا کوئی بندوبست نہیں تھا۔دیواریں سلین زدہ تھی اور فرش پر سیاہی مائل سبز کائی جمی ہوئی تھی۔ایک بڑے چٹخے ہوئے اور دھبے دار آئینے کے نیچے پرانے پتھر کی سنک لگی ہوئی تھی۔کچھ موم بتیوں کے ٹکڑے جل رہے تھے جن سے مدھم سی روشنی پھیلی ہوئی تھی۔قطار میں بنے ہوئے ٹوائلٹ کے لکڑی کے دروازوں پر سے پپڑی جھڑتی دکھائی دے رہی تھی اور ان کی خستہ حالت سے اندازہ ہوتا تھا کہ اگر انہیں دوایک بار کھولا بند کیا گیا تو یقیناً یہ ریت کی مانند فرش پر بکھر جائیں گے۔ایک دروازہ تو چولوں پر جھولتا دکھائی دیا۔ ہرمائنی نے جلدی سے اپنے ہونٹوں پر انگلیاں رکھیں اور آخری ٹوائلٹ کی سمت میں بڑھ گئی۔

''ہیلو مائرٹل......تم کیسی ہو؟'' وہاں رُکتے ہوئے ہرمائنی نے بلند آواز میں کہا۔

ہیری اور رون دیکھنے کیلئے آگے بڑھے۔ مایوس مائرٹل ٹوائلٹ کے اندر بنی پانی کی ٹینکی میں تیر رہی تھی اور اپنی ٹھوڑی کے ایک مہاسے کو اکھاڑنے کی کوشش کر رہی تھی۔

''یہ لڑکیوں کا باتھ روم ہے!'' مائرٹل نے ہیری اور رون کو گھورتی ہوئی نظروں سے دیکھتے ہوئے سخت لہجے میں کہا۔''تم لوگ لڑکیاں تو نہیں ہو!''

''نہیں!'' ہرمائنی اثبات میں بولی۔''میں تو انہیں صرف یہ دکھانا چاہتی تھی کہ......ار...... یہاں کتنا اچھا ماحول ہے!'' ہرمائنی نے گندے آئینے اور گیلے کائی زدہ فرش کی طرف ہاتھ ہلا کر اشارہ کیا۔رون باتھ روم کی حالت اور ہرمائنی کی تعریف پر بمشکل اپنی ہنسی روک پایا۔

''اس سے پوچھو کہ اس نے کچھ دیکھا تھا......کیا؟'' ہیری نے ہرمائنی کو سرگوشی سے کہا۔

''تم لوگ کیا کانا پھوسی کر رہے ہو؟'' مائرٹل نے ہیری کو گھورتے ہوئے دیکھ کر کہا۔

''کچھ نہیں!'' ہیری سنبھل کر بولا۔''ہم تو بس یہ معلوم کرنا چاہتے تھے......''

''میں یہ بالکل پسند نہیں کرتی کہ لوگ پیٹھ پیچھے میری برائیاں کرتے پھریں۔'' مائرٹل نے آنسوؤں میں ڈبڈبائی آواز میں کہا۔ ''بھلے ہی اب میں مر چکی ہوں لیکن تم لوگوں کو سمجھنا چاہئے کہ میرے بھی کچھ احساسات ہیں......''

''مائرٹل! کوئی بھی تمہیں تکلیف نہیں پہنچانا چاہتا...... ہیری تو صرف......'' ہرمائنی نے نرمی سے کہا مگر اس کی بات ادھوری رہ گئی۔

''کوئی بھی مجھے تکلیف نہیں دینا چاہتا، یہ بھی خوب کہا تم نے!'' مائرٹل تنک کر بولی۔''اس جگہ پر میری کہانی بس دکھ بھری کہانی کے سوا کچھ نہیں......اور لوگ میرے مرنے کے بعد بھی مجھے اذیت دینے سے باز نہیں آئے۔''

''ہم تو صرف تم سے یہ دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ گذشتہ دنوں میں تم نے کوئی عجیب چیز دیکھی ہے۔'' ہر مائنی نے مائرٹل سے مزید بحث کرنا مناسب نہیں سمجھا اور فوراً اپنے مطلب کی بات پر آ گئی۔ ''دیکھو! ہیلوئین کی رات کو تمہارے باتھ روم کے دروازے کے باہر ایک بلی پر موت کا حملہ ہوا تھا۔'' ہر مائنی ایک ہی سانس میں بولتی چلی گئی۔

''کیا تم نے اس رات کسی کو آس پاس دیکھا تھا۔'' ہیری نے پوچھا۔

''میں نے تو اس طرف دھیان ہی نہیں دیا۔'' مائرٹل نے ڈرامائی انداز میں جواب دیا۔ ''پیوس نے مجھے اتنا پریشان کر دیا تھا کہ میں روتی ہوئی یہاں پہنچی اور خودکشی کرنے کی کوشش کرنے لگی پھر......ظاہر ہے مجھے یاد آ گیا کہ میں تو......میں تو......''

''پہلے سے ہی مر چکی ہوں!'' رون نے فقرہ مکمل کرنے میں مدد کی۔

مائرٹل نے یہ سن کر دُکھ بھری سسکاری لی اور مڑی۔ اس نے بری طرح سے ٹینکی کے پانی کے چھینٹے اُڑائے کہ اُن کے کپڑے گیلے کر دیئے۔ وہ ہوا کے دوش پر لہرائی اور سر بل الٹے ہو کر نیچے کی طرف چھلانگ لگا دی۔ وہ دیکھتے ہی دیکھتے سیدھی سر کے بل ٹوائلٹ پاٹ میں گھس کر نظروں سے اوجھل ہو گئی۔ اس کی دبی دبی سسکیوں کی آواز سے صرف یہی معلوم ہو سکا کہ وہ پائپ کے اندر کہیں یو بینڈ میں چھپی بیٹھی آنسو بہا رہی ہے۔ ہیری اور رون منہ پھاڑے ٹوائلٹ پاٹ میں آنکھیں گڑھائے کھڑے تھے۔ ہر مائنی نے تھکے ہوئے انداز میں اپنا کندھا اچکایا۔

''اگر سچی بات کہوں تو آج مائرٹل یقیناً خوش ہوئی ہوگی......چلو......اب یہاں سے باہر نکلنا چاہئے۔'' ہر مائنی نے ان دونوں کی طرف دیکھ کر کہا۔ ہیری نے مائرٹل کی دبی ہوئی سسکیوں کے بیچ میں دروازہ بمشکل بند کیا تھا کہ عین اسی وقت ایک تیز آواز سن کر وہ تینوں اپنی جگہ پر اچھل پڑے۔

''رون!''

'پرسی ویزلی' سیڑھیوں کے بالائی حصے میں کھڑا ہوا انہیں گھور رہا تھا۔ مانیٹر والا بیج پوری آب و تاب سے چم چم کر رہا تھا۔ اس کا چہرہ دہشت کے مارے کافی بگڑا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''یہ لڑکیوں کا باتھ روم ہے۔ تم اس میں کیا کر رہے تھے؟'' پرسی کانپتی آواز میں بولا۔

''بس ذرا جائزہ لے رہے تھے کہ شاید ہمیں کوئی سراغ مل جائے اور کیا......؟''

پرسی نے غصے سے اپنے سینے کو پھیلا لیا۔ ہیری کو اسی وقت مسز ویزلی کی یاد آ گئی جب وہ دونوں ہاتھ کولھوں پر رکھ کر غصے سے غرائی تھیں۔

''یہاں سے دور رہو! سمجھے......'' پرسی دانت کٹکٹاتا ہوا غرایا۔ وہ اب تیزی سے ان کی طرف قدم بڑھاتا ہوا آ رہا تھا۔ وہ قریب پہنچ کر اپنے ہاتھوں کو جھلا کر انہیں وہاں سے ہٹانے لگا۔

''یہاں پر ہمارے آنے میں کیا پریشانی ہے؟'' رون بھی اب غصے میں دکھائی دیا۔ اس نے رُک کر پرسی کی طرف غصے سے گھورتے ہوئے دیکھا۔ ''سنو! ہم نے اس بلی کو چھوا تک نہیں تھا۔'' رون نے اکڑ کر کہا۔

''یہی میں نے جینی سے کہا تھا......'' پرسی غصے سے بولا۔ ''لیکن وہ اب بھی شاید یہی سوچتی ہے کہ تمہیں سکول سے نکال دیا جائے گا۔ میں نے کبھی اسے اتنا زیادہ پریشان نہیں دیکھا۔ اس نے رو رو کر اپنا برا حال کر لیا ہے۔ اس کی آنکھیں سوجی رہتی ہیں۔ تمہیں اس کے بارے میں سوچنا چاہئے۔ تمام سال اوّل کے طلبا اس حادثے سے شدید گھبراہٹ کا شکار ہیں......''

''مجھے اچھی معلوم ہے کہ تمہیں جینی کی کتنی پرواہ ہے۔'' رون تنک کر بولا۔ اس کے کان سرخ ہو گئے تھے۔ ''تمہیں تو بس اس بات کا غم کھائے جا رہا ہے کہ کہیں میری وجہ سے تمہارے ہیڈ بوائے بننے کا موقع ہاتھ سے نہ نکل جائے۔''

''گری فنڈر کے پانچ پوائنٹس کم کئے جاتے ہیں۔'' پرسی نے اپنی مانیٹر والے بیج پر انگلی پھیرتے ہوئے روکھے پن سے کہا۔ ''مجھے پوری توقع ہے کہ اس سے تم سبق سیکھ جاؤ گے۔ اب کوئی سراغ رسانی نہیں......ورنہ مجبوراً مجھے ممی کو خط لکھنا پڑے گا۔'' پرسی تیزی سے قدم اُٹھاتے ہوئے وہاں سے چل دیا۔ اس کی گردن کا عقبی حصہ بھی رون کے کانوں کی طرح سرخ دکھائی دے رہا تھا۔

☆☆☆

اس رات ہیری، رون اور ہرمائنی نے گری فنڈر ہال میں بیٹھنے کیلئے ایسی جگہ کا انتخاب کیا جو 'پرسی' سے خاصے فاصلے پر تھی۔ رون کا مزاج ابھی تک بگڑا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ وہ تینوں کرسیوں میں دھنسے بیٹھے تھے۔ رون کا غصہ اس کے ہوم ورک پر سیاہی کے دھبوں کی صورت میں اتر رہا تھا۔ چرمئی کاغذ پر تحریر سے زیادہ سیاہی کے دھبے دکھائی دے رہے تھے۔ اس نے جھنجلا کر اپنی ٹوٹی ہوئی جادوئی چھڑی اُٹھائی اور چرمئی کاغذ کو بالکل صاف کرنے کیلئے چھڑی گھمائی۔ جھنجلاہٹ میں وہ نجانے کیا بول گیا اور آناً فاناً چرمئی کاغذ آگ کی لپٹوں میں جل کر خاکستر ہو گیا۔ اپنے ہوم ورک کو اپنی نظروں کے سامنے جلتے دیکھ کر رون آگ بگولا ہو گیا اور اس نے میز پر پڑی ہوئی اپنی کتاب 'جادوئی کلمات سٹینڈرڈ بک' کو بند کر کے پٹخ دیا۔ ہیری کو یہ دیکھ کر بے حد حیرانی ہوئی کہ ہرمائنی نے بھی بالکل ایسا ہی کیا۔ وہ کتاب پٹخ کر دونوں ہاتھ ٹھوڑی کے نیچے جمائے بیٹھی تھی۔

''وہ کون ہو سکتا ہے؟'' ہرمائنی نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا، اس کا انداز بالکل ایسا ہی تھا جیسے وہ کسی چھڑے ہوئے موضوع پر بات کر رہی ہو۔ ''کون چاہتا ہو گا کہ سارے بجو اور ماگل بچے ہوگورٹ کے باہر ہو جائیں؟''

ہیری نے غیر یقینی انداز میں ہرمائنی کی طرف دیکھا۔ ہرمائنی پلٹ کر دوسری طرف دیکھنے لگی مگر اسے یقین نہیں ہو پایا تھا۔

''تم مل فوائے کے بارے میں سوچ رہے ہو؟......'' ہیری نے پوچھا۔

''ظاہر ہے! میں اسی کے بارے میں سوچ رہا ہوں۔'' رون نے کڑواہٹ سے کہا۔ ''اب تمہاری باری ہے بدذا تو...... مان بھی جاؤ ہیری! اس کے گندے اور چوہے جیسے چہرے پر ایک نظر ڈالتے ہی تمہیں احساس ہو جائے گا کہ یہ سب اسی کا کیا دھرا ہے!''

''کیا تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ مل فوائے سلے درین کا جانشین ہے؟'' ہرمائنی نے چونک کر کہا

''اس کا گھرانہ خالص خون والا ہے۔ یہ بات غور کرنے لائق ہے!'' ہیری نے بھی اپنی کتاب بند کر دی تھی۔ ''سب کے سب سلے درین فریق میں ہی رہے ہیں۔ وہ ہمیشہ اس بارے میں ڈینگیں ہانکتا رہتا ہے۔مل فوائے گھرانہ آسانی سے سلے درین کا جانشین ہو سکتا ہے۔ یہ بات تو طے ہے کہ اس کے ڈیڈی ایک شیطان جادوگر ہیں۔''

''ممکن ہے کہ ان کے پاس کئی صدیوں سے خفیہ تہ خانے کی چابی رہی ہو۔'' رون نے کہا۔ ''جو باپ سے بیٹے تک وراثت میں چھوڑی جاتی رہی ہو......''

''مجھے لگتا ہے کہ تمہارا اندازہ کسی حد تک صحیح ہو۔'' ہرمائنی نے محتاط لہجے میں کہا۔

''لیکن ہم اپنے اندازوں کو ثابت تو نہیں کر سکتے ؟'' ہیری نے فکرمندی سے کہا۔

''میرے خیال میں ایک طریقہ کارگر ہو سکتا ہے۔'' ہرمائنی نے دھیمے انداز میں سرگوشی کی، اس کی آواز بے حد دھیمی ہوتی چلی گئی۔ تینوں نے جلدی سے گری فنڈر ہال کے دوسری طرف بیٹھے ہوئے پرسی پر نگاہ ڈالی جو سال اوّل کے طلباء پر اپنی مانیٹری چمکا رہا تھا۔ ''ظاہر ہے! یہ طریقہ کافی مشکل ثابت ہوگا اور اس میں کافی حد تک خطرہ بھی ہے، مجھے لگتا ہے کہ اس طریقے پر عمل کرتے ہوئے سکول کے کم از کم پچاس قوانین کی خلاف ورزی کے مرتکب ضرور ہوں گے۔''

''اگر ایک مہینے تک ہم اسی طرح سے باتیں کرتے رہیں گے تو شاید پھر کہیں تم ہمیں پوری بات صاف صاف بتانے کے قابل ہو جاؤ گی...... ہے نا!'' رون نے چڑتے ہوئے کہا۔

ہرمائنی نے گھورتے ہوئے اسے دیکھا۔

''ٹھیک ہے!'' ہرمائنی نے گہری سانس لے کر کہا۔ ''ہمیں یہ کرنا ہوگا کہ ہم سلے درین کے ہال میں پہنچ کر مل فوائے سے کچھ سوال پوچھیں گے لیکن اُسے اس بات کا ذرا سا شک بھی نہ پڑے کہ سوال پوچھنے والا درحقیقت کون ہے؟''

''یہ تو ناممکن بات ہے۔'' ہیری کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں اور رون ہرمائنی کی بے وقوفی پر زور زور سے ہنسنے لگا۔ ہیری نے

اسے ٹہوکا مارا کیونکہ ہال کے کئی طلبا ان کی طرف دیکھنے لگے تھے۔ ہرمائنی کو رون کی حرکت پر بے حد تاؤ آیا مگر وہ برداشت کر گئی۔

''نہیں...... یہ ناممکن نہیں...... ذرا مشکل ہے۔'' ہرمائنی نے دبی دبی آواز میں کہا۔ ''اس کیلئے ہمیں 'بھیس بدل سیرپ' کی ضرورت ہوگی۔''

''بھیس بدل سیرپ!...... یہ کیا بلا ہے؟'' رون اور ہیری نے ایک ساتھ کہا۔

''سنیپ نے کچھ ہفتے پہلے ہی تو جماعت میں اس کا ذکر کیا تھا...... کیا تمہیں یاد نہیں؟''

''کیا تمہیں لگتا ہے کہ ہمارے پاس جادوئی ادویہ کی جماعت میں سنیپ کی باتیں سننے سے بہتر کوئی دوسرا کام نہیں ہوتا ہے؟'' رون نے ناک چڑھا کر کہا۔ ہرمائنی نے اسے نظرانداز کرتے ہوئے اپنی بات جاری رکھی۔

''بھیس بدل سیرپ! یہ آپ کو کسی دوسرے فرد میں بدل دیتا ہے، اس کے بارے میں ہمیں سنجیدگی سے سوچنا چاہئے ہیری!...... ہم اپنے چہروں اور بدن کو سلے درین کے تین طلباء میں تبدیل کر سکتے ہیں یعنی ان کا بھیس اختیار کر سکتے ہیں، اس طرح کسی کو کانوں کان خبر نہیں ہوگی کہ سلے درین طلباء کی صورت میں ہم ہیں۔ مل فوائے شاید ڈینگ مارتے ہوئے ہمیں کوئی کام کی بات بتا دے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ جس وقت ہم سلے درین ہال میں پہنچیں تو وہ اپنی فطرت کے مطابق پہلے سے اس بارے میں ڈینگیں ہانک رہا ہو...... لیکن اس کی بکواس سننے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔'' ہرمائنی نے جوشیلے انداز میں کہا۔

''یہ 'بھیس بدل سیرپ' مجھے کوئی خطرناک قسم کی چیز لگتا ہے!'' رون نے تیوریاں چڑھاتے ہوئے کہا۔ ''کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم ہمیشہ کیلئے اپنی شکلیں گنوا بیٹھیں اور سلے درین کے ان طلباء کی صورتوں میں ہی زندگی گزارنے پر مجبور ہو جائیں...... یہ سوچو کہ تب کیا ہوگا؟''

''اس کا اثر تھوڑی دیر کے بعد خود بخود ختم ہو جاتا ہے۔'' ہرمائنی نے ہاتھ ہلاتے ہوئے انہیں تسلی دی۔ ''البتہ اس میں مشکل تو یہ ہے کہ اسے تیار کرنے کا طریقہ مجھے معلوم نہیں...... اور یہ ترکیب معلوم کرنا بڑا کٹھن کام ثابت ہوگا۔ مجھے اتنا یاد ہے کہ سنیپ نے کہا تھا کہ اس سیرپ کی ترکیب 'سریع الاثر جادوئی ادویہ' نامی کتاب میں موجود ہے...... اور وہ کتاب یقیناً سکول کی لائبریری کے اسی حصے میں موجود ہوگی جو 'ممنوعہ علاقہ' کہلاتا ہے۔''

لائبریری کے اس ممنوعہ علاقے سے کوئی بھی کتاب حاصل کرنے کا صرف ایک ہی طریقہ تھا، اس کیلئے آپ کے پاس کسی بھی استاد کے دستخط والا اجازت نامہ ہونا لازمی تھا۔ اجازت نامے میں کتاب کا نام اور اس کی مدتِ تحویل کا اندراج ہوتا تھا۔

''ہمیں وہ کتاب کس لئے چاہئے؟ اس کے بارے میں تو کوئی بھی بہانہ بنانا بے حد مشکل کام ہوگا۔'' رون نے مایوسی سے کہا۔

''یقیناً کوئی بھی استاد چونکے بغیر نہیں رہ پائے گا، وہ آسانی سے سمجھ جائے گا کہ ہم کسی قسم کی جادوئی دوا بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔''

''جہاں تک میرا خیال ہے......'' ہرمائنی نے جلدی سے کہا۔ ''اگر ہم پروفیسر پر صرف یہ ظاہر کریں گے کہ ہم محض اپنی دلچسپی کیلئے اس کتاب کو پڑھنا چاہتے ہیں اور کوئی جادوئی دوا بنانے کا ہمارا کوئی خیال نہیں تو شاید ہمیں اس کتاب کو حاصل کرنے کا اجازت نامہ مل جائے۔''

''چھوڑو بھی...... مجھے نہیں لگتا کہ کوئی استاد ہماری گھڑی کہانی کو ماننے کیلئے تیار ہو جائے گا۔'' رون نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

''ہماری کہانی کو صرف وہی استاد سچ تسلیم کرے گا جس کے دماغ کا کوئی پیچ ڈھیلا ہوگا۔''

☆☆☆

دسواں باب

# شریر بالجر

ننھے درجی سمکوں والے بھیانک اور ڈراؤنے حادثے کے بعد پروفیسر گلڈرائے لک ہارٹ نے اپنی جماعت میں دوبارہ زندہ عفریتی جانداروں کو لانے کی کبھی کوشش نہیں کی۔ ان کی بجائے اس نے صرف اپنی کتابوں کے ابواب پڑھانا شروع کر دیئے تھے۔ جس باب میں کوئی نہ کوئی ڈرامائی موڑ آتا تو وہ اسے باقاعدہ تمثیلی انداز میں جماعت کے سامنے پیش کیا کرتا تاکہ طلبا کو حالات کی سنگینی اور لک ہارٹ کی جوانمردی کا پورا پورا احساس ہو سکے۔ یہ الگ بات تھی کہ ڈرامائی موڑ کی تصویر کشی کیلئے وہ عام طور پر ہیری کو ہی قربانی کا بکرا بناتا تھا۔ ہیری کو لک ہارٹ کی کتب میں موجود مختلف قسم کے عفریتوں، جادوگروں اور جانداروں کے کئی قسم کے کردار نبھانے پڑے۔ جن میں سے ایک کردار 'ٹرانسلوئین' کے اس دیہاتی کا تھا جو بکواسی جادو کا شکار ہو گیا تھا۔ وہ ہر وقت بولتے رہنے پر مجبور تھا۔ لک ہارٹ نے اپنی مہارت اور عقلمندی بروقت استعمال کر کے اسے بکواسی جادو سے نجات دلا دی تھی۔ اسی طرح ہیری نے اس برفیلے انسان کا روپ اختیار کیا جسے دماغی سردی کا مرض لاحق ہو چکا تھا۔ اس کے علاوہ اس خون آشام کا کردار بھی اسے نبھانا پڑا جو لک ہارٹ سے مقابلہ کرنے کے بعد شکست کھا گیا اور اس دن سے وہ خون پینے کے بجائے سلاد کے پتوں کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں کھا پایا۔

تاریک جادو سے محفوظ رہنے کے فن والی جماعت میں گذشتہ دنوں کی طرح اس دن بھی ہیری کو مدعو کیا گیا۔ آج اسے لک ہارٹ کی کتاب 'بھیڑیائی انسانوں کے ساتھ خانہ بدوشی' کے ایک باب کا کردار نبھانا تھا جو ایک بھیڑیائی انسان کے متعلق تھا۔ بھیڑیائی انسان، درحقیقت جادوگر نہیں ہوتے تھے، وہ انسان تھے اور کسی حادثے یا موروثیت کی بناء پر ان کے اندر بھیڑیوں جیسی صفات ابھر آتی تھیں۔ وہ بھیڑیوں کی طرح سفاک اور خونخوار بن جاتے تھے۔ اسی لئے انہیں 'بھیڑیائی انسان' کہا جاتا تھا۔ اگر ہیری کے پاس لک ہارٹ کو خوش رکھنے کی اچھی وجہ نہ ہوتی تو اس نے یہ کردار ادا کرنے سے یقیناً انکار کر دیا ہوتا۔

''تھوڑے زور سے اچھی چلاؤ ہیری!...... ہاں ایسے...... اور پھر یقین مانیں...... اس طرح ...... اسے فرش پر پٹخ دیا...... ایسے...... ایک ہاتھ سے میں نے اسے نیچے دبا رکھا تھا...... دوسرے ہاتھ سے میں نے اس کی گردن پر اپنی چھڑی رکھی...... پھر میں نے

اپنی بچی کھچی طاقت کو سمیٹا اور بہت ہی سرعت میں اپنے خیالات مرتکز کرتے ہوئے 'ہم وضعی جادوئی کلمے' کا استعمال کیا...... وہ اذیت سے کراہنے لگا...... کرتے رہو ہیری!...... اس سے تیز آواز میں...... ٹھیک ہے...... بھیڑیائی انسان کے جسم پر موجود بال غائب ہونے لگے...... دانت سمٹ کر مختصر ہو گئے...... اور وہ ایک بار پھر انسان بن گیا...... بے حد آسان...... لیکن کامیاب...... ایک اور گاؤں کے باسی مجھے ہمیشہ کیلئے ایک ہیرو کی طرح یاد کرنے لگے کیونکہ میں نے انہیں ایک بھیڑیائی انسان کے عذاب سے نجات دلا دی تھی جو ہر مہینے ان پر موت کی شکل میں نازل ہوا کرتا تھا۔'' لک ہارٹ نے دانت نکال کر اپنی تعریف کرتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے چھٹی کی گھنٹی بج اُٹھی۔

''اوہ!...... ہوم ورک...... میں نے 'ویگا ویگا' بھیڑیائی انسان کو جس طرح ہرایا تھا، اس کے بارے میں ایک مختصر نظم لکھئے۔ سب سے اچھی نظم لکھنے والے طالب علم کو انعام میں میری کتاب 'میرا جادوئی کمال' میرے آٹو گراف کے ساتھ پیش کی جائے گی۔'' لک ہارٹ نے جلدی سے کہا۔

طلباء اپنی کتابیں اور کاپیاں بستوں میں ڈال کر کمرۂ جماعت سے باہر نکلنے لگے۔ ہیری اپنے ڈیسک کی طرف لپکا جہاں رون اور ہرمائنی دونوں اس کے منتظر دکھائی دیئے۔

''تیار ہو!'' ہیری نے بڑبڑاتے ہوئے سرگوشی کی۔

''ابھی نہیں! جب تک تمام لوگ باہر نہیں چلے جاتے تب تک ہمیں رُکنا ہوگا۔'' ہرمائنی نے گھبرائے ہوئے انداز میں کہا۔

''ٹھیک ہے......''

وہ تینوں لک ہارٹ کی میز کی طرف بڑھ گئے۔ ہرمائنی کے ہاتھ میں چرمئی کاغذ کا ایک ٹکڑا دبا ہوا تھا، جسے اس نے اپنی مٹھی میں بھینچ رکھا تھا۔ ہیری اور رون اس کے بالکل عقب میں کھڑے تھے۔ ہرمائنی نے گہری سانس لے کر خود کو مطمئن کرنے کی کوشش کی۔

''سنئے پروفیسر لک ہارٹ!'' ہرمائنی اٹکتے ہوئے بولی۔ ''میں اپنے تجسس کی تشنگی مٹانے کیلئے لائبریری سے یہ کتاب لے کر پڑھنا چاہتی تھی مگر......'' ہرمائنی نے چرمئی کاغذ کا ٹکڑا لک ہارٹ کی طرف بڑھایا۔ خوف کے مارے اس کے ہاتھ پر ہلکا سا رعشہ طاری تھا۔ لک ہارٹ سوالیہ نظروں سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔ ''دِقت یہ ہے کہ اتفاق سے یہ کتاب لائبریری کے ممنوعہ علاقے کی ملکیت میں ہے، یہ کتاب صرف خاص اجازت پر ہی مجھے مل سکتی ہے، اس کیلئے مجھے کسی استاد کے دستخط والا اجازت نامہ چاہئے۔ مجھے امید ہے کہ اس سے میں اس بات کو زیادہ عمدگی سے سمجھ سکوں گی جو آپ نے اپنی کتاب 'چھلاووں کے ساتھ بھٹکنا' میں بیان کی ہے یعنی چھلاووں کے سست رو اور زہریلے سیال!''

''اوہ!...... چھلاوں کے ساتھ بھٹکنا!'' لک ہارٹ نے مسرور ہو کر ہرمائنی کے ہاتھ سے چرمئی کاغذ پکڑ لیا۔ کاغذ پر موجود تحریر کو پڑھنے کے بعد وہ کھلکھلا کر ہنس پڑا۔ ''شاید میری سب سے پسندیدہ کتاب...... تمہیں وہ اچھی لگی؟''

''جی ہاں!'' ہرمائنی نے اعتماد بھرے انداز میں کہا۔ ''آپ نے شاندار ذہانت کا مظاہرہ کرتے ہوئے آخری چھلاوے کو چائے کی چھاننی میں پھنسایا تھا......''

''مجھے پورا بھروسہ ہے...... میں اگر اس سال کی سب سے ذہین اور ہونہار طالبہ کیلئے غیر معمولی طور پر کچھ مدد کر دوں تو ایسا کرنا کسی دوسرے کیلئے ناپسندیدہ نہیں ہوگا۔'' لک ہارٹ نے سینہ پھلاتے ہوئے گرم جوشی سے کہا اور ایک بڑی مور پنکھ قلم باہر نکالی۔ رون کے چہرے پر پھیلے ہوئے نفرت بھرے جذبات کو محسوس کرتے ہوئے لک ہارٹ بولا۔

''عمدہ ہے...... ہے نا؟ میں عام طور پر اسے کتابوں پر آٹوگراف دینے کیلئے محفوظ رکھتا ہوں۔'' اس نے چرمئی کاغذ پر بڑے حروف میں اپنے دستخط گھسیٹ دیئے اور کاغذ کا ٹکڑا واپس ہرمائنی کے ہاتھ میں تھما دیا۔ ہرمائنی نے کانپتے ہاتھوں سے چرمئی کاغذ لیا اور جلدی سے تہ کر کے بستے میں رکھ لیا۔ اس کے چہرے پر بے یقینی کی جھلک دکھائی دے رہی تھی۔

''تو ہیری......!'' لک ہارٹ نے اپنے چہرے پر مسکراہٹ سجاتے ہوئے کہا۔ ''جہاں تک میری معلومات ہیں، کل اس سال کا پہلا کیوڈچ میچ ہونے والا ہے۔ گری فنڈر اور سلے درین کا دلچسپ مقابلہ۔ ہے نا...... میں نے سنا ہے کہ تم ایک اچھے متلاشی ہو۔ میں بھی ایک متلاشی تھا۔ میرے دوستوں نے بڑا زور لگایا تھا کہ میں انگلینڈ کی ٹیم میں شامل ہو جاؤں...... وہ بڑا سنہرا موقع تھا اگر میں چاہتا تو کامیاب ہو سکتا تھا...... لیکن میں نے اپنی زندگی کو ایک اہم مقصد کیلئے وقف کرنا زیادہ بہتر سمجھا...... تم سمجھ گئے ہو گے نا...... شیطانی قوتوں اور ان کی تباہ کاریوں کا قلع قمع...... پھر بھی اگر تمہیں تھوڑی بہت پرائیویٹ معاونت کی ضرورت پڑے تو بلا جھجک کہہ سکتے ہو۔ اپنے سے کم تجربہ کار اور مبتدی کھلاڑیوں کی مدد کرنے میں مجھے ہمیشہ خوشی ہوتی ہے......''

ہیری نے اپنے گلے سے ایک مبہم سی آواز نکالی اور پھر وہ رون اور ہرمائنی کے تعاقب میں چل پڑا جو لک ہارٹ کی میز سے دروازے کی طرف بڑھ رہے تھے۔

''مجھے اب تک یقین نہیں ہو رہا ہے۔'' ہیری نے دروازے سے نکلتے ہی کہا۔ ''لک ہارٹ نے یہ بھی نہیں دیکھا کہ ہم کون سی کتاب پڑھنے کیلئے مانگ رہے ہیں۔''

ہرمائنی اپنے بستے میں سے لک ہارٹ کے دستخط والا اجازت نامہ نکال کر دیکھ رہی تھی۔ اس کا چہرہ بے حد دمک رہا تھا۔ یہ کاغذ انہیں لائبریری کے ممنوعہ علاقے میں داخل کر سکتا تھا۔

''اس کی وجہ بالکل صاف ہے!'' رون نے منہ بنا کر کہا۔'' لک ہارٹ کو عقل سے کوئی واسطہ نہیں......لیکن اس بات کی کسے پرواہ ہے، ہمیں تو ہمارا مقصد مل ہی گیا جس کیلئے یہ سارا بکھیڑا کیا گیا تھا۔'' رون نے کندھے اچکائے۔

''ایسا بھی نہیں ہے کہ انہیں سرے سے ہی بے وقوف سمجھ لیا جائے۔'' ہرمائنی نے تیکھی آواز میں پھنکارتے ہوئے کہا۔ وہ تینوں تیز تیز قدموں سے چل رہے تھے، کبھی وہ دوڑ کر فاصلے طے کرتے اور کبھی چل کر۔ وہ لائبریری کی طرف آدھا راستہ طے کر چکے تھے۔

''شاید تم نے سنا نہیں......انہوں نے کہا تھا کہ تم اس سال کی سب سے ذہین اور ہونہار لڑکی ہو......صرف اسی لئے......اسی لئے!'' ہرمائنی نے جملہ ادھورا چھوڑ دیا کیونکہ وہ اب لائبریری کی خاموش فضا میں داخل ہو چکے تھے۔ وہ تینوں چلتے ہوئے سیدھے لائبریرین والی میز کی طرف بڑھ گئے۔ لائبریرین 'میڈم پنس' دبلی اور چڑچڑے مزاج کی جادوگرنی تھی جو ہر وقت کسی بھوکے شکاری گدھ کی طرح چاروں طرف نظر دوڑاتی رہتی تھی۔

''سریع الاثر جادوئی ادویہ؟'' میڈم پنس نے مشکوک نگاہوں سے چرمئی کاغذ کی تحریر کو پڑھا جو ہرمائنی نے اس کی طرف کر رکھا تھا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر چرمئی کاغذ لینے کی کوشش کی مگر ہرمائنی کاغذ چھوڑنے کو بالکل تیار نہیں تھی۔

''یہ میرے لئے بڑا حیرت انگیز ہے، کیا میں اسے رکھ سکتی ہوں؟'' میڈم پنس نے ہنستے ہوئے کہا۔ شاید لک ہارٹ کا آٹو گراف اس کیلئے بھی کشش کا باعث تھا۔

''رہنے بھی دو!'' رون نے آگے بڑھ کر کاغذ کا ٹکڑا ہرمائنی کے ہاتھ سے کھینچ لیا اور میڈم پنس کی طرف بڑھا دیا۔''ہم تمہارے لئے لک ہارٹ سے ایک اور آٹو گراف لے لیں گے۔ لک ہارٹ تو کسی بھی چیز پر آٹو گراف دینے پر آمادہ رہتا ہے بشرطیکہ وہ کچھ دیر تک برقرار رہ سکے۔''

رون کی آواز بے حد دھیمی تھی اسی لئے کسی نے دھیان نہیں دیا۔ میڈم پنس نے چرمئی کاغذ کو اپنے ہاتھ میں لے کر روشنی میں کیا اور اس کی جانچ پڑتال کرنے لگی۔ شاید اسے کسی قسم کی جعلسازی کا اندیشہ ہو رہا تھا اور وہ انہیں دھوکا دہی کے الزام میں پکڑنے کا ٹھان چکی تھی مگر اسے اپنی کوشش میں ناکامی کا سامنا ہوا کیونکہ چرمئی کاغذ میں کوئی ایسی چیز نہیں تھی جو اسے جعلی ثابت کر پاتی۔ میڈم پنس ایک بلند الماری کے وسطی راستے میں چلتی ہوئی نظروں سے اوجھل ہوگئی۔ کچھ منٹوں بعد میڈم پنس کی واپسی ہوئی۔ اس کے ہاتھ میں ایک ضخیم اور پرانی کتاب تھمی ہوئی دکھائی دی۔ وہ قریب آئی اور کتاب کا نمبر اپنے رجسٹر میں درج کر کے ہرمائنی کا نام لکھا۔ اس کے بعد کتاب ہرمائنی کے حوالے کر دی۔ ہرمائنی نے بڑی احتیاط سے کتاب کو اپنے بستے میں ڈال لیا۔ لائبریری سے واپس لوٹتے وقت وہ کوشش کر رہے تھے کہ بے چینی کا مظاہرہ نہ کیا جائے اور نہ ہی تیز رفتاری کی جائے۔ انہوں نے خود کو سنبھالا دے رکھا تھا کہ ان کے

چہرے پرسکون دکھائی دیں تاکہ کسی کو یہ شک نہ پڑ جائے کہ وہ کوئی جرم کر کے بھاگ رہے ہیں!

پانچ منٹ بعد وہ ایک بار پھر مایوس مائرٹل کے باتھ روم میں پہنچ چکے تھے۔ ہرمائنی نے رون کے بگڑے ہوئے مزاج کو محسوس کر کے اسے بتایا کہ یہ جگہ ہر طرح سے محفوظ ہے، انہیں یہاں پر کسی قسم کا خطرہ نہیں ہوگا۔

''جس کا دماغ صحیح طور پر کام کرتا ہوگا وہ تو کم از کم اس طرف آنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔'' ہرمائنی نے بستہ اتارتے ہوئے کہا۔ مائرٹل کے ٹوائلٹ میں اس کے رونے کی تیز آواز سنائی دے رہی تھی۔ ان تینوں نے مائرٹل کی طرف کوئی توجہ نہیں دی، اسی طرح مائرٹل نے بھی ان کی باتھ روم میں آمد کو نظر انداز کر دیا تھا۔

ہرمائنی نے اپنے بستے میں سے بڑی احتیاط سے 'سریع الاثر جادوئی ادویہ' نامی کتاب نکالی اور اسے کھول لیا۔ فرش پر پھیلی ہوئی کائی دار سلین نے ان کے لباسوں کو سبزی مائل سیاہ دھبوں سے داغدار کر ڈالا تھا۔ کتاب کے نم آلود دھبے دار صفحے پر وہ تینوں گھٹنوں کے بل جھک گئے۔ اگلی ہی ساعت میں وہ بخوبی جان چکے تھے کہ اس کتاب کو لائبریری کے ممنوعہ علاقے میں کیونکر رکھا گیا تھا۔ اس کتاب میں کچھ ایسی جادوئی ادویہ کا بیان دکھائی دے رہا تھا جن کے تصور سے ہی گھن آتی تھی۔ ایسی ادویہ کو استعمال کرنے والا شدید قسم کی اذیت سے دوچار ہوتا تھا۔ اس کے علاوہ اس میں نہایت تکلیف دہ اور ہولناک قسم کی متحرک تصویریں بھی دکھائی دیں۔ ان میں سے ایک تصویر ایسے شخص کی تھی جس کے بدن کے اندرونی حصے باہر نکلتے ہوئے دکھائی دیئے۔ اس کے علاوہ ایک جادوگرنی کی تصویر بھی دکھائی دی جس کے سر میں بالوں کے بیچ میں سے ہاتھوں کے کچھ گچھے نکلتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ تھوڑی سی کوشش کے بعد ہرمائنی 'بھیس بدل سیرپ' کے موضوع والا صفحہ ڈھونڈنے میں کامیاب ہوگئی۔

''یہ رہا......!'' وہ اپنی جوش کو دباتے ہوئے بولی۔ اس صفحے پر ایسے لوگوں کی تصویریں موجود تھیں جن کا چہرہ تبدیلی کے عمل سے گزر رہا تھا۔ وہ اپنے اصلی چہرے سے دوسرے چہرے میں بدلتے ہوئے دکھائی دے تھے۔ ہیری کو قوی امید تھی کہ تصویر نگار نے ان جادوگروں کے چہرے پر چھانے والی اذیت کے منظر کو کچھ زیادہ ہی سنسنی خیز بنا کر پیش کیا ہوگا۔

''یہ میرے لحاظ سے اب تک کی بنائی گئی جادوئی ادویہ میں سب سے زیادہ مشکل اور پیچیدہ سیرپ ہے۔'' ہرمائنی نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔ وہ تینوں اب اس سیرپ کے اجزائے ترکیبی دیکھ رہے تھے۔ ''پتنگے، جونکیں، گلانے والا پودا اور گانٹھ دار گھاس۔'' وہ اپنی انگلی اجزائے ترکیبی کی فہرست پر نیچے لاتی ہوئی بڑبڑائی۔ ''یہ سب تو آسانی سے مل جائیں گے، یہ طلبا کے سامنے والی الماری میں رکھے ہیں، ہم وہاں سے نکال سکتے ہیں۔ لیکن ادھر دیکھو...... بی کورن کے سینگ کا سفوف! کیا پتہ ہے کہ یہ ہمیں کہاں سے ملے گا؟...... بھوم شالی سانپ کی کینچلی...... یہ ملنا بھی بہت مشکل ہے...... اور اس فرد کی کوئی بدنی چیز، جس کا بھیس بدلنا چاہتے ہوں۔''

''کیا کہا......؟'' رون نے تیکھے انداز میں غرایا۔''جس فرد کا بھیس بدلنا ہم چاہتے ہیں، اس کے جسم کی کوئی چیز......اس سے تمہارا کیا مطلب ہے؟ میں 'کریب' کے پاؤں کے ناخن ملا ہوا سیرپ ہرگز نہیں پیوں گا......'' وہ ابکائی جیسا منہ بنا رہا تھا۔

ہرمائنی نے رون کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنی توجہ کتاب پر ہی مرکوز رکھی تھی۔

''اس وقت ہمیں اس بارے میں فکر مند ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ہم ان چیزوں کو سب سے آخر میں ملائیں گے۔'' ہرمائنی نے دھیمے انداز میں کہا۔ رون نے اپنا سہا ہوا چہرہ ہیری کی طرف موڑ لیا جیسے وہ اس وقت کسی بڑی مصیبت میں گرفتار ہو۔

''ہرمائنی! کیا تمہیں اس بات کا احساس ہے کہ ہمیں کتنی ساری چوریاں کرنا پڑیں گی؟ یہ تو طے ہے کہ بھوم شالی سانپ کی کینچلی طلباء کے سامنے والی الماری میں نہیں ہے۔ تو ہم کیا کریں گے؟ سنیپ کے دواخانے سے چرائیں گے؟ مجھے نہیں لگتا کہ یہ کوئی اچھا خیال ہے......''

ہرمائنی نے ایک زوردار جھٹکے کے ساتھ کتاب بند کردی۔

''چلو ٹھیک ہے! اگر تم دونوں ڈر کر فرار ہونا چاہتے ہو تو مجھے کوئی غرض نہیں!'' ہرمائنی نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔ اس کے رخساروں پر چمکیلے گلابی دھبے ابھر آئے تھے اور آنکھوں میں بلا کی چمک عود کر آئی تھی۔''تم تو جانتے ہو کہ میں قانون شکنی کی مرتکب نہیں ہونا چاہتی لیکن میرے خیال میں ماگل بچوں کو بلاوجہ دھمکانا، اس مشکل سیرپ کے تیار کرنے سے کہیں زیادہ بری بات ہے اگر تم لوگ یہ پتہ نہیں لگانا چاہتے ہو کہ اس حادثے کے پیچھے مل فوائے کا ہاتھ ہے یا نہیں......میں اسی وقت سیدھی میڈم پنس کے پاس جانے کو تیار ہوں۔ یہ کتاب انہیں واپس لوٹانے میں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہوگا......'' ہرمائنی نے دھیمے لہجے میں کہا۔

''میں نے کبھی سوچا نہیں تھا کہ ایک دن ایسا بھی آئے گا کہ تم ہرمائنی گرینجر ہمیں قانون شکنی کیلئے اکساؤ گی۔ ٹھیک ہے، ہم یہ کام کریں گے......لیکن پیر کے ناخن بالکل نہیں! ٹھیک ہے؟'' رون نے ناک بھوں چڑھاتے ہوئے کہا۔

''اسے تیار کرنے میں کتنا وقت درکار ہوگا؟'' ہیری نے پوچھا۔ ہرمائنی کے چہرے پر خوشی کی لہر دوڑ گئی اور اس نے کتاب کھول کر دوبارہ وہ صفحہ نکالیا۔

''دیکھو! گلانے والا پودا صرف چاند کی چودھویں رات والے دن ہی توڑنا ہوگا۔ پتنگوں کو اکیس دنوں تک پکانا ہوگا......اگر ہمیں سب چیزیں مل جائیں تو میرے حساب سے یہ قریباً ایک مہینے میں تیار ہو جائے گا۔'' ہرمائنی نے جمع تفریق کرتے ہوئے کہا۔

''ایک مہینہ؟'' رون حیرانگی سے چیخا۔''تب تک تو مل فوائے سکول کے آدھے ماگل بچوں پر حملہ کر چکا ہوگا۔'' اسی لمحے ہرمائنی کی آنکھیں ایک بار پھر خطرناک انداز میں سکڑ گئی تھیں۔

’’مگر ہمارے پاس اس سے بہتر دوسرا کوئی راستہ نہیں ہے، اس لئے میں تو یہی کہتا ہوں کہ ہمیں اس میں پوری طرح سے جت جانا چاہئے۔‘‘ رون نے نظریں چراتے ہوئے بات بڑھائی۔

ہیری کے چہرے پر دھیمی سی مسکراہٹ پھیل گئی تھی۔ کچھ دیر بعد وہ اپنا سامان سمیٹ کر چلنے کیلئے تیار ہو گئے۔ ہرمائنی نے باتھ روم کا دروازہ کھول کر باہر جھانک کر دیکھا تاکہ اسے معلوم ہو سکے کہ باہر راہداری میں راستہ صاف ہے یا نہیں۔

اسی لمحے رون نے ہیری کے کان میں سرگوشی کی۔ ’’بھیس بدل سیرپ کی نسبت اس کام میں زیادہ مشکل نہیں ہوگی کہ تم اگر کل مل فوائے کو بہاری ڈنڈے سے کسی طرح نیچے گرادو۔‘‘

☆☆☆

ہیری ہفتے کی صبح جلدی ہی بیدار ہو گیا تھا۔ وہ دیر تک طرح طرح کے خیالوں میں کھویا بستر پر پڑا رہا۔ وہ آج ہونے والے کیوڈچ میچ کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ وہ خاص طور پر اس خیال سے گھبرا رہا تھا کہ اگر گری فنڈر کی ٹیم شکست کھا گئی تو وہ کیا جواب دے گا؟ ویسے اسے اس بات سے بھی گھبراہٹ ہو رہی تھی کہ ان کا سامنا ایک ایسی ٹیم سے ہونے والا ہے جو سب سے تیز رفتار اُڑنے والے بہاری ڈنڈوں پر سوار ہوگی۔ وہ سلے درین ٹیم کو فاش شکست سے ہمکنار کرنے کا متمنی تھا۔ اس وقت سے پہلے ہیری کے دل میں ایسے جذبات پیدا نہیں ہوئے تھے۔ نصف گھنٹے تک اس کا ذہن سخت کشمکش میں مبتلا رہا پھر اس نے بستر چھوڑ دیا اور اُٹھ کر جلدی سے کپڑے تبدیل کئے۔ وہ ناشتے کیلئے فوراً بڑے ہال میں پہنچنا چاہتا تھا۔ بڑے ہال میں اسے گری فنڈر کی ٹیم کے باقی کھلاڑی لمبی کھلی میز پر ساتھ ساتھ بیٹھے ہوئے دکھائی دیئے۔ سب کے سب گہرے دباؤ کا شکار دکھائی دے رہے تھے۔ وہ آپس میں کچھ زیادہ گفتگو بھی نہیں کر رہے تھے۔

جب گیارہ بجنے میں آدھ گھنٹہ باقی رہ گیا تو سکول کے تمام طلبا کیوڈچ سٹیڈم کی طرف روانہ ہو گئے۔ آسمان پر گہرے بادل چھائے ہوئے تھے، یوں لگ رہا تھا کہ کسی بھی وقت بارش شروع ہو جائے گی۔ جب ہیری رون اور ہرمائنی سے جدا ہو کر کپڑے تبدیل کرنے والے کمرے میں جانے لگا تو رون اور ہرمائنی نے تھپتھپا کر اس کی حوصلہ افزائی کی۔ گری فنڈر ٹیم نے اپنے مخصوص کیوڈچ کے سرخ رنگ والے چوغے پہن لئے۔ ہر بار کی طرح اس مرتبہ بھی وہ سب میچ سے پہلے اولیور وڈ کے چاروں طرف بیٹھ گئے جو انہیں میچ کے بارے میں اپنی حکمت عملی سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا۔ اس کا لیکچر شروع ہو چکا تھا۔

’’اس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا ہے کہ سلے درین ٹیم کے پاس ہم سے بہتر بہاری ڈنڈے موجود ہیں۔ ہمارے پاس عمدہ بہاری ڈنڈے نہ سہی مگر عمدہ قابلیت والے کھلاڑی ضرور ہیں۔ ہماری ٹیم نے کیوڈچ کی مشقوں میں ان سے زیادہ کڑی محنت کی ہے۔

ہم ہر طرح کے موسم میں کھیلنے کی اہلیت رکھتے ہیں......''

''بالکل سچ کہا!......اگست کے بعد سے آج تک میرا بدن کبھی پوری طرح آرام نہیں کر پایا۔اس سے کڑی محنت اور کیا ہوسکتی ہے؟'' جارج نے دھیمے لہجے میں بڑبڑا کر کہا۔

''ہم انہیں یقیناً مزہ چکھا سکتے ہیں!'' اولیورووڈ کی بات جاری رہی۔''اور وہ اس دن پر پچھتائیں گے، جب انہوں نے اس گھٹیا مل فوائے کو رشوت لے کر اپنی ٹیم میں شامل کیا تھا۔''

اولیورووڈ نے اپنی جذباتی تقریر میں اپنا سینہ پھلا رکھا تھا۔ وہ ہیری کی طرف مڑا۔

''میرا دارومدار تم پر ہے ہیری! انہیں دکھا دو کہ متلاشی کے پاس دولت مند باپ کا ہونا ہی کافی نہیں ہوتا۔ مل فوائے سے پہلے سنہری گیند پکڑ لینا ہیری! ورنہ اس کوشش میں اپنی جان کی بازی لگانے سے دریغ نہ کرنا ہیری۔ کیونکہ ہمیں آج جیتنا ہے ہیری......ہمیں جیتنا ہی ہے۔''

''ہیری! بغیر کسی دباؤ کے کھیلنا......فکر مند ہونے کی کوئی ضرورت نہیں!'' فریڈ نے اسے آنکھ مارتے ہوئے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔ جب انہوں نے میدان میں قدم رکھا تو سٹیڈم میں بیٹھے ہوئے طلباء نے پرشور تالیوں سے ان کا استقبال کیا۔ گری فنڈر کے طلباء اپنی کرسیوں پر کھڑے ہوکر ہاتھ ہلا رہے تھے۔ ہفل پف اور ریون کلا (فریق) کے طلباء کی متفکر نگاہیں ان پر مرتکز تھیں کیونکہ وہ بھی سلے درین کی ٹیم کو شکست خوردہ دیکھنے کی امید لئے بیٹھے تھے۔ سٹیڈم میں سلے درین فریق کے طلبا بھی موجود تھے جو بڑی بلند آواز میں ہائے ہائے کے نعرے لگا رہے تھے اور ان کی پھنکاریں دور تک سنی جاسکتی تھیں۔ کیوڈچ کی استاد 'میڈم ہوچ' نے آگے بڑھ کر دونوں ٹیموں کے کپتانوں کو ہاتھ ملانے کیلئے کہا۔ فلنٹ اور اولیورووڈ آگے آئے اور دونوں نے ایک دوسرے کو خونخوار آنکھوں سے گھورتے ہوئے ہاتھ ملانے کی رسم ادا کی اور اس دوران ضرورت سے زیادہ دباؤ ڈالا گیا تھا۔

''میری سیٹی بجتے ہی......'' میڈم ہوچ نے کہا۔ ''تین......دو......ایک......''

ہجوم کے ولولہ انگیز شور وغل سے اوپر اُٹھنے کی اجازت پاتے ہی چودہ کھلاڑی اپنے اپنے بہاری ڈنڈوں پر سوار ہوکر ہوا میں بلند ہوگئے اور سرمئی بادلوں سے ڈھکے آسمان میں اُڑنے لگے۔ ہیری ان سب سے اوپر ہوا میں گھوم رہا تھا۔ پھر گیندیں ہوا میں بلند ہوئی اور کھیل کا آغاز ہوگیا۔ ہیری بڑی بے تابی سے سنہری گیند کو تلاش کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

''سب ٹھیک تو ہے ماتھے پر نشان والے ہیرو!'' ایک استہزائیہ آواز سنائی دی۔ ہیری نے چونک کر دیکھا تو اسے ڈریکو مل فوائے دکھائی دیا جو اس کے نیچے ہوا میں اُڑ رہا تھا۔ ہیری کو ایسا لگا جیسے وہ اپنے بہاری ڈنڈے کی رفتار دکھانے کا خواہش مند ہو۔

ہیری کو جواب دینے کا موقعہ ہی نہ ملا۔اسی لمحے کیوڈچ کی ایک بھاری بھرکم گیند 'بالجر' ہوا کا سینہ چیرتی ہوئی اس کی طرف بڑھی۔ ہیری نے جھکائی دے کراپنا بھاری ڈنڈا گھما دیا۔ وہ ایک ساعت کیلئے دہل کر رہ گیا کیونکہ بالجراس کے بالوں کو چھوتا ہوا گزر گیا تھا۔ایک سیکنڈ کی دیر ہو جاتی تو اس کا سر کھل چکا ہوتا۔اس نے بال بال بچنے پر شکرادا کیا۔

''یہ تمہیں بہت قریب سے چھوکر گزرا ہے ہیری!'' جارج اس کے سے کچھ فاصلے پر دکھائی دیا۔اس نے ہاتھ میں لکڑی کا گول بلا پکڑ رکھا تھا۔ وہ لہراتا ہوا ہیری کو خوش قسمتی پر مبارکباد دے کر کچھ آگے بڑھ گیا۔اسی لمحے بالجر ایک چھوٹا سا چکر کاٹ کر دوبارہ ہیری کی طرف بڑھتا ہوا دکھائی دیا۔ جارج نے چونک کر اپنے بلے پر گرفت مضبوط کرلی۔ وہ اب اس کا رُخ زوردار ضرب کے ساتھ سلے درین کی طرف موڑنے کیلئے تیار ہو چکا تھا۔ ہیری جارج کی طرف متوجہ تھا۔ جونہی بالجر جارج کی حدود میں داخل ہوا تو اس کا بلا زور سے گھوما اور بالجر اتنی ہی تیزی سے الٹی سمت میں روانہ ہو گیا جتنی رفتار سے وہ ان کی طرف آ رہا تھا۔ وہ دونوں اس وقت حیران رہ گئے جب بالجر صرف بیس قدم کے فاصلے سے یکا یک پلٹ گیا۔اس کا رُخ ایک بار پھر ان کی طرف تھا۔ وہ جارج سے کچھ فاصلے پر ہیری کی طرف بڑھا۔ ہیری نے اس سے بچنے کیلئے تیزی سے نیچے غوطہ کھایا۔اسی دوران جارج بالجر کے سر پر پہنچ چکا تھا۔اس نے کس کر ضرب لگائی اور بالجر کو مل فوائے کی طرف پھینک دیا۔ بالجر تیز رفتاری سے مل فوائے کی طرف بڑھا۔اچانک وہ جھرجھری کھا کر پلٹا اور مل فوائے سے کچھ ہی فاصلے پر مڑ کر دوبارہ ہیری کی سمت میں چلنے لگا۔ ہیری نے اس کے آگے اپنی رفتار تیز بڑھا دی۔ وہ سنسناتا ہوا میدان کے دوسرے کنارے کی طرف جا رہا تھا۔ بالجر ہوا میں سیٹی کی سی آواز سے پھنکارتے ہوئے اس کے تعاقب میں چل پڑا۔ ہیری اب بالجر کے آگے تھا اور وہ اس کے پیچھے۔ دونوں ہوا میں لپکتے جا رہے تھے۔ بالجر کی پھنکارتی ہوئی آواز سے ہیری کو بھرپور احساس ہو رہا تھا کہ وہ اس سے زیادہ فاصلے پر نہیں تھا۔

''یہ کیا ہو رہا تھا؟ بالجر اس طرح کسی ایک ہی کھلاڑی پر اپنا دھیان رکھ کر اس کا تعاقب کیونکر کرسکتا ہے؟ ان کا کام تو یہ ہوتا ہے کہ زیادہ سے زیادہ کھلاڑیوں کو ان کے بھاری ڈنڈوں سے گرانے کی کوشش کرتے رہیں......'' ہیری کے دماغ میں کئی سوالات دستک دینے لگے۔

فریڈ ویزلی دوسرے کنارے پر بالجر کا انتظار کر رہا تھا۔ ہیری خاصا جھک گیا جب فریڈ نے بالجر کو پوری طاقت سے بلے کی ضرب لگائی۔ بالجر کا رُخ ایک بار پھر ہیری کے متضاد سمت میں ہو چکا تھا۔

''تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں، اس کا کام تمام ہو گیا ہے!'' فریڈ نے آنکھ مارتے ہوئے کہا۔اس کے چہرے پر خوشی لہرا رہی تھی۔ ہیری کو معلوم تھا کہ وہ غلطی پر ہے......اور اس کا اندازہ درست ثابت ہوا۔ بالجر ایک بار پھر ہوا میں جھرجھری لے کر کسی مقناطیس

کی طرح ہیری کی طرف کھنچا آ رہا تھا۔ وہ بے حد چڑ چڑا دکھائی دیا۔ وہ ایک بار پھر اس کے پیچھے آ گیا تھا اور ہیری کو پوری قوت کے ساتھ اُڑنے کیلئے خاصی پھرتی دکھانا پڑی۔ اسی لمحے بارش کی بوندیں گرنا شروع ہوگئیں جو چند ہی لمحوں میں شدت پکڑ گئیں۔ ہیری کے آسمان کی طرف اُٹھے ہوئے چہرے پر بارش کے قطرے گولیوں کی طرح وار کر رہے تھے۔ اس کی عینک کے شیشے بھی بارش کی بوندوں سے محفوظ نہ رہ پائے۔ اور آنکھوں کے سامنے پانی کی دھندلاہٹ سی پھیل گئی۔ ہیری اس وقت بالجر اور بارش کے بیچ میں ایسا پھنس کر رہ گیا تھا کہ اسے اس بات کی ذرا خبر نہیں تھی کہ نیچے میچ میں کیا ہو رہا تھا۔ وہ جب میدان کے قریب پہنچا تو اس کے کانوں میں کمنٹریٹر 'لی جورڈن' کی آواز سنائی دی جو چیخ کر اعلان کر رہی تھی...... سلے درین ساٹھ اور گری فنڈر صفر! سلے درین ٹیم مستحکم جیت کی طرف بڑھ رہی ہے۔

سلے درین کے عمدہ اور تیز رفتار بھاری ڈنڈے حسب توقع شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کر رہے تھے اور انہی کے بیچ میں شریر بالجر ہیری کے پیچھے پڑا اسے بھاری ڈنڈے سے نیچے گرانے کی پوری کوشش کر رہا تھا۔ جارج اور فریڈ دونوں فکرمندی کے ساتھ ہیری کے بالکل ساتھ پرواز کر رہے تھے۔ وہ اس قدر قریب تھے کہ ہیری کو ان کے لہراتے ہوئے بازو کے سوا اور کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ سنہری گیند کو پکڑنے کی بات تو دور ہیری کے لئے اس وقت اسے دیکھنا بھی ممکن نہیں تھا۔ تیز سنسناتی ہوئی بارش، بالجر کے پے در پے حملے اور جارج اور فریڈ ویزلی کا کڑا گھیرا اس کیلئے بے حد دشواری پیدا کر رہا تھا۔ میچ کو جیتنا ناممکن دکھائی دے رہا تھا۔

''کسی نے بالجر کے ساتھ چھیڑ خانی کر رکھی ہے!'' فریڈ نے غصے سے غراتے ہوئے کہا۔ اسی وقت بالجر نئے رُخ سے مڑ کر ہیری پر حملہ آور ہونے کیلئے تیزی سے بڑھ رہا تھا۔ فریڈ نے وحشیوں کی طرح بلے کو پوری قوت سے گھماتے ہوئے بالجر کو چوٹ لگائی۔ اس کے بازو سنسنا اُٹھے تھے۔ بالجر ایک بار پھر دوسری طرف جاتا ہوا دکھائی دیا۔

''ہمیں ٹائم آؤٹ لینا چاہئے!'' جارج نے پریشان ہو کر کہا۔ وہ اب اولیو روڈ کی طرف اشارہ کر کے اسے پیغام دینے کی کوشش کر رہا تھا۔ اسی کے ساتھ ساتھ وہ بالجر کے حملے سے ہیری کو محفوظ رکھنے کی کوشش میں بھی جتا ہوا تھا جو خوفناک انداز سے ہیری کی ناک توڑنے کیلئے دوبارہ بڑھ رہا تھا۔ یہ خوش قسمتی تھی کہ اولیو روڈ کو جارج کا اشارہ سمجھ آ گیا اور اس نے میڈم ہوچ کو ٹائم آؤٹ کا اشارہ کیا۔ میڈم ہوچ کی سیٹی بجی اور میچ رُک گیا۔ ہیری، فریڈ اور جارج تینوں بالجر سے بمشکل پیچھا چھڑا کر زمین پر اتر آئے۔ وڈ بھی ان کے قریب پہنچ گیا۔

''یہ کیا ہو رہا ہے؟'' اولیو روڈ نے تشویش بھرے لہجے میں پوچھا۔ اسی دوران گری فنڈر کی ٹیم کے باقی کھلاڑی بھی وہاں پہنچ چکے تھے۔ اسی وقت سٹیڈیم میں موجود سلے درین فریق کا ہجوم چیختا ہوا انہیں طعنے مارنے لگا۔

''ہم ہارتے دکھائی دے رہے ہیں!......فریڈ اور جارج! تم دونوں اس وقت کہاں تھے؟ جب بالجر نے اینجلینا کو گول کرنے سے روک دیا تھا۔'' اولیورووڈ غراتے ہوئے بولا۔

''اولیور! ہم اس سے بیس فٹ اوپر دوسرے بالجر سے نبرد آزما تھے جو بری طرح سے ہیری کے پیچھے پڑا ہوا تھا......اس کے ارادے نیک نہیں دکھائی دے رہے تھے۔'' جارج نے غصے سے کہا۔''مجھے پورا یقین ہے کہ کسی نے اس پر جادو کرڈالا ہے۔ وہ صرف ہیری کے پیچھے ہی دوڑ رہا ہے۔ ابھی تک تمام میچ میں وہ کسی دوسرے کھلاڑی کی طرف نہیں گیا ہے۔ سلے درین کھلاڑیوں نے ضرور اس میں کوئی گڑ بڑ کررکھی ہوگی......''

''یہ کیسے ہوسکتا ہے؟'' اولیورووڈ دنگ رہ گیا۔''ہماری آخری مشق کے بعد تو بالجر کو میڈم ہوچ کے دفتر میں تالے میں رکھ دیا گیا تھا اور تب ان کے ساتھ کوئی گڑ بڑ دیکھنے کو نہیں آئی تھی......''

کچھ فاصلے پر میڈم ہوچ کا چہرہ دکھائی دیا جو تیزی سے ان کی طرف بڑھ رہی تھیں۔ ہیری کو میڈم ہوچ کے کندھوں کے عقب میں سلے درین کھلاڑی بھی دکھائی دیئے جو ٹھٹھے لگاتے ہوئے ہاتھوں سے ان کی طرف اشارہ کررہے تھے۔

''سنو! اگر تم دونوں پورے وقت میرے آس پاس ہی مسکراتے رہو گے تو میں سنہری گیند کبھی نہیں پکڑ سکتا۔ مجھے یکسوئی اور توجہ کی ضرورت ہے، اس صورت میں تو میں سنہری گیند کو صرف اسی وقت پکڑ سکتا ہوں جب وہ خود بخود اُڑ کر میرے ہاتھ میں آ بیٹھے۔ تم دونوں دوسرے کھلاڑیوں کے پاس جاؤ اور مجھے اس بدمعاش بالجر سے تنہا ہی نمٹنے دو۔'' ہیری نے فریڈ اور جارج کی طرف اشارہ کر کے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔ وہ میڈم ہوچ کے قریب پہنچنے سے پہلے بات ختم کرنے کا متمنی تھا۔ ہیری کی بات سن کر ان دونوں کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔

''احمقوں جیسی بات مت کرو ہیری! وہ تمہاری کھوپڑی کھول دے گا۔'' جارج غرا کر بولا۔

اولیورووڈ مخمصے کا شکار تھا۔ وہ الجھی ہوئی نظروں سے کبھی ہیری کو اور کبھی ویزلی بھائیوں کو دیکھ رہا تھا۔ شاید اسے میچ کی صورت حال دیکھ کر اپنی شکست صاف دکھائی دے رہی تھی۔

''اولیور! یہ پاگل پن ہے، تم ہیری کو اس آفت کے ہاتھوں میں تنہا نہیں سونپ سکتے۔ دیکھو! ہمیں بالجر کی جانچ پڑتال کیلئے میڈم ہوچ سے باضابطہ درخواست کرنی چاہئے۔'' ایلسیا نے غصے کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

''اگر ہم اس وقت کھیل کو روکتے ہیں تو ہم آج کا میچ جیتنے کی حالت میں نہیں رہیں گے۔'' ہیری جلدی سے بولا۔''اور ہم صرف ایک بدمعاش بالجر کی وجہ سے سلے درین کو یہ میچ جیتنے کا موقع ہرگز نہیں دے سکتے۔ براہ مہربانی اولیور! ان کو ہدایت کرو کہ یہ دونوں مجھے

تنہا چھوڑ دیں۔''

''یہ سب تمہاری غلطی ہے اولیور!'' جارج غصے سے اس پر برستا ہوا بولا۔''تم نے اپنی جیت کیلئے کتنی خودغرضی کیلئے کہہ ڈالا تھا...... 'سنہری گیند پکڑ لینا ہیری! ورنہ اس کوشش میں اپنی جان کی بازی لگانے سے دریغ نہ کرنا'...... یہ سب اسی وجہ سے ہوا ہے۔''

میڈم ہوچ اب ان کے بالکل پاس آ کر کھڑی ہوگئی تھیں۔

''دوبارہ کھیل شروع کرنے کیلئے تیار ہو کپتان!'' انہوں نے وڈ کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

اولیور وڈ نے ہیری کی طرف دیکھا جس کے چہرے پر امید کی کرنیں جگمگا رہی تھیں۔

''ٹھیک ہے!'' وہ فیصلہ کن لہجے میں بولا۔''تم لوگوں نے ہیری کی بات سن لی ہے۔ اسے تنہا چھوڑ دو اور اسے خود ہی بالجر سے نمٹنے دو......!''

بارش مزید تیز ہو چکی تھی۔ میڈم ہوچ کی تیز سیٹی بجنے پر ہیری اپنے بہاری ڈنڈے پر سوار ہو کر ہوا میں تیز رفتاری سے اُڑتا چلا گیا۔ اسی وقت اس کی سماعت میں بالجر کی گرج دار سنسناتی ہوئی آواز سنائی دی جو ایک بار پھر ہیری کی طرف بڑھ رہا تھا۔ ہیری مزید اونچائی کی طرف اُڑتا چلا گیا۔ بالجر کسی بھوکے باز کی طرح اس کی ٹوہ میں تھا۔ ہیری نے اس سے بچنے کیلئے تیزی سے کئی چکر کاٹے، یکا یک اوپر نیچے گھوما، آڑے ترچھے انداز میں پرواز کی، وہ اپنے بہاری ڈنڈے پر کبھی الٹا اور کبھی سیدھا ہوتا رہا۔ ان کوششوں کی وجہ سے اب ہیری کو چکر آنا شروع ہو گئے تھے۔ اسے سب کچھ نظروں کے سامنے گھومتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ اس نے خود کو سنبھالتے ہوئے آنکھوں کی پتلیاں چوڑی کر لی تاکہ وہ دور تک فضا میں دیکھ سکے۔ بارش کی وجہ سے اس کی عینک کے شیشے دھندلا چکے تھے۔ اس نے ایک ہاتھ سے بہاری ڈنڈے کو پکڑ کر عینک کے شیشے صاف کرنے کی ناکام سی کوشش کی۔ جب وہ بالجر کے حملوں سے بچنے کیلئے اپنے بہاری ڈنڈے پر الٹا جھول رہا تھا تو بارش کی تیز بوندیں اس کے نتھنوں میں دھنستی چلی گئی۔ وہ جب سٹیڈم کے کچھ قریب سے گزرا تو اسے تماشائیوں کے تمسخرانہ ہنسی صاف سنائی دی۔ ہیری کو بخوبی علم تھا کہ تماشائیوں کیلئے اس کی حرکتیں خاصی مضحکہ خیز ثابت ہو رہی ہوں گی لیکن وہ بھی جانتا تھا کہ شریر بالجر وزن میں بھاری بھرکم ہونے کی وجہ سے اتنی تیزی سے واپس مڑ نہیں سکتا تھا جتنی تیزی سے ہیری کا دبلا پتلا جسم گھوم جاتا تھا۔ ہیری بالجر سے بچنے کیلئے سٹیڈیم کے چاروں طرف، اوپر نیچے اور دائیں بائیں ہر سمت میں اُڑتا رہا۔ وہ بارش کی چاندی جیسی چادر کے بیچ میں سے گری فنڈر کے گول کی طرف دیکھ رہا تھا جہاں 'ایڈرئین پیوسی' وڈ کے پاس جانے کی کوشش کر رہی تھی۔

ہیری کے کان میں گونجتی ہوئی ایک سیٹی کی آواز نے اسے احساس دلا دیا کہ بالجر ایک بار پھر اس سے ٹکراتے ٹکراتے بچا تھا۔

ہیری یکدم پلٹا اوراس کے متضاد سمت میں اُڑتا چلا گیا۔ بالجر کی سنسناہٹ ابھی تک کان میں بج رہی تھی۔ وہ اس کے کان کے بالکل پاس سے گزرا تھا۔اس وقت جب ہیری کو ہوا میں بالجر کے حملے سے بچنے کیلئے مجبوراً ہوا کا ایک طویل چکر کاٹنا پڑا تو اپنے کانوں میں ایک تیز چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

''ناچ رہے ہو کیا پوٹر؟'' ڈریکو مل فوائے طنزیہ انداز میں ہنس کر بولا۔ ہیری نے اس کی پرواہ کئے بغیر تیزی سے اُڑنے لگا۔ بالجر اس کے پیچھے کچھ فٹ کے فاصلے پر تھا۔ ہیری نے نفرت اور غصے بھری نظر مل فوائے پر ڈالی تو اس کا دماغ بھونچکا کر رہ گیا۔اسے سنہری گیند صاف دکھائی دے رہی تھی جو مل فوائے کے بائیں کندھے سے چند انچ اوپر عقب میں تیر رہی تھی۔مل فوائے سنہری گیند سے غافل ہو کر ہیری کا تمسخر اُڑانے میں مصروف تھا،اسے احساس ہی نہیں ہو پایا کہ سنہری گینداس کے کتنی قریب تھی!

ایک پل کیلئے تو ہیری بیچ ہوا میں ہی لٹک کر رہ گیا۔ وہ اس وقت مل فوائے کی طرف سرعت انگیزی کے ساتھ نہیں جا سکتا تھا۔ اسے اندیشہ تھا کہ ایسا کرنے پر مل فوائے کی نظر یقیناً سنہری گیند پر پڑ جائے گی اور وہ ہیری سے پہلے اسے پکڑنے میں کامیاب ہو جائے گا۔

''دھاڑ......'' ایک زوردار آواز کانوں میں گونجی۔

ہیری سنہری گیند کی طرف متوجہ ہو کر یہ بھول گیا تھا کہ بالجر بھی اس کے تعاقب میں ہے۔بس ایک سیکنڈ کی دیر ہوگئی تھی۔ بالجر اسے نقصان پہنچانے میں کامیاب ہو ہی گیا تھا۔ وہ پوری رفتار سے ہیری کی کہنی کے ساتھ آ ٹکرایا اور درد کی ایک تیز لہر سے ہیری کا پورا جسم جھنجھنا اُٹھا۔ اسے اپنا بازو ٹوٹتا ہوا محسوس ہوا۔ بازو میں اُٹھنے والی شدید درد اور بارش کی وجہ سے گیلے بہاری ڈنڈے پر وہ پیچھے کی طرف کئی انچ پھسل گیا۔اس نے خود کو سہارا دے کر ایک طرف جسم کھسکایا اور اپنے گھٹنے کو موڑ کر ڈنڈے کے گرد لپیٹ دیا۔ بہاری ڈنڈے پر اس کی جکڑ مضبوط ہو چکی تھی۔اس کا دایاں بازو بے کار ہو کر ہوا میں لٹک رہا تھا۔ بالجر اس کی کہنی پر ضرب لگا کر آگے نکل چکا تھا۔اس سے پہلے کہ وہ واپس مڑتا...... ہیری کو کچھ نہ کچھ کرنا تھا۔اس کے دماغ میں ایک بات بری طرح کلبلا رہی تھی۔

''مل فوائے تک پہنچنا......''

درد اور بارش کی دھند کے درمیان ہیری نے اپنے نیچے چمکتے اور طنزیہ انداز میں مسکراتے ہوئے چہرے کی طرف غوطہ کھایا اور اس نے دیکھا کہ مل فوائے کی آنکھیں ڈر کے مارے پھیل سی گئیں۔اسے لگا کہ ہیری اس پر حملہ آور ہونے والا ہے۔

''کک......کیا......کر......'' مل فوائے نے سانس روکتے ہوئے کہنے کی کوشش کی اور جلدی سے ہیری کے راستے سے ہٹ کر دور نکلتا چلا گیا۔

ہیری نے اپنے صحیح سلامت ہاتھ کو اپنے بہاری ڈنڈے پر سے ہٹایا اور اندھوں کی طرح سنہری گیند پکڑنے کی کوشش شروع کر دی۔اس نے محسوس کیا کہ اس کی انگلیاں ٹھنڈی سنہری گیند کو چھو رہی ہیں۔اس نے اپنی پوری قوت مجتمع کر کے سنہری گیند کو پکڑنے کی کوشش کی۔وہ ابھی اسی تگ ودو میں مصروف تھا کہ اس کی سماعت میں تماشائیوں کی خوف بھری چیخیں سنائی دیں۔

اگلے ہی لمحے کیچڑ اچھالتے ہوئے ہیری دھپ کی آواز کے ساتھ میدان کی گھاس پر جا گرا۔اسے اس بات کی ہوش ہی نہیں رہی تھی کہ نیچے کی طرف سفر کرتے ہوئے کب زمین اس کے بالکل قریب آ گئی تھی۔اس کا بہاری ڈنڈا لڑھک کر دور جا گرا۔اس کا ٹوٹا ہوا بازو ایک عجیب سے انداز میں ایک طرف مڑا پڑا تھا جیسے وہ اس کے جسم کا حصہ ہی نہ رہا ہو۔درد سے کراہتے ہوئے اس نے کہیں دور بہت ساری سیٹیوں اور تالیوں کے بجنے کی آواز سنی۔اس نے اپنے صحیح سلامت ہاتھ میں پکڑی ہوئی سنہری گیند پر اپنی توجہ مبذول کی۔

''آہ!'' وہ پل بھر کیلئے درد کی لہر کو فراموش کر بیٹھا۔''ہم جیت گئے۔''

ہیری کی کھلی ہوئی مٹھی میں سنہری گیند صاف دکھائی دے رہی تھی۔ہیری نے کوشش کی کہ وہ اُٹھ جائے مگر اس کے ذہن پر غنودگی کی دبیز چادر چھاتی چلی گئی۔وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔جب اسے ہوش آیا تو اس کے چہرے پر بارش کی بوندیں گر رہی تھیں۔وہ اب بھی کیوڈچ کے میدان میں پڑا ہوا تھا اور کوئی اس کے اوپر جھکا ہوا تھا۔ہیری نے آنکھیں جھپکائیں تو اسے کسی کے چمکتے ہوئے سفید موتیوں جیسے دانت دکھائی دیئے۔

''نہیں......ارے نہیں......آپ نہیں!'' وہ کراہتی ہوئی آواز میں بڑبڑایا۔

''اسے بالکل ہوش نہیں!......وہ بے خبری کے عالم جو کچھ بڑبڑا رہا ہے اس کے بارے میں خود بھی نہیں جانتا۔'' لک ہارٹ نے اپنے اور ہیری کے گرد ایک دوسرے کو دھکیلتے ہوئے گری فنڈر کے طلباء کی طرف دیکھ کر کہا۔ان کے فکرمند چہرے اس بات کے عکاس تھے کہ انہیں ہیری کی تکلیف برداشت نہیں ہو رہی تھی۔

''فکر مت کرو ہیری! میں تمہارا ٹوٹا ہوا بازو ٹھیک کر دوں گا۔'' لک ہارٹ نے مسکرا کر کہا۔

''نہیں!'' ہیری درد کی شدت برداشت نہیں کر پا رہا تھا۔''اسے ایسا ہی رہنے دیں پروفیسر!......آپ کی مدد کا بہت بہت شکریہ!''

ہیری نے اُٹھ کر بیٹھنے کی کوشش کی لیکن درد کی ٹیسیں بے حد شدید تھیں جو اسے ہلنے بھی نہیں دے رہی تھیں۔اسی لمحے قریب سے 'کلک' کی آواز سنائی دی۔دوسرے ہی پل میں وہ اس آواز کو پہچان گیا تھا کہ اس کا کیا مطلب ہے؟

''کولن! میں اس حالت میں تصویر نہیں کھنچوانا چاہتا۔باز رہو!'' وہ دہاڑتا ہوا غرایا۔

ہیری نے پوری قوت سے اُٹھنے کی کوشش کی۔

''ارے نہیں! لیٹے رہو ہیری!'' لک ہارٹ نے اسے پچکارتے ہوئے کہا۔ ''یہ بہت ہی آسان جادو ہے، میں نے اسے سینکڑوں بار اس کا استعمال کر چکا ہوں۔''

''آپ مجھے سیدھے ہسپتال کیوں نہیں جانے دیتے۔'' ہیری دانت بھینچ کر بولا۔

''اسے سچ مچ ہسپتال جانا چاہئے!...... پروفیسر!'' کیچڑ میں لت پت اولیوروڈ نے قریب آتے ہوئے کہا۔ وہ اپنے چہرے پر چھائی ہوئی جیت کی فتح کی خوشی کو چھپا نہیں پا رہا تھا حالانکہ اس کا متلاشی زمین پر زخمی پڑا تھا۔

''بہت ہی عمدہ پکڑا ہے ہیری!...... سچ مچ لاجواب! میں تو کہوں گا کہ یہ تمہارا اب تک کا سب سے اعلیٰ کھیل تھا۔'' اولیوروڈ نے جھومتے ہوئے سر کے ساتھ کہا۔

اپنے چاروں طرف کھڑے لوگوں کے پیروں کے درمیان میں سے ہیری نے فریڈ اور جارج کو دیکھا جو ابھی بالجر کے ساتھ کشتی کر رہے تھے۔ وہ اسے صندوق میں بند کرنے میں پوری طاقت صرف کرتے ہوئے دکھائی دیئے۔ بالجر اب بھی بپھرا ہوا دکھائی دے رہا تھا اور ان کے خلاف پوری مزاحمت کر رہا تھا۔

''ذرا پیچھے ہو کر لیٹ جاؤ!'' لک ہارٹ نے اپنی گہری سبز آستینوں کو چڑھاتے ہوئے کہا۔ ان کے چہرے پر تیاری کے آثار دیکھ کر ہیری دہشت زدہ سا ہو گیا۔

''نہیں! ایسا مت کیجئے......'' ہیری کمزور سے انداز میں گڑگڑایا۔ لیکن لک ہارٹ اپنی جادوئی چھڑی گھمانے لگا اور پل بھر بعد اس نے چھڑی ہیری کے ہاتھ کی طرف موڑ دی۔ ہیری کو اپنے کندھے میں ایک اجنبی اور ناخوشگوار سا احساس ہونا شروع ہو گیا جو پھیل کر اس کی انگلیوں تک پہنچ گیا۔ اسے ایسے محسوس ہو رہا تھا جیسے کسی پہیئے کی طرح اس کے ہاتھ کی ہوا نکال دی گئی ہو۔ وہ سمجھ نہیں پایا کہ کیا ہوا تھا؟ یہ دیکھنے کی اس کی ہمت بھی نہیں پڑ رہی تھی۔ اس نے اپنی آنکھیں بند کرلیں اور اپنا چہرہ دوسری طرف موڑ لیا تھا اور پھر اس کے تمام بھیانک خوف بالکل صحیح ثابت ہوئے۔ جب ہیری کے اوپر جھکے ہوئے ایک طالب علم نے پیچھے ہٹتے ہوئے زور سے سسکاری بھری اور کولن کریوی پاگلوں کی طرح تصویریں اتارنے لگا تو ہیری کا دل بری طرح سے دھڑک اُٹھا۔ اب اس کے بازو میں کسی قسم کی درد محسوس نہیں ہو رہی تھی...... مگر اب اسے اپنا بازو، بازو کی طرح محسوس بھی نہیں ہو رہا تھا۔

''آہ!'' لک ہارٹ کی چہکتی ہوئی آواز سنائی دی۔ ''دیکھو! ایسا بھی کئی بار ہوتا ہے لیکن حقیقت کی بات یہ ہے کہ اب کوئی بھی ہڈی ٹوٹی ہوئی نہیں ہے۔ ہمیں اسی بات کو دھیان میں رکھنا چاہئے۔ اس لئے ہیری! اب بس اُٹھ کر ہسپتال چلے جاؤ...... شاباش!...... آہ

مسٹر ویزلی......مس گرینجر!......تم دونوں بھی اس کے ساتھ جاؤ......اور میڈم پامفری پل بھر میں تمہارا باقی کا علاج کر دیں گی۔'' لک ہارٹ اُٹھ کھڑا ہوا۔

جب ہیری اپنے پاؤں پر کھڑا ہوا تو اسے عجیب سا غیر متناسب احساس ہو رہا تھا۔ گہری سانس کھینچتے ہوئے اس نے اپنی دائیں طرف نگاہ دوڑائی۔ اس نے جو منظر دیکھا اس سے وہ دوبارہ بے ہوش ہوتے ہوتے بچا تھا۔ اس کے چوغے کے باہر جو ہاتھ لٹک رہا تھا وہ ہاتھ کی نسبت گوشت کے رنگ کا ایک موٹا ربڑ والا دستانہ زیادہ دکھائی دے رہا تھا۔ اس نے اپنی انگلیاں ہلانے کی کوشش کی لیکن ہاتھ میں ذرا بھی ہل جل نہیں ہو پائی۔ لک ہارٹ نے ہیری کی ہڈیاں ٹھیک نہیں کی تھیں بلکہ اس نے ہاتھ کی تمام ہڈیاں ہمیشہ کیلئے غائب کر دی تھیں۔

☆☆☆

میڈم پامفری یہ منظر دیکھ کر بالکل خوش نہیں ہوئی تھی۔ انہوں نے اس بے جان سی چیز کو اپنے ہاتھ میں پکڑا جو صرف نصف گھنٹہ پہلے تک اچھی طرح کام کرنے والا ہاتھ تھا۔

''تمہیں سیدھے میرے پاس آنا چاہئے تھا، میں ایک سیکنڈ میں ہڈیاں جوڑ سکتی ہوں......لیکن انہیں دوبارہ بنانا......'' میڈم پامفری کے چہرے پر غصہ اور فکرمندی دونوں چھائے تھے۔

''آپ ایسا کر تو سکتی ہیں نا؟'' ہیری نے متوحش انداز میں پوچھا۔

''کیوں نہیں! میں کر تو سکتی ہوں مگر اس میں بہت تکلیف ہوگی۔'' میڈم پامفری نے گھمبیر لہجے میں ہیری کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اس نے ایک پاجامہ ہیری کی طرف اچھال دیا۔ ''تمہیں آج کی رات ہسپتال میں ہی گزارنا ہوگی!''

رون نے آگے بڑھ کر ہیری کو پاجامہ پہننے میں مدد دی اور اس دوران ہرمائنی بستر کے چاروں طرف لگے ہوئے پردے کے باہر کھڑی رہی۔ پاجامہ بدلنے کے بعد جب ہیری نے قمیص پہننے کی کوشش کی تو اسے بڑی دشواری پیش آئی۔ رون اس کی پوری طرح مدد کر رہا تھا مگر بغیر ہڈی والے ربڑ جیسا دکھائی دینے والے ہاتھ کو آستین میں اتارنے میں انہیں کافی وقت لگ گیا۔

''اب تم لک ہارٹ کی طرف داری کیسے کر سکتی ہو ہرمائنی...... بتاؤ؟......سب کچھ تمہارے سامنے ہی ہے!'' ہیری کی بے جان انگلیوں کو آستین کے اندر سے باہر کھینچتے ہوئے رون پردے کے پیچھے سے غراتا ہوا بولا۔ ''اگر ہیری کو واقعی اپنی ہڈیوں سے نجات حاصل کرنا ہوتی تو وہ اس سے صاف الفاظ میں یہ کہہ سکتا تھا......''

''کسی سے بھی غلطی ہو سکتی ہے!'' ہرمائنی تڑاخ لہجے میں لک ہارٹ کا دفاع کرتے ہوئے بولی۔ ''اور اب اس میں درد بھی تو نہیں

ہور ہا ہے...... ہے نا ہیری!''

''نہیں!'' ہیری دھیمی آواز میں بولا۔ ''لیکن اب اس سے کچھ اور بھی نہیں ہور ہا ہے۔''

جب ہیری بستر پر لیٹ گیا تو اس کا بے جان ہاتھ دوسری طرف یوں گرا پڑا تھا جیسے اسے ہیری کی کوئی پرواہ ہی نہ ہو۔ اگلے ہی لمحے ہرمائنی اور میڈم پامفری پردے کے عقب سے نمودار ہوئیں۔ میڈم پامفری کے ہاتھ میں ایک بڑی بوتل دکھائی دی جس پر لگے ہوئے لیبل پر لکھا تھا:

''ہڈیاں بنانے والا سیرپ!''

''آج کی رات تم پر بھاری گزرے گی لڑکے!'' میڈم پامفری نے دھواں اُڑاتی ہوئی بوتل سے پورا گلاس بھر کر ہیری کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ ''ہڈیوں کو دوبارہ بنانا بہت اذیت ناک کام ہوتا ہے۔''

میڈم پامفری کا کہنا بالکل صحیح ثابت ہوا۔ جب سیرپ کا دھواں اُڑاتا سیال ہیری کے حلق سے نیچے اترا تو اس کی چیخ نکل گئی۔ منہ اور حلق میں آگ لگ گئی تھی۔ دوا جیسے جیسے اس کے پیٹ میں پہنچی ہر طرف آگ لگاتی چلی گئی۔ ہیری کو منہ میں آبلے پڑتے محسوس ہوئے۔ سیرپ آگ کی طرح گرم اور بے حد کڑوا تھا۔ ہیری بری طرح سے کھانسنے لگا اور اس کے منہ سے عجیب سی آوازیں برآمد ہونے لگیں۔ خطرناک کھیلوں اور بے استعداد اساتذہ کے بارے میں بڑبڑاتی ہوئی میڈم پامفری واپس چلی گئی۔ ہیری کو اپنا پورا بدن آگ میں جھلستا ہوا محسوس ہور ہا تھا۔ رون اور ہرمائنی دونوں ہیری کے قریب بیٹھے ہوئے خوفزدہ نظروں سے اسے دیکھ رہے تھے۔ ہرمائنی نے جگ میں سے تھوڑا سا پانی گلاس میں نکال کر ہیری کی طرف بڑھایا۔ ہیری نے ہاتھ کے اشارے سے اسے منع کر دیا۔

''جو بھی ہوا...... لیکن ہم جیت گئے۔'' رون نے ہیری کی توجہ بٹانے کی کوشش کی۔ اس کے چہرے پر بھرپور قسم کی مسکراہٹ تیرتی دکھائی دی۔ ''تم نے کیا زبردست طریقے سے سنہری گیند کو پکڑا تھا...... مل فوائے کا چہرہ تو دیکھنے لائق تھا...... وہ تو ایسا دکھائی دیا جیسے کچھ ہی پل میں خودکشی کر لے گا۔'' رون نے نظروں کے سامنے اس منظر کا مزہ لیتے ہوئے کہا۔

''میں یہ جاننا چاہتی ہوں کہ اس نے بالجر پر جادو کیسے کیا تھا؟'' ہرمائنی نے مغموم ہو کر کہا۔

''ہم اسے ان سوالات کی فہرست میں داخل کر لیتے ہیں جو ہم اس سے 'بھیس بدل سیرپ' پینے کے بعد پوچھیں گے۔'' ہیری نے تکیے پر اپنا سر ٹکاتے ہوئے دھیمے لہجے میں کہا۔ ''مجھے امید ہے کہ اس سیرپ کا ذائقہ اس دوا سے کچھ بہتر ہی ہوگا۔''

''اگر اس میں سلے درین کے طلباء کی کوئی چیز شامل ہوگی تو وہ اس سے بہتر کیسے ہو سکتا ہے تم شاید مذاق کر رہے ہو؟'' رون نے آنکھیں پھیلا کر کہا۔

اسی وقت ہسپتال کے وارڈ کا دروازہ کھلا اور گری فنڈر کی ٹیم کے باقی تمام کھلاڑیوں کے چہرے نظر آئے جو کیچڑ میں لت پت گیلے کپڑوں میں ہی ہیری کی عیادت کیلئے وہاں پہنچے تھے۔

''بڑی ناقابل فراموش پرواز تھی ہیری!'' جارج گرم جوشی سے بولا۔''میں نے کچھ ہی دیر پہلے مارکس فلنٹ کو مل فوائے پر چلاتے ہوئے سنا ہے۔ وہ مل فوائے کو ڈانٹ رہا تھا کہ سنہری گیند اس کے سر کے ٹھیک اوپر تھی لیکن وہ اسے نہیں دیکھ پایا...... مل فوائے بہت خوش نہیں نظر آرہا تھا۔''

کھلاڑی اپنے ساتھ کیک، مٹھائیاں اور کدو کا جوس کی بوتلیں لائے تھے۔ وہ تمام ہیری کے بستر کے چاروں طرف گھیرا ڈالے کھڑے تھے۔ ہر کوئی ہیری کو اپنے اپنے ڈھنگ سے میچ جیتنے کی مبارکباد دے رہا تھا۔ ابھی وہ سب اچھی خاصی تقریب منعقد کرنے کی تیاری کر رہے تھے کہ اسی وقت میڈم پامفری دھڑ دھڑاتی ہوئی وہاں پہنچ گئیں۔

''اس بچے کو آرام کی ضرورت ہے۔ اس کی تینتیس ہڈیاں دوبارہ اُگانا پڑے گی۔ چلو باہر......سب باہر جلدی!'' میڈم پامفری چیختے ہوئے لہجے میں غرائیں۔ دوسرے ہی پل میں ہیری بالکل اکیلا رہ گیا تھا۔ بے جان ہاتھ میں ٹیس مارتے درد سے اس کا دھیان بٹانے والا اب وہاں کوئی بھی نہیں موجود تھا۔

☆☆☆

کئی گھنٹوں کے بعد اچانک ہیری کی آنکھ کھل گئی۔ اس کے چاروں طرف نیم اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ دور دروازے کے پاس مشعل کی کمزور سی روشنی دکھائی دے رہی تھی۔ اس کے منہ سے درد بھری ہلکی سی چیخ نما کراہ نکل گئی۔ بازو میں عجیب سی کھلبلی مچی ہوئی تھی۔ اسے ایسے محسوس ہوا جیسے اس کے ہاتھ میں بڑے بڑے پھوڑے بن گئے ہوں۔ ایک پل کیلئے اسے یہ خیال گزرا کہ وہ شاید درد کی شدت کی تاب نہ لاکر نیند سے بیدار ہو گیا تھا مگر دوسرے ہی پل میں ایک دہشت بھرا احساس رگ و پے میں دوڑتا چلا گیا۔ اس کی بیداری کی وجہ صرف درد نہیں تھا بلکہ کچھ اور ہی تھا۔ اسے اب یہ احساس بخوبی ہو رہا تھا کہ کوئی اس اندھیرے میں اس کے سرہانے کے قریب بیٹھا ہوا ہے جو اپنے ہاتھوں میں پکڑے گیلے اسفنج کے ساتھ اس کے ماتھے کو صاف کر رہا ہے۔ وہ خوف اور پریشانی میں الجھ کر رہ گیا۔

''دور ہٹو!'' ہیری نے جی کڑا کر غراتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھیں اندھیرے میں کسی قدر دیکھنے کے قابل ہو چکی تھیں۔ لمبی لمبی نوکیلی استخوانی انگلیاں، پتلے پتلے بازو...... ہاتھوں کے لمس سے وہ اسے پہچان گیا تھا۔ اس کے منہ سے حیرت کے مارے بس اتنا ہی نکلا۔''ڈوبی......''

گھریلو خرس کی باہر نکلتی ہوئی ٹینس کی گیند جتنی بڑی آنکھیں ہیری کے چہرے پر مرتکز تھیں۔ اس کی لمبی نوکیلی ناک پر ایک آنسو

بہتا ہوا دکھائی دیا۔

’’ہیری پوٹر واپس سکول آئے!‘‘ ڈوبی غمگین آواز میں بھرائے لہجے کے ساتھ بولا۔’’ڈوبی نے ہیری پوٹر کو تنبیہ کی تھی، بار بار کی تھی جناب! آپ نے ڈوبی کی بات کیوں نہیں مانی؟ جب ہیری پوٹر کی ریل گاڑی چھوٹ گئی تھی تو ہیری پوٹر واپس گھر کیوں نہیں گیا؟‘‘

ہیری بمشکل بستر سے اوپر اُٹھا اور تکیئے سے ٹیک لگا کر جیسے تیسے بیٹھ گیا تھا اور ڈوبی کے اسفنج کو اپنے ماتھے سے دور ہٹا دیا۔

’’تم یہاں کیا کر رہے ہو؟ اور تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ میری ریل گاڑی چھوٹ گئی تھی؟......‘‘ ہیری نے سخت لہجے میں غراتے ہوئے پوچھا۔

ڈوبی کے ہونٹ پھڑ پھڑائے اور ہیری کو اچانک شک ہو گیا۔

’’تو وہ کام تم نے کیا تھا!‘‘ ہیری نے دھیمی آواز میں کہا۔’’تم نے پتھریلے ستون کا راستہ بند کر دیا تھا تاکہ ہم اس سے نکل نہ پائیں......‘‘

’’بالکل صحیح کہا جناب!‘‘ ڈوبی اپنے سر کو تیزی سے ہلاتے ہوئے بولا۔اس کے جھلاتے ہوئے کان ہل رہے تھے۔’’ڈوبی چھپا ہوا تھا اور جیسے ہی اس نے ہیری پوٹر کو دیکھا تو اس نے دروازہ بند کر دیا۔اس کیلئے ڈوبی نے خود کو سزا بھی دی تھی۔اس نے اپنے ہاتھوں کو استری کے نیچے رکھ کر جلا ڈالا تھا‘‘ ڈوبی نے ہیری کو پٹی بندھی اپنی دس انگلیاں دکھائیں۔’’لیکن ڈوبی کو پرواہ نہیں تھی سر! کیونکہ اس نے سوچا کہ ہیری پوٹر بالکل محفوظ تھا۔ڈوبی نے کبھی خواب میں بھی نہیں سوچا تھا کہ ہیری پوٹر دوسرے طریقے سے سکول پہنچ جائے گا۔‘‘

وہ آگے پیچھے جھوم رہا تھا اور اپنا بدصورت سر ہلاتا جا رہا تھا۔

’’ڈوبی نے جب سنا کہ ہیری پوٹر واپس ہوگورٹ پہنچ گیا ہے تو ڈوبی کو اتنا صدمہ ہوا کہ اس نے اپنے مالک کا دوپہر کا کھانا جلا ڈالا۔ڈوبی کو اتنے کوڑے کھانا پڑے جتنے اس نے پہلے کبھی نہیں کھائے تھے سر......‘‘

ہیری سے بیٹھا نہیں جا رہا تھا، وہ نڈھال سا ہو کر واپس تکیئے پر لیٹ گیا۔

’’تمہاری وجہ سے میں اور رون سکول سے نکلتے نکلتے بچے۔اس سے پہلے کہ میری ہڈیاں دوبارہ بن جائیں تم یہاں سے چلے جاؤ ورنہ میں تمہارا گلا دبا دوں گا۔‘‘ ہیری غصیلے لہجے میں غرایا۔

ڈوبی دھیمے انداز میں ہنس دیا۔

’’ڈوبی کو موت کی دھمکیاں سننے کی عادت ہے جناب!‘‘ وہ مسکراتا ہوا بولا۔’’ڈوبی گھر پر دن میں پانچ بار ایسی دھمکیاں سنتا ہے۔‘‘ اس نے اپنی ناک اس گندے سے تکیے جیسے غلاف سے زور سے پونچھ ڈالی جو اس نے اپنے جسم پر پہن رکھا تھا۔ڈوبی کے

چہرے پر ایسی افسردگی اور دلسوزی چھائی ہوئی تھی کہ نہ چاہتے ہوئے بھی ہیری کا غصہ جھاگ کی طرح بیٹھتا چلا گیا۔

''تم یہ چیز کیوں پہنتے ہو ڈوبی؟'' ہیری نے اس کے لباس کا باریک بینی سے جائزہ لیا۔

''یہ جناب!'' ڈوبی نے اپنے تکیے کے غلاف کو جھٹکا دیتے ہوئے کہا۔ ''یہ گھریلو خرس کی غلامی کی علامت ہے جناب! ڈوبی تبھی آزاد ہوسکتا ہے جب اس کا مالک اسے پہننے کے کپڑے دیں جناب! مالکوں کا خاندان اس بارے میں اتنا ہوشیار رہتا ہے کہ ڈوبی کو ایک گندی جراب تک نہیں دی جاتی جناب! کیونکہ تب وہ ہمیشہ کیلئے آزاد ہو جائے گا۔'' ڈوبی نے اپنی باہر نکلتی آنکھوں کے آنسو صاف کئے۔ ''ہیری پوٹر کو گھر جانا چاہئے۔ ڈوبی نے سوچا کہ اس کا بالجر یہ کام کر دے گا۔''

''تمہارا بالجر......؟'' ہیری کو حیرت کا شدید جھٹکا لگا۔ اسی لمحے اس کا بدن درد سے جھنجھنا اُٹھا۔ اب اس کا غصہ ایک بار پھر بڑھنے لگا تھا۔ ''تمہارا کیا مطلب ہے تمہارا بالجر؟......تم نے اس بالجر کے ذریعے مجھے ہلاک کرنے کی کوشش کیوں کی تھی؟''

''ہلاک کرنے کی کوشش نہیں کی تھی جناب!'' ڈوبی تلملا کر بولا۔ ''ڈوبی آپ کو کیسے ہلاک کر سکتا ہے؟ ڈوبی ہیری پوٹر کی جان بچانا چاہتا ہے۔ یہاں رہنے سے تو اچھا ہے کہ ہیری پوٹر بری طرح زخمی ہو کر واپس گھر چلے جائیں۔ ڈوبی ہیری پوٹر کو صرف اتنا زخمی کرنا چاہتا تھا کہ اسے گھر بھیجا جا سکے۔'' ڈوبی کا چہرہ صدمے سے نڈھال دکھائی دیا۔

''اچھا بس اتنا ہی چاہتا تھا؟......'' ہیری نے طیش میں کہا۔ ''کیا تم مجھے یہ بتا سکتے ہو کہ تم مجھے ٹکڑوں کی شکل میں گھر کیوں بھیجنا چاہتے ہو؟''

''آہ! اگر ہیری پوٹر کو پتہ ہوتا!'' ڈوبی گہری سانس لے کر کراہتا ہوا بولا۔ اس کے پھٹے ہوئے تکیے کے غلاف پر اس کے تیزی سے بہتے ہوئے آنسو ٹپکنے لگے۔ ''اگر اسے پتہ ہوتا کہ وہ ہمارے لئے کتنا 'خاص' ہے...... جادوئی دُنیا کے دبے کچلے، پستی میں گھرے، تلچھٹ جیسے غلاموں کے طبقے میں اس کی حیثیت کیا معنی رکھتی ہے؟ ڈوبی کو وہ وقت اچھی طرح یاد ہے جب 'تم جانتے ہو کس کا؟' بول بالا تھا جناب!......ہم گھریلو خرسوں کے ساتھ کیڑے مکوڑوں جیسا سلوک کیا جاتا تھا۔ ظاہر ہے کہ ڈوبی کے ساتھ تو اب بھی ویسا ہی سلوک ہوتا ہے۔''

اس نے یہ تسلیم کرتے ہوئے تکیے کے غلاف جیسے لباس پر اپنا چہرہ خشک کیا۔

''لیکن جناب! جب سے ہیری پوٹر نے 'تم جانتے ہو کس کو؟' ہرایا ہے۔ تب سے تمام گھریلو خرسوں کی زندگی میں کسی قدر اطمینان نصیب ہوا ہے۔ ان کے ساتھ ستھرا سلوک کیا جانے لگا ہے مگر ہر طرف ایسا نہیں ہے۔ ہیری پوٹر بچ گیا، اس شیطان جادوگر کی تمام طاقتیں سلب ہو گئیں اور ایک نئی صبح ہوئی جناب!......اور ہیری پوٹر ہم جیسے لوگوں کیلئے امید کی کرن بن گیا جو ہمیشہ کیلئے یہ یقین کر

چکے تھے کہ اندھیرے دنوں کے بعد کبھی صبح نہیں ہوگی جناب!......لیکن اب ہوگورٹ میں بھیانک حادثات رونما ہونے والے ہیں۔ شاید اسی وقت رونما رہے ہیں۔ ہیری پوٹر سمجھ چکے ہوں گے کہ ڈوبی ہیری پوٹر کو یہاں پر رہنے کیوں نہیں دینا چاہتا، جہاں تاریخ ایک بار پھر سے خود کو دہرانے والی ہے جناب۔ جہاں خفیہ تہ خانہ ایک بار پھر سے کھلنے والا ہے۔''

اچانک ڈوبی دہشت کے مارے جم گیا پھر اس نے ہیری کے بستر کے پاس رکھی ہوئی تپائی سے پانی کا جگ اُٹھالیا اور اپنے سر پر دے مارا۔ جگ زوردار آواز کے ساتھ فرش پر جا گرا۔ اگلے لمحے اس نے جگ کو زمین سے اُٹھایا اور دوبارہ تپائی پر رکھ دیا۔ پھر وہ بڑبڑاتے ہوئے واپس ہیری کے بستر پر رینگ آیا۔ ''براڈوبی! بہت ہی براڈوبی......''

''تو سچ مچ یہاں پر کوئی خفیہ تہ خانہ موجود ہے؟'' ہیری دھڑکتے ہوئے دل کے ساتھ بولا۔ ''اور......تم نے کہا کہ وہ پہلے بھی کھل چکا ہے؟ مجھے پوری بات بتاؤ......ڈوبی!''

جب ڈوبی کا ہاتھ دوبارہ تپائی پر پڑے ہوئے جگ کی طرف لپکا تو ہیری نے اس کی پتلی کلائی پکڑ کر اپنے کھینچتے ہوئے کہا۔ ''لیکن میں تو ماگل خاندان کا نہیں ہوں۔ تہ خانے کے کھلنے سے مجھے کوئی فرق نہیں پڑے گا...... مجھے تو کوئی خطرہ نہیں ہے!''

ڈوبی کا بڑھتا ہوا ہاتھ یکدم رُک گیا۔

''آہ جناب! کچھ مت پوچھیے، بے چارے ڈوبی سے کچھ مت پوچھیے، ڈوبی کچھ بھی نہیں بتا سکتا......'' گھریلو خرس نے اٹکتے ہوئے جواب دیا۔ اس کی آنکھیں نیم تاریکی میں بہت بڑی دکھائی دے رہی تھیں۔ ''اس جگہ پر بھیانک حادثات کئے جانے کی خوفناک سازش رچائی گئی ہے اور جب وہ حادثات رونما ہوں گے تو ہیری پوٹر کو یہاں نہیں ہونا چاہئے......گھر واپس جائیے ہیری پوٹر! گھر واپس جائیے ہیری پوٹر!...... ہیری پوٹر کو ان میں نہیں اُلجھنا چاہئے جناب! یہ بہت خطرناک ہے......''

''یہ سب کون کر رہا ہے؟'' ہیری نے سخت لہجے میں پوچھا۔ اس نے ڈوبی کی کلائی کو مضبوطی سے جکڑ رکھا تھا تاکہ وہ پانی جگ دوبارہ اُٹھا کر اپنے سر پر مار کر اسے پھاڑ نہ لے۔ ''تہ خانہ کس نے کھولا تھا؟......اسے پچھلی بار کس نے کھولا تھا؟ جواب دو ڈوبی!''

''ڈوبی نہیں بتا سکتا جناب! ڈوبی نہیں بتا سکتا......ڈوبی کو یہ نہیں بتانا چاہئے۔'' گھریلو خرس چیخ کر بولا۔ ''گھر واپس جائیے ہیری پوٹر! گھر واپس جائیے!''

''نہیں! میں کہیں نہیں جا رہا ہوں!'' ہیری طیش بھرے لہجے میں بولا۔ ''میری بہت اچھی دوست ماگل ہے اگر تہ خانہ سچ مچ کھل چکا ہے تو جو لوگ سب سے پہلے شکار ہوں گے ان میں وہ بھی شامل ہوگی......''

''ہیری پوٹر اپنے ماگل دوستوں کیلئے اپنی جان خطرے میں ڈال رہے ہیں!'' ڈوبی نے کراہتے ہوئے مغموم اور شکستہ دلی سے

کہا۔ ’’اتنی عظمت! اتنی بہادری! لیکن اسے خود کو بچانا چاہئے ہر حال میں بچانا چاہئے...... ہیری پوٹر کو یہاں نہیں......‘‘

ڈوبی اچانک ٹھٹک گیا۔ اس کے چمگادڑ جیسے کان کانپنے لگے۔ ہیری نے بھی آواز سن لی تھی۔ باہر راہداری میں کسی کے قدموں کی چاپ سنائی دے رہی تھی جو وارڈ کی طرف بڑھ رہی تھی۔

’’ڈوبی کو جانا چاہئے!‘‘ گھریلو خرس نے گہری سانس لے کر کہا۔ اس نے ایک چٹکی بجائی اور وہ ہوا میں تحلیل ہو گیا۔ ہیری کے ہاتھ میں اب ڈوبی کی کلائی کے بجائے صرف ہوا رہ گئی تھی۔ وہ تیزی سے لڑھکتا ہوا بستر پر کروٹ کے بل لیٹ گیا۔ اس کی آنکھیں بائیں طرف موجود ہسپتال کے بڑے دروازے پر جمی ہوئی تھیں جہاں بہت تھوڑی روشنی موجود تھی۔ قدموں کی چاپ اسی دروازے کی طرف بڑھتی ہوئی سنائی دے رہی تھی۔

اگلے ہی لمحے دروازے پر ہیڈ ماسٹر ڈمبل ڈور کا چہرہ دکھائی دیا جو وارڈ میں داخل ہو رہا تھا۔ انہوں نے ایک لمبا اونی ڈریسنگ گاؤن پہن رکھا تھا اور سر پر نائٹ کیپ بندھی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ وہ کسی چیز کا ایک سرا تھامے ہوئے تھے جو کسی پتلے کی مانند ان کے ہاتھوں میں دکھائی دے رہی تھی۔ اگلی ساعت میں دروازے پر پروفیسر میک گوناگل نمودار ہوئیں۔ وہ اس پتلے کا دوسرے کونے کو پکڑے ہوئے تھی۔ وہ دونوں اس پتلے کو لے کر وارڈ کے ایک بستر کی طرف بڑھ گئے۔ انہوں نے اسے بستر پر ڈال دیا۔ ہیری پتلے کی قامت سے سمجھ گیا کہ وہ یقیناً کوئی چھوٹا طالب علم ہوگا۔ پروفیسر میک گوناگل بستر کے پائنتی کی طرف کھڑی تھیں۔

’’میڈم پامفری کو بلواؤ!‘‘ ڈمبل ڈور کی گھمبیر آواز وارڈ میں گونجی۔ پروفیسر میک گوناگل یہ سن کر الٹے قدموں گھومیں اور تیزی سے میڈم پامفری کے کمرے کی طرف چل پڑیں۔ وہ نہایت تیز رفتاری سے ہیری کے بستر کے قریب گزر گئیں۔ ہیری دبک کر لیٹا رہا۔ وہ یوں ظاہر کر رہا تھا جیسے وہ گہری نیند سویا ہوا ہو۔ کچھ دیر بعد وارڈ کی ایک طرف سے حیرت و پریشانی سے ملی جلی آوازیں سنائی دیں۔ ہیری کو پروفیسر میک گوناگل کا چہرہ دوبارہ نظر آیا۔ ان کے پیچھے پیچھے میڈم پامفری بھاگتی چلی آ رہی تھیں۔ ان کے چہرے پر ہوائیاں اُڑی ہوئی تھیں۔ انہوں نے وارڈ میں داخل ہوتے ہی اپنے نائٹ گاؤن پر جلدی سے کارڈیگن پہنا۔ ہیری کو خاموش وارڈ میں اکھڑی سانسوں کی آواز صاف سنائی دے رہی تھی۔

’’کیا ہوا اسے؟......‘‘ میڈم پامفری نے ڈمبل ڈور سے گھبرائے ہوئے لہجے میں پوچھا۔ وہ بستر پر پڑے ہوئے پتلے پر جھک کر اس کا معائنہ کرنے لگیں۔

’’ایک اور حملہ ہوا ہے!‘‘ ڈمبل ڈور نے سپاٹ لہجے میں کہا۔ ’’منروا! کو یہ سیڑھیوں پر پڑا ہوا ملا تھا۔‘‘ ڈمبل ڈور کے لہجے میں گہری پریشانی چھپی ہوئی تھی۔

''اس کے پاس ہی انگوروں کا ایک گچھا بھی ملا۔ ہمیں لگتا ہے کہ یہ چھپ کر یہاں پوٹر سے ملنے کیلئے آ رہا تھا......'' پروفیسر میک گوناگل نے مزید بتایا۔

ہیری کے پیٹ میں یکا یک مروڑ سا اُٹھنے لگا اور اسے اپنی آنکھوں کے گرد اندھیرا سا بڑھتا ہوا محسوس ہوا۔ اس نے خود کو بہت دھیمے سے سنبھالا اور بڑی احتیاط کے ساتھ اس نے اپنا سر دھیرے دھیرے اوپر اُٹھایا۔ وہ تینوں بستر کے قریب کھڑے پریشانی کے عالم میں پتلے کو دیکھ رہے تھے۔ ہیری بستر پر پڑے ہوئے پتلے کو دیکھ کر یہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ وہ کون ہے؟ چاند کی ایک ہلکی سی کرن پتلے کے گھورتے ہوئے ہراساں چہرے پر پڑ رہی تھی۔

وہ کوئی پتلا نہیں بلکہ 'کولن کریوی' تھا۔ گری فنڈر فریق کے سال اوّل کا ایک طالب علم......اس کی آنکھیں چڑھی ہوئی تھی اور دونوں ہاتھ اس کے سامنے بندھے ہوئے دکھائی دے رہے تھے، جن میں اسے کولن کا کیمرا پکڑا ہوا دکھائی دیا۔

''کھانا کھایا ہوا ہے؟'' میڈم پامفری نے سوال کیا۔

''ہاں!'' پروفیسر میک گوناگل نے جواب دیا۔ ''میں تو یہ تصور کر کے کانپ اُٹھی ہوں......اگر ایلبس گرم چاکلیٹ کیلئے نیچے سیڑھیوں پر نہیں آئے ہوتے تو نجانے کیا ہوتا......؟''

وہ تینوں کولن کو بے بسی کے عالم میں دیکھتے رہے پھر ڈمبل ڈور آگے کی طرف جھکے اور اور انہوں نے بمشکل کولن کے ہاتھوں کی کڑی گرفت سے کیمرا چھڑایا۔

''آپ کو یہ تو نہیں لگتا کہ یہ لڑکا حملہ آور کی تصویر لینے میں کامیاب ہو گیا ہوگا؟'' پروفیسر میک گوناگل نے تجسس بھرے لہجے میں دریافت کیا۔

ڈمبل ڈور نے کوئی جواب نہیں دیا۔ انہوں نے کیمرے کو الٹ پلٹ کر دیکھا اور پھر اسے عقبی طرف سے کھولا۔

''اف......افوہ!'' میڈم پامفری کے منہ سے لاشعوری انداز میں نکلا۔

کیمرا کھلتے ہی اس میں سفید دھوئیں کا ایک ثقیف مرغولہ اُٹھا اور ہوا میں تحلیل ہو گیا۔ تین بستروں کے فاصلے پر لیٹے ہوئے ہیری کو پلاسٹک جلنے کی تیز بو محسوس ہوئی۔

''پگھل گئی......پوری فلم ہی پگھل گئی!'' میڈم پامفری تاسف سے بولیں۔

''اس کا کیا مطلب ہے ایلبس!'' پروفیسر میک گوناگل نے حیرت سے پوچھا۔

''اس کا مطلب یہ ہے کہ خفیہ تہ خانہ سچ مچ کھل چکا ہے۔'' ڈمبل ڈور نے کہا۔

یہ سن کر میڈم پامفری نے دونوں ہاتھ اپنے کھلے ہوئے منہ پر رکھ لئے۔ان کی آنکھوں میں گہرا ہراس دکھائی دیا۔ پروفیسر میک گونا گل،ڈمبل ڈور کو گہری نظروں سے دیکھنے لگیں۔

''لیکن ایلبس ......کیا واقعی......مگر کیسے؟''

''سوال یہ نہیں ہے کہ یہ کیسے کھل گیا؟'' ڈمبل ڈور نے گہری سانس لے کر کہا۔''سوال یہ ہے کہ کس نے ......؟'' ان کی آنکھیں ابھی تک کولن کریوی پر جمی ہوئی تھیں۔

ہیری پروفیسر میک گونا گل کا نیم تاریکی میں چھپے ہوئے چہرے کو جتنا دیکھ سکتا تھا اس سے صاف دکھائی دے رہا تھا کہ انہیں بھی اس سے اتنا ہی سمجھ میں آیا جتنا کہ اسے سمجھ آیا تھا۔

☆☆☆

گیارہواں باب

# مبارزتی انجمن

اتوار کی صبح جب ہیری کی آنکھ کھلی تو کمرے میں موسم سرما کے سورج کی چمکدار دھوپ بھری پڑی تھی۔ اس کے ہاتھ کی ہڈیاں دوبارہ پیدا ہوچکی تھیں لیکن ہاتھ کافی اکڑا ہوا لگ رہا تھا۔ وہ اپنے بستر پر جلدی سے اُٹھ کر بیٹھ گیا اور کولن کے بستر کی طرف نگاہ ڈالی مگر اسے وہاں کچھ نظر نہیں آ پایا کیونکہ صبح کے کسی وقت میں اس کے بستر کے چاروں طرف دبیز سیاہ پردے لٹکا دیئے گے تھے۔ کولن پردوں کے صندوق میں بند ہو چکا تھا۔ اسی لمحے میڈم پامفری کی نظر ہیری پر پڑی، وہ قریب ہی کسی کام میں مصروف تھیں۔ انہوں نے ہیری کا ہاتھ منہ دھلوایا اور ناشتے کی ٹرے لاکر ہیری کے بستر میں لگی فولڈنگ میز پر رکھ دی۔ میڈم پامفری اس کے قریب بستر پر بیٹھ گئیں اور اس کے ہاتھ اور انگلیوں کو کھینچ کر ان کا معائنہ کرنے لگیں۔

''سب کچھ ٹھیک ہے......'' میڈم پامفری نے تسلی بھرے انداز میں کہا۔ ''ناشتہ کر کے تم واپس سکول جا سکتے ہو۔'' ہیری نے سر ہلایا اور بائیں ہاتھ کے ساتھ بڑی مشکل سے دلیہ کھانے لگا۔ اس کا دایاں ابھی تک اکڑا ہوا تھا۔ ہیری نے ناشتے سے فارغ ہو کر جلدی جلدی وارڈ کے کپڑے اتار کر اپنے کپڑے پہنے اور گری فنڈر کے مینار کی طرف چل پڑا۔ وہ رون اور ہرمائنی کو کولن اور ڈوبی کے بارے میں بتانے کیلئے بے چین ہو رہا تھا۔ جب وہ گری فنڈر ہال میں پہنچا تو اسے بڑی مایوسی ہوئی کیونکہ وہ دونوں وہاں پر موجود نہیں تھے۔ ہیری نے متفکر انداز میں سوچا کہ وہ دونوں اس وقت کہاں جا سکتے ہیں؟ وہ ان کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا۔ اسے جہاں جہاں ان کے ہونے کی توقع تھی، وہاں وہاں انہیں دیکھا مگر نتیجہ صفر رہا۔ اسے اب کسی قدر برا بھی محسوس ہو رہا تھا کہ ان دونوں کو اس کی قطعی کوئی پرواہ نہیں تھی۔ انہوں نے واپس مڑ کر خبر لینا گوارا نہیں کی تھی کہ ہیری کی ہڈیاں دوبارہ پیدا ہو چکی ہیں یا نہیں......!

جب ہیری لائبریری کی طرف بڑھ رہا تھا تو اسے 'پرسی ویزلی' کا چہرہ دکھائی دیا۔ اس کا چہرہ بے حد کھلا ہوا دکھائی دیا۔ جونہی اس کی نظر ہیری پر پڑی تو وہ اس کے قریب چلا آیا۔

''اوہیلو ہیری!'' اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''کل تم نے بہترین پرواز کا مظاہرہ کیا۔ واقعی بے حد لاجواب! گری فنڈر فریق

اب سالانہ ہاؤس کپ کیلئے سب سے آگے نکل گیا ہے......تم عمدہ کھیل کا مظاہرہ کر کے نہ صرف گری فنڈر ٹیم کو جیت سے ہمکنار کیا ہے بلکہ گری فنڈر فریق کیلئے بھی پچاس پوائنٹس حاصل کئے ہیں۔'' ہیری مسکرا کر رہ گیا۔

''پرسی! تم نے رون یا ہرمائنی کو تو نہیں دیکھا......؟'' ہیری نے پوچھا۔

''نہیں! کافی دیر ہوئی میں نے انہیں نہیں دیکھا!'' پرسی نے جواب دیا۔ اس کے چہرے کی مسکراہٹ یکا یک پھیکی پڑ گئی تھی۔

''مجھے امید ہے کہ رون لڑکیوں کے باتھ روم میں نہیں گیا ہوگا۔'' اس نے سوالیہ انداز میں اپنی نظریں ہیری پر گڑا دیں۔

''اب وہاں کیا رکھا ہوگا؟'' ہیری زبردستی مسکراتے ہوئے بولا۔ پرسی نے سر ہلایا اور وہاں سے چل دیا۔ ہیری اتنی دیر تک وہیں جما رہا جب تک پرسی آنکھوں سے اوجھل نہیں ہو گیا پھر وہ سیدھا مایوس مائرٹل کے باتھ روم کی طرف چل دیا۔ اسے ابھی تک یہ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ رون اور ہرمائنی وہاں دوبارہ کیوں گئے ہوں گے؟ پھر بھی اس نے وہاں جانے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ فلیچ اور دوسرے کسی بھی مانیٹر کی موجودگی کے بارے میں اچھی طرح تسلی کر لینے کے بعد اس نے دھیرے سے باتھ روم کا دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ اسے ایک بند ٹوائلٹ میں سے ان دونوں کی آوازیں سنائی دیں۔

''یہ میں ہوں!'' ہیری نے سرگوشی نما انداز میں کہا اور جلدی سے دروازہ اندر سے بند کر دیا۔ ٹوائلٹ کے اندر سے کوئی چیز گرنے کی آواز سنائی دی اور ساتھ ہی کسی کے اچھلنے کی دھپ گونجی۔ اسی لمحے اسے کسی کے سسکاری بھرنے کی آواز آئی۔

''ہیری!'' ہرمائنی ہانپتے ہوئے بولی۔ ''تم نے تو ہمیں بری طرح سے ڈرا دیا تھا۔ اندر آ جاؤ......اب تمہارا ہاتھ کیسا ہے؟''

''ٹھیک ہے۔'' ہیری مختصراً بولا۔ وہ اب ٹوائلٹ میں گھوم کر جائزہ لے رہا تھا۔ ایک پرانی کڑاہی ٹوائلٹ پاٹ پر پڑی ہوئی تھی اور اس کا تلے کے نیچے ہونے والی کڑکڑاہٹ سے اسے یہ سمجھنے میں دشواری پیش نہیں آئی کہ انہوں نے اس کے نیچے آگ جلا رکھی تھی۔ واٹر پروف جادوئی آگ جلانے میں تو ہرمائنی کو خاصی مہارت حاصل تھی۔

''ہم تم سے ملنے آنے والے تھے لیکن پھر ہم نے 'بھیس بدل سیرپ' بنانے کا فیصلہ کر لیا۔'' رون نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔ ہیری نے آگے بڑھ کر بمشکل ٹوائلٹ کا دروازہ بند کیا وہ خاص جام ہو چکا تھا اس لئے اسے کھولنے اور بند کرنے میں زور لگانا پڑتا تھا۔ ''ہم نے یہ فیصلہ کیا کہ سیرپ کو چھپا کر بنانے کیلئے سب سے محفوظ جگہ یہی ہے......''

ہیری نے انہیں کولن کریوی کے بارے میں بتانا ہی شروع کیا تھا لیکن ہرمائنی نے بیچ میں ٹوکتے ہوئے کہا۔ ''ہم پہلے سے ہی جانتے ہیں۔ ہم نے آج صبح ہی پروفیسر میک گوناگل کو اس بارے میں پروفیسر فلنٹ وک کو بتاتے سنا تھا......اسی لئے ہم نے فیصلہ کیا کہ بہتر یہی ہوگا کہ ہم اسے بنانا شروع کر دیں......''

''جتنی جلدی ہو سکے ہمیں مل فوائے سے سچائی اگلوانا ہوگی، یہ سب کیلئے اہم اور محفوظ ہوگا۔'' رون نے گرجتے ہوئے انداز میں غصے کا اظہار کیا۔ ''شاید تم نہیں جانتے، جہاں تک میرا اندازہ ہے، اس نے کیوڈچ میچ ہارنے کے بعد اپنی بدمزاجی کا پورا پورا غصہ کولن کریوی پر اتارا ہے، اس پر حملہ کرا کر وہ گری فنڈر کو تنبیہ کر رہا ہے۔''

ہرمائنی گانٹھ دار گھاس کے پھول کھول کر کڑاہی میں ڈال رہی تھی۔

''ایک اور چیز بھی ہے!'' ہیری نے جلدی سے کہا۔ ''آدھی رات کو ڈوبی مجھ سے ملنے آیا تھا۔'' رون اور ہرمائنی نے یکدم حیرت بھری نگاہوں سے ہیری کی طرف دیکھا۔ ہیری نے انہیں وہ ہر بات بتا ڈالی جو ڈوبی نے اسے کہی تھی یا نہیں کہی تھی۔ رون اور ہرمائنی منہ پھاڑے اس کی باتیں سنتے رہے۔

''خفیہ تہ خانہ پہلے بھی کھل چکا ہے؟'' ہرمائنی بے یقینی کے عالم میں بولی۔

''اس سے تو بات بالکل صاف ہوگئی ہے!'' رون نے فاتحانہ انداز میں کہا۔ ''لوسیس مل فوائے نے تہ خانے کو اس وقت کھولا ہوگا جب وہ یہاں سکول میں پڑھتا تھا اور اب اس نے اپنے لاڈلے بیٹے 'ڈریکو' کو بھی اسے کھولنے کا طریقہ سکھا دیا ہوگا۔ یہ صاف ظاہر ہے۔ کاش تمہیں ڈوبی نے اس بارے میں بھی بتا دیا ہوتا کہ تہ خانے کے اندر کس طرح کا بھیانک جاندار رہتا ہے۔ میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ اسے آج تک کسی نے سکول میں گھومتے ہوئے کیوں نہیں دیکھا؟''

''شاید اس میں نگاہوں سے غائب ہونے کی صلاحیت ہو؟'' ہرمائنی کڑاہی میں سب سے نیچے ڈالی گئی جونکوں کو کلچی سے کریدتے ہوئے کہا۔ ''یا شاید...... وہ بھیس بدل سکتا ہوگا...... جیسے کسی پرانے جنگجو کا زرہ یا ایسی ہی کسی چیز کا روپ اختیار کر لیتا ہو۔ میں نے گرگٹی چھلاووں کے بارے میں ایک کتاب میں ایسا پڑھا ہے۔''

''تم پڑھتی بہت زیادہ ہو ہرمائنی!'' رون منہ بنا کر بولا اور اس نے جونکوں کے اوپر مرے ہوئے پتنگے ڈال دیئے پھر اس نے پتنگوں کے خالی پیکٹ کو دونوں ہاتھوں میں مروڑ ڈالا۔ وہ اس کام سے فارغ ہو کر ہیری کی طرف گھوما اور مسکرا کر دیکھا۔

''تو ڈوبی نے ہمیں ریل گاڑی پکڑنے سے روکا اور تمہارا ہاتھ توڑ ڈالا......'' اس نے معنی خیز انداز میں اپنا سر ہلایا۔ ''تم جانتے ہو ہیری؟ اگر وہ اسی طرح تمہاری جان بچانے کی مزید کوشش کرتا رہا تو یقیناً ایک دن اس کی حماقتیں تمہاری ہلاکت کا سبب بن جائیں گی......''

☆☆☆

پیر کی صبح تک یہ خبر پورے سکول میں پھیل چکی تھی کہ کولن کریوی پر حملہ ہوا ہے اور وہ کسی بے جان مردے کی طرح ہسپتال میں پڑا

ہے۔ پورا قلعہ افواہوں اور بے تکی باتوں کی لپیٹ میں آ چکا تھا۔ ہر کوئی اپنی اپنی ہانک رہا تھا۔ خوف و ہراس کی فضا ایسی بری طرح منڈلائی کہ سال اوّل کے طلباء نے تنہا گھومنا پھرنا بالکل ہی چھوڑ دیا تھا۔ وہ اب گروہ کی شکل میں ہر جگہ جاتے۔ دوسروں کی طرح وہ بھی گھبرا رہے تھے کہ اگر وہ اکیلے گئے تو ان پر حملہ ہو سکتا ہے۔

جینی ویزلی، جو جادوئی کلمات والی جماعت میں کولن کریوی کے بالکل ساتھ بیٹھتی تھی، اس پر حملے کے بعد مزید دہشت زدہ ہو چکی تھی۔ فریڈ اور جارج اس کا دل بہلانے کی کوشش کر رہے تھے۔ ہیری کو ان کی بے تکی اور بے سروپا حرکتیں بالکل مناسب نہیں لگیں۔ ان سے جینی کا دل کیا خاک بہلتا؟ وہ دونوں باری باری خود کو جادو کے زور سے بصورت بڑھے جادوگر میں بدل لیتے اور کبھی اپنے تمام جسم پر کراہیت آمیز پھوڑے پھنسیاں پیدا کر لیتے اور کبھی پتلوں کے پیچھے سے اچانک نمودار ہو کر جینی کو چونکا دیتے۔ ان کی مستیاں زوروں پر تھیں پرسی سے جب یہ برداشت نہیں ہو پایا تو اس نے چیخ کر اعلان کیا کہ وہ فریڈ اور جارج کے بارے میں اپنی ماں 'مسز ویزلی' کو خط لکھنے والا ہے، جس میں وہ صاف صاف شکایت کرے گا کہ دونوں مل کر اپنی بہن کا خیال رکھنے کے بجائے اسے بری طرح سے پریشان کرتے رہتے ہیں۔ پرسی کی دھمکی کارگر ثابت ہوئی اور جینی کی ان دونوں سے خلاصی ہو گئی۔

ہوگورٹ میں نادیدہ دشمن کے حملوں کا اثر سنگین ثابت ہوا۔ اساتذہ کی بے خبری میں بیرونی چیزوں کی سکول میں آمد و رفت بڑھ گئی اور ان کا کاروبار خوب پھلنے پھولنے لگا۔ طلباء خود کو محفوظ رکھنے کیلئے الائیں بلائیں دھڑا دھڑ خریدنے لگے۔ ان میں تعویذ، دھاگے، منتروں والی تختیاں اور دوسرا سامان شامل تھا۔ ہر کوئی خود کو حملے سے محفوظ رکھنے کیلئے اس طرح کے سامان کی خریداری کر رہا تھا۔ نیول لانگ باٹم نے کئی قسم کی چیزیں خرید ڈالیں۔ جن میں بڑی گانٹھ والا ایک بڑا سبز پیاز، ایک نوکیلا ارغوانی شفاف نگینہ اور گائے کی سڑی بسی دم شامل تھیں۔ انہیں خریدنے کے بعد جب وہ گری فنڈر ہال میں پہنچا تو اس کے ساتھی طلباء نے اسے یاد دلایا کہ اس نے خواہ مخواہ اتنی خریداری کی ہے، اسے کوئی خطرہ نہیں تھا کیونکہ اس کا خون تو خالص تھا اور خالص خون والے تمام طلبا کو حملے کا کوئی ڈر نہیں تھا کیونکہ انہیں یقین تھا کہ وہ سلے درین کے معیار پر پورا اترتے ہیں۔

''پہلے حملہ آور نے فلیچ کو ستایا ہے اور یہ سب جانتے ہیں کہ میں بھی اسی طرح کا ایک 'بجو جادوگر' ہوں۔'' نیول لانگ باٹم نے دہشت بھرے انداز میں صفائی پیش کی۔ اس کی آنکھیں پھٹی پڑی تھیں اور رنگ بالکل فق ہو چکا تھا۔

☆☆☆

دسمبر کا دوسرا ہفتہ شروع ہو چکا تھا۔ پروفیسر میک گوناگل ہمیشہ کی طرح ان لوگوں کے ناموں کی فہرست مرتب کرنے میں مصروف ہو گئیں جو کرسمس کی تعطیلات میں گھروں کو واپس نہیں جانا چاہتے تھے۔ اس فہرست میں ہیری، رون اور ہرمائنی نے بھی اپنا

نام لکھوا دیا۔ وہ کرسمس کی چھٹیاں ہوگورٹ میں ہی گزارنا چاہتے تھے۔ جب انہیں یہ معلوم ہوا کہ ڈریکو مل فوائے نے بھی سکول میں رُکنے کا فیصلہ کرلیا ہے تو وہ چونکے بغیر نہ رہ سکے۔ رون کے خیال میں مل فوائے کا سکول میں رُکنا کسی بڑے خطرے کی گھنٹی تھی۔ ہرمائنی نے جب ان کی توجہ بھیس بدل سیرپ کی طرف دلائی تو مسرور ہوگئے۔ بھیس بدل سیرپ کا بھرپور استعمال کرنے اور ڈریکو سے سچائی اگلوانے کیلئے یہ چھٹیاں نہایت مفید ثابت ہوسکتی تھیں۔

اتفاق کی بات تھی کہ سیرپ کی تیاری کا مرحلہ اپنی نصف مدت پوری کر چکا تھا۔ انہیں ابھی بیکورن کے سینگ کا سفوف اور بھوم شالی سانپ کی کینچلی کی ضرورت تھی۔ یہ چیزیں انہیں صرف ایک ہی جگہ سے دستیاب ہوسکتی تھیں...... اور وہ تھی سنیپ کے جادوئی دواخانے کی بڑی الماری! ہیری نے دل میں سوچا کہ وہ سنیپ کے دفتر میں گھس کر چوری کرتے پکڑے جانے کی وجہ سے سلے درین کے بھیانک جانشین کا سامنا کرنا زیادہ پسند کرے گا۔ جب جمعرات کی دوپہر کو جادوئی ادویہ والی جماعت کا وقت قریب آنے لگا تو ہرمائنی نے اپنی منصوبہ بندی سے ہیری اور رون کو آگاہ کیا۔

''ہمیں بس اتنا کرنا ہوگا کہ سنیپ کی جماعت میں کسی طرح اس کی توجہ کسی دوسری چیز کی طرف مبذول کئے رکھیں۔ اس دوران ہم میں سے کوئی بھی سنیپ کے دفتر میں پہنچ کر ضرورت تمام سامان نکال لے۔'' ہرمائنی کی بات سن کر وہ دونوں بے حد گھبرائے ہوئے دکھائی دیئے۔

''مجھے لگتا ہے کہ بہتر یہی ہوگا کہ یہ سامان میں ہی چراؤں۔'' ہرمائنی نے ان دونوں کے چہروں پر تیکھی نگاہ ڈالتے ہوئے سپاٹ لہجے میں کہا۔ ''اگر تمہیں چوری کرتے ہوئے پکڑا گیا تو تم دونوں کو فی الفور سکول سے نکال دیا جائے گا۔ لیکن میرا ماضی بالکل شفاف ہے، اس لئے میری پہلی غلطی سمجھ کر معاف کیا جاسکتا ہے۔ تم لوگوں کو بس اتنا کرنا ہوگا کہ کوئی ایسا فساد کر ڈالو کہ سنیپ کے پانچ سات منٹ اسے دور کرنے میں گزر جائیں اور وہ کسی دوسری طرف توجہ نہ کر سکے۔''

ہیری کے چہرے پر پھیکی سی مسکراہٹ آ گئی۔ جان بوجھ کر سنیپ کی جادوئی ادویہ والی جماعت میں فساد کرنا بالکل اتنا ہی محفوظ تھا جتنا سوئے ہوئے ڈریگن کی آنکھ میں انگلی ڈالنا۔

جادوئی ادویہ کی جماعت ایک بڑے تہ خانے میں بیٹھتی تھی۔ اس دوپہر کو بھی جماعت ہمیشہ کی طرح مخصوص انداز میں پڑھائی کر رہی تھی۔ لکڑی کی میزوں کے وسط میں رکھی ہوئی بیس کڑاہیاں دُھواں چھوڑ رہی تھیں۔ میزوں پر پیتل کے ترازو اور سامگری کے مرتبان رکھے ہوئے تھے۔ سنیپ دھوئیں کے بیچ میں چہل قدمی کر رہا تھا اور گری فنڈر کے طلبا کے پکوائی پر انہیں لعن طعن کر رہا تھا۔ سلے درین کے طلباء اپنے استاد کی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے گری فنڈر کے طلباء پر طنزیہ انداز میں ہنس رہے تھے۔ ڈریکو مل فوائے جو سنیپ

کا چہیتا شاگرد تھا، رون اور ہیری کی طرف زہریلی مچھلی کی طرح دیکھتے ہوئے پلکوں کو پھڑ پھڑا رہا تھا۔ وہ دونوں جانتے تھے کہ اگر انہوں نے اس کے جواب میں کچھ کیا تو انہیں اتنی جلدی سزا ملے گی کہ وہ اپنی صفائی میں ایک لفظ بھی نہیں بول پائیں گے۔

ہیری کی پھلانے والی جادوئی دوا بہت زیادہ پتلی تھی۔ اس کا دماغ تیزی سے کام کر رہا تھا۔ وہ بڑی سنجیدگی سے سوچ رہا تھا کہ کیا کیا جائے کہ بات بن جائے؟ پھر وہ سمجھ گیا کہ کہانی کہاں سے شروع کی جائے...... اس نے ہرمائنی کی طرف دیکھا جو اپنے کام میں مگن تھی۔ اسی لمحے سنیپ چلتا ہوا اس کے قریب آیا۔ سنیپ نے ہیری کی کڑاہی میں نگاہ ڈالی اور اس کے پتلے سیال کو دیکھ کر نکتہ چینی کرنے لگا۔ ہیری نے اپنے کان یوں لپیٹ رکھے جیسے وہ ان کی کوئی بات سن ہی نہیں رہا ہو۔ جب سنیپ اس کی طرف سے مڑ کر آگے بڑھ گیا اور نیول کے پاس رُک کر اسے کھری کھوٹی سنانے میں مصروف ہوا تو ہیری نے ہرمائنی کی طرف دوبارہ دیکھا۔ ٹھیک اسی وقت ہرمائنی نے ہیری کی طرف دیکھا اور سر ہلا کر اسے اشارہ کر دیا۔ ہیری اپنی کڑاہی کے عقب میں کسی قدر جھک گیا اور اس نے جلدی سے اپنی جیب میں سے فریڈ کا دیا ہوا فلبسٹر ساختہ پٹاخہ نکالا۔ وہ اپنی چھڑی کے ساتھ تیزی سے اسے کریدنے لگا۔ اس کے ہاتھ بہت تیزی سے چل رہے تھے۔ پٹاخہ سلگ اُٹھا اور اس میں سے چھوٹی چھوٹی چنگاریاں نکلنے لگیں۔ ہیری کو اچھی طرح معلوم تھا کہ اس کے پاس صرف چند سیکنڈ کی مہلت ہے۔ وہ سرعت سے سیدھا ہوا اور اس نے نشانہ باندھ کر پٹاخے کو ہوا میں اچھال دیا۔ سلگتا ہوا پٹاخہ ہوا میں اُڑتا ہوا سیدھے نشانے پر گوئل کی کڑاہی میں جا گرا۔

گوئل کی کڑاہی میں ایک زوردار دھماکہ ہوا جس کی چندھیا دینے والی روشنی میں پوری جماعت نہا کر رہ گئی تھی۔ دھماکے کی شدت سے کئی کڑاہیاں الٹ گئیں اور جسم پھلانے والے سیال کے چھینٹے اُڑ کر طلباء پر جا گرے۔ طلباء میں چیخ و پکار بلند ہونے لگی۔ مل فوائے کا چہرہ کڑاہی میں ڈوبتے ڈوبتے بچا تھا مگر اس کی ناک سیال سے چھو چکی تھی۔ پھر دیکھتے ہی دیکھتے ناک کسی غبارے کی مانند پھولنا شروع ہو گئی۔ گوئل دیوانوں کی طرح ادھر ادھر گھوم رہا تھا۔ وہ اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے تھا جو پھول کر کھانے کی پلیٹ جتنی بڑی ہو گئی تھیں۔ ادھر سنیپ جماعت کا شور شرابہ بند کرانے کیلئے بلند آواز میں بول رہا تھا۔ وہ ابھی تک یہ سمجھ نہیں پایا تھا کہ آخر ہوا کیا تھا؟ اسی ہلے گلے کے عالم میں ہرمائنی موقع پا کر باہر نکل گئی تھی۔

''خاموش...... خاموش!'' سنیپ زوردار آواز میں گرجا۔ ''جس کسی پر بھی سیال کے چھینٹے پڑے ہیں، وہ سکڑنے والی دوا کیلئے یہاں آجائے اگر مجھے پتہ چل گیا یہ سب کس نے کیا تو......''

مل فوائے بھاگتا ہوا سنیپ کی طرف چلا دیا۔ اس کی غبارہ ناک خاصی مضحکہ خیز لگ رہی تھی۔ ہیری کی جب اس پر نظر پڑی تو اس نے اپنی ہنسی روکنے کی بمشکل کوشش کی۔ مل فوائے کا سر اس کی ناک کی وجہ سے نیچے دھنسا جا رہا تھا۔ اس کی ناک پھول کر کسی چھوٹے

تربوز جتنی بڑی ہو چکی تھی۔ لگ بھگ جماعت کے نصف طلباء سنیپ کی میز کے اردگرد کھڑے ہو گئے تھے۔ کچھ طلبا کے بازو موٹے ہو کر لٹھ جیسے ہو گئے تھے جن کے وزن پر وہ خمیدہ دکھائی دے رہے تھے۔ کچھ طلباء کے ہونٹ پھول کر اتنے دیوہیکل ہو چکے تھے کہ وہ بول نہیں پا رہے تھے۔ اسی لمحے ہیری کی نظر دروازے سے اندر داخل ہوتی ہرمائنی پر پڑی جو واپس لوٹ آئی تھی۔ اس کے چوغے کا اگلا حصہ کافی ابھرا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

جب تمام متاثرہ اور پریشان حال طلباء نے سکڑنے والی دوا کا گھونٹ پی لیا تو ان کی سوجن اترنے لگی۔ سنیپ فارغ ہوتے ہی سیدھا گوئل کی کڑاہی کے پاس پہنچا۔ اس نے جھک کر کڑاہی میں دیکھا اور جلے ہوئے پٹاخے کے خول کا سیاہ پرخچہ باہر نکالا۔ اس کی نظریں بڑی تیزی سے اس طالب علم کو ڈھونڈنے لگیں جس نے یہ تماشہ کھڑا کر ڈالا تھا۔ پوری جماعت کو سانپ سونگھ گیا تھا۔

''اگر مجھے پتہ چل گیا کہ اسے کس نے پھینکا تھا؟'' سنیپ دانت کٹکٹاتے ہوئے بولا۔ ''تو میں اسے سکول سے باہر نکلوا کر ہی دم لوں گا......''

ہیری نے اپنا چہرہ ایسا بنانے کی کوشش جیسے اسے کچھ بھی معلوم نہ ہو اور ایسی اداکاری کرنے کی کوشش کر رہا تھا جیسے وہ خود بڑی الجھن کا شکار ہو کہ یہ سب کیسے ہو گیا؟ سنیپ کی عقابی نگاہیں ہیری کے چہرے پر گڑی ہوئی تھیں۔ پوری جماعت کی جان شکنجے میں جکڑی رہی، جب دس منٹ بعد چھٹی کی گھنٹی بجی تو ہر کوئی باہر نکلنے میں جلدی کرنے لگا۔ ہیری نے کھلی فضا میں پہنچ کر سکون کی سانس لی۔ اس کا چہرہ بے حد ستا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''سنیپ جانتا تھا کہ یہ کام میں ہی نے کیا ہے؟'' ہیری نے رون اور ہرمائنی کو بتایا۔ وہ اس وقت تیزی سے مایوس مائرٹل کے باتھ روم کی طرف جا رہے تھے۔

''مجھے اس بات کا پورا یقین ہے۔'' ہیری نے لقمہ دیا۔ کچھ لمحوں بعد وہ تینوں مائرٹل کے باتھ روم میں پہنچ چکے تھے۔ ہرمائنی نے جلدی سے چرایا ہوا سامان نکالا اور اسے کڑاہی میں ڈال کر کلچی سے ہلانے لگی۔

''اب یہ پندرہ دن میں تیار ہو جائے گا۔'' ہرمائنی کی مسرور آواز گونجی۔

''سنیپ کبھی ثابت نہیں کر سکتا کہ یہ کام واقعی تم نے ہی کیا ہے......وہ کر بھی کیا سکتا ہے۔'' رون نے ہیری کو تسلی دیتے ہوئے کہا۔

''سنیپ کو جتنا میں جانتا ہوں، اس کے لحاظ سے میں یہی کہوں گا کہ وہ جو کچھ بھی کرے گا، وہ برا ہی کرے گا۔'' ہیری نے دوا کے کھدبدانے اور ابلنے کی آواز سنتے ہوئے جواب دیا۔

☆☆☆

ایک ہفتے بعد ہیری، رون اور ہرمائنی بڑے ہال کے صدر دروازے کے پاس سے گزر رہے تھے کہ انہوں نے نوٹس بورڈ کے گرد طلباء کو ہجوم لگائے دیکھا۔ وہاں کوئی نوٹس چسپاں کیا گیا تھا۔ ہر کوئی انہاک سے نوٹس کی تحریر پڑھنے میں مشغول تھا۔ کئی چہرے تو بے حد متحیر دکھائی دے رہے تھے۔ ہجوم میں سیمس فنی گن اور ڈین تھامس بھی موجود تھے۔ ان کی نظر جب ہیری پر پڑی تو انہوں نے ہاتھ کے اشارے سے انہیں وہاں بلایا۔ وہ تینوں چلتے ہوئے نوٹس بورڈ پر پہنچ گئے۔

''سکول میں فن مبارزت کی انجمن قائم کی گئی ہے۔ اس کی پہلی نشست آج رات کو ہونے والی ہے۔ فن مبارزت سیکھنے میں کوئی پریشانی نہیں کیونکہ میں جانتا ہوں کہ یہ کبھی بھی کام میں آسکتا ہے۔'' سیمس نے ہیری کو مخاطب کرتے ہوئے بتایا۔

''کیا تمہیں اس بات یقین ہے کہ خفیہ تہ خانے والا بھیانک جاندار بھی فن مبارزت میں مہارت رکھتا ہوگا؟'' رون نے حیرت سے پوچھا۔ وہ نوٹس بورڈ پر چسپاں کی گئی تحریر کو دلچسپی سے پڑھ رہا تھا۔ جب وہ کھانا کھانے کیلئے جانے لگے تو رون نے ہیری اور ہرمائنی کو متوجہ کیا۔

''کام آسکتا ہے، کیا ہم بھی چلیں؟'' رون نے پوچھا۔

ہیری اور ہرمائنی دونوں اس نئی انجمن کی کارکردگی دیکھنے کیلئے فوراً تیار ہوگئے۔ اس رات آٹھ بجے وہ تینوں تیز تیز قدموں کے ساتھ بڑے ہال کی طرف بڑھ رہے تھے۔ بڑے ہال میں موجود لمبی کھانے کی میزوں کو ہٹا دیا گیا تھا جس کی وجہ سے ہال کافی کشادہ دکھائی دے رہا تھا۔ ہال کے درمیان میں ایک سنہرا مچان بنا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ مچان کے بالکل اوپر ہزاروں کی تعداد میں موم بتیاں جگمگا رہی تھیں جس کی وجہ سے مچان پوری طرح روشن دکھائی دے رہا تھا۔ بڑے ہال کی چھت سیاہ مخملی چادر میں لپٹی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔ وہاں بڑی تعداد میں طلباء و طالبات موجود تھے۔ ہیری کو ایسا لگا جیسے شاید ہی کوئی طالب علم اپنے اپنے میناروں میں مقیم رہا ہو۔ وہ تینوں آپس میں باتیں کرتے ہوئے ہجوم کے درمیان میں سے اندر ہال میں داخل ہوگئے تھے جہاں تل دھرنے کو جگہ نہ تھی۔ تمام طلباء کے ہاتھوں میں ان کی جادوئی چھڑیاں تھیں اور ان کے چہرے خاصے متجسس دکھائی دے رہے تھے۔

''میں تو یہ سوچ رہی ہوں کہ ہمیں فن مبارزت کون سکھائے گا؟...... کسی نے مجھے بتایا ہے کہ فل ٹو یک اپنی جوانی کے دنوں میں فن مبارزت کے چمپئن رہ چکے ہیں۔ شاید انہیں یہ ذمہ داری سونپی گئی ہو!'' ہرمائنی نے اپنی تیکھی آواز میں کہا۔

''کوئی بھی یہ فن سکھائے جب تک کہ وہ......'' ہیری کو اپنا جملہ پورا کرنے کا موقعہ ہی نہ ملا۔ وہ ٹھنڈی سانس لے کر خاموش ہوگیا کیونکہ سامنے مچان پر گہرے ارغوانی رنگ کا چمکدار چوغہ پہنے 'گلڈرائے لک ہارٹ' چڑھتا ہوا دکھائی دیا۔ وہ بالکل اکیلا نہیں تھا، ان کے ساتھ دکھائی دینے والا دوسرا فرد کوئی اور نہیں...... پروفیسر سیورس سنیپ تھا، جس نے ہمیشہ کی طرح اپنا سیاہ پھیلاؤ والا چمکدار چوغہ پہنا

ہوا تھا۔لک ہارٹ نے سب کو خاموش کرنے کیلئے اپنا ہاتھ بلند کیا تو ہال میں یکلخت گہری خاموشی چھا گئی۔تمام طلباءاس کے چہرے کی طرف متوجہ ہو گئے۔لک ہارٹ نے روایتی انداز میں اپنے موتیوں جیسے سفید دانتوں کی نمائش کی۔

''سب لوگ مچان کے پاس آجائیے......قریب آجائے۔کیا سب لوگ مجھے دیکھ سکتے ہیں؟ کیا سب میری آواز سن سکتے ہیں؟......بہت خوب!'' طلباء کے سر اثبات میں ہلتے دکھائی دیئے۔

''سب لوگ پوری توجہ سے سنیں! پروفیسر ڈمبل ڈور نے مجھے یہ چھوٹی سی فن مبارزت کی انجمن سکول میں شروع کرنے کی اجازت دے دی ہے تاکہ میں آپ لوگوں کو روایتی لڑائی میں دفاع کرنا سکھا سکوں۔یہ فن مبارزت تم لوگوں کے بے حد کام آئے گا اگر کبھی تمہیں اپنا دفاع کرنا پڑے تو یقیناً زیادہ مشکل پیش نہیں آئے گی۔یہ سچ ہے کہ مجھے گذشتہ برسوں میں اس فن کی کئی بار ضرورت پیش آئی اور میں ہمیشہ اسے بروقت استعمال کر کے فائدہ اُٹھاتا رہا ہوں۔اس بارے میں مکمل معلومات کیلئے آپ لوگوں کو میری کتابیں دھیان کے ساتھ پڑھنا چاہئیں۔'' لک ہارٹ نے چھوٹا سا توقف لیا اور شوخ ادا سے سر کو جھٹکا۔

''اب میں آپ کو اپنے معاون خصوصی پروفیسر سنیپ کا تعارف بھی کرواتا چلوں۔'' لک ہارٹ نے اپنا منہ کھول کر مسکراتے ہوئے کہا۔''انہوں نے مجھے بتایا ہے کہ وہ بھی فن مبارزت کے بارے میں کسی قدر آگاہی رکھتے ہیں اور وہ بخوشی اس مظاہرے میں میری بھرپور معاونت کرنے کیلئے راضی ہو گئے ہیں تاکہ انجمن کے آغاز کا حقیقی مقصد آپ سب کو اچھی طرح سمجھ آجائے۔ابھی چند لمحوں کے بعد یہاں پر فن مبارزت کی مشقوں کی ابتدا کرنے سے پہلے ایک چھوٹا سا خاکہ پیش کیا جائے گا۔دیکھئے! میں نہیں چاہتا آپ لوگوں اس بارے میں کسی قسم کی گھبراہٹ کا شکار ہوں،مطمئن رہئے کہ مقابلے کے خاتمے کے بعد کسی کو کچھ نقصان نہیں پہنچے گا اور آپ کے جادوئی ادویہ کے استاد صحیح سلامت واپس جائیں گے۔اس لئے اس بارے میں بالکل خوفزدہ مت ہوں۔''

''بہتر تو یہی ہوگا کہ یہ دونوں ہی ایک دوسرے کا کام تمام کر ڈالیں۔'' رون نے ہیری کے کان میں سرگوشی کی۔ہیری نے دیکھا کہ سنیپ کا بالائی ہونٹ پھڑک رہا تھا۔اسے بے حد حیرت ہوئی کہ لک ہارٹ اب بھی کیوں مسکرائے جا رہا تھا۔اگر سنیپ اس کی طرف اس انداز میں دیکھتا تو وہ اب تک پوری طاقت سے اُلٹے قدموں بھاگ کھڑا ہوتا۔

اگلے لمحے لک ہارٹ اور سنیپ دونوں ایک دوسرے کے مدمقابل کھڑے ہو گئے۔دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھ رہے تھے۔اگلے پل دونوں نے اپنا اپنا سر جھکایا۔لک ہارٹ نے تو اپنا ہاتھ پھیلاتے ہوئے سلامی دی۔دوسری طرف سنیپ نے چڑتے ہوئے اپنے سر کو خفیف سا جھٹکا دیا۔پھر انہوں نے اپنی اپنی چھڑیاں سینے کے سامنے تلواروں کی مانند افقی انداز میں بلند کر لیں۔

''جیسا کہ آپ لوگ دیکھ رہے ہیں، ہم نے اپنی چھڑیوں کو مقابلے کی شروعات کیلئے بالکل تیاری کے انداز میں پکڑ رکھا ہے۔ اب تین تک گنتی گننے کے بعد ہم لوگ ایک دوسرے کی طرف جادوئی کلمات کے وار اچھالیں گے۔ صاف ظاہر ہے کہ ہم میں سے کوئی بھی جان لینے کے ارادے سے جادوئی کلمہ نہیں پڑھے گا۔'' لک ہارٹ نے سکتے میں گم ہجوم سے کہا۔

''مجھے اس بات پر کوئی زیادہ یقین نہیں ہے۔'' ہیری نے سرگوشی کی۔ اس کی نظریں سنیپ پر جمی ہوئی تھیں جو بری طرح سے دانت کٹکٹا رہا تھا۔

''ایک......دو......تین!''

دونوں نے ہی اپنی چھڑیاں گھمائیں اور کندھوں کے اوپر سے زیریں جھٹکیں۔

''چھوٹم جھوٹم......!'' سنیپ کی دھاڑتی ہوئی آواز گونجی۔

سنیپ کی چھڑی میں سے زبردست سرخ روشنی کا جھماکہ نکلا اور برق کی طرح لک ہارٹ پر پڑی۔ لک ہارٹ سنبھل نہیں پایا اور ہوا میں اُڑتا چلا گیا۔ وہ مچان کے پیچھے والی دیوار کے ساتھ 'ٹھاہ' کی گونجتی ہوئی آواز کے ساتھ جا ٹکرایا اور لڑھکتا ہوا فرش پر دراز ہو گیا۔

مل فوائے اور سلے درین کے کئی دوسرے طلباء نے مسرت کے ساتھ تالیاں بجانا شروع کر دیں۔ ہرمائنی جو پنجوں کے بل کھڑے ہو کر دیکھنے کی کوشش کر رہی تھی۔ اس نے اپنے چہرے کو ہاتھوں میں چھپا لیا تھا۔

''کیا تمہیں لگتا ہے کہ وہ ٹھیک ہوں گے؟'' ہرمائنی نے انگلیوں کے بیچ میں دیکھتے ہوئے پوچھا۔ اس کی آنکھوں گہرا خوف چھپا دکھائی دے رہا تھا۔

''کسے پرواہ ہے!'' ہیری اور رون نے ایک ساتھ کہا۔ لک ہارٹ لڑکھڑاتا ہوا اپنے پیروں پر کھڑا ہونے کی کوشش کر رہا تھا۔ ہیٹ سر سے گر چکا تھا اور اس کے لہراتے ہوئے ریشمی بال کانٹوں کی طرح کھڑے دکھائی دے رہے تھے۔

''تو آپ لوگوں نے دیکھا!'' لک ہارٹ لڑکھڑاتے ہوئے قدموں کے ساتھ مچان پر واپس چڑھتا ہوا کانپتی ہوئی آواز میں بولا۔ ''یہ ہاتھ خالی کرنے والا جادوئی کلمہ تھا جیسا کہ آپ نے دیکھا۔ میرے ہاتھ سے چھڑی چھوٹ گئی تھی......اوہ شکریہ مس براؤن! ......پروفیسر سنیپ! آپ کے ذہن میں طلباء کو یہ جادوئی کلمہ سکھانے کا بے حد عمدہ خیال آیا لیکن اگر آپ برا نہ مانیں تو میں یہ بتا دوں کہ میں پہلے سے ہی جانتا تھا کہ آپ کیا کرنے والے تھے۔ اگر میں آپ کو روکنا چاہتا تو بہت آسانی کے ساتھ روک سکتا تھا...... بہرحال میں نے محسوس کیا تھا کہ اس سے بچے ضرور کچھ سیکھیں گے۔ اسی لئے میں نے اسے نہیں روکا......''

سنیپ کے چہرے پر قاتلانہ ارادے صاف جھلک رہے تھے۔ شاید لک ہارٹ نے بھی حالات کی سنگینی محسوس کر لی تھی۔ وہ جلدی

سے بول پڑے۔ ''اب مبارزتی خاکہ اپنے انجام کو پہنچتا ہے۔ اب میں تم لوگوں کے جوڑے بنا دیتا ہوں جو آپس میں مبارزتی مشقیں کریں گے۔ پروفیسر سنیپ اگر آپ میری مدد کرنا چاہیں......''

دونوں پروفیسر طلباء کے ہجوم میں داخل ہو گئے اور ان کے جوڑے بنانے لگے۔ لک ہارٹ نے نیول کی جوڑی جسٹن فنچ کے ساتھ بنائی۔ لک ہارٹ کو دوسری طرف مصروف دیکھ کر سنیپ سیدھا ہیری اور رون کے پاس پہنچا۔

''مجھے لگتا ہے کہ اب من پسند جوڑی کے ٹوٹنے کا وقت آن پہنچا ہے۔'' سنیپ نے زہریلے انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔ ''ویزلی! تم سیمس فنی گن کے ساتھ مشق کرو گے اور پوٹر تم......'' سنیپ کی آنکھوں میں سانپ سی سی چمک لہرائی۔

ہیری جلدی سے ہرمائنی کی طرف مڑ گیا۔

''مجھے ایسا نہیں لگتا......'' سنیپ نے سرد مہری سے کہا۔ ''مسٹر ملفوائے! ذرا یہاں آؤ۔ مجھے یہ دیکھنے کا موقعہ دو کہ تم 'مشہور' ہیری پوٹر کا کیا حال کرتے ہو؟ اور مس گرینجر!......تم مس بلس ٹروڈ کے ساتھ جوڑی بنالو۔''

ڈریکو ملفوائے دانت نکالتے ہوئے اکڑ کر وہاں پہنچا۔ اس کے ساتھ سلے درین کی ایک بھاری بھرکم لڑکی بھی تھی۔ اس لڑکی کو دیکھ کر ہیری کو وہ تصویر یاد آ گئی جو اس نے 'بدصورت ڈائن کے ساتھ تعطیلات منانا' نامی کتاب میں دیکھی تھی۔ وہ اپنی دیوہیکل چوکور جسامت کے ساتھ واقعی کوئی بدصورت ڈائن ہی دکھائی دیتی تھی۔ اس کا موٹا جبڑا جارحانہ انداز میں ابھرا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ ہرمائنی اس کی طرف دیکھ کر دھیما سا مسکرا دی۔ بلس ٹروڈ نے کوئی جواب نہیں دیا۔

لک ہارٹ جوڑیاں بنانے کے بعد جلدی سے مچان پر چڑھ گیا۔

''تمام لوگ اپنے اپنے جوڑی دار کی طرف اپنا رُخ پھیر لو اور سر جھکا کر کورنش بجالاؤ۔''

ہیری اور ملفوائے نے اپنے اپنے سر خفیف انداز میں جھکائے۔ وہ دونوں ایک دوسرے پر سے نگاہ ہٹانے کیلئے تیار نہیں تھے۔

''اب اپنی چھڑیاں تیار رکھو۔ جب میں تین تک گنوں گا تو اپنے اپنے جادوئی کلمے پڑھ کر اپنے حریف کو زیر کرنے کی کوشش کرنا......صرف زیر کرنے کی......ہم نہیں چاہتے کہ کسی کو کوئی چوٹ پہنچے......ایک......دو......تین!''

ہیری نے اپنی چھڑی اپنے کندھے کے اوپر سے گھمائی مگر ملفوائے لک ہارٹ کے دو بولنے پر ہی شروع ہو گیا تھا۔ اس لئے وہ بازی لے جانے میں کامیاب ہو گیا۔ اس کا جادوئی کلمہ جونہی پورا ہوا تو اس کی چھڑی سے تیز جھماکے کے ساتھ برق کوندی۔ ہیری نے اس سے بچنے کی کوشش کی مگر وہ کسی بھوکے گدھ کی طرح اس آ جھپٹی۔ یہ وار اتنا شدید تھا کہ ہیری کئی قدم پیچھے لڑکھڑا گیا۔ اسے ایسا محسوس ہوا جیسے کسی نے بھاری بھرکم فرائنگ پین اس کے سر پر دے مارا ہو۔ اسے اپنا سر گھومتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ اس نے سر کو جھٹکا اور اپنے

اوسان بحال کرنے میں کامیابی حاصل کرلی۔ ہیری نے مزید وقت برباد کئے بغیر فوراً اپنی چھڑی مل فوائے کی طرف سیدھی کی اور چلا کر بولا۔

''گدگدم گڑگڑام......''

سفید روشنی کی ایک شعلہ چھڑی سے نکل کر مل فوائے کے پیٹ پر پڑا۔ وہ خرخراتے ہوئے دوہرا ہوگیا۔ وہ گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھتا چلا گیا۔ اس کے دونوں ہاتھ پیٹ پر تھے اور وہ جھری جھری لیتے ہوئے بری طرح سے ہنس رہا تھا۔ اسی لمحے لک ہارٹ کی نظران دونوں پر پڑی۔ اس کے چہرے پر دہشت کی لہر دکھائی دی۔ وہ چیخ کر بولا۔

''میں نے کہا تھا......صرف اپنے حریف کو زیر کرنا!''

ہیری نے مل فوائے پر گدگدی کرنے والے جادوئی کلمے کا استعمال کیا تھا۔ مل فوائے ہنسی کے مارے ہل بھی نہیں پا رہا تھا۔ ہیری مل فوائے کی مبہم حالت دیکھ کر رُک گیا تھا۔ اس نے سوچا کہ جب تک مل فوائے فرش سے اُوپر اُٹھ کھڑا نہیں ہوتا اس وقت تک اس پر وار کرنا کھیل کے ضابطے کی خلاف ورزی متصور ہوگا۔ لیکن یہ سوچ اگلے ہی لمحے میں اس کی غلطی بن گئی۔ مل فوائے نے گہری سانس لے کر خود کو سنبھالا اور فرش پر گھٹنوں کے بل بیٹھے اپنی چھڑی اُٹھا کر ہیری کی طرف گھمائی۔ اگلی ساعت اس کے حلق سے چیختی ہوئی آواز نکلی۔

''رقصم بکھرم......''

روشنی کا ایک تیز جھما کہ ہیری کی ٹانگوں پر پڑا۔ ہیری لڑکھڑا سا گیا پھر دوسرے ہی پل میں اس کے پاؤں اس کے قابو سے باہر نکلتے چلے گئے۔ وہ بے ہنگم انداز میں اچھل کود کر رہا تھا۔ ہیری نے کافی کوشش کی کہ اس کے پیر زمین پر رُک جائیں مگر اسے کامیابی نہیں ہوئی۔ وہ بدستور عجیب سا رقص کر رہا تھا۔ دوسری طرف مل فوائے اپنی ہنسی پر قابو پانے کی کوشش میں ناکام رہا تھا۔

''میں کہتا ہوں رُک جاؤ!......رُک جاؤ!'' لک ہارٹ نے چیخ کر کہا۔ سنیپ نے حالات بگڑتے دیکھ کر فوراً قیادت سنبھال لی۔

''خاتم بجاتم......'' سنیپ نے گرجتے ہوئے جادوئی کلمہ پڑھا۔

ہیری کے قدم زمین پر ٹک گئے اور دوسری طرف مل فوائے کی ہنسی تھم گئی تھی۔ وہ دونوں لمبے لمبے سانس لے رہے تھے۔ وہ دونوں ایک دوسرے کی طرف دیکھنے کے قابل ہو چکے تھے۔ بڑے کا ہال کا ماحول بے حد بگڑ چکا تھا۔ سبز رنگ کے دھویں کے بادل ہوا میں منڈلا رہے تھے۔ ہر طرف عجیب سی دھند پھیل چکی تھی۔ نیول اور جسٹن دونوں ہی فرش پر گرے ہوئے بری طرح سے ہانپ رہے تھے۔ رون کے ہاتھوں میں سیمس کا زرد چہرہ تھا اور رون اپنی ٹوٹی ہوئی چھڑی کے کارنامے کیلئے سیمس سے معافی مانگ رہا تھا۔ دوسری

طرف ہرمائنی گرینجراور ملی سینٹ بلس ٹروڈ اب بھی گتھم گتھا دکھائی دے رہی تھیں۔ ملی سینٹ نے ہرمائنی کے سر کو اپنی جہازی بانہوں میں جکڑ رکھا تھا اور ہرمائنی درد سے بلبلا رہی تھی۔ ان دونوں کی چھڑیاں زمین پر گری پڑی تھیں۔ ہیری غصے سے آگے کو لپکا اور اس نے مل فوائے کو پکڑ کر زور سے کھینچا۔ وہ کام بڑا مشکل تھا کیونکہ ہیری کے مقابلے میں مل فوائے خاصا توانا اور وزنی جسامت کا مالک تھا۔ فن مبارزتی انجمن اس وقت کسی فسادی اکھاڑے میں بدل چکی تھی۔

''یہ کیا ہو رہا ہے؟'' لک ہارٹ بھڑکتے ہوئے انداز میں بولا۔ وہ اب طلبا کے ہجوم میں داخل ہو چکا تھا اور اپنی انجمن کے نتائج کو مسرت بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ ''اوپر اُٹھ جاؤ، میک ملن!...... خبردار رہنا مس فاسیٹ!...... اسے مضبوطی سے پکڑو، ایک پل میں خون بہنا بند ہو جائے گا، بوٹ!......'' وہ طلباء کو ہدایات دیتا بڑھ رہا تھا۔

''رُکو!...... میرا خیال ہے کہ یہ زیادہ بہتر ہوگا کہ اگر میں تمہیں یہ سکھا دوں کہ دشمن کے جادوئی کلمے کو کیسے روکا جاتا ہے؟'' ہال کے بالکل وسط میں کھڑے ہو کر لک ہارٹ نے تیز آواز میں کہا۔ اس کے چہرے پر گھبراہٹ پھیلی ہوئی تھی۔ لک ہارٹ نے ایک نظر سنیپ پر ڈالی جو اپنی سیاہ چمکتی ہوئی آنکھوں سے لک ہارٹ کو دیکھ رہا تھا۔ سنیپ نے اس کی بات سن کر اپنا منہ دوسری طرف پھیر لیا۔

''اس مشق کے خاکے کیلئے ہم اپنی طرف سے ایک رضاکار جوڑی بنا دیتے ہیں...... لانگ باٹم اور جسٹن فنچ...... کیا خیال ہے؟'' لک ہارٹ نے چہکتے ہوئے انداز میں کہا۔

''یہ کوئی اچھا خیال نہیں ہے پروفیسر لک ہارٹ!'' سنیپ بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔ وہ خونخوار ارادوں والے کسی بڑی چمگادڑ کی طرح لہراتا ہوا لک ہارٹ کی طرف بڑھ رہا تھا۔ ''مسٹر لانگ باٹم! آسان جادوئی کلمات سے بھی تباہی مچا دیتا ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہمیں مسٹر فنچ کی کسی چیز کو ماچس کی ڈبیا میں ڈال کر ہسپتال بھیجنا پڑے۔''

نیول کے گول گلابی چہرے کے رخسار غصے سے تمتما اُٹھے۔

''مل فوائے اور ہیری پوٹر کیسے رہیں گے؟'' سنیپ نے معنی خیز مسکراہٹ سے کہا۔

''خیال کچھ برا نہیں سنیپ!'' لک ہارٹ نے مسکرا کر جواب دیا۔ اس نے ہیری اور مل فوائے کو ہال کے درمیان میں آنے کا اشارہ کیا۔ ہجوم ان دونوں کو راستہ دینے کیلئے ہٹتا چلا گیا۔

''اب ہیری......!'' لک ہارٹ نے کہا۔ ''جب ڈریکو اپنی چھڑی کا رُخ تمہاری طرف کرے تو تم یہ کرنا......'' لک ہارٹ نے اپنی چھڑی اُٹھائی اور اسے پیچیدہ انداز سے ہلانے جلانے کی کوشش کی لیکن اس کے ہاتھ سے چھڑی چھوٹ کر نیچے جا گری۔ اسی لمحے سنیپ کے چہرے پر ایک استہزائیہ سی مسکان پھیل گئی۔ اگلے لمحے میں لک ہارٹ نے فوراً چھڑی اُٹھالی۔

''اوہ! میری چھڑی تھوڑی زیادہ جذباتی ہوگئی تھی......''

سنیپ دھیمے قدموں سے چلتا ہوا مل فوائے کے پاس جا پہنچا اور جھک کر اس کے کان میں کچھ سرگوشی کرنے لگا۔ دوسرے پل میں ہی مل فوائے کے چہرے پر زہریلی مسکراہٹ تیرنے لگی۔ وہ کھا جانے والی آنکھوں سے ہیری کو دیکھنے لگا۔ ہیری کے پیٹ میں مروڑ سا اُٹھا۔ اس نے گھبرا کر لک ہارٹ کی طرف دیکھا۔

''پروفیسر! کیا آپ مجھے دکھا سکتے ہیں کہ کسی کا وار کیسے روکا جاتا ہے؟''

''ڈر رہے ہو پوٹر؟'' مل فوائے نے دھیمے انداز میں ہیری پر طنز کی۔ اس کی آواز اتنی کم تھی کہ لک ہارٹ کے کانوں تک نہیں پہنچ پائی۔

''ڈر اور تم سے......!'' ہیری نے منہ سکوڑ کر کہا۔

''ہیری! ویسا ہی کرنا، جیسا میں نے کیا تھا......'' لک ہارٹ نے ہیری کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب؟'' ہیری چونک کر بولا۔ ''اپنی چھڑی فرش پر گرا دوں؟''

لک ہارٹ نے ایسا ظاہر کیا جیسے اس نے کچھ سنا ہی نہ ہو۔ ان کا ہاتھ متحرک ہوا۔

''تین......دو......ایک......شروع!''

مل فوائے نے موقع ضائع کئے بغیر اپنی چھڑی گھمائی اور چیخا۔ ''اژدھم غصتم......''

اس کی چھڑی کے کنارے سے حیرت انگیز چیز نکلتی چلی گئی اور ہیری دہشت سے دیکھتا رہ گیا۔ مل فوائے کی چھڑی سے ایک لمبا اور سیاہ سانپ برآمد ہوا اور فرش پر اچھل کر گرا۔ وہ اپنا پھن پھیلائے ہیری کی طرف بڑھ رہا تھا۔ سانپ دیکھ کر ہجوم کی چیخیں نکل گئیں اور وہ یوں پیچھے ہٹے جیسے سانپ ان پر حملہ آور ہونے والا ہے۔ سانپ کی تیز پھنکار گونجتی محسوس ہو رہی تھی۔

''ہلنا مت پوٹر......'' سنیپ نے سستی سے کہا۔ یہ صاف ظاہر تھا سانپ کو دیکھ کر ہیری کے چہرے پر نمودار ہونے والی دہشت سے سنیپ بے حد محظوظ ہو رہا تھا۔ ''میں اسے ہٹا دوں......''

''یہ کام مجھے کرنے دیں پروفیسر!'' لک ہارٹ نے فخریہ انداز میں کہا۔ سنیپ بھنویں چڑھا کر رُک گیا۔ لک ہارٹ نے اپنی چھڑی سانپ کی طرف گھمائی اور پھر ایک زوردار دھماکہ ہوا۔ غائب ہونے کے بجائے سانپ اپنی جگہ سے بری طرح اُچھلا اور دس فٹ تک ہوا میں اوپر اُڑتا چلا گیا پھر وہ نیچے کی طرف لڑھکا اور دھم کی گہری آواز کے ساتھ فرش پر آ گرا۔ سانپ غصے سے بری طرح بل

کھاتے ہوئے پھنکار رہا تھا۔اس کا رُخ جسٹن فنچ کی طرف تھا۔وہ اپنی دوشاخہ زبان کو نکال کر اپنے طیش کا مظاہرہ کرر ہا تھا۔جسٹن فنچ کا رنگ اُڑ گیا۔سانپ رینگتا ہوا جسٹن کی طرف بڑھتا چلا گیا جو الٹے قدم پیچھے ہٹ رہا تھا۔سانپ اس کے سامنے لہرا کر کھڑا ہو گیا اس نے اپنا پھن دوبارہ پھیلا لیا تھا۔سانپ کے نوکیلے دانت صاف دکھائی دے رہے تھے۔

ہیری کو خود بھی معلوم نہیں تھا کہ اس نے ایسا کیوں کیا؟ وہ تو یہ بھی نہیں جانتا تھا کہ اس نے ایسا کرنے کا سوچا بھی تھا۔اسے بس اتنا یاد تھا کہ اس کے پیر اُسے آگے بڑھاتے لئے جا رہے تھے جیسے وہ خود ہی کھنچتا چلا جا رہا ہو پھر اس نے حماقت بھرے انداز میں سانپ سے چیخ کر کہا۔''اسے چھوڑ دو......'' ٹھیک اسی لمحے عجیب بات ہوئی، تنا ہوا پھن ختم ہو گیا اور سانپ فرش پر دھیمے انداز میں لڑھک گیا۔وہ اب پہلے جیسا غصے میں نہیں دکھائی دیتا تھا۔سانپ نے ہیری کی طرف دیکھا اور پھر اس کی نظریں باغیچے میں لگے ہوئے سیاہ پائپ پر پڑی۔وہ یکدم خوفزدہ سا دکھائی دینے لگا۔ہیری کا دھک دھک کرتا ہوا دل پرسکون ہو چکا تھا۔اس کے چہرے پر کوئی خوف باقی نہیں رہا تھا۔وہ جانتا تھا کہ سانپ اب کسی پر حملہ نہیں کرے گا حالانکہ ہیری یہ نہیں سمجھا سکتا تھا کہ وہ یہ بات اتنے یقین کے ساتھ کیسے جانتا تھا۔اس نے مسکرا کر جسٹن پر نگاہ ڈالی۔اسے پوری توقع تھی کہ جسٹن تشکر بھری نگاہوں کے ساتھ دانت نکالتا ہوا یا پھر اس کا چہرہ سوالیہ انداز میں پریشانی سے باہر نکلتا دکھائی دے گا۔اسے قطعی طور پر یہ امید نہیں تھی کہ جسٹن غصے کے عالم میں یا دہشت زدہ انداز میں اسے گھور رہا ہو گا۔

''یہ تم کیا کر رہے تھے؟'' وہ چلاتے ہوئے بولا۔اور اس سے پہلے کہ ہیری کچھ کہہ پاتا، جسٹن پیر پٹختے ہوئے پلٹا اور دھڑ دھڑاتے قدموں سے ہال سے باہر نکل گیا۔

سنیپ نے آگے بڑھ کر اپنی جادوئی چھڑی لہرائی اور سانپ کالے دھوئیں میں بدل کر ہوا میں تحلیل ہو گیا۔سنیپ نے ہیری کی طرف عجیب اور الجھی نگاہ ڈالی۔اس کے چہرے پر شریر اور خود غرضی کی مسکراہٹ پھیلی ہوئی تھی۔ہیری کو اس کی مسکان بالکل اچھی نہیں لگی۔اسے یہ احساس بھی ہو رہا تھا کہ ہجوم میں سے غیر واضح طرز کی دہشت بھری آوازیں ابھر رہی تھیں۔وہ حیرت اور پریشانی میں مبتلا تھا کہ اسے محسوس ہوا کہ کوئی اس کا چوغہ پیچھے کی طرف سے کھینچ رہا ہے۔ہیری نے مڑ کر دیکھا تو اسے رون کا چہرہ دکھائی دیا۔

''یہاں سے باہر چلو......اب ہل جاؤ...... یہاں سے باہر......چلو!''

رون اسے گھسیٹتے ہوئے ہال سے باہر لے گیا۔ہرمائنی ان کے ساتھ تیزی سے چل رہی تھی۔جب وہ دروازے باہر نکلے تو دونوں طرف کھڑے لوگ تیزی سے دور ہٹتے چلے گئے جیسے وہ ان سے ڈر رہے ہوں۔ہیری کو کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیا ہو رہا تھا۔رون اور ہرمائنی بھی تب تک کچھ نہیں بولے جب تک وہ اسے کھینچ کر گری فنڈر کے خالی ہال میں نہیں لے گئے تھے۔وہاں پر رون نے ہیری کو

کرسی کی دھکیلا۔

''تم 'مار باسی' ہو تم نے ہمیں یہ بات پہلے کیوں نہیں بتائی تھی؟'' رون نے جلدی سے کہا۔

''میں کیا ہوں؟......'' ہیری نے چونک کر پوچھا۔

''مار باسی!'' رون نے کہا۔''تم سانپوں سے بات کر سکتے ہو۔''

''میں جانتا ہوں۔'' ہیری آہستگی سے بولا۔''میرا مطلب ہے کہ یہ صرف دوسری بار ہے۔ جب میں نے کسی سانپ سے بات کی ہے۔ اتفاق سے ایک بار میں نے چڑیا گھر میں اپنے خالہ زاد بھائی ڈڈلی پر ایک سانپ چھوڑ دیا تھا۔ وہ ایک لمبی کہانی ہے......لیکن اس سانپ نے مجھے بتایا کہ اس نے کبھی برازیل نہیں دیکھا اور میں نے نہ چاہتے ہوئے بھی ایک طرح سے اسے آزاد کر دیا تھا۔ یہ تب کی بات ہے جب مجھے یہ معلوم نہیں تھا کہ میں ایک جادوگر ہوں......''

''سانپ نے تمہیں بتایا کہ اس نے کبھی برازیل نہیں دیکھا؟'' رون نے دھیمے انداز میں دہرایا۔ اس کا چہرہ عجیب سی کیفیت میں مبتلا تھا۔

''تو!'' ہیری نے کہا۔''میرے خیال سے یہاں پر بہت سے لوگ ایسا کر سکتے ہوں گے''

''اوہ......نہیں! نہیں کر سکتے۔'' رون جلدی سے بولا۔''بہت کم لوگ ہوں گے جو ایسا کر سکتے ہوں گے۔ یہ بہت بری اور ناپسندیدہ بات ہے......''

''اس میں برا کیا ہے؟'' ہیری حیرت سے پلکیں جھپکاتا ہوا بولا۔''تم سب کو ہو کیا گیا ہے؟ اگر میں نے اس سانپ سے یہ نہیں کہا ہوتا کہ وہ جسٹن پر حملہ نہ کرے تو......''

''اچھا تو تم نے اس سے یہ کہا تھا؟'' رون جلدی سے بولا۔

''تمہارا کیا مطلب ہے؟ تم بھی تو وہاں تھے......تم نے بھی تو سنا ہی ہوگا، میں نے کیا کہا تھا۔'' ہیری ہتھے سے اکھڑتا ہوا بولا۔

''میں نے تمہیں مار باسی زبان یعنی سانپوں کی زبان میں کچھ بولتے سنا تھا۔ مجھے کیا پتہ کہ تم کیا بول رہے تھے؟ اس میں حیرانی کی بات نہیں ہے کہ جسٹن گھبرا گیا۔ تمہاری آواز سے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے تم سانپ کو حملہ کرنے کی ترغیب دے رہے ہو۔ دیکھو! تمہاری آواز بہت خوف ناک ہو رہی تھی......'' رون نے اسے سمجھانے کی کوشش کی۔

ہیری رون کی طرف منہ پھاڑ کر دیکھ رہا تھا۔

''میں کسی دوسری زبان میں بات کر رہا تھا؟ لیکن مجھے تو پتہ ہی نہیں چلا۔ کسی زبان سے واقفیت ہوئے بغیر میں اسے کیسے بول

سکتا ہوں؟'' ہیری نے الجھے ہوئے انداز میں کہا۔

رون نے نفی میں اپنا سر ہلا دیا۔ رون اور ہرمائنی دونوں کے چہروں پر ایسی پژمردگی چھائی ہوئی تھی جیسے وہاں کسی کی موت واقع ہوگئی ہو۔ ہیری کو یہ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ آخر مارباسی زبان بولنے میں اتنی بھیانک بات کیا تھی؟

''کیا تم مجھے بتا سکتے ہو کہ ایک گندے بڑے سانپ کو جسٹن کے سر پر وار کرنے سے روکنے میں کیا غلطی تھی؟ اس سے کیا فرق پڑتا ہے کہ یہ میں کیسے کیا؟ حقیقت تو یہ ہے کہ میں نے جسٹن کو سرکٹوں کے شکار میں شامل ہونے سے بچالیا'' ہیری غصے سے بولا۔

''اس سے فرق پڑتا ہے!'' ہرمائنی آخرکار دبی ہوئی آواز میں بولی۔ ''کیونکہ ہوگورٹ کے بانیوں میں ایک 'سلزر سلے درن' تھا جو سانپوں سے بات کرنے کے معاملے میں مشہور تھا۔ اسی لئے سلے درین فریق کا علامتی نشان ایک سانپ ہی ہے۔''

یہ سن کر ہیری کا کھلے کا کھلا رہ گیا۔

''بالکل!'' رون بولا۔ ''اگر اب پورا اسکول یہی سوچے گا کہ تم اس کے پڑپڑپڑپڑپوتے یا اسی طرح کے کوئی رشتے دار ہو......''

''لیکن میں نہیں ہوں!'' ہیری رون کی بات کاٹتے ہوئے غرایا۔ وہ جس کرب کا شکار تھا اسے وہ پوری طرح سمجھا نہیں سکتا تھا۔

''یہ ثابت کرنا آسان بات نہیں ہوگی ہیری!'' ہرمائنی نے دھیمے انداز میں کہا۔ ''سلے درین ایک ہزار برس پہلے گزرا تھا۔ جہاں تک ہم جانتے ہیں تم اس کے جانشین ہو بھی سکتے ہو۔''

☆☆☆

ہیری اس رات گھنٹوں تک جاگتا رہا۔ وہ اپنے پلنگ کے چاروں طرف لگے پردوں کی درزوں میں سے دیوار کی کھڑکیوں کے باہر برف گرتی ہوئی دیکھتا رہا اور خیالوں کے بھنور میں ہچکولے کھاتا رہا...... کیا وہ واقعی سلزر سلے درین کی اولاد میں سے ہوسکتا ہے؟ ہرمائنی کی بات اس کے ذہن کے پردوں پر دستک دے رہی تھی۔ آخر وہ اپنے باپ کے خاندان کے بارے میں کچھ بھی تو نہیں جانتا تھا۔ مسٹر ڈرسلی نے اسے صاف الفاظ میں منع کر دیا تھا کہ وہ اپنے جادوگر رشتے داروں کے بارے میں اس سے کوئی سوال نہ پوچھے۔ ہیری نے اپنے ذہن کو ہلکا کرنے کی کوشش کرتے ہوئے مارباسی زبان میں کچھ بولنے کی کوشش کی مگر اس کے منہ سے الفاظ باہر نہیں نکل پائے۔ اسے لگا کہ ایسا کرنے کیلئے اسے سانپ کے مدمقابل ہونا بے حد ضروری ہے۔

''لیکن میں تو گری فنڈر فریق میں ہوں!'' ہیری کے ذہن میں یہ خیال بڑی تیزی سے کوندا۔ ''اگر میرے بدن میں واقعی سلزر کا خون ہوتا تو بولتی ٹوپی نے مجھے یہاں نہیں رکھا ہوتا......''

لیکن دوسرے ہی لمحے اس بات کا جواب بھی اسے یاد آ گیا تھا۔

''اوہ!''اس کے اندر سے کوئی آواز سنائی دی۔ ''کیا تمہیں یاد نہیں...... بولتی ٹوپی نے تمہیں سلے درین میں ہی بھیجنا چاہتی تھی؟''

ہیری نے بے چینی سے کروٹ بدلی۔اس نے طے کیا کہ اگلے دن جڑی بوٹیوں کا علم جاننے والی جماعت میں وہ جسٹن سے ملے گا اوراس کے سامنے ظاہر کردے گا کہ وہ سانپ دور بھگا رہا تھا نہ کہ اس پر حملہ کرنے کیلئے اسے اکسا رہا تھا۔اس نے غصے کے عالم میں اپنے تکیئے پر ایک زوردار مکا رسید کرتے ہوئے سوچا کہ یہ بات تو احمق سے احمق ترین انسان کو بھی سمجھ میں آ جانا چاہئے تھی......

☆☆☆

اگلی صبح موسم بالکل ہی بدل گیا تھا۔ رات جو برف باری ہوئی تھی وہ اب شدید برفیلی آندھی کا روپ اختیار کر چکی تھی۔ جڑی بوٹیوں کے علم والے موضوع کی جماعت اس سہ ماہی کے آخری دور میں داخل ہو چکی تھی اور آج اس سلسلے کی آخری جماعت کا انعقاد تھا جو موسم کی خرابی کے پیش نظر ملتوی کر دگئی تھی۔ پروفیسر سپراؤٹ نے نربط نرسنگوں کو موزے اور سکارف پہنا دیئے تھے تا کہ وہ سردی کی شدت سے ٹھٹھر نہ جائیں۔ یہ اتنا اہم اور دشوار کام تھا کہ وہ اسے کسی دوسرے کی بھروسے پر چھوڑ نہیں سکتی تھی۔نربط نرسنگے اب پہلے سے زیادہ اہمیت کے حامل ہو چکے تھے کیونکہ سب کو اس گھڑی کا انتظار تھا جب نربط نرسنگے بڑے ہو جاتے اور ان سے جادوئی دوا تیار کر کے مسز نورس اور کولن کریوی کو ہوش میں لایا جاتا۔

جماعت نہ لگنے کی وجہ سے طلباء کو جو خالی وقت میسر آیا تھا، ان میں وہ مختلف کاموں کو نبٹاتے رہے۔ رون، ہرمائنی گری فنڈ رہال کے آتش دان کے سامنے بیٹھے جادوئی شطرنج سے لطف اندوز ہو رہے تھے اور ہیری پریشانی کے عالم میں اس کے قریب بیٹھا خلا کو گھور رہا تھا۔

''ہیری! اب بس بھی کرو!'' ہرمائنی نے ابرو چڑھا کر تنک مزاجی سے کہا۔ اسی وقت رون کے ایک فیل نے ہرمائنی کے گھڑ سوار کو کھینچتے ہوئے بساط سے باہر لے جا کر زور سے پٹخ ڈالا۔''اگر تمہارے لئے یہ اتنا ہی اہم معاملہ ہے تو تم یہاں کیوں بیٹھے ہو؟...... جاؤ اور جسٹن کو ڈھونڈو!''

یہ سنتے ہی ہیری اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑا ہوا۔اس کا چہرہ بے حد تناؤ کا شکار تھا۔ وہ تیز قدموں سے چلتا ہوا سوراخ سے باہر نکلا اور سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ وہ اسی ادھیڑ بن میں مبتلا تھا کہ جسٹن اسے کہاں مل سکتا ہے؟......دن کے وقت قلعے میں عام طور پر جتنا اندھیرا ہوتا تھا، موسم کی خرابی کے باعث آج اس سے زیادہ اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ کھڑکیوں پر برف کی موٹی اور بھوری تہیں چڑھی ہوئی تھیں جنہوں نے باہر کی روشنی کو اندر داخل ہونے سے روک رکھا تھا۔ ہیری کو سردی لگ رہی تھی، وہ کانپتے ہوئے کمروں سے پار پہنچا۔ وہ اب اس راہداری میں چل رہا تھا جہاں کچھ جماعتوں میں دیگر مضامین کی پڑھائی جاری تھی۔ کمروں کے اندر سے آنے والی آوازیں

اسے صاف سنائی دے رہی تھیں۔ پروفیسر میک گوناگل کسی طالب علم پر غصے سے برس رہی تھیں۔ ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے کسی نے اپنے ساتھی کو نیولے میں بدل دیا تھا۔ یہ لمحہ بڑا دلچسپ تھا جس دیکھنے کی آرزو نے ہیری کے اندر انگڑائی لی۔ وہ اندر جھانکنے کا سوچ رہا تھا مگر اس نے خود پر قابو رکھتے ہوئے جسٹن کی تلاش کو ترجیح دی۔ وہ آگے بڑھتا چلا گیا۔ اس کے ذہن میں یہ خیال پیدا ہوا کہ ہوسکتا ہے جسٹن اپنے فارغ وقت میں بھی پڑھائی کر رہا ہو۔ اسی خیال کے باعث اس کے قدم لائبریری کی طرف مڑ گئے۔ اس نے جسٹن کی تلاش میں پہلے لائبریری پر ایک نظر ڈالنا بہتر سمجھا۔

اتفاق سے لائبریری کے عقبی حصے میں اسے ہفل پف فریق کے طلباء کا ایک گروہ بیٹھا ہوا دکھائی دیا۔ ان طلباء کے چہرے ہیری کو جانے پہچانے لگے کیونکہ وہ انہیں کئی بار جڑی بوٹیوں والی جماعت میں دیکھ چکا تھا۔ وہ پڑھائی کے بجائے آپس میں گپ شپ لگا رہے تھے۔ کتابوں کی ایک اونچی الماری کے درمیان میں موجود خلا سے ہیری انہیں بخوبی دیکھ سکتا تھا۔ وہ سبھی آپس میں سر جوڑے، سرگوشی نما آواز میں کسی پُر اسرار معاملے پر گفتگو کرنے میں اتنے محو تھے کہ انہیں اپنے اردگرد کا ذرا خیال بھی نہیں تھا۔ ہیری اور ان کے درمیان کافی فاصلہ تھا جس کے باعث ہیری کو یہ نظر نہیں آ پایا کہ وہاں جسٹن موجود ہے یا نہیں! اس نے جسٹن کو دیکھنے کیلئے ان کی طرف قدم بڑھائے۔ وہ جونہی ان کے قریب پہنچا تو ان لوگوں کی باتوں کی آواز ہیری کے کانوں میں پڑی۔ ہیری کے قدم زمین پر چپک کر رہ گئے۔ وہ ٹھٹک کر رُک گیا تھا۔ ہیری ابھی ایسی اوٹ میں تھا جہاں سے وہ لوگ اسے دیکھ نہیں سکتے تھے۔ ویسے بھی وہ سب گھیرا سا بنا کر جھکے ہوئے تھے۔

''جو بھی ہو......'' وہ ایک فربہ جسم والا لڑکا تھا جو بول رہا تھا۔ ''میں تو جسٹن کو مشورہ دیا ہے کہ وہ ہمارے کمرے میں ہی چھپا رہے۔ میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اگر پوٹر اسے اپنا شکار بنانے والا ہے تو بہتر یہی ہے کہ وہ کچھ وقت تک چھپا رہے۔ ظاہر ہے...... جسٹن کو ایسے ہی کسی حادثے کے رونما ہونے کا اس وقت سے اندیشہ تھا جب اس نے غلطی سے پوٹر کو یہ بتا دیا تھا کہ وہ ماگل گھرانے میں پیدا ہوا ہے۔ جسٹن نے تو اسے یہ تک بتا ڈالا تھا کہ اسے ایٹن میں داخلہ مل رہا تھا۔ یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے جو سلے درین کے جانشین کو بتائی جائے۔ جبکہ وہ کھلے عام گھوم پھر رہا ہے...... ہے نا!''

''کیا تمہیں پورا یقین ہے کہ سلزسلے درین کا جانشین 'پوٹر' ہی ہے...... کیوں ایرنی؟'' قریب بیٹھی ہوئی ایک سنہری چوٹی والی لڑکی نے متفکر انداز میں اس فربہ لڑکے سے پوچھا۔

ایک لمحے کیلئے فربہ لڑکا گھبرا سا گیا۔

''دیکھو ہائنا! وہ ایک 'مار باسی' ہے، سب جانتے ہیں کہ یہ تاریک طاقتوں والے جادوگر کی علامت ہے۔ کیا تم نے کبھی سنا ہے کہ

کوئی شریف النفس جادوگر سانپوں سے بات کرسکتا ہے؟ لوگ کہتے ہیں کہ سلزرسلے درین بھی 'مار باسی' تھا۔'' اس فربہ لڑکے ایرنی نے جلدی سے کہا۔

یہ سننے کے بعد کئی طلبا سرگوشیاں کرنے لگے پھر وہ سب خاموش ہوگئے۔

''یاد ہے کہ دیوار پر کیا لکھا ہوا تھا؟'' ایرنی گھمبیر لہجے میں بولا۔ ''جانشین کے دشمنو! خبردار! فلیچ کسی بات پر پوٹر سے الجھ گیا تھا آگے کیا ہوا ہم سب جانتے ہیں۔ فلیچ کی بلی پر حملہ ہوگیا۔ کیوڈچ میچ میں سال اوّل کا 'کریوی' پوٹر کو پریشان کرتا رہا تھا جب پوٹر کیچڑ میں لت پت زمین پر گرا پڑا تھا تب کریوی دھڑا دھڑ اس کی تصویریں اُتار رہا تھا۔ پوٹر نے اسے منع کیا پھر اس واقعے کی کچھ ہی ساعتوں بعد کریوی پر حملہ ہوگیا!''

''ویسے وہ دیکھنے میں تو کوئی برا جادوگر نہیں ہے!'' ہائنا نے غیر یقینی انداز میں کہا۔ ''وہ ہمیشہ تہذیب کے ساتھ پیش آتا ہے اور بھلا دکھائی دیتا ہے۔ ارے ہاں! اسی نے تو '**تم جانتے ہو کسے؟**' غائب کردیا تھا۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ وہ پوری طرح سے شیطانی جادوگر ہو۔ ہے نا!''

ایرنی نے رازدارانہ انداز میں اپنی آواز نیچی کرلی۔ ہفل پف کے طلباء نے اپنے کان اس کے مزید قریب کردیئے۔ ہیری کو بھی ایرنی کی بات سننے کیلئے کچھ آگے بڑھنا پڑا۔

''کوئی نہیں جانتا کہ 'تم جانتے ہو کون؟' کے حملے سے پوٹر کیسے بچ گیا؟ میرا کہنے کا مطلب یہ ہے کہ جب وہ حادثہ ہوا تو پوٹر ایک چھوٹا بچہ تھا۔ اس کے تو پرخچے اُڑ جانا چاہئیں تھے۔ اس طرح کے لعنتی جادو سے تو صرف وہی بچ سکتا ہے جو سچ مچ طاقتور شیطانی جادوگر ہو۔'' ایرنی نے اپنی آواز مزید دھیمی کرلی اور کانا پھوسی کے انداز میں بولنے لگا۔ ''شاید اسی وجہ سے 'تم جانتے ہو کون؟' پوٹر کو عالم شیر خوارگی میں ہی قتل کرڈالنا چاہتا تھا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ کوئی دوسرا شیطانی جادوگر اس کی جگہ لے کر اس کیلئے مصیبت کا پہاڑ بن جائے۔ میں تو یہ سوچتا ہوں نجانے پوٹر میں اور کون سی خطرناک طاقتیں چھپی ہوئی ہوں گی؟''

ہیری میں مزید سننے کی تاب نہیں تھی۔ وہ زور سے گلا صاف کرنے کیلئے کھنکارا اور کتابوں کی الماری کے پیچھے سے نکل کر ان کی طرف بڑھتا چلا آیا۔ اگر وہ واقعی غصے میں نہ ہوتا تو یقیناً اسے اپنے سامنے برپا ہونے والا منظر بے حد محظوظ کرتا۔ ہیری کو دیکھنے کے بعد ہفل پف کے سبھی طلباء کی سٹی گم ہوگئی۔ وہ خوفزدہ چہروں کے ساتھ ایسے مبہوت بیٹھے تھے جیسے ہیری پر نظر پڑنے سے وہ پتھر کے بن چکے ہوں۔ ایرنی کے چہرے کا تو رنگ ہی فق پڑ گیا اور ہونٹ سفید ہوچکے تھے۔

''ہیلو! میں جسٹن فنچ کو ڈھونڈ رہا ہوں...... کیا تم اسے دیکھا ہے؟'' ہیری بولا۔

ہفل پف کے طلبا جس بات سے سہمے ہوئے تھے، وہی ان کے سر پر بم کے گولے کی طرح پھٹ چکی تھی۔ان کی سانسیں رُک سی گئیں۔پھر سب پریشانی کے ساتھ ایرنی کی طرف دیکھنے لگے جو ہیری کے منہ سے جسٹن کا نام سن کر ہی دہل گیا تھا۔

''تت......تم اس کے ساتھ کیا کرنا چاہتے ہو؟'' ایرنی نے کانپتی ہوئی آواز میں پوچھا۔

''میں اسے بتانا چاہتا ہوں کہ فن مبارزت کی انجمن کے موقع پر سانپ والے حادثے کا پس منظر کیا تھا؟......درحقیقت کیا ہوا تھا؟'' ہیری نے دوٹوک انداز میں کہا۔

ایرنی نے دہشت سے اپنے سفید پڑ چکے ہونٹوں کو کاٹ لیا۔

''ہم سب وہاں تھے، ہم نے دیکھا تھا کہ کیا ہوا تھا؟'' ایرنی نے گہری سانس لے کر کہا۔

''پھر تو تم نے یہ دیکھا ہی ہوگا کہ جب میں نے سانپ سے بات کی تو اس کے بعد وہ دور ہٹ گیا تھا؟'' ہیری نے تیز لہجے میں کہا۔

''ہم نے تو بس اتنا دیکھا تھا کہ تم مار باسی زبان میں بات کر رہے تھے اور شاید سانپ کو جسٹن کی طرف بڑھنے کا کہہ رہے تھے۔'' ایرنی نے سخت لہجے میں کہا، حالانکہ بولتے ہوئے وہ کانپتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔یہ سن کر ہیری کی تیوری چڑھ گئی۔

''میں اسے اس کی طرف نہیں بڑھا رہا تھا۔'' ہیری پرزور لہجے میں بولا۔اس کی آواز غصے سے کانپ رہی تھی۔''سانپ نے تو جسٹن کو چھوا تک نہیں تھا!''

''وہ بال بال بچ گیا پوٹر!'' ایرنی نے کہا۔اس کے بعد اس نے جلدی سے آگے یہ جملہ بڑھا ڈالا''اور اگر تمہارے دل میں میرے بارے میں کوئی عناد آ رہا ہو تو میں تمہیں یہ بتا دینا چاہوں گا کہ تم میرا شجرہ نسب دیکھ سکتے ہو میرے خاندان میں نو پشتوں سے جادوگر اور جادوگرنیاں ہی رہے ہیں اور میرا خون اتنا خالص ہے، جتنا کسی جادوگر کا ہوسکتا ہے۔اس لئے......''

''مجھے اس سے کچھ لینا دینا نہیں!'' ہیری اس کی بات کاٹتے ہوئے بولا۔''تمہارا خون کس طرح کا ہے، میں ماگل خاندانوں میں پیدا ہونے والے لوگوں پر حملہ کیوں کرنا چاہوں گا؟''

''میں نے سنا ہے تم ان ماگلوؤں سے نفرت کرتے ہو جن کے ساتھ تم رہتے تھے۔'' ایرنی فوراً تیکھے انداز میں بولا۔

''یہ جھٹلایا نہیں جا سکتا، کوئی ڈرسلی گھرانے کے ساتھ رہے اور ان سے نفرت نہ کرے! میں چاہوں گا کہ تم بھی ایک بار یہ کوشش کر کے دیکھ لو!'' ہیری سچائی سے منہ نہ موڑ پایا تھا۔

ہیری کو وہاں مزید ٹھہرنا بے معنی لگا۔اسی لئے وہ مڑا اور پاؤں پٹختے ہوئے ان سے دور ہوتا چلا گیا۔وہ غصے سے کھولتا ہوا لائبریری

سے باہر نکل آیا۔ ہیری کو معلوم نہیں ہو پایا کہ جادوئی کلمات کی ایک بڑی سی کتاب کی سنہری جلد کو چمکاتے ہوئے میڈم پنس اسے قہر آلود نظروں سے گھورتی رہی تھیں، جب وہ ایرنی پر برس رہا تھا۔ ہیری لائبریری سے نکل کر راہداری میں داخل ہو چکا تھا۔ اس کا بدن غصے کی آگ میں جھلس رہا تھا اور ذہن میں ایرنی کی گھٹیا باتیں گونج رہی تھیں۔ وہ اس قدر کھویا ہوا تھا کہ اسے یہ بھی پتہ نہیں تھا کہ وہ کس سمت میں بڑھتا چلا جا رہا ہے؟ اچانک وہ لڑکھڑا کر گر پڑا۔ وہ کسی دیوہیکل اور ٹھوس چیز سے ٹکرا گیا تھا۔ اس نے چونکتے ہوئے فرش پر گرے گرے سر اُٹھا کر اوپر دیکھا تو اس کی آنکھیں پھٹی رہ گئیں۔

''او...... ہیلو ہیگرڈ......!'' ہیری اُٹھنے کی کوشش کی۔

ہیگرڈ کا چہرہ مخملی برف سے ڈھکی ہوئی ریشوں والی ٹوپی میں پوری طرح چھپا ہوا تھا۔ لیکن اسے پہچاننے میں کسی بھی طرح کی کوئی غلطی نہیں ہو سکتی تھی کیونکہ اس کے چھچھوندر کی کھال والے بڑے کوٹ نے ساری راہداری کو گھیر رکھا تھا جس میں بڑی تعداد میں گلہریاں بھری ہوئیں تھیں۔ ہاتھوں میں موٹے دستانے پہنے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ اس کے ایک ہاتھ میں ایک مردہ مرغ لٹک رہا تھا۔ ہیگرڈ نے اپنی ٹوپی کو چہرے سے پیچھے سرکایا۔

''ٹھیک تو ہو ہیری! آج تم جماعت میں پڑھنے کیلئے نہیں گئے کیا؟'' ہیگرڈ نے پوچھا۔

''آج جماعت ملتوی کر دی گئی ہے، مگر تم یہاں کیا کر رہے ہو؟'' ہیری نے پوچھا۔

ہیگرڈ نے مردہ مرغ کو ہیری کے سامنے اونچا کر دیا۔

''اس سال یہ دوسرا مرغ ہلاک ہوا ہے یا تو اسے کسی لومڑی نے مارا ہے یا پھر خون آشام بھالو بھوت نے! مرغوں کے چاروں طرف جادوئی حصار باندھنے کیلئے مجھے ڈمبل ڈور سے خصوصی اجازت لینا ہوگی۔'' ہیگرڈ نے بتایا۔ اس نے اپنی برف آلودہ موٹی بھنوؤں کے نیچے سے ہیری پر نگاہ ڈالی۔ ''خیریت تو ہے ہیری؟ مجھے ایسا لگ رہا ہے کہ تم کسی گہری پریشانی میں تاؤ کھائے ہوئے ہو!'' ہیگرڈ سوالیہ انداز میں ہیری کو دیکھنے لگا۔

ہیری ان سب باتوں کو دہرانا نہیں چاہتا تھا جو ایرنی اور اس کے ساتھی، ہیری کے بارے میں کہہ رہے تھے۔ اس لئے وہ اصلی بات گول کر گیا۔ ''ایسی کوئی بات نہیں ہے، بہتر ہوگا کہ مجھے اب لوٹ جانا چاہئے کیونکہ تبدیلی ہیئت کی جماعت کچھ ہی دیر میں شروع ہونے والی ہے اور مجھے اپنی کتابیں بھی اُٹھانا ہیں ہیگرڈ......!''

ہیگرڈ نے پہلو میں سر ہلایا اور ہیری وہاں سے آگے بڑھ گیا۔ اس کے ذہن میں ایک بار پھر ایرنی کی چبھتی باتیں گھومنے لگیں۔ لوگ اس کے بارے میں کیسے کیسے خیالات رکھتے ہیں۔ اس نے اذیت سے سوچا۔

’’جسٹن کو ایسے ہی کسی حادثے کے رونما ہونے کا اس وقت سے اندیشہ تھا جب سے اس نے غلطی سے پوٹر کو یہ بتا دیا تھا کہ وہ ماگل خاندان میں پیدا ہوا ہے......‘‘

ارنی کا جملہ خنجر کی طرح گھاؤ لگا رہا تھا۔ ہیری ہیر پٹختے ہوئے سیڑھیاں چڑھنے لگا اور ایک ایسی راہداری میں آن پہنچا جہاں کچھ زیادہ ہی اندھیرا تھا۔ یہاں کی مشعلیں تیز برفیلی سرد ہواؤں کے جھونکوں کی وجہ سے بجھ چکی تھیں۔ ہیری کو ایک طرف کی کھڑکی کھلی ہوئی دکھائی دی جہاں سے ابھی سرد ہوا کے جھونکے اندر آ رہے تھے۔ اس نے جلدی جلدی پلکیں جھپکائیں اور اندھیرے میں آنکھیں پھاڑ کر دیکھنے لگا۔ کسی قدر راہداری دکھائی دے رہی تھی۔ وہ چلتا ہوا نصف راہداری عبور کر گیا اور پھر اچانک کسی چیز سے ٹھوکر کھا کر منہ کے بل الٹ کر گر گیا۔ اس نے اندھیرے میں آنکھیں گاڑتے ہوئے دیکھا کہ وہ کس چیز سے ٹکرا کر گر گیا تھا؟ جونہی اس چیز کے خدوخال واضح ہوئے تو ہیری کے ہوش اُڑتے چلے گئے۔ اس کا چہرہ دہشت سے پھیکا پڑ گیا۔

فرش پر جسٹن فنچ گرا پڑا تھا اور اسی کے بے جان بدن سے ٹکرا کر ہیری منہ کے بل گرا تھا۔ ہیری نے اسے چھو کر دیکھا۔ وہ سخت اکڑا ہوا اور ٹھنڈا تھا۔ اس کے چہرے پر دہشت کے آثار نمایاں تھے اور اس کی کھلی بے جان آنکھیں چھت کو گھور رہی تھیں۔ اتنا ہی نہیں اس کے پاس ایک اور بھی ہیولہ دکھائی دے رہا تھا۔ جس کے خدوخال کچھ واضح نہیں تھے۔ اس نے آگے ہوتے ہوئے اپنی آنکھیں چوڑی کر کے اس ہیولے کو دیکھا۔ اسے ابھی بھی دشواری محسوس ہو رہی تھی۔ پھر جیسے ہی اسے سمجھ میں آیا تو وہ یکلخت پیچھے ہٹ گیا۔ اس نے آج تک اس سے عجیب اور حیرت انگیز منظر نہیں دیکھا تھا۔

وہ ہیولہ کسی اور کا نہیں بلکہ ’ لگ بھگ سر کٹے نک‘ کا تھا۔ اب وہ موتیوں جیسا سفید اور شفاف نہیں دکھائی دے رہا تھا۔ اس کا بدن دھواں دھار سیاہ پڑ چکا تھا۔ نک بھی فرش سے چند انچ اوپر ہوا میں بے جان گرا پڑا تھا۔ اس کا سر آدھا لٹکا ہوا تھا اور اس کے چہرے پر بھی ویسی ہی دہشت چھائی ہوئی تھی جیسی جسٹن کے چہرے پر عیاں تھی۔

ہیری سنبھلتے ہوئے اُٹھ کھڑا ہوا۔ اس کی سانسیں بے ترتیبی سے تیز تیز چل رہی تھیں۔ اس کا دل اتنی تیزی سے دھڑک رہا تھا جیسے اس کی پسلیوں سے ٹکرا کر نقارہ بجا رہا ہو۔ ہیری وہاں سے ہٹ کر تیزی سے اندھیری راہداری کا جائزہ لینے لگا۔ اس کی نظریں اوپر نیچے، دائیں بائیں اور آگے پیچھے ہر طرف گھوم رہی تھیں۔ اچانک اس کی نظر مکڑیوں کی ایک قطار پر ٹھٹک کر رُک گئی۔ وہ پوری طاقت سے بے جان لاشوں سے دور بھاگتی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں۔ اسی لمحے ہیری کو جیسے ہوش آ گیا۔ اس کے کانوں میں راہداری کے دونوں طرف لگی ہوئی جماعتوں سے طلبا اور اساتذہ کی آوازیں سنائی دیں۔ اس نے کانوں پر زور ڈال کر کچھ اور سننے کی کوشش کی مگر اسے کچھ سنائی نہیں دیا۔

ہیری کے ذہن میں یکا یک یہ خیال کوندا کہ اسے وہاں نہیں ہونا چاہئے۔اس کا دماغ اسے وہاں سے بھاگ جانے کا مشورہ دے رہا تھا مگراس کا دل اس سے متفق نہیں ہو پا رہا تھا۔اگر وہ وہاں سے فرار ہو جاتا تو اس بات کا کسی کو بھی پتہ نہیں چل پاتا کہ وہ کبھی وہاں آیا تھا۔مگراس کا دل ان حملہ زدہ لوگوں کو ایسے حال میں بے یارومددگار چھوڑ دینے پر راضی نہیں ہوا۔پھراس نے فیصلہ کرلیا کہ وہ لوگوں کو مدد کیلئے پکارے تاکہ انہیں ہسپتال لے جایا جاسکے۔کیا کوئی اس کی بات پر یقین کرے گا کہ اس حادثے سے اس کا کوئی تعلق واسطہ نہیں ہے؟

جب وہ گومگوئی کے عالم میں ہراساں کھڑا دل ودماغ کی کشمکش میں مبتلا تھا......تو اس کے ٹھیک پاس والا دروازہ زوردار آواز سے کھلا تو ہیری اپنی جگہ اچھل پڑا۔ وہ شریر بھوت 'پیوس' تھا۔ وہ ہوا میں تیرتا ہوا دروازے سے باہر نکلا۔''اوہ ہو! یہ تو پوٹی یعنی پوٹر ہے!'' پیوس ہوا میں لڑکھڑاتے ہوئے ہیری کے قریب سے گزرا اور اس کے چشمے کو ترچھا کرتا چلا گیا۔

''پوٹر کے کیا ارادے ہیں؟ پوٹر چھپ کر یہاں کیوں گھوم......''

پیوس اچانک رُکا اور ہوا میں قلابازیاں کھانے لگا۔قلابازی کھاتے ہوئے جب اس کا سر نیچے کی طرف آیا اور پیر چھت کی طرف اُٹھتے چلے گئے تو اس کی نگاہ جسٹن اور لگ بھگ سر کٹے نک پر پڑی۔اس نے فوراً خود کو سیدھا کیا۔اس نے اپنے پھڑ پھڑاتے ہوئے ہونٹوں میں ہوا بھری اور اس سے پہلے ہیری اسے کچھ کہہ پاتا وہ حلق پھاڑ کر زور زور سے چیخنے لگا۔

''حملہ......ایک اور حملہ......حملہ......اب کسی انسان یا بھوت کی جان محفوظ نہیں رہی۔اپنی جان بچاؤ...... بھاگو......سکول میں ایک اور حملہ ہو گیا ہے۔''

دھاڑ......دھاڑ......دھاڑ! ایک کے بعد ایک راہداری کے دروازوں کے کھلنے کی آوازیں سنائی دیں۔طلباء کسی سیلاب کی مانند راہداری میں گھستے چلے آئے پھر راہداری میں ایسی بھگدڑ اور دھکم پیل کی فضا پیدا ہوگئی کہ جسٹن کے پاؤں تلے روندے جانے کا اندیشہ ہونے لگا۔کئی طلباء تو لگ بھگ سر کٹے نک کے شفاف جسم میں کھڑے دکھائی دیئے۔جب اساتذہ وہاں پہنچے اور انہوں نے بلند آواز میں چلا کر ہجوم کو خاموش کرنے کی کوشش کی۔ہیری نے خود کو دیوار سے ٹیک لگائے ہوئے پایا۔پروفیسر میک گوناگل بھاگتی ہوئی وہاں پہنچیں۔ان کے پیچھے ان کی کلاس کے بچے بھی آئے۔جن میں ایک طالب علم کے بالوں پر اب بھی کالی سفید دھاریاں دکھائی دے رہی تھیں۔پروفیسر میک گوناگل نے اپنی چھڑی سے ایک زوردار دھماکہ کیا۔جس سے راہداری میں گہری خاموشی چھا گئی۔اس کے بعد انہوں نے سب طلباء کو اپنی اپنی جماعتوں میں جانے کا حکم دیا۔جونہی ہجوم چھٹنے کی وجہ سے تھوڑی سی جگہ خالی ہوئی تو ہفل پف فریق کا 'ایرنی' ہانپتا ہوا وہاں آن پہنچا۔

''آج تو پوٹر رنگے ہاتھوں پکڑا گیا۔'' ایرنی نے چیخ کر کہا۔ اس کا چہرہ بالکل سفید ہو رہا تھا اور اس نے اپنی انگلی ہیری کی طرف ڈرامائی انداز میں اُٹھا رکھی تھی۔

''اپنی زبان قابو میں رکھو میک ملن!'' پروفیسر میک گونا گل نے ناگواری سے کہا۔

پیوس اوپر جھولتے ہوئے بری طرح دانت دکھا رہا تھا اور مزے لیتے ہوئے پورے دہشت زدہ ماحول کو دیکھ رہا تھا۔ پیوس کو گڑبڑ یا کھلبلی والا ماحول ہمیشہ سے اچھا لگتا تھا کیونکہ وہ ایک شریر بھوت تھا۔ اودھم مستی اور دوسروں کو تنگ کرنا اس کا مشغلہ تھا۔ اساتذہ جسٹن اور لگ بھگ سر کٹے نک کے اوپر جھکے ہوئے ان کا معائنہ کرنے میں مصروف تھے۔ پیوس نے گنگنانا شروع کر دیا۔

''اوہ پوٹر تم خود تو نرے نکمے ہو!...... تم نے یہ کیا کھیل شروع کر دیا؟...... تم سکول کے بچوں کو ایسے ہلاک کر رہے ہو جیسے یہ کوئی پرلطف کیوڈچ میچ ہو......''

''بہت ہو چکا پیوس!......'' پروفیسر میک گونا گل نے ڈانٹتے ہوئے کہا۔ پیوس یکدم خاموش ہو گیا اور ہوا میں لہراتے ہوئے ہیری کو اپنی زبان دکھا کر وہاں سے پیچھے ہٹ گیا۔

پروفیسر فل ٹویک اور شعبہ فلکیات کی پروفیسر 'سین یسٹرا' نے آگے بڑھ کر جسٹن کا بے جان بدن اُٹھایا اور ہسپتال کی طرف لے گئے۔ لیکن کسی کو یہ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ لگ بھگ سر کٹے نک کا کیا جائے؟ آخر کار پروفیسر میک گونا گل نے چھڑی گھما کر ہوا سے ایک بڑا پنکھ نکال کر ایرنی کے حوالے کر دیا۔ انہوں نے ایرنی کو یہ بھی سمجھایا کہ وہ اس پنکھ سے ہوا کر کے لگ بھگ سر کٹے نک کو سیڑھیوں کے اوپر کیسے لے جائے گا۔ نک کو پنکھ جھلتے ہوئے ایک خاموش اور معلق سیاہ بادل کی طرح دھکیلتا ہوا لے گیا۔ اس کے بعد وہاں صرف ہیری اور پروفیسر میک گونا گل باقی رہ گئے تھے۔

''میرے پیچھے آؤ...... پوٹر!'' میک گونا گل نے تیکھے انداز میں کہا۔

''پروفیسر! میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے کچھ نہیں کیا......'' ہیری تڑپ کر بولا۔

''یہ بات میرے بس سے باہر ہے۔'' پروفیسر میک گونا گل سخت لہجے میں بولیں۔

وہ دونوں خاموشی سے ایک موڑ پر مڑے۔ پروفیسر میک گونا گل اچانک ایک بہت بڑے اور نہایت بدصورت جادوگر کے بت کے سامنے جا کر رُک گئیں۔

''لیموں کا قطرہ!'' ان کی آواز گونجی۔ ہیری سمجھ گیا کہ یہ خفیہ پہچان تھی۔

بدصورت جادوگر کا بت متحرک ہو گیا اور طرف سرک گیا۔ اس کے بعد اس کی عقبی دیوار چیرتی ہوئی کھل گئی اور پہلوؤں میں پیچھے

ہٹتی چلی گئی۔خوف و پریشانی میں مبتلا ہونے کے باوجود ہیری متحیر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔وہ سوچنے لگا آگے کیا ہونے والا ہے؟ دیوار کے پھٹتے ہی اس کے پیچھے چکردار سیڑھیاں دکھائی دیں جو کسی ایکسی لیٹر کی طرح گھومتی ہوئی اوپر اُٹھ رہی تھیں۔ پروفیسر میک گوناگل نے آگے بڑھ کر سیڑھی پر قدم رکھا تو ہیری نے بھی ویسا ہی کیا۔ جونہی وہ دونوں ایک قدم اوپر اُٹھے تو ان کے عقب میں ایک دھماکے دار آواز کے ساتھ دیوار بند ہوگئی۔ وہ گولائی میں گھومتے ہوئے اوپر کی طرف اُٹھتے چلے جارہے تھے۔وہ کس قدر اوپر اُٹھے تھے اس کا اندازہ ہیری کو بالکل نہیں ہو پایا کیونکہ اسے چکر آنا شروع ہو گئے تھے۔آخرکار یہ سفر ختم ہوا اور سیڑھیاں ایک چھوٹی سی راہداری کے ساتھ ٹک گئیں۔ ہیری نے اپنے سر کو جھٹکا اور سامنے نگاہ ڈالی۔ان کے سامنے ایک اونچا بلوط کی لکڑی کا چمکتا ہوا دروازہ موجود تھا جس پر عنقا (ایک جانور جس کا سر اور باز وعقاب جیسے ہوتے ہیں اور باقی دھڑ شیر کا ہوتا ہے) کے مجسمے والا پیتل کا کنڈا لٹک رہا تھا۔وہ سمجھ گیا تھا کہ اسے کہاں لایا گیا ہے؟ یہ یقیناً وہی جگہ ہونا چاہئے تھی جہاں ہیڈ ماسٹر رہتے ہوں گے۔ ہیری یہ سوچ کر کانپ گیا تھا۔

☆☆☆

بارہواں باب

# بھیس بدل سیرپ

اوپر پہنچنے کے بعد دونوں چکر دار پتھریلی سیڑھی سے نیچے اترے اور پھر پروفیسر میک گوناگل نے آگے بڑھ کر دروازے پر دستک دی۔ دروازہ دھیرے سے کھل گیا اور وہ دونوں اندر داخل ہو گئے۔ وہ ایک بڑے حجم کا گول کمرہ تھا جس سے اس بات کا اندازہ لگایا جا سکتا تھا کہ وہ قلعے کی عمارت کے بلند گولائی والے مینار میں واقع تھا۔ پروفیسر میک گوناگل نے اسے وہیں ٹھہرنے کا حکم دیا اور دروازہ کھول کر اندر چلی گئیں۔ وہ ہیڈ ماسٹر کے دفتر میں بالکل اکیلا تھا۔ ہیری نے چاروں طرف کا جائزہ لیا۔ ایک بات تو طے تھی کہ اس سال ہیری جتنے اساتذہ کے دفتروں میں گیا تھا، ان میں سے ڈمبل ڈور کا دفتر سب سے زیادہ دلچسپ دکھائی دے رہا تھا۔ اگر وہ اس وقت اس بات سے خوفزدہ نہیں ہوتا کہ اسے اب سکول سے نکالا ہی جانے والا ہے تو وہ اسے دیکھنے کا موقع پا کر بے حد خوش ہوا ہوتا۔ پورا دفتر عجیب و غریب قسم کی چھوٹی چھوٹی اشیاء سے بھرا پڑا تھا۔ چاندی سے بنے ہوئے بہت سے دلچسپ نوادرات پہیوں والی ایک بڑی میز پر سجے ہوئے تھے۔ میز پوش سے دھویں کی ایک ہلکی سی لکیر نکلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔ چاروں طرف دیواروں پر ہوگورٹ کے سابقہ ہیڈ ماسٹروں اور ہیڈ مسٹرسوں کی تصویریں لگی ہوئی تھیں جن کے بھوت اپنی اپنی تصویروں کے فریم میں آرام کرتے ہوئے اونگھ رہے تھے۔ وہاں پر پنجوں کے پاؤں والی ایک بڑی میز بھی دکھائی دی اور اس کے عقب میں بڑی الماری میں گندی اور پیوند لگی ہوگورٹ کی 'بولتی ٹوپی' رکھی ہوئی تھی۔ ہیری لمحہ بھر کیلئے جھجکا۔ اس نے دیوار پر سو رہے جادوگروں اور جادوگرنیوں کے بھوتوں کو غور سے دیکھا پھر وہ سوچنے لگا کہ اگر الماری میں رکھی ہوئی بولتی ٹوپی اُٹھالی جائے اور اسے وہ اپنے سر پر پہن کر دیکھ لے تو اس میں کوئی نقصان تو نہیں ہوگا؟

وہ صرف یہ دیکھنا چاہتا تھا...... یہ تسلی کرنا چاہتا تھا کہ بولتی ٹوپی نے اسے صحیح جگہ پر بھیجا ہے یا نہیں! وہ اطمینان سے میز کا چکر کاٹتا ہوا دوسری طرف بڑھ گیا اور الماری کے پاس جا پہنچا۔ اس نے مرجھائی ہوئی بولتی ٹوپی کو اُٹھایا دھیرے سے اپنے سر پر چڑھا لی۔ ٹوپی بہت بڑی تھی۔ جب ہیری نے اسے پہنا تو گذشتہ مرتبہ کی طرح ہی اس بار بھی اس کی آنکھیں ٹوپی کے نیچے چھپ گئیں۔ ہیری ٹوپی کے اندرونی سیاہ حصے کو گھور رہا تھا، وہ انتظار کر رہا تھا کہ ٹوپی کب اس سے مخاطب ہوتی ہے۔ پھر اس کی سماعت میں دھیمی سی آواز گونجی۔

''اُلجھن میں ہو ہیری پوٹر؟''

''آہ...... ہاں!'' ہیری ہکلایا۔ ''آپ کو تکلیف دینے کیلئے معافی چاہتا ہوں۔ میں یہ پوچھنا چاہتا تھا کہ......'' ہیری کی بات ادھوری ہی رہ گئی۔

''تم سوچ رہے ہو کہ میں نے تمہارے لئے صحیح فریق کا انتخاب کیا ہے یا نہیں!'' ٹوپی جھٹ سے بولی۔ ہیری کا سرا ثابت میں ہلنے لگا۔ ''یہ...... طے کرنا بہت مشکل تھا کہ تمہیں کس فریق میں رکھا جائے لیکن میں اب بھی وہی کہوں گا جو میں نے پہلے کہا تھا......''

ہیری کا دل دھک دھک کرنے لگا۔ ''تمہاری صحیح جگہ سلے درین میں ہی تھی۔''

ہیری کے پیٹ میں مروڑ اُٹھنے لگے اور سانس بے ترتیب ہونے لگی۔ اس نے بمشکل ٹوپی کو پکڑ کر سر سے اتارا۔ اب وہ گندی سی ٹوپی اس کے ہاتھوں میں پہلے کی طرح مرجھائی اور مردہ سی لٹک رہی تھی۔ ہیری نے اسے دوبارہ الماری میں واپس رکھ دیا اس کا جی بری طرح مچلنے لگا تھا۔

''تم یقیناً غلطی پر ہو!'' ہیری نے خاموش اور بے جان پڑی ہوئی ٹوپی کی طرف غصے سے نگاہ ڈالتے ہوئے زور سے کہا۔ بولتی ٹوپی جوں کی توں پڑی رہی اس میں کوئی ہلچل برپا نہیں ہوئی۔ ہیری اس کی طرف گھورتے ہوئے پیچھے ہٹ رہا تھا کہ اس کی سماعت میں ایک عجیب سی آواز پڑی۔ وہ جو کوئی بھی تھا بڑے رندھے ہوئے انداز میں بول رہا تھا۔ ہیری نے فوراً پلٹ کر آواز کی سمت میں دیکھا۔ وہ اس کمرے میں اکیلا نہیں تھا۔ دروازے کے پہلو میں عقبی سمت پڑی ہوئی سنہری تپائی کے اسٹینڈ پر ایک کمزور اور بھاری جثّے والا پرندہ کھڑا دکھائی دیا جو کسی پر نچے کھچے چنڈول کی طرح کا تھا۔ ہیری مبہوت انداز میں پرندے کی طرف دیکھ رہا تھا۔ پرندے نے گردن موڑ کر ہیری کی طرف دیکھا۔ اس کی آنکھوں میں گہرا درد اور تکلیف کا تاثر چمک رہا تھا۔ ایک بار پھر وہ اپنی رندھی آواز میں چیخا۔ ہیری سوچنے لگا کہ پرندہ بہت بیمار دکھائی دیتا ہے اس کی آنکھیں بھی بے نور سی ہیں۔ دیکھتے ہی دیکھتے اس کی دم میں سے ایک بڑا پنکھ جھڑا اور تپائی پر جا گرا۔ ابھی ہیری اس بارے میں سوچ رہا تھا کہ دو اور پنکھ جھڑ کر نیچے گر گئے۔ ہیری کے ذہن میں یہ خیال کوندا کہ اب صرف یہی ہونے کو باقی رہ گیا ہے کہ وہ ڈمبل ڈور کے دفتر میں اکیلا ہی موجود ہو اور اس کی موجودگی میں ڈمبل ڈور کا یہ پرندہ ہلاک ہو جائے۔ تاکہ دوسروں کو یہ کہنے کا موقع مل جائے کہ یہ بھی سب پوٹر کا ہی کیا دھرا ہے!

ہیری ابھی اپنے خیال کو مکمل نہیں کر پایا تھا کہ ایک ہلکا سا دھماکہ ہوا اور پرندے کے چاروں طرف آگ کے شعلے بھڑکنے لگے۔ ہیری کو اپنی سانس اوپر کی اوپر، نیچے کی نیچے اٹکتی ہوئی محسوس ہوئی۔ وہ لاشعوری انداز میں چیخا اور تپائی کی طرف بھاگتا چلا گیا۔ اس نے ہڑبڑاہٹ میں چاروں طرف دیکھا کہ شاید کہیں پانی رکھا ہوا نظر آجائے مگر وہاں پانی کا نام ونشان نہیں تھا۔ پرندہ اب پوری طرح

آگ کی لپیٹ میں آ چکا تھا۔ پہلی نظر میں وہ آگ کا بھڑکتا ہوا گولہ دکھائی دیتا تھا۔ پرندے کے حلق سے ایک زوردار چیخ برآمد ہوئی اور اگلے ہی لمحے وہاں کچھ بھی بچا تھا۔ سٹینڈ خالی تھا۔ تپائی پر راکھ کا سلگتا ہوا ڈھیر پڑا تھا۔ ہیری اسے بچانے کیلئے کچھ بھی نہیں کر پایا۔

ٹھیک اسی وقت دفتر کا دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی۔ ہیری نے تیزی سے سر اُٹھا کر دیکھا ڈمبل ڈور اندر داخل ہوتے دکھائی دیئے۔ اس کا دل بری طرح دھڑکنے لگا۔

''پپ...... پروفیسر!'' ہیری فوراً بول اُٹھا۔ ''آپ کا پرندہ...... میں کچھ بھی نہیں کر پایا...... اس میں نجانے کیسے خود ہی آگ لگ گئی تھی......'' اس کی سانسیں اکھڑ رہی تھیں۔

ڈمبل ڈور نے اپنا ہاتھ اُٹھا کر اسے پرسکون ہونے کا اشارہ کیا۔ دوسرے پل ہیری کا چہرہ حیرت کی شدت سے بگڑتا چلا گیا کیونکہ پروفیسر ڈمبل ڈور کے چہرے پر پریشانی کے بجائے دھیمی سی مسکراہٹ تیر رہی تھی۔

''وقت بھی تو ہو چکا تھا......'' ڈمبل ڈور آہستگی سے بولے۔ ''وہ کچھ دنوں سے بے حد بھیانک دکھائی دے رہا تھا۔ میں نے اس سے کہا تھا کہ وہ یہ کام کر لے......''

ہیری کی آنکھیں حیرت سے چوڑی ہوتی چلی گئیں۔ وہ کچھ نہ سمجھنے والے انداز میں پریشان دکھائی دے رہا تھا۔ ڈمبل ڈور اس کی کیفیت دیکھ کر دھیمے سے ہنس دیئے۔

''فاکس! ایک 'سیمرغ' ہے ہیری!'' ہیری سمجھ گیا کہ فاکس اس پرندے کا نام تھا۔ ''جب سیمرغ کے مرنے کا وقت آتا ہے تو وہ خود میں آگ لگا لیتا ہے اور اپنی راکھ میں سے دوبارہ جنم لیتا ہے۔ آہ! اس طرف دیکھو ہیری!......'' ڈمبل ڈور نے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

ہیری نے دم بخود نگاہوں سے راکھ کو دیکھا۔ راکھ کا ڈھیر کائی کی طرح پھٹتا جا رہا تھا اور اس میں سے ایک بغیر پروں والے، چھوٹے اور جھریوں والے چوزے کا سر ابھرتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ یہ بھی جلنے والے پرندے کی طرح بدصورت اور عجیب دکھائی دے رہا تھا۔

''افسوس کی بات ہے کہ تم نے اسے اس کے جلنے والے دن میں دیکھا'' ڈمبل ڈور بھرائی ہوئی آواز میں بولے۔ وہ اب اپنی میز کے پیچھے پڑی کرسی پر بیٹھ چکے تھے۔ ''زیادہ تر اوقات میں وہ سچ مچ بہت خوبصورت دکھائی دیتے ہیں۔ شوخ و چنچل سرخ پروں والا سیمرغ۔ یہ بہت ہی دلچسپ اور خطرناک پرندے ہوتے ہیں، وہ بھاری سے بھاری وزن کی چیزیں اپنے پنجوں میں دبا کر اُڑ سکتے ہیں۔ ان کے آنسو بڑے شفا آور ہوتے ہیں، ان سے گہرے زخم پل بھر میں بھر جاتے ہیں...... اور سب سے بڑھ کر یہ کہ سیمرغ

نہایت وفادار اور پالتو پرندے ہوتے ہیں ہیری!......''

کچھ دیر پہلے تک ہیری فاکس کے یوں جل جانے پر جس اذیت ناک صدمے سے دوچار تھا وہ اب اس کے ذہن سے مٹ چکا تھا۔ وہ اس بات کو بھی فراموش کر چکا تھا کہ اسے وہاں کس لئے لایا گیا تھا؟ جب ڈمبل ڈور نے اپنی اونچی پشت والی کرسی سے ٹیک لگا کر اپنی نیلی آنکھیں ہیری کے چہرے پر جمادیں تو ہیری کے دل میں خوف کی لہر اُٹھنے لگی۔ اسے تاریک راہداری والا واقعہ یاد آ چکا تھا، جس کے جرم کی پاداش میں اسے ڈمبل ڈور کے پاس پیش کیا گیا تھا۔

اس سے پہلے کہ ڈمبل ڈور کچھ پوچھنے کی کوشش کر پاتے۔ دفتر کا دروازہ دھماکے سے کھلا اور بوکھلائے ہوئے ہیگرڈ کی صورت دکھائی دی۔ جس کے چہرے پر ہوائیاں اڑی ہوئی تھیں۔ وہ خاصا وحشی نظر آ رہا تھا۔ اس کے قوی ہیکل سر پر رکھی ہوئی ٹوپی پھڑ پھڑا رہی تھی۔ مردہ مرغ ابھی تک اس کے ہاتھوں میں جھول رہا تھا۔

''ہیری نے کچھ نہیں کیا پروفیسر ڈمبل ڈور!'' ہیگرڈ نے عجلت بھرے لہجے میں بولا۔ ''اس لڑکے کے ملنے سے کچھ سیکنڈ پہلے ہی ہم نے اس سے باتیں کی تھیں۔ اسے وقت ہی نہیں ملا ہوگا جناب کہ......'' ڈمبل ڈور نے ہاتھ اُٹھا کر کچھ بولنے کی کوشش کی مگر ہیگرڈ کوئی پرواہ کئے بغیر بولتا چلا گیا۔ اس کے ہاتھوں میں پکڑا ہوا مردہ مرغ اس کے منہ کی طرح ہوا میں زور زور سے جھول رہا تھا جس کی وجہ سے چاروں طرف اس کے پنکھ پھیل گئے۔ ''وہ ایسا کر ہی نہیں سکتا۔ اگر ضرورت پڑی تو ہم جادوئی وزارت کے سامنے قسم اُٹھانے کیلئے تیار ہوں گے......''

''ہیگرڈ! میں......!'' ڈمبل ڈور نے کچھ کہنا چاہا۔

''آپ نے غلط لڑکے کو الزام میں دھر لیا ہے جناب! ہم جانتے ہیں کہ ہیری کبھی ایسا نہیں کر سکتا۔'' ہیگرڈ کی زبان ایک بار پھر چل پڑی۔

''ہیگرڈ!'' ڈمبل ڈور نے سخت لہجے میں زور سے کہا۔ ''مجھے نہیں لگتا کہ ہیری نے ان لوگوں پر حملہ کیا ہے۔''

ہیگرڈ ٹھٹک کر رُک گیا۔

''ٹھیک......ٹھیک ہے!'' ہیگرڈ نے ڈھیلے پڑتے ہوئے کہا۔ اس کا مردہ مرغ اب تھم چکا تھا۔ اچانک اس کی نظر قریب موجود ہیری پر پڑی تو وہ جھینپتے ہوئے بولا۔ ''ٹھیک ہے! تب ہم باہر انتظار کرتے ہیں ہیڈ ماسٹر!'' ہیگرڈ کا سر ہلا اور وہ پاؤں گھسیٹتے ہوئے دفتر سے باہر نکل گیا۔

''آپ کو نہیں لگتا کہ یہ میں نے کیا ہے پروفیسر!'' ہیری نے امید بھرے لہجے میں پوچھا۔ اسی وقت ڈمبل ڈور نے اپنی میز سے

مرغ کے پروں کو صاف کررہے تھے۔

''نہیں ہیری! مجھے بالکل یقین نہیں ہے۔'' ڈمبل ڈور نے دھیمے انداز میں کہا حالانکہ ان کا چہرہ ایک بار پھر گھمبیرتا کا شکار دکھائی دیا۔ ''لیکن...... پھر بھی میں تم سے بات کرنا چاہتا ہوں۔''

ہیری کے چہرے پر ایک رنگ آ کر گزر گیا۔ وہ خاموشی سے انتظار کرنے لگا۔ ڈمبل ڈور نے ہیری پر گہری نظر ڈالی اور ان کی آنکھوں میں تشویش کے سائے لرزنے لگے۔

''ہیری! مجھے تم سے یہ پوچھنا ہے کہ کیا کوئی ایسی چیز ہے جو تم مجھے بتانا چاہتے ہو......کوئی بھی چیز......؟'' ڈمبل ڈور نے نرم لہجے میں سوال کیا۔

ہیری کو سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ اس بات کا کیا جواب دیا جائے؟ اس نے مل فوائے کے چلانے کے بارے میں سوچا۔ 'اب تمہاری باری ہے بدذاتو!' اور پھر اس نے بھیس بدل سیرپ کے بارے میں سوچا جو مایوس مائرٹل کے باتھ روم میں کئی ہفتوں سے اُبل رہا تھا۔ پھر اس نے نادیدہ آواز کے بارے میں سوچا جو اسے دوبار سنائی دے چکی تھی پھر اسے رون کی بات کہی بات یاد آئی۔ 'جو آوازیں کسی دوسرے کو سنائی نہ دیں انہیں سننا اچھی بات نہیں ہے...... جادونگری میں بھی نہیں۔' اس نے اس بارے میں بھی سوچا کہ طلباء اس کے بارے میں کیا کہہ رہے تھے؟ اور اسے خود یہ ڈر ستا رہا تھا کہ اس کا سلزر سلے درین سے کس طرح کا رشتہ ہے......

''نہیں!......'' ہیری نے فیصلہ کرتے ہوئے دوٹوک انداز میں کہا۔ ''ایسی کوئی بات نہیں ہے پروفیسر!'' اس کا چہرہ ستا ہوا چہرہ پرسکون ہو چکا تھا۔ ڈمبل ڈور اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھتے رہے اور پھر دھیمے سے اسے واپس لوٹنے کی اجازت دے دی۔

☆☆☆

اب تک تو قلعے میں صرف گھبراہٹ کا ماحول پھیلا ہوا تھا لیکن جب سے جسٹن اور لگ بھگ سر کٹے 'نک' پر دہرا حملہ ہوا......تو اس کے بعد سے سکول میں زبردست دہشت پیدا ہو گئی تھی۔ عجیب بات یہ تھی کہ لگ بھگ سر کٹے نک کے حال کو دیکھ کر سب میں زیادہ پریشانی پھیلی ہوئی تھی۔ سب ایک دوسرے سے یہی سوال کر رہے تھے کہ آخر ایسا کون ہوگا؟ جو ایک بھوت کا یہ حال کرسکتا ہے۔ آخر وہ کون سی خوفناک طاقت تھی جو پہلے سے مرے ہوئے شخص کو اتنا نقصان پہنچا سکتی تھی؟ ہوگورٹ ایکسپریس میں نشستیں بک کرانے کیلئے سخت بھگدڑ مچی ہوئی تھی کیونکہ اب سبھی طلباء کرسمس کا تہوار منانے کیلئے جلدی سے جلدی اپنے گھروں میں پہنچنا چاہتے تھے۔

''اگر اتنی بڑی تعداد میں طلباء اپنے گھر چلے جائیں گے تو قلعے میں یقیناً ہم ہی باقی بچیں گے۔'' رون نے ہیری اور ہرمائنی سے کہا۔ ''ہمارے علاوہ یہاں بس مل فوائے، کریب اور گوئل ہی رہیں گے۔ ہماری یہ چھٹیاں کتنی مزیدار گزریں گی...... ہے نا!''

کریب اور گوئل ہمیشہ وہی کرتے تھے جو مل فوائے کہتا تھا۔اسی لئے انہوں نے بھی ان چھٹیوں میں سکول رُکنے والی فہرست میں نام لکھوا دیا تھا۔لیکن ہیری اس بات سے بے حد مسرور تھا کہ زیادہ تر طلباء گھر جا رہے تھے۔وہ یہ دیکھتے دیکھتے تنگ آچکا تھا کہ لوگ راہداریوں میں اس سے کنی کترا کر گزرتے تھے۔جیسے اس کے زہریلے دانت نکلنے والے ہوں یا وہ زہر لگانے والے انجکشن ہاتھ میں لئے گھوم رہا ہو۔اس کے پاس سے گزرتے وقت طلباء جس طرح بدکتے تھے یا چوری چھپے اشارہ کرتے تھے یا پھنکارتے ہوئے نکل جاتے تھے۔اس سے وہ اکتا چکا تھا۔

بہر حال،فریڈ اور جارج کو یہ کھیل بہت ہی دلچسپ لگا کہ جب راہداریوں میں ہمیشہ ہیری کے آگے آگے چلتے ہوئے یہ چلاتے جاتے تھے۔''سلے درین کے حقیقی جانشین کیلئے راستہ چھوڑو! سچ مچ بڑا شیطانی جادوگر آ رہا ہے......''

پرسی کو ہمیشہ کی طرح ان کی یہ حرکت بھی بالکل نہیں بھائی۔ایک دن اس نے بڑی مشکل سے اپنے غصے پر قابو رکھتے ہوئے انہیں کہا۔''یہ کوئی ہنسنے کی بات نہیں ہے!''

''راستے سے ہٹو پرسی! ہیری اس وقت بے حد جلدی میں ہے......''فریڈ ہنس کر بولا۔

''ہاں بالکل! وہ خفیہ تہ خانے میں اپنے خدمت گزار کے ساتھ چائے پینے جا رہا ہے۔''جارج نے کلکاری بھرتے ہوئے زور سے کہا۔جینی ویزلی کو بھی یہ مذاق بالکل پسند نہیں آیا تھا۔

''ہیری! اب تم کس پر حملہ کرنے کا منصوبہ بندی کر رہے ہو؟''فریڈ نے دور سے چلا کر پوچھا اور پھر ہنسنے لگا۔ایسے جملے سن کر ہیری کے تن بدن میں آگ لگ جاتی تھی۔

''فکر مت کرو فریڈ! میں نے لہسن کی بڑی پوتھی لٹکا رکھی ہے جو ہیری کو دور بھگانے کیلئے لاجواب ثابت ہوگی۔''جارج نے اس کی طرف دیکھ کر فقرہ کسا۔

''ارے! ایسا مت کرو!......''جینی بلبلاتے ہوئے چیخی۔اسے یہ سب بالکل اچھا نہیں لگ رہا تھا۔

فریڈ اور جارج کی یہ بکواس کوئی پہلی بار نہیں تھی۔ہیری کو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ مذاق اسے بھلا لگنے لگا۔اس کی وجہ یہ نہیں تھی کہ فریڈ اور جارج کے خیال کے مطابق وہ واقعی سلے درین کا جانشین ہو سکتا تھا بلکہ حقیقت یہ تھی ان کی مسخریوں سے ڈریکو مل فوائے جل بھن کر رہ جاتا تھا۔وہ انہیں اس طرح کی حرکتیں کرتے دیکھ کر ہمیشہ منہ بسور لیتا تھا اور اس کی آنکھوں میں جھنجلاہٹ تیرنے لگتی تھی۔

''اس کی وجہ صاف ظاہر ہے،وہ صرف اسی لئے جلتا بھنتا ہے،وہ کسی کو یہ بتا نہیں سکتا کہ احمقو! سلے درین کا جانشین پوٹر نہیں بلکہ

میں ہوں۔'' رون نے سمجھداری سے کہا۔ ''تم تو جانتے ہی ہو کہ کوئی اسے کسی بھی معاملے میں ہرادے تو وہ ہار ماننے کے بجائے الٹا چڑ جاتا ہے۔ اسے اس بات سے بہت تکلیف ہو رہی ہوگی کہ اس کے گھناؤنے کام کا سہرا تمہارے سر پر بندھ رہا ہے۔''

''یہ سلسلہ زیادہ وقت تک نہیں چلے گا۔'' ہرمائنی نے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔ ''بھیس بدل سیرپ لگ بھگ تیار ہو چکا ہے۔ ہم اس سے کسی بھی دن سچائی اگلوالیں گے۔''

☆☆☆

آخر کار سہ ماہی اپنے اختتام کو پہنچ گئی اور قلعے کی عمارت میں ہر سوں اندھیرا سکوت پھیل گیا جو زمین پر جمی ہوئی برف کی مانند گہرا تھا۔ اس خاموشی میں ہیری کو اُداسی کے بجائے خوشگوار اطمینان کا احساس ہونے لگا۔ ہیری کو یہ بہت بھلا لگا کہ گری فنڈر ہال پر اس کا، ہرمائنی اور ویزلی بھائیوں کا ہی قبضہ تھا۔ اب وہ بلا روک ٹوک ہلا گلہ مچاتے ہوئے جادوئی فٹ بال کھیل سکتے تھے اور اس شور وغل سے کسی کو اذیت نہیں پہنچتی تھی۔ اب وہ کھل کر فن مبارزت کی مشقیں جاری رکھ سکتے تھے۔ فریڈ، جارج اور جینی سکول میں اس لئے رُکے تھے کیونکہ انہیں اپنے والدین کے ساتھ بڑے بھائی 'بل' کو ملنے کیلئے مصر جانا پسند نہیں تھا۔ مصر بے حد گرم آب و ہوا والا ملک تھا۔ جہاں تک پرسی کے رُکنے کا سوال تھا تو یہ کہنا غلط نہیں تھا کہ وہ ان کے بچگانہ انداز سے بے حد خفا رہتا تھا۔ اسی لئے وہ گری فنڈر ہال میں ان کے ساتھ زیادہ دیر رُکنا پسند نہیں کرتا تھا۔ وہ پہلے ہی اپنی شان جھاڑنے کیلئے یہ واضح کر چکا تھا کہ وہ کرسمس کی چھٹیوں میں صرف اس سکول میں رُک گیا تھا، مانیٹر کے روپ میں یہ اس کی ذمہ داری بنتی تھی کہ وہ اس کڑے وقت میں اپنے طلباء کی مدد کر سکے۔

کرسمس کی صبح سرد اور سفید تھی۔ ہیری اور رون اپنے کمرے میں اکیلے رہ گئے تھے۔ وہ بڑی میٹھی نیند سو رہے تھے جب ہرمائنی نے آ کر انہیں جلدی سے جگا دیا۔ ہرمائنی پوری طرح تیار ہو کر ان کے کمرے میں آ چکی تھی اور اس کے ہاتھ میں ان دونوں کیلئے تحفے پکڑے ہوئے تھے۔

''جاگو!......'' ہرمائنی زور سے چیختی ہوئی بولی۔ وہ کھڑکیوں پر پڑے ہوئے پردوں کو کھینچ رہی تھی۔ کمرے میں چھائی ہوئی نیم تاریکی دن میں ڈھل گئی۔

''ہرمائنی! تمہیں یہاں نہیں آنا چاہئے تھا!'' رون نے اپنی آنکھیں میچتے ہوئے کہا۔ وہ کھڑکی سے داخل ہوتی چندھیا دینے والی روشنی سے بچنے کی کوشش کر رہا تھا۔

''میری طرف سے کرسمس کی مبارکباد!'' ہرمائنی نے اس کی طرف ایک تحفہ پھینکتے ہوئے کہا۔ ''میں لگ بھگ ایک گھنٹہ پہلے بیدار ہوئی تھی اور میں جادوئی سیرپ میں تھوڑے سے پتنگے مزید ڈال چکی ہوں۔ اب سیرپ پوری طرح تیار ہو چکا ہے۔''

ہیری فوراً اُٹھ کر بیٹھ گیا۔اس کی آنکھوں کی نیند بالکل اُڑ گئی تھی۔

''کیا تمہیں پورا یقین ہے......؟'' ہیری نے چونک کر پوچھا۔

''بالکل!'' ہرمائنی نے اعتماد بھرے انداز میں کہا۔ ہرمائنی کی نظریں سکیبرز چوہے پر جمی ہوئی تھیں۔ وہ ہیری کے بستر کے ایک کونے پر بیٹھ گئی۔''اگر ہمیں یہ کام کرنا ہے تو میں صرف یہی کہوں گی کہ اسے آج رات ہی کر ڈالا جائے۔''

اسی وقت ہیری کا الو 'ہیڈوگ' اپنے پر پھڑ پھڑاتے ہوئے کمرے میں داخل ہوئی۔اس کی چونچ میں ایک چھوٹا سا پیکٹ دبا ہوا تھا۔ ہیڈویگ سیدھی ہیری کے بستر پر اُتری۔

''ہیلو! تو تم اب مجھ سے ناراضگی ختم کر چکی ہو نا!'' ہیری نے خوشی سے کہا۔

ہیڈوگ نے پیار بھرے انداز میں ہیری کا کان کترنے کی کوشش کی۔ ہیری نے مسکرا کر اس کا لایا ہوا تحفہ دیکھا۔تحفہ دیکھ کر وہ چونک پڑا۔اس لمحہ بھر کیلئے یقین نہیں آیا کہ کیا واقعی یہ تحفہ مسٹر ڈرسلی نے ہی اس کیلئے بھیجا ہے۔ یہ سچ تھا کہ یہ چھوٹا سا پیکٹ مسٹر ڈرسلی نے ہی ہیڈوگ کے ہاتھ ہیری کو روانہ کیا تھا۔ ہیری کو باقی چیزوں سے یہ زیادہ بھلا لگ رہا تھا کیونکہ یہ ان اپنوں نے بھیجا تھا جو اس سے نفرت کرتے تھے۔اس نے ہیڈوگ کا سر تھپتھپایا اور پیکٹ کو جلدی سے کھولا۔ پیکٹ میں سے 'خلال کی ایک ڈبیا' نکلی جو دانتوں میں پھنسے ریشے نکالنے کام آتی تھی۔اس کے ساتھ ہی مسٹر ڈرسلی کا ایک خط بھی تھا جس میں کرسمس کی مبارکباد کے ساتھ یہ مشورہ دیا گیا تھا کہ وہ گرمیوں کی چھٹیوں میں واپس لوٹنے کے بجائے اگر ہوگورٹ میں ہی رُک جائے تو یہ زیادہ اچھا ہوگا۔

ہیری کو ملنے والے کرسمس کے باقی تحفے اس سے زیادہ اطمینان بخش تھے۔ہیگرڈ نے اسے ٹرکل ٹافی کا ایک بڑا ڈبہ بھیجا تھا۔ جسے ہیری نے کھانے سے پہلے آگ میں ڈال کر نرم کرنے کا فیصلہ کیا تھا کیونکہ ٹرکل ٹافی جبڑوں کو آپس میں چپکا دیتی تھی۔ رون نے تحفے میں ''توپ کے گولے کے ساتھ اُڑان'' نامی کتاب دی تھی، جس میں اُس کے پسندیدہ کیوڈچ کھلاڑیوں کے بارے میں دلچسپ واقعات درج تھے اور ہرمائنی نے اس کیلئے عقاب کے پر والا ایک بہترین قلم خریدا تھا۔ ہیری نے جب آخری تحفہ کھولا تو اس میں اسے مسز ویزلی کے ہاتھ کا بنا ہوا سویٹر اور ایک بڑا اسفنجی کیک ملا۔اس نے اس نے مشکور نگاہوں کے ساتھ ان کا کرسمس کارڈ اپنی میز پر کھڑا کر دیا۔اسی لمحے اسے مسٹر ویزلی کی کار کا خیال آ گیا جو جھگڑالو درخت کے ساتھ ہونے والے تصادم کے بعد سے آج تک کسی کو دکھائی نہیں دی تھی۔ وہ قوانین کو توڑنے کی اس منصوبہ بندی کے بارے میں بھی سوچ رہا تھا جو اس نے رون کے ساتھ مل کر بنائی تھی......

☆☆☆

ایسا ہو ہی نہیں سکتا تھا کہ کوئی ہوگورٹ میں کرسمس کی پرتکلف ضیافت کا لطف نہ اُٹھا پائے، چاہے اسے بعد میں بدذائقہ بھیس

بدل سیرپ پینے کی فکرستا رہی ہو۔ بڑا ہال رفیع الشان دکھائی دے رہا تھا۔ نہ صرف وہاں برف میں ڈھکے ہوئے ایک درجن کرسمس کے درخت سجے ہوئے موجود تھے اور مقدس اور گھن دارا کاس بیل کی موٹی شاخیں چھت پر ایک دوسرے باہم پیوست ہو کر ڈرامائی انداز میں لہرا رہی تھیں بلکہ خشک برف کے گالے چھت سے دلکش پھوار کی مانند گر رہے تھے۔ ڈمبل ڈور نے انہیں اپنے کچھ پسندیدہ نغمات سنوائے۔ ہیگرڈ بڑے پیالے میں انڈوں کا شربت پینے کے بعد بے خودی کے عالم اور زیادہ اونچی آواز میں بول رہا تھا۔ پرسی کا اس طرف دھیان ہی نہیں گیا کہ فریڈ نے اس کے مانیٹر والے بیج پر جادو کر ڈالا تھا۔ جس کی وجہ سے اب اس پر کچھ اور ہی عبارت لکھی دکھائی دے رہی تھی۔

''کند ذہن لڑکا!''

وہ حیرانگی سے ان سب سے پوچھتا رہا کہ وہ ان کی طرف دیکھ کر کیوں ہنس رہے ہیں؟ ہیری کو اس بات کی کوئی پرواہ نہیں تھی کہ سلے درین کی میز پر بیٹھا ہوا ڈریکو مل فوائے زور زور سے اس کے نئے سوئیٹر کے بارے میں استہزائیہ فقرے کس رہا تھا۔ ہیری نے سوچا، اگر قسمت نے ساتھ دیا تو کچھ ہی گھنٹوں میں مل فوائے کی ہوا نکل جائے گی۔ ہیری اور رون نے ابھی کرسمس پڈنگ کا تیسرا دور ہی ختم کیا تھا کہ تبھی ہرمائنی انہیں کھینچ کر ہال سے باہر لے گئی تاکہ شام کی منصوبہ بندی کو آخری شکل دی جا سکے۔

''اب ہمیں ان لوگوں کی کوئی چیز چاہئے! جن کے روپ میں تمہیں خود کو بدلنا ہے۔'' ہرمائنی نے تنک کر کہا جیسے وہ انہیں واشنگ پاؤڈر لانے کیلئے سپر مارکیٹ بھیج رہی ہو۔ ''اور صاف ظاہر ہے اگر تم کریب اور گوئل کی کوئی چیز لا سکتے ہو تو یہ سب سے اچھا رہے گا کیونکہ وہ دونوں مل فوائے کے سب سے گہرے اور قریبی دوست ہیں۔ وہ ان سے کچھ نہیں چھپاتا اور ہمیں یہ انتظام بھی کرنا ہے کہ جب ہم اس سے پوچھ گچھ کر رہے ہوں تب اصلی کریب اور گوئل وہاں پر اچانک نہ آ جائیں۔'' ہرمائنی نے اپنی بات ختم کر کے ہیری اور رون کو تیکھی نظروں سے گھورا کیونکہ وہ دونوں ہونقوں کی طرح دیدے پھاڑے اس کا چہرہ دیکھ رہے تھے۔

''میں نے تمام منصوبہ بندی کر لی ہے۔'' ہرمائنی نے بات آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔ اس کے ہاتھوں میں دو چھوٹے چاکلیٹی کیک پکڑے دکھائی دیئے۔ ''میں نے ان میں نیند کی پر اثر دوا ملا دی ہے۔ تمہیں بس اتنا کرنا ہے کہ انہیں کسی ایسی جگہ پر رکھ دو جہاں کریب اور گوئل انہیں دیکھ لیں۔ تم تو جانتے ہی ہو وہ کھانے کے معاملے میں کتنے لالچی ہیں! وہ ایک نظر دیکھنے کے بعد انہیں کھائے بغیر نہیں رہ پائیں گے۔ ایک بار جب وہ سو جائیں تو تم ان کے چند بال اکھاڑ لینا اور انہیں گودام کی الماری میں چھپا دینا......''

ہیری اور رون نے تعجب بھرے انداز میں ایک دوسرے کو دیکھا۔

''ہرمائنی مجھے اندازہ نہیں......'' رون نے کچھ بولنا چاہا۔

''شک وشبہ ہماری منصوبہ بندی کو بری طرح سے ناکام کرسکتا ہے......'' ہرمائنی کی آواز میں فولاد جیسی مضبوطی جھلک رہی تھی، بالکل ویسے ہی جیسے پروفیسر میک گوناگل کی آواز میں کئی بار محسوس ہوئی تھی۔ ''کریب اور گوئل کے بالوں کے بغیر بھیس بدل سیرپ بالکل کام نہیں کرے گا۔ تم مل فوائے سے پوچھ گچھ کرنا چاہتے ہو یا نہیں؟'' ہرمائنی کا لہجہ کافی سخت ہو گیا تھا۔

''ٹھیک ہے......ٹھیک ہے!......لیکن تم کیا کرو گی؟ تم کس کے بالوں کا انتظام کرو گی؟'' ہیری نے جلدی سے کہا۔

''میرے پاس پہلے سے ہی انتظام ہے!'' ہرمائنی نے گہری سانس لے کر کہا۔ یہ کہنے کے بعد اس نے جیب سے ایک چھوٹی بوتل باہر نکالی اور اس کے اندر جھلکنے والے بالوں کے کئی ٹکڑے دکھائے۔ ''یاد ہے فن مبارزت کی مشقوں میں مل فوائے کے ساتھ ایک لڑکی آئی تھی......ملی سینٹ بلس ٹروڈ! جو میرے ساتھ گتھم گتھا ہو رہی تھی۔ جب وہ میرا گلا دبانے کی کوشش کر رہی تھی تب میرے کپڑوں پر اس کے یہ بال لگ گئے تھے۔ اب وہ کرسمس کیلئے گھر جا چکی ہے۔ اس لئے مجھے یہ بتانا پڑے گا کہ میں بیچ میں ہی واپس لوٹ آئی ہوں!''

جب ہرمائنی بھیس بدل سیرپ کا دوبارہ معائنہ کرنے کیلئے چلی گئی تو حیرانی و پریشانی میں مبتلا رون نے اپنی گردن ہیری کی طرف موڑتے ہوئے بولا۔

''کیا تم نے کسی دوسری ایسی منصوبہ بندی کے بارے میں کبھی غور کیا ہے جس میں اتنے سارے بکھیڑے موجود نہ ہوں......''

☆☆☆

ہیری اور رون کے چہروں پر اس وقت حیرت کا کوئی ٹھکانہ نہ رہا جب ان کی منصوبہ بندی کا پہلا مرحلہ بالکل ان کی توقع کے مطابق انجام کو پہنچا۔ اس میں کوئی پریشانی نہیں اُٹھانا پڑی تھی۔ ہرمائنی نے جیسا کہا تھا بالکل ویسا ہی ہوا تھا۔ وہ کرسمس کی چائے پینے کے بعد بڑے ہال کے باہر ایک ویران راہداری میں چھپ کر بیٹھ گئے تھے۔ انہیں اب کریب اور گوئل کے باہر نکلنے کا انتظار تھا جو بڑے ہال میں سلے درین کی میز پر تنہا بیٹھے چوتھی بار اپنے منہ میں اسفنج کیک ٹھونس رہے تھے۔ ہیری نے سیڑھیوں پر بنے ہوئے چھوٹے سے طاق میں چاکلیٹی کیک رکھ دیئے تھے جو پہلی نظر میں صاف دکھائی دیتے تھے۔ جب ہیری اور رون نے کریب اور گوئل کو بڑے ہال میں سے باہر نکلتے دیکھا تو جلدی سے اگلے دروازے کے پاس رکھے ہوئے بڑے بت کی اوٹ میں چھپ گئے۔

''کوئی اتنا احمق کیسے ہو سکتا ہے؟'' رون نے تعجب بھرے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا تو ہیری نے کہنی مار کر اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔ جب کریب نے بے ڈھنگے انداز میں مسکرا کر گوئل کی طرف دیکھا اور طاق میں پڑے ہوئے کیک کی طرف اشارہ کیا تو گوئل کا چہرہ بھی کھل اُٹھا۔ وہ دونوں جلدی سے کیک کی طرف لپکے۔ انہوں نے کیک اُٹھائے اور للچائے ہوئے انداز میں انہیں

دیکھا۔ بے ڈھنگی ہنسی ہنستے ہوئے انہوں نے اپنے بڑے منہ میں سالم کیک ڈال لئے اور چباچبا کر اس کا لطف اُٹھانے لگے۔ یہ سلسلہ زیادہ دیر تک جاری نہ رہ پایا۔ان کے چہروں پر خمار آلود تاثر چھا گیا اور ان کی آنکھیں موندتی دکھائی دیں۔ پھر وہ چہروں کے تاثر بدلتے ہوئے کمرے کے بل فرش پر دراز ہو گئے۔ ان کے لڑھکنے سے زوردار آواز پیدا ہوئی مگر وہاں کوئی موجود نہیں تھا جو آواز کا محرک جاننے کیلئے وہاں آتا۔

ہال کے دوسرے سرے پر موجود گودام تک ان کے بھاری بھرکم جسموں کو لے جانا سب سے زیادہ مشکل کام ثابت ہوا۔ الماری میں بند کرنا بھی کوئی آسان نہیں تھا۔ جب انہیں بالٹیوں اور جھاڑوؤں کے درمیان چھپا دیا گیا تو ہیری نے ہانپتے ہوئے گوئل کے ماتھے سے دو تین بال کھینچ کر اکھاڑ لئے۔ رون اس کی تقلید کرتے ہوئے کریب کے کچھ بال اکھاڑے۔ انہوں نے کریب اور گوئل کے جوتے بھی اُٹھا لئے تھے کیونکہ ان کے اپنے جوتے ان دونوں کے پیروں کے لحاظ سے کافی چھوٹے تھے اور وہ ننگے پاؤں مل فوائے کے پاس نہیں جانا چاہتے تھے۔انہوں نے جو کچھ کیا تھا اس پر وہ دونوں دم بخود تھے۔ وہ حیرانگی میں الجھے مایوس مائرٹل کے باتھ روم کی طرف لپکے۔

جب وہ باتھ روم کے اندر پہنچے تو وہاں ہر طرف سیاہ دبیز دھواں پھیلا ہوا تھا جس میں دوسری طرف دیکھنا بڑا مشکل ہو رہا تھا۔ دھویں اس ٹوائلٹ سے برآمد ہو رہا تھا جس میں ہرمائنی ابلتے ہوئے سیرپ کو کڑاہی میں کلچی سے ہلا رہی تھی۔ اپنے چہروں پر چوغے سے ڈھاٹا باندھتے ہوئے ہیری اور رون نے دروازے پر ہلکی سی دستک دی۔ ''ہرمائنی!''

انہیں اندر سے کنڈی کھلنے کی آواز سنائی دی اور ہرمائنی سامنے آ گئی۔ اس کی آنکھیں بے حد چمک رہی تھیں۔ اس نے سوالیہ انداز میں ان دونوں کی طرف دیکھا۔ ہرمائنی کے عقب میں انہیں کڑاہی میں گاڑھا سیرپ اُبلتا ہوا دکھائی دیا۔ جس کی کھدبد کی آواز ٹوائلٹ میں دھیمی دھیمی گونج رہی تھی۔

''کیا تم نے ان کے بال اکھاڑ لئے ہیں!'' ہرمائنی نے سانس روک کر پوچھا۔

ہیری اور رون نے اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے بال اسے دکھائے۔

''ٹھیک ہے! میں نے لانڈری سے یہ چوغے چرا لئے ہیں۔'' ہرمائنی نے ایک چھوٹا سا تھیلا انہیں دکھاتے ہوئے کہا۔ ''جب تم کریب اور گوئل میں بدل جاؤ گے تو تمہیں ان بڑوں کپڑوں کی ضرورت پڑے گی......''

ان تینوں نے کڑاہی کو گھورا۔ پاس سے دیکھنے پر سیرپ کیچڑ جیسا گدلا دکھائی دیتا تھا جو دھیمے دھیمے کھدبدا رہا تھا۔

''مجھے پورا بھروسہ ہے کہ میں نے ہر چیز صحیح انداز سے پایہ تکمیل تک پہنچائی ہے۔'' ہرمائنی نے ایک بار پھر ''سریع الاثر جادوئی

ادویہ‘‘ نامی کتاب کے دھبے دار صفحات کو الجھے ہوئے انداز میں پڑھتے ہوئے کہا۔ ’’یہ ویسا ہی دکھائی دے رہا ہے جیسا اس کتاب میں بتایا گیا ہے……ایک بار جب ہم اسے پی لیں گے تو ہمارے پاس ٹھیک ایک گھنٹے کا وقت میسر ہوگا اور اس کے بعد ہم اپنے اصلی روپ میں واپس لوٹ آئیں گے۔‘‘

’’اب کیا کریں؟‘‘ رون نے گھبرائے ہوئے انداز میں سرگوشی کی۔

’’ہم اسے تین پیالوں میں بانٹ کر اس میں اپنے اپنے بال ڈال لیتے ہیں۔‘‘

ہرمائنی نے پیالوں میں ڈھیر سارا سیرپ ڈال دیا تھا پھر ہیجانی کیفیت میں اس نے مل سینٹ کے بال بوتل میں سے نکالے اور اپنے پیالے میں ڈال دیئے۔ پیالے میں پڑے سیرپ میں سے تیز سرسر کی آواز نکلی اور بال اس میں یوں گھلتے چلے گئے جیسے انہیں سیرپ کے بجائے تیزاب میں ڈال دیا گیا ہو۔ ایک منٹ کے وقفے کے بعد سیرپ کا رنگ بدلا اور تیز زرد دکھائی دینے لگا۔ سیرپ میں سے ابھی بھی شوں شوں کی آوازیں نکل رہی تھیں۔

’’واہ! مس ملی سینٹ ٹروڈ کا عرق!‘‘ رون نفرت سے پیالے کو گھورتے ہوئے بولا۔ ’’میں شرط لگا سکتا ہوں کہ اس کا ذائقہ بڑا کڑوا اور گھن والا کسیلا ہوگا۔‘‘

’’جو بال تم لائے ہو، انہیں اپنے پیالے میں ملا دو۔‘‘ ہرمائنی نے تیکھی نگاہ ڈالتے ہوئے رون سے کہا۔ ہیری نے درمیان والا پیالہ اپنی طرف کھسکا کر اس میں گوئل کے بال ڈال دیئے اور رون نے آخری پیالے میں کریب کے بال ڈال دیئے۔ دونوں پیالوں میں سرسر کی آواز گونجی اور بال گل کر یوں تحلیل ہوتے چلے گئے جیسے ان کا کوئی وجود ہی نہ ہو۔ پیالوں کی بالائی سطح پر جھاگ سی بن گئی تھی۔ پھر دیکھتے ہی دیکھتے گوئل کے بالوں والا سیرپ بھورے خاکی رنگت میں بدل گیا اور کریب کے بالوں والا سیرپ گہرے سیاہی مائل بھورے رنگ کا بن گیا تھا۔ ہرمائنی اور رون کے ہاتھ اپنے اپنے پیالوں کی طرف بڑھ گئے۔

’’تھوڑا ٹھہرو!‘‘ ہیری کی آواز نے انہیں منجمد کر ڈالا۔ ’’بہتر ہوگا کہ ہم یہ سیرپ یہاں نہ پیئیں کیونکہ جب ہم کریب اور گوئل کی صورت میں بدل جائیں گے تو ہمارے کپڑے چھوٹے پڑ جائیں گے اور ملی سینٹ بلس ٹروڈ بھی کوئی ننھی پری نہیں ہے۔‘‘

پیالے سے بھیس بدل سیرپ کی کوئی بوند بھی نہ ٹپک پائے۔ اس بات کا پوری طرح خیال رکھتے ہوئے ہیری درمیان کے ٹوائلٹ میں گھس گیا۔

’’تیار ہو!‘‘ ہیری نے پوچھا۔

’’بالکل تیار!‘‘ رون اور ہرمائنی کی آواز سنائی دی۔

’’ایک......دو......تین!‘‘

ہیری نے اپنی ناک کو دونوں انگلیوں سے دباتے ہوئے پیالہ منہ کو لگایا اور دو بڑے گھونٹوں میں سیرپ حلق سے اتار لیا۔ سیرپ کا ذائقہ جلی ہوئی گوبھی جیسا تھا۔ اگلی ساعت میں اس کے پیٹ میں مروڑ اُٹھنے لگے۔ پیٹ میں کچھ ایسی ہلچل مچی ہوئی تھی جیسے اس نے کوئی زندہ سانپ نگل لیا ہو اور وہ بری طرح تڑپ رہا ہو۔ وہ درد کی شدت کے مارے دہرا ہوتا چلا گیا۔ اسے ابکائی کا گہرا احساس ہو رہا تھا۔ اس کی جی بری طرح متلا رہا تھا۔ پھر اسے ایسا لگا جیسے اس کا پیٹ آگ کے شعلوں میں جل رہا ہو۔ جلنے کی یہ لہر تیزی سے اس کے پورے بدن میں پھیلتی جا رہی تھی۔ سر کے بالوں سے لے کر پاؤں کے ناخن تک ہر حصہ آگ کی لپیٹ میں سلگتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ اس کے بعد اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کا پورا جسم موم کی طرح پگھلتا جا رہا ہو۔ وہ اپنے ہاتھوں کے بل فرش پر گر گیا۔ اگلے لمحے اس کی جلد میں بڑے بڑے بلبلے نمودار ہو گئے۔ یوں لگ رہا تھا جیسے اس کی جلد کسی ہنڈیا میں پڑے دودھ کی طرح اُبل رہی ہو۔ جوں جوں تبدیلیوں کا احساس نئی شکل بدلتا رہا، توں توں اس کی تکلیف میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔ پھر اس کے دیکھتے ہی دیکھتے اس کے ہاتھ جسامت بڑی ہونے لگے۔ انگلیاں موٹی اور لمبی ہوتی چلی گئیں۔ ماتھے پر چبھن جیسے احساس کے ہونے پر اسے معلوم ہوا کہ اس کی پلکوں اور بھنوؤں پر بال رینگ رہے ہیں۔ جب اس کا سینہ کسی ڈھول کی مانند پھولتا چلا گیا تو اس کے کپڑے پھٹتے چلے گئے۔ اس کے پیروں میں بھی بہت تیز درد ہو رہا تھا کیونکہ اس کے جوتے گوئل کے پیروں سے پورے چار نمبر چھوٹے تھے۔ جس طرح اچانک بھیس بدلی کا عمل شروع ہوا تھا اسی طرح اچانک ہی یہ اپنے اختتام کو جا پہنچا۔ ہیری پتھریلے ٹھنڈے فرش پر منہ کے بل پڑا ہوا تھا۔ آخری ٹوائلٹ میں اسے مایوس مائرٹل کی بڑبڑاتی ہوئی آواز سنائی دی۔ اس نے اپنے جوتے بڑی مشکل کے ساتھ اتارے اور دور پھینک دیئے۔ وہ آہستگی کے ساتھ کھڑا ہو چکا تھا۔ اس نے سوچا ’اچھا تو گوئل بننے کے بعد اس طرح کا احساس ہوتا ہے۔‘ کانپتے ہوئے بڑے ہاتھوں سے اس نے اپنے پرانے کپڑے کھینچ کر اتارے جو اب اس کے ٹخنوں سے ایک فٹ اوپر جھول رہے تھے۔ اس کے بعد اس نے ہرمائنی کے لائے ہوئے لانڈری والے کپڑے نکال کر جسم پر چڑھا لئے۔ اس کے بعد اس نے گوئل کے چرائے ہوئے جوتوں کو پیروں میں پہننا اور فیتے کو باندھنے لگا۔ اس نے اپنی آنکھوں میں گھسے ہوئے بال نکالنے کیلئے اپنا ہاتھ بڑھایا......لیکن اس کا ہاتھ ماتھے کے نیچے ابھرے ہوئے بالوں تک ہی پہنچ پایا تب جا کر اسے احساس ہوا کہ چشمے کی وجہ سے اسے ہر چیز دھندلی دکھائی دے رہی تھی۔ گوئل کو چشمہ پہننے کی ضرورت نہیں تھی۔ اس نے اپنی عینک اتاری اور جیب میں ڈال لی۔

’’تم دونوں ٹھیک ہو؟‘‘ ہیری کے منہ سے گوئل جیسی آواز برآمد ہوئی۔

’’ہاں!‘‘ دائیں طرف سے کریب کی بھرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

ھیری نے اپنے دروازے کی چٹخنی کھولی اور باہر نکل کر چٹخے ہوئے آئینے کے سامنے کھڑا ہوگیا۔ آئینے میں گوئل اپنی گہری بھنوؤں والی آنکھوں کے ساتھ ھیری کو گھور رہا تھا۔ ھیری کو محسوس ہوا کہ گوئل کا چہرہ زرد پڑا ہوا ہے اور وہ کسی صدمے کا شکار دکھائی دے رہا ہے۔ ھیری نے اپنی کان کھجا کر دیکھا تو آئینے میں موجود گوئل نے بھی ویسا ہی کیا تھا۔

رون نے اپنے ٹوائلٹ کا دروازہ کھولا اور باہر نکل آیا۔ وہ دونوں ایک دوسرے کو حیرت سے گھور رہے تھے۔ رون اور کریب میں کوئی فرق نہیں دکھائی دیا۔ رون کا چہرہ بھی پیلا پڑا ہوا تھا شاید ایسا سیرپ کی تکلیف کی وجہ سے تھا۔ کریب کی طرح رون کے بال بھی گولائی میں کٹے ہوئے تھے اور اس کے بازو بھی گوریلے جیسے لمبے دکھائی دے رہے تھے۔

''یقین نہیں ہوتا...... یقین نہیں ہوتا!'' رون کے لب پھڑ پھڑائے۔ وہ شدید تعجب کا شکار دکھائی دے رہا تھا۔ وہ دھیمے قدموں سے چلتا ہوا ھیری کے قریب پہنچ گیا۔ اس نے کریب کی ناک کو کھجایا اور دوبارہ غیر یقینی انداز میں بڑبڑایا۔ ''یہ واقعی حیرت انگیز ہے!''

''بہتر ہوگا کہ ہم وقت ضائع کرنے کے بجائے روانہ ہوجائیں۔'' ھیری نے اپنی گھڑی کو دیکھتے ہوئے گوئل کے لہجے میں کہا۔ گھڑی گوئل کی موٹی کلائی میں بری طرح چبھ رہی تھی۔ ھیری نے اسے کھول کر ڈھیلا کردیا۔ ''ہمیں یہ پتہ ہے لگانا ہوگا کہ سلے درین کا ہال کہاں ہے؟ کاش ہمیں باہر کوئی سلے درین کا طالب علم مل جائے! جس کے پیچھے پیچھے ہم وہاں پہنچ سکیں......''

ھیری نے ھیری کی طرف سپاٹ نظروں سے دیکھا۔

''تمہیں معلوم نہیں کہ گوئل کو کچھ سوچتے ہوئے دیکھنا کتنا عجیب سا لگتا ہے۔'' رون بولا اور اس نے آگے بڑھ کر ہرمائنی کا دروازے پر دستک دی۔ ''چلو! ہمیں اب دیر ہورہی ہے......''

''مجھے نہیں لگتا کہ میں باہر نکل پاؤں گی تم لوگ میرے بغیر ہی چلے جاؤ۔'' ایک اونچے لہجے میں نوکیلی سی آواز نے جواب دیا۔

''ہرمائنی! ہم جانتے ہیں کہ ملی سینٹ بلس ٹروڈ کافی بدصورت ہے، کوئی بھی یہ نہیں جان پائے گا کہ اس کے روپ میں تم ہو!'' ھیری نے اسے مخاطب کیا۔

''نہیں! سچ مچ...... مجھے نہیں لگتا کہ میں چل سکوں گی۔ تم دونوں جلدی سے چلے جاؤ تم اپنا وقت برباد مت کرو۔'' ہرمائنی کی تیکھی نوکیلی آواز نے انہیں ہدایت کی۔

ھیری نے پریشانی سے رون کی طرف دیکھا۔

''اب تمہارے چہرے پر گوئل جیسا تاثر دکھائی دے رہا ہے!'' رون نے ہنس کر کہا۔ ''جب کوئی استاد اس سے سوال پوچھتا ہے تو وہ ہر بار اسی طرح دیکھتا ہے۔''

''ہرمائنی......تم ٹھیک تو ہو؟'' ہیری نے دروازے پر کھڑے پوچھا۔

''ٹھیک ہوں......میں ٹھیک ہوں! تم لوگ فوراً چلے جاؤ......''

ہیری نے اپنی گھڑی پر نگاہ ڈالی، ان کے پاس جو بیش قیمت ساٹھ منٹ تھے ان میں سے پانچ منٹ خرچ ہو چکے تھے۔اس نے رون کو چلنے کا اشارہ کیا اور دروازے کی طرف مڑا۔

''ہرمائنی! ہم تم سے یہیں ملیں گے......ٹھیک ہے؟''

ہیری اور رون نے باتھ روم کا دروازہ کھولنے سے پہلے باہر کی تسلی کر لی پھر محتاط انداز میں دروازہ کھول کر باہر جھانکا کہ کہیں راہداری میں کوئی موجود تو نہیں۔تسلی ہونے کے بعد وہ دونوں جلدی سے باہر نکلے۔ہیری نے رون کی طرف دیکھا۔

''چلتے وقت اپنے ہاتھ اس طرح مت جھلاؤ......'' ہیری نے جلدی سے کہا۔

''اوہ!''

''ہاں! اب ٹھیک ہے۔'' ہیری نے سر ہلایا۔

وہ سنگ مرمر کی سیڑھیوں سے نیچے اترے۔انہیں اب سلے درین فریق کے کسی طالب علم کی تلاش تھی، وہاں دور دور تک کوئی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

''کوئی سجھاؤ ہے تمہارے ذہن میں؟'' ہیری نے پوچھا۔

''میں نے سلے درین کے طلباء ناشتے کیلئے ہمیشہ وہاں سے آتے دیکھے ہیں۔'' رون نے تہ خانے کے طرف جاتی ہوئی سیڑھیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔اس کے منہ سے یہ الفاظ نکلے ہی تھے کہ اسی وقت اس کے بائیں طرف سے لمبے گھنگھریالے بالوں والی ایک لڑکی باہر نکلتی ہوئی دکھائی دی۔

''سنئے! ہم اپنے ہال کا راستہ بھول گئے ہیں کیا آپ بتا سکتی ہیں کہ وہ کس طرف ہے؟'' رون نے اس کے پاس آ کر پہچاننے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ہیری کے اس کے پیچھے بڑھ آیا۔

''کیا؟'' وہ لڑکی حیرت سے اُچھل پڑی۔''اپنا ہال......کیا مطلب؟ میں تو ریون کلا فریق کی طالبہ ہوں۔'' اس نے انہیں زیادہ منہ لگانا مناسب نہیں سمجھا اور تیز قدموں سے ایک طرف بڑھتی چلی گئی البتہ اس کے چہرے پر شک کے سائے لہرا رہے تھے۔وہ مڑ مڑ کر انہیں دیکھتی رہی۔

ہیری اور رون جلدی سے پتھریلی سیڑھیوں اترتے ہوئے اندھیرے میں آگے بڑھنے لگے۔ان کے قدموں کی چاپ ویران

اور خاموش راہداری میں کچھ زیادہ ہی گونج پیدا کر رہی تھی۔ شاید اس کی وجہ یہی تھی کہ کریب اور گوئل کے بھاری بھر کم جثّے قدموں پر کچھ زیادہ ہی دباؤ ڈالتے تھے۔ اب انہیں اس بات کا شدت سے احساس ہونے لگا کہ یہ کام اتنا بھی آسان نہیں تھا جتنا کہ انہوں نے امید باندھ رکھی تھی۔

وہ بھول بھلیوں میں کھوئے مسافر کی طرح راہداریوں میں بھٹک رہے تھے جو بالکل ویران دکھائی دے رہی تھیں۔ وہ تہ خانے میں گہرائی تک اترتے چلے گئے۔ وہ بار بار اپنی گھڑیاں دیکھتے جا رہے تھے تاکہ انہیں اس بات کا علم رہے کہ ان کے پاس کتنا وقت باقی بچا ہے۔ پندرہ منٹ بیت چکے تھے۔ اب ان کے چہروں پر بے چینی بڑھنے لگی، اچانک وہ ٹھٹک کر رُک گئے کیونکہ سامنے سے کسی کے آنے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

''لگتا ہے کہ وہاں پر کوئی سلے درین کا طالب علم ہے!!!'' رون نے پرامید انداز میں ہیری کی طرف دیکھا۔ انہوں نے خود کو تیزی سے ایک دروازے کی طرف بڑھایا اور پھر اس طرح کا جھانسہ دیا کہ جیسے وہ ابھی ابھی اسی دروازے سے ہی باہر نکلے ہوں۔ آنے والا اب ان کے قریب پہنچ چکا تھا۔ نووارد کی صورت دیکھتے ہی انہیں اپنے دل ڈوبتے ہوئے محسوس ہوئے کیونکہ وہ سلے درین کا کوئی طالب علم نہیں تھا بلکہ ان کے فریق کا مانیٹر 'پرسی ویزلی' تھا۔

''تم یہاں کیا کر رہے ہو؟'' رون نے تعجب بھرے انداز میں پوچھا۔

پرسی کو اس کا لہجہ بے حد ناگوار گزرا تھا۔ اس کا منہ بگڑ سا گیا۔

''تمہیں اس سے کیا مطلب؟...... تم شاید کریب ہو...... ہے نا۔'' پرسی نے سختی پوچھا۔

''کیا؟'' رون کا چہرہ بگڑ سا گیا پھر جیسے اسے یاد آ گیا۔ ''ہاں! میں ہی ہوں۔''

''تو پھر اپنے کمرے میں جاؤ...... آج کل اندھیری راہداریوں میں بھٹکنا محفوظ نہیں ہے۔'' پرسی نے کڑک آواز میں کہا۔

''تم بھی تو بھٹک رہے ہو!'' رون نے تنک کر کہا۔

''میں؟'' پرسی کے چہرہ کا رنگ بدلا۔ ''میں تو مانیٹر ہوں! مجھ پر کون حملہ کر سکتا ہے؟'' اس نے اپنا سر فخر سے اونچا کر لیا تھا۔ رون نے اس کے گھمنڈ پر برا منہ بنایا۔ اچانک ہیری کو اپنے عقب میں کسی کے آنے کی آواز سنائی دی۔ وہ ابھی مڑ بھی نہیں پایا تھا کہ ایک شناسا آواز ان کے کانوں میں اترتی چلی گئی۔ ''اوہ! تو تم دونوں یہاں ہو......!''

رون اور ہیری مڑ کر اس کا چہرہ دیکھ چکے تھے، وہ ڈریکو مل فوائے ہی تھا جو ان کی طرف بڑھتا چلا آ رہا تھا۔ زندگی میں پہلی بار رون اسے دیکھ کر واقعی خوش ہوا تھا۔

''لگتا ہے کہ تم دونوں بڑے ہال میں اتنی دیر تک گینڈے کی طرح کھا رہے تھے؟ میں تمہیں ڈھونڈ رہا تھا، میں تمہیں ایک دلچسپ چیز دکھانا چاہتا ہوں۔'' مل فوائے نے کہا اور اس کی نظر پرسی پر پڑ گئی۔ ''اور تم یہاں کیا کر رہے ہو...... ویزلی؟''

مل فوائے کی اکڑفوں پورے عروج پر دکھائی دے رہی تھی، وہ پرسی کو دیکھ کر ایسی حقارت کا مظاہرہ کر رہا تھا جیسے وہ حقیقتاً کوئی گھٹیا جادوگر ہو۔ رون کو یہ دیکھ کر غصہ آنے لگا مگر ہیری نے اسے فوراً احساس دلا دیا۔

''تمہیں سکول کے مانیٹر کے ساتھ تمیز سے پیش آنا چاہئے۔'' پرسی کا لہجہ خاصا سخت تھا۔ صاف دکھائی دے رہا تھا کہ اسے مل فوائے کی بات چبھ رہی تھی۔ ''مجھے تمہارا لہجہ بالکل پسند نہیں آیا ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ میں پوائنٹس کے بارے میں سوچنے پر مجبور ہو جاؤں!''

اگلے ہی لمحے مل فوائے کے دانت نکل آئے۔ اس نے ہیری اور رون کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا۔ ہیری تو پرسی سے معذرت کرنے ہی والا تھا لیکن اس نے خود کو بمشکل سنبھالا اور مل فوائے کے پیچھے چل پڑا۔ رون اس کے عقب میں تھا۔ پرسی انہیں نظروں سے اوجھل ہوتے دیکھ رہا تھا۔ مل فوائے نے اگلی راہداری میں ایک طرف مڑتے ہوئے کہا۔ ''وہ پیٹر ویزلی......''

''پرسی!'' رون نے فوراً اس کی غلطی درست کی۔

''اس کا نام چاہے جو بھی ہو...... میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ وہ گذشتہ کچھ دنوں سے چوری چھپے چاروں طرف گھوم رہا ہے۔ میں شرط لگا سکتا ہوں وہ جس کی تلاش میں ہے، وہ سوچتا ہے کہ وہ سلے درین کے جانشین کو تنہا پکڑ سکتا ہے مگر یہ اس کی خام خیالی کے سوا کچھ نہیں......''

وہ دھیمے سے مذاق اُڑانے والی ہنسی ہنسا۔ ہیری اور رون نے ایک دوسرے کی طرف معنی خیز انداز میں نظر ڈالی۔ مل فوائے پتھر کی نم اور خالی دیوار کے سامنے رُک گیا۔

''ہمارا نیا پاس ورڈ کیا ہے؟'' اس نے بے نیازی کے عالم میں پوچھا۔

''او......'' ہیری ہکلانے لگا۔

مل فوائے نے اس کے ہکلانے پر کوئی توجہ نہیں دی۔

''اوہ ہاں!...... خالص خون!'' مل فوائے چونکتے ہوئے انداز میں بولا۔ دیوار میں چھپا پتھر کا دروازہ کھلتا چلا گیا۔ مل فوائے اس کے اندر داخل ہو گیا اور ہیری اور رون اس کے تعاقب میں چلتے رہے۔

سلے درین کا ہال لمبا اور گہرائی میں بنا ہوا تھا۔ زمین کے نیچے بنے ہوئے اس ہال کی دیواریں اور چھت نوکیلے اور ناہموار پتھروں

سے بنی ہوئی تھیں۔ چھت پر گول لالٹینیں زنجیروں کی مدد سے لٹکی ہوئی تھیں، جن سے سبز رنگ کی روشنی پھوٹ رہی تھی۔ ان کے سامنے ایک خمدار منقش آتش دان دکھائی دے رہا تھا جو واقعی شہ پارہ کہلانے کے لائق تھا۔ آتشدان میں آگ کڑکڑا رہی تھی جس کی وجہ سے وہاں سردی کا کوئی احساس نہیں ہو رہا تھا۔ ان کے چاروں طرف پڑی ہوئی منقش کرسیوں پر کچھ سلے درین فریق کے طلبا کی پرچھائیاں دکھائی دیں۔ مل فوائے نے ہیری اور رون کو آگ سے دور رکھی ہوئی کرسیوں پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

''یہیں انتظار کرنا میں ایک چیز لاتا ہوں۔ ڈیڈی نے یہ حال ہی میں بھیجی ہے۔'' مل فوائے نے تیزی سے کہا اور ایک طرف چلا گیا۔ ہیری اور رون حیران و پریشان بیٹھے تھے کہ مل فوائے انہیں کیا چیز دکھانے والا ہے؟ وہ مطمئن دکھائی دینے کی کوشش کرتے ہوئے کرسیوں پر بیٹھ چکے تھے۔ ایک ہی منٹ بعد مل فوائے کا چہرہ دوبارہ دکھائی دیا۔ اس کے ہاتھ میں اخبار کے تراشے جیسی چیز تھی۔ اس نے وہ تراشہ رون کے ناک کے نیچے بڑھا دیا۔

''اسے پڑھ کر تم خوش ہو جاؤ گے!'' مل فوائے نے کہا۔

ہیری نے دیکھا کہ رون کی آنکھیں دہشت سی پھیل گئی تھیں، اس نے جلدی سے خبر پڑھی اور اس کے بعد وہ مجبوراً کھوکھلے انداز میں ہنس دیا۔ رون نے تراشہ ہیری کی طرف بڑھا دی۔ خبر کا تراشہ 'روزنامہ جادوگر' سے کاٹا گیا تھا۔

**"جادوئی وزارت کی تفتیش!"**

*شعبہ برائے ناجائز استعمالاتِ ماگل اشیاء کے مرکزی سربراہ مسٹر آرتھر پر ایک ماگل کار پر جادو کرنے کا جرم ثابت ہونے پر پچاس گیلون جرمانہ عائد کیا گیا۔ مسٹر لوسیس مل فوائے جو کہ ہوگورٹ سکول برائے جادوگری و پراسرار علوم کے گورنر ہیں کا کہنا ہے کہ یہ جادوئی کار ہوگورٹ میں ستمبر میں حادثاتی طور پر داخل ہو گئی تھی۔ جس پر انہوں نے آج وزیر اعلیٰ کے سامنے مسٹر آرتھر ویزلی کی برطرفی کا مطالبہ کیا ہے۔ مسٹر لوسیس مل فوائے نے ہمارے نمائندے کو بتایا کہ ویزلی کی وجہ سے وزارت پر بدنامی کا دھبہ لگ چکا ہے۔ ظاہر ہے کہ وہ ہمارے لئے قانون سازی کے بالکل اہل نہیں ہیں اور انہیں فوراً شعبہ برائے ناجائز استعمالاتِ ماگل اشیاء سے ہٹا دینا چاہئے۔ اس کے علاوہ اس کے بنائی گئی مضحکہ خیز قانونی دفعات برائے ماگل تحفظات کو بھی فوری طور پر ردی کی ٹوکری کی نذر کر دینا چاہئے۔ اس ضمن میں مسٹر ویزلی کی رائے ہمیں حاصل نہیں ہو پائی اگرچہ اس کی بیوی نے ہمارے نمائندے کو دھمکاتے ہوئے کہا کہ وہ لوگ وہاں سے چلے جائیں ورنہ بصورت دیگر وہ گھرانے کے پالتو چھلاوے کو ان پر حملہ کرنے کی اجازت دے دیں گی۔"*

جب ہیری نے تراشہ مل فوائے کی طرف واپس بڑھائی تو اس نے بے چینی سے پوچھا۔

''تو؟...... تمہیں یہ خبر مزیدار نہیں لگی کیا؟''

''ہاں...... ہاں!'' ہیری کھوکھلے انداز میں ہنستے ہوئے بولا۔

''اگر آرتھر ویزلی کو ماگلوؤں سے اتنی محبت ہو چکی ہے تو اسے اپنی جادوئی چھڑی کے ٹکڑے کر دینا چاہئیں اور ان کے ساتھ ہی جا کر رہنا چاہئے۔ ویزلی گھرانے کو دیکھ کر کون کہہ سکتا ہے کہ وہ سب خالص خون رکھتے ہیں!'' مل فوائے حقارت بھرے لہجے میں کہا۔

رون یعنی کریب کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔

''تمہیں کیا ہو گیا ہے کریب؟'' مل فوائے نے اس کی طرف حیرت سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''پیٹ میں درد ہو رہا ہے!'' رون نے سنبھلتے ہوئے کہا۔

''اچھا! تو تم ہسپتال جاؤ اور وہاں پہنچ کر بھرتی ہوئے تمام بدذاتوں کو میری طرف سے ایک ایک لات ضرور مارنا۔'' مل فوائے نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔ ''تم جانتے ہو! مجھے اس بات پر سخت حیرانگی ہے کہ 'روزنامہ جادوگر' میں اب تک ان حملوں کے بارے میں کچھ چھپا کیوں نہیں؟'' اس نے سوچتے ہوئے اپنی بات جاری رکھی۔ ''میرا اندازہ ہے کہ ڈمبل ڈور تمام معاملے کو دبانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اگر یہ حملے جلدی نہیں رُکے تو انہیں برطرف کر دیا جائے گا۔ میرے ڈیڈی ہمیشہ کہتے ہیں کہ ڈمبل ڈور، ہوگورٹ کے اب تک بننے والے ہیڈ ماسٹروں میں سب سے زیادہ نااہل اور قابل نفرت شخص ہیں کیونکہ انہیں ماگل طلباء سے بے حد ہمدردی اور محبت ہے۔ کوئی بھی اچھا ہیڈ ماسٹر کم از کم 'کریوی' جیسے گھٹیا ماگل بچے کو یہاں پر داخلہ نہیں دے سکتا۔''

مل فوائے ایک خیالی کیمرا ہاتھ میں پکڑ کر تصویریں اُتارنے کی نقالی کرنے لگا۔ وہ کولن کی طرح بے تابی سے اچھلتا ہوا کہہ رہا تھا۔ ''پوٹر! کیا میں تمہاری تصویر لے سکتا ہوں؟...... پوٹر! کیا میں تمہارا آٹوگراف لے سکتا ہوں؟...... پلیز پوٹر! کیا میں تمہارے جوتے چاٹ سکتا ہوں......''

اس نے اپنے ہاتھ نیچے گرا لئے اور ہیری اور رون کی طرف تشویش بھری نگاہوں سے دیکھا۔

''تم دونوں کو آج ہو کیا گیا ہے......؟''

کافی دیر بعد رون اور ہیری نے خود کو ہنسنے پر مجبور کیا لیکن مل فوائے اتنی ہنسی سے ہی مطمئن ہو گیا تھا شاید گوئل ہمیشہ دھیمے انداز کا ہی مظاہرہ کرتا تھا۔

''بدذاتو کا دوست!'' مل فوائے نے دھیمے لہجے میں کہا۔ ''مشہور پوٹر! اس میں بھی جادوگروں والی کوئی خوبی نہیں۔ ورنہ وہ اس

نک چڑھی بدذات گرینجر کو ساتھ لئے نہ گھومتا پھرتا۔ نجانے کیوں لوگ یہ سوچتے ہیں کہ وہ سلے درین کا جانشین ہے......''

ہیری اور رون کے دل دھڑک اُٹھے، وہ اپنی سانس روک کر اس لمحے کا انتظار کرنے لگے جب مل فوائے اپنی حماقت سے اور بڑھک ہانکتے ہوئے پوشیدہ حقیقت سے پردہ اُٹھا دیتا۔

''کاش میں جانتا!'' مل فوائے نے چڑتے ہوئے انداز میں کہا۔ ''سلے درین کا حقیقی جانشین کون ہے؟...... میں اس کی بھرپور مدد کرسکتا!''

رون کا جبڑا لٹکتا چلا گیا۔ جس سے کریب کا چہرہ ناکامی سے دوچار دکھائی دینے لگا۔ خوش قسمتی سے مل فوائے کی توجہ ان پر نہیں تھی، وہ سامنے دیکھتے ہوئے کچھ سوچنے میں مگن تھا۔

''تمہیں کچھ تو پتہ ہوگا کہ ان سب کے پیچھے کون ہوسکتا ہے؟'' ہیری نے جلدی سے مطلب کی بات پر آتے ہوئے کہا۔ مل فوائے نے پلٹ کر اسے گھورا۔

''گوئل! تم جانتے تو ہو...... مجھے نہیں معلوم! مجھے یہ بات تمہیں کتنی بار بتانا پڑے گی؟ اور ڈیڈی مجھے اس بارے میں کچھ بھی نہیں بتا رہے ہیں کہ آخری بار تہ خانہ کس نے کھولا تھا؟ ظاہر ہے یہ پچاس سال پہلے کی بات تھی، اور یہ ان کے دور سے پہلے کا واقعہ ہے۔ لیکن وہ اس بارے میں سب جانتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ معاملے کو دبا دیا جائے گا اور اگر مجھے اس کے بارے میں کسی قسم کی معلومات دی گئی تو لوگوں کو مجھ پر شک ہو جائے گا۔ لیکن میں ایک بات جانتا ہوں کہ آخری بار جب تہ خانہ کھلا تھا تو ایک بدذات کی موت واقع ہوئی تھی۔ میں شرط لگا سکتا ہوں کہ اس بار بھی کوئی نہ کوئی جلد ہی موت کے گھاٹ اترے گا...... کاش یہ گرینجر ہی ہو!'' مل فوائے نے لذت لیتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ رقص کر رہی تھی۔

رون کی برداشت کا پیمانہ لبریز ہو چکا تھا۔ اس کے بڑے ہاتھوں کی مٹھیاں بھنچ گئیں۔ ہیری کو لمحہ بھر کیلئے ایسا محسوس ہوا کہ اگر رون نے مل فوائے کو مکا رسید کر ڈالا تو ان کا بھانڈا پھوٹ جائے گا۔ اس لئے ہیری نے فوراً اسے خبردار کرنے والی نظروں میں سختی سے گھورا۔ اس کے بعد اس نے مل فوائے کی طرف دیکھتے ہوئے سوال کیا۔

''کیا تم جانتے ہو کہ پچھلی بار جس نے تہ خانہ کھولا تھا...... وہ پکڑا گیا تھا یا نہیں؟''

''ارے ہاں!...... وہ جو بھی تھا اسے سکول سے نکال دیا گیا تھا۔ وہ شاید اب بھی 'اژقبان' میں سڑ رہا ہوگا۔'' مل فوائے نے سرعت سے کہا۔

''اژقبان......؟'' ہیری نے گہرے تعجب سے اس لفظ پر زور دیا۔

مل فوائے نے ان کی طرف شدید حیرانگی سے نگاہ ڈالی۔

''اژقبان......یعنی جادوگروں کا دہشت ناک قید خانہ!......گوئل! سچ مچ اگر تمہاری یاداشت کا یہی حال رہا تو یقیناً ایک دن تم پیچھے کی طرف چلنے لگو گے۔'' مل فوائے نے طنزیہ انداز میں فقرہ چست کیا تو وہ اپنی کرسی پر بے چینی سے پہلو بدلنے لگا۔

''میرے ڈیڈی کہتے ہیں کہ میں اپنے کام سے ہی کام رکھوں اور سلے درین کے جانشین کو اپنا کام کرنے دوں۔ وہ کہتے ہیں کہ سکول میں پھیلی ہوئی بدذاتوں کی گندگی کی صفائی ہونا بہت ضروری ہے۔لیکن وہ یہ نہیں چاہتے کہ میں اس کام میں کوئی مداخلت کروں......ظاہر ہے کہ ان کے پاس اس وقت دوسری بہت سی الجھنیں چل رہی ہیں۔تمہیں تو معلوم ہی ہے کہ گذشتہ ہفتے میں وزارت نے ہماری جاگیر پر چھاپہ مارا تھا......'' مل فوائے نے تاسف بھرے انداز میں کہا۔

ہیری نے گوئل کے سپاٹ چہرے پر فکرمندی کا تاثر پیدا کرنے کی کوشش کی۔

''خوش قسمتی سے انہیں زیادہ کچھ نہیں ملا۔ڈیڈی کے پاس تاریک جادو کا بہت سا قیمتی سامان موجود ہے۔لیکن ہمیں پہلے سے ہی اس طرح کے چھاپے کی توقع تھی اس لئے ہم نے تمام سامان اپنے فرش کے نیچے موجود خفیہ تہ خانے میں چھپا ڈالا تھا......'' مل فوائے نے بتایا۔

''اچھا......'' رون نے زور سے کہا۔اس کے چہرے پر بشاشیت پھیل گئی۔

مل فوائے نے اس کی طرف گھور کر دیکھا۔ ہیری بھی اب غصیلی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔رون نے جھینپے ہوئے انداز میں منہ لٹکا لیا۔اس کے بال تیزی سے سرخ ہو رہے تھے۔اس کی ناک بھی دھیمے دھیمے لمبی ہوتی دکھائی دی۔ان کا ایک گھنٹے کا وقت بالآخر اپنے اختتام کو پہنچ گیا تھا۔رون اب پھر اصلی روپ میں بدل رہا تھا۔اچانک رون نے دہشت بھری نظروں سے ہیری کی طرف دیکھا۔اس کے یہ صاف ظاہر ہو گیا تھا کہ ہیری بھی اپنے پرانے روپ میں واپس لوٹ رہا تھا۔وہ دونوں اپنی کرسیوں سے اچھل کر کھڑے ہو گئے۔

''میں پیٹ درد کی دوا لے کر آتا ہوں!'' رون نے گھگھیائے ہوئے انداز میں کہا۔اس کے بعد ایک پل کی دیر کئے بنا وہ دونوں دروازے کی طرف بھاگے۔انہوں نے سلے درین کے لمبے ہال کو بمشکل عبور کیا۔وہ پتھریلے دروازے سے سرسراتے ہوئے باہر نکلے اور پھر راہداری میں دوڑ لگا دی۔وہ یہ امید کر رہے تھے کہ مل فوائے کو کچھ پتہ نہیں چلا ہوگا۔گوئل کے بڑے جوتوں میں ہیری کو اپنے پیر پھسلتے ہوئے محسوس ہوئے اور جب اس کا بدن سکڑ کر چھوٹا ہو گیا تو اس نے اپنا چوغہ لپیٹ کر اوپر ہاتھ میں پکڑ لیا۔وہ اندھیرے میں ڈوبے ہوئے بڑے ہال کے سامنے سے سیڑھیوں پر دھڑاتے دھڑاتے ہوئے چڑھتے چلے گئے۔انہیں گودام میں پڑی ہوئی الماری

میں سے دھما چوکڑی کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ جہاں پر اصلی کریب اور گوئل بند کئے گئے تھے۔ اگر الماری پر تالا نہ لگایا گیا ہوتا تو یقیناً اب تک ان کا بھانڈا پھوٹ چکا ہوتا...... ان دونوں نے جوتے اتارے اور گودام کے دروازے سے اندر پھینک دیئے۔ پھر وہ موزے پہنے ننگے پاؤں سیڑھیوں پر دوڑتے ہوئے چڑھ گئے۔ وہ پوری رفتار سے مایوس مائرٹل کے باتھ روم کی طرف جا رہے تھے۔

''تو! ہمارا وقت پوری طرح سے برباد نہیں ہوا۔ ہم یہ تو نہیں جان پائے کہ حملے کون کر رہا ہے؟ لیکن میں کل ہی الّو کو خط دے کر بھیج دوں گا تاکہ ڈیڈی کو یہ معلوم ہو جائے کہ مل فوائے کے گھر کے فرش تلے ایک خفیہ تہ خانہ موجود ہے جہاں اس نے وہ سب کچھ چھپا رکھا ہے جس کی ورازت کو ہمیشہ تلاش رہتی ہے۔'' رون نے اپنے پیچھے باتھ روم کا دروازہ دروازہ بند کرتے ہوئے اور ہانپتے ہوئے کہا۔ ہیری نے چٹخے ہوئے آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر اپنا چہرہ دیکھا۔ اب اسے اپنا ہی چہرہ آئینے میں دکھائی دے رہا تھا۔ اس نے اپنا چشمہ نکالا اور آنکھوں پر پہن لیا۔ رون نے آگے بڑھ کر ہرمائنی کے ٹوائلٹ کا دروازہ بجایا۔

''ہرمائنی! باہر آجاؤ...... تمہیں بہت سی باتیں بتانا ہیں......'' رون جلدی سے بولا۔

''چلے جاؤ......'' ہرمائنی چیختی ہوئی آواز میں غرائی۔

ہیری اور رون نے چونک کر ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

''بات کیا ہے؟ اب تک تو تمہیں اپنے اصلی روپ میں آجانا چاہئے ہم لوگ تو......''

عین اسی وقت ایک ٹوائلٹ سے مایوس مائرٹل ہوا میں تیرتی ہوئی باہر نکل آئی۔ رون کا جملہ منہ میں اٹک کر رہ گیا تھا۔ ہیری نے اسے پہلے کبھی اتنا خوش نہیں دیکھا تھا۔

''ہی ہی ہی!......'' وہ کھلکھلا کر ہنسی۔ ''انتظار کرو جب تم اسے دیکھ نہ لو۔ وہ بڑی بھیانک دکھائی دے رہی ہے۔''

انہوں نے چٹخنی کھلنے کی آواز سنی اور ہرمائنی سسکیاں لیتے ہوئے ان کے سامنے آگئی۔ اس نے اپنے چوغے کو سر کے اوپر کھینچ رکھا تھا۔

''کیا ہوا؟...... کیا تمہارے چہرے پر اب تک ملی سینٹ کی ناک لگی رہ گئی ہے یا کوئی اور بات ہے؟'' رون نے فکرمندی سے پوچھا۔

ہرمائنی نے اپنے چوغے کو ڈھیلا چھوڑ دیا تھا۔ رون بھونچکا کر کئی قدم پیچھے ہٹا اور لڑکھڑا کر سنک میں لڑھکتا چلا گیا۔ ہرمائنی کے پورے چہرے پر سیاہ گھنے بال دکھائی دے رہے تھے۔ اس کی آنکھیں پیلی پڑ چکی تھیں اور اس کے بالوں کو بیچ میں سے دو لمبے کان باہر نکلے دکھائی دے رہے تھے۔ ہیری خوفزدہ اور تعجب بھری نگاہوں سے ہرمائنی کو دیکھ رہا تھا۔

''وہ اس کی بلی کے بال تھے!'' ہرمائنی چیخ کر بولی۔ ''ملی سینٹ بلس ٹروڈ کے پاس بلی ہوگی اور بھیس بدل سیرپ کا استعمال جانوروں میں بدلنے کیلئے نہیں کیا جا سکتا۔''

''اوہ......اب کیا ہوگا؟'' رون نے اُٹھتے ہوئے پوچھا۔اس کے چہرے پر ہوائیاں اڑتی دکھائی دے رہی تھی۔ مایوس مائرٹل نے زوردار قہقہہ لگایا۔

''لوگ اب تمہارا...... بری طرح سے مذاق اُڑائیں گے!'' مائرٹل کی آواز سنائی دی۔

''کوئی بات نہیں...... ہرمائنی! ہم تمہیں ہسپتال لے چلتے ہیں۔ میڈم پامفری کبھی زیادہ سوال نہیں پوچھتی ہیں......''

ہرمائنی کو ٹوائلٹ کو چھوڑنے کیلئے منانے میں انہیں کافی محنت کرنا پڑی، جس کے باعث کافی وقت بیت گیا تھا۔ مایوس مائرٹل نے خوشی کی کلکاری بھری۔

''تب تک انتظار کرو جب تک سب کو یہ معلوم نہ ہو جائے کہ تمہاری دُم بھی نکل آئی ہے۔''

☆☆☆

تیرھواں باب

# پُراسرار ڈائری

ہر مائنی کئی ہفتوں تک ہسپتال میں داخل رہی۔ اسی دوران کرسمس کی چھٹیاں ختم ہوگئیں اور بچے سکول واپس لوٹ آئے۔ جب طلباء کو ہر مائنی کے غائب ہونے کا علم ہوا تو طرح طرح کی چہ میگوئیاں سر اُٹھانے لگیں۔ ظاہر ہے سب یہی سوچ رہے تھے کہ ان تعطیلات میں یقیناً ہر مائنی حملے کی زد میں آ گئی ہوگی۔ کہیں طلباء میں خوف وہراس نہ پھیل جائے اسی لئے یہ بات چھپائی جارہی ہے۔ طلباء کی بڑی تعداد اس کی ایک جھلک دیکھنے کی کوشش میں مصروف رہی۔ کئی طلباء تو طرح طرح کے بہانے بنا کر ہسپتال پہنچ جاتے تا کہ تاک جھانک کر کے حقیقت کا سراغ لگا سکیں۔ میڈم پامفری نے حالات کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے ہر مائنی کے بستر پر گہرا سیاہ پردہ آویزاں کر ڈالا تا کہ وہ دوسروں کی نظروں سے محفوظ رہ پائے اور شرمساری کا شکار نہ ہو۔

ہیری اور رون روزانہ شام کو اس سے ملنے کیلئے ہسپتال میں آتے تھے۔ جب نئی سہ ماہی کا آغاز ہوا تو وہ اسے ہر روز ہوم ورک بتانے لگے۔ ہر مائنی بستر پر سبق یاد کرتی اور ہوم ورک نپٹاتی۔

ایک شام رون نے ہر مائنی کی کتابوں کا ڈھیر قریب پڑی ہوئی میز پر غصے سے پٹخ دیا۔

''اگر میرے چہرے پر اس طرح بال نکل آئے ہوتے تو میں کم از کم پڑھائی کو ضرور خیر باد کہہ چکا ہوتا'' رون نے منہ بسورتے ہوئے کہا۔

''احمقو جیسی باتیں مت کرو رون!'' ہر مائنی تلخی سے غرائی۔ ''مجھے پڑھائی میں سب کی برابری کرنا ہے۔'' اب وہ کافی حد تک صحت یاب ہو چکی تھی۔ اس کا چہرہ پہلے کی طرح دمک رہا تھا۔ اس کے چہرے کے تمام بال جھڑ گئے تھے اور اس کی آنکھیں دھیرے دھیرے اپنی اصلی رنگت کی طرف آ رہی تھیں۔

''مجھے نہیں لگتا کہ تمہیں کوئی نیا سراغ مل پایا ہوگا؟'' ہر مائنی نے سرگوشی کے انداز میں پوچھا تا کہ میڈم پامفری اس کی بات نہ سن سکیں۔

''نہیں! ہمیں کچھ نہیں پتہ چل پایا!'' ہیری نے اُداسی سے جواب دیا۔

''مجھے تو پورا یقین تھا کہ مل فوائے بھی ان حادثات کا ذمہ دار ہوگا......'' رون نے یہ بات سوویں بار پھر دہرائی۔ وہ ہر موقع پر یہی کہتا تھا۔

اسی لمحے ہیری کو ہرمائنی کے تکیے کے نیچے سنہری رنگ کی جھلک سی دکھائی دی۔

''وہ کیا ہے؟'' ہیری نے متجسس انداز میں تکیے کے نیچے دبی ہوئی چیز کی طرف اشارہ کیا۔

''کچھ نہیں!'' ہرمائنی نے فوراً جواب دیا۔ ''جلد صحت یاب ہونے کا دُعائیہ کارڈ ہے۔''

اس کا ہاتھ تکیے کی طرف بڑھا تاکہ وہ اس سنہرے کارڈ کو ان دونوں سے چھپا سکے مگر رون نے کمال پھرتی کا مظاہرہ کیا اور جھپٹے سے تکیے کے نیچے سے کارڈ کھینچ لیا۔ ہرمائنی بس پھنکارتی رہ گئی۔ رون نے دہرے کارڈ کو کھولا جس میں ایک تحریر لکھی ہوئی دکھائی دے رہی تھی:

***مس گرینجر کیلئے!***

***"جلدی صحت یاب ہونے کی نیک تمناؤں کے ساتھ۔"***

***تمہارا فکرمند استاد***

***گلڈرائے لک ہارٹ***

***مارلن کے امتحان میں مکمل کامیاب، تیسرا درجہ پانے والا***

***اندھیر نگری کی تاریک قوتوں سے نبردآزما تحریک کا اعزازی رکن***

***ہفت روزہ "چڑیل" کے دلکش متبسم مسکراہٹ والے اعزاز کا پانچ مرتبہ فاتح***

رون نے ہرمائنی کی طرف خونخوار قہر ڈھاتی نظروں سے دیکھا۔ ''تم اسے اپنے تکیے کے نیچے رکھ کر سوتی ہو......؟''

لیکن ہرمائنی کو جواب دینے کی مہلت ہی نہ مل پائی کیونکہ اسی لمحے میڈم پامفری شام کی دوا کی خوراک لئے وہاں نمودار ہوگئیں۔ ہیری اور رون کو وہاں مزید ٹھہرنے کا موقع نہ ملا۔ وہ ہسپتال سے باہر نکلے گری فنڈر کے مینار کی طرف جانے والی سیڑھیوں کی طرف بڑھے۔

''کیا تم نے لک ہارٹ سے زیادہ دھوکے باز شخص دیکھا ہے؟'' رون سیڑھیاں چڑھتے ہوئے بولا۔ ہیری نے محض ہنس کر ٹال دیا۔ پروفیسر سنیپ نے انہیں اتنا زیادہ ہوم ورک دیا تھا کہ ہیری یہ سوچنے پر مجبور ہوگیا کہ جب تک وہ اس ہوم ورک کو پوری طرح ختم

کر پائے گا تو یقیناً اس کے ساتھی چھٹے سال کی پڑھائی تک پہنچ چکے ہوں گے۔ رون نے یہ افسوس کر رہا تھا کہ وہ ہرمائنی سے یہ نہیں پوچھ پایا کہ بال بڑھانے والی جادوئی دوا میں چوہے کی دم کتنی مقدار میں شامل کرنا چاہئے۔ اسی وقت انہیں اوپر کی منزل پر کسی کو غصے سے چلاتے کی آواز سنائی دی۔

''یقیناً فلیچ چلا رہا ہے......'' ہیری نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کے بعد وہ دونوں سیڑھیوں پر تیزی سے چڑھنے لگے وہ بالائی منزل پر پہنچ کر ایک طرف چھپ گئے اور ان سنائی دینے والی آوازوں کا مفہوم سمجھنے کی کوشش کرنے لگے۔

''کہیں ایسا تو نہیں کہ کسی اور حملہ ہوا ہو؟'' رون نے گھبرائے ہوئے انداز میں پوچھا۔

ہیری نے کوئی جواب نہیں دیا اور وہ دونوں راہداری کے ایک کونے کی آڑ میں چپ چاپ کھڑے تھے۔ ان کے کان اس طرف لگے تھے جہاں سے فلیچ کی آواز آ رہی تھی۔ فلیچ بے حد غصے میں چیخ رہا تھا۔

''میرا کام اور بڑھا دیا...... پوری رات صفائی کرتا رہا۔ جیسے میرے پاس پہلے ہی سے کوئی دوسرا کام نہیں تھا......نہیں! اب میرے صبر کا بند ٹوٹ چکا ہے۔ اب میں ڈمبل ڈور کے پاس جا رہا ہوں......''

دونوں نے موڑ پر جھانک کر دیکھا۔ وہ سمجھ گئے کہ فلیچ آج بھی ہمیشہ کی طرح اپنی پہرے داری کی جگہ پر تعینات تھا۔ وہ ایک بار پھر اسی جگہ پر پہنچ گئے تھے جہاں مسز نورس پر حملہ ہوا تھا۔ انہوں نے ایک ہی نظر میں دیکھ لیا کہ فلیچ کیوں بھڑک رہا تھا؟ تقریباً آدھی راہداری میں ڈھیر سارا پانی پھیلا ہوا تھا۔ ایسے لگ رہا تھا جیسے مایوس مائرٹل کے باتھ روم کے دروازے کے نیچے سے اب بھی پانی بہتا ہوا نکل رہا تھا۔ اب فلیچ نے چیخنا بند کر دیا کیونکہ باتھ روم کے اندر سے مائرٹل کے چیخنے کی آواز گونج رہی تھی۔

''اب اُسے کیا ہوا؟'' رون نے حیرت سے پوچھا۔

''چلو!......اندر چل کر دیکھتے ہیں۔'' ہیری نے جواب دیا پھر انہوں نے اپنے چوغوں کے پائنچے اوپر اُٹھائے پھیلے ہوئے پانی کے اس تالاب میں گھس گئے۔ پانی ان کے ٹخنوں تک اونچا تھا۔ وہ تھوڑی دیر میں اس دروازے تک پہنچ چکے تھے جس پر جلی حروف میں لکھی ہوئی ایک تختی دکھائی دے رہی تھی۔ ''ناقابل استعمال!''

تختی پر اچٹتی نظر ڈال کر وہ ہمیشہ کی طرح آج بھی دروازہ کھول کر باتھ روم میں داخل ہو گئے۔ مایوس مائرٹل ہچکیاں لیتے ہوئے رو رہی تھی۔ اس کی آواز پہلے کی نسبت زیادہ تیز اور سنگینی کی شدت لئے ہوئے تھی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ اپنے پسندیدہ ٹوائلٹ میں چھپی بیٹھی تھی۔ باتھ روم میں کافی اندھیرا چھایا ہوا تھا کیونکہ موم بتیاں پانی کے تیز بہاؤ میں بجھ چکی تھیں۔ دیواریں اور فرش بھی پانی سے متاثر دکھائی دے رہے تھے۔

’’مائرٹل! کیا ہوا؟‘‘ ہیری نے حیرت سے پوچھا۔

’’کون ہے؟......مجھ پر کچھ اور پھینکنے آئے ہو کیا؟‘‘ مائرٹل نے سسکیاں لیتے ہوئے کہا۔

’’میں بھلا تم پر کچھ کیوں پھینکوں گا!!!‘‘ ہیری نے اس کے ٹوائلٹ کی طرف جاتے ہوئے حیرانگی سے پوچھا۔ رون اس کے پیچھے ہولیا۔

’’مجھ سے یہ مت پوچھو......‘‘ مائرٹل پانی کی ایک لہر کے ساتھ ان کے سامنے نمودار ہوئی۔ اس وجہ سے پہلے سے گیلے فرش پر اور زیادہ پانی دکھائی دینے لگا۔ ’’میں یہاں چپ چاپ بیٹھی ہوئی تھی، اپنے کام سے کام رکھے ہوئے تھی لیکن کسی کو یہ خیال آیا کہ مجھ پر کتاب پھینکنے پر اسے کتنا مزہ آئے گا؟......‘‘ مائرٹل نے ہچکیاں لیتے ہوئے بتایا۔

’’مگر......تم پر کوئی چیز پھینکی جائے تو اس سے تمہیں چوٹ تو نہیں لگتی۔‘‘ ہیری نے معقولیت سے سمجھانے کی کوشش کی۔ ’’میرا مطلب ہے کہ وہ چیز تو تمہارے آر پار نکل جائے گی، ہے نا!‘‘

اس نے غلط بات بول دی تھی، مائرٹل برداشت نہ کر پائی اور تیز آواز میں چیخی۔ ’’چلو! ہم سب مائرٹل پر کتابیں پھینکتے ہیں کیونکہ اسے چوٹ نہیں لگ سکتی ہے، اگر تم نے اس کے پیٹ کے آر پار پھینکی تو دس نمبر......اگر یہ اس کے سر کے پار ہو گئی تو پچاس نمبر......کتنا دلچسپ ہے!......ہاہاہا......کتنا مزیدار کھیل ہے لیکن مجھے ایسے نہیں لگتا!‘‘

’’لیکن یہ تو بتاؤ!......تم پر کتاب کس نے پھینکی؟‘‘ ہیری نے جلدی سے پوچھا۔

’’میں نہیں جانتی!‘‘ مائرٹل نے اس کی طرف غصے سے گھورتے ہوئے کہا۔ ’’میں تو ٹوائلٹ کے پاٹ پر بیٹھی ہوئی تھی اور اپنی موت کے بارے میں سوچ رہی تھی اسی وقت وہ کتاب سیدھے میرے سر پر آ کر لگی۔ وہ اب بھی وہاں پڑی ہے حالانکہ وہ اب پانی میں بھیگ چکی ہے۔‘‘

ہیری اور رون نے سنک کے نیچے کی طرف دیکھا جدھر مائرٹل نے اشارہ کیا تھا۔ وہاں پر ایک چھوٹی اور پتلی کتاب پانی میں ڈبکیاں کھاتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ اس پر گندی سی سیاہ جلد مڑھی ہوئی تھی۔ ہیری نے آگے بڑھ کر پانی میں ڈبکیاں کھاتی ہوئی وہ کتاب اُٹھانے کی کوشش کی لیکن اسی وقت رون کی آواز نے اس کے ہاتھ کو راہ میں روک دیا۔

’’اسے وہیں رہنے دو۔‘‘ رون کی تشویش ناک آواز سنائی دی۔

’’کیا ہوا؟‘‘ ہیری نے گردن موڑ کر پوچھا۔

’’پاگل ہو گئے ہو کیا؟ یہ خطرناک ہو سکتی ہے۔‘‘ رون جلدی سے بولا۔

''خطرناک!'' ہیری نے ہنستے ہوئے کہا۔'' کیا بات کرتے ہو، یہ بھلا خطرناک کیسے ہوسکتی ہے؟'' رون کا چہرہ سہما ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''تمہیں یہ جان کر حیرانی ہوگی کہ وزارت نے کچھ خطرناک کتابیں ضبط کی ہیں، ڈیڈی نے مجھے بتایا ہے کہ یہ ایسی تھیں جو ہاتھ لگتے ہی پل بھر میں آنکھیں جلا دیتی تھیں۔ جو شخص 'جادوگر کی چودہ مصرعے والی نظم' نامی کتاب پڑھتا تھا وہ زندگی بھر پانچ مصرعوں کے سوا اور کچھ نہیں بول پاتا تھا۔ اسی طرح باتھ نامی شہر کی ایک بوڑھی ڈائن کے پاس ایسی کتاب تھی جسے پڑھنا کبھی بند نہیں کیا جا سکتا تھا۔ اس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس میں نظریں گاڑ کر پڑھتے ہوئے چاروں طرف گھومنا پڑتا تھا اور باقی سارے کام ایک ہاتھ سے کرنے پڑتے تھے اور......''

''بس بس بس......ٹھیک ہے! میں سمجھ گیا ہوں۔'' ہیری نے ہاتھ جھلا کر جلدی سے کہا۔

وہ چھوٹی سی کتاب فرش سے ذرا اوپر پانی میں ڈبکیاں کھاتی رہی۔

''دیکھو! جب تک ہم اسے دیکھیں گے نہیں تب تک ہمیں یہ کیسے معلوم ہوگا کہ اس میں کیا ہے۔'' ہیری نے یہ کہتے ہوئے رون کے ہاتھ کے نیچے جھک کر نکلا اور اس نے فرش پر ڈبکیاں کھاتی کتاب کو زمین سے اُٹھا لیا۔ ہیری نے ایک نظر میں ہی دیکھ لیا کہ یہ ایک ڈائری تھی۔ اس کی جلد پر لکھے دھندلے حروف کو پڑھنے سے اسے معلوم ہوا کہ یہ پچاس سال پرانی ڈائری تھی۔ اس نے اسے نہایت احتیاط سے کھولا۔ پہلے صفحے پر دھندلی سیاہی کے ساتھ 'ٹی ایم رڈل' نام لکھا ہوا دکھائی دیا۔ رون بھی متجسس نگاہوں سے ڈائری کو دیکھ رہا تھا۔

''ٹی، ایم رڈل!'' ہیری بڑبڑایا۔

''ذرا ٹھہرو!'' رون چونکتے ہوئے بولا۔ وہ تیزی سے اس کے قریب آیا اور اس کے کندھوں کے اوپر سے جھانک کر ڈائری کے کھلے صفحے کو دیکھنے لگا۔

''میں اس نام کے بارے میں جانتا ہوں......ٹی، ایم رڈل کو پچاس سال پہلے سکول کیلئے خصوصی خدمات کی انجام دہی پر اعزاز دیا گیا تھا۔'' رون جلدی سے بولا۔

''یہ بات تمہیں کیسے معلوم ہوئی؟'' ہیری کے چہرے پر حیرت پھیلتی چلی گئی۔

''اس لئے......کہ سزا کے دوران فلیچ نے مجھ سے رڈل کی وہ اعزازی شیلڈ تقریباً پچاس مرتبہ چمکوائی تھی۔'' رون نے غصے سے کہا۔'' اسی کی شیلڈ پر میں نے گھونگا پھینک ڈالا تھا۔ اگر تمہیں کسی کے نام پر ایک گھنٹے تک گندگی صاف کرنا پڑے تو یقیناً وہ نام ہمیشہ یاد

رہے گا۔''

ہیری نے ڈائری کے دوسرے صفحات کو کھول کر اس کا جائزہ لیا تو حیرت کے مارے اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ وہاں کچھ بھی نہیں تھا۔ تمام صفحات بالکل کورے تھے، کوئی عبارت، لفظ یا یادداشت کچھ بھی نہیں تھا۔ یہاں تک کہ 'میبل آنٹی کی سالگرہ' یا 'دانتوں کے ڈاکٹر کے پاس، ساڑھے تین بجے' جیسی کوئی یادداشت کا حاشیہ تک نہیں لکھا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''اس نے اس میں کچھ بھی نہیں لکھا؟'' ہیری مبہوت انداز میں بولا۔

''میرے لئے اِس سے زیادہ حیرانگی والی بات یہ ہے کہ کوئی اسے کیوں پھینکنا چاہتا تھا؟'' رون نے فکرمندی سے کہا۔ اس کے ماتھے پر بل پڑ گئے تھے۔

ہیری نے ڈائری کو پلٹ کر اس کی جلد کے عقبی حصے پر نگاہ ڈالی۔ وہاں پر اس کے ناشر کا نام چھپا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

*'ورائٹی سٹور، واکس ہال روڈ، لندن'......*

''وہ ضرور ماگل گھرانے سے تعلق رکھتا ہوگا۔'' ہیری نے سوچتے ہوئے کہا۔ ''تبھی اس نے یہ ڈائری واکس ہال روڈ کی اس دکان سے خریدی ہوگی......''

''خیر!'' رون گہری سانس لے کر بولا۔ ''یہ ڈائری تمہارے کسی کام کی نہیں ہے۔'' ایک لمحے کے توقف کے بعد وہ دھیمے انداز میں بولا۔ ''اگر تم اسے مائرٹل کی ناک کے پار پھینک سکتے تو پچاس پوائنٹس......'' بہرکیف ہیری نے رون کے مشورے کو نظرانداز کرتے ہوئے وہ ڈائری اپنی جیب میں رکھ لی تھی۔

☆☆☆

فروری کے آغاز میں ہرمائنی کو ہسپتال سے رخصت ملی گئی اور وہ باہر نکل آئی۔ اس کی بلی جیسی مونچھیں اور دُم دونوں غائب ہو چکی تھیں۔ اس کے علاوہ اسے چہرے کے بالوں سے بھی نجات مل چکی تھی۔ جس شام ہرمائنی گری فنڈر ہال میں واپس لوٹی، اسی شام ہیری نے اسے 'ٹی ایم رڈل' کی ڈائری دکھائی اور اس کے ملنے کا پورا واقعہ سنا ڈالا۔ ہرمائنی ڈائری کے بارے میں سننے پر چونک اُٹھی اور اس نے ہیری کے ہاتھوں سے ڈائری لے کر اس کا بغور جائزہ لیا۔

''اوہ! اس میں پوشیدہ قوتیں ہو سکتی ہیں!'' ہرمائنی نے اپنا خیال پیش کیا۔

''اگر اس میں پوشیدہ قوتیں عمل فرما ہیں تو یہ انہیں عمدگی سے چھپائے ہوئے ہے۔'' رون نے کہا۔ ''شاید یہ بہت شرمیلی ہوں گی ہیری! مجھے یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ آخر تم اسے پھینک کیوں نہیں دیتے۔''

''کاش مجھے یہ معلوم ہوسکتا کہ کسی نے اسے پھینکنے کی کوشش کیونکر کی؟ مجھے یہ جاننا بھی برا نہیں لگتا کہ 'رڈل' کو ہوگورٹ کی کن مخصوص خدمات کی انجام دہی پر اعزاز دیا گیا تھا؟'' ہیری نے جواباً کہا۔ جس پر رون چڑ سا گیا۔

''کچھ بھی ہوسکتا ہے......شاید اسے تیس 'اوڈبلیوایل' ملے ہوں یا اس نے کسی استاد کو عفریتوں کے گروہ سے بچایا ہو یا پھر شاید اس نے مائرٹل کو ہلاک کیا ہو جس سے ہر فرد کو سکون نصیب ہوتا ہے......'' رون تیزی سے بولتا چلا گیا۔

ہرمائنی کے چہرے پر گہری فکرمندی چھائی ہوئی تھی۔ پھر اس کی چمکتی ہوئی آنکھیں دیکھ کر ہیری کو ایسا لگا کہ وہ بھی اسی نتیجے پر پہنچی ہے جو اس کے دماغ میں کلبلا رہا تھا۔ اس کے چہرے پر دھیمی سی مسکراہٹ پھیلتی چلی گئی۔ رون نے پہلے ہیری اور پھر ہرمائنی کی طرف دیکھا۔

''تم لوگ کیا سوچ رہے ہو؟'' اس کا لہجہ کسی قدر سہما ہوا تھا۔

''دیکھو! پراسرار تہ خانہ پچاس سال پہلے کھلا تھا...... ہے نا! مل فوائے نے یہی بتایا تھا۔''

''ہاں......'' رون نے نحیف سی آواز میں کہا۔

''اور یہ ڈائری بھی پچاس سال پرانی ہے۔'' ہرمائنی نے ہیری کی بات مکمل کر دی۔ وہ جوشیلے انداز میں دکھائی دے رہی تھی۔

''تو پھر؟'' رون نے ناسمجھی کے انداز میں بولا۔

''رون نیند سے جاگ جاؤ!'' ہرمائنی نے پلٹ کر تیزی سے کہا۔ ''ہم یہ بات جانتے ہیں کہ جس نے پچھلی بار خفیہ تہ خانہ کھولا تھا، اسے پچاس سال پہلے سکول سے نکال دیا گیا تھا۔ ہم یہ بات بھی جانتے ہیں کہ ٹی ایم رڈل کو سکول میں خصوصی خدمات کی انجام دہی پر اعزاز پچاس سال پہلے ملا تھا۔ کیا یہ نہیں ہوسکتا کہ سلے درین کے جانشین کو پکڑنے کیلئے ہی رڈل کو وہ اعزاز دیا گیا ہو؟ اس کی ڈائری شاید ہمیں ہر بتا دے گی۔ تہ خانہ کہاں ہے؟ اسے کیسے کھولا جاتا ہے اور اس میں کس طرح کا بھیانک عفریت رہتا ہے۔ اس بار جو حملے کر رہا ہے وہ یہ نہیں چاہتا کہ یہ ڈائری آس پاس پڑی رہے...... ہے نا؟''

''بڑی کمال کی قیاس آرائی ہے ہرمائنی! بس اس میں ایک چھوٹی سی گڑبڑ ہے، اس ڈائری میں کچھ بھی لکھا نہیں ہے!'' رون نے مسکرا کر کہا۔

ہرمائنی نے رون کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنے بستے میں سے جادوئی چھڑی نکالی پھر وہ ڈائری کی طرف مڑی۔ ''ہوسکتا ہے کہ اس میں غیبی سیاہی میں کچھ لکھا ہوا ہو؟''

اس نے اپنی چھڑی گھمائی اس بات سے ذرا بھی فائدہ نہ ہونے پر ہرمائنی نے بستے میں دوبارہ ہاتھ ڈالا اور ایک چیز باہر نکال لی

جومٹانے والے چمکتے سرخ ربڑ کی طرح دکھائی دے رہا تھا۔ ''یہ چھپی ہوئی چیزوں کو ظاہر کر دیتا ہے، مجھے یہ جادوئی بازار میں ملا تھا۔'' اس نے ماہ جنوری کے ایک صفحے پر کس کر ربڑ رگڑا مگر کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوا۔

''میں تم سے کتنی بار کہہ چکا ہوں، جب اس میں کچھ لکھا ہی نہیں تو تمہیں ملے گا کیسے؟ دیکھو! یقیناً کچھ اس طرح ہوا ہوگا کہ رڈل کو کرسمس پر تحفتاً یہ ڈائری ملی ہوگی جس میں اس نے لکھنے کی زحمت تک نہیں کی ہوگی۔'' رون بول پڑا۔

☆☆☆

ہیری خود کو بھی سمجھا نہیں پایا تھا کہ اس نے رڈل کی ڈائری اب تک پھینک کیوں نہیں دی۔ حالانکہ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ یہ بالکل خالی تھی۔ اس نے لاشعوری انداز میں ڈائری اُٹھائی اور اس کے صفحات پلٹنے لگا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے یہ کوئی کہانی ہو جسے وہ پورا کرنا چاہتا ہو۔ ہیری کو اس بات کا پورا یقین تھا کہ وہ کسی ٹی ایم رڈل کو نہیں جانتا تھا اور نہ ہی اس نے یہ نام اپنی زندگی میں پہلے کبھی سن تھا۔ لیکن پھر بھی کہیں نہ کہیں کچھ ایسا تھا جیسے رڈل اس کے بچپن کا کوئی دوست رہا ہو جو اب اس کی یاداشت سے مٹ چکا ہو۔ یہ سوچنا بھی نہایت کٹھن تھا کہ ہوگورٹ میں آمد سے اس کا کوئی دوست رہا ہوگا کیونکہ اس کے خالہ زاد ڈڈلی نے اس بات کا پوری طرح انتظام کر رکھا تھا کہ ہیری کسی سے بھی دوستی نہ رکھ پائے۔

ہیری نے یہ فیصلہ کرلیا تھا کہ وہ رڈل کے بارے میں زیادہ سے زیادہ معلومات اکٹھی کر کے ہی دم لے تھا۔ اگلے دن جماعت کی پڑھائی کے دوران جب وقفہ ہوا تو وہ سیدھا نکل کر ٹرافی روم کی طرف بڑھتا چلا گیا جہاں رڈل کو دیئے گئے اعزاز کی شیلڈ رکھی گئی تھی۔ اس کے ساتھ متجسس ہرمائنی اور متوحش رون بھی تھا۔ رون نے چلتے ہوئے بڑبڑاتا جا رہا تھا کہ وہ ٹرافی روم کو اتنی باریک بینی سے دیکھ چکا ہے کہ اب زندگی بھر اس کا رُخ نہیں کرنا چاہتا ہے۔

رڈل کی چمکتی ہوئی سنہری شیلڈ ایک کونے والی الماری میں رکھی ہوئی تھی۔ اس میں کسی قسم کی معلومات نہیں درج تھیں جن سے یہ معلوم ہو پاتا کہ یہ شیلڈ رڈل کو کس ضمن میں دی گئی تھی۔

''اور یہ بہت عمدہ رہا تھا، اگر یہ زیادہ بڑی ہوتی تو میں اب تک اسے چمکا رہا ہوتا۔'' رون بڑبڑاتا ہوا بولا۔ لیکن اس کی بڑبڑاہٹ پر کسی نے توجہ نہیں دی۔ بہرحال انہیں 'رڈل' کا نام جادوگروں کی لیاقت کیلئے دیئے گئے میڈلز کی فہرست میں مل گیا تھا۔ اس کے علاوہ اس کا نام پرانے سکول مانیٹرز کی فہرست میں بھی موجود تھا۔

''ایسا لگتا ہے کہ وہ پرسی جیسا تھا۔'' رون نے اپنی ناک کو نفرت سے سکیڑتے ہوئے کہا۔ ''مانیٹر...... ہیڈ بوائے! شاید ہر مضمون میں نمایاں کارکردگی!''

’’تم تو ایسے کہہ رہے ہو جیسے یہ کوئی بری بات ہو۔‘‘ ہرمائنی نے کسی قدر غصیلے لہجے میں کہا۔

☆☆☆

ہوگورٹ میں موسم نے کروٹ لی اور دھیمے دھیمے سورج کی روشنی دوبارہ شدت پکڑنے لگی۔ قلعے کا اندرونی ماحول امید افزا دکھائی دینے لگا۔ جسٹن اور لگ بھگ سر کٹے نک کے علاوہ مزید کسی پر کوئی حملہ نہیں ہوا تھا۔ میڈم پامفری نے خوشی خوشی یہ اعلان کیا کہ نربط نرسنگے اب تنک مزاج اور افرازی ہو رہے ہیں۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ وہ تیزی سے اپنا بچپن چھوڑ رہے تھے۔

ایک دوپہر ہیری نے سنا کہ میڈم پامفری...... فلیچ کو نرمی بھرے انداز میں بتا رہی تھیں۔

’’جیسے ہی نربط نرسنگوں کے مہاسے دور ہو جائیں گے ہم انہیں گملے سے گاڑ دیں گے اور اس کے بعد جلدی سے ہم انہیں کاٹ کر ان کی جادوئی دوا تیار کر لیں گے۔ تمہیں مسز نورس بہت جلدی ہی واپس مل جائے گی۔‘‘

ہیری نے سوچا، شاید سلے درین کے جانشین کی ہمت جواب دے گئی تھی۔ خفیہ تہ خانہ کھولنا بڑا خطرناک بلکہ نہایت خطرناک کام بن چکا تھا کیونکہ پورے سکول میں تمام جگہوں پر کڑی نگرانی تھی اور تمام افراد کو بدستور گہری نگاہوں سے جانچا جا رہا تھا۔ شاید بھیانک عفریت، وہ جو بھی ہو، ایک بار پھر سے پچاس برس کیلئے دوبارہ گہری نیند میں سو چکا تھا۔ ہفل پف فریق کے طالب علم ’ارنی میک ملن‘ اس راحت افزا نکتے کو تسلیم کرنے کیلئے ہرگز تیار نہیں تھا۔ اسے اب بھی یقین تھا کہ ہیری ہی تمام معاملے میں ملزم ہے اور اس نے فن مبارزت کی مجلس کے دوران لاشعوری طور پر ’اپنا بھانڈا پھوڑ دیا تھا‘۔ شریر بھوت ’پیوس‘ بھی آگ کو سرد ہونے نہیں دے رہا تھا۔ وہ ہجوم بھری راہداریوں میں اچانک ٹپک پڑتا اور استہزائیہ آوازیں لگاتا......

’’اور پوٹر! تم تو ہو ہی گڑبڑ پوٹر!...... سناؤ نئے پنچھی پر کب جال پھینک رہے ہو؟‘‘

وہ راہداریوں میں اپنی بھونڈی آواز میں چہک چہک کر گیت گاتا تھا اور اب تو اس نے ساتھ میں لہک لہک کر ناچنا بھی شروع کر دیا تھا۔ پستہ قد ناچنے والا بھوت!

گلڈرائے لک ہارٹ اس خوش فہمی میں مبتلا تھا کہ حملے اسی کی وجہ سے رُکے ہوئے ہیں۔

’’منروا! مجھے نہیں لگتا کہ اب کوئی مصیبت کھڑی نہیں ہوگی۔ میں سوچتا ہوں کہ اس بار تہ خانہ ہمیشہ کیلئے بند ہو چکا ہے۔ ملزم کو پتہ چل چکا ہے کہ اگر اس نے حملے بند نہیں کئے تو میں جلدی ہی اسے پکڑ لوں گا! اسی لئے اس نے میری سخت مزاجی کا سامنا کرنے سے پہلے ہی حملے بند کرنے میں عافیت سمجھی۔‘‘ لک ہارٹ شانِ بے نیازی سے بولتا رہا۔ ’’آپ جانتے ہی ہیں! اب سکول میں سب کا اعتماد بڑھانے اور گذشتہ سہ ماہی کی تشویش ناک یادیں مٹانے کی ضرورت ہے۔ میں اس وقت کچھ اور نہیں کہوں گا لیکن مجھے لگتا ہے کہ میں

جانتا ہوں ایسا کس چیز سے ہوگا؟''

لک ہارٹ نے اپنی ناک دوبارہ تھپتھپائی اور باہر نکل گیا۔لک ہارٹ کا سکول میں اعتماد بھری فضا کو بڑھانے والا خیال 14 فروری کی صبح ناشتے کے وقت سب کے سامنے آشکار ہو گیا۔ ہیری اس رات ٹھیک طرح سے سو نہیں پایا تھا کیونکہ گذشتہ رات کیوڈچ کی مشقیں دیر تک جاری رہی تھیں۔اس لئے صبح وہ تھوڑی دیر سے نیچے اتر کر بڑے ہال میں پہنچا۔ایک پل کیلئے اسے لگا جیسے وہ غلط دروازے میں داخل ہو گیا تھا۔ چاروں طرف کی دیواریں بڑے بڑے طوفان خیز گلابی پھولوں سے ڈھکی پڑی تھیں۔ ہیری گری فنڈر کی بڑی میز کے پاس پہنچا جہاں رون بیماروں سی صورت بنا کر بیٹھا ہوا تھا اور ہر مائنی جبراً ہنس رہی تھی۔

''کیا ہو رہا ہے؟'' ہیری نے بیٹھتے ہوئے پوچھا۔اس کے ہاتھ ناشتے کے گرد لپٹے ہوئے گلابی کاغذوں کو ہٹانے میں مصروف تھے۔رون نے اساتذہ کی میز کی طرف اشارہ کیا۔ بظاہر وہ اتنا دل برگشتہ دکھائی دیا کہ اسے سے بولا بھی نہیں جا رہا تھا۔ پھولوں کے رنگ کی طرح ہی طوفان خیز گلابی کپڑے پہنے لک ہارٹ طلباء کو خاموش کرنے کی کوشش میں مصروف دکھائی دیا۔وہ اپنے ہاتھ ہلا ہلا کر سب کو پرسکون ہونے کی ہدایت کرر ہا تھا۔اس کے دونوں طرف بیٹھے اساتذہ کے چہرے کٹھور تاثر لئے ہوئے تھے۔ جہاں ہیری بیٹھا ہوا تھا وہاں سے اسے پروفیسر میک گوناگل کے رخسار کے عضو پھڑکتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔سنیپ کی صورت سے ایسا لگ رہا تھا جیسے کسی نے اسے ''ہڈیاں بنانے والے سیرپ'' کا ایک بڑا پیالہ زبردستی کچھ ہی لمحے پہلے پلایا ہو۔

''ویلن ٹائن کی خوشیاں مبارک ہوں!'' لک ہارٹ حلق پھاڑ کر چیخا۔''اور میں ان چھیالیس افراد کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا جو مجھے اب تک ویلن ٹائن کارڈ بھیج رہے ہیں۔ہاں! میں نے آپ سب کو یہ چھوٹی سی خوشی تحفتاً دینے کی گستاخی کی ہے......اور یہ یہیں پر ختم نہیں ہوتا۔''

لک ہارٹ نے زور سے تالی بجائی اور بڑے ہال کے دروازے سے ایک درجن بدمزاج دکھائی دینے والے بالشتیے مارچ کرتے ہوئے اندر آ گئے۔وہ محض بالشتیے ہی نہیں دکھائی دے رہے تھے کیونکہ لک ہارٹ نے انہیں سنہری دیدہ زیب لباس پہنا رکھا تھا اور اس کے کندھوں پر نرم و نازک پنکھ لہرا رہے تھے اس کے علاوہ ان کے سر پر تنجالہ دکھائی دے رہا تھا۔

''ان سے ملئے! یہ ہیں آپ کے کارڈ لے جانے والے محبت کے سفیر!...... کیوپڈ!'' لک ہارٹ نے دمکتے ہوئے چہرے سے بتایا۔''یہ لوگ آج سکول میں آپ کے ویلن ٹائن کے پیغامات کی ترسیل کریں گے۔مسرت اور موج مستی صرف یہیں پر ختم نہیں ہوتی۔ مجھے یقین ہے کہ اس تہوار پر میرے ہم منصب بھی جوش و خروش کے ساتھ اس میں شامل ہونا چاہیں گے۔آپ پروفیسر سنیپ سے یہ کیوں نہیں پوچھتے کہ محبت کی جادوئی دوا کیسے بنائی جاتی ہے؟ اور جب بات نکلی ہے تو میں آپ کو یہ بھی بتا تا چلوں کہ میں آج تک

جتنے جادوگروں سے ملا ہوں، ان میں پروفیسر فلنٹ ویک دل لبھانے کی افسوں گری میں سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ یہ بڑے چھپے رستم ہیں۔''

پروفیسر فلنٹ ویک نے شرمندگی کے مارے اپنا چہرہ اپنے گھٹنوں کے بیچ دبا لیا تھا۔ سنیپ کے چہرے پر تو ایسی کڑواہٹ چھائی دکھائی دے رہی تھی، جو پہلا طالب علم ان سے محبت کی جادوئی دوا بنانے کا سوال کرتا تو وہ زبردستی اسے زہر کا پیالہ پلا دیتے۔

''ہرمائنی! سچ کہنا، لک ہارٹ کو کارڈ بھیجنے والے چھیالیس لوگوں میں کہیں تم بھی تو شامل نہیں ہو۔'' رون نے تنک کر پوچھا۔ وہ اپنے پہلے مضمون والی جماعت کی پڑھائی کیلئے بڑے کے دروازے سے باہر نکل رہے تھے۔ ہرمائنی اچانک اپنے بستے میں جماعتی اوقات کا چرمئی کاغذ ڈھونڈنے میں مصروف دکھائی دی۔ وہ ایسی مگن تھی جیسے اس نے رون کا سوال سنا ہی نہ ہو۔ تمام دن بالشتیے کمرہ جماعتوں میں داخل ہوتے رہے اور ویلن ٹائن کارڈ بانٹتے رہے۔ اس اہتمام پر اساتذہ بالکل خوش نہیں تھے۔ دوپہر ڈھلنے کے بعد جب گری فنڈر کے طلباء جادوئی کلمات والی جماعت کی طرف جانے والی سیڑھیاں چڑھ رہے تھے۔ اسی وقت ایک بالشتیہ ہیری کی طرف لپکا۔ ہیری نے اسے تیزی سے اپنی طرف آتے دیکھ لیا تھا۔

''اوہ......تم......سنو ہیری پوٹر!''

ایک منحوس شکل والا بالشتیہ چیختا ہوا ہیری کو اپنی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اس بالشتیے نے راستہ بنانے کیلئے کئی طلباء کو اپنی نوکیلی کہنی سے دھکے مارے اور پھدک پھدک کر سیڑھیاں پھلانگنے لگا۔ وہ جلد از جلد ہیری کے پاس پہنچنے کا متمنی دکھائی دیتا تھا۔

ہیری کا دماغ اس خیال سے بھنا گیا تھا کہ اسے سال اوّل کے طلباء کے سامنے ویلن ٹائن ڈے کارڈ دیا جا رہا ہے۔ جن میں 'جینی ویزلی' بھی شامل تھی۔ ہیری نے بالشتیے سے بچ نکلنے کی پوری کوشش کی مگر بالشتیہ زیادہ پھرتیلا نکلا۔ وہ ہجوم میں سے راستہ بنانے کیلئے طلباء کے پاؤں کچلتا ہوا آگے بڑھا اور ہیری سے دو قدم آگے پہنچ کر اس کا راستہ روکنے میں کامیاب ہو گیا۔ ہیری ٹپٹا کر اس کا بدصورت چہرہ دیکھنے پر مجبور تھا۔

''میرے پاس ایک مترنم پیغام ہے، جو مجھے ہیری پوٹر کو سریلے انداز میں سنانا ہے۔'' اس نے اپنے ہاتھ میں پکڑے ہوئے بربط کو خطرناک انداز میں بجاتے ہوئے کہا۔

''یہاں نہیں!'' ہیری نے بچنے کی بھرپور کرتے ہوئے کہا۔

''چپ چاپ کھڑے رہو ہیری پوٹر!'' بالشتیہ غراتے ہوئے بولا اور اس نے ہیری کے بستے پر ہاتھ ڈال کر اسے کھینچ لیا۔ ہیری بے بسی سے پھنس گیا تھا۔

''دیکھو! مجھے دیر ہو رہی ہے...... مجھے جانے دو!'' ہیری نے سخت لہجے میں کہا۔ وہ اب اپنا بستہ اس سے چھڑانے کی کوشش کر رہا تھا۔

اس کھینچا تانی میں ایک زوردار آواز کے ساتھ بستہ پھٹ کر دو ٹکڑوں میں بٹ گیا۔ اس کی کتابیں، چھڑی، چرمئی کاپیاں، کاغذ کے دستے اور پنکھ دار قلم فرش پر بکھر گئے۔ صرف یہی نہیں، اس کی سیاہی کی بوتل بھی ٹوٹ گئی تھی اور سارے سامان پر سیاہی کے دھبے پھیل گئے۔ ہیری تیزی سے چاروں طرف لپکا تاکہ وہ بالشتیے کے گیت کے آغاز سے پہلے ہی اپنا سارا سامان سمیٹ سکے۔ اس وجہ سے راہداری میں آنے جانے والے طلباء ٹھہر گئے تھے۔

''یہ کیا ہو رہا ہے؟'' ڈریکو ملفوائے کی روکھی اور دھیمی آواز سنائی دی۔ ہیری نے جلدی جلدی ہر چیز کو اپنے پھٹے ہوئے بستے میں ٹھونسنا شروع کیا۔ وہ پوری کوشش کر رہا تھا کہ اپنی چیزیں لے کر فوراً چلتا بنے تاکہ ملفوائے اس بالشتیے کا مترنم پیغام نہ سن پائے۔ ہیری وہاں سے بھاگ نکلنے کی تیاری میں تھا کہ اسے ایک آواز سنائی دی۔

''یہاں پر اتنا ہجوم کیوں ہے؟'' ہیری سمجھ گیا کہ پرسی بھی وہاں پہنچ گیا ہے۔ ہیری سامان سمیٹنے کے بعد نکلنے لگا تو بالشتیے نے اس کے گھٹنوں کے پیچھے کوئی چیز ماری جس پر وہ لڑکھڑا کر زمین پر گرتا چلا گیا۔ اس کے چہرے کے رنگ بدلنے لگے۔

''اب ٹھیک ہے!'' بالشتیے نے ہیری کے ٹخنوں کو کرسی بنا کر اس پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ ''لیجئے! یہ رہا تمہارا مترنم پیغام......''

تمہاری آنکھیں پانی کے تازہ مینڈک جیسی سبز ہیں!

تمہارے بال بلیک بورڈ کی طرح سیاہ ہیں!

میری خواہش ہے کہ جادوگر کے عظیم مقدس کی طرح دکھائی دینے والے تم میرے ہو جاؤ!

تم ہی تو وہ ہیرو ہو جس نے شیطان جادوگر کو منہ کے بل گرایا ہے!

ہیری وہاں سے غائب ہونے کیلئے گرنگوٹس میں رکھا ہوا اپنا سارا خزانہ دینے کیلئے تیار ہو گیا ہوتا۔ باقی سب کے ساتھ اس نے بھی کھسیائے ہوئے انداز میں ہنسنے کی کوشش کی۔ بالشتیے کے وزن کی وجہ سے اس کے پاؤں سن ہونا شروع ہو گئے تھے۔ پرسی ویزلی نے ہجوم کو تتر بتر کرنے کی پوری کوشش کی جن میں سے کچھ لوگ تو اتنا زیادہ ہنس رہے تھے کہ ان کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔

''یہاں سے جاؤ، یہاں سے جاؤ! گھنٹی پانچ منٹ پہلے بج چکی ہے۔ اپنی اپنی جماعت میں جاؤ...... جلدی کرو!'' پرسی نے کچھ چھوٹے طلباء کو دور ہٹاتے ہوئے کہا۔ ''اور تم ملفوائے!''

ہیری کی نظریں لاشعوری انداز میں ملفوائے کی طرف اُٹھ گئیں۔ ملفوائے زمین پر جھک کر کچھ اُٹھاتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ ہیری

نے گردن موڑ کر دیکھنے کی کوشش کی۔مل فوائے نے زمین سے کوئی چیز ہاتھ میں لی اور منہ بسور کر اس کی طرف دیکھا اور پھر اس نے وہ چیز کریب اور گوئل کو دکھائی۔ ہیری دیکھ چکا تھا کہ وہ چیز کچھ اور نہیں ُرڈل کی ڈائری' تھی۔

''میری ڈائری مجھے واپس کرو!'' ہیری رازدارانہ انداز میں بولا۔

''ذرا دیکھو تو سہی! آخر مشہور پوٹر نے اس میں کیا لکھا ہے؟'' مل فوائے نے مسکرا کر کہا۔ظاہر تھا کہ وہ جلد پر لکھی ہوئی دھندلی تحریر کو دیکھ نہیں پایا تھا۔ وہ یہی سمجھ رہا تھا کہ یہ ڈائری ہیری کی ہے۔ وہاں موجود سبھی لوگ خاموش ہو چکے تھے۔جینی حیرت بھری نظروں سے کبھی ڈائری کو اور کبھی ہیری کو دیکھے جا رہی تھی۔اس کا چہرہ خاص مضمحل اور پریشان دکھائی دے رہا تھا۔

''ڈائری اسے واپس کردو......مل فوائے!'' پرسی سخت روی سے غراتے ہوئے بولا۔

''پہلے میں اسے دیکھ تو لوں!'' مل فوائے نے ہیری کو چڑاتے ہوئے ڈائری اس کی طرف لہرائی۔ ہیری کی آنکھوں میں اترنے والا غصہ اس بات کو ظاہر کر رہا تھا کہ وہ لڑنے کیلئے تیار ہے۔

''سکول کے مانیٹر ہونے کے باعث......'' پرسی کی بات ادھوری ہی رہ گئی۔

ہیری آپے سے باہر ہو چکا تھا۔اس نے تیزی سے اپنی جادوئی چھڑی نکالی اور لہراتے ہوئے اس کا رُخ مل فوائے کی طرف کر دیا۔مل فوائے ہیری کے تیور دیکھ کر بھونچکا رہ گیا تھا۔

''چھوٹم جھوٹم!'' ہیری بلند آواز میں چلایا۔

بالکل اسی طرح جیسے سنیپ کے جادوئی کلمے سے لک ہارٹ کی چھڑی چھوٹ گئی تھی،اسی طرح مل فوائے کے ہاتھ سے بھی ڈائری نکلتے ہوئے ہوا میں اُچھل گئی۔رون نے کھل کر مسکراتے ہوئے جھپٹا مار کر ڈائری اپنے قبضے میں لے لی تھی۔

''ہیری! راہداریوں میں جادو کرنا منع ہے۔ مجھے اس کی شکایت کرنا ہوگی۔'' پرسی زور سے غراتے ہوئے بولا۔لیکن ہیری کو اس کی کوئی پرواہ نہیں تھی۔اس نے مل فوائے کو نیچا دکھایا تھا اور اس کیلئے وہ گری فنڈر کے پانچ پوائنٹس کسی بھی دن گنوانے کیلئے تیار تھا۔مل فوائے بوکھلا سا گیا تھا۔جینی اپنی جماعت میں جانے کیلئے اس کے پاس سے گزری تو مل فوائے نے پیچھے سے آواز لگائی۔

''مجھے نہیں لگتا کہ پوٹر کو تمہارا 'ویلن ٹائن' پیغام پسند آیا ہے!''

جینی نے اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپا لیا تھا اور وہ قریباً بھاگتے ہوئے کمرۂ جماعت میں داخل ہوگئی۔غراتے ہوئے رون نے اپنی چھڑی نکال لی لیکن ہیری نے اسے دور کھینچ لیا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ رون جادوئی کلمات کی جماعت میں پھر سے گھونگے اُگلتا رہے۔

جب تک وہ پروفیسر فلنٹ ویک کی جماعت میں نہیں پہنچ گئے، تب تک ہیری نے رڈل کی ڈائری پر خاص دھیان نہیں دیا۔ وہاں پہنچنے کے بعد اس نے ایک خاص بات نے اسے چونکا دیا تھا۔ اس کی تمام کتابیں سرخ سیاہی میں نہا چکی تھیں جبکہ ڈائری بالکل صاف اور بے داغ دکھائی دے رہی تھی جیسے وہ سیاہی کی بوتل ٹوٹنے سے پہلے دکھائی دیتی تھی۔ کوئی دھبہ یا نشان نظر نہیں آتا تھا۔ اس نے رون کو یہ بات بتانے کی کوشش کی لیکن رون ایک بار پھر اپنی ٹوٹی ہوئی چھڑی کے ساتھ جادوئی کلمات ادا کرنے کی کوشش میں مصروف تھا۔ اس کی چھڑی کے سرے سے بڑے ارغوانی بلبلے نکلنے لگے تھے اور وہ کسی دوسری چیز میں زیادہ دلچسپی نہیں لے رہا تھا۔

☆☆☆

اس رات ہیری اپنے کمرے میں سب سے پہلے بستر پر چلا گیا۔ کچھ حد تک اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ فریڈ اور جارج کے منہ سے مترنم پیغام کا گیت 'تمہاری آنکھیں پانی والے تازہ مینڈک جیسی سبز ہیں!' ایک مرتبہ پھر نہیں سننا چاہتا تھا۔ اور کسی حد تک اس کی وجہ یہ بھی تھی کہ ہیری ایک بار پھر رڈل کی ڈائری کا بغور جائزہ لینا چاہتا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ رون کو ماسوائے یہ وقت کی بربادی کے اور کچھ نہیں لگے گا۔ ہیری اپنے بستر پر بیٹھ کر ڈائری کے کورے صفحات پلٹنے لگا۔ کسی بھی صفحے پر سرخ سیاہی کا نقطہ برابر نشان دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ پھر اس نے اپنے بستر کے پاس والی دراز سے سیاہی کی ایک نئی بوتل نکالی۔ اس میں اپنی قلم ڈبوئی اور ڈائری کے پہلے صفحے پر سیاہی کا ایک قطرہ ٹپکا دیا۔ سیاہی کا قطرہ کاغذ پر گرا اور ایک پل کیلئے چمکا اور پھر نظروں کے سامنے سے غائب ہو گیا۔ صفحہ بالکل کورا اور صاف تھا۔ ایسا لگ رہا تھا صفحے نے اسے نگل لیا ہو۔ ہیری نے تحیر بھری نظروں سے ڈائری کا اگلا صفحہ کھول کر دیکھا شاید سیاہی وہاں پہنچ گئی ہو مگر وہاں بھی کچھ نہیں تھا۔ ہیری مبہوت بیٹھا ڈائری کے کھلے صفحے کو گھور رہا تھا۔ اچانک اس کے ذہن میں کچھ خیال آیا اور اس نے اپنے قلم کو سیاہی میں ڈبکی دے کر خالی صفحے پر لکھا:

***"میرا نام ہیری پوٹر ہے......"***

جملہ مکمل کر کے وہ سیدھا ہو گیا۔ اس کی نظریں تحریر پر گڑی پڑی تھیں۔ حروف کچھ ہی پلوں میں کاغذ پر متحرک ہوئے اور پھر دھیمے انداز میں معدوم ہوتے چلے گئے۔ بالکل سیاہی کے قطرے کی طرح وہ غائب ہو چکے تھے۔ صفحے پر کچھ بھی باقی نہ رہا تھا۔ نہ کوئی نشان اور نہ ہی نقطہ!

اچانک ہیری اپنی جگہ پر اچھل پڑا۔ سرخ سیاہی کے حروف ایک بار پھر دھیمے دھیمے انداز میں دکھائی دے رہے تھے اور وہ دیکھتے ہی دیکھتے واضح تحریر میں صفحے پر ابھر آئے۔ ہیری دم بخود بیٹھا ہوا تھا کیونکہ جو تحریر ابھری تھی وہ ہیری نے کبھی بھی نہیں لکھی تھی۔

***"ہیلو! ہیری پوٹر...... میرا نام ٹام رڈل ہے، تمہیں میری ڈائری کیسے ملی؟"***

اگلی ساعت میں یہ حروف معدوم ہو کر غائب ہو گئے۔ صفحہ ایک بار پھر کورا دکھائی دیا۔ ہیری کی حیرت کسی حد تک کم ہو گئی تھی۔ اس نے تیزی سے جھک کر قلم کو صفحے پر گھسیٹنا شروع کر دیا۔

”کسی نے اسے ٹوائلٹ میں پھینک کر بہانے کی کوشش کی تھی!“

ہیری جواب کا بے صبری سے انتظار کرنے لگا۔ تحریر پہلے ہی طرح غائب ہوئی اور پھر نمودار ہوئی۔ ہیری جھک کر پڑھنے لگا۔

”یہ بہت اچھا رہا کہ میں نے اپنی یادیں زیادہ دیرپا طریقے سے محفوظ کر رکھی ہیں، سیاہی سے لکھنا مجھے کوئی اچھا طریقہ نہیں لگا۔ لیکن میں جانتا تھا کہ ایسے لوگ ہوں گے جو یہ نہیں چاہیں گے کہ اس ڈائری کو پڑھا جائے۔“

”میں کچھ سمجھا نہیں، تمہارا کیا مطلب ہے؟“

ہیری نے لکھا۔ بے چینی کے باعث اس کے قلم سے سیاہی کا قطرہ بھی صفحے پر جا گرا تھا۔

”میرا مطلب یہ ہے کہ اس ڈائری میں بھیانک حادثات کی یاداشتیں محفوظ ہیں۔ ایسے حادثات جن پر اب پردہ ڈال دیا گیا ہے۔ ایسے حادثات جو کبھی ہوگورٹ میں رونما ہوئے تھے۔“

ہیری کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔

”میں بھی یہاں پر ہوں۔“ ہیری نے جلدی جلدی لکھا۔ ”میں ہوگورٹ میں پڑھتا ہوں اور یہاں پر بھیانک حادثات رونما ہو رہے ہیں۔ کیا تم خفیہ تہ خانے کے بارے میں کچھ جانتے ہو؟“

ہیری کے ماتھے پر پسینے کی لہر پھیل چکی تھی۔ رڈل کا جواب فوراً نمودار ہو گیا۔ اس کا خطِ تحریر زیادہ صاف نہیں تھا یوں لگتا تھا جیسے وہ جلدی جلدی لکھ رہا ہو۔ ہیری کو ایسا لگا کہ وہ تمام معلومات جلد از جلد اسے فراہم کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

”بالکل! میں خفیہ تہ خانے کے بارے میں سب کچھ جانتا ہوں۔ میرے زمانے میں لوگ ہمیں کہتے تھے کہ یہ ایک من گھڑت کہانی کے سوا اور کچھ نہیں۔ ہوگورٹ میں کسی خفیہ تہ خانے کا وجود نہیں ہے۔ لیکن یہ سب جھوٹ نکلا۔ جب میں پانچویں سال میں پڑھ رہا تھا تبھی خفیہ تہ خانہ کھولا تھا۔ بھیانک عفریت نے کئی طلباء پر حملہ کیا تھا۔ صرف اتنا نہیں ،اس نے ایک لڑکی کو تو موت کے گھاٹ اتار دیا تھا۔ تہ خانہ کھولنے والے کو میں نے ہی پکڑا تھا۔ اس کیلئے اسے سکول سے ہمیشہ کیلئے نکال دیا تھا لیکن ہیڈماسٹر پروفیسر ’ڈیپ پٹ‘ کو اس بات پر شرمندگی ہو رہی تھی کہ ہوگورٹ میں ایک دردناک حادثہ اسی کے ناک کے نیچے رونما ہوا تھا۔ اسی لئے انہوں نے مجھے سچائی کو عام کرنے سے روک دیا تھا۔ ایک کہانی گھڑی گئی کہ لڑکی اچانک رونما ہونے والے حادثے کا شکار ہو کر مر گئی تھی۔ انہوں نے

*میری خدمات کے معاوضے کے طور پر مجھے ایک خوبصورت، چمکتی دمکتی اور منقش شیلڈ بطور اعزاز دی تھی۔ ساتھ ہی انہوں نے مجھے اپنا منہ بند رکھنے کی تنبیہ بھی کی تھی۔ لیکن میں جانتا تھا کہ یہ دوبارہ ہو سکتا ہے۔ المناک حادثات...... بھیانک عفریت زندہ تھا اور جس شخص کے پاس اسے آزاد کرنے کی طاقت تھی، اسے 'اژقبان' نہیں بھیجا گیا تھا۔"*

جواب لکھنے کی عجلت میں ہیری نے اپنی سیاہی کی بوتل ایک بار پھر گرا ڈالی۔

*"یہ دوبارہ ہو رہے ہیں، تین حملے ہو چکے ہیں اور کوئی نہیں جانتا کہ ان کے پیچھے کس کا ہاتھ ہے۔ گزشتہ بار حملے کس نے کئے تھے؟"*

*"اگر تم چاہو تو میں تمہیں دکھا سکتا ہوں!"* رڈل کا جواب آیا۔ *"تمہیں میری بات ماننے کی ضرورت نہیں ہے۔ جس رات کو میں نے اُسے پکڑا تھا، میں تمہیں اس رات کی یاداشت کے اندر لے جا سکتا ہوں۔"* ہیری جھجک کر پیچھے ہٹ گیا تھا۔

ہیری کا ہاتھ صفحے کے اوپر ہوا میں لہرا کر رہ گیا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا، رڈل کی بات کا کیا مطلب ہوسکتا ہے؟ کوئی کسی کی یاداشت میں کیسے داخل ہوسکتا ہے؟ اس نے گھبراہٹ میں کمرے کے دروازے کی طرف دیکھا جواب اندھیرے کی وجہ سے دھندلا دکھائی دے رہا تھا۔ جب اس نے پلٹ کر ڈائری کی طرف دیکھا تو وہاں نئے حروف ابھرتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

*"مجھے یہ دکھانے دو!"*

ہیری ایک پل کیلئے رُکا اور پھر اس نے دو لفظ لکھ دیئے۔

*"ٹھیک ہے!"*

رڈل کی ڈائری کے صفحات تیزی سے خود بخود پھڑ پھڑانا شروع ہو گئے۔ جیسے وہ تیز جھکڑ کے زور سے اُڑ کر الٹ پلٹ ہو رہے ہوں۔ اچانک صفحات تھم گئے اور اس صفحے پر ماہ جون لکھا ہوا دکھائی دیا۔ ہیری منہ پھاڑے تیرہ جون کے چھوٹے سے چوکور خانے کو دیکھ رہا تھا جو تیزی سے ٹیلی ویژن سکرین میں تبدیل ہوتا جا رہا تھا۔ اس کے ہاتھ تھوڑے کانپ رہے تھے۔ اس نے ڈائری اُٹھا کر اپنی آنکھوں کے قریب کر لی۔ اب اس کی آنکھ اس چھوٹی سی کھڑکی میں اندر جھانک رہی تھی۔ اس سے پہلے کہ اسے پتہ چلے کہ کیا ہو رہا تھا؟ وہ آگے کی طرف جھولنے لگا۔ کھڑکی چوڑی ہوتی جا رہی تھی اور اسے محسوس ہوا جیسے اس کا بدن بستر سے اُٹھ کر کھڑکی سے ہوتا ہوا رنگ اور سائے کے بھنور میں پہنچ گیا ہو۔ اسے اپنے پاؤں ٹھوس زمین پر پڑتے محسوس ہوئے۔ وہ کانپتا ہوا کھڑا رہا۔ دھیرے دھیرے اس کے چاروں طرف کی دھند چھٹتی چلی گئی اور ہر چیز صاف دکھائی دینے لگی۔

ہیری فوراً سمجھ گیا کہ وہ کہاں تھا؟ سوئی ہوئی متحرک تصویروں والا یہ گولائی والا کمرہ ڈمبل ڈور کا دفتر تھا۔لیکن یہاں میز کے پیچھے ڈمبل ڈور نہیں تھا بلکہ ایک جھریوں بھرے چہرے والا دبلا جادوگر بیٹھا ہوا تھا۔ گنے چنے سفید بالوں کو چھوڑ کر اس کا باقی پورا سر گنجا تھا اور وہ موم بتی کی روشنی میں ایک خط پڑھنے میں مصروف تھا۔ ہیری نے اس جادوگر کو پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔

''مجھے افسوس ہے، میں آپ کی مصروفیت میں خلل نہیں ڈالنا چاہتا تھا......''

لیکن جادوگر نے نظر نہیں اُٹھائی۔ تیوریاں چڑھائے وہ اپنا خط پڑھنے میں مشغول رہا۔ ہیری جادوگر کی میز کے پاس پہنچا اور ہکلاتے ہوئے بولا۔

''ار......میں ابھی چلا جاؤں گا کیا میں جاؤں؟''

جادوگر نے اب بھی اس کی طرف کوئی دھیان نہیں دیا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے اس نے ہیری کی بات سرے سے سنی ہی نہ ہو۔ یہ سوچتے ہوئے کہ ہوسکتا ہے کہ جادوگر بہرا ہو۔ ہیری نے اپنی آواز کافی بلند کی۔''معاف کیجئے! میں نے آپ کے کام میں خلل ڈالا۔ اب میں جاتا ہوں۔'' وہ زور سے چیختے ہوئے بولا تھا۔

جادوگر نے آہ بھرتے ہوئے خط موڑا پھر وہ اُٹھ کر کھڑا ہوا۔ ہیری کی طرف دیکھے بنا اس کے پاس سے گزر گیا اور کھڑکی کے پردے کھول دیئے۔ جادوگر نے اب بھی اس کی طرف توجہ نہیں کی۔ کھڑکی کے باہر آسمان گرم لوہے کی مانند سرخ ہو رہا تھا۔ ایسا لگا جیسے سورج غروب ہونے والا تھا۔ جادوگر واپس اپنی کرسی پر آکر بیٹھ گیا اور دروازے کی طرف دیکھتے ہوئے اپنی انگوٹھی چمکانے میں مصروف ہوگیا۔ ہیری نے دفتر میں چاروں طرف دیکھا۔ وہاں پر نہ تو فاکس نامی سیمرغ موجود تھا اور نہ ہی آواز پیدا کرنے والے چاندی کے نوادرات۔ یہ رڈل کے زمانے کا ہوگورٹ تھا۔اس کا مطلب تھا کہ یہ دکھائی دینے والا انجان جادوگر اس وقت کا ہیڈ ماسٹر تھا۔جیسے ڈمبل ڈور اس کے وقت کا تھا۔اس کا مطلب یہ تھا کہ وہ محض فریب نظر جیسے خواب کے سوا اور کچھ نہیں تھا جو پچاس سال پہلے کے لوگوں کو دکھائی نہیں دے سکتا تھا۔

دفتر کے دروازے پر ایک دستک سنائی دی۔

''اندر آجاؤ!'' بوڑھے جادوگر نے دھیمے انداز میں کہا۔

لگ بھگ سولہ سال کا ایک لڑکا اپنی نوکیلی ٹوپی اتارتے ہوئے اندر آیا۔اس کی چھاتی پر مانیٹر والا چاندی کا بیج چمک رہا تھا۔ وہ ہیری سے جسامت میں لمبا تھا مگر اس کے بال گہرے سیاہ اور گھنے تھے۔

''آؤ......رڈل......؟'' ہیڈ ماسٹر نے کہا۔

''آپ نے مجھے بلایا جناب!'' رڈل بولا۔ وہ گھبرایا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''بیٹھ جاؤ! میں ابھی وہ خط پڑھ رہا تھا جو تم نے مجھے بھیجا تھا'' ہیڈ ماسٹر ڈیپ پٹ بولا۔

''اوہ!'' رڈل نے بیٹھتے ہوئے ایک گہری سانس لی۔ اس نے اپنے دونوں ہاتھ کس کر باندھ رکھے تھے۔

''میرے پیارے بچے!'' ڈیپ پٹ نے نرمی سے کہا۔ ''یہ ممکن نہیں ہے کہ میں تمہیں گرمیوں کی چھٹیوں میں سکول میں رُکنے کی اجازت دے سکوں۔ یقیناً تم ان تعطیلات میں تو اپنے گھر جانا چاہو گے۔''

''نہیں! میں تو ہوگورٹ میں ہی رُکنا چاہوں گا بجائے اُس جگہ......اُس جگہ!'' رڈل بولا۔

''مجھے جہاں تک معلوم ہوا ہے تم چھٹیوں کے دوران کسی ماگل یتیم خانے میں رہتے ہو'' ڈیپ پٹ نے نرمی سے پوچھا۔

''جی ہاں جناب!'' رڈل بولا اور اس کا چہرہ ہلکا سرخ ہو گیا۔

''تمہارے والدین ماگل تھے کیا؟'' ڈیپ پٹ نے پوچھا۔

''نصف خون! میرا باپ ماگل تھا اور ماں جادوگرنی!'' رڈل نے جلدی سے کہا۔

''اور کیا تمہارے والدین دونوں ہی......؟'' ڈیپ پٹ نے سوال ادھورا چھوڑ دیا۔

''جناب! میری ماں تو میری پیدائش کے کچھ دن بعد مر گئی تھی۔ یتیم خانے کے منتظم نے مجھے بتایا کہ وہ صرف میرا نام رکھنے تک ہی زندہ رہی تھی۔ میرے باپ کے نام پر ٹام اور میرے دادا کے نام پر مُاروالو......ٹام ماروالو!''

ڈیپ پٹ نے ہمدردانہ انداز میں اپنی زبان کٹکٹائی۔

''ٹام! بات دراصل یہ ہے، میں تمہارے لئے خاص انتظام کر سکتا تھا لیکن موجودہ حالات کی سنگینی میں......'' ڈیپ پٹ آہ بھرتا ہوا بولا اور پھر ادھورے جملے پر خاموش ہو گیا۔

''جناب! آپ کا مطلب ہے، ان حملوں کی وجہ سے آپ ایسا نہیں کر پائیں گے؟'' رڈل نے تیزی سے کہا۔ ہیری کا دل اسی وقت بری طرح سے اچھلنے لگا۔ وہ تھوڑا اور قریب کھسک گیا تا کہ ایک بھی لفظ اسے کی سماعت کو چکمہ دے کر نکل نہ پائے۔

''بالکل ٹھیک کہا میرے پیارے بچے!'' ڈیپ پٹ بولا۔ ''تم یہ سمجھ سکتے ہو کہ ایسے ماحول میں تمہیں تعطیلات میں قلعے میں رہنے کی اجازت دینا کتنا سنگین ثابت ہو سکتا ہے! خصوصاً حال میں ہوئے افسوس ناک واقعے کے بعد......جس میں ایک معصوم لڑکی کی جان چلی گئی ہے۔ تم اپنے یتیم خانے میں زیادہ محفوظ رہو گے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ دفتر جادوئی وزارت اب سکول کو بند کرنے کے بارے میں غور کر رہا ہے اور ہمیں ذرا بھی اندازہ نہیں ہو پا رہا کہ ان حادثات کیلئے کون ذمہ دار ہو سکتا ہے؟'' یہ سن کر رڈل کی آنکھیں

پھیل گئیں۔

''جناب!......اگر ملزم گرفتار ہو جائے اور یہ سب بند ہو جائے تو......'' رڈل جلدی سے بولا

''تم کیا کہنا چاہتے ہو رڈل؟'' ڈیپ پٹ نے کرسی پر تن کر بیٹھتے ہوئے چوں چوں کرتی آواز میں کہا۔''رڈل! کیا تم ان حملوں کے بارے میں کچھ جانتے ہو؟''

''نہیں جناب!'' رڈل دوٹوک انداز میں بولا۔

ہیری کو یقین تھا کہ یہ اسی طرح کا 'نہیں' تھا جیسا اس نے ڈمبل ڈور کو کہا تھا۔ رڈل پُر امید نگاہوں سے دیکھتے ہوئے دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔

''تم جا سکتے ہو رڈل......!'' ڈیپ پٹ نے لمحہ بھر کے توقف کے بعد کہا۔

رڈل اپنی کرسی سے اُٹھا اور پاؤں گھسیٹتے ہوئے کمرے سے باہر چلا گیا۔ ہیری اس کے پیچھے پیچھے تعاقب کرنے لگا۔ متحرک گھماؤ دار سیڑھیوں سے ہوتے ہوئے وہ نیچے اترے اور اندھیری راہداری میں جانور کے بت کے پاس پہنچ گئے۔ رڈل رُکا اور اس کے رکنے پر ہیری بھی ٹھٹک کر رُک گیا۔ ہیری کو صاف دکھائی دے رہا تھا کہ رڈل گھمبیرتا میں ڈوبا ہوا کچھ سوچ تھا تھا۔ وہ اپنا ہونٹ کاٹ رہا تھا اور اس کے ماتھے پر بل پڑے ہوئے تھے۔ پھر ایسا لگا جیسے وہ اچانک کسی فیصلے پر پہنچ گیا ہو۔ اس کے بعد وہ تیزی سے چل دیا۔ ہیری بھی اس کے پیچھے پیچھے بنا آواز کئے چلتا رہا۔ جب تک وہ دونوں بڑے ہال میں نہیں پہنچ گئے تب تک انہیں کوئی دوسرا دکھائی نہیں دیا تھا۔ وہاں پر لمبے، لہراتے اور سنہرے بالوں اور ڈاڑھی والے ایک بلند قامت جادوگر نے سنگ مرمر کی سیڑھیوں سے رڈل کو آواز دی۔

''ٹام! تم اتنی رات کو کیا کر رہے ہو؟ یہاں کیوں بھٹک رہے ہو؟''

ہیری نے اس جادوگر کو گھور کر دیکھنے لگا۔ وہ کوئی اور نہیں پچاس سال پہلے کا ڈمبل ڈور تھا۔

''میں ہیڈ ماسٹر سے ملنے گیا تھا جناب!'' رڈل نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے، جلدی سے اپنے بستر پر جاؤ۔'' ڈمبل ڈور نے ہدایت کی۔ انہوں نے رڈل کی طرف اسی متفکر نگاہوں سے دیکھا جن سے وہ اکثر ہیری کو دیکھا کرتے تھے۔''بہتر ہوگا کہ ان دنوں میں نہ گھوما جائے۔ خاص طور پر جب سے اُس......''

انہوں نے گہری آہ بھری، رڈل کو شب بخیر کہا اور ایک طرف چل دیئے۔ رڈل نے انہیں اپنی نظروں سے اوجھل ہونے دیا اور پھر تیز قدموں سے چلتے ہوئے وہ تہ خانے تک جانے والی پتھر کی سیڑھیاں اتر آیا۔ ہیری اس کے ٹھیک پیچھے تیزی سے چلتا ہوا آرہا

تھا۔

لیکن ہیری کو نہایت مایوسی ہوئی جب رڈل اسے کسی چھپے راستے یا خفیہ سرنگ میں لے جانے کے بجائے اسی تہ خانے میں لے آیا جہاں سنیپ جادوئی ادویہ والی جماعت پڑھاتا تھا۔ یہاں پر مشعل روشن نہیں تھی، گہرا اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ رڈل نے دروازہ لگ بھگ بند کردیا اور پیچھے ہٹ کر ساکت کھڑا ہوگیا۔ ہیری کو رڈل کے سوائے اور کچھ نہیں دکھائی دے رہا تھا۔ رڈل دروازے کے پاس بت کی طرح ساکت کھڑا دروازے کے باہر راہداری میں جھانک رہا تھا۔ ہیری کو محسوس ہوا جیسے وہ وہاں کم از کم ایک گھنٹہ تک رہے ہوں۔ وہ صرف دروازے پر کھڑے رڈل کا ہیولہ دیکھ سکتا تھا جو ایک چھید میں سے گھور رہا تھا اور کسی بت کی طرح انتظار کررہا تھا۔ جب ہیری نے امید چھوڑ دی اور اس کا تجسس ختم ہونے لگا اور وہ سوچنے لگا کہ اب اسے واپس اپنی دُنیا میں لوٹ جانا چاہئے، اسی وقت دروازے کے باہر کسی کے چلنے کی چاپ سنائی دی۔

کوئی اس راہداری میں رینگ رہا تھا۔ آواز سن کر اس نے اندازہ لگایا کہ وہ جو بھی تھا اس تہ خانے سے آگے نکل گیا تھا جہاں وہ اور رڈل چھپے ہوئے تھے۔ کسی سائے کی مانند رڈل بنا آواز کئے دھیرے سے باہر نکلا اور اس آواز کا تعاقب کرنے لگا۔ ہیری بھی اس کے پیچھے پیچھے دبے پاؤں چلتا رہا۔ وہ بھول چکا تھا کہ وہ لوگ اس کی آواز نہیں سن سکتے تھے۔

شاید پانچ منٹ تک انہوں نے قدموں کی آہٹ کا تعاقب کیا پھر رڈل اچانک رُک گیا۔ اس کا سر نئی آواز کی سمت میں مڑ گیا۔ ہیری کو کسی دروازے کے کھلنے کی آواز سنائی دی پھر اس نے کسی کی بڑبڑاہٹ سنی۔

''چلو...... تمہیں یہاں سے باہر لے جانا پڑے گا...... اسی وقت چلو...... صندوق میں!''

ہیری کو یہ آواز کچھ جانی پہچانی سی لگ رہی تھی۔

رڈل اچانک موڑ پر سے کود کر سامنے پہنچا۔ ہیری اس کے پیچھے پیچھے قدم بڑھاتا جا رہا تھا۔ اسے اندھیرے میں ایک دیوہیکل بچے کا ہیولہ دکھائی دے رہا تھا جو ایک کھلے دروازے کے سامنے جھکا ہوا تھا اور اس کے پاس ایک بڑا صندوق رکھا ہوا تھا۔

''شب بخیر...... روبیئس!'' رڈل نے تیکھے انداز میں کہا۔

دیوہیکل لڑکے نے جلدی سے دروازہ بند کردیا اور اس کے سامنے تن کر کھڑا ہوگیا۔

''تم یہاں کیا کررہے ہو...... ٹام؟'' رڈل اس کی طرف بڑھنے لگا۔

''اب تمہارا کھیل ختم ہو چکا ہے روبیئس! میں تمہیں پکڑوانے والا ہوں۔ اگر حملے نہیں رُکے تو ہوگورٹ بند ہو جائے گا۔'' رڈل کڑکتی ہوئی آواز میں بولا۔

''تم یہ کیا......؟'' وہ گھگیا کر رہ گیا۔

''جہاں تک میرا اندازہ ہے، تم یہ نہیں چاہتے تھے کہ کوئی اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے لیکن بھیانک عفریتوں کو پالتو نہیں بنایا جا سکتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ تم نے اسے محض گھمانے پھرانے کیلئے ہی اسے باہر نکالا ہوگا تب ہی......''

''اس نے کسی کو بھی نقصان نہیں پہنچایا ٹام!'' وہ دیوجثہ لڑکا اب دروازے کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا تھا۔ اس کا چہرہ اندھیرے میں صاف دکھائی نہیں دے رہا تھا کہ وہ واقعی گھبرایا ہوا ہے۔ اسی لمحے ہیری کو دروازے کے پیچھے کسی چیز کی کھڑکھڑاہٹ اور کٹکٹاتی ہوئی آواز سنائی دی۔

''چلو روبیئس! جس لڑکی کی موت ہوئی ہے، اس کے والدین کل یہاں آئیں گے۔ کم از کم ہوگورٹ ان کیلئے اتنا تو کر ہی سکتا ہے کہ اس خونخوار عفریت کے فوری قتل کا حکم جاری کر دے جس نے اُن کی معصوم لڑکی کو ہلاک کیا ہے......'' رڈل نے تھوڑا اور قریب جاتے ہوئے کہا۔

''یہ کام اس نے نہیں کیا۔'' دیوہیکل لڑکا گرجتا ہوا بولا۔ اس کی آواز اندھیرے میں گونج رہی تھی۔ ''اس نے کبھی نہیں......وہ کبھی نہیں!''

''سامنے سے ہٹ جاؤ!'' رڈل نے اپنی چھڑی نکالتے ہوئے سختی سے کہا۔

رڈل نے کوئی جادوئی کلمہ پڑھا جس سے پوری راہداری میں تیز روشنی پھیلتی چلی گئی۔ اسی لمحے دیوہیکل لڑکے کا عقبی دروازہ پوری قوت سے کھلا۔ وہ لڑکا ہوا میں اُڑتا ہوا سامنے کھڑے رڈل سے جا ٹکرا کر منہ کے بل گر پڑا۔ اس دروازے سے ایسا بھیانک عفریت نمودار ہوا جسے دیکھ کر ہیری کے منہ سے لمبی تیز چیخ نکل گئی جس اس کے علاوہ کسی اور نہیں سنا تھا۔

ایک دیوہیکل، قوی الجثہ، رینگنے والا اور بالوں سے ڈھکا ہوا عفریت ان کے سامنے موجود تھا۔ ہیری نے دیکھا کہ اس کے سیاہ رنگ کے کئی پاؤں تھے۔ اس کے دھڑ پر کئی متحرک آنکھیں چمکتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ اس کے منہ کے سامنے دو بلیڈ جیسی نوکیلی قینچی کے پھل تھے جو آپس میں کٹاکٹ ٹکرا کر آواز پیدا کر رہے تھے۔ رڈل نے اپنی چھڑی دوبارہ اُٹھائی لیکن اسے بہت دیر ہو چکی تھی۔ وہ عفریت اسے گراتے ہوئے اس کے اوپر سے چھلانگ کر راہداری میں بھاگا۔ اس کی رفتار کسی برق کی طرح تیز تھی۔ وہ پل بھر میں آنکھوں سے اوجھل ہو گیا تھا۔ رڈل اچھل کر کھڑا ہو گیا اور پیچھے سے اس عفریت کو دیکھنے کی کوشش کرنے لگا۔ اس نے جادوئی کلمات پڑھنے کیلئے اپنی چھڑی اُٹھائی لیکن دیوہیکل لڑکا چیختے ہوئے اس پر کود پڑا اور اس کی چھڑی کو پکڑتے ہوئے اسے پیٹ کے بل زمین پر گرانے میں کامیاب ہو گیا۔

ہر چیز گھومنے لگی، منظر دھندلانے لگا۔ اب اس کی آنکھیں گھپ اندھیرے میں تھیں۔ وہ دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا مگر کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ اونچائی سے گرتا جا رہا ہو۔ پھر دھڑام سے وہ گری فنڈر مینار کے کمرے میں اپنے بستر پر لڑھک گیا۔ رڈل کی ڈائری اس کے پیٹ پر کھلی پڑی تھی۔ اس سے پہلے اسے اپنی سانسیں قابو میں کرنے کا موقعہ ملتا دروازہ کھلا اور رون کی صورت دکھائی دی۔

''تم ابھی تک جاگ رہے ہو؟'' رون نے متحیر انداز میں پوچھا۔

ہیری تن کر بیٹھ گیا۔ اس کا پورا بدن پسینے میں شرابور تھا۔ رون اس کی حالت کو دیکھ کر پریشان سا دکھائی دیا۔ وہ جلدی سے اس کے پاس پہنچ گیا۔

''کیا ہوا......؟'' رون نے جلدی سے پوچھا۔

''رون! وہ ہیگرڈ تھا۔ پچاس سال پہلے خفیہ تہ خانہ ہیگرڈ نے کھولا تھا......'' ہیری کی ڈوبتی ہوئی آواز سنائی دی۔

☆☆☆

چودھواں باب

# کارنیلوس فج

ہیری، رون اور ہرمائنی اس بات سے بخوبی باخبر تھے کہ ہیگرڈ کو مافوق الفطرت جانوروں کو پالنے کا جنون کی حد تک شوق تھا۔ گذشتہ سال جب وہ پہلی بار ہوگورٹ میں پڑھنے کیلئے آئے تھے، اسی سال میں ہیگرڈ نے اپنے لکڑی کے چھوٹے سے جھونپڑے میں ڈریگن پالنے کی کوشش کی تھی۔ اس کے علاوہ وہ اس کے پالتو تین سروں والے کتے 'فلافی' کو شاید ہی کبھی بھول پاتے، جس کی بدولت وہ دوبار مرتے مرتے بچے تھے۔ ہیری کو اس بات کا پورا یقین تھا کہ ہیگرڈ کو نوعمری میں اس بات کا پتہ چلا ہوگا کہ قلعے کے خفیہ تہ خانے میں ایک بھیانک عفریت چھپا ہوا ہے تو اس نے اس کی ایک جھلک دیکھنے کیلئے طویل مسافت طے کرنے میں یقیناً کوئی عار محسوس نہیں کی ہوگی۔ وہ اس کیلئے کسی بھی حد تک جاسکتا تھا۔ شاید اسے اس بات پر افسوس ہوا ہو کہ بے چارا بھیانک عفریت اتنے لمبے عرصے تک بند رہا ہے اور اب اسے اپنے پیر سیدھے کرنے کا موقع فراہم کرنا چاہئے۔ ہیری تخیل میں اس تصویر کو دیکھ رہا تھا کہ تیرہ سال کے ہیگرڈ نے اسے زنجیروں اور پٹیوں سے باندھنے کی کوشش بھی کی ہوگی۔

بہرکیف ہیری کو پورا یقین تھا کہ ہیگرڈ کبھی کسی کی جان لینے کے ارادے سے کوئی کام نہیں کرے گا۔ ہیری کے اندر عجیب سی کھلبلی مچی ہوئی تھی۔ وہ سوچ رہا تھا، کاش اس نے یہ معلوم کرنے کی کوشش نہ کی ہوتی کہ رڈل کی ڈائری سے پیغام کیسے پایا جائے؟ رون اور ہرمائنی نے اس سے بار بار پورے حادثے کی تفصیل معلوم کرنے کی کوشش کی۔ وہ ہیری سے ایک ایک منظر سننے کیلئے بے چین تھے۔ ہیری انہیں پوری کہانی بار بار سنا سنا کر خود تنگ آچکا تھا۔ اس حادثے کی تفصیل سننے کے بعد رون اور ہرمائنی کی دھواں دار، طویل، الجھی ہوئی اور قیاسات کی پرمبنی بحث سن سن کر ہیری کے پسینے چھوٹ چکے تھے۔

''ہوسکتا ہے رڈل نے غلط آدمی کو پکڑ لیا ہو! شاید کوئی دوسرا بھیانک عفریت لوگوں پر حملہ کررہا ہو......'' ہرمائنی نے اپنا اندازہ پیش کیا۔

''تمہاری کیا رائے ہے اس جگہ پر کتنے بھیانک عفریت رہ سکتے ہیں؟'' رون نے ہرمائنی کی بات پر سپاٹ لہجے میں کہا۔

''یہ تو ہم پہلے سے ہی جانتے ہیں کہ ہیگرڈ کو سکول سے نکال دیا گیا تھا اور ہیگرڈ کو نکالنے کے بعد حملے رُک گئے ہوں گے، ورنہ رڈل کو خدمات کا اعزاز نہیں مل پاتا۔'' ہیری نے تاسف بھرے انداز میں جواب دیا۔ رون نے الگ سمت میں اُڑنے کی کوشش کی۔

''رڈل بالکل پرسی کی طرح کا لگتا ہے...... اسے ہیگرڈ کی جاسوسی کرنے کے لئے کس نے کہا تھا؟'' رون نے برا سا منہ بنا کر کہا۔

''لیکن رون! اس بھیانک عفریت نے کسی کی جان لے لی تھی!'' ہرمائنی بولی۔

''اور اگر ہوگورٹ بند ہو جاتا تو رڈل کو ماگل یتیم خانے میں ہی رہنا پڑتا۔ اسے اسی بات کے لئے ملزم نہیں ٹھہرایا جا سکتا کہ اس نے یہاں رُکنے کیلئے ہیگرڈ کی جاسوسی کی اور اسے پکڑوا دیا۔'' ہیری نے رڈل کا دفاع کرنے کی کوشش کی۔

''ہیری!'' رون نے اپنا ہونٹ کاٹ کر جھجکتے ہوئے پوچھا۔ ''ہیگرڈ تمہیں شیطانی بازار میں ملا تھا...... ہے نا!''

''وہ گھونگوں کو مارنے والی دوا خرید رہا تھا۔'' ہیری نے فوراً جواب دیا۔ وہ تینوں چونک کر خاموش ہو گئے۔ لمبے توقف کے بعد ہرمائنی نے اپنا سر اُٹھایا اور دونوں کی طرف نگاہ ڈالی۔

''کیا تمہارے خیال میں یہ درست ہے کہ ہمیں ہیگرڈ کے جھونپڑے میں جا کر اس سے بھیانک عفریت کے بارے میں سوال کرنا چاہئے؟''

''یہ کتنا اچھا لگے گا!'' رون نے بھنویں گھماتے ہوئے کہا۔ ''جب ہم وہاں پہنچ کر اس سے پوچھیں گے، 'ہیلو ہیگرڈ! ہمیں بتاؤ...... کیا تم نے کسی لمبے بالوں والے بھیانک عفریت کو حال میں قلعے میں چھوڑا تھا'......''

بالآخر انہوں نے فیصلہ کر لیا کہ جب تک کوئی اور حملہ نہیں ہوگا تب تک وہ ہیگرڈ سے کچھ نہیں پوچھیں گے۔ جب ہیری کا کئی دنوں تک نادیدہ آواز سنائی نہیں دی، نہ ہی کسی پر حملہ ہوا تو انہیں اندازہ ہونے لگا کہ انہیں ہیگرڈ سے اس بارے میں کبھی نہیں پوچھنا پڑے گا کہ اسے سکول سے کیوں نکالا گیا تھا۔ جسٹن اور لگ بھگ سر کٹے نک کو بے جان ہوئے لگ بھگ چار مہینے گزر چکے تھے۔ لگ بھگ سبھی لوگ اب یہ سوچنے پر مجبور ہو گئے تھے کہ حملہ آور چاہے وہ جو کوئی بھی ہو، ہمیشہ کیلئے میدان چھوڑ چکا تھا۔ شریر بھوت پیوس بھی اپنی راگنی سے اکتا چکا تھا۔ وہ پوٹر کے گیت کو لہلہا کر گانے میں زیادہ لطف اندوز نہیں ہو پاتا تھا، اس لئے ہیری کی جان چھوٹ چکی تھی۔ ایک دن جڑی بوٹیوں کی معلومات والی جماعت میں 'ارنی میک ملن' نے بڑی تہذیب وشائستگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ہیری سے فطری نبات کی بالٹی مانگی تھی۔ مارچ میں کئی نربط نرسنگوں نے ہریالی گھر نمبر تین میں بے ہنگم شور شرابے اور دھوم دھڑکڑی والی تقریب منائی۔ اس سے پروفیسر سپراؤٹ بے حد مسرور دکھائی دیں۔

''جب وہ ایک دوسرے کے گملوں میں جانے کی کوشش کرنے لگیں گے تب ہم سمجھ جائیں گے کہ وہ پوری طرح سے جوان ہو چکے ہیں اور تبھی ہم ہسپتال میں پڑے بے جان لوگوں کو ہوش میں لاسکیں گے۔'' پروفیسر سپراؤٹ نے ہیری کو بتایا۔

سال دوئم کے طلبا کو ایسٹر کی چھٹیوں کے دوران سوچنے کیلئے ایک نیا موضوع مل چکا تھا۔ سال سوئم کیلئے مضامین چننے کا وقت اب آن پہنچا تھا۔ یہ ایک ایسا معاملہ تھا جسے کم از کم ہرمائنی نے بہت اہمیت دے رکھی تھی۔

''ہمارے مستقبل کا دارومدار ان مضامین پر ہے، یہ خاصا اہم وقت ہے۔'' ہرمائنی نے ہیری اور رون کو بتایا۔ وہ ہاتھوں میں مضامین کی فہرست تھامے غوروفکر میں ڈوبے ہوئے تھے۔

''میں تو جادوئی ادویہ کا مضمون چھوڑنا چاہوں گا۔'' ہیری فیصلہ کن انداز میں بولا۔

''ہم کچھ نہیں چھوڑ سکتے۔ ہمیں اپنے سارے پرانے مضامین پڑھنا پڑیں گے ورنہ میں 'تاریک جادو سے محفوظ رہنے کے فن' کا مضمون پڑھنا ترک کر دیتا۔'' رون نے متفکر ہوکر کہا۔

رون کی بات سن کر ہرمائنی کی آنکھیں حیرت سے کھلی رہ گئیں۔

''مگر یہ تو بڑا اہم مضمون ہے۔'' ہرمائنی نے جلدی سے کہا۔

''ہاں!'' رون نے دھیمے انداز میں کہا۔ ''لیکن اس طرح نہیں، جس طرح لک ہارٹ اسے پڑھانے کی کوشش کر رہا ہے۔ میں نے ان سے آج تک کچھ نہیں سیکھا۔ ماسوائے اس کے ننھے درجی سمکوں کو باہر نہ نکالا جائے۔''

نیول لانگ باٹم کے پاس اس کے گھرانے کے سبھی جادوگوں اور جادوگرنیوں کے خط آئے تھے جن میں اسے الگ الگ مشورے دیئے گئے تھے کہ وہ کون سے مضامین کا انتخاب کرے؟ نیول جب بھی مضامین کی فہرست لے کر بیٹھتا تو وہ زبان باہر نکالے ہوئے گھبرایا ہوا اور متفکر دکھائی دیتا تھا۔ وہ اکثر دوسرے طلباء سے پوچھتا رہتا تھا کہ ان کے لحاظ سے علم سیاق کی جادوئی تک بندی کی تاریخ زیادہ مشکل مضمون ہے یا قدیم گوتھ قوم کے حروف کی تک بندی کا علم۔ ہیری کی طرح ماگل گھرانے میں نشوونما پانے والے ڈین تھامس نے تو اپنی آنکھیں بند کر کے بنا دیکھے فہرست پر اپنی چھڑی رکھ دی۔ اس کے بعد جو مضامین چھڑی کی زد میں آئے تھے انہیں ہی اپنے لئے منتخب کر لیا۔ ہرمائنی نے اس معاملے میں کسی سے مدد لینا گوارا نہیں کیا اور خود ہی مضامین کا انتخاب کر لیا۔

ہیری زیرلب مسکرا دیا جب اس نے سوچا کہ اگر وہ جادوگری کے مستقبل کے بارے میں انکل ورنن اور آنٹی پٹونیہ سے مشورہ مانگے گا تو وہ لوگ کیا جواب دیں گے۔ ایسی بات نہیں تھی کہ اسے کسی نے بھی رہنمائی نہیں دی تھی۔ پرسی ویزلی تو اپنے تجربے کو اس کے ساتھ بانٹنے کیلئے بے قرار دکھائی دیتا تھا۔

’’ہیری!‘‘ پرسی نے کہا۔’’سب کچھ اسی بات پر منحصر ہوتا ہے کہ تم کیا بننا چاہتے ہو؟ اپنے مستقبل کے بارے میں جتنی جلدی سوچ سکو، اتنی ہی اچھی بات ہے۔اس لئے میں ’علم پیش گوئی‘ پڑھنے کی پرزور صلاح دیتا ہوں۔لوگ کہتے ہیں کہ ماگلوؤں کی تعلیم ایک کمزور مائع کی مانند ہے لیکن میں ذاتی طور پر یہ سوچتا ہوں کہ جادوگروں کے پاس غیر جادوگروں جیسی ہمت اور عقل کا ہونا بے حد ضروری امر ہے جو انہیں اپنی تعلیم سے حاصل ہوتی ہے۔ہمیں ان کی مکمل سمجھ ہونا چاہئے، خاص طور پر اس وقت جب ہم ان کے درمیان رہ کر کسی کام کی انجام دہی کے بارے میں سوچ رہے ہوں اور ہمیں ان سے مربوط تعلقات درپیش ہوں۔ میرے ڈیڈی کی مثال لے لو۔ وہ ہر وقت ماگلوؤں سے متعلقہ امور انجام دینا پڑتے ہیں، میرا بھائی چارلی جو ہمیشہ سے لااُبالی قسم کا جادوگر تھا اور اسے گھومنا بے حد پسند تھا۔اس لئے اس نے جادوئی جانداروں کی دیکھ بھال کا مضمون منتخب کیا۔کوئی بھی فیصلہ کرتے وقت اپنے مشاغل اور پسند و ناپسند کو لازمی طور پر سامنے رکھنا ہیری!‘‘ پرسی اپنی قابلیت جھاڑتا رہا۔

لیکن ہیری کو ان سب میں صرف ایک ہی کام زیادہ اچھا لگتا تھا اور وہ کیوڈچ کھیلنا تھا! بالآخر اس نے بھی وہی مضامین منتخب کر لئے تھے جنہیں رون نے اپنے لئے چنا تھا کیونکہ اس کے خیال میں یہ اس لئے عمدہ فیصلہ تھا کہ اگر وہ ان مضامین میں کمزور بھی رہا تو اس کی مدد کرنے کیلئے کم از کم اس کے پاس کوئی دوست تو موجود ہوگا۔

گری فنڈر کا اگلا کیوڈچ میچ ’ہفل پف‘ فریق کے ساتھ تھا۔اولیور وڈ حسب معمول انداز میں کیوڈچ کی مشقیں کر رہا تھا۔ وہ روزانہ دوپہر کے کھانے کے بعد کھلاڑیوں کو کیوڈچ کے میدان میں لے جاتا اور شام گئے تک مشقیں کرواتا۔ وقت یکسانیت کا شکار ہو کر رہ گیا۔ ہیری کو اتنی فرصت نہ ملی پائی کہ وہ کسی بارے میں کچھ سوچ پاتا۔ ہوم ورک اور کیوڈچ مشقوں میں سارا دن نکل جاتا تھا۔ بہرکیف مشقوں کے سلسلوں نے بہترین نتائج برآمد کئے تھے، کھلاڑیوں کی کارکردگی میں نکھار آ گیا تھا۔ وہ زیادہ دبلے پتلے اور پھرتیلے ہوتے جا رہے تھے۔ ہفتے کی شام کو ہیری اپنی کیوڈچ کی مشق سے فارغ ہو کر واپس لوٹا تاکہ وہ اپنا بہاری ڈنڈا اپنے کمرے میں رکھ سکے، تو اس نے دل میں سوچا اس بار گری فنڈر کے ’کیوڈچ کپ‘ جیتنے کا جتنا امکان صاف دکھائی دے رہا تھا اس سے پہلے اتنا کبھی دکھائی نہیں دیا تھا۔ وہ کافی خوش اور تازہ دم دکھائی دیا مگر اس کی یہ خوشی زیادہ دیر تک برقرار نہ پائی۔ وہ جونہی ہال سے گزر کر اپنے کمرے کی طرف سیڑھیاں چڑھا تو اسے کمرے کے باہر کھڑے نیول لانگ باٹم کا زرد چہرہ دکھائی دیا جو پہلی سیڑھی پر کھڑا اسے پریشان نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ ہیری ٹھٹک سا گیا۔

’’ہیری! میں نہیں جانتا یہ کس نے کیا، یہ تو بس مجھے اسی حال میں ہی ملا؟‘‘

نیول نے سہمی ہوئی نظروں سے ہیری کو دیکھا اور دھکا مار کر دروازہ کھول دیا۔

ہیری کے صندوق کا سارا سامان کمرے میں ہر طرف بکھرا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔اس کا چوغہ زمین پر پڑا تھا۔بستر پر بچھی ہوئی چادر کھینچ کر ایک طرف پھینک دی گئی تھی۔ پلنگ کے سرہانے رکھے ہوئی الماری کے دراز کھلے پڑے تھے۔جن کا پورا سامان چٹائی پر پھیلا ہوا تھا۔ہیری کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا اور وہ 'بھتنوں کے ساتھ سفر کرنا' نامی کتاب کے پھٹے ہوئے اوراق پر چلتا ہوا بستر کے قریب پہنچ گیا۔جب اس نے نیول کے ساتھ مل کر بستر پر کمبل دوبارہ ڈالا تو اسی وقت رون، ڈین اور سیمس کمرے میں داخل ہوئے۔

''کیا ہوا ہیری......؟'' ڈین نے چیختے ہوئے پوچھا۔

''پتہ نہیں!'' ہیری نے مختصراً جواب دیا۔رون ہیری کے چوغے کا جائزہ لے رہا تھا جس کی تمام جیبیں باہر نکلی دکھائی دے رہی تھیں جیسے کسی نے ان کی تلاشی لی ہو۔

''کوئی یہاں کچھ ڈھونڈ رہا تھا۔تمہاری کوئی چیز غائب تو نہیں ہوئی ہے۔'' رون فکرمندی سے بولا۔ ہیری اپنی ساری چیزیں اُٹھا کر صندوق میں ڈالنے لگا۔ وہ تینوں اس کی مدد کرتے رہے۔ جب اس نے لک ہارٹ کی آخری کتاب کو صندوق میں رکھا اسی وقت اس کے ذہن میں برق کوندی اور اسے احساس ہوا کہ اس کی کون چیز وہاں موجود نہیں تھی۔

''رڈل کی ڈائری غائب ہے!'' ہیری نے دھیمے انداز میں رون کو بتایا۔

''کیا؟'' رون اُچھل پڑا۔

ہیری نے اپنے سر کو ہلا کر کمرے کے دروازے کی طرف اشارہ کیا۔رون اس کے پیچھے پیچھے باہر نکل آیا۔ وہ جلدی سے نیچے اتر کر ایک بار پھر گری فنڈر ہال میں پہنچ گئے جو نصف سے زیادہ خالی دکھائی دے رہا تھا۔انہیں ایک میز پر ہرمائنی بیٹھی دکھائی دی۔ وہ دونوں تیز قدموں سے اس کی طرف بڑھ گئے۔ ہرمائنی اس وقت تنہا بیٹھی 'گاتھک حروف کی آسان رہنمائی' نامی کتاب کا مطالعہ کر رہی تھی۔ یہ خبر سن کر ہرمائنی بھونچکا رہ گئی۔

''لیکن یہ چوری تو گری فنڈر کا کوئی طالب علم ہی کر سکتا ہے۔کسی دوسرے کو ہمارا پاس ورڈ نہیں معلوم ہے۔'' ہرمائنی فکرمندی سے بولی۔

''میرا بھی یہی خیال ہے!'' ہیری نے آہستگی سے کہا۔

☆☆☆

اگلی صبح جب وہ بیدار ہوئے تو باہر سورج کی چمکدار روشنی پھیلی ہوئی دکھائی دی۔تازہ ہوا کے ہلکے ہلکے جھونکے چل رہے تھے۔ وہ سب ناشتے کی میز پر اکٹھے ہوئے۔

''کیوڈچ کیلئے کچھ اہم شرائط ہوتی ہیں!'' اولیورووڈ نے ناشتے کی میز پر گرم جوشی سے کہا۔ وہ گری فنڈر ٹیم کے کھلاڑیوں کی پلیٹوں میں تلے ہوئے انڈے بھرتا جارہا تھا۔

''بہت اچھے ہیری! تمہیں اچھی طرح ناشتہ کرنا چاہئے۔''

ہیری گری فنڈر کے ہجوم بھری میز کی طرف گھورتے ہوئے یہ سوچ رہا تھا کہ کہیں رڈل کی ڈائری کا نیا مالک اس کی آنکھوں کے ٹھیک سامنے تو نہیں بیٹھا ہے۔ ہرمائنی نے اسے چوری کی شکایت کرنے کا مشورہ دیا تھا مگر ہیری کو یہ خیال بالکل پسند نہیں آیا۔ وہ جانتا تھا ایسا کرنے پر اسے اساتذہ کو ڈائری کے بارے میں ساری باتیں بتانا پڑیں گی اور اس کے علاوہ کتنے لوگ یہ بات جانتے ہوں گے کہ ہیگرڈ کو پچاس سال پہلے سکول سے کیونکر نکالا گیا تھا؟ وہ اس معاملے کو سب کی نگاہوں میں دوبارہ نہیں لانا چاہتا تھا۔

ہیری جب رون اور ہرمائنی کے ساتھ اپنا کیوڈچ کا سامان اُٹھانے کیلئے بڑے ہال سے باہر آیا تو اس کی پریشانیوں کی فہرست میں ایک اور پریشانی کا اضافہ ہوگیا۔ یہ پریشانی کوئی معمولی نوعیت کی نہیں تھی۔ اس نے ابھی سنگ مرمر کی سیڑھی پر قدم رکھا ہی تھا کہ اسے ایک بار پھر وہی نادیدہ آواز سنائی دی۔

''اس بار مار ڈالو...... چیر ڈالو...... پھاڑ ڈالو!''

ہیری اپنی جگہ پر ٹھٹک کر زور سے چیخا تو رون اور ہرمائنی چونک کر اچھل پڑے۔

''وہی آواز! مجھے ابھی ابھی وہی آواز ایک بار پھر سنائی دی ہے۔ کیا تمہیں کچھ سنائی نہیں دیا؟'' ہیری نے متوحش نظروں سے پیچھے مڑ کر دونوں کی طرف دیکھا۔ رون کی آنکھیں باہر نکلی پڑی تھیں۔ اس نے اپنا سر نفی میں ہلایا۔ لیکن اسی وقت ہرمائنی نے اپنے ہاتھ سے ماتھا ٹھونکا۔

''ہیری! میرا اندازہ ہے، مجھے کچھ کچھ سمجھ میں آرہا ہے۔ مجھے لائبریری میں جانا ہوگا۔''

ہرمائنی تیزی سے لپکتی ہوئی سیڑھیاں چڑھنے لگی۔

''اسے کیا سمجھ میں آگیا ہے؟'' ہیری نے الجھے ہوئے انداز میں کہا۔ وہ اب بھی چاروں طرف دیکھ رہا تھا اور یہ بھانپنے کی کوشش کررہا تھا کہ آواز کہاں سے آئی تھی۔

''کیا پتہ؟ میری تو کچھ سمجھ میں نہیں آرہا ہے۔'' رون نے اپنا سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''اسے اسی وقت لائبریری میں جانے کی کیا ضرورت پیش آگئی؟''

رون نے اپنے کندھے اچکائے۔

''وہ ہمیشہ ایسا ہی کرتی ہے، جب کوئی پریشانی درپیش ہو، لائبریری جاؤ۔''

ہیری گہری تشویش میں ڈوبا کھڑا تھا۔ وہ اپنی سماعت کو بار بار نا دیدہ آواز کے سننے کیلئے مرتکز کرتا رہا مگر پھر اسے کوئی آواز سنائی نہیں دی۔ اسی وقت اس کے عقب میں بڑے ہال کے دروازے سے طلباء جتھے در جتھے باہر نکلنے لگے۔ وہ زور زور سے ہنس رہے تھے، باتیں کررہے تھے۔ ان کے شوروغل میں ہیری کیلئے اس نا دیدہ آواز کو سننا بے حد دشوار ہو رہا تھا۔ اس کے علاوہ طلباء کیوڈچ میدان کی طرف جانے کیلئے اگلے دروازے سے نکل کر آ رہے تھے۔

''بہتر ہوگا کہ تم بھی اب چل دو۔ لگ بھگ گیارہ بج چکے ہیں۔ کھیل کا وقت ہو چکا ہے۔'' رون نے ہیری کے متفکر چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا۔

ہیری اس کے ساتھ گری فنڈر مینار میں چلا گیا۔ اپنا نیمبس 2000 بہاری ڈنڈا اُٹھایا اور میدان کے پار جانے والے بے تاب و مشتاق طلباء کے ہجوم میں شامل ہو گیا لیکن اس کا دماغ ابھی تک قلعے کی چار دیواری کے اندر سنائی دینے والی نا دیدہ آواز کی طرف متوجہ تھا۔ جب اس نے تبدیلی لباس کے کمرے میں اپنا سرخ کیوڈچ چوغہ پہنا تب بھی وہ نا دیدہ آواز کے گھن چکر میں کھویا ہوا تھا۔ اسے اس اکلوتی بات سے بے حد سہارا ملا کہ سب لوگ اس وقت قلعے سے باہر کھیل دیکھنے کیلئے سٹیڈیم میں موجود تھے۔ قلعے میں کوئی فرد موجود نہیں تھا۔

زوردار تالیوں کی گونج میں دونوں ٹیموں کے کھلاڑی میدان میں کود پڑے۔ اولیور وڈ نے خود کو تازہ دم کرتے ہوئے میدان کے چاروں طرف نگاہ دوڑائی۔ وہ امید بھری نظروں سے گول کے چھلوں کو دیکھ رہا تھا۔ اس نے اُڑان بھری اور میدان کے اوپر چکر لگایا۔ میڈم ہوچ نے گیندیں نکالیں۔ ہفل پف کے کھلاڑی ہلکے زرد رنگ کے چوغے پہنے ہوئے تھے۔ وہ گول گھیرا بنا کر کھڑے تھے اور کھیل میں اپنی تکنیک کے بارے میں آخری گفتگو کر رہے تھے۔

ہیری اپنے بہاری ڈنڈے پر چڑھ ہی رہا تھا کہ اسی وقت پروفیسر میک گوناگل قریباً بھاگتی ہوئی میدان میں پہنچیں۔ ان کے ہاتھ میں ارغوانی کا ایک بڑا سا میگا فون تھا۔ ہیری کا دل پتھر کی طرح ڈوبتا چلا گیا۔ پروفیسر میک گوناگل نے کھچا کھچ بھرے سٹیڈیم کو اپنے میگا فون سے متوجہ کرتے ہوئے کہا۔ ''یہ میچ منسوخ کر دیا گیا ہے۔''

چیختی چلاتی ہوئی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ اولیور وڈ کو تو دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا جیسے اس کے ہوش اُڑ گئے ہوں۔ وہ برق کی تیزی سے زمین پر اترا اور اپنا بہاری ڈنڈا ہاتھ میں پکڑے پروفیسر میک گوناگل کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

''پروفیسر! ہمیں تو کھیلنا ہے...... کپ...... گری فنڈر......'' وہ ہکلایا۔

پروفیسر میک گوناگل نے اس کی بات سنی ان سنی کر دی۔

''سبھی طلبا اپنے اپنے فریقوں کے ہال میں جائیے۔ جہاں ان کے منتظمین انہیں پوری تفصیل سے آگاہ کریں گے۔ براہ مہربانی جتنی جلدی ہو سکے پہنچ جائیں۔'' پروفیسر میک گوناگل نے میگا فون پر تیز آواز میں سب کو ہدایت کی۔ پھر انہوں نے میگا فون نیچے کرتے ہوئے ہیری کو اپنے پاس آنے کا اشارہ کیا۔

''پوٹر! میرا خیال ہے کہ بہتر یہی ہوگا کہ تم میرے ساتھ چلو!'' پروفیسر نے کہا۔

ہیری کو اندیشوں نے جکڑ لیا کہ اس سے ایسی کون سی غلطی سرزد ہوگئی ہے کہ نہ صرف کھیل منسوخ کر دیا گیا اور اسے بھی ساتھ لے جایا جا رہا ہے۔ اسی لمحے اسے رون کا چہرہ دکھائی دیا جو شور مچاتے ہوئے ہجوم سے الگ ہو کر اس کی طرف آ رہا تھا۔ جب وہ قلعے کی عمارت کے نزدیک پہنچے تو رون بھاگتا ہوا ہیری کے برابر پہنچ گیا۔ وہ متحیر انداز میں ہیری کی طرف دیکھ رہا تھا جبکہ ہیری کو اس بات پر شدید حیرت ہو رہی تھی کہ پروفیسر میک گوناگل نے رون کی آمد پر کوئی اعتراض نہیں کیا تھا اور نہ ہی اسے الگ ہونے کیلئے کہا تھا۔

''ہاں ویزلی! شاید یہی بہتر ہوگا کہ تم بھی ساتھ چلو!'' پروفیسر میک گوناگل نے کہا۔

ان کے چاروں طرف منڈلاتے ہوئے طلباء میچ منسوخ کئے جانے پر مشتعل دکھائی دے رہے تھے۔ کچھ تو بڑبڑاہٹ سے اپنی برہمی کا اظہار کر رہے تھے۔ کچھ کے چہروں پر سہمی ہوئی پریشانی نے قبضہ جما رکھا تھا۔ ہیری اور رون پروفیسر میک گوناگل کے پیچھے پیچھے سکول تک پہنچ گئے اور سنگ مرمر کی سیڑھیوں سے اوپر چڑھے۔ اس بار وہ انہیں کسی کے دفتر میں نہیں لے کر گئیں۔ جیسے ہی وہ ہسپتال کے پاس پہنچے تو پروفیسر میک گوناگل نے افسردہ انداز میں انہیں مخاطب کیا۔

''اس سے تمہیں گہرا صدمہ پہنچے گا۔ ایک بار پھر حملہ ہوا ہے...... دو لوگوں پر حملہ ہوا ہے۔''

ہیری کا دل بھیانک انداز میں اچھلنے لگا۔ اسے اپنی سانس اٹکتی ہوئی محسوس ہوئی۔ پروفیسر میک گوناگل نے دروازہ دھکا دے کر کھولا اور وہ لوگ اندر داخل ہو گئے۔ میڈم پامفری پانچویں سال کی گھنگھریالے بالوں والی لڑکی پر جھکی ہوئی تھیں۔ ہیری نے پہچان لیا کہ وہ ریون کلا فریق کی طالبہ تھی۔ اسی لڑکی سے تو انہوں نے سلے درن کے ہال تک جانے کا راستہ پوچھا تھا اور اس کے پاس والے بستر پر دوسری زد میں آنے والی لڑکی پڑی تھی۔

''ہرمائنی......!'' رون کراہتے ہوئے چیخا۔

ہرمائنی پوری طرح بے جان تھی۔ اس کی آنکھیں کھلی تھیں اور شیشے جیسی دکھائی دے رہی تھیں۔ ہیری بھی اپنی جگہ گنگ کھڑا اسے گھورے جا رہا تھا۔

''یہ دونوں لائبریری کے پاس ملیں۔ مجھے نہیں لگتا کہ تم دونوں میں سے کوئی اس کے بارے میں کچھ بتا سکتا ہے؟ یہ ان کے پاس فرش پر پڑا ہوا ملا تھا......ان کے ہاتھ میں ایک چھوٹا اور گول آئینہ تھا!'' پروفیسر میک گوناگل نے ان کے چہروں پر گہری نظر ڈالتے ہوئے کہا۔

ہیری اور رون دونوں نے ہرمائنی کے بے جان چہرے کو گھورتے ہوئے اپنا سر انکار میں ہلایا۔ پروفیسر میک گوناگل نے بھرائی آواز میں کہا۔ ''میں تمہیں گری فنڈر ریننار میں لے چلتی ہوں مجھے ویسے بھی وہاں جا کر طلباء سے کچھ کہنا ہے۔''

☆☆☆

''سبھی طلباء شام کو چھ بجے تک اپنے اپنے فریق کے ہال میں واپس لوٹ آئیں گے۔ کوئی طالب علم یا طالبہ اس کے بعد اپنے کمرے سے باہر نہیں نکلے گا۔ اساتذہ تم لوگوں کو ہر جماعت کیلئے خود لے جائیں گے۔ کوئی بھی طالب علم یا طالبہ اساتذہ کے ساتھ رہے بنا باتھ روم میں نہیں جائے گا۔ کیوڈچ کے آئندہ ہونے والے تمام میچ اور روزانہ مشقوں کا سلسلہ ختم کیا جاتا ہے۔ شام کی تمام سرگرمیوں پر پابندی عائد کی جاتی ہے۔'' گری فنڈر ہال میں اکٹھے تمام طلباء کے سامنے پروفیسر میک گوناگل نے نیا ضابطہ پڑھ کر سنایا۔ طلباء خاموشی سے سنتے رہے۔ ضابطہ سنانے کے بعد پروفیسر میک گوناگل نے چرمئی کاغذ کو موڑتے ہوئے لپیٹا۔ پھر وہ کسی قدر رندھی ہوئی آواز میں دوبارہ بولیں۔ ''شاید مجھے یہ بتانے کی ضرورت نہیں ہے کہ میں اس وقت جتنی مغموم ہوں اتنی پہلے کبھی نہیں رہی۔ اگر حملہ آور پکڑا نہیں گیا تو ہوسکتا ہے کہ ہمیں سکول بند کرنا پڑے۔ میری سب سے یہی استدعا ہے کہ اگر کسی کو ان حملوں کے بارے میں کچھ بھی معلوم ہو تو وہ آ کر ہمیں ضرور باخبر کرے۔ شاید اس مدد کے ذریعے ہم اصلی مجرم کو گرفتار کر سکیں۔''

وہ تھوڑے عجیب انداز سے تصویر کے سوراخ سے باہر نکل گئیں۔ ان کے جانے کے فوراً بعد ہی گری فنڈر کے طلباء میں بحث چھڑ گئی۔

''اب تک گری فنڈر کے دو طلباء بے جان ہو چکے ہیں اور ایک بھوت!'' ویزلی بھائیوں کے دوست لی جورڈن نے اپنی انگلی پر گنتے ہوئے کہا۔ ''اس کے علاوہ ہفل پف کے ایک طالب علم، ریون کلا کی ایک طالبہ پر حملہ ہو چکا ہے۔ کیا کسی کو یہ نہیں دکھائی دیتا کہ سلے درن کے سارے کے سارے طلباء صحیح سلامت ہیں؟ کیا اس سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ یہ سب سلے درن والے کروا رہے ہیں؟ جانشین بھی سلے درن کا ہے اور بھیانک عفریت بھی سلے درن کا ہی ہے۔ سکول بند کرنے کے بجائے صرف سلے درن کے طلباء کو باہر نکال دینا چاہئے۔'' وہ گرجتے ہوئے اپنے غم و غصے کا اظہار کر رہا تھا۔ سننے والوں نے اپنی توجہ اس پر مرتکز کی اور پھر تالیاں بجا کر اس کے اظہار خیال کو تقویت پہنچائی۔

لی جورڈن کے عقب میں ایک کرسی پر 'پرسی ویزلی' نیم دراز تھا۔ وہ نہایت خاموش تھا، اس کا چہرہ پیلا زرد پڑا دکھائی دے رہا تھا۔ اس نے اپنے اظہار خیال کیلئے ذرا سی بھی کوشش نہیں کی۔ کوئی اور موقعہ ہوتا تو وہ اپنے مانیٹر ہونے کا رعب ضرور جھاڑتا تھا۔ ہیری کو ایسا لگا جیسے وہ کسی صدمے سے دوچار رہے۔ جارج نے ہیری کو پرسی کی طرف متوجہ دیکھ لیا تھا۔

''پرسی نے ان حملوں کا گہرا اثر لیا ہے۔ ریون کلا والی لڑکی...... 'پینی لوپ کلیئر واٹر' بھی سکول کی مانیٹر تھی۔ جہاں تک میرا خیال ہے اس نے کبھی نہیں یہ سوچا ہوگا ہے بھیانک عفریت کسی مانیٹر پر حملہ کرنے کی ہمت کرسکتا ہے۔'' جارج نے دھیمے سے ہیری کو بتایا۔

ہیری نے جارج کی بات ادھورے من سے سنی۔ رہ رہ کر اس کی نگاہوں کے سامنے ہرمائنی کا بے جان اور سفید چہرہ آجاتا تھا جو ہسپتال کے وارڈ میں ایک بستر پر کسی انسانی پتلے کی مانند پڑی تھی۔ اگر سکول بند کر دیا گیا تو...... ہیری کو ایک بار پھر سے ڈرسلی خاندان میں رہنا پڑے گا جو اس کے ساتھ غیر انسانی سلوک کرنے سے نہیں چوکتے تھے۔ یہ خیال اس کے لئے بڑا اذیت ناک تھا۔ ٹام رڈل نے ہیگر ڈ کو صرف اس لئے پکڑوایا تھا کیونکہ سکول بند ہونے پر اس ماگل یتیم خانے میں لوٹنا پڑتا۔ ہیری کو ٹام رڈل کی ذہنی اذیت کا بھرپور احساس ہو رہا تھا کیونکہ وہ بھی آج اسی کے مقام پر کھڑا تھا۔ ہیری کو یہ بھی سمجھ میں آ گیا تھا کہ ٹام اپنے وقت میں اتنا مشہور کیوں ہوا ہوگا؟

''ہم کیا کرنے والے ہیں؟ کیا تمہیں اس بات کا اندازہ ہے کہ کسی کو ہیگر ڈ پر شک گزرا ہوگا۔'' رون نے قریب آ کر ہیری کے کان میں سرگوشی کی۔

''ہمیں جا کر اس سے بات کرنا ہوگی۔ مجھے یقین ہے کہ اس بار اس نے یہ کام نہیں کیا ہوگا لیکن اگر اس نے بھیانک عفریت کو پچھلی بار سکول میں چھوڑا تھا تو وہ جانتا ہوگا کہ خفیہ تہ خانہ کے اندر کیسے داخل ہوا جاسکتا ہے؟ اور یہ جاننا ایک خوش آئند شروعات کا موجب بن سکتا ہے۔'' ہیری نے اپنے دل میں فیصلہ لیتے ہوئے رون کو جواب دیا۔

''لیکن ہیری!...... پروفیسر میک گوناگل نے کہا تھا کہ جماعتوں سے فارغ ہو کر ہمیں ہر حال میں اپنے اپنے ہال میں ہی رہنا ہوگا۔'' رون نے پریشانی سے کہا۔

''میرا خیال ہے کہ ڈیڈی کے غیبی چوغے کے استعمال کا وقت آ چکا ہے۔'' ہیری نے اپنی آواز کافی دھیمی کرتے ہوئے اس کے کان میں سرگوشی کی۔

☆☆☆

ہیری کو اپنے باپ سے وراثت میں صرف ایک ہی چیز ملی تھی، یہ ایک لمبا اور چوڑا چوغہ تھا جو سفید رنگ کا ہونے کے ساتھ ساتھ

غیبی صلاحیت رکھتا تھا یعنی اسے پہننے والا دوسروں کی نگاہوں سے اوجھل ہو جاتا تھا۔ اس وقت صرف یہی چوغہ اس کی بھرپور مدد کر سکتا تھا کہ وہ سب کی نظروں میں آئے بغیر چھپ کر ہیگرڈ سے ملنے چلا جائے۔ اسے سکول سے باہر جاتا ہوا کوئی نہیں دیکھ سکتا تھا۔ ہر دن کی طرح آج بھی وہ مقررہ وقت پر بستر پر لیٹ گیا۔ وہ آنکھیں موندے لیٹا انتظار کر رہا تھا۔ وہ اکیلا نہیں تھا، دوسرے بستر پر رون بھی دوسروں کے سونے کا انتظار کر رہا تھا۔ نیول، سیمس اور ڈین کافی دیر تک خفیہ تہ خانے پر اپنے اپنے نظریات پیش کر کے ان پر لا حاصل گفتگو کرتے رہے بالآخر وہ سو گئے۔ جب ہیری اور رون کو پورا یقین ہو گیا کہ وہ سو چکے ہیں تو انہوں نے اُٹھ کر اپنے اپنے کپڑے پہنے اور سونے والا پاجامہ اتار دیا۔ انہوں نے غیبی چوغہ اوڑھ لیا۔

قلعے کی عمارت کی اندھیری اور خاموش راہداریوں سے باہر نکلنا کوئی لطف اندوز کام نہیں تھا۔ ہیری پہلے بھی کئی بار اندھیری راتوں میں قلعے کی عمارت میں گھوم پھر چکا تھا لیکن اس نے دن ڈھلنے کے بعد وہاں پہلے کبھی اتنا ہجوم نہیں دیکھا تھا۔ اساتذہ، مانیٹرز اور سکول کے بھوت جوڑیاں بنا کر راہداریوں میں پہرہ دے رہے تھے اور کسی بھی غیر معمولی سرگرمی کی تلاش میں اپنے چاروں طرف عقاب کی سی نظر رکھے ہوئے تھے۔ ان کے غیبی چوغے کے باوجود ان کی آوازیں سب کو سنائی دے سکتی تھیں۔ اس بارے میں خاص طور پر تناؤ کا ماحول اس وقت پیدا ہوا جب رون کے پیر کا انگوٹھا اس جگہ سے چند گز کے فاصلے پر مڑ گیا جہاں سنیپ پہرہ دے رہا تھا۔ یہ عجیب اتفاق تھا کہ جس وقت رون نے انگوٹھا مڑنے پر منہ بگاڑ کر ناگواری کا اظہار کیا تو اسی وقت سنیپ کو زوردار چھینک آ گئی۔ ان دونوں نے سکون کا سانس لیا اور بلوط کی لکڑی کے دروازے کے قریب جا پہنچے اور اسے دھیرے سے کھول دیا۔

رات کا آسمان بالکل صاف اور ستاروں سے بھرا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ وہ تیزی سے ہیگرڈ کے جھونپڑے کی طرف جانے والی پگڈنڈی پر روانہ ہو گئے۔ کچھ دیر بعد انہیں ہیگرڈ کے جھونپڑے کی کھڑکیوں سے لالٹین کی زرد روشنی چھنتی ہوئی دکھائی دینے لگی۔ دروازے کے سامنے پہنچ کر انہوں نے اپنا غیبی چوغہ اتار دیا اور دروازے پر دستک دی۔ چند ہی ساعتوں کے بعد دروازہ کھلا اور ہیگرڈ سامنے کھڑا ہوا دکھائی دیا۔ اس کے ہاتھ میں اڑی کمان پکڑی تھی جس کا رُخ ان کی طرف تھا۔ اس کے پیچھے فنگ نامی کتا زور زور سے بھونک رہا تھا۔

''اوہ!'' ہیگرڈ کا منہ سیٹی کی طرح سکڑ گیا۔ اس نے اپنی اڑی کمان کا رخ نیچے کی طرف کر لیا۔ ''تم دونوں یہاں کیا کر رہے ہو؟''

''یہ کس لئے ہے؟'' ہیری نے اندر داخل ہوتے ہوئے اڑی کمان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حیرت سے پوچھا۔ رون بھی اس کے پیچھے اندر آ گیا۔

''کچھ نہیں...... کچھ نہیں!'' ہیگرڈ بڑبڑاتے ہوئے بولا۔ ''ہمیں امید تھی...... کوئی فرق نہیں پڑتا۔ بیٹھ جاؤ...... میں تمہارے لئے

چائے بناتا ہوں۔‘‘

ہیری کو ایسا لگا جیسے اسے خود کو بھی ٹھیک طرح سے معلوم نہیں تھا کہ وہ کیا کر رہا ہے؟ پہلے تو اس نے چائے کی پیالی سے پانی چھلکاتے ہوئے آگ قریباً بجھا ڈالی۔ پھر اس کا بڑا سا ہاتھ گھبراہٹ میں کانپا اور اس وجہ سے کیتلی چھوٹ گئی۔

’’ہیگرڈ! خیریت تو ہے...... کیا تم نے ہرمائنی کے بارے میں سنا؟‘‘ ہیری نے پوچھا۔

’’اوہ ہاں! میں نے سنا تھا۔‘‘ ہیگرڈ نے کانپتی آواز میں کہا۔

وہ گھبرا کر بار بار کھڑکی کی طرف دیکھ رہا تھا۔ اس نے ان دونوں کو ابلتے پانی کو دو بڑے پیالے تھما ڈالے۔ وہ اس میں چائے کی پتی ڈالنا بھول گیا تھا۔ وہ ایک بڑی پلیٹ میں فروٹ کیک کے ٹکڑے ڈالنے لگا۔ ٹھیک اسی وقت دروازے پر ایک زوردار قسم کی دستک سنائی دی۔

ہیگرڈ کے ہاتھ سے فروٹ کیک والی پلیٹ چھوٹ کر زمین پر جا گری۔ ہیری اور رون نے دہشت بھری نظروں سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ انہوں نے جلدی سے اپنا غیبی چوغہ نکالا اور اسے پہن کر کمرے کے ایک کونے میں دبک کر بیٹھ گئے۔ ہیگرڈ نے گہری نظروں کے ساتھ ان کی طرف دیکھا جب اسے یہ تسلی ہوگئی کہ وہ پوری طرح سے چھپ چکے ہیں تو وہ دروازے کی طرف بڑھا۔ اس نے دروازے کے قریب پڑی ہوئی اڑی کمان ایک بار پھر سے اُٹھالی تھی۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر دروازہ کھولا۔

’’شب بخیر ہیگرڈ!‘‘ ایک بھرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

دروازے پر ہیڈ ماسٹر ڈمبل ڈور کا چہرہ دکھائی دیا۔ ہیگرڈ انہیں دیکھ کر جلدی سے پیچھے ہٹ گیا۔ ڈمبل ڈور دھیمے انداز میں چلتے ہوئے اندر پہنچ گئے۔ ہیری نے دیکھا کہ اس وقت ان کے چہرے پر گہری پریشانی چھائی ہوئی تھی۔ دوسری ساعت میں ان کے پیچھے پیچھے اور شخص کمرے میں داخل ہوا۔ اس نے بڑا عجیب سا لباس زیب تن کر رکھا تھا۔ وہ پستہ قد اور فربہ تھا۔ اس کے بھورے بال بکھرے ہوئے تھے اور اس کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات چھائے ہوئے تھے۔ ہیری کا ذہن ایک بار پھر اس کے کپڑوں میں الجھ گیا جو کافی عجیب انداز کے دکھائی دیتے تھے۔ دھاری دار سوٹ، سرخ ٹائی، لمبا کالا چوغہ اور نوکیلے ارغوانی رنگ کے جوتے۔ اس کے بازو کے نیچے شوخ انگوری رنگ کا ہیٹ دبا ہوا تھا۔

’’یہ ڈیڈی کے افسر ہیں...... کارنیلوس فج! جادونگری کے وزیر اعلیٰ......‘‘ رون بڑبڑایا۔

ہیری نے جلدی سے اس کی پسلیوں میں کہنی رسید کی تا کہ وہ اب دوبارہ نہ بولے۔

ہیگرڈ کا چہرہ فق پڑ چکا تھا اور ماتھے پر پسینے چھوٹتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ وہ دھم سے ایک کرسی پر گر گیا۔ وہ الجھی اور خوفزدہ نگاہوں

سے کبھی ڈمبل ڈور کو دیکھتا اور کبھی کارنیلوس فج کو۔

''بہت برا ہوا ہیگر ڈ!'' فج نے اپنا منہ کھولا۔ ''بہت ہی برا ہوا۔ مجھے آنا ہی پڑا۔ ماگلوؤں پر چار حملے! بات بہت بڑھ گئی ہے۔ دفتر وزارت کو کچھ نہ کچھ تو کرنا ہی پڑے گا۔''

''میں نے یہ نہیں...... '' ہیگر ڈ ہکلاتی ہوئی آواز میں ڈمبل ڈور کی طرف امید بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ''آپ تو جانتے ہیں کہ میں نے یہ نہیں کیا، پروفیسر ڈمبل ڈور جناب!''

''میں یہ بات پورے وثوق سے کہے دیتا ہوں کارنیلوس! ہیگر ڈ پر مجھے پورا بھروسہ ہے۔'' ڈمبل ڈور نے فج کی طرف بھنویں تناتے ہوئے کہا۔

''دیکھو ایلبس! ہیگر ڈ کا سابقہ ریکارڈ اس کے خلاف ہے۔ وزارت کو کچھ نہ کچھ تو کرنا ہی پڑے گا۔ سکول کے گورنر بار بار مجھے ٹٹول رہے ہیں اور سوالات کی بوچھاڑ نے میری نیندیں حرام کر رکھی ہیں۔'' فج نے پریشانی کے عالم میں پہلو بدلتے ہوئے کہا۔

''پھر بھی کارنیلوس! میں تمہیں بتا دینا چاہتا ہوں کہ ہیگر ڈ کو لے جانے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔'' ڈمبل ڈور نے ترش روی سے کہا۔ اس کی نیلی آنکھوں میں ایک ایسی آگ تھی جو ہیری نے پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی۔ فج بے چینی سے اپنے ہیٹ کے ساتھ کھیلنے لگا۔

''اسے میرے نظریئے سے دیکھئے! مجھ پر اس وقت شدید دباؤ ہے، لوگوں کو یہ لگنا چاہئے کہ میں کچھ نہ کچھ کر رہا ہوں اگر بعد میں یہ پتہ چلتا ہے کہ ہیگر ڈ نے یہ کام نہیں کیا تو اسے چھوڑ دیا جائے گا اور کچھ نہیں کہا جائے گا۔ لیکن اس وقت تو مجھے اسے لے جانا ہی ہوگا۔ اگر میں ایسا نہیں کروں گا تو یہ اپنے فرائض سے موڑ موڑنے والی بات ہوگی۔'' فج نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

''مجھے لے جائیں گے؟'' ہیگر ڈ کانپتی ہوئی آواز میں چیخا۔ ''کہاں لے جائیں گے؟''

''صرف کچھ دنوں کی بات ہے!'' فج نے ہیگر ڈ سے نظریں چراتے ہوئے کہا۔ ''یہ سزا نہیں ہے، صرف لوگوں کو مطمئن کرنے کا ایک بہانہ ہے۔ جب تک کوئی دوسرا نہیں پکڑا جاتا، تمہیں برداشت کرنا پڑے گا۔ جونہی اصلی مجرم پکڑا جائے گا تو تم سے معافی مانگ کر تمہیں باعزت رہا کر دیا جائے گا......''

''کہیں اژقبان جیل میں تو نہیں......؟'' ہیگر ڈ متوحش لہجے میں بولا۔

اس سے پہلے فج کوئی جواب دے پاتا، دروازے پر ایک اور دستک سنائی دی۔ ڈمبل ڈور نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا۔ اس مرتبہ رون کی کہنی ہیری کی پسلیوں میں پڑی کیونکہ ہیری نے زور سے گہری سانس کھینچی تھی۔ ڈمبل ڈور نے راستہ دیا تو 'لوسیس مل فوائے' دھیمے انداز میں چلتا ہوا ہیگر ڈ کے کمرے میں آ گیا۔ اس کے جسم پر سیاہ لمبا سفری چوغہ دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے چہرے پر

ایک سرد اور تسلی بخش مسکراہٹ پھیلی ہوئی تھی۔فنگ اسے دیکھ کر غرانے لگا۔

''اوہ! تم پہلے سے یہاں ہو فج!...... بہت خوب...... بہت خوب!'' لوسیس نے گہری مسرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

''تم یہاں کیا کر رہے ہو؟ میرے گھر سے فوراً دفع ہو جاؤ......'' ہیگرڈ غصے سے چلایا۔

''بھلے مانس! ممکن ہے کہ کوئی اس بات پر یقین نہ کرے کہ مجھے کوئی خوشی نہیں ہو رہی ہے تمہارے اس......تم اسے گھر کہتے ہو؟'' لوسیس مل فوائے نے حقارت بھری نظروں سے کمرے کا بھرپور جائزہ لیتے ہوئے طنزیہ لہجے میں کہا۔''میں تو سکول گیا تھا اور وہاں مجھے بتایا گیا کہ ہیڈ ماسٹر یہاں ہیں......'' لوسیس مل فوائے نے ڈمبل ڈور کی طرف نظر ڈالی۔

''آپ کو مجھ سے کیا کام آن پڑا مسٹر لوسیس!......'' ڈمبل ڈور نے دھیمے انداز میں کہا۔ان کا چہرہ گہرے تفکر کی زد میں آ گیا تھا۔ اب بھی ان کی نیلی آنکھیں سلگتی ہوئی معلوم ہو رہی تھیں۔

''بڑے افسوس کا مقام ہے ڈمبل ڈور!'' لوسیس مل فوائے نے تاسف بھرے انداز میں کہا اور اپنے چوغے میں ہاتھ ڈال کر ایک چرمئی کاغذ کا تہ شدہ ٹکڑا نکال لیا۔''گورنروں کی رائے ہے کہ اب آپ کے برخاست کئے جانے کا وقت آ چکا ہے، یہ رہا آپ کی برخاستگی کا حکم نامہ...... آپ کو اس پر پورے بارہ دستخط دکھائی دیں گے۔آج دوپہر کو ہی دو اور حملے ہوئے ہیں، ہے نا! اس طرح سے تو ہوگورٹ میں ایک بھی ماگل بچہ نہیں بچے گا اور ہم اب سب جانتے ہیں کہ اس سے سکول کو کتنا بھاری نقصان ہوگا......''

''اوہ! سنو لوسیس!'' فج نے ہمدردی جتاتے ہوئے کہا۔''ڈمبل ڈور کی برخاستگی......نہیں......نہیں! جو آخری چیز ہم چاہتے ہیں، وہ ہے......''

''فج!'' لوسیس نے بیچ میں بات کاٹتے ہوئے ملائمیت سے کہا۔''ڈمبل ڈور کی تقرری یا برخاستگی، گورنروں کے اختیار میں ہوتی ہے چونکہ ڈمبل ڈور ان حملوں کو روک نہیں پایا ہے......''

''دیکھو لوسیس!'' فج جلدی سے بولا۔''اگر ڈمبل ڈور انہیں روک نہیں پایا ہے، میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ تو پھر انہیں کون روک سکتا ہے؟''

ہیری نے دیکھا کارنیلوس فج کے چہرے پر پسینہ نمودار ہو گیا تھا۔

ہیگرڈ اپنی جگہ پر اچھل کر کھڑا ہو گیا تھا اس کا پشمی بالوں والا سر چھت سے چھو رہا تھا۔

''یہ بھی تو بتاؤ مل فوائے! تم نے ان میں سے کتنے لوگوں کو دھمکایا ہے اور کتنے لوگوں کو مالی شکنجے سے رام کیا ہے جو انہوں نے اس پر دستخط کرنے کیلئے رضامندی ظاہر کر دی۔''

''دیکھو ہیگرڈ! تمہارا یہ غصہ ایک نہ ایک دن تمہیں کسی گہری مصیبت سے دو چار کر دے گا۔ میں تمہیں مشورہ دوں گا کہ تم اژقبان جیل کے پہرے داروں پر اس طرح سے مت چلانا، وہ لوگ اس بات کو قطعی پسند نہیں کرتے ہیں۔'' مل فوائے سرد لہجے میں بولا۔

''تم ڈمبل ڈور کو نہیں برخاست کر سکتے!'' ہیگرڈ چیختا ہوا بولا۔ اس کی بلند آواز سن کر اس کا کتا فنگ اپنی ٹوکری میں گھس کر دبک گیا اور کیوں کیوں کی آواز نکالنے لگا۔ ''انہیں ہٹا دیا تو ماگل بچوں کے بچنے کی کوئی امید ہی نہیں رہے گی۔ اس کے بعد تو صرف ہلاکتیں ہی ہوں گی۔''

''خود کو سنبھالو ہیگرڈ!'' ڈمبل ڈور نے تیکھے انداز میں کہا اور پھر انہوں نے لوسیس مل فوائے کی طرف دیکھا۔ ''اگر سبھی گورنر چاہتے ہیں کہ میں بیچ میں سے ہٹ جاؤں تو میں بلا احتجاج ہٹ جاتا ہوں لوسیس!'' لوسیس کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ رینگ گئی۔

''لیکن.....'' کارنیلوس فج تڑپ کر بولا۔

''نہیں!'' اسی لمحے ہیگرڈ کے منہ سے لاشعوری انداز میں نکلا۔

ڈمبل ڈور نے اپنی چمکتی ہوئی نیلی آنکھیں لوسیس کی سرد بھوری آنکھوں میں ڈال کر دیکھا۔

''بہرحال!'' ڈمبل ڈور نے بہت دھیمے دھیمے اور صاف انداز میں اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا تاکہ تمام لوگ ان کے ایک ایک لفظ کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیں۔ ''تم جان لوگے کہ میں اس سکول سے دیانتدارنہ انداز میں باہر تبھی جاؤں گا جب یہاں میرا ایک بھی وفادار نہیں بچے گا۔ تم یہ بھی جان لوگے کہ مدد مانگنے والوں کو ہوگورٹ میں ہمیشہ مدد ملتی رہے گی۔''

ایک ساعت کیلئے تو ہیری کو یہ محسوس ہوا کہ ڈمبل ڈور کی آنکھیں اسی کونے کو دیکھ رہی تھیں، جہاں وہ دونوں دبکے بیٹھے تھے۔

''قابل ستائش قیاس!'' مل فوائے نے اپنا سر نیچے کرتے ہوئے کہا۔ ''ایلبس! ہم سب آپ کی کمی کو یقیناً محسوس کریں گے، اور......ہم یہ امید کرتے ہیں کہ آپ کے منفرد خطوط پر مشتمل سراغ رسانی جلد ہی ہمیں ہلاکتوں اور حملوں کو روکنے میں کامیاب کرے گی۔''

مل فوائے نے آگے بڑھ کر کمرے کا دروازہ کھولا اور ڈمبل ڈور کی طرف سر جھکا کر انہیں باہر نکلنے کا اشارہ کیا۔ ڈمبل ڈور خاموشی سے کمرے سے باہر نکل گئے۔ فج اپنے ہیٹ سے چھیڑ چھاڑ کرنے میں مصروف دکھائی دے رہا تھا، وہ ہیگرڈ کو اپنے سے آگے جانے کا انتظار کرنے لگا۔ لیکن ہیگرڈ اپنی جگہ پر پہ کھڑا تھا۔ اس نے ایک گہرا سانس لیا اور متنبہ انداز میں بولا۔

''اگر کوئی کچھ جاننا چاہتا ہے تو اسے صرف مکڑیوں کا تعاقب کرنا ہوگا۔ اس سے وہ صحیح جگہ پر پہنچ جائے گا۔ ہمیں بس اتنا ہی کہنا

ہے۔''

فج نے مشکوک نگاہوں سے اس کی طرف گھورتے ہوئے دیکھا۔ ہیگرڈ نے ایک طرف پڑا ہوا چھچھوندر کی کھال والا اوورکوٹ اُٹھا کر اپنے قوی ہیکل جثّے پر چڑھانے کی کوشش کی۔

''ٹھیک ہے، میں چل رہا ہوں!'' جب وہ فج کے عقب میں چلتا ہوا دروازے سے باہر نکل رہا تھا تو اایک بار پھر رُک کر اس نے کہا۔ ''اور جتنے دن تک میں باہر رہوں گا تو کسی کو فنگ کو کھانا بھی کھلانا ہوگا!''

دروازہ دھماکے سے بند ہوا اور رون نے لمبی سانس لیتے ہوئے غیبی چوغہ اتار دیا۔

''اب ہم مشکل میں پھنس چکے ہیں۔ ڈمبل ڈور بھی چلے گئے ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ وہ لوگ آج رات کو ہی سکول بند کر دیں۔ ان کے جانے کے بعد تو سکول میں ہر دن ایک حملہ ہوگا۔'' رون بھرائی ہوئی آواز میں تڑپ کر بولا۔

فنگ غراتے ہوئے بند دروازے پر تیزی سے پنجے مار رہا تھا۔

☆☆☆

پندرہوں باب

# اراگاگ

گرمی کا موسم شروع ہو چکا تھا۔ اس نے چپکے سے قلعے کے چاروں طرف میدانوں میں اپنا قبضہ جما لیا تھا۔ آسمان اور جھیل دونوں کی رنگت چمکتی نیلی دکھائی دینے لگی۔ ہریالی گھروں میں لگے ہوئے پھول بڑے ہوکر گوبھی کے پھولوں کی مانند کھل چکے تھے۔ قلعے کی عمارت کی کھڑکیوں میں سے اب باہر کا سہانا نظارہ دکھائی نہیں دیتا تھا۔ ہیگرڈ جو کھلے میدانوں میں اپنے سیاہ کتے کے ساتھ گھومتا پھرتا دکھائی دیا کرتا تھا، اس کے جانے کے بعد میدان ویران ہو چکے تھے۔ فنگ کبھی کبھار جھونپڑے سے اکتا کر ان میدانوں میں نکل آتا تھا مگر اس کی اچھل کود میں پہلے جیسا جوش باقی نہیں تھا۔ نجانے ہیری کا دل و دماغ اس تبدیلی پر یقین کرنے کو کیوں تیار نہیں تھا۔ دراصل باہر کا ماحول بھی محل کے ماحول سے کوئی خاص بہتر نہیں تھا جہاں اشیاء بھیانک انداز میں گڑ بڑ تھیں۔

ہیری اور رون نے ہرمائنی سے ملنے کی کوشش کی لیکن اب ملنے جلنے والوں پر ہسپتال میں داخل ہونے پر پابندی لگا دی گئی تھی۔ کسی کو بلاضرورت اس طرف جانے کی اجازت نہیں تھی۔ ہسپتال کے دروازے کی درز میں سے میڈم پامفری نے انہیں گھمبیرتا سے آگاہ کیا۔

''ہم کوئی خطرہ مول نہیں لے سکتے، بالکل نہیں! مجھے بڑے افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ اس بات کا پورا اندیشہ ہے کہ حملہ آور ان لوگوں کو جان سے مارنے کیلئے یہاں بھی آ سکتا ہے۔ اس لئے تم لوگ براہ مہربانی اس طرف مت آیا کرو......''

ڈمبل ڈور کے چلنے جانے کے بعد ہوگورٹ میں دہشت بام عروج پر پہنچ چکی تھی۔ اس لئے سورج بھی قلعے کی دیواروں کو باہر صرف باہر سے ہی گرماتا اور بند کھڑکیوں پر آ کر ٹھہر جاتا تھا۔ سکول میں ایسا ایک بھی چہرہ نہیں تھا جو فکرمندی یا ذہنی کشمکش میں مبتلا نہ ہو۔ یہاں تک کہ جب کوئی راہداریوں میں ہنس پڑتا تو ہنسی کی تیز گونج ایسی خوفناک لگتی تھی کہ ہنسنے والا خود بھی سہم جاتا تھا اور اپنی ہنسی کو فوراً دبا لیتا تھا۔

ہیری بار بار ڈمبل ڈور کے آخری جملوں کو دہراتا۔ 'تم جان لو گے کہ میں اس سکول سے دیانتدارنہ انداز میں باہر تبھی جاؤں گا

جب یہاں میرا ایک بھی وفادار نہیں بچے گا۔تم یہ بھی جان لو گے کہ مدد مانگنے والوں کو ہوگورٹ میں ہمیشہ مدد ملتی رہے گی۔' لیکن ان جملوں کا کیا فائدہ؟ وہ کس سے مدد مانگ سکتا تھا؟ جب سبھی لوگ اسی کی طرح سہمے ہوئے اور حقیقت سے بے خبر تھے۔اس کے بجائے ہیگرڈ کا مکڑیوں کا اشارہ سمجھنا زیادہ آسان تھا۔اصل مسئلہ یہ تھا کہ قلعے میں ایک بھی مکڑی باقی نہیں بچی تھی جس کا تعاقب کیا جا سکتا۔ ہیری نے ہر طرف مکڑیوں کی تلاش کی، رون نے بھی خود پر ضبط کرتے ہوئے اس کی بھرپور مدد کی۔ظاہر ہے اس کام میں ایک بڑی رکاوٹ یہ تھی کہ انہیں تنہا راہداریوں میں یا قلعے کے باہر گھومنے کی اجازت بالکل نہیں تھی۔وہ قلعے میں جس طرف بھی جاتے تھے،انہیں گری فنڈر کے دوسرے طلباء کے گروہ میں ہی رہنا پڑتا تھا۔ان کے دوسرے ہم جماعت بے حد خوش دکھائی دیتے تھے کہ انہیں اساتذہ اپنی نگرانی میں ایک جماعت سے دوسری جماعت میں بھیڑوں کی طرح ہانک کر بالکل محفوظ لے جاتے تھے لیکن ہیری کو اس طریقے سے بے حد پریشانی ہو رہی تھی۔

بہرحال ایسا لگتا تھا کہ دہشت اور فکرمندی کے اس ماحول میں ایک طالب علم کو بے حد مزہ آرہا تھا۔ڈریکومل فوائے! سکول میں چاروں طرف ایسے اکڑ اکڑ کر چلتا تھا جیسے اسے ہیڈ بوائے بنا دیا گیا ہو۔ ہیری کو یہ معلوم نہیں ہو پایا کہ وہ کس بات پر اتنا خوش تھا؟ ڈمبل ڈور اور ہیگرڈ کے رخصت ہونے کے پندرہویں دن، جب ہیری جادوئی ادویہ بنانے والی جماعت میں پڑھ رہا تھا تو اس نے مل فوائے کی وہ باتیں سن لیں جو اس کی خوشی کا باعث بنی ہوئی تھیں۔اتفاق سے اس دن ہیری، مل فوائے کے بالکل پیچھے بیٹھا ہوا تھا۔مل فوائے اپنی مستی میں کریب اور گوئل کے ساتھ گفتگو کر رہا تھا۔اس کی آنکھیں میں شوخی بھری ہوئی تھی اور وہ ہاتھ نچا نچا کر انہیں بتا رہا تھا۔

''میں تو ہمیشہ سے یہی سوچتا تھا۔'' ڈریکومل فوائے نے اپنی آواز دھیمی رکھنے کی زحمت گوارا نہیں کی۔''میرے ڈیڈی ہی ہمیں ڈمبل ڈور سے نجات دلائیں گے۔میں تمہیں یہ پہلے بھی بتا چکا ہوں کہ ان کے لحاظ سے ڈمبل ڈور سکول کے اب تک کے ہیڈ ماسٹروں میں سب سے برے ہیڈ ماسٹر ہیں۔اب شاید ہمیں کوئی اچھا ہیڈ ماسٹر مل جائے گا۔ایسا ہیڈ ماسٹر جو خفیہ تہ خانے کو بند نہیں کرنا چاہتا ہوگا۔میک گوناگل زیادہ دیر تک نہیں چل پائیں گی، وہ تو صرف ڈنگ ٹپاؤ قسم کی منتظمہ ہیں......'' مل فوائے نے ناک بھوں چڑھاتے ہوئے کہا۔

سنیپ ہیری کے پاس سے گزرا، وہ ایک لمحے سے رُکا اور اس کی نظریں ہرمائنی کی خالی نشست پر جا پڑیں جہاں ڈیسک پر ایک گندی سی کڑاہی خالی پڑی تھی۔سنیپ کوئی تبصرہ کئے بغیر وہاں سے آگے بڑھ گیا۔اسی لمحے مل فوائے کی تیز گونجتی ہوئی آواز سنائی دی۔

''جناب! آپ ہیڈ ماسٹر کے عہدے کیلئے درخواست کیوں نہیں دے دیتے۔''

’’آں......ہونہہ......مل فوائے!‘‘سنیپ اس اچانک سوال پر ہڑبڑا سا گیا حالانکہ اُس کی روکنے کی کوشش کے باوجود ہلکی سی مسکان کی لہراس کے پتلے ہونٹوں پر بکھرتی چلی گئی۔’’پروفیسر ڈمبل ڈور کو گورنروں نے صرف برخاست کیا ہے، میں تو یہ کہوں گا کہ وہ جلد ہی ہمارے درمیان لوٹ آئیں گے۔‘‘سنیپ نے بات مکمل کی۔

’’وہ تو ٹھیک ہے جناب!‘‘مل فوائے نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔’’لیکن جناب! اگر اس عہدے کیلئے کوشش کریں گے تو مجھے امید ہے کہ ڈیڈی کی طرف داری یقیناً آپ کے حق میں ہوگی جناب! میں ڈیڈی کو یہ ضرور بتاؤں گا کہ آپ یہاں کے سب سے اچھے استاد ہیں......‘‘

سنیپ اس وقت اپنے تہ خانے میں چاروں طرف چکر کاٹ رہا تھا جہاں جادوئی ادویہ کی جماعت دوا بنانے کا عمل سیکھ رہی تھی۔ اس کے چہرے پر دبی ہوئی مسرت کسی سے چھپی نہیں تھی۔ خوش قسمتی سے ان کی نظر سیمس فینی گن پر نہیں پڑی جو مل فوائے کی بات پر ابکائی لیتا ہوا اپنی کڑاہی میں قے کرنے کی اداکاری کر رہا تھا۔

’’میں حیران ہوں کہ اب تک بدذاتوں نے اپنا سامان کیوں نہیں باندھا؟‘‘مل فوائے تلخ لہجے میں بولا۔’’پانچ گیلون کی شرط لگا سکتا ہوں کہ اگلی بار جب حملہ ہوگا تو ضرور کوئی بدذات موت کے گھاٹ اترے گا......افسوس کہ وہ گرینجر نہیں ہوگی!‘‘

ٹھیک اسی وقت چھٹی کی گھنٹی بج اُٹھی جو اس وقت کی سب سے عمدہ بات رہی۔ مل فوائے کی بات پر یقیناً کوئی نہ کوئی فساد برپا ہو سکتا تھا مگر گھنٹی کی آواز نے سب طلباء کو اپنی اشیاء سمیٹنے میں مگن کر ڈالا۔ مل فوائے کی بات سن کر رون اچھل کر اپنی نشست چھوڑ چکا تھا اس نے مل فوائے کی طرف بڑھنے کی کوشش بھی کی تھی لیکن کتابیں اور دوسرا سمیٹتے ہوئے طلباء کا دھیان اس طرف نہیں گیا۔ ہیری اور ڈین نے حالات کی نزاکت کو بھانپ کر جلدی سے رون کے ہاتھ جکڑ لئے اور اسے واپس کھینچا۔ رون کا چہرہ غصے کے مارے گلابی ہو چکا تھا۔

’’مجھے اسے سبق سکھانے دو! مجھے کسی کی کوئی پرواہ نہیں ہے، مجھے اپنی چھڑی کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ میں اپنے ہاتھوں سے اس کا گلا دبا ڈالوں گا۔‘‘رون بپھرتے ہوئے غرایا۔

’’جلدی کرو! مجھے تم لوگوں کو جڑی بوٹیوں والی جماعت میں لے جانا ہے۔‘‘اسی وقت سنیپ کی کڑک دار آواز سنائی دی۔ وہ خاصا مضطرب دکھائی دے رہا تھا۔ کچھ ہی دیر بعد وہ سب بھیڑوں کی طرح نکل کھڑے ہوئے اور سنیپ انہیں ہانکتا ہوا ہریالی گھر کی طرف لے جانے لگا۔ رون اور ڈین سب سے پیچھے چل رہے تھے۔ رون اب بھی اپنے ہاتھ چھڑانے کی بھرپور کوشش کر رہا تھا۔ ہیری اور ڈین کے خیال سے اسے اسی وقت چھوڑنا محفوظ ہوگا جب سنیپ قلعے کے باہر انہیں ہریالی گھر میں چھوڑ کر واپس لوٹ جائے۔ وہ

اب سبزیوں کے باغیچے میں سے گزر رہے تھے جن کے دوسری طرف ہریالی گھر موجود تھے۔

جڑی بوٹیوں کی آگاہی والی جماعت بہت خاموش تھی۔ اب اس کے دوطلباء کم ہو چکے تھے......جسٹن اور ہرمائنی! پروفیسر سپراؤٹ نے ان سب کوسوکھی افریقی انجیروں کی کٹائی چھنٹائی کے کام پر لگا دیا تھا۔ ہیری جب مرجھائی ہوئی ڈنٹھلوں کو ہاتھوں میں بھر کر کھاد کے ڈھیر پر رکھ رہا تھا تو اسے ایرنی میک ملن دکھائی دیا جواس کے ٹھیک سامنے کھڑا اپنا کام کرر ہا تھا۔ ایرنی نے گہری سانس بھرتے ہوئے ہیری کی طرف دیکھا۔

''میں بس اتنا ہی کہنا چاہتا ہوں ہیری! مجھے افسوس ہے، جو میں نے کبھی تم پر شک کیا۔ میں جانتا ہوں کہ تم کبھی ہرمائنی گرینجر پر حملہ نہیں کر سکتے اور میں اپنی کہی سبھی باتوں کیلئے معافی مانگتا ہوں۔ ہم سب ایک ہی کشتی پر سوار ہیں اور......''

ایرنی نے دوستی کیلئے اپنا گول مٹول ہاتھ آگے بڑھا دیا ہیری نے بلاتردد اس کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دے ڈالا۔ سب گلے شکوے ہمیشہ کیلئے مٹا ڈالے۔ ایرنی اوراس کی دوست ہائنا بھی سوکھی انجیروں کے اسی ڈھیر پر کام کرنے لگے جس پر ہیری اور رون مصروف تھے۔

''وہ ڈریکو ملفوائے......!'' ایرنی نے سوکھی انجیروں کی ٹہنیاں توڑتے ہوئے کہا۔ ''وہ اس معاملے کے بارے میں بہت خوش نظر آتا ہے، ہے نا! مجھے تو لگتا ہے کہ وہ سلے درن کا جانشین ہوسکتا ہے۔ تمہاری اس بارے میں کیا رائے ہوسکتی ہے؟''

''تم بڑی سمجھداری کی باتیں کرنے لگے ہو!'' رون نے جلدی سے جواب دیا۔ اس نے ایرنی کو اتنی آسانی سے معاف نہیں کیا تھا جتنی آسانی سے ہیری نے اسے معاف کر دیا تھا۔

''ہیری! کیا تمہیں لگتا ہے کہ ملفوائے ہی سلے درن کا جانشین ہے؟'' ایرنی نے پوچھا۔

''نہیں!'' ہیری نے انتہائی ٹھوس لہجے میں کہا۔

ایرنی اور ہائنا متعجب انداز میں اسے گھورنے لگے۔ اسی لمحے ہیری کو ایسی چیز دکھائی دی جس کی وجہ سے اس نے پودوں کو کترنے والی قینچی رون کے ہاتھ پر دے ماری۔

''آہ......اوچ! تم کیا کر......؟'' رون اپنا ہاتھ دباتے ہوئے گھگھیایا۔

ہیری اسے اشارہ کر کے زمین پر کچھ فٹ دور کوئی چیز دکھانے کی کوشش کرر ہا تھا۔ کئی بڑی مکڑیاں زمین پر دوڑتی ہوئی جارہی تھیں۔ رون کی آنکھیں پھٹی دکھائی دیں۔

''اوہ ہاں!'' رون نے مسرور ہونے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے کہا۔ ''لیکن ہم اس وقت ان کا تعاقب نہیں کر سکتے......''

ایرنی اور ہائنا حیرانگی سے ان کی باتیں سن رہے تھے۔ان کی آنکھوں میں عجیب سی الجھن چمکتی دکھائی دی۔ ہیری نے مکڑیوں کو دور بھاگتے ہوئے غور سے دیکھا۔

''ایسا لگتا ہے جیسے مکڑیاں تاریک جنگل کی طرف جا رہی ہیں.....'' ہیری نے جلدی سے کہا۔ یہ سن کر رون کا چہرہ اور پھیکا پڑ گیا۔

جماعت کا وقت ختم ہونے پر پروفیسر سپراؤٹ تمام طلباء کو ہمراہ لے کر ہریالی گھر سے باہر نکلیں اور انہیں تاریک جادو سے محفوظ رہنے کا فن والی جماعت میں بحفاظت چھوڑنے کیلئے روانہ ہوئیں۔ ہیری اور رون چلتے وقت باقی طلباء کے مقابلے میں کچھ سست چل رہے تھے، جس کی وجہ سے وہ پیچھے رہ گئے تاکہ کوئی دوسرا ان کی باتیں نہ سن سکے۔

''ہمیں ایک بار پھر غیبی چوغے کی مدد لینا ہوگی۔ہم فنگ کو اپنے ساتھ لے جائیں گے، اسے ہیگرڈ کے ساتھ جنگل میں جانے کی عادت ہے۔ وہ ہمارے کام آ سکتا ہے۔'' ہیری نے سرگوشی کرتے ہوئے رون کو کہا۔

''ٹھیک ہے!'' رون نے پھیکی آواز میں کہا جو گھبراہٹ میں اپنی چھڑی کو انگلیوں میں گھما رہا تھا۔''ار......کہیں جنگل میں...... کہیں جنگل میں بھیڑیائی انسان تو نہیں رہتے ہیں؟''

وہ لک ہارٹ کی جماعت میں ہمیشہ کی طرح سب سے پچھلی نشست پر بیٹھ چکے تھے۔ ہیری نے اس کے سوال کا جواب دینا مناسب نہیں سمجھا۔

''وہاں پر اچھی چیزیں بھی رہتی ہیں۔ 'قنطر وس' بھلے مانس ہوتے ہیں اور یک سنگھے بھی۔'' ہیری نے دھیمے انداز میں رون کو بتایا۔ رون پہلے کبھی تاریک جنگل میں نہیں گیا تھا۔ ہیری صرف ایک ہی بار گیا تھا اور اسے قوی امید تھی کہ دوبارہ وہاں نہیں جانا پڑے گا۔

لک ہارٹ کمرۂ جماعت میں دھڑ دھڑاتے قدموں کے ساتھ داخل ہوا۔ سبھی طلباء نے اُسے گھورتی ہوئی نظروں سے دیکھا۔سکول کے باقی تمام اساتذہ پراسرار حملوں کے باعث مضطرب اور فکرمند دکھائی دیتے تھے جبکہ لک ہارٹ کا چہرہ بہت خوش دکھائی دے رہا تھا۔اس نے چاروں طرف اپنی مسکراہٹ بکھیرنے کی کوشش کی۔

''چلو اب اپنے چہرے درست کر لو! اس طرح منہ لٹکائے کیوں بیٹھے ہو؟'' لک ہارٹ چہک کر بولا۔طلباء نے گردنیں گھما کر ایک دوسرے کی طرف دیکھا مگر کسی نے جواب نہیں دیا۔

''کیا تم لوگوں کو یہ سمجھ میں نہیں آ رہا ہے.....'' لک ہارٹ دھیمے انداز میں بولا۔اس کی نظریں تمام طلباء کو یوں ٹٹول رہی تھی جیسے ان کے سمجھنے کی قوت بے حد کمزور پڑ چکی ہو۔''اب خطرہ گزر چکا ہے۔ملزم کو پکڑ کر دور بھیج دیا گیا ہے۔''

''ایسا کون کہتا ہے؟'' ڈین تھامس زور سے بولا۔

''میرے پیارے بچے! اگر جادوئی وزیر کو صد فی صد یقین نہ ہوتا تو وہ کبھی ہیگرڈ کو پکڑ کر نہیں لے گئے ہوتے۔ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ان حملوں کا اصلی مجرم ہیگرڈ ہی تھا۔'' لک ہارٹ نے اس طرح سے سمجھانے کی کوشش کی جیسے وہ یہ سمجھانے کی کوشش کر رہے ہو کہ ایک اور ایک دو ہی ہوتے ہیں۔

''نہیں! وہ پھر بھی اسے پکڑ کر لے جاتے!'' رون ڈین سے زیادہ زور میں گرجا۔

''ویزلی! میں خود کو داد دیتا ہوں!'' لک ہارٹ نے رون کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔''میں ہیگرڈ کی گرفتاری کے بارے میں تم سے تھوڑا زیادہ جانتا ہوں۔''

رون نے کچھ کہنے کی لئے اپنا منہ کھولا ہی تھا کہ وہ بولتے بولتے رُک گیا کیونکہ اسی وقت ہیری نے ڈیسک کے نیچے سے کس کر اسے لات رسید کی تھی۔ رون نے اس کی طرف گھورا۔

''یاد رکھو! ہم وہاں نہیں تھے۔'' ہیری نے دھیمی آواز میں سرگوشی کی۔

لک ہارٹ کی بیہودہ مسکراہٹ ہیری کو بھی ناگوار گزری۔ جب لک ہارٹ نے طلباء کو یہ بتایا کہ وہ ہمیشہ سے جانتا تھا کہ ہیگرڈ بھلا مانس نہیں ہے اور اسے پورا یقین ہے کہ اب تمام معاملہ ختم ہو چکا ہے۔ تو اس سے ہیری چڑ سا گیا۔ اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ اپنے ہاتھ میں پکڑی ہوئی 'چھلاوں کے ساتھ بھٹکنا' نامی کتاب کھوکھلی مسکراہٹ والے لک ہارٹ کے چہرے پر کھینچ کر دے مارے۔ اس کے بجائے اس نے خود کو ٹھنڈا کرنے کیلئے کاغذ پر لکھ کر رون کو دکھایا۔

**''ہم یہ کام آج رات کو ہی کریں گے۔''**

رون نے عبارت پڑھی، تھوک نگلا اور کنکھیوں سے بغل والی خالی نشست کی طرف دیکھا جہاں عام طور پر ہرمائنی بیٹھتی تھی۔ یہ دیکھ کر اس کا پیمانہ چھلک پڑا اور اس نے ہیری کی طرف دیکھ کر رضامندی سے سر ہلا دیا۔

☆☆☆

ان دنوں گری فنڈر کے ہال میں بہت زیادہ ہجوم رہتا تھا کیونکہ چھ بجے کے بعد گری فنڈر کے طلباء کہیں نہیں جا سکتے تھے۔ ان کے پاس آپس میں باتیں کرنے کے لئے کئی چٹ پٹے موضوع موجود رہتے تھے جس کی وجہ سے ہال اکثر رات گئے تک خالی نہیں ہوتا تھا۔ رات کے کھانے کے ٹھیک بعد ہیری صندوق سے اپنا غیبی چوغہ نکالنے کیلئے گیا تو کافی دیر تک اسی پر بیٹھا رہا۔ وہ ہال کے خالی ہونے کا منتظر تھا۔ فریڈ اور جارج نے ہیری اور رون کو چٹاخے دار چٹکیوں کے کھیل کی دعوت دی۔ جس کرسی پر عام طور پر ہرمائنی بیٹھا

کرتی تھی وہاں پر آج جینی مسوس سی بیٹھ کر انہیں کھیلتا ہوا دیکھتی رہی۔ کھیل جلدی ختم کرنے کی کوشش میں ہیری اور رون جان بوجھ کر ہارتے چلے گئے۔ بالآخر مسلسل جیت پر فریڈ اور جارج بوریت کا شکار ہو گئے۔ جب وہ دونوں اور جینی وہاں سے اُٹھ کر چل دیئے تو رات کا تیسرا پہر شروع ہو چکا تھا۔ ہیری اور رون نے دو کمروں کے دروازوں کے بند ہونے کی آوازیں سننے تک کا انتظار کیا۔ اس کے بعد انہوں نے جلدی سے چوغہ نکالا اور اسے اوڑھ لیا۔ وہ دبے پاؤں چلتے ہوئے تصویر کے سوراخ سے باہر نکل گئے۔

تمام اساتذہ کو جل دیتے ہوئے ایک بار پھر انہوں قلعے کے صدر دروازے تک پہنچنے کا دشوار ترین سفر طے کیا۔ آخرکار وہ صدر دروازے تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئے۔ انہوں نے بلوط کی لکڑی کا دروازے پر لگا قفل کھولا اور قلعے سے باہر نکل گئے۔ اس دوران انہوں نے پوری کوشش کی کہ کسی طرح کی آواز نہ ہونے پائے۔ اب وہ چاندنی میں نہائے میدان میں آ چکے تھے۔

''دیکھو! یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ہم جنگل میں تو پہنچ جائیں لیکن وہاں تعاقب کرنے کیلئے کسی مکڑی کو نہ پا سکیں۔ ہوسکتا ہے ہم نے جو مکڑیاں دیکھی تھیں، وہ تاریک جنگل میں جا ہی نہ رہی ہوں۔ میں جانتا ہوں انہیں دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا کہ وہ اسی سمت میں ہی جا رہی تھیں لیکن......'' رون خدشات میں ڈوبا ہوا بڑبڑایا جب وہ اندھیرے میں سیاہ دکھائی دینے والی گھاس کے میدان کو عبور کر رہے تھے۔ اس کے لہجے میں کسی حد تک امید کی کرنیں بھی جھلک رہی تھیں۔

وہ دونوں ہیگرڈ کے جھونپڑے کے عین سامنے پہنچ گئے جس کی اندھیرے میں ڈوبی ہوئی بند کھڑکیوں کی وجہ سے وہاں پر عجیب سی اداسی کا عالم چھایا ہوا تھا۔ ہیری نے آگے بڑھ کر دھکا مارتے ہوئے جھونپڑے کا دروازہ کھولا تو انہیں دیکھ کر فنگ خوشی سے دیوانہ دکھائی دینے لگا۔ انہیں یہ پریشانی کانٹوں کی طرح چبھ رہی تھی کہ فنگ کو کیسے خاموش رکھا جائے۔ وہ جس طرح کا اظہار کر رہا تھا اس سے صاف ظاہر تھا کہ اس کی تیز، گونجتی اور غیر متوقع بھونکتی آواز سے قلعے کے باسی چونک پڑیں گے اور کوئی نہ کوئی سراغ لگانے ضرور اس طرف آ سکتا تھا۔ انہوں نے جلدی سے دیوار والی الماری میں رکھے ہوئے ایک ڈبے کو باہر کھینچا اور اس میں سے مٹھی بھر ٹرکل ٹافیاں فنگ کو زبردستی کھلا دیں جس کی وجہ سے اس کے جبڑے آپس میں چپک کر رہ گئے تھے۔ ہیری نے غیبی چوغہ ہیگرڈ کی بڑی میز پر چھوڑ دیا۔ گہرے تاریک جنگل میں اس کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔

''چلو فنگ! ہم گھومنے چلتے ہیں!'' ہیری نے اس کا پیٹ تھپتھپاتے ہوئے کہا۔ یہ سنتے ہی فنگ اپنے پنجوں پر کھڑا ہو گیا اور گھر سے باہر نکل آیا۔ ہیری اور رون تاریک جنگل کی طرف روانہ ہو گئے۔ فنگ ان کے پیچھے پیچھے آ رہا تھا۔ وہ جنگل کے کنارے تک دوڑ کر گیا اور اس نے انجیر کے ایک درخت کے پاس پہنچ کر اپنا پیر اُٹھا دیا۔ ہیری نے چھڑی نکال کر ایک جادوئی کلمہ بڑبڑایا۔ چھڑی کے سرے پر ہلکی سی روشنی ہو گئی۔ صرف اتنی کہ وہ چلتی ہوئی مکڑیوں کو دیکھ سکیں۔

''تمہارے دماغ میں عمدہ ترکیب آئی ہے میں بھی اپنی چھڑی سے روشنی کرلیتا لیکن تم جانتے ہو کہ یہ یا تو پھٹ جائے گی یا پھر اس سے ملتا جلتا کوئی اور حادثہ رونما ہو جائے گا۔'' رون نے جلدی سے کہا۔ ہیری نے رون کا کندھا تھپتھپا کر اس کی ڈھارس بندھائی۔ اسی لمحے ہیری نے گھاس کی طرف اشارہ کیا جہاں دو مکڑیاں چھڑی کی روشنی سے بچنے کیلئے دوڑ بھاگ رہی تھیں۔ ان کا رُخ درختوں کے پھیلے ہوئے تاریک سایوں کی طرف تھا۔

''ٹھیک ہے!'' رون نے ٹھنڈی آہ بھری۔ ایسا لگا جیسے اس نے کسی بھی ناگوار حادثے سے نمٹنے کیلئے خود کو تیار کرلیا تھا۔

''میں بالکل ٹھیک ہوں...... چلو چلیں!''

جب وہ دونوں تاریک جنگل میں داخل ہوئے تو فنگ ان کے چاروں طرف منڈلاتا ہوا درختوں کی جڑوں اور سوکھے جھڑے پتوں کے ڈھیروں میں تھوتھنی گھسا کر سونگھتے ہوئے چلنے لگا۔ چھڑی کی روشنی کے سہارے انہوں نے مکڑیوں کا تعاقب جاری رکھا۔ مکڑیاں پگڈنڈیوں پر تیزی سے آگے بڑھتی جا رہی تھیں۔ وہ قریباً بیس منٹ تک کوئی بات کئے بغیر خاموشی سے چلتے رہے۔ جنگل میں گہرا سکوت طاری تھا۔ سوکھی ٹہنیوں کے ٹوٹنے کی اور خشک پتوں کی چرمراہٹ کے علاوہ کوئی دوسری آواز سنائی نہیں دے رہی تھی۔ تھوڑی ہی دیر بعد درختوں کا سلسلہ بے حد گھنا ہو گیا۔ آسمان پر چمکنے والے ستارے دکھائی دینا بند ہو گئے تھے۔ ہر طرف اندھیرے کی دبیز چادر پھیلی ہوئی تھی۔ وہاں صرف اور صرف ہیری کی چھڑی کسی نقطے کی مانند چمکتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ جونہی گھنے درختوں کا سلسلہ شروع ہوا تو مکڑیوں نے پگڈنڈیوں کو چھوڑ دیا۔ ہیری ٹھہرا اور اس نے زمین پر جھک کر یہ دیکھنے کی کوشش کی کہ مکڑیاں اب کدھر جا رہی تھیں؟ لیکن اس کی روشنی کے چھوٹے سے ہالے کا رُخ جونہی زمین کی طرف ہوا تو باہر کی ہر چیز گہرے اندھیرے میں ڈوب گئی۔ وہ پہلے کبھی تاریک جنگل میں اتنی گہرائی تک نہیں پہنچا تھا۔ اسے اچھی طرح یاد تھا کہ جب وہ پہلی بار یہاں آیا تھا تو ہیگرڈ نے اسے مشورہ دیا تھا کہ وہ جنگل میں جاتے وقت پگڈنڈی کو بالکل نہ چھوڑے لیکن اب ہیگرڈ ان سے میلوں فاصلے پر مقید تھا۔ شاید اژقبان جیل کی کسی کال کوٹھڑی میں۔ اسی نے تو انہیں مکڑیوں کا تعاقب کرنے کی تاکید کی تھی۔

اچانک کسی نم چیز نے ہیری کے ہاتھ کو چھوا، جس کے باعث وہ ہڑبڑاہٹ میں پیچھے کی طرف بری طرح اچھل پڑا۔ اس کا پاؤں رون کے پیر کو کچلتا چلا گیا۔ رون کے منہ سے تکلیف سے ہلکی سی چیخ نکل گئی۔ ہیری نے جلدی سے چھڑی کی روشنی میں اسے دیکھا تو گہری سانس اس کے منہ سے نکلتی چلی گئی جیسے غبارے میں سے ہوا خارج ہو جاتی ہے۔ وہ کوئی اور نہیں فنگ تھا جس نے اپنی نم آلود تھوتھنی سے ہیری کے ہاتھ کو سونگھا تھا۔

''تم کیا کہتے ہو، پگڈنڈی چھوڑ دیں؟'' ہیری نے رون سے پوچھا جس کی آنکھیں اسے چھڑی کی روشنی میں دکھائی دے رہی

تھیں۔

’’ہم اتنی دور تک تو آ ہی گئے ہیں......‘‘ رون نے دھیمے انداز میں کہا۔

انہوں نے ایک بار پھر اپنی توجہ مکڑیوں کی طرف مبذول کی اور درختوں کے بیچوں بیچ جاتی ہوئی ان مکڑیوں کے سایوں کا اندازہ کرتے ہوئے وہ ان کے پیچھے پیچھے ہولئے۔ وہ اب زیادہ تیزی سے نہیں چل پائے کیونکہ راستہ صاف نہیں تھا، ٹوٹی ہوئی ٹہنیاں، سوکھے پتے، خاردار جھاڑیاں اور زمین پر ابھری ہوئی درختوں کی ٹیڑھی میڑھی جڑیں رکاوٹ پیدا کررہی تھیں۔ گھپ اندھیرے میں انہیں دیکھنا بھی مشکل ہورہا تھا۔ ہیری کو اپنے ہاتھ پر فنگ کی گرم سانسیں محسوس ہوتی رہی۔ وہ کئی بار رُکے اور نیچے جھک کر چھڑی کی روشنی میں مکڑیاں تلاش کرتے اور پھر ان کے تعاقب میں چل پڑتے۔ وہ کافی دیر تک چلتے رہے، ایسا لگا کہ وہ آدھ گھنٹے سے زیادہ چلتے رہے ہوں گے۔ ان کے چوغے نیچے جھکی شاخوں اور خاردار جھاڑیوں میں الجھ رہے تھے۔ کچھ وقت بعد انہوں نے دیکھا کہ زمین پر نیچے کی طرف ڈھلان شروع ہوچکی تھی حالانکہ درخت اب بھی اتنے ہی گھنے دکھائی دے رہے تھے۔

اچانک تیز گونج دار آواز نے ان کے اوسان خطا کرڈالے۔ فنگ اچانک پوری قوت سے بھونک اُٹھا تھا۔ اس کی آواز اتنی تیز اور دہشت ناک تھی کہ ہیری اور رون دونوں ہی اپنی جگہ پر اچھل پڑے۔ خوف کی شدت سے ان کے چہروں کا رنگ اُڑ گیا تھا۔

’’کیا ہے؟‘‘ رون نے گھپ اندھیرے میں چاروں طرف دیکھتے ہوئے تیزی سے کہا اور ہیری کی کہنی مضبوطی سے جکڑلی۔

’’وہاں کوئی چیز حرکت کررہی ہے، سنو! ایسا لگتا ہے کہ کوئی بڑی چیز ہے۔‘‘ ہیری جلدی سے سرگوشی نما لہجے میں بولا۔ انہوں نے سننے کی کوشش کی ان کی دائیں طرف تھوڑے فاصلے پر کوئی بڑی چیز درختوں کے جھنڈ سے نکلنے کا راستہ بنانے کیلئے درختوں کی شاخیں توڑ رہی تھی۔

’’ارے نہیں......ارے نہیں......نہیں!‘‘ رون ہکلاتا ہوا بولا۔

’’خاموش رہو!‘‘ ہیری نے مضطربانہ انداز میں کہا۔ ’’وہ تمہاری آواز سن لے گی۔‘‘

’’میری آواز؟‘‘ رون غیر متوقع طور پر بلند آواز میں بولا۔ ’’اس نے پہلے ہی فنگ کی آواز سن لی ہوگی؟‘‘ ہیری گہرے اضطراب سے پہلو بدل کر رہ گیا۔ وہ دونوں دہشت زدہ ہوکر اندھیرے میں کھڑے اس چیز کا انتظار کررہے تھے۔ تاریکی میں یوں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے کی وجہ سے ان کی آنکھوں کی پتلیوں میں درد ہونے لگی۔ ایک عجیب سی گھر گھراہٹ کی آواز ان کی سماعت میں پڑی اور پھر گہری خاموشی چھا گئی۔

’’تمہیں کیا لگتا ہے کہ وہ کیا کررہی ہوگی؟‘‘ ہیری نے رون سے پوچھا۔

''شاید حملہ کرنے کی تیاری......'' رون نے بھرائی ہوئی آواز میں جواب دیا۔

وہ دونوں کانپتے ہوئے اپنی جگہ سے کوئی حرکت نہ کرتے ہوئے انتظار کرتے رہے۔

''تمہاری کیا رائے ہے! وہ چیز چلی گئی ہے کیا؟'' کچھ توقف کے بعد ہیری بڑبڑایا۔

''معلوم نہیں!'' رون نے مختصراً کہا۔

اسی وقت ان کے دائیں طرف اچانک روشنی کا بڑا شعلہ جل اُٹھا۔ یہ روشنی اندھیرے میں اتنی تیزی سے چمک رہی تھی کہ دونوں نے اپنی آنکھوں کو چندھیائے جانے سے بچانے کیلئے ان پر ہاتھ رکھ لئے تھے۔ فنگ کیوں کیوں کرنے لگا اور اس نے بھاگنے کی کوشش کی۔ بدقسمتی سے اس کی اس کوشش نے اسے خاردار جھاڑیوں میں گرا ڈالا تھا اور اب وہ پہلے سے زیادہ کیوں کیوں کرنے لگا۔ دونوں نے آہستگی سے ہاتھ نیچے کئے اور روشنی کے ہالے کی طرف دیکھنے لگے۔

''ہیری!'' رون تیز آواز میں چلایا۔ ''ہیری! یہ تو ہماری کار ہے......''

''کیا......؟'' ہیری بھونچکا رہ گیا۔

''دیکھو تو سہی!'' رون کے چہرے پر تعجب و مسرت جھلک رہی تھی۔

ہیری رون کے پیچھے پیچھے لڑکھڑاتے قدموں سے روشنی کے ہالے کی طرف بڑھا۔ وہ دونوں گرتے پڑتے ہوئے چلتے رہے اور تھوڑی ہی دیر بعد ایک کھلی جگہ پر پہنچ گئے۔ مسٹر ویزلی کی بنائی ہوئی جادوئی کار موٹے تنوں والے درختوں کے گھیرے میں بالکل خالی کھڑی تھی۔ درختوں کی شاخیں ایسی گھنی اور چھتری کی طرح پھیلی ہوئی تھیں کہ وہ جگہ کسی مقبرے کی مانند معلوم ہو رہی تھی۔ وہ تیز روشنی اس کی ہیڈ لائٹس کی ہی تھی۔ جب رون منہ پھاڑے اس کی طرف لپکا تو کار دھیمے سے اس کی طرف آگے بڑھی۔ ٹھیک اسی طرح جیسے کوئی وفادار پالتو کتا اپنے مالک کو دیکھ کر اس کا استقبال کرتے ہوئے اس کی طرف لپکتا ہے۔

''یہ اتنے عرصے سے یہیں پر تھی؟'' رون نے غیر یقینی انداز میں کہا۔ ''اس کی طرف دیکھو! جنگل نے اس کی کیا درگت بنا ڈالی ہے......''

وہ اس کے چاروں طرف گھوم رہا تھا۔ کار پر چاروں طرف کھرونچوں اور کیچڑ کے نشان تھے۔ یہ صاف عیاں تھا کہ اس دوران کار اپنی مرضی سے جنگل میں چاروں طرف گھومتی رہی تھی۔ فنگ کار میں زیادہ دلچسپی نہیں لے رہا تھا، وہ ہیری سے چپک کر کھڑا رہا اور اپنی جگہ کانپتا رہا۔ ہیری کی سانسیں اب سنبھل گئی تھی اور اس نے اپنی چھڑی پہلو میں واپس اڑس لی تھی۔

''ہم یہ توقع کئے بیٹھے تھے کہ یہ ہم پر حملہ آور ہونے کی تیاری کر رہی ہے۔'' رون نے کار پر ٹیک لگاتے ہوئے اور اسے تھپکیاں

دیتے ہوئے کہا۔ ''میں یہی سوچ رہا تھا کہ یہ نہ جانے کہاں چلی گئی......'' رون کا چہرہ مسرت سے کھلا ہوا دکھائی دیا۔

ہیری نے روشنی سے نہائی ہوئی زمین پر چاروں طرف مکڑیوں کو تلاش کیا لیکن سب ہیڈ لائٹس کی تیز روشنی سے دور بھاگ چکی تھیں۔

''ہم جن مکڑیوں کا تعاقب کر کے یہاں تک پہنچے تھے وہ اب ہم سے گم ہو چکی ہیں، چلو چل کر انہیں دوبارہ تلاش کرتے ہیں۔'' ہیری نے رون کی طرف دیکھ کر کہا۔

رون نے ہیری کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ اپنی جگہ سے ہلا تک نہیں۔ اس کی آنکھیں ہیری کے ٹھیک پیچھے زمین سے دس فٹ اوپر کسی چیز پر جمی ہوئی تھیں اور اس کا چہرہ دہشت کے مارے سیاہ پڑ گیا تھا۔

ہیری کو پلٹ کر دیکھنے کا موقع ہی نہیں مل پایا۔ ایک زوردار کھڑکھڑاہٹ کی آواز ہوئی اور اسے اچانک محسوس ہوا کہ کسی لمبی اور بالوں والی چیز نے اسے کمر سے پکڑ کر زمین سے اوپر ہوا میں اُٹھا دیا۔ اب وہ الٹا لٹک رہا تھا اور اس کا سر نیچے کی طرف جھول رہا تھا۔ وہ ہاتھ پاؤں مارنے لگا لیکن اسی وقت کٹکٹاتی ہوئی آواز سن کر وہ دہشت زدہ ہو گیا۔ اس نے سر موڑ کر دیکھا رون کے پاؤں بھی ہوا میں جھولتے دکھائی دیئے۔ اسی وقت اسے فنگ کی بے ہودہ غراہٹ سنائی دی۔ اگلے پل ان لوگوں کو تیزی سے اندھیرے گھنے درختوں کے درمیان سے لے جایا رہا تھا۔

ہیری نے ہوا میں جھولتے ہوئے سر سے دیکھا کہ جس چیز نے اسے پکڑ رکھا تھا وہ اپنے چھ لمبے اور بالوں سے بھرے ہوئے پیروں سے دوڑتی ہوئی چل رہی تھی۔ اس کے منہ کی جگہ پر چمکتے بلیڈ کی دھار جیسے دو سیاہ چوڑے زنبور تھے اور اس نے اپنے اگلے دو پیروں سے ہیری کو کس کر پکڑ رکھا تھا۔ وہ کسی بھیانک عفریت کی طرح دکھائی دے رہی تھی۔ اپنے پیچھے اسے کئی بھیانک عفریتوں کے چلنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ ایک عفریت نے رون کو جکڑ رکھا تھا جس کا چہرہ دہشت کے مارے سکتے میں دکھائی دے رہا۔ وہ جنگل کے وسطی حصے کی طرف چلتے گئے۔ ہیری کو فنگ کی دہشت زدہ کیکاہٹ بھی سنائی دی جو کسی عقبی عفریت کے پنجوں میں جکڑا ہوا عجیب سی دبی آواز میں چیخ رہا تھا۔ لیکن ہیری چاہتے ہوئے بھی چیخ نہ پایا تھا۔ اسے ایسے لگا جیسے ٹرکل ٹافی فنگ کے بجائے اس کے منہ میں ڈال دی گئی تھی۔ کچھ ایسی ہی کیفیت رون کی بھی تھی۔ یوں لگا کہ جیسے وہ دونوں ہی اپنی آواز کی صلاحیت کار کے پاس چھوڑ آئے تھے۔

ہیری کو یہ نہیں معلوم تھا کہ وہ کتنی دیر تک اس عفریت کے شکنجے میں دبوچا رہا۔ اسے تو صرف اتنا معلوم تھا کہ تاریکی اچانک کم ہو گئی۔ وہ دیکھ سکتا تھا کہ سوکھے جھڑے پتوں سے بھری زمین پر ان کے گرد لاتعداد مکڑیاں چل رہی تھیں۔ اس نے اپنی گردن ترچھی کی

اور اسے احساس ہوا کہ وہ ایک بڑی گھاٹی کے کنارے پر پہنچ گیا تھا۔اس گھاٹی کے درخت صاف کر دیئے گئے تھے۔اسی لئے اب اسے ستارے دکھائی رہے تھے اور اس کی آنکھوں کے سامنے اتنا زیادہ بھیانک منظر تھا،اس نے آج تک ایسا منظر نہیں دیکھا تھا۔

مکڑیاں، چھوٹی مکڑیاں نہیں...... جو نیچے پتوں پر چل رہی تھیں، تانگے کی جسامت جتنی بڑی مکڑیاں، آٹھ آنکھوں اور آٹھ پیروں والی، سیاہ اور بالوں سے بھری دیوہیکل مکڑیاں...... ہیری کو اب احساس ہو چکا تھا کہ وہ بھیانک عفریت جس کے پنجوں میں وہ دبا ہوا تھا، ایک بڑی اور دیوقامت مکڑی ہی تھی۔وہ دیوقامت مکڑی اب ہیری کو لے کر نیچے کی طرف ڈھلان میں اترتی چلی گئی۔وہ اسے گھاٹی کے ٹھیک درمیان میں گنبد کی شکل والے ایک دھندلے جالے کی طرف لے جا رہی تھی۔اس کے ساتھی اسے چاروں طرف سے گھیرے ہوئے تھے اور اس کے پر گوشت بدن کو للچائی ہوئی نظروں سے دیکھ کر مسرت سے اپنے زنبور بجا رہے تھے۔جیسے انہیں ایسا عمدہ شکار کبھی کبھی ہی میسر آتا تھا۔ہر طرف کٹکٹاتا ہوا شور برپا تھا۔

اچانک دیوقامت مکڑی نے ہیری کو چھوڑ دیا اور وہ ہاتھ پاؤں کے بل زمین پر جا گرا۔اسی لمحے رون اور فنگ بھی اس کے قریب آ گرے۔فنگ اب بالکل نہیں چیخ رہا تھا بلکہ اپنی جگہ پر چپ چاپ دبکا ہوا تھا۔رون کا حال بھی ہیری کی طرح کا ہی تھا۔اس کا منہ خاموش چیخ کے انداز میں چوڑا اور پھیلا ہوا تھا اور اس کی آواز باہر نہیں نکل پا رہی تھی۔

اچانک ہیری کو یہ احساس ہوا کہ جیسے دیوقامت مکڑی کچھ کہہ رہی تھی۔یہ وہی مکڑی تھی جس نے ہیری کو کچھ لمحے قبل زمین پر پھینکا تھا۔اس کی آواز کو سمجھنا بے حد مشکل ہو رہا تھا کیونکہ وہ ہر لفظ کی ادائیگی کے بعد بلیڈ جیسے زنبور کھٹکھٹانے لگتی تھی۔

''ایراگاگ......'' کھٹکھٹاتے ہوئے زنبوروں میں آواز سنائی دی۔''ایراگاگ......''

گنبد کی شکل جیسے اس بڑے دھندلے جالے میں ہلکی سی تھرتھراہٹ نمودار ہوئی۔اگلے ہی لمحے وہاں پر ایک چھوٹے ہاتھی کی جسامت والی دیوہیکل مکڑی کی جھلک دکھائی دی۔وہ دھیمے دھیمے انداز میں چلتی ہوئی سامنے آ گئی۔اس کے سیاہ جسم اور پیروں پر سفید دھبے تھے اور اس کے زنبور والے بدصورت سر میں لگی آنکھیں دودھ کی طرح سفید تھیں۔وہ اندھی تھی۔

''کون ہے؟'' اس دیوہیکل مکڑی نے اپنے زنبور تیزی سے بجاتے ہوئے پوچھا۔

''انسان......'' ہیری کے قریب کھڑی مکڑی نے اپنے زنبور بجا کر جواب دیا۔

''کیا ہیگرڈ ہے؟'' ایراگاگ نے یاسیت سے سوال کیا۔اس کی آٹھ دھندیائی آنکھیں ادھر ادھر بھٹک رہی تھیں۔

''اجنبی ہیں!'' رون کو لانے والی مکڑی جواب دیا۔

''انہیں مار ڈالو......'' ایراگاگ نے اکتاہٹ بھرے انداز میں کہا۔''میں سو رہا تھا......''

''ہہ......ہم ہیگرڈ کے دوست ہیں!'' ہیری زور سے چلا کر بولا۔ اسے محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کا دل اس کے سینے سے باہر نکل کر اس کے گلے میں پھنس گیا ہو۔

گھاٹی میں چاروں طرف مکڑیوں کے زنبوروں کا شور کان پھاڑے دے رہا تھا۔

''کٹ کٹ......کٹ کٹ......کٹ کٹ......''

ایراگاگ جو واپس مڑ رہا تھا اچانک ٹھہر گیا۔

''ہیگرڈ نے پہلے کبھی انسان کو یہاں نہیں بھیجا؟'' وہ دھیمے لہجے میں بولا۔

''ہیگرڈ مشکل میں ہے۔ اس لئے ہم یہاں آئے ہیں!'' ہیری نے بہت تیزی سے سانس لیتے ہوئے کہا۔ ایرگاگ یہ کر سوچ میں ڈوب گیا۔

''مشکل میں......'' ایراگاگ نے تشویش بھرے انداز میں کہا۔ ہیری کو ایسا لگا جیسے اس کے زنبور کی کھٹکھٹاہٹ میں فکرمندی کا تاثر چھپا ہوا تھا۔ ''لیکن اس نے تمہیں یہاں کیوں بھیجا؟''

ہیری نے زمین سے کھڑے ہونے کی کوشش کی لیکن ارادہ بدل دیا۔ اسے یقین نہیں تھا کہ اس کے پیر اسے اس ہولناک کیفیت میں سہارا دے پائیں گے۔

''سکول کے لوگوں کا خیال ہے کہ ہیگرڈ طلباء پر کوئی چیز......کوئی بھانک عفریت......چھوڑ رہا ہے اس لئے اسے پکڑ کر اژقبان جیل بھیج دیا گیا ہے۔'' ہیری زمین پر پڑے ہوئے بولا۔

ایراگاگ نے اپنے زنبور سے تحاشا کٹکٹاہٹ کی، شاید وہ اپنے غم و غصے کا اظہار کر رہا تھا۔ گھاٹی میں چاروں طرف مکڑیوں کا بڑا مجمع اس کی تقلید کرنے لگا۔ کٹ کٹ کی عجیب سی بے ہنگم اور دل دہلا دینے والی آواز نے گھاٹی کا سکون غارت کر ڈالا۔ ہیری کو ایسا احساس ہوا جیسے لاکھوں لوگ مل کر تالیاں بجا رہے ہوں۔ فرق صرف اتنا تھا کہ تالیاں بجانے سے عام طور پر ہیری ڈر کے مارے جم نہیں جاتا تھا۔

''لیکن وہ تو برسوں پہلے کی بات ہے...... برسوں پہلے کی! مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ اسی وقت انہوں نے اسے سکول سے نکال دیا تھا۔ انہیں یقین تھا کہ وہ بھیانک عفریت 'میں' ہی ہوں جو وہاں پر رہتا تھا جسے لوگ خفیہ تہ خانے کے نام سے پکارتے تھے۔ ان کا خیال تھا کہ ہیگرڈ نے تہ خانہ کھول دیا تھا اور مجھے آزاد کر دیا تھا۔'' ایراگاگ نے سوچتے ہوئے کہا۔

''تت......تم خفیہ تہ خانے والے بھیانک عفریت نہیں ہو؟'' ہیری نے اچھلتے ہوئے کہا۔ اس کے ماتھے پر ٹھنڈا پسینہ بہہ رہا

تھا۔

''میں......'' ایراگاگ غصے سے غراتا ہوا بولا۔ ''میں قلعے میں پیدا نہیں ہوا تھا۔ میں دور دراز کے ملک سے آیا ہوں۔ جب میں اپنے انڈے میں رہتا تھا اسی وقت ایک مسافر مجھے ہیگرڈ کو دے گیا تھا۔ ہیگرڈ تب چھوٹا بچہ تھا۔ اس نے میرا خیال رکھا۔ مجھے قلعے میں ایک الماری میں چھپا کر رکھا۔ مجھے اپنے کھانے میں بچا کر کھلاتا رہا۔ ہیگرڈ میرا اچھا دوست ہے اور ایک اچھا انسان بھی! جب میرا بھید کھل گیا اور مجھے پر لڑکی کے قتل کا الزام تھونپا گیا تب اس نے بڑی چابک دستی سے میری حفاظت کی اور مجھے ہر مشکل سے بچائے رکھا۔ میں اسی وقت سے اس جنگل میں رہ رہا ہوں۔ ہیگرڈ اب بھی مجھے ملنے یہاں آتا رہتا ہے۔ اس نے میرے لئے ایک مادہ مکڑی بھی کھوج نکالی تھی اور تم دیکھ سکتے ہو کہ ہمارا خاندان کتنا پھل پھول چکا ہے۔ اگر یہ سب ہیگرڈ کی ہمدردی اور مکڑ دوستی کی وجہ سے ہی ہے......''

''تو تم نے کبھی......کبھی کسی پر حملہ نہیں کیا؟'' ہیری نے اپنے بچے کھچے سانس اکٹھے کئے۔

''کبھی نہیں!'' بوڑھے مکڑے نے اپنی ٹوٹتی ہوئی آواز میں کہا۔ ''یہ میری فطری جبلت تو ضرور ہوسکتی ہے، لیکن میں ہیگرڈ کی صلہ رحمی کے تحت کسی انسان پر حملہ نہیں کیا اور نہ ہی اسے نقصان پہنچایا ہے۔ جو لڑکی ہلاک ہوئی تھی اس کی لاش باتھ روم میں سے ملی تھی۔ میں جس الماری میں رہتا تھا یعنی جہاں میری نشو ونما ہوئی تھی اس کے سوا میں نے کبھی قلعے کا کوئی اور حصہ نہیں دیکھا تھا۔ ہم لوگ اندھیرا اور خاموشی کو پسند کرتے ہیں......''

''کیا تم جانتے ہو کہ اس لڑکی کو کس نے مارا؟'' ہیری نے پوچھا۔ ''کیونکہ وہ جو بھی تھا، اب پھر واپس آ چکا ہے اور ایک بار پھر سے لوگوں پر حملے کر رہا تھا......''

اس کا جملہ سینکڑوں لمبے زنبوروں کی کٹکٹاہٹ کی گونج میں دب گیا۔ لمبے بالوں والی مکڑیاں بے چینی سے ادھر ادھر اپنی جگہ بدل رہی تھیں۔ ان کی للچائی ہوئی نظریں ان کی تکا بوٹی اڑا دینے کی منتظر دکھائی دیتی تھیں۔

''قلعے میں رہنے والی چیز ایک بہت قدیمی عفریت ہے، جس سے ہم مکڑیاں سب سے زیادہ ڈرتی ہیں۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ جب مجھے اس عفریت کا احساس ہوا تھا تو دہشت کے مارے میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے تھے۔ میں نے اس وقت ہیگرڈ سے فریاد کی تھی کہ وہ مجھے جلد از جلد وہاں سے کہیں دور بھیج دے۔'' ایراگاگ نے خوفزدہ آواز میں بتایا۔

''اس کا کوئی نام تو ہوگا؟'' ہیری بے چینی سے پہلو بدلتا ہوا بولا۔

ہیری کی بات پر مکڑیاں مشتعل سی دکھائی دینے لگیں۔ اور زیادہ کٹکٹاہٹ، اور زیادہ رینگنے کی آوازیں......مکڑیاں اب اپنا گھیرا

تنگ کرنے لگیں۔

''ہم اس کے بارے میں بات نہیں کرتے ہیں۔ہم اس کا نام تک نہیں لیتے ہیں۔میں نے ہیگرڈ کو بھی کبھی اس بھیانک عفریت کا نام نہیں بتایا حالانکہ اس نے کئی بار مجھ سے دریافت کرنے کی کوشش کی تھی۔''ایراگاگ غصے سے بولتا چلا گیا۔

ہیری سمجھ گیا تھا کہ اس موضوع پر مزید بات کرنا فضول ثابت ہوگی کیونکہ جو ہیگرڈ کو منع کر سکتا ہے وہ ہیری کو بھلا کیونکر بتائے گا۔ کم ازکم اس حالت میں تو وہ کسی قسم کا خطرہ مول نہیں لے سکتا تھا۔مکڑیاں چاروں طرف سے قریب بڑھتی چلی جارہی تھیں۔شاید ایراگاگ باتیں کرتے کرتے تھک گیا تھا۔وہ اپنے گنبد جیسے جالے کی طرف دھیرے دھیرے بڑھنے لگا۔وہ واپس جارہا تھا اور مکڑیاں تیزی سے ہیری، رون اور فنگ کا حلقہ تنگ کرتی جارہی تھیں۔

''اچھا تو اب ہم جانا چاہیں گے......''ہیری نے ہراساں ہونے کے باوجود ہمت کرتے ہوئے کہا۔اسے اپنے پیچھے سے پتوں کی کھڑکھڑاہٹ کی آواز سنائی دینے لگی۔

''جانا؟ مگر جاؤ گے کیسے......؟''ایراگاگ نے بنا مڑے دھیمے انداز میں کہا۔

''لیکن......لیکن......''ہیری ہکلایا۔

''میرے بیٹے اور بیٹیاں میرے حکم پر ہیگرڈ کو نقصان نہیں پہنچاتے لیکن جب زندہ گوشت خود چل کر اپنی مرضی سے ہمارے درمیان پہنچ جائے تو میں انہیں روک نہیں سکتا۔الوداع......ہیگرڈ کے دوستو! الوداع......''ایراگاگ کی آواز میں بے رُخی عیاں تھیں۔

ہیری جلدی سے پلٹ کر گھوما۔اس نے دیکھا کہ اس سے کچھ فٹ کے فاصلے پر مکڑیوں کی اونچی ٹھوس دیوار کھڑی تھی جسے عبور کرنا ناممکن تھا۔وہ اپنے سیاہ بدصورت چہروں میں چمکتی ہوئی بہت سی آنکھوں سے دیکھتے ہوئے اپنے بلیڈ کی دھار جیسے زنبور کٹکٹا رہی تھیں۔

جب ہیری نے اپنی جادوئی چھڑی کی طرف ہاتھ بڑھایا تو وہ یہ جانتا تھا کہ لڑنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔مکڑیوں کی تعداد بہت زیادہ تھی لیکن پھر بھی اس نے کھڑے ہونے کی کوشش کی۔اس نے پختہ عزم کرلیا تھا کہ اگر وہ مکڑیوں کے ہاتھوں موت کے گھاٹ اترے گا تو کم ازکم دلیری سے ان کا مردانہ وار مقابلہ کرتا ہوا ہی مرے گا۔اسی لمحے ایک لمبی اور تیز آواز فضا میں گونجی اور ساتھ ہی گھاٹی میں روشنی سی پھیلتی ہوئی دکھائی دی۔یہ آواز مکڑیوں کی ہرگز نہیں تھی۔

مسٹر ویزلی کی کار......ڈھلان پر گرجتی ہوئی ان کی طرف بڑھتی چلی آرہی تھی۔اس کے دونوں ہیڈلائٹس پوری طرح روشن تھے۔وہ مسلسل ہارن بجارہی تھی اور مکڑیوں کو اپنی ٹکروں سے دور پھینکتے ہوئے اپنا راستہ بنا رہی تھی۔کچھ مکڑیاں اپنی پیٹھ کے بل گر گئیں ان کے بہت سے پیر ہوا میں اوپر اُٹھ گئے تھے۔کار گرجتی برستی ہوئی ہیری اور رون کے سامنے آکر رُک گئی اور اس کے دونوں

دروازے خودبخود کھل گئے۔

"فنگ کو پکڑو!" ہیری کود کر اگلی نشست پر بیٹھتے ہوئے چلایا۔ رون نے کیوں کیوں کرتے ہوئے فنگ کو کمر سے پکڑ کر کار کی پچھلی نشست پر پھینک دیا۔ دروازے دھڑام سے بند ہو گئے۔ دہشت زدہ رون نے ایکسی لیٹر کو چھوا تک نہیں تھا۔ کار کو اس کی ضرورت بھی نہیں تھی۔ انجن گرجا اور کار کئی مکڑیوں کو ٹکریں مارتے ہوئے دور گراتے ہوئی اپنا راستہ بنا کر چلتی چلی گئی۔ وہ تیزی ڈھلان کی چڑھائی پر چڑھے اور گھاٹی سے باہر نکل گئے۔ مکڑیوں نے پیچھا کرنے کی کوشش کی مگر کار انہیں اپنے قریب بھی پھٹکنے نہیں دے رہی تھی۔ جلدی ہی وہ جنگل میں سے دھڑ دھڑاتے ہوئے گزر رہے تھے۔ درختوں کی شاخیں کھڑکیوں سے ٹکرا رہی تھیں لیکن کار خالی جگہ میں سے نہایت مہارت سے اپنا راستہ بنائے جا رہی تھی۔ ایسا لگتا تھا جیسے وہ جانے پہچانے راستے پر چل رہے تھے۔ ہیری نے کنکھیوں سے رون کی طرف دیکھا اس کا منہ اب بھی ایک خاموش چیخ میں کھلا ہوا دکھائی دے رہا تھا لیکن اس کی آواز اب بھی باہر نکل نہیں پا رہی تھی۔

"تم ٹھیک تو ہو......؟" ہیری نے دھیمے سے پوچھا۔

رون سامنے کی طرف گھورتا رہا۔ وہ بول نہیں پا رہا تھا۔

وہ نیچے جھکی جھاڑیوں کو چیر کر چلتے رہے۔ فنگ پچھلی نشست پر زور سے ہانپ رہا تھا۔ اس کے بعد ہیری نے دیکھا کہ جب وہ بلوط کے ایک بڑے درخت سے ٹکراتے ہوئے گزرے تو کھڑکی کے باہر لگا آئینہ ٹوٹ گیا۔ شور بھرے طوفانی دس منٹ کے بعد درخت کم ہونے لگے اور ہیری کو دوبارہ آسمان پر ستارے دکھائی دینے لگے۔

کار اتنے جھٹکے سے رُکی کہ وہ قریباً ونڈ سکرین سے ٹکرا گئے۔ وہ جنگل کے کنارے پر پہنچ چکے تھے۔ باہر کودنے کی ہڑ بڑاہٹ میں فنگ کھڑکی سے ٹکرا کر رہ گیا۔ ہیری نے جونہی دروازہ کھولا تو فنگ جست لگا کر کار میں سے باہر نکلا اور درختوں کے درمیان میں ہیگرڈ کے جھونپڑے کی طرف دیوانہ وار دوڑتا چلا گیا۔ اس کی دُم اس کے پیروں کے بیچ میں دبی ہوئی تھی۔ ہیری بھی باہر نکل آیا۔ رون کے پیروں میں طاقت آنے میں لگ بھگ ایک منٹ خرچ ہو گیا۔ اس کے بعد وہ بھی باہر نکل آیا۔ اب بھی اس کی گردن سختی سے اکڑی ہوئی تھی۔ وہ خلا میں گھورے جا رہا تھا۔ ہیری نے کار پر تشکر آمیز تھپکی دی اور اس کے بونٹ کو سہلانے لگا۔ اس کے بعد کار ریلپٹ کر جنگل کی طرف واپس چل دی اور ایک منٹ بعد ان کی نگاہوں سے اوجھل ہو گئی۔

ہیری اپنے غیبی چوغے کو لینے کیلئے ہیگرڈ کے جھونپڑے میں داخل ہوا۔ فنگ اپنی ٹوکری میں کمبل کے نیچے چھپ کر کانپ رہا تھا۔ جب ہیری غیبی چوغہ اُٹھا کر باہر لوٹا تو اس نے رون کو کدو کی بیلوں کے درمیان بیٹھے قے کرتے ہوئے دیکھا۔

''مکڑیوں کا تعاقب کرو!'' رون نے پلٹ کر ہیری پر نگاہ ڈالی اور آستین سے اپنا منہ پونچھ ڈالا۔ ''میں ہیگرڈ کو کبھی معاف نہیں کروں گا۔ ہماری قسمت اچھی ہے جو ہم اب تک زندہ ہیں۔''

''میرا اندازہ ہے کہ اس نے شاید یہ سوچا ہوگا کہ ہیگرڈ کے دوستوں کو ایراگاگ کبھی نقصان نہیں پہنچائے گا۔'' ہیری دھیمے انداز میں بولا۔

''ہیگرڈ کے ساتھ یہی تو اصل مسئلہ ہے!'' رون نے ہیگرڈ کے جھونپڑے پر مکا رسید کرتے ہوئے کہا۔ ''وہ ہمیشہ سوچتا ہے کہ بھیانک اور خطرناک جانور اتنے برے نہیں ہیں، جتنا کہ انہیں سمجھا جاتا ہے۔ دیکھ لو! اسی وجہ سے وہ آج کہاں سے کہاں پہنچ گیا ہے...... اژقبان جیل کی کال کوٹھڑی میں!'' اب رون بری طرح کانپ رہا تھا۔ ''میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ ہمیں وہاں بھیج کر اسے کیا فائدہ ہوا؟ ہمیں وہاں کیا معلوم ہوا؟''

''یہی کہ ہیگرڈ نے خفیہ تہ خانہ نہیں کھولا تھا۔'' ہیری نے کہا پھر اس نے رون کے اوپر غیبی چوغہ ڈال دیا اور اس کا ہاتھ کھینچا تاکہ وہ اب چلنا شروع کردیں۔

''ہیگرڈ بے گناہ ہے!'' ہیری آہستگی سے بولا۔ رون اپنی جگہ پر پھڑپھڑانے لگا۔ ظاہر ہے کہ اس کے لحاظ سے ایراگاگ کو الماری میں پالنا 'بے گناہی' کی زمرے میں نہیں آنا چاہئے تھا۔

جب قلعے کی عمارت قریب آ گئی تو ہیری نے اچھی طرح تسلی کر لی کہ ان کے پاؤں چوغے میں چھپے تھے۔ پھر انہوں نے چرمرانے والے اگلے دروازے کو دھکا دے کر تھوڑا سا کھولا۔ وہ محتاط انداز میں بڑے ہال کی طرف بڑھے۔ دبے پاؤں سے سنگ مرمر کی سیڑھیاں چڑھنے لگے۔ جب وہ ان راہداریوں کے پاس سے گزرے جہاں چوکنے پہریدار چاروں طرف نظریں جمائے ہوئے تھے تو انہوں نے اپنی سانس روک لی اور دھیمے انداز میں انہیں عبور کرتے ہوئے چلتے چلے گئے۔ آخر کار وہ گری فنڈر کے ہال میں بحفاظت پہنچ ہی گئے۔ ہال میں آتش دان کی آگ سلگتی ہوئی راکھ میں بدل چکی تھی۔ انہوں نے چوغہ اتارا اور اپنے کمرے کی طرف جانے والی سیڑھیوں پر چڑھنے لگے۔ کپڑے تبدیل کرنے کی زحمت کئے بغیر رون اپنے بستر پر لڑھک گیا۔ بہر حال نیند ہیری کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔ وہ اپنے پلنگ کے سرہانے پر بیٹھ کر ایراگاگ کی کہی ہوئی ایک ایک بات پر دیر تک غور کرتا رہا۔

ہیری سوچ رہا تھا کہ قلعے میں چھپا ہوا عفریت ایک طرح سے دوسرے جانوروں کا 'والڈی موٹ' لگتا ہے۔ دوسرے بھیانک جانور اس کا نام نہیں لینا چاہتے لیکن اسے اور رون کو یہ پتہ نہیں چل پایا تھا کہ وہ بھیانک عفریت کون ہے؟ وہ خفیہ تہ خانے میں رہتا تھا۔ وہ اپنے شکاریوں کو کس طرح بے جان کرتا ہے؟ ہیگرڈ کو بھی یہ نہیں معلوم تھا کہ خفیہ تہ خانہ میں کیا چیز چھپی ہوئی ہے۔ وہ بھیانک

عفریت کوئی جانور تھا یا پھر کوئی ہزار سالہ ظالم جادوگر......

ہیری نے اپنے پاؤں بستر پر سیدھے کرلئے اور تکیے سے ٹیک لگا لی۔ وہ اپنے کمرے کی کھڑکیوں کی درزوں میں سے چمکتے ہوئے چاند کو دیکھ رہا تھا۔ اسے یہ نہیں سمجھ آ رہی تھی کہ اب آگے کیا کیا جا سکتا ہے؟ وہ اب تک جس راستے پر بھی گیا تھا، وہ ہمیشہ کسی بند گلی میں پہنچ کر ختم ہوگیا تھا۔ رڈل نے غلط آدمی کو پکڑ لیا تھا۔ سلے درن کا جانشین صاف بچ نکلا تھا اور کسی کو یہ معلوم نہیں تھا کہ اس بار جو شخص خفیہ تہ خانہ کھول رہا تھا، کیا یہ وہی شخص تھا جس نے گذشتہ مرتبہ خفیہ تہ خانہ کھولا تھا۔ یہ بات بڑی الجھی ہوئی تھی۔ کوئی بھی ایسا نہیں تھا جس سے یہ پوچھا جا سکتا۔ ہیری آخر بستر پر دراز ہوگیا۔ وہ ابھی تک ایرا گاگ کی کہی ہوئی باتوں کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ وہ کڑیوں سے کڑیاں ملانے کی کوشش میں مگن تھا۔

وہ اسی کشمکش میں خوابیدہ حالت میں پہنچ گیا۔ اچانک اس کے ذہن میں ایک بات برق کی مانند کوندی۔ خوابیدہ حالت یکلخت کافور ہوگئی۔ وہ جانتا تھا کہ یہ ان کی آخری امید تھی اسی لئے وہ سیدھا تن کر بیٹھ گیا۔

''رون!'' ہیری اندھیرے میں بڑبڑایا۔ ''رون......''

رون بالکل فنگ کی طرح کیوں کیوں کرتے ہوئے بیدار ہوا۔ چاروں طرف بوکھلا کر گھورتے کے بعد اس نے بیٹھے ہوئے ہیری کی طرف دیکھا۔ کونے سے نیول کے تیز خراٹے سنائی دے رہے تھے جنہیں ہیری نظر انداز کر گیا۔

''رون! وہ لڑکی جو مری تھی ایرا گاگ نے کہا تھا کہ وہ باتھ روم میں ملی تھی۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ اس نے کبھی باتھ روم چھوڑا ہی نہ ہو؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ وہ اب بھی وہیں ہی رہتی ہو......؟''

رون نے اپنی آنکھیں مسلیں اور چاندنی میں تیوریاں چڑھائیں اور پھر وہ سمجھ گیا۔

''تمہیں یہ تو نہیں لگتا...... کہیں مایوس مائرٹل تو نہیں؟''

☆☆☆

سولہواں باب

# خفیہ تہ خانے کے اسرار

''ہم کتنی بار اس باتھ روم میں گئے تھے اور وہ صرف تین ٹوائلٹ دور تھی۔ تب ہم اس سے پوچھ سکتے تھے مگر اب تو......'' رون نے اگلے دن ناشتے کے دوران آہ بھرتے ہوئے کہا۔

مکڑیوں کی تلاش کرنا ان کیلئے مشکل ضرور تھا، اس سے زیادہ مشکل یہ کام تھا کہ مایوس مائرٹل سے کوئی بات اگلوائی جا سکے۔ یہ لگ بھگ ناممکنات میں شامل تھا کہ وہ اپنے اساتذہ کی موجودگی میں نظر بچا کر اتنی دیر تک غائب رہیں کہ لڑکیوں کے باتھ روم میں چوری چھپے داخل ہوسکیں اور مایوس مائرٹل کے ساتھ بحث کرنے کی زحمت میں وقت گنوا سکیں۔ خاص طور پر اس باتھ روم کی طرف جانا جس کے قریب سب سے پہلا حملہ ہوا تھا، کسی طرح سے ممکن نہیں تھا۔

بہر حال ان کی پہلی جماعت تبدیلی ہیئت کی تھی جس میں ایک ایسی خاص بات ظہور پذیر ہوئی جس سے کئی ہفتوں بعد پہلی بار ان کے دماغ میں سے خفیہ تہ خانے کا خیال سرے سے ہی نکلتا چلا گیا۔ جماعت میں آنے کے دس منٹ بعد پروفیسر میک گوناگل نے انہیں آگاہ کیا کہ ان کے امتحانات ایک ہفتے کے بعد یکم جون سے شروع ہو جائیں گے۔

''امتحانات......؟'' سیمس فنی گن چیختا ہوا بولا۔ ''ہمیں اس ماحول میں بھی امتحانات دینا پڑیں گے۔'' اسی لمحے ہیری کے پیچھے ایک زوردار دھماکہ ہوا۔ بوکھلاہٹ میں نیول لانگ باٹم کی چھڑی پھسل کر نیچے گر گئی تھی جس سے اس کے ڈیسک کا ایک پیر غائب ہو گیا تھا۔ پروفیسر میک گوناگل نے اپنی چھڑی گھمائی اور اسے واپس ٹھیک کیا۔ وہ تیوریاں چڑھاتے ہوئے سیمس کی طرف مڑیں۔

''ایسے ماحول میں بھی سکول کو کھلا رکھنے کا مقصد ہی یہ ہے کہ آپ کو تعلیم مل سکے، اسی لئے امتحانات کا ہونا لازمی بات ہے۔ امتحانات جیسے ہوتے ہیں، ویسے ہی ہوں گے اور مجھے یقین ہے کہ آپ سب ان دنوں جم کر اپنی دہرائی کر رہے ہوں گے۔''

''دہرائی!'' ہیری نے خواب میں بھی نہیں سوچا تھا کہ ایسے ماحول میں ہوگورٹ میں امتحانات ہو سکتے ہیں۔ کمرے میں چاروں طرف بغاوت انگیز گھڑ گھڑاہٹ ہونے لگی۔ جس سے پروفیسر میک گوناگل کی تیوریاں خاصی گہری ہوتی چلی گئیں۔

''پروفیسر ڈمبل ڈور کی ہدایات تھیں کہ جس قدر ممکن ہو سکے سکول کو پُرسکون انداز میں چلایا جائے اور شاید مجھے بتانے کی ضرورت نہیں ہے کہ اس میں یہ معلوم کرنا بھی شامل ہے کہ اس سال آپ نے سکول میں کتنا کچھ سیکھا ہے۔'' پروفیسر میک گوناگل نے سخت لہجے میں کہا۔

ہیری نے سفید خرگوشوں کی جوڑی کی طرف دیکھا جسے اُسے چپلوں میں بدلنا تھا۔ اس نے اس سال میں اب تک کیا سیکھا تھا؟ وہ کسی ایسی چیز کے بارے میں نہیں سوچ پا رہا تھا جو امتحانات میں اس کیلئے معاون ثابت ہو سکتی ہوگی۔ رون کی صورت دیکھ کر ایسا لگا جیسے اس سے ہمیشہ کیلئے تاریک جنگل میں جا کر رہنے کیلئے کہہ دیا ہو۔

''ذرا سوچو تو سہی! میں اس ٹوٹی ہوئی چھڑی سے کس طرح امتحانات دے سکتا ہوں؟'' رون نے ہیری کو اپنی چھڑی دکھاتے ہوئے کہا جو اس وقت زور سے سیٹی بجا رہی تھی۔

☆☆☆

امتحانات کے آغاز سے تین دن پہلے پروفیسر میک گوناگل نے ناشتے کے وقت بڑے ہال میں ایک اور اعلان کیا۔ ''میرے پاس ایک اچھی خبر ہے!''

جب ان کی آواز بڑے ہال میں گونجی تو بڑے ہال میں خاموشی چھانے کے بجائے اٹھکیلیاں سنائی دینے لگیں۔

''پروفیسر ڈمبل ڈور واپس آ رہے ہیں!'' کچھ طلباء خوشی سے چلا اُٹھے۔

''آپ نے یقیناً سلے درن کا جانشین پکڑ لیا ہے!'' ریون کلا کی میز پر بیٹھی ہوئی ایک لڑکی متحیر انداز میں بولی۔

''کیوڈچ کے میچ پھر سے شروع ہو سکتے ہیں؟'' اولیور وڈ مسرت سے ڈوبا ہوا بولا۔

جب چہ میگوئیوں کی سرگوشیاں اپنے انجام کو پہنچ گئیں تو پروفیسر میک گوناگل گویا ہوئیں۔

''پروفیسر سپراؤٹ نے مجھے آگاہ کیا ہے کہ نربط نرسنگے اب بالکل تیار ہو چکے ہیں، ہم ان سے جادوئی دوا بنا سکتے ہیں اور بے جان ہوئے لوگوں کو آج رات تک دوبارہ ہوش میں لا کر انہیں دوبارہ جیتا جاگتا ہوا بنا دیا جائے گا، ان کی صحت یابی اب کچھ زیادہ دور نہیں۔ مجھے آپ کو یہ یاد دلانے کی ضرورت نہیں ہے کہ شاید ان میں سے کوئی ہمیں یہ بتا دے کہ اس پر کس آدمی یا کس چیز نے حملہ کیا تھا؟ مجھے امید ہے کہ اس مہیب سال کا انجام بخیر ہوگا اور ہم گنہ گار کو گرفتار کر لیں گے۔''

خوشی کا دھماکہ ہو گیا۔ ہیری نے سلے درن کی میز کی طرف نگاہ دوڑائی۔ اسے یہ دیکھ کر بالکل حیرانگی نہیں ہوئی کہ ڈریکو ملفوائے دوسرے طلباء کے ساتھ ان کی خوشیوں میں شریک نہیں تھا۔ بہرکیف، رون کئی دنوں بعد کافی خوش دکھائی دے رہا تھا۔

''اب اس سے کچھ فرق نہیں پڑتا کہ ہم مایوس مائرٹل سے کچھ پوچھ نہیں پائیں گے!'' رون نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے ہیری کو کہا۔''جب ہرمائنی ہوش میں آئے گی تو شاید اس کے پاس سارے جواب ہوں گے۔ وہ یہ سن کر پاگل ہوجائے گی کہ امتحانات شروع ہونے میں صرف تین دن کا وقت باقی بچا ہے۔اس نے دہرائی بھی نہیں کی ہے، میرے خیال سے اس پر رحم کھاتے ہوئے اسے امتحانات ختم ہونے تک بے جان ہی رکھا جانا چاہئے۔''

اسی وقت جینی ویزلی وہاں پہنچی اور رون کے پہلو والی کرسی پر بیٹھ گئی۔اس کا چہرہ تناؤ سے کافی کھنچا ہوا اور گھبرایا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ ہیری نے دیکھا کہ اس کے دونوں ہاتھ اس کی گود میں بندھے پڑے تھے۔

''کیا ہوا......؟'' رون نے اپنی پلیٹ میں تھوڑا اور دلیہ ڈالتے ہوئے پوچھا۔

جینی کچھ نہیں بولی لیکن اس نے گری فنڈر کی میز پر چاروں طرف نگاہ دوڑائی۔اس کے چہرے پر خوف کے سائے لرز رہے تھے۔ ہیری کو اس کی شناسا کیفیت دیکھ کر کسی کی یاد آگئی کہ کوئی تھا جو اس طرح کی کیفیت میں اس کے سامنے مبتلا رہا تھا مگر وہ کون تھا؟ جینی کو دیکھ کر اسے کس کی یاد آنے لگی تھی، اس کا چہرہ اور نام اس کے دماغ میں نہیں آپایا۔

''جو بات بھی دل میں ہے کہہ ڈالو......'' رون نے اس کی کیفیت دیکھ کر نرمی سے کہا۔

ہیری کے ذہن میں اچانک جھماکہ سا ہوا۔ اسے احساس ہو چکا تھا کہ وہ جسے یاد کرنے کی کوشش کر رہا تھا وہ کون تھا؟ اس وقت جینی کی حالت کس سے مشابہ دکھائی دے رہی تھی۔ وہ اپنی کرسی سے آگے پیچھے ہل رہی تھی، ٹھیک اسی طرح......جس طرح 'ڈوبی' تب کرتا تھا جب وہ کوئی پوشیدہ بات کہنے والا ہوتا تھا۔

''مجھے تم سے کچھ کہنا ہے......'' جینی بڑبڑا کر بولی۔اس نے اس بات کا پورا دھیان رکھا کہ وہ ہیری کی طرف نہ دیکھے۔

''کیا بات ہے جینی!'' ہیری نے آہستگی سے پوچھا۔

جینی کی کیفیت دیکھ کر انہیں اندازہ ہو کہ اسے اپنی بات کہنے کیلئے موزوں الفاظ نہیں مل رہے تھے۔ رون اس پراسراریت پر چونک پڑا۔''کیا......؟''

جینی نے اپنا منہ کھولا لیکن اس کے گلے سے آواز نہیں نکل پائی۔ ہیری آگے جھکا اور اطمینان سے بولا تاکہ صرف جینی اور رون ہی اس کی بات سن سکیں۔''کیا تم خفیہ تہ خانے کے بارے میں کچھ کہنا چاہتی ہو؟ کیا تم نے کچھ دیکھا ہے؟ کوئی عجیب طرح سے پریشان کر رہا ہے؟''

جینی نے ایک گہری سانس کھینچی لیکن ٹھیک اسی وقت تھکا اور زرد چہرہ لئے 'پرسی ویزلی' ان کے پاس آگیا۔

''جینی! اگر تم نے کھانا کھا چکی ہو تو میں تمہاری کرسی پر بیٹھ جاتا ہوں۔ میں بھوک سے بے حال ہو رہا ہوں۔ میں اپنی پہریداری کی سخت ذمہ داری ختم کر کے سیدھا چلا آ رہا ہوں۔''

جینی ایسی اچھلی جیسے اچانک کرسی میں برقی رو دوڑنے لگی ہو۔ اس نے پرسی کی طرف ایک دہشت بھری اُڑتی نگاہ ڈالی اور بھاگ کر وہاں سے چلی گئی۔ پرسی دھم سے بیٹھ گیا اور اس نے میز سے ایک بڑا پیالہ اُٹھالیا۔

''پرسی! جینی ہمیں ابھی کوئی خاص اور اہم بات بتانے والی تھی......'' رون غصے سے غرایا۔

چائے کا آدھا گھونٹ پیتے ہوئے پرسی کو اچانک پھندا لگ گیا اور بری طرح کھانسنے لگا۔

''کس طرح کی بات......؟'' اس نے کھانستے بمشکل پوچھا۔

''میں نے اس سے پوچھا تھا کہ کیا اس نے کوئی عجیب چیز دیکھی تھی اور وہ کچھ بتانے ہی والی تھی......'' ہیری نے رون کی جگہ جواب دیا۔

''وہ......اس کا خفیہ تہ خانے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔'' پرسی فوراً صفائی دیتا ہوا بولا۔

''تمہیں کیسے معلوم؟'' رون نے اپنی بھنویں چڑھاتے ہوئے پوچھا۔

''دیکھو! اچھو......اگر تم جاننا ہی چاہتے ہو تو جینی نے......اچھو، ایک دن مجھے دیکھ لیا تھا جب میں......اچھو، خیر چھوڑو! اصل بات یہ ہے کہ اس نے مجھے کچھ کرتے دیکھ لیا تھا اور میں نے......اچھو، اس سے کہا تھا کہ وہ اس کا ذکر کسی سے بھی نہ کرے۔ مجھے لگتا تھا کہ وہ اپنا وعدہ نہیں توڑے گی۔ کوئی خاص بات نہیں ہے۔ سچ مچ میں تو بس تھوڑا سا......'' پرسی بات گول مول کر گیا۔

ہیری نے پرسی کو کبھی اتنا پریشان اور بے آرام نہیں دیکھا تھا۔

''تم کیا کر رہے تھے پرسی؟ چلو بھی بتا بھی دو، ہم نہیں ہنسیں گے۔'' رون نے دانت نکالتے ہوئے پوچھا لیکن پرسی اس کے جواب میں ذرا سا بھی نہیں مسکرایا۔

''ہیری! ذرا میری طرف رول تو بڑھانا! بھوک کے مارے تو میری انتڑیاں کٹتی محسوس ہو رہی ہیں۔'' پرسی نے ایک طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

☆☆☆

ہیری بخوبی جانتا تھا کہ کل تک پوری گتھی ان کی مدد کے بغیر ہی سلجھ جائے گی لیکن اس کے باوجود وہ تیار تھا کہ اگر موقع ملے تو وہ مایوس مائرٹل سے بات کرنے کا قیمتی لمحہ نہیں گنوائے گا۔ اسے یہ دیکھ کر خوشی ہوئی کہ دوپہر سے پہلے ہی اسے یہ موقع میسر آ گیا۔ یہ تب

ہوا جب گلڈرائے لک ہارٹ طلباء کی ٹولی کو جادوئی تاریخ والی جماعت میں چھوڑنے کیلئے جا رہا تھا۔

لک ہارٹ نے انہیں کئی بار مطمئن کرنے کی کوشش کی تھی کہ خطرہ ٹل چکا ہے اور وہ ہر بار غلط ثابت ہوا تھا لیکن اس بار انہیں سچ مچ یقین تھا کہ طلباء کو راہداریوں سے محفوظ پہنچانے کا جھنجٹ اُٹھانے کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہی تھی۔ آج اس کے بال ہمیشہ کی طرح چمک نہیں رہے تھے۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے جیسے وہ رات دیر تک سو نہیں پایا اور چوتھی منزل پر پہرہ دے رہا تھا۔

''میرے ان الفاظ کو اچھی طرح ذہن نشین کرلو۔ بے جان لوگ جب ہوش میں آئیں گے تو ان کے منہ سے نکلنے والا پہلا جملہ یہی ہوگا۔ 'یہ ہیگرڈ نے کیا ہے!' سچ کہوں تو میں حیران ہوں کہ پروفیسر میک گوناگل ان سب حفاظتی پابندیوں کی ضرورت کو لازمی تسلیم کرتی ہیں۔''

''میں آپ سے متفق ہوں پروفیسر!'' ہیری نے اچانک کہا۔ اسی لمحے اس کی بات سن کر رون کے ہاتھوں سے کتابیں پھسل کر زمین پر جا گریں۔

''شکریہ ہیری!'' لک ہارٹ نے تشکر آمیز نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ وہ ہفل پف فریق کی لمبی قطار کو گزرنے کیلئے رُک گئے تھے۔ ''میرا مطلب ہے ہم اساتذہ کے پاس طلباء کو ان کی جماعت تک پہنچانے اور ساری رات گشت لگانے کے علاوہ بھی بہت سے کام ہوتے ہیں۔''

''آپ بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں پروفیسر!'' رون بھی اب ہیری کی بار کا مطلب سمجھ گیا تھا۔ ''آپ ہمیں یہاں کیوں نہیں چھوڑ دیتے جناب! ہمیں اب صرف ایک اور راہداری پار کرنا ہے۔''

''تم ٹھیک کہہ رہے ہو ویزلی! میں سوچتا ہوں کہ مجھے یہی کرنا چاہئے۔ مجھے جا کر اگلی جماعت کی تیاری بھی کرنا ہے......'' لک ہارٹ نے جواب دیا اور جلدی سے واپس مڑ گیا۔

''جماعت کی تیاری!'' رون نے اس کے پیچھے طنزیہ انداز میں کہا۔ ''اس بات کا زیادہ امکان ہے کہ وہ یقیناً اپنے بال سنوارنے گیا ہوگا۔''

ہیری اور رون نے گری فنڈر کے باقی طلباء کو اپنے سے آگے جانے دیا پھر انہوں نے بغل والی راہداری میں دوڑ لگا دی۔ تیزی سے مایوس مائرٹل کے باتھ روم کی طرف چل دیئے۔ لیکن جب وہ اپنی شاندار ترکیب کی کامیابی پر ایک دوسرے کو مبارکباد دے رہے تھے اسی وقت......

''ویزلی، پوٹر! تم لوگ یہاں کیا کر رہے ہو؟''

وہاں پر پروفیسر میک گوناگل کھڑی تھیں اوران کا چہرہ اس وقت خاصا پتلا دکھائی دے رہا تھا۔ان کی عقاب کی سی نظریں دونوں پر گڑی ہوئی تھیں۔

''ہم لوگ......ہم لوگ!'' رون اٹکتے ہوئے بولا۔''ہم لوگ جارہے تھے۔''

''ہرمائنی کو دیکھنے......'' ہیری نے فوراً لقمہ دیا۔رون اور پروفیسر میک گوناگل دونوں اسے گھورنے لگے۔

''اسے دیکھے ہوئے بہت لمبا عرصہ گزر گیا ہے پروفیسر!'' ہیری نے جلدی سے بات بڑھائی اور رون کے پیر پر چڑھ گیا۔''اور ہم سوچ رہے تھے کہ ہم ہسپتال میں کسی نہ کسی طرح داخل ہوجائیں گے اوراسے بتائیں گے کہ نربط نرسنگے لگ بھگ تیار ہوچکے ہیں اور اب پریشانی کی کوئی بات نہیں ہے۔'' رون نے اسے دھکا دے کر اپنے پاؤں سے اتارا۔

پروفیسر میک گوناگل اب بھی اس کی طرف گھور رہی تھی، ایک پل کیلئے تو ہیری کو لگا کہ وہ غصے میں ڈانٹ ڈپٹ کرنے والی ہیں۔

''ظاہر ہے!'' وہ جب بولیں تو ان کی آواز بھرائی ہوئی محسوس ہوئی۔ ہیری نے حیرانگی سے دیکھا کہ ان کی موتیوں جیسی آنکھوں میں ایک آنسو چمک رہا تھا۔''ظاہر ہے! میں سمجھتی ہوں کہ یہ ان کے دوستوں کیلئے سب سے مشکل وقت ہے۔جنہیں بے جان...... میں اچھی طرح سمجھتی ہوں۔ ہاں پوٹر! تم بلاخوف مس گرینجر سے ملنے کیلئے جاسکتے ہو۔میں پروفیسر بینز کو بتادوں گی کہ تم کہاں گئے ہو۔ میڈم پامفری سے کہہ دینا کہ میں نے تمہیں اجازت دے دی ہے۔''

ہیری اور رون چل پڑے۔انہیں یقین ہی نہیں ہورہا تھا کہ وہ سزا سے بچ جائیں گے۔ جب وہ موڑ پر مڑے تو انہیں پروفیسر میک گوناگل کی ناک سکیڑنے کی آواز سنائی دی۔

''یہ تمہاری طرف سے لگائے اب تک کے تمام بہانوں میں سے سب سے زیادہ عمدہ اور کارآمد کہانی تھی۔'' رون نے گرم جوشی سے مسکرا کر ہیری کی طرف دیکھا۔

اب ان کے پاس کوئی اور راستہ نہیں تھا کہ وہ سیدھے ہسپتال جائیں اور میڈم پامفری کو بتائیں کہ پروفیسر میک گوناگل نے انہیں ہرمائنی سے ملنے کی اجازت دے دی تھی۔

میڈم پامفری نے بادل ناخواستہ انہیں ہسپتال میں اندر جانے دیا۔

''کسی بے جان شخص سے بات کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔'' وہ تناؤ سے بولیں اوران دونوں کو یہ تسلیم کرنا پڑا کہ وہ درست تھیں۔ وہ ہرمائنی کے پاس بیٹھ گئے۔ یہ صاف تھا کہ ہرمائنی کو ذرا بھی احساس نہیں تھا کہ کوئی اس سے ملنے آیا تھا۔اگر ہرمائنی کو تسلی دینے کی بجائے انہوں نے اس کے سرہانے رکھی ہوئی ادویہ کی تپائی سے بھی کہا ہوتا کہ پریشان ہونے کی کوئی بات نہیں ہے تو بھی کوئی

فرق نہیں پڑتا۔

رون نے ہرمائنی کے سخت چہرے کو کرب بھری نظروں سے دیکھا۔

''میں سوچ رہا ہوں کہ کیا اس نے حملہ آور کو دیکھا ہوگا؟ کیونکہ اگر وہ چپ چاپ، چوری چھپے سے اس کے پاس پہنچی ہوگی تو اسے کیسے پتہ چلا ہوگا......'' رون بھرائی آواز میں بولا۔

ہیری ہرمائنی کے چہرے کی طرف نہیں دیکھ رہا تھا۔ وہ اس کے دائیں طرف بیٹھا ہوا اس کے ہاتھ میں زیادہ دلچسپی لے رہا تھا جس کی مٹھی سختی سے بند تھی اور وہ کمبل سے باہر نکلا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ ہیری کو یوں محسوس ہوا جیسے بند مٹھی میں کچھ دبا ہوا ہے۔ ہیری نے پاس جھک کر دیکھا کہ ہرمائنی نے اپنی مٹھی میں کیا دبا رکھا تھا؟ اسے ایک مڑے تڑے کاغذ کی جھلک دکھائی دی۔ وہ واقعی کاغذ ہی تھا یا کچھ اور...... وہ طے نہیں کر پایا۔ اس نے نظریں اُٹھا کر تسلی کی کہ میڈم پامفری اس کے آس پاس تو موجود نہیں ہیں پھر اس نے یہ بات رون کو بتائی۔

''اسے باہر نکالنے کی کوشش کرو۔'' رون نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا اور اپنی کرسی کچھ ایسے انداز میں سرکا کر بیٹھ گیا کہ میڈم پامفری کی نظر براہ راست ہیری پر نہ پڑ سکے۔

یہ آسان کام نہیں تھا، ہرمائنی نے کاغذ کو مٹھی میں اتنا بھینچ کر پکڑ رکھا تھا کہ ہیری کو یقین تھا کہ یہ نکالنے کی کوشش میں ضرور پھٹ جائے گا۔ جب رون پہریداری کر رہا تھا تو ہیری نے کاغذ کو سختی سے کھینچا۔ مٹھی کو مروڑا اور آخر کار اعصابی ہیجان میں مبتلا ہیری اسے باہر نکالنے میں کامیاب ہو گیا۔ یہ چند لمحے بے حد تھکا دینے والے ثابت ہوئے تھے۔ یہ کاغذ لائبریری کی ایک بہت پرانی کتاب میں سے پھاڑا گیا تھا۔ ہیری نے اسے متجسس نگاہوں کے ساتھ سیدھا کیا اور رون قریب آ گیا تاکہ وہ بھی اسے پڑھ سکے۔

*"ہماری زمین پر پائے جانے والے بھیانک عفریتوں میں سب سے عجیب اور خطرناک عفریت 'افعی اژدہا' ہے جسے سرب اژدہوں کا بادشاہ بھی پکارا جاتا ہے۔ یہ اژدہا سینکڑوں سال تک زندہ رہنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ یہ مرغی کے انڈے سے تب پیدا ہوتا ہے جب اسے مینڈک کا نیچے سینچا جاتا ہے۔ اپنے شکار کو مارنے کے اس کے طریقے بہت عجیب ہیں کیونکہ دھاتی زہریلے دانتوں کے علاوہ افعی اژدہا کی نگاہ بھی موت کا باعث ہوتی ہے اور اس کی آنکھوں میں دیکھنے والا فوراً ہلاک ہو جاتا ہے۔ مکڑیاں افعی اژدہے سے دور بھاگتی ہیں کیونکہ یہ ان کا ہلاکت خیز دشمن ہے۔ افعی اژدہا صرف مرغ کی بانگ سے دور بھاگتا ہے کیونکہ یہ اس کے لئے مہلک ثابت ہوتی ہے۔"*

اس پیرے کے نیچے ایک تنہا لفظ لکھا ہوا دکھائی دیا جو کسی طرح سے اوپر کی عبارت سے میل نہیں کھاتا تھا۔ ہیری پہلی نظر میں اس لفظ کو دیکھ کر پہچان گیا تھا کہ یہ ہرمائنی کی ہی تحریر تھی۔

**"پائپ......"**

ایسا لگا جیسے کسی نے ہیری کے دماغ میں مشعلیں روشن کر دی تھیں۔

''رون! اب بھید کھل گیا ہے، یہ رہا اس کا جواب! تہ خانے میں جو بھیانک عفریت چھپا ہوا ہے وہ افعی اژدہا ہی ہے۔ ایک دیوقامت سرب! اسی وجہ سے میں اس کی آواز سن سکتا ہوں اور دوسرا کوئی نہیں سن سکتا تھا۔ ایسا اس لئے ہے کیونکہ میں مارباسی ہوں......'' ہیری نے عجلت میں کہا۔

ہیری نے اپنے چاروں طرف لگے ہوئے بستروں پر نگاہ ڈالی۔

''افعی اژدہے کی آنکھوں میں دیکھنے والا مر جاتا ہے لیکن کوئی بھی نہیں مرا کیونکہ کسی نے بھی سیدھے اس کی آنکھوں میں نہیں دیکھا۔ کولن نے اسے اپنے کیمرے کی آنکھ سے دیکھا۔ افعی اژدہے نے اس کے اندر کی پوری فلم کو جلا ڈالا تھا لیکن کولن صرف بے جان ہوا۔ جسٹن نے افعی اژدہے کو لگ بھگ سرکٹے نک کے آر پار دیکھا ہوگا۔ نک پر اس کا پورا وزن پڑا، لیکن وہ دوبارہ کیسے مر سکتا تھا...... اور ہرمائنی تبھی ریون کلا کی مانیٹر کے پاس آئینہ تھا۔ ہرمائنی کو اسی وقت یہ پتہ چلا تھا کہ بھیانک عفریت افعی اژدہا ہے۔ میں شرط لگاتا ہوں کہ اس نے مانیٹر کو خبردار کیا ہوگا کہ موڑ موڑنے سے پہلے وہ آئینے میں دیکھے اور اس لڑکی نے اپنا آئینہ باہر نکالا ہوگا اور......''

رون کا جبڑا لٹک گیا۔ ''اور مسز نورس......'' اس نے بے تابی سے پوچھا۔

ہیری نے تھوڑی دیر سوچا اور ہیلوئین کی شب کے واقعے کو یاد کرنے کی کوشش کی۔

''پانی......'' اس نے دھیمے انداز میں کہا۔ ''مایوس مائرٹل کے باتھ سے پانی کا بڑا ریلہ باہر نکل رہا تھا، میں شرط لگا سکتا ہوں کہ مسز نورس نے صرف پانی میں اس کا عکس دیکھا ہوگا......''

ہیری نے اپنے ہاتھ میں پکڑے ہوئے کاغذ کو غور سے دیکھا۔ وہ اسے جتنا دیکھتا تھا اسے اس میں سے اتنی زیادہ معلومات مل رہی تھیں۔ ایسا لگتا تھا جیسے وہ کاغذ کا ٹکڑا خود ہی بول بول کر اسے تمام واقعات کی تفصیل بتا رہا ہو۔

''افعی اژدہا صرف مرغ کی بانگ سے دور بھاگتا ہے کیونکہ یہ اس کے لئے مہلک ثابت ہوتی ہے۔'' ہیری ہیجان انگیز لہجے میں بولا۔ ''ہیگرڈ کے مرغوں کو کسی نے مار ڈالا تھا...... سلے درن کا جانشین نہیں چاہتا تھا کہ جب تہ خانہ کھلے تو ایک بھی مرغ قلعے کے آس پاس رہے، مکڑیاں 'افعی اژدہے' سے دور بھاگتی ہیں، یہ سب کچھ حالات کے موافق ٹھیک بیٹھتا ہے......''

''لیکن افعی اژدہا قلعے میں چاروں طرف کیسے گھومتا ہے؟ ایک زندہ قوی ہیکل سانپ...... کسی کو تو وہ نظر آتا......'' رون نے سوچتے ہوئے کہا۔

بہرحال ہیری نے اس لفظ کی طرف اشارہ کیا جسے ہرمائنی نے کاغذ کے نچلے حصے پر لکھا تھا۔ ''پائپ!'' ہیری فیصلہ کن لہجے میں بولا۔ ''ہاں پائپ......رون! وہ پائپ میں گھومتا تھا تبھی تو مجھے دیواروں کے اندر سے اس کی آواز سنائی دیتی تھی......''

رون نے اچانک ہیری کا بازو تھام لیا۔

''خفیہ تہ خانے کے اندر جانے کا دروازہ! کہیں یہ باتھ روم میں تو نہیں؟...... کہیں یہ......'' رون بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔

''مایوس مائرٹل کا باتھ روم تو نہیں......!'' ہیری نے اس جملہ پورا کیا۔

وہ بیٹھے رہے، ایسا لگ رہا تھا جیسے ان کا رواں رواں ہیجان کا شکار ہو۔ انہیں یقین نہیں آ پا رہا تھا کہ وہ سب کچھ جان چکے ہیں۔ خفیہ تہ خانے کے پوشیدہ اسرار......

''اس کا مطلب یہ ہے کہ اس سکول میں صرف میں ہی مار باسی نہیں ہوں، سلے درن کا جانشین بھی ہے، اسی طرح وہ افعی اژدہے کو ہدایات دیتا ہوگا......'' ہیری دھیمے لہجے میں بولا۔

''اب ہم کیا کریں؟ سیدھے پروفیسر میک گوناگل کے پاس چلیں......'' رون کی آواز میں گہرا جوش چھپا تھا۔ اس نے ہیری کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

''ہم سٹاف روم میں چلتے ہیں!'' ہیری اچھل کر اپنے قدموں پر کھڑا ہوگیا۔ ''وہ وہاں پر دس منٹ میں آ جائیں گی، چھٹی ہونے ہی والی ہے۔'' اس کی نگاہیں دیوار کی گھڑی کی طرف اُٹھیں۔

وہ دونوں نچلی منزل کی طرف بھاگے۔ وہ یہ نہیں چاہتے تھے کہ انہیں کسی اور راہداری میں پکڑا جائے۔ اس لئے وہ سیدھے سٹاف روم میں چلے گئے جو بالکل خالی تھا۔ یہ ایک بڑا کمرہ تھا جس میں گہرے رنگ کی لکڑی کی کرسیاں رکھی گئی تھیں۔ ہیری اور رون چاروں طرف چہل قدمی کرتے رہے۔ وہ اس وقت اتنے جوشیلے ہو رہے تھے کہ ان سے بیٹھا بھی نہیں جا رہا تھا۔

ابھی چھٹی کا اعلان کرنے والی گھنٹی نہیں بجی تھی۔ اس کے بجائے راہداریوں میں پروفیسر میک گوناگل کی آواز گونجتی ہوئی سنائی دی جو جادو کے زور پر بہت بلند ہوگئی تھی۔

''سبھی طلباء اپنی جماعتوں سے نکل کر مانیٹرز کے ساتھ فوراً اپنے اپنے فریقوں کے ہال میں پہنچ جائیں۔ سبھی اساتذہ سٹاف روم میں فوراً پہنچیں......''

ہیری نے گھومتے ہوئے رون کی طرف معنی خیز نگاہوں سے گھورا۔

''کہیں ایک اور حملہ تو نہیں ہوا؟......اس وقت......!''

''اب ہم کیا کریں؟'' رون کے چہرے پر یکدم زردی پھیل گئی۔''ہال میں واپس چلیں؟''

''نہیں!'' ہیری مضبوط لہجے میں بولا۔اس کی نظریں چاروں طرف کا جائزہ لینے میں مصروف تھیں۔اس کے بائیں طرف ایک بدنما توشہ خانہ تھا جس میں اساتذہ کے چوغے بھرے ہوئے تھے۔''اس کے اندر چھپ جاتے ہیں۔ پہلے ہم سن تو لیں کہ کیا ہوا ہے؟ پھر ہم انہیں بتا دیں گے کہ ہمیں کیا معلوم ہو چکا ہے۔''

انہوں نے خود کو توشہ خانے میں چھپالیا۔انہیں اوپر سے سینکڑوں قدموں کی آوازیں آ رہی تھیں۔اساتذہ وہاں پہنچ رہے تھے۔ سٹاف روم کا دروازہ بار بار کھل رہا تھا۔چوغوں کی تہ کے بیچ میں سے انہوں نے اساتذہ کو کمرے میں آتے ہوئے دیکھا۔ان میں سے کوئی حیران تھا اور کوئی پریشان میں مبتلا تھا۔کچھ کے چہروں پر انجانا خوف جھلک رہا تھا۔کچھ ہی دیر میں پروفیسر میک گوناگل کمرے میں داخل ہوئیں۔انہوں نے اساتذہ کی طرف تشویش بھری نگاہوں سے دیکھا۔

''جس کا ڈر تھا وہی ہوا؟'' پروفیسر میک گوناگل رندھی ہوئی آواز میں بولیں۔''بھیانک عفریت ایک طالبہ کو اُٹھا کر لے گیا ہے......سیدھے اپنے تہ خانے میں!''

یہ خبر سب کیلئے بے حد المناک تھی۔ان سب کے چہروں پر پریشانی رینگ گئی۔ پروفیسر فلنٹ وک کی چیخ نکل گئی تھی، پروفیسر سپراؤٹ نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لیا،سنیپ نے کرسی کی کمر پر اپنی گرفت سخت کر لی تھی۔

''آپ اتنے اعتماد سے کیسے کہہ سکتی ہیں......''سنیپ نے غیر یقینی کے عالم میں پوچھا۔

''سلے درن کے جانشین نے ایک اور پیغام چھوڑا ہے پہلے والے پیغام کے بالکل نیچے۔'' پروفیسر میک گوناگل کا چہرہ بالکل سفید پڑ چکا تھا۔''اس کی ہڈیاں ہمیشہ تہ خانے کے فرش پر پڑی رہیں گی......''

پروفیسر فلنٹ وک کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔کمزور گھٹنوں کے باعث میڈم ہوچ ایک کرسی پر نڈھال ہو کر گر سی گئیں۔

''بھیانک عفریت کس طالبہ کو اُٹھا کر لے گیا ہے؟''

''جینی ویزلی......گری فنڈر کی ایک طالبہ کو!'' پروفیسر میک گوناگل نے رندھی ہوئی آواز میں جواب دیا۔اسی لمحے ہیری کو محسوس ہوا کہ رون بغیر آواز کئے غش کھا کر پھسلا اور توشہ خانے کے فرش پر گرتا چلا گیا۔جینی کا نام سن کر ہیری خود بھی بھونچکا رہ گیا تھا۔

''ہمیں سبھی طلباء کو کل ہی گھر بھیجنا ہوگا۔اب ہوگورٹ بند ہو جائے گا۔ڈمبل ڈور ہمیشہ کہتے تھے......'' پروفیسر میک گوناگل کا گلا

رندھ گیا۔ اس سے پہلے وہ اپنی بات پوری کرتی سٹاف روم کا دروازہ دھڑاکے سے کھل گیا۔ سب کی نظریں دروازے کی طرف اُٹھ گئیں۔ ایک پل کیلئے ہیری کو لگا کہ ڈمبل ڈور آئے ہوں گے لیکن جو چہرہ دروازے پر نمودار ہوا تھا وہ ڈمبل ڈور کا نہیں بلکہ لک ہارٹ کا تھا اور وہ اپنی روایتی انداز میں مسکرا رہے تھے۔

''معاف کیجئے! میری ذرا آنکھ لگ گئی تھی...... کیا ہوا؟'' لک ہارٹ نے اندر آتے ہوئے پوچھا۔ اس کا دھیان اس طرف بالکل نہیں گیا کہ تمام اساتذہ اس کی طرف ایسی نظروں سے دیکھ رہے تھے جن میں نفرت اور حقارت چھپی ہوئی تھی۔ سنیپ نے اپنا چہرہ اس کی طرف گھمایا۔

''آخر کار ہمارے درمیان اب وہ آدمی آ گیا ہے جس کی ہمیں ضرورت ہے، لک ہارٹ! بھیانک عفریت ایک لڑکی کو اُٹھا کر لے گیا ہے۔ وہ اسے یقیناً خفیہ تہ خانے کے اندر لے جا چکا ہے، اب آپ کی آزمائش کی گھڑی آ چکی ہے......'' سنیپ نے سرد مہری سے کہا۔

اسی لمحے لک ہارٹ کا چہرہ فق پڑ گیا۔

''یہ صحیح ہے گلڈرائے!'' پروفیسر سپراؤٹ جلدی سے بولیں۔ ''گذشتہ شب میں آپ خود ہی تو کہہ رہے تھے کہ آپ پہلے سے ہی جانتے ہیں کہ خفیہ تہ خانہ کا داخلی راستہ کہاں چھپا ہوا ہے؟''

''مم...... میں...... اچھا...... میں!'' یکدم لک ہارٹ ہڑبڑاہٹ میں بول نہیں پایا۔

''ہاں! آپ نے مجھے بھی تو بتایا تھا کہ آپ یقین کے ساتھ جانتے ہیں کہ اس کے اندر کونسا عفریت پوشیدہ ہے۔'' پروفیسر فلنٹ وک نے اپنی سریلی آواز میں فوراً کہا۔

''کک...... کیا؟ میں نے بتایا تھا؟ مجھے یاد نہیں آ رہا ہے......'' لک ہارٹ بوکھلا سا گیا۔

''مجھے اچھی طرح یاد ہے لک ہارٹ!'' سنیپ زہریلے انداز میں مخاطب ہوئے۔ ''آپ نے مجھے کہا تھا کہ آپ کو اس بات کا افسوس ہے کہ ہیگرڈ کے گرفتار ہونے سے پہلے آپ کو اس بھیانک عفریت سے مقابلہ کرنے کا موقع کیوں نہیں دیا گیا۔ کیا آپ نے نہیں کہا تھا کہ پورے معاملے کو ہی غلط انداز میں سنبھالا گیا ہے اور آپ کو تو شروع سے ہی اس معاملے میں چھوٹ دی جانا چاہئے تھی۔''

لک ہارٹ نے سخت چہرے والے ہم منصب کی طرف گھورا۔

''مم...... میں...... سچ مچ نہیں...... آپ نے شاید غلط سمجھ لیا......''

''تو یہ طے رہا گلڈرائے!'' پروفیسر میک گوناگل کی فیصلہ کن آواز کمرے میں گونجی۔ ''ہم یہ کام آپ پر چھوڑتے ہیں، یہ کام

کرنے کے لئے آج رات کا وقت بہت موزوں رہے گا۔ ہم آپ سے وعدہ کرتے ہیں کہ آپ کے راستے میں کوئی رکاوٹ نہیں ڈالی جائے گی اور نہ ہی کوئی دخل اندازی کرے گا۔ آپ اس بھیانک عفریت سے تنہا ہی مقابلہ کرنے میں مکمل طور پر آزاد ہوں گے اور آخر میں ہم......آپ کو اُس سے اپنے طریقے سے نبٹنے کی پوری چھوٹ دیتے ہیں۔''

لک ہارٹ نے گھبرا کر چاروں طرف دیکھا لیکن اس کی طرف داری میں کوئی ایک بھی آگے نہیں بڑھا۔ وہ بالکل تنہا کھڑا تھا، ایک بھیانک عفریت سے مقابلہ کرنے کیلئے اکیلا......اس وقت اس کے چہرے پر دور دور تک خوش وضعی اور تروتازگی کا نام ونشان نہ تھا۔ ہونٹوں پر پھیلی ہوئی کپکپاہٹ صاف دکھائی دے رہی تھی۔ عام طور پر دکھائی دینے والی دلکش مسکان کی عدم موجودگی میں اس کی ٹھوڑی کافی کمزور اور پتلی دکھائی دینے لگی۔ موتیوں جیسے دانت نجانے کہاں گم ہو چکے تھے۔ وہ کسی بوڑھے اور کمزور شخص کی طرح دبلا اور ہراساں دکھائی دیا۔

''بہت اچھے! میں اپنے...... میں اپنے دفتر میں جاتا ہوں اور تیاری...... تیاری کرتا ہوں۔'' بالآخر لک ہارٹ نے ان سب کی طرف دیکھ کر جواب دیا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔

''ٹھیک ہے!'' پروفیسر میک گوناگل نے باقی افراد کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ان کے نتھنے بری طرح سے پھڑک رہے تھے۔ ''اس طرح اس سے تو ہمارا پیچھا چھوٹا۔ اب تمام فریقوں کے منتظمین جائیں اور اپنے اپنے طلباء کو بتائیں کہ نیا لائحہ عمل کیا طے کیا گیا ہے؟ انہیں آگاہ کر دیں کہ ہوگورٹ ایکسپریس انہیں کل صبح ان کے گھر لے جائے گی۔ براہ مہربانی باقی کے تمام لوگ قلعے کی عمارت میں اچھی طرح جائزہ لیں، تمام فریقوں کے طلباء کی تعداد کو باریک بینی سے جانچا جائے کہ کوئی طالب علم یا طالبہ اپنے فریق سے باہر تو نہیں ہے۔ راہداریوں میں گھومنے والے طلباء کو فوراً ان کے متعلقہ ہال میں بھیج دیا جائے۔'' پروفیسر میک گوناگل کی ہدایات پا کر سب اساتذہ اُٹھ کر باہر نکل گئے اور سٹاف روم ایک بار پھر خالی ہوگیا۔

☆☆☆

ہیری کی زندگی میں آج کا یہ دن نہایت برا ثابت ہوا تھا۔ وہ 'ٹام رڈل' کی جگہ پر ہی کھڑا تھا جسے ماگل یتیم خانے میں جانے کا خوف کھائے جا رہا تھا اور اسے ڈرسلی گھرانے میں......سکول بند ہونا بڑی تکلیف دہ خبر تھی۔ ہیری، رون، فریڈ اور جارج گری فنڈر کے ہال کے ایک کونے میں ایک ساتھ افسردہ چہروں کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ کوئی ایک دوسرے سے کچھ کہہ نہیں پا رہا تھا۔ پرسی وہاں نہیں تھا۔ وہ پہلے تو مسز ومسٹر ویزلی کو الّو کے ذریعے خبر بھیجنے گیا اور اس کام سے لوٹ کر اس نے خود کو اپنے کمرے میں بند کر لیا تھا۔

ہوگورٹ میں دوپہر پہلے کبھی اتنی لمبی نہیں لگی تھی اور نہ ہی کبھی گری فنڈر کے ہال میں طلباء کی اتنی بڑی تعداد موجود ہونے کے

باوجود ایسی ہولناک خاموشی چھائی تھی۔ سورج غروب ہونے کے قریب فریڈ اور جارج سے وہاں نہیں بیٹھا گیا اور وہ اُٹھ کر اپنے کمرے میں چلے گئے۔

''وہ کچھ جانتی تھی ہیری!'' رون کی نحیف سی آواز اس کے کانوں میں پڑی۔ سٹاف روم کے توشہ خانے میں جب وہ اس کے اندر چھپے تھے اس کے بعد رون کا منہ پہلی بار کھلا تھا۔ ''اسی لئے بھیانک عفریت اسے لے گیا۔ وہ ہمیں جو بتانے والی تھی، وہ پرسی کے بارے میں کوئی خاص بات نہیں تھی۔ ضرور اسے خفیہ تہ خانے کے بارے میں کوئی خاص بات معلوم ہو گئی تھی۔ اسی لئے اسے وہاں......'' رون نے اپنی آنکھیں تیزی سے مسلیں۔ ''میرا مطلب ہے کہ اس کا خون تو خالص تھا، اس کے علاوہ اور کوئی وجہ ہو ہی نہیں سکتی......''

ہیری ڈوبتے ہوئے سورج کی طرف دیکھ رہا تھا جو خون کی طرح سرخ رنگ کا ہو رہا تھا۔ یہ لمحات اسے اپنی زندگی کے بدترین لمحات محسوس ہو رہے تھے۔ پہلے کبھی اسے اتنا برا محسوس نہیں ہوا تھا کاش وہ کچھ سکتا......کچھ بھی!

''ہیری!'' رون دھیمی آواز میں بولا۔ ''کیا تمہیں لگتا ہے کہ اس بات کا ذرا سا بھی امکان ہو سکتا ہے کہ وہ زندہ......''

ہیری کو معلوم نہیں تھا کہ وہ اس کے جواب میں کیا کہے۔ اسے کچھ سجھائی نہیں دے رہا تھا کہ جینی اب تک زندہ کیسے رہ سکتی ہے؟

''کیوں نہ ہم ایک کام کریں؟'' کچھ دیر کے توقف سے رون دوبارہ بولا۔ ''میرے خیال میں ہمیں جا کر لک ہارٹ سے ملنا چاہئے۔ ہمیں جو کچھ اب تک معلوم ہوا ہے، وہ سب اسے بتا دینا چاہئے۔ وہ تہ خانے میں داخل ہونے کی تیاری کر رہا تھا، ہمیں اس کی کوشش میں معاونت کرنا چاہئے۔ ہم اسے بتا دیتے ہیں کہ ہمارے خیال میں خفیہ تہ خانے کا داخلی راستہ کہاں ہونا چاہئے؟ اس کے علاوہ اس بات سے بھی آگاہ کر دیتے ہیں کہ وہاں رہنے والا بھیانک عفریت دراصل ایک 'افعی اژدہا' ہے۔ شاید اس طرح اسے کوئی مدد مل سکے......''

ہیری کے دماغ میں اس وقت کوئی دوسری بات نہیں تھی اور وہ سکول کو بند ہونے سے بچانے کیلئے کچھ نہ کچھ کرنا چاہتا تھا اس لئے وہ فوراً رون کے خیال سے متفق ہو گیا۔ ان کے آس پاس گری فنڈر کے باقی طلبا و طالبات بے حد افسردگی کے عالم میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کے دلوں میں ویزلی بھائیوں کیلئے گہری ہمدردی تھی۔ ہیری اور رون جب اپنی جگہ سے اُٹھے، کمرے کی وسعت کو عبور کیا اور تصویر کے سوراخ سے باہر نکل کر چلے گئے تو کسی نے بھی انہیں روکنے کی کوشش نہیں کی۔ جب وہ لک ہارٹ کے دفتر کے قریب پہنچے تو اندھیرا پھیلنے لگا۔ اندر سے کئی طرح کی آوازیں آ رہی تھیں۔ انہیں کھرچنے، اکھیڑنے، ٹھونکنے اور تیز تیز چلنے کی آوازیں سنائی دیں۔ جب ہیری نے دروازے پر دستک دی تو اندر اچانک خاموشی چھا گئی۔

کچھ دیر کے بعد دروازے میں ہلکی سی دراڑ نمودار ہوئی اور انہوں نے دیکھا کہ لک ہارٹ کی ایک آنکھ اس دراڑ میں سے باہر جھانک رہی تھی۔

''اوہ...... پوٹر...... ویزلی......'' اس کی متحیر آواز سنائی دی۔ اس نے دروازے کو تھوڑا سا اور کھولتے ہوئے کہا۔ ''میں اس وقت ذرا مصروف ہوں تم لوگ جلدی سے بتا دو...... تمہیں کیا کہنا ہے؟......''

''پروفیسر! ہم آپ کو کچھ بتانا چاہتے ہیں۔ ہمارا خیال ہے کہ یہ آپ کیلئے مددگار ثابت ہو سکتا ہے۔'' ہیری نے جلدی سے کہا۔ لک ہارٹ کے چہرے کا جو حصہ انہیں دروازے کی اوٹ سے دکھائی دے رہا تھا وہ کافی فکرمند اور پریشان تھا۔

''اوہ...... اچھا...... ویسے اگر یہ بہت ضروری نہ ہو تو...... میرا مطلب ہے کہ...... اچھا...... ٹھیک ہے!'' لک ہارٹ ٹوٹے پھوٹے انداز میں گھگیاتے ہوئے بولا۔

اس نے دروازہ کھول دیا تبھی ہیری اور رون اندر داخل ہو گئے۔ لک ہارٹ کا دفتر قریباً پوری طرح سے خالی ہو چکا تھا۔ دو بڑے صندوق فرش پر کھلے پڑے تھے۔ گہرے سبز، نیلے، ہر طرح کے چوغے جلد بازی میں تہ کر کے ایک صندوق میں بھرے گئے تھے۔ دوسرے صندوق میں کتابیں ناموزوں انداز میں پھینکی گئی تھیں۔ دیواروں پر جو تصویریں لگی ہوئی تھیں وہ اب ڈیسک پر رکھے ہوئے صندوقوں میں بند ہو چکی تھیں۔

''آپ کہیں جا رہے ہیں؟'' ہیری نے حیرت کے عالم میں پوچھا۔

''اوہ! اچھا...... ہاں!'' لک ہارٹ بوکھلاتا ہوا بولا۔ وہ دروازے کے عقب میں لگا ہوا اپنا قدآور پوسٹر اتار کر لپیٹ رہا تھا۔ ''فوراً بلاوہ آیا ہے...... ٹالا نہیں جا سکتا...... جانا ہی ہوگا......''

''اور میری بہن کا کیا ہوگا؟'' رون نے سخت لہجے میں پوچھا۔

''اس بارے میں...... بے حد بدقسمتی کی بات ہے!'' لک ہارٹ نے نظریں چراتے ہوئے کہا۔ وہ تیزی سے ایک دراز کھینچ کر اس کا سامان ایک بڑے تھیلے میں ڈالتے ہوئے اسے خالی کرنے لگا۔ ''اس بات کا مجھ سے زیادہ افسوس کسی دوسرے کو نہیں ہوگا۔''

''آپ 'تاریک جادو سے محفوظ رہنے کے فن' کے استاد ہیں۔ آپ اس وقت نہیں جا سکتے جب اتنے سارے تاریک جادوئی حادثات یہاں پر ہو رہے ہوں۔'' ہیری تنک کر بولا۔

''دیکھو! جب میں نے یہ ملازمت حاصل کی تھی...... تو مجھے کسی نے یہ نہیں بتایا تھا کہ مجھے اس طرح کا کام بھی کرنا پڑیں گے...... مجھے بالکل امید ہی نہیں تھی......'' لک ہارٹ نے اپنے کپڑوں پر موزے رکھتے ہوئے کہا۔

''آپ کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ آپ ڈر کر بھاگ رہے ہیں؟ ان سارے کارناموں کے بعد جو آپ نے اپنی کتابوں میں تحریر کرر کھے ہیں......'' ہیری بے اعتمادی اور حیرانگی سے بولا۔

''کتابیں گمراہ کر سکتی ہیں......'' لک ہارٹ نے نزاکت بھرے انداز میں کہا۔

''لیکن آپ نے انہیں تحریر کیا ہے......'' ہیری چیختے ہوئے بولا۔

''میرے پیارے بچے!'' لک ہارٹ سیدھا تن کر کھڑا ہو گیا اور ہیری کی طرف تیوریاں چڑھا کر دیکھتے ہوئے بولا۔''اپنی عقل کا استعمال کرنا سیکھو! اگر لوگ یہ سوچتے کہ میں نے وہ سارے محیرالعقول کارنامے نہیں کئے ہیں تو میری کتابیں آدھی بھی نہیں بک پاتی۔ کوئی بھی کسی بدصورت بوڑھے غیر معروف جادوگر کے بارے میں پڑھنا پسند نہیں کرتا، چاہے اس نے کسی گاؤں کو بھیڑ یائی انسانوں سے بچایا ہو۔ وہ کتاب کے سرورق پر بدنما ہی دکھائی دے گا۔ اسے کپڑے پہننے کا سلیقہ نہیں ہوگا اور جس جادوگرنی نے خطرناک چڑیلوں کو مار بھگایا تھا اس کی ٹھوڑی پر بال تھے۔ میرا مطلب ہے اسے اس طرح سے دیکھو......''

''تو آپ نے ان سب کاموں کا فائدہ اُٹھا کر یہ نیک نامی حاصل کی ہے جو دوسرے لوگ کرتے رہے ہیں۔'' ہیری بداعتقادی سے تیوریاں چڑھا کر بولا۔

''ہیری...... ہیری!'' لک ہارٹ نے اپنے سر کو نفی کے انداز میں زور سے ہلاتے ہوئے کہا۔''یہ اتنا آسان نہیں تھا۔ اس میں بہت محنت کرنا پڑی۔ مجھے ایسے لوگوں کو تلاش کرنا پڑا۔ ان سے اگلوانا پڑا کہ انہوں نے وہ کارنامہ کس طرح سے انجام دیا تھا پھر مجھے ان پر یادداشت بھلانے والا جادوئی کلمے کا استعمال کرنا پڑا تا کہ انہیں یاد نہ رہے کہ انہوں نے وہ کام کیا تھا۔ اگر کوئی چیز ہے جس پر مجھے بہت فخر ہے تو وہ یہ ہے کہ میں یادداشت بھلانے والا جادوئی کلمہ بہت اچھی طرح سے پڑھ سکتا ہوں۔ نہیں! یہ آسان نہیں تھا، اس میں بہت محنت کرنا پڑی، خطروں کو مول لینا پڑا ہیری!...... یہ صرف کتابوں پر آٹو گراف دینے یا شہرت کیلئے تصویر کھنچوانے جتنا آسان نہیں تھا۔ اگر آپ کو شہرت چاہئے تو آپ کو لمبے عرصے تک کڑی محنت کرنے کیلئے تیار رہنا چاہئے۔''

لک ہارٹ نے اپنے صندوق بند کر کے ان پر تالا ڈال دیا۔

''اب کیا بچا ہے؟ مجھے لگتا ہے کہ سب کچھ ہو چکا ہے بس ایک چیز بچی ہے۔'' لک ہارٹ نے ادھر ادھر دیکھ کر کہا اور پھر اپنی جادوئی چھڑی نکال کر اس کا رُخ ہیری اور رون کی طرف کر دیا۔

''مجھے بے حد افسوس ہے لڑکو! لیکن مجھے اب تم پر بھی یادداشت بھلانے والے جادوئی کلمے کا استعمال کرنا پڑے گا۔ میں یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ تم لوگ میرے رازوں کو سب کے سامنے منکشف کرتے پھرو۔ تب تو میری ایک بھی کتاب نہیں بک پائے

گی......''

ہیری نے کا ہاتھ صحیح وقت پر اپنی چھڑی تک پہنچ گیا۔ لک ہارٹ نے اپنی چھڑی مشکل سے اُٹھائی ہی تھی کہ اسی وقت ہیری کی تیز آواز گونجی۔ ''چھوٹم جھوٹم!''

لک ہارٹ ایک زوردار دھماکے سے اُڑتا ہوا اپنے پیچھے پڑے صندوق پر جا گرا۔ اس کی چھڑی اس کے ہاتھوں سے نکل کر ہوا میں اُڑتی چلی گئی۔ رون برق کی طرح لپکا اور اس نے جھپٹا مار کر چھڑی کو پکڑا اور اگلے ہی لمحے کھلی ہوئی کھڑکی میں سے چھڑی باہر پھینک دی۔ یہ سب کچھ اتنی جلدی میں ہو گیا کہ لک ہارٹ کو سنبھلنے کا موقع ہی نہ مل سکا۔

''پروفیسر سنیپ کو ہمیں یہ نہیں سکھنے دینا چاہئے تھا۔'' ہیری نے غصے سے کہا اور لک ہارٹ کے صندوق پر لات مار کر اسے ایک طرف لڑھکا ڈالا۔ لک ہارٹ اب بے بسی کے عالم میں ان کی طرف دیکھ رہا تھا۔ اس کا چہرہ بے حد کمزور اور بیمار دکھائی دے رہا تھا۔ ہیری نے اپنی چھڑی اس کی طرف تان رکھی تھی۔

''تم مجھ سے کیا کروانا چاہتے ہو؟'' لک ہارٹ نے مرے ہوئے لہجے میں کہا۔ ''میں نہیں جانتا کہ خفیہ تہ خانہ کہاں ہے؟ ایسا کچھ نہیں ہے جو میں کر سکتا ہوں......''

''اتفاق سے تمہاری قسمت اچھی ہے!'' ہیری نے لک ہارٹ کو چھڑی کی نوک دکھاتے ہوئے اُٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ وہ اب آپ سے تم پر آ گیا تھا۔ ''ہم جانتے ہیں کہ تہ خانہ کہاں ہے؟ اور اس کے اندر کونسا بھیانک عفریت چھپا ہوا ہے؟......چلو ہمارے ساتھ!......''

انہوں نے لک ہارٹ کو اس کے دفتر سے باہر نکالا اور سب سے قریبی سیڑھیوں سے نیچے اترتے ہوئے اسے تاریک راہداری میں لے گئے۔ وہاں دیوار پر نئے پیغام کی تحریر چمک رہی تھی۔ پھر وہ مایوس مائرٹل کے باتھ روم کے دروازے تک پہنچ گئے۔ انہوں نے سب سے پہلے لک ہارٹ کو اندر داخل ہونے کا اشارہ کیا۔ ہیری کو یہ دیکھ کر بے حد مسرت ہوئی کہ لک ہارٹ کا بدن دہشت کے مارے کانپ رہا تھا۔ مایوس مائرٹل آخری ٹوائلٹ میں بیٹھی ہوئی تھی۔ باتھ روم میں آواز سن کر وہ باہر نکلی اور اس نے ہیری کو دیکھا۔

''اچھا! تم ہو ہیری! اس بار تم کیا چاہتے ہو؟'' مایوس مائرٹل نے پوچھا۔

''میں تم سے صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ تمہاری موت کیسے واقع ہوئی تھی؟'' ہیری نے ادھر ادھر کی باتوں میں وقت ضائع کرنا مناسب نہیں سمجھا۔

مایوس مائرٹل کا پورا حلیہ یکلخت بدل گیا۔ وہ ایسی دکھائی دی جیسے اس سے اس طرح کا خوشنما سوال پہلے کبھی نہیں پوچھا گیا تھا۔

''اووووو...... وہ بڑا بھیانک حادثہ تھا'' وہ مزے لیتے ہوئے بولی۔ ''یہیں پر ہوا تھا۔ میں اسی ٹوئلٹ میں مری تھی۔ مجھے پورا حادثہ اچھی طرح یاد ہے۔ میں اس میں اس لئے چھپی بیٹھی تھی کیونکہ 'اولیو ہارن بئ' مجھے میرے چشمے کی وجہ سے چڑا رہی تھی۔ میں نے دروازے پر چٹخنی چڑھا رکھی تھی اور میں رو رہی تھی۔ پھر میں نے کسی کے اندر آنے کی آواز سنی۔ اس نے کوئی عجیب بات کہی۔ مجھے لگا کہ جیسے وہ کسی اجنبی زبان میں کچھ بول رہا ہو۔ جو کچھ بھی تھا بہرحال مجھے اس بات پر بے حد غصہ آیا کہ وہ یہاں کیا کر رہا تھا؟ یہ تو لڑکیوں کا باتھ روم تھا جہاں لڑکوں کا آنا منع تھا۔ باتھ روم میں ایک لڑکے کی آواز سن کر میں نے غصے سے دروازہ کھولا تاکہ اسے وہاں سے بھگا کر لڑکوں کے باتھ روم میں بھیج سکوں اور پھر......'' مائرٹل کا سینہ فخر سے تن گیا۔ مائرٹل کا خوشی سے چہرہ دمکنے لگا۔ ''میں مر گئی......''

''مگر کیسے......؟'' ہیری نے جلدی سے پوچھا۔

''پتہ نہیں!'' مائرٹل نے دبی ہوئی آواز میں کہا۔ ''مجھے تو بس اتنا یاد ہے کہ میں نے دو بڑی پیلی آنکھوں میں دیکھا تھا۔ میرا پورا بدن جکڑ سا گیا پھر میں بدن سے دور ہوا میں تیرنے لگی۔'' اس نے ہیری کی طرف خوابیدہ نگاہوں سے دیکھا۔ ''اور پھر میں دوبارہ یہاں واپس آ گئی، میں نے ٹھان لیا تھا کہ میں اولیو ہارن بئ کو ستاؤں گی۔ آہ وہ پوری زندگی افسوس کرتی رہی کہ اس نے میرے چشمے کی ہنسی کیوں اُڑائی تھی......''

''تم نے وہ آنکھیں ٹھیک ٹھیک کہاں دیکھی تھیں؟'' ہیری نے پہلو بدلتے ہوئے پوچھا۔

''وہاں...... وہاں پر!'' مائرٹل نے اپنے ٹوائلٹ کے بالکل سامنے دکھائی دینے والے سنک کی طرف مبہم سے انداز میں اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

ہیری اور رون جلدی سے سنک کی طرف بڑھ گئے۔ لک ہارٹ ان کے عقب میں بالکل خاموش کھڑا تھا، دہشت سے اس کی گھگی بندھی ہوئی تھی۔ یہ ایک عام سا سنک تھا۔ انہوں نے اس کی باریک بینی سے جائزہ لیا۔ اس کے اندر اور باہر ہر طرف ایک ایک چپہ چھان مارا۔ نیچے لگے ہوئے پائپ کی بھی جانچ پڑتال کی مگر وہاں کچھ نہیں مل پایا۔ ہیری اس کی تانبے کی ٹونٹی کی طرف متوجہ ہوا۔ اس نے ٹونٹی کو قریب سے دیکھا۔ اچانک اسے ٹونٹی کے پہلو میں ایک چھوٹے سے سانپ کی علامت کندی ہوئی دکھائی دی جو کافی مبہم ہو چکی تھی۔ ہیری نے جلدی سے ٹونٹی گھمائی۔

''وہ نلکا کبھی نہیں چلتا تھا......'' مائرٹل کی تاسف بھری آواز سنائی دی۔

''ہیری کچھ بولو...... مارباسی زبان میں کچھ بولو......'' رون نے چمکتی آنکھوں سے کہا۔

''لیکن......'' ہیری نے کافی غور کیا۔ وہ اب تک مارباسی زبان صرف اسی صورت میں بول پایا تھا جب اس کے سامنے زندہ

سانپ موجود ہوتا تھا۔اس نے چھوٹے سے کندہ سانپ کو گھورا اور یہ تصور کرنے کی کوشش کرنے لگا کہ وہ زندہ سانپ ہی ہے۔

''کھل جاؤ......'' ہیری نے زور ڈالتے ہوئے کہا۔

اس نے گردن اُٹھا کر رون کی طرف دیکھا جس نے اپنا سر نفی میں ہلا دیا۔

''یہ مار باسی زبان نہیں ہے۔'' وہ مختصراً بولا۔

ہیری نے جھک کر دوبارہ کندہ ہوئے سانپ کو دیکھا اور اپنی پوری قوت اس تصور کی تعمیر میں خرچ کرنے کی کوشش کرنے لگا کہ وہ زندہ سانپ کے سامنے کھڑا ہے۔سر ہلانے پر موم بتی کی روشنی میں اسے سانپ حرکت کرتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''کھل جاؤ......'' اس نے دھیمے لہجے میں پھنکارتے ہوئے کہا۔

اس نے کہا تو یہی تھا لیکن جو سنائی دیا وہ یہ نہیں تھا۔اس کے منہ سے ایک آواز جیسی پھنکار برآمد ہوئی تھی۔یکلخت تانبے کی چمکدار ٹونٹی سفید روشنی میں نہا گئی اور خود بخود گھومنے لگی۔ہیری اور رون سنک سے پیچھے ہٹ کر کھڑے ہو گئے۔لک ہارٹ کے ماتھے پر ٹھنڈا پسینہ بہنے لگا۔اگلے ہی پل سنک اپنی جگہ پر لرزنے لگا پھر سنک اپنی جگہ سے حرکت کرتا ہوا نیچے فرش میں دھنس گیا۔وہ ان کی نظروں سے اوجھل ہو چکا تھا اور اس کی جگہ ایک بڑا چوڑا پائپ دکھائی دے رہا تھا۔یہ پائپ اتنا چوڑا تھا کہ اس میں آدمی بھی آرام سے پھسل کر جا سکتا تھا۔

ہیری نے رون کو ہانپ کر سانس لیتے ہوئے سنا اور دوبارہ اوپر دیکھا۔اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ کیا کرے گا؟

''میں وہاں نیچے جا رہا ہوں!'' ہیری نے دھیمے انداز میں بتایا۔

جب انہوں نے خفیہ تہ خانے کا داخلی راستہ کھوج نکالا تھا اور اس بات کی ذرا سی بھی، ہلکی سی بھی، دور تک بھی امید تھی کہ جینی زندہ ہو سکتی ہے تو اب وہ پیچھے کیسے ہٹ سکتے تھے؟

''میں بھی ساتھ جاؤں گا!'' رون نے مستحکم انداز میں کہا۔

''ٹھیک ہے! تم لوگوں کو میری ضرورت تو پڑے گی ہی نہیں!'' لک ہارٹ نے جلدی سے کہا اور اس کے چہرے پر اس کی پرانی مسکراہٹ کی جھلک پھیلتی چلی گئی۔''میں بس......''

اس نے اپنا ہاتھ دروازے کے دستے پر رکھا لیکن رون اور ہیری دونوں نے اپنی چھڑیاں اس کی طرف موڑ دیں۔وہ ٹھٹک کر کھڑا ہو گیا۔

''تم سب سے پہلے اندر جاؤ گے!'' رون غراتے ہوئے بولا۔

سفید چہرے والا لک ہارٹ دھیمے قدموں سے کھلے منہ والے پائپ کے پاس پہنچا۔اس کے پاس چھڑی نہیں تھی۔

''بچو!'' وہ مری سی آواز میں بولا۔''بچو!اس سے کیا فائدہ ہوگا؟''

ہیری نے اس کی پیٹھ میں اپنی چھڑی چبھوئی تو لک ہارٹ نے بادل نخواستہ اپنے پاؤں پائپ کے اندر لٹکا لئے۔اس کے چہرے پر بے بسی جھلک رہی تھی۔

''میں سچ مچ یہ خیال نہیں کرتا......'' اس نے ابھی بات شروع کی تھی مگر اسی لمحے رون نے لک ہارٹ کو دھکا دے دیا اور وہ پائپ میں پھسلتے ہوئے نظروں سے اوجھل ہوگیا۔ ہیری فوراً اس کے پیچھے پائپ میں داخل ہوگیا۔اس نے اپنا جسم آہستگی سے پائپ میں ڈالا اور پھر خود کو ڈھیلا چھوڑ دیا۔ یہ ایک بہت لمبا، کیچڑ بھرا، اندھیری پھسلتی ڈھلان کی طرح کا سفر تھا۔ بالآخر پائپ کا سلسلہ ختم ہوا اور وہ اس کے دوسرے کنارے کی طرف سے نکل کر دھپ کی آواز کے ساتھ گرا۔ وہ پتھر کی اندھیری سرنگ کے گول فرش پر گرا پڑا تھا۔ یہ سرنگ اتنی اونچی تھی کہ اس میں آسانی سے کھڑا ہوا جا سکتا تھا۔تھوڑے فاصلے پر لک ہارٹ کھڑا ہوا دکھائی دیا۔اس کا پورا لباس کیچڑ سے لتھڑا ہوا تھا اور اس کا چہرہ کسی بھوت کی طرح سفید دکھائی دے رہا تھا۔ ہیری ایک طرف ہو کر کھڑا ہوگیا۔تھوڑی ہی دیر بعد رون بھی پائپ کے کنارے سے سرسراتا ہوا برآمد ہوگیا۔

''ہم سکول کے میلوں نیچے پہنچ چکے ہوں گے!'' ہیری نے رون کی طرف دیکھ کر کہا۔اس کی آواز اس کالی سرنگ میں دور تک گونجتی ہوئی سنائی دے رہی تھی۔

''شاید جھیل کے نیچے......'' رون نے اندھیری اور گندی پر نظر دوڑاتے ہوئے کہا۔

وہ تینوں اندھیرے میں آگے دیکھنے کیلئے مڑے۔

''روشنم کھوشنم!'' ہیری بڑبڑا کر اپنی چھڑی کو ہلکا سا جھٹکا دیا اور اسی وقت اندھیری سرنگ میں روشنی پھیل گئی۔''اب چلو!'' اس نے رون اور لک ہارٹ سے کہا اور وہ چل پڑے۔ان کے قدم گیلے فرش پر زور زور سے چھپ چھپ کی آوازیں پیدا کر رہے تھے۔ سرنگ میں اتنا اندھیرا تھا کہ انہیں صرف کچھ ہی دور تک دکھائی دے رہا تھا۔ چھڑی کی روشنی میں گیلی دیواروں پر ان کے سائے بھیانک دکھائی دے رہے تھے۔ جب وہ محتاط قدموں سے آگے بڑھ رہے تھے تو ہیری نے دھیمے انداز میں ہدایت کی۔

''کوئی بھی حرکت نظر آئے تو اپنی آنکھیں فوراً بند کر لینا......''

لیکن سرنگ قبر کی طرح بالکل خاموش تھی۔انہوں نے اندھیری سرنگ میں جو پہلی ناگہانی آواز سنی، وہ عجیب طرح کی چرمراہٹ کی سی تھی۔ رون کسی چیز پر چڑھ گیا تھا جو بعد میں کسی چوہے کی کھوپڑی نکلی۔ ہیری نے فرش پر دیکھنے کیلئے اپنی چھڑی نیچے کی وہاں اسے

جانوروں کی چھوٹی چھوٹی ہڈیاں بکھری ہوئی دکھائی دیں۔اس نے بڑی کوشش کی کہ وہ اپنے تخیل میں یہ المناک تصویر نہ بننے دے کہ جب جینی انہیں ملے گی تو کیسی دکھائی دے رہی ہوگی؟ ہیری سب سے آگے چلنے لگا اور سرنگ میں ایک اندھیرے موڑ پر مڑ گیا۔

''ہیری! وہاں پر کچھ ہے......'' رون نے ہیری کا کندھا پکڑتے ہوئے بھرائی آواز میں کہا

وہ پتھر کی طرح کھڑے ہوکر دیکھتے رہے۔ ہیری کو سرنگ کے پار کسی بڑی اور خمدار چیز کا سایہ دکھائی دیا جو بالکل ساکت پڑا تھا۔

''شاید وہ سویا ہوگا......'' اس نے دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے دھیمی آواز میں کہا۔لک ہارٹ نے اپنے ہاتھ اپنی آنکھوں پر کس کر رکھ لئے تھے۔ ہیری اس چیز کی طرف دیکھنے کیلئے پلٹا۔اس کا دل اتنی رفتار سے دھڑک رہا تھا کہ اس کے سینے میں درد ہونے لگا۔ ہیری نہایت دھیمے انداز میں اپنی آنکھیں کم سے کم کھول کر دیکھتے ہوئے آگے بڑھا۔اس نے اپنی چھڑی اُٹھا رکھی تھی۔ چھڑی کی روشنی ایک قوی جسامت کینچلی پر پڑی۔ فاسد سبز رنگ کی یہ مڑی ہوئی کینچلی سرنگ کے فرش پر بے ترتیب انداز میں پڑی تھی، جس سانپ کی یہ کینچلی تھی وہ کم از کم بیس فٹ لمبا ہوگا۔

''باپ رے باپ......'' رون کی نحیف سی آواز سنائی دی۔

اچانک ان کے عقب میں کوئی حرکت محسوس ہوئی۔ وہ تیزی سے پلٹے۔ دہشت کے مارے لک ہارٹ کے پاؤں جواب دے گئے تھے اور زمین بوس ہو گیا تھا۔

''اُٹھو!'' رون نے تیزی سے کہا اور اپنی چھڑی کا رُخ لک ہارٹ کی طرف کر دیا۔

اسی لمحے لک ہارٹ اچھل کر کھڑا ہو گیا اور اس نے اپنی جگہ سے رون پر جست لگا دی۔ رون غیر متوقع حرکت پر بوکھلا گیا اور اس کے ساتھ ہی زمین پر گرتا چلا گیا۔ ہیری جلدی سے آگے کی طرف کودا مگر وقت ہاتھ سے نکل گیا تھا اور دیر ہو چکی تھی۔ لک ہارٹ ہانپتے ہوئے تن کر کھڑا ہو رہا تھا۔ رون کی چھڑی اب اس کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی تھی۔ ایک بار پھر اس کے چہرے کے عضلات پھڑک اُٹھے اور دلکش و دلآویز مسکراہٹ کے ساتھ موتیوں جیسے دانت دکھائی دیئے۔

''تمہارا کھیل یہاں ختم ہوتا ہے بچو! میں اس کینچلی کا کچھ حصہ سکول میں لے جاؤں گا اور سب سے کہوں گا کہ لڑکی کو بچانے میں مجھے ذرا سی دیر ہو گئی تھی اور اس کا کٹا پھٹا بدن دیکھ کر تم دونوں شدید صدمے سے دوچار ہوئے اور پھر اپنی یادداشت کھو بیٹھے......چلو اب اپنی یادداشت کو الوداع کہہ دو......بچو!'' لک ہارٹ سفاکانہ انداز میں مسکرا رہا تھا۔

اس نے رون کی ٹیپ لگی ہوئی چھڑی اپنے سر کے اوپر اُٹھائی اور چلا کر بولا۔''یادم گم گشتم......''

چھڑی میں کسی چھوٹے بم کی طرح دھماکہ ہوا۔ ہیری نے اپنے ہاتھ اپنے سر کے اوپر رکھ لئے اور ایک طرف دوڑ لگا دی۔ وہ

سانپ کی کینچلی کے لچھے دار بلوں پر پھسلتا چلا گیا۔ سرنگ کی چھت بری طرح سے لرزتی ہوئی ٹوٹ رہی تھی اور بڑے بڑے پتھر فرش پر گرتے جا رہے تھے۔ ہیری انہیں بچتا ہوا آگے طرف بھاگے جا رہا تھا۔ پتھر فرش پر دھڑا دھڑا گر رہے تھے اور ڈھیر لگتا جا رہا تھا۔ اگلے ہی پل وہ ٹوٹی چٹان جیسی ٹھوس دیوار بنتی چلی گئی۔ ہیری تنہا کھڑا رہ گیا تھا۔ دوسری طرف کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

''رون!'' ہیری ہیجانی کیفیت میں چلایا۔ ''تم ٹھیک تو ہو؟ رون......''

''میں یہاں ہوں!'' چٹانی دیوار کے عقب سے رون کی آواز گونجی۔ ''میں تو ٹھیک ہوں مگر...... یہ آدمی ٹھیک نہیں ہے! اس کا جادوئی کلمہ الٹ گیا ہے اور اس کی خود کی یادداشت کھو چکی ہے...... اسے معلوم نہیں تھا کہ میری چھڑی......''

ایک ہلکی سی دھم اور زوردار 'اوہ' کی آواز سنائی دی۔ ایسا لگا جیسے رون نے لک ہارٹ کے پاؤں پر لات ماری ہو۔

''اب کیا کریں؟'' رون کی دھڑکتی ہوئی آواز گونجی۔ ''ہم پار نہیں آسکتے، ان پتھروں کو ہٹاتے ہٹاتے تو صدیوں بیت جائیں گی۔''

ہیری نے سرنگ کی چھت کی طرف دیکھا۔ اس میں ایک بڑی دیوار ابھر آئی تھی۔ اس نے پہلے کبھی جادو سے ان چٹانوں جتنی چیز کو توڑنے کی کوشش نہیں کی تھی۔ ویسے بھی ایسی کوئی کوشش کرنے کیلئے یہ وقت موزوں نہیں تھا۔ یہ بھی تو ہوسکتا تھا کہ پوری سرنگ ہی زمین میں دھنستی چلی جائے۔ چٹانوں کے پیچھے سے دھم اور اوہ کی آواز ایک بار پھر سنائی دی۔ وہ وقت ضائع کر رہا تھا۔ جینی کئی گھنٹوں سے خفیہ تہ خانے میں مقید تھی۔ ہیری جانتا تھا کہ ایک ہی راستہ تھا جس سے کام بن سکتا تھا۔

''تم یہیں انتظار کرو۔'' ہیری رون سے مخاطب ہوا۔ ''تم لک ہارٹ کے پاس ہی ٹھہرو۔ میں آگے جاتا ہوں اگر میں ایک گھنٹے تک واپس نہیں آیا تو......'' ایک معنی خیز خاموشی چھا گئی۔

''ٹھیک ہے!'' رون کی آواز سنائی دی۔ ''میں چٹانوں کو ہٹانے کی کوشش کروں گا۔'' ایسا لگا کہ وہ اپنی کانپتی ہوئی آواز کو مضبوط بنانے کی بے حد کوشش کر رہا ہو۔ ''تاکہ تم...... تاکہ تم واپس لوٹ کر اس میں سے آسکو...... اگر ہیری......''

''تھوڑی دیر بعد ملیں گے!'' ہیری نے اس کی بات کاٹ دی۔ اس کی اپنی آواز کانپ رہی تھی۔ اس نے اپنے طور پر کوشش ضرور کی تھی کہ اس کا خوف رون تک نہ تک پہنچ پائے۔

پھر وہ سانپ کی طویل کینچلی کو عبور کرتا ہوا سرنگ میں آگے بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر تک تو ہیری کو پتھر کھسکنے کی آوازیں سنائی دیتی رہیں جو رون کی بھرپور کوشش کا ثبوت تھی۔ کچھ اور آگے بڑھنے پر اسے یہ آوازیں سنائی دینا بند ہوگئی تھیں۔ سرنگ میں موڑ پر موڑ آتے گئے۔ ہیری کے بدن کی رگ رگ دُکھ رہی تھی۔ وہ چاہتا تھا کہ سرنگ ختم ہو جائے لیکن ساتھ اس سے ڈر بھی رہا تھا۔ جس سے سرنگ ختم

ہونے پر اس کی مڈبھیڑ ہونے والی تھی۔ ’افعی اژدہا‘......اور پھر آخر کار جب وہ ایک اور موڑ پر مڑا تو اس نے اپنے سامنے ایک ٹھوس دیوار دیکھی۔ اس پر دو آپس میں جڑے ہوئے سانپ کندہ تھے۔ ان کی آنکھیں بے حد چمکدار موتیوں سے بنائی گئی تھیں۔ ہیری چلتا ہوا اس کے پاس پہنچا۔ اس کا گلا بری سے خشک ہو رہا تھا۔ ہیری کو یہ تخیل بنانے کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی کہ یہ دونوں سانپ اصلی ہیں کیونکہ ان کی آنکھوں میں عجیب سی چمک موجود تھی جو کسی عام سانپ سے زیادہ خوفناک تھی۔ ہیری کو یوں لگا جیسے وہ دونوں سانپ اسے خونخوار آنکھوں سے گھور رہے ہیں۔ ہیری کو اگلے ہی لمحے اندازہ ہو گیا تھا کہ اسے یہاں کیا کرنا ہوگا۔

’’کھل جاؤ......‘‘ ہیری نے دھیمے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

دوسرے لمحے سانپ ایک دوسرے سے الگ ہو گئے اور دیوار کے درمیان میں پاٹ پڑتا چلا گیا۔ دیوار کھل چکی تھی، اس کے دونوں پہلوؤں میں غائب ہو چکے تھے۔ سر کے بال سے پاؤں کے ناخن تک کانپتا ہوا ہیری دیوار عبور کر کے اندر داخل ہوا گیا۔

☆☆☆

سترہواں باب

# سلے درن کا جانشین

ہیری ایک بے حد طویل اور نیم تاریکی والے تہ خانے کے دروازے پر کھڑا تھا، وہاں پر پتھر کے اونچے بل دار ستون تھے جن کے سروں پر سانپوں کے دیو قامت منہ تراشے گئے تھے۔ یہ ستون اندھیرے میں ڈوبے ہوئے تہ خانے کی چھت کو سہارا دیئے ہوئے تھے۔ ان کے لمبے سیاہ سائے زمین پر بکھرے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ ہر ستون میں ایک ایک مشعل جل رہی تھی جن کی روشنی اتنے طویل وعریض تہ خانے کیلئے ناکافی تھی۔ تہ خانے کے وسطی حصے گہرے اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا اور تہ خانے میں ایک عجیب قسم کی اداسی بھری ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔

ہیری کا دل بے حد بری طرح سے دھڑکنے لگا۔ وہ اس ڈراؤنی خاموشی میں کھڑے کھڑے آہٹ سننے کا انتظار کر رہا تھا۔ کیا افعی اژدہا کسی اندھیرے کونے میں چھپا ہوا ہے؟ یا پھر کسی ستون کے پیچھے؟ اور جینی کہاں ہے؟ کئی سوال اس کے دماغ میں ابھر رہے تھے۔

اس نے پہلو میں سے چھڑی نکال کر سیدھی کی اور سانپوں والے بڑے ستونوں کے درمیان میں سے چلتا ہوا آگے بڑھنے لگا۔ محتاط انداز میں بڑھنے والے اس کے ہر قدم کی چاپ تہ خانے میں خوفناک انداز میں گونجتی ہوئی سنائی دے رہی تھی۔ قدموں کی چاپ اندھیری دیواروں سے ٹکرا کر ستونوں سے ٹکراتی اور پھر پورے تہ خانے میں پھیل جاتی۔ اس نے اپنی آنکھوں کو اچھی طرح سکوڑ رکھا تھا اور ان کی معمولی سی جھری سے تہ خانے کا منظر دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ وہ کسی بھی غیر معمولی حرکت پر اپنی آنکھیں بند کرنے کیلئے پوری طرح مستعد دکھائی دے رہا تھا۔ پتھر کے سانپوں کی پتھریلی آنکھوں کے کھلے کٹورے اسے خونخوار انداز میں گھور رہے تھے۔ اس کا دل کئی بار دھک رہ گیا کیونکہ اسے ایسا لگا جیسے پتھریلے سانپ متحرک ہو چکے ہیں۔

جب وہ آخری دو ستونوں کے پاس پہنچا تو اسے تہ خانے جتنا اونچا بت دکھائی دیا جو عقبی دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے کھڑا تھا۔ دیو ہیکل چہرے کو دیکھنے کیلئے ہیری کو اپنا سر اوپر اُٹھانا پڑا۔ یہ ایک قدیمی اور بندر جیسی صورت والا چہرہ تھا۔ اس جادوگر کی لمبی پتلی

ڈاڑھی اس کے نیچے تک لہراتے ہوئے چوغے کے نچلے کنارے کو چھو رہی تھی۔ جہاں دو بڑے دیوہیکل پاؤں دکھائی دے رہے تھے جو تہ خانے کے چکنے فرش پر کھڑے تھے۔ان دیوہیکل پیروں کے بالکل بیچوں بیچ سیاہ کپڑوں میں ملبوس ایک ننھی سی بچی منہ کے بل اوندھی پڑی تھی جس کے سرخ بال فرش پر بکھرے ہوئے تھے۔ ہیری کو اسے پہچاننے میں ذرا سی دیر نہیں لگی۔

''جینی!'' ہیری چیختا ہوا اس کی طرف بھاگا اور اس کے قریب پہنچ کر گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔'جینی! کاش تم زندہ ہو'......اس نے اپنی چھڑی ایک طرف رکھ دی۔ جینی کے کندھے پکڑے اور اسے پلٹ کر سیدھا کر دیا۔جینی کا چہرہ سنگ مرمر کی طرح سفید ہو رہا تھا اور اتنا ہی یخ بستہ۔اس کی آنکھیں بند تھیں، اس لئے یہ طے تھا کہ اسے بے جان نہیں کیا گیا تھا لیکن اب تک شاید ہو مر چکی تھی...... ہیری کے ذہن میں عجیب سی کشمکش جاری تھی۔

''جینی! اُٹھو جاگو...... جلدی جاگو!'' ہیری اسے بری طرح سے ہلاتے ہوئے چیخا۔جینی کا سر ایک طرف سے دوسری طرف لڑھکنے لگا۔

''وہ نہیں جاگے گی......'' ایک اجنبی آواز تہ خانے میں گونج اُٹھی۔

ہیری اپنی جگہ کر کانپتا ہوا اچھل پڑا۔اس نے گھٹنوں پر بیٹھے بیٹھے اپنی گردن گھمائی۔

سیاہ بالوں والا ایک قد آور لڑکا قریب والے ستون کے ساتھ ٹیک لگائے اطمینان سے کھڑا ہوا اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔تہ خانے میں چھائی ہوئی گہری تاریکی کے باعث اس کے نقوش بے حد دھندلے دکھائی دیئے۔ ہیری کو اپنے چشمے کے پیچھے سے دھندلے نقوش کو پہچاننے میں غلطی نہیں ہوئی۔ وہ اس چہرے کو بے حد قریب سے دیکھ چکا تھا اور اس کے ذہن میں وہ بری طرح سے نقش ہو چکا تھا۔

''ٹام......ٹام رڈل؟'' ہیری حیرانگی سے کہا۔

رڈل نے اپنا سر دھیمے سے ہلایا لیکن اس نے ہیری کے چہرے سے اپنی نظر نہیں ہٹائی۔

''وہ نہیں جاگے ہوگی! اس سے تمہارا کیا مطلب ہے؟'' ہیری نے متوحش انداز میں کہا۔'' کہیں وہ...... کہیں وہ مر تو نہیں گئی؟''

''وہ اب بھی زندہ ہے......'' رڈل نے آہستگی سے کہا۔'' لیکن......بس کچھ لمحات تک!''

ہیری نے اس کی طرف تیز نظروں سے گھورا۔ٹام رڈل پچاس برس پہلے ہوگورٹ میں پڑھتا تھا،لیکن دھند بھری چمکتی روشنی کے بیچ کھڑا ہوا وہ سولہ سال سے ایک دن بھی بڑا نہیں دکھائی دے رہا تھا۔

''کیا تم بھوت ہو......؟'' ہیری نے غیر یقینی کے عالم میں پوچھا۔

''ایک یاد......'' رڈل نے اطمینان بھرے انداز میں جواب دیا۔ ''ایک یادداشت جو اس ڈائری میں پچاس سال سے محفوظ ہے۔''

ٹام نے بت کے دیوہیکل پیروں کے انگوٹھوں کے پاس فرش کی طرف اشارہ کیا جہاں پر وہ چھوٹی سی ڈائری کھلی پڑی تھی جو کبھی ہیری کو مایوس مائرٹل کے باتھ روم میں پانی میں ڈبکیاں کھاتے ہوئے ملی تھی۔ ایک لمحے کیلئے تو اسے دیکھ کر ہیری دم بخود رہ گیا کہ وہ یہاں کیسے پہنچ گئی تھی لیکن یہ وقت ڈائری کی تحقیق کیلئے مناسب نہیں تھا۔ وہاں اور ضروری کام تھے جنہیں ہیری جلد از جلد نمٹا لینا چاہتا تھا۔ اس نے تیزی سے ٹام کی طرف دیکھا۔

''تمہیں میری مدد کرنا ہوگی ٹام!'' ہیری نے جینی کا سر دوبارہ اُٹھاتے ہوئے کہا۔ ''ہمیں اسے یہاں سے باہر لے جانا ہوگا۔ یہاں افعی اژدہا نام ایک بھیانک عفریت رہتا ہے...... میں نہیں جانتا کہ وہ اس وقت کہاں ہے لیکن وہ کسی بھی وقت یہاں آ سکتا ہے...... براہ کرم تم اس کام میں میری مدد کرو......''

رڈل اپنی جگہ سے ٹس سے مس نہیں ہوا۔ ہیری پسینہ پسینہ ہو رہا تھا۔ اس نے جینی کا جسم فرش سے اُٹھا کر اپنے بازوؤں کے حلقے میں اُٹھا لیا۔ وہ اپنی چھڑی دوبارہ اُٹھانے کیلئے فرش کی طرف جھک گیا...... لیکن وہاں چھڑی موجود نہیں تھی۔

''کیا تم نے میری چھڑی......؟'' ہیری کا منہ کھلا رہ گیا۔

اس نے سر اُٹھا کر رڈل کی طرف دیکھا جو اب بھی اسی ستون کے سہارے ٹیک لگائے کھڑا تھا اور ہیری کو عجیب سی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ اس کی لمبی پتلی انگلیوں میں ہیری کی چھڑی پکڑی دکھائی دے رہی تھی جو اسے گھماتے ہوئے کھیل رہی تھیں۔

''شکریہ!'' ہیری نے دھیمے انداز میں کہا اور اپنی چھڑی کیلئے ہاتھ بلند کر دیا۔

اسی لمحے رڈل کے چہرے پر ایک ترچھی مسکان نمودار ہوئی۔ وہ ہیری کو اپنی چمکتی آنکھوں سے گھورتا رہا اور فاتحانہ انداز سے اس کی چھڑی ہاتھوں میں گھماتا رہا۔

''سنو!'' ہیری نے بے چین ہو کر کہا کیونکہ اس کے گھٹنوں پر جینی کے ڈھیلے جسم کا وزن بری طرح سے دباؤ ڈال رہا تھا۔ ''ہمیں یہاں سے نکلنا ہوگا اگر افعی اژدہا آ گیا تو......''

''وہ اس وقت تک نہیں آئے جب تک اسے بلایا نہ جائے......'' رڈل نے اطمینان سے جواب دیا۔ ہیری نے جینی کو دوبارہ فرش پر ڈال دیا کیونکہ اب وہ اس کا بوجھ سنبھال نہیں پا رہا تھا۔

''تمہارا کیا مطلب ہے ٹام؟'' ہیری نے چونک کر پوچھا۔ ''دیکھو! مجھے میری چھڑی واپس دے دو۔ مجھے اس کی ضرورت پڑ سکتی

ہے۔‘‘

رڈل کی مسکراہٹ اور گہری ہوتی چلی گئی۔

’’تمہیں اس کی ضرورت نہیں پڑے گی......‘‘ اس نے سر ہلا کو جواب دیا۔

ہیری اب اس کی طرف گھورتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔

’’تم کیا کہنا چاہتے ہو؟‘‘ ہیری نے سختی سے پوچھا۔

’’ہیری پوٹر! میں کافی دیر سے اس گھڑی کا انتظار کر رہا تھا۔ تمہیں دیکھنے کیلئے، تم سے باتیں کرنے کیلئے......موقع کی تلاش میں تھا۔‘‘

’’دیکھو!‘‘ ہیری نے اپنی برداشت کھوتے ہوئے کہا۔ ’’مجھے نہیں لگتا کہ تم وقت کی نزاکت کو سمجھ رہے ہو۔ ہم اس وقت خفیہ تہ خانے میں موجود ہیں اور یہ باتیں کرنے کا وقت نہیں ہے، یہ کام ہم بعد میں بھی کر سکتے ہیں......‘‘

’’لیکن یہ باتیں ہم ابھی کریں گے!‘‘ رڈل ڈھٹائی سے بولا۔ اس کے چہرے پر اب بھی ایک چوڑی مسکان پھیلی ہوئی تھی۔ اس نے ہیری کی چھڑی اپنی جیب میں ڈال لی۔

ہیری نے اس کی طرف متعجب نگاہوں سے دیکھا یہاں کوئی بہت عجیب چیز ہو رہی تھی۔

’’جینی کا یہ حال کیسے ہوا؟‘‘ ہیری نے دھیمی آواز میں سوال کیا۔

’’آہ! یہ ایک دلچسپ سوال ہے۔‘‘ رڈل نے خوش ہوئے جواب دیا۔ ’’یہ ایک طویل کہانی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جینی ویزلی کا یہ حال دراصل اس لئے ہوا کہ اس نے ایک نادیدہ اجنبی کے سامنے دل کا حال کھول ڈالا تھا اور اسے اپنے تمام راز بتا دیئے تھے۔‘‘

’’تمہارے کہنے کا مطلب کیا ہے؟‘‘ ہیری نے ناسمجھی کے عالم میں پوچھا۔

’’ڈائری!‘‘ رڈل مسکرا کر بولا۔ ’’میری ڈائری! جینی کئی مہینوں سے میری ڈائری میں لکھ رہی تھی، مجھے اپنی چھوٹی چھوٹی پریشانیوں اور دکھڑوں سے آگاہ کر رہی تھی۔ کس طرح اس کے بھائی اس کے بارے میں فکرمند تھے، کس طرح وہ پرانے لباس اور کتابوں کے ساتھ سکول آئی، کس طرح......‘‘ رڈل کی آنکھوں میں چمک بڑھ گئی تھی۔ ’’کس طرح اسے محسوس ہوتا تھا کہ مشہور، ہونہار اور عظیم شخصیت کا مالک ہیری پوٹر اسے کبھی پسند کرے گا؟‘‘

جتنی دیر تک رڈل گفتگو کرتا رہا اس کی نظریں ہیری پر جمی رہیں، وہ ایک لمحے کیلئے ہیری سے غافل نہیں ہو پائی تھیں۔ رڈل نے اپنی بات جاری رکھی۔

''میرے لئے گیارہ سال کی ایک احمق اور بے وقوف لڑکی پریشانیوں کو سننا کتنا بوریت بھرا کام تھا۔لیکن میں نے تحمل اور مستقل مزاجی کا دامن نہیں چھوڑا اور اسے لگاتار جواب دیتا رہا۔میں نے اپنی عظمت و بڑائی کا ثبوت فراہم کیا۔جینی کو مجھ سے گہرا لگاؤ ہوتا چلا گیا۔جینی جتنی اچھی طرح تم نے مجھے سمجھا ہے، اتنی اچھی طرح سے کسی نے تمہیں نہیں سمجھا، میں بہت خوش ہوں کہ مجھے بات کرنے کیلئے یہ ڈائری مل گئی...... یہ ایک دوست کی طرح ہے، جسے میں اپنی جیب میں لے کر گھوم سکتی ہوں......''

رڈل ایک تیکھی، سرد مہرانہ ہنسی ہنسا جو اس کے چہرے پر بالکل نہیں سج رہی تھی۔اس سے ہیری کی گردن کے عقبی بال کھڑے ہوتے چلے گئے۔

''اگر میں اپنے بارے میں کہوں تو ہیری، میں ہمیشہ ان لوگوں کا دل جیتنے میں کامیاب رہا ہوں، جن کی مجھے ضرورت تھی۔اسی لئے جینی نے میرے سامنے اپنی روح کھول کر رکھ دی تھی اور اس کی روح ٹھیک ویسی ہی تھی جس کی مجھے ضرورت تھی۔مجھے اس کے سب سے گہرے خوف اور سب سے اندھیرے رازوں کی غذا سے تقویت ملتی رہی۔میں طاقت ور بنتا گیا، چھوٹی جینی سے بہت زیادہ طاقت ور...... اتنا طاقت ور کہ میں جینی کو اپنے کچھ اسراروں کی خوراک دینے لگا۔اس کی روح میں اپنی تھوڑی سی روح پھونکنے لگا......''

''صاف صاف کہو! آخر تم کہنا کیا چاہتے ہو؟'' ہیری نے کڑوے لہجے میں کہا۔

''کیا تم اب تک نہیں سمجھ پائے ہیری پوٹر؟'' رڈل دھیمے انداز میں بولا۔''جینی ویزلی نے ہی خفیہ تہ خانہ کھولا تھا۔اسی نے سکول کے مرغوں کو ہلاک کر ڈالا تھا اور دیواروں پر تنبیہ بھرے پیغامات اسی نے لکھے تھے۔اسی نے چار بدذاتوں اور فلیچ کی بلی پر 'سلے درن' کا اژدہا چھوڑا تھا۔''

''نہیں......'' ہیری نے غیر یقینی کے عالم میں سر جھٹکا۔

''ہاں!'' رڈل نے اطمینان سے کہا۔''ظاہر ہے پہلے تو جینی یہ نہیں جانتی تھی کہ وہ کیا کر رہی تھی۔یہ بہت مزے دار قسم کا کھیل تھا۔کاش تم ڈائری میں اس کی لکھی باتیں پڑھ پاتے...... وہ اس میں بہت دلچسپی لینے لگی تھیں......'' اس نے انہیں سناتے ہوئے ہیری کا دہشت سے بھرا چہرہ دیکھا۔''پیارے ٹام! میں محسوس کرتی ہوں کہ میری یادداشت جا رہی ہے، میرے کپڑوں پر مرغ کے پنکھ لگے ہوئے ہیں اور میں نہیں جانتی کہ وہ وہاں کیسے آئے؟ پیارے ٹام! میں یاد نہیں کر پا رہی ہوں کہ ہیلوئین کی رات کو میں نے کیا کیا؟ لیکن ایک بلی پر حملہ ہوا تھا اور میرے کپڑوں کے اگلے حصے پر رنگ لگا ہوا تھا۔پیارے ٹام! پرسی مجھ سے کہتا رہتا ہے کہ میں زرد دکھائی دیتی ہوں اور کافی بدل گئی ہوں، میں محسوس کرتی ہوں کہ اسے مجھ پر شک ہو گیا ہے!...... آج ایک اور حملہ ہوا اور میں نہیں جانتی کہ اس وقت

میں کہاں تھی؟ ٹام! میں کیا کروں؟ میرا خیال ہے کہ میں پاگل ہو رہی ہوں...... ٹام! میرا خیال ہے کہ میں ہی سب پر حملہ کر رہی ہوں......''

ہیری کی مٹھیاں بھینچ گئیں اس کے ناخن اس کی ہتھیلیوں میں گہرائی تک دھنس گئے۔

''نادان!'' رڈل طنزیہ ہنسی کے ساتھ بولا۔ ''بے وقوف جینی کو اپنی ڈائری پر شک کرنے میں کافی وقت لگا۔ لیکن آخرکار اسے شک ہو ہی گیا اور اس نے اس سے پیچھا چھڑانے کی کوشش کی اور یہاں پر تم سامنے آ گئے ہیری! یہ ڈائری تمہیں مل گئی اور میرے لئے اس سے زیادہ خوشی کی بات اور کیا ہو سکتی تھی؟ اسے جتنے سارے لوگ اُٹھا سکتے تھے ان میں سے تم ہی تو تھے جس سے ملنے کیلئے میں سب سے زیادہ بے چین تھا......''

''تم مجھ سے کیوں ملنا چاہتے تھے؟'' ہیری نے پوچھا۔ اب اس کی شریانوں میں غصے کی لہریں دوڑتی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں اور اسے اپنے لہجے پر قابو رکھنے میں کافی کوشش کرنا پڑ رہی تھی۔

''دیکھو ہیری! جینی نے مجھے تمہارے بارے میں سب کچھ بتا دیا تھا۔ تمہاری پوری دلچسپ کہانی!'' رڈل کی نظریں ہیری کے ماتھے پر برق کے نشان پر آ کر ٹھہر گئیں۔ اس کے چہرے پر ہوس کے طلب گہری ہوتی چلی گئی۔ ''میں جانتا تھا کہ مجھے تمہارے بارے میں زیادہ باتیں معلوم کرنا ہوں گی، اگر ممکن ہوا تو تم سے بات کرنا اور ملنا بھی ہوگا۔ اسی لئے میں نے صرف تمہارا یقین حاصل کرنے کیلئے تمہیں اس احمقوں کے سردار ہیگرڈ کو پکڑوانے والی اپنی مشہور یادداشت کو دکھانے کا فیصلہ کیا۔''

''ہیگرڈ میرا دوست ہے!'' ہیری نے تنک کر کہا۔ اس کی آواز غصے سے کانپ رہی تھی۔ ''اور تم نے اسے پھنسایا...... ہے نا! میرا اندازہ تھا کہ تم سے غلطی ہوئی لیکن......''

رڈل ایک بار پھر زور سے ہنسا۔

''ہیری! ایک طرف میری بات کا وزن تھا اور دوسری طرف ہیگرڈ کی بات تھی! کیا تم اس بات کا تصور کر سکتے ہو کہ یہ پورا معاملہ بوڑھے ہیڈ ماسٹر آرمانڈو ڈیپ پٹ کو کیسا دکھائی دیا ہوگا؟ ایک طرف تو ٹام رڈل تھا غریب لیکن تیز طبع، ہونہار اور یتیم مگر بے حد بہادر، سکول کا مانیٹر، ایک مثالی طالب علم...... دوسری طرف تھا دیوؤں کی نسل سے تعلق رکھنے والا اور فاش غلطیوں کا پتلا ہیگرڈ! جو ہر دوسرے ہفتے میں کسی نہ کسی مصیبت میں پھنس جاتا تھا، وہ اپنے پلنگ کے نیچے بھیڑیائی انسانوں کے بچے پالنے کی کوشش کرتا تھا، چوری چھپے مافوق الفطرت دیوؤں کے ساتھ کشتی کرنے کیلئے اکثر اندھیرے جنگل میں نکل جایا کرتا تھا لیکن میں یہ تسلیم کرتا ہوں کہ جتنی اچھی طرح سے یہ منصوبہ کامیاب ہو پایا اس پر خود بھی حیران رہ گیا تھا۔ میں سوچتا رہا کہ کسی کو تو یہ احساس ہو ہی جائے گا کہ ہیگرڈ 'سلے درن کا

جانشین، نہیں ہوسکتا! خفیہ تہ خانے کے بارے میں سب کچھ پتہ لگانے میں اور اس کا داخلی راستہ تلاش کرنے میں مجھے پورے پانچ سال لگے تھے..... جبکہ احمق ہیگرڈ میں اتنی عقل یا طاقت کبھی پیدا ہو ہی نہیں سکتی تھی!'' رڈل لمحہ بھر کیلئے رُکا۔

''صرف تبدیلی ہیئت کے استاد ڈمبل ڈور، ہی تھے جو ہیگرڈ کو بے گناہ تسلیم کرتے تھے۔ انہوں نے ڈیپ پٹ کو رضامند کرلیا کہ ہیگرڈ کو ہوگورٹ سے باہر نکال دیا جائے اور اسے اندھیرے جنگل کے محافظ بننے کی تعلیم دی جائے۔ ہاں! میں سوچتا ہوں کہ ڈمبل ڈور نے شاید اندازہ لگا لیا تھا، مجھے محسوس ہوتا ہے کہ ڈمبل ڈور مجھے کبھی اتنا پسند نہیں کرتے تھے جتنا باقی اساتذہ مجھے پسند کرتے تھے.....''

''میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ ڈمبل ڈور نے تمہاری اصلیت جان لی تھی۔'' ہیری نے تیکھے انداز میں کہا۔ وہ بری طرح سے اپنے دانت پیس رہا تھا۔

''چلو یوں ہی سہی!'' رڈل نے لاپرواہی سے کہا۔ ''ہیگرڈ کو سکول سے نکالنے کے بعد انہوں نے مجھ پر گہری نگاہ رکھنا شروع کردی تھی۔ میں جانتا تھا کہ جب تک میں سکول میں رہوں گا تب تک تہ خانے کو دوبارہ کھولنا محفوظ نہیں ہوگا..... لیکن میں سالوں پر محیط لمبے وقفے کو برباد نہیں کرنا چاہتا تھا جو میں نے اس کی تلاش میں لگائے تھے۔ اس لئے میں نے اپنے پیچھے ایک ڈائری چھوڑنے کا فیصلہ کیا جو اپنے صفحات میں میری سولہ سال کی عمر کی یادداشتوں کو محفوظ رکھتی تاکہ اگر قسمت نے کبھی میرا ساتھ دیا تو کسی دن میں کسی دوسرے کو اپنے پیچھے راہ دکھا سکوں اور سلزر سلے درن کے عظیم کام کو پورا کرسکوں۔''

''مگر تم اس کام میں پھر بھی کامیاب نہیں ہو پائے!'' ہیری نے استہزائیہ انداز میں کہا۔ ''اس بار کوئی بھی نہیں مرا، حتیٰ کہ بلی بھی نہیں مر پائی، کچھ ہی گھنٹوں میں نربط نرسنگوں کی جادوئی دوا تیار ہو جائے گی اور تمام بے جان لوگ ایک بار پھر سے چلتی پھرتی زندگی میں داخل ہو جائیں گے۔''

''کیا میں تمہیں پہلے ہی اس بات سے آگاہ نہیں کرچکا ہوں!'' رڈل نے دھیمے انداز میں کہا۔ ''بدذاتوں کی ہلاکت میں مجھے کوئی خاص دلچسپی باقی نہیں رہی ہے، گذشتہ کچھ مہینوں سے میرے نشانے پر ایک نیا شکار رہا ہے اور جانتے ہو کہ وہ کون ہے؟..... 'تم' ہو۔''

ہیری نے اسے گھور کر دیکھا۔

''ذرا اس بات کا تصور کرو کہ جب اگلی بار میری ڈائری کھلی تو اس میں تم نہیں تھے تو مجھے اس بات پر کتنا غصہ آیا ہوگا بلکہ یہ کوئی اور نہیں جینی ویزلی ہی تھی۔ اس نے تمہارے پاس ڈائری دیکھی اور وہ دہشت زدہ ہوگئی۔ اسے خیال آیا کہ اگر تمہیں یہ پتہ چل گیا کہ یہ ڈائری کیسے کام کرتی ہے اور اگر میں نے اس کے تمام راز تمہیں بتا دیئے تو کیا ہوگا؟ اس سے بھی بری بات یہ کہ اگر میں نے تمہیں یہ بتا

دیا کہ مرغوں کو کون ہلاک کر رہا ہے تو کیا ہوگا؟ اسی لئے اس احمق لڑکی نے تمہارے کمرے کے خالی ہونے کا انتظار کیا اور ڈائری چوری کر لی۔ لیکن میں جانتا تھا کہ اب مجھے کیا کرنا چاہئے۔ میں اچھی طرح سمجھ گیا تھا کہ تم سلے درن کے جانشین کو تلاش کرنے کی کوشش ضرور کر رہے ہوگے۔ جینی نے مجھے جو کچھ تمہارے بارے میں بتایا تھا اس سے میں جان چکا تھا کہ تم اس راز کو سلجھانے کیلئے کسی بھی حد تک جا سکتے ہو۔ خصوصاً اس وقت جب تمہارے کسی اچھے دوست پر حملہ کیا جائے اور جینی نے مجھے یہ بھی بتا دیا تھا کہ پورے سکول میں تہلکہ مچا ہوا تھا کیونکہ تم مار باسی زبان بول سکتے ہو...... اس لئے میں نے جینی سے دیوار پر اس کے اپنے اغوا کا پیغام لکھوایا اور اسے یہاں نیچے لا کر اسے یہیں انتظار کرنے کیلئے مجبور کیا۔ اس نے احتجاج کیا، وہ روئی، چیخی، چلائی۔ اس نے مجھے بے حد بوریت پہنچائی مگر اب اس میں زیادہ جان نہیں بچی ہے۔ اس نے ڈائری میں یعنی مجھ میں بہت زیادہ جان ڈال دی ہے۔ اتنی زیادہ کہ اب میں آخر کار اس کے صفحات سے باہر نکل آیا ہوں جب سے وہ یہاں آئی ہے تب سے میں تمہارے آنے کا انتظار کر رہا ہوں۔ میں جانتا تھا کہ تم ضرور آؤ گے ہیری پوٹر! مجھے تم سے کچھ سوالات پوچھنے ہیں!''

''کیسے سوالات؟'' ہیری نے تھوک اُڑاتے ہوئے غرا کر پوچھا۔ اس کی مٹھیاں ابھی تک بھینچی ہوئی تھیں اور آنکھوں سے شعلے برستے معلوم ہو رہے تھے۔

''ٹھیک ہے!'' رڈل نے خوش ہو کر مسکراتے ہوئے کہا۔ ''یہ کیسے ممکن ہو گیا کہ چمڑی جیسی کھال والے ایک بچے نے، جس کے پاس کوئی غیر معمولی قابلیت موجود نہیں تھی، اپنے وقت کے دُنیا کے ایک طاقتور اور عظیم جادوگر کو شکست سے دوچار کر ڈالا جو صرف تمہیں یہ چھوٹا سا لعنتی نشان دے کر خود اپنی تمام تر طاقتوں کے فنا ہو گیا؟ کیسے لارڈ والڈی موٹ کی قوتیں تباہی سے دوچار ہوئیں؟''

رڈل کی آنکھوں میں ہوس کی چنگاریاں بڑھ کر شعلوں کی سرخی میں بدل گئی تھیں۔

''تمہیں اس بات سے کیا لینا دینا...... کہ میں کیسے بچ پایا؟'' ہیری نے دھیمے سے کہا۔ ''والڈی موٹ تو تمہارے وقت کے بہت بعد میں وجود میں آیا تھا......''

''ہیری پوٹر! 'والڈی موٹ' میرا ماضی، میرا حال اور میرا مستقبل ہے......'' رڈل نے آہستگی سے جواب دیا اور اپنی جیب میں سے ہیری کی جادوئی چھڑی دوبارہ نکال لی۔ اس نے چھڑی ہوا میں گھمائی تو وہاں تین چمکتے ہوئے لفظ لکھے ہوئے دکھائی دیئے۔

'ٹام مار والو رڈل'

اس نے ایک بار پھر چھڑی گھمائی تو اس کے نام کے حروف اپنی جگہ بدلنے لگے۔

'میں لارڈ والڈی موٹ ہوں!'

ایک نئی تحریر اس کے نام کے حروف سے وجود میں آ چکی تھی۔

''تم جان چکے ہو!'' رڈل دھیمے انداز میں مسکرایا۔ ''اس نام کا استعمال میں ہوگورٹ میں پہلے سے ہی کر رہا تھا۔ ظاہر ہے صرف اپنے سب سے قریبی ساتھیوں کے درمیان ہی! تمہارا کیا خیال ہے کہ میں ہمیشہ کیلئے اپنے گندے ماگل باپ کے نام کا استعمال کرتا؟ میں، جس کے بدن میں اپنی ماں کے خاندان کی طرح سے خود سلزر سلے درن کا خون بہہ رہا تھا؟ میں ایک برے، ادنیٰ اور بدبودار ماگل کا نام کیونکر رکھتا؟ جس نے مجھے پیدا ہونے سے پہلے ہی چھوڑ دیا تھا صرف اس لئے کہ اسے یہ پتہ چل گیا تھا اس کی بیوی ایک جادوگرنی تھی؟ نہیں ہیری پوٹر! میں نے خود کے کیلئے ایک نیا نام ایجاد کیا۔ میں جانتا تھا کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ جب میں دُنیا کا سب سے طاقتور اور عظیم جادوگر بن جاؤں گا۔ اس لئے میرا نام ایسا ہی ہونا چاہئے کہ جادوگر میرا نام لینے بھی ڈریں۔''

ایسا لگ رہا تھا جیسے ہیری کے دماغ نے بالکل کام کرنا چھوڑ دیا تھا۔ وہ خود کو کسی بند گلی میں پھنسا ہوا محسوس کر رہا تھا۔ وہ متعجب نظروں سے ٹام رڈل کو دیکھ رہا تھا...... اس یتیم لڑکے کو جو بڑا ہو کر اس کے والدین اور بہت سارے دوسرے لوگوں کی ہلاکت کا باعث بن گیا تھا...... آخر کار اس نے اپنی ساری قوت مجتمع کرتے ہوئے خود کو سنبھالنے کی کوشش کی۔

''تم نہیں ہو سکتے!'' ہیری نے آہستگی سے کہا۔ اس کی آواز میں گہری نفرت چھپی تھی۔

''میں کیوں نہیں ہو سکتا؟'' رڈل نے پلٹ کر پوچھا۔

''تم دُنیا کے سب سے باکمال جادوگر نہیں ہو۔'' ہیری نے جلدی سے سانس بھرتے ہوئے کہا۔ ''تمہیں صدمہ پہنچانے کیلئے معذرت خواہ ہو مگر یہ سچ ہے کہ دُنیا کے سب سے طاقتور اور باکمال جادوگر صرف 'ایلبس ڈمبل ڈور' ہیں۔ سب یہی کہتے ہیں۔ یہاں تک کہ جب تم طاقتور تھے تب بھی ہوگورٹ پر قبضہ کرنے کی تمہاری جرأت نہیں ہوئی تھی۔ جب تم سکول میں تھے تبھی ڈمبل ڈور نے تمہاری اصلیت بھانپ لی تھی اور تمہیں ان سے اب بھی ڈر لگتا ہے، چاہے تم آج کل جہاں بھی چھپے ہوئے ہو۔''

رڈل کے چہرے کی مسکان یکدم غائب ہوگئی اور غصے کی شدت سے اس کا چہرہ بری طرح بگڑ سا گیا تھا۔ اس نے ہیری کی طرف شعلہ بار نگاہوں سے پھنکارتے ہوئے دیکھا۔

''ڈمبل ڈور کو قلعے سے بھگانے کیلئے صرف میری یادداشت ہی کافی ہے۔''

''وہ اتنی دور نہیں گئے ہیں جتنا کہ تم تصور کئے بیٹھے ہو!'' ہیری نے پلٹ کر کہا۔ وہ اب بلاخوف بول رہا تھا۔ وہ رڈل کو ڈرانا چاہتا تھا۔ وہ اپنی کہی باتوں کو سچ ماننا چاہتا تھا۔ بھلے ہی اسے ان پر یقین نہ ہو۔ رڈل نے اس کی طرف گہری نگاہ ڈالی اور اپنا منہ کھولا پھر اچانک وہ رُک گیا۔

کہیں سے موسیقی کی سریلی آواز گونجتی ہوئی سنائی دی رہی تھی۔ رڈل پلٹ کر خالی تہ خانے کے اندھیرے کو گھورنے لگا۔ سریلی آواز اب تیز ہوتی جا رہی تھی۔ یہ بے حد ڈراؤنی، چمچوں کی جھنجھناہٹ جیسی اور غیر ارضی آواز تھی۔ اسے سن کر ہیری کو اپنے سر کے بال کھڑے ہوتے ہوئے محسوس ہوئے۔ اسے ایسا لگا جیسے اس کا دل اپنے حجم سے دوگنا بڑا ہو چکا تھا۔ پھر کچھ ہی پلوں میں یہ سریلی آواز اتنی تیز ہو گئی کہ ہیری کی پسلیوں کے اندر کپکپی طاری ہونے لگی۔ اسی وقت سب سے قریبی ستون کے بالائی سانپ کے منہ میں سے شعلے بھڑک اُٹھے۔

ہنس کی طرح کا ایک ارغوانی سرخ پرندہ چھت کی طرف چونچ اُٹھائے اپنی عجیب سی آواز میں کوئی سریلا گیت گا رہا تھا۔ اس کے چمکتے ہوئے سنہری پنکھ بے حد دلکش دکھائی دے رہے تھے۔ وہ مور کے پنکھ جتنے لمبے اور چوڑے تھے۔ اس کے خوبصورت چمکدار سنہری پنجوں میں ایک گندی، میلی اور پھٹی پرانی پوٹلی موجود تھی۔ ایک پل کے بعد پرندہ سیدھا ہیری کی طرف اُڑ کر آیا جس پھٹی پرانی پوٹلی کو وہ اپنے پنجوں میں پکڑے تھا، اس نے اسے ہیری کے گود میں گرا دیا اور پھر وہ زوردار جھٹکے سے اس کے کندھوں پر بیٹھ گیا۔ جب اس نے اپنے بڑے پنکھ سکیڑ لئے تو ہیری نے سر اُٹھا کر اوپر دیکھا۔ اسے ایک لمبی دبلی سنہری چونچ اور منکوں جیسی سیاہ آنکھیں دکھائی دیں۔ پرندے نے اب گانا بند کر دیا تھا۔ اس کے جسم گرم ہو رہا تھا اور وہ ہیری کے رخسار سے چپکا بیٹھا رہا۔ وہ اب رڈل کو لگاتار گھور رہا تھا۔

''یہ تو سیمرغ ہے......'' رڈل نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''فاکس!'' ہیری نے سانس کھینچی اور اسے محسوس ہوا کہ پرندہ کے سنہرے پنجے اس کے کندھے کو ہلکے سے دبائے ہوئے تھے۔

''اور وہ......؟'' رڈل نے پوچھا جب اس کی آنکھیں اس پھٹی پرانی پوٹلی پر تھیں۔ ''وہ تو سکول کی پرانی بولتی ٹوپی ہے......''

وہ سچ مچ بولتی ٹوپی ہی تھی، پھٹی پرانی اور پیوند لگی ٹوپی، ہیری کے پیروں کے پاس پڑی تھی۔

رڈل دوبارہ ہنسا۔ وہ زور سے ہنسا۔ اندھیرے تہ خانے میں اس کی آواز اتنی تیزی سے گونجنے لگی جیسے دس رڈل ایک ساتھ ہنس پڑے ہوں۔

''تو ڈمبل ڈور نے اپنے محافظ کیلئے یہ بھیجا ہے۔ ایک گانے والا سیمرغ اور ایک پرانی ٹوپی۔ کیا ان سے تمہاری ہمت بڑھ گئی ہیری پوٹر؟ کیا اب تم خود کو محفوظ محسوس کر رہے ہو؟''

ہیری نے کوئی جواب نہیں دیا۔ اسے سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ فاکس یا بولتی ٹوپی سے اسے کیا فائدہ ہوسکتا ہے لیکن اب وہ خود کو تنہا محسوس نہیں کر رہا تھا۔ اس کی بڑھتی ہوئی ہمت کے ساتھ ساتھ رڈل کی کھوکھلی ہنسی دم توڑتی محسوس ہو رہی تھی۔ اس نے اس کے خاموش

ہونے کا انتظار کیا۔

''اب کام کی بات کریں ہیری؟'' رڈل بولا۔ اس کے چہرے پر اب بھی چوڑی مسکان دکھائی دی۔ ''تمہارے ماضی میں اور میرے مستقبل میں...... ہم دو بار مل چکے ہیں اور دونوں ہی بار میں تمہیں نہیں مار پایا۔ تم بچ کیسے گئے؟ مجھے سب کچھ بتاؤ! تم جتنی زیادہ دیر تک بولو گے...... اتنی ہی زیادہ دیر تک زندہ رہ پاؤ گے۔''

ہیری تیزی سے سوچ رہا تھا اور اپنے ہتھیاروں کو تول رہا تھا۔ رڈل کے پاس چھڑی تھی، ہیری کے پاس فاکس اور بولتی ٹوپی تھی، جن سے لڑائی میں کوئی خاص مدد نہیں مل سکتی تھی۔ حالات کا تقاضا اس کے حق میں برا ہی لگ رہا تھا۔ لیکن جتنی دیر تک رڈل وہاں کھڑا رہے گا جینی کے بدن میں زندگی کے آثار اتنے ہی معدوم ہوتے جائیں گے...... اسی دوران ہیری نے اچانک دیکھا کہ وقت بیتنے کے ساتھ ساتھ رڈل کا دھندلا ہیولہ اب بھرپور بدن میں بدلتا جا رہا تھا۔ یہ زیادہ خطرناک تھا کہ رڈل ڈئری میں نکل کر دوبارہ انسانی جسم اختیار کر لیتا۔ اس لئے ہیری نے سوچا کہ اس کے اور رڈل کے درمیان لڑائی ہونا ہی ہے تو جتنی جلدی شروع ہو جائے اتنا ہی بہتر ہوگا۔

''کوئی نہیں جانتا کہ جب تم نے مجھ پر حملہ کیا تو تمہاری قوتیں کیوں تباہ ہو گئیں۔'' ہیری نے فوراً کہا۔ ''مجھے خود یہ معلوم نہیں مگر میں یہ ضرور جانتا ہوں کہ تم مجھے کیوں نہیں مار پائے؟ کیونکہ میری ماں نے مجھے بچانے کیلئے اپنی جان دے دی تھی۔ میری عام سی ادنی ماگل ماں نے۔'' ہیری نے دبے ہوئے غصے سے کانپتے ہوئے کہا۔ ''اس کہ وجہ سے تم مجھے نہیں مار پائے اور جب میں نے تمہیں گذشتہ سال دیکھا تو مجھے تمہارا اصلی روپ دکھائی دیا۔ تم ایک کھنڈر تھے، مشکل سے زندہ تھے، تمہاری ساری قوتوں کے باوجود تم اس حال میں پہنچ چکے ہو کہ تم خود کو بچانے کیلئے چھپے ہوئے ہو۔ اس لئے کہ تم نہایت بدصورت، گندے اور غلیظ دکھائی دیتے ہو......''

رڈل کا چہرہ اینٹھنے لگا لیکن اس نے مجبوراً اپنے چہرے پر ایک زہریلی مسکراہٹ سجالی۔

''تو تمہاری ماں نے تمہیں بچانے کیلئے اپنی جان قربان کر دی۔ ہاں! یہ ایک نہایت قدیم طاقتور جادو ہے جو جادوئی کلمات کے توڑ کیلئے استعمال کیا جاتا ہے، اسے 'الٹ پون' بھی کہتے ہیں۔ میں اب سمجھ سکتا ہوں...... آخر کار تم میں کوئی خاص بات تو نہیں ہے۔ دیکھو! میں حیران ہو رہا تھا کیونکہ ہم دونوں میں عجیب سی باتیں مشترک ہیں ہیری پوٹر! اسے شاید تم نے بھی محسوس کیا ہوگا، ہم دونوں نصف خون والے جادوگر ہیں، ہمارے والدین میں کوئی ایک ماگل تھا، ہم دونوں یتیم ہیں، جنہیں ماگلوؤں نے پالا، اور شاید عظیم سلزر سلے درن کے بعد ہوگورٹ میں آنے والے اکلوتے مارباسی زبان جاننے والے ہیں، ہم دونوں کچھ حد تک ایک جیسے دکھائی دیتے ہیں...... لیکن جو بھی ہو یہ صرف ایک اتفاق ہی تھا جس نے تمہیں میرے ہاتھوں سے بچا لیا۔ میں یہی جاننا چاہتا تھا۔''

ہیری کھنچے ہوئے اعضاء کے ساتھ کھڑا رہا اور رڈل کے چھڑی اُٹھانے کا انتظار کرنے لگا۔لیکن رڈل کے چہرے پر غائب ہو جانے والی مسکان دوبارہ نمودار ہوتی چلی گئی۔

''ہیری! میں اب تمہیں ایک چھوٹا سا سبق سکھانے والا ہوں۔ میں 'سلزسلے درن' کا جانشین، لارڈ والڈی موٹ کی شہرہ آفاق طاقتوں کا مقابلہ مشہور ہیری پوٹر سے کروانے والا ہوں جس کے پاس وہ بیش قیمت ہتھیار ہیں جنہیں مدد کیلئے ڈمبل ڈور نے بھجوایا ہے۔''

اس نے فاکس اور بولتی ٹوپی کی طرف نہایت دلچسپی سے دیکھا اور پھر دور چلا گیا۔ ہیری کے پیر ڈر کے مارے سن ہو چکے تھے۔ اس نے دیکھا کہ رڈل اونچے ستون کے درمیان میں جا کر رُک گیا اور سلزسلے درن کے پتھریلے بت کی طرف نظریں اُٹھا کر دیکھنے لگا۔ جو اس کے اوپر آدھا اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔ رڈل نے اپنا منہ کھولا اور بڑبڑایا۔ ہیری سمجھ گیا کہ وہ کیا کہہ رہا تھا۔

''مجھ سے بات کرو افعی اژدہے! ہوگورٹ کے چاروں بانیوں میں سب سے طاقتور!''

ہیری بت کی طرف دیکھنے کیلئے گھوما۔ اسی لمحے فاکس اپنے پروں کو پھیلانے کیلئے پھڑپھڑایا۔ سلزسلے درن کا پتھریلا دیوہیکل چہرہ بری طرح سے لرز رہا تھا۔ دہشت بھری نظروں سے ہیری نے بت کو اپنا منہ کھولتے ہوئے دیکھا۔ وہ عجیب سے انداز سے چوڑا ہوتا جا رہا تھا۔ اب اس کے منہ میں ایک بڑا سیاہ تاریک غار دکھائی دینے لگا۔ اس غار میں کوئی چیز ہلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔ کوئی چیز غار کی گہرائیوں سے پھسلتی ہوئی باہر آ رہی تھی۔ ہیری پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ وہ پیچھے ہٹتے ہٹتے اندھیرے تہ خانے کی عقبی دیوار سے جا ٹکرایا۔ اسی لمحے اس نے اپنی آنکھیں کس کر بند کر لیں۔ اسے اپنے گالوں پر فاکس کے پنکھ ٹکراتے ہوئے محسوس ہوئے۔ اگلے لمحے فاکس اُڑتا ہوا محسوس ہوا۔ ہیری چیخنا چاہتا تھا۔ 'مجھے چھوڑ کر مت جاؤ!' مگر دیوہیکل سانپوں کے بے تاج بادشاہ افعی اژدہے کے سامنے ایک چھوٹا سا سیمرغ کر بھی کیا سکتا تھا؟

تہ خانے کے پتھریلے فرش پر کوئی بڑی چیز گری۔ ہیری کو محسوس ہوا کہ فرش تھرتھرا رہا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ یہ کیا ہو رہا ہے؟ وہ اسے محسوس کر سکتا تھا۔ ایک طرح سے اپنے تخیل میں وہ سلزسلے درن کے منہ سے نکلنے والے دیوہیکل اژدہے کو پھن پھیلائے ہوئے دیکھ سکتا تھا۔

''اسے مار ڈالو!'' رڈل کی تیز پھنکارتی ہوئی آواز سنائی دی۔

افعی اژدہا ہیری کی طرف بڑھنے لگا۔ ہیری کو اس کا بھاری جسم فرش پر لہرا کر پھسلنے کی آواز صاف سنائی دے رہی تھی۔ اس نے اب بھی اپنی آنکھیں مضبوطی سے بند کر رکھی تھیں اور وہ تہ خانے میں اندھوں کی طرح ہاتھ پھیلائے ٹٹول ٹٹول کر راستہ تلاش کر رہا تھا۔

وہ ادھر ادھر لہرا کر چل رہا تھا اور اس نے افعی اژدہے کے رینگنے کی آواز سنائی دینے والی سمت کے الٹی طرف منہ کر رکھا تھا۔ ہیری کی حرکت دیکھ کر رڈل قہقہے لگاتا ہوا سنائی دے رہا تھا۔

اچانک ہیری فرش پر گر گیا۔ وہ کسی پتھر کی ٹھوکر کھا کر بری طرح لڑھکنی کھا کر چاروں شانے چت ہو گیا۔ اس کے منہ میں خون کا ذائقہ محسوس ہوا جو شاید ہونٹ پھٹ جانے کے باعث نکل رہا تھا۔ اژدہا اس سے چند فٹ کی دوری پر پھن پھیلائے کھڑا تھا۔ اسی لمحے ہیری کو اس کے قریب آنے کی آواز سنائی دی۔ ٹھیک اسی لمحے ہیری کو اپنے سر کے اوپر تیز دھماکہ خیز چنگاریاں پھوٹنے کی آواز سنائی دی۔ کسی بھاری بھرکم چیز نے ہیری کو اتنا کس کر مارا کہ وہ دیوار سے جا ٹکرایا اور دھپ سے فرش پر گر گیا۔ وہ اب اپنے بدن میں اژدہے کے زہریلے دانت گڑے جانے کا منتظر تھا۔ اسی لمحے اسے اژدہے کی بے تحاشا پھنکاروں کی آوازیں سنائی دیں۔ کوئی چیز ستون سے لگاتار ٹکرا رہی تھی۔ اب اس سے صبر نہ ہو پایا اور اس نے اپنی آنکھ اتنی کھولیں کہ تہ خانے کا منظر دیکھ سکے، آخر کیا ہو رہا تھا؟ چمکیلا، فاسد سبز، بلوط کے تنے کی طرح موٹا دیو ہیکل اژدہا اب ہوا میں پھن پھیلائے ہوئے کھڑا تھا اور اس کا بڑا اور بھاری بھرکم سر ستونوں کے درمیان میں شرابیوں کی مانند بری طرح لہرا رہا تھا۔ ہیری اسے دیکھ کر اپنی جگہ پر کانپ کر رہ گیا۔ اگر اژدہا اچانک منہ موڑ کر نیچے متوجہ ہو جائے تو وہ اپنی آنکھیں بند کرنے کیلئے تیار تھا۔ اسی وقت اسے محسوس ہوا کہ اژدہے کا دھیان کسی چیز نے بھٹکایا ہوا تھا۔ وہ ہیری کے بجائے اس سے نبرد آزما تھا۔ ہیری کو پہچاننے میں دیر نہیں لگی کہ وہ فاکس تھا جو افعی اژدہے کے بالکل اوپر تہ خانے کے چھت کے ساتھ ساتھ ہوا میں اُڑ رہا تھا۔ افعی اژدہا اپنے تلوار جیسے لمبے اور نوکیلے دانتوں سے اس پر غصے سے حملہ کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ فاکس نے غوطہ کھایا، اس کی لمبی سنہری چونچ نظروں سے اوجھل ہو گئی اور اچانک فرش سیاہ سیال سے نہا گیا۔ عجیب لیلپا اور بدبودار گاڑھا سیال فرش پر تیزی سے پھیلتا جا رہا تھا۔ اسی وقت اژدہے نے اپنی دم والا حصہ اُٹھا کر زور سے فرش پر دے مارا۔ پورا تہ خانہ لرز اُٹھا۔ اژدہے کی بھاری بھرکم دم صرف دو فٹ کے فاصلے پر زمین سے ٹکرائی تھی۔ ہیری اس کی زد میں آتے آتے بچا۔ اس سے پہلے ہیری سنبھلتا اور اپنی آنکھیں بند کر پاتا، اژدہا برق کی تیزی سے پلٹا۔ ہیری کی نظریں سیدھی اس کے چہرے سے جا ٹکرائیں۔ اس نے دیکھا کہ افعی اژدہے کی چمکدار پیلی آنکھوں کی جگہ اب دو گڑھے دکھائی دے رہے اور اس میں سے سیاہ رنگ کا سیال تیزی سے بہہ رہا تھا۔ ہیری سمجھ گیا کہ فاکس کی نوکیلی لمبی چونچ نے اس کی دونوں آنکھیں پھوڑ ڈالی تھیں۔ ڈمبل ڈور کا بھیجا ہوا یہ ہتھیار بڑا کارآمد نکلا تھا جس کے بارے میں ہیری صحیح طرح سے سمجھ نہیں پایا تھا۔ اب اژدہا اندھا دھند انداز میں فرش پر پٹخنیاں کھا رہا تھا اور اس کی آنکھوں سے نکلنے والا سیاہ رنگ کا سیال جو کہ اس کا خون تھا، نہروں کی مانند بہہ رہا تھا۔ اژدہا درد سے بری طرح کراہ رہا تھا۔

''نہیں!'' ہیری کو رڈل کی تیز چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ ''پرندے کو چھوڑ دو...... پرندے کو چھوڑ دو......لڑکا تمہارے بالکل پیچھے

ہے،تم اب بھی اسے سونگھ سکتے ہو،اسے مار ڈالو......''

اندھا اژدہا ایک دفعہ پھر ہمت کر کے لہرایا۔ وہ مخمصے میں مبتلا دکھائی دے رہا تھا لیکن وہ اب بھی لڑنے کیلئے چست دکھائی دے رہا تھا۔ فاکس اس کے سر کے اوپر چکر کاٹ رہا تھا۔ اس کی مدھر سریلی مگر ڈراؤنی آواز اب بھی سنائی دے رہی تھی شاید وہ اپنا روایتی فاتحانہ گیت گا رہا تھا۔ افعی اژدہے کی پھوٹی آنکھوں سے خون بہہ رہا تھا اور اس کی پپڑی دار ناک پر فاکس موقع بہ موقع اپنی نوکیلی چونچ سے وار کر رہا تھا۔

''میری مدد کرو......میری مدد کرو......کچھ تو کرو......کچھ بھی!'' ہیری بدحواسی میں بڑبڑایا۔

اژدہے نے ایک بار پھر فرش پر اپنی دم پٹخی اور ہیری تیزی سے جھک گیا۔ اسی لمحے کوئی نرم سی چیز ہوا میں اُڑتی ہوئی اس کے چہرے سے آن ٹکرائی۔ افعی اژدہے کی دم کے دباؤ سے بولتی ٹوپی فرش سے اچھل کر ہیری کے پاس پہنچ گئی تھی۔ ہیری نے جلدی سے اسے پکڑ لیا اور اسے ٹٹول کر دیکھنے لگا۔ اس کے پاس اب بس یہی تھا،اس کا اکلوتا ہتھیار۔ اس نے ٹوپی اپنے سر پر رکھ لی اور جب افعی اژدہا کی دم اس کے اوپر دوبارہ گھومی تو اس نے خود کو فرش پر سیدھا پھینک ڈالا۔ وہ چکنے خون آلود فرش پر لڑھک کر کچھ دور ہٹتا چلا گیا۔

''میری مدد کرو......میری مدد کرو......'' ہیری نے اپنے دل میں کہنے کی تکرار جاری رکھی۔ اس کی آنکھیں ٹوپی کے نیچے چھپ چکی تھیں اور بند تھیں۔ ''براہ کرم میری مدد کرو......''

جواب میں کوئی آواز سنائی نہیں دی۔ اس کے بجائے ٹوپی اپنی جگہ پر سکڑتی چلی گئی جیسے کوئی غیبی ہاتھ اسے کس کر پکڑ کر نچوڑ رہا ہو۔ کوئی بہت سخت اور بھاری چیز ہیری کے سر میں آ کر گری۔ اس کی بند آنکھوں کے سامنے ستارے ناچ گئے۔ وہ قریباً بے ہوش سا ہو گیا۔ جب اس نے اپنے سر سے ٹوپی اتارنے کیلئے اس کے بالائی حصے کو پکڑا تو اس نے محسوس کیا کہ اس کے نیچے کوئی لمبی اور سخت چیز چھپی ہوئی تھی۔ ٹوپی کے اندر سے چاندی کی ایک چمکتی ہوئی تلوار ظاہر ہوئی۔ اس کے دستے پر انڈے جتنے بڑے قیمتی جواہرات مڑھے ہوئے تھے جو بڑے دلکش انداز میں چمک رہے تھے۔ افعی اژدہا ہیری کو چھوڑ کر ایک بار پھر فاکس سے الجھ گیا تھا۔

''لڑکے کو مار ڈالو...... پرندے کو چھوڑ دو......لڑکا تمہارے پیچھے ہے......اپنی ناک کا استعمال کرو......اسے سونگھ کر تلاش کرو...... پرندے کو چھوڑ دو......'' رڈل چیخ رہا تھا۔

ہیری کی ہمت دوگنا بڑھ چکی تھی۔ وہ اپنے پیروں پر اُٹھ کھڑا ہوا۔ وہ تیار تھا، افعی اژدہے کا مقابلہ کرنے کیلئے ذہنی طور پر چاک و چوبند دکھائی دے رہا تھا۔ افعی اژدہا رڈل کی ہدایت پر ایک بار پھر ہیری کی طرف پلٹا۔ وہ پوری سرعت سے ہیری کو تلاش کرنے کیلئے سونگھتا ہوا اپنی ناک نیچے کی طرف لایا۔ اس کا باقی دھڑ چکر دار انداز میں گھومتا ہوا کنڈلی مارتا دکھائی دیا۔ وہ ستونوں پر مختلف انداز میں

اپنی دم پٹخ پٹخ کر حملے کر رہا تھا۔ ہیری کو خوف پیدا ہونے لگا کہ اگر کوئی ستون ٹوٹ گیا تو یقیناً تہ خانے زمین میں دھنس جائے گا۔ نیچے آتے ہوئے اژدہے کے چہرے پر ہیری اس کی بڑی بڑی آنکھوں کے گڑھے دار کٹورے صاف دیکھ سکتا تھا۔ اس کے منہ کو چوڑا کھلتے ہوئے دیکھ کر ہیری سہم سا گیا۔ اس کا منہ اس قدر چوڑا کھل چکا تھا کہ وہ اسے منہ میں سالم نگل سکتا تھا۔ اس کے دانت اتنے لمبے تھے جتنے کہ اس کی تلوار، نوکیلے، چمکتے اور زہریلے دانت......

اژدہے نے ہیری کی بو محسوس کر کے اندھے پن میں ایک زوردار جھپٹا مارا۔ ہیری بمشکل وہاں سے بچ کر دوسری طرف نکل گیا اور اژدہے کا کھلا ہوا منہ زوردار آواز کے ساتھ تہ خانے کی دیوار سے جا ٹکرایا۔ اس کے منہ سے کراہ زدہ پھنکار گونجی۔ وہ ایک بار پھر سنبھل کر ہیری پر جھپٹا اور اس کی دوشاخہ زبان ہیری کے بازو کو چھوتی ہوئی نکل گئی۔ ہیری نے تلوار اپنے دونوں ہاتھوں میں مضبوطی سے پکڑی اور اسے اپنے سر کے اوپر اٹھا دیا۔

افعی اژدہا ایک بار پھر اس پر جھپٹا اور اس بار اس کا نشانہ صحیح تھا۔ ہیری نے تلوار کے پیچھے اپنی پوری قوت مجتمع کر ڈالی۔ اور اسے دستے تک اژدہے کے منہ میں ٹھونس ڈالا۔ تلوار اژدہے کے بالائی حصے کو پھاڑتی ہوئی باہر نکل گئی۔ اسی لمحے ہیری کے بازو گرم گرم خون سے نہا گئے اور اسے اپنی کہنی کے کچھ اوپر شدید درد اُٹھتا ہوا محسوس ہوا۔ اژدہے نے اپنا سر واپس کھینچا اور فرش پر بری طرح سے پٹخنیاں کھانے لگا۔ ہیری زمین پر گر گیا۔ اس نے اپنے درد کرتے بازو کی طرف دیکھا جس میں اژدہے کا نوکیلا دانت بری طرح سے دھنس چکا تھا۔ دانت اس کے جسم میں ٹوٹ گیا تھا۔ شاید جب اژدہا تہ خانے کی دیوار سے ٹکرایا تھا اسی وقت اس کا دانت ٹوٹ گیا تھا اور محض اس کے منہ میں اڑا ہوا تھا جو ہیری کے بازو میں گھسنے کے بعد وہیں رہ گیا تھا۔

ہیری لڑھک کر فرش پر گر گیا۔ اس نے زہریلے دانت کو ایک ہاتھ سے پکڑا جو اس کے بدن میں تیزی سے اپنا زہر پھیلاتا جا رہا تھا۔ ہیری نے اپنی سانس روکتے ہوئے اسے پوری طاقت سے کھینچ کر بازو سے باہر نکال لیا۔ لیکن وہ جانتا تھا کہ اب بہت دیر ہو چکی تھی۔ سفید گرم دودھ دھیرے دھیرے، لگاتار زخم والی جگہ سے پورے بدن میں پھیلتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ جب اس نے دانت کو نیچے فرش پر رکھ دیا اور اپنے کپڑوں پر اپنا ہی خون گرتے دیکھا تو اس کی آنکھوں کے سامنے دھند چھا گئی۔ تہ خانہ اب بوجھل انداز میں آنکھوں کے سامنے گھوم رہا تھا۔ ہر شے اپنی جگہ سے حرکت کرتی ہوئی ایک طرف دوڑتی چلی جا رہی تھی۔ اسی لمحے کوئی سرخ کی شے اس کے قریب سے گزری اور ہیری نے اپنے پاس پنجوں کی ہلکی سی کھر کھراہٹ سنی۔

''فاکس......'' ہیری نے بھرائے ہوئے انداز میں کہا۔ ''تم نے تو کمال کر ڈالا......''

اسی پل ہیری کو ایسا لگا جیسے فاکس نے اپنا سر اس کے زخمی بازو والے کندھے کے ساتھ ٹکا دیا۔ زخم میں سے اُٹھنے والی ٹیسیں اب

پورے بدن میں پھیلتی ہوئی محسوس ہورہی تھیں۔اس کے ہاتھ پاؤں ڈھیلے پڑ گئے تھےاوروہ فرش پرگرا بیٹھا تھا۔اس کی سماعت میں کسی کے قدموں کی چاپ گونجی۔ ہیری نے بمشکل آنکھوں کے دریچوں میں سے اپنے سامنے دیکھا تو اسے وہاں پر کسی کا ہیولہ سا دکھائی دیا۔وہ ابھی طےنہیں کر پایا تھا کہ وہ کون ہوسکتا ہے؟

''تم مر چکے ہو ہیری پوٹر!'' رڈل کی کھنکتی ہوئی آواز تہ خانے میں گونجی۔''سچ مچ تم مر چکے ہو۔یہاں تک کہ ڈمبل ڈور کا پرندہ بھی یہ جانتا ہے،تمہیں پتہ ہے پوٹر!وہ کیا کررہا ہے؟......وہ تمہاری موت پر اپنے آنسو بہارہا ہے......افسوس کے آنسو!''

ہیری نے پلکیں جھپکائیں،فاکس کا سر کبھی اسے دھندلا......تو کبھی صاف دکھائی دیتا رہا۔اس کی چمکدار منکے جیسی آنسو میں سے موتی جیسے موٹے آنسو پھسل کر ہیری کے کندھے پر گر رہے تھے۔وہ واقعی رورہا تھا۔

''ہیری پوٹر!میں یہاں بیٹھ کر انتظار کروں گا اور تمہیں مرتے ہوئے دیکھوں گا۔آرام سے مرو،مجھے کوئی جلدی نہیں ہے۔'' رڈل کی طنزیہ آواز سنائی دی۔

ہیری کو اب نیند سی آنے لگی،اس کی آنکھیں بند ہوتی جارہی تھیں۔اسے اپنے چاروں طرف کی ہر چیز متحرک اور گھومتی ہوئی محسوس ہورہی تھی۔اس کے کانوں میں رڈل کی دور سے آتی ہوئی آواز سنائی دی۔

''تو اس طرح مشہور ہیری پوٹر اپنے انجام کو پہنچ گیا۔خفیہ تہ خانے میں تنہا!اب اس کے دوستوں نے اس کا ساتھ چھوڑ دیا۔ آخر کار 'لارڈ والڈی موٹ' نے اُسے شکست سے ہمکنار کر دیا۔جس نے انہیں غیر معمولی انداز میں خبردار کیا تھا۔تم جلدی ہی اپنی پیاری بدذات ماں کے پاس پہنچ جاؤ گے ہیری......اس نے تمہارے لئے بارہ سال کا وقت ادھار لیا تھا......لیکن لارڈ والڈی موٹ نے آخر کار تمہیں مار ہی ڈالا اور تم جانتے تھے کہ بالآخر یہی ہونا تھا......''

ہیری نے سوچا اگر یہ مرنا تھا تو یہ اتنا برا نہیں تھا اس کا درد بھی کم ہوتا جارہا تھا......

لیکن کیا وہ مر رہا تھا؟ تاریک ہونے کے بجائے تہ خانے کے خدوخال دوبارہ صحیح طرح سے دکھائی دینا شروع ہو گئے تھے۔ ہیری نے اپنے سر کو ہلکا سا جھٹکا دیا اور وہاں پر اسے فاکس دکھائی دیا جو ہیری کے کندھے پر اب بھی اپنا سر ٹکائے کھڑا تھا۔اس کے موتی جیسے آنسو ہیری کے بازو اور زخم کے چاروں طرف پھیلے ہوئے چمکتے نظر آرہے تھے مگر اب وہاں زخم بالکل دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ایسا لگ رہا تھا جیسے اس کے بازو پر کوئی گھاؤ کبھی تھا ہی نہیں۔البتہ کپڑوں پر جمے ہوئے خون کے بڑے بڑے دھبے بدستور نظر آرہے تھے۔

''دور ہٹو سیمرغ!......اس سے دور ہٹو......میں نے کہا دور ہٹو......'' رڈل کی آواز گونجی۔

ہیری نے اپنا سر اُٹھایا۔ رڈل ہیری کی چھڑی فاکس کی طرف گھما رہا تھا۔ پھر بندوق چلنے جیسی آواز سنائی دی اور ایک دھما کہ ہوا۔ فاکس اپنی جگہ سے اچھلا اور اپنے سنہرے اور سرخ پروں کو لہراتے ہوئے ایک بار تہ خانے کی چھت کی طرف اُڑ گیا۔ وہ غوطہ کھا کر رڈل کے حملے سے بچ نکلا تھا۔

''سیمرغ کے آنسو......'' رڈل نے اطمینان سے ہیری کی طرف گھورتے ہوئے کہا۔ ''ظاہر ہے......زخم بھرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں......میں یہ بھول کیسے گیا تھا......؟''

اس نے ہیری کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھا۔

''لیکن اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا پوٹر! دراصل مجھے یہی طریقہ زیادہ پسند ہے، صرف تم اور میں...... ہیری پوٹر اور لارڈ والڈی موٹ......''

اس نے اپنی چھڑی اُٹھائی۔ اسی وقت پنکھ پھڑ پھڑانے کی تیز آواز سنائی دی۔ ہیری نے دیکھا کہ فاکس ایک بار پھر رڈل کے سر کے اوپر اُڑتا ہوا نیچے کی طرف آ رہا تھا۔ رڈل چونک کر اس کی طرف متوجہ ہوا۔ اسی لمحے فاکس کے پنجوں سے کوئی چیز اُڑتی ہوئی ہیری کی گود میں آ گری۔ ہیری نے جلدی سے اس کی طرف دیکھا۔ وہ ایک......'ڈائری'......تھی۔ رڈل کی ڈائری!

ایک پل کیلئے تو ہیری اسے گھورتا رہ گیا۔ رڈل کی کیفیت بھی کچھ ایسی ہی تھی، نجانے ہیری کو ایسا کیوں لگا کہ رڈل کے چہرے پر خوف کی ہلکی سی لہر چھو کر گزر گئی تھی۔ اسے سمجھنے میں زیادہ دیر نہیں لگی اور اس نے لاشعوری انداز میں اپنے پہلو میں پڑا ہوا زہریلا دانت اُٹھا لیا اور دوسرے ہی پل تلوار جیسے نوکیلا دانت سیدھا ڈائری کے بیچوں بیچ گھستا چلا گیا۔

ایک لمبی، درد بھری اور دل دہلا دینے والی چیخ تہ خانے کے در و دیوار سے ٹکرا کر گونجتی چلی گئی۔ ڈائری سے سیاہی کا ریلہ دھاروں کی طرح پھوٹنے لگا۔ اس کی سیاہی میں ہیری کے ہاتھ تک نہا گئے تھے اور فرش پر سیاہی پانی کی مانند پھیلتی چلی گئی۔ رڈل درد سے دوہرا ہوتا جا رہا تھا، اس کا جسم اکڑ رہا تھا اور تڑپ رہا تھا......زہر اس کے بدن میں سرایت کرتا جا رہا تھا اور پھر......

رڈل کا وجود دھندلا ہو کر ہوا میں تحلیل ہو گیا۔ وہ ایسے مٹ گیا جیسے وہ کبھی تہ خانے میں موجود ہی نہیں تھا۔ ہیری کی چھڑی کھٹ کی آواز کے ساتھ فرش پر جا گری۔ اور تہ خانے میں گہری خاموشی چھا گئی۔ صرف سیاہی کی ٹپ ٹپ کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ جواب بھی ڈائری میں سے نکل کر فرش پر گر رہی تھی۔ افعی اژدہے کے دانت کا زہر ڈائری کے بیچ میں ہونے والے سوراخ کو اب بھی جلا رہا تھا۔ بری طرح کانپتا ہوا ہیری جیسے تیسے اُٹھ کر کھڑا ہوا۔ اس کا سر اس طرح گھوم رہا تھا جیسے وہ سفوفِ انتقال سے میلوں لمبا سفر کر رہا ہو۔ دھیرے سے اس نے اپنی چھڑی اور بولتی ٹوپی اُٹھائی۔ اس نے اژدہے کے منہ میں گھسی ہوئی تلوار کے دستے پر ہاتھ کی گرفت

مضبوط کی اور ایک جھٹکے ساتھ اسے باہر کی طرف کھینچا۔تلوار باہر کر اس کے ہاتھوں میں جھول گئی۔

اسی لمحے تہ خانے کے کونے سے کسی کے کراہنے کی آواز سنائی دی۔ ہیری کے جسم میں یکدم جوش کی لہر دوڑی۔جینی اپنی جگہ پر حرکت کرتی ہوئی دکھائی دی۔ ہیری سب کچھ فراموش کرتے ہوئے جلدی سے دوڑتا ہوا اس کے قریب پہنچا۔جینی آنکھیں کھولے چھت کو گھور رہی تھی، جیسے ہی اس کی نظر ہیری کے چہرے پر پڑی تو وہ اُٹھ کر بیٹھ گئی۔اس کی نظر مردہ افعی اژدہے کے دیوہیکل بدن پر پڑی تو اس کی آنکھیں خوف وحیرانگی سے چوڑی ہوتی چلی گئیں۔اس کی نظریں اژدہے سے ہٹ کر خون میں لتھڑے ہوئے کپڑوں میں ملبوس ہیری پر پڑیں اور پھر اس کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی ڈائری کو سہمی ہوئی نظروں سے دیکھا۔اس کے بعد اس نے ایک لمبی، کپکپاتی ہوئی گہری سانس اندر کھینچی اور اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

''ہیری!......اوہ ہیری......میں نے تمہیں ناشتے کے وقت بتانے کی کوشش کی تھی، لیکن میں پرسی کے سامنے یہ بات نہیں کہہ سکتی تھی۔وہ 'میں' ہی تھی ہیری!......لیکن میں......میں قس......قسم کھاتی ہوں کہ میں یہ نہیں کرنا چاہتی تھی......رڈ......رڈل نے مجھ سے یہ سب زبردستی کرایا۔وہ مجھ پر حاوی ہو گیا تھا اور تم نے اس......اس بھیانک عفریت کو کیسے مارا؟......رڈل کہاں ہے؟......آخری چیز جو مجھے یاد ہے......وہ یہ کہ رڈل اپنی ڈائری میں سے باہر نکل رہا تھا......''

''فکر مت کرو! سب کچھ ٹھیک ہے!'' ہیری نے ڈائری اُٹھائی اور جینی کو اس میں زہریلے دانت کا سوراخ دکھایا۔''رڈل مر چکا ہے، دیکھو! وہ اور افعی اژدہا دونوں ہی ختم ہو چکے ہیں......چلو جینی اب یہاں سے باہر چلتے ہیں۔'' ہیری نے جینی کو کھڑے ہونے میں مدد دی۔

''مجھے سکول سے نکال دیا جائے گا!'' وہ آنسو بہاتی ہوئی ہچکی لے کر بولی۔''جب سے 'بل' ہوگورٹ میں آیا تھا تبھی سے میں یہاں آنے کا خواب دیکھ رہی تھی اور اب مجھے یہاں سے باہر نکال دیا جائے گا اور......ممی ڈیڈی کہیں گے......!؟''

فاکس تہ خانے کے داخلی دروازے پر منڈلاتے ہوئے ان کا انتظار کر رہا تھا۔اس کے حلق سے اب بھی گانے کی آواز سنائی دے رہی تھی لیکن اب اس کے سروں میں مسرت کے جذبات چھپے محسوس ہو رہے تھے۔ ہیری نے جینی کو آگے بڑھنے کا اشارہ کیا۔ وہ پژمردگی سے چل دی۔ وہ دونوں افعی اژدہے کے مردہ بدن کے بلوں کو پھلانگتے ہوئے تہ خانے کے داخلی دروازے تک پہنچ گئے۔ ہر طرف گہری اداسی چھائی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔ جونہی وہ دونوں تہ خانے کے دروازے سے باہر نکلے اور سرنگ میں پہنچ گئے تو انہیں اپنے عقب میں گھڑگھڑاہٹ جیسی آواز سنائی دی۔ دونوں نے فوراً گھوم کر پیچھے دیکھا۔ تہ خانے کا دیواری راستہ خود بخود بند ہو چکا تھا اور علیحدہ ہونے والے سانپ ایک بار پھر باہم پیوست ہو چکے تھے۔اب ان کے سامنے ٹھوس دیوار تھی۔ بوجھل قدموں کے ساتھ

دونوں سرنگ میں چل پڑے۔ وہ سرنگ کے کئی موڑ مڑے، ھیری کی چھڑی کی روشنی کی مدد سے انہیں چلنے میں کوئی دشواری پیش نہیں آئی۔ کچھ منٹوں تک خاموش چلتے رہنے کے بعد ھیری کو کہیں دور پتھر کھسکنے کی آواز سنائی دی۔ اسے یاد آ گیا کہ پتھروں کی چٹان کے پیچھے رون کس کام میں مصروف تھا۔

''رون!'' چٹان کے کچھ قریب آنے پر ھیری جوشیلی آواز میں چیخا۔ ''جینی ٹھیک ہے، میں اسے واپس لے آیا ہوں۔'' دوسری طرف سے رون کی تالیوں سے دبی ہوئی آواز سنائی دی۔ جب انہوں نے اگلا موڑ عبور کیا اور انہیں رون کا چہرہ ایک بڑے سوراخ میں سے جھانکتا ہوا دکھائی دیا جو اندھیرے میں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہا تھا۔ رون لگاتار کوشش کے بعد پتھروں کے چٹان کے درمیان میں ایک بڑا سوراخ بنانے میں کامیاب ہو چکا تھا۔

''جینی!'' رون چٹان کے سوراخ سے اپنے ہاتھ بڑھاتے ہوئے چیخا۔ جینی بھاگ کر سوراخ کی طرف لپکی۔ ''تم زندہ ہو! مجھے یقین نہیں ہو رہا...... کیا ہوا تھا؟''

اس نے جینی کو سوراخ میں سے کھینچ کر دوسری طرف نکال لیا۔ اس کے بعد ھیری بھی سوراخ میں ہوتا ہوا ان کے پاس پہنچ گیا۔ جینی سسکیاں لے رہی تھی۔ رون نے اسے گلے سے لگا کر چپ کرانے کی کوشش کی مگر وہ تیزی سے اس سے دور ہٹ گئی۔

''اب تم ٹھیک ہو جینی!'' رون نے مسکرا کر اس کی ڈھارس بندھانے کی کوشش کی۔ ''تم ہمارے ساتھ ہو، ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں...... یہ پرندہ...... کہاں سے آیا ھیری؟''

ھیری کے پیچھے پیچھے فاکس بھی اُڑتا ہوا وہاں آ گیا تھا۔ رون نے متحیر نگاہوں اسے دیکھا۔

''یہ ڈمبل ڈور کا ہے......'' ھیری نے سرنگ میں گھومتے ہوئے کہا۔

''اور تمہارے ہاتھ میں یہ کہاں سے آئی؟'' رون نے ھیری کے ہاتھ میں چمکتی ہوئی تلوار دیکھ کر تعجب بھری نظروں سے پوچھا۔

''یہاں سے باہر نکلنے کے بعد میں تمہیں سب کچھ بتا دوں گا؟'' ھیری نے جینی کی طرف کنکھیوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''لیکن......'' رون نے بولنے کی کوشش کی۔

''بعد میں......'' ھیری نے جلدی سے کہا۔ اسے لگا کہ رون کو یہ بتانا اچھا نہیں ہوگا کہ تہ خانہ کون کھول رہا تھا اور کم از کم جینی کے سامنے تو بالکل بھی نہیں۔ ''لک ہارٹ کہاں ہے؟''

''پیچھے وہاں پر!'' رون نے مسکراتے ہوئے کہا اور اپنے سر کو عقبی جانب جھٹکا دیا۔ وہ پائپ اور سرنگ کے اوپر والے حصے کی طرف اشارہ کر رہا تھا۔ ''اس کی حالت کافی خستہ ہے، آؤ اور خود دیکھ لو......''

فاکس کے پیچھے پیچھے جس کی چونچ سرخ پنکھ سے اندھیرے میں بھی ہلکی سنہری چمک رہی تھی، وہ سب پائپ کے دہانے کی طرف واپس چل پڑے۔ گلڈرائے لک ہارٹ وہاں دبکا بیٹھا تھا اور بڑے اطمینان سے گنگنا رہا تھا۔

''اس کی یادداشت چلی گئی ہے!'' رون نے کہا۔ ''یادداشت بھلانے والا جادوئی کلمہ الٹ گیا تھا۔ ہمارے بجائے اسے ہی لگ جا لگا۔ اسے ذرا بھی پتہ نہیں کہ وہ کون ہے؟ کہاں ہے؟ یا ہم کون ہیں؟ میں نے اس سے یہیں رُکنے اور انتظار کرنے کے لئے کہا تھا۔ وہ تو اب اپنے آپ کے لئے بھی خطرہ بن چکا ہے۔''

لک ہارٹ نے مسکراتے ہوئے بھلے انداز سے ان کی طرف دیکھا۔

''ہیلو!'' لک ہارٹ روایتی انداز میں بولا۔ ''یہ تھوڑی عجیب سی جگہ ہے، ہے نا! کیا تم لوگ یہاں رہتے ہو......؟''

''نہیں!'' رون نے ہیری کی طرف بھنویں اُٹھاتے ہوئے سخت لہجے میں کہا۔

ہیری نے نیچے جھک کر طویل اندھیرے پائپ کے دہانے میں اوپر دیکھا۔

''کیا تم نے سوچا ہے کہ ہم اوپر کیسے جائیں گے؟'' ہیری نے مڑ کر رون سے پوچھا۔

رون نے پائپ کے دہانے کو گھورتے ہوئے نفی میں سر ہلایا۔ فاکس ہیری کے بالکل قریب منڈلا رہا تھا اور اب اس کے سامنے والے پنکھ بری طرح سے پھڑ پھڑا رہے تھے۔ اس کی منکے دار آنکھیں اندھیری میں چمکتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ وہ اپنی دم کے لمبے سنہرے پنکھ لہرا رہا تھا۔ ہیری نے پریشانی کے عالم میں اس کی طرف دیکھا۔

''ایسا لگتا ہے، وہ چاہتا ہے کہ تم اس کی دم پکڑ لو......'' پریشان دکھائی دیتے ہوئے رون نے کہا۔ ''لیکن تم تو اتنے وزنی ہو...... ایک پرندہ تمہیں اوپر کیسے لے جا سکتا ہے؟''

ہیری کو یاد آ گیا تھا کہ فاکس کے بارے میں ڈمبل ڈور نے اسے کیا بتایا تھا۔

''فاکس! یہ کوئی عام پرندہ نہیں ہے!'' ہیری یہ کہہ کر دوسروں کی طرف مڑا۔ ''ہمیں ایک دوسرے کو پکڑنا ہوگا۔ جینی رون کا ہاتھ پکڑ لے اور پروفیسر لک ہارٹ......''

''وہ تم سے کچھ کہہ رہا ہے۔'' رون نے تیزی سے لک ہارٹ کی طرف مڑ کر کہا۔

''تم جینی کا دوسرا ہاتھ پکڑ لو......''

ہیری نے تلوار اور بولتی ٹوپی اپنے بیلٹ میں کس کر اڑس لیں۔ رون نے ہیری کے کپڑوں کا سرا پکڑ لیا اور ہیری نے آگے بڑھ کر فاکس کی دم کے گرم پنکھوں کو گرفت میں لے لیا۔ اس کا پورا بدن حیرت انگیز طور پر ہلکا پھلکا ہوتا چلا گیا اور اگلے ہی پل ایک جھٹکے کے

ساتھ وہ پائپ میں اوپر کی طرف اُڑنے لگے۔ ہیری سن سکتا تھا کہ لک ہارٹ اس کے نیچے لٹکتے ہوئے یہ کہہ رہا تھا:

''حیرت انگیز!......نا قابل یقین! یہ تو کسی جادو کی طرح لگتا ہے......''

ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کے جھونکے ہیری کے بالوں کو اُڑا رہے تھے اور اس سے پہلے کہ وہ اس اُڑان والے دلچسپ سفر کا اور مزہ اُٹھا پاتے، سفر اپنے انجام کو پہنچ گیا۔ وہ چاروں مایوس مائرٹل کے باتھ روم میں واپس پہنچ چکے تھے۔ انہوں نے باری باری گیلے فرش پر پاؤں جمالئے۔ جب لک ہارٹ نے اپنا ہیٹ سیدھا کیا تو وہ سنک جس میں سے پائپ نمودار ہوا تھا دوبارہ اپنی جگہ پر کھسک آیا اور باتھ روم میں پہلے جیسا منظر دکھائی دینے لگا۔

مایوس مائرٹل نے آنکھیں پھاڑ کر انہیں دیکھا۔ اس کے چہرے پر نا امیدی کے جذبات پھیلتے چلے گئے۔ ''تم لوگ زندہ ہو......''

''تمہیں اتنا ناامید ہونے کی ضرورت نہیں ہے مائرٹل!'' ہیری نے اپنی عینک کے شیشے سے کیچڑ اور خون کے دھبے پونچھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

''اوہ، اچھا...... میں تو بس یہ سوچ رہی تھی کہ اگر تم مرجاتے تو تم میرے ٹوائلٹ میں میرے ساتھ رہ سکتے تھے......'' مائرٹل نے دھیمے انداز میں کہا۔ یہ کہتے ہوئے اس کا چہرہ شرم سے سفید ہو گیا تھا۔ ہیری نے اسے جواب دینا مناسب نہیں سمجھا۔

جب وہ باتھ روم سے باہر نکل کر ویران اندھیری راہداری میں پہنچے تو رون کھنکارا۔

''ہیری! مجھے لگتا ہے کہ مائرٹل تمہیں پسند کرنے لگی ہے۔ جینی! اب تمہیں مائرٹل سے ٹکر لینا پڑ گی......'' رون نے مسکراتے ہوئے اپنی بہن کو چھیڑا مگر اس کا چہرہ آنسوؤں میں ڈوبتا چلا گیا۔

''اب کیا کریں؟'' رون نے جینی کی طرف فکرمندی سے دیکھا اور ہیری سے پوچھا۔ ہیری نے اشارہ کیا۔ فاکس راہداری میں سنہری چمک پھینکتے ہوئے آگے آگے جا رہا تھا۔ وہ اس کے پیچھے پیچھے چل دیئے اور کچھ دیر بعد وہ سب پروفیسر میک گوناگل کے دفتر کے سامنے کھڑے تھے۔ ہیری نے آہستگی سے دستک دی اور پھر دھکا دے کر دروازہ کھول دیا۔

☆☆☆

اٹھارہواں باب

# ڈوبی کا انعام

ہیری، رون، جینی اور لک ہارٹ دروازے کی چوکھٹ پر کھڑے تھے۔ایک پل کیلئے اندر گہری خاموشی چھا گئی۔اندر موجود سب لوگ ان کی طرف تعجب بھری نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔ان تینوں کے کپڑے گندے اور کیچڑ سے لت پت تھے اور ہیری کیچڑ کے ساتھ ساتھ سیاہی اور خون سے لتھڑا ہوا تھا۔

''جینی......''ایک چیختی ہوئی آواز گونجی۔

چیخنے والی مسز ویزلی تھیں جو آتشدان کے سامنے بیٹھ کر آنسو بہا رہی تھیں۔وہ اپنی جگہ سے اچھل کر ان کی طرف لپکیں۔ان کے عقب میں مسٹر ویزلی کا چہرہ دکھائی دیا جس پر صدمے کے ساتھ ساتھ حیرت کے جذبات پھیلے ہوئے تھے۔دونوں لپٹ کر اپنی بیٹی کو گلے لگا رہے تھے جو سسکیاں بھر کر بس روئے جا رہی تھی۔

بہرکیف ہیری انہیں نہیں بلکہ ان کے پیچھے دیکھ رہا تھا۔شہ پارے کے قریب ڈمبل ڈور کھڑے دھیمے انداز میں مسکرا رہے تھے۔ان کے پاس پروفیسر میک گوناگل بھی کھڑی تھیں اور ان کا چہرہ ہکا بکا دکھائی دے رہا تھا اور ان کے دونوں ہاتھ خوف کے مارے چھاتی پر بندھے تھے۔وہ گہری گہری سانسیں لے رہی تھیں۔فاکس ہیری کے کان کے پاس سے اُڑتا ہوا پروفیسر ڈمبل ڈور کے کندھے پر جا بیٹھا اور پھر مسز ویزلی نے ہیری اور رون کو کس کر گلے لگا لیا۔

''تم نے اسے بچا لیا......تم نے اسے بچا لیا......تم یہ سب کیسے کیا؟''

''میرا خیال ہے کہ ہم سب حقیقت جاننا چاہئیں گے۔'' پروفیسر میک گوناگل نے دھیمے انداز میں کہا۔مسز ویزلی نے ہیری کو چھوڑ دیا اور ایک پل کیلئے جھجکا اور پھر میز کے پاس بڑھ گیا اور اس نے وہاں بولتی ٹوپی، قیمتی دستے والے تلوار اور رڈل کی ڈائری رکھ دیں۔

پھر اس نے ان لوگوں کو سب کچھ بتانا شروع کر دیا۔وہ لگ بھگ پندرہ منٹ تک مسلسل بولتا رہا اور وہاں موجود تمام لوگ تعجب

بھری نظروں اور گہری خاموشی کے ساتھ اس کی باتیں سنتے رہے۔اس نے انہیں بتایا کہ کس طرح اسے نادیدہ آواز سنائی دیتی تھی، کس طرح ہرمائنی نے آخرکار یہ سمجھ لیا کہ اسے جو آواز سنائی دیتی رہی تھی وہ پائپ میں گھومتے افعی اژدہے کی آواز تھی، کس طرح اس نے اور رون نے اندھیرے جنگل میں مکڑیوں کا پیچھا کیا، جہاں ایراگاگ نے انہیں بتایا کہ افعی اژدہا گذشتہ شکار کہاں مرا تھا، کس طرح اس نے اندازہ لگایا کہ گذشتہ حملے میں مرنے والی مایوس مائرٹل ہی تھی اور خفیہ تہ خانے کا دخلی راستہ باتھ روم میں ہی ہونا چاہئے......

''بہت خوب پوٹر!'' جب وہ رُکا تو پروفیسر میک گوناگل نے اس کی حوصلہ افزائی کی۔''تو تم نے معلوم کر ہی لیا کہ داخلی راستہ کہاں پوشیدہ تھا؟ ساتھ ہی میں یہ بھی کہنا چاہوں گی کہ ایسا کرتے وقت تم نے سکول کے لگ بھگ سوقوانین توڑے ہوں گے۔لیکن پوٹر! تم سب لوگ وہاں زندہ کیسے نکل آئے؟'' ان کے چہرے پر حیرت اور پریشانی جھلک رہی تھی۔

اب تک بہت زیادہ بولنے کی وجہ سے ہیری کی آواز بھرانے لگی۔اسی بھرائی آواز میں اس نے بتایا کہ فاکس صحیح وقت پر آ گیا تھا اور بولتی ٹوپی نے اسے تلوار دے دی تھی۔لیکن تبھی وہ رُک گیا۔اس نے جان بوجھ کر اب تک رڈل کی ڈائری یا جینی کا ذکر نہیں کیا تھا۔ جینی اپنی ماں کے کندھے پر سر ٹکا کر کھڑی تھی اور اس کے رخساروں پر اب بھی آنسو خاموشی سے بہہ رہے تھے۔ہیری نے دہشت میں سوچا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ جینی کو سکول سے نکال دیا جائے؟ رڈل کی ڈائری اب کام نہیں کرے گی......اب یہ کیسے ثابت کیا جا سکتا ہے کہ ڈائری نے ہی جینی کو یہ سب کرنے کیلئے مجبور کیا تھا؟ ہیری نے مدد کیلئے ڈمبل ڈور کی طرف دیکھا جو دھیمے انداز میں مسکرائے۔ان کے چہرے پر لگے ہوئے نصف چاند کی شکل کی عینک کے شیشے آگ کی روشنی سے چمکتے نظر آئے۔

''میری سب سے زیادہ دلچسپی اس بات کو جاننے میں ہے کہ لارڈ والڈی موٹ نے کس طرح جینی کو اپنے قبضے میں کر رکھا تھا؟ جبکہ میری مصدقہ اطلاعات کے مطابق وہ آج کل البانیہ کے جنگوں میں پناہ گزین ہے۔'' ڈمبل ڈور نے دھیمے لہجے میں کہا۔

یہ سن کر ہیری کو تقویت پہنچی اور اس کے اندر پھیلی ہوئی بے چینی اور اندیشوں کا خاتمہ ہوتا چلا گیا۔وہ گہری سانس لے کر رہ گیا۔

''کک......کیا؟'' مسٹر ویزلی نے صدمے بھری آواز میں کہا۔''تم جانتے ہو کون؟' نے جینی کو اپنے قبضے میں کر لیا تھا لیکن جینی کسی کے قبضے میں نہیں......جینی قبضے میں نہیں تھی......کیا واقعی؟......''

ہیری نے جلدی سے ڈائری اُٹھا کر ڈمبل ڈور کو دکھائی اور بولا۔

''یہ کام اس ڈائری نے کیا تھا جب رڈل سولہ سال کا تھا تب اس نے یہ ڈائری لکھی تھی۔''

ڈمبل ڈور نے ہیری کے ہاتھوں سے ڈائری پکڑ لی اور اپنی لمبی، مڑی ہوئی ناک کے نیچے رکھ کر نہایت غور سے اس کے جلے ہوئے اور سوراخ والے صفحات کا جائزہ لیا۔

''لاجواب......'' وہ دھیمے سے بولے۔ ''یہ بات تو طے ہے کہ رڈل ہوگورٹ کا اب تک کا شاید سب سے زیادہ لائق اور ہونہار طالب علم رہا تھا۔'' ڈمبل ڈور نے اپنا چہرہ ویزلی افراد کی طرف موڑا جو بے حد حیران اور پریشان دکھائی دے رہے تھے۔

''بہت کم لوگ جانتے ہیں کہ لارڈ والڈی موٹ کا اصلی نام ٹام رڈل تھا۔ پچاس سال پہلے میں نے خود اسے ہوگورٹ میں پڑھایا تھا۔ سکول سے نکلنے کے بعد وہ غائب ہی ہوگیا...... بہت دور دور تک گھوما...... تاریک جادو میں گہرائی تک ڈوب گیا۔ برے سے برے جادوگروں کی صحبت میں رہا، اتنے سارے خطرناک جادوئی تبدیلی ہیئت کے مراحل سے گزرا کہ جب وہ لارڈ والڈی موٹ بن کر دوبارہ سامنے آیا تو اسے پہچاننا آسان نہیں تھا۔ شاید ہی کسی نے لارڈ والڈی موٹ کو اس ذہین وفطین اور خوش طبع لڑکے کے ساتھ موازنہ کر کے دیکھا ہو جو یہاں کبھی ہیڈ بوائے تھا۔''

''لیکن جینی!......'' مسٹر ویزلی نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔ ''ہماری معصوم جینی سے اس کا کیا تعلق تھا؟''

''اس کی ڈائری......'' جینی سسکیاں لیتے ہوئے بولی۔ ''میں اس میں لکھتی رہی تھی اور وہ پورے سال مجھے جواب دیتا رہا تھا......''

''جینی!'' مسٹر ویزلی ہکا بکا رہ گئے۔ ''کیا میں نے تمہیں کچھ نہیں سمجھایا؟ میں نے تمہیں ہمیشہ کیا کہا تھا؟ کبھی کسی سوچنے والی چیز پر یقین مت کرنا، جس کے بارے میں یہ معلوم نہ ہو کہ اس کا دماغ کہاں ہے؟ تم نے یہ ڈائری مجھے یا اپنی ماں کو کیوں نہیں دکھائی؟ اتنی پراسرار چیز...... تمہیں ذرا سا بھی احساس ہی نہ ہو پایا کہ اس میں تاریک جادو بھرا پڑا تھا۔''

''مجھے اس بارے میں معلوم نہیں تھا۔'' جینی سسکیاں لیتی ہوئی بولی۔ ''مجھے تو یہ ڈائری ان کتابوں کے ساتھ ہی ملی تھی جو ممی نے مجھے دی تھیں۔ مجھے تو یوں لگا کسی نے اسے وہاں بس چھوڑ دیا ہے اور اس کے بارے میں بھول گیا ہے......''

''مس ویزلی کو سیدھے ہسپتال جانا چاہئے۔'' ڈمبل ڈور کی سخت آواز کمرے میں گونجی۔ ''یہ اس کے لئے بہت کٹھن وقت ثابت ہوا ہے۔ اسے کوئی سزا نہیں دی جائے گی۔ اس سے بڑے اور زیادہ سمجھدار جادوگر 'لارڈ والڈی موٹ' سے دھوکا کھا چکے ہیں۔''

انہوں نے دروازے کی طرف قدم بڑھائے اور اسے کھولا۔

''بستر پر آرام کرنے سے پہلے ایک گرما گرم دھواں چھوڑتا ہوا چاکلیٹ کا بڑا پیالہ...... میں نے ہمیشہ یہی پایا ہے کہ اس سے حالت سدھر جاتی ہے اور سب تکان مٹ جاتی ہے۔'' ڈمبل ڈور نے ان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور پھر جینی کی طرف نرم نظروں سے دیکھ کر بولے۔ ''میڈم پامفری تمہیں اس وقت بھی جاگتی ہوئی ملیں گی، وہ بے جان ہوئے لوگوں کو نربط نرسنگوں کی دوا پلا رہی ہوں گی۔ میرا خیال ہے کہ افعی اژدھے کے شکار کسی بھی ہوش میں آ جائیں گے۔''

''تو ہرمائنی آج ٹھیک ہو جائے گی!'' رون نے خوش ہوتے ہوئے جلدی سے کہا۔

''ایسا کوئی نقصان نہیں ہوا ہے جو ٹھیک نہ ہو سکے۔'' ڈمبل ڈور نے مسکرا کر کہا۔

مسز ویزلی جینی کو لے کر باہر نکل گئی اور مسٹر ویزلی بھی ان کے پیچھے چلے گئے۔ وہ ابھی تک بری طرح سے صدمے کا شکار دکھائی دے رہے تھے۔

''دیکھو! منروا......'' پروفیسر ڈمبل ڈور نے کچھ سوچتے ہوئے پروفیسر میک گوناگل سے کہا۔ ''میرا خیال ہے کہ اس تھکا دینے والے سفر کے بعد ایک شاندار ضیافت کا اہتمام ہونا چاہئے۔ میری درخواست ہے کہ آپ باورچی خانے میں جا کر اس کی تیاری کی ہدایات دے دیں۔''

''ٹھیک ہے۔'' پروفیسر میک گوناگل نے کراکری آواز میں کہا اور دروازے کی طرف بڑھی۔ ''پوٹر اور ویزلی سے نبٹنے کی ذمہ داری میں آپ کو سونپتی ہوں، ٹھیک ہے؟''

پروفیسر میک گوناگل چلی گئیں۔ ہیری اور رون چور نگاہوں سے ڈمبل ڈور کے چہرے کے تاثرات بھانپنے کی کوشش کرنے لگے۔ 'ان سے نبٹنے کی ذمہ داری' سے پروفیسر میک گوناگل کا کیا مطلب تھا؟ کہیں ایسا تو نہیں...... کہیں ایسا تو نہیں...... کہ انہیں کوئی سزا ملنی والی ہے؟

''مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ میں نے تم دونوں کو پہلے بھی خبردار کیا تھا کہ اگر تم نے سکول کے قوانین توڑنے کی کوشش کی تو مجھے تمہیں سکول سے نکالنا پڑے گا۔'' ڈمبل ڈور کی آواز گونجی۔

رون کا منہ دہشت سے کھلے کا کھلا رہ گیا۔

''جس سے پتہ چلتا ہے کہ اچھے بھلے آدمی کو بھی کئی بار اپنے الفاظ واپس لینے پڑ جاتے ہیں۔'' ڈمبل ڈور نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''تم دونوں کو سکول کی حفاظت اور شاندار خدمات کیلئے اعزاز ملے گا اور مجھے دیکھنے دو...... ہاں میں سوچتا ہوں تم دونوں کو گری فنڈر کیلئے دو دو سو پوائنٹس بھی ملنا چاہئیں۔''

رون کا چہرہ لک ہارٹ کے ویلن ٹائن ڈے کے پھولوں کی طرح چمکیلا گلابی ہو گیا اور اس نے اپنا منہ دوبارہ بند کر لیا۔

''لیکن!'' ڈمبل ڈور نے مزید کہا۔ ''ہم میں سے کوئی اب بھی اس خطرناک مہم کے اختتام پر بالکل خاموش کھڑا ہے...... اتنی سنجیدگی کیوں دکھا رہے ہو گلڈرائے؟''

ہیری چونک پڑا۔ وہ لک ہارٹ کے بارے میں تو بالکل ہی بھول گیا تھا۔ وہ پلٹا اور اس نے دیکھا کہ لک ہارٹ کمرے کے ایک کونے میں کھڑا ہوا تھا اور اب بھی بے وجہ مسکرائے جا رہا تھا۔ جب ڈمبل ڈور نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے اس کا نام لیا تو لک

ہارٹ نے پیچھے مڑ کر دیکھا کہ وہ کس سے مخاطب ہیں؟

''پروفیسر ڈمبل ڈور!'' رون فوراً بولا۔''خفیہ تہ خانے میں ایک افسوسناک حادثہ ہوا تھا، پروفیسر لک ہارٹ......''

''کیا میں پروفیسر ہوں......؟'' لک ہارٹ نے بیچ میں سے بات اچک لی۔''بہت خوب! مجھے تو لگ رہا تھا میں کسی لائق ہی نہیں ہوں۔''

''لک ہارٹ نے......'' رون جھجکا پھر اس نے ڈمبل ڈور کو حقیقت بتا دینے کا فیصلہ کر لیا۔''لک ہارٹ نے ہم پر یادداشت بھلا دینے والا جادوئی کلمہ پڑھنے کی کوشش کی تھی مگر چھڑی نے پلٹ کر انہیں پر حملہ کر کر دیا اور وہ یادداشت کھو بیٹھے۔''

''واقعی!'' ڈمبل ڈور نے کہا اور اتنی زور سے سر ہلایا کہ ان کی لمبی سفید مونچھیں پھڑک اُٹھیں۔

''اپنی ہی تلوار سے چوٹ کھا گئے گلڈرائے!''

''تلوار؟'' لک ہارٹ نے حیران و پریشان ہوتے ہوئے کہا۔''میرے پاس تو تلوار نہیں ہے۔'' لک ہارٹ نے ہیری کی طرف توجہ کی۔''وہ آپ کو تلوار دے سکتا ہے۔''

''رون ویزلی!......کیا تم پروفیسر لک ہارٹ کو ہسپتال لے جا سکتے ہو؟ میں ہیری سے اکیلے میں کچھ باتیں کرنا چاہتا ہوں......'' ڈمبل ڈور نے رون کی طرف دیکھ کر کہا۔

لک ہارٹ ٹہلتا ہوا باہر نکل گیا۔ دروازہ بند کرتے وقت رون نے ڈمبل ڈور اور ہیری کی طرف پلٹ کر عجیب نظروں سے دیکھا۔ ڈمبل ڈور آتشدان کے پاس والی کرسی تک پہنچے۔

''بیٹھ جاؤ ہیری!'' انہوں نے ہیری کو اشارہ کیا۔ ہیری نجانے کیوں گھبراہٹ محسوس کرتے ہوئے بیٹھ گیا۔

''ہیری! سب سے پہلے تو میں تمہارا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا۔'' ڈمبل ڈور نے دھیمے انداز میں کہا۔ ان کی آنکھوں میں ایک بار پھر چمک دکھائی دے رہی تھی۔''یقیناً تم نے تہ خانے میں میرے ساتھ سچی محبت کا اظہار کیا ہوگا۔ مجھے معلوم ہے کہ اس جذبے کے علاوہ کوئی دوسری چیز فاکس کو تمہارے پاس نہیں پہنچا سکتی تھی۔'' انہوں نے فاکس کو تھپتھپایا جو اپنے پنکھ پھڑ پھڑاتے ہوئے ان کے کندھے پر آن بیٹھا تھا۔ جب ڈمبل ڈور نے اس کی طرف دیکھا تو ہیری عجیب انداز سے محض مسکرا کر رہ گیا۔

''تو تم ٹام رڈل سے مل چکے ہو!'' ڈمبل ڈور کے چہرے پر گہری سوچ کی شکنیں پڑ گئیں۔''میں اپنے تخیل میں جھانک سکتا ہوں کہ تم سے ملنے میں اس کی سب سے زیادہ دلچسپی ہوگی......''

ہیری ان کی بات سے پرے کہیں دور اپنی کشمکش میں مبتلا تھا۔ جو چیز اسے ابھی تک سمجھ میں نہ آ پائی تھی اور بدستور پریشان کئے

ہوئے تھے اچانک اس کے منہ سے لاشعوری انداز میں نکل گئی۔

''پروفیسر ڈمبل ڈور! ......رڈل نے کہا کہ میں اس کی طرح ہوں، اس نے کہا تھا کہ ہمارے درمیان کوئی عجیب سی چیز ہے جو ہمیں ایک جیسا بنائے ہوئے ہے......''

''اس نے ایسا کہا؟'' ڈمبل ڈور نے اپنی اپنی خمیدہ سفید بھنوؤں کے نیچے سے ہیری کو دیکھ کر متفکر انداز میں پوچھا۔ ''اور تمہاری کی کیا رائے ہے؟''

''میرا خیال نہیں کہ میں اس کے جیسا ہوں!'' ہیری نے اپنی امید سے زیادہ تیز آواز میں بولتے ہوئے کہا۔ ''میرا مطلب ہے کہ میں تو...... میں تو گری فنڈر میں ہوں...... میں تو......'' وہ مزید بولنے کے بجائے خاموش ہوگیا۔ اس کے دل میں چھپا ہوا اندیشہ دوبارہ سر اُٹھانے لگا تھا۔ اس نے ایک پل بعد دوبارہ بولنا شروع کیا۔ ''پروفیسر! بولتی ٹوپی نے مجھے کہا تھا کہ اگر میں...... اگر میں سلے درن میں ہوتا تو یہ زیادہ بہتر ہوتا۔ کچھ دیر کیلئے سب لوگ یہی ماننے لگے تھے کہ میں ہی سلزر سلے درن کا جانشین ہوں...... کیونکہ میں مار باسی زبان بول سکتا ہوں......''

''تم مار باسی اس لئے بول سکتے ہو ہیری!'' ڈمبل ڈور نے اطمینان بھرے انداز میں کہا۔ ''کیونکہ لارڈ والڈی موٹ جو 'سلزر سلے درن' کا آخری بچا ہوا جانشین ہے، مار باسی زبان بول سکتا ہے۔ اور میں غلطی پر نہیں ہوں تو جس رات اس نے تمہیں ماتھے پر یہ نشان دیا تھا، اسی رات کو اس نے تمہیں اپنی کچھ قوتیں بھی دے ڈالی تھیں حالانکہ مجھے پورا یقین ہے کہ تمہیں طاقت دینے کا اس کا کوئی ارادہ نہیں تھا...... نہ ہی اس کا کوئی عمل دخل تھا۔ یہ سب کچھ حادثاتی طور پر ہوگیا۔''

''والڈی موٹ نے مجھے اپنی کچھ قوتیں بھی دی ہیں؟'' ہیری بھونچکا رہ گیا۔

''میرے اندازے کے مطابق کچھ ایسا ہی دکھائی دیتا ہے۔''

''تب تو مجھے سلے درن میں ہونا چاہئے۔ بولتی ٹوپی کو میرے اندر سلے درن کی قوتیں ہی دکھائی دے رہی ہوں گی...... اور اس نے......'' ہیری نے متوحش نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''اس کے باوجود اس نے تمہیں گری فنڈر میں بھیج دیا۔'' ڈمبل ڈور نے اطمینان بھرے انداز سے کہا۔ ''میری بات دھیان سے سنو ہیری! تمہارے ایسی کئی خوبیاں موجود ہیں جنہیں سلزر سلے درن اپنے منتخب کئے گئے طلباء میں سب سے زیادہ پسند کرتا تھا۔ اس کی اپنی خاص الخاص خوبیاں مار باسی زبان کا جاننا، پختہ مافی الضمیر اور بیش بہا عقلمندی کسی تحفے سے کم نہیں تھیں۔ اسے کسی حد تک قوانین توڑنے کی بھی عادت تھی۔'' انہوں نے آگے جھکتے ہوئے کہا۔ ''لیکن ان سب کے باوجود بھی بولتی ٹوپی نے تمہیں گری فنڈر میں بھیج

دیا۔تم جانتے ہو ایسا کیوں ہوا تھا ذرا سوچو......'' ان کی سفید مونچھیں ایک بار پھر پھڑ کنے لگیں۔

''اس نے مجھے گری فنڈر میں صرف اس لئے رکھا کیونکہ میں نے اس سے درخواست کی تھی کہ مجھے سلے درن میں نہ بھیجا جائے۔'' ہیری نے تھکے ماندے کھلاڑی کی طرح کہا۔

''بالکل صحیح!'' ڈمبل ڈور کا چہرہ خوشی سے ایک بار پھر دمکنے لگا۔''اسی وجہ سے تم ٹام رڈل سے بہت الگ ہو۔ہم کیا ہیں؟ یہ ہماری قابلیت سے نہیں بلکہ ہمارے فیصلوں سے ظاہر ہوتا ہے۔اور ہیری! اگر تمہیں اس بات کا ثبوت چاہئے کہ تمہاری اصلی جگہ گری فنڈر میں ہے تو میں یہ تجویز دیتا ہوں کہ تم اسے ذرا غور سے دیکھو......''

ہیری اپنی کرسی پر غیر متحرک اور نیم ہوش میں بیٹھا رہا۔ڈمبل ڈور اپنی جگہ سے اُٹھے اور پروفیسر میک گوناگل کے میز کے پاس پہنچے۔اس پر پڑی ہوئی خون میں لتھڑی چاندی کی قیمتی دستے والی تلوار اُٹھائی اور ہیری کو دے دی۔ہیری نے آہستگی سے پلٹ کر اس کی طرف دیکھا۔آگ کی روشنی میں اس کی تیز دھار چمک رہی تھی جس پر ایک عجیب سی علامت بنی ہوئی تھی۔اس کے دستے کے ٹھیک نیچے لکھے ہوئے حروف دیکھے۔

''گاڈرک گری فنڈر۔''

''ہیری! صرف ایک سچا گری فنڈر ہی اس تلوار کو ٹوپی میں سے نکال سکتا تھا......'' ڈمبل ڈور نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

ایک منٹ تک دونوں خاموش بیٹھے رہے پھر ڈمبل ڈور نے پروفیسر میک گوناگل کی میز کا ایک دراز باہر کھینچا اور اس میں ایک قلم اور سیاہی کی دوات باہر نکالی۔

''اب تمہیں جس چیز کی ضرورت ہے ہیری!...... وہ ہے اچھا کھانا اور پُرسکون نیند...... میں تمہیں مشورہ دیتا ہوں کہ تم نیچے ضیافت میں جاؤ تب تک میں اژقبان میں ایک خط بھیجنا چاہوں گا۔ہمیں اپنا ہیگرڈ واپس چاہئے۔اور مجھے 'روزنامہ جادوگر' میں شائع کرانے کیلئے ایک وضاحتی مضمون بھی لکھنا ہوگا۔'' انہوں نے سوچتے ہوئے کہا۔''ہمیں 'تاریک جادو سے محفوظ رہنے کے فن' کیلئے ایک نئے استاد کی بھی ضرورت ہے۔نجانے کیوں؟ ہمارے یہاں تاریک جادو سے محفوظ رہنے کے فن کا کوئی استاد ٹک نہیں پاتا ہے۔ ہے نا ہیری!''

ہیری مسکرایا اور اُٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔اس نے ابھی دستے کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ تبھی دروازہ اتنا زور سے کھلا کہ دیوار سے ٹکرا کر واپس لوٹ گیا۔دروازے پر لوسیس مل فوائے کھڑا تھا۔اس کا چہرہ غصے سے سرخ ہو رہا تھا اور ان کے پہلو میں بازو کے ٹھیک نیچے ڈوبی کھڑا تھا جس کے پورے بدن پر پٹیاں بندھی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔

''شب بخیر لوسیس!'' ڈمبل ڈور نے دروازے کی طرف دیکھ کر جھکتے ہوئے کہا۔

لوسیس مل فوائے دندناتا ہوا کمرے میں داخل ہوا تو اس نے ہیری کو قریباً زمین پر گرا ہی دیا۔ ڈوبی اس کے پیچھے پیچھے دوڑتے ہوئے اندر داخل ہوا۔ وہ اس کے چوغے کا سرا پکڑے خاموش کھڑا تھا۔ اس کے چہرے پر دہشت بھرے جذبات دکھائی دے رہے تھے۔

گھریلو خرس نے تکیے کے غلاف جیسا لباس پہن رکھا تھا اور اس کے ہاتھ میں ایک دھبے لگی دھجی پکڑی ہوئی تھی جس سے وہ نیچے جھک کر لوسیس مل فوائے کے جوتے چمکا رہا تھا۔ بظاہر ایسا لگتا تھا کہ لوسیس مل فوائے بہت عجلت میں وہاں پہنچا تھا کہ اس کے جوتوں پر نصف پالش ہو پائی تھی۔ اس کے پریشان حال بال بھی اس کی بے چینی کو ظاہر کر رہے تھے۔ اس نے اپنے ٹخنوں میں بیٹھے ہوئے گھریلو خرس کی معذرت خواہانہ نگاہوں کو نظر انداز کرتے ہوئے ڈمبل ڈور کے چہرے پر اپنی زرد آنکھیں جما دیں۔

''تو......'' لوسیس مل فوائے نے اپنی سرد مہر نظریں ڈمبل ڈور پر جماتے ہوئے کہا۔ ''آپ واپس آ گئے۔ گورنروں نے آپ کو برخاست کر دیا تھا لیکن اس کے باوجود آپ نے ہوگورٹ لوٹنا بہتر سمجھا......''

''دیکھو لوسیس!'' ڈمبل ڈور نے ایک اطمینان بخش مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا۔ ''باقی گیارہ گونروں نے آج مجھ سے رابطہ کیا تھا۔ سچ کہا جائے تو ایک طرح سے میں الوؤں کی بھرمار سے گھر گیا تھا۔ انہیں یہ پتہ چلا تھا کہ آرتھر ویزلی کی بیٹی کا قتل ہو گیا ہے اور وہ چاہتے تھے کہ میں یہاں فوراً لوٹ آؤں ان کے خیال سے اس گھناؤنے مسئلے سے نپٹنے کیلئے صرف میں ہی واحد موزوں شخص تھا۔ ان میں سے کچھ لوگوں نے تو یہ بتایا کہ میری برخاستگی کیلئے ان کے دستخط کرواتے وقت آپ نے انہیں دھمکی دی تھی کہ اگر انہوں نے دستخط نہ کئے تو آپ ان کے گھرانوں کو تاریک جادو کے نرغے میں پھنسا دیں گے۔''

لوسیس مل فوائے کا چہرہ یکدم فق پڑ گیا وہ ہمیشہ سے زیادہ زرد دکھائی دیا لیکن اس کی آنکھیں اب بھی قہر آلودہ دکھائی دے رہی تھیں۔

''تو......کیا آپ نے حملے رکوا دیئے ہیں؟'' مل فوائے نے طنزیہ انداز میں پوچھا۔ ''کیا آپ نے مجرم کو گرفتار کر لیا ہے......؟''

''ہاں......'' ڈمبل ڈور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''خوب!'' مسٹر مل فوائے نے تیزی سے کہا۔ ''وہ کون ہے؟......''

''وہی جو گذشتہ بار تھا لوسیس!'' ڈمبل ڈور بولے۔ ''لیکن اس بار لارڈ والڈی موٹ کسی دوسرے روپ سے کام کر رہا تھا اس ڈائری کی شکل میں۔''

انہوں نے چھوٹی سیاہ رنگ کی ڈائری اُٹھائی جس کے درمیان میں ایک بڑا سوراخ دکھائی دے رہا تھا پھر انہوں نے مسٹر لوسیس کو غور سے دیکھا بہر حال ہیری ڈوبی کو دیکھ رہا تھا۔

گھریلو خرس بہت عجیب حرکتیں کر رہا تھا اس کی بڑی بڑی گیند جیسی آنکھیں ہیری کو پر معنی انداز میں دیکھ رہی تھیں۔ وہ ڈائری کی طرف اشارہ کر رہا تھا پھر مسٹر لوسیس مل فوائے کی طرف اور پھر اپنی مٹھی سے خود کو...... سر پر کس کر مار رہا تھا۔

''اچھا......'' مسٹر لوسیس مل فوائے نے دھیمے انداز میں کہا۔

''بڑی پیچیدہ قسم کی منصوبہ بندی تھی۔'' ڈمبل ڈور نے غیر معمولی آواز میں کہا۔ وہ اب بھی مسٹر مل فوائے کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھ رہے تھے۔ ''کیونکہ اگر ہیری......'' اسی لمحے مل فوائے نے غصے سے بھری ہوئی تیکھی آنکھوں سے ہیری کو دیکھا۔ ''اور اس کا دوست رون اس ڈائری کو تلاش نہ کر لیتے تو...... جینی ویزلی پر ہی سارا الزام دھر دیا جاتا۔ کوئی بھی کبھی یہ ثابت نہیں کر پاتا کہ اس نے اپنی مرضی سے یہ کام نہیں کیا تھا......''

مل فوائے کچھ نہیں بول پایا اس کا چہرہ بالکل تصویر کی مانند ساکت ہو گیا تھا۔

''ذرا تصور کیجئے!'' ڈمبل ڈور نے آگے جھکتے ہوئے کہا۔ ''اس حالت میں کیا ہوا ہوتا...... ویزلی گھرانہ ہماری دُنیا کے اہم خاندانوں میں سے ایک ہے جن کا خون بالکل 'خالص' ہے۔ ذرا خود ہی سوچئے! اگر لوگوں کو یہ پتہ چلتا کہ آرتھر ویزلی کی سگی بیٹی ماگلوؤں پر حملے کر رہی تھی اور ان کی موت کا سامان پیدا کر رہی تھی تو...... آرتھر ویزلی اور ان کے قانون برائے ماگل تحفظات پر اس الزام کا کیا اثر پڑتا؟ یہ تو بہت اچھا رہا کہ ہمیں یہ ڈائری مل گئی اور اس سے رڈل کی یادیں مٹا دی گئی۔ اگر ایسا نہیں ہوتا تو نجانے اس کے مزید کیسے مضر نتائج بھگتنا پڑتے......''

لوسیس مل فوائے نے خود کو بولنے کیلئے تیار کیا۔

''یہ بہت درست رہا۔'' وہ کڑک دار لہجے میں بولا۔

ابھی بھی ڈوبی مل فوائے کی پیٹھ کے پیچھے سے اشارے کر رہا تھا۔ پہلے ڈائری کی طرف پھر لوسیس مل فوائے کی طرف اور اس کے فوراً بعد وہ اپنا ماتھا پیٹنے لگتا۔ شاید وہ کچھ سمجھانا چاہ رہا تھا۔

اور پھر اچانک ہیری سب کچھ سمجھ گیا۔ اس نے ڈوبی کی طرف سر ہلایا۔ ڈوبی خود کو سزا دیتے ہوئے اپنا ایک کان بری طرح سے مروڑنے لگا اور پیچھے ایک کونے میں چلا گیا۔

''مسٹر لوسیس!'' ہیری نے دھیمے انداز میں کہا۔ ''کیا آپ یہ نہیں جاننا چاہیں گے کہ جینی کو یہ ڈائری کیسے ملی؟''

لوسیس مل فوائے نے مڑ کر ہیری کو خونخوار نظروں سے گھورا۔

''اس بارے میں میں کیا کہہ سکتا ہوں؟...... یہ ڈائری اس بے وقوف لڑکی تک کیسے پہنچی؟'' مل فوائے نے تیکھے انداز میں کہا۔

''کیونکہ یہ ڈیری...... آپ نے ہی اس تک پہنچائی تھی۔'' ہیری نے مضبوط لہجے میں کہا۔''فلورش اینڈ بلاٹس' نامی کتابوں کی دکان میں آپ نے بڑی چالاکی سے اس کی تبدیلی ہیئت والی پرانی کتاب اُٹھائی اور پھر کتاب واپس لوٹاتے ہوئے اس کے اندر یہ ڈائری رکھ دی...... میں نے درست کہا...... مسٹر لوسیس مل فوائے!''

اس نے دیکھا کہ مسٹر مل فوائے کے سفید ہاتھوں کی مٹھی بار بار بند ہو رہی تھی اور کھل رہی تھی۔ اس کی آنکھوں میں شعلے بھڑک رہے تھے۔

''اسے ثابت کر کے دکھاؤ!'' مل فوائے نے غراتے ہوئے کہا۔

''اسے کوئی بھی ثابت نہیں کر پائے گا۔'' ڈمبل ڈور بولے اور ہیری کی طرف دیکھ کر مسکرائے۔''اب نہیں! جب رڈل اس ڈائری سے غائب ہو گیا ہے لیکن لوسیس! میں آپ کو یہ مشورہ دینا چاہوں گا کہ آپ آئندہ والڈی موٹ کی سکول کی باقی پرانی چیزیں کسی تک نہ پہنچائیں۔ اگر کوئی اور چیز معصوم ہاتھوں میں پہنچی تو میں سوچتا ہوں کہ آرتھر ویزلی یقیناً اس کے لئے آپ کو ہی ذمہ دار ٹھہرانے کی پوری کوشش کرے گا......''

لوسیس مل فوائے ایک پل کیلئے متحرک ہوا پھر ٹھہر گیا۔ ہیری کو ایسا لگا جیسے اس کا دایاں ہاتھ اپنی جادوئی چھڑی نکالنے کیلئے بری طرح بے تاب ہو رہا تھا۔ بہر کیف لوسیس مل فوائے اپنے گھریلو خرس کی طرف مڑا جو اپنی گیند جیسی آنکھوں سے خلا میں گھور رہا تھا۔

''ڈوبی واپس چلو......'' لوسیس مل فوائے کی تیز آواز گونجی۔ اس کے بعد وہ تیز قدموں سے دروازے کی طرف بڑھا اور زور سے دروازہ کھول کر ڈوبی کی طرف دیکھنے لگا۔ ڈوبی دونوں ہاتھ باندھے دروازے کی طرف لپکا۔ جونہی وہ دروازے پر پہنچا تو مل فوائے نے کھینچ کر اس کی کمر پر لات دے ماری اور وہ اُڑتا ہوا باہر راہداری میں منہ کے بل گرا۔ پوری راہداری میں ڈوبی کی کراہتی چیخوں کی آواز پھیل گئی۔ لوسیس مل فوائے اپنا غصہ ڈوبی پر نکالتا ہوا جا رہا تھا۔ ہیری یہ دیکھ کر ایک پل کیلئے ٹھہرا اور سوچتا رہا پھر اس کے دماغ میں ایک خیال کوندا۔ وہ جلدی سے میز کی طرف بڑھا۔

''پروفیسر ڈمبل ڈور!'' ہیری نے جلدی سے بولا''کیا میں یہ ڈائری مسٹر مل فوائے کو واپس کر سکتا ہوں...... مہربانی کیجئے!''

''کیوں نہیں ہیری......'' ڈمبل ڈور نے اطمینان بھرے انداز میں کہا۔''لیکن جلدی، یاد رکھنا تمہیں ضیافت میں بھی پہنچنا ہے۔''

ہیری نے لپک کر ڈائری اُٹھائی اور دفتر سے باہر دوڑ لگا دی۔ وہ وہ راہداری کے موڑ کے پاس ڈوبی کی درد بھری چیخوں کو دھیما

ہوتے سن سکتا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اس کا منصوبہ کامیاب ہوگا یا نہیں؟ بہرحال اس نے جلدی سے اپنا ایک جوتا اتارا اور پھر اپنے گندی جراب کو باہر کھینچتے ہوئے اتار لیا اور اسکے اندر ڈائری ٹھونس کر اسے جلدی جلدی لپیٹا۔ اس نے جلدی سے جوتا واپس چڑھایا اور اندھیری راہداری میں دوڑ لگادی۔ وہ سیڑھیوں کے اوپر ان کے بالکل قریب پہنچ گیا۔

''سنئے مسٹر مل فوائے......'' ہیری نے ہانپتے ہوئے ہوئے کہا۔ اس نے اپنے قدموں کو بمشکل ٹھہرنے کیلئے روکا تھا۔ ''مجھے آپ کو کچھ لوٹانا ہے......'' یہ کہتے ہوئے اس نے اپنی بدبودار گندی جراب زبردستی لوسیس مل فوائے کے ہاتھوں میں تھمادی۔

''یہ کیا ہے؟'' مسٹر لوسیس مل فوائے نے ڈائری کے اوپر سے جراب کو ہٹایا اور جراب کو حقارت سے ایک طرف پھینک دیا۔ پھر وہ غصے سے کبھی ڈائری کو...... کبھی ہیری کو گھورتا رہا۔

''ہیری پوٹر! تمہارا بھی کسی دن وہی برا حال ہوگا جو تمہارے والدین کا ہوا تھا۔ وہ بھی احمق تھے اور دوسروں کے معاملے میں ٹانگ اڑایا کرتے تھے......'' لوسیس دھیمے انداز میں بولا۔

مل فوائے ہنکارتا ہوا پلٹا اور چلنے کیلئے آگے بڑھا۔

''چلو ڈوبی...... میں کہا چلو ڈوبی......''

لیکن ڈوبی اپنی جگہ سے ہلا تک نہیں۔ اس کے ہاتھ میں ہیری کی بدبودار گندی جراب پکڑی ہوئی تھی اور وہ اس کی طرف ایسے دیکھ رہا تھا جیسے اسے کوئی انمول خزانہ مل گیا ہو۔

''مالک نے ڈوبی کو جراب دی ہے۔'' گھریلو خرس نے حیرانگی سے کہا۔ ''مالک نے ڈوبی کو آزاد کردیا...... واقعی آزاد کردیا......''

''کیا؟'' مل فوائے ٹھٹک کر اپنی جگہ پر رُک گیا۔ ''یہ تم کیا کہہ رہے ہو؟'' وہ تھوک نگلتا ہوا بولا۔ اس کی آنکھوں میں الجھن کی جھلک دکھائی دے رہی تھی۔

''ڈوبی کو ایک جراب مل گئی۔'' ڈوبی نے غیر یقینی کے عالم میں کہا۔ ''مالک نے اسے میری طرف پھینکا اور ڈوبی نے اسے پکڑ لیا اور ڈوبی...... ڈوبی اب آزاد ہے۔''

لوسیس مل فوائے اپنی جگہ کھڑا دم بخود رہ گیا۔ وہ حیرت بھری نظروں سے کبھی ڈوبی کو اور کبھی اس کے ہاتھ میں پکڑے ہوئے موزے کو دیکھ رہا تھا۔ پھر جیسے اسے سب کچھ سمجھ آ گیا اور اس نے پلٹ کر ہیری کے اوپر چھلانگ لگادی۔

''لڑکے...... تم نے میرا غلام چھین لیا...... میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا۔''

''آپ ہیری پوٹر کو کوئی نقصان نہیں پہنچائیں گے۔'' اسی وقت ڈوبی ان کے دونوں کے بیچ میں آ گیا اور ایک زوردار دھماکے کی

آواز سیڑھیوں میں گونجی۔ لوسیس مل فوائے ہوا میں سے ہی الٹ گیا اور عقبی جانب گرتا چلا گیا۔ ایک بار میں تین سیڑھیاں عبور کرتا اور لڑھکتا ہوا کمر کے بل نیچے فرش پر جا گرا۔ وہ فرش پر مڑا تڑا سا پڑا تھا۔ اس کا چہرہ فرطِ طیش سے سرخ ہو رہا تھا۔ اس نے اُٹھتے ہوئے اپنی جادوئی چھڑی باہر نکالی لیکن ڈوبی نے اسی وقت اسے خبردار کرتے ہوئے اپنی لمبی انگلی کا رُخ اس کی طرف موڑ دیا۔

''آپ اب چلے جایئے۔'' گھریلو خرس تمیز کے دائرے میں بولا۔ اس کی آواز میں بے حد سرد مہری نہاں تھی۔ ''آپ ہیری پوٹر کو ہاتھ بھی نہیں لگائیں گے......بہتر ہوگا کہ آپ واپس لوٹ جایئے......''

لوسیس مل فوائے کے پاس کوئی دوسرا راستہ نہیں تھا۔ اس نے ان دونوں کی طرف قہر ڈھاتی ہوئی نگاہ ڈالی اور اپنا چوغہ درست کرتے ہوئے اسے ہوا میں چاروں طرف لہرایا اور تیز قدموں سے چلتا ہوا ان دونوں کی نگاہوں سے اوجھل ہو گیا۔

''ہیری پوٹر نے ڈوبی کو آزاد کر دیا......'' گھریلو خرس نے چیختی ہوئی آواز میں کہا اور تشکر آمیز نگاہوں سے ہیری کی طرف دیکھا۔ سب سے پاس والی کھڑکی سے آتی چاندنی اس کی گیند جیسی گول آنکھوں میں چمک رہی تھی۔ ''ہیری پوٹر نے ڈوبی کو آزاد کر دیا......''

''میں کم از کم اتنا تو کر ہی سکتا تھا ڈوبی!'' ہیری نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''بس تم اتنا وعدہ کرو کہ اب دوبارہ کبھی میری جان بچانے کی کوشش نہیں کرو گے۔'' یہ سن کر گھریلو خرس کے بدصورت بھورے چہرے پر اچانک ایک چوڑی، دانت دکھانے والی مسکان پھیل گئی اور پھر اس نے اپنے کانپتے ہوئے ہاتھوں سے ہیری کو جراب واپس پہنا دی۔

''ڈوبی میں تم سے ایک سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔ یاد ہے، تم نے مجھے کہا تھا کہ اس کا 'تم جانتے ہو کون؟' سے کوئی لینا دینا نہیں تھا تو......؟'' ہیری نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''یہ ایک اشارہ تھا جناب!'' ڈوبی نے کہا۔ اس کی آنکھیں پھیل گئی تھیں۔ جیسے یہ اتنا واضح اشارہ تھا کہ ہیری کو اس پہلی بار میں ہی سمجھ لینا چاہئے تھا۔ ''ڈوبی آپ کو اشارہ کر رہا تھا۔ شیطان جادوگر کے نام بدلنے سے پہلے سب لوگ اس کا نام لے سکتے تھے اب آپ کو سمجھ میں آیا۔''

''ہاں سمجھ میں آیا......'' ہیری نے دھیمے سے کہا۔ ''اچھا تو بہتر ہوگا کہ میں چل دوں ضیافت کی شروعات ہو چکی ہوں گی اور میری دوست ہرمائنی بھی اب تک جاگ چکی ہوگی۔''

ڈوبی نے فرطِ جذبات میں آگے بڑھ کر اپنے پتلے پتلے بازو ہیری کی ٹانگوں کے گرد ڈال دیئے اور اس سے لپٹ گیا۔ اس کی آنکھیں میں نمی چمک رہی تھی۔

''ڈوبی، ہیری پوٹر کو اپنے دل میں جتنا عظیم اور باکمال سمجھتا تھا، ہیری پوٹر تو اس سے زیادہ عظیم اور باکمال جادوگر نکلا......'' وہ

سبکیاں لیتے ہوئے بولا۔ ''الوداع ہیری پوٹر......الوداع''

اور ایک تیز چمک کی آواز کے ساتھ گھریلو خرس ڈوبی وہاں سے غائب ہو گیا۔

☆☆☆

ہیری کئی بار ہوگورٹ کی پر تکلف ضیافت میں شرکت کر چکا تھا مگر اس جیسی بات پہلے کبھی محسوس نہیں ہو پائی تھی۔ سب اپنے مخصوص پاجامے پہنے تمام رات بڑے ہال میں خوشیاں مناتے رہے۔ ہیری نہیں جانتا تھا کہ ان میں سے سب سے اچھی بات کون سی تھی؟

جب ہرمائنی اس کی طرف چوکڑیاں بھرتے ہوئے لپکی تو اس کی چیختی آواز ہیری کو بے حد فرحت بخش محسوس ہوئی۔ ''تم نے اسے بالآخر سلجھا دیا......تم نے اسے سلجھا دیا......'' ہرمائنی کی آنسوؤں میں ڈوبی ہوئی آواز ہیری کے کانوں میں پڑی۔

پھر جب جسٹن تیزی سے ہفل پف کی میز سے اُٹھ کر اس کی طرف آیا اور اس نے گرم جوشی سے ہاتھ ملایا اور کافی لمحوں تک اپنے سابقہ رویئے کیلئے اس سے معذرت کرتا رہا کہ اس نے خواہ مخواہ ہیری پر شک کیا۔

پھر جب ہیگرڈ رات کے ساڑھے تین بجے آیا اور اس نے ہیری اور رون کے کندھوں پر اتنی زور سے شاباشی دی کہ وہ تقریباً کیک کی پلیٹ پر گر گئے۔ ہیگرڈ کی آنکھوں میں خوشی اور تشکر کے آنسو تیر رہے تھے۔

پھر جب اس کے اور رون کے چار سو پوائنٹس کی وجہ سے گری فنڈر لگاتار دوسرے سال سکول کا سالانہ اعزاز 'ہاؤس کپ' جیت گیا۔

پھر جب پروفیسر میک گوناگل نے کھڑے ہو کر ان سب کو یہ بتایا کہ اس سال سکول میں چھائی رہنے والی سنگینی اور خوف و ہراس کی وجہ سے یہ فیصلہ کیا گیا ہے، امتحانات نہیں لئے جائیں گے۔ اسی لمحے ہرمائنی کی تاسف بھری آواز ابھری۔ ''اوہ نہیں......''

پھر جب ڈمبل ڈور نے یہ اعلان کیا کہ بدقسمتی سے پروفیسر گلڈرائے لک ہارٹ حادثے کا شکار ہو گئے ہیں لہٰذا وہ اگلے سال 'تاریک جادو سے محفوظ رہنے کے فن' کا موضوع نہیں پڑھائیں گے۔ وہ یہاں سے واپس جا کر اپنی یادداشت کی بحالی کیلئے علاج کرائیں گے اور ہماری دُعا ہے کہ وہ جلد از جلد صحت یاب ہوں۔ اس بات سے خوش ہو کر ضیافت کے شرکاء نے زبردست تالیاں بجائیں جن میں اساتذہ بھی شامل تھے۔

''بڑی شرم کی بات ہے......'' رون نے اپنی پلیٹ میں جام والا سالم کیک رکھتے ہوئے کہا۔ ''میں اب لک ہارٹ کو سچ مچ پسند کرنے لگا ہوں۔''

☆☆☆

سکول میں سہ ماہی کے درمیان پیش آنے والے سنگین حالات کے خاتمے پر باقی دن سورج کی چمکتی ہوئی دھوپ میں بیت گئے۔ ہوگورٹ ایک بار پھر سے معمول پر گامزن ہو چکا تھا۔ صرف کچھ چھوٹی چھوٹی تبدیلیاں رونما ہوئی تھیں۔ تاریک جادو سے محفوظ رہنے کے فن کی تمام جماعتیں منسوخ کر دی گئی تھیں۔ (''ہم نے اس موضوع پر ویسے بھی کافی مہارت حاصل کر لی ہے۔'' رون نے جماعت کی منسوخی پر ہرمائنی کو بتایا تو وہ جل بھن کر رہ گئی۔) لوسیس مل فوائے کو سکول کے گورنر کے عہدے سے معزول کر دیا گیا تھا۔ ڈریکو مل فوائے اس خبر کے بعد سکول میں پہلے کی طرح اتراتے ہوئے نہیں گھومتا تھا کہ جیسے وہ یہاں کا مالک ہو۔ اس کے برخلاف وہ چڑ چڑا اور تاسف زدہ سا دکھائی دیتا تھا۔ دوسری طرف جینی ویزلی ایک بار پھر پوری طرح خوش دکھائی دینے لگی تھی۔

بہت جلد ہی ہوگورٹ ایکسپریس سے گھر واپس لوٹنے کا وقت آن پہنچا۔ ہیری، رون، ہرمائنی، فریڈ، جارج اور جینی ایک ہی کمپارٹمنٹ میں ساتھ ساتھ بیٹھے تھے۔ چھٹیاں شروع ہونے کے بعد انہیں جادو کرنے کی ممانعت تھی، اس لئے انہوں نے ان آخری گھنٹوں کی آزادی کا بھرپور فائدہ اُٹھایا۔ انہوں نے پٹاخوں دار چٹکیاں کھیلی۔ فریڈ اور جارج کے فلبسٹر ساختہ پٹاخے چلائے اور ایک دوسرے کو جادو سے نہتا کرنے کی خوب مشق کی۔ ہیری کو اس جادوئی کلمے میں کافی مہارت ہو چکی تھی۔ وہ لوگ لگ بھگ کنگ کراس ریلوے اسٹیشن پر پہنچ گئے تھے کہ تبھی ہیری کو کوئی چیز یاد آئی۔

''جینی! تم نے پرسی کو ایسی کیا حرکت کرتے دیکھا تھا جو اس نے تمہیں کسی کو بھی بتانے سے منع کر رکھا تھا؟'' ہیری نے اچانک سوال کیا تو سب لوگ چونک اُٹھے۔

''اچھا وہ......'' جینی کھلکھلا کر ہنستے ہوئے بولی۔ ''دیکھو! پرسی کی دوست ہے......''

اسی وقت فریڈ نے جارج پر کتابوں کا ڈھیر گرا دیا۔

''کیا......؟''

''وہ ریون کلا کی مانیٹر ہے! پینی لوپ کلیئر واٹر......'' جینی نے بتایا۔ ''پرسی نے گذشتہ گرمیوں میں اسے بے تحاشا خط بھیجے تھے۔ وہ اس سے سکول میں چھپ چھپ کر ملتا بھی تھا۔ ایک دن جب وہ ایک خالی کمرہ جماعت میں ایک دوسرے کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے دیکھ رہے تھے کہ میں نے انہیں اکٹھے دیکھ لیا۔ وہ اتنا پریشان ہوا جب پینی لوپ پر 'تم جانتے ہو کون؟' کا حملہ ہوا......تم لوگ اسے چھیڑو گے تو نہیں......'' جینی نے گھورتے ہوئے ہیری کی طرف دیکھا۔ ہیری نے مسکراہٹ دباتے ہوئے جلدی سے گردن نفی میں ہلائی۔

''اس بارے میں تو ہم خواب میں بھی نہیں سوچ سکتے۔'' فریڈ جلدی سے بولا جبکہ اس کی صورت سے صاف جھلک رہا تھا جیسے

اس کی سالگرہ بہت جلدی سر پر آن پہنچی ہو۔

''بالکل نہیں......'' جارج نے کھی کھی کرتے ہوئے کہا۔

ہوگورٹ ایکسپریس دھیمے ہوئی اور آخر کار رُک گئی۔ ہیری نے اپنا قلم اور چرمئی کاغذ باہر نکالا۔ وہ رون اور ہرمائنی کی طرف مڑا۔ اس نے چرمئی کاغذ پر دوبار کچھ لکھا اور پھر اسے دو حصوں میں پھاڑ کر ان دونوں کے ہاتھ میں ایک ایک حصہ تھما دیا۔

''اسے ٹیلی فون نمبر کہتے ہیں۔ گذشتہ گرمیوں میں، میں نے تمہارے ڈیڈی کو ٹیلی فون کا استعمال کرنا سکھا دیا تھا، ان سے پوچھ لینا۔ ڈرسلی گھرانے میں مجھے فون کرتے رہنا.....ٹھیک ہے؟ میں صرف ڈڈلی کے ساتھ باتیں کر کر کے پورے دو مہینے نہیں گزار سکتا۔ یہ مجھ سے برداشت نہیں ہو پائے گا......'' ہیری نے جلدی جلدی انہیں کہا۔ وہ ریل گاڑی سے اترے اور جادوئی ستون کی طرف جاتے ہوئے ہجوم میں شامل ہو گئے۔

''تمہارے انکل اور آنٹی تو فخر سے پھولے نہیں سمائیں گے جب انہیں یہ معلوم ہوگا کہ اس سال تم نے سکول میں کیا کارنامہ انجام دیا ہے...... ہے نا؟'' ہرمائنی نے ہیری سے پوچھا۔

''نہیں!'' ہیری نے مستحکم انداز میں بولا۔ ''کیا تم پاگل ہوگئی ہو کیا؟ اتنے سارے موقع تھے جب میں مر سکتا تھا لیکن پھر بھی میں بچ گیا؟...... یہ جان کر وہ لوگ یقیناً اپنے سر کے بال نوچ ڈالیں گے......''

پھر وہ ماگلوؤں کی دُنیا میں لے جانے والے ستون سے ایک ساتھ باہر گئے۔

☆☆☆

# ھیری پوٹر اور
# اژقبان کا اسیر

مصنفہ: جے کے رولنگ

ترجمہ: معظم جاوید بخاری

شہرہ آفاق جادوگر ہیری پوٹر کے کارنامے (تیسری کتاب کا ترجمہ)

''ہیری پوٹر اینڈ پرسنر آف دی اژقبان''

# ہیری پوٹر

اور

# اژقبان کا اسیر

......مصنفہ......

جے کے رولنگ

......مترجم......

معظم جاوید بخاری

............انٹرنیٹ ایڈیشن............

# فہرست ابواب

پہلا باب

# الّو کی ڈاک

ہیری پوٹر کئی لحاظ سے ایک غیر معمولی بچہ تھا۔ ایک بات تو یہ تھی کہ اسے گرمیوں کی تعطیلات بہت بری لگتی تھیں۔ دوسری بات یہ تھی کہ وہ سچ مچ اپنا چھٹیوں کا کام کرنا چاہتا تھا، لیکن اسے رات میں سب سے چھپ کر چوری سے اپنا ہوم ورک کرنا پڑتا تھا اور سب سے بڑی بات یہ تھی کہ وہ ایک جادوگر تھا۔ لگ بھگ آدھی رات کا وقت تھا۔ ہیری پیٹ کے بل اپنے بستر پر لیٹا ہوا تھا۔ اس کے سر کے اوپر کمبل کسی خیمے کی مانند پڑا ہوا تھا۔ اس کے ایک ہاتھ میں ٹارچ تھی اور وہ چرمئی پوش کی ایک بڑی سی کتاب (جادوئی تاریخ از بیتھ لیڈا بیگ شاٹ) پڑھ رہا تھا۔ وہ کتاب میں سے ایسی سطور کی تلاش کر رہا تھا جن کی مدد سے اسے اپنا مضمون لکھنے میں مدد ملے۔ اس مضمون کا موضوع تھا ''چودھویں صدی میں جادوگرنیوں کو نذرِ آتش کرنا پوری طرح مہمل تھا، وضاحت کیجئے......''

اس کا قلم عمدہ دکھائی دینے والے پیراگراف پر آ کر ٹھہر گیا۔ ہیری نے اپنے گول چشمے کو ناک کے اوپر دھکیلا، اپنی ٹارچ کتاب کے پاس لے گیا اور پڑھنے لگا۔

> 'جادو نہ جاننے والے لوگ (جنہیں عام طور پر 'ماگل' نام سے جانا جاتا ہے) دورِ وسطیٰ سے ہی جادو کے نام بہت ڈرتے تھے لیکن انہیں اس کی صحیح پہچان نہیں تھی۔ وہ اصلی جادوگر یا جادوگرنی کو کبھی کبھار ہی پکڑ پاتے تھے اور جب ایسا ہوتا تھا تب بھی اس پر جلنے کا کوئی اثر نہیں ہوتا تھا۔ جادوگرنی آگ سے محفوظ رہنے والا ایک آسان سا جادوئی کلمہ پڑھ لیتی تھی پھر درد سے چیخنے کا ڈھونگ رچاتی تھی۔ جبکہ انہیں صرف ہلکی گدگدی محسوس ہوتی تھی۔ دراصل ویڈلن نامی جادوگرنی کو تو نذرِ آتش ہونا اس قدر پسند تھا کہ اس نے خود کو مختلف بہروپوں میں سینتالیس بار پکڑوایا تاکہ آگ کی لپٹوں سے لطف اندوز ہو سکے۔'

ہیری نے قلم اپنے دانتوں کے بیچ دبا لی، اس کے بعد اس نے تکیے کے نیچے رکھی دوات اور چرمئی کاغذ کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ دھیرے دھیرے اور بہت محتاط انداز سے اس نے دوات کا ڈھکن کھولا۔ اس میں اپنی قلم ڈبوئی اور لکھنا شروع کیا۔ وہ تھوڑی دیر بعد رک کر سن گن لیتا تھا کیونکہ اگر ڈرسلی خاندان کے کسی فرد نے باتھ روم جاتے وقت اس کے قلم کی رگڑتی چرچراہٹ کی آواز سن لی تو

اس کی خیر نہیں تھی۔ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ اسے شاید پوری تعطیلات میں سیڑھیوں کے نیچے والے ننھے سے گودام میں بند کر دیا جائے گا۔

پرائیویٹ ڈرائیو کے مکان نمبر چار میں رہنے والے ڈرسلی گھرانے کے نامناسب رویئے کی وجہ سے ہیری کو موسم گرما کی تعطیلات بے حد ناگوار گزرتی تھیں۔ انکل ورنن، آنٹی پٹونیہ اور ان کا بیٹا ڈڈلی، ہیری کے اکلوتے رشتہ دار تھے جو دُنیا میں زندہ سلامت تھے۔ وہ ماگل تھے اور جادو کے بارے میں ان کے نظریات چودہویں صدی کے لوگوں سے الگ نہیں تھے۔ وہ انہی کی طرح سوچتے اور عمل کرتے تھے۔ ہیری کے ماں باپ جادوگر تھے لیکن ڈرسلی خاندان میں ان کے نام کا ذکر تک نہیں کیا جاتا تھا۔ آنٹی پٹونیہ اور انکل ورنن کو امید تھی کہ اگر انہوں نے ہیری کو بچا کر رکھا تو اس کا جادو باہر نہیں آ پائے گا۔ بہرحال ان کی چال کامیاب نہیں ہوئی، جس سے وہ بہت غصے میں تھے۔ اب ان کے دماغ میں یہ دہشت چھائی ہوئی تھی کہ کہیں کسی کو یہ پتہ نہ چل جائے کہ ہیری گذشتہ دو سال سے ''ہوگورٹس سکول برائے جادوئی تعلیم و پراسرار علوم'' میں پڑھ رہا ہے۔ اب مسٹر ڈرسلی زیادہ سے زیادہ بس اتنا ہی کر سکتے تھے کہ گرمیوں کی تعطیلات شروع ہوتے ہی ہیری کی جادو کی نصابی کتابیں، جادوئی چھڑی، کڑاہی اور بہاری ڈنڈے کو تالے میں بند کر دیں اور اسے پڑوسیوں سے باتیں بھی نہ کرنے دیں۔

اپنی جادو کی نصابی کتابیں تالے میں بند ہو جانے سے ہیری بہت پریشان تھا کیونکہ ہوگورٹس کے اساتذہ نے تعطیلات کیلئے اُسے ڈھیر سارا لکھنے اور یاد کرنے کا کام دیا تھا۔ ہیری کے سب سے کم پسندیدہ استاد پروفیسر سنیپ نے اسے ایک بہت مشکل مضمون دیا تھا......

'سکوڑنے والا جادوئی سیال!'

اگر ہیری نے پروفیسر سنیپ کا دیا ہوا ہوم ورک مکمل نہیں کیا تو نہ صرف پروفیسر سنیپ اس سے بے حد محظوظ ہوگا بلکہ اسے ہیری کو ایک مہینے تک کی سزا دینے کا بہانہ بھی مل جائے گا۔ اس لئے جب چھٹیوں کے بعد پہلے ہی ہفتے میں ہیری کو موقعہ ملا تو اس نے اس کا پورا پورا فائدہ اُٹھا لیا تھا۔ اس دن انکل ورنن، آنٹی پٹونیہ اور ڈڈلی سامنے والے باغیچے میں تھے، وہ اس وقت کمپنی سے ملی ہوئی نئی کار کو دیکھنے کیلئے وہاں جمع تھے۔ (جس کی انہوں نے بہت بلند آواز میں تعریف کی تا کہ پڑوسی تک سن لیں اور اسے دیکھ بھی لیں) ہیری نے دیر نہیں کی، وہ بغیر آواز کئے جلدی سے نیچے گیا، سیڑھیوں کے نیچے والے ننھے گودام کا تالا کھولا۔ اس میں اپنی کچھ کتابیں نکالیں اور انہیں اپنے سونے والے کمرے میں چھپا ڈالا۔ جب تک چادروں پر سیاہی کے نشان نہ پڑیں تب تک مسٹر ڈرسلی کو کبھی پتہ نہیں چل پائے گا کہ راتوں میں چوری چھپے اپنی جادوئی پڑھائی کرتا رہا ہے۔

ہیری اس وقت اپنے انکل آنٹی سے کوئی دشمنی مول نہیں لینا چاہتا تھا کیونکہ وہ پہلے ہی اس سے اکھڑے ہوئے رہتے تھے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ سکول کی تعطیلات شروع ہونے کے کچھ دنوں بعد ہی اس کے ایک جادوگر دوست جو کہ اس کا ہم جماعت بھی تھا، اس نے اسے فون کیا تھا۔

'رون ویزلی' ہوگورٹ میں ہیری کے سب سے اچھے دوستوں میں سے ایک تھا۔ اس کے گھرانے میں سبھی افراد جادوگر تھے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ایسی بہت سی چیزیں جانتے تھے جن کے بارے میں ہیری کو علم نہیں تھا لیکن اُس نے اس سے پہلے کبھی ٹیلی فون کا استعمال نہیں کیا تھا۔ یہ نہایت بدقسمتی تھی کہ اس کا فون انکل ورنن نے ہی اُٹھایا۔

''ہیلو!......ورنن ڈرسلی بول رہا ہوں!''

اتفاق کی بات تھی کہ ہیری اس وقت اسی کمرے میں ہی موجود تھا جہاں ٹیلی فون رکھا ہوا تھا۔ دوسری طرف سے رون ویزلی کی آتی ہوئی آواز سن کر وہ کسی پتھر کے بت کی سا کت رہ گیا۔

''ہیلو؟......ہیلو؟......کیا آپ کو میری آواز سنائی دے رہی ہے؟......میں ہیری...... پوٹر...... سے بات کرنا چاہتا......ہوں!'' رون کی آواز فون سپیکر سے سنائی دے رہی تھی۔

رون اتنی جم کر چلا رہا تھا کہ انکل ورنن اچھل پڑے۔ ریسیور ان کے کان سے ایک فٹ دور ہوتا چلا گیا۔ وہ کچھ لمحوں تک غصے اور دہشت بھری نگاہوں سے ریسیور کو بری طرح گھورتے رہے۔ جیسے انہیں یقین ہی نہ آ رہا ہو کہ ٹیلی فون سے واقعی ہیری پوٹر کا ہی پوچھا گیا ہو۔ پھر انہوں نے اپنا منہ ماؤتھ پیس کے قریب لا کر دھاڑتے ہوئے پوچھا۔

''کون ہو تم......؟''

''رون ویزلی!'' دوسری طرف سے رون کی گرجتی ہوئی آواز سنائی دی۔ اس کی آواز اتنی تیز تھی کہ جیسے وہ اور انکل ورنن فٹ بال کے میدان میں دو متضاد کناروں پر بیٹھے ہوئے ہوں۔ ''مم...... میں ہیری کا دوست بول رہا ہوں...... ہیری کے سکول میں ساتھ پڑھتا ہوں۔''

انکل ورنن کی چھوٹی آنکھیں ہیری کو گھورنے لگی جو اسی جگہ دم بخود سا کھڑا تھا۔

''یہاں کوئی ہیری پوٹر نہیں رہتا ہے۔'' انہوں اس نے گرجتے ہوئے کہا۔ ریسیور ابھی تک ان کے ہاتھ میں موجود تھا مگر وہ اب بھی کانوں سے ایک بالشت کے فاصلے پر دور تھا۔ شاید انہیں یہ خوف لاحق ہو جیسے اس میں سے ابھی کوئی دھماکہ برآمد ہو جائے گا۔

''میں نہیں جانتا کہ تم کس سکول کا ذکر کر رہے ہو۔ اب دوبارہ کبھی فون مت کرنا سمجھے! اور کبھی دوبارہ میرے گھر یا میرے خاندان کے کسی فرد کے آس پاس بھی بھٹکنے کی کوشش بھی مت کرنا...... سمجھ گئے لڑکے!''

پھر انہوں نے ریسیور کو کریڈل پر اس طرح پٹخ دیا جیسے وہ کسی زہریلی مکڑی کو پٹخ رہے ہو۔ اس کے بعد جو فساد ہوا وہ بے حد بھیانک اور ڈراؤنا تھا۔ انکل ورنن نے گرجتے ہوئے اور ہیری پر تھوک کی بوچھاڑ کرتے ہوئے کہا۔

''اپنے جیسے لوگوں کو یہ نمبر دینے کی تمہاری جرأت کیسے ہوئی؟''

ظاہر ہے رون سمجھ گیا تھا کہ اس کے فون کی وجہ سے ہیری مصیبت میں پھنس گیا ہوگا۔ اس لئے اس نے دوبارہ فون نہیں کیا تھا۔

ہوگورٹس میں ہیری کی ایک اور اچھی دوست ہرمائنی گرینجر نے بھی اسے فون نہیں کیا تھا۔ ہیری سمجھ گیا کہ رون نے ہرمائنی کو اس بارے میں متنبہ کر دیا ہوگا کہ وہ ہیری کے گھر پر فون کرنے کی کوشش نہ کرے۔ اسے بے حد تاسف تھا کیونکہ ہرمائنی ہیری کی کلاس کی سب سے ہونہار اور سمجھدار جادوگرنی تھی۔ اس کے ماں باپ ماگل تھے اور وہ اچھی طرح جانتی تھی کہ ٹیلی فون کا استعمال کیسے کیا جاتا ہے؟......اور وہ شاید اتنی سمجھدار بھی تھی، وہ یہ کبھی نہیں کہتی کہ وہ ہوگورٹس میں پڑھتی ہے......

اس طرح ہیری کا پانچ ہفتوں تک اپنے جادوگر دوستوں سے کوئی رابطہ نہ ہو پایا اور نہ ہی کوئی خبر اس تک پہنچی۔ اس سال بھی موسم گرما کی تعطیلات گذشتہ سال کی مانند اتنی ہی بری بیت رہی تھیں۔ صرف ایک چھوٹی سی تبدیلی رونما ہوئی تھی۔ ہیری کو اس بات کی اجازت مل گئی تھی کہ وہ اپنی الّو 'ہیڈوگ' کو رات میں اُڑنے کیلئے باہر چھوڑ دیا کرے۔ بہرحال اس کے لئے اسے یہ وعدہ کرنا پڑا تھا کہ وہ اس کے ذریعے اپنے دوستوں کو کوئی خط یا پیغام وغیرہ نہیں بھیجے گا۔ انکل ورنن نے یہ اجازت مجبوری کے عالم میں دی تھی کیونکہ اگر ہیڈوگ کو چوبیس گھنٹے پنجرے میں بند رکھا جاتا تو وہ بہت بری سے شور کرتی تھی جس سے ان کی نیند اور سکون برباد ہوکر رہ جاتا تھا۔

ہیری 'ونڈیلین' نامی جادوگرنی کے بارے میں لکھنے کے بعد ایک بار پھر رُکا اور سماعت پر زور دیتے ہوئے یہ سننے کی کوشش کرنے لگا کہ کہیں کوئی جاگ تو نہیں گیا۔ اندھیرے گھر کی خاموشی میں صرف اس کے موٹے خالہ زاد بھائی ڈڈلی کے خراٹوں کی آواز کہیں دور سنائی دے رہی تھی۔ اس نے سوچا، بہت رات ہو چکی ہوگی۔ ہیری کی آنکھیں تکان کے مارے بری طرح جل رہی تھیں۔ شاید وہ اس مضمون کو کل رات کو پورا کرلے گا......

اس نے اپنی دوات کا ڈھکن بند کیا اور اپنے بستر کے نیچے سے تکیے کا ایک پرانا غلاف نکالا پھر اس نے ٹارچ، جادوئی تاریخ کی کتاب، اپنا عقابی پنکھ والا قلم اور دوات اس تکیے کے غلاف میں گھسا دیئے۔ اس کے بعد وہ بستر سے اترا اور سارا سامان بستر کے نیچے والے فرش پر رکھے ہوئے اکھڑے بورڈ کے نیچے چھپا دیا۔ وہ اُٹھ کر کھڑا ہوا اور دونوں ہاتھ پھیلا کر انگڑائی لی پھر اپنے بستر کے پاس والی میز پر رکھی چمکنے والی گھڑی کی طرف دیکھا۔ رات کا ایک بج چکا تھا۔ ہیری کے پیٹ میں ایک عجیب مروڑ اُٹھا۔ اُسے پتہ بھی نہیں چلا کہ وہ پورے ایک گھنٹے پہلے 'تیرہ سال' کا ہو چکا تھا۔ ہیری کے کے بارے میں ایک اور غیر معمولی بات یہ تھی کہ اسے اپنی سالگرہ سے بہت کم ہی امید رہتی تھی۔ اسے زندگی میں کبھی سالگرہ کا کیک نصیب نہیں ہوا تھا۔ مسٹر ڈرسلی گذشتہ دو سالوں سے لگاتار ہیری کی سالگرہ کو پوری طرح نظرانداز کرنے پر تلے تھے اور اس کے پاس یہ تسلیم کرنے کی کوئی وجہ نہیں تھی کہ وہ اس سالگرہ کو یاد رکھیں گے۔

ہیری اندھیرے کمرے میں ہیڈوگ کے بند خالی پنجرے کے پاس سے ہوتا ہوا کھلی کھڑکی کے پاس پہنچا۔ وہ اس کی چوکھٹ پر جھک سا گیا۔ اسے اپنے چہرے پر رات کی ٹھنڈی ہوا پھسلتی ہوئی محسوس ہونے لگی۔ کمبل کے اندر کافی دیر تک گھسے رہنے کے بعد اسے یہ ہوا بے حد بھلی لگ رہی تھی۔ ہیڈوگ دو راتوں سے غائب تھی لیکن ہیری اس بات سے پریشان نہیں تھا۔ وہ پہلے بھی کئی بار لمبے عرصے تک غائب رہ چکی تھی۔ بہرحال ہیری چاہتا تھا کہ ہیڈوگ جلدی لوٹ آئے اس گھر میں صرف وہی ایک ہی تو تھی جو اسے دیکھ

کرنا ک بھوں نہیں چڑھاتی تھی۔

ہیری اب بھی اپنی عمر کے لحاظ سے تھوڑا چھوٹا اور دبلا دکھائی دیتا تھا لیکن گذشتہ ایک سال میں کسی قدر اونچا اور لمبا ضرور ہو گیا تھا۔ بہرحال اس کے سیاہ بال اب بھی پہلے جیسے ہی تھے۔ اس کی اپنی لاکھ کوششوں کے باوجود وہ ہمیشہ بکھرے ہی رہتے تھے۔ موٹے شیشوں والے چشمے کے نیچے اس کی سبز آنکھیں نہایت چمکدار دکھائی دیتی تھیں۔ اس کے علاوہ اس کے ماتھے پر ایک پتلا سا نشان بھی تھا جو بجلی کڑکنے پر دکھائی دینے والی کٹ دار دھاری جیسا تھا۔ ہیری کے چہرے کے تمام خدوخال میں یہ نشان کچھ الگ ہی دکھائی دیتا تھا۔ مسٹر اور مسز ڈرسلی نے اسے دس سال تک جھوٹ بول کر یہ باور کرانے کی کوشش کی تھی کہ یہ نشان دراصل ایک کار حادثے کے باعث ہیری کے ماتھے پر پڑا تھا جس میں اس کی ماں للّی اور باپ جیمس پوٹر جاں بحق ہو گئے تھے۔ جبکہ سچائی تو اس کے برعکس تھی، للّی اور جیمس پوٹر کی موت کسی کار حادثے میں ہوئی ہی نہیں تھی بلکہ انہیں تو باقاعدہ نشانہ بنا کر قتل کیا گیا تھا۔ اس صدی کے سب سے بھیانک اور شیطانی قوتوں کے مالک 'لارڈ والڈی موورٹ' نے انہیں ہلاک کر ڈالا تھا۔ اس نے ہیری کو بھی قتل کرنے کی کوشش کی تھی مگر خوش قسمتی سے ہیری بچ تو گیا لیکن لارڈ والڈی موورٹ کے جادوئی حملے سے ہیری کے ماتھے پر ہمیشہ کیلئے وہ بجلی جیسا نشان بن گیا۔ اس سے بھی برا تو یہ ہوا کہ والڈی موورٹ کے اپنے جادوئی کلمے نے پلٹ کر خود اُسی کو اپنا نشانہ بنا لیا۔ والڈی موورٹ سنبھل نہ پایا اور اس کو اپنی جان کے لالے پڑ گئے۔ اسے اپنی جان بچانے کیلئے فرار ہونا پڑا...... ! ہوگورٹس میں ہیری کی اس سے پھر مڈبھیڑ ہوئی تھی۔ اندھیری کھڑکی کے پاس کھڑے کھڑے جب ہیری نے والڈی موورٹ سے اپنی آخری مڈبھیڑ یاد کی تو اسے یہ تسلیم کرنا پڑا کہ اسے اپنی تیرہویں سالگرہ تک پہنچنے میں خوش قسمتی کو زیادہ دخل تھا۔ ہیڈوگ کو تلاش کرنے کی کوشش کرتے ہوئے اس نے تاروں بھرے آسمان کو غور سے دیکھا۔ شاید وہ اپنی چونچ میں کوئی مرا ہوا چوہا لٹکاتے ہوئے اس کے پاس آ جائے اور شاباشی کی امید کرے۔ وہ چھتوں کے اوپر کے آسمان کو یوں ہی دیکھ رہا تھا کہ تبھی اسے ایک بہت عجیب جاندار دکھائی دیا۔ اسے اس عجیب ہیئت والے جاندار کو سمجھنے میں کچھ وقت لگا۔ چاندنی کی مدھم روشنی میں ہیری کو ایک بڑا اور چوڑا عجیب سا جاندار دکھائی دے رہا تھا جو ہر گزرنے والے لمحے بعد کچھ بڑا ہوتا جا رہا تھا۔ اس کے پنکھ کچھ زیادہ ہی فاصلے پر تھے۔ وہ پنکھ پھڑ پھڑاتا ہوا ہیری کی طرف بڑھتا چلا آ رہا تھا۔ ہیری نہایت خاموشی سے اسے نیچے اور نیچے اترتے ہوئے دیکھتا رہا۔ ایک پل کے لئے وہ جھجکا، اس نے اپنے ہاتھ کھڑکی کے ہینڈل کی طرف بڑھائے۔ وہ اسے بند کرنے کے بارے میں سوچنے لگا۔ لیکن عین اسی وقت وہ عجیب جاندار پرائیویٹ ڈرائیو کی سٹریٹ لائٹس کی زد میں داخل ہو گیا۔ روشنی میں اسے دیکھتے ہی ہیری کو ساری بات سمجھ میں آ گئی اور ہلکی سی مسکراہٹ اس کے لبوں پر تیرنے لگی۔ وہ سرعت سے کھڑکی سے پیچھے ہٹ کر ایک طرف ہو گیا۔ کھڑکی میں سے ایک ساتھ تین الو اندر داخل ہوئے۔ ان میں سے دو الوؤں نے تیسرے الو کو پکڑ رکھا تھا جو ان کے بیچ بے ہوش دکھائی دے رہا تھا۔ وہ تینوں ہلکی سی دھم کی آواز کے ساتھ ہیری کے بستر پر اتر کر بیٹھ گئے تھے۔ بیچ والا بڑا اور بھورے رنگ کا الو نڈھال سا پڑا رہا۔ اس کے پیر میں ایک بڑا پارسل بندھا ہوا تھا۔ ہیری نے اس نڈھال الو کو پہلی نظر میں ہی پہچان لیا تھا۔ اس نام

ایرل تھا اور وہ ویزلی خاندان کی ملکیت تھا۔ ہیری فوراً بستر کی طرف لپکا۔ اس نے ایرل کے پیر میں بندھی رسیاں کھول کر پارسل کو اس کے جسم سے الگ کیا۔ اس کے بعد ایرل کو ہیڈوگ کے پنجرے کی طرف لے گیا۔ ایرل نے دھیرے سے ایک آنکھ کھول کر شکریے کیلئے ایک دھیمی سی آواز نکالی اور پنجرے میں پڑی پانی کی کٹوری میں اپنی چونچ ڈال دی۔ وہ ہانپتے ہوئے پانی کے گھونٹ حلق سے اتارنے لگا۔ ہیری دوسرے الوؤں کی طرف متوجہ ہوا۔ ان میں سے ایک اس کا اپنا الّو ہیڈوگ تھا۔ جو کافی بڑی اور سفید رنگ کی مادہ تھی۔ اس کے پاؤں میں بھی ایک پارسل بندھا ہوا تھا۔ ہیری کو قریب پا کر ہیڈوگ کے چہرے پر بشاشت سی پھیل گئی۔ ہیری نے جب اس کا پارسل کھولا تو اس نے ہیری کے گال پر اپنی چونچ سے محبت سے کریدا۔ پارسل الگ ہوتے ہی ہیڈوگ بستر سے اڑی اور کمرے میں مستی بھرا چکر کاٹ کر اپنے پنجرے میں ایرل کے پاس جا بیٹھی جو ابھی بھی گردن کٹوری میں ڈالے نڈھال سا دکھائی دے رہا تھا۔ ہیری ہیڈوگ سے فارغ ہونے کے بعد تیسرے الو کی طرف بڑھا۔ اسے ہیری نے پہلی بار دیکھا تھا، اس لئے وہ پہچان نہیں پایا کہ وہ کس کی طرف سے آیا ہے۔ وہ بڑا خوبصورت اور جسامت میں قدرے چھوٹا تھا۔ اس کے پاس پہنچتے ہی ہیری کو معلوم ہو گیا کہ وہ کہاں سے آیا تھا کیونکہ تیسرے پارسل کے ساتھ ہوگورٹس سکول کی مہر والا ایک خط بھی موجود تھا۔ جب ہیری نے الو کا پارسل نکال کر اسے آزاد کیا تو اس نے پرتشکر نگاہوں سے دیکھتے ہوئے اپنے پروں کو پھڑپھڑایا اور کھڑکی سے باہر نکل گیا۔

ہیری گہری سانس لیکر اپنے بستر پر بیٹھ گیا جہاں تین پارسل بکھرے ہوئے تھے۔ اس نے جھپٹ کر ایرل والے پارسل کو اُٹھایا اور اس پر لپٹے بھورے رنگ کے کاغذ کو پھاڑا۔ اندر سے ایک دلکش ورق میں لپٹا ہوا پیکٹ برآمد ہوا۔ یہ اسے ملنے والا سالگرہ کا پہلا تحفہ تھا جس کے اوپر ایک خوبصورت منقش برتھ ڈے کارڈ والا لفافہ لگا ہوا تھا۔ ہیری نے انگلیوں سے لفافہ کھولا۔ اس میں سے دو کاغذ برآمد ہوئے۔ ایک تو خط تھا جبکہ اس کے ہمراہ اخبار کا کٹا ہوا تراشا تھا یہ تو ظاہر تھا کہ تراشا جادوگروں کے مخصوص اخبار روزنامہ 'جادوگر' کا ہی تھا کیونکہ اس میں دکھائی دینے والی تصویر ساکن نہیں تھی بلکہ متحرک تھی۔ لوگ ہلتے جلتے دکھائی دے رہے تھے۔ ہیری نے تراشا اُٹھایا اور اس کی تہہ کھول کر اسے پڑھنے میں مشغول ہو گیا۔

وزارت جادو کے ایک اہلکار نے بڑا انعام حاصل کیا۔

نامہ نگار۔ جادوئی دنیا کے اہم ادارے محکمہ وزارت جادو کی طرف سے ماگل ائیر کرافٹس آفس کے سربراہ ویزلی کو بہترین کارکردگی اور خدمات کے سالانہ اعلیٰ اعزاز سے نوازا گیا ہے۔ خوشی سے جھومتے ہوئے مسٹر ویزلی نے نامہ نگار کو بتایا کہ 'ہم ان ملنے والے گیلین (سونے کے سکوں) سے موسم گرما کی تعطیلات مصر میں منانے کا ارادہ رکھتے ہیں جہاں ان کا بیٹا 'بل' جادوگروں کے بینک گرنگوٹس میں لٹیروں کے جادوئی کلمات کو بھسم کرنے کا کام کرتا ہے۔' امکان ہے کہ ویزلی خاندان مصر میں ایک ماہ خوب لطف اندوز ہوگا کیونکہ اس خاندان کے پانچ بچے ہوگورٹس سکول میں پڑھتے ہیں انہیں سکول کے نئی جماعتوں میں شامل ہونے کیلئے یکم ستمبر سے پہلے ہی واپس لوٹنا ہوگا۔''

تراشے میں ویزلی خاندان کے متحرک افراد کو دیکھ کر ہیری کے چہرے پر دھیمی مسکراہٹ پھیل گئی۔ کیونکہ ویزلی خاندان کے سبھی افراد ایک بڑے اہرام کی تصویر کے سامنے کھڑے ہوکر اس کی طرف زور زور سے ہاتھ ہلاتے دکھائی دے رہے تھے۔ خاندان کے افراد میں موٹی اور پستہ قامت مسز ویزلی کے ساتھ گنجے ہوتے ہوئے کسی قدر طویل قامت مسٹر ویزلی کھڑے تھے۔ اس کے ساتھ ان کے چھ بیٹے اور ایک بیٹی بھی تھی۔ حالانکہ بلیک اینڈ وائٹ متحرک تصویر میں یہ منظر مکمل طور پر نہیں آپا رہا تھا مگر ہیری جانتا تھا کہ اُن سب کے بال بہت زیادہ سرخ تھے۔ متحرک تصویر کے بالکل وسط میں لمبا اور دبلا رون کھڑا تھا اس کا پالتو چوہا 'سکے برز' اس کے کندھا پر بیٹھا منہ بسور رہا تھا اور رون کا بازو اس کے چھوٹی بہن جینی کے کمر کے گرد حلقہ بنائے ہوئے تھا۔ ہیری نے دل میں سوچا کہ ویزلی خاندان واقعی اس بڑے اعزاز کا حقدار تھا کیونکہ وہ لوگ بہت اچھے ہونے باوجود نہایت غریب تھے۔ پھر اس نے رون کا خط اُٹھایا اور اسے کھول کر پڑھنے لگا۔

*پیارے ہیری!*

*سالگرہ مبارک ہو!*

*دیکھو! مجھے اس ٹیلی فون والے حادثے کیلئے بہت افسوس ہے۔ مجھے اُمید ہے کہ ماگلوؤں نے تمہیں زیادہ تنگ نہیں کیا ہوگا۔ میں نے ڈیڈی سے پوچھا تھا اور ان کا اندازہ یہ ہے کہ شاید مجھے چیخ چلا کر بات نہیں کرنا چاہئے تھی۔ بہرکیف مصر کا موسم بہت اچھا ہے۔ بل ہمیں قدیم مصری اہراموں کی سیر کرانے کیلئے لے گیا تھا جہاں بڑا مزہ آیا۔ اور تم یقین نہیں کروگے زمانہ قدیم کے مصری جادوگروں نے ان پر کتنے سارے جادوئی کلمات کا استعمال کیا ہے۔ ممی نے جینی کو ان میں سے آخری مقبرے میں نہیں جانے دیا تھا کیونکہ وہاں پر چوری کی نیت سے گھسنے والے ماگلوؤں کی گلی سڑی ہڈیوں کے ڈھانچے پڑے تھے جن میں بہت سی کھوپڑیاں اور اکھڑی ہوئی ہڈیاں بھی تھیں۔ سچ پوچھو تو جب ڈیڈی نے روزنامہ جادوگر کا انعام جیتا تھا تو مجھے تو بالکل یقین ہی نہیں آیا۔ سات سو نقرئی سکوں کی مالیت...... تو ان گرمیوں کی چھٹیوں کی نذر ہو چکی ہے لیکن ممی اور ڈیڈی میرے لئے اگلے سال کی پڑھائی کیلئے ایک نئی جادوئی چھڑی خریدنے والے ہیں۔*

ہیری کو وہ حادثہ بہت اچھی طرح سے یاد تھا جب رون کی پرانی چھڑی ٹوٹ گئی تھی۔ یہ اس وقت کی بات تھی جب وہ دونوں جادوئی کار میں پرواز کرتے ہوئے ہوگورٹ سکول پہنچے تھے اور ان کی کار سکول کے میدان میں لگے واحد جھگڑالو درخت سے ٹکرا گئی تھی۔ ہیری نے حادثے کی بھیانک رات کو یاد کرتے ہوئے جھرجھری سی لی اور پھر خط کی اگلی سطر پر نگاہ ڈالی۔

*"ہم سکول کی نئی کلاسز کے آغاز سے لگ بھگ ایک ہفتے قبل ہی لوٹ آئیں گے۔ اس کے بعد میری*

جادوئی چھڑی، نئی نصابی کتب، اور دیگر سامان لینے کیلئے ہم لوگ لندن جائیں گے۔ کیا وہاں تم سے ملاقات ہونے کا کوئی امکان ہے؟

ماگلوؤں کی ڈانٹ ڈپٹ سے دلبرداشتہ مت ہونا۔ لندن آنے کی کوشش کرنا۔

رون ویزلی

نوٹ: پرسی اب ہیڈ بوائے بن چکا ہے، اس کا تقرر نامہ پچھلے ہفتے آیا ہے۔

ہیری نے گہری سانس لیکر تصویر کو ایک بار پھر دیکھا۔ ہوگورٹس سکول کے ساتویں اور آخری سال میں پڑھنے والا پرسی ویزلی نہایت مسرور دکھائی دے رہا تھا۔ اس نے اپنے ہیڈ بوائے کا خصوصی بیج اپنی بھدی سی ٹوپی میں سجا رکھا تھا جو اس کے سرخ بالوں پر بڑی خوشنما سلیقے سے رکھی ہوئی تھی۔ سینگ کے گھیرے والا اس کا چشمہ مصر کی چلچلاتی ہوئی دھوپ میں خوب چمک رہا تھا۔

ہیری اب تحفے کی جانب متوجہ ہوا اور اسے کھولنے لگا۔ پیکٹ کے اندر سے ایک ایسی چیز دکھائی دی جو کانچ کے چھوٹے سے لٹو کی طرح دکھائی دے رہی تھی۔ اس کے نیچے رون کا ایک اور خط موجود تھا۔ ہیری نے خط کو اُٹھایا اور پڑھنے لگا۔

ہیری!...... اسے مخبر لٹو کہتے ہیں۔ اگر اس کے آس پاس کوئی ایسا شخص موجود ہو جو کسی غلط کام میں مگن ہو تو یہ لٹو چمکنے اور سرعت سے گھومنے لگتا ہے۔ بل کا کہنا ہے کہ یہ کوئی کارآمد چیز نہیں بلکہ بے کار قسم کا لٹو ہے، جسے صرف بے وقوف جادوگر بچوں سے پیسے اینٹھنے کیلئے فروخت کیا جاتا ہے۔ اس کا یہ بھی کہنا ہے کہ اس پر کوئی خاص بھروسہ نہیں کیا جاسکتا کیونکہ یہ پہلی رات ہمارے پاس ڈنر کے وقت اتنی دیر تک مسلسل گھومتا رہا اور شور مچاتا رہا جب تک کھانے سے فارغ نہیں ہو پائے۔ مزے کی بات ہے کہ بل کو معلوم ہی نہ ہوپایا کہ فریڈ اور جارج نے اس کے مزیدار سوپ میں شرارتی پاؤڈر ملا دیا تھا۔ اچھا اب اجازت دو...... رون ویزلی۔

ہیری نے مخبر لٹو کو اپنے بستر کے پاس والی میز پر رکھ دیا۔ وہ لٹو میز پر لیٹنے کے بجائے اپنی ننھی سی سوئی پر بالکل سیدھا کھڑا ہوگیا۔ ہیری چند سیکنڈ تک اسی کی اسراریت میں کھویا رہا۔ عجیب تحفہ پاکر اس کا چہرہ سرشاری سے دمک رہا تھا۔ اس کے بعد وہ دوسرے پارسل کی طرف مڑا جو اس کیلئے ہیڈوگ لائی تھی۔ اس پارسل کے اندر سے بھی ایک تحفہ برآمد ہوا جو اسے ہرمائنی نے سالگرہ کی مبارکباد کے ساتھ بھیجا تھا۔ اس کے ہمراہ ایک خط تھا۔ ہیری نے خط کی تہہ کھولی اور پڑھنے لگا۔

ڈئیر ہیری!

رون نے مجھے خط لکھ کر آگاہ کیا تھا کہ تمہارے ورنن انکل نے فون پر اس کے ساتھ کس طرح بات کی تھی؟ مجھے امید ہے کہ رون کی اس حماقت کے بعد تم اب بخیریت ہوگے۔ میں اس وقت فرانس میں

تعطیلات منا رہی ہوں۔ مجھے یہ بالکل سمجھ نہیں آرہا تھا کہ میں تمہاری سالگرہ کے موقعے پر تحفہ تمہیں کیسے ارسال کروں؟ مجھے اندیشہ تھا کہ کہیں راستے میں اسے کسٹم والے کھول کر نہ دیکھ لیں۔میں کشمکش ہی تھی کہ اچانک ہیڈوگ میرے پاس پہنچ گئی۔ اسے دیکھ کر مجھے یہ احساس ہوا کہ جیسے وہ بھی یہی چاہتی ہو کہ اس بار تو سالگرہ کے موقعے پر تمہیں کوئی نہ کوئی تحفہ ضرور ملنا چاہئے۔ میں نے الّو کے ذریعے آرڈر دے کر تمہارا تحفہ خریدا ہے۔ میں نے روزنامہ جادوگر میں اس کا اشتہار دیکھا تھا۔ (میں یہاں بھی روزنامہ جادوگر اخبار باقاعدگی سے لے رہی ہوں، ویسے بھی جادوگروں کی دُنیا کی نئی انہونی خبروں سے باخبر رہنا اچھی بات ہے) کیا تم نے ایک ہفتہ قبل اس میں رون اور اس کی فیملی کی تصویر دیکھی تھی؟میں شرط لگا کر کہتی ہوں کہ وہ وہاں پر بہت کچھ سیکھ رہا ہوگا۔مجھے تو اس کی قسمت پر سچ مچ رشک آتا ہے کیونکہ یہ حقیقت ہے کہ قدیم مصر کے جادوگر نہایت اعلیٰ اور قابل ہوتے تھے۔

یہاں پر بھی مجھے قدیم جادوگرنیوں کے متعلق نایاب قسم کا مقامی مواد دیکھنے کو ملا ہے جو خاصا دلچسپ تھا۔ میں نے تو اپنا نصابی مضمون جو تاریخ جادونگری سے متعلق ہے، ان نئی معلومات کو اس میں شامل کرنے کیلئے مجھے اپنا تمام مضمون ازسر نو لکھنا پڑا۔ مجھے توقع ہے کہ یہ کچھ زیادہ طویل نہیں ہوگا۔ پروفیسر بنیس نے مضمون کی جتنی لمبائی کے بارے میں کہا تھا یہ اس سے دو چرمئی رولز ہی زیادہ ہو گیا ہے۔

رون نے مجھے بتایا تھا کہ وہ چھٹیوں کے آخری ہفتے میں لندن جائے گا۔ کیاتم اس وقت وہاں پر آسکتے ہو؟ کیا تمہارے انکل اور آنٹی تمہیں وہاں آنے کی اجازت دے دیں گے؟ کاش تم وہاں آسکو۔ اگر ایسا نہیں ہو پایا تو پھر ہم یکم ستمبر کو ہوگورٹس کی استقبالیہ تقریب میں ملیں گے۔

خیر اندیش...... ہرمائنی

نوٹ: رون نے بتایا ہے کہ پرسی ہیڈبوائے بن گیا ہے۔ میں دعویٰ سے کہہ سکتی ہوں کہ پرسی تو خوشی سے پھولے نہ سما رہا ہوگا۔ ویسے الگ بات ہے کہ رون اس بارے میں کچھ زیادہ خوش نہیں ہے۔

ہیری نے ہنستے ہوئے ہرمائنی کا خط سمیٹا اور ایک طرف رکھ دیا۔اس نے تحفے کا پیکٹ اُٹھایا اور اسے دیکھنے لگا۔ پیکٹ کافی بھاری تھا۔ وہ ہرمائنی کو خوب جانتا تھا کہ وہ کیا تحفہ بھیج سکتی ہے۔اس لئے اسے یقین تھا کہ اس پیکٹ میں یقیناً کوئی ایسی کتاب ہی برآمد ہوگی جس میں بہت سارے مشکل جادوئی کلمات تحریر ہوں گے۔لیکن ایسی بات نہیں تھی جب اس نے کاغذ پھاڑا تو اس کا دل اچھل کر حلق میں آن پڑا۔ کیونکہ اندر سیاہ چمڑے کے ایک چمکتے ہوئے کیس پر یہ لفظ لکھا ہوا صاف دکھائی دے رہا تھا۔ ’’اُڑنے والے بہاری

ڈنڈے کی دیکھ بھال والے اوزار۔''

''واہ...... ہرمائنی!'' ہیری کے منہ سے بے ساختہ کلکاری سی نکلی۔اس نے بے تابی سے چمڑے کے کیس کو کھولا اور اس کے اندر موجود اشیاء کو دیکھنے لگا۔اس میں ایک فلیٹ وُڈ کی ہائی فنش پالش کا بڑا مرتبان تھا جو بہاری ڈنڈے کے ہینڈل پر کی جاتی تھی۔اس کے علاوہ بہاری ڈنڈے کے دُم کے بکھرے تنکوں کو تراشنے کیلئے چاندی کی چمکدار قینچی تھی۔اور لمبے سفر کیلئے بہاری ڈنڈے پر لگانے والا پیتل کا چھوٹا سا قطب نما تھا۔ساتھ ہی 'اپنے بہاری ڈنڈے کی دیکھ بھال خود کیسے کریں؟' نامی رہنمائی کا ایک چھوٹا سا کتابچہ بھی تھا۔

ہیری کو ہوگورٹس کے اپنے دوستوں کی یاد تو آتی ہی تھی، اسے کیوڈچ کی بھی بہت یاد آتی تھی۔ کیوڈچ جادوئی دُنیا کا سب سے بہترین کھیل تھا۔ جو انتہائی خطرناک اور بہت دلچسپ تھا اور بہاری ڈنڈوں پر اُڑ کر کھیلا جاتا تھا۔ ہیری ایک عمدہ کیوڈچ کھلاڑی بھی تھا۔وہ گزشتہ سو سالوں میں کسی بھی ہاؤس ٹیم میں شامل ہونے والا سب سے کم عمر کا کھلاڑی تھا۔اپنے نیمبس 2000 بہاری ڈنڈے کو ہیری اپنی سب سے قیمتی چیزوں میں سے ایک قرار دیتا تھا۔ ہیری نے چمڑے کے کیس کو ایک طرف رکھ دیا اور آخری پارسل اٹھایا۔ بھورے کاغذ پر گھسیٹے ہوئے الفاظ کی لکھائی دیکھ کر وہ فوراً سمجھ گیا کہ یہ ہیگرڈ ہی نے بھیجا تھا جو ہوگورٹس کی چابیوں کا چوکیدار تھا۔ جب اس نے کاغذ کی بالائی پرت پھاڑی، تو اسے اندر کسی چمڑے جیسی سبز چیز کی جھلک نظر آئی۔ بہر حال اس سے پہلے کہ وہ اسے پوری طرح کھول پاتا، پارسل نے اسے ایک عجیب سا جھٹکا دیا۔اس کے اندر جو بھی چیز تھی، ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ اپنے دانت کٹکٹا رہی ہو۔

ہیری کسی کی مجسمے کی طرح مستحکم کھڑا رہا حالانکہ وہ یہ بات جانتا تھا کہ ہیگرڈ جان بوجھ کر اسے کبھی کوئی خطرناک چیز نہیں بھیجے گا لیکن دِقت یہ تھی کہ ہیگرڈ کو یہ سمجھ میں ہی نہیں آتا تھا کہ کیا خطرناک ہے اور کیا نہیں ہے۔ ہیگرڈ دیوہیکل مکڑیوں سے دوستی کرتا تھا، شراب خانے میں اجنبیوں سے تین سر والا ہیبت ناک کتا خریدتا تھا اور اپنے گھر میں غیر قانونی طور پر ڈریگن کے انڈے رکھتا تھا۔

ہیری نے گھبرا کر پارسل میں انگلی ڈالی۔ اندر موجود چیز نے پھر زور سے دانت کٹکٹائے۔ ہیری نے اپنے بستر کے پاس والی میز پر رکھے لیمپ کو ایک ہاتھ میں مضبوطی سے پکڑ لیا اور اسے اپنے سر کے اوپر اٹھا لیا تاکہ اندر موجود خطرناک چیز پر فوری طور پر وار کر سکے۔ پھر اس نے اپنے دوسرے ہاتھ سے باقی کاغذ کھینچ کر ہٹا ڈالا۔اور اس پارسل میں سے ایک عجیب سی بھیانک کتاب نکل کر اس کے بستر پر گری۔ ہیری نے اس کے خوبصورت سبز کور پر لکھے سنہرے الفاظ پڑھے۔

''بھیانک عفریتوں کی خوفناک کتاب۔'' اس کے بعد اسے کچھ اور دیکھنے کا موقع ہی نہیں ملا کیونکہ باہر جاتے ہی کتاب کسی بدمعاش کیکڑے کی مانند بستر پر ترچھے انداز میں چلنے لگی۔

اوہ......اوہ......! ہیری بڑبڑایا۔

کتاب دھم کی سی آواز کے ساتھ بستر سے نیچے کودی اور تیزی سے کمرے میں دوسری سمت میں رینگتی چلی گئی۔ ہیری چپکے سے اس کے تعاقب میں اُٹھا۔ کتاب اس کی میز کے نیچے کسی اندھیری جگہ میں چھپ چکی تھی۔ ہیری نے دل میں یہ دعا کی کہ ڈرسلی خاندان

گہری نیند میں ہو۔اس کے بعد وہ گھٹنوں کے بل بیٹھا اور کتاب کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

''آہ......!''

کتاب نے اس کے ہاتھ پر کاٹ لیا اور پھر اس کے پاس سے ہوتی ہوئی گزر گئی۔ وہ کتاب اپنی سخت جلد کے بل چل رہی تھی۔ ہیری جھپٹکر پلٹا اور اضطراری طور پر اس کتاب پر چھلانگ لگا دی اور کسی طرح اسے قابو میں کرنے میں کامیاب ہو ہی گیا۔ اسی لمحے دوسرے کمرے میں سوئے ہوئے ورنن انکل نے نیند میں ایک زوردار آواز نکالی۔

ہیڈوگ اور ایرل اس حادثے کو بہت دلچسپی سے دیکھ رہے تھے۔ ہیری نے جھٹپٹاتی ہوئی کتاب کو مضبوطی سے پکڑ رکھا تھا۔ پھر اس نے دراز کھول کر اس میں سے ایک پرانی چمڑے کی بیلٹ باہر نکالی۔ جسے اس نے کتاب پر مضبوطی سے باندھ دیا۔ بھیانک جانوروں کی خوفناک کتاب غصے سے تھرتھرانے لگی۔ چونکہ اب یہ چل بھی نہیں سکتی تھی اور کاٹ بھی نہیں سکتی تھی۔ اس لئے ہیری نے اسے بستر پر پٹخ دیا۔ ہیگرڈ کے پارسل میں سے نکلا ہوا کارڈ اٹھا لیا۔

*پیارے ہیری!*

*سالگرہ کا دن مبارک ہو۔*

*ہمارا خیال ہے کہ کتاب کا یہ تحفہ اس سال کی پڑھائی میں تمہارے لئے یقینا کارآمد ثابت ہو گا۔ ہم اس خط میں کچھ زیادہ نہیں لکھ سکتے۔ تم سے ملاقات کے بعد ہی اس ضمن میں تفصیلی بات ہوگی۔ امید ہے کہ ماگل لوگ تمہارے ساتھ عمدہ برتاؤ کرتے ہوں گے۔*

*نیک تمناؤں کے ساتھ ...... ہیگرڈ*

ہیری کو یہ بات بالکل بھی ہضم نہیں ہوئی کہ یہ کاٹنے والی کتاب اس کیلئے کس طرح کارآمد ثابت ہوسکتی ہے؟ لیکن اس نے ہیگرڈ کے کارڈ کو بھی رون اور ہرمائنی کے کارڈ کے پاس رکھ لیا اور مسکرانے لگا۔ اب صرف ہوگورٹس کا خط پڑھنا باقی تھا۔ عام طور پر ہوگورٹس سے جو خط آتے تھے، یہ خط ان کے مقابلے میں کافی موٹا دکھائی دے رہا تھا۔ اس لئے ہیری نے لفافے کو دستی چاقو سے کھولا۔ اندر سے چرمئی کاغذ کے پہلے صفحے کو نکال کر پڑھنے لگا۔

*پیارے مسٹر پوٹر!*

*براہ مہربانی دھیان دیجئے کہ سکول کا نیا سال یکم ستمبر سے شروع ہوگا۔ ہوگورٹس ایکسپریس ٹرین ٹھیک گیارہ بجے کنگ کراس سٹیشن کے پلیٹ فارم نمبر پونے دس سے روانہ ہو گی۔*

*تیسرے سال کے طلباء کو ہفتوں کی اختتامی چھٹیوں میں ہاگس میڈ قصبے میں سیر کی خصوصی اجازت دی جاتی ہے۔ اس لئے براہ مہربانی اپنے والدین یا سرپرست سے اس تفریح کے حصول کیلئے ارسال کردہ*

*اجازت نامہ پر ان کے دستخط ضرور کروا کر ساتھ لائیں۔ اس سال کیلئے ضروری نصاب کی فہرست ہمراہ*

*لف ہے۔*

*آپ کی منتظر*

*پروفیسر ایم میک گوناگل...... ڈپٹی ہیڈمسٹرس*

ہیری نے ہاگس میڈ کا اجازت نامہ باہر نکال کر اسے دیکھا۔ اس کے سنجیدہ چہرے پر خوشی کے آثار نمودار ہوتے چلے گئے۔ ہاگس میڈ میں سیر تفریح میں یقیناً بے حد مزہ آئے گا۔ وہ یہ بات جانتا تھا کہ ہاگس میڈ میں صرف جادوگر خاندان ہی آباد ہیں۔ لیکن وہ کبھی وہاں جا نہیں پایا تھا۔ اب یہ مسئلہ درپیش تھا کہ وہ ورنن انکل یا پٹونیہ آنٹی سے اس اجازت نامہ پر دستخط کس طرح کرا سکتا ہے؟

اس نے الارم گھڑی کی طرف دیکھا۔ رات کے دو بج چکے تھے۔ ہیری نے یہ فیصلہ کیا کہ ہاگس میڈ کے اجازت نامے کے بارے میں وہ صبح بیدار ہونے کے بعد ہی کچھ کیا جائے گا۔ اس کے بعد وہ بستر کی طرف بڑھ گیا۔ دیوار پر لگے ہوئے کیلنڈر نما چارٹ سے اس نے ایک اور دن کاٹ دیا۔ یہ چارٹ اس نے اپنے لئے بنایا تھا۔ اس چارٹ سے اسے یہ پتہ چلتا تھا کہ ہوگورٹس لوٹنے میں ابھی کتنے دن باقی رہ گئے ہیں؟ پھر اس نے اپنا چشمہ اتارا اور آنکھیں کھول کر لیٹ گیا۔ اس کے بعد وہ اپنے تینوں برتھ ڈے کارڈز کی طرف بہت دیر تک دیکھتا رہا۔ حالانکہ ہیری پوٹر بہت ہی غیر معمولی تھا، لیکن اس لمحے اسے ویسا ہی محسوس ہو رہا تھا جیسے دوسرے لوگوں کو محسوس ہوتا ہے۔ زندگی میں وہ پہلی بار خوش تھا کہ آج اس کی سالگرہ کا دن ہے۔

☆☆☆☆

دوسرا باب

# مارج آنٹی کی غلطی

اگلی صبح جب ہیری ناشتہ کے لئے نیچے اترا تو اس نے دیکھا کہ ڈرسلی خاندان پہلے سے ہی کچن کی میز کے چاروں طرف بیٹھا ہوا تھا۔ وہ نئے ٹی وی پر خبریں دیکھ رہے تھے۔ یہ نیا ٹی وی ہونہار ڈڈلی کے لئے موسم گرما کی تعطیلات پر گھر لوٹنے کا تحفہ تھا کیونکہ وہ اس بات پر ہلا گلا مچا رہا تھا کہ ڈرائنگ روم میں رکھے ٹی وی تک پہنچنے کیلئے اسے شب گاہ سے نکل کر فریج کو عبور کرنے بعد ٹی وی تک رسائی ہوتی تھی اس لئے اسے درمیان میں بہت طویل فاصلہ طے کرنا پڑتا ہے۔ باورچی خانے میں ٹی وی کی موجودگی کے باعث ڈڈلی اپنی گرمیوں کی چھٹیوں کا زیادہ تر وقت وہیں گزارنے لگا۔ وہاں وہ اپنی سؤر جیسی چھوٹی آنکھیں سکرین پر گڑائے رہتا اور اس کی پانچوں انگلیاں مسلسل متحرک رہتیں کیونکہ وہ ہر وقت کھانا کھانے میں مصروف رہتا تھا۔

ہیری، ڈڈلی اور ورنن انکل کے درمیان میں بیٹھ گیا۔ ورنن انکل موٹے تھے، ان کی گردن بہت چھوٹی تھی اور مونچھیں کافی گھنی تھیں۔ ہیری کو سالگرہ مبارک کہنا تو دور کی بات رہی، کسی نے بھی اس طرف دھیان نہیں دیا کہ ہیری کمرے میں آچکا تھا۔ بہرحال ہیری کو اب اس بات کی اتنی عادت پڑ چکی تھی کہ اس نے اس بات کو نظر انداز کر دیا۔ اس نے خود ایک ٹوسٹ اٹھایا اور ٹی وی پر خبریں پڑھنے والے کو دیکھنے لگا جو ایک بھاگے ہوئے مجرم کے بارے میں خبر پڑھ رہا تھا۔

''......عوام کو خبردار کیا جاتا ہے کہ بلیک کے پاس ہتھیار ہے اور وہ بہت خطرناک مجرم ہے۔ اس ضمن میں ایک خصوصی ہاٹ لائن تشکیل دی گئی ہے، اگر بلیک کسی کو دکھائی دے تو فوری طور پر اس ہاٹ لائن پر اطلاع دی جائے۔''

''مجھے یہ بتانے کی قطعی ضرورت نہیں ہے کہ وہ واقعی گنہگار ہے۔'' ورنن انکل نے اپنے اخبار کے اوپر سے مفرور قیدی کو گھورتے ہوئے کہا۔ ''اس کی حالت تو ذرا دیکھو۔ غلیظ......! اس کے بال تو دیکھو......وحشی درندہ!''

انہوں نے ہیری کی طرف تمتماتی ہوئی ترچھی نظر ڈالی، جس کے بکھرے بالوں سے ورنن انکل کو ہمیشہ چڑ ہوتی تھی۔ ٹیلی ویژن پر دکھائی دینے والے مجرم کے بکھرے بال کندھے تک لٹک رہے تھے۔ اس کے مقابلے میں ہیری کے بال پھر بھی اچھی حالت میں

تھے۔

خبریں پڑھنے والا ایک بار پھر سکرین پر دکھائی دینے لگا۔''زراعت اور ماہی گیری کی وزارت آج یہ اعلان کرنے والے ہیں......''

''ذرا رکو......! ورنن انکل نے خبریں پڑھنے والے کو شدید غصے سے گھورتے ہوئے کہا۔''تم نے ہمیں یہ تو بتایا ہی نہیں کہ وہ درندہ فرار کہاں سے ہوا ہے؟ یہ آدھی ادھوری معلومات دینے کا کیا فائدہ ہے؟ ہوسکتا ہے کہ وہ پاگل سامنے والی سڑک پر ہی گھوم رہا ہو!''

ابھری ہوئی ہڈیوں اور گھوڑے جیسے چہرے والی پٹونیہ آنٹی نے گھوم کر کچن کی کھڑکی کے باہر دیکھا۔ ہیری بخوبی جانتا تھا کہ پٹونیہ آنٹی کو ہاٹ لائن پر ایسی اطلاع دینے میں بہت زیادہ خوشی حاصل ہوگی۔ وہ دنیا کی سب سے زیادہ اِدھر کی اُدھر کرنے والی خاتون تھیں اور یوں بھی اپنے ٹیرس اور بھلے پڑوسیوں کی جاسوسی کرنے میں اپنی زندگی کا زیادہ تر قیمتی وقت خرچ کیا کرتی تھیں۔

ورنن انکل نے میز پر زوردار مکا مارتے ہوئے کہا۔''حکومت نہ جانے کب یہ سیکھے گی کہ ایسے لوگوں سے نبٹنے کا اکلوتا طریقہ یہی ہے کہ انہیں پھانسی کے پھندے لٹکا دیا جائے۔

''بالکل سچ کہا آپ نے......'' پٹونیہ آنٹی نے ہاں میں ہاں ملائی، یہ الگ بات تھی کہ وہ اب بھی پڑوس میں لگے ہوئے درختوں کے پار گھور رہی تھیں۔

ورنن انکل نے چائے کا کپ نیچے رکھا۔ اپنی گھڑی دیکھی اور بولے۔''بہتر ہوگا کہ میں اب ایک منٹ میں چل پڑوں۔ مارج کی ٹرین دس بجے آتی ہے۔''

ہیری اس وقت اپنے کمرے میں رکھی بہاری ڈنڈے کی سروسنگ کٹ کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ ورنن انکل کے الفاظ سن کر وہ اچانک چونک پڑا۔

''مارج آنٹی؟'' اس کے منہ سے بے ساختہ نکلا۔''کک......کہیں وہ یہاں تو نہیں آرہی ہیں؟''

مارج آنٹی ورنن انکل کی بہن تھیں۔ حالانکہ ہیری کا (جس کی ماں پٹونیہ آنٹی کی بہن تھیں) ان سے خون کا رشتہ نہیں تھا، لیکن پھر بھی اسے انہیں مجبوراً 'آنٹی' ہی کہہ کر بلانا پڑتا تھا۔

مارج آنٹی دیہات میں ایک بڑے باغیچے والے گھر میں رہتی تھیں۔ یہیں انہوں نے بلڈاگ کتے بھی پال رکھے تھے۔ وہ کبھی کبھار ہی پرائیویٹ ڈرائیو میں رہنے کیلئے آپاتی تھیں کیونکہ وہ اپنے ہردلعزیز کتوں سے زیادہ دیر تک دور نہیں رہ سکتی تھیں۔ بہر حال......ہیری کے دماغ میں ان کی ہر آمد سے وابستہ خوفناک یادیں تھیں۔

ڈڈلی کی پانچویں سالگرہ کی تقریب کے موقع پر مارج آنٹی نے ہیری کو اپنی ٹہلنے والی چھڑی سے بری طرح پیٹا تھا تاکہ وہ میوزیکل چیئر کے مقابلے میں ان کے لاڈلے ڈڈلی کو ہرانا بند کردے۔

چند سال قبل جب وہ کرسمس کے موقع پر آئی تھیں تو ڈڈلی کے لئے ایک کمپیوٹرائزڈ روبوٹ لائی تھیں اور ہیری کے لئے کتوں

کے بسکٹوں کا ایک ڈبہ۔

آخری بار وہ ہیری کے ہوگورٹس جانے سے ایک سال پہلے آئیں تھیں۔اس وقت ہیری کا پاؤں غلطی سے ان کے محبوب کتے ''رپر'' کے پنجے پر پڑ گیا تھا۔رپر نے ہیری کو باغیچے تک دوڑایا تھا اور درخت پر چڑھنے کے لئے مجبور کر دیا تھا۔مارج آنٹی نے آدھی رات تک رپر کو واپس نہیں بلایا تھا۔ اس واقعہ کو یاد کر کے ڈڈلی اب بھی اتنی زور سے ہنستا تھا کہ اس کی آنکھوں میں آنسو جاری ہو جاتے تھے۔

ورنن انکل نے کہا۔''مارج یہاں ایک ہفتہ تک رہے گی اور چونکہ اب یہ موضوع نکل ہی آیا ہے۔''انہوں نے ہیری کی طرف انتباہ بھری موٹی انگلی اٹھاتے ہوئے کہا۔''اس سے قبل میں انہیں لینے کیلئے روانہ ہو جاؤں،میں کچھ باتیں صاف صاف کہنا چاہتا ہوں۔''

ڈڈلی مسکرایا اور اس نے ٹی وی پر سے نگاہیں ہٹالیں۔ورنن انکل کی طرف سے ہیری کی ڈانٹ ڈپٹ دیکھنا،ڈڈلی کی تسکین کا پسندیدہ مشغلہ تھا۔ورنن انکل نے گرجتے ہوئے کہا۔''سب سے پہلی بات...... مارج کے ساتھ تم ہمیشہ تہذیب سے بات کرو گے۔''

ہیری نے ترشی سے کہا۔''ٹھیک ہے،پر پہلے وہ مجھ سے تہذیب سے بات کریں۔''

''دوسری بات۔''ورنن انکل نے ایسی بے نیازی کا مظاہرہ کیا جیسے انہوں نے ہیری کا جواب سنا ہی نہیں تھا۔''چونکہ مارج تمہارے غیر معمولی ہونے کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتی ہے،تو میں یہ نہیں چاہتا کہ وہ جب تک یہاں رہے.....کوئی عجیب چیز رونما ہو۔تم اُن سے مناسب طریقے سے پیش آنا.....ٹھیک ہے؟''

''پہلے وہ ٹھیک طریقے سے پیش آئیں۔''ہیری نے دانت بھینچ کر کہا۔

''اور تیسری بات۔''ورنن انکل کے بینگنی چہرے پر ان کی چھوٹی آنکھیں اب اور بھی چھوٹی ہوگئی تھیں۔''ہم نے مارج کو بتایا ہے کہ تمہیں لاعلاج آوارہ بچوں کی تعلیم و تربیت کے سینٹ بروٹس سکول میں پڑھنے جاتے ہو۔''

''کیا.....''ہیری چیخا۔

اور تمہیں بھی یہی کہنا ہے لڑکے...... ورنہ تم مشکل میں پھنس جاؤ گے۔''ورنن انکل نے تھوک اُڑاتے ہوئے کہا۔ہیری کا چہرہ سفید پڑ گیا اور وہ خاموش بیٹھا،غصیلی نظروں سے ورنن انکل کو گھورتا رہا۔اسے یقین نہیں ہو رہا تھا کہ مارج آنٹی ایک ہفتے کے لئے آ رہی تھیں۔یہ تو ڈرسلی خاندان کی طرف سے دیا گیا سالگرہ کا اب تک کا سب سے برا.....تحفہ تھا۔جس میں ورنن انکل کے پرانے موزے بھی شامل تھے۔

ورنن انکل نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔''تو پتونیہ! اب میں اسٹیشن جاتا ہوں۔تمہیں تو گھومنے نہیں چلنا ہے،ڈڈلی بیٹا؟''

''نہیں۔''ڈڈلی نے مختصراً کہا جس کی توجہ ایک بار پھر ٹیلی ویژن پر مرتکز ہو چکی تھی۔شاید اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ اب ورنن انکل نے ہیری کو ڈانٹنا بند کر دیا تھا۔

''ڈڈلی! اپنی آنٹی کے استقبال کے لئے تیار ہوگا''، پٹونیہ آنٹی نے ڈڈلی کے موٹے سنہرے بالوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

''ممی نے اس کے لئے ایک خوبصورت نئی بوٹائی خریدی ہے۔ ورنن انکل نے ڈڈلی کے موٹے کندھے کو تھپتھپایا۔ کچن سے باہر نکلتے ہوئے وہ بولے۔''تو پھر کچھ ہی دیر میں دوبارہ ملتے ہیں۔''

عجیب سی بوکھلاہٹ کے شکار ہیری کے ذہن میں اچانک ایک خیال کوندا۔ اس نے اپنا ٹوسٹ فوراً چھوڑا اور اپنے تیز قدموں کا استعمال کرتے ہوئے ورنن انکل کے پیچھے پیچھے گھر کے بیرونی دروازے تک بھاگتا چلا گیا۔

ورنن انکل اپنا سفری کوٹ پہن رہے تھے۔ جب انہوں نے ہیری کو باہر آتے ہوئے دیکھا تو وہ غرا کر بولے۔''میں تمہیں ساتھ نہیں لے جا رہا ہوں...... سمجھے۔''

ہیری نے ٹھنڈے لہجے میں جواب دیا۔''ویسے میں بھی آنا نہیں چاہتا ہوں۔ میں تو آپ سے صرف کچھ پوچھنا چاہتا تھا۔'' ورنن انکل نے اسے شک بھری نگاہ سے دیکھا۔

''ہاگس......'' ہیری بولا۔''میرے اسکول میں تیسرے سال کے بچوں کو کبھی کبھار سکول سے باہر قصبے میں گھومنے جانے کی چھوٹ ملتی ہے۔''

''تو......؟'' ورنن انکل نے دروازے کے پاس والے ہک سے گاڑی کی چابیاں اٹھاتے ہوئے پوچھا۔

ہیری نے جلدی سے کہا۔''مجھے آپ سے اس سلسلے میں اجازت نامے پر دستخط کرانا ہیں۔''

ورنن انکل نے چڑاتے ہوئے کہا۔''اور میں ایسا کیونکر کروں گا؟''

ہیری نے بہت احتیاط سے لفظ چنتے ہوئے کہا۔''دیکھئے! مارج آنٹی کے سامنے یہ ڈرامہ کرنا بہت مشکل ہوگا کہ میں سینٹ بروٹس سکول......''

''ناقابل علاج آوارہ بچوں کی تعلیم وتربیت کیلئے عمدہ سینٹ بروٹس سکول......!'' ورنن انکل نے دھاڑتے ہوئے اس کی بات کاٹ کر تصحیح کی۔ مگر ہیری کو اپنے من میں سرشاری سی محسوس ہوئی کیونکہ ورنن انکل کی گرج میں کسی قدر دہشت کا تاثر بھی جھلک رہا تھا۔

''بالکل!'' ہیری نے ورنن انکل کے بڑے سے بینگنی چہرے کی طرف اطمینان سے دیکھتے ہوئے کہا۔''اتنا بڑا نام یاد رکھنا بہت مشکل ہے۔ مجھے اسے کسی قدر آسان اور زبان پر رواں بنانے کیلئے کافی محنت کرنا پڑے گی...... ہے نا؟ مان لیجئے کہ اگر غلطی سے میرے منہ سے کوئی غلط بات نکل گئی تو......؟''

''تو تمہاری ہڈی پسلی توڑ دی جائے گی...... سمجھے!'' ورنن انکل اپنی مٹھیاں بھینچ کرتا نتے ہوئے اس کی طرف بڑھے مگر ہیری اپنی جگہ پر مستحکم انداز میں کھڑا رہا۔

اس نے مسکرا کر کہا۔''کیا میری ہڈی پسلی توڑنے سے مارج آنٹی اُس بات کو فراموش کر پائیں گی جو میں انہیں بتا دوں گا۔''

ورنن انکل کے بڑھتے قدم رُک گئے۔ان کی مٹھیاں اب بھی ہوا میں اُٹھی ہوئی تھیں اوران کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔

''لیکن اگر آپ میرے اجازت نامے پر دستخط کر دیں گے۔'' ہیری نے جلدی سے کہا۔''تو میں قسم کھاتا ہے کہ میں یقیناً یاد رکھوں گا کہ مجھے کس اسکول میں جانا چاہئے اوراس طرح کی اداکاری کروں گا،جیسے میں ماگل......یعنی جیسے میں عام انسان ہوں۔''

ہیری جانتا تھا کہ ورنن انکل اس پر اچھی طرح غور وفکر کر رہے ہیں کیونکہ ان کے دانت کھلے تھےاوران کے ماتھے کی رگ ابھی تک پھڑک رہی تھی۔

آخر کار کچھ دیر کی سوچ بچار کے بعد وہ گویا ہوئے۔''ٹھیک ہے...... میں مارج کے قیام کے دوران تمہارے رویے کوغور سے دیکھوں گا۔اگرتم نے صحیح رویئے کا مظاہرہ کیااور ہمارا کہنا مانا تومارج کے جانے کے بعد میں اس بیہودہ اجازت نامے پر دستخط کردوں گا۔''

انہوں نے گھوم کر دروازہ کھولا اور جاتے وقت اسے اتنی تیزی سے بند کیا کہ اس کے اوپر لگا کانچ نکل کر گر گیا۔

ہیری لوٹ کر باورچی خانے میں نہیں گیا بلکہ وہ اوپر اپنے بیڈروم میں چلا آیا۔اسے اب ایک عام انسان (ماگل) کی طرح اداکاری نبھانا تھی تو بہتر یہی تھا کہ وہ اس کی مشق ابھی سے کرنا شروع کر دے۔افسردہ من سے اس نے دھیرے دھیرے اپنے تمام تحفے اور برتھ ڈے کارڈ اکٹھے کئے اوران سب کو اپنے بستر کے نیچے فرش کے اکھڑے بورڈ کے نیچے اپنے ہوم ورک کے ساتھ رکھ دیا۔ پھر وہ ہیڈوگ کے پنجرے کے پاس گیا۔ایرل اب تازہ دم ہو چکا تھا۔وہ اور ہیڈوگ دونوں سو رہے تھےاور دونوں کے سر ان کے پنکھوں کے اندر تھے۔ہیری نے آہ بھرتے ہوئے انہیں جگایا۔

''ہیڈوگ۔''اس نے اداسی بھرے لہجے میں کہا۔''تمہیں ایک ہفتے کے لئے یہاں سے جانا ہوگا۔تم ایرل کے ساتھ چلی جاؤ۔ رون تمہاری اچھی طرح دیکھ بھال کرے گا۔میں نے اسے پورا معاملہ واضح کرتے ہوئے ایک خط لکھ دوں گا اور میری طرف اس طرح مت دیکھو۔'' ہیڈوگ کی بڑی پیلی آنکھیں اسے گھور رہی تھیں۔''اس میں میری کوئی غلطی نہیں ہے۔یہی ایک طریقہ ہے،جس سے مجھے رون اور ہرمائنی کے ساتھ ہاگس میڈ جانے کی اجازت مل سکے گی۔''

دس منٹ بعد ایرل اور ہیڈوگ (جس کے پاؤں میں رون کے نام ایک خط بندھا ہوا تھا) کھڑکی سے باہر نکل کر نظروں سے اوجھل ہو گئے تھے۔بے حد غمگین ہیری نے خالی پنجرہ اُٹھایا اور الماری کے اندر رکھ دیا۔

لیکن ہیری کو رنجیدہ رہنے کے لئے زیادہ وقت نہیں ملا. تھوڑی ہی دیر میں پتونیہ آنٹی چیختی ہوئی اوپر آئیں اور ہیری سے کہا کہ وہ نیچے آکر مارج آنٹی کا استقبال کرنے کے لئے تیار ہو جائے۔جب وہ ہال میں پہنچا تو پتونیہ آنٹی نے اسے ڈانٹتے ہوئے کہا۔''اپنے بالوں کا کچھ کرو!''

ہیری کی سمجھ میں یہ نہیں آپایا کہ اسے بال سنوارنے سے کیا فائدہ ہوگا؟

مارج آنٹی کو تو اس میں سے کیڑے نکالنا بے حد مرغوب تھا اس لئے وہ جتنا زیادہ گندا دکھائی دے گا، وہ اتنی ہی زیادہ خوش ہوں گی۔

بہت جلد ہی ورنن انکل کی کار گیٹ کے اندر داخل ہوگئی۔ پھر گیراج میں ٹائروں کے چر چرانے، کار کا دروازہ کھلنے اور بند ہونے، باغیچے کی راہداری پر چلتے قدموں کی چاپ سنائی دی۔

پتونیہ آنٹی نے سرگوشی کے انداز میں ہیری سے کہا۔ ''دروازہ کھولو!''

نہایت بے دلی کے ساتھ ہیری نے دروازہ کھول دیا۔

چوکھٹ پر مارج آنٹی کھڑی تھیں۔ وہ کافی حد تک ورنن انکل کی طرح ہی دکھائی دیتی تھیں۔ طویل القامت، فربہ اور بینگنی چہرے والی۔ یہاں تک کہ ان کی مونچھیں بھی تھیں حالانکہ اپنے بھائی جتنی گھنی نہیں تھیں۔ ان کے ایک ہاتھ میں بڑا سا سوٹ کیس تھا اور دوسرے ہاتھ کے نیچے ایک بوڑھا اور بدمزاج 'بلڈاگ' کتا تھا۔

''میرا پیارا ڈڈلی کہاں ہے۔'' مارج آنٹی گرج کر بولیں۔ ''میرا بھتیجا...... کہاں ہے؟''

ڈڈلی ہال میں سے بدمست ہاتھی کی مانند ڈولتا ہوا آیا۔ اس کے سنہرے بال اس موٹے سر پر چپکے ہوئے لگ رہے تھے اور اس کی کئی ٹھوڑیوں کے نیچے بو ٹائی مشکل سے نظر آ رہی تھی۔ مارج آنٹی نے اپنا اٹیچی ہیری کے پیٹ میں گھسا دیا جس سے اس کی ہوا باہر نکل گئی۔ اس کے بعد مارج آنٹی نے ڈڈلی کو ایک ہاتھ سے جکڑا اور اس کے گال پر ایک زوردار بوسہ لیا۔

ہیری اچھی طرح جانتا تھا کہ ڈڈلی مارج آنٹی سے گلے ملنا صرف اس لئے برداشت کرتا ہے کیونکہ اس کے بدلے میں اسے کافی پیسے ملتے ہیں اور یہ بات مکمل طور پر درست ثابت ہوئی، کیونکہ بوسہ کے بعد جب وہ اس سے الگ ہوئیں تو ڈڈلی کی موٹی مٹھی میں بیس پاؤنڈ کا کڑکتا ہوا نوٹ تھا۔

مارج آنٹی چیخ کر بولیں۔ ''پتونیہ!'' اور پھر وہ ہیری کو اس طرح نظرانداز کر کے پاس سے گزر گئیں کہ جیسے ہیٹ ٹانگنے والا اسٹینڈ ہو۔ پتونیہ آنٹی نے آگے بڑھ کر مارج آنٹی کا استقبال کیا اور دونوں نے ایک دوسرے کے گالوں پر بوسہ لیا۔ بلکہ یہاں یہ کہنا شاید زیادہ مناسب ہوگا کہ مارج آنٹی نے اپنا بڑا جبڑا پتونیہ آنٹی کے پتلے گال کی ہڈی سے ٹکرایا تھا۔

ورنن انکل اب تک اندر آ چکے تھے اور دروازہ بند کرتے ہوئے مسکرا رہے تھے۔

انہوں نے پوچھا۔ ''چائے پئیں گی؟ اور ''رپر'' کیا لے گا؟''

''اوہ...... رپر میری پلیٹ میں سے ہی تھوڑی چائے پی لے گا۔'' مارج آنٹی بولیں۔ جب وہ سب لوگ کچن میں پہنچے تو اس وقت ہیری مارج آنٹی کے بھاری بھرکم سوٹکیس کے ساتھ ہال میں تنہا رہ گیا تھا لیکن اسے اس بات سے کوئی شکایت نہیں تھی۔ یہ تو چاہتا ہی تھا کہ کسی نہ کسی بہانے سے وہ مارج آنٹی سے دور ہی رہے۔ اس لیے وہ آرام آرام سے سوٹ کیس کو گھسیٹتا ہوا اوپر والے خالی بیڈروم میں لے جانے لگا۔

جب ہیری کچن میں واپس لوٹا تب تک مارج آنٹی کو چائے اور فروٹ کیک مل چکا تھا۔ ان کا کتا ''رپر'' ایک کونے میں بیٹھا

سڑ سڑ کر کے چائے پی رہا تھا۔ ہیری نے دیکھا کہ اپنے صاف ستھرے فرش پر چائے اور کتے کی رال گرتی دیکھ کر پیٹونیہ آنٹی کانپ اُٹھیں۔ پیٹونیہ آنٹی شاید اسی لئے جانوروں سے شدید نفرت کرتی تھیں۔

ورنن انکل نے پوچھا۔ ''مارج! باقی کتوں کو کون سنبھال رہا ہے؟''

مارج آنٹی نے زوردار آواز میں کہا۔ ''کرنل فوسٹر! وہ اب ریٹائر ہو چکا ہے، اس کے پاس بھی تو کرنے کے لئے کوئی کام ہونا چاہئے۔ لیکن مجھ سے ریپر کو وہاں چھوڑا نہیں گیا، یہ میری جدائی برداشت نہیں کر پاتا ہے۔''

ہیری کے بیٹھنے پر ریپر غرایا۔ اس سے مارج آنٹی کی توجہ پہلی بار ہیری کی طرف مبذول ہوئی۔ ''تم......'' انہوں نے گرجتے ہوئے کہا۔ ''ابھی تک یہیں ہو؟''

''ہاں۔'' ہیری نے کہا.

''تمہیں اتنا اکڑ کر 'ہاں' بولنے کی ضرورت نہیں ہے۔'' مارج آنٹی نے کہا۔ ''یہ ورنن اور پیٹونیہ کی مہربانی ہے کہ تمہیں اپنے یہاں رکھ رہے ہیں، میں ایسا ہرگز نہیں کرتی، اگر تمہیں میری چوکھٹ پر چھوڑا گیا ہوتا تو میں تمہیں براہ راست یتیم خانے بھیج دیتی۔''

ہیری کی یہ کہنے کی بہت خواہش تھی کہ ڈرسلی خاندان کے ساتھ رہنے کے بجائے وہ یتیم خانے میں رہنا زیادہ پسند کرے گا، لیکن ہاگس میڈ کے اجازت نامے کے خیال نے اسے روک دیا. اس نے اپنے چہرے پر زبردستی درد بھری مسکراہٹ لانے کی کوشش کی۔

مارج آنٹی دھاڑتے ہوئے بولیں۔ ''میری طرف دیکھ کر بلاوجہ مت ہنسو۔ مجھے صاف دکھائی دے رہا ہے کہ جب میں نے تمہیں گزشتہ مرتبہ دیکھا تھا، اس کے بعد سے تم ذرا بھی نہیں سدھرے ہو۔ مجھے کسی قدر امید تھی کہ سکول والے تمہیں تھوڑی بہت تمیز سکھا دیں گے۔ انہوں نے چائے کا ایک بڑا سا گھونٹ لیا اور اپنی مونچھ پونچھتے ہوئے کہا۔ ''ورنن! تم اسے کون سے سکول میں بھیجتے ہو؟''

انکل نے فوراً کہا۔ ''سینٹ بروٹس میں......لاعلاج آوارہ بچوں کے لئے وہ سب سے بہترین سکول ہے۔''

مارج آنٹی نے خوش ہو کر کہا۔ ''اچھی بات ہے۔ کیا سینٹ بروٹس میں لڑکوں پر چھڑی کا استعمال ہوتا ہے؟'' انہوں نے میز کے پار ہیری سے پوچھا۔

''ارے......'' ہیری نے کچھ بولنا چاہا کہ اسی وقت ورنن انکل نے مارج آنٹی کے عقب سے اپنا سر آہستگی سے ہلایا۔ ہیری نے کہا۔ ''جی ہاں!'' پھر اسے محسوس ہوا کہ یہ بات کسی طرح ڈھنگ سے کرنا زیادہ بہتر ہوگا اسی لئے اس نے مزید لقمہ دیا۔ ''ہر وقت......''

''بہت خوب!'' مارج آنٹی بولی۔ ''مجھے یہ بکواس بالکل اچھی نہیں لگتی کہ بچوں کی پٹائی نہیں ہونا چاہئے۔ میں اچھی طرح سے جانتی ہوں کہ کوڑھ مغز بچے پٹے بغیر سدھر ہی نہیں سکتے ہیں۔ سو میں سے ننانوے معاملات میں تگڑی پٹائی کی ہی ضرورت ہوتی ہے۔ کیا تمہاری اکثر پٹائی ہوتی ہے؟''

ہیری بولا۔ ''ہاں! سینکڑوں بار......'' مارج آنٹی کی آنکھیں سکڑ کر مزید چھوٹی ہو گئیں۔

''مجھے تمہارے بولنے کا انداز بالکل اچھا نہیں لگ رہا ہے لڑکے۔'' انہوں نے کہا۔ اگر تم اپنی پٹائی کے بارے میں اتنے ہلکے انداز میں بول رہے ہو تو یہ بات صاف واضح ہے کہ تمہاری جم کر پٹائی نہیں ہوتی ہے۔ پتونیہ اگر میں تمہاری جگہ ہوتی تو سکول والوں کو ایک خط ضرور لکھ دیتی۔ انہیں صاف صاف بتا ڈالو کہ تم اس بچے کے معاملے میں بری طرح پٹائی کرنے کی سفارش کرتی ہو۔''

شاید ورنن انکل فکر مند تھے کہ ہیری اپنا وعدہ بھول سکتا ہے اس لئے انہوں نے فوری طور موضوع بدل دیا۔

''مارج! آج صبح کی خبریں سنی تھیں؟ خصوصاً اس بھگوڑے قیدی کے بارے......''

☆☆☆☆

جب مارج آنٹی وہاں پر آرام سے رہنے لگیں تو ہیری حسرت سے سوچنے لگا کہ اگر وہ یہاں نہیں آتیں تو کتنا اچھا وقت گزرتا۔ ورنن انکل اور پتونیہ آنٹی ہیری کو عام طور پر مارج کے سامنے لانے سے زیادہ تر گریز کرتے رہتے تھے کہ وہ ان کے راستے سے دور ہی رہے۔ ہیری کو بھی یہ انتظام بھلا لگتا تھا۔

یہ الگ بات تھی کہ دوسری طرف مارج آنٹی کی شدید خواہش تھی کہ ہیری ہر وقت ان کی نگاہوں کے سامنے رہا کرے تاکہ وہ اس کی آوارگی اور بدتمیزی کے سدھار پر اپنی قیمتی آراء دیتی رہ سکیں۔ انہیں ہیری اور ڈڈلی کا موازنہ کرنے میں مزہ آتا تھا۔ اس کے علاوہ انہیں ڈڈلی کو مہنگے تحفے دینا بھی بہت اچھا لگتا تھا۔ ایسا کرتے وقت وہ ہمیشہ ہیری کو گھورتی تھیں جیسے اسے یہ پوچھنے کے لئے اکسا رہی ہوں کہ اسے کوئی تحفہ کیوں نہیں ملا۔ وہ بار بار یہ بھی بتاتی رہتی تھیں کہ ہیری اتنا ناقص اور برا لڑکا کیوں ہے؟

تیسرے دن انہوں نے دوپہر کا کھانا کھاتے وقت کہا۔ ''ورنن! یہ لڑکا اگر غلط راستے پر چلا جائے تو اس کے لئے خود کو ذمہ دار مت گردانا۔ اگر کوئی چیز اندر سے ہی سڑی ہوئی ہو، تو کوئی بھی کچھ نہیں کر سکتا۔''

ہیری نے اپنی توجہ کھانے پر مرکوز کرنے کی کوشش کی لیکن اس کے ہاتھ تھرتھرانے لگے اور اس کا چہرہ غصے کے مارے تمتمانے لگا۔ اس نے خود کو یاد دلایا۔ ''اجازت نامہ پر دستخط کو یاد رکھو۔ ہاگس میڈ کے بارے میں سوچو۔ کچھ مت بولو اور نہ ہی اُٹھنے کی کوشش کرو۔''

مارج آنٹی نے مے کے جام کی طرف ہاتھ بڑھایا اور وہ بولیں۔ ''یہ پیدائش کے بنیادی قوانین میں سے ایک ہے۔ کتوں میں بھی ایسا ہوتا ہے اگر کتیا کے ساتھ کچھ گڑبڑ ہوتی ہے، تو پلے کے ساتھ بھی کوئی نہ کوئی گڑبڑ ضرور ہوگی۔''

مارج آنٹی نے مے کے جس جام کو ہاتھ میں پکڑ رکھا تھا، وہ اسی وقت دھماکے کی آواز کے ساتھ پھٹ گیا۔ کانچ کے ٹکڑے ہر طرف اڑنے لگے اور مارج آنٹی نے بمشکل تھوک نگلکر پلکیں جھپکانے لگیں۔ ان کا بڑا سرخ چہرہ مے میں شرابور ہو چکا تھا۔

اسی لمحے پتونیہ آنٹی چیختی ہوئی بولیں۔ ''مارج...... مارج تم ٹھیک تو ہو؟''

مارج آنٹی نے اپنے چہرے کو رومال سے پونچھتے ہوئے کہا۔ ''فکر کی کوئی بات نہیں، شاید جام تھوڑا سخت پکڑ لیا ہوگا۔ کچھ دن پہلے کرنل فوسٹر کے یہاں بھی ایسا ہی ہوا تھا۔ پتونیہ تم بلاوجہ بات کا بتنگڑ مت بناؤ...... میری گرفت خاصی مضبوط ہوتی ہے......''

لیکن پیٹونیہ آنٹی اور ورنن انکل ہیری کو شک بھری نگاہوں سے دیکھ رہے تھے، اس لیے انہوں نے فیصلہ کیا کہ بہتر یہی ہوگا کہ وہ پڈنگ کو چھوڑ دے اور جتنی جلدی ہو سکے، وہاں سے اُٹھ کر باہر چلا جائے۔

ہال سے باہر نکلنے کے بعد ہیری بیرونی دیوار پر سر ٹکا کر گہری سانسیں لینے لگا۔ بہت طویل عرصے کے بعد اُسے غصہ آیا تھا اور اس نے کسی چیز کو پھاڑا تھا۔ اس نے سوچا کہ یہ دوبارہ نہیں ہونا چاہیئے۔ یہاں صرف ہاگس میڈ کے اجازت نامے کا سوال ہی نہیں تھا، اگر وہ اسی راستے پر چلا، تو جادوئی وزیر اس کے لئے کوئی بڑی پریشانی کھڑی کر دے گا۔

ہیری ابھی بھی نابالغ جادوگر ہی تھا۔ اور جادوگروں کے قانون کے مطابق ہیری کو سکول کے باہر جادو استعمال کرنے کی قطعی اجازت نہیں تھی۔ اس کا ریکارڈ بھی صاف ستھرا نہیں تھا۔ پچھلی گرمیوں کی تعطیلات میں ہی اسے ایک سرکاری تنبیہ موصول ہو چکی تھی۔ جس میں یہ صاف طور پر مندرج تھا کہ اگر مستقبل میں پرائیویٹ ڈرائیو میں جادو کا مظاہرہ دیکھا گیا تو ہیری کو ہوگورٹس سے نکال دیا جائے گا۔

اندر پیدا ہونے والی آوازوں سے وہ یہ سمجھ گیا تھا کہ اب ڈرسلی خاندان ٹیبل سے اُٹھ رہا ہے۔ وہ ان کے راستے سے دور ہٹ کر فوری طور پر اوپر کی سیڑھیاں چڑھتا چلا گیا۔

☆☆☆☆

اگلے تین دنوں تک جب بھی مارج آنٹی اس ایسی ویسی بات کہتی تھیں تو ہیری اپنی بہاری ڈنڈے کی بہترین دیکھ بھال ...... خود کس طرح کریں؟ نامی کتابچے کے بارے میں سوچنے لگتا۔ یہ ترکیب بہت کامیاب رہی، کیونکہ اس سے اس کے چہرے پر ایک سپاٹ تاثر آجاتا تھا۔ اسے دیکھ کر مارج آنٹی اب یہ کہنے لگی تھیں کہ یہ کاہل الوجود تھا۔

بالآخر...... مارج آنٹی کے قیام کی آخری شام آہی گئی۔ پیٹونیہ آنٹی نے اس دن کا بہترین ڈنر تیار کیا اور ورنن انکل نے عمدہ مے کی کئی بوتلیں کھول لیں۔ سوپ اور مچھلی کے دوران ہیری کی غلطیوں کا کوئی تذکرہ نہیں ہوا۔ جب سب لوگ لیمن میرنگ پائی کھا رہے تھے تو ورنن انکل اپنی کھدائی کرنے والی کمپنی گرینگس کے بارے میں تفصیل بتا کر سب کو بےزار کرنے لگے۔ پھر پیٹونیہ آنٹی نے کافی بنائی اور ورنن انکل برانڈی کی ایک بوتل لے کر آ گئے۔

''مارج تم تو نہیں لوگی......؟''

مارج آنٹی پہلے ہی کافی مے پی چکی تھیں اور ان کا بڑا چہرہ بہت لال ہو گیا تھا۔

''ایک دم چھوٹا سا جام۔'' انہوں نے ہنستے ہوئے کہا۔ ''تھوڑا سا اور...... تھوڑا سا اور...... یہ ہوئی نہ بات......!''

ڈڈلی پائی کا چوتھا ٹکڑا کھا رہا تھا۔ پیٹونیہ آنٹی اپنی چھوٹی انگلی باہر نکال کر کافی کی چسکیاں لے رہی تھیں۔ دراصل ہیری اپنے بیڈروم میں چھپ جانا چاہتا تھا۔ لیکن ورنن انکل کی غصے سے بھری چھوٹی چھوٹی آنکھیں دیکھ کر وہ سمجھ گیا کہ اسے وہاں بیٹھ کر یہ سب جھیلنا

پڑے گا۔

مارج آنٹی نے اپنے ہونٹ چاٹتے ہوئے اور برانڈی کے خالی جام کو رکھتے ہوئے کہا۔

''بہت اعلیٰ! پٹونیہ اس سے تھوڑی طاقت مل جاتی ہے۔ آخر بارہ کتوں کی دیکھ بھال بھی تو کرنا پڑتی ہے......'' انہوں نے لمبی ڈکار لیتے ہوئے اپنے موٹے پیٹ کو تھپتھپایا۔ ''معاف کرنا! مجھے کھانے پینے والے بچے اچھے لگتے ہیں۔''

انہوں نے ڈڈلی کی طرف آنکھ مارتے ہوئے کہا۔ ''تمہارا ڈیل ڈول صحیح ہے ڈڈلی! بالکل اپنے باپ کی طرح...... ہاں ورنن، میں تھوڑی سی برانڈی اور لوں گی......!''

''دوسری طرف یہ بچہ......'' انہوں نے ہیری کی طرف سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ہیری نے اپنے پیٹ میں مروڑ کی سی کیفیت محسوس کی۔ اس نے جلدی سے سوچا۔ ''سرکاری انتباہ کو یاد کرو۔''

"یہ بچہ تو چھوٹا اور ناقص لگتا ہے۔ ایسا کتوں کے ساتھ بھی ہوتا ہے۔ ابھی پچھلے ہی سال کی بات ہے، میں نے کرنل فوسٹر سے ایک کتے کو ڈبونے کا کہا تھا۔ بہت چھوٹا کتا تھا۔ کام چور، اس کی صحیح تربیت نہیں ہوئی تھی۔''

ہیری اپنی کتاب کے بارہویں صفحے کو یاد کرنے کی کوشش کر رہا تھا جس میں بہاری ڈنڈے کی گڑبڑ کو دور کرنے کا منتر لکھا تھا۔

''یہ سب خون کا اثر ہے، جیسا کہ میں اس دن کہہ رہی تھی۔ گندا خون، آخر رہے گا گندا ہی۔ برا مت ماننا پٹونیہ! میں تمہارے خاندان کی برائی نہیں کر رہی ہوں۔''

انہوں نے پٹونیہ آنٹی کے پتلے ہاتھ پر اپنا پھاوڑے جیسا ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

''لیکن سچ تو یہ ہے کہ تمہاری بہن میں گڑبڑ تھی۔ ایسا اچھے سے اچھے خاندانوں میں بھی ہو جاتا ہے. پھر وہ ایک آوارہ کے ساتھ بھاگ گئی۔ اور نتیجہ ہماری آنکھوں کے سامنے ہے۔''

ہیری اپنی پلیٹ کو گھور رہا تھا. اس کے کانوں میں عجیب سی گھنٹیاں بج رہی تھیں۔ اس نے سوچا، اپنے بہاری ڈنڈے کے نچلے سرے کو کس کر پکڑو۔ لیکن اسے یاد نہیں آ رہا تھا کہ اس کے بعد کیا آتا ہے۔ مارج آنٹی کی آواز ورنن انکل کی کھدائی کرنے والی مشین کی طرح اس کے کانوں میں اترتی جا رہی تھی۔

مارج آنٹی نے زور سے کہا۔ ''اس کا باپ......؟'' انہوں نے برانڈی کی بوتل کو پکڑا اور اپنے جام میں ڈالتے وقت نفیس میز پوش پر برانڈی چھلکا دی تھی۔ وہ مزید بولیں۔ ''تم نے مجھے کبھی یہ نہیں بتایا کہ اس کا باپ کیا کرتا تھا؟''

ورنن انکل اور پٹونیہ آنٹی کے چہرے ہیجان انگیز تناؤ سے کھنچے پڑے تھے۔ ڈڈلی نے پہلی بار اپنی پائی سے نظریں ہٹا کر ممی پاپا کی طرف دیکھا۔

ورنن انکل نے ہیری کی طرف کنکھیوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ''وہ کوئی کام نہیں کرتا تھا...... بے روزگار تھا۔''

''مجھے یہی امید تھی!'' مارج آنٹی برانڈی کا بڑا گھونٹ لیتے ہوئے بولیں۔

پھر انہوں نے اپنی آستین سے اپنی ٹھوڑی پونچھتے ہوئے کہا۔''نکما، سست، آوارہ......''

''وہ ایسے نہیں تھے......!'' ہیری اچانک چیخ کر بولا۔ میز پر ایک دم خاموشی سی چھا گئی۔ ہیری کانپ رہا تھا۔ زندگی میں اسے پہلے کبھی اتنا زیادہ غصہ نہیں آیا تھا۔

ورنن انکل کا چہرہ سفید پڑ گیا، وہ بوکھلائے انداز میں بولے۔''مارج! اور برانڈی لو گی۔'' انہوں نے مارج آنٹی کے جام میں پوری بوتل ہی انڈیل ڈالی۔ پھر وہ ہیری کی طرف متوجہ ہوئے اور غرا کر کہا۔''لڑکے! تم بستر پر جاؤ۔ چلو اسی وقت......!''

''نہیں......ورنن! مارج آنٹی نے ہچکیاں لیتے ہوئے ایک ہاتھ اُٹھا کر کہا اور ان کی چھوٹی سرخ آنکھیں ہیری پر ٹک گئیں۔ ''آگے بولو لڑکے! آگے کیا؟......تمہیں اپنے ماں باپ پر بڑا فخر ہے؟ وہ جو گاڑی کے حادثے میں ہلاک ہو گئے تھے (مجھے لگتا ہے کہ وہ یقیناً شراب کے نشے میں دھت ہوں گے)''

''وہ کار کے حادثے میں نہیں مرے تھے؟'' ہیری نے کہا کہ جواب کھڑا ہو چکا تھا۔

''وہ کار کے حادثے میں ہی ہلاک ہوئے تھے، جھوٹے کہیں کے......! اور تمہیں اپنے بھولے بھالے محنتی رشتہ داروں کے سر پر بوجھ کی طرح تھونپ گئے تھے۔'' مارج آنٹی گھمنڈ سے منہ پھلاتے ہوئے زہریلے انداز میں پھنکارتی ہوئی بولیں۔''تم ایک برے اور کاہل الوجود لڑکے......''

لیکن مارج آنٹی کے منہ کے الفاظ اچانک کہیں گم ہو گئے تھے۔ ایک پل کیلئے تو ایسا لگا جیسے انہیں الفاظ ہی نہیں مل رہے ہوں۔ ایسا لگ رہا تھا کہ انتہائی طیش میں آ کر پھول رہی تھیں۔

لیکن ان کا یہ پھولنا طیش سے نہیں تھا۔ ان کا بڑا لال چہرہ اپنے حجم سے کچھ زیادہ ہی پھول رہا تھا۔ ان کی چھوٹی چھوٹی آنکھیں باہر نکلتی ہوئی محسوس ہونے لگیں۔ اور ان کا منہ اتنا کھل گیا کہ وہ بول نہیں سکتی تھیں۔ اگلے ہی پل ان کی جیکٹ کے کچھ بٹن ٹوٹ کر بکھر گئے۔ مارج آنٹی کا بدن کسی بڑے غبارے کی مانند پھولتا جا رہا تھا۔ ان کا پیٹ اتنا پھول چکا تھا کہ ان کی بیلٹ ٹوٹ کر گر گئی، ان کی ہر انگلی بیلن کی طرح پھول چکی تھی......

جب مارج آنٹی کا بدن کرسی سے چھت کی طرف اٹھنے لگا تو ورنن انکل اور پٹونیہ آنٹی ایک ساتھ چیخے۔''مارج......!'' وہ اب مکمل طور گول مٹول ہو چکی تھیں۔ اور ان کے ہاتھ پیر موٹے ہو چکے تھے جب وہ ہوا میں غبارے کی طرح ڈولتی ہوئی اوپر اُٹھ رہی تھیں تو تبھی ان کا ہر دلعزیز''ریپر'' بری طرح سے بھونکتا ہوا کمرے میں داخل ہوا۔

نن......نن......نہیں......!

ورنن انکل نے اچھل کر مارج آنٹی کے پاؤں پکڑ لئے اور انہیں نیچے کھینچنے کی ناکام سی کوشش کرنے لگے۔ لیکن اس کوشش میں

ورنن انکل کے دونوں پیر فرش سے اوپر اُٹھ گئے اور وہ مارج کے ساتھ ہوا میں تیرنے لگے۔ اگلا پل اور زیادہ تکلیف دہ ثابت ہوا جب رپر نے غصے میں جھپٹ کر ورنن انکل کے پیر میں اپنے نوکیلے دانت گڑا دیئے۔

اس سے پہلے کہ کوئی اسے روک پاتا، ہیری ڈرائنگ روم سے دوڑ کر باہر آ گیا۔ وہ سیڑھیوں کے نیچے بنی بڑی الماری کی طرف لپکا۔ اس کے وہاں پہنچتے ہی الماری کا دروازہ جادو سے خود بخود کھل گیا۔

کچھ ہی پل میں وہ اپنے صندوق کو کھینچ کر گھر کے بیرونی دروازے تک لے آیا۔ پھر وہ دوڑ کر سیڑھیاں چڑھتا چلا گیا۔ اپنے کمرے میں پہنچ کر اس نے بستر کے نیچے والے فرش پر رکھے ڈھیلے بورڈ کو کھینچا۔ اس کے اندر سے اس نے اپنی کتابوں اور سالگرہ کے تحفے والے تکیے کے غلاف کو جھپٹکر باہر نکالا۔ کمرے سے باہر نکلتے وقت اس نے ہیڈوگ کا خالی پنجرہ بھی اٹھالیا۔ دھڑ دھڑاتے ہوئے وہ ابھی اپنے صندوق کے پاس پہنچا ہی تھا کہ تبھی ورنن انکل ڈرائنگ روم سے سے باہر نکلے، ان کا ایک پاؤں خون میں لتھڑا ہوا تھا۔

وہ گرجے۔ ''واپس آؤ......واپس آؤ......اور اسے ٹھیک کرو!''

لیکن ہیری تو جیسے غصے سے پاگل ہی چکا تھا۔ اس نے اپنے صندوق کو لات مار کر کھولا۔ اس میں سے اپنی جادوئی چھڑی نکالی اور ورنن انکل کی طرف لہرائی۔ ہیری نے بہت تیز تیز سانس لیتے ہوئے بولا۔ ''وہ اسی قابل تھیں......انہیں جو سزا ملی۔ وہ اسی قابل تھیں۔ آپ مجھ سے دور ہی رہنا۔'' اس نے دروازے کے ہینڈل کو پکڑنے کے لئے ہاتھ پیچھے بڑھایا۔

ہیری نے کہا۔ ''اب بہت ہو چکا ہے۔ میں نے یہ گھر چھوڑ کر جا رہا ہوں۔''

اور اگلے ہی پل وہ باہر نکل کر اندھیری سنسنان سڑک پر پہنچ گیا۔ وہ اپنا بھاری صندوق کھینچ رہا تھا اور ہیڈوگ کا خالی پنجرہ اس کے ہاتھ میں دبا ہوا تھا۔

☆☆☆☆

تیسرا باب

# نائٹ بس

ہیری غصے کے عالم میں کافی دور چلتا چلا گیا۔ پھر وہ تھک کر منگولیا کریسنٹ کی ایک نیچی دیوار پر بیٹھ گیا۔ بھاری بھرکم صندوق کو کھینچنا بڑا مشکل کام تھا۔ جس کی وجہ سے وہ بری طرح ہانپنے لگا۔ وہ کچھ دیر تک دم بخود سا بیٹھا رہا اور طوفانی انداز میں دھڑکتے ہوئے دل کی آواز سنتا رہا۔ غصے کا سیلاب اب بھی اس کے تن بدن میں طغیانی مچائے ہوئے تھا۔ لیکن اندھیری سنسان سڑک پر دس منٹ تک اکیلے بیٹھنے کے بعد اس کے دل پر ایک بالکل نیا احساس حاوی ہوگیا۔

دہشت......!

اس نے جس سمت میں بھی سوچا تو یہی پایا کہ اس کی اس سے پہلے کبھی ایسی بری حالت نہیں تھی۔ وہ ماگلوؤں کی دُنیا میں رات کو بالکل تنہا سڑکوں پر بھٹک رہا تھا اور اس کے پاس جانے کا کوئی ٹھکانہ تک نہیں تھا۔ اس سے بھی سنگین بات تو یہ تھی کہ اس نے کچھ ہی دیر پہلے انتہائی طاقتور جادو کا استعمال کیا تھا۔ جس کا مطلب صاف تھا کہ اس کے یقینی طور پر ہوگورٹس سے نکال دیا جائے گا۔ اس نے نابالغ جادوگری کے قوانین کو بری طرح سے توڑا تھا۔ اسے حیرت ہو رہی تھی کہ اس کے وہاں بیٹھنے کے دوران ہی وزارتِ جادو کے نمائندہ الو اس پر کیوں نہیں منڈلا رہے تھے۔

ان گھمبیر خیالوں کے باعث ہیری پر کپکپی سی طاری ہونے لگی۔ اس نے کبھی منگولیا کریسنٹ کے اوپر کے آسمان کو اور کبھی سنسان اندھیری سڑک کو دیکھا۔ 'اس کے ساتھ اب کیا ہونے والا تھا؟' کیا اسے گرفتار کیا جائے گا یا پھر اسے صرف جادوگری کی دُنیا سے نکال دیا جائے گا؟ اس نے رون اور ہرمائنی کے بارے میں سوچا جس سے وہ اور بھی افسردہ ہوگیا۔ ہیری کو یقین تھا کہ چاہے وہ ملزم ہو یا نہ ہو......رون اور ہرمائنی اس کی مدد ضرور کریں گے۔ مسئلہ یہ تھا کہ وہ دونوں ہی بیرون ملک تھے۔ اور ہیڈوگ کے جانے کے بعد تو وہ ان سے رابطہ بھی نہیں کرسکتا تھا۔

اس کے پاس تو ماگلوؤں کے پیسے بھی نہیں تھے۔ البتہ اس صندوق کی سب سے نچلی تہہ میں جادوگروں کی چند سکے رکھے تھے۔ لیکن اس کی باقی جائیداد (جو ہیری کے ماں باپ اس کے لئے چھوڑ گئے تھے) لندن میں جادوگروں کے بینک گرنگوٹس کی تجوریوں میں

بند تھی۔ اس نے سوچا، وہ اپنے بھاری بھرکم صندوق کو کھینچتے ہوئے لندن تک تو نہیں لے جا سکتا جب تک کہ......

اس نے اپنی جادوئی چھڑی کو دیکھا جسے وہ اب بھی اپنے ہاتھ میں مضبوطی پکڑے ہوئے تھا اگر اسے اسکول سے نکال ہی دیا جائے گا (یہ سوچ کر اس کے دل میں درد بھری ٹیس اُٹھی) ہیں تو تھوڑا اور جادو کرنے میں کیا برائی ہے؟ اس پاس غیبی چوغہ تھا، جو اسے اپنے والد سے وراثت میں ملا تھا۔ اگر وہ اپنے صندوق پر جادو کر کے اسے بہت ہلکا بنا لے، اسے اپنے بہاری ڈنڈے سے باندھ دے، غیبی چوغہ پہن لے اور لندن تک اڑ کر جائے؟ وہاں پہنچ کر وہ اپنی تجوری میں سے اپنی تمام دولت نکال سکتا ہے اور...... اپنی جلاوطن زندگی شروع کر سکتا ہے۔ یہ خیال کافی ہیبت ناک تھا لیکن وہ اس دیوار پر زیادہ دیر تک بھی نہیں بیٹھ سکتا تھا۔ ورنہ ماگلوؤں پولیس اس سے پوچھ گچھ کرے گی کہ وہ اتنی رات کو جادو کی کتابوں اور بہاری ڈنڈے کے ساتھ صندوق لئے کیوں بیٹھا ہے؟

ہیری نے دوبارہ صندوق کھولا اور اس کے سامان کو ایک طرف دھکیلتے ہوئے غیبی چوغہ تلاش کرنے لگا تو لیکن اس سے ملنے سے پہلے ہی وہ اچانک چونک کر چاروں طرف دیکھنے لگا۔ اسے گردن کے پچھلے حصے میں ایک عجیب سا احساس ہو رہا تھا۔ اسے لگا، جیسے کوئی اسے دیکھ رہا تھا لیکن ایسا کیسے ہو سکتا تھا؟ سڑک پوری طرح ویران نظر آ رہی تھی اور آس پاس کے کسی گھر میں سے روشنی نہیں آ رہی تھی۔

وہ ایک بار پھر اپنے صندوق پر جھکا لیکن تقریباً فوراً ہی دوبارہ کھڑا ہو گیا۔ اس نے اپنی چھڑی کو مضبوطی پکڑ لیا۔ اسے آواز تو نہیں سنائی دی لیکن اس نے محسوس کیا کہ کوئی شخص یا جانور اس کے پیچھے کی باڑھ اور گیراج کے درمیان تنگ جگہ میں کھڑا ہے۔ ہیری نے اپنی آنکھیں گڑا کر تاریک گلی کی طرف دیکھا۔ یہ چاہے جو بھی ہو، اس کے ہلنے پر ہی ہیری کو یہ پتہ چل سکتا تھا کہ یہ کوئی جنگلی آوارہ بلی ہے یا پھر کچھ اور ہے۔

''اجالا ہو جائے!'' ہیری بڑبڑایا۔ فوری طور پر اس کی چھڑی کے سرے پر روشنی ہو گئی، جس سے اس کی اپنی آنکھیں لگ بھگ چندھیا گئیں۔ اس نے چھڑی اپنے سر کے اوپر کی، جس سے مکان نمبر دو کی پتھروں کے نشانات والی دیوار چمکنے لگی۔ گیراج دروازہ بھی نظر آنے لگا۔ روشنی میں ہیری کو وہاں کسی بڑے جانور کا عکس دکھائی دیا جس کی آنکھیں چوڑی تھیں اور چمک رہی تھی۔

ہیری اچھل کر پیچھے ہٹا لیکن اس کوشش میں اس پیر اپنے صندوق سے ہی الجھ گئے اور وہ بری طرح لڑکھڑا گیا۔ جب اس نے گرتے وقت اپنا چہرہ بچانے کیلئے ہاتھ ٹیکنے کی کوشش کی تو اس کی چھڑی ہاتھ سے نکل کر زمین پر جا گری۔ اس کے ساتھ ہی وہ بھی زمین بوس ہوتا چلا گیا۔

تبھی ایک کان پھاڑ دھماکہ ہوا۔ ہیری کی آنکھیں تیز ترین روشنی میں خیرہ ہو گئیں۔ جس سے بچنے کے لئے اس نے اپنے ہاتھ اوپر اٹھا کر آنکھوں کو ڈھانپ لیا۔

قریباً چیختے ہوئے اس نے سڑک کے کنارے کی طرف پلٹا کھایا۔ بالکل صحیح وقت پر...... اگلے ہی لمحے بڑے بڑے پہئے اور چکا چوند کر دینے والی ہیڈ لائٹس ٹھیک اسی جگہ پر بریک لگاتے ہوئے رُکے جہاں کچھ دیر پہلے ہیری زمین پر گرا ہوا تھا۔

سر اٹھانے پر ہیری نے دیکھا کہ وہ پہیئے اور ہیڈ لائٹس ایک تین منزلہ ارغوانی رنگ کی ایک بڑی بس کے تھے، جو اچانک فضا میں سے نمودار ہوئی تھی۔ ونڈ سکرین کے اوپر سنہرے الفاظ میں لکھا ہوا تھا...... ''نائٹ بس!''

ایک پل کے لئے تو ہیری کو ایسا لگا کہ شاید گرنے کی وجہ سے اس کا دماغ چکرا گیا ہے۔ تبھی ارغوانی یونیفارم والا ایک کنڈیکٹر بس میں سے باہر کودا اور اندھیرے میں تیزی سے بولنے لگا۔

''نائٹ بس میں آپ کو خوش آمدید کہا جاتا ہے! یہ بس صرف مصیبت میں پھنسے جادوگروں اور جادوگرنیوں کے لئے ہنگامی ترسیل کا ذریعہ ہے۔ اپنا چھڑی والا ہاتھ اُٹھائیے اور اوپر چڑھ جائیے۔ ہم آپ کو آپ کے حسب منشاء منزل پر پہنچا دیں گے۔ میرا نام سٹین شانپائیک ہے اور آج کی شام میں آپ کا کنڈیکٹر ہوں......''

کنڈیکٹر بولتے بولتے اچانک رُک گیا۔ کیونکہ اسے ہیری اسی وقت دکھائی دیا تھا جو اب بھی زمین پر بیٹھا ہوا تھا۔ ہیری نے اپنی چھڑی دوبارہ اٹھائی اور لڑکھڑاتے ہوئے کھڑا ہوا۔ قریب آنے پر اس نے دیکھا کہ سٹین شانپائیک عمر میں اس سے کچھ ہی سال بڑا تھا. اس کی عمر زیادہ سے زیادہ اٹھارہ یا انیس برس ہوگی۔ اس لمبے کان جیسے لٹک رہے تھے اور اس کے چہرے پر ڈھیر سارے مہاسے تھے۔

سٹین نے اپنے کاروباری انداز سے ہٹ کر پوچھا۔ ''نیچے کیوں بیٹھے تھے؟''

''میں گر گیا تھا۔'' ہیری نے جواب دیا۔

سٹین نے ہنستے ہوئے پوچھا۔ ''کھڑے کھڑے کیوں گر گئے تھے؟''

"میں جان بوجھ کر نہیں گرا تھا۔'' ہیری نے چڑ کر کہا۔ اس کی جین کی پینٹ گھٹنے پر سے پھٹ گئی تھی۔ اس کے علاوہ، اس نے گرتے وقت بچنے کے لئے جس ہاتھ کا سہارا لیا تھا۔ اُس میں سے خون نکل رہا تھا۔ اسے اچانک یاد آیا کہ وہ کیوں گرا تھا اور پھر وہ گیراج اور باڑھ کے درمیانی حصے کی خالی جگہ کو دیکھنے کیلئے سرعت سے پلٹ گیا۔ نائٹ بس کی ہیڈ لائٹس کی تیز روشنی کے باعث وہاں کافی اجالا تھا لیکن اب وہاں کچھ نہیں تھا۔

''وہاں پر کیا دیکھ رہے ہو......؟'' سٹین نے اس کے عقب میں سے پوچھا۔

''وہاں پر ایک بڑا سیاہ جانور تھا۔'' ہیری نے خالی جگہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بتایا۔ ''کسی کتے جیسا...... لیکن بہت بڑا......!''

اس نے سٹین کی طرف مڑ کر دیکھا جس کا منہ کھلا ہوا تھا۔ پریشانی سے ہیری نے دیکھا کہ سٹین کی نگاہ اب اس کے ماتھے کے نشان پر پہنچ چکی تھی۔

''تمہارے ماتھے پر یہ کیا ہے؟'' سٹین نے اس سے غیر متوقع سوال کیا۔

''کچھ نہیں......!'' ہیری نے جلدی سے اپنے لمبے بالوں سے ماتھے کے نشان کو چھپاتے ہوئے کہا۔ اگر وزارتِ جادو کے لوگ

اس کی تلاش کررہے ہیں تو وہ ان کے کام کو آسان نہیں بنانا چاہتا تھا۔

سٹین نے آگے سے پوچھا۔ ’’تمہارا نام کیا ہے؟‘‘

’’نیول لانگ باٹم......‘‘ ہیری نے وہ نام بول دیا جو اس کے دماغ میں سب سے پہلے آیا پھر اُس نے سٹین کی توجہ بھٹکانے کے لئے پوچھا۔ ’’تو......تو...... یہ بس کہیں بھی جا سکتی ہے۔‘‘

’’ہاں!‘‘ سٹین نے فخر سے کہا۔ ’’جہاں بھی تم جانا چاہو، شرط یہ ہے کہ وہ جگہ زمین پر ہونا چاہئے۔ یہ بس پانی کے اندر نہیں جا سکتی ہے۔‘‘ پھر اس نے شک بھری نگاہ سے دیکھتے ہوئے کہا۔ تم نے ہمیں اشارہ کیا تھا...... ہے نا؟ اپنی چھڑی والا ہاتھ آگے لہرایا تھا...... ہے نا؟‘‘

’’ہاں!‘‘ ہیری نے فوراً کہا۔ ’’سنئے، یہاں سے لندن کا کرایہ کتنا ہے۔‘‘

سٹین خالصتاً کاروباری انداز میں بولا۔ ’’گیارہ سکل، لیکن تیرہ سکل میں تمہیں گرم چاکلیٹ ملے گی جبکہ پندرہ سکل میں گرم پانی کی بوتل اور آپ کے پسندیدہ رنگ کا دانتوں کا برش۔‘‘

ہیری نے ایک بار پھر اپنا صندوق کھولا اور اس میں سے اپنا پرس نکال کر سٹین کو چاندی کے کچھ سکے دیئے۔ پھر اس نے اور سٹین نے اس کا صندوق اُٹھایا، جس پر ہیڈوگ کا پنجرہ رکھا تھا۔ دونوں نے مل کر صندوق کو بس کی سیڑھیوں سے اوپر پہنچا دیا۔

بس میں ایک بھی نشست نہیں تھی۔ نشستوں کی بجائے وہاں پر پیتل کے نصف درجن پلنگ تھے جو پردے والی کھڑکیوں کے پاس لگے تھے۔ ہر پلنگ کے پاس موم بتی جل رہی تھی جس سے لکڑی کے پینل والی دیواروں پر روشنی ہو رہی تھیں۔ بس کے پچھلے حصے میں نائٹ کیپ پہن کر لیٹا ہوا ایک پستہ قد جادوگر بڑبڑایا۔ ’’ابھی نہیں! شکریہ...... میں گھونگھوں کا اچار ڈال رہا ہوں۔‘‘ اور پھر نیند میں ہی اس نے کروٹ بدل لی۔

اسٹین نے سرگوشی کے انداز میں کہا۔ ’’تمہاری جگہ یہ ہے۔‘‘ اس نے ہیری کے صندوق کو ڈرائیور کی پشت پر موجود ایک بستر کے نیچے گھسا دیا۔ ڈرائیور سٹیئرنگ وہیل کے سامنے ایک دستی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ پھر سٹین نے آواز لگائی۔ ’’یہ ہماری نائٹ بس کا ڈرائیور ہے، ارنئی پرانگ۔ اور یہ ہے نیول لانگ باٹم...... ارن!‘‘

ارنئی پرانگ کی عمر کچھ زیادہ تھی۔ وہ بہت موٹے شیشوں والا نظر کا چشمہ پہنے ہوئے تھا۔ اس نے ہیری کو دیکھ کر محض سر ہلایا۔ جس نے پریشان ہو کر ایک بار پھر اپنے بالوں کی لٹ نیچے کی اور اپنے بستر پر بیٹھ گیا۔

ارنئی کے پاس والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے سٹین نے کہا۔ ’’اب ہوا کی رفتار سے گاڑی بھگاؤ ارن۔‘‘ ایک زوردار دھماکہ ہوا اور اگلے ہی پل ہیری بستر پر لیٹا ہوا تھا۔ کیونکہ نائٹ بس کی تیز رفتار کی وجہ سے وہ جھٹکا کھا کر پیچھے دھکیلا گیا تھا۔

دھیرے دھیرے اپنی قوت جمع کر کے ہیری نے بستر سے اُٹھنے کی کوشش کی۔ اس کا سر جب کھڑکی کے برابر پہنچا تو اس نے

کھڑکی کے باہراندھیرے میں دیکھا۔ وہ ایک دوسری سڑک پر پہنچ چکے تھے۔ سٹین ہیری کے ساکت چہرے کو بڑے مزے سے دیکھ رہا تھا۔

وہ بولا۔ ''جب تم نے ہمیں اشارہ کیا تھا، تو ہم یہیں تھے۔ہم کہاں تھے ارن ......ویلز میں کہیں پر؟''

''ہوں!'' ارنئ نے کہا۔

ماگلوؤں کواس بس کی آواز کیوں سنائی نہیں دیتی ہے؟'' ہیری نے تعجب سے پوچھا۔

''ماگلوؤں......!'' سٹین نے حقارت بھرلے لہجے میں کہا۔ ''وہ تو صحیح طریقے سے سنتے ہی نہیں ہیں...... ہے نا؟ یہاں تک کہ صحیح طریقے سے دیکھتے بھی نہیں ہیں۔انہیں کبھی کسی چیز کا پتا ہی نہیں چلتا ہے......کبھی نہیں۔''

''سٹین! جا کر میڈم مارش کو جگادو۔'' ارنئ نے پلٹ کر کہا۔ ''ہم ایک منٹ میں ایبر گیوینی پہنچ جائیں گے۔''

سٹین ہیری کے بستر کے پاس سے ہوتا ہوا گیا اور لکڑی کی ایک سیدھی سیڑھی پر چڑھ کر آنکھوں سے اوجھل ہو گیا۔ ہیری جو ابھی تک کھڑکی کے باہر دیکھ رہا تھا اور اس کی پریشانی بڑھتی جا رہی تھی۔ ایسا لگتا تھا جیسے ارنئ نائٹ بس چلانے میں زیادہ ماہر نہیں تھا۔ نائٹ بس بار بار فٹ پاتھ پر چڑھ جاتی تھی لیکن وہ کسی بھی چیز سے ٹکراتی نہیں تھی۔ اس کے پاس آتے ہی لیمپ پولز، لیٹر بکس اور کوڑے دان سب اپنی جگہ سے اچھل اچھل کر رستے سے ہٹ جاتے تھے اور اس کے گزرتے ہی واپس اپنی جگہ پر لوٹ آجاتے تھے۔

سٹین ایک بار پھر نیچے آ گیا۔ اس کے پیچھے ایک جادوگرنی آئی جس نے سبز سفری چوغہ پہن رکھا تھا۔

''یہ آ گئی آپ کے اترنے کی جگہ میڈم مارش!'' سٹین نے خوشی خوشی کہا۔ تبھی ارنئ نے بریک لگائی اور پلنگ بس میں ایک فٹ آگے کی طرف آ گیا۔ میڈم مارش نے اپنے منہ پر ایک رومال مضبوطی لگا رکھا تھا اور وہ بڑی عجلت میں سیڑھیوں پر سے نیچے اتر گئی۔ سٹین نے ان کے اترنے کے بعد عقب میں سے ان کا بیگ پھینکا اور دروازہ بند کر لیا۔ پھر ایک اور زوردار دھماکہ ہوا۔ اب وہ دیہاتی علاقے میں ایک تنگ پلی میں طوفانی رفتار سے چلے جا رہے تھے اور آس پاس کے درخت کے راستے سے دور ہٹ رہے تھے۔

اگر بس اتنی زوردار آواز نہیں کر رہی ہوتی اور ایک فرلانگ میں بھی سو میل چھلانگ نہیں رہی ہوتی تو بھی ہیری نہیں سو پاتا۔ اس کے پیٹ میں ایک بار پھر ہلچل ہونے لگی، جب وہ پیچھے گرا اور یہ سوچنے لگا کہ اس کے ساتھ جانے کیا ہوگا اس نے یہ بھی سوچا کہ کیا ڈرسلی خاندان کے افراد اب تک مارج آنٹی کو چھت پر سے نیچے اتار پائے ہوں گے۔

سٹین نے روزنامہ 'جادوگر' اخبار نکالا اور دانتوں میں زبان دبا کر اُسے پڑھنے لگا۔ پہلے صفحے پر ہی ہیری کو ایک لمبے بالوں والے ناراض شخص کی بڑی تصویر دکھائی دی، ہیری کو وہ تصویر کچھ جانی پہچانی سی لگی۔

''یہ آدمی......!'' ہیری نے کہا اور وہ ایک لمحے کے لئے اپنی مشکلات کو فراموش کر چکا تھا۔ ''یہ تو ماگلوؤں کی خبروں میں بھی دکھایا گیا تھا!''

سٹین نے اخبار پلٹ کر پہلے صفحے کو دیکھا اور مسکرایا۔

''سیریس بلیک......!'' وہ سر ہلاتے ہوئے بولا۔ جادوگر ہے، وہ ماگلوں کی نیوز میں بھی دکھائی دے گا۔ ویسے نیول! تم کس دنیا میں تھے؟''

ہیری کا سپاٹ چہرہ دیکھ کر وہ ایک بار اس کی نامکمل معلومات پر ہنسا اور پھر اس نے اخبار کا پہلا صفحہ الگ کر کے ہیری کے ہاتھوں میں تھما دیا۔

''نیول! اخبار پڑھا کرو۔''

ہیری موم بتی کی روشنی میں اخبار پڑھنے لگا۔ اخبار کی شہ سرخی نمایاں تھی۔

**بلیک اب تک مفرور ہے!**

وزارتِ جادو نے آج یہ تصدیق جاری کی ہے کہ سیریس بلیک جو شاید اژقبان کے زندان خانے کا سب سے خطرناک قیدی تصور کیا جاتا ہے، اب تک مفرور ہے۔ جادوئی وزیر کارنیلوس فج نے آج صبح کہا، ہم بلیک کو دوبارہ پکڑنے کی ہر ممکنہ کوشش کر رہے ہیں اور ہم جادونگری کے باسیوں سے مطمئن اور پرسکون رہنے کی درخواست کرتے ہیں۔

بین الاقوامی جادوگروں کی وارلاک فیڈریشن کے کچھ ممبران نے جادوئی وزیر فج کی بھرپور مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ انہیں اس ضمن میں ماگلوؤں کے وزیراعظم کو باخبر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔

جب وزیر جادو فج سے فیڈریشن کی رائے معلوم کی گئی تو انہوں نے چڑ کر جواب دیتے ہوئے کہا کہ وہ نہیں سمجھیں گے، معلومات کا تبادلہ کرنا بے حد ضروری امر تھا۔ کیا آپ اس بات سے پوری طرح باخبر نہیں ہیں کہ بلیک خطرناک قسم کا پاگل ہے۔ وہ اپنی راہ میں آنے والے ہر شخص کیلئے خطرہ ہے۔ چاہے وہ جادوگر ہو یا پھر کوئی ماگل...... مجھے ماگلوؤں کے وزیراعظم نے بھرپور یقین دہانی کرائی ہے کہ وہ بلیک کے اصلیت کے بارے میں ایک لفظ بھی کسی کو نہیں بتائیں گے۔ اور تو اور لطف کی بات تو یہ ہے کہ اگر وہ اس ضمن میں کچھ کہنا بھی چاہیں گے تو کون بھلا ان کی بات پر یقین کرے گا؟

حالانکہ ماگلوؤں کو یہ بتایا گیا ہے کہ بلیک کے پاس ایک ریوالور ہے۔ (ایک طرح کی دھات کی چھڑی جس کا استعمال ماگلوں ایک دوسرے کو مارنے کیلئے کرتے ہیں) لیکن جادوئی دنیا میں یہ دہشت پھیلی ہوئی ہے کہ کہیں بلیک بارہ سال قبل جیسی کوئی مہلک قاتلانہ کارروائی نہ کر دے، جب اس نے ایک جادوئی کلمے سے تیرہ افراد کو لقمہ اجل بنا ڈالا تھا۔

ہیری نے خبر پڑھنے کے بعد متحرک تصویر کو دیکھا۔ سیریس بلیک کی آنکھیں کافی حد تک دھنسی ہوئی دکھائی دیتی تھیں اور وہ ہی اس کے پچکے ہوئے چہرے کا اکلوتا زندہ حصہ محسوس ہوتی تھیں۔ ہیری کسی خون آشام ویمپائر سے کبھی نہیں ملا تھا۔ لیکن اس نے تاریک جادو سے حفاظت والی کلاس میں دورانِ تعلیم ان کی کچھ تصاویر ضرور دیکھی تھیں۔ سفید چہرے والا بلیک بھی انہی جیسا دکھائی دے رہا تھا۔

''بہت بڑا قاتل ہے...... ہے نا!'' سٹین نے کہا جو ہیری کو پڑھتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔

''کیا واقعی اس نے تیرہ لوگوں کو ایک ہی جادوئی کلمے سے مار ڈالا تھا؟' ہیری نے سٹین کو اخبار واپس لوٹاتے ہوئے پوچھا۔

''ہاں!'' اسٹین بولا۔ ''اس واقعہ کے بہت زیادہ سے چشم دید گواہ تھے۔ یہ حادثہ بھری دوپہر میں ہوا تھا۔ بہت بڑا قاتل تھا...... ہے نا!...... ارن؟''

''ہاں!......'' ارنئ نے گہری اداسی سے کہا۔

سٹین اپنی کرسی پر گھوما اور اس نے اپنے ہاتھ پیچھے کر لیے، تا کہ وہ ہیری کو زیادہ اچھی طرح دیکھ سکے۔ پھر وہ بولا۔ ''بلیک! تم جانتے ہو کس کا؟...... بہت بڑا حمایتی اور مددگار تھا۔''

''کیا...... والڈی مورٹ کا؟'' ہیری نے بغیر سوچے سمجھے براہ راست کہہ دیا۔

خوف سے سٹین کے مہاسے تک سفید ہو گئے۔ ارنئ نے سٹیئرنگ وہیل اتنی زور سے گھما دیا کہ بس کے راستے سے ہٹنے کے لئے پورے کے پورے فارم ہاؤس کو اُچھل کر پیچھے ہٹنا پڑا۔

سٹین بری طرح سے چیخا۔ ''تم پاگل تو نہیں ہو گئے ہو! تم نے اس کا نام کیوں لیا؟''

''معاف کرنا......!'' ہیری نے جلدی سے کہا۔ ''معاف کرنا، میں...... میں بھول گیا تھا۔''

''بھول گئے تھے......'' سٹین نے مری ہوئی آواز میں کہا۔ ''میرا دل کتنی تیزی سے دھڑک رہا ہے......''

''تو...... تو بلیک...... تم جانتے ہو کس؟ کا...... حامی تھا؟'' ہیری نے معذرت بھرے انداز میں کہا۔

''ہاں!'' سٹین اپنا سینہ ملتے ہوئے بولا۔ ''ہاں! اب ٹھیک ہے۔ ایسا کہا جاتا ہے کہ وہ تم جانتے ہو کون؟ کا...... زیادہ مقرب تھا۔ بہر حال، اس ہیری پوٹر نے تم جانتے ہو کس؟ کا...... برا حال کر دیا۔'' ہیری نے اپنے بالوں کی لٹ کو نیچے کی طرف کرتے ہوئے ایک بار پھر اپنے نشان کو چھپایا۔ ''تو تم جانتے ہو کون؟...... کے تمام حامیوں کی شامت آ گئی تھی...... ہے نا...... ارن؟ ان میں سے زیادہ تر جادوگر یہ سمجھ گئے تھے کہ تم جانتے ہو کہ کون؟ کے جانے بعد سب کچھ ختم ہو چکا ہے اور وہ چپ چاپ سیدھے راستے پر لوٹ آئے تھے لیکن سیریس بلیک نے ایسا نہیں کیا۔ لوگوں کے مطابق وہ یہ سوچ رہا تھا کہ جب تم جانتے ہو کون؟ دوبارہ طاقتور بنے گا اور لوٹ آئے گا تو وہ یقیناً اس کے نائب کے طور پر پہچانا جائے گا۔''

''بہر حال، انہوں نے بلیک کو ماگلوؤں سے بھری سڑک پر گھیر لیا۔ بلیک نے نہایت سرعت سے اپنی چھڑی باہر نکالی اور پھر آناً فاناً

پوری سڑک کو ہی اُڑا ڈالا۔ اس مقابلے میں اس کے راستے میں آنے والا ایک جادوگر اور بارہ ماگل ہلاک ہوگئے۔ تم جانتے ہو کون؟ ......وہ بڑا بھیانک تھا اس کے بعد بلیک نے کیا کارروائی کی؟ سٹین نے ڈرامائی انداز میں پھسپھساتے ہوئے کہا۔

''کیا؟'' ہیری نے پوچھا۔

''وہ ہنسنے لگا۔'' اسٹین بولا۔ ''وہ وہیں کھڑے کھڑے ہنستا رہا اور جب وزارت جادو کا حفاظتی دستہ وہاں پہنچا تو وہ چپ چاپ بلامزاحمت ان کے ساتھ چل دیا۔ اس وقت بھی وہ ہنستا جارہا تھا کیونکہ وہ پاگل ہو چکا تھا۔ ہے نا......ارن؟ کیا وہ پاگل نہیں ہے؟''

''اژقبان جاتے وقت اگر وہ پاگل نہیں بھی رہا ہوگا، تو وہاں پہنچنے کے بعد تو یقیناً ہو گیا ہوگا۔'' ارنئی نے اپنی دھیمی آواز میں کہا۔

''اگر مجھے اژقبان میں قدم رکھنا پڑے تو اس سے پہلے ہی میں خودکشی کرلوں گا۔ اسے صحیح سزا ملی...... جو اس نے کیا تھا، اس کے بعد...''

سٹین مزید بولا۔ ''جادوئی وزارت کو اس خوفناک حادثے پر پردہ ڈالنے کے لئے بہت کڑی محنت کرنا پڑی...... ہے نا! ارن؟ ......پوری کی پوری سڑک اُڑ گئی تھی اور کئی ماگلوں ہلاک ہو چکے تھے۔ انہوں نے کیا بہانہ بنایا تھا......ارن؟''

''بم دھماکہ......!'' ارنئی نے کہا۔

''اور اب بلیک باہر آ چکا ہے!......'' سٹین نے موضوع کو سمیٹتے ہوئے اور اخبار پر بلیک کے پچکے اور نقاہت زدہ چہرے کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ''وہ اژقبان جیسے جہنم سے فرار ہونے والا پہلا قیدی ہے۔ میں صحیح کہہ رہا ہوں ارن! سمجھ میں نہیں آتا کہ اس نے ایسا کیسے کیا ہوگا؟ بڑا ڈراؤنا منظر ہوگا۔ ویسے مجھے لگتا ہے کہ وہ اژقبان کے پہرے داروں سے زیادہ دیر تک بچ نہیں پائے گا۔''

ارنئی اچانک کانپ اُٹھا۔

''کسی اور چیز کے بارے میں بات کرو، سٹین! اژقبان اور اس کے پہرے داروں کے ذکر سے مجھے دہشت ہوتی ہے۔''

سٹین نے ہچکچاتے ہوئے اخبار کو دور ہٹا دیا اور ہیری پہلے سے بھی زیادہ خود کو بے چین اور غیر محفوظ محسوس کرنے لگا۔ اس نے اپنا سر نائٹ بس کی کھڑکی کے ساتھ ٹکا دیا۔ وہ اپنے تخیل میں تصور کر رہا تھا کہ سٹین کچھ ہی دن بعد اپنے مسافروں سے یہ کہہ رہا ہوگا کہ......

'تم نے ہیری پوٹر کے بارے میں کچھ سنا کہ اس نے اپنی آنٹی کو غبارے کی مانند پھولا دیا تھا۔ وہ اس رات اسی نائٹ بس میں فرار ہونے کی کوشش کر رہا تھا۔ ہے نا ارن! اللہ کی قسم......وہ اسی بس کا مسافر تھا......'

سیریس بلیک کی مانند اس نے بھی جادوئی قوانین کو توڑا تھا۔ کیا مارج آنٹی کو غبارہ بنا دینا کوئی بڑا جرم ہے؟ کہ اسے اژقبان بھیج دیا جائے۔ ہیری جادوگروں کی جیل کے بارے میں کچھ نہیں جانتا تھا مگر اس نے جتنے بھی لوگوں کے منہ سے اژقبان کے بارے میں سنا تھا۔ وہ سب ہی اس کے ذکر تک سے تھرتھراتے تھے۔ ہوگورٹس کی چابیوں کے چوکیدار ہیگرڈ نے گذشتہ سال وہاں پر دو مہینے کی سزا کاٹی تھی۔ جب ہیگرڈ کو اس بارے میں آگاہ کیا گیا تھا کہ اسے اژقبان لے جایا جا رہا ہے تو اس کے چہرے پر جو دہشت پھیل گئی تھی اسے ہیری آسانی سے نہیں بھلا پایا تھا اور ہیگرڈ تو بہت بہادر تھا......

نائٹ بس اندھیرے میں چلتی رہی۔اس کی وجہ سے راستے میں آنے والی جھاڑیاں، ٹیلی فون بوتھ اور بجلی کے کھمبے اپنی جگہ سے ادھر اُدھر اچھلتے رہے۔بہرکیف ہیری نہایت خاموش،افسردہ اور رنجیدہ اپنے بستر پر لیٹا رہا۔کچھ دیر بعد سٹین کو یاد آیا کہ ہیری نے اسے گرم چاکلیٹ کیلئے بھی ادائیگی کی تھی۔اس لئے اس نے اُٹھ کر اسے گرم چاکلیٹ دینے کی کوشش کی۔لیکن تبھی بس اچانک انگلیسی سے ایبرڈن پر ایک زبردست جھٹکے ساتھ رُکی۔

جس وجہ سے سٹین کے ہاتھ سے پوری کی پوری چاکلیٹ ہیری کے تکیے پر پھیل گئی۔ڈریسنگ گاؤن اور نائٹ سلیپرس پہنے جادوگر اور جادوگرنیاں ایک ایک کر کے بالائی منزل سے نیچے آئے۔اور بس سے اُترتے گئے۔اترتے وقت وہ بہت خوش لگ رہے تھے۔

آخر میں ہیری کے علاوہ بس میں اور کوئی مسافر نہیں بچا تھا۔

اسٹین نے تالی بجاتے ہوئے کہا۔''اب بتاؤ نیول!لندن میں کہاں جانا ہے؟''

ہیری نے کہا۔''لیکی کالڈرن......!''

''ٹھیک ہے۔''اسٹین بولا۔''بس کو لندن کے لیکی کالڈرن کی طرف لے چلو ارن!''

پھر ایک دھماکہ ہوا۔

وہ اب چیئرنگ کراس روڈ پر تیزی سے بڑھ رہے تھے۔ہیری اٹھ کر بیٹھ گیا،اس نے دیکھا کہ عمارتیں اور جھاڑیاں نائٹ بس کے راستے سے دور ہٹنے کے لئے سکڑ رہی تھیں۔آسمان پر ہلکی ہلکی روشنی پھیلنے لگی تھی۔وہ کچھ گھنٹوں تک تو پوشیدہ رہے گا، پھر گرنگوٹس بینک کے کھلتے ہی وہاں جا کر اپنے پیسے نکال لے گا اور پھر وہ چل پڑے گا۔نہ جانے کہاں......؟

ارنئی نے پوری قوت صرف کرتے ہوئے بریک لگائی نائٹ بس کے ٹائر چیختے ہوئے ایک چھوٹے اور گندے سے بیئر بار کے سامنے پھسلتے ہوئے رُک گئے۔جس کی عقبی دیوار میں جادوئی بازار کا پوشیدہ دروازہ موجود تھا۔

''شکریہ!''ہیری نے سٹین سے کہا۔

وہ سیڑھیوں سے نیچے کود گیا۔پھر صندوق اور ہیڈوگ کا خالی پنجرہ نائٹ بس میں سے نکال کر فٹ پاتھ پر رکھنے میں اس نے سٹین کی مدد کی۔

''اب ٹھیک ہے۔''ہیری نے اطمینان کرنے کے بعد کہا۔''الوداع......!''

لیکن سٹین کی توجہ اس طرف نہیں تھی وہ بس کے دروازے پر کھڑا ہو کر بئیر بار لیکی کالڈرن کے داخلی دروازے کی طرف دیکھ رہا تھا۔

''تو تم آ گئے ہیری......!''ایک صدا خاموش فضا میں گونجی۔

اس سے پہلے کہ ہیری پلٹ کر بولنے والے کو دیکھ پاتا۔ کسی نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ دیا۔اسی وقت سٹین چلایا۔

''اوہو......ارن یہاں آؤ!......جلدی آؤ۔

ہیری نے مڑکر دیکھنا چاہا کہ اس کے کندھے پر کس کا ہاتھ تھا۔ نظر اُٹھاتے ہی اسے ایسا لگا جیسے کسی نے اس کے پیٹ پر برف سے بھری ہوئی یخ بستہ بالٹی انڈیل دی ہو۔ وہ براہ راست جادوئی وزیر کارنیلوس فج سے ٹکرا گیا تھا۔

سٹین لمحہ ضائع کئے بغیر بس سے کودا اور فٹ پاتھ پر ان کے پاس آ گیا۔ اس نے پر جوش ہوکر پوچھا۔''محترم وزیر! آپ نے ابھی نیول کی کس نام سے پکارا؟''

لمبے دھاری دار چوغے میں فج کافی سرد مزاج دکھائی دے رہا تھا۔

انہوں نے تیوری چڑھا کر کہا۔''نیول؟...... یہ تو ہیری پوٹر ہے۔''

''میں جانتا تھا!''اسٹین نے پر جوش انداز میں چلا کر بولا۔''ارنئ! ذرا سوچو تو سہی۔ یہ نیول کون ہے؟ ارن! وہ ہیری پوٹر ہے! مجھے اس کا نشان بھید کھائی دے رہا ہے۔''

''ہاں!''فج نے تھوڑے روکھے انداز میں کہا۔''مجھے خوشی ہے کہ نائٹ بس نے ہیری پوٹر کو بٹھا لیا۔ بہر کیف......فی الوقت مجھے اسے اب لیکی کالڈرن میں لے جانا ہے۔''

فج نے ہیری کے کندھے پر دباؤ بڑھا دیا اور اسے بیئر بار کے اندر لے جانے لگا۔ بار کی عقبی جانب سے ایک خمیدہ کمر والا کبڑا اپنے ہاتھوں میں لالٹین لے کر وہاں نمودار ہوا۔ یہ کبڑا لیکی کالڈرن کا مالک ٹام تھا جس کے چہرے پر جھریاں بھری تھیں اور اس کے منہ میں دانت تک نہیں تھے۔ ٹام نے کہا۔''آپ کو وہ مل گیا وزیر جادو!......کیا آپ کو کچھ اور چاہئے......بیئر یا پھر برانڈی؟''

''شاید چائے۔''فج نے آہستگی سے کہا۔ جنہوں نے اب بھی ہیری کو پکڑ رکھا تھا۔

انہیں اپنے پیچھے کسی چیز کے گھسیٹنے اور پٹخنے کی تیز آواز سنائی دی۔

سٹین اور ارنئ بھی بیئر بار میں آ چکے تھے۔ وہ ہیری کا صندوق اور ہیڈوگ کا خالی پنجرہ اُٹھا کر لائے تھے۔ اس کے چہروں پر گہری حیرت کے بادل چھائے ہوئے تھے۔ وہ چاروں طرف کا منظر دیکھ رہے تھے۔ سٹین نے ہنستے ہوئے ہیری سے پوچھا۔''تم نے ہمیں یہ کیوں نہیں بتایا کہ تم کون ہو؟......آہ نیول؟''

ارنئ کی الو جیسی آنکھیں سٹین کے کندھے کے اوپر سے ہیری کا طواف کر رہی تھیں جن میں حد درجے کا اشتیاق جھلک رہا تھا۔

''اور ایک پرائیویٹ کمرہ بھی ٹام......!''فج نے چڑ کر بلند آواز میں کہا۔ اسی لمحے ٹام نے فج کو بار سے دور والے حصے کی طرف آنے کا اشارہ کیا تو ہیری نے سٹین اور ارنئ سے رنجیدہ انداز میں کہا۔''اچھا چلتا ہوں بائے!''

''بائے بائے......نیول!''سٹین نے سینہ پھلا کر کہا۔

فج ہیری کو ساتھ لئے ٹام کی ٹمٹماتی ہوئی لالٹین کے تعاقب میں چل پڑا۔ وہ تنگ راہداری سے ہوتے ہوئے ایک چھوٹے سے

کمرے میں پہنچ گئے۔ٹام نے اپنی انگلیوں سے چٹکی بجائی،جس سے فوری طور پر انگیٹھی میں آگ بھڑک اُٹھی۔اس کے بعد اس نے سلام کرتے ہوئے اپنا سر جھکایا اور پھر باہر چلا گیا۔

فج نے آگ کے پاس والی کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔''بیٹھ جاؤ ہیری پوٹر!''

ہیری بیٹھ گیا۔آگ کی گرمی کے باوجود اُسے محسوس ہوا جیسے اس کی بانہیں اکڑی ہوئی تھیں۔فج نے اپنا سبز دھاری دار چوغہ اتارا اور تہہ لگا کر ایک طرف رکھ دیا۔اس کے بعد وہ اپنے سبز سوٹ کو پیٹ کے اوپر کھسکاتے ہوئے ہیری کے سامنے بیٹھ گئے۔

''میں جادونگری کا وزیراعظم کارنیلوس فج ہوں......ہیری!''

ہیری یہ بات پہلے سے جانتا تھا۔اس نے فج کو ایک بار پہلے بھی دیکھا تھا لیکن اس وقت وہ اپنے والد کا غیبی چوغہ پہنے ہوئے تھا۔اس لئے فج کو پتہ نہیں چلا تھا۔

سرائے کا مالک ٹام دوبارہ نظر آیا۔اس نے اپنے نائٹ سوٹ کے اوپر ایک ایپرن پہن رکھا تھا اور اس کے ہاتھ میں ایک بڑی طشت تھی جس میں چائے کی پیالیاں اور بریڈ سلائس تھے۔اس نے طشت فج اور ہیری کے درمیان میز پر رکھ دی۔پھر چھوٹے کمرے سے باہر جاتے وقت اس نے بیرونی دروازہ بند کر دیا۔

''تو ہیری......!''فج نے کپ میں چائے ڈالتے ہوئے کہا۔''مجھے یہ کہنے میں کوئی ہرج نہیں کہ تم نے ہم سب کو بہت بڑی پریشانی میں ڈال دیا تھا۔اس طرح اپنے انکل اور آنٹی کے گھر سے بھاگنا بہت غیر ذمہ دارانہ فعل تھا۔ میں تو یہ سوچنے لگا تھا......لیکن تم محفوظ ہو اور یہی سب سے اہم بات ہے۔''

فج نے اپنی بریڈ پر مکھن لگایا اور ہیری کی طرف پلیٹ بڑھا دی۔

''کھاؤ ہیری!تم کافی کمزور دکھائی دے رہے ہو......تمہیں یہ سن کر خوشی ہوگی کہ ہم مسز مارجری ڈرسلی کے پھولنے کے افسوسناک واقعے سے پوری طرح نمٹ چکے ہیں. ہم نے جادو زائل کرنے والے محکمہ کے دو آدمی کچھ گھنٹے پہلے پرائیویٹ ڈرائیو بھیجے۔انہوں نے مارجری ڈرسلی کی ساری ہوا نکال دی اور ان کی یادداشت سے بھی یہ بھیانک حادثہ مٹا ڈالا۔اب اس دردناک حادثے کے بارے میں انہیں کچھ بھی یاد نہیں رہے گا۔تو اس طرح بات ختم ہوئی ہیری!......اور کسی کو بھی نقصان نہیں ہوا۔''

فج اپنے چائے کے کپ کے اوپر سے ہیری کی طرف دیکھ کر دھیمے سے مسکرایا۔وہ اسے ایسی نظروں سے دیکھ رہا تھا جیسے کوئی چچا اپنے عزیز بھتیجے کو دیکھ رہا ہو۔ہیری کو اپنی سماعت پر یقین نہیں ہو رہا تھا۔اس نے بولنے کے لئے اپنا منہ کھول دیا لیکن اسے سمجھ میں نہیں آیا کہ وہ کیا بولے؟اس لئے اس نے کھلا منہ پھر سے بند کر لیا۔

''اور اگر تم اپنے انکل آنٹی کے ردعمل کے بارے میں فکر کر رہے ہو۔''فج نے کہا۔''تو میں اس بات سے انکار نہیں کروں گا کہ وہ نہایت ناراض تھے لیکن اگلی گرمیوں کی چھٹیوں میں وہ تمہیں اپنے گھر پر رکھنے کیلئے رضامند ہو چکے ہیں بشرطیکہ تم آنے والی کرسمس اور

ایسٹر کی چھٹیاں ہوگورٹس میں ہی گزاروتو......''

ہیری نے اپنا بند منہ کھولتے ہوئے کہا۔

''میں اپنی کرسمس اور ایسٹر کی چھٹیاں ہمیشہ ہوگورٹس میں ہی گزارتا ہوں۔ اور میں فیصلہ کر چکا ہوں کہ اب میں پرائیویٹ ڈرائیو کبھی بھی واپس نہیں جانا چاہوں گا۔''

''ارے، ارے...... مجھے پورا یقین ہے کہ جب تمہارا غصہ ٹھنڈا ہو جائے گا تو تمہارے خیالات کافی مختلف ہوں گے۔'' فج کے چہرے پر کسی قدر پریشانی کی جھلک دکھائی دے رہی تھی۔ ''آخر تم سب ایک ہی خاندان کے فرد ہو۔ اس کے علاوہ مجھے اس بات پر بھی یقین ہے کہ تم سب دل کی گہرائیوں میں ایک دوسرے سے محبت کرتے ہو......''

ہیری نے دانستہ طور پر فج کی غلط رائے کو درست کرنے کی کوشش نہیں کی۔ وہ ابھی تک اپنے بارے میں جادوئی وزارت کے فیصلے کو سننے کا منتظر تھا کہ اس کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا؟

فج نے ایک اور بریڈ سلائس پر مکھن لگاتے ہوئے کہا۔ ''تو اب اس بات کا فیصلہ باقی رہ گیا ہے کہ تم اپنی چھٹیوں کے آخری یہ دو ہفتے کہاں گزارنا چاہو گے؟ میرا مشورہ تو یہ ہے کہ تم یہیں لیکی کالڈرن میں ہی اپنے لئے ایک کمرہ بک کروالو......''

ہیری کے منہ سے اچانک نکل پڑا۔ ''ذرا ٹھہریئے، میری سزا کا کیا ہوا؟''

فج نے حیرت سے پلکیں جھپکائیں۔ ''سزا......؟''

''میں نے قانون توڑا ہے۔'' ہیری بولا۔ ''میں نے نابالغ جادوگروں کے قانون کو توڑا ہے۔''

''میرے پیارے بچے! ہم تمہیں اتنی چھوٹی سی بات کیلئے سزا کیسے دے سکتے ہیں؟'' فج نے زور سے کہا اور وہ بے چینی سے اپنی بریڈ سلائس کو ہلانے لگے۔ ''وہ تو ایک حادثہ تھا۔ اپنی آنٹیوں کے بدن میں ہوا بھر کر پھولانے کے جرم کے عوض وزارت جادو کسی کو اژقبان نہیں بھیجتی ہے۔''

لیکن یہ بات ہیری کو ہضم نہیں ہوئی۔ جادوئی وزیر کے ساتھ اس کے گذشتہ جذبات تو بالکل ہی مختلف نوعیت کے تھے۔ ہیری نے تیوریاں چڑھا کر کہا۔ ''گذشتہ سال ایک گھریلو خرس نے میرے انکل کے گھر میں پڈنگ کا ایک پیالہ گرا دیا۔ مجھے اتنی سی بات کے لئے وزارت جادو نے فوری تنبیہ کا خط بھجوا دیا تھا جبکہ وہ جادوئی جرم براہ راست میں نے کیا ہی نہیں تھا۔ وزارت جادو نے اس تنبیہی خط میں صاف لکھا تھا کہ اگر اب اس گھر میں کوئی جادو ہوا تو مجھے ہوگورٹس سے نکال دیا جائے گا۔''

اگر ہیری کی نگاہیں اسے دھوکا نہیں دے رہی تھیں تو فج اس غیر متوقع سوال پر اچانک پریشان دکھائی دے رہا تھا۔

''نظریہ ضرورت کے تحت قوانین میں لچک اختیار کی جاتی ہے ہیری...... ہمیں بہت سی چیزوں کا دھیان رکھنا پڑتا ہے...... حالات بدلتے رہتے ہیں...... ویسے ضرور! تم تو یہ نہیں چاہو گے کہ تمہیں سکول سے نکال دیا جائے ہیں۔''

''بالکل نہیں!'' ہیری بولا۔

''تو پھر اتنے پریشان کیوں ہو؟'' فج کھلکھلا کر ہنسا۔ ''لو ہیری ایک بریڈ سلائس کھاؤ۔ جب تک میں باہر جا کر پتہ لگاتا ہوں کہ کیا ٹام تمہارے لئے کسی کمرے کا انتظام کر سکتا ہے۔''

فج چھوٹے کمرے سے باہر نکل گئے اور ہیری دروازے کو گھورتا رہا۔ کوئی بہت عجیب چیز ہو رہی تھی۔ اگر فج اسے اس کے جرم کی سزا نہیں دینا چاہتے تھے تو وہ لیکی کالڈرن میں اس کا انتظار کیوں کر رہے تھے؟ اور پھر ہیری کے من میں یہ خیال بھی بجلی کی طرح کوندا کہ نابالغ جادوگری جیسے چھوٹے معاملے میں وزیر اعظم جیسی شخصیت کیونکر دخل اندازی کر رہی ہے۔ یہ تو براہ راست الگ محکمے کا کام ہے، وزیر اعظم کا اس سے کیا لینا دینا؟

فج جب واپس لوٹے تو ان کے ساتھ بار کا کبڑا مالک ٹام بھی تھا۔

فج نے کہا۔ ''کمرہ نمبر گیارہ خالی ہے ہیری! مجھے لگتا ہے کہ وہاں تم بہت آرام سے رہو گے۔ بس ایک اور بات...... مجھے یقین ہے کہ تم سمجھ جاؤ گے۔ میں نہیں چاہتا کہ تم لندن میں ماگلوؤں کے درمیان بھٹکتے پھرو۔ ٹھیک ہے؟...... جادوئی بازار میں ہی رہنا اور ہر رات کو اندھیرا ہونے سے پہلے لیکی کالڈرن میں واپس لوٹ آنا۔ مجھے یقین ہے کہ تم خوشی خوشی ایسا کرو گے۔ ویسے میں نے ٹام سے بھی تم پر نظر رکھنے کا کہہ دیا۔''

''ٹھیک ہے۔'' ہیری نے دھیمے انداز میں کہا۔ ''لیکن کیوں...؟''

''ہم تمہیں دوبارہ نہیں کھونا چاہتے ہیں۔'' فج نے زور سے ہنستے ہوئے کہا۔ ''نہیں۔ نہیں...... بہتر یہی رہے گا کہ ہمیں تمہارا پتہ ٹھکانا معلوم رہے۔ میرا مطلب ہے کہ......''

فج نے زور سے کھنکارتے ہوئے اپنا گلا صاف کیا اور اپنا دھاری دار چوغہ اُٹھایا۔

''تو اب میں چلتا ہے بہت کام پڑا ہے۔''

ہیری نے پوچھا۔ ''کیا آپ کو بلیک کو پکڑنے میں کوئی کامیابی ملی ہے؟''

فج کی انگلیاں اس کے دھاری دار چوغے کی سفید ڈوری سے پھسل گئیں۔

''کیا کہا؟...... اچھا تو تم نے سن لیا ہے۔ نہیں ابھی تک تو نہیں لیکن یہ صرف کچھ وقت کی بات ہے۔ اژقبان کے محافظ اب تک کبھی ناکامیاب نہیں رہے ہیں اور میں نے اس سے پہلے انہیں کبھی اتنے غصے میں نہیں دیکھا ہے۔''

فج کے جسم میں تھوڑی سی کپکپی پھیل گئی۔ ''تو اب میں چلتا ہوں۔'' انہوں نے اپنا ہاتھ بڑھا کر ہیری سے ہاتھ ملایا۔ تبھی ہیری کے کے دماغ میں ایک خیال بجلی کی مانند کوندا۔

''وزیر جادو! کیا میں آپ سے کچھ پوچھ سکتا ہوں؟''

''بالکل!''فج مسکرا کر بولے۔

ہوگورٹس کے تیسرے سال کے طلباء وطالبات کو ہاگس میڈ میں سیر وتفریح کیلئے خصوصی رخصت حاصل ہوتی ہے۔لیکن میرے انکل اور آنٹی نے میرے اجازت نامے پر دستخط نہیں کئے۔کیا آپ اجازت نامے پر دستخط کر دیں گے۔''

فج اس کی بات سن کر کسی قدر پریشان دکھائی دینے لگے۔

انہوں نے کہا۔''نہیں......نہیں! مجھے بہت افسوس ہے ہیری! میں ایسا نہیں کرسکتا کیونکہ میں تمہارا والد یا قانونی سر پرست نہیں ہوں۔''

''لیکن آپ کو جادوئی دنیا کے وزیر اعظم ہیں۔'' ہیری نے پرجوش انداز میں کہا۔''اگر آپ اجازت دے دیں تو......!''

''نہیں! مجھے بے حد افسوس ہے ہیری! قوانین آخر قوانین ہوتے ہیں۔'' فج نے دوٹوک انداز میں کہا۔''ہاگس میڈ میں تم اگلے سال گھوم سکتے ہو۔دراصل میری رائے یہ ہے کہ بہتر تو یہی رہے گا کہ تم وہاں نہ ہی جاؤ...... ہاں!......اچھا تو میں اب چلتا ہوں۔ یہاں مزے اُڑاؤ ہیری!''

بالآخر وہ مسکراتے ہوئے بڑھے اور ہیری سے ہاتھ ملانے کے بعد چھوٹے چھوٹے مگر تیز قدم اُٹھاتے ہوئے اس چھوٹے کمرے سے باہر نکل گئے۔فج کے جاتے ہی کبڑا ٹام اندر داخل ہوا اور ہیری کے مقابل پہنچ کر دھیمے انداز میں مسکرایا۔

''مسٹر پوٹر! میرے پیچھے تشریف لائیے!'' کبڑے ٹام نے کہا۔''میں نے پہلے ہی آپ کا سارا سامان آپ کے کمرے میں پہنچا دیا ہے۔''

ہیری ٹام کے پیچھے پیچھے چلنے لگا۔وہ لکڑی کی خوبصورت سیڑھیوں کو عبور کرکے ایک بڑے دروازے کے پاس پہنچا۔جس پر پیتل سے گیارہ کا ہندسہ چمک رہا تھا۔ٹام نے دروازے کا تالا کھول کر آگے سرکا دیا۔کمرہ اندر سے کافی شاندار دکھائی دے رہا تھا۔ ایک جانب نہایت آرام دہ بستر موجود تھا۔بلوط کی لکڑی کا قیمتی اور دیدہ زیب فرنیچر سلیقے سے سجایا گیا تھا۔ایک جانب انگیٹھی میں آگ روشن تھی۔الماری کے اوپر بیٹھی چیز دیکھ کر ہیری کے چہرے پر حیرت ومسرت پھیل گئی۔

''ہیڈوگ......!'' ہیری قریباً چلاتے ہوئے بولا۔

سفید الّو نے چونچ کھول کر آواز نکالی اور تیزی سے جست لگا کر ہیری کے بازو پر آبیٹھی۔

''آپ کی الّو بہت سمجھدار ہے۔'' ٹام ہنستا ہوا بولا۔''یہ آپ کی آمد کے ٹھیک پانچ منٹ بعد ہی یہاں پہنچ گئی تھی۔مسٹر پوٹر! اگر آپ کو یہاں کسی چیز کی ضرورت ہو تو آپ بلا جھجک مانگ لیجئے گا۔'' وہ ایک بار پھر سلام کرکے وہاں سے چلا گیا۔

ہیری کافی دیر تک اپنے بستر پر بیٹھا رہا اور بازو پر بیٹھی ہیڈوگ کو تھپتھپاتا رہا۔کھڑکی سے باہر آسمان تیزی سے رنگ بدل رہا تھا۔ گہرا مخملی نیلا آسمان پہلے تو ٹھنڈے اسٹیل کی طرح نمودار ہوا اور پھر یہ دھیرے دھیرے سے گلابی ہوتا ہوا بالآخر سنہرا ہوتا چلا گیا۔ہیری کو ابھی تک یقین نہیں آرہا تھا کہ وہ چند گھنٹے پہلے پرائیویٹ ڈرائیو کے ڈرسلی ہاؤس کو چھوڑ کر باہر نکلا تھا اور اس کی غلطی کو نظر انداز

کر کے اسے سکول سے بھی نکالا نہیں کیا تھا۔ اب اس کے سامنے دو ہفتوں کا وقت تھا جس پر ڈرسلی خاندان کی پابندیوں اور روک ٹوک کی کوئی چھاپ نہیں تھی۔

اس نے جمائی لیتے ہوئے کہا۔ ''آج کی رات بہت عجیب تھی ہیڈوگ!'' اور پھر اس نے اپنی عینک کو اتارے بغیر ہی اپنا سر تکیے پر ٹکا دیا اور چند لمحوں میں نیند میں ڈوب گیا۔

☆☆☆☆

چوتھا باب

# لیکی کالڈرن

اب ہیری پر کوئی پابندی نہیں تھی لیکن اسے اس کی عادت پڑنے میں کئی دن لگ گئے۔ اس سے پہلے ایسا کبھی نہیں ہوا تھا کہ وہ اپنی مرضی سے جب چاہے، سو کر اٹھ سکتا تھا یا جو چاہے کھا پی سکتا تھا۔ یہاں تک کہ وہ اپنی من پسند جگہ پر آزادانہ آ جا سکتا تھا۔ بشرطیکہ وہ جگہ جادوئی بازار میں ہو۔ چونکہ یہ طویل بل دار سڑک دنیائے جادوگری کی سب سے زیادہ پر کشش دکانوں سے بھری پڑی تھی، اس لئے ہیری کے دل میں یہ خواہش ہی پیدا نہیں ہوئی کہ وہ فج سے کیا ہوا وعدہ توڑے اور ماگلوؤں کی دُنیا میں آوارہ گردی کرتا پھرے۔

ہیری ہر صبح لیکی کالڈرن بار میں ناشتہ کرتا تھا جہاں اسے دوسرے مہمانوں کو دیکھنا اچھا لگتا تھا۔ دوسرے ممالک سے خریداری کرنے کیلئے آئی ہوئی مضحکہ خیز پستہ قد جادوگرنیاں ہفت روزہ ''تدوین الیوم'' میں شائع تازہ ترین مضامین پر بحث کرنے والے دانشور جادوگر، عجیب سے دکھائی دینے والے جنگلی بوڑھے جادوگر، نوکیلی آواز میں بولتے ناہنجار بونے ......اور ایک بار تو اسے موٹی اُونی ٹوپی پہنے ایک ایسی خاتون دکھائی دی جس کے بارے میں نے اسے شک تھا کہ وہ یقیناً ڈائن ہوگی۔ اس نے تو پلیٹ بھر تازہ کچے جگر اور گردوں کا آرڈر دیا تھا۔

ناشتے کے بعد ہیری پیچھے والے احاطے میں چلا جاتا اور اپنی چھڑی باہر نکالتا اور دیوار کی تیسری اینٹ کو اپنی چھڑی سے ضرب لگاتا۔ اس کے بعد وہ پیچھے ہٹ کر دیوار میں نمودار ہونے اس جادوئی دروازے کو دلچسپی سے دیکھتا رہتا جو جادوئی بازار کی طرف کھلتا تھا۔

ہیری تمام دن دکانوں پر سجا ہوا عجیب و غریب سامان دیکھتا رہتا۔ جب اسے بھوک لگتی وہ ریستورانوں کے سامنے لگی رنگین بڑی چھتریوں کے نیچے بیٹھ کر کھانے سے لطف اندوز ہوتا تھا۔ جہاں باقی گاہک ایک دوسرے کو اپنا خریدا ہوا سامان دکھاتے تھے۔ (دیکھو! یہ چاند کی منازل بتانے والی لونا سکوپ ہے، اب چاند کی منازل کو دیکھنے کیلئے کسی چارٹ کی ضرورت نہیں پڑے گی) یا پھر ان کے پاس پسندیدہ موضوع سیریس بلیک ہی تھا جس کے بارے میں وہ آپس میں گفتگو کیا کرتے تھے۔ (میں اپنے بچوں کو اب اکیلے باہر جانے نہیں دوں گا۔ جب تک اسے پکڑ کر واپس اژقبان نہیں بھیج دیا جاتا)

ہیری کو اب کمبل کے نیچے چھپ کر ٹارچ کی روشنی میں ہوم ورک کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ اب وہ ''فلورین فورسٹ کیو'' کی

آئس کریم والی دکان کے باہر بیٹھ کر سورج کی روشنی میں اپنے مضمون لکھتا تھا۔اس کام میں کبھی کبھار مسٹر فلورین فورسٹ کیو خود بھی اس کی مدد کر دیتے تھے۔قرون وسطیٰ میں جادوگرنیوں کو آگ میں جلائے جانے کے بارے میں اسے کافی علم تھا اور اس کے علاوہ وہ ہیری کو ہر نصف گھنٹے بعد مفت میں آئس کریم بھی کھلاتے تھے۔

ایک بار ہیری جادوگروں کے گرنگوٹس بینک میں بھی گیا۔وہاں اس نے اپنی تجوری سے ڈھیر سارے سونے کے گیلن، چاندی کے سکل اور کانسی کے نٹس نکال کر اپنے پرس میں بھر لئے۔اس کے بعد اُسے خود پر بہت قابو رکھنا پڑا کہ وہ کہیں عجلت میں اپنے سارے پیسے خرچ نہ کر دے۔اسے خود کو بار بار یہ یاد دلانا پڑا کہ ابھی اسے ہوگورٹس میں پانچ سال اور پڑھنا ہے اور یہ بھی کہ ڈرسلی خاندان سے جادوئی کلمات کی کتابیں اور دیگر سامان کیلئے پیسے مانگتے وقت اسے کیسا لگے گا؟ ان خیالات کی وجہ سے ہی اس نے خالص سونے کا عفریتی پتھر نہیں خریدا (سنگ مرمر کی طرح کا جادوگری کا کھیل، جس میں پوائنٹ ہارنے کے بعد پتھر سامنے والے کھلاڑی کے منہ پر ایک بدبودار سیال چھڑک دیتے تھے) اس نے کانچ سے بنا ہوا متحرک کہکشاں کا لاجواب ماڈل دیکھا جسے خریدنے کی اس کی بہت خواہش ہوئی۔اسے خریدنے کا مطلب یہ تھا کہ اسے کبھی فلکیات کی کلاس میں نہیں جانا پڑے گا لیکن جس چیز نے ہیری کے ضبط کا اصل امتحان لیا تھا وہ لیکی کالڈرن میں آنے کے ٹھیک ایک ہفتے بعد اس کی پسندیدہ دوکان ''کوالٹی کیوڈچ سپلائرز'' میں دکھائی دی۔

دکان کے سامنے بھیڑ لگی ہوئی تھی اور لوگ اندر رکھی ہوئی کسی چیز کو اشتیاق بھری نظروں سے دیکھ رہے تھے۔ہیری کے ذہن سے یہ جاننے کا تجسس ہوا کہ وہ کیا تلاش کر رہے ہیں؟ پھر پرجوش جادوگروں اور جادوگرنیوں کے بیچ میں سے جگہ بناتے ہوئے وہ دکان کے شیشے کے شوکیس کے پاس پہنچا۔وہاں اس نئی چوکی پر ایک بہت خوبصورت بہاری ڈنڈا پڑا ہوا دکھائی دیا۔اس نے اتنا خوبصورت بہاری ڈنڈا پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔

''ابھی......ابھی آیا ہے...... بالکل نیا ماڈل!'' ایک مربع نما جبڑے والا جادوگر اپنے ساتھی کو بتا رہا تھا۔

''یہ دنیا کا سب سے تیز رفتار بہاری ڈنڈا ہے...... ہے نا ابو؟'' ایک بچے نے اپنے باپ سے پوچھا۔یہ بچہ عمر میں ہیری سے چھوٹا تھا اور اپنے باپ کے کندھے پر لٹکا ہوا تھا۔

''آئرلینڈ کی سرکاری کیوڈچ ٹیم نے حال ہی میں ان سات خوبصورت بہاری ڈنڈوں کا آرڈر دیا ہے۔'' دوکان کا مالک دکان کے سامنے جمع بھیڑ کو بتا رہا تھا۔''اور اس مہارت یافتہ ٹیم کو ورلڈ کپ جیتنے کا ممکنہ دعویدار بھی سمجھا جاتا ہے۔''

ہیری کے سامنے کھڑی ایک بڑی جادوگرنی ہٹ گئی۔اب ہیری بہاری ڈنڈے کے پاس لگی تختی کے الفاظ بخوبی پڑھ سکتا تھا۔

فائر بولٹ......سب سے بہترین بہاری ڈنڈا

کھیلوں کی سرکاری تنظیم سے پاس شدہ تیز رفتار اور شاندار بہاری ڈنڈا، اس کے دلکش ہینڈل پر ہیرے کی راکھ سے تیار شدہ بہترین پالش کی گئی ہے۔ہر بہاری ڈنڈے کا رجسٹریشن نمبر اس پر درج کیا گیا ہے۔اس بہاری ڈنڈے کی

دم میں لگی ہر برج ٹہنی کو انفرادی مہارت سے چنا گیا ہے۔ بے مثال اور لاجواب آتشی دھکیل کیلئے خصوصی پمپ نہایت احتیاط سے نصب کیا گیا ہے۔ اسی لئے فائر بولٹ کا نہ بگڑنے والا توازن، غیر محسوس اور بھرپور مضبوط ہے۔ یہ صرف دس سیکنڈ میں صفر سے ڈیڑھ سو میل فی گھنٹہ کی رفتار پکڑ لیتا ہے۔ اس کے علاوہ اس میں بریک لگانے کیلئے اٹوٹ جادوئی کلمات بھی نصب ہیں...... قیمت آرڈر کرنے کی صورت میں بتائی جائے گی۔

فائر بولٹ بہاری ڈنڈا کتنا مہنگا ہوگا؟...... ہیری کو یہ سوچنا بالکل اچھا نہیں لگا تھا۔ اس کے دل میں فائر بولٹ خریدنے کی جتنی خواہش ابھری تھی، اتنی تو پوری زندگی میں کسی چیز کو خریدنے کیلئے کبھی نہیں پیدا ہوئی تھی۔ پھر اس نے یہ سوچ کر خود بہلانے کی بھرپور کوشش کی کہ وہ اپنے نیمبس ۲۰۰۰ بہاری ڈنڈے پر بیٹھ کر ایک بھی کیوڈچ میچ نہیں ہارا تھا۔ جب اس کے پاس پہلے سے ہی ایک عمدہ بہاری ڈنڈا موجود ہے تو پھر اسے فائر بولٹ خریدنے کے چکر میں اپنی گرنگوٹس کی تجوری کو خالی کرنے سے کیا فائدہ ہوگا۔ ہیری نے خود پر قابو پا لیا اور اس کی قیمت نہیں پوچھی لیکن یہ الگ بات ہے کہ محض فائر بولٹ کی ایک جھلک دیکھنے کیلئے روزانہ اس دکان پر ضرور آتا تھا۔

بہرحال اسے سکول کیلئے کچھ ضروری سامان کی خریداری تو کرنا ہی تھی۔ اس کیلئے اس نے عطار کی دکان پر جا کر جادوئی سیال کے نصابی اجزا خریدے۔ اس کا سکول یونیفارم بھی کچھ انچ چھوٹا ہو چکا تھا۔ اس لئے وہ نیا یونیفارم خریدنے کیلئے اس دکان پر پہنچا جس کے بیرونی سائن بورڈ پر لکھا تھا۔ ''میڈم مولیکن یونیفارمز سٹور! ہر موقع کیلئے۔'' ان سے دلچسپ بات تو یہ تھی اسے اپنی نئی کتابیں بھی خریدنا تھیں۔ جس میں دو نئے موضوعات کی کتابیں ''جادوئی مخلوقات کی دیکھ بھال'' اور ''علم جوتش'' شامل تھیں۔

کتابوں کی دکان کی کھڑکی سے اندر جھانکنے پر ہیری دنگ رہ گیا۔ عام طور پر شوکیسوں میں سنہری جلدوں والی ضخیم جادوئی کلمات والی کتب کے ڈھیر دکھائی دیا کرتے تھے۔ لیکن ان کے بجائے اب شوکیس کے پیچھے لوہے کا ایک بڑا پنجرہ رکھا ہوا تھا جس میں بھیانک عفریتوں کی خوفناک کتاب کی لگ بھگ سو سے زیادہ کاپیاں رکھی گئی تھیں۔ وہ سب کتابیں آپس میں دھینگا مشتی کر رہی تھیں، جھگڑ رہی تھیں اور شدید غصے کے عالم میں ایک دوسرے پر وار کر رہی تھیں۔ ان کے پھٹے ہوئے صفحات ے ہر طرف اُڑتے دکھائی دے رہے تھے۔

ہیری نے جیب سے اپنی کتابوں کی فہرست نکالی اور اسے پہلی بار غور سے دیکھا۔

بھیانک عفریتوں کی خوفناک کتاب، جادوئی مخلوق کی دیکھ بھال والے موضوع کے حصے میں درج تھی۔

اب ہیری کو یہ سمجھ میں آیا کہ ہیگرڈ نے یہ کیوں کہا تھا کہ یہ مددگار ثابت ہوگی۔ اسے راحت کا احساس ہوا۔ اس سے پہلے وہ سوچ رہا تھا کہ کہیں ہیگرڈ نے پھر سے کوئی بھیانک عفریت تو نہیں پال لیا ہے، جس کی دیکھ بھال میں وہ اس کی مدد چاہتا ہو۔

جب ہیری فلوریش اینڈ بلوٹس کی دکان میں داخل ہوا تو مینیجر تیزی سے اس کے پاس پہنچا۔

''ہوگورٹس؟''اس نے فوری طور پر پوچھا۔''نئی کتابیں لینے آئے ہو؟''

''ہاں!'' ہیری نے کہا۔''مجھے یہ کتابیں چاہیے۔''

''راستے سے ہٹ جاؤ۔''مینیجر نے بڑی بے چینی سے کہا اور ہیری کو ایک طرف کر دیا۔ پھر اس نے بہت موٹے دستانے نکالے۔ایک بڑی گھماؤ دار چھڑی اُٹھائی اور بھیانک کتاب والے پنجرے کے دروازے کی طرف بڑھا۔

''ذرا ٹھہریئے!'' ہیری فوری طور پر بولا۔''یہ کتاب تو میرے پاس پہلے سے ہی ہے۔''

''اچھا؟''ہیری کو لگا جیسے اس کی بات سن کر مینیجر کے ستے ہوئے چہرے پر بشاشیت سی پھیل گئی ہو۔''خدا کا شکر ہے!......آج ہی یہ منحوس کتاب مجھے پانچ بار کاٹ چکی ہے۔''

اسی لمحے صفحات پھٹنے کی تیز آواز دکان میں گونجی۔ بھیانک عفریتوں کی دو کتابوں نے باہم اتحاد سے تیسری کتاب کو اپنے شکنجے میں جکڑ رکھا تھا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے دونوں نے مل کر اس کے چیتھڑے اُڑا کر رکھ دیئے۔

''لڑائی بند کرو!......لڑائی بند کرو!......''مینیجر چیخا اور پنجرے کی سلاخوں کے درمیان چھڑی ڈال کر کتابوں کو علیحدہ کرنے لگا۔

''میں انہیں اپنی دکان میں کبھی نہیں رکھوں گا کبھی بھی نہیں!......انہوں نے تو میری ناک میں دم کر رکھا ہے۔ مجھے لگتا تھا کہ ہمارا سب سے برا حال تب ہوا تھا جب ہم نے اس عفریتوں والی کتاب کی دو سو کاپیاں خریدی تھیں۔انہیں خریدنے میں بہت پیسے لگے تھے،لیکن ہم نے انہیں کبھی تلاش کر ہی نہیں پائے کیونکہ وہ سچ مچ پوشیدہ تھیں......تو آپ کو اور کون سی کتابیں چاہیئے؟''

ہیری نے اپنی کتابوں کی فہرست دیکھتے ہوئے کہا۔''مجھے کاسندرا ولبلاٹسکی کی مستقبل بینی کی کتاب چاہیئے۔''

''اوہ!تو تم علم جوتش پڑھنے والے ہو؟''مینیجر نے اپنے دستانے اتارتے ہوئے کہا اور پھر وہ ہیری کی دکان کی عقبی سمت میں لے گیا جہاں ایک کنارے پر بنے بڑے شلف صرف علم جوتش کی کتب کیلئے ہی مخصوص تھے۔ ہیری نے دیکھا کہ ایک چھوٹی سی میز پر کچھ اس طرح کی کتابیں پڑی تھیں۔'ناقابل یقین پیشین گوئیوں کی پیش گوئیاں'،اور'مخالف کی بے عزتی اور اپنی بدقسمتی کی خود حفاظت کیسے کریں؟'اور'جب بدقسمتی ہاتھ دھوکر آپ کے پیچھے پڑ جائے'،اور'مستقبل میں آنیوالے صدمات اور توہمات سے خود بچیں'

مینیجر نے دو پائیدان چڑھ کر کالی جلد والی ایک موٹی کتاب نکالتے ہوئے کہا۔''یہ لو مستقبل بینی کے انکشافات، علم جوتش کی سبھی خاص اقسام کے حوالے سے یہ ایک جامع اور مفید کتاب ہے۔ جیسے دست شناسی، ٹیرٹ، بلوری گولے کا استعمال، پرندوں کی علامات اور تشریح وغیرہ۔ان سب علوم کی مدد سے تم مستقبل کے بارے میں یقیناً عمدہ اور صحیح پیشین گوئی کی اہلیت خود میں پیدا کر سکتے ہو۔''

لیکن ہیری کی توجہ اس کی طرف بالکل بھی نہیں تھی۔اس کی نظریں تو پاس کی میز پر رکھی ہوئی کتاب'موت کی نحوستیں:جب آپ جان لیں کہ خاتمہ سامنے کھڑا ہے تو کیا بچاؤ کریں؟'پر مرتکز تھیں۔

مینیجر کے اسسٹنٹ نے جب ہیری کو اس کتاب کو گھورتے ہوئے دیکھا تو وہ مذاقیہ انداز میں بولا۔ ''اگر میں تمہاری جگہ ہوتا تو اسے نہیں پڑھتا۔ اس پڑھنے کے بعد تمہیں اپنے چاروں طرف ہی موت کی نحوستیں منڈلاتی ہوئی دکھائی دیں گی۔ موت بھلے میلوں دور کھڑی ہو، لیکن یہ سچ ہے کہ اسے پڑھنے کے بعد آدمی یقیناً موت کی دہشت سے ہی مرجائے گا۔''

اس کے باوجود ہیری اپنی نگاہیں اس کتاب سے بالکل ہٹا نہ سکا بلکہ بدستور گھورتا رہا۔ کتاب کے سرورق پر ایک بھالو جتنے سیاہ خوفناک کتے کی تصویر تھی جو اسے جانا پہچانا سا لگ رہا تھا......

مینیجر نے ہیری کو 'مستقبل بینی کے انکشاف' نامی کتاب پکڑا دی۔

اس نے پوچھا۔ ''اور کچھ؟''

ہیری نے اپنی نگاہ کتے پر سے ہٹائی اور اپنی کتابوں کی فہرست دیکھتے ہوئے کہا۔ ''ہاں! مجھے غائب ہونے کا فن ثانوی حصہ اور سٹینڈرڈ جادوئی کلمات کا تیسرا اسٹیپ بھی چاہئیں۔''

دس منٹ بعد جب ہیری فلوریش اینڈ بلوٹس سے باہر نکلا تو اس کے ہاتھ میں اس نئی کتابیں تھیں. لیکی کالڈرن کی طرف جاتے وقت اسے یہ ہوش ہی نہیں تھا کہ، وہ کہاں جارہا ہے؟ نتیجہ یہ ہوا کہ وہ راستے میں کئی لوگوں سے ٹکرا گیا۔

لیکی کالڈرن میں پہنچنے کے بعد وہ بے خودی کے عالم میں سیڑھیاں چلتا گیا۔ اس نے کمرے کا تالا کھولا اور پھر کمرے میں داخل ہوا۔ لاشعوری انداز میں اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی کتابیں بستر پر پھینک دیں۔ وہ اس وقت چونکا جب اسے کمرہ کچھ بدلا سا دکھائی دیا۔ کسی نے آ کر اس کے کمرے کی اچھی طرح صفائی کردی تھی اور کھڑکیاں کھول دی تھیں جن میں سے سورج کی روشنی اندر آ رہی تھی۔

ہیری کو ماگلوؤں کی سڑک تو نہیں دکھائی دے رہی تھی لیکن اسے اس پر آتی جاتی گاڑیوں کا شور ضرور سنائی دے رہا تھا۔ اس کے علاوہ اسے لیکی کالڈرن میں موجود گاہکوں کی آوازوں بھی سنائی دے رہی تھیں۔ اس نے واش بیسن کے اوپر لگے آئینے میں خود کو دیکھا۔

اس نے اپنے عکس کو جرأت کے ساتھ مخاطب کیا۔ ''وہ یقیناً موت کی نحوست کا عکس نہیں ہوسکتا جب میں نے منگولیا کریسنٹ میں اس عجیب سی چیز کو دیکھا تھا۔ اس وقت میں کافی پریشان اور مضطرب تھا۔ وہ شاید کوئی آوارہ کتا ہی ہوگا......''

پھر وہ اپنے بالوں کو سنوارنے کی کوشش کرنے لگا۔ اسی وقت آئینہ گھڑگھڑاتی ہوئی آواز میں بولا۔ ''بچے تم یہ لڑائی نہیں جیت سکتے......''

☆☆☆☆

دن گزرتے چلے گئے۔ اب ہیری جہاں بھی جاتا تھا، وہاں رون یا ہرمائنی کی تلاش کیا کرتا تھا۔ اسکول جانے کی تاریخ پاس آ رہی تھی۔ اس لئے لیکی کالڈرن میں ہوگورٹس کے بہت سے طالب علم دکھائی دینے لگے تھے۔ کوالٹی کیوڈچ سپلائز میں ہیری سیمس فنی گن اور ڈین تھامس سے ملا۔ جو گری فنڈر فریق میں ہی پڑھتے تھے اور اس کے کلاس فیلو بھی تھے۔ وہ بھی فائر بولٹ کو حسرت بھری

نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔فلوریش اینڈ بلوٹس کے باہر ہیری کو نیول لانگ بوٹم بھی دکھائی دیا جو گول چہرے والا بھلکّڑ لڑکا تھا۔ ہیری نے جان بوجھ کر اس بات نہیں کی۔ ایسا لگتا تھا جیسے نیول نے اپنی کتابوں کی فہرست گنوادی تھی اور اس کی کرخت دکھائی دینے والی نانی اسے ڈانٹ رہی تھیں۔ ہیری نے دل میں سوچا کاش انہیں یہ کبھی پتہ نہ چلے کہ وزارتِ جادو کے شکنجے سے فرار کے وقت اس نے نیول بننے کا ڈرامہ کیا تھا۔

چھٹیوں کے آخری دن ہیری یہ سوچ کر بیدار ہوا کہ کل تو رون اور ہرمائنی اسے ہوگوڑس ایکسپریس نامی سالانہ تقریب میں مل ہی جائیں گے۔ کپڑے پہن کر وہ آخری مرتبہ فائر بولٹ کی جھلک دیکھنے کیلئے کوالٹی کیوڈچ سپلائز پر پہنچا۔ ابھی وہ یہ سوچ ہی رہا تھا کہ وہ لنچ کہاں کرے تبھی کسی نے اس کا نام لیا اور اس نے پلٹ کر دیکھا۔

''ہیری......ہیری......!''

رون اور ہرمائنی دونوں ہی فلوریش اینڈ بلوٹس کے آئس کریم پارلر کے باہر بیٹھے ہوئے تھے۔ رون بہت چتکبرا دکھائی دے رہا تھا اور ہرمائنی کسی قدر بھوری۔ دونوں ہی اس کی طرف تیزی سے ہاتھ ہلا رہے تھے۔

جب ہیری ان کے پاس آ بیٹھا تو رون نے مسکراتے ہوئے اس سے کہا۔'' آخر تم مل ہی گئے۔ ہم لوگ جب لیکی کالڈرن میں پہنچے تو ہمیں پتہ چلا کہ تم باہر گھومنے گئے ہو۔ پھر ہم تمہاری تلاش میں فلوریش اینڈ بلوٹس کی دکان میں بھی گئے اور اس کے بعد میڈم ملیکن کی دکان میں اور......''

ہیری نے کہا۔ ''میں تو گذشتہ ہفتے ہی سکول کا سارا سامان خرید لیا تھا اور تمہیں یہ بات کس نے بتائی کہ میں لیکی کالڈرن میں رہتا ہوں؟''

''اس بارے میں ڈیڈی نے ہمیں باخبر کر دیا تھا......'' رون ویزلی نے ہنس کر بتایا۔

محکمہ جادوئی وزارت میں کام کرنے والے مسٹر ویزلی کو غیر معمولی طور پر مارج آنٹی کے پھلائے جانے والے پورے واقعے کی خبر تھی۔

ہرمائنی نے نہایت متفکر انداز میں پوچھا۔'' کیا تم نے سچ مچ اپنی آنٹی کو غبارہ بنادیا تھا ہیری......؟''

''درحقیقت میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا۔'' ہیری نے جواب دیا۔ یہ سن کر تو رون ہنسی کے مارے دُہرا ہوتا چلا گیا۔'' مجھے تو بس ان کی باتوں پر غصہ آ گیا تھا۔'' ہیری نے بات مکمل کی۔

''یہ ہنسی کی بات نہیں ہے رون!'' ہرمائنی نے جھڑکتے ہوئے کہا۔'' سچ میں میں بڑی حیران ہوں کہ ہیری کو سکول سے نہیں نکالا گیا۔''

''اور میں بھی......اتنا ہی حیران ہوں!'' ہیری نے اعتراف کرتے ہوئے کہا۔'' سکول سے نکالے جانے کی بات تو چھوڑو۔ مجھے تو لگ رہا تھا کہ مجھے گرفتار کر لیا جائے گا۔'' پھر اس نے رون کی طرف دیکھا۔'' کیا تمہاری ڈیڈی کو معلوم ہے کہ فج نے میرے جرم

کو کیونکر نظرانداز کر دیا؟''

''شاید اس وجہ سے...... کیونکہ یہ کام تم نے کیا تھا...... ہے نا!'' رون نے ہنستے ہوئے اپنے کندھے اچکائے۔ ''مشہور ہیری پوٹر نے ......اگر میں نے اپنی آنٹی کے کے ساتھ ایسا سلوک کیا ہوتا تو یقیناً محکمہ وزارت جادو میرے ساتھ بڑا ہی سخت برتاؤ اپناتا۔ ویسے اتنا بتا دوں کہ انہیں مجھے قبر میں سے ہی نکالنا پڑتا کیونکہ اس غلطی کے عوض ممی پہلے ہی مجھے ہلاک کر چکی ہوتیں۔ بہرحال تم آج شام کو ڈیڈی سے ملاقات کر کے خود ہی سب کچھ پوچھ لینا۔ ہم بھی آج رات یہیں لیکی کالڈرن میں ہی رُکیں گے۔ اس لئے تم کل ہمارے ہی ساتھ کنگ کراس سٹیشن چل سکتے ہو۔ ہرمائنی بھی ہمارے ساتھ رُک رہی ہے۔''

''ممی ڈیڈی مجھے آج صبح ہی ہوگورٹس کے تمام سامان کے ہمراہ یہیں چھوڑ گئے ہیں۔'' ہرمائنی نے ہنستے ہوئے سر ہلایا۔

''یہ تو تم نے اچھی خبر سنائی!'' ہیری کے چہرے پر بشاشیت پھیل گئی۔ ''تو کیا تم نے اپنی نئی کتابیں اور باقی سامان خرید لیا ہے۔''

''ادھر دیکھو۔'' رون نے بیگ میں سے ایک لمبا، پتلا ڈبہ باہر نکال کر اسے کھولا۔ ''بالکل نئی جادوئی چھڑی! چودہ انچ کی اس میں یک سنگھے کی دم کے بال شامل ہیں۔ اور ہم نے اپنی ساری نصابی کتابیں بھی خرید لی ہیں۔'' اس نے اپنی کرسی کے پہلو میں رکھے ہوئے ایک بڑے تھیلے کی طرف اشارہ کیا۔ ''کیا تم نے بھیانک عفریتوں والی کتاب کے بارے میں مزیدار بات سنی......؟ جب ہم نے دوکاندار سے یہ کہا کہ ہمیں بھیانک عفریتوں والی دو کتب چاہئیں تو وہ قریباً روہانسا ہو گیا۔''

''ان سب میں کیا ہے ہرمائنی؟'' ہیری نے اس کی کرسی کے پاس رکھے ایک نہیں بلکہ تین بھاری بھرکم تھیلوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا۔

''دراصل میں اس سال تم لوگوں سے زیادہ مضامین لینے کا ارادہ کر چکی ہوں'' ہرمائنی نے بتایا۔ ''ان تھیلوں میں سکول فہرست کی کتب کے علاوہ جادوئی علم الاعداد، جادوئی مخلوق کی دیکھ بھال، غیب بینی، قدیمی حروف تہجی کا مطالعہ اور ماگلوؤں کی نفسیات کا مطالعہ کی کتب ہیں۔''

''تم ماگلوؤں کی نفسیات کا مطالعہ والا مضمون کیوں لے رہی ہو؟'' رون نے ہیری کی طرف دیدے مٹکاتے ہوئے ہرمائنی سے پوچھا۔ ''تم تو خود ماگلوؤں کے گھر میں ہی پیدا ہوئی ہو۔ تمہاری ماں باپ دونوں ماگلوؤں ہیں، تم تو پہلے سے ہی ماگلوؤں کے بارے میں سب کچھ جانتی ہو۔''

''مجھے لگتا ہے کہ جادوگروں کے نکتہ نظر سے ماگلوؤں کی نفسیات کا مطالعہ کرنا خاصا دلچسپ رہے گا۔'' ہرمائنی گہری سنجیدگی سے جواب دیا۔

''کیا اس سال تمہارا کھانے اور سونے کا کوئی ارادہ نہیں ہے ہرمائنی؟'' ہیری نے تعجب بھرے انداز سے پوچھا۔ یہ سن کر رون ہنس پڑا۔ ہرمائنی نے اس بات پر توجہ دینا مناسب نہیں سمجھا۔ اس نے اپنے پرس کو دیکھتے ہوئے کہا۔

''میرے پاس ابھی دس گیلن بچے ہیں چونکہ میری سالگرہ ستمبر میں ہے اس لئے ممی ڈیڈی نے مجھے پیشگی ہی کچھ پیسے دیئے تھے کہ میں اپنی سالگرہ کا تحفہ کچھ جلدی ہی خرید لوں۔''

''ایک اچھی کتاب کیسی رہے گی......؟'' رون نے معصومیت سے کہا۔

''نہیں! مجھے ایسا نہیں لگتا۔'' ہرمائنی نے رون کی بات کا برا منائے بغیر کہا۔ ''مجھے دراصل ایک الو چاہئے۔ میرا مطلب ہے کہ ہیری کے پاس ہیڈوگ ہے اور تمہارے پاس ایرل ہے......''

''ایرل میرا نہیں بلکہ میرے پورے خاندان کا الو ہے۔'' رون نے جلدی سے تصحیح کرنے کی کوشش کی۔ ''میرے پاس تو صرف سکے برز ہے۔'' اس نے اپنے پالتو چوہے کو جیب سے باہر نکالتے ہوئے کہا۔ ''اور میں اس کی جانچ کروانا چاہتا ہوں۔'' یہ کہتے ہوئے رون نے چوہے کو سامنے والی میز پر رکھ دیا۔ ''مجھے لگتا ہے کہ مصر کی سیر تفریح کے باعث اس کی حالت کچھ درست نہیں رہی ہے۔ وہاں کی آب و ہوا نے اسے شاید بیمار کر ڈالا ہے۔''

سکے برز پہلے سے کچھ دبلا دکھائی دے رہا تھا اور غیر معمولی طور اس کی حالت کسی قدر پتلی لگ رہی تھی۔ اس کی مونچھ کے بال تک جھکے ہوئے تھے۔

''چلو جادوئی حیوانات کی دوکان میں چلتے ہیں۔'' ہیری نے کہا جو دو ہی ہفتوں کے قیام سے جادوئی بازار کی دوکانوں اور راستوں سے بھرپور واقفیت حاصل کر چکا تھا۔ ''وہاں تم سکے برز کی جانچ کروالینا اور ہرمائنی الّو خرید لے گی......''

انہوں نے اپنی آئس کریم کے پیسے ادا کئے اور کچھ ہی دور سڑک کے دوسری طرف موجود جادوئی حیوانات کی دوکان میں پہنچ گئے۔ دوکان کے اندر چلنے پھرنے کیلئے بہت کم جگہ تھی، ہر طرف پنجرے ہی پنجرے دکھائی دے رہے تھے۔ دوکان کے اندر بے حد ناگوار بدبو اور شور و غل کا سماں پھیلا ہوا تھا۔ پنجروں میں بند پرندوں اور جانوروں نے طرح طرح کی آوازیں نکال کر ماحول خاصا ہیجان انگیز بنایا ہوا تھا۔ کاؤنٹر کے پیچھے کھڑی جادوگرنی ایک جادوگر کو دو سر والے سانپ کی دیکھ بھال کے بارے میں سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی۔ اس لئے رون، ہرمائنی اور ہیری کو اس کے فارغ ہونے کا انتظار کرنا پڑا۔ وہ وقت گزاری کیلئے مختلف پنجروں کی طرف دیکھنے میں مشغول ہو گئے۔

دو بہت بڑے بینگنی رنگ کے مینڈک بھری ہوئی مکھیاں کھانے میں مصروف تھے۔ چمکیلے اور شوخ خول والا ایک دیوہیکل کچھوا کھڑکی کے پاس چمک رہا تھا۔ زہریلے نارنجی رنگ کے گھونگھے اپنے شیشے کے تالاب میں دھیرے دھیرے اوپر نیچے آ جا رہے تھے۔ ایک موٹا سفید خرگوش کلکاریاں مارتا ہوا ریشمی ہیٹ میں بدل جاتا تھا اور پھر اگلے ہی لمحے واپس اپنی اصلی شکل میں آ جاتا تھا۔ اس کے علاوہ وہاں رنگ برنگی بلیاں بھی تھیں۔ پنجروں میں بند سیاہ کوے اپنی بھدی آواز میں شور مچا رہے تھے۔ کسٹرڈ کے رنگ جیسے فربالز ایک بڑی ٹوکری میں موجود تھے جس میں سے ان کی تیز بھنبھناہٹ سنائی دے رہی تھی۔ کاؤنٹر پر ایک بڑا پنجرا رکھا ہوا تھا جس میں کالے

رنگ کے چکنے چوہے بھرے ہوئے تھے جو اپنی لمبی دم کا استعمال کرتے ہوئے دھکم چوکڑی مچائے ہوئے تھے۔ جیسے ہی دو مونہہ والے سانپ والا جادوگر فارغ ہو کر کاؤنٹر سے ہٹا تو رون وقت ضائع کئے بغیر کاؤنٹر پر پہنچ گیا۔

''سنیے!'' رون گلا کھنکار کر بولا۔ ''یہ میرا پالتو چوہا ہے۔ ہم جب سے مصر کی تفریح سے واپس لوٹے ہیں۔ اس کی حالت کچھ خراب سی دکھائی دے رہی ہے۔''

''اسے کاؤنٹر پر ڈال دو۔'' جادوگرنی نے اپنی جیب سے موٹے شیشوں والا سیاہ چشمہ نکالتے ہوئے کہا۔ رون نے اپنی اندرونی جیب سے سکے برز کو نکالا اور کاؤنٹر پر چوہوں کے پنجرے کے پاس رکھ دیا۔ اسی لمحے چوہوں کے پنجرے میں تبدیلی رونما ہوئی۔ چوہوں نے اپنی اچھل کود اچانک بند کر دی اور وہ سکے برز کو اچھی طرح سے دیکھنے کیلئے پاس آنے کی کوشش میں ایک دوسرے سے جھگڑنے لگے۔ رون کی لگ بھگ ہر چیز کی طرح اس کا پالتو چوہا سکے برز بھی سیکنڈ ہینڈ تھا۔ (وہ پہلے رون کے بھائی پرسی کے پاس ہوا کرتا تھا) خاص طور پر پنجرے کے چمکیلے اور چکنے چوہوں کے آگے تو سکے برز بہت ہی خستہ حال دکھائی دے رہا تھا۔

جادوگرنی نے سکے برز کو اوپر اُٹھاتے ہوئے کہا۔ ''اس کی عمر کتنی ہوگی؟''

''معلوم نہیں!'' رون نے کندھے اچکا کر کہا۔ ''کافی ہوگی، پہلے یہ میرے بھائی کے پاس تھا۔''

''کیا اس میں جادوئی صلاحیت ہے؟'' جادوگرنی نے سکے برز کا بغور جائزہ لیتے ہوئے پوچھا۔

''پتہ نہیں!'' رون نے کہا۔ حقیقت تو یہی تھی کہ سکے برز نے کبھی بھی کسی خاص دلچسپ جادوئی صلاحیت کا کوئی مظاہرہ نہیں کیا تھا۔ جادوگرنی کی نگاہ سکے برز کے دبے ہوئے بائیں کان سے ہوتی ہوئی اس کے اگلے پنجے تک پہنچی، جس کی ایک انگلی غائب دکھائی دے رہی تھی پھر وہ تاسف بھرے لہجے میں بولی۔ ''مجھے لگتا ہے کہ اس کا وقت پورا ہو چکا ہے۔''

''کچھ دن پہلے تک تو یہ بالکل ویسا ہی تھا جیسے یہ مجھے پرسی سے لیتے وقت پر تھا۔'' رون نے چونکتے ہوئے کہا۔

''اس طرح کے معمولی قسم کے چوہے سے تین سال سے زیادہ تک کی زندگی کی امید نہیں رکھنا چاہئے۔'' جادوگرنی نے ناک چڑھاتے ہوئے کہا۔ ''اگر تمہیں اب زیادہ دیرپا اور صحت مند چوہا چاہئے تو تم ان چوہوں میں سے کسی ایک کا انتخاب کر سکتے ہو......'' اس نے کالے چکنے چوہوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جو اب اپنی من موجی اچھل کود میں دوبارہ مصروف ہو چکے تھے۔ رون نے ان کی طرف دیکھ کر کہا۔ ''اترا رہے ہو......''

''اگر تمہیں دوسرا چوہا نہیں خریدنا ہے تو تم اپنے چوہے کو صحت بخش ٹانک پلا کر دیکھ لو۔ شاید کوئی بات بن جائے۔'' جادوگرنی نے اپنے کاؤنٹر کے نیچے سے ایک چھوٹی سی بوتل نکالی جس میں سرخ رنگ کا سیال بھرا ہوا تھا۔

رون کے چہرے پر بشاشیت پھیل گئی۔ ''یہ ٹھیک ہے، کتنے پیسے ہوئے اس کے......''

اچانک رون کو بوکھلا کر پیچھے ہٹنا پڑا کیونکہ ایک بڑی سی چیز اس کے اوپر والے پنجرے سے نکل کر نیچے کود پڑی تھی اور سیدھی رون

کے سر کے اوپر آ گری تھی۔ کودتے ہی وہ وحشیانہ انداز میں سکے برز پر جھپٹی۔

''نہیں! کروک شانکس......نہیں!'' جادوگرنی چیختی ہوئی بولی لیکن تب تک سکے برز اس کے ہاتھوں سے صابن کی ٹکیا کی مانند پھسل کر فرش پر کود گیا تھا اور عجلت میں دروازے سے ہی باہر نکل گیا تھا۔ اسی وقت رون چلایا۔ ''سکے برز!'' اور پھر سکے برز کے تعاقب میں اس نے بھی دروازے سے باہر دوڑ لگا دی۔ ہیری بھی رون کے پیچھے بھاگا۔

سکے برز کو تلاش کرنے میں انہیں قریباً دس منٹ لگ گئے تھے۔ وہ کوالٹی کیوڈچ سپلائز کی دوکان کے باہر رکھے ہوئے کوڑے دان میں چھپا بیٹھا تھا۔ رون نے ہانپتے ہوئے چوہے کو دوبارہ اپنی اندرونی جیب میں رکھا۔ اور اپنا سر مسلتے ہوئے اُٹھ کھڑا ہوا۔

''وہ کیا چیز تھی......؟''

''وہ ایک بڑی بلی تھی یا پھر کوئی چھوٹی شیرنی......!'' ہیری نے اسے بتایا۔

''ہرمائنی کہاں ہے؟'' رون نے پوچھا۔

''شاید وہ وہیں الّو خرید رہی ہوگی۔'' ہیری نے اندازہ لگاتے ہوئے کہا۔

وہ دونوں واپس جادوئی حیوانات کی دوکان کی طرف جانے والی پرہجوم سڑک پر چلنے لگے۔ جب وہ دوکان کے پاس پہنچے تو ہرمائنی نکل رہی تھی لیکن اس کے ہاتھ میں الّو نہیں تھا۔ اس کی بانہوں میں ایک بڑی بلّی تھی۔

''کیا تم نے اس وحشی بلی کو خرید لیا......'' رون کا منہ کھلا رہ گیا۔

''کتنی پیاری بلی ہے...... ہے نا!'' ہرمائنی نے پیارے بھرے لہجے میں کہا۔

ہیری نے سوچا کہ یہ تو اپنی اپنی پسند ہے۔ بلی کی کھال موٹی اور روئیں دار تھی لیکن غیر معمولی طور پر اس کا ایک پنجہ کسی قدر موٹا اور بڑا تھا اور اس کا چہرہ کسی قدر دُبلا محسوس ہو رہا تھا۔ جیسے وہ کسی اینٹوں والی دیوار سے ٹکرا کر پچک گیا ہو۔ چونکہ اب بلی کو سکے برز کی صورت دکھائی نہیں دے رہی تھی اسی لئے وہ ہرمائنی کی بانہوں میں پرسکون بیٹھی ہوئی تھی۔

''تم جانتی ہو کہ اس نے میرے سر پر چھلانگ لگا کر مجھے زخمی کرنے کی پوری کوشش کی تھی۔'' رون شکایتی انداز میں بولا۔

''اس کا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا...... ہے نا کروک شانکس!'' ہرمائنی نے ہنس کر کہا۔ ''اور سکے برز کا کیا ہوا؟'' رون نے اپنی قمیض کے ابھرے ہوئے حصے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''اسے آرام کی ضرورت ہے۔ اگر تمہاری بلی چاروں طرف آزادانہ گھومتی پھرے گی تو وہ آرام کیسے کر پائے گا؟''

''اوہ مجھے یاد آیا......تم اپنا صحت بخش ٹانک تو دوکان میں ہی بھول گئے تھے۔'' ہرمائنی نے رون کو ایک چھوٹی سرخ بوتل دیتے ہوئے کہا۔ ''اب زیادہ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ بلی میرے کمرے میں سوئے گی اور تمہارا چوہا تمہارے کمرے میں......دونوں کو کوئی پریشانی نہیں ہوگی۔ سمجھے!...... بے چاری کروک شانکس......اس جادوگرنی نے مجھے بتایا کہ یہ بلی کئی سالوں سے

اس کی دوکان میں رہ رہی تھی لیکن کسی نے بھی اسے کبھی پسند نہیں کیا۔''

''نہ جانے کیوں......؟'' رون نے اسے طعنہ مارتے ہوئے کہا۔ اب وہ دھیمے قدموں لیکی کالڈرن کی جانب بڑھ رہے تھے۔ وہاں پہنچ کر ان کی نظر مسٹر ویزلی پر پڑی جو کہ بار میں ایک طرف بیٹھے روزنامہ ''جادوگر'' پڑھ رہے تھے۔ وہ سب ان کی میز کی طرف آ گئے۔

''خوش آمدید!...... ہیری تم کیسے ہو؟'' مسٹر ویزلی نے پوچھا۔

''اچھا ہوں...... شکریہ!'' ہیری نے مسکرا کر کہا۔ ان تینوں کے پاس جادوئی بازار سے خریدا ہوا سامان تھا۔ مسٹر ویزلی نے اپنا اخبار ایک طرف رکھ دیا۔ ہیری کی نظر اخبار پر پڑی جس پر سیریس بلیک کی مشہور زمانہ متحرک تصویر صاف دکھائی دے رہی تھی۔

''کیا اسے اب تک گرفتار کیا جا سکا......؟'' ہیری نے بے خیالی میں سوال کیا۔

''نہیں!'' مسٹر ویزلی نے کہا جو بے حد سنجیدہ دکھائی دے رہے تھے۔ ''محکمہ وزارت کے سبھی لوگ اپنے کام چھوڑ کر اسے ڈھونڈنے کی کوشش کر رہے ہیں، لیکن ابھی تک قسمت نے ہمارا ساتھ نہیں دیا۔''

''اگر ہم اسے پکڑنے میں کامیاب ہو جائیں تو کیا ہمیں انعام ملے گا؟'' رون نے پوچھا۔ ''کچھ اور پیسے ملنا اچھا لگے گا...... ہے نا!''

''بے وقوفوں جیسی باتیں مت کیا کرو رون!'' مسٹر ویزلی نے تناؤ بھری آواز میں اسے ڈانٹا۔ ''بلیک کو تیرہ سال کا کوئی بچہ نہیں پکڑ سکتا۔ میری بات یاد رکھنا...... اسے صرف اژقبان کے محافظ ہی پکڑیں گے!''

اسی لمحے مسز ویزلی بار میں داخل ہوئیں۔ ان کے ہاتھ میں خریداری کا سامان تھا۔ ان کے عقب میں جڑواں بھائی فریڈ اور جارج بھی دکھائی دیئے جو ہوگورٹس میں پانچویں سال کے طالبعلم تھے۔ ان کے پیچھے پرسی بھی تھا جو حال ہی میں ہیڈ بوائے بن چکا تھا۔ سب سے پیچھے جینی تھی جو ویزلی خاندان کی سب سے چھوٹی اولاد تھی اور اکلوتی لڑکی تھی۔

جینی کے دل میں ہیری کیلئے محبت بھرے جذبات تھے، جونہی اس کی نظر ہیری پر پڑی تو وہ بری طرح شرما گئی۔ عام طور پر وہ جتنا شرماتی تھی، اس بار تو وہ کچھ زیادہ ہی شرمیلی دکھائی دی۔ ایسا شاید اس لئے ہوا تھا کہ گذشتہ برس ہیری نے ہوگورٹس میں اس کی جان بچائی تھی۔ اس کا چہرہ سرخ ہو گیا اور اس نے ہیری کی طرف دیکھے بنا ہی اس سے ہیلو کہا۔ دوسری طرف پرسی نے ہیری کی طرف اپنا ہاتھ بڑے ہی نخوت بھرے انداز میں اس طرح بڑھایا کہ جیسے پہلے کبھی وہ ہیری سے ملا ہی نہ ہو۔ ''تم سے مل کر خوشی ہوئی ہیری......!''

''ہیلو پرسی!'' ہیری نے بمشکل اپنی ہنسی کو قابو میں رکھتے ہوئے کہا۔

''مجھے امید ہے کہ سب کچھ اچھا ہی چل رہا ہوگا۔'' پرسی نے اتراتے ہوئے انداز میں ہاتھ ملاتے ہوئے کہا۔ ایسے لگ رہا تھا جیسے ہیری کسی وزیر سے مل رہا ہو۔

''بہت عمدہ...... شکریہ!'' ہیری نے مختصراً کہا۔ اسی لمحے فریڈ نے پرسی کو اپنی کہنی کا ٹھوکا مار کر پیچھے ہٹایا اور باقاعدہ سر جھکاتے

ہوئے استقبالیہ انداز میں کہا۔

''ہیری!......تم سے ملاقات ہمارے لئے بے حد فخر کی بات ہے۔''

''بالکل سچی بات......'' جارج نے فریڈ کو ایک طرف ہٹاتے ہوئے آگے بڑھ کر ہیری کا تھام لیا اور بولا۔'' بلکہ یہ کہنا کہ بے حد مزے دار......''

پرسی نے ان دونوں کو غصے سے گھورا۔

''چلو چھوڑو......اب مذاق بہت ہو گیا۔'' مسز ویزلی نے ہنستے ہوئے کہا۔

''اوہ ممی!'' جارج نے یوں کہا جیسے اس نے انہیں ابھی دیکھا ہو۔ پھر اس نے ان کا ہاتھ تھام کر کہا۔'' آپ کو یہاں دیکھ کر بے حد خوشی ہوئی ممی......!''

''میں نے کہا نا کہ اب بہت ہو چکا۔ یہ مذاق بند کرو۔'' مسز ویزلی نے اپنا خریدا ہوا سامان ایک خالی کرسی پر رکھتے ہوئے کہا۔

''ہیلو ہیری! میرا خیال ہے کہ تم نے ہماری ترقی کی خبر سن لی ہو گی؟'' انہوں نے پرسی کے سینے پر لگے چاندی کے چمکتے ہوئے بیج کی طرف دیکھ کر اشارہ کیا۔'' خاندان میں دوسرا ہیڈ بوائے......!'' یہ کہتے وقت ان کا سینہ فخر سے پھولا ہوا دکھائی دیا۔

''اور آخری......'' پرسی نے دبی ہوئی آواز میں سرگوشی کی۔

''مجھے اس بارے میں کوئی شک نہیں!'' مسز ویزلی نے اچانک تیوریاں چڑھاتے ہوئے کہا۔'' میں یہ دیکھ رہی ہوں کہ تم دونوں کو مانیٹر تک نہیں بنایا گیا ہے۔''

''ہم مانیٹر بننا ہی نہیں چاہتے ہیں......'' جارج نے اس عہدے کے بارے میں حقارت بھرے انداز میں اظہار کیا۔'' اس سے تو آزادی کا سارا مزہ ہی خراب ہو جائے گا۔''

جینی یہ سن کر ہنس پڑی۔

''تمہیں اپنی بہن کے سامنے عمدہ اخلاق کا مظاہرہ کرنا چاہئے تھا۔'' مسز ویزلی نے کہا۔

''عمدہ اخلاق پیش کرنے کیلئے جینی کے پاس دوسرے بھائی بھی موجود ہیں...... ہے نا ممی!'' پرسی نے موقعہ کا پورا فائدہ اُٹھاتے ہوئے کہا۔'' میں ڈنر کیلئے کپڑے بدل کر آتا ہوں۔''

اس کے جاتے ہی جارج نے گہری آہ بھری۔

''ہم اسے ایک مصری اہرام میں بند کرنے کی کوشش کی تھی۔'' اس نے ہیری کو بتایا۔'' لیکن ممی نے ہمیں عین موقعہ پر ہی تاڑ لیا تھا......''

☆☆☆☆

اس رات ڈنر نہایت لذیذ رہا۔ لیکی کالڈرن بیئر بار کے مالک مسٹر ٹام نے چھوٹے پرائیویٹ کمرے میں تین میزیں ایک ساتھ

جوڑ کر لگا دی تھیں۔ جن کے گرد ویزلی خاندان کے ساتوں افراد کے ساتھ ساتھ ہیری اور ہرمائنی نے خوب ڈٹ کر کھانا کھایا۔ جب وہ کھانے سے فارغ ہو کر لذیذ چاکلیٹ پڈنگ سے لطف اندوز ہو رہے تھے تو اسی وقت فریڈ نے دریافت کیا۔

''ہم کل کنگ کراس سٹیشن تک کیسے جائیں گے ڈیڈی؟''

''محکمہ وزارت جادو کی طرف سے دو کاریں ہمیں لینے کیلئے آئیں گی۔'' مسٹر ویزلی نے پڈنگ کھاتے ہوئے سب کو آگاہ کیا۔ سب لوگ ان کی طرف متوجہ ہو گئے۔

''لیکن کیوں......؟'' پرسی نے غیر یقینی انداز میں پوچھا۔

''اس لئے کہ تم جو ہمارے ساتھ ہو گے پرسی۔'' جارج نے بڑے سنجیدہ انداز میں کہا۔ ''اور ان کے بونٹ پر دو عدد جھنڈے بھی لگے ہوئے ہوں گے، جن پر لکھا ہوا ہو گا۔ بی، بی!''

''یعنی کہ...... بے حد بکواس......!'' فریڈ فوراً لقمہ دیا۔

پرسی اور مسز ویزلی کے علاوہ کمرے میں موجود سب ہی لوگ کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

''محکمہ وزارت کاریں کیوں بھیج رہا ہے ڈیڈی......؟'' پرسی نے ان کی بیہودگی کو نظر انداز کرتے ہوئے متفکر انداز میں دوبارہ اپنا سوال دہرایا۔

''کیونکہ اب ہمارے پاس کار نہیں ہے۔'' مسٹر ویزلی نے کہا۔ ''اور چونکہ میں وہاں کام کرتا ہوں اسی لئے انہوں نے میری مدد کر رہے ہیں......'' ان کی آواز میں کسی قدر کپکپاہٹ عیاں تھی۔ ہیری غور سے انہیں دیکھ رہا تھا اسی لئے اسے احساس ہو گیا کہ مسٹر ویزلی کے کان بے حد سرخ ہو رہے تھے۔ یہ بالکل اسی طرح کا ہی منظر تھا جیسے شدید ہیجان کے باعث رون کے کان سرخ ہو جایا کرتے تھے۔

''اور یہ کتنا اچھا بھی رہے گا......'' مسٹر ویزلی عجلت میں بات پلٹتے ہوئے بولے۔ ''تمہیں معلوم ہی ہے کہ تم لوگوں کے پاس کس قدر زیادہ سامان ہے؟ ماگلوؤں کے ریلوے سٹیشن پر تمہاری پریڈ کتنی شاندار دکھائی دے گی...... تم سب نے اپنا اپنا سامان تو پیک کر لیا ہو گا...... ہے نا؟''

''رون نے اب تک اپنا نیا سامان اپنے صندوق میں نہیں رکھا ہے ڈیڈی۔'' پرسی نے شکایتی انداز میں کہا۔ ''اس نے اپنا سارا سامان میرے بستر پر پٹخ دیا ہے۔''

''رون! بہتر یہی ہو گا کہ تم ابھی جاؤ اور اپنا تمام سامان صحیح طریقے سے پیک کرو۔ ہمارے پاس کل صبح زیادہ وقت نہیں ہو گا سمجھے!'' مسز ویزلی نے کرخت آواز میں رون کو کہا۔ رون نے پرسی کی طرف دیکھ کر منہ بسورا۔

ڈنر سے فراغت پر سب کا پیٹ بے حد بھرا ہوا تھا، کھانے کے خمار کے باعث سب کی آنکھیں بوجھل ہو رہی تھیں۔ ایک ایک

کر کے وہ سب سیڑھیاں چڑھ کر اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے اور اپنے بکھرے سامان کو سمیٹ کر پیک کر کرنے لگے۔ رون اور پرسی کا کمرہ کمرہ ہیری کے بالکل پاس ہی تھا۔ ہیری نے سامان کو پیک کرنے کے بعد اپنے صندوق کو تالا لگایا ہی تھا کہ تبھی اسے دیوار کے اس پار سے غصے بھری آوازیں سنائی دیں۔ وہاں کیا مسئلہ درپیش تھا یہ دیکھنے کیلئے وہ آہستگی سے اپنے کمرے سے باہر نکلا۔ بارہ نمبر کمرے کا دروازہ تھوڑا سا کھلا ہوا تھا اس کے اندر سے پرسی کے چیخنے چلانے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔

''وہ یہیں رکھا ہوا تھا۔ بستر کے پاس والی میز پر...... میں نے پالش کرنے کے لئے اتارا تھا......'' پرسی چیخ کر کہہ رہا تھا۔

''میں نے تمہیں بتایا ہے نا...... کہ میں اسے چھوا تک نہیں ہے'' رون نے چلا کر کہا۔

''کیا ہوا......؟'' ہیری نے دروازے میں ہی ٹھہر کر پوچھا۔

''میرا ہیڈ بوائے کا بیج گم ہو گیا ہے۔'' پرسی روہانسے انداز میں بولا۔

''اور سکے برز کا صحت بخش ٹانک بھی......!'' رون اپنے صندوق سے سامان کو باہر پھینکتے ہوئے چیخ کر بولا۔ ''مجھے لگتا ہے کہ میں اسے کہیں باہر ہی بھول آیا ہوں۔''

''بکواس بند کرو۔ جب تم تم میرا بیج ڈھونڈ نہیں لیتے ...... تم باہر کہیں نہیں جاؤ گے سمجھے!'' پرسی نے چیختے ہوئے کہا۔

''سکے برز کا صحت بخش ٹانک میں لے آتا ہوں، میرا سامان پیک ہو چکا ہے اور میں اب فارغ ہوں۔'' ہیری نے رون سے کہا اور نیچے کی طرف چل دیا۔

نیچے بار کی طرف جانے والی اندھیری راہداری کو ابھی ہیری طے بھی نہیں کر پایا تھا کہ اسے بلند انداز میں کسی کے بولنے کی غصے بھری آوازیں سنائی دیں۔ آوازیں جانی پہچانی تھیں اسی لئے وہ ایک پل میں سمجھ گیا کہ مسٹر اور مسز ویزلی کسی معاملے پر آپس میں تکرار کر رہے تھے۔ وہ کسی قدر جھجکا کیونکہ وہ ان دونوں کا جھگڑا سننا نہیں چاہتا تھا۔ ویسے بھی یہ غیر اخلاقی بات تھی۔ اس نے بڑھنے کیلئے قدم اُٹھایا ہی تھا کہ اسے رُکنا پڑ گیا کیونکہ انہوں نے باہمی جھگڑے میں ہیری کا نام لیا تھا۔ ہیری نہ چاہتے ہوئے بھی کمرے کے دروازے کے قریب کھسک آیا تھا۔

''...... مجھے یہ سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ وہ ہیری کو سچائی کیوں نہیں بتا رہے ہیں۔'' مسٹر ویزلی غصے سے کانپتے ہوئے بول رہے تھے۔ ''ہیری کو جاننے کا پورا حق ہے۔ میں نے فج سے بات کی تھی لیکن وہ اسے بچہ سمجھنے پر ہی مصر ہے۔ ہیری اب تیرہ سال کا ہو چکا ہے اور......''

''آرتھر! سچائی سن کر ہیری دہشت زدہ ہو جائے گا۔'' مسز ویزلی نے بات کاٹتے ہوئے تیکھے انداز میں کہا۔ ''کیا تم یہ چاہتے ہو کہ ہیری دہشت زدہ ہو کر سکول جائے۔ اگر اسے یہ سب پتہ نہیں چلے گا تو وہ یقیناً زیادہ پرسکون رہے گا۔''

''میں اسے تکلیف میں مبتلا نہیں کرنا چاہتا، لیکن میں اسے متنبہ ضرور کرنا چاہتا ہوں۔'' مسٹر ویزلی نے جھنجھلائے ہوئے انداز

میں جواب دیا۔ ’’تم تو جانتی ہو کہ ہیری اور رون کس طرح کے ہیں؟ وہ دونوں کہیں بھی اکیلے بھٹکتے رہتے ہیں۔ وہ دوبار تاریک جنگل میں بھی جا چکے ہیں لیکن ہیری کو اس سال ایسا کچھ نہیں کرنا چاہئے۔ جس رات کو وہ اپنے گھر سے بھاگ نکلا تھا اس رات کو اس کے ساتھ بہت کچھ ہوسکتا تھا۔ اگر نائٹ بس نے اسے بروقت بٹھا نہ لیا ہوتا تو میں پورے وثوق کے ساتھ یہ کہہ سکتا ہوں کہ محکمہ وزارت جادو کی تلاش سے پہلے ہی ہیری مر چکا ہوتا......‘‘

’’لیکن وہ مرا نہیں ہے۔ وہ صحیح سلامت ہمارے پاس ہے۔ پھر یہ بات اسے بتانے کی کیا ضرورت ہے؟‘‘ مسز ویزلی نے تنک کر کہا۔

’’ماؤلی! لوگ کہتے ہیں کہ سیریس بلیک بالکل پاگل ہو چکا ہے اور شاید یہ سچ ہی ہو۔ لیکن ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ وہ اتنا چالاک بھی ہے کہ اژقبان کے محافظوں کو جل دے کر فرار ہو چکا ہے، اس کی عیاری کی کسی کو بھنک تک نہ پڑسکی۔ وہ ابھی تک آزادانہ گھوم پھر رہا ہے اور لاکھ کوشش کے باوجود محکمہ اس کا سراغ نہیں لگا پایا۔ فج روزنامہ جادوگر کو چاہے جو بھی بیان دیتا رہے لیکن سچ تو یہی ہے کہ بلیک کو پکڑنے کی اتنی ہی ضرورت درکار ہے کہ جتنی ازخود جادوئی کلمات پڑھنے والی جادوئی چھڑیوں کو قابو کرنے کی ہوتی ہے۔ ہمیں صرف ایک ہی بات کی پکی مخبری ہے، اور وہ یہ ہے کہ بلیک کس کے پیچھے پڑا ہے......؟‘‘

’’آرتھر! تم سمجھتے کیوں نہیں کہ ہیری ہوگورٹس میں مکمل طور پر محفوظ رہے گا۔‘‘

’’ہم اژقبان کو بھی مکمل طور پر محفوظ خیال کرتے تھے ماؤلی!......اگر بلیک اژقبان کے درودیوار سے باہر نکل سکتا تو پھر وہ ہوگورٹس کے اندر بھی جاسکتا ہے۔‘‘

’’لیکن ہم اتنے وثوق کے ساتھ یہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ بلیک واقعی ہیری کے پیچھے پڑا ہے۔‘‘ مسز ویزلی نے بے یقینی کے عالم میں کہا۔ اسی لمحے ہیری نے لکڑی ٹھونکنے کی تیز آواز سنی۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ مسٹر ویزلی نے فرطِ طیش میں آکر میز پر مکا مارا ہوگا۔

’’ماؤلی! یہ بات تمہیں کتنی بار بتانا پڑے گی کہ محکمہ والوں نے یہ بات اخبار کو صرف اس لئے نہیں بتائی کیونکہ فج اسے مکمل طور پر پوشیدہ رکھنے کا خواہش مند تھا۔ حقیقت تو یہ ہے کہ جس رات بلیک اژقبان سے فرار ہوا تھا، اسی رات کو فج اژقبان گیا تھا۔ محافظوں نے اسے آگاہ کیا ہے کہ بلیک کچھ عرصے سے نیند میں بڑبڑاتا رہا تھا۔ وہ ہمیشہ ایک ہی جملہ بولتا تھا......’وہ ہوگورٹس میں ہے...... وہ ہوگورٹس میں ہے......‘ بلیک کا ذہنی توازن کسی طرح سے بھی درست نہیں ہے اور ہمیں اس بات کا پورا یقین ہے کہ وہ ہیری کو ہلاک کرنے کا خواہش مند ہے۔ شاید وہ یہ خیال رکھتا ہے کہ ہیری کے مرجانے کے بعد تم جانتی ہو کہ کون؟ دوبارہ طاقتور بن جائے گا۔ جس رات کو ہیری نے تم جانتی کون؟ کو شکست دی تھی اسی رات بلیک نے اپنا سب کچھ گنوا دیا تھا......اور وہ بارہ برس تک اژقبان میں اسی بارے میں سوچتا رہا ہوگا......!‘‘

کچھ دیر تک دونوں طرف سے خاموشی رہی۔ ہیری کی سانس تیز تیز چل رہی تھی۔ وہ اس بارے میں مزید جاننا چاہتا تھا۔ اسی

لئے اس کے قدم غیرارادی طور اسے دروازے کے بالکل قریب لے آئے تھے۔

''ٹھیک ہے آرتھر!'' مسز ویزلی کی آواز میں پہلا سا دم نہیں تھا۔''جو تمہیں درست لگتا ہے، تم وہ کرو۔ لیکن تم ایلبس ڈمبل ڈور کو بھول رہے ہو۔ میرا خیال ہے کہ وہ جب تک ہوگورٹس کے ہیڈ ماسٹر ہیں تب تک ہیری کو کوئی نقصان نہیں پہنچنے دیں گے۔ انہیں اس معاملے کی خبر تو ہوگی؟''

''ڈمبل ڈور اژقبان کے محافظوں کو بالکل پسند نہیں کرتے ہیں۔'' مسٹر ویزلی نے بھاری آواز میں کہا۔''سچائی تو یہ ہے کہ میں بھی انہیں سخت ناپسند کرتا ہوں۔ لیکن جب معاملہ بلیک جیسے جادوگر کا ہو تو ایسی لڑائی میں کئی بار آپ کو ایسی قوتوں کا سہارا بھی لینا پڑتا ہے جنہیں آپ بالکل پسند نہ کرتے ہوں۔''

''اگر وہ ہیری کو بچانے میں کامیاب رہیں تو......''

''تو میں پھر کبھی بھی ان کے خلاف ایک لفظ تک نہیں بولوں گا۔'' مسٹر ویزلی نے تھکے ہوئے لہجے میں کہا۔''اب بہت رات ہو چکی ہے ماؤلی! مناسب یہی ہوگا کہ ہمیں چل کر بستر پر آرام کرنا چاہئے۔ صبح کافی جلدی اُٹھنا ہوگا......''

ہیری کو کرسیاں کھسکنے کی آوازیں سنائی دیں۔ وہ بنا آواز کئے دبے پاؤں بار کی طرف چل دیا اور اندھیرے میں نظروں سے اوجھل ہوگیا۔ کمرے کا دروازہ کھلا اور کچھ سیکنڈ کے بعد قدموں کی چاپ سنائی دی جو بالائی سیڑھیوں کی جا رہی تھی۔ وہ سمجھ گیا کہ وہ دونوں اب اپنے سونے کے کمرے کی طرف جا رہے ہیں۔

صحت بخش ٹانک کی بوتل اسے بار میں میز کے نیچے گری ہوئی مل گئی تھی۔ جہاں وہ کچھ دیر پہلے بیٹھے ہوئے تھے۔ ہیری بوتل ہاتھ میں پکڑے چپ چاپ وہیں کھڑا رہا جب تک کہ اسے مسٹر ویزلی کے بیڈروم کا دروازہ بند ہونے کی آواز سنائی نہ دی۔ اس کے بعد وہ بوتل لیکر اوپر کی سیڑھیاں چڑھنے لگا۔

فریڈ اور جارج سیڑھیوں کے پاس اندھیرے میں کھڑے تھے۔ پرسی کو اپنے بیج کی تلاش میں حیرانگی اور پریشانی میں مبتلا دیکھ کر وہ پیٹ پکڑ پکڑ کر ہنس رہے تھے جو اپنے سارے سامان کو ادھر ادھر پٹختا ہوا شدید جھنجھلاہٹ کا شکار دکھائی دے رہا تھا۔

''وہ نہیں جانتا کہ اس کا بیج ہمارے پاس ہے۔'' فریڈ نے ہیری کو دیکھ کر اسے سرگوشی کے انداز میں بتایا۔''ہم اسے ذرا سبق سکھا رہے ہیں!''

انہوں نے بیج ہیری کو دکھایا جس پر ہیڈ بوائے کے عین نیچے لکھا تھا......''نک چڑھا!''

ہیری کو مجبوراً ان کی ہنسی میں ہنسی ملانا پڑی۔ وہ ان کے پاس رُکا نہیں بلکہ رون کے پاس پہنچا اور صحت بخش ٹانک کی بوتل اس کے ہاتھوں میں تھما کر تیزی سے باہر نکل آیا۔ وہ اپنے کمرے کی طرف جا رہا تھا۔ اس نے جوتے اتارے اور بستر پر لیٹ گیا۔

'تو سیریس بلیک اِس کے پیچھے پڑا تھا' اب اسے ساری بات سمجھ آ رہی تھی۔ فج اس پر اتنے مہربان کیونکر ہو رہے تھے؟ اسے زندہ

سلامت دیکھ کر ان کے چہرے راحت کا احساس کیوں پھیلا تھا؟ انہوں نے غیر محسوس انداز میں ہیری سے یہ وعدہ بھی لے لیا تھا کہ وہ جادوئی بازار کے علاوہ اور کہیں نہیں جائے گا۔ وہاں اس پر نظر رکھنا بے حد آسان تھا، کئی جادوگر اسے احساس دلائے بغیر اس کی نگرانی کر سکتے تھے۔ اس کے علاوہ فج ان سب کو کل کنگ کراس سٹیشن تک پہنچانے کیلئے دوسرکاری کاریں اسی لئے بھجوار رہا تھا کہ ویزلی خاندان ہیری کو اپنی نگرانی میں ٹرین پر سوار کروائے۔

ہیری دیوار کی دوسری طرف سے آنے والے ہلکے شور کو سنتا رہا اور یہ سوچتا رہا کہ اسے زیادہ خوف کیوں محسوس نہیں ہو رہا؟ حالانکہ اسے معلوم تھا کہ سیریس بلیک نے ایک ہی جادوئی وار میں تیرہ افراد کو ہلاک کر ڈالا تھا۔ مسٹر اور مسز ویزلی تو یہی سوچتے تھے کہ حقیقت معلوم ہونے پر وہ دہشت زدہ ہو جائے گا۔ لیکن یہ الگ بات تھی کہ ہیری مسز ویزلی کی اس بات سے مکمل طور متفق تھا کہ پوری دُنیا میں سب سے محفوظ ترین جگہ وہ ہی تھی جہاں ایلبس ڈمبل ڈور موجود ہوں۔ لوگ ہمیشہ کہتے تھے کہ ڈمبل ڈور ہی ایسے واحد قابل ذکر جادوگر ہیں جن سے لارڈ والڈی مورٹ خوفزدہ تھا۔ غیر معمولی طور پر لارڈ والڈی مورٹ کا دایاں ہاتھ بلیک بھی ان سے اتنا ہی ڈرتا ہوگا......

اور پھر ہوگورٹس میں اژقبان کے محافظ بھی تو تعینات ہوں گے، جن سے سب لوگ خوف کے مارے تھرتھراتے تھے اور ان کا نام سنتے ہی ان کے ہاتھ پیروں میں کپکپی طاری ہو جاتی تھی۔ اگر وہ سکول کے چاروں طرف پہرہ دیں گے تو بلیک اندر کیسے گھس سکتا ہے؟

ہیری کو سب سے زیادہ اس بات کا قلق تھا کہ اب اس کی ہاگس میڈ کی تفریح کا موقعہ مکمل طور پر ختم ہو چکا تھا۔ جب تک بلیک کو گرفتار کر نہیں لیا جائے گا تب تک تو کوئی بھی یہ نہیں چاہے گا کہ ہیری سکول کی محفوظ عمارت کو چھوڑ کر باہر نکلے۔ دراصل ہیری کو یہ شک ہو رہا تھا کہ جب تک خطرہ مکمل طور پر ٹل نہیں جائے گا تب تک اس کے ہر قدم پر نگاہ رکھی جائے گی۔

اندھیری چھت کی طرف دیکھتے ہوئے اس نے تیوریاں چڑھائیں۔ لوگوں کو یہ کیوں محسوس ہوتا ہے کہ وہ اپنا دھیان از خود نہیں رکھ سکتا؟ وہ تین بار لارڈ والڈی مورٹ سے بچ چکا ہے۔ لوگ یہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ وہ کچھ نہیں کر سکتا......؟

عین اسی وقت اس کے ذہن میں منگولیا کریسنٹ کے اس خوفناک جانور کا عکس ابھر آیا جب آپ جان لیں کہ خاتمہ آپ کے سامنے ہے تو کیا کریں......؟

''میں ابھی مرنا نہیں چاہتا......'' ہیری نے زور سے کہا۔

''یہی نظریہ ہونا چاہئے!'' آئینے نے نیند بھری آواز میں جواب دیا۔

☆☆☆☆

## پانچواں باب

# رُوح کھچڑ

اگلی صبح مسٹر ٹام نے ہیری کو اپنی پوپلی مسکراہٹ اور ایک کپ چائے کے ساتھ بیدار کیا۔ ہیری نے جلدی سے کپڑے بدلے۔ ابھی ہیری اپنی ناراض الو ہیڈوگ کو پنجرے میں داخل ہونے کیلئے منا رہا تھا کہ رون اس کے کمرے میں گھستا چلا آیا۔ وہ اپنے سوتی سوئیٹر میں اپنا سر دھنسا کر اسے پہننے کی کوشش کر رہا تھا اور کسی قدر چڑ چڑا دکھائی دے رہا تھا۔

''ہم جتنی جلدی ٹرین میں پہنچ جائیں گے اتنا ہی اچھا ہوگا۔'' اس نے کہا۔ ''کم از کم ہوگورٹس میں تو میں پرسی سے دور رہ سکتا ہوں۔ اب وہ مجھ پر یہ الزام لگا رہا ہے کہ میں نے اس کی گرل فرینڈ 'پینی لوپ کلیئرواٹر' کی تصویر پر جان بوجھ کر چائے گرا دی ہے۔ چائے گرنے کے باعث تصویر میں اس کی ناک نہایت بدصورت ہوگئی ہے، اسی لئے پینی لوپ نے اپنا چہرہ فریم کے نیچے چھپا لیا ہے۔''

''میں تمہیں کچھ بتانا چاہتا ہوں۔'' ہیری نے رون کی بات ان سنی کرتے ہوئے کہا۔ اس سے قبل وہ بول پاتا کہ فریڈ اور جارج آ دھمکے۔ وہ پرسی کو دوبارہ غصہ دلانے پر رون کو مبارکباد دینے آئے تھے۔ پھر وہ لوگ ناشتہ کرنے کیلئے نیچے چلے آئے۔ مسٹر ویزلی تیوریاں چڑھائے روزنامہ جادوگر کے پہلے صفحے کو پڑھ رہے تھے۔ دوسری طرف مسز ویزلی، ہرمائنی اور جینی کو محبت کے اس سیال کے بارے میں بارے بتا رہی تھیں جو انہوں نے اپنی لڑکپن کی عمر میں تیار کیا تھا۔ وہ تینوں بات بات پر زور زور سے قہقہے لگا رہی تھیں۔

''تم کیا کہہ رہے تھے؟'' بیٹھنے کے بعد رون نے ہیری سے دریافت کیا۔

''بعد میں بتاؤں گا۔'' ہیری نے سرگوشی کے انداز میں کہا کیونکہ اسی وقت پرسی اندر آ گیا تھا۔ سٹیشن جانے کی ہڑبڑاہٹ ایسی پھیلی کہ ہیری کو رون یا ہرمائنی سے کسی قسم کی بات کرنے کا موقعہ ہی نہیں مل پایا۔ وہ سب اپنے صندوق لیکی کالڈرن کی تنگ سیڑھیوں سے نیچے لا کر دروازے کے پاس ڈھیر کرنے میں ہی بری طرح تھک گئے تھے۔ ہیڈوگ اور پرسی کا الو 'ہرمس' اپنے اپنے پنجروں کے اوپر بیٹھے ہوئے تھے۔ صندوقوں کے ڈھیر کے پاس بید کی بنی ہوئی ایک چھوٹی سی ٹوکری رکھی ہوئی تھی جو زور زور سے ہل رہی تھی۔

ہرمائنی اس کے ٹوکری کے پاس پہنچی اور میٹھی آواز میں بولی۔ ''سب ٹھیک ہے کروک شانکس! میں تمہیں ٹرین میں پہنچ کر اس

ٹوکری سے باہر نکال دوں گی۔''

''نہیں! تم ایسا نہیں کروگی۔'' رون نے جلدی سے کہا۔ ''بے چارے سکے برز کا کیا ہوگا؟'' اس نے اپنے ابھرے ہوئے سینے کی طرف اشارہ کیا۔ اس ابھار کو دیکھ کر ہر مائنی سمجھ سکتی تھی کہ سکے برز، رون کی اندرونی جیب میں پڑا آرام کر رہا ہوگا۔

مسٹر ویزلی باہر کھڑے محکمے کی سرکاری کاروں کا انتظار کر رہے تھے۔ تھوڑی دیر کے بعد انہوں نے دروازے کے اندر جھانکتے ہوئے کہا۔ ''کاریں آ گئی ہیں۔ ہیری آ جاؤ......''

وہاں پر پرانے زمانے کی دو سبز رنگ کی کاریں کھڑی تھیں جنہیں سبز مخملی چوغہ پہنے پراسرار دکھائی دینے والا جادوگر چلا رہا تھا۔ مسٹر ویزلی ہیری کو پچھلی کار کی طرف لے گئے۔

''اندر چلو ہیری!'' مسٹر ویزلی نے پرہجوم سڑک پر ادھر ادھر نظریں دوڑاتے ہوئے کہا۔

ہیری کار کی پچھلی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر میں ہر مائنی، رون اور پرسی بھی اس کے پاس آ کر بیٹھ گئے۔ پرسی کی موجودگی دیکھ کر رون کا چہرہ کسی قدر پریشان دکھائی دے رہا تھا۔

نائٹ بس کے دلچسپ سفر کے مقابلے میں ہیری کو کاروں کا کنگ کراس سٹیشن تک کا یہ سفر نہایت بے کیف محسوس ہوا۔ محکمے کی سرکاری کاریں بالکل عام سی دکھائی دیتی تھیں لیکن ہیری نے غور کیا کہ وہ اتنی کم جگہ میں سے نکل سکتی تھیں جس میں سے ورنن انکل کی کمپنی کی نئی کار کسی بھی طور پر نکل نہیں سکتی تھی۔ وہ جب کنگ کراس سٹیشن پر پہنچے تو ریل گاڑی چھوٹنے میں صرف بیس منٹ باقی رہ گئے تھے۔ سرکاری ڈرائیور ان کیلئے جلدی سے ٹرالیاں لے آئے اور ان کے صندوق کاروں سے اتار دیئے۔ اس کام سے فارغ ہو کر انہوں نے اپنے ہیٹ کو چھو کر سلام کیا اور پھر اجازت لے کر واپس لوٹ گئے۔ ہیری نے دیکھا کہ وہ ٹریفک لائٹس کے لئے رُکی ہوئی کاروں کے بیچ سے ہوتے ہوئے سب سے آگے پہنچ گئے تھے۔

مسٹر ویزلی سٹیشن کے اندر داخل ہوتے وقت تمام راستے ہیری سے مل کر چلتے رہے۔ انہوں نے چاروں طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''ٹھیک ہے...... چونکہ ہم لوگ زیادہ ہیں اس لئے ہمیں دو دو کر کے ستونی راستے کو عبور کرنا ہوگا۔ سب سے پہلے میں اور ہیری جاتے ہیں۔''

مسٹر ویزلی ہیری کی ٹرالی کو پلیٹ فارم نمبر نو اور پلیٹ فارم نمبر دس کے وسطی ستون کی طرف دھکیلتے ہوئے بڑھے۔ ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے ان کا دھیان انٹرسٹی 125 میں ہے جو اسی وقت پلیٹ فارم نمبر نو پر آئی تھی۔ ہیری کو اشارہ کرتے ہوئے وہ ستون کی طرف جھک گئے۔ ہیری نے بھی ان کی نقل اتاری۔

اگلے لمحے وہ ٹھوس اور پختہ ستون کے جادوئی راستے کو عبور کر کے پلیٹ فارم نمبر پونے دس پر پہنچ گئے تھے۔ وہاں پر ہوگورٹس ایکسپریس تیار کھڑی دکھائی دی۔ اس کا بھاپ والا سرخ انجن پلیٹ فارم پر کھڑا دھوئیں اُڑا رہا تھا۔ پلیٹ فارم پر جادوگر اور جادوگرنیوں

کی بھیڑ لگی ہوئی تھی جو اپنے اپنے بچوں کو ٹرین میں سوار کرنے کیلئے آئے ہوئے تھے۔

پرسی اور جینی اچانک ہیری کے عقب میں سے نکل کر آئے۔ وہ ہانپ رہے تھے، ظاہر ہے کہ انہوں نے ستونی راستہ دوڑ کر عبور کیا تھا۔

''آہا...... وہ رہی پینی لوپ!'' پرسی نے اپنے بال سنوارتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ گلابی ہو گیا تھا۔ ٹھیک اسی لمحے جینی کی نظریں ہیری کے چہرے سے ٹکرائیں اور وہ دونوں ہی اپنی اپنی ہنسی چھپانے کیلئے پلٹ گئے۔ جب پرسی لمبے اور گھنگھریالے بالوں والی ایک لڑکی کی طرف جانے لگا تو اس نے اپنا سینہ فخر سے پھلا رکھا تھا تاکہ وہ لڑکی اس کے سینے پر سجے چمچماتے ہوئے ہیڈ بوائے کے بیج کو بآسانی دیکھ لے۔

ہرمائنی اور ویزلی خاندان کے سبھی لوگ ایک ایک کر کے وہاں پہنچ گئے تو ہیری اور مسٹر ویزلی ٹرین کے آخری سرے کی طرف جانے کیلئے سب سے آگے آگے چلنے لگے۔ ٹرین کے وسطی کمپارٹمنٹس کھچا کھچ بھرے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ انہیں ایک ایسا کمپارٹمنٹ مل ہی گیا جو کافی حد تک خالی دکھائی دے رہا تھا۔ انہوں نے مل کر وہاں اپنے اپنے صندوق چڑھائے اور ہیڈوگ کا پنجرہ اور کروک شانکس کی ٹوکری بھی ان پر رکھ دی۔ اس کے بعد وہ مسٹر اینڈ مسز ویزلی سے آخری ملاقات کیلئے باہر نکل آئے۔ مسز ویزلی نے پہلے اپنے سبھی بچوں کو چوم کر پیار کیا اور پھر ہرمائنی کو اور آخر میں ہیری کو گلے لگایا اور اس کے گال کو چوم کر پیار کیا۔ ایسا کرتے ہوئے جانے کیوں وہ تھوڑا سا شرما گیا تھا۔ لیکن حقیقت یہ تھی کہ اسے یہ سب بے حد اچھا لگا تھا۔

پھر مسز ویزلی نے ہیری کو کہا۔ ''اپنا خیال رکھنا۔ ٹھیک ہے ہیری؟'' ان کی آنکھوں میں عجیب سی چمک دکھائی دے رہی تھی۔ اس کے بعد وہ اپنے بڑے ہینڈ بیگ کو کھولتے ہوئے بولیں۔ ''میں نے تم سب کے لئے سینڈوچز بنا دیئے ہیں۔ یہ رہے رون...... نہیں، ان میں کارن بیف نہیں ہے...... فریڈ؟ فریڈ کہاں ہیں...... اوہ یہ رہے...... بیٹے!''

''ہیری ذرا ایک منٹ یہاں آؤ۔'' اسی لمحے مسٹر ویزلی نے گھومتے ہوئے کہا۔ انہوں نے اپنا سر ہلا کر ایک ستون کی طرف اشارہ کیا۔ ہیری ان کے ساتھ اس ستون کے پیچھے آ گیا۔ باقی سب لوگ مسز ویزلی کے چاروں طرف کھڑے تھے۔

''جانے سے پہلے میں تمہیں ایک بات بتانا چاہتا ہوں۔'' مسٹر ویزلی نے مضطرب انداز میں کہا۔

''آپ کو کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے مسٹر ویزلی! میں پہلے سے جانتا ہوں۔'' ہیری بولا۔

''تم جانتے ہو؟ تم کیسے جان سکتے ہو؟'' مسٹر ویزلی کے چہرے پر لرزہ چھا گیا۔

''میں نے...... مم...... میں نے کل رات آپ کی اور مسز ویزلی کی تمام باتیں سن لی تھیں۔ میں یہ سب سننا تو نہیں چاہتا تھا مگر تجسس کے باعث مجھ سے رہا نہیں گیا۔'' ہیری نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔ ''اس جسارت پر معافی چاہتا ہوں......''

''تمہیں یہ سب باتیں بتانے کیلئے میں نے یہ طریقہ نہیں چنا تھا۔'' مسٹر متفکر انداز میں بولے۔ جیسے وہ سب کچھ بتانا نہیں چاہتے تھے جو ہیری جان چکا تھا۔

''نہیں! دراصل یہ سب سے اچھا طریقہ ہی تھا۔'' ہیری نے جلدی سے کہا۔ ''اس طرح آپ نے فج سے کیا ہوا وعدہ بھی نہیں توڑا اور میں سب کچھ جان بھی گیا۔''

''ہیری! تمہیں تو یہ سب جان کر بہت ڈر لگا ہوا ہوگا......؟''

''بالکل نہیں!'' ہیری نے سنجیدگی سے جواب دیا۔ مسٹر ویزلی کے چہرے سے ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے انہیں اس بات پر بالکل یقین نہ ہو رہا ہو، اسی لئے اس نے بات کو آگے بڑھایا۔ ''یہ سچ ہے کہ میں ہیری بننے کی کوشش نہیں کر رہا ہوں لیکن سیریس بلیک، لارڈ والڈی مورٹ سے زیادہ خطرناک تو نہیں ہو سکتا...... ہے نا!''

والڈی مورٹ کا نام سن کر مسٹر ویزلی کا چہرہ متغیر ہو گیا تھا لیکن جانے کیوں اس بات کو نظر انداز کر دینا ضروری سمجھا۔

''ہیری میں جانتا ہوں کہ تم مضبوط قوت ارادی کے مالک ہو اور فج تمہیں خوامخواہ کمزور قرار دینے پر اڑا ہوا ہے۔ مجھے یہ جان کر بے حد مسرت ہو رہی ہے کہ تمہیں ذرا سا بھی ڈر نہیں لگ رہا ہے لیکن......''

''آرتھر......'' اسی لمحے مسز ویزلی کی تیز آواز گونجی۔ ''آرتھر! تم کیا کر رہے ہو؟ ٹرین بس نکلنے ہی والی ہے۔'' اس وقت بچے ٹرین پر چڑھتے ہوئے دکھائی دیئے۔

''بس ایک منٹ آ رہے ہیں ماؤلی!......'' مسٹر ویزلی نے مڑ کر کہا۔ وہ ایک بار پھر ہیری کی طرف گھومے اور اپنا سر اس کے قریب لا کر سرگوشی نما انداز میں جلدی جلدی بولے۔ ''سنو! میں چاہتا ہوں کہ تم مجھ سے ایک وعدہ کرو......'' ان کے چہرے پر پریشانیوں کی سلوٹیں پڑی تھیں۔

''......کہ میں اچھے بچوں کی طرح سکول کی چاردیواری میں رہوں گا!'' ہیری نے اداسی بھرے انداز میں کہا۔

''نہیں...... یہ نہیں!'' مسٹر ویزلی اس وقت جتنے فکرمند لگ رہے تھے اتنے پہلے کبھی نہیں دکھائی دیئے تھے۔ ''ہیری! قسم کھاؤ کہ تم بلیک کی تلاش میں نہیں بھٹکو گے۔''

''کیا مطلب......؟'' ہیری ان کی بات سن کر دنگ رہ گیا۔

پلیٹ فارم پر تیز سیٹی کی آواز گونجی۔ گارڈ ریل گاڑی کے ڈبوں کے دروازے بند کرتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''مجھ سے یہ وعدہ کرو ہیری!'' مسٹر ویزلی اب اور جلدی جلدی بول رہے تھے۔ ''کہ چاہے کچھ بھی ہو جائے......''

''جو مجھے ہلاک کرنے کے درپے ہے، بھلا میں اسے کیونکر تلاش کروں گا؟'' ہیری نے حیرانگی سے کہا۔

''قسم کھاؤ کہ تم چاہے کوئی بات بھی سنو......''

''آرتھر...... آرتھر......'' مسز ویزلی چیختی ہوئی چلائیں۔

ٹرین دھواں چھوڑتے ہوئے رینگنے لگی تھی۔ یہ دیکھ کر ہیری اپنے کمپارٹمنٹ کے دروازے کی طرف دوڑا۔ رون نے جلدی سے

دروازہ کھول دیا اور ایک طرف ہوگیا تاکہ ہیری اندر آسکے۔ اگلے ہی لمحے وہ کھڑکیوں سے باہر جھانک رہے تھے۔ مسٹر اور مسز ویزلی دونوں پلیٹ فارم پر کھڑے انہیں ہاتھ ہلاکر رخصت کررہے تھے۔ یہ سلسلہ تب تک جاری جب تک ریل گاڑی اگلے موڑ پر گھوم نہ گئی اور پلیٹ فارم ان سب کی نگاہوں سے اوجھل نہ ہوگیا۔

جب ریل گاڑی کی رفتار کافی تیز ہوگئی اور وہ درختوں اور کھلیانوں کو پیچھے چھوڑنے لگی تو ہیری نے سرگوشی کے انداز میں رون اور ہرمائنی سے کہا۔ ''مجھے تم دونوں سے تنہائی میں کچھ بات کرنا ہے۔''

''جینی! تم باہر جاؤ اور کچھ دیر کے بعد آنا!'' رون نے پاس بیٹھی جینی کو اُٹھا دیا۔

''یہ تو بڑا اچھا سلوک ہے تم لوگوں کا......'' جینی چڑچڑے انداز میں بولی اور پاؤں پٹختی ہوئی باہر نکل گئی۔ ہیری کا دل وہاں بات کرنے کو نہیں کررہا تھا۔ اس لئے وہ تینوں وہاں سے اُٹھ کر ڈبے کی راہداری میں آ گئے اور کسی خالی کمپارٹمنٹ کی تلاش کرنے لگے۔ ٹرین کے آخری کمپارٹمنٹ کو چھوڑ کر باقی سبھی کمپارٹمنٹس بھرے پڑے تھے۔

اس میں صرف ایک ہی فرد موجود تھا۔ کھڑکی کے پاس ایک آدمی بیٹھا ہوا سو رہا تھا۔ ہیری، رون اور ہرمائنی ایک لمحے کیلئے کمپارٹمنٹ کے دروازے پر ٹھٹک کر رُک گئے۔ ہوگورٹس ایکسپریس میں عام طور پر صرف طلباء وطالبات ہی سفر کرتے تھے۔ اس میں انہوں نے اشیاء فروخت کرنے والی ٹرالی کی جادوگرنی کے علاوہ کسی شخص کو پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ اجنبی نے جادوگروں کا سا نہایت گندہ چوغہ پہن رکھا تھا جس پر کئی جگہ پیوند لگے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ اس کی حالت بیماروں اور تھکان زدہ لوگوں جیسی تھی۔ اس کے ہلکے بھورے بالوں میں کچھ سفید بال بھی صاف نظر آرہے تھے۔

''تمہیں کیا لگتا ہے...... یہ کون ہوسکتا ہے؟'' رون نے پوچھا۔ وہ کمپارٹمنٹ کے اندر داخل ہوگئے اور خالی نشستوں پر بیٹھ گئے۔ ہیری نے کمپارٹمنٹ کا دروازہ بند کردیا۔ وہ جان بوجھ کر کھڑکی سے دور ہٹ کر بیٹھے تھے۔

''پروفیسر آر جے لوپن......!'' ہرمائنی نے جلدی سے دھیمے انداز میں کہا۔

''تم یہ بات کیسے جانتی ہو؟'' رون نے حیرت سے پوچھا۔

''ان کے صندوق پر لکھا ہے۔'' ہرمائنی نے جواب دیا اور اس آدمی کی بالائی نشست پر رکھے ہوئے صندوق کی طرف اشارہ کیا۔ جہاں ایک چھوٹا سا پرانا صندوق دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے ایک کونے پر بوسیدہ االفاظ میں پروفیسر آر جے لوپن لکھا ہوا تھا۔

''نجانے یہ کیا پڑھائیں گے؟'' رون نے پروفیسر لوپن کے زرد چہرے کی طرف دیکھ کر تیوریاں چڑھا کر کہا۔

''صاف ظاہر ہے......'' ہرمائنی نے ہنستے ہوئے کہا۔ ''ہمارے سکول میں صرف ایک ہی استاد کی اسامی خالی ہے......یعنی تاریک جادو سے تحفظ والی اسامی۔''

ہیری، رون اور ہرمائنی پہلے ہی تاریک جادو سے تحفظ والا مضمون دو مختلف اساتذہ سے پڑھ چکے تھے جو صرف ایک ہی سال تک

اس عہدے پر فائز رہ پائے تھے۔طلباء میں یہ افواہ گرم تھی کہ اس عہدے پر کوئی بھی استاد ٹک نہیں سکتا کیونکہ یہ عہدہ منحوس شمار کیا جاتا تھا۔

''مجھے امید ہے کہ ان میں یہ کام کرنے کی بھرپور صلاحیت ہوگی۔'' رون نے پُر امید انداز میں کہا۔''ویسے سچی بات ہے کہ مجھے ایسے لگتا ہے کہ ایک عمدہ جادوئی کلمہ ان کا کام تمام کرنے کیلئے کافی ہوگا...... ہے نا!'' وہ ہیری کی طرف متوجہ ہوا۔''خیر! تم مجھے کیا بتانے کی کوشش کررہے تھے۔''

ہیری نے دھیمے انداز میں مسٹر ویزلی اور مسز ویزلی کے درمیان ہونے والی ساری گفتگو اور دیگر حالات ان دونوں کو تفصیل بتا دیئے۔اس کے علاوہ اس نے مسٹر ویزلی کی فکرمندی کے بارے میں بھی آگاہ کر دیا۔اس کی بات مکمل ہونے کے بعد رون کا تو منہ کھلے کا کھلا رہ گیا تھا اور ہرمائنی نے اپنے دونوں ہاتھوں سے نصف چہرے کو چھپایا ہوا تھا۔ بالآخر ہرمائنی نے اپنے ہاتھ چہرے سے ہٹائے اور پوچھا۔''سیریس بلیک تمہارا تعاقب کرنے کیلئے فرار ہوا ہے؟ اوہ ہیری......! تمہیں سچ مچ بہت، بہت زیادہ ہوشیار رہنا ہوگا۔کسی مشکل میں مت پھنس جانا...... ہیری!''

''میں مشکل میں خود نہیں پھنستا ہوں!'' ہیری اکتائے ہوئے لہجے میں بولا۔''عام طور پر مشکل مجھے پھنسا لیتی ہے۔''

''اگر ہیری اس وحشی درندے کو ڈھونڈنے جائے، جو اسے مار ڈالنا چاہتا ہے تو ہیری سے بڑا بیوقوف کوئی نہیں ہوگا۔'' رون نے کانپتے ہوئے کہا۔

ہیری کو ان سے جتنی امید تھی، ان کی حالت تو اس کی توقع سے بھی زیادہ پتلی ہو رہی تھی۔ بلیک سے جس قدر وہ ڈرا ہوا تھا اس سے کہیں زیادہ رون اور ہرمائنی ڈرے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

''کوئی بھی نہیں جانتا ہے کہ وہ اژقبان سے کیسے فرار ہوا ہے؟'' رون نے پریشانی کے عالم میں کہا۔''اس سے پہلے وہاں سے کوئی بھی نہیں فرار ہو سکا ہے۔ حیرت کی بات تو یہ ہے کہ بلیک کی نگرانی کا سخت انتظام کیا گیا تھا اور اس پر عام فرد سے زیادہ کڑا پہرہ لگایا گیا تھا......''

''لیکن وہ اسے جلد پکڑ لیں گے...... ہے نا؟'' ہرمائنی نے سنجیدگی سے کہا۔''میرا مطلب ہے کہ ماگلوں بھی تو اسے ڈھونڈ رہے ہیں!''

''وہ کیسی آواز ہے......؟'' رون نے اچانک پوچھا۔

کہیں ایک ہلکی سیٹی جیسی آواز سنائی دے رہی تھی۔انہوں نے کمپارٹمنٹ میں چاروں طرف دیکھا۔پھر رون نے کہا۔''یہ آواز تو تمہارے صندوق میں سے آ رہی ہے ہیری!''

رون اُٹھ کر ہیری کے صندوق کے پاس پہنچا۔ایک لمحے بعد اس نے ہیری کے چوغے میں سے مخبر لٹو کو باہر نکالا۔مخبر لٹو رون کے

ہاتھ میں بہت تیزی سے گھوم رہا تھا اور ساتھ ہی تیز روشنی سے چمک رہا تھا۔

''کیا یہ مخبر لٹو ہے......؟'' ہرمائنی نے متجسس لہجے میں پوچھا اور اسے زیادہ اچھی دیکھنے کیلئے اپنی نشست سے کھڑی ہوگئی۔ اس کی آنکھوں میں گہرا اشتیاق جھلک رہا تھا۔

''ہاں......مگر دھیان رکھنا کیونکہ یہ سستے والا ہے۔'' رون نے بتایا۔''جب میں اسے ہیری کے پاس بھجوانے کیلئے ایرل کے پاؤں سے باندھ رہا تھا تو اس نے مجھے بھی گھما ڈالا تھا۔''

''کیا تم اُس وقت کوئی غلط کام کررہے تھے؟'' ہرمائنی نے سمجھداری سے پوچھا۔

''نہیں تو...... ہاں! شاید میں مجھے ایرل کا استعمال نہیں کرنا چاہئے تھا۔ تم تو جانتی ہو، وہ لمبا سفر کرنے کی صلاحیت بالکل نہیں رکھتا ہے......لیکن میں ہیری کا تحفہ اُس تک اور کیسے پہنچاتا؟''

جب مخبر لٹو کچھ زیادہ تیزی سے گھومنے لگا اور اس کی سیٹی کی آواز بھی بلند ہونے لگی تو ہیری نے رون کو مشورہ دیا۔''اسے واپس صندوق میں رکھ دینا ہی بہتر رہے گا ورنہ اس کے شور سے پروفیسر کی نیند خراب ہوجائے گی اور بیدار ہوجائیں گے۔''

اس نے پروفیسر لوپن کی طرف اشارہ کیا۔ رون نے جلدی سے مخبر لٹو کو صندوق میں پڑے ورنن انکل کے پرانے گندے موزے میں ٹھونس دیا۔ جس کی وجہ سے آواز کسی قدر دھیمی ہوگئی تھی۔ اس کے بعد رون نے صندوق کا ڈھکن بھی بند کردیا۔

''ہم ہاگس میڈ میں اس کی جانچ کروالیں گے۔'' رون نے دوبارہ بیٹھتے ہوئے کہا۔''فریڈ اور جارج نے مجھے بتایا ہے کہ وہاں پر 'دروش اینڈ بین جز' میں جادوئی مکینک مل جاتے ہیں جو جادوئی اشیاء کی جانچ بھی کرتے ہیں اور ان کی خرید وفروخت بھی ہوتی ہے۔''

''ہاگس میڈ کے بارے میں تم کتنا جانتے ہو؟'' ہرمائنی نے گہرے لہجے میں دریافت کیا۔''میں نے پڑھا ہے کہ پورے برطانیہ میں یہ واحد جادوگروں کا قصبہ ہے جہاں ماگلوؤں کا دور دور تک کوئی نام نشان نہیں ہے۔''

''ہاں ایسا ہی ہے!'' رون نے اس کی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے کہا۔''لیکن میں اس وجہ سے وہاں نہیں جانا چاہتا ہوں، بلکہ میں تو 'ہنی ڈیوکس' میں جانا چاہتا ہوں۔''

''وہاں کیا ہے......؟'' ہرمائنی نے حیرت سے پوچھا۔

''وہ لذیذ مٹھائی کی دوکان ہے۔'' رون نے کہا اور اس کے چہرے پر خوابیدہ آثار تیرنے لگے۔''جہاں ہر چیز ملتی ہے...... چٹ پٹے شتان، جنہیں کھانے کے بعد منہ سے دھواں نکلتا ہے۔ اور بہت موٹی چوکو بالز، جن میں سٹرابری اور کریم کے ٹکڑے بھرے رہتے ہیں اور شکر کی بہت عمدہ قلمیں جنہیں آپ کمرہ جماعت میں بیٹھ کر منہ میں رکھے چوس سکتے ہیں۔ کوئی اگر آپ کو ایسی حالت میں دیکھے گا تو اسے یہی لگے گا کہ آپ لکھنے کیلئے کسی سوچ میں گم ہیں......''

''ہاگس میڈ بہت دلچسپ جگہ ہے...... ہے نا!'' ہرمائنی نے اشتیاق بھرے انداز میں کہا۔''جادوگری کی تاریخی دستاویزات کی

کتاب میں اس کے بارے میں یہ لکھا ہے کہ یہ قصبہ سنہ 1612ء میں غوبلن کا ہیڈ کوارٹر ہوا کرتا تھا۔ اور اسی قصبے کے قریب چیختا بنگلہ نامی عمارت برطانیہ کی سب سے زیادہ خوفناک اور آسیبی جگہ تسلیم کی جاتی تھی۔''

''......اور بڑے شربتی بالز، جنہیں چوستے وقت آپ زمین سے کچھ انچ اوپر اُٹھ جاتے ہیں۔'' رون بولا۔ یہ صاف واضح تھا کہ وہ اپنے خیالوں میں کھویا ہوا تھا جہاں لذیذ چیزوں کی بھرمار تھی۔ اس نے تو ہرمائنی کا ایک لفظ بھی نہیں سنا تھا۔

ہرمائنی نے گھوم کر ہیری کی طرف دیکھا۔

''سکول سے باہر جا کر ہاگس میڈ میں گھومنا کتنا اچھا رہے گا...... ہے نا؟''

''مجھے بھی ایسا ہی لگتا ہے۔'' ہیری نے ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے کہا۔ ''جب تم گھوم لو تو مجھے بھی آ کر بتا دینا......''

''کیا مطلب ہے تمہارا......؟'' رون یکدم چونک کر بولا۔

''میں وہاں نہیں جا سکتا۔ چونکہ میرے سرپرستوں نے میرے اجازت نامے پر دستخط نہیں کئے ہیں اور اس کے علاوہ فج نے بھی مجھے وہاں جانے سے منع کر رکھا ہے۔''

رون کے چہرے پر ہوائیاں اڑتی ہوئی محسوس ہونے لگیں۔

''تمہیں وہاں جانے اجازت نہیں ملی......لیکن......کوئی بات نہیں پروفیسر میک گوناگل یا کوئی اور تمہیں اجازت دے دے گا۔''

ہیری کھوکھلے انداز میں مسکرایا۔ پروفیسر میک گوناگل گری فنڈر فریق کی ہیڈ تھیں اور ہیری اچھی طرح جانتا تھا کہ وہ بڑی سخت اور بااصول تھیں۔

''ارے ٹھہرو......ہم جارج اور فریڈ کی مدد لے سکتے ہیں۔ انہیں سکول کی عمارت سے باہر جانے کے سبھی خفیہ راستے معلوم ہیں۔'' رون اچانک خوش ہوتے ہوئے بولا۔

''رون!'' ہرمائنی تیکھے انداز میں بولی۔ ''مجھے لگتا ہے کہ جب تک بلیک کھلا گھوم رہا ہے، تب تک ہیری کو سکول سے باہر بالکل نہیں نکلنا چاہئے۔''

''ہاں! مجھے اس کا اندازہ ہے۔ جب میں پروفیسر میک گوناگل سے اس معاملے میں اجازت طلب کروں گا تو یقیناً وہ بھی مجھے یہی کہہ کر منع کر دیں گی۔'' ہیری رنجیدگی سے بولا۔

''اگر ہم اس کے ساتھ رہیں گے تو بلیک کی ہمت نہیں ہوگی......'' رون نے پرجوش انداز میں ہرمائنی کو کہا۔

''اوہ رون!......بکواس مت کرو۔'' ہرمائنی نے پلٹ کر جھاڑ پلائی۔ ''بلیک پرہجوم سڑک پر کئی افراد کو ایک ساتھ ہلاک کر چکا ہے۔ کیا تمہیں واقعی ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وہ ہماری موجودگی کے باعث ہم پر یا ہیری پر حملہ آور نہیں ہو پائے گا......''

ہرمائنی نے اُٹھ کر اپنی پالتو بلی 'کروک شانکس' کی ٹوکری کی رسی کھولنا شروع کر دی۔

''اسے باہر مت نکالو......'' رون نے زور سے کہا۔لیکن دیر ہو چکی تھی، کروک شانکس اچھل کر ٹوکری سے باہر کود گئی۔عین اسی وقت پروفیسر لوپن کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی۔انہوں نے اپنا چہرہ گھما کر دوسری طرف کر لیا تھا۔ان کا منہ تھوڑا کھل گیا تھا اور وہ بدستور سوتے رہے۔

ہوگورٹس ایکسپریس اب مشرق کی سمت میں تیز رفتاری سے چل رہی تھی۔کھڑکی سے باہر جنگل کے مناظر دکھائی دے رہے تھے۔آسمان پر گھنے بادلوں کی وجہ سے باہر اندھیرا پھیلنے لگا تھا۔طلباء و طالبات کے گروہ ان کے کمپارٹمنٹ کے دروازے کے قریب سے آتے جاتے دکھائی دینے لگے تھے۔کروک شانکس آزادی پا کر ایک خالی سیٹ پر اطمینان سے بیٹھ گئی، یہ الگ بات تھی کہ اس کا چہرہ اب بھی رون کی طرف تھا اور اس کی زرد آنکھیں اسکے سینے پر ابھری جگہ پر جمی ہوئی تھیں۔

ٹھیک ایک بجے بوڑھی جادوگرنی کھانے پینے کی اشیاء کی ٹرالی دھکیلتے ہوئے ان کے کمپارٹمنٹ کے دروازے پر دکھائی دی۔

''کیا درست ہوگا کہ ہم انہیں بیدار کر دیں......'' رون نے پروفیسر لوپن کی طرف عجیب نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔''میرا خیال ہے کہ انہیں اب کھانا کھانے کی حاجت ہوگی۔''

ہرمائنی محتاط انداز میں اُٹھی اور پروفیسر لوپن کی طرف بڑھی۔

''پرو...... پروفیسر......معاف کیجئے...... پروفیسر......!''

وہ اپنی جگہ سے ذرا سا بھی نہیں ہلے۔

''پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں بچو!'' بوڑھی جادوگرنی نے ہیری کو بہت سے کڑی کیک دیتے ہوئے کہا۔''اگر بیدار ہونے پر انہیں بھوک لگے تو میں سب سے آگے والے ڈبے میں موجود ملوں گی۔''

''کیا وہ واقعی سو رہے ہیں......؟'' رون نے دھیمے لہجے میں پوچھا۔اسی وقت بوڑھی جادوگرنی نے کمپارٹمنٹ کا دروازہ بند کر دیا تھا۔''یعنی میرا مطلب ہے کہ......کہیں وہ مر تو نہیں گئے ہیں؟''

''نہیں......نہیں! ان کی سانس چل رہی ہے۔'' ہرمائنی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس نے آگے ہو کر وہ کڑی کیک پکڑ لیا جو ہیری اس کی طرف بڑھا رہا تھا۔

پروفیسر لوپن کا ساتھ بلاشبہ کوئی زیادہ خوشگوار نہ رہا ہو لیکن کمپارٹمنٹ میں ان کی موجودگی فائدہ مند ضرور تھی۔دوپہر کے ڈھلتے ہی بادلوں کو جوش آ گیا اور پھر تیز بارش ہونے لگی۔باہر کا ماحول پھیکا پڑ گیا۔پہاڑیاں دھندلی دھندلی دکھائی دینے لگیں۔انہیں راہداری میں پھر کسی کے قدموں کی چاپ سنائی دی۔اگلے لمحے دروازے پر جن لوگوں کا چہرہ انہیں دکھائی دیا، وہ نہایت ناپسندیدہ تھے۔ڈریکو ملفوائے اور اس کے ساتھی چمچے ونسٹ کریب اور گریگوری گوئل۔

ڈریکو ملفوائے اور ہیری پوٹر میں رقابت کا احساس اسی دن سے شروع ہوا تھا جب وہ دونوں ہوگورٹس کیلئے پہلی بار آ رہے تھے اور

ان کی پہلی ملاقات ٹرین کے سفر کے دوران ہوئی تھی۔ ڈریکو ملفوائے اپنی متکبرانہ روش کے باعث ھیری پر کوئی اچھا تاثر نہ ڈال سکا تھا۔ ڈریکو ملفوائے سلے درن فریق میں پڑھتا تھا۔ اس کا چہرہ دبلا، نوکیلا اور زرد تھا۔ وہ سلے درن کی کیوڈچ ٹیم کا متلاشی تھا جبکہ ھیری پوٹر گری فنڈر فریق کا متلاشی تھا۔ کریب اور گوئل کی پیدائش تو صرف اسی لئے ہوئی ہوگی کہ انہیں ہر حال میں آنکھیں بند کر کے ملفوائے کے حکم کو ماننا ہے۔ وہ دونوں جسمانی طور پر فربہ اور طاقتور تھے۔ دونوں میں کریب زیادہ لمبا تھا۔ اس کے بال کٹورے کی مانند کٹے ہوئے تھے اور اس کی گردن کافی موٹی تھی۔ گوئل کے بال چھوٹے اور سخت دکھائی دیتے تھے۔ اس کے ہاتھ گوریلے کی طرح لمبے تھے۔

ڈریکو ملفوائے نے کمپارٹمنٹ کا دروازہ کھولتے ہوئے دھیمے انداز میں تمسخر اُڑاتے ہوئے کہا۔ ''دیکھو تو یہاں کون لوگ بیٹھے ہیں...... پوٹی اور ویزیلز!''

کریب اور گوئل اس کی بات سن کر ہونقوں کی طرح ہنسنے لگے۔

''میں نے سنا ہے کہ تمہارے ڈیڈی کو آخرکار ان گرمیوں میں کچھ پیسے مل ہی گئے تھے ویزلی!'' ملفوائے نے طنزیہ لہجے میں کہا۔ ''کہیں تمہاری ماں صدمے سے مر تو نہیں گئی؟''

رون غصے کے عالم میں اتنی تیزی سے اُٹھ کھڑا ہوا کہ اس نے کروک شانکس کی ٹوکری فرش پر گرادی تھی۔ اسی لمحے پروفیسر لوپن نے تیز خراٹا لیا۔

''وہ کون ہے؟'' ملفوائے پروفیسر لوپن کو دیکھتے ہوئے ایک قدم پیچھے ہٹ گیا۔

''نئے استاد......'' ھیری نے روکھے انداز میں کہا جو محض اس لئے کھڑا ہو گیا تھا شاید اسے رون کو بھڑنے سے روکنے کی ضرورت پڑے۔ ''تو تم کیا کہہ رہے تھے ملفوائے؟''

ملفوائے کی زرد آنکھیں سکڑ گئیں۔ وہ اتنا بیوقوف تو نہیں تھا کہ کسی استاد کی ناک کے نیچے لڑائی شروع کرے۔

''چلو...... پھر سہی!'' اس نے کریب اور گوئل سے کہا اور پھر وہاں سے غائب ہو گئے۔

ھیری اور رون دوبارہ بیٹھ گئے۔ رون اپنے ہاتھ مسل رہا تھا۔

''میں اس سال ملفوائے کی بیہودہ بکواس بالکل برداشت نہیں کروں گا۔'' اس نے غصیلے لہجے میں کہا۔ ''میں بتا رہا ہوں...... سچ مچ نہیں کروں گا...... اب اگر اس نے میرے خاندان کے بارے میں ایک بھی غلط لفظ کہا تو میں اس کا سر پھوڑ ڈالوں گا اور......''

رون نے فرطِ طیش میں ہوا میں مکا لہرایا۔

''رون...... خبردار!'' ہرمائنی نے دبی ہوئی آواز میں پروفیسر لوپن کی طرف اشارہ کیا۔

پروفیسر لوپن اب بھی گہری نیند میں ڈوبے ہوئے تھے۔ ریل گاڑی ابھی تک مشرق کی سمت میں دوڑی چلی جا رہی تھی۔ بارش کی شدت میں اضافہ ہو چکا تھا۔ کھڑکیاں اب بالکل بھورے رنگ کی ہو چکی تھیں۔ باہر اتنا اندھیرا چھا گیا تھا کہ ریل گاڑی کی راہداریوں

اور کمپارٹمنٹس میں اوپر سامان رکھنے والی جگہوں کے قریب لگی ہوئی لالٹینیں روشن ہوگئی تھیں۔ ریل گاڑی بری طرح ہچکولے کھاتی ہوئی چل رہی تھی۔ بارش میں تیز سنسناتی ہوئی ہواؤں نے عجیب سا شور مچایا ہوا تھا۔ آسمان پر بادل ہیبت ناک انداز میں گرج رہے تھے لیکن ان سب کے باوجود پروفیسر لوپن گہری نیند میں مزے لیتے ہوئے دکھائی دیئے۔

''ہم اب بس پہنچنے ہی والے ہوں گے۔'' رون نے کسی قدر جھک کر پروفیسر لوپن کی قریبی کھڑکی سے باہر جھانکتے ہوئے کہا۔ کھڑکی کے باہر گہرا اندھیرا تھا اور کچھ سجھائی نہیں دے رہا تھا۔ ابھی وہ باہر کا جائزہ لینے میں ہی مصروف تھا کہ ریل گاڑی کی رفتار دھیمی ہونا شروع ہوگئی۔

''مزہ آ گیا......'' رون نے واپس پلٹتے ہوئے کہا۔ وہ اب پروفیسر لوپن کے قریب سے گزرتے ہوئے اپنی نشست کی طرف آ رہا تھا۔ اس نے دروازے کے باہر دیکھنے کی کوشش کی اور پھر بولا۔ ''مجھے بہت بھوک لگ رہی ہے، میں دعوت میں فوراً پہنچنا چاہوں گا۔''

''ہم ابھی وہاں نہیں پہنچ سکتے ہیں......'' ہرمائنی نے اپنی گھڑی پر نظر ڈالی اور لفظ چبا چبا کر کہا۔ رون نے حیرت سے اس کی طرف دیکھا۔

''تو پھر ریل گاڑی رُک کیوں رہی ہے؟''

ریل گاڑی اور دھیمی ہوتی چلی گئی۔ انجن کی گڑگڑاہٹ بھی کافی کم ہو رہی تھی۔ کھڑکیوں پر بارش اور ہوا کے تھپیڑوں کی آوازیں شدت پکڑنے لگیں۔ ہیری چونکہ دروازے کے سب سے قریب بیٹھا ہوا تھا۔ وہ راہداری میں دیکھنے کیلئے اُٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ پورے ڈبے میں موجود بچوں کے سر ان کے کپارٹمنٹس کے دروازوں سے باہر جھانکتے ہوئے دکھائی دیئے۔ ریل گاڑی ایک جھٹکے کے ساتھ بالکل رُک گئی۔ اسی لمحے دھم کی گہری آوازیں ریل گاڑی میں پھیل گئی۔ انہیں جلدی ہی اندازہ ہوگیا کہ کئی کمپارٹمنٹس میں بالائی نشستوں پر رکھا ہوا سامان ہچکولے کے باعث نیچے گر گیا تھا۔ پھر کسی بھی اطلاع کے بغیر تمام روشنیاں گل ہوگئیں اور ریل گاڑی میں عجیب سا گھپ اندھیرا پھیل گیا۔

''یہ سب کیا ہو رہا ہے؟'' ہیری کو اپنے عقب میں رون کی سہمی ہوئی آواز سنائی دی۔

''آہ......!'' ہرمائنی نے زور سے سسکاری بھری۔ ''رون! تم میرے پاؤں پر چڑھ گئے ہو۔''

ہیری دروازے سے پلٹا اور واپس اپنی نشست پر جانے کیلئے راستہ ٹٹولنے لگا۔

''کہیں ریل گاڑی خراب تو نہیں ہوگئی ہے؟'' رون نے پوچھا۔

''معلوم نہیں......'' ہیری نے مختصراً کہا۔

چوں چوں جیسی آوازیں گونجنے لگیں۔ ہیری کو رون کا سیاہ سایہ دکھائی دیا۔ وہ کھڑکی کو صاف کر کے باہر دیکھنے کی کوشش کر رہا

تھا۔

''باہر کوئی چیز ہلتی ہوئی محسوس ہو رہی ہے۔'' رون باہر اندھیرے میں آنکھیں پھاڑ کر دیکھتے ہوئے بولا۔

تبھی ان کے کمپارٹمنٹ کا دروازہ اچانک کھلا اور کوئی ہیری کے پیروں کو کچلتا ہوا لڑکھڑا کر نیچے گر گیا۔

''معاف کرنا...... کیا تمہیں معلوم ہے کہ یہ سب کیا ہو رہا ہے؟'' ایک باریک سی آواز سنائی دی۔

''ہیلو نیول!'' ہیری نے آواز کو پہچان لیا تھا۔ اس نے اندھیرے میں ٹٹولتے ہوئے نیول کے چوغے کو پکڑا اور اسے اُٹھنے میں مدد دی۔

''اوہ ہیری...... کیا یہ تم ہو؟...... یہ کیا ہو رہا ہے؟'' نیول نے اُٹھ کر خالی نشست پر بیٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

''معلوم نہیں...... دھیان سے بیٹھ جاؤ۔''

اسی لمحے ایک تیز اور درد بھری آواز کمپارٹمنٹ میں گونجی۔ نیول نے بے دھیانی میں کروک شانکس کے اوپر بیٹھنے کی کوشش کی تھی۔

''میں ڈرائیور سے پوچھ کر آتی ہوں کہ کیا ہو رہا ہے؟'' ہرمائنی کی آواز سنائی دی۔ وہ ہیری کے قریب سے گزرتی ہوئی دروازے کی طرف بڑھی۔ ایک بار پھر دروازہ کھلنے کی آواز آئی اور اگلے ہی لمحے دھڑام کی آواز راہداری میں سنائی دی۔ دو افراد کی درد میں ڈوبی دبی ہوئی چیخیں ابھریں۔

''کون ہے......؟''

''تم کون ہو......؟''

''جینی؟''

''اوہ ہرمائنی؟''

''تم یہاں کیا کر رہی ہو؟''

''میں رون کو ڈھونڈ رہی تھی......''

''چلو اندر آ کر بیٹھ جاؤ......''

''ارے یہاں نہیں......'' ہیری جلدی سے بولا۔ ''یہاں میں بیٹھا ہوا ہوں۔''

''اوچ......'' نیول کے منہ سے سسکی نکلی۔

''اطمینان رکھو!'' اچانک ایک بھرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

ایسا لگا کہ جیسے پروفیسر لوپن بالآخر بیدار ہو ہی گئے تھے۔ ہیری کو ان کی سمت میں کسی قسم کی حرکت کا احساس ہوا۔ ان میں سے کوئی بھی کچھ نہیں بولا۔ پھر ایک ہلکی چٹک کی سی آواز سنائی دی اور اگلے لمحے کمپارٹمنٹ میں کمزور سی روشنی پھیل گئی۔ پروفیسر لوپن کی

ہتھیلی پر آگ کا ننھا سا شعلہ جل رہا تھا جیسے کسی نے موم بتی کی لو اُٹھا کر ان کی ہتھیلی پر رکھ دی ہو۔ لو کی روشنی میں ان کا تھکا ہوا بھورا چہرہ دکھائی دیا۔ ان کی آنکھیں ابھی بوجھل اور خوابیدہ دکھائی دے رہی تھیں۔

''تم لوگ جہاں، وہیں بیٹھے رہو......'' انہوں نے اپنی بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔ اس کے بعد وہ بوجھل انداز میں اپنی جگہ سے اُٹھے اور دھیرے دھیرے پاؤں اُٹھاتے ہوئے چلنے لگے۔ انہوں نے آگ کے شعلے والی ہتھیلی کو اب اپنے سامنے کے رُخ کر لیا تھا۔ اس سے پہلے کہ پروفیسر لوپن دروازے تک پہنچ پاتے۔ دروازہ ایک جھٹکے سے خود بخود کھلتا چلا گیا۔

دروازے پر پروفیسر لوپن کے ہتھیلی کی تھرتھراتی ہوئی لو میں سیاہ چوغہ پہنے ایک سایہ دکھائی دیا جو اس قدر لمبا تھا کہ اس کا سر ریل گاڑی کے ڈبے کی چھت کو چھو رہا تھا۔ اس کا پورا چہرہ نقاب کے پیچھے چھپا ہوا تھا۔ چوغے سے ایک چمکتا ہوا گندا اور پھپھوندی زدہ پتلا استخوانی ہاتھ باہر لٹک رہا تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے کوئی مردہ ہاتھ پانی میں پڑا پڑا اگل چکا ہو۔

وہ ہاتھ اسے صرف ایک ہی پل کیلئے دکھائی دیا۔ پھر ہاتھ اچانک سیاہ چوغے کی تہہ میں کہیں چھپ گیا۔ ہیری کو محسوس ہوا کہ نقاب کے پیچھے والے چہرے نے اس کی نظروں کا ہدف بھانپ لیا تھا۔ اور پھر نقاب کے پیچھے پوشیدہ شخص نے ایک لمبی اور دھیمی کھڑکھڑاتی ہوئی سانس کھینچی۔ ایسا لگا کہ جیسے وہ ہوا کے علاوہ اور بھی کچھ کھینچنے کی کوشش کر رہا تھا۔

اچانک ان سبھی کو بہت سردی لگنے لگی۔ ہیری کو محسوس ہوا کہ جیسے اس کی سانسیں سینے میں ہی کہیں اٹک گئی ہوں۔ سرد کی یخ بستہ لہر اس کی ریڑھ کی ہڈی میں سرایت کرتی ہوئی محسوس ہوئی۔ اس کا بدن اکڑنے لگا اور سرد لہر اس کے بدن میں دوڑتی ہوئی اس کے دل کے اندر گھسنے لگی۔ شدید اذیت کا احساس اسے تکلیف دینے لگا۔ اس کی آنکھیں اوپر چڑھ گئیں اور وہ دیکھنے کی صلاحیت سے محروم ہوتا چلا گیا۔ اسے لگ رہا تھا جیسے کوئی نادیدہ چیز ٹھنڈے یخ بستہ پانی کے سیلاب میں اسے ڈبو رہی ہو۔ اس کے کانوں میں ایسی آوازیں گونج رہی تھیں جیسے پانی کی بڑی لہریں پتھروں سے ٹکرا کر شور کر رہی ہوں۔ وہ سنبھلنے کی ناکام سی کوشش کر رہا تھا مگر کوئی اسے نیچے اور نیچے پانی کی تہہ میں کھینچتا چلا جا رہا تھا۔ پانی کی موجوں کا شور لحہ بہ لحہ بڑھتا چلا جا رہا تھا......

اور پھر کہیں دور سے اسے چیخنے کی آواز سنائی دی۔ کسی عورت کی بھیانک چیخ......! دہشت بھری، سنسناتی ہوئی تیز چیخ! وہ چیخنے والی عورت کی مدد کرنا چاہتا تھا۔ اس نے اپنے ہاتھ ہلانے کی کوشش کی لیکن وہ ایسا نہیں کر پایا۔ کہر کی دبیز تہہ نے اسے اپنے مضبوط حصار میں قید کر لیا تھا۔

''ہیری......ہیری......تم ٹھیک تو ہو......؟''

کوئی اس کا چہرہ تھپتھپا رہا تھا۔

''کک......کیا......؟''

ہیری نے اپنی آنکھوں کو زور لگاتے ہوئے کھولا۔ اس کے اوپر جلتی ہوئی لالٹینیں تھیں اور فرش ابھی تک ہل رہا تھا۔ ہوگورٹس

ایکسپریس دوبارہ چلنے لگی تھی اور کمپارٹمنٹ میں پھیلا ہوا اندھیرا چھٹ چکا تھا۔ ایسا لگتا تھا کہ وہ اپنی نشست سے پھسل کر نیچے فرش پر گر پڑا تھا۔ رون اور ہرمائنی گھٹنوں کے بل اس کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کے اوپر ہیری کو نیول اور پروفیسر لوپن کا چہرہ دکھائی دیا جو اسے متفکر نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔ جب اس نے اپنے چشمے کو ٹھیک کرنے کیلئے ہاتھ اُٹھایا تو اس کا جی متلانے لگا۔ اسے اپنے چہرہ پر ٹھنڈا پسینہ دوڑتا ہوا محسوس ہوا۔

رون اور ہرمائنی نے اسے اس کی نشست پر سہارا دے کر دوبارہ بٹھایا۔

''تم ٹھیک تو ہو ہیری......؟'' رون نے گھبرائے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

''ہاں!'' ہیری نے تھکے ہوئے انداز میں کہا اور اس نے جلدی سے دروازے کی طرف دیکھا۔ وہاں کچھ بھی نہیں تھا۔ نقاب پوش پراسرار شخص وہاں سے غائب ہو چکا تھا۔ ''کیا ہوا تھا؟ اور......وہ کیا چیز تھی......کون چیخا تھا......؟''

''کوئی بھی نہیں چیخا......'' رون اور بھی زیادہ گھبرائے ہوئے انداز میں کہا۔

ہیری نے روشن کمپارٹمنٹ میں چاروں طرف نظریں گھمائیں۔ جینی اور نیول کا سہا ہوا چہرہ دکھائی دیا جو خوف کے باعث پیلا پڑ چکا تھا۔

''لیکن مجھے کسی کے چیخنے کی آواز سنائی دی تھی......''

اسی لمحے ایک کھٹاک سی آواز سنائی دی۔ سب لوگ اپنی اپنی جگہ اچھل پڑے۔ پروفیسر لوپن چاکلیٹ کی ایک لمبی پٹی ہاتھ میں لئے بیٹھے تھے اور اس میں سے ایک ٹکڑا توڑنے میں مصروف دکھائی دیئے۔ یہ کھٹاک کی آواز چاکلیٹ توڑنے کے باعث گونجی تھی۔ انہوں نے چاکلیٹ کا ایک بڑا ٹکڑا ہیری کی طرف بڑھایا اور بولے۔

''یہ لو......اسے کھا لو......اس سے طبیعت سنبھل جائے گی۔''

ہیری نے چاکلیٹ کا ٹکڑا لے لیا مگر وہ اسے کھانے کے بجائے پھٹی نظروں سے سب کو دیکھ رہا تھا۔

''وہ کیا چیز تھی......؟'' ہیری نے پروفیسر لوپن کی طرف سوالیہ نگاہوں سے پوچھا۔

''روح کھچڑ......'' پروفیسر لوپن نے آہستگی سے کہا اور چاکلیٹ کے ٹکڑے سب میں تقسیم کرنے لگے۔ ''اژقبان کے محافظوں میں ایک......!''

سب لوگ انہیں عجیب سی نگاہوں سے گھورنے لگے۔ پروفیسر لوپن نے چاکلیٹ کے خالی پیکٹ کو مٹھی میں دبا کر مروڑا اور اپنی جیب میں واپس ڈال لیا۔

''اسے کھا لو ہیری......'' انہوں نے ہیری کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''اس سے تمہیں اپنی قوت بحال کرنے میں مدد ملے گی۔ مجھے ڈرائیور سے ایک بات پوچھنی ہے۔ معاف کرنا......''

وہ ہیری کے پاس سے گزرتے ہوئے راہداری میں اوجھل ہو گئے۔

''ہیری! تمہیں یقین ہے کہ تم ٹھیک ہو؟'' ہرمائنی نے اس کی طرف پریشانی سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''میں سمجھ نہیں پا رہا ہوں...... ہوا کیا تھا؟'' ہیری نے اپنے چہرے سے ایک بار پھر پسینہ پونچھتے ہوئے کہا۔

''دیکھو...... وہ چیز...... یعنی روح کھچڑ...... وہاں کھڑا تھا اور چاروں طرف دیکھ رہا تھا۔ یہ میرا اندازہ ہے کہ وہ ایسا ہی کر رہا تھا کیونکہ مجھے اس کا چہرہ بالکل بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا...... اور تم...... تم......''

''مجھے محسوس ہوا کہ تمہیں مرگی کا دورہ پڑ گیا ہو......'' رون نے کہا جواب بھی دہشت زدہ دکھائی دے رہا تھا۔ ''تم اکڑ گئے تھے اور پھر اگلے ہی لمحے تم اپنی نشست سے نیچے گر گئے اور بری طرح کپکپانے لگے۔''

''اس کے بعد پروفیسر لوپن تمہیں پھلانگتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھے۔'' ہرمائنی نے بات آگے بڑھائی۔ ''وہ بالکل روح کھچڑ کے مقابل جا کھڑے ہوئے اور انہوں نے اپنی چھڑی نکال کر اسے مخاطب کیا۔ 'ہم میں سے کسی نے بھی سیریس بلیک کو اپنے چوغے میں نہیں چھپا رکھا ہے۔ یہاں سے چلے جاؤ' لیکن روح کھچڑ اپنی جگہ سے ذرا بھی نہیں ہلا۔ یہ دیکھ کر پروفیسر لوپن نے کوئی جادوئی کلمہ بڑبڑایا اور ان کی جادوئی چھڑی سے کوئی سفید چیز نکل کر روح کھچڑ کی طرف بڑھی۔ روح کھچڑ یہ دیکھ تیزی پلٹا اور ایک سمت میں اُڑ گیا......''

''وہ بہت بھیانک تھا۔'' نیول کانپتی ہوئی آواز میں بولا۔ ''جب وہ اندر داخل ہوا تھا تو کتنی سردی بڑھ گئی تھی...... میرا تو بدن کانپنے لگا تھا......''

''مجھے بھی بہت عجیب لگ رہا تھا۔'' رون نے اپنے کندھے اچکاتے ہوئے پریشان آواز میں کہا۔ ''مجھے ایسا لگ رہا تھا جیسے میں اب زندگی میں کبھی خوش نہیں ہو پاؤں گا......''

جینی ایک کونے میں دبکی بیٹھی تھی۔ اس کی حالت بھی ہیری کی طرح پتلی دکھائی دے رہی تھی۔ ان لوگوں کی باتیں سن کر وہ سسکنے لگی۔ ہرمائنی تیزی سے اس کے پاس گئی اور اسے اپنے ہاتھ سے پچکارنے لگی۔

''لیکن تم میں سے کوئی بھی...... اپنی نشست پر سے نہیں گرا؟'' ہیری نے عجیب انداز میں پوچھا۔

''نہیں!'' رون نے ہیری کو پھر پریشانی کے عالم میں دیکھتے ہوئے کہا۔ ''جینی پاگلوں کی طرح کانپ رہی تھی بس......''

ہیری کو یہ بات سمجھ میں نہیں آئی۔ اسے بہت کمزوری محسوس ہو رہی تھی۔ اس کا بدن غیر ارادی طور پر کانپ رہا تھا۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے وہ کسی لمبے بخار کے بعد ٹھیک ہو رہا ہو۔ اسے کسی قدر شرمندگی بھی محسوس ہو رہی تھی کہ جب کسی اور کی حالت اتنی خراب نہیں ہوئی تو پھر وہ کیوں بے ہوش ہو گیا تھا؟

پروفیسر لوپن واپس لوٹ آئے۔ اندر داخل ہوتے وقت انہوں نے ٹھہر کر چاروں سمت نظر دوڑائی اور تھوڑا سا مسکراتے ہوئے

گویا ہوئے۔

''میں نے اس چاکلیٹ میں زہر نہیں ملایا ہے......''

ہیری کو ہاتھ میں پکڑی ہوئی چاکلیٹ کا احساس ہوا۔ اس نے ایک ٹکڑا منہ میں رکھ کر چبایا۔ اگلے ہی لمحے اس کی آنکھوں میں حیرت کے سائے رقص کرنے لگے کہ اس کی انگلیوں اور پیروں میں اچانک حرارت پیدا ہونے کا احساس ہونے لگا تھا۔

''ہم دس منٹ بعد ہوگورٹس پہنچ جائیں گے۔'' پروفیسر لوپن بولے۔ ''تم ٹھیک تو ہونا ہیری؟''

ہیری نے یہ نہیں پوچھا کہ پروفیسر لوپن اس کے نام سے کیسے واقف ہو گئے تھے؟

''ٹھیک ہوں......'' ہیری نے خجالت بھرے لہجے میں کہا۔

باقی لمحات کے سفر میں زیادہ تر خاموشی ہی چھائی رہی۔ آخرکار ریل گاڑی ہوگورٹس ریلوے سٹیشن پر جا رُکی اور سبھی لوگ باہر نکلنے میں جلد بازی کرتے دکھائی دیئے۔ چھوٹا سا پلیٹ فارم عجیب سی ہلڑ بازی کا منظر پیش کر رہا تھا۔ الوزور زور سے چیخنے لگے، بلیاں میاؤں میاؤں کی آوازیں نکال رہی تھیں، نیول کا پالتو مینڈک اس کے ہیٹ کے نیچے سے سر نکال کر زور زور سے ٹرٹرانے لگا۔ باہر کا موسم بے حد برفیلا تھا۔ بارش کی ہوائیں برف کی مانند یخ بستہ لگ رہی تھیں۔

''پہلے سال کے بچے اس طرف آ جائیں......!'' ایک بھاری بھرکم بلند آواز پلیٹ فارم پر گونجی۔ ہیری، رون اور ہرمائنی نے مڑ کر پلیٹ فارم کے دوسرے سرے پر دیکھا جہاں ہیگر ڈ اپنے دیوہیکل جسم کے ساتھ پہاڑ کی طرح کھڑا دکھائی دے رہا تھا۔ وہ اپنی تیز نگاہوں سے نئے طالبعلموں کو اپنی طرف آنے کا اشارہ کر رہا تھا تاکہ وہ کشتیوں میں بیٹھ کر جھیل کے دلکش راستے سے سکول جائیں۔ یہی ہوگورٹس کی روایت تھی۔ کشتیوں میں بیٹھ کر جھیل کو عبور کرنا نئے طلباء و طالبات کیلئے ایک یادگار سفر تھا جسے وہ زندگی میں جلد فراموش نہیں کر پاتے تھے۔

''تم تینوں ٹھیک تو ہو......!'' ہیگر ڈ کی عقابی نگاہوں نے انہیں دیکھ لیا تھا۔ وہ طلباء کی بھیڑ کے اوپر سے ان کی طرف دیکھ کر ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے چلایا۔ ان تینوں نے بھی اس کی طرف دیکھ کر جواب میں ہاتھ ہلایا۔ مگر انہیں کچھ بولنے کا موقعہ ہی نہ مل سکا کیونکہ چاروں طرف پھیلے ہوئے ہجوم نے انہیں پلیٹ فارم سے باہر کی طرف دھکیل دیا تھا۔ ہیری، رون اور ہرمائنی سکول کے دوسرے طلباء کے پیچھے پیچھے کیچڑ بھرے کچے راستے پر آ گئے۔ وہاں کم ازکم سو سے زائد بغیر گھوڑوں کی بگھیاں باقی رہ جانے والے طلباء و طالبات کا انتظار کر رہی تھیں۔ ہیری کا اندازہ تھا کہ ہر بگھی کو یقیناً کوئی غیبی گھوڑا کھینچتا ہوگا۔ جب وہ ایک بگھی کے اندر داخل ہوئے اور دروازہ بند کیا تو بگھی خود بخود چلنے لگی۔

بگھی کے اندر مٹی اور گھاس کی مہک پھیلی ہوئی تھی۔ چاکلیٹ کھانے کے بعد ہیری کو کافی بہتر لگ رہا تھا لیکن بدن میں اب بھی تکان اور کمزوری کا احساس باقی تھا۔ رون اور ہرمائنی اس کی طرف کنکھیوں سے دیکھتے رہے۔ انہیں ابھی بھی اندیشہ تھا کہ ہیری دوبارہ

گر کر بے ہوش ہوسکتا ہے۔

بگھی لوہے کے دیوہیکل اور شاندار گیٹ کے دوہرے پٹوں کی طرف بڑھنے لگی جن کے پس منظر میں پتھریلے ستون کھڑے تھے اوران پر بالائی بلند حصے پر پنکھ سواروں کے مجسمے بنے ہوئے تھے۔ دروازے کے پاس پہنچ کر ہیری کو نقاب پہنے ہوئے دو اور روح کھچڑ دکھائی دیئے جو دروازے کے دائیں طرف پہرہ دے رہے تھے۔ اسے ایک بار پھر ٹھنڈ لگنے لگی اور اس کا جی بری طرح متلانے لگا۔ اس نے بگھی کی پشت سے ٹیک لگالی اور اپنی آنکھیں اتنی دیر تک بند ہی رکھیں جب تک کہ بگھی دروازے کو عبور کر کے سکول کے اندرونی حدود تک نہیں پہنچ گئی۔ سکول کے اونچی عمارت تک چڑھائی چڑھنے کیلئے بگھی نے رفتار پکڑ لی تھی۔ ہر مائنی بگھی کی چھوٹی کھڑکیوں میں سے باہر جھانک رہی تھی۔ وہ بے شمار کنگروں اور میناروں کو قریب آتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔ آخر کار وہ بگھی رُک گئی، ہر مائنی اور اس کے بعد رون چھلانگ لگاتے ہوئے باہر کود پڑے۔ جیسے ہی ہیری نے نیچے قدم رکھا اس کے کانوں میں ایک دھیمی اور مسرت انگیز آواز پڑی۔

''تم بے ہوش ہو گئے تھے پوٹر؟...... کیا لانگ باٹم سچ کہہ رہا ہے؟...... تم سچ مچ بے ہوش ہو گئے تھے؟''

ڈریکو ملفوائے، ہر مائنی کو کہنی سے پرے دھکیلتے ہوئے ہیری کے بالکل مقابل آ کر کھڑا ہو گیا تھا۔ وہ اس کا راستہ روکے کھڑا تھا تاکہ وہ ہیری کو سکول کی قلعہ نما عمارت میں لے جانے والی پتھریلی سیڑھیوں پر چڑھنے نہ دے۔ اس کا چہرہ خوشی کے مارے دمک رہا تھا اور اس کی زرد آنکھوں میں شیطانی چمک عیاں تھیں۔

''ہٹ جاؤ ملفوائے!'' رون اپنا جبڑا بھینچتے ہوئے بولا۔

''کیا تم بھی بے ہوش ہو گئے تھے ویزلی؟'' ملفوائے نے تیز آواز میں کہا۔ ''کیا روح کھچڑ نے تمہیں بھی ڈرا دیا تھا ویزلی......؟''

''کیا کوئی مسئلہ درپیش ہے بچو؟'' ایک دھیمی سی آواز سنائی دی۔ پروفیسر لوپن اگلی بگھی سے باہر اترتے دکھائی دیئے۔

ملفوائے نے پروفیسر لوپن کو حقارت بھری نگاہوں سے دیکھا۔ وہ ان کے چوغے پر لگے پیوند اور ان کے خستہ حال صندوق کو نہایت غور سے دیکھ رہا تھا۔ اس کی آواز میں تمسخر نمایاں تھا جب اس نے پروفیسر لوپن کو جواب دیا۔ ''ارے نہیں...... پروفیسر!''

پھر وہ کریب اور گوئل کی طرف دیکھ کر ہنسا اور اس کے آگے آگے سکول کی پتھریلی سیڑھیاں چڑھنے لگا۔

ہر مائنی نے رون کو پیچھے سے دھکا دیا تاکہ وہ جلدی جلدی چلے۔ وہ تینوں بھی اگلے لمحے سیڑھیوں پر جانے والی بھیڑ کا حصہ بن چکے تھے۔ بلوط کے دیوہیکل دروازے سے ہوتے ہوئے وہ غار جیسے وسیع ہال میں پہنچ گئے۔ وہاں لاتعداد مشعلیں جل رہی تھیں۔ بالائی منزل پر جانے کیلئے سنگ مرمر کی دیدہ زیب سیڑھیاں دکھائی دے رہی تھیں۔ بڑے ہال کا دروازہ دائیں طرف تھا۔ ہیری ہجوم کے ساتھ کھسکتا ہوا اس کی طرف بڑھا، لیکن ابھی اس نے جادوئی چھت کو دیکھا ہی تھا جو آج رات سیاہ اور گھنے بادلوں سے بھری ہوئی دکھائی دے رہی تھی، تبھی ایک تیز آواز ان کے کانوں میں پڑی۔ ''پوٹر...... گرینجر! میں تم دونوں سے کچھ کہنا چاہتی ہوں۔''

ہیری اور ہر مائنی دونوں ٹھٹک کر گھوم گئے۔ جادوئی تغیرات کی ٹیچر اور گری فنڈر کی ہیڈ پروفیسر میک گوناگل بھیڑ کے دوسرے کنارے پر موجود دکھائی دیں جو انہیں اپنی طرف بلا رہی تھیں دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا کیونکہ پروفیسر نہایت سخت اور بااصول جادوگرنی تھیں۔ ہمیشہ کی طرح آج بھی اُن کے بال کس کر جوڑے کی شکل میں بندھے ہوئے دکھائی دیئے۔ ان کی چھوٹی آنکھوں پر چوکور فریم والا چشمہ تھا۔ ہیری مضطرب انداز میں چلتا ہوا ان کے پاس پہنچا۔ ہیری کا یقین تھا کہ پروفیسر میک گوناگل میں کسی کو بھی اس کی غلطی کا احساس دلانے کی صلاحیت بدرجہ اتم موجود ہے۔ وہ اپنی نگاہوں سے ہی گنہگار کا تعین کر لیتی ہیں۔

''اس قدر پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ میں صرف آفس میں تم سے کچھ بات چیت کرنا چاہتی ہوں۔'' انہوں نے دونوں سے کہا۔ ''ویزلی تم بڑے ہال میں جاؤ۔''

جب پروفیسر میک گوناگل ہیری اور ہر مائنی کو بھیڑ سے دور لے گئیں تو رون انہیں محض گھورتا رہا۔ وہ دونوں پروفیسر میک گوناگل کے ہمراہ استقبالیہ ہال سے دور چلے گئے۔ انہوں نے سنگ مرمر کی سیڑھیاں طے کیں اور مختلف راہداریوں میں ہوتے ہوئے ایک سرخ دروازے پر پہنچ گئے۔ یہ ایک چھوٹا کمرہ تھا جس کی انگیٹھی میں دہکتی ہوئی آگ روشن تھی۔ کمرے کا موسم باہر کی نسبت گرم تھا۔ پروفیسر میک گوناگل نے ان دونوں کو بیٹھنے کیلئے اشارہ کیا اور خود تمکنت سے چلتی ہوئی اپنے کرسی پر جا کر بیٹھ گئیں جو ایک درمیانے حجم کے میز کے پیچھے رکھی ہوئی تھی۔

''پروفیسر لوپن نے ایک الو کے ذریعے ہمیں پہلے ہی پیغام ارسال کر دیا تھا کہ تم ریل گاڑی میں بیمار ہو گئے تھے...... کیا صحیح ہے پوٹر؟'' پروفیسر میک گوناگل نے تیکھی نظروں سے پوچھا

اس سے پہلے کہ ہیری کوئی جواب دیتا، دروازے پر ہلکی سی دستک سنائی دی اور اگلے ہی لمحے ہوگورٹس کے ہسپتال کی انچارج نرس میڈم پامفری تیزی سے اندر داخل ہوئیں۔

ہیری کو اچانک ایسا محسوس ہوا کہ جیسے اس کا چہرہ شرمندگی کے مارے سرخ پڑ گیا ہو، اس کے لئے ڈوب مرنے کا مقام تھا کہ وہ بے ہوش ہو گیا تھا۔ سب لوگوں کو اس بات کا بتنگڑ بنانے کی آخر کیا ضرورت تھی؟

''میں ٹھیک ہوں!'' اس نے جلدی سے کہا۔ ''مجھے کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے۔''

''اچھا تو یہ تم ہو......'' میڈم پمفری نے اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا اور اسے غور سے دیکھنے کیلئے اس پر جھک گئیں۔ ''تم کوئی خطرناک کام کر رہے ہو گے؟''

''روح کھچڑ...... تھا پوپی!'' پروفیسر میک گوناگل نے دھیمے لہجے میں کہا۔

دونوں نے عجیب سی متفکر نگاہوں سے ایک دوسرے کو دیکھا۔

''روح کھچڑ......! انہیں سکول کے احاطے سے باہر ہی رکھا جائے تو بہتر ہوگا۔'' میڈم پامفری ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے

بولیں۔انہوں نے ہیری کو پیچھے کی جانب دھکیلا اوراس کا ماتھا چھوکر چیک کرنے لگیں۔''بے ہوش ہونے والا یہ آخری بچہ نہیں ہوگا...... ہاں! اس کا ماتھا پسینے سے لتھڑا ہوا ہے۔روح کھچڑ نہایت بھیانک ہوتے ہیں ان لوگوں پران کا اورزیادہ برا اثر پڑتا ہے جو پہلے سے ہی نازک ہوتے ہیں......''

''میں نازک نہیں ہوں......'' ہیری نے بگڑتے ہوئے کہا۔

''ظاہر ہے تم نہیں ہو!'' میڈم پامفری نے ادھیڑ بن میں کہا اوراس کی نبض ٹٹولنے لگیں۔

''اسے کس چیز کی ضرورت ہے پوپی؟'' پروفیسر میک گوناگل فکرمندی سے بولیں۔''کیا ہسپتال میں آرام کی؟ شاید اسے آج رات ہسپتال میں داخل کردینا مناسب رہے گا۔''

''پروفیسر......میں بالکل ٹھیک ہوں۔'' ہیری اپنی جگہ سے اچھلتے ہوئے بولا۔اسے یہ سوچ کر بھی بے حد خجالت محسوس ہورہی تھی کہ اگروہ ہسپتال میں داخل ہوگیا تو ڈریکوملفوائے اس کا کتنا تمسخر اُڑائے گا۔

''کم ازکم اسے کچھ چاکلیٹ تو کھانا ہی ہوگی۔'' میڈم پامفری نے کہا جواب ہیری کی آنکھوں کی پتلیوں کی جانچ کررہی تھیں۔

''وہ میں پہلے ہی کھا چکا ہوں۔'' ہیری نے جواب دیا۔''پرفیسرلوپن نے مجھے کھانے کیلئے دی تھیں بلکہ انہوں نے ہم سب کو چاکلیٹ دی تھیں......''

''اچھا!'' میڈم پامفری نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔''تو بالآخرہمیں پراسرارعلوم اورتاریک جادو سے تحفظ کیلئے ایک قابل استاد مل ہی گیا جو اپنے کام کو اچھی طرح انجام دینا جانتا ہے۔''

''کیا تمہیں پورا یقین ہے کہ تم بالکل ٹھیک ہو پوٹر؟'' پروفیسر میک گوناگل کے لہجے میں بے حد سختی عود کر آئی تھی۔

''جی ہاں!'' ہیری نے دوٹوک انداز میں کہا۔

''بہت بہتر......اب تم باہر جا کر کچھ دیر تک ہمارا انتظار کرو۔ مجھے مس گرینجر سے اس کے ٹائم ٹیبل کے بارے میں کچھ بات کرنا ہے؟ پھر ہم سب اکٹھے استقبالیہ دعوت میں شریک ہوں گے۔'' پروفیسر میک گوناگل نے ٹھوس لہجے میں کہا۔

ہیری میڈم پامفری کے ساتھ کمرے سے باہر نکل آیا اور راہداری میں ٹھہر کا ان کا انتظار کرنے لگا۔اس نے دیکھا کہ میڈم پامفری منہ میں کچھ بڑبڑاتی ہوئی ہسپتال کی طرف جارہی تھیں۔اس صرف چند ہی منٹ تک انتظار کرنا پڑا۔ ہرمائنی جب کمرے سے باہر نکلی تو وہ نہایت خوش دکھائی دے رہی تھی۔ پروفیسر میک گوناگل نے آفس کا دروازہ بند کیا اوران دونوں کے ہمراہ سنگ مرمر کی سیڑھیاں عبور کرتے ہوئے واپس استقبالیہ ہال میں پہنچ گئیں۔

ہال میں شورشرابے کے ساتھ نوکیلی سیاہ ٹوپیوں کا سمندر دکھائی دے رہا تھا۔ چاروں لمبی فریقی میزوں کے پیچھے طلباء وطالبات قطار بنا کر کھڑے ہوئے تھے۔اس کے چہرے ہزاروں موم بتیوں کی روشنی میں دمک رہے تھے جو میزوں کے اوپر ہوا میں تیر رہی

تھیں۔سفید بالوں والے پستہ قد پروفیسر فلنٹ وک ایک پرانی ٹوپی اور تین پیروں والے سٹول کو اُٹھائے ہال سے باہر جاتے ہوئے دکھائی دیئے۔

''اوہ!'' ہرمائنی نے دھیمے لہجے میں کہا۔''ہم انتخاب کی رسم نہیں دیکھ پائے۔''

ہوگورٹس میں آنے والے نئے طالب علموں کو بولنے والی ٹوپی پہننا پڑتی تھی جو ان کی ذہنی صلاحیت کے مطابق یہ طے کرتی تھی کہ انہیں سکول کے کس فریق میں رکھا جائے۔(گری فنڈر، سلے درن، ہفل پف اور ریون کلا،سکول کے چار فریق تھے) پرفیسر میک گوناگل نے سٹاف ٹیبل پر اپنی خالی نشست سنبھال لی۔ہیری اور ہرمائنی دوسری سمت میں چلتے ہوئے گری فنڈر کی بڑی میز پر پہنچ گئے۔جب وہ ہال کی عقبی سمت سے اس طرف بڑھ رہے تھے تو طلباء کی بڑی تعداد نے انہیں دیکھا اور ان میں کچھ ہاتھ سے ہیری کی طرف اشارہ کرتے ہوئے دکھائی دیئے۔وہ سوچنے لگا کہ کیا اس کے روح کھچڑ کے سامنے بے ہوش ہونے کی بات اتنی تیزی سے پھیل چکی تھی......؟

ہیری اور ہرمائنی نے رون کے دائیں بائیں اپنی نشست سنبھال لی جو رون نے ان کیلئے خالی رکھی ہوئی تھی۔

''کس لئے بلایا تھا؟'' رون نے سرگوشی کے انداز میں ہیری سے پوچھا۔

ہیری نے جواب دینے کی کوشش کی مگر اسے خاموش ہونا پڑا کیونکہ ہیڈ ماسٹر ڈمبل ڈور نے اپنی گفتگو کے آغاز کیلئے اُٹھ کھڑے ہوئے تھے۔پروفیسر ڈمبل ڈور نہایت بوڑھے جادوگر تھے،انہیں دیکھ کر عظیم توانائی کا احساس ہوتا تھا۔ان کے کئی فٹ لمبے چاندی جیسے بال اور ڈاڑھی تھی۔وہ نصف چاند کی شکل کی عینک لگاتے تھے جو اکثر ان کی بے حد خمیدہ ناک پر ٹکی رہتی تھی۔انہیں تمام جادونگری اس دور کا سب سے قابل اور طاقتور جادوگر تسلیم کرتی تھی۔لیکن ہیری اس وجہ سے ان کی عزت نہیں کرتا تھا بلکہ اسے ڈمبل ڈور پر اپنی ذات سے زیادہ بھروسہ تھا کہ وہ بدترین حالات میں بھی اس کی بھرپور حفاظت کر سکتے ہیں۔جونہی ہیری نے ان کا مسکراتا ہوا چہرہ دیکھا جو تمام طلباء کی طرف محبت بکھیر رہا تھا تو روح کھچڑ سے مڈبھیڑ کے بعد اسے پہلی بار اپنی روح میں سکون وطمانیت کا احساس ہوا۔

''ہوگورٹس میں خوش آمدید!'' پروفیسر ڈمبل ڈور نے مسکراتے ہوئے کہا۔اس کی چندھیا موم بتیوں کی روشنی میں چمک رہی تھی۔''میں آپ سب سے کچھ باتیں کرنا چاہوں گا اس لئے ذرا خاموش ہو جایئے اور چونکہ ان میں ایک بات کچھ زیادہ اہم ہے اس لئے میں سب سے پہلے اسی کو بیان کرنا چاہوں گا۔اس سے پہلے کہ آپ دعوت کے طعام میں مگن ہو کر سست پڑ جائیں......''

وہ ذرا ٹھہرے تو ہیری کو مسٹر ویزلی کی بات یاد آ گئی کہ ڈمبل ڈور اس بات سے خوش نہیں ہیں کہ روح کھچڑ سکول میں پہرہ دیں۔

''روح کھچڑ سکول کے ہر بیرونی راستے پر تعینات ہیں۔'' ڈمبل ڈور نے آگے کہا۔''اور جب تک وہ یہاں موجود ہیں،تب تک کوئی بلا اجازت سکول سے باہر نہیں جائے گا۔روح کھچڑ کو اپنی ہوشیاری سے یا پوشیدگی سے یا پھر......غیبی چوغہ پہن کر بے وقوف نہیں بنایا جا سکتا۔'' ان کی بات سن کر ہیری اور رون دونوں ایک دوسرے کا منہ دیکھنے لگے تھے۔وہ اپنی بات جاری رکھے ہوئے تھے۔''رحم

کھانا یا معاف کر دینا روح کھچڑ کی سرشت میں شامل نہیں ہوتا۔ اس لئے میں آپ سب کو اس بارے میں خبردار کرتا ہوں کہ آپ میں سے کوئی بھی انہیں ایسا موقعہ نہ دے۔ جس سے وہ آپ کو کوئی نقصان پہنچا سکیں۔ میں تمام مانیٹرز، نئے بنائے گئے ہیڈ بوائز اور ہیڈ گرلز سے یہ توقع کرتا ہوں کہ وہ کسی بھی طالب علم کو روح کھچڑ کے راستے میں بھٹکنے نہیں دیں گے۔''

ہیری سے کچھ دور بیٹھے پرسی نے ایک بار پھر اپنا سینہ فخر سے پھلایا اور چاروں طرف دیکھا۔ ڈمبل ڈور ایک بار پھر ٹھہرے اور وہ نہایت سنجیدہ نگاہوں سے پورے ہال کا جائزہ لینے میں مصروف دکھائی دیئے۔ اس دوران نہ تو کوئی بولا اور نہ ہی کسی نے شور کیا۔

''اب اچھی خبر سننا چاہئے!'' انہوں نے بات بڑھائی۔ ''مجھے اس سال دو نئے اساتذہ کا تعارف کروانے میں بے حد خوشی محسوس ہو رہی ہے۔ سب سے پہلے تو پروفیسر لوپن، جو آپ کو پراسرار علوم اور تاریک جادو سے محفوظ رہنے والا مضمون پڑھائیں گے۔ یہ میری خصوصی درخواست پر اس خالی اسامی کو پُر کرنے کیلئے تیار ہوئے ہیں۔''

ہال میں سے کچھ ہی لوگوں نے ان کیلئے تالیاں بجائیں لیکن ان لوگوں نے خاصا جم کر تالیاں بجائیں جو پروفیسر لوپن کے ساتھ ان کے کمپارٹمنٹ میں موجود تھے اور ہیری ان میں سے ایک تھا۔ سٹاف کی نشستوں پر بیٹھے ہوئے دیگر اساتذہ کے چکا چوند کپڑوں کے سامنے پروفیسر لوپن کے کپڑے کچھ زیادہ ہی خستہ حال اور خراب دکھائی دے رہے تھے۔

''سنیپ کی طرف دیکھو......'' رون نے سرگوشی سے ہیری کے کان میں کہا۔

جادوئی مرکبات کے استاد پروفیسر سیورس سنیپ سٹاف ٹیبل پر پروفیسر لوپن کو گھور رہے تھے۔ سب جانتے تھے کہ پروفیسر سنیپ پراسرار علوم اور تاریک جادو سے تحفظ والے مضمون کی اسامی حاصل کرنا چاہتے تھے لیکن ان سے نفرت کرنے والا ہیری بھی ان کے تاثرات دیکھ کر چونک گیا تھا جو اس وقت ان کے دبلے پتلے چہرے پر چھائے ہوئے تھے۔ یہ غصے سے بھی زیادہ برا اظہار تھا۔ یہ حسد اور شدید ناراضی کا ملا جلا ردعمل تھا۔ ہیری ان جذبات کو بہت اچھی طرح جانتا تھا کیونکہ سنیپ جب بھی ہیری کو دیکھتے تھے تو ان کے چہرے پر یہی جذبات عیاں ہوتے تھے۔

جب پروفیسر لوپن کے استقبال میں بجنے والی تالیوں کا شور ختم ہوا تو ڈمبل ڈور نے گفتگو کا سلسلہ دوبارہ شروع کیا۔ ''اب ہمارے دوسرے نئے استاد کے بارے میں سن لیجئے۔ افسوس کی بات ہے کہ جادوئی مخلوقات کی دیکھ بھال کے استاد پروفیسر کیٹ لبرن اس سال کے آخر میں ریٹائر ہو گئے ہیں تاکہ وہ بچے کھچے وقت میں اپنے باقی ماندہ امور کی فرحت حاصل کر سکیں۔ مجھے یہ بتاتے ہوئے خوشی ہو رہی ہے کہ ان کی جگہ پر کوئی اور نہیں بلکہ ہر دلعزیز ہیگرڈ لے رہے ہیں جو اپنی مخصوص ذمہ داری یعنی چابیوں کی رکھوالی کے ساتھ ساتھ پڑھانے کیلئے بھی تیار ہو گئے ہیں۔''

ہیری، رون اور ہرمائنی یہ سن کر سکتے میں رہ گئے تھے، انہوں نے تعجب بھری نگاہوں سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور پھر وہ بھی تالیوں کی گونج میں شامل ہو گئے۔ یہ حقیقت تھی کہ گری فنڈر کی میز سے ہیگرڈ کیلئے سب سے زیادہ تالیاں بج رہی تھیں۔ ہیری

ہیگرڈ کو دیکھنے کیلئے آگے جھکا۔ ہیگرڈ کا چہرہ سرخ ہوتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ اور وہ اپنے بڑے ہاتھوں میں نظریں گڑائے گھور رہا تھا۔ اس کی چوڑی مسکراہٹ اس کی سیاہ گھنی ڈاڑھی میں ہی کہیں چھپ گئی تھی۔

''ہمیں اس ضمن میں معلوم ہونا چاہئے تھا کہ.....'' رون میز پر مکا مارتے ہوئے غرایا۔'' کاٹ کھانے والی کتاب نصاب اور کون شامل کرسکتا ہے.....؟''

ہیری، رون اور ہرمائنی نے سب سے آخر میں تالیاں بجانا بند کیں۔ جب پروفیسر ڈمبل ڈور نے دوبارہ بولنا چاہا تو انہوں نے دیکھا کہ ہیگرڈ میز پوش سے اپنی آنکھوں میں آنے والے آنسو پونچھ رہا تھا۔

''میرا خیال ہے اصل معاملات کو پیش کیا جاچکا ہے لہٰذا اب دعوت کا باقاعدہ آغاز ہو جانا چاہئے۔''

ان کے سامنے رکھی سنہری پلیٹوں اور پیالیوں میں اچانک کھانے پینے کی چیزیں نمودار ہوگئیں۔ لذیذ کھانوں کا انبار دیکھ کر ہیری کے پیٹ میں بھوک سے بل پڑنے لگے اور پھر وہ ان میں جتنا لے سکتا تھا اس نے اپنی پلیٹ میں بھر لیا اور سب چیزوں سے فراموش کھانا کھانے میں جت گیا۔ دعوتی تقریب کے سبھی رنگارنگ کھانے بے حد ذائقہ دار تھے۔ ہال میں اب باتوں، ہنسی اور چھری کانٹوں کے چلنے کی آوازیں گونج رہی تھیں۔ بہرحال ہیری، رون اور ہرمائنی چاہتے تھے کہ دعوت کا یہ سلسلہ اب جلد ہی ختم ہو جانا چاہئے تاکہ وہ ہیگرڈ سے مل سکیں۔ وہ جانتے تھے کہ اس کیلئے استاد کے فرائض انجام دینا کتنا معنی خیز کام تھا۔ ہیگرڈ کسی بھی طرح ایک مکمل جادوگر نہیں تھا۔ اسے ہوگورٹس کی تیسرے سال کی پڑھائی کے دوران سکول سے ایک ایسے جرم کے تحت نکال دیا گیا تھا جو اس نے کیا ہی نہیں تھا۔ ہیری، رون اور ہرمائنی نے گذشتہ سال ہی اس کے نام پر لگی بدنامی کو دھو ڈالا تھا۔

آخرکار کدو کی کچوری کے بچے ہوئے خول سنہری پلیٹوں میں غائب ہوگئے۔ اس کے بعد ڈمبل ڈور نے کہا کہ اب سب کے بستروں پر جانے کا وقت ہو چکا ہے۔ اسی لمحے انہیں موقعہ مل گیا۔ اساتذہ کی میز کے پاس پہنچ کر ہرمائنی چہکی۔

''بہت مبارک ہو ہیگرڈ......''

''یہ سب تم تینوں کی بدولت ہی ممکن ہوا ہے۔'' ہیگرڈ نے رومال سے اپنے چمکتے ہوئے چہرے کا پسینہ صاف کرتے ہوئے کہا۔ ''ہمیں تو اب بھی یقین نہیں ہو رہا ہے......ڈمبل ڈور بڑے عظیم ہیں...... جب پروفیسر کیٹ لبرن نے جانے کی بات کی تو ڈمبل ڈور سیدھے ہمارے پاس آئے......ہم ہمیشہ سے یہی چاہتے تھے......''

اس نے اپنے جذبات کی شدت کو رومال کے ذریعے چھپا لیا تھا۔ اسی لمحے پروفیسر میک گوناگل نے انہیں وہاں سے بھگا دیا تھا۔ ہیری، رون اور ہرمائنی، گری فنڈر کے باقی بچوں کے ساتھ مل کر سنگ مرمر کی سیڑھیاں چڑھنے لگے۔ اب انہیں بے حد تکان محسوس ہو رہی تھی اور ان کی آنکھیں بھی بوجھل تھیں۔ انہوں نے کئی راہداریوں کو عبور کیا اور کئی سیڑھیاں چڑھیں۔ بالآخر ان کا سفر ختم ہوا اور وہ گری فنڈر کے پوشیدہ دروازے کے سامنے پہنچ کر کھڑے ہوگئے۔ گلابی پوشاک میں ایک فربہ عورت کی بڑی متحرک تصویر ان کے

سامنے موجود تھی۔عورت نے ان کو دیکھا اور منہ بسور کر پوچھا۔''شناخت......''

''آ رہا ہوں......آ رہا ہوں......'' بچوں کے ہجوم کے پیچھے سے پرسی تیز آواز سنائی دی۔''نئی شناخت ہے...... بڑی قسمت!''

''اوہ نہیں......!'' نیول لانگ باٹم نے افسردہ لہجے میں کہا۔شناخت یاد رکھنے میں اسے ہمیشہ دقت کا سامنا رہتا تھا۔تصویر نے ہٹ کر انہیں راستہ دکھایا تو وہ سوراخ میں سے ہو کر گری فنڈر کے بڑے ہال میں پہنچ گئے۔اس کے بعد لڑکیاں اور لڑکے الگ ہو کر اپنی اپنی سیڑھیاں چڑھنے لگے۔ہیری گولائی سیڑھیاں چڑھتا چلا گیا۔اس کے ذہن میں ایک ہی خیال چھایا ہوا تھا......وہ یہاں واپس لوٹ کر بے حد خوشی محسوس کر رہا تھا۔وہ اپنے شناسا گول کمرے میں پہنچا جس میں پانچ مسہری دار پلنگ لگے ہوئے تھے۔ہیری نے چاروں طرف دیکھا اور اسے محسوس ہوا جیسے آخر کار اب وہ اپنے گھر لوٹ آیا ہو......!

☆☆☆☆

چھٹا باب

# چنگال اور چائے کی پتیاں

اگلے دن جب ھیری، رون اور ہرمائنی کے ساتھ ناشتے کیلئے بڑے ہال میں پہنچے تو انہیں سب سے پہلے ڈریکوملفوائے کی صورت دکھائی دی۔ وہ سلے درن کے طلباء کے ساتھ بیٹھا کوئی مزیدار کہانی سنا رہا تھا۔ جب وہ تینوں اس کے پاس سے گزرے تو ملفوائے نے بے ہوش ہونے کی اداکاری کی جس پر ہال میں قہقہے گونج اُٹھے۔

''اس کی طرف دھیان مت دو......'' ہرمائنی نے دھیمے لہجے میں کہا جو ھیری کے ٹھیک پیچھے چل رہی تھی۔ ''اس کی طرف دھیان مت دو......کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔''

''ارے پوٹر!'' پینسی پارکنسن چیختے ہوئے بولی۔ سلے درن کی اس لڑکی کا چہرہ کسی بدصورت بڑھیا جیسا تھا۔ ''پوٹر! روح کھچڑ آ رہے ہیں......پوٹر......ہاؤووو......''

ھیری گری فنڈر کی میز پر جارج ویزلی کے پاس جا بیٹھا۔

''یہ لو تیسرے سال کی پڑھائی کا ٹائم ٹیبل!'' جارج نے ان کی طرف ایک چرمئی ٹکڑا بڑھاتے ہوئے کہا۔ ''تمہیں کیا ہوا ھیری......؟''

''ملفوائے......'' رون نے منہ بگاڑ کر کہا جو جارج کے دوسری طرف بیٹھ کر سلے درن فریق کے طلباء کو غصے سے گھور رہا تھا۔ جارج نے مڑ کر دیکھا۔ ملفوائے ابھی بھی ھیری کو چڑانے کیلئے ڈر کر بے ہوش کی اداکری کرتا دکھائی دیا۔

''وہ گھٹیا لڑکا......جب روح کھچڑ کل رات کو ہماری طرف والے حصے میں آئے تھے تب تو وہ اتنا بہادر نہیں دکھائی دے رہا تھا۔ وہ بھاگتا ہوا ہمارے کمپارٹمنٹ میں آ گیا تھا......ہے نا فریڈ؟''

''وہ پوری طرح شرابور تھا۔'' فریڈ نے ملفوائے کو حقارت سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''میرے اندر سے بھی ساری خوشی سلب ہوگئی تھی۔'' جارج بولا۔ ''روح کھچڑ بہت بھیانک ہوتے ہیں۔''

''ایسا لگتا تھا جیسے خون برف بن گیا ہو......ہے نا؟'' فریڈ جلدی سے بولا۔

''تم بے ہوش تو نہیں ہوئے تھے؟'' ہیری نے دھیمے انداز میں پوچھا۔

''بھول جاؤ ہیری!'' جارج نے اس کی ہمت بڑھاتے ہوئے کہا۔''ڈیڈی کو ایک بار اژقبان جانا پڑا تھا۔ یاد ہے نا فریڈ!...... اورانہوں نے لوٹ کہا تھا کہ انہیں اس سے بری جگہ آج تک دیکھنے کا موقعہ نہیں ملا تھا۔ واپس آنے پر وہ بہت کمزور ہو گئے تھے اوران کا بدن کئی دن تک خوف سے کانپتا رہا تھا......روح کھچڑا اپنے گردونواح سے ہر قسم کی خوشی کو چوس لیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اژقبان کے زیادہ تر قیدی پاگل ہو چکے ہیں......''

''چلو دیکھتے ہیں کہ ملفوائے ہمارے پہلے کیوڈچ میچ کے بعد کتنا خوش دکھائی دیتا ہے؟'' فریڈ بولا۔''اس سال کا پہلا میچ گری فنڈر اور سلے درن کے بیچ میں ہے......یاد ہے نا؟''

کیوڈچ میچ میں ہیری اور ملفوائے کا ابھی تک ایک ہی بار آمنا سامنا ہوا تھا جس میں ملفوائے کا بہت برا حال ہوا تھا۔ اس لمحے کا تصور کرتے ہوئے ہیری کو اپنے اندر مسرت کی لہر دوڑتی ہوئی محسوس ہوئی۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر گائے کا قیمہ اور فرائی کئے ہوئے ٹماٹر اپنی پلیٹ میں ڈالے۔

ہر مائنی اپنا نیا ٹائم ٹیبل دیکھ رہی تھی۔ اس نے خوش ہو کر کہا۔

''آہا کتنا اچھا ہے......آج ہمارے نئے مضامین کی کلاسز بھی شروع ہو رہی ہیں۔''

''ہر مائنی!'' رون نے اس کے کندھے کے اوپر سے جھانکتے ہوئے کہا۔''انہوں نے تمہارا ٹائم ٹیبل غلط بنا دیا ہے۔ دیکھو!...... تمہیں ایک دن میں دس مضامین پڑھنے ہوں گے۔ اس کیلئے تمہارے پاس مناسب وقت بھی نہیں ہے۔''

''میں سنبھال لوں گی۔ میں نے اس بارے میں پروفیسر میک گوناگل سے بات کر لی ہے۔'' ہر مائنی نے پراعتماد لہجے میں جواب دیا۔

''ذرا دیکھو!'' رون نے ہنستے ہوئے کہا۔''آج صبح کا ٹائم ٹیبل تو دیکھو؟ نو بجے علم جوتش کی کلاس ہو گی اور اس کے نیچے پھر......نو بجے ماگلوؤں کی نفسیات کا مطالعہ والا مضمون......اور......'' رون حیران ہو کر ٹائم ٹیبل کے مزید تھوڑا قریب جھک گیا۔''دیکھو......اس کے بعد نو بجے......رمل اور اسطرلاب کی کلاس......میرا مطلب ہے کہ میں جانتا ہوں کہ تم پڑھنے میں لائق ہو ہر مائنی! لیکن کوئی بھی اتنا اچھا نہیں ہو سکتا۔ تم ایک ہی وقت پر تین مختلف مضامین کی کلاسوں میں کیسے جا سکو گی؟''

''بے وقوفی کی باتیں مت کرو رون!'' ہر مائنی نے اسے جھڑکتے ہوئے کہا۔''میں ایک ہی وقت میں تینوں کلاسز میں کیسے جا سکتی ہوں؟''

''تو پھر......؟''

''مربے کا جار ادھر بڑھا دو......''

''مگر......؟''

''اوہ ہو......رون! تمہیں اس سے کیا مطلب......اگر میرا ٹائم ٹیبل کچھ زیادہ بھرا ہوا ہے؟'' ہرمائنی نے بے رُخی سے کہا۔ ''میں نے تمہیں بتایا ہے نا۔ میں نے پروفیسر میک گوناگل سے اس بارے میں بات کرلی ہے۔''

اسی لمحے ہیگرڈ بڑے ہال میں نمودار ہوا۔ وہ اپنا روایتی چھچھوندر کی کھال والا لمبا اوورکوٹ پہنے ہوئے تھا۔ وہ بے دھیانی میں اپنے ہاتھ میں پکڑی ایک مری ہوئی بلی کو لہرا رہا تھا۔

''سب ٹھیک ہے؟'' اس کے لہجے میں اعتماد کی کمی دکھائی دے رہی تھی۔ وہ سٹاف ٹیبل کی طرف جاتے ہوئے ان کے قریب رُکا اور بولا۔ ''آج ہماری زندگی کی پہلی کلاس ہے۔ جس میں ہم تمہیں پڑھائیں گے، لنچ کے بعد!......صبح پانچ بجے سے اُٹھ کر اس کی تیاری کررہے ہیں......امید ہے کہ سب کچھ ٹھیک ٹھاک ہی رہے گا......ہم بالآخر استاد بن ہی گئے......قسم سے!''

وہ ان کی دیکھ کر مسکرایا اور اپنی مردہ بلی کو لہراتے ہوئے سٹاف ٹیبل کی طرف بڑھ گیا۔

''کیا پتہ......وہ کس چیز کی تیاری کررہا ہے؟'' رون لفظ چبا کر بولا۔

طلباء وطالبات کھانے سے فارغ ہوکر اپنی اپنی کلاسز میں جانے لگے۔ بڑا ہال تیزی سے خالی ہوتا جارہا تھا۔ رون نے اپنا ٹائم ٹیبل نکال کر دیکھا۔

''بہتر ہوگا کہ ہم بھی اب چل دیں۔ دیکھو علم جوتش کی کلاس مشرقی مینار کے بالائی منزل پر ہوگی اور وہاں پہنچنے میں کم از کم دس منٹ لگ جائیں گے۔''

انہوں نے جلدی سے اپنا ناشتہ ختم کیا اور فریڈ اور جارج سے رخصت لے کر ہال سے باہر نکل گئے۔ وہ سلے درن کی میز کے قریب سے گزرے تو ملفوائے نے ایک بار پھر بے ہوش ہونے کا منظر دہرایا۔ جب ہیری بڑے ہال کے دروازے کو عبور کررہا تھا تو اسے عقب میں سے بلند قہقہے کی آواز سنائی دی۔ سکول کے وسیع وعریض عمارت سے مشرقی مینار تک جانا آسان نہیں تھا۔ یہ ایک طویل سفر تھا حالانکہ انہیں ہوگورٹس میں دوسال ہوچکے تھے لیکن اس کے باوجود انہیں سکول کی وسیع وعریض عمارت اور اس کے راستوں کے بارے میں صحیح آگاہی نہیں ہو پائی تھی۔ انہیں پہلے کبھی مشرقی مینار کی طرف جانے کا اتفاق بھی نہیں ہوا تھا۔

''کوئی نہ کوئی مختصر راستہ ہونا ہی چاہیئے!'' رون نے ہانپتے ہوئے کہا۔ وہ ساتویں منزل کی طویل سیڑھیاں عبور کررہے تھے۔ وہ ایک ایسی سنسنان جگہ پر پہنچ چکے تھے جہاں پتھر کی ٹھوس دیوار پر لٹکی ہوئی ایک بڑی تصویر کے علاوہ اور کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ تصویر میں گھاس کا بڑا میدان دکھائی دے رہا تھا۔ اسی وقت ہرمائنی دائیں طرف کی خالی راہداری میں جھانکتے ہوئے بولی۔ ''مجھے لگتا ہے کہ راستہ ادھر سے ہوگا......''

''ہو ہی نہیں سکتا۔'' رون تیزی سے بولا۔ ''ادھر تو شمالی سمت ہے......! دیکھو وہاں کی کھڑکی کے باہر جھیل دکھائی دے رہی ہے۔''

ہیری تصویر کے منظر میں کھویا ہوا تھا اور اس نے دیکھا کہ ایک موٹا ٹٹو ابھی ابھی گھاس کے اس میدان میں نموادر ہوا تھا اور وہ

مزے مزے سے گھاس چرنے لگا۔ ہیری کو اب اس بات کی عادت پڑ چکی تھی کہ ہوگورٹس کی ان دیوقامت تصاویر میں موجود لوگ اپنی تصویر کو چھوڑ کر دوسری تصویروں میں ایک دوسرے سے ملنے جاتے رہتے تھے لیکن اسے یہ دیکھنے میں بڑا مزہ آتا تھا۔ ایک پل کے بعد زرہ بکتر پہنے ایک موٹا گول مٹول سپاہی اپنے ٹٹو کی تلاش میں اس تصویر میں گھس آیا۔ اس کے گھٹنے پر چڑھے دھاتی خول پر گھاس کا نشان دیکھ کر ایسا لگتا تھا کہ جیسے وہ ابھی ابھی گرا ہو۔

''اوہ!'' وہ ہیری، رون اور ہرمائنی کو دیکھ کر چلایا۔ ''یہ فضول لوگ کون ہیں جنہوں نے میری نجی جاگیر میں گھسنے کی ہمت کی ہے؟ شاید میرے گرنے پر ہنسی اُڑانے کیلئے آئے ہو؟ بھاگ جاؤ یہاں سے، احمقو!...... کمینو!...... میں تمہیں ابھی اس کا مزہ چکھاتا ہوں۔''

انہوں حیرت سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ پستہ قد سپاہی نے اپنی تلوار میان سے باہر نکالی۔ اس کے بعد وہ اسے زور زور سے ہوا میں گھمانے اور غصے کے عالم میں خود بھی اوپر نیچے کودنے لگا۔ لیکن اس کے قد کے لحاظ سے وہ تلوار کچھ زیادہ ہی لمبی اور وزنی تھی۔ ایک زوردار جھٹکے سے اس کا توازن بگڑ گیا اور وہ منہ کے بل گھاس پر گر پڑا۔

''تم ٹھیک تو ہو......؟'' ہیری نے تصویر کے پاس کھسکتے ہوئے پوچھا۔

''گھٹیا، آوارہ اور گامڑ...... آدمی...... پیچھے پیچھے ہٹو...... ڈینگ مار!''

سپاہی نے اپنی تلوار دوبارہ پکڑی اور اسے کھینچنے کی کوشش کی جو گھاس کے میدان میں گہرائی تک دھنس گئی تھی۔ اس نے تلوار باہر نکالنے کیلئے اپنی پوری قوت صرف کر دی مگر وہ بری طرح ناکام رہا۔ آخر کار اس نے اپنی کوشش ترک کر دی اور مجبوراً گھاس پر ہانپتا ہوا بیٹھ گیا۔ اس نے اپنا خود اتارا اور ماتھے پر پھیلے ہوئے پسینے کو پونچھنے لگا۔

''سنئے!'' ہیری نے موقع کا فائدہ اُٹھاتے ہوئے کہا۔ ''ہم مشرقی مینار کی تلاش میں بھٹک چکے ہیں کیا آپ وہاں پہنچنے میں ہماری رہنمائی کرنا پسند کریں گے۔''

''تلاش......!'' سپاہی کا غصہ کافور ہو چکا تھا۔ وہ اچھل کر کھڑا ہو گیا اور دھیمے لہجے میں بولا۔ ''میرے پیارے دوستو! میرے پیچھے آؤ۔ یا تو ہم اپنی منزل کو پا لیں گے، نہیں تو اس کوشش میں بہادری سے اپنی جان دے دیں گے۔''

اس نے تلوار کو کھینچنے کی ایک اور ناکام کوشش کی۔ پھر وہ اپنے موٹے ٹٹو پر چڑھ کر بیٹھ گیا اور اگلے ہی لمحے ٹٹو نے اسے دوبارہ گھاس پر پھینک دیا۔ وہ چلا کر بولا۔ ''بھٹکے نوجوانو اور نازک مزاج لڑکی...... ہم پیدل ہی اپنی منزل کی تلاش میں چلتے ہیں...... چلو اب میرے پیچھے پیچھے چلو!''

اس کے بعد وہ بھاگتے ہوئے بائیں طرف کی تصویر میں گھس گیا اور نگاہوں سے اوجھل ہو گیا۔ وہ تینوں اس کی زرہ بکتر کے شور کا تعاقب کرتے ہوئے راہداری میں بھاگنے لگے۔ کبھی کبھار وہ سپاہی اگلی تصویر میں بھاگتا ہوا دکھائی دیتا تھا۔

''ہمت رکھو! دل کو مضبوط کر لو ابھی سب سے بری منزل آنے والی ہے۔'' سپاہی نے چیخ کر کہا۔ انہوں نے دیکھا کہ وہ ایک

طویل بل دار سیڑھی کی دیوار پر ٹنگی ہوئی تصویر کے بیچ میں نمودار ہوا تھا جس میں موجود عورت اسے دیکھ کر دہشت میں سمٹ گئی تھی۔

ہیری، رون اور ہرمائنی زور زور سے ہنستے ہوئے بل دار سیڑھیوں پر چڑھنے لگے۔ان کا سر بل دار سیڑھیوں کے باعث گھومنے لگا تھا۔آخر کار انہیں بالائی مینار کے حصے سے لوگوں کے بولنے کی ہلکی آوازیں سنائی دیں تو وہ سمجھ گئے کہ وہ بالآخر اپنی جماعت کے کمرے تک پہنچ ہی گئے ہیں۔

''الوداع دوستو!'' سپاہی نے چیخ کر کہا اور پھر اس نے اپنا سر کچھ بدصورت دکھائی دینے والے جنگلیوں کی تصویر میں گھسا دیا۔ ''اچھا تو میں اب چلتا ہوں ساتھیو! اگر آپ کو کبھی کسی عظیم اور قابل بھروسہ آدمی کی ضرورت ہو تو سر کیڈوگن کا نام ضرور یاد رکھئے......''

''ہاں ہم یاد رکھیں گے۔'' رون بڑبڑایا اور سپاہی کے غائب ہونے کے بعد اس نے یہ بھی کہہ ڈالا۔ ''اگر ہمیں کسی پاگل کی ضرورت ہو گی تبھی......''

وہ لوگ آخری کچھ سیڑھیاں چڑھے اور ایک چھوٹی سی جگہ پر پہنچ گئے جہاں کلاس کے طلباء پہلے سے ہی پہنچ چکے تھے۔سامنے ایک بھی دروازہ نہیں تھا۔رون نے ہیری کی طرف دیکھتے ہوئے چھت کی طرف اشارہ کیا جہاں ایک گول دروازہ دکھائی دے رہا تھا۔اس دروازے پر پیتل کی ایک پلیٹ لگی ہوئی تھی۔

''سبیل ٹراؤلینی! علم جوتش کی استاد!'' ہیری نے اس پلیٹ پر لکھے ہوئے الفاظ پڑھتے ہوئے کہا۔ ''مگر ہم وہاں تک پہنچیں گے کیسے؟''

ایسا لگا جیسے کسی نے اس کا سوال سن لیا ہو اور پھر چھت میں لگا ہوا دروازہ یکدم کھل گیا اور اس میں سے ایک سفید رنگ کی سیڑھی نیچے کی طرف آ گئی جو ہیری کے پیروں کو چھو رہی تھی۔تمام طلباء بالکل خاموش ہو گئے۔

''پہلے آپ......'' رون نے ہنستے ہوئے کہا اور پھر ہیری جلدی سے سیڑھی پر چڑھ گیا۔

وہ ایک ایسے کمرہ جماعت میں پہنچا۔آج سے پہلے اس نے اتنا عجیب وغریب کلاس روم کبھی نہیں دیکھا تھا۔درحقیقت وہ کسی بھی طرح سے کمرہ جماعت نہیں لگتا تھا۔ایسا لگتا تھا جیسے وہ پرانے زمانے کی چائے کی میلی کچیلی دوکان کا ملا جلا روپ ہو۔اس میں کم از کم بیس چھوٹی میزیں ٹھونس کر بھری ہوئی تھی جن کے چاروں طرف چھوٹی کرسیاں تھیں، قریب ہی موٹے کشن پڑے تھے۔ہر چیز پر دھیمی سرخ روشنی پڑ رہی تھی۔تمام کھڑکیوں پر دبیز پردے پڑے ہوئے تھے۔کئی لیمپوں پر گہرے سرخ اسکارف ڈالے گئے تھے۔کلاس روم میں دم گھٹ قسم کی گرمی تھی۔مینٹل پیس کے نیچے جلنے والی آگ سے عجیب سی بدبو آ رہی تھی۔آگ پر تانبے کی ایک بڑی کیتلی گرم ہو رہی تھی۔گولائی دیواروں کے چاروں طرف موجود سرخ الماریوں میں دھول سے آلودہ پنکھ، موم بتیوں کے ٹکڑے، کٹی پھٹی تاش کے پتے اور گڈیاں، ان گنت سفید شیشے کے گولے اور چائے کی بہت ساری پیالیاں رکھی ہوئی تھیں۔

ہیری کے پیچھے پیچھے رون بھی آ گیا اور کچھ ہی دیر میں پوری جماعت کے بچے ان کے آس پاس اکٹھے ہو گئے تھے۔وہ سب

سرگوشیوں میں ایک دوسرے سے باتیں کررہے تھے۔

''پروفیسر کہاں ہیں؟'' رون نے پوچھا۔

اچانک سائے میں ایک دھیمی اور کہر آلود آواز سنائی دی۔

''خوش آمدید!......آخرکار تمہیں اس دُنیا میں دیکھ کر بے حد اچھا لگا۔''

ہیری کو پہلی نظر میں ایسا لگا جیسے کوئی چمکتا ہوا کیڑا آ گیا ہو۔ پروفیسر ٹراؤلینی جب آگ کی روشنی میں نمودار ہوئیں تو ان لوگوں نے دیکھا کہ وہ نہایت دبلی پتلی تھیں۔ عینک کے موٹے شیشوں کی وجہ سے ان کی آنکھیں چہرے پر کئی گنا بڑی اور موٹی دکھائی دے رہی تھیں۔انہوں نے ستاروں سے مزین چمکیلی شال اوڑھ رکھی تھی۔ان کی پتلی اور لمبی گردن میں کئی طرح کی مالائیں لٹک رہی تھیں۔ان کی کلائیوں میں موٹے کڑے اور انگلیوں میں متعدد قسم کی انگوٹھیاں تھیں۔

''بیٹھ جاؤ......میرے بچو! بیٹھ جاؤ!'' وہ دھیمے انداز میں بولیں۔ یہ سنتے ہی کچھ طلباء وطالبات کرسیوں پر جم کر بیٹھ گئے اور کچھ نرم وموٹے کشنوں میں دھنس گئے۔ ہیری، رون اور ہرمائنی نے ایک گول میز کا انتخاب کیا اور اس کے چاروں طرف بیٹھ گئے۔

''علم جوتش کی اس پر اسرار دُنیا میں آپ سبھی کو خوش آمدید کہا جاتا ہے۔'' پروفیسر ٹراؤلینی نے کہا جو آگ کے سامنے والی پنکھ لگی کرسی پر بیٹھ گئی تھیں۔ ''میرا نام پروفیسر ٹراؤلینی ہے۔ ہوسکتا ہے کہ تم لوگوں نے مجھے پہلے کبھی نہیں دیکھا ہو۔ مجھے لگتا ہے کہ سکول کی دوڑ دھوپ میں زیادہ شامل ہونے سے میرے من کی آنکھ دھندلی ہوجاتی ہے۔''

کسی نے بھی اس لا حاصل بات پر کوئی تبصرہ نہیں کیا۔ پروفیسر ٹراؤلینی نزاکت سے اپنی شال درست کرتے ہوئے دوبارہ گویا ہوئیں۔ ''تو تم لوگوں نے پڑھنے کے لئے علم جوتش کا انتخاب کیا ہے جو سبھی جادوئی علوم میں سب سے مشکل علم ہے۔ مجھے تمہیں آغاز میں اس بات سے متنبہ کر دینا چاہئے کہ اگر تمہارے اندر مستقبل دیکھنے کی صلاحیت نہیں ہے تو میں تمہیں زیادہ کچھ نہیں سکھا پاؤں گی۔ کتابیں بھی اس معاملے میں تمہاری کچھ زیادہ مدد نہیں کر پائیں گی۔''

اس جملے پر ہیری اور رون نے مڑ کر ہرمائنی کی طرف دیکھا جو یہ سن کر حیرت میں مبتلا دکھائی دے رہی تھی کہ کتابیں اس مضمون پر مہارت کیلئے زیادہ مددگار ثابت نہیں ہو پائیں گی۔

''بہت سے جادوگر اور جادوگرنیاں جادوئی کلمات، جادوئی مرکبات اور جادوئی تغیرات کو سیکھنے کے معاملے میں تو بڑے خوش قسمت ہوتے ہیں مگر وہ مستقبل کے اسرار کو سمجھ نہیں پاتے۔'' پروفیسر ٹراؤلینی نے ٹھہر کر سب کی طرف دیکھا اور بچوں کے گھبرائے ہوئے چہروں کا جائزہ لیتی رہیں۔ ''یہ ایک ایسا پراسرار فن ہے جو بہت کم لوگوں کو ہی حاصل ہو پاتا ہے۔تم...... ہاں تم سنولڑکے!''

انہوں نے اچانک نیول کی طرف توجہ کی جوان کی آواز سن کر اپنے کشن سے گرتے گرتے بچا۔ ''کیا تمہاری دادی ٹھیک ہیں؟''

''جہاں تک میرا اندازہ ہے......وہ ٹھیک ہی ہوں گی!'' نیول نے کانپتی ہوئی آواز میں کہا

''اگر میں تمہاری جگہ ہوتی تو یہ بات اتنے یقین سے نہیں کہتی۔'' پروفیسر ٹراؤلینی عجیب سے انداز میں بولیں۔ آگ کی روشنی میں ان کے کانوں میں موجود لمبے کانٹے چمک رہے تھے۔ ''ہم اس سال علم جوتش کے مختلف علوم سے مستقبل بینی کے بارے میں پڑھیں گے۔ آغاز میں ہم چائے کی پیالوں میں قسمت کا حال جاننے اور آئندہ کی خبر پانے کا طریقہ سیکھیں گے۔ اس کے بعد اگلا مرحلہ دست شناسی کے متعلق ہوگا جس میں ہم ہتھیلی کی لکیروں کے راز تلاش کرنا سیکھیں گے...... تم سنو لڑکی!'' اچانک ان کا رُخ پاروتی پٹیل کی طرف ہوگیا۔ ''سرخ بالوں والے آدمی سے ہمیشہ خبردار رہنا۔''

پاروتی نے اپنے ٹھیک پیچھے بیٹھے ہوئے رون کی طرف مڑ کر دہشت بھری نظروں سے دیکھا اور پھر جلدی سے اپنی کرسی اس سے کچھ دور کھسکالی۔

پروفیسر ٹراؤلینی نے بات آگے بڑھائی۔ ''دوسرے نصابی مرحلے میں ہم گرمیوں میں شیشے کے گلوب یعنی بلوری گولے میں مستقبل کی جھلک دیکھنے کی مشق کریں گے، بشرطیکہ ہم اس سے پہلے آتشی شگونوں سے مکمل طور پر آگاہی پالیں تو...... بدقسمتی سے فروری میں سکول میں بخار کی وبا پھیل جائے اور پڑھائی کا سلسلہ رُک جائے گا۔ بخار کے باعث میری آواز بند ہوجائے گی اور ایسٹر کے آس پاس پڑھائی کا سلسلہ دوبارہ جڑے گا۔ اس وقت ہم میں کئی ہمیشہ کیلئے ہمیں چھوڑ کر چلے جائیں گے۔''

یہ سن کر پوری جماعت میں اضطراب انگیز سی خاموشی چھا گئی لیکن پروفیسر ٹراؤلینی کو اس بات کی سنگینی کا ذرا بھی احساس نہیں ہوا۔

''سنو!'' انہوں نے لیونڈر براؤن کو مخاطب کیا جو سب سے زیادہ ان کے قریب بیٹھی ہوئی تھی۔ ان کو اپنی طرف متوجہ دیکھ کر وہ گھبرا سی گئی اور جلدی سے کرسی کے پشت پر ٹیک لگالی۔ ''کیا تم چائے کا سب سے بڑا اسفید برتن اُٹھا کر لاسکتی ہو؟''

لیونڈر نے سکھ کا سانس لیا اور اپنی جگہ سے اُٹھ کر کھڑی ہوئی۔ وہ الماری کی طرف بڑھی اور شلف سے ایک بڑا چائے کا برتن نکالا اور اسے لاکر پروفیسر ٹراؤلینی کے سامنے موجود میز پر رکھ دیا۔

''شکریہ لڑکی! ویسے تمہیں جس حادثے کا ڈر ہے وہ جمعہ کے دن سولہ اکتوبر کو رونما ہوگا۔''

یہ سن کر لیونڈر پر یکلخت کپکپی طاری ہوگئی۔

''اب میں چاہتی ہوں کہ تم لوگ جوڑیاں بنالو۔ شلف سے چائے کی ایک پیالی اُٹھا کر میرے پاس آؤ، میں اس میں چائے بھر دوں گی۔ پھر بیٹھ کر تسلی سے چائے پیو۔ چائے کو مکمل طور پر ختم کرنا ہے تاکہ اس کی تہہ میں چائے کی پتیاں بچ جائیں۔ اب بائیں ہاتھ سے انہیں پیالی میں تین بار گھماؤ اور پھر پیالی کو اس کی پرچ میں الٹا یعنی منہ کے بل اوندھا رکھ دو۔ اس کے بعد تب تک انتظار کرنا جب تک پیالی میں سے چائے کی آخری بوند تک نہ بہہ جائے۔ جب یہ سب کرلو تو پھر اپنی پیالی اپنے جوڑی دار کو پڑھنے کیلئے دے دینا۔ اس کام کیلئے تمہیں مستقبل بینی کا خلاصہ والی کتاب نکال کر کھولنا ہوگی۔ اس کے صفحہ نمبر پانچ اور چھ میں موجود جدول میں کچھ علامتیں دکھائی دے رہی ہیں۔ جنہیں پیالی کی تہہ میں موجود علامت کے ساتھ موازنہ کرکے پہچاننا ہے۔ اور اس کے آگے موجود عبارت کو پڑھ

کر مستقبل کا حکم لگا نا ہے۔تمہاری مدد کرنے اور تمہیں تمہاری محنت پر نمبر دینے کیلئے میں تم لوگوں کے درمیان گھومتی رہوں گی......اور تم !'' انہوں نے نیول کا بازو پکڑتے ہوئے کہا جو اپنی جگہ سے اُٹھنے کی کوشش کر رہا تھا۔'' جب تم اپنا پہلی پیالی توڑ دو تو اس کے بعد مہربانی کر کے نیلی پیالی اُٹھانا۔ مجھے گلابی پیالیاں کچھ زیادہ ہی پسند ہیں۔''

اور پھر ایسا ہی ہوا۔ نیول ابھی چائے کی پیالی لینے کیلئے شلف تک پہنچا ہی تھا کہ کمرے میں پیالی ٹوٹنے کا چھنا کا ہوا۔ پروفیسر ٹراؤلینی فوراً ایک جھاڑو اور کوڑے دان لیکر وہاں پہنچ گئیں اور بولیں۔'' اگر تمہیں کوئی مسئلہ نہ ہو تو نیلی پیالی اُٹھانا لڑکے......شکریہ!''

جب ہیری اور رون کے چائے کی پیالیاں بھر گئیں تو وہ انہیں لے کر واپس اپنی میز پر پہنچ گئے۔انہوں نے گرم گرم چائے کو جلدی سے پینے کی کوشش کی۔انہوں چائے کی بچی ہوئی پتیوں کو پروفیسر ٹراؤلینی کے ہدایات کے مطابق ہلایا اور پیالی کو الٹا کر اس میں موجود چائے کی آخری بوند تک گرادی۔ جب وہ اس کام سے فارغ ہو گئے تو انہوں نے اپنی پیالیاں آپس میں بدل لیں۔

''اب ٹھیک ہے!'' رون نے کہا اور پھر وہ دونوں اپنے بستوں میں سے مستقبل بینی کا خلاصہ نامی کتاب نکال کر اس کا صفحہ پانچ اور چھ ٹٹولنے لگے۔'' تمہیں میری پیالی میں کیا دکھائی دے رہا ہے؟''

''گیلا بھورا مسالہ!'' ہیری نے جواب دیا۔ کمرے میں بھرے بدبودار دھوئیں کے باعث اس کا دماغ گھوم رہا تھا۔

''اپنے دماغ کا دائرہ بڑھاؤ......میرے بچو!'' پروفیسر ٹراؤلینی نے تیز لہجے میں کہا۔'' اور اپنی آنکھوں سے اس پار کی دُنیا کو دیکھنے کی کوشش کرو۔''

ہیری نے خود کو سنبھالنے کی کوشش کی۔

''ٹھیک ہے......تمہاری پیالی میں مجھے ضرب جیسی چیز دکھائی دے رہی ہے......'' اس کے بعد اس نے مستقبل بینی کے خلاصے کو سامنے رکھا اور اس میں موجود نشانات کو دیکھنے لگا۔'' اس کا مطلب ہے کہ تمہیں مشکلات اور مصائب کا سامنا کرنا پڑے گا......اس بارے میں افسوس ہے۔لیکن ایک ایسی چیز دکھائی دے رہی ہے...... جو شاید سورج ہو سکتا ہے۔ ذرا ٹھہرو......اس کا مطلب ہے کہ بہت مسرت......تو تم مصیبت زدہ تو رہو گے مگر اس میں خوش بھی رہو گے۔''

''میرے خیال میں تمہیں اپنے من کی آنکھ کی جانچ کروانا چاہئے۔'' رون تنک کر بولا اور ان دونوں کو ہی اپنی ہنسی پر بند باندھنے کیلئے پوری قوت صرف کرنا پڑی کیونکہ پروفیسر ٹراؤلینی ان کی ہی طرف دیکھ رہی تھیں۔

''اب میری باری ہے!'' رون نے سینہ پھلا کر کہا۔ رون نے ہیری کی پیالی میں جھانکا۔اس کوشش میں اس کے ماتھے پر بل پڑ گئے پھر وہ بولا۔'' گول ہیٹ جیسا کچھ دکھائی دے رہا ہے۔اس کا مطلب ہے کہ شاید تم جادوئی محکمے میں ملازمت کرو گے۔''

پھر اس نے چائے کی پیالی گھما کر دوسری طرف سے دیکھا۔

''لیکن اس طرف سے تو یہ زیتون کے پھل جیسا دکھائی دے رہا ہے۔اس کا بھلا کیا مطلب ہوا؟'' اس نے مستقبل بینی کے

خلاصے میں جھانک تانک شروع کردی۔ ''مال و دولت کا نشان ...... بہت عمدہ! یعنی تم مجھے کچھ پیسے ادھار دے دینا......اور یہاں کچھ اور چیز بھی دکھائی دے رہی ہے......؟'' اس نے پیالی کو ایک بار پھر موڑا۔ ''جو کسی جانور جیسا ہے۔ ہاں! اگر یہ اس کا سر ہے......تو یہ دریائی گھوڑے سے کچھ مشابہت رکھتا ہے......نہیں بھیڑ کی طرح......''

جب رون کی بکواس سن سن کر ہیری سے نہ رہا گیا تو اس کی ہنسی چھوٹ گئی۔ پروفیسر ٹراؤلینی نے گھوم کر اس کی طرف دیکھا اور ان کی میز کے پاس آ گئیں۔

''مجھے دیکھنے دو بچے!'' انہوں نے رون کو جھڑکتے ہوئے کہا اور اس کے ہاتھ سے ہیری کی پیالی چھین لی۔ سب طلباء نہایت خاموشی سے دیکھنے لگے۔ پروفیسر ٹراؤلینی نے چائے کی پیالی کو گھور کر دیکھا اور پھر وہ اسے گھڑی کی سوئیوں کی مانند گھمانے لگیں۔

''اوہ عقاب!......میرے بچے! تمہارا کوئی دشمن تمہاری جان لینے کے درپے ہے۔''

''لیکن یہ بات تو سبھی لوگ جانتے ہیں۔'' ہرمائنی نے زوردار لہجے میں کہا۔ پروفیسر ٹراؤلینی نے اسے گھور کر دیکھا۔

''ہیری اور 'تم جانتے ہو کہ کون؟' کے بارے میں سبھی لوگ جانتے ہیں۔'' ہرمائنی بولی۔

ہیری اور رون نے اسے حیرت اور توصیف کے ملے جلے جذبات سے دیکھا۔ انہوں نے پہلے کبھی ہرمائنی کو کسی بھی استاد سے اس طرح بولتے نہیں سنا تھا۔ پروفیسر ٹراؤلینی نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔ انہوں نے ایک بار پھر اپنی موٹی موٹی آنکھیں ہیری کی پیالی میں دھنسا دیں اور بدستور اسے گھورتی رہیں۔

''اجتماع......یعنی حملہ! اوہ اوہ......اس پیالی کیلئے پیش گوئی نحوست سے خالی نہیں ہے۔''

''لیکن مجھے تو یہ کھلاڑی کا ہیٹ لگتا ہے پروفیسر؟'' رون نے بڑبڑا کر کہا۔

''ہیٹ نہیں کھوپڑی......تمہارے راستے میں خطرہ ہے میرے بچے!''

ہرمائنی کے علاوہ کلاس کے سبھی بچے پروفیسر ٹراؤلینی کی عجیب وغریب باتوں کو سن کر مبہوت بیٹھے ہوئے ان کی صورت کے اتار چڑھاؤ دیکھ رہے تھے۔ انہوں نے ہاتھ میں پکڑی پیالی کو مزید گھمایا اور انہوں نے ایک آہ بھری اور پھر اچانک ان کے منہ سے چیخ نکل گئی۔

اسی لمحے ایک اور پیالی ٹوٹنے کی آواز سنائی دی کیونکہ نیول نے اپنی دوسری پیالی بھی توڑ دی تھی۔ پروفیسر ٹراؤلینی ایک خالی کرسی پر نڈھال ہو کر گر پڑی۔ ان کا ایک ہاتھ ان کے دل پر تھا اور ان کی آنکھیں بند تھیں......

''میرے پیارے بچے...... بیچارے پیارے بچے......نہیں! ...... چپ رہنا ہی زیادہ بہتر ہے ......نہیں! مجھ سے مت پوچھنا......''

''اس کپ میں ایسا کیا ہے پروفیسر؟'' ڈین تھامس نے جلدی سے پوچھا۔ تمام طلباء اپنی اپنی جگہوں پر کھڑے ہو چکے تھے۔ وہ

اب دھیرے دھیرے ہیری اور رون کی میز کے گرد جمع ہو رہے تھے تا کہ وہ پروفیسر ٹراؤلینی کی کرسی کے پاس موجود ہیری کے کپ کے اندر جھانک سکیں۔

''میرے بچے!'' پروفیسر ٹراؤلینی کی بڑی بڑی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔ ''تمہاری پیالی میں چنگال ہے۔''

''کیا ہے......؟'' ہیری نے چونک کر پوچھا۔ وہ اس کا مطلب نہیں سمجھا تھا۔ اسے صاف دکھائی دے رہا تھا کہ اس کے علاوہ کئی اور لوگ بھی اس کا مطلب نہیں سمجھ پائے تھے۔ ڈین تھامس نے اس کی طرف دیکھ کر اپنے کندھے اچکائے اور لیونڈر براؤن کے چہرے پر الجھن دکھائی دی۔ لیکن باقی سب بچوں نے دہشت میں اپنے ہاتھ منہ پر رکھ لئے تھے۔

''چنگال......میرے بچے چنگال......!'' پروفیسر ٹراؤلینی نے چیختے ہوئے کہا جو اس بات پر حیران تھی کہ ہیری اس کا مطلب تک نہیں جانتا تھا۔ ''دیوقامت......آسیبی کتا...... جو قبرستانوں میں گھومتا پھرتا ہے۔ میرے بچے! یہ ایک منحوس شگون ہے......سب سے برا اور ڈراؤنا شگون......موت کی پیشین گوئی!''

ہیری کے پیٹ میں اتھل پتھل سی ہونے لگی۔ فلوریش اینڈ بلوٹس کی دوکان میں موت کی نحوستیں نامی کتاب کا سرورق والا سیاہ کتا......منگولیا کریسنٹ میں اندھیرے میں دکھائی دینے والا سیاہ کتا......اب تو لیونڈر براؤن نے بھی اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لیا تھا۔ سبھی ہیری کی طرف دیکھ رہے تھے......صرف ہرمائنی کو چھوڑ کر...... ہرمائنی اُٹھ کر پروفیسر ٹراؤلینی کی کرسی کے عقب میں جا کھڑی ہوئی اور اس نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

''مجھے نہیں لگتا ہے کہ یہ جو چیز پیالی میں دکھائی دے رہی ہے، کسی بھی طرح سے چنگال سے ملتی جلتی ہے۔''

پروفیسر ٹراؤلینی نے ہرمائنی کی طرف ناپسندیدگی سے دیکھا۔

''معاف کرنا میری بچی!......تمہاری مستقبل میں جھانکنے والی آنکھ کسی بیماری کا شکار لگتی ہے اور تمہارے اندر مستقبل بینی کے اسراروں کو زیر کرنے کی صلاحیت بھی بہت کم ہے۔''

سمیس فنی گن اپنے سر کو ایک طرف سے دوسری طرف نفی میں ہلانے لگا۔ اس نے اپنی آنکھیں لگ بھگ بند کرتے ہوئے کہا۔ ''ایسا لگتا ہے کہ یہ چنگال جیسا دکھائی دیتا ہے۔'' پھر اس نے بائیں طرف جھانکتے ہوئے کہا۔ ''لیکن یہاں سے یہ گدھے کی طرح بھی دکھائی دیتا ہے۔''

''آپ لوگ یہ فیصلہ کب تک کر لیں گے کہ میں مرنے والا ہوں یا نہیں؟'' ہیری نے تیز لہجے میں کہا۔ پھر وہ اپنے الفاظ سن کر خود ہی حیرت میں مبتلا ہو گیا۔ اب کوئی بھی اس کی طرف نہیں دیکھنا نہیں چاہتا تھا۔

''میرا خیال ہے کہ آج کی پڑھائی یہیں پر ختم کر دینا چاہئے۔'' پروفیسر ٹراؤلینی نے اپنی کانپتی ہوئی آواز میں کہا۔ ''ہاں!......اپنا سامان صحیح جگہ پر رکھ دو۔''

نہایت خاموشی میں پوری کلاس نے اپنی اپنی چائے کی پیالیاں دیواروں پر لگی ہوئی الماریوں میں رکھنا شروع کر دیئے۔اپنی کتابیں اپنے بستوں میں رکھیں اورانہیں بند کر کے چلنے کی تیاریاں کرنے لگے۔کوئی بھی ہیری سے نظریں نہیں ملا پا رہا تھاحتیٰ کہ رون بھی اس سے نظریں چرا رہا تھا۔

پروفیسرٹراؤلینی نے دھیمے لہجے میں کہا۔''دوبارہ ملنے تک تک آپ لوگوں کی قسمت اچھی رہے۔اورتم بیٹے!''انہوں نے نیول کی طرف اشارہ کرتے کہا۔''تم اگلی کلاس میں دیر سے آؤ گے۔اس لئے زیادہ محنت کرنا تا کہ تمہاری پڑھائی پوری ہوجائے۔''

ہیری،رون اور ہرمائنی،پروفیسرٹراؤلینی کی سیڑھی سے نیچے اترے اور پروفیسر میک گوناگل کی کلاس کی طرف چل دیئے۔وہاں انہیں جادوئی تغیرات کی تعلیم دی جاتی تھی یعنی ایک شکل سے خود کو دوسری صورت میں بدل لینے کافن۔ان کے کمرہ جماعت کوتلاش کرنے میں ان کا اتنا وقت لگا کہ وہ خود پریشان ہو گئے۔اس سے کم وقت میں تو انہوں نےعلم جوتش کا کمرہ جماعت ڈھونڈ لیا تھا۔ بہرحال وہ کسی نہ کسی طرح وقت پر ہی پہنچ گئے تھے۔

ہیری نے بیٹھنے کیلئے کلاس میں سب سے پیچھے کی نشست کا انتخاب کیا تھا۔اسے لگا جیسے وہ بہت ہی چمکدار سپاٹ لائٹ میں بیٹھا ہوا ہے۔پوری کلاس اس کی طرف چوری چوری دیکھ رہی تھی جیسے وہ کسی بھی پل مرسکتا ہو۔اس نے بالکل نہیں سنا کہ پروفیسر میک گوناگل'بھیس بدل چوپائی جادوگر'(ایسے انسان جو روپ بدل کر جانور بن سکتے ہیں) کے بارے میں کیا سمجھایا تھا؟اس نے یہ بھی نہیں دیکھا کہ پروفیسر میک گوناگل پوری کلاس کی نظروں کے سامنے روپ بدل کر ایک دھاری دار بلی میں بدل گئیں۔جس کی آنکھوں کے چاروں طرف عینک کے نشان دکھائی دے رہے تھے۔

''تم لوگوں کو آج کیا ہو گیا ہے؟''پروفیسر میک گوناگل نے دوبارہ اپنی اصلی حالت میں آتے ہوئے کہا۔وہ سب کو الجھی ہوئی نظروں سے گھور رہی تھیں۔''ویسے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہےلیکن یہ پہلی بار ہوا ہے کہ جب میرے روپ بدل کر بلی بننے پر کلاس کے بچوں نے تالیاں نہیں بجائیں۔''

سب کے سر ایک بار پھر ہیری کی طرف گھوم گئےلیکن کوئی بھی کچھ نہیں بولا۔آخرکار ہرمائنی نے ہاتھ ہوا میں بلند کر دیا۔

''پروفیسر!ہم ابھی ابھی علم جوتش کی پہلی کلاس سے آرہے ہیں۔ہم نے آج چائے کی پتیوں سے مستقبل بینی کےفن کا پہلا سبق پڑھا ہےاور......''

''اوہ......تو یہ بات ہے!''پروفیسر میک گوناگل نے اچانک تیوریاں چڑھاتے ہوئے کہا۔''اس سے آگے کچھ بتانے کی ضرورت نہیں ہے مس گرینجر!مجھے صرف اتنا بتاؤ کہ اس سال تم میں سے کون مرنے والا ہے......؟''

تمام بچے تعجب بھری اورمعنی خیز نظروں سے پروفیسر میک گوناگل کو گھورنے لگے۔

''میں......پروفیسر!''ہیری نے بالآخر کمرے کے سکوت کو توڑا۔

''اچھا!'' پروفیسر میک گوناگل نے ہیری کو اپنی منکے دار آنکھوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ''تو تمہیں یہ جان لینا چاہئے پوٹر! پروفیسر سبیل ٹراؤلینی جب سے اس سکول میں آئی ہے تب سے وہ ہر سال کسی ایک طالب علم کے مرنے کی پیشین گوئی کر رہی ہے۔ اب تک ان میں سے کوئی بھی مرا ہے۔ کسی نئی کلاس کا استقبال کرتے وقت موت کی بدشگونیاں دیکھنا اس کا پسندیدہ شوق ہے۔ میں اپنے ہم پیشہ اساتذہ کی برائی نہیں کرتی ہوں ورنہ.....'' پروفیسر میک گوناگل نے اپنی بات کو روکا اور پھر بولیں۔ ''علم جوتش جادو کا سب سے کمزور شاخوں میں سے ایک تو ہماتی مضمون ہے جس میں اندیشے، قیاس اور بے عمل بننے کی تلقین ملتی ہے۔ میں تم لوگوں سے یہ بات بالکل بھی نہیں چھپاؤں گی کہ مجھ سے علم جوتش کے فنون بالکل برداشت نہیں ہوتے ہیں۔ سچے جوتشی بہت کم ہوتے ہیں اور پھر پروفیسر ٹراؤلینی......''

وہ ایک بار پھر ٹھہریں اور اس کے بعد بھاری لہجے میں بولیں۔ ''تم مجھے اچھی حالت میں دکھائی دے رہے ہو پوٹر! اس لئے معاف کرنا، میں تمہارے ساتھ ہوم ورک میں کسی قسم کی نرمی نہیں برتوں گی۔ میں تمہیں بھرپور یقین دلاتی ہوں کہ اگر تم مر جاؤ تو تمہیں ہوم ورک کرنے کی ضرورت باقی نہیں رہے گی۔''

اس پر ہرمائنی زور سے ہنس پڑی۔ ہیری کو بھی تھوڑا کسی قدر اچھا محسوس ہوا۔ پروفیسر ٹراؤلینی کے کلاس روم کی دھیمی سرخ روشنی، دماغ چکرا دینے والا بدبودار دھواں اور چائے کی پتیوں سے گھبرانا اب اسے حماقت لگ رہا تھا۔ حقیقت تو یہ تھی کہ کلاس کے بیشتر بچوں کو اب بھی یقین نہیں ہوا تھا۔ رون اب بھی پریشان دکھائی دے رہا تھا اور لیونڈر براؤن سرگوشی کے انداز میں بولی۔

''تم نے دیکھا نیول کی پیالی تو ٹوٹ گئی تھی نا!''

جادوئی تغیرات کی کلاس ختم ہونے کے بعد وہ دوپہر کے کھانے کیلئے بڑے ہال کی طرف جانے والی بھیڑ میں شامل ہو گئے۔

''رون! خوش ہو جاؤ۔'' ہرمائنی نے اس کی طرف گوشت کی کڑاہی سرکاتے ہوئے کہا۔ ''تم نے سن لیا کہ پروفیسر میک گوناگل نے کیا کہا تھا۔''

رون نے اپنی پلیٹ میں گوشت ڈالا اور اپنا کانٹا اُٹھا لیا لیکن اس نے ابھی کھانا شروع نہیں کیا تھا۔

''ہیری!'' وہ دھیمے آواز میں نہایت سنجیدگی سے بولا۔ ''تم نے کہیں کوئی بڑا سا سیاہ کتا تو نہیں دیکھا ہے......''

''ہاں دیکھا ہے!'' ہیری نے سپاٹ لہجے میں کہا۔ ''اس رات کو جب میں ڈرسلی خاندان کے گھر کو لات مار کر نکلا تھا......''

رون کے ہاتھ سے کانٹا چھنا کے کی آواز کے ساتھ گر گیا۔

''شاید کوئی آوارہ کتا ہوگا۔'' ہرمائنی نے اطمینان بھرے انداز میں کہا۔

رون نے ہرمائنی کی طرف ایسے دیکھا جیسے اس کا دماغ چل گیا ہو۔

''ہرمائنی!'' وہ کاٹ کھانے والے انداز میں بولا۔ ''اگر ہیری نے واقعی چنگال کو دیکھا ہے تو یہ...... یہ بہت ہی منحوس بات ہے۔

میرے......میرے انکل بلیوس نے چنگال کو دیکھا تھا اور......اور وہ چوبیس گھنٹوں میں ہی مر گئے تھے......''

''یہ اتفاق بھی تو ہوسکتا ہے۔'' ہرمائنی نے کدو کا جوس گلاس میں ڈالتے ہوئے کہا۔

''تم جانتی ہی نہیں کہ تم کس بارے میں بکواس کر رہی ہو۔'' رون کو واقعی اس کی ڈھٹائی پر غصہ آ رہا تھا۔ ''چنگال سے زیادہ جادوگر اتنے زیادہ خوفزدہ ہو جاتے ہیں کہ ان کی جان ہی نکل جاتی ہے۔''

''تم نے صحیح کہا!'' ہرمائنی نے لاپروائی سے بال جھٹکتے ہوئے کہا۔ ''وہ چنگال کو دیکھتے ہیں اور دہشت کے باعث جاں بحق ہو جاتے ہیں۔ چنگال کوئی بدشگونی تو نہ ہوئی نا۔ موت کی اصل وجہ تو دہشت ہوئی۔ ہیری اب تک ہمارے ساتھ اسی لئے ہے کہ وہ اتنا احمق نہیں ہے کہ چنگال کو دیکھ کر دہشت میں آ جائے۔ اچھا تمہیں اگر دقت نہ ہو تو اب میں تھوڑی سی پڑھائی کر لوں......''

رون نے منہ بسور کر ہرمائنی کی طرف دیکھا۔ ہرمائنی نے اپنے بستہ کھول کر اس میں سے جادوئی علم الاعداد کی نئی کتاب نکالی اور اسے جوس کے جگ کے ساتھ ٹکا کر پڑھنے لگی۔

''مجھے علم جوتش تھوڑا سا ناقابل بھروسہ قسم کا مضمون لگتا ہے۔'' اس نے کتاب کے صفحات میں کچھ تلاش کرتے ہوئے کہا۔ ''میرے خیال سے یہ بہت اٹکل پچو جیسا کام ہے۔''

''اس بات میں تو کوئی شک نہیں تھا کہ اس پیالی میں چنگال ہی کی شبیہ تھی۔'' رون نے گرم لہجے میں کہا۔

''جب تم ہیری سے باتیں کر رہے تھے کہ یہ بھیڑ تھی تب تو تمہیں اتنا یقین نہیں تھا۔'' ہرمائنی نے سرد لہجے میں کہا۔

''پروفیسر ٹراؤلینی نے کہا تھا کہ تم میں علم جوتش سیکھنے اور مستقبل میں جھانکنے کی صلاحیت نہیں ہے۔ تم کسی مضمون میں ڈوبی رہو، یہ تم سے برداشت نہیں ہوتا ہے۔''

اس نے ہرمائنی کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھ دیا تھا۔ اس نے اپنی جادوئی علم الاعداد کی کتاب کو میز پر اتنی زور سے پٹخا کہ گوشت اور گاجر کے ٹکڑے ہر طرف اُڑ کر بکھر گئے۔

''اگر علم جوتش میں مہارت ہونے کا مطلب یہ ہے کہ مجھے چائے کی پتیوں میں موت کی بدشگونیاں دیکھنے کی اداکاری کرنا ہوگی تو مجھے لگتا ہے کہ میں زیادہ دیر تک اس مضمون کو جاری نہیں رکھ پاؤں گی۔ جادوئی علم الاعداد کی کلاس کے مقابلے میں علم جوتش کی کلاس نہایت بکواس اور بیہودہ تھی۔'' اس نے جھپٹ کر اپنا بستہ سمیٹا اور چل دی۔

رون اس کے عقب میں محض گھورتا رہ گیا۔

''تم نے سنا......وہ کیا کہہ کر گئی؟'' رون نے تعجب بھری آواز میں ہیری سے کہا۔ ''جادوئی علم الاعداد کی کلاس میں تو وہ ابھی تک گئی نہیں ہے......''

☆☆☆☆

دوپہر کے کھانے سے فارغ ہوکر ہیری جب سکول کی عمارت سے باہر نکلا تو اس کا چہرہ بے حد کھلا ہوا تھا۔کل کی بارش اب بند ہو چکی تھی۔آسمان بالکل صاف اور ہلکے بھورے رنگ کا دکھائی دے رہا تھا۔ ملائم اور چکنی گھاس میں ابھی تک نمی باقی تھی۔ایسے دلکش ماحول میں وہ جادوئی مخلوقات کی دیکھ بھال والی اپنی پہلی کلاس میں شامل ہونے کیلئے چل دیا۔

رون اور ہر مائنی ایک دوسرے سے بات چیت نہیں کررہے تھے۔ ہیری بھی بنا کچھ بولے ان کے ہمراہ چلتا رہا۔ پھر وہ تاریک جنگل کے کنارے پر پہنچ گئے۔ وہاں ہیگرڈ کی چھوٹی سی جھونپڑی تھی۔ وہ سکول کی قریبی سرسبز ڈھلان کو عبور کر کے نیچے اترے اور جونہی وہ اس جگہ پہنچے جہاں کلاس کے بچے موجود تھے تو انہیں وہاں تین لوگوں کی جانی پہچانی پشتیں دکھائی دیں۔ وہ اُنہیں دیکھ کر وہ سمجھ گئے کہ اس کلاس میں انہیں سلے درن کے ساتھ مل کر مشترکہ پڑھائی کرنا ہوگی۔ ملفوائے اوچھے انداز میں کلکاریاں بھرتا ہوا اپنے چمچوں کریب اور گوئل کے ساتھ باتیں کرر ہا تھا۔ ہیری بخوبی جانتا تھا کہ وہ وہاں کس بارے میں گفتگو کررہے ہوں گے؟

ہیگرڈ اپنی جھونپڑی کے دروازے پر ہی طلباء کا انتظار کرر ہا تھا۔ وہ حسب معمول اپنا چھچھوندر والا اوورکوٹ پہنے ہوئے تھا۔ فنگ نامی کتا اس کے پاس ہی تھا۔ ہیگرڈ پڑھائی شروع کرنے کیلئے کسی قدر بے چین دکھائی دے رہا تھا۔

طلباء کے پاس پہنچنے پر ہیگرڈ پرجوش انداز میں بولا۔ ''چلو آگے بڑھو! تم لوگوں کے لئے آج بہت ہی مزیدار سبق ہے...... بہت عمدہ اور دلچسپ سبق!...... سب لوگ آچکے ہیں؟ تو ٹھیک ہے اب سب ہمارے پیچھے پیچھے آؤ......''

ایک لمحے کیلئے تو ہیری پر خوف غالب ہو گیا، اس نے سوچا کہ ہیگرڈ انہیں تاریک جنگل میں لے جارہا ہو۔ تاریک جنگل میں جانے کے اتنے تلخ تجربے ہیری کو ہو چکے تھے کہ وہ اس کے تصور سے بھی لرزنے لگتا تھا۔ اس نے طے کر لیا تھا کہ وہ کبھی بھی تاریک جنگل میں نہیں جائے گا۔ بہر کیف ہیگرڈ انہیں اپنے ہمراہ درختوں کے جھنڈ کے قریب لے گیا۔ پانچ منٹ بعد وہ ایک قسم کے باڑے کے باہر پہنچ چکے تھے، جس کے چاروں طرف لکڑی کی باڑھ لگائی گئی تھی...... لیکن اس باڑے میں تو کچھ بھی نہیں تھا۔

''سب لوگ لکڑی کی باڑھ کے چاروں طرف کھڑے ہو جاؤ۔'' اس نے تیزی سے کہا۔ ''ٹھیک ہے...... دھیان سے دیکھنا۔ سب سے پہلے تو اپنی کتاب کو کھولو۔''

''مگر کیسے......؟'' ڈریکو ملفوائے کی سہمی ہوئی آواز گونجی۔

''کیا......؟'' ہیگرڈ حیرت سے بولا۔

''ہم اپنی کتابیں کیسے کھولیں؟'' ملفوائے نے دوبارہ پوچھا۔ اس نے بھیانک عفریتوں کی خوفناک کتاب باہر نکالی جسے اس نے رسی سے باندھ رکھا تھا۔ باقی سب لوگوں نے بھی اپنی اپنی کتابیں باہر نکالیں۔ کچھ بچوں نے تو ہیری کی طرح اپنی کتاب کو چرمئی بیلٹ سے باندھ رکھا تھا اور باقی بچوں نے انہیں تنگ بستے میں گھسا رکھا تھا یا پھر بڑی چٹکیوں سے بند کر رکھا تھا۔

''کیا کوئی بھی......کوئی بھی اپنی کتاب کھول نہیں پایا؟'' ہیگرڈ نے ناراضگی سے کہا۔

پوری کلاس نے نفی میں سر ہلا دیا۔

''تمہیں انہیں پچکارنا چاہئے تھا۔'' ہیگرڈ نے کہا جیسے یہ دنیا کی سب سے عمدہ چیز ہو۔ ''دیکھو!......'' اس نے ہرمائنی کی کتاب لی اور اس پر لگی سپلو ٹیپ کو ہٹا دیا۔ کتاب نے کاٹنے کی کوشش کی لیکن ہیگرڈ نے اس کی پشت پر اپنی انگلی پھیری۔ کتاب پہلے تو کانپ گئی اور پھر پرسکون ہو کر اس کے ہاتھوں میں کھل گئی۔

''ارے واہ!...... ہم لوگ بھی کتنے احمق تھے۔'' ملفوائے نے ہنسی اُڑانے والے انداز میں کہا۔ ''ہمیں کتاب کو پچکارنا چاہئے تھا۔ ہمیں یہ اندازہ لگا لینا چاہئے تھا......''

''ہم نے...... ہم نے سوچا کہ وہ مزیدار ہے۔'' ہیگرڈ نے ہرمائنی سے کہا۔

''اوہ!...... بہت مزیدار ہیں۔'' ملفوائے منہ بگاڑ کر بولا۔ ''جو کتابیں ہمارے ہاتھ کاٹنے کی کوشش کریں...... وہ بہت مزیدار ہی تو ہوتی ہیں......''

''چپ رہو ملفوائے!'' ہیری نے دھیمے مگر سرد لہجے میں کہا۔ ہیگرڈ کسی قدر دلبرداشتہ دکھائی دے رہا تھا۔ ہیری کی کوشش تھی کہ ہیگرڈ کی پہلی کلاس میں کسی قسم کی بدمزگی نہ پیدا ہو۔

''تو پھر ٹھیک ہے!'' ہیگرڈ بولا جس کا دھیان بھٹک گیا تھا۔ ''...... تو تم لوگوں نے کتابیں نکال لی ہیں اور...... اور...... اب تمہیں جادوئی مخلوقات کی ضرورت ہے۔ ہے نا!...... تو اب ہم جا کر انہیں یہاں لاتے ہیں۔ تھوڑی دیر انتظار کرو۔''

وہ تیز تیز ڈگ بھرتا ہوا تاریک جنگل کی گہرائیوں میں نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ ملفوائے نے زور سے کہا۔

''اوہ میرے خدا!...... یہ سکول تو اب برباد ہو گیا ہے۔ وہ جنگلی آدمی اب پڑھانے لگا ہے۔ جب میں اپنے ڈیڈ کو یہ سب بتاؤں گا تو انہیں تو دل کا دورہ پڑ جائے گا۔''

''چپ رہو ملفوائے!'' ہیری نے ایک بار پھر اسے تنبیہ کرتے ہوئے کہا۔

''خبردار پوٹر......! تمہارے پیچھے روح کھچڑ ہے۔''

''اووووں اووووں......'' لیونڈر براؤن باڑھ کی دوسری طرف اشارہ کرتے ہوئے چیخی۔

ایک درجن کے قریب جادوئی جانور ان کی طرف آتے ہوئے دکھائی دیئے۔ ہیری نے آج تک اس قدر عجیب و غریب جانور کبھی نہیں دیکھے تھے۔ ان کے جسم، پچھلے کھر اور دم گھوڑے کی طرح تھیں لیکن ان کے اگلے پنجے، پنکھ اور سر بالکل عقاب جیسا تھا۔ ان کی نوکیلی چونچیں تیز دھار خنجر کی طرح تھیں اور ان کی بڑی بڑی آنکھیں چمکدار اور نارنجی رنگ کی تھیں۔ ان کے اگلے پیروں کے پنجے آدھ فٹ تک لمبے تھے اور وہ نہایت خونخوار دکھائی دے رہے تھے۔ ان سب کے گلے میں چمڑے کے پٹے پڑے ہوئے تھے جو ایک بڑی زنجیر سے بندھے ہوئے تھے۔ ہیگرڈ نے ان سب کی زنجیروں کو اپنے قوی الجثہ ہاتھوں میں پکڑ رکھا تھا۔ وہ ان عجیب الخلقت

جانوروں کے عقب میں باڑے میں داخل ہوتا ہوا دکھائی دیا۔

''وہاں چلو!'' ہیگرڈ نے زنجیروں کو ہلاتے ہوئے جانوروں کو اس باڑھ کے اندر دھکیلتے ہوئے کہا۔ باڑھ کی بیرونی طرف طلباء گھیرا ڈالے کھڑے حیرت بھری نگاہوں سے ان جانوروں کو دیکھ رہے تھے۔ ہیگرڈ باڑے کے احاطے میں داخل ہوا اور ایک ایک کر کے ان سب جانوروں کو ایک دوسرے سے الگ فاصلے پر باندھنے لگا۔ باڑھ کے قریب کھڑے سب بچے ایک ایک قدم پیچھے ہٹ گئے تھے۔

''قشنگر......!'' ہیگرڈ نے خوشی سے جھومتے ہوئے کہا اور اس نے ان کی طرف ہاتھ ہلا کر کہا۔ ''کیوں......خوبصورت ہیں نا؟''

ہیری ہیگرڈ کی بات کا مطلب سمجھ چکا تھا۔ آدھے گھوڑے اور آدھے عقاب......قشنگر کو دیکھنا بھلا لگتا تھا۔ اس کی چمکتی ملائم کھال اور بالائی دھڑ پر موجود پروں سے لیکر بالوں تک ہر چیز خوبصورت تھی۔ سبھی قشنگر الگ الگ رنگوں کے تھے۔ بھورے، گلابی، سرخ، سیاہ کالے اور سرمئی۔

ہیگرڈ نے اپنے ہاتھ مسلتے اور مسکراتے ہوئے کہا۔ ''اس کے پاس کون جانا چاہے گا؟''

ایسا دکھائی دیا کہ جیسے طلباء میں سے یہ کام کرنے کیلئے کوئی بھی تیار نہیں تھا۔ بہرحال ہیری، رون اور ہرمائنی بے خوفی سے باڑھ کے مزید نزدیک چلے آئے۔

''اوہ ہاں!......قشنگروں کے بارے میں تم لوگوں کو سب سے پہلی بات یہ پتہ ہونا ضروری ہے کہ وہ بے حد حساس طبیعت کے مالک ہوتے ہیں۔'' ہیگرڈ نے ٹھنڈے لہجے میں کہا۔ ''قشنگر بہت جلدی ہی برا مان جاتے ہیں۔ کبھی ان کا تمسخر نہیں اُڑانا چاہئے اور نہ ہی ان سے پنگا لینے کی کوشش کرنا چاہئے۔ کیونکہ ایسا کرنا ممکن ہے کہ یہ آپ کی زندگی کی آخری غلطی ثابت ہو۔''

ملفوائے، کریب اور گوئل ہیگرڈ کی باتیں بالکل نہیں سن رہے تھے۔ وہ باہمی گپ شپ میں مشغول دکھائی دیئے۔ ہیری کو جانے کیوں ایسا احساس ہو رہا تھا کہ وہ کسی ایسی سازش کے تانے بانے بننے میں مشغول ہیں جس سے کلاس کے ماحول کو بگاڑا جا سکے۔

''ہمیشہ......قشنگروں کی جانب سے پہل کا انتظار کرنا چاہئے۔'' ہیگرڈ نے بات جاری رکھی۔ ''یہ بنیادی اصول ہے کہ اس کے پاس جا کر سر جھکاؤ اور پھر انتظار کرو۔ اگر وہ بھی سر جھکا دیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس نے تمہیں خود کو چھونے کی اجازت دے دی ہے۔ اگر وہ سر نہ جھکائیں تو جلدی سے پیچھے ہٹ جانا چاہئے کیونکہ اس کے پنجوں سے بے حد نقصان پہنچنے کا احتمال ہو سکتا ہے۔'' ہیگرڈ نے سب کے چہروں کو بغور دیکھا۔

''ٹھیک ہے......تو پہلے کون جانا چاہتا ہے؟''

یہ سن کر کلاس کے تمام بچے تیزی سے پیچھے ہٹتے چلے گئے۔ یہاں تک کہ ہیری، رون اور ہرمائنی کے دل میں خوف کا کھٹکا پیدا ہونے لگا۔ قشنگر اب اپنے خونخوار سروں کو بری طرح ہلا رہے تھے اور کئی ایک تو اپنے ادھیڑ دینے والے پنجوں کو ہوا میں لہرا کر متنبہ کر

رہے تھے۔انہیں زنجیروں میں بندھا رہنا شاید اچھا نہیں لگ رہا تھا۔

''کوئی بھی نہیں......''ہیگر ڈنے مایوسی بھری نظروں سے ان کی طرف دیکھا۔

''میں یہ کام کروں گا......!''ہیری سے نہ رہا گیا اور فوراً بول پڑا۔

اس کے عقب میں تیزی سے سانس کھینچنے کی آواز سنائی دی۔ لیونڈر اور پاروتی سرگوشی کے انداز میں بولیں۔''اوہ نہیں...... ہیری! اپنی چائے کی پتیوں کی پیشین گوئی کو یاد کرو۔''

ہیری نے ان کی بات کو نظر انداز کر دیا اور پھر وہ مضبوطی سے قدم جماتا ہوا باڑھ کا جنگلا عبور کر کے احاطے میں پہنچ گیا۔

''شاباش ہیری!......''ہیگر ڈنے جوشیلی آواز میں کہا۔''تو پھر ٹھیک ہے۔ہم دیکھتے ہیں کہ 'بک بیک' کے ساتھ تمہاری کیسی دوستی چھنتی ہے......؟''

اس نے ایک زنجیر کھول دی۔ بھورے رنگ کے ایک قشنگر کو دوسرے قشنگروں سے الگ کیا اور اس کے گلے میں پڑا چمڑے کا پٹا بھی اتار دیا۔ باڑھ کے دوسری طرف کھڑے بچوں کی سانسیں تک رُک گئی تھیں، وہ خوف اور تجسس کے ملے جلے جذبات سے احاطے کا منظر دیکھ رہے تھے۔ملفوائے کی حالت بھی کچھ الگ نہیں تھی،اس کی چھوٹی چھوٹی آنکھیں مزید سکڑ گئی تھیں۔

''آرام سے ہیری!''ہیگر ڈنے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔''اس سے نظر ملاؤ اور کوشش کرو کہ پلکیں کم سے کم جھپکاؤ۔ زیادہ پلکیں جھپکانے سے قشنگر تم پر بھروسہ نہیں کرے گا۔''

ہیری نے بک بیک کے مدمقابل پہنچ کر اس سے نظریں ملائیں۔اس کی آنکھوں میں پلکیں نہ جھپکانے کے باعث آنسو آنے لگے مگر اس نے پلکیں نہیں جھپکائیں۔ بک بیک نے یکا یک اپنا سر گھمایا اور اپنی خونخوار آنکھوں سے ہیری کو گھورنے لگا۔

''یہ ہوئی نا بات......!''ہیگر ڈجوشیلے لہجے میں بولا۔''اب اپنا سر جھکاؤ۔''

ہیری بک بیک کے سامنے اپنی گردن کا پچھلا حصہ کھلا نہیں چھوڑنا چاہتا تھا لیکن اس نے ویسا ہی کیا جیسے ہیگر ڈنے ہدایات دی تھیں۔اس نے تھوڑا سر جھکایا اور پھر کنکھیوں سے اوپر دیکھا۔

قشنگر اب بھی اکڑا کسی حرکت کے بغیر ہیری کو کھا جانے والی نظروں سے گھور رہا تھا۔

''اوہ!''ہیگر ڈنے فکر مند ہوتے ہوئے کہا۔''ٹھیک ہے......اب پیچھے ہٹ جاؤ ہیری! آرام سے......''

لیکن اسی لمحے ہیری کو یہ دیکھ کر بے حد تعجب ہوا کہ قشنگر اچانک اپنے پپڑی دار گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا تھا۔ یہ سمجھنے میں کوئی غلطی نہیں ہوسکتی تھی کہ وہ واقعی جھک گیا ہے۔

''شاباش ہیری!''ہیگر ڈخوشی سے جھومتے ہوئے بولا۔''ٹھیک ہے......اب تم اسے چھو سکتے ہو۔چلو آگے بڑھو......اور اس کی چونچ کو پیار سے سہلاؤ۔''

ہیری کا خیال تھا کہ اس سے زیادہ بہتر یہ انعام ہوتا کہ ہیگرڈ اسے پیچھے ہٹ کر احاطے سے نکل جانے کی ہدایت کرتا۔ بہر کیف وہ قشنگر کی طرف دھیمے دھیمے انداز میں قدم بڑھانے لگا اور اس نے ڈرتے ڈرتے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ اگلے لمحے میں ہیری قشنگر کی چونچ کو تھپتھپا رہا تھا۔ قشنگر کو ہیری کا ایسا کرنا اچھا لگا اسی لئے اس نے سستی سے اپنی آنکھیں بند کر لی تھیں۔ شاید اسے اس میں لذت محسوس ہو رہی تھی۔ یہ دیکھ کر کلاس کے تمام طلباء نے ہیری کیلئے تالیاں بجائیں۔ ملفوائے، کریب اور گوئل صرف ایسے تھے جو تالیاں بجانے کے بجائے حسد کی آگ میں جل رہے تھے۔ ان کے چہروں پر ناگواری کے تاثرات نمایاں تھے۔

''تو پھر ٹھیک ہے ہیری!'' ہیگرڈ نے پرسکون انداز میں کہا۔ ''ہمیں لگتا ہے کہ اب یہ تمہیں اپنی سواری کرنے کی بخوشی اجازت دے دے گا۔''

ہیری نے تو ایسا خواب وخیال میں بھی نہیں سوچا تھا۔ اسے بہاری ڈنڈے پر تو اُڑنے کی عادت تھی مگر اندازہ تھا کہ قشنگر کی سواری کچھ الگ ہی قسم کی ثابت ہوگی۔

''تم اس کی پشت پر بیٹھ جاؤ......'' ہیگرڈ نے کہا۔ ''پروں والے جوڑ کے ٹھیک پیچھے۔ اور دھیان رہے کہ اس کا کوئی بھی پنکھ مت کھینچنا۔ اسے یہ اچھا نہیں لگے گا......''

ہیری نے بک بیک کے پر کے اوپر اپنا پیر رکھا اور اس کی پشت پر سوار ہو گیا۔ بک بیک یکدم کھڑا ہو گیا۔ ہیری کو یہ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ اسے کہاں سے پکڑے؟ کیونکہ اس کے سامنے کی ہر چیز اس کے پروں میں ڈھکی ہوئی تھی۔

''چلو......آگے بڑھو......'' ہیگرڈ نے قشنگر کے پیٹھ پر دھول جمائی۔

اچانک بک بیک کسی اطلاع کے بغیر ہی اپنے دونوں بارہ فٹ لمبے پر کھول کر پھڑ پھڑانے لگا۔ آسمان میں اُڑنے سے پہلے اسے صرف اتنا موقع ملا کہ وہ قشنگر کی گردن کو اپنے بازوؤں کے حصار میں دبوچ سکے۔ یہ اُڑان بہاری ڈنڈے جیسی تو بالکل نہیں تھی اور ہیری خوب جانتا تھا کہ اسے کون سی اُڑان زیادہ پسند تھی۔ قشنگر کے پر اس کے دونوں طرف پھڑ پھڑا رہے تھے اور اسے اس اُڑان میں تو بالکل بھی مزہ نہیں آ رہا تھا۔ جب قشنگر کے پر ہیری کے پیروں پر پڑتے تھے تو اسے لگتا تھا کہ وہ نیچے گرنے والا ہے۔ چمکدار اور ملائم کھال پر اس کی انگلیاں پھسل پھسل جا رہی تھیں۔ وہ قشنگر کے کھال پر زیادہ مضبوط گرفت جمانے کی ہمت بھی نہیں کر پا رہا تھا۔ نمبس ۲۰۰۰ کی اطمینان بخش سواری کے بجائے وہ قشنگر پر آگے پیچھے ڈول رہا تھا۔ جب قشنگر کی پیٹھ پروں کے ساتھ اوپر اُٹھتی تھی اور پھر نیچے گرتی تھی تو ہیری بھی اوپر نیچے ہونے لگتا تھا۔

قشنگر نے باڑے کے گرد ایک فضائی چکر لگایا اور پھر وہ واپس زمین کی طرف پرواز کرنے لگا۔ ہیری کو اسی بات کا دھڑکا لگا ہوا تھا۔ جب قشنگر کی چکنی ملائم گردن نیچے کی جانب جھکنے لگی تو وہ زور لگا کر پیچھے جھک گیا۔ اسے اندیشہ تھا کہ وہ اس کی چونچ پر سے ہوتا نیچے گر جائے گا۔ بالآخر قشنگر کے چاروں پیر زمین کے ساتھ ٹکرائے تو ہیری کے جسم کو زبردست جھٹکا لگا۔ کسی طرح وہ قشنگر کی پشت پر بیٹھے

رہنے میں کامیاب ہو ہی گیا تھا۔

''بہت اعلیٰ ہیری!''ہیگرڈ چہکتا ہوا گرجا۔اس وقت ملفوائے، کریب اور گوئل کے علاوہ سبھی بچوں نے خوب جم کر تالیاں بجائی تھیں۔''ٹھیک ہے......اور کون یہ کرنا چاہے گا؟''

ہیری کی کامیابی سے باقی تمام طلباء میں ہمت پیدا ہو چکی تھی۔وہ بھی باڑے کے احاطے میں داخل ہونے لگے۔ہیگرڈ ایک کے بعد ایک قشنگروں کی زنجیریں کھولتا چلا گیا۔جلد ہی پورے باڑے میں طلباء اور طالبات گھبرائے ہوئے انداز میں سر جھکاتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔نیول بار بار اپنے قشنگر کے سامنے سے بھاگ نکلتا تھا جو کسی بھی طرح اپنے گھٹنے اس کے سامنے جھکانے کو تیار دکھائی نہیں دیتا تھا۔رون اور ہرمائنی نے ہیری کی آنکھوں کے سامنے ایک سرخ قشنگر پر قسمت آزمائی کی تھی۔

ملفوائے، کریب اور گوئل نے اپنے لئے بک بیک کو ہی منتخب کیا تھا۔اس نے ملفوائے کے سامنے سر جھکا دیا تھا۔ملفوائے اس کی چونچ تھپتھپا رہا تھا اور حقارت بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ملفوائے نے ہیری کو چڑانے کیلئے بلند آواز میں کہا۔''یہ بہت آسان کام ہے۔میں جانتا تھا کہ اگر پوٹر یہ کر سکتا ہے تو یہ کام آسان ہی ہوگا......میں شرط لگا سکتا ہوں کہ یہ بالکل خطرناک نہیں ہے۔''اس نے قشنگر کی طرف دیکھ کر کہا۔''تم تو صرف ایک بدصورت اور گندے جانور ہو......''

یہ سب ایک ہی پل میں ہو گیا تھا۔قشنگر کے فولادی مضبوط پنجے ملفوائے کے ہاتھ پڑے اور ملفوائے چیختا ہوا پیچھے کی طرف الٹ گیا۔اگلے ہی لمحے ہیگرڈ نے سرعت کے ساتھ آگے بڑھ کر بک بیک کی گردن میں پٹا ڈال کر اسے قابو کر لیا تھا۔بک بیک اب بھی ملفوائے تک پہنچنے کیلئے بری طرح سے مچل رہا تھا۔ہیگرڈ کو اسے سنبھالنا خاصا دشوار محسوس ہو رہا تھا۔دوسری طرف ملفوائے گھاس میں گرا پڑا تھا اور اس کا چوغہ خون کی سرخی سے لت پت ہو گیا تھا۔

یہ منظر دیکھ کر تو پوری کلاس کے بچے دہشت زدہ ہو چکے تھے۔ملفوائے گرے گرے چیخا۔

''میں مر رہا ہوں......میں مر رہا ہوں......میری طرف دیکھو۔اس نے مجھے مار ڈالا۔''

جب ہیگرڈ نے ملفوائے کو آسانی سے اُٹھا لیا تو ہرمائنی نے بھاگ کر باڑے کا دروازہ کھول دیا۔ہیگرڈ جب اسے اُٹھائے ہوئے ہیری کے قریب سے گزرا تو ہیری نے دیکھا کہ اس کے بازو پر ایک گہرا اور لمبا گھاؤ موجود تھا جس میں سے خون بہہ رہا تھا۔ہیگرڈ سکول کی عمارت کی طرف جانے والی چڑھائی پر تیز تیز قدموں سے بھاگتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

جادوئی مخلوقات کی دیکھ بھال کی کلاس کے بچے اب سہمے ہوئے واپس سکول کی طرف لوٹ رہے تھے۔سلے درن کے طلباء ہیگرڈ کو جاہل، گنوار اور جانے کیا کچھ کہہ کہہ کر کوس رہے تھے۔

''اسے تو ملازمت سے برطرف کر دینا چاہئے......''پینسی پارکنسن نے روتے ہوئے کہا

''یہ سراسر ملفوائے کی غلطی تھی......''ڈین تھامس نے غصے سے کہا۔یہ سن کر کریب اور گوئل نے اپنے مسلز کو اوپر نیچے ہلاتے

ہوئے اسے دھمکی دی۔ وہ سب پتھر کی سیڑھیاں چڑھ کر خالی بڑے ہال میں جمع ہو گئے۔

''میں دیکھ کر آتی ہوں کہ اس کی اب کیسی حالت ہے؟'' پینسی پارکنسن یہ کہتے ہوئے سنگ مرمر کی سیڑھیاں چڑھتی چلی گئی۔ سلے درن کے باقی طلباء ہیگرڈ کے بارے میں برا بھلا کہتے ہوئے اپنے تہہ خانے میں موجود سلے درن ہال کی طرف چل دیئے۔ ہیری، رون اور ہرمائنی اپنے ساتھیوں کے ہمراہ گری فنڈر کے ہال کی طرف جانے کیلئے بالائی منزل کی سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئے۔

''کیا تمہیں اندازہ ہے کہ ملفوائے بالکل ٹھیک ہو جائے گا؟'' ہرمائنی نے پریشانی کے عالم میں پوچھا۔

''بالکل ہو جائے گا۔ میڈم پامفری ایک سیکنڈ میں گہرے سے گہرا زخم ٹھیک کر دیتی ہیں۔'' ہیری نے جواب دیا۔ اسے وہ لمحہ یاد آ گیا تھا جب میڈم پامفری نے اس کی بگڑی ہوئی چوٹ کو جادوئی ادویات سے ٹھیک کر دیا تھا۔

''ہیگرڈ کی پہلی کلاس میں اس طرح کا حادثہ ہو جانا سچ مچ سنگین بات ہے...... ہے نا؟'' رون نے فکرمند ہوتے ہوئے کہا۔ ''ملفوائے نے اس کی عزت اچھالنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔''

ڈنر کے کھانے کیلئے وہ بڑے ہال میں پہنچے۔ انہیں وہاں ہیگرڈ کی موجودگی کی توقع تھی مگر وہ وہاں موجود نہیں تھا۔

''وہ اسے ملازمت سے نکالیں گے تو نہیں......؟'' ہرمائنی نے پریشانی کے عالم میں پوچھا۔ وہ اپنے سامنے رکھے ہوئے لذیذ کھانے کی ڈش کو چھو بھی نہیں رہی تھی۔

''بہتر ہو گا کہ وہ ایسا نہ ہی کریں......'' رون بولا۔ وہ بھی کچھ نہیں کھا رہا تھا۔

ہیری نے سلے درن کی میز کی طرف نگاہ دوڑائی۔ کریب اور گوئل سمیت بہت سارے طلباء آپس میں جڑ کر گپ شپ میں مشغول دکھائی دیئے۔ ہیری کو یقین تھا کہ وہ اس بارے میں کوئی نہ کوئی من گھڑت کہانی ضرور بنا رہے ہوں گے کہ ملفوائے کو چوٹ کیسے لگی؟

''تم یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ......'' رون نے اُداسی بھرے لہجے میں کہا۔ ''پہلا دن دلچسپ نہیں رہا۔''

وہ ڈنر کے بعد گری فنڈر کے پر ہجوم ہال میں پہنچ گئے۔ انہوں نے دوسروں بچوں کی طرح پروفیسر میک گوناگل کا دیا ہوا ہوم ورک کرنے کی کوشش کی۔ لیکن ان تینوں کا ہی دھیان بار بار بھٹکتا رہا اور وہ بار بار کھڑکیوں کے باہر جھانکتے رہے۔

''ہیگرڈ کی کھڑکی میں روشنی......!'' ہیری یکدم بولا۔

رون نے جلدی سے اپنی گھڑی کی طرف دیکھا۔ ''اگر ہم جلدی کریں تو جا کر اس سے ملاقات کر سکتے ہیں۔ ابھی زیادہ دیر نہیں ہوئی ہے......''

''کیا پتہ......؟'' ہرمائنی نے دھیمے لہجے میں کہا اور ہیری کی طرف دیکھنے لگی۔

''مجھے میدان کے پار جانے کی اجازت ہے۔'' ہیری نے کہا۔ ''سیریس بلیک، روح کھچڑوں کو جل دے کر یہاں تک تو آ نہیں سکتا ہے۔''

انہوں نے اپنا ہوم ورک ایک طرف رکھا اور موٹی عورت کی تصویر سے ہو کر باہر نکل گئے۔ انہیں بے حد خوشی ہوئی کہ باہر نکلتے وقت کسی سے بھی مڈبھیڑ نہیں ہوئی تھی کیونکہ انہیں پکا یقین نہیں تھا کہ انہیں اتنی دیر سے باہر جانا چاہئے۔

گھاس اب بھی گیلی تھی اور دھند لکے میں قریباً سیاہ دکھائی دے رہی تھی۔ جب انہوں نے ہیگرڈ کی جھونپڑی کا دروازہ کھٹکھٹایا تو ایک آواز آئی۔ ''اندر آ جاؤ......''

ہیگرڈ اپنی لکڑی کی میز کے پاس شرٹ پہنے بیٹھا تھا۔ اس کے کتے فینگ کا سر اس کی گود میں تھا۔ ایک نظر میں ہی وہ سمجھ گئے کہ ہیگرڈ اس وقت نشے میں بری طرح دھت تھا۔ اس کے سامنے جست کا جگ رکھا تھا جو قریباً بالٹی جتنا بڑا تھا۔ ہیگرڈ کی حالت اتنی خراب تھی کہ وہ انہیں ٹھیک سے پہچان بھی نہیں پا رہا تھا۔ انہیں پہچاننے کے بعد وہ بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔ ''ہمیں اندازہ ہے کہ یہ ایک نیا ریکارڈ قائم ہو گیا ہے۔ ہوگورٹس میں آج تک کسی بھی استاد کو پہلے ہی دن نہیں برخاست کیا گیا ہوگا۔''

''تمہیں......'' ہرمائنی نے تعجب سے پوچھا۔ ''تمہیں نکالا تو نہیں گیا ہیگرڈ؟''

''اب تک تو نہیں نکالا گیا ہے!'' ہیگرڈ نے اُداسی بھرے لہجے میں کہا اور جگ جو کچھ کچھ بھی تھا اس کا بڑا گھونٹ بھرا۔ ''لیکن یہ صرف وقت کی بات ہے، ملفوائے کی چوٹ کے بعد......''

''وہ اب کیسا ہے؟'' رون نے جلدی سے پوچھا۔ ''زخم زیادہ گہرا تو نہیں تھا۔''

''میڈم پامفری سے جتنا ہو سکتا تھا، انہوں نے کر دیا۔'' ہیگرڈ نے دھیرے سے کہا۔ ''لیکن ملفوائے اس کے بعد بھی درد کی شکایت کر رہا تھا...... بری طرح کراہ رہا تھا...... ہاتھ پر پٹی باندھنے کی ضد کر رہا تھا......''

''وہ جان بوجھ کر ایسی اداکاری کر رہا ہے۔'' ہیری نے جلدی سے کہا۔ ''میڈم پامفری کسی بھی چوٹ کو ٹھیک کر سکتی ہیں۔ گذشتہ ہی سال کی بات ہے کہ انہوں نے میری آدھی ہڈیاں دوبارہ پیدا کر دی تھیں۔ ملفوائے اس حادثے کو طول دے کر زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھانا چاہتا ہے۔''

''ظاہر ہے! سکول کی بورڈ کمیٹی کے گورنروں کو بھی اس حادثے کے بارے میں پتہ چل چکا ہے۔'' ہیگرڈ نے دل برداشتہ لہجے میں کہا۔ ''ان کا خیال ہے کہ ہم نے پہلے ہی دن ضرورت سے زیادہ بڑا اسبق منتخب کر لیا ہے۔ ہمیں قشنگر کا موضوع بعد میں پڑھانا چاہئے تھا...... اس کے بجائے ہمیں 'فل بر کرومز' یا پھر کوئی موضوع پڑھانا چاہئے تھا...... ہم نے بس صرف یہ سوچا تھا کہ پہلے دن کی کلاس ذرا دلچسپ رہنا چاہئے...... ساری غلطی ہماری ہی تھی......''

''ساری غلطی ملفوائے کی تھی۔'' ہرمائنی نے سنجیدگی سے کہا۔

''ہم سب اس حادثے کے گواہ ہیں۔'' ہیری نے تیزی سے کہا۔ ''تم نے پہلے ہی آگاہ کر دیا تھا کہ اگر قشنگروں کی بے حرمتی یا تمسخر اُڑایا جائے گا تو وہ حملہ آور ہو سکتے ہیں۔ یہ ملفوائے کی غلطی تھی کہ وہ اس وقت سننے کے بجائے کسی اور دنیا میں کھویا ہوا تھا۔ ہم

پروفیسر ڈمبل ڈور کو ساری سچائی بتا دیں گے......''

''پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہیگرڈ! ہم سب تمہاری طرف داری کریں گے۔'' رون نے تسلی دینے کی کوشش کی۔

ہیگرڈ کی سانپ جیسی سیاہ آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ اس نے ہیری اور رون کو گلے لگا لیا۔ اس نے جذبات کی شدت میں انہیں زور سے بھینچا کہ ان کی ہڈیاں کڑکڑانے لگی۔

''میں سوچتی ہوں کہ تم نے بہت زیادہ پی رکھی ہے ہیگرڈ!'' ہرمائنی نے پریشانی کے عالم میں کہا۔ اس نے میز سے جگ اُٹھایا اور اسے باہر لے جا کر خالی کر ڈالا۔

''شاید وہ صحیح کہتی ہے۔'' ہیگرڈ نے ہیری اور رون کو چھوڑتے ہوئے کہا۔ وہ دونوں لڑکھڑاتے ہوئے جلدی سے دور ہٹ گئے اور اپنی پسلیاں مسلنے لگے۔ ہیگرڈ کرسی سے جیسے تیسے اُٹھا اور ڈگمگاتے قدموں سے ہرمائنی کے پیچھے باہر نکل گیا۔ انہیں چھپاکے کی ایک زوردار آواز سنائی دی۔

''اس نے کیا کیا......؟'' ہیری نے گھبرائے ہوئے لہجے میں پوچھا۔ ٹھیک اسی وقت ہرمائنی خالی جگ لے کر جھونپڑی میں واپس داخل ہوئی۔

''اس نے اپنا سر پانی کی بالٹی میں ڈال دیا ہے۔'' ہرمائنی نے جگ دور رکھتے ہوئے کہا۔

ہیگرڈ جب اپنی آنکھوں سے پانی پونچھتا ہوا واپس لوٹا تو اس کے لمبے بالوں اور کھچڑی جیسی ڈاڑھی میں سے پانی نچڑ رہا تھا۔

''اب ٹھیک ہے!'' اس نے اپنے سر کو کسی کتے کی مانند زور سے جھٹکا۔ پانی کے چھینٹوں کی بوچھاڑ نے ان تینوں کو بھگو دیا تھا۔

''یہ اچھا ہوا کہ تم لوگ ہم سے ملنے آ گئے......ہم سچ مچ......''

وہ اچانک بولتے بولتے رُک گیا اور اس کی نظریں ہیری پر جم گئیں۔ وہ اسے تیز نگاہوں سے گھور رہا تھا۔ ایسا لگا کہ جیسے اسے ابھی اس بات کا احساس ہوا ہو کہ ہیری وہاں پر موجود تھا۔

''تم یہاں کیا کر رہے ہو؟'' ہیگرڈ نے گرجتی ہوئی آواز میں پوچھا۔ چونکہ وہ اچانک غصیلے لہجے میں بولا تھا اس لئے وہ تینوں اپنی اپنی جگہ اچھل پڑے۔ ''اندھیرا ہونے کے بعد تمہیں باہر نہیں گھومنا چاہئے ہیری! اور تم دونوں......تم نے اسے باہر کیوں نکلنے دیا؟''

ہیگرڈ نے ہیری کے پاس پہنچ کر اس کا ہاتھ پکڑا اور اسے کھینچتے ہوئے دروازے تک لے گیا۔ وہ بے حد غصے میں دکھائی دے رہا تھا۔

''چلو ہم تم لوگوں کو سکول چھوڑنے جا رہے ہیں۔ اندھیرا ہونے کے بعد پھر کبھی ہم سے ملنے مت آنا۔ ہم اس قابل نہیں ہیں سمجھے......''

☆☆☆☆

ساتوں باب

# الماری میں چھپا چھلاوہ

ملفوائے جمعرات کی صبح تک کلاس میں نہیں حاضر ہوا تھا۔ جادوئی مرکبات کی کلاس میں جب سلے درن اور گری فنڈر کے طلباء مشترکہ پڑھائی کا آدھا پیریڈ گزار چکے تھے تب وہ بڑی شان کے ساتھ کلاس روم میں داخل ہوا۔ اس کے دائیں ہاتھ پر پٹیاں بندھی ہوئی تھیں اور ہاتھ کو سہارا دینے کیلئے ایک لمبی پٹی اس کے گلے میں پڑی دکھائی دے رہی تھی۔ ہیری کے مطابق ملفوائے اس طرح سے اپنی اداکاری کو عمدہ طور پر پیش کرنے کی کوشش کر رہا تھا جیسے وہ کسی خطرناک میدان جنگ سے لوٹنے والا کوئی بہادر سپاہی ہو۔

''اب ہاتھ کیسا ہے ڈریکو؟'' پینسی پارکنسن نے پوچھا۔ ''کیا بہت درد ہو رہا ہے؟''

''ہاں!'' ملفوائے نے بہادری سے چہرے پر مسکراہٹ سجاتے ہوئے جواب دیا لیکن جونہی پینسی نے اپنی گردن دوسری طرف گھمائی تو ہیری نے دیکھا کہ ملفوائے نے قریب بیٹھے کریب اور گوئل کو چپکے سے آنکھ ماری۔

''بیٹھ جاؤ...... بیٹھ جاؤ!'' پروفیسر سنیپ نے دھیمی آواز میں ملفوائے سے کہا۔

ہیری اور رون نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ اگر وہ دیر سے آئے ہوتے تو پروفیسر سنیپ نے انہیں 'بیٹھ جاؤ' نہیں کہنا تھا بلکہ سزا کا مستحق قرار دیتے ہوئے کوئی سخت سزا سنا دینا تھی۔ لیکن ملفوائے کو سنیپ کی کلاس میں ہمیشہ ہر معاملے میں بہت چھوٹ دی جاتی تھی۔ سنیپ سلے درن فریق کا سربراہ بھی تھا اور عام طور پر وہ باقی طلباء کے مقابلے میں اپنے سیکشن کے طلباء کو زیادہ پسند کرتا تھا۔

وہ لوگ آج ایک نئے مرکب کی تیاری کر رہے تھے۔ 'سکیڑنے والا سیال' ملفوائے نے ہیری اور رون کے ٹھیک پاس اپنا مرکب بنانے کا سامان رکھ لیا تاکہ وہ انہی کی میز پر سیال بنانے کی تیاری کر سکے۔

''سر! مجھے گلبہار کے پودے کی جڑوں کو کاٹنے میں کسی کی مدد چاہیئے کیونکہ میرے ہاتھ میں چوٹ......'' ملفوائے نے اونچی آواز میں کہا۔

پروفیسر سنیپ نے اوپر دیکھے بنا کہا۔ ''ویزلی! ملفوائے کی جڑیں کاٹ دو۔''

رون کا چہرہ اینٹ کی طرح سرخ ہو گیا۔

''تمہارے ہاتھ میں کوئی چوٹ ووٹ نہیں لگی۔''اس نے جل کر ملفوائے سے کہا۔

ملفوائے اسے دیکھ کر بھدے انداز میں مسکرایا۔

''ویزلی! تم نے سنا کہ پروفیسر سنیپ نے ابھی ابھی کیا کہا؟ ہے نا! ...... چلو ان جڑوں کو کاٹ دو۔'' رون نے اپنا چاقو اُٹھایا۔ملفوائے کی جڑوں کو اپنی طرف کھینچا اور انہیں لاپروائی سے کاٹنے لگا تاکہ وہ سب الگ الگ شکل کی ہو جائیں۔

''سر!''ملفوائے نے دوبارہ اونچی میں کہا۔''ویزلی میری جڑوں کو آڑی ترچھی کاٹ رہا ہے۔''

پروفیسر سنیپ اپنی جگہ سے اُٹھے اور ان کی میز کے پاس آئے۔انہوں نے اپنی ترچھی ناک سے نیچے نظریں ڈالتے ہوئے ان جڑوں کو دیکھا اس کے بعد اپنے لمبے اور چپچپے سیاہ بالوں کو لہراتے ہوئے مسکرائے اور رون سے مخاطب ہوئے۔''ملفوائے سے اپنی جڑیں بدل لو ویزلی!''

''لیکن سر......!!''

رون نے اپنی جڑوں کو بالکل برابر کاٹنے میں پندرہ منٹ خرچ کئے تھے۔

''جلدی......''سنیپ نے بے حد خطرناک لہجے میں غرا کر کہا۔

رون نے اپنی عمدہ طریقے سے تراشی ہوئی جڑوں کو میز کی دوسری طرف ملفوائے کے سامنے دھکیل دیا اور دوبارہ چاقو اُٹھالیا۔

''اور سر! مجھے سوکھے انجیروں کے چھلکے اتارنے کیلئے بھی کسی کی مدد کی ضرورت ہے۔''ملفوائے نے جلدی سے کہا۔اس کی آواز میں دبی ہوئی ہنسی صاف جھلک رہی تھی۔

''پوٹر! تم ملفوائے کا سوکھا انجیر چھیل دو......''سنیپ نے کرخت لہجے میں کہا اور اس پر بہت حقارت بھری نگاہ ڈالی جو صرف ہیری کیلئے ہی مخصوص تھی۔

ہیری نے ملفوائے کے سوکھے انجیر لے لئے۔دوسری طرف رون آڑی ترچھی کٹی ہوئی جڑوں کو چاقو کی مدد سے برابر کرنے کی کوشش کر رہا تھا کیونکہ ان کا استعمال تو اسی کو ہی کرنا تھا۔ ہیری نے جلدی جلدی سوکھے انجیر چھیلے اور کچھ کہے بغیر انہیں میز پر ملفوائے کے سامنے پٹخ دیا۔ملفوائے اب پہلے سے زیادہ دانت نکال رہا تھا۔

''اپنے دوست ہیگرڈ سے ملاقات ہوئی ہے کیا؟''اس نے دھیمی آواز سے پوچھا۔

''تم سے مطلب......؟''رون نے اوپر دیکھے بنا جھڑکتے ہوئے کہا۔

''میرا خیال ہے کہ وہ زیادہ دیر تک استاد کی کرسی کو سنبھال نہیں پائے گا۔''ملفوائے نے افسوس ظاہر کرنے کی اداکاری کرتے ہوئے کہا۔''ڈیڈی میری چوٹ کے بارے میں بالکل خوش نہیں ہیں......''

''ملفوائے!''رون نے کڑکتی ہوئی آواز میں غرا کر کہا۔''اگر تم اس طرح بولتے رہے تو میں حقیقت میں تمہیں اذیت ناک قسم کی

چوٹ پہنچانے سے بالکل نہیں ہچکچاؤں گا۔''

''انہوں نے سکول کی بورڈ کمیٹی سے شکایت کر دی ہے......اور جادوئی وزیراعظم سے بھی! جانتے ہو ڈیڈی کی بہت اوپر تک پہنچ ہے......اوراس طرح کی بڑی چوٹ......'' ملفوائے نے ایک مصنوعی آہ بھری۔ ''کون جانے کہ میرا ہاتھ کبھی پہلے جیسا ہو بھی پائے گا یا نہیں......؟''

''تو تم یہ سب ڈرامہ بازی اس لئے کر رہے ہو۔'' ہیری نے کہا۔ اس کا ہاتھ غصے سے بری طرح سے کانپ رہا تھا اسی لئے اس نے غلطی سے کنکھجورے کا سر کاٹ ڈالا۔ ''تم ہیگرڈ کو نکلوانا چاہتے ہو......''

''یہ تو صرف ایک بات ہے پوٹر!'' ملفوائے اپنی آواز دھیمی کرتے ہوئے سرگوشی کے انداز میں بولا۔ ''اس کے اور بھی فائدے ہوں گے......ویزلی! میرا کنکھجورا تو کاٹ دو۔''

تھوڑی دور نیول مشکل میں گھرا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ جادوئی مرکبات کی کلاس میں نیول کی حالت ہمیشہ ہی خراب رہتی تھی۔ یہ اس کا سب سے کمزور مضمون تھا اور پروفیسر سنیپ کی دہشت کی وجہ سے اس کی حالت دس گنا خراب ہو جاتی تھی۔ اس کا سیال جسے چمکیلا سبز رنگ کا ہونا چاہئے تھا......

''یہ نارنجی ہے لانگ باٹم......'' سنیپ نے سخت لہجے میں کہا۔ انہوں نے تھوڑا سیال لے کر دوبارہ کڑاہی میں ڈال دیا تاکہ ہر کوئی اسے دیکھ سکے۔ ''نارنجی ہے...... مجھے بتاؤ لڑکے! تمہاری اس موٹی کھوپڑی میں کبھی کوئی بات گھستی بھی ہے یا نہیں؟ میں نے صاف صاف کہا تھا کہ چوہے کی صرف ایک تلی کی ضرورت ہے۔ اور میں نے صاف الفاظ میں یہ بھی بتایا تھا کہ جونکوں کا صرف ایک چمچہ رس کافی ہوگا۔ تمہیں سمجھانے کیلئے میں کیا کروں لانگ باٹم......؟''

نیول کا چہرہ گلابی ہو گیا اور وہ کانپنے لگا۔ اسے دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ بس رونے ہی والا ہے۔

''سر!'' ہرمائنی نے جلدی سے کہا۔ ''میں سیال کو صحیح کرنے میں نیول کی مدد کر سکتی ہوں۔''

''مجھے یاد نہیں مس گرینجر! میں نے آپ سے اپنا علم بگھارنے کیلئے کہا تھا!'' پروفیسر سنیپ نے سرد لہجے میں کہا اور ہرمائنی کا چہرہ بھی نیول کی طرح گلابی ہوتا چلا گیا۔ ''لانگ باٹم! اس کلاس کے اختتام پر ہم اس سیال کی کچھ بوندیں تمہارے مینڈک کو پلائیں گے اور دیکھیں گے کہ کیا ہوتا ہے؟ شاید اس سے تمہیں صحیح سیال بنانے میں کسی قدر مدد مل سکے۔''

پروفیسر سنیپ تو دور چلے گئے مگر نیول کافی دیر کھڑا خوف کے مارے لرزتا رہا۔ اس نے چپکے سے ہرمائنی سے درخواست کی۔ ''براہ مہربانی میری مدد کرو۔''

''ارے ہیری!'' سمیس فنی گن ان کی میز پر پیتل کا ترازو ادھار لینے کیلئے جھکا۔ ''کیا تم نے سنا؟ آج کے روزنامہ 'جادوگر' میں چھپا ہے کہ......سیریس بلیک دکھائی دیا ہے۔''

''کہاں؟'' ہیری اور رون دونوں نے چونکتے ہوئے پوچھا۔ میز کی دوسری طرف بیٹھے ملفوائے کے کان کھڑے ہو گئے تھے۔ اس نے اوپر دیکھا اوران کی باتیں سننے لگا۔

''یہاں سے زیادہ دورنہیں......'' سمیس نے تیزی سے کہا۔ وہ اس معاملے میں غیر معمولی دلچسپی لیتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔'' اسے ایک ماگل عورت نے دیکھا تھا۔ ظاہر ہے کہ اسے پوری بات معلوم نہیں تھی۔ ماگلوں اسے عام سا مجرم ہی سمجھتے ہیں اسی لئے اس نے ہاٹ لائن کے دیئے گئے فون نمبر پر اطلاع دی۔ جب تک جادوئی محکمہ کے لوگ وہاں پہنچے تب تک وہ فرار ہو چکا تھا۔''

''یہاں سے زیادہ دورنہیں......!'' رون نے ہیری کی طرف معنی خیز نگاہ ڈالتے ہوئے کہا۔اس نے گھوم کر دیکھا،ملفوائے ان کی طرف متوجہ تھا۔'' کیوں ملفوائے! کوئی اور چیز چھیلنی ہے؟''

لیکن ملفوائے کی آنکھوں میں شیطانی چمک پھیلی ہوئی تھی اور وہ ہیری پر ٹکٹکی لگائے ہوئے تھا۔ وہ میز پر تھوڑا سا آگے جھکا۔

''بلیک کو اکیلے ہی پکڑنے کے بارے میں سوچ رہا ہوں پوٹر......!''

''ہاں!...... یہ صحیح رہے گا۔'' ہیری نے یونہی کہہ دیا۔

ملفوائے کے پتلے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ نمودار ہوئی۔'' ظاہر ہے اگر میں تمہاری جگہ ہوتا'' اس نے دھیمے لہجے میں کہا۔'' تو میں بہت پہلے ہی کوئی نہ کوئی قدم اُٹھا چکا ہوتا۔ میں اچھے بچوں کی طرح سکول میں نہیں رُکا رہتا۔ میں باہر جا کر اسے پکڑنے کی پوری کوشش کرتا۔''

''تم کس بارے میں باتیں کر رہے ہوملفوائے......؟'' رون نے پوچھا۔

''تمہیں نہیں پتہ پوٹر......؟'' ملفوائے کی چھوٹی پیلی آنکھیں مزید سکڑ گئیں۔

''کیا......؟''

ملفوائے اس کی بے خبری کا مذاق اُڑاتے ہوئے دھیمی ہنسی ہنسنے لگا۔

''شاید تم اپنی جان جوکھوں میں ڈالنا نہیں چاہتے ہو۔'' اس نے کہا۔'' بلیک کو پکڑنے کا کام روح کھچڑوں پر چھوڑنا چاہتے ہو...... ہے نا ہیری! لیکن اگر میں تمہاری جگہ ہوتا تو میں بدلہ لیتا۔ میں خود اس کی تلاش میں نکل جاتا......''

''تم کس بارے میں بات کر رہے ہو؟'' ہیری نے غصے سے پوچھا لیکن اسی وقت پروفیسر سنیپ کی آواز کلاس روم میں گونجی۔ ''اب تک تم لوگوں نے اپنا سارا سامان ملا کر تیار کر لیا ہوگا۔ پینے سے پہلے اس سیال کو پکانا پڑتا ہے۔ اسے ابالتے وقت تھوڑا دور ہی رہنا...... پھر ہم لانگ باٹم کے سیال کی جانچ کریں گے۔''

کریب اور گوئل کھل کر ہنسے جب انہوں نے دیکھا کہ نیول زور زور سے اپنا سیال ہلا رہا تھا اور پسینہ بہ پسینہ ہو رہا تھا۔ ہرمائنی اسے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر چوری چوری سے ہدایات دیتی جا رہی تھی تا کہ سنیپ دیکھ نہ لے۔ ہیری اور رون نے اپنا بچا ہوا سامان

پیک کیا اور اپنے ہاتھ دھونے کیلئے کونے والے واش بیسن پر پہنچے۔

''ملفوائے کا کیا مطلب تھا؟'' ہیری نے رون سے الجھے ہوئے لہجے میں پوچھا۔ وہ بیسن پر لگے ہوئے ایک جانور کے مجسمے کے منہ کے دہانے نکلنے والے برفیلے پانی سے اپنے ہاتھ دھو رہا تھا۔ ''میں بلیک سے کیونکر بدلہ لوں گا...... اس نے میرا کیا بگاڑا ہے؟''

''وہ تو کچھ بھی بول سکتا ہے ہیری!'' رون نے وحشیانہ انداز کہا۔ ''وہ تمہیں اکسانے کی کوشش کر رہا ہے تاکہ تم کوئی نہ کوئی غلط کام کر بیٹھو......''

کلاس ختم ہونے کا وقت قریب آ گیا تھا۔ پروفیسر سنیپ نیول کے پاس آئے جو اپنی کڑاہی کے پاس دبکا کھڑا تھا۔

''سب لوگ قریب قریب آ جاؤ۔'' پروفیسر سنیپ نے کہا۔ ان کی کالی آنکھیں چمک رہی تھیں۔ ''سب لوگ دیکھو کہ لانگ باٹم کے مینڈک کے ساتھ کیا ہوتا ہے۔ اگر اس نے سکیڑنے والا سیال بنایا ہے تو اس کا مینڈک سکڑ کر چھوٹا ہو جائے گا۔ اگر اس کے سیال میں کوئی گڑبڑ نکلی، جس کا مجھے پورا یقین ہے...... تو اس کا مینڈک ہلاک ہو جائے گا۔''

گری فنڈر کے طلباء نے ڈرتے ہوئے اور سلے درن کی طلباء نے دلچسپی کے عالم میں دیکھا۔ سنیپ نے اپنے بائیں ہاتھ میں ٹریور نامی مینڈک کو پکڑا اور نیول کے سبزی مائل سیال میں سے ایک چھوٹا چمچہ ڈال کر بھر لیا۔ اس کے بعد انہوں نے ٹریور کے گلے کو دبا کر اس کا منہ کھولا اور اس میں چند بوندیں ٹپکا دیں۔

ایک پل کیلئے خاموشی چھائی رہی۔ جب سیال ٹریور کے گلے سے نیچے اترا تو ایک ہلکی سی آواز سنائی دی اور ٹریور ننھے سے مینڈک میں تبدیل ہو کر پروفیسر سنیپ کی ہتھیلی پر تھر کنے لگا۔ یہ دیکھ کر گری فنڈر کے طلباء نے جوش میں تالیاں بجانا شروع کر دیں۔ پروفیسر سنیپ کا چہرہ یہ منظر دیکھ کر اُتر سا گیا تھا۔ انہوں نے اپنے چوغے کے اندرونی جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک چھوٹی سی بوتل باہر نکالی اور اس کی کچھ بوندیں ٹریور کے اوپر ڈال دیں۔ اس عمل سے ٹریور دوبارہ اپنی اصلی جسامت میں واپس لوٹ آیا تھا۔

''گری فنڈر کے پانچ پوائنٹس کم کئے جاتے ہیں!'' سنیپ نے ہر چہرے سے مسکراہٹ غائب کرتے ہوئے کہا۔ ''میں نے تمہیں منع کیا تھا...... نا...... مس گرینجر کہ تم اس کی مدد مت کرنا...... کلاس ختم!''

ہیری، رون اور ہرمائنی واپس بڑے ہال کی سیڑھیوں پر چڑھے۔ ہیری اب بھی ملفوائے کی کہی ہوئی باتوں میں الجھا ہوا گہری سوچ میں ڈوبا تھا جبکہ رون پوری قوت سے سنیپ پر اپنا غصہ اتارنے کی کوشش کر رہا تھا۔

''گری فنڈر کے پانچ پوائنٹس اس لئے کم ہو گئے کیونکہ سیال بالکل صحیح بنا تھا۔ تم نے جھوٹ کیوں نہیں بولا ہرمائنی؟ تمہیں یہ کہنا چاہئے تھا کہ نیول نے خود ہی یہ سیال بنایا ہے۔''

ہرمائنی نے کوئی جواب نہیں دیا۔ رون نے پلٹ کر دیکھا۔

''ہرمائنی کہاں گئی؟''

ہیری نے بھی پلٹ کر دیکھا۔ وہ لوگ اب سیڑھیوں کے بالکل اوپر والے حصے پر پہنچ گئے تھے۔ انہوں نے اپنے باقی ساتھیوں کی طرف دیکھا جو تیز تیز قدموں سے ان کے پاس سے گزر کر بڑے ہال میں جا رہے جہاں تھوڑی دیر میں دوپہر کے کھانے کا وقت ہونے والا تھا۔

''وہ ٹھیک ہمارے پیچھے تھی......'' رون نے تیوریاں چڑھا کر کہا۔

ملفوائے ان کے قریب سے گزرا۔ وہ کریب اور گوئل کے درمیان چل رہا تھا۔ وہ ہیری کی طرف عجیب سے انداز میں مسکرایا اور نظروں سے اوجھل ہو گیا۔

''ہرمائنی وہاں ہے۔'' ہیری نے جلدی سے کہا۔

ہرمائنی تھوڑا ہانپتی ہوئی سیڑھیوں پر بھاگتی چلی آ رہی تھی۔ اس کے ایک ہاتھ میں اس کا بستہ تھا اور دوسرے ہاتھ میں اس نے اپنا چوغہ سنبھال رکھا تھا جس کے پیچھے کوئی چیز موجود تھی۔

''تم نے یہ کیسے کیا؟'' رون نے اس کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

''کیا......؟'' ہرمائنی نے اس کے قریب پہنچنے پر پوچھا۔

''ایک منٹ پہلے تک تو تم بالکل ہمارے پیچھے موجود تھی اور اگلے ہی پل تم سیڑھیوں کے نیچے پہنچ گئی......'' رون منہ پھاڑے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔

''کیا......؟'' ہرمائنی کسی قدر متذبذب دکھائی دی۔ ''اوہ! مجھے کسی چیز کیلئے واپس لوٹنا پڑا......اوہ نہیں......''

ہرمائنی کے بستے کی سلائی اکھڑ گئی تھی۔ ہیری کو اس بات سے کسی قسم کی حیرت نہیں ہوئی تھی۔ اسے صاف دکھائی دے رہا تھا کہ ہرمائنی نے اپنے بستے میں کم از کم ایک درجن بڑی اور وزنی کتابیں ٹھونسی ہوئی تھیں۔

''تم ان سب کتابوں کو ساتھ لیکر کیوں گھوم رہی ہو؟'' رون نے بستے کو گھور کر دیکھا۔

''تم تو جانتے ہی ہو کہ میں نے اس سال کتنے زیادہ مضامین میں داخلہ لے رکھا ہے۔'' ہرمائنی نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔ ''کیا تم ان کتابوں کو پکڑ سکتے ہو؟''

''لیکن......؟'' رون نے اس کی اس کی کتابوں کو الٹ پلٹ کر ان کے سرورق ٹٹولتے ہوئے کہا۔ ''آج تو تمہارے یہ مضامین ہے ہی نہیں......آج دوپہر کو تو صرف تاریک جادو سے تحفظ اور پراسرار علوم کی ہی کلاس ہے......؟''

''ارے ہاں......!'' ہرمائنی نے چونکتے ہوئے کہا۔ لیکن اس کے باوجود اس نے تمام کتب اپنے بستے میں بھر لیں۔ ''مجھے امید ہے کہ دوپہر کا کھانا عمدہ ہوگا۔ مجھے بہت بھوک لگ رہی ہے۔'' یہ کہہ کر وہ بڑے ہال کی طرف دھڑ دھڑاتی ہوئی چلی گئی۔ رون نے ہیری کی طرف دیکھا۔

''کیا تمہیں ایسا محسوس نہیں ہو رہا ہے کہ ہر مائنی ہم سے کوئی بات چھپانے کی کوشش کر رہی ہے۔''

☆☆☆☆

جب وہ تاریک جادو سے تحفظ کی پہلی کلاس میں پڑھنے کیلئے پہنچے تو پروفیسر لوپن وہاں موجود نہیں تھے۔ سب نے اپنی اپنی نشستیں سنبھال لیں اور کتابیں، پروں والے قلم اور چرمئی کاغذ نکال لئے۔ جب وہ آپس میں گپ شپ لگا رہے تھے تو پروفیسر لوپن کلاس میں نمودار ہوئے۔ وہ طلباء کو دیکھ کر دھیما سا مسکرائے اور اساتذہ والی میز پر اپنا پرانا بریف کیس رکھ دیا۔ ان کے کپڑے پہلے جیسے ہی پھٹے اور بوسیدہ دکھائی دے رہے تھے۔ ریل گاڑی میں دکھائی دینے والے پروفیسر لوپن اس وقت کے مقابلے میں کچھ زیادہ بہتر اور تازہ دم دکھائی دے رہے تھے۔ شاید اس کی ایک وجہ یہ بھی ہو کہ انہیں اب کچھ دنوں سے پیٹ بھر کر عمدہ کھانا مل رہا تھا۔

''طلباء! آپ سب اپنی اپنی کتابیں اور سامان بستے میں واپس رکھ لیں۔'' وہ دھیمے انداز میں بولے۔ ''آج ہم پڑھائی کے بجائے عملی مشق کریں گے اور اس کیلئے آپ کو صرف اپنی اپنی جادوئی چھڑیوں کی ہی ضرورت پڑے گی۔''

کتابیں بستوں میں واپس رکھتے ہوئے تمام طلباء نے ایک دوسرے کی طرف حیرت بھری نظروں سے دیکھا۔ یہ پہلی بار تھا، تاریک جادو سے تحفظ کی کلاس میں آج سے پہلے کبھی بھی کوئی عملی مشق نہیں کرائی گئی تھی۔ البتہ گذشتہ سال کی ایک یادگار کلاس کو اس زمرے میں شمار کیا جا سکتا تھا جس میں ان کے پرانے استاد لک ہارٹ ننھے درجی سمک کا بڑا پنجرہ کلاس میں لائے تھے۔ ان شرارتی درجی سمکوں نے پوری کلاس میں ایسا اودھم مچایا کہ بچوں کو چھٹی کا دودھ یاد آ گیا تھا۔

جب سب لوگ ذہنی طور پر تیار ہو گئے تو پروفیسر لوپن نے غور سے ان کی طرف دیکھا اور دھیمے لہجے میں بولے۔ ''ٹھیک ہے! سب لوگ میرے پیچھے پیچھے آؤ......''

سبھی طلباء حیران و پریشان تھے لیکن ان میں تجسس اور جوش بھی دکھائی دے رہا تھا۔ وہ سب کلاس روم سے نکل کر پروفیسر لوپن کے تعاقب میں چلنے لگے۔ وہ سب کو لے کر ایک ویران ہی راہداری میں پہنچ گئے۔ وہ ایک موڑ مڑے تو سامنے پیوس نامی بھوت دکھائی دیا۔ وہ ہوا میں سر کے بل تیر رہا تھا اور قریبی' کی ہول' میں چیونگم لگانے میں مصروف تھا۔

پیوس اپنی شرارت میں ایسا مگن تھا کہ اسے احساس ہی نہ ہو سکا کہ کوئی اس کی طرف بڑھ رہا ہے۔ جب پروفیسر لوپن اس سے دو فٹ کے فاصلے پر پہنچ چکے تھے تو اس نے سر اُٹھا کر انہیں دیکھ لیا۔ وہ جلدی سے سیدھا ہوا اور ہوا میں لہرانے لگا۔

''پگلا دیوانہ لوپن......'' پیوس تمسخر اُڑاتے ہوئے گنگنانے لگا۔ ''پگلا دیوانہ لوپن......''

عام طور پر پیوس کیلئے مشہور تھا کہ وہ نہایت منہ پھٹ، بدتمیز اور بدمعاش قسم کا بھوت تھا مگر وہ ہوگورٹس کے اساتذہ کو دیکھ کر کنی کترا جاتا تھا اور ان کے ساتھ شرارت یا بدتمیزی سے باز ہی رہتا تھا۔ تمام بچے پیوس کی جسارت پر دنگ رہ گئے اور وہ پروفیسر لوپن کا چہرہ دیکھنے لگے کہ وہ پیوس کی بدتمیزی پر کیسا ردعمل ظاہر کرتے ہیں مگر انہیں یہ دیکھ کر زبردست حیرت ہوئی کہ پروفیسر لوپن خلاف معمول

اس کی بدتمیزی پر دھیمے انداز میں مسکرا رہے تھے۔

''اگر میں تمہاری جگہ ہوتا پیوس! تو اس چیونگم کو اس چابی والے سوراخ سے فوراً باہر نکال لیتا۔'' انہوں نے نہایت خوش مزاجی سے کہا۔''مسٹر فیلچ اپنے بہاری ڈنڈے نہیں نکال پائیں گے۔''

فیلچ ہوگورٹس کا چوکیدار تھا، وہ نہایت بدمزاج، جھگڑالو اور ناکارہ قسم کا جادوگر تھا۔ اس کی طلباء سے ہمیشہ مڈبھیڑ ہوتی رہتی تھی، دونوں فریق ایک دوسرے کو سخت ناپسند کرتے تھے۔ پیوس کے ساتھ تو فیلچ کی کھلی دشمنی تھی، جس سے کوئی واقف تھا۔ بہرکیف پیوس نے پروفیسر لوپن کے الفاظ پر قطعی دھیان نہیں دیا۔ اس نے شرمندگی یا ندامت کا اظہار کرنے کے بجائے ایک گیلی رس بھری ہوا میں اچھال دی۔ پروفیسر لوپن نے ہلکی سی آہ بھرتے ہوئے اپنی جادوئی چھڑی باہر نکالی۔

''یہ ایک معمولی مگر زود اثر جادوئی کلمہ ہے۔'' انہوں نے اپنے عقب میں کھڑے طلباء کو آگاہ کرتے ہوئے کہا۔''ذرا دھیان سے سنو......''

انہوں نے اپنی جادوئی چھڑی کندھے کے برابر اُٹھائی اور ''اُڑن چھو......'' کہتے ہوئے چھڑی کا رُخ پیوس کی طرف کر دیا۔

گولی کی رفتار سے چیونگم سوراخ سے باہر نکلی اور سیدھی ہوا میں اڑتی ہوئی پیوس کے بائیں نتھنے کے اندر گھس گئی۔ وہ ہوا میں ہی الٹ گیا اور ناک کو مسلتے ہوئے چیخنے لگا۔ وہ پروفیسر لوپن کو برا بھلا کہتا ہوا وہاں رفوچکر ہو گیا۔

''بہت عمدہ سر......!'' ڈین تھامس نے توصیفی لہجے میں کہا۔

''تعریف کا شکریہ ڈین!'' پروفیسر لوپن نے اپنی جادوئی چھڑی چوغے کے اندر واپس رکھتے ہوئے کہا۔''تو اب آگے چلیں......؟''

وہ ایک بار پھر چل دیئے۔ پوری کلاس بوسیدہ حال پروفیسر لوپن کے برتاؤ اور چہرے کے اتار چڑھاؤ کو ٹٹول رہی تھی۔ پروفیسر لوپن ان کی نظروں سے بے خبر انہیں ساتھ لے کر ایک دوسری راہداری میں پہنچ گئے۔ وہ چلتے ہوئے سٹاف روم کے دروازے کے عین مدمقابل پہنچ گئے۔ انہوں نے سٹاف روم کا دروازہ کھولا اور ایک طرف ہٹ کر کھڑے ہو گئے۔ انہوں نے طلباء کی طرف دیکھا اور نرم لہجے میں کہا۔''سب لوگ اندر چلیں......''

سٹاف روم ایک طویل حجم کا کمرہ تھا جس میں الگ الگ قسم کی پرانی کرسیاں رکھی تھیں۔ وہاں پر سوائے ایک استاد کے اور کوئی موجود نہیں تھا۔ پروفیسر لوپن اندر آ کر ایک کرسی پر بیٹھ گئے اور جب پوری کلاس کے طلبا وہاں داخل ہوئے تو پروفیسر سنیپ نے مڑ کر ان سب کو حیرت بھری نظروں سے وہاں دیکھا۔ ان کی آنکھیں چمک رہی تھیں اور ان کے چہرے پر حقارت بھرے جذبات رقص کرتے ہوئے دکھائی دیئے۔ پروفیسر لوپن نے دروازے کی طرف دیکھا اور اشارہ کیا۔ دروازہ خود بخود بند ہو گیا۔

''دروازہ کھلا رہنے دو لوپن!'' پروفیسر سنیپ نے ناپسندیدہ آواز میں کہا۔''بہتر ہو گا کہ میں یہ سب نہ ہی دیکھوں......''

وہ اپنی جگہ سے اُٹھے اور تیز تیز ڈگ بھرتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھنے لگے۔ وہ طلباء کے پاس سے گزرتے ہوئے دروازے کے قریب پہنچ گئے۔ان کا سیاہ لمبا چوغہ ان کے عقب میں لہراتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔دروازے کی چوکھٹ پر پہنچ کر وہ اپنی ایڑھیوں کے بل پلٹے اور الفاظ چبا چبا کر بولے۔

''شاید کسی نے آپ کو خبردار نہیں کیا ہولوپن!...... میں سمجھتا ہوں کہ آپ کو آگاہ کر دوں کہ اس کلاس میں نیول لانگ باٹم بھی ہیں۔ میں آپ کو مشورہ دوں گا کہ آپ اس سے کوئی بھی مشکل کام کرنے کیلئے نہ ہی کہیں تو بہتر ہوگا......اور خاص طور پر اس وقت تک، جب تک مس گرینجر اس کے کان میں اپنا دانشمندانہ مشورہ نہ ٹھونس دیں......''

نیول کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔ ہیری نے سنیپ کو نہایت غصے سے گھورا۔ یہ کیا کم برا تھا؟ کہ سنیپ نیول کو اپنی کلاس میں ستاتے تھے لیکن یہ تو حد ہو گئی تھی کہ انہوں نے دوسرے اساتذہ کے سامنے اس کی تذلیل میں کوئی کسر نہ چھوڑی تھی۔

پروفیسر لوپن نے اپنی بھنویں اُٹھاتے ہوئے جواب دیا۔

''شکریہ...... میں سب سے پہلے نیول سے ہی اس کام کی شروعات کروانا چاہوں گا اور مجھے پورا یقین ہے کہ وہ اس کام کو نہایت عمدگی کے ساتھ انجام دے گا۔''

نیول کا چہرہ مزید سرخ ہو گیا تھا۔ پروفیسر سنیپ کے ہونٹ سکڑ گئے اور انہوں نے دھڑام کی آواز کے ساتھ دروازہ بند کیا اور باہر نکل گئے۔

''ادھر چلتے ہیں......'' پروفیسر لوپن نے کمرے کے ایک کونے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ وہاں پر ایک پرانی الماری کے علاوہ اور کچھ بھی موجود نہیں تھا۔ یہ الماری اساتذہ کیلئے مخصوص تھی جس میں وہ اپنے اضافی چوغے رکھتے تھے۔ جب پروفیسر لوپن الماری کے بالکل قریب پہنچے تو الماری میں جنبش پیدا ہوئی اور وہ زور زور سے ہلنے لگی۔ وہ کھٹاک کی آواز کے ساتھ دیوار سے ٹکرا رہی تھی۔ یہ عجیب منظر دیکھ کر کئی بچوں کی چیخیں نکل گئی اور وہ دہشت سے زرد پڑ گئے۔ پروفیسر لوپن نے اطمینان بھری نظروں سے ان کی طرف دیکھا اور بولے۔

''پریشان ہونے کی کوئی بات نہیں......اس میں ایک چھلاوہ موجود ہے۔''

زیادہ تر طلباء کے چہرے تو خوف و دہشت سے زرد پڑ چکے تھے اور پروفیسر لوپن کی بات سے انہیں کوئی تسلی نہیں ہوئی تھی۔ نیول کی تو آنکھیں پھٹی پڑی تھیں۔ اس نے دہشت بھری نظروں سے پروفیسر لوپن کا مطمئن چہرہ دیکھا۔ سمیس فنی گن کی خوفزدہ نظریں الماری کے خود بخود گھومتے ہوئے ہینڈل پر جمی ہوئی تھیں۔

''چھلاوہ...... ایک شرارتی قسم کی جادوئی مخلوق ہے جسے عموماً گہری تاریکی اور بند جگہیں ہی پسند ہوتی ہیں۔ بند الماریاں، بستروں سے ڈھکے ہوئے پلنگ کی نچلی خالی جگہ، سنک کے نیچے والی چھوٹی الماری...... مجھے ایک بار ایک چھلاوہ دیوار پر لگی بڑی گھڑی

کے اندر مل گیا تھا۔ یہ چھلاوہ کل دوپہر کو یہاں آیا تھا اور میں نے ہیڈ ماسٹر سے اس بات کی استدعا کی تھی کہ اسے سٹاف روم میں چھوڑ دیا جائے تاکہ میں اس کے بارے میں اپنے تیسرے سال کے طلباء کو تفصیل سے بتاؤں اور انہیں چھلاوے سے برتاؤ اور اس سے محفوظ رہنے کی عملی مشق کرواسکوں......''

''تو ہمیں پہلا سوال یہ پوچھنا چاہئے کہ چھلاوہ کیا ہوتا ہے؟''

''چھلاوہ! اپنی شکل، جسم اور ہیئت بدلنے میں ماہر ہوتا ہے۔ یہ ہمیشہ اس بہروپ کو اختیار کر لیتا ہے جس سے ہم زندگی میں زیادہ تر خوفزدہ رہتے ہیں۔'' ہرمائنی نے اپنا ہاتھ اوپر اُٹھاتے ہوئے کہا۔

''اس سے بہتر تو میں بھی نہیں بتا سکتا تھا......'' پروفیسر لوپن متاثر کن لہجے میں بولے۔ ہرمائنی کا چہرہ خوشی سے دمک اُٹھا۔

''اندھیرے میں بیٹھے چھلاوے نے اب تک کوئی روپ اختیار نہیں کیا ہے۔ وہ ابھی تک یہ بھی نہیں جانتا کہ دروازے کے دوسری طرف موجود فرد کو کس چیز سے ڈر لگتا ہے۔ کوئی بھی نہیں جانتا کہ تنہائی میں چھلاوہ کیسا دکھائی دیتا ہوگا؟ لیکن باہر نکلتے ہی فوراً وہ کوئی بھی روپ دھار لے گا......جس سے ہمیں سب سے زیادہ ڈر لگتا ہے۔''

''اس کا مطلب ہے کہ......'' پروفیسر لوپن نے نیول کی دہشت بھری تیز چیخ کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔ ''اس کام کو شروع کرنے سے پہلے ہی چھلاوے کے سامنے ہم بہت اچھی تعداد میں ہیں......ہیری! تم اس کا مطلب سمجھ گئے ہو؟''

جب پہلو میں ہرمائنی کھڑی ہو اور وہ اپنا ہاتھ ہوا میں کھڑا کرنے کی تگ ودو میں بے تابی کا مظاہرہ کرتی ہوئی دکھائی دے تو جواب دینے کی کوشش کرنا تھوڑا مشکل ہو جایا کرتا ہے لیکن ہیری نے کوشش کی۔

''چونکہ ہم بہت زیادہ لوگ ہیں اس لئے اسے یہ پتہ نہیں چلے گا کہ اسے فوراً کون سا روپ اپنانا چاہئے؟''

''بالکل صحیح!'' پروفیسر لوپن نے کہا اور ہرمائنی نے تھوڑی مایوسی کے ساتھ اپنا ہاتھ نیچے گرا دیا۔ ''چھلاوہ کا سامنا کرتے ہوئے ہمیشہ پرسکون رہنا چاہئے، یہی بہتر عمل ہے۔ اس سے وہ یقیناً تذبذب کا شکار ہو جاتا ہے کہ اسے کونسا روپ اختیار کرنا چاہئے؟ سر کٹی لاش یا پھر گوشت خور گھونگھا۔ میں نے ایک بار ایک چھلاوے کو بالکل یہی غلطی کرتے ہوئے دیکھا تھا۔ اس نے دو افراد کو ایک ساتھ ڈرانے کی کوشش کی اور خود کو نصف گھونگھے میں بدل لیا جو بالکل بھی ڈراؤنا نہیں تھا بلکہ اسے دیکھ کر تو ہنسی نکل جاتی تھی۔''

''چھلاوے کو بھگانے کیلئے ایک آسان جادوئی کلمہ ہے لیکن اس کیلئے ذہنی ارتکاز کی قوت کی نہایت ضرورت پڑتی ہے۔ دیکھو! جو چیز چھلاوے کے بہروپئے وجود کو سچ مچ ختم کرتی ہے، وہ ہے ہنسی......! تمہیں بس اتنا کرنے کی ضرورت ہے کہ اسے ایسا روپ دھارنے کیلئے مجبور کر دو جو تمہیں مزیدار لگتا ہو۔''

''ہم پہلے جادوئی چھڑی کے بغیر اس جادوئی کلمے کی زبانی مشق کرتے ہیں۔ میرے پیچھے بولو......ہانسم تگڑم......''

''ہانسم تگڑم......'' پوری کلاس نے ایک ساتھ مل کر کہا۔

''بہت عمدہ!'' پروفیسر لوپن مسکرا کر بولے۔ ''بہت عمدہ......لیکن یہ تو آسان پہلو تھا۔ دیکھو! صرف الفاظ ہی کافی نہیں ہیں...... اور نیول! یہاں سے تمہارا کام شروع ہوتا ہے......''

الماری ایک بار پھر زور سے ہلی، یہ سچ تھا کہ نیول الماری سے زیادہ لرز گیا تھا۔ وہ اس طرح آگے بڑھا جیسے اسے پھانسی کے تختے کی طرف جانے کا حکم دے دیا گیا ہو۔

''ٹھیک ہے نیول!'' پروفیسر لوپن بولے۔ ''پہلی چیز...... پہلے یہ طے کرتے ہیں۔ تمہیں دنیا میں سب سے زیادہ ڈرکس چیز سے لگتا ہے......؟''

نیول کے ہونٹ تو ضرور ہلتے ہوئے دکھائی دیئے تھے مگر آواز بالکل نہیں سنائی دی۔

''سنائی نہیں دیا نیول!'' پروفیسر لوپن نے بڑی خوش مزاجی سے ہنستے ہوئے کہا۔

نیول نے چاروں طرف دہشت بھری نگاہوں سے دیکھا جیسے وہ کسی سے مدد کی بھیک مانگ رہا ہو پھر وہ پھسپھسا کر دھیمے لہجے میں اٹک اٹک کر بولا۔ ''پروفیسر سنیپ!''

پوری کلاس کھلکھلا کر ہنس پڑی۔ یہاں تک کہ نیول کے چہرے پر بھی معافی مانگنے والی ہنسی پھیل گئی۔ بہر حال پروفیسر لوپن اس کی بات سن کر گہری سوچ میں ڈوب گئے۔

''پروفیسر سنیپ......ہونہہ......نیول! مجھے یقین ہے کہ تم اپنی دادی کے ساتھ رہتے ہو؟''

''جی ہاں!'' نیول نے گھبرا کر کہا۔ ''لیکن...... میں یہ کبھی نہیں چاہوں گا کہ چھلاوہ میری دادی کے روپ میں آجائے۔''

''نہیں......نہیں! تم غلط سمجھ رہے ہو۔'' پروفیسر لوپن نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''کیا تم بتا سکتے ہو کہ تمہاری دادی عام طور پر کیسے کپڑے پہنتی ہیں؟''

نیول چونک کر ان کی طرف دیکھنے لگا۔ وہ دھیمے انداز میں بولا۔ ''ہمیشہ وہی نوکیلی ٹوپی جو اونچی ہوتی ہے اور اس کی چوٹی پر ایک رنگین پھندنا لگا ہوتا ہے۔ اور ایک لمبا چوغا جو عموماً سبز رنگ کا ہوتا ہے......اور اکثر ان کی گردن میں لومڑی کی ریشمی کھال کا بنا ہوا اسکارف پڑا رہتا ہے۔''

''اور ان کا ہینڈ بیگ......؟'' پروفیسر لوپن نے پوچھا۔

''بڑا سرخ رنگ کا......'' نیول بولا۔

''تو پھر ٹھیک ہے۔'' پروفیسر لوپن نے کہا۔ ''کیا تم ان کے کپڑوں کی بالکل صاف تصویر دیکھ سکتے ہو نیول!......کیا تم اپنے تصور میں بالکل صحیح اور صاف صاف دیکھ سکتے ہو؟''

''جی ہاں!'' نیول نے کسی قدر مضطرب انداز میں کہا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اس کے بعد نجانے کیا ہوگا؟

''نیول! جب چھلاوہ اس الماری سے باہر نکلے گا اور اس کی نظر تم پر پڑی گی تو وہ یقیناً پروفیسر سنیپ کا روپ اختیار کرلے گا۔''

پروفیسر لوپن نے کہا۔''اس کے بعد تم اپنی چھڑی اُٹھانا اور......اس طرح......اور پھر جادوئی کلمہ 'ہانسم تکڑم' زور سے چلانا۔ پھر اپنے دل ودماغ میں دادی کے کپڑوں کے تصور پر تمام تر توجہ مرتکز کر لینا......اگر سب کچھ ٹھیک طریقے سے ہوتا ہے تو چھلاوہ پروفیسر سنیپ کے غصے والے روپ سے ہٹ جائے گا اور پھندنے والے ہیٹ، سبز چوغے اور بڑے سرخ ہینڈ بیگ کے ساتھ ایک نئے بہروپ میں ڈھل جانے پر مجبور ہو جائے گا۔''

زوردار ہنسی کا ماحول بن گیا۔ الماری اب اور زور زور سے ہلنے لگی تھی۔

''اگر نیول پوری طرح کامیاب ہو جاتا ہے تو اس کے بعد چھلاوہ اسے چھوڑ کر ہم سب کی طرف متوجہ ہو جائے گا۔'' پروفیسر لوپن نے اپنی بات کو جاری رکھتے ہوئے کہا۔''میں چاہوں گا کہ تم سب لوگ ایک پل کیلئے اس بارے میں سوچو کہ تمہیں سب سے زیادہ کس چیز سے ڈر لگتا ہے اور پھر اپنے ذہن میں یہ تصور اجاگر کرو کہ تم اسے مزاحیہ دکھائی دینے والے منظر میں کیسے تبدیل کر سکتے ہو؟......''

کمرے میں یکلخت گہرا سکوت چھا گیا......اسی لمحے ہیری نے سوچا کہ اسے دُنیا میں کس چیز سے ڈر لگتا ہے؟ اس کے ذہن میں پہلی تصویر لارڈ والڈی مورٹ کی ہی نمودار ہوئی۔ والڈی مورٹ جو پھر سے طاقتور بن گیا تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ چھلاوہ والڈی مورٹ کے خلاف کوئی مزاحیہ کردار میں ڈھل جائے......اس کے دماغ کے کسی کونے میں سے ایک بھیانک تصویر ابھر کر اس کے دل ودماغ پر قابض ہوتی چلی گئی......

سیاہ تاریک چوغے میں واپس لوٹتا ہوا ایک سڑا، بوسیدہ اور چمکتا ہوا ہاتھ......ایک غیبی چہرے والا......جس کے نادیدہ منہ سے کھینچی جانے والی کھڑکھڑاتی لمبی سانس......بھیانک ٹھنڈک ابھر آئی۔

ہیری کا پورا جسم کانپ اُٹھا۔ اس نے گھبرائے ہوئے انداز میں چاروں طرف دیکھا۔ وہ یہ سوچ رہا تھا کہ کاش کسی نے اسے کانپتے ہوئے نہ دیکھا ہو تو اچھا ہوگا۔ بہت سے لوگوں کی آنکھیں بالکل ہی بند تھیں۔ رون بڑبڑا رہا تھا۔''اس کے پیر دور ہٹاؤ۔'' ہیری اچھی طرح جانتا تھا کہ وہ کس کے بارے میں سوچ رہا ہوگا۔ رون کو مکڑیوں سے سب سے زیادہ ڈر لگتا تھا۔

''سب لوگ تیار ہو!'' پروفیسر لوپن نے پوچھا۔

ہیری ڈر کے سیلاب میں غوطے کھا رہا تھا۔ وہ یقیناً تیار نہیں تھا۔ کوئی روح کھچڑ کو کم سے کم ڈراؤنا کیسے بنا سکتا ہے؟ لیکن وہ اپنی تیاری کیلئے زیادہ وقت نہیں مانگنا چاہتا تھا۔ باقی سب کے سر ہل رہے تھے اور کچھ اپنی آستینیں چڑھا رہے تھے۔

''نیول! تین کی گنتی پر......'' پروفیسر لوپن نے اپنی جادوئی چھڑی الماری کے ہینڈل کی طرف کرتے ہوئے کہا۔''ایک......دو......تین......!''

پروفیسر لوپن کی چھڑی سے چنگاریاں نکلیں اور دروازے کے ہینڈل سے جا ٹکرائیں۔ اگلے ہی لمحے الماری کا دروازہ جھٹکے سے کھل گیا۔ ترچھی ناک والا خوفناک پروفیسر سنیپ الماری سے باہر نکلتا ہوا نظر آیا۔ اس کی چمکتی ہوئی آنکھیں نیول کے دہشت زدہ چہرے پر ٹکی ہوئی تھیں۔ نیول خوف کے مارے پیچھے ہٹنے لگا۔ اس نے اپنی چھڑی اوپر اُٹھائی اور منہ کھولے ہی کھڑا رہا۔ سنیپ اپنے چوغے میں ہاتھ چھپائے آہستگی سے اس کی طرف بڑھتا چلا آ رہا تھا۔

''ہانسم تگڑم......'' نیول پوری قوت لگاتے ہوئے چلایا۔

چھڑی کے چٹخنے جیسی آواز کمرے میں گونجی۔ بڑھتے ہوئے سنیپ کے قدم لڑکھڑا گئے اور اگلے ہی لمحے اس کے بدن پر ایک لمبی اور جالی دار پوشاک نمودار ہوگئی۔ اس کے سر پر ایک اونچی ٹوپی آ چکی تھی جس کی چوٹی پر دیمک زدہ پھندنا لٹک رہا تھا۔ سنیپ کے ہاتھ میں ایک بڑا سرخ رنگ کا ہینڈ بیگ جھول رہا تھا۔

یہ منظر دیکھ کر سب زور زور سے ہنسنے لگے۔ نیول بھی اسے دیکھ کر کھلکھلا کر ہنس پڑا۔ چھلاوہ ٹھہر گیا۔ وہ تذبذب کا شکار دکھائی دے رہا تھا۔ عین اسی وقت پروفیسر لوپن کی آواز کمرے میں گونجی۔ ''پاروتی آگے آؤ......''

پاروتی پاٹیل گھبرائے انداز میں اس کے سامنے آن پہنچی۔ اس کے چہرے پر خوف اور پریشانی کے ملے جلے تاثرات پھیلے ہوئے تھے۔ سنیپ اس کے طرف بڑھا۔ ایک اور کڑاک کی آواز سنائی دی اور اب سنیپ کی جگہ پر خون میں لت پت، پورے جسم پر سفید میلی پٹیوں سے ڈھکی ہوئی قدیم مصری ممی کھڑی تھی۔ اس کا دکھائی نہ دینے والا چہرہ پاروتی کی طرف گھوم گیا۔ ممی اپنے پیروں کو گھسیٹتے ہوئے اپنے اکڑے ہوئے بازوؤں کو اس کی گردن کی طرف اُٹھائے، دھیمے دھیمے انداز میں اس کی طرف بڑھتی چلی آ رہی تھی۔ پاروتی کا چہرہ خوف سے سپید پڑ گیا تھا۔

''ہانسم تگڑم......'' پاروتی کی چیختی ہوئی آواز گونجی۔

ممی کے پیروں پر بندھی ہوئی پٹی کھل گئی اور وہ اس میں الجھ کر چہرے کے بل زمین پر گر گئی۔ پھر اس کا سر دھڑ سے الگ ہو گیا۔

''سمیس!'' پروفیسر لوپن کی گرجتی ہوئی آواز سنائی دی۔

سمیس پاروتی کے قریب ہی موجود تھا وہ اسے پار کر کے چھلاوے کے بالکل سامنے آ کھڑا ہوا۔ کڑاک کی آواز گونجی اور جہاں ممی موجود تھی اب وہاں پر ایک چڑیل کھڑی تھی جس کے سیاہ گھنے بال اس قدر لمبے تھے کہ فرش کو چھو رہے تھے۔ اس کا چہرہ پتلا اور سبز رنگ کا تھا۔ اس نے اپنا منہ اس قدر چوڑا کھول دیا کہ اس کا چہرہ ہیبت ناک دکھائی دینے لگا۔ پھر اس کے حلق سے بلند چیخ کی اتنی تیز آواز نکلی، جسے سن کر ہیری کے سر کے بال تک کھڑے ہو گئے تھے۔

''ہانسم تگڑم......'' سمیس چلا کر بولا۔

چڑیل نے ایک بھرائی آواز نکالی اور اپنا گلا پکڑ لیا۔ اس کی آواز بند ہوگئی تھی۔

کڑاک...... اب چڑیل ایک ایسے چوہے میں بدل چکی تھی، جو اپنی دم کے پیچھے دائروی انداز میں گول گول گھوم رہا تھا۔کڑاک......اور پھر چوہا ایک قوی الجثہ سانپ میں بدل گیا جو لہراتے ہوئے اور بل کھاتے ہوئے آگے بڑھا۔کڑاک...... پھر وہ خون بھری آنکھ میں بدل گیا۔

''چھلاوہ مشکل میں پڑ چکا ہے۔'' پروفیسر لوپن چلائے۔''ہم اب منزل کے قریب پہنچ رہے ہیں......ڈین!''

ڈین تھامس جلدی سے آگے آ گیا۔

کڑاک......آنکھ اب کٹا ہوا ہاتھ بن چکی تھی۔وہ ہاتھ کسی کیکڑے کی مانند فرش پر رینگنے لگا۔اس کا رُخ ڈین کی طرف تھا۔

''ہانسم تگڑم......'' ڈین چیخا۔

کھٹ کی آواز آئی اور ہاتھ ایک چوہے دان میں پھنس کر رہ گیا۔

''بہت عمدہ ڈین......چلو رون! اب تمہاری باری ہے۔'' پروفیسر لوپن نے کہا۔

رون اچھل کر آگے آ گیا۔

کڑاک...... کچھ لوگوں کے منہ سے غیر ارادی طور پر چیخوں کی آواز نکل گئی۔ چھ فٹ اونچی اور بالوں سے بھرے جسم کی دیوہیکل مکڑی رون کی طرف گھور رہی تھی اور اپنے دانتوں کو کٹکٹا رہی تھی۔ دیوہیکل مکڑی اپنی چمٹیوں کو کڑ کڑا کر ہیبت ناک آواز پیدا کر رہی تھی۔اپنے بالکل سامنے اسے دیکھ کر رون کے چہرے کا رنگ ہی اُڑ گیا تھا۔اس نے اپنے قدم رون کی طرف بڑھائے۔ پل بھر کیلئے ہیری کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ رون کی ہمت یقیناً جواب دے گئی ہے لیکن پھر!

''ہانسم تگڑم......'' رون چیخ کر بولا اور مکڑی اپنی جگہ لرزنے لگی۔اس کے تمام پیر اپنی جگہ سے غائب ہو گئے۔بغیر پیروں کے مکڑی زمین پر لوٹیاں لگاتی ہوئی دکھائی دی۔ لیونڈر براؤن چیخ مار کر اس کے راستے سے ہٹ گئی پھر مکڑی ہیری کے پیروں کے پاس آ کر رُک گئی۔اس نے اپنی چھڑی اُٹھائی۔ وہ ذہنی طور پر تیار کھڑا تھا۔لیکن...... پروفیسر لوپن اچانک چلائے۔''یہاں!'' اور وہ کمال سرعت سے ہیری کے بالکل سامنے آ کھڑے ہوئے۔کڑاک......

بنا پیروں والی مکڑی غائب ہو گئی۔ایک پل کے لئے سب نے گھوم کر دیکھا کہ وہ کہاں چلی گئی ہے؟ پھر انہوں نے عجیب منظر دیکھا۔ پروفیسر لوپن کے مدمقابل ہوا میں کسی قدر اونچائی پر ایک سفید گول تھالی دکھائی دے رہی تھی۔انہوں بڑی دھیمی آواز میں کہا۔

''ہانسم تگڑم......''

کڑاک......

''آگے بڑھو نیول!......اور اسے ختم کر دو۔'' پروفیسر لوپن نے کہا۔سفید گولا اب کاکروچ کی شکل میں بدل کر فرش پر رینگ رہا تھا۔کڑاک...... پروفیسر سنیپ ایک بار پھر لوٹ آیا تھا۔اس بار نیول الجھن کے ساتھ آگے بڑھا۔

''ہانسم تگڑم......'' وہ چلایا اور سب نے دیکھا کہ سنیپ ایک بار پھر دادی کی جالی دار پوشاک میں بدل گیا تھا۔ پھر نیول زور سے ہنسا اور چھلاوے کے جسم میں ایک دھما کہ ہوا۔ وہ دھویں کے ہزاروں ٹکڑوں میں بٹ چکا تھا۔ وہ اب غائب ہو چکا تھا۔

پوری کلاس کے بچوں نے مل کر زوردار بجائیں۔

''بہت عمدہ کوشش رہی...... نیول!'' پروفیسر لوپن چہکتے ہوئے انداز میں بولے۔ ''بہت عمدہ! سب نے بہت اچھے انداز سے چھلاوے کا مقابلہ کیا اور جادوئی کلمے کا موزوں استعمال کیا۔ گری فنڈر سیکشن کو اس کے طلباء کی جرأت اور ہمت کیلئے پانچ پوائنٹ...... سب نے اپنی اپنی کوشش عمدہ طریقے سے انجام دی۔ نیول کو دس پوائنٹ...... کیونکہ اس نے چھلاوے کا دومرتبہ سامنا کیا۔ ہرمائنی اور ہیری کو پانچ پانچ پوائنٹ......''

''لیکن سر! میں نے تو کچھ بھی کیا......؟'' ہیری چونکتے ہوئے بولا۔

''تم نے اور ہرمائنی نے میری کلاس کے آغاز میں چھلاوے کے متعلق صحیح جوابات دیئے تھے ہیری!'' پروفیسر لوپن نے ہکلاتے ہوئے کہا۔ ''بہت اعلیٰ! سب لوگوں نے عملی مشق میں عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ ہماری پہلی کلاس بے حد عمدہ رہی۔ تم لوگوں کیلئے ہوم ورک یہ ہے کہ کتاب میں سے چھلاوے والا باب نکال کر اس کے مندرجات اور ان کی تفصیل کو اپنے اپنے الفاظ میں لکھنا ......پیر والے دن مجھے دے دینا۔ بس اتنا ہی ہوم ورک کافی ہے۔''

جوشیلے انداز میں گپ شپ کرتی ہوئی پوری کلاس سٹاف روم سے باہر نکلی اور اپنی منزل کی طرف چل دی۔ بہرحال ہیری اپنے اندر کسی قسم کی خوشی محسوس نہیں کر پا رہا تھا۔ پروفیسر لوپن نے جان بوجھ کر اسے چھلاوے سے مقابلہ نہیں کرنے دیا تھا...... لیکن کیوں؟...... کیا ایسا اس لئے تھا کہ انہوں نے ہیری کو ریل گاڑی میں بے ہوش ہوتے ہوئے دیکھا تھا؟ کیا وہ ایسا خیال کرتے تھے کہ ہیری چھلاوے کے سامنے زیادہ کچھ نہیں کر سکتا تھا؟ کیا انہوں نے ایسا سوچا تھا کہ ہیری ایک بار پھر کلاس کے سامنے بے ہوش ہو جائے گا؟

تاریک جادوئی قوتوں سے محفوظ رہنے کے فن کی یہ پہلی کلاس ایسی زوردار اور دلچسپ تھی کہ کسی کا بھی ہیری کی طرف دھیان نہیں گیا تھا۔

''کیا تم نے مجھے اس بھیانک چڑیل کا مقابلہ کرتے ہوئے دیکھا؟'' سمیس نے پوچھا۔

''اور ہاتھ......!'' ڈین نے اپنے ہاتھ کو لہراتے ہوئے کہا۔

''اور ہیٹ پہنے ہوئے سنیپ!''

''اور میری مصری ممی......''

''میں سوچ رہی ہوں کہ پروفیسر لوپن سفید گول آئینے سے کیوں ڈرتے ہیں؟'' لیونڈر براؤن نے الجھے ہوئے انداز میں کہا۔

’’یہ تاریک جادو سے تحفظ کی ہماری اب تک کی سب سے عمدہ کلاس تھی ہے نا!‘‘ جوش وخروش سے لبریز رون نے جلدی سے کہا۔ جب وہ اپنے بستے لینے کیلئے کلاس روم کی طرف واپس جا رہے تھے۔

’’وہ بہت اچھے استاد ہیں۔‘‘ ہرمائنی نے ان کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔ ’’کاش مجھے بھی چھلاوے کا سامنا کرنے کا موقعہ ملتا......!‘‘

’’اور تمہارے سامنے کیا آتا...... ہرمائنی؟‘‘ رون نے ہنستے ہوئے کہا۔ ’’ایسا ہوم ورک، جس میں دس میں سے نو نمبر ملتے ہیں......‘‘

☆☆☆☆

آٹھواں باب

# فربہ عورت کا فرار

کچھ ہی عرصہ میں تاریک جادو سے تحفظ والا موضوع تمام طلباء کیلئے نہایت پسندیدہ مضمون بن چکا تھا۔صرف ڈریکوملفوائے اور اس کے چمچے کریب اور گوئل ہی پروفیسر لوپن کے بارے میں اچھی رائے نہیں رکھتے تھے۔وہ اکثر ان کو برا بھلا کہتے رہتے تھے۔جب بھی پروفیسر لوپن اس کے قریب سے گزرتے تھے تو وہ دبے ہوئے لہجے میں یہ آواز ضرور کستا تھا۔''ذرا ان کے کپڑوں کی حالت تو دیکھو۔وہ تو ہمارے گھریلو خرس ڈوبی جیسے کپڑے پہنتے ہیں۔''

لیکن کسی اور طالب علم کو اس بات کی کوئی پرواہ نہیں تھی کہ پروفیسر لوپن کے پرانے چوغے میں کتنے پیوند لگے ہوئے تھے۔ان کی اگلی کلاسیں بھی پہلی کلاس کی طرح بے حد دلچسپ اور عمدہ ثابت ہوئیں۔ چھلاوے کے بعد انہوں نے 'سرخ بوجارت' نامی جادوئی مخلوق کے بارے میں پڑھا۔یہ نوکیلی ناک اور نوکیلے کانوں والی چھوٹی مخلوق تھی مگر ان کی خونخواری اور ہولناکی بڑے درندوں سے کم نہ تھی۔وہ زیادہ تر خون خرابے والے مقامات پر منڈلاتے رہتے تھے جیسے قلعوں کی کال کوٹھڑیاں، زنداں خانے یا پھر میدان جنگ کے اردگرد۔جنگوں کے بعد وہ قریبی غاروں میں چھپے ہوئے سپاہیوں کے مرنے کا انتظار کیا کرتے تھے۔سرخ بوجارت کے بعد وہ 'کاواکو' کے موضوع پر آ گئے جو پپڑی دار سبز رنگ کے بندروں جیسے دکھائی دیتے تھے۔وہ پانی کے اندر رہتے تھے، جب کوئی ان کے تالاب میں آ جاتا تو وہ اپنے جھلی دار ہاتھوں سے اس کا گلا دبانے کے موقع کی تلاش میں رہتے تھے۔

ہیری سوچ رہا تھا کہ کاش باقی کلاسیں بھی اتنی ہی مزیدار ہوتیں۔سب سے بری کلاس جادوئی مرکبات کی تھی...... پروفیسر سنیپ ان دنوں بے حد غصے میں دکھائی دیتے تھے۔سب طلباء اس کی وجہ خوب جانتے تھے۔پورے سکول میں یہ خبر آگ کی طرح پھیل چکی تھی کہ چھلاوے نے پروفیسر سنیپ کا بہروپ اختیار کر لیا تھا۔سنیپ کو یہ سب سن کر اچھا نہیں لگا تھا۔ان کی آنکھیں پروفیسر لوپن کے ذکر پر ہی سرخ ہو جایا کرتی تھیں۔وہ اب نیول کو پہلے سے بہت زیادہ نظروں میں رکھتے اور ہر بات پر اس کی ڈانٹ ڈپٹ کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتے۔

اس کے علاوہ ہیری علم جوتش کی کلاس سے بھی گھبراتا تھا جب اسے پروفیسر ٹراؤلینی کے دم گھٹ مینار والی کلاس میں جانا پڑتا تھا۔

عجیب سے نشانات اور آڑی ترچھی علامات کے معنوں کی تلاش اسے ہمیشہ بے زار کر دیا کرتی تھی۔ وہ اس بات کو ہمیشہ نظر انداز کرنے کی کوشش کیا کرتا تھا کہ پروفیسر ٹراؤلینی کی بڑی بڑی آنکھیں جب بھی اس کی طرف اُٹھتی تھیں تو ان میں آنسو تیرنے لگتے تھے۔ وہ پروفیسر ٹراؤلینی کو بالکل پسند نہیں کرتا تھا۔ حالانکہ کلاس کے کچھ طلباء ان کا بے حد احترام کرتے تھے اور ان کی تعریفوں کے قلابے ڈھاتے تھے۔ پاروتی پاٹیل اور لیونڈر براؤن دوپہر کے کھانے کے بعد اکثر پروفیسر ٹراؤلینی کے اونچے مینار والی کلاس میں جانے لگی تھیں۔ وہاں سے واپسی پر ان کے چہروں پر ہمیشہ سرشاری اور اطمینان جیسے جذبات پھیلے ہوتے تھے، جیسے وہ ایسی باتوں سے باخبر ہو چکی ہیں جو باقی لوگوں کے خواب وخیال میں نہیں آ سکتی تھیں۔ ہیری سے وہ اتنی دھیمی آواز میں بات کیا کرتیں کہ جیسے وہ کسی ہسپتال کے بیڈ پر تکلیف دہ بیماری کی حالت میں بول رہی ہوں۔

حقیقت تو یہی تھی کہ کسی بھی طالب علم کو جادوئی مخلوق کی دیکھ بھال والی کلاس میں رتی بھر دلچسپی نہیں تھی۔ پہلی کلاس کے دلخراش حادثے کے بعد یہ بہت ڈراؤنی لگنے لگی تھی۔ ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے ہیگرڈ کا اعتماد بھی ڈگمگا گیا ہو۔ وہ اب پہلے جیسی دلچسپی سے پڑھا نہیں پا رہا تھا۔ آج کل اس نے 'فل برز' کیڑوں کی نگہداشت کا موضوع شروع کر رکھا تھا جس میں کچھ زیادہ مزیدار چیز نہیں تھی۔ یہ عام سی جادوئی مخلوق تھی۔

''کوئی ان کی دیکھ بھال کیونکر کرے بھلا......؟'' رون نے فل برز کے چپچپے گلوں میں چھلا ہوا سلاد ٹھونستے ہوئے کہا۔

بہرحال اکتوبر کا مہینہ شروع ہوتے ہی ہیری کو ایک ایسا کام مل گیا جو اس قدر دلچسپ تھا کہ اسے بے زار کلاسوں کی اذیت کے احساس سے چھٹکارا مل گیا۔ کیوڈچ کا موسم قریب آ رہا تھا۔ گری فنڈر کی ٹیم کے کپتان اولیور وڈ نے ایک جمعرات کی شام کو نئے سیزن کی منصوبہ بندی کیلئے ایک میٹنگ بلائی۔

کیوڈچ کی ٹیم میں سات کھلاڑی ہوتے ہیں: تین نقاش کہلاتے ہیں، جو فٹ بال جتنی بڑی سرخ گیند 'قواف' کو اپنے موٹے ڈنڈوں کی مدد سے قفل یعنی چھلے دار سوراخ میں ڈال کر سکور کرتے ہیں۔ کیوڈچ کے میدان کے دونوں سروں پر پچاس فٹ اونچے لمبے کھمبے لگائے جاتے ہیں جن کے بالائی سروں پر انگوٹھی جیسا رنگ لگا ہوتا ہے۔ اسے قفل کہتے ہیں۔ سکور کرنے کیلئے نقاشوں کو انہی قفل میں قواف کو ڈالنا پڑتا ہے۔ ہر ٹیم میں دو عدد پٹاؤ ہوتے ہیں جو اپنے بھاری بلوں سے بالجروں (دو بھاری سیاہ رنگ کی گیندیں، جو کھلاڑیوں پر حملہ آور ہونے کی کوشش میں ادھر ادھر فضا میں گھومتی رہتی ہیں) کو پیٹتے ہیں اور انہیں کھلاڑیوں سے دور رکھنے کی سعی کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ ٹیم میں ایک راکھا بھی ہوتا ہے جس کا کام یہ ہوتا ہے کہ وہ مخالف ٹیم کو قفل پر سکور والے حملے سے روکے اور اسے کامیاب نہ ہونے دے۔ ہر سکور پر دس پوائنٹس ملتے ہیں۔ ٹیم میں ایک متلاشی بھی ہوتا ہے جس کا کام ان سب سے مشکل ہوتا ہے۔ وہ سنہری گیند کو تلاش کر کے پکڑتا ہے۔ سنہری گیند ایک اخروٹ جتنی چھوٹی اور پروں والی گیند ہوتی ہے جسے تتلی جیسی تشبیہ دی جا سکتی ہے۔ وہ انتہائی پھرتیلی اور سبک رفتار ہوتی ہے۔ جب اسے پکڑ لیا جاتا ہے تو کھیل ختم ہو جاتا ہے۔ اسے پکڑنے والے متلاشی کی ٹیم کو ڈیڑھ سو

پوائنٹس ملتے ہیں۔

اولیور وڈ سترہ سال کا ہٹا کٹا نوجوان تھا۔ وہ ہوگورٹس میں اپنے ساتویں اور آخری سال کی پڑھائی مکمل کر رہا تھا۔ جب اس نے اپنے چھ ساتھی کھلاڑیوں کو اندھیرے میں گھرے ہوئے کیوڈچ کے میدان کے کنارے پر بنے ہوئے سرد ترین کپڑے بدلنے والے کمرے میں اکٹھا کیا تو اس کے چہرے پر گہری فکرمندی جھلکتی ہوئی دکھائی دی۔

اس نے ان کے سامنے بے چینی سے پہلو بدلتے ہوئے کہا۔

''کیوڈچ کپ جیتنے کا یہ ہمارا آخری موقع ہے یعنی میرے لئے یہ آخری موقع ہے۔ میں اس سال کے بعد یہاں نہیں رہوں گا۔ مجھے اس کے بعد موقع ہی نہیں ملے گا۔''

''گری فنڈر نے یہ کپ گذشتہ سات سال سے نہیں جیتا ہے۔ دراصل ہماری کیوڈچ مشقیں ناقص تھیں۔ ہم ایک بار حادثے کے باعث جیت سے محروم رہ گئے تھے اور گذشتہ سال تو کیوڈچ مقابلے ہی منسوخ کر دیئے گئے تھے۔'' وُڈ نے تھوک نگلا۔ اس موقع کو یاد کر کے اس کا گلا رندھ گیا تھا۔ ''لیکن ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ ہمارے پاس سکول کی سب سے اچھی ٹیم ہے......'' اس نے اپنے ہاتھ پر دوسرے ہاتھ سے مکا مارتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھوں میں دیوانگی کی چمک لوٹ آئی تھی۔

''ہمارے پاس تین بہترین نقاش ہیں۔''

وُڈ نے ایلیسا سپین نٹ، اینجلینا جانسن اور کیٹ بل کی طرف اشارہ کیا۔

''دو جوشیلے اور بہادر پٹاؤ ہیں۔''

''رہنے دو اولیور! تم ہمیں شرمندہ کر رہے ہو۔'' فریڈ اور جارج ویزلی نے شرمانے کی اداکاری کرتے ہوئے ایک ساتھ کہا۔

''اور ہمارے پاس ایک ایسا متلاشی ہے جس نے ہمیشہ ہمیں جیت سے ہمکنار کیا ہے۔'' وُڈ نے ہیری کو فخر سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''اور میں......عمدہ راکھا!'' اس نے آخر میں اپنی تعریف بھی کر ڈالی۔

''اولیور!......ہماری رائے ہے کہ تم واقعی ایک عمدہ کھلاڑی ہو۔'' جارج نے کہا۔

''ایک زبردست راکھا......'' فریڈ پیچھے رہنے والا تو نہیں تھا۔

''اصل مدعا تو یہ ہے۔'' وُڈ نے بات جاری رکھی اور اپنی جگہ سے اُٹھ کر ٹہلنے لگا۔ ''گذشتہ دو سال سے کیوڈچ کپ پر ہمارا نام ہونا چاہئے تھا۔ جب سے ہیری ٹیم میں شامل ہوا ہے۔ میں سوچتا تھا کہ کپ ہماری جھولی میں ہے لیکن ایسا اب تک نہیں ہوا ہے اور ہم اس سال آخری موقع ہے۔ جب ہم اس کپ پر اپنا نام دیکھ سکتے ہیں......''

وُڈ کے لہجے میں ایسی اُداسی اور حسرت آمیزی تھی کہ جارج اور فریڈ بھی اس کی طرف تاسف بھری نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔

''اولیور!......فکر نہ کرو۔ یہ سال ہمارا سال ہے......'' فریڈ نے ڈھارس بندھائی۔

''ہم اس مرتبہ کپ ضرور جیت لیں گے اولیور!'' مس جانسن نے کہا۔

''ناقابل یقین طور پر......'' ہیری بھلا کیوں چپ رہتا۔

وڈ پورے جوش وخروش کے ساتھ ٹیم کو ہفتے میں تین دن شام کے وقت کیوڈچ کے میدان میں اتارتا اور تربیتی مشقوں کا سلسلہ جاری رکھتا۔ موسم خاصا سرد ہو گیا تھا۔ فضا میں بھرپور نمی رہتی۔ راتیں زیادہ اندھیری ہوتی جا رہی تھیں لیکن کیچڑ، سرد ہوا یا برسات کی وجہ سے چاندی کے بڑے نقرئی کیوڈچ کپ کو جیتنے کا ہیری کا سہانا خواب دھندلا نہیں ہوا تھا۔

ایک شام کی سخت مشق کے بعد جب ہیری گری فنڈر کے ہال میں واپس لوٹا تو اس کا پورا جسم تھکن سے چور چور ہو رہا تھا۔ اس کی ہڈیاں تک اکڑی ہوئی تھیں۔ لیکن وہ اس بات پر بے حد مسرور تھا کہ آج کی مشق خاصی اچھی رہی تھی۔ اس نے ہال میں نگاہ دوڑائی تو کسی تبدیلی کا احساس ہوا۔ ہال کا ماحول خاصا خوشگوار لگ رہا تھا۔ اس نے رون اور ہرمائنی کی طرف دیکھا۔

''کیا بات ہے؟''

وہ دونوں آگ کے پاس دو کرسیوں پر بیٹھ کر فلکیات کے ستاروں کا چارٹ پُر کرنے میں مصروف تھے۔

''ہاگس میڈ کی پہلی سیر......'' رون نے پرانے نوٹس بورڈ پر لگے ہوئے نئے نوٹس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ''اکتوبر کے آخر میں......'ہیلووئین' کے دن!''

''بہت عمدہ خبر!'' فریڈ چہکتا ہوا بولا۔ جو ہیری کے پیچھے پیچھے تصویر کے سوراخ میں نکل کر اندر آیا تھا۔ ''مجھے جونکوں کی دوکان میں بھی جانا تھا۔ میرے بدبودار چھرے ختم ہو چکے ہیں۔''

ہیری رون کی بغل والی کرسی میں دھم سے دھنستا چلا گیا۔ اس کی ساری خوشی کافور ہو چکی تھی۔ ہرمائنی اس کی حالت کو سمجھ گئی۔

''ہیری! مجھے یقین ہے کہ تم اگلی مرتبہ ہمارے ساتھ چل سکو گے۔'' وہ دھیمے لہجے میں بولی۔ ''بلیک کو جلد ہی پکڑ لیا جائے گا۔ وہ دکھائی تو دے ہی چکا ہے......''

''بلیک اتنا بھی احمق نہیں ہے کہ وہ اب تک ہاگس میڈ میں ہی بیٹھا رہے گا۔'' رون نے ناک چڑھا کر کہا۔ ''تم پروفیسر میک گوناگل سے پوچھ کر تو دیکھو کہ کیا تم اس بار ہمارے ساتھ ہاگس میڈ چل سکتے ہو ہیری! اگلی مرتبہ یہ موقعہ جانے کب ملے؟''

''رون!'' ہرمائنی ناگوار لہجے میں بولی۔ ''ہیری کا سکول میں رہنا زیادہ بہتر ہے۔''

''تیسرے سال کے طلباء میں ہیری اکیلا ہی کیوں رُکے؟'' رون نے احتجاج کرتے ہوئے کہا۔ ''ہیری! تم ایک بار پروفیسر میک گوناگل سے پوچھ کر تو دیکھو۔''

''ہاں! میں اس بارے میں ان سے بات کروں گا۔'' ہیری نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

ہرمائنی نے بحث کرنے کیلئے اپنا منہ کھولا ہی تھا کہ اسی لمحے 'کروک شانکس' کود کر اس کی گود میں آ بیٹھی۔ اس کے منہ سے ایک بڑی مردہ مکڑی لٹک رہی تھی۔

''کیا وہ اس مکڑی کو ہمارے سامنے بیٹھ کر کھائے گی؟'' رون نے تیوریاں چڑھا کر کہا۔

''تم بہت سمجھدار ہوگئی ہو کروک شانکس! کیا اسے تم نے خود پکڑا ہے؟'' ہرمائنی نے رون کی بات سنی ان سنی کرتے ہوئے کہا۔

کروک شانکس دھیرے دھیرے مکڑی چباتی رہی۔ اس کی زرد آنکھیں رون کے چہرے پر جمی ہوئی تھیں۔

''اسے وہی رکھو اپنے پاس...... تم جانتی ہو کہ سکے برز میرے بستے میں چین کی نیند سو رہا ہے۔'' رون اس کی ٹکٹکی سے چڑتے ہوئے غرایا۔ اس نے غصے سے اپنی توجہ ستاروں کے چارٹ کی طرف مرتکز کرنے کی کوشش کی۔

ہیری نے لمبی جمائی لی۔ وہ سچ مچ اپنے بستر پر جانے کا خواہشمند تھا مگر اسے بھی تو ستاروں کا چارٹ مکمل کرنا تھا۔ اس نے اپنا بستہ کھینچ کر اس میں سے چرمئی کاغذ، سیاہی اور قلم باہر نکالے اور پھر وہ اپنے کام میں جت گیا۔

''اگر تم چاہو تو میرے چارٹ سے نقل کر سکتے ہو۔'' رون نے اپنے چارٹ پر آخری ستارے کا نام لکھنے کے بعد اسے ہیری کی جانب بڑھا دیا تھا۔

ہرمائنی کو یہ ہرگز اچھا نہیں لگتا تھا کہ کوئی کسی دوسرے کی نقل کرے۔ بہرحال اس نے کسی قسم کا تبصرہ کرنے گریز کیا۔ لیکن اس نے ناپسندیدگی سے اپنے ہونٹ ضرور سکوڑ لئے تھے۔ کروک شانکس اب بھی اپنی پلکیں جھپکائے بغیر رون کو دیکھے جا رہی تھی مگر اس کی دم لگاتار ہل رہی تھی۔ پھر اچانک وہ کسی کو بتائے بغیر گود میں کود گئی۔

''اوئے......!'' رون نے غراتے ہوئے اپنا بستہ پکڑا مگر دیر ہو چکی تھی۔ کروک شانکس نے اپنے چاروں نوکیلے پنجے بستے کی گہرائی میں گاڑ دیئے اور بری طرح نوچنے لگی۔

''ہٹ جاؤ...... خبیث بلی......''

رون نے کروک شانکس سے اپنا بستہ دور کھینچنے کی کوشش کی لیکن کروک شانکس نے اپنی گرفت ڈھیلی نہیں کی۔

''رون!...... اسے مت مارنا!'' ہرمائنی نے چیخ کر کہا۔ ہال کے تمام طلباء کی نظریں اس تماشے کی طرف اُٹھ گئیں۔ رون نے بستے کو پوری قوت سے ہوا میں چاروں طرف لہرایا۔ کروک شانکس اب بھی بستے کے ساتھ لٹکی ہوئی تھی۔ اسی وقت سکے برز بستے کے بالائی حصے سے اُڑتا ہوا باہر آیا اور ایک طرف گرتا چلا گیا۔ کروک شانکس نے فوراً بستے کو چھوڑا اور اس کے پیچھے میز پر کود گئی۔ وہ اب بدحواس سکے برز کا تعاقب کر رہی تھی۔

''بلی کو پکڑو......'' اسی وقت رون چلا کر بولا۔

جارج ویزلی نے کروک شانکس کو پکڑنے کیلئے چھلانگ لگائی مگر وہ اسے پکڑنے میں ناکام رہے۔ سکے برز بیس جوڑی پاؤں کے

بیچ سے نکل کر ایک پرانی الماری کے نیچے جا چھپا۔ کروک شانکس بھی وہاں پہنچ کر بیٹھ گئی اور اپنے اگلے پنجے خلا میں ڈال کر اسے پکڑنے کی زوردار کوشش کرنے لگی۔

رون اور ہرمائنی جلدی سے وہاں پہنچے۔ ہرمائنی نے کروک شانکس کو پکڑ لیا اور اسے وہاں سے دور لے گئی۔ رون پیٹ کے بل لیٹا اور اس نے سکے برز کی دم پکڑ کر اسے بڑی مشکل سے باہر کھینچا۔

''اس کی طرف دیکھو!'' رون نے سکے برز کو ہرمائنی کے سامنے ہوا میں جھلاتے ہوئے نہایت غصے سے کہا۔ ''اس کی ہڈیاں نکل آئی ہیں۔ تم اپنی بلی اس سے دور ہی رکھو......''

''کروک شانکس کو یہ بات غلط نہیں لگتی ہے رون!'' ہرمائنی نے دھڑ دھڑاتی ہوئی آواز میں کہا۔ ''سبھی بلیاں چوہوں کا پیچھا کرتی ہیں......''

''تمہاری بلی بھی عجیب ہے۔'' رون نے کڑھتے ہوئے کہا۔ وہ اب بری طرح کانپتے ہوئے سکے برز کو اپنی جیب میں ڈالنے کی کوشش کر رہا تھا۔ ''اس نے مجھے یہ کہتے ہوئے سن لیا کہ سکے برز میرے بستے میں ہے......''

''اوہ کیا بکواس ہے یہ!'' ہرمائنی نے پاؤں پٹختے ہوئے کہا۔ ''کروک شانکس کو اس کی بو آ رہی ہوگی رون! وہ سن کیسے سکتی ہے......؟''

''تمہاری خبیث بلی کسی دن سکے برز کی جان لے لے گی سمجھی!'' رون نے اپنے اردگرد کے لوگوں کی ہنسی کو نظرانداز کرتے ہوئے چیخ کر کہا۔ ''سکے برز یہاں پر اس کی آمد سے پہلے سے ہے اور اب وہ بیمار ہے......''

رون دھڑ دھڑاتے ہوئے قدموں کے ساتھ لکڑی کے کمروں کی طرف جانے والی سیڑھیوں پر چڑھا اور اگلے پل نظروں سے اوجھل ہو گیا۔

☆☆☆☆

اگلی صبح بھی ہرمائنی کے ساتھ رون کا رویہ کچھ اچھا نہیں رہا۔ جڑی بوٹیوں کے خواص کی کلاس میں اس نے ہرمائنی سے کوئی بات نہیں کی حالانکہ وہ ہیری اور ہرمائنی ایک ہی گملے پر کام کر رہے تھے۔

''سکے برز کیسا ہے......؟'' ہرمائنی نے جھجکتے ہوئے انداز میں پوچھا، جب وہ پودے کے موٹے گلابی پھلوں کو الگ کرنے میں مصروف تھے۔ وہ ان میں سے بیج نکال کر ایک بڑے لکڑی کے برتن میں ڈال رہے تھے۔

''وہ میرے بستر کے نیچے چھپا ہوا ہے اور خوف کے مارے اس پر ابھی تک کپکپی طاری ہے۔'' رون نے اتنے غصے سے کہا کہ نشانہ چوکنے کے باعث اس کے ہاتھ سے بیج برتن میں گرنے کے بجائے گرین ہاؤس کے فرش پر بکھر گئے۔

''دھیان سے ویزلی!......اپنی توجہ کام پر لگاؤ۔'' پروفیسر اسپراؤٹ تیز لہجے میں غرائیں۔ جب ان کی آنکھوں کے سامنے بیج

جو بن پر پھٹتے دکھائی دیئے۔

اگلی کلاس جادوئی تغیرات کی تھی۔ ہیری نے یہ فیصلہ کرلیا تھا کہ وہ کلاس کے بعد پروفیسر میک گوناگل سے پوچھے گا کہ کیا وہ باقی طلباء کے ہمراہ ہاگس میڈ میں جاسکتا ہے۔ وہ کلاس کے باہر قطار میں کھڑا ہوگیا۔ وہ ان سوچوں میں گم تھا کہ اسے اپنی بات کس پیرائے میں کہنا چاہئے۔ قطار کی اگلی سمت میں کچھ ایسا واقعہ رونما ہوا جس نے اس کے خیالوں کے سلسلے کو توڑ دیا۔

لیونڈر براؤن بری طرح سے رو رہی تھی۔ پاروتی پاٹیل اس کے کمر میں اپنا بازو ڈال کر اسے تسلیاں دے رہی تھی۔ ہیری نے دیکھا کہ وہ سمیس فنی گن اور ڈین تھامس کو کچھ بتا رہی تھی۔ وہاں کا ماحول واقعی مضطرب دکھائی دے رہا تھا۔

''کیا بات ہے لیونڈر......؟'' ہرمائنی نے پریشانی کے عالم میں پوچھا۔ وہ ہیری اور رون کے ساتھ ابھی ان کے پاس پہنچی تھی۔

''صبح اس کے گھر سے خبر آئی ہے......'' پاروتی نے دھیمے لہجے میں کہا۔ ''اس کے خرگوش بنکی کو ایک لومڑی نے مار ڈالا ہے۔''

''اوہ!'' ہرمائنی نے تاسف سے ہونٹ سکوڑے۔ ''یہ سن کر بہت دُکھ ہوا لیونڈر!''

''مجھے یہ معلوم ہونا چاہئے تھا......'' لیونڈر نے افسردہ لہجے میں کہا۔ ''تم تو جانتی ہو کہ آج کون سا دن ہے؟''

''کیا مطلب؟'' ہرمائنی نے حیرت سے پوچھا۔

''آج سولہ اکتوبر ہے...... 'جس چیز سے تم ڈر رہی ہو، وہ سولہ اکتوبر کو ہوجائے گی۔' انہوں نے صحیح کہا تھا......انہوں نے سچ ہی کہا تھا......''

پوری کلاس کے بچے اب لیونڈر کے گرد اکٹھے ہو چکے تھے۔ سمیس نے سنجیدہ انداز میں اپنا سر ہلایا۔ ہرمائنی نے جھجکتے ہوئے پوچھا۔ ''کک......کیا تمہیں ڈر تھا کہ کوئی لومڑی بنکی کو مار ڈالے گی؟''

''نہیں......لومڑی سے تو نہیں تھا۔'' لیونڈر نے آنسو بھری آنکھوں سے ہرمائنی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''لیکن مجھے حادثاتی طور پر اس کی ہلاکت کا خدشہ خوفزدہ کئے ہوئے تھا۔''

''اچھا!'' ہرمائنی کھوئے ہوئے لہجے میں بولی۔ اس نے تھوڑی دیر بعد پوچھا۔ ''کیا بنکی بوڑھا تھا......؟''

''نن......نہیں......وہ تو ابھی بچہ ہی تھا۔'' لیونڈر نے سبکی لیتے ہوئے کہا۔

پاروتی نے لیونڈر کے کندھے پر اپنے بازو کا دباؤ بڑھایا۔

''پھر تمہیں اس کے مرنے کا دھڑکا کیوں تھا؟'' ہرمائنی نے الجھن سے پوچھا۔

پاروتی نے اس کی طرف غصے بھری ناگواری سے گھورا۔

''اسے ذرا منطقی طور پر دیکھو!'' ہرمائنی نے دوسروں کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔ ''میرا مطلب ہے کہ بنکی کوئی آج تو مرا نہیں ہے۔ آج تو لیونڈر کو اس کے مرنے کی خبر ملی ہے......'' یہ سن کر لیونڈر زور زور سے رونے لگی۔ ''اسے اس کے مرنے کا ڈر نہیں تھا کیونکہ

اسے یہ خبر سن کر سچ مچ صدمہ پہنچا ہے......''

''ہرمائنی کی باتوں پر توجہ مت دینا لیونڈر!'' رون نے غراتے ہوئے لہجے میں اس کی بات اچک لی۔ ''اسے دوسروں کے پالتو جانوروں کی کوئی خاص پرواہ نہیں رہتی ہے......''

اسی پل پروفیسر میک گوناگل نے کلاس روم کا دروازہ کھول دیا۔ یہ اس وقت کے لحاظ سے شاید اچھا ثابت ہوا۔ رون اور ہرمائنی ایک دوسرے کو کھا جانے والی نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔ کلاس میں داخل ہونے کے بعد وہ ہیری کے دائیں اور بائیں طرف بیٹھ گئے لیکن دونوں نے ایک دوسرے سے بات کرنا گوارا نہیں کیا۔

ہیری ابھی تک یہ فیصلہ نہیں کر پایا تھا کہ وہ کلاس کے بعد پروفیسر میک گوناگل سے کیا کہے گا؟ جملے اس کے ذہن میں منتشر تھے۔ پھر ایسا ہوا کہ پروفیسر میک گوناگل نے خود ہی ہاگس میڈ کا ذکر چھیڑ دیا جس سے ہیری کو اپنی منزل آسان دکھائی دی۔

جب طلباء پڑھائی ختم کر کے کلاس روم سے رخصت ہونے لگے تو پروفیسر میک گوناگل نے جلدی سے کہا۔ ''ایک منٹ رکو!...... چونکہ تم سب لوگ میرے فریق میں شامل ہو اس لئے تم ہاگس میڈ کی تفریح کیلئے درکار اجازت نامے ہیلوویئن کے دن سے پہلے پہلے مجھے جمع کرا دینا۔ یہ مت بھولنا کہ اجازت نامہ نہیں ہوگا تو وہاں جانے کی سہولت بھی نہیں ملے گی۔''

نیول نے اپنا ہاتھ اُٹھا دیا۔

''پروفیسر مجھے...... مجھے لگتا ہے کہ میرا اجازت نامہ کہیں کھو گیا ہے۔''

''لانگ باٹم! تمہاری دادی نے تمہارا اجازت نامہ سیدھا میرے پاس بھجوا دیا ہے۔'' پروفیسر میک گوناگل نے کہا۔ ''ان کا خیال تھا کہ ایسا کرنا زیادہ محفوظ رہے گا۔ مجھے آپ لوگوں سے بس اتنا ہی کہنا تھا، اب آپ لوگ اگلی کلاس میں جا سکتے ہیں......''

''ان سے ابھی پوچھو......'' رون نے ہیری کی پسلی میں کہنی چبھوتے ہوئے کہا۔

''ارے......لیکن......'' ہرمائنی نے کچھ بولنے کی کوشش کی۔

''جلدی کرو ہیری......جلدی!'' رون نے ذرا سخت لہجے میں کہا۔

ہیری نے باقی طلباء کے جانے کا انتظار کیا پھر وہ اپنی جگہ سے اُٹھا اور گھبرائے ہوئے انداز میں چلتا ہوا پروفیسر میک گوناگل کے ڈیسک کے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا۔

''تمہیں کچھ کہنا ہے پوٹر......؟''

ہیری نے گہرا سانس لیا۔

''پروفیسر! میرے انکل اور آنٹی میرے اجازت نامے پر دستخط کرنا بھول گئے ہیں۔''

پروفیسر میک گوناگل نے نظریں اُٹھائیں اور اپنے چوکور فریم والے چشمے کے عقب سے اس کے چہرے پر گہری نظر ڈالی مگر وہ

خاموش رہیں۔

''تو...... کک...... کیا آپ کے خیال میں یہ ٹھیک رہے گا کہ...... میرا مطلب ہے کہ...... کیا میں ہاگس میڈ جا سکتا ہوں......؟''
ہیری کے ماتھے پر پسینے کی بوندیں چمکنے لگیں۔

پروفیسر میک گوناگل نیچے جھک کر اپنے ڈیسک کے کاغذات کو الٹ پلٹ کرتی رہیں۔

''ایسا نہیں ہوسکتا پوٹر!'' وہ ٹھوس لہجے میں بولیں۔ ''تم نے یقیناً سن لیا ہوگا کہ میں نے کیا کہا تھا......؟ اجازت نامہ نہیں تو پھر قصبے کی سیر بھی نہیں...... یہی قانون ہے۔''

''لیکن پروفیسر! میرے انکل آنٹی...... آپ تو جانتی ہی ہیں کہ وہ ماگل ہیں۔ دراصل وہ ہاگس میڈ کے اجازت نامے کی اہمیت اور قوانین کو بالکل بھی نہیں سمجھ سکتے ہیں۔'' ہیری نے افسردہ لہجے میں کہا۔ اس نے دیکھا کہ رون اپنا سر ہلا ہلا کر اس کی ڈھارس بندھانے کی کوشش کر رہا تھا۔ ''اگر آپ خصوصی طور پر اجازت دے دیں تو میں جا سکتا ہوں......''

''بھلا میں یہ اجازت کیسے دے سکتی ہوں پوٹر!'' پروفیسر میک گوناگل نے کھڑے ہو کر اپنے کاغذات کو دراز میں ٹھونستے ہوئے کہا۔ ''اجازت نامہ کے مندرجات میں واضح لکھا ہوا ہے کہ والدین یا پھر سرپرست ہی اس امر کی اجازت دیں۔'' انہوں نے اس کی طرف تاسف بھرے عجیب انداز میں دیکھا۔ کیا یہ ان کے دل پر لگنے والی چوٹ کی عکاسی کر رہا تھا؟

''مجھے افسوس ہے پوٹر! یہ میرا قطعی فیصلہ ہے۔ اچھا ہوگا کہ اب تم جلدی سے چلے جاؤ، ورنہ تمہیں اگلی کلاس کیلئے دیر ہو جائے گی۔''

☆☆☆☆

اب کچھ نہیں کیا جا سکتا تھا۔ رون نے پروفیسر میک گوناگل کو بہت برا بھلا کہا جس سے ہرمائنی بری طرح چڑ گئی۔ اس نے 'سب کچھ بہتری کیلئے ہی ہوتا ہے' والے نظریئے کے تحت ہیری کو دلاسہ دینے کی کوشش کی جس پر رون کا پارہ ساتویں آسمان پر جا پہنچا۔ ہیری کو سب سے زیادہ پریشانی اس امر کی ہو رہی تھی کہ کلاس کا ہر طالب علم خوش ہو کر زور زور سے اس بارے میں باتیں کر رہا تھا کہ ہاگس میڈ میں پہنچنے کے بعد وہ سب سے پہلے کیا کرے گا؟

''یہ مت بھولو کہ اس شام کو جشن کی تقریب بھی ہے۔'' رون نے ہیری کو خوش کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ ''شام کو ہیلوویئن ڈے کا شاندار جشن منایا جائے گا۔''

''ہونہہ!'' ہیری نے اداسی بھرے لہجے میں کہا۔

ہیلوویئن کا جشن ہمیشہ شاندار ہوتا تھا لیکن اس کا لطف اور بھی دوبالا ہو جاتا اگر وہ ہاگس میڈ میں باقی ساتھیوں کے ساتھ ایک دن بیتانے کے بعد اس میں شامل ہوتا۔ اسے ہاگس میڈ نہ جا سکنے کا اس قدر دُکھ تھا کہ دوسروں کے دلاسے اور تسلی بخش جملے بھی راحت پہنچا

نہ پائے۔ لکھنے کے فن میں مہارت رکھنے والے ڈین تھامس نے ہیری کے سامنے یہ حل رکھا کہ اس کے اجازت نامے پر ورنن انکل کے فرضی دستخط کر دے گا جنہیں کوئی پہچان نہیں سکے گا۔ لیکن اب اس بات کا کوئی فائدہ نہیں تھا کیونکہ ہیری پروفیسر میک گوناگل کو ساری حقیقت سے آگاہ کر چکا تھا کہ اجازت نامے پر دستخط نہیں ہوئے ہیں۔ رون نے ادھورے جذبے سے اسے غیبی چوغہ استعمال کرنے کی ترغیب دی تھی مگر ہرمائنی نے اسے ٹھکراتے ہوئے رون کو پروفیسر ڈمبل ڈور کی بات یاد دلائی کہ روح کھچڑوں کے سامنے غیبی چوغہ کوئی معنی نہیں رکھتا تھا۔ پرسی نے بڑی نخوت سے تسلی کے جو جملے ہیری سے کہے تھے ان سے تو ہیری کو بے حد کم ہی سکون ملا تھا......

''طلباء ہاگس میڈ جانے کیلئے بہت بے تاب رہتے ہیں مگر میں واضح کر دوں کہ وہ جگہ کسی خاص دلچسپی سے خالی ہے۔'' اس نے سنجیدہ انداز میں کہا۔ ''یہ صحیح ہے کہ وہاں مٹھائیوں کی دوکان بہت اعلیٰ ہے لیکن زونکو کی جونک شاپ نہایت ہی خطرناک ہے اور ہاں...... چیختے بنگلے کی سیر مزیدار ہوتی ہے لیکن ہیری...... اس کے علاوہ تمہیں اور کسی چیز کے چھوٹنے کا افسوس نہیں کرنا چاہئے۔''

☆☆☆☆

ہیلووئین ڈے کی صبح ہیری حسب معمول دوسرے طلباء کے ساتھ بیدار ہوا اور اس نے کافی بے زاری کے ساتھ ناشتہ کیا حالانکہ اس نے اپنے طور پر پوری کوشش کی تھی کہ دوسرے اس کے اندر کا اضطراب نہ جان سکیں۔

''ہم ہاگس میڈ سے تمہارے لئے ڈھیر ساری مٹھائیاں لائیں گے۔'' ہرمائنی نے جلدی سے کہا۔ اُس کے دل میں ہیری کی مجبوری پر گہرا رنج چھایا ہوا تھا۔

''ہاں...... بالکل ڈھیر ساری......!'' رون نے جلدی سے ہرمائنی کی ہاں میں ہاں ملائی۔ وہ دونوں ہیری کی افسردگی دیکھ کر کروک شانکس کا دلخراش حادثہ بھول چکے تھے۔

''تم دونوں میرے لئے فکر مند مت ہو...... جشن میں ملاقات ہوگی...... اچھی طرح گھومنا!'' ہیری نے اپنی اُداسی کو چھپاتے ہوئے پھیکی مسکراہٹ سے کہا۔

وہ ان کے ساتھ بڑے ہال کے صدر دروازے تک گیا۔ وہاں چوکھٹ پر ہوگورٹس کا چوکیدار فلیچ کھڑا طلباء کی ایک لمبی قطار کو دیکھ رہا تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک فہرست تھی جس میں سے وہ طلباء کے نام کی جانچ پڑتال کر کے انہیں باہر نکلنے دے رہا تھا۔ وہ ہر چہرے کو شک وشبہ سے ایسے دیکھتا کہ جیسے اس کے پاس اجازت نامہ نہیں ہوسکتا۔ جب اسے اس بات پر یقین ہو جاتا کہ یہی طالب علم باہر جائے گا تو ہی اسے آگے بڑھنے کی اجازت دیتا۔

''یہیں پر رُک رہے ہو پوٹر!'' ملفوائے چلا کر بولا۔ وہ کریب اور گوئل کے درمیان قطار میں کھڑا تھا۔ ''روح کھچڑوں کے بیچ میں سے نکل کر جانے میں بڑا ڈر لگ رہا ہے...... ہے نا!''

ہیری نے اس کی بات کونظر انداز کرتے ہوئے سنگ مرمر کی سیڑھیوں کی طرف پیش قدمی کی اور پھر وہ سنسان راہداریوں سے ہوتا ہوا گری فنڈر کے ہال کے سامنے پہنچ گیا۔

''شناخت......؟'' موٹی عورت نے اونگھ سے بیدار ہوئے پوچھا۔

''بڑی قسمت!'' ہیری نے غیر شعوری انداز میں کہا۔

تصویر کے سوراخ سے ہوتے ہوئے وہ ہال میں پہنچ گیا۔ وہاں پر پہلے اور دوسرے سال کے بچے آپس میں گپیں ہانک رہے تھے۔ ان کے علاوہ وہاں کچھ سینئر طلباء بھی موجود تھے جو اتنی بار ہاگس میڈ جا چکے تھے کہ اب اس تفریح سے ان کا دل بھر چکا تھا۔

''ہیری...... ہیری...... ہائے!''

دوسرے سال میں پڑھنے والے ایک طالب علم کولن کیوی نے اس کو دیکھتے ہی آواز لگائی۔ وہ ہیری کا بڑا پرستار تھا اور اس سے بات کرنے کا کوئی بھی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتا تھا۔

''تم ہاگس میڈ نہیں گئے؟...... کیوں نہیں گئے؟'' کولن نے اپنے دوستوں کی طرف فخریہ نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ''ہیری! اگر تم چاہو تو ہمارے ساتھ بیٹھ سکتے ہو۔''

''نہیں! تمہارا شکریہ کولن!'' ہیری نے جان چھڑاتے ہوئے کہا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ بہت سارے طلباء اس کے ماتھے کے نشان کو دلچسپیوں کے ساتھ دیکھنے کا میلہ لگا لیں۔ ''مجھے لائبریری میں جانا ہے اور وہاں کچھ کام کرنا ہے۔''

اس کے بعد اس کے پاس اس کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں تھا کہ وہ واپس مڑے اور ایک بار پھر تصویر کے سوراخ سے باہر جائے۔

''جب دوبارہ نکلنا تھا تو اندر گئے ہی کیوں تھے؟ خواہ مخواہ میری نیند اچاٹ کر کے رکھ دی۔'' ہیری کے باہر نکلنے کے بعد پیچھے سے تصویر کی فربہ عورت نے چیخ کر شکوہ کرتے ہوئے کہا۔ ہیری لاشعوری طور پر اس راہداری میں گھوم گیا جو لائبریری کی طرف جاتی تھی۔ آدھے راستے میں جا کر وہ اچانک رُک گیا۔ اس نے اس وقت لائبریری میں جا کر پڑھنے کا ارادہ بدل دیا تھا۔ وہ واپس مڑا تو اس کے قدم ٹھٹک کر رُک گئے۔ اس کے مقابل مسٹر فلیچ کھڑے اپنی سرخ آنکھوں سے اسے گھور رہے تھے جو ہاگس میڈ جانیوالی مسافروں کی آخری کی جماعت کو رخصت کر کے لوٹ رہا تھا۔

''تم یہاں کیا کر رہے ہو؟'' فلیچ غراتے ہوئے بولا۔

''کچھ نہیں!'' ہیری نے مختصر جواب دیا۔

''کچھ نہیں......'' فلیچ نے تھوک نگلتے ہوئے کہا۔ ''اچھا بہانہ ہے، اکیلے چوری چوری گھوم رہے ہو۔ تم اپنے باقی بدمعاش دوستوں کی طرح بدبودار چھرے، ڈکار چورن اور سنسناتے کیڑے خریدنے کیلئے ہاگس میڈ کیوں نہیں گئے؟''

ہیری نے اپنے شانے اچکائے۔

''ٹھیک ہے...... پھر اپنے ہال میں واپس جاؤ۔ جہاں تمہیں اس وقت ہونا چاہئے۔'' فلیچ نے غصیلی آواز میں کہا۔ جب تک ہیری اس کی نگاہوں کے سامنے سے اوجھل نہیں ہوگیا، وہ وہیں کھڑا غصے سے اسے گھورتا رہا۔

ہیری واپس ہال میں نہیں آیا تھا۔ وہ یہ سوچتے ہوئے ایک پتھریلی سیڑھی پر چڑھنے لگا کہ اسے الوگھر میں جا کر ہیڈوگ سے ملاقات کرنا چاہئے۔ جب وہ ایک اور راہداری کے قریب سے گزر رہا تھا تو اسے کمرے کے اندر سے کسی کی آواز سنائی دی۔

''ہیری......''

ہیری نے جب پیچھے مڑ کر دیکھا کہ اسے پیچھے سے کس نے آواز لگائی تھی تو اسے پروفیسر لوپن کا چہرہ دکھائی دیا جو اپنے آفس کے دروازے کے پاس کھڑے تھے۔

''تم کیا کر رہے ہو؟'' پروفیسر لوپن نے پوچھا۔ ان کا انداز فلیچ کے مقابلے میں بالکل مختلف تھا۔ ''رون اور ہرمائنی کہاں ہیں......؟''

''وہ ہاگس میڈ گئے ہیں سر!'' ہیری نے حسرت بھری آواز میں جواب دیا۔

''اچھا!'' پروفیسر لوپن نے ہیری کو ایک پل کیلئے دیکھتے ہوئے کہا۔ ''تم اندر کیوں نہیں آ جاتے؟ میں نے تمہاری اگلی کلاس کیلئے حال ہی میں ایک 'اَحبوط' منگوایا ہے۔''

''وہ کیا ہوتا ہے......؟'' ہیری نے حیرت سے پوچھا۔

ہیری پروفیسر لوپن کے تعاقب میں ان کے آفس میں پہنچ گیا۔ آفس کے کونے میں پانی کا ایک بہت بڑا کیبن رکھا ہوا تھا۔ اس میں ایک سبز رنگ کا جاندار دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے چھوٹے اور پونے سینگ تھے۔ اس کا چہرہ کانچ کے ٹکڑوں سے لتھڑا ہوا تھا اور اپنی لمبی، پتلی اور نوکیلی انگلیاں پانی میں لہرا رہا تھا۔

''آبی شیطان!'' پروفیسر لوپن نے احبوط کو بغور دیکھتے ہوئے کہا۔ ''ہمیں اس کے بارے میں زیادہ مشکل نہیں ہونا چاہئے۔ 'کاواکوئی' کے بعد تو اس کا ذکر کافی آسان ہے۔ اصلی فن تو اس کی مضبوط گرفت کو توڑنا ہے۔ یہ خاصا مشکل کام ہوتا ہے۔ تم نے اس کی لمبی اور پتلی انگلیاں دیکھیں؟ نہایت مضبوط لیکن بہت ہی بھربھری......''

احبوط نے ہیری کو اپنے سبز دانتوں کی جھلک دکھائی اور پھر وہ کونے کی تہہ میں موجود جھاڑی کے اندر جا کر کہیں گم ہوگیا۔

''ایک کپ چائے کا ہو جائے!'' پروفیسر لوپن نے چاروں طرف اپنی کیتلی ڈھونڈتے ہوئے پوچھا۔ ''میں ابھی چائے بنانے کے بارے میں ہی سوچ رہا تھا......''

''ٹھیک ہے......؟'' ہیری نے عجیب سے انداز میں کہا۔

پروفیسر لوپن نے اپنی جادوئی چھڑی سے کیتلی کو ضرب لگائی اور پھر اچانک اس میں سے دھواں نکلنے لگا۔

''بیٹھ جاؤ۔''لوپن نے ایک گرد آلود ڈبے کا ڈھکن اُٹھاتے ہوئے کہا۔''میرے پاس صرف ٹی بیگز ہیں۔میرا خیال ہے کہ اب تک چائے کی پتیوں سے تمہارا من بھر گیا ہوگا۔''

ہیری نے ان کی طرف دیکھا۔ان کی آنکھیں چمکتی ہوئی دکھائی دیں۔

''آپ کو یہ بات کیسے معلوم ہوئی؟''ہیری نے حیرت سے پوچھا۔

''پروفیسر میک گوناگل نے مجھے بتایا تھا۔''پروفیسر لوپن نے ہیری کو چائے کا ایک چٹخا ہوا کپ پکڑاتے ہوئے کہا۔''تم پریشان تو نہیں ہو...... ہے نا!''

''نہیں......''ہیری نے کہا۔

اس نے ایک لمحے کیلئے سوچا کہ وہ لوپن کو اس سیاہ دیوہیکل کتے کے بارے میں بتا دے جو اس نے منگولیا کریسنٹ میں دیکھا تھا لیکن وہ رُک گیا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ لوپن اسے ڈرپوک سمجھیں۔خاص طور تب، جب انہوں نے اسی وجہ سے اسے چھلاوے سے مقابلہ نہیں کرنے دیا تھا

ہیری کے سوچوں کا بھنور جانے کب اس کے چہرے پر نمایاں ہو گیا؟

''کوئی بات تمہیں پریشان کر رہی ہے ہیری!''پروفیسر لوپن نے بھانپتے ہوئے پوچھا۔

''نہیں!''ہیری نے سفید جھوٹ بولا۔اس نے چائے کی چسکی لی اور پانی کے کیبن کی طرف دیکھا جہاں اب اخبوط اسے مکا بنا کر دکھا رہا تھا۔

''ہاں!''اس نے پروفیسر لوپن کے ڈیسک پر چائے کا کپ رکھتے ہوئے اچانک کہا۔''آپ کو وہ دن یاد ہوگا جب ہم چھلاوے سے لڑے تھے......''

''ہاں!''پروفیسر لوپن نے دھیمی آواز میں کہا۔

''آپ نے مجھے اس سے مقابلہ کیوں نہیں کرنے دیا تھا؟''ہیری کے دل کی بات ہونٹوں پر آ ہی گئی۔ پروفیسر لوپن نے چونک کر اپنی بھنوئیں اُٹھائیں۔

''میرا خیال تھا کہ اس کی وجہ تم سمجھ چکے ہو گے ہیری!''ان کے لہجے میں تعجب چھپا ہوا تھا۔

ہیری کو یہ امید تھی کہ پروفیسر لوپن صاف انکار کر دیں گے کہ انہوں نے ایسا کچھ کیا تھا اس لئے وہ حیرانگی میں ڈوب گیا۔

''کیوں؟''اس نے دوبارہ سوال دہرایا۔

''میں سوچا کہ اگر چھلاوہ تمہارے سامنے آیا تو وہ لارڈ والڈی مورٹ کا بہروپ دھار لے گا۔''پروفیسر لوپن آہستگی سے بولے۔

ہیری کو حیرت کا ایک اور جھٹکا لگا۔ وہ انہیں گھورنے لگا۔ نہ صرف یہ ایک معقول جواب تھا بلکہ پروفیسر لوپن نے بے دھڑک لارڈ والڈی مورٹ کا نام لیا تھا۔ ہیری نے آج تک صرف ایک اور شخص کے منہ سے یہ نام سنا تھا (خود اسے چھوڑ کر) اور وہ شخصیت پروفیسر ڈمبل ڈور کی تھی۔

''ظاہر ہے...... میں غلط تھا۔'' پروفیسر لوپن نے ہیری کے چہرے سے اپنی نظریں بالکل نہیں ہٹائی تھیں۔ ''لیکن مجھے یہ اچھا نہیں محسوس ہوا کہ سٹاف روم میں والڈی مورٹ کا عکس ظاہر ہوتا۔ یہ یقینی بات تھی کہ اگر ایسا کچھ ہو جاتا تو پورے سکول میں دہشت پھیل جاتی۔''

''میں نے پہلے والڈی مورٹ کے ہی بارے میں سوچا تھا۔'' ہیری نے ایمانداری سے کہا۔ ''لیکن پھر مجھے...... مجھے روح کھچڑ کی یاد آ گئی......''

''اچھا!'' پروفیسر لوپن نے سوچتے ہوئے کہا۔ ''میں یہ سن کر متاثر ہوا ہیری!'' ہیری کے چہرے پر تعجب کے آثار دیکھ کر وہ مسکراتے ہوئے بولے۔ ''اس کا مطلب یہ ہوا کہ تمہیں سب سے زیادہ ڈر...... ڈر ہی سے لگتا ہے۔ بہت ہی عقل مندی کی بات ہیری!''

ہیری کو کچھ سمجھ میں نہیں آیا کہ وہ کیا کہے؟ اس لئے اس نے تھوڑی چائے مزید پی لی۔

''اچھا! تو تم یہ سوچ رہے تھے کہ میں چھلاوے کے مقابلے کیلئے تمہیں اس کا اہل نہیں سمجھتا تھا۔'' پروفیسر لوپن نے کہا۔

''جی ہاں!'' ہیری نے دوٹوک کہا۔ وہ اچانک اپنے اندر بہت خوشی محسوس کر رہا تھا۔ ''پروفیسر! آپ جانتے ہیں کہ روح کھچڑ......''

تبھی اس کی بات ادھوری رہ گئی۔ دروازے پر دستک سنائی دی۔ دونوں کی توجہ ہٹ گئی۔

''اندر آ جاؤ......'' پروفیسر لوپن نے دھیمے لہجے میں کہا۔

دروازہ کھلا اور پروفیسر سنیپ کا چہرہ دکھائی دیا۔ وہ اندر چلا آیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک بڑا پیالہ تھا جس میں سے ہلکا ہلکا دھواں نکلتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ ہیری کو دیکھتے ہی وہ ٹھٹک کر رُک گئے اور ان کی سیاہ آنکھیں سکڑ گئیں۔

''اوہ! سیورس!'' پروفیسر لوپن نے چہکتے ہوئے کہا۔ ''بہت بہت شکریہ! براہ کرم اسے اس ڈیسک پر رکھ دیں۔'' سنیپ نے دھواں اُڑاتے ہوئے پیالے کو نیچے رکھ دیا اور کبھی لوپن کو اور کبھی ہیری کو دیکھنے لگے۔

''میں ہیری کو اپنا اَجوبہ دکھا رہا تھا۔'' پروفیسر لوپن نے پانی کیبن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''بہت عمدہ!'' پروفیسر سنیپ نے اسے دیکھے بنا کہا۔ ''تمہیں یہ مرکب فوراً ہی پی لینا چاہئے لوپن!''

''ہاں ہاں...... میں پی لوں گا۔'' پروفیسر لوپن نے جلدی سے کہا۔

''میں نے پوری کڑاہی بھر کر بنایا ہے۔'' پروفیسر سنیپ مزید کہا۔ ''اگر تمہیں زیادہ کی ضرورت ہو تو......''

''مجھے کل شاید مزید مرکب کی ضرورت پڑے گی۔ بہت بہت شکریہ!''

''کوئی بات نہیں!'' سنیپ نے کہا لیکن ان کی آنکھوں میں ایسی چمک لہرائی تھی جو ہیری کو بالکل پسند نہیں آئی۔ اس کے بعد سنیپ مڑے اور کمرے سے باہر نکل گئے۔ جاتے ہوئے ان کے چہرے پر کسی قسم مسکراہٹ نہیں تھی البتہ وہ چوکس ضرور تھے۔

ہیری نے پیالے کی سمت دلچسپی سے دیکھا جس پر پروفیسر لوپن مسکرا دیئے۔

''پروفیسر سنیپ نے مہربانی کر کے میرے لئے ایک مرکب بنایا ہے۔'' انہوں نے کہا۔ ''میں اچھے مرکبات بنا نہیں پاتا ہوں اور یہ تو نہایت مشکل اور کڑی محنت کے بعد ہی بن پاتا ہے۔'' انہوں نے پیالہ اُٹھایا اور اسے ناک کے قریب لے جا کر سونگھا۔ ''بری بات تو یہ ہے کہ شکر سے اس کا سارا ذائقہ بگڑ جاتا ہے۔'' انہوں نے ایک گھونٹ پی کر کانپتے ہوئے کہا۔

''کیوں؟'' ہیری نے پوچھا۔

پروفیسر لوپن نے اس کی طرف گہری نظر سے دیکھا اور پھر اس کے سوال کا جواب دیا۔

''میری طبیعت کچھ عرصے سے خاصی خراب رہتی ہے۔'' وہ بولے۔ ''اس میں یہ مرکب ہی مدد کر سکتا ہے۔ میں بہت خوش قسمت ہوں جو پروفیسر سنیپ یہاں ہیں۔ بہت کم جادوگر یہ مرکب بنانے کی اہلیت رکھتے ہیں۔''

پروفیسر لوپن نے ایک اور بڑا گھونٹ حلق میں اتارا۔ جانے کیوں ہیری کے دل میں تمنا پیدا ہوئی کہ وہ آگے بڑھ کر پروفیسر لوپن کے ہاتھوں سے وہ پیالہ گرا دے۔

''پروفیسر سنیپ کی تاریک جادو سے تحفظ کی کلاس میں گہری دلچسپی ہے۔'' اس نے کہا۔

''اچھا؟'' پروفیسر لوپن نے مرکب کا ایک اور گھونٹ پیتے ہوئے کہا۔

''کچھ لوگوں کی رائے ہے کہ......'' ہیری بولتے بولتے جھجک کر رُک گیا اور پھر وہ اگلے لمحے بنا سوچے سمجھے بولتا چلا گیا۔ ''کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ پروفیسر سنیپ تاریک جادو سے تحفظ کے موضوع کے استاد بننے کے خواہش مند ہیں اور وہ اس کیلئے کچھ بھی کر سکتے ہیں......''

پروفیسر لوپن نے پیالے کو خالی کر کے ایک طرف رکھا اور منہ بنایا۔

''بہت برا ہے......'' انہوں نے کہا۔ ''اچھا ہیری! بہتر ہوگا کہ اب میں کچھ کام کو نمٹا لوں۔ جشن کی تقریب میں تم سے دوبارہ ملاقات ہوگی۔''

''ٹھیک ہے پروفیسر!'' ہیری نے اپنا چائے کا خالی کپ نیچے رکھتے ہوئے کہا۔

خالی پیالے میں سے اب بھی دھواں نکلتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

☆☆☆☆

''ان چیزوں کو دیکھو ہیری!'' رون بے قراری سے بولا۔ ''ہم جتنی اُٹھا کر لا سکتے تھے، اتنی لے آئے ہیں۔''

ہیری کی گود میں بہت سی رنگین مٹھائیوں کی برسات ہوگئی۔ شام ہو چکی تھی، رون اور ہرمائنی ابھی ابھی ہال میں پہنچے تھے۔ سرد ہوا

کے باعث ان کے چہرے گلابی ہو گئے تھے اور ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے وہ زندگی کا بھرپور مزہ لے کر لوٹے ہیں۔

''شکریہ!'' ہیری نے چھوٹی کالی چٹ پٹی گولیوں کا ایک پیکٹ اُٹھاتے ہوئے کہا۔

''ہرمائنی کہاں ہے؟ تم لوگ کہاں کہاں گئے......؟''

وہ ہر جگہ گھوم پھر کر آئے تھے۔ درویش اینڈ بنگش، جادوگری والے سامان کی دوکان۔ زونکو جوک شاپ، جہاں سے جادوئی فنون لطیفہ کا سامان ملتا تھا۔ تھری بروم سٹکس، جہاں گرم بٹر بیئر کے جھاگ والے پیالے ملتے تھے اور اس کے علاوہ اور بھی بہت سی جگہوں پر۔

''پوسٹ آفس میں...... ہیری!'' رون نے جوشیلے انداز میں بتایا۔ ''قریباً دوسو الو شلف پر بیٹھے ہوئے تھے۔ الگ الگ رنگوں کے...... جو اس بات کا تعین کرتے تھے کہ آپ اپنا خط کتنی جلدی منزل تک پہنچانا چاہتے ہیں......''

''ہنی ڈیوکس میں ایک نئی طرح کی مٹھائی تھی۔ وہ لوگ اس کے مفت نمونے بانٹ رہے تھے۔''

''ہمیں لگتا ہے کہ ہم نے ایک عقیرت (دیو) دیکھا سچ مچ...... تھری بروم سٹکس میں طرح طرح کے لوگ آتے ہیں۔''

''کاش ہم تمہارے لئے تھوڑی بٹر بیئر لا پاتے۔ اسے پیتے ہی بدن میں حرارت سی پھیل جاتی ہے۔''

''تم نے کیا کیا ہیری؟'' ہرمائنی نے متفکر لہجے میں پوچھا۔ ''کیا تم نے پڑھائی کی؟''

''نہیں!'' ہیری نے کہا۔ ''پروفیسر لوپن نے مجھے آفس میں چائے پلائی اور پھر پروفیسر سنیپ اندر آئے......'' اس نے انہیں پیالے کے بارے میں بھی بتایا۔ رون کا منہ کھلا رہ گیا۔

''لوپن نے اسے پی لیا؟'' اس نے زور سے سانس لی۔ ''کیا وہ پاگل ہو گئے ہیں؟''

ہرمائنی نے اپنی گھڑی دیکھی۔

''بہتر ہوگا کہ ہم نیچے بڑے ہال میں چلیں۔ جشن کی تقریب پانچ منٹ میں شروع ہونے والی ہے۔'' وہ لوگ تصویر کے سوراخ میں سے جلدی سے نکلے اور بھیڑ میں شامل ہو گئے۔ وہ اب بھی سنیپ کے بارے میں باتیں کر رہے تھے۔

''لیکن اگر سنیپ ......'' ہرمائنی نے تیز آواز میں کہا مگر اگلے ہی لمحے اسے نزاکت کا احساس ہو گیا۔ اس نے گھبرا کر اپنے چاروں طرف نگاہ دوڑائی۔ ''اگر سنیپ لوپن کو...... زہر دینے کی کوشش کر رہا تھا تو وہ ہیری کے سامنے ایسا نہیں کرے گا......''

''ہاں شاید......'' ہیری نے دھیمے سے کہا۔ وہ بڑے ہال کے قریب پہنچ چکے تھے۔ اس میں سجاوٹ کیلئے سینکڑوں موم بتیوں سے بھرے کدو تھے۔ پھڑ پھڑاتی ہوئی زندہ چمگادڑوں کے سیاہ بادل لہرا رہے تھے۔ شعلے بکھیرتی ہوئی نارنجی روشنی کی کرنیں تھیں جو پانی کے سانپوں کی طرح طوفانی چھت پر تیر رہی تھیں۔

کھانا بے حد لذیذ تھا۔ ہرمائنی اور رون کو بھی یہ بے حد ذائقے دار لگا حالانکہ انہوں نے ہنی ڈیوکس کی مٹھائیاں پیٹ بھر کو کھائی تھیں۔ انہوں نے کھانے کی ہر چیز دو دو بار لی تھی۔ ہیری سٹاف ٹیبل کی طرف دیکھتا رہا۔ پروفیسر لوپن کافی خوش دکھائی دے رہے

تھے اور کافی اچھی حالت میں تھے۔ وہ منتقلی ارتکاز کی کلاس کے بونے استاد فلنٹ وک کے ساتھ نہایت گرم جوشی سے گفتگو کر رہے تھے۔ ہیری کی نگاہ سرکتے سرکتے ٹیبل پر آگے بڑھ گئی جہاں پروفیسر سنیپ بیٹھے ہوئے تھے۔ کیا یہ اس کا وہم تھا یا پھر واقعی سنیپ کی نگاہیں بار بار پروفیسر لوپن کی طرف اُٹھ رہی تھیں۔

جشن کے اختتام پر ہوگورٹس کے بھوتوں نے ایک ساتھ مل کر دلچسپ تفریحی پروگرام پیش کیا۔ وہ دیواروں اور میزوں سے باہر نکلتے اور پھر ایک ساتھ ہوا میں پرواز کرتے ہوئے قلابازیاں کھاتے۔ اس کے علاوہ گری فنڈر کے بھوت لگ بھگ سر کٹے سرنک نے اپنا سر کٹنے کے حادثے کو بہت عمدگی کے ساتھ سب کے سامنے دوہرایا۔ یہ شام اتنی زبردست اور تفریحی تھی کہ ملفوائے بھی ہیری کے اچھے جذبات پر حملہ آور ہونے میں ناکام رہا۔ ہال سے باہر نکلتے وقت ملفوائے نے چلا کر آواز کسی تھی۔ ''روح کھچڑوں نے تمہیں پیار بھیجا ہے پوٹر!''

ہیری، رون اور ہرمائنی گری فنڈر کے باقی طلباء کے پیچھے پیچھے اپنے ہال کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ جب وہ سیڑھیوں اور راہداریوں کو عبور کر کے فربہ عورت کی تصویر کے سامنے پہنچے تو وہاں انہیں بھیڑ لگی ہوئی دکھائی دی۔

''کوئی اندر کیوں نہیں جا رہا ہے؟'' رون نے تعجب بھرے لہجے میں پوچھا۔ ہیری نے اپنے سامنے کھڑے طلباء کے سروں کے اوپر سے دیکھا۔ تصویر بند دکھائی دے رہی تھی۔

''پیچھے ہٹو...... مجھے جانے دو۔'' پرسی ویزلی کی تیز آواز سنائی دی۔ وہ کافی پریشان دکھائی دے رہا تھا۔ وہ بھیڑ کو چیرتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ ''سب لوگ رُک کیوں گئے؟ ایسا تو ہو ہی نہیں سکتا ہے کہ سب لوگ شناخت بھول گئے ہوں...... معاف کرنا...... ذرا جگہ دو۔ میں ہیڈ بوائے ہوں۔''

بھیڑ پر گہرا سکوت چھا گیا۔ راہداری میں ایک سرد لہر دوڑ گئی۔ انہیں اچانک پرسی کی تیز آواز سنائی دی۔ ''کوئی جا کر پروفیسر ڈمبل ڈور کو بلا کر لائے...... جلدی......''

طلباء نے پریشانی کے عالم میں اپنے سر گھمائے۔ پیچھے کھڑے طلباء اپنے پیروں پنجوں پر اُٹھ اُٹھ کر سامنے دیکھنے کی کوشش کر رہے تھے۔

''کیا ہو رہا ہے؟'' جینی نے حیرت سے پوچھا جو ابھی وہاں پہنچی تھی۔

اگلے ہی لمحے پروفیسر ڈمبل ڈور وہاں آ گئے۔ وہ تیز تیز ڈگ بھرتے ہوئے تصویر کے پاس جا رہے تھے۔ گری فنڈر کے طلباء نے ان کیلئے جگہ بنائی۔ ہیری، رون اور ہرمائنی بھی ان کے پیچھے پیچھے بڑھتے چلے گئے۔ وہ دیکھنا چاہتے تھے کہ آخر ماجرا کیا ہے؟

''اوہ......'' ہرمائنی کے گلے سے گھٹی ہوئی چیخ نکلی۔ اس نے ہیری کا ہاتھ پکڑ لیا تھا۔

موٹی عورت اپنی تصویر میں سے غائب ہو چکی تھی۔ کسی نے تصویر کو اتنی بری طرح سے ادھیڑ ڈالا تھا کہ اس کی کینوس کے چیتھڑے

فرش پر بکھرے دکھائی دے رہے تھے۔کئی جگہ سے تو اس کے بڑے ٹکڑے بری طرح اکھڑ کر لٹک رہے تھے۔

ڈمبل ڈور نے کٹی پھٹی تصویر پر ایک نظر ڈالی اور پھر نہایت متفکر نگاہوں سے پروفیسر میک گوناگل، پروفیسر لوپن اور پروفیسر سنیپ کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا۔

''ہمیں اسے تلاش کرنا ہوگا۔ پروفیسر میک گوناگل! آپ فوراً مسٹر فلیچ سے کہیں کہ وہ سکول کی ہر تصویر میں فربہ عورت کو تلاش کریں۔'' پروفیسر ڈمبل ڈور بھرائی ہوئی آواز میں بولے۔

''اگر وہ مل گئی تو آپ بڑے خوش قسمت ہوں گے۔'' ایک کلکاری بھری آواز گونجی۔

یہ آواز پیوس نامی بھوت کی تھی جو بھیڑ کے اوپر ہوا میں پرواز کر رہا تھا۔ وہ بے حد خوش دکھائی دے رہا تھا۔ اسے دوسروں کو پریشان اور ڈرا ہوا دیکھ کر سکون ملتا تھا۔

''تمہارا کیا مطلب ہے پیوس!'' ڈمبل ڈور نے کرخت لہجے میں پوچھا تو پیوس کی مسکراہٹ کسی قدر پھیکی پڑ گئی۔ وہ ڈمبل ڈور سے بدمعاشی کرنے کی ہمت نہیں کرسکتا تھا۔ اس کے بجائے اس نے اپنی چکنی چپڑی آواز کا استعمال کیا جو اس کی کلکاری سے زیادہ اچھی نہیں تھی۔

''اسے شرم آ رہی ہے سر! وہ نہیں چاہتی کہ کوئی اسے اس حال میں دیکھے۔ اس کی حالت بہت خراب ہے۔ میں نے اسے چوتھی منزل کی تصویر میں درختوں کے پیچھے چھپتے ہوئے دیکھا ہے۔ وہ بہت بری طرح سے رو رہی ہے۔'' اس کی آواز میں سرشاری تھی جیسے وہ اس کی حالت دیکھ کر لطف اندوز ہو رہا ہو۔ ''بے چاری......'' کسی کو بھی اس بات پر رتی بھر بھی یقین نہیں آیا تھا کہ پیوس کو واقعی اس کی حالت پر ترس آیا ہوگا۔

''کیا اس نے بتایا کہ یہ کام کس نے کیا؟'' ڈمبل ڈور نے سخت لہجے میں پوچھا۔

''اوہ ہاں سر!'' پیوس اس طرح بولا جیسے اس کے ہاتھ میں ایک بڑی ہتھ گولی ہے۔ ''جب فربہ عورت نے اسے اندر نہیں جانے دیا تو وہ بہت غصے میں دیوانہ ہو گیا۔'' پیوس نے قلابازی کھائی اور اپنے پیروں کے بیچ میں سر نکال کر اس نے مسکراتے ہوئے ڈمبل ڈور کی طرف دیکھا اور بولا۔

''وہ بہت غصے والا ہے سر...... وہ سیریس بلیک ہے......!''

☆☆☆☆

نواں باب

# بدترین شکست

پروفیسر ڈمبل ڈور نے گری فنڈر کے تمام بچوں کو بڑے ہال میں بھیج دیا۔ دس منٹ بعد وہاں پر سلے درن، ریون کلا اور ہفل پف کے طلباء بھی پہنچ گئے۔ طلباء کے چہروں پر حیرت اور تجسس پھیلا ہوا تھا۔ وہ جاننا چاہتے تھے کہ آخر ہوا کیا ہے؟

جب پروفیسر میک گوناگل اور فلنٹ وک نے ہال کے تمام دروازے بند کر دیئے تو ڈمبل ڈور ان سے بولے۔ ''آپ کے سب اساتذہ اور میں سکول کی عمارت کی اچھی طرح چھان بین کرنے کیلئے جا رہے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ زیادہ محفوظ یہی رہے گا کہ آپ آج کی رات یہیں پر گزاریں۔ تمام مانیٹرز ہال کے داخلی راستوں پر پہرہ دیں گے۔ ہیڈ بوائے اور ہیڈ گرلز ہال میں موجود تمام طلباء کو سنبھالیں گے۔ کسی بھی قسم کی پریشانی محسوس ہو تو فوراً مجھے اطلاع دی جائے۔'' انہوں نے پرسی ویزلی سے کہا جو نہایت فخر سے سینہ پھلائے پوری طرح مستعد دکھائی دے رہا تھا۔ ''کسی بھی بھوت کے ذریعے تم مجھ تک خبر پہنچا سکتے ہو۔''

پروفیسر ڈمبل ڈور ہال سے باہر جانے سے پہلے ٹھہرے اور بولے۔

''اوہ ہاں......! تمہیں ان کی بھی ضرورت ہوگی۔''

انہوں نے اپنی جادوئی چھڑی ایک بار ہوا میں گھمائی جس سے لمبی میزیں اُڑ کر ہال کے کونوں میں پہنچ گئیں اور دیواروں کے ساتھ ٹک گئیں۔ انہوں نے دوسری بار چھڑی گھمائی جس سے فرش پر سینکڑوں ارغوانی رنگ گدے دار سفری بستر ظاہر ہو گئے۔

''اب اچھی نیند کا مزہ لیجئے!'' پروفیسر ڈمبل ڈور نے اپنے عقب میں دروازہ بند کرتے ہوئے کہا۔ ہال میں ان کے جاتے ہی کھسر پھسر کی سرگوشیاں بلند ہو گئیں۔

گری فنڈر کے طلباء دوسرے فریقوں کے بچوں کو بتانے لگے کہ ابھی ابھی کچھ دیر پہلے کیا سانحہ رونما ہوا تھا؟

''سب لوگ اپنے اپنے بستروں میں چلے جائیں۔'' پرسی ویزلی کی بلند آواز ہال میں گونجی۔ ''اب چلو!...... باتیں بند کرو...... ہال کی بتیاں دس منٹ میں بجھا دی جائیں گی۔''

''چلو!'' رون نے ہیری اور ہرمائنی سے کہا۔ انہوں نے تین سفری بستر اُٹھائے اور قریباً گھسیٹتے ہوئے ایک کونے میں لے گئے۔

''تمہارا کیا خیال ہے کہ بلیک ابھی تک سکول کی عمارت میں موجود ہوگا؟'' ہرمائنی نے تناؤ بھری آواز میں پوچھا۔

''ظاہر ہے، ڈمبل ڈور کو اندازہ ہے کہ ایسا ہوسکتا ہے!'' رون نے جلدی سے کہا۔

''بہت اچھا اتفاق ہے کہ اس نے آج کی رات ہی منتخب کی۔'' ہرمائنی نے کہا جب وہ اپنے سفری بستر میں پورے کپڑے پہنے لیٹ چکی تھی۔ وہ اپنی کہنیوں کے بل پر گردن اُٹھائے باتیں کر رہی تھی۔ ''اس وقت مینار والے ہال میں ایک بھی بچہ موجود نہیں تھا......''

''جہاں تک میرا اندازہ ہے...... وہ یقیناً کسی نامعلوم جگہ پر چھپا ہوا تھا، جب وہ باہر نکلا تو یقیناً اسے وقت کا صحیح اندازہ نہیں ہوا ہوگا۔ اسے اس بات کا بھی احساس نہیں ہوا ہوگا کہ آج تمام طلباء اپنے اپنے فریقی کمروں کے بجائے بڑے ہال میں اکٹھے تھے...... ورنہ وہ مینار والے ہال کے بجائے سیدھا بڑے ہال میں پہنچتا......''

اس کی بات سن کر ہرمائنی بری طرح سے کانپ اُٹھی......

ان کے چاروں طرف لیٹے ہوئے طلباء ایک دوسرے سے یہ سوال پوچھ رہے تھے۔

''وہ اندر کیسے گھسا ہوگا......؟''

''شاید وہ جانتا ہے کہ جادوئی طور پر ظاہر کیا ہوا جاتا ہے۔'' کچھ فٹ پر دور لیٹے ہفل پف کے ایک طالب علم نے رائے پیش کی۔

''شاید اس نے بھیس بدل کر یہ کام سرانجام دیا ہو......؟'' ریون کلا کے ایک پانچویں سال کے طالب علم نے اپنا اندازہ پیش کیا۔

''وہ ہوا میں پرواز کر کے بھی تو اندر آسکتا ہے۔'' ڈین تھامس نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''کیا یہ سچ ہے کہ...... ہوگورٹس: ایک تاریخی خاکہ، نامی کتاب صرف میں نے ہی پڑھی ہے؟'' ہرمائنی نے رون اور ہیری سے پوچھا۔

''شاید...... لیکن کیوں؟'' رون نے اس بے مقصد بات پر بھنویں چڑھائیں۔

''کیونکہ اس میں لکھا ہے کہ ہوگورٹس کی قلعہ نما عمارت کی حفاظت صرف دیواریں ہی نہیں کرتیں۔'' ہرمائنی نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔ ''اس پر کئی طرح کے جادوئی کلمات کے حصار قائم ہیں تاکہ چوری چھپے اندر داخل ہونے والے لوگوں کو روک سکیں اور ان کی فوراً نشاندہی بھی کر سکیں۔ یہاں پر کوئی بھی اچانک طور پر نمودار نہیں ہوسکتا۔ اور جہاں تک بھیس بدلنے کی بات رہی تو روح کھچڑوں کو الّو نہیں بنایا جاسکتا۔ سبھی جانتے ہیں کہ وہ یہاں کے تمام داخلی راستوں پر کڑا پہرہ دے رہے ہیں۔ اگر وہ اُڑ کر آیا ہوتا تو بھی وہ روح کھچڑوں کی نگاہوں سے بچ نہیں سکتا تھا۔ اس کے علاوہ مسٹر فلیچ کو تمام خفیہ راستوں کی مکمل واقفیت ہے۔ اس لئے یقیناً وہ وہاں بھی پہرہ دے رہے ہوں گے۔''

''ہوشیار! بتیاں اب گل کی جارہی ہیں۔'' پرسی ویزلی چلا کر بولا۔ ''سب لوگ اپنے اپنے سفری بستروں میں گھس جائیں۔ بات چیت اب بالکل بند......''

اسی وقت تمام موم بتیاں یکلخت بجھ گئیں صرف چاندی کی طرح چمکتے سفید بھوتوں کی روشنی ہال میں دکھائی دے رہی تھی۔ وہ

مانیٹرز سے سنجیدگی سے گفتگو کرتے ہوئے ہال میں چاروں طرف ہوا میں تیر رہے تھے۔اس کے علاوہ جادوئی چھت سے بھی روشنی آ رہی تھی جو باہر کے آسمان کی طرح تھی اوراس میں ستارے چمکتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔چھت کو دیکھ کراور ہال میں ہونے والی کانا پھوسی سے ہیری کوایسے لگا جیسے وہ ہلکی ہوا میں کھلے آسمان کے تلے سور ہا ہو۔

ہر گھنٹے بعد ایک استاد ہال میں داخل ہوتا اور یہ جانچ کرتا کہ وہاں سب کچھ ٹھیک ٹھاک ہے۔رات کو تین بجے کے قریب جب زیادہ تر طلباء نیند کے وادیوں میں گم ہو چکے تھے تو پروفیسر ڈمبل ڈور وہاں پر آئے۔ ہیری نے دیکھا کہ وہ پرسی کو تلاش کرر ہے ہیں جو سفری بستروں کے درمیان ٹہل رہا تھا۔ جب ڈمبل ڈور کے قدموں کی آواز قریب آئی تو پرسی سونے کی اداکاری کرتے ہوئے ہیری، رون اور ہر مائنی سے کچھ ہی قدم دور موجود تھا۔

''اس کا کوئی سراغ ملا پروفیسر!'' پرسی نے دھیمے لہجے میں دریافت کیا۔

''نہیں!...... یہاں تو سب کچھ ٹھیک ہے نا۔''

''ہر چیز کڑی نگرانی میں ہے سر!''

''اچھا! ابھی ان سب کو یہاں سے ہٹانے کا کوئی فائدہ نہیں، انہیں سونے دیا جائے۔ میں نے گری فنڈر کے داخلی دروازے کیلئے ایک ہوشیار پہرے دار کا انتظام کرلیا۔تم ان لوگوں کوکل صبح وہاں جاسکتے ہو۔''

''اور سر......فربہ عورت؟''

''وہ دوسری منزل پر آگرلشائر کے نقشے میں چھپی ہوئی ہے۔ جہاں تک میرا اندازہ ہے کہ اس نے بغیر شناخت کے بلیک کو ہاؤس میں گھسنے نہیں دیا اسی لئے بلیک نے اس پر حملہ کیا۔ وہ ابھی تک بے حد خوفزدہ ہے لیکن جب اسے اطمینان ہو جائے گا تو میں فلیچ سے کہہ کر اسے واپس آنے کیلئے تیار کروالوں گا۔''

ہیری نے سنا کہ ہال کا دروازہ ایک بار پھر چرر کی آواز کے ساتھ سے کھلا اور کسی کے چلنے کی قدموں کی چاپ سنائی دی۔

''ہیڈ ماسٹر!'' یہ سنیپ کی آواز تھی۔ ہیری چپ چاپ پڑا سنتا رہا۔''تیسری منزل کی مکمل تلاشی لے لی گئی ہے۔وہ وہاں نہیں ہے اور فلیچ نے تہہ خانوں کے سبھی راستوں کی بھی تلاشی لے لی اس کا کہیں نام ونشان نہیں مل پایا۔''

''فلکیات والا مینار...... پروفیسر ٹرالیونی کا کمرہ......الوؤں کا باڑہ؟''

''سب مقامات کی نہایت احتیاط سے تلاشی لی جا چکی ہے ہیڈ ماسٹر!''

''بہت عمدہ سیورس! مجھے درحقیقت اس کے یہاں ہونے کی امید بھی نہیں تھی۔ وہ اتنا گھامڑ نہیں کہ وہ یہاں رُکتا......!''

''آپ کے خیال سے وہ کس طریقے سے اندر آ گیا ہوگا پروفیسر؟''سنیپ نے پوچھا۔

ہیری نے اپنے ہاتھ کی مدد سے اپنے سر کو تھوڑا سا اُٹھایا تا کہ وہ دوسرے کان سے بھی سن سکے۔

''بہت سے طریقے ہو سکتے ہیں سیورس! لیکن ہر طریقہ ناممکن لگتا ہے۔''

ہیری نے اپنی آنکھوں کو ذرا سا کھول کر ان کی طرف دیکھا۔ ڈمبل ڈور کی پشت اس کی طرف تھی لیکن اسے پرسی کا چہرہ صاف دکھائی دے رہا تھا جو پورے دھیان سے دیکھ رہا تھا۔ سنیپ کا چہرہ بھی کافی غصے میں دکھائی دے رہا تھا۔

''پڑھائی کے نئے سال کے آغاز میں جن اہم معاملات پر ہماری باہمی گفتگو ہوئی تھی وہ تو آپ کو یاد ہی ہوگی...... ہیڈ ماسٹر!'' سنیپ نے اپنے ہونٹ دباتے ہوئے کہا۔ وہ کوشش کر رہے تھے کہ پرسی ان کی گفتگو نہ ہی سن پائے تو اچھا ہے۔

''مجھے یاد ہے سیورس!'' ڈمبل ڈور نے کہا اوران کی آواز میں متنبہ کرنے کی جھلک تھی۔

''یہ ہر طرح سے ناممکن لگتا ہے کہ بلیک اندرونی معاونت کے بغیر سکول میں گھس سکے...... جب آپ نے...... ان کے تقرر کا فیصلہ کیا تھا تو میں نے اپنے خدشات کا اظہار کیا تھا......''

''مجھے اس پر مکمل بھروسہ ہے کہ اس سکول میں بسنے والے کسی بھی فرد نے بلیک کے اندر گھسنے کے معاملے میں کوئی معاونت نہیں کی ہوگی۔'' ڈمبل ڈور نے پرسکون انداز میں کہا۔ اس کے لہجے سے عیاں ہو رہا تھا کہ وہ اس موضوع پر مزید گفتگو جاری نہیں رکھنا چاہتے ہیں۔ اس لئے سنیپ خاموش ہو گیا۔ اس کے بعد ڈمبل ڈور بولے۔ ''اب مجھے روح کھچڑوں کے پاس جانا ہوگا۔ میں نے ان سے کہا تھا کہ جب ہماری تلاشی مکمل ہو جائے گی تو انہیں خبر کر دوں گا۔''

''کیا وہ تلاشی میں مدد نہیں کرنا چاہتے تھے سر؟'' پرسی اچانک بولا۔

''بالکل کرنا چاہتے تھے......'' ڈمبل ڈور نے ٹھنڈے پن سے جواب دیا۔ ''لیکن جب تک میں یہاں کا ہیڈ ماسٹر ہوں تب تک ایک بھی روح کھچڑ اس عمارت کی چوکھٹ کے پار نہیں آئے گا۔''

پرسی کسی قدر شرما گیا۔ ڈمبل ڈور کے قدموں میں حرکت پیدا ہوئی اور وہ نہایت اطمینان سے تیز تیز ڈگ بھرتے ہوئے ہال سے باہر نکل گئے۔ سنیپ کچھ پل تک وہیں ساکت کھڑے رہے اور گہری فکرمندی سے ڈمبل ڈور کو جاتا ہوا دیکھتے رہے۔ پھر وہ بھی ہال سے نکل گئے۔

ہیری نے کنکھیوں سے رون اور ہرمائنی کی طرف دیکھا، ان دونوں کی بھی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں اور ان کی آنکھوں میں ہال کی چھت کے چمکتے ہوئے ستاروں کا عکس دکھائی دے رہا تھا۔

''ان باتوں کا کیا مطلب تھا؟'' رون نے الجھے ہوئے انداز میں پوچھا۔

☆☆☆☆

سکول میں اگلے کچھ دنوں تک سیریس بلیک کے علاوہ کسی دوسرے موضوع پر باتیں نہیں ہوئیں۔ وہ سکول کی قلعہ نما عمارت میں کیسے گھسا؟ اس بارے میں کئی طرح کے مفروضوں کے گھوڑے دوڑائے گئے۔ افواہوں کا بازار بھی گرم رہا۔ ہفلپف فریق کی ہانا

ایبٹ' جڑی بوٹیوں کی اگلی کلاس میں زیادہ تر ساتھی طلباء کو یہ باور کرانے کی کوششوں میں مصروف رہی کہ بلیک پھول والی جھاڑی میں خودکو بدل سکتا ہے۔

فربہ عورت کی کٹی پھٹی تصویر کو دیوار سے ہٹا دیا گیا اور اس کی جگہ پر سر کیڈوگن اور اس کے موٹے، بھورے اور بھدے ٹٹو کی تصویر آویزاں کر دی گئی تھی۔ اس سے کوئی بھی خوش نہیں تھا۔ سر کیڈوگن اپنا آدھا وقت لوگوں کو میدان جنگ کے نام نہاد بہادری کے قصے سنانے میں اُڑا دیتے تھے اور باقی وقت میں عجیب وغریب اور دشوار کن قسم کی شناخت کے الفاظ تلاش کرنے میں گزار دیتے تھے۔ وہ اپنی کارکردگی کی داد وصول کرنے کیلئے دن میں کم از کم دو بار تو اندر جانے کی شناخت تبدیل کرتے تھے۔

''وہ بالکل گھامڑ اور پاگل ہیں......'' سیمس فنی گن غصے کے عالم میں پرسی پر برس پڑا۔ ''کیا ان کی جگہ ہمیں کوئی دوسرا پہرے دار نہیں مل سکتا......؟''

''دوسری کوئی بھی تصویر پہرے داری کے فرائض انجام دینے کیلئے تیار نہیں ہے۔ فربہ عورت کا جو حشر ہوا ہے، اسے دیکھ کر تمام تصاویر کے لوگ بے حد ڈرے ہوئے ہیں۔ سر کیڈوگن ہی وہ اکلوتے شخص ہیں جنہوں نے اس کام کو قبول کرنے کی ہامی بھر لی ورنہ ان کے علاوہ اس ذمہ داری کو قبول کرنے کوئی بھی رضامند نہیں تھا۔''

بہرحال ہیری کو سر کیڈوگن کے علاوہ بھی بہت سی پریشانیوں نے گھیر رکھا تھا۔ اس پر اب بہت کڑی نظر رکھی جا رہی تھی۔ اساتذہ راہداریوں میں اس کے گرد منڈلانے کے بہانے ڈھونڈتے دکھائی دیتے۔ پرسی ویزلی (ہیری کو شک تھا کہ وہ اپنی ماں کی ہدایات کو بجا لانے کا فرض ادا کر رہا تھا) ہر جگہ وفادار کتے کی مانند اس کے پیچھے پیچھے جاتا تھا۔ سب سے بڑی تو یہ تھی کہ ایک دن پروفیسر میک گوناگل نے ہیری کو اپنے آفس میں بلوایا۔ ان کے چہرے پر اتنی گہری تشویش چھائی ہوئی تھی کہ ہیری نے ایک پل کیلئے سوچا شاید کوئی مر گیا ہو۔

''اب تم سے یہ خبر چھپانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے پوٹر!'' انہوں نے نہایت گھمبیر لہجے میں کہا۔ ''میں جانتی ہوں کہ تمہیں یہ سن کر گہرا صدمہ پہنچے گا لیکن......سیریس بلیک......''

''میں جانتا ہوں کہ وہ میرے پیچھے پڑا ہوا ہے پروفیسر!'' ہیری نے تھکے ہوئے انداز میں کہا۔ ''میں نے رون کے ڈیڈی کو اس کی ممی کو یہ بتاتے ہوئے سنا تھا۔ مسٹر ویزلی جادوئی سرکاری محکمے کے ذمہ دار شخص ہیں۔''

یہ سن کر پروفیسر میک گوناگل بے حد حیران رہ گئیں۔ انہوں نے ہیری کو کچھ دیر تک گھورا اور پھر بولیں۔ ''اچھی بات ہے! تو پھر پوٹر......تم یہ بات سمجھ جاؤ گے کہ شام کو کیوڈچ کی مشقیں کرنا تمہاری حفاظت کے لحاظ سے قطعی مناسب نہیں ہے۔ کیوڈچ کے میدان میں تمہارے ساتھ صرف تمہاری ٹیم کے کھلاڑی ہی ہوتے ہیں۔ اس لئے وہاں تم بہت زیادہ غیر محفوظ رہو گے......''

''ہفتے کے دن ہمارا پہلا میچ ہے پروفیسر!'' ہیری نے غصے سے کہا۔ ''مجھے اس کیلئے مشقیں تو جاری رکھنا ہوں گی۔''

پروفیسر میک گوناگل نے اسے غور سے دیکھا۔ ہیری جانتا تھا کہ گری فنڈر ٹیم کی جیت میں انہیں بے حد دلچسپی تھی۔ آخر کار انہوں نے ہی تو ہیری کو متلاشی بننے کا مشورہ دیا تھا۔ وہ اپنا سانس روکے کسی بھی فیصلے کا منتظر دکھائی دے رہا تھا۔

''ہونہہ!'' پروفیسر میک گوناگل اپنی جگہ سے کھڑی ہوئیں اور کھڑکی کے قریب پہنچ کر کیوڈچ کے میدان کو دیکھنے لگیں جو برسات کی بوندوں میں دھندلا دکھائی دے رہا تھا۔

''ٹھیک ہے! میں چاہتی ہوں اس بار یہ کپ ہم ہی جیتیں......لیکن پھر بھی پوٹر...... مجھے زیادہ خوشی ہوگی اگر وہاں پر کوئی استاد بھی تمہارے ساتھ رہے۔ میں میڈم ہوچ سے کہوں گی کہ مشقوں کے دوران وہ تمہاری نگرانی کریں۔''

☆☆☆☆

جیسے جیسے کیوڈچ کا پہلا میچ قریب آ رہا تھا، توں توں موسم لگاتار خراب ہوتا جا رہا تھا۔ بہرکیف موسم کی خرابی کا گری فنڈر کی ٹیم پر کوئی اثر نہیں ہوا۔ ٹیم میڈم ہوچ کی نگرانی میں پہلے سے زیادہ عمدگی سے مشقیں کر رہی تھی۔ جمعے کو میچ سے ایک دن قبل، ان کی آخری مشق میں ایلیورؤڈ نے اپنی ٹیم کو ایک بری خبر سنائی۔

''اب ہمارا میچ سلے درن کی ٹیم سے نہیں ہوگا۔'' اس نے بے حد غصیلی آواز میں انہیں بتایا۔ ''فلنٹ ابھی ابھی مجھ سے ملنے کیلئے آئے تھے۔ اب ہمارا میچ ہفل پف کی ٹیم سے ہوگا۔''

''آخر کیوں......؟'' سبھی کھلاڑی ایک ساتھ حیرت سے پوچھا۔

''فلنٹ کے پاس یہ بہانہ ہے کہ ان کے متلاشی کا ہاتھ ابھی تک صحیح نہیں ہو پایا۔ وہ اس چوٹ کے ساتھ کھیل نہیں سکتا۔'' وڈ نے غصے سے اپنے دانت کٹکٹاتے ہوئے کہا۔ ''مگر یہ صاف واضح ہے کہ وہ ایسا کیوں کر رہے ہیں؟ وہ ایسے خراب موسم میں کھیلنا نہیں چاہتے ہیں۔ انہیں شک ہے کہ اتنے خراب موسم میں ان کا جیتنا بہت مشکل ہے......''

پورا دن تیز ہواؤں کے جھکڑ چلتے رہے اور پھر موسلا دار بارش نے رہی سہی کسر بھی نکال دی۔ موسم کسی بھی طرح میچ کیلئے موزوں نہیں تھا۔ بادلوں کی کان پھاڑ گرج اور آسمانی بجلی کی چمک آنکھوں کو خیرہ کر رہی تھی۔

''ملفوائے کے ہاتھ میں کوئی گڑبڑ نہیں ہے۔'' ہیری نے طیش کے عالم میں کہا۔ ''وہ جان بوجھ کر اداکاری کر رہا ہے۔''

''میں یہ بات اچھی طرح جانتا ہوں مگر اسے ثابت نہیں کر سکتا۔'' وڈ نے کڑھتے ہوئے کہا۔ ''اور ہم یہ سوچ کر مشقیں کر رہے تھے کہ ہمیں سلے درن کے خلاف کھیلنا ہے لیکن اب ہمیں ہفل پف کے خلاف کھیلنا پڑے گا جن کے کھیلنے کا ڈھنگ بالکل الگ تھلگ ہے۔ ان کی ٹیم میں ایک نیا کپتان اور نیا متلاشی ہے......سیڈرک ڈیگوری......''

اینجلینا، ایلسیا اور کیٹی اچانک کھی کھی کرنے لگے۔

''کیا ہے؟'' وڈ نے ان کی کھلکھلاہٹ پر بھڑکتے ہوئے تناؤ بھرے لہجے میں پوچھا۔

''وہی ہے نا!......لمبا، پرکشش اور وجیہہ نوجوان......؟''اینجلینا نے کہا۔

''جو مضبوط اور چوڑے شانوں والا انتہائی کم گو ہے۔'' کیٹی نے دلچسپی سے کہا اور ایک بار پھر وہ سب کھی کھی کرنے لگے۔

''وہ صرف اس لئے خاموش رہتا ہے کہ اس میں اتنی عقل ہی نہیں کہ وہ کچھ بول سکے۔'' فریڈ نے ناپسندیدگی کا اظہار کیا۔''جہاں تک میرا خیال ہے تم خواہ مخواہ پریشان ہورہے ہو اولیور! ہم ہفل پف کی ٹیم کو بڑی آسانی سے ہرادیں گے۔ تمہیں یاد ہے کہ آخری بار جب ان سے ہمارا میچ ہوا تھا تو ہیری نے پانچ منٹ میں سنہری گیند پکڑلی تھی۔ یاد ہے نا!''

''ہم بالکل الگ انداز میں کھیل کی مشقیں کرتے رہے ہیں۔'' وڈ نے چیختے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھیں باہر نکلتی دکھائی دے رہی تھیں۔''ڈیگوری نے اپنی ٹیم کو بہت مضبوط بنالیا ہے۔ وہ بہت عمدہ متلاشی ہے۔ مجھے پہلے سے ہی یہ خدشہ تھا کہ تم اسے بہت آسان پیرائے میں لوگے۔ ہمیں یوں ہاتھ پر ہاتھ دھر کر نہیں بیٹھنا چاہئے۔ ہمیں جیتنے پر پوری توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ سلے درن کے لوگ میدان کے باہر بیٹھ کر ہمیں ہارتا ہوا دیکھنے کی خواہشمند ہے۔ ہمیں ہر حال میں یہ میچ جیتنا ہوگا......''

''اولیور! خود کو سنبھالو۔'' فریڈ نے تھوڑی فکرمندی سے کہا۔''ہم ہفل پف کے میچ کو نہایت ذمہ داری سے لیں گے......بغیر کسی غلطی کے......''

☆☆☆☆

میچ سے ایک دن پہلے ہواؤں کی سنسناہٹ میں اضافہ ہوگیا تھا اور بارش کی شدت میں بھی پہلے سے اضافہ ہوچکا تھا۔ راہداریوں اور کلاس رومز میں اتنا اندھیرا پھیل گیا تھا کہ خصوصی طور پر دن میں بھی مشعلیں اور لالٹینیں روشن کرنا پڑی تھیں۔ سلے درن کی ٹیم میچ کے منسوخ ہونے پر بے حد خوش دکھائی دے رہی تھی۔ سب سے زیادہ مسرت تو ملفوائے کے چہرے سے پھوٹ رہی تھی۔

''آہ! اگر میرا ہاتھ تھوڑا ٹھیک ہوتا تو میں......'' اس نے ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے اپنی بے بسی کی اداکاری کی۔ عین اس وقت ہواؤں کے جھکڑوں سے کلاس روم کی کھڑکیاں دھڑ دھڑانے لگی تھیں۔

اگلے دن کے میچ کے علاوہ ہیری کے دل و دماغ پر دوسری کوئی چیز حاوی نہیں تھی۔ اولیور وڈ اسے ہر کلاس ختم ہونے کے بعد آکر ملتا اور مختلف ٹوٹکے دیتا رہا۔ تیسری مرتبہ جب ایسا ہوا تو وڈ بہت دیر تک میچ جیتنے کے پینترے سمجھاتا رہا۔ اچانک ہیری کو یہ احساس ہوا کہ تاریک جادو سے تحفظ کی کلاس شروع ہوئے دس منٹ گزر چکے تھے۔ وہ تیزی سے کلاس روم کی طرف بھاگنے لگا۔ اس کے باوجود وڈ پیچھے سے چلا کر اسے ہدایات دے رہا تھا۔''ڈیگوری بہت پھرتیلا ہے، وہ سرعت سے گھومتا ہے ہیری! اس لئے تمہیں اسے چکمہ دینے میں کڑی محنت کی ضرورت ہوگی۔''

تاریک جادو سے تحفظ کے کلاس روم کے بیرونی دروازے پر پہنچ کر ہیری نے بھاگنا بند کیا اور اپنی سانسیں بحال کرنے کی کوشش کی۔ اس نے دروازہ کھولا اور دھڑ دھڑاتا ہوا اندر داخل ہوگیا۔

''پروفیسر لوپن! معاف کیجئے...... مجھے دیر ہوگئی...... میں......''

لیکن استاد والے ڈیسک پر پروفیسر لوپن نہیں بلکہ پروفیسر سنیپ براجمان تھے۔

''یہ کلاس دس منٹ پہلے شروع ہو چکی ہے پوٹر! اس لئے مجھے لگتا ہے کہ گری فنڈر کے دس پوائنٹس کم ہونے چاہئیں...... بیٹھ جاؤ!''

لیکن ہیری اپنی جگہ سے ہلا تک نہیں۔

''پروفیسر لوپن کہاں ہیں؟'' اس نے پوچھا۔

''ان کا کہنا ہے کہ ان کی طبیعت اتنی خراب ہے کہ وہ آج تم لوگوں کو پڑھا نہیں سکیں گے۔'' پروفیسر سنیپ نے زہریلی مسکراہٹ سے کہا۔ ''میرا خیال ہے میں نے تمہیں بیٹھنے کیلئے کہا تھا۔''

لیکن ہیری جہاں کھڑا تھا وہیں جما رہا۔

''انہیں کیا ہوا ہے......؟''

پروفیسر سنیپ کی سیاہ آنکھوں میں چمک ابھری۔

''ان کی جان خطرے میں نہیں ہے پوٹر!'' انہوں نے اس انداز سے کہا جیسے وہ اس بات سے خوش نہیں ہیں۔ ''گری فنڈر کے پانچ پوائنٹس مزید کم کئے جاتے ہیں۔ اب اگر مجھے تم سے ایک اور بار بیٹھنے کو کہنا پڑا تو اس بار پچاس پوائنٹس کم ہو جائیں گے۔''

ہیری بوجھل قدموں سے چلتا ہوا اپنی نشست پر جا کر بیٹھ گیا۔ پروفیسر سنیپ نے کلاس میں چاروں طرف نظر دوڑائی۔ ''جیسا کہ میں پوٹر کی مداخلت سے پہلے کہہ رہا تھا کہ پروفیسر لوپن نے اس بات کا ریکارڈ نہیں رکھا ہے کہ انہوں نے تم لوگوں کو اب تک کیا کیا پڑھا دیا ہے......''

''براہ کرم سر! ہم نے چھلاوے، سرخ بوجارت، کاوا کوا اور اخبوط کے موضوعات پڑھ لئے ہیں۔'' ہرمائنی نے فوراً کہا۔ ''اور ہم اس کے بعد آغاز کرنے والے ہیں......''

''خاموش مس گرینجر!'' پروفیسر سنیپ نے سرد لہجے میں غرائے۔ ''میں نے معلومات نہیں مانگی تھیں، میں تو صرف یہ بتا رہا تھا کہ پروفیسر لوپن کو اس بارے میں صحیح اندازہ نہیں ہے......''

''وہ تاریک جادو کے تحفظ کی کلاس میں اب تک کے تمام اساتذہ میں سب سے عمدہ استاد ہیں۔'' ڈین تھامس نے جرأت کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔ یہ سن کر پروفیسر سنیپ پہلے سے اور زیادہ بھڑکے ہوئے اور خطرناک دکھائی دیئے۔

''تم لوگ بہت جلدی مطمئن ہو جاتے ہو۔ لوپن تم سے زیادہ محنت نہیں کروا رہے ہیں۔ سرخ بوجارت اور اخبوط سے نبٹنے کی امید تو میں پہلے سال کے طلباء سے کرتا ہوں۔ آج ہم لوگ پڑھیں گے......''

ہیری نے انہیں نصابی کتاب کے صفحات پلٹتے ہوئے دیکھا۔ وہ کتاب کے آخری حصے پر پہنچ گئے۔ وہ بخوبی جانتے تھے کہ ان ابواب کو ابھی تک طلباء نے نہیں پڑھا ہوگا۔

''ہاں......بھیڑیائی انسان......'' پروفیسر سنیپ نے کہا۔

''لیکن سر!'' ہرمائنی خود کو یہ کہنے سے روک نہیں پائی تھی۔ ''ہمیں بھیڑیائی انسانوں کے بارے میں ابھی نہیں پڑھنا ہے۔ ہم تو ابھی 'ہنکی پنکی' شروع کرنے والے تھے......''

''مس گرینجر!'' پروفیسر سنیپ نے موت جیسی سرد آواز میں کہا۔ ''میں یہ سوچ رہا تھا کہ یہ کلاس آپ نہیں بلکہ میں لے رہا ہوں اور آپ سب سے کہتا ہوں کہ آپ صفحہ نمبر 394 کھول لیں۔'' انہوں نے پوری کلاس میں نظر دوڑاتے ہوئے کہا۔ ''آپ سب...... ابھی......''

طلباء نے تشویش بھری نظروں سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا، پروفیسر سنیپ کے لئے ان کے چہروں پر غصے کے آثار صاف جھلک رہے تھے۔ کئی تو شکایتی انداز میں بڑبڑائے بھی تھے۔ اس کے بعد تمام طلباء نے اپنی اپنی کتابیں کھول لیں۔

''تم میں سے کون مجھے بتا سکتا ہے کہ بھیڑیائی انسان اور ایک عام بھیڑیئے کو کن علامات سے بآسانی پہچانا جا سکتا ہے؟'' پروفیسر سنیپ نے دریافت کیا۔

تمام طلباء خاموش بیٹھے رہے۔ لیکن ہرمائنی واحد طالبہ تھی جس کا ہاتھ ہمیشہ کی طرح ہوا میں لہرا رہا تھا۔

''کوئی نہیں......!'' پروفیسر سنیپ نے ہرمائنی کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔ ان کے چہرے پر ایک بار پھر زہریلی مسکراہٹ پھیل گئی۔ ''تم لوگ مجھے یہ بتا رہے ہو کہ پروفیسر لوپن نے تمہیں اتنے آسان موضوع کے بارے میں بتایا ہی نہیں......''

''ہم نے آپ کو پہلے ہی بتا دیا ہے سر!'' پاروتی پاٹیل اچانک بولی۔ ''کہ ہم اب تک بھیڑیائی انسان والے باب تک نہیں پہنچے ہیں ہم تو ابھی......''

''خاموش!'' پروفیسر سنیپ نے غرا کر کہا۔ ''مجھے تو یہ لگتا تھا کہ تیسرے سال کا کوئی بھی طالب علم بھیڑیائی انسان کو فوراً دیکھتے ہی پہچان جائے گا۔ میں پروفیسر ڈمبل ڈور کو یہ ضرور بتاؤں گا کہ تم سب لوگ کس قدر نالائق ہو......''

ہرمائنی کا ہاتھ اب بھی ہوا میں لہرا رہا تھا اب اس سے چپ نہیں رہا گیا۔

''براہ کرم سر! بھیڑیائی انسان اور عام بھیڑیئے میں کئی غیر معمولی فرق ہوتے ہیں۔ بھیڑیائی انسان کی تھوتھنی......''

''مس گرینجر! تم دوسری بار درمیان میں مداخلت کی مرتکب ہوئی ہو۔'' پروفیسر سنیپ نے سرد ترین لہجے میں کہا۔ ''گری فنڈر کے پانچ پوائنٹس کم کئے جاتے ہیں کیونکہ تمہیں اس بات کا گھمنڈ ہے کہ تم سب کچھ جانتی ہو......''

ہرمائنی کا چہرہ بہت سرخ پڑ گیا تھا۔ اس نے اپنا لہراتا ہوا ہاتھ نیچے کر لیا اور آنکھوں میں آنسو بھر کر فرش کو گھورتی رہی۔ پوری کلاس

پروفیسر سنیپ سے کتنی نفرت کرتی تھی، یہ اسی بات سے ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ سب نہایت غصیلی نظروں سے پروفیسر سنیپ کو گھور رہے تھے۔ حالانکہ ان میں سے ہر ایک نے کبھی نہ کبھی ہرمائنی کو یہ کہہ کر چھیڑا تھا..... 'وہ سب کچھ جانتی ہے!' اور رون تو ہرمائنی سے ہفتے میں کم از کم دو مرتبہ تو لازماً یہ جملہ کہا کرتا تھا۔ رون کا چہرہ حد سے زیادہ بگڑا ہوا تھا۔

''آپ نے ایک سوال پوچھا تھا اور وہ اس کا جواب جانتی تھی۔ اگر آپ کو جواب سننے کی خواہش ہی نہیں تھی تو پھر آپ نے پوچھا ہی کیوں تھا......؟'' رون نے یکلخت غصے سے کہا۔

کلاس روم کے تمام بچے فوراً سمجھ گئے کہ رون نے تو ساری حدیں پار کر ڈالی ہیں، اب اس کی خیر نہیں۔ پروفیسر سنیپ دھیمے دھیمے قدموں سے چلتے ہوئے رون کے قریب پہنچے تو کمرے میں موجود ہر ایک کی سانس رُک گئی۔

''تمہیں اس کیلئے سزا ملے گی ویزلی!'' پروفیسر سنیپ نے زہریلی ملائمیت سے اپنا چہرہ رون کے بالکل قریب لاتے ہوئے کہا۔ ''اور اگر تم نے پھر کبھی میرے پڑھانے کے طریقے پر تنقید کرنے کی کوشش کی تو تم بہت پچھتاؤ گے......''

اس کے بعد پوری کلاس میں گہری خاموشی چھائی رہی۔ وہ سب اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھے بھیڑیائی انسان کے بارے میں کتاب سے نوٹس بنانے میں مشغول رہے۔ پروفیسر سنیپ ان کے درمیان گھوم کر ان کی نگرانی کرتے رہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے پروفیسر لوپن کے دیئے گئے ہوم ورک کو دیکھنا شروع کیا۔ وہ اس میں سے طرح طرح کی غلطیاں نکالتے رہے۔

''بہت ہی ناقص انداز میں سمجھایا گیا ہے...... یہ بالکل غلط ہے...... کاوا کو منگولیا میں زیادہ تعداد میں پائے جاتے ہیں...... پروفیسر لوپن نے اس پر دس میں سے نو نمبر دیئے ہیں؟ حیرت ہے...... میں تو تین نمبر بھی نہیں دیتا۔''

جب آخر کار گھنٹی کی آواز گونجی تو سب کے چہروں پر عجیب سی سرشاری پھیل گئی۔ جب وہ اُٹھنے کی تیاری کر رہے تھے تو پروفیسر سنیپ نے انہیں رُکنے کا اشارہ کیا۔

''تم سب کو ایک مقالہ لکھنا ہوگا کہ بھیڑیائی انسان کو کیسے پہچانا اور ہلاک کیا جا سکتا ہے۔ میں اس مضمون پر دو چرمئی کاغذوں کی تحریر چاہتا ہوں۔ مجھے پیر کی صبح تک تم لوگوں کا مقالہ مل جانا چاہئے۔ اب وقت آ گیا ہے کہ کوئی اس نالائق کلاس کو ڈھنگ سے سنبھالے۔ ویزلی! تم رُک جاؤ...... ہمیں تمہاری سزا طے کرنا ہے۔''

ہیری اور ہرمائنی بھی باقی طلباء کے ساتھ کمرے سے باہر چلے گئے۔ سب نے صبر کیا کہ وہ اتنی دور پہنچ جائیں کہ ان کی آواز پروفیسر سنیپ کے کانوں تک نہ پہنچ پائے۔ اور پھر انہوں نے پروفیسر سنیپ پر گولہ باری شروع کر دی تھی۔

''سنیپ نے کبھی تاریک جادو سے تحفظ کے کسی دوسرے استاد کے ساتھ ایسا سلوک نہیں کیا حالانکہ وہ ہمیشہ سے اس کلاس کے استاد بننا چاہتے ہیں۔'' ہیری نے ہرمائنی سے کہا۔ ''وہ لوپن کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑ گئے ہیں؟ تمہارا کیا خیال ہے کہیں وہ چھلاوے والی بات کو لے کر تو ایسا نہیں کر رہے ہیں؟''

''مجھے معلوم نہیں......! کاش پروفیسر لوپن جلدی سے تندرست ہو کر آ جائیں۔'' ہرمائنی کے لہجے میں افسردگی اور یاسیت جھلک رہی تھی۔

رون پانچ منٹ کے بعد آگ بگولا ہوتا ہوا ان کے پاس پہنچا۔

''کیا تم جانتے ہو کہ وہ......(اس نے سنیپ کو ایسے گندے لفظ کے ساتھ پکارا کہ ہرمائنی نے اسے ٹوکتے ہوئے کہا......رون!) مجھ سے کیا کروانا چاہتا ہے؟ مجھے ہسپتال میں رفع حاجت کے فلش صاف کرنا ہوں گے۔ وہ بھی کسی بھی جادو کے بغیر......'' وہ گہرے سانس لے رہا تھا اور اس کی مٹھیاں بھنچی ہوئی تھیں۔

''بلیک سنیپ کے آفس میں کیوں نہیں چھپا؟ وہ اس کا کام تمام کر دیتا تو ہمیں اس سے چھٹکارا مل جاتا......''

☆☆☆☆

ہیری اگلی صبح بہت جلدی اُٹھ گیا۔ اتنی جلدی کہ باہر ابھی تک اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ ایک پل کیلئے تو اسے لگا کہ وہ بادلوں کی کان پھاڑ گرج سے بیدار ہوا ہے لیکن تبھی اسے گردن کے پیچھے ٹھنڈی ہوا کی لہر دوڑتی ہوئی محسوس ہوئی۔ وہ سرعت سے اُٹھ بیٹھا۔ پیوس نامی بھوت اس کے پاس ہوا میں تیرتا ہوا دکھائی دیا۔ یہ وہی تو تھا جو اس کے کان میں تیز تیز پھونکیں مار کر لطف اندوز ہو رہا تھا۔

''تم نے ایسا کیوں کیا پیوس؟'' ہیری نے غصے سے پوچھا۔ پیوس نے اپنے گالوں میں ہوا ہوا بھری اور پورے زور سے ہیری پر پھونک ماری اور پھر کلکاریاں بھرتے ہوئے وہاں سے رفو چکر ہو گیا۔

ہیری نے اپنی الارم والی گھڑی ڈھونڈی اور اس میں وقت دیکھا۔ صبح کے چار بج رہے تھے۔ پیوس کو کوستے ہوئے وہ پھر اپنے بستر پر لیٹ گیا اور سونے کی کوشش کرنے لگا لیکن نیند اس کی آنکھوں سے کوسوں دور ہو چکی تھی۔ بہرحال اب وہ بیدار ہو چکا تھا۔ بادلوں کی تیز گڑگڑاہٹ، سکول کی عمارت کی کھڑکیوں اور دروازوں پر تیز ہواؤں کے زناٹے دار آوازیں، تاریک جنگل کے درختوں کے پتوں کی چرمراتی ہوئی سرسراہٹ اور طبیعت پر پیوس کیلئے غصے کے باعث ان سب چیزوں کو نظرانداز کر کے گہری نیند میں ڈوب جانا محال تھا۔ اس نے کچھ لمحوں تک ان سب کو فراموش کر کے سونے کا جتن کیا مگر وہ بری طرح ناکام رہا۔ اس نے سوچا کہ کچھ ہی گھنٹوں بعد وہ کیوڈچ کے میدان میں ہفل پف کی ٹیم کے ساتھ ایک کڑا مقابلہ کر رہا ہو گا اسی تیز ہوا میں اسے اپنی پوری مہارت کو استعمال کرنا ہو گا۔ بالآخر اس نے مزید سونے کا ارادہ ترک کر دیا اور بستر سے باہر نکل آیا۔ اس نے اپنے کپڑے تبدیل کئے اور اپنا بہاری ڈنڈا نیمبس ۲۰۰۰ اُٹھایا اور بنا کوئی آواز کئے دبے پیروں کمرے سے باہر چل پڑا۔

جیسے ہی ہیری نے دروازہ کھولا تو کوئی چیز تیزی سے اس کے پیروں سے آٹکرائی۔ وہ تیزی سے نیچے کی طرف جھکا۔ وہ کروک شانکس تھی۔ اس نے دم پکڑ کر کروک شانکس کو اُٹھالیا اور باہر کی طرف گھسیٹا جو اندر داخل ہونے کیلئے بے قراری کا مظاہرہ کر رہی تھی۔

''میرا خیال ہے کہ رون تمہارے بارے میں بالکل صحیح کہتا ہے......'' ہیری نے کروک شانکس کو شک بھری نظروں سے دیکھتے

ہوئے کہا۔’’اس جگہ پر بہت سے چوہے ہیں۔ جاؤ اور ان کے پیچھے پڑو۔‘‘ اس نے کروک شانکس کو بل دار سیڑھیوں کی طرف اچھالتے ہوئے کہا۔’’ سکے برز کو اس کے حال پر اکیلا چھوڑ دو کروک شانکس......‘‘

وہ سیڑھیاں طے کر کے نیچے پہنچا تو اسے لگا کہ طوفانی ہواؤں کی آوازیں گری فنڈر کے ہال میں کچھ زیادہ ہی شور مچا رہی تھیں۔ ہیری کو بخوبی علم تھا کہ خراب موسم کے باعث میچ کو منسوخ نہیں کیا جائے گا۔ کیوڈچ کے میچ آندھی، تیز جھکڑوں یا طوفانی موسم کے باعث منسوخ نہیں کئے جاتے تھے بلکہ ایسی صورتحال کو میچ کیلئے معمولی بات سمجھا جاتا تھا۔ یہ حقیقت تھی کہ ایسے خراب موسم میں کھیلنا اس کیلئے کوئی آسان بات نہیں تھی، وہ اپنے اندر ایک عجیب سا خوف محسوس کر رہا تھا۔ وڈ نے اسے ایک راہداری میں سیڈرک ڈیگوری کی جھلک دکھادی تھی۔ ڈیگوری پانچویں سال کا طالب علم تھا اور ہیری سے بہت بڑا تھا۔ عام طور پر متلاشی جسمانی طور پر ہلکے پھلکے، چست اور تیز رفتار والے ہوتے ہیں جبکہ ڈیگوری کا معاملہ کچھ الگ تھا۔ وہ اس خراب موسم میں یقیناً اپنے وزن سے کافی فائدہ اُٹھا سکتا تھا۔ تیز ہوا کے جھکڑ اُسے آسانی سے غیر متوازن نہیں کر پائیں گے۔

’’آوارہ......خبیث......رکو اور مجھ سے مقابلہ کرو۔‘‘ سر کیڈوگن نے غصے سے کہا۔

’’تم چپ رہو......‘‘ ہیری جمائی لیتے ہوئے سخت لہجے میں غرایا۔

پلیٹ بھر دلیا کھانے سے اس کے اندر جان آئی اور جب اس نے ٹوسٹ کھانا شروع ہی کیا تھا تو ٹیم کے باقی کھلاڑی بھی وہاں پہنچ گئے۔

’’آج کا مقابلہ بہت مشکل ثابت ہوگا۔‘‘ وڈ نے دھیمے لہجے میں کہا۔ وہ کچھ بھی نہیں کھا رہا تھا۔

’’فکر مت کرو اولیور! تھوڑے بہت پانی سے ہمیں کوئی فرق نہیں پڑے گا۔‘‘ ایلسیا نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

لیکن یہ تھوڑا بہت پانی نہیں تھا، یہ تو اس سے بہت ہی زیادہ تھا۔ کیوڈچ کی دیوانگی ہی کچھ ایسی تھی کہ بدترین موسم میں بھی پورا سکول میچ دیکھنے کیلئے وہاں پہنچ چکا تھا۔ شائقین میچ دیکھنے کیلئے دوڑ دوڑ کر میدان کا رُخ کر رہے تھے۔ تیز ہواؤں کے باعث ان کے سر جھکے ہوئے تھے اور انہیں آگے بڑھنے کیلئے زور لگانا پڑ رہا تھا۔ ان کے ہاتھوں میں موجود چھتریاں بھی ان کی کچھ زیادہ مدد نہیں کر رہی تھیں۔ کچھ بچوں کی چھتریاں تو انہیں دغا دے کر ہواؤں میں گم چکی تھیں۔ ہیری اپنی ٹیم کے کھلاڑیوں کے ساتھ کپڑے بدلنے والے کمرے کی طرف جا رہا تھا جب اس کی نظر ملفوائے پر پڑی جو کریب اور گوئل کے بیچوں بیچ ایک بڑی سی چھتری کے سائے تلے سٹیڈیم کا رُخ کئے تیزی سے جا رہا تھا۔ اس نے ہیری کی طرف دیکھ کر ہنستے ہوئے روح کھچڑوں کی سی اداکاری بھی کی تھی۔

ٹیم کے کھلاڑیوں نے جلدی سے اپنے سرخ چوغے پہنے۔ اس کے بعد وہ سب وڈ کی طرف متوجہ ہو گئے۔ وہ ہر میچ کے آغاز میں ایک جوشیلا خطاب سنتے تھے جو وڈ عام طور انہیں آغاز سے پہلے دیا کرتا تھا۔ وہ سب منتظر نگاہوں سے وڈ کی طرف دیکھ رہے تھے۔ وڈ کے منہ سے ایک بھی جملہ نہیں نکلا۔ اس نے کئی بار بولنے کی کوشش کی۔ ایک دو بار تھوک نگلا۔ پھر اس نے آنکھوں سے اشارہ کرتے

ہوئے اپنا سر ہلا دیا اور تمام کھلاڑی اپنا سر ہلاتے ہوئے اس کے اشارہ پر باہر کی طرف بڑھنے لگے۔

ہوا کا دباؤ اس قدر شدید تھا کہ میدان میں اترتے وقت ان سب کے پیر زمین پر لڑکھڑاتے ہوئے دکھائی دیئے۔ اگر سٹیڈیم میں موجود ہجوم کا شور بلند تھا تو دوسری طرف بادلوں کے خوفناک گڑگڑاہٹ بھی کان پھاڑے دے رہی تھی۔ تالیوں کی گونج کا کچھ پتہ نہیں چل رہا تھا کہ وہ بادلوں کی گرج میں کہیں گم ہوتی محسوس ہو رہی تھیں۔ بارش کی بوچھاڑ اس کے چہرے پر اتنی تیز تھی کہ وہ یہ سوچنے پر مجبور ہو گیا کہ وہ ایسی صورت حال میں سنہری گیند کو کیسے دیکھ پائے گا؟

اس نے دیکھا کہ ہفل پف کے کھلاڑی زرد چوغوں میں ملبوس میدان کے دوسرے کنارے سے اتر رہے تھے۔ دونوں ٹیموں کے کپتان ایک دوسرے کے قریب آئے اور انہوں نے حسب دستور ہاتھ ملائے۔ ڈیگوری، وڈ کی طرف دیکھ کر مسکرایا جبکہ وڈ کو ایسا محسوس ہوا کہ جیسے کسی نے اس کے جبڑوں کو چپکا کر دیا ہو۔ اس لئے اس نے محض سر ہلا کر اس کی مسکراہٹ کا جواب دیا۔ ہیری نے میڈم ہوچ کے ہونٹوں کو ہلتے ہوئے دیکھا۔

''اپنے اپنے بہاری ڈنڈے سنبھال لو......''

ہیری نے اپنا دایاں پاؤں کیچڑ سے باہر نکالا اور اسے اپنے نیمبس ۲۰۰۰ کے اوپر ڈال دیا۔ میڈم ہوچ نے جونہی سیٹی اپنے ہونٹوں سے لگائی تو اس نے اپنی گرفت مضبوط کر لی۔ سیٹی کی آواز کہیں دور سے آتی ہوئی سنائی دی اور پھر ہیری کا بہاری ڈنڈا اسے ساتھ لئے اوپر کی طرف پرواز کرنے لگا۔

ہیری پوری تیز رفتاری سے اُڑا مگر جلد ہی اسے معلوم ہو گیا کہ ہوا کے زبردست تھپیڑوں کے باعث اس کا بہاری ڈنڈا بری طرح سے کانپ رہا تھا۔ اس نے اسے قابو میں رکھنے اور خود کو غیر متوازن ہونے سے بچانے کی کڑی جدوجہد کی۔ وہ موسلا دھار بارش میں دیکھنے میں بھی کافی دشواری محسوس کر رہا تھا۔

پانچ منٹ کے بعد ہی ہیری بری طرح سے بھیگ چکا تھا اور سرد ہواؤں کے باعث ٹھٹھرنے لگا۔ چھوٹی سی سنہری گیند کو تو رہنے ہی دیں۔ اسے اپنی ٹیم کے کھلاڑی بھی مشکل سے ہی نظر آ رہے تھے۔ وہ میدان کے اوپر آگے پیچھے اُڑتا رہا۔ وہ دھندلے اور ہوا میں تیرتے ہوئے سرخ اور زرد دھبوں کا تعاقب کرتا رہا۔ اسے اس بات کا قطعی کوئی اندازہ نہیں ہو رہا تھا کہ میدان میں نیچے کیا کچھ ہو رہا تھا۔ ہوا کی تیز سنسناہٹ کے باعث اسے کمنٹری بھی نہیں سنائی دے رہی تھی۔ سٹیڈیم کا ہجوم سر پر اوڑھے بڑے بڑے ہیٹ اور ٹوٹی پھوٹی چھتریوں کے سمندر کے پیچھے چھپا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ دو بار ہیری بالجر کے باعث بہاری ڈنڈے سے گرتے گرتے بچا۔ عینک پر بارش کی بوندیں پڑنے کی وجہ سے اسے کچھ بھی نہیں دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ وہ بالجروں کو اپنی طرف آتا دیکھ نہیں پایا تھا۔

اسے وقت کا بھی کوئی اندازہ نہیں ہو رہا تھا۔ اپنے بہاری ڈنڈے کو فضا میں سیدھا رکھ پانا بھی اس کیلئے بے حد مشکل ثابت ہوتا جا رہا تھا۔ آسمان میں مزید اندھیرا چھاتا جا رہا تھا۔ وہ دو بار کسی دوسرے کھلاڑی سے ٹکراتے ٹکراتے بچا۔ اسے اس بات کا بھی علم نہ ہو پایا

کہ ٹکرانے والے کھلاڑی اسی کی ٹیم کے تھے یا پھر مخالف ٹیم کے۔تمام کھلاڑی مکمل طور پر بھیگ چکے تھے اور بارش کی شدت میں بھی اضافہ ہو چکا تھا۔اسے کھلاڑیوں میں فرق بالکل سمجھ نہیں آرہا تھا۔

بجلی کی پہلی چمک کے ساتھ ہی میڈم ہوچ کی سیٹی کی آواز میدان میں گونجی۔اسے بارش سے تر بہ تر عینک کے شیشوں میں سے وڈ کا ہیولا دکھائی دیا جو اسے زمین پر اترنے کا اشارہ کر رہا تھا۔اس نے دیکھا کہ سب لوگ زمین کی طرف اترتے جا رہے تھے۔

''میں نے کچھ دیر کیلئے وقفہ لیا ہے۔'' وڈ نے اپنی ٹیم کے کھلاڑیوں سے گرجتے ہوئے کہا۔''سب لوگ ادھر آ جاؤ......چلو یہاں پر......'' وہ سب چلتے ہوئے میدان کے سرے پر لگے ایک بڑی چھتری کے نیچے آ گئے۔ہیری نے اپنا چشمہ اتارا اور اسے اپنے گیلے چوغے سے صاف کرنے کی کوشش کی۔

''سکور کیا ہے......؟''

''ہم پچاس پوائنٹس آگے ہیں۔'' وڈ نے بتایا۔''لیکن اگر ہم نے جلدی سے سنہری گیند نہ حاصل کی تو شاید ہمیں رات ہونے تک مسلسل کھیلنا پڑے گا۔''

''میں بھیگے ہوئے چشمے کے باعث اسے دیکھ نہیں پا رہا......پکڑوں گا کیسے؟'' ہیری نے اس کے سامنے اپنا چشمہ لہراتے ہوئے کہا۔اس کے لہجے میں گہری تشویش تھی۔

اسی لمحے ہرمائنی دوڑتی ہوئی ان کے پاس پہنچی۔اس نے اپنا چوغہ اوپر اُٹھا کر اس سے اپنا سر ڈھانپ رکھا تھا۔اس کے چہرے پر دھیمی سی مسکراہٹ پھیلی ہوئی تھی جسے ہیری سمجھ نہیں پایا۔

''میرے دماغ میں ایک خیال آیا ہے ہیری! تم مجھے اپنا چشمہ دو......فوراً۔''

ہیری نے اسے چشمہ پکڑا دیا۔پوری ٹیم حیرت سے دیکھتی رہی۔جب ہرمائنی نے چشمے کو اپنی جادوئی چھڑی سے ٹھونکا اور ایک جادوئی کلمہ پڑھا۔''خش کم پا!''

''یہ لو......'' ہرمائنی نے ہیری کو چشمہ لوٹاتے ہوئے کہا۔''اب اس پر پانی کا کوئی اثر نہیں ہوگا۔تم آسانی سے بارش میں دیکھ سکو گے۔'' وڈ نے ہرمائنی کی طرف تشکر بھری نگاہوں سے دیکھا۔اس کے چہرے پر مسکراہٹ پھیلی ہوئی تھی۔''شاباش!'' اس نے ہرمائنی کی طرف دیکھ کر کہا جو تیزی سے ہجوم کی طرف بڑھتی اور دھندلی ہوتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔''ٹھیک ہے ساتھیو!......اب ہم میدان میں اترنے کیلئے تیار ہیں۔''

ہرمائنی کے جادوئی ٹوٹکے سے کام بن گیا تھا۔ہیری کو دکھائی تو دے رہا تھا مگر بدن میں گھسنے والی ٹھنڈ کے باعث وہ اب ٹھٹھر رہا تھا۔وہ زندگی میں کبھی بھی اس قدر بھیگا نہیں تھا۔بارش میں صاف دکھائی دینے کی وجہ سے اس کے اندر ایک نیا ولولہ پیدا ہو چکا تھا۔اس نے پورے اعتماد کے ساتھ اپنے بہاری ڈنڈے کو ٹھونک کر جھٹکا دیا اور اگلے ہی لمحے وہ زمین کو پیچھے چھوڑتا ہوا ہواؤں کے دوش پر

اُڑنے لگا۔ وہ شدید تھپیڑوں کو چیرتا ہوا ہر طرف سنہری گیند کو تلاش کر رہا تھا۔ وہ ایک بار پھر بالجر کی شدید ضرب سے بچا۔ اس نے ڈیگوری کے نیچے غوطہ لگایا جو دوسری طرف دیکھنے میں مشغول تھا۔

بادل گرجنے کی ایک زوردار آواز سنائی دی اور اس کے پیچھے ہی بجلی کی تیز چمک نے سب کی آنکھوں کو خیرہ کر ڈالا۔ ماحول بد سے بدتر ہوتا جا رہا تھا۔ موسم کی خرابی عروج کی طرف بڑھ رہی اور اندھیرا پھیلنے کے باعث صحیح طرح سے کچھ سجھائی نہیں دے رہا تھا۔ ہیری کو اس بات کی جلدی تھی کہ وہ جلد از جلد سنہری گیند کو پکڑ کر ان مشکل حالات سے چھٹکارا پا جائے۔

وہ پلٹ کر میدان کی طرف جانا چاہتا تھا کہ بجلی ایک بار پھر شدت سے چمکی اور پورا سٹیڈیم دکھائی دینے لگا۔ ہیری نے کوئی ایسی چیز دیکھی جس سے اس کا دھیان پوری طرح کھیل سے بھٹک گیا۔ سٹیڈیم میں سب سے بالائی خالی نشستوں کی قطار میں ایک بڑے اور سیاہ کتے کا ہیولہ اسے صاف دکھائی دے رہا تھا۔ وہی ہیولہ جو اس نے منگولیا کریسنٹ میں دیکھا تھا۔ ہیری کے ہاتھ سے بہاری ڈنڈے کا ہینڈل چھوٹ گیا اور اس کی نیمبس ۲۰۰۰ فضا میں کئی فٹ تک نیچے گرتی چلی گئی۔ اس نے اپنے بالوں کو اپنی آنکھوں سے ہٹاتے ہوئے ایک بار پھر سٹیڈیم کی خالی نشستوں کو دیکھا۔ وہاں اب کچھ بھی نہیں تھا۔ کتا غائب ہو چکا تھا......

''ہیری!'' گری فنڈر کے قفل کی طرف سے اسے وڈ سے جوشیلی آواز سنائی دی۔ ''ہیری! سنہری گیند تمہارے بالکل پیچھے ہے۔''

ہیری نے ہڑبڑا کر اپنے چاروں طرف دیکھا۔ سیڈرک ڈیگوری تیزی سے میدان کی طرف جا رہا تھا اور ان کے بیچ میں بارش بھری ہوا میں چھوٹی سی سنہری گیند چمک رہی تھی۔

دہشت کے جھٹکے کے ساتھ ہیری نے خود کو بہاری ڈنڈے کے ہینڈل پر لیٹا لیا اور سنہری گیند کی طرف تیز رفتاری سے اُڑنے لگا۔ بارش اس کے چہرے پر تیز طمانچوں کی طرح پڑ رہی تھی۔ اس نے اپنی بہاری ڈنڈے سے چیخ کر کہا۔

''چلو......اور تیز......اور تیز......''

لیکن کچھ عجیب سا سماں بندھنے لگا۔ یکلخت کھچا کھچ سٹیڈیم پر موت کا سا سناٹا چھا گیا۔ ہوا کی شدت اب بھی ویسی ہی تھی، تیز تھپیڑوں اور کان پھاڑ سرسراہٹ اسے صاف سنائی دے رہی تھی۔ پھر نجانے کیا ہوا کہ ہوا کی چیخیں اور بادلوں کی گرج کہیں کھو گئیں۔ اسے ایسا محسوس ہوا جیسے کسی نے ان سب چیزوں کا بٹن آف کر دیا...... یا پھر وہ یکدم بہرہ ہو گیا ہو......آخر یہ سب کیا ہو رہا ہے؟......

اور تبھی اسے ٹھنڈک کی جانی پہچانی سی بھیانک لہر کا احساس ہوا جو اس کے رگ و پے میں اترتی چلی گئی۔ اسے محسوس ہوا جیسے نیچے میدان پر کوئی چل رہا ہو۔ بنا سوچے سمجھے ہیری نے سنہری گیند سے اپنی نظر ہٹالی اور نیچے کی طرف دیکھنے لگا۔

نیچے کم از کم سو کے قریب روح کھچڑ فضا میں کھڑے تھے جن کے چھپے ہوئے چہرے اسی کی طرف اُٹھے ہوئے تھے۔ اسے ایسا لگا جیسے برف جیسا یخ بستہ پانی اس کے سینے میں اچھل رہا ہو اور اس کے اندرونی اعضاؤں کو لہولہان کر رہا ہو۔ اس نے ایک بار پھر سنا...... کوئی عورت چیخ رہی تھی، اس کے دماغ کے ٹھیک اندر بری طرح چیخ رہی تھی۔

''نہیں...... ہیری کو نہیں...... ہیری کو نہیں...... رحم کرو...... ہیری کو نہیں......''

''دور ہٹ جاؤ...... احمق عورت...... دور ہٹ جاؤ...... اسی وقت......''

''ہیری کو نہیں...... رحم کرو...... اس کی جگہ مجھے مار ڈالو...... اس کے بدلے مجھے مار ڈالو۔''

ہیری کے دماغ میں بے ہوش کرنے والی، سر چکرانے والی سفید دھند بھر رہی تھی...... وہ کیا کر رہا تھا؟ وہ اُڑ کیوں رہا تھا؟ اسے اس عورت کی مدد کرنا چاہئے...... وہ مرنے والی ہے...... کوئی اسے قتل کرنے والا تھا......

وہ برفیلی دھند میں گر رہا تھا...... نیچے اور نیچے......

''ہیری کو نہیں...... رحم کرو...... رحم کرو...... رحم کرو......''

کوئی آدمی تیکھی آواز میں قہقہے لگا رہا تھا۔ عورت چیخ رہی تھی اور ہیری کو اس کے بعد کچھ یاد نہیں رہا۔

☆☆☆☆

''خوش قسمتی یہ تھی کہ زمین نرم تھی......''

''مجھے تو لگا تھا کہ وہ مر گیا ہوگا۔''

''لیکن اس کا تو چشمہ بھی نہیں ٹوٹا......''

ہیری کو کہیں دور آوازوں کی بھنبھناہٹ محسوس ہوئی لیکن اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیا ہو رہا تھا۔ اسے ذرا بھی اندازہ نہیں تھا کہ وہ کہاں تھا یا وہ وہاں کیسے پہنچا؟ وہ وہاں آنے سے پہلے کیا کر رہا تھا؟ اسے تو صرف اس چیز کا احساس ہو رہا تھا کہ اس کا پورا بدن شدت کے ساتھ دُکھ رہا تھا جیسے کسی نے باندھ کر اسے بری طرح پیٹا ہو۔

''یہ سب سے ڈراؤنا خواب تھا...... میں نے آج تک اس سے ڈراؤنا خواب نہیں دیکھا...... سب سے ڈراؤنا...... بے حد ڈراؤنا خواب...... ناقابل فراموش...... سیاہ ہیولے...... سرد...... چیخ۔''

خوف کی سرد لہر کے باعث اگلے ہی لمحے اس کی آنکھیں جھٹکے کے ساتھ کھل گئیں۔ وہ ہسپتال کے بستر پر لیٹا ہوا تھا۔ گری فنڈر کی ٹیم کے کھلاڑی جو کیچڑ میں بری طرح لت پت تھے، اس کے بستر کے چاروں طرف کھڑے تھے۔ رون اور ہرمائنی بھی وہاں موجود تھے۔ وہ سب اسے متوحش نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔ ان کے چہروں پر پھیلی ہوئی تشویش کی سلوٹیں کافی گہری تھیں۔

''ہیری!'' فریڈ جلدی سے بولا۔ اس کا چہرہ کیچڑ کے نیچے بہت سفید دکھائی دے رہا تھا۔ ''اب تمہیں کیسا لگ رہا ہے......؟''

پھر اگلے ہی لمحے ہیری کو ایسا لگا جیسے اس کی یادداشت لوٹ آئی ہو۔ ایک تیز بجلی کا جھماکا ہوا اور اسے یاد آ گیا کہ وہ کیا کر رہا تھا؟

''چنگال...... سنہری گیند...... اور روح کھچڑ......''

''کیا ہوا......؟'' ہیری نے یکدم اُٹھ کر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔ وہ سب لوگ چونک کر اسے دیکھنے لگے۔

''تم گر گئے تھے......قریباً پچاس فٹ کی اونچائی سے......'' فریڈ نے جواب دیا۔

''ہم نے سوچا کہ تم تم مر چکے ہو۔'' ایلسیا نے کانپتی ہوئی آواز میں کہا۔

ہرمائنی کے منہ سے بے ساختہ ہلکی سی چیخ نکل گئی۔ اس کی آنکھیں بے حد سرخ ہو رہی تھیں

''مگر میچ......'' ہیری کو جیسے یاد آ گیا۔''میچ کا کیا ہوا؟......کیا میچ دوبارہ ہوگا؟''

کسی نے بھی اس کی بات کا جواب نہیں دیا۔ وہ سر جھکائے خاموش کھڑے رہے۔ اسی لمحے ہیری کے دل پر گہری چوٹ لگی اور لرز کر رہ گیا۔

''ہم ہار تو نہیں گئے؟''

''ڈیگوری نے سنہری گیند کو پکڑ لیا تھا۔'' جارج نے آہ بھرتے ہوئے کہا۔''تمہارے گرنے کے فوراً بعد......اسے یہ احساس نہیں ہو پایا کہ تم گر گئے ہو۔ جب اس نے پلٹ کر تمہیں زمین پر گرتے ہوئے دیکھا تو اس نے کہا کہ میچ دوبارہ ہونا چاہئے۔ لیکن قوانین کی رو سے جیت انہی کے حصے میں ڈال دی گئی...... یہاں تک کہ وڈ نے بھی بھرپور انداز میں احتجاج کیا تھا۔''

''وڈ کہاں ہے؟'' ہیری نے پوچھا۔ اسے اچانک احساس ہوا تھا کہ وڈ وہاں موجود نہیں تھا

''وہ اب بھی بارش میں نہا رہا ہے۔'' فریڈ نے کھوکھلی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔''مجھے لگتا ہے کہ وہ بارش کے پانی میں ڈوبنے کی کوشش کر رہا ہے۔''

ہیری نے اپنا چہرہ گھٹنوں کے بیچ میں چھپا لیا اور بالوں کو اپنی مٹھیوں میں کس کر پکڑ لیا۔ فریڈ نے اس کے کندھے کو پکڑ کر اسے زور سے جھنجوڑا۔

''ہیری! اس سے پہلے تم نے ہمیشہ سنہری گیند پکڑی تھی......''

''کبھی نہ کبھی تو ایسا ہونا ہی تھا...... جب تم اسے نہ پکڑ پاؤ۔'' جارج نے ڈھارس بندھائی۔

''اب بھی امید ختم نہیں ہوئی ہے۔'' فریڈ نے کہا۔''ہم سو پوائنٹس سے ہارے ہیں۔ ٹھیک ہے؟ اگر ہفل پف، ریون کلا سے ہار جائے اور ہم ریون کلا اور سلے درن کو ہرا دیں تو......''

''مگر ہفل پف کو کم از کم دوسو پوائنٹس سے ہارنا ہوگا۔'' جارج نے فوراً کہا۔

''لیکن اگر وہ ریون کلا کو بھی ہرا دیں تو......؟''

''ایسا نہیں ہو سکتا۔ ریون کلا کی ٹیم بہت اچھا کھیلتی ہے لیکن اگر سلے درن بھی ہفل پف سے ہار جائے تو......''

''اب تو سارا معاملہ پوائنٹس کے اوپر ہے۔ سو پوائنٹس اِدھر یا اُدھر......''

ہیری کچھ بولے بغیر گھٹنوں میں سر دیئے خاموش بیٹھا رہا۔ یہ سچ تھا کہ وہ میچ ہار گئے تھے۔ پہلی بار اسے کسی کیوڈچ میچ میں شکست

کا سامنا کرنا پڑا تھا۔قریباً دس منٹ کے بعد میڈم پامفری اندر داخل ہوئیں۔انہوں نے کھلاڑیوں کو وہاں سے جانے کا حکم سنایا۔

''ہم بعد میں آ کر ملتے ہیں۔'' فریڈ نے اس سے کہا۔''دیکھو! خود کو الزام مت دو ہیری! تم اب بھی ہماری ٹیم کے سب سے اچھے متلاشی ہو......''

ٹیم کے کھلاڑی باہر نکلتے وقت اپنے پیچھے کیوڈچ کے نشان چھوڑ گئے تھے۔ان کے جانے کے بعد میڈم پامفری نے دروازہ بند کر دیا اور کیچڑ کے نشانوں کو ناپسندیدگی سے دیکھا۔رون اور ہرمائنی اب بھی وہیں تھے۔وہ ہیری کے بستر کے قریب کھسک آئے۔

''ڈمبل ڈور سچ مچ بہت غصے میں تھے۔'' ہرمائنی نے لرزتی ہوئی آواز میں بتایا۔''میں نے انہیں پہلے کبھی اتنے غصے میں نہیں دیکھا۔جب تم گرے تو وہ میدان کے بیچوں بیچ بھاگے چلے گئے۔انہوں نے اپنی جادوئی چھڑی گھمائی۔جس کے باعث تمہارے گرنے کی رفتار کم ہوگئی پھر انہوں نے اپنی چھڑی روح کھچڑوں کی طرف گھمائی۔اس میں سے ایک سفید چیز نے نکل کر ان روح کھچڑوں پر حملہ کر دیا جس کی وجہ سے وہ فوراً سٹیڈیم سے باہر نکل گئے۔ڈمبل ڈور اس بات پر سخت ناراض ہو رہے تھے کہ روح کھچڑ میدان کے اندر کیوں داخل ہوئے؟''

''پھر انہوں نے جادو کے زور پر تمہیں اسٹریچر پر لیٹایا اور یہاں تک وہ تمہارے ساتھ آئے تھے۔سب یہی سوچ رہے تھے کہ تم ......کہ تم......مر......''

اس کی آواز رندھ سی گئی۔لیکن ہیری نے اس کی طرف کوئی دھیان نہیں دیا۔وہ اپنی سوچوں کے بھنور میں غوطے کھا رہا تھا۔آخر کیا وجہ تھی کہ وہ روح کھچڑوں کی موجودگی میں بے ہوش ہو جاتا تھا؟ وہ چیخنے والی اس عورت کے بارے میں سوچ رہا تھا جو ہمیشہ روح کھچڑوں کی موجودگی میں ہی چیختی چلاتی تھی۔رون اور ہرمائنی پریشانی کے عالم میں اس کے چہرے کو دیکھ رہے تھے۔اچانک ہیری کے دماغ میں ایک بار کوندی۔

''کیا کسی کو میرا بہاری ڈنڈا ملا......؟''

رون اور ہرمائنی نے تیزی سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

''وو......وہ......!''

''کیا؟'' ہیری نے رون کی طرف اور پھر ہرمائنی کی طرف الجھی ہوئی نظروں سے دیکھا۔

''جب تم نیچے گرے تھے......تو وہ اُڑ کر دور چلی گئی۔'' ہرمائنی نے جھجکتے ہوئے کہا۔''اور......''

''اور کیا......؟''

''اور وہ......اور وہ......وہ ہیری......وہ جا کر جھگڑالو درخت سے ٹکرا گئی۔''

ہیری کے پیٹ میں ہلچل سی مچ گئی۔میدان کے بیچوں بیچ کھڑا جھگڑالو درخت نہایت غصیلا تھا۔

’’پھر......‘‘ وہ دل دہلانے والا جواب سننے کا منتظر تھا۔

’’تم تو جانتے ہی ہو کہ وہ جھگڑالو درخت کسی قسم کی مداخلت کو بالکل پسند نہیں کرتا ہے۔ اگر کوئی اس سے ٹکرا جائے تو پھر وہ غصے سے بے قابو ہو جاتا ہے۔‘‘ رون نے کہا۔

’’پروفیسر فلنٹ وک تمہارے ہوش میں آنے سے ٹھیک پہلے اسے وہاں سے اُٹھا کر یہاں لائے تھے۔‘‘ ہرمائنی نے نہایت دھیمی آواز میں کہا۔

اس نے اپنے پاؤں کے پاس پڑی ہوئی گٹھڑی کو آہستگی سے اُٹھایا اور اسے ہیری کے بستر پر پلٹ دیا۔ لکڑی کے درجن کے قریب ٹکڑے بستر پر ادھر ادھر پھیل گئے۔ ہیری کا ہر دلعزیز بہاری جھاڑو آخر کار اپنی زندگی ہار گیا تھا۔ اس کے اب یہی ٹکڑے ہی بچے تھے......

☆☆☆☆

دسواں باب

# میوراڈر کا نقشہ

میڈم پامفری نے ہفتہ بھر ہیری کو ہسپتال میں ہی رکھا تھا۔ ہیری نے بھی اس بارے میں بحث یا شکایت نہیں کی۔ اس نے انہیں اپنی نیمبس ۲۰۰۰ کے ٹوٹے ہوئے ٹکڑوں کو پھینکنے کی اجازت نہیں دی تھی۔ ہیری کو معلوم تھا کہ ایسا کرنے سوائے حماقت کے اور کچھ نہیں۔ لیکن وہ دل کے ہاتھوں مجبور تھا۔ اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے اس نے کسی اچھے دوست کو کھو دیا ہو۔

ہسپتال میں اس سے بہت سے لوگ ملنے آئے۔ سب اُسے خوش کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ ہیگرڈ نے اسے جنگلی پھولوں کا ایک بے ترتیب گل دستہ بھیجا تھا جو زرد گوبھی کی طرح دکھائی دے رہا تھا۔ جینی ویزلی شرماتے ہوئے 'جلدی تندرست ہو جاؤ' کا عمدہ کارڈ لے کر آئی جو اس نے ہیری کیلئے خود بنایا تھا۔ وہ کارڈ اتنے اونچی آواز میں تندرستی کا گیت گا رہا تھا کہ ہیری کو اسے چپ کرانے کیلئے پھلوں کی بھاری ٹوکری کے نیچے دبانا پڑا۔ گری فنڈر کی ٹیم کے کھلاڑی اتوار کی صبح ایک بار پھر اس سے ملنے کیلئے وہاں آئے۔ اس مرتبہ وڈ بھی ان کے ساتھ تھا۔ اس نے اپنی کھوکھلی آواز میں ہیری کو دلاسہ دیا کہ وہ اسے اس شکست کا ذمہ دار نہیں سمجھتا ہے۔ رون اور ہرمائنی کو دن بھر اسی کے پاس رہتے تھے۔ وہ صرف رات کے وقت ہی وہاں سے جاتے تھے۔ ان کی بات چیت اور کاموں سے ہیری بالکل بھی بہتری نہیں محسوس کر رہا تھا کیونکہ انہیں تو اس کی صرف آدھی پریشانی ہی معلوم تھی۔

اس نے کسی کو بھی 'چنگال' کے بارے میں نہیں بتایا تھا۔ رون اور ہرمائنی کو بھی نہیں...... کیونکہ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ رون اس کی بات سن کر دہشت زدہ ہو جائے گا اور ہرمائنی اسے اس کا وہم قرار دے کر ہنسی میں اُڑا دے گی۔ سچ تو یہی تھا کہ چنگال اسے دو بار دکھائی دے چکا تھا اور اس کے دکھائی دینے کے بعد وہ دونوں بار مرتے مرتے بچا تھا۔ پہلی بار تو جادوگروں کی نائٹ بس اس کے اوپر چڑھنے والی تھی اور دوسری بار وہ پچاس فٹ کی بلندی سے اپنے بہاری ڈنڈے سے نیچے گر گیا تھا۔ کیا چنگال اُسے اس وقت تک ستاتا رہے گا جب وہ مر نہیں جائے گا؟ کیا اسے زندگی بھر پیچھے پلٹ کر اس ڈراؤنے جانور کو دیکھنا پڑے گا......؟

اور روح کھچڑ بھی تو تھے...... ہیری جب بھی ان کے بارے میں سوچتا تھا تو اس کی طبیعت خراب ہونے لگتی تھی۔ اسے بے حد ندامت بھی محسوس ہوتی تھی۔ یہ درست تھا کہ سبھی لوگ روح کھچڑوں کو نہایت بھیانک قرار دیتے تھے...... لیکن ان کے قریب آنے پر

وہ کبھی بھی بے ہوش نہیں ہوتے تھے۔اور اپنے مرے ہوئے ماں باپ کی آواز بھی نہیں سنتے تھے۔

اب ہیری جان چکا تھا کہ وہ چیخنے والی عورت کون تھی؟ جب وہ ہسپتال میں جاگتے ہوئے چھت پر چمکتی ہوئی نقرئی لالٹینوں کو بغور دیکھ رہا تھا تبھی اس کا ذہن اس عورت کے الفاظ پر ٹک گیا۔اس نے انہیں بار بار سوچا۔جب روح کھچڑ اس کے قریب آئے تھے تو اس نے اپنی ماں کی آخری جملے سنے تھے۔اس نے سنا تھا کہ اس کی ماں نے اسے لارڈ والڈی موورٹ سے بچانے کیلئے کس طرح سے التجا بھری کوشش کی تھی اور اس نے والڈی موورٹ کی شیطانی قہقہے بھی سنے تھے جس کے بعد سنگ دل شیطان نے اس کی ماں کو بے رحمی سے مار ڈالا تھا۔

ہیری بے چینی سے کروٹیں بدلتا ہوا سو گیا تھا۔اس نے خواب دیکھا کہ ایک بوسیدہ اور سڑاند سے گلا ہوا ہاتھ اس کی طرف بڑھ رہا تھا اور کہیں دور رحم کی بھیک مانگتی ہوئی عورت کی چیخ سنائی دے رہی تھی۔ بیدار ہونے کے بعد وہ ایک بار پھر اپنی ماں کے بارے میں سوچنے لگا۔

☆☆☆☆

پیر والے دن سکول کی چہل پہل میں لوٹ کر اسے راحت کا احساس ہوا۔ہسپتال میں اسے مجبوراً دوسری چیزوں کے بارے سوچنا پڑ رہا تھا جو اسے اذیت دے رہی تھیں۔ بھلے ہی اسے ڈریکو ملفوائے کے طعنے تشنے سننے کو کیوں نہ مل رہے ہوں۔گری فنڈر کی شکست پر ملفوائے تو خوشی سے پھولے نہیں سما رہا تھا۔اس نے بالآخر اپنی پٹیاں اتار کر پھینک دیں اور اب وہ اپنے دونوں ہاتھ نچا نچا کر یہ بتا رہا تھا کہ ہیری بہاری ڈنڈے سے کیسے نیچے گرا۔ملفوائے جادوئی مرکبات کی کلاس میں زیادہ تر وقت روح کھچڑوں کی نقالی کرنے میں گزارتا تھا۔ یہ تو ہونا ہی تھا، آخر کار رون اپنے حواس کھو بیٹھا اور اس نے فرطِ طیش میں آ کر اس نے ملفوائے کی طرف مگر مچھ کا چپچپا اور بدبودار دل اچھال دیا جو سیدھا ملفوائے کے چہرے پر لگا اور اس کی حالت پتلی ہوگئی۔اس وجہ سے پروفیسر سنیپ نے گری فنڈر کے پچاس پوائنٹس کم کر دیئے تھے۔

''اگر سنیپ دوبارہ تاریک جادو سے تحفظ کی کلاس لے رہے ہیں تو میں بیمار پڑ جاؤں گا۔'' رون نے تیز آواز میں کہا۔وہ دوپہر کے کھانے سے فارغ ہوکر پروفیسر لوپن کی کلاس میں جا رہے تھے۔''ذرا دیکھو تو سہی ہرمائنی......اندر کون ہے؟''

ہرمائنی نے کلاس کے دروازے سے اندر جھانکا۔

''سب ٹھیک ہے چلو......''

پروفیسر لوپن دوبارہ لوٹ آئے تھے۔غیر معمولی طور پر وہ کافی تندرست لگ رہے تھے۔ان کے پرانے کپڑے ان کے بدن پر کافی ڈھیلے دکھائی دے رہے تھے۔ان کی آنکھوں کے نیچے گہرے سیاہ حلقے صاف دکھائی دے رہے تھے۔ بہرحال جب سب طلباء کلاس میں بیٹھ گئے تو پروفیسر لوپن ان کی طرف دیکھ کر مسکرائے۔سبھی طلباء نے اپنی اپنی شکایات کا پنڈورا کھول دیا کہ ان کی بیماری کے

دوران پروفیسر سنیپ نے ان کے ساتھ کیسا برا سلوک کیا تھا؟

''یہ ٹھیک نہیں ہے۔ وہ صرف ایک دن پڑھا رہے تھے، انہیں ہمیں ہوم ورک نہیں دینا چاہئے تھا۔''

''ہم نے تو بھیڑیائی انسان کے بارے میں ایک لفظ بھی نہیں پڑھا تھا......''

''اف خدایا......دو چرمئی کاغذ......''

''کیا تم نے پروفیسر سنیپ کو بتایا نہیں تھا کہ ابھی ہم نے بھیڑیائی انسان کے بارے میں کچھ نہیں پڑھا؟'' پروفیسر لوپن نے بازو اُٹھا کر ان سے پوچھا۔

ایک بار پھر کلاس روم میں کہرام مچ گیا۔

''ہاں! مگر انہوں نے کہا کہ ہم تو بہت پیچھے ہیں......''

''وہ ہماری بات سننے کو تیار ہی نہیں تھے۔''

''دو چرمئی کاغذ......''

پروفیسر لوپن ہر چہرے پر غصے بھرے جذبات دیکھ کر مسکرائے۔

''فکر مت کرو۔ میں پروفیسر سنیپ سے بات کرلوں گا۔ تم لوگوں کو وہ مضمون لکھنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔''

اس کے بعد انہوں نے ایک دلچسپ باب پڑھانا شروع کیا جس سے کلاس روم کا ماحول اچھا ہوگیا۔ پروفیسر لوپن اپنے ساتھ کانچ کا ایک صندوق لائے تھے۔ اس میں 'ہنکی پنکی' تھا۔ ایسا لگتا تھا کہ جیسے ایک پاؤں والا یہ جادوئی جانور دھوئیں کے لچھے سے بنا ہو۔ یہ بہت معصوم اور پیارا دکھائی دے رہا تھا۔

''یہ بڑا جاذب نظر دکھائی دینے والا جانور مسافروں کو اپنی طرف متوجہ کرتا ہے اور انہیں للچا کر گہری دلدل میں لے جاتا ہے۔'' پروفیسر لوپن نے سنجیدہ آواز میں کہا جب تمام طلباء انہماک سے مضمون کے نوٹس بنا رہے تھے۔ ''تم نے اس کے ہاتھ میں چمکتی ہوئی لالٹین دیکھی ہے؟ یہ آگے آگے چلتا ہے......لوگ اسے پانے کی لالچ میں اس کے پیچھے ہو لیتے ہیں اور پھر......''

ہنکی پنکس نے کانچ کی دیوار سے سر ٹکرا کر نہایت بھیانک چیخ نکالی۔ جب چھٹی کی گھنٹی بجی تو سب طلباء نے اپنا اپنا سامان سمیٹ کر بستوں میں ڈالا اور دروازے کی طرف چل پڑے۔ ان میں ہیری بھی شامل تھا۔

''ایک منٹ رکو ہیری!'' پروفیسر لوپن نے کہا۔ ''میں تم سے کچھ بات کرنا چاہتا ہوں۔''

ہیری نے پلٹ کر پروفیسر لوپن کی طرف دیکھا جو ہنکی پنکی کے صندوق پر کپڑا ڈال رہے تھے۔

''میں نے میچ کے بارے میں سنا۔'' پروفیسر لوپن نے کہا۔ وہ اب اپنے ڈیسک کی طرف لوٹ آئے تھے اور اپنی کتابیں اُٹھا کر پرانے بریف کیس میں رکھ رہے تھے۔ ''مجھے تمہارے بہاری ڈنڈے کے بارے میں افسوس ہے۔ کیا اس کے مرمت ہونے کی کوئی

امید ہے؟''

''نہیں سر!'' ہیری نے تاسف سے کہا۔''جھگڑالو درخت نے اس کے پرخچے اڑا کر رکھ دیئے تھے۔''

پروفیسر لوپن نے گہری آہ بھری۔

''جھگڑالو درخت اسی سال لگایا گیا تھا جس سال میں ہوگورٹس میں پڑھنے آیا تھا۔طلباء شرارت شرارت میں اس کے قریب جا کر اس کے تنے کو چھونے کی کوشش کرتے تھے۔آخر میں ڈیوی گزن نامی ایک طالب علم کی آنکھ پھوٹتے پھوٹتے بچی۔اس حادثے کے بعد درخت کے پاس جانے پر کڑی پابندی عائد کر دی گئی۔کسی بہاری ڈنڈے کی تو اس کے غصے سے بچنے کی امید رکھی ہی نہیں جا سکتی۔''

''کیا آپ نے روح کھچڑوں کے بارے میں بھی سنا تھا؟'' ہیری نے بمشکل پوچھا۔

پروفیسر لوپن نے تیزی سے اس کی طرف دیکھا۔

''ہاں! میں نے سنا تھا۔مجھے نہیں لگتا کہ ہم میں سے کسی نے پروفیسر ڈمبل ڈور کو پہلے کبھی اتنے غصے میں دیکھا ہوگا...... وہ اس بات پر آگ بگولا تھے کہ جب انہوں نے سختی سے کہا تھا کہ وہ کسی بھی صورت سکول کے اندر داخل نہیں ہوں گے تو انہوں نے یہ جسارت کیسے کی؟...... مجھے لگتا ہے کہ تم روح کھچڑوں کی وجہ سے ہی گرے تھے؟''

''ہاں!'' وہ جھجکتے ہوئے بولا۔پھر جو سوال اسے پوچھنا تھا وہ نہ چاہتے ہوئے بھی اس کے لبوں سے پھسلتا چلا گیا۔''آخر کیوں؟...... وہ مجھ پر اتنا اثر انداز کیوں ہو جاتے ہیں۔کیا میں......؟''

''اس کا کمزوری سے کوئی تعلق نہیں ہے۔'' پروفیسر لوپن نے اس کی بات کاٹ دی۔ان کے لہجے میں کاٹ تھی جیسے انہوں نے ہیری کے من کی بات سمجھ لی ہو۔''روح کھچڑ دوسروں کی بجائے تم پر زیادہ برے طور پر اس لئے اثر انداز ہوتے ہیں کہ تمہارے ماضی کے ساتھ ایسے بھیانک حادثے جڑے ہوئے ہیں جو دوسرے کے ماضی میں موجود نہیں......''

موسم سرما کے سورج کی کرنوں نے کلاس روم کو جگمگا دیا جس سے پروفیسر لوپن کے سفید بال اور چہرے کی سلوٹیں کچھ زیادہ ہی اجاگر ہو گئیں۔

''روح کھچڑ اس زمین پر بسنے والے سب سے برے اور بھیانک جاندار ہیں۔وہ سب سے اندھیری اور غلاظت زدہ جگہوں پر رہتے ہیں۔انہیں بے یقینی اور نا اُمیدی میں خوشی حاصل ہوتی ہے۔وہ اپنے آس پاس کی فضا میں سے اطمینان، امید اور خوشی کو چوس لیتے ہیں۔یہاں تک کہ ماگل بھی ان کی موجودگی کو محسوس کرتے ہیں۔بھلے ہی وہ انہیں دیکھ نہیں سکتے۔روح کھچڑ پاس آنے پر آپ کے اندر ہر اچھی خواہش اور ہر مسرت بھری چیز کو چوس جاتے ہیں۔روح کھچڑ کی کوشش یہی ہوتی ہے کہ وہ تب تک چوستے رہیں جب تک کہ آپ بھی انہی کی طرح مایوس اور افسردہ سانچے میں ڈھل جائیں۔بغیر روح کے اور بالکل شیطان۔پھر آپ کو اپنی زندگی کے حادثات اور مایوسیوں کے علاوہ کچھ بھی نہیں یاد نہیں رہتا۔ارے ہیری!...... تمہارے ساتھ ہوا سب سے برا حادثہ کسی کو بھی اس کے

بھاری ڈنڈے سے گرا سکتا ہے۔ تمہیں اس بات پر شرم محسوس نہیں کرنا چاہئے۔''

''جب وہ میرے پاس آتے ہیں سر!'' ہیری نے لوپن کی ڈیسک کو گھورتے ہوئے رندھی ہوئی آواز میں کہا۔ ''تو میں اس وقت کی آوازیں سنتا ہوں جب والڈی مورٹ میری ماں کو ہلاک کر رہا تھا......''

پروفیسر لوپن کا ہاتھ اچانک ہلا جیسے وہ ہیری کا کندھا پکڑنا چاہتے ہوں لیکن پھر انہوں نے اپنا ارادہ بدل دیا۔ ایک پل کی خاموشی رہی۔

''وہ میچ میں کیوں آئے تھے......؟'' ہیری نے کڑھتے ہوئے پوچھا۔

''وہ بھوکے تھے۔'' پروفیسر لوپن نے اپنا بریف کیس بند کیا اور اسے اُٹھاتے ہوئے کہا۔ ''چونکہ ڈمبل ڈور انہیں سکول کے اندر نہیں آنے دے رہے تھے۔ اس لئے انہیں اپنی غذا نہیں مل رہی تھی۔ مجھے لگتا ہے کہ کیوڈچ میدان کے چاروں طرف جمی ہوئی بھاری بھیڑ کا لالچ انہیں وہاں کھینچ لایا تھا۔ خوشیوں اور سرشاریوں کا ایک بڑا اسیلاب...... غیر معمولی طور پر یہ ان کیلئے کسی بڑے جشن سے کم نہیں رہا ہوگا......''

''اژقبان نہایت بھیانک جگہ ہوگی۔'' ہیری نے ہلکی آواز میں پوچھا۔

پروفیسر لوپن نے گہری سنجیدگی سے اپنے سر کو اثبات میں ہلایا۔

''اژقبان کا زندان خانہ سمندر کے بیچوں بیچ ایک چھوٹے سے جزیرے پر بنایا گیا ہے۔ لیکن انہیں قیدیوں کو روکے رکھنے کیلئے دیواروں یا پانیوں کی ضرورت نہیں ہے۔ قیدی تو اپنی ہی مایوسیوں کے چنگل میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔ چونکہ ان کے اندر کی ساری خوشیاں اور مسرتیں چھن جاتی ہیں تو پھر ان کے اندر خوشی کا کوئی احساس باقی نہیں رہتا جو انہیں وہاں سے نکلنے میں مدد دے سکے۔ ان میں سے زیادہ تر تو کچھ ہی ہفتوں بعد اپنے حواس کھو کر پاگل ہو جاتے ہیں۔''

''لیکن پھر بھی سیریس بلیک ان کے چنگل سے بھاگ نکلا۔'' ہیری نے دھیمے لہجے میں کہا۔ ''وہ فرار ہو گیا......''

پروفیسر لوپن کا بریف کیس ان کے ہاتھ سے نکل کر ڈیسک پر پھسلتا چلا گیا۔ انہیں اسے پکڑنے کیلئے نیچے جھکنا پڑا۔

''ہاں!'' انہوں نے سیدھے ہوتے ہوئے کہا۔ ''بلیک نے ضرور ان سے بچنے کا کوئی طریقہ ڈھونڈ لیا ہوگا۔ مجھے تو یہ سب ناممکن سا لگتا ہے...... اگر کوئی جادوگر زیادہ عرصے تک روح کھچڑوں کے بیچ میں رہے تو وہ اس کی تمام قوتوں کو نچوڑ لیتے ہیں۔''

''آپ نے ریل گاڑی میں روح کھچڑ کو دور بھگا دیا تھا۔'' ہیری نے اچانک پوچھا۔

''روح کھچڑوں سے نمٹنے کیلئے کچھ حفاظتی تدابیر ہوتی ہیں۔ جن کا بوقت ضرورت استعمال کیا جا سکتا ہے۔'' پروفیسر لوپن نے جواب دیا۔ ''ریل گاڑی میں صرف ایک ہی روح کھچڑ تھا۔ جتنے زیادہ روح کھچڑ ہوں گے، اتنا ہی انہیں پیچھے ہٹانا مشکل ہوتا جائے گا۔''

''کون سی حفاظتی تدابیر؟'' ہیری نے فوراً سوال داغ دیا۔ ''کیا آپ مجھے سکھا سکتے ہیں؟''

''دیکھو! میں روح کھچڑوں سے بھڑنے کا ماہر نہیں ہوں۔ سچائی اس کے برعکس ہے۔''

''اگر روح کھچڑا گلے کیوڈچ میچ میں دوبارہ آ جائیں تو مجھے ان سے مقابلہ نہ سہی، بچنے کی حفاظتی تدابیر تو معلوم ہی ہونا چاہئے۔''

پروفیسر لوپن نے ہیری کے چہرے کی طرف دیکھا جہاں فیصلہ کن تناؤ اور پر اعتماد جذبہ پھیلا ہوا تھا۔ وہ کچھ دیر تک خاموش رہے اور پھر جھجکتے ہوئے بولے۔

''اچھا ٹھیک ہے...... میں تمہیں سکھانے کی کوشش کروں گا لیکن یہ کام ہم اگلے سیزن کی پڑھائی میں کر پائیں گے۔ مجھے چھٹیوں سے پہلے ڈھیر سارا کام ختم کرنا ہے۔ بیمار ہونے کیلئے میں نے بہت ہی غلط وقت کا انتخاب کیا ہے۔''

☆☆☆☆

پروفیسر لوپن کے روح کھچڑوں سے بچنے کی حفاظتی تدابیر سکھانے کے وعدے نے ہیری کی طبیعت کو بہتر کر دیا تھا۔ وہ یہ سوچ رہا تھا کہ اب اسے اپنی ماں کے آخری جملے اور چیخیں سنائی نہیں دیں گی جو اس کی روح تک کو زخمی کر دیتے تھے۔ اس کے علاوہ نومبر کے آخر میں ہونے والے کیوڈچ میچ نے بھی اسے کافی ڈھارس بندھائی تھی۔ ہفل پف کی ٹیم مخالف ریون کلا کی ٹیم سے بری طرح ہار گئی تھی۔ اس خبر نے اسے بے حد مسرور کیا تھا۔ گری فنڈر کی ٹیم کو ایک بار پھر امید کی کرنیں دکھائی دینے لگی تھیں کہ وہ کیوڈچ کپ جیت سکتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ اب اپنا کوئی بھی میچ نہ ہاریں۔ اولیور وڈ پر ایک بار پھر جنونی کیفیت سوار ہوگئی تھی۔ اس نے اپنی ٹیم سے بارش کی ٹھنڈی دھند میں جم کر میچ کیلئے تربیتی مشقیں کروائیں جو دسمبر تک جاری رہیں۔ ہیری کو میدان میں روح کھچڑوں کی جھلک تک دکھائی نہیں دی۔ ڈمبل ڈور کے شدید غصے کی وجہ سے وہ اب بیرونی داخلی راستوں پر ہی تعینات رہے۔

پڑھائی کا پہلا مرحلہ ختم ہونے سے دو ہفتے پہلے آسمان صاف ہو گیا۔ اچانک ایک دن صبح آسمان سفید ہو گیا اور کیچڑ بھرا میدان سفید برف سے ڈھک گیا۔ سکول کے اندرونی حصے کی فضا آنیوالے کرسمس کے تہوار کی خوشیاں بکھیرے ہوئے تھی۔ بے جان چیزوں کو جادوئی طور پر متحرک کرنے والے استاد پروفیسر فلٹ وک نے پہلے سے ہی اپنے کلاس روم کو پنکھ ہلاتی پریوں کی جھلملاتی روشنی سے سجا لیا تھا۔ طلباء چھٹیوں کی آمد پر اپنے مشاغل کی خوشی خوشی سے باتیں کر رہے تھے۔ رون اور ہرمائنی نے چھٹیوں میں ہوگورٹس میں ہی رُکنے کا فیصلہ کیا تھا۔ رون نے کہا کہ وہ اس لئے چھٹیوں میں نہیں جا رہا کیونکہ وہ گھر میں پرسی کو دو ہفتے تک نہیں جھیل سکتا۔ ہرمائنی نے کہا کہ اسے لائبریری میں بہت سی کتابیں پڑھنا ہیں۔ یہ الگ بات تھی کہ ہیری ان کی باتوں سے قطعاً بے وقوف نہیں بنا تھا۔ وہ بخوبی جانتا تھا کہ وہ لوگ جان بوجھ کر بہانے گڑ رہے ہیں تاکہ وہ ہیری کو تنہائی کا احساس نہ ہونے دیں۔ وہ اس بات پر ان دونوں کا تہہ دل سے شکر گزار بھی تھا۔

جب پہلے مرحلے کے اختتام پر ہاگس میڈ کی سیر کی خصوصی اجازت کا اعلان کیا گیا تو ہیری کے علاوہ باقی سب طلباء خوشی سے

دیوانے ہو رہے تھے۔

''ہم وہاں پر اپنی کرسمس کی خریداری کر سکتے ہیں۔'' ہرمائنی نے لکھتے ہوئے کہا۔ ''ممی ڈیڈی کو ہنی ڈیوکس کی دانت چمکا دینے والی مٹھائیاں بے حد پسند آئیں گی۔''

ہیری نے اس سچائی کو تسلیم کر لیا تھا کہ اس بار بھی تیسرے سال کے طلباء میں سے وہ اکلوتا ہوگا جو ہاگس میڈ کی تفریح کا لطف نہیں حاصل کر پائے گا۔ اس نے وڈ سے 'کون سا بہاری ڈنڈا؟' نامی کتاب ادھار لے لی۔ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ تمام دن بہاری ڈنڈوں کی اقسام کے بارے میں پڑھے گا۔ مشقوں کے دوران ہیری سکول کے ہی ایک بہاری ڈنڈے کو استعمال کر رہا تھا۔ یہ پرانا شوٹنگ سٹار نامی بہاری ڈنڈا تھا جو بہت دھیمی رفتار سے اُڑتا تھا اور پرواز کے دوران جھٹکے بھی خوب لگاتا تھا۔ اسے غیر معمولی طور پر اپنے لئے ایک معیاری بہاری ڈنڈے کی ضرورت تھی۔

ہفتے کی صبح سب طلباء ہاگس میڈ میں سیر تفریح کیلئے جا رہے تھے۔ اس صبح اس نے چوغے اور اسکارف میں لپٹے رون اور ہرمائنی کو رخصت کیا۔ اس کے بعد وہ اکیلا گری فنڈر کی سنگ مرمر کی سیڑھیاں چڑھ رہا تھا۔ وہ اپنا باقی وقت گری فنڈر کے ہال میں گزارنا چاہتا تھا۔ کھڑکیوں کے باہر برف کے میدان دکھائی دے رہے تھے۔ ہلکی ہلکی برف باری بھی شروع ہو چکی تھی۔ پورے سکول عجیب سی خاموشی طاری تھی۔

''شش...... شش...... شش...... ہیری!''

ہیری نے پلٹ کر دیکھا۔ تیسری منزل کی راہداری میں آدھے فرلانگ کی دوری پر فریڈ اور جارج ایک آنکھ والی کبڑی چڑیل کی مورتی کے پیچھے چھپے اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔

''تم لوگ کیا کر رہے ہو؟'' ہیری نے تجسس سے پوچھا۔ ''تم ہاگس میڈ کیوں نہیں گئے؟''

''ہم لوگ جانے سے پہلے تمہیں ایک خوشی دینے کیلئے یہاں آئے ہیں۔'' فریڈ نے پراسرار طریقے سے اسے آنکھ مارتے ہوئے کہا۔ ''یہاں اندر آ جاؤ۔''

اس نے ایک آنکھ والی چڑیل کی مورتی کے بائیں طرف کے خالی کلاس روم کی طرف اشارہ کیا۔ ہیری فریڈ اور جارج کے پیچھے پیچھے اندر چلا آیا۔ جارج نے احتیاط سے دروازہ بند کیا اور پھر مسکراتے ہوئے ہیری کی طرف گھوم گیا۔

''ہیری!'' جارج نے ہنستے ہوئے کہا۔ ''ہم تمہیں کرسمس کا تحفہ کچھ جلدی ہی دے رہے ہیں۔'' فریڈ نے مضحکہ خیز انداز میں اپنے چوغے کے اندر ہاتھ ڈالا اور ایک عجیب سی چیز نکالی۔ اس نے اسے ڈیسک پر رکھ دیا۔ وہ ایک بڑا، چوکور اور بہت ہی گھسا پٹا سا چرمئی کاغذ تھا۔ جس پر کچھ بھی نہیں لکھا تھا۔ ہیری کو لگا کہ فریڈ اور جارج اسے الّو بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس لئے وہ چرمئی کاغذ کو محض گھورتا رہا۔

''یہ کیا ہے؟''

''ہیری! یہ ہماری کامیابیوں کا گہرا راز ہے۔'' جارج نے چرمئی کاغذ کو پیار سے تھپکاتے ہوئے کہا۔

''تمہیں یہ دیتے وقت ہمارا دل تڑپ رہا ہے۔'' فریڈ آہ بھر کر بولا۔ ''لیکن ہم نے کل رات کو یہ فیصلہ کرلیا ہے کہ اس کی ہم سے زیادہ تمہیں ضرورت ہے۔''

''ویسے بھی...... ہمیں اب یہ پوری طرح یاد ہو چکا ہے۔'' جارج نے کہا۔ ''ہم تمہیں یہ تحفتاً دے رہے ہیں۔ اب درحقیقت ہمیں اس کی ضرورت بھی نہیں ہے۔''

''میں اس پھٹے پرانے چرمئی کاغذ کا کیا کروں گا؟'' ہیری نے الجھے ہوئے لہجے میں پوچھا

''پھٹا پرانا چرمئی کاغذ!'' فریڈ نے اپنی آنکھیں صدمے کے مارے بند کرلیں جیسے ہیری نے اس کا دل ہی توڑ ڈالا ہو۔ ''جارج! اسے تم ہی سمجھاؤ۔''

''دیکھو!...... جب ہم یہاں پہلے سال میں آئے تھے ہیری! چھوٹے بیوقوف اور معصوم!''

ہیری کھلکھلا کر ہنس پڑا کیونکہ اسے شک تھا کہ فریڈ اور جارج کبھی معصوم رہے ہوں گے۔

''دیکھو! آج کے مقابلے میں اُس وقت ہم واقعی زیادہ معصوم تھے تبھی تو ہم فلیچ کے چنگل میں پھنس گئے تھے۔''

''ہم نے راہداری میں ایک غبارٹ بم پھوڑ دیا تھا جس سے فلیچ نہ جانے کیوں غصے میں آ گیا تھا۔''

''اس لئے وہ ہمیں پکڑ کر اپنے آفس میں لے گیا اور ہمیشہ کی طرح ہمیں دھمکیاں دینے لگا۔''

''سزا دوں گا۔''

''الٹا لٹکا دوں گا۔''

تبھی ہم نے اس کی الماری میں ایک دراز ایسا دیکھا جس پر لکھا ہوا تھا......

'ضبط کیا ہوا بے حد خطرناک سامان!'

''ہماری جگہ تم ہوتے تو تم کیا کرتے؟'' فریڈ بولا۔ ''جارج نے ایک اور غبارٹ بم پھوڑ کر اس کا دھیان بھٹکا دیا۔ میں نے پھرتی کے ساتھ اس دراز کو کھولا اور اسے نکال کر چھپا لیا۔''

''اسے چرانا اتنا برا نہیں ہے جتنا محسوس ہوتا ہے۔'' جارج بولا۔ ''ہمارا خیال ہے کہ فلیچ کو اس چیز کا ذرا بھی احساس نہیں تھا کہ اسے کس طرح استعمال کیا جاتا ہے۔ اسے شاید شک ہو گیا تھا کہ یہ کوئی خفیہ چیز ہے۔ ورنہ وہ اسے ضبط ہی نہ کرتا۔''

''اور تم جانتے ہو کہ اس کا استعمال کیسے کیا جاتا ہے؟''

''ارے ہاں! فریڈ نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔ ''اس چھوٹی سی چیز نے ہمیں سکول کے سبھی اساتذہ سے زیادہ سکھایا ہے۔''

''تم لوگ میرے تجسس کو ہوا دے رہے ہو۔'' ہیری نے اس پرانے چرمئی کاغذ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''اچھا؟'' جارج جلدی سے بولا۔

اس نے اپنی جادوئی چھڑی نکالی اور چرمئی کاغذ کو ہلکا سا چھوا اور کہا۔ ''میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں کوئی نیکی نہیں کروں گا۔''

جارج نے چھڑی سے جہاں چھوا تھا وہاں سے سیاہی کی لکیریں مکڑی کے جالے کی طرح پھیلنا شروع ہو گئیں۔ وہ ایک دوسرے سے مل گئیں اور کچھ ایک دوسرے کو کاٹتے ہوئے بڑھ گئیں اور چرمئی کاغذ کے ہر کونے تک چلی گئیں۔ پھر وہ اوپر بڑھیں اور بل کھاتے ہوئے حروف کے کچھ سانچے میں ڈھل گئیں۔

میسرز، مونی، وارم ٹیل، پیڈ فٹ اور پرونگس۔

شرارتی جادوگروں کا مددگار

میواڈر کا نقشہ

پیش کرنے میں ہم فخر محسوس کرتے ہیں۔

یہ ایک نقشہ تھا۔ اس میں ہوگورٹس کی پوری عمارت اور میدانوں میں موجود ہر چیز نمایاں دکھائی دے رہی تھی۔ اس کی سب سے عمدہ بات یہ تھی اس میں چاروں طرف سیاہی ننھے منے نقطے چل پھر رہے تھے جن کے ساتھ چھوٹے حروف میں ان کے نام لکھے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ ہیری حیرانگی کے سمندر میں غوطے کھاتا ہوا اس پر جھک گیا۔ سب سے اوپر بائیں کونے میں ایک نقطہ بتا رہا تھا کہ پروفیسر ڈمبل ڈور اپنے آفس میں ٹہل رہے ہیں۔ چوکیدار فلیچ کی جاسوس بلی مسز نورس دوسری منزل پر گھومتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی اور پیوس نامی بھوت اس وقت ٹرافی روم میں اچھل رہا تھا۔ ہیری کی آنکھیں کئی راہداریوں میں اوپر نیچے گھوم گئیں۔ پھر اسے ایک اور چیز دکھائی دی۔

اس نقشے میں کچھ ایسے بھی راستے تھے جن پر وہ کبھی نہیں گیا تھا اور ان میں کئی قدم جاتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

''سیدھے ہاگس میڈ کی طرف!'' فریڈ نے کہا اور ان میں سے ایک پر اپنی انگلی پھرائی۔ ''کل سات راستے ہیں۔ فلیچ ان چار راستوں کے بارے میں جانتا ہے......'' اس نے ان کی طرف اشارہ کیا۔ ''لیکن ہمیں پورا یقین ہے کہ باقی تین راستوں کے بارے میں صرف ہم جانتے ہیں۔ لیکن چوتھی منزل کے آئینے کے پیچھے والے راستے کو بھول جاؤ۔ ہم نے گذشتہ سال موسم سرما تک اسے استعمال کیا ہے۔ اس کی دیواریں اس قدر بوسیدہ ہو چکی ہیں کہ وہ راستہ اب قابل استعمال نہیں رہا۔ کئی جگہ سے یہ بند ہو چکا ہے...... اور یہ والا راستہ دیکھو! ہمارا خیال نہیں ہے کہ کسی بھی کبھی اس راستے کو استعمال کیا ہوگا کیونکہ اس کے بیرونی دروازے کے ٹھیک باہر جھگڑالو درخت موجود ہے۔ یہ دروازہ سیدھا ہاگس میڈ کے تہہ خانے میں کھلتا ہے۔ ہم نے ان گنت مرتبہ اس کا استعمال کیا ہے۔ جیسا کہ تم نقشے میں دیکھ سکتے ہو کہ اس کا داخلی دروازہ اس کمرے کے ٹھیک باہر موجود ہے۔ اس ایک آنکھ والی چڑیل کی مورتی کے نچلے خفیہ

خانے میں......''

''مونی، وارم ٹیل، پیڈ فٹ اور پرونگز۔'' جارج نے آہ بھر کر نقشے کے حروف والے حصے کو تھپکتے ہوئے کہا۔''ہم ان کے بہت احسان مند ہیں۔''

''وہ بہت عظیم جادوگر تھے۔'' فریڈ نے سنجیدگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔''انہوں نے قوانین توڑنے والی نئی نسل کی مدد کرنے کیلئے بہت کڑی محنت کی ہے۔''

''ٹھیک ہے۔'' جارج نے جلدی سے کہا۔''جب تمہارا کام پورا ہو جائے تو اسے مٹانا مت بھولنا۔''

''ورنہ کوئی بھی اسے پڑھ لے گا۔'' فریڈ نے اسے خبردار کرتے ہوئے کہا۔

''بس اسے ایک بار چھڑی سے ٹھونکنا اور کہنا 'فساد منظّم'۔ اس کے بعد یہ پھر سے کورا کاغذ بن جائے گا۔'' جارج نے اس کی بات مکمل کی۔

''تو ہیری!'' فریڈ نے پرسی کی نقل اتارتے ہوئے کہا۔''تم اچھی طرح سے پیش آنا۔''

''ہاگس میڈ میں گھومتے ہیں۔'' جارج نے آنکھ دبا کر شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

وہ مستی بھرے انداز کے ساتھ کمرے سے باہر نکل گئے۔

ہیری وہاں پر کھڑا کھڑا نقشے کی طرف دیکھتا رہا۔ اس نے دیکھا کہ مسز نورس بائیں طرف میں مڑ گئی اور فرش پر پڑی کسی چیز کو سونگھنے کیلئے رُک گئی تھی۔ اگر واقعی فلیچ کو اس راستے کے بارے میں کچھ واقفیت نہیں تھی تو......روح کھچڑوں کو بھی اس کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہوگا۔

اتفاقاً اسے وہیں کھڑے کھڑے مسٹر ویزلی کی کہی ہوئی بات یاد آ گئی۔

''کبھی کسی سوچنے والی چیز پر یقین نہ کرنا جس کے بارے میں یہ معلوم نہ ہو کہ اس کا نتیجہ کیا نکل سکتا ہے۔''

یہ نقشہ ان حیرت انگیز جادوئی چیزوں میں سے ایک تھا جن کے بارے میں مسٹر ویزلی نے اسے خبردار کیا تھا......شرارتی جادوگروں کا مددگار......پھر ہیری نے اس بارے میں سوچنا ترک کر دیا۔ وہ تو اس کا استعمال کر کے صرف ہاگس میڈ میں پہنچنا چاہتا تھا ......اور فریڈ اور جارج تو برسوں سے اس کا استعمال کر رہے تھے۔ ان کے ساتھ تو آج تک کوئی بھیانک حادثہ نہیں ہوا تھا۔

ہیری نے ہنی ڈیوکس کے خفیہ راہداری کو اپنی انگلی سے چھوا۔

پھر اچانک اس نے ہدایات کے مطابق نقشہ کو لپیٹا اور اپنے چوغے میں رکھ لیا۔ وہ جلدی سے کلاس روم کے دروازے کی طرف بڑھا اور اس نے دروازے کی درز میں باہر جھانکتے ہوئے جائزہ لیا۔ باہر کوئی بھی نہیں تھا۔ نہایت احتیاط سے وہ کمرے سے باہر نکلا اور ایک آنکھ والی جادوگرنی کی مورتی کے پیچھے چھپ گیا۔

اسے اب کیا کرنا تھا؟ اس نے نقشے کو دوبارہ باہر نکالا اور اسے یہ دیکھ کر تعجب ہوا کہ سیاہی کا ایک نیا نقطہ ابھر آیا تھا جس پر لکھا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ 'ہیری پوٹر'...... یہ نقطہ بالکل وہیں کھڑا تھا جہاں پر ہیری خود اس وقت موجود تھا تیسری منزل کی راہداری کے آدھے راستے پر۔ ہیری نے دھیان سے دیکھا۔ اس کا چھوٹا سا نقطہ اپنی ننھی چھڑی سے مورتی کو تھپتھپا رہا تھا۔ ہیری نے فوراً اپنی جادوئی چھڑی نکالی اور مورتی کو تھپتھپانے لگا۔ لیکن کچھ بھی نہیں ہوا۔ اس نے ایک بار پھر نقشے کو دیکھا۔ اس کے نقطے کے پاس بہت چھوٹے حروف میں ایک لفظ لکھا ہوا دکھائی دیا۔

''نیچے دھنسو!''

ہیری نے ایک بار پھر پتھر کی جادوگرنی کو تھپتھپایا اور دھیمی آواز میں کہا۔ ''نیچے دھنسو!''

اچانک پتھر کی مورتی کا نچلا خفیہ خانہ اس قدر کھل گیا کہ اس میں ایک دبلا پتلا شخص آسانی سے گھس سکتا تھا۔ ہیری نے جلدی سے راہداری میں آگے پیچھے دیکھا اور پھر نقشے کو اپنے چوغے میں چھپا لیا۔ اس نے خفیہ خانے میں اپنا سر گھسایا اندر پہنچنے کے بعد وہ ڈھال سے نیچے پھسلنے لگا۔

وہ کافی دور تک نیچے پھسلا جیسے وہ کسی پتھر پر پھسل رہا ہو۔ آخر وہ ٹھنڈی اور نم آلود زمین پر جا گرا۔ وہ چاروں طرف دیکھنے کی کوشش کرتا ہوا اُٹھ کھڑا ہوا۔ وہاں گھپ اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ اس نے اپنی جادوئی چھڑی نکالی اور بڑبڑایا۔ ''اجالا ہو۔'' روشنی ہونے پر اس نے دیکھا کہ وہ ایک بہت تنگ اور نیچی چھت والی راہداری میں کھڑا تھا۔ اس نے نقشہ اوپر اُٹھایا اور اسے اپنی چھڑی کی نوک سے ٹھونک کر بولا۔ ''فساد منظّم۔'' اگلے لمحے نقشہ بالکل کورا کاغذ بن چکا تھا۔ اس نے اسے نہایت احتیاط سے تہ کیا اور اپنے لباس کی اندرونی تہہ میں محفوظ کر لیا۔ اب وہ تیزی سے دھڑکتے ہوئے دل کے ساتھ چل رہا تھا اس کے اندر عجیب سی سرشاری تھی اور کہیں چھپا ہوا انہونا دھڑکا۔

راہداری کسی خرگوش کی بڑے بل کی مانند بل دار تھی۔ ہیری جلدی جلدی چل رہا تھا۔ وہ ناہموار فرش پر کئی بار لڑکھڑا بھی گیا تھا۔ وہ اپنی چھڑی کی روشنی سے بھرپور مدد حاصل کر رہا تھا۔

اس سفر میں ہیری کا خاصا وقت خرچ ہو گیا تھا لیکن اسے ہاگس میڈ جانے کے خیال نے کافی تقویت پہنچائی تھی۔ قریباً ایک گھنٹے کی مسافت کے بعد راہداری اوپر کی جانب اُٹھنا شروع ہو گئی۔ ہانپتے ہوئے ہیری نے اپنی رفتار مزید تیز کر دی۔ اس کا چہرہ بے حد گرم اور پاؤں شدید ٹھنڈے ہو رہے تھے۔ دس منٹ بعد وہ اوپر جانے والی پتھر کی سیڑھیوں کے پاس پہنچا۔ کوئی آواز نہیں آ رہی تھی۔ اس بات کا خیال رکھتے ہوئے ہیری ان پر چڑھنے لگا۔ سو سیڑھیاں، دو سو سیڑھیاں، انہیں چڑھتے ہوئے وہ گنتی بھی بھول گیا تھا۔ وہ بس اپنے پیروں کی طرف دیکھتا رہا۔ پھر اچانک اس کا سر کسی ٹھوس چیز سے جا ٹکرایا۔

یہ ایک چور دروازہ لگ رہا تھا۔ ہیری وہاں پر کھڑے ہو کر اپنا سر مسلتا رہا۔ وہ پورے دھیان سے دوسری طرف کی آہٹ سننے کی

کوشش کر رہا تھا۔ اسے اوپر کسی قسم کی کوئی آواز سنائی نہیں دی۔ اس نے بہت دھیرے دھیرے دھکا لگاتے ہوئے چور دروازے کو اوپر اُٹھایا اور اس کی درز سے جھانکا۔ وہ ایک عجیب سی جگہ تھی جہاں پر لکڑی کے صندوق اور ٹوکریاں بھری پڑی تھیں۔ ہیری چور دروازے سے باہر نکلا اور اسے احتیاط سے دوبارہ بند کر دیا۔ چور دروازہ دھول بھرے فرش سے اس قدر میل کھاتا تھا کہ اسے دیکھ پانا بھی ناممکن تھا۔ ہیری اوپر جانے والی لکڑی کی سیڑھی کی طرف دھیرے دھیرے بڑھنے لگا۔ اب اسے لوگوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ اسے گھڑیال کا گھنٹہ بجنے اور دروازہ کھلنے اور بند ہونے کی آوازیں بھی سنائی دیں۔

جب وہ سوچ رہا تھا کہ اسے کیا کرنا چاہئے؟ اسی وقت اچانک اسے کہیں پاس ہی دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی۔ ایسا لگا جیسے کوئی نیچے آ رہا ہو۔

''جیلی والے گھونگھوں کا بھی ایک اور ڈبہ لے آنا۔ ہمارا اسٹاک ختم ہو رہا ہے۔'' ایک عورت کی تیکھی آواز سنائی دی۔

کسی کے سیڑھیاں اترنے کی آواز دی۔ ہیری جلدی سے ایک بڑے صندوق کی اوٹ میں چھپ گیا اور آنے والے شخص کے گزرنے کا انتظار کرنے لگا۔ ہیری کو آواز آئی کہ کوئی آ کر سامنے کی دیوار سے ٹکا کر رکھے گئے صندوقوں کو کھسکا رہا ہے۔ اسے شاید دوسرا موقع نہیں ملے گا۔

ہیری فوراً کوئی آواز پیدا کئے بغیر اپنی جگہ سے باہر نکلا اور پھر سیڑھیاں چڑھتا چلا گیا۔ اس نے پیچھے پلٹ کر دیکھا کہ ایک آدمی کی بڑی پیٹھ اس کی طرف تھی اور وہ اپنا چمکتا ہوا گنجا سر ایک صندوق میں گھسانے کی کوشش کر رہا تھا۔

ہیری سیڑھیوں کے اوپر والے دروازے تک پہنچ کر اس سے باہر نکلا۔ اس نے دیکھا کہ وہ ہنی ڈیوکس کی مٹھائی والی دوکان کے کاؤنٹر کے بالکل پیچھے تھا۔ وہ جھکا، ترچھا چلا اور پھر سیدھا کھڑا ہو گیا۔ وہاں پر ہوگورٹس کے طلباء و طالبات کی اتنی بھیڑ تھی کہ کسی نے بھی ہیری کی طرف توجہ نہیں دی۔ اس نے وہاں پہنچ کر اپنے چاروں طرف دیکھا۔ اسے تب اپنی ہنسی روکنا پڑی جب اس نے اپنے تخیل میں یہ تصور کیا کہ اگر ڈڈلی اسے یہاں دیکھ لے تو اس کی چھوٹی چھوٹی آنکھوں والے چہرے پر کس قسم کے جذبات چھا جائیں گے۔

دوکان میں بہت سارے شوکیس لگے ہوئے تھے جن میں من للچانے والی طرح طرح کی مٹھائیاں بھری پڑی تھیں۔ کریم والی کینڈیز تھیں، ناریل برف کی گلابی چوکور ٹکڑے تھے۔ شہد کے رنگوں والی موٹی موٹی ٹافیاں تھیں۔ سینکڑوں طرح کی چاکلیٹ ایک قطار میں رکھی ہوئی تھیں۔ ہر ذائقے کی ٹافیوں سے ایک بڑا کنستر بھرا پڑا تھا۔ ایک اور کنستر فیزنگ ویزبیز کا بھرا ہوا دکھائی دیا۔ وہاں پر ہوا میں اُٹھنے والی شربت بالز بھی تھیں جن کا رون نے تذکرہ کیا تھا۔ ایک اور دیوار پر خصوصی اثرات والی مٹھائیاں رکھی ہوئی تھیں۔ ڈوبل کی بہترین ببل گم (جس سے کمرے میں نیلے رنگ کے بلبلے خارج ہوتے تھے جو کئی دن تک پھوٹتے نہیں تھے) عجیب سی دکھائی دینے والی دانت چمکا دینے والی کڑوی مٹھائی تھی، کالی مرچ جتنی چھوٹی چٹ پٹی شیطانی گولیاں تھیں (اس سے جادوئی کلمات کی ادائیگی میں منہ سے آگ نکلتی تھی) برفیلی چوہیا نامی مٹھائی تھی (اس کے کھانے سے دانتوں کی کٹکٹاہٹ کو دیر تک سنا جا سکتا تھا) مینڈک کی شکل کی

پودینے کی کریمز تھیں (جن سے پیٹ میں سچ مچ مینڈک کودتے ہوئے محسوس ہوتے تھے) نازک شکر بھری قلمیں اور دھماکہ کرنے والی بونبونز تھیں۔

جیسے ہی ہیری چھٹے سال کے طلباء کی بھیڑ میں سے نکلا تو اسے دوکان کے سب سے دور والے چھپر پر ایک سائن بورڈ دکھائی دیا جس پر لکھا تھا۔ 'ناقابل فراموش ذائقے'۔ اس سائن بورڈ کے نیچے رون اور ہرمائنی کھڑے تھے اور خون کے ذائقے والے لالی پاپس کی ٹرے کو دیکھ رہے تھے۔ ہیری چپ چاپ ان کے پیچھے جا کر کھڑا ہو گیا۔

''ارے نہیں! ہیری کو یہ پسند نہیں آئیں گے۔ میرا خیال ہے کہ خون پینے والے چڑیلوں کیلئے مخصوص ہیں۔'' ہرمائنی اسے کہہ رہی تھی۔

''اور یہ......!'' رون نے ہرمائنی کی ناک کے نیچے کا کروچ نٹس کا ڈبہ رکھتے ہوئے کہا۔

''بالکل بھی نہیں!'' ہیری جلدی سے بولا۔

رون کے ہاتھ سے کاکروچ نٹس کا ڈبہ چھوٹتے چھوٹتے بچا۔

''ہیری؟'' ہرمائنی چیخی۔ ''تم یہاں کیا کر رہے ہو؟ تم یہاں کیسے......اُف کیسے؟''

''واہ!'' رون بہت متاثر ہوتے ہوئے بولا۔ ''تم نے ہوا سے ظاہر ہونا سیکھ لیا ہے؟''

''نہیں بالکل نہیں......'' ہیری نے کہا۔ وہ دھیمی آواز میں بولا رہا تھا تاکہ چھٹے سال کے طلباء اس کی آواز نہ سن سکیں۔ اس نے انہیں میواڈر کے نقشے کے بارے میں سب کچھ بتا دیا۔

''فریڈ اور جارج نے یہ مجھے کیوں نہیں دیا؟'' رون نے غصے سے کہا۔ ''آخر میں ان کا بھائی ہوں......''

''لیکن ہیری اپنے پاس رکھے گا نہیں۔'' ہرمائنی نے پورے یقین کے ساتھ کہا۔ اس کے چہرے سے لگ رہا تھا کہ وہ ایسا سوچنا بھی ہیری کیلئے حماقت ہوگا۔ ''وہ اسے پروفیسر میک گوناگل کو دے دے گا...... ہے نا ہیری؟''

''نہیں...... بالکل نہیں!'' ہیری نے دوٹوک لہجے میں کہا۔

''کیا تم پاگل ہو گئی ہو؟'' رون نے ہرمائنی کو گھورتے ہوئے کہا۔ ''اتنی اچھی چیز اساتذہ کو بھلا کون دے گا؟''

''اگر میں اسے دینے گیا تو مجھے بتانا پڑے گا کہ یہ مجھے کہاں سے ملا ہے؟ فلیچ فوراً سمجھ جائے گا کہ فریڈ اور جارج نے ہی اسے چرایا ہوگا۔''

''لیکن سیریس بلیک کے بارے میں تو سوچو!'' ہرمائنی نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔ ''وہ سکول کی عمارت میں گھسنے کیلئے اس نقشے میں دکھائی دینے والے کسی بھی خفیہ راستے کا استعمال کر سکتا ہے۔ اساتذہ کو یہ معلوم ہونا چاہئے......''

''وہ کسی بھی راستے سے اندر نہیں جا سکتا۔'' ہیری نے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔ ''نقشے میں کل سات راستے ہیں......ٹھیک ہے!

......فریڈاور جارج کا کہنا ہے کہ فلیچ ان میں سے چار راستوں کے بارے میں بخوبی جانتا ہے۔اب باقی بچے تین راستے! ان میں سے ایک پوری طرح بوسیدہ ہو کر بند ہو چکا ہے۔اس لئے اس کا استعمال کوئی بھی نہیں کرسکتا۔ باقی دو میں سے ایک راستے کے بیرونی دروازے پر جھگڑالو درخت کا قبضہ ہے۔ وہاں سے جانے کا تو سوال ہی پیدانہیں ہوتا۔اب بچا یہ آخری راستہ، جس کے ذریعے میں یہاں آیا ہوں۔اس کو سیریس بلیک کبھی بھی نہیں استعمال کر پائے گا۔اس کے بیرونی دروازے کو تہہ خانے میں تلاش کر لینا لگ بھگ ناممکن ہے۔وہ گھپ اندھیرے میں دکھائی ہی نہیں دیتا...... جب تک کہ کسی کو اس کے بارے میں پہلے ہی خبر نہ ہو۔''

ہیری جھجکا۔کیا ہو کہ اگر بلیک کو پہلے سے اس کی خبر ہو؟ کہ وہاں پر خفیہ راستے کا داخلی دروازہ چھپا ہوا ہے۔ بہر حال رون نے اپنا گلا صاف کیا اور مٹھائی کی دوکان کے دروازے کے اندر شیشے کے دروازے پر لگے ایک نوٹس کی طرف ہیری کی توجہ دلائی۔

جادوئی وزیر اعظم کا حکم

گاہکوں کو یہ یاد دلایا جاتا ہے کہ اگلے احکامات تک روح کھچڑ رات کو سورج ڈوبنے کے بعد ہاگس میڈ میں کی سڑکوں پر پہرہ دیں گے۔ یہ قدم ہاگس میڈ کی نگرانی کے ضمن میں اُٹھایا گیا ہے۔سیریس بلیک کی گرفتاری کے فوراً بعد اس حکم کو واپس لے لیا جائے گا، اس لئے آپ کو خصوصی طور پر ہدایت کی جاتی ہے کہ آپ رات ہونے سے پہلے اپنی خریداری مکمل کرلیا کریں اور رات کو باہر مت نکلیں!...... کرسمس کے تہوار کیلئے نیک دلی تمنائیں!

''دیکھو!'' رون نے اطمینان سے کہا۔''جب روح کھچڑوں کی فوج پورے قصبے میں گھوم پھر رہی ہو تو میں دیکھنا چاہوں گا کہ بلیک ہاگس میڈ میں گھومنے کی کوشش کیسے کرسکتا ہے؟ ہرمائنی! ویسے بھی ہاگس میڈ کے مالک دروازے ٹوٹنے کی آواز سن لیں گے۔وہ دوکان کے ٹھیک اوپر ہی تو رہتے ہیں۔''

''ہاں......لیکن......لیکن!'' ہرمائنی کسی اور بہانے کو بحث کیلئے ڈھونڈ رہی تھی۔''دیکھو! ہیری کو پھر بھی ہاگس میڈ میں نہیں آنا چاہئے تھا۔اس کے اجازت نامے پر دستخط نہیں ہیں۔اگر کسی کو اس بارے میں پتہ چل گیا تو وہ بہت مشکل میں پھنس جائے گا۔اور ابھی رات نہیں ہوئی ہے......اگر سیریس بلیک آج ہی یہاں آ گیا تو؟......ابھی؟''

''اتنی بھیڑ میں اور ایسے موسم میں وہ ہیری کو دیکھے گا کیسے؟'' رون نے چھپڑ لگی کھڑکیوں پر برف کی موٹی تہہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔''چھوڑو بھی ہرمائنی! کرسمس کا موسم ہے۔ہیری کو بھی تو خوش ہونے کا موقع ملنا چاہئے۔''

ہرمائنی نے اپنا ہونٹ کاٹ لیا۔وہ بہت فکرمند دکھائی دے رہی تھی۔

''کیا تم مجھے پکڑوا تو نہیں دوگی ہرمائنی......؟'' ہیری نے مسکرا کر پوچھا۔

''نہیں......بالکل بھی نہیں!...... پوری ایمانداری سے ہیری!''

''فیزنگ بہز بیز دیکھو ہیری!'' رون اس کا ہاتھ پکڑ کر ان کے کنستر کی طرف لے گیا۔''اور جیلی والے گھونگھے!......اور آئسیڈ

پوپس...... جب میں سات سال کا تھا تو فریڈ نے مجھے ایک آئسیڈ پوپس کھلا دیا تھا۔ اس کی وجہ سے میری زبان جل گئی تھی اور اس میں سوراخ ہو گیا تھا۔ مجھے یاد ہے کہ اس کے بعد ممی نے اپنی جھاڑو سے اس کی خوب پٹائی کی تھی۔'' رون نے آئسڈ پوپ کے کنستر کی طرف دیکھتے ہوئے جوشیلے انداز میں کہا۔ ''تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر میں فریڈ کو یہ کہہ کر کاکروچ نٹس پکڑا دوں کہ مونگ پھلی کے دانے ہیں تو کیا وہ لے لے گا؟''

جب رون اور ہرمائنی نے اپنی سبھی مٹھائیوں کے پیسے ادا کر دیئے تو وہ ہنی ڈیوکس کی دوکان سے باہر نکل کر برفیلے طوفان میں چلنے لگے۔ ہاگس میڈ کسی کرسمس کارڈ کی طرح دکھائی دے رہا تھا۔ چھوٹے چھوٹے مکانوں اور دوکانوں پر برف کی سوکھی پرت جمی ہوئی تھی۔ دروازوں پر مقدس مالائیں ٹنگی ہوئی تھیں اور درختوں پر جادو سے چمکتی موم بتیوں کی لڑیاں لٹک رہی تھیں۔

ہیری کو اب کپکپی چھوٹ رہی تھی کیونکہ وہ جلد بازی میں گرم کپڑے پہن کر نہیں آیا تھا۔ باقی سب طلباء نے گرم موٹے چوغے پہن رکھے تھے۔ وہ سڑک پر ٹہلتے ہوئے کافی آگے نکل آئے۔ ان کے سر سرد ہوا کے باعث تنے ہوئے تھے۔ رون اور ہرمائنی نے اپنی گردنوں پر موٹا اسکارف پہن رکھا تھا۔

''وہ پوسٹ آفس ہے......''

''زونکو کی جوک شاپ وہاں پر ہے......''

''ہم چیختا بنگلہ دیکھنے کیلئے جاسکتے ہیں......''

''میں تو کہتا ہوں۔'' رون نے اپنے دانت کٹکٹاتے ہوئے کہا۔ ''ہمیں بٹر بیئر پینے کیلئے تھری بروم سٹکس چلنا چاہئے۔''

ہیری اس کیلئے فوراً تیار ہو گیا۔ ہوا تیز تھی اور ان کے ہاتھ بھی قلفی کی مانند جم رہے تھے۔ اس لئے انہوں نے سڑک پار کی اور کچھ منٹوں میں وہ ایک چھوٹے سے بار میں داخل ہو گئے۔

وہاں پر بہت زیادہ بھیڑ دکھائی دے رہی تھی۔ لوگوں کا شور، بیئر کی بو اور دھوئیں کے مرغولے دوکان کو اپنی لپیٹ میں لئے ہوئے تھے۔ خوبصورت چہرے اور بھرے جسم والی ایک عورت بار میں شور مچانے والے جادوگروں کو ڈرنکس دے رہی تھی۔

''ان کا نام 'میڈم روز میرتا' ہے۔'' رون نے کہا۔ ''میں ڈرنکس لے کر آتا ہوں!'' یہ کہتے ہوئے اس کا چہرہ بے حد سرخ ہو گیا تھا۔

ہیری اور ہرمائنی کمرے میں پیچھے کی طرف چل دیئے جہاں کھڑکی اور آتش دان کے پاس ایک خوبصورت کرسمس ٹری کھڑا تھا۔ اس کے پاس ایک چھوٹی میز خالی تھی جس پر انہوں نے نشستیں سنبھال لیں۔ پانچ منٹ بعد رون گرم گرم بٹر بیئر کے تین جھاگ بھرے گلاس لے کر آ گیا۔

''کرسمس کی مبارک!'' اس نے خوشی خوشی اپنا گلاس اوپر اُٹھاتے ہوئے کہا۔ ہیری کو تو بٹر بیئر کا مزہ آ گیا تھا۔ آج تک اس نے اتنی مزیدار چیز نہیں چکھی تھی۔ بٹر بیئر کے اندر جاتے ہی اس کے بدن میں حرارت کی لہریں دوڑنے لگیں۔

اچانک ہوا کا جھونکا آنے سے اس کے بال بکھر گئے۔ تھری بروم سٹکس کا دروازہ ایک بار پھر کھل گیا۔ ہیری نے اپنے گلاس کے اوپر سے دیکھا اور اسے اپنی سانسیں رُکتی ہوئی محسوس ہوئیں۔ پروفیسر میک گوناگل اور پروفیسر فلنٹ وک برف کے ٹکڑے گراتے ہوئے بار میں داخل ہوئے۔ ان کے پیچھے پیچھے ہیگرڈ تھا۔ جو سبز ہیٹ اور دھاری دار چوغہ پہنے ہوئے ایک جادوگر سے باتیں کرتے ہوئے اندر داخل ہوا تھا۔ یہ جادوگر کوئی اور نہیں...... بلکہ جادوئی وزیراعظم کارنیلوس فج تھا۔

رون اور ہرمائنی نے اپنے ہاتھ ہیری کے سر پر رکھ دیئے اور اسے اس کے سٹول سے اتار کر زبردستی میز کے نیچے گھسا دیا۔ اس دوران ہیری بٹر بیئر پی چکا تھا اور اس نے اپنے خالی گلاس کو سنبھالتے ہوئے دیکھا کہ اساتذہ اور فج پہلے بار کی طرف گئے، رُکے اور پھر ان کی طرف بڑھنے لگے۔ ہیری کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔

ہرمائنی نے میز کے قریب کھڑے کرسمس ٹری کی طرف دیکھا اور آہستگی سے جادوئی چھڑی سے اس کی طرف اشارہ کر کے سرگوشی کی۔ ''اوٹ ہو جائے!''

کرسمس ٹری ہوا میں کچھ انچ بلند ہوا اور پھر غیر محسوس طریقے سے کھسک کر میز کے ٹھیک سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔ اب انہیں کوئی نہیں دیکھ سکتا تھا۔ درخت کی گھنی، نیچی اور بکھری ہوئی شاخوں کے بیچ میں سے میز کے نیچے چھپے ہوئے ہیری نے دیکھا کہ پاس والی میز کی چاروں کرسیاں اپنی جگہ سے کھسکی اور پھر ان میں اساتذہ اور وزیراعظم کی ٹانگیں شامل ہو گئیں۔ کرسیاں دوبارہ کھسکیں اور پھر اسے محسوس ہوا کہ وہ سب لوگ ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے بیٹھ چکے تھے۔ پھر اسے فیروزی سینڈل پہنے ہوئے پاؤں دکھائی دیئے اور ایک عورت کی آواز سنائی دی۔

''تھوڑا سا جیلی بٹر......''

''میرے لئے بھی......'' پروفیسر میک گوناگل کی آواز سنائی دی۔

''چار پنٹس گرم الکلی کے۔''

''ہاں! روز میرتا......'' ہیگرڈ نے کہا۔

''چیری شربت اور سوڈا، ان کے ساتھ برف اور جیلی بھی۔''

''ہونہہ!'' پروفیسر فلنٹ وک کی آواز سنائی دی۔ وہ اپنے ہونٹوں پر زبان پھیر رہے تھے۔

''اور آپ سرخ انگوروں کا رس لینا پسند کریں گے وزیراعظم صاحب!''

''شکریہ روز میرتا!'' فج کی آواز سنائی دی۔ ''تم سے دوبارہ مل کر خوشی ہوئی۔ تم بھی ہمارے ساتھ بیٹھ کر کچھ لو......''

''دعوت دینے کا بے حد شکریہ وزیراعظم صاحب!''

ہیری نے دیکھا کہ چمکتے ہوئے سینڈل میز سے دور چلے گئے اور کچھ لمحوں بعد لوٹ آئے۔ ہیری کا دل اب اور بھی زیادہ تیز تیز

دھڑ کنے لگا۔ اسے یوں لگا جیسے اس کا دل اپنی جگہ سے کھسک کر اس کے گلے میں آن پھنسا ہو۔ اس کے دماغ میں یہ خیال کیوں نہیں آیا تھا کہ اساتذہ کیلئے بھی تو یہ پہلے سیزن کا اختتام تھا؟ نہ جانے ان کی وجہ سے اسے یہاں اور کتنی دیر تک چھپنا پڑے گا؟ اگر وہ آج رات کو سکول لوٹنا چاہتا تھا تو ضروری تھا کہ اسے سورج ڈوبنے سے پہلے ہنی ڈیوکس کی دوکان کے تہہ خانے میں پوشیدہ دروازے تک پہنچنا ہوگا۔ گھبراہٹ میں ہرمائنی کے پیر اس سے ٹکرا گئے۔

''وزیراعظم صاحب! آخر کون چیز آپ کو اس جنگل میں کھینچ لائی؟'' میڈم روزمیرتا نے پوچھا۔

ہیری نے فج کے موٹے جسم کے نچلے حصے کو کرسی پر اکڑتے ہوئے دیکھا۔ جب انہوں نے یہ تسلی کر لی کہ کوئی سن تو نہیں رہا ہے۔ تو انہوں نے دھیمے لہجے میں کہا۔ ''اور کون؟ ...... سیریس بلیک ...... میرا خیال ہے کہ تمہیں اس بات کا علم ہی ہوگا کہ ہیلووئین کے دن ہوگورٹس میں کیا ہوا تھا؟''

''میں نے ایک اُڑتی افواہ سنی تھی!'' میڈم روزمیرتا نے غیر یقینی انداز میں کہا۔

''کیا تم نے پورے بیئر بار کو بتا دیا تھا ہیگرڈ؟'' پروفیسر میک گوناگل کی تلخ آواز سنائی دی۔

''وزیراعظم صاحب! کیا آپ کو لگتا ہے کہ بلیک اب بھی اسی علاقے میں ہی موجود ہے۔'' میڈم روزمیرتا نے سرگوشی کے انداز میں پوچھا۔

''مجھے پورا یقین ہے......'' فج نے ٹھوس لہجے میں کہا۔

''کیا آپ جانتے ہیں کہ روح کھچڑوں نے میرے بیئر بار کی دو مرتبہ تلاشی لی ہے۔ اس سے میرے سب گاہک خوفزدہ ہو کر بھاگ کھڑے ہوئے اور کئی دن کاروبار میں مندا رہا۔ اگر یہ سلسلہ مزید چلا تو میں اپنے کاروبار سے ہاتھ دھو بیٹھوں گی وزیراعظم صاحب!'' میڈم روزمیرتا کی آواز میں بے حد تیکھا پن تھا۔

''اوہ روزمیرتا! میں بھی ان سے اتنی ہی نفرت کرتا ہوں جتنی تمہیں ہے۔'' فج نے تھوڑا پریشان ہوتے ہوئے کہا۔ ''یہ سب کچھ حفاظتی اقدامات کے طور پر بے حد ضروری ہے...... یہ ہماری مجبوری ہے...... میں کچھ روح کھچڑوں سے ملا بھی ہوں۔ وہ ڈمبل ڈور سے بہت ناراض ہیں...... ڈمبل ڈور انہیں سکول کی عمارت کے اندر نہیں گھسنے دے رہے ہیں۔''

''معاف کیجئے! میرا خیال بھی یہی ہے کہ انہیں وہاں گھسنے بھی نہیں دینا چاہئے۔'' پروفیسر میک گوناگل نے ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ ''اگر اتنی بھیانک چیزیں ہوا میں تیرتی رہیں گی تو ہم بچوں کو پڑھا کیسے پائیں گے؟''

''بالکل صحیح کہا!...... بالکل صحیح کہا آپ نے......'' پروفیسر فلنٹ وک تیزی سے بولے۔ ان کے پیر زمین سے ایک فٹ اونچے ہوا میں معلق تھے۔

''چاہے جو بھی ہو......'' فج نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔ ''وہ سب آپ کی ہی حفاظت کیلئے یہاں آئے ہیں...... ہم سب جانتے

ہیں کہ بلیک کیا کرسکتا ہے؟''

''دیکھئے! مجھے اس بات پر یقین نہیں ہوتا ہے!'' میڈم روز میرتا نے سوچتے ہوئے کہا۔''میں سوچتی تھی کہ سیریس بلیک کسی بھی صورت میں شیطانی جادوگروں کے گروہ میں نہیں شامل ہوسکتا......میرا مطلب ہے کہ جب وہ ہوگورٹس میں پڑھتا تھا تب میں نے بھی اسے کئی بار دیکھا تھا۔اگر اس وقت آپ نے یہ بتایا ہوتا کہ وہ آگے چل کیا بننے والا ہے؟ تو میں نے آپ کو کھری الفاظ میں یہ کہتی کہ آپ کا تو دماغ ہی چل گیا ہے۔''

''تم صرف آدھی سچائی جانتی ہو!'' فج نے ہنس کر کہا۔''باقی کی آدھی سچائی تو تمہیں معلوم ہی نہیں ہے روز میرتا! اس نے جو سب سے برا کام کیا ہے وہ تو ابھی لوگوں کو بھی معلوم نہیں ہے۔''

''سب سے برا......؟'' میڈم روز میرتا نے کہا۔اب ان کی آواز میں تجسس تھا۔''آپ کا مطلب ہے کہ اس نے اتنے سارے لوگوں کو مارڈالنے سے بھی برا کام......؟''

''بالکل!'' فج نے ہاتھ جھلاتے ہوئے کہا۔

''مجھے یقین نہیں آتا ہے اس سے برا اور کیا ہوسکتا ہے؟''

''روز میرتا!'' پروفیسر میک گوناگل نے دھیمے انداز میں کہا۔''تم نے ابھی ابھی کہا ہے جب وہ ہوگورٹس میں پڑھتا تھا تو تم نے اسے کئی بار دیکھا تھا......کیا تمہیں یاد ہے کہ اس کا سب سے اچھا دوست کون تھا......؟''

''کیوں نہیں!'' میڈم روز میرتا نے تھوڑا ہنستے ہوئے کہا۔''دونوں ہر پل ساتھ رہتے تھے۔وہ دونوں یہاں کتنی ہی بار آئے تھے ......اوہ! وہ لوگ مجھے ہنسا ہنسا کر پاگل کر دیتے تھے۔دونوں جڑواں بھائی لگتے تھے۔سیریس بلیک اور جیمس پوٹر......''

اسی وقت ہیری کے ہاتھ سے خالی گلاس چھوٹ کر زوردار آواز میں گر پڑا۔رون نے نہ چاہتے ہوئے بھی اسے ایک لات رسید کردی۔

''بالکل!'' پروفیسر میک گوناگل کی آواز سنائی دی۔''بلیک اور پوٹر......اپنے چھوٹے سے گینگ کے لیڈر۔غیر معمولی طور پر وہ دونوں ہی نہایت ذہین، ہونہار اور بے حد شرارتی تھے......سچ مچ بہت زیادہ!...... جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے۔کسی اور جوڑی نے ہمیں اتنا پریشان نہیں کیا ہوگا۔''

''مجھے نہیں معلوم!'' ہیگر ڈنے ہنستے ہوئے کہا۔''ویسے فریڈ اور جارج ویزلی بھی ان سے کسی معاملے میں کم نہیں ہیں۔''

''کسی کو بھی یہ نہیں لگتا تھا کہ بلیک اور پوٹر بھائی نہیں ہیں۔'' پروفیسر فلنٹ وک نے بھی لقمہ دیا۔''دونوں ہمیشہ ساتھ رہتے تھے۔''

''اور کیا......'' فج نے کہا۔''پوٹر اپنے سبھی دوستوں میں بلیک پر سب سے زیادہ بھروسہ کرتا تھا۔سکول چھوڑنے کے بعد بھی دونوں کی دوستی میں کوئی فرق نہیں پڑا۔جب جیمس نے للّی سے شادی کی تو بلیک اس میں بہترین ساتھی بنا تھا۔پھر جب ہیری پیدا ہوا تو انہوں

نے اسے ہیری کا سرپرست بنا دیا۔ ظاہر ہے کہ ہیری کو یہ معلوم نہیں ہے۔ آپ تصور کر سکتے ہیں کہ یہ جان کر اسے کس قدر رنج ہو گا......''

''کیونکہ بلیک 'تم جانتے ہو کون؟' کے ساتھ مل گیا تھا؟'' میڈم روزمیرتا نے خوفزدہ آواز میں کہا۔

''اس سے برا! ......روزمیرتا!'' فج اپنی آواز اور دھیمی کرتے ہوئے پھسپھسانے لگا۔ ''بہت کم لوگ جانتے ہیں کہ پوٹر خاندان اس بات سے پوری طرح واقف تھا کہ تم جانتے ہو کون؟ ان کے پیچھے پڑا ہوا تھا۔ ڈمبل ڈور تم جانتے ہو کون؟ کے خلاف پوری طرح نبرد آزما تھے اور ان کے جاسوس چاروں طرف پھیلے ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک جاسوس نے انہیں باخبر کیا تھا۔ ڈمبل ڈور نے فوراً جیمس اور للّی کو آگاہ کر دیا تھا۔ انہوں نے انہیں فوری طور پر چھپنے کا مشورہ دیا تھا۔ ظاہر ہے کہ تم جانتے ہو کہ کون؟ سے پوشیدہ رہنا کوئی آسان کام نہیں تھا۔ ڈمبل ڈور نے انہیں وفاداری کا جادوئی روپ اپنانے کا مشورہ دیا تھا۔''

''یہ کیسے کام کرتا ہے؟'' میڈم روزمیرتا نے پوچھا جو اشتیاق کے مارے تیزی سے سانسیں بھر رہی تھیں۔

''یہ ایک بہت ہی کڑا دشوار اور تکلیف دہ جادوئی تغیر ہوتا ہے۔'' پروفیسر فلنٹ وک نے اپنا گلا صاف کرتے ہوئے کہا۔ ''اس کیلئے کسی بھی زندہ انسان میں خفیہ جادوئی طریقے سے کسی کی روح کو چھپا دیا جاتا۔ اس بات کی خبر صرف منتخب افراد جو کہ اس کی حفاظت کیلئے متعین کئے جاتے ہیں، ان کے درمیان ہی پوشیدہ رکھی جاتی ہے۔ اس لئے پوشیدہ کئے گئے فرد کو ڈھونڈ نکالنا بے حد مشکل ہوتا ہے......اس امر کا پتہ تب ہی چلتا ہے جب ان منتخب افراد میں سے کوئی اسے افشاں کرنے کا فیصلہ نہ کر لے۔ اگر کوئی بھی منتخب رازدار نہیں منہ کھولتا ہے تو تم جانتے ہو کون؟ انہیں کسی بھی حالت میں نہیں کھوج سکتا تھا۔ اگر وہ اس قصبے کی تلاشی بھی لے لیتا جہاں جیمس اور للّی برسوں سے رہ رہے تھے تب بھی وہ انہیں ڈھونڈ نہیں پاتا۔ اگر وہ ان کے کمرے کی کھڑکیوں سے اندر جھانک کر دیکھتا تب بھی وہ اسے دکھائی نہیں دیتے۔''

''اور پوٹر خاندان کا ایک رازدار بلیک تھا؟'' میڈم روزمیرتا نے حیرت سے پوچھا۔

''ظاہر ہے!'' پروفیسر میک گوناگل نے کہا۔ ''جیمس پوٹر نے ڈمبل ڈور سے کہا تھا کہ بلیک مر جائے گا لیکن اس کی پوشیدگی کا راز اس کے ہونٹوں پر کبھی نہیں آئے گا۔ اس نے یہ بھی کہا تھا کہ بلیک خود چھپنے کی منصوبہ بندی بنا رہا ہے......اس کے باوجود ڈمبل ڈور فکرمند تھے۔ مجھے یاد ہے انہوں نے جیمس پوٹر کے سامنے خود کو اس پوشیدگی کا رازدار بننے کیلئے پیش کیا تھا......''

''کیا انہیں بلیک پر شک تھا......؟'' میڈم روزمیرتا نے آہ بھرتے ہوئے پوچھا۔

''انہیں پورا یقین تھا کہ پوٹر خاندان کے بارے میں کوئی اہم قریبی فرد، تم جانتے ہو کون؟ کو ان کی روپوشی کی درست خبریں پہنچا رہا ہے۔'' پروفیسر میک گوناگل نے اُداسی سے کہا۔ ''دراصل انہیں کچھ عرصے تک شک تھا کہ ہماری طرف کا کوئی جادوگر غدار بن چکا ہے اور تم جانتے ہو کون؟ کو بہت سی ان کی سرگرمیوں کی بروقت اطلاع پہنچا رہا ہے۔''

''کیا پھر بھی جیمس پوٹر نے بلیک پر ہی بھروسے کو ترجیح دی؟''

''اور کیا......؟'' فج نے گھمبیر آواز میں کہا۔ ''اور پھر وفاداری تغیر کے رونما ہونے کے ٹھیک ایک ہفتے بعد ہی......''

''یعنی بلیک نے انہیں دھوکا دے دیا؟'' میڈم روزمیرتا بے یقینی سے بولیں۔

''بالکل! بلیک اپنی دہری شخصیت سے بالکل اکتا گیا تھا۔ وہ تم جانتے ہو کون؟ کے سائے تلے اپنی نئی پہچان بنانے کا خواہشمند تھا۔ ایک بھرپور اور طاقتور جادوگر کی حیثیت...... یہی اندازہ ہوتا ہے کہ وہ پوٹر خاندان کی ہلاکت کے بعد یہ منصوبہ بندی کرنا چاہتا تھا۔ لیکن جیسے ہی جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں ننھے ہیری پوٹر نے تم جانتے ہو کون؟ کو شکست فاش سے دوچار کیا اور اس کی تمام شیطانی قوتوں کا خاتمہ ہو گیا تو وہ بری طرح سے کمزور پڑ گیا۔ اسی لئے اسے فرار کی راہ اختیار کرنا پڑی۔ اس سے بلیک کی خواہش پر بے حد برا اثر پڑا اور اس کی حالت خراب سے خراب تر ہو گئی۔ وہ اپنا ذہنی توازن بھی کھو بیٹھا تھا۔ اس کا آقا اسی پل ہار گیا تھا جس پل اس نے یعنی بلیک نے اپنی غداری کا حقیقی روپ دکھایا تھا۔ اس کے پاس بھاگنے کے سوا کوئی اور راستہ نہیں بچا تھا......''

''کمینہ...... بدمعاش جادوگر!'' ہیگر ڈاتنی زور سے بولا کہ آدھ بیئر بار میں خاموشی چھا گئی۔

''ششش......ششش......!'' پروفیسر میک گوناگل نے جلدی سے اسے تنبیہ کی۔

''ہم اس سے ملے تھے۔'' ہیگر ڈ غراتے ہوئے بولا۔ ''جب اس نے ان سب لوگوں کو ہلاک کیا تھا۔ اس سے پہلے شاید ہم ہی اس سے ملنے والے آخری فرد تھے۔ للّی اور جیمس کے مرنے کے بعد ہم نے ہی ہیری کو گھر سے باہر نکالا تھا۔ اس کا گھر بری طرح تباہ ہو چکا تھا۔ اس کے ماتھے پر ایک بڑا زخم تھا جس میں سے خون بہہ رہا تھا۔ میں نے دیکھا تھا کہ اس کے ماں اور باپ دونوں مر چکے تھے ......اور تبھی سیریس بلیک اپنی اُڑنے والی موٹر سائیکل پر بیٹھ کر وہاں پہنچا تھا۔ ہم نے یہ سوچا ہی نہیں کہ وہ وہاں پر کیا کر رہا تھا۔ ہم یہ نہیں جانتے تھے کہ وہ للّی اور جیمس کا خفیہ رازدار تھا۔ ہم نے سوچا کہ اس نے تم جانتے ہو کون؟ کے حملے کی خبر ابھی ابھی سنی ہو گی۔ اور وہ مدد کرنے کے ارادے سے آیا ہو گا۔ اس کا چہرہ بالکل سفید تھا اور وہ کانپ رہا تھا۔ آپ لوگ جانتے ہیں ہم نے کیا کیا؟ ہم نے اس خونی غدار کو اس کے غم پر تسلی دی تھی......''

''ہیگر ڈ! مہربانی کر کے......!'' پروفیسر میک گوناگل جلدی سے بولی۔ ''اپنی آواز کو قابو میں رکھو۔''

''ہمیں کیسے پتہ چلتا کہ وہ للّی اور جیمس کے بارے میں پریشان نہیں تھا؟'' ہیگر ڈ کو شاید کسی بھی پرواہ نہیں تھی۔ ''اسے تو صرف تم جانتے ہو کون؟ کی پرواہ تھی۔ اور پھر اس نے کہا کہ ہیری کو مجھے دے دو ہیگر ڈ! میں اس کا سرپرست ہوں، میں اس کی دیکھ بھال کروں گا۔ ہاں!...... ہمیں ڈمبل ڈور نے ہدایت کی تھی اس لئے ہم نے بلیک کو منع کرتے ہوئے یہ بات اسے بتا دی کہ ڈمبل ڈور نے کہا تھا کہ ہیری اپنے انکل آنٹی کے گھر رہنے جائے گا۔ بلیک نے بہت اصرار کیا لیکن آخر میں وہ یہ بات مان گیا۔ اس نے ہمیں کہا کہ ہم اس کی موٹر سائیکل لے جائیں اور ہیری کو چھوڑ آئیں۔ اس نے کہا تھا۔ 'اب مجھے اس کی ضرورت نہیں پڑے گی!''

''ہمیں اسی وقت ہی سمجھ جانا چاہئے تھا کہ دال میں کچھ کالا ہے۔ اسے اس موٹر سائیکل سے بے حد پیار تھا پھر وہ موٹر سائیکل ہمیں کیوں دے رہا تھا؟ اسے اس کی ضرورت کیوں نہیں پڑے گی؟ سچ تو یہ تھا کہ اس موٹر سائیکل کو تلاش کرنا بہت آسان تھا۔ ڈمبل ڈور جانتے تھے کہ وہ پوٹر خاندان کا خفیہ راز دار تھا۔ بلیک اچھی طرح جانتا تھا کہ اس رات کو اسے بھاگ کر چھپنا تھا۔ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ کچھ ہی گھنٹوں بعد پوری جادوئی فوج اس کے تعاقب میں نکلنے والی تھی۔''

''فرض کرو کہ اگر ہم نے ہیری پوٹر کو اس کے حوالے کر دیا ہوتا؟ ہم پورے وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ اس نے اسے موٹر سائیکل پر بٹھا کر سمندر کی لہروں میں پھینک دیا ہوتا۔ اپنے سب سے اچھے دوست کے بیٹے کو...... لیکن جب کوئی جادوگر شیطانی قوتوں کے چنگل کی طرف مائل ہو جاتا ہے تو وہ اپنے راستے میں آنے والی کسی بھی رکاوٹ یا شخص کو اپنے لئے درست نہیں سمجھتا......''

ہیگرڈ کی کہانی کے بعد ایک لمبی خاموشی چھا گئی۔ کچھ دیر بعد میڈم روزمیرتا کی تاسف بھری آواز سنائی دی۔ ''لیکن یہ سچ ہے کہ وہ بھاگ کر چھپ نہیں پایا...... ہے نا! جادوئی محکمے نے اسے اگلے ہی دن پکڑ لیا تھا......''

''کاش ہم نے ایسا کیا ہوتا۔'' فج نے کڑھتے ہوئے کہا۔ ''ہم نے اسے نہیں تلاش کیا تھا۔ پوٹر کے ایک اور دوست 'پیٹر پٹی گو' نے اسے تلاش کر لیا تھا۔ اس میں کوئی کوئی شک نہیں ہے کہ پٹی گو کو جیمس اور للّی کی موت کا بے حد دُکھ تھا اور وہ جانتا تھا کہ بلیک پوٹر خاندان کا خفیہ راز دار تھا۔ اسی لئے وہ اکیلے ہی بلیک کو پکڑنے کیلئے نکل کھڑا ہوا تھا......''

''پٹی گو!...... وہ موٹا اور ناٹا لڑکا...... جو ہوگورٹس میں ہمیشہ ان کے پیچھے پیچھے گھومتا رہتا تھا؟'' میڈم روزمیرتا نے حیرانگی سے پوچھا۔

''وہ بلیک اور پوٹر کو اپنا ہیرو تسلیم کرتا تھا۔'' پروفیسر میک گوناگل نے کہا۔ ''وہ اپنی احمقانہ عقل کے لحاظ سے بالکل بھی اس کے مساوی نہیں تھا۔ کئی بار میں نے اس پر کڑی سختی کی تھی۔ آپ لوگ اس بات کا تصور کر سکتے ہیں کہ مجھے...... مجھے اب کتنا افسوس ہوتا ہوگا؟'' ان کی آواز رندھی سی محسوس ہو رہی تھی۔

''منروا!'' فج نے نرمی سے کہا۔ ''پٹی گو ایک بہادر کی موت مرا تھا۔ ظاہر ہے سبھی چشم دید گواہوں یعنی ماگلوؤں کی یادیں ہم نے بعد میں مٹا دی تھی لیکن اس سے پہلے انہوں نے ہمیں بتایا تھا کہ پٹی گو نے بلیک کو کیسے ہرایا تھا؟ انہوں نے کہا کہ وہ سبک رہا تھا۔ 'للّی اور جیمس...... سیریس تم ایسا کیسے کر سکتے ہو؟' اور پھر اس نے اپنی چھڑی کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ ظاہر ہے بلیک اس سے تیز نکلا۔ اس نے پٹی گو کے پرخچے اُڑا کر رکھ دیئے......''

''احمق لڑکا...... بیوقوف! وہ ہمیشہ چالاکی اور ہوشیاری میں پیچھے رہ جاتا تھا۔ اسے یہ کام سرکاری محکمے پر چھوڑ دینا چاہئے تھا۔'' پروفیسر میک گوناگل نے اپنی ناک سکیڑی اور بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔

''ہم آپ کو بتائے دیتے ہیں!'' ہیگرڈ نے غرا کر کہا۔ ''اگر پٹی گو سے پہلے ہمیں بلیک مل جاتا تو ہم جادوئی چھڑی نکالنے کے

جھنجٹ میں ہی نہ پڑتے......ہم اپنے ہاتھوں سے ہی اس کا گلا دبا دیتے۔''

''ہیگرڈ! تم نہیں جانتے کہ تم کیا بول رہے ہو؟'' فج نے تیکھی آواز میں کہا۔''بلیک کو جادوگری قوانین کے تحت حفاظتی دستے کے تربیتی جادوگروں کے علاوہ کوئی اور نہیں پکڑ سکتا تھا۔ میں اُس وقت جادوئی آفات کے محکمے میں جونیئر وزیر ہوا کرتا تھا جب بلیک نے ان لوگوں کو ہلاک کیا تھا۔ میں سب سے پہلے جائے واردات پر پہنچنے والے افراد میں سے پہلا شخص تھا۔ میں اس سانحے کی سنگینی کو کبھی بھی نہیں بھول پاؤں گا۔ وہ سارا منظر آج بھی میری آنکھوں کے سامنے اسی طرح سے واضح دکھائی دیتا ہے۔ سڑک کے بیچوں بیچ میں ایک گہرا گڑھا ہو گیا تھا جو اس قدر گہرا تھا کہ اس نیچے کی سیوریج لائن بھی پھٹ گئی تھی۔ ہر طرف لاشیں ہی لاشیں پڑی تھیں۔ ماگلوؤں کی چیخ و پکار بلند تھی اور بلیک وہاں کھڑا کھڑا ہنس رہا تھا۔ پٹی گو کے خون کے چھینٹے ہر طرف پھیلے ہوئے تھے۔ وہاں پر اس کے خون آلود چوغے اور ایک انگلی کے سوا اور کچھ بھی نہیں بچا تھا۔ اس کا پورا بدن ذرات میں بدل چکا تھا۔''

اچانک فج کی آواز آنا بند ہو گئی۔ پانچ ناکوں کے سڑکنے کی آواز آ رہی تھیں۔

''تو اب تمہیں پتہ چل گیا روزمیرتا!'' فج نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔''بلیک کو جادوگری قوانین کے حفاظتی دستے کے بیس لڑاکے جادوگر گرفتار کر کے لائے تھے۔ پٹی گو کو 'آنرز آف مارلن' کے محترم اعزاز سے نوازا گیا تھا۔ جس کا درجہ سرکاری طور پر فرسٹ کلاس کا تھا۔ میرا خیال ہے کہ اس سے شاید اس کے دکھی من کو کسی قدر راحت نصیب ہوئی ہوگی۔ تب سے بلیک اژقبان میں سزا کاٹ رہا تھا......''

میڈم روزمیرتا نے ایک لمبی آہ بھری۔

''وزیر اعظم صاحب! کیا یہ بالکل سچ ہے کہ بلیک اب پاگل ہو چکا ہے......؟''

''کاش میں ایسا کہہ سکتا!'' فج نے دھیمے لہجے میں تاسف بھری آواز میں کہا۔''مجھے پورا یقین ہے کہ اس کے آقا کی بدترین شکست کے باعث اس کا ذہنی توازن کچھ عرصے کیلئے بگڑ گیا ہوگا۔ پٹی گو اور اتنے سارے ماگلوؤں کا قتل کوئی سرپھرا ہی کر سکتا تھا......وہ صرف ایک جنونی قاتل ہی نہیں بلکہ نہایت ظالم اور بے حس انسان تھا۔ بہرحال جب میں نے آخری بار اژقبان کا دورہ کیا تھا تو میں بلیک سے ملنے بھی گیا تھا۔ آپ کو پتہ ہے کہ وہاں پر زیادہ تر قیدی اندھیرے میں اکیلے بڑبڑاتے رہتے ہیں۔ اور بے سروپا باتیں کرتے ہیں......لیکن مجھے یہ دیکھ کر بڑی حیرانگی ہوئی کہ بلیک بالکل مطمئن دکھائی دے رہا تھا۔ اس نے مجھ سے باہوش وحواس انداز میں گفتگو کی۔ یہ بہت تعجب کی بات تھی۔ مجھے ایسا محسوس ہوا کہ اسے وہاں پر بوریت کے علاوہ کسی قسم کی شکایت نہیں تھی۔ اس نے پوچھا کہ کیا میں نے اپنا پورا اخبار پڑھ لیا ہے پھر اس نے بہت ہی جذباتی لہجے میں یہ شکایت کی کہ زندان خانے میں اسے کراس ورڈ بھرنے کا موقع نہیں دیا جاتا ہے......ہاں! میں اس بات پر حیران تھا کہ اس کے چاروں طرف منڈلاتے ہوئے روح کھچڑوں کا اس کے دل و دماغ پر کوئی بھی اثر نہیں ہو رہا تھا۔ حالانکہ اس کی حفاظت کے تحت ان کی تعداد دیگر قیدیوں کی نسبت بہت زیادہ تھی۔ روح کھچڑ دن

رات اس کے دروازے پر پہرہ دیتے تھے۔''

''لیکن آپ کے خیال میں اس کی کیا وجہ ہوسکتی ہے کہ وہ وہاں سے فرار ہو گیا......؟'' میڈم روزمیرتا نے حیرت سے پوچھا۔
''وزیراعظم صاحب! کہیں وہ دوبارہ تم جانتے ہوکون؟ سے جڑنے کی کوشش تو نہیں کر رہا ہے......؟''

''جہاں تک میرا اندازہ ہے کہ یہ فرار اس کی منصوبہ بندی کا آخری حصہ ہوسکتا ہے۔'' فج نے بات کو گھماتے ہوئے کہا۔ ''لیکن ہم بلیک کو اس سے بہت پہلے ہی گرفتار کرلیں گے۔ مجھے یہ کہنا ہوگا کہ تم جانتے ہوکون؟ جب تک اکیلا اور لاچار ہے تب تک اس سے نپٹنا زیادہ مشکل نہیں ہوگا۔لیکن میں یہ سوچ کر کانپ اُٹھتا ہوں کہ اگر اسے اپنا سب سے وفادار اور جان نچھاور کرنے والا خادم مل جائے جو اپنی جادوئی مہارت میں بھی بے مثال ہوتو وہ جلد ہی طاقت ور اور خطرناک بن جائے گا۔''

لکڑی کی میز پر گلاس رکھنے کی ہلکی سی آواز آئی۔ کسی نے اپنا گلاس میز پر رکھ دیا تھا۔

''سنو کارنیلوس! اگر تمہارا ارادہ ہیڈ ماسٹر کے ساتھ ڈنر کا ہے تو میرا خیال ہے کہ ہمیں اب سکول کی طرف چلنا چاہئے۔'' پروفیسر میک گوناگل نے کہا۔

ہیری نے دیکھا کہ ایک ایک کر کے سب لوگ کھڑے ہوگئے۔ چوغے پھر سے لہرانے لگے اور میڈم روزمیرتا کی چمکدار سینڈل بار کے پیچھے اوجھل ہو گئے۔ایک بار پھر تھری بروم سٹکس کا دروازہ کھلا۔ برف کا ٹھنڈا جھونکا بار کے اندر پھیل گیا اور اساتذہ باہر نکل کر غائب ہوگئے۔

''ہیری؟''

رون اور ہرمائنی کے چہرے میز کے نیچے جھک گئے۔انہوں نے دیکھا کہ ہیری کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔ان دونوں کے پاس اسے کہنے کیلئے کچھ الفاظ نہیں تھے

☆☆☆☆

گیارہواں باب

# فائر بولٹ

ہیری یہ نہیں جانتا تھا کہ وہ ہوگورٹس کے تہہ تک کیسے پہنچا؟ سرنگ میں کیسے گیا اور واپس سکول کی عمارت تک کیسے پہنچا؟ وہ تو بس اتنا جانتا تھا کہ واپسی کے سفر میں اسے ذرا سا بھی وقت نہیں لگا تھا۔ اسے تو اس بات کا بھی احساس نہ ہوا کہ وہ کیا کرتا رہا تھا؟ اس کے دماغ میں بیئر بار کی باتیں ہتھوڑے کی طرح برس رہی تھیں جو اس نے ابھی ابھی سنی تھیں۔

کسی نے بھی اسے یہ بات پہلے کیوں نہیں بتائی؟ ڈمبل ڈور، ہیگر ڈ، مسٹر ویزلی، کارنیلوس فج...... کسی نے بھی کبھی اس بات کا ذکر کیوں نہیں کیا تھا کہ ہیری کے ماں باپ کی ہلاکت اس لئے ہوئی تھی کہ ان کے سب سے گہرے دوست نے انہیں دھوکا دیا تھا......

رون اور ہرمائنی ڈنر کے دوران تمام وقت پریشانی کے عالم میں ہیری کو ہی دیکھتے رہے۔ انہوں نے چھپ کر جو سنا تھا۔ اس کے بارے میں وہ بات چیت نہیں کر سکتے تھے کیونکہ پرسی ان کے پاس بیٹھا ہوا کھانے سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔ جب وہ پرہجوم ہال کی طرف جانے والی سیڑھیاں چڑھے تو وہاں پر انہیں فریڈ اور جارج دکھائی دیئے جو پانچ چھ غبارڑ بم چلا کر تہوار کے ختم ہونے کی خوشی منا رہے تھے۔ ہیری یہ نہیں چاہتا تھا کہ فریڈ اور جارج اس سے یہ پوچھیں کہ وہ ہاگس میڈ گیا تھا یا نہیں۔ اس لئے وہ چپ چاپ اپنے خالی کمرے میں چلا گیا۔ وہ سیدھا اپنے بستر کے پاس موجود الماری تک پہنچا۔ اس نے اپنی کتابیں ایک طرف ہٹائی اور جلدی ہی اسے وہ چیز مل گئی جسے وہ ڈھونڈ رہا تھا۔ چمڑے کی جلد والا تصویری البم...... جو ہیگر ڈ نے اسے دو سال پہلے دیا تھا۔ اس البم میں اس کے ماں اور باپ کی جادوئی تصویریں تھیں۔ بستر کو ٹھیک کرتے ہوئے وہ پلنگ پر کمر ٹکا کر بیٹھ گیا اور البم کے صفحوں کو الٹنے لگا جب تک کہ......

وہ اپنے ماں باپ کی شادی کی ایک تصویر تک نہیں پہنچ گیا۔ اس کا باپ اس کی طرف دیکھ کر ہاتھ ہلا رہا تھا۔ ہیری کی طرح ہی ان کے بال بھی کالے تھے، بکھرے ہوئے اور ہر طرف کھڑے ہو رہے تھے۔ ظاہر ہے ہیری کو یہ بال وراثت میں ملے تھے۔ پاس ہی ہیری کی ماں کھڑی تھی جو خوشی سے دمک رہی تھی اور ان کے بازو اس کے باپ کے بازو میں تھے اور وہاں...... وہ بلیک ہی ہونا چاہئے۔ اس کا عمدہ دوست...... ہیری نے پہلے کبھی بھی اس کی طرف دھیان ہی نہیں دیا تھا۔

اگر اسے پہلے سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ اس پرانی تصویر میں کھڑا یہ شخص ہی بلیک ہی ہے تو وہ کبھی اس بات کا اندازہ نہیں لگا سکتا

تھا۔تصویر میں اس کا چہرہ دھنسا ہوا اور بالوں سے بھرا نہیں تھا۔ بلیک خوبصورت اور ہنس مکھ شخصیت کا مالک دکھائی دیتا تھا۔ جب یہ تصویر کھینچی گئی تھی تو کیا وہ تب بھی والڈی مورٹ کیلئے کام کرر ہا تھا؟ کیا اس وقت بھی وہ پاس میں کھڑے جوڑے کی موت کی منصوبہ بندی کرر ہا ہوگا؟ کیا وہ اس بات سے بھی آگاہ تھا کہ اسے اژقبان کے زندان خانے میں بارہ سال تک صعوبتیں کاٹنا ہوں گی؟ جس کے بعد اس کا حلیہ اس قدر تبدیل ہو جائے گا کہ اسے پہچاننا بھی مشکل ہو جائے گا۔

ہیری نے اس خوبصورت اور ہنس مکھ چہرے کی طرف گھورتے ہوئے سوچا۔ یہ حیرت انگیز بات تھی کہ بلیک پر روح کھچڑوں کا کوئی بھی اثر نہیں ہوتا تھا اور ان کے قریب آنے کے باوجود اسے ہیری کی ماں کی چیخیں بھی سنائی نہیں دیتی تھیں؟

ہیری نے دھڑ سے البم بند کیا اور اسے واپس اپنی الماری میں کتابوں کے پیچھے احتیاط سے رکھا۔ اس کے بعد اس نے اپنا چوغہ اتارا اور چشمے کو اتار کر میز پر رکھ دیا۔ پھر اس نے بستر کے پردے درست کئے اور بستر میں گھس گیا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ اسے کوئی دیکھ سکے۔

کمرے کا دروازہ کھلا۔

''ہیری!'' رون کی جھجکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

لیکن ہیری چپ چاپ لیٹا رہا اور سونے کی اداکاری کرتا رہا۔ رون دوبارہ باہر لوٹ گیا تھا۔ اس کے جانے کے بعد ہیری کروٹ بدل کر پیٹھ کے بل لیٹ گیا لیکن اس کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں۔ نیند کا دور دور تک نام ونشان نہیں تھا۔

ہیری کے دل میں نفرت کا لاوا ایسے ابل رہا تھا جسے اس نے پہلے کبھی محسوس نہیں کیا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے یہ لاوا زہر کی طرح اس کے خون میں دوڑ رہا ہو۔ اندھیرے میں بھی اس کی آنکھوں کے سامنے یہی منظر پھیلا ہوا تھا کہ بلیک اس کی طرف دیکھ کر ہنس رہا ہو۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ کسی نے البم والی تصویر اس کی آنکھوں میں بسا ڈالی ہو۔ وہ اپنے سامنے ٹیلی ویژن پر کوئی فلم دیکھ رہا ہو جس کے مناظر صاف دکھائی دے رہے ہوں۔ سیریس بلیک پوٹر خاندان کے (جو نیول لانگ باٹم سے ملتا جلتا تھا) پرخچے اُڑا رہا ہے۔ حالانکہ اسے ذرا بھی پتہ نہیں تھا کہ بلیک کی آواز جیسے ہوگی لیکن اسے ایک دھیمی، جوش سے بھری ہوئی آواز سنائی دے رہی تھی ......

''آقا! کام ہو گیا ہے۔ پوٹر خاندان نے مجھے اپنا خفیہ راز دار بنا لیا......!'' اور پھر ایک تیکھی ہنسی سنائی دی۔ وہی بھیانک ہنسی جو ہیری روح کھچڑوں کے قریب آنے اپنے دماغ میں سنتا رہا تھا......

☆☆☆☆

''ہیری تمہاری......تمہاری حالت بہت خراب دکھائی دی رہی ہے۔''

ہیری کو صبح کے وقت کہیں جا کر نیند آئی تھی۔ دیر سے جاگنے پر اس نے دیکھا کہ کمرے میں کوئی نہیں تھا۔ اس نے کپڑے پہنے اور بل دار سیڑھیوں سے اترتے ہوئے وہ گری فنڈر کے ہال میں پہنچ گیا جو پوری طرح خالی تھا۔ اس میں صرف دو ہی لوگ بیٹھے ہوئے

تھے۔ان میں ایک رون تھا جواپنا پودینے سے بنا ہوا مینڈک کھانے میں مشغول دکھائی دے رہا تھا، اوراپنے پیٹ پر ہاتھ مل رہا تھا اور دوسری ہرمائنی تھی جس کا ہوم ورک تین میزوں تک پھیلا ہوا نظر آ رہا تھا۔

''باقی لوگ کہاں ہیں؟'' ہیری نے پوچھا۔

''باہر گھومنے گئے ہیں۔ یاد نہیں ہے کیا؟ آج کرسمس کا پہلا دن ہے؟'' رون نے ہیری کو بہت دھیان سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''دوپہر کے کھانے کا وقت ہو رہا ہے۔میں بس تمہیں اُٹھانے کیلئے آ ہی رہا تھا......''

ہیری آتشدان کے پاس والی کرسی پر بیٹھ گیا۔کھڑکیوں کے باہر اب بھی برف گر رہی تھی۔آگ کے سامنے کروک شانکس کسی لمبی چٹائی کی طرح جسم پسارے ہوئی تھی۔

''تمہاری حالت سچ مچ اچھی نہیں لگ رہی ہے۔'' ہرمائنی نے اس کے چہرے کو پریشانی سے بھانپتے ہوئے کہا۔

''میں ٹھیک ہوں!'' ہیری نے دھیمے سے کہا۔

''ہیری سنو!'' ہرمائنی نے رون کی طرف کنکھیوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔''کل ہم نے جو باتیں سنی، انہیں سن کر تمہیں بہت دکھ ہوا ہوگا۔لیکن تم کوئی بیوقوفی والا کام مت کرنا۔''

''مثلاً۔'' ہیری نے اس کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

''یعنی بلیک کا تعاقب کرنے کی کوشش کرنا......'' رون نے عجلت کے ساتھ کہا۔

ہیری سمجھ گیا کہ اس کے سوتے وقت میں ان دونوں نے اس بات چیت کی خوب ریہرسل کر لی ہوگی۔اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔

''تم ایسا کچھ بھی نہیں کرو گے...... ہے نا ہیری!'' ہرمائنی نے سخت لہجے میں تنبیہ کی۔

''کیونکہ بلیک اس لائق ہی نہیں ہے کہ اس کیلئے اپنی جان جوکھوں میں ڈالی جائے۔'' رون نے جلدی سے کہا۔

ہیری نے ان کی طرف دیکھا۔وہ لوگ معاملے کی نزاکت کو سمجھ ہی نہیں پا رہے تھے۔

''کیا تمہیں معلوم ہے کہ جب بھی روح کھچڑ میرے پاس آتے ہیں تو مجھے کیا سنائی دیتا ہے؟'' رون اور ہرمائنی نے خوفزدہ ہو کر اپنے سرنفی میں ہلائے۔''میں اپنی ماں کی چیخیں سنتا ہوں جو والڈی مورٹ کے سامنے گڑگڑا رہی ہیں اور اگر کوئی اپنی ماں کی اس طرح کی آخری چیخیں سنے تو وہ انہیں آسانی سے نہیں بھلا سکتا۔اور اگر بعد میں یہ معلوم ہو جائے کہ ان کی ان چیخوں کا باعث ان کا ہی گہرا دوست ہے جس نے ان کے ساتھ غداری کی اور والڈی مورٹ کے ساتھ وفاداری نبھاتے ہوئے اسے وہاں بھیجا تھا تو......''

''تم کچھ بھی نہیں کر سکتے ہو ہیری!'' ہرمائنی نے صدمے میں آتے ہوئے کہا۔''روح کھچڑ بلیک کو پکڑ لیں گے، اسے اژقبان واپس بھیج دیا جائے گا اور......اسے اپنے کیئے کی سزا مل جائے گی۔''

''تم نے فج کی بات سنی تو تھی۔اژقبان کا بلیک پر اتنا برا اثر نہیں ہوتا ہے جتنا کہ دوسرے قیدیوں پر ہوتا ہے۔ یہ اس کے لئے

اتنی بڑی سزا نہیں ہے، جتنی دوسرے لوگوں کیلئے......''

''تو تم کیا کرنا چاہتے ہو؟'' رون نے اضطراب بھری آواز میں پوچھا۔ ''کیا تم خود بلیک کو پکڑنا چاہتے ہو......؟''

''بے وقوفی کی باتیں مت کرو!'' ہر مائنی نے دہشت بھری آواز میں کہا۔ ''ہیری کسی کو بھی نہیں مارنا چاہتا ہے...... ہے نا ہیری!''

ایک بار پھر ہیری نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ کیا کرنا چاہتا تھا؟ وہ تو بس اتنا جانتا تھا کہ جب بلیک آزادی سے گھوم رہا ہے تو اسے ہاتھ پر ہاتھ دھرے نہیں بیٹھنا چاہیے؟

''ملفوائے جانتا ہے!'' وہ اچانک بولا۔ ''یاد ہے اس نے جادوئی مرکبات کی کلاس میں مجھ سے کیا کہا تھا؟ ......'اگر میں تمہاری جگہ ہوتا تو میں خود اسے پکڑنے کیلئے جاتا...... میں اس سے بدلہ لیتا۔''

''تم ہمارے بجائے ملفوائے کی باتوں پر کان دھرو گے؟'' رون نے غصیلے لہجے میں کہا۔ ''سنو! تمہیں معلوم ہے کہ جب پٹی گو، بلیک کو پکڑنے کیلئے گیا تھا تو اس کی ماں کو کیا ملا تھا؟ ڈیڈی نے مجھے بتایا تھا...... آنرز آف مارلن، مقدس اعزاز، فرسٹ کلاس...... اور ڈبے میں پٹ گو کی ایک انگلی...... اس کی موت کے بعد وہاں پر اس کے جسم کا سب سے بڑا حصہ یہی ملا تھا...... ہیری! بلیک پاگل ہے اور خطرناک بھی......''

''ملفوائے کے ڈیڈی نے اسے بتایا ہوگا۔'' ہیری نے رون کی باتوں کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔ ''وہ والڈی مورٹ کے بہت قریب تھا۔''

''اس کا نام مت لو ہیری!'' رون نے غصے سے کہا۔

''اسی لئے ملفوائے کو معلوم تھا کہ بلیک والڈی مورٹ کے لئے کام کر رہا تھا......''

''اور ملفوائے کو یہ دیکھنے میں بہت مزہ آئے گا کہ پٹی گو کی طرح تمہارے بھی چیتھڑے اُڑ جائیں۔ خود پر قابو رکھو۔ ملفوائے تو صرف یہ چاہتا ہے کہ سلے درن اور گری فنڈر کے درمیان فیصلہ کن کیوڈچ سے پہلے ہی تم مر جاؤ......''

''ہیری...... پلیز!'' ہر مائنی نے منت سماجت کرتے ہوئے کہا۔ ''پلیز! سمجھداری سے کام لو۔ بلیک نے بہت برا کیا ہے لیکن اپنی جان موت کے منہ میں مت دھکیلو! بلیک تو یہی چاہتا ہے کہ...... اوہ ہیری! اگر تم بلیک کی تلاش کرنے جاؤ گے تو تم انجانے میں اس کی طے کردہ منصوبہ بندی کو ہی پورا کرو گے۔ تمہارے ماں باپ یہ کبھی نہیں چاہتے کہ تمہیں کوئی چوٹ پہنچے...... ہے نا؟ وہ یہ کبھی نہیں چاہتے کہ تم بلیک کی تلاش کرنے جاؤ......''

''میں یہ کبھی نہیں جان پاؤں گا کہ وہ کیا چاہتے ہیں؟ کیونکہ بلیک کی مہربانی سے میری ان سے کبھی کوئی بات نہیں ہو پائی......'' ہیری نے روکھے پن سے کہا۔

گہری خاموشی چھا گئی۔ کروک شانکس اپنے پنجے کھولتے ہوئے آرام سے اور زیادہ پھیل گئی تھی۔ رون کی جیب کانپ گئی۔

''دیکھو!'' رون بولا۔ یہ واضح تھا کہ وہ موضوع کو بدل دینا چاہتا تھا۔ ''چھٹیاں چل رہی ہیں۔ کرسمس کا جشن ہونے والا ہے چلو! ......چلو کیوں نہ ہم ہیگرڈ سے ملنے کیلئے چلیں؟ ہم اس سے کافی دنوں سے ملاقات کرنے کیلئے نہیں گئے۔''

''نہیں!'' ہرمائنی نے فوراً کرخت لہجے میں کہا۔ ''ہیری کو سکول سے باہر نہیں جانا چاہئے۔''

''چلو چلتے ہیں!'' ہیری نے اُٹھتے ہوئے کہا۔ ''اور میں اس سے یہ بھی پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب اس نے مجھے میرے ماں باپ کے بارے بتایا تھا تو بلیک کا ذکر کیوں نہیں کیا تھا؟''

رون یہ قطعی نہیں چاہتا تھا کہ سیریس بلیک کے بارے میں آگے بھی بحث جاری رہے۔

''یا پھر ہم شطرنج کھیل لیتے ہیں یا گوبس سٹون...... پرسی کا سیٹ رکھا ہوا ہے۔''

''نہیں!'' ہیری نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔ ''ہم اس وقت ہیگرڈ سے ملنے جارہے ہیں۔''

انہوں نے اپنے کمرے سے اپنے چوغے نکالے اور تصویر کے سوراخ سے باہر نکلے (مجھ سے مقابلہ کرو...... پھولے پیٹ والے پیٹولڑ کے) پھر سکول کی خالی عمارت میں سے ہوتے ہوئے وہ بلوط کے دروازے سے باہر نکل گئے۔

وہ دھیرے دھیرے ڈھلوان سے اترے۔ چمکتی اور دھول جیسی برف سے ان کے موزوں اور چوغوں کے زیریں حصے گیلے ہو گئے۔ اب انہیں پاؤں کی طرف سے ٹھنڈک کا احساس ہورہا تھا۔ تاریک جنگل ایسا دکھائی دے رہا تھا کہ جیسے اس پر مکمل طور پر جادو کر دیا گیا ہو۔ ہر درخت برف کی سفیدی میں ڈھکا ہوا تھا۔ ہیگرڈ کی جھونپڑی برف کے کیک کی طرح دکھائی دے رہی تھی۔

رون نے دروازہ کھٹکھٹایا لیکن اندر سے کوئی جواب نہیں ملا۔

''وہ باہر تو نہیں گیا ہوا ہے......'' ہرمائنی نے کہا جو چوغے کے باوجود کانپ رہی تھی۔

رون نے دروازے پر کان لگا کر اندر کی سن گن لینے کی کوشش کی۔

''ایک عجیب سی آواز آرہی ہے۔'' اس نے کہا۔ ''ذرا سنو تو سہی......کیا یہ فینگ کی آواز ہے؟''

ہیری اور ہرمائنی نے بھی اپنے کان دروازے کے ساتھ جوڑ دیئے اور اندر کی آواز کو سننے کی کوشش کرنے لگے۔ جھونپڑی کے اندر سے سسکنے اور کراہنے کی ہلکی ہلکی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔

''شاید ہمیں جا کر کسی کو یہاں بلالینا چاہئے!'' رون نے گھبرائے ہوئے انداز میں کہا۔

''ہیگرڈ!'' ہیری نے دروازے کو جم کر تھپتھپاتے ہوئے کہا۔ ''ہیگرڈ! کیا تم اندر ہو؟''

بھاری قدموں کی آواز سنائی دی، پھر دروازہ کھل گیا۔ ہیگرڈ سامنے کھڑا تھا۔ اس کی آنکھیں سرخ اور سوجی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ اس کے چمڑے کے کوٹ کے سامنے والے حصے پر بہنے والے آنسوؤں کے نشان صاف دکھائی دے رہے تھے۔

''تو تم لوگوں نے خبر سن لی۔'' وہ بلند آواز میں چیختا ہوا بولا اور ہیری کی گردن سے لپٹ گیا

ہیگرڈ عام آدمی سے کم از کم دوگنا بھاری جسامت اور قامت کا مالک شخص تھا۔ اس لئے یہ کوئی مذاق کی بات نہیں تھی کہ ہیری ہیگرڈ کے وزن تلے آ کر گر جاتا۔ لیکن رون اور ہرمائنی نے اسے بچا لیا۔ ان دونوں نے ہیگرڈ کا ایک ایک ہاتھ تھام کر اس کا بوجھ سنبھال لیا۔ پھر وہ تینوں اسے جھونپڑی کے اندر لے گئے۔ انہوں نے ہیگرڈ کو ایک کرسی پر بیٹھا دیا۔ وہ اپنا چہرہ میز کی سطح پر ٹکا کر زور زور سے سسکتا رہا۔ اس کا چہرہ آنسو سے چمک رہا تھا جو اس کی کھچڑی ڈاڑھی پر سے بہہ بہہ کر نیچے گر رہے تھے۔

''ہیگرڈ کیا ہوا؟'' ہرمائنی نے حیران ہو کر پوچھا۔

ہیری نے میز پر ایک سرکاری خط دیکھا جو کھلا پڑا تھا۔

''یہ کیا ہے ہیگرڈ؟''

ہیگرڈ کی سسکیاں اور تیز ہوتی چلی گئیں۔ اس نے سرکاری خط ہیری کی طرف بڑھا دیا۔ جسے اس نے اُٹھایا اور کھول کر بلند آواز میں پڑھنے لگا۔

*محترم ہیگرڈ!*

*آپ کی کلاس میں قشنگر نے ایک طالب علم پر حملہ کیا تھا۔ اس معاملے کی پوری جانچ پڑتال کرنے کے بعد ہم نے پروفیسر ڈمبل ڈور کی یہ بات مان لی ہے کہ اس بھیانک حادثے کیلئے آپ ذمہ دار نہیں ہیں۔"*

*"یہ تو اچھی بات ہے ہیگرڈ!" رون نے ہیگرڈ کا کندھا تھپکاتے ہوئے کہا لیکن ہیگرڈ نے سبکنا بند نہیں کیا۔ اس نے اپنا بھاری بھرکم ہاتھ ہلاتے ہوئے ہیری کو آگے پڑھنے کیلئے اشارہ کیا۔*

*"بہرحال ہمیں اس قشنگر کے بارے میں خدشات لاحق ہیں۔ ہم نے اس ضمن میں یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہم مسٹر لوسیس ملفوائے کی شکایت پر سوچ بچار کریں گے اور اس معاملے کو خطرناک درندہ اتلاف کی کمیٹی کے سامنے پیش کریں گے۔ اس معاملے کی شنوائی مورخہ ۲۰ اپریل کو ہوگی۔ ہم چاہتے ہیں کہ آپ اس دن لندن میں عدالت کے آفس میں اپنے قشنگر کو لے کر حاضر ہوں۔ ہم یہ بھی چاہتے ہیں کہ اس دوران اس خطرناک قشنگر کو دیگر جانوروں سے الگ تھلگ اور تار کے باڑے میں مقید رکھا جائے۔*

*آپ کا خیر خواہ۔*

اس کے نیچے سکول کے گورنروں کی فہرست درج کی گئی تھی۔

''اوہ!'' رون نے کہا۔ ''لیکن ہیگرڈ! تم نے ہی تو کہا تھا کہ بک بیک اچھا قشنگر ہے۔ مجھے پورا یقین ہے کہ وہ چھوٹ جائے گا۔''

''تم خطرناک درندہ اتلاف کی کمیٹی کے بدمعاش جادوگروں کے بارے میں کچھ نہیں جانتے ہو۔'' ہیگرڈ نے اپنی آستین سے آنسوؤں کو پونچھتے ہوئے کہا۔ ''وہ ان دلچسپ جانوروں کے جانی دشمن ہیں۔''

ہیگرڈ کے جھونپڑے کے ایک کونے سے اچانک ایک آواز آئی جسے سن کر ہیری، رون اور ہرمائنی تینوں نے تیزی سے گھوم کر دیکھا۔ بک بیک کونے میں لیٹ کر کچھ چبا رہا تھا جس سے پورے فرش پر خون ہی خون پھیل رہا تھا۔

''ہم سے یہ نہیں کیا گیا کہ اسے باہر برفیلی سردی میں تنہا باندھ کر چھوڑ دیتے۔'' ہیگرڈ نے وجہ بتائی۔ ''اور وہ بھی کرسمس کے موقعہ پر......''

ہیری، رون اور ہرمائنی نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ 'دلچسپ جانوروں' کے بارے میں ان کے اور ہیگرڈ کے خیالات زمین اور آسمان جتنے الگ تھلگ تھے۔ جو جانور ہیگرڈ کی نظر میں دلچسپ اور پالتو سمجھے جاتے تھے تو وہی جانور دوسروں کی نظر میں بے حد بھیانک اور ڈراؤنے تھے۔ لیکن اس معاملے میں کچھ ایسا نہیں تھا۔ بک بیک دوسرے جانوروں کی بہ نسبت کم خطرناک تھا۔ سچ تو یہ تھا کہ ہیگرڈ کے گذشتہ ریکارڈ کو دیکھتے ہوئے وہ سچ مچ بہت معصوم جانور تھا۔

''تمہیں اس کے بچاؤ کی تیاری کرنا چاہئے ہیگرڈ!'' ہرمائنی نے اس کے دیوہیکل بازو پر اپنا ننھا ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔ ''مجھے پورا یقین ہے کہ بک بیک کو بے ضرر جانور ثابت کیا جا سکتا ہے۔''

''اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا!'' ہیگرڈ نے سسکتے ہوئے کہا۔ ''اتلاف کمیٹی کے سبھی کمینے لوگ لوسیس ملفوائے کی جیب میں ہیں۔ سب اس سے دبتے ہیں اور اگر ہم یہ مقدمہ ہار گئے تو بے چارہ بک بیک......''

ہیگرڈ نے اپنی انگلی سے گلا کاٹنے کا اشارہ کیا اور پھر اس وقت کا تصور کر کے ہچکیاں بھرتے ہوئے زور زور سے رونے لگا۔ اس نے اپنے بڑے بڑے ہاتھوں میں اپنا چہرہ چھپا رکھا تھا۔

''ہیگرڈ! اس معاملے میں ڈمبل ڈور نے کچھ نہیں کیا؟'' ہیری نے پوچھا۔

''وہ ہمارے لئے پہلے ہی بہت کچھ کر چکے ہیں۔'' ہیگرڈ نے درد بھری آواز میں کہا۔ ''ابھی ان کے سامنے بھی بہت ساری مشکلات کھڑی ہیں۔ روح کھچڑوں کو سکول کے اندر نہ داخل ہونے کی بات کے باعث ان پر لوگ طرح طرح کے الزامات لگا رہے ہیں۔ اخبار کی خبروں اور تبصرہ نگاروں کے بے بنیاد تجزیوں نے ان کی شخصیت پر سوالیہ نشان لگا دیا ہے......اور اوپر سے مصیبت یہ ہے کہ سیریس بلیک بھی ہوگورٹس کے آس پاس ہی منڈلا رہا ہے......''

رون اور ہرمائنی نے فوراً ایک دوسرے کا چہرہ دیکھا اور ان کی نظریں ہیری پر جم گئیں۔ وہ امید کر رہے تھے کہ اب ہیری ہیگرڈ پر آگ بگولا ہوگا کہ اس نے اسے بلیک کے بارے میں سچائی کیوں نہیں بتائی؟ لیکن ہیگرڈ اس قدر غمگین اور بدحواس دکھائی دے رہا تھا کہ ہیری نے اس بارے میں اس سے کچھ نہیں کہا۔

''سنو ہیگرڈ!'' ہیری نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔ ''تم ان کے سامنے ہتھیار مت ڈالنا۔ ہرمائنی صحیح کہتی ہے تمہیں بک بیک کو بچانے کی تیاری کرنا چاہئے۔ گواہی دینے کیلئے تم ہمیں بلا سکتے ہو۔''

''میرا خیال ہے کہ میں نے قشنگروں کو چھڑانے کی بابت ایک مقدمے کے بارے میں کہیں پڑھا ہے۔جس میں قشنگر کو زندہ چھوڑ دیا گیا تھا۔'' ہرمائنی نے اپنے دماغ پر زور دیتے ہوئے کہا۔''ہیگرڈ! میں اپنی کتابوں میں دیکھ کر بتاؤں گی کہ وہ سارا معاملہ کیا تھا اور قشنگر کا کتنا قصور تھا؟''

ہیگرڈ اب بھی زور زور سے واویلا مچا رہا تھا۔ ہیری اور ہرمائنی نے رون کی طرف دیکھا کہ وہ بھی ان کی کچھ مدد کرے۔

''میں چائے بنا کر لاتا ہوں......'' رون نے جلدی سے کہا۔

ہیری اسے گھور کر دیکھنے لگا۔

''جب بھی کوئی پریشانی کی بات ہوتی ہے تو میری ممی یہی کرتی ہیں۔'' رون نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

آخر کار...... جب چائے کا دھواں اُڑاتا ہوا مگ ہیگرڈ کے سامنے آ گیا اور ان تینوں نے اس کی بھرپور مدد و حمایت کی یقین دہانی کرائی تو ہیگرڈ نے ایک میز پوش جتنا ایک بڑا رومال اُٹھایا اور اس سے اپنی ناک سڑکنے لگا۔

''تم لوگ ٹھیک کہتے ہو۔'' وہ اپنی ناک سے عجیب آوازیں نکال رہا تھا۔''مجھے خود پر قابو رکھنا چاہئے۔ہمیں خود کو سنبھالنا چاہئے......''

فینگ نامی کتا جھجکتے ہوئے میز کے نیچے سے باہر نکلا اور اس نے آگے بڑھ کر اپنا سر ہیگرڈ کے گھٹنے پر رکھ دیا۔ ہیگرڈ نے ایک ہاتھ سے فینگ کے سر کو تھپتھپایا اور دوسرے ہاتھ سے اپنا چہرہ پونچھتے ہوئے کہا۔''تھوڑی دیر تک ہم واقعی اپنے ہوش و حواس کھو چکے تھے، بک بیک کی پریشانی میں اس قدر ڈوب چکے تھے کہ افسردگی اور غم نے ہمارے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت بھی چھین لی تھی۔ہم پہلے سے اس بات پر بجھے ہوئے تھے کہ ہماری کلاس کو کوئی بھی طالب علم پسند نہیں کرتا ہے......''

ہرمائنی نے اس کی بات کاٹتے ہوئے فوراً جھوٹ بولا۔''ایسا کون کہتا ہے؟ ہمیں تو تمہاری کلاس بہت پسند ہے۔''

''ہاں ...... بالکل تمہاری کلاس ہمیں بے حد اچھی لگتی ہے۔'' رون نے میز کے نیچے اپنی انگلیاں مروڑتے ہوئے کہا۔''فل بر کرومزاب کیسے ہیں؟''

''مر گئے سارے......!'' ہیگرڈ نے اُداسی سے کہا۔''بہت زیادہ سلاد پتے کھانے سے۔''

''ارے نہیں!'' رون نے افسوس کرتے ہوئے کہا۔اس کا ہونٹ پھڑک رہا تھا۔

''اور ہم روح کھچڑوں کے باعث کافی پریشان ہیں۔'' ہیگرڈ نے اچانک کانپتے ہوئے کہا۔''جب بھی ہم تھری بروکس ٹکس بیئر بار میں کچھ پینے جاتے ہیں تو ہر بار ہمیں ان کے پاس سے گزرنا پڑتا ہے۔ہمیں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے ہم دوبارہ اژقبان میں پہنچ گئے ہیں......''

پھر وہ خاموش ہو کر اپنی چائے کی چسکیاں لینے لگا۔ ہیری، رون اور ہرمائنی اپنے سانسیں روکے اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔

انہوں نے پہلے کبھی ہیگرڈ کو اژقبان کے بارے میں ذکر کرتے ہوئے نہیں سنا تھا۔ کچھ دیر کے بعد ہرمائنی نے جھجکتے ہوئے دریافت کیا۔

''ہیگرڈ! کیا وہاں زندان خانہ بہت بھیانک ہے......؟''

''تم لوگ اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے ہو۔'' ہیگرڈ نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔ ''دنیا میں اتنی بری کوئی دوسری جگہ ہو ہی نہیں سکتی۔ ہمیں ایسا لگ رہا تھا کہ ہم پاگل ہو جائیں گے۔ ہم رات دن برے حادثات کی سوچوں میں غلطاں رہنے لگے تھے......جس دن ہمیں ہوگورٹس کی پڑھائی سے نکالا گیا تھا......جس دن ہمارے باپ کی موت واقع ہوئی تھی......جس دن ہمارا ناربٹ ہم سے چھین لیا گیا تھا......''

اس کی آنکھوں میں دوبارہ آنسو آ گئے۔ ناربٹ ڈریگن کا بچہ تھا جسے ہیگرڈ نے تاش کے کھیل میں اجنبی شخص سے جیتا تھا۔

''کچھ عرصے کے بعد تو انسان یہ بھی بھول جاتا ہے کہ وہ آخر کون ہے؟ اسے یہ محسوس ہونے لگتا ہے کہ زندہ رہنے کا اب کوئی مقصد باقی نہیں بچا۔ ہم بھی یہی سوچنے لگے تھے کہ اگر ہم نیند میں ہی مر جائیں تو کتنا اچھا رہے گا...... جب روح کھچڑوں نے ہمیں آزادی دی تو ہمیں ایسا لگا کہ جیسے ہماری دوسری بار پیدائش ہوئی ہے۔ وہاں نکلتے ہی ساری مسرتیں اور اچھے خیالات سمندر کی لہروں کی مانند ہمارے دل و دماغ میں موجزن ہوتے چلے گئے۔ زندگی میں ہمیں اس سے پہلے اتنی سرشاری کا احساس کبھی نہیں ہوا تھا...... روح کھچڑ ہمیں چھوڑنے پر بالکل بھی تیار نہیں تھے......''

''لیکن تم تو بے گناہ تھے ہیگرڈ؟'' ہرمائنی نے جلدی سے کہا۔

''ان باتوں سے انہیں کچھ لینا دینا نہیں......'' ہیگرڈ نے گہری آہ بھرتے ہوئے کہا۔ ''انہیں اس کی پرواہ نہیں ہوتی ہے۔ انہیں سو دو سو انسانوں کی ضرورت ہوتی ہے، جن میں سے وہ جونک کی مانند چپک کر ساری خوشیاں چوس سکیں۔ انہیں اس بات کی رتی بھر پرواہ نہیں ہوتی کہ کون بے گناہ ہے اور کون گنہگار......!''

ہیگرڈ ایک پل کیلئے خاموش ہوا اور اپنی چائے کے کپ کو گھورتا رہا پھر وہ دھیمے لہجے میں بولا۔ ''ہم سوچ رہے تھے کہ بک بیک کو کہیں بھگا دیں......اس سے کہیں کہ وہ اُڑ کر کہیں دور چلا جائے۔ لیکن قشنگر کو یہ بات کیسے سمجھائی جا سکتی ہے کہ اسے چھپ جانا چاہئے؟ اور......اور ہم قوانین توڑتے ہوئے بھی ڈرتے ہیں......'' اس نے ان کی طرف دیکھا اور ایک بار پھر اس کے چہرے پر آنسو بہہ نکلے۔ ''ہم دوبارہ اژقبان نہیں جانا چاہتے ہیں......''

☆☆☆☆

یہ بات سچ تھی کہ ہیگرڈ کے جھونپڑے کا سفر کسی بھی طرح سے سودمند اور بہترین ثابت نہیں ہوا تھا لیکن اس کا ویسا ہی اثر ہوا جیسا کہ رون اور ہرمائنی چاہتے تھے۔ حالانکہ ہیری اب بھی بلیک کو نہیں بھولا تھا مگر اب وہ خطرناک درندہ اتلاف کی کمیٹی کے خلاف مقدمہ

جیتنے میں ہیگرڈ کی مدد کرنا چاہتا تھا اسی لئے وہ اپنے بدلے کے بارے میں لگاتار سوچ نہیں رہا تھا۔ اگلے دن ہیری، رون اور ہرمائنی لائبریری میں گئے۔ جب وہ گری فنڈر کے خالی ہال میں واپس لوٹے تو ان کے ہاتھوں میں بہت سی کتابیں تھیں جن کی مدد سے وہ بک بیک کو بچانے کیلئے تیاری کرنا چاہتے تھے۔ وہ تینوں چٹختی ہوئی آگ کے سامنے بیٹھ کر خونخوار جانوروں کے مشہور مقدمات والی دھول سے اٹی ہوئی کتابوں کے صفحات دھیرے دھیرے پلٹتے رہے۔ جب بھی کسی کو کوئی کام کی چیز نظر آتی تھی تو وہ بیچ بیچ میں اس پر تبصرہ ضرور کر لیتے تھے۔

''یہ دیکھو...... 1722ء کا ایک مشہور مقدمہ تھا...... لیکن قشنگر کو سزا ہوگئی...... دیکھو تو سہی۔ انہوں نے اس کے ساتھ کیا کیا تھا۔ کتنا دل دہلا دینے والا منظر ہے۔''

''اس سے مدد ملے گی۔ سینگوں والے نرسنگے نے 1296ء میں کسی پر حملہ کیا لیکن انہوں نے اسے چھوڑ دیا...... ارے نہیں...... ایسا تو صرف اس لئے کیا گیا تھا کیونکہ سب لوگ اس کے پاس جانے سے ڈرتے تھے......''

اسی دوران کرسمس کی بہترین سجاوٹ مکمل ہو چکی تھی۔ اس منظر سے لطف اندوز ہونے کیلئے ہوگورٹس میں بہت کم طلباء موجود تھے۔ راہداریوں میں پولی اور پنڈرا کے موٹے ستون بندھے ہوئے تھے۔ سکول کے سبھی دفاتر کے اندر پراسرار روشنیاں چمک رہی تھیں۔ بڑے ہال میں بارہ کرسمس ٹری رکھے گئے تھے جن پر سنہرے ستارے دمک رہے تھے۔ کھانے کی زوردار اور لذت بھری خوشبو راہداریوں میں دور دور تک پھیلی ہوئی تھی۔ کرسمس کی شام تک یہ خوشبو اتنی زیادہ تیز ہوگئی کہ سکے برز بھی اسے سونگھنے کیلئے رون کی جیب سے اپنی ناک باہر نکالنے لگا۔

کرسمس کی صبح رون نے ہیری کو تکیہ مارتے ہوئے جگایا تھا۔

''اوئے تحفے......''

ہیری نے اپنا چشمہ پہن کر اپنے بستر کے نیچے والے حصے کو دیکھا جہاں کچھ پارسل رکھے ہوئے تھے۔ رون نے پہلے سے اپنے تحفوں پر لپٹے کاغذ پھاڑ رہا تھا۔

''ممی نے ایک اور سوئیٹر بھیجا ہے...... اوہ پھر کلیجی رنگ کا ہے...... دیکھو تو انہوں نے تمہیں بھی سوئیٹر بھیجا ہے یا نہیں؟''

رون کا اندازہ درست ہی نکلا تھا۔ انہوں نے ہیری کیلئے بھی ایک سرخ رنگ کا سوئیٹر بھیجا تھا جس کے سامنے حصے پر گری فنڈر کا شیر بنا ہوا تھا۔ اس کے علاوہ مسز ویزلی نے گھر پر بنائی ہوئی ایک درجن مائنز پائیز، کرسمس کا خیرسگالی کیک اور نٹ برٹل کا ایک ڈبہ بھی بھیجا تھا۔ جب ہیری نے ان سب چیزوں کو ایک طرف ہٹا کر رکھا تو اسے ان کے نیچے ایک لمبا اور پتلا پیکٹ دکھائی دیا۔

''وہ کیا ہے......؟'' رون نے کلیجی رنگ کے موزوں کا پیکٹ کھولتے ہوئے پوچھا۔

''پتہ نہیں......''

ہیری نے پارسل پر لپٹے کاغذ کو پھاڑا اور اس کے منہ سے سسکی نکل گئی۔ ایک شاندار چمکتا ہوا جادوئی بہاری ڈنڈا اس کے بستر پر گر گیا۔ رون کے ہاتھ سے موزے چھوٹ گئے اور وہ ڈنڈے کو زیادہ قریب سے دیکھنے کیلئے اپنے بستر سے کود پڑا۔

''مجھے تو یقین ہی نہیں ہو رہا ہے......'' اس نے بھرائی آواز میں کہا۔

یہ فائر بولٹ تھا۔ یہ ہیری کے خوابوں کا وہی بہاری ڈنڈا تھا جسے دیکھنے کیلئے وہ لیکی کالڈرن سے جادوئی بازار میں ہر روز جاتا تھا۔ جب اس نے اسے اوپر اُٹھایا تو اس کا ہینڈل چمکنے لگا۔ اس کے ہاتھ میں آتے ہی بہاری ڈنڈے میں ارتعاش پیدا ہوا اور وہ تھرتھرانے لگا۔ ہیری نے اسے چھوڑ دیا۔ بہاری ڈنڈا بنا کسی سہارے ہوا میں جھولنے لگا اور اس کے سوار ہونے کیلئے مناسب اونچائی پر تیار دکھائی دینے لگی۔ ہیری کی نگاہ ہینڈل کے بالائی سرے پر لکھے سنہری رجسٹریشن نمبر سے کھسک کر نیچے آئی اور اس نے چکنی تراشی ہوئی ٹہنیوں سے بنی ہوئی دم کو دیکھا۔

''اسے کس نے بھیجا ہوگا؟'' رون نے دھیمے انداز میں پوچھا۔

''دیکھو! شاید اندر کوئی کارڈ ہو؟'' ہیری نے کہا۔

رون نے فائر بولٹ پر لپٹے ہوئے کاغذ کو پوری طرح پھاڑ ڈالا۔

''کچھ بھی نہیں......تم پر اتنے پیسے کس نے خرچ کئے ہوں گے؟''

''میں شرط لگا کر کہہ سکتا ہوں کہ ڈرسلی خاندان نے تو نہیں کئے ہوں گے!'' ہیری نے کہا۔

''لیکن میں پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ یہ ڈمبل ڈور نے بھیجا ہے۔'' رون نے فائر بولٹ کے چاروں طرف گھومتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھیں اس کی ہر انچ کی خوبصورتی کو ٹٹول رہی تھیں۔ ''انہوں نے تمہیں گمنام طریقے سے غیبی چوغہ بھی تو بھیجا تھا۔''

''وہ تو میرے ڈیڈی کا تھا۔'' ہیری نے فوراً کہا۔ ''ڈمبل ڈور نے تو اسے صرف مجھ تک پہنچایا تھا۔ فائر بولٹ کی بات الگ ہے۔ وہ مجھ پر سینکڑوں گیلن خرچ نہیں کریں گے۔ وہ طلباء کو اس طرح چیزیں کیسے بانٹ سکتے ہیں......؟''

''اسی لئے تو انہوں نے نام نہیں لکھا ہے۔'' رون نے اندازہ لگاتے ہوئے کہا۔ ''تاکہ ملفوائے جیسے خبیث لوگ ان پر جانبداری کا الزام نہ لگائیں۔ دیکھو ہیری!'' رون نے زور سے ہنستے ہوئے کہا۔ ''ملفوائے کے بارے میں ذرا سوچو! جب ملفوائے تمہیں اس بہاری ڈنڈے پر دیکھے گا تو اس کا کیا حال ہوگا؟ وہ تو حسد کے مارے پاگل ہو جائے گا۔ یہ ایک بین الاقوامی طرز کا بہاری ڈنڈا ہے ......ہے نا!''

''مجھے یقین نہیں ہو رہا ہے۔'' ہیری نے فائر بولٹ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔ رون ملفوائے کے بارے میں تصور کر کے زور زور سے ہنسنے لگا اور ہیری کے بستر پر اوندھا لوٹ پوٹ ہونے لگا۔ ہیری بڑبڑایا۔ ''آخر کون......؟''

''میں جانتا ہوں۔'' رون نے اپنی ہنسی روکتے ہوئے کہا۔ ''میں جانتا ہوں کہ کون ہو سکتا ہے......شاید لوپن؟''

''کیا......؟''اس کی بات سن کر اب ہیری بھی ہنسنے لگا۔''لوپن؟ سنو......اگر ان کے پاس اتنے پیسے ہوتے تو وہ خود کیلئے نیا چوغہ ضرور خرید سکتے تھے۔''

''ہاں! مگر وہ تمہیں پسند کرتے ہیں۔'' رون نے کہا۔''اور جب تمہارا نیمبس ۲۰۰۰ بہاری ڈنڈا ٹوٹ گیا تھا، اس وقت وہ باہر گئے ہوئے تھے۔ انہوں نے اس کے بارے میں سنا ہوگا اور جادوئی بازار میں جا کر تمہارے لئے یہ خرید لائے ہوں گے۔''

''تم کیا کہہ رہے ہو؟ ہیری نے چونکتے ہوئے پوچھا۔''وہ باہر گئے ہوئے تھے؟...... جب میں وہ میچ کھیل رہا تھا تو وہ باہر گئے ہوئے تھے؟''

''لیکن وہ ہسپتال میں تو نہیں تھے۔'' رون نے جلدی سے کہا۔''میں سنیپ کی دی گئی سزا کے دوران ان دنوں وہیں پر تو تھا اور رفع حاجت کے لوٹوں کو صاف کر رہا تھا۔ یاد ہے نا؟''

ہیری نے رون کی طرف دیکھا اور پھر اس کے ماتھے پر بل پڑ گئے۔

''میرا خیال نہیں ہے کہ لوپن کے پاس اتنے پیسے ہوں گے۔''

''تم دونوں کیوں ہنس رہے ہو؟'' ہرمائنی ابھی ابھی وہاں پہنچی تھی۔ وہ ابھی تک ڈریسنگ گاؤن میں ہی ملبوس تھی۔ اس کی گود میں کروک شانکس دکھائی دے رہی تھی۔ کروک شانکس کا مزاج کافی چڑچڑا سا محسوس ہو رہا تھا کیونکہ اس کے گلے میں ایک بھڑکیلی رسی بندھی ہوئی تھی۔

''اسے یہاں سے ہٹاؤ!'' رون نے جلدی سے سکے برز کو بستر سے اُٹھا کر اپنے پاجامے کی جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔ ہرمائنی نے اس کی بات کی طرف ذرا بھی توجہ نہیں دی تھی۔ اس نے کروک شانکس کو خالی بستر پر پٹخ دیا اور منہ پھاڑ کر فائر بولٹ کو دیکھنے لگی۔

''اوہ ہیری! یہ تمہیں کس نے بھیجا ہے؟''

''پتہ نہیں!'' ہیری نے کہا۔''اس کے ساتھ کسی قسم کا کوئی کارڈ بھی نہیں تھا۔''

اسے یہ دیکھ کر بڑی حیرت ہوئی کہ ہرمائنی کو ہیری کے جواب پر کسی قسم کا تعجب نہیں ہوا تھا اور نہ ہی اس نے کسی قسم کا اندازہ لگانے کی کوشش کی تھی۔ اس کے برخلاف اس کا چہرہ اتر سا گیا اور اس نے اپنا ہونٹ کاٹ لیا۔

''تمہیں کیا ہوا؟'' رون نے چونک کر پوچھا۔

''پتہ نہیں!'' ہرمائنی نے بجھے ہوئے لہجے میں کہا۔''لیکن یہ عجیب ہے...... ہے نا! میرا مطلب ہے کہ یہ بہت عمدہ بہاری ڈنڈا ہے۔ ہے نا!''

رون کے منہ سے ایک بار پھر آہ نکل گئی۔

''ہرمائنی! یہ دنیا کی سب سے اچھا بہاری ڈنڈا ہے۔'' رون نے لمبی سانس لے کر کہا۔

''تب تو یہ بہت مہنگی ہوگی......''

''شاید اس کی قیمت سلے درن کے تمام بہاری ڈنڈوں سے زیادہ ہوگی۔'' رون نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

''دیکھو!...... ہیری کو اتنا مہنگا بہاری ڈنڈا بھلا کون بھیجے گا اور پھر اپنا نام بھی نہیں ظاہر کرنا نہیں چاہے گا؟'' ہرمائنی نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

''کسے پرواہ ہے؟'' رون نے نظرانداز کرتے ہوئے کہا۔''سنو ہیری! کیا میں اس کی سواری کر سکتا ہوں؟''

''میرا خیال ہے کہ فی الحال کسی کو بھی اس بہاری ڈنڈے کی سواری نہیں کرنا چاہئے!'' ہرمائنی نے کسی قدر تیکھے انداز میں کہا۔

ہیری اور رون اس کی طرف دیکھتے ہی رہ گئے۔

''تمہیں کیا لگتا ہے کہ ہیری اس سے کیا کرنا چاہتا ہے......اسے اس سے فرش صاف کرنا چاہئے؟'' رون نے جل کر کہا۔

اس سے پہلے کہ ہرمائنی اس کی بات کا جواب دے پاتی۔ کروک شانکس سیمس کے بستر اچھلی اور اس نے سیدھی رون کے سینے پر چھلانگ لگا دی۔

''اسے...... یہاں...... سے...... باہر...... نکالو......!'' رون گرجتا ہوا غرایا۔ اس نے کروک شانکس کو خود سے دور ہٹانے کی کوشش کی۔ ادھر سکے برز رون کے کندھے کے اوپر سے اچھل کر بھاگنے کی کوشش کر رہا تھا۔ رون نے سکے برز کی دم پکڑ لی اور کروک شانکس کو لات مارنے کی کوشش کی۔ کروک شانکس کے بجائے اس کا پیر ہیری کے صندوق سے جا ٹکرایا جو اگلے ہی لمحے کھل گیا۔ اس کے بعد رون درد سے دہرا ہوتے ہوئے کراہنے لگا۔

کروک شانکس کی دم اچانک کھڑی ہوگئی۔ کمرے میں ایک تیکھی سیٹی بجنے لگی تھی۔ مخبر لٹو ورنن انکل کے موزے سے نکل کر باہر آ گیا تھا اور تیز تیز گھومتے ہوئے چیخ رہا تھا۔ اس میں تیز روشنیاں پھوٹ رہی تھیں۔

''میں اس کے بارے میں تو بھول ہی گیا تھا۔'' ہیری نے نیچے جھک کر لٹو کو اُٹھایا۔''میں ان موزوں کو کبھی نہیں پہنتا ہوں......''

مخبر لٹو اس کی ہتھیلی میں گھومتا رہا اور اس کی سیٹی بجتی رہی۔ اسے دیکھ کر کروک شانکس کو غصہ آ رہا تھا اور وہ غرا رہی تھی۔

''ہرمائنی! اچھا یہ ہوگا کہ تم اپنی خبیث بلی کو یہاں سے لے جاؤ۔'' رون نے غصے سے کہا جو اس وقت ہیری کے بستر پر بیٹھا اپنے پیر مسل رہا تھا۔''تم اس بکواس چیز کو بند نہیں سکتے ہو؟'' وہ ہیری کی طرف دیکھ کر چلایا۔ ہرمائنی دھڑ دھڑاتی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئی۔ کروک شانکس کی زرد آنکھیں اب بھی غصیلی انداز سے رون کو گھور رہی تھیں۔

ہیری نے مخبر لٹو کو ایک بار پھر موزے میں گھسایا اور اسے صندوق میں بند کر دیا۔ اب کمرے میں صرف رون کی کراہتی آواز سنائی دے رہی تھی۔ اس کے چہرے پر درد اور غصے کے ملے جلے جذبات عیاں تھے۔ سکے برز رون کے ہاتھ پر لیٹا ہوا تھا۔ ہیری نے کافی عرصے کے بعد سکے برز کو رون کی جیب سے باہر دیکھا تھا۔ اسے یہ دیکھ کر دُکھ اور حیرانی ہوئی کہ کبھی موٹا تازہ دکھائی دینے والا سکے برز

اب بہت کمزور اور دبلا پتلا ہو چکا تھا۔اس کے بہت سے بال بھی جھڑ گئے تھے۔

''اس کی حالت اچھی نہیں دکھائی دے رہی ہے...... ہے نا؟'' ہیری نے کہا۔

''یہ سب ہیجان انگیز حالات کی وجہ سے ہے۔'' رون نے غصے سے کہا۔''اگر وہ خبیث بلی اسے پریشان نہ کرے تو اس کی حالت سنبھل سکتی ہے۔''

ہیری کو جادوئی جانوروں کی دوکان والی جادوگرنی کی بات یاد آ گئی۔جس نے کہا تھا کہ عام طور پر چوہے تین سال تک ہی زندہ رہ پاتے ہیں۔اُسے یہ بھی لگا کہ اگر سکے برز میں کوئی چھپی ہوئی جادوئی خوبی نہیں ہے۔جسے اس نے کبھی ظاہر ہی نہیں کیا ہے تو وہ اپنی زندگی کے آخری دور میں پہنچ چکا ہے۔حالانکہ رون اکثر شکایت کرتا تھا کہ سکے برز بالکل بیزار اور ناکارہ قسم کا چوہا ہے۔ہیری یہ بات اچھی طرح جانتا تھا کہ سکے برز کے مرنے پر رون کو بہت صدمہ ہوگا۔

اس صبح گری فنڈر کے ہال میں کرسمس کی تقریبات نہایت پھیکی تھیں۔ہرمائنی نے کروک شانکس کو اپنے کمرے میں بند کر دیا تھا لیکن وہ اس بات پر رون سے ناراض تھی کہ اس نے کروک شانکس کو لات مارنے کی کوشش کیوں کی تھی؟ رون اب بھی اس بات پر منہ پھلائے بیٹھا تھا کہ کروک شانکس نے سکے برز کو ایک بار پھر کھانے کی کوشش کی تھی۔ہیری نے تنگ آ کر ان دونوں کے درمیان صلح کا ارادہ ترک کر دیا تھا۔اس نے خود کو فائر بولٹ کی جانچ پڑتال میں خود کو مصروف کر لیا تھا جسے وہ اپنے ساتھ ہی ہال میں لے آیا تھا۔نہ جانے کیوں ہرمائنی اس بات سے بھی چڑ رہی تھی۔اس نے کہا تو کچھ بھی نہیں......لیکن وہ بہاری ڈنڈے کو اس طرح دیکھتی رہی جیسے وہ بھی اس کی بلی کی برائی کر رہی ہو۔

لنچ کے وقت وہ تینوں بڑے ہال کی طرف روانہ ہو گئے۔انہوں نے وہاں پہنچ کر دیکھا کہ فریقوں کے میزیں دیواروں کے ساتھ لگی ہوئی تھیں اور سارا ہال خالی پڑا تھا۔کمرے کے بیچوں بیچ ایک بڑی میز موجود تھی جس کے چاروں طرف کرسیاں رکھی ہوئی تھیں۔پروفیسر ڈمبل ڈور، پروفیسر میک گوناگل، پروفیسر سنیپ، پروفیسر اسپراؤٹ اور پروفیسر فلنٹ وک کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔وہاں پر چوکیدار فلیچ بھی موجود تھا۔جس نے اپنا سدابہار بھورا کوٹ بالآخر اتار دیا تھا۔اس کی جگہ وہ ایک بہت پرانا اور تھوڑا ڈھیلا دکھائی دینے والا ٹیل کوٹ پہنے ہوئے تھا۔وہاں پر صرف تین اور طالب علم تھے۔دو پہلے سال کے جو بہت گھبرائے ہوئے دکھائی دے رہے تھے اور ایک سلے درن کا پانچویں سال کا طالب علم تھا۔جس کا چہرہ دیکھنے میں ہی منحوس لگتا تھا۔

جب ہیری، رون اور ہرمائنی میز کے پاس پہنچے تو ڈمبل ڈور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کرسمس کی نیک تمنائیں آپ کیلئے! چونکہ ہم لوگ اتنے کم ہیں اس لئے ہمیں محسوس ہوا کہ ہاؤسز کی میزوں کو ہال میں پھیلانا مناسب نہیں ہوگا......بیٹھ جاؤ......بیٹھ جاؤ!''

ہیری، رون اور ہرمائنی میز کے کونے پر قطار میں لگی ہوئی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

''پٹاخوں کا مزہ ہونا چاہئے!'' ڈمبل ڈور نے لطف اندوز ہوتے ہوئے کہا۔ اور پھر سنیپ کی طرف ایک بڑا سفید پٹاخہ بڑھایا۔ جب انہوں نے بڑی نخوت کے ساتھ اسے چلایا تو وہ بندوق کے دھماکے کی آواز نکالتا ہوا اوپر اُڑا۔ اوپر جا کر وہ پھٹ گیا اور اس میں سے جادوگرنی کا ایک بڑا سا ہیٹ برآمد ہوا جس پر پھندنا سجا ہوا تھا۔

ہیری کو چھلاوہ یاد آ گیا اور اس نے رون کی طرف دیکھا۔ پھر دونوں کے چہرے پر مسکراہٹ تیرنے لگی۔ سنیپ کا منہ اُتر گیا۔ انہوں نے اس ہیٹ کو ڈمبل ڈور کی طرف بڑھا دیا۔ ڈمبل ڈور نے فوراً ہیٹ کی ادل بدل کر کے سنیپ کو اپنا جادوگروں والا ہیٹ دے دیا۔

''شروع کرو۔'' انہوں نے میز سے کہا اور چاروں طرف مسکراتے ہوئے دیکھا۔

جب ہیری بھنے ہوئے مسالہ دار آلو لے رہا تھا تو بڑے ہال کا دروازہ ایک بار پھر کھل گیا۔ پروفیسر ٹراؤلینی ان کی طرف اس طرح آئیں جیسے وہ پہیوں پر چل رہی ہوں۔ انہوں نے اس خاص موقع پر سبز چمکدار پوشاک پہن رکھی تھی۔ جس سے وہ بڑی جسامت کی چمکدار تتلی دکھائی دے رہی تھیں۔

ڈمبل ڈور نے اُٹھتے ہوئے کہا۔ ''سبیل! کتنا دلکش منظر ہے؟''

''میں بلوری گولے میں دیکھ رہی تھی ڈمبل ڈور!'' پروفیسر ٹراؤلینی نے اپنی دھیمی آواز میں کہا۔ ''مجھے یہ دیکھ کر حیرانی ہوئی کہ میں تنہا لنچ کرنے کے بجائے آپ لوگوں کے ساتھ لنچ کر رہی ہوں۔ مستقبل کا اشارہ دیکھنے کے بعد میں بھلا اُسے نظر انداز کیسے کر سکتی تھی؟ اسی لئے جلدی سے اپنے مینار سے نکلی۔ دیر سے آنے کیلئے معذرت خواہ ہوں۔''

''کوئی بات نہیں...... کوئی بات نہیں!'' ڈمبل ڈور نے کہا۔ ان کی آنکھیں چمک رہی تھیں۔ ''میں ایک کرسی کا انتظام کر دیتا ہوں۔''

انہوں نے اپنی چھڑی گھما کر ایک کرسی کا انتظام کر دیا جو کچھ پل ہوا میں گھومی اور پھر پروفیسر سنیپ اور پروفیسر میک گوناگل کی کرسیوں کے بیچ کھٹاک کے ساتھ گر گئی۔ لیکن پروفیسر ٹراؤلینی اس پر بیٹھی نہیں۔ ان کی بڑی بڑی آنکھیں میز کے چاروں طرف گھوم رہی تھیں اور اچانک ان کے منہ سے ہلکی سی چیخ نکل گئی۔

''میں نہیں بیٹھ سکتی ڈمبل ڈور! اگر میں میز پر بیٹھی تو ہم تیرہ لوگ ہو جائیں گے۔ اس سے زیادہ بدقسمتی کی بات اور کوئی نہیں ہو گی۔ ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ جب تیرہ لوگ ایک ساتھ مل کر کھاتے ہیں تو جو سب سے پہلے اُٹھ کھڑا ہو، وہ سب سے پہلے مر جاتا ہے۔''

''ہم یہ خطرہ مول لے لیں گے سبیل!'' پروفیسر میک گوناگل نے سنجیدگی سے کہا۔ ''بیٹھ جاؤ ٹرکی کا سالن تو بالکل ہی ٹھنڈا ہو گیا ہے۔''

پروفیسر ٹراؤلینی جھجکتے ہوئے خالی کرسی پر بیٹھ گئیں۔ ان کی آنکھیں بند تھیں اور ان کا چہرہ بھنچا ہوا تھا۔ جیسے وہ یہ امید باندھے بیٹھی تھیں کسی بھی وقت میز پر آسمانی بجلی گر جائے گی۔ پروفیسر میک گوناگل نے سب سے پاس والے پیالے میں ایک بڑا چمچہ ڈالا۔

''بھنی ہوئی انتڑیاں لیں گی سبیل؟''

پروفیسر ٹراؤلینی نے ان کی بات سنی ان سنی کرتے ہوئے اپنی آنکھیں دوبارہ کھولیں اور ایک بار پھر چاروں طرف دیکھا اور پھر پوچھا۔ ''پروفیسر لوپن کہاں ہیں؟''

''مجھے افسوس ہے کہ وہ پھر سے بیمار پڑ گئے ہیں۔'' ڈمبل ڈور نے کہتے ہوئے سب کی طرف اشارہ کیا کہ ہر کوئی اپنے لئے خود ہی کھانا نکالے۔ ''یہ بدقسمتی کی بات ہے کہ انہیں کرسمس کے دن ہی بیمار پڑنا تھا۔''

''لیکن غیر معمولی طور پر تمہیں تو یہ بات پہلے سے معلوم ہونا چاہئے تھی سبیل!'' پروفیسر میک گوناگل نے اپنی بانہیں اُٹھاتے ہوئے کہا۔

پروفیسر ٹراؤلینی نے پروفیسر میک گوناگل کو بہت ٹھنڈی نگاہ سے دیکھتے ہوئے دھیمے لہجے میں کہا۔ ''یہ اتفاق ہے کہ غیر معمولی طور پر میں اس بارے میں پہلے سے جانتی تھی منروا! لیکن میں سب کے سامنے یہ ظاہر نہیں کرنا چاہتی تھی کہ میں سب کچھ جانتی ہوں۔ میں اکثر اس طرح کا رویہ ظاہر کرتی ہوں جیسے مجھے مستقبل کا ذرا بھی علم نہیں ہے تاکہ دوسرے پریشانی نہ محسوس کریں۔''

''آپ کی باتوں سے بہت سی چیزیں واضح ہوگئیں سبیل!'' پروفیسر میک گوناگل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

پروفیسر ٹراؤلینی کی آواز اچانک بہت پراسرار ہوگئی۔

''اگر تم جاننا ہی چاہتی ہو تو میں نے دیکھا ہے کہ بیچارے پروفیسر لوپن ہمارے ساتھ زیادہ عرصے تک نہیں رہ پائیں گے۔ ایسا لگتا ہے کہ وہ یہ بات خود بھی جانتے ہیں کہ اس کے پاس بہت کم وقت بچا ہے۔ جب میں نے ان سے جادوئی گولے میں جھانکنے کیلئے کہا تو وہ بھاگ کھڑے ہوئے۔''

''اچھا!'' پروفیسر میک گوناگل نے روکھے پن سے کہا۔

''مجھے تو ایسا بالکل نہیں لگتا۔'' ڈمبل ڈور نے مسکراتے ہوئے تھوڑی بلند آواز میں کہا۔ جس سے پروفیسر میک گوناگل اور پروفیسر ٹراؤلینی کی بات چیت بند ہوگئی۔ ''پروفیسر لوپن کی جان کو فی الحال کوئی خطرہ نہیں ہے۔ سیورس! ان کیلئے مرکب تو بنا دیا تھا تم نے؟''

''ہاں ہیڈ ماسٹر!'' سنیپ نے فوراً جواب دیا۔

''اچھی بات ہے۔'' ڈمبل ڈور بولے۔ ''تب تو وہ جلدی ٹھیک ہو جائیں گے...... ڈریک! تم نے یہ تو چکھا ہی نہیں؟ یہ بہت مزیدار ہے......''

ڈمبل ڈور نے اس کا نام لے کر اس سے کچھ کہا۔ اس وجہ سے پہلے سال کے اس بچے کا چہرہ سرخ پڑ گیا اور اس نے کانپتے ہاتھوں

سے وہ ڈش اُٹھالی۔

پروفیسر ٹراؤلینی نے کرسمس کا ڈنر ختم ہونے تک قریباً خاموش رہنے کی بھرپور کوشش کی جو لگ بھگ دو گھنٹے تک چلا تھا۔ جب کرسمس کے ڈنر کے باعث پیٹ پھٹنے والے تھے تب کہیں جا کر انہوں نے کھانا بند کیا۔ وہ اب بھی اپنے پٹاخے والے ہیٹ پہنے ہوئے تھے۔ جب ہیری اور رون میز پر سے سب سے پہلے اُٹھ کھڑے ہوئے تو پروفیسر ٹراؤنی زور سے چیختی ہوئی بولیں۔

''میرے پیارے بچو! تم میں سے پہلے کون اُٹھا ہے......کون؟''

''کچھ پتہ نہیں!'' رون نے ہیری کو پریشانی سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''مجھے لگتا ہے کہ اس سے زیادہ فرق نہیں پڑتا ہے۔'' پروفیسر میک گوناگل نے سرد لہجے میں کہا۔ ''جب تک کہ کوئی پاگل آدمی کلہاڑا لے کر دروازے کے باہر انتظار نہ کر رہا ہو کہ وہ بڑے ہال میں آنے والے پہلے شخص کا سر کاٹ دے۔''

یہاں تک کہ رون بھی ہنسنے لگا۔ پروفیسر ٹراؤلینی بہت برا مان گئی تھیں۔

''چل رہی ہو؟'' ہیری نے ہرمائنی سے پوچھا۔

''نہیں!'' ہرمائنی نے دھیمی آواز میں کہا۔ ''مجھے پروفیسر میک گوناگل سے کچھ ضروری بات کرنا ہے۔''

جب رون اور ہیری ہال سے باہر نکلے تو انہیں راستے میں کلہاڑے والا پاگل آدمی نہیں ملا۔ رون نے جمائی لیتے ہوئے کہا۔

''شاید ہرمائنی یہ پوچھنا چاہتی ہوگی کہ کیا وہ کچھ اور مضامین لے سکتی ہے؟''

جب وہ تصویر کے سوراخ کے پاس پہنچے۔ تو وہاں پر سر کیڈوگن کرسمس کا جشن منا رہے تھے۔ موٹے ٹٹو کے علاوہ ان کے پاس دو تین سنیاسی اور ہوگورٹس کے پرانے ہیڈ ماسٹر بیٹھے ہوئے تھے۔ اس نے اپنے کنٹوپ کو اوپر اُٹھایا اور شربت کا گلاس اُٹھا کر ان کو مخاطب کیا۔

''کرسمس کی نیک دلی تمنائیں......''

''خبیث......کمینے......'' رون نے اس کی نقل اتارتے ہوئے کہا۔

''تم ہی ہو گے۔'' سر کیڈوگن نے غراتے ہوئے کہا اور پھر تصویر کا دروازہ کھول دیا تاکہ وہ اندر جا سکیں۔

ہیری سیدھا اپنے کمرے میں گیا۔ وہاں سے اس نے اپنا فائر بولٹ اُٹھایا۔ پھر اس نے جادوئی بہاری ڈنڈے کی دیکھ بھال کا صندوقچہ پکڑا۔ جو اسے ہرمائنی نے اس کی سالگرہ کے موقع پر تحفے میں دیا تھا۔ یہ دونوں لے کر وہ ہال میں لوٹ آیا۔ وہ فائر بولٹ کو مزید خوبصورت بنانے کا سوچ رہا تھا۔ اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کرے؟ اس کی ٹہنیاں مڑی بھی نہیں تھیں۔ اس لئے انہیں کاٹا نہیں جا سکتا تھا۔ ہینڈل پہلے سے ہی اتنا چمک دمک رہا تھا کہ اس پر پالش کرنے کا کوئی فائدہ نہیں تھا۔ وہ اور رون ہر بڑے انہاک سے اسے دیکھ کر خوش ہو رہے تھے۔ اسی وقت تصویر کا سوراخ کھلا اور ہرمائنی، پروفیسر میک گوناگل کے ساتھ اندر داخل ہوتی ہوئی

دکھائی دی۔

پروفیسر میک گوناگل گری فنڈر کی ہیڈ بھی تھیں لیکن ہیری نے انہیں گری فنڈر ہال میں پہلے صرف ایک ہی بار دیکھا تھا۔ اُس وقت وہ بہت ہی گھمبیر اعلان کرنے کیلئے آئی تھیں۔ ہیری اور رون فائر بولٹ کو پکڑ کر انہیں گھورتے رہے۔ ہرمائنی ایک طرف جا کر کرسی پر بیٹھ گئی۔ اس نے سب سے قریب رکھی ہوئی کتاب اُٹھائی اور اس کے پیچھے اپنا چہرہ چھپا لیا۔

''تو یہ بات ہے؟'' پروفیسر میک گوناگل نے انگیٹھی کے پاس سے گزرتے ہوئے ان دونوں کو گھور کر دیکھتے ہوئے کہا۔ ''مس گرینجر نے ابھی ابھی مجھے بتایا ہے کہ کسی نے تمہیں ایک بہاری ڈنڈے بھیجا ہے پوٹر؟''

ہیری اور رون نے پلٹ کر ہرمائنی کی طرف دیکھا۔ اس نے اپنی کتاب الٹی پکڑ رکھی تھی اور کتاب کے اوپر اس کا ماتھا سرخ دکھائی دے رہا تھا۔

''کیا میں اسے لے سکتی ہوں؟'' پروفیسر میک گوناگل نے پوچھا لیکن انہوں نے جواب کا انتظار کئے بغیر ہی ان کے ہاتھوں سے فائر بولٹ لے لیا تھا۔ انہوں نے اس کے ہینڈل سے لیکر دم تک ہر چیز کو محتاط نظروں سے جانچا۔ ''ہونہہ! اور اس کے ساتھ کسی قسم کا کوئی خط نہیں تھا پوٹر!......کوئی کارڈ بھی نہیں......کسی طرح کا کوئی بھی پیغام بھی نہیں؟''

''نہیں!'' ہیری نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

''اچھا!......'' پروفیسر میک گوناگل بولیں۔ ''مجھے اسے لے جانا ہوگا پوٹر!''

''کک......کیا......؟'' ہیری لڑکھڑاتے ہوئے کھڑا ہوگیا۔ ''مگر کیوں؟''

''یہ جانچ کرنا پڑے گی کہ اس پر کوئی شیطانی جادو تو نہیں کیا گیا ہے۔'' پروفیسر میک گوناگل نے دوٹوک انداز میں کہا۔ ''ظاہر ہے میں اس کی جانچ میں مہارت نہیں رکھتی ہوں۔ میڈم ہوچ اور پروفیسر فلٹ وک اس کا پرزہ پرزہ کھول کر اس کا تجزیہ کریں گے۔''

''پرزہ پرزہ کھول دیں گے......؟'' رون نے دہرایا جیسے پروفیسر میک گوناگل پاگل ہوگئی ہوں۔

''اس میں کچھ ہفتوں سے زیادہ وقت نہیں لگے گا۔'' پروفیسر میک گوناگل نے جواب دیا۔ ''اگر ہمیں یقین ہوگیا کہ اس پر کسی قسم کے شیطانی جادو کے اثرات نہیں ہیں تو یہ تمہیں واپس مل جائے گا۔''

''اس کے ساتھ کوئی بھی گڑبڑ نہیں ہوئی ہے۔'' ہیری نے کانپتی ہوئی آواز میں کہا۔ ''میرا یقین کیجئے پروفیسر......!''

''تم یہ کیسے کہہ سکتے ہو پوٹر!'' پروفیسر میک گوناگل نے کرخت لہجے میں کہا۔ ''جب تک کہ تم اس پر سواری نہ کرلو۔ اور ایسا تب تک نہیں ہوسکتا جب تک کہ ہمیں یہ یقین نہ ہو جائے کہ اس کے ساتھ کوئی گڑبڑ نہیں کی گئی ہے۔ میں تمہیں اس بارے میں خبر دیتی رہوں گی۔''

پروفیسر میک گوناگل مڑیں اور فائر بولٹ کو اُٹھا کر تصویر کے سوراخ سے باہر نکل گئیں۔ ان کے جانے کے بعد تصویر کا سوراخ بن

ہو چکا تھا لیکن پھر بھی ہیری کی نظریں اسی طرف گھورتی رہیں۔اس کے ہاتھ میں اب بھی بہاری ڈنڈے کی دیکھ بھال والا صندوقچہ پکڑا ہوا تھا۔ پھر رون نے غصیلے لہجے میں ہرمائنی کی طرف دیکھا۔

''تم بھاگتی ہوئی میک گوناگل کے پاس کیوں گئی تھی؟''

ہرمائنی نے اپنی کتاب ایک طرف پھینک دی۔اس کا چہرہ اب بھی گلابی تھا۔لیکن وہ اُٹھ کر رون کے سامنے تن کر کھڑی ہوگئی۔

''کیونکہ میں نے سوچا......اور پروفیسر میک گوناگل بھی مجھ سے متفق ہوگئیں کہ شاید ہیری کو یہ مہنگا ترین بہاری ڈنڈا 'سیریس بلیک' نے بھیجا ہو؟''

☆☆☆☆

بارھواں باب

# پشت بان جادو

ہیری جانتا تھا کہ ہرمائنی کی نیت اچھی تھی لیکن اس کے باوجود وہ اس سے ناراض تھا۔ وہ نہایت مختصر وقت تک دنیا کے سب سے اعلیٰ بہاری ڈنڈے فائربولٹ کا مالک تھا لیکن ہرمائنی نے دخل اندازی کے باعث وہ بہاری ڈنڈا اس کے ہاتھوں سے نکل چکا تھا۔ اب تو وہ یہ بھی نہیں جانتا تھا کہ وہ بہاری ڈنڈے کو دوبارہ دیکھ بھی سکے گا یا نہیں۔ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ فائربولٹ میں اب تک کوئی گڑبڑ نہیں تھی لیکن شیطانی اثرات کی جانچ پڑتال کے بعد اس کا نہ جانے کیا حال ہوگا؟

رون بھی ہرمائنی پر آگ بگولا تھا۔ جہاں تک اس کا سوال تھا، وہ یہ تسلیم کرتا تھا کہ ایک دم نئے فائربولٹ کے پرزے پرزے کھول اس کی جانچ کرنا کسی جرم سے کم نہیں تھا۔ بہرحال ہرمائنی اپنے کام کو صحیح مانتی تھی پھر بھی وہ ہال میں آنے سے کترانے لگی۔ ہری اور رون جانتے تھے کہ اس نے لائبریری میں ڈیرہ جمالیا ہے مگر انہوں نے اسے منہ لگانے کی کوئی کوشش نہیں کی۔ جب نئے سال کا آغاز ہوا اور کچھ وقت بیت گیا تو سکول میں چہل پہل بڑھنے لگی۔ طلباء اپنی چھٹیاں منا کر واپس لوٹ آئے۔ گری فنڈر کے ہال میں ایک بار پھر شور اور بھیڑ نے جگہ بنالی تو یہ تبدیلی ان دونوں کیلئے خوشگوار ثابت ہوئی۔ ان کی بوریت ختم ہونے لگی۔

اولیور وڈ نے پڑھائی کے نئے مرحلے (ٹرم) کے آغاز پر پہلی رات ہی ہیری کو جالیا اور دیر تک اس سے گفتگو کی۔

''کرسمس اچھی رہی؟'' اس نے پوچھا۔ پھر جواب کا انتظار کئے بغیر ہی وہ بیٹھ گیا اور دھیمی آواز میں بولا۔ ''میں کرسمس کے دوران سوچ رہا تھا ہیری! آہ پچھلے میچ میں...... اگر روح کھچڑ اگلے میچ میں بھی آ گئے...... میرا مطلب ہے کہ...... ہمارا کیا ہوگا؟ تم...... ایک بار پھر......!''

وڈ عجیب طریقے سے جملوں کو ادھورا چھوڑتے ہوئے رُک گیا۔

''میں اس کا حل نکالنے کی کوشش کر رہا ہوں۔'' ہیری نے فوراً کہا۔ ''پروفیسر لوپن نے کہا تھا کہ وہ مجھے یہ سکھا دیں گے کہ روح کھچڑوں کو دور کیسے بھگایا جاسکتا ہے؟ شاید وہ اسی ہفتے سے سکھانا شروع کر دیں گے۔ انہوں نے کہا تھا کہ وہ کرسمس کے بعد اس کام کا آغاز کریں گے......''

''یہ اچھا ہوگا!'' وڈ کے چہرے کی پریشانی اب کم ہوگئی۔''اگر ایسا ہوا تو سب ٹھیک ہو جائے گا۔ میں سچ مچ نہیں چاہتا ہوں کہ تمہاری جگہ کسی اور کو متلاشی بناؤں ہیری! اور کیا تم نے اپنے نئے بہاری ڈنڈے کا بندوبست کرلیا ہے......یعنی آرڈر دے دیا ہے۔''

''نہیں!'' ہیری نے آہستگی سے کہا۔

''اسے کرسمس کے تحفوں میں ایک فائر بولٹ ملا تھا'' رون نے جلدی سے کہا۔

''فائر بولٹ......؟ نہیں تم مذاق کر رہے ہو؟......اصلی فائر بولٹ......؟''

''اتنا خوش ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔'' ہیری نے اُداسی سے کہا۔''وہ فائر بولٹ اب میرے پاس نہیں ہے۔ اسے ضبط کرلیا گیا ہے۔'' اور پھر اس نے پوری داستان اس کے سامنے کھول کر رکھ دی۔ یہ بات بڑی تکلیف دہ تھی کہ فائر بولٹ کو کھول کر اس کی جانچ کی جارہی تھی۔

''شیطانی جادو کے اثرات......؟ اس پر یہ سب کیسے ہوسکتا ہے؟''

''سیریس بلیک!'' ہیری نے ٹھوس لہجے میں کہا۔''لوگوں کا خیال ہے کہ وہ میرے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑا ہوا ہے اس لئے پروفیسر میک گونا گل کو یہی اندازہ ہے کہ وہ مجھے یہ بہاری ڈنڈا بھیج کر کوئی خطرناک کام کرنا چاہتا ہے......''

وڈ نے اس طرف دھیان ہی دیا تھا کہ ایک پاگل، جنونی اور خونی قاتل اس کے متلاشی کے پیچھے پڑا ہے۔ وہ بولا۔''لیکن سوچنے کی بات ہے کہ بلیک فائر بولٹ کیسے خرید سکتا ہے؟ وہ اس وقت لوگوں کی نظروں سے چھپ کر زندگی گزارنے پر مجبور ہے۔ ہر طرف اس کی تلاش جاری ہے، ہر کوئی اس کے چہرے سے واقف ہے۔ وہ کوالٹی کیوڈچ سپلائزر کی دوکان میں جا کر کھلم کھلا ایک بہاری ڈنڈا کیسے خرید سکتا ہے......؟''

''میں یہ سب جانتا ہوں!'' ہیری بولا۔''لیکن میک گونا گل پھر بھی اس کے کل پرزے کھول کر اپنی تسلی کیلئے جانچ کرنا ضروری سمجھتی ہیں۔''

وڈ کا چہرہ اس کی بات سن کر زرد پڑ گیا۔

''کل پرزے کھول کر......؟ میں اس بارے میں ان سے بات کروں گا۔'' وڈ نے وعدہ کرتے ہوئے کہا۔''میں انہیں صحیح صورت حال سے آگاہ کروں گا......فائر بولٹ......اصلی فائر بولٹ! ہماری ٹیم میں......آخر ہماری طرح وہ بھی تو چاہتی ہیں کہ گری فنڈر کیوڈچ کپ جیتے......میں انہیں پوری طرح سمجھانے کی کوشش کروں گا......فائر بولٹ......''

اگلے دن سے کلاسز کا باقاعدہ آغاز ہوگیا تھا۔ کوئی بھی جنوری کے ٹھنڈی صبح کھلے جنگل کے پاس دو گھنٹے گزارنے کا خواہش مند نہیں تھا لیکن ہیگرڈ نے وہاں پر آگ کا الاؤ جلا رکھا تھا۔ اس آگ میں سلے منڈر چھپکلیاں گھوم رہی تھیں۔ ان کی حرکتیں دیکھ کر طلباء کی بوریت جاتی رہی اور ان سے لطف اندوز ہونے لگے۔ طلباء نے الاؤ کو روشن رکھنے کیلئے اپنی مدد آپ کے تحت سوکھی لکڑیاں اور پتے

اکٹھے کئے۔ آگ کے شعلے جتنے زیادہ بلند ہوتے، اتنا ہی سلے منڈر چھپکلیاں جوش اور خوشی کا اظہار کرتیں۔ وہ آگ کی لپٹوں پر اوپر نیچے کودتی اور قلابازیاں لگاتی۔ آگ میں ان کا رنگ سفید دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے بجائے علم جوتش کی نئی سہ ماہی کی پہلی کلاس میں انہیں کچھ زیادہ مزہ نہیں آ پایا تھا۔ اس کلاس میں دست شناسی کا باب شروع کیا گیا تھا۔ پروفیسر ٹراؤلینی نے ھیری کو یہ معلومات دینے میں ذرا بھر دیر نہیں لگائی تھی کہ اس کے ہاتھ میں زندگی کی لکیر بہت چھوٹی ہے، اتنی چھوٹی لکیر تو انہوں نے آج تک کسی بھی ہاتھ میں نہیں دیکھی تھی۔

ھیری تاریک جادو سے تحفظ کی کلاس میں جانے کیلئے بے تاب تھا۔ وڈ سے ہوئی گفتگو کے بعد وہ جلد از جلد روح کھچڑوں کے خلاف حفاظتی تدابیر کو سیکھ لینا چاہتا تھا۔

جب ھیری نے کلاس کے اختتام پر پروفیسر لوپن کو ان کا وعدہ یاد دلایا تو وہ چونک کر بولے۔ ''اوہ ہاں! ...... مجھے ذرا سوچنے دو......جمعرات کی شام کو آٹھ بجے؟'' جادوئی تاریخ کے مطالعے والا کلاس روم اتنا بڑا ہے کہ ہم وہاں پر اس کی مشق کر سکتے ہیں ...... اس بارے میں مجھے بہت سوچ بچار کرنا ہوگا کہ ہم یہ کام کیسے کریں گے......ظاہر ہے مشق کرنے کیلئے ہم سکول کے اندر ایک اصلی روح کھچڑ کو لا نہیں سکتے ہیں......؟

جب وہ راہداریوں کو عبور کرتے ہوئے ڈنر کرنے کیلئے بڑے ہال میں جا رہے تھے تو رون نے کہا۔ ''وہ اب بھی بیمار دکھائی دے رہے ہیں...... ہے نا! تمہارا کیا اندازہ ہو سکتا ہے کہ انہیں درحقیقت کیا ہوا ہے؟''

انہیں اپنے عقب میں کسی کی عجیب سی ہنسی سنائی دی۔ انہوں نے مڑ کر دیکھا، وہاں ہر مائنی تھی جو ایک تلوار والے بلند قامت مجسمے کے نیچے اپنے بستے کو سہارا دے کر اس کے ساتھ جتی ہوئی تھی۔ اس میں اس قدر کتابیں بھری ہوئی تھیں کہ بستہ اب بند ہونے کا نام ہی لے رہا تھا۔

''تم ہم پر ہنس کیوں رہی ہو......؟'' رون نے چڑتے ہوئے کہا۔

''کسی بات پر نہیں۔'' ہر مائنی نے اپنے بستے کو دوبارہ اپنے کندھے پر ڈالتے ہوئے اونچی آواز میں کہا۔

''نہیں! تم واقعی ہنسی ہو۔'' رون نے غرا کر کہا۔ ''میں نے کہا تھا کہ لوپن کے ساتھ کیا گڑبڑ ہے اور یہ سن کر تم ہنسنے لگی تھی۔''

''کیا یہ بات سب کو صاف دکھائی نہیں دے رہی ہے۔'' ہر مائنی نے اپنی سمجھداری جھاڑتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے!'' رون نے جھجکتے ہوئے کہا۔ ''تم اگر نہیں بتانا چاہتی ہو تو مت بتاؤ۔''

''اچھی بات ہے۔'' ہر مائنی نے نخوت بھری آواز میں کہا اور وہاں سے چل دی۔

''وہ کچھ نہیں جانتی ہے۔'' رون نے غصے سے ہر مائنی کو گھورتے ہوئے کہا۔ ''وہ تو صرف یہ کوشش کر رہی تھی کہ ہم اس سے دوبارہ بولنا شروع کر دیں......''

☆☆☆☆

جمعرات کی شام آٹھ بجے ہیری بے تابی سے گری فنڈر کے ہال سے باہر نکلا اور تیز تیز چلتا ہوا راہداریاں پھلانگتا ہوا جادوئی تاریخ کے مطالعے والے کلاس روم میں پہنچ گیا۔ کلاس روم کا دروازہ کھلا ہوا تھا اور اندر گھپ اندھیرا تھا۔ ہیری نے اپنی جادوئی چھڑی سے کلاس روم کی بتیاں روشن کر دیں۔ پانچ منٹ تک وہ انتظار کے لمحوں میں بھٹکتا رہا۔ پھر پروفیسر لوپن کی جھلک دکھائی دی۔ وہ جب اندر داخل ہوئے ان کے ساتھ ایک بڑا صندوق تھا جسے وہ اُٹھائے ہوئے تھے۔ انہوں نے آگے بڑھ کر اس صندوق کو پروفیسر بنس کے ڈیسک پر جما دیا۔

''یہ کیا ہے؟'' ہیری نے جلدی سے پوچھا۔

''ایک اور چھلاوہ......'' پروفیسر لوپن نے اپنا چوغہ کھولتے ہوئے کہا۔ ''میں منگل کے روز سے سکول کی پوری عمارت میں کسی چھلاوے کی تلاش کر رہا تھا۔ خوش قسمتی سے یہ چھلاوہ مجھے مسٹر فلیچ کی فائلوں والی الماری کے گہرائی میں چھپا ہوا مل گیا......اصلی روح کھچڑ کا یہ سب سے عمدہ نعم البدل ہوسکتا ہے۔ تمہیں دیکھتے ہی یہ چھلاوہ روح کھچڑ کا روپ اختیار کر لے گا اور تم اس پر اپنی مشق کر سکتے ہو۔ مشق کے بعد میں اسے اپنے آفس میں بند رکھوں گا۔ میرے ڈیسک میں ایک خفیہ دراز ہے جو یقیناً اسے پسند آئے گا......''

''ٹھیک ہے پروفیسر!'' ہیری نے کہا۔ وہ ایسا نظر آنے کی کوشش کر رہا تھا جیسے وہ ڈرنے کے بجائے خوش ہو رہا ہو کہ لوپن نے اصلی روح کھچڑ کا اتنا اچھا نعم البدل تلاش کر لیا ہے۔

''تو......'' پروفیسر لوپن نے اپنی جادوئی چھڑی باہر نکالی اور ہیری کو بھی ایسا کرنے کا اشارہ کیا۔ ''میں آج تمہیں جو جادوئی کلمہ سکھانے جا رہا ہوں وہ نصابی پڑھائی سے بہت مختلف ہے۔ یہ بہت ماہر اور خصوصی تربیت یافتہ جادوگروں کا جادو ہے ہیری! اسے معمولی جادوگر سیکھ ہی نہیں پاتے ہیں۔ اسے 'پشت بان جادو' کہا جاتا ہے۔''

''مگر یہ کیسے کام کرتا ہے......؟'' ہیری نے گھبرائے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

''دیکھو!'' پروفیسر لوپن نے کہا۔ ''جب یہ ٹھیک طرح سے کام کرتا ہے تو اس سے ایک ایسا روشن ہالہ نمودار ہوتا ہے جو اپنے کرنے والے کو حفاظتی حصار میں لے لیتا ہے۔ یہ روشنی روح کھچڑوں کیلئے تکلیف دہ ثابت ہوتی ہے اور وہ اس سے دور بھاگتے ہیں۔ پشت بان جادو تمہاری حفاظت کرتا ہے اور تمہارے اور روح کھچڑوں کے درمیان ایک آہنی دیوار کا کام کرتا ہے۔''

ہیری کے ذہن میں اچانک ایک تصور ابھر آیا کہ وہ ہیگرڈ کی جسامت کے کسی شخص کے پیچھے دبکا ہوا ہے جس کے ہاتھ میں ایک موٹا ڈنڈا ہو۔ پروفیسر لوپن نے آگے بات بڑھائی۔

''پشت بان ایک طرح کا مثبت جادو ہے، یہ ان چیزوں کی نگہبانی کرتا ہے جنہیں روح کھچڑ اپنی غذا بنانے کی کوشش کرتے ہیں ......امیدیں، خوشیاں، جینے کی امنگیں، پرمسرت لمحات، کھلکھلاتے جذبات...... چونکہ پشت بان جادو عام انسانوں کی طرح پژمردہ

نہیں ہوسکتا ہے اسی لئے روح کھچڑ اس پر اپنا خوفناک اثر ڈال نہیں پاتے ہیں۔اسے استعمال کرنے کیلئے تخیل میں بھرپور تصور بنانا ہوگا ......ایک مکمل اور دیرپا تصور......میں تمہیں اس بارے میں خبردار کرنا چاہوں گا کہ ممکن ہے کہ تم اس بھرپور تصور کو دیرپا اور مکمل نہ بنا پاؤ۔ اس کی وجہ صاف ہے کہ یہ نہایت اونچے درجے کا جادو ہے......کسی بھی قابل جادوگر کو اس میں مشکلات یا پھر ناکامی ہوسکتی ہے۔''

''پشت بان کا تخیلی خاکہ کیسے دکھائی دیتا ہے؟'' ہیری نے تجسس سے پوچھا۔

''تخیل کی تصویر یا خاکہ جب روشنی کا لباس اوڑھ کر ذہن کے پردوں سے نکل کر نظروں کے سامنے آتا ہے تو اس کا کوئی بھی روپ ہوسکتا ہے۔ ہر جادوگر کا 'پشت بانی تخیل' الگ الگ طرح کا ہوتا ہے۔''

''اور اسے ذہن کے دریچوں سے باہر کیسے نکالا جاتا ہے؟''

''ایک جادوئی کلمے سے......!'' پروفیسر لوپن نے کہا۔''لیکن ایسا تبھی ہوسکتا ہے جب جادوئی کلمہ پڑھتے وقت اپنی پوری توجہ کسی بہت ہی خوشگوار یاد دیرپا واقعے پر مرتکز کر دی جائے۔''

ہیری نے کسی خوشگوار یاد کی تلاش کرنے کی کوشش کی۔ ڈرسلی خاندان میں برپا ہوئے غیر معمولی حادثات پر غور کیا مگر وہ کوئی بھی اس قابل نہیں تھا کہ اس سے کام چلایا جاسکتا۔ بالآخر اس نے ان لمحات کو منتخب کیا جب اس نے پہلی بار بہاری ڈنڈے پر سواری کا لطف اُٹھایا تھا۔

''ٹھیک ہے۔'' اس نے کہا اور یہ یاد کرنے کی کوشش کی کہ اسے اس وقت کتنا خوشگوار احساس ہوا تھا۔

''جادوئی کلمہ یہ ہے......پشت بان نمودارم' پروفیسر لوپن نے اپنا گلا صاف کرتے ہوئے کہا۔''تم اپنی خوشگوار یاد پر اپنی کامل توجہ مرتکز کئے ہونا ہیری......؟''

''ہاں!'' ہیری نے اپنے اتھل پتھل خیالات کو ہٹا کر اپنی توجہ بہاری ڈنڈے کی پہلی سواری پر مرتکز کرتے ہوئے کہا۔''پشت با نمودارم......نہیں......پشت بان نمودام......معاف کیجئے گا......پشت بان نمودارم......پشت بان نمودارم......''

اچانک اس کی جادوئی چھڑی کے کنارے سے ایک چیز نکلی جو سفید دھوئیں کی لکیر طرح دکھائی دے رہی تھی۔

''کیا آپ نے اسے دیکھا......؟'' ہیری نے دھڑکتے ہوئے دل پر ہاتھ رکھ کر کہا۔'' کچھ ہوا تھا......''

''بہت عمدہ کوشش!'' پروفیسر لوپن نے مسکراتے ہوئے کہا۔''تو پھر روح کھچڑ پر اس کا استعمال کرنے کیلئے تم تیار ہو......؟''

''ہاں!'' ہیری نے اپنی چھڑی کو کس کر پکڑتے ہوئے کہا۔ وہ کھسک کر کلاس روم کے وسطی حصے میں آ گیا تھا۔ اس نے ہوا کی پہلی پرواز پر اپنے دماغ کو مکمل طور پر مرتکز کرنے کی کوشش کی۔ مگر اس کے ذہن میں رہ رہ کر کوئی اور ہی خیال دستک دے رہا تھا...... اب اسے کسی بھی پل اپنی ماں کی چیختی ہوئی آواز ایک بار پھر سنائی دے سکتی تھی......لیکن اسے اس بارے میں نہیں سوچنا چاہئے۔ ورنہ اسے ان کی چیخ دوبارہ سنائی دینا شروع ہو جائے گی اور وہ اسے سننا نہیں چاہتا تھا یا......درحقیقت وہ اسے سننا چاہتا تھا......

پروفیسر لوپن نے صندوق کا ڈھکن کھول دیا۔

صندوق سے ایک روح کھچڑ دھیمے انداز میں باہر نکلتا ہوا دکھائی دیا جس کا رُخ ہیری کی طرف تھا۔ اس نے اپنا سیاہ نقاب سے ڈھکا ہوا چہرہ ہیری کی طرف گھمایا۔ کلاس روم میں چاروں طرف بتیاں جھپکنے لگیں اور پھر بجھ گئیں۔ روح کھچڑ نے صندوق سے باہر قدم رکھا اور ہیری کی طرف خاموشی سے بڑھنے لگا۔ پھر ایک گہری، خطرناک تیز سانس کھنچنے کی آواز سنائی دی۔ ہیری کو ایک بار پھر سرد ترین لہر اپنے بدن میں دوڑتی ہوئی محسوس ہوئی۔

''پشت بان نمودارم...... پشت بان نمودارم...... پشت بان نمودارم......''

مگر کلاس روم اور روح کھچڑ اب دھندلے ہو رہے تھے...... ہیری ایک بار پھر سفید کہر کی کسی گہری کھائی میں گرتا جا رہا تھا...... اب اسے اپنی ماں کی آوازیں کافی صاف اور اونچی سنائی دے رہی تھیں۔

''ہیری کو نہیں...... ہیری کو نہیں...... رحم کرو...... میں کچھ بھی کروں گی......''

''دور ہٹ جاؤ احمق عورت......''

''ہیری!''

ہیری جھٹکے کے ساتھ اصلی دنیا میں واپس آ گیا۔ وہ فرش پر پیٹھ کے بل لیٹا ہوا تھا۔ کلاس روم کی بتیاں ایک بار پھر جل چکی تھیں۔ اسے یہ پوچھنے کی قطعی ضرورت نہیں تھی کہ کیا ہوا تھا؟

''معاف کیجئے!'' وہ بڑبڑاتے ہوئے بیٹھ گیا۔ اسے احساس ہوا کہ اس کے چشمے کے پیچھے ٹھنڈا پسینہ بہہ رہا ہے۔

''تم ٹھیک تو ہو......؟'' پروفیسر لوپن نے پوچھا۔

''ہاں......!'' ہیری ایک ڈیسک کا سہارا لے کر کھڑا ہوا اور پھر اس پر جھک گیا۔

''یہ لو......'' پروفیسر لوپن نے اسے ایک مینڈک کی شکل کی چاکلیٹ پکڑا دی۔ ''اگلی کوشش کرنے سے پہلے اسے کھا لو۔ مجھے امید نہیں تھی کہ تم یہ کام پہلی بار میں کر لو گے۔ سچ تو یہ ہے کہ اگر تم اسے پہلی بار میں کر لیتے تو مجھے بے حد حیرانگی ہوتی......''

''اب تو حالت اور بگڑتی جا رہی ہے۔'' ہیری نے مینڈک کا سر کھاتے ہوئے دھیمے انداز میں کہا۔ ''میں اپنی ماں کی آواز اس بار اور بھی زیادہ واضح اور تیز سنی...... اور اس کی...... والڈی مورٹ کی۔''

پروفیسر لوپن کا چہرہ اب اور زرد پڑ گیا تھا۔

''ہیری اگر تم یہ نہیں کرنا چاہتے ہو تو رہنے دو...... میں سمجھتا ہوں......''

''میں یہ کرنا چاہتا ہوں۔'' ہیری نے تیزی سے کہا اور جلدی سے بچی ہوئی چاکلیٹ کو اپنے منہ ڈال لیا۔ ''مجھے یہ کرنا ہی ہے۔ اگر روح کھچڑ ریون کلا والے میچ میں پھر سے آ گئے تو کیا ہوگا؟ میں دوبارہ گرنا برداشت نہیں کر سکتا۔ اگر ہم یہ میچ بھی ہار گئے تو ہمارے

ہاتھ سے کیوڈچ کپ نکل جائے گا۔''

''تو پھر ٹھیک ہے۔'' پروفیسر لوپن نے کہا۔ ''تمہیں کسی اور یاد کو منتخب کرنا چاہئے جو سچ مچ خوشگوار اور پر اثر ہو۔ پھر تمہیں اس پر اپنی پوری توجہ مرتکز کرنا ہوگی...... تمہاری پچھلی یاد زیادہ قوت بخش ثابت نہیں ہوئی۔''

ہیری نے اپنے ذہن پر زور ڈالا۔ پھر وہ اس نتیجے پر پہنچا کہ جب گری فنڈر نے گذشتہ سال ہاؤس کپ جیتا تھا تو اسے بے حد خوشی ہوئی تھی۔ وہ یاد حیرت انگیز طور پر خوشگوار تھی۔ اس نے دوبارہ اپنی چھڑی کس کر پکڑ لی اور کلاس روم کے درمیان میں پہنچ گیا۔

''تیار ہو؟'' پروفیسر لوپن نے صندوق کا ڈھکن پکڑتے ہوئے پوچھا۔

''ہاں تیار ہوں!'' ہیری نے ہمت باندھتے ہوئے کہا۔ وہ اپنے ذہن میں گری فنڈر کے ہاؤس کپ کی جیت کی خوشگوار یادوں کو بھرنے کی پوری کوشش کر رہا تھا۔ ساتھ ہی وہ یہ کوشش بھی کر رہا تھا کہ وہ اس بارے میں بالکل نہ سوچے کہ صندوق کھلنے کے بعد کیا ہوگا؟

''چلو!'' پروفیسر لوپن نے ڈھکن کھولتے ہوئے کہا۔ کمرہ ایک بار پھر بہت یخ بستہ اور اندھیرا ہوتا چلا گیا۔ روح کھچڑ آگے کی طرف لہرایا اور اس کا چہرہ ہیری پر ٹھہر گیا۔ اس نے کھڑکھڑاتی ہوئی سانس کھینچی۔ اس کا سڑا بوسیدہ ہاتھ ہیری کی طرف بڑھا۔

''پشت بان نمودارم...... پشت بان نمودارم...... پشت بان نمودارم......''

سفید دھند کی چادر گہری ہوتی جا رہی تھی۔ اس کے آنکھوں میں دھندلا پن بڑھنے لگا۔ بڑی اور دھندلی چیزیں اس کے چاروں طرف ہل رہی تھیں...... پھر ایک نئی آواز سنائی دی۔ ایک آدمی کی آواز جو دہشت میں چلا رہا تھا۔

''للّی! ہیری کو لیکر چلی جاؤ۔ وہ آ گیا ہے۔ جاؤ...... بھاگو...... میں اسے سنبھالتا ہوں۔''

کہیں دور کمرے کا دروازہ بھڑبھڑانے کی آواز سنائی دی۔ پھر تیز آواز میں ایک دروازہ کھل گیا...... اونچی آواز میں کوئی تیکھے انداز میں قہقہہ لگا رہا تھا......

''ہیری...... ہیری جاگو...... اُٹھو!''

پروفیسر لوپن ہیری کے چہرے کو بری طرح تھپتھپا رہے تھے۔ اس بار تو ہیری کو یہ سمجھنے میں منٹ نہیں لگا کہ وہ کلاس روم کے دھول بھرے فرش پر لیٹا ہوا تھا۔

''میں نے اپنے ڈیڈی کی آواز سنی۔'' ہیری نے دھیمے لہجے میں سرگوشی کی۔ ''ایسا پہلی بار ہوا ہے کہ میں نے ان کی آواز سنی ہے...... انہوں نے والڈی مورٹ سے مقابلہ کرنے کی کوشش کی تھی۔ تا کہ ممی کو وہاں سے نکل جانے کا موقع مل جائے۔''

ہیری کو اچانک احساس ہوا کہ اس کے چہرے پر پسینے کے ساتھ ساتھ آنسو بھی بہہ رہے تھے۔ اس نے اپنا چہرہ جھک کر لباس سے پونچھ ڈالا اور اپنے جوتے کے تسمے باندھنے کی اداکاری کرنے لگا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ لوپن اس کی آنکھوں میں آنسوؤں کی جھلک دیکھ سکے۔

''تم نے جیمس کی آواز سنی؟'' پروفیسر لوپن نے بھرائے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

''ہاں......!'' آنکھیں خشک کرتے ہوئے ہیری نے اوپر دیکھا۔'' آپ انہیں جانتے ہیں؟''

''ہاں! میں جانتا ہوں۔'' پروفیسر لوپن نے کہا۔'' اتفاق کی بات ہے کہ ہم ہوگورٹس میں دوست تھے۔ سنو ہیری!......ہمیں آج رات یہیں تک رُک جانا چاہئے۔ اس تخیلی تصور کی تشکیل نہایت دشوار کام ہے...... مجھے تمہیں اتنی مشکل میں ڈالنے والا مشورہ دینا ہی نہیں چاہئے تھا۔''

''نہیں!'' ہیری نے جلدی سے کہا۔ وہ دوبارہ اُٹھ کھڑا ہوا۔'' میں ایک بار اور کوشش کروں گا۔ میں زیادہ مضبوط خوشگوار یادیں بنانے کے بارے میں سوچ نہیں پارہا ہوں شاید یہی اصلی وجہ ہے......ذرا ٹھہرئیے!''

اس نے اپنے دماغ پر زور ڈالا۔ ایک حقیقی خوشگوار یاد......ایسی یاد جس سے وہ ایک اچھا اور مضبوط تخیل کی تشکیل کر سکے۔ جس پل اس نے پہلی بار سنا تھا کہ وہ ایک جادوگر ہے اور ڈرسلی خاندان سے نکل کر ہوگورٹس جانے والا تھا۔ اس سے زیادہ خوشگوار لمحات اور کون سے ہو سکتے تھے...... جب اس نے سنا تھا کہ وہ پرائیویٹ ڈرائیو چھوڑ کر جانے والا ہے......اس نے اسی یاد کو اپنا تخیلاتی تصور بنانے کی کوشش کی پھر وہ اچھل کر کھڑا ہو گیا اور ایک بار پھر صندوق کے سامنے پہنچ گیا۔

''تیار ہو؟'' پروفیسر لوپن نے پوچھا۔ جن کے چہرے پر ایسا تاثر پھیلا ہوا تھا کہ وہ یہ کام مجبوراً کر رہے ہوں۔'' اپنی خوشگوار یاد پر پوری طرح دھیان مرتکز کرو۔ ٹھیک ہے......اب شروع کرتے ہیں۔''

انہوں نے تیسری بار صندوق کا ڈھکن کھولا اور اس میں سے روح کھچڑ باہر نکلا۔ کمرہ یخ بستہ اور دھندلا ہونے لگا۔

''پشت بان نمودارم!'' ہیری غراتے ہوئے بولا۔'' پشت بان نمودارم......''

ہیری کے دماغ میں چیخوں کا سلسلہ ایک بار پھر سے شروع ہو گیا تھا۔ فرق یہ تھا کہ اس بار اسے ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے یہ آوازیں بے سرے اور مصنوعی پن سے پیدا ہو رہی ہوں۔ یہ کبھی دھیمی اور کبھی تیز ہو جاتی تھیں۔ اسے اب بھی روح کھچڑ دکھائی دے رہا تھا...... جو اس کی طرف بڑھنے کے بجائے اب رُک گیا تھا......اور پھر ہیری کی چھڑی کی نوک سے ایک بڑا سفید سایہ باہر نکلا اور وہ آگے بڑھ کر اس اور روح کھچڑ کے درمیان میں لہرانے لگا۔ ایسے لگا جیسے دونوں کے درمیان شیشے کی دیوار تن گئی ہو۔ ہیری کے پیر بری طرح کانپ رہے تھے لیکن وہ اب بھی اپنے پیروں پر ہی کھڑا تھا......لیکن اسے یہ معلوم نہیں تھا کہ وہ کب تک اپنے پیروں پر کھڑا رہ پائے گا۔

''لاجواب......'' پروفیسر لوپن نے ان دونوں کے درمیان کودتے ہوئے کہا۔

ایک زوردار کھٹاک کی آواز ہوئی اور روح کھچڑ کے ساتھ ہی ہیری کا دھندبھرا تخیلاتی عکس بھی غائب ہو گیا۔ ہیری ہانپتا ہوا ایک کرسی میں دھنس گیا۔ اس کے پیر کانپ رہے تھے اور وہ اتنی زیادہ تھکاوٹ محسوس کر رہا تھا جیسے وہ ابھی ابھی میلوں دوڑ کر وہاں پہنچا ہو۔

اس نے کنکھیوں سے دیکھا کہ پروفیسر لوپن چھلاوے کو اپنی چھڑی سے صندوق میں واپس بھیج رہے ہیں۔ چھلاوہ ان کے سامنے پہنچتے ہی بڑی سفید گیند میں بدل گیا تھا۔

''بہت اعلیٰ!'' پروفیسر لوپن نے ہیری کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہا۔''بہت اعلیٰ ہیری! حیرت انگیز طور پر یہ ایک اچھا آغاز تھا......''

''کیا ہم ایک اور کوشش کر سکتے ہیں......بس ایک اور؟''

''ابھی نہیں!......'' پروفیسر لوپن نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔''ایک رات کیلئے اتنی کوشش کافی ہے اب......''

انہوں نے ہیری کو ہنی ڈیوکس کی ایک بڑی چاکلیٹ پکڑا دی۔

''یہ پوری چاکلیٹ کھالو......ورنہ میڈم پامفری میری جان کے پیچھے پڑ جائیں گی۔ اور اگلے ہفتے اسی وقت......!''

''ٹھیک ہے!'' ہیری نے کہا اس نے چاکلیٹ کھاتے کھاتے دیکھا کہ پروفیسر لوپن اب ان بتیوں کو بجھا رہے تھے جو روح کھچڑ کے غائب ہونے کے بعد دوبارہ از خود جل اُٹھی تھیں۔ اسی وقت اس کے دل میں ایک خیال پیدا ہوا۔

''پروفیسر لوپن!'' اس نے دھیمے لہجے میں کہا۔''اگر آپ میرے ڈیڈی کو جانتے تھے تو یقیناً آپ سیریس بلیک کو بھی جانتے ہی ہوں گے؟''

پروفیسر لوپن نے تیزی سے اس کی طرف پلٹ کر دیکھا۔

''تمہارے دل میں یہ خیال کیونکر پیدا ہوا؟'' انہوں نے تیزی سے پوچھا۔

''کچھ نہیں!......میرا مطلب ہے......میں بس یہ جانتا ہوں کہ وہ ہوگورٹس میں دوست تھے......''

پروفیسر لوپن کے چہرے پر دھیمی سی مسکراہٹ کے ساتھ راحت پھیل گئی۔

''ہاں! میں اسے جانتا تھا۔'' انہوں نے تناؤ بھری آواز میں کہا۔''یا مجھے ایسا لگتا ہے کہ میں اسے جانتا ہی نہیں تھا ہیری! اب باتیں بند اور فوراً چلنا چاہئے......بہت دیر ہو چکی ہے۔''

ہیری کلاس روم سے باہر نکل کر راہداری میں چلتے ہوئے ایک موڑ پر مڑ گیا۔ پھر وہ ایک تلوار والے مجسمے کے پیچھے سے گزر کر ایک بل دار راستے پر گھوما۔ وہ چاکلیٹ کھانے کیلئے رُکا اور نیچے بیٹھ کر چاکلیٹ کا ٹکڑا منہ میں بھرا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اسے بلیک کا ذکر نہیں چھیڑنا چاہئے تھا کیونکہ یہ صاف ظاہر تھا کہ پروفیسر لوپن اس کے بارے میں باتیں نہیں کرنا چاہتے تھے۔ وہ اپنے ماں باپ کے بارے میں سوچنے لگا۔

یہ الگ بات تھی کہ اس نے ڈھیر ساری چاکلیٹ کھالی تھی مگر پھر بھی اسے ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے اس کی ساری طاقت سلب کر لی گئی ہو۔ اپنے مرتے ہوئے والدین کے منہ سے آخری جملوں کا سننا ایک نہایت ہولناک منظر تھا لیکن یہ بھی سچ تھا کہ اس نے اپنے بچپن

سے لے کراب تک ان کی صرف یہی آوازیں سنی تھیں۔اسے یہ بھی محسوس ہوا کہ اس کے دل میں ان کی آوازیں سننے کی طلب اتنی شدید تھی کہ وہ ان کو سن پایا۔اسی لمحے اسے اس حقیقت کا ادراک بھی ہوا کہ اگر یہ خواہش یونہی برقرار رہی تو کبھی بھی پشت بان جادو کا صحیح اورطاقتورتخیل بنانے میں ناکام رہے گا۔

''وہ مرچکے ہیں!''اس نے خودکوسختی سے یاددلایا۔''وہ مرچکے ہیں......اوران کے آخری جملے سننے سے وہ واپس نہیں لوٹ آئیں گے!اگرتم کیوڈچ کپ جیتنا چاہتے ہوتو بہتر یہی ہوگا کہ خودکوسنبھال لو......''وہ اُٹھ کھڑا ہوااوراپنے منہ میں چاکلیٹ کا آخری ٹکڑا ڈالا اورگری فنڈرہال کی طرف چل پڑا۔

☆☆☆☆

سہ ماہی کے آغاز کے ایک ہفتے بعد ریون کلا اور سلے درن کے درمیان کیوڈچ کا میچ ہوا۔سلے درن کی ٹیم جیت تو گئی تھی لیکن بہت کم پوائنٹس کے ساتھ۔وڈ کے مطابق یہ گری فنڈرکیلئے نہایت خوشی کی خبرتھی کیونکہ ریون کلا کو ہرانے کے بعد گری فنڈر دوسری پوزیشن پرپہنچ جائے گا۔اس لئے اب وہ اپنی ٹیم کو ہفتے میں پانچ دن تربیتی مشقیں کروانے لگا تھا۔اس کا مطلب یہ تھا کہ پروفیسرلوپن کی روح کھچڑوں والی کلاس (جو چھ کیوڈچ کی تربیتی مشقوں سے زیادہ دم نکال لیتی تھی) کوملاکر ہیری کے پاس ہفتے میں ایک ہی رات بچتی تھی جس میں وہ اپنا سکول کا ہوم ورک کرسکتا تھا۔اس کڑی مشقت کے باوجود اس کا ہیجان ہرمائنی جتنا نہیں تھا۔ایسا لگتا تھا کہ بہت زیادہ پڑھائی کا بوجھ آخرکاراب ہرمائنی پرحاوی ہوگیا تھا۔ہررات کونگاہ ہٹائے بغیر وہ گری فنڈرکے ہال کے ایک کونے میں دکھائی دیتی تھی۔اس کی کتابیں کئی میزوں پرپھیلی رہتی تھیں۔علم الاعداد کی جادوئی پہیلیوں کے چارٹ،علم فلکیات کی لغات،ماگلوؤں کے بھاری بھرکم سامان اُٹھانے والے خاکے اوربے شمارنوٹس کی فائلیں۔وہ شاید ہی کسی سے بات کرتی ہوئی دکھائی دیتی تھی اورنہ ہی کوئی اس کی پڑھائی میں رکاوٹ ڈالتا تھا۔اگرکوئی اس کی توجہ پڑھائی سے ہٹانے کی کوشش کرتا تو وہ اسے روکھے انداز میں جھڑک دیا کرتی تھی۔

''وہ ایسا کیسے کررہی ہے؟''رون نے ایک شام ہیری سے سرگوشی کرتے ہوئے پوچھا۔اس وقت ہیری پروفیسر سنیپ کے دیئے گئے مضمون کو پورا کرنے کی کوشش کررہا تھا جوگرفت میں نہ آنے والے زہروں کے بارے میں تھا۔ہیری نے نظراُٹھا کر دیکھا۔ہرمائنی کتابوں کے اتنے اونچے ڈھیر کے پیچھے بیٹھی تھی کہ بمشکل دکھائی دے رہی تھی۔

''کیا؟''

''ہرمائنی اتنی ساری کلاسز میں کیسے جارہی ہے؟''رون نے کہا۔''آج صبح میں نے اسے علم الاعداد کے جادوئی کرتب والی پروفیسر وکٹر سے باتیں کرتے سنا تھا۔دونوں کل کی کلاس کے بارے میں بات چیت کررہی تھیں۔لیکن ہرمائنی وہاں نہیں ہوسکتی تھی کیونکہ اس وقت تو وہ ہمارے ساتھ جادوئی جانداروں کی دیکھ بھال کی کلاس میں تھی۔یہ دونوں کلاسیں ایک ہی وقت میں ہوتی ہیں۔اوراِرون میک ملن نے مجھے بتایا ہے کہ ہرمائنی نے ماگلوؤں کی تاریخ ایک مطالعہ کی ایک بھی کلاس سے ناغہ نہیں کیا۔جبکہ اس موضوع کی

کلاس اس وقت لگتی ہے جب علم جوتش کی کلاس اپنی نصف پڑھائی تک پہنچ جاتی ہے۔ عجیب بات ہے کہ اس نے علم جوتش کی بھی کوئی کلاس نہیں چھوڑی ہے۔''

ہیری کے پاس اتنا وقت نہیں تھا کہ وہ اس وقت ہرمائنی کے ناقابل یقین ٹائم ٹیبل کے اسرار سلجھانے کی کوشش کرتا۔ اسے دراصل سنیپ کا دیا ہوا مضمون پورا کرنا تھا لیکن وہ اپنی توجہ ہٹانے پر مجبور ہو گیا کیونکہ دو منٹ بعد ہی وہاں پر وڈ آ چکا تھا۔

''بری خبر ہے ہیری! میں ابھی پروفیسر میک گوناگل سے فائر بولٹ کے بارے میں بات کرنے گیا تھا۔ انہوں نے...... انہوں نے مجھے بری طرح جھڑک دیا۔ انہوں نے کہا کہ تمہاری تمام دلیلیں بالکل غلط ہیں۔ وہ کہہ رہی تھیں کہ مجھے کپ جیتنے کی زیادہ فکر ہے تمہاری زندگی کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔ صرف اس لئے کیونکہ میں نے ان سے کہا تھا کہ اگر سنہری گیند کو پکڑنے کے بعد فائر بولٹ تمہیں نیچے پھینک دے تو اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے۔'' وڈ نے بے یقینی میں اپنا سر ہلایا۔ ''حقیقت یہی ہے کہ جس طرح سے وہ مجھ پر چلا رہی تھیں...... کسی کو بھی نہیں لگتا ہے کہ میں نے کوئی بھیانک بات کہہ دی ہو پھر میں نے ان سے پوچھا کہ وہ فائر بولٹ کو کتنا عرصہ تک اپنے پاس رکھیں گی؟'' اس نے منہ بسور کر پروفیسر میک گوناگل کی آواز کی نقل کرتے ہوئے کہا۔ ''جب تک ضروری ہوگا وڈ......' میرا خیال ہے کہ تمہیں اب ایک نئے بہاری ڈنڈے کیلئے آرڈر کر دینا چاہئے ہیری! 'کون سی بہاری ڈنڈا' نامی کتاب کے آخر میں ایک آرڈر فارم موجود ہے...... تم نیمبس ۲۰۰۱ خرید سکتے ہو جیسی ملفوائے کے پاس ہے۔''

ہیری نے وڈ کو دوٹوک الفاظ میں یہ کہہ دیا تھا کہ ''میں ایسی کوئی چیز نہیں خریدوں گا جو ملفوائے کو اچھی لگتی ہو......''

☆☆☆☆

جنوری گزر چکا تھا اور فروری کا آغاز ہو گیا تھا لیکن دل دہلا دینے والے یخ بستہ موسم میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی نہیں ہوئی تھی۔ ریون کلا اور گری فنڈر کا میچ قریب آتا جا رہا تھا لیکن ہیری نے ابھی تک نئے بہاری ڈنڈے کا آرڈر نہیں دیا تھا۔ اب وہ جادوئی تغیرات کی ہر کلاس کے بعد پروفیسر میک گوناگل سے فائر بولٹ کی واپسی کے بارے میں دریافت کرتا تھا۔ رون اس کے عقب میں امید کے کرنیں سجائے کھڑا رہتا تھا اور ہرمائنی ہمیشہ اپنا چہرہ دوسری طرف پھیر لیا کرتی تھی۔

جب یہ بارہویں بار ہوا تو پروفیسر میک گوناگل نے اس کے لب ہلنے سے پہلے ہی کہہ دیا۔ ''نہیں پوٹر! تمہیں بہاری ڈنڈا ابھی واپس نہیں مل سکتا۔ ہم نے ہر قسم کے نقصان پہنچانے والے جادو کی تو جانچ کر لی ہے مگر پروفیسر فلٹ وک کی رائے ہے کہ اس پر کسی بھیانک اور خفیہ سفلی جادو کا بھی اثر ہو سکتا ہے۔ جانچ کی تکمیل پر میں تمہیں فوراً آگاہ کر دوں گی۔ اب براہ کرم مجھے مزید تنگ مت کرو......''

حالات کا گھن چکر ہیری کیلئے اس لئے بھی برا ثابت ہو رہا تھا کیونکہ وہ ابھی تک روح کھچڑوں سے مقابلہ کرنے والی تربیت میں کوئی بڑی کامیابی نہیں حاصل کر پایا تھا۔ وہ جتنی توقعات باندھے ہوئے تھا، کئی ہفتوں کے گزر جانے کے باوجود چھلاوے کے روح کھچڑ کے روپ میں آنے کے بعد وہ اس کے اور اپنے درمیان محض ایک دھندلی سی دیوار بنانے سے زیادہ کچھ اور نہیں کر پایا تھا۔ اس کا

پشت بانی جادوئی تخیل اتنا کمزور واقع ہوا تھا کہ وہ کسی بھی حقیقی روح کھچڑ کو بھگانے میں کامیاب نہیں ہوسکتا تھا۔اس کا جادوئی عکس کسی روئی کے گالے جیسے بادل کی صورت میں بیچ میں منڈلاتا رہتا تھا۔اسے مسلسل برقرار رکھنے میں ہیری کی قوت دن بہ دن کمزور پڑ رہی تھی۔اس مسلسل ناکامی کے باعث ہیری کو خود پر غصہ آنے لگا تھا۔وہ اس احساس جرم میں خود کو ملوث سمجھتا تھا کہ اس کے دل میں اپنے والدین کی آوازوں کو سننے کی خواہش کچھ زیادہ ہی بڑھتی جارہی تھی......

''تم خود سے کچھ زیادہ ہی امید کررہے ہو!'' پروفیسر لوپن نے چوتھی بار مشق میں ناکامی پر درشت لہجے میں کہا۔''تیرہ سال کے جادوگر کیلئے دھندلا جادوئی عکس بنالینا بھی بہت بڑی کامیابی قرار دی جاسکتی ہے۔کیا یہ اچھا نہیں ہے کہ تم اب بے ہوش نہیں ہورہے ہو......؟''

''میرا خیال تھا کہ پشت بان جادو روح کھچڑوں کو مجھ سے دور بھگا دے گا۔'' ہیری نے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔''اس سے وہ غائب ہوجائیں گے......''

''ایسا صرف مضبوط اور طاقتور تخیل کے جادوئی عکس سے ہی ممکن ہوسکتا ہے۔'' پروفیسر لوپن نے کہا۔''لیکن تم نے اتنی کم مشقوں سے ہی بہت زیادہ سیکھ لیا ہے۔اگر روح کھچڑ تمہارے اگلے کیوڈچ میچ میں آتے ہیں تو تم انہیں خود سے دور رکھ کر زمین پر بخیریت اتر سکتے ہو۔''

''مگر آپ نے تو کہا تھا کہ اگر روح کھچڑوں کی تعداد زیادہ ہوگی تو اس کام میں مشکلات پیدا ہوجائیں گی۔'' ہیری نے کہا۔

''مجھے تم پر پورا بھروسہ ہے۔'' پروفیسر لوپن نے مسکراتے ہوئے کہا۔''یہ لو......اب تمہیں اس کا انعام ملنا چاہئے۔تھری بروم سٹکس بار سے میں ایسی چیز لایا ہوں جو شاید تم نے کبھی نہیں چکھی ہوگی۔''

انہوں نے اپنے بریف کیس میں سے دو بوتلیں نکالیں۔

''بٹر بیئر!'' ہیری نے بنا سوچے سمجھے بول دیا۔''ہاں مجھے یہ بہت پسند ہے۔''

پروفیسر لوپن کی بھنوئیں تن سی گئیں۔

ہیری کو اپنی غلطی کا احساس ہوچکا تھا اس نے فوراً جھوٹ گھڑ ڈالا۔''وہ کیا ہے کہ ہاگس میڈ سے رون اور ہرمائنی میرے لئے لائے تھے......''

''اوہ......!'' پروفیسر لوپن کے منہ سے نکلا۔وہ اب بھی اس کی طرف شک بھری نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔''چلو! ریون کلا کے خلاف گری فنڈر کی جیت کے نام پر...... یہ الگ بات ہے کہ استاد ہونے کی حیثیت سے مجھے کسی بھی ہاؤس کی جانبداری نہیں کرنا چاہئے......'' انہوں جلدی سے آگے لقمہ لگا دیا۔

وہ تب تک نہایت خاموشی سے بٹر بیئر سے لطف اندوز ہوتے رہے جب تک ہیری نے وہ بات نہیں کہہ دی جس کے بارے

میں وہ کچھ عرصے سے سوچ رہے تھے۔

''پروفیسر! روح کھچڑ کے نقاب کے پیچھے کیا ہوتا ہے؟''

پروفیسر لوپن نے کچھ سوچتے ہوئے اپنی بوتل کو لبوں سے ہٹا کر نیچے کر لیا۔

''دیکھو! جو لوگ سچ مچ یہ بات جانتے ہیں، وہ اس حالت میں نہیں رہتے کہ ہمیں کچھ بتا سکیں۔ نیم مردہ...... دیکھو! روح کھچڑ اپنا نقاب صرف اسی وقت ہٹاتے ہیں جب وہ اپنے آخری اور سب سے مہلک ہتھیار کا استعمال کرتے ہیں۔''

''وہ کیا ہے......؟''

''اسے روح کھچڑ کی چبھن کہا جاتا ہے ہیری۔'' پروفیسر لوپن نے دھیمے انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔ ''روح کھچڑ جب کسی کے بارے میں یہ فیصلہ کر لیتے ہیں کہ اسے مکمل طور پر نیست و نابود کر دیا جائے تو وہ اسے چوم لیتے ہیں۔ جہاں تک میرا خیال ہے کہ ان کے نقاب کے اندر کسی طرح کا منہ ہوتا ہوگا۔ کیونکہ وہ اپنے جبڑے کو اپنے شکار کے منہ پر کس کر جما لیتے ہیں...... اور پھر اس کی روح کو چوس لیتے ہیں۔''

ہیری کو غوطہ لگا اور اس کے منہ سے بٹر بیئر کا گھونٹ باہر نکل کر چھلک گیا۔

''کیا...... وہ مار ڈالتے ہیں؟''

''ارے نہیں!'' پروفیسر لوپن نے ہنس کر کہا۔ ''اس سے بھی برا...... روح کے بغیر بھی انسان تب تک زندہ رہ سکتا ہے جب تک اس کا دل اور دماغ کام کرتا رہے۔ لیکن اس وقت خود کے بارے میں کسی قسم کا کوئی احساس باقی نہیں رہے گا...... اس کے پاس کوئی یاد نہیں ہوگی...... کچھ بھی باقی نہیں بچے گا۔ اس حالت کے رونما ہونے کے بعد اس انسان کو دوبارہ ٹھیک کرنے کا کوئی بھی طریقہ یا علاج موجود نہیں ہے۔ انسان بس زندہ رہتا ہے کسی خالی سیپ کی مانند...... اور اس کی روح ہمیشہ کیلئے اس کے بدن سے نکل جاتی ہے۔''

تھوڑی سی مزید بٹر بیئر پینے کے بعد پروفیسر لوپن نے بات کا جاری رکھتے ہوئے کہا۔ ''یہی سزا اب سیریس بلیک کا انتظار کر رہی ہے۔ آج صبح ہی روزنامہ جادوگر میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ محکمہ جادوئی وزارت نے روح کھچڑوں کو کھلی اجازت دے دی ہے کہ اگر انہوں نے اسے گرفتار کر لیا تو وہ اس کا چبھن لے سکتے ہیں......''

ہیری ایک پل کیلئے تو ہکا بکا رہ گیا جب اس نے سوچا کہ کسی کی روح اس کے منہ سے چوس لی جاتی ہے۔ لیکن پھر اس نے بلیک کے بارے میں سوچا۔

''وہ اسی لائق ہے......'' اس نے لاشعوری طور پر کہا۔

''تمہیں ایسا لگتا ہے؟'' پروفیسر لوپن نے دھیمی آواز میں کہا۔ ''کیا تمہیں سچ مچ لگتا ہے کہ کسی کو اتنی بڑی سزا ملنا چاہئے......؟''

''ہاں!'' ہیری نے فیصلہ کن لہجے میں دوٹوک انداز میں کہا۔ ''کچھ...... کچھ چیزوں کیلئے......''

وہ پروفیسر لوپن کو اس بات چیت کے بارے میں بتانا چاہتا تھا جو اس نے تھری بروم سٹکس بار میں بلیک کے بارے میں چھپ کر سنی تھی۔ وہ انہیں بتانا چاہتا تھا کہ بلیک نے اس کے والدین کو کس طرح دھوکا دیا تھا لیکن اس نے کچھ نہیں کہا کیونکہ اسے یہ بھی بتانا پڑتا کہ وہ بلا اجازت ہاگس میڈ گیا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ پروفیسر لوپن اس بات کو کبھی بھی پسند نہیں کرے گا۔ اس لئے اس نے اپنی بٹر بیئر ختم کی، پروفیسر لوپن کا شکریہ ادا کیا اور جادوئی تاریخ کے کلاس روم سے خاموشی سے باہر نکل گیا۔

ہیری ادھورے من کے ساتھ سوچ رہا تھا، کاش اس نے یہ نہیں پوچھا ہوتا کہ روح کھچڑ کے نقاب کے پیچھے کیا ہوتا ہے؟ اس سوال کا جواب بہت بھیانک تھا۔ روح نکلتے وقت کیسا محسوس ہوتا ہوگا؟ وہ اس تکلیف دہ خیال میں اس قدر کھویا ہوا تھا کہ وہ بے خیالی میں سیدھا پروفیسر میک گوناگل سے جا ٹکرایا جو سیڑھیاں اتر رہی تھیں۔

''دیکھ کر چلو پوٹر......!''

''معاف کیجئے پروفیسر......''

''میں ابھی گری فنڈر کے ہال میں تمہیں ہی ڈھونڈ رہی تھی۔ یہ دیکھو! یہ رہا تمہارا بہاری ڈنڈا......ہم نے اس پر سارے جادوئی کلمات اور سفلی علوم کی مکمل جانچ پڑتال کر لی ہے لیکن ہمیں اس میں کوئی گڑ بڑ نہیں مل پائی......شاید کہیں پر تمہارا کوئی بہترین دوست یا ہمدرد ہے پوٹر!''

ہیری کا منہ کھلا رہ گیا۔ اسے اس کا فائر بولٹ واپس مل گیا تھا اور یہ پہلے جتنا ہی شاندار دکھائی دے رہا تھا۔

''کیا میں اسے واپس لے سکتا ہوں؟'' ہیری نے دھیمے لہجے میں پوچھا۔ ''کیا واقعی؟''

''ہاں سچ مچ!'' پروفیسر میک گوناگل نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''میری رائے ہے کہ ہفتے کے میچ سے پہلے تمہیں اس کی سواری کی عادت ڈالنا ہوگی...... ہے نا؟ اور پوٹر! جیتنے کی کوشش کرنا...... ورنہ ہم لگاتار آٹھویں سال بھی کپ نہیں جیت پائیں گے جیسا کہ پروفیسر سنیپ نے مجھے گذشتہ رات یاددہانی کرائی تھی......''

ہیری پر جوش انداز میں فائر بولٹ کے ساتھ گری فنڈر مینار کی طرف جانے والی سیڑھیوں کو پھلانگتا چلا گیا۔ اس نے جب ایک موڑ کو عبور کیا تو اسے سامنے سے رون بھاگتا ہوا آتا ہوا دکھائی دیا۔ جونہی اس کی نگاہ ہیری پر پڑی تو اس کا چہرہ کھل اُٹھا اور وہ زور سے مسکرانے لگا۔

''تو انہوں نے تمہیں یہ واپس کر دیا......؟ بہت خوب!......سنو! کیا میں اس پر سواری کر سکتا ہوں......کل؟''

''ہاں!......کیوں نہیں......بالکل!'' ہیری پر جوش انداز میں بولا۔ اس کا دل پورے ایک مہینے بعد پہلی مرتبہ بے حد خوش ہوا تھا۔

''سنو! ہمیں ہرمائنی سے صلح کر لینا چاہئے۔ وہ صرف مدد کرنا چاہتی تھی۔''

''ہاں ٹھیک ہے......!'' رون بولا۔ ''وہ ابھی ہال ہی میں ہے......پڑھ رہی ہے!''

وہ دونوں گری فنڈر کے ہال کی طرف جانے والی راہداری میں مڑ گئے۔ وہاں پر انہیں نیول لانگ باٹم دکھائی دیا جو سر کیڈ وگن کے سامنے کھڑا گڑ گڑا رہا تھا۔ کیڈ وگن اسے ہال کے اندر جانے نہیں دے رہے تھے۔

''میں نے سب شناخت (پاس ورڈ) لکھ لئے تھے۔'' نیول نے آنسو بہاتے ہوئے کہا۔ ''لیکن وہ کاغذ ہی گم ہو گیا ہے......''

''تم سفید جھوٹ بول رہے ہو لڑکے!'' سر کیڈ وگن گرجتی ہوئی آواز میں غرائے۔ اسی دوران ہیری اور رون بھی وہاں پہنچ چکے تھے۔ سر کیڈ وگن نے ان کی طرف دیکھ کر کہا۔ ''گڈ ایوننگ میرے بہادر اور جانثار سپاہیو! جلدی سے اس پاگل لڑکے کو زنجیروں میں جکڑ ڈالو۔ یہ زبردستی اندر گھسنے کی کوشش کر رہا ہے......''

''اپنا منہ بند رکھو!'' رون نے ڈانٹتے ہوئے کہا جب ہیری نیول کو تسلی دے رہا تھا۔

''میری شناختوں والا کاغذ گم ہو گیا ہے۔'' نیول نے غمگین لہجے میں کہا۔ ''میں نے اس سے اس ہفتے کے تمام پاس ورڈز پوچھ لئے تھے کیونکہ وہ انہیں جلد جلد بدلتا رہتا ہے اور میں انہیں جانے کہاں رکھ کر بھول گیا ہوں؟''

''الول جلول فٹے منہ!'' ہیری نے سر کیڈ وگن سے کہا جو انتہائی ناراض دکھائی دے رہا تھا۔ اس نے نہ چاہتے ہوئے بھی ہال کا دروازہ کھول دیا۔ جونہی ہیری ہال میں داخل ہوا تو اندر موجود سب لوگوں کے چہرے اس کی طرف متوجہ ہو گئے۔ ان کی آنکھوں میں غیر معمولی چمک ابھری اور اگلے ہی لمحے ہیری کے چاروں طرف بھیڑ لگ گئی۔ سب لوگ اس کے فائر بولٹ کو دیکھ دیکھ کر شور مچا رہے تھے۔

''تمہیں یہ کہاں سے ملی ہیری؟''

''کیا تم مجھے اس پر ایک بار بیٹھنے دو گے؟''

''کیا تم نے اسے اُڑا کر دیکھا ہے ہیری؟''

''اب تو ریون کلا کے جیتنے کی کوئی صورت باقی نہیں رہی، ان کے پاس تو کلین سویپ سیون ہے!''

''کیا میں اسے پکڑ سکتا ہوں ہیری؟''

دس منٹ تک فائر بولٹ چاروں طرف ایک سے دوسرے ہاتھ میں گھومتا رہا اور پھر سب نے اس کی ہر بات کی تعریف کی۔ اس کے بعد جب بھیڑ چھٹ گئی تو ہیری اور رون کو ہر مائنی صاف دکھائی دی۔ ہر مائنی ہی اس ہال کی وہ واحد طالبہ تھی جو اپنی جگہ پر جمی رہی اور بھاگ کر ان کے پاس نہیں آئی تھی۔ وہ اپنی پڑھائی میں جتی ہوئی تھی اور جان بوجھ کر ان سے نگاہیں نہیں ملا رہی تھی۔ ہیری اور رون دھیمے قدموں سے چلتے ہوئے اس کی میز کی طرف بڑھے۔ مجبوراً ہر مائنی کو اپنی نظریں اُٹھا کر انہیں دیکھنا پڑا۔

''مجھے یہ واپس مل چکا ہے......'' ہیری نے مسکراتے ہوئے اسے فائر بولٹ دکھائی۔

''دیکھ لیا ہر مائنی! اس میں کچھ بھی گڑبڑ نہیں تھی۔'' رون نے کہا۔

''ہاں! ہو تو سکتی تھی۔'' ہر مائنی جلدی سے بولی۔ ''میرا مطلب ہے کہ اب مکمل طور پر تسلی ہو گئی ہے نا کہ تم بالکل محفوظ ہو۔''

''ہاں میرا بھی یہی خیال ہے۔'' ہیری نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔ ''بہتر ہوگا کہ میں اسے اب اوپر رکھ آؤں۔''

''مم...... میں لے جاتا ہوں۔'' رون جوشیلے انداز میں بولا۔ ''مجھے سکے برز کو بھی اس کا چوہے والا ٹانک پلانا ہے۔'' اس نے فائر بولٹ لے لی اور اسے یوں سنبھالتے ہوئے پکڑا، جیسے وہ کانچ کی بنی ہو، پھر وہ اسے ہاتھ میں تھامے لڑکوں کے کمرے کی طرف جانے والی سیڑھیوں کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

''کیا میں یہاں بیٹھ سکتا ہوں؟'' ہیری نے ہرمائنی سے پوچھا۔

''ہاں...... کیوں نہیں!'' ہرمائنی نے ایک کرسی سے چرمئی کاغذ کے پارچوں کا بڑا ڈھیر ہٹاتے ہوئے کہا۔

ہیری نے بھری ہوئی میز کی طرف دیکھا۔ وہاں پر چرمئی کاغذوں پر لکھا ہوا جادوئی علم الاعداد کی تشریح پر مبنی ایک طویل اور ضخیم مضمون پڑا ہوا تھا جس کی لمبائی دیکھ کر ہیری جھرجھری لے کر رہ گیا۔ اس کی سیاہی ابھی تک چمک رہی تھی۔ ماگلوؤں کی نفسیات کی جانچ والا مضمون تو اس سے بھی طویل دکھائی دیتا تھا۔ (جس کا عنوان تھا کہ واضح کیجئے کہ ماگلوؤں کو بجلی کی ضرورت کیوں ہوتی ہے؟) اس کے علاوہ اس نے قدیمی علم الحروف کے اس باب کو بھی دیکھا جس پر ہرمائنی اس وقت کام کر رہی تھی۔

''تم اتنی پڑھائی کیسے کر لیتی ہو؟'' ہیری نے حیران ہوتے ہوئے اس سے پوچھا۔

''ظاہر ہے کہ کڑی محنت کر کے......'' ہرمائنی نے کندھے اچکا کر کہا۔ ہیری کو اس چہرہ دیکھ کر ایسے لگا کہ وہ پروفیسر لوپن کی طرح بے حد تھکی ہوئی اور زرد دکھائی دے رہی تھی۔

''تم اپنے ایک دو موضوع چھوڑ کیوں نہیں دیتی ہو؟'' ہیری نے پوچھا۔ اُس وقت ہرمائنی نے اپنی کتابیں سمیٹ کر قدیمی علم الحروف کی ڈکشنری ڈھونڈ رہی تھی۔

''میں ایسا نہیں کر سکتی......'' ہرمائنی نے چونکتے ہوئے جواب دیا۔

''قدیمی حروف تہجی کی تشریح خاصا کٹھن موضوع لگتا ہے۔'' ہیری نے قدیمی علم الحروف کے ایک بہت ہی پیچیدہ دکھائی دینے والے چارٹ کو اُٹھاتے ہوئے کہا۔

''ارے نہیں! یہ تو بے حد دلچسپ موضوع ہے۔'' ہرمائنی نے جلدی سے کہا۔ ''یہ تو میرا پسندیدہ مضمون ہے۔ یہ تو......''

قدیمی علم الحروف کے بارے میں اور کیا کیا اچھی باتیں تھیں؟ یہ ہیری کبھی بھی نہیں جان پایا۔ کیونکہ ٹھیک اسی وقت لڑکوں کے کمرے سے ایک دبی ہوئی چیخ ہال میں سنائی دی۔ پورے ہال میں سناٹا چھا گیا۔ ہر کوئی ایک دوسرے کو دیکھ رہا تھا۔ سب کی نگاہیں سامنے والے دروازے پر ٹکی ہوئی تھیں جس کے عقب میں سیڑھیاں اوپر جاتی تھیں۔ کچھ ہی لمحوں میں تیزی سے چلتے ہوئے قدموں کی آواز سنائی دینے لگی جیسے کوئی گرتا پڑتا چل رہا ہو۔ آواز لگاتار پاس آتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔ اور پھر رون کا چہرہ دکھائی دیا جو خوف سے زرد پڑ چکا تھا۔ وہ ایک چادر گھسیٹتا ہوا لا رہا تھا۔

''دیکھو!'' وہ چلا کر بولا اور تیز چلتا ہوا ہرمائنی کی میز کی طرف آیا۔ ''دیکھو!......'' وہ ایک بار پھر چیخ کر بولا اور اس نے چادر کو ہرمائنی کے چہرے کے بالکل پاس کر دیا۔

''رون......کیا ہوا؟'' ہرمائنی پیچھے ہٹتے ہوئے بولی۔

''سکے برز......دیکھو...... سکے برز!'' ہرمائنی رون سے دور ہٹنے لگی۔ وہ بری طرح بوکھلائی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ ہیری نے آگے جھک کر اس چادر کی طرف دیکھا جسے رون نے دونوں ہاتھوں سے پکڑ رکھا تھا۔ اس پر سرخ دھبے دکھائی دے رہے تھے۔ ایسا لگتا تھا جیسے اس پر کوئی چیز لگی ہوئی ہو۔

''یہ خون ہے!'' رون نے ہال میں چھائی ہوئی گہری خاموشی کو ختم کرتے ہوئے کہا۔ ''سکے برز مر چکا ہے اور تم جانتی ہو کہ فرش پر کیا تھا......؟''

''نن......نہیں......'' ہرمائنی نے کانپتی ہوئی آواز میں کہا۔

رون نے فوراً قدیمی علم الحروف کے پیچیدہ چارٹ پر ہرمائنی کی طرف کوئی چیز پھینکی۔ جسے دیکھنے کیلئے ہرمائنی اور ہیری کو کافی آگے جھکنا پڑا تھا۔ قدیمی علم الحروف کے چارٹ کی عجیب وغریب لکیروں کے اوپر بلی کے کچھ بال پڑے تھے......

☆☆☆☆

## تیرہوں باب

# گری فنڈر بمقابلہ ریون کلا

ایسا لگتا تھا کہ اب رون اور ہرمائنی کی دوستی ختم ہو چکی ہے۔ وہ دونوں ایک دوسرے سے اتنے ناراض تھے کہ ہیری کو یہ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اِن دونوں میں اب صلح کیسے کرائی جا سکتی ہے؟

رون اس لئے غصے میں تھا کہ ہرمائنی نے اپنی بلی کی سکے برز کو کھانے کی کوششوں کو کبھی سنجیدگی سے نہیں لیا تھا۔ اس نے اپنی بلی کی ناپسندیدہ حرکات کی نگرانی کرنے کی رتی بھر زحمت تک نہیں کی تھی۔ وہ اب بھی کروک شانکس کو بے قصور جانتے ہوئے رون کو مشورہ دے رہی تھی کہ وہ لڑکوں کے کمروں میں جا کر پلنگوں کے نیچے سکے برز کو تلاش کرے۔ دوسری طرف ہرمائنی کا دعویٰ تھا کہ رون کے پاس اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ہے کہ کروک شانکس نے ہی سکے برز کو کھایا تھا۔ جہاں تک اس کے بالوں کا تعلق ہے تو وہ تو کرسمس کے دن سے ہی وہاں ہو سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہرمائنی کا یہ بھی کہنا تھا کہ رون تو کروک شانکس سے اسی دن سے چڑا ہوا تھا جب وہ جانوروں کی دکان میں اس پر کودی تھی۔

البتہ تمام صورتحال کو دیکھتے ہوئے ہیری کو اس بات پر یقین تھا کہ کروک شانکس نے سکے برز کو کھا لیا ہے۔ جب اس نے ہرمائنی کو یہ بتانے کی کوشش کی تو سبھی ثبوت اسی جانب اشارہ کر رہے ہیں تو وہ ہیری پر بھی برس پڑی۔

''ٹھیک ہے، تم بھی رون کی جانبداری لو۔ میں جانتی تھی تم ایسا ہی کرو گے۔'' اس نے تیکھی آواز میں کہا۔ ''پہلے فائر بولٹ اور اب سکے برز......سب میری ہی غلطی ہے نا۔ مجھے تنہا چھوڑ دو ہیری! مجھے ابھی کافی پڑھائی کرنا ہے......''

رون نے تو اپنے چوہے کی موت کو دل پر لگا لیا تھا۔

''چھوڑو بھی رون! تم ہی تو ہمیشہ کہتے تھے کہ سکے برز بہت بے رنگ اور بیزار ہے۔'' فریڈ نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔ ''اور وہ کافی عرصے سے بیمار بھی تو دکھائی دے رہا تھا۔ وہ بوڑھا ہو چکا تھا شاید اسی لئے یہ اچھا ہی رہا کہ بلی نے اس کی مصیبت کو بھانپتے ہوئے اسے کھا لیا۔ ایک ہی جھٹکے میں اس کا کام تمام ہو گیا۔ شاید اسے کچھ بھی محسوس نہیں ہوا ہوگا۔''

''فریڈ......'' جینی اسے غصے سے آنکھیں دکھاتے ہوئے بولی۔

''رون! تم ہی تو کہتے تھے کہ وہ تو صرف کھاتا اور سوتا رہتا ہے......'' جارج بولا۔

''اس نے ایک بار ہمیں بچانے کیلئے گوئل کو کاٹا تھا...... یاد ہے نا ہیری۔'' رون رونی صورت بنائے بیٹھا تھا۔

''ہاں یہ تو سچ ہے......'' ہیری جلدی سے بولا۔

''یقیناً وہ اس کی زندگی کا سب سے ناقابل فراموش اور یادگار کارنامہ تھا۔'' فریڈ نے اپنی ہنسی روکنے کی کوشش کرتے ہوئے تیزی سے کہا۔ ''بہتر ہوگا کہ ہم گوئل کی زخم کے نشان والی انگلی کو اُٹھا کر اس کی یاد میں ایک شمع جلائیں اور سلام آخر پیش کریں۔ جب گوئل کی انگلی نشان دکھائی دے تو فخر سے اس کا عظیم کارنامہ یاد کیا کریں...... اب چھوڑو بھی رون! ہاگس میڈ جا کر ایک نیا چوہا خرید لینا۔ یوں بیکار رونے پیٹنے سے کیا فائدہ؟''

رون پر چھائے ہوئے دُکھ کو ختم کرنے کیلئے ہیری نے اپنی آخری کوشش کی۔ اس نے اسے لالچ دیا کہ وہ میچ سے پہلے ہونے والی آخری گری فنڈر ٹیم کی مشقی ریاضت کے آغاز اور اختتام پر فائر بولٹ کی سواری کا لطف اُٹھا سکتا ہے۔ یہ کوشش کسی قدر کامیاب ثابت ہوئی۔ اس سے کیوڈچ کے میدان میں جاتے وقت کچھ پل کیلئے رون کے دماغ سے سکے برز کا خیال نکل گیا تھا۔ وہ بے قراری سے بولا۔ ''بہت خوب! کیا میں اس پر بیٹھ کر کچھ سکور کر سکتا ہوں؟''

میڈم ہوچ اب بھی ہیری کی نگرانی کرنے کیلئے گری فنڈر کی مشقوں کو دیکھ رہی تھیں۔ دوسرے لوگوں کی طرح وہ بھی فائر بولٹ کی ہنگامہ خیزیاں دیکھ کر بے حد متاثر ہوئی تھیں۔ مشقوں کے آغاز پر ہی انہوں نے فائر بولٹ کو اپنے ہاتھ میں لے کر سب لوگوں کو اس کی افادیت کے بارے میں اپنی پیشہ ورانہ مہارت سے سمجھایا تھا۔

''اس کے توازن کی طرف دھیان رکھنا ہوگا۔ اگر نیمبس سیریز میں کسی قسم خرابی ہے تو وہ یہی ہے کہ کچھ سالوں کے استعمال کے بعد وہ بھاری ڈنڈا ایک جانب تھوڑا سا ڈھلک جاتا ہے۔ اس کے علاوہ کمپنی نے فائر بولٹ کے دستے کو بھی نہایت بہتر بنا دیا ہے، یہ کلین سویپ سے تھوڑا پتلا ہے۔ اسے دیکھ کر مجھے پرانے سلور ایروز کی یاد آ جاتی ہے۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ وہ بھاری ڈنڈے اب بننا بند ہو چکے ہیں۔ میں نے اسی پر اُڑنا سیکھا تھا اور مزے کی بات ہے کہ وہ بہت لاجواب بھاری ڈنڈے تھے......''

وہ کچھ دیر یونہی بولتی رہیں جب تک کہ اولیور وڈ نے پریشان ہو کر انہیں ٹوک نہیں دیا۔

''میڈم ہوچ! کیا ہیری کو فائر بولٹ واپس مل سکتا ہے؟ ہمیں مشقیں کرنا ہیں......''

''ارے ہاں! ٹھیک ہے...... یہ لو پوٹر!'' میڈم ہوچ نے کہا۔ ''میں ویزلی کے ساتھ سٹیڈیم میں کچھ دیر بیٹھوں گی......''

پھر وہ اور رون میدان سے باہر نکل آئے۔ سٹیڈیم کی نشستیں سنبھال کر وہ گری فنڈر ٹیم کو دیکھنے لگے۔ گری فنڈر کی ٹیم اولیور وُڈ کے گرد اکٹھی ہو گئی اور کل کے میچ سے پہلے وُڈ کی آخری حکمت عملی کے اعلان کا انتظار کرنے لگی۔

''ہیری! مجھے ابھی ابھی معلوم ہوا ہے کہ ریون کلا کی ٹیم متلاشی کے روپ میں کسے کھلا رہی ہے؟ ...... چو چینگ کو...... وہ پہلے

سال کی طالبہ ہے اور بے حد خوبصورت بھی ہے...... مجھے امید تھی کہ وہ کھیل کیلئے پوری طرح تیار نہیں ہوگی کیونکہ اسے مشق کے دوران گہری چوٹ لگی تھی۔''وُڈ نے منہ بسورتے ہوئے اس بات پر چڑچڑاہٹ کا اظہار کیا کہ چو چینگ اب مکمل طور پر صحت یاب ہو چکی تھی اور کھیل کیلئے بالکل چاق و چوبند تھی۔ اس نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا۔''دوسری بات! اس کے پاس کومٹ 260 بہاری ڈنڈا ہے جو فائر بولٹ کے سامنے یقیناً بچہ ہی لگے گا۔''اس نے ہیری کے فائر بولٹ کی طرف تعریف بھری نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔''ٹھیک ہے......اب شروع کریں۔ سب لوگ اُڑیں......''

وہ لمحہ آ ہی گیا کہ ہیری بالآخر اپنے فائر بولٹ پر سوار ہو گیا اور زمین پر پاؤں مارتے ہوئے اوپر ہوا میں اُٹھ گیا۔ یہ تو اس کے خواب وخیال سے زیادہ اعلیٰ تھی، سرشاری کی لہر اس کے بدن میں دوڑ رہی تھی۔ فائر بولٹ ہلکے سے چھوتے ہی مڑ جاتا تھا۔ ایسا لگتا تھا کہ جیسے وہ اس کے اشاروں کے بجائے اس کے خیالوں کے حساب سے سفر طے کر رہا تھا۔ فائر بولٹ میدان کے پار اتنی تیزی سے گیا کہ پورا اسٹیڈیم ہرے اور بھورے جھونکوں کی طرح دھندلا دکھائی دینے لگا۔ ہیری نے اسے اتنی تیزی سے گھما کر غوطہ کھایا کہ ایلسیا سپن نٹ کی چیخ نکل گئی تھی۔ اس کے بعد ہیری ان گنت بار فضا میں غوطے کھائے۔ کیوڈچ کے میدان کی نرم گھاس کو اس نے اپنے پیر کی انگلیوں سے چھوا اور ایک بار پھر وہ ہوا میں اُڑتا ہوا تیس، چالیس اور پچاس فٹ کی بلندی تک پہنچ گیا۔

''ہیری میں سنہری گیند کو چھوڑ رہا ہوں......''اسے وُڈ کی تیز آواز سنائی دی۔

ہیری مڑا اور ایک بالجر کے ساتھ گول تک ریس لگانے لگا۔ اس نے بالجر کو بڑی آسانی سے شکست دے دی تھی۔ پھر اس نے دیکھا کہ سنہری گیند وُڈ کی پشت سے نکل رہی تھی۔ ٹھیک دس منٹ کے بعد سنہری گیند اس کی مٹھی میں قید ہو گئی تھی۔ پوری ٹیم نے یہ دیکھ کر بے حد خوشی کا اظہار کیا۔ ہیری نے ایک بار پھر سنہری گیند کو مٹھی سے آزاد کر دیا اور اسے ایک منٹ کا وقت دیا کہ وہ نظروں سے اوجھل ہو جائے۔ وہ ایک بار پھر اس کی تلاش میں نکل پڑا۔ وہ دوسرے کھلاڑیوں کے بیچ میں سے قلابازیاں کھاتا ہوا نکلا اور اس نے سنہری گیند کو کیٹ بل کے گھٹنے کے پاس منڈلاتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔ ایک بار پھر اس نے نہایت آسانی سے سنہری گیند کو اپنی گرفت میں لے لیا تھا۔

یہ اب تک کی سب سے عمدہ مشقیں ثابت ہوئی تھیں۔ پوری ٹیم فائر بولٹ کی موجودگی سے اتنی سرشار تھی کہ اس نے ایک بھی غلطی کئے بناء اعلیٰ کھیل کا مظاہرہ پیش کیا تھا۔ جب وہ اپنی مشق ختم کر کے واپس زمین کر لوٹے تو وُڈ ان کی مشق میں ایک بھی غلطی نہیں نکال پایا۔ جو جارج ویزلی کے بقول پہلی بار ہوا تھا۔

''مجھے نہیں لگتا کہ کل ہمیں کوئی بھی جیتنے سے روک پائے گا''وُڈ جوشیلے انداز میں بولا۔''جب تک کہ...... ہیری تم نے اپنے روح کھچڑوں والے مسئلے کو تو سلجھا لیا ہوگا...... ہے نا؟''

''ہاں!''ہیری نے اپنے کمزور پشت بان جادو کے بارے میں سوچتے ہوئے کہا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ کاش اس کا پشت بان جادو

تھوڑا زیادہ طاقتور ہوتا تو اچھا ہوتا......

''اولیور! پرفیسر ڈمبل ڈور کا سخت حکم ہے کہ روح کھچڑ دوبارہ میچ کے دوران مداخلت نہ کریں، امید ہے کہ وہ اب نہیں آئیں گے۔'' فریڈ نے تسلی دلاتے ہوئے کہا۔

''کاش ایسا ہی ہو!'' وُڈ نے آہ بھر کر کہا۔ ''خیر! سبھی لوگوں کا کھیل بہت عمدہ تھا۔ اب ہمیں واپسی کرنا ہوگی...... سبھی سے درخواست ہے کہ آپ سب آج جلدی سو جائیں تاکہ صبح ہشاش بشاش اُٹھ سکیں۔''

''وُڈ! میں کچھ دیر یہیں رکوں گا۔ دراصل رون فائر بولٹ کی سواری کرنا چاہتا ہے۔'' ہیری نے جلدی سے کہا۔ باقی تمام کھلاڑی لباس بدلنے والے کمرے کی طرف چل دیئے۔ ہیری رون کے پاس چلا آیا۔ اس نے دیکھا کہ میڈم ہوچ اپنی نشست پر پڑی خراٹے بھر رہی تھیں۔

''یہ لو!'' ہیری نے فائر بولٹ رون کے ہاتھ میں تھماتے ہوئے کہا۔

رون کے چہرے پر بے حد خوشی کے تاثرات بکھرے ہوئے تھے جیسے اسے خزانہ مل گیا ہو۔ اندھیرا پھیلنے لگا تھا لیکن رون پر بے قراری حاوی تھی، وہ بڑے فخر سے فائر بولٹ پر چڑھا اور پھر پاؤں ٹھونکتے ہوئے آسمان میں اُڑتا چلا گیا۔ ہیری اس پر نظریں جمائے گھاس کے میدان میں گھومتا رہا۔ کیوڈچ میدان میں وہ دونوں اکیلے تھے جبکہ میڈم ہوچ ہر چیز سے بے خبر خوابِ خرگوش کے مزے اُڑا رہی تھیں۔ جب رات کی تاریکی چھا گئی تو میڈم ہوچ اچانک بیدار ہو گئیں۔ ہیری اور رون کو رات کی تاریکی میں دیکھ کر ان کے ماتھے پر پسینہ آ گیا۔ انہوں نے دونوں کو خوب ڈانٹا کہ ان دونوں نے اسے پہلے کیوں جگایا اور پھر انہیں فوراً سکول میں لوٹنے کا حکم دیا۔

ہیری نے فائر بولٹ کندھے پر رکھا اور رون کے ساتھ اندھیرے سٹیڈیم سے باہر نکلا۔ وہ لوگ فائر بولٹ کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے جا رہے تھے۔ فائر بولٹ کی تیز رفتاری، عمدہ توازن، بے مثال گرفت اور شاندار سواری پر دونوں اپنی اپنی ہانکے جا رہے تھے۔ ابھی انہوں نے سکول کی عمارت کی طرف نصف راستہ ہی طے کیا تھا کہ ہیری کو اپنی بائیں طرف ایک تیز چیخ سنائی دی۔ اس کا دل دھک رہ گیا تھا۔ دو آنکھیں اندھیرے میں چمکتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔

ہیری ایک دم رُک گیا۔ اسے اپنا دل پسلیوں سے ٹکراتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔

''کیا ہوا؟'' رون جلدی سے بولا۔

ہیری نے بائیں طرف اشارہ کیا تو رون اپنی جادوئی چھڑی نکال کر بڑبڑایا۔ ''اجالا ہو۔''

روشنی کی ایک کرن گھاس کے اس پار گئی ایک درخت کے نچلے حصے سے ٹکرائی۔ جس سے اس کی شعاعیں چمکنے لگیں۔ روشنی میں انہیں کروک شانکس پتوں کے بیچ میں دبکی ہوئی دکھائی دی۔

''وہاں سے باہر نکلو......'' رون گرجتے ہوئے چیخا۔ اس نے نیچے جھک کر گھاس پر پڑا ہوا پتھر اُٹھایا لیکن اس سے پہلے کہ وہ اسے

نشانہ بنا پاتا، کروک شانکس اپنی لمبی دُم ہلاتے ہوئے اوجھل ہو چکی تھی۔

''دیکھا!'' رون نے غصے سے پتھر نیچے پھینکتے ہوئے کہا۔''ہر مائنی نے اب بھی اسے کھلا گھومنے کی پوری چھوٹ دے رکھی ہے ......شاید وہ سکے برز کو ہضم کرنے کیلئے مزید چڑیوں کو کھانا چاہتی ہوگی......''

ہیری نے اس کے جواب میں کچھ نہیں کہا۔اس نے راحت بھری سکون کی گہری سانس لی۔ایک پل کیلئے تو اسے یہی لگا تھا کہ وہ چمکدار آنکھیں 'چنگال' کی تھیں۔وہ ایک بار پھر سکول کی عمارت کی طرف چل دیئے۔ ہیری کو کسی قدر ندامت محسوس ہو رہی تھی کہ وہ محض بلی کی آنکھوں سے ہی دہشت زدہ ہو گیا تھا۔اسی شرمندگی کے باعث وہ تمام راستے رون سے کچھ نہیں بولا۔اور جب تک وہ روشنیوں سے نہائے ہال میں نہیں پہنچ گئے، تب تک ہیری نے اپنے اِدھر اُدھر اطراف میں دیکھا تک نہیں تھا۔

☆☆☆☆

اگلی صبح ہیری اپنے کمرے کے باقی ساتھیوں کے ہمراہ ناشتہ کرنے کیلئے آیا تھا۔سب دوستوں کا یہ کہنا تھا کہ فائر بولٹ کے اعزاز میں انہیں اس کے پیچھے پیچھے چلنا چاہئے۔ جیسے ہی ہیری بڑے ہال میں پہنچا تو وہاں تمام طلباء و طالبات کے سر فائر بولٹ کی جھلک دیکھنے کیلئے اس کی جانب اُٹھتے چلے گئے۔ پھر طرح طرح کی تعجب انگیز چہ میگوئیاں سنائی دینے لگیں۔ ہیری کو دیکھ کر بے حد خوشی کا احساس ہوا کہ سلے درن کی ٹیم کے منہ ایسے پھٹے پڑے تھے جیسے ان پر کسی نے بجلی گرادی ہو۔

''کیا تم نے اُس کا چہرہ دیکھا؟'' رون نے ملفوائے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔''اسے یقین ہی نہیں ہو رہا ہے۔ یہ تو بہت مزیدار ہے۔''

اولیور وُڈ بھی فائر بولٹ کی روشنی میں چہک رہا تھا۔

''اسے یہاں پر رکھ دو ہیری!'' وُڈ کی ہدایت پر ہیری نے فائر بولٹ کو میز کے بیچوں بیچ رکھ دیا تھا۔اس نے جان بوجھ کر اس کے نام والے دستے کو اونچا کر دیا تھا تا کہ ہر کسی کو صاف دکھائی دے کہ یہ واقعی فائر بولٹ ہی ہے۔اگلی ساعت میں ریون کلا اور ہفل پف کے طلباء اپنی نشستیں چھوڑ کر ہیری کے قریب چلے آئے تا کہ وہ فائر بولٹ کو قریب سے دیکھ سکیں۔سیڈرک ڈیگوری نے آ کر ہیری کو خصوصی مبارک باد دی کہ اس کے پاس اب نیمبس سیریز سے زیادہ عمدہ اور تیز رفتار بہاری ڈنڈا آ چکا تھا۔ ریون کلا کی پینی لوپ کلیئر واٹر جو کہ ہیڈ بوائے پرسی کی گرل فرینڈ بھی تھی، اس نے قریب آ کر ہیری سے پوچھا کہ کیا وہ فائر بولٹ کو اپنے ہاتھ میں پکڑ سکتی ہے؟

جب پینی لوپ فائر بولٹ کو اشتیاق بھری نظروں سے جانچ رہی تھی تو اسی وقت پرسی نے بڑے فخریہ انداز میں کہا۔''دیکھو پینی! کوئی گڑ بڑ مت کر دینا۔ پینی لوپ اور میرے درمیان شرط لگی ہے۔'' اس نے گری فنڈر کی ٹیم کو دیکھتے ہوئے بتایا۔''میچ میں کون جیتے گا؟ اس بات پر ہمارے بیچ دس گیلن کی شرط ہے۔''

پینی لوپ نے فائر بولٹ واپس میز پر رکھ دیا اور ہیری کا شکریہ ادا کرتے ہوئے واپس اپنی نشست کی طرف لوٹ گئی۔

''ہیری...... جیتنا ضرور!'' پرسی نے دھیمی آواز میں ہیری کے کان میں کہا۔اس کے لہجے میں پریشانی جھلک رہی تھی۔''میرے پاس دس گیلن نہیں ہیں۔'' پھراس نے سر گھماتے ہوئے آواز لگائی۔''ہاں ٹھہرو! میں آرہا ہوں پینی!'' اور پھر وہ ٹوسٹ کھانے کیلئے پینی لوپ کی میز کی طرف چلا گیا۔

''تم اس بہاری ڈنڈے کو سنبھال تو سکتے ہو نا...... پوٹر؟'' دھیرے دھیرے بولنے والی ایک ٹھنڈی آواز سنائی دی۔ وہ ڈریکو ملفوائے ہی تھا جو فائر بولٹ کو قریب سے دیکھنے کیلئے وہاں آن دھمکا تھا۔کریب اور گوئل بھی اس کے پیچھے پیچھے ہی تھے۔

''ہاں! مجھے تو ایسا ہی لگتا ہے۔'' ہیری نے لاپروائی سے جواب دیا۔

''اس میں بہت ساری پوشیدہ خوبیاں ہیں...... ہے نا پوٹر!'' ملفوائے کی آنکھیں نخوت سے چمک رہی تھیں۔''افسوس کی بات ہے کہ اس میں پیراشوٹ نہیں لگایا گیا ہے...... کہیں روح کھچڑ آگئے تو......''

کریب اور گوئل اس بات کھی کھی کر کے ہنسنے لگے۔

''افسوس کی بات ہے کہ تم اپنے بدن میں ایک اور ہاتھ نہیں لگا سکتے ہو، ملفوائے!'' ہیری نے مسکرا کر کہا۔''تب شاید تم اس کی مدد سے سنہری گیند پکڑ سکتے......''

گری فنڈر کی میز پر قہقہوں کا شور بلند ہو گیا۔تمام کھلاڑی بھی زور زور سے ہنسنے لگے۔ تذلیل کے احساس سے ملفوائے کی زرد آنکھیں سکڑ سی گئیں اور وہ پاؤں پٹختا ہوا وہاں سے واپس چلا گیا۔سب نے دیکھا کہ وہ تیز تیز قدموں سے چلتا ہوا سلے درن کی ٹیم کے پاس پہنچ گیا تھا۔وہ سب اپنے سروں کو اس کے قریب لا کر پوچھ گچھ کر رہے تھے۔اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ وہ ملفوائے سے یہی دریافت کر رہے تھے کہ کیا ہیری کے پاس موجود بہاری ڈنڈا سچ مچ فائر بولٹ ہی ہے۔

ٹھیک پونے گیارہ بجے گری فنڈر کی ٹیم کیوڈچ کے میدان کی طرف چل پڑی۔ جب وہ ڈریسنگ روم میں داخل ہوئے تو موسم ہفل پف والے میچ سے پوری طرح مختلف تھا۔آج آسمان بالکل صاف تھا اور ہلکی ہلکی ہوا کے جھونکے چل رہے تھے۔آج ہیری کو دیکھنے میں کسی دقت کا سامنا نہیں تھا پھر ہیری تھوڑا سا گھبرایا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔کیوڈچ میچ کا جوش اس کے تن بدن میں دوڑ رہا تھا جو اس لئے کافی فرحت بخش بھی تھا۔ باہر بلند ہونے والی آوازوں سے انہیں اندازہ ہو گیا تھا کہ سکول کے لوگ سٹیڈیم میں جمع ہونا شروع ہو گئے ہیں۔ ہیری نے سکول کا سیاہ چوغہ اتارا اور اس کی جیب سے چھڑی نکال کر اپنی ٹی شرٹ کے اندرونی جیب میں رکھ لی۔ اس کے بعد اس نے وہ ٹی شرٹ پہنی اور اس کے اوپر کیوڈچ کا سرخ چوغہ پہن لیا۔وہ امید کر رہا تھا کہ کاش اسے چھڑی کی ضرورت نہ ہی پڑے۔پھر وہ یہ سوچنے لگا کہ کیا پروفیسر لوپن بھی آج کا میچ دیکھنے کیلئے آئیں گے؟

جب گری فنڈر کی ٹیم کمرے سے باہر نکلنے کی تیاری کر رہی تھی تو وُڈ نے سب کو مخاطب کر کے کہا۔''تم لوگ جانتے ہو کہ ہمیں کیا کرنا ہے؟ اگر ہم یہ میچ ہار گئے تو ہمیں ٹورنامنٹ سے باہر کر دیا جائے گا۔بس اسی طرح کھیلنا جس طرح کل کی مشق میں کھیلے تھے، اگر

ایسا ہی ہوا مجھے یقین ہے کہ ہم ضرور جیت جائیں گے۔''

وہ لوگ تالیوں کی بھاری گونج میں میدان میں پہنچے۔ ریون کلا کی ٹیم نیلے رنگ کے چوغوں میں ملبوس تھی اور وہ ان سے پہلے ہی میدان میں پہنچ چکی تھی۔ ٹیم میں صرف ایک ہی لڑکی تھی......ان کی متلاشی چو چینگ......اس کی قامت ہیری سے کچھ ہی انچ کم ہوگی۔ وہ بے حد خوبصورت تھی۔ جب دونوں ٹیمیں آمنے سامنے اپنے کپتانوں کے پیچھے کھڑی ہوئیں تو وہ ہیری کی طرف دیکھ کر مسکرائی۔ اچانک ہیری کے پیٹ میں ایک جھٹکا لگا جس کا اس کی گھبراہٹ سے کوئی لینا دینا نہیں تھا۔

''وُڈ......ڈیوس! ہاتھ ملاؤ۔'' میڈم ہوچ نے تیزی سے کہا۔ وُڈ نے ریون کلا کی ٹیم کے کپتان ڈیوس سے ہاتھ ملایا۔ ''اپنے اپنے بہاری ڈنڈوں پر نشست سنبھال لو......میری سیٹی بجتے ہی......تین، دو، ایک......''

ہیری ہوا پر پرواز کرنے لگا۔ فائر بولٹ باقی ماندہ بہاری ڈنڈوں سے زیادہ تیز رفتاری سے اوپر اُٹھتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ ہیری سٹیڈیم کے اوپر چاروں طرف چکر کاٹ رہا تھا۔ اس کی نظریں سنہری گیند کو تلاش کرنے میں مصروف تھیں۔ اس کے کانوں میں سٹیڈیم کے ڈیسک پر نشر ہونے والی کمنٹری کی آواز صاف سنائی دے رہی تھی۔ کمنٹری ڈیسک پر ویزلی جڑواں بھائیوں کا دوست لی جارڈن کھڑا کہہ رہا تھا۔

''اور کھیل شروع ہوگیا ہے۔ اس میچ کا ایک بڑا دلچسپ پہلو فائر بولٹ ہے۔ جس پر گری فنڈر کا ہیری سواری کر رہا ہے۔ بھلا اندازہ کیجئے کہ کون سے میچ کے مطابق اس سال کی بڑی چیمپئن شپ میں شامل ہونے والے غیر ملکی ٹیموں فائر بولٹ کا ہی انتخاب کرنا پسند کریں گی۔''

تبھی بیچ میں پروفیسر میک گوناگل کی آواز سنائی دی۔ ''جارڈن! یہ تو بتاؤ کہ میچ میں کیا چل رہا ہے؟''

''آپ بالکل ٹھیک کہہ رہی ہیں پروفیسر! میں تو صرف تھوڑی سی دلچسپ معلومات کا تبادلہ کر رہا تھا ویسے لطف کی بات ہے کہ فائر بولٹ میں آٹو میٹک بریک بھی لگائی گئی ہے اور......''

''جارڈن......!!!''

''ٹھیک ہے......ٹھیک ہے۔ گیند گری فنڈر کے پاس ہے، کیٹی بل اب تیزی سے گول کی طرف بڑھ رہی ہے......''

ہیری کیٹی کے متوازی جانب پرواز کر رہا تھا اور وہ سنہری گیند کی جھلک دیکھنے کیلئے چاروں طرف دیکھ رہا تھا۔ اس نے دیکھا کہ چو چینگ اس کے ٹھیک پیچھے اُڑ رہی تھی۔ اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ وہ بے حد شاندار اُڑان بھر رہی تھی۔ وہ بار بار اس کے سامنے آ جاتی تھی۔ جس سے مجبوراً ہیری کو اپنی سمت بدلنا پڑتی تھی۔

''ہیری! اسے اپنے فائر بولٹ کی رفتار تو دکھاؤ۔'' فریڈ نے چیخ کر کہا۔ جب وہ اس بالجر کی طرف تیزی سے بڑھا جو کہ ایلسیا کی طرف دندناتا ہوا جا رہا تھا۔ ریون کلا کے گول کے پاس ہیری نے فائر بولٹ کی رفتار میں اضافہ کر دیا۔ وہ کافی پیچھے رہ گئی تھی۔ جیسے

ہی کیٹی نے میچ کا پہلا گول کیا تو گری فنڈر کے کھلاڑی خوشی سے جھوم اُٹھے۔ٹھیک اسی وقت ہیری کو سنہری گیند دکھائی دی جو گھاس کے میدان میں پنکھ پھڑ پھڑاتی ہوئی ایک ستون کے پاس تھی۔

ہیری نے غوطہ کھایا اور نیچے کی طرف بڑھ گیا۔ چو چینگ نے بھی اسے ہوا میں غوطہ کھاتے ہوئے دیکھ لیا تھا اور وہ بھی پوری رفتار سے اس کے تعاقب میں چل پڑی۔ ہیری اپنی رفتار بڑھاتا جا رہا تھا۔ بے قراری کے عالم نے اُسے پوری طرح اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا۔ ہوا میں غوطہ زنی میں وہ کافی ماہر تھا۔ وہ سنہری چڑیا سے صرف دس فٹ کی دوری پر پہنچ چکا تھا۔

اسی وقت ریون کلا کے پٹاؤ نے اپنا موٹا ڈنڈا گھمایا اور ایک بالجر کو ہیری کی سمت میں ضرب لگائی۔ بالجر وحشیانہ انداز میں ہیری کی طرف بڑھنے لگا۔ وہ اچانک ہیری کے سامنے پہنچ گیا۔ ہیری اسے دیکھ کر لمحہ بھر کیلئے بوکھلایا اور پھر اس نے فائر بولٹ کو جھٹکے سے روکا اور اگلے ہی لمحے وہ اسے دھوکا دے کر اپنی سمت بدلنے میں کامیاب ہو چکا تھا۔ بالجر صرف ایک انچ کے فاصلے سے نکل گیا تھا۔ ہیری نے گہرا سانس لیا۔ ان چند اہم لمحوں میں سنہری گیند اس کی نظروں کے سامنے سے گم ہو چکی تھی۔

''اووو...... اووہ......'' یہ دیکھ کر گری فنڈر کے لوگوں کے منہ سے ہلکی سی شسکاری نکل کر رہ گئی۔ لیکن ریون کلا کے طلباء و طالبات نے اپنے پٹاؤ کی بروقت کارروائی کو سراہتے ہوئے زوردار تالیاں بجا کر اس کی حوصلہ افزائی کی۔ جارج یہ دیکھ کر ہونٹ چبانے لگا۔ اگلے ہی لمحے اس نے اپنا غصہ اتارتے ہوئے دوسرے بالجر کو ٹھیک اسی پٹاؤ کی طرف نشانہ باندھ کر ضرب لگائی۔ بالجر کو اپنے سر پر دیکھ کر مارگ بوکھلا اُٹھا اور اس سے بچنے کیلئے بمشکل ہوا میں پلٹا کھایا۔ وہ کافی دور تک اپنا توازن سنبھال نہ پایا۔

''گری فنڈر اسی اور صفر کے مقابلے میں کھیل رہی ہے اور دیکھئے فائر بولٹ کتنی تیز رفتاری سے اڑان بھرتی ہوئی دکھائی دے رہی ہے۔ پوٹر سچ مچ اس کی سواری سے بھرپور لطف اندوز ہو رہا ہے۔ اس کے گھماؤ پر ذرا دھیان دیجئے...... چو چینگ کا کومٹ بہاری ڈنڈا اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا ہے۔ فائر بولٹ کا سٹاک ہینڈل ان لمبی اُڑانوں میں بھی خوب دکھائی دیتا ہے......''

''جارڈن! کیا تمہیں یہاں فائر بولٹ کی خوبیاں اجاگر کرنے کیلئے یہاں بٹھایا گیا ہے۔ کھیل پر توجہ دو اور صرف میچ کی کمنٹری کرو......''

ریون کلا کی ٹیم اب تابڑ توڑ جوابی حملے کر رہی تھی۔ وہ تین گول کرنے میں کامیاب رہی تھی۔ جس کی وجہ اب گری فنڈر کی ٹیم صرف پچاس پوائنٹ ہی آگے رہ گئی تھی۔ اگر چو چینگ ان سے پہلے سنہری چڑیا کو پکڑ لے گی تو ریون کلا کی ٹیم یہ میچ جیت جائے گی اور گری فنڈر کو کھیل بدر ہونا پڑے گا۔ ہیری کو لگا کہ زیادہ اونچائی پر رہنا ٹھیک نہیں ہے اسی لئے وہ نیچے کی طرف پلٹا۔ ایسا کرتے ہوئے وہ ریون کلا کے ایک کھلاڑی سے بمشکل ٹکراتے ٹکراتے بچا۔ اسی ہڑ بڑاہٹ میں اس کی نگاہیں میدان کے چاروں سمت میں سنہری گیند کو تلاش کرنے لگیں۔ اچانک اسے پھڑ پھڑاتے ہوئے ننھے پنکھوں کی سنہری جھلک دکھائی دی، سنہری گیند گری فنڈر کے گول کے گرد چکر کاٹ رہی تھی۔

ہیری نے اپنی رفتار بڑھائی۔اس کی آنکھیں سنہری چڑیا پر جمی ہوئی تھیں لیکن اگلے ہی پل چو چینگ اس کے ٹھیک سامنے آ کر اس کا راستہ روکنے لگی۔ ہیری اسے دھوکا دینے کیلئے پلٹا اور غوطہ کھا کر آگے بڑھا۔ چو چینگ نے بھی مہارت کا ثبوت دیا اور ایک بار پھر وہ اس کی راہ میں الجھ گئی۔

''ہیری! یہ شرافت دکھانے کا موقع نہیں ہے۔'' وُڈ گرجتے ہوئے بولا۔ ہیری اسی لمحے پیچھے کی سمت میں ہٹا وہ چو چینگ سے ٹکرانا نہیں چاہتا تھا۔''اگر ضرورت پڑے تو اُسے اِس کے بہاری ڈنڈے سے نیچے گرادو......کوئی لحاظ نہ کرو۔''

ہیری نے گھومنے کے بعد چو چینگ کی ہلکی سی جھلک دیکھی، وہ ہنس رہی تھی کیونکہ سنہری گیند ایک بار پھر نظروں سے اوجھل ہو چکی تھی۔ ہیری نے اپنے فائر بولٹ کو اوپر اُٹھایا اور جلد ہی وہ میچ سے بیس فٹ اوپر پہنچ گیا۔اس نے کنکھیوں سے دیکھا کہ چو چینگ اب بھی اس کا تعاقب کر رہی تھی۔ایسا لگتا تھا کہ چو چینگ کو سنہری گیند تلاش کرنے میں کوئی دلچسپی نہیں تھی اس نے صرف ہیری کا تعاقب کرنے کا تہیہ کر رکھا تھا......تو پھر ٹھیک ہے، ہیری نے سوچا۔ اگر وہ اس کا پیچھا ہی کرنا ہی چاہتی ہے تو پھر اسے اس حکمت عملی کا مزہ چکھنا پڑے گا......

اس نے ایک بار پھر غوطہ کھایا اور نیچے کی طرف گرنے لگا۔ چو چینگ کو محسوس ہوا کہ شاید اسے پھر سنہری گیند دکھائی دے گئی ہے لہٰذا اس نے بھی فوراً غوطہ لگایا اور اس کے پیچھے اڑان بھرنے لگی۔ ہیری یکدم پلٹا اور غوطے سے نکل کر ایک بار پھر اوپر کی طرف اُڑ گیا۔ چو چینگ کو سنبھلنے میں کافی دشواری اُٹھانا پڑی، وہ مسلسل نیچے گرتی چلی جا رہی تھی۔ ہیری نے فائر بولٹ ہلکا سا جھٹکا دیا اور نیچے کی طرف جھکا۔ وہ تیز رفتاری سے نیچے جا رہا تھا۔ تیسری بار پھر اسے سنہری گیند کی جھلک دکھائی دی وہ ریون کلا کے گول کے نزدیک گھاس پر پھدک رہی تھی۔اُس نے اپنی رفتار بہت زیادہ بڑھا دی۔اس سے کئی فٹ نیچے چو چینگ نے سنبھل کر اپنی رفتار بڑھائی۔ وہ جیت رہا تھا، ہر گزرنے والے پل کے ساتھ اس کا فاصلہ سنہری گیند سے کم ہوتا جا رہا تھا۔

ٹھیک اسی وقت چو چینگ نے چیخ کر ایک طرف اشارہ کیا۔ ہیری کا دھیان بھٹک گیا اور اس نے نیچے کی طرف دیکھا۔

تین اونچے، سیاہ، نقاب پوش روح کھچڑ اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔ وہ سوچنے کیلئے بالکل نہیں رُکا۔اس نے اپنے چوغے کے اندر ہاتھ ڈالا اور سرعت سے اپنی چھڑی باہر نکالی۔ اگلے لمحے اس کی زبان سے پشت بان جادو کا کلمہ جاری ہو گیا۔

اس کی چھڑی کے سرے سے ایک بڑی سی سفید چیز باہر نکلی۔ ہیری جانتا تھا کہ وہ سفید چیز سیدھی روح کھچڑوں پر حملہ آور ہو گی لیکن وہ اسے دیکھنے کے لئے نہیں رُکا تھا۔ حیرت کی بات یہ تھی کہ اس کا دماغی توازن اب بھی قائم تھا۔اس نے آگے کی طرف دیکھا۔ اب وہ سنہری گیند کے بہت قریب پہنچ چکا تھا۔اپنی چھڑی کو پکڑے ہوئے اس نے اپنا ہاتھ پھیلایا اور پھڑ پھڑاتی ہوئی ننھی سی سنہری گیند کو اپنی انگلیوں میں قید کر لیا۔

ٹھیک اسی وقت میڈم ہوچ نے سیٹی بجائی۔ ہیری ہوا کے بیچ میں گھوما اور اس نے چھ سرخ چوغوں کو اپنی طرف بڑھتے ہوئے

دیکھا۔ اگلے ہی پل پوری ٹیم نے اسے اتنی مضبوطی سے کس کر گلے لگایا کہ وہ اپنے فائر بولٹ سے گرتے گرتے بچا۔ نیچے گری فنڈر کے لوگوں کا شور گونج رہا تھا۔

''شاباش ہیری!'' وُڈ کافی دیر تک جوشیلے انداز میں چلاتا رہا۔ ایلسیا، انجلینا اور کیٹی بل نے خوشی کے مارے ہیری کو چوم لیا۔ فریڈ نے تو اسے اتنی کس کر گلے سے لگایا کہ ہیری کو لگا کہ اس کا سر دھڑ سے الگ ہونے والا ہے۔ پوری طرح سے بے قرار و بے تاب، جوشیلی ٹیم جب زمین پر اتری تو سٹیڈیم میں اتنا شور بلند ہوا کہ جیسے کوئی زلزلہ برپا ہو گیا ہو۔ جب ہیری اپنے فائر بولٹ سے اتر رہا تھا تو اس نے دیکھا کہ گری فنڈر کے لوگ غول درغول میدان کو دپڑے تھے اور لپکتے دوڑتے ہوئے ان کی طرف آ رہے تھے اور رون سب سے آگے تھا۔ اس سے پہلے کہ اسے کچھ معلوم ہو پاتا۔ خوشی سے چیختی چلاتی ہوئی بھیڑ نے اسے ہر طرف سے گھیر لیا۔

''ہیری......واہ......واہ!'' رون چیخا اور ہیری کے ہاتھ کو پکڑ کر ہوا میں بلند کر دیا۔

''بہت اچھے ہیری!'' پرسی نے بے حد خوشی دکھاتے ہوئے کہا۔ ''میں دس گیلن جیت گیا ہوں۔ میں ابھی جا کر پینی لوپ کو ڈھونڈتا ہوں۔''

''تم نے کمال کر دیا ہیری!'' سیمس فنی گن نے اس کا کندھا ٹھونکتے ہوئے کہا۔

''بہت خوب ہیری!'' ہیگرڈ نے گری فنڈر کے بچوں کے سروں کے اوپر سے گرجتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر مسکراہٹ پھیلی ہوئی تھی۔

''کتنا عمدہ پشت بان تھا......'' ہیری کے کان میں ایک دھیمی سی آواز سنائی دی۔ اس نے چونک کر آواز کی سمت میں گردن گھمائی۔ اس کی عقبی جانب پروفیسر لوپن کھڑے تھے جو خوش بھی تھے اور حیران بھی۔

''پروفیسر! روح کھچڑوں کا مجھ پر ذرا بھی اثر نہیں ہوا۔ مجھے کچھ بھی محسوس نہیں ہوا۔'' ہیری خوشی سے سرشار ہو کر بولا۔

''ایسا اس لئے تھا کیونکہ......وہ......روح کھچڑ ہی نہیں تھے۔'' پروفیسر لوپن نے مسکرا کر کہا۔ ''چلو آ کر خود دیکھ لو......''

وہ ہیری کو اس بھیڑ سے نکال کر میدان کے ایک کونے تک لے آئے۔

''تم نے تو سچ مچ ملفوائے کو ڈرا ہی دیا تھا۔'' پروفیسر لوپن نے بتایا۔

ہیری حیرت سے گھورتا ہوا صورتحال سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ ملفوائے، کریب، گوئل اور سلے درن کا کپتان مارکس فلنٹ زمین پر پڑے ہوئے تھے۔ وہ سب اپنے سیاہ اور نقاب والے چوغوں سے باہر نکلنے کی جدوجہد کر رہے تھے جن کی کترنیں آپس میں اُلجھ گئی تھیں۔ ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے ملفوائے، گوئل کے کندھے پر کھڑا ہو کر روح کھچڑ بننے کا ناٹک کر رہا تھا۔ پروفیسر میک گوناگل ان کے پاس کھڑی تھیں اور بے حد غصے میں دکھائی دے رہی تھیں۔

''یہ بہت ہی گھٹیا چال تھی......'' وہ ان پر برس رہی تھیں۔ ''گری فنڈر کے متلاشی کو نقصان پہنچانے کی اوچھی اور پنچ کوشش تھی۔ تم

سب کو سزا ملے گی۔اس سنگین حرکت کے باعث سلے درن فریق کو پچاس پوائنٹ سے محروم کیا جاتا ہے۔میں تم لوگوں کو کبھی معاف نہیں کروں گی۔میں اس معاملے میں پروفیسر ڈمبل ڈور سے بھی ضرور شکایت کروں گی......لووہ یہیں آ گئے ہیں......''

اگر گری فنڈر کی جیت پر کوئی چیز مہر لگا سکتی تھی تو وہ یہ تھی کہ ہیری کے پاس کھڑا رون ہنستے ہنستے دوہرا ہو گیا تھا جب اس نے ملفوائے کو سیاہ بڑے چوغے میں باہر نکلنے کیلئے گھبراہٹ سے ہاتھ پاؤں مارتے دیکھا۔گوئل کا سر ابھی تک اسی کے اندر الجھا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''چلو ہیری!'' جارج نے قریب آ کر کہا۔''جیت کا جشن منانا ہے، گری فنڈر کے ہال میں......ابھی!''

''ٹھیک ہے۔'' ہیری نے کہا اور ملفوائے کے معاملے کو چھوڑ کر ان کے ساتھ چل پڑا۔وہ کافی عرصے بعد اتنا خوش ہوا تھا۔وہ اور باقی ٹیم کے کھلاڑی اپنے سرخ چوغوں کے ساتھ جھومتے ہوئے سکول کی عمارت کی طرف بھاگتے چلے گئے، ان کے پیچھے پیچھے گری فنڈر کے تمام طلباء وطالبات کلکاریاں بھرتے ہوئے جا رہے تھے۔سٹیڈیم کا تمام شور شرابہ اب سکول کی عمارت کی طرف بڑھ رہا تھا۔

☆☆☆☆

انہیں ایسے محسوس ہو رہا تھا جیسے انہوں آج کیوڈچ کا کپ جیت لیا ہو۔ان کا جشن رات گئے تک چلتا رہا۔فریڈ اور جارج ویزلی ایک دو گھنٹے کیلئے غائب ہو گئے، جب وہ واپس لوٹے تو ان کے ہاتھوں میں بٹر بیئر کی بوتلیں، کدو کی میٹھی بھجیا اور کئی تھیلے تھے جن میں ہنی ڈیوکس سویٹس کی ڈھیر ساری رنگ برنگی مٹھائیاں تھیں۔

''تم لوگ یہ چیزیں کیسے لے آئے؟'' اینجلینا جانسن نے حیران ہو کر پوچھا جب جارج بھیڑ کی طرف خوشبودار پودینے سے بنے ہوئے مینڈک اچھال رہا تھا۔

''مونی، وارم ٹیل، پیڈ فٹ اور پرونگس کی ننھی سی مدد سے۔'' فریڈ نے ہیری کے کان میں بڑبڑا کر کہا۔

پورے گری فنڈر ہال میں صرف ایک فرد اس ہنستے کھیلتے جشن میں شامل نہیں ہوا تھا۔ہرمائنی ایک کونے میں بیٹھ کر ایک موٹی کتاب پڑھنے کی کوشش کر رہی تھی۔جس کا عنوان تھا: برطانوی ماگلوؤں کا گھریلو طرز حیات اور معاشرتی رویئے۔ہیری اس میز سے دور ہٹ گیا جہاں فریڈ اور جارج بیٹھ کر بٹر بیئر کی بوتلیں ہلانے لگے تھے۔وہ آہستگی سے ہرمائنی کے پاس پہنچا۔

''کیا تم میچ دیکھنے آئی تھی؟'' اس نے دھیمی آواز میں پوچھا۔

''ہاں...... ہاں!'' ہرمائنی نے عجیب سے رندھے ہوئے انداز میں جواب دیا لیکن اس نے اپنی نظریں نہیں اُٹھائیں۔''میں بہت خوش ہوں کہ ہم جیت گئے اور سوچتی ہوں کہ تم بہت اچھا کھیلے لیکن مجھے یہ کتاب پیر تک پوری پڑھنا ہے۔''

''اچھا اب چلو ہرمائنی! آ کر کچھ کھا پی لو......'' ہیری نے رون کی طرف دیکھتے ہوئے سوچا کہ کیا وہ اس خوشی بھرے ماحول میں اپنے جھگڑے کو بھلا دے گا؟

''میں نہیں کھا سکتی ہوں ہیری! مجھے ابھی پورے چار سو بتیس صفحات اور پڑھنا ہیں۔'' ہرمائنی نے جلدی سے کہا۔اس کی آواز میں دہشت سی صاف جھلک رہی تھی۔''ویسے بھی.....''اس نے رون کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔''وہ نہیں چاہتا کہ میں جشن میں شامل ہو جاؤں!''

اس بات پر بحث کی کوئی گنجائش نہیں تھی کیونکہ رون نے اسی وقت زور سے کہا۔''اگر سکے برز کو نہیں کھایا ہوتا تو وہ بھی آج کدو کی بھجیا کا مزہ چکھ لیتا۔اسے یہ بے حد مرغوب تھی۔''

ہرمائنی کی آنکھوں میں آنسو بہنے لگے۔اس سے پہلے کہ ہیری کچھ کہہ یا کر پاتا،اس نے اپنی بڑی سی کتاب ہاتھ میں اُٹھائی اور پھر سسکتے ہوئے لڑکیوں کے کمرے کی طرف دوڑ لگا دی۔

''کیا تم اسے تھوڑی راحت نہیں دے سکتے؟'' ہیری نے رون سے دھیمی آواز میں پوچھا۔

''نہیں!'' رون نے دوٹوک جواب دیا۔''اگر یہ سکے برز کو ہلاک کرنے پر غمگین ہوتی تو ہو سکتا تھا.....لیکن وہ تو اپنی غلطی ماننے کو تیار ہی نہیں ہے،وہ اب بھی ایسا سمجھتی ہے کہ جیسے سکے برز کہیں چھٹیاں منانے کیلئے گیا ہوا ہے.....''

گری فنڈر کا جشن تبھی ختم ہوا جب پروفیسر میک گوناگل رات کے ایک بجے اپنے گلابی پھولوں والے نائٹ گاؤن میں،سر کے بالوں کو لپیٹ کر ان پر ریشمی جالی کی جکڑ کس کر وہاں پہنچیں۔انہوں نے سب بچوں کو حکم دیا کہ وہ یہ کھیل کو ختم کر کے فوراً اپنے بستروں میں چلے جائیں۔ ہیری اور رون بھی سیڑھیاں چڑھ کر اپنے کمرے میں آ گئے۔وہ اب بھی میچ کے بارے میں باتیں کر رہے تھے۔ بالآخر تکان سے چور ہیری اپنے بستر پر پہنچ ہی گیا۔کھڑکیوں سے آنے والی چاندنی پورے کمرے میں پھیلی ہوئی تھی۔ہیری نے روشنی سے بچنے کیلئے اپنے بستر کے سب پردے گرا دیئے۔وہ جونہی بستر پر لیٹا نیند نے لپک کر اسے اپنی لپیٹ میں لے لیا۔

وہ نیند کی وادیوں میں بھٹکتا ہوا ایک عجیب وغریب خواب دیکھنے لگا۔وہ کسی جنگل میں تھا اور نامعلوم منزل کی طرف جا رہا تھا۔اس کا فائر بولٹ اس کے کندھے پر تھا اور وہ کسی چاندی جیسی چمکیلی اور سفید چیز کا تعاقب کر رہا تھا۔وہ سفید ہالہ اس سے بہت آگے درختوں کے بیچوں بیچ گھومتا ہوا آگے کی سمت جا رہا تھا۔ ہیری کو درختوں کے گھنے پتوں کے درمیان اس کی جھلک ہی دکھائی دے رہی تھی۔وہ اس کے قریب جانے کی کوشش میں اور تیز تیز چلنے لگا۔اس نے دیکھا کہ سامنے والا ہالہ بھی اسی رفتار سے تیز تیز چلنے لگا ہے۔ ہیری اب بھاگنے لگا۔اس کی ٹانگوں میں جیسے بجلی سی بھر گئی اور پھر وہ پوری قوت سے سفید ہالے کے تعاقب میں دوڑ رہا تھا۔ یہ دیکھ کر اسے حیرت ہوئی کہ سفید ہالے میں بھی پھرتی بھر چکی تھی اور وہ بھی ہیری کی مانند دوڑ لگا رہا تھا۔ پھر وہ کھلے میدان میں جانے والے ایک موڑ پر تیزی سے گھوما۔

''آہ آہ آہ آہاہاہا.....نن نن نن نہیں ایں ایں ایں.....''

ہیری ہڑبڑا کر بیدار ہو گیا۔اسے ایسا لگا جیسے کسی نے اسے پوری قوت کے ساتھ تھپڑ رسید کیا ہو۔وہ گھپ اندھیرے میں پردے

ٹٹولنے لگا۔اسے کمرے میں کئی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔دوسرے کونے سے سیمس فنی گن کی آواز گونجی۔

''کیا ہوا؟''

پھر ہیری کو یوں لگا جیسے اس نے کمرے کے بیرونی دروازے کے بند ہونے کی آواز سنی ہو۔کوئی کمرے سے باہر نکل گیا تھا۔ آخر کار اس نے اپنے پردے کے بیچ کی جگہ ڈھونڈ نکالی اور اسے جھٹکے سے ہٹا دیا۔عین اسی وقت ڈین تھامس نے کمرے کی بتی جلا دی تھی۔

رون اپنے بستر پر بیٹھا تھر تھر کانپ رہا تھا۔اس کے بستر کی ایک جانب کا پردہ مکمل طور پر ہٹا ہوا تھا۔اس کے چہرے پر زبردست دہشت طاری تھی۔

''بب......بلیک......سیریس بلیک......اس کے ہاتھ میں چاقو تھا!''

''کیا......؟''

''یہاں......ابھی کچھ پل پہلے......اس نے پردہ پھاڑ دیا......مجھے تھپڑ مار کر جگایا۔''

''تمہیں یقین ہے کہ تم کوئی خواب نہیں دیکھ رہے تھے رون؟'' ڈین تھامس نے پوچھا۔

''پردے کی حالت دیکھو......میں تم سے کہہ رہا ہوں نا......وہ ابھی یہیں تھا۔''

وہ سب تیزی سے بستروں سے اتر آئے۔ہیری کمرے کے دروازے تک سب سے پہلے پہنچا۔پھر وہ بھاگتے ہوئے سیڑھیاں اترے اور گری فنڈر کے ہال میں پہنچ گئے۔ان کے پیچھے کئی دروازے کھلنے کی آوازیں سنائی دیں۔نیند کے خمار میں ڈوبے طلباء جمائیاں لیتے ہوئے وہاں پہنچے۔

''کون چیخا تھا ابھی......؟''

''تم لوگ کیا کر رہے ہو؟''

''ہماری نیند کا ستیاناس کر ڈالا!''

طرح طرح کی آوازیں گونجیں۔ہال میں آگ بجھ رہی تھی لیکن ابھی تک اس کی چمک کافی تیز تھی۔ہال میں جشن کے آثار ابھی تک پھیلے ہوئے دکھائی دے رہے تھے مگر وہ کافی حد تک خالی تھا۔

''تمہیں یقین ہے کہ تم خواب تو نہیں دیکھ رہے تھے رون؟''

''میں تم سے کہہ رہا ہوں نا کہ میں نے بلیک کو ہی دیکھا تھا......''

''اتنا شور کیوں ہو رہا ہے؟''

''پروفیسر میک گوناگل نے ہمیں بستروں پر جانے کا حکم دیا تھا۔''

کچھ لڑکیاں سیڑھیوں سے اتر کر نیچے آگئیں۔وہ اپنے سونے کے لباس میں ملبوس تھیں اور بار بار منہ پر ہاتھ رکھ کر جمائیاں لے

رہی تھیں۔ ہال میں ہونے والے شور نے سب کو بیدار کر دیا تھا۔ اب دوسرے لڑکے بھی وہاں پہنچنا شروع ہو گئے تھے۔

''بہت اعلیٰ! کیا جشن ابھی تک چل رہا ہے؟'' فریڈ نے چہکتے ہوئے آواز لگائی۔

''سب لوگ اپنے اپنے کمروں میں واپس جائیں۔'' پرسی نے ہال میں داخل ہوتے ہی سختی سے کہا۔ وہ اپنا ہیڈ بوائے کا بیج پاجامے پر لگاتا ہوا دکھائی دیا۔

''پرسی! سیریس بلیک آیا تھا'' رون نے دھیمے لہجے میں بتایا۔ ''ہمارے کمرے میں۔ اس کے ہاتھ میں چاقو تھا...... اس نے مجھے جھنجھوڑ کر جگایا تھا......''

یہ سن کر پورے ہال یکلخت خاموشی چھا گئی۔

''بکواس مت کرو۔'' پرسی حیران ہوتے ہوئے کہا۔ ''تم نے ضرورت سے زیادہ کھا لیا ہوگا رون...... تم یقیناً کوئی برا خواب دیکھا ہوگا!''

''جب میں تم سے کہہ رہا ہوں......''

''اب بس بھی کرو، رون!...... بہت مستی کر لی۔''

اسی وقت پروفیسر میک گوناگل ایک بار پھر ہال میں داخل ہوئیں۔ انہوں نے غصے سے دروازے کو زوردار دھماکے کے ساتھ بند کیا۔ کئی بچوں کی سانسیں رُک سی گئیں۔ ان کی چبھتی ہوئی نگاہیں ہر ایک کو ٹٹول رہی تھیں۔

''میں خوش ہوں کہ آج گری فنڈر نے میچ جیت لیا ہے لیکن یہ تو نہایت بدتمیزی ہے پرسی! مجھے تم سے ایسی امید نہیں تھی۔'' ان کی آواز سے لگ رہا تھا کہ وہ اپنا غصہ قابو میں رکھنے کی کوشش کر رہی تھیں۔

''میں نے اس کی اجازت انہیں ہرگز نہیں دی پروفیسر!'' پرسی نے غصے سے طلباء کی طرف گھورتے ہوئے کہا۔ ''میں تو ان سب کو بستر پر جانے کیلئے کہہ رہا تھا۔ میرے بھائی رون نے کوئی برا خواب دیکھ لیا ہے......''

''وہ کوئی برا خواب نہیں تھا۔'' رون چیختے ہوئے بولا۔ ''پروفیسر! جب میری آنکھ کھلی تو سیریس بلیک میرے بستر کے پاس کھڑے ہو کر مجھے دیکھ رہا تھا۔ اس کے ہاتھ میں چاقو تھا......''

پروفیسر میک گوناگل جھٹکے سے مڑیں اور اسے گھور کر دیکھا۔ ان کی آنکھوں میں حیرت بھی عیاں تھی۔ ''بیوقوفوں جیسی باتیں مت کرو ویزلی! وہ تصویر کے دروازے کو عبور کر کے اندر کیسے آ سکتا ہے؟''

''اسی سے پوچھ لیجئے!'' رون نے کانپتی ہوئی انگلی سے سر کیڈوگن کی تصویر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ''اس سے پوچھیں کہ کیا اس نے کسی کو اندر آتے ہوئے دیکھا ہے؟''

رون کو شک بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے پروفیسر میک گوناگل نے تصویر کو دوبارہ کھولا اور باہر نکل گئیں۔ پورا ہال سانس

روکے سن رہا تھا۔

''سرکیڈوگن! کیا تم نے ابھی ابھی کسی اجنبی کو گری فنڈر ہال کے اندر جانے کی اجازت دی ہے۔''

''بالکل!'' سرکیڈوگن نے فخریہ انداز اونچی آواز میں کہا۔

ہال کے اندر اور باہر کے سب لوگ سناٹے میں آ گئے، ان کے رونگٹے کھڑے ہو چکے تھے۔

''تم نے......تم نے اسے اندر کیسے جانے دیا؟'' پروفیسر میک گونا گل بوکھلا کر بولی۔ ''لیکن......لیکن شناخت......؟''

''اس کے پاس شناخت تھی۔'' سرکیڈوگن نے گردن اکڑا کر جواب دیا۔ ''اس کے پاس پورے ہفتے کے پاسورڈ تھے۔ وہ ایک چرمئی کاغذ میں سے انہیں پڑھ کر بتا رہا تھا......''

پروفیسر میک گونا گل بھونچکا رہ گئیں۔ وہ دوبارہ گری فنڈر کے ہال میں داخل ہوئیں اور زرد پڑے چہروں کے بالکل سامنے آ کر کھڑی ہو گئیں۔ ان کا چہرہ چاک کی طرح سفید پڑ چکا تھا۔

''کس نے......کس نے!'' وہ کانپتی ہوئی آواز میں بولیں۔ ''کس بدبخت نے اس ہفتے کی تمام شناختیں لکھ کر اسے لاپروائی سے چھوڑ دیا تھا؟......فوراً بتاؤ......''

پورے ہال میں ڈراؤنا سناٹا تھا پھر ایک تھرتھراتی چیخ سنائی دی۔ سر سے پیر تک بری طرح کانپتے ہوئے نیول لانگ باٹم نے دھیرے دھیرے ہاتھ ہوا میں اُٹھایا......

☆☆☆☆

چودھواں باب

# سنیپ کا عتاب

اس رات گری فنڈر ہال اوراس سے ملحقہ تمام جگہوں کو خالی کرالیا گیا۔کوئی بھی صحیح طرح سے سونہیں پایا تھا۔وہ جانتے تھے کہ ایک بار پھر پورے سکول کی تلاشی لی جارہی ہے۔تمام بچوں نے بڑے ہال میں بیٹھ کر پوری رات اسی خبر کے انتظار میں کاٹ دی کہ سیریس بلیک گرفتار ہو گیا ہے۔پرفیسر میک گوناگل نے صبح آکر انہیں بتایا کہ وہ ایک بار پھر بچ نکلنے میں کامیاب ہو گیا ہے۔

اگلے دن وہ جہاں بھی گئے وہاں انہیں زیادہ کڑی حفاظت دکھائی دی۔پروفیسر فلنٹ وک سکول کے داخلی دروازے کو سیریس بلیک کی بڑی تصویر دکھا کر اسے پہچاننا سکھا رہے تھے۔فلنچ راہداریوں میں گھوم کر دیواروں کی چھوٹی چھوٹی دراڑوں اور چوہے کے بلوں کو بند کر رہا تھا۔سر کیڈوگن کو گری فنڈر کے عہدے سے معزول کر دیا گیا تھا۔اس کی تصویر کو ایک بار پھر ساتویں منزل کے ویران راہداریوں میں پہنچا دیا تھا۔فربہ عورت کو دوبارہ اس کے سابقہ عہدے پر فائز کر دیا گیا تھا۔اس کا ظاہری حلیہ تو بالکل ٹھیک دکھائی دیتا تھا مگر وہ اب بھی بہت گھبرائی ہوئی تھی۔وہ اسی شرط پر گری فنڈر کی رکھوالی کرنے کیلئے تیار ہوئی تھی کہ اسے خصوصی حفاظت فراہم کی جائے گی۔اس کی حفاظت کیلئے دو بھیانک شکل کے عفریتوں کو پہرے دار مقرر کیا گیا تھا۔وہ بیرونی راہداری میں نہایت خوفناک انداز میں گھومتے پھرتے تھے۔انہیں بچوں کے قریب آنے کی اجازت قطعاً نہیں تھی۔وہ غراتے اور ہنکارتے ہوئے گفتگو کرتے تھے اور اپنی اپنی جگہ پر تعینات تھے۔

ہیری یہ دیکھے بغیر نہیں رہ سکا کہ تیسری منزل پر ایک آنکھ والی چڑیل کے مجسمے پر اب بھی کوئی پہرہ نہیں دے رہا تھا۔ایسا لگتا تھا کہ فریڈ اور جارج کا یہ اندازہ بالکل صحیح تھا کہ صرف وہ ہی (اور اب ہیری، رون اور ہرمائنی بھی) اس کے اندر چھپے ہوئے خفیہ راستے کے بارے میں جانتے ہیں۔

''تمہارا کیا خیال ہے کہ ہمیں اس کے بارے میں کسی کو بتا دینا چاہئے؟'' ہیری نے رون سے پوچھا۔

''یہ بات تو طے ہے کہ وہ ہنی ڈیوکس کے راستے سے نہیں آرہا ہے۔'' رون نے منع کرتے ہوئے کہا۔''اگر دکان کا تالا ٹوٹا ہوتا تو مجھے اب تک اس کی خبر ہو چکی ہوتی۔''

ہیری کوخوشی ہوئی کہ رون صحیح سمت میں سوچ رہا تھا۔ اگر ایک آنکھ والی چڑیل کا راستہ بند ہو جاتا تو وہ دوبارہ ہاگس میڈ نہیں جا پاتا۔ یہ الگ بات تھی کہ رات والے واقعہ نے رون کو یکا یک مشہور کر ڈالا تھا۔ زندگی میں پہلی بار لوگ ہیری کے بجائے اس کی طرف زیادہ توجہ دے رہے تھے۔ ظاہر تھا کہ رون کو بھی اس خصوصی توجہ کے باعث بے حد مزہ آرہا تھا حالانکہ وہ اس رات کے حادثے کی وجہ سے اندرونی طور پر پوری طرح سنبھل نہیں پایا تھا اور گھبراہٹ کا شکار تھا مگر وہ اس کے بارے میں سب کو خوشی خوشی سے بتاتا پھر رہا تھا۔ اس نے کہانی میں خوب مرچ مسالہ لگا لیا تھا......

''میں سویا ہوا تھا۔ تبھی میرے کان میں آواز سنائی دی، جیسے کوئی چیز پھٹ رہی ہو۔ مجھے لگا کہ شاید میں کوئی خواب دیکھ رہا ہوں۔ پھر مجھے ٹھنڈی ہوا جھونکا محسوس ہوا...... میں پوری طرح بیدار ہو گیا۔ میرے بستر کے پردوں کا ایک حصہ پھٹ کر نیچے گرا ہوا تھا...... میں نے کروٹ بدلی......اور پھر میں نے دیکھا کہ وہ میرے بالکل پاس ہی کھڑا تھا...... کسی مردہ ڈھانچے کی طرح......اس کے بال بہت بڑے اور گندے تھے......اس کے ہاتھ میں ایک لمبا چمکتا ہوا چاقو تھا۔ قریباً بارہ انچ کا تو ہوگا......پھر اس نے میری طرف دیکھا۔ میں نے اس کی طرف دیکھا۔ پھر میں چیخا اور وہ بھاگ کھڑا ہوا......''

''وہ بھاگ کیوں گیا؟'' رون نے پلٹ کر ہیری سے پوچھا جب اس کی خوفناک کہانی کو سننے والی لڑکیاں ڈر کے مارے کانپ رہی تھیں۔ وہ شاید مزید کچھ سننے کی تاب نہیں رکھتی تھیں شاید اس لئے وہاں سے چلی گئی تھیں۔ ''وہ بھاگ کیوں گیا؟''

ہیری بھی اس بات پر حیران تھا کہ اگر بلیک غلط بستر تک پہنچ ہی گیا تھا تو پھر وہ رون کو خاموش کر کے اس کے بستر کی طرف کیوں نہیں بڑھا؟ یہ ایک سنہرا موقع تھا۔ بلیک نے بارہ سال قبل یہ ثابت کر دیا تھا کہ وہ کمزور لوگوں کو قتل کرنے میں کوئی پرہیز نہیں کرتا ہے۔ اس بار تو اس کے سامنے پانچ کم سن لڑکے تھے......جن میں سے چار سو رہے تھے۔

''وہ جانتا ہوگا کہ تمہاری چیخ سن کر لوگ جاگ جائیں گے اور اسے سکول سے باہر نکلنے میں بے حد شواری پیش آئے گی۔'' ہیری نے سوچتے ہوئے اپنا مفروضہ پیش کیا۔ ''تصویر کے دروازے سے باہر نکلنے سے پہلے اسے پورے گری فنڈر کو مارنا پڑے گا......پھر اسے اساتذہ سے بھی بھرپور مزاحمت کرنا پڑتی۔''

نیول کی حالت بہت شرمناک تھی۔ پروفیسر میک گوناگل اس سے اتنی زیادہ ناراض تھیں کہ انہوں نے اس پر یہ پابندی لگا دی تھی کہ وہ اب ہاگس میڈ گھومنے نہیں جا پائے گا۔ انہوں نے اسے سزا بھی دی تھی۔ اس کے علاوہ انہوں نے سب بچوں کو ہدایت دی کہ کوئی بھی نیول کو شناخت نہیں بتائے گا۔ بیچارے نیول کو ہر رات ہال کے باہر انتظار کرنا پڑتا تھا کہ کوئی ساتھی وہاں آئے اور اسے اپنے ہمراہ لے کر ہال میں داخل ہو۔ جب پہرہ دینے والے عفریت غصے بھری نگاہوں سے اسے گھورتے تھے تو وہ دہل کر رہ جاتا تھا۔ بہر حال ان میں کوئی بھی سزا اتنی خوفناک نہیں تھی جتنا کہ اس کی دادی کا بھیجا ہوا غصے سے بھرا 'غل غپاڑہ' تھا۔ یہ سب سے زیادہ بری چیز تھی جو ہوگورٹس میں صبح کے ناشتے کے وقت کسی طالب علم کو مل سکتی تھی۔

سکول کے الّو بڑے ہال میں پر پھڑ پھڑاتے ہوئے داخل ہوئے۔ وہ ہمیشہ کی طرح ڈاک لے کر آئے تھے۔ ایک بڑا کڑیل الّو اپنی چونچ میں سرخ رنگ کا لفافہ دبا کر نیول کے سامنے پہنچا۔ نیول کے منہ سے آہ نکل گئی۔ ہیری اور رون، نیول کے بالکل سامنے بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے جھٹ سے پہچان لیا کہ یہ غل غپاڑہ ہے۔ رون کو گذشتہ سال اس کی ممی نے ایک غل غپاڑہ بھیجا تھا۔

''دوڑ لگا دو نیول......فوراً'' رون نے جلدی سے مشورہ دیا۔

نیول نے فوراً ایسا ہی کیا۔ اس نے لفافہ اُٹھایا اور اسے بم کی طرح پکڑے ہال سے باہر بھاگ کھڑا ہوا۔ یہ دیکھ کر سلے درن کی میزوں پر بے تحاشہ قہقہے گونجنے لگے۔ نیول اپنی کوشش میں کامیاب نہیں ہو پایا۔ بڑے ہال کے دروازے کے قریب ہی غل غپاڑہ حرکت میں آ گیا اور اس کے ہاتھ سے نکل کر ہوا میں پھڑ پھڑانے لگا۔ یہ دیکھ کر نیول کا چہرہ سفید پڑ گیا۔ ہال میں نیول کی بوڑھی دادی کی چیختی ہوئی آواز گونجی۔ جادو کی وجہ سے غل غپاڑہ میں دادی کی آواز نہایت دہشت ناک ہو گئی تھی اور کئی گنا بلند سنائی دے رہی تھی۔ وہ چیخ چیخ کر نیول کو برا بھلا کہہ رہی تھیں کہ اس کی وجہ سے پورے خاندان کا سر شرم سے جھک گیا ہے۔

ہیری نیول کے لئے اتنا دکھی ہو رہا تھا کہ وہ یہ دیکھ ہی نہیں پایا کہ اس کے لئے بھی ایک خط آیا تھا۔ ہیڈوگ نے اس کی کلائی پر اپنی چونچ مار کر اس کا دھیان خط کی طرف کھینچا۔

''آہ اوچ......شکریہ ہیڈوگ!''

جب ہیڈوگ نیول کی پلیٹ میں پڑے ہوئے کارن فلیگ کھانے میں مشغول ہوئی تو ہیری نے لفافہ اُٹھایا اور اس کی تہہ کھولی۔ اندر موجود چرمئی کاغذ پر لکھا تھا:

*پیارے ہیری اور رون!*

*آج شام کو لگ بھگ چھ بجے ہمارے ساتھ چائے پینے کے بارے میں کیا خیال ہے؟ ہم آ کر تم دونوں کو سکول سے ساتھ لے جائیں گے۔ بڑے ہال میں ہمارا انتظار کرنا۔ اور ہاں یاد رہے کہ تمہیں اکیلے باہر نکلنے کی قطعاً اجازت نہیں ہے، ایسی کوئی کوشش مت کرنا۔*

*ہیگرڈ*

''شاید وہ بلیک کے بارے میں پوری کہانی سننا چاہتا ہوگا۔'' رون نے ہنس کر کہا۔

شام چھ بجے ہیری اور رون گری فنڈر ہال سے باہر نکل آئے۔ وہ باہر موجود پہرہ دینے والے عفریتوں کے قریب سے دوڑتے ہوئے گزرے اور تیزی سے بڑے ہال کی طرف بڑھ گئے۔ ہیگرڈ وہاں پہلے سے موجود تھا اور ان کا انتظار کر رہا تھا۔

''ہائے ہیگرڈ!'' رون چہکتا ہوا بولا۔ ''مجھے لگتا ہے کہ تم اس رات کو ہونے والے حادثے کی تفصیلات سننے کے خواہشمند ہو گے۔ یہی بات ہے نا!''

''ہم نے اس بارے میں سب کچھ پہلے ہی سن لیا ہے! مزید کی کوئی ضرورت نہیں۔''ہیگر ڈ نے ہال کا بیرونی دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔وہ اس کے عقب میں چل رہے تھے۔

''اوہ!''رون کا منہ کھلا رہ گیا۔اسے بڑی کوفت ہوئی کہ ہیگر ڈ نے اس کی کہانی کو بالکل نظر انداز کر دیا تھا۔

ہیگر ڈ کے جھونپڑے میں داخل ہونے کے بعد انہوں نے جو چیز سب سے پہلے دیکھی، وہ قشنگر بک بیک تھا۔وہ ہیگر ڈ کے پیوند لگے گدے پر ٹانگیں پسارے ہوئے بیٹھا تھا اور دیوہیکل پنکھ سمٹ کر بدن کے پہلوؤں میں بندھے ہوئے تھے۔وہ کسی مرے ہوئے جانور کو کھانے میں مشغول دکھائی دے رہا تھا۔اس مافوق الفطرت چیز سے نظریں ہٹاتے ہوئے ہیری نے وارڈ روب کے دروازے پر لٹکتی ہوئی عجیب وغریب چیزیں دیکھیں۔وہاں پر ایک بہت بھیانک پیلی نارنجی ٹائی لٹکی ہوئی تھی۔ایک کھونٹی پر بھاری بھرکم بھورے رنگ کا لباس بھی ٹنگا ہوا نظر آ رہا تھا۔

''یہ سب کس لئے ہیگر ڈ؟''ہیری نے چونک کر پوچھا۔

''خطرناک درندہ اتلاف کی کمیٹی کے سامنے بک بیک کا معاملہ پیش ہو رہا ہے،اس کی زمین پر موجودگی پر کافی مخالفت کا سامنا ہے۔''ہیگر ڈ نے پریشانی سے بتایا۔''اس جمعہ کو ہم اسے ساتھ لے کر لندن جا رہے ہیں۔ہم نے نائٹ بس میں دو بستر بھی محفوظ کروا لئے ہیں۔''

ہیری کو خود کو گنہگار محسوس کرنے لگا۔وہ قشنگر کو تو بالکل ہی بھول ہی گیا تھا۔بک بیک کا مقدمہ اتنا قریب آ گیا تھا کہ اسے رتی بھر احساس نہیں ہوا۔رون کے چہرے پر پھیلے ہوئے تفکرات کے بادل دیکھ کر اسے یقین ہو چکا تھا کہ وہ بھی اس بارے میں سب کچھ بھولے بیٹھا تھا۔وہ اپنا وہ وعدہ بھی بھول گیا تھا کہ بک بیک کے حق میں ثبوت اکٹھا کرنے میں وہ ہیگر ڈ کی پوری معاونت کرے گا۔فائر بولٹ آنے کے بعد ان کے دماغ سے یہ بات بالکل نکل چکی تھی۔

ہیگر ڈ نے ان کیلئے چائے انڈیلی اور انہیں ایک پلیٹ میں بھنے ہوئے بینز پیش کئے۔ہیری اور رون نے پلیٹ کو چھوا تک نہیں تھا۔ہیگر ڈ کی پکوائی کے بارے میں انہیں کوئی خاص اچھا اندازہ نہیں تھا۔

''ہمیں تم دونوں سے کچھ بات چیت کرنا ہے۔''ہیگر ڈ نے ان دونوں کے درمیان بیٹھتے ہوئے کہا۔وہ کچھ ضرورت سے زیادہ ہی سنجیدہ دکھائی دے رہا تھا۔

''کس بارے میں......؟''ہیری نے چونک کر پوچھا۔

''ہرمائنی کے بارے میں......''ہیگر ڈ نے کہا۔

''ہرمائنی کو کیا ہوا؟''رون نے پوچھا۔

''وہ بے حد پریشان ہے۔کرسمس کے بعد وہ ہم سے کئی بار ملنے آئی۔وہ کافی اکیلا پن محسوس کر رہی ہے ہیری۔پہلے تو تم اپنے

فائر بولٹ کی وجہ سے اس سے بات چیت نہیں کر رہے تھے اور اب رون تم محض اس لئے اس سے بات نہیں کر رہے ہو کہ اس کی بلی نے......''

''سکے برز کو کھالیا ہے۔'' رون نے غصے سے اس کا جملہ پورا کر ڈالا۔

''دیکھو اس کی بلی نے وہی کچھ کیا جو سبھی بلیاں کرتی ہیں۔'' ہیگرڈ نے درشتگی سے بات بڑھائی۔ ''تم شاید یہ بات نہیں جانتے ہو۔ وہ اس بارے میں کئی بار آنسو بہا چکی ہے، اس وقت اسے اپنی پڑھائی میں بھی کافی دشواری پیش آ رہی ہے۔ ہمارے حساب سے اس نے اپنے منہ میں اتنا بڑا گھونٹ بھر لیا ہے کہ اس سے چباتے نہیں بن رہی ہے۔ اس پر پڑھائی کا بھاری بوجھ ہے، لیکن اس کے باوجود اس نے بک بیک کے مقدمے میں ہماری مدد کرنے کا وقت نکال ہی لیا...... اس نے سچ مچ بہت اچھے ثبوت تلاش کر کے ہمیں فراہم کئے ہیں۔ ہمیں لگتا ہے کہ اب اس کے بچنے کے کافی امکانات ہیں......''

''ہیگرڈ! ہمیں معاف کرنا۔ ہمیں بھی مدد کرنا چاہئے تھی۔'' ہیری نے سر جھکا کر کہا۔

''ہم تمہیں اس ضمن میں کوئی الزام نہیں دے رہے ہیں۔'' ہیگرڈ نے ہیری کی معافی کو طرف ہٹاتے ہوئے کہا۔ ''خدا خوب جانتا ہے کہ تم کتنی محنت کر رہے ہو۔ ہم نے تمہیں دن رات کیوڈچ کی مشقیں کرتے ہوئے دیکھا ہے لیکن ہم تمہیں بتا دیں، تم دونوں کو بھاری ڈنڈوں یا چوہوں کی بجائے اپنی دوستی پر زیادہ توجہ دینا چاہئے تھی۔ پرخلوص دوستی ہی بڑا سرمایہ ہوتی ہے۔ بس ہمیں اتنا ہی کہنا تھا......''

ہیری اور رون نے ایک دوسرے کی طرف پریشانی سے دیکھا۔

''رون! جب بلیک نے تمہیں لگ بھگ چاقو سے مار ہی دیا تھا تب بھی وہ بے حد دکھی تھی۔ ہرمائنی بہت بھلی لڑکی ہے۔ اس کے باوجود تم دونوں اس سے بات نہیں کر رہے ہو......''

''اگر وہ اس منحوس بلی سے پیچھا چھڑا لے تو میں اس سے دوبارہ بات چیت کرنے کو تیار ہوں۔'' رون نے غصے سے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔ ''لیکن وہ تو اسے گود میں لئے گھومتی ہے۔ وہ بلی پاگل ہے۔ ہرمائنی اس کے خلاف ایک لفظ بھی نہیں سننا چاہتی ہے۔''

''دیکھو! تقریباً لوگ اپنے پالتو جانوروں کے بارے میں کئی بار تھوڑے جذباتی ہو جاتے ہیں۔'' ہیگرڈ نے سمجھانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ اس کے عقب میں بک بیک نے مردہ جانور کی کچھ ہڈیاں ہیگرڈ کے تکیے پر گرا دی تھیں۔

موضوع بدل گیا۔ وہ ہرمائنی کا ذکر چھوڑ کر کیوڈچ کپ کے بارے میں باتیں کرنے لگے۔ ریون کلا کے میچ کے بعد فائر بولٹ کی موجودگی میں گری فنڈر کیلئے ٹورنامنٹ کا کیوڈچ کپ جیتنا کافی پرامید دکھائی دے رہا تھا۔ نو بجے ہیگرڈ انہیں سکول کی عمارت تک چھوڑنے خود ساتھ آیا تھا۔ جب وہ بڑے ہال میں داخل ہوئے تو انہوں نے دیکھا کہ بچے لپک لپک کر نوٹس بورڈ کی طرف جا رہے تھے جہاں کوئی ضروری اعلان آویزاں کیا گیا تھا۔

''ہاگس میڈ......اگلے ہفتے کے اختتام پر!''

رون نے نئے نوٹس کو پڑھنے کیلئے اپنے ساتھیوں کے سروں کے اوپر سے جھانک کر دیکھا۔ جب وہ بیٹھ گئے تو رون نے دھیمی آواز میں پوچھا۔''کیا تم بھی جاؤ گے؟''

''دیکھو! فلیچ نے اگرہنی ڈیوکس والے خفیہ راستے پر کوئی پہرے دار تعینات نہ کرر کھا ہوتو۔''

ہیری نے مزید دھیمی آواز میں جواب دیا۔

''ہیری......''اس کے دائیں کان میں ایک آواز سنائی دی۔ ہیری چونک گیا اور اس نے پلٹ کر دیکھا۔ ہرمائنی ٹھیک ان کے پیچھے والی میز پر بیٹھی ہوئی تھی۔ درمیان میں ان گنت کتابوں کی دیوار کھڑی تھی جس کے باعث وہ انہیں دکھائی نہیں دی۔

''ہیری! اگر تم دوبارہ ہاگس میڈ گئے تو......میں پروفیسر میک گوناگل کو نقشے کے بارے میں سب کچھ بتادوں گی۔''

''دیکھا ہیری! وہ کیا بول رہی ہے؟''رون ہرمائنی کی طرف دیکھے بغیر غرایا۔

''رون تم اسے اپنے ساتھ کیسے لے جا سکتے ہو؟ سیریس بلیک نے جو تمہارے ساتھ کیا ہے اس کے بعد......میں بالکل سچ کہہ رہی ہوں، میں سچ مچ انہیں بتادوں گی۔''

''تو اب تم ہیری کو سکول سے نکلوانا چاہتی ہو۔''رون نے غصے سے کہا۔''اس سال تم ہمیں پہلے ہی کافی نقصان نہیں پہنچا چکی ہو کیا؟''

ہرمائنی نے جواب دینے کیلئے منہ کھولا ہی تھا کہ ٹھیک اسی وقت کروک شانکس ہلکی سی آواز نکالتے ہوئے اچھل کر اس کی گود میں چڑھ گئی۔ ہرمائنی نے ڈرتے ڈرتے رون کے چہرے کی طرف دیکھا اور کروک شانکس کو اُٹھا کر تیزی سے لڑکیوں کے کمرے کی طرف چل پڑی۔

''تو اب ایسا کرتے ہیں......''رون نے ہیری سے کہا جیسے ان کی بات چیت میں کسی نے دخل اندازی ہی نہ کی ہو۔''پچھلی بار تو تم کچھ بھی نہیں دیکھ پائے تھے۔ تم تو زونکو کی دکان میں بھی نہیں گئے تھے۔''

ہیری نے آس پاس دیکھ کر تسلی کر لی کہ ہرمائنی تو نہیں سن رہی ہے۔

''ٹھیک ہے۔''اس نے دھیرے سے کہا۔''لیکن اس بار میں میں اپنا غیبی چوغہ بھی ساتھ لے جاؤں گا۔''

☆☆☆☆

ہفتے کی صبح ہیری نے صندوق سے غیبی چوغہ نکالا اور اسے بستے میں ڈالا اور نقشے کو تہہ لگا کر اندرونی جیب میں چھپا لیا۔ وہ باقی سب لوگوں کے ساتھ بڑے ہال میں ناشتے کیلئے پہنچ گیا۔ ہرمائنی اسے میز پر شک بھری نگاہوں سے ٹٹولتی رہی۔ ہیری نے اس سے نگاہیں ملانے کی ذرا بھی غلطی نہیں کی تھی۔ اس نے اس بات کا بھی پوری طرح خیال رکھا تھا کہ سب بچوں کے باہر نکلتے وقت وہ ہرمائنی

کے سامنے سنگ مرمر کی سیڑھیاں چڑھ کر گری فنڈ رہال کی طرف چلا گیا تا کہ ہر مائنی کو پورا یقین ہو جائے کہ وہ ہاگس میڈ نہیں جا رہا ہے۔

''اچھا!'' ہیری نے رون سے ہاتھ ملاتے بلند آواز میں کہا۔ ''واپس لوٹ کر مجھے بتانا کہ تم نے کیا کیا دیکھا؟''

رون نے مسکرا کر اسے آنکھ ماری۔

ہیری پھرتی سے تیسری منزل پر گیا اور اپنی جیب سے نقشہ نکالا۔ایک آنکھ والی چڑیل کے پیچھے چھپتے ہوئے اس نے نقشہ کی تہہ کھولی۔ایک چھوٹی سا نقطہ اس کی طرف آتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ ہیری نے اس کے نام کو غور سے دیکھا۔اس نقطے کے پاس لکھا تھا۔

'نیول لانگ باٹم۔'

ہیری نے وقت ضائع کیے بغیر سرعت سے اپنی چھڑی نکالی اور مورتی کی طرف کرتے ہوئے بڑبڑایا۔ ''نیچے دھنس!'' مورتی کے نچلے خانے میں ایک سوراخ نمودار ہو گیا۔ ہیری نے اپنا بستہ اس کے اندر پھینک دیا۔لیکن اس سے پہلے وہ اس میں گھس پاتا۔ نیول راہداری کا موڑ مڑ کر سامنے آچکا تھا۔ ہیری نے پھرتی سے مورتی کا خفیہ خانہ بند کر دیا تھا۔

''ہیری! میں تو بھول گیا تھا کہ تم بھی ہاگس میڈ نہیں جا رہے ہو۔'' نیول چہکا۔

''ہائے نیول!'' ہیری تیزی سے مورتی سے دور ہٹتے ہوئے بولا۔اس نے غیر محسوس انداز میں نقشہ کو تہہ کر کے دوبارہ اپنی جیب میں ڈال دیا تھا۔ ''تم کیا کرنے جا رہے ہو؟''

''کچھ نہیں!'' نیول کندھے اچکا کر کہا۔ ''کیا تم میرے ساتھ دھماکے دار سنیپ گیم کھیلنا چاہو گے؟''

''ابھی نہیں نیول! میں لائبریری جا رہا ہوں، مجھے خون آشام والا مضمون پورا کرنا ہے، جو پروفیسر لوپن نے دیا ہے۔'' ہیری نے اسے ٹالنے کی کوشش کی۔

''میں بھی ساتھ چلتا ہوں۔'' نیول نے بڑے اشتیاق سے کہا۔ ''میں نے بھی وہ مضمون ابھی تک نہیں لکھا ہے۔''

''ذرا ٹھہرو!...... ہاں!...... میں تو بھول ہی گیا تھا کہ میں نے کل رات کو ہی وہ مضمون پورا لکھ لیا تھا۔''

ہیری نے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

''یہ تو بہت اچھا ہوا۔تب تو تم میری مدد کر سکتے ہو۔'' نیول نے کہا اس کا گول چہرہ کسی قدر پریشان دکھائی دے رہا تھا۔ ''میں لہسن کے بارے میں صحیح طرح سے سمجھ نہیں پایا...... کیا انہیں یہ کھلانا پڑتا ہے یا پھر......'' نیول کے منہ سے ایک ہلکی سی چیخ نکل گئی، جب اس نے ہیری کے کندھے کے اوپر دیکھا۔وہاں پروفیسر سنیپ کھڑے دکھائی دے رہے تھے۔نیول جلدی سے ہیری کے پیچھے چھپ گیا۔

''تم دونوں یہاں پر کیا کر رہے ہو؟'' سنیپ نے ان دونوں کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔ ''ملاقات کیلئے یہ جگہ کچھ عجیب ہے۔''

ہیری کو یہ دیکھ کر بہت پریشانی ہوئی کہ جب سنیپ کی نظریں کی کالی آنکھیں دونوں دروازوں کی طرف سے گھومتی ہوئی ایک

آنکھ والی چڑیل پر آ کر ٹھہر گئیں۔

''ہم دونوں یہاں ملاقات نہیں کر رہے ہیں۔'' ہیری نے جواب دیا۔''ہم تو بس یہاں پر ٹکرا گئے تھے۔''

''سچ مچ ؟''سنیپ کی پتلیاں گھوم گئیں۔''پوٹر! یہ تمہاری عادت ہے کہ تم اکثر ایسی جگہوں پر پہنچ جاتے ہو جہاں تمہیں نہیں ہونا چاہئے۔اور ہمیشہ اس کے پیچھے کوئی نہ کوئی وجہ ضرور موجود ہوتی ہے۔ میں تم دونوں کو اسی وقت گری فنڈر ہال میں واپس جانے کا مشورہ دیتا ہوں، جہاں سے تم آئے ہو۔''اس کا لہجہ کافی کرخت ہو گیا تھا۔

ہیری اور نیول کچھ کہے بغیر وہاں سے کھسک لئے۔ جب وہ دونوں راہداری کے موڑ پر پہنچے تو ہیری نے پلٹ کر دیکھا تو اسے اپنی سانس رکتی ہوئی محسوس ہوئی۔ پروفیسر سنیپ ایک آنکھ والی چڑیل کے مجسمے کے سر پر ہاتھ پھیر کر اسے ٹٹولتے ہوئے دکھائی دیئے۔ وہ اس کو غور سے دیکھ رہے تھے۔

فربہ عورت کی تصویر کے پاس پہنچ کر ہیری کو نیول سے پیچھا چھڑانے میں کامیابی حاصل ہوگئی۔اس نے اسے شناخت بتادی اور پھر یہ ناٹک کیا کہ وہ خون آشام پر لکھا ہوا مضمون تو لائبریری میں بھول آیا ہے۔اس کے بعد وہ جلدی سے پلٹ کر وہاں سے رفو چکر ہو گیا۔ پہرہ دینے والے عفریتوں کی نظروں سے دور ہوتے ہی ہیری نے جیب سے دوبارہ نقشہ باہر نکالا اور اپنی ناک کے قریب کرلیا۔ تیسری منزل کی راہداری اب بالکل ویران دکھائی دے رہی تھی۔ ہیری نہایت دھیان سے چیزوں کا جائزہ لے رہا تھا۔اسے یہ دیکھ کر نہایت اطمینان ہوا کہ پروفیسر سیورس سنیپ کا چھوٹا نقطہ اب ان کے آفس میں ٹہلتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

وہ تیزی سے بھاگتا ہوا ایک آنکھ والی چڑیل کے مجسمے کے پاس پہنچا۔اس نے اس کا نچلا خفیہ خانہ کھولا اور اس میں گھس کر نیچے کی طرف پھسلتا چلا گیا۔ کچھ ہی دیر میں وہ بھی اپنے بستے کے پاس خفیہ راہداری میں پہنچ گیا تھا۔اس نے نقشے کو دوبارہ دیکھا اور پھر اس پر موجود الفاظ کو مٹا دیا۔نقشہ جیب میں سنبھالنے کے بعد وہ راہداری میں بھاگنے لگا۔

☆☆☆☆

غیبی چوغے میں پوری طرح چھپا ہوا ہیری ہنی ڈیوکس کی دکان سے باہر نکلا۔ باہر سورج کی روشنی ہر طرف پھیلی ہوئی تھی۔اسے رون کو تلاش کرنے میں زیادہ دیر نہیں لگی۔اس نے رون کی پشت پر ہلکا سا تھپا لگایا۔

''میں ہوں......'' ہیری نے بڑبڑاتے ہوئے بتایا۔

''تمہیں اتنی دیر کیسے ہوگئی......؟'' رون نے ہونٹ دبا کر پوچھا۔

''سنیپ وہاں گھوم رہا تھا......''

وہ دونوں وہاں سے ہائی سٹریٹ کی طرف چل دیئے۔

''تم کہاں ہو؟'' رون دونوں ہونٹوں کو سکیڑ بڑبڑایا۔''کیا تم میرے ساتھ ہی چل رہے ہو نا؟ تم جب غیبی چوغے میں ہوتے ہو تو

بہت عجیب لگتے ہو......''

وہ چلتے چلتے پوسٹ آفس تک پہنچ گئے۔ وہاں پر رون بڑی صفائی سے جھوٹ بولا کہ وہ مصر میں موجود اپنے بھائی بل ویزلی کے پاس پیغام بھیجنے کیلئے الوؤں کی قیمتیں دیکھنا چاہتا ہے۔ اسے الوؤں کے بڑے ہال تک جانے کی اجازت مل گئی تھی۔ رون چاہتا تھا کہ ہیری اچھی طرح سے وہاں کا ماحول دیکھ لے۔ وہاں کم ازکم تین سو الّو براجمان تھے جو ان کی طرف دیکھ رہے تھے۔ ہال میں الّو کے ڈراؤنی آوازوں کا شور پھیلا ہوا تھا۔ وہاں پر بھاری بھرکم الّو تو تھے ہی۔ مگر کچھ الّو بے حد چھوٹی جسامت کے تھے جو صرف قریبی جگہوں پر ہی ڈاک لے جانے کا کام انجام دیتے تھے۔ ان کے خانوں کے باہر 'لوکل ڈاک سروس' کا بورڈ آویزاں تھا۔ یہ الّو اس قدر ننھے تھے کہ بآسانی ہیری کی ہتھیلی میں سما سکتے تھے۔

پھر وہ زونکو کی جوک شاپ کی طرف آئے۔ وہاں پر ہوگورٹس کے اتنے زیادہ طلبہ وطالبات موجود تھے کہ ہیری کو بہت پھونک پھونک کر قدم رکھنا پڑے۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کا پیر کسی کے پیر پر پڑ جائے اور وہ بچہ دہشت زدہ ہو کر چیخیں مارنے لگے۔ وہاں پر شرارتوں اور شعبدوں کی اتنی دلچسپ چیزیں تھیں کہ فریڈ اور جارج کو بھی مزہ آ جاتا۔ ہیری نے سرگوشی کے ساتھ رون کو ہدایت کی کہ وہ اس کیلئے کچھ چیزیں خرید لے۔ اس نے بڑی احتیاط کے ساتھ غیبی چوغے کے نیچے سے کچھ گیلن بھی نکال کر اس کے ہاتھ میں تھمائے۔ جب وہ دونوں زونکو کی جوک شاپ سے باہر نکلے تو ان کے بٹوے قریباً خالی ہو چکے تھے۔ بہرحال ان کی جیبیں پھولی ہوئی تھیں کیونکہ ان میں گوبر بم ہچکی والی مٹھائی، مینڈکوں کے انڈوں کا صابن اور کاٹنے والی چائے کے کپ بھرے ہوئے تھے۔

دن بڑا سہانا اور ہوادار تھا۔ دونوں کو لگا کہ ایسے موسم میں تو کھلی فضا میں گھومنا زیادہ اچھا رہے تھا۔ انہوں دوبارہ کسی دوسری دکان میں جانے کے بجائے کھلی سڑک پر ٹہلنے کو ترجیح دی۔ وہ تھری بروس ٹکس کی دکان سے کچھ آگے آ گئے اور ایک طرف کی چڑھائی پر چڑھنے لگے۔ وہ جوں جوں چڑھائی طے کرتے گئے توں توں دوسری طرف دور موجود عمارت کے خدوخال واضح ہوتے چلے گئے۔ وہ مشہور عالم چیختا بنگلہ تھا، جسے برطانیہ کی سب سے زیادہ خطرناک اور آسیب زدہ عمارت قرار دیا گیا تھا۔ یہ ہاگس میڈ سے کافی فاصلے پر موجود اکیلی عمارت تھی جس کے گرد کافی دور ہٹ کر لوہے کی باڑھ لگا دی گئی تھی تاکہ سب کو معلوم ہو جائے کہ یہ اس عمارت کی حدبندی ہے۔ باڑھ سے دوسری طرف جانے کی سخت ممانعت تھی۔ بند کھڑکیوں اور اُجاڑ باغیچے کے باعث چیختا بنگلہ دن کے اجالے میں بھی کافی ڈراؤنا لگتا تھا۔

جب وہ چڑھائی کے زینے طے کرتے ہوئے کھلی جگہ پر پہنچے تو چیختا بنگلہ پوری آب وتاب سے چمکتا ہوا سامنے دکھائی دے رہا تھا۔ وہ لوہے کی باڑ سے ٹیک لگا کر اس خوفناک عمارت کا نظارہ لینے لگے۔

''ہوگورٹس کے بھوت بھی یہاں آنے ڈرتے ہیں، میں نے لگ بھگ سر کٹے نک سے ایک بار پوچھا تھا...... وہ کہتا ہے کہ بھوتوں کا یہ خیال ہے کہ یہاں پر رہنے والے بھوت بڑے سفاک اور بے رحم ہیں۔ اس لئے کوئی بھی اندر نہیں جا سکتا...... ظاہر ہے فریڈ اور

جارج نے ایک بار کوشش کی تھی لیکن اندر جانے کے سبھی راستے بند ہیں......''

چڑھائی چڑھنے کی وجہ سے ہیری کو گرمی لگنے لگی تھی اور جسم پسینے سے شرابور ہو گیا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ کچھ منٹوں کیلئے غیبی چوغہ اتار کر ٹھنڈی ہوا کے جھونکوں کا لطف اُٹھائے، لیکن تبھی اسے تھوڑی دور کچھ آوازیں سنائی دیں۔ ایسا لگتا تھا کہ کوئی پہاڑی کی دوسری جانب سے چیختے بنگلے کی طرف آ رہا تھا۔ کچھ پل بعد ملفوائے کی صورت دکھائی دی۔ اس کے عقب میں کریب اور گوئل بھی تھے۔ ملفوائے اونچی اونچی آواز میں انہیں کچھ بتا رہا تھا۔

''میرے ڈیڈی کا الّو کسی بھی وقت آ سکتا ہے۔ مقدمے میں وہ یہ بتانے کیلئے گئے ہیں کہ میرے بیٹے کے ہاتھ کا کتنا برا حال ہوا تھا؟......وہ یہ بھی بتائیں گے کہ میں تین مہینے تک اس کا استعمال نہیں کر پایا تھا......''

کریب اور گوئل دونوں کھی کھی کر کے ہنس رہے تھے۔

''میں سچ مچ چاہتا تھا کہ اس بڑے مرغی جیسے کم بخت گدھے کا دفاع کرتے ہوئے اس بڑے بالوں والے بھالو کو اپنی آنکھوں کے سامنے گڑگڑاتا ہوا دیکھ سکوں۔ وہ یقیناً کہہ رہا ہوگا کہ 'وہ کسی کا نقصان نہیں کر سکتا مائی لارڈ! میں قسم کھا کر کہتا ہوں قسم کھا کر......' سمجھ لو کہ اب وہ مرغی جیسا گدھا کسی بھی حالت میں بچ نہیں سکتا......''

ملفوائے کی نگاہ جب رون پر پڑی تو دم بخود سا رہ گیا۔ پھر اس کے زرد چہرے پر فوراً شیطانی مسکراہٹ پھیلتی چلی گئی۔

''تم یہاں کیا کر رہے ہو ویزلی؟'' ملفوائے نے رون کے عقب میں ویران عمارت کو دیکھتے ہوئے کہا۔ ''ویزلی! ایسا لگتا ہے کہ تم یہاں پر رہنے کے بارے میں سوچ رہے ہو؟ شاید یہ خواب دیکھ رہے ہو کہ تمہارا اپنا الگ کمرہ ہو؟ میں نے سنا ہے کہ تمہارا پورا خاندان ایک ہی کمرے میں سوتا ہے......کیا یہ سچ ہے ویزلی؟''

ہیری نے رون کے کان میں سرگوشی کی۔ ''اسے مجھ پر چھوڑ دو......''

یہ سنہرا موقع تھا کہ ملفوائے کو سبق سکھایا جاتا۔ ہیری اس موقع کو ہاتھ سے گنوانا نہیں چاہتا تھا۔ ہیری چپکے سے رینگتا ہوا ملفوائے، کریب اور گوئل کے پیچھے پہنچ گیا۔ اس نے نیچے جھک کر ہاتھوں میں کیچڑ اُٹھا لیا۔

ملفوائے نے اکڑ کر رون سے کہا۔ ''ہم ابھی تمہارے دوست ہیگرڈ کے بارے میں ہی باتیں کر رہے تھے۔ ہم یہ تصور کر رہے تھے کہ وہ خطرناک درندہ اتلاف کمیٹی کے سامنے کیا کہہ رہا ہوگا۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ جب اس کے مرغی نما گدھے کا سر اس کی نظروں کے سامنے کاٹ دیا جائے گا تو کیا وہ......روئے گا؟''

''چھپاک......!''

ملفوائے کے سر پر کیچڑ کی ضرب لگنے کی وجہ سے اس کا سر کافی آگے کی طرف جھک گیا تھا۔ اس کے سنہرے بال یکا یک کیچڑ میں لت پت ہو گئے تھے۔

''کون ہے......؟''

اس کی حالت زار دیکھ کر رون قہقہے لگا کر ہنسنے لگا۔ ملفوائے کو اپنا توازن برقرار رکھنے کیلئے لوہے کی باڑھ کا سہارا لینا پڑا تھا۔ وہ بے چینی سے ادھر ادھر دیکھ رہا۔

''کون تھا؟...... یہ کس نے کیا؟''

''یہاں پر بھوت رہتے ہیں...... ہے نا؟'' رون اپنی ہنسی پر قابو پاتا ہوا بولا۔ اس کے بولنے کا انداز کچھ ایسا تھا کہ جیسے وہ وہاں سہانے موسم کے بارے میں اپنی رائے دے رہا ہو۔

کریب اور گوئل کے چہروں پر ہوائیاں اڑی دکھائی دے رہی تھی۔ ان کے مضبوط بازو اور پھڑکتی ہوئی مچھلیاں بھی بھوتوں سے مقابلہ کرنے سے قاصر تھے۔ ملفوائے خوفزدہ ضرور تھا مگر رون کے رویئے سے اسے کچھ کچھ اندازہ ہو رہا تھا کہ کوئی نہ کوئی گڑبڑ ضرور ہے۔ وہ چاروں طرف خالی جگہ کو گھور رہا تھا لیکن اس کی سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا تھا۔

ہیری تھوڑا سا آگے بڑھا جہاں خاصا سبز بدبودار اور کائی زدہ کیچڑ تھا۔

''چھپاک......!''

اس مرتبہ کریب اور گوئل کیچڑ کی برسات کی زد میں آئے تھے۔ گوئل تو غصے کے عالم میں کودنے لگا پھر وہ اپنے ہاتھوں سے جلدی جلدی اپنی چھوٹی چھوٹی آنکھوں کو صاف کرنے لگا۔

''کیچڑ ادھر سے آیا ہے......'' ملفوائے نے اپنا چہرہ صاف کیا اور ہیری سے چھ فٹ دور اشارہ کیا۔

کریب جلدی سے اس طرف بڑھا۔ اس کے لمبے ہاتھ کسی مردہ بھوت کی مانند سامنے کی جانب اُٹھے ہوئے تھے۔ ہیری نے اس سے بچتے ہوئے زمین سے ایک سوکھی شاخ اُٹھائی اور کریب کی پیٹھ کر زور سے ضرب لگائی۔ کریب اپنی جگہ اچھل پڑا۔ ''مجھے کس نے مارا...... کس نے مارا......'' وہ اپنی جگہ پر ہی کھڑا چیخنے لگا۔ رون کی طرح ہیری بھی اس کی گھبراہٹ سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔ کریب کی نگاہ جب رون پر پڑی تو وہ غصے سے پاگل ہو گیا اور اسے سبق سکھانے کیلئے تیزی سے اس کی طرف بڑھا۔ ٹھیک اسی وقت ہیری نے اپنا پاؤں اُڑایا۔ کریب لڑکھڑایا اور پھر کیچڑ میں گر کر لت پت ہو گیا۔ وہ دہشت زدہ ہو کر سے ہوا میں ہاتھ پاؤں مارنے لگا۔ اچانک اس کا پاؤں ہیری کے غیبی چوغے میں الجھ گیا اور ہیری کو ایک زوردار جھٹکا لگا اور پھر غیبی چوغہ اس کے سر سے پھسل کر اتر گیا۔

یہ دیکھ کر رون کی سٹی گم ہو گئی اور ملفوائے عجیب نظروں سے گھورنے لگا۔ ہیری کا سر بغیر دھڑ کے ہوا میں جھول رہا تھا۔ رون سوچ رہا تھا کہ یقیناً ملفوائے اس عجیب وغریب جادوگری کو دیکھ کر پریشان ہو گیا ہوگا۔ اچانک ملفوائے کو نجانے کیا سوجھی؟ وہ پلٹا اور پوری رفتار سے پہاڑی کے نچلے حصے کی طرف بھاگتا چلا گیا۔ کریب اور گوئل بھی بوکھلاہٹ میں گرتے پڑتے اس کے تعاقب میں بھاگ رہے تھی۔

ہیری نے جلدی سے اپنا غیبی چوغہ صحیح کیا اور اس کا ہوا میں جھولتا ہوا سر دوبارہ غائب ہو گیا۔ یہ سچ تھا کہ اب بہت دیر ہو چکی تھی۔

''ہیری!'' رون نے ہیری کے غائب ہونے والی سمت میں گھورتے ہوئے کہا۔'' بھلائی اسی میں ہے کہ تم وقت گنوائے بغیر دوڑ لگا دو۔ ملفوائے کسی بھی وقت ہوگورٹس پہنچ جائے گا اور وہ کسی استاد کو بتا دے گا۔ اُس سے پہلے تمہارا سکول میں واپس پہنچنا ضروری ہے۔ جلدی کرو......''

''بعد میں ملتے ہیں......''

ہیری نے اسے خدا حافظ کہا اور پھر ہنی ڈیوکس کی دکان کی طرف جانے والے راستے پر بے تحاشہ دوڑ لگا دی۔

ملفوائے نے جو دیکھا کیا اسے اس پر یقین ہو جائے گا؟ کیا ملفوائے کی بات پر کسی کو بھی یقین آ جائے گا؟ ڈمبل ڈور کے علاوہ ہر کوئی حیرت میں مبتلا ہو جائے گا کہ ایسا کیا ہوا ہوگا؟ یہ سوچ کر ہیری کے پیٹ میں کھلبلی سی مچنے لگی۔

ہنی ڈیوکس میں واپس لوٹنے کے بعد ہیری تیزی سے نچلے گودام کی سیڑھیاں اترا اور خفیہ دروازے تک جا پہنچا۔ اس نے پھرتی سے نیچے چھلانگ لگائی اور پھر اندھیری راہداری میں بھاگنے لگا۔ اس نے اپنا غیبی چوغہ اتار کر ہاتھ میں پکڑ لیا۔ وہ اندھا دھند بھاگ رہا تھا۔ یہ بات تو طے تھی کہ ملفوائے اس سے پہلے ہی سکول کی عمارت تک پہنچ جائے گا......سارا معاملہ اسی بات پر تھا کہ وہ سکول پہنچنے کے بعد کس استاد کو بتانا پسند کرے گا اور اسے تلاش کرنے میں اسے کتنا وقت لگے گا؟ ہیری بری طرح ہانپ رہا تھا اور اس کی پسلیوں میں ٹیسیں اُٹھ رہی تھیں۔ اس نے اپنی رفتار اس وقت تک دھیمی نہیں کی جب تک وہ ایک آنکھ والی چڑیل کے مجسمے کے خفیہ دروازے کے قریب نہیں پہنچ گیا تھا۔ ایک پل میں اس کے دل میں یہ خیال آیا کہ اسے اپنا غیبی چوغہ یہیں چھپا دینا چاہئے کیونکہ اگر ملفوائے نے کسی استاد کو اس معاملے کی خبر دے دی ہوگی تو اس کا بھانڈا پھوٹ جائے گا۔ ہیری نے تیزی سے اپنا غیبی چوغہ ایک اندھیرے کونے میں چھپا دیا۔ پھر وہ پوری قوت کے ساتھ اوپر چڑھنے لگا۔ پسینے کی وجہ سے اس کے ہاتھ اوپر چڑھتے وقت پھسل رہے تھے۔ مجسمے کے زیریں صندوق میں پہنچ کر اس نے اپنی چھڑی نکالی اور اسے تھپتھپایا۔ باہر نکلنے کے بعد فوراً اس نے خفیہ راستے کا سوراخ بند کر دیا۔ جب وہ مجسمے کے عقبی حصے سے باہر نکلا تو اسے کسی کے قدموں کی چاپ سنائی دی جو تیزی سے ادھر آتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔

آنے والے کوئی اور نہیں پروفیسر سنیپ ہی تھے۔ ان کا لباس ہوا میں پھڑ پھڑا رہا تھا۔ وہ تیزی سے ہیری کی طرف بڑھے اس اس کے بالکل سامنے آ کر رُک گئے۔

''تو......'' وہ سرگوشی نما لہجے میں غرائے۔

ہیری ایک بار پھر اسی جگہ موجود تھا جہاں کچھ گھنٹے پہلے نیول کے ساتھ پروفیسر سنیپ نے اسے دیکھا تھا۔ ان کے چہرے پر کچھ ایسا تاثر جھلک رہا تھا جیسے انہوں نے اس بار واقعی ہیری کی چوری پکڑ لی ہو۔ ہیری نے فوراً معصوم بننے کی کوشش کی حالانکہ وہ یہ بات اچھی طرح جانتا تھا کہ اس کا چہرہ اس وقت پسینے سے شرابور تھا اور اس کے ہاتھ کیچڑ میں لت پت تھے۔ اس نے اپنے ہاتھوں کو پروفیسر

سنیپ کی نظروں سے چھپانے کیلئے جلدی سے اپنی جیبوں میں گھسالیا تھا۔

''میرے پیچھے آؤ...... پوٹر!''سنیپ نے غراتے ہوئے کہا۔

ہیری ان کے پیچھے پیچھے سیڑھیوں سے اترا۔سنیپ کی نظروں سے بچا کراس نے اپنے کیچڑ زدہ ہاتھوں کو جیب کے اندرونی حصے کے کپڑے سے پونچھنے کی بھرپور کوشش کی۔وہ دونوں سیڑھیوں سے اتر کرایک تہہ خانے میں پہنچے اورسنیپ کے ذاتی دفتر کے اندر داخل ہوئے۔

ہیری یہاں پہلے صرف ایک بار آیا تھااور وہ تب بھی بڑی مشکل سے دوچار تھا۔اس نے دیکھا کہ سنیپ نے پچھلی بار سے اب تک کے عرصے میں کچھ نئی بھیانک اورگلگلی چیزیں اکٹھی کر لی تھیں جوان کی دفتری میز کے عقب میں موجودلکڑی کی بوسیدہ الماریوں میں رکھی ہوئی تھیں۔آتشدان کی چمکتی ہوئی تیز روشنی میں وہ بوسیدہ الماریاں اوربھی دہشت ناک ماحول بنارہی تھیں۔

''بیٹھ جاؤ......''سنیپ نے کہا۔

ہیری ایک کرسی پر بیٹھ گیالیکن سنیپ اس کے سر پر کھڑا رہا۔

''ملفوائے نے مجھے ابھی ابھی ایک عجیب کہانی سنائی ہے پوٹر......'' وہ دھیمے لہجے میں بولے۔ ہیری نے کوئی جواب نہیں دیا۔

''اس نے مجھے بتایا کہ چیختے بنگلے کے پاس اسے ویزلی ملا تھا۔ جو بالکل اکیلا دکھائی دے رہا تھا۔'' ہیری ایک بار پھر خاموش رہا۔

''ملفوائے کا کہنا ہے کہ وہ ویزلی کے پاس کھڑا باتیں کررہا تھاتبھی کسی نے اس کے سر پر کیچڑ پھینکا......تمہیں کیا لگتا ہے کہ کیا ہوا ہوگا؟''

ہیری نے تھوڑا حیران ہونے کی اداکاری کی اور سر ہلایا۔

''میں اس بارے میں کیا کہہ سکتا ہوں پروفیسر؟''

سنیپ کی سیاہ آنکھیں ہیری کی آنکھوں میں دھنسی سچائی کو کھوجنے کی کوشش کررہی تھیں۔ ہیری کو یوں لگا جیسے یہ بالکل ویسا ہی ہے، جب قشنگر پہلی باراس کی آنکھوں میں گھوررہا تھا۔ ہیری نے غیرمحسوس طور پر کوشش کی کہ اس کی پلکیں ساکن ہی رہیں،اوروہ انہیں نہ جھپکائے۔

''پھر ملفوائے نے بہت ہی عجیب منظر دیکھا۔کیا تم تصور کر سکتے ہو کہ وہ کیا ہوسکتا ہے...... پوٹر؟''

''نہیں!'' ہیری نے سپاٹ لہجے میں کہا۔وہ اب معاملے سے بے خبر ہونے کی اداکاری کرنے کی کوشش کررہا تھا۔

''اس نے وہاں تمہارا سر دیکھا جو ہوا میں تیر رہا تھابغیر بدن کے......''

کمرے میں ایک لمبی خاموشی چھا گئی۔

''شاید اسے میڈم پامفری کے پاس ہسپتال میں جانے کی ضرورت ہے پروفیسر!'' ہیری نے کہا۔''اگر وہ واقعی اس طرح کی چیزیں دیکھ رہا ہے تو......''

''تمہارا سر ہاگس میڈ میں کیا کر رہا تھا پوٹر......؟'' سنیپ نے دھیمے سے کہا۔ ''تمہارے سر کو ہاگس میڈ جانے کی قطعاً اجازت نہیں ہے بلکہ تمہارے جسم کے کسی بھی حصے کو ہاگس میڈ جانے کی اجازت نہیں ہے......تم یہ بات اچھی طرح جانتے ہو۔''

''میں جانتا ہوں۔'' ہیری مختصراً جواب دیا۔ وہ پوری کوشش کر رہا تھا کہ اس کے چہرے خوف یا پریشانی کی کوئی جھلک نمودار نہ ہونے پائے۔ ''ایسا لگتا ہے کہ ملفوائے فریب نگاہی کا شکار ہو گیا ہے۔''

''ملفوائے کو کسی فریب کا سامنا نہیں ہوا تھا'' سنیپ غرائے۔ انہوں نے غصے سے نیچے جھک کر اپنے دونوں ہاتھ کرسی کی پائیں پر مضبوطی سے جما دیئے جس پر ہیری بیٹھا ہوا تھا۔ ان کا کرخت چہرہ ہیری کی آنکھوں کے مزید نزدیک آ گیا تھا۔ وہ مزید نیچے جھکے اور ہیری کی آنکھوں میں آنکھیں گڑا کر بولے۔ ''اگر تمہارا سر ہاگس میڈ میں تھا تو یقیناً تمہارا باقی بدن بھی وہیں پر تھا۔''

''میں گری فنڈر ہال میں تھا۔'' ہیری نے کہا۔ ''جیسا آپ نے حکم دیا تھا......''

''کیا کوئی اس بات کی گواہی دے سکتا ہے پوٹر؟''

ہیری کچھ نہیں بولا۔ سنیپ کے زرد چہرے پر زہریلی مسکراہٹ پھیل گئی۔ وہ ایک بار پھر سیدھے کھڑے ہو گئے تھے۔

''محکمہ جادو کی حفاظت اور سبھی لوگ مشہور زمانہ ہیری پوٹر کو خونخوار مفرور سیریس بلیک سے بچانے کی جان توڑ کوششیں کر رہے ہیں، لیکن مشہور زمانہ ہیری پوٹر اپنی من مرضی کا مالک ہے۔ اس کی حفاظت کے بارے میں معزز لوگ پریشانی کا شکار ہیں، تو کیا ہوا؟ وہ بھاڑ میں جائیں، مشہور زمانہ ہیری پوٹر کی جہاں مرضی ہو گی وہ وہاں جائے گا اور تو اور، وہ تو قوانین اور حد بندیوں کی بھی پرواہ نہیں کرتا......''

ہیری کچھ نہیں بولا۔ سنیپ اسے اکسانا چاہتے تھے تاکہ وہ سچائی اگل دے لیکن ہیری نے بھی پختہ عزم باندھ لیا تھا کہ وہ سچائی بالکل نہیں بتائے گا۔ سنیپ کے پاس کوئی ثبوت نہیں تھا اب تک......

اچانک سنیپ کی نظروں میں چمک آ گئی اور وہ دھیما سا مسکرائے اور بولے۔

''پوٹر! تم بالکل اپنے باپ کی طرح ہو۔ وہ بھی بہت مغرور تھے۔ کیوڈچ کے کھیل میں تھوڑی سی کامیابی پانے کی وجہ سے انہیں لگتا تھا کہ وہ ہم سب لوگوں سے زیادہ معزز اور اونچے ہیں تم دونوں میں بہت سی باتیں مشترک ہیں......''

ہیری خود کو روک پائے، اس سے پہلے ہی اس کے منہ سے نکلتا چلا گیا۔

''میرے والد مغرور نہیں تھے سر......اور میں بھی نہیں ہوں۔''

''تمہارے والد بھی قوانین اور حد بندیوں کا رتی بھر احترام نہیں کرتے اور نہ ہی انہیں کچھ سمجھتے تھے۔'' سنیپ نے اس کی بات ان سنی کر دی اور سلسلہ کلام جاری رکھا۔ ان کے چہرے پر اب کھلی نفرت اور حقارت کے ملے جلے تاثرات بکھرے ہوئے تھے۔ ''قوانین تو چھوٹے اور نیچ لوگوں کیلئے ہوتے ہیں، کیوڈچ کپ کے فاتح کے لئے نہیں......ان کا سر تکبر سے اتنا اونچا ہو گیا تھا کہ......''

''اپنی بکواس بند کیجئے!''

ہیری اچانک اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ پرائیویٹ ڈرائیو سٹریٹ میں گزری آخری رات کے بعد سے آج تک اتنا غصہ پھر کبھی نہیں آیا تھا۔ اسے یہ پرواہ بھی نہیں کہ یہ سننے کے بعد سنیپ کا چہرہ یکلخت سرخ ہو گیا تھا اور ان کی کالی آنکھوں میں خوفناک چنگاریاں نکلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔

''تم نے مجھ سے کیا کہا...... پوٹر؟''

''میں نے کہا کہ آپ میرے والد کے بارے میں اناپ شناپ باتیں کرنا بند کر دیں۔'' ہیری چیختے ہوئے بولا۔ ''میں سچائی جانتا ہوں۔ انہوں نے آپ کی جان بچائی تھی۔ ڈمبل ڈور نے مجھے سب کچھ بتا دیا ہے۔ اگر میرے والد اس وقت آپ کو نہیں بچاتے تو آج آپ یہاں کھڑے نہ ہوتے سر......''

سنیپ کے چہرے کی رنگت یکدم پھٹے ہوئے دودھ جیسی ہو گئی۔

''اور کیا ڈمبل ڈور نے تمہیں یہ بتایا کہ تمہارے والد نے کن حالات میں میری جان بچائی تھی؟'' سنیپ نے سرگوشی نما لہجے میں پوچھا۔ ''یا پھر انہوں نے یہ سوچ کر پوری بات نہیں بتائی کہ اسے سننے کے بعد پوٹر کے نازک کانوں کو تکلیف ہو گی؟''

ہیری نے اپنے ہونٹ کاٹ لئے۔ وہ پوری بات نہیں جانتا تھا اور وہ سنیپ کے سامنے یہ تسلیم کرنے کو تیار نہیں تھا۔ لیکن سنیپ نے سچائی کا اندازہ لگا لیا تھا۔

''پوٹر! میں یہ نہیں چاہتا ہوں کہ تم اپنے والد پر جھوٹا فخر کرو۔'' انہوں نے اپنے چہرے پر ایک زہریلی مسکراہٹ سجاتے ہوئے کہا۔ ''کیا تم ان کے کسی قابل ذکر یا جرأت مندانہ کام کا تصور کر سکتے ہو؟ میں تمہیں سچائی بتاتا ہوں تاکہ تم کسی مغالطے میں نہ رہو۔ تمہارے دیوتا جیسے والد اور ان کے دوستوں نے میرے ساتھ ایک بہت ہی گھٹیا اور خطرناک مذاق کیا تھا۔ جس کی وجہ سے میری جان جا سکتی تھی لیکن آخری پلوں میں تمہارے والد ڈر گئے تھے اور انہوں نے مجھے بچا لیا۔ انہوں جو کیا تھا اس میں بہادری والی کوئی بات نہیں تھی۔ وہ میرے ساتھ ساتھ اپنی بھی جان بچا رہے تھے۔ اگر ان کا مذاق کامیاب ہو جاتا تو انہیں فوراً ہوگورٹس سے نکال دیا جاتا......''

اب سنیپ کے ٹیڑھے میڑھے پیلے دانت باہر دکھائی دینے لگے تھے۔ انہوں نے اچانک تھوک اُڑاتے ہوئے کہا۔ ''اپنی جیبوں کی تلاشی دو پوٹر......''

ہیری ذرا بھی نہیں ہلا۔ اس کے کانوں میں سائیں سائیں کی آواز گونجنے لگی۔

''اپنی جیبیں دکھاؤ...... ورنہ ہم سیدھے ہیڈ ماسٹر کے پاس چلتے ہیں اسی وقت۔ اپنی جیبیں دکھاؤ پوٹر۔''

دہشت سے کانپتے ہوئے ہیری نے زونکو کی جوک شاپ سے خریدی ہوئی تمام چیزیں اور نقشے کا چرمئی کاغذ جیبوں سے باہر نکال دیا۔ سنیپ نے ان میں سے ایک تھیلی اُٹھائی۔

''یہ مجھے رون نے دی تھی وہ...... جب آخری بار ہاگس میڈ گیا تھا۔ تو یہ سامان میرے خرید لایا تھا۔'' ھیری نے جلدی سے کہا۔
وہ دل ہی دل میں یہ دعا کر رہا تھا کہ اس سے پہلے کہ سنیپ رون سے پوچھ گچھ کرے، اسے رون کو خبردار کر دینے کا وقت مل جائے تو اچھا ہوگا۔

''خوب! اور تم تبھی سے اتنا سارا سامان اپنی جیب میں لے کر گھوم رہے ہو؟...... کس قدر محبت ہے تم دونوں میں......اور یہ کیا ہے؟''

سنیپ نے نقشہ اُٹھالیا۔ ھیری کی پوری کوشش تھی کہ اس کے چہرے پر کسی قسم کی پریشانی نہ جھلک پائے۔

''کچھ نہیں...... چرمئی کاغذ کا ٹکڑا ہے۔'' اس نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

سنیپ نے ھیری پر نظر جمائے رکھی اور پھر چرمئی کاغذ کو الٹ پلٹ کر دیکھا۔

''یہ تو یقینی بات ہے کہ تمہیں اتنے پرانے چرمئی کاغذ کی ضرورت نہیں ہونا چاہئے؟'' انہوں نے شک بھری نظروں سے پوچھا۔
''کیا میں اسے...... پھینک دوں؟''

انہوں نے آتشدان کی آگ کی طرف اشارہ کیا۔

''نہیں......'' ھیری لاشعوری طور پر بول اُٹھا۔

''تو......'' اب سنیپ کے لمبے نتھنے پھڑکنے لگے تھے۔ ''کیا یہ بھی مسٹر ویزلی کا ہی بے مثال تحفہ ہے؟ یا پھر یہ...... کچھ اور ہے؟ کوئی خفیہ خط، جو شاید کسی نہ دکھائی دینے والی سیاہی سے لکھا ہوا ہے؟ یا پھر...... اس میں روح کھچڑوں کے پاس سے گزرے بغیر ہاگس میڈ میں پہنچنے کا اچھوتا طریقہ لکھا ہوا ہے؟''

ھیری کی پلکیں بے ساختہ جھپک گئیں۔ سنیپ کی آنکھیں چمک رہی تھیں۔

''ذرا ٹھہرو...... ذرا ٹھہرو......'' انہوں نے اپنی جادوئی چھڑی نکال کر ڈیسک پر اس چرمئی کاغذ کے ٹکڑے کو پوری طرح پھیلا دیا۔ اس کے بعد وہ چھڑی کی نوک سے چرمئی کاغذ کو چھوتے ہوئے بولے۔ ''سارے راز کھل جائیں!''

کچھ بھی نہیں ہوا۔ ھیری نے اپنے کانپتے ہاتھوں کو چھپانے کیلئے اپنے پیچھے باندھ لیا تھا۔

''تمہارے اندر جو کچھ بھی چھپا ہوا ہے وہ سب دکھا دو فوراً......'' سنیپ نے چرمئی کاغذ کو زور سے اُٹھاتے ہوئے غرا کر کہا۔
چرمئی کورے کا کورا ہی رہا۔ ھیری خود کو مطمئن رکھنے کیلئے اس وقت گہری اور ٹھنڈی سانسیں لے رہا تھا۔ سنیپ کا چہرہ کھچ سا گیا اس نے چرمئی کاغذ پر چھڑی کی ننھی سی ضرب لگاتے ہوئے کہا۔

''ہوگورٹس کے پروفیسر سنیپ تمہیں حکم دیتے ہیں کہ اپنے اندر چھپی ہوئی معلومات کو ظاہر کر دو۔''
ایسا لگا جیسے کوئی غیبی ہاتھ چرمئی کاغذ پر الفاظ لکھتا جا رہا ہو۔ چکنی سطح پر کئی الفاظ ابھر آئے تھے۔ ھیری کو اپنی سانسیں بند ہوتی ہوئی

محسوس ہورہی تھیں۔

''مسٹر مونی، پروفیسر سنیپ کو نیک خیریت کا پیغام دیتے ہیں اوران سے یہ درخواست کرتے ہیں کہ وہ اپنی لمبی اور طوطے جیسی ناک کو دوسروں کے معاملے میں نہ ہی گھسائیں تو بہتر ہوگا۔''

پروفیسر سنیپ بالکل سن رہ گئے اور ہیری بھی یہ تحریر پڑھ کر ہکا بکا سا کھڑا تھا۔لیکن چرمئی کاغذ یہیں تک نہیں رُکا۔اس میں نیچے مزید حروف ابھرتے چلے گئے۔

''مسٹر پرونگس، بھی مسٹر مونی کی باتوں سے مکمل طور پر متفق ہیں اورمزید اضافہ کرنا چاہتے ہیں کہ پروفیسر سنیپ نہایت بدصورت اور کھڑوس قسم کے انسان ہیں۔''

اگر معاملہ اس قدر سنگین نہ ہوتا تو ہیری کو یہ سب بہت باتیں بے حد راحت انگیز لگتیں۔ چرمئی کاغذ پر الفاظ نمودار ہونے کا سلسلہ جاری تھا۔

''مسٹر پیڈفٹ اس بات پر متعجب ہیں کہ تم جیسے بیوقوف اور گھامڑ انسان کو پروفیسر کس نے بنا دیا ہے؟''

یہ پڑھ کر ہیری اس قدر خوفزدہ ہوا کہ اس نے اپنی آنکھیں بند کر لی تھیں۔ جب اس نے آنکھیں کھولیں تو چرمئی کاغذ پر مزید الفاظ ابھر چکے تھے۔

''مسٹر وارم ٹیل پروفیسر سنیپ کی بے حد عزت کرتے ہیں اور یہ مخلصانہ مشورہ دیتے ہیں کہ وہ اپنے گندے اور چپچپے بالوں کو دھولیا کریں تو زیادہ اچھا رہے گا۔''

ہیری کسی دھماکے کا انتظار کر رہا تھا۔

''ہونہہ......تو اب ہمیں اس کی مکمل جانچ پڑتال کرنا ہوگی......''سنیپ نے کہا۔

وہ آتشدان کے پاس گئے اور انگیٹھی کے اوپر رکھے ہوئے شیشے کے مرتبان میں سے مٹھی بھر چمکیلا سفوف اُٹھایا اور پھر اسے آگ کے شعلوں میں پھینک دیا۔

''لوپن!''پروفیسر سنیپ نے آگ میں دیکھتے ہوئے کہا۔''ایک منٹ کیلئے یہاں آیئے مجھے آپ سے کچھ ضروری بات کرنا ہے۔''

حیران و پریشان کھڑے ہیری نے آگ کے شعلوں کی طرف بے یقینی سے دیکھا۔اس میں سے ایک بڑا سا یہ ابھر رہا تھا جو بڑی تیزی سے گھوم رہا تھا۔اگلے لمحے ہیری کیلئے اور بھی حیرت انگیز ثابت ہوئے جب آگ کے کوئلوں میں ایک سر ابھرا اور پھر اس کے پیچھے پیچھے پورا بدن نمودار ہوتا چلا گیا۔ وہ واقعی پروفیسر لوپن ہی تھے جو انگیٹھی کے شعلوں میں نکل کر باہر آئے تھے اور اپنے میلے چوغے سے راکھ جھاڑنے میں مصروف تھے۔

''تم نے مجھے بلایا سیورس......؟''پروفیسر لوپن نے تذبذب سے پوچھا۔

''ہاں!'' سنیپ نے دھیمی آواز میں کہا۔ اپنی میز کی طرف آتے ہوئے ان کا چہرہ غصے سے اینٹھ سا گیا تھا۔ ''میں نے پوٹر سے اس کی جیب خالی کروائی تھی۔ اس کی جیب میں سے یہ ملا ہے۔''

سنیپ نے چرمئی کاغذ کی طرف اشارہ کیا۔ جس پر مونی، پرونگس، پیڈفٹ اور وارم ٹیل کے استہزائیہ جملے چمکتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ لوپن کے چہرے پر ایک عجیب سی لہر آئی۔

''تو......'' سنیپ نے اس سے وضاحت چاہی۔

پروفیسر لوپن کچھ دیر تک چرمئی کاغذ کی طرف دیکھ کر گھورتے رہے۔ ہیری کو ایسا لگا جیسے وہ بڑی تیزی سے کچھ سوچ رہے ہیں۔

''تو......!'' سنیپ نے ایک بار پھر پوچھا۔ ''مجھے لگتا ہے کہ کسی نے اس چرمئی کاغذ پر شیطانی جادو کیا ہوا ہے۔ لوپن! تم اس معاملے میں کافی دسترس رکھتے ہو، تمہیں کیا لگتا ہے کہ پوٹر کو یہ چیز کہاں سے ملی ہوگی؟''

لوپن نے اپنا سر اُٹھایا اور ہیری کی طرف دیکھتے ہوئے اسے بیچ میں کچھ نہ بولنے کا اشارہ کیا۔

''شیطانی جادو......؟'' لوپن نے دھیمی آواز میں دہرایا۔ ''کیا تمہیں سچ مچ ایسا لگتا ہے سیورس؟ مجھے تو لگتا ہے کہ یہ چرمئی کاغذ ہر پڑھنے والے کے بارے میں تضحیک آمیز باتیں ہی کرتا ہوگا۔ یہ بچگانی قسم کی چیز ہے لیکن کوئی خطرناک نہیں ہے۔ جہاں تک میرا خیال ہے کہ اسے ہیری نے یقیناً زونکو کی جوک شاپ سے ہی خریدا ہوگا......''

''اچھا!'' سنیپ نے لفظ چباتے ہوئے کہا۔ ان کا جبڑا غصے کی شدت سے کافی سکڑ گیا تھا۔ ''تمہیں لگتا ہے کہ یہ اسے جوک شاپ میں ملا ہوگا؟ کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ یہ اسے براہ راست اس کے تخلیق کرنے والوں نے دیا ہو......؟''

ہیری کو سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ سنیپ کیا کہنا چاہ رہا ہے؟ لوپن نے بھی کچھ ایسا ہی جتایا۔

''تمہارا مطلب ہے کہ مسٹر وارم ٹیل یا ان کے ساتھیوں میں سے کسی نے ایسا کیا ہے؟'' لوپن نے چونک کر پوچھا۔ ''ہیری! کیا تم ان میں کسی ایک کو بھی جانتے ہو؟''

''نہیں......'' ہیری اس عجیب سے سوال پر حیران تھا۔

''دیکھا سیورس!'' لوپن نے سنیپ کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔ ''مجھے تو یہ زونکو کی دکان کا ہی شرارتی سامان لگتا ہے......''

جیسے کسی ڈرامے میں اچانک کشمکش کو تبدیل کرنے کیلئے کسی دوسرے کردار کو نمودار کیا جاتا ہے، بالکل ٹھیک اسی طرح رون صحیح وقت پر ہڑبڑاتے ہوئے سنیپ کے دفتر میں گھس آیا۔ وہ بری طرح سے ہانپ رہا تھا اور سنیپ کی بڑی میز سے کچھ فاصلے پر آکر رُک گیا۔ اس نے اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر بولنے کی کوشش کی۔

''میں نے ...... ہیری کو...... وہ سامان...... دیا...... تھا۔'' اس کی سانس اٹک گئی۔ ''زونکو...... کی دکان ...... سے ...... میں نے ...... بہت عرصہ...... پہلے...... خریدا...... تھا......''

''دیکھا!''لوپن نے تالی بجاتے اور خوش ہوتے ہوئے سنیپ کی طرف دیکھا۔''اس سے تو ساری گتھی ہی سلجھ گئی سیورس! اسے میں رکھ لیتا ہوں۔''انہوں نے چرمئی کاغذ کو تہہ لگا کر اپنے میلے جبے کے اندرونی حصے میں رکھ لیا تھا۔''ہیری اور رون تم دونوں میرے ساتھ آؤ۔ مجھے اپنے خون آشام درندوں کے مضمون کے بارے میں تمہیں کچھ ضروری چیزیں بتانا تھیں۔ معاف کرنا سیورس!''

جب وہ سنیپ کے دفتر سے باہر نکلے تو ہیری کی ذراسی ہمت نہیں ہوئی، وہ سنیپ کی طرف دیکھ لے۔ وہ، رون اور پروفیسر لوپن نہایت خاموشی سے چلتے ہوئے بڑے ہال میں پہنچ گئے۔ کسی نے بھی بات کرنے کی کوشش نہیں کی تھی۔ ہیری نے لوپن کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

''پروفیسر میں......''

''میں بہانے نہیں سننا چاہوں گا۔''لوپن نے فوراً دوٹوک انداز میں کہا۔انہوں نے ویران پڑے بڑے ہال میں چاروں طرف دیکھا اور دھیمی آواز میں کہا۔''مجھے معلوم ہے کہ مسٹر فلیچ نے اس نقشے کو کئی سال پہلے ضبط کر لیا تھا۔ ہاں...... میں جانتا ہوں کہ یہ نقشہ ہی ہے۔''انہوں نے ہیری اور رون کو حیران دیکھتے ہوئے کہا۔''میں یہ نہیں جاننا چاہتا ہوں کہ یہ تمہارے پاس کیسے پہنچ گیا ہے؟ لیکن میں اس بات پر حیران ہو کہ تم نے اسے لوٹایا کیوں نہیں؟ خاص طور پر اس سنگین حادثے کے بعد۔ جب ایک معصوم بچے نے محض اپنی لاپروائی سے شناخت کے الفاظ کا کاغذ گم کر ڈالا تھا اور اسے موقعہ مل گیا تھا...... ہیری! میں تمہیں یہ ہرگز واپس نہیں دوں گا۔''

ہیری نے کو یہی امید تھی۔ اسی لئے اس نے اس کے متعلق کچھ بھی نہیں کہا۔ اسے تو کسی اور چیز کی وضاحت کی طلب تھی۔

''سنیپ کو ایسا کیوں لگا کہ یہ مجھے تخلیق کاروں نے دیا ہوگا؟''

''کیونکہ......''لوپن کچھ بولتے بولتے جھجکا۔''کیونکہ اس نقشے کے بنانے والے تمہیں لالچ دے کر سکول بدر کرنا چاہتے تھے اور انہیں یہ کام خاصا دلچسپ لگتا......''

''کیا آپ انہیں جانتے ہیں پروفیسر؟''ہیری نے تجسس بھرے لہجے میں پوچھا۔

''ہم مل چکے ہیں۔''لوپن نے روکھے پن جواب دیا۔

وہ اس وقت جس قدر گھمبیر دکھائی دے رہا تھا اس سے پہلے کبھی نہیں نظر آیا تھا۔

''ہیری! اب مجھ سے دوبارہ یہ امید مت کرنا کہ میں تمہیں مزید بتاؤں گا۔ سیریس بلیک کو تمہیں بہت سنجیدگی سے لینا چاہئے۔ روح کھچڑوں کے قریب آنے پر تمہارے کانوں میں جو آوازیں سنائی دیتی ہیں، ان کا تو تم پر اثر ہونا چاہئے۔ ہیری! تمہارے والدین نے تمہاری جان بچانے کیلئے اپنی جانوں کی قربانی دی تھی۔ اس کا بدلہ تم یہ دے رہے ہو کہ ان کی اتنی عظیم قربانی کو ایک معمولی جادوئی نقشے کی وجہ سے جوکھوں میں ڈال دو۔''

پروفیسر لوپن نے مزید کچھ نہیں کہا اور وہاں سے بڑے بڑے ڈگ اُٹھاتے ہوئے دور چلے گئے۔ ہیری کو سنیپ کے دفتر میں

جتنا برا لگ رہا تھا اس سے زیادہ برا اسے اس وقت لگ رہا تھا۔ دھیرے دھیرے وہ اور رون سنگ مرمر کی سیڑھیاں اترے۔ جیسے ہی ہیری ایک آنکھ والی چڑیل کے پاس پہنچا اسے اپنا غیبی چوغہ یاد آ گیا۔ وہ ابھی تک چڑیل کے اندرونی خفیہ راہداری میں چھپا ہوا تھا لیکن اس کی ذرا ہمت نہیں ہوئی کہ وہ اندر جا کر اُسے اُٹھا لاتا۔

''سب میری غلطی تھی۔'' رون نے اچانک کہا۔ ''میں نے ہی تمہیں جانے کا مشورہ دیا تھا۔ لوپن صحیح کہتے ہیں، ہم نے بیوقوفی کا کام کیا تھا۔ ہمیں یہ نہیں کرنا چاہئے تھا......''

اس نے بات ادھوری چھوڑ دی۔ وہ اس راہداری میں پہنچ گئے تھے جہاں بدشکل عفریت پہرہ دے رہے تھے۔ سامنے ہرمائنی ان کی طرف چلی آ رہی تھی۔ اس کے چہرے پر نظر ڈالتے ہی ہیری کو یہ یقین ہو گیا کہ اسے سارا معاملہ معلوم ہو چکا تھا۔ اس کے من میں یہ دہشت ہونے لگی...... کیا ہرمائنی نے پروفیسر میک گوناگل کو بتا دیا تھا؟

جب ہرمائنی ان کے قریب پہنچی تو رون نے غصے سے کہا۔

''ہماری ہنسی اُڑانے آئی ہو؟ یا پھر ہماری چغلی کر کے چلی آ رہی ہو؟''

''نہیں!'' ہرمائنی بولی۔ اس کے ہاتھ میں ایک لفافہ تھا اور اس کے ہونٹ کانپ رہے تھے۔ ''ہیگرڈ مقدمہ ہار گیا ہے اور بک بیک کو موت کی سزا سنائی گئی ہے۔''

☆☆☆☆

پندرہوں باب

# کیوڈچ کا فائنل

''اس نے مجھے یہ خط بھیجا ہے۔'' ہرمائنی نے لفافہ آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

ھیری نے تیزی سے لفافہ لیا اور اندر سے چرمئی کاغذ نکالا۔ وہ گیلا محسوس ہو رہا تھا۔ آنسوؤں کے بڑے بڑے بوندوں کی وجہ سے سیاہی کئی جگہ پر اتنی پھیل گئی تھی کہ اسے پڑھنا بہت مشکل ہو رہا تھا۔

**پیاری ہرمائنی!**

**ہم ہار گئے۔ ہمیں اسے ہوگورٹس واپس لانے کی اجازت مل گئی ہے۔ اپیل کیلئے تاریخ مقرر ہو چکی ہے۔**

**بیکی کو لندن میں بڑا مزہ آیا۔ تم نے ہماری جو مدد کی تھی اسے ہم کبھی نہیں بھلا پائیں گے۔**

**ہیگرڈ**

''وہ لوگ ایسا نہیں کر سکتے!'' ھیری بولا۔ ''وہ ایسا نہیں کر سکتے، بک بیک خطرناک نہیں ہے۔''

''ملفوائے کے ڈیڈی نے خطرناک درندہ اتلاف کمیٹی کو یقیناً دھمکایا ہوگا۔'' ہرمائنی اپنے آنسو پونچھتے ہوئے بولی۔ ''تم تو جانتے ہی ہو کہ وہ کیسے ہیں؟ اس کمیٹی میں بہت سارے کم بخت بوڑھے جادوگر شامل تھے اور سب کے سب ڈرے ہوئے تھے۔ ظاہر ہے کہ اب اپیل ہوگی جیسا کہ ہمیشہ ہوتا ہے لیکن مجھے ذرا امید نہیں ہے...... کچھ بھی تو نہیں بدلے گا۔''

''نہیں کچھ تو بدلے گا......'' رون نے پرامید لہجے میں کہا۔ ''تمہیں اس بارے میں تنہا کڑی محنت نہیں کرنا پڑے گی، میں بھی اس کی مدد کروں گا۔''

''اوہ رون......!''

ہرمائنی نے اپنی کھلی بانہیں رون کے گلے میں ڈال دیں اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ یہ دیکھ کر واقعی رون کافی دہشت زدہ ہو گیا تھا اور لاشعوری طور پر اس کے سر کے بالائی حصے کو اپنے ہاتھ سے عجیب سے انداز میں تھپتھپانے لگا۔ پھر ہرمائنی خود بخود سے دور ہٹ گئی۔

وہ سبکتے ہوئے بولی۔ ''رون! مجھے سکے برز کے بارے میں سچ مچ بے حد افسوس ہے......''

''اوہ!......وہ بوڑھا ہو گیا تھا۔'' رون نے کہا۔ ہر مائنی نے اسے چھوڑ دیا تھا۔ اس بات سے وہ راحت محسوس کر رہا تھا۔ ''اور وہ کسی کام کا بھی نہیں تھا۔ ہوسکتا ہے، ممی اور ڈیڈی اب میرے لئے ایک نیا الّو خرید لیں۔''

☆☆☆☆

سیریس بلیک کے دوسرے حملے کے بعد سے سکول کے بچوں کی حفاظت میں کئے گئے انتظامات کو اتنا کڑا کر دیا گیا تھا کہ ہیری، رون اور ہر مائنی کیلئے شام کو ہیگرڈ کے جھونپڑے تک جانا بھی دشوار ہو گیا تھا۔ اس سے بات کرنے کا اکلوتا موقع جادوئی جانوروں کی دیکھ بھال کی کلاس میں ملتا تھا۔

بک بیک کے مقدمے کے فیصلے کے بعد سے ہیگرڈ کافی صدمے میں تھا۔

''سب ہماری غلطی ہے۔ وہاں ہماری بولتی بند ہو گئی تھی۔ وہ سب وہاں پر کالے چوغوں میں ملبوس بیٹھے ہوئے تھے اور ہم اپنے نوٹس گراتے چلے جا رہے تھے۔ ہر مائنی! ہم وہ تاریخیں بھی بھول گئے تھے جو تم نے ہمیں لکھ کر دی تھیں۔ پھر لوسیس ملفوائے کھڑا ہوا اور اس نے اپنی بات رکھی اور خطرناک درندہ اتلاف کمیٹی کے ممبران نے ٹھیک ویسا ہی کیا جیسا اس نے کہا تھا......''

''اب بھی اپیل کا موقعہ باقی ہے۔'' رون نے غصے سے کہا۔ ''ابھی ہار مت ماننا ہیگرڈ! ہم اس بار کڑی محنت کریں گے۔''

اس کے بعد وہ لوگ باقی بچوں کے ساتھ سکول کی عمارت کی طرف واپس لوٹ آئے۔ ہیگرڈ خود انہیں وہاں تک پہنچانے کیلئے ساتھ آیا تھا۔ انہیں ڈریکو ملفوائے دکھائی دیا جو کریب اور گوئل کے بیچ میں چل رہا تھا۔ وہ بار بار پیچھے مڑ کر استہزائیہ انداز میں ہنس رہا تھا۔

''کوئی فائدہ نہیں ہوگا رون!'' ہیگرڈ نے دکھ بھرے لہجے میں کہا۔ اب وہ سکول کی بیرونی سیڑھیوں تک پہنچ چکے تھے۔ ''پوری اتلاف کمیٹی اس وقت ملفوائے کی جیب میں ہے۔ ہم تو بس یہ کوشش کر رہے ہیں کہ بیکی کا باقی بچا ہوا وقت بہت اچھا گزرے۔ ہم اس کیلئے اتنا تو کر ہی سکتے ہیں......''

ہیگرڈ مڑا اور تیزی سے اپنی جھونپڑی کی طرف چل دیا۔ اس نے اپنا چہرہ اپنے گندے سے رومال میں چھپا لیا تھا۔

ملفوائے، کریب اور گوئل سکول کے داخلی دروازے کے پیچھے چھپ کر ان کی باتیں سن رہے تھے۔ ہیگرڈ کی رونی صورت دیکھ کر ملفوائے نے فقرہ کسا۔

''اس روتے ہوئے جوکر تو ذرا دیکھو...... کیا تم نے کبھی اتنا گھٹیا آدمی دیکھا ہے؟ ......اور کتنے افسوس کی بات ہے کہ وہ ہمارا استاد ہے۔''

ہیری اور رون غصے سے ملفوائے کی طرف بڑھے۔ لیکن ہر مائنی سب سے پہلے اس کے پاس پہنچ گئی...... چٹاخ......

ہر مائنی نے اپنی پوری طاقت سے ملفوائے کے منہ پر تھپڑ رسید کر دیا۔ ملفوائے اس غیر متوقع صورت حال میں لڑکھڑا کر کئی قدم

پیچھے ہٹ گیا۔ ہیری، رون، کریب اور گوئل سبھی اپنی جگہ پر دم بخود کھڑے رہ گئے۔

''دوبارہ کبھی ہیگرڈ کو گھٹیا آدمی کہنے کی ہمت مت کرنا۔ گندے، لعنتی کہیں کے......''

جب ہرمائنی کا ہاتھ دوبارہ اوپر اُٹھایا۔ تو رون آگے بڑھ گیا۔

''ہرمائنی!'' رون نے کمزور سی آواز میں کہا اور ہرمائنی کے دوبارہ اُٹھے ہاتھ کو پکڑنے کی کوشش کی۔

''دور ہٹ جاؤ، رون......!'' ہرمائنی چیخی۔

اگلے ہی لمحے ہرمائنی نے اپنی چھڑی باہر نکال لی۔ ملفوائے پیچھے کھسکنے لگا۔ کریب اور گوئل دونوں اس کے اشارے کا انتظار میں اس کی طرف دیکھ رہے تھے کیونکہ ان کے دماغ تو پوری چکرا کر رہ گئے تھے۔

''چلو......'' ملفوائے بڑبڑایا۔ اور اگلے ہی پل وہ تینوں سلے درن کے تہہ خانے کی طرف جانے والی راہداری کی طرف بھاگتے ہوئے نظروں سے اوجھل ہو گئے۔

''ہرمائنی!'' رون نے دوبارہ کہا۔ وہ کافی حیران اور متاثر دکھائی دے رہا تھا۔

''ہیری! اچھا ہو گا کہ تم اسے کیوڈچ کے فائنل میں ہرا دو۔'' ہرمائنی نے تیکھی آواز میں چلا کر کہا۔ ''میں سلے درن کی جیت کو برداشت نہیں کر پاؤں گی سمجھے!''

''ارتکاز توجہ کی کلاس کا وقت ہو گیا ہے۔'' رون نے ہرمائنی کی طرف تعریفی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''اچھا ہو گا کہ ہم چل دیں۔''

وہ سنگ مرمر کی سیڑھیاں چڑھ کر پروفیسر فلنٹ وک کی کلاس کی طرف چل دیئے۔ جیسے ہی ہیری نے کلاس روم کا دروازہ کھولا۔ پروفیسر فلنٹ وک نے پلٹ کر تھوڑا کرخت لہجے میں انہیں کہا۔ ''تم لوگوں کو دیر ہو گئی ہے۔ بچو! تم جلدی سے اندر آ جاؤ اور اپنی اپنی چھڑیاں باہر نکال لو۔ ہم لوگ آج چھڑی کی مدد سے خوشیوں کو ایک دوسرے کی طرف اچھالنے کا جادو سیکھیں گے۔ ہم نے پہلے ہی ٹولیاں بنا دی ہیں۔''

ہیری اور رون جلدی سے پیچھے والی خالی ڈیسک پر جا بیٹھے۔ انہوں جلدی سے اپنے بستے کھولے اور چھڑیاں نکال لیں۔ رون نے پیچھے پلٹ کر دیکھا۔

''ہرمائنی کہاں گئی؟''

ہیری نے بھی پلٹ کر دیکھا۔ ہرمائنی کلاس روم میں داخل ہی نہیں ہوئی تھی۔ حالانکہ ہیری نے جب دروازہ کھولا تھا تو وہ ٹھیک اس کے پاس کھڑی تھی۔

''بڑی عجیب بات ہے......'' ہیری نے رون کو گھورتے ہوئے کہا۔ ''شاید......شاید وہ باتھ روم چلی گئی ہو......''

لیکن ہرمائنی کلاس ختم ہونے تک واپس نہیں لوٹی تھی۔

''ارتکازتوجہ کی کلاس میں اُسے خوشگوار احساس ملتا۔'' رون نے دھیمی آواز میں کہا۔تمام بچے اپنی اپنی کلاسوں سے نکل کر دوپہر کے کھانے کیلئے بڑے ہال کی طرف جارہے تھے۔ ہر کسی کے چہرے پر خوشگوار مسکراہٹ تھی کیونکہ ارتکازتوجہ کی کلاس میں وہ خوب لطف اندوز ہوئے تھے۔ وہ پڑھائی سے زیادہ کھیل جیسی ہنگامہ خیز ثابت ہوئی تھی۔

ہرمائنی دوپہر کے کھانے کیلئے بھی نہیں آئی تھی۔ ایپل پائی ختم ہوتے ہوتے ارتکازتوجہ کی کلاس کا سرور بھی ماند پڑتا چلا گیا۔ اب ہیری اور رون کو واقعی ہرمائنی کی عدم موجودگی کی فکر ہونے لگی تھی۔

''کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ ملفوائے نے ہرمائنی کو کچھ کر دیا ہو؟'' رون نے پریشانی کے عالم میں کہا۔ اب وہ سنگ مرمر کی سیڑھیاں چڑھ کر گری فنڈر کے ہال کی طرف بھاگے چلے جارہے تھے۔ وہ پہرہ دینے والے بدصورت عفریتوں کے پاس سے گزرے اور فربہ عورت کی عورت کی تصویر کے سامنے جا کھڑے ہوئے۔ ہیری نے شناخت بتائی تو فربہ عورت نے گری فنڈر ہال کا دروازہ کھول دیا۔ وہ دونوں اپنے اپنے بستوں کو سنبھالتے ہوئے ہال کے اندر چلے گئے۔

اچانک ہرمائنی انہیں ایک کونے والی میز پر دکھائی دی۔ قریب جانے پر پتہ چلا کہ وہ تو گہری نیند سوئی ہوئی تھی۔ اس کا سر جادوئی علم الاعداد کے خلاصے کی کھلی ہوئی موٹی کتاب پر ٹکا ہوا تھا، وہ ہر چیز سے بے خبر ہلکے ہلکے خراٹے بھر رہی تھی۔ دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور پھر رون اس کی ایک طرف اور ہیری دوسری طرف کی کرسی کھینچ کر سوئی ہوئی ہرمائنی کے پہلوؤں میں بیٹھ گئے۔ ہیری نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے ہلاتے ہوئے جگانے کی کوشش کی۔

''کک......کک......کیا؟'' ہرمائنی یکدم گھبرائی ہوئی بیدار ہوئی۔ وہ خالی نگاہوں سے چاروں طرف دیکھ رہی تھی۔ ''کیا چلنے کا وقت ہو گیا؟......ہمیں اب کون سی کلاس میں جانا ہے؟''

''علم جوتش کی کلاس میں......لیکن اس میں ابھی بیس منٹ باقی ہیں۔'' ہیری نے نرمی سے کہا۔ ''ہرمائنی! تم ارتکازتوجہ والی کلاس میں کیوں نہیں آئی؟''

''کیا......اوہ نہیں!'' ہرمائنی پریشانی میں چیخی۔ ''میں ارتکازتوجہ والی کلاس میں جانا تو بھول ہی گئی......''

''لیکن تم بھول کیسے سکتی ہو؟'' ہیری تعجب سے بولا۔ ''کلاس روم کے باہر تک تو تم ہمارے ساتھ ہی آئی تھی۔''

''مجھے یقین نہیں ہو رہا ہے!'' ہرمائنی نے غمگین ہوتے ہوئے کہا۔ ''کیا پروفیسر فلنٹ وک میری غیرموجودگی پر ناراض ہو رہے تھے؟ یہ سب ملفوائے کی وجہ سے ہوا۔ میں اس کے بارے میں سوچ رہی تھی پھر میں سب کچھ بھول گئی......''

''تمہیں پتہ ہے ہرمائنی!'' رون نے جادوئی علم الاعداد کے خلاصے کی اس موٹی کتاب کو عجیب سی نظروں سے گھورتے ہوئے کہا جسے ہرمائنی کچھ ہی دیر پہلے بطور تکیہ استعمال کر رہی تھی۔ ''مجھے لگتا ہے کہ تم اب یہ سب برداشت نہیں کر پا رہی ہو۔ تم حد سے زیادہ

پڑھائی کی کوشش کر رہی ہو۔''

''نہیں......ایسی بات نہیں ہے۔'' ہرمائنی نے آنکھوں سے بال پیچھے ہٹاتے ہوئے کہا۔اس کی نظریں اب اپنے بستے میں تلاش میں ادھراُدھر بھٹک رہی تھیں۔''مجھ سے بس ایک غلطی ہوگئی ہے۔بس اتنی سی بات ہے۔اچھا ہوگا کہ میں پروفیسر فلنٹ وک کے پاس جا کراُن سے معافی مانگ لوں۔وہ بہت......اچھا میں تم سے علم جوتش کی کلاس میں ملتی ہوں۔''

ہرمائنی بیس منٹ بعد پروفیسر ٹراؤلینی کی کلاس روم میں جانے والی سیڑھیوں پران سے ملی۔

وہ بہت پریشان دکھائی دے رہی تھی۔

''مجھے یقین نہیں ہو رہا ہے کہ میں نے ارتکاز توجہ والی کلاس چھوڑ دی ہے۔میری دعویٰ ہے کہ آج کا خوشیوں کی پرواز والا سبق امتحان میں ضرور آئے گا۔پروفیسر فلنٹ وک نے اشارہ دیا تھا کہ یہ امتحان میں آ سکتا ہے......''

وہ ساتھ ساتھ چڑھائی چڑھ کر دھندلے اور دم گھٹ مینار کی کلاس میں پہنچ گئے۔وہاں ہر طرف چھوٹی چھوٹی گول میزیں تھیں جس پر ایک ایک بلوری گولہ رکھا ہوا تھا۔یہ شیشے سے بنا ہوا گول گیند جیسا تھا جس کی جسامت فٹ بال سے کچھ زیادہ بڑی تھی۔اس میں موتی جیسا سفید دھواں بھرا ہوا تھا۔ہیری، رون اور ہرمائنی ایک ساتھ گول میز کی کرسیاں کھینچ کر اِن پر بیٹھ گئے اور اپنے سامنے میز کے وسط میں رکھے ہوئے بلوری گولے کو گھورنے لگے۔

''میرا خیال تھا کہ مستقبل بینی کی مشقوں کا سلسلہ اگلے نصابی مرحلے میں شروع کیا جائے گا۔'' رون بڑبڑایا۔وہ چاروں طرف محتاط نظروں کے ساتھ دیکھ رہا تھا کہ کہیں پروفیسر ٹراؤلینی چھپ کر سن تو نہیں رہی ہیں۔

''شکایت مت کرو۔اس کا مطلب یہ ہے کہ دست شناسی کے بےزار مضمون سے ہماری خلاصی ہوگئی ہے۔'' ہیری نے جلدی سے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔''وہ جب بھی میری ہتھیلی دیکھتی تھیں تو ہر بار ان کے لمبے سانس کھینچنے سے میں تو تنگ آ گیا تھا......''

''خوش آمدید......'' چرچراہٹ والی دھیمی آواز کمرے میں گونجی اور پروفیسر ٹراؤلینی ہر بار کی طرح اس بار بھی اندھیرے کے بیچ میں سے ڈرامائی انداز میں نمودار ہوئیں۔پاروتی اور لیونڈر تو ان کی اس ڈرامائی آمد پر مسرت سے تھرک سی گئی تھیں۔خوشی سے بھرپور چہرے بلوری گولے کی دھیمی روشنی میں دمکتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

''میں نے مستقبل بینی کا مضمون کچھ پہلے ہی پڑھانے کا فیصلہ کیا ہے۔'' پروفیسر ٹراؤلینی نے کہا۔وہ آتشدان کی طرف پشت کر کے بیٹھ گئی تھیں۔انہوں نے چاروں طرف گردن گھمائی۔

''علم جوتش کی مدد سے مجھے آج ہی معلوم ہوا ہے کہ مستقبل بینی والا سبق تمہارے امتحانات میں آ سکتا ہے۔اس لئے میں تمہیں بلوری گولے کے صحیح استعمال کی مشق کرانا چاہتی ہوں۔''

ہرمائنی کی ہنسی نکل گئی۔

''سچ مچ...... 'علم جوتش سے انہیں پتہ چلا ہے کہ'......امتحانوں کے پرچے کون بناتا ہے؟ یقیناً وہ خود ہی بناتی ہیں...... کتنی احمقانہ قسم کی پیش گوئی کی ہے انہوں نے......'' ہرمائنی نے اپنی آواز دھیمی رکھنے کی ذرا کوشش نہیں کی تھی۔ ہیری اور رون اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر اپنی ہنسی روکنے کی کوشش کر رہے تھے۔

یہ کہنا مشکل تھا کہ پروفیسر ٹراؤلینی نے اس کے جملے سنے تھے یا نہیں، کیونکہ ان کا چہرہ اندھیرے میں چھپا ہوا تھا۔ بہرحال انہوں نے آگے اس طرح کہا جیسے انہوں نے کچھ نہیں سنا تھا۔

''بلوری گولے میں اپنے مستقبل کو دیکھنا ایک دشوار اور محنت طلب فن ہے۔'' وہ پھنکارتی ہوئی آواز میں بول رہی تھیں۔ ''مجھے امید نہیں ہے کہ تم پہلی بار میں اس کی اسرار بھری اتھاہ گہرائیوں میں جب جھانکو گے تو تم سے کوئی بھی کچھ دیکھ پائے گا۔ ہمیں اپنی کھلی آنکھوں اور باخبر ارتکاز کو یکسو کرنے کی کوشش کرنا ہوگی۔ ہر خیال کو ذہن سے باہر نکالنا ہوگا اور شعور کو مستقبل بینی کیلئے بالکل خالی رکھنا ہوگا......چلیں اب سب اپنے اپنے دماغ کو خالی کریں۔'' رون عجیب غریب فرمائش پر بے قابو ہو کر ہنسنے لگا اپنی آواز کو دبانے کیلئے اسے اُپنی مٹھی منہ میں ٹھونسنا پڑی تھی۔ ''تاکہ ہماری اندرونی آنکھ انسانی شعور سے بالاتر ہو کر مستقبل بینی کا لطف اُٹھا سکے۔ اگر آپ نے پوری محنت سے ایسا کیا تو مجھے امید ہے کہ کلاس کے اختتام تک تم سے کچھ لوگ مستقبل کی کوئی جھلک دیکھنے میں کامیاب ہو جائے۔''

اور پھر کلاس شروع ہو گئی، کم از کم ہیری کو بلوری گولے میں گھورنا بیوقوفی کی بات لگ رہا تھا۔ وہ اپنا توجہ کو یکسو کرنے کی کوشش بھی کر رہا تھا جبکہ اس کے دماغ میں مسلسل 'یہ بکواس ہے' جیسے خیالات سر اُٹھا رہے تھے۔ بھرپور کوشش کے باوجود اس سے کوئی مدد نہیں مل پائی۔ رون دبی آواز میں ہنسے جا رہا تھا اور ہرمائنی تو بڑبڑاتے ہوئے اس مضمون کو ہی برا بھلا کہہ رہی تھی۔

''کچھ دکھائی دیا؟......'' ہیری نے بلوری گولے میں پندرہ منٹ کی کوشش کے بعد اس سے پوچھا۔

''ہاں! اس میز پر جلنے کا نشان ہے۔'' رون نے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ''لگتا ہے کہ کسی کے ہاتھ سے جلتی ہوئی موم بتی گر گئی ہوگی......''

''یہ تو محض وقت کی بربادی کے سوا اور کچھ نہیں ہے......'' ہرمائنی نے ناگواری سے کہا۔ ''اس کے بجائے میں کوئی اور ڈھنگ کا کام کر سکتی تھی۔ اگر میں ارتکاز توجہ والے آج کے سبق کی مشق کر لیتی تو زیادہ بہتر ہوتا۔''

پروفیسر ٹراؤلینی قریب سے گزری۔ انہوں نے اپنے کڑے کھنکھناتے ہوئے پوچھا۔

''کیا بلوری گولے کے دھوئیں میں دکھائی دینے والی علامتی شگونوں کی تشریح کیلئے کسی کو میری مدد کی ضرورت ہے؟''

''مجھے مدد کی ضرورت نہیں ہے۔'' رون نے دھیمی آواز میں کہا۔ ''اس کا مطلب تو ایک دم صاف ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آج رات بہت موسلا دار بارش ہو رہی ہوگی۔''

ہیری اور ہرمائنی کی ہنسی نکل گئی۔

''کیا کرتے ہو؟'' پروفیسر ٹراؤیلینی نے جلدی سے بولیں۔ پوری کلاس کے سر ان کی طرف گھوم گئے تھے اور وہ عجیب نظروں سے انہیں دیکھ رہے تھے۔ پاروتی اور لیونڈر تو نہایت غصے سے ان کے مضحکہ خیز رویئے پر گھور رہی تھیں۔ ''تم لوگ بلوری گولے کی غیب دانی کے ارتکاز میں ارتعاش کے مرتکب ہو رہے ہو۔'' وہ دھیرے دھیرے ان کی میز کے قریب آئی اور ان کے بلوری گولے میں جھانکنے لگیں۔ ہیری کو اسی وقت اپنا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہوا۔ اسے یقین تھا کہ وہ ابھی کیا کہیں گی......!!!

''یہاں پر کچھ ہے......!'' پروفیسر ٹراؤیلینی نے پھسپھساتے ہوئے کہا۔ اور اپنا چہرہ گولے کے مزید قریب کر لیا۔ جس سے ان کے بڑے چشمے میں دکھائی دینے والی بڑی بڑی پتلیاں اور واضح نظر آنے لگی تھیں۔ ''کوئی چیز ہل رہی ہے......لیکن یہ ہے کیا؟''

ہیری اب اپنا سب کچھ داؤ پر لگانے پر تیار تھا جس میں اس کا فائر بولٹ بھی شامل تھا۔ چاہے وہ جو بھی چیز ہو، یقیناً اس کیلئے اچھی نہیں ہو گی اور اتفاق سے کچھ ایسا ہی تھا......

''ار......ارے......!'' پروفیسر ٹراؤیلینی نے سانس کھینچتے ہوئے یکدم ہیری کو گھورا۔ ''یہاں پر بالکل......اف دکھائی دے رہا ہے۔ وہ تمہاری طرف بڑھتا چلا آ رہا ہے اور قریب اور قریب آتا جا رہا ہے......سس......''

''کہیں پھر سے وہ بیوقوف چنگال تو نہیں ہے......؟'' ہرمائنی نے جلدی سے پوچھا۔

پروفیسر ٹراؤیلینی نے اپنی بڑی بڑی آنکھیں گھما کر ہرمائنی کے چہرے کو دیکھا۔ پاروتی نے لیونڈر کے کان میں کچھ سرگوشی کی اور وہ دونوں بھی ہرمائنی کو قاتل نظروں سے گھورنے لگیں۔ پروفیسر ٹراؤیلینی اُٹھ کر سیدھی کھڑی ہو چکی تھیں، ان کے چہرے پر غصے کی جھلک واضح دکھائی دے رہی تھی۔

''بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ جس وقت تم نے اس کلاس میں قدم رکھا تھا اسی پل میں سمجھ گئی تھی کہ تم میں جوتش جیسے عظیم فن سمجھنے کی رتی بھر بھی اہلیت نہیں ہے۔ دراصل مجھے یاد نہیں ہے کہ آج تک مجھے تم جیسی کوئی نالائق شاگرد ملی ہو جس کا ذہن اتنا کند ہو۔''

ایک لمحے کیلئے پورے کلاس روم میں گہری سکوت طاری رہا۔

''ٹھیک ہے!'' ہرمائنی اچانک بولی۔ پھر وہ اُٹھ کر کھڑی ہو گئی اور غیب دانی کا خلاصہ نامی کتاب اس نے اپنے بستے میں ٹھونس لی۔ ''ٹھیک ہے!'' اس نے زوردار جھٹکے کے ساتھ کندھے پر اپنا بستہ ڈالا جس سے رون اپنی کرسی سے گرتے گرتے بچا۔ ''میں یہ چھوڑ رہی ہوں......میں جا رہی ہوں۔''

پوری کلاس حیرانگی سے یہ سب دیکھ رہی تھی۔ ہرمائنی نے دروازہ زوردار لات مار کر کھولا اور دھماکے کی آواز سے بند کیا اور پھر تیزی سے سیڑھیاں اتر کر نظروں سے اوجھل ہو گئی۔

پوری کلاس کو دوبارہ متوجہ ہونے اور اپنی یکسوئی کو پڑھائی پر لانے میں کچھ منٹ لگے۔ ایسا لگتا تھا کہ پروفیسر ٹراؤیلینی چنگال کے

بارے اب سب کچھ بھول چکی تھیں۔ وہ ہیری اور رون کی میز سے فوراً ہٹ گئی تھیں۔ وہ ابھی تک تیز تیز سانسیں لے رہی تھیں۔ انہوں نے اپنی پتلی شال کو مزید کس کر لپیٹ لیا تھا۔

''اوہ اوہ اوہ......''لیونڈر نے اچانک کلاس روم کی خاموشی کو توڑا۔ ہر کوئی چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔''اوہ، اوہ، اوہ...... پروفیسر! مجھے ابھی ابھی یاد آیا۔ آپ نے پہلے ہی اس کے کلاس چھوڑ جانے کی پیش گوئی کر دی تھی...... ہے نا؟...... ہے نا پروفیسر ٹراؤلینی؟......ایسٹر کے آس پاس ہم میں کوئی ہمیں ہمیشہ کیلئے چھوڑ جائے گا!' آپ نے یہ بات بہت پہلے ہی بتا دی تھی...... ہے نا پروفیسر؟''

پروفیسر ٹراؤلینی ریشمی انداز میں مسکرادیں۔

''ہاں! میں سچ مچ جانتی تھی کہ مس گرینجر ہمیں چھوڑ کر چلی جائیں گی۔ بہر حال میں یہ امید کرتی تھی کہ شاید میری پیش گوئی غلط ہی ثابت ہو......لیکن یہ حقیقت ہے کہ اندرونی آنکھ صحیح اور سچی بات کو بھانپتی ہے اور اسی کا عکس ہمیں دکھاتی ہے۔''

لیونڈر اور پاروتی بہت زیادہ متاثر دکھائی دے رہی تھیں۔ وہ اس طرح سمٹ کر بیٹھ گئیں کہ پروفیسر ٹراؤلینی ان کی میز کی طرف آ جائیں۔

''ہرمائنی آج کتنے مزے میں ہوگی...... ہے نا؟'' رون نے ہیری کے کان میں سرگوشی کی۔

''ہاں...... یہ تو ہے!''

ہیری نے ایک بار پھر بلوری گولے کے چکر کاٹتے ہوئے سفید دھوئیں میں دیکھا لیکن اسے اس میں سفید بادلوں کے سوا اور کچھ نہیں نظر آیا۔ کیا پروفیسر ٹراؤلینی نے بلوری گولے میں چنگال کو دوبارہ دیکھا تھا؟ کیا وہ اسے دکھائی دے گا؟ کیوڈچ کا فائنل میچ قریب آ رہا تھا، اس لئے وہ کسی بھی حادثاتی وسوسے کا شکار نہیں ہونا چاہتا تھا۔

☆☆☆☆

ایسٹر کی تعطیلات کچھ زیادہ خوشگوار نہیں تھیں۔ تیسرے سال کے طلباء کو کبھی اتنا ڈھیر سارا ہوم ورک نہیں کرنا پڑا تھا۔ نیول لانگ باٹم کی حالت تو بہت خراب تھی اور صرف اسی کا یہ حال نہیں تھا۔

''انہیں چھٹیاں کون کہہ سکتا ہے؟'' سمیس فنی گن ایک دوپہر گری فنڈر ہال میں گرجتا ہوا بولا۔''امتحانات ابھی کونسے دور ہیں؟ آخر وہ لوگ چاہتے کیا ہیں؟''

لیکن ہرمائنی کو جتنی پڑھائی کرنا تھی، اتنی کسی کو بھی نہیں کرنا تھی۔ علم جوتش کے چھوڑنے کے باوجود بھی اس کے پاس باقی طلباء سے زیادہ مضامین تھے۔ عام طور پر وہ رات کو سب سے آخر میں ہال چھوڑتی تھی اور اگلی صبح سب سے پہلے لائبریری میں پہنچ جاتی تھی۔ پروفیسر لوپن کی طرح اس کی آنکھوں کے نیچے بھی سیاہ حلقے پڑ چکے تھے۔ ایسا لگتا تھا کہ جیسے وہ کسی بھی پل رو پڑے گی۔

رون نے بک بیک کے مقدمے میں مدد کی ذمہ داری لے تو لی تھی۔ وہ جب اپنا ہوم ورک نہیں کر رہا ہوتا تھا، تب موٹی موٹی کتابیں پڑھتا ہوا دکھائی دیتا تھا۔ جن کے نام کچھ اس طرح تھے: ''قشنگر کے نفسیات کا دستی کتابچہ، قشنگر ایک جانور یا پرندہ؟، قشنگر کی وحشیانہ بے رحمی، ایک مطالعہ۔''

وہ اپنے کام میں اس قدر مشغول تھا کہ کروک شانکس پر غصہ ہونا تک بھول چکا تھا۔

اس دوران ہیری کو اپنے ہوم ورک کے ساتھ ساتھ ہر شام کیوڈچ کی مشقیں بھی کرنا پڑتی تھیں۔ اس کے علاوہ کپتان اولیور وُڈ کے ساتھ کھیل کی حکمت عملی پر دیئے جانے والے لیکچر کو بھی سننا پڑتا تھا۔ آپس کا بحث مباحثہ کافی دیر تک جاری رہتا تھا۔ گری فنڈر اور سلے درن کے درمیان مقابلہ ایسٹر کی چھٹیوں کے بعد پہلے ہفتے والے دن طے پایا تھا۔ سلے درن کی ٹیم اس ٹورنامنٹ میں پورے دوسو پوائنٹس سے نمایاں تھی۔ اس کا مطلب یہ تھا (جیسا کہ وڈ اپنی ٹیم کو بار بار یاد دلاتا تھا) کہ انہیں کیوڈچ کپ جیتنے کیلئے دوسو پوائنٹس سے زیادہ پوائنٹس کے ساتھ اس میچ کو جیتنا ہوگا۔ اس کا یہ بھی مطلب تھا کہ جیت کا سارا دارومدار ہیری کے نازک کندھوں پر آ چکا تھا کیونکہ سنہری گیند پکڑنے پر ایک ٹیم کو ایک سو پچاس پوائنٹس ملتے تھے۔

''تمہیں سنہری گیند صرف اسی وقت ہی پکڑنا ہوگی جب ہم سلے درن سے ساٹھ پوائنٹس زیادہ آگے ہوں گے۔'' وُڈ ہیری کو بار بار یہی بات دلاتا رہتا تھا۔ ''صرف تبھی ہیری! جب ہم ساٹھ پوائنٹس سے زیادہ آگے جا چکے ہوں گے۔ ورنہ ہم میچ تو جیت ہی جائیں گے مگر کیوڈچ کپ ہمارے ہاتھوں سے نکل جائے گا...... تم سمجھ گئے ہونا ہیری؟...... تمہیں سنہری گیند تبھی پکڑنا ہوگی جب ہم......''

''میں جانتا ہوں......اولیور......!!!'' ہیری مسلسل بک بک سے تنگ آ کر چیخا۔

پورا گری فنڈر فریق آنے والے میچ کی فکر میں غلطاں دکھائی دیتا تھا۔ گری فنڈر نے آخری بار کیوڈچ کپ تب جیتا تھا جب مشہور چارلی ویزلی (رون کا بڑا بھائی) ٹیم کا متلاشی ہوا کرتا تھا۔ اس کے بعد سے اب تک ایسا نہیں ہو پایا تھا لیکن ہیری کو پورا اعتماد تھا کہ اس بار کیوڈچ کپ جیتنے کی جتنی خواہش اس کے دل میں چھپی ہوئی تھی، اتنی پوری ٹیم کے کسی بھی کھلاڑی کے، یہاں تک کپتان وُڈ کے دل و دماغ میں نہیں ہوگی۔ ہیری اور ملفوائے کی عداوت اب نقطہ عروج کو چھو رہی تھی۔ ملفوائے ابھی تک ہاگس میڈ میں کیچڑ پھینکنے والی حرکت پر جلا بھنا بیٹھا تھا۔ اس سے زیادہ اسے اس بات پر رنج تھا کہ پروفیسر سنیپ جیسے سخت گیر استاد کی سزا سے وہ بچ کیسے گیا تھا؟ دوسری طرف ہیری کے اندر بھی نفرت کا طوفان موجزن تھا۔ وہ ریون کلا والے میچ میں ملفوائے اور ساتھیوں کی اوچھی حرکت کو ابھی تک نہیں بھولا تھا، جب انہوں نے روح کھچڑوں کا بہروپ بدل کر اسے فائر بولٹ سے نیچے گرانے کی سازش کی۔ بک بیک کے معاملے کی وجہ سے اس نے قسم کھائی تھی کہ وہ پورے سکول کے سامنے ملفوائے کو ہرا دے گا۔ اور نہ ہی وہ ہاگس میڈ کی واپسی پر اپنی چیزوں اور نقشے سے ہاتھ دھو بیٹھنے کو فراموش کر سکا تھا۔

کسی کو بھی یاد نہیں تھا کہ کسی میچ سے پہلے اتنا زیادہ تناؤ بھرا ماحول پہلے کبھی رہا تھا۔ تعطیلات کے خاتمے تک دونوں ٹیموں کے

کھلاڑیوں اور دونوں فریقوں کے طلباء کے درمیان شدت انگیزی میں اضافہ ہوتا چلا گیا اور تناؤ کی فضا اپنی آخری حدوں کو چھونے لگی تھی۔ بحث مباحثے سے بات اب دست درازی تک پہنچ گئی تھی۔ آتے جاتے راہداریوں میں جھگڑے معمول کا حصہ بننے لگے۔ اس نفرت انگیزی کے باعث گری فنڈر کا چوتھے سال کا ایک طالب علم اور سلے درن کا چھٹے سال کا ایک طالب علم ہسپتال پہنچ گئے تھے کیونکہ ان کے کانوں میں ہری پیاز جیسے نوکیلے پتے اُگنا شروع ہو گئے تھے۔

ہیری کے لئے یہ وقت خاص طور کافی برا تھا۔ اس کے کلاس میں جاتے وقت سلے درن کے طلباء اکثر ٹانگ اڑا کر اسے گرانے کی کوشش کرتے تھے، وہ کہیں بھی جاتا تھا، وہاں کریب اور گوئل شیطان کی مانند حاضر ہو جاتے تھے لیکن جب وہ اسے دوسرے طلباء میں گھرا ہوا دیکھتے تھے تو کسی حد تک مایوس ہو کر لوٹ جاتے تھے۔ وُڈ نے سب کو ہدایت کر رکھی تھی کہ ہیری کو تنہا نہ رہنے دیں ہر وقت کوئی نا کوئی اس کے ساتھ ضرور ہونا چاہئے کیونکہ سلے درن فریق کے لوگ اسے چوٹ پہنچانے کے درپے دکھائی دیتے ہیں اور وہ کسی بھی نقصان سے محفوظ رہ سکے۔ پورے گری فنڈر فریق نے وُڈ کی اس ہدایت کو اپنے پلے باندھ لیا تھا اور وہ ہیری کو ایک پل کیلئے بھی اکیلا نہیں چھوڑتے تھے۔ اب تو ہیری کیلئے اپنی کلاسوں میں وقت پر پہنچ پانا بھی کافی مشکل ہو گیا تھا کیونکہ اس کے اردگرد طلباء کا ایک بڑا ہجوم باتیں کرتا ہوا چلتا تھا۔ ہیری کو اپنی اتنی فکر نہیں تھی جتنا کہ اسے فائر بولٹ کی حفاظت کی پریشانی ستاتی تھی۔ جب وہ اسے پر سواری نہیں کر رہا ہوتا تھا تو اسے سنبھال کر اپنے صندوق میں بند کر دیتا اور اکثر کلاس کے دوران خالی اوقات میں گری فنڈر ہال بھاگا چلا آتا اور سیدھا اپنے کمرے میں پہنچ کر یہ دیکھتا کہ اس کا فائر بولٹ محفوظ ہے یا نہیں۔

☆☆☆☆

میچ سے پہلی والی رات کو گری فنڈر کے ہال میں تمام لوگوں نے اپنی تمام سرگرمیاں ختم کر دی تھیں۔ یہاں تک کہ ہرمائنی نے بھی اپنی کتاب ایک طرف رکھ دی تھی۔

''میں پڑھ نہیں سکتی ہوں۔ میرا دھیان بھٹک رہا ہے......'' اس نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

وہاں کافی شور برپا تھا۔ فریڈ اور جارج تناؤ دور کرنے کیلئے اپنی ہمت سے زیادہ ہلا گلہ مچا رہے تھے اور زیادہ شرارتوں میں مصروف تھے۔ اولیور وُڈ ایک کونے میں کیوڈچ کے میدان کے ایک چھوٹے سے ماڈل پر جھکا ہوا تھا اس پر رکھے ہوئے چھوٹے مہروں کو اپنی جادوئی چھڑی سے کریدتے ہوئے کچھ بڑبڑاتا جا رہا تھا۔ اینجلینا، ایلسیا اور کیٹی بل، فریڈ اور جارج کے چٹکلوں پر کھلکھلا کر ہنس رہی تھیں۔ ہیری، رون اور ہرمائنی کے ساتھ ان سب سے تھوڑے فاصلے پر بیٹھا ہوا تھا کیونکہ وہ جب بھی میچ کے بارے میں سوچتا تھا تو ہر بار اسے یہ بھیانک احساس ہونے لگتا تھا کہ کوئی بہت بڑی چیز اس کے پیٹ سے باہر نکلنے کی کوشش کر رہی ہو۔

حالانکہ ہرمائنی بھی کافی حد دہشت زدہ دکھائی دے رہی تھی مگر اس نے ہمت بندھاتے ہوئے کہا۔ ''جیت تمہاری ہی ہو گی ...... ہیری!......''

''تمہارے پاس فائر بولٹ ہے......'' رون نے جلدی سے کہا۔

''ہاں......'' ہیری نے کہا مگر اس کے پیٹ میں کھلبلی سی مچی ہوئی تھی۔

اسے راحت کا تب احساس ہوا جب وُ ڈ نے اچانک کھڑے ہو کر چیخ کر کہا۔

''سبھی کھلاڑی اپنے اپنے بستروں پر جائیں......''

☆☆☆☆

ہیری اچھی طرح سے نہیں سو پایا تھا۔ اس نے خواب دیکھا کہ وہ زیادہ دیر تک سوتا رہ گیا تھا اور وُ ڈ چیخ رہا تھا۔''تم کہاں تھے؟ ہمیں تمہاری جگہ نیول کو کھیلانا پڑا۔'' پھر اس نے دیکھا کہ ملفوائے اور سلے درن کی ٹیم کے باقی کھلاڑی میچ میں بہاری بہاری ڈنڈوں کے بجائے ڈریگن پر سواری کر رہے ہیں۔ وہ بے حد طوفانی رفتار سے اُڑ رہے ہیں۔ ملفوائے کے ڈریگن کے منہ سے نکلنے والوں آگ کے شعلوں کی زد سے بچنے کیلئے وہ مسلسل کوشش کر رہا ہے۔ پھر آگ کے شعلوں نے اسے فائر بولٹ سے گرا دیا اور وہ نیچے کی گہرائیوں میں گرتا چلا جا رہا ہے......اور پھر ایک جھٹکے سے اس کی آنکھ کھل گئی۔

ہیری کو کچھ دیر ہونقوں کی طرح خلا میں گھورنے کے بعد یہ سمجھ میں آیا کہ میچ تو ابھی ہوا ہی نہیں تھا۔ وہ بالکل محفوظ اپنے بستر پر لیٹا ہوا ہے۔ سلے درن کی ٹیم کو کسی بھی طور پر بہاری ڈنڈوں کے بجائے ڈریگن پر سواری کرنے کی اجازت ہرگز نہیں دی جائے گی۔ اس کا حلق خشک ہو رہا تھا۔ وہ خاموشی سے اپنے بستر سے باہر نکلا اور پھر کھڑکی میں رکھے ہوئے چاندی کے جگ کے پاس جا پہنچا۔ اس نے گلاس میں پانی انڈیلا اور غٹا غٹ پینے لگا۔ کھڑکی کے دوسری طرف باہر نہایت خاموشی اور سناٹا تھا۔ ہوا بالکل بند تھی۔ دور تاریک جنگل کے درختوں کے بالائی پتے اور ٹہنیاں بھی ساکن تھے۔ ان میں ذرا سی بھی سرسراہٹ نہیں ہو رہی تھی۔ جھگڑالو درخت بھی بالکل خاموش اور مجسمے کی طرح معصوم کھڑا تھا۔ کسی قسم کی حرکت کا کوئی نام و نشان تک نہیں تھا۔ ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے میچ کیلئے موسم نہایت سازگار رہے گا۔

ہیری نے اپنا گلاس رکھ دیا۔ وہ اپنے بستر کی طرف جانے کیلئے پلٹنے ہی والا تھا تبھی اس کی نظریں کسی چیز پر چپک کر رہ گئیں۔ کوئی جانور چاندنی میں نہائے صحن کے پار جا رہا تھا۔ ہیری اپنے بستر کے پاس والی میز تک بھاگ کر گیا اور وہاں سے اپنی عینک اُٹھا کر پہنی اور پھر اتنی ہی تیزی کے ساتھ واپس کھڑکی کے پاس چلا آیا۔

یہ چنگال نہیں ہو سکتا تھا......ابھی نہیں......میچ سے ٹھیک پہلے!

اس نے ایک بار پھر میدان کی طرف دیکھا۔ ایک منٹ تک بوکھلاہٹ میں اِدھر اُدھر نگاہ دوڑانے کے بعد اسے وہ جانور دوبارہ دکھائی دیا۔ اب وہ جانور جنگل کے کونے پر گھوم رہا تھا......وہ چنگال نہیں تھا......وہ تو بلی تھی...... ہیری نے حیرت سے کھڑکی کی چوکھٹ پکڑ لی جب اس نے کی دُم سے اسے پہنچا لیا تھا۔ وہ تو کروک شانکس تھی......

یا پھر کروک شانکس کے ساتھ کوئی اور بھی تھا؟ ہیری نے غور سے دیکھتے ہوئے اپنی ناک کھڑکی کے شیشے سے لگا دی تھی۔ کروک شانکس لگ بھگ رُک گئی تھی۔ ہیری کو محسوس ہوا کہ اسے پتوں میں ہلتی ہوئی کوئی اور چیز بھی دکھائی دے رہی تھی۔

اور اگلے ہی لمحے میں وہ ہلتی ہوئی اندھیرے سے نکل کر روشنی میں آ گئی تھی۔ بڑے بالوں والا ایک دیوہیکل سیاہ کتا...... وہ کتا چپکے سے صحن کو عبور کر کے دوسری جا رہا تھا اور کروک شانکس اس کے ساتھ ساتھ چل رہی تھی۔ ہیری ان دونوں کو گھورتا رہ گیا۔ اس کا کیا مطلب ہوسکتا ہے؟ اگر کروک شانکس کو بھی کتا دکھائی دے رہا ہے تو پھر وہ ہیری کی موت شگون کیسے ہوسکتا ہے؟

''رون!'' ہیری نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔ ''رون اُٹھو!''

''اوں......؟''

''میں چاہتا ہوں کہ تم کچھ دیکھو......!''

''بہت اندھیرا ہے ہیری!'' رون نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔ ''تم کس بارے میں بات کر رہے ہو؟''

''وہاں نیچے صحن میں......''

ہیری نے جلدی سے کھڑکی سے باہر دیکھا۔

کروک شانکس اور کالا کتا دونوں ہی غائب ہو چکے تھے۔ ہیری کھڑکی چوکھٹ پر چڑھ گیا تاکہ عمارت کے سائے میں انہیں تلاش کر سکے مگر وہاں کوئی بھی نہیں تھا۔ وہ آخر کہاں چلے گئے تھے؟

تیز خراٹوں کی آواز سے اسے معلوم ہو چکا تھا کہ رون ایک بار پھر نیند کی وادیوں میں کہیں گم ہو چکا ہے۔

☆☆☆☆

ہیری اور گری فنڈر کی ٹیم کے باقی کھلاڑی اگلے دن جب بڑے ہال میں پہنچے تو زوردار نعروں اور تالیوں کی گونج میں ان کا استقبال کیا گیا۔ ہیری اپنی مسکراہٹ کو چھپا نہیں پایا تھا جب اس نے دیکھا کہ ریون کلا اور ہفل پف کی میزوں سے بھی ان کیلئے تالیاں بج رہی تھیں جبکہ سلے درن کی میزوں سے طنزیہ ہائے ہائے کی صدائیں سنائی دے رہی تھیں۔ ہیری کا دھیان اس طرف بھی گیا کہ ملفوائے کا چہرہ آج ہمیشہ سے کچھ زیادہ پھولا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

وُڈ تمام ناشتے کے دوران اپنی ٹیم کے کھلاڑیوں کو اچھی طرح کھانا کھانے کی ہدایت کرتا رہا حالانکہ اس نے خود کچھ بھی نہیں کھایا تھا۔ پھر باقی لوگوں کے ناشتہ ختم کرنے سے پہلے ہی اپنے کھلاڑیوں کو لے کر جلدی سے میدان کی طرف چل دیا تاکہ ٹیم ماحول اور موسم کا اچھی طرح اندازہ لگا سکے۔ ان کے بڑے ہال سے نکلنے پر ایک بار پھر زوردار نعرے بازی ہوئی۔

''میری دعائیں تمہارے ساتھ ہیں ہیری!'' چو چینگ قریب آ کر بولی۔ ہیری کا چہرہ ایک دم سرخ ہو گیا تھا۔

''ٹھیک ہے!...... ہوا بالکل بھی نہیں چل رہی ہے...... سورج تھوڑا زیادہ چمک رہا ہے۔ اس سے تمہیں دیکھنے میں تھوڑی پریشانی

ہوسکتی ہے۔اس بات کا دھیان رکھنا......زمین سخت ہے،اچھا ہے۔اس سے ہم تیزی سے اوپر پہنچ پائیں گے......''

وُڈ میدان پر چہل قدمی کرتا رہا اور اپنے پیچھے پیچھے سارے کھلاڑیوں کو ساتھ لئے چاروں طرف دوڑاتا رہا۔آخر کار سکول کا سامنے والا دروازہ کھلا اور طلباء کی ٹولیاں میچ دیکھنے کیلئے سٹیڈیم کی طرف آنی لگیں۔

''ہمیں اپنے لباس بدلنا ہوں گے۔ڈریسنگ روم کی طرف چلو......''

انہوں نے اپنے اپنے سرخ چوغے پہنتے ہوئے کوئی بات نہیں کی۔پورے کمرے میں خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ہیری سوچ رہا تھا کہ کیا انہیں بھی اسی کی طرح محسوس ہو رہا ہوگا؟ جیسے اس نے ناشتے میں کوئی عجیب سی اکڑنے والی چیز کھالی ہو۔پھر وُڈ بولا۔

''ٹھیک ہے!وقت ہوگیا ہے،اب چلو......''

بھاری شورشرابے کے بیچ وہ پیدل چلتے ہوئے میدان کے بالکل وسط میں پہنچے۔ہجوم کے تین چوتھائی لوگوں نے سرخ گلاب کے بیجز لگا رکھے تھے اور وہ سرخ جھنڈے لہرا رہے تھے جن پر گری فنڈر کا شیر بنا ہوا تھا۔اس کے علاوہ وہ بینرز بھی لہرا رہے تھے۔جن پر بڑے بڑے الفاظ میں لکھا ہوا تھا: 'گری فنڈر جیت جائے گا!' اور 'کیوڈچ کپ تو شیروں کا ہے!' بہرحال سلے درن کے گول کے پیچھے تقریباً دوسو سے زائد لوگ سبز چوغوں میں بیٹھے ہوئے تھے۔ان کے ہاتھوں میں بھی سبز جھنڈے تھے جن پر سلے درن کا نشان بل کھاتا ہوا سانپ صاف چمک رہا تھا۔اس ہجوم میں پروفیسر سنیپ سب سے آگے والی قطار میں بیٹھے ہوئے دکھائی دیئے۔وہ بھی باقی سب لوگوں کی طرح سبز چوغے میں ملبوس تھے۔ان کے چہرے پر ایک بھدی سی مسکراہٹ سجی ہوئی تھی۔

''اور یہ آگئی گری فنڈر کی ٹیم......'' لی جارڈن کمنٹری ڈیسک سے چیخا، جو ہمیشہ کی طرح آج بھی کمنٹری کے فرائض انجام دے رہا تھا۔''پوٹر، بل، جانسن، سپنیٹ، جارج ویزلی، فریڈ ویزلی اور وُڈ......اسے گذشتہ کچھ سالوں میں ہوگورٹس کی سب سے اچھی ٹیم مانا جاتا ہے۔''

لی کے آخری جملے پر سلے درن کے ہجوم سے ہائے ہائے کی آوازیں گونجنے لگیں۔

''اور یہ سلے درن کی ٹیم آگئی......جس کی کپتانی کے فرائض فلنٹ نبھا رہا ہے۔اس نے کچھ کھلاڑیوں کو تبدیل کیا ہے اور ایسا لگتا ہے کہ اس نے کھیل کی حکمت عملی پر کم اور ڈیل ڈول پر زیادہ ہی توجہ دی ہے......''

سلے درن کے ہجوم نے ایک بار پھر لی کی کمنٹری پر ہائے ہائے کی نعرہ بازی کی۔بہرحال ہیری نے غور کیا کہ لی کی بات میں خاصا وزن تھا۔ملفوائے سلے درن کی ٹیم کا سب سے چھوٹا کھلاڑی تھا۔باقی سب کا ڈیل ڈول بھاری بھرکم تھا۔

میڈم ہوچ نے کہا۔''کپتانوں ہاتھ ملاؤ......''

فلنٹ اور وُڈ نے آگے بڑھ کر ایک دوسرے سے کس کر ہاتھ ملایا۔ایسا لگ رہا تھا دونوں ہی سامنے والے کی انگلیاں توڑنے کی کوشش کر رہے تھے۔

''اپنے اپنے بہاری ڈنڈوں پر بیٹھ جاؤ......'' میڈم ہوچ نے کہا۔ ''تین، دو،ایک......''

ان کی سیٹی کی آواز ہجوم کے شوروغل میں کہیں گم ہوگئی۔ چودہ بہاری ڈنڈے فضا میں بلند ہوگئے۔ ہیری کے پاس پیچھے کی طرف اُڑ رہے تھے اور ہوا میں پہنچتے ہی اس کے دل ودماغ پر چھایا ہوا ہر قسم کا خوف غائب ہوگیا تھا۔ اس نے چاروں طرف دیکھا۔ ملفوائے اس کے پیچھے تھا۔ ہیری سنہری گیند کی تلاش میں تیزی سے چل دیا۔

''اور گری فنڈر کے پاس قواف ہے۔ گری فنڈر کی ایلسیا سپن نٹ قواف کو لے کر سیدھا سلے درن کے قفل کی طرف بڑھ رہی ہے۔ شاباش ایلسیا!...... اوہ نہیں! سلے درن کے واری گوٹن نے قواف اس سے چھین لیا ہے اور وہ تیزی سے چلا جا رہا ہے...... دھڑاک!...... جارج ویزلی نے بالجر کو اچھے طریقے سے مارا ہے۔ جس کی وجہ سے قواف واری گوٹن کے ہاتھوں سے نکل چکا ہے۔ قواف کو اب جانسن نے پکڑلیا ہے، ایک بار پھر قواف گری فنڈر کے پاس ہے۔ آگے بڑھو جانسن! اس نے مونٹی گو کو مہارت سے پار کیا...... بچنا اینجلینا...... ادھر سے بالجر آ رہا ہے۔ واہ واہ...... اس نے سکور کر لیا...... گری فنڈر دس، صفر سے برتری پر آ گیا ہے......''

میدان کے سرے سے گھوم کر اینجلینا نے ہوا میں مکا مارا۔ نیچے سرخ چوغوں کا سمندر خوشی سے نعرے لگانے لگا۔

''اووچ......''

مارکس فلنٹ نے اینجلینا کو زوردار ٹکر ماری۔ جس کی وجہ سے وہ اپنی بہاری ڈنڈے سے گرتے گرتے بچی۔

''معاف کرنا!'' فلنٹ نے ہجوم کی ہائے ہائے کے بیچ میں چلا کر کہا۔ ''معاف کرنا میں تمہیں دیکھ نہیں پایا۔''

اگلے ہی لمحے فریڈ ویزلی نے اپنا بالجر والا ڈنڈا گھمایا اور فلنٹ کے سر کے عقبی حصے پر دے مارا۔ فلنٹ جھٹکا کھا کر اتنی زور سے آگے گرا کہ اس کی ناک اپنے ہی بہاری ڈنڈے کے سخت دستے سے جا ٹکرائی اور اس میں سے خون بہنے لگا۔

''بہت ہوگیا'' میڈم ہوچ چیختی ہوئی ان کے درمیان پہنچ گئیں۔ ''گری فنڈر کو قوانین کی خلاف ورزی پر جرمانے کی شارٹ بھگتنا ہوگی۔ گری فنڈر کے پٹاؤ نے مخالف کپتان پر جان بوجھ کر حملہ کیا اور سلے درن کو بھی جرمانے کی شارٹ بھگتنا ہوگی کیونکہ ان کے کپتان نے گری فنڈر کی نقاش کو جان بوجھ کر بہاری ڈنڈے سے گرانے کی کوشش کی۔''

''نہیں میڈم!'' فریڈ ویزلی نے چیخ کر احتجاج کیا۔ لیکن میڈم ہوچ نے اپنی سیٹی بجادی۔ مس سپن نٹ گری فنڈر کی طرف سے باری لینے کیلئے آگے بڑھ آئی۔

ہجوم میں یکلخت خاموشی چھا گئی اور وہ سب نظریں جما کر سلے درن کے قفل کو دیکھنے لگے۔ لی جارڈن کمنٹری ڈیسک سے چیخا۔

''دکھادو سپن نٹ!...... واہ!...... اس نے سلے درن کے راکھے کو چکر دے ہی دیا۔ بہت خوب!...... گری فنڈر بیس صفر کی برتری بنانے میں کامیاب ہوگیا۔''

ہیری نے فائر بولٹ کو تیزی سے گھمایا تا کہ وہ فلنٹ کو دیکھ سکے۔ جب کی ناک سے اب بھی کافی خون بہہ رہا تھا۔ وہ اب سلے

درن کی طرف سے جرمانے کی باری لینے جا رہا تھا۔ وُڈ اپنا جبڑا بھینچے گری فنڈر کے قفلوں کے سامنے منڈلا رہا تھا۔ جب فلنٹ میڈم ہوچ کی سیٹی کا انتظار کر رہا تھا تو لی جارڈن نے شائقین کو بتایا۔

''ظاہر ہے وُڈ بہت اچھا را کھا ہے۔ بہت اچھے! اسے بچانا بہت مشکل ہے...... سچ مچ کافی مشکل ذمہ داری ہے......لیکن کمال ہو گیا...... مجھے اس پر یقین نہیں ہو رہا ہے......وُڈ نے قواف کو قفل میں جانے سے بچا لیا ہے......''

سکون کی سانس بھرتے ہوئے ہیری نے فائر بولٹ کو حرکت دی اور آگے چل پڑا۔ اس نے ایک بار پھر سنہری گیند کی تلاش میں چاروں طرف نظر دوڑائی لیکن اس کا دھیان لی جارڈن کی کمنٹری کے ایک ایک لفظ کی طرف بھی جما ہوا تھا۔ اس کیلئے بے حد ضروری تھا کہ وہ ملفوائے کو سنہری گیند سے تب تک دور رکھے جب گری فنڈر اپنے مطلوبہ پوائنٹس حاصل نہیں کر لیتا۔

''گری فنڈر کے پاس قواف ہے......نہیں...... سلے درن کے پاس ہے......نہیں...... پھر سے قواف گری فنڈر کے پاس آ گیا ہے......اور کیٹی بل اسے لے کر تیزی سے قفل کی طرف بڑھ رہی ہے......ارے نہیں! یہ جان بوجھ کر کیا گیا ہے......''

سلے درن کا پٹاؤ مونٹی گو اچانک لہراتا ہوا کیٹی بل کے سامنے آ گیا اور اس نے قواف چھیننے کے بجائے اس کے سر کو پکڑ لیا تھا۔ کیٹی بل ہوا میں گھومتی چلی گئی لیکن وہ اپنے بہاری ڈنڈے پر جمے رہنے میں کامیاب ہو گئی تھی۔ بہر حال قواف اس کے ہاتھوں سے نکل گیا تھا۔

میڈم ہوچ کی سیٹی ایک بار پھر گونجی۔ وہ ہوا میں اُڑتی ہوئی مونٹی گو کے پاس جا پہنچیں اور اس پر چلانے لگیں۔ ایک منٹ بعد کیٹی نے جرمانے کی باری لیتے ہوئے قواف کو قفل کے پار کر دیا تو شور و غوغا تھمنے کا نام ہی لے رہا تھا۔

''تیس صفر...... یہ لوگ گندے دھوکے باز و......!''

''جارڈن! اگر تم ڈھنگ سے کمنٹری نہیں کر سکتے تو......''

''میں تو صرف سچائی بتا رہا ہوں پروفیسر......!''

ہیری کو اچانک حیرت انگیز جھٹکا لگا۔ اسے سنہری گیند دکھائی دے گئی تھی جو گری فنڈر کے قفل کے نیچے چمک رہی تھی۔ وہ اسے ابھی پکڑ نہیں سکتا تھا کیونکہ گری فنڈر کے پاس مطلوبہ پوائنٹس نہیں تھے۔ اگر ملفوائے نے اسے دیکھ لیا تو......

اچانک ہیری نے ایسا تاثر دیا جیسے اسے سنہری گیند دکھائی دے گئی ہے۔ اس نے فوراً اپنا فائر بولٹ موڑا اور سلے درن کے قفلوں کی طرف تیز رفتاری سے بڑھا۔ اس کی چال کامیاب ثابت ہوئی، ملفوائے بھی اندھا دھند اس کے تعاقب میں اُڑنے لگا۔ ظاہر ہے، وہ یہ سوچ رہا تھا کہ ہیری کو وہاں پر سنہری گیند دکھائی دی ہو گی۔

گھوش......!

ایک بالجر ہیری کے دائیں کان کے پاس سے گزرا۔ اسے سلے درن کے بھاری بھرکم پٹاؤ ڈیریک نے اس کی طرف مارا تھا۔

گھوش......!

دوسرا بالجر ہیری کی کہنی کو چھوتا ہوا گزر گیا۔ اسے مارنے وال سلے درن کا دوسرا پٹاؤ باؤل اس کے قریب بڑھتا چلا آ رہا تھا۔ ہیری نے ہلکی سی جھلک دیکھی کہ باؤل اور ڈریک دونوں ہی تیز رفتاری سے اس کی جانب بڑھتے چلے آ رہے تھے، انہوں نے اپنے موٹے ڈنڈوں کو حملہ کرنے کے انداز میں پکڑ رکھا تھا۔

اس نے بالکل آخری لمحوں میں اپنے فائر بولٹ کو بالائی جانب گھمایا اور سرعت کے ساتھ اوپر نکل گیا۔ دونوں طرف سے آنے والے پٹاؤ باؤل اور ڈریک نے خود کو بچانے کی بڑی کوشش کی مگر وہ ایسا نہ کر سکے اور دونوں زوردار دھماکے کے ساتھ ایک دوسرے سے ٹکرا گئے۔

جب سلے درن کے دونوں پٹاؤ اپنا اپنا سر ملتے ہوئے ایک دوسرے سے جدا ہوئے تو لی جارڈن قہقہہ لگاتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

''ہاہاہا! بری بات ہے......لڑکو! فائر بولٹ کو ہرانے کیلئے تمہیں تھوڑی زیادہ پھرتی دکھانی چاہئے تھی......اور گری فنڈر کے پاس ایک بار پھر قواف ہے اور...... جانسن نے قواف کو اپنے قبضے میں کر رکھا ہے......اس کے پہلو میں فلنٹ ہے......اس کی آنکھ میں گدگدی کر دو سپین نٹ!......ارے میں تو مذاق کر رہا تھا پروفیسر!......صرف مذاق کر رہا تھا۔ اور نہیں......فلنٹ نے چالاکی سے قواف کو چھین لیا ہے۔ وہ اب تیزی سے گری فنڈر کے قفلوں کی طرف بڑھ رہا ہے......اولیور! ہوشیار ہو جاؤ......!''

فلنٹ بالآخر قواف کو گری فنڈر کے قفل میں ڈالنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ سلے درن کے ہجوم میں جوش بھر گیا اور انہوں نے اپنے جھنڈوں کو لہرایا۔ لی جارڈن نہ رہ پایا اور اس نے اتنی گندی گالی دی کہ پروفیسر میک گوناگل نے اُٹھ کر اس سے جادوئی میگا فون چھیننے کی کوشش کی۔

''سوری پروفیسر......معاف کیجئے! ایسا دوبارہ نہیں ہوگا......تو گری فنڈر تیس دس کے ساتھ آگے ہے۔ اور اب قواف گری فنڈر کے پاس ہے......''

ہیری اب تک جتنے بھی میچ کھیلا تھا۔ یہ میچ ان میں سب سے گندا ثابت ہو رہا تھا۔ سلے درن کے کھلاڑی اس بات پر آپے سے باہر ہو رہے تھے کہ گری فنڈر نے اتنی جلدی برتری کیسی حاصل کر لی ہے۔ وہ گری فنڈر کے کھلاڑیوں سے قواف چھیننے کیلئے ہر اوچھا ہتھکنڈا اپنائے ہوئے تھے۔ باؤل نے سپین نٹ کو اپنے موٹے ڈنڈے سے ضرب لگا دی اور یہ کہنے کی کوشش کی کہ وہ سمجھے تھے کہ وہاں بالجر ہے۔ جارج ویزلی نے بدلہ لینے میں دیر نہیں کی۔ اس نے بھاری ڈنڈے پر گھومتے ہوئے اس کی ناک پر کہنی کا زوردار وار کیا تھا۔ میڈم ہوچ نے ایک بار پھر دونوں ٹیموں کو جرمانے کی باریاں دے دیں۔ وُڈ نے اپنی حاضر دماغی سے قواف کو قفل میں جانے سے بچا لیا۔ جس پر خوب شور مچا۔ ان کا سکور پچاس دس ہو گیا تھا۔

سنہری گیند ایک بار پھر غائب ہو چکی تھی۔ ملفوائے اب بھی ہیری کے قریب پرواز کر رہا تھا جو سنہری گیند کی تلاش میں چاروں

طرف دیکھنے میں مشغول تھا۔کیٹی بل نے جرمانے کی باری لیتے ہوئے ایک بار پھر قواف سلے درن کے قفل کے پار ڈالا تھا۔فریڈ اور جارج ویزلی تیزی سے کیٹی بل کے قریب آ گئے اور اس کو اپنی حفاظت میں لے لیا کہ کہیں سلے درن کے کھلاڑی طیش میں آ کر اسے نقصان نہ پہنچا سکیں۔انہوں نے اپنے اپنے ڈنڈوں کو مضبوطی سے پکڑ رکھا تھا۔باؤل اور ڈریرک نے جارج اور فریڈ کو نشانہ بنانے کی بجائے کہیں اور نقب لگا رکھی تھی، انہوں نے سکور کا لطف اُٹھاتے ہوئے بے خبر وُڈ کو اپنا نشانہ بنایا۔انہوں نے دونوں بالجروں کو اس کی طرف ٹھونک دیا تھا۔وُڈ کو ان کی خبر ہی نہ ہو سکی اور ایک کے بعد ایک بالجر اس کی پسلیوں میں دھماکے کرتا ہوا لوٹ گیا۔یہ سچ تھا کہ وُڈ کی ہوا نکل گئی تھی اور وہ اپنے بھاری ڈنڈے کے دستے کو پکڑ کر دوہرا ہو گیا۔اس کا بھاری ڈنڈا ہوا میں بری طرح سے گھوم گیا تھا۔

میڈم ہوچ تو اب واقعی اپنا ہوش کھو بیٹھی تھیں۔وہ باؤل اور ڈریرک پر گرجتے ہوئے چیخیں۔''جب تک قواف قفل کے آس پاس نہیں ہو، تب تک را کھے پر حملہ نہیں کیا جا سکتا ہے، یہی قانون ہے...... سلے درن کو اس کیلئے جرمانے کی باری بھگتنا ہوگی۔''

اینجلینا نے جرمانے کی باری پر قواف قفل کے پار کر دیا تھا۔گری فنڈر کو ساٹھ دس کی برتری حاصل ہو گئی تھی۔کچھ ہی دیر بعد فریڈ ویزلی نے واری گوٹن کی طرف بالجر مار دیا۔بالجر کی وجہ سے اس کے ہاتھوں سے قواف نکل گیا۔سپن نٹ نے موقعہ ضائع کئے بغیر قواف کو پکڑا اور سلے درن کے قفل میں ڈال دیا۔گری فنڈر ستر دس کی برتری پر پہنچ گیا تھا۔

گری فنڈر کے تماشائیوں نے اتنی زور سے شور مچایا کہ ان کے گلے بیٹھ گئے۔گری فنڈر کی ٹیم ساٹھ پوائنٹس سے آگے نکلنے میں کامیاب ہو چکی تھی۔اگر اس موقعہ پر ہیری سنہری گیند پکڑنے میں کامیاب ہو جائے تو اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ گری فنڈر کیوڈچ کپ جیت سکتا تھا۔ہیری مسلسل میدان کے چاروں طرف اُڑ رہا تھا۔اسے محسوس ہوا کہ اس پر سینکڑوں آنکھیں جم گئی ہیں۔ملفوائے ہیری کے ٹھیک پیچھے اُڑ رہا تھا۔

اور پھر ہیری کو سنہری گیند دکھائی دے ہی گئی جو اس سے بیس فٹ اوپر ہوا میں پھڑ پھڑا رہی تھی۔ہیری نے اپنے فائر بولٹ کی رفتار بڑھا دی۔ہوا اس کے کانوں میں شائیں شائیں کرنے لگی تھی۔اس نے اپنا ہاتھ پھیلایا لیکن یہ کیا......اچانک فائر بولٹ کی رفتار دھیمی ہوتی چلی گئی۔

دہشت بھری نگاہوں سے ہیری نے اپنے چاروں طرف دیکھا۔پھر یہ دیکھ کر اس کی حیرت کی انتہا نہ رہی کہ ملفوائے نے فائر بولٹ کی دُم کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ رکھا اور اسے پوری قوت سے اپنی طرف کھینچ رہا تھا......

''تم......''

ہیری کو اتنا غصہ آیا کہ وہ ملفوائے کو پلٹ کر مارنا چاہتا تھا لیکن وہ اس کے پاس نہیں پہنچ سکتا تھا۔فائر بولٹ کو پکڑنے کی کوشش کے باعث ملفوائے بری طرح ہانپنے لگا تھا۔لیکن اس کی آنکھوں میں چمک تھی، وہ جو چاہتا تھا وہ ہو گیا تھا......سنہری گیند پھر غائب ہو چکی تھی۔

''جرمانے کی باری!...... سلے درن کو ایک اور جرمانے کی باری بھگتنا پڑے گی۔ میں نے اتنا گھٹیا کھیل آج تک نہیں دیکھا ہے......'' میڈم ہوچ غراتے ہوئے چیخیں۔ پھر وہ ملفوائے کو ڈانٹنے کیلئے اُڑ کر گئیں جواب واپس اپنے نیمبس 2001 پر بیٹھ رہا تھا۔

''دھوکے باز......نکما......'' لی جارڈن میگا فون پر چلا رہا تھا۔ وہ پروفیسر میک گونا گل کی پہنچ سے دور نکل گیا تھا اور جھوم جھوم کر کہہ رہا تھا۔ ''گھٹیا......مکار...... چغد!''

اس بار پروفیسر میک گونا گل نے بھی اسے روکنے کی کوشش نہیں کی تھی۔ دراصل وہ اپنی مٹھیاں بھینچ کر ملفوائے کی طرف لہرا رہی تھیں اور طیش کے عالم میں ان کا ہیٹ سر سے اتر کر گر گیا تھا، وہ بھی غصے میں یہی کچھ چلا رہی تھیں۔

سپین نٹ نے جرمانے کی باری لی مگر وہ اس قدر غصے میں تھی کہ اس نے قواف کو کچھ زیادہ ہی زور سے اچھال دیا جو قفل کے اوپر سے ہوتا ہوا دوسری طرف چلا گیا۔ گری فنڈر کی ٹیم کی حکمت عملی خطرے میں پڑ گئی تھی کیونکہ ان کے اتفاق میں خلل پڑ گیا تھا۔ وہ اپنے غصے پر قابو رکھنے میں ناکام دکھائی دے رہے تھے، یہ دیکھ کر سلے درن کے کھلاڑیوں کو بے حد خوشی ہوئی کیونکہ ملفوائے کی چال بالآخر کامیاب ہوگئی تھی۔ ملفوائے نے ہیری کے خلاف جو حرکت کی تھی اس سے ان کا حوصلہ بلند ہوا تھا۔

''سلے درن کے پاس قواف ہے۔ سلے درن کے مونٹی گو قفل کے نزدیک پہنچ گیا ہے اور یہ قواف گری فنڈر کے قفل کو پار کرنے میں کامیاب ہوگیا......'' لی جارڈن نے بھرائے ہوئے لہجے میں کہا۔ ''گری فنڈر بیس ستر سے برتری لئے ہوئے ہے۔''

ہیری اب ملفوائے کے اس قدر قریب اُڑ رہا تھا کہ اُن کے گھٹنے آپس میں ٹکرا رہے تھے۔ ہیری ملفوائے کو سنہری گیند کے آس پاس بھی پھٹکنے نہیں دینا چاہتا تھا۔

''دور ہٹو پوٹر......!'' ملفوائے نے حقارت سے چیخا جب اس نے مڑنے کی کوشش کی۔ لیکن اس دیکھا کہ ہیری نے اس کا راستہ روک رکھا ہے۔

''گری فنڈر کی اینجلینا نے قواف کو چھین لیا ہے۔ چلو جلدی سے آگے بڑھو......!''

ہیری نے چاروں طرف دیکھا۔ ملفوائے کو چھوڑ کر سلے درن کے تمام کھلاڑی حتیٰ کہ سلے درن کا راکھا بھی آگے بڑھ کر اینجلینا کا راستہ روکنے جمع ہوگئے تھے۔ یہ کٹھن مرحلہ تھا۔

ہیری نے فائر بولٹ کو جھکا کر اتنا نیچے کر لیا تھا کہ اسے خود کو سنبھالنے کیلئے دستے پر چپک کر لیٹنا پڑا تھا۔ پھر وہ تیز رفتاری سے آگے بڑھا۔ گولی کی رفتار سے وہ سلے درن کے کھلاڑیوں کی طرف جا رہا تھا۔

اوووو......اوووووہ......!

تیزی سے نیچے آتی ہوئی فائر بولٹ کو دیکھ کر وہ بوکھلا گئے اور تیزی سے تتر بتر ہونے لگے۔ اینجلینا کا راستہ ایک دم صاف ہوگیا تھا۔

''اوراس نے سکور کر دیا......قواف قفل کو پار کر گئی۔گری فنڈ راسی بیس سے برتری پر آ گیا ہے......'' لی جارڈن خوشی سے جھوم اُٹھا تھا۔

ہیری سر کے بل سٹیڈیم میں گھومنے والا تھا لیکن وہ رُکا اور پلٹا...... پھر دوبارہ میدان کے بیچوں بیچ آ گیا۔ پھراس نے ایک ایسی چیز دیکھی جس سے اس کا دھک سے بیٹھتا چلا گیا۔ملفوائے غوطہ لگا رہا تھا اوراس کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ پھیلی ہوئی تھی۔ نیچے گھاس سے کچھ اوپر سنہری گیند پھڑ پھڑاتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔

ہیری نے فائر بولٹ کو تیزی سے نیچے دھکیلا لیکن ملفوائے اس سے میلوں آگے جا چکا تھا۔

''چلو چلو چلو......'' ہیری نے اپنے فائر بولٹ کو تھپکتے ہوئے کہا۔ وہ اب تیزی سے ملفوائے کی برابری پر آ رہا تھا۔ٹھیک اسی وقت باؤل نے بالجر کو ہیری کی طرف ضرب لگائی۔ ہیری پھرتی سے اپنے فائر بولٹ پر لیٹ گیا اور......وہ اب ملفوائے کے ٹخنے پر تھا۔اس کے بالکل برابر پہنچ چکا تھا۔ ہیری نے اپنے جسم کو اگلی جانب دھکیلا اور پھر دونوں بازو فائر بولٹ سے ہٹا لئے۔اس نے ملفوائے کا بازو راستے سے ہٹایا اور......

''ہاں......''

اس نے غوطہ پورا کرتے ہوئے ہوا میں اپنا ہاتھ اُٹھایا۔ایسا لگ رہا تھا جیسے پورے سٹیڈیم میں زوردار بھونچال آ گیا تھا۔ ہیری ہجوم کے اوپر اڑتا رہا۔اس کے کان میں ایک عجیب سی آواز بج رہی تھی۔ چھوٹی سی سنہری گینداس کی مٹھی میں بند تھی اوراس کی انگلیوں کے بیچ میں پھنسے ہوئے اپنے پنکھ کو بری طرح پھڑ پھڑا رہی تھی۔

پھرؤ ڈ اس کی طرف تیزی سے آیا۔آنسوؤں کی وجہ سے اس کی نظر دھندلی ہو گئی تھی۔اس نے ہیری کو گردن سے پکڑا اوراس کے کندھے پر سر رکھ کر سسکیاں لینے لگا۔ ہیری کو دو جھٹکے لگے جب فریڈ اور جارج جوشیلے انداز میں آتے ہوئے اس سے ٹکرا گئے تھے۔ پھر اینجلینا، سپین نٹ اور کیٹی بل بھی اس کی طرف بڑھیں۔

''ہم نے کیوڈچ کپ جیت لیا ہے......گری فنڈر نے کپ جیت لیا ہے۔''

بانہوں میں بانہیں ڈالے گری فنڈر کے کھلاڑی جم کر چیختے ہوئے زمین پر اترے۔

سرخ چوغوں کے ہجوم کی لہروں پر لہریں بیریئرز کو عبور کر کے میدان کی طرف بڑھتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ وہ خوشی سے ناچتے اوراچھلتے کودتے ہوئے آ رہے تھے۔وہ کھلاڑیوں سے لپٹ لپٹ کر آنسوؤں سے رو رہے تھے۔شاباش دینے والے ہاتھوں کی ان کی پشت پر جیسے بوچھاڑ سی ہو رہی تھی۔ ہیری کو صرف شور سنائی دے رہا اور یہ احساس ہو رہا تھا کہ لوگ اسے گلے مل رہے ہیں۔ اگلے ہی ساعتوں میں لوگوں نے اسے اور ٹیم کے سبھی کھلاڑیوں کو اپنے کندھوں پر اُٹھا لیا تھا۔روشنی میں آنے کے بعد ہیری کو ہیگرڈ دکھائی دیا جس کے چوغے پر اوپر سے لے کر نیچے سرخ گلاب والے بیجز بھرے پڑے تھے۔

''تم نے انہیں ہرادیا ہیری!......تم نے انہیں ہرادیا......ٹھہرو! ہم جاکر بک بیک کو یہ خوشخبری سناتے ہیں۔''

پرسی بھی سارے آداب وتمیز کو بھلاکر پاگلوں کی طرح اوپر نیچے کودتا ہوا دکھائی دیا۔ پروفیسر میک گوناگل تووُڈ سے زیادہ سسکیاں بھرتی ہوئی نظر آئیں۔ وہ گری فنڈر کے قوی قامت جھنڈے سے اپنی آنکھیں پونچھ رہی تھیں۔ ادھر رون اور ہرمائنی مسلسل ہیری کے پاس پہنچنے کی کوشش کررہے تھے۔ ان کے منہ سے الفاظ تک نہیں نکل رہے تھے۔ وہ صرف کھل کر مسکراتے رہے۔ جب ہیری کوسٹیڈیم تک لے جایا گیا۔ سٹیڈیم کے خصوصی ڈیسک پر پروفیسر ڈمبل ڈور کیوڈچ کپ لئے ان کی آمد کا انتظار کررہے تھے۔

سسکیاں لیتے ہوئے وُڈ نے کپ لیا اور پھر اسے ہیری کو تھمادیا۔ ہیری نے دونوں ہاتھوں سے کپ اُٹھا کر ہوا میں بلند کردیا۔ ہیری کومحسوس ہوا کہ اگر اس وقت ایک بھی روح کھچڑ آس پاس ہوتا تو وہ اسے زیر کرنے کیلئے اپنی زندگی کے اس سب سے طاقتور تخیل سے پشت بان جادو کی تشکیل کرسکتا تھا......

☆☆☆☆

سولہواں باب

# پروفیسر ٹراؤلینی کی پیش گوئی

کیوڈچ کپ جیتنے کی خوشی میں ہیری کا جشن کم سے کم ایک ہفتہ تک چلتا رہا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے اس جشن میں سکول کی عمارت بھی پوری طرح شامل ہوگئی ہو۔ جون کا مہینہ آنے والا تھا۔ بادلوں کے قافلے آسمان سے غائب ہو چکے تھے اور دن میں گرمی کی شدت بڑھنے لگی تھی۔ موسم اتنا اچھا رہتا تھا کہ سب میدان میں ٹہلنے کے خواہش مند تھے، برف والا کدو کا جوس لے کر گھاس پر لیٹنا مرغوب مشغلہ تھا۔ کھلے آسمان کے تلے جادوئی پانسہ بازی کھیلنا پسند کرتے تھے یا پھر کالی جھیل میں رہنے والے دیوہیکل آبی عفریتوں کے کرتب دیکھنا چاہتے تھے۔

لیکن وہ ایسا نہیں کر سکتے تھے کیونکہ امتحانات سر پر آ چکے تھے۔ اس لئے باہر موج مستی کرنے کے بجائے طلباء کو مجبوراً سکول کی عمارت کے اندر ہی رہنا پڑتا تھا اور اپنی پڑھائی پر بھرپور توجہ دینا ہوتی تھی۔ ایسے ماحول میں پڑھائی پر دھیان مرتکز رکھنا خاصا مشکل امر تھا کیونکہ ہوا کے للچانے والے جھونکے عموماً کھلی کھڑکیوں سے اندر آتے رہتے تھے۔ یہاں تک کہ فریڈ اور جارج ویزلی بھی شرارتوں سے ہٹ کر اب پڑھائی میں مصروف ہو گئے تھے۔ وہ OWLs (آرڈنری ویزڈرنگ لیول) یعنی خاص جادوئی درجات کی پڑھائی کے امتحانات میں بیٹھنے والے تھے، پرسی اپنے NEWTs (نیسٹلی ایگزیوٹنگ ویزڈرنگ ٹیسٹ) کے امتحان میں جانے کی تیاریوں میں مصروف تھا۔ جسے ہوگورٹس کی سب سے بڑا امتحان مانا جاتا تھا۔ چونکہ پرسی کی خواہش تھی کہ وہ محکمہ جادوئی وزارت میں ملازمت حاصل کرے، اس لئے وہ شام کے بعد ہال کے سکون کو برباد کرنے والے ہر طالب علم کو کڑی سے کڑی سزا دینے لگا تھا۔ اگر کوئی پرسی سے زیادہ کھچا کھچا رہتا تھا تو وہ ہرمائنی تھی......

ہیری اور رون نے اس سے یہ پوچھنا چھوڑ دیا تھا کہ وہ ایک ساتھ کئی کلاسوں میں کیسے جاتی ہے؟ لیکن وہ خود کو روک نہیں سکے، جب انہوں نے اس کے امتحانات کا شیڈول دیکھا۔ پہلے کالم میں لکھا تھا:

9 بجے جادوئی علم الاعداد

9 بجے جادوئی تبدیلی ہیئت

وقفہ لنچ

1 بجے جادوئی ارتکاز توجہ

1 بجے جادوئی علم قدیمی حروف

''ہرمائنی؟'' رون نے ڈرتے ڈرتے کہا کیونکہ ان دنوں جب بھی ہرمائنی سے کچھ پوچھا جاتا تھا تو وہ غصے سے کاٹ کھانے کو دوڑتی تھی۔ ''اوہ! کیا تمہیں یقین ہے کہ تم نے یقین ہے کہ تم نے امتحانات کا شیڈول صحیح طرح سے اتارا ہے۔''

''کیا ہوا؟'' ہرمائنی نے اپنے شیڈول کو اُٹھا کر اس کا جائزہ لیتے ہوئے کہا۔ ''ہاں بالکل''

''کیا تم سے یہ پوچھنا ٹھیک ہوگا کہ تم ایک وقت میں دو مختلف امتحانوں میں کیسے بیٹھ سکتی ہو؟'' ہیری نے الجھے ہوئے انداز میں پوچھا۔

''نہیں!'' ہرمائنی نے خوفزدہ انداز میں کہا۔ ''کیا تم میں سے کسی نے میری کتاب 'علم الاعداد اور اس کی گرائمر' دیکھی ہے؟''

''ارے ہاں! یہ تو اتنی مزیدار تھی کہ میں نے رات کو تفریح کیلئے پڑھنے کیلئے اُٹھالی تھی۔'' رون نے بہت دھیمے سے کہا۔ ہرمائنی اپنی میز پر رکھے چرمئی کاغذوں کے ڈھیر کو ادھر ادھر سرکا کر اپنی کتاب ڈھونڈنے میں مصروف تھی۔ اسی وقت کھڑکی کے شیشے پر ایک پنکھ ٹکرانے کی آواز سنائی دی۔ اگلے ہی لمحے ہیڈوگ اندر چلی آئی۔ اس نے اپنی چونچ میں ایک خط دبا رکھا تھا۔

''ہیگرڈ نے بھیجا ہے......'' ہیری نے خط کا لفافہ کھولتے ہوئے بتایا۔ ''بک بیک کی اپیل کی درخواست کی سماعت چھ تاریخ کو طے ہوئی ہے۔''

''اوہ اسی دن ہمارے امتحانات ختم ہو رہے ہیں!'' ہرمائنی نے کہا۔ وہ اب بھی ہر جگہ اپنی کتاب ڈھونڈ رہی تھی۔

''اور کچھ لوگ اس کے لئے یہاں آ رہے ہیں۔'' ہیری اب بھی خط پڑھ رہا تھا۔ ''محکمہ جادوئی وزارت کا ایک آفیسر اور ساتھ میں ایک جلاد......!''

ہرمائنی نے حیرت سے نظر اُٹھا کر ان کی طرف دیکھا۔

''وہ اپیل کی سماعت میں جلاد کو کیوں ساتھ لا رہے ہیں؟ اس کا مطلب تو یہ ہے کہ وہ پہلے ہی فیصلہ کر چکے ہیں۔''

''ہاں!...... کچھ ایسا ہی لگتا ہے۔'' ہیری نے دھیمی آواز میں کہا۔

''وہ ایسا نہیں کر سکتے......!'' رون گرجتے ہوئے چیخا۔ ''میں نے اس کے لئے ساری کتابیں پڑھنے میں بہت سا وقت لگایا ہے۔ وہ اسے نظر انداز نہیں سکتے ہیں۔''

لیکن ہیری کو یہ سنگین احساس ہو چکا تھا کہ خطرناک درندہ اتلاف کمیٹی مسٹر لوسیس ملفوائے کے اشاروں پر ہی ناچ رہی ہے۔ کیوڈچ فائنل کی گری فنڈر کی جیت کے بعد ڈریکو ملفوائے کافی قاعدے میں رہنے لگا تھا۔ لیکن کچھ دن بعد اس کا پرانا گھمنڈ پھر سے

لوٹ آیا تھا۔اس کی بڑبولیوں اوراستہزائیہ جملوں سے ہیری کو معلوم ہو چکا تھا کہ قشنگر کے موت کے فیصلے میں کسی بھی قسم کا ردوبدل نہیں ہوسکتا ہے۔ملفوائے بہت خوش دکھائی دیتا تھا کیونکہ اس کے باعث بک بیک کو یہ سزا دی جا رہی تھی۔ ہیری اس کی بے ہودگیوں اور استہزائیہ فقروں کو برداشت کرنے کی پوری کوشش کرر ہا تھا اور وہ ایسے موقعوں پر ہرمائنی کی طرح ملفوائے کو زوردار تھپڑ مارنے سے بھی خود روک رہا تھا۔ سب سے بری بات تو یہ تھی ان کے پاس ہیگرڈ کو ملنے جانے کیلئے نہ تو وقت تھا اور نہ ہی موقع...... کیونکہ حفاظتی اقدامات میں کسی قسم کی نرمی نہیں لائی گئی تھی اور ہیری کے اندر اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ ایک آنکھ والی چڑیل کے مجسمے کے نیچے چھپائے گئے اپنے غیبی چوغے کو نکال لائے۔

☆☆☆☆

امتحانات والا ہفتہ شروع ہو گیا تھا اور سکول کی قلعہ نما عمارت میں ایک عجیب سی خاموشی چھا گئی تھی۔ تیسرے سال کی جادوئی تبدیلی ہیئت (تغیرات) کے طلباء پیر والے دن دوپہر کے کھانے کے وقفے میں باہر نکلے۔ وہ لڑکھڑا رہے تھے۔ان کے چہرے بجھے ہوئے تھے۔ وہ اپنے اپنے نتائج کی جانچ کرنے میں مصروف تھے اور کسی حد رنجیدہ تھے کہ انہیں کتنے مشکل کام سونپے گئے تھے۔ جن میں چائے کی کیتلی کو کچھوے میں بدلنا، شامل تھا۔ ہرمائنی نے باقی سب کو چڑا دیا جب وہ بار بار اس بات پر افسوس کرتی رہی کہ اس کا کچھوا تھوڑا چھوٹا دکھائی دے رہا تھا۔ باقی سب کی پریشانیاں اس سے بہت زیادہ بڑی تھیں۔

''میرے کچھوے میں تو دُم کی جگہ پر کیتلی کی تھوتھنی تھی، کتنی شرمناک بات ہے نا!''

''کیا کچھوؤں کے منہ سے بھاپ نکلتی ہے؟''

''اس کے اوپر لکڑی جیسا خول رہ گیا تھا، کیا تمہیں لگتا ہے کہ اس کی وجہ سے میرے نمبر کٹ جائیں گے؟''

پھر فٹافٹ دوپہر کا کھانا کھانے کے بعد وہ جادوئی ارتکاز توجہ کے امتحان کے لئے سیڑھیاں چڑھ کر اوپر چلے گئے۔ ہرمائنی نے صحیح کیا تھا۔ پروفیسر فلنٹ وک نے امتحان کیلئے سچ مچ چیزوں کی جادوئی اتساہی والا سبق ہی چنا تھا۔ ہیری نے مضطرب ہوتے ہوئے اتساہیکے عمل کو کچھ زیادہ بڑھا دیا تھا۔ جس سے اس کے ساتھی رون کو ہنسی کے بڑے دورے پڑنے لگے تھے۔ اسے ایک گھنٹے تک پرسکون کمرے میں بند کرنا پڑا تھا۔ تب کہیں جا کر وہ اپنا اتساہی امتحان دینے کے قابل ہو پایا تھا۔ رات کے کھانے کے بعد طلباء فوراً اپنے اپنے ہالوں میں چلے گئے۔ آرام کرنے کیلئے نہیں بلکہ جادوئی جانداروں کی دیکھ بھال، جادوئی مرکبات اور جادوئی علم ہیئت فلکیات کی دہرائی کرنے کیلئے۔

اگلی صبح جادوئی جانداروں کی دیکھ بھال کے امتحان میں ہیگرڈ بہت پریشان دکھائی دے رہا تھا۔ اس کام میں اس کا بالکل دل نہیں لگ رہا تھا۔ اس نے کلاس کے لئے فل بر کرومز (بغیر دانتوں والے دس انچ لمبے کیچوے جو سبزیاں کھاتے ہیں) سے بھرا ہوا ایک بڑا ٹب رکھ دیا اور انہیں بتا دیا کہ وہ امتحان میں صرف اسی صورت میں پاس ہو سکتے ہیں کہ وہ اپنے اپنے فل بر کروم کو لیں اور ایک گھنٹہ کے

بعد بھی اسے زندہ رہنا چاہئے۔ چونکہ فل برکرومز سب سے اچھی حالت میں تب ہی رہ سکتے تھے جب انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیا جائے۔اس لئے یہ طلباء کیلئے ان کی زندگی کا سب سے زیادہ آسان اور دلچسپ امتحان ثابت ہوا۔اسی وجہ سے ہیری، رون اور ہرمائنی کو ہیگرڈ سے گفتگو کرنے کا موقعہ میسر آ گیا تھا۔

ہیگرڈ اس بہانے سے جھکا کہ وہ یہ دیکھ رہا ہے کہ ہیری کا فل برکروم ابھی زندہ ہے یا نہیں اس نے دھیمی آواز میں کہا۔''بیکی اب تھوڑا اُداس رہنے لگا ہے۔ بہت لمبے عرصے سے اسے اندر بند کر کے رکھا گیا ہے۔ہمیں پرسوں معلوم ہو جائے گا کہ اس کا مقدر کیا ہے؟ زندگی یا پھر موت......!''

دوپہر کو جادوئی مرکبات کا امتحان تھا جو کافی مشکل اور بھیانک ثابت ہوا۔ ہیری نے لاکھ کوشش کی لیکن اس کا مضطرب ذہن مرکب کے اجزاء کو ملانے کے بعد انہیں یکجان کرنے میں ناکام رہا تھا۔ عجیب مرکب تھا کہ گاڑھا ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔ پروفیسر سنیپ اس کی جھنجھلاہٹ سے لطف اندوز ہو کر دھیمی دھیمی مسکراہٹ کے ساتھ اسے گھورتے رہے۔ جانے سے پہلے انہوں نے اپنے کاغذی نوٹس پر ایک ایسا لفظ لکھا جو شاید صفر جیسا لگ رہا تھا۔

پھر آدھی رات کے بعد سب سے اونچے مینار پر علم ہیئت فلکیات کا امتحان شروع ہوا۔ بدھ کی صبح جادو کی تاریخ کے بارے لکھنے والا پرچہ تھا۔اس میں ہیری نے وہ سب کچھ لکھ دیا جو فلورین فورٹس کیو نے اسے وسطی زمانے کی چڑیلوں اور جادوگرنیوں کے جلانے کے بارے میں بتایا تھا۔اس کی بہت خواہش رہی کہ اس حبس زدہ کلاس روم میں اس کے پاس فورٹس کیو کی چوکونٹس آئس کریم بھی ہوتی تو کتنا اچھا رہتا۔ بدھ کی دوپہر کو جادوئی جڑی بوٹیوں کے مضمون کا امتحان تھا۔ تپتے ہوئے سورج کے عین نیچے گرین ہاؤس میں انہوں نے اپنا امتحان دیا اور اس کے بعد وہ ایک بار پھر ہال میں لوٹ آئے۔ان کی گردن کے پچھلے حصے سورج کی تپش سے جھلس چکے تھے۔ وہ حسرت سے سوچ رہے تھے کہ کل اس وقت تک یہ تمام جھنجھٹ ختم ہو جائے گا۔

جمعرات کی صبح تاریک جادوئی علوم سے حفاظت کا فن نامی مضمون کے امتحان سے ہوئی۔ پروفیسر لوپن نے اب تک کا سب سے آسان پرچہ مرتب کیا تھا۔تمام طلباء کو سورج کی روشنی میں اڑنگی لگا کر کچھ حصوں کو پار کرنا تھا۔انہیں ایک ایسے گہرے کیچڑ بھرے گڑھے کے پار نکلنا تھا جس میں ایک آبی جاندار ’اجبوط‘ چھپا ہوا تھا۔ (اجبوط ایک چھوٹا چار سینگوں والا جادوئی جاندار ہے، جو عموماً سبز کائی زدہ پانی کی تہہ میں رہنا پسند کرتا ہے اس کی آٹھ یا زیادہ سونڈ جیسی ٹانگیں ہوتی ہیں) اس کے بعد اگلے مرحلے میں انہوں نے سرخ ڈھکنی جھینگوں سے بھرے ہوئے گڑھے کو عبور کرنا تھا۔اس کے بعد ان کے سامنے ایک دلدلی ٹکڑا تھا، اسے پار کرتے وقت ہنکی پنکی (یہ ایک ٹانگ والا جادوئی جاندار ہے، جو عموماً نیلے، سرمئی اور سفید دھوئیں کے بادل پیدا کرتا ہے، یہ عموماً رات کو سفر کرنے والے راہگیروں اور مسافروں کو ان کے راستوں سے بھٹکا دیا کرتا ہے) کی دم بخود کر دینے حرکتوں کو نظر انداز کرتے آگے نکلنا تھا اور آگے موجود ایک پرانے صندوق میں چھپے ہوئے چھلاوے سے مقابلہ کرنا تھا۔

''بہت خوب ہیری!'' پروفیسر لوپن بڑبڑائے جب ہیری صندوق سے مسکراتے ہوئے باہر نکلا تھا۔ ''پورے نمبر......''

اپنی کامیابی سے خوش ہوکر ہیری نے رون اور ہرمائنی کو دیکھا۔ رون نے ہنکی پنکی کے پاس پہنچنے تک تو اچھا مظاہرہ کیا لیکن ہنکی پنکی کی چال کامیاب رہی اور راستے سے بھٹک گیا اور وہ دلدل میں کمر تک دھنستا چلا گیا۔ ہرمائنی نے ہر چیز بہت عمدہ طریقے سے کی۔ جب تک وہ چھلاوے والے صندوق میں نہیں گئی۔ ایک منٹ تک اندر رہنے کے بعد وہ چیخیں مارتی ہوئی باہر نکلی تھی۔

''ہرمائنی!'' پروفیسر لوپن نے حیران ہوکر پوچھا۔ ''کیا ہوا؟''

''پپ...... پروفیسر! میک گوناگل......؟'' ہرمائنی نے ہکلاتے ہوئے صندوق کی طرف اشارہ کیا۔ ''وہ کہہ رہی تھیں کہ میں ہر مضمون میں فیل ہوگئی ہوں......''

ہرمائنی کو اطمینان دلانے میں کافی وقت صرف ہوا۔ آخرکار جب اس نے خود پر قابو پا لیا تو وہ ہیری اور رون کے ساتھ واپس لوٹ گئی۔ رون اب ہرمائنی کی چھلاوے والی حرکت پر دل کھول کر ہنسنا چاہتا تھا لیکن اسی وقت سیڑھیوں پر دکھائی دینے والے فرد کو دیکھ کران کے درمیان ہونے والی گفتگو یکلخت رُک گئی۔

دھاری دار چوغے میں ملبوس پسینے سے شرابور جادوئی وزیر کارنلیوس فج وہاں پر کھڑا میدان کا جائزہ لینے میں مصروف تھا۔ ہیری کو دیکھ کران کے چہرے پر دھیمی مسکراہٹ پھیل گئی۔

''اوہ ہیری!'' وہ چہک کر بولے۔ ''میرا خیال ہے کہ تم یقیناً امتحان دے کر لوٹ رہے ہو؟ کیا امتحان ختم ہوگئے؟''

''جی ہاں!'' ہیری نے مختصراً کہا۔ چونکہ جادوئی وزیر نے ہرمائنی اور رون کے ساتھ گفتگو کی ضرورت محسوس نہیں کی اس لئے وہ آگے بڑھنے کے بجائے وہیں عجیب طریقے پیچھے رُک گئے تھے۔

''سہانا دن ہے۔'' فج نے جھیل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''افسوس...... افسوس!'' انہوں نے گہری آہ بھر کر ہیری کی طرف دیکھا۔ ''میں یہاں پر ایک ضروری کام کے سلسلے میں آیا ہوں ہیری! اس خونخوار قشنگر کو موت کی سزا دیتے وقت خطرناک درندہ اتلاف کمیٹی کو ایک چشم دید گواہ کی ضرورت تھی۔ چونکہ میں بلیک کی تلاش میں بچھائے جانے والے جال کی نگرانی کے سلسلے میں ہوگورٹس آ ہی رہا تھا، اس لئے انہوں نے مجھے یہ تجویز دی کہ میں ہی چشم دید گواہ بن جاؤں......''

''اس کا مطلب ہے کہ اپیل کی سماعت ہوچکی ہے۔'' رون نے آگے بڑھ کر بیچ میں کہا۔

''نہیں...... نہیں! اپیل تو آج دوپہر کو سنی جائے گی۔'' فج نے رون کی طرف تیکھی نظروں سے دیکھتے ہوئے جواب دیا۔

''تب تو ہوسکتا ہے کہ آپ کو موت کی سزا میں گواہ بننا ہی نہ پڑے۔'' رون پر اعتماد لہجے میں بولا۔

اس سے پہلے فج کوئی جواب دے پاتا، دو جادوگر صدر دروازے سے اندر آئے۔ ایک تو اتنا بوڑھا تھا کہ وہ ان کی آنکھوں کے سامنے ہی موت کے منہ میں جاتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ دوسرا لمبا اور تنگڑا شخص تھا اور اس کی کالی پتلی مونچھیں تھیں۔ ہیری سمجھ گیا کہ وہ

خطرناک درندہ اتلاف کمیٹی کے آفیسر ہیں کیونکہ بہت بوڑھے جادوگر نے ہیگرڈ کی جھونپڑی کی طرف دیکھ کر کمزور آواز میں کہا۔

''اب یہ کام کرنے کیلئے میں بہت بوڑھا ہو چکا ہوں......دو بجے، ہے نا......فج!''

کالی مونچھ والا آدمی اپنے بیلٹ میں رکھی کسی چیز پر انگلیاں پھیرتا رہا۔ ہیری نے دیکھا کہ وہ چمکتی ہوئے کلہاڑی کے تیز دھار پھل پر اپنی انگلیاں پھیر رہا تھا۔ رون نے کچھ کہنے کے لئے منہ کھولا لیکن ہرمائنی نے اس کی پسلیوں میں کس کر کہنی ماری اور بڑے ہال کی طرف چلنے کا اشارہ کیا۔

''تم نے مجھے کیوں روکا؟'' رون نے غصے سے پھنکارتے ہوئے کہا، جب وہ دوپہر کا کھانا کھانے کیلئے بڑے ہال میں داخل ہوئے۔''تم نے انہیں دیکھا؟ انہوں نے تو کلہاڑی بھی تیار کر رکھی ہے۔ یہ تو سراسر ناانصافی ہے......''

''رون! تمہارے ڈیڈی محکمہ جادوئی وزارت میں کام کرتے ہیں۔ تم ان کے سربراہ سے اس طرح بات نہیں کر سکتے ہو!'' ہرمائنی نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا لیکن وہ خود بھی بہت پریشان دکھائی دے رہی تھی۔''اگر ہیگرڈ اس بار اپنا دماغی توازن قائم رکھنے میں کامیاب رہا اور مقدمے میں اپنی دلیل کو صحیح ڈھنگ سے پیش کر پایا تو وہ بک بیک کو موت کی سزا نہیں دے سکتے۔''

لیکن ہیری جانتا تھا کہ ہرمائنی کو بھی اپنی باتوں پر یقین نہیں تھا۔ دوپہر کے کھانا کھاتے وقت ان کے چاروں طرف طلباء و طالبات فرحت اور جوش سے باتیں کر رہے تھے۔ شام تک امتحانات کا سلسلہ ختم ہونے امید سے وہ بے حد خوش تھے۔ لیکن ہیری، رون اور ہرمائنی، ہیگرڈ اور بک بیک کی فکر میں غرق تھے۔ اس لئے وہ بحث و مباحثے میں شامل نہیں ہوئے۔

ہیری اور رون کا آخری امتحان علم جوتش کا مضمون تھا جبکہ ہرمائنی کا آخری پرچہ ماگلوؤں کی نفسیات کا مطالعہ کا تھا۔ وہ ایک ساتھ سنگ سنگ مرمر کی سیڑھیاں چڑھے۔ ہرمائنی نے پہلی منزل پر ان کا ساتھ چھوڑ دیا۔ ہیری اور رون ساتویں منزل تک گئے۔ جہاں ان کی کلاس کے کئی طلباء پروفیسر ٹراؤلینی کی کلاس تک جانے والی گھماؤدار سیڑھی پر بیٹھے تھے اور آخری منٹ تک دہرائی کرنے کی سعی کر رہے تھے۔

جب ہیری اور رون نیول کے پاس بیٹھے تو اس نے انہیں یہ بات بتائی۔''وہ ہم سے امتحان الگ الگ لیں گی۔'' اس نے مستقل بینی کا خلاصہ نامی کتاب کھول کر اپنی گود میں پھیلائی ہوئی تھی۔ جس میں بلوری گولے والے مضمون کا صفحہ کھلا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''کیا تم سے کسی نے سچ مچ بلوری گولے میں کوئی چیز دیکھی ہے؟'' اس نے پریشانی کے عالم میں سوال کیا۔

''نہیں!'' رون لاپروائی سے بولا۔ وہ لگاتار اپنی گھڑی دیکھتا رہا۔ ہیری جانتا تھا، وہ یقیناً یہی سوچ رہا ہوگا کہ بک بیک کی اپیل شروع ہونے میں کتنا وقت باقی رہ گیا ہے؟

کلاس روم کے باہر کھڑے طلباء کی قطار دھیرے دھیرے چھوٹی ہوتی جا رہی تھی۔ جب بھی کوئی امتحان گاہ سے باہر نکل سفید سیڑھی کی طرف بڑھتا تو باقی کھڑے طلباء اس سے یہ ضرور پوچھتے تھے کہ انہوں تم سے کیا پوچھا؟ ٹھیک رہا نا؟

لیکن کسی نے بھی کچھ نہیں بتایا......

''انہوں نے مجھ سے کہا کہ بلوری گولے نے انہیں بتایا ہے کہ اگر میں تمہیں امتحان کے بارے میں کچھ بتاؤں گا تو میرے ساتھ بھیانک حادثہ پیش آ جائے گا۔'' نیول نے چیخ کر کہا جب وہ سیڑھیاں اتر کر ہیری اور رون کے پاس لوٹا جواب سیڑھی کے قریب پہنچ چکے تھے۔

''یہ تو بہت اچھا طریقہ ہے......'' رون نے غصے سے کہا۔ ''تم جانتے ہو! اب مجھے بھی لگتا ہے کہ ہرمائنی ان کے بارے میں صحیح کہتی تھی۔'' (اس نے اپنا انگوٹھا اوپر والے گول دروازے کی طرف اُٹھایا) ''وہ پرانی دھوکے باز ہیں......''

''ہاں!'' ہیری نے اپنی ٹھوڑی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''کاش وہ تھوڑا جلدی ہی کر لیں......'' دو بج چکے تھے۔

پاروتی جب سیڑھی سے نیچے اتری تو اس کے چہرے پر غرور کی مسکراہٹ سجی ہوئی تھی۔

''اُن کا کہنا ہے کہ میرے اندر ایک سچی اور مہارت یافتہ جوتشی بننے کی سبھی خوبیاں بدرجہ اتم پائی جاتی ہیں۔'' اس نے ہیری اور رون کو فخر سے بتایا۔ ''میں نے بہت سی چیزیں دیکھیں......اچھا......چلتی ہوں!'' وہ گھماؤ دار سیڑھیاں اتر کر تیزی سے لیونڈر کی طرف چل دی۔

''رونالڈ ویزلی!'' ان کے سروں کے اوپر سے شناسا بھرائی ہوئی آواز سنائی دی۔ رون ہیری کی طرف دیکھ کر مسکرایا اور جلدی سے چمکتی ہوئی سیڑھی پر چڑھ کر اوجھل ہو گیا۔ اب صرف ہیری ہی باقی بچا تھا۔ جس کا امتحان ہونے والا تھا۔ وہ وہ دیوار سے ٹیک لگا کر ننگے فرش پر بیٹھ گیا اور کھڑکی پر منڈلاتے ہوئے پرندوں کی آوازیں سننے لگا۔ وہ میدان کے اس پار ہیگرڈ کے جھونپڑے کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ آخر کار لگ بھگ بیس بعد منٹ بعد رون کے بڑے پاؤں سیڑھی پر دکھائی دیئے۔

''کیا ہوا؟'' ہیری نے بے اختیار ہو کر پوچھا۔

''بکواس!'' رون تڑ کر بولا۔ ''ایک بھی چیز نہیں دکھائی دی۔ اس لئے میں نے جو من میں آیا بول دیا کہ یہ دکھائی دے رہا ہے۔ ویسے میرا خیال ہے کہ انہیں کسی بھی جواب پر یقین نہیں آیا ہے......!''

''ٹھیک ہے ہال میں ملاقات ہو گی!'' ہیری نے سرگوشی کی۔ اتنے میں پروفیسر ٹراؤلینی کی آواز سنائی دی...... ''ہیری پوٹر!''

مینار کی کلاس ہمیشہ کی طرح کچھ زیادہ ہی گرم ثابت ہوئی۔ پردے گرئے ہوئے تھے۔ آتشدان میں آگ جل رہی تھی۔ ہمیشہ رہنے والی ناگوار بو اور دھوئیں سے ہیری کھانسنے لگا۔ وہ کرسیوں اور میزوں کے درمیان سے گزرتا ہوا آگے بڑھا اور پروفیسر ٹراؤلینی کے سامنے جا پہنچا، جو ایک بڑے بلوری گولے کے پیچھے بیٹھی ہوئی اس کا انتظار کر رہی تھیں۔

''کیسے ہو میرے بچے......؟'' انہوں نے دھیمی آواز میں پوچھا۔ ''اب اس بلوری گولے کے اندر جھانکو......سکون کے ساتھ دیکھو......پھر مجھے بتاؤ کہ تم نے اس میں کیا دیکھا؟''

ہیری بلوری گولے پر جھکا اور اس میں گھورنے لگا۔ اس نے پوری طاقت سے دیکھا تا کہ اسے گھومتے ہوئے اس سفید دھند کے بیچ میں کہیں کچھ دکھائی دے جائے لیکن اسے اس میں کچھ بھی نہیں دکھائی دیا۔

''ہاں میرے بچے......؟'' پروفیسر ٹراؤلینی نے دھیمی آواز میں پوچھا۔ ''تمہیں کیا دکھائی دے رہا ہے؟''

گرمی بہت زیادہ تھی اور ہیری اس بدبودار دھوئیں سے کافی پریشان تھا جو آگ سے اُٹھ رہا تھا۔ اسے رون کی بات یاد آ گئی اور اس نے بھی اداکاری کا فیصلہ کیا......

''ار......ایک سیاہ سایہ ہے......'' ہیری نے چونکنے کی اداکاری کی۔

''یہ کس سے ملتا جلتا محسوس ہوتا ہے......؟'' پروفیسر ٹراؤلینی نے بڑبڑاتے ہوئے پوچھا۔ ''ذرا غور کرو......!''

ہیری نے اپنا دماغ دوڑایا اور وہ بک بیک پر آ کر رُک گیا۔

''شاید قشنگر جیسا......'' اس نے بے دھڑک ہو کر کہا۔

''سچ مچ......!'' پروفیسر ٹراؤلینی نے کہا اور اپنے گھٹنے پر رکھے ہوئے چرمئی کاغذ پر کوئی چیز لکھی۔ ''میرے بچے! ہوسکتا ہے کہ تم محکمہ وزارتِ جادو کے مصیبت زدہ بیچارے ہیگرڈ کی پریشانی کو دیکھ رہے ہو......ذرا غور سے دیکھو......کیا قشنگر کا سر صحیح سلامت دکھائی دے رہا ہے؟''

''جی ہاں...... پروفیسر!'' ہیری نے پورے اعتماد سے کہا۔

''کیا تمہیں پورا یقین ہے؟'' پروفیسر ٹراؤلینی نے اکساتے ہوئے کہا۔ ''کیا تمہیں پورا یقین ہے، بیٹے؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ سر زمین پر الگ سے پڑا ہو ہوا اور کوئی سایہ دار جسم اس کے پیچھے کلہاڑی اُٹھا کر کھڑا ہو......؟''

''نہیں!'' ہیری نے کہا اور اس کا جی ذرا مچلنے لگا۔

''خون تو نہیں دیکھ رہے ہو......ہیگرڈ کو روتا ہوا تو نہیں دیکھ رہے ہو؟''

''ایسا کچھ نہیں ہے......'' ہیری نے دوبارہ کہا جب وہ اس سفید دھوئیں اور گرمی کے حبس سے جلدی سے جلدی چھٹکارا پانا چاہتا تھا۔ ''قشنگر خوش دکھائی دے رہا ہے، وہ اُڑ کر دور جا رہا ہے۔''

پروفیسر ٹراؤلینی نے ایک گہری آہ بھری۔

''اچھا! مجھے لگتا ہے کہ ہمیں اسے یہیں چھوڑ دینا چاہئے...... یہ تھوڑا ناقابل یقین اور مشکوک ضرور ہے......مگر مجھے یقین ہے کہ تم نے اپنی پوری کوشش کی ہوگی......!''

ہیری نے سکون کی سانس لی اور اُٹھ کر اپنا بستہ اُٹھایا۔ وہ جانے کیلئے مڑا۔ لیکن اسی وقت اسے پیچھے سے ایک زوردار تیکھی آواز سنائی دی۔

''یہ آج رات ہوگا......''

ہیری تیزی سے واپس پلٹا۔ پروفیسر ٹراؤلینی اپنی کرسی پر اکڑی ہوئی دکھائی دیں۔ ان کی آنکھیں گھوم رہی تھیں اور ان کا منہ لٹکا ہوا تھا۔

''سس......سوری......؟'' ہیری نے کچھ نہ سمجھتے ہوئے کہا۔

ایسا لگتا تھا کہ جیسے پروفیسر ٹراؤلینی نے اس کی بات بالکل ہی نہ سنی ہو۔ ان کی آنکھیں اور تیزی سے گھومنے لگیں۔ ہیری دہشت کے مارے وہیں کھڑا رہ گیا، اس کے پاؤں جیسے زمین سے چپک گئے ہوں۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے انہیں شاید مرگی کا دورہ پڑ گیا ہو۔ وہ جھجکا اور سوچنے لگا کہ کیا اسے دوڑ کر ہسپتال میں خبر دینا چاہئے تبھی پروفیسر ٹراؤلینی دوبارہ اسی تیکھی آواز میں بول اُٹھیں جو اُن کی عام سنائی دینے والی آواز سے بالکل مختلف تھی......

''تاریکی کا عظیم جادوگر اکیلا اور بے یار و مددگار ہے۔ اس کے چیلوں نے اسے اکیلا چھوڑ دیا ہے۔ اس کا خدمت گزار بارہ سالوں تک بندر ہا ہے۔ آج آدھی رات سے پہلے خدمت گزار قید کی زنجیروں سے آزاد ہو جائے گا، اور وہ اپنے شیطانی آقا سے ملنے کیلئے جائے گا......اپنے خدمت گزار کی مدد سے تاریکی کا عظیم جادوگر دوبارہ قوت پائے گا اور پہلے سے زیادہ طاقتور اور بھیانک بن کر سامنے آئے گا......آج......آدھی رات سے پہلے......خدمت گزار......اپنے آقا سے......ملنے جائے گا......ضرور جائے گا......!''

اچانک پروفیسر ٹراؤلینی کا سر جھکا اور سینے پر لڑھک گیا۔ انہوں نے زور سے ہچکی لی۔ پھر اچانک ان کا سر دوبارہ تن کر سیدھا ہو گیا۔

''معاف کرنا میرے بچے......'' انہوں نے سنبھلتے ہوئے کہا۔ ''آج اتنی شدید گرمی ہے کہ پل بھر کیلئے میری آنکھ لگ گئی تھی......''

ہیری انہیں عجیب سی نظروں سے گھور رہا تھا۔

''کیا بات ہے میرے بچے......؟''

''آپ نے......آپ نے مجھے ابھی ابھی بتایا کہ......تاریکی کا عظیم جادوگر دوبارہ طاقت ور بننے والا ہے......اور یہ بھی کہ اس کا خدمت گزار دوبارہ اس کے پاس لوٹنے والا ہے......''

پروفیسر ٹراؤلینی اس کی بات سن کر ششدر رہ گئی تھیں۔

''تاریکی کا عظیم جادوگر!......'وہ جس کا نام نہیں جا سکتا!'......میرے پیارے بچے! یہ کوئی مذاق کی بات نہیں ہے......دوبارہ طاقت ور بننے والا ہے......''

''لیکن آپ نے ہی تو ابھی کہا تھا۔ آپ نے کہا تھا کہ تاریکی کا عظیم جادوگر......''

''مجھے لگتا ہے کہ میری طرح تمہاری بھی آنکھ لگ گئی ہوگی، میرے بچے!'' پروفیسر ٹراؤلینی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔''میں تاریکی کے عظیم جادوگر کے بارے میں یقینی طور پر اتنی عجیب وغریب پیش گوئی ہرگز نہیں کر سکتی ہوں......!''

ھیری سیڑھیوں اترتے وقت گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا......کیا اس نے پروفیسر ٹراؤلینی کو سچی پیش گوئیاں کرتے ہوئے سنا ہے؟ یا پھر یہ امتحان کو ختم کرنے کیلئے ان کا کوئی متاثر کن طریقہ ہو سکتا ہے؟

پانچ منٹ بعد وہ پہرہ دینے والے عفریتوں کے پاس سے بھاگتا ہوا جا رہا تھا جو گری فنڈر ہال کے بیرونی حصے پر حفاظت کیلئے تعینات تھے۔ پروفیسر ٹراؤلینی کے الفاظ ابھی تک اس کے کانوں میں گونج رہے تھے۔طلباء اس کی مخالف سمت میں جاتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے، وہ آپس میں مذاق کر رہے تھے اور خوب ہنس بھی رہے تھے۔ان کا رُخ میدان کی طرف تھا۔جس آزادی کا وہ لمبے عرصے سے انتظار کر رہے تھے وہ بالآخر انہیں مل گئی تھی۔ جب ھیری تصویر کے دروازے سے گری فنڈر کے ہال کے اندر پہنچا تو بالکل خالی تھا۔ایک کونے میں رون اور ہرمائنی بیٹھے ہوئے تھے۔ ھیری تیزی سے ان کے پاس گیا اور ہانپتے ہوئے بولا۔

''پروفیسر ٹراؤلینی نے ابھی ابھی مجھے بتایا......''

لیکن وہ ان کے چہروں کے تاثرات دیکھ کر بولتے بولتے رُک گیا۔

''بک بیک ہار گیا ھیری......!'' رون نے دھیمے انداز میں افسردگی سے کہا۔''ہیگرڈ نے ابھی ابھی یہ خط بھیجا ہے۔''

ہیگرڈ کا خط اس بار خشک تھا۔اس پر آنسوؤں کے نشان نہیں تھے۔لیکن لگتا تھا کہ اسے لکھتے وقت ہیگرڈ کا ہاتھ بری طرح سے کانپ رہا ہوگا کیونکہ اس خط کو پڑھنا خاصا دشوار ہو رہا تھا۔

''ہم اپیل میں بھی ہار گئے۔ وہ لوگ غروب آفتاب کے وقت موت کی سزا دیں گے۔تم کچھ نہیں کر سکتے ہو۔ یہاں مت آنا۔ہم نہیں چاہتے کہ تم وہ بھیانک منظر دیکھو......ہیگرڈ۔''

''ہمیں جانا ہی ہوگا۔'' ھیری نے فوراً کہا۔''ہم اسے تنہا جلاد کا انتظار نہیں کرنے دیں گے۔''

''غروبِ آفتاب......!'' رون نے کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے دہرایا۔''ہمیں وہاں جانے کی اجازت کبھی بھی نہیں ملے گی ......خاص طور پر تمہیں ھیری......؟''

ھیری نے دونوں ہاتھوں سے اپنا سر پکڑ لیا اور سوچنے لگا۔

''کاش ہمارے پاس غیبی چوغہ ہوتا......!!!''

''وہ کہاں ہے ھیری؟'' ہرمائنی نے چونک کر پوچھا۔

ھیری نے اسے بتایا کہ غیبی چوغہ ایک آنکھ والی چڑیل کے مجسمے کے نیچے والی خفیہ راہداری میں چھپایا ہوا ہے...... ھیری نے کہا۔ ''اگر سنیپ مجھے اس جگہ کے آس پاس بھی دیکھ لے گا تو میں یقیناً بڑی مشکل میں پھنس جاؤں گا۔''

''ہاں یہ تو سچ ہے۔'' ہرمائنی نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔''اگر وہ تمہیں دیکھ لیتے تو......ویسے ایک آنکھ والی چڑیل کے مجسمے کے خفیہ راستے کو کھولا کیسے جاتا ہے؟''

''اسے چھڑی سے ٹھونکنا پڑتا ہے اور 'نیچے دھنس' کہنا پڑتا ہے لیکن......'' ہیری بولتے بولتے رُک گیا۔ ہرمائنی نے اس کی بات پوری ہونے کا بھی انتظار نہیں کیا۔ وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتی ہوئی دروازے کی طرف بڑھی۔ اس نے فربہ عورت کی تصویر والا دروازہ کھولا اور اگلے ہی پل آنکھوں سے اوجھل ہوگئی۔

''کہیں وہ اکیلئے ہی چوغہ لینے تو نہیں چلی گئی......؟'' رون نے حیرانگی سے دروازے کو گھورتے ہوئے کہا۔

وہ واقعی چوغہ لینے ہی گئی تھی۔ پندرہ منٹ بعد وہ جب لوٹی تو سفید چوغہ اس کے جبے کے نیچے تہہ کیا ہوا رکھا تھا۔

''ہرمائنی! میں نہیں جانتا ہوں کہ آج کل تمہیں کیا ہوگیا ہے؟'' رون حیرانگی سے منہ پھاڑے ہوئے بولا۔''پہلے تو تم نے ملفوائے کو طمانچہ دے مارا پھر تم پروفیسر ٹراؤلینی کی کلاس چھوڑ کر چلی گئی اور اب......''

ہرمائنی یہ سن کر بہت خوش دکھائی دے رہی تھی۔

☆☆☆☆

وہ سب کے ساتھ ڈنر کرنے تو گئے تھے لیکن سب کے ساتھ واپس گری فنڈر ہال میں واپس نہیں لوٹے۔ ہیری نے غیبی چوغہ اپنے جبے کے اندر چھپا لیا تھا۔ اس کے ابھار کو چھپانے کیلئے اس نے اپنے ہاتھ سامنے کی طرف باندھ رکھے تھے۔ پھر وہ بڑے ہال کے ساتھ والے ایک خالی کمرے میں گھس گئے اور بڑے ہال کے خالی ہونے کا انتظار کرتے رہے۔ جب تک انہیں یقین نہیں ہوگیا کہ ہال خالی ہو چکا تھا۔ وہ وہیں دبکے رہے۔ ہال سے جانے والا آخری گروہ باتیں کرتا ہوا رخصت ہوگیا اور دروازہ بند ہونے کی آواز سنائی دی تو ہرمائنی نے دروازے سے اپنا سر باہر نکال کر جھانکا۔

''ٹھیک ہے......'' اس نے سرگوشی کی۔''یہاں کوئی نہیں ہے، چوغہ پہن لینا چاہئے۔''

چوغہ پہن کر وہ ایک دوسرے کے ساتھ چپک کر چل رہے تھے تاکہ کوئی انہیں دیکھ نہ پائے۔ پھر وہ دبے قدموں بڑے ہال کو عبور کر کے صدر دروازے کی طرف بڑھے۔ پتھر کی سیڑھیاں اتر کر وہ میدان میں جا پہنچے۔ سورج اندھیرے جنگل کے درختوں کے پیچھے غروب ہوتا دکھائی دے رہا تھا۔ درختوں کی بالائی شاخیں سورج کی زرد روشنی میں چمک رہی تھیں۔

ہیگرڈ کے جھونپڑے کے پاس پہنچ کر انہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ اسے جواب دینے میں پورا ایک منٹ لگا۔ باہر آ کر ہیگرڈ نے چاروں طرف دیکھا کہ دروازہ کس نے کھٹکھٹایا ہے؟ اس کا چہرہ خوف اور پریشانی سے زرد ہو رہا تھا اور اس کے بدن پر کپکپی طاری تھی۔

''ہم ہیں......'' ہیری نے دھیمی آواز میں کہا۔''ہم غیبی چوغہ پہنے ہوئے ہیں۔ ہمیں اندر آنے دو تاکہ ہم اسے اتار سکیں۔''

''تمہیں یہاں نہیں آنا چاہئے تھا......'' ہیگرڈ ایک طرف ہوتے ہوئے سرگوشی نما لہجے میں غرایا۔ راستہ ملتے ہی وہ تینوں

جھونپڑے کے اندر گھس گئے۔ ہیگر ڈ نے سرعت کے ساتھ دروازہ بند کرلیا۔ اسی دوران ہیری نے چوغہ اتار دیا۔

ہیگر ڈ رونہیں رہا تھا، نہ ہی اس نے ان کے گلے لگنے کی کوشش کی تھی۔ اسے دیکھ کر تو ایسا لگتا تھا کہ جیسے اسے یہ پتہ ہی نہ ہو کہ وہ کہاں تھا یا کیا کر رہا تھا؟ یہ بے بسی آنسوؤں سے زیادہ بری تھی۔

''چائے پیو گے......'' اس نے کیتلی کی طرف اپنے کانپتے ہوئے ہاتھ بڑھائے۔

''بک بیک کہاں ہے ہیگر ڈ؟'' ہر مائنی نے جھجکتے ہوئے پوچھا۔

جگ بھرتے وقت ہیگر ڈ نے پوری میز پر دودھ پھیلا دیا تھا۔

''ہم......ہم اُسے باہر لے گئے اور اسے کدوؤں والی کیاری میں باندھ دیا ہے۔ ہم نے سوچا کہ اسے درختوں اور کھلی فضا کو دیکھ لینا چاہئے۔ اور تازہ ہوا کی خوشبو کو دل کھول کر سینے میں اتار لینا چاہئے، اس سے پہلے کہ......''

ہیگر ڈ کا ہاتھ اتنی زور سے کانپا کہ دودھ کا جگ ہی اس کے ہاتھوں سے چھوٹ کر فرش پر جا گرا اور ہر طرف دودھ ہی دودھ پھیل گیا۔

''میں اسے صاف کر دیتی ہوں ہیگر ڈ!'' ہر مائنی نے جلدی سے کہا اور پھر وہ زمین پر جھک کر صفائی کرنے لگی۔

''فکر نہ کرو۔ الماری میں ایک اور دودھ کا جگ پڑا ہے۔'' ہیگر ڈ نے بیٹھتے ہوئے پسینے سے شرابور ماتھے کو آستین سے صاف کرتے ہوئے کہا۔ ہیری نے رون کی طرف دیکھا جو بڑی دکھ بھری نظروں سے اُسے دیکھ رہا تھا۔

''کیا کوئی کچھ نہیں کر سکتا ہیگر ڈ؟'' ہیری نے غصے سے اس کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا۔ ''ڈمبل ڈور......؟''

''انہوں نے کوشش کی تھی۔'' ہیگر ڈ نے بتایا۔ ''ان کے پاس کمیٹی کے فیصلے کے خلاف جانے کا اختیار نہیں ہے۔ انہوں نے ان سب کو بتا دیا تھا کہ بک بیک بالکل ٹھیک ہے لیکن وہ لوگ خوفزدہ تھے......تم تو جانتے ہو، لوسیس ملفوائے کس طرح کا شخص ہے۔ اس نے انہیں دھمکی دی ہوگی......اور جلاد میک نیئر تو ملفوائے کا پرانا دوست ہے......لیکن یہ کام جلدی ہی اور صفائی سے انجام دیا جائے گا......اور ہم اس کے پاس ہی رہیں گے۔''

ہیگر ڈ نے بمشکل تھوک نگلا۔ اس کی آنکھیں پورے گھر میں دوڑ رہی تھیں۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ کسی امید کی کرن کو تلاش کر رہی ہوں یا پھر کہیں فرار کا راستہ ڈھونڈ رہی ہوں۔

''جج......جب......جب یہ ہوگا تو ڈمبل ڈور بھی موجود ہوں گے۔ انہوں نے آج صبح ہی خط بھیجا ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ وہ ہمارے ساتھ رہنا چاہتے ہیں......ڈمبل ڈور عظیم ہیں۔''

ہر مائنی دودھ کا دوسرا جگ ڈھونڈنے کیلئے ہیگر ڈ کی الماری کھنگال رہی تھی۔ اس کے منہ سے ہلکی سی دبی ہوئی سسکاری نکل گئی۔ اس نے نئے جگ کو اپنے ہاتھ لیا اور اپنے آنسوؤں کو روکنے کی کوشش کی۔

''ہم بھی تمہارے ساتھ رہیں گے ہیگرڈ!'' اس نے بولنا شروع کیا لیکن ہیگرڈ نے جلدی سے اپنا بالوں بھرا سر جھٹک دیا۔

''تم لوگ واپس سکول میں لوٹ جاؤ گے۔ ہم نے تمہیں بتایا ہے کہ ہم نہیں چاہتے کہ تم یہ سب دیکھو۔ اور تمہیں تو یہاں آنا ہی نہیں چاہئے تھا...... ہیری اگر فج اور ڈمبل ڈور نے تمہیں بغیر اجازت کے یہاں دیکھ لیا تو تم بہت مشکل میں پھنس جاؤ گے۔''

اب ہرمائنی کے چہرے پر آنسو بہنے لگے تھے مگر اس نے انہیں ہیگرڈ سے چھپا لیا۔ وہ سر جھکا کر چائے بنانے لگی۔ پھر جب اس نے دُودھ ڈالنے کیلئے دودھ کا جگ اُٹھایا تو اس کے منہ سے ایک چیخ نکل گئی۔

''رون مجھے...... مجھے یقین نہیں آ رہا ہے...... یہ تو سکے برز ہے!''

رون نے حیرانگی سے اس کی طرف دیکھا۔

''تم کیا کہہ رہی ہو......؟''

ہرمائنی دودھ کے جگ کو میز پر لا کر الٹ دیا۔ دہشت بھری چیخ کے ساتھ دوبارہ دودھ کے جگ میں جانے کی کوشش کرتا ہوا سکے برز میز پر آن گرا۔

''سکے برز'' رون خوشی اور حیرت بھری آواز میں چیخا۔ ''سکے برز! تم یہاں کیا کر رہے ہو؟''

اس نے بھاگ کر چوہے کو پکڑ لیا اور اسے روشنی میں اُٹھا کر دیکھا۔ سکے برز کی حالت بہت ہی خراب اور خستہ تھی۔ وہ پہلے سے بہت دُبلا ہو چکا تھا اور کافی بال جھڑ جانے کے باعث کئی جگہ سے اس کی کھال دکھائی دینے لگی تھی۔ وہ رون کے ہاتھ میں اتنی بری طرح کانپ رہا تھا کہ جیسے وہ آزادی حاصل کرنے کیلئے تڑپ رہا ہو......

''سب ٹھیک ہے سکے برز!'' رون جلدی سے بولا۔ ''آس پاس کوئی بلی نہیں ہے۔ فکر نہ کرو، یہاں پر تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔''

ہیگرڈ اچانک اُٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کی نگاہیں کھڑکی پر جمی ہوئی تھیں۔ اس کا عام طور سرخ دکھائی دینے والا چہرہ یکلخت گھٹ کر سیاہ پڑ گیا۔

''وہ لوگ آ رہے ہیں......''

ہیری، رون اور ہرمائنی نے پلٹ کر دیکھا۔ کچھ لوگ سکول کے قلعہ نما عمارت کی سیڑھیوں سے نیچے اترتے ہوئے دکھائی دیئے۔ سب سے آگے ایلبس ڈمبل ڈور تھے جن کی لمبی سفید ڈاڑھی سورج کی آخری کرنوں میں چمکتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ ان کے پیچھے کارنیلوس فج تھا اور اس کے پیچھے کمیٹی کا بوڑھا اور کمزور جادوگر تھا۔ سب سے پیچھے جلاد میک نیئر چلا آ رہا تھا۔

''تمہیں لوٹ جانا چاہئے......'' ہیگرڈ فوراً بولا۔ اس کا پورا بدن بری طرح کانپ رہا تھا۔ ''انہیں تمہاری جھلک بھی یہاں نہیں دکھائی دینا چاہئے...... چلو جاؤ...... اسی وقت نکلو......''

رون نے سکے برز کو اپنی جیب میں ڈال لیا اور ہرمائنی نے چوغہ اُٹھالیا۔

''ہم تمہیں پچھلے دروازے سے نکال دیتے ہیں۔'' ہیگرڈ نے تیزی سے کہا۔

وہ اس کے پیچھے پیچھے پچھلے دروازے تک گئے جو باغیچے میں کھلتا تھا۔ ہیری کو یہ سچ نہیں لگ رہا تھا۔ خاص طور پر تب، جب اس نے بک بیک کو کچھ گز دور ہیگرڈ کی کدوؤں کی کیاری کے پیچھے ایک درخت سے بندھا ہوا دیکھا۔ لگتا تھا بک بیک کو یہ احساس ہو چکا تھا کہ کوئی بڑا حادثہ ہونے والا تھا۔ وہ اپنا سر ادھر ادھر ہوا میں ہلا رہا تھا اور گھبراہٹ میں زمین پر پنجے مار رہا تھا۔

''سب ٹھیک ہے، بیکی!'' ہیگرڈ نے دھیمی آواز میں کہا۔ ''سب ٹھیک ہے......'' وہ ہیری، رون اور ہرمائنی کی طرف مڑا۔ ''اب جاؤ...... چلے جاؤ یہاں سے......''

لیکن وہ نہیں ہلے۔

''ہیگرڈ! ہم ایسا نہیں کر سکتے......''

''ہم انہیں سچ بتا دیں گے کہ اس دن کلاس میں کیا ہوا تھا......؟''

''وہ اسے نہیں مار سکتے......''

''جاؤ!'' ہیگرڈ نے خونخوار انداز میں غرا کر کہا۔ ''پہلے ہی اتنا بڑا طوفان مچا ہوا ہے...... مزید مشکلات پیدا نہیں کرو...... جاؤ یہاں سے...... نہ مجھے اور نہ ہی خود کو کسی بڑی مصیبت میں مت پھنسواؤ...... چلے جاؤ......''

ان کے پاس کوئی اور چارہ نہیں تھا۔ ہرمائنی نے ہیری اور رون پر چوغہ ڈالا تو وہ سب نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ اسی وقت جھونپڑے کے قریب باتیں کرنے کی آواز سنائی دیں۔ ہیگرڈ نے مڑ کر آوازوں کی سمت میں دیکھا اور جلدی سے مڑ کر ان تینوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''جلدی سے یہاں سے نکل جاؤ...... اور خبردار یہاں رُک کر کچھ سننے کی کوشش مت کرنا۔''

ہیگرڈ کی آواز آخر میں بھرا گئی تھی۔ ٹھیک اسی وقت کسی نے جھونپڑے کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ اس نے بے یقینی سے باغیچے میں نظر دوڑائی اور پھر کچھ نہ پا کر اندر لوٹ گیا۔

دھیمی دھیمی رفتار سے چلتے ہوئے وہ تینوں ہیگرڈ کے جھونپڑے سے دور ہوتے جا رہے تھے۔ ان کی حالت ایسی تھی کہ کسی بھی پل بے ہوش ہو کر گر جائیں گے۔ جب وہ دوسرے حصے تک پہنچے تو جھونپڑے کا دروازہ زوردار آواز کے ساتھ بند ہوتا ہوا سنائی دیا۔

''براہ مہربانی...... جلدی جلدی چلو!'' ہرمائنی روہانسی آواز میں چیخی۔ ''مجھ سے یہ سب برداشت نہیں ہو رہا...... میرے اعصاب یہ سب برداشت نہیں کر پا رہے......''

وہ سکول کی طرف جانے والی چڑھائی چڑھنے لگے۔ سورج اب تیزی سے غروب ہو رہا تھا۔ صاف آسمان دودھیا رنگت میں کھلا ہوا دکھائی دے رہا تھا جبکہ مغرب کی طرف گہری سرخی چھائی ہوئی تھی۔

رون چلتے چلتے یکدم رُک گیا۔

''چلورون......'' ہر مائنی نے کہا۔

''سکے برز!......وہ بری طرح مچل رہا ہے......''

رون اب جھک گیا تھا اور سکے برز کو اپنی جیب میں روکنے کی کوشش کرر ہا تھا جبکہ چوہا بری طرح اچھل کود کرر ہا تھا اور جیب سے باہر نکلنے کیلئے بے تاب تھا۔ وہ چیخ رہا تھا اور رون کے ہاتھ میں اپنے دانت گڑانے کی کوشش کرر ہا تھا......

''سکے برز! یہ میں ہوں بیوقوف......میں رون ہوں۔'' رون نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

ٹھیک اسی وقت انہیں اپنے عقب میں جھونپڑے کا دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی اور کچھ لوگوں کے آپس میں بات چیت کی آوازیں آنے لگیں۔

''رون! اب جلدی چلو......'' ہر مائنی کی آواز کانپ رہی تھی۔ ''وہ لوگ سزا دینے والے ہیں۔''

''ٹھیک ہے سکے برز!......اب سکون سے رہو۔''

وہ لوگ دوبارہ چل دیئے۔ ہر مائنی کی طرح ہیری بھی یہ کوشش کرر ہا تھا کہ وہ پیچھے سے آنے والی آوازوں کو نہ ہی سنیں تو زیادہ بہتر ہوگا۔ رون ایک بار پھر رُک گیا۔

''میں اسے پکڑ کر نہیں رکھ سکتا...... سکے برز! چپ ہو جاؤ۔ سب لوگ سن لیں گے۔''

چوہا زور زور سے چیخ رہا تھا۔ لیکن اتنی زور سے نہیں کہ ہیگرڈ کے باغیچے کی آوازیں انہیں سنائی نہ دیں۔ لوگوں کی آوازیں ایک پل کیلئے رُک گئیں اور پھر بغیر کسی رکاوٹ کے کلہاڑی لہرانے اور اس کے ٹکرانے کی آواز فضا میں گونج اُٹھی۔

ہر مائنی اسی جگہ پر لہرا گئی۔

''انہوں نے اسے مار ڈالا۔'' اس نے سسکتے ہوئے ہیری کے کندھے سے سر ٹکا دیا۔ ''مجھے اس بات کا یقین نہیں ہو رہا ہے...... انہوں نے اسے مار ڈالا......''

☆☆☆☆

سترہواں باب

# بلی، چوہا اور کتا

ہیری کا دماغ صدمے کے باعث سن ہو چکا تھا۔ وہ تینوں غیبی چوغے کے اندر دہشت کے مارے چپ چاپ کھڑے تھے۔ ڈوبتے سورج کی آخری کرنیں لمبے سایوں والے میدان خون جیسی روشنی کر رہی تھیں اور پھر انہیں عقب سے کسی کے رونے کی آواز سنائی دی۔

''ہیگرڈ......!'' ہیری بڑبڑایا۔ وہ کیا کر رہے ہیں، یہ سوچے بنا ہی وہ مڑنے لگا مگر ہرمائنی اور رون نے جلدی سے اس کا ایک ایک ہاتھ پکڑ لیا۔

''ہم وہاں نہیں جا سکتے......'' رون نے جلدی سے کہا۔ اس کا چہرہ خوف سے سپید پڑ چکا تھا۔ ''اگر انہیں یہ پتہ چل گیا کہ ہم اس سے ملنے گئے تھے تو وہ اور مشکل میں پڑ جائے گا۔''

ہرمائنی کی سانس اکھڑنے لگی تھی۔

''وہ ایسا......نہیں کر سکتے......!'' اس نے رندھی ہوئی آواز میں کہا۔ ''وہ ایسا......کیسے کر......سکتے ہیں؟''

''چلو!'' رون بولا جواب اپنے دانت کٹکٹا رہا تھا۔

وہ واپس سکول کی طرف چل دیئے۔ غیبی چوغے کے نیچے چھپنے کی وجہ سے ان کی رفتار بہت کم تھی۔ وہ دھیرے دھیرے قدم اُٹھا رہے تھے۔ سورج کی روشنی تیزی سے ماند پڑتی جا رہی تھی۔ جب وہ کھلے میدان میں پہنچے تو چاروں طرف اندھیرا پھیلنے لگا تھا۔

''سکے برز!......سکون سے رہو!'' رون نے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے سرگوشی کی۔ چوہا پاگلوؤں کی طرح اچھل کود کر رہا تھا۔ رون اچانک رُک گیا اور سکے برز کو اپنی جیب میں دھکیلنے کی کوشش کرنے لگا جو کافی باہر نکلنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ ''تمہیں آخر ہو کیا گیا ہے کم بخت چوہے؟ سکون سے اپنی جگہ پر جمے رہو......آہ......اووچ!......اس نے مجھے کاٹ لیا۔''

''رون چپ رہو!'' ہرمائنی تلخی سے بولی۔ ''فج یہاں پر کسی بھی وقت پہنچ سکتا ہے۔''

''وہ رُک ہی......نہیں رہا ہے۔''

سکے برز بری طرح دہشت زدہ لگ رہا تھا۔ وہ اپنی قوت سے مچل رہا تھا اور رون کی گرفت سے آزاد ہونے کی کوشش کر رہا تھا۔

''جانے اِسے کیا ہوا ہے......؟''

عین اسی وقت ہیری نے دیکھا کہ کروک شانکس ان کی طرف بھاگی چلی آ رہی تھی۔ اس کی پیلی پیلی آنکھیں اندھیرے میں چمک رہی تھیں۔ ہیری کو یہ سمجھ نہیں آیا کہ کروک شانکس انہیں دیکھ کر آئی تھی یا پھر چوہے کی چیخوں کی آواز سن کر......!

''کروک شانکس!'' ہرمائنی نے غمگین لہجے میں کہا۔ ''نہیں! دور ہٹو......کروک شانکس!''

لیکن بلی نہ صرف پاس آ رہی تھی بلکہ اس کی رفتار تیز ہو گئی تھی۔

''سکے برز!......نن......نہیں......''

بہت دیر ہو چکی تھی۔ چوہا رون کی انگلیوں کے بیچ میں سے پھسل کر زمین پر گرا اور سرپٹ ایک طرف بھاگنے لگا۔ کروک شانکس نے اسے دیکھ لیا تھا اور وہ پوری قوت کے ساتھ اس کے پیچھے لپکی۔ اس سے پہلے ہرمائنی اور ہیری کچھ سمجھ پاتے۔ رون نے غیبی چوغے سے باہر نکل کر کروک شانکس کے پیچھے دوڑ لگا دی اور اگلے ہی لمحے اندھیرے میں گم ہوتا چلا گیا۔

''رون......'' ہرمائنی بے بسی سے چیختی رہ گئی۔

اس نے اور ہیری نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور پھر وہ بھی بھاگنے لگے۔ غیبی چوغے کے نیچے تیز رفتاری سے بھاگنا دشوار ہو رہا تھا، اس لئے انہوں نے اسے اتار کر پھینک دیا۔ غیبی چوغہ ان کے پیچھے کسی کٹی ہوئی پتنگ کی مانند لہراتا ہوا زمین پر گر گیا۔ ہرمائنی نے پھرتی سے مڑ کر چوغہ اُٹھایا اور اسے اپنے بازو پر لپیٹ لیا۔ وہ دونوں بے پرواہ ہو کر اسی سمت میں بھاگ رہے تھے جس طرف سے رون کے قدموں کی چاپ سنائی دے رہی تھی۔ وہ کروک شانکس پر مسلسل چلا رہا تھا۔

''اس سے دور ہٹو......دور ہٹو...... سکے برز...... یہاں آؤ......میرے پاس آؤ۔''

ایک زوردار 'دھپ' کی سی آواز سنائی دی۔

''پکڑ لیا......دور ہٹو......گندی بلی......دور ہٹو......''

ہیری اور رون بھاگتے ہوئے رون تک پہنچ گئے۔ وہ دوڑتے دوڑتے بری طرح سے ہانپ رہے تھے اور پھر وہ اس کے اوپر گرتے گرتے بچے۔ اس کے ٹھیک سامنے وہ بمشکل رُکے۔ رون زمین پر بیٹھا ہوا تھا لیکن سکے برز اس کی جیب میں پہنچ چکا تھا۔ اس نے جیب کے پھڑکتے ہوئے ابھار پر دونوں ہاتھ رکھ کر اسے پکڑ رکھا تھا۔

''رون! چوغے کے نیچے چھپ جاتے ہیں...... چلو......'' ہرمائنی نے ہانپتے ہوئے کہا۔ ''ڈمبل ڈور، فج ...... وہ لوگ کسی بھی وقت آ سکتے ہیں۔''

اس سے پہلے کہ وہ غیبی چوغہ اوڑھ پاتے یا اپنی اکھڑی سانسوں کو قابو میں لا پاتے۔ انہیں دیوہیکل پنجوں کی دھیمی آواز سنائی دینے

لگی۔اندھیرے میں کوئی چیز اچھلتی ہوئی ان کی طرف دوڑی چلی آ رہی تھی۔ بڑی بڑی پیلی آنکھوں والا ایک بڑا، سیاہ اور خونخوار کتا......

ہیری نے جلدی سے اپنی چھڑی کی طرف ہاتھ بڑھائے لیکن بہت دیر ہو چکی تھی۔ کتے نے ایک لمبی جست لگائی اور اس کے اگلے پنجے ہیری کے سینے پر پڑے۔ وہ جھٹکے سے پیچھے کی طرف لڑھک گیا۔ ہیری نے کی گرم سانسیں اپنے چہرے کے قریب محسوس کی تھیں اور اس کے ایک انچ لمبے دانت بھی دیکھے تھے۔

لمبی چھلانگ لگانے کے باعث کتا خود کو روک نہیں پایا اور دور تک گھسٹتا چلا گیا۔ وہ ہیری سے ٹکرا کر شاید اپنا توازن کھو بیٹھا تھا۔ ہیری کو ایسا لگ رہا تھا جیسے اس کی پسلیاں ٹوٹ گئی تھیں۔ اس نے دوبارہ کھڑے ہونے کی کوشش کی۔ اسے کتے کی غراہٹ صاف سنائی دے رہی تھی۔ وہ گھسٹ کر گرنے کے بعد سنبھل چکا تھا اور پلٹ کر دوبارہ حملہ آور ہونا چاہتا تھا۔

رون اب کھڑا ہو چکا تھا حالانکہ وہ بھی شدید خوفزدہ تھا۔ کتے نے ایک بار پھر جست لگائی اور ہیری کو ایک طرف پھینکتے ہوئے وہ رون پر جھپٹا۔ رون ناگہانی آفت کو دیکھ کر ایک بار پھر زمین گر گیا۔ کتے نے رون کے پھیلے ہوئی بازو پر اپنے دانت گڑ گڑائے اور اسے کھینچنے لگا۔ ہیری نے چھلانگ کر کتے کے بال مضبوطی سے پکڑ لئے۔ لیکن کتے نے ہیری کو جھٹک کر پیچھے گرا دیا اور پھر وہ رون کو یوں کھینچ کر لے گیا جیسے وہ کوئی گڑیا جیسا کھلونا ہو۔

ہیری دم بخود رہ گیا تھا۔ اس نے کھڑے ہونے کی کوشش کی اور پھر نجانے کہاں سے کوئی چیز ہیری کے چہرے کی طرف آئی اور زوردار طریقے سے ٹکرائی۔ ہیری الٹ کر پیچھے گرتا چلا گیا۔ اگلے ہی اسے ہرمائنی کی بھی درد میں ڈوبی ہوئی چیخ سنائی دی اور دھپ کی تیز آواز میں اس کا جسم زمین پر گر گیا۔ ہیری نے اپنی جادوئی چھڑی تلاش کی اور اپنی آنکھوں والے خون کو صاف کیا۔

''اجالا ہو......'' وہ بڑبڑایا۔

چھڑی کی روشنی کی کرنیں پھیلنے لگیں۔ انہیں اپنے سامنے ایک درخت کا بڑا تنا دکھائی دیا جو ہل رہا تھا۔ ہیری کو اب یہ احساس ہو چکا تھا کہ وہ سکے برز کا تعاقب کرتے کرتے جھگڑالو درخت تک آ پہنچے تھے۔ اس کی نوکیلی شاخیں تیزی سے ہوا میں جھول رہی تھیں اور آگے پیچھے اچھل کر انہیں قریب آنے سے روک رہی تھیں۔

جھگڑالو درخت کے ٹھیک نیچے کتا موجود تھا جو جڑوں کے بیچ بنی ہوئی بڑی کھوہ میں رون کو گھسیٹ کر لے جا رہا تھا۔ حالانکہ رون بڑی بہادری سے اس کا مقابلہ کرتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ اس کا سر اور نصف دھڑ کھوہ میں گھس چکے تھے۔

''رون!'' ہیری چلایا اور اس کے پاس جانے کی کوشش کی لیکن ایک بھاری شاخ ہوا میں جھولتی ہوئی تیز سرسراہٹ کے ساتھ نیچے کی طرف آئی۔ ہیری کو مجبوراً تیزی سے پیچھے ہٹنا پڑا۔

انہیں اب صرف رون کا ایک پیر دکھائی دے رہا تھا جو اس نے ایک جڑ میں اٹکا رکھا تھا تاکہ کتا اسے اندر نہ لے جا سکے۔ تبھی ہوا میں گولی کی سنسناتی ہوئی آواز گونجی۔ چٹاک کی ایک خوفناک آواز...... رون کا پیر ٹوٹ گیا تھا یا پھر کچھ اور...... اگلے ہی پل رون کا

پاؤں بھی جڑ کی کھوہ کے اندر گم ہو گیا۔

''ہیری!......ہمیں اس کی مدد کرنا چاہئے...... ہمارے پاس وقت نہیں ہے......''

''ہم بغیر مدد کے جھگڑالو درخت کے پار نہیں جا پائیں گے۔''

تبھی ایک اور شاخ ان کی طرف ہوا میں تیرتی ہوئی آئی۔ جس کی ٹہنیاں مکے کی مانند بندھی ہوئی تھیں۔

''اگر وہ کتا اندر جا سکتا ہے تو ہم بھی جا سکتے ہیں۔'' ہیری نے ہانپتے ہوئے کہا۔ وہ ادھر ادھر کا جائزہ لے رہے تھے اور لہراتی ہوئی غصیلی شاخوں کے بیچ میں سے کوئی راستہ تلاش کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ یہ صاف ظاہر تھا کہ درخت کی خونخوار شاخوں کی زد میں آئے بنا وہ ایک انچ بھی آگے نہیں بڑھ سکتے تھے۔

''اوہ مدد کرو......مدد کرو......'' ہرمائنی دہشت سے چلائی اور اپنی جگہ سے ادھر ادھر ہلنے لگی۔ ''براہ مہربانی......مدد کرو......''

کروک شانکس بھاگتی ہوئی آگے آئی۔ وہ خوفناک انداز میں لہراتی ہوئی شاخوں کے بیچ میں سے کسی سانپ کی طرح پھلستی ہوئی آگے چلی گئی۔ اس نے اپنے دونوں نوکیلے پنجے متحرک تنے کے نچلے حصے میں گڑا دیئے۔ اچانک درخت کی حرکت تھم گئی۔ اب ایسے لگ رہا تھا جیسے وہ درخت سنگ مرمر کا بنا ہوا ہو۔ اس کا ایک بھی پتہ تک نہیں ہل رہا تھا۔

''کروک شانکس!'' ہرمائنی نے تعریفی انداز میں چمکارتے ہوئے کہا۔ اس نے اب ہیری کا ہاتھ پوری طاقت سے پکڑ لیا۔ ''اسے کیسے پتہ چلا......؟''

''اس کی اس کالے کتے سے دوستی ہے......'' ہیری نے اعتماد بھرے انداز سے کہا۔ ''میں ان دونوں کو ایک ساتھ گھومتے دیکھا ہے۔ چلو!......اور اپنی چھڑی باہر نکال لو......''

وہ لوگ کچھ ہی سیکنڈوں میں تنے تک پہنچ گئے۔ لیکن وہ جڑوں کی کھوہ تک پہنچ پاتے، اس سے پہلے ہی کروک شانکس اپنی دم ہلاتی ہوئی کھوہ میں گھس گئی۔ اس کے بعد ہیری اندر گیا۔ وہ سر کے بل گھومتا ہوا اندر جا گرا۔ ایک ڈھال پر پھسلتے ہوئے وہ ایک بہت نیچی سرنگ کے دہانے تک جا پہنچا تھا۔ کروک شانکس تھوڑا آگے جاتی ہوئی دکھائی دی۔ اس کی آنکھیں ہیری کی چھڑی کی روشنی میں چمکتی ہوئی نظر آ رہی تھیں۔ ہرمائنی بھی پھلستے ہوئے اس کے پاس پہنچ گئی۔

''رون کہاں ہے......؟'' اس نے دہشت بھری آواز میں پوچھا۔

''ادھر سے چلتے ہیں!'' ہیری نے کہا اور کروک شانکس کے پیچھے پیچھے جھک کر چلنے لگا۔

''یہ سرنگ باہر کہاں نکلتی ہے؟'' ہرمائنی نے پیچھے سے ہانپتی ہوئی آواز میں پوچھا۔

''میں خود نہیں جانتا...... یہ اس نقشے میں تو دکھائی دیتی ہے لیکن فریڈ اور جارج کا کہنا ہے کہ اس میں کبھی کوئی نہیں گیا ہے۔ یہ نقشے کے کنارے سے جاتی ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ یہ ہاگس میڈ تک جائے گی......''

وہ جتنی تیزی سے چل سکتے تھے، چلتے رہے۔ انہیں کافی کمر جھکا کر چلنا پڑ رہا تھا۔ آگے آگے کروک شانکس کی ہلتی ہوئی دُم کبھی کبھار دکھائی دے جاتی تھی۔ وہ سرنگ میں بغیر رُکے آگے بڑھتے چلے گئے۔ ہیری کو اندازہ ہونے لگا کہ یہ سرنگ بھی ہنی ڈیوکس کے تہہ خانے تک جانے والی راہداری جتنی طویل ہے۔ ہیری رون کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ وہ دیوہیکل کتا اس کے ساتھ نجانے کیا کر رہا ہوگا؟...... ہیری ہانپتے ہوئے اب درد بھرے سانس لے رہا تھا اور کمر نیچے کئے مسلسل بھاگے جا رہا تھا۔ ہرمائنی کی حالت اس سے زیادہ بری ہو رہی تھی۔

اور پھر سرنگ میں چوڑائی شروع ہوگئی۔ کچھ دیر بعد ایک موڑ آیا اور کروک شانکس غائب ہوگئی۔ کچھ فاصلے پر ہیری کو کھلی جگہ پر ہلکی سی روشنی دکھائی دی۔ وہ اور ہرمائنی گہرے سانس لیتے ہوئے رُکے اور پھر آگے کی طرف بڑھ گئے۔ آگے کیا ہے؟ یہ دیکھنے کیلئے دونوں نے اپنی چھڑیاں اُٹھا رکھی تھیں۔ وہاں اوپر ایک کمرہ تھا۔ جو بہت سی بکھری ہوئی چیزوں سے بھرا پڑا تھا۔ دھول کی موٹی تہہ اس پر اَٹی ہوئی تھی اور چھت سے مکڑیوں کے جالے لٹک رہے تھے۔ دیواروں سے پلستر اکھڑا ہوا تھا، جیسے کسی نے اسے جان بوجھ کر اکھاڑ دیا ہو۔ کھڑکیاں پوری طرح سے بند تھیں۔

ہیری نے ہرمائنی کی طرف دیکھا جو بہت خوفزدہ نظروں سے ادھر ادھر دیکھ رہی تھی لیکن اس نے سر ہلایا۔ ہیری چاروں طرف دیکھتے ہوئے سرنگ کے دہانے سے باہر نکلا۔ کمرہ بالکل خالی تھا۔ اس کی نگاہ دائیں طرف ایک کھلے ہوئے دروازے کی طرف اُٹھ گئی۔ ہرمائنی نے اچانک ہیری کا ہاتھ دوبارہ پکڑ لیا۔ اس کی چوڑی آنکھیں بند کھڑکیوں پر گھوم رہی تھیں۔

''ہیری!'' اس نے کانپتی ہوئی آواز میں کہا۔ ''مجھے لگتا ہے کہ ہم چیختے بنگلے میں ہیں۔''

ہیری نے چونک کر چاروں طرف جائزہ لیا۔ اس کی نگاہ پاس والی لکڑی کی کرسی پر پڑی۔ اس کے کئی حصے غائب تھے۔ اس کا ایک پایہ تو پوری طرح سے اکھڑا ہوا تھا۔

''یہ بھوتوں نے نہیں کیا ہے......'' وہ دھیمی آواز میں بولا۔

اسی وقت بالائی حصے سے ایک آواز سنائی دی۔ دونوں نے چھت کی طرف دیکھا۔ ہرمائنی نے ہیری کا ہاتھ اتنی زور سے پکڑ رکھا تھا کہ ہیری کی انگلیاں سن ہونے لگیں۔ اس نے ہرمائنی کی طرف دیکھا۔ ہرمائنی نے سر ہلاتے ہوئے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا۔

وہ دھیمے انداز میں رینگتے ہوئے ہال میں پہنچ گئے اور بوسیدہ ٹوٹی پھوٹی سیڑھیاں چڑھنے لگے۔ فرش کو چھوڑ کر ہر ایک چیز دھول کی موٹی پرت میں اٹی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ فرش پر ایک چوڑا اور چمکتا ہوا نشان تھا جیسے کسی کو کھینچ کر اوپر لے جایا گیا ہو۔

وہ اندھیرے میں اوپر پہنچ گئے۔

''اجالا ختم ہو!'' وہ ایک ساتھ بولے اور ان کی چھڑیوں کے سروں پر روشنی کی چمک ماند پڑتے ہوئے غائب ہوگئی۔ صرف ایک دروازہ کھلا ہوا تھا۔ جب وہ اس کی طرف بڑھے تو انہیں اس کے پیچھے سے آوازیں سنائی دیں۔ ایک ہلکی سی کراہ...... اور بلی کی

میاؤں۔انہوں نے آخری بار ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور سر ہلایا۔

اپنے سامنے چھڑی کو کس کر پکڑ کر ہیری نے لات مار کر دروازہ کھول دیا۔

دھول سے بھرے ہوئے پردوں والے ایک شاندار پلنگ پر کروک شانکس لیٹی تھی اور انہیں دیکھ کر خوشی کا اظہار کر رہی تھی۔اس کے پاس فرش پر رون تھا۔رون نے اپنا پاؤں پکڑ رکھا تھا جو الٹی سمت میں مکمل طور پر لٹکا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

ہیری اور ہرمائنی بھاگ کر اس کے پاس پہنچے۔

''رون تم ٹھیک تو ہو......؟''

''وہ کتا کہاں ہے......؟''

''وہ کتا نہیں ہے......'' رون نے کراہتے ہوئے کہا۔اس کے دانت درد سے بھینچے ہوئے تھے۔''ہیری! یہ ایک چال ہے......''

''کیا......؟''

''وہی کتا ہے......وہی بھیس بدل شیطان جادوگر ہے......''

رون ہیری کے کندھوں کے اوپر سے اُس پار گھور رہا تھا۔ ہیری پلٹا۔سائے میں کھڑے آدمی نے ایک جھٹکے سے دروازہ بند کر دیا۔

اس کے گندے مٹی سے اَٹے ہوئے گچھے دار بال اس کی کہنیوں تک جھول رہے تھے۔اگر اس کی آنکھیں گہرے کالے گڑھوں میں دھنسی ہوئی چمک نہ رہی ہوتیں تو وہ یقیناً کسی مردے کی طرح ہی دکھائی دیتا۔اس کی پتلی کھال اس کے چہرے کی ہڈیوں کے اتنے پاس تھی کہ اس کا سر کسی کھوپڑی کی طرح دکھائی دے رہا تھا۔مسکرانے کی وجہ سے اس کے پیلے دانت صاف دکھائی دینے لگے......وہ سیریس بلیک تھا......!

''نہتے ہو جاؤ'' وہ چلایا اور رون کی چھڑی ان کی طرف کر دی۔ ہیری اور ہرمائنی کی چھڑیاں ان کے ہاتھوں سے نکل کر ہوا میں اڑتی ہوئی بلیک کے پاس چلی گئیں۔ بلیک نے لپک کر انہیں پکڑ لیا۔ پھر اس نے ایک قدم آگے بڑھایا۔اس کی آنکھیں ہیری پر جمی ہوئی تھیں۔

''میں جان گیا تھا کہ تم اپنے دوست کی مدد کرنے ضرور آؤ گے۔'' اس نے بھاری آواز میں کہا۔اس کی آواز سے لگتا تھا کہ جیسے اس نے کافی لمبے عرصے تک کسی سے بات نہ کی ہو۔''تمہارے والد نے بھی میرے لئے ایسا ہی کیا تھا۔تم نے بہادروں کی طرح کسی استاد کی مدد نہیں لی۔اس بارے میں میں احسان مند ہوں......اس سے سب کچھ بہت آسان ہو جائے گا۔''

اپنے والد کے بارے میں طعنہ ہیری کے کانوں سے اتر کر دل کی گہرائیوں میں خنجر کی طرح لگا تھا۔ ہیری کے دل میں نفرت کا لاوا ابلنے لگا۔اس کے اندر کے سارے خوف اور اندیشے یکلخت مٹ گئے۔زندگی میں پہلی بار وہ اپنی چھڑی کو دوبارہ حاصل کرنے کیلئے

بے چین ہوا جا رہا تھا، خود کو بچانے کیلئے نہیں بلکہ سیریس بلیک پر حملہ کرنے کیلئے..... اسے جان سے مارنے کیلئے..... یہ جانے بغیر کہ وہ کیا کرنے جا رہا ہے؟ وہ آگے کی طرف بڑھا لیکن دونوں طرف سے دو ہاتھوں نے اسے مضبوطی سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچ لیا۔

''نہیں ہیری!'' ہرمائنی نے دہشت بھری آواز میں اسے روکتے ہوئے کہا۔

''اگر تم ہیری کو مارنا چاہتے ہو تو اس سے پہلے تمہیں ہمیں مارنا پڑے گا۔'' رون نے چیخ کر کہا۔ حالانکہ کھڑا ہونے کی کوشش میں اس کے چہرے کی رنگت پیلی پڑ گئی تھی۔ بات کرتے ہوئے اس کی آواز تکلیف سے کانپتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔

بلیک کی اندر دھنسی ہوئی آنکھوں میں عجیب سی چمک دکھائی دی۔

''لوٹ جاؤ.....'' اس نے نرمی سے رون کی طرف دیکھ کر کہا۔ ''تمہارے پیر کا درد اور بڑھ جائے گا.....''

''تم نے سنا.....؟'' رون نے کمزور سی آواز میں بولا۔ وہ کھڑے رہنے کیلئے ہیری کا سہارا لے رہا تھا۔ ''تمہیں ہم تینوں کو ایک ساتھ مارنا پڑے گا.....''

''آج رات یہاں صرف ایک ہی موت واقع ہوگی۔'' بلیک نے سرد لہجے میں کہا اس کی مسکراہٹ کافی چوڑی ہوگئی تھی۔

''ایسا کیوں..... بلیک!'' ہیری نے تھوک اُڑاتے ہوئے کہا۔ اب وہ رون اور ہرمائنی کی گرفت سے آزاد ہونے کی کوشش کر رہا تھا۔ ''پچھلی بار تو اس بات کی ذرا بھی پرواہ نہیں تھی ہے نا!..... پیٹی گرو کو مارنے کیلئے اتنے سارے ماگلوؤں کو ہلاک کرنے میں تو تم ذرا بھی نہیں ہچکچائے تھے..... اب کیا ہوا ہے۔ اژقبان نے دماغ ٹھکانے لگا دیا ہے کیا؟''

''ہیری چپ رہو.....'' ہرمائنی نے جلدی سے کہا۔

''اس نے میرے باپ کو مار ڈالا تھا.....'' ہیری گرجتے ہوئے چیخا۔ زوردار جھٹکے کے ساتھ وہ ہرمائنی اور رون کی گرفت سے چھوٹ گیا پھر وہ آگے بڑھا اور بلیک کے اوپر چھلانگ لگا دی۔ وہ جادو کے بارے تو بھول ہی گیا تھا۔ وہ یہ بھی بھول گیا تھا کہ وہ چھوٹا، دُبلا اور صرف تیرہ سال کا لڑکا تھا۔ جبکہ بلیک ایک لمبا اور منجھا ہوا جادوگر تھا۔ ہیری تو بس اتنا جانتا تھا کہ وہ بلیک کو اپنی پوری طاقت سے بری طرح چوٹ پہنچانا چاہتا تھا اور اسے اس بات کی پرواہ نہیں تھی کہ بدلے میں اسے کتنی چوٹ پہنچے گی.....

شاید بلیک کو یہ امید نہیں تھی کہ ہیری اتنا احمقانہ قدم اُٹھائے گا۔ اس لئے وہ صدمے کے باعث گنگ کھڑا رہ گیا اور اس کے ہاتھ چھڑی کو اونچا نہیں کر پائے تھے۔ ہیری نے ایک ہاتھ سے بلیک کی پتلی کلائی کس کر پکڑ لی اور جادوئی چھڑیوں کو خود سے دور کر دیا۔ ہیری کا دوسرا ہاتھ مکہ بن کر بلیک کے سر پر پڑا۔ دونوں گتھم گتھا ہو کر پیچھے کی طرف گرتے ہوئے دیوار سے جا ٹکرائے۔

ہرمائنی چیخ رہی تھی۔ رون چلا رہا تھا۔ بلیک کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی چھڑیوں سے ہوا میں چنگاریاں نکلنے لگیں۔ ایک چندھیا دینے والی روشنی ہوئی جو ہیری کے چہرے سے کچھ انچ دور نکل گئی۔ ہیری کو محسوس ہوا کہ اس کی ہتھیلی میں دبی ہوئی پتلی کلائی پاگلوں کی طرح گرفت سے آزاد ہونے کی کوشش کر رہی تھی مگر اس نے ہاتھ چھوڑنے کی حماقت نہیں کی۔ وہ اپنے دوسرے ہاتھ کی مدد سے بلیک

کے بدن پر دیوانوں کی مانند مکے برسا رہا تھا۔

لیکن بلیک کے کھلے ہوئے دوسرے ہاتھ کو ہیری کا گلا مل گیا......

''نہیں!'' وہ بڑبڑایا۔ ''میں نے بہت لمبے عرصے تک انتظار کیا ہے......''

انگلیوں کی گرفت تنگ ہونے لگی۔ ہیری کا گلا رندھ گیا اور اس کی عینک چہرے سے اتر کر زمین گر گئی۔

تبھی اسے ہوا میں ہرمائنی کا پیر دکھائی دیا۔ ایک درد بھری کراہ کے ساتھ بلیک نے ہیری کو چھوڑ دیا۔ رون لنگڑاتے ہوئے بلیک کے چھڑی والے ہاتھ پر کود گیا تھا۔ اسی وقت ہیری کو چھڑیاں زمین پر گرنے کی آواز سنائی دی۔

جب وہ الجھے ہوئے بدنوں کی گرفت سے باہر نکلا تو اسے اپنی چھڑی زمین پر لڑھکتی ہوئی دکھائی دی۔ اس نے جلدی سے جست لگائی مگر......

''آہ......''

کروک شانکس بھی لڑائی میں کود چکی تھی۔ اس نے اپنے دونوں نوکیلے پنجے ہیری کے ہاتھ میں گہرائی تک دھنسا دیئے تھے۔ ہیری نے اسے جھٹکے سے دور پھینک دیا۔ لیکن کروک شانکس اب ہیری کی چھڑی کی طرف لپک رہی تھی۔

''نہیں ایسا مت کرنا......'' ہیری گرجا اور اس نے کروک شانکس کو لات جمانے کی کوشش کی۔ جس سے بلی اچھل کر ایک طرف ہوگئی۔ ہیری نے اپنی چھڑی اُٹھالی اور گھمائی......

''راستے سے ہٹ جاؤ......'' اس نے چیخ کر رون اور ہرمائنی سے کہا۔

یہ بات دہرانے کی نوبت نہیں آئی تھی۔ ہرمائنی اور رون دونوں نے اپنی اپنی چھڑیاں پکڑتے ہوئے ایک طرف چھلانگ لگا دی۔ اس کے ہونٹ سے خون نکل رہا تھا۔ رون رینگتے ہوئے پلنگ تک پہنچا اور ہانپتے ہوئے اس پر گر پڑا۔ اس کا سفید چہرہ اب ہرا پڑتا جا رہا تھا اور وہ دونوں ہاتھوں سے اپنے ٹوٹے ہوئے پیر کو پکڑے ہوئے تھا۔

بلیک دیوار کے نیچے دہرا پڑا تھا۔ اس کا دبلا پتلا سینہ بہت تیزی سے اوپر نیچے ہو رہا تھا۔ جب اس نے ہیری کو چھڑی لے کر اپنی طرف بڑھتے دیکھا جس کی نوک سیدھی بلیک کے دل کی طرف اُٹھی ہوئی تھی۔

''مجھے مارنا چاہتے ہو......؟'' بلیک نے اپنی سانسیں بحال کرتے ہوئے کہا۔

ہیری ٹھیک اس کے پاس آ کر رُک گیا۔ اس کی چھڑی اب بھی بلیک کے سینے کی طرف تھی۔ بلیک کی بائیں آنکھ کے پاس چوٹ کا ایک نیلا نشان پھیل رہا تھا اور اس کی ناک سے خون نکل رہا تھا۔

''تم نے میرے ماں باپ کو مار ڈالا'' ہیری نے کہا اس کی آواز غصے سے کانپ رہی تھی۔ مگر اس کی چھڑی والے ہاتھ میں کسی قسم کی کوئی لرزش نہیں تھی۔

بلیک نے اپنی دھنسی ہوئی آنکھوں سے اس کی طرف دیکھا۔

''میں اس بات سے انکار نہیں کرتا ہوں۔'' اس نے بہت دھیمی آواز میں کہا۔ ''لیکن تم پوری بات تو سن سکتے ہو......''

''پوری بات......؟'' ہیری نے دہراتے ہوئے کہا اور اس کے کانوں پر ہتھوڑے برسنے لگے۔ ''تم نے انہیں والڈی مورٹ کے ہاتھوں بیچ دیا۔ مجھے بس اتنا ہی جاننے کی ضرورت ہے۔''

''تمہیں پوری بات سننا چاہئے......'' بلیک نے کہا اور اب اس کی آواز میں بے چینی جھلک رہی تھی۔ ''اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو بعد میں بہت پچھتاؤ گے......تم غصے میں ہو، اس لئے سمجھ نہیں رہے ہو......''

''تم جتنا سوچتے ہو...... میں اس سے کہیں زیادہ سمجھتا ہوں۔'' ہیری نے جلدی سے کہا۔ اور اس کی آواز اب پہلے سے زیادہ کانپ رہی تھی۔ ''تم نے کبھی میری ماں کی آواز نہیں سنی...... ہے نا!......میری ماں...... جب والڈی مورٹ سے بچانے کی کوشش کر رہی تھی......اور یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا تھا...... یہ سب تمہاری خودغرضی کے باعث ہوا تھا......''

اس سے پہلے ان میں سے کوئی بھی اور کہہ پاتا۔ کوئی چیز ہیری کے پاس سے گزری۔ کروک شانکس اچھل کر بلیک کے سینے پر چڑھ کر بیٹھ گئی تھی۔ سیدھی اس کے دل کے بالکل اوپر۔ بلیک نے پلکیں جھپک کر بلی کی طرف دیکھا۔

اس نے کروک شانکس کو خود سے دور ہٹانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ ''ہٹ جاؤ!''

لیکن کروک شانکس نے اپنے دونوں پنجے بلیک کے میلے خستہ حال چوغے میں دھنسا دیئے تھے اور اپنی جگہ سے ٹس سے مس نہ ہوئی۔ اس پنا بدصورت چپٹا چہرہ ہیری کی طرف موڑ دیا اور اسے اپنی بڑی پیلی خونخوار آنکھوں سے گھورنے لگی۔ دائیں طرف ہرمائنی سبکنے لگی۔

ہیری نے بلیک اور کروک شانکس کی طرف دیکھا اس نے اپنی چھڑی پر گرفت مضبوط کر لی تھی۔ اس سے کیا فرق پڑتا ہے کہ اسے بلی کو بھی مارنا پڑے؟ وہ بلیک سے ملی ہوئی تھی......اگر وہ بلی کو بچانے کیلئے مرنے کو تیار تھی تو اس سے ہیری کو کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔ اگر بلیک بلی کو بچانا چاہتا تھا تو اس سے یہی ثابت ہوتا تھا کہ ہیری کے ماں باپ کی بجائے وہ اس بلی کی زیادہ پرواہ کرتا تھا۔

ہیری نے چھڑی سامنے اُٹھائی۔ اب یہ کام کرنے کا صحیح وقت آ گیا تھا۔ اب اپنے ماں باپ کا بدلہ لینے کا وقت آ چکا تھا۔ وہ بلیک کو مار ڈالے گا۔ اسے بلیک کو مارنا ہی ہوگا۔ اسے اس سے اچھا موقعہ پھر شاید کبھی نہ ملے۔

گھڑیاں بیت رہی تھیں لیکن پھر بھی ہیری وہیں پر کھڑا رہا۔ اس کی چھڑی ہوا میں جھول رہی تھی۔ بلیک اسے گھور کر دیکھ رہا تھا اور کروک شانکس بلیک کے سامنے سینے پر چڑھی بیٹھی تھی۔ پلنگ کی طرف سے رون کے تیز تیز سانس لینے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ ہرمائنی بالکل خاموش تھی۔

اور پھر ایک نئی چیز ہوئی......

دبے ہوئے قدم فرش پر گونج رہے تھے۔ نیچے کی سیڑھیوں سے کوئی اوپر کی طرآ رہا تھا۔

''ہم یہاں پر ہیں......'' ہرمائنی اچانک چیخی۔ ''ہم یہاں پر ہیں......سیریس بلیک بھی ہے......جلدی آؤ......''

بلیک تیزی سے ہلا جس سے کروک شانکس گرتے گرتے بچی۔ ہیری نے اپنی چھڑی کو مزید کس کر پکڑ لیا۔اس کے من میں ایک خیال آیا۔ یہ کام ابھی کر دو۔لیکن سیڑھیوں پر دھڑ دھڑاتے ہوئے قدموں کی آواز قریب آتی جا رہی تھی۔ ہیری نے کچھ نہیں کیا......

کمرے کا دروازہ سرخ چنگاریوں کی بوچھاڑ سے کھل گیا اور ہیری نے پلٹ کر دیکھا۔ پروفیسر لوپن ہڑ بڑائے انداز میں کمرے میں داخل ہوتے ہوئے دکھائی دیئے۔ان کے چہرے کا رنگ اُڑا ہوا تھا اور ان کی چھڑی اُٹھی ہوئی تھی۔انہوں نے فرش پر کراہتے ہوئے رون کو دیکھا۔ دروازے کے پاس دبکی ہوئی ہرمائنی پر نظر ڈالی اور ہیری کو دیکھا جس نے بلیک پر چھڑی تان رکھی تھی۔اور سب سے آخر میں بلیک کو دیکھا جو ہیری کے قدموں کے پاس خون سے لت پت پڑا ہوا تھا۔

''نہتے رہو......'' پروفیسر لوپن نے تیزی سے کہا۔

ہیری کی چھڑی ایک بار پھر اس کے ہاتھوں سے نکل گئی اور یہی حال ہرمائنی کے ہاتھوں میں پکڑی ہوئی چھڑیوں کا ہوا۔لوپن نے پھرتی کے ساتھ تینوں چھڑیوں کو اپنے قبضے میں کر لیا۔اس کے بعد انہوں نے کمرے کے آتشدان میں آگ جلائی اور سیریس بلیک کو گھور کر دیکھنے لگے،جس کے سینے پر اب بھی کروک شانکس پہرہ دار بن کر بیٹھی ہوئی تھی۔

ہیری کے چہرے پر اچانک مایوسی کی لہر دوڑ گئی۔ وہ بلیک کو اپنے ہاتھوں سے سزا نہیں دے پایا تھا۔ بلیک کو ایک بار پھر روح کھچڑوں کے حوالے کر دیا جائے گا۔

''وہ کہاں ہے سیریس؟'' پروفیسر لوپن نے عجیب سی آواز میں سرگوشی کی۔ان کی آواز میں پراسراریت چھائی ہوئی تھی۔

ہیری نے جلدی سے لوپن کی طرف دیکھا۔ وہ ان کی بات کا مطلب نہیں سمجھ پایا تھا۔لوپن کس کے بارے میں پوچھ رہے تھے۔وہ ایک بار پھر بلیک کی طرف مڑا۔

بلیک کا چہرہ بھائیں بھائیں کر رہا تھا۔کچھ سیکنڈوں تک وہ ذرا بھی نہیں ہلا۔ بہت دھیرے سے اس نے اپنا ہاتھ اُٹھایا اور رون کی طرف اشارہ کیا۔دم بخود ہیری نے رون کی طرف مڑ کر دیکھا جو دانت بھینچ کر اپنی تکلیف کو برداشت کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

''لیکن تب تو......'' لوپن بلیک کی طرف اتنا غور سے دیکھ رہے تھے جیسے اس کے من کی بات پڑھنے کی کوشش کر رہے ہوں۔ ''وہ پہلے کیوں سامنے نہیں آیا؟ جب تک کہ......''

لوپن کی آنکھیں اچانک چوڑی ہوگئیں جیسے وہ بلیک سے آگے کوئی چیز دیکھ رہے ہوں جسے اور کوئی نہیں دیکھ سکتا ہو۔''جب تک کہ اسی کے اندر راز چھپایا گیا ہو......جب تک کہ تم نے آخری پل ارادہ نہ بدل لیا ہو......بنا مجھے بتائے......؟''

بلیک نے دھیرے دھیرے سر ہلایا اور اپنی نگاہ لوپن کے چہرے پر گاڑ دی۔

''پروفیسر لوپن!'' ہیری زور سے چیختے ہوئے بولا۔ ''آخر ہو کیا......؟''

لیکن وہ اپنا سوال پورا نہیں کر پایا کیونکہ اس نے جو دیکھا، اس سے اس کی آواز گلے میں ہی کہیں اٹک کر رہ گئی تھی۔ لوپن اپنی چھڑی جھکا رہے تھے۔ اگلے ہی لمحے وہ بلیک کے پاس گئے۔ اس کا ہاتھ پکڑا اور اسے کھڑا کر دیا۔ جس سے کروک شانکس فرش پر گر گئی۔ پھر انہوں نے بلیک کو اس طرح گلے لگا لیا جیسے انہیں کوئی بچھڑا ہوا دوست مل گیا ہو......

ہیری کو ایسے لگا جیسے اس کے پیٹ کا تلا غائب ہو گیا ہو۔

''مجھے یقین نہیں ہو رہا ہے......'' ہرمائنی چلا کر بولی۔ لوپن نے بلیک کو چھوڑ دیا اور ہرمائنی کی طرف مڑے۔ وہ لوپن کی طرف آنکھیں پھاڑ کر اشارہ کر رہی تھی۔ ''آپ......آپ......''

''ہرمائنی......''

''آپ......آپ......وہ......''

''ہرمائنی......خود پر قابو رکھو......''

''میں نے کسی کو بھی نہیں بتایا......'' ہرمائنی چیخی۔ ''میں نے سب سے آپ کی سچائی چھپائی۔''

''ہرمائنی پلیز!......میری بات تو سنو......'' لوپن نے جلدی سے کہا۔ ''میں ثابت کر سکتا ہوں......''

ہیری کا بدن اب بری طرح کانپ رہا تھا۔ خوف سے نہیں بلکہ شدید غصے سے......

''میں نے آپ پر بھروسہ کیا۔'' اس نے لوپن پر چلاتے ہوئے کہا اور اس کی آواز بے اختیار کانپ رہی تھی۔ ''اس تمام عرصے تک......آپ اس کے دوست تھے......''

''نہیں یہ صحیح نہیں ہے۔'' پروفیسر لوپن نے کہا۔ ''میں بارہ سال سے سیریس کا دوست نہیں تھا......لیکن اب دوست ہوں...... مجھے اپنی بات سمجھانے کا موقع دو۔''

''بالکل نہیں......'' ہرمائنی چیخ کر بولی۔ ''ہیری! ان پر بھروسہ مت کرنا۔ وہی بلیک کو سکول میں گھسنے میں مدد کر رہے تھے......وہ تمہیں مرا ہوا دیکھنا چاہتے ہیں......وہ بھیڑیائی انسان ہیں۔''

یکلخت پورے کمرے میں خاموشی چھا گئی۔ ہر ایک کی آنکھیں اب لوپن پر اُٹھی ہوئی تھیں جو نہایت پرسکون دکھائی دے رہا تھا۔ حالانکہ ان کا چہرہ تھوڑا پیلا پڑ گیا تھا۔

''عام طور پر تمہارے جواب جتنے صحیح ہوتے ہیں۔ یہ واقعہ اتنا صحیح نہیں ہے ہرمائنی!'' انہوں نے کہا۔ ''تمہیں تین میں سے ایک نمبر ہی ملے گا۔ میں نے سکول میں گھسنے کے معاملے میں سیریس بلیک کی کوئی مدد نہیں کی اور یقینی طور پر میں ہیری کو مرا ہوا نہیں دیکھنا چاہتا ہوں۔'' ایک عجیب سی لہر ان کے چہرے پر دوڑ گئی۔ ''لیکن میں اس بات سے انکار نہیں کروں گا کہ میں ایک بھیڑیائی انسان

ہوں......یعنی آدھا انسان اور آدھا بھیڑیا۔''

رون نے کھڑے ہونے کی کوشش کی مگر وہ شدید درد سے کراہتا ہوا دوبارہ گر گیا۔ لوپن اس کی طرف فکرمندی سے بڑھے لیکن رون نے نفرت سے چیختے ہوئے کہا۔

''بھیڑیائی انسان...... مجھ سے دور رہو......!''

لوپن اچانک رُک گئے پھر کوشش کر کے ہرمائنی کی طرف مڑے اور بولے۔

''تم کب سے یہ جانتی ہو؟''

''بہت پہلے سے ہی......'' ہرمائنی نے دھیمی آواز میں کہا۔ ''جب پروفیسر سنیپ نے ہمیں بھیڑیائی انسان پر مضمون لکھنے کی ہدایت کی تھی۔''

''انہیں بڑی خوشی ہوگی۔'' لوپن نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔ ''انہوں نے وہ مضمون اسی امید پر ہی دیا تھا کہ شاید میرے انداز واطوار دیکھ کر تم لوگ حقیقت سمجھ جاؤ۔ کیا چاند کی تاریخوں کا کیلنڈر دیکھ کر تمہیں سمجھ میں آ گیا تھا کہ میں ہمیشہ چودھویں کی رات کے آس پاس ہی بیمار ہوتا ہوں...... یا پھر یہ دیکھا تھا کہ میرے سامنے آنے پر چھلاوے پورے چاند کی صورت میں بدل گیا تھا......؟''

''دونوں سے......'' ہرمائنی نے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

لوپن نے دل کھول کر قہقہہ لگایا۔ ''تم اپنی عمر کی سب سے ہوشیار اور چالاک جادوگرنی ہو...... ہرمائنی!''

''ایسا نہیں ہے......'' ہرمائنی نے فوراً کہا۔ ''اگر میں تھوڑی بھی چالاک ہوتی تو میں سب کو آپ کی اصلیت بتا دیتی......''

''بہرحال! وہ سب پہلے سے ہی یہ سب جانتے تھے۔'' لوپن نے کہا۔ ''کم از کم سٹاف کے سبھی اساتذہ کو اس بات کی خبر ہے۔''

''ڈمبل ڈور نے آپ کو سکول میں ملازمت دے دی، یہ جانتے ہوئے بھی کہ آپ بھیڑیائی انسان ہو...... کیا ان کا دماغ چل گیا ہے......؟'' رون نے چیختے ہوئے کہا۔

''سٹاف کے کچھ لوگ بھی ایسا ہی سمجھتے تھے۔'' لوپن نے کہا۔ ''ڈمبل ڈور کو کچھ اساتذہ کو یہ یقین دلانے میں یقیناً مشکل پیش آئی تھی کہ کیا مجھ پر بھروسہ کیا جا سکتا ہے؟''

''اور وہ غلطی پر تھے......'' ہیری تلملاتا ہو چیخا۔ ''آپ پہلے دن سے ہی اس کی مدد کر رہے تھے۔'' اس نے بلیک کی طرف اشارہ کیا جو اب جا کر گندے پلنگ پر بیٹھ گیا تھا۔ اس نے اپنے کانپتے ہاتھ سے اپنا چہرہ چھپا لیا تھا۔ کروک شانکس بھی اچھل کر اس کے پاس پہنچ گئی اور دُم ہلاتی ہوئی اس کی گود میں چڑھ کر بیٹھ گئی تھی۔ رون اپنے پیر کو گھسیٹتا ہوا ان دونوں سے دو کھسک گیا تھا۔

''میں سیریس کی مدد نہیں کر رہا ہوں۔'' لوپن نے جلدی سے کہا۔ ''اگر تم مجھے موقعہ دو تو میں یہ ثابت کر سکتا ہوں...... دیکھو......!''

انہوں نے ہیری، رون اور ہرمائنی کی چھڑیوں کو الگ الگ کیا اور پھر ایک ایک کر کے ان کے مالکوں کی طرف انہیں اچھال دیا۔ ہیری نے حیرت زدہ نگاہوں سے اپنی چھڑی کو جلدی سے اپنے قبضے میں لے لیا۔

''لو......'' لوپن نے اپنی چھڑی بیلٹ میں اڑستے ہوئے کہا۔ ''اب تم لوگوں کے پاس چھڑیاں ہیں اور ہمارے پاس نہیں ہیں......اب تو تم ہماری بات سنو گے؟''

ہیری کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ اس کا کیا جواب دے۔ وہ سوچ رہا تھا کہ کہیں یہ ان کی کوئی چال نہ ہو۔

''اگر آپ اس کی مدد نہیں کر رہے تھے تو......'' اس نے بلیک کی طرف غصے سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ''تو آپ کو یہ کیسے پتہ چلا کہ وہ یہاں پر ہے؟''

''نقشہ......!'' لوپن نے فوراً مسکرا کر کہا۔ ''وہی نقشہ......میں اپنے دفتر میں اسے غور سے دیکھ رہا تھا کہ......''

''آپ جانتے ہیں کہ اسے کیسے استعمال کیا جاتا ہے؟'' ہیری نے بیچ میں بات اچک لی۔ اس کی نظروں شکوک کے بادل منڈلا رہے تھے۔

''ظاہر ہے! جب میں یہ جانتا ہوں کہ یہ نقشہ ہے تو اس کا استعمال بھی بخوبی جانتا ہوں۔'' لوپن نے اعتماد سے اپنا ہاتھ ہلاتے ہوئے کہا۔ ''کیونکہ اپنے دوستوں کے ساتھ مل کر میں نے ہی تو اس نقشے کو بنایا تھا......میں ہی مونی ہوں......میرے دوست مجھے اسی نام سے پکارتے تھے۔''

''یہ نقشہ آپ نے بنایا تھا......؟'' ہیری کے ساتھ ساتھ سب کی آنکھیں پھٹی رہ گئیں۔

''اہم بات یہ ہے کہ میں آج شام کو اسے غور سے دیکھ رہا تھا کیونکہ مجھے محسوس ہوا تھا کہ تم، رون اور ہرمائنی چوری سے سکول سے باہر نکلنے کی کوشش کرو گے۔ میں یہ بھی جانتا تھا کہ قشنگر سے تم تینوں کی وابستگی ہے اور اس کی موت سے پہلے ہیگرڈ کے جھونپڑے میں جانے کی کوشش ضرور کرو گے......اور میں صحیح ثابت ہوا......ہے نا!'' وہ دھیرے دھیرے ٹہلنے لگے اور ان کی طرف دیکھا۔ جب بھی وہ چلتے ہوئے اپنا پاؤں اُٹھاتے تھے تو انہیں تھوڑی سی دھول اُڑتی ہوئی دکھائی دیتی تھی۔

''تم نے شاید اپنے والد کا پرانا چوغہ پہن رکھا تھا......ہیری!''

''آپ اس چوغے کے بارے میں کیسے جانتے ہیں؟'' ہیری کو حیرانگی کا ایک اور جھٹکا لگا۔

''میں نے جیمس کو اسکے نیچے بار بار غائب ہوتے دیکھا تھا......'' لوپن نے ایک بار پھر اعتماد کے ساتھ ہاتھ ہلاتے ہوئے کہا۔ ''بہرکیف! اصل بات یہ ہے کہ بھلے ہی تم نے غیبی چوغہ پہن رکھا تھا ہو لیکن تم نقشے میں دکھائی دیتے رہتے ہو۔ میں نے دیکھا کہ تم میدان کے پار کرتے ہوئے ہیگرڈ کے جھونپڑے میں پہنچے اور وہاں سے نکل کر سکول کی طرف واپس آنے لگے لیکن لوٹتے وقت تمہارے ساتھ کوئی اور بھی تھا......؟''

’’کک......کیا......؟‘‘ ہیری چونک اُٹھا۔’’نہیں ہمارے ساتھ اور کوئی نہیں تھا۔‘‘

’’یہ دیکھ کر کر مجھے بھی اپنی آنکھوں پر بھروسہ نہیں ہوا۔‘‘ لوپن نے اس کی بات ان سنی کرتے ہوئے کہا۔ وہ ابھی تک کمرے کے درمیان میں چہل قدمی کرر ہا تھا۔’’مجھے لگا کہ نقشہ کوئی غلط نشاندہی کرر ہا ہے۔ وہ تمہارے ساتھ کیسے ہوسکتا تھا......؟‘‘

’’کوئی بھی ہمارے ساتھ نہیں تھا......‘‘ ہیری نے تنک کر جواب دیا۔

’’ٹھیک اسی وقت مجھے ایک اور نقطہ دکھائی دیا جو تیزی سے تمہاری طرف بڑھتا جار ہا تھا۔ اس نقطے پر سیریس بلیک کے حروف چمک رہے تھے......میں نے اسی ٹکراتے دیکھا وہ تم میں سے دولوگوں کو سرعت کے ساتھ جھگڑالو درخت کے اندر لے گیا......‘‘

’’ہم میں سے ایک کو......‘‘ رون نے غصے سے کہا۔

’’نہیں رون......‘‘ لوپن فوراً اس کی اصلاح کی۔’’تم میں سے دولوگوں کو......‘‘

انہوں نے اب چلنا بند کر دیا تھا اور ان کی آنکھیں اب رون پر ٹک گئی تھیں۔

’’کیا میں تمہارے چوہے کو دیکھ سکتا ہوں؟‘‘ انہوں نے اچانک عجیب فرمائش کی۔

’’کیا مطلب؟‘‘ رون نے پریشان ہوکر کہا۔’’سکے برز کا اس معاملے سے کیا تعلق ہے؟‘‘

’’سب کچھ......‘‘ لوپن نے کہا۔’’کیا میں اسے دیکھ سکتا ہوں؟‘‘

رون نے اپنے چوغے میں ہاتھ ڈال کر سکے برز کو باہر نکالا مگر وہ بری طرح سے تڑپ رہا تھا۔ وہ کہیں ایک بار پھر بھاگ نہ نکلے اسی لئے رون نے اس کی لمبی دُم کو مضبوطی سے پکڑ لیا۔ کروک شانکس چوہے کی صورت دیکھتے ہی بلیک کی گود میں سے اُٹھ کھڑی ہوئی اور اس کے منہ سے غراہٹیں برآمد ہونے لگیں۔ لوپن تیزی سے رون کے پاس آئے اور سکے برز کو دیکھتے ہوئے انہوں نے اپنی سانس بند کر لی تھی۔

’’کیا ہوا؟‘‘ رون نے دوبارہ پوچھا۔ اس نے سکے برز کو کس کر پکڑ رکھا تھا لیکن اسے ڈر لگ رہا تھا۔’’میرے چوہے کا کسی چیز سے کیا تعلق ہوسکتا ہے؟‘‘

’’وہ چوہا نہیں ہے......احمق!‘‘ سیریس بلیک نے غصے سے پھنکارتے ہوئے کہا۔

’’تمہارا کیا مطلب ہے؟......وہ چوہا ہی......‘‘

’’نہیں......نہیں ...... یہ چوہا نہیں ہے۔ وہ ایک بھیس بدل چوپائی جادوگر ہے۔‘‘ لوپن نے دھیمی آواز میں کہا۔’’یہ ایک خطرناک جادوگر ہے۔‘‘

’’یہ سچ ہے کہ وہ بھیس بدل چوپائی جادوگر ہے۔‘‘ بلیک نے کڑکتے ہوئے کہا۔’’اور اس کا نام ہے ’پیٹر پٹی گو‘......‘‘

☆☆☆☆

اٹھارہواں باب

# مونی، وارم ٹیل، پیڈ فٹ اور پرونگس

یہ سمجھنے میں انہیں کچھ سیکنڈ لگ گئے کہ وہ صورت حال کتنی الجھی ہوئی اور خطرناک تھی۔ پھر رون نے وہ کہہ ڈالا جو فقرہ ھیری کے دماغ میں گونج رہا تھا۔

''آپ دونوں ہی پاگل ہوگئے ہیں......!''

''یہ سب بکواس ہے!'' ہرمائنی نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

''پیٹر پٹی گو تو مر چکا ہے۔'' ھیری نے غصے سے کہا۔ ''اس نے خود اسے بارہ سال پہلے مار ڈالا تھا۔'' اس نے بلیک کی طرف اشارہ کیا جس کا چہرہ بری طرح بھنچا ہوا تھا۔

''میں اسے مارنا چاہتا تھا......'' بلیک نے گرجتے ہوئے کہا۔ اب اس کے پیلے دانت ایک بار پھر دکھائی دینے لگے۔ ''لیکن پیٹر مجھ سے زیادہ چالاک نکلا۔ اس بار ایسا کچھ نہیں ہوگا۔''

بلیک نے اچانک سکے برز پر چھلانگ لگا دی جس کی وجہ سے کروک شانکس زمین پر جا گری۔ جب بلیک کا وزن رون کے ٹوٹے ہوئے پاؤں پر پڑا تو وہ بلبلا اُٹھا۔

''سیریس نہیں......'' لوپن نے چھلانگ کر بلیک کو پکڑ لیا اور جلدی سے اسے رون سے دور ہٹایا۔ ''رک جاؤ......تم اس طرح سے اسے مار نہیں سکتے۔ ان لوگوں کو سمجھانا بھی ہوگا......ہمیں ان لوگوں کو پوری بات بتانا ہوگی......''

''ہم ان لوگوں کو پوری بات بعد میں بھی بتا سکتے ہیں......'' بلیک غراتے ہوئے بولا۔ وہ لوپن کی گرفت سے نکلنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اس کا ایک ہاتھ اب بھی ہوا میں اُٹھا ہوا تھا جیسے وہ سکے برز تک پہنچنے کی کوشش کر رہا ہو، دوسری طرف سکے برز انہیں دیکھ کر خوفزدہ تھا اور اپنی جان بچانے کیلئے ہاتھ پیر مار رہا تھا۔ اس کے منہ سے تیز چیخوں کی آواز نکل رہی تھیں۔

وہ رون کی گرفت سے نکلنے کی کوشش میں اس کے چہرے اور گردن پر اپنے پنجوں کی خراشیں ڈال رہا تھا۔

''انہیں ہر بات جاننے کا پورا پورا حق ہے......'' لوپن اپنے الفاظ چبا چبا کر بولے۔ وہ بری طرح سے ہانپ رہے تھے اور دونوں

ہاتھوں سے بلیک کو پیچھے ہٹانے کی پوری کوشش کر رہے تھے۔''وہ رون کا پالتو چوہا بنا رہا......اس کہانی کے کچھ حصوں کو تو میں بھی نہیں سمجھ پایا ہوں۔اور پھر ہیری بھی تو ہے......تمہیں ہیری کو سچائی بتانا ہوگی......سیریس!''

بلیک نے تگ و دو کرنا چھوڑ دی، حالانکہ اس کی اندر دھنسی ہوئی آنکھیں ابھی تک سکے برز کو کھا جانے والی نظروں سے گھور رہی تھیں جو رون کو کاٹتے ہوئے، کھروچتے ہوئے بھاگنے کی کوشش کر رہا تھا اور اس کی لہولہان مٹھیوں میں سختی سے دبا ہوا تھا۔

''تو پھر ٹھیک ہے......'' بلیک نے اپنی نظریں چوہے سے ہٹائے بغیر ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا۔''انہیں جو بتانا چاہتے ہو...... بتا ڈالو۔مگر جلدی کرو ریمس!......میں آج وہ قتل جلدی کرنا چاہتا ہوں جس کی میں نے بارہ سال تک سزا کاٹی ہے......''

''تم دونوں کا دماغ چل گیا ہے......'' رون نے کانپتے ہوئے کہا اور ہرمائنی اور ہیری کی طرف مدد کیلئے دیکھا۔''یہ بے سروپا باتیں بہت ہو چکیں۔اب ہمیں یہاں جانا چاہئے۔''

اس نے اپنے صحیح پاؤں پر اُٹھنے کی کوشش لیکن اسی وقت لوپن نے اپنی چھڑی نکال کر سکے برز پر تان لی تھی۔

''میری پوری بات سن لو رون!'' انہوں نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔''بس سنتے وقت پیٹر کو یونہی کس کر پکڑے رہنا......''

''یہ پیٹر نہیں...... سکے برز ہے!'' رون حلق پھاڑ کر چیخا۔اور چوہے کو اپنی جیب میں ڈالنے کی کوشش کی لیکن چوہا پوری قوت سے جم کر کر مزاحمت کر رہا تھا۔ رون لڑکھڑایا اور لہرا کر نیچے گرنے لگا۔ٹھیک اسی وقت ہیری نے اسے اپنے ہاتھوں پر سنبھالا اور پلنگ پر بیٹھا دیا۔پھر وہ بلیک کو نظر انداز کرتے ہوئے لوپن کی طرف مڑا۔

''بہت سارے لوگوں نے پٹی گو کو بیچ سڑک میں مرتے ہوئے دیکھا تھا۔'' ہیری کڑکتے ہوئے بولا۔''اس واقعے کے وہ سب گواہ تھے......''

''انہوں نے وہ نہیں دیکھا جیسا وہ چاہتے تھے کہ انہوں نے دیکھا تھا!'' بلیک نے طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔وہ اب بھی سکے برز کو رون سے ہاتھوں سے چھیننے کے درپے دکھائی دے رہا تھا۔

''سب نے یہی سوچا کہ سیریس نے پیٹر کو مار ڈالا۔'' لوپن نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔''میں بھی یہی یقین کرتا رہا...... جب تک میں آج رات کو وہ نقشہ نہیں دیکھا تھا۔کیونکہ نقشہ کبھی جھوٹ نہیں بولتا ہے...... پیٹر پٹی گو زندہ ہے...... رون اسے پکڑے ہوئے ہے ہیری!''

ہیری نے رون کی طرف دیکھا اور جب ان دونوں کی نظریں آپس میں ملیں تو وہ دل ہی دل میں قائل ہو گئے کہ بلیک اور لوپن دونوں کے دماغوں میں خلل پیدا ہو چکا تھا۔ان کی کہانی بے تکی اور لاحاصل تھی۔ سکے برز، پیٹر پٹی گو کیسے ہو سکتا تھا؟ اژقبان نے بلیک کے دماغ کو پوری طرح بے کار کر دیا تھا لیکن لوپن بھی اس کے سروں میں سر کیوں ملا رہا تھا......؟

ہرمائنی نے کانپتی ہوئی آواز میں کہا جیسے پروفیسر لوپن سے اصلی بات اگلوانے کی کوشش کر رہی ہو۔''لیکن پروفیسر لوپن!......

سکے برز، پٹی گو نہیں ہوسکتا...... یہ سچ نہیں ہوسکتا......آپ جانتے ہیں کہ یہ سچ نہیں ہوسکتا......''

''یہ سچ کیوں نہیں ہوسکتا......؟'' لوپن نے نہایت اطمینان سے پوچھا۔ جیسے وہ کلاس میں ہوں اور ہرمائنی نے انجوط نامی جادوئی جانور کے ساتھ آنے والی کوئی پریشانی بیان کی ہو۔

''کیونکہ......اگر پیٹر پٹی گو بھیس بدل چوپائی جادوگر ہوتا تو لوگوں کو یہ پتہ چل جاتا۔ پروفیسر میک گوناگل نے ہمیں کلاس میں بھیس بدل چوپائی جادوگر کے بارے میں پڑھایا تھا۔ اپنا ہوم ورک کرتے وقت میں نے ان کی تشریح بھی لکھی تھی۔ محکمہ جادوئی وزارت ان جادوگروں اور جادوگرنیوں کی مکمل فہرست رکھتا ہے جو جانور کا بہروپ بدلنے کی مہارت رکھتے ہیں۔ اس کا باقاعدہ ایک رجسٹر بنایا گیا ہے۔ اس میں وہ ساری تفصیل بھی درج ہے کہ بھیس بدل چوپائی جادوگر کس کس جانور کی شکل اختیار کر سکتے ہیں۔ ان کی نشانیاں کیا ہیں اور ایسی ہی بہت سی چیزیں...... میں نے جا کر خود وہ رجسٹر دیکھا تھا۔ اس میں پروفیسر میک گوناگل کا نام بھی موجود تھا۔ اس صدی میں صرف سات بھیس بدل چوپائی جادوگر ہوئے ہیں اور پٹی گو کا نام ان میں کہیں بھی درج نہیں تھا......''

ہیری دل ہی دل میں اس بات پر داد دیئے بغیر نہ رہ پایا تھا کہ ہرمائنی اپنے ہوم ورک کیلئے کتنی کڑی محنت کرتی ہے لیکن وہ ایسا زیادہ دیر تک نہیں کر پایا کیونکہ لوپن اس کی بات سن کر ہنسنے لگے تھے۔

''تم نے بالکل صحیح کہا ہرمائنی......!'' وہ بھنویں اُٹھا کر بولے۔ ''لیکن محکمہ وزارت جادو کو آج تک یہ معلوم نہیں ہو پایا کہ تین بھیس بدل چوپائی جادوگر ایسے تھے جو ہوگورٹس میں گھومتے رہتے تھے۔ کیونکہ ان کے ناموں کا کوئی ریکارڈ ان کے پاس نہیں تھا......''

''اگر تم انہیں پوری کہانی سنا رہے ہو تو جلدی کرو ریمس!'' بلیک غراتے ہوئے بولا جو سکے برز کی ہر کوشش کو غور سے دیکھ رہا تھا۔ ''میں نے بارہ سال تک انتظار کیا ہے......میں اب مزید انتظار کی اذیت نہیں سہہ سکتا ہوں......''

''ٹھیک ہے......لیکن تمہیں میری مدد کرنا ہوگی سیریس!'' لوپن نے کہا۔ ''میں صرف یہ جانتا ہوں کہ یہ کیسے شروع ہوا......؟''

لوپن رُک گئے۔ ان کے پیچھے ایک زوردار چرچراہٹ کی آواز آئی۔ بیڈروم کا دروازہ اپنے آپ کھل گیا۔ پانچوں لوگوں نے دروازے کو گھور کر دیکھا۔ پھر لوپن اس کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے گئے اور باہر جھانکنے لگے۔ ''کوئی نہیں ہے......''

''یہاں پر بھوت رہتے ہیں......'' رون نے جلدی سے کہا۔

''نہیں ایسا کچھ نہیں ہے......'' لوپن اب بھی دروازے کی طرف عجیب نظروں سے گھور رہے تھے۔ ''چیختے بنگلے میں کوئی بھوت نہیں رہتا......قصبے والے جو چلانے کی آوازیں اور چیخیں سنتے تھے وہ میری ہی تھیں......''

انہوں نے اپنی آنکھوں کے سامنے سے اپنے بھورے بال ہٹائے۔ ایک پل کچھ سوچا پھر دوبارہ مخاطب ہوئے۔ ''ساری بات یہیں سے شروع ہوتی ہے......میرے بھیڑیائی انسان بننے سے...... یہ سب کچھ نہیں ہوتا......اگر بھیڑیائی انسان نے مجھے نہ کاٹا ہوتا۔ اور اگر میں اتنا بیوقوف نہ ہوتا......''

وہ سنجیدہ اور تھکے ہوئے لگ رہے تھے۔ رون نے بیچ میں بولنے کی کوشش کرنا چاہی مگر ہرمائنی نے اسے روک دیا۔ وہ لوپن کو بہت غور سے دیکھ رہی تھی۔

''جب مجھے بھیڑیائی انسان نے کاٹا تو میں بہت چھوٹا تھا، میرے والدین نے میرے لئے بڑی بھاگ دوڑ کی مگر ان دنوں اس بیماری کا کوئی علاج نہیں تھا۔ پروفیسر سنیپ میرے لئے جو مرکب بناتے ہیں، وہ حال میں ہی دریافت ہوا ہے۔ اس سے میں کافی حد تک محفوظ بن جاتا ہوں۔ چاند کی چودھویں رات کے ٹھیک پہلے والے ہفتے میں اس مرکب کو بلاناغہ پینے کے بعد روپ بدلتے وقت میں میں پوری طرح ہوش وحواس میں رہتا ہوں ...... میں ایک غیر نقصان دہ بھیڑیا بن کر اپنے دفتر میں بند ہو جاتا ہوں اور چاند کے گھٹنے کا انتظار کرتا ہوں۔''

''بہرحال! اس خاص مرکب دوا کی دریافت سے پہلے میں مہینے میں ایک بار خطرناک بھیڑیئے میں بدل جاتا تھا۔ ہوگورٹس میں پڑھنا مجھے ناقابل یقین خواب کی مانند لگتا تھا کیونکہ باقی طلباء کے والدین یہ کبھی نہیں چاہتے کہ ان کے بچے میرے آس پاس رہیں......''

''لیکن اسی دوران ڈمبل ڈور ہیڈ ماسٹر کے عہدے پر تعینات ہو گئے۔ ان کا نظریہ دوسرے جادوگروں سے الگ اور قابل تحسین تھا۔ انہوں نے کہا کہ اگر ہم کچھ احتیاطی تدابیر برتیں تو میں سکول میں پڑھ سکتا ہوں۔'' لوپن نے آہ بھر کر ہیری کی طرف دیکھا۔ ''میں نے تمہیں مہینہ بھر پہلے بتایا تھا کہ جس سال میں ہوگورٹس آیا تھا، جھگڑالو درخت اسی سال لگایا گیا تھا...... سچ تو یہ ہے کہ اسے لگایا ہی اسی لئے گیا تھا کیونکہ میں ہوگورٹس سے آچکا تھا۔ یہ مکان ......'' لوپن نے اُداسی سے کمرے کو دیکھتے ہوئے کہا۔ ''اس تک آنے والی سرنگ ...... میرے ہی استعمال کے لئے بنائی گئی تھی۔ مہینے میں ایک بار مجھے سکول سے نکال کر اس جگہ پر لایا جاتا تھا تاکہ میں بھیڑیا بن سکوں۔ سرنگ کے منہ پر درخت اسی لئے لگایا گیا تھا تاکہ کوئی بھی میرے پاس نہ پہنچ پائے کیونکہ میں خطرناک تھا اور کسی کو بھی کاٹ سکتا تھا......''

ہیری نہیں جانتا تھا کہ یہ کہانی آگے کہاں جائے گی لیکن وہ پوری توجہ سے سننے میں مشغول تھا۔ لوپن کے علاوہ صرف سکے برز کی ہی ڈری ہوئی چیخوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔

''ان دنوں میرا بھیڑیا والا روپ انتہائی خطرناک اور دیوانگی سے بھرپور ہوتا تھا۔ انسان سے بھیڑیئے کے خدوخال میں بدلنا بڑا کٹھن اور تکلیف دہ عمل ہوتا ہے۔ مجھے انسانوں سے الگ کر دیا جاتا تھا تاکہ میں انہیں کاٹ نہ لوں۔ اسی لئے میں خود کو ہی کاٹتا اور کھروچتا رہتا تھا۔ قصبے والوں نے میرے چلانے کی آوازیں اور چیخوں کو سن کر سوچا کہ وہ شاید کسی خوفناک بھوت کی آوازیں سن رہے ہیں۔ ڈمبل ڈور نے بھی اس افواہ کو پھیلانے میں معاونت کی۔ حالانکہ یہ بنگلہ برسوں سے خالی مگر پرسکون تھا۔ لیکن اب بھی قصبے والے اس کے پاس آنے سے ڈرتے ہیں۔''

''اگر میرے روپ بدلنے والے واقعات تو چھوڑ دیا جائے تو میں زندگی میں اتنا خوش پہلے کبھی نہیں تھا۔ پہلی بار میرے پاس

دوست تھے، تین اچھے دوست......سیریس بلیک......پیٹر پٹی گو......اور ظاہر ہے، ہیری تمہارے والد......جیمس پوٹر!''

''اب میرے تینوں دوستوں کا دھیان اس طرف جانا ہی تھا کہ میں مہینے میں ایک بار غائب ہو جاتا تھا۔ میں نے ہر طرح کے بہانے تراشے۔ میں نے انہیں بتایا کہ میری ماں بیمار تھی اور مجھے اس سے ملنے کیلئے گھر جانا پڑتا تھا......میں اس دہشت میں مبتلا تھا کہ جس پل انہیں سچائی معلوم ہو جائے گی تو وہ میرا ساتھ چھوڑ دیں گے۔ لیکن ہر مائنی! انہوں نے بھی تمہاری طرح سچائی تک رسائی حاصل کر ہی لی......''

''لیکن انہوں نے میرا ساتھ نہیں چھوڑا۔ اس کے بجائے انہوں نے میرے لئے ایسا کچھ کیا جس سے میرا روپ بدلنا......سب کیلئے کم خطرناک ہوتا چلا گیا، بلکہ یہ کہنا زیادہ اچھا ہوگا کہ وہ میری زندگی کا سب سے بہترین وقت بن گیا۔ وہ میرے لئے بھیس بدل چوپائی جادوگر بن گئے۔''

''میرے والد بھی......؟'' ہیری نے حیرانگی سے پوچھا۔

''ہاں!'' لوپن نے سر ہلایا۔ ''بھیس بدل چوپائی جادوگر کیسے بنا جاتا ہے؟ یہ معلوم کرنے کیلئے انہیں تین سال لگ گئے۔ تمہارے والد اور سیریس بلیک کافی ہوشیار اور ذہین طلباء میں سے ایک تھے اور یہ اچھی بات تھی کیونکہ بھیس بدل چوپائی جادوگر بننے کے عمل میں عموماً خوفناک نتائج بھی سامنے آسکتے تھے۔ یہ بھی ایک خاص وجہ ہے کہ محکمہ وزارتِ جادو بھیس بدل چوپائی جادوگر بننے کی کوشش کرنے والے لوگوں پر کافی کڑی نظر رکھتا ہے۔ پیٹر کو جیمس اور سیریس کی مدد کی ضرورت پڑی۔ آخرکار ہمارے پانچویں سال میں انہوں نے یہ کام کر دکھایا۔ وہ تینوں اب خواہش کے مطابق جانوروں کا کامیاب بہروپ بدلنے پر قادر تھے۔''

''لیکن اس سے آپ کو کیسے مدد ملی؟'' ہر مائنی نے الجھے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

''وہ انسان کے روپ میں میرے ساتھ نہیں رہ سکتے تھے اسی لئے وہ جانور بن کر میرے ساتھ رہنے لگے۔'' لوپن نے دھیمی آواز میں کہا۔ ''بھیڑیائی انسان، بھیڑیئے کی شکل میں صرف انسانوں کیلئے خطرناک اور نقصان دہ ثابت ہوتے ہیں۔ وہ ہر مہینے جیمس کے غیبی چوغے میں چھپ کر سکول سے باہر نکلتے تھے پھر وہ بھیس بدل لیتے تھے......پیٹر جو سب سے چھوٹا تھا۔ جھگڑالو درخت کی حملہ آور شاخوں کے نیچے سے پھسلتا ہوا تنے کے پاس پہنچ جاتا تھا اور اسے پرسکون کرنے والی گانٹھ کو دبا دیتا تھا۔ پھر وہ سب سرنگ کے ذریعے مجھ تک پہنچ جاتے تھے۔ ان کے ساتھ رہنے کی وجہ سے میں کم خطرناک ہو گیا تھا۔ میرا بدن تو بھیڑیئے جیسا دکھائی دیتا تھا لیکن ان کے ساتھ رہنے کی وجہ سے میرا دماغ بھیڑیئوں کی طرح کا نہیں رہتا تھا۔''

''جلدی کرو......ریمس!'' بلیک غرایا۔ جو سکے برز کو اب بھی بھوکے شیر کی مانند گھور رہا تھا۔

''میں وہیں پہنچ رہا ہوں سیریس!......میں وہیں پر آ رہا ہوں!'' لوپن نے تیزی سے کہا۔ ''چونکہ اب ہم سب روپ بدل سکتے تھے، اس لئے ہمارے سامنے کئی اہم گتھیاں کھلتی چلی گئیں۔ ہم قید سے نکل آزاد گھومنے لگے۔ سیریس اور جیمس اتنے بڑے جانور میں

بدلتے تھے کہ وہ کسی بھی دیوہیکل بھیڑیئے پر بآسانی قابو پا سکتے تھے۔ مجھے نہیں لگتا کہ ہوگورٹس کے کسی بھی ایک طالب علم کو ہوگورٹس کے میدان اور ہوگورٹس کے بیرونی راستوں کے بارے میں اتنی معلومات حاصل ہو سکتی ہیں، جتنی اس دوران ہمیں ہو چکی تھی......اور پھر ہم نے وہ نقشہ بنایا۔ اور اس پر اپنے اپنے مخفی نام تحریر کر دیئے۔ سیریس بلیک، پیڈ فٹ ہے، پیٹر پٹی گو، وارم ٹیل ہے، جیمس پوٹر، پرونکس تھا۔''

''وہ کس طرح کے جانور بن......'' ہیری نے پوچھنے کی کوشش کی مگر ہرمائنی نے فوراً بات کاٹ دی۔

''پھر بھی یہ سچ مچ خطرناک تھا۔ اندھیرے میں ایک بھیڑیائی انسان کے ساتھ چاروں طرف گھومنا......اگر آپ دوسروں کو جل دے کر بھاگ نکلتے اور کسی کو کاٹ لیتے تو......؟''

''یہ ایک ایسا احساس ہے جو اب مجھے بہت اذیت دیتا ہے۔'' لوپن کے لہجے میں بھاری پن تھا۔ ''اور ایسے حادثے ہوتے ہوتے بچے تھے۔ ہم بعد میں ان کے بارے میں ہنستے تھے۔ ہم اس وقت چھوٹے تھے، بغیر سوچے سمجھے کام کرتے تھے۔ اپنی اس بہادری اور بے خوفی پر ہمیں گھمنڈ تھا......''

''میں کئی بار خود کو ملزم محسوس کرتا ہوں کہ میں نے ڈمبل ڈور کے حد سے زیادہ اعتماد کو قتل کیا۔ انہوں نے مجھے کسی کی پرواہ نہ کرتے ہوئے ہوگورٹس میں داخلہ دیا۔ جب کوئی دوسرا ہیڈ ماسٹر ایسا کرنے کو بالکل تیار نہیں تھا۔ انہیں یہ پتہ ہی نہیں تھا کہ میں ان کے قوانین کو توڑ رہا تھا جو انہوں نے میری اور دوسروں کی حفاظت کیلئے تشکیل دیئے تھے۔ انہیں یہ کبھی پتہ نہیں چلا کہ میں نے تین ساتھی طلباء کو غیر قانونی ڈھنگ سے بھیس بدل چوپائی جادوگر بننے کیلئے معاونت کی۔ لیکن پھر اگلے تیار ہونے والے مہماتی منصوبے کی تیاری میں میں ہمیشہ اپنی مجرمانہ احساسات کو دبانے میں کامیاب ہو جاتا تھا......اور میں اب بھی نہیں بدلا ہوں......''

لوپن کا چہرہ سفید ہو گیا تھا اور ان کی آواز میں دُکھ سے بھرے نفرت کے احساسات جھلک رہے تھے۔ ''اس پورے سال میں خود سے نبرد آزما رہا اور سلگتا رہا کہ مجھے ڈمبل ڈور کو یہ بتا دینا چاہئے کہ سیریس بلیک ایک بھیس بدل چوپائی جادوگر ہے۔ لیکن میں ایسا نہیں کر پایا......کیوں؟ کیونکہ میں بہت بزدل ہوں۔ اس کا مطلب یہ تسلیم کرنا تھا کہ سکول میں پڑھتے وقت میں نے ان کے اعتماد کو توڑ ڈالا تھا اور دوسروں کو اپنے ساتھ آنے کیلئے مجبور کیا تھا......ڈمبل ڈور کا اعتماد میرے لئے بہت معنی رکھتا ہے۔ انہوں نے میرے جو کچھ کیا وہ دوسرا نہیں کر سکتا تھا۔ انہوں نے مجھے ہوگورٹس میں داخلہ دیا اور پھر انہوں نے مجھے ملازمت بھی دی۔ جب باقی سب نے مجھے مسترد کر دیا تھا۔ ایک بھیڑیائی انسان ہونے کی وجہ سے مجھے کہیں ملازمت نہیں ملتی ہے۔ اور اس لئے میں نے خود کو یقین دلایا کہ سیریس بلیک سکول میں ان تاریک طاقتوں کا استعمال کر کے گھس رہا تھا جو اس نے والڈی مورٹ سے سیکھی تھیں۔ اس کا اس کے بھیس بدل چوپائی جادوگری سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ تو ایک طرح سے سنیپ میرے بارے میں شروع سے ہی صحیح سوچ لئے ہوئے تھا......''

''سنیپ......؟'' بلیک نے نفرت بھرے لہجے میں کہا اور پہلی بار سکے برز سے اپنی آنکھ ہٹا کر لوپن کی طرف دیکھا۔ ''سنیپ کا اس

معاملے سے کیا تعلق ہے؟''

''وہ یہیں ہے سیریس!'' لوپن نے بھرائے ہوئے لہجے میں کہا۔ ''وہ یہیں ہوگورٹس میں پڑھ رہا ہے۔'' انہوں نے ہیری، رون اور ہرمائنی کی طرف دیکھا۔

''سنیپ بھی سکول میں ہمارے ساتھ پڑھتا تھا۔ جب تاریک جادو سے حفاظت کی کلاس کیلئے استاد کے عہدے پر مجھے نوکری دی گئی تو اس نے اس کی بھرپور مخالفت کی۔ وہ تمام سال ڈمبل ڈور سے یہی احتجاج کرتا رہا کہ میں بھروسے کے قابل نہیں ہوں۔ اس کے پاس اس کی کئی وجوہات تھیں۔ سیریس نے اس کے ساتھ ایک ایسا مذاق کیا تھا، جس میں اس کی جان جا سکتی تھی اور اس مذاق کی جڑ بھی 'میں' ہی تھا......''

بلیک نے اہانت آمیز آواز نکالی۔ ''اس کے ساتھ یہی ہونا چاہئے تھا۔ چھپ چھپ کر وہ یہ پتہ لگانے کی کوشش کرتا تھا کہ ہم کہاں جاتے ہیں؟......وہ ہمیں سکول سے نکلوانے کے درپے تھا۔'' سیریس کی اس بات میں گہری نفرت چھپی ہوئی صاف جھلک رہی تھی۔

''سیورس کو اس چیز میں بے حد دلچسپی تھی کہ میں ہر مہینے کہاں جاتا تھا؟'' لوپن نے ہیری، رون اور ہرمائنی سے کہا۔ ''تم تو جانتے ہو۔ ہم ایک ہی کلاس میں پڑھتے تھے۔ ہم ایک دوسرے کو پسند نہیں کرتے تھے۔ وہ خاص طور پر جیمس سے چڑتا تھا...... مجھے لگتا ہے کہ کیوڈچ کپ پر جیمس کی کامیابی کے باعث وہ اس سے جلنے لگا تھا...... چاہے جو بھی ہو، سنیپ نے ایک شام کو مجھے میڈم پامفری کے ہمراہ میدان عبور کرتے ہوئے دیکھا، جب وہ مجھے روپ بدلنے کیلئے جھگڑالو درخت کے پاس لے جا رہی تھیں۔ سیریس نے مسخری کرتے ہوئے سنیپ کو یہ بتا دیا کہ جھگڑالو درخت کی جڑ والی سرنگ میں جانے کیلئے وہ ایک لمبی چھڑی سے تنے کی گانٹھ کو دبا دے۔ ظاہر ہے سنیپ نے اس کی کوشش کی......اگر وہ اس بنگلے تک آ گیا ہوتا تو یقیناً اسے ایک خونخوار بھیڑیائی انسان سے ملاقات کرنا پڑتی جو اس کیلئے خوشگوار ثابت نہ ہوتی۔ لیکن جب تمہارے والد کو اس کی خبر ہوئی کہ سیریس نے کتنا خطرناک مذاق کیا ہے تو وہ جلدی سے سنیپ کے پیچھے بھاگے۔ انہوں نے اپنی جان جوکھوں میں ڈالتے ہوئے سنیپ کو پیچھے کھینچ لیا۔ لیکن سنیپ نے سرنگ کے اختتام پر مجھے دیکھ لیا تھا۔ ڈمبل ڈور نے اسے ہدایت کی کہ وہ یہ بات کسی اور کو نہ بتائے لیکن اسی وقت سے وہ یہ حقیقت جان گیا تھا کہ میں کیا تھا......؟''

''تو اسی لئے سنیپ آپ کو پسند نہیں کرتے ہیں۔'' ہیری نے دھیمی آواز میں پوچھا۔ ''کیونکہ وہ ہمیشہ سوچتے ہیں کہ آپ بھی اس مذاق میں شامل تھے؟''

''ہاں! یہ سچ ہے!'' لوپن نے کے پیچھے والی دیوار سے ایک سرگوشی نما غصیلی آواز گونجی۔

سیورس سنیپ غیبی چوغہ اتارتا ہوا دکھائی دے رہا تھا اور اس کی چھڑی سیدھے لوپن کی طرف اُٹھی ہوئی تھی۔

☆☆☆☆

انیسواں باب

# لارڈ والڈی مورٹ کا خدمت گزار

ہرمائنی چیخی۔ بلیک اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ ہیری ایسے دکھائی دیا جیسے اسے بجلی کا زوردار جھٹکا لگا ہو۔

''مجھے یہ جھگڑالو درخت کے پاس ملا تھا۔'' سنیپ نے چوغہ ایک طرف پھینکتے ہوئے اور چھڑی کو لوپن کے سینے کی طرف تانتے ہوئے کہا۔ ''یہ چوغہ بہت کام آیا پوٹر...... میں تمہارا شکریہ ادا کرتا ہوں......''

سنیپ تھوڑا ہانپ رہے تھے مگر ان کے چہرے پر فاتحانہ تاثرات کی جھلک گہری تھی۔

''تم شاید یہ سوچ کر حیران ہو رہے ہو گے کہ مجھے یہ کیسے معلوم ہوا کہ تم یہاں ہو؟'' سنیپ نے زہریلی آواز میں کہا۔ اس کی آنکھوں میں تیز چمک تھی۔ ''لوپن! تھوڑی دیر پہلے میں تمہارے دفتر میں گیا تھا۔ تم آج اپنا مرکب پینا بھول گئے تھے۔ اس لئے میں مرکب لے کر جب وہاں پہنچا تو یہ میری خوش قسمتی تھی کہ میں وہاں صحیح وقت پر پہنچ گیا...... میرا مطلب ہے کہ میری خوش قسمتی تھی کہ تمہاری میز پر ایک نقشہ کھلا پڑا تھا۔ اس پر ایک نظر ڈالتے ہی میں وہ سب جان گیا جو میں نے ہمیشہ سے جاننا چاہتا تھا۔ میں نے تمہیں اس سرنگ میں بھاگتے اور اوجھل ہوتے ہوئے دیکھا۔''

''سیورس!'' لوپن نے کہنا شروع کیا لیکن سنیپ نے ان کی بات کاٹ دی۔

''لوپن! میں نے ہیڈ ماسٹر سے بار بار کہا تھا کہ تم اپنے پرانے دوست بلیک کو محل کے اندر لانے میں مدد کر رہے ہو اور یہ رہا اس کا ثبوت...... میں نے خواب میں بھی نہیں سوچا تھا کہ تم اسے چھپانے کیلئے اپنی پرانی جگہ کا استعمال کرنے کی ہمت کرو گے۔''

''سیورس! تم غلطی کر رہے ہو۔'' لوپن نے جلدی سے کہا۔ ''تمہیں پوری بات نہیں معلوم ہے۔ میں سب کچھ واضح کر سکتا ہوں...... سیریس یہاں ہیری کو مارنے کیلئے نہیں آیا ہے......''

''آج رات اژقبان میں دو اور لوگ جائیں گے۔'' سنیپ نے پھنکارتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھوں میں اب دیوانگی جیسی چمک امڈ آئی تھی۔ ''میں یہ دیکھنے میں دلچسپی رکھتا ہوں کہ ڈمبل ڈور اسے کیسے برداشت کرتے ہیں؟...... انہیں پورا اعتماد تھا کہ تم قابل بھروسہ ہو لوپن!...... جیسے بھیڑیائی انسان کو پالتو بنایا جا سکتا ہو......''

''یہ حماقت ہے!'' لوپن نے دھیمی آواز میں کہا۔ ''کیا سکول کے دنوں کی پرانی جلن کی وجہ سے تم کسی بے قصور آدمی کو دوبارہ اژقبان بھیجو گے؟''

''دھڑاک......'' سانپ جیسی پتلی رسیاں سنیپ کے چھڑی سے باہر نکلی اور لوپن کے چہرے، کلائیوں اور ٹانگوں پر بندھتی چلی گئیں۔ اس سے لوپن کا توازن بگڑ گیا اور وہ فرش پر ڈھیر ہوتا چلا گیا۔ وہ رسیوں کی کسی ہوئی گرفت میں ہل بھی نہیں پا رہا تھا۔ غصے سے غراتا ہوا بلیک سنیپ کی طرف بڑھا لیکن سنیپ نے تیزی سے اپنی چھڑی سیدھی بلیک کی آنکھوں کے درمیان تان دی تھی۔

''مجھے کوئی ایک وجہ دو!'' انہوں نے سرگوشی نما زہریلی آواز میں کہا۔ ''مجھے اس کے استعمال کی کوئی ایک وجہ دو......اور میں قسم کھاتا ہوں کہ میں تمہیں مار دوں گا۔''

بلیک رُک گیا۔ یہ کہنا مشکل تھا کہ کس کے چہرے پر زیادہ نفرت جھلک رہی تھی۔

ہیری اپنی جگہ پر اتنا لاغر کھڑا تھا جیسے اسے لقوہ مار گیا ہو۔ وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ کیا کیا جائے یا پھر کس پر یقین کیا جائے؟ اس نے رون اور ہرمائنی کی طرف دیکھا۔ رون بھی اسی کی طرح گہری الجھن میں ڈوبا ہوا دکھائی دے رہا تھا اور بھاگنے کی کوشش کرتے سکے برز کو پکڑے رکھنے کے لئے اب بھی دشواری کا شکار تھا۔ بہرحال ہرمائنی نے سنیپ کی طرف بے یقینی سے ایک قدم بڑھایا اور بولی۔

''پروفیسر سنیپ! اس میں......اس میں بھلا کیا نقصان ہوگا کہ ہم ان کی پوری بات سن لیں ہے نا؟''

''مس گرینجر! تمہیں سکول سے نکالا جا سکتا ہے......!'' سنیپ نے تھوک اُڑاتے ہوئے کہا۔ ''تم، پوٹر اور ویزلی ایک خونی اور بھیڑیائی انسان کے ساتھ پائے گئے ہو۔ زندگی میں کم سے کم ایک بار تو اپنی زبان بند رکھو......''

''لیکن اگر......اگر کوئی غلطی ہوئی......''

''چپ رہو......احمق لڑکی!'' سنیپ بری طرح سے چلائے۔ اس کی حالت دیوانوں جیسی ہو گئی تھی۔ ''جس چیز کو تم جانتی سمجھتی نہیں ہو۔ اس کے بارے میں مت بولو۔'' بلیک کے چہرے کی طرف تنی ہوئی ان کی چھڑی سے چنگاریاں نکلنے لگیں۔ ہرمائنی یکلخت چپ ہو گئی۔

''انتقام بہت میٹھا ہوتا ہے۔'' سنیپ نے بلیک سے کہا۔ ''بڑے دنوں سے حسرت تھی کہ تمہیں میں ہی پکڑوں......''

''تم سے غلطی ہو رہی ہے سیورس!'' بلیک غراتے ہوئے بولا۔ ''اگر یہ لڑکا اپنے چوہے کو سکول تک اپنے ساتھ لے جائے گا۔'' اس نے اپنا سر رون کی طرف جھٹکتے ہوئے کہا۔ ''تو میں چپ چاپ بغیر کسی حرکت کے وہاں چلا جاؤں گا......''

''سکول تک......؟'' سنیپ نے نرم لہجے میں کہا۔ ''مجھے نہیں لگتا کہ ہمیں اتنی دور جانے کی ضرورت پڑے گی۔ میں تو جھگڑالو درخت کے باہر نکلتے ہی روح کھچڑوں کو بلوا لوں گا۔ وہ تمہیں دیکھ کر بہت خوش ہوں گے بلیک......اتنے خوش ہوں گے کہ وہ تمہیں فوراً چوم لیں گے۔''

بلیک کے چہرے پر جو تھوڑا بہت رنگ تھا وہ بھی اُڑ گیا۔

''تمہیں...... تمہیں میری بات سننا چاہئے۔'' اس نے اٹکتی ہوئی آواز میں کہا۔ ''چوہے...... چوہے کو دیکھو......''

لیکن سنیپ کی آنکھوں میں دیوانگی کی چمک گہری ہوتی چلی گئی جو ہیری نے پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی۔ وہ کچھ سننے یا سمجھنے کیلئے تیار ہی نہیں تھے۔

''اب سب لوگ چلو......'' انہوں نے چٹکی بجائی اور لوپن کی رسیوں کی ڈور اُڑ کر ان کے ہاتھ میں آ گئی۔ ''میں اس بھیڑ یائی انسان کو کھینچ کر لے چلتا ہوں......شاید روح کھچڑ اِسے بھی چوم لیں۔'' اس سے پہلے کہ ہیری جان پاتا کہ وہ کیا کر رہا ہے؟ اس نے تین قدموں میں کمرہ پار کیا اور راستہ روک کر دروازے میں کھڑا ہو گیا۔

''راستے سے ہٹ جاؤ پوٹر! تم پہلے ہی کافی مشکل میں ہو۔'' سنیپ نے غراتے ہوئے کہا۔ ''اگر میں تمہاری جان بچانے کیلئے یہاں پر نہیں آتا......''

''پروفیسر لوپن مجھے اس سال سینکڑوں بار مار سکتے تھے۔'' ہیری نے کہا۔ ''جب میں نے روح کھچڑوں سے محفوظ رہنے کی تعلیم ان سے حاصل کی تھی تو میں ان کے پاس کئی بار تنہا تھا۔ اگر وہ بلیک کی مدد کر رہے تھے تو انہوں نے مجھے اسی وقت کیوں نہیں مار ڈالا......؟''

''مجھے کیا پتہ کہ بھیڑ یائی انسان کا دماغ کس طرح سے سوچتا ہے؟'' سنیپ نے غصے سے کہا۔ ''راستے سے ہٹ جاؤ...... پوٹر!''

''آپ پاگل ہو چکے ہیں۔'' ہیری بری طرح سے چیخا۔ ''انہوں نے سکول میں آپ کے ساتھ مذاق کیا تھا، اسی لئے آپ کچھ سمجھنے کو تیار ہی نہیں ہیں......''

''چپ رہو! میں اس طرح کی باتیں نہیں سنوں گا۔'' سنیپ چیخے اور پہلے سے کہیں زیادہ خونخوار دکھائی دیئے۔ ''پوٹر! جیسا باپ، ویسا ہی بیٹا...... میں نے ابھی ابھی تمہاری جان بچائی ہے۔ تمہیں تو گھٹنوں کے بل بیٹھ کر میرا شکریہ ادا کرنا چاہئے۔ مگر نہیں تم تو اسی قابل تھے کہ وہ تمہیں مار ڈالتے۔ تم بھی اپنے باپ کی طرح ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر جاتے۔ تمہاری طرح انہوں بھی بلیک پر بھروسہ کیا تھا۔ تم بھی اسی اکڑ میں مرتے کہ بلیک پر شک کرنا غلط ہے۔ اب راستے سے ہٹ جاؤ، ورنہ میں تمہیں زبردستی راستے سے ہٹا دوں گا...... راستہ چھوڑ دو پوٹر!''

ہیری نے ایک ہی پل میں فیصلہ کر لیا تھا۔ سنیپ اس کی طرف ایک بھی قدم آگے بڑھا پائے اس سے پہلے ہی اس نے اپنی چھڑی اُٹھا لی۔

''نہتے ہو جاؤ......''

وہ چیخا۔ یہ کہنے والی آواز اسی کی اکیلی نہیں تھی۔ ایک زوردار دھماکہ ہوا۔ جس سے دروازے کی چولیں ہل کر رہ گئیں۔ سنیپ ہوا

میں اُڑتے ہوئے دیوار سے جاٹکرایا اور پھر پھسل کر زوردار آواز میں فرش پر جا گرے۔ ان کے بالوں سے خون بہنے لگا تھا۔ وہ بے ہوش ہو چکے تھے۔

ہیری نے اردگرد دیکھا۔ رون اور ہرمائنی نے بھی اسی وقت اپنی جادوئی چھڑیوں سے سنیپ پر حملہ کرنے کی کوشش کی تھی۔ تین طرفہ وار کافی شدید ثابت ہوا تھا۔ سنیپ کی چھڑی ہوا میں اچھلی اور بستر پر کرورک شانکس کے پاس جا گری۔

''تمہیں ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا۔'' بلیک نے ہیری کی طرف دیکھ کر فکرمندی سے کہا۔

''تمہیں یہ کام مجھ پر چھوڑ دینا چاہئے تھا......''

ہیری نے بلیک سے نظریں نہیں ملائیں۔ اسے اب بھی یقین نہیں تھا کہ اس نے واقعی صحیح کام کیا تھا یا کچھ غلط......

''ہم نے ایک استاد پر حملہ کر دیا...... ہم نے ایک استاد پر حملہ کر دیا......'' ہرمائنی بے یقینی کے عالم میں بول رہی تھی اور اس کی آنکھیں بے ہوش پڑے سنیپ پر جمی ہوئی تھیں۔ ان میں تاسف اور پچھتاوے کے جذبات نمایاں تھے۔ ''آہ! اب ہم بہت مشکل میں پھنس جائیں گے۔''

لوپن اپنی رسیوں کو کھولنے کیلئے جوڑ تلاش کر رہا تھا۔ بلیک نے اگلے ہی لمحے جھک کر اس کی بندشیں کھول دیں۔ لوپن سیدھا کھڑا ہوئے اور اپنا بازو مسلنے لگے۔ رسیوں کی سختی سے ان کے بازوؤں پر نیلے نشانات پڑ گئے تھے۔

''شکریہ ہیری!'' انہوں نے دھیمے انداز میں کہا۔

''اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہے کہ میں نے آپ کی باتوں پر یقین کر لیا ہے۔'' ہیری نے جواب دینے میں لمحہ بھر بھی دیر نہیں کی تھی۔

''تو اب ہمیں تمہیں ثبوت دینا ہی ہوگا......'' بلیک ناگواری سے بولا۔ ''سنولڑکے! پیٹر کو مجھے دے دو......''

رون نے سکے برز کو جلدی سے اپنے سینے سے چپکا لیا۔

''چھوڑو اسے......!'' اس نے نقاہت بھی آواز میں کہا۔ ''کیا تم یہ کہنے کی کوشش کر رہے ہو کہ تم اژقبان سے صرف سکے برز کو پکڑنے کیلئے فرار ہوئے تھے؟ میرا مطلب ہے کہ......'' اس نے ہیری اور ہرمائنی کی طرف فریاد بھری نظروں سے دیکھا۔ ''ٹھیک ہے، یہ مان لیا کہ پیٹر خود کو چوہے میں بدل سکتا تھا۔ دنیا میں لاکھوں چوہے ہیں، بلیک کو اژقبان کی قید میں یہ کیسے پتہ چل گیا کہ سکے برز ہی پیٹر پٹی گو تھا......؟''

''یہ اہم سوال ہے...... سیریس!'' لوپن نے بلیک کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔ ان کی بھنوئیں تن گئی تھیں۔ ''تمہیں یہ کیسے پتہ چلا کہ سکے برز ہی وہی چوہا ہے؟''

بلیک نے اپنے چوغے کے اندر اپنا پنجے جیسا ہاتھ ڈال کر ایک چرمر کاغذ نکالا۔ پھر اس نے اس پر اپنا استخوانی ہاتھ پھیر کر اس کی تہہ سیدھی کی۔ یہ رون اور اس کے خاندانی افراد کی تصویر تھی جو پچھلی گرمیوں میں روزنامہ 'جادوگر' میں چھپی تھی۔ اس تصویر میں سکے برز

رون کے کندھے پر بیٹھا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''تمہیں یہ کیسے ملا......؟''لوپن نے حیران ہوکر دریافت کیا۔

''فج سے......''بلیک نے جواب دیا۔''جب وہ پچھلے سال اژقبان کا معائنہ کرنے کیلئے آیا تھا۔تو میں نے اس سے اخبار مانگ لیا تھا۔اوراس کے پہلے ہی صفحے پر پیٹر تھا......اس لڑکے کے کندھے پر بیٹھا ہوا چوہا......میں اسے دیکھتے ہی فوراً پہچان گیا تھا۔میں نے اسے بہت بار روپ بدلتے ہوئے دیکھا تھا،اور تصویر کے ساتھ یہ بھی لکھا تھا کہ وہ لڑکا ہوگورٹس جانے والا ہے۔جہاں ہیری پڑھتا تھا......''

''اوہ خدایا......''لوپن نے دھیمی آواز میں کہا۔وہ کبھی سکے برز کو اور کبھی اخبار کی تصویر کو گھورتے رہے۔''اس کا اگلا پنجہ......''

''اس کے اگلے پنجے میں ایسی کیا خاص بات ہے؟''رون نے غصے میں پوچھا۔

''اس کی ایک انگلی غائب ہے......''بلیک نے فوراً کہا۔

''ظاہر ہے......''لوپن نے کہا۔''بہت آسان......شیطانی عیار......اس نے خود یہ کیا تھا؟''

''روپ بدلنے سے ٹھیک پہلے۔''بلیک نے کہا۔''جب میں نے اسے گھیر لیا تو اس نے پوری سڑک کو سنانے کیلئے سڑک پر موجود لوگوں کو چلا چلا کر کہا کہ میں نے للّی اور جیمس کو قتل کر دیا ہے۔اس سے پہلے کہ میں اسے کوئی ضرر پہنچا پاتا۔اس نے کمر کے پیچھے سے چھڑی پکڑ کر سڑک پر نظر بندی کا جادو کر دیا۔بیس فٹ کے دائرے میں موجود ہر فرد کو مار ڈالا......اس کے بعد وہ روپ بدل کر سول لائن کے باقی چوہوں میں گھل مل گیا......''

''کیا تم نے کبھی نہیں یہ سنا رون......؟''لوپن نے کہا۔''پیٹر کے بدن کا جو حصہ باقی محکمہ وزارت جادو کو ملا تھا......وہ اس کی کٹی ہوئی انگلی تھی......''

''دیکھئے!''رون نے نئی بات نکال لی۔''ہوسکتا ہے کہ سکے برز کی کسی اور چوہے سے لڑائی ہوئی ہوگی۔وہ میرے خاندان میں گذشتہ بارہ برس سے ہے!''

''حیرت انگیز......بارہ سال سے......''لوپن نے آنکھ جھپکتے ہوئے کہا۔''کیا تم نے کبھی یہ نہیں سوچا کہ وہ اتنے لمبے عرصے تک زندہ کیسے رہا؟''

''ہم......ہم اس کی اچھی طرح سے دیکھ بھال کرتے تھے۔''رون نے جلدی سے کہا۔

''لیکن اس وقت......اس وقت تو اس کی حالت کوئی اچھی نہیں دکھائی دے رہی......ہے نا رون!''لوپن نے مسکرا کر کہا۔''مجھے تو لگتا ہے کہ جب سے اس نے سنا ہے کہ سیریس بلیک اژقبان سے فرار ہوگیا ہے تبھی سے اس کا وزن کم ہو رہا ہے......''

''وہ اس پاگل بلی سے ڈرا ہوا ہے......''رون نے کروک شانکس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جو اب تک بستر پر بیٹھی ہوئی

سکے برز کو گھور رہی تھی۔

لیکن یہ صحیح نہیں تھا۔ ہیری نے اچانک سوچا۔ سکے برز تو کروک شانکس کے آنے سے پہلے ہی بیمار دکھائی دیتا تھا۔......رون کے مصر کی سیر سے لوٹتے وقت......تب سے جب بلیک فرار ہوا تھا۔

''یہ بلی پاگل نہیں ہے۔'' بلیک نے گہری آواز میں کہا۔اس نے اپنا دبلا ہاتھ بڑھا کر کروک شانکس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔''یہ بہت سمجھدار بلی ہے۔اس نے فوراً پیٹر کی اصلیت جان لی تھی اور جب یہ مجھ سے ملی تو اس نے فوراً جان لیا تھا کہ میں بھی کتا نہیں ہوں......حالانکہ اسے مجھ پر بھروسہ کرنے میں کچھ وقت لگا۔آخر کار میں نے اسے بتا دیا کہ میں کس کے پیچھے پڑا ہوں تو یہ میری مدد کرنے لگی......''

''تمہاری اس بات کیا مطلب ہے......؟'' ہرمائنی چونک کر بولی۔

''اس نے پیٹر کو پکڑ کر میرے پاس لانے کی کوشش کی لیکن اسے کامیابی نہیں ہوئی......اسی لئے اس نے گری فنڈر ہال کی شناخت والا کاغذ چرا کر مجھے دے دیا...... جہاں تک میں جانتا ہوں یہ بلی اس کاغذ کو کسی لڑکے کے بستر کے پاس رکھی ہوئی ٹیبل سے اُٹھا کر لائی تھی......''

ہیری کا دماغ اب ان باتوں کے وزن کو نہیں جھیل پا رہا تھا۔ یہ سب نہایت عجیب تھا۔مگر اس کے باوجود......

''لیکن پیٹر کو اس بارے میں شک ہو گیا تھا اور وہ بھاگ کھڑا ہوا......اس بلی نے......تم نے اس کا نام کروک شانکس رکھا ہے؟ مجھے بتایا کہ پیٹر چادر پر خون کا نشان چھوڑ گیا ہے...... مجھے لگتا ہے اس نے خود کو کاٹ لیا ہوگا......اپنی موت کی وہ ایک بار پہلے بھی اسی طرح کامیاب اداکاری کر چکا تھا......''

یہ سن کر ہیری کو جیسے ہوش آ گیا تھا۔

''اس نے اپنی موت کی اداکاری کیوں کی؟'' اس نے غصے سے کہا۔''کیونکہ وہ جانتا تھا کہ تم اسے اسی طرح مارنے والے ہو جس طرح تم نے میرے ماں باپ کو مار ڈالا۔''

''نہیں......'' لوپن جلدی سے بولے۔''ہیری......''

''اور اب تم اسے مارنے آئے ہو۔''

''ہاں......میں اسی لئے آیا ہوں۔'' بلیک نے سپاٹ لہجے میں کہا۔وہ چوہے کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

''پھر تو تمہیں سنیپ سے نہیں بچانا چاہئے تھا۔'' ہیری چلایا۔

''ہیری!'' لوپن جلدی سے بولے۔''کیا تمہیں سمجھ میں نہیں آیا؟ پورے وقت ہم یہی سوچ رہے تھے کہ سیریس نے تمہارے ماں باپ کو دھوکا دیا تھا۔ پیٹر نے اس کا تعاقب کر کے اسے گھیر لیا تھا؟ لیکن سچ یہ ہے کہ پیٹر نے تمہارے ماں باپ کو دھوکا دیا تھا اور

سیریس نے اس کا تعاقب کر کے گھیرا تھا......''

''یہ سچ نہیں ہے۔'' ہیری نے طیش کے عالم میں چیختے ہوئے کہا۔'' آپ جانتے ہیں کہ بلیک ان کی روح کا خفیہ راز دار تھا۔اس نے آپ کے آنے سے پہلے یہ اقرار کیا تھا کہ اس نے ان کا قتل کیا تھا......''

وہ بلیک کی طرف اشارہ کر رہا تھا جس نے اپنا سر دھیرے دھیرے جھکا لیا۔اس کی دھنسی ہوئی آنکھیں اچانک چمک اُٹھیں۔

''ہیری!......ایک طرح سے میں نے ہی انہیں ہلاک کیا تھا۔'' اس نے پھٹی ہوئی آواز میں کہا۔''میں نے ہی آخری پل للّی اور جیمس کو یہ تجویز دی تھی کہ وہ پیٹر کو اپنی روح کا خفیہ راز دار بنا لیں......میں جانتا ہوں کہ سارا قصور میرا ہے......جس رات کو ان کی موت واقع ہوئی،اسی رات کو میں پیٹر کو دیکھنے گیا تھا کہ وہ محفوظ تو تھا لیکن جب میں اس کے روپوش ہونے والی جگہ پر پہنچا تو وہ وہاں نہیں ملا اور وہاں پر کسی قسم کے لڑائی جھگڑے کا بھی کوئی نشان نہیں تھا۔ مجھے کچھ گڑ بڑ محسوس ہونے لگی۔ میں اندیشوں سے گھر کر خوفزدہ ہو گیا اور سیدھا تمہارے ماں باپ کے گھر کی طرف روانہ ہو گیا۔وہاں پر جب میں نے تباہ شدہ گھر اور بے جان لاشیں دیکھیں تو میں سمجھ گیا کہ پیٹر نے کیا کیا ہوگا؟ انجانے میں مجھ سے کتنی بڑی غلطی ہو چکی تھی......''

اس کی آواز رندھ گئی اور پھر وہ پلٹا۔

''کافی ہو چکا۔'' لوپن بولے اور شدت غم سے ان کی آواز میں لرزش پیدا ہو چکی تھی۔ ہیری نے ان کی ایسی غمگین آواز پہلے کبھی نہیں سنی تھی۔''سچ مچ کیا ہوا تھا؟ یہ ثابت کرنے کا صرف ایک ہی طریقہ ہے۔رون مجھے وہ چوہا دے دو......''

''اگر میں آپ کو اپنا چوہا دے دوں تو پھر آپ کیا کریں گے؟'' رون کے چہرے کے عضلات کھنچے ہوئے تھے اور آواز میں بھی تناؤ تھا۔

''اسے اس کے اصلی روپ میں لانے کے لئے مجبور کروں گا۔'' لوپن نے کہا۔

''اگر وہ سچ مچ چوہا ہی ہے تو اسے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا......''

رون نے بالآخر جھجکتے ہوئے سکے برز کو پروفیسر لوپن کے حوالے کر ہی دیا تھا۔ سکے برز لگاتار چیخ رہا تھا اور مزاحمت کرتے ہوئے بری طرح سے اچھل کود کر رہا تھا۔اس کی چھوٹی کالی آنکھیں اس کے سر میں گھسی جا رہی تھی۔

''تیار سیریس......'' لوپن نے سیریس سے کہا۔

بلیک پہلے ہی بستر سے سنیپ کی چھڑی اُٹھا چکا تھا۔ جب وہ لوپن اور ہاتھوں میں مچلتے ہوئے چوہے کے پاس آیا تو اس کی نم آلود آنکھوں میں شعلے بھڑکنے لگے۔

''ایک ساتھ......'' اس نے دھیمی آواز میں لوپن سے کہا۔

''ہاں!'' لوپن نے جواب دیا۔انہوں نے ایک ہاتھ میں سکے برز کو کس کر پکڑ رکھا تھا اور دوسرے ہاتھ میں چھڑیوں کو......'' تین

کی آواز پر......ایک......دو......تین......''

دونوں چھڑیوں سے نیلی سفید چنگاریاں باہر نکلی۔ایک پل کیلئے سکے برز ہوا اچھلتا رہا۔ پھراس کا ننھا کالا بدن تیزی سے پھیلنے لگا۔جب چوہا گر کر فرش سے ٹکرایا تو رون کی چیخ نکل گئی ایک بار پھر آنکھیں چندھیا دینے والی روشنی چمکی اور پھر......

یہ کسی نشوونما پانے والے درخت کی فلم کی طرح کا منظر تھا جو سکرین پر سیکنڈوں میں پودے سے درخت کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ زمین سے ایک بدن تیزی سے اوپر کی طرف اُگ رہا تھا اور اس کے اعضاء شاخوں کی مانند نمودار ہوتے دکھائی دے رہے تھے۔اگلے ہی لمحے سکے برز کی جگہ ایک آدمی اپنے دونوں ہاتھوں کو ملتا ہوا سر جھکائے کھڑا تھا۔کروک شانکس بستر پر غراتی ہوئی اسے گھورنے لگی۔ اس کی پیٹھ کے بال کھڑے ہو چکے تھے۔

وہ آدمی پستہ قامت تھا۔وہ ہیری اور ہرمائنی جتنا ہی لمبا ہوگا۔اس کے پتلے،اُڑے اور کھچڑی بال بکھرے ہوئے تھے۔اس کے سر کے وسطی بڑے حصے سے  بال بالکل غائب تھے۔وہ ایک تہائی گنجا تھا۔اسے دیکھ کر ایسے لگتا تھا جیسے کسی موٹے آدمی کا وزن بہت کم وقت میں کافی زیادہ کم ہو گیا ہو۔اس کی جلد سکے برز کی کھال کی طرح بہت گندی اور جھریوں والی تھی۔اس کی نوکیلی ناک اور بہت چھوٹی کم فاصلے والی آنکھوں میں بھی چوہے کی جھلک نمایاں تھی۔اس نے چاروں طرف نظر دوڑائی،ان سب کو دیکھا۔اس کی سانس تیزی سے چل رہی تھی۔ہیری نے دیکھا کہ اس کی نظریں بار بار دروازے کی طرف جا رہی تھیں۔

''ہیلو پیٹر......''لوپن نے کافی خوشگوار لہجے میں کہا۔جیسے انہیں چوہوں کو پرانے دوستوں میں بدلنے کی عادت ہو۔''تمہیں دیکھے ہوئے کافی عرصہ بیت چکا ہے......''

''سی......سیریس......ری......ریمس......!''پٹی گو کی آواز بھی چوہے کی چڑ چڑاہٹ جیسی ہی تھی۔ایک بار پھر اس کی نگاہیں دروازے تک گئیں۔''میرے دوستو......میرے پرانے دوستو......!!!''

بلیک کا چھڑی والا ہاتھ اُٹھا لیکن لوپن نے خبردار کرتے ہوئے انداز سے اس کی طرف دیکھا اور اس کی کلائی پکڑ لی پھر وہ پٹی گو کی طرف مڑے۔ان کی آواز دھیمی اور نرم تھی۔

''پیٹر! ہم لوگ اس بارے میں باتیں کر رہے تھے کہ جس رات کو للّی اور جیمس کی موت واقع ہوئی،اس رات کو کیا ہوا تھا؟ جب ہم یہ بات کر رہے تھے تب تم بستر پر چیخ رہے تھے اسی لئے شاید تم نے کچھ باتیں نہیں سنی ہوں گی......''

''ریمس!......''پٹی گو نے ہانپتے ہوئے کہا۔ہیری کو صاف نظر آ رہا تھا کہ اس کے پیلے چہرے پر پسینے کی بوندیں نمودار ہو گئی تھیں۔''تمہیں اس کی بات پر یقین تو نہیں ہے......اس نے مجھے ہلاک کرنے کی کوشش کی تھی......ریمس!''

''یہ ہم سن چکے ہیں......''لوپن نے بہت ٹھنڈے لہجے میں کہا۔''میں تمہارے ساتھ ایک دو گتھیوں کو سلجھانا چاہتا ہوں پیٹر......اگر تم......''

''وہ دوبارہ مجھے مارنے آیا ہے......'' پٹی گو اچانک بلیک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے چیخا۔ ہیری نے دیکھا کہ اس نے اس کیلئے اپنی بیچ کی انگلیوں کا استعمال کیا تھا کیونکہ اس کی چھنگلیا غائب تھی۔ ''اس نے للّی اور جیمس کو مار ڈالا ہے اور اب وہ مجھے بھی مارنا چاہتا ہے...... مجھے بچالو......ریمس!''

جب بلیک نے اپنی دھنسی ہوئی آنکھوں سے پٹی گو کو گھور کر دیکھا تو اس کا چہرہ مردہ کھوپڑی جیسا دکھائی دے رہا تھا۔

''جب تک ساری باتیں صاف نہیں نہیں ہو جاتیں تب تک کوئی بھی تمہیں ہاتھ نہیں لگائے گا۔'' لوپن نے اسے اطمینان دلاتے ہوئے کہا۔

''صاف نہیں ہو جاتیں؟......'' پٹی گو چیخا اور ایک بار پھر بوکھلا کر چاروں طرف دیکھنے لگا۔ اس کی آنکھیں بند کھڑکیوں پر اور دروازے گئیں۔ ''میں جانتا تھا کہ وہ میرے پیچھے ضرور آئے گا۔......میں جانتا تھا کہ وہ میرے پیچھے ضرور آئے گا۔ میں بارہ سال سے اس بات کا انتظار کر رہا ہوں۔''

''تم جانتے تھے کہ سیریس اژقبان سے فرار ہونے والا ہے؟'' لوپن نے اپنی بھنوئیں سکیڑتے ہوئے کہا۔ ''جبکہ وہاں سے پہلے کوئی فرار نہیں ہو پایا ہے......!''

''اس کے پاس ایسی شیطانی قوتیں ہیں جن کا استعمال کر کے اژقبان کر کے وہ پہرے داروں کو جل دے سکتا ہے۔ ہم ان طاقتوں کا تصور تک نہیں کر سکتے۔'' پٹی گو تیکھی آواز میں بولا۔ ''ورنہ وہ وہاں سے کیسے فرار ہو سکتا تھا۔ تم جانتے ہو کون؟ نے اسے کچھ ایسی چالیں سکھا دی ہوں گی۔''

بلیک زور سے ہنسنے لگا۔ اس کی سوکھے حلق سے نکلنے والے قہقہے پورے کمرے میں گونج رہے تھے۔ اس نے طنز سے کہا۔ ''والڈی مورٹ مجھے چالیں سکھائے گا......؟''

پٹی گو والڈی مورٹ کا نام سن کر ایسے کانپ اُٹھا جیسے بلیک نے اسے کاٹ لیا ہو۔

''کیا ہوا؟......اپنے پرانے آقا کا نام سن کر ڈر گئے؟'' بلیک نے ہونٹ چبا کر کہا۔ ''میں تمہیں الزام نہیں دے رہا ہوں پیٹر! اس کے ساتھی تم سے خوش نہیں ہیں...... ہے نا!''

''پتہ نہیں......ان باتوں سے تمہارا کیا مطلب ہے؟'' پٹی گو بڑبڑاتے ہوئے بولا۔ اب اس کی سانسیں زیادہ تیزی سے چلنے لگی تھیں۔ اس کا پورا چہرہ اب پسینے سے شرابور ہو رہا تھا۔

''تم اتنے سالوں سے مجھ سے نہیں...... والڈی مورٹ کے ساتھیوں کے خوف سے چھپے رہے تھے۔'' بلیک نے لفظ چباتے ہوئے کہا۔ ''میں نے اژقبان میں بہت سی باتیں سنی ہیں پیٹر!......سب یہی سوچتے ہیں کہ تم مر چکے ہو، ورنہ تمہیں ان کے بہت سارے سوالوں کا جواب دینا پڑتا......میں نے سنا ہے جب وہ اپنی اذیت بھری نیند میں چیخ چیخ کر کہہ رہے تھے۔ انہیں یقین ہے کہ تم

نے للّی اور جیمس کے ساتھ تو غداری کی ہی تھی ......ساتھ ہی والڈی مورٹ سے بھی غداری کی تھی۔ والڈی مورٹ تمہاری مخبری پر پوٹر خاندان کو ہلاک کرنے گیا تھا......اور وہاں پر ان کے ساتھ ساتھ خود بھی تباہ و برباد ہو گیا تھا۔ والڈی مورٹ کے سبھی ساتھی اژقبان میں بند نہیں ہیں...... ہے نا!......اس کے بہت سے ساتھی آج بھی کھلے عام گھوم رہے ہیں اور یہ اداکاری کر رہے ہیں کہ انہیں اپنی غلطی پر گہرا رنج ہے......اگر انہیں یہ بھنک پڑ گئی کہ تم اب بھی زندہ ہو......پیٹر؟''

''میں نہیں جانتا کہ......تم کس بارے میں بک بک کئے جا رہے ہو؟'' پٹی گو نے مزید تیکھے لہجے میں کہا۔اس نے آستین کے ساتھ اپنے چہرے سے پسینہ پونچھتے ہوئے لوپن کی طرف دیکھا۔''تم تو اس کی من گھڑت باتوں پر یقین نہیں کرتے ہو......عیاریوں سے بھری ہوئی ان باتوں پر......ریمس!''

''پیٹر! مجھے یہ سمجھ میں نہیں آ پا رہا ہے کہ کوئی بے قصور آدمی بارہ سال تک چوہے کے روپ میں کیوں رہنا چاہے گا؟'' لوپن نے پرسکون لہجے میں کہا۔

''بے قصور لیکن خوفزدہ......'' پٹی گو نے پریشانی کے عالم میں کہا۔''اگر والڈی مورٹ کے ساتھی میرے پیچھے تھے تو یہ محض اسی لئے تھا کہ میں نے ایک خاص آدمی کو اژقبان بھجوا دیا تھا۔ان کے جاسوس سیریس بلیک کو......''

سیریس بلیک کا چہرہ غصے سے بگڑنے لگا۔

''تمہاری ہمت کیسے ہوئی؟'' وہ گرجتا ہوا بولا۔اس کی غراہٹ دیوہیکل بڑے کالے اسی کتے جیسی تھی جس کا وہ بہروپ لیتا تھا۔

''میں اور والڈی مورٹ کا جاسوس؟......میں کب اپنے سے طاقتور لوگوں کے آس پاس رہتا تھا؟ لیکن تم پیٹر......میں یہ کبھی نہیں سمجھ سکا کہ میں نے تمہیں شروع سے ہی جاسوس کیوں نہیں سمجھا......تم ہمیشہ بڑے دوستوں کو پسند کرتے تھے جو تمہاری حفاظت کر سکیں ہے نا!......میں اور ریمس ......اور جیمس!''

پٹی گو نے اپنا چہرہ ایک بار پونچھا۔وہ اب لگ بھگ ہانپ رہا تھا۔''میں اور جاسوس......تمہارا دماغ چل گیا ہے سیریس......کبھی نہیں......میں نہیں جانتا کہ تم اس طرح کی بات کیسے کہہ سکتے ہو......؟''

''للّی اور جیمس نے تمہیں اپنی روح کا خفیہ رازدار صرف میرے زور پر ہی بنایا تھا۔'' بلیک اتنا زہریلے انداز میں غرایا کہ پٹی گو ایک قدم پیچھے ہٹ گیا۔''میں سوچتا تھا کہ یہ غیبی بچھاؤ تھا......ان کی حفاظت کا سب سے اچھوتا طریقہ...... یقیناً وہ تمہاری زندگی کا سب سے عمدہ لمحہ رہا ہوگا جب والڈی مورٹ کو تم نے یہ بتایا ہوگا کہ پوٹر خاندان کو تم اس کے حوالے کر دو گے......''

پٹی گو جواب دینے کے بجائے اب اناپ شناپ بکنے لگا تھا۔ ہیری نے تخیل کی اُڑان ...... پاگل پن جیسے لفظ سنے۔لیکن اسے صاف دکھائی دینے لگا کہ پٹی گو کے چہرے کا رنگ اُڑ گیا تھا اور وہ بار بار کھڑکیوں اور دروازے کو دیکھ رہا تھا۔

''پروفیسر لوپن!'' ہرمائنی نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔''کک۔کیا میں کچھ پوچھ سکتی ہوں؟''

''ہاں ہرمائنی......!''لوپن نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''سکے برز......میرا مطلب ہے کہ یہ آدمی!......ہیری کے کمرے میں گذشتہ تین سالوں سے سو رہا تھا۔اگر یہ تم جانتے ہو کون؟ کیلئے کام کر رہا تھا تو اس نے ہیری کو نقصان پہنچانے کی کوشش کیوں نہیں کی؟''

''تمہارا سوال کافی اہم ہے ہرمائنی!''پٹی گو نے تیکھی آواز میں ہرمائنی کی طرف ہاتھ اُٹھا کر کہا۔''شکریہ!......دیکھو ریمس! میں نے اتنے عرصے تک ہیری کے سر کے ایک بال تک کو نہیں چھویا۔میں ایسا کیوں کروں گا......؟''

''میں تمہیں اس کی وجہ بھی بتاتا ہوں پیٹر!''بلیک نے تیزی سے کہا۔''تم نے کبھی کسی کیلئے ایسا کام نہیں کیا جس میں تمہیں اپنا کوئی فائدہ نہ دکھائی دیتا ہو۔والڈی مورٹ بارہ سال سے روپوش ہے۔لوگ کہتے ہیں کہ وہ بمشکل زندہ ہے۔تم کسی ایسے جادوگر کے لئے ڈمبل ڈور کی ناک کے نیچے خون نہیں کرو گے جس نے اپنی تمام شیطانی قوتوں کو کھو دیا ہو۔ہے نا!......جب تمہیں یہ یقین ہو جاتا کہ وہ دوبارہ طاقتور بن چکا ہے تب تم اس کے پاس لوٹ کر جاتے۔ہے نا!......ورنہ تم رہنے کیلئے جادوگر خاندان ہی کو کیوں چنتے؟ تم نے ایسے خاندان کو چنا جہاں سے تمہیں ہر پل کی خبر بآسانی ملتی رہے۔کیوں یہ سچ ہے نا پیٹر! تا کہ اگر تمہارا پرانا آقا شیطانی قوتوں کو دوبارہ حاصل کر لے تو تمہارے لئے اس کے گروہ میں پھر سے شامل ہونا مشکل ثابت نہ ہو......''

پٹی گو نے کئی بار اپنا منہ کھولا اور بند کیا۔ایسا لگتا تھا کہ اس کی بولنے کی ہمت ختم ہو گئی ہو۔

''مسٹر سیریس بلیک......!''ہرمائنی نے تلخ لہجے میں کہا۔بلیک کو ہرمائنی کی بات پر جھٹکا لگا اور قریباً اپنی جگہ سے اچھل پڑا۔ وہ ہرمائنی کو گھور کر دیکھنے لگا۔کافی لمبے عرصے سے اس نے اپنے نام کو اس طرح مسٹر کے ساتھ پکارتے ہوئے نہیں سنا تھا۔

''اگر آپ برا نہ مانیں تو میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ شیطانی جادو کا استعمال کئے بنا آپ اژقبان سے باہر نکل نہیں سکتے تھے......آپ وہاں سے کیسے فرار ہوئے؟''

''شکریہ!''پٹی گو نے آہ بھرتے ہوئے کہا اور اس کی طرف تیزی سے سر ہلاتے ہوئے کہا۔''بالکل میں بھی یہی پوچھنا......''

لیکن لوپن نے اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔بلیک ہرمائنی کو تھوڑا گھور رہا تھا لیکن وہ اس سے ناراض نہیں دکھائی دیتا تھا۔وہ تو یہ سوچ رہا تھا کہ اس سوال کا جواب کیسے دیا جائے؟

اس نے دھیمے لہجے میں کہا۔''میں نہیں جانتا کہ میں نے ایسا کیسے کیا؟ مجھے لگتا ہے کہ میں نے اپنا دماغی توازن صرف اس لئے نہیں کھویا کیونکہ میں جانتا تھا کہ میں بے قصور ہوں۔یہ ایک خوبصورت خیال نہیں تھا۔اسی لئے روح کھچڑ اسے چوس نہیں سکتے تھے......لیکن اس خیال نے مجھے مسرور کن قوت بخشی......میں ہوش و حواس میں تھا، میں کون ہوں؟ یہ جاننے کی وجہ......مجھے اپنی جادوئی قوتوں کو قائم رکھنے میں مدد ملتی رہی۔اسی لئے جب مجھ سے برداشت نہیں ہوتا تھا......تو میں اپنی کال کوٹھڑی میں روپ بدل لیتا تھا......اور کتا بن جاتا تھا، تمہیں معلوم ہے کہ روح کھچڑ دیکھ نہیں سکتے ہیں......''اس نے تھوک نگلا اور پھر بولا۔''کتے کے روپ میں میری

خواہشیں کم انسانی اور کمزور تھیں۔ظاہر ہے کہ انہوں نے خیال کیا کہ وہاں کے ہر قیدی کی طرح میں بھی اپنا ذہنی توازن کھو رہا ہوں، اسی لئے وہ اس بات سے پریشان نہیں ہوئے لیکن میں بہت کمزور تھا اور بنا چھڑی کے ان کے بیچ سے نکلنے کی کوئی امید دکھائی نہیں دیتی تھی......''

''لیکن میں نے اس تصویر میں پیٹر کو دیکھا۔ مجھے یہ احساس ہوا وہ ہوگورٹس میں ہیری کے ساتھ تھا......اگر اس نے ذرا سی بھی خبر سن لی کہ عظیم شیطانی جادوگر دوبارہ طاقتور بن رہا ہے تو وہ کوئی قدم اُٹھانے میں لمحہ بھر بھی دیر نہیں کرے گا......''

پٹی گو آواز نکالے بغیر نفی میں سر ہلا رہا تھا۔لیکن تمام گفتگو کے دوران وہ بلیک کی طرف تعجب بھری نظروں سے یوں دیکھتا رہا جیسے اسے ہپناٹائز کر دیا گیا ہو......

''اگر اسے والڈی مورٹ کی واپسی کا یقین ہو جاتا تو وہ فوراً قدم اُٹھا سکتا تھا۔ وہ اسے آخری پوٹر بھی سونپ سکتا تھا۔اگر وہ ہیری کو اس کے حوالے کر دیتا......تو پھر کون یہ کہنے کی ہمت کر سکتا تھا اس نے لارڈ والڈی مورٹ کو دھوکا دیا؟ اسے تو نہایت عزت کے ساتھ شیطانی گروہ میں شامل کر لیا جاتا۔''

''اس اندیشے کی وجہ سے مجھے کچھ نہ کچھ تو کرنا تھا؟ کیونکہ صرف میں ہی وہ واحد شخص تھا جو یہ سچائی جانتا تھا کہ پیٹر ابھی تک زندہ ہے......''

ہیری کو یاد آ گیا کہ مسٹر ویزلی نے اپنی بیوی سے باتیں کرتے ہوئے کہا تھا کہ 'پہرے دار کہتے ہیں کہ وہ اپنی نیند میں بڑبڑاتا تھا......ہمیشہ ایک ہی جملہ بولتا رہتا تھا......وہ ہوگورٹس میں ہے......وہ ہوگورٹس میں ہے۔'

بلیک نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا۔''ایسا لگا جیسے کسی نے میرے سر میں آگ لگا دی ہو۔روح کھچڑ اسے تباہ نہیں کر سکتے تھے۔ یہ کوئی خوشی کا خیال نہیں تھا...... یہ تو ایک جنون تھا۔لیکن اسی جنون نے مجھے طاقت دینا شروع کر دی تھی۔اس نے دماغ کے ڈھیلے پرزوں کو کسنا شروع کر دیا۔ایک رات کو جب انہوں نے مجھے کھانا دینے کیلئے میری کال کوٹھڑی کا دروازہ کھولا تو میں کتے کے روپ میں نکل بھاگا۔ جانوروں کے احساسات جاننے میں روح کھچڑوں کو دقت کا سامنا ہوتا ہے۔اسی لئے وہ مخمصے میں پڑ گئے، میں دبلا تھا......بہت دبلا...... اتنا دبلا کہ سلاخوں کے بیچ میں سے نکل گیا۔ میں کتے کے روپ میں تیرتا ہوا خشکی پر آن پہنچا۔ میں نے شمال کی سمت ایک طویل سفر کیا اور پھر کتے ہی روپ میں ہوگورٹس کے میدان میں نمودار ہوا۔اسی دن سے میں اسی میدان میں رہ رہا ہوں سوائے اس وقت کے جب میں کیوڈچ کا میچ دیکھنے گیا تھا......ہیری تم بھی اپنے والد کی طرح عمدہ کھلاڑی ہو......''

اس نے تحسین آمیز نگاہوں سے ہیری کی طرف دیکھا، ہیری نے اس بار نظریں نہیں چرائی تھیں۔

''میرا یقین کرو ہیری......'' بلیک نے کہا۔''میرا یقین کرو...... میں نے جیمس اور للّی کو کبھی دھوکہ نہیں دیا تھا۔انہیں دھوکہ دینے سے پہلے میں یقیناً مر جانا پسند کرتا......!''

اور آخر میں ہیری نے اس پر یقین کر لیا۔ ہیری کا گلا رندھا ہوا تھا اسی لئے اس نے سر ہلا کر اشارے سے بتا دیا۔

''نہیں......''

پٹی گو اپنے گھٹنے کے بل بیٹھ گیا جیسے ہیری کے ہاں کہنے کا مطلب یہ ہو کہ اسے اب موت کی سزا دے دی گئی ہو۔ وہ اپنے گھٹنوں کے بل ادھر ادھر ہلتا رہا۔ اس کے ہاتھ اس کے سامنے اس طرح جڑے ہوئے جیسے وہ معافی مانگ رہا ہو۔

''سیریس...... یہ میں ہوں...... پیٹر...... تمہارا دوست...... تم مجھے جان سے نہیں......''

بلیک نے لات مار کر اسے دور پھینک دیا۔

''میرے کپڑوں پر تمہارے چھوئے بنا بھی بہت گندگی لگی ہے۔'' بلیک نے خونخوار لہجے میں کہا۔

''ریمس......!'' پٹی گو گڑگڑایا اور اب لوپن کی طرف مڑ کر فریاد بھری نظروں سے دیکھنے لگا۔ ''تمہیں تو اس پر یقین نہیں ہے...... اگر سیریس...... اپنی منصوبہ بندی بدلتا...... تو کیا وہ تمہیں نہ بتاتا......؟''

''نہیں بتاتا پیٹر......! اگر اسے یہ شک ہوتا کہ میں جاسوس ہو سکتا ہوں۔'' لوپن نے کرختگی سے کہا۔ ''مجھے لگتا ہے کہ اسی لئے تم نے مجھے نہیں بتایا تھا...... سیریس؟''

''مجھے معاف کر دینا ریمس!'' بلیک نے کہا۔

''بالکل نہیں پیڈ فٹ! پرانے دوست!'' لوپن نے اپنی آستینیں چڑھاتے ہوئے کہا۔ ''اور تم بھی مجھے معاف کر دو کہ میں نے یہ سوچا تھا کہ تم جاسوس تھے؟''

''کیوں نہیں......'' بلیک بولا اور اس کے استخوانی چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تیرنے لگی۔ وہ ابھی اپنی آستینیں چڑھانے لگا۔ ''کیا ہم اسے ایک ساتھ ماریں گے؟''

''ہاں مجھے یہی ٹھیک لگتا ہے......!'' لوپن نے گھمبیر لہجے میں جواب دیا۔

''تم ایسا نہیں کر سکتے...... ایسا بالکل نہیں کر سکتے......'' پٹی گو سانس کھینچتے ہوئے چیخا۔ وہ اچھل کر رون کے پاس پہنچ گیا۔

''رون!...... کیا میں تمہارا اچھا دوست نہیں تھا...... ایک اچھا پالتو جانور نہیں تھا؟ تم انہیں روکو گے اور مجھے مارنے نہیں دو گے...... ہے نا رون!...... میں تمہارا چوہا تھا...... میں ایک اچھا پالتو جانور تھا......''

رون پٹی گو کو نہایت نفرت بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

''میں نے تمہیں اپنے بستر پر سونے دیا......'' اس نے کہا۔

''رحم دل لڑکے...... رحم دل لڑکے!'' پٹی گو رون کی طرف رینگ گیا۔ ''انہیں ایسا نہیں کرنے دو گے...... میں تمہارا چوہا تھا...... میں ایک اچھا پالتو جانور تھا......''

''اگر تم انسان کے بجائے چوہے کے روپ میں زیادہ اچھے ہو تو یہ کوئی بہت فخر کی بات نہیں ہے پیٹر!'' بلیک نے روکھے پن سے کہا۔

رون کا چہرہ اب بھی درد سے پیلا پڑا ہوا تھا۔ اس نے اپنا ٹوٹا ہوا پیر پٹی گو کی پہنچ سے دور ہٹا لیا۔ پٹی گو اپنے گھٹنوں پر ہی پلٹا اور آگے بڑھ کر اس نے ہرمائنی کے چوغے کو پکڑ لیا۔

''اچھی لڑکی...... ہوشیار لڑکی!...... تم۔ تم انہیں ایسا نہیں کرنے دو گی...... میری مدد کرو۔''

ہرمائنی نے پٹی گو کے ہاتھوں سے جھٹک کر اپنا چوغہ چھڑایا اور پیچھے دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑی ہو گئی۔ پٹی گو گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا اور بے اختیار ہو کر کانپنے لگا۔ پھر اس نے اپنا سر دھیرے سے ہیری کی طرف گھمایا۔

''ہیری...... ہیری میرے بچے!...... تم بالکل اپنے باپ جیسے دکھائی دیتے ہو...... بالکل اپنے باپ کی طرح......''

''ہیری سے بات کرنے کی تمہاری جرأت کیسے ہوئی؟'' بلیک زور سے گرجا۔ ''اس کا سامنا کرنے کی تمہاری ہمت کیسے ہوئی؟...... اس کے سامنے جیمس کے بارے میں بات کرنے کی تمہاری جرأت کیسے ہوئی......؟''

''ہیری!'' پٹی گو ملتجیانہ انداز میں گڑگڑایا اور اس کے سامنے ہاتھ پھیلا کر رحم کی بھیک مانگنے لگا۔ ''ہیری!...... جیمس مجھے مرنے نہیں دیتا...... جیمس سمجھ گیا ہوتا...... وہ مجھ پر ضرور رحم کرتا۔''

بلیک اور لوپن جلدی سے آگے آئے اور انہوں نے پٹی گو کو کندھوں سے دبوچا اور اُٹھا کر پیچھے فرش پر پٹخ دیا۔ وہ دہشت زدہ نظروں سے کانپتا ہوا ان دونوں کی طرف دیکھ رہا تھا۔

''کیا تم اس بات سے انکار کرتے ہو کہ تم نے للّی اور جیمس کو والڈی مورٹ کے ہاتھوں بیچ دیا تھا...... بولو...... صاف صاف جواب دو۔'' بلیک فرط جذبات میں بری طرح کانپ رہا تھا۔

پٹی گو پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔ اس کا چہرہ مزید بھیانک اور ڈراؤنا ہو گیا تھا۔ وہ بڑی جسامت کے گنجے بچے کی مانند دکھائی دے رہا تھا جو فرش پر بیٹھا دہشت سے کانپ رہا ہو۔

''سس...... سیریس...... سیریس! میں اور کر بھی کیا سکتا تھا؟...... تم جانتے ہو کون؟ بہت طاقتور اور ظالم تھا...... کیا تم یہ جانتے نہیں ہو...... اس کے پاس ایسے ایسے داؤ پیچ تھے جن کا تم تصور بھی نہیں کر سکتے...... میں ڈرا ہوا تھا سیریس...... میں کبھی تمہارے، ریمس اور جیمس کی طرح بہادر نہیں تھا...... میں ایسا کبھی نہیں کرنا چاہتا تھا...... تم جانتے ہو کون؟ نے مجھے مجبور کر دیا تھا......''

''جھوٹ مت بولو......'' بلیک بری طرح سے دھاڑا۔ ''تم للّی اور جیمس کی موت سے ایک سال پہلے سے ہی اُسے خفیہ پیغامات دے رہے تھے۔ اس کے جاسوس بن چکے تھے۔''

''وہ...... وہ...... ہر جگہ طاقتور بن رہا تھا اور فتح یاب ہو رہا تھا۔'' پٹی گو نے ہانپتے ہوئے کہا۔ ''اس سے دشمنی مول لے کر کیا فائدہ

ہوتا؟''

''دنیا کے سب سے برے اور شیطان جادوگر سے دشمنی مول لینے سے کیا فائدہ ہوتا؟'' بلیک نے غصے سے کہا۔ ''بہت ساری معصوم جانیں بچ جاتیں پیٹر......''

''تم سمجھتے نہیں ہو......'' پٹی گو بری طرح سے گڑگڑایا۔ ''وہ مجھے مار ڈالتا سیریس!''

''تو تمہیں مر جانا چاہئے تھا۔'' بلیک گرجا۔ ''اپنے دوستوں کے ساتھ غداری کرنے کے بجائے بہتر تھا کہ تم مر ہی جاتے۔ جیسا ہم نے تمہارے لئے کرتے......''

بلیک اور لوپن نے کندھوں سے کندھے ملا کر اپنی چھڑیاں اس کی طرف تان رکھی تھیں۔

''تمہیں یہ احساس ہونا چاہئے تھا کہ اگر والڈی مورٹ تمہیں نہیں مارتا تو ہم مار ڈالیں گے۔ الوداع پیٹر......'' لوپن نے دھیمی آواز میں اسے کہا۔

ہرمائنی نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنا چہرہ چھپالیا اور پھر دیوار کی طرف رُخ پھیر لیا۔

''نہیں......!'' ہیری اچانک چیخ اُٹھا۔ وہ دوڑتا ہوا آگے بڑھا اور پٹی گو کے سامنے آ کھڑا ہوا۔ چھڑیوں کا رُخ اس کی طرف تھا۔ وہ کانپتی ہوئی آواز میں چیخا۔ ''آپ اسے نہیں مار سکتے۔ آپ ایسا نہیں کر سکتے......''

لوپن اور بلیک دونوں حیرت بھری نظروں سے ہیری کو دیکھ رہے تھے اور ان کی چھڑیاں نیچے ہوگئیں۔

''ہیری!......اس جانور کی وجہ سے آج تمہارے ماں باپ دونوں زندہ نہیں ہیں۔'' بلیک غراتے ہوئے بولا۔ ''یہ بدذات شخص تمہیں بھی موت کے گھاٹ اتروا دیتا اور اس کے چہرے پر شکن تک نہ پڑتی۔ تم نے اس کی بات سن لی ہے۔ اس کے لئے اس کی بدبودار چھڑی تمہارے پورے خاندان کی زندگی سے زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔''

''میں جانتا ہوں......'' ہیری نے جلدی سے کہا۔ ''ہم اسے سکول میں لے جائیں گے۔ ہم اسے محکمہ وزارت جادو کے حوالے کریں گے جو اسے روح کھچڑوں کو سونپے گا۔ اسے اژقبان جانا ہوگا...... اپنے جرم کی بھیانک سزا کیلئے اسے اژقبان جانا ہوگا...... آپ اسے مت مارو......''

''ہیری!'' پٹی گو ہانپتے ہوئے چلایا۔ اور اس نے ہیری کے گھٹنے پکڑ لئے۔ ''شکریہ!...... میں اس قابل نہیں تھا...... شکریہ!''

''میرے پاس سے دور ہٹ جاؤ......'' ہیری تھوک اُڑاتے ہوئے بولا۔ اس نے پٹی گو کا ہاتھ نفرت سے دور جھٹک دیا۔ ''میں یہ تمہارے لئے نہیں کر رہا ہوں۔ میں ایسا صرف اس لئے کر رہا ہوں کہ مجھے لگتا ہے کہ میرے والد یہ کبھی نہیں چاہتے کہ ان کے سب اچھے دوست......صرف تمہاری وجہ سے قاتل بن جائیں......''

کوئی بھی اپنی جگہ سے نہیں ہلا اور نہ کسی نے منہ سے کوئی آواز نکالی۔ صرف پٹی گو کی سانسوں کی آواز سنائی دے رہی تھی جو ہچکیوں

کے ساتھ لمبے لمبے سانس لے رہا تھا۔ وہ اپنے سینے پر دونوں ہاتھ باندھے بیٹھا تھا۔ بلیک اور لوپن نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور پھر انہوں نے جھٹکے سے اپنی چھڑیاں پیچھے ہٹا لیں۔

''ہیری! تمہیں یہ فیصلہ کرنے کا حق ہے۔'' بلیک نے کہا۔ ''لیکن سوچو......سوچو تو صحیح کہ اس نے کتنا بڑا جرم کمایا ہے......''

''وہ اسے اژقبان بھیج دیں گے۔'' ہیری نے دہرایا۔ ''یہ اسی قابل ہے......''

پٹی گو ابھی تک اس کے عقب میں بیٹھا دھڑ دھڑاتی ہوئی سانسیں لے رہا تھا۔

''ٹھیک ہے......'' لوپن نے کہا۔ ''ایک طرف ہٹ جاؤ۔ ہیری!''

ہیری جھجکا۔

''میں اسے صرف رسیوں سے باندھ رہا ہوں۔'' لوپن نے کہا۔ ''میں قسم کھاتا ہوں کہ اس سے زیادہ اور کچھ نہیں کروں گا۔''

ہیری راستے سے ہٹ گیا۔ اس بار لوپن کی چھڑی سے پتلی رسیاں نکلیں اور اگلے لمحے پٹی گو پر بندھتی چلی گئیں۔ پاؤں سے لے کر منہ تک وہ رسیوں سے بندھا زمین پر گرا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''کان کھول کر سن لو......پیٹر!'' بلیک غراتے ہوئے بولا۔ ''اگر تم نے روپ بدلنے کی ذرا سی کوشش کی تو میں تمہیں لمحہ بھر کی دیر کئے بغیر موت کے گھاٹ اتار دوں گا......ٹھیک ہے ہیری!''

ہیری نے فرش پر بندھے پڑے جسم کی طرف دیکھا اور اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس نے پٹی گو کی طرف دیکھتے ہوئے ایسا کیا تاکہ اس کے ذہن میں فرار کا کوئی منصوبہ نہ بن پائے۔

''تو ٹھیک ہے......'' لوپن نے اچانک کمرے میں چھائے سکوت کو توڑا۔ ''رون! میں تمہاری ہڈیوں کو اتنا اچھے انداز سے تو نہیں جوڑ سکتا جتنا کہ میڈم پامفری جوڑتی ہیں۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ سب سے اچھا یہی رہے گا کہ اسپتال پہنچنے سے پہلے میں تمہاری مرہم پٹی کر دوں۔''

انہوں نے رون کے ٹوٹے ہوئے پاؤں پر اپنی چھڑی تھپتھپائی اور بڑبڑائے۔ ''مرہم بندھم''......اگلے لمحے ملائم اور نرم پٹیاں رون کے پیر پر بندھ گئیں۔ انہوں نے سہارا دے کر رون کو اُٹھنے میں مدد دی۔ رون نے کھڑے ہو کر اپنے ٹوٹے ہوئے پاؤں پر وزن ڈالنے کی کوشش کی تو اس کے منہ سے سسکاری نکل گئی۔

''بہت اچھا پروفیسر......'' اس نے تکلیف کی کمی پر کہا۔ ''آپ کا شکریہ!''

''پروفیسر! اب پروفیسر سنیپ کا کیا کریں گے؟'' ہرمائنی نے فکرمندی سے پوچھا اور سنیپ کے گرے ہوئے بے جان جسم کی طرف اشارہ کیا۔

''اس کے ساتھ کوئی گھمبیر مسئلہ نہیں ہے......'' لوپن نے سنیپ کے جسم پر جھکے اور اس کی نبض پکڑ کر جائزہ لیتے ہوئے کہا۔ ''تم

لوگ کچھ زیادہ ہی جذباتیت میں بہہ گئے تھے۔اس کا بدن ابھی تک سرد ہے۔شاید سب سے اچھا یہی رہے گا کہ ہم انہیں اس وقت تک ہوش میں نہ لائیں جب تک کہ ہم سب بحفاظت محل میں نہ پہنچ جائیں......ہم انہیں اسی حالت میں ساتھ لے جاسکتے ہیں۔''

''شبتستم گاؤ......'' وہ چھڑی گھماتے ہوئے بڑبڑائے۔ایسا لگا جیسے غیبی دھاگوں سے سنیپ کا جسم ڈھک گیا ہوا جو ان کی کہنیوں، گردن اور گھٹنوں پر کس کر بندھے ہوں۔ان کا بے جان جسم بالکل سیدھا کھڑا ہو چکا تھا اور وہ چلنے کیلئے تیار تھے۔البتہ ان کی گردن شاید قابو میں نہیں تھی جو بار بار کٹھ پتلی کی طرح ادھر سے ادھر لڑھکے جارہی تھی۔وہ زمین سے کچھ انچ اوپر اٹھے ہوئے تھے اور ان کے بے جان پیر ڈھلکے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔لوپن نے غیبی چوغہ اُٹھایا اور اسے تہہ کر کے اپنی جیب میں بحفاظت رکھ لیا۔

''ہم میں سے دو لوگوں کو اس کمینے کے ساتھ بندھنا چاہئے۔'' بلیک نے پٹی گو کو ٹھوکر مارتے ہوئے کہا۔''صرف اس لئے کہ یہ موقعہ پا کر بھاگ نہ سکے......''

''میں اس کے ساتھ بندھوں گا۔'' لوپن نے کہا۔

''اور میں بھی......'' رون نے لنگڑاتے ہوئے آگے بڑھ کر کہا۔

بلیک نے چھڑی گھما کر ہوا میں بھاری زنجیر ظاہر کی اور اگلے لمحے پٹی گو کا گرا ہوا جسم سیدھا کھڑا ہو گیا۔اس کا بایاں ہاتھ لوپن کے دائیں ہاتھ کے ساتھ مضبوطی سے بندھ گیا اور دایاں ہاتھ رون کے بائیں ہاتھ کے ساتھ بندھ گیا۔رون کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔اس کے چہرہ کافی مضطرب تھا۔ایسا لگ رہا تھا کہ اسے سکے برز مکروہ اصلیت کے ساتھ واپس لوٹا دیا گیا ہو جس کے وجود سے اب اسے گھن آرہی ہو۔کروک شانکس بستر سے اچھل کر دھیری سے نیچے اتری اور کمرے سے باہر جانے والے راستے کی طرف دیکھنے لگی۔اس کی لمبی دُم خوشی سے اونچی اُٹھ رہی تھی۔

☆☆☆☆

بیسواں باب

# روح کھچڑوں کی چبھن

ہیری پہلے کبھی ایسے عجیب گروہ کے ساتھ پیدل نہیں چلا تھا۔ کروک شانکس سیڑھیوں سے نیچے جانے والے راستے کو ٹٹول رہی تھی۔ اس کے ٹھیک پیچھے لوپن، پٹی گو اور رون چل رہے تھے۔ انہیں دیکھ کر یوں لگا کہ جیسے وہ چھ پیروں والی دوڑ میں حصہ لے رہے تھے۔ ان کے پیچھے سنیپ تھے جو ڈراؤنے انداز میں ہوا میں تیرتے جا رہے تھے۔ ہر سیڑھی اترتے وقت ان کے پاؤں سیڑھی سے ٹکراتے تھے۔ سنیپ کے پیچھے سیریس بلیک تھا جو انہیں چھڑی کی مدد سے ہوا میں تیرا رہا تھا۔ ہیری اور ہرمائنی ان سب کے پیچھے چل رہے تھے۔

آتے ہوئے تو وہ سرنگ میں سے نہایت آسانی کے ساتھ چیختے بنگلے تک پہنچ گئے تھے مگر واپس لوٹتے وقت شدید دشواری کا سامنا تھا۔ لوپن، پٹی گو اور رون کو ترچھا ہو کر چلنا پڑ رہا تھا۔ لوپن ابھی تک پٹی گو کی طرف چھڑی تانے ہوئے چل رہے تھے۔ وہ پٹی گو کی ہر حرکت پر نظر رکھے ہوئے تھے۔ ہیری نے انہیں ایک قطار میں عجیب طریقے سے سرنگ میں چلتے ہوئے دیکھا۔ کروک شانکس ابھی تک سب سے آگے چل رہی تھی۔ ہیری، سیریس کے ٹھیک پیچھے چل رہا تھا جو اب بھی سنیپ کو اس کے آگے آگے ہوا میں تیراتا ہوا لے جا رہا تھا۔ سنیپ کا ڈھلکا ہوا سر بار بار نیچی چھت سے ٹکرا رہا تھا۔ ہیری کو محسوس ہوا کہ سیریس جان بوجھ کر بچانے کی کوئی کوشش نہیں کر رہا تھا۔

جب وہ سب سرنگ میں دھیمی رفتار سے سفر کر رہے تھے تو اچانک بلیک نے مڑ کر ہیری کو مخاطب کیا۔ ''کیا تم جانتے ہو کہ پٹی گو کی گنہگار واپسی کا کیا مطلب ہے؟''

''تم آزاد ہو جاؤ گے......'' ہیری نے کہا۔

''ہاں...... یہ تو ہے!'' سیریس نے کہا۔ ''لیکن میں تمہارا...... میں نہیں جانتا کہ کسی نے تمہیں بتایا ہو یا نہیں...... کہ میں تمہارا سرپرست بھی ہوں!''

''ہاں! میں بات جانتا ہوں......'' ہیری نے آہستگی سے کہا۔

''دیکھو!'' سیریس نے خود کو سنبھالتے ہوئے کہا۔ ''تمہارے ماں باپ نے مجھے تمہارا قانونی سرپرست اور محافظ نامزد کیا تھا تاکہ انہیں اگر کچھ ہو جائے تو......''

ہیری نے کچھ پل انتظار کیا۔ کیا سیریس کا مطلب وہی تھا جو وہ سمجھ رہا تھا؟

''ظاہر ہے...... میں سمجھتا ہوں کہ تم اپنے انکل اور آنٹی کے ساتھ رہنا چاہو گے۔'' سیریس نے کہا۔ ''لیکن...... پھر بھی اس کے بارے میں سوچنا...... جب مجھ پر لگا ہوا الزام مٹ جائے...... اس کے بعد...... اگر تم کسی الگ گھر میں رہنا چاہو......''

ہیری کا دل اچھلنے لگا۔

''کیا میں...... تمہارے ساتھ رہوں گا؟'' اس نے پوچھا۔ ہڑبڑاہٹ میں اس کا سر چھت سے باہر نکلے ہوئے ایک پتھر سے جا ٹکرایا۔ ''ڈرسلی گھر کو چھوڑ دوں؟''

''ظاہر ہے......! میرا خیال تھا۔ تم یقیناً ایسا کرنا نہیں چاہو گے۔'' سیریس نے جلدی سے کہا۔ ''میں سمجھتا ہوں کہ میں نے تو یونہی سوچا تھا کہ......''

''کیا تم دیوانے ہو گئے ہو؟'' ہیری نے تیزی سے کہا۔ اس کی آواز بھی سیریس کی آواز کی طرح کانپ رہی تھی۔ ''حقیقت یہی ہے کہ میں خود ڈرسلی گھر کو خیرباد کہنا چاہتا ہوں۔ کیا تمہارے پاس مکان ہے...... میں رہنے کیلئے کب آ سکتا ہوں؟''

سیریس اس کی طرف دیکھنے پلٹ گیا۔ سنیپ کا سر اب بار بار چھت سے ٹکرا رہا تھا مگر اسے اس کی کوئی پرواہ نہیں تھی۔

''تم میرے ساتھ رہنا چاہتے ہو ہیری؟'' اس نے خوشی بھرے لہجے میں کہا۔ ''سچ مچ!''

''ہاں...... سچ مچ!'' ہیری نے جواب دیا۔

ہیری کو سیریس کے دبلے چہرے پر پہلی بار حقیقی مسکراہٹ دکھائی دی۔ اس سے جو خوشگوار تبدیلی ہوئی، اُسے دیکھ کر وہ حیران رہ گیا تھا۔ مسکراتا ہوا سیریس بلیک دس سال پہلے جیسا لگا۔ ایک پل کیلئے ہیری کو اس میں اسی شخص کی جھلک دکھائی دی جو تصویر میں اس کے ماں باپ کی شادی میں ساتھ کھڑا ہنس رہا تھا۔

پھر اس کے بعد وہ کچھ نہیں بولے۔ سرنگ کا فاصلہ طے کرتے ہوئے گہری خاموشی چھائی رہی۔ سب سے آگے کروک شانکس گردان اکڑائے ہوئے چل رہی تھی، وہ کھوہ کے دہانے سے باہر نکلی اور یہ ظاہر تھا کہ اس نے پہلا کام جو کیا تھا، وہ جھگڑالو درخت کی اس گانٹھ کو دبانا تھا تاکہ وہ ہلچل مچانے کے بجائے پُرسکون رہے۔ جب لوپن، پٹی گو اور رون باہر نکلے تو درخت کی ایک شاخ بھی ذرا سا نہیں پھڑپھڑائی۔ سیریس نے سنیپ کو کھوہ کے دہانے سے باہر نکالا اور ایک طرف ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔ اور اس نے ہرمائنی اور ہیری کے باہر نکلنے کا انتظار کیا۔ آخر کار وہ سب باہر نکل آئے۔

ہوگورٹس کے میدان میں گہرا اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ صرف دور ہیولے کی مانند سکول کی بلند و بالا عمارت کی کھڑکیوں سے روشنی

چھن چھن کر آ رہی تھی۔ وہ سب خاموشی کے ساتھ آگے بڑھنے لگے۔ پٹ گو ابھی تک زور زور سے پھنکارتے ہوئے سانسیں لے رہا تھا اور کہیں کہیں اس کے سبکیاں بھرنے کی آوازیں بھی سنائی دیتی تھیں۔ ہیری کا دماغ عجیب کشمکش میں مبتلا تھا۔ وہ ڈرسلی خاندان کو ہمیشہ کیلئے چھوڑ دے گا اور اب سیریس بلیک کے ساتھ اس کے گھر میں پُرسکون زندگی بسر کر سکے گا۔ اپنے ماں باپ کے سب سے اچھے دوست کے ساتھ......اس نے سوچا۔ ڈرسلی گھرانے پر اس وقت کیا بیتی گی؟ جب وہ ان کہے گا کہ وہ اسی ملزم کے ساتھ رہنے جا رہا ہے جسے انہوں نے ٹیلی ویژن پر دیکھا تھا......

''پیٹر......خبردار! جو تم نے ایک بھی غلط قدم اُٹھایا......'' لوپن نے دھمکی دیتے ہوئے کہا۔ انہوں نے اپنی چھڑی اب بھی پٹی گو کے سامنے کی طرف تان رکھی تھی۔ وہ خاموشی سے میدان میں چلتے رہے۔ سکول کا دروازہ اب قریب آتا جا رہا تھا۔ سنیپ سیریس کے آگے آگے عجیب انداز میں ہوا میں سے اُڑ رہا تھا۔ ان کی ٹھوڑی بار بار سینے کے ساتھ اچھل اچھل کر ٹکرا رہی تھی۔

اور اسی وقت......

ایک بادل ہٹ گیا اور زمین پر دھندلی پرچھائیاں دکھائی دینے لگیں۔ وہ سب چودھویں کے چاند کی چاندنی میں نہا گئے۔ سنیپ کا لہراتا ہوا بدن اچانک لوپن، پٹی گو اور رون سے جا ٹکرایا جو اچانک رُک گئے تھے۔ سیریس اپنی جگہ پر مجسمے کی مانند کھڑا رہ گیا۔ اس نے ہیری اور ہرمائنی کو رُکنے کیلئے ہاتھ کا اشارہ کیا۔ ہیری نے دیکھا اچانک لوپن کا جسم اکڑنے لگا تھا اور پورے بدن میں عجیب سی کپکپی طاری ہوگئی۔

''ارے نہیں......'' ہرمائنی چیخی۔ ''انہوں نے آج رات مرکب نہیں پیا ہے۔ یہ سب محفوظ نہیں ہے......''

''بھاگو......'' سیریس بوکھلائے ہوئے لہجے میں بولا۔ ''بھاگو......فوراً بھاگو......''

لیکن ہیری نہیں بھاگ سکتا تھا کیونکہ اس کی وجہ رون تھا جو پٹی گو اور لوپن کے ساتھ زنجیر میں بندھا ہوا تھا۔ وہ رون کو بچانے کیلئے آگے کود گیا لیکن اسی وقت سیریس نے اسے کھینچ کر پیچھے کی طرف اچھال دیا۔

''اسے مجھ پر چھوڑ دو......اور بھاگو!''

اچانک ایک خوفناک غراہٹ سناٹے میں سنائی دی۔ لوپن کا سر لمبا ہو رہا تھا۔ ساتھ ہی اس کا بدن میں زمین سے اونچا ہو رہا تھا۔ ان کے کندھے جھک رہے تھے۔ ان کے چہرے اور ہاتھوں پر بال اُگ رہے تھے۔ تبھی ہاتھ پنجوں میں بدل گئے۔ لوپن نیچے جھکے اور ان کا بدن پنجوں پر کھڑا ہو گیا۔ کروک شانکس کے بال اب ایک بار پھر کھڑے ہو گئے۔ وہ دور ہٹنے لگی۔

جب بھیڑیائی انسان مکمل طور پر بھیڑیئے کے روپ میں ڈھل گیا تو وہ اپنے جبڑے کٹکٹاتا ہوا ایک قدم پیچھے ہٹا تو سیریس ہیری کے پہلو میں سے غائب ہو گیا۔ اس نے اپنا روپ بدل لیا تھا۔ ایک دیوہیکل سیاہ کتا لپک کر آگے آیا۔ جیسے ہی بھیڑیا زنجیر سے آزاد ہوا کتے نے اس کی گردن دبوچ کر اسے پیچھے کھینچا اور رون اور پٹی گو کو اس کی پہنچ سے دور دھکیل دیا۔ وہ دونوں اب گتھم گتھا ہو گئے تھے۔ وہ

ایک دوسرے کو نوکیلے پنجے مار رہے تھے اور آہنی جبڑوں سے بھنبھوڑنے کی کوشش کر رہے تھے۔

ہیری دہشت بھری نظروں سے اس عجیب لڑائی کو دیکھ رہا تھا۔ وہ ان کی مدد کرنا چاہتا تھا مگر کیسے؟...... اس کا دماغ شل ہوا جا رہا تھا۔ اس کا پورا دھیان لڑائی کی طرف مرتکز تھا اور کسی دوسری طرف دیکھنے کی کوشش بھی نہیں کر رہا تھا۔ پھر ہرمائنی کی چیخ نے اسے ہوشیار کر دیا۔

پٹی گو اس تماشے سے فائدہ اُٹھانے کی کوشش کر رہا تھا۔ اس نے لوپن کی گری ہوئی چھڑی کی طرف چھلانگ لگا دی تھی۔ اس کے باعث رون جو پٹی گو کے ساتھ زنجیر سے بندھا ہوا تھا، اسے زوردار جھٹکا لگا اور وہ سنبھل نہ پایا اور زمین پر گرتا چلا گیا۔ اگلے ہی لمحے ایک زوردار دھماکہ ہوا اور روشنی کا تیز جھما کا سب کی آنکھوں کو خیرہ کر گیا۔ رون زمین پر بے جان لاشے کی مانند ڈھیر ہوتا چلا گیا۔ اس کے بعد ایک اور دھماکہ ہوا۔ کروک شانکس ہوا میں اُڑتی ہوئی دور زمین پر جا گری۔

''نہتے ہو۔'' ہیری اپنی چھڑی پٹی گو کی طرف کرتے ہوئے چلایا۔ لوپن کی چھڑی ہوا میں کافی اوپر اُچھلی اور نظروں سے اوجھل ہو گئی۔ ہیری تیزی سے بھاگتا ہوا آگے بڑھا۔

''جہاں ہو...... وہیں رُک جاؤ۔''

لیکن تب تک دیر ہو چکی تھی۔ پٹی گو روپ بدل چکا تھا۔ ہیری نے دیکھا کہ اس کی گندی دُم رون کے ہاتھ سے بندھی ہوئی زنجیر سے نکل رہی تھی۔ اسے ہوا میں چوہے کی سرسرا کر بھاگنے والی سنائی دی۔ وہ اندھیرے میں گم ہو چکا تھا۔

دوسری طرف بھونکنے اور غرانے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ ہیری نے گردن گھما کر دیکھا۔ بھیڑیا خوفناک غراہٹ نکالتا ہوا تاریک جنگل کی طرف بھاگ گیا تھا۔

''سیریس!...... پٹی گو فرار ہو گیا ہے...... اس نے اپنا روپ بدل لیا ہے۔'' ہیری زور سے چیخا۔ سیریس کے جسم سے خون بہہ رہا تھا۔ اس کے منہ اور کمر پر گہرے زخم تھے لیکن ہیری کی بات سن کر وہ دوبارہ کھڑا ہوا اور میدان کے دوسری طرف بھاگنے لگا۔ کچھ ہی پلوں میں اس کے پنجوں کی چاپ سنائی دینا بند ہو چکی تھی۔

ہیری اور ہرمائنی دونوں لپک کر رون کے پاس پہنچے۔

''پٹی گو نے اس کے ساتھ کیا ہے؟'' ہرمائنی نے گھبرائے ہوئے لہجے میں پوچھا۔ رون کی آنکھیں آدھی کھلی ہوئی تھیں۔ اس کا منہ بھی کھلا ہوا تھا۔ وہ یقینی طور پر زندہ تھا۔ انہیں اس کے سانس لینے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ لیکن رون بے ہوش تھا۔

''میں نہیں جانتا......'' ہیری نے ٹکا سا جواب دیا۔

ہیری نے پریشانی کے عالم میں چاروں طرف دیکھا۔ بلیک اور لوپن دونوں ہی جنگل کی طرف چلے گئے تھے۔ ان کے ساتھ صرف سنیپ تھے جو اب بھی ہوا میں بے ہوشی کی حالت میں جھول رہے تھے۔

ہیری نے اپنی آنکھوں سے بال ہٹاتے ہوئے ہوشمندی سے سوچنے کی کوشش کی۔

''ہمیں انہیں محل تک لے جانا چاہئے اور کسی کو بتا دیتے ہیں...... چلو!''

اسی وقت کہیں دور انہیں کتے کی درد سے بلبلاتی ہوئی آواز سنائی دی۔

''سیریس......'' ہیری چونک کر بولا اور اندھیرے میں آنکھیں پھاڑ کر دیکھنے لگا۔

ہیری کو فیصلہ کرنے میں لمحہ بھر کی دیر لگی۔ اس نے سوچا کہ اس وقت وہ رون کی کوئی مدد نہیں کر سکتا اور بلیک کی آواز سے ایسا لگ رہا تھا کہ وہ کسی مشکل میں گرفتار ہے......

ہیری نے فوراً فیصلہ کیا اور اندھیرے میں دوڑ لگا دی۔ ہر مائنی بھی اس کے تعاقب میں دوڑ رہی تھی۔ پھر ایک چیخ انہیں جھیل کے پاس سنائی دی۔ اسی لئے ان کا رُخ جھیل کی طرف ہو گیا تھا۔ تیز دوڑنے کے باوجود ہیری کو عجیب سی ٹھنڈک کا احساس ہو رہا تھا جسے وہ سمجھ نہیں پایا۔

ہر طرف گہری خاموشی چھا چکی تھی۔ انہیں جھیل کے کنارے پر کچھ دکھائی دیا۔ غور سے دیکھنے پر انہیں سمجھ آنے لگا کہ وہ سیریس ہی تھا جو کتے سے انسان کی شکل میں بدل چکا تھا اور وہ زمین پر کتے کی مانند جھکا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے دونوں ہاتھ اس کے سر پر رکھے ہوئے تھے اور وہ کراہ رہا تھا۔

''نن...... نن...... نہیں...... رح...... رح...... رح...... رحم...... رحم کرو......''

پھر ہیری کو کچھ ایسا دکھائی دیا جس سے اس کی ریڑھ کی ہڈی تک جھنجھنا اُٹھی تھی۔ کم از کم سو کے قریب روح کھچڑ...... جھیل کے اوپر چاروں طرف غول کی صورت میں اُڑتے ہوئے ان کی طرف آ رہے تھے۔ فضا میں شدید ٹھنڈک بڑھتی جا رہی تھی۔ ہیری اپنے پیروں پر گھوما اور اسے اپنے اندر ایک جانا پہچانا سا احساس بیدار ہوتا ہوا محسوس ہوا۔ اس کی آنکھوں کے سامنے گہری دھندسی چھانے لگی۔ روح کھچڑ اندھیرے میں ہر طرف سے آتے جا رہے تھے۔ وہ ان کے چاروں طرف گھیرا تنگ کر رہے تھے۔

''ہر مائنی کسی خوشگوار خیال کی طرف دھیان لگاؤ......'' ہیری چیخ کر بولا اور اس نے اپنی چھڑی اُٹھا لی۔ وہ صاف دیکھنے کیلئے تیزی سے اپنی پلکیں جھپکا رہا تھا۔ وہ اپنا سر جھٹک رہا تھا تاکہ اسے اس چیخ سے چھٹکارا مل سکے جو اس کے دماغ کے اندر بری طرح سے سنائی دینے لگی تھی۔

میں اپنے سرپرست کے ساتھ رہنے کیلئے جا رہا ہوں۔ میں ڈرسلی گھرانے کو ہمیشہ کیلئے چھوڑ کر جا رہا ہوں......

اس نے کوشش کی کہ وہ سیریس اور صرف سیریس کے بارے میں سوچے پھر وہ چھڑی کو گھماتے ہوئے جادوئی کلمہ پڑھنے لگا۔

''پشت بان نمودارم...... پشت بان نمودارم......''

بلیک کے بدن پر کپکپاہٹ بڑھنے لگی۔ وہ زمین پر گر کر ساکت ہو گیا۔ اس کا چہرہ کسی مردے کی طرح پیلا پڑ گیا تھا۔

''وہ بالکل ٹھیک ہو جائے گا۔ میں اس کے ساتھ رہنے جا رہا ہوں!''

''پشت بان نمودارم...... پشت بان نمودارم...... میری مدد کرو...... پشت بان نمودارم......''

وہ جادوئی کلمہ پورا پڑھ نہیں پایا۔ روح کھچڑ پاس آتے جا رہے تھے اور ان سے مشکل سے دس قدم کا فاصلہ رہ گیا تھا۔ انہوں نے ہیری اور ہرمائنی کے گرد ایک ٹھوس دیوار بنالی تھی۔ اور وہ قریب آتے جا رہے تھے......

''پشت بان نمودارم......'' ہیری چیخا اور اپنے کانوں میں گونجنے والی چیخ کو ہٹانے کی کوشش کی۔ ''پشت بان نمودارم......''

اس کی چھڑی سے سفید دھواں برآمد ہوا اور اس کے سامنے دیوار کی مانند لہرانے لگا۔ اسی پل ہیری کو محسوس ہوا کہ ہرمائنی اس کے پہلو میں گر گئی ہے۔ وہ اب تنہا تھا...... بالکل تنہا......

''پشت بان نمودارم...... پشت بان نمودارم!''

ہیری کے گھٹنے ٹھنڈی گھاس سے جا ٹکرائے۔ دھند بادلوں کی طرح بڑھتی ہوئی اس کی آنکھوں پر چھانے لگی۔ بہت کوشش کے ساتھ اس نے یادداشت کو اپنے قابو میں کیا اور اس وقت کا تصور باندھا...... سیریس بے قصور ہے...... بے قصور...... وہ بالکل ٹھیک ہو جائے گا...... میں اس کے ساتھ رہنے جا رہا ہوں......

اس نے ہانپتے ہوئے کہا...... ''پشت بان نمودارم!''

اپنے اپنے کمزور پشت بان جادو کی روشنی میں اس نے ایک روح کھچڑ کو اپنے بہت قریب رکتے ہوئے دیکھا۔ ہیری نے سفید بادل جیسی دھند کا جو حلقہ قائم کیا ہوا تھا۔ وہ اس میں سے نکل کر اندر نہیں آ پا رہا تھا۔ پھر روح کھچڑ نے اپنے چوغے میں سے گلگلا استخوانی ہاتھ باہر نکالا اور اس سے پشت بان جادو کی تنی ہوئی چادر کو ایک طرف ہٹانے کی کوشش کی......

''نہیں۔ نہیں......'' ہیری نے ہانپتے ہوئے کہا۔ ''وہ بے قصور ہے...... پشت بان نمودارم''

اسے محسوس ہو رہا تھا کہ روح کھچڑ اسے گھور رہے تھے جب وہ اپنی کھڑکھڑاتی سانس کھینچتے تھے تو اسے بری ہوا کے جھونکے کا احساس ہوتا تھا۔ سب سے پاس کھڑا روح کھچڑ اس کے بارے میں کچھ سوچ رہا تھا پھر اس نے اپنے چپچپاتے ہاتھ اُٹھائے...... اور اپنا نقاب اوپر اُٹھا دیا۔

جہاں آنکھیں ہونا چاہئے تھیں وہاں پر صرف پتلی، بھوری پھپھوندی دار جلد تھی جو خالی پتلیوں کے اوپر تک پھیلی ہوئی تھی۔ لیکن اس کے چہرے پر ایک دہانہ تھا...... ایک کھلا ہوا بے ڈھنگا سا ہونٹوں کے بغیر سوراخ...... جو موت کی کھرکھراہٹ جیسی آواز کرتے ہوئے سانسیں چوستا تھا۔

ہیری کا دماغ سن ہونے لگا۔ اسے لگا جیسے اس کے منہ کو لقوہ ہو گیا ہو۔ اس کے دماغ پر، سوچوں پر اور احساسات پر زنجیریں بندھتی چلی گئی ہوں۔ وہ بول یا سوچ نہیں پا رہا تھا اور نہ ہی کوئی حرکت کر سکتا تھا۔ اس کے پشت بان جادو کی تنی ہوئی چادر زور سے لرزی

اور پھر ہوا میں تحلیل ہوتی چلی گئی۔

سفید دھند کے باعث اسے کچھ نظر نہیں آ رہا تھا۔ اسے دوبارہ کوشش کرنا تھی...... پشت بان جادو کو دوبارہ زندہ کرنا تھا...... ''پشت بان نمودارم!'' وہ اب دیکھ نہیں سکتا تھا۔ کچھ فاصلے پر اس نے چیخ سنی...... ''پشت بان نمودارم''......اس نے دھند میں ٹٹول کر سیریس کا ہاتھ تھام لیا۔ وہ اسے نہیں لے جا سکتے۔

لیکن دو طاقتور اور گلگلے ہاتھوں نے اچانک ہیری کی گردن دبوچ لی۔ انہوں نے اس کے چہرے کو اوپر کی طرف اُٹھایا۔ ہیری کو روح کھچڑوں کی سانسیں اپنے چہرے پر صاف محسوس دے رہی تھی۔ وہ پہلے اس سے چھٹکارا پانا چاہتے تھے۔ اس کی ناک میں روح کھچڑوں کی بدبودار سانسوں کی ناگوار بو اترنے لگی......اس کے کانوں میں اس کی ماں کی روح فرسا چیخ اور بلند آواز میں سنائی دینے لگی۔ اس نے سوچا کہ مرنے سے پہلے وہ شاید یہی آخری آواز سنے گا......

اور پھر دھند کے بیچ میں سے ایک دودھیا روشنی دکھائی دی جو تیزی سے پھیلتی جا رہی تھی۔ اس نے محسوس کیا کہ روح کھچڑا اس روشنی سے مضطرب ہو رہے ہیں اور انہوں نے اسے چھوڑ دیا ہے۔ اس نے خود سنبھالنا چاہا مگر وہ ایسا نہیں کر سکا۔ وہ منہ کے بل گھاس پر گرتا چلا گیا۔

ہیری کا چہرہ نیچے تھا اور وہ اتنا لاغر تھا کہ اپنی جگہ سے ہل بھی نہیں پایا۔ اسے ایسا لگا کہ جیسے وہ مہینوں سے بیمار پڑا ہو۔ ہاتھ پاؤں ہلانے کی ذرا سی سکت باقی نہ رہی ہو۔ اس کا بدن بری طرح کانپ رہا تھا۔ پھر بھی اس نے اپنی آنکھیں کھولیں۔ چندھیا دینے والی روشنی سے اس کے اردگرد کی گھاس چمک اُٹھی تھی۔ کانوں میں گونجنے والی چیخ سنائی دینا بند ہو چکی تھی۔

کوئی چیز روح کھچڑوں کو پیچھے دھکیل رہی تھی...... یہ اس کے، سیریس اور ہرمائنی کے چاروں طرف حصار بنائے گھوم رہی تھی۔ روح کھچڑوں کی کھڑکھڑاتی ہوئی سانسوں کی آواز دور ہٹتی جا رہی تھی۔ وہ اب شاید واپس جا رہے تھے۔ فضا میں ٹھنڈک کا احساس تیزی سے ختم ہوتا گیا اور معمول کی گرمی واپس لوٹ آئی تھی۔

اپنی پوری طاقت لگا کر ہیری نے اپنا سر کچھ انچ اوپر اُٹھایا۔ اسے روشنی پھیلاتا ہوا ایک جانور دکھائی دینے لگا۔ جو دوڑتا ہوا جھیل کے اس پار جا رہا تھا۔ پسینے میں لت پت دھندلی آنکھوں سے اس نے یہ پہچاننے کی کوشش کی کہ وہ کون سا جانور تھا......؟ وہ کسی یک سنگھے کی طرح دکھائی دے رہا تھا۔ ہوش میں رہنے کی کوشش کرتے ہوئے ہیری بمشکل یہ دیکھ پایا کہ وہ جانور دوسرے کنارے پر پہنچ کر رُک گیا تھا۔ اس جانور کی روشنی میں پل بھر کو ہیری کو دکھائی دیا کہ وہاں کوئی اور بھی تھا جو اس یک سنگھے کا استقبال کر رہا تھا۔ اسے چھونے کیلئے اپنا ہاتھ آگے بڑھا رہا تھا......اور وہ چہرہ بہت جانا پہچانا سا لگنے لگا......لیکن ایسا نہیں ہو سکتا......

ہیری سمجھ نہیں پایا۔ وہ کچھ اور سوچ نہیں سکا۔ اسے محسوس ہوا کہ بدن میں سے جیسے اس کی طاقت کی آخری بوند بھی نچڑ چکی ہو۔ نہ چاہتے ہوئے اس کا سر گھاس پر ڈھلک گیا اور وہ بے ہوش ہوتا چلا گیا۔

☆☆☆☆

اکیسواں باب

# ہرمائنی کا راز

بے حد صدمے والا حادثہ تھا...... بہت ہی صدمے والا...... کمال ہو گیا کہ ان میں سے کوئی بھی نہیں مرا...... اس طرح کا حادثہ پہلے کبھی نہیں سنا...... قسمت اچھی تھی سنیپ کہ تم وہاں تھے......

''تعریف کا شکریہ۔ وزیر جادو......''

''تمہیں آنرز آف مارلن، سیکنڈ کلاس (جادوئی وزارت کا خصوصی اعزاز) ملنا تو طے ہے، اور اگر میری بات مان لی گئی تو فرسٹ کلاس بھی مل سکتا ہے......''

''بہت بہت شکریہ...... آپ کا ممنون رہوں گا۔''

''تمہارے سر پر گہرا زخم ہے...... شاید یہ گھاؤ بلیک نے دیا ہوگا...... ہے نا؟''

''سچ کہوں...... وزیر جادو! یہ زخم پوٹر، ویزلی اور گرینجر کی وجہ سے مجھے ملا ہے۔''

''اوہ نہیں......''

''بلیک نے ان پر جادو کر رکھا تھا اور میں یہ بات فوراً سمجھ گیا تھا۔ ان کی حرکتوں کو دیکھ کر لگتا تھا کہ ان پر ذہن بندی والے جادو کا استعمال کیا گیا تھا۔ وہ سوچ رہے تھے کہ بلیک بے قصور ہے، یہی سوچ پر ان کے دماغ پر قبضہ کئے ہوئے تھی۔ میں یہ بات یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ وہ اپنی حرکتوں کیلئے ذمہ دار نہیں ہیں۔ دوسری طرف ان کی دخل اندازی کی وجہ سے بلیک بچ کر نکلنے میں کامیاب ہو بھی گیا تھا۔ ان کا خیال تھا کہ وہ بلیک کو تنہا پکڑ سکتے ہیں۔ انہیں پہلے بھی کافی ڈھیل دی جا چکی تھی۔ مجھے اندیشہ ہے کہ اس کارروائی کے بعد سے انہیں خود پر زیادہ گھمنڈ ہو گیا ہے...... اور ظاہر ہے کہ ہیڈ ماسٹر نے پوٹر کو تو ہمیشہ بہت زیادہ چھوٹ دی ہے......''

''دیکھو سنیپ!...... ہیری پوٹر کے معاملے میں...... جہاں تک اس کا سوال ہے، ہم سب اس کی غلطیوں کو ہمیشہ نظر انداز کر دیتے ہیں۔''

''لیکن میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں...... کیا یہ اس کے کیلئے اچھی بات ہے کہ اس کے ساتھ اتنا خصوصی برتاؤ کیا جائے؟ یقینی طور پر

میں تو یہی کوشش کرتا ہوں کہ اس کے ساتھ بھی باقی طلباء جیسا سلوک کیا جائے۔اگر کوئی دوسرا طالبعلم اتنی بڑی غلطی کرتا تو اسے کم از کم اس بات کیلئے سکول سے کچھ دنوں کیلئے نکال باہر کیا جاتا...... کیونکہ وہ اپنے دوستوں کو اتنی بڑی مصیبت میں ڈال رہا تھا۔ ذرا سوچئے!...... وہ سکول کے تمام قوانین کو توڑ کر...... جو اس کی حفاظت کیلئے تشکیل دیئے گئے تھے، تمام احتیاطی تدابیر کو لات مار کرتے ہوئے، رات کی تاریکی میں سکول سے باہر ایک خطرناک بھیڑیائی انسان اور مفرور قاتل کے ساتھ تھا اور مجھے تو اس بات پر بھی پورا یقین ہے کہ وہ بغیر اجازت ہاگس میڈ میں گھومتا رہا تھا......''

''ہاہاہا...... ہم اس بارے میں دیکھیں گے سنیپ ...... ہم اس بارے ضرور دیکھیں گے...... وہ لڑکا غیر معمولی طور کچھ زیادہ ہی بیوقوف ثابت ہوا ہے......''

ھیری اپنی آنکھیں کس کر بند کئے ان کی سب باتیں سن رہا تھا۔وہ بہت کمزوری محسوس کررہا تھا۔اس کے کانوں میں جانے والے الفاظ اس کے دماغ تک بہت دیر سے پہنچ پا رہے تھے۔اسی وجہ سے اسے پوری بات سمجھنا مشکل ہو رہا تھا۔اسے اپنے بدن کا ہر حصہ بھاری اور بوجھل محسوس ہو رہا تھا۔پلکیں بھی اتنی بھاری لگ رہی تھیں کہ انہیں اُٹھانا اس کے بس میں نہیں تھا......

''روح کھچڑوں کے عجیب رویئے پر میں بہت زیادہ حیران ہوں ......سنیپ! تمہیں واقعی معلوم نہیں کہ وہ کیوں واپس لوٹ گئے؟''

''نہیں وزیر جادو!...... جب میں نے خود کو سنبھالا اور وہاں پہنچا تب تک وہ سب واپس لوٹ کر اپنی منزل میں داخل ہو چکے تھے۔''

''یہ بڑی عجیب بات ہے۔اور اس کے باوجود بلیک، ھیری اور وہ لڑکی......''

''جب میں ان کے پاس پہنچا تو وہ سب کے سب بے ہوش تھے۔میں نے بلیک کو فوراً رسیوں سے باندھا اور اس کی زبان بندی کی تاکہ وہ کچھ کر نہ سکے۔اس کے بعد میں نے جادوئی سٹریچر منگوائیں اور ان سب کو ان پر ڈال کر سکول میں لے آیا۔''

ایک پل کیلئے خاموشی چھائی رہی۔ھیری کا دماغ اب پہلے سے تھوڑا زیادہ کام کرنے لگا تھا۔فوراً اسے محسوس ہوا کہ اس کے دل پر کوئی بوجھ ہے......

اس نے اپنی آنکھیں کھول دیں۔

ہر چیز تھوڑی دھندلی دکھائی دے رہی تھی کسی نے اس کی عینک اتار دی تھی۔وہ اسپتال کے جس حصے میں تھا وہاں اندھیرا تھا۔اس نے دیکھا کہ میڈم پامفری وارڈ کے دوسرے کونے میں اس کی طرف پشت کر کے کسی دوسرے بستر پر جھکی ہوئی تھیں۔ھیری نے گھور کر دیکھا۔میڈم پامفری کے ہاتھ کے نیچے رون کے سرخ بال دکھائی دے رہے تھے۔

ھیری نے اپنا سر تکیئے پر ترچھا کیا۔اس کے دائیں طرف والے بستر پر ہرمائنی لیٹی ہوئی تھی۔چاند کی چاندنی اس کے بستر پر پھیلی

ہوئی تھی۔اس کی آنکھیں بھی کھلی ہوئی تھیں۔ وہ بالکل سیدھی لیٹی ہوئی تھی۔ جب اس نے دیکھا کہ ہیری ہوش میں آ گیا ہے تو اس نے اپنے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر وارڈ کے دروازے کی طرف اشارہ کیا۔ آدھ کھلے دروازے کے باہر راہداری میں کھڑے کارنیلوس فج اور سنیپ کی گفتگو کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔

میڈم پامفری تیزی سے ہیری کے بستر کی طرف آئیں۔ اس نے پلٹ کر ان کی طرف دیکھا، وہ چاکلیٹ کا ایک بڑا ٹکڑا لا رہی تھیں۔ ہیری نے آج تک چاکلیٹ کا اس سے بڑا ٹکڑا نہیں دیکھا تھا۔ وہ کسی بڑے پتھر جیسا دکھائی دے رہا تھا۔

''اچھا تو تم بیدار ہو ہی گئے!'' انہوں نے بلند آواز میں کہا۔ پھر انہوں نے چاکلیٹ ہیری کے بستر کے پاس والی میز پر رکھ دی اور اسے ہتھوڑے سے توڑنے لگیں۔

''رون کہاں ہے؟'' ہیری اور ہرمائنی نے ایک ساتھ پوچھا۔

''اس کی جان بچ گئی ہے......'' میڈم پامفری نے گھمبیر لہجے میں کہا۔ ''جہاں تک تم دونوں کا سوال ہے......تم یہیں پر رہو گے جب تک کہ مجھے یہ تسلی نہیں ہو جائے کہ تم پوری طرح سے...... پوٹر یہ تم کیا کر رہے ہو؟''

ہیری بستر میں اُٹھ کر بیٹھ گیا اور اپنی عینک پہننے لگا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر اپنی چھڑی اُٹھائی۔

''مجھے اسی وقت ہیڈ ماسٹر سے ملنے جانا ہے۔'' ہیری نے کہا۔

''پوٹر!'' میڈم پامفری نے پچکارتے ہوئے کہا۔ ''سب کچھ ٹھیک ہو چکا ہے، بلیک پکڑا جا چکا ہے اور اسے بالائی مینار والی کوٹھڑی میں قید کر لیا گیا ہے۔ روح کھچڑ اس کی چھبن لینے کیلئے بس کسی بھی وقت آنے والے ہیں۔''

''کیا......؟''

ہیری تیزی سے اپنے بستر سے کود گیا۔ ہرمائنی نے بھی ایسا ہی کیا۔ لیکن ہیری کی آواز باہر راہداری میں بھی پہنچ گئی تھی۔ اگلے ہی لمحے فج اور سنیپ وارڈ میں داخل ہو گئے۔

''ہیری...... ہیری...... یہ کیا کر......؟'' فج نے فکرمندی سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''تمہیں تو بستر میں آرام کرنا چاہئے۔ کیا اس نے چاکلیٹ کھا لی ہے؟'' انہوں نے پریشانی کے عالم میں بوکھلائے انداز میں میڈم پامفری سے دریافت کیا۔

''وزیر جادو صاحب! براہ کرم میری بات سکون سے سنیئے!'' ہیری نے جلدی سے کہا۔ ''سیریس بلیک بے قصور ہے۔ پیٹر پٹی گو نے اپنی موت کا جھوٹا کھیل رچایا تھا۔ ہم نے اسے آج رات کو دیکھا تھا آپ روح کھچڑوں سے سیریس کی چھبن نہیں دلوا سکتے۔ وہ بے قصور ہے......''

لیکن فج صرف اپنا سر ہلا رہے تھے دھیمی مسکراہٹ ان کے چہرے پر پھیلی ہوئی تھی۔

''ہیری...... ہیری...... تمہیں بہت بڑی غلط فہمی ہوئی ہے۔ تم بہت سنگین صدمے سے دوچار ہوئے ہو۔ تمہیں ابھی آرام کی

ضرورت ہے، شاباش! بستر پر لوٹ جاؤ۔ ہم نے ہر چیز ٹھیک کر لی ہے......''

''نہیں...... یہ سچ نہیں ہے۔'' ہیری زور سے چیخا۔''آپ نے غلط آدمی کو پکڑ لیا ہے۔''

''وزیر جادو! مہربانی کر کے ہماری بات سنئے!'' ہرمائنی نے کہا۔ وہ بھی تیزی سے ہیری کے پہلو میں آ گئی اور ملتجیانہ نگاہوں سے فج کی طرف دیکھ رہی تھی۔''میں نے بھی اسے دیکھا تھا۔ وہ رون کا چوہا تھا۔ پٹی گو ایک بھیس بدل چوپائی جادوگر تھا اور......''

''دیکھ لیا وزیر جادو......!'' سنیپ نے جلدی سے کہا۔''دونوں ہی ذہن بندی جادو کے شکار ہیں۔ بلیک نے ابھی تک ان کے دل ودماغ پر قبضہ کر رکھا ہے۔ یہ بات صاف ظاہر ہے کہ بلیک کو شیطانی جادو میں زبردست مہارت حاصل ہے......''

''ہم لوگوں کے دماغوں پر کسی جادو کا اثر نہیں ہے!'' ہیری دھاڑتے ہوئے کہا۔

''وزیر جادو...... پروفیسر......'' میڈم پامفری غصے سے بولیں۔''میں آپ لوگوں سے یہ درخواست کرتی ہوں کہ آپ یہاں سے چلے جائیے۔ پوٹر میرا مریض ہے، آپ اسے پریشان نہ ہی کریں تو بہتر ہے۔''

''میں پریشان نہیں ہو رہا ہوں، میں تو انہیں یہ بتانے کی کوشش کر رہا ہوں کہ کیا ہوا تھا؟'' ہیری نے طیش کے عالم میں کہا۔ ''لیکن وہ سنتے ہی نہیں......!''

لیکن میڈم پامفری نے اچانک ہیری کے منہ میں چاکلیٹ کا بڑا ٹکڑا ٹھونس ڈالا۔ اس کا منہ بند ہو گیا تھا اور میڈم پامفری نے موقع کا فائدہ اُٹھاتے ہوئے اسے دوبارہ بستر پر پہنچا دیا تھا۔

''اب براہ کرام وزیر جادو!...... ان بچوں کو آرام کی سخت ضرورت ہے۔ مہربانی کر کے چلے جائیے......''

دروازہ ایک بار پھر کھلا۔ اب ہیڈ ماسٹر اندر آتے ہوئے دکھائی دیئے۔ ہیری نے جلدی جلدی اپنے منہ میں ٹھنسا ہوا چاکلیٹ کا ٹکڑا بمشکل باہر اگلا اور ایک بار پھر اچھل کر بستر سے نیچے اترا اور کھڑا ہو گیا۔

''ہیڈ ماسٹر......! سیریس بلیک......''

''خدا کیلئے......!'' میڈم پامفری نے تنگ ہو کر کہا۔''یہ اسپتال ہے یا نہیں؟...... میں زور دے کر کہتی ہوں......''

''معاف کرنا پاپی! لیکن مجھے پوٹر اور گرینجر سے کچھ باتیں کرنا ہیں۔'' ڈمبل ڈور نے پرسکون انداز میں کہا۔''میں ابھی ابھی سیریس بلیک سے مل کر آ رہا ہوں......''

''مجھے لگتا ہے کہ اس نے آپ کو بھی وہی من گھڑت کہانی سنائی ہو گی جو اس نے پوٹر کے دماغ میں ڈال رکھی ہے؟'' سنیپ نے تھوک اُڑاتے ہوئے کہا۔''چوہے والی کہانی...... اور پٹی گو کے زندہ ہونے کی......''

''بلیک نے سچ مچ یہی کہانی سنائی تھی۔'' ڈمبل ڈور نے کہا اور اپنے چاند جیسی شباہت والی عینک کے اوپر سے سنیپ کو بڑے غور سے دیکھا۔

''اور کیا میری گواہی کی کوئی قیمت نہیں ہے؟'' سنیپ آپے سے باہر ہوتے ہوئے کہا۔'' پیٹر پٹی گو چیختے بنگلے میں موجود نہیں تھا اور نہ ہی میں نے اسے ہوگورٹس کے میدان میں دیکھا تھا۔''

''ایسا اس لئے ہوا کیونکہ آپ کے ہوش اُڑ چکے تھے پروفیسر!'' ہرمائنی نے گھمبیر لہجے میں کہا۔'' آپ صحیح وقت پر نہیں پہنچ پائے تھے......''

''مس گرینجر!......اپنی غلیظ زبان کو منہ کے اندر بند کر کے رکھو۔''

''سنیپ! ذرا سنبھل کر......'' فج نے حیرت بھری نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔''ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ اس لڑکی کی ذہنی حالت درست نہیں ہے......''

''میں ہیری اور ہرمائنی سے تنہائی میں بات کرنا چاہتا ہوں!'' اچانک ڈمبل ڈور بولے۔'' کارنیلوس......سیورس...... پاپی! مہربانی کر کے ہمیں کچھ دیر کیلئے تنہا چھوڑ دیا جائے۔''

''ہیڈ ماسٹر!'' میڈم تنک لہجے میں غرائیں۔''انہیں علاج کی ضرورت ہے......انہیں آرام کی ضرورت ہے۔''

''ایسا کرنا بے حد ضروری ہے، میں پرزور درخواست کرتا ہوں......'' ڈمبل ڈور نے کہا۔

میڈم پامفری نے اپنے ہونٹ چبائے اور پیر پٹختی ہوئی وارڈ کے کنارے پر بنے ہوئے اپنے دفتر میں چلی گئیں۔ انہوں نے اپنے پیچھے دفتر کا دروازہ زوردار دھماکے کے ساتھ بند کیا تھا۔ فج نے اپنے رنگین چوغے کے اوپر سنہری زنجیر میں لٹکتی ہوئی گھڑی کو پکڑ کر دیکھا۔

''روح کھچڑ اب آنے ہی والے ہوں گے۔'' انہوں نے دھیمے انداز سے کہا۔''میں جا کر ان سے ملاقات کرتا ہوں۔ ڈمبل ڈور! میں تمہیں اوپر والی منزل پر ملوں گا۔''

فج دروازے کی طرف بڑھے اور سنیپ کے لئے دروازہ کھول کر کھڑے رہے لیکن سنیپ اپنی جگہ سے ہلے تک نہیں تھے۔

''کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ آپ کو بھی بلیک کی کہانی پر یقین ہو چکا ہے؟'' سنیپ پھنکارتے ہوئے بولے۔ ان کی آنکھیں ڈمبل ڈور کے چہرے پر جمی ہوئی تھیں۔

''میں ہیری اور ہرمائنی سے تنہائی میں بات کرنا چاہتا ہوں۔'' ڈمبل ڈور نے دہرایا۔

سنیپ نے ڈمبل ڈور کی طرف ایک قدم آگے بڑھایا اور کہا۔''سیریس بلیک نے سولہ سال کی عمر میں ہی یہ ثابت کر دیا تھا کہ وہ خون کرنے سے نہیں ہچکچاتا۔ آپ یہ بات تو نہیں بھولے ہوں گے؟ آپ یہ تو نہیں بھولے ہوں گے کہ ایک بار اس نے مجھے ہلاک کرنے کی کوشش کی تھی......''

''میری یادداشت بہت اچھی ہے سیورس!'' ڈمبل ڈور نے دھیمی آواز میں کہا۔

سنیپ یہ سن کر تیزی سے پلٹے اور پھر دھڑ دھڑاتے ہوئے دروازے سے باہر چلے گئے جو فج نے ان کیلئے کھول رکھا تھا۔ دروازہ بند ہوتے ہی ڈمبل ڈور ہیری اور ہرمائنی کی طرف مڑے۔ دونوں ہی اسی وقت ایک ساتھ بولنے لگے۔

''پروفیسر بلیک کی بات سچ ہے۔ ہم نے خود پٹی گو کو زندہ دیکھا تھا......''

''جب پروفیسر لوپن، بھیڑیئے کے روپ میں بدلے تو وہ بھاگ نکلا......''

''وہ ایک چوہے کا بہروپ بدلنے والا چوپائی جادوگر ہے......''

''پٹی گو نے اپنا اگلا پنجہ...... میرا مطلب ہے کہ اپنی انگلی کاٹ لی تھی......''

''پٹی گو نے فرار ہونے کیلئے رون پر حملہ کیا تھا...... بلیک قصوروار نہیں ہے......''

پروفیسر ڈمبل ڈور نے ان کی بوکھلاہٹ اور بے تابی کو دیکھتے ہوئے اپنا ہاتھ اُٹھا کر انہیں خاموش ہونے کا اشارہ کیا۔ وہ دونوں یکلخت چپ ہو گئے۔

''اب تم سنو! میں تم سے درخواست کرتا ہوں کہ بیچ میں کچھ مت بولنا۔ کیونکہ وقت بہت کم رہ گیا ہے۔'' ڈمبل ڈور نے دھیمی آواز میں کہا۔ ''تمہارے علاوہ بلیک کی کہانی کا ایک بھی سچا ثبوت باقی نہیں ہے......اور تیرہ سال کے دو بچوں کی بات پر کوئی بھی یقین نہیں کرے گا۔ سڑک پر موجود بہت سے گواہوں نے قسم کھا کر کہا تھا کہ انہوں نے سیریس بلیک کو پٹی گو کا خون کرتے ہوئے دیکھا تھا...... میں نے خود محکمہ وزارت جادو کی عدالت کے سامنے یہ گواہی دی تھی کہ سیریس، پوٹر خاندان کا خفیہ راز دار تھا۔''

ہیری خود کو روک نہیں پایا اور اس کے منہ سے اچانک نکل گیا۔ ''پروفیسر لوپن آپ کو سچائی بتا سکتے ہیں کہ......''

''پروفیسر لوپن اس وقت جنگل کی گہرائیوں میں گم ہیں اور وہ اس حالت میں نہیں ہیں کہ وہ کسی کو کچھ بتا پائیں۔ جب تک وہ دوبارہ انسان بنیں گے تب تک بہت دیر ہو چکی ہوگی۔ سیریس کی حالت مردے سے بھی بدتر ہوگی...... میں یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ زیادہ تر جادوگر ایک بھیڑیائی انسان پر بھروسہ نہیں کرتے ہیں۔ لہٰذا ان کی دی گئی گواہی کی عدالتی کمیٹی میں کوئی خاص اہمیت نہیں ہوگی۔ اس کے علاوہ یہ امر بھی ذہن میں رکھو کہ سیریس اور وہ آپس میں پرانے دوست بھی ہیں۔''

''لیکن......''

''میری بات دھیان سے سنو ہیری! اب ان سب باتوں کیلئے بہت دیر ہو چکی ہے۔ تم سمجھ رہے ہو نا؟ تمہیں یہ سمجھ لینا چاہئے کہ پروفیسر سنیپ ان حوادث کی جو کہانی سنا رہے ہیں، وہ تمہارے مقابلے میں بہت زیادہ قابل یقین اور ٹھوس ہے......''

''وہ سیریس سے بہت نفرت کرتے ہیں۔'' ہرمائنی نے اکھڑے ہوئے لہجے میں کہا۔ ''صرف اس لئے کہ سیریس نے ان کے ساتھ ایک خوفناک مذاق کیا تھا......''

''سیریس نے بھی بے قصور آدمی جیسا رویہ نہیں اپنایا ہے۔ فربہ عورت پر حملہ کرنا...... گری فنڈر ہال میں چاقو لے کر گھسنا...... جب

تک پٹی گو زندہ یا مردہ دستیاب نہیں ہو پاتا۔ تب تک سیریس کی سزا بدلنے کی کوئی بھی یقینی صورت موجود نہیں ہے......''

''لیکن آپ تو ہم پر یقین کرتے ہیں ہے نا......''

''ہاں!...... میں کرتا ہوں......'' ڈمبل ڈور نے پرسکون لہجے میں کہا۔ ''لیکن مجھ میں یہ قوت نہیں ہے کہ میں دوسروں کو سچائی ماننے پر مجبور کرسکوں۔ وزیر جادو کے فیصلوں کے برخلاف جاسکوں۔''

ہیری نے ان کے گھمبیر چہرے کو گھورا۔ اسے لگا جیسے اس کے نیچے کی زمین تیزی سے کھسک رہی تھی۔ وہ ہمیشہ یہی سوچتا تھا کہ ڈمبل ڈور ہر مسئلہ کو چٹکی بجا کر سلجھا سکتے ہیں۔ اسے امید تھی کہ ڈمبل ڈور ہوا میں چھڑی لہرائیں گے اور اس مسئلے کا ناقابل یقین حل نکال کر سامنے رکھ دیں گے مگر ایسا نہیں تھا......ان کی آخری امید بھی دم توڑتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔

ڈمبل ڈور کی ہلکی نیلی آنکھیں گھومیں اور ہیری سے ہوتی ہوئی اب ہرمائنی کے چہرے پر جم گئیں۔ انہوں نے دھیمی آواز میں کہا۔ ''ہمیں جس چیز کی ضرورت ہے، وہ ہے تھوڑا زیادہ وقت......''

''مگر......'' ہرمائنی نے کچھ بولنے کی کوشش کی لیکن اسی وقت اس کی آنکھیں پھیل گئیں۔ ''اوہ!''

''اب دھیان سے سنو!'' ڈمبل ڈور نے بہت دھیمی مگر صاف بولتے ہوئے کہا۔ ''سیریس، پروفیسر فلنٹ وک کے دفتر کے ٹھیک اوپر ساتویں منزل پر ایک کمرے میں بند ہے۔ مغربی مینار کی دائیں طرف تیرہویں کھڑکی۔ اگر سب کچھ ٹھیک ہوا تو آج رات کو تم ایک سے زیادہ بے قصور جانوں کو بچا لوگی۔ لیکن تم دونوں ہی یاد رکھنا کہ کوئی تمہیں دیکھ نہ پائے۔ مس گرینجر، تم قوانین تو جانتی ہی ہو......تم جانتی ہو کہ یہ کام کیسے کرنا ہے؟......کوئی......تمہیں......دیکھ......نہ......پائے!''

ہیری کو ذرا بھی اندازہ نہیں تھا کہ ان باتوں کا کیا مطلب تھا؟ ڈمبل ڈور پلٹے اور دروازے تک پہنچ کر انہوں نے پیچھے دیکھا۔

''میں باہر سے تالا لگا کر جا رہا ہوں، اس وقت......!'' انہوں نے اپنی گھڑی دیکھی۔ ''بارہ بجنے میں پانچ منٹ کم ہیں مس گرینجر......تین بار چابی گھمانے سے کام ہو جانا چاہئے......گڈ لک!''

''گڈ لک......'' ہیری نے دہرایا، جب ڈمبل ڈور نے باہر نکل کر دروازہ بند کیا۔ ''تین بار چابی گھمانا؟......وہ کیا بول رہے تھے؟......ہمیں آخر کرنا کیا ہے؟''

ہرمائنی اپنے چوغے کے اندر گلے میں کچھ تلاش کر رہی تھی۔ اس نے وہاں ایک بہت لمبی اور خوبصورت سونے کی مالا نکالی۔

''ہیری! یہاں آؤ......'' اس نے بے چینی سے کہا۔ ''جلدی......''

تعجب اور تجسس میں مبتلا ہیری اس کی طرف بڑھا۔ ہرمائنی سنہری مالا کو پھیلائے ہوئے کھڑی تھی۔ ہیری نے دیکھا کہ اس مالا میں ایک چھوٹا سا گھڑی کی شکل جیسا لاکٹ لٹک رہا تھا۔

''یہاں......!''

ہر مائنی نے پھیلائی ہوئی مالا آگے بڑھا کر ہیری کے گلے میں ڈال دی۔اب وہ دونوں ایک ہی مالا کو پہنے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

''تیار ہو......''اس نے سانس روک کر پوچھا۔

''ہم کر کیا رہے ہیں؟''ہیری کو کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا۔

ہر مائنی نے لاکٹ کو دونوں ہاتھوں میں پکڑا اور انگلی سے اس کی چابی تین بار گھمائی۔

اندھیرے میں ڈوبا ہوا وارڈ ان کی آنکھوں کے سامنے گھومنے لگا۔ہیری کو ایسا محسوس ہوا جیسے وہ بہت تیزی سے پیچھے کی طرف اُڑ رہے تھے۔رنگوں اور روشنی کی کرنوں کا بھنور اس کے پاس سے گذر رہا تھا۔اس کے کانوں پر ہتھوڑے برس رہے تھے۔اس نے چلانے کی کوشش کی لیکن وہ اپنی آواز نہیں سن پایا۔پھر اس نے اپنے پیروں تلے ٹھوس زمین محسوس کی۔اب ہر چیز صاف دینے لگی تھی۔

وہ خالی بڑے ہال میں ہر مائنی کے پاس کھڑا تھا اور سورج کی سنہری دھوپ سامنے والے کھلے دروازے سے اندر آتی ہوئی فرش پر پڑ رہی تھی۔اس نے الجھی ہوئی نظروں سے ہر مائنی کی طرف دیکھا۔لاکٹ کی مالا اس کے گلے میں چبھ رہی تھی۔

''ہر مائنی......کیا؟''

''یہاں اندا آ جاؤ......''ہر مائنی نے ہیری کا ہاتھ پکڑا اور اسے کھینچ کر ہال کے دوسری طرف جھاڑوؤں اور بالٹیوں والی الماری کے دروازے کی طرف لے گئی۔اس نے الماری کا دروازہ کھولا اور ہیری کو بالٹیوں اور جھاڑوؤں کے بیچ میں دھکیل دیا۔پھر دوسرے لمحے وہ خود بھی الماری کے اندر گھس گئی۔اس نے دھڑام سے دروازہ بند کیا۔

''کیا......کیسے......ہر مائنی کیا ہوا؟''

''ہم اس وقت اپنے ماضی میں پہنچ گئے ہیں۔''ہر مائنی نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا اور ہیری کے گلے سے سنہری مالا اتار کر اسے اپنے چوغے کے اندر چھپا لیا۔''ہم تین ساعتیں پیچھے پہنچ آ چکے ہیں۔''

ہیری نے اچانک اپنے پیر میں زور سے چٹکی کاٹی۔اسے بہت تیز درد کا احساس ہوا۔اس لئے کہ اسے ایسی بات کی توقع ہرگز نہیں تھی۔وہ ایک بہت عجیب خواب دیکھ رہا تھا۔

''لیکن......''

''شش......سنو!کوئی آ رہا ہے۔مجھے لگتا ہے......مجھے لگتا ہے کہ ہم ہی آ رہے ہوں گے۔''ہر مائنی دبی ہوئی آواز میں بولی اور اپنے کان الماری کے دروازے کے ساتھ لگا لئے۔

''ہال کے پار قدموں کی آہٹ......ہاں!مجھے لگتا ہے کہ ہم ہیگرڈ کے جھونپڑے کی طرف جا رہے ہیں۔''

''کیا تم یہ کہہ رہی ہو......''ہیری حیرت سے بڑبڑایا۔''کہ ہم اس الماری میں بھی ہیں اور ہم وہاں باہر بھی ہیں؟''

''ہاں!'' ہرمائنی بولی۔ اس کے کان اب بھی الماری کے دروازے کے ساتھ چپکے ہوئے تھے۔ ''مجھے یقین ہے کہ وہ ہم ہیں......تین لوگوں سے زیادہ کی آواز نہیں لگتی ہے......اور ہم اس لئے دھیمے چل رہے ہیں کہ ہم نے غیبی چوغہ اوڑھ رکھا ہے۔''

وہ رُک گئی اور پورے دھیان سے سننے لگی۔

''ہم سامنے والی سیڑھیوں سے نیچے اتر گئے ہیں......''

ہرمائنی پیچھے ہٹ کر ایک اُلٹی بالٹی پر بیٹھ گئی تھی۔ وہ کافی مضطرب دکھائی دے رہی تھی اور ہیری کچھ سوالوں کے جواب پانا چاہتا تھا۔

''تمہیں یہ گھڑی جیسی چیز کہاں سے ملی؟''

''اسے 'کایاپلٹ' کہتے ہیں......'' ہرمائنی نے سرگوشی کرتے ہوئے بتایا۔ ''جب میں اس سال یہاں آئی تھی تو پہلے دن ہی مجھے پروفیسر میک گوناگل نے مجھے یہ دیا تھا۔ میں نے اپنی تمام کلاسوں میں جانے کیلئے اسی کا بھرپور استعمال کیا ہے۔ پروفیسر میک گوناگل نے مجھ سے وعدہ لیا تھا کہ میں اس کے بارے میں کسی کو نہیں بتاؤں گی۔ محکمہ جادوئی وزارت سے اسے حاصل کرنے کیلئے انہیں بے حد خط وکتابت کرنا پڑی تھی۔ پروفیسر میک گوناگل نے انہیں یقین دہانی کرائی تھی کہ میں ایک غیر معمولی ذہین طالبہ ہوں اور میں اس کا پڑھائی کے علاوہ کوئی دوسرا غلط استعمال نہیں کروں گی......میں اس کی چابی گھما کر پچھلی ساعتوں میں جا کر رہ جانے والی کلاسوں میں چلی جاتی تھی اور اس طرح ایک ہی وقت میں میں کئی کلاسوں کے مضامین پڑھ لیا کرتی تھی لیکن......''

''ہیری! مجھے یہ سمجھ نہیں آ رہا ہے کہ ڈمبل ڈور ہم سے کیا کروانا چاہتے ہیں؟ انہوں نے ہمیں تین بار چابی گھمانے کی ہدایت دی تھی......اس سے سیریس کو کیسے مدد ملی گی؟''

ہیری نے اس کے پریشان چہرے کی طرف دیکھا۔

''اس وقت میں کوئی ایسا واقعہ ہوا ہوگا جسے وہ یقیناً بدلوانا چاہتے ہیں۔'' اس نے سوچتے ہوئے کہا۔ ''کیا تمہیں یاد ہے کہ اس وقت میں ایسا کون کام ہوا تھا؟......ہم اس وقت ہیگرڈ کے گھر کی طرف جا رہے تھے......''

''ہم سورج غروب ہونے سے قبل کے وقت میں پہنچ گئے ہیں اور ہم ہیگرڈ کے گھر جا رہے ہیں۔'' ہرمائنی نے دہراتے ہوئے کہا۔ ''ہم نے ابھی اپنے جانے کی آواز سنی ہے۔''

پھر ہیری کی بھنوئیں تن گئیں۔ وہ اپنے دماغ پر زور ڈال کر سوچنے کی کوشش کر رہا تھا۔

''ڈمبل ڈور نے ہمیں کہا تھا......ابھی کہا تھا کہ ہم ایک سے زیادہ بے قصور جانوں کو بچا سکتے ہیں......'' اور پھر اسے سمجھ میں آ گیا۔ ''ہرمائنی! ہم بک بیک کو بچانے جا رہے ہیں۔''

''لیکن......اس سے سیریس کو کیسے مدد ملے گی؟''

''ڈمبل ڈور نے کہا تھا......انہوں نے ہمیں ابھی ابھی بتایا تھا کہ کھڑکی کہاں ہے؟......فلنٹ وک کے دفتر کی کھڑکی...... جہاں سیریس بند ہے۔ہمیں بک بیک پر سواری کر کے اُس کھڑکی تک اُڑ کر پہنچنا ہے اور سیریس کو بچانا ہے۔سیریس بک بیک پر سوار ہو کر یہاں سے باہر نکل سکتا ہے......وہ دونوں ایک ساتھ یہاں سے بچ کر نکل سکتے ہیں۔''

ہیری کو ہرمائنی کا جس قدر چہرہ دکھائی دے رہا تھا، وہ گہری دہشت میں ڈوبا ہوا تھا۔

''اگر ہم کسی کو دکھائی دیئے بغیر اس کام کو صحیح طریقے سے سرانجام دے پائے تو یہ یقیناً کسی معجزے سے کم نہیں ہوگا......''

''ہمیں کوشش تو کرنا ہی چاہئے!'' ہیری نے پرعزم لہجے میں کہا۔وہ اُٹھ کر کھڑا ہوا اور الماری کے دروازے سے کان لگا کر باہر کی آوازیں سننے لگا۔

''باہر کسی قسم کی کوئی آواز نہیں آ رہی ہے۔لگتا ہے، باہر کوئی نہیں ہے۔آؤ...... چلتے ہیں۔''

ہیری نے دھکا دے کر الماری کا دروازہ کھولا۔ بڑا ہال بالکل خالی پڑا تھا۔وہ دونوں کسی قسم کی آواز کئے بغیر الماری سے باہر نکلے اور دبے پاؤں چلتے ہوئے پتھر کی سیڑھیاں اتر گئے۔سورج کے نیچے جانے سے سائے لمبے ہو چکے تھے۔اندھیرے جنگل کے درختوں کے جھرمٹ سنہری روشنی میں چمک رہے تھے۔

''اگر کوئی کھڑکی سے باہر جھانک رہا ہو تو......'' ہرمائنی چیخی اور عقبی جانب محل کی طرف دیکھنے لگی۔

''ہم دوڑ لگاتے ہیں......سیدھے جنگل کی طرف چلتے ہیں۔'' ہیری نے تجویز دی۔''یہ ٹھیک ہے......ہم کسی درخت کے تنے کے پیچھے چھپ کر حالات پر نظر رکھیں گے۔''

''ٹھیک ہے......لیکن ہم گرین ہاؤس کے پاس سے گھوم کر جائیں گے۔'' ہرمائنی نے ہانپتے ہوئے کہا۔''ہمیں ہیگرڈ کے سامنے والے دروازے سے نظر نہیں آنا چاہئے۔ ورنہ ہم خود کو ہی دکھائی دے جائیں گے۔ میرا خیال ہے کہ ہم اب تک غیبی چوغے میں ہیگرڈ کے گھر تک تو پہنچ ہی چکے ہوں گے۔''

ہرمائنی کی بات کا مطلب سمجھنے کی کوشش کرتے ہوئے ہیری نے دوڑ لگا دی۔ ہرمائنی پوری رفتار سے اس کے پیچھے بھاگ رہی تھی۔وہ سبزیوں کے باغیچے کو عبور کرتے ہوئے گرین ہاؤس کے پاس پہنچے۔وہاں ایک پل رُکے اور پھر جھگڑالو درخت کا چکر کاٹ کر جنگل کی طرف دوڑنے لگے۔

درختوں کے گہرے سایوں تک بحفاظت پہنچنے کے بعد ہیری گھوما۔کچھ سیکنڈ بعد ہرمائنی بھی وہاں ہانپتی ہوئی اس کے پاس آن پہنچی۔

''ٹھیک ہے......'' ہرمائنی اپنی سانس سنبھالنے کی کوشش کرتی ہوئی بولی۔''ہمیں چپکے سے ہیگرڈ کے گھر پاس پہنچنا ہے۔کوشش کرنا کہ ہم دکھائی نہ دیں ہیری......''

وہ دونوں خاموشی کے ساتھ جنگل کے کنارے پر درختوں کے بیچ میں چلتے رہے اور پھر انہیں ہیگرڈ کے جھونپڑے کا اگلا حصہ دکھائی دینے لگا۔ٹھیک اسی وقت انہوں نے دروازے پر دستک کی آواز سنی۔ وہاں کوئی نہیں دکھائی دے رہا تھا۔ وہ تیزی سے بلوط کے بڑے درخت کے تنے کے پیچھے چھپ گئے اور اپنا سر باہر نکال کر محتاط انداز میں جھانکنے لگے۔ہیگرڈ دروازے پر کھڑا دکھائی دیا۔ وہ ہانپ رہا تھا اور اس کا چہرہ سفید تھا۔ وہ ادھر ادھر دیکھ رہا تھا کہ دروازہ کس نے کھٹکھٹایا تھا...... پھر ہیری نے اپنی ہی آواز سنی۔

''ہم ہیں...... ہم غیبی چوغے میں چھپے ہوئے ہیں۔ہمیں اندر آنے دو تاکہ ہم اسے اتار سکیں۔''

''تمہیں یہاں نہیں آنا چاہئے تھا۔''ہیگرڈ کی جھنجھلائی ہوئی آواز سنائی دی لیکن وہ ایک طرف ہٹتا ہوا دکھائی دیا اور اس نے جلدی سے دروازہ بند کرلیا۔

''ہم نے آج تک اتنا عجیب کام نہیں کیا......'' ہیری نے حیرت بھی آواز میں کہا۔

''ہم تھوڑا کھسکتے ہیں۔'' ہرمائنی نے سرگوشی۔ ''ہمیں بک بیک کے پاس پہنچنا چاہئے۔''

وہ لوگ درختوں کے بیچ میں سے رینگتے ہوئے آگے بڑھتے رہے۔ جب تک انہیں گھبرایا ہوا قشنگر نہیں دکھائی دیا جو ہیگرڈ کی کدو والی کیاری کے پاس درخت کے نیچے لوہے کی باڑھ کے ساتھ بندھا ہوا۔

''ابھی چھڑالیں......'' ہیری نے ہرمائنی کی طرف دیکھ کر کہا۔

''نہیں......'' ہرمائنی جلدی سے بولی۔ ''اگر ہم اسے اس وقت چرا کر لے گئے تو خطرناک درندہ اتلاف کمیٹی کے لوگ یہ سوچیں گے کہ ہیگرڈ نے اسے آزاد کر دیا ہے۔ہمیں تب تک انتظار کرنا ہوگا جب تک وہ اسے باہر بندھا ہوا دیکھ نہ لیں۔''

''تب تو ہمیں اس کام کیلئے صرف ساٹھ سیکنڈ ملیں گے۔'' ہیری نے پریشانی کے عالم میں کہا۔ اسے یہ کام ناممکن لگ رہا تھا۔ اسی وقت انہیں گھر کے اندر کسی چیز کے چھناکے سے ٹوٹنے کی آواز سنائی دی۔

''ہیگرڈ نے دودھ کا جگ توڑ دیا ہے۔'' ہرمائنی نے وضاحت کی۔ ''کچھ ہی دیر میں مجھے دودھ کے جگ میں سکے برز ملنے والا ہے......''

غیر معمولی طور پر بالکل ویسا ہی ہوا۔ کچھ ہی لمحوں بعد انہیں ہرمائنی کی حیرت بھری چیخ سنائی دی۔

''ہرمائنی!'' ہیری نے اچانک کہا۔ ''کیوں نہ ہم...... دوڑ کر اندر جائیں اور پٹی گو کو پکڑ لیں......''

''نہیں......'' ہرمائنی کے چہرے پر یکلخت دہشت سی چھا گئی۔ ''کیا تم اس صورت حال کو سمجھتے نہیں ہو؟ ہم جادوگری کے بہت ہی اہم قانون کو توڑ رہے ہیں۔ وقت کے ساتھ کسی کو بھی چھیڑ چھاڑ کرنے کی قطعاً اجازت نہیں ہے۔ نہ ہی ایسا کرنا چاہئے...... کسی کو بھی نہیں۔تم نے ڈمبل ڈور کی بات سنی تھی کہ 'اگر کسی کو بھی دکھائی نہ دیں'......''

''صرف ہم ہی تو دیکھیں گے اور ہیگرڈ بھی......''

''ہیری!'' ہرمائنی نے پوچھا۔''اگر تم ہیگرڈ کے گھر میں بھاگ کر جاؤ اور وہاں خود کو گھورتے ہوئے دیکھو......تو تمہیں کیسا لگے؟''

''مجھے لگے گا...... مجھے لگے گا کہ شاید میں پاگل ہو گیا ہوں۔'' ہیری نے کہا۔''یا پھر میں یہ سوچوں گا کہ یہ یقیناً شیطانی جادو کا کرشمہ ہے......''

''بالکل ایسا ہی......تم اصلیت کو سمجھ نہیں پاؤ گے۔ ہوسکتا ہے کہ تم خود پر خود ہی حملہ کر بیٹھو۔ کیا تمہیں یہ سمجھ میں نہیں آتا ہے؟ کہ پروفیسر ڈمبل ڈور نے مجھے بتایا تھا کہ جب جادوگروں نے وقت کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کی تو کتنے بھیانک حادثات رونما ہوئے تھے...... بہت سے جادوگروں نے غلطی سے ماضی یا مستقبل کے اپنے تئیں خود کو ہی ہلاک کر لیا تھا۔''

''ٹھیک ہے۔'' ہیری نے کہا۔''میں تو بس سوچ رہا تھا......''

ہرمائنی نے اسے گھورتے ہوئے سکول کی عمارت کی طرف اشارہ کیا۔ ہیری نے اپنا سر کچھ انچ اوپر کیا تاکہ وہ دور دکھائی دینے والی سکول کی عالیشان عمارت کے صدر دروازے کی طرف دیکھ سکے۔ ڈمبل ڈور، فج، کمیٹی کا بوڑھا جادوگر اور جلاد میک نیئر سیڑھیاں اترتے ہوئے دکھائی دینے لگے۔

''ہم اب باہر آنے والے ہیں۔'' ہرمائنی نے سانس اندر کھینچ کر کہا۔ اور پھر کچھ ہی دیر بعد ہیگرڈ کا پچھلا دروازہ کھلا۔ ہیری نے دیکھا کہ وہ رون اور ہرمائنی ہیگرڈ کے ساتھ باہر آ رہے تھے۔ اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ یہ اس کی زندگی کا سب سے عجیب نظارہ تھا کہ وہ درخت کی آڑ میں کھڑے ہو کر کدو کی کیاری میں خود کو دیکھ رہا تھا۔

''سب ٹھیک ہے بیکی ......سب ٹھیک ہے......'' ہیگرڈ نے بک بیک سے کہا۔ پھر وہ ہیری، رون اور ہرمائنی کی طرف مڑا۔''اب جاؤ...... چلے جاؤ یہاں سے......''

لیکن وہ نہیں ہلے۔

''ہیگرڈ! ہم ایسا نہیں کر سکتے......''

''ہم انہیں سچ بتا دیں گے کہ اس دن کلاس میں کیا ہوا تھا......؟''

''وہ اسے نہیں مار سکتے......''

''جاؤ!...... پہلے ہی اتنا بڑا طوفان مچا ہوا ہے......مزید مشکلات پیدا نہیں کرو...... جاؤ یہاں سے...... نہ مجھے اور نہ ہی خود کو کسی بڑی مصیبت میں مت پھنسواؤ...... چلے جاؤ......''

اسی وقت جھونپڑے کے قریب باتیں کرنے کی آواز سنائی دیں۔ ہیگرڈ نے مڑ کر آوازوں کی سمت میں دیکھا اور جلدی سے مڑ کر ان تینوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔''جلدی سے یہاں سے نکل جاؤ......اور خبردار یہاں رُک کر کچھ سننے کی کوشش مت کرنا۔''

کسی نے ہیگرڈ کے جھونپڑے کا سامنے والا دروازہ کھٹکھٹایا۔ سزا دینے والا گروہ آ گیا تھا۔ ہیگرڈ پلٹ کر اپنے جھونپڑے کے اندر

چلا گیا۔اس نے اپنا پچھلا دروازہ آدھا کھلا چھوڑ دیا تھا۔ ہیری دیکھ رہا تھا کہ گھر کے آس پاس کی گھاس چاروں طرف ہموار تھی۔ پھر اسے تین قدموں کی آہٹ سنائی دی۔ وہ، رون اور ہرمائنی غیبی چوغہ اوڑھے چل پڑے تھے۔ درخت کے پیچھے چھپے ہیری اور ہرمائنی اب بھی پچھلے دروازے سے آنے والی آوازوں کو سن کر یہ جان سکتے تھے کہ جھونپڑے کے اندر کیا ہورہا تھا؟

''جانور وہاں ہے......'' ڈمبل ڈور نے ٹھنڈے لہجے میں کہا۔

''باہر ہے...... باہر ہے......'' ہیگر ڈ ہکلاتا ہوا بولا۔اس کی آواز کانپ رہی تھی۔

جب جب میک نیئر کا چہرہ ہیگر ڈ کی کھڑکی میں بک بیک کو دیکھنے کیلئے نمودار ہوا تو ہیری نے تیزی سے اپنا سر کرتے ہوئے خود چھپالیا اور پھر انہیں فج کی آواز سنائی دی۔

''ہمیں تمہارے سامنے قشنگر کو دی جانے والی سزا کا قانونی باضابطہ نوٹس پڑھ کر سنانا ہوگا۔ میں اسے جلدی سے پڑھ دیتا ہوں اور پھر تمہیں اور میک نیئر کو اس پر دستخط کرنا ہوں گے۔ ڈمبل ڈور، تمہیں بھی سننا ہوگا۔ یہ قانون ہے......''

میک نیئر کا چہرہ کھڑکی سے غائب ہو چکا تھا۔اب کام کو سرانجام دینے کا وقت آ گیا تھا۔

''تم یہیں انتظار کرو......'' ہیری نے ہرمائنی سے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔''یہ کام میں کرتا ہوں۔''

جب فج کی آواز دوبارہ سنائی دینا شروع ہوئی تو ہیری درخت کی آڑ میں نکلا اور بھاگتا ہوا لوہے کی باڑھ کی پھلانگ کر کدو کی کیاری میں بک بیک کے پاس پہنچ گیا۔

''خطرناک درندہ اتلاف کمیٹی کے تمام ممبروں کا یہ فیصلہ ہے کہ بک بیک نامی قشنگر کو جسے بطور ملزم نامزد کیا گیا تھا۔اب اسے مجرم سمجھا اور کہا جائے گا۔ چھ جون کو سورج غروب کے وقت موت کے گھاٹ اتار دیا جائے گا۔''

پلکوں نے جھپکانے کی کوشش کرتے ہوئے ہیری نے خونخوار نارنجی آنکھوں والے بک بیک سے ایک بار نظریں ملائیں اور سر جھکایا۔ بک بیک اپنے پپڑی دار گھٹنوں پر بیٹھ گیا اور پھر کھڑا ہو گیا۔ ہیری بک بیک کی لوہے کی باڑھ سے بندھی ہوئی رسی کھولنے لگا۔

''اس کا سر کاٹ کر موت کی سزا سنائی گئی ہے جسے خطرناک درندہ اتلاف کمیٹی کی طرف سے متعین جلاد والڈرن میک نیئر اپنے ہاتھوں سے انجام دیں گے۔''

''جلدی چلو...... بک بیک......'' ہیری دبے ہوئے لہجے میں بڑبڑایا۔''جلدی چلو...... ہم تمہاری مدد کر رہے ہیں...... چپ چاپ...... بالکل چپ چاپ......''

''نیچے گواہوں کے دستخط ہونا ہیں ہیگر ڈ!......تم یہاں پر دستخط کرو گے......''

ہیری نے رسی پر پورا زور لگایا لیکن بک بیک نے اپنے اگلے پنجے زمین میں گڑا دیئے تھے۔

''تو اب ہم اس معاملے کو ختم کر دیتے ہیں۔'' ہیگر ڈ کے گھر کے اندر سے کمیٹی کے بوڑھے رکن کی بھرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

''ہیگر ڈتم اندر ہی رہوتو یہ اچھا رہے گا......''

''نن......نہیں ہم......ہم اس کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں......ہم نہیں چاہتے کہ وہ اپنے آخری وقت میں اکیلا ہو......''

ہیگر ڈ کے جھونپڑے کے اندر سے قدموں کی آوازیں گونج اُٹھیں۔

''بک بیک چلو......'' ہیری نے گھورتے ہوئے اسے کہا۔

ہیری نے بک بیک کی گردن میں بندھی ہوئی رسی کو اور زور سے کھینچا۔ قشنگر چلنے لگا اور چڑ کر اپنے پنجے ہلانے لگا۔ وہ اب بھی جنگل سے دس فٹ دور تھے اور کوئی بھی انہیں ہیگر ڈ کے پچھلے دروازے سے دیکھ سکتا تھا۔

''ایک منٹ ٹھہرو میک نیئر......'' ڈمبل ڈور کی آواز سنائی دی۔ ''تمہیں بھی تو اس فیصلے پر دستخط کرنا ہیں۔'' قدموں کی آہٹ ایک بار پھر رُک گئی۔ ہیری نے رسی کھینچی۔ بک بیک نے اپنی چونچ بند کی اور تھوڑا تیز چلنے لگا۔

ہرمائنی کا سفید چہرہ ایک درخت کے پیچھے سے باہر نکلا دکھائی دے رہا تھا۔

''ہیری......جلدی کرو......'' وہ تھوڑا تیز بولی۔

ہیری کو اب بھی جھونپڑے کے اندر سے ڈمبل ڈور کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ اس نے رسی کو ایک اور جھٹکا دیا۔ بک بیک نہ چاہتے ہوئے بھی بھاگنے لگا۔ بالآخر وہ درختوں تک پہنچ ہی گئے۔

''جلدی جلدی......'' ہرمائنی نے گہری آہ بھرتے ہوئے کہا۔ وہ جلدی سے درخت کے پیچھے سے نکلی اور سامنے آ گئی۔ اس نے ہیری کے ساتھ رسی پکڑی اور پورا زور لگا دیا تاکہ بک بیک زیادہ تیز چلنے لگے۔ ہیری نے پیچھے پلٹ کر دیکھا۔ اب وہ پوری طرح جنگل کے درختوں کے بیچ چھپ چکے تھے۔ انہیں ہیگر ڈ کا جھونپڑا دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

''رک جاؤ......'' اس نے ہرمائنی سے کہا۔ ''وہ ہمارے چلنے کی چاپ سن سکتے ہیں۔''

ہیگر ڈ کے جھونپڑے کا پچھلا دروازہ جھٹکے سے کھلا۔ ہیری، ہرمائنی اور بک بیک بالکل خاموش کھڑے رہے۔ لگتا تھا کہ قشنگر بھی خاموشی سے کھڑا ہو کر باتیں سن رہا تھا۔

گہری خاموشی......پھر

''وہ کہاں گیا؟'' کمیٹی کا بوڑھا رکن کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ ''جانور کہاں چلا گیا؟''

''ابھی تو وہ یہیں بندھا ہوا تھا......'' جلاد کی غصے بھری آواز سنائی دی۔ ''میں نے خود اپنی آنکھوں سے اسے یہیں پر دیکھا تھا۔''

''کتنی عجیب بات ہے......؟'' ڈمبل ڈور کی آواز سنائی دی جس میں خاصی دلچسپی جھلک رہی تھی۔

''بیکی......!'' ہیگر ڈ نے بھرائی آواز میں کہا۔

اسی لمحے کلہاڑی چلنے کی آواز سنائی دی۔ جلاد نے غصے کے عالم میں لوہے کی باڑھ ہی کاٹ ڈالی تھی۔ اس کے بعد کسی کے رونے

کی آواز سنائی دی۔سسکیاں بھرتے ہوئے ہیگر ڈ رو رہا اور دہائیاں دے رہا تھا۔

''چلا گیا......چلا گیا......وہ بھاگ نکلا......اس نے خود کو کھینچ کر آزاد کر لیا ہوگا......بیکی......شاباش بیکی......''

ٹھیک اسی وقت بک بیک نے رسی کھینچنے کیلئے زور لگایا کیونکہ وہ ہیگر ڈ کے پاس جانے کیلئے مچل رہا تھا۔ ہیری اور ہر مائنی نے اپنی گرفت سخت کر لی اور اسے روکنے کیلئے زمین میں اپنے پیر گڑائے۔

''کسی نے اسے کھول دیا ہوگا......'' جلد میک نیئر کی طیش بھری آواز سنائی دی۔''ہمیں میدان اور جنگل کی تلاشی لینا چاہئے......فوراً......وقت ضائع کئے بغیر......''

ہیری اور ہر مائنی کی سانسیں اوپر کی اوپر اور نیچے کی نیچے رہ گئیں۔

''میک نیئر......!'' ڈمبل ڈور کی دلچسپی بھری آواز سنائی دی۔''اگر بک بیک کو واقعی کسی نے چرا لیا ہے تو کیا وہ تمہیں کوئی احمق لگتا ہے کہ وہ اسے اُڑا کر لے جانے کے بجائے پیدل لے جائے گا۔ اس سے بہتر تو یہ ہوگا کہ تم آسمان میں اسے تلاش کرنے کیلئے نکل کھڑے ہو......ہیگر ڈ! میں ایک کپ چائے پینا چاہوں گا یا پھر دلکش مشروب کا یخ بستہ ایک گلاس......''

''آیئے......آیئے پروفیسر!'' ہیگر ڈ نے جلدی سے کہا جس کی آواز خوشی کے مارے پھولے نہیں سما رہی تھی۔''اندر آجایئے......''

ہیری اور ہر مائنی نے دھیان سے سنا۔ انہیں چلتے ہوئے قدموں کی دھمک سنائی دے رہی تھی۔ جلاد گالیاں نکالتا ہوا جا رہا تھا۔ پھر دروازہ دھڑاک سے بند ہوا اور ایک بار پھر خاموشی چھا گئی۔

''اب کیا کریں؟'' ہیری نے چاروں طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''ہمیں یہیں چھپنا ہوگا۔'' ہر مائنی نے کہا جو بہت فکر مند دکھائی دے رہی تھی۔''جب تک وہ سب سکول واپس نہیں لوٹ جاتے۔ ہمیں یہیں رُک کر انتظار کرنا چاہئے۔ پھر ہمیں تب تک یہیں انتظار کرنا ہوگا جب تک بک بیک کو سیریس کی کھڑکی تک لے جانے کا وقت نہ ہو جاتا۔ وہ وہاں آدھی رات کو پہنچیں گے......اوہ یہ کام بہت مشکل ہوگا......''

اس نے گھبرا کر جنگل کی طرف دیکھا۔ سورج اب ڈھل رہا تھا۔

''ہمیں یہاں سے چلنا ہوگا۔'' ہیری نے دماغ پر زور دیتے ہوئے کہا۔''ہمیں جھگڑالو درخت پر نظر رکھنا چاہئے ورنہ ہمیں یہ کیسے پتہ چلے گا کہ ہمیں کب کیا کرنا ہے؟''

''ٹھیک ہے۔'' ہر مائنی بک بیک کی رسی کو کس کر پکڑتے ہوئے بولی۔''لیکن یاد رکھنا ہیری......ہمیں کسی بھی دکھائی نہیں دینا چاہئے......''

وہ جنگل کے اندر چلنے لگے۔ اندھیرا ان کے چاروں طرف پھیل رہا تھا۔ پھر وہ درختوں کے ایک جھنڈ کے عقب میں چھپ کر کھڑے ہو گئے۔ انہیں وہاں سے دور پھڑ پھڑاتا ہوا جھگڑالو درخت صاف دکھائی دے رہا تھا۔

''وہ رہا......رون!'' ھیری نے اچانک کہا۔

ایک تاریک ہیولا گھاس پر دوڑتا ہوا درخت کے قریب آ گیا تھا۔اس کی آواز فضا کے سناٹے میں گونج رہی تھی۔

''اس سے دور ہٹو......دور ہٹو...... سکے برز...... یہاں آؤ......میرے پاس آؤ۔''

پھرانہیں دو اور ہیولے دکھائی دیئے۔ ھیری دیکھا کہ وہ اور ہرمائنی رون کے پیچھے بھاگ رہے تھے۔اس کے بعد اس نے رون کو زمین پر چھلانگ لگاتے ہوئے دیکھا۔

''پکڑلیا......دور ہٹو......گندی بلی......دور ہٹو!''

''وہ رہا سیریس......'' ھیری نے کہا۔ کتے کا دیوہیکل ہیولا جھگڑالو درخت کی کھوہ میں سے باہر نکلتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔انہوں نے دیکھا کہ اس نے ھیری کو گرا دیا اور رون کو پکڑ لیا......

''یہاں سے تو یہ منظر اور بھی دہشت ناک دکھائی دیتا ہے...... ہے نا؟'' ھیری نے کہا جب کتا رون کو گھسیٹتا ہوا جڑوں کی کھوہ میں لے جا رہا تھا۔''دیکھو! درخت نے مجھ پر حملہ کر دیا اور تم پر بھی...... یہ کچھ عجیب ہے نا!''

جھگڑالو درخت اپنی جگہ بری طرح چرمرہو رہا تھا اور اپنی نچلی شاخوں کو کوڑے کی مانند لہرا رہا تھا۔انہوں نے دیکھا کہ وہ ادھر ادھر بھاگ رہے تھے اور تنے تک پہنچنے کی کوشش کر رہے تھے اور پھر اچانک درخت پرسکون ہو گیا۔

''کروک شانکس تنے کی گانٹھ دبا رہی ہے......'' ہرمائنی نے بتایا۔

''اور اب ہم اندر جا رہے ہیں......'' ھیری بڑبڑایا۔''ہاں ہم اب اندر جا چکے ہیں۔''

جس لمحے وہ آنکھوں سے اوجھل ہوئے،اسی وقت درخت دوبارہ لہرانے لگا۔اگلے لمحے انہیں کچھ قدموں کی چاپ سنائی دی۔وہ چونک گئے اور آنکھیں پھاڑ کر اندھیرے میں دیکھنے لگے۔ڈمبل ڈور کا سفید لباس ہوا میں جھلملاتا ہوا دکھائی دیا۔کارنیلوس فج،میک نیئر،ڈمبل ڈور اور کمیٹی کا بوڑھا جادوگر لمبے لمبے ڈگ بھرتے ہوئے سکول کے صدر دروازے کی طرف جا رہے تھے۔کبھی کبھی ان کی آواز کانوں میں پڑ جاتی تھی۔

''ہمارے اندر جانے کے فوراً بعد ہی وہ لوگ آ گئے تھے۔'' ہرمائنی نے خوف بھری آواز میں کہا۔''کاش ڈمبل ڈور ہمارے ساتھ ہی اندر گئے ہوتے......''

''تب تو میک نیئر اور فج بھی اندر گئے ہوتے......!'' ھیری نے کاٹ دار لہجے میں کہا۔''میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ فج نے میک نیئر کو وہیں پر سیریس کو ہلاک کرنے کا حکم دے دینا تھا۔''

انہوں نے چاروں افراد کے ہیولوں کو سکول کی سیڑھیاں چڑھ کر نظروں سے اوجھل ہوتے ہوئے دیکھا۔کچھ منٹ یونہی بیت گئے۔خاموشی......گہری خاموشی!

سکول کے صدر دروازے کی طرف کوئی چیز ہلتی ہوئی محسوس ہوئی۔انہوں نے غور سے دیکھا۔ایک ہیولا پتھر کی سیڑھیاں اترتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔آسمان پر گہرے بادل چھائے ہوئے تھے۔اندھیرے میں کچھ زیادہ سجھائی نہیں دے رہا تھا۔

''وہ پروفیسر لوپن ہی ہوں گے......وہ ادھر ہی آ رہے ہیں۔'' ہیری نے دھیمی آواز میں کہا۔ ہیولے کی رفتار کافی تیز تھی۔لگتا تھا کہ وہ بھاگتے ہوئے آ رہے تھے۔وہ جھگڑالو درخت کے پاس پہنچ گئے۔انہوں نے دیکھا کہ لوپن نے زمین پر پڑی ہوئی ایک لمبی شاخ اُٹھائی اور درخت کی جڑ والی گانٹھ پر رکھ کر اسے دبایا۔درخت ایک بار بالکل ساکت ہو گیا۔لوپن بھی اس کی جڑوں والی کھوہ میں غائب ہو گئے۔

''کاش وہ چوغہ اُٹھا لیتے......'' ہیری تلملا کر بولا۔''وہ وہیں پڑا ہوا تھا......''

وہ یکلخت ہرمائنی کی طرف مڑا۔

''اگر میں ابھی بھاگ کر وہاں جاؤں اور چوغہ اُٹھا کر لے آؤں تو سنیپ اس تک کبھی نہیں پہنچ پائے گا اور......''

''نہیں ہیری......ہمیں پوری احتیاط کرنا ہوگی کہ ہم کسی کو بھی دکھائی نہ دیں۔''

''تم اسے کیسے برداشت کر سکتی ہو؟'' اس نے طیش کے عالم میں مکا لہراتے ہوئے کہا۔''یہاں کھڑے ہو کر سب کچھ ہوتے ہوئے دیکھتا رہوں؟'' وہ جھجکا۔''میں چوغہ اُٹھانے جا رہا ہوں......''

''ہیری نہیں......''

ہرمائنی نے ہیری کے چوغے کو پیچھے سے پکڑ لیا۔ ہیری نے چوغہ چھڑانے کی کوشش کر رہا تھا......تبھی......ٹھیک اسی وقت انہوں نے کسی کی آواز سنی۔کوئی اونچی آواز میں گنگناتا ہوا چل رہا تھا۔وہ ہیگر ڈ تھا جو سکول کی طرف جا رہا تھا۔وہ زور زور سے بے ڈھنگی آواز میں گیت گا رہا تھا اور چلتے ہوئے کسی قدر جھول جاتا تھا۔اس کے ہاتھ میں ایک بڑی بوتل لہرا رہی تھی۔

''دیکھا!'' ہرمائنی نے سخت لہجے میں کہا۔''اگر وہ تمہیں دیکھ لیتا تو ایک نیا بکھیڑا کھڑا ہو جاتا......ہم جس کام کیلئے یہاں بیٹھے ہیں، وہ ادھورا رہ جاتا۔ہمیں سیریس کی مدد کرنا ہے......بس اور کچھ نہیں......ہمیں کسی بھی صورت میں کسی کو دکھائی نہیں دینا ہے......ارے نہیں بک بیک......''

قشنگر ہیگر ڈ کی آواز سن کر مچل اُٹھا تھا اور اس تک پہنچنے کیلئے بری طرح زور لگانے لگا۔ ہیری نے بھی بک بیک کو روکے رکھنے کیلئے اس کی رسی مضبوطی سے پکڑ لی تھی۔انہوں نے دیکھا کہ ہیگر ڈ سکول کے صدر دروازے تک جھومتا ہوا گیا اور پھر سیڑھیاں چڑھ کر نظروں سے اوجھل ہو گیا۔اب بک بیک نے بھی رسی چھڑانے کی کوشش ترک کر دی تھی اور اس نے اپنا سر مایوسی سے لٹکا لیا تھا۔

بمشکل دو منٹ گزرے تھے کہ سکول کے صدر دروازہ کھلا اور ایک ہیولا برآمد ہوا۔اس کے چلنے کی چال سے ہیری پہچان گیا تھا کہ وہ سنیپ ہی تھا۔وہ تیز رفتاری سے بھاگتا ہوا جھگڑالو درخت کے قریب پہنچا۔ ہیری نے اپنی دونوں مٹھیاں بھینچ لیں۔اس نے

دیکھا کہ سنیپ درخت کے پاس رُک کر چاروں طرف دیکھ رہے تھے۔ پھر انہیں زمین پڑا چوغہ دکھائی دیا۔ وہ جھکے اور انہوں نے چوغہ اُٹھالیا۔

''اس پر سے اپنے گندے ہاتھ ہٹاؤ......'' ہیری دھیرے سے غرایا۔

''شش......شش!''

سنیپ نے وہی ٹہنی اُٹھائی جس سے لوپن نے درخت کی گانٹھ کو دبایا تھا، اسی ٹہنی سے سنیپ نے بھی جڑ کی گانٹھ کو دبایا اور چوغہ پہن کر وہ غائب ہو گئے۔

''تو یہ ہوا تھا......'' ہرمائنی دھیمی آواز میں بڑبڑائی۔ ''ہم سب اب وہاں نیچے جا چکے ہیں......اور ہمیں اب اپنے واپس لوٹنے کا انتظار کرنا ہوگا......''

اس نے بک بیک کی رسی سب سے پاس والے درخت سے باندھ دی اور پھر وہ سوکھی زمین پر بیٹھ گئی۔ اس نے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھ لئے۔

''ہیری! مجھے ایک بات سمجھ میں نہیں آ رہی ہے......روح کھچڑ، سیریس کو کیوں نہیں پکڑ پائے؟ مجھے یاد ہے کہ روح کھچڑ پاس آ رہے تھے، میرا خیال ہے کہ میں دہشت کی تاب نہ لاتے ہوئے بے ہوش ہو گئی تھی......وہاں پر اتنے سارے روح کھچڑ تھے......؟''

ہیری بھی اس کے برابر بیٹھ گیا۔ اس نے ہرمائنی کو پورا واقعہ بتایا۔ اس نے بتایا کہ سب سے قریب کھڑے نے کس طرح اس کے منہ کی طرف اپنا منہ جھکایا لیکن اسی وقت جھیل کے پار سے کوئی بڑی سی سفید چیز آئی اور اس نے روح کھچڑوں کو بھاگنے پر مجبور کر دیا۔

ہیری کی باتیں سن کر ہرمائنی کا منہ تھوڑا سا کھلا رہ گیا۔

''لیکن وہ کون سی چیز تھی......؟''

''روح کھچڑوں کو صرف ایک ہی چیز بھگا سکتی ہے۔'' ہیری نے کہا۔ ''ایک صحیح اور مضبوط پشت بان جادو کا تخیل۔ ایک طاقتور اور نہ ٹوٹنے والا پشت بان تخیل......''

''لیکن اسے کس نے پیدا کیا تھا......؟''

ہیری کچھ نہیں بولا۔ وہ اس شخص کے بارے میں سوچ رہا تھا جسے اس نے جھیل کے دوسری جانب کھڑے دیکھا تھا۔ وہ اندازہ لگا رہا تھا کہ وہ کون تھا؟......لیکن یہ کیسے ہو سکتا تھا؟

''تم نے یہ نہیں دیکھا کہ وہ کیسا شخص تھا؟'' ہرمائنی نے تجسس سے پوچھا۔ ''کیا ہمارا کوئی استاد تھا......؟''

''نہیں......'' ہیری جلدی سے بولا۔ ''وہ کوئی استاد نہیں تھا......''

''لیکن اتنے سارے روح کھچڑوں کو ایک ساتھ تو کوئی طاقتور جادوگر ہی بھگا سکتا ہے......اگر پشت بان جادو کی روشنی اتنی تیز

چمک رہی تھی تو کیا اس کی روشنی میں تمہیں اس جادوگر کا چہرہ نہیں دکھائی دیا تھا؟......کیا تم اسے دیکھ نہیں پائے؟''

''ہاں! میں نے انہیں دیکھا تھا!'' ہیری نے دھیرے سے بے یقینی کے عالم میں کہا۔ ''لیکن......شاید یہ میرا جاگتا ہوا خواب ہو......میں اس وقت ٹھیک طریقے سے سوچ بچار کی حالت میں نہیں تھا......اس کے فوراً بعد میں بے ہوش ہو گیا تھا......''

''تمہارے خیال میں وہ کون تھے؟''

''مجھے لگتا ہے......'' ہیری نے تھوک نگلتے ہوئے کہنے کی کوشش کی۔ وہ جانتا تھا کہ یہ بات سننے میں بڑی عجیب لگے گی۔ ''مجھے لگتا ہے......وہ میرے والد تھے......''

ہیری نے گردن گھما کر ہرمائنی کی طرف دیکھا جس کا منہ اب کافی زیادہ کھلا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ وہ اس کی طرف دہشت اور رحم کے ملے جلے جذبات سے دیکھ رہی تھی۔

''ہیری......مگر! تمہارے والد تو مر چکے ہیں......'' اس نے دھیرے سے کہا۔

''ہاں!'' ہیری نے جلدی سے کہا۔ ''میں یہ بات جانتا ہوں......''

''تمہیں لگتا ہے کہ تم نے ان کا......بھوت دیکھا تھا؟''

''معلوم نہیں......نہیں......وہ ٹھیک دکھائی دے رہے تھے۔''

''مگر......''

''شاید میں ٹھیک سے دیکھ نہیں پایا تھا۔'' ہیری نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔ ''لیکن...... جہاں تک میں دیکھ پایا......وہ انہی کی طرح دکھائی دے رہے تھے......میرے پاس ان کی تصویر ہے......''

ہرمائنی اب ہیری کی طرف ایسے دیکھ رہی تھی جیسے اس کی دماغی حالت کے بارے میں فکرمند ہو۔

''میں جانتا ہوں کہ یہ دیوانگی والی بات ہے......'' ہیری نے سپاٹ لہجے میں کہا۔ اس نے پلٹ کر بک بیک کو دیکھا جو اپنی نوکیلی چونچ سے زمین کھود رہا تھا۔ شاید وہ کچھ ڈھونڈ رہا تھا لیکن وہ دراصل بک بیک کو نہیں دیکھ رہا تھا۔

وہ تو اپنے والد اور ان کے سب سے پرانے اور گہرے تین دوستوں کے بارے میں سوچ رہا تھا......مونی، وارم ٹیل، پیڈفٹ اور پرونگس......کیا آج رات کو چاروں دوست میدان میں ایک پھر اکٹھے ہوئے تھے؟ وارم ٹیل اس رات کو دوبارہ نظر آیا تھا جبکہ سب یہ سوچ رہے تھے کہ وہ مر چکا ہے......کیا یہ ممکن نہیں تھا کہ اس کے والد بھی نظر آئے ہوں؟......کیا جھیل کے اس پار اسے کوئی انہونی تخیلاتی چیز دکھائی دی تھی۔ وہ شخص اتنی دور تھا کہ صاف دکھائی نہیں دے رہا تھا......لیکن بے ہوش ہونے سے پہلے ایک پل کیلئے تو اسے یہی لگا تھا......

ہوا میں درختوں کے پتے دھیرے دھیرے سرسرا رہے تھے۔ آسمان پر تیرتے ہوئے بادلوں کے اوٹ میں چاند کبھی چھپ جاتا

اور کبھی باہر نکل کر پوری آب وتاب سے چمکنے لگتا۔ ہر مائنی اپنا چہرہ جھگڑالو درخت کی طرف کئے انتظار کر رہی تھی۔

آخر کار ایک گھنٹے سے زیادہ وقت بیت گیا۔ کچھ ہلچل سی محسوس ہوئی۔

''ہم اب واپس لوٹ رہے ہیں......'' ہر مائنی نے ہیری کو ہوشیار کرتے ہوئے کہا۔

وہ دونوں اُٹھ کر اپنی جگہ پر کھڑے ہو گئے۔ بک بیک نے بھی اپنا سر اُٹھا لیا۔ انہوں نے دیکھا کہ لوپن، پٹی گو اور رون درخت کی کھوہ میں سے عجیب انداز میں ترچھے ہو کر باہر نکل رہے تھے۔ اس کے بعد ہر مائنی نکلی، پھر بے ہوش سنیپ کا جسم عجیب ڈھنگ سے ہوا لہراتا ہوا باہر نکل آیا۔ اس کے بعد ہیری اور بلیک نمودار ہوئے۔ وہ سب سکول کی عمارت کی طرف جاتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ ہیری کا دل بہت تیزی سے دھڑکنے لگا۔ اس نے آسمان کی طرف دیکھا۔ اب کسی بھی وقت چاند بادلوں کی اوٹ میں سے نکل کر بلیک اور لوپن کا سارا منصوبہ چوپٹ کرنے والا تھا......

''ہیری!'' ہر مائنی آہستگی سے بولی۔ جیسے وہ جانتی ہو کہ ہیری کیا سوچ رہا ہوگا؟ ''ہمیں اُن سے دور ہی رہنا ہوگا......کوئی ہمیں دیکھ نہ پائے......ہم کچھ نہیں کر سکتے ہیں......''

''تو کیا ہم پٹی گو کو ایک بار پھر بچ کر بھاگ جانے دیں گے؟'' ہیری نے جذباتی ہو کر کہا۔

''اندھیرے میں تم ایک بھاگتے ہوئے چوہے کو پکڑنے کی امید کیسے کر سکتے ہو؟'' ہر مائنی نے پلٹ کر کہا۔ ''ہم کچھ نہیں کر سکتے۔ ہم سیریس کی مدد کرنے کیلئے آئے ہیں۔ ہمیں اس کے علاوہ کچھ نہیں کرنا چاہئے......''

''ٹھیک ہے......''

چاند بادل کی اوٹ سے باہر نکل آیا۔ انہوں نے میدان میں جاتے ہوئے کاررواں کو رُکتے دیکھا۔ انہیں چاندنی میں سب لوگ واضح دکھائی دے رہے تھے۔

''لوپن وہ رہے......'' ہر مائنی بڑبڑائی۔ ''ان کا روپ بدل رہا ہے۔''

''ہر مائنی!'' اچانک ہیری جلدی سے بولا۔ ''ہمیں یہاں سے کہیں اور چلنا چاہئے۔''

''ایسا کچھ نہیں کرنا چاہئے۔ میں تمہیں کب سے بتا رہی ہوں......!''

''ہم بیچ میں نہیں پڑیں گے لیکن لوپن کچھ ہی دیر میں جنگل کی طرف بھاگے گا۔ ٹھیک ہماری طرف......''

ہر مائنی کے منہ گہری آہ نکلی۔

''جلدی......!'' وہ بک بیک کو کھولنے کیلئے بھاگا۔ ''جلدی! ہم وہاں چھپ جائیں؟ ہم وہاں چھپیں؟ روح کھچڑ کسی بھی وقت آ سکتے ہیں......''

''ہیگرڈ کے گھر کی طرف چلتے ہیں......وہاں اب کوئی نہیں ہے۔ وہ خالی ہے۔'' ہیری نے سوچتے ہوئے کہا۔ ''چلو......جلدی کرو!''

وہ سرپٹ بھاگے۔ بک بیک بھی ان کے پیچھے پیچھے بھاگنے لگا۔ انہیں اپنے عقب میں بھیڑیائی انسان کی غراہٹ سنائی دے رہی تھی۔ کچھ ہی لمحوں بعد ہیگرڈ کا جھونپڑا دکھائی دینے لگا۔ ہیری نے دوڑ کر دروازہ کھولا۔ ہرمائنی اور بک بیک دونوں اس کے قریب سے نکل کر اندر گھس گئے۔ ان کے جانے کے بعد ہیری بھی اندر آ گیا اور اس نے عجلت میں دروازہ کی کنڈی لگا دی۔ انہیں دیکھ فینگ زور سے بھونکا۔

''ششش......فینگ! ہم ہیں......'' ہرمائنی بولی اور اسے چپ کرانے کیلئے جلدی سے اس کے کان کھجانے لگی۔ ''یہ بہت سنگین صورت حال تھی......''

''ہاں......!''

ہیری نے کھڑکی سے باہر دیکھا۔ یہاں سے باہر رونما ہونے والے واقعات کو دیکھنا دشوار تھا۔ بک بیک اپنی من پسند جگہ دیکھ کر بہت خوش دکھائی دے رہا تھا۔ وہ پھر سے ہیگرڈ کے گھر میں لوٹ آیا تھا۔ وہ آتشدان کے سامنے بیٹھ گیا اور اس نے اپنے پنکھ سمیٹ کر پہلو میں لگا لئے۔ وہ گردن فرش پر ڈال اچھی سی جھپکی لینے کی تیاری کرنے لگا۔

''میرا خیال ہے کہ مجھے ایک بار پھر باہر جانا چاہئے۔'' ہیری نے دھیرے سے کہا۔ ''ہم یہاں بیٹھ کر باہر ہونے والے واقعات کو نہیں دیکھ پائیں گے۔ ہمیں یہ کیسے معلوم ہوگا کہ جانے کا صحیح وقت ہو گیا ہے یا نہیں......؟''

ہرمائنی نے اس کی طرف دیکھا۔ اس کے چہرے پر بے یقینی چھائی ہوئی تھی۔

''میں بیچ میں دخل اندازی نہیں کروں گا!'' ہیری نے جلدی سے کہا۔ ''لیکن اگر ہم یہ نہیں دیکھ پائیں گے کہ کیا ہو رہا ہے تو ہمیں یہ کیسے پتہ چلے گا کہ سیریس کو بچانے کا صحیح وقت ہو چکا ہے؟''

''اچھا......ٹھیک ہے......میں یہاں بک بیک کے ساتھ انتظار کرتی ہوں......لیکن ہیری! ہوشیار رہنا......وہاں ایک بھیڑیائی انسان، بھیڑیئے کے روپ میں پھر رہا ہے......اور روح کھچڑ بھی......''

ایک بار پھر ہیری باہر نکل آیا تھا اور ہیگرڈ کے گھر کے چاروں طرف گھوم کر نکلا۔ اسے دور سے سیریس کی چیخ سنائی دی۔ اس کا مطلب ہے کہ روح کھچڑ سیریس کو گھور رہے تھے۔ وہ اور ہرمائنی بھی کسی لمحے اس کے پاس پہنچنے والے ہوں گے۔ ہیری جھیل کی طرف گھورنے لگا۔ اس کا دل اس کے سینے میں اچھل رہا تھا۔ جس نے اس پشت بان جادو کو نمودار کیا تھا۔ وہ اب کسی بھی پل نظر آ جائے گا۔

ایک پل کیلئے وہ ہیگرڈ کے گھر کے دروازے کے سامنے ڈانواں ڈول کیفیت میں کھڑا رہا۔ کوئی تمہیں دیکھ نہ لے۔ لیکن وہ دکھائی نہیں دینا چاہتا تھا۔ وہ تو دیکھنا چاہتا تھا......وہ تو جاننا چاہتا تھا......

اور پھر روح کھچڑ آ گئے۔ وہ اندھیرے میں ہر سمت میں پرواز کر رہے تھے۔ ان کا رُخ جھیل کی طرف تھا۔ وہ جھیل کے کونوں پر منڈلاتے ہوئے دکھائی دیئے۔ جہاں ہیری کھڑا تھا، وہ ٹھیک اس کے مقابل میں کنارے پر جمع ہوتے جا رہے تھے......وہ روح

کھچڑوں سے دور ہی رہے گا۔

ہیری بھاگنے لگا۔اس کے ذہن میں اپنے باپ کے علاوہ کوئی دوسرا خیال باقی نہیں تھا۔کیا یہ وہی تھے؟......کیا سچ مچ وہ ہی تھے؟......اسے یہ جاننا ہی تھا۔اسے یہ پتہ لگانا تھا۔

جھیل کے بالکل پاس ایک جھاڑی تھی۔ ہیری اس کے اندر چھپ کر پتوں کے بیچ میں دیکھنے لگا۔دوسرے کنارے پر سفید روشنی ٹمٹمارہی تھی اور پھراچانک وہ بجھ گئی۔اس کے اندر دہشت بھرا تجسس جوش مارنے لگا۔اب کسی بھی پل......

'اب آجاؤ......'' وہ بڑبڑایا اور اپنے سامنے گھورنے لگا۔''ڈیڈی! آپ کہاں ہو......آجاؤ......''

لیکن وہاں پر کوئی نہیں آیا۔ ہیری نے اپنا سر اونچا کر کے دیکھا۔ان میں سے ایک اپنا نقاب الٹتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔اب بچانے والے کو سامنے آنا تھا۔لیکن اس بار کوئی بھی مدد کرنے نہیں آرہا تھا......

اور اسی وقت اس کے ذہن میں ایک انوکھا خیال آیا۔وہ شاید سمجھ گیا تھا۔اس نے اپنے والد کو نہیں...... بلکہ خود کو ہی دیکھا تھا۔

ہیری جھاڑی کے اندر سے باہر نکلا اور اس نے اپنی چھڑی باہر نکال لی۔

''پشت بان نمودارم......'' وہ پوری قوت سے چیخا۔

اس بار چھڑی کے سرے سے دھوئیں کا دھندلا بادل نہیں نکلا بلکہ ایک انوکھی چندھیا دینے والی چمکدار چاندی جیسا جانور نکلا۔ ہیری نے اپنی آنکھیں سکیڑ لیں اور یہ جاننے کی کوشش کرنے لگا کہ وہ کون سا جانور ہوسکتا تھا؟ وہ گھوڑے کی طرح دکھائی دے رہا تھا۔ وہ جانور سچ مچ جھیل کی کالی تہہ پر دوڑتا ہوا اس پار جا رہا تھا۔ پھر اس جانور نے اپنے سر نیچے کیا اور روح کھچڑوں پر اپنے ایک سینگ سے پے در پے حملے کرنے لگا۔اندھیرے میں روح کھچڑ بے چین ہو کر اوپر اُٹھے اور خیرہ کر دینے والی روشنی سے دور ہٹنے لگے۔وہ بار بار روشنی کو چوسنے کی کوشش کرتے رہے مگر ہر بار وہ ناکام ہو کر کئی فٹ پیچھے ہٹنے پر مجبور ہو گئے۔وہ اپنی مہم کو ادھورا چھوڑ کر جانے پر تیار ہو گئے تھے......اور پھر وہ واپس لوٹ گئے۔

روشنی کا ہالہ مڑا اور پھر سمٹنے لگا۔ پشت بان جادو کا تخیل دوڑتا ہوا لوٹنے لگے لگا۔وہ پانی جیسی خاموشی کی مانند تھا۔وہ گھوڑا نہیں تھا۔ وہ کوئی بھیڑیائی انسان بھی نہیں تھا۔وہ تو ایک سینگ والا ایک سنگھا تھا۔وہ اوپر چمکنے والی سفید چاندی جیسا چمک رہا تھا......وہ اس کی طرف لوٹ لوٹ رہا تھا۔

وہ کنارے پر رُک گیا۔نرم زمین پر اس کے پنجوں کے نشان نہیں پڑ رہے تھے۔اس نے اپنی بڑی سفید آنکھوں سے ہیری کو دیکھا اور دھیرے دھیرے اپنا سینگ دار سر جھکایا اور ہیری سمجھ گیا کہ وہ کون ہوسکتا ہے......

اس نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔''پرونگس......''

لیکن جب ہیری کی کانپتی انگلیاں یک سنگھے کی طرف بڑھیں تو وہ غائب ہو گیا۔ ہیری اپنے ہاتھ پھیلائے سرشار کھڑا تھا پھر

اسے پیچھے سے کھروں جیسی آواز سنائی دی۔ جس پر وہ اچانک اچھل پڑا۔ اس نے تیزی سے پلٹ کر دیکھا۔ ہرمائنی اس کی طرف بھاگتی ہوئی چلی آ رہی تھی اور بک بیک بھی اس کے پیچھے تھا جس کی رسی ہرمائنی کے ہاتھوں میں دبی ہوئی تھی۔

''تم نے کیا کیا؟'' اس نے غصے سے پوچھا۔ ''تم نے کہا تھا کہ تم صرف دیکھو گے۔ کوئی دخل اندازی نہیں کرو گے۔''

''میں سب کی جان بچا رہا تھا.....'' ہیری نے اطمینان سے کہا۔ ''اس جھاڑی کے پیچھے آ جاؤ..... میں تمہیں سب بتاتا ہوں۔''

ہرمائنی ایک بار پھر منہ پھاڑ کر اس کی ساری بات سنی۔

''کسی نے تمہیں دیکھا تو نہیں.....؟''

''تم نے سنا نہیں؟..... میں خود ہی کو خود دیکھ رہا تھا لیکن مجھے لگا کہ میں اپنے والد کو دیکھ رہا ہوں۔ پریشان ہونے کی کوئی بات نہیں ہے۔''

''ہیری! مجھے یقین نہیں ہوتا..... تم نے ایک ایسا مضبوط اور طاقتور پشت بان جادوئی تخیل کیسے نمودار کر لیا؟ اس نے تو سو سے زیادہ روح کھچڑوں کو بھاگنے پر مجبور کر دیا۔ یہ بہت..... بہت ہی اونچے درجے کا جادو ہے.....''

''اس بار میں جانتا تھا کہ میں ایک اچھا پشت بانی تخیل کو تخلیق کر سکتا ہوں! کیونکہ میں کام پہلے بھی کر چکا تھا..... کیا اس سے بات کچھ سمجھ میں آتی ہے.....؟''

''کیا معلوم.....؟'' ہرمائنی نے سر جھٹک کے کہا۔ ''ہیری! سنیپ کی طرف دیکھو.....''

دونوں نے ایک ساتھ جھاڑی کی اوٹ میں سے جھیل کے دوسرے کنارے کی طرف دیکھا۔ سنیپ کو ہوش آ چکا تھا اور وہ جانے کیسے وہاں پہنچ گئے تھے؟ انہوں نے جھک کر کچھ دیکھا اور چھڑی سے سٹریچر ظاہر کیں۔ ہرمائنی، ہیری اور بلیک کے بے جان جسم ہوا میں تیرتے ہوئے سٹریچروں پر لیٹ گئے۔ ہیری نے یہ بھی دیکھا کہ وہاں چوتھی سٹریچر بھی موجود تھی جس پر رون لیٹا ہوا تھا۔ وہ پلٹے اور انہوں نے چھڑی کو ہلایا۔ تمام سٹریچر ان کے پیچھے پیچھے ہوا میں تیرنے لگے۔ وہ ان سب کو لے کر سکول کے صدر دروازے کی طرف جا رہے تھے۔

''ٹھیک ہے..... اب وقت ہونے والا ہے۔'' ہرمائنی نے مضطرب ہو کر اپنی گھڑی کی طرف دیکھا۔ ''ڈمبل ڈور ٹھیک پینتالیس منٹ بعد وارڈ کے دروازے پر تالا لگائیں گے۔ ہمارے پاس اتنا ہی وقت باقی رہ گیا۔ اسی وقت کے دوران ہمیں سیریس کو بچانا ہے پھر ہسپتال میں واپس بھی لوٹنا ہے..... اور سب سے اہم بات یہ کہ اس تمام کارروائی کے دوران کسی کو بھی معلوم نہیں ہونا چاہئے کہ ہم وہاں نہیں تھے.....''

وہ انتظار کرنے لگے اور جھیل میں تیرتے ہوئے بادلوں کے عکس کو دیکھتے رہے۔ ان کے قریب والی جھاڑی ہوا سے سرسراتی رہی۔ بک بیک اب بوریت کا شکار دکھائی دے رہا تھا کیونکہ وہ ایک بار پھر زمین کو اپنے پنجوں سے کھود کر کیڑے مکوڑے تلاش کرنے لگا۔

''کیا تمہیں یقین ہے کہ سیریس اب تک وہاں پہنچ گیا ہوگا؟'' ہیری نے اپنی گھڑی دیکھتے ہوئے کہا۔ سکول کی بلند عمارت کی طرف دیکھتے ہوئے وہ مغربی مینار کے دائیں طرف کی کھڑکیاں گننے لگا۔

''دیکھو!'' ہرمائنی نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔ ''وہ کون ہے؟ لگتا ہے کہ کوئی سکول سے باہر آ رہا ہے......''

ہیری نے اندھیرے میں گھورا۔ ایک آدمی تیز قدموں سے میدان کو عبور کرتا ہوا سکول کی بیرونی فصیل کے دروازے کی طرف بڑھتا جا رہا تھا۔ اس کی بیلٹ میں کوئی چیز چمک رہی تھی۔

''وہ تو میک نیئر جلاد ہے۔'' ہیری نے کہا۔ ''وہ یقیناً روح کھچڑوں کو باخبر کرنے جا رہا ہے۔ چلو ہرمائنی ......لگتا ہے کہ وقت ہو گیا ہے۔''

ہرمائنی نے بک بیک کی پشت پر ہاتھ رکھے اور ہیری نے اسے سہارا دے کر چڑھایا۔ اس کے بعد ہیری نے اپنا ہیر جھاڑی کی موٹی ٹہنی پر رکھا اور اچھل کر بک بیک پر ہرمائنی کے آگے بیٹھ گیا۔ اس نے بک بیک کی رسی اس کی گردن پر پیچھے کی طرف کھینچ لی اور لگام کی طرح باندھ دی۔

''تیار......'' اس نے ہرمائنی سے آہستگی سے پوچھا۔ ''مجھے پکڑلو......''

اس نے بک بیک کے دونوں پہلوؤں میں اپنی ایڑھیاں نرمی سے دبائیں۔

بک بیک چند قدم دوڑا اور پھر پروں کو پھیلاتا ہوا ہوا میں پرواز کرنے لگا۔ ہیری اپنے گھٹنے سے بک بیک کو دبا رہا تھا۔ اسے گھٹنوں کے نیچے بک بیک کے بڑے پروں کا احساس ہو رہا تھا۔ ہرمائنی نے ہیری کو کس کر پکڑ رکھا تھا۔

''اوہ......نہیں! مجھے یہ اچھا نہیں لگ رہا ہے...... اوہ مجھے یہ سچ مچ اچھا نہیں لگ رہا ہے......!'' وہ دہشت میں ڈوبی ہوئی بڑبڑا رہی تھی۔

ہیری نے بک بیک کو آگے کی طرف بڑھنے کیلئے ہنکایا۔ وہ اب سکول کی اونچی عمارت کی بالائی منزلوں کی طرف اُڑ رہے تھے۔ ہیری نے بائیں طرف کی رسی زور سے کھینچی۔ جس سے بک بیک مڑ گیا۔ ہیری تیزی سے نکلتی ہوئی کھڑکیوں کو گننے کی کوشش کر رہا تھا۔

''رکو......'' اس نے رسی کو تیزی سے پیچھے کھینچتے ہوئے کہا۔

بک بیک کی رفتار ہوا میں دھیمی ہو گئی۔ وہ قریباً رک گیا تھا۔ یہ الگ بات تھی کہ اسے ہوا میں ٹھہرنے رہنے کیلئے اپنے پنکھ ہوا میں اوپر نیچے ہلانا پڑ رہے تھے، جس کے باعث وہ کئی فٹ اوپر اور کئی فٹ نیچے ہو رہا تھا۔ اوپر اُٹھتے وقت ہیری نے کھڑکی سے سیریس کو دیکھ لیا تھا۔

''وہ وہاں پر ہے۔'' جب بک بیک کے پنکھ نیچے گئے تو ہیری نے زور سے کھڑکی کے کانچ پر اپنی ہتھیلی ماردی۔ بلیک نے اپنا سر اُٹھا کر کھڑکی کی طرف دیکھا تو اس کا چہرہ حیرت سے پھیلتا چلا گیا۔ وہ اچھل کر کھڑا ہوا۔ تیزی سے کھڑکی کے پاس پہنچا اور اسے کھولنے

کی کوشش کرنے لگا۔لیکن کھڑکی پر تالا لگا ہوا تھا۔ ہر مائنی نے یہ دیکھ کر اپنی چھڑی نکالی اور چلا کر بولی۔

''پیچھے ہٹ جاؤ۔'' اس نے ابھی تک اپنا بایاں ہاتھ ہیری کی کمر میں کس کر ڈال رکھا تھا۔

''کھلم چلم فوراً بھگرم......''

کھڑکی کھل گئی۔ بلیک نے قشنگر کی طرف گھورتے ہوئے دھیمی آواز میں کہا۔'' کیسے؟''

''بیٹھ جاؤ...... وقت بالکل نہیں ہے۔'' ہیری نے بک بیک کو قابو میں رکھنے کیلئے اس کی گردن کے گرد اپنی بانہوں کا حلقہ کس لیا تھا۔ ''تمہیں یہاں سے باہر نکلنا ہے...... روح کھچڑ آ رہے ہیں۔ میک نیئر انہیں بلانے کیلئے جا چکا ہے......''

بلیک نے کھڑکی کی چوکھٹ پر اپنے ہاتھ رکھ کر اپنا سر اور کندھا باہر نکالا۔ یہ بڑی اچھی بات تھی کہ وہ کافی دبلا تھا۔ جلدی ہی وہ بک بیک کی پشت پر اپنا ایک پاؤں رکھنے میں کامیاب ہو گیا اور اسے اگلے ہی لمحے اس نے جھٹکا لیا اور اچھل کر ہر مائنی کے پیچھے بیٹھ گیا۔

''ٹھیک ہے بک بیک...... اوپر اُڑو......'' ہیری نے رسی ڈھیلی کرتے ہوئے کہا۔'' مینار کے اوپر چلو۔ جلدی......''

قشنگر نے اپنے دیوہیکل پنکھ پھڑ پھڑائے اور وہ ایک بار پھر اوپر اُڑنے لگا۔ وہ مغربی مینار کی چھت پر پہنچ گئے۔ بک بیک کھڑاک کی آواز سے چھت پر اتر گیا۔ ہیری اور ہر مائنی نہایت سرعت اس کی پشت پر اترتے چلے گئے۔

''سیریس...... وقت نہ گنواؤ...... جلدی جلدی...... جلدی نکل جاؤ...... وہ لوگ کسی بھی لمحے فلنٹ وک کے دفتر میں پہنچ سکتے ہیں۔ انہیں پتہ چل جائے گا کہ تم فرار ہو چکے ہو......''

بک بیک نے چھت پر پنجے مارے اور اپنا نوکیلا سر ہلایا۔

سیریس نے ہڑ بڑا کر پوچھا۔'' دوسرے لڑکے کا کیا حال ہے؟...... رون کا؟''

''وہ ٹھیک ہو جائے گا...... اسے ابھی تک ہوش نہیں آیا ہے لیکن میڈم پامفری کہتی ہیں کہ وہ جلد ٹھیک ہو جائے گا...... جلدی سے ...... اب جاؤ...... دیر مت کرو۔''

لیکن بلیک اب بھی ہیری کو گھور رہا تھا۔'' میں کن الفاظ میں تمہارا شکریہ ادا......''

''جاؤ......'' ہیری اور ہر مائنی دونوں ایک ساتھ چیخے۔ بلیک نے بک بیک کو گھمایا اور کھلے آسمان کی طرف دیکھا۔

''ہم پھر ملیں گے......'' اس نے کہا۔'' ہیری تم سچ مچ...... اپنے والد کے بیٹے ہو......''

سیریس نے بک بیک پر دونوں پہلوؤں میں اپنی ایڑھیوں ں کا دباؤ ڈالا۔ جب دیوہیکل پنکھ ایک بار پھر کھلے تو ہیری اور ہر مائنی اچھل کر پیچھے ہٹ گئے۔ قشنگر ہوا میں اُڑنے لگا...... ہیری کے دیکھتے ہی دیکھتے قشنگر اور اس پر سوار سیریس بلیک، دونوں ہی چھوٹے ہوتے جا رہے تھے پھر چاند پر ایک بادل چھا گیا اور ہر طرف اندھیرا چھا گیا...... وہ جا چکا تھا۔

☆☆☆☆

بائیسواں باب

# الّو کی ڈاک

ہرمائنی اپنی گھڑی پر نظریں جمائے اس کی آستین کھینچ رہی تھی۔ ''ہمارے پاس واپس ہسپتال میں لوٹنے کیلئے صرف دس منٹ بچے ہیں۔ اس دوران ہمیں کسی کی نظروں میں بھی نہیں آنا ہوگا...... دس منٹ بعد ڈمبل ڈور دروازے پر تالا لگا دیں گے......''

''ٹھیک ہے......'' ہیری نے آسمان سے نظریں ہٹاتے ہوئے کہا۔ ''چلو......''

وہ دونوں پیچھے والے دروازے کی طرف بڑھے اور وہاں سے اندر داخل ہو کر گھماؤ دار سیڑھیوں سے اترنے لگے۔ جیسے ہی وہ نیچے پہنچے تو انہیں کچھ آوازیں سنائی دیں۔ وہ دونوں دیوار کے ساتھ چپک کر کھڑے ہو گئے۔ پھر انہیں ایک طاق دکھائی دیا جہاں وہ آسانی سے چھپ سکتے تھے۔ اندھیرے میں ان کا دیکھا لیا جانا محال تھا۔ وہ آوازوں کو سننے کی کوشش کر رہے تھے۔ یہ آوازیں سنیپ اور فج کی لگ رہی تھیں۔ جو سیڑھیوں کے کے نزدیک والی راہداری میں تیزی سے چلتے ہوئے آ رہے تھے۔ سنیپ کہہ رہے تھے۔

''صرف یہی خدشہ ہے کہ ڈمبل ڈور کوئی مشکل نہ کر دیں۔ روح کھچڑ بلیک کی فوراً چھبن لے لیں تو اچھا ہے......''

''جیسے ہی میک نیئر روح کھچڑوں کو لے کر آئے گا، ویسے ہی...... بلیک کے معاملے میں مجھے بہت ساری پریشانیاں جھیلنا پڑی ہیں۔ میں تمہیں بتا نہیں سکتا، میں روزنامہ 'جادوگر' کو یہ بتانے کیلئے کتنا بے چین ہوں کہ آخر کار ہم نے اسے پکڑ ہی لیا...... مجھے لگتا ہے کہ سنیپ وہ تمہارا انٹرویو بھی لینا چاہیں گے۔ اور جب ہیری کا دماغی توازن صحیح ہو جائے گا تو مجھے امید ہے کہ وہ بھی روزنامہ جادوگر کو بتائے گا کہ تم نے اسے کیسے بچایا تھا......؟''

ہیری نے غصے سے اپنے دانت بھینچ لئے۔ جب سنیپ اور فج باتیں کرتے ہوئے ان کے قریب سے نکلے تو ہیری نے سنیپ کے چہرے پر ایک فاتحانہ مگر زہریلی مسکان دیکھی تھی۔ ان لوگوں کے قدموں کی چاپ دھیمی ہوتی ہوئی بند ہو گئی۔ ہیری اور ہرمائنی نے کچھ پل انتظار کیا کیونکہ وہ یہ تسلی کر لینا چاہتے تھے کہ فج اور سنیپ واقعی جا چکے ہیں۔ پھر وہ ان کی مخالف سمت میں بھاگنے لگے۔ انہوں نے ایک سیڑھی پار کی پھر دوسری سیڑھی اترے۔ اب وہ ایک نئی راہداری میں تھے۔ تبھی انہیں اپنے آگے کسی کے کھلکھلانے کی آواز سنائی دی۔

''اوہ! یہ تو شریر 'پیوس' ہے......'' ہیری نے ہرمائنی کی کلائی پکڑتے ہوئے کہا۔''یہاں اندر آ جاؤ......''

وہ لوگ صحیح وقت پر بائیں طرف خالی کلاس روم میں گھس گئے تھے۔ پیوس راہداری میں خوشی سے اچھل کود کر رہا تھا اور گلا پھاڑ پھاڑ کر قہقہے لگا رہا تھا۔

''اوہ! وہ کتنا ڈراؤنا لگ رہا ہے......'' ہرمائنی نے دروازے پر کان لگاتے ہوئے کہا۔''میں شرط لگاتی ہوں، وہ اتنا خوش صرف اسی لئے ہے کہ روح کھچڑ سیریس بلیک کو ہمیشہ کیلئے ختم کرنے کیلئے آ رہے ہیں......'' اس نے اپنی گھڑی پر نظر ڈالی۔''تین منٹ باقی رہ گئے ہیں ہیری!''

انہوں نے پیوس کی ہنسی کی آواز کے دور جانے تک انتظار کیا۔ اس کے بعد وہ خالی کمرے میں باہر نکلے اور ایک بار پھر بھاگنے لگے۔

''ہرمائنی!'' ہیری نے ہانپتے ہوئے پوچھا۔''کیا ہوگا؟......اگر ہم وقت پر اندر پہنچ نہ پائے تو......اگر ڈمبل ڈور نے دروازے پر تالا لگا دیا تو......؟''

''میں اس بارے میں بالکل سوچنا نہیں چاہتی ہوں۔'' ہرمائنی نے آہ بھرتے ہوئے کہا۔ اس کی نظریں بار بار گھڑی پر اُٹھ جاتی تھیں۔''صرف ایک منٹ بچا ہے......''

جب وہ دونوں ہسپتال کے بیرونی دروازے تک جانے والی راہداری میں پہنچے تو ہرمائنی نے فوراً بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔''ٹھیک ہے...... مجھے ڈمبل ڈور کی آواز سنائی دے رہی ہے۔ چلو ہیری......جلدی کرو۔''

وہ راہداری میں رینگتے ہوئے آگے بڑھے اور انہیں ڈمبل ڈور کی کمر دکھائی دی۔

''میں باہر سے تالا لگا کر جا رہا ہوں......اس وقت......'' انہوں نے اپنی گھڑی کو دیکھا۔''بارہ بجنے میں پانچ منٹ کم ہیں مس گرینجر......تین بار چابی گھمانے سے کام ہو جانا چاہئے......گڈ لک!''

ڈمبل ڈور نے کمرے سے باہر آ کر دروازہ بند کیا اور پھر اس پر جادو سے تالا لگانے کیلئے اپنی چھڑی باہر نکالی۔ ہیری اور ہرمائنی دہشت زدہ ہو کر تیز بھاگے۔ ڈمبل ڈور نے نظریں اُٹھا کر انہیں دیکھا۔ ان کی لمبی سفید مونچھوں کے نیچے ایک چوڑی مسکان بکھر گئی۔ انہوں نے دھیرے سے پوچھا۔''کیا ہوا......؟''

''کام ہو گیا......'' ہیری نے ہانپتے ہوئے کہا۔''سیریس جا چکا ہے......بک بیک پر سوار ہو کر......''

ڈمبل ڈور ان کی طرف دیکھ کر مسکرائے۔

''شاباش...... مجھے لگتا ہے کہ......'' انہوں نے غور سے سنا کہ ہسپتال کے اندر کوئی آواز تو نہیں آ رہی ہے۔''ہاں! مجھے لگتا ہے کہ تمہارے بھی جانے کا وقت ہو گیا ہے......اندر جاؤ......میں تالا لگا دیتا ہوں......''

ہیری اور ہرمائنی پھرتی سے ہسپتال میں گھس گئے۔ وہاں پر رون کے سوا کوئی اور نہیں تھا جو آخری پلنگ پر بے ہوش پڑا تھا۔ تالا بند ہونے کی آواز کے ساتھ ہیری اور ہرمائنی اپنے اپنے پلنگ پر پہنچ گئے۔ ہرمائنی نے اپنے کایاپلٹ کو ایک بار پھر اپنے چوغے میں چھپا لیا تھا۔ اگلے ہی پل میڈم پامفری دھڑ دھڑاتی ہوئی اپنے دفتر سے باہر نکلیں۔

''کیا وہ ہیڈ ماسٹر کے جانے کی آواز تھی؟ کیا اب مجھے اپنے مریضوں کی دیکھ بھال کی اجازت ہے؟''

وہ نہایت غصے میں دکھائی دے رہی تھیں۔ ہیری اور ہرمائنی نے اسی میں بھلائی سمجھی کہ ان کی دی ہوئی چاکلیٹ چپ چاپ کھا لیں۔ اس دوران میڈم پامفری ان کے سر پر ہی سوار رہیں۔ وہ یہ تسلی کر لینا چاہتی تھیں کہ انہوں نے واقعی چاکلیٹ کھالی ہے۔ لیکن ہیری سے چاکلیٹ نگلی نہیں جا رہی تھی۔ وہ اور ہرمائنی انتظار کر رہے تھے۔ ان سے میڈم پامفری کی موجودگی کا دباؤ برداشت نہیں ہو رہا تھا۔ اور پھر اب ان دونوں نے میڈم پامفری کی دی ہوئی چوتھی چاکلیٹ لی تو انہیں دور اوپر سے کسی کے حصے سے گرجنے کی آواز سنائی دی......

''اب کیا ہو گیا......؟'' میڈم پامفری جھنجھلائے ہوئے انداز میں بولیں۔ اب انہیں غصے بھری آوازیں سنائی دے رہی تھیں جو مسلسل تیز ہوتی جا رہی تھیں۔ میڈم پامفری دروازے کی طرف گھورنے لگیں۔

''عجیب لوگ ہیں......اتنے چیخنے چلانے سے تو سب جاگ جائیں۔ انہیں سمجھ میں کیوں نہیں آتا کہ وہ کتنا شور مچا رہے ہیں۔''

ہیری آوازوں کو سننے کی کوشش کر رہا تھا۔ وہ آپس میں کس بات پر چلا رہے تھے اور کیا کہہ رہے تھے؟ آوازیں قریب آتی جا رہی تھیں۔

''وہ جادو سے غائب ہو گیا ہو گا سیورس! ہمیں کمرے میں اس کی نگرانی کے لئے کسی کو چھوڑنا چاہئے تھا...... جب یہ خبر پھیلے گی......''

''وہ جادو سے غائب نہیں ہوا ہے۔'' سنیپ گرجتے ہوئے بولے۔ ان کی آواز اب بہت قریب آ چکی تھی۔ ''اس سکول میں کوئی بھی جادو سے غائب نہیں ہو سکتا، اس کا تعلق یقیناً ہیری پوٹر سے ہی ہے......''

''سیورس!......ہوش کے ناخن لو...... ہیری تو ہسپتال میں تالے میں بند ہے...... کیوں اپنا مذاق اُڑوانے پر تلے ہو......''

دھڑام......

ہسپتال کا دروازہ تیز آواز کے ساتھ کھل گیا۔ فج، سنیپ اور ڈمبل ڈور دھڑ دھڑاتے ہوئے اندر داخل ہوئے۔ صرف ڈمبل ڈور ہی مطمئن دکھائی دے رہے تھے۔ دراصل وہ تھوڑے خوش بھی دکھائی دے رہے تھے۔ فج غصے میں تھا اور سنیپ تو آپے سے باہر دکھائی دیتے تھے۔

''سچ سچ بتاؤ...... پوٹر!'' وہ گرجتی ہوئی آواز میں چیخے۔ ''تم نے کیا کیا ہے؟''

''پروفیسر سنیپ......!'' میڈم پامفری ناگواری کے ساتھ غرائیں۔ ''خود پر قابو رکھئے۔''

''دیکھو سنیپ! ہوش میں آؤ......'' فج پریشانی کے عالم میں بولا۔ ''اس دروازے پر تالا لگا تھا......ہم نے اپنی آنکھوں سے اسے دیکھا تھا......''

''میں یہ بات اچھی طرح جانتا ہوں کہ انہوں نے سیریس کو بھاگنے میں مدد فراہم کی ہے۔'' سنیپ نے غصے سے آگ بگولا ہوتے ہوئے کہا۔ ان کی انگلیاں ہیری اور ہرمائنی کی طرف اُٹھی ہوئی تھیں۔ ان کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا اور منہ سے تھوک اُڑ رہا تھا۔

''پرسکون ہو جاؤ......'' فج نے کہا۔ ''تم بالکل بے سروپا باتیں کر رہے ہو!''

''آپ پوٹر کو نہیں جانتے ہیں!'' سنیپ نے غراتے ہوئے کہا۔ ''یہ سب اسی نے کیا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ یہ سب اسی کا کیا دھرا ہے......''

''بس بہت ہو گیا سیورس!'' ڈمبل ڈور پرسکون لہجے میں بولے۔ ''ذرا سوچو تو سہی......کہ تم کیا بول رہے ہو؟ دس منٹ پہلے جب میں وارڈ سے نکلا تھا تو میں نے خود بیرونی دروازے کو تالا لگایا تھا......میڈم پامفری! کیا اس دوران بچے اپنے بستروں سے اتر کر کہیں گئے تھے؟''

''بالکل نہیں!'' میڈم پامفری نے جواب دیا۔ ''جب آپ نکلے تھے تبھی میں ان کے پاس آ گئی تھی......انہیں چاکلیٹ کھلانا تھی......''

''دیکھو سیورس!'' ڈمبل ڈور نے پرسکون لہجے میں کہا۔ ''جب تک کہ تم یہ نہیں سوچتے کہ ہیری اور ہرمائنی ایک ساتھ دو مختلف جگہوں پر ہو سکتے ہیں تب تک مجھے نہیں لگتا کہ ہمیں انہیں پریشان کرنا چاہئے۔''

سنیپ وہاں پر آگ بگولا کھڑے رہے اور سب کو شعلہ بار آنکھوں سے گھورتے رہے۔ سنیپ کے رویئے کو دیکھ کر فج صدمے کی کیفیت میں مبتلا ہو گیا تھا۔ ڈمبل ڈور کی آنکھیں ان کے چشمے کے نیچے چمکتی ہوئی معلوم ہو رہی تھیں۔ سنیپ غصے سے پلٹے اور اپنا سیاہ چوغہ لہراتے ہوئے تیزی سے وارڈ سے باہر نکل گئے۔

فج نے دروازے کو گھور کر کہا۔

''اس آدمی کا دماغی توازن بگڑ گیا ہے ڈمبل ڈور! اگر میں تمہاری جگہ ہوتا تو اس پر گہری نگاہ رکھتا......''

''ارے نہیں رُج!......اس کا دماغی توازن نہیں بگڑا۔'' ڈمبل ڈور نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''وہ تو صرف بری طرح سے ناراض ہے......شاید 'آنر آف مارلن' اس کے ہاتھوں سے پھسل گیا ہے۔''

''ناراضگی کے معاملے میں وہ تنہا نہیں ہے۔'' فج نے آہ بھرتے ہوئے کہا۔ ''روزنامہ جادوگر کو تو زوردار خبر مل گئی ہے۔ بلیک کو گرفتار کر لیا تھا......لیکن ایک بار پھر وہ ہماری آنکھوں میں دھول جھونک کر فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا۔ اب تو بس قشنگر کے بھاگنے کی کہانی اور یہ سب...... پتہ چل جائے تو سب میری ہنسی اُڑائیں گے......اچھا......میں چلتا ہوں اور اس گھمبیر معاملے کے بارے

میں محکمے کو باخبر کرتا ہوں......''

''اور روح کھچڑ......؟'' ڈمبل ڈور نے پوچھا۔'' مجھے لگتا ہے کہ انہیں سکول سے ہٹا دیا جائے گا۔''

''اوہ ہاں! انہیں ہٹانا ہی پڑے گا۔'' فج نے پریشان ہو کر اپنی پیشانی سے بالوں کو انگلیوں سے پیچھے ہٹاتے ہوئے کہا۔'' کبھی خواب میں بھی نہیں سوچا تھا کہ وہ ایک معصوم لڑکے کی چھبن لینے کی کوشش کریں گے۔ پوری طرح سے میری جگ ہنسائی ہونے والی ہے۔ جادوگروں کی انگلیاں مجھ پر خوب اُٹھیں گی......نہیں! میں انہیں رات کو ہی واپس اژقبان بھیجنے کا حکم جاری کروں گا۔ شاید ہمیں سکول کے بیرونی صدر دروازے پر ڈریگن تعینات کرنے کے بارے میں سوچنا چاہئے......''

''ہیگرڈ کو آپ کی یہ بات یقیناً پسند آئے گی۔'' ڈمبل ڈور نے ہیری اور ہرمائنی کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔ جیسے ہی ڈمبل ڈور اور فج سے باہر نکلے۔ میڈم پامفری نے جلدی سے دروازے پر تالا لگا دیا۔ وہ اب بھی غصے سے بڑبڑا رہی تھیں۔ وہ پاؤں پٹختے ہوئے اپنے دفتر میں واپس گھس گئیں۔

وارڈ کے دوسرے سرے پر کسی کے کراہنے کی آواز سنائی دی۔ رون ہوش میں آ گیا تھا۔ وہ اپنا سر ملتے ہوئے اُٹھ رہا تھا اور آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر چاروں طرف دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

''کیا ہوا......کیا ہوا تھا ہیری؟......ہم یہاں کیوں ہیں؟......سیریس کہاں ہے؟......لوپن کہاں ہیں؟......کیا ہو رہا ہے؟''

ہیری اور ہرمائنی نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

''تم ہی بتاؤ......'' ہیری نے ہرمائنی سے کہا اور چاکلیٹ کھانے لگا۔

☆☆☆☆

جب ہیری، رون اور ہرمائنی اگلے دن دوپہر کو ہسپتال سے باہر نکلے تو انہیں سکول کی عمارت ویران ملی۔ امتحانات ختم ہونے اور گرم موسم کا یہی مطلب تھا کہ تمام طلباء تفریح کیلئے ہاگس میڈ گئے ہوئے تھے۔ بہرحال رون یا ہرمائنی وہاں جانا نہیں چاہتے تھے۔ اسی لئے وہ ہیری کے ساتھ کھلے میدان ٹہلتے رہے۔ وہ اب بھی گذشتہ رات کے پراسرار اور ناقابل یقین واقعات کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے۔ وہ یہ بھی سوچ رہے تھے کہ سیریس اور بک بیک اس وقت کہاں ہوں گے؟ پھر وہ جھیل کے کنارے بیٹھ کر دیوہیکل ہشت طاموں کو پانی کے اوپر تیرتے اور اپنی ہشت سونڈوں کو ہوا لہرانے کے کرتب دیکھتے رہے۔ اسی وقت ہیری کو جھیل کے پار والا کنارا دکھائی دیا۔ یک سنگھا پچھلی رات کو وہاں سے آیا تھا۔

اچانک ان کے اوپر بڑا سا سایہ پھیل گیا۔ انہوں نے چونک کر نظریں اُٹھائیں تو انہیں ہیگرڈ کا بھاری بھر کم جسم دکھائی دیا۔ وہ اپنے پسینے سے بھرے چہرے کو ایک بڑے میز پوش جیسے رومال سے پونچھ رہا تھا اور اپنی دھندلی آنکھوں سے ان کی طرف دیکھ رہا تھا۔

''جانتے ہو کہ گذشتہ رات کے حادثے کے بعد ہمیں اتنا خوش نہیں ہونا چاہئے۔ ہمارا مطلب ہے کہ بیکی پھر سے بھاگ گیا......

لیکن ذرا سوچو تو سہی...... کیا ہوا؟'' اس نے کہا۔

''کیا...... کیا مطلب؟'' انہوں نے ایک ساتھ حیرت سے پوچھا۔

''بیکی بھاگ گیا...... وہ آزاد ہو گیا...... ہم ساری رات جشن مناتے رہے۔''

''یہ تو کمال ہو گیا...... ہیگرڈ!'' ہرمائنی نے کہا اور اس نے رون کی طرف آنکھیں نکال کر دیکھا جو کچھ ہی لمحوں میں ہنسنے والا تھا۔

''ہاں!'' ہیگرڈ نے میدان کی طرف خوشی سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ''شاید ہم نے اسے ٹھیک سے نہیں باندھا ہوگا۔ آج صبح ہمیں کافی پریشانی ہو رہی تھی...... ہم سوچ رہے تھے کہ اسے میدان میں کہیں پروفیسر لوپن نہ مل گئے ہوں...... لوپن نے مجھے بتایا کہ انہوں نے کل رات کسی کو نہیں کھایا تھا......''

''کیا......؟'' ہیری نے جلدی سے کہا۔

''اوہ...... تم نے نہیں سنا؟'' ہیگرڈ گھبرا کر بولا۔ وہ اب اس کی مسکراہٹ کسی قدر کم ہو گئی تھی حالانکہ آس پاس کوئی بھی نہیں تھا پھر بھی اس نے اپنی آواز دھیمی کر لی۔ ''ار...... سنیپ نے آج صبح سلے درن کے تمام طلباء و طالبات کو یہ بتا دیا...... انہوں نے سوچا کہ اب یہ بات سب کو بتا دینا چاہئے...... پروفیسر لوپن بھیڑیائی انسان ہیں اور وہ کل رات کھلے میدان میں بھیڑیئے کے روپ میں آزادانہ گھوم رہے تھے۔ ظاہر ہے لوپن اب اپنا سامان باندھ رہے ہیں......''

''سامان باندھ رہے ہیں؟'' ہیری نے خوفزدہ لہجے میں پوچھا۔ ''مگر کیوں......؟''

''وہ سکول چھوڑ کر جا رہے ہیں اور کیا؟'' ہیگرڈ نے کہا۔ وہ حیران تھا کہ ہیری نے یہ سوال کیوں پوچھا۔ ''آج صبح ہی انہوں نے استعفیٰ دے دیا۔ وہ کہتے ہیں کہ وہ دوبارہ اس طرح کے حادثے رونما نہ ہونے کی ضمانت نہیں دے سکتے۔ اور نہ ہی وہ اپنی وجہ سے دوسروں کو مشکلات سے دوچار کرنا چاہتے ہیں۔''

ہیری اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

''میں ان سے مل کر آتا ہوں......'' اس نے رون اور ہرمائنی سے کہا۔

''لیکن اگر انہوں نے استعفیٰ دے دیا ہے تو......''

''مجھے نہیں لگتا کہ ہم کچھ کر پائیں......''

''مجھے پرواہ نہیں ہے۔ میں اس کے بعد بھی ان سے ملنا چاہتا ہوں۔ میں لوٹ کر تم لوگوں سے یہیں ملوں گا۔'' ہیری نے کہا۔

لوپن کے دفتر کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ وہ اپنا زیادہ تر سامان باندھ چکے تھے۔ اُنجوط کا پرانا چوکور کیبن ان کے خالی بریف کیس کے پاس رکھا ہوا تھا۔ زیادہ تر سامان اسی میں رکھا گیا تھا اور لگ بھگ بھر چکا تھا۔ لوپن اپنی میز پر رکھی کسی چیز پر جھکے ہوئے تھے۔ اور انہوں نے ٹھیک اسی وقت اپنا سر اُٹھایا جب ہیری نے دفتر کے دروازے پر دستک دی۔

''میں نے تمہیں آتے ہوئے دیکھ لیا تھا......''لوپن نے مسکراتے ہوئے کہا۔انہوں اس چرمئی کاغذ کی طرف اشارہ کیا جس پر وہ کچھ لمحے قبل جھکے ہوئے تھے۔وہ نقشہ تھا۔

''ابھی ابھی مجھے ہیگرڈ نے بتایا کہ آپ نے اپنے عہدے سے استعفیٰ دیدیا ہے۔یہ سچ نہیں ہے نا؟''

ہیری نے جلدی جلدی پوچھا۔

''افسوس ہے کہ یہ سچ ہے......''لوپن نے کہا۔انہوں نے اپنی میز کے دراز کھول کر ان میں رکھا ہوا سامان باہر نکالا۔

''کیوں؟......وزیر جادو کو کہیں یہ شک تو نہیں ہونے لگا ہے کہ آپ سیریس کی مدد کر رہے تھے؟''ہیری نے سوال کیا۔

لوپن نے فوراً دروازہ بند کر دیا۔

''نہیں پروفیسر ڈمبل ڈور نے فج کو یہ یقین دلا دیا ہے کہ میں تم لوگوں کی جان بچانے کی کوشش کر رہا تھا۔''انہوں نے آہ بھری۔''سیورس کیلئے یہ آخری جھٹکا تھا اور اس سے اس نے اپنی برداشت کھودی۔مجھے لگتا ہے کہ اسے آنرز آف مارلن نہ ملنے کا بہت برا دھچکا لگا ہے اس لئے اس نے......ار......طیش میں آکر آج صبح بڑے ہال میں ناشتے کی میز پر سب طلباء کے سامنے یہ راز افشاء کر دیا کہ میں بھیڑیائی انسان ہوں......''

''کہیں آپ صرف اسی وجہ سے سکول چھوڑ کر تو نہیں جا رہے ہیں؟''ہیری نے پوچھا۔

لوپن دھیمے انداز میں مسکرائے۔

''کل اس وقت تک والدین کے الّو آنے لگیں گے۔ہیری!وہ نہیں چاہیں گے کہ کوئی بھیڑیائی انسان ان کے بچوں کو پڑھائے اور کل رات کے حادثے کے بعد میں ان کی بات کو زیادہ اچھی طرح سے سمجھ گیا ہوں۔میں تم میں سے کسی کو بھی کاٹ سکتا تھا......ایسا دوبارہ نہیں ہونا چاہئے۔''

''ہم تاریک جادو سے حفاظت والے مضمون کے جتنے بھی اساتذہ سے ملے ہیں،ان میں آپ سب سے اچھے تھے۔''

ہیری نے کہا۔

لوپن نے اپنا سر ہلایا۔لیکن کچھ بولے نہیں۔وہ دراز خالی کرتے رہے پھر جب ہیری انہیں روکنے کیلئے کوئی اچھی سی ترکیب سوچنے کی کوشش کر رہا تھا،تبھی لوپن نے کہا۔

''آج صبح ڈمبل ڈور نے مجھے بتایا کہ کل رات کو تم نے بہت سی جانیں بچائی ہیں۔ہیری!مجھے اس بات پر فخر ہے کہ تم نے اتنی کم عمری میں کتنا کچھ سیکھ لیا ہے۔مجھے اپنے پشت بان جادو کے بارے میں بتاؤ......''

ہیری کا دھیان بھٹک گیا۔''آپ اس کے بارے میں کیسے جانتے ہیں؟''

''روح کھچڑوں کو اور کون سی طاقت پیچھے دھکیل سکتی ہے؟''

ھیری نے لوپن کو تفصیل بتائی کہ کیا کچھ ہوا تھا؟ جب اس نے اپنی بات مکمل کر لی تو لوپن ایک بار پھر مسکرائے۔

''ہاں!'' لوپن نے دھیمی آواز میں کہا۔ ''تمہارے والد جب اپنا روپ بدلتے تھے تو وہ یک سنگھا بن جاتے تھے۔ تمہارا اندازہ صحیح تھا...... اسی لئے ہم انہیں پرونگس کہتے تھے۔''

لوپن نے اپنے بریف کیس میں اپنی آخری کتابیں رکھ کر میز کی دراز کو بند کیا اور پھر ھیری کی طرف گھومے۔

انہوں نے ھیری کو غیبی چوغہ دیتے ہوئے کہا۔ ''یہ لو...... میں اسے کل رات کو چیختے بنگلے سے اُٹھا لایا تھا اور......'' انہوں نے جھجکتے ہوئے نقشہ بھی اس کی طرف بڑھا دیا۔ ''اب میں تمہارا استاد نہیں رہا۔ اس لئے اسے تمہیں واپس دیتے ہوئے ایسا بالکل محسوس نہیں ہو رہا کہ میں کوئی غلط کام کر رہا ہوں۔ یہ میرے کسی کام کا نہیں ہے...... لیکن مجھے لگتا ہے کہ یہ رون اور ہرمائنی کے کام آ سکتا ہے۔''

ھیری نقشہ لیتے وقت مسکرایا۔

''آپ نے مجھ سے کہا تھا کہ مونی، وارم ٹیل، پیڈفٹ اور پرونگس مجھے سکول سے باہر نکلوانے کی لالچ دینا چاہتے ہیں...... آپ کہا تھا کہ انہیں یہ مزیدار لگتا ہے۔''

''یقینی طور پر......'' لوپن نے کہا جو اب اپنا بریف کیس بند کرنے کیلئے نیچے جھکا ہوا تھا۔ ''مجھے یہ کہنے میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں ہے کہ جیمس کو یہ جان کر بڑی مایوسی ہوتی کہ اگر اس کا بیٹا سکول سے باہر جانے والے ایک بھی خفیہ راستے کا پتہ نہیں لگا پاتا۔''

دروازے پر دستک ہوئی۔ ھیری نے جلدی سے نقشہ اور غیبی چوغہ لپیٹ کر چوغے کے اندر چھپا لیا۔ اگلے لمحے دروازے پر ڈمبل ڈور کا چہرہ دکھائی دیا۔ وہ ھیری کو وہاں دیکھ کر حیران نہیں ہوئے تھے۔

''ریمس!'' وہ بولے۔ ''تمہاری گاڑی دروازے پر آ چکی ہے۔''

''بہت شکریہ...... ہیڈ ماسٹر!''

لوپن نے اپنا پرانا بریف کیس اور اخبوط والا کیبن اُٹھایا۔

''اچھا...... الوداع ھیری!'' انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''تمہیں سکھانے میں واقعی مجھے بے حد لطف آیا۔ مجھے یقین ہے کہ کبھی نہ کبھی ہم پھر ملیں گے۔ ہیڈ ماسٹر! مجھے دروازے تک چھوڑنے جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں خود چلا جاؤں گا......''

ھیری کو ایسا لگا کہ لوپن جلدی سے جلدی جانا چاہتا ہے۔

''الوداع ریمس!'' ڈمبل ڈور نے دھیمی آواز میں کہا۔ لوپن نے ان سے ہاتھ ملانے کیلئے اپنے اخبوط والے کیبن کو تھوڑا سا اوپر کھسکایا اور پھر ھیری کی طرف دیکھ کر دھیرے سر ہلایا اور دفتر سے باہر نکل گئے۔

ھیری قریب پڑی ایک خالی کرسی پر بیٹھ گیا اور اُداسی سے فرش کو گھورنے لگا۔ دروازہ بند ہونے کی آواز سن کر اس نے سر اوپر اُٹھایا۔ ڈمبل ڈور ابھی تک وہیں کھڑے ہوئے تھے۔

''اتنے اُداس کیوں ہو ہیری؟'' انہوں نے پوچھا۔ ''کل رات کے کارنامے کے بعد تو تمہیں خود پر فخر ہونا چاہئے۔''

''کوئی فرق نہیں پڑا۔'' ہیری نے کاٹ دار لہجے میں کہا۔ ''پٹی گو بھاگ گیا......''

''کوئی فرق نہیں پڑا؟'' ڈمبل ڈور نے حیرانگی سے دہرایا۔ ''اس سے بہت فرق پڑتا ہے ہیری! تم نے سچائی پر سے پردہ ہٹا دیا۔ تم نے ایک بے قصور انسان کو بہت ہی بھیانک سزا سے بچالیا...... بہت ہی بھیانک سزا سے۔''

'بھیانک' یہ لفظ سن کر ہیری کو جیسے کوئی بھولی ہوئی چیز یاد آنے لگی۔

'پہلے سے بھی زیادہ طاقتور اور بھیانک...... پروفیسر ٹراؤلینی کی پیش گوئی!'

''پروفیسر ڈمبل ڈور! کل جب میں علم جوتش کا امتحان دینے گیا تو پروفیسر ٹراؤلینی بہت عجیب دکھائی دینے لگیں۔''

''اچھا!'' ڈمبل ڈور نے کہا۔ ''تمہارا مطلب ہے کہ جتنی وہ عام طور پر عجیب دکھائی دیتی ہیں، اس سے بھی زیادہ عجیب......''

''ہاں!...... ان کی آواز بہت بھاری ہوگئی تھی اور ان کی آنکھیں پلٹ گئی تھیں۔ انہوں نے کہا...... انہوں نے کہا کہ آدھی رات سے پہلے والڈی مورٹ کا خدمت گزار آزاد ہو کر اس کے پاس چلا جائے گا...... انہوں نے کہا کہ خدمت گزار دوبارہ سے طاقتور بننے میں اس کی مدد کرے گا۔'' ہیری نے ڈمبل ڈور کو غور سے دیکھا۔ ''اور وہ پھر دوبارہ پہلے جیسی ہوگئیں۔ لیکن انہیں یاد نہیں تھا کہ انہوں نے کیا کہا تھا؟...... کیا وہ...... کیا وہ واقعی پیش گوئی کر رہی تھیں۔''

ڈمبل ڈور تھوڑے سے متاثر دکھائی دیئے۔

''تم جانتے ہو ہیری! مجھے لگتا ہے کہ وہ پیشین گوئی کر رہی ہوں گی۔'' انہوں نے سوچتے ہوئے کہا۔ ''ایسا کون سوچ سکتا تھا؟ اس کے بعد ان کی سچی پیشین گوئیوں کی تعداد دو جائے گی۔ مجھے ان کی تنخواہ بڑھانا پڑے گی......''

''لیکن......'' ہیری نے حیرت سے ان کی طرف دیکھا۔ ڈمبل ڈور اس بات کو اتنی آسانی سے کیسے لے سکتے تھے؟ ''لیکن...... میں نے سیریس اور پروفیسر لوپن کو پٹی گو کے مارنے سے روکا۔ اگر والڈی مورٹ اس کی مدد سے دوبارہ طاقتور بن جاتا ہے تو یہ میری غلطی ہے......''

''نہیں......'' ڈمبل دھیمے لہجے میں بولے۔ ''ہیری! کایا پلٹ کا استعمال تمہاری آنکھوں کے سامنے ہے۔ تمہیں اس سے جو تجربہ ہوا ہے، جو احساسات بیدار ہوئے ہیں۔ کیا ان سے تم نے کچھ نہیں سیکھا؟ ہمارے اعمال کے نتائج اتنے پیچیدہ ہوتے ہیں کہ متنوع ہو جاتے ہیں اور ہمارے مستقبل کے بارے میں درست اندازہ لگانا ہمیشہ بہت مشکل ہوتا ہے...... پروفیسر ٹراؤلینی اس بات کا جیتا جاگتا ثبوت ہیں۔ پٹی گو کی جان بچا کر تم نے ایک بہت ہی نیک کام کیا ہے۔''

''لیکن اگر اس کی وجہ سے والڈی مورٹ دوبارہ طاقتور بن جاتا ہے تو......''

''پٹی گو پر تمہارا زندگی بچانے کا قرض چڑھ گیا ہے۔ تم نے والڈی مورٹ کے پاس ایسا خدمت گزار بھیجا ہے جو تمہارا قرض دار

ہے۔ جب کوئی جادوگر کسی دوسرے جادوگر کی جان بچاتا ہے تو اس سے ان میں ایک خاص بندھن قائم ہو جاتا ہے......اور مجھے نہیں لگتا کہ والڈی مورٹ یہ چاہے گا کہ اس کا خدمت گزار ہیری پوٹر کا قرض دار ہو......''

''میں پٹی گو کے ساتھ کسی قسم کا کوئی بندھن نہیں قائم کرنا چاہتا ہوں۔ اس نے میرے والدین کے ساتھ غداری کی ......انہیں دھوکا دیا ہے......''

''ہیری! یہ جادو اتنا گہرا ہے کہ آسانی سے سمجھ میں نہیں آتا ہے۔لیکن میرا یقین کرو......ایک وقت ایسا آئے گا جب تمہیں خوشی ہوگی کہ تم نے پٹی گو کی جان بچائی تھی......''

ہیری تصور نہیں کر پا رہا تھا کہ ایسا کب ہوگا؟ ڈمبل ڈور کو دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ یہ جانتے ہوں کہ ہیری اس وقت کیا سوچ رہا ہوگا؟

''ہیری! میں تمہارے والد کو بہت اچھی طرح سے جانتا تھا۔ ہوگورٹس میں بھی اور اس کے بعد بھی۔'' انہوں نے نرمی سے کہا۔
''مجھے یقین ہے کہ انہوں نے بھی پٹی گو کو یقیناً بچایا ہوتا......سنیپ کو بھی تو انہوں نے بچایا تھا۔''

ہیری نے ان کی طرف دیکھا۔ اگر وہ ڈمبل ڈور کو بتا دے تو وہ نہیں ہنسے گے۔

''کل رات کو...... مجھے یہ لگا کہ میرے والد نے روح کھچڑوں کو بھگانے کیلئے پشت بان جادوئی تخیل تشکیل دیا تھا۔ میرا مطلب ہے کہ جب میں نے جھیل کے اس پار خود کو دیکھا......تو مجھے لگا کہ میں نے انہیں دیکھ رہا تھا......''

''اس غلط فہمی کی وجہ سمجھنا بے حد آسان ہے۔'' ڈمبل ڈور نے دھیمی آواز میں کہا۔'' مجھے لگتا ہے کہ تم یہ سنتے سنتے تھک چکے ہوگے۔ لیکن تم بہت حد تک جیمس کی ہی طرح دکھائی دیتے ہو۔ سوائے تمہاری آنکھوں کے......تمہاری آنکھیں تمہاری ماں للّی جیسی ہیں۔''

ہیری نے اپنا سر ہلایا۔

''یہ سوچنا یقیناً حماقت کے سوا کچھ نہیں ہے......'' اس نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔'' کہ وہ میرے والد ہو سکتے ہیں۔ میرا مطلب ہے کہ میں جانتا ہوں کہ وہ مر چکے ہیں......''

''تمہیں ایسا لگتا ہے کہ ہم جن سے محبت کرتے ہیں۔ وہ مرنے کے بعد سچ مچ ہمیں چھوڑ کر چلے جاتے ہیں؟ تمہیں لگتا ہے کہ بہت مشکل حالات کو چھوڑ کر ہم انہیں شدت سے یاد نہیں کرتے ہیں؟...... ہیری! تمہارے والد تمہارے اندر زندہ ہیں اور جب جب تمہیں ان کی ضرورت پڑی، تو وہ تمہیں مختلف روپ میں دکھائی دیئے۔ ورنہ تم پشت بان جادو کا وہ طاقتور اور کارآمد تخیل کبھی تشکیل نہیں دے سکتے تھے؟ پرونگس کل رات کو ایک بار پھر میدان میں گھوم رہا تھا۔''

ہیری کو ڈمبل ڈور کی بات سمجھنے میں تھوڑا وقت لگا۔

''سیریس نے مجھے کل رات بتا دیا تھا کہ وہ لوگ بھیس بدل چوپائی جادوگر کیسے بنے؟'' ڈمبل ڈور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''بہت بڑی بات ہے۔ مجھ سے یہ سب چھپا کر رکھنا بھی کوئی کم بڑی بات نہیں تھی۔ اور پھر مجھے یاد آیا کہ ریون کلا والے میچ میں جب تمہارے پشت بان جادو نے ملفوائے پر حملہ کیا تھا تو اس کا روپ کتنا زبردست تھا۔ تو ہیری تم نے کل رات کو اپنے والد کو دیکھا تھا...... وہ تمہارے اندر چھپے ہوئے تھے!''

یہ کہہ کر ڈمبل ڈور وہاں سے چل دیئے۔ ہیری اس وقت منتشر خیالوں میں غرق الجھی ہوئی گتھیوں کو سلجھانے کی کوشش میں مصروف تھا۔

☆☆☆☆

جس رات کو سیریس، بک بیک اور پٹی گو غائب ہوئے تھے اس رات کو کیا ہوا تھا؟ اس کی سچائی ہوگورٹس میں کوئی نہیں جانتا تھا۔ صرف ہیری، رون، ہرمائنی اور پروفیسر ڈمبل ڈور کو ہی سچائی معلوم تھی۔ اب تعطیلات کا موسم قریب آنے لگا تو ہیری نے اس رات کے واقعات کے بارے میں کئی قسم کے مفروضے اور افواہیں سنیں، لیکن ان میں سے کوئی بھی سچ کے قریب نہیں تھیں۔

ملفوائے بک بیک کے بچ نکلنے کی خبر سن کر غصے میں تھا۔ اسے یقین تھا کہ ہیگرڈ نے قشنگر کو بچانے کا کوئی طریقہ نکال لیا تھا۔ اسے اس بات پر بھی غصہ آ رہا تھا کہ ایک معمولی چابیوں کے چوکیدار نے اُسے اور اس کے طاقتور باپ کو پوری جادونگری کے سامنے ہرا دیا تھا۔ اس دوران پرسی ویزلی، سیریس کے فرار کے بارے میں بہت کچھ کہنا چاہتا تھا۔

''اگر میں جادوئی محکمہ کا حصہ بننے میں کامیاب گیا جیسا کہ میں چاہتا ہوں...... تو میں جادوئی قوانین کے نفاذ کیلئے بے شمار تجاویز دوں گا جن سے محکمے کا کنٹرول اور قوانین کے ہاتھ مضبوط ہو جائیں گے۔'' اس نے اپنی ایک دوست کو جوشیلے انداز میں بتایا جو اس کی بات سننے کیلئے تیار تھی۔ اور وہ اس کی اکلوتی گرل فرینڈ 'پینی لوپ' تھی۔

موسم بے حد عمدہ تھا اور ماحول بھی خوشنما دکھائی دیتا تھا۔ ہیری کو اس بات کا پورا احساس تھا کہ اس نے سیریس کو آزاد کروانے میں اپنی جان جوکھوں میں ڈال کر ایک ناممکن کام کو انجام دیا تھا لیکن پھر بھی اس کے دل پر گہری اُداسی چھائی ہوئی تھی۔

پروفیسر لوپن کے رخصت ہونے پر صرف اسی کو رنج نہیں ہوا تھا۔ تاریک جادو سے حفاظت والے مضمون کی پوری کلاس ان کے استعفیٰ پر افسوس کا اظہار کر رہی تھی۔

''معلوم نہیں اگلے سال ہمیں یہ اہم مضمون کون پڑھائے گا؟'' سیمس فنی گن نے اُداسی سے کہا۔

''شاید کوئی خون آشام ویمپائر......؟'' ڈین تھامس نے آہ بھرتے ہوئے کہا۔

ہیری صرف پروفیسر لوپن کے جانے پر ہی اُداس نہیں تھا۔ وہ پروفیسر ٹراؤلینی کی پیش گوئی کے بارے میں بھی کافی غور و فکر کر رہا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ پٹی گو اس وقت کہاں ہوگا؟ کیا وہ والڈی مورٹ کے پاس پہنچ چکا ہوگا؟ لیکن ہیری کو جو چیز سب سے زیادہ اداس کر رہی تھی، وہ یہ تھی کہ اسے ایک بار پھر ڈرسلی گھرانے کے ساتھ رہنا پڑے گا۔ شاید آدھے گھنٹے کے لئے، جو اس کی زندگی کا سب

سے اچھے لمحات تھے اسے یہ یقین ہو گیا تھا کہ وہ اب سیریس کے ساتھ رہے گا۔ جو اس کے والدین کا سب سے اچھا دوست تھا...... اپنے والدین کے ساتھ رہنے کے بعد شاید یہی سب سے اچھی بات ہوتی۔ سیریس کی کوئی خبر نہ ملنا اچھی بات تھی کیونکہ اس کا مطلب یہ تھا کہ وہ عمدہ حکمت عملی کے ساتھ روپوش ہونے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ ہیری اس بات پر بھی اُداس تھا کہ اسے ایک گھر مل سکتا تھا اور اب یہ ناممکن ہو چکا تھا......

پھر وہ آخری دن آ ہی گیا جب ان کے امتحانات کے نتائج کا اعلان کیا گیا۔ ہیری، رون اور ہرمائنی تمام مضامین میں پاس ہو گئے تھے۔ ہیری اس بات پر حیران تھا کہ وہ جادوئی مرکبات کے مضمون میں کیسے پاس ہو گیا تھا؟ اسے لگا کہ یقیناً ڈمبل ڈور نے بیچ میں پڑ کر سنیپ کو اسے جان بوجھ کر فیل کرنے سے روک دیا ہوگا۔

گذشتہ ہفتے سے پروفیسر سنیپ کا رویہ ہیری کے ساتھ بے حد برا ہو گیا تھا۔ دونوں کے درمیان چھائی گہری خاموشی کسی طوفان کا پیش خیمہ لگتی تھی۔ ہیری کو یہ ممکن نہیں لگتا تھا کہ اس کے لئے سنیپ کی ناپسندیدگی اس حد تک بڑھ سکتی تھی، لیکن یہ تو غیر معمولی طور پر بڑھ چکی تھی۔ ہیری کی طرف دیکھتے وقت سنیپ کے پتلے منہ کے کونے پر ناخوشگوار غصے سے اعضاء پھڑکنے لگتے تھے اور وہ مسلسل اپنے ہاتھ کی انگلیاں مسلتے ہوئے دکھائی دیتے تھے۔ جیسے وہ ان سے ہیری کی گردن دبا دینا چاہتے ہوں۔

پرسی ویزلی کو بالآخر وہ مل گیا تھا جس کی خواہش میں وہ ہر وقت بے تاب دکھائی دیا کرتا تھا، این ای ڈبلیو ٹی (N.E.W.Ts) میں سب سے اونچا درجہ پا کر وہ بے حد خوش دکھائی دیتا تھا۔ فریڈ اور جارج بھی او ڈبلیو ایل (O.W.Ls) میں معمولی درجے سے کامیاب ہو گئے تھے۔ اس دوران گری فنڈر فریق لگاتار تیسرے سال ہاؤس کپ کی چمپئن شپ جیت گیا تھا۔ اس میں کیوڈچ کپ کی جیت کا بھی کافی بڑا دخل تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ سال کے آخر میں ہونے والے جشن کی سجاوٹ سرخ اور سنہرے رنگوں سے ہوئی۔ جشن کے دوران گری فنڈر کی میزوں پر سب سے زیادہ شور وشرابہ ہوا۔ یہاں تک کہ جشن کے دن ہیری نے بھی ہنستے ہوئے خوب کھایا پیا اور کھل کر باتیں کیں۔ خوشی کے اس ماحول میں وہ بھول گیا تھا کہ اسے اگلے دن ڈرسلی گھرانے کے پاس رہنے کیلئے جانا تھا......

☆☆☆☆

اگلی صبح وہ جیسے ہی ہوگورٹس ایکسپریس سٹیشن پر پہنچے تو ہرمائنی نے ہیری اور رون کو ایک عجیب سنسنی خیز خبر دی۔

''آج صبح ناشتے کے ٹھیک پہلے میں پروفیسر میک گوناگل سے ملنے گئی تھی۔ میں نے ماگلوؤں کی نفسیات والا مضمون چھوڑنے کا فیصلہ کیا ہے......''

''لیکن تمہیں تو امتحان میں پورے تین سو بیس نمبر ملے ہیں......'' رون نے کہا۔

''میں جانتی ہوں......'' ہرمائنی نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔ ''لیکن میں اضطراب کا اتنا بوجھ خود پر نہیں ڈال سکتی۔ 'کایا پلٹ' مجھے پاگل کر رہا تھا۔ میں نے اسے لوٹا دیا تھا۔ ماگلوؤں کی نفسیات اور علم جوتش کے مضامین کے بغیر میرا ٹائم ٹیبل دوبارہ سے صحیح ہو

جائے گا......''

''مجھے اب بھی یقین نہیں ہوتا کہ تم نے ہمیں اس بارے میں تمام سال بے خبر رکھا۔ ہم تمہارے دوست تھے......؟'' رون نے شکایت کرتے ہوئے کہا۔

''میں نے وعدہ کیا تھا کہ میں کسی کو بھی نہیں بتاؤں گی۔'' ہرمائنی نے گھمبیر لہجے میں کہا۔ اس نے ہیری کی طرف دیکھا جو ہوگورٹس کو اونچے پہاڑ کے پیچھے نظروں سے اوجھل ہوتا ہوا دیکھ رہا تھا۔ اب دو مہینے بعد ہی وہ ہوگورٹس کو دیکھ پائے گا۔

''اوہ ہیری! خوش ہو جاؤ......'' ہرمائنی اداس لہجے میں بولی۔

''میں ٹھیک ہوں۔'' ہیری نے فوراً گردن گھما کر کہا۔ ''اب میں چھٹیوں کے بارے میں سوچ رہا ہوں۔''

''ہاں میں انہی کے بارے میں سوچ رہا ہوں۔'' رون نے عجیب لہجے میں کہا۔ ''ہیری! تم ہمارے گھر آ کر رہ سکتے ہو۔ میں ممی ڈیڈی سے بات کرنے کے بعد تمہیں بتا دوں گا، اب میں جانتا ہوں کہ پھیلی ٹون کا استعمال کیسے کیا جاتا ہے؟''

''ٹیلی فون......رون!'' ہرمائنی نے اصلاح کرتے ہوئے کہا۔ ''یہ سچ ہے تو تمہیں اگلے سال 'ماگلوؤں کی نفسیات' والا مضمون لے لینا چاہیے۔''

رون نے اس کی بات ان سنی کر دی۔

''گرمیوں میں کیوڈچ کے بین الاقوامی مقابلے ہونے والے ہیں، ورلڈ کپ کیلئے۔ انہیں دیکھنے کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے ہیری؟ تم ہمارے یہاں رہنا۔ ہم ورلڈ کپ دیکھنے چلیں گے۔ ڈیڈی کو عام طور پر دفتر سے ٹکٹ مل جاتے ہیں۔''

اس پیشکش نے ہیری کو خوش کر دیا تھا۔

''ہاں!......میں شرط لگاتا ہوں کہ ڈرسلی گھرانا مجھے وہاں سے بھگا کر خوش ہوگا......خاص طور پر مارج آنٹی والے حادثے کے بعد......''

کافی خوشی محسوس کرتے ہوئے ہیری نے رون اور ہرمائنی کے ساتھ دھماکے پھوڑنے والی بورڈ گیم کھیلی۔ جب مزے مزے کی چیزیں فروخت کرنے والی جادوگرنی اپنی ٹرالی گھسیٹتے ہوئے وہاں آئی تو اس نے ڈھیر ساری چیزیں خریدیں مگر ان میں ایک بھی چاکلیٹ شامل نہیں تھی۔

دوپہر کے بعد ایک ایسا واقعہ رونما ہوا جس نے اس کے وجود میں خوشیاں بھر دی تھیں۔

''ہیری!'' ہرمائنی اچانک اس کے کندھوں کے پیچھے جھانکتے ہوئے بولی۔ ''تمہاری کھڑکی کے باہر کیا ہے؟''

ہیری نے پلٹ کر گردن گھمائی اور باہر دیکھا۔ کھڑکی کے شیشے کی دوسری طرف کوئی بہت چھوٹی اور بھوری چیز منڈلاتی ہوئی دکھائی دی۔ اسے صحیح طرح سے دیکھنے کیلئے وہ اپنی جگہ سے اُٹھا۔ باہر ایک بہت ہی چھوٹا الو تھا جس کی چونچ میں کوئی شے دبی ہوئی تھی۔ جو اس کی جسامت کے لحاظ کافی بڑی تھی۔ دراصل الو اتنا چھوٹا تھا کہ وہ ہوا میں ہچکولے کھا رہا تھا اور ریل گاڑی کے دھوئیں سے ادھر ادھر

ڈگمگا رہا تھا۔ ہیری نے فوراً کھڑکی کا شیشہ کھولا اور ہاتھ باہر نکال کر اسے جھپٹ لیا۔ اسے لمحہ بھر کیلئے محسوس ہوا جیسے اس نے روئیں دار سنہری گیند پکڑ لی ہو۔ اس نے احتیاط سے الّو کو کھڑکی سے اندر کیا۔ الّو نے اپنے منہ میں دبایا ہوا لفافہ ہیری کی نشست پر پھینکا اور کمپارٹمنٹ میں چاروں طرف پھڑ پھڑانے لگا۔ اپنا کام مکمل کرنے کے بعد وہ کافی خوش دکھائی دے رہا تھا۔ ہیڈوگ نے ناپسندیدگی سے باوقار انداز میں اپنی چونچ کٹکٹائی، کروک شانکس اپنی نشست پر بیٹھی اپنی بڑی پیلی آنکھوں سے الّو کو دیکھتی رہی۔ شاید وہ اس پر جھپٹنے کا منصوبہ بنا رہی تھی۔ رون نے جب یہ دیکھا تو اس نے الّو کو کروک شانکس کی پہنچ سے دور کرتے ہوئے اپنے ہاتھ میں لے لیا۔

ہیری نے لفافہ اُٹھایا۔ اس پر اسی کا نام لکھا ہوا تھا۔ لفافہ پھاڑ کر جب اس نے چرمئی کاغذ نکالا تو وہ بے ساختہ چیخا۔ ''اوہ...... سیریس نے خط بھیجا ہے......''

''کیا......؟'' رون اور ہرمائنی نے تعجب سے پوچھا۔ ''زور سے پڑھو۔''

*پیارے ہیری!*

*مجھے امید ہے کہ تمہیں یہ خط اپنے انکل آنٹی کے گھر پہنچنے سے پہلے ہی مل جائے گی۔ مجھے نہیں معلوم کہ انہیں الّوؤں کی ڈاک کے بارے میں معلوم ہے یا نہیں۔*

*بک بیک اور میں روپوش ہو گئے ہیں۔ ہم کہاں ہیں؟ یہ میں تمہیں اس لئے نہیں بتاؤں گا کیونکہ یہ خط غلط ہاتھوں میں پڑ سکتا ہے۔ مجھے اس الّو پر پورا بھروسہ نہیں ہے۔ لیکن آس پاس کے الّوؤں میں یہی سب سے اچھا تھا اور وہ یہ کام کرنے کیلئے بہت بے تاب بھی دکھائی دے رہا تھا۔*

*مجھے یقین ہے کہ روح کھچڑ اب بھی مجھے ڈھونڈ رہے ہیں لیکن وہ مجھے یہاں نہیں پکڑ سکتے۔ میں یہ منصوبہ بنا رہا ہوں کہ میں ہوگورٹس سے بہت دور کچھ ماگلوؤں کو دکھائی دوں تاکہ سکول سے حفاظتی اقدامات اُٹھا لئے جائیں۔*

*ایک ایسی بات ہے جو میں تمہیں اپنی چھوٹی سی ملاقات کے دوران نہیں بتا پایا تھا۔ میں نے ہی تمہیں 'فائربولٹ' بھیجا تھا۔*

''اوہ!'' ہرمائنی نے فاتحانہ انداز میں کہا۔ ''دیکھو! میں نے تمہیں کہا تھا نا...... کہ اسی نے بھیجا تھا۔''

''ہاں!......'' رون نے منہ بنا کر کہا۔ ''لیکن اس نے اس کے ساتھ کسی قسم کی چھیڑ چھاڑ نہیں کی تھی......کوئی شیطانی جادو نہیں کیا تھا......اوو چ!''

چھوٹا الّو اب اس کے ہاتھ پر بیٹھا ہوا خوشی سے چیخ رہا تھا۔ وہ الّو پیار کا اظہار کرنے کی کوشش میں اپنی چونچ سے رون کی ایک انگلی بھی کاٹ چکا تھا۔

کروک شانکس الّو آفس تک آرڈر بھیجنے کا خط لے کر گئی تھی۔ میں نے گاہک کی جگہ پر تمہارا نام لکھا تھا اور گرنگوٹس کی تجوری نمبر سات سو گیارہ سے انہیں سو گیلن وصول کرنے کی ہدایت دی تھی۔ جو میری ذاتی تجوری ہے۔ اسے اپنے سرپرست کی طرف سے تیرہویں سالگرہ کا اکٹھا تحفہ سمجھ لینا۔

مجھے اس بات کے لئے بھی معافی مانگنا ہے کہ میں نے تمہیں گزشتہ سال اس رات کو ڈرا دیا تھا جب تم نے اپنے انکل آنٹی کا چھوڑا تھا۔میں تو مشرقی سمت میں سفر شروع کرنے سے پہلے صرف تمہاری ایک جھلک دیکھنا چاہتا تھا۔لیکن مجھے لگتا ہے کہ تم مجھے دیکھ کر خوفزدہ ہو گئے تھے۔

میں اس سفر پر جانے سے پہلے تمہارے لئے کچھ اور بھیج رہا ہوں جس سے مجھے لگتا ہے کہ ہوگورٹس میں تمہارا اگلا سال زیادہ دلچسپ ہو جائے گا۔

میں جلد ہی تمہیں دوسرا خط بھیجوں گا۔

سیریس

ہیری نے نہایت تجسس کے ساتھ لفافے کے اندر دیکھا۔اس میں ایک اور چرمئی کاغذ تھا۔اس نے اسے جلدی سے نکالا اور پڑھنے لگا۔اِسے پڑھتے ہی اُسے اپنے بدن میں سرشاری اور حرارت کی لہریں دوڑتی ہوئی محسوس ہونے لگیں،جیسے اس نے گرم گرم بٹر بیئر کی پوری بوتل ایک ہی گھونٹ میں حلق سے اتار لی ہو۔

میں سیریس بلیک! ہیری پوٹر کا قانونی سرپرست ۔ اسے پوری ذمہ داری کے ساتھ ہاگس میڈ میں تفریح کیلئے جانے کی اجازت دیتا ہوں۔

''ڈمبل ڈور کیلئے یہ کافی ہوگا۔'' ہیری نے سیریس کے اجازت نامے کی طرف دیکھتے ہوئے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

''رُکو......اس میں کچھ اور بھی لکھا۔''

مجھے لگتا ہے کہ تمہارا دوست رون الّو کو رکھنا چاہے گا کیونکہ میری وجہ سے اس کا چوہا اس سے ہمیشہ کیلئے بچھڑ گیا ہے۔

رون کی آنکھیں چوڑی ہوکر پھیل گئیں۔چھوٹا الّو اب بھی اشتعال سے چیخ رہا تھا۔

''اسے میں رکھ لوں......'' اس نے اشتیاق بھری نگاہوں سے ہیری کی طرف دیکھ کر پوچھا۔اس نے ایک پل کیلئے الّو کو غور سے دیکھا پھر ہیری اور ہرمائنی کو یہ دیکھ کر بہت حیرانی ہوئی کہ اس نے الّو کو کروک شانکس کے حوالے کرنے کیلئے اسے آگے بڑھا دیا تھا۔

''تمہیں کیا لگتا ہے؟'' رون نے بلی سے پوچھا۔''یہ تو الّو ہی ہے نا!''

کروک شانکس نے اپنی دم ہلا دی۔

''ٹھیک ہے، یہ الّو میرے لئے صحیح رہے گا۔'' رون نے خوشی سے کہا۔ ''یہ میرا ہے!''

ہیری نے کنگز کراس سٹیشن پہنچنے تک سیریس کے خط کو بار بار پڑھا۔ جب وہ رون اور ہرمائنی پلیٹ فارم نمبر پونے دس کے ستون سے باہر نکلے، تب بھی اس نے خط والا لفافہ کس کر اپنی مٹھی میں دبا رکھا تھا۔ ہیری نے پہلی ہی نظر میں انکل ورنن کو دیکھ لیا تھا جو مسٹر اور مسز ویزلی سے دور کھڑے ہو کر انہیں شک بھری نظروں سے ٹٹول رہے تھے۔ جب مسز ویزلی نے ہیری کو اپنے گلے سے لگایا تو ان کا شک یقین میں بدل گیا۔

جب ہیری نے رون اور ہرمائنی کو الوداع کہا تو رون چلا کر بولا۔ ''میں ورلڈ کپ کے بارے میں فون کروں گا۔'' پھر ہیری نے انکل ورنن کی طرف اپنے سامان کی ٹرالی دھکیلی، جس پر اس کا صندوق اور ہیڈ وگ کا پنجرہ رکھا ہوا تھا۔ انکل ورنن نے ہمیشہ کی طرح اس بار بھی غراتے ہوئے اس کا استقبال کیا۔

''وہ کیا ہے؟'' انہوں نے غرا کر اس لفافے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جو ہیری کی مٹھی میں دبا ہوا تھا۔ ''اگر تم مجھ سے کسی کاغذ پر دستخط کروانا چاہتے ہو تو تم بھول جاؤ......''

''ایسا کچھ نہیں ہے۔ یہ تو صرف میرے قانونی سرپرست کا خط ہے۔'' ہیری نے مسکراتے ہوئے خوشی سے کہا۔

''قانونی سرپرست......؟'' انکل ورنن کے ہوش اُڑ گئے۔ ''تمہارا کوئی قانونی سرپرست نہیں ہے...... سمجھے!''

''ہے بالکل ہے......'' ہیری نے بڑی سرشاری سے جواب دیا۔ ''وہ میرے ماں باپ کے سب سے اچھے اور دیرینہ دوست ہیں۔ وہ ایک قاتل ہیں جنہیں جادوگری کی جیل میں ڈال گیا تھا، لیکن وہ جیل سے بھاگ نکلے ہیں اور اس وقت روپوش ہیں۔ وہ مجھے خط لکھتے رہے ہیں...... میری خبر گیری کرتے ہیں...... یہ پتہ کرتے ہیں کہ میں خوش تو ہوں......''

انکل ورنن کے چہرے دہشت دیکھ کر ہیری کے چہرے پر مسکراہٹ کی لہر پھیل گئی تھی۔ پھر وہ اپنے سامنے ہیڈ وگ کے پنجرے کو کھڑکھڑاتے ہوئے سٹیشن کے بیرونی دروازے کی طرف چلنے لگا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اس بار کی گرمیوں کی تعطیلات پچھلی بار سے کچھ زیادہ اچھی رہیں گی۔

☆☆☆☆

# ھیری پوٹر اور شعلوں کا پیالہ

مصنفہ: جے کے رولنگ

ترجمہ: معظم جاوید بخاری

شہرہ آفاق جادوگر ہیری پوٹر کے کارنامے (چوتھی کتاب کا ترجمہ)

''ہیری پوٹر اینڈ دی گوبلٹ آف فائر''

# ہیری پوٹر

اور

# شعلوں کا پیالہ

......مصنفہ......

جے کے رولنگ

......مترجم......

معظم جاوید بخاری

......انٹرنیٹ ایڈیشن......

# فہرست ابواب

پہلا باب

# رِڈل ہاؤس

لٹل ہینگ لٹن گاؤں کے لوگ اب بھی اس مکان کو'رڈل ہاؤس' ہی کہتے تھے۔ حالانکہ اس میں برسوں سے رڈل خاندان کا کوئی فرد بھی نہیں رہتا تھا۔ پہاڑی پر تعمیر شدہ یہ مکان، گاؤں سے صاف دکھائی دیتا تھا۔ اس کی کچھ کھڑکیوں پر لکڑی کے تختے لگے ہوئے تھے۔ چھت کی ٹائلیں اکھڑ چکی تھیں اور اکثر جگہوں پر اینٹیں تک غائب تھیں۔ سامنے والے حصے پر عشق پیچاں کی بیل بلا روک ٹوک پھیل چکی تھی۔ کبھی یہ ایک خوبصورت حویلی ہوا کرتی تھی اور میلوں تک اس سے اونچی اور وسیع و عریض عمارت کوئی نہیں تھی۔ لیکن اب رڈل ہاؤس محض سیلن زدہ، غیر آباد اور لاوارث مکان تھا۔ اب یہاں کوئی نہیں رہتا تھا۔

لٹل ہینگ لٹن گاؤں کے سبھی لوگوں کی رائے میں اس پرانے کھنڈر مکان کا ماحول ڈراؤنا تھا۔ پچاس سال پہلے وہاں ایک عجیب و غریب اور بھیانک حادثہ رونما ہوا تھا۔ گپ شپ کے موضوع کم پڑنے پر آج بھی گاؤں کے بڑے بوڑھے اس حادثے کے بارے میں باتیں کرنے لگتے تھے۔ کہانی کو اتنی مرتبہ نمک مرچ لگا کر دہرایا جا چکا تھا کہ کوئی یقین کے ساتھ یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ سچائی کیا تھی؟ بہر حال، کہانی کا ہر تانا بانا ایک ہی جگہ سے شروع ہوتا تھا۔ پچاس سال قبل جب رڈل ہاؤس اچھا اور شاندار حالت میں تھا تب گرمیوں کی ایک سہانی صبح ایک نوکرانی ڈرائنگ روم داخل ہوئی اور اس نے دیکھا کہ وہاں رڈل خاندان کے تینوں فرد مردہ پڑے تھے۔ نوکرانی پہاڑی سے نیچے بھاگی اور چیختی چلاتی ہوئی گاؤں میں پہنچی۔ اس نے بہت سارے لوگوں کو نیند سے بیدار کیا۔

'وہ وہاں پڑے تھے، ان کی آنکھیں کھلی تھیں، ان کے بدن برف کی طرح ٹھنڈے تھے، انہوں نے رات کو لباس بھی نہیں بدلے تھے۔'

پولیس کو خبر کر دی گئی اور پورا ہینگ لٹن صدمے بھرے تجسس اور بے یقینی جوش وخروش سے سلگتا ہوا دکھائی دیا۔ کسی نے بھی رڈل خاندان کے مرنے والے افراد کے بارے میں رتی بھر افسوس کا اظہار تک نہیں کیا تھا۔ یہ سچ تھا کہ رڈل خاندان کو کوئی بھی پسند نہیں کرتا تھا۔ بوڑھا مسٹر رڈل اور اس کی بیوی دونوں ہی نہایت گھمنڈی اور بدمزاج تھے اور ان کا لڑکا ٹام تو ان سے بھی چار ہاتھ آگے تھا۔ گاؤں والوں کو ان کی موت پر کوئی دُکھ نہیں تھا، وہ تو بس یہ جاننا چاہتے تھے کہ آخر ان کی موت کی وجہ کیا تھی؟ اگر انہیں ہلاک کیا گیا ہے

تو قتل کس نے کیا؟

تین صحت مند لوگوں کی ایک ہی رات میں ایک ساتھ موت واقع ہو جانا خاصی اچنبھے والی بات تھی۔طبعی طور پر ایسا ہونا ممکن نہیں دکھائی دیتا تھا۔اُس رات کو گاؤں کے 'ہینگ مین بار' میں اس قدر شراب بکی کہ پرانے سب ریکارڈ ٹوٹ گئے۔لوگ جوق در جوق بار میں جمع ہوئے تاکہ وہ ان ناگہانی قتلوں کے بارے میں بات چیت کر سکیں۔اچانک وہاں رڈل گھرانے کی باورچن نمودار ہوئی۔خوش گپیوں اور قہقہوں کی آوازیں تھم گئیں اور ہر ایک کی نظر اس کے چہرے پر آکر ٹھہر گئی۔باورچن نے ڈرامائی انداز میں خبر دی کہ پولیس نے ابھی ابھی فرینک برائس کو گرفتار کر لیا ہے۔

''فرینک......'' کئی لوگ چیخ پڑے۔''کبھی نہیں......''

فرینک برائس، رڈل ہاؤس میں معمولی مالی کے فرائض انجام دیتا تھا۔وہ رڈل ہاؤس کے میدان میں بنی ٹوٹی پھوٹی جھونپڑی میں اکیلا رہتا تھا۔وہ جنگ سے لوٹا ہوا ایک سابق سپاہی تھا۔اس کا ایک پیر خراب تھا اور اکڑا رہتا تھا جس کے باعث وہ لنگڑا کر چلتا تھا۔بھیڑ اور شور شرابے سے اسے بے حد چڑ تھی۔جنگ سے لوٹنے کے بعد ہی سے وہ رڈل ہاؤس میں ملازم ہو گیا تھا۔

پھر کیا تھا......گاؤں والے تفصیلات جاننے کیلئے اتنے بے تاب ہوئے کہ انہوں نے باورچن سے اندر کی بات اگلوانے کی خاطر اسے شراب کے نشے میں دھت کر ڈالا۔

''میں ہمیشہ سوچتی تھی کہ وہ تھوڑا عجیب ہے۔'' باورچن نے چوتھا جام حلق سے اتارتے ہوئے کہا۔''اس کی کسی سے دوستی نہیں تھی۔اسے ایک کپ چائے پلانے کیلئے مجھے اس کی سو بار منتیں کرنی پڑتی تھیں۔وہ کسی سے دوستی ہی نہیں رکھنا چاہتا تھا۔''

''یہ بات تو اپنی جگہ درست ہے۔'' بار میں موجود ایک عورت نے کہا۔''فرینک جنگ میں زخمی ہو گیا تھا اور اسے پرسکون زندگی گزارنا پسند تھا۔صرف اسی بات کے بل بوتے پر اسے ملزم ٹھہرانا درست نہیں......''

''تو پھر یہ بتاؤ کہ پچھلے والے دروازے کی چابی کس کے پاس تھی؟'' باورچن نے تاؤ کھاتے ہوئے پوچھا۔''جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے، مالی کی کٹیا میں اُس دروازے کی ایک اور چابی کافی عرصے سے لٹکی رہتی تھی۔اس رات کو کسی نے بھی دروازے سے کوئی گڑبڑ نہیں کی تھی۔ایک بھی کھڑکی کھلی نہیں تھی۔بس اتنا ہی کرنا تھا کہ ہم سب کے سو جانے کے بعد وہ چپ چاپ مکان گھس جائے......''

گاؤں والوں نے ایک دوسرے کی طرف الجھی ہوئی نظروں سے دیکھا۔

''اس کا چہرہ ہمیشہ خطرناک لگتا تھا۔'' بار میں بیٹھا ہوا ایک شخص بڑبڑایا۔

''اگر تم مجھ سے پوچھو تو جنگ میں حصہ لینے کے باعث اس کا دماغی توازن سرک گیا تھا۔'' بار کے مالک نے گفتگو میں اپنا حصہ ڈالتے ہوئے کہا۔

''ڈاٹ! میں نے تم سے ایک بار کہا تھا نا کہ میں فرینک سے کسی قسم کی دشمنی مول لینا پسند نہیں کروں گی۔'' کونے میں بیٹھی ایک

خاتون پرجوش انداز میں بولی۔

''اس کا غصہ بہت تیز تھا۔'' ڈاٹ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ''مجھے یاد ہے جب وہ چھوٹا تھا تو......''

اگلی صبح تک پورے لٹل ہینگ ٹن گاؤں کو یہ یقین ہو چکا تھا کہ فرینک برائس نے ہی رڈل خاندان کو ہلاک کر ڈالا تھا۔ پڑوسی قصبے گریٹ ہینگ ٹن کے اندھیرے اور چھوٹے پولیس سٹیشن میں فرینک فریاد بھرے لہجے میں بار بار کہہ رہا تھا کہ وہ بالکل بے گناہ ہے۔ اس کا کہنا تھا کہ رڈل گھرانے کی موت والے دن اسے گھر کے پاس کالے بالوں اور زرد چہرے والا ایک اجنبی نوعمر لڑکا نظر آیا تھا۔ جبکہ اس کے برعکس پورے گاؤں کا بیان تھا کہ انہوں نے فرینک کے بیان کردہ حلئے والا کوئی نوعمر لڑکا گاؤں کے آس پاس تک نہیں دیکھا تھا۔ تفتیش میں پولیس اس نتیجے پر پہنچی تھی کہ فرینک انہیں من گھڑت کہانی سنا کر گمراہ کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔

فرینک کے گرد شک کا حلقہ تنگ ہوتا جا رہا تھا ہر چیز اس کے خلاف جا رہی تھی۔ لگتا تھا کہ فرینک پھانسی کا مجرم قرار پا جائے گا۔ تبھی رڈل مقتولین کی پوسٹ مارٹم رپورٹ پولیس اسٹیشن پہنچی جس نے ساری کہانی کو ہی ڈرمائی انداز میں بدل کر رکھ دیا۔

پولیس آفیسرز نے اتنی عجیب وغریب رپورٹ پہلے کبھی نہیں دیکھی یا سنی تھی۔ مقتولین کے مردہ جسموں کی جانچ پڑتال کے بعد ڈاکٹروں کی ٹیم اس نتیجے پر پہنچی تھی کہ رڈل گھرانے کسی بھی فرد کو نہ تو زہر دیا گیا تھا اور نہ ہی چاقو سے قتل کیا گیا تھا اور نہ ہی ان کا گلا گھونٹا گیا تھا۔ ان کے جسم پر کسی قسم کا زخم نہیں پایا گیا جس سے یہ اندازہ لگایا جاتا کہ انہیں گولی مار کر ہلاک کیا گیا ہو۔ ڈاکٹروں کے مکمل معائنے کے بعد یہ بات بھی صاف ظاہر کی گئی تھی کہ ان لوگوں کے جسم پر کوئی ایسا نشان بھی نہیں تھا کہ جس سے یہ معلوم ہو کہ ان پر حملہ کیا گیا ہو اور جسم کو چوٹ پہنچائی گئی ہو۔ نہ ہی ان کی کوئی ہڈی ٹوٹی یا اپنی جگہ سے ہلی تھی۔ ڈاکٹروں نے اپنی قابلیت کے مطابق یہ کہا تھا کہ وہ اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ مرنے والے افراد کو کسی بھی قسم کا نقصان نہیں پہنچایا گیا ہے۔ رپورٹ عجیب اور حیرتناک تھی جو یہ ظاہر کر رہی تھی کہ رڈل گھرانے کے تینوں افراد مکمل طور پر تندرست اور کسی قسم کی بیماری کا شکار نہیں تھے۔ وہ کسی غیر طبعی موت کا شکار نہیں ہوئے تھے۔ معمہ تو یہ تھا کہ وہ تینوں مر چکے تھے۔ ڈاکٹروں نے یہ ذکر بھی کیا تھا کہ صرف ایک بات دیکھنے میں آئی ہے کہ تینوں رڈل افراد میں ایک چیز مشترک پائی گئی ہے کہ موت کے وقت ان کے چہروں پر گہری دہشت چھائی ہوئی تھی۔

پولیس آفیسرز نے اس رپورٹ پر مایوسی کا اظہار کیا اور کہا کہ 'اس بات پر بھلا کون یقین کرے گا کہ تین صحت منداور صحیح الدماغ لوگ محض دہشت سے مر گئے تھے؟'

چونکہ اس بات کا کوئی ٹھوس ثبوت نہیں تھا کہ رڈل گھرانے کی موت قتل کی وجہ سے ہوئی ہے اس لئے پولیس کو مجبوراً فرینک کو چھوڑنا پڑا۔ مرنے والوں کو لٹل ہینگ ٹن کے چھوٹے سے قبرستان میں دفنا دیا گیا۔ کچھ عرصے تک ان قبریں خوف اور توہمات کا موضوع بنی رہیں۔ جب فرینک برائس پولیس کی حراست سے رہا ہو کر واپس رڈل ہاؤس واپس لوٹا تو وہ اپنی چھوٹی سی کٹیا میں رہنے لگا تو گاؤں والوں کا منہ حیرانگی سے پھٹے کا پھٹا رہ گیا۔ وہ اسے شک بھری نظروں سے گھورتے رہتے تھے۔

''پولیس چاہے جو کہے...... مگر میں تو اب بھی یہی دعویٰ کرتا ہوں کہ اسی نے ان لوگوں کو ہلاک کیا ہے۔'' ڈاٹ نے 'ہینگ مین بار' میں زور دیتے ہوئے کہا۔ ''اگر اس میں ذرا سی شرافت ہوتی تو وہ یہاں سے جا چکا ہوتا۔ آخر وہ جانتا ہے کہ ہم سبھی اسے ہی مجرم سمجھتے ہیں۔''

لیکن فرینک وہاں سے کہیں نہیں گیا۔ وہ رڈل ہاؤس میں رہنے والے اگلے گھرانے کے لئے بھی مالی کے فرائض انجام دیتا رہا۔ اس کے بعد اگلے آنے والے لوگوں کیلئے بھی۔ رڈل ہاؤس کی یہ بدنصیبی تھی کہ وہاں کوئی بھی گھرانہ زیادہ دیر تک قیام نہیں کر پایا۔ ہر نئے مالک کو وہاں عجیب اور ڈراؤنا احساس ہوا۔ شاید کچھ حد تک ایسا فرینک کی وجہ سے ہوتا تھا۔ لوگوں کے رڈل ہاؤس میں نہ ٹکنے کی وجہ سے وہ غیر آباد رہنے لگا۔ اس کی دیکھ بھال نہ ہو سکی اور پھر یہ خستہ حالی کا شکار ہو گیا۔

☆☆☆☆

رڈل ہاؤس کو ایک دولتمند شخص نے اپنی ملکیت میں لے لیا تھا مگر وہ بھی اس میں رہائش پذیر نہیں ہوا۔ وہ اس کا کوئی استعمال نہیں کرتا تھا۔ گاؤں والوں کا خیال تھا کہ اس نے رڈل ہاؤس کو محض ٹیکس بچانے کیلئے رکھا ہوا ہے۔ حالانکہ کسی کو بھی واضح طور پر یہ معلوم نہیں تھا کہ اس سے ٹیکس کیسے بچ سکتا ہے؟ دولتمند مالک نے فرینک کو ملازمت سے برطرف نہیں کیا بلکہ اسے بیرونی باغیچے کی دیکھ بھال کی ذمہ داری سونپ دی تھی۔ وہ اسے باقاعدگی سے تنخواہ دیتا رہا۔

اب فرینک ستتر برس کا ہونے والا تھا۔ وہ بہت اونچا سننے لگا تھا، اس کا اکڑا ہوا پاؤں مزید اکڑ چکا تھا۔ اس کے باوجود وہ اچھے موسم میں پھولوں کی کیاریوں پورے جوش وخروش سے کام کرتے ہوئے گھومتا رہتا تھا حالانکہ اسے کانٹے دار جھاڑیوں سے جم کر نبٹنا پڑتا تھا۔

فرینک کو صرف کانٹے دار جھاڑیوں سے ہی نہیں جھنجھلاہٹ ہوتی تھی بلکہ گاؤں کے شرارتی لڑکوں نے بھی اس کی ناک میں دم کر رکھا تھا۔ وہ اکثر رڈل ہاؤس کی کھڑکیوں پر سنگ باری کرتے رہتے تھے۔ صرف یہی نہیں، وہ اپنی سائیکلوں پر سوار ہو کر صحن میں گھس آتے اور فرینک کی کیاریوں پر چڑھ جاتے۔ فرینک کو بگڑی ہوئی کیاریوں کو دوبارہ سے درست کرنے میں کافی وقت لگتا تھا۔ ایک دو بار تو لڑکے مکان کی دیوار پر چڑھ کر گھر کے اندر گھس گئے تھے۔ وہ جانتے تھے کہ بوڑھے فرینک کا مکان اور باغیچے سے گہرا لگاؤ تھا۔ جب وہ اپنی چھڑی ہلاتا ہوا باغیچے میں لنگڑاتا ہوا آتا تھا اور بھرائی آواز ان پر چلاتا تو لڑکوں کو بڑا مزہ آتا تھا۔ فرینک کو پورا یقین تھا کہ لڑکے اسے صرف اسی لئے ستاتے رہتے ہیں کہ وہ اپنے ماں باپ اور دادا دادی کی طرح اسے قاتل سمجھتے ہیں۔ اگست کی ایک رات کو فرینک کی آنکھ اچانک کھل گئی۔ اس نے بستر پر لیٹے رڈل ہاؤس کی طرف نظر ڈالی تو وہ چونک اُٹھا۔ اسے وہاں ایک عجیب چیز دکھائی دی۔ اس نے سوچا کہ لڑکے اسے ستانے کی کوشش میں ایک قدم اور آگے بڑھ گئے ہیں۔

فرینک کے اکڑے ہوئے پاؤں میں شدید ٹیسیں اُٹھ رہی تھیں۔ اسی وجہ سے وہ گہری نیند سے بیدار ہو گیا تھا۔ پہلے کبھی اس پیر

میں اتنا درد نہیں ہوا تھا۔ جتنا کہ اب بڑھاپے میں ہو رہا تھا۔ وہ اپنے بستر سے اُٹھا اور لنگڑاتا ہوا باورچی خانے میں پہنچا۔ وہ گرم پانی کی بوتل بھر کر اپنے گھٹنے کی سینکائی کرنا چاہتا تھا۔ سنک کے پاس کھڑے ہو کر اس نے پانی گرم کرنے کیلئے کیتلی میں بھرا۔ اس کی نگاہیں غیر ارادی طور پر رڈل ہاؤس کی طرف اُٹھ گئیں۔ رڈل ہاؤس کی بالائی منزل کی کھڑکیوں میں روشنی چھن کر آ رہی تھی۔ فرینک فوراً سمجھ گیا کہ وہاں کیا ہو رہا ہوگا؟ یقیناً لڑکے پھر سے مکان میں گھس گئے ہوں گے۔ چونکہ روشنی تھرا رہی تھی، یہ صاف ظاہر تھا کہ انہوں نے آگ بھی جلا رکھی تھی۔

فرینک کے پاس فون کی سہولت نہیں تھی اور ویسے بھی جب سے پولیس نے رڈل ہاؤس کے جاں بحق ہونے والے افراد کے بارے میں اس سے ناشائستہ انداز میں پوچھ گچھ کی تھی، تب سے ہی وہ پولیس پر خاص بھروسہ نہیں کرتا تھا۔ اس نے جلدی سے کیتلی نیچے رکھی اور اپنے گھر کی بالائی منزل پر خواب گاہ میں لنگڑاتا ہوا چلا گیا۔ پاؤں کے درد کے باوجود وہ جتنی تیزی سے ہوسکتا تھا چلنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اس نے سرعت رفتاری سے پورے کپڑے پہنے اور پھر پاؤں گھسیٹتا ہوا باورچی خانے میں واپس لوٹ آیا۔ اس نے باورچی خانے کے دروازے کے عقب میں دیوار پر لٹکی ہوئی زنگ آلود پرانی چابی اتاری اور دیوار کے لگی ہوئی اپنی ٹہلنے والی لاٹھی بھی اُٹھا لی۔ اس کے بعد وہ اندھیرے میں باہر نکل آیا۔

رڈل ہاؤس کے سامنے والے دروازے یا کھڑکیوں پر ایسا کوئی نشان دکھائی دے رہا تھا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اندر گھسنے والے لڑکے نے انہیں استعمال کیا ہو۔ فرینک لنگڑاتا ہوا صحن کے عقبی حصے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ وہ پیچھے والے دروازے کی طرف جا رہا تھا جو پوری طرح عشق پیچاں کی بیل پیچھے چھپ چکا تھا۔ اس نے پرانی چابی سے تالا کھولا۔ دروازہ بنا آواز کئے کھلتا چلا گیا۔

وہ غار جیسے باورچی خانے میں داخل ہوا۔ فرینک کئی سالوں سے وہاں نہیں آیا تھا اور وہاں پر گھپ اندھیرا چھایا ہوا تھا لیکن اسے اچھی طرح یاد تھا کہ ہال کی طرف جانے والا دروازہ کدھر ہے؟ وہ اندھیرے میں ٹٹولتا ہوئے اسی طرف بڑھا۔ اس کے نتھنوں میں سیلاب زدہ کائی کی مہک بھرنے لگی۔ اس کے کانوں میں آوازوں کی بھنبھناہٹ پڑ رہی تھی جو بالائی منزل سے آ رہی تھیں۔ اسے چلتے پھرتے قدموں کی آہٹ بھی محسوس ہو رہی تھی۔ وہ چوکنا انداز میں آگے بڑھا اور ہال میں پہنچ گیا۔ وہاں کوئی نہیں تھا۔ دروازے کے دونوں طرف والی کھڑکیوں پر موٹے پردے پڑے تھے۔ اس لئے یہاں بھی اندھیرا تھا۔ وہ احتیاط سے سیڑھیوں پر چڑھنے لگا۔ چڑھتے وقت وہ سیڑھیوں پر جمی ہوئی دھول کی موٹی تہہ کو دعائیں دیتا جا رہا تھا کیونکہ اس سے اس کے پیروں کی آہٹ اور لاٹھی ٹیکنے کی آواز بالکل دب سی گئی تھی۔

اوپر پہنچنے کے بعد فرینک جیسے ہی دائیں طرف مڑا، اسے فوراً معلوم ہو گیا کہ شریر لڑکے کہاں موجود ہیں؟ راہداری کے بالکل آخری موڑ پر ایک دروازہ نصف کھلا ہوا تھا۔ اس کی درز میں سے ہلتی ہوئی روشنی دکھائی دے رہی تھی، جس کی سیاہ فرش پر لمبی سی سنہری لکیر پڑ رہی تھی۔ فرینک اور پاس گیا۔ اس نے اپنی لاٹھی پر اپنی گرفت مضبوط کر لی تھی۔ وہ دروازے کے کچھ قدم قریب پہنچ گیا۔ یہاں

سے وہ دروازے کی درز میں سے کمرے کے اندر کی جھلک دیکھ سکتا تھا۔

اس نے دیکھا کہ آتشدان میں آگ جل رہی تھی، اس سے اسے حیرانی ہوئی۔ اس نے اب چلنا بند کر دیا دھیان سے سننے کی کوشش کرنے لگا کیونکہ اندر سے کسی آدمی کی آواز سنائی دے رہی تھی جو سہما ہوا اور خوفزدہ محسوس رہا تھا۔

''آقا......اگر آپ کو اب بھی بھوک لگ رہی ہو تو بوتل میں تھوڑا دودھ اور بچا ہے۔''

''بعد میں لوں گا......'' دوسری آواز آئی۔ یہ آواز تو تھی ایک آدمی کی ہی......لیکن یہ بڑی عجیب آواز تھی۔ یہ کافی تیکھی اور برفیلی ہوا کے جھونکے کی طرح یخ بستہ معلوم ہوتی تھی۔ اس آواز میں ایسا کچھ تھا جس سے فرینک کی گردن کے پیچھے کے بچے کھچے بال بھی کھڑے ہو گئے تھے۔

''وارمٹیل! مجھے آگ کے تھوڑا قریب کھسکاؤ......''

فرینک نے زیادہ اچھی طرح سننے کیلئے اپنا دایاں کان دروازے کی طرف گھمایا۔ اندر سخت فرش پر بوتل رکھنے اور پھر بھاری کرسیوں کے گھسٹنے کی آواز سنائی دیں۔ فرینک کو کرسی دھکیلنے والے پستہ قامت شخص کی ایک جھلک دکھائی دی۔ جس کی پیٹھ دروازے کی طرف تھی۔ وہ ایک لمبا چوغہ پہنے ہوئے تھا۔ اس کے سر کا پچھلا حصہ گنجا تھا۔ پھر وہ دکھائی دینا بند ہو گیا۔

''ناگنی کہاں ہے......؟'' یخ بستہ آواز نے پوچھا۔

''مجھے...... مجھے نہیں معلوم آقا!'' پہلی آواز گھبرا کر بولی۔ ''مجھے لگتا ہے کہ وہ مکان کا جائزہ لینے کیلئے گئی ہوگی۔''

''ہمارے سونے سے پہلے تم اس کیلئے دودھ نکال لینا...... وارمٹیل!'' دوسری آواز نے تحکمانہ انداز میں کہا۔ ''مجھے رات کو بھوک لگے گی۔ لمبے سفر کے باعث میں بہت تھک چکا ہوں۔''

باہیں سکوڑ کر فرینک نے اپنے اچھے کان کو دروازے کے مزید قریب کر لیا۔ اب وہ پورے دھیان سے اندر ہونے والی گفتگو کو سننے کی کوشش کر رہا تھا۔ تھوڑی دیر خاموشی چھائی رہی اور پھر وارمٹیل نامی شخص دوبارہ بولا۔

''آقا! کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ ہم لوگ یہاں کتنے عرصے تک قیام کریں گے؟''

''ایک ہفتے تک......'' یخ بستہ آواز نے جواب دیا۔ ''شاید اس سے بھی زیادہ۔ یہ جگہ کافی آرام دہ ہے اور ہم ابھی اپنی منصوبے پر عمل نہیں کر سکتے۔ کیوڈچ ورلڈ کپ ختم ہونے تک کوئی بھی قدم اُٹھانا سراسر حماقت ہوگی۔''

فرینک نے اپنے کان میں گانٹھ دار انگلی ڈال کر گھمائی۔ اسے یقین تھا کہ کان کے میل کی وجہ سے وہ ٹھیک سے نہیں سن پایا تھا کیونکہ اس نے کیوڈچ سنا جو کہ کوئی لفظ ہی نہیں ہوتا ہے۔

''کیوڈچ ورلڈ کپ......آقا؟'' وارمٹیل نے پوچھا۔ (فرینک نے اپنے کان میں اور گہرائی تک انگلی گھمائی) ''معاف کیجئے آقا!......میں سمجھا نہیں......ہم ورلڈ کپ ختم ہونے تک کچھ کیوں نہیں کر سکتے ہیں؟''

''بے وقوف! اس وقت دنیا بھر کے جادوگر اس ملک میں آ رہے ہیں۔ محکمہ وزارت جادو کا ہر مداخلت کنندہ ایرور ڈیوٹی پر تعینات رہے گا اور وہ ہر معمولی سی معمولی حرکت پر بھی کڑی نظر رکھے گا چھوٹی سی چھوٹی چیز کی بھی محتاط نظروں سے کڑی جانچ کی جائے گی۔ لوگوں کے شناختی کاغذات، اجازت ناموں اور سامان کی بار بار پڑتال ہوگی۔ حفاظت بے حد تنگڑی ہوگی تا کہ ماگلوؤں کو اس بارے میں کچھ بھی نہ پتہ چل پائے۔ اس لئے ہمیں انتظار کرنا ہوگا۔''

فرینک نے اپنے کان صاف کرنے کی کوشش چھوڑ دی۔ اس نے صاف صاف 'محکمہ وزات جادو'...... 'جادوگر'...... اور 'ماگلوؤں' کے الفاظ سنے تھے۔ وہ سمجھ گیا چکا تھا کہ ان الفاظ کا کوئی خفیہ مطلب ہوگا۔ فرینک اچھی طرح جانتا تھا کہ صرف دو ہی لوگ خفیہ الفاظ میں بات کرتے ہیں۔ ایک جاسوس اور دوسرے ملزمان۔ فرینک نے ایک بار پھر اپنی لاٹھی کس کر پکڑ لی اور زیادہ دھیان سے سننے لگا۔

''تو آقا نے فیصلہ کرلیا ہے؟......'' وارم ٹیل نے دھیرے سے پوچھا۔

''یقینی طور پر میں نے فیصلہ کرلیا ہے وارم ٹیل!'' یخ بستہ آواز میں اب خبردار کرنے کی جھلک عیاں تھی۔

تھوڑی دیر خاموشی چھائی رہی۔ پھر وارم ٹیل کی آواز سنائی دی۔ اس کے منہ سے الفاظ عجلت سے نکلے جیسے وہ اپنی ہمت کے جواب دینے سے پہلے ہی انہیں بول دینا چاہتا ہو۔

''آقا! یہ کام ہیری پوٹر کے بغیر بھی تو کیا جا سکتا ہے۔''

ایک بار پھر خاموشی چھا گئی جو تھوڑی زیادہ لمبی تھی اور پھر......

''ہیری پوٹر کے بغیر......؟'' دوسری آواز نے دھیرے سے کہا۔ ''اچھا......''

''آقا! میں یہ اس لئے نہیں کہہ رہا ہوں کہ مجھے اس لڑکے کی کوئی پرواہ ہے۔'' وارم ٹیل نے بلند آواز میں کہا۔ ''لڑکے کی قطعی پرواہ نہیں ہے۔ میں تو ایسا اس لئے کہہ رہا ہوں کیونکہ اگر ہم کسی اور جادوگرنی یا جادوگر کا...... کسی بھی جادوگر کا...... استعمال کریں تو یہ کام بہت جلدی انجام پا جائے گا...... اگر آپ اجازت دیں تو میں کچھ عرصے کیلئے آپ کو تنہا چھوڑ کر چلا جاؤں؟...... آپ تو جانتے ہی ہیں کہ میں بہت اچھی طرح اپنا بھیس بدل سکتا ہوں۔ میں دو ہی دن میں کسی معقول جادوگر کو لے کر یہاں لوٹ آؤں گا......''

''یہ ٹھیک ہے کہ میں کسی دوسرے جادوگر کا استعمال کر سکتا ہوں......'' دوسری آواز دھیرے سے بولی۔

''آقا! اسی میں سمجھداری ہوگی۔'' وارم ٹیل اب بہت راحت بھری آواز میں بول رہا تھا۔ ''ہیری پوٹر پر ہاتھ ڈالنا بہت مشکل ہوگا کیونکہ اس کی نگرانی بہت کڑی ہوگی......''

''اس لئے تم میری رضا کارانہ مدد کرنا چاہتے ہو اور اس کا متبادل ڈھونڈ کر لانا چاہتے ہو؟...... مجھے لگتا ہے کہ شاید اب تم میری دیکھ بھال کرتے کرتے اکتا گئے ہو، وارم ٹیل! کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ کچھ عرصے کا بہانہ کر کے تم مجھے ہمیشہ کیلئے چھوڑ کر جانا چاہتے ہو......''

''آقا......مم......میں آپ کو چھوڑ کر نہیں جانا چاہتا ہوں بالکل بھی نہیں......''

''مجھ سے جھوٹ مت بولو وارم ٹیل!'' دوسری آواز میں غراہٹ کا عنصر جھلک رہا تھا۔ ''مجھے ہمیشہ سچائی کا پتہ چل جاتا ہے۔تم اس بات پر پچھتا رہے ہو کہ تم میرے پاس کیوں چلے آئے؟ تم مجھے بڑی حقارت کی نظر سے دیکھتے ہو۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ میری طرف دیکھتے وقت تمہاری ناک سکڑ جاتا ہے اور مجھے چھوتے ہوئے تم کانپ جاتے ہو......''

''نہیں......آقا......آپ کیلئے میری عقیدت......''

''عقیدت نہیں بزدلی کہو......اگر تمہارے پاس رہنے کیلئے کوئی اور ٹھکانہ ہوتا تو تم ایک پل بھی یہاں نہ ٹھہرتے۔ مجھے دن میں کئی بار دودھ پینا پڑتا ہے۔ میں تمہارے بغیر زندہ کیسے رہ سکتا ہوں؟ ناگنی کیلئے دودھ کون نکالے گا؟''

''لیکن آقا......اب تو آپ کافی تندرست دکھائی دے رہے ہیں!''

''جھوٹے کہیں کے......'' دوسری آواز میں کرختگی بڑھ گئی۔ ''میں ذرا بھی تندرست نہیں ہوں۔ تمہاری غیر ذمہ دارانہ دیکھ بھال کی بدولت میں نے جو صحت حاصل کی ہے، وہ کچھ ہی دنوں میں جا سکتی ہے......''

پھر خاموشی چھا گئی۔

وارم ٹیل نے بڑبڑانا بند کر دیا اور فوراً ہی چپ ہو گیا۔ کچھ پل تک فرینک کو آگ میں لکڑیوں کے تڑکنے کی آواز کے علاوہ اور کچھ سنائی نہیں دیا۔ پھر دوسری آواز دوبارہ بولی۔ اس کے لہجے میں پھنکارنے جیسا دھیما پن جھلک رہا تھا۔

''میرے پاس اس لڑکے کا استعمال کرنے کی کئی وجوہات ہیں جو میں تمہیں پہلے بھی بتا چکا ہوں۔ اس لئے میں کسی دوسرے کا استعمال نہیں کروں گا۔ میں نے تیرہ سال تک انتظار کیا ہے۔ کچھ اور مہینوں کے انتظار سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ جہاں تک لڑکے کی حفاظت کا سوال ہے، مجھے یقین ہے کہ میری منصوبہ بندی یقیناً کامیابی سے دوچار ہوگی۔ پس تمہیں تھوڑی ہمت دکھانا پڑے گی، وارم ٹیل!......اور تم ہمت ضرور دکھاؤ گے کیونکہ تم لارڈ والڈی مورٹ کے غصے کا شکار نہیں بننا چاہو گے......''

''آقا میری بات تو سنئے......'' وارم ٹیل کی آواز میں ایک بار پھر دہشت جھلکنے لگی۔ ''اپنے پورے سفر میں، میں اسی منصوبہ بندی کے بارے میں سوچتا رہا ہوں......آقا! جلد ہی لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے گا کہ برتھا جورکنس لاپتہ ہے۔ اس لئے اگر ہم اپنی منصوبہ بندی پر چلتے ہیں اور اگر ہم قتل......''

''اگر......'' دوسری آواز نے پھنکارتے ہوئے کہا۔ ''اگر؟......وارم ٹیل! اگر تم منصوبہ بندی پر چلو گے تو وزارت جادو کو یہ معلوم ہی نہیں ہو پائے گا کہ کوئی اور غائب ہوا ہے۔ تم یہ کام چپ چاپ اور شور شرابے کے بغیر کرو گے۔ کاش میں یہ کام خود کر پاتا۔ لیکن میری حالت اتنی خراب ہے......چلو وارم ٹیل! ہمیں اپنے راستے سے ایک اور رکاوٹ کو ہٹانا ہے پھر ہیری پوٹر تک پہنچنے کا راستہ صاف ہو جائے گا۔ میں تمہیں یہ کام اکیلے کرنے کیلئے نہیں کہہ رہا ہوں۔ تب تک میرا وفادار خدمت گزار بھی دوبارہ ہمارے ساتھ ہوگا......''

''میں بھی تو آپ کا وفادار خدمت گزار ہوں آقا!......'' وارم ٹیل نے چڑتے ہوئے کہا۔اس کے چہرے پر بے زاری کے تاثرات نمایاں ہوگئے۔

''وارم ٹیل! مجھے ایسے خدمت گزار کی ضرورت ہے جس کے پاس دماغ ہواور جس کی عقیدت کبھی نہ ڈگمگائی ہو۔ وارم ٹیل! بدقسمتی سے تم میں یہ دونوں باتیں نہیں ہیں......''

''آقا...... میں نے آپ کو بہت تلاش کیا تھا۔'' وارم ٹیل نے شکایتی انداز میں کہا۔''میں نے ہی تو آپ کو تلاش کیا۔ میں ہی تو برتھا جورکنس کوآپ کے پاس لایا تھا......''

''تمہاری بات صحیح ہے۔'' دوسری آواز نے لطف اندوز ہوتے ہوئے کہا۔''وارم ٹیل! مجھے تم سے اتنے عمدہ کام کی امید نہیں تھی۔ ویسے سچ کہا جائے تو اسے لاتے وقت تمہیں اس بات کا احساس بھی نہیں تھا کہ وہ کتنے کام کی ہوگی؟...... ہے نا!''

''آقا...... میں نے...... میں نے سوچا تھا کہ وہ ہمارے کام آسکتی ہے......''

''بالکل جھوٹ......'' دوسری آواز نے غرا کر کہا۔اب اس میں غصے کا پہلے سے کہیں زیادہ عنصر واضح جھلک رہا تھا۔''بہرحال! میں اس بات سے انکار نہیں کروں گا کہ اس نے ہمیں جو معلومات فراہم کی ہیں، وہ بہت قیمتی تھیں۔اس کے بغیر میں اپنی منصوبہ بندی نہیں تیار کرسکتا تھا۔تمہیں اس کام کا انعام ملے گا وارم ٹیل! میں تمہیں اپنا ایک بہت ہی خاص کام کرنے کا موقعہ دوں گا۔ جسے کرنے کیلئے میرے کئی وفادار معتقد اپنا دایاں ہاتھ کٹوانے کو تیار ہوں گے......''

''سس...... سچ مچ...... آقا؟...... کون سا کام......؟'' وارم ٹیل ایک بار پھر دہشت زدہ دکھائی دینے لگا۔

''آہ وارم ٹیل! اگر وہ راز میں تمہیں ابھی بتا دوں گا تو تمہیں اس وقت مسرت کا احساس نہیں ہوگا۔تمہارا وہ کام سب سے آخر میں آئے گا......لیکن میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ تمہیں بھی برتھا جورکنس جتنی سرخروئی کا سامان ملے گا......''

''آ...... آ...... پ!'' وارم ٹیل کی آواز اچانک بہت تھرا اُٹھی جیسے اس کا منہ بالکل سوکھ گیا ہو۔''آپ...... مجھے بھی...... مار...... ڈالیں گے......''

''وارم ٹیل...... وارم ٹیل!'' یخ بستہ آواز نے چکنے چپڑے انداز میں کہا۔''میں تمہیں بھلا کیوں ماروں گا؟ برتھا کوتو مجھے صرف اس لئے مارنا پڑا کیونکہ اس کے علاوہ کوئی اور چارہ نہیں تھا۔میرے سوالوں کا جواب دینے کے بعد وہ کسی کام کی نہیں بچی تھی۔وہ بالکل بے کار اور بے فائدہ ہوچکی تھی۔ ویسے بھی اگر وہ محکمہ وزارت جادو میں لوٹ کر یہ بتا دیتی کہ وہ تعطیلات مناتے ہوئے تم سے ملی تھی تو بہت عجیب سوال کھڑے ہوسکتے تھے۔دنیا جن جادوگروں کو مرا ہوا تصور کرتی ہے، انہیں کسی سرائے میں محکمے کی جادوگرنیاں نہیں ٹکرانا چاہئے......''

وارم ٹیل اتنی دھیمی آواز میں بڑبڑایا کہ فرینک اس کی بات نہیں سکا۔لیکن اسے سن کر دوسری آواز کی ہنسی نکل گئی تھی۔ایک لطف اندوز ہوتی ہوئی ہنسی...... جو اس کی آواز کی طرح بے حد سرد تھی۔

''ہم اس کی یادداشت مٹا سکتے تھے؟ تمہاری بات تو اپنی جگہ صحیح ہے لیکن طاقتور جادوگر یادداشت مٹانے کے جادوئی کلمات کے تالے کھول لینے کے ماہر ہوتے ہیں۔ جیسا میں نے اس سے سوال پوچھتے وقت ثابت کیا تھا۔ میں نے اس سے جو معلومات اگلوائی ہے اس کا استعمال نہ کرنا اس کی یادداشت کی سراسر توہین ہوگا...... وارم ٹیل!''

باہر راہداری میں فرینک کو اچانک اس بات کا احساس ہوا کہ لاٹھی پر رکھا ہوا اس کا ہاتھ پسینے سے شرابور ہو چکا تھا۔ یخ بستہ آواز والا آدمی ایک عورت کو قتل کر چکا تھا۔ وہ کسی پچھتاوے کے بغیر یوں بات کر رہا تھا جیسے اس نے کوئی مزیدار کام سرانجام دیا ہو۔ وہ یقیناً بہت خطرناک تھا...... ہیری پوٹر نام کا لڑکا...... چاہے جو بھی ہو اس وقت شدید خطرے میں تھا۔

فرینک جانتا تھا کہ اسے کیا کرنا چاہئے؟ اب پولیس کے پاس جانے کا وقت آ چکا تھا۔ وہ مکان سے چپ چاپ باہر نکلے گا اور سیدھا گاؤں کے ٹیلی فون بوتھ تک جائے گا۔ لیکن یخ بستہ آواز والا شخص دوبارہ بولنے لگا اور فرینک اپنی جگہ پر کھڑے کھڑے پورے دھیان سے سننے لگا۔

''ایک اور قتل کرنا ہوگا...... میرا وفادار خدمت گزار ہوگورٹس میں ہوگا...... ہیری پوٹر میرے قبضے میں ہوگا، وارم ٹیل! سب کچھ طے ہو چکا ہے۔ اب آگے بحث مت کرنا۔ لیکن خاموش...... مجھے ناگنی کی آواز سنائی دے رہی ہے......''

اور پھر دوسرے آدمی کی آواز بدل گئی۔ وہ ایسی آوازیں نکالنے لگا جو فرینک نے پہلے کبھی نہیں سنی تھیں۔ وہ خوفناک پھنکارنے جیسی آواز نکال رہا تھا۔ سانس کھینچے بغیر تھوک رہا تھا۔ فرینک کو لگا کہ اسے دورہ پڑ گیا تھا۔

اسی وقت اسے اندھیرے میں اپنے پیچھے آہٹ سنائی دی۔ جب اس نے پلٹ کر دیکھا تو دہشت کے مارے اسے سانس لینا بھی بھول گیا۔ اس کی حالت ایسی تھی جیسے لقوہ مار گیا ہو۔

اندھیری راہداری کے فرش پر کوئی چیز رینگتی ہوئی اس کی طرف آ رہی تھی۔ جب وہ چیز دروازے کی درز سے زمین پر پڑتی ہوئی آگ کی روشنی میں آئی تو اس نے خوفزدہ ہو کر دیکھا کہ وہ ایک بہت بڑا اژدہا تھا۔ جو کم از کم بارہ فٹ لمبا تھا۔ گم صم فرینک دہشت سے اژدہے کے لہراتے ہوئے بدن کو فرش پر جمی دھول کی موٹی تہہ میں لہراتے ہوئے بلوں کے نشان بناتے ہوئے قریب آتے ہوئے دیکھتا رہا۔ اژدہا بہت پاس آ چکا تھا۔ اب وہ کیا کرے؟ باورچی خانے کا اکلوتا راستہ اسی کمرے میں سے جاتا تھا جہاں دونوں آدمی قتل کی منصوبہ بندی بنا رہے تھے۔ اگر وہ یہیں کھڑا رہے گا تو اژدہا اسے یقینی طور پر ڈس لے گا۔

لیکن اس سے پہلے وہ کوئی فیصلہ کر پائے۔ اژدہا اس کے بالکل برابر پہنچ گیا اور پھر ناقابل حد تک غیر یقینی اور معجزاتی طور پر اسے کچھ بھی کہے بغیر آگے گزر گیا۔ وہ درز میں ہوتا ہوا کمرے میں داخل ہو گیا۔ وہ دروازے کے پیچھے سے آ رہی یخ بستہ آواز کی پھنکاروں کی طرف جا رہا تھا اور کچھ ہی سیکنڈ میں اس کی ہیرے کی طرح دکھائی دینے والی دم دروازے کی درز میں سے غائب ہو گئی۔

اب تک فرینک کے ماتھے پر پسینہ آ چکا تھا اور لاٹھی پر رکھا ہوا ہاتھ خوف سے کانپنے لگا تھا۔ کمرے کے اندر سے یخ بستہ آواز لگاتار

پھنکار رہی تھی اور فرینک کے دل میں ایک عجیب سا...... ایک ناقابل یقین سا خیال آیا...... کیا وہ آدمی اژدہے سے بات کر رہا تھا......؟

فرینک کو سمجھ میں آ پا رہا تھا کہ وہاں کیا ہو رہا تھا۔ وہ جلدی سے اپنے پلنگ پر رکھی ہوئی گرم پانی کی بوتل کے پاس پہنچنا چاہتا تھا۔ مصیبت یہ تھی اس کا پاؤں ہلنا نہیں چاہتا تھا جیسے زمین سے چپک گیا ہو۔ جب وہ کانپتا ہوا وہیں کھڑے کھڑے خود کو سنبھالنے کی کوشش کرنے لگا تو یخ بستہ پھنکارنے کے بجائے اب دوبارہ انسانی آواز میں بولنے لگی۔

''وارم ٹیل! ناگنی بڑی ہی دلچسپ خبر لائی ہے۔''

''سچ...... سچ مچ...... آقا......'' وارم ٹیل خوش ہوتے ہوئے بولا۔

''ہاں وارم ٹیل!'' یخ بستہ آواز نے کہا۔ ''ناگنی نے ہمیں بتایا ہے کہ ایک بوڑھا ماگلو اس کمرے کے باہر کھڑا کھڑا ہماری ساری باتیں سن رہا ہے۔''

فرینک کے پاس اب ہٹنے کا کوئی موقعہ نہیں تھا۔ قدموں کی آہٹ قریب آتی سنائی دی اور پھر کمرے کا دروازہ پورا کھل گیا۔ دروازے کی چوکھٹ پر اسے ایک پستہ قد اور گنجا ہوتا ہوا آدمی دکھائی دیا جس کے بال سفید ہو رہے تھے۔ اس کی ناک نوکیلی تھی اور چھوٹی چھوٹی چمکتی ہوئی آنکھیں فرینک پر جمی ہوئی تھیں۔ اس کے چہرے پر ڈر اور دہشت کے آثار تھے۔

''وارم ٹیل! اسے اندر بلا لو...... تمہاری تہذیب کہاں چلی گئی؟''

یخ بستہ آواز آگ کے سامنے والی پرانی کرسی سے آ رہی تھی لیکن فرینک کو یخ بستہ آواز والا شخص دکھائی نہیں دے پایا۔ اس کے سامنے انگیٹھی کے پاس کی خستہ حال چوکی پر اژدہا یوں بل کھا کر بیٹھا ہوا تھا جیسے وہ کوئی خطرناک سانپ نہ ہو بلکہ پالتو کتا ہو۔

وارم ٹیل نے فرینک کو کمرے میں اندر آنے کا اشارہ کیا۔ فرینک اب بھی بری طرح خوفزدہ اور دہلا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ اس نے لاٹھی کس کر پکڑ لی اور پھر لنگڑاتا ہوا دروازے کے پار چلا آیا۔ کمرے میں صرف جلتی ہوئی آگ کی روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ اس کی وجہ دیواروں پر لمبی مکڑی جیسی پرچھائیاں پڑ رہی تھیں۔ فرینک نے کرسی کے پچھلے حصے کو گھور کر دیکھا۔ اس پر بیٹھا ہوا آدمی یقیناً اپنے خدمت گزار سے بھی پستہ قد ہوگا کیونکہ فرینک کو اس کے سر کا پچھلا حصہ نہیں دکھائی دے رہا تھا۔

''تم نے سب کچھ سن لیا ماگلو؟'' یخ بستہ آواز نے ٹھہرے ہوئے انداز سے پوچھا۔

''تم مجھے کس نام سے پکار رہے ہو؟'' فرینک نے بہادری سے کہا۔ کیونکہ کمرے کے اندر آنے کے بعد اس کا ڈر ختم ہو گیا تھا۔ مقابلہ شروع ہو جانے کے بعد وہ جرأت کے ساتھ حالات کا سامنا کرنے کیلئے ذہنی طور پر تیار ہو چکا تھا۔ میدان جنگ میں بھی ہمیشہ یونہی ہوتا تھا۔

''میں تمہیں ماگلو کہہ رہا ہوں۔'' یخ بستہ آواز نے جواب دیا۔ ''اس کا مطلب یہ ہے کہ تم جادوگر نہیں ہو۔''

''میں نہیں جانتا کہ جادوگر سے تمہارا کیا مطلب ہے؟'' فرینک نے سخت لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر چھایا ہوا ڈر اب بالکل

مٹ چکا تھا۔''میں تو بس اتنا جانتا ہوں کہ میں نے آج رات جو باتیں سنی ہیں، انہیں اچھی طرح جاننے کیلئے پولیس کو گہری دلچسپی ہو گی۔تم نے قتل کیا ہے اور تم کسی اور کو بھی قتل کرنے کی منصوبہ بندی کرر ہے ہو۔ میں تمہیں یہ بات بھی بتا دوں۔''اس نے چالاکی سے جملہ جوڑ دیا۔''میری بیوی جانتی ہے کہ میں یہاں آیا ہوں، اس لئے اگر میں واپس نہ لوٹا......''

''تمہاری کوئی بیوی نہیں ہے۔'' یخ بستہ آواز نے بہت دھیمے انداز سے کہا۔''کوئی بھی نہیں جانتا کہ تم یہاں آئے ہو۔تم کسی کو بھی بتا کرنہیں آئے کہ تم یہاں آرہے ہو۔ ماگلو! لارڈ والڈی مورٹ سے جھوٹ مت بولو کیونکہ انہیں سب کچھ پتہ ہوتا ہے......وہ ہمیشہ سے سب کچھ جانتے ہیں......''

''اچھا......''فرینک نے روکھے پن سے کہا۔''تم لارڈ ہو کیا؟......دیکھئے لارڈ صاحب! مجھے آپ کی تہذیب کچھ زیادہ پسند نہیں آئی۔ ذرا اپنا چہرہ تو دکھایئے، مرد کی طرح میرے سامنے تو آیئے......''

''لیکن میں مرد نہیں ہوں ماگلو!'' یخ بستہ آواز نے پُرسکون انداز میں جواب دیا۔ جو لکڑیوں کے تڑکنے کی آوازوں کی وجہ سے اب مشکل سے سنائی دے رہی تھی۔''میں تو مرد سے بہت زیادہ اونچا عظیم ہوں پھر بھی......کیوں نہیں؟ میں تمہیں اپنا چہرہ دکھاتا ہوں۔ وارم ٹیل آ کر میری کرسی تو گھماؤ......''

وارم ٹیل تذبذب میں پڑ کر ریں ریں کرنے لگا۔

''تم نے سنا نہیں، وارم ٹیل؟''

پستہ قد آدمی اپنا چہرہ اوپر اُٹھا کر دھیرے دھیرے قدم اُٹھاتے ہوئے آگے بڑھا۔ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ اپنے آقا اور آتشدان کے پاس پرانی چوکی پر بیٹھے ہوئے اژدہے سمت میں جانا نہیں چاہتا تھا، پھر وہ کرسی کو سرکانے لگا۔ جب کرسی کے پائے اژدہے کی چوکی کی طرف آئے تو وہ اپنا تکونا سر اُٹھا کر دھیرے دھیرے پھنکارنے لگا۔

اور پھر جب کرسی گھومی تو فرینک کو نظر آ گیا کہ اس پر کون بیٹھا تھا؟ اس کی لاٹھی کھٹ کی آواز کے ساتھ فرش پر گرتی چلی گئی۔اس کا منہ دہشت سے کھل گیا اور وہ حلق پھاڑ کر چیخنے لگا۔ وہ اتنی زور سے چیخ رہا تھا کہ اسے کرسی پر بیٹھے شخص کے الفاظ بھی سنائی نہیں دیئے جو اس نے اپنی چھڑی اُٹھا کر بولے تھے۔ تیز چندھیا دینے والی سبز روشنی چمکی اور فرینک برائس زمین پر ڈھیر ہوتا چلا گیا۔ وہ فرش پر گرنے سے پہلے ہی جاں بحق ہو چکا تھا۔ دوسو میل دور ہیری پوٹر نامی لڑکا چونک کر بیدار ہو گیا۔

☆☆☆☆

دوسرا باب

# زخم کا نشان

ہیری پوٹر پیٹھ کے بل لیٹ کر تیز تیز سانسیں لے رہا تھا جیسے وہ میلوں کا فاصلہ دوڑ لگا کر وہاں پہنچا ہو۔ ایک بھیانک خواب کے باعث اس کی نیند اچاٹ ہوگئی تھی۔ ہیری کے ہاتھ اس کے ماتھے کو اب بھی کس کر پکڑے ہوئے تھے۔ اس کے ماتھے پر بجلی گرنے جیسا جو پرانا نشان تھا، وہ اب اس کی انگلیوں کے نیچے بری طرح جل رہا تھا جیسے اس پر کسی نے دہکتی ہوئی سلاخ رکھ دی ہو۔

وہ بستر پر اُٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس کا ایک ہاتھ زخم والے نشان پر اب بھی جما ہوا تھا۔ دوسرے ہاتھ سے اس نے اپنے بستر کے پاس والی میز سے اپنی عینک ٹٹولی۔ عینک لگانے کے بعد اسے بیڈروم زیادہ اچھی طرح سے دکھائی دینے لگا۔ کھڑکیوں سے باہر سٹریٹ لیمپس کی ہلکی نارنجی روشنی پردوں سے چھن کر اندر آ رہی تھی۔

ہیری نے ایک بار پھر اپنے نشان پر انگلیاں پھیریں۔ نشان میں اب بھی درد ہو رہا تھا۔ اس نے اپنے بستر کے پاس والا لیمپ جلایا اور پلنگ سے نیچے اتر گیا۔ وہ آہستگی سے چلتا ہوا کمرے کے دوسری طرف موجود الماری تک پہنچا اور اس کے دونوں پٹ کھول دیئے۔ الماری میں لگے ہوئے آئینے میں اس نے اپنے سراپے کو ٹٹولا۔ وہاں اسے چودہ سال کے دبلے پتلے لڑکے کا عکس دکھائی دیا۔ اس کے بکھرے ہوئے سیاہ بالوں کے نیچے اس کی سبز آنکھیں فکرمندی میں ڈوبی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ اس نے آئینے میں اپنے ماتھے پر بجلی کی کڑک جیسے نشان کو دھیان سے دیکھا۔ وہ بالکل صاف اور سامنے دکھائی دے رہا تھا مگر اب بھی اس میں درد کی شدید ٹیسیں اُٹھ رہی تھیں۔

ہیری نے یاد کرنے کی کوشش کی کہ جاگنے سے پہلے وہ کون سا خواب دیکھ رہا تھا۔ وہ خواب اسے بے حد سچا محسوس ہو رہا تھا...... خواب میں دکھائی دینے والی وہ دو افراد کو تو اچھی طرح سے جانتا تھا مگر تیسرے شخص کو وہ بالکل نہیں پہچان پایا۔ وہ کون ہوسکتا تھا؟...... اس نے تیوریاں چڑھا کر اپنے دماغ پر کافی زور ڈالا۔ وہ خواب کی جزئیات کو صحیح طرح سے یاد کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

اسے ایک اندھیرے کمرے میں دھندلی تصویر یاد آئی۔ آتشدان کے قریبی خستہ حال چوکی پر ایک بڑا اژدہا بیٹھا ہوا تھا...... پستہ قد آدمی پیٹر پٹی گو تھا جس کا دوسرا نام وارم ٹیل بھی تھا...... یخ بستہ اور سرد مہر آواز...... لارڈ والڈی مورٹ کی آواز تھی۔ ہیری کو محسوس ہوا

کہ جیسے اس خیال کے آتے ہی اس کے پیٹ میں برف کا ایک بڑا ٹکڑا پہنچ گیا ہو......

اس نے اپنی آنکھیں کس کر بند کر لیں اور یاد کرنے کی کوشش کرنے لگا۔ والڈی مورٹ کیسا دکھائی دے رہا تھا؟ لیکن اسے کچھ یاد نہیں آ پایا...... ہیری تو بس اتنا جانتا تھا کہ جب والڈی مورٹ کی کرسی گھومی تھی اور ہیری نے اس کی طرف دیکھا تھا تو دہشت کی لہر اس دل و دماغ پر اس قدر حاوی ہو گئی کہ وہ ہڑبڑا کر نیند سے اُٹھ بیٹھا تھا۔

وہ بوڑھا شخص کون تھا؟...... وہاں پر غیر معمولی طور پر ایک بوڑھا آدمی موجود تھا۔ ہیری نے اسے فرش پر گرتے ہوئے دیکھا تھا۔ یہ سب کچھ بے حد الجھن بھرا محسوس ہو رہا تھا۔ بیڈ روم کی اشیاء کے باعث اس کا دھیان نہ بھٹکے، اس لئے اب اس نے اپنے چہرے پر دونوں ہاتھ رکھ لئے اور بند آنکھوں کے دریچوں سے دوبارہ خواب کے منظر میں کھو گیا۔ وہ اپنی پوری کوشش کر رہا تھا کہ دھندلے کمرے کی تصویر اس کی نگاہوں سے اوجھل نہ ہونے پائے مگر یہ کام پانی کو مٹھی میں پکڑے رکھنے جیسا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ وہ جلدی جلدی یادوں کو پکڑے رکھنے کی کوشش کر رہا تھا جو سرعت کے ساتھ اس کے دماغ سے پھسلتی جا رہی تھیں...... والڈی مورٹ اور وارم ٹیل کسی عورت کے بارے میں بات کر رہے تھے، جسے انہوں نے ہلاک کر ڈالا تھا۔ ہیری کو اس کا نام تک یاد نہیں آ رہا تھا...... وہ اب کسی اور کو بھی مارنے کی منصوبہ بندی تیار کر رہے تھے...... مگر کسے؟...... ہیری پوٹر کو......

ہیری نے خوف سے دونوں ہاتھ چہرے پر سے ہٹا لئے۔ اس نے آنکھیں کھول کر بیڈ روم میں چاروں طرف دیکھا۔ جیسے اسے وہاں کسی غیر متوقع چیز دکھائی دینے کی اُمید ہو۔ یہ الگ بات تھی کہ اس کے کمرے میں کئی غیر معمولی اور عجیب چیزیں موجود تھیں۔ اس کے پلنگ کے سرہانے کے پاس لکڑی کا بڑا صندوق کھلا پڑا تھا۔ جس میں کڑاہی، بہاری ڈنڈا، کالے چوغے اور جادوئی کلمات کی کتاب رکھی ہوئی تھی۔ اس کی میز پر بچی ہوئی جگہ پر چرمئی کاغذ بکھرے ہوئے تھے۔ پلنگ کے پاس فرش پر ایک کتاب کھلی پڑی تھی جسے پڑھتے پڑھتے اسے نیند آ گئی تھی۔ اس کتاب میں چھپی ہوئی تصویریں متحرک انداز میں ہل رہی تھیں۔ تصویروں میں کھلاڑی چمکیلے نارنجی چوغے پہن کر بہاری ڈنڈوں پر اُڑ رہے تھے۔ وہ کبھی دکھائی دیتے تھے تو کبھی نظروں سے اوجھل ہو جاتے تھے۔ وہ ایک دوسرے کی طرف سرخ قواف (بڑی گیند) پھینک رہے تھے۔

ہیری دھیمے انداز میں چلتا ہوا کتاب کے پاس پہنچا۔ کتاب اُٹھاتے وقت اس نے دیکھا کہ ایک جادوگر کھلاڑی نے پچاس فٹ اونچے قفل میں قواف ڈال کر شاندار سکور کر دیا تھا۔ ہیری نے دونوں ہاتھوں سے کتاب بند کر دی۔ یہاں تک کہ کیوڈچ بھی...... جو ہیری کی نظر میں دنیا کا سب سے عمدہ کھیل تھا۔ اس وقت اس کا دھیان نہیں بھٹکا پایا تھا۔ اس نے 'فلائنگ ود دی کینس' نامی کتاب کو پلنگ کے پاس والی میز پر رکھ دیا۔ اس کے بعد وہ کھڑکی کے پاس گیا اور پردے کھول کر نیچے سڑک کی طرف دیکھنے لگا۔

پرائیویٹ ڈرائیو کی سڑک ٹھیک ویسی ہی دکھائی دے رہی تھی جیسی کسی بڑی شاہراہ کو اتوار کی صبح دکھائی دینا چاہئے۔ ویران اور بالکل خالی۔ تمام گھروں کی بیرونی کھڑکیوں پر بھاری بھاری پردے آویزاں تھے۔ جہاں تک ہیری کی نظر جا سکتی تھی، وہاں تک کوئی

جاندار دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ ہر کوئی نیند کے مزے لے رہا تھا یہاں تک کہ کوئی جنگلی بلی بھی سڑک پر دکھائی نہیں دے رہی تھی۔

لیکن پھر بھی...... پھر بھی...... ہیری کے دل و دماغ میں بے چینی کروٹیں لے رہی تھی۔ وہ دھیمے انداز میں چلتا ہوا واپس بستر کی طرف لوٹا اور دھم سے بیٹھ گیا۔ اس نے اپنے ماتھے والے زخم کے نشان پر ایک بار پھر انگلیاں پھیریں۔ اسے درد سے پریشانی نہیں تھی۔ درد اور زخم ہیری کیلئے تعجب کی کوئی بات نہیں تھی۔ ایک بار اس کے دائیں ہاتھ کی ساری ہڈیاں غائب ہوگئی تھیں اور انہیں ایک ہی رات میں دوبارہ اُگانا پڑا تھا۔ جس کے باعث اسے کافی درد جھیلنا پڑا تھا۔ اسی ہاتھ پر ایک بار زہریلے سانپ کا ایک فٹ لمبا دانت بھی گڑ گیا تھا۔ گذشتہ سال ہیری اپنے بہاری ڈنڈے سے پچاس فٹ کی اونچائی سے زمین پر گر چکا تھا۔ اگر آپ ہوگورٹس سکول برائے جادوئی تعلیم اور پراسرار علوم، میں پڑھتے ہیں اور مصیبتیں مول لینے کا شوق بھی ہو تو ان سے بچا نہیں جاسکتا تھا......

نہیں ایسا نہیں تھا...... ہیری تو اس بات سے پریشان تھا کہ گذشتہ مرتبہ اس کے زخم کے نشان میں دکھن اور جلن کا احساس صرف اس لئے ہوا تھا کہ والڈی مورٹ اس کے آس پاس موجود تھا۔ لیکن اس وقت والڈی مورٹ یہاں کیسے ہوسکتا ہے؟...... پرائیویٹ ڈرائیو میں والڈی مورٹ کے آنے کی بات سوچنا ہی بکواس اور ناممکن تھی۔

ہیری نے اپنے آس پاس کی خاموشی میں غور سے سننے کی کوشش کی۔ کیا وہ سیڑھی کی چرچراہٹ اور کسی چوغے کی ہوا میں سرسراہٹ کی آواز سننے کی امید رکھ سکتا تھا؟ تبھی اسے ساتھ والے کمرے سے اپنے خالہ زاد بھائی ڈڈلی کا ایک زوردار خراٹا سنائی دیا جسے سن کر وہ تھوڑا اچھل پڑا تھا۔

ہیری نے خود کو سنبھالنے کی کوشش کی۔ وہ کس قدر حماقتوں کا مظاہرہ کر رہا تھا؟ گھر میں اس کے علاوہ ورنن انکل، پٹونیہ آنٹی اور ڈڈلی ہی تھے اور وہ سبھی چین کی نیند سو رہے تھے۔ ان کے خوابوں میں تکلیف یا درد کا نام ونشان تک نہیں تھا۔

ہیری کو ڈرسلی گھرانا نیند میں ڈوبا ہوا ہی پسند تھا۔ بیداری کے عالم میں ان سے کسی قسم کی مدد ملنے کی کوئی توقع نہیں تھی۔ یہ اپنی جگہ سچ تھا کہ ورنن انکل، پٹونیہ آنٹی اور ڈڈلی ہی اس پوری دنیا میں اس کے اکلوتے رشتہ دار تھے جو زندہ تھے۔ وہ سبھی ماگلو (جادو نہ جاننے والے لوگ) تھے، وہ کسی قسم کے جادو کو پسند نہیں کرتے تھے بلکہ ان میں جادو کیلئے گہری نفرت اور چڑچڑاپن عود کر آتا تھا۔ اس سے صاف ظاہر تھا کہ ہیری کا ان کے گھر میں اتنا ہی استقبال ہوتا تھا جتنا آتشدان کیلئے گیلی لکڑی کا۔ گذشتہ تین سال سے ہیری ہوگورٹس سکول میں پڑھ رہا تھا۔ اس کی طویل غیر حاضری کے بارے میں ڈرسلی گھرانا سب کو یہی بتاتا تھا کہ اسے لاعلاج آوارہ لڑکوں کے دیکھ بھال والے سینٹ بروٹس سکول میں بھیج دیا گیا ہے حالانکہ وہ یہ بات اچھی طرح جانتے تھے کہ نابالغ جادوگر ہونے کی وجہ سے ہیری کو ہوگورٹس سکول سے باہر جادو استعمال کرنے کی اجازت نہیں ہے لیکن اس کے باوجود گھر میں ہونے والے ہر عجیب واقعے کی ذمہ داری وہ ہمیشہ ہیری کے سر پر ہی تھوپ دیتے تھے۔ ہیری ان کی شدید نفرت کی وجہ سے کبھی ان کے قریب نہیں ہو پایا اور نہ ہی وہ ان سے اپنے دل کی کوئی بات کرسکتا تھا۔ وہ جادوئی دنیا کی دلچسپیوں اور ان سے زندگی پر مرتب ہونے والے خوش کن اثرات اور سنگین واقعات

کو ان کے ساتھ بانٹ بھی نہیں سکتا تھا۔ صبح ڈرسلی گھرانے کے بیدار ہونے کے بعد وہ انہیں اپنے سلگتے ہوئے زخم کے نشان اور والڈی مورٹ کی پریشانی کے بارے میں آگاہ بھی نہیں کرسکتا تھا۔ ایسا سوچنا بھی بیکار اور بے فائدہ تھا......

والڈی مورٹ کی وجہ سے ہی ہیری ڈرسلی گھرانے کے ساتھ رہنے پر مجبور تھا۔ اگر والڈی مورٹ نہ ہوتا تو اس کے ماتھے پر بجلی کڑکنے جیسا زخم کا نشان بھی نہ ہوتا۔ اگر والڈی مورٹ نہ ہوتا تو ہیری کے ماں باپ آج زندہ ہوتے......

جب ہیری ایک سال کا تھا تو اس صدی کا سب سے طاقتور اور شیطانی جادوگر والڈی مورٹ...... جو گیارہ سال سے لگاتار اپنی شیطانی قوت کو بڑھانے کی جدوجہد کررہا تھا اور ہر طرف خوف و ہراس کا موجب بن چکا تھا۔ ان کے گھر آیا تھا اور اس نے ہیری کے ماں باپ کو ہلاک کردیا۔ اس کے بعد والڈی مورٹ نے اپنی چھڑی ننھے ہیری کی طرف گھمائی۔ اس نے ہیری پر ایسے خطرناک جادوئی کلمے کا وار کیا جس سے وہ بہت سارے قابل جادوگروں اور جادوگرنیوں کو اپنے راستے سے ہٹا چکا تھا۔ لیکن حیرت انگیز طور پر وہ وار ناکام ہوگیا۔ ایک سال کے چھوٹے سے ہیری کو مارنے کے بجائے وہ جادوئی کلمہ پلٹ گیا اور اس نے والڈی مورٹ کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ ہیری کا تو کچھ نہیں بگڑا مگر اس کے ماتھے پر صرف بجلی کڑکنے جیسا زخم کا نشان بن گیا جبکہ والڈی مورٹ اپنے ہی وار کا نشانہ بن کر بمشکل زندہ بچ پایا۔ اس کی تمام شیطانی طاقتیں معدوم ہوگئیں اور اس کے خوف و ہراس کا لگ بھگ خاتمہ ہوگیا۔ وہ کسی کمزور کیڑے کی مانند حقیر ہو چکا تھا۔ والڈی مورٹ نے بڑی مشکل سے بھاگ کر اپنی جان بچائی اور پھر وہ جادونگری کی پراسرار دنیا میں کہیں ہمیشہ کیلئے روپوش ہوگیا تھا۔ جادوگر اور جادوگرنیاں جس دہشت زدہ ماحول میں جی رہے تھے اس کا اب خاتمہ ہو چکا تھا۔ والڈی مورٹ کے چیلے میدان چھوڑ کر فرار ہوگئے اور پھر ہیری جادونگری میں مشہور ہوگیا...... 'ہیری پوٹر!...... وہ بچہ وہ زندہ بچ گیا!'

اپنی گیارہویں سالگرہ کے موقعہ پر ہیری یہ سن کر بے حد حیران ہوا کہ وہ ایک جادوگر ہے۔ اسے یہ جان کر اور بھی زیادہ حیرانگی ہوئی کہ جادوئی دنیا میں سبھی لوگ اس کے نام سے بخوبی واقف ہیں۔ اس نے ہوگورٹس سکول میں آکر دیکھا کہ وہ جہاں بھی جاتا تھا، لوگ اپنے سر گھما کر اسے دیکھتے اور پھر سر جوڑ کر چہ میگوئیاں کرتے ہوئے دکھائی دیتے۔ لیکن اب اسے ان سب باتوں کی عادت سی ہو چکی تھی۔ وہ دوبارہ ہوگورٹس میں کب پہنچے گا؟ اس کیلئے وہ دن گن رہا تھا۔

لیکن سکول جانے میں ابھی پندرہ روز باقی تھے۔ اس نے ایک بار پھر کمرے میں چاروں طرف دیکھا۔ اس کی نگاہ اپنے دوسب سے اچھے دوستوں کے بھیجے ہوئے سالگرہ کے کارڈوں پر پڑی، جو انہوں نے اسے جولائی کے آخر میں بھیجے تھے۔ اگر وہ انہیں خط لکھ کر بتائے کہ اس کا نشان شدید درد کررہا ہے تو وہ کیا کہیں گے؟

اچانک ہرمائنی گرینجر کی تیکھی اور دہشت میں ڈوبی ہوئی آواز اس کے دماغ میں گونجنے لگی۔

''تمہارا نشان درد کررہا ہے؟ ہیری! یہ تو سچ مچ پریشانی والی بات ہے...... پروفیسر ڈمبل ڈور کو فوراً خط لکھ کر آگاہ کرو۔ میں جا کر 'خطرناک جادوئی بیماریاں اور درد' نامی کتاب میں دیکھتی ہوں...... شاید اس میں جادوئی وار کے نشانوں کے بارے میں کوئی معلومات

مل جائے......‘‘

ہاں! ہرمائنی یہی صلاح دیتی۔ ہوگورٹس کے ہیڈ ماسٹر کوفوراً باخبر کرو اور جواب ملنے تک کسی کتاب میں اس بارے میں معلومات تلاش کرو۔ ہیری کھڑکی سے باہر میلے کالے آسمان کو دیکھنے لگا۔ اسے نہیں لگتا تھا کہ اس معاملے میں کوئی کتاب اس کی کوئی مدد کر پائے گی۔ جہاں تک اسے معلوم تھا کہ والڈی مورٹ نے جس طاقتور جادوئی کلمے کا وار اس پر استعمال کیا تھا اس سے صرف وہی ایک ہی زندہ بچ پایا تھا اس لئے خطرناک جادوئی بیماریاں اور درد نامی کتاب میں شیطانی وار کے اس نشان کے بارے میں کسی قسم کی معلومات کا پایا جانا ہی ناممکن تھا۔ جہاں تک ہیڈ ماسٹر کو مطلع کرنے کی بات تھی۔ ہیری کو بالکل بھی معلوم نہیں تھا کہ وہ گرمیوں کی چھٹیاں کس جگہ منا رہے ہوں گے؟ اس نے ایک پل کیلئے یہ تصور کر کے اپنے دل کو بہلانے کی کوشش کی کہ ہیڈ ماسٹر اپنی لمبی سفید ڈاڑھی کے ساتھ جادوگروں والی لمبی چونچ دار ٹوپی سر پر پہنے سمندر کے کسی ساحل پر کھلے آسمان تلے لیٹے ہوں گے اور اپنی خمدار لمبی ناک پر دھوپ سے بچاؤ والا لوشن لگا رہے ہوں گے۔ بہرحال ہیری کو یقین تھا کہ ڈمبل ڈور چاہے جہاں بھی ہوں، ہیڈوگ انہیں ضرور ڈھونڈ نکالے گی۔ ہیری کی مادہ الو، اب تک اس کا کوئی بھی خط پہنچانے میں کبھی ناکام نہیں ہوئی تھی۔ بھلے ہی اس پر پتہ لکھا ہو یا نہ ہو۔لیکن وہ انہیں کیا بتائے گا؟

’پیارے پروفیسر ڈمبل ڈور! آپ کو پریشان کرنے کیلئے معافی چاہتا ہوں لیکن آج صبح میرا نشان پھر سے درد دینے لگا ہے۔ ہیری پوٹر!‘

یہاں تک کہ اپنے دل میں اسے یہ الفاظ نہایت مضحکہ خیز لگ رہے تھے۔اس لئے اس نے یہ تصور کرنے کی کوشش کی کہ یہ سن کر اس کے دوسرے سب سے گہرے دوست رون ویزلی کا تاثر کیسا ہوگا؟ رون کا لمبی ناک والا اور چھچھوندر جیسا حیرت میں ڈوبا ہوا چہرہ ہیری کی آنکھوں کے سامنے آ گیا جس پر عجیب جذبات پھیلے ہوئے تھے۔

’تمہارا نشان دُکھ رہا تھا لیکن......لیکن ’تم جانتے ہو کون؟‘ تو آس پاس نہیں ہوسکتا؟ میرا مطلب ہے کہ......تمہیں پتہ چل جائے گا ہے نا؟......وہ اب دوبارہ تمہیں مارنے کے بارے میں سوچ رہا ہوگا ہے نا؟......کیا پتہ ہیری؟......لیکن شاید زخم کے نشان ہمیشہ تھوڑے بہت دکھتے ہوں گے......میں ڈیڈی سے پوچھوں گا......‘

مسٹر آرتھر ویزلی بہت ہی قابل جادوگر تھے اور محکمہ جادوئی وزارت میں ’شعبہ ممنوعہ ماگلو مصنوعات استعمالات‘ میں معمولی عہدے پر کام کرتے تھے۔لیکن جہاں تک ہیری جانتا تھا، وہ جادوئی واروں سے پڑنے والے زخموں اور نشانوں کے ماہر نہیں تھے۔ چاہے جو بھی ہیری نہیں چاہتا تھا کہ پورے ویزلی گھرانے کو یہ پتہ چل جائے کہ وہ تھوڑے سے درد کی وجہ سے دہشت زدہ ہو کر رہ گیا تھا۔ مسز ویزلی تو ہرمائنی سے بھی زیادہ پریشان ہو جائیں گی۔ اس کے علاوہ رون کے بڑے جڑواں بھائی فریڈ اور جارج، جن کی عمر قریباً سولہ سال تھی، یہ بھی سوچ سکتے ہیں کہ ہیری کی ہمت جواب دے رہی ہے۔ ویزلی گھرانا پوری دنیا میں ہیری کیلئے ایک مثالی اور بہترین گھرانا تھا۔ وہ امید کر رہا تھا کہ وہ اسے کسی بھی وقت اپنے گھر پر رہنے کیلئے دعوت نامہ ارسال کریں گے تاکہ وہ ان کے ہمراہ کیوڈچ

کپ دیکھنے جا سکے۔ (رون نے کیوڈچ ورلڈ کپ کا ذکر کیا تھا) ہیری یہ قطعی نہیں چاہتا تھا کہ ان کے گھر پر رہتے وقت وہ لوگ اس کے نشان کے بارے میں پریشانی بھرے سوالات کی بوچھاڑ کر دیں۔

ہیری نے اپنی انگلیوں کی گانٹھوں سے اپنا ماتھا ٹھونکا۔ دراصل وہ یہ چاہتا تھا (اور یہ سوچ کر اسے شرم آ رہی تھی) کہ اسے رہنمائی دینے والا شخص اس کے ماں باپ جیسا شفیق اور سمجھدار جادوگر ہو۔ جسے واقعی اس کی پرواہ ہو اور وہ تاریک جادو کی گتھیوں کو سلجھانے کی صلاحیت بھی رکھتا ہو اور......جس سے رہنمائی طلب کرتے ہوئے اسے کسی قسم کی عار محسوس نہ ہو۔

اور اسی وقت اسے اپنے سوال کا جواب مل گیا۔ یہ اتنا آسان اور واضح تھا کہ اسے حیرانگی ہونے لگی کہ یہ خیال اس کے دماغ میں پہلے کیوں نہیں آیا......سیریس بلیک!

ہیری اچھل کر پلنگ سے کود گیا۔ وہ تیزی سے جا کر اپنے ڈیسک پر بیٹھا۔ اس نے چرمئی کاغذ کھینچ کر نکالا اور اپنے سامنے رکھا۔ اپنے عقابی پنکھ والے قلم کو سیاہی میں ڈبویا اور پھر لکھنے لگا۔ 'پیارے سیریس!' وہ رُک گیا اور ٹھہر کر سوچنے لگا۔ اپنی پریشانی کا اظہار کرنے کیلئے کون سے الفاظ زیادہ مناسب اور موزوں رہیں گے؟ اسے ابھی تک اس بات پر حیرانگی ہو رہی تھی کہ اس نے سیریس کے بارے میں ایک دم سے کیوں نہیں سوچا تھا؟ ......آخر! صرف دو ہی مہینے پہلے ہی تو اس پر اس بات کا انکشاف ہوا تھا کہ سیریس اس کا قانونی سرپرست ہے......

اس سے پہلے تو سیریس بلیک کا اس کی زندگی میں نام و نشان تک نہیں تھا اور اس کی وجہ بالکل صاف تھی کہ سیریس جادوگروں کی خطرناک جیل اژقبان میں قید تھا جہاں روح کھچڑ پہرہ دیتے ہیں۔ اندھے نقاب پوش روح کھچڑ......وہ روحوں کو بدن سے چوس کر کھینچ لیتے تھے۔ سیریس خوش قسمتی سے وہاں سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا تھا اور پھر اس کی تلاش میں ہوگورٹس چلا آیا تھا۔ بہرحال سیریس بے قصور تھا......جن مقتولین کے قتل کا الزام اس کے سر پر تھا، وہ اس نے کئے تک نہیں تھے اور وہ تیرہ سال تک نہ کئے گئے قصور کی سزا بھگتتا رہا تھا۔ اس بھیانک واقعہ کا اصلی ذمہ دار والڈی مورٹ کا خدمت گزار پیٹر پٹی گو تھا جس کا دوسرا نام وارم ٹیل تھا۔ اسے جادوئی دنیا کے سبھی جادوگر اور جادوگرنیاں مقتول سمجھتے تھے حالانکہ حقیقت اس کے برعکس تھی۔ گذشتہ سال ہی ہیری، رون اور ہرمائنی نے اسے زندہ سلامت اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھا۔ ان کی گواہی پر صرف اور صرف پروفیسر ڈمبل ڈور نے ہی یقین کیا تھا......

ایک آدھ گھنٹے تک ہیری یہ سوچنے لگا تھا کہ اب بالآخر ڈرسلی گھرانے سے اس کی ہمیشہ کیلئے خلاصی ہو جائے گی کیونکہ سیریس نے اس سے کہا تھا کہ اس کے نام پر لگا ہوا دھبا دُھلنے کے بعد ہیری اس کے ساتھ رہ سکتا ہے لیکن یہ موقع اس کے ہاتھ سے پھسل گیا تھا۔ وہ لوگ وارم ٹیل کو محکمہ وزارت جادو تک پہنچا پاتے، اس سے پہلے ہی وہ ان کے ہاتھوں سے بچ نکلا تھا۔ سیریس کو بے گناہ ثابت کرنے کا موقع ہی نہ مل پایا اور اسے اپنی جان بچا کر ایک بار پھر فرار ہونا پڑا۔ ہیری نے بک بیک نامی قشنگر کی پیٹھ کر بیٹھ کر سیریس کو بھاگ نکلنے میں اس کی بھرپور مدد کی تھی۔ اسی دن سے سیریس روپوشی کی زندگی گزارنے پر مجبور تھا۔ ہیری تمام گرمیوں کی تعطیلات میں یہی

سوچ سوچ کر مغموم ہوتا رہا کہ اگر وارم ٹیل اس وقت نہ بھا گا ہوتا تو ہیری کو گھر مل سکتا تھا۔ ڈرسلی گھرانے کے پاس لوٹنا اس کیلئے دگنا مشکل ثابت ہوا، جبکہ اسے یہ پتہ چل چکا تھا کہ وہ ان کے چنگل سے ہمیشہ کیلئے آزاد ہوسکتا تھا......

بہرحال بھلے ہی سیریس ہیری کے ساتھ نہ رہ رہا تھا لیکن اس کی بدولت ہیری کو بہت مدد ملی تھی۔ سیریس کے باعث ہی ہیری کے سکول کا تمام سامان اس کے بیڈروم میں رکھا ہوا تھا۔ ڈرسلی گھرانے نے پہلے کبھی اسے اس بات کی اجازت نہیں دی تھی۔ وہ ہیری کو زیادہ سے زیادہ تنگ کر کے خوشی حاصل کرتے تھے۔ وہ اس کی پراسرار جادوئی صلاحیتیوں سے بھی خوفزدہ رہتے تھے۔ شاید اسی لئے وہ ہر سال گرمیوں کی تعطیلات میں اس کے سکول کا صندوق سیڑھیوں کے نیچے والے ننھے گودام میں رکھ کر تالے میں بند کر دیا کرتے تھے لیکن جب سے انہیں یہ معلوم ہوا کہ ہیری کا ایک قانونی سرپرست بھی ہے جو ایک خطرناک خونی قاتل ہے، تب سے ان کا رویہ بدل گیا۔ ہیری نے جان بوجھ کر یہ نہیں بتایا تھا کہ سیریس بے قصور ہے۔

پرائیویٹ ڈرائیو میں آنے کے بعد ہیری کو اب تک سیریس کے دو خط مل چکے تھے۔ یہ دونوں خط الّو لے کر نہیں آئے تھے، جیسا کہ جادوگروں میں دستور تھا۔ اس کے بجائے انہیں گرم خطے سے تعلق رکھنے والے بڑے اور رنگ برنگے پرندے لائے تھے۔ ہیڈوگ کو چمکیلے اور مداخلت کار اجنبی پرندے بالکل پسند نہیں آئے تھے۔ وہ ان کے دوبارہ اُڑان بھرنے سے پہلے انہیں اپنی پیالی میں سے پانی کا ایک گھونٹ تک پینے نہیں دینا چاہتی تھی۔ بہرحال ہیری کو یہ پرندے بے حد پسند آئے تھے۔ انہیں دیکھ کر اس کے ذہن میں کھجور کے درختوں اور سفید ریت کے بڑے میدان کی تصویریں سی پھیلنے لگی تھی۔ وہ یہ دعا کرنے لگا کہ سیریس جہاں بھی ہو بخیریت رہو۔ (سیریس نے یہ نہیں بتایا تھا کہ وہ کہاں ہے؟ کیونکہ اسے یہ اندیشہ تھا کہ کہیں کوئی دوسرا اس کا خط نہ پڑھ لے) ہیری یہ تصور بھی نہیں کر سکتا تھا کہ روح کھچڑ گرم میدانی علاقوں میں زیادہ دیر تک زندہ بھی رہ پائیں گے؟ شاید اسی وجہ سے سیریس نے روپوشی کیلئے مشرق بعید کے گرم میدانوں کا رُخ کیا تھا۔ ہیری نے سیریس کے دونوں خطوط اپنے پلنگ کے نیچے اکھڑے ہوئے تختے کے نیچے والے خلا میں چھپا دیئے تھے۔ دونوں خطوط میں کچھ ایسا تاثر موجود تھا جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ سیریس کافی خوش اور مزے میں ہے۔ اس نے یہ بات بھی واضح کر دی تھی کہ ہیری کو جب بھی اس کی مدد کی ضرورت محسوس ہو تو وہ بلا جھجک مدد مانگ لے اور اس وقت ہیری کو مدد کی شدید ضرورت تھی......

ہیری کو لیمپ کی روشنی اچانک دھیمی دھیمی سی محسوس ہونے لگی کیونکہ سورج کے طلوع ہونے سے پہلے کی لطیف اور مسحور کن روشنی دھیرے دھیرے کمرے میں بڑھتی جا رہی تھی۔ آخرکار جب سورج جب آسمان پر چڑھنے لگا اور اس کے بیڈروم کی دیواریں کھلی کھلی دھوپ سے نہا گئیں، اسی وقت ورنن انکل اور پتونیہ آنٹی کے کمروں سے آوازیں سنائی دینے لگیں۔ ہیری نے اپنے ڈیسک سے چرمئی کاغذ کو ہٹایا اور اپنے خط کو ایک بار پھر سے پڑھا۔

پیارے سیریس!

تمہارے گزشتہ خط کیلئے شکریہ۔ اسے لانے والا پرندہ کافی بڑا تھا۔ اسے میری کھڑکی سے اندر آنے میں کافی مشکل ہوئی تھی۔

یہاں پر سب کچھ ہمیشہ جیسا ہی ہے۔ ڈڈلی کے وزن کم کرنے کی کوششیں کچھ زیادہ سودمند دکھائی نہیں دے رہی ہیں۔ کل وہ کھانے کا سامان چوروں کی طرح اپنے کمرے میں لے جا رہا تھا لیکن بدقسمتی سے آنٹی نے اسے رنگے ہاتھوں پکڑ لیا۔ انکل اور آنٹی نے اسے کڑے الفاظ میں خبردار کیا ہے کہ اگر اس نے دوبارہ ایسی حرکت کی تو اس کا جیب خرچ کم کر دیا جائے گا۔اس دھمکی پر ڈڈلی بھڑک اُٹھا اور اس نے اپنا پلے سٹیشن اُٹھا کر کھڑکی سے باہر پھینک دیا۔ پلے سٹیشن ایک طرح کا چھوٹا کمپیوٹر ہوتا ہے جس پر گیمز کھیلی جاتی ہیں۔ درحقیقت یہ احمقانہ فعل ہے لیکن اس کے پاس میگا ملٹی لیشن پارٹ تھری بھی نہیں ہے، جس سے وہ اپنا من بہلا سکے۔

تمہاری بدولت میں بالکل ٹھیک ہوں۔ ڈرسلی گھرانے کو اس بات کا ڈر ہے کہ اگر میں تمہیں کہوں گا تو تم اگر انہیں چمگادڑوں میں بدل ڈالو گے۔

بہرحال! آج صبح ایک عجیب واقعہ رونما ہوا۔ میرے ماتھے کا نشان دوبارہ دکھنے لگا۔ پچھلی بار جب ایسا ہوا تھا تو والڈی مورٹ ہوگورٹس میں تھا لیکن مجھے نہیں لگتا کہ وہ اس وقت میرے آس پاس ہو سکتا ہے۔

کیا جادوئی واروں کے زخموں کے مندمل ہو جانے کے بعد بھی ان میں ٹیسیں اُٹھتی رہتی ہیں؟

ہیڈوک کو لگتا ہے کہ میں یہ خط بھیج دوں گا۔ اس وقت وہ شکار کرنے گئی ہوئی ہے۔ میری طرف سے بک بیک کو ہیلو کہنا۔

ہیری

ہیری نے لمحہ بھر میں سوچا کہ یہ خط بالکل ٹھیک دکھائی دے رہا ہے۔خواب کے بارے میں لکھنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ وہ یہ ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا کہ وہ بہت فکرمند ہے۔ اس نے چرمئی کاغذ کو موڑ کر اپنے ڈیسک پر ایک طرف رکھ دیا تاکہ ہیڈوگ کے لوٹنے پر اسے بھیج سکے۔ پھر وہ اپنی جگہ سے اُٹھا اور بھرپور انداز میں انگڑائی لیتے ہوئے الماری کی طرف بڑھا۔ اس نے الماری کھولی۔ اس بار اس نے اپنے ماتھے کی نشان یا اپنے عکس کو دیکھنے کے بجائے وہ کپڑے نکال لئے، جنہیں پہن کر وہ نیچے جانے والا تھا۔

☆☆☆☆

تیسرا باب

# دعوت نامہ

ہیری نے باورچی خانے میں پہنچ کر دیکھا کہ ڈرسلی گھرانے کے تینوں افراد میز کے گرد بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ بھی ان کے پاس بیٹھ گیا لیکن ان میں سے کسی نے بھی اس توجہ دینے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ ورنن انکل کا بڑا سرخ چہرہ صبح کے ڈیلی میل نامی اخبار کے پیچھے چھپا ہوا تھا اور پتونیہ آنٹی چکوترے کے ٹکڑے کرنے میں مگن تھیں۔ پتونیہ آنٹی کے پتلے ہونٹ ان کے گھوڑے جیسے دانتوں پر بھنچے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

ڈڈلی بہت غصے میں لگ رہا تھا۔ ایسا محسوس ہوا کہ وہ ضرورت سے زیادہ جگہ گھیرے ہوئے تھا۔ یہ بڑی عجیب بات تھی کیونکہ وہ ہمیشہ چوکور میز کا ایک پورا حصہ گھیر لیتا تھا۔ پتونیہ آنٹی نے چکوترے کا ایک چوتھائی حصہ پلیٹ میں ڈال کر ڈڈلی کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔

''لو......ڈڈلی بیٹا!''

یہ سن کر ڈڈلی نے ان کی طرف غصے سے گھور کر دیکھا۔ جب سے وہ گرمیوں کی تعطیلات کیلئے اپنی سالانہ رپورٹ کا کارڈ لے کر گھر لوٹا تھا، اسی وقت سے اس کی زندگی نہایت دشوار اور تکلیف دہ بن گئی تھی۔

ورنن انکل اور پتونیہ آنٹی نے ڈڈلی کے خراب نتیجے کیلئے ہمیشہ کی طرح طرح طرح کے بہانے گھڑ لئے تھے۔ پتونیہ آنٹی ہمیشہ زور دے کر کہتی تھیں کہ 'ڈڈلی بہت ہی ذہین، لائق اور ہونہار بچہ ہے لیکن اس کی اساتذہ اس کی خوبیوں کو پہچان نہیں پائیں ہیں' جبکہ ورنن انکل یہ کہتے تھے کہ 'وہ اپنے بیٹے کو گائے جیسا کم عقل اور سیدھا سادہ نہیں بنانا چاہتے۔' رپورٹ میں یہ بھی لکھا تھا کہ ڈڈلی دوسرے لڑکوں کو بہت پریشان کرتا اور ستاتا رہتا ہے۔ لیکن اس کے ممی ڈیڈی نے اس بات پر بھی دھیان نہیں دیا۔ پتونیہ آنٹی نے آنکھوں میں آنسو بھرتے ہوئے کہا۔ 'وہ تھوڑا شرارتی تو ہے لیکن مکھی تک کو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔'

بہرحال رپورٹ کے آخر میں سکول کی نرس نے نپے تلے الفاظ میں ایک تبصرہ لکھا تھا۔ اس کے بارے میں ورنن انکل اور پتونیہ آنٹی بھی بہانے نہیں بنا سکتے تھے۔ چاہے پتونیہ آنٹی کتنا ہی کہیں کہ ڈڈلی کی ہڈیاں بڑی تھیں اور اس کا موٹاپا دراصل عمدہ صحت کی نشانی ہے۔ اسی لئے نشوونما پانے والے بچے کو ڈھیر سارے کھانے کی ضرورت ہوتی ہے لیکن سچائی یہی تھی کہ سکول میں اب اس کی جسامت

کا یونیفارم نہیں تھا۔سکول کی قابل نرس نے وہ دیکھ لیا تھا جسے پٹونیہ آنٹی کی نظریں دیکھتے ہوئے بھی دیکھنے سے انکار کر رہی تھیں۔ حالانکہ ان کی آنکھیں اس قدر تیز تھیں کہ وہ اپنی چمکتی دمکتی دیواروں پر انگلیوں کے نشان فوراً دیکھ لیتی تھیں اور اپنے اردگرد کے پڑوسی گھروں میں آنے جانے والوں پر پوری نظر رکھتی تھیں۔سکول نرس نے دوٹوک الفاظ میں لکھا تھا کہ ڈڈلی کو اب مقوی اور مرغن غذاؤں کی قطعی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اس کا ڈیل ڈول اور وزن تو اب کسی چھوٹی وہیل مچھلی کے برابر ہو چکا ہے۔

اس بات پر کافی کہرام مچا اور زوردار بحث بھی ہوئی، جس سے ہیری کے بیڈروم کا فرش تک ہلنے لگا تھا۔ پٹونیہ آنٹی کے کافی آنسو بہنے کے بعد بالآخر ڈڈلی کے وزن کم کرنے کا پلان وجود میں آ ہی گیا۔سملٹنگ سکول کی نرس نے ڈڈلی کیلئے جو ڈائٹنگ پروگرام تشکیل دیا تھا، اس چارٹ کو باورچی خانے کی فریج پر ٹیپ سے چپکا دیا گیا تھا۔صرف یہی نہیں......فریج میں موجود ڈڈلی کی تمام پسندیدہ اشیاء کو بھی ہٹا دیا گیا تھا۔جن میں سافٹ ڈرنکس، کوک مشروبات، کیک، چاکلیٹ اور برگرز وغیرہ شامل تھے۔ان کی جگہ پر ترش پھل، کچی سبزیاں اور ایسی ہی چیزیں بھر دی گئی تھیں جنہیں ورنن انکل 'خرگوش کی غذا' کہتے تھے۔ڈڈلی کو خوش کرنے کیلئے پٹونیہ آنٹی نے اعلان کیا تھا کہ اب پورے گھر کو اسی ڈائٹنگ چارٹ کے مطابق ہی کھانا ملے گا۔انہوں نے ہیری کی طرف کٹے ہوئے چکوترے کا ایک چوتھائی حصہ بڑھا دیا۔ ہیری نے دیکھا کہ اس کا ٹکڑا، ڈڈلی کے ٹکڑے سے کافی چھوٹا تھا۔ پٹونیہ آنٹی کی رائے میں ڈڈلی کا حوصلہ بڑھانے کیلئے یہ سب سے اچھا طریقہ تھا کہ اسے ہیری کے مقابلے میں زیادہ کھانے کو ملے۔

لیکن پٹونیہ آنٹی یہ نہیں جانتی تھیں کہ ہیری کے پلنگ کے نیچے اکھڑے ہوئے تختے کے نیچے کیا کچھ چھپا ہوا تھا؟ انہیں رتی بھر خبر نہیں تھی کہ ہیری ان کے ڈائٹنگ چارٹ پر بالکل عمل درآمد نہیں کر رہا تھا۔جس وقت ہیری کو یہ معلوم ہوا کہ اسے اس بار گرمیوں کی تعطیلات میں گاجر مولی کھا کر زندہ رہنا پڑے گا اس نے فوراً ہیڈوگ کو اپنے دوستوں کے پاس بھیج کر مدد طلب کی اور پھر انہوں نے اس کا بھرپور ساتھ دیا۔ ہرمائنی کے گھر سے ہیڈوگ ایک بڑا صندوقچہ لے کر آئی جس میں بغیر چینی کی ڈبل روٹی کے ڈھیر سارے سنیکس تھے (ہرمائنی کے ماں باپ دانتوں کے ڈاکٹر تھے) ہوگورٹس کی چابیوں کے چوکیدار ہیگرڈ نے گھر پر بنائے پتھریلے کیک کا پورا تھیلا بھیجا تھا۔ (لیکن ہیری نے انہیں چھوا تک نہیں تھا کیونکہ ہیگرڈ کی پکوائی کی مہارت کے بارے میں اس کی زیادہ اچھی رائے نہیں تھی) مسز ویزلی نے اپنے خاندانی الو ایرل کے ساتھ ایک بڑا فروٹ کیک اور پیٹیس بھیجے تھے۔ بڑے اور کمزور طبع کے ایرل کو اس سفر کی تھکاوٹ اتارنے میں پورے پانچ دن لگے تھے۔ ہیری کی سالگرہ کے موقع پر (جسے ڈرسلی گھرانا پوری طرح بھلا چکا تھا) چار بہترین سالگرہ کیک ملے تھے جو رون، ہرمائنی، ہیگرڈ اور سیریس نے بھیجے تھے۔ ہیری کے پاس اب بھی ان میں سے دو کیک بچے تھے، اس لئے وہ شکایت کئے بنا خاموشی سے چکوترے کے ٹکڑے کھاتا رہا۔وہ اچھی طرح سے جانتا تھا کہ اپنے کمرے میں جانے کے بعد وہ ڈٹ کر ناشتہ کر سکتا ہے۔

ورنن انکل نے اخبار ایک طرف رکھا اور اپنے چکوترے کے چوتھائی حصے کو بڑے تعجب سے دیکھا۔انہوں نے شکایتی انداز میں

پٹونیہ آنٹی سے پوچھا۔ ’’بس اتنا ہی......؟‘‘

پٹونیہ آنٹی نے انہیں گھور کر دیکھا اور پھر ڈڈلی کی طرف اشارہ کیا جو اپنے چکوترے کا ٹکڑا ختم کر چکا تھا اور اپنی چھوٹی چھوٹی آنکھوں سے ہیری کے ٹکڑے کو حسرت بھری نظروں سے ٹکٹکی لگا کر دیکھ رہا تھا۔ ورنن انکل نے زوردار آہ بھری جس سے ان کی بڑی اور گھنی مونچھ ہل کر رہ گئی۔ اس کے بعد انہوں نے اپنا چمچہ اُٹھایا۔

اسی وقت بیرونی دروازے کی گھنٹی جھنجھنا اُٹھی۔ ورنن انکل کرسی سے اُٹھ کر ہال کی طرف چل دیئے۔ پٹونیہ آنٹی کی توجہ کیتلی کی طرف مبذول ہوئی تو موقعہ کا فائدہ اُٹھا کر ڈڈلی نے ایک ہی جھٹکے میں ورنن انکل کا بچا ہوا چکوترا اُڑا لیا۔

ہیری نے سنا کہ کوئی دروازے پر ہنس رہا تھا اور ورنن انکل روکھے پن سے اس کی بات کا جواب دے رہے تھے۔ پھر بیرونی دروازہ بند ہونے کی آواز آئی۔ کچھ ہی پل بعد ہال کمرے میں کاغذ پھٹنے کی آواز سنائی دی۔ پٹونیہ آنٹی نے کیتلی میز پر رکھ دی اور تجسس سے انتظار کرنے لگیں کہ ورنن انکل کیا لے کر آ رہے ہیں؟ انہیں زیادہ دیر انتظار نہیں کرنا پڑا۔ ایک منٹ بعد ہی ورنن انکل لوٹ آئے۔ وہ بہت آگ بگولا دکھائی دے رہے تھے۔

’’تم ڈرائنگ روم میں آؤ......ابھی!‘‘ انہوں نے ہیری کو گھورتے ہوئے کہا۔

ہیری اس بات پر حیران تھا کہ اس بار اس سے کون سی غلطی ہوگئی؟ بہرحال وہ اُٹھ کر کھڑا ہوا اور ورنن انکل کے پیچھے پیچھے باورچی خانے سے نکل کر ڈرائنگ روم میں پہنچ گیا۔ ورنن انکل نے دروازے کو تیزی سے بند کر دیا۔

’’تو......‘‘ انہوں نے تیزی سے آتشدان کی طرف جاتے ہوئے ہیری سے کہا، جیسے وہ اسے گرفتار کرنے کا حکم سنانے والے ہوں۔

ہیری کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ کھل کر ان سے پوچھے کہ ’تو کیا......؟‘ لیکن اسے ورنن انکل کے غصے کو صبح ہی صبح بیدار کرنا مناسب نہیں لگا۔ خاص طور پر اس وقت جب وہ کم کھانا ملنے کے باعث پہلے ہی شدید تناؤ کا شکار تھا۔ اس لئے وہ اپنے چہرے پر کچھ نہ جاننے والی حیرانگی طاری کر کے محض انہیں دیکھتا رہا۔

’’یہ ابھی ابھی آیا ہے......‘‘ ورنن انکل نے ہیری کی طرف ایک ارغوانی کاغذ لہراتے ہوئے کہا۔ ’’خط ہے......تمہارے بارے میں......‘‘

ہیری کی الجھن بڑھ گئی۔ ورنن انکل کو اس کے بارے میں کون خط لکھ سکتا تھا؟ اس کا ایسا کون سا جاننے والا تھا جو ڈاکیے کے ذریعے اسے خط بھیجے گا؟

ورنن انکل نے ہیری کو غصے سے گھورا اور پھر زور زور سے خط پڑھنے لگے۔

**مسٹر اینڈ مسز ڈرسلی!**

*ہمارا کبھی براہ راست تعارف نہیں ہوا ہے، لیکن مجھے یقین ہے کہ ہیری نے آپ کو میرے بیٹے رون کے بارے میں کافی کچھ بتایا ہوگا۔*

*جیسا کہ ہیری نے آپ کو بتایا ہو گا کہ اگلے پیر کی شب کیوڈچ ورلڈ کپ کا فائنل ہونے والا ہے۔ میرے شوہر آرتھر ویزلی، جادوئی کھیل اور تفریح کے محکمے کے ملازمین سے تعلقات کی بدولت فائنل کے ٹکٹ لینے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔*

*مجھے امید ہے کہ آپ ہیری کو ہمارے ساتھ میچ دیکھنے کیلئے جانے کی اجازت دے دیں گے کیونکہ ایسا موقع زندگی میں کبھی کبھار ہی ملتا ہے۔ برطانیہ میں تیس سال بعد ورلڈ کپ ہو رہا ہے اور ٹکٹ بڑی مشکل سے ملے ہیں۔ اگر ہیری گرمیوں کی بچی ہوئی چھٹیاں ہمارے گھر میں گزارے گا تو ہمیں بڑی خوشی ہو گی۔ ہم اسے سکول جانے والی ریل گاڑی میں بحفاظت بٹھا دیں گے۔*

*یہ سب سے اچھا رہے گا کہ آپ اپنا جواب ہیری کو بتا دیں تاکہ وہ مروّجہ طریقے سے ہمیں خبر کر سکے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ماگلو ڈاکیا ہمارے گھر پر آج تک ایسا ایک بھی خط نہیں لایا ہے اور مجھے لگتا ہے اسے یہ پتہ ہی نہیں ہوگا کہ ہمارا گھر کہاں ہے؟*

*ہیری کو جلدی دیکھنے کی امید ہے۔*

*آپ کی ماؤلی ویزلی*

*نوٹ: مجھے امید ہے کہ ہم نے لفافے پر مناسب ٹکٹ لگا دئیے ہوں گے۔*

ورنن انکل نے خط پڑھنا بند کر کے اپنا ہاتھ جیب میں ڈالا اور اس میں سے ایک چیز باہر نکالی۔

''اسے دیکھو......'' وہ گھور کر غراتے ہوئے بولے۔

ان کے ہاتھ میں وہ لفافہ تھا جس میں مسز ویزلی کا خط آیا تھا۔ ہیری زور سے ہنسنے والا تھا لیکن اس نے خود پر بمشکل قابو پایا۔ پورے لفافے پر ڈاک کے ٹکٹ ہی ٹکٹ چسپاں تھے۔ صرف سامنے کی طرف ایک انچ کی جگہ خالی تھی جس میں مسز ویزلی نے چھوٹے چھوٹے الفاظ میں ڈرسلی گھرانے کا پتہ پتہ لکھا ہوا تھا۔

''انہوں نے حسب ضرورت کافی ٹکٹ لگائے تو ہیں۔'' ہیری نے اس طرح کہا جیسے مسز ویزلی جیسی غلطی کوئی بھی کر سکتا تھا۔ ورنن انکل کی آنکھیں غصے سے سرخ ہو گئیں۔

''ڈاکیا بہت حیران تھا۔'' انہوں نے دانت بھینچتے ہوئے کہا۔ ''وہ یہ جاننے کیلئے بے تاب تھا کہ یہ خط کہاں سے آیا ہے، اسی لئے اس نے گھنٹی بجائی تھی۔ اسے یہ بات بڑی عجیب لگ رہی تھی۔''

ھیری کچھ نہیں بولا۔کسی اور کو یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ ورنن انکل زیادہ ٹکٹوں کے بارے میں اتنے پریشان کیوں تھے؟ لیکن ھیری ڈرسلی گھرانے کے ساتھ بہت لمبے عرصے سے رہ رہا تھا اور وہ اچھی طرح سے جانتا تھا کہ یہ لوگ ہر غیر معمولی بات کے بارے میں بہت حساس واقع ہوئے ہیں۔ڈرسلی گھرانے کا سب سے بڑا ڈر یہ تھا کہ کہیں کسی کو یہ پتہ نہ چل جائے ان کا مسز ویزلی جیسے لوگوں کے ساتھ کسی طرح کا تعلق ہے (چاہے وہ تعلق کتنا ہی دور کا کیوں نہ ہو)۔

ورنن انکل اب بھی ھیری کو غصے سے گھور رہے تھے۔ادھر ھیری مطمئن دکھائی دینے کی کوشش کر رہا تھا۔اگر اس نے کوئی احمقانہ بات یا کام نہ کیا تو اسے زندگی کی سب سے مزیدار چیز مل سکتی ہے۔اس نے ورنن انکل کے کچھ کہنے کا انتظار کیا لیکن وہ اسے لگاتار گھورتے ہی رہے۔ ھیری نے خود ہی خاموشی توڑنے کا فیصلہ کیا۔

''تو......میں ان کے گھر رہنے کیلئے جا سکتا ہوں؟'' اس نے پوچھا۔

ورنن انکل کے بڑے بینگنی چہرے پر ایک ہلکی سی تھرتھراہٹ نمودار ہوئی۔ان کی بڑی مونچھیں ہلیں۔ ھیری کو معلوم تھا کہ ان کے دماغ میں اس وقت کیا چل رہا ہوگا؟ وہ جانتا تھا کہ ورنن انکل کی دو سب سے اہم خواہشوں میں کھل کر جنگ ہو رہی ہوگی۔ ھیری کو جانے کی اجازت دینے کا مطلب تھا کہ ھیری کی خواہش کو پورا کر دیا جائے تاکہ اسے خوشی حاصل ہو، اور انکل ورنن گذشتہ تیرہ برس سے اس کی مخالفت میں کاربند رہے تھے۔دوسری طرف ھیری کو گرمیوں کی باقی چھٹیوں میں ویزلی گھرانے میں بھیجنے کا مطلب یہ تھا کہ انہیں امید سے دو ہفتے قبل ہی اس سے چھٹکارا مل جائے گا۔ ورنن انکل ھیری کو اپنے گھر میں رکھنا قطعی طور پر پسند نہیں کرتے تھے۔ سوچنے کا دورانیہ طویل ہونے لگا۔انہوں نے فیصلہ کرنے کیلئے مسز ویزلی کے خط کی طرف دوبارہ توجہ مرتکز کر لی۔

انہوں نے دستخط کو حقارت سے گھورتے ہوئے پوچھا۔''یہ عورت کون ہے؟''

''آپ انہیں دیکھ چکے ہیں۔'' ھیری نے جواب دیا۔''وہ میرے دوست رون کی ممی ہیں۔پچھلے سال کی پڑھائی کے اختتام پر وہ اسے لینے کیلئے ہوگ......سکول کی ٹرین پر آئی تھیں۔''

اس کے منہ سے ہوگورٹس ایکسپریس نکلنے ہی والا تھا۔ بہرحال اس نے خود کو صحیح وقت پر روک لیا تھا کیونکہ اس سے ورنن انکل کا غصہ غیر معمولی طور پر بھڑک جاتا۔ڈرسلی گھرانے میں کوئی بھی ھیری کے سکول کا نام زور سے نہیں لیتا تھا۔

وررن انکل نے اپنے بڑے چہرے کو سکوڑ لیا۔ جیسے وہ کوئی بہت اہم بات یاد کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔

''وہ گول مٹول سی عورت......؟'' انہوں نے آخر کار کہا۔''جس کے سرخ بالوں والے ڈھیر سارے بچے تھے؟''

ھیری کی تیوریاں چڑھ گئیں۔اس نے سوچا کہ ورنن انکل کسی کو گول مٹول کیسے کہہ سکتے ہیں جبکہ ان کا اپنا بیٹا ڈڈلی آخر اس مقام پر پہنچ چکا تھا جس سمت میں وہ تین سال کی عمر سے چل رہا تھا، اب اس کی چوڑائی اس کی لمبائی سے زیادہ ہو چکی تھی۔ورنن انکل دوبارہ خط کی تحریر کو پڑھنے لگے۔

''کیوڈچ!'' انہوں نے دھیرے سے کہا۔'' کیوڈچ...... یہ کیا بلا ہے؟''

ہیری کو دوسری بار اکتاہٹ محسوس ہوئی۔

''ایک کھیل ہے۔'' اس نے روکھے پن سے کہا۔'' جو بہاری ڈنڈوں پر کھیلا جاتا ہے۔''

''ٹھیک ہے......ٹھیک ہے!'' ورنن انکل نے زور سے کہا۔ ہیری کو یہ دیکھ کر سکون ملا کہ اس کے انکل اب کسی قدر دہشت زدہ دکھائی دے رہے تھے۔ یہ صاف دکھائی دے رہا تھا کہ وہ اپنے ڈرائنگ روم میں 'بہاری ڈنڈے' جیسے لفظ کو برداشت نہیں کر پا رہے تھے۔ انہوں نے اپنی دہشت کو چھپانے کیلئے ایک بار پھر خط کو پڑھا۔ ہیری نے ان کے ہونٹوں کی بڑبڑاہٹ سنی جن سے یہ الفاظ نکل رہے تھے کہ آپ اپنا جواب ہیری کو بتا دیں تاکہ وہ مروّجہ طریقے سے ہمیں خبر کر سکے۔'

''مروّجہ طریقے سے ان کا کیا مطلب ہے؟'' انہوں نے پوچھا۔

''جو ہم لوگوں کیلئے رائج کیا گیا ہے۔'' ہیری نے کہا اور اس سے پہلے کہ اس کے انکل اسے روک پاتے اس نے فوراً کہہ ڈالا۔

''الّوؤں کے ذریعے خطوط بھیجنا۔ یہی جادوگروں کا رائج طریقہ ہے۔''

ورنن انکل اتنے غصے میں آ گئے جیسے ہیری نے کوئی بہت ہی گندی بات کہہ دی ہو۔ غصے سے کانپتے ہوئے انہوں نے ڈر کر کھڑکی کی طرف دیکھا جیسے انہیں یہ امید ہو کہ ان کے پڑوسی کانچ پر کان لگا کر ان کی باتیں سن رہے ہوں گے۔

''تمہیں یہ کتنی بار سمجھانا پڑے گا کہ میرے گھر میں کسی طرح کی عجیب بات کا ذکر نہیں ہونا چاہئے؟'' انہوں نے پھڑ پھڑاتے ہوئے ہونٹوں سے کہا۔ ان کے چہرے کا رنگ اب گہرا جامنی ہو گیا تھا۔'' یہ مت بھولو کہ تم یہاں پر جن کپڑوں میں کھڑے ہو وہ پٹونیہ اور میں نے تمہیں دیئے ہیں۔''

''یہ تو ڈڈلی کی اترن ہیں......'' ہیری نے سرد لہجے میں جواب دیا۔ یہ سچ بھی تھا۔ اس وقت وہ جو شرٹ پہنے ہوئے تھا، وہ بہت بڑی تھی، اسے اس کی آستین پانچ بار موڑنا پڑتی تھی تب کہیں جا کر اسے اپنے ہاتھ دکھائی دیتے تھے اور وہ ان کا استعمال کر پاتا تھا۔ اس کی شرٹ اتنی لمبی تھی کہ اس کی بہت بہت چوڑی جینز کے گھٹنوں سے بھی نیچے تک لٹک رہی تھی۔

''میں اس طرح کی بات برداشت نہیں کروں گا لڑکے!'' ورنن انکل نے غصے سے کانپتے ہوئے کہا۔

لیکن ہیری اب ان کے تیور جھیلنے کیلئے تیار نہیں تھا۔ اب وہ دن گزر چکے تھے جب اسے مجبوراً ڈرسلی گھرانے کے ہر احمقانہ حکم کو ماننا پڑتا تھا۔ وہ ڈڈلی کے ڈائٹنگ چارٹ کی پابندی بھی نہیں کر رہا تھا۔ اس نے یہ ٹھان لی تھی کہ ورنن انکل چاہے جو بھی فیصلہ کر لیں، وہ کیوڈچ ورلڈ کپ کا فائنل دیکھنے کیلئے ضرور جائے گا۔

''ٹھیک ہے......تو آپ مجھے ورلڈ کپ کا فائنل دیکھنے کی اجازت نہیں دیں گے۔ کیا میں اب اپنے کمرے میں جا سکتا ہوں، میں اپنے قانونی سرپرست سیریس کو خط لکھنا چاہوں گا۔'' ایک گہری سانس کھینچ کر ہیری بولا۔

اس نے آخر اپنا ترپ کا پتہ چلا دیا تھا۔اس نے جادوئی الفاظ کہہ دیئے تھے،اس نے دیکھا کہ ورنن انکل کے چہرے سے بینگنی رنگ یکدم اُڑ گیا تھا اور وہ بری طرح سے پھینٹے ہوئے کھوئے کی آئس کریم کے رنگ میں بدلنے لگا تھا۔

''تم......تم انہیں خط لکھنا چاہتے ہو؟'' ورنن انکل نے تھوک نگلتے ہوئے پوچھا۔حالانکہ وہ اپنی آواز کو پرسکون رکھنے کی کوشش کر رہے تھے لیکن ان کی چھوٹی چھوٹی آنکھوں کی پتلیاں اچانک ڈر کے مارے پھڑ کنے لگی تھیں۔

''جی ہاں!'' ہیری نے دوٹوک انداز میں کہا۔''میں انہیں کافی عرصے سے خط نہیں لکھ پایا ہوں،آپ جانتے ہیں کہ اگر انہیں میرا خط نہیں ملا تو وہ سوچیں گے کہ مجھے کچھ ہو گیا ہے......''

ہیری ان الفاظ سے برپا ہونے والی کیفیت کا مزہ لینے کیلئے رُک گیا تھا۔اسے معلوم تھا کہ ورنن انکل کے موٹے، کالے اور مانگ نکلے بالوں کے نیچے موجود دماغ،اس وقت کیا سوچ رہا ہوگا۔اگر انہوں نے ہیری کو خط لکھنے نہ دیا تو سیریس یہ سوچے گا کہ ہیری کے ساتھ برا برتاؤ کیا جا رہا ہوگا۔دوسری طرف اگر انہوں نے خط بھیجنے کی اجازت دے دی تو ہیری یقیناً اسے آگاہ کر دے گا کہ وہ لوگ اسے کیوڈچ کپ کا فائنل دیکھنے کیلئے جانے کی اجازت نہیں دے رہے ہیں۔اس طرح سیریس کو پتہ چل جائے گا کہ ہیری کے ساتھ واقعی برا سلوک کیا جا رہا ہے۔ورنن انکل اب ایک کام کر سکتے تھے۔ہیری کو ان کے چہرے پر ان کا فیصلہ اتنا واضح دکھائی دیا جیسے ان کی گھنی مونچھوں والا چہرہ کوئی آئینہ ہو۔ہیری نے اپنی مسکراہٹ روکنے اور اپنے چہرے کو سپاٹ رکھنے کی بھرپور کوشش کی اور پھر......

''اچھا! تو ٹھیک ہے......تم اس گھٹیا......اس بے ہودہ......اس ورلڈ کپ والی چیز میں جا سکتے ہو۔تم ان......ان ویزلی لوگوں سے کہہ دینا کہ وہ تمہیں یہاں سے لے جائیں۔میرے پاس اتنی فرصت نہیں ہے کہ میں تمہیں ملک بھر میں گھما کر وہاں چھوڑنے جا سکوں۔اور تم باقی کی چھٹیاں بھی وہیں گزار سکتے ہو......اور تم اپنے......اپنے قانونی سرپرست کو بھی یہ بات بتا دینا......انہیں بتا دینا......انہیں بتا دینا کہ ہم نے تمہیں جانے کی اجازت دے دی ہے۔''

''ٹھیک ہے......'' ہیری نے خوشی سے جھومتے ہوئے کہا۔

وہ مڑا اور ڈرائنگ روم کے دروازے کی طرف چل دیا۔اس کے دل میں یہ خواہش کروٹیں لے رہی تھی کہ وہ ہوا میں اچھل کر ناچنے لگے۔وہ جا رہا ہے......وہ ویزلی گھرانے کے یہاں رہنے کیلئے جا رہا ہے۔وہ کیوڈچ ورلڈ کپ کا فائنل دیکھنے کیلئے جا رہا ہے......

ہال سے باہر نکلتے وقت وہ ڈڈلی سے ٹکراتے ٹکراتے بچا تھا جو دروازے کی اوٹ میں چھپا ہوا ان کی باتیں سننے کی کوشش کر رہا تھا۔اسے امید تھی کہ ہیری کو جم کر ڈانٹ پڑے گی جسے سن اسے بہت مزہ آئے گا۔بہرحال ہیری کے مسکراتے ہوئے چہرے کو دیکھ کر وہ سٹپٹا سا گیا تھا۔

''کتنا لاجواب ناشتہ ہے نا......؟'' ہیری نے ہنس کر کہا۔''میرا تو پیٹ بھر گیا اور تمہارا؟''

ڈڈلی کے چہرے پر پھیلی ہوئی حیرت دیکھ کر ہیری کو بڑی تسکین ملی اور وہ ہنستے ہوئے ایک ہی بار میں تین تین سیڑھیاں پھلانگتا

ہوا اپنے بیڈ روم کی طرف لپکا۔ بیڈ روم میں پہنچتے ہی اسے ہیڈوگ دکھائی دی جو واپس لوٹ آئی تھی۔ وہ اپنے پنجرے میں بیٹھ کر اپنی بڑی بڑی سرخ آنکھوں سے ہیری کو گھور رہی تھی۔ وہ اپنی چونچ کو اس طرح کٹکٹا رہی تھی جیسے وہ کسی چیز سے چڑ رہی ہو۔ جلدی ہی ہیری کو پتہ چل گیا کہ وہ کس بات سے چڑ رہی تھی۔

''اووَچ......'' ہیری کے منہ سے بے اختیار نکلا۔

ایک چھوٹی، بھوری اور ٹینس بال جتنی چیز ہیری کے سر ٹکرائی۔ ہیری اپنے سر کو بری طرح مسلنے لگا۔ اس نے دیکھا کہ ٹکرانے والی چیز کچھ اور نہیں ایک ننھا سا الّو تھا۔ وہ عجیب نظروں سے اس کی طرف دیکھنے لگا۔ وہ اتنا چھوٹا تھا کہ اس کی مٹھی میں سما سکتا تھا۔ وہ کسی پٹاخے کی طرح مست ہو کر پورے کمرے کے چکر کاٹنے میں مشغول تھا۔ اسی لمحے ہیری کو احساس ہوا کہ اس الّو نے اس کے پاؤں کی طرف کوئی چیز پھینکی تھی جو اس کے پاؤں پر اب بھی پڑی ہوئی تھی۔ ہیری نے نیچے دیکھا تو ایک لفافہ دکھائی دیا۔ وہ نیچے جھکا اور اس نے لفافہ اُٹھا لیا۔ وہ لکھائی کی بناوٹ سے فوراً پہچان گیا کہ وہ خط رون کی طرف سے تھا۔ ہیری نے لفافہ چاک کیا اور چرمئی کاغذ باہر کھینچ کر اسے پڑھنے لگا۔

*ہیری! ڈیڈی کو ٹکٹ مل گئے ہیں۔ آئرلینڈ اور بلغاریہ کا میچ، پیر کی رات کو ہے، ممی ماگلوؤں کو خط لکھ رہی ہیں تاکہ تمہیں ہمارے یہاں رہنے کے لئے بلا سکیں۔ انہیں شاید ممی کا خط مل چکا ہو گا۔ لیکن مجھے نہیں معلوم کہ ماگلوؤں کی ڈاک کتنی دیر میں پہنچتی ہے۔ اس لئے میں سوچا کہ میں پگ کے ہاتھ خبر بھیج دوں۔*

ہیری نے رُک کر 'پگ' کے لفظ کو گھور کر دیکھا اور پھر سر اُٹھا کر اس ننھے سے الّو پر نظر ڈالی جو چھت پر لگے لیمپ بورڈ کے چاروں طرف گھوم رہا تھا۔ وہ کہیں سے بھی پگ جیسا نہیں لگ رہا تھا۔ شاید اسے رون کی لکھائی ٹھیک سے سمجھ نہیں آئی ہو گی۔ خط میں آگے تحریر تھا۔

*ماگلوؤں کو اچھا لگے یا نہ لگے، ہم تمہیں لینے آ رہے ہیں۔ تم ورلڈ کپ کے فائنل کا موقع کیسے چھوڑ سکتے ہو؟ ممی ڈیڈی کا کہنا ہے کہ پہلے اجازت طلب کرنے کی اداکاری کرنا اچھا رہے گا۔ اگر وہ ہاں کہہ دیں تو پگ کو جواب دے کر فوراً بھیج دینا۔ ہم تمہیں اتوار کو پانچ بجے لینے آ جائیں گے۔ اگر وہ انکار کریں تو بھی تم پگ کے ذریعے جواب فوراً ارسال کر دینا۔ ہم تمہیں لینے کیلئے اتوار کو پانچ بجے آجائیں گے۔*

*ہرمائنی آج دوپہر کو آ رہی ہے۔ پرسی کو محکمہ وزارت جادو میں بین الاقوامی جادوئی تعلقات عامہ کے شعبے میں ملازمت مل گئی ہے۔ یہاں پہنچنے کے بعد اس کے سامنے غیر ملکی جادوئی تعلقات عامہ کے بارے میں کوئی بات مت چھیڑنا۔ ورنہ وہ تمہارا دماغ چاٹ کر بے زار کر دے گا۔*

*جلدی ملاقات ہو گی۔ رون*

''پرسکون ہو جاؤ......'' ہیری نے کہا جب ننھا الّو اس کے سر پر منڈلانے لگا۔ وہ چیخ چیخ کر چیں چیں کر رہا تھا۔ ہیری کو لگا کہ شاید وہ اس بات پر فخر کر رہا تھا کہ اس نے صحیح شخص تک خط پہنچا دیا تھا۔ ''یہاں آؤ......اور میرا جواب لے جاؤ۔''

الّو اتر کر ہیڈوگ کے پنجرے کے اوپر بیٹھ گیا۔ ہیڈوگ نے اسے غصے سے یوں دیکھا جیسے وہ کہہ رہی ہو کہ ذرا اور پاس آنے کی ہمت تو دکھاؤ۔ ہیری نے عقابی پنکھ والا قلم اُٹھایا اور نئے چرمئی کاغذ پر خط لکھنے لگا۔

*رون! سب کچھ ٹھیک ہے۔ ماگلوؤں نے جانے کی اجازت دے دی ہے۔ کل پانچ بجے ملاقات ہو گی۔ مجھ سے مزید صبر نہیں ہو رہا ہے۔ ہیری*

اس نے خط کو موڑ کر بہت چھوٹا کر دیا اور ننھے الّو کے پیر سے باندھنے لگا۔ اسے اس کام میں بڑی دقت پیش آ رہی تھی کیونکہ ننھا الّو غیر معمولی طور پر ادھر ادھر پھدک رہا تھا۔ جس پل خط بندھ گیا، الّو اُڑ کر کھڑکی سے باہر نکلا اور پل بھر میں نظروں سے اوجھل ہو گیا۔

ہیری ہیڈوگ کی طرف مڑا۔

''لمبے سفر پر جانے کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟'' ہیری نے پوچھا۔

ہیڈوگ نے باوقار انداز میں آواز بلند کی۔

''تم یہ خط سیریس تک لے جاؤ گی؟'' اس نے اپنا خط اُٹھاتے ہوئے کہا۔ ''لیکن ذرا ٹھہرو...... مجھے اس میں کچھ اور لکھنا ہے۔''

اس نے دوبارہ چرمئی کاغذ کھولا اور جلدی سے کچھ نئی سطریں اس میں اضافہ کیں۔

*اگر تم مجھے خط لکھو تو میرے دوست رون کے گھر پر بھیجنا۔ گرمیوں کی بقیہ چھٹیاں میں وہیں پر گزاروں گا۔ اس کے ڈیڈی کیوڈچ ورلڈ کپ کے ٹکٹ لے آئے ہیں۔*

پھر ہیری نے ہیڈوگ کے پیر میں خط باندھا۔ وہ بالکل سیدھی اور خاموش کھڑی رہی جیسے یہ بتانا چاہ رہی ہو کہ خط پہنچانے والے الّو کو کس طرح کے اخلاق کا مظاہرہ کرنا چاہئے؟

''اب تم واپس لوٹو گی تو میں رون کے گھر میں ملوں گا......ٹھیک ہے!'' ہیری نے بتایا۔

ہیڈوگ نے پیار سے اس کی انگلی پر چونچ ماری۔ اس کے بعد وہ اپنے بڑے پنکھ پھیلا کر کھلی کھڑکی سے باہر اُڑ گئی۔

ہیری نے اسے اوجھل ہوتے دیکھا اور پھر رینگ کر اپنے پلنگ کے نیچے گھس گیا۔ اس نے فرش کے اکھڑے ہوئے تختے کو ہٹایا اور اس کے نیچے والے خلا میں سے سالگرہ کیک کا ایک بڑا ٹکڑا باہر نکالا۔ وہ فرش پر بیٹھ کر اسے کھانے لگا اور لذت بھرے ذائقے کا لطف اُٹھانے لگا۔ کھانے کا مزہ اب تو اور بھی دوبالا ہو گیا تھا۔ کیوڈچ ورلڈ کپ کا فائنل......رون کے یہاں بقیہ چھٹیاں......شرارتیں، دوستوں کے سنگ......اس کے انگ انگ سے مستی پھوٹ رہی تھی۔ اس کے پاس کیک تھا جبکہ ڈڈلی کے پاس چکوترے کے ترش

ٹکڑے کے سوا اور کچھ نہیں تھا۔ گرمیوں کا سہانا دن تھا، وہ کل پرائیویٹ ڈرائیو کو خیر باد کہنے والا تھا۔ اس کے زخم کا نشان ایک بار پھر معمول کے مطابق ہو چکا تھا۔ کسی درد یا تکلیف کا احساس نہیں تھا۔ من میں سرشاری چھائی ہوئی تھی کہ وہ کیوڈچ ورلڈ کپ کا فائنل دیکھنے جا رہا تھا۔ اس وقت اس کی حالت ایسی تھی کہ کوئی بھی الجھن اسے پریشان نہیں کر سکتی تھی...... چاہے وہ لارڈ والڈی مورٹ کی ہی کیوں نہ ہو!

☆☆☆☆

چوتھا باب

# بھٹ میں واپسی

اگلے دن دو پہر بارہ بجے تک ہیری نے سکول کا اپنا سارا چھٹیوں کا کام مکمل کرلیا اور پھر وہ اپنے سکول کے سامان کو سمیٹنے لگا۔ اس کا صندوق بھر گیا تھا۔ اس کی سب سے قیمتی چیزیں بھی صندوق میں پہنچ گئی تھیں۔ ان میں غیبی چوغہ، جو اسے اپنے والد کی طرف سے وراثت میں ملا تھا۔ بہاری ڈنڈا فائر بولٹ، جو اسے سیریس نے بھیجا تھا۔ ہوگورٹس کا خفیہ جادوئی نقشہ، جو اسے گذشتہ سال فریڈ اور جارج ویزلی نے دیا تھا، اور دوسری چیزیں شامل تھیں۔ اس نے اپنے پلنگ کے نیچے والے فرش کے اکھڑے ہوئے تختے کے تلے خفیہ خانے میں چھپایا گیا سارا سامان نکال لیا تھا۔ جس میں کھانے کی اشیاء اور سالگرہ کیک شامل تھے۔ اس نے بیڈروم کے ہر کونے میں جھانک کر جائزہ لیا تھا کہ کہیں کوئی چیز رہ نہ گئی ہو۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ جادوئی کلمات کی کوئی کتاب یا پنکھ والا قلم وہاں رہ جائے۔ اس نے دیوار پر لٹکا ہوا کیلنڈر بھی اتار کر صندوق میں رکھ لیا تھا جس پر پندرہ اگست تک کی تاریخیں کٹی ہوئی تھی۔ یہ کیلنڈر اسے ہوگورٹس لوٹنے کے بقیہ دنوں سے آگاہ رکھتا تھا۔ جب اسے پورا اطمینان ہوگیا کہ کچھ باقی نہیں رہ گیا تو وہ بستر پر دھم سے بیٹھ گیا۔

پرائیویٹ ڈرائیو کے مکان نمبر چار کا ماحول خاصا تناؤ بھرا تھا۔ ڈرسلی گھرانے کے افراد اس وجہ سے شدید دباؤ کے شکار اور چڑ چڑے دکھائی دے رہے تھے کہ آج ان کے گھر میں جادوگر آنے والے تھے۔ جب ہیری نے ورنن انکل کو بتایا کہ ویزلی گھرانے کے لوگ پانچ بجے آئیں گے تو وہ کافی دہشت زدہ دکھائی دینے لگے تھے۔

''امید ہے کہ تم نے انہیں درست کپڑے پہننے کیلئے کہہ دیا ہوگا۔ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ تمہاری طرح کے لوگ کیسے کپڑے پہنتے ہیں؟ میں تو بس اتنا کہنا چاہتا ہوں ہوں کہ ان میں معمول کے مطابق کپڑے پہننے کی تمیز ہونا چاہئے......'' ورنن انکل غراتے ہوئے بولے۔

ہیری کو بھی ہلکا سا خوف محسوس ہونے لگا۔ اس نے مسٹر اور مسز ویزلی کو شاید ہی کبھی ایسے کپڑے پہنے دیکھا تھا جنہیں ڈرسلی گھرانا 'مہذب' کہہ سکے۔ ان کے بچے چھٹیوں میں ماگلوؤں والے کپڑے پہنتے تھے لیکن مسٹر اور مسز ویزلی عام طور پر بھی لمبے چوغے میں ہی ملبوس دکھائی دیتے تھے۔ جو تھوڑے پرانے اور گھسے پٹے ہوتے تھے۔ ہیری کو اس بات کی پریشانی نہیں تھی کہ پڑوسی کیا کہیں گے؟

لیکن اسے اس بات کی فکر ضرور تھی کہ اگر ویزلی افراد ڈھنگ کے کپڑوں میں نہ آئے تو ڈرسلی گھرانا ان کے ساتھ کتنی بدتمیزی کے ساتھ پیش آئے گا؟

ورنن انکل نے اس موقعہ کیلئے اپنا سب سے عمدہ اور قیمتی سوٹ زیب تن کر رکھا تھا۔ کچھ لوگوں کو شاید یہ استقبال کی علامت محسوس ہوتا مگر ہیری بخوبی جانتا تھا کہ ورنن انکل نے ایسا صرف اس لئے کیا تھا تاکہ وہ نفیس، دولتمند اور رعب دار شخصیت کی عکاسی کر سکیں۔ دوسری طرف ڈڈلی کسی قدر سہا اور سمٹا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ اس کی وجہ وزن کم کرنے کا پروگرام نہیں تھا بلکہ ڈر تھا...... جب پچھلی مرتبہ ڈڈلی کا ایک بھاری بھرکم دیوہیکل جادوگر سے پالا پڑا تھا تو اس کی پیٹھ کے نیچے ایک ننھی منی دُم نکل آئی تھی۔ جسے ختم کرنے کیلئے ورنن انکل اور پتونیہ آنٹی کو لندن کے ایک نجی ہسپتال میں جانا پڑا اور ان کے کافی پیسے اس آپریشن میں خرچ ہو گئے تھے۔ اس لئے اس وقت تعجب کی کوئی بات نہیں تھی کہ ڈڈلی بار بار گھبراہٹ میں اپنے ہاتھ اپنے کولہوں پر رکھ رہا تھا۔ وہ پریشانی کے عالم میں ایک کمرے سے دوسرے کمرے میں جاتے ہوئے سیدھا چلنے کے بجائے ترچھا ہو کر چل رہا تھا تاکہ دشمن اس کی پیٹھ پر دوبارہ وار نہ کر سکے۔

دوپہر کے کھانے کے دوران قریباً خاموشی چھائی رہی۔ ڈڈلی نے کھانے کے وقت بھی کوئی ہلا گلا نہیں مچایا حالانکہ کھانے میں صرف پنیر کے کترن اور سلاد کے پتے ہی تھے۔ پتونیہ آنٹی کی تو بھوک ہی اُڑ گئی تھی، انہوں نے کچھ بھی نہیں کھایا تھا۔ ان کے ہاتھ بندھے ہوئے اور ہونٹ بھنچے ہوئے تھے اور وہ اپنی زبان چوس رہی تھیں۔ یقین کرو کہ غصے کی اس لہر کو روکنے کی کوشش کر رہی تھیں جسے وہ کسی بھی پل ہیری کی طرف موڑنا چاہتی تھیں۔

''وہ لوگ کار سے آئیں گے...... ہے نا؟'' ورنن انکل نے میز کی دوسری طرف سے گرجتے ہوئے پوچھا۔

''ار......'' ہیری گڑبڑا سا گیا۔

اس نے اس بارے میں تو سوچا ہی نہیں تھا۔ ویزلی گھرانے کے افراد اسے لینے کیسے آئیں گے؟ ان کے پاس اب کار نہیں تھی۔ پہلے ان کے پاس ایک پرانی فورڈ انگلیا کار تھی لیکن اس وقت تو وہ کار ہوگورٹس کے تاریک جنگل میں کہیں بھٹک رہی تھی۔ ویسے گذشتہ سال انہیں سٹیشن چھوڑنے کیلئے مسٹر ویزلی نے محکمہ وزارت جادو کی کاریں ادھار لے لی تھیں۔ شاید آج بھی وہ ایسا ہی کریں گے؟

''ایسا ہی لگتا ہے......'' ہیری نے جواب دیا۔

ورنن انکل اپنی مونچھ ہلاتے ہوئے مسکرائے۔ عام طور پر وہ یقیناً یہی سوال کرتے کہ مسٹر ویزلی کے پاس کون سی کار ہے؟ وہ لوگوں کی حیثیت کا تعین اس بات سے کرتے تھے کہ ان کی کاریں کتنی بڑی اور قیمتی ہیں۔ لیکن ہیری کو یقین تھا کہ مسٹر ویزلی کے پاس اگر فراری کار بھی ہوتی تب بھی ورنن انکل انہیں پسند نہیں کرتے۔

ہیری نے دوپہر کا زیادہ وقت اپنے بیڈروم میں ہی گزارا۔ اس سے یہ برداشت نہیں ہو رہا تھا کہ پتونیہ آنٹی ہر کچھ سیکنڈ بعد جالی دار پردوں کے بیچ میں سے جھانکیں جیسے انہوں نے کسی مفرور جنگلی گینڈے کے بارے میں خبردار رہنے کی خبر سن رکھی ہو۔ آخر کار پونے

پانچ بجے ہیری سیڑھیاں اتر کر نیچے ڈرائنگ روم میں پہنچ گیا۔

پٹونیہ آنٹی صوفے کے کشن درست کر رہی تھیں۔ ورنن انکل اخبار پڑھنے کا ڈھونگ رچا رہے تھے لیکن ان کی چھوٹی آنکھوں کی پتلیاں ہل نہیں رہی تھیں۔ ہیری کو پورا یقین تھا کہ دراصل کان لگا کر کار کے انجن کی آواز کا انتظار کر رہے تھے۔ ڈڈلی کرسی میں دھنسا ہوا تھا۔ اس کے موٹے ہاتھ اب بھی کولہوں کے نیچے دبے ہوئے تھے۔ ایسا لگتا تھا کہ وہ اپنے کولہوؤں کو کس کر پکڑے ہوئے تھا۔ ہیری کے ضبط کا دامن چھوٹ رہا تھا۔ ڈرائنگ روم کا ماحول بے حد اضطرابی تھا۔ وہ وہاں سے نکل کر ہال کی سیڑھیوں پر بیٹھ کر انتظار کرنے لگا۔ اس کی آنکھیں گھڑی پر ٹکی ہوئی تھیں۔ اس کے من میں عجیب سا جوش اور گھبراہٹ کی آمیزش رچی ہوئی تھی جس کی وجہ سے اسے دل کی بے ترتیب دھڑکنیں صاف سنائی دے رہی تھیں۔

لیکن پانچ بجے کا وقت آیا اور گزر گیا۔ ورنن انکل کو بھاری بھر کم سوٹ میں تھوڑا پسینہ آنے لگا۔ انہوں نے اُٹھ کر کمرے کا بیرونی دروازہ کھولا اور خالی سڑک پر دور تک جھانکا۔ پھر اپنا سر تیزی سے اندر کر لیا۔

''انہیں دیر ہوگئی ہے......!'' انہوں نے ہیری کو گھورتے ہوئے پوچھا۔

''میں جانتا ہوں۔'' ہیری نے جواب دیا۔ ''شاید ٹریفک میں پھنس گئے ہوں گے یا ایسی ہی کوئی اور بات ہوئی ہوگی......''

پانچ بج کر دس منٹ...... پھر پانچ بج کر پندرہ منٹ...... اب ہیری کو بھی پریشانی ہونے لگی تھی۔ سیڑھیوں پر بیٹھنا اب محال ہوتا جا رہا تھا۔ ساڑھے پانچ بجے اسے ڈرائنگ روم میں ورنن انکل اور پٹونیہ آنٹی کی تناؤ بھری آوازیں سنائی دیں۔

''ذرا بھی پرواہ نہیں ہے......''

''اگر ہمیں کوئی اور کام ہوتا تو......''

''شاید وہ سوچ رہے ہوں گے کہ اگر وہ دیر سے جائیں گے تو ہم انہیں ڈنر کیلئے روک لیں گے......'' پٹونیہ آنٹی نے قیاس آرائی کی۔

''ہم انہیں ہرگز نہیں روکیں گے۔'' ورنن انکل نے فیصلہ کن لہجے میں گرج کر کہا۔ ان کی آواز سن کر ہیری کو لگا کہ وہ ڈرائنگ روم میں بے چینی سے ٹہلنا شروع ہو گئے تھے۔ ''وہ لڑکے کو لے کر فوراً یہاں سے دفع ہو جائیں، بشرطیکہ وہ آ رہے ہوں۔ شاید انہیں دن سمجھنے میں غلطی ہوگئی ہو۔ مجھے لگتا ہے کہ ان جیسے لوگوں کو وقت کی پابندی کرنے اور وقت ہر کام کرنے کی عادت ہی نہیں ہوتی ہوگی یا پھر ان کی کھٹارا کار راستے میں جواب دے گئی ہوگی......اووووووووہہہہ!''

ہیری یکدم اچھل پڑا۔ ڈرائنگ روم کے دروازے کی دوسری طرف سے ڈرسلی افراد کے دہشت سے دوڑنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ اگلے ہی لمحے ڈڈلی ہانپتا ہوا ہال میں داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر ہوائیاں اُڑ رہی تھیں۔

''کیا ہوا؟'' ہیری نے جلدی سے پوچھا۔ ''آخر معاملہ کیا ہے......؟''

لیکن ڈڈلی کے منہ سے الفاظ ہی نہیں نکل رہے تھے۔ اس کے ہاتھ اب بھی اپنے کولہوں پر جمے ہوئے تھے۔ وہ تیزی سے بھاگتا ہوا باورچی خانے کی طرف چلا گیا۔ ہیری جلدی سے ڈرائنگ روم میں پہنچا۔

ڈرائنگ روم کی ایک دیوار کے پیچھے سے زوردار دھماکے اور کھروچنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ اس دیوار کے نچلے حصے میں بجلی کا بڑا ہیٹر نصب تھا۔ ڈرائنگ روم میں موجود سب لوگ عجیب نظروں سے الیکٹرک ہیٹر کی طرف دیکھ رہے تھے۔

''یہ کیا ہو رہا ہے؟'' پیٹونیہ آنٹی نے کانپتے ہوئے پوچھا۔ وہ دیوار سے چپک کر الیکٹرک ہیٹر کو گھور رہی تھیں۔ ''کیا ہو رہا ہے ......ورنن؟''

لیکن یہ سلسلہ زیادہ دیر تک نہ چل پایا۔ بجلی کے ہیٹر کے عقب سے چند آواز سنائی دے رہی تھیں۔ ہیری نے آواز پہچان لی تھی۔

''اووچ......نہیں فریڈ...... واپس لوٹ جاؤ۔ کوئی غلطی ہوگئی ہے۔ جارج کو منع کر دو کہ وہ یہاں نہ آئے......اووچ! جارج نہیں...... یہاں جگہ نہیں ہے۔ جلدی سے لوٹ جاؤ اور رون کو بتا دو۔''

''شاید ہیری کو ہماری آوازیں سنائی دے جائیں...... ڈیڈی......شاید وہ ہمیں باہر نکال سکتا ہو۔'' اسی لمحے الیکٹرک ہیٹر کے عقب میں زوردار گھونسے برسنے جیسی آواز سنائی دیں۔

''ہیری!......ہیری......کیا تم ہماری آواز سنائی دے رہی ہے؟''

انکل ورنن غصیلے بھیڑیئے کی مانند ہیری کی طرف گھوم گئے۔

''یہ کیا ہے......؟'' وہ گرجے۔ ''یہ سب کیا ہو رہا ہے......؟''

''وو......وہ......سفوفِ انتقال کے ذریعے آئے ہیں۔'' ہیری جلدی سے بولا۔ وہ اپنی ہنسی کو قابو میں رکھنے کی بھرپور کوشش کر رہا تھا۔ ''وہ آگ کے ذریعے سفر کر کے آئے ہیں...... دِقت صرف اتنی ہے کہ آپ نے یہاں موجود آتشدان بند کروا ڈالا ہے اس کے آگے الیکٹرک ہیٹر نصب کروا دیا ہے......ذرا ٹھہریئے......''

وہ بجلی کے ہیٹر کے پاس گیا اور بیٹھ کر اس کی پٹیوں کے قریب منہ لے جا کر زور سے بولا۔

''مسٹر ویزلی!......کیا آپ میری آواز سن سکتے ہیں؟''

مکوں کی آواز بند ہوگئی۔ اندر سے کوئی بولا۔ ''ششش...... چپ رہو۔''

''مسٹر ویزلی! میں ہیری ہوں...... یہ آتشدان بند کر دیا گیا ہے۔ آپ یہاں سے باہر نہیں آپائیں گے۔'' ہیری جلدی سے بولا۔

''اوہ!'' مسٹر ویزلی کی آواز سنائی دی۔ ''آخر کوئی اپنا آتشدان کیوں بند کروائے گا؟''

''ان کے پاس بجلی سے چلنے والا آتشدان ہے......'' ہیری نے سمجھانے کی کوشش کی۔

''واقعی......'' مسٹر ویزلی کی جوش بھری آواز آئی۔ ''تم نے کیا کہا؟......بجلی......یعنی پلگ والا آتشدان...... مجھے وہ آتشدان

دیکھنا ہوگا......ٹھیک ہے کچھ سوچتے ہیں......اووچ......رون!''

اب باقی سب کے ساتھ رون کی آواز بھی آنے لگی۔

''ہم یہاں بند کیوں ہیں؟......کیا کوئی گڑبڑ ہوگئی ہے؟......''

''ارے نہیں رون!'' فریڈ کی چہکتی ہوئی آواز سنائی دی۔ ''ہم یہیں تو پہنچنا چاہتے تھے۔''

''بالکل! یہاں بہت مزہ آرہا ہے......'' جارج نے ہنس کر کہا۔ اس کی آواز تھوڑی دبی ہوئی محسوس ہو رہی تھی جیسے وہ دیوار کے ساتھ پھنس کر کھڑا ہوا ہو۔

''لڑکو......لڑکو! میں سوچنے کی کوشش کر رہا ہوں کہ اب کیا کرنا چاہئے؟ ہاں......ایک ہی طریقہ ہے...... ہیری! تم پیچھے ہٹ جاؤ......''

ہیری اچھل کر صوفے کے قریب پہنچ گیا۔ ٹھیک اسی وقت ورنن انکل آگے بڑھ گئے۔

''ایک منٹ ٹھہرو......'' وہ الیکٹرک ہیٹر کی طرف گرج کر بولے۔ ''آپ کیا کرنا چاہتے ہو؟''

دھڑاک......

بند آتشدان میں ایک زوردار دھماکے کے ساتھ پھٹ گیا۔ دھماکے کے باعث الیکٹرک ہیٹر اُڑتا ہوا کمرے کے دوسرے کونے میں پہنچ گیا تھا۔ ملبے کے غبار کے بیچ میں مسٹر ویزلی نمودار ہوئے۔ پھر فریڈ اور جارج اور آخر میں رون کا چہرہ باہر نکلتا ہوا دکھائی دیا۔ پٹونیہ آنٹی کانپتی ہوئی کافی کی میز سے لڑکھڑا کر گرتی چلی گئیں۔ ورنن انکل نے انہیں فرش پر گرنے سے پہلے ہی تھام لیا تھا اور وہ گم صم انداز میں کھڑے سرخ بالوں والے مسٹر ویزلی کو گھور کر دیکھتے رہ گئے۔ جڑواں بھائی ہونے کی وجہ سے فریڈ اور جارج کے بال ہی نہیں، چہرے بھی ایک جیسے تھے۔

''اب ٹھیک ہے۔'' مسٹر ویزلی اپنے لمبے سبز چوغے سے دھول جھاڑتے ہوئے بولے۔ انہوں نے دھول سے اَٹی عینک کو صاف کر کے آنکھوں پر لگا لیا تھا۔

''اوہ......آپ یقیناً ہیری کے انکل آنٹی ہیں......مل کر خوشی ہوئی۔''

لمبے، دبلے اور گنجے ہوتے ہوئے مسٹر ویزلی نے اپنا ہاتھ پھیلا کر مصافحے کیلئے ورنن انکل کی طرف بڑھے لیکن ورنن انکل کئی قدم پیچھے ہٹ گئے اور اپنے ساتھ پٹونیہ آنٹی کو بھی کھینچ لے گئے۔ انہیں اتنا ہوش نہیں تھا کہ ان کے منہ سے الفاظ نہیں نکل پا رہے تھے۔ سفید دھول نے ان کے سب سے قیمتی سوٹ کا ستیاناس کر ڈالا تھا۔ ان کے بال اور مونچھیں بھی دھول کی وجہ سے سفید دکھائی دے رہی تھیں۔ وہ اپنی عمر سے تیس سال بڑے دکھائی دیئے۔

''اوہ...... ہاں!......اس کے بارے میں معاف کیجئے گا۔'' مسٹر ویزلی نے اپنا ہاتھ نیچے کرتے ہوئے کہا۔ ان کی نظریں ٹوٹی

ہوئی دیوار پر جا ٹھہریں جہاں اب ایک بڑا شگاف دکھائی دے رہا تھا۔ ’’مجھے ذرا بھی اندازہ نہیں تھا...... یہ سب میری غلطی ہے۔ مجھے معلوم ہی نہیں تھا کہ دوسرے سرے سے باہر نہیں نکل پائیں گے۔ ہیری کو لے جانے کے بعد میں آپ کے آتشدان کو فلونیٹ ورک سے جڑوا دوں گا......صرف دو پہر تک کی بات ہے!......ویسے ماگلوؤں کے آتشدان کو فلونیٹ ورک سے جڑوانا غیر قانونی عمل ہے۔ لیکن محکمہ فلو انضباط میں میری پہچان کا ایک جادوگر ہے جو میرے اس کام کی انجام دہی پر کسی قسم کا کوئی ایکشن نہیں لے گا۔ میں اسے لمحہ بھر میں بالکل پہلے جیسا بنا دوں گا...... اس لئے آپ پریشان نہ ہوں۔ فی الوقت میں اس میں آگ جلا لوں تاکہ لڑکے واپس جا سکیں......اس کے بعد میں آپ کا آتش دان ٹھیک کر دوں گا۔‘‘

ہیری شرط لگانے کیلئے تیار تھا کہ ڈرسلی گھرانے کو مسٹر ویزلی کی کوئی بھی بات پلے نہیں پڑی ہوگی۔ وہ ابھی تک مسٹر ویزلی کو گھور کر دیکھ رہے تھے۔ پٹونیہ آنٹی دوبارہ سیدھی کھڑی ہوئی اور ورنن انکل کے پیچھے چھپ گئیں۔

’’ہیلو ہیری!‘‘ مسٹر ویزلی فرحت آمیز لہجے میں بولے۔ ’’کیا تمہارا صندوق تیار ہے؟‘‘

’’ہاں! اوپر رکھا ہوا ہے۔‘‘ ہیری نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

’’صندوق ہم لے آتے ہیں۔‘‘ فریڈ نے فوراً کہا۔ فریڈ اور جارج ہیری کو آنکھ مارتے ہوئے کمرے سے باہر چلے گئے۔ وہ اچھی طرح جانتے تھے کہ ہیری کا بیڈ روم کہاں ہے؟ کیونکہ انہوں نے ایک بار اسے آدھی رات کو وہاں سے نکالا تھا۔ ہیری کو لگا کہ فریڈ اور جارج، ڈڈلی کو دیکھنا چاہتے ہوں گے۔ انہوں نے ہیری سے اس کے بارے میں کافی کچھ سن رکھا تھا۔

’’اچھا......‘‘ مسٹر ویزلی نے ہاتھوں کو تھوڑا لہراتے ہوئے کہا اور بہت بری طرح چھائی ہوئی گہری خاموشی کو توڑنے کی کوشش کی۔ ’’شاندار......واہ......کافی اچھی جگہ ہے......‘‘

عام طور پر بے داغ اور نفیس دکھائی دینے وال ڈرائنگ روم اس وقت دھول اور اینٹوں کے ملبے سے ڈھکا ہوا تھا اس لئے ڈرسلی افراد کو یہ تعریفی کلمات سن کر رتی بھر خوشی نہیں ہوئی تھی۔ ورنن انکل کا چہرہ ایک بار پھر بینگنی ہو گیا اور پٹونیہ آنٹی دوبارہ اپنی زبان چوسنے لگی تھیں۔ بہر حال وہ لوگ اتنے زیادہ خوفزدہ تھے کہ ان کے منہ سے کوئی آواز نہیں نکل پا رہی تھی......

مسٹر ویزلی چاروں طرف نظریں دوڑا رہے تھے۔ انہیں ماگلوؤں کی چیزوں سے خاص دلچسپی تھی۔ ہیری کو لگ رہا تھا کہ ٹیلی ویژن اور ویڈیو ریکارڈر کو چلا کر دیکھنے کیلئے وہ کافی بے تاب ہو رہے ہوں گے۔

’’یہ چیزیں بجلی سے چلتی ہیں...... ہے نا!‘‘ انہوں نے اپنا علم بگھارنے کی کوشش کی۔ ’’آہا مجھے ان کے پلگ دکھائی دے رہے ہیں۔ میں پلگ اکٹھے کرتا ہوں۔‘‘ انہوں نے ورنن انکل سے کہا۔ ’’اور بیٹریاں......! میرے پاس بیٹریوں کا کافی بڑا ذخیرہ ہے۔ میرے اس شوق کی وجہ سے میری بیوی مجھے پاگل سمجھتی ہے لیکن اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا......‘‘

ورنن انکل بھی مسٹر ویزلی کو پاگل ہی سمجھ رہے تھے۔ وہ پٹونیہ آنٹی کو چھپانے کیلئے کسی قدر دائیں طرف کھسک گئے۔ شاید انہیں یہ

لگ رہا ہو کہ مسٹر ویزلی اچانک ان کی طرف دوڑ کر حملہ کر دیں گے۔

اسی وقت ڈڈلی کمرے میں داخل ہوا۔ سیڑھیوں پر ہیری کے صندوق کے گھسٹنے کی آوازیں سن کر وہ ڈر گیا اور باورچی خانے سے بھاگ کر ڈرائنگ روم میں آ گیا تھا۔ وہ پھٹی پھٹی نظروں سے ٹوٹی ہوئی دیوار اور کمرے میں ملبے کا ڈھیر دیکھنے لگا۔ وہ دیوار کے کنارے کنارے چلتا ہوا اپنے ماں باپ کے پیچھے جا کھڑا ہوا۔ وہ مسٹر ویزلی کو مشکوک نظروں سے ٹٹول رہا تھا۔ اس نے اپنے ممی پاپا کے پیچھے چھپنے کی کوشش کی۔ بدقسمتی سے ورنن انکل کا بدن اتنا بڑا نہیں تھا کہ وہ ڈڈلی کو چھپا پائے۔ حالانکہ یہ دبلی پتلی پٹونیہ آنٹی کو چھپانے کیلئے موزوں تھا۔

''اوہ ہیری! یہ تمہارا خالہ زاد بھائی ہے..... ہے نا؟'' مسٹر ویزلی نے کمرے کی گھٹی فضا کو بہتر بنانے کیلئے بات چیت کرنے کیلئے مزید پیش قدمی اختیار کی۔

''جی ہاں! یہ ڈڈلی ہے.....'' ہیری نے مسکرا کر بتایا۔

اس کی اور رون کی نظریں آپس میں ملیں پھر وہ دونوں فوراً دوسری طرف دیکھنے لگے۔ دونوں کو اپنی ہنسی چھپانے میں کافی مشکل پیش آ رہی تھی۔ ان کا دل کر رہا تھا کہ وہ لوٹیاں لگا لگا کر قہقہے لگائیں۔ ڈڈلی ابھی تک دونوں ہاتھوں سے کولہوں کو پکڑے ہوئے تھا، جیسے اسے ان کے فرش پر گر جانے کا خوف لاحق ہو۔ بہرحال! مسٹر ویزلی ڈڈلی کے عجیب رویئے کو دیکھ کر بہت فکرمند ہو گئے۔ جب وہ دوبارہ بولے تو ہیری کو ان کی آواز سے لگا کہ وہ ڈڈلی کو بھی اتنا ہی پاگل سمجھ رہے تھے جتنا کہ ڈرسلی گھرانا انہیں پاگل سمجھ رہا تھا۔ فرق صرف اتنا تھا کہ مسٹر ویزلی کے من میں ڈر نہیں بلکہ ہمدردی کے جذبات تھے۔

''چھٹیاں اچھی بیت رہی ہیں ڈڈلی؟.....'' انہوں نے مشفقانہ لہجے میں پوچھا۔

ڈڈلی نے ہلکی سی آواز نکالتے ہوئے اپنے موٹے کولہوں کو ایک بار پھر ہاتھوں کی گرفت میں جکڑ لیا۔ فریڈ اور جارج ہیری کا صندوق کمرے میں لے آئے تھے۔ انہوں نے اندر آتے وقت چاروں طرف دیکھا۔ اور پھر انہیں ڈڈلی دکھائی دے گیا، انہوں نے اسے پہلی نظر میں پہچان لیا تھا۔ ان کے چہروں پر ایک شرارت بھری مسکراہٹ پھیلتی چلی گئی۔

''ٹھیک ہے۔'' مسٹر ویزلی نے کہا۔ ''تو پھر آگ جلا لیتے ہیں.....''

انہوں نے اپنے چوغے کی آستینیں اوپر چڑھائیں اور اپنی چھڑی نکالی۔ ہیری نے دیکھا کہ پورا ڈرسلی گھرانا ایک ساتھ ہی پیچھے ہٹ کر دیوار سے چپک گیا تھا۔

''آتشتم.....'' مسٹر ویزلی نے اپنی چھڑی دیوار کے شگاف کی طرف کرتے ہوئے کہا۔

پرانے آتشدان میں فوراً آگ کے شعلے بھڑک اُٹھے۔ وہ اتنے اونچے اُٹھ رہے تھے کہ جیسے کئی گھنٹوں سے جل رہے ہوں۔ مسٹر ویزلی نے اپنی جیب میں سے ایک چھوٹی سی تھیلی نکالی اور اس کے اندر سے چٹکی بھر سفوف نکال کر اسے بھڑکتے شعلوں میں پھینک دیا

جو پہلے سے زیادہ اونچے اور سبز رنگ میں بدل گئے تھے۔

''فریڈ پہلے تم جاؤ......'' مسٹر ویزلی نے ہدایت کی۔

''جا رہا ہوں۔'' فریڈ نے کہا۔ ''ارے نہیں......ذرا ٹھہریئے......''

فریڈ کی جیب میں سے ٹافیوں کی تھیلی نکل کر باہر گر گئی تھی۔ اور رنگ برنگی ٹافیاں ہر سمت میں دور دور تک بکھر گئیں۔ موٹی موٹی ٹافیاں جو بہت چمکدار کاغذوں میں لپٹی ہوئی تھیں۔ فریڈ نے جھک کر چاروں طرف گھوم کر اپنی ٹافیاں اکٹھی کیں۔ وہ انہیں واپس اپنی تھیلی میں ٹھونسنے لگا۔ اسی وقت اس نے سر اُٹھا کر ڈرسلی گھرانے کے سہمے ہوئے افراد کی طرف دیکھا اور خوشی سے ہاتھ ہلایا۔ اس کے بعد وہ سیدھا شعلوں میں گھس گیا اور بلند آواز میں بولا۔ ''گھر کی طرف......''

اسی لمحے پٹونیہ آنٹی کے منہ سے کانپتی ہوئی آہ نکلی۔ سانپ جیسی پھنکار کی آواز کے ساتھ فریڈ غائب ہو گیا تھا۔

''جارج......اب تم جاؤ۔'' مسٹر ویزلی نے کہا۔ ''اور ہیری کا صندوق لے جاؤ۔''

ہیری نے صندوق کو آتشدان تک پہنچانے میں جارج کی مدد کی۔ شگاف کے منہ پر صندوق رکھ کر ہیری پیچھے ہٹ گیا تا کہ جارج اسے آسانی سے پکڑ سکے۔ پھر جارج زور سے چلایا۔ ''گھر کی طرف......'' اور وہ بھی غائب ہو گیا۔

''رون اب تم......'' مسٹر ویزلی نے مڑ کر کہا۔

''تھوڑی دیر بعد ملاقات ہوگی۔'' رون نے سہمے ہوئے ڈرسلی گھرانے کو دیکھ کر ہیری سے کہا۔ وہ دھیمے انداز میں مسکرایا اور آگ میں کھڑے ہو کر چلایا۔ ''گھر کی طرف......''

اب صرف ہیری اور مسٹر ویزلی ہی رہ گئے تھے۔

''اچھا......گڈ لک!'' ہیری نے ڈرسلی گھرانے کو کہا اور آگ کی طرف بڑھ گیا۔

ہیری جانتا تھا کہ ورنن انکل اور آنٹی پٹونیہ یا ڈڈلی جواب میں گڈ لک کبھی نہیں کہے گا۔ اور وہی ہوا انہوں نے جواب نہیں دیا۔ جیسے ہی وہ آتشدان کے قریب پہنچا تو مسٹر ویزلی نے اپنا ہاتھ بڑھا کر اسے روک لیا۔ وہ ورنن انکل کی طرف مڑ کر حیرانگی سے دیکھنے لگے۔

''ہیری نے آپ لوگوں سے گڈ لک کہا ہے۔'' انہوں نے تعجب بھرے لہجے میں کہا۔ ''کیا آپ لوگوں کو اس کی بات سنائی نہیں دی؟''

''اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا مسٹر ویزلی!'' ہیری نے منہ بسور کر جواب دیا۔ ''اور حقیقت ہے کہ مجھے بھی اس کی رتی بھر پرواہ نہیں ہے۔''

مسٹر ویزلی نے اپنا ہاتھ اس کے کندھے سے بالکل نہیں ہٹایا۔

''آپ لوگ اپنے بھانجے سے اب اگلی گرمیوں تک نہیں مل پائیں گے۔'' انہوں نے ورنن انکل سے کسی قدر چڑ کر کہا۔ ''غیر معمولی طور پر آپ کا فرض بنتا ہے کہ اسے لازماً گڈ لک تو کہیں۔''

ورنن انکل کا دماغ سٹپٹا رہا تھا انہیں اس بات سے بڑی تکلیف ہو رہی تھی کہ وہ آدمی انہیں تہذیب سکھا رہا تھا جس نے ابھی ابھی ان کے ڈرائنگ روم کی قریباً آدھی دیوار توڑ ڈالی تھی۔ انہوں نے بڑی بے زاری سے کہا۔ ''ٹھیک ہے الوداع!''

''پھر ملیں گے......'' ہیری نے اپنا ایک پیر آگ کے شعلوں میں ڈالا جو گرم سانس کی طرح محسوس ہو رہے تھے۔ اسی پل اسے اپنے عقب سے پٹونیہ آنٹی کی چیخ سنائی دی۔ ہیری نادانستہ طور پلٹ گیا۔ ڈڈلی اب اپنے ممی پاپا کے پیچھے نہیں چھپا ہوا تھا۔ وہ کافی کی میز کے قریب فرش پر گھٹنوں کے بل بیٹھا ہوا تھا اور اس کے منہ سے ایک فٹ لمبی عجیب سی بینگنی رنگ کی چپچپائی سی چیز لٹکی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ ایک پل کی حیرانگی کے بعد ہیری کو یہ احساس ہوا کہ وہ ایک فٹ لمبی چیز کچھ اور نہیں، دراصل ڈڈلی کی زبان تھی۔

پٹونیہ آنٹی چیختی ہوئی فرش پر ڈڈلی کے پاس بیٹھ گئیں اور اس کی لٹکتی ہوئی زبان کو منہ سے باہر کھینچنے کی کوشش کرنے لگیں۔ اس میں کوئی حیرانگی والی نہیں تھی کہ ان کی اس کوشش کے بعد ڈڈلی چیخنے لگا۔ اس کے منہ سے سبکیاں اور سسکیاں نکل رہی تھیں۔ وہ انہیں خود سے دور ہٹانے کی کوشش کر رہا تھا۔ انکل ورنن اس ناگہانی آفت پر گرجنے لگے اور چاروں طرف ہاتھ ہلا کر انہیں برا بھلا کہنے لگے۔ مسٹر ویزلی کو اپنی بات کرنے کیلئے پوری قوت سے چیخنا پڑا۔

''پریشانی والی کوئی بات نہیں ہے۔'' انہوں نے چلا کر کہا۔ ''میں اسے ابھی ٹھیک کر سکتا ہوں۔'' انہوں نے اپنی چھڑی کا رُخ جونہی ڈڈلی کی طرف گھمایا تو آنٹی پٹونیہ پہلے سے بھی زیادہ زور سے چیخیں اور ڈڈلی کے اوپر لیٹ گئیں تاکہ اسے مسٹر ویزلی سے بچا سکیں۔

''براہ کرم...... ایسا مت کریں، پیچھے ہٹ جائیں!'' مسٹر ویزلی نے نرمی سے کہا۔ ''اسے ٹھیک کرنا بے حد آسان ہے...... یہ یقیناً ٹافی کھانے کی وجہ سے ہوا ہے...... میرا بیٹا فریڈ...... بڑا ہی شرارتی ہے...... لیکن یہ صرف پھیلا دینے والا جادو ہے...... کم از کم مجھے تو یہی لگتا ہے...... ذرا ٹھہریئے!...... میں اسے ٹھیک کر سکتا ہوں......''

لیکن اس سے تسلی پانے کے بجائے ڈرسلی گھرانا اور بھی دہشت زدہ ہو گیا تھا۔ پٹونیہ آنٹی زور زور سے سبکیاں بھرنے لگیں اور ڈڈلی کی زبان کو زور سے باہر کھینچنے لگیں جیسے وہ اسے توڑنے کا ارادہ کئے ہوئے تھیں۔ اپنی ماں کی کھینچا تانی اور زبان کے وزن کے باعث ڈڈلی کا دم گھٹنے لگا۔ ورنن انکل اب اپنی برداشت کھو بیٹھے تھے۔ انہوں نے پاس رکھا ہوا چینی مٹی کا ایک شوپیش اُٹھایا اور اسے مسٹر ویزلی کی طرف کھینچ کر دے مارا۔ مسٹر ویزلی فوراً جھک گئے جس کے باعث شوپیس اُڑتا ہوا ٹوٹی ہوئی دیوار کے شگاف میں جا گرا اور ٹوٹ کر چکنا چور ہو گیا۔

''ارے سنیئے تو سہی......'' مسٹر ویزلی نے غصے میں اپنی چھڑی لہراتے ہوئے کہا۔ ''میں آپ کی مدد کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔''

زخمی بپھرے ہوئے گھوڑے کی مانند چنگاڑتے ہوئے ورنن انکل نے دوسرا شوپیس اُٹھا لیا تھا۔

''ہیری جاؤ...... جلدی جاؤ!'' مسٹر ویزلی نے اپنی چھڑی ورنن انکل کی طرف گھماتے ہوئے چیخ کر کہا۔ ''میں اسے سلجھا لوں گا......''

ہیری اس مزیدار منظر کو مزید دیکھنا چاہتا تھا لیکن ورنن انکل کا پھینکا ہوا دوسرا شوپیس اس کے بائیں کان کے پاس سے گزرا تھا اسی لئے اس نے سوچا کہ بہتر یہی ہوگا کہ وہ معاملے کو مسٹر ویزلی کے سپرد کردے جو اسے کسی نہ کسی سلجھا ہی لیں گے۔ وہ آگ کے شعلوں میں گھس گیا اور مڑ کر پیچھے دیکھتے ہوئے بولا۔ ''رون کے گھر کی طرف......'' اس نے ڈرائنگ روم کا جو آخری منظر دیکھا تھا۔ وہ یہ تھا کہ مسٹر ویزلی نے ورنن انکل کے ہاتھ سے تیسرا شوپیس کو اپنی چھڑی سے اُڑا ڈالا تھا۔ پتونیہ آنٹی بدستور چیخ رہی تھیں اور ڈڈلی پر لیٹی ہوئی تھیں۔ جس کی چپچپائی زبان کسی بڑے اژدہے کی مانند فرش پر پھیلی ہوئی پھڑک رہی تھی۔ لیکن اگلے ہی لمحے ہیری بہت تیزی سے گھومنے لگا اور ڈرسلی گھرانے کا ڈرائنگ روم کہیں پیچھے شعلوں میں گم ہو گیا تھا۔

☆☆☆☆

## پانچواں باب

# ویزلی بھائیوں کا جادوئی دھندا

ہیری تیزی سے دائروی انداز میں گھومتا رہا۔ اس نے اپنی کہنیاں اپنے پہلوؤں سے چپکا رکھی تھیں۔ اس کے نزدیک سے دھندلے آتشدانوں کی چمنیاں گزرتی ہوئی جا رہی تھیں۔ پھر اسے چکر آنے لگے اور اس نے اپنی آنکھیں کس کر بند کر لیں۔ پھر جب آخر کار اسے لگا کہ اس کی رفتار دھیمی ہونے لگی ہے تو اس نے اپنی آنکھیں کھول لیں۔ یہ اچھا ہوا...... ورنہ وہ ویزلی گھر کے آتشدان سے نکل کر منہ کے بل جا گرجاتا۔ وقت پر ہی اس نے اپنے ہاتھ پھیلا لئے تھے جس کی وجہ سے وہ چوٹ لگنے سے محفوظ رہا۔ وہ آتشدان کی سطح پر ہاتھوں کے بل گرا۔

فریڈ نے ہیری کو اُٹھانے کیلئے اپنا ہاتھ بڑھایا اور ساتھ ہی تجسس بھرے انداز سے پوچھا۔

''اس نے چاکلیٹ کھالی؟''

''ہاں!'' ہیری نے خوش ہوتے ہوئے جواب دیا۔ ''وہ کیا چیز تھی؟''

''لوزہ ٹافی......'' فریڈ نے مزہ لیتے ہوئے کہا۔ ''جارج اور میں نے مل کر اس کا فارمولا تیار کیا ہے۔ یہ گلے کے غدود کو متحرک کر دیتی ہے۔ ہم پوری گرمیوں میں کسی ایسے شکار کے تلاش میں تھے جس پر اس کی آزمائش کی جا سکے......''

چھوٹا سا باورچی خانہ قہقہوں سے گونج اُٹھا۔ ہیری نے چاروں طرف دیکھا۔ رون اور جارج لکڑی کی ایک دُھلی ہوئی میز کے گرد بیٹھے تھے۔ ان کے پاس سرخ بالوں والے دو اور لوگ بھی بیٹھے تھے۔ ہیری نے انہیں پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ لیکن وہ فوراً سمجھ گیا کہ وہ کون ہو سکتے ہیں؟ وہ دونوں رون کے سب سے بڑے بھائی بل ویزلی اور چارلی ویزلی ہی ہو سکتے تھے۔

''کیسے ہو ہیری......؟'' ان دونوں میں سے قریب والے مسکرا کر اس کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ اس سے ہاتھ ملاتے وقت ہیری کو اپنی انگلیوں کے نیچے پھوڑوں اور گانٹھوں کا احساس ہوا۔ یہ چارلی ہوگا جو رومانیہ میں ڈریگن سنبھالنے کا کام کرتا تھا۔ چارلی کا ڈیل ڈول جڑواں بھائیوں کی طرح تھا۔ وہ پرسی اور رون کی طرح لمبا اور چھریرا نہیں تھا۔ وہ متوسط قامت نوجوان تھا۔ اس کا چہرہ چوڑا اور ہنس مکھ دکھائی دیتا تھا جس پر موسم کے تھپیڑوں کے نشان تھے۔ اس کا چہرہ مہاسوں سے اتنا بھرا ہوا تھا کہ وہ بھورا دکھائی دے رہا تھا۔

اس کی بانہوں کی رگیں پھولی اور عضلات کٹاؤ دار تھے۔ایک بازو پر جلنے کا بڑا چمکدار نشان بھی دکھائی دے رہا تھا۔

بل بھی مسکراتے ہوئے کھڑا ہوا اور اس نے بھی ہیری کے ساتھ ہاتھ ملایا۔ ہیری بل کو دیکھ کر حیران رہ گیا۔ ہیری جانتا تھا کہ وہ جادوگروں کے بینک گرنگوٹس میں کام کرتا ہے اور ہوگورٹس کا ہیڈ بوائے رہ چکا ہے۔ ہیری رون کے منہ سے اس کا ذکر سن کر اس کی شخصیت کے بارے میں جو اندازہ لگائے ہوئے تھا کہ وہ پرسی کی مانند ہوگا، جو قوانین توڑنے کے بارے میں سخت نتائج کی دھمکی دیتا رہتا تھا اور اپنے آس پاس کے تمام لوگوں پر رعب جھاڑتا رہتا تھا۔ بہرحال بل شاندار شخصیت کا مالک تھا۔اس کے لئے اس سے زیادہ موزوں الفاظ ہو ہی نہیں سکتے تھے۔ وہ دراز قد تھا اور اس کے بال بھی لمبے تھے۔ جنہیں اس نے کھینچ کر پیچھے کی طرف پونی میں باندھ رکھا تھا۔ وہ کان میں ایک بالی پہنے ہوئے تھا جس میں ایک زہریلا دانت لٹک رہا تھا۔اس کے کپڑے کسی ڈسکو کلب میں بالکل بھی عجیب نہیں لگتے۔فرق صرف اتنا تھا کہ اس کے جوتے چمڑے کے نہیں بلکہ ڈریگن کی کھال سے بنے ہوئے تھے۔

اس سے پہلے کہ ان میں سے کوئی کچھ اور کہہ پاتا، ایک ہلکی سی آواز سنائی دی اور مسٹر ویزلی جارج کے کندھے پر نمودار ہو گئے۔ ہیری نے انہیں پہلے کبھی اتنا غصے میں نہیں دیکھا تھا۔

''فریڈ تم نے جو کیا، وہ بالکل دلچسپ نہیں تھا۔'' وہ چلا کر بولے۔''آخر تم نے اس ماگلو بچے کو کیا دیا تھا؟''

''میں نے تو اسے کچھ بھی نہیں دیا تھا۔'' فریڈ چالاکی سے مسکراتے ہوئے بولا۔''میں نے تو بس ٹافی گرائی تھی...... یہ اسی کی غلطی تھی کہ اس نے ٹافی اُٹھا کر کھالی۔ میں نے تو اسے ایسا کرنے کو نہیں کہا تھا......''

''تم نے وہ ٹافی جان بوجھ کر گرائی تھی۔'' مسٹر ویزلی گرج کر بولے۔''تم جانتے تھے کہ وہ ڈائٹنگ پر ہے۔تم جانتے تھے کہ وہ اسے اُٹھا کر ضرور کھائے گا۔''

''اس کی زبان کتنی بڑی ہوگئی تھی......؟'' جارج نے نہایت اشتیاق سے پوچھا۔

''جب تک اس کے ممی پاپا اسے ٹھیک کرنے دیتے تب تک چار فٹ لمبی ہو چکی تھی۔''

ہیری اور ویزلی جڑواں بھائی زور سے ہنسنے لگے۔

''یہ ہنسنے کی بات نہیں ہے۔'' مسٹر ویزلی چلائے۔''اس طرح کی حرکتوں سے جادوگروں اور ماگلوؤں کے باہمی تعلقات پر برا اثر پڑتا ہے۔ میں نے اپنی آدھی زندگی ماگلوؤں سے ناروا سلوک کی مخالفت کرنے میں گزار دی ہے اور میرے ہی بیٹے......''

''ہم نے اسے ماگلو سمجھ کر تو ایسا نہیں کیا تھا......'' فریڈ نے غصے سے کہا۔

''نہیں...... ہم نے ایسا صرف اسی لئے کیا تھا کہ اسے سبق مل سکے کیونکہ وہ دوسروں کو بہت ستاتا رہتا تھا...... ہے نا ہیری!'' جارج نے جلدی سے کہا۔

''ہاں! یہ سچ ہے مسٹر ویزلی!'' ہیری نے اس کی طرفداری کرتے ہوئے کہا۔

''بات یہ نہیں ہے......''مسٹر ویزلی نے غصے سے کہا۔''ذرا ٹھہرو......میں تمہاری ماں کو بتا تا ہوں۔''

''مجھے کیا بتانے والے ہو؟''ان کے پیچھے سے ایک آواز سنائی دی۔مسز ویزلی ابھی ابھی باورچی خانے میں داخل ہوئی تھیں۔وہ پستہ قد اور فربہ خاتون تھیں۔ان کا چہرہ بہت شفیق تھا لیکن اس وقت ان کی آنکھیں شک کی وجہ سے سکڑی ہوئی تھیں۔

''اوہ......ہیلو ہیری بیٹا!''انہوں نے ہیری کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا پھر ان کی آنکھیں اپنے شوہر کی طرف لوٹ گئیں۔''تم مجھے کیا بتانے والے تھے آرتھر؟''

مسٹر ویزلی جھجکے۔ہیری جانتا تھا کہ وہ فریڈ اور جارج سے کتنا ہی غصہ کیوں نہ دکھائیں،لیکن وہ مسز ویزلی کو کچھ نہیں بتانا چاہیں گے۔خاموشی چھائی رہی اور مسٹر ویزلی گھبراہٹ سے بغلیں جھانکتے ہوئے دکھائی دیئے۔ان کی نظریں اپنی بیوی کا سامنا نہیں کر پا رہی تھیں۔اسی لمحے باورچی خانے کے دروازے پر مسز ویزلی کے عین پیچھے دولڑکیوں کے چہرے نمودار ہوئے۔ایک کے گچھے دار بھورے بال تھے اور سامنے والے دانت تھوڑے بڑے تھے۔وہ ہیری اور رون کی دوست ہرمائنی گرینجر تھی۔چھوٹی اور سرخ بالوں والی دوسری لڑکی رون کی چھوٹی بہن جینی تھی۔جینی ہی ہیری کی طرف دیکھ کر مسکرائی اور ہیری بھی جواب میں مسکرایا۔اس سے جینی کا چہرہ مزید سرخ ہو گیا۔جب ہیری پہلی بار ان کے گھر آیا تھا تبھی سے وہ ہیری کی دیوانی تھی۔

''مجھے کیا بتانے والے تھے آرتھر......''مسز ویزلی نے خطرناک انداز میں غرا کر پوچھا۔

''اوہ ماؤلی!......کچھ نہیں!''مسٹر ویزلی دھیمے انداز میں بڑبڑائے۔''فریڈ اور جارج نے......خیر کوئی بات نہیں میں نے سب کچھ سلجھا دیا ہے۔''

''انہوں نے اس بار کیا کیا ہے؟''مسز ویزلی نے تیوریاں چڑھا کر کہا۔''اگر اس کا تعلق ان دونوں کے خبیث جادوئی دھندے سے ہے......''

''رون!تم ہیری کو یہ کیوں بتاتے کہ وہ کہاں سوئے گا؟''ہرمائنی نے دروازے پر کھڑے کھڑے کہا۔وہ شاید موقعہ کی نزاکت کو سمجھ گئی تھی۔

''وہ اچھی طرح جانتا ہے کہ وہ کہاں سوئے گا؟''رون نے تنک کر کہا۔''ظاہر ہے کہ میرے کمرے میں جہاں وہ پچھلی مرتبہ سویا تھا......''

''چلو ہم سب وہیں چلتے ہیں!''ہرمائنی نے زور دے کر کہا۔

''اوہ!......ہاں ٹھیک ہے......چلو!''رون اس کا اشارہ سمجھ گیا تھا۔

''ہاں ہم بھی چلتے ہیں۔''جارج نے جلدی سے کہا۔

''تم جہاں ہو وہیں کھڑے رہو......''مسز ویزلی نے غراتے ہوئے کہا۔

ہیری اور رون باورچی خانے سے باہر نکلے۔ وہ ہرمائنی اور جینی کے ساتھ ہال میں سے ہوتے ہوئے بے ڈول سیڑھیوں پر پہنچے۔ جو ٹیڑھی میڑھی ہوکر بالائی منزل پر جارہی تھیں۔

''جارج اور فریڈ کے جادوئی دھندے سے کیا مراد ہے؟'' ہیری نے اوپر چڑھتے ہوئے پوچھا۔ رون اور جینی دونوں ہی ہنس پڑے۔لیکن ہرمائنی پر سنجیدگی طاری رہی۔

''ممی جب جارج اور فریڈ کے کمرے کی صفائی کررہی تھیں تو انہیں وہاں سے بڑی تعداد میں آرڈر فارم ملے۔'' رون نے دھیمی آواز میں کہا۔''ان میں عجیب وغریب شرارتی چیزوں کی لمبی فہرست تھی جن کے آگے ان کی قیمتیں درج تھیں۔ یہ سارا سامان انہوں نے خود ایجاد کیا تھا۔ بے حد مزاحیہ سامان، نقلی جادوئی چھڑیاں، چالبازی بھری مٹھائیاں اور اسی طرح کی کافی ساری چیزیں۔ ویسے تمام چیزیں کمال کی تھیں۔ مجھے پتہ ہی نہیں چلا کہ انہوں نے یہ سب کچھ کب اور کیسے کرلیا تھا؟''

''ہمیں کئی سالوں سے ان کے کمرے میں سے دھماکوں کی آوازیں سنائی دیتی رہیں لیکن ہم نے کبھی سوچا نہیں تھا کہ وہ کوئی چیز ایجاد کررہے ہوں گے۔ ہمیں تو لگ رہا تھا کہ انہیں دھماکوں کی آوازیں ہی پسند ہیں۔'' جینی نے جوشیلی آواز میں بتایا۔

''مسئلہ صرف اتنا ہے کہ زیادہ تر سامان...... دراصل پورے کا پورا سامان، تھوڑا خطرناک ہے۔'' رون نے کہا۔''اور جانتے ہو کہ وہ لوگ اس سامان کو ہوگورٹس میں بیچ کر پیسے کمانے کی منصوبہ بندی کررہے تھے۔ یہ راز منکشف ہوتے ہی ممی ان پر غصے سے برس پڑیں۔ ممی نے انہیں بتادیا کہ انہیں مستقبل میں ایسا کوئی بھی سامان بنانے کی قطعاً اجازت نہیں ہے۔ ممی نے ان کے سارے آرڈر فارم جلادیئے ہیں...... وہ تو ان پر پہلے سے ہی غصہ تھیں کہ انہیں اوڈبلیوایل (OWLs) میں اتنے نمبر نہیں ملے تھے جتنی ممی کو توقع تھی۔''

اوڈبلیوایل عمومی درجے کا جادوگری گریڈ تھا جس میں ہوگورٹس کے طلباء پندرہ کی عمر میں اپنی جادوئی صلاحیت کا امتحان دیتے تھے۔

''اور مسئلہ یہ بھی تو ہے۔'' جینی بولی۔''ممی چاہتی ہیں کہ وہ ڈیڈی کی طرح محکمہ جادوئی وزارت میں ملازمت کریں لیکن انہوں نے ممی کو صاف الفاظ میں بتادیا کہ وہ جادوئی جوک شاپ یعنی جادوگری کی حیران کن اور شرارتی چیزوں کی دوکان کھولنا چاہتے ہیں۔''

اسی وقت دوسری منزل پر ایک کمرے کا دروازہ کھلا اور سینگ کے فریم والا چشمہ پہنے ہوئے ایک چڑ چڑا چہرہ دکھائی دیا۔

''کیسے ہو پرسی؟'' ہیری نے اس کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

''اوہ! ہیلو ہیری!'' پرسی چونک کر بولا۔''میں سوچ رہا تھا کہ اتنا شور کون مچارہا ہے؟ میں یہاں پر بڑا ہی ضروری کام کررہا ہوں۔ مجھے دفتر کی ایک رپورٹ تیار کرنا ہے...... اور جب لوگ سیڑھیوں پر دھم دھم کرتے ہوئے چڑھتے ہیں تو ڈھنگ سے سوچنا بہت مشکل ہوجاتا ہے۔''

''ہم دھم دھم نہیں کررہے تھے پرسی!'' رون احتجاج کرتے ہوئے کہا۔''ہم تو آرام سے چل رہے تھے۔ اگر ہم نے محکمہ جادوئی

وزارت کے امور میں دخل اندازی کی ہے تو اس کیلئے ہمیں معاف کرو۔‘‘

’’تم کیا کر رہے ہو؟‘‘ ہیری نے تجسس سے پوچھا۔

’’بین الاقوامی جادوئی تعلقات عامہ کی تعاون و امداد باہمی کے لئے ایک رو پورٹ تیار کر رہا ہوں۔‘‘ پرسی نے فخر سے کہا۔ ’’ہم جادوئی کڑاہیوں کی اوسطاً موٹائی طے کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ بیرون ممالک سے درآمد کی جانے والی کڑاہیاں کچھ زیادہ ہی پتلی ہیں۔ کڑاہیوں سے سیال رسنے کے واقعات رونما ہو رہے ہیں یہ تین فیصد کے لحاظ سے بڑھتے جا رہے ہیں۔‘‘

’’تمہاری رپورٹ سے دُنیا بدل جائے گی؟‘‘ رون نے تنک کر کہا۔ ’’مجھے امید ہے کہ کڑاہیوں کے رسنے کی رفتار کی خبر روزنامہ جادوگر کے پہلے صفحے پر شہ سرخی کی طرح چھپے گی۔‘‘

پرسی کا چہرہ گلابی ہو گیا تھا۔

’’تم چاہو جتنی بھی ہنسی اُڑا لو رون!‘‘ اس نے جوشیلے انداز میں کہا۔ ’’جب تک تم کسی طرح کا مؤثر قانون نہیں بناؤ گے، تب تک بازار میں ایسی ہی گھٹیا اور ناقص کڑاہیوں کی کھیپ آتی رہے گی۔‘‘

’’ٹھیک ہے......ٹھیک ہے......‘‘ رون بولا اور سیڑھیاں چڑھنے لگا۔ پرسی نے اپنے بیڈروم کا دروازہ دھماکے سے بند کر لیا۔ ہیری، ہرمائنی اور جینی بھی رون کے پیچھے پیچھے سیڑھیاں چڑھنے لگے۔ اسی وقت نیچے سے چیخنے چلانے کی آوازیں سنائی دینے لگی۔ ایسا لگ رہا تھا کہ مسٹر ویزلی نے اپنی بیوی کو ٹافیوں کے بارے میں سچائی بتا دی تھی۔

رون گھر کے سب سے اوپر والے حصے میں رہتا تھا۔ یہاں پر کافی کچھ ویسی ہی حالت میں تھا جیسا ہیری کے گذشتہ قیام کے دوران دکھائی دیا تھا۔ رون کی پسندیدہ کیوڈچ ٹیم ’چڈلے کینونز‘ کے مشہور کھلاڑیوں کے وہی پوسٹر دیوار پر لگے ہوئے تھے۔ کھڑکی کی چوکھٹ پر مچھلیوں کا بڑا مرتبان رکھا ہوا تھا جس میں پچھلی مرتبہ مینڈک کے انڈے تھے لیکن اب وہاں ایک بہت بڑا مینڈک دکھائی دے رہا تھا۔ رون کا بوڑھا چوہا ’سکے برز‘ اب وہاں نہیں تھا۔ لیکن اس کی جگہ چھوٹا بھوا الّو آ گیا تھا۔ جس نے رون کا خط پرائیویٹ ڈرائیو میں ہیری تک پہنچایا تھا۔ وہ ایک چھوٹے پنجرے میں اوپر نیچے پھدک رہا تھا اور لگاتار چیخ رہا تھا۔

’’چپ رہو پگ!‘‘ رون نے غرا کر اسے کہا۔ کمرے میں چار بستر ساتھ ساتھ لگے ہوئے تھے۔ جن کے بیچ میں گزرتے ہوئے رون نے ہیری سے کہا۔ ’’فریڈ اور جارج بھی ہمارے ساتھ یہیں سوئیں گے کیونکہ بل اور چارلی ان کے کمرے میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ ویسے بھی پرسی اپنے کمرے میں کسی کو گھسنے نہیں دے گا۔ کیونکہ اسے بہت کام کرنا ہوتا ہے......!‘‘

’’رون! تم نے اس الّو کا نام پگ کیوں رکھا ہے؟‘‘ ہیری نے اچانک سوال کیا۔

’’کیونکہ یہ نہایت احمق ہے۔‘‘ جینی نے ہنس کر کہا۔ ’’ویسے اس کا صحیح نام تو ’پگ وجیون‘ ہے۔‘‘

’’ہاں! اور پگ وجیون کوئی احمقانہ نام نہیں ہے۔‘‘ رون نے سینہ پھیلا کر کہا۔ اس نے ہیری کو بتایا۔ ’’جینی نے ہی اس کا نام پگ

رکھا تھا۔ بعد میں میں نے اسے بدلنے کی کوشش بھی کی لیکن تب تک بہت دیر ہو چکی تھی۔ وہ کسی دوسرے نام پر جواب ہی نہیں دیتا تھا۔ اس لئے اب اس کا نام پگ پڑ چکا ہے۔ مجھے اسے یہاں اوپر رکھنا پڑتا ہے کیونکہ اس کی حرکتوں کی وجہ سے ایرل اور ہرمس بہت چڑھتے ہیں۔ سچ کہوں تو میں بھی اس سے بہت چڑتا ہوں......''

پگ وجیون......خوشی سے اپنے پنجرے میں چاروں طرف اڑتا رہا اور تیکھی آواز میں سیٹیاں بجاتا رہا۔ ہیری، رون کو بہت اچھی طرح سے جانتا تھا اس لئے اس نے اس کی بات کو سنجیدگی سے نہیں لیا۔ رون اپنے بوڑھے چوہے سکے برز کے بارے میں بھی لگاتار یہی سب کہتا رہتا تھا۔ لیکن جب اسے لگا کہ ہرمائنی کی بلی کروک شانکس نے اسے کھا لیا ہے تو وہ ہتھے سے اکھڑا ہوا دکھائی دینے لگا۔

''کروک شانکس کہاں ہے؟'' ہیری نے ہرمائنی سے پوچھا۔

''وہ باہر باغیچے میں ہوگی۔'' ہرمائنی نے جواب دیا۔ ''اسے بالشتیوں کا تعاقب کرنے میں مزہ آتا ہے۔ اس سے پہلے کبھی اس نے بالشتیے نہیں دیکھے تھے۔''

''پرسی اپنی ملازمت سے خوب لطف اندوز ہو رہا ہوگا ہے نا!'' ہیری نے ایک بستر پر بیٹھتے ہوئے کہا اور دیوار پر لگے پوسٹر میں چڈلے کیونز کے کھلاڑیوں کو اندر باہر آتے جاتے ہوئے دیکھا۔

''لطف اندوز ہو رہا ہے؟'' رون نے بڑے رازدارانہ انداز میں کہا۔ ''مجھے تو لگتا ہے کہ اگر ڈیڈی اسے کان سے پکڑ کر گھر نہ لائیں تو وہ تو گھر بھی نہیں آئے گا۔ وہ ملازمت پا کر پورا پاگل ہو گیا ہے۔ اس کے باس کے بارے میں کوئی بھی بات مت چھیڑنا......مسٹر کراؤچ کے مطابق......جیسا میں نے مسٹر کراؤچ سے کہا......مسٹر کراؤچ کی یہ رائے ہے کہ......مسٹر کراؤچ مجھے بتا رہے تھے......ایسا لگتا ہے کہ پرسی تو مسٹر کراؤچ کا دیوانہ ہو گیا ہے اور ان کے ساتھ کسی دن شادی بھی رچا لے گا۔''

''تمہاری گرمیوں کی تعطیلات کیسے گزریں ہیری؟'' ہرمائنی نے اچانک پوچھا۔ ''کیا تمہیں ہمارا بھیجا ہوا کھانے پینے کا سامان مل گیا تھا؟''

''ہاں! تمہارا بہت بہت شکریہ!'' ہیری نے مسکرا کر کہا۔ ''ان کیکوں کی بدولت ہی تو میں زندہ بچ پایا ہوں۔''

''تمہیں اس کی کوئی خبر ملی؟'' رون نے ہیری سے پوچھا۔ لیکن اسی وقت ہرمائنی نے آنکھ جھپک کر اسے چپ رہنے کا اشارہ کیا۔ ہیری جانتا تھا کہ رون سیریس بلیک کے بارے میں پوچھنا چاہتا تھا۔ سیریس کو جادوئی محکمے سے بچانے میں رون اور ہرمائنی نے ہیری کی مدد کی تھی اور وہ ہیری کے قانونی سرپرست کے بارے میں اتنے ہی فکرمند تھے۔ بہرحال جینی کے سامنے اس کے بارے میں گفتگو کرنا ٹھیک نہیں تھا۔ صرف وہ تینوں اور ڈمبل ڈور ہی جانتے تھے کہ سیریس کیسے فرار ہوا تھا؟ صرف انہیں ہی اس کی بے گناہی کا یقین تھا۔

''مجھے لگتا ہے کہ ان لوگوں کی بحث اب ختم ہو گئی ہوگی۔'' ہرمائنی نے کمرے میں چھائے ہوئے عجیب سکوت کو توڑتے ہوئے

کہا۔ کیونکہ جینی انتہائی تجسس سے رون کو اور کبھی ہیری کے چہروں کو ٹٹول رہی تھی۔ ''ہم نیچے جا کر ڈنر کیلئے تمہاری ممی کی مدد کریں؟''

''ہاں! ٹھیک ہے۔'' رون نے جلدی سے کہا۔ وہ چاروں کمرے سے باہر نکل کر سیڑھیوں کی طرف بڑھے۔ مسز ویزلی باورچی خانے میں تنہا تھیں۔ وہ بہت غصے میں دکھائی دے رہی تھیں۔

جب وہ لوگ اندر پہنچے تو مسز ویزلی نے انہیں گھور کر دیکھا۔

''ہم باہر باغیچے میں بیٹھ کر کھانا کھائیں گے۔ اندر گیارہ لوگوں کے بیٹھنے کی جگہ نہیں ہے۔ لڑکیو! تم پلیٹیں باہر لے جاؤ۔ بل اور چارلی میزیں لگا رہے ہیں۔'' مسز ویزلی نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔ پھر وہ رون اور ہیری کو دیکھ کر بولیں۔ ''اور تم دونوں چھری کانٹے لے جاؤ۔'' اس کے بعد انہوں نے سنک میں رکھے آلوؤں کی طرف اپنی چھڑی لہرائی۔ غصے کی وجہ سے انہوں نے اپنی چھڑی کچھ زیادہ ہی تیز گھمادی تھی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آلو اتنی تیزی سے اچھلے کہ دیواروں اور چھت سے جا ٹکرائے۔

''اوہ! خدا کیلئے......'' مسز ویزلی نے اب اپنی چھڑی ایک طشتری کی سمت میں لہرائی جو فرش پر پھسلتی ہوئی آلوؤں کو سمیٹنے لگی۔ انہوں نے الماری سے برتن نکالے اور غصے سے بولیں۔

''وہ دونوں......'' ہیری سمجھ گیا کہ وہ فریڈ اور جارج کے بارے میں بول رہی تھیں۔ ''کیا پتہ ان کا کیا ہوگا؟......زندگی میں کچھ بننا ہی نہیں چاہتے ہیں۔ بس زیادہ سے زیادہ ہر وقت مصیبت ہی کھڑی کرنے پر تلے رہتے ہیں......''

انہوں نے تانبے کے ایک بڑے فرائی پین کو باورچی خانے کی میز پر پٹخا اور اس میں چھڑی لہرانے لگیں۔ چھڑی کی نوک سے کریمی چٹنی باہر نکلنے لگی۔

''ایسا نہیں ہے کہ ان کے پاس عقل نہیں ہے۔'' انہوں نے چیختے ہوئے کہا اور فرائی پین کو چولہے پر رکھ دیا۔ پھر چھڑی کو جھٹک کر چولہے میں آگ روشن کر دی۔ ''لیکن وہ دونوں اپنی عقل کو کسی صحیح سمت میں استعمال کرنے کی کوشش ہی نہیں کرتے ہیں۔ اگر وہ جلد ہی صحیح راستے پر نہیں آئے تو کسی مشکل میں پھنس جائیں گے، جس میں سے باقی بہن بھائی بھی انہیں نکال نہیں پائیں گے۔ اگر وہ اپنے اسی طرز عمل پر قائم رہے تو کسی دن 'جادو کے ناجائز استعمال' کا دفتر ان پر مقدمہ دائر کر کے انہیں کڑی سزا دینے سے گریز نہیں کرے گا۔''

مسز ویزلی نے اپنی چھڑی چھری کانٹوں کے شلف کی طرف لہرائی۔ شلف کے دروازے کھل گئے اور ان میں کئی چھریاں ہوا میں اڑتی ہوئی باہر نکلیں۔ رون اور ہیری دونوں جلدی سے ان کے راستے سے ہٹ گئے۔ چھریاں اڑتی ہوئی طشتری پر آئیں اور اس میں رکھے ہوئے آلوؤں کو کاٹنے لگیں۔

''میں نہیں جانتی کہ ہم سے ان کی پرورش میں کہیں غلطی ہوئی ہوگی۔'' وہ بڑبڑاتی ہوئی بولیں۔ انہوں نے اپنی چھڑی ایک طرف رکھی اور مزید فرائی پین نکالنے لگیں۔ ''سالوں سے یہی ہو رہا ہے۔ ایک کے ایک غلط کام کرتے جا رہے ہیں۔ ہماری بات تو سنتے

ہیں......اوہ دوبارہ ہوگیا!'' انہوں نے اسی دوران میز سے اپنی چھڑی اُٹھالی تھی لیکن اسے اُٹھاتے ہی اس میں ایک دھماکہ ہوا اور وہ ربڑ کے ایک چوہے میں بدل گئی۔

''پھر سے ان کی نقلی چھڑی......'' وہ چلا اُٹھیں۔''میں ان دونوں سے کتنی بار کہہ چکی ہوں کہ اپنی نقلی چھڑیوں کو ادھر ادھر مت پھینکا کریں۔''

انہوں نے اپنی اصلی چھڑی اُٹھائی۔انہوں نے مڑ کر دیکھا کہ چولہے پر رکھے ہوئے فرائی پین میں سے تیزی سے دھواں اُٹھ رہا تھا۔رون نے کھلے ہوئے شلف میں سے چھڑی کانٹے اکٹھے کئے اور جلدی سے انہیں ہیری کے ہاتھ میں تھماتے ہوئے بولا۔

''چلو! ہم چل کر بل اور چارلی کی مدد کریں۔''

وہ مسز ویزلی کے قریب سے گزر کر پیچھے والے دروازے سے نکلے اور احاطے کی طرف چل دیئے۔وہ ابھی کچھ قدم ہی چلے تھے تبھی ہرمائنی کی نارنجی بھورے بالوں والی بلی کروک شانکس باغیچے سے بھاگتی ہوئی آئی۔بوتل صاف کرنے والے برش کی مانند اس کی دم ہوا میں تنی ہوئی تھی اور وہ اس چیز کے پیچھے بھاگ رہی تھی جو مٹی میں آلودہ آلو جیسا دکھائی دے رہا تھا۔ایسا لگتا تھا جیسے آلو کو پیر لگ گئے ہوں۔ہیری نے فوراً پہچان لیا کہ وہ ایک بالشتیہ تھا۔وہ مشکل سے دس انچ لمبا ہوا،اس کے سینگ دار چھوٹے پاؤں نہایت رفتار سے دوڑ رہے تھے اور وہ احاطے سے باہر کی طرف جانے کی کوشش کر رہا تھا۔آخر وہ دوڑتا ہوا دروازے کے پاس رکھے ہوئے ویلنگٹن کے بوٹ میں سر کے بل کود گیا۔جب کروک شانکس نے اپنا پنجہ بوٹ میں ڈال کر اسے پکڑنے کی کوشش کی تو وہ بالشتیہ پاگلوں کی طرح قہقہے لگانے لگا۔اسی پل ہیری اور رون کو احاطے کے دوسری طرف کسی چیز کے ٹکرانے کی بڑی تیز آواز سنائی دی۔جیسے ہی وہ باغیچے میں داخل ہوئے تو انہیں پتہ چل گیا کہ وہ آواز کہاں سے آئی تھی؟ انہوں نے دیکھا کہ بل اور چارلی نے اپنی اپنی چھڑیاں نکال رکھی تھیں اور وہ دو ٹوٹی ہوئی لکڑی کی پرانی میزوں کو ہوا میں اُڑا رہے تھے۔دونوں میں گھمسان کا مقابلہ چل رہا تھا۔وہ ایک دوسرے کی میز کو زمین میں گرانے کی کوشش کر رہے تھے۔فریڈ اور جارج تالیاں بجا کر خوشی کا اظہار کر رہے تھے،جینی قہقہے لگا رہی تھی اور اس کی بغل میں کھڑی ہرمائنی اس گومگوئی کا شکار تھی کہ اس موقع پر اسے خوش ہونا چاہئے اور پھر فکر مند......

اسی وقت بل کی میز نے ہوا میں بل کھا کر چارلی کی میز کا ایک پایہ دھماکے کی آواز کے ساتھ توڑ ڈالا۔دھماکے کی زوردار آواز کے ساتھ ہی ایک تیکھی سی آواز گونجی۔سب کی گردنیں اوپر اُٹھ گئیں۔دوسری منزل کی کھڑکی میں سے پرسی کا آدھا دھڑ باہر نکلا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔اس کا چہرہ غصے سے دہک رہا تھا۔

''تم لوگ فوراً انہیں نیچے اتارو......'' وہ چیخ کر بولا۔

''اوہ معاف کرنا!'' بل نے مسکراتے ہوئے کہا۔''تمہاری کڑاہیاں کیسی ہیں؟''

''بہت بری!'' پرسی چیخ کر کہا اور کھڑکی دھڑام سے بند کر لی۔بل اور چارلی نے ہنستے ہوئے میزوں کو گھاس پر بحفاظت اتار

دیا۔اس کے بعد بل نے چھڑی لہرائی اور میز کے ٹوٹے ہوئے پایوں کو دوبارہ جوڑ کر ٹھیک کر دیا۔اگلے ہی لمحے ہوا میں میز پوش نمودار ہوئے اور وہ خود بخود لہراتے ہوئے میزوں پر بچھ گئے۔

ساتھ بجے تک دونوں میزوں پر مسز ویزلی کا بنایا ہوا لذیذ کھانا سج چکا تھا۔جب ویزلی گھرانے کے نوافراد، ہیری اور ہرمائنی کے ہمراہ گہرے نیلے آسمان کے تلے کھانے کیلئے ان میزوں کے گرد بیٹھے تو میزیں برتنوں کے بوجھ سے بری طرح کراہنے لگیں۔جس لڑکے نے تمام گرمیوں میں باسی کیک سے ہی اپنا پیٹ بھرا ہو، اس کیلئے یہ سب کچھ جنت کی نعمتوں سے کم نہیں تھا۔پہلے تو ہیری بات کرنے کی بجائے دوسروں کی سنتا رہا اور اپنی تمام توجہ کھانے پر مبذول رکھی۔وہ مرغی اور ران کا سالن، اُبلے ہوئے آلو اور سلاد کھانے میں جت ہوا دکھائی دیا۔

میز کے بالکل دوسری طرف پرسی اپنے ڈیڈی کو کڑاہیوں کی موٹائی اور پتلے پن پر بنائی ہوئی اپنی رپورٹ کی کارگزاری سنانے میں مصروف تھا۔

''میں نے مسٹر کراؤچ سے کہا تھا کہ میں اسے منگل تک تیار کرلوں گا۔'' پرسی فخر سے کہہ رہا تھا۔''انہیں یہ کام اتنی جلدی ہونے کی امید نہیں تھی۔لیکن میں فٹافٹ کام ختم کرنے پر یقین رکھتا ہوں۔مجھے لگتا ہے کہ اگر میں اسے وقت پر کردوں گا تو انہیں یقیناً اچھا لگے گا۔میرا مطلب ہے کہ اس وقت ہمارے شعبے میں کافی کھینچا تانی چل رہی ہے سبھی لوگ کیوڈچ ورلڈ کپ کی تیاریوں میں مصروف ہیں۔ہمیں جادوئی کھیل کے دفتر سے زیادہ مدد ملنے کی توقع نہیں ہے۔لیوڈو بیگ مین......''

''مجھے تو لیوڈو نہایت پسند ہے۔'' مسٹر ویزلی نے اس کی بات قطع کرتے ہوئے کہا۔''اسی نے تو ہمیں کیوڈچ ورلڈ کپ کے فائنل کے اتنی اچھی ٹکٹیں دلوائی ہیں۔میں نے ایک بار اس کی مدد کی تھی، اس کے بدلے میں اس نے ہمارا یہ کام کر دیا ہے۔ایک بار اس کا بھائی 'اوٹو' تھوڑا مشکل میں پھنس گیا تھا۔اس کے صحن کی گھاس تراشنے والی مشین میں کئی جادوئی خرابیاں تھیں...... میں نے سارے معاملے کو سلجھا کر رفع دفع کر دیا تھا......''

''او وہ بیگ مین کو پسند کیا جا سکتا ہے۔'' پرسی نے ان کی بات نظرانداز کرتے ہوئے کہا۔''لیکن میں یہ نہیں سمجھ پا رہا ہوں کہ انہیں اتنے اہم شعبے کا سربراہ کیسے بنا دیا گیا ہے؟...... جب میں ان کا موازنہ مسٹر کراؤچ سے کرتا ہوں اگر ہمارے شعبے کا کوئی فرد لاپتہ ہو جائے تو مسٹر کراؤچ اسے ڈھونڈنے کیلئے زمین آسمان ایک کر دیں گے۔آپ جانتے ہی ہیں کہ برتھا جورکنس ایک مہینے سے لاپتہ ہے۔وہ تعطیلات گزارنے کیلئے البانیہ گئی تھی اور اب تک واپس نہیں لوٹی ہے۔''

''ہاں! کئی لوگوں سے میری اس بارے میں بات چیت ہوئی تھی۔'' مسٹر ویزلی تیوریاں چڑھا کر کہا۔''لیوڈو کا کہنا ہے کہ برتھا کافی لاپرواہ ہے، وہ پہلے بھی کئی بار اس طرح لاپتہ ہو چکی ہے۔ویسے اگر میرے شعبے کے کسی فرد کے ساتھ ایسا ہوا ہوتا تو میں ضرور پریشان ہوتا......''

''یہ سب جانتے ہیں کہ برتھا کبھی نہیں سدھر سکتی۔'' پرسی نے بات بڑھائی۔''میں نے سنا ہے کہ وہ سالوں سے ایک شعبے سے دوسرے شعبے میں دھکے کھا رہی ہے۔ وہ اتنا کام نہیں کرتی ہے، جتنی کہ اس سے زیادہ مصیبتیں کھڑی کر دیتی ہے......لیکن پھر بھی بیگ مین کو اس کی تلاش کی کوشش تو کرنا ہی چاہئے تھی۔ وہ ہمارے شعبے میں بھی پہلے کام کر چکی ہے اور مجھے لگتا ہے کہ مسٹر کراؤچ اسے کافی پسند کرتے تھے لیکن بیگ مین ان کی بات کو ہنسی میں اُڑا کر کہتے ہیں کہ شاید اس نے نقشے کو غلط پڑھ لیا ہوگا اور البانیہ کے بجائے آسٹریلیا پہنچ گئی ہوگی۔ بہرحال......'' پرسی نے ایک زوردار آہ بھری اور گل بزرگ کے شربت کا ایک بڑا گھونٹ حلق سے اتارا۔''محکمہ جادو کے شعبے تعلقات عامہ برائے تعاون و باہمی امداد میں ہمارے پاس بہت زیادہ کام ہے۔ ہمارے پاس اتنی فرصت نہیں ہے کہ دوسرے شعبوں کے لوگوں کی تلاش کرتے پھریں۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ ہمیں ورلڈ کپ فائنل کے بعد ایک اور بڑی تقریب کی اجرائ بھی کرنا ہے۔''

اس نے مخصوص انداز میں اپنا گلا صاف کیا میز کے دوسرے سرے کی طرف دیکھا جہاں ہیری، ہرمائنی اور رون بیٹھے ہوئے تھے۔''آپ تو جانتے ہی ہیں کہ میں کس بارے میں بات کرر ہا ہوں ڈیڈی؟ اس تقریب کو ترتیب دینے کے سبھی امور نہایت خفیہ رکھے گئے ہیں۔'' پرسی نے اب اپنی آواز بہت زیادہ دھیمی کر لی تھی۔

''جب سے اس نے ملازمت شروع کی ہے......'' رون نے اپنی آنکھیں دائروی انداز سے گھماتے ہوئے ہیری اور ہرمائنی کو سرگوشی نما لہجے میں بتایا۔''تب سے وہ چاہتا ہے کہ ہم اس سے پوچھیں کہ کون سی تقریب ترتیب دی جانے والی ہے؟ شاید موٹے تلے والی کڑاہیوں کی نمائش کا انعقاد ہونے والا ہوگا......''

میز کے وسطی حصے پر موجود مسز ویزلی، بل کے کان کی بالی کے بارے میں بحث کر رہی تھیں جو اس نے حال ہی میں پہنی تھی۔

''......بل! اس پر جوزہریلا دانت لٹک رہا ہے، اس کے بارے میں بینک کے لوگ کیا کہتے ہیں؟''

''ممی!'' بل نے انہیں گھورتے ہوئے کہا۔''جب تک میں بینک کے لئے کمائی کرتا رہوں تب تک کسی کو بھی میرے حلئے کی پرواہ نہیں ہوگی۔''

''اور تمہارے بال بھی بہت بڑھ چکے ہیں۔'' مسز ویزلی نے تنک کر کہا۔ وہ اپنی چھڑی کو پیار سے سہلا رہی تھیں۔''اگر تم کہو تو میں انہیں چھوٹا کر دیتی ہوں......''

''مجھے تو ایسے ہی بال پسند ہیں۔'' جینی بولی جو بل کے پاس بیٹھی ہوئی تھی۔''ممی! آپ کتنے پرانے زمانے کی ہو؟ ویسے بھی بل کے بال ڈمبل ڈور جتنے لمبے تو نہیں ہیں......''

مسز ویزلی کے پاس بیٹھے ہوئے فریڈ اور جارج اپنے بڑے بھائی چارلی سے ورلڈ کپ کے بارے میں گفتگو میں ایسے مگن تھے کہ انہیں گردوپیش کی خبر تک نہیں تھی۔

''آئرلینڈ ہی ورلڈکپ جیتے گا۔'' چارلی بھاری آواز میں کہہ رہا تھا کیونکہ اس نے اپنے منہ میں آلوٹھونسا ہوا تھا۔''سیمی فائنل میں آئرلینڈ نے پیرو کی ٹیم کو مچھر کی طرح روندھ ڈالا تھا۔''

''ویسے بلغاریہ کی ٹیم میں 'وکٹر کیرم' ہے۔'' فریڈ نے ہنس کر کہا۔

''بلغاریہ کے پاس کیرم ہی ایک اچھا کھلاڑی ہے جبکہ آئرلینڈ کے ساتوں کے ساتوں کھلاڑی بہترین ہیں۔کاش برطانیہ فائنل میں پہنچ پاتا۔ برطانیہ کی شکست بہت ہی شرمناک تھی، ہے نا؟'' چارلی نے آہ بھرتے ہوئے کہا۔

''کیا ہوا تھا؟'' ہیری نے اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا۔ وہ پچھتا رہا تھا کہ پرائیویٹ ڈرائیو میں پھنس کر رہنے کی وجہ سے اس کا جادوئی دنیا سے ناطہ ٹوٹ چکا تھا۔ اتنا پچھتاوا اسے پہلے کبھی نہیں ہوا تھا۔ ہیری کیوڈچ کا دیوانہ تھا۔ ہوگورٹس میں اپنے پہلے سال میں ہی وہ گری فنڈر فریق کی ٹیم کا متلاشی بن گیا تھا۔ اس کے پاس فائربولٹ تھا جو دنیا کا سب سے تیز رفتار اُڑنے والا بہاری ڈنڈا تھا۔

''برطانیہ اپنے حریف ٹرانسلوانیہ سے 390اور 10پوائنٹس کے مقابلے سے ہار گیا تھا۔'' چارلی نے اُداسی بھرے لہجے میں کہا۔ ''نہایت خراب کارکردگی کا مظاہرہ کیا تھا۔ ویلز کی ٹیم یوگنڈا سے ہار گئی اور سکاٹ لینڈ کی ٹیم کو لکسمبرگ نے پچھاڑ ڈالا۔''

پڈنگ (گھر پر بنی ہوئی سٹرابری آئس کریم) کھانے سے پہلے مسز ویزلی نے موم بتیاں جلا دی تھیں تاکہ باغیچے میں اندھیرا نہ رہے۔ جب انہوں نے کھانا ختم کیا تو پتنگے میز پر کافی نیچے منڈلانے لگے اور گرم ہوا میں گھاس اور پھولوں کی مہک شامل ہوگئی تھی۔ ہیری کا پیٹ اچھی طرح سے بھر چکا تھا۔ اس نے خوب ڈٹ کر کھایا تھا۔ اسے نہایت فرحت اور خوشگواری کا احساس ہو رہا تھا۔ ایسا لگتا تھا جیسے اب اسے دُنیا سے کوئی شکایت باقی نہیں رہی تھی۔ اسے ہنسی آ گئی جب اس نے کروک شانکس سے خوفزدہ ہوکر بھاگتے ہوئے بالشتیوں کو گلاب کی جھاڑیوں کے بیچ چھلانگیں لگاتے ہوئے دیکھا۔

رون نے چاروں طرف کا محتاط جائزہ لے کر جب پوری طرح تسلی کرلی کہ گھرانے کے سبھی لوگ اپنی اپنی باتوں میں مشغول ہیں تو اس نے ہیری سے بہت ہی دھیمی آواز میں پوچھا۔

''سیریس کی کوئی خبر ہے؟''

ہرمائنی نے بھی چاروں طرف دیکھا اور غور سے سننے لگی۔

''ہاں!'' ہیری نے آہستگی سے کہا۔''دو خط آئے ہیں۔ وہ ٹھیک ٹھاک لگ رہا ہے۔ میں نے اسے آنے سے پہلے ہی خط لکھا ہے۔ اس کا جواب یہاں کسی بھی وقت آسکتا ہے۔''

اسے اچانک یاد آیا کہ اس نے سیریس کو خط کیوں لکھا تھا؟ اور ایک پل کے لئے تو وہ رون اور ہرمائنی کو یہ بتانے کا ارادہ کر رہا تھا کہ اس کے ماتھے کا نشان پھر سے دُکھنے لگا تھا۔ وہ انہیں اپنے اس خواب کے بارے میں بھی بتانا چاہتا تھا جس نے اس کی نیند غارت کر دی تھی۔ لیکن وہ دراصل اس وقت اتنی خوشی اور طمانیت محسوس کر رہا تھا کہ کسی اور کو بھی پریشانی میں ملوث نہیں کرنا چاہتا تھا۔

’’ذرا وقت تو دیکھو!‘‘ مسز ویزلی نے اچانک اپنی کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔’’تم سب کو اپنے اپنے بستروں میں ہونا چاہئے۔ تمہیں کل ورلڈ کپ کا فائنل دیکھنے کیلئے جانا ہے۔ اس کیلئے تمہیں کل منہ اندھیرے اُٹھنا پڑے گا۔ ہیری! تم اپنے سکول کی لسٹ چھوڑ جانا۔ میں کل جادوئی بازار سے تمہارا سارا سامان لے آؤں گی۔ میں کل باقی سب لوگوں کا سامان لینے کیلئے وہاں جا رہی ہوں۔ ممکن ہے کہ ورلڈ کپ کے بعد اس کام کیلئے وقت نہ مل پائے۔ گذشتہ مرتبہ تو میچ پانچ دن تک چلا تھا......‘‘

’’واہ!...... کاش اس بار بھی ایسا ہی ہو۔‘‘ ہیری نے جوشیلے انداز میں کہا۔

’’ایسا بالکل نہیں ہونا چاہئے!‘‘ پرسی نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔’’میں تو یہ سوچ کر ہی دہل جاتا ہوں کہ اگر پانچ دن تک دفتر نہ گیا تو میری میز پر کتنی ساری فائلوں کا ڈھیر اکٹھا ہو جائے گا۔‘‘

’’ہاں! ہوسکتا ہے کہ کوئی ایک بار پھر ڈریگن کا گوبر بھیج دے۔ ہے نا پرسی!‘‘ فریڈ نے کہا۔

’’وہ ڈریگن کا گوبر نہیں تھا بلکہ ناروے سے آیا ہوا کھاد کا ایک نمونہ تھا۔‘‘ پرسی کا چہرہ سرخ ہو گیا۔’’اس سے میرا کچھ ذاتی تعلق نہیں تھا۔‘‘

’’اس سے ذاتی تعلق ہی تھا۔‘‘ فریڈ نے میز سے اُٹھتے ہوئے ہیری کے کان میں سرگوشی کی۔’’کیونکہ وہ ہم نے ہی تو بھیجا تھا......‘‘

☆☆☆☆

چھٹا باب

# گھریری کنجی

ہیری کو ایسا لگا جیسے وہ رون کے کمرے میں ابھی بستر پر لیٹا ہی تھا کہ مسز ویزلی نے جھنجھوڑ کر جگا دیا۔

''جانے کا وقت ہو گیا ہے ہیری بیٹا!'' انہوں نے نرم لہجے میں اسے کہا اور پھر وہ رون کے بستر کی طرف بڑھ گئیں۔

ہیری نے اپنی عینک کو ٹٹول کر پہنا اور اُٹھ کر بیٹھ گیا۔ باہر ابھی تک گہرا اندھیرا تھا۔ ممی کے جگانے پر رون نے نیند کی حالت کچھ بڑبڑایا۔ ہیری نے دیکھا کہ اس کے پاس والے پلنگوں سے بکھرے بالوں والے دو چہرے اپنے کمبلوں سے باہر نکلے۔

''کیا جانے کا وقت ہو گیا ہے؟'' فریڈ نے نہایت بے تابی سے پوچھا۔

انہوں نے خاموشی سے اپنے کپڑے پہنے، نیند کی وجہ سے کسی کا بات کرنے کو جی نہیں چاہ رہا تھا۔ پھر وہ چاروں خوابیدہ کیفیت میں جمائیاں اور انگڑائیاں لیتے ہوئے سیڑھیوں کی طرف بڑھے۔ وہ کچھ دیر بعد باورچی خانے میں داخل ہوئے۔

مسز ویزلی چولہے پر رکھے ہوئے ایک بڑے برتن میں کچھ پکا رہی تھیں۔ وہ اپنی چھڑی سے اس میں موجود چیز کو اتھل پتھل کر رہی تھیں۔ دوسری طرف مسٹر ویزلی میز کے پاس بیٹھ کر چرمئی کاغذوں کے بڑے ٹکٹوں کی جانچ پڑتال کر رہے تھے۔ جب لڑکے اندر داخل ہوئے تو انہوں نے سر اُٹھا کر دیکھا اور اپنی بانہیں پھیلا لیں تاکہ لڑکے ان کے کپڑوں کو اچھی طرح دیکھ سکیں۔ مسٹر ویزلی نے گالف والا جمپر اور بہت پرانی جینز کی پتلون پہن رکھی تھی جو ان کے لحاظ سے تھوڑی زیادہ بڑی تھی لیکن چمڑے کی موٹی بیلٹ سے کس کر بندھی ہوئی تھی۔

''تمہیں کیا لگتا ہے؟'' انہوں نے الجھے ہوئے انداز میں پوچھا۔ ''ہمیں عام لوگوں کی طرح دکھائی دینا چاہئے۔ کیا میں ماگلوؤں جیسا دکھائی دے رہا ہوں۔''

''بالکل...... بہت عمدہ!'' ہیری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''بل، چارلی اور پرپر...... پرسی کہاں ہیں؟'' جارج نے کہا جو آخر میں جمائی کو روک نہیں پایا تھا۔

''وہ لوگ ثقاب اُڑان سے وہاں پہنچیں گے۔'' مسز ویزلی نے بتایا۔ وہ اب بڑے برتن کو ہوا میں اُڑاتے ہوئے میز کی طرف لا

رہی تھیں۔اور پھر وہ کٹوریوں میں دلیے جیسا کھانا ڈالنے لگیں۔''اس لئے وہ تھوڑی دیر تک اور سو سکتے ہیں۔''

ہیری جانتا تھا کہ ثقاب اُڑان مشکل کام تھا۔اس کا مطلب تھا کہ ایک جگہ سے غائب ہوکر دوسری جگہ پر ٹھیک اسی وقت پر ہی ظاہر ہوجانا۔یعنی پلک جھپکتے ہی ایک مقام سے دوسرے مقام پر پہنچ جانا ہی ثقاب اُڑان کہلاتا تھا۔

''تو وہ اب تک سو رہے ہیں؟'' فریڈ نے شکایتی انداز میں کہا اور دلیے کی کٹوری اپنی طرف کھینچ لی۔''ہم بھی ثقاب اُڑان کیوں نہیں بھر سکتے؟''

''کیونکہ ابھی تمہاری عمر نہیں ہوئی ہے۔اور تم نے اس کی تربیت حاصل نہیں کی اور نہ ہی امتحان پاس کیا ہے۔'' مسز ویزلی نے جھڑکتے ہوئے کہا۔''اوہ! یہ دونوں لڑکیاں کہاں رہ گئیں؟''

وہ تیزی سے باورچی خانے سے باہر نکلیں۔سیڑھیاں چڑھنے کی آواز سنائی دی۔

''ثقاب اُڑان کیلئے امتحان بھی پاس کرنا پڑتا ہے؟'' ہیری نے حیران ہوکر پوچھا۔

''اوہ ہاں!'' مسٹر ویزلی نے ٹکٹیں پرانی جینز کے پچھلی جیب میں سنبھال کر رکھتے ہوئے کہا۔''محکمہ جادوئی ذرائع آمدورفت نے تھوڑا عرصہ پہلے ہی دو لوگوں پر لائسنس کی عدم موجودگی میں ثقاب اُڑان بھرنے پر بھاری جرمانہ عائد کیا ہے۔ثقاب اُڑان بھرنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔اگر صحیح طریقے کا استعمال نہ کیا جائے تو اس سے بہت ساری مشکلیں پیدا ہوسکتی ہیں۔جن دو لوگوں کے بارے میں میں بات کر رہا تھا، وہ ثقاب اُڑان بھرنے کی کوشش میں منقسم ہوگئے تھے۔''

ہیری کے علاوہ میز پر موجود سب لوگوں کے منہ سے آہ نکل گئی تھی۔

''منقسم ہوگئے تھے!......اس کا کیا مطلب ہوا؟'' ہیری نے کچھ نہ سمجھتے ہوئے پوچھا۔

''ان کا نصف دھڑ پیچھے چھوٹ گیا تھا۔'' مسٹر ویزلی نے اپنے دلیے میں چٹنی کے کئی چمچ ڈالتے ہوئے کہا۔''ظاہر ہے...... وہ پھنس کر رہ گئے تھے۔وہ اِدھر بھی نہیں ہل سکتے تھے اور اُدھر بھی نہیں۔مصیبت سے باہر نکلنے کیلئے انہیں جادوئی ایمرجنسی سکواڈ کا انتظار کرنا پڑا۔اس میں بہت سی کاغذی کارروائی کرنا پڑی۔جن ماگلوؤں نے ان کے نصف دھڑ کو سڑک پر پڑے دیکھا تھا، ان کی سب کی یادداشت مٹانا پڑی......''

ہیری کے ذہن میں اچانک یہ تصور ابھر آیا کہ پرائیویٹ ڈرائیو کے فٹ پاتھ پر کسی کے صرف دو پیر اور ایک آنکھ پڑی ہو جو ادھر ادھر دیکھنے کیلئے پتلی گھما رہی ہو۔

''وہ ٹھیک تو ہوگئے تھے......؟'' ہیری نے حیران ہوکر پوچھا۔

''اوہ ہاں!'' مسٹر ویزلی نے سپاٹ لہجے میں کہا۔''لیکن ان پر بھاری جرمانہ عائد کیا گیا۔اسے اتارنے میں کافی لمبا وقت لگ جائے گا۔ویسے مجھے نہیں لگتا ہے کہ وہ اس کام کو جلدی ہی دوبارہ کرنے کی کوشش کریں گے۔ثقاب اُڑان بھرنے میں کئی جھنجٹ ہوتے

ہیں۔ بہت سارے قابل جادوگر بھی اس جھنجٹ میں نہیں پڑتے۔ وہ ثقاب اُڑان کے بجائے اپنے بہاری ڈنڈوں کا سفر زیادہ پسند کرتے ہیں......سست رفتار مگر محفوظ ترین......''

''لیکن بل، چارلی اور پرسی تو یہ کام کر سکتے ہیں؟''

''چارلی کو دوبارا امتحان دینا پڑا تھا۔'' فریڈ نے مسکرا کر چہکتے ہوئے بتایا۔ ''وہ پہلی بار میں فیل ہو گیا تھا کیونکہ وہ جہاں جانا چاہتا تھا۔ وہاں سے پچاس میل دور ایک شاپنگ مال میں پہنچ گیا تھا۔ مزے کی بات ہے کہ وہ شاپنگ مال میں خریداری کرنے والی ایک بوڑھی عورت کے سر پر جا اترا تھا جو خوف سے ہی بے ہوش ہو گئی تھی......''

''ٹھیک ہے......ٹھیک ہے۔ وہ دوسری بار میں تو پاس ہو گیا تھا۔'' مسز ویزلی نے جلدی دے کہا۔ وہ اب دوبارہ باورچی خانے میں داخل ہو چکی تھیں۔ تمام لوگ کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

''پرسی ابھی دو ہفتے پہلے ہی پاس ہوا ہے۔'' جارج نے کہا۔ ''تب سے وہ ہر صبح ثقاب اُڑان کے ذریعے ہی باورچی خانے میں آتا ہے، کہیں سیڑھیاں اترنے کی زحمت نہ اُٹھانا پڑے۔ دراصل وہ یہ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ وہ ہر کام کو بخوبی سرانجام دے سکتا ہے۔''

راہداری میں قدموں کی چاپ سنائی دی اور پھر ہرمائنی اور جینی کے چہرے دکھائی دیئے جو سوجے ہوئے اور نیند کے خمار میں ڈوبے ہوئے تھے۔

''ہمیں اتنی جلدی کیوں اُٹھنا پڑا؟'' جینی نے اپنی آنکھیں مسلتے ہوئے میز پر پہنچ کر پوچھا۔ وہ کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئی۔

''دراصل ہمیں تھوڑا پیدل چلنا پڑے گا۔'' مسٹر ویزلی نے کہا۔

''کیا؟'' ہیری چونک کر بولا۔ ''کیا ہم پیدل چل کر وہاں جائیں گے جہاں ورلڈ کپ ہونے والا ہے؟''

''نہیں......نہیں! وہ جگہ تو میلوں دور ہے۔'' مسٹر ویزلی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ ''ہمیں تو صرف تھوڑی دور تک ہی پیدل جانا ہوگا۔ مسئلہ یہ ہے کہ اتنے سارے جادوگروں کا ساتھ مل کر پیدل چلنا ماگلوؤں کی توجہ اپنی طرف مبذول کر سکتا ہے۔ وہ پیدل چلنے والے گروہ کو شک کی نگاہوں سے دیکھیں گے۔ ہمیں اپنے اچھے وقتوں میں بھی سفر کرتے وقت انتہائی محتاط انداز اپنانے کی ضرورت پڑتی ہے۔ کیوڈچ ورلڈ کپ جیسی بڑی تقریب کے موقع پر تو......''

''جارج!'' مسز ویزلی اچانک زور سے چیخیں جس کی وجہ سے بات ادھوری رہ گئی اور سب لوگ چونک کر اس طرف دیکھنے لگے۔

''کیا ہوا؟'' جارج نے نہایت معصومیت سے پوچھا۔ لیکن کسی کو بھی اس کے چہرے پر چھائی ہوئے معصومیت پر بھروسہ نہیں ہوا۔

''تمہاری جیب میں کیا ہے؟''

''کچھ بھی نہیں......''

''مجھ سے جھوٹ مت بولو......''

اسی لمحے مسز ویزلی نے اپنی چھڑی اُٹھا کر جارج کی جیب کی طرف گھمائی۔''باہر نکلو......''

جارج کی جیب سے کئی کئی چھوٹی چمکیلی اور رنگ برنگی چیزیں باہر نکل پڑیں۔اس نے انہیں لپک کر پکڑنے کی کوشش کی لیکن وہ ناکام رہا۔وہ تمام چیزیں ہوا میں اڑتی ہوئیں مسز ویزلی کے ہاتھ میں جا پہنچیں۔

''ہم نے تمہیں کہا تھا نا...... کہ ان سب چیزوں کو تلف کر دو۔'' مسز ویزلی کا چہرہ غصے سے لال بھبھوکا ہو گیا۔ان کے ہاتھ میں لوزہ ٹافیوں کے کئی پیکٹ تھے۔''ہم نے تمہیں کہا تھا کہ یہ چیزیں ہمیں دوبارہ نظر نہیں آنا چاہئے۔چلو! تم دونوں اُٹھ کر اپنی جیبیں خالی کرو۔''

یہ منظر بڑا حیران کن اور ناخوشگوار تھا۔یہ صاف دکھائی دے رہا تھا کہ جڑواں بھائی بڑی بھاری مقدار میں لوزہ ٹافیاں گھر سے باہر لے جانے کی منصوبہ بندی بنائے ہوئے تھے۔مسز ویزلی نے ایک معمولی جادوئی کلمے سے ان کی سازش کو ناکام بنا دیا تھا اور ان کے کپڑوں میں سے تمام غیر قانونی ٹافیاں برآمد کر لیں۔

''باہر نکلو...... باہر نکلو...... ہر جگہ سے باہر نکلو......'' وہ غصے سے چلا کر چھڑی گھماتے ہوئے غرائیں اور پھر ٹافیوں کے کئی پیکٹ ان کے کپڑوں کی ان گنت جگہوں سے باہر نکلنا شروع ہو گئے، جارج کی جیکٹ کا استر پھٹ گیا اور وہاں چھپی ہوئی ٹافیاں نکل کر زمین پر گر گئیں۔فریڈ کی جینز کی پتلون کے چوڑے پائنچے ادھڑ گئے اور وہاں سے بھی ٹافیاں نکلیں۔یہ کہا جائے کہ ان دونوں کے جسم پر موجود کپڑے بری طرح سے ادھڑ گئے تھے تو غلط نہیں ہو گا۔فرش پر لوزہ ٹافیوں کا ڈھیر پڑا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

مسز ویزلی نے اپنی چھڑی کو اشارہ کیا تو ٹافیوں ڈھیر ہوا میں پرواز کرتا ہوا گھر سے باہر نکل گیا اگلے ہی لمحے اس میں آگ بھڑک اُٹھی اور وہ سب جل کر بھسم ہو گیا۔وہ دونوں ملتجیانہ نظروں سے دیکھتے رہ گئے۔

''انہیں بنانے میں ہم نے پورے چھ مہینے کڑی محنت کی تھی!'' فریڈ چیختا ہوا بولا۔

''اوہ! چھ مہینے کا وقت خرچ کرنے کیلئے اچھا مشغلہ ڈھونڈا تم لوگوں نے......'' مسز ویزلی غصے سے دھاڑتی ہوئی بولیں۔''نتیجہ صاف ظاہر ہے کہ اوڈبلیوایل (OWLs) میں معمولی نمبر......اس میں واقعی حیرانگی والی کوئی بات نہیں ہے۔''

جب وہ چلنے کیلئے اُٹھے تو گھر کا ماحول بالکل سازگار نہیں تھا۔غصے اور ناراضگی کی گھٹن پھیلی ہوئی تھی۔مسٹر ویزلی نے جب مسز ویزلی کو الوداع کہا تو ان کے چہرے پر غصے کے تاثرات جھلک رہے تھے، وہ ان دونوں کو شعلہ بار نظروں سے گھور رہے تھے۔لیکن ان سے زیادہ غصہ تو جڑواں بھائیوں کے چہرے پر چھایا ہوا تھا، وہ ٹافیاں چھن جانے پر بے حد ناراض دکھائی دے رہے تھے۔انہوں نے اپنے بستے اپنی کمر پر لادے اور پیر پٹختے ہوئے باورچی خانے سے باہر نکل گئے۔انہوں نے اپنی ممی کو سلام کرنا بھی گوارا نہیں کیا تھا۔

''سفر خیریت سے پورا ہو۔'' مسز ویزلی نے دھیمے لہجے میں کہا۔ پھر انہوں نے دروازے کی چوکھٹ پر کھڑے ہو کر دور جاتے ہوئے جڑواں بھائیوں کی طرف کہا بلند آواز میں کہا۔''اور تم دونوں کان کھول کر سن لو۔واپسی پر مجھے کوئی شکایت نہیں ملنا چاہئے۔'' ان

دونوں جڑواں بھائیوں نے نہ تو پلٹ کر دیکھا اور نہ ہی کوئی جواب دینا پسند کیا۔

''میں بل، چارلی اور پرسی کو دن چڑھتے ہی بھیج دوں گی۔'' مسز ویزلی نے مسٹر ویزلی کو کہا جب وہ ہیری، رون، ہرمائنی اور جینی کو ساتھ فریڈ اور جارج کے تعاقب میں جا رہے تھے۔ جلد ہی وہ سب اندھیرے میں کہیں گم ہو گئے۔ مسز ویزلی نے دروازہ بند کر لیا۔

باہر کافی خنکی چھائی ہوئی تھی اور چاند کھلے آسمان میں صاف دکھائی دے رہا تھا۔ آسمان میں دائیں طرف کے بڑے حصے پر پھیلی ہوئی سبز روشنی اس امر کا اشارہ دے رہی تھی کہ صبح ہونے ہی والی ہے۔ ہیری پیدل چلتے ہوئے ان خیالوں میں گم تھا کہ کیوڈچ ورلڈ کپ کا فائنل دیکھنے کیلئے اس وقت ہزاروں کی تعداد میں جادوگر اپنے اپنے گھروں سے نکل کر تیزی سے سٹیڈیم کی طرف جا رہے ہوں گے۔ اس نے اپنے قدموں کی رفتار تیز کر لی تھی اور مسٹر ویزلی کے پہلو میں ساتھ ساتھ چلنے کی کوشش کرنے لگا۔

''مسٹر ویزلی! ماگلوؤں کو دکھائی دیئے بغیر سب لوگ وہاں کیسے پہنچیں گے؟'' اس نے حیرت سے پوچھا۔

''یہ ایک وسیع پیمانے پر پھیلا ہوا بڑا پیچیدہ انتظامی مسئلہ ہے۔'' مسٹر ویزلی گہری سانس لیتے ہوئے بولے۔ ''مصیبت یہ ہے کہ کم از کم ایک لاکھ سے زائد جادوگر ورلڈ کپ کا میچ دیکھنے کیلئے آتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ ہمارے پاس اتنی بڑی جگہ نہیں ہے جہاں اتنے سارے جادوگروں کو ایک ساتھ بٹھانے کا اہتمام کیا جا سکے اور عارضی رہائش گاہیں بھی مہیا کی جائیں۔ ہمارے پاس ایسی دو جگہیں تو ہیں جہاں ماگلو بالکل نہیں گھوم سکتے۔ لیکن جادوئی بازار یا پلیٹ فارم نمبر پونے دس پر ایک لاکھ جادوگروں کو اکٹھا کرنے کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے ہمیں ماگلوؤں کی پہنچ سے دور ایک بڑا ویران جنگل تلاش کرنا پڑا۔ اور پھر متعدد احتیاطی تدابیر کا فوری بندوبست کرنا پڑا جن سے ماگلوؤں کو وہاں کا پتہ نہ چل پائے۔ جنگل کو ماگلوؤں کی نظروں سے ڈھانپنا پڑا۔ اس کام کیلئے محکمہ جادوئی وزارت پچھلے کئی مہینوں سے انتھک محنت کر رہا ہے۔ ظاہر ہے سب سے پہلے تو ہمیں میچ دیکھنے والوں کی آمد کے طریقوں کا انتظام کرنا تھا۔ اس لئے یہ طے کیا گیا کہ سستے ٹکٹ خریدنے والوں کو دو ہفتے پہلے ہی آنا پڑے گا۔ سب کو اس بات سے خبردار کر دیا گیا تھا کہ ماگلوؤں کی گاڑیوں کا استعمال کم سے کم جادوگر کریں۔ ورنہ ان کی بسوں اور ٹرینوں میں بھیڑ مچ جائے گی جو انہیں ہماری طرف متوجہ کر سکتی ہے۔ ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ دُنیا بھر سے جادوگر یہاں آ رہے ہیں۔ یہ واضح ہے کہ بہت سارے جادوگر ثقاب اڑان بھر سکتے ہیں لیکن ان کے نمودار ہونے کیلئے ہمیں ایسی جگہوں کا بندوبست کرنا پڑا جو ماگلوؤں کی گزرگاہوں سے کافی دور تھیں۔ میرا ذاتی خیال ہے کہ ان کے نمودار ہونے کے مقام یقیناً جنگل کے اندر ہی کہیں بنائے گئے ہوں گے۔ جو لوگ ثقاب اڑان کو استعمال نہیں کرنا چاہتے یا نہیں کر سکتے ہیں ان کیلئے ہم نے گھریری کنجیوں کا بندوبست کیا ہے۔ یہ گھریری کنجیاں جادوگروں کو پہلے سے طے کئے گئے وقت پر ایک مقام سے دوسرے مقام پر پہنچا دیتی ہیں۔ یہ ثقاب اڑان جیسا ہی انتظام ہے مگر اس میں ذاتی کوشش کا عمل دخل نہیں ہوتا۔ ضرورت پڑنے پر ایک ہی وقت میں بہت سارے لوگ ایک ساتھ سفر کر سکتے ہیں۔ دو سو کے قریب گھریری کنجیاں محتاط حکمت عملی سے پورے برطانیہ میں الگ الگ جگہوں پر رکھی گئی ہیں۔ ہمارے گھر کے سب سے پاس والی گریری کنجی 'سٹوٹش ہیڈ' پہاڑی کی چوٹی پر رکھی گئی ہے، اس لئے

ہم وہیں جارہے ہیں......''

مسٹر ویزلی نے آگے کی طرف اشارہ کیا جہاں آوٹری سینٹ کیچ پول نامی گاؤں سے دور ایک بڑی پہاڑی دکھائی دے رہی تھی۔

''گھریری کنجیاں کس طرح کی چیزیں ہوسکتی ہیں؟'' ہیری نے اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا۔

''یہ کوئی بھی چیز ہوسکتی ہے۔'' مسٹر ویزلی نے دھیمے لہجے میں بتایا۔ ''ظاہر ہے کہ ہم بے کار دکھائی دینے والی چیزوں کو ہی گھریری کنجیاں بناتے ہیں تا کہ ماگلو انہیں دیکھ کر ان پر توجہ نہ دیں اور نہ ہی ان کے ساتھ کسی قسم کا کھلواڑ کرنے کی کوشش کریں۔ ایسا سامان جسے وہ کچرا سمجھتے ہیں......''

وہ اندھیرے میں گاؤں کی سڑک پر چلتے رہے۔ گھمبیر سناٹے میں ان کے قدموں کی آہٹ گونج رہی تھی۔ جب وہ گاؤں کے قریب سے ہوتے ہوئے گزرے تو آسمان میں ہلکی ہلکی روشنی پھوٹنے لگی تھی۔ اس کا رنگ سیاہی سے بدل کر گہری نیلاہٹ میں بدل رہا تھا۔ ہیری کو اپنے ہاتھ پیر سردی سے سن ہوتے محسوس ہونے لگے۔ مسٹر ویزلی بار بار اپنی کلائی پر بندھی گھڑی کو دیکھ رہے تھے۔

سٹوٹش ہیڈ پہاڑی پر چڑھائی کو طے کرتے ہوئے ان کی سانسیں پھولنے لگیں۔ اب ان میں مزید گفتگو کرنے کی ہمت باقی نہ رہی تھی۔ خرگوشوں کے چھپے ہوئے بلوں میں کبھی کبھار پاؤں پھنسنے سے وہ لڑکھڑا جاتے تھے۔ کئی بار وہ گھاس کے گھنے اور چکنے گچھوں پر پھسلتے پھسلتے بچے۔ ہیری کی ہر سانس اس کے سینے میں چبھ رہی تھی اور اسے اپنے پیر اکڑتے ہوئے محسوس ہو رہے تھے۔ جب آخر کار اس کے پاؤں ہموار سطح پر آ گئے تو اسے بڑی طمانیت محسوس ہوئی۔

''اوہ!'' مسٹر ویزلی ہانپتے ہوئے بولے۔ انہوں نے اپنی عینک اتار کر سوئیٹر سے رگڑ کر صاف کی اور دوبارہ پہنتے ہوئے کہا۔ ''ہم وقت پر پہنچنے میں کامیاب ہوگئے ہیں۔ ہمارے پاس ابھی بھی دس منٹ کا وقت باقی بچا ہے......''

ہرمائنی بھی آخر پہاڑی کی چوٹی پر پہنچ گئی۔ اس نے اپنا سینہ پکڑ رکھا تھا۔

''اب ہمیں گھریری کنجی کو تلاش کرنا ہے۔'' مسٹر ویزلی زمین پر ادھر ادھر نظر ڈالتے ہوئے کہا۔ ''کوئی بڑی چیز نہیں ہوگی...... چلو سب مل کر تلاش کرو......''

وہ لوگ الگ الگ سمتوں میں گھریری کنجی کو تلاش کرنے لگے۔ بہر حال ابھی انہیں دو ہی منٹ ہوئے تھے کہ اسی وقت پرسکون ہوا میں ایک سرسراتی ہوئی آواز گونجی۔

''یہاں آجاؤ آرتھر...... سیڈرک! تم بھی آجاؤ...... مجھے گھریری کنجی مل گئی ہے۔''

تاروں سے بھرے آسمان میں پہاڑی کے دوسرے کنارے پر دو لمبے عکس دکھائی دے رہے تھے۔

''آموس!'' مسٹر ویزلی مسکرا کر چلانے والے آدمی کی طرف بڑھے۔ باقی سب لوگ بھی اس کے پیچھے پیچھے چل دیئے۔ مسٹر ویزلی نے ایک سرخ چہرے والے جادوگر سے ہاتھ ملایا جس کی ڈاڑھی چھوٹی اور بھوری تھی اور اس کے دوسرے ہاتھ میں ایک گندا

اور پرانا بدبودار جوتا پکڑا ہوا تھا۔

''یہ آموس ڈیگوری ہیں۔'' مسٹر ویزلی نے سب سے ان کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔''یہ محکمہ قاعدہ جات اور جادوئی جانداروں کے نظم وضبط کے شعبے میں کام کرتے ہیں۔تم لوگ ان کے بیٹے سیڈرک کو تو جانتے ہی ہو گے......''

سیڈرک ڈیگوری، سترہ سال کا پرکشش جوان لڑکا تھا جس کا کسرتی جسم دیکھ کر کوئی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتا تھا۔ وہ ہوگورٹس سکول میں ہفل پف فریق میں پڑھتا تھا اور ان کی کیوڈچ ٹیم کا کپتان اور متلاشی بھی تھا۔

''کیسے ہو؟'' سیڈرک نے ان سب کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

''بالکل ٹھیک!'' سب نے اس کی غیر متوقع موجودگی پر عجیب سے انداز میں کہا۔ البتہ جارج اور فریڈ نے محض سر ہلا کر اشارہ کیا تھا۔ سیڈرک نے گذشتہ برس کے کیوڈچ مقابلوں میں گری فنڈر کی ٹیم کو ہرا دیا تھا۔ شاید اس بات کیلئے انہوں نے اسے ابھی تک معاف نہیں کیا تھا۔

''آپ کو کافی مسافت پیدل طے کرنا پڑی ہوگی؟'' سیڈرک نے مسٹر ویزلی کی طرف سر گھما کر پوچھا۔

''کچھ زیادہ دور نہیں!'' مسٹر ویزلی نے ہنس کر کہا۔''ہم گاؤں کے دوسرے سرے پر ہی تو رہتے ہیں......اور تم؟''

''ہمیں تو رات دو بجے اُٹھنا پڑا...... ہے نا سیڈرک؟ جب سیڈرک ثقاب اُڑان کے امتحان میں پاس ہو جائے گا تو مجھے بہت خوشی ہوگی۔ پھر بھی...... مجھے کوئی شکایت نہیں ہے......ایک بورہ گیلن بھی ملیں تب بھی میں کیوڈچ ورلڈ کپ دیکھنے کا موقعہ ہرگز نہیں چھوڑوں گا......اور ٹکٹ بھی لگ بھگ اتنے ہی گیلن میں ملتے ہیں...... ویسے ایسا لگتا ہے کہ یہ سودا کچھ مہنگا نہیں رہا......'' آموس ڈیگوری نے تینوں ویزلی لڑکوں، ہیری، ہرمائنی اور جینی کو مسکرا کر دیکھا۔''آرتھر! یہ سب بچے تمہارے ہی ہیں......؟''

''اوہ نہیں! صرف سرخ بالوں والے بچے ہی میرے ہیں۔'' مسٹر ویزلی نے اپنے بچوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔''یہ ہرمائنی ہے، رون کی دوست اور یہ ہیری ہے رون کا دوست۔''

''اوہ میرے خدا!'' آموس ڈیگوری کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔''ہیری...... ہیری پوٹر؟''

''ہاں!'' ہیری نے کہا۔

ہیری اس بات کا عادی ہو گیا تھا کہ اس سے ملتے وقت لوگ اس کی طرف بڑے اشتیاق اور حیرت بھری نظروں سے دیکھتے تھے اور ان کی پہلی نظر فوراً اس کے ماتھے کے زخم والے نشان پر جا ٹھہرتی تھی۔ یہ الگ بات تھی کہ وہ اس بات پر ہمیشہ ہی پریشان ہو جاتا تھا۔

''سیڈرک نے تمہارے بارے میں بتایا تھا۔'' آموس ڈیگوری نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔''اس نے گذشتہ سال تمہارے خلاف کھیلے گئے کیوڈچ میچ کے بارے میں مجھے بتایا تھا...... میں اس سے کہا تھا کہ سیڈرک یہ تمہارے ماں باپ کیلئے کتنا عجیب اور خوشگوار احساس رہے گا کہ تم نے......تم نے 'ہیری پوٹر' کو ہرا دیا۔''

ہیری کو اس بات کا کوئی جواب سجھائی نہیں دیا۔اس لئے وہ چپ چاپ کھڑا رہا۔فریڈ اور جارج کی تیوریاں ایک بار پھر چڑھ گئیں۔سیڈرک تھوڑا شرمندہ دکھائی دے رہا تھا۔

''ڈیڈی! ہیری اپنے بہاری ڈنڈے سے گر گیا تھا۔''اس نے بڑبڑا کر کہا۔''میں نے آپ کو بتایا تو تھا......اس کے ساتھ حادثہ پیش آ گیا تھا......''

''ہاں! لیکن تم تو نہیں گرے تھے...... ہے نا!'' آموس ڈیگوری نے خوشی سے اپنے بیٹے کی کمر تھپتھپاتے ہوئے کہا۔''میرا سیڈرک بہت ہی سیدھا سادا اور شریف لڑکا ہے۔لیکن سب سے عمدہ کھلاڑی ہی جیتتا ہے...... مجھے یقین ہے کہ ہیری بھی یہی کہے گا ہے نا؟ ایک کھلاڑی اپنے بہاری ڈنڈے سے گر جاتا ہے، دوسرا اپنے بہاری ڈنڈے پر جمارہتا ہے اور نہیں گرتا......اب یہ بتانے کیلئے کسی خاص عقل کی ضرورت نہیں ہے کہ کون سا کھلاڑی زیادہ اچھا ہے......''

''اب تو روانہ ہونے کا وقت ہو گیا ہے آموس!''مسٹر ویزلی نے بیچ میں پڑتے ہوئے کہا۔انہوں نے دوبارہ گھڑی پر نظر ڈالی۔''کیا کوئی اور بھی آنے والا ہے؟''

''نہیں! لگ بھگ گھر کے سبھی لوگ ایک ہفتہ پہلے ہی وہاں پہنچ گئے ہیں اور فاؤسٹس گھرانے کو ٹکٹ ہی نہیں مل پائے ہیں۔'' مسٹر ڈیگوری نے کہا۔''اس علاقے میں اور کوئی تو ہے نہیں...... ہے نا؟''

''ہاں یہ بات تو ہے!''مسٹر ویزلی نے کہا۔''اوہ! اب بس ایک ہی منٹ باقی بچا ہے......اچھا رہے گا کہ ہم تیاری کر لیں......'' انہوں نے ہیری اور ہرمائنی کو دیکھتے ہوئے کہا۔''تمہیں گھریری کنجی کو چھونا ہے۔بس اتنا ہی کافی ہوگا۔ایک انگلی سے بھی کام چل جائے گا۔''

چونکہ ان لوگوں کی کمر پر بھاری سامان لدا ہوا تھا اس لئے تھوڑی مشکل سے نو لوگ اس پرانے گندے جوتے کے پاس اکٹھے ہو گئے۔ جسے آموس ڈیگوری نے پکڑ رکھا تھا۔ پہاڑی پر ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی اور وہ سبھی ایک دائروی انداز میں ساتھ ساتھ کھڑے تھے۔سبھی خاموشی سے انتظار کر رہے تھے۔اچانک ہیری کے ذہن میں یہ خیال آیا کہ اگر اس وقت یہاں کوئی ماگلو آ جائے تو اسے یہ منظر کتنا عجیب دکھائی دے گا...... ہلکے اندھیرے میں نو لوگ پراسرار انداز میں دائرہ بنا کر کھڑے تھے جن میں بچے بھی شامل تھے۔ ایک گندے اور پرانے جوتے کو ہاتھ میں پکڑے انتظار کر رہے تھے......

''تین......''مسٹر ویزلی گھڑی کی طرف دیکھتے ہوئے بڑبڑائے۔''دو......ایک......''

یہ فوراً ہی ہو گیا۔ ہیری کو محسوس ہوا جیسے اس کی ناف کے پیچھے لگا ہوا آنکڑہ اچانک ناقابل مزاحمت کے ساتھ آگے کی طرف اُڑنے لگا۔اس کے پاؤں زمین سے اوپر اُٹھ گئے۔اسے رون اور ہرمائنی اپنے دونوں پہلوؤں میں اڑتے ہوئے محسوس ہو رہے تھے کیونکہ ان کے کندھے اس کے کندھوں سے بار بار ٹکرا رہے تھے۔وہ تیزی سے گرجتی ہوئی ہوا اور گڈمڈ ہوتے ہوئے رنگوں کے بیچ میں

اُڑ رہے تھے۔اس کی چھنگلیا انگلی جوتے کے ساتھ اس طرح چپکی ہوئی تھی جیسے وہ مقناطیس کی طرح اپنی طرف کھینچ رہی ہو اور پھر......

اس کے پیر زمین سے ٹکرائے۔رون کے ٹکرانے سے ہیری زمین گر گیا۔گھریری کنجی اس کے سر کے پاس دھم سے زمین پر جا گری۔ ہیری نے اوپر دیکھا۔مسٹر ویزلی،مسٹر ڈیگوری اور سیڈرک اب بھی ہوا کھڑے تھے حالانکہ ان کے بال بکھر چکے تھے۔ باقی سبھی لوگ زمین پر گرے ہوئے دکھائی دیئے۔ایک آواز آئی۔

''سٹوٹش ہیڈ پہاڑی سے پانچ بج کر سات منٹ والی گھریری کنجی پہنچ چکی ہے......''

☆☆☆☆

ساتواں باب

# بیگ مین اور کراؤچ

ہیری، رون کو پرے ہٹا کر اپنے پیروں پر کھڑا ہو گیا۔ وہ دھند بھرے ویرانے میں پہنچ گئے تھے۔ اب کے سامنے دو تھکے اور چڑچڑے دکھائی دینے والے جادوگر کھڑے تھے۔ جن میں سے ایک کے ہاتھ میں بڑی سی سنہری گھڑی تھی جبکہ دوسرے کے ہاتھ میں چرمئی کاغذوں کا پلندہ اور قلم تھا۔ دونوں نے ہی ماگلوؤں کے کپڑے پہن رکھے تھے لیکن وہ یہ کپڑے نہایت بچگانہ انداز میں پہنے ہوئے تھے۔ گھڑی والے آدمی نے اونی پینٹ کوٹ کے ساتھ ران تک اونچے جوتے پہن رکھے تھے جو جوتوں کے غلاف سمیت تھے۔ جبکہ اس کا ساتھی چنٹوں والا لہنگا اور کمبل جیسا چوغہ پہنے ہوئے تھا جس میں سر ڈالنے کیلئے ایک بڑا سوراخ تھا۔

''صبح بخیر...... مسٹر باسل!'' مسٹر ویزلی نے لہنگے والے جادوگر کو جوتے والی گھریری کنجی تھماتے ہوئے کہا۔ اس جادوگر نے جوتا لے کر پاس رکھے ہوئے ایک بڑے کھلے صندوق میں پھینک دیا۔ جس میں استعمال شدہ گھریری کنجیاں پڑی دکھائی دے رہی تھیں۔ ہیری کو اس صندوق میں ایک پرانا اخبار، مشروبات کے خالی ڈبے، بوتلیں اور چرمرے فٹ بال دکھائی دیئے۔

''ہیلو آرتھر!'' باسل نے تھکے ہوئے انداز میں کہا۔ ''ڈیوٹی پر تو نہیں ہو...... ہے نا؟ کچھ لوگوں کا نصیب بڑا اچھا ہوتا ہے...... ہم یہاں رات بھر سے کام کر رہے ہیں...... اچھا یہی رہے گا کہ تم جلدی ہی چلے جاؤ۔ سوا پانچ بجے کالے جنگل سے جادوگروں کا ایک بڑا جم گٹھا یہاں آنے والا ہے...... ذرا ٹھہرو!...... میں تمہارے خیمے کی جگہ بتاتا ہوں...... ویزلی کہاں ہے؟...... ویزلی......؟'' اس نے اپنے چرمئی کاغذوں کے پلندے کو الٹ پلٹ کرنا شروع کر دیا۔ ''اوہ یہ رہا!...... اس طرف چوتھائی میل پیدل چلنا ہوگا۔ پہلا ہی میدان ہے۔ تمہارے علاقے کے منتظم کا نام ہے مسٹر رابرٹس!...... ڈیگوری! تمہارے خیمہ وہاں دوسرے میدان میں ہے۔ وہاں تم مسٹر پینس سے مل لینا......''

''شکریہ باسل!'' مسٹر ویزلی نے کہا اور باقی سب کو اپنے عقب میں آنے کا اشارہ کیا۔ وہ بنجر ویرانے میں چل دیئے۔ حالانکہ دھند میں انہیں زیادہ کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ تقریباً بیس منٹ بعد ایک دروازے کے پاس پتھر سے بنا چھوٹا جھونپڑا دکھائی دیا۔ اس کے دوسری طرف دور تک ہیری کو خیموں کے لمبی لمبی قطاریں دکھائی دیں۔ خیمے جنگل کے ایک کنارے پر وسیع و عریض میدان میں

نصب کیے گئے تھے۔انہوں نے ڈیگوری اور سیڈرک کو الوداع کہا اور جھونپڑے کے دروازے کی طرف چل دیئے۔

ایک آدمی دروازے پر کھڑا خیموں کا جائزہ لینے میں مصروف دکھائی دے رہا تھا۔ ہیری ایک نظر میں ہی سمجھ گیا کہ کئی ایکڑوں تک یہاں صرف یہی حقیقی ماگلو تھا۔ جب اس آدمی نے قدموں کی چاپ سنی تو اس نے اپنا سر گھما کر ان کی طرف دیکھا۔

''صبح بخیر!'' مسٹر ویزلی نے چہکتے ہوئے بولے۔

''صبح بخیر......'' ماگلو نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔

''کیا آپ ہی مسٹر رابرٹس ہیں؟''

''ہاں میں ہی ہوں۔'' اس نے کہا۔''اور آپ کون ہیں؟''

''ویزلی......دو خیمے ہیں......دو دن پہلے ہی بک کرائے تھے۔''

''ٹھیک ہے۔'' مسٹر رابرٹس نے پر ٹنگی ہوئی فہرست کو دیکھتے ہوئے کہا۔''آپ کو وہاں جنگل میں جگہ ملی ہے،صرف ایک رات ہی رُکیں گے؟''

''ہاں!'' مسٹر ویزلی نے جواب دیا۔

''آپ ابھی ادائیگی کریں گے؟'' مسٹر رابرٹس نے سوال کیا۔

''ہاں!......ٹھیک ہے...... بالکل......'' مسٹر ویزلی نے کہا۔ وہ جھونپڑے سے کچھ دور ہٹ گئے اور اشارہ کرتے ہوئے انہوں نے ہیری کو اپنے پاس بلایا۔''میری مدد کرو ہیری!'' انہوں نے اپنی جیب سے ماگلوؤں کے نوٹوں کی گڈی نکالی اور اس میں سے نوٹ نکالنے لگے۔''یہ دس کا نوٹ ہے؟ آہا...... مجھے اس پر لگے ہندسے دکھائی دے رہے ہیں......اور یہ یقیناً پانچ کا ہوگا؟''

''یہ بیس کا ہے......'' ہیری نے دھیمی آواز میں سرگوشی کی۔انہیں اس بات سے پریشانی ہو رہی تھی کہ مسٹر رابرٹس ان کی باتیں سننے کی کوشش کر رہے تھے۔

''اوہو...... یہ بیس کا ہے...... مجھے ماگلوؤں کے نوٹ سمجھ میں نہیں آتے ہیں......''

جب مسٹر ویزلی صحیح نوٹ لے کر واپس پلٹے تو مسٹر رابرٹس نے اچانک پوچھا۔

''کیا آپ غیر ملکی ہیں......؟''

''غیر ملکی؟'' مسٹر ویزلی کے چہرے پر حیرت پھیل گئی۔

''آپ پہلے فرد نہیں ہیں جنہیں نوٹوں کے ساتھ دقت پیش آئی ہو۔'' مسٹر رابرٹس نے ان کے چہرے کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔''دس منٹ پہلے دو لوگوں نے مجھے سونے کے بڑے سکے دینے کی کوشش کی تھی۔''

''کیا واقعی......؟'' مسٹر ویزلی نے بوکھلا کر کہا۔

مسٹر رابرٹس نے بقیہ دینے کیلئے اپنے غلّے میں ہاتھ ڈالا۔

''یہاں پہلے کبھی اتنا ہجوم نہیں ہوا۔'' اس نے دھند بھرے میدان کی طرف دیکھتے ہوئے اچانک کہا۔ ''سینکڑوں لوگوں نے پہلے سے جگہ بک کرائی ہے۔ عام طور پر لوگ اچانک ہی نجانے کہاں سے نمودار ہوجاتے ہیں......''

''اوہ حیرت انگیز......!'' مسٹر ویزلی نے بقیہ لینے کیلئے اپنا ہاتھ بڑھایا لیکن اس نے بقیہ پیسے نہیں لوٹائے۔

''یہاں ہر جگہ کے لوگ ہیں بہت سارے تو غیر ملکی ہیں، یہ صرف غیر ملکی ہی نہیں...... بڑی عجیب طرح کے لوگ ہیں۔ ایک آدمی تو لہنگا اور چوغہ پہن کر گھوم رہا تھا......''

''کیا اسے ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا؟'' مسٹر ویزلی نے فکر مندی سے پوچھا۔

''ایسا لگتا ہے کہ...... ایسا لگتا ہے کہ...... جیسے یہ کسی طرح کی تقریب ہو۔'' مسٹر رابرٹس نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔ ''سبھی لوگ ایک دوسرے کو جانتے ہیں۔ لگتا ہے کہ یہاں کوئی بڑی...... عجیب طرح کی تقریب چل رہی ہے......''

اسی لمحے بیگی جیسی پینٹ پہنے ہوئے ایک جادوگر جھونپڑے کے دروازے کے قریب نمودار ہوا۔ اس نے اپنی چھڑی مسٹر رابرٹس کی طرف کرتے ہوئے کہا۔ ''مٹم گٹھم......''

مسٹر رابرٹس کی آنکھیں یکا یک گھوم کر پلٹ گئیں اور بانہیں ہوا میں پھیل کر واپس پہلو میں آ لگیں۔ اگلے ہی لمحے ان کے چہرے پر ہونقوں جیسے تاثرات دکھائی دیئے۔ ہیری سمجھ گیا کہ ان کی یادداشت کو مٹا دیا گیا تھا۔

''آپ کی مدد کیلئے یہ نقشہ......'' مسٹر رابرٹس نے مسکراتے ہوئے دھیمے لہجے میں کہا۔ ''اور یہ رہے آپ کے بقیہ پیسے......''

''بہت بہت شکریہ!'' مسٹر ویزلی نے جواب دیا۔

بیگی جیسی پینٹ والا جادوگر ان کے ساتھ دروازے تک گیا۔ وہ تھکا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ اس کی ٹھوڑی نیلی تھی اور اس کی آنکھوں کے نیچے بینگنی رنگ کے حلقے پڑے ہوئے تھے۔ مسٹر رابرٹس سے دور پہنچنے کے بعد اس جادوگر نے مسٹر ویزلی سے بڑبڑا کر کہا۔ ''اس کی وجہ سے ہمیں بے حد پریشانی اُٹھانا پڑ رہی ہے۔ دن میں دس بار تو اس پر یادداشت بھلانے والے جادوئی کلمے کا استعمال کرنا پڑتا ہے۔ تب جا کر وہ خوش رہتا ہے۔ اور 'لیوڈو بیگ مین' تو ذرا بھی مدد نہیں کر رہا ہے۔ وہ تو محض قواف اور بالجروں کے بارے میں زور زور سے باتیں کرتا ہوا گھوم پھر رہا ہے۔ اسے ماگلو مخالف تحفظ کی پالیسی کا کچھ احساس نہیں ہے۔ جب ورلڈ کپ ختم ہوجائے گا تب جا کر مجھے چین ملے گا...... بعد میں ملاقات ہوگی آرتھر!''

وہ یکدم نظروں سے غائب ہوگیا۔ وہ نقاب اڑان کے ذریعے کہیں اور پہنچ گیا تھا۔

''لیکن مسٹر بیگ مین تو جادوئی کھیلوں کے شعبے کے سربراہ ہیں؟'' جینی نے حیرت سے پوچھا۔ ''انہیں تو ماگلوؤں کے آس پاس قواف اور بالجروں کے بارے میں اس طرح کی باتیں نہیں کرنا چاہئے...... ہے نا؟''

''بالکل بھی نہیں کرنا چاہئے!'' مسٹر ویزلی نے مسکراتے ہوئے کہا اور انہیں لے کر خیموں کی بستی کے دروازے کی طرف چل دیئے۔ ''لیکن لیوڈو ہمیشہ سے تحفظ کے بارے میں تھوڑا...... تھوڑا لا پرواہ ہے۔ ویسے کھیل کے شعبے میں اس سے زیادہ کوئی دوسرا پرجوش سربراہ ہو ہی نہیں سکتا ہے۔ یہ تو تم جانتے ہی ہو کہ لیوڈو پہلے برطانوی کیوڈچ ٹیم میں تھا اور وہ 'ویمبورنس وبیپس' کا اب تک کا سب سے اچھا پٹاؤ ہے۔''

وہ دھند بھرے میدان میں خیموں کی لمبی قطاروں کے بیچ چلتے رہے۔ زیادہ تر خیمے لگ بھگ عمومی دکھائی دے رہے تھے۔ ظاہر ہے کہ ان کے مالکوں نے ماگلوؤں کی طرح خیمے لگانے کی کوشش کی تھی۔ لیکن ان سے غلطی یہ ہوگئی تھی کہ انہوں نے اپنے خیموں میں چمنی، کھینچنے والی گھنٹی یا موسم کا حال بتانے والے باد پیما لگا دیئے تھے۔ بہرحال کہیں کہیں پر اکا دُکا خیمے تو اس قدر جادوئی دکھائی دے رہے تھے کہ ہیری کو مسٹر رابرٹس کے چوکنا ہونے اور غور کرنے پر کوئی حیرانی نہیں ہوئی۔ میدان میں نصف فاصلے کی دوری پر ایک خیمہ بغیر کسی سہارے کے ایک بڑے محل جیسا دکھائی سے رہا تھا۔ یہ دھاری دار ریشمی کپڑے کے مجسمے جیسا بے تکا دکھائی دے رہا تھا۔ ایسا لگتا تھا کہ کسی نے اپنی مصنوعی نمود و نمائش کیلئے بے حد اسراف سے کام لیا تھا۔ اس کے بیرونی دروازے پر عجیب قسم کے مور بندھے ہوئے تھے۔ تھوڑا آگے چل کر وہ ایک ایسے خیمے کے قریب سے گزرے جو تین منزلہ دکھائی دے رہا تھا۔ اس میں کئی کمروں کی کھڑکیاں کھلی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ اس سے تھوڑا آگے ایک ایسا خیمہ تھا جس کے سامنے بڑے باغیچے بنے ہوئے تھے جس میں پرندہ نہان، دھوپ گھڑی اور فوارے لگے ہوئے تھے۔

''ہمیشہ یہی ہوتا ہے۔'' مسٹر ویزلی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''جب ہم جادوگر کہیں اکٹھے ہوتے ہیں تو اپنی نمود و نمائش کے اظہار سے باز نہیں آتے ہیں۔ اوہ یہ لو...... دیکھو!...... ہمارا خیمہ آ ہی گیا۔''

وہ میدان کے اوپر جنگل کے بالکل کنارے پر پہنچ گئے تھے۔ وہاں ایک خالی جگہ پر زمین میں ایک چھوٹا سائن بورڈ نصب تھا۔ جس پر بڑے حروف میں لکھا تھا...... ''ویزلی!''

''اس سے عمدہ جگہ اور کہاں ہوگی؟'' مسٹر ویزلی نے خوشی سے چہکتے ہوئے کہا۔ ''سٹیڈیم جنگل کے بالکل دوسری طرف موجود ہے۔ ہم اس کے بہت پاس ہیں۔'' انہوں نے اپنے کندھوں سے بستے اتارے اور پرجوش انداز میں کہا۔ ''ٹھیک ہے...... یاد رہے کہ یہاں کسی بھی طرح کا جادو استعمال کرنا منع ہے۔ خاص طور پر جب ہم اتنی بڑی تعداد میں ماگلوؤں کی زمین پر موجود ہیں۔ ہم تمام کام اپنے ہاتھوں سے انجام دیں گے، خیمے بھی ہاتھوں سے لگائے جائیں گے۔ اس میں زیادہ مشکل نہیں ہونا چاہئے...... ماگلو بھی تو ہاتھوں سے ہی خیمے نصب کرتے ہیں...... ہیری! تمہیں کیا لگتا ہے کہ ہمیں کہاں سے شروع کرنا چاہئے؟''

ہیری نے زندگی میں کبھی کیمپنگ نہیں کی تھی اور خیمے نہیں لگائے تھے۔ ڈرسلی گھرانے کے افراد اسے کبھی اپنے ساتھ پکنک پر نہیں لے گئے تھے۔ وہ اسے ہمیشہ بوڑھی پڑوسن مسز فگ کے یہاں چھوڑ جایا کرتے تھے۔ بہرحال اس نے اور ہرمائنی نے اندازہ لگا لیا کہ

زیادہ تر کھمبے اور کھونٹیاں کہاں پر لگنا چاہئے؟ مسٹر ویزلی مدد کم کر رہے تھے اور مشکلیں زیادہ پیدا کر رہے تھے کیونکہ جب ہتھوڑا چلانے کا وقت آیا تو وہ بہت زیادہ جذباتی ہو گئے تھے۔ بہرحال انہوں نے آخر کار دو بھدے خیمے کھڑے کرنے میں کامیابی حاصل کر ہی لی تھی۔

وہ سب کھڑے ہو کر اپنے ہاتھ سے نصب کئے گئے خیموں کو اشتیاق بھری نظروں سے دیکھتے رہے۔ ہیری نے سوچا کہ ان خیموں کو دیکھ کر کوئی بھی یہ نہیں سوچ سکتا کہ یہ جادوگروں کے ہوں گے۔ لیکن مسئلہ یہ تھا کہ بل، چارلی اور پرسی کے آنے کے بعد وہ لوگ کل ملا کر دس ہو جائیں گے۔ لگتا تھا کہ ہرمائنی بھی اسی پریشانی میں ڈوبی ہوئی خیمے کو گھور رہی تھی۔ اسی لئے جب مسٹر ویزلی گھٹنوں کے بل بیٹھ کر سب سے پہلے خیمے کے اندر داخل ہوئے تو ہرمائنی نے ہیری کو عجیب نگاہوں سے دیکھا۔

''جگہ تھوڑی کم ہے......'' انہوں نے اندر سے کہا۔ ''لیکن مجھے لگتا ہے کہ ہم سب اس میں جیسے تیسے گزارا کر ہی لیں گے۔ چلو سب اندر آ جاؤ......''

ہیری نیچے جھکا، خیمے کے اندر نظر ڈالی تو اس کا منہ حیرت سے کھلے کا کھلا رہ گیا۔ اندر پرانے زمانے کا تین کمروں والا فلیٹ دکھائی دے رہا تھا، جس میں باتھ روم اور باورچی خانہ بھی تھا۔ عجیب بات یہ تھی کہ اس کی سجاوٹ ٹھیک ویسی ہی تھی جیسی مسز فگ کے گھر کی تھی۔ وہاں الگ الگ شکلوں کی کرسیاں پر رنگ برنگے کور چڑھے ہوئے تھے اور بلیوں کی بدبو بھری ہوئی تھی۔

''یہاں زیادہ وقت تو رہنا نہیں ہے۔'' مسٹر ویزلی نے اپنے سر کے گنجے حصے کو رومال سے پونچھ ڈالا اور بیڈ روم میں لگے چار منزلہ بستر کا جائزہ لیا۔ ''میں نے دفتر میں ساتھ کام کرنے والے دوست پارکنس سے یہ سب ادھار مانگ لیا تھا۔ کمر درد کی وجہ سے وہ اب کیمپنگ نہیں کرتے ہیں۔''

انہوں نے دھول بھری کیتلی اُٹھا کر اس کے اندر جھانکا۔ ''ہمیں اب پانی لانے کی ضرورت پڑے گی۔''

''ماگلو نے ہمیں جو رہنمائی کا نقشہ دیا ہے۔ اس میں پانی کا نلکا دکھائی دے رہا ہے۔'' رون نے بتایا جو ہیری کے پیچھے خیمے میں چلا آیا تھا اور اتنے بڑے کمرے کو دیکھ کر ذرا بھی حیران نہیں ہوا تھا۔ ''نلکا جنگل کے دوسرے کنارے پر موجود ہے۔''

''ٹھیک ہے تم، ہیری اور ہرمائنی جا کر پانی لے آؤ۔'' مسٹر ویزلی نے کیتلی اور پرانا جگ ان کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ ''ہم باقی لوگ آگ جلانے کیلئے لکڑیاں اکٹھی کرتے ہیں۔''

''لیکن ہمارے پاس چولہا ہے۔'' رون نے جلدی سے کہا۔ ''ہم اسی پر کھانا کیوں نہیں بنا لیتے؟''

''رون! ماگلو مخالفت کا تحفظ......'' مسٹر ویزلی کا چہرہ امید سے دمک اُٹھا۔ ''جب ماگلو کیمپنگ کرتے ہیں تو وہ باہر آگ جلا کر کھانا بناتے ہیں۔ میں نے انہیں ایسا ہی کرتے دیکھا ہے۔''

لڑکیوں کا خیمہ لڑکوں کے خیمے تھوڑا چھوٹا تھا لیکن اس میں بلیوں کی بدبو نہیں تھی۔ اسے دیکھنے کے بعد ہیری، رون اور ہرمائنی

کیتلی اور جگ لے کر نلکے کی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے۔ سورج کے نکلنے اور دھند کے چھٹ جانے کی وجہ سے انہیں اب ہر سمت میں صاف دکھائی دے رہا تھا۔ جہاں تک نظر جاسکتی تھی وہاں تک خیموں کا وسیع شہر پھیلا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ وہ خیموں کی قطاروں کے درمیان میں دھیرے دھیرے چلتے رہے۔ وہ تجسس اور اشتیاق بھری نگاہوں سے اپنے چاروں طرف دیکھ رہے تھے۔ ہیری کو تو ابھی ابھی سمجھ میں آیا تھا کہ دنیا میں کتنے جادوگر اور جادوگرنیاں ہوں گی؟ دراصل اس نے پہلے کبھی سوچا نہیں تھا کہ دوسرے ممالک میں بھی جادوگر ہوتے ہوں گے۔

اب باقی جادوگر بھی بیدار ہونے لگے تھے۔ سب سے پہلے تو چھوٹے بچوں والے گھرانے نیند سے جاگے تھے۔ ہیری نے پہلے کبھی اتنے ننھے جادوگروں اور جادوگرنیوں کو نہیں دیکھا تھا۔ بڑے اہرام کی شکل والے خیمے کے باہر دو سال کا ایک بچہ لیٹا ہوا تھا اس نے ایک چھڑی پکڑ رکھی تھی اور وہ اس سے گھاس پر رینگنے والے گھونگھے کو کرید رہا تھا جو دھیرے دھیرے پھول کر موٹے کیچوے جتنا بڑا ہو جاتا تھا۔ جب وہ اس بچے کے پاس پہنچے تو اس کی ماں تیزی سے خیمے سے نکلی اور پیار سے ڈانٹتے ہوئے بولی۔

''کوون! تمہیں کتنی بار سمجھایا ہے؟ ڈیڈی کی چھڑی مت چھونا......اووچ!''

اس نے پھولے ہوئے گھونگھے پر پاؤں رکھ دیا تھا جس سے اس کا پھولا ہوا پیٹ پھٹ گیا تھا۔ ان لوگوں کو پیچھے سے آوازیں سنائی دیتی رہیں کہ وہ عورت بچے کو ڈانٹ رہی تھی ساتھ ہی انہیں اس چھوٹے بچے کی ضد بھری کلکاریاں بھی سنائی دیں جو کہہ رہا تھا۔

''آپ نے گھونگھے پر پیر رکھ دیا......آپ نے گھونگھے پر پیر رکھ دیا......''

کچھ دور آگے جانے پر انہیں دو چھوٹی جادوگرنیاں دکھائی دیں جو کوون سے تھوڑی ہی بڑی ہوں گی۔ وہ کھلونا بہاری ڈنڈوں پر سواری کر رہی تھیں جو صرف اتنی اونچے اُڑ رہے تھے کہ لڑکیوں کے پاؤں کے انگوٹھے نم آلود گھاس کو چھو رہے تھے۔ محکمہ وزارت جادو کے ایک جادوگر نے ان ننھی جادوگرنیوں کو یوں اُڑتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔ وہ لپک کر رون، ہرمائنی اور ہیری کے پاس سے نکلتا ہوا بڑبڑایا۔ ''دن کے اُجالے میں، مجھے لگتا ہے کہ ممی ڈیڈی چین کی نیند سو رہے ہوں گے۔''

یہاں وہاں ہر جگہ مختلف جادوگر اور جادوگرنیاں اپنے اپنے خیموں سے باہر نکل رہی تھیں۔ کئی جادوگر ناشتہ بنانے میں مصروف تھے۔ کچھ جادوگروں نے چوری چھپے چاروں طرف کا جائزہ لے کر اپنی چھڑی سے آگ جلالی تھی۔ کچھ لوگ ایسے بھی تھے جن کے چہروں پر شک کی شکنیں پڑی ہوئی دکھائی دے رہی تھی اور ان کے ہاتھوں میں ماچس کی تیلیاں تھیں۔ جیسے انہیں ان پر یقین ہی نہ ہو کہ وہ آگ بھی جلا سکتی ہیں۔ تین افریقی جادوگر بیٹھے ہوئے کسی سنجیدہ معاملے پر گفتگو کر رہے تھے۔ ان تینوں نے لمبے سفید چوغے پہن رکھے تھے اور دہکتی ہوئی بینگنی رنگ کی آگ کے شعلوں میں خرگوش جیسی کوئی چیز بھوننے میں مصروف تھے۔ جبکہ کچھ ادھیڑ عمر امریکی جادوگرنیاں خوشی سے گپ شپ لگانے میں مصروف تھیں۔ ان کے خیموں کے بیچ میں ستاروں سے بھرا ہوا ایک بڑا بینر لگا ہوا تھا، جس پر لکھا ہوا تھا۔ 'جادوگرنیوں کے دبلے پن کا تربیتی ادارہ'

خیموں کے قریب سے گزرتے ہوئے ہیری کو ان کے اندر سے کئی عجیب زبانوں کی گفتگو سنائی دی حالانکہ اسے ایک بھی لفظ کا مطلب سمجھ میں نہیں آیا لیکن ہر آواز میں جوش اور خوشی کے ملے جلے جذبات جھلک رہے تھے۔

''ار...... میری آنکھوں کو کچھ ہو گیا ہے یا سب کچھ واقعی سبز ہے؟'' اچانک رون بولا۔

رون کی آنکھوں کو کچھ نہیں ہوا تھا۔ وہ خیموں کے ایک ایسے حصے کے بیچ میں پہنچ گئے تھے جو سبز تنے اور پتیوں والی شاخوں والے خندقوق سے ڈھکے تھے۔ ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے عجیب شکل کی چھوٹی چھوٹی پہاڑیاں زمین پر اُگ آئی ہوں۔ ان کھلے ہوئے خیموں کے نیچے مسکراتے ہوئے چہرے دکھائی دے رہے تھے۔ پھر انہیں پیچھے سے اپنے نام سنائی دیئے۔

''ہیری......رون...... ہر مائنی!''

یہ آواز سمیس فنی گن کی تھی جو ان کے ساتھ گری فنڈر میں چوتھے سال میں پڑھتا تھا۔ وہ خندقوق کے پودے سے ڈھکے خیمے کے سامنے بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے پاس ہی سرمئی رنگ کے بالوں والی ایک عورت بھی بیٹھی تھی۔ جو اس کی ماں ہی لگتی تھی۔ اور قریب ہی اس کا سب سے اچھا دوست ڈین تھامس بیٹھا ہوا تھا۔ وہ بھی گری فنڈر فریق کا طالب علم تھا۔

جب ہیری، رون اور ہر مائنی سلام کرنے کیلئے ان کے پاس پہنچے تو عورت نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''ہماری سجاوٹ پسند آئی؟ محکمہ کے لوگ کچھ خاص خوش نہیں ہیں......''

''اوہ ہم اپنے رنگ کیوں نہ دکھائیں؟'' مسز فنی گن نے اتراتے ہوئے کہا۔ ''جا کر دیکھو بلغاریہ والوں نے اپنے خیموں کے اوپر کیا لگا رکھا ہے؟ تم لوگ بھی تو آئرلینڈ کی ہی حمایت کر رہے ہو گے...... ہے نا؟'' انہوں نے ہیری، رون اور ہر مائنی کو شک بھری نگاہ سے دیکھتے ہوئے کہا۔

انہیں یہ اس بات کی یقین دہانی کرانے کے بعد کہ وہ واقعی آئرلینڈ کی ہی حمایت کر رہے ہیں، وہ دوبارہ چل دیئے۔ کچھ دور آ کر رون بڑبڑایا۔

''اس طرح کے ماحول میں ہم کچھ اور کہہ بھی نہیں سکتے تھے۔''

''کیا پتہ بلغاریہ والوں نے اپنے خیموں کے اوپر کیا لگا رکھا ہے؟'' ہر مائنی نے کہا۔

''چلو چل کر دیکھ لیتے ہیں۔'' ہیری نے میدان کے اوپر کی طرف لگے خیموں کے ایک بڑے سمندر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ جہاں سرخ، سبز اور سفید رنگوں والا بلغاریہ کا جھنڈا لہراتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

یہاں پر خیموں پر پودوں جیسی سجاوٹ نہیں تھی۔ اس کے بجائے ہر خیمے پر ایک ہی طرح کا بڑا پوسٹر لگا ہوا تھا جس میں ایک بہت چڑچڑا چہرہ دکھائی دے رہا تھا۔ اس کی سیاہ بھنوئیں بہت گھنی تھی۔ ظاہر ہے تصویر متحرک تھی لیکن اس میں دکھائی دینے والا چہرہ بس پلکیں جھپکا رہا تھا اور تیوریاں چڑھائے ہوئے تھا۔

''کیرم......'' رون نے دھیمی آواز میں کہا۔

''کیا؟'' ہرمائنی نے چونک کر پوچھا۔

''کیرم......'' رون نے بتایا۔''وکٹر کیرم...... بلغاریہ کا متلاشی......''

''وہ تو بڑا چڑ چڑا دکھائی دیتا ہے۔'' ہرمائنی نے کہا جب اس نے اتنے سارے پوسٹرز میں کیرم کو پلکیں جھپکاتے ہوئے اور تیوریاں چڑھاتے ہوئے دیکھا۔

''چڑ چڑا......؟'' رون نے اپنی آنکھیں آسمان کی طرف اُٹھاتے ہوئے کہا۔''کسے پرواہ ہے کہ وہ کیسا دکھائی دیتا ہے؟ وہ غضب کا کھلاڑی ہے اور اس کی عمر بھی بہت کم ہے۔ یہی کوئی اٹھارہ سال ہوگی۔ وہ کمال کی اُڑان بھرتا ہے۔ آج رات تک رُکو، تم خود اپنی آنکھوں سے دیکھ لینا۔''

میدان کے کنارے پر لگے نلکے کے سامنے ایک چھوٹی سی قطار موجود تھی ہیری، رون اور ہرمائنی بھی اس قطار میں جا کر کھڑے ہو گئے۔ ان کے آگے دو لوگ کھڑے تھے۔ جن میں گرما گرم بحث چل رہی تھی۔ ان میں سے ایک بہت بوڑھا جادوگر تھا جو پھولوں والا لمبا نائٹ گاؤن پہنے ہوئے تھا۔ دوسرا محکمے کا جادوگر لگتا تھا۔ اس کے ہاتھ میں دھاری والی پینٹ اور کوٹ تھا۔ وہ بہت پریشان دکھائی دے رہا تھا اور چیخ چیخ کر کہہ رہا تھا۔

''آرچی! اسے پہن لو۔ تم نائٹ گاؤن میں یہاں نہیں گھوم سکتے۔ دروازے پر کھڑا ماگلو پہلے سے ہی شک بھری نظروں سے ہمیں تاڑ رہا ہے۔''

''میں یہ نائٹ گاؤن ماگلو کی ہی دکان سے خریدا تھا۔'' بوڑھے جادوگر نے کڑک آواز میں کہا۔''ماگلو اِسے پہنتے ہیں۔''

''آرچی! اسے ماگلو عورتیں پہنتی ہیں...... آدمی نہیں پہنتے۔ آدمی دوسرے والا پہنتے ہیں۔ یہ کپڑے لو اور انہیں پہن لو کیونکہ آدمیوں والا لباس ہے۔'' محکمے کا جادوگر نے غصے سے دھاری دار پینٹ اور کوٹ اس کی طرف لہراتے ہوئے کہا۔

''میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا۔'' بوڑھے آرچی نے جھنجھلاتے ہوئے کہا۔''بالکل بھی نہیں...... شکریہ! مجھے اپنے اندرونی حصوں پر کھلی ہوا اچھی لگتی ہے۔'' یہ سن کر ہرمائنی کو اتنی ہنسی آئی کہ اسے سر جھکا کر قطار سے باہر نکلنا پڑا۔ وہ تب واپس لوٹی جب وہ بوڑھا جادوگر پانی بھر کر وہاں سے چلا گیا تھا۔

لوٹتے وقت وہ بہت آہستہ آہستہ چل رہے کیونکہ ان کے ہاتھوں میں پانی بھرے برتنوں کا بوجھ تھا۔ وہ اپنے خیمے کی طرف جانے لگے۔ اردگرد انہیں کئی شناسا چہرے دکھائی دیئے۔ ہوگورٹس کے دوسرے طلباء اور اُن کے گھرانے کے لوگ۔ وہاں انہیں اولیور وُڈ بھی دکھائی دیا جو ہیری کے فریق کی کیوڈچ ٹیم کا پرانا کپتان تھا اور گذشتہ سال ہی اپنی تعلیم مکمل کر کے ہوگورٹس سے فارغ ہوا تھا۔ وہ ہیری کو کھینچ کر اپنے خیمے میں لے گیا جہاں اس نے اپنی ماں باپ سے اس کا تعارف کرایا۔ اس نے ہیری کو پرجوش انداز میں بتایا کہ حال

ہی میں ’پڈلمرین یونائیٹڈ ریزرو‘ ٹیم کے ساتھ اس کا معاہدہ ہوگیا ہے۔اس کے بعد انہیں ریون کلا چوتھے سال کے طالبعلم ارنئ میکملن نے آواز دے کر پکارا۔تھوڑا آگے چلنے پر انہیں چو چینگ دکھائی دی جو بہت خوبصورت تھی اور ریون کلا کی ٹیم کی متلاشی تھی۔اس نے ہیری کو دیکھ کر ہاتھ ہلایا اور مسکرائی۔جواب میں ہاتھ ہلاتے وقت ہیری کے جگ کا پانی چھلک گیا اور اس کے کپڑے بھیگ گئے۔رون کی استہزائیہ ہنسی کو روکنے کیلئے ہیری نے جلدی سے نوعمر لڑکوں کے ایک بڑے جھنڈ کی طرف اشارہ کیا۔

’’تمہارے حساب سے یہ لوگ کہاں کے ہوں گے؟ وہ تو ہوگورٹس کے نہیں لگتے ہے نا!‘‘

’’لگتا ہے کہ کسی غیرملکی سکول کے ہوں گے!‘‘ رون انہیں دیکھ کر بولا۔’’حالانکہ میں کسی غیرملکی سکول میں پڑھنے والے جادوگر سے نہیں ملا ہوں لیکن میں جانتا ہوں کہ غیرملکوں میں بھی جادوگروں کے سکول ہوتے ہیں۔ برازیل کے ایک جادوگری سکول میں پڑھنے والا لڑکا بل کا قلمی دوست تھا...... یہ کئی سال پہلے کی بات ہے......بل اس سے ملنے کیلئے جانا چاہتا تھا لیکن ممی ڈیڈی کے پاس اتنے پیسے نہیں تھے۔جب بل نے اسے بتایا کہ وہ نہیں آپائے گا تو اس کے قلمی دوست نے ناراض ہوکر اسے ایک شیطانی ٹوپی بھیجی جس پہن کر بل کے کان سکڑ گئے تھے۔‘‘

ہیری اس کی بات سن کر ہنس پڑا۔وہ حیرانگی میں مبتلا تھا کہ دُنیا کے دوسرے ممالک میں بھی جادو کی پڑھائی ہوتی ہوگی۔بہرحال اس نے اپنی حیرانگی کو اجاگر نہیں ہونے دیا تھا۔یہاں پر اتنے سارے ممالک کے جادوگروں کو دیکھنے کے بعد اس کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئی تھیں۔وہ سوچ رہا تھا کہ وہ بھی کتنا احمق ہے،اسے یہ پتہ ہونا چاہیئے تھا کہ ہوگورٹس جادوگری کا اکلوتا سکول نہیں ہوسکتا۔اس نے ہرمائنی کی طرف دیکھا جو اس معلومات سے ذرا بھی حیران نہیں دکھائی دیتی تھی۔غیرمعمولی طور پر اس نے کسی نہ کسی کتاب میں دوسرے سکولوں کے بارے میں پڑھ رکھا ہوگا......

جب وہ لوگ آخرکار ویزلی خیمے میں واپس پہنچے تو جارج نے پوچھا۔

’’تم لوگوں نے بڑی دیر لگادی؟‘‘

’’ہاں راستے میں کچھ جان پہچان والے لوگ مل گئے تھے۔‘‘ رون نے پانی کا برتن زمین پر رکھتے ہوئے کہا۔’’تم سے ابھی تک آگ نہیں جلی؟‘‘

’’آگ نے کیا خاک جلنا ہے......ڈیڈی ماچس کی تیلیوں سے کھیلنے میں مصروف ہیں۔‘‘

مسٹر ویزلی کو آگ جلانے میں ذرا بھی کامیابی نہیں ہو پا رہی تھی لیکن ان کی کوششوں میں کوئی کمی نہیں تھی۔ٹوٹی ہوئی تیلیاں زمین پر چاروں طرف بکھری پڑی تھیں۔مسٹر ویزلی کو دیکھ کر ایسا لگا کہ وہ اپنی زندگی کا بھرپور مزہ اُٹھا رہے تھے۔

’’اووچ......‘‘ وہ اچانک جوشیلے انداز میں چیخے جب ایک تیلی جلی۔وہ مصالحے سے بھڑکنے والی آگ کو دیکھ اس قدر دنگ رہ گئے کہ تیلی ان کے ہاتھ سے نکل کر زمین پر جا گری اور بجھ گئی۔ہرمائنی نے ان کے ہاتھ سے ماچس پکڑ لی اور کہا۔’’دیکھئے! اس طرح

مسٹر ویزلی!'' پھر وہ انہیں ماچس جلانے کا صحیح طریقہ سکھانے لگی۔

آخر کار انہوں نے آگ جلا ہی لی تھی لیکن اسے اچھی طرح بھڑ کنے میں کم از کم ایک گھنٹہ لگنے کی امید تھی۔ اس سے پہلے وہ اس پر کچھ نہیں پکا سکتے تھے۔ وقت گزارنے کیلئے ان کے پاس گردوپیش میں دیکھنے کیلئے بے شمار دلچسپیاں موجود تھیں۔ ان کا خیمہ سٹیڈیم جانے والے راستے کے بالکل قریب تھا۔ جادوئی محکموں کے سرکاری جادوگر اس راستے پر تیزی سے آتے جاتے دکھائی دے رہے تھے۔ وہ گزرتے وقت مسٹر ویزلی کو دیکھ کر رُکتے اور سلام دعا کے ساتھ اپنی پریشانیوں کا رونا روتے ہوئے آتے جاتے رہے۔ مسٹر ویزلی ہر آنے جانے والے کے بارے میں بتانا فرض سمجھتے تھے، اس لئے وہ اس کا نام اور دیگر مشغلوں کی تفصیل چھیڑ دیتے تھے جب کوئی دوسرا نہیں دکھائی دیتا تھا۔ وہ خاص طور پر ہیری اور ہرمائنی کی طرف دیکھ کر اپنی معلومات بانٹتے رہے۔ ان کے بچے، محکموں کے بارے میں اور وہاں کام کرنے والے لوگوں کے بارے میں پہلے سے ہی جانتے تھے اس لئے انہیں اپنے ڈیڈی کی باتوں میں کوئی خاص دلچسپی نہیں تھی۔

''وہ کاتھ برٹ موکریج ہے، غوبلن کے جادوگروں سے روابط کے شعبے کا سربراہ...... یہ جو آ رہے ہیں گلبرٹ ویمپل ہیں، جو جادوئی کلمات کے مشاہداتی کمیٹی میں ہیں، ان کے سینگ ان کے بدن پر کافی عرصے سے موجود ہیں...... ہیلوارنئی!...... آرنلڈ پیز گڈ، وہ مٹا دینے کا جادو جانتے ہیں...... جادوئی حادثات کی روک تھام کے شعبے کے رکن ہیں...... وہ بوڈ اور کروکر ہیں...... وہ مخامش ہیں۔''

''اس سے سے کیا مراد ہے؟'' ہیری نے پوچھا۔

''انتہائی خفیہ رکھنے والے جو شعبہ پراسرار سراغرسانی میں کام کرتے ہیں۔ ان کے چہروں اور حرکات وسکنات سے کبھی یہ معلوم نہیں ہوتا ہے کہ وہ کیا کرنے والے ہیں؟''

آخر کار آگ اچھی طرح سے بھڑک اُٹھی۔ ابھی انہوں نے انڈے اور قیمے کا سالن پکانا ہی شروع کیا تھا کہ بل، چارلی اور پرسی جنگل میں ٹہلتے ہوئے وہاں پہنچ گئے۔

''ابھی ابھی نقاب اڑان بھرتے ہوئے پہنچے ہیں ڈیڈی!'' پرسی نے زور سے کہا۔ ''ارے واہ! دوپہر کا کھانا تیار ہو رہا ہے......''

وہ لوگ ابھی قیمہ انڈوں کے سالن کی آدھی پلیٹ ہی ختم کر پائے تھے کہ تبھی مسٹر ویزلی اچھل کر کھڑے ہو گئے۔ وہ مسکراتے ہوئے ایک آدمی کی طرف ہاتھ ہلا رہے تھے جو انہی کی طرف چلا آ رہا تھا۔ انہوں نے کہا۔ ''آہا...... آج کا سب سے اہم اور جاذب نظر شخص، لیوڈو......!''

ہیری نے اب تک جتنے بھی جادوگر دیکھے تھے، غیر معمولی طور پر ان میں لیوڈو بیگ مین سب سے زیادہ نمایاں شخصیت کے حامل دکھائی دیئے۔ وہ پھولوں والے نائٹ گاؤن پہننے والے بوڑھے آرچی سے زیادہ شوخ اور چنچل لگ رہے تھے۔ انہوں نے کیوڈچ والا لمبا چوغہ پہن رکھا تھا جس پر چمکیلی سیاہ اور زرد دھاریاں تھیں۔ ان کے سینے پر کاٹنے والی دھاری دار بھڑ کی ایک بڑی تصویر بنی ہوئی

تھی۔ان کا بدن گٹھیلا تھا، جواب تھوڑا بے ہنگمی کا شکار ہوتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ چوغے میں سے ان کی موٹی توند بھی ابھری ہوئی دکھائی دے رہی تھی جو یقینی طور پر ان دنوں میں نہیں ہوگی جب وہ برطانیہ کی ٹیم میں کھیلتے تھے۔ان کی ناک تھوڑی مڑی ہوئی تھی (ہیری نے سوچا کہ شاید کسی بالجر کی زبردست ٹکر کے نتیجے میں ٹوٹ گئی ہوگی) ان کی گول نیلی آنکھیں، چھوٹے سنہری بال اور گلابی رنگت کے باعث وہ کسی سکول کے بڑے طالبعلم کی طرح دکھائی دے رہے تھے۔

''اوہو......آرتھر!'' بیگ مین نے خوش ہوکر کلکاری بھری۔ وہ اس طرح چل رہے تھے جیسے ان کے پیروں میں سپرنگ لگے ہوں۔وہ بہت جوشیلے دکھائی دے رہے تھے۔

''آرتھر......'' انہوں نے آگ کے پاس پہنچ کر کہا۔''واہ! کتنا بہترین دن ہے؟......کتنا بہترین دن ہے!......اس سے عمدہ موسم کا تو کوئی تصور بھی نہیں کرسکتا۔رات کو ایک بھی بادل نہیں ہوگا......اور انتظام میں بھی کسی قسم کی کوئی کمی نہیں ہے......میرے کرنے کیلئے تو کچھ زیادہ ہے ہی نہیں......''

ان کے پیچھے پیچھے محکمے کے کچھ تھکاوٹ سے چور جادوگر تیزی سے چلے آئے۔ وہ دور جلنے والی ایک جادوئی آگ کی طرف اشارہ کررہے تھے جس کے بینگنی شعلے بیس فٹ تک اونچے اُٹھ گئے تھے۔

پرسی اپنا ہاتھ آگے بڑھاتے ہوئے جلدی ان کی طرف لپکا۔حالانکہ پرسی کی رائے میں لیوڈو بیگ مین اپنے شعبے کو ناقص طریقے سے چلارہے تھے لیکن اس کے باوجود پرسی ان سے جان پہچان بڑھانے کیلئے بے تاب دکھائی دیتا تھا۔

''اوہ......ہاں!'' مسٹر ویزلی نے مسکراتے ہوئے کہا۔''یہ میرا بیٹا پرسی ہے، ابھی ابھی محکمے میں ملازمت پر کھڑا ہوا ہے......اور یہ فریڈ ہے......نہیں یہ تو جارج ہے۔فریڈ تو وہ ہے۔بل، چارلی، رون اور یہ میری بیٹی جینی......اور رون کے دوست، ہرمائنی اور ہیری پوٹر......''

جب بیگ مین نے ہیری کا نام سنا تو انہوں نے حیرانگی سے سانس کھینچتے ہوئے اپنی نگاہ ہیری کی طرف مبذول کی۔اس کی نظریں چہرے کو ٹٹولتی ہوئیں اس کے ماتھے کے نشان پر آکر ٹھہر گئی تھیں۔

''اور بچو! یہ مسٹر لیوڈو بیگ مین ہیں۔'' مسٹر ویزلی نے اپنی بات مکمل کرتے ہوئے کہا۔''تم جانتے ہی ہوگے کہ یہ کون ہیں؟ انہی کی بدولت ہم اتنے اچھے ٹکٹ حاصل کرپائے ہیں۔'' بیگ مین نے مسکراتے ہوئے اپنا ہاتھ ہلایا۔جیسے وہ کہہ رہے ہوں کہ یہ کوئی بڑی بات نہیں ہے۔

''میچ پر شرط لگاؤ گے آرتھر......؟'' انہوں نے اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا۔اور اپنے سیاہ زرد چوغے کی جیب کو تھپتھپایا۔ کھنکھناہٹ کی آواز سے ایسا لگا کہ اس میں سونے کے ڈھیر سارے سکے بھرے پڑے تھے۔''روڈی یون ٹنر نے شرط لگائی ہے کہ بلغاریہ میچ میں پہلا اسکور کرے گا!......میں نے اسے عمدہ پیشکش کی ہے کیونکہ آئرلینڈ کے تینوں نقاش جتنے تیز ہیں، ان سے سرعت رفتار نقاش میں نے اپنی زندگی میں آج تک نہیں دیکھے ہیں۔اگتھا ٹیمز نے اپنے فارم ہاؤس کا نصف حصہ اس بات پر لگا دیا ہے کہ یہ میچ

ایک ہفتے سے پہلے ختم نہیں ہوگا......''

''اوہو......تو پھر ٹھیک ہے۔'' مسٹر ویزلی نے کہا۔''اچھ......اچھا! آئرلینڈ جیت جائے گا، اس بات پر ایک گیلن کی شرط میری پکی ہوئی......''

''بس ایک گیلن......؟'' لیوڈو بیگ مین تھوڑا مایوس دکھائی دیئے لیکن پھر انہوں نے خود کو سنبھال لیا۔''بہت عمدہ! ...... بہت عمدہ!......کوئی اور شرط لگانا چاہے گا؟''

''یہ لوگ شرط لگانے کے معاملے بے حد چھوٹے ہیں لیوڈو!'' مسٹر ویزلی نے جلدی سے کہا۔''ماؤلی بھی اس بات کو بالکل پسند نہیں کرے گی......''

تب تک فریڈ اور جارج اپنے پیسے اکٹھے کر کے گن چکے تھے۔ فریڈ جلدی سے بولا۔

''ہم سینتیس گیلن، پندرہ سکل اور تین نٹ کی شرط لگاتے ہیں کہ آئرلینڈ جیت جائے گا لیکن سنہری گیند بلغاریہ کا وکٹر کیرم ہی پکڑے گا......اور ہم اس نقلی چھڑی کو بھی داؤ پر لگاتے ہیں۔''

''تمہیں مسٹر بیگ مین کو اس طرح کی گھٹیا چیزیں دکھانے کی ضرورت نہیں ہے......'' پرسی نے حقارت سے کہا۔ لیکن بیگ مین کو یہ نقلی چھڑی گھٹیا نہیں لگی تھی۔ اس کے بجائے ان کے بچوں جیسے چہرے پر گہری دلچسپی کی چمک جھلکنے لگی۔ جب انہوں نے فریڈ کے ہاتھ سے چھڑی لی اور اسے جھٹکا تو وہ زور کی آواز کرتے ہوئے ربڑ کے مرغے میں بدل گئی۔ بیگ مین نے کھل کر قہقہہ لگایا۔

''بہت اعلیٰ! میں نے بہت سالوں سے اتنی زبردست چھڑی نہیں دیکھی ہے۔ میں اس کے بدلے میں پانچ گیلن کی قیمت ادا کروں گا۔''

پرسی حیرت اور ناپسندیدگی سے یہ سب دیکھتا رہا۔

''لڑکو!'' مسٹر ویزلی نے دھیمی آواز میں بولے۔''میں نہیں چاہتا تھا کہ تم لوگ شرط لگاؤ۔ یہ تمہاری اب تک کی ساری بچت ہے......تمہاری ممی......''

''مزہ مت خراب کرو......آرتھر!'' لیوڈو بیگ مین نے اپنی جیبوں کو لطف سے کھنکھناتے ہوئے کہا۔''یہ اتنے بڑے ہوگئے ہیں کہ سوچ سمجھ کر کام کر سکتے ہیں۔ تو تم شرط لگاتے ہو کہ آئرلینڈ جیت جائے گا، لیکن سنہری گیند کیرم پکڑے گا؟ لڑکو اس بات کی کوئی امید نہیں ہے، ذرا سی بھی امید نہیں ہے......اس بات پر میں تمہیں بہت عمدہ بدل دوں گا۔ ہم اس مزیدار چھڑی کے پانچ گیلن بھی جوڑ دیتے ہیں......ٹھیک ہے نا!''

جب لیوڈو بیگ مین نے اپنی جیب سے نوٹ بک اور قلم نکال کر اس میں ویزلی بھائیوں کے نام وغیرہ لکھ رہے تھے تو مسٹر ویزلی ان کی طرف محض بے بسی سے دیکھتے رہ گئے۔

''بہت شاندار......'' جارج نے بیگ مین کے دیئے ہوئے چرمئی کاغذ کے ٹکڑے کو اپنے چوغے کی سامنے والی جیب میں رکھتے ہوئے کہا۔ پھر بیگ مین مڑے اور مسٹر ویزلی کا چہرہ دیکھا۔

''کچھ پلاؤ گے بھی یا نہیں......؟ میں بارٹی کراؤچ کو ڈھونڈ رہا ہوں۔ بلغاریہ کا کھیلوں کا سربراہ مشکلیں کھڑی کر رہا ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ مجھے اس کا بولا ہوا ایک لفظ بھی سمجھ میں نہیں آ پایا ہے۔ بارٹی سب کچھ ٹھیک کر سکتا ہے کیونکہ وہ ایک سو ستاون زبانیں جانتا ہے۔''

''مسٹر کراؤچ!'' پرسی بولا۔ اب اس کے چہرے پر ناپسندیدگی کے جذبات اچانک غائب ہو چکے تھے اور اس کی جگہ جوش و خروش پھیل چکا تھا۔ ''وہ دوسو سے زیادہ زبانیں بول اور سمجھ سکتے ہیں۔ جن میں جل پریوں کی، قنطورس کی، عفریتوں کی......''

''عفریتوں کی زبان تو کوئی بھی بول سکتا ہے۔'' فریڈ نے جلدی سے کہا۔ ''اس کیلئے بس اشارہ کرنا اور غراہٹ آنا چاہیئے......''

پرسی نے فریڈ کو نہایت غصیلی نظروں سے گھورا اور کیتلی میں اُبال لانے کیلئے آگ کو تیز کرنے کیلئے لکڑیاں اس میں جھونکنے لگا۔

''لیوڈو! برتھا جورکنس کی کوئی خبر ملی؟'' مسٹر ویزلی نے پوچھا جب بیگ مین زمین پر گھاس پر ان کے ساتھ بیٹھ گیا تھا۔

''رتی بھر بھی نہیں......'' بیگ مین نے سکون کے ساتھ کہا۔ ''لیکن وہ لوٹ آئی گی۔ بے چاری برتھا......اس کی یادداشت کسی رستی کڑاہی جیسی ہے۔ اس کے حواس بھی باختہ رہتے ہیں۔ تم یہ بات لکھ لو کہ وہ کہیں بھٹک رہی ہوگی۔ وہ بھٹکتی ہوئی اکتوبر میں کسی دن دفتر میں آئے گی اور یہ سوچے گی کہ ابھی تو جولائی ہی چل رہا ہے......''

جب پرسی نے چائے کا کپ مسٹر بیگ مین کی طرف بڑھایا۔ تو اسی وقت مسٹر ویزلی نے اسے تجویز دیتے ہوئے کہا۔ ''تمہیں نہیں لگتا ہے کہ اس کی تلاش میں کسی کو پیچھے روانہ کیا جائے؟''

''بارٹی کراؤچ بھی ہر وقت یہی کچھ کہتا رہتا ہے۔'' بیگ مین نے چڑتے ہوئے کہا اور پھر ان کی آنکھیں معصومیت سے چوڑی ہو گئیں۔ ''لیکن اس وقت ہم اس کام پر کسی کو بھی نہیں لگا سکتے......اوہ! شیطان کا نام لو اور شیطان حاضر......کیسے ہو بارٹی؟''

ایک جادوگر ابھی ابھی ان کی آگ کے پاس ہوا میں سے نمودار ہوا تھا۔ بارٹی کراؤچ، مسٹر بیگ مین سے بالکل مختلف دکھائی دے رہے تھے جو اس وقت اپنا دھاری دار بھڑ کے نشان والا پرانا چاغہ پہنے ہوئے گھاس پر ٹانگیں پسارے بیٹھے تھے۔ دو لوگوں میں اس سے زیادہ تضاد نہیں ہو سکتا تھا۔ بارٹی کراؤچ مہذب، خاموش طبع، بردبار اور بوڑھے تھے۔ انہوں شاندار کوٹ پتلون پہن رکھا تھا جس میں قرینے سے ٹائی لگی ہوئی تھی۔ ان کے چھوٹے سنورے ہوئے بالوں کے بیچ میں سیدھی مانگ نکلی ہوئی تھی۔ ان کے ناک کے نیچے چھوٹی ٹوتھ برش جیسی مونچھیں تھیں جنہیں دیکھ کر ایسا لگتا تھا کہ ان کے بالوں پر پیمانہ رکھ کر پورے ناپ تول کے ساتھ تراشا گیا ہو۔ ان کے جوتے بے حد چمچما رہے تھے۔ ہیری انہیں دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ پرسی انہیں اپنا تصوراتی ہیرو کیوں مانتا ہے؟ پرسی قوانین کے نفاذ کیلئے سخت گیر رویئے کا اظہار کیونکر کرتا تھا؟ مسٹر کراؤچ نے ماگلوؤں جیسے کپڑے پہننے کے قانون کا اتنا عمدہ اظہار کیا تھا کہ کوئی بھی یہ آسانی سے کہہ سکتا تھا کہ وہ یقیناً کسی بینک میں بطور مینیجر کام کرتے ہوں گے۔ ہیری کو لگا کہ ورنن انکل بھی ان کی حقیقت کبھی بھی نہیں

جان پائیں گے۔

''گھاس پر بیٹھنے کا مزہ لو بارٹی!'' لیوڈو نے اپنے پاس کی زمین کو تھپتھپاتے ہوئے شوخ لہجے میں کہا۔

''نہیں!......شکریہ لیوڈو!'' کراؤچ نے کہا اور ان کی آواز میں تھوڑی کپکپی جھلک رہی تھی جو بڑھاپے کی وجہ سے تھی۔ ''میں ہر جگہ تمہیں تلاش کر رہا تھا۔ بلغاریہ والے اس بات کی ضد کر رہے ہیں کہ ان کیلئے مہمانوں والے خاص کیبن میں بارہ نشستیں مزید لگائی جائیں۔''

''اوہ اچھا!......تو وہ یہ کہہ رہے تھے؟'' بیگ مین نے حیرانگی سے کہا۔ ''مجھے تو لگا کہ وہ بالوں کو نوچنے والی چمٹیوں کے جوڑے مانگ رہے ہیں، ان کی زبان بھی بڑی عجیب ہے۔''

''مسٹر کراؤچ!'' پرسی نے ہانپتے ہوئے تعظیم میں اتنا نیچے جھک گیا تھا کہ وہ کسی کبڑے جادوگر جیسا دکھائی دے رہا تھا۔ ''آپ چائے لیں گے......؟''

''اوہ!'' مسٹر کراؤچ نے پرسی کو تھوڑا حیرانی سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ''ہاں! شکریہ ہونہار!''

فریڈ اور جارج سر جھکا کر ہنسنے لگے۔ پرسی کے کان بہت زیادہ گلابی ہو گئے تھے۔ وہ پیچھے ہٹ کر کیتلی کو سنبھالنے میں مشغول ہو گیا۔

''اور میں تم سے بھی کچھ کہنا چاہتا ہوں آرتھر!'' مسٹر کراؤچ نے اپنا سر گھما کر مسٹر ویزلی کی طرف باریک بین نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ''علی بشیر پوری طرح بغاوت پر اتر آیا ہے، وہ اُڑن قالینوں پر لگی ہوئی پابندی کے خاتمے کیلئے تم سے بات کرنا چاہتا ہے۔''

''میں نے اس ضمن میں ابھی پچھلے ہفتے ہی اسے ایک خط الّو ڈاک کے ذریعے بھیجا تھا۔'' مسٹر ویزلی نے گہری آہ بھرتے ہوئے کہا۔ ''میں نے ایک بار جو بات کہہ دی ہے، وہ اٹل رہے گی۔ پھر بار بار یہ سارا معاملہ دہرانے کی بھلا کیا تک ہے؟ جب میں نے اس صاف طور پر واضح کر دیا ہے کہ اُڑن قالینوں کا استعمال اب بالکل بھی نہیں کیا جا سکتا۔ ماگلوؤں کے فضائی سفر کی وجہ سے ان کا ائیر کرافٹ پینل پر دیکھ لیا جانا ممکن ہو گیا ہے۔ اس کے علاوہ قالین اب بڑی تعداد میں عام ماگلوؤں کے گھروں میں استعمال ہونے لگے ہیں۔ اس لئے قالینوں پر پابندی کا ہٹایا جانا جادوئی دُنیا کیلئے بے حد مشکلات کھڑی کر دے گا لیکن وہ یہ سب ماننے کیلئے قطعاً تیار نہیں ہے۔''

''میرا خیال ہے کہ وہ کبھی اس بات کو تسلیم نہیں کرے گا......'' مسٹر کراؤچ نے دھیمی آواز میں کہا۔ اسی لمحے پرسی نے چائے کا کپ ان کی طرف بڑھایا تھا جسے انہوں نے شکریے کے ساتھ لے لیا۔ ''وہ یہاں پر قالینوں کی تجارت کیلئے بے قرار ہوا جا رہا ہے......''

''بارٹی! برطانیہ میں یہ اُڑن قالین، بہاری ڈنڈوں کی جگہ تو نہیں لے لیں گے؟ ...... ہے نا!'' مسٹر بیگ مین نے فکرمندی سے پوچھا۔

''علی بشیر کا خیال ہے کہ قالینوں پر قانونی پابندی ہٹنے کے بعد غیر معمولی طور پر جادوئی بازار میں ان کی مانگ میں اضافہ ہو جائے

گا اور جادوگر اِن پر پرواز کرنا زیادہ پسند کریں گے۔'' مسٹر کراؤچ نے کہا۔'' مجھے یاد ہے کہ میرے دادا جی کے پاس بھی ایک قالین تھا جس پر بارہ لوگ ایک ساتھ بیٹھ کر سفر کر سکتے تھے......لیکن یہ تب کی بات ہے جب اُڑن قالینوں پر پابندی نہیں لگائی گئی تھی۔''

انہوں نے یہ بات اس لئے کہی تھی تا کہ کسی کو بھی اس بارے میں غلط فہمی نہ رہے کہ ان کے اجداد قوانین پر سختی سے عمل پیرا نہیں ہوتے تھے۔

''تم کافی مصروف دکھائی دے رہے ہو، بارٹی!'' بیگ مین نے ٹھنڈی آہ بھر کہا۔

''کیوں نہیں!'' مسٹر کراؤچ نے روکھے پن سے کہا۔'' پانچ بڑے خطوں میں گھریری کنجیوں کی تنصیب کرنا کوئی آسان کام نہیں ہوتا، لیوڈو......''

''مجھے لگتا ہے کہ جب ورلڈ کپ ختم ہو جائے گا تو آپ دونوں کو بہت فرحت ملے گی۔'' مسٹر ویزلی نے مسکرا کر کہا۔

''فرحت......'' لیوڈو بیگ مین صدمے کی سی کیفیت میں مبتلا دکھائی دیئے۔'' اتنا زیادہ مزہ زندگی میں پہلے کبھی نہیں آیا...... ویسے ایسا نہیں ہے کہ اس کے بعد ہمارے پاس کوئی اور دلچسپی بھرا کام نہیں ہوگا۔ ہے نا بارٹی؟ اگلا بھڑکیلا اور جوشیلا پروگرام بھی تیار کھڑا ہے...... ہے نا!''

مسٹر کراؤچ نے ان کی طرف تیوریاں چڑھا کر دیکھا اور بولے۔'' ہم نے طے کیا تھا کہ جب تک تمام امور اور مشاورت یقینی نہ ہو جائیں تب تک ہم اس کے بارے میں کسی قسم کا اعلان نہیں کریں گے۔''

''یقینی نہ ہو جائیں؟'' بیگ مین نے ان لفظوں کو ہوا میں اُڑاتے ہوئے کہا۔'' انہوں نے دستخط تک تو کر دیئے ہیں۔ وہ بالکل تیار ہیں، ہے نا! میں تم سے شرط لگا تا ہوں کہ ان بچوں کو جلد ہی سب کچھ معلوم ہو جائے گا۔ میرا مطلب ہے کہ یہ سب ہوگورٹس میں ہی تو پڑھتے ہیں......''

''لیوڈو......ہمیں بلغاریہ والوں سے فوراً ملاقات کرنا ہے!'' مسٹر کراؤچ نے بیگ مین کی بات تیزی سے کاٹتے ہوئے کہا۔

''چائے کیلئے شکریہ......ہونہار!''

انہوں نے چائے کا کپ پیئے بغیر ہی پرسی کو لوٹا دیا تھا۔ وہ اب لیوڈو کے اُٹھنے کا انتظار کر رہے تھے۔ بیگ مین مشکل سے اُٹھ کر کھڑے ہوئے اور انہوں نے اپنی چائے کا آخری گھونٹ جلدی سے حلق میں اتارا۔ انہوں نے ایک بار پھر اپنی جیب میں سے سونے سکوں کو کھنکھنایا۔

''تم سب لوگوں سے بعد میں ملاقات ہوگی۔'' انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا۔'' میں بھی تم لوگوں کے ساتھ بالائی نشستوں پر موجود رہوں گا...... میں اس میچ کی کمنٹری کر رہا ہوں۔'' انہوں نے ہاتھ ہلایا۔ بارٹی کراؤچ نے تھوڑا سا جھک کر نقاب اُڑان بھری اور پھر وہ دونوں نگاہوں سے اوجھل ہو گئے تھے۔

''ہوگورٹس میں کیا ہونے والا ہے ڈیڈی؟'' فریڈ نے فوراً سوال کیا۔ ''وہ لوگ کس بارے میں باتیں کر رہے تھے؟''

''فکر نہ کرو۔ تمہیں جلدی ہی پتہ لگ جائے گا۔'' مسٹر ویزلی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ان معلومات کو تب تک خفیہ ہی رکھنا ہوگا جب تک کہ جادوئی محکمہ انہیں خود جاری کرنے کا فیصلہ نہ کر لے، یہی قانون ہے۔'' پرسی نے کڑک آواز میں کہا۔ ''مسٹر کراؤچ نے ٹھیک کیا جو اس خفیہ معاملے کو یہاں منکشف نہیں ہونے دیا۔''

''اوہ چپ رہو...... ہونہار!'' فریڈ نے بلند آواز میں کہا۔

دوپہر ڈھلنے کے ساتھ جوش وخروش کے جذبات پوری خیمہ بستی پر گھنے بادلوں کی طرح منڈلانے لگے۔ گرمیوں کی پرسکون ہوا شام تک امید پر تھرکنے لگی اور جب ہزاروں منتظر جادوگروں پر اندھیرا، سیاہ پردوں کی طرح پھیلنے لگا تو ماگلو بننے کی اداکاری دم توڑ گئی۔ جادوئی محکمے کی سب کوششیں اور انتظامات رائیگاں ثابت ہوگئے۔ ہزاروں جادوگر کھلے عام جادو کا استعمال کرنے لگے تو محکمے کے سرکاری کارندوں نے خاموشی سے اپنے سر جھکا لئے۔ اتنے بڑے ہجوم کو قابو کرنا ان کے بس کی بات نہیں تھی۔ اب وہ کوئی روک ٹوک نہیں کر رہے تھے، کیونکہ ہر طرف جادوئی منظر عام دیکھنے کو مل رہے تھے۔ ملکی اور غیر ملکی جادوگر اپنے کپڑوں سے باہر ہوگئے تھے۔

ہر کچھ فٹ کے فاصلے پر جادوئی دکانیں سج گئی تھیں۔ بیوپاری، آوازیں لگا کر سامان فروخت کرنے والے ہاکر اپنے بڑے تھالوں اور ٹھیلوں کے ساتھ نجانے کہاں سے نمودار ہوگئے تھے؟ خیموں کے بیچ میں ایک بڑا بازار لگ چکا تھا جو جادوئی چندھیا دینے والی روشنیوں میں چمک دمک رہا تھا۔ ہوا میں لہراتی ہوئی الماریوں میں عجیب وغریب اور بیش قیمتی جادوئی سامان سجا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ تھالوں میں ڈھیر سارے چمکدار گلاب تھے، آئرلینڈ کے سبز اور بلغاریہ کے سرخ۔ پھیری والے چلا چلا کر کھلاڑیوں کے نام پکار رہے تھے، بھڑوں سے سجی ہوئی سبز نوکیلی ٹوپیاں ناچ رہی تھیں۔ بلغاریہ کے گلے میں لٹکانے والے رومال تھے، جن پر بنے ہوئے شیر سچ مچ دھاڑ رہے تھے۔ ان کے علاوہ دونوں ملکوں کے جھنڈوں کی بڑی مقدار تھی، جن کو لہرانے پر ان کا قومی ترانہ خود بخود سنائی دینے لگتا تھا۔ فائر بولٹ کے ننھے ننھے کھلونے بھی تھے جو سچ مچ اُڑتے تھے۔ اس کے علاوہ کھلاڑیوں کے ننھے منے مجسمے بھی تھے جو ہتھیلی پر رکھتے ہی اٹھلا اٹھلا کر چلنے لگتے تھے۔

''ساری گرمیوں میں اپنا جیب خرچ اسی لئے بچایا تھا۔'' رون نے ہیری سے کہا۔ جب اس نے اور ہرمائنی نے پھیری والے سے سامان خریدا۔ رون نے اپنے لئے بھڑوں کی ایک ناچنے والی ٹوپی اور ایک بڑا سبز گلاب خریدا تھا۔ ساتھ ہی اس نے بلغاریہ کے متلاشی وکٹر کیرم کا ایک چھوٹا مجسمہ بھی خرید لیا تھا۔ ننھا سا کیرم کا مجسمہ رون کی ہتھیلی پر آگے پیچھے چلنے لگا اور اپنی ٹوپی کے اوپر لگے سبز گلاب کی طرف تیوریاں چڑھا کر دیکھتا رہا۔

''انہیں تو دیکھو!'' ہیری جلدی سے ایک ٹھیلے والے کی طرف بڑھا۔ جس پر پیتل کی بنی ہوئی دوربینوں کا ڈھیر کافی اونچا دکھائی دے رہا تھا۔ ان دوربینوں پر بڑے ہی عجیب بٹن اور ڈائل لگے ہوئے تھے۔

''مناظر پکڑنے والی دوربینیں!'' ہاکر جادوگر نے ان کی طرف دیکھ کر آواز لگائی۔''اس میں آپ کسی بھی منظر کو دوبارہ پیچھے کر کے دیکھ سکتے ہیں...... ہر منظر کو سست کر کے اس کی باریکیوں تک کو دیکھ سکتے ہیں......اور اگر آپ چاہیں تو ایک ایک حرکت کو الگ الگ بھی دیکھ سکتے ہیں۔ بہت سستے داموں......صرف دس گیلن میں ایک......''

''کاش میں نے یہ سب سامان نہ خریدا ہوتا۔'' رون نے اپنی ناچتی ٹوپی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور مناظر پکڑنے والی دوربینوں کو حسرت بھری نظروں سے دیکھنے لگا۔

''تین دے دو......'' ہیری نے بے قراری سے ہاکر جادوگر سے کہا۔

''نہیں......میرے لئے مت لو!'' رون کا چہرہ ندامت سے سرخ ہو گیا تھا۔ وہ ہمیشہ سے اس بارے میں بہت کڑھتا رہتا تھا کہ ہیری کو اس کے ماں باپ کی دولت وراثت میں ملی تھی اور اس کے پاس رون کی نسبت زیادہ پیسے رہتے تھے۔

''تمہیں کرسمس کا تحفہ نہیں دوں گا......'' ہیری نے رون اور ہرمائنی کے ہاتھ میں پیتل کی دوربین پکڑاتے ہوئے کہا۔''کم از کم دس سال تک......''

''تب تو ٹھیک ہے......!'' رون نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

''اوہ ہیری!......بہت بہت شکریہ!'' ہرمائنی بولی۔''اور میں یہ مناظر پکڑنے والی دوربین لے لیتی ہوں......ٹھیک ہے......''

جب وہ اپنے خیمے میں واپس لوٹ کر آئے تو ان کے بٹوے کافی ہلکے ہو چکے تھے۔ بل، چارلی اور جینی نے بھی سبز گلاب خرید لئے تھے اور مسٹر ویزلی آئرلینڈ کا جھنڈا لے کر چل رہے تھے۔ فریڈ اور جارج نے کچھ نہیں خریدا تھا کیونکہ وہ تو اپنے سارے پیسے مسٹر بیگ مین کو دے چکے تھے۔

اور پھر...... بڑی گھنٹی کی تیز آواز خیموں کے اس جنگل میں بری طرح گونجنے لگی، اور پھر یکلخت درختوں کے جھرمٹوں میں تیز سبز اور سرخ روشنیاں جگمگا اُٹھیں۔ اسٹیڈیم کی طرف جانے والا راستہ یوں روشن ہو گیا جیسے وہاں دن کا اجالا ہو گیا ہو۔

''چلنے کا وقت ہو گیا ہے۔'' مسٹر ویزلی نے کہا، جو باقی سب جادوگروں کی طرح جوش وخروش کے جذبے سے لبریز دکھائی دے رہے تھے۔''چلو! اب چلتے ہیں......''

☆☆☆☆

آٹھواں باب

# کیوڈ چ ورلڈ کپ

اپنے خریدے ہوئے سامان کے ساتھ وہ سب مسٹر ویزلی کے پیچھے پیچھے لالٹینوں کی روشنی میں جگمگاتے جنگل کی پگڈنڈی پر تیزی سے چلنے لگے۔انہیں چاروں طرف ہزاروں لوگوں کے چیخنے چلانے، ہنسنے اور رونے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ ماحول اتنا جوشیلا اور بپھرا ہوا تھا کہ وہ سب بھی جذباتیت کا شکار ہونے بغیر نہ رہ پائے۔ ہیری خود کو مسکرانے سے روک نہیں پایا۔ وہ باتیں کرتے ہوئے اور زور زور سے ہنسی مذاق کرتے ہوئے لگ بھگ بیس منٹ تک پگڈنڈی پر ہی چلتے رہے۔آخر کار جب وہ جنگل کے دوسرے کنارے پر پہنچے تو اپنے سامنے ایک بہت بڑا اسٹیڈیم دکھائی دیا۔حالانکہ ہیری کو چاروں طرف پھیلے ہوئے بلند و بالا سٹیڈیم کی آسمان تک اونچی دیواروں کا ایک چھوٹا سا حصہ دکھائی دیا تھا۔لیکن اسی سے ہیری کو اندازہ ہو گیا تھا کہ یہ سٹیڈیم اتنا بڑا تھا کہ اس میں آسانی سے دس شاہی محل بن سکتے تھے۔

ہیری کے چہرے پر حیرانی کے تاثرات دیکھ کر مسٹر ویزلی نے کہا۔''اس سٹیڈیم میں ایک لاکھ شائقین بیٹھ سکتے ہیں۔ جادوئی محکمہ کے پانچ سو عہدے داروں نے اسے بنانے کیلئے سال بھر دن رات کڑی محنت کی ہے۔اس کے چپے چپے پر ماگلوؤں سے محفوظ رہنے والی جادوئی خوشبو کا بندوبست کیا گیا ہے۔اس پورے سال میں ماگلوؤں جب بھی اس طرف آئے تو انہیں فوراً جادوئی خوشبو نے احساس دلایا گیا کہ انہیں کچھ ضروری کام تھا جس کو نمٹانا زیادہ ضروری تھا اور پھر وہ یہاں سے واپس لوٹ کر واپس چلے گئے۔''

مسٹر ویزلی اب سب سے قریب والے دیوہیکل دروازے کی طرف بڑھ رہے تھے جہاں جادوگروں اور جادوگرنیوں کا بڑا ہجوم پہلے سے بڑے حصے کو گھیرے کھڑا تھا اور وہاں پر اس قدر شور تھا کہ کانوں کو کچھ سجھائی نہیں دیتا تھا۔

موڑ پر ایک جادوگرنی آنے والے شائقین کی ٹکٹوں کی جانچ کرتی ہوئی دکھائی دی۔ان کے ٹکٹ دیکھتے ہی وہ بولی۔''آپ کو تو سب سے عمدہ نشستیں ملی ہیں آرتھر! سب سے اوپر والی قطار میں......سب سے اوپر پہنچ جانا......''

سٹیڈیم کی سیڑھیوں پر گہرے ارغوانی رنگ کے غالیچے بچھے ہوئے تھے۔وہ لوگ باقی شائقین کے ساتھ اوپر چڑھنے لگے۔زیادہ تر شائقین اپنی منزل کی نشستوں میں جانے کیلئے دائیں یا بائیں دروازوں کی طرف مڑ رہے تھے۔جس کی وجہ سے اوپر چڑھنے میں ہجوم

میں کافی کمی ہوتی جارہی تھی۔مسٹر ویزلی اوران کے ہمراہ تمام لوگ اوپر چڑھتے ہی چلے گئے۔ بالآخر وہ سیڑھیوں کے اختتام پر جا پہنچے۔ وہاں سے مڑ کر وہ ایک چھوٹے سے کیبن میں آ گئے جو سنہری قفلوں کے بالکل درمیان میں موجود تھا۔ وہاں پر بیس بینگنی رنگ کی کرسیاں دو قطاروں میں لگی ہوئی تھی۔ ہیری ویزلی گھرانے کے افراد کے ساتھ سب سے آگے والی نشستوں پر بیٹھ گیا۔ وہاں سے اسے جو نظارہ دکھائی دیا اس کے بارے میں اس نے کبھی تصور بھی نہیں کیا تھا۔

ایک لاکھ جادوگروں اور جادوگرنیوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا سٹیڈیم بڑا پر جوش دکھائی دے رہا تھا۔ وہ سب اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ یہ سیڑھی دار قطاریں کیوڈچ کے لمبے میدان کے چاروں طرف پھیلی ہوئی تھیں۔ ہر چیز تیز سنہری روشنی میں لپٹی ہوئی دکھائی دے رہی تھی جو سٹیڈیم کے میدان میں سے نکلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔ اتنی اونچائی سے میدان بالکل مخملی کپڑے جیسا ملائم اور چکنا دکھائی دے رہا تھا۔ میدان کے دونوں طرف سکور کیلئے سنہری گول چھلے پچاس فٹ اونچے کھمبوں پر نصب تھے۔ ہیری کی آنکھوں کے ٹھیک سامنے ایک بڑا سیاہ تختہ تھا جس پر سنہری الفاظ میں لکھائی ابھر رہی تھی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے کوئی غیبی ہاتھ اس پر کچھ لکھ رہا تھا اور پھر اسے دوبارہ مٹا رہا تھا۔ ہیری نے دیکھا۔ اس سیاہ تختے پر کچھ جملے چمک رہے تھے۔

’بلیو بوٹل! پورے گھرانے کا بھاری ڈنڈا...... محفوظ ترین، قابل اعتماد اور چوروں سے محفوظ رکھنے والے ہنگامی الارم کے ساتھ...... مسز اسکوور کا جادوئی داغ مٹانے والا ریموور...... نہ کوئی محنت اور نہ کوئی داغ...... گلیڈریگز جادوئی وِنز...... لندن، پیرس، ہاگس میڈ......‘

ہیری سیاہ تختے سے نظریں ہٹا کر ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ وہ اپنے کیبن کا جائزہ لے رہا تھا کہ وہاں اور کون کون بیٹھا ہوا تھا؟ کیبن ابھی کافی خالی دکھائی دے رہا تھا۔ وہاں صرف ایک پستہ قامت بونا بیٹھا ہوا تھا جو ہیری کے پیچھے والی قطار کے بالکل آخر میں ایک نشست چھوڑ کر دوسری پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے پیر اتنے چھوٹے تھے کہ وہ ہوا میں لٹک رہے تھے۔ وہ عجیب سا لباس پہنے ہوئے تھا جو چائے کے برتنوں والا تولیہ لگ رہا تھا۔ اس نے اپنا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں کے پیچھے چھپا رکھا تھا۔ لیکن ہیری اس کے چمگادڑ جیسے لمبے کانوں کو دیکھتے ہی فوراً پہچان گیا تھا......

’’ڈوبی......؟‘‘ ہیری نے حیران ہو کر کہا۔

جب اس نے اپنے چہرے سے ہاتھ ہٹا کر اوپر دیکھا تو ہیری کو بڑی بڑی بھوری آنکھیں اور ایک ناک دکھائی دی جو بڑے ٹماٹر جیسی تھی۔ یہ ڈوبی نہیں بلکہ ڈوبی جیسا کوئی دوسرا گھریلو خرس تھا۔ ہیری نے ڈوبی نام کے ایک گھریلو خرس کو دو سال پہلے اس کے پرانے مالک یعنی مسٹر لوسیس ملفوائے کے گھرانے سے آزاد کرایا تھا۔

اس گھریلو خرس نے انگلیوں کے بیچ میں سے جھانکتے ہوئے تھرتھراتی ہوئی آواز میں کہا۔ ’’سر! کیا آپ نے مجھے ڈوبی سمجھ لیا تھا؟‘‘ یہ آواز بھی ڈوبی جیسی نہیں تھی بلکہ تھوڑی پتلی اور سریلی محسوس ہوتی تھی۔ گھریلو خرس کے بارے میں ہیری کو کچھ زیادہ معلومات

نہیں تھیں۔ لیکن اسے یہی محسوس ہوا کہ ہو یا نہ ہو...... یہ بھی گھریلوخرس ہی ہوگا۔ رون اور ہر مائنی بھی پیچھے مڑ کر اسے دیکھنے لگے۔ انہوں نے ہیری سے ڈوبی کے بارے میں کافی کچھ سن رکھا تھا لیکن وہ اس سے کبھی نہیں ملے تھے۔ یہاں تک کہ مسٹر ویزلی بھی خاصی دلچسپی کے ساتھ گھریلوخرس کی طرف دیکھنے لگے۔

''معاف کرنا!'' ہیری نے گھریلوخرس سے کہا۔ ''مجھے لگا تھا کہ آپ ڈوبی ہیں، جسے میں جانتا ہوں......''

''میں بھی ڈوبی کو جانتی ہوں سر!'' گھریلوخرس نے جلدی سے کہا۔ حالانکہ اس اونچے کیبن کچھ زیادہ روشنی نہیں ہو رہی تھی۔ پھر بھی وہ اپنے چہرے کو ایسے چھپائے ہوئے بیٹھی تھی جیسے روشنی کی وجہ سے اس کی آنکھیں چندھیا گئی ہوں۔ ''میرا نام 'ونکی' ہے سر......اور آپ سر؟'' تبھی اس کی بھوری آنکھیں ہیری کے چہرے کو ٹٹولتی ہوئی اس کے ماتھے کے نشان پر آ کر ٹھہر گئیں۔ وہ ایک دم کھانے کی پلیٹ جتنی چوڑی ہوگئی تھیں۔ ''آپ یقیناً ہیری پوٹر ہوں گے۔''

''ہاں!'' ہیری پوٹر نے کہا۔

''ڈوبی آپ کے بارے میں بہت باتیں کرتا ہے سر!'' ونکی نے کہا۔ اس نے اپنے ہاتھ تھوڑے نیچے کر لئے تھے وہ بہت پریشان لگ رہی تھی۔

''وہ کیسا ہے؟'' ہیری نے دلچسپی سے پوچھا۔ ''آزادی پا کر اسے کیسا لگ رہا ہے؟''

''اوہ سر!'' ونکی نے اپنا سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ''آہ......سر...... برا مت منائیے گا سر! لیکن مجھے لگتا ہے کہ ڈوبی کو آزاد کروا کر آپ نے اس کا بھلا نہیں کیا ہے......''

''کیوں؟'' ہیری نے حیرانگی سے پوچھا۔ ''اسے آزاد کروا کر میں نے کیا غلط کیا ہے؟''

''آزادی ڈوبی کے سر چڑھ گئی ہے۔'' ونکی دکھ بھری آواز میں بولی۔ ''وہ اپنی اوقات بھول گیا ہے سر! اسے کوئی ملازمت نہیں مل رہی ہے سر......''

''کیوں نہیں مل رہی ہے؟'' ہیری نے پوچھا۔

ونکی نے اپنی آواز اتنی دھیمی کر لی کہ وہ سرگوشی جیسے لہجے میں بول رہی تھی۔

''وہ کام کے بدلے میں تنخواہ چاہتا ہے......سر!''

''تنخواہ!'' ہیری نے حیرت سے کہا۔ ''تو اس میں غلط کیا بات ہے؟ اسے تنخواہ کیوں نہیں ملنی چاہئے؟''

یہ سن کر ونکی کافی خوفزدہ دکھائی دینے لگی۔ اس نے اپنے ہاتھوں سے چمگادڑ جیسے کانوں کو ڈھک لیا تھا۔ جس سے اس کا چہرہ ایک بار پھر آدھا چھپ گیا تھا۔

''گھریلوخرس کو تنخواہ نہیں ملتی ہے سر!'' اس نے دبی ہوئی آواز میں کہا۔ ''نہیں نہیں نہیں...... میں ڈوبی سے بار بار کہتی ہوں،

ڈوبی! کوئی اچھا سا گھرانہ دیکھ لو اور اسی کی خدمت کرو۔لیکن وہ بہت ہوا میں اُڑ رہا ہے سر! جو ایک گھریلو خرس کو بالکل زیب نہیں دیتا۔ میں کہتی ہوں ڈوبی! اگر تم اسی طرح کی حرکتیں کرتے رہے تو کسی دن کسی باغی غوبلن کی طرح محکمہ انضباطی وقابو جادوئی حیوانات کے شعبے کی عدالت کے کٹہرے میں پہنچ جاؤ گے۔''

''اگر وہ پرلطف زندگی گزار رہا ہے تو اس میں کسی کو دقت کیا ہے؟'' ہیری نے کہا۔

''گھریلو خرس کو لطف اُٹھانا نہیں چاہئے ہیری پوٹر!'' ونکی نے اپنے ہاتھوں کے پیچھے سے تلخی سے کہا۔'' گھریلو خرس کو تو اپنے مالک کے حکم کی تعمیل کرنا چاہئے۔ دیکھئے سر! مجھے اونچائی سے ڈر لگتا ہے......'' اس نے سٹیڈیم میں نیچے کی طرف دیکھتے ہوئے تھوک نگلا۔ ''لیکن میرے مالک نے مجھے اتنے اونچے آسمان پر بنے اس کیبن میں بیٹھنے کا حکم دیا اور میں نے بلا تردد اُن کے حکم کو بجالانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔''

''اگر وہ یہ جانتے ہیں کہ تمہیں اونچائی سے بے حد ڈر لگتا ہے تو انہوں نے تمہیں یہاں کیوں بھیجا؟'' ہیری نے چڑ کر اسے کہا۔

''مالک...... مالک بہت مصروف ہیں ہیری پوٹر! اسی لئے انہوں نے مجھے اپنی نشستیں روکنے کیلئے بھیجا ہے۔'' ونکی نے اپنا سر پاس والی خالی نشست کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔'' ہیری پوٹر! ونکی کی بہت خواہش تھی کہ وہ اپنے مالک کے خیمے میں ہی رہتی لیکن ونکی اپنے مالک کے حکم کی تعمیل کرنا اپنا فرض سمجھتی ہے۔ کیونکہ ونکی ایک اچھی گھریلو خرس ہے......''

ونکی نے ایک بار پھر ڈر کر سٹیڈیم کے نیچے کی طرف دیکھا اور دوبارہ اپنی آنکھیں پوری طرح بند کر لیں۔ ہیری اپنے ساتھیوں کی طرف مڑا۔

''تو گھریلو خرس ایسے ہوتے ہیں؟ بڑے عجیب ہوتے ہیں، ہے نا!'' رون نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

''ڈوبی اس سے زیادہ عجیب گھریلو خرس ہے۔'' ہیری نے جوشیلی آواز میں کہا۔ رون نے اپنی پیتل کی دوربین باہر نکالی اور اس سے سٹیڈیم کی دوسری طرف بیٹھی بھیڑ کو دیکھنے لگا۔

''بہت عجیب ہے۔'' اس نے دہرانے والے بٹن کو دباتے ہوئے کہا۔'' میں اس بوڑھے کو ناک میں انگلی ڈالتے ہوئے بار بار دیکھ سکتا ہوں...... ایک بار پھر اس نے انگلی ڈالی...... ایک بار پھر......''

اس دوران ہرمائنی پھندنے سے بندھے مخملی غلاف والے پروگرام والے کتابچے کو بڑی دلچسپی سے پڑھ رہی تھی۔ اس نے زور سے پڑھا۔

''میچ سے پہلے دونوں ٹیمیں اپنے اپنے استقبالیہ کی شاندار کارکردگی پیش کریں گی۔''

''اوہ...... واہ! ابتدائی استقبالیہ پروگرام کے نظارے دیکھنے میں ہمیشہ بڑا مزہ آتا ہے۔'' مسٹر ویزلی نے جوشیلے پن سے کہا۔ ''معلوم ہے، ہر ٹیم اپنے اپنے ملک کے مخصوص نشان یا علامت کو لا کر اور ان میں سے عجیب وغریب تفریح کا سامان برآمد کر کے

شائقین کے دلوں کو موہ لیتی ہے۔''

اگلے نصف گھنٹے تک ان کے کیبن میں کئی شائقین داخل ہوتے رہے۔ ان میں کئی جادوگر نہایت غیر معمولی دکھائی دے رہے تھے۔ اور مسٹر ویزلی اُٹھ اُٹھ کر ان لوگوں سے ہاتھ ملاتے رہے۔ پرسی تو اتنی مرتبہ اُٹھ کر کھڑا ہوا کہ ایسا لگا جیسے وہ کسی بس کا کنڈکٹر ہو اور ہر آنے والے کو ٹکٹ کاٹ کر دے رہا ہو۔ جب جادوئی وزیراعظم کارنیلوس فج وہاں داخل ہوئے تو پرسی نے اتنا نیچے جھک کر ان کا استقبال کیا کہ اس کا سینگ دار چشمہ زمین پر گر کر ٹوٹ گیا۔ یہ دیکھ کر پرسی ندامت سے پانی پانی ہو گیا۔ اس نے جیسے تیسے جادوئی کلمہ پڑھ کر اپنی چھڑی کی مدد سے چشمے کو واپس جوڑا اور لپک کر اپنی نشست پر جا بیٹھا اور پھر دوبارہ بالکل نہیں اُٹھا۔ وہ تعجب بھری نظروں سے ہیری کی طرف دیکھ رہا کیونکہ کارنیلوس فج ہیری کے ساتھ کسی پرانے دوست کی مانند مل رہے تھے۔ وہ ہیری کو پہلے سے ہی جانتے تھے۔ فج نے ہیری کا تعارف اپنے پہلوؤں میں موجود جادوگروں سے بھی کرایا۔

''یہ ہے ہیری پوٹر!'' انہوں نے بلغاریہ کے وزیراعظم کو زور سے بتایا۔ جنہوں نے کالے رنگ کا شاندار مخملیں چوغہ پہن رکھا تھا۔ اس میں سنہری دھاریاں تھیں۔ ایسا لگ رہا تھا کہ انہیں انگریزی کا ایک بھی لفظ بھی پلے نہیں پڑ رہا تھا۔ ''ہیری پوٹر! آپ نے اس کا نام تو سنا ہی ہوگا...... وہ لڑکا جو 'تم جانتے ہو کون؟' کے ہاتھوں سے بچ گیا تھا...... آپ یقیناً اس کے نام سے تو ضرور واقف ہوں گے۔''

بلغارین وزیراعظم کی نظر اچانک ہیری پوٹر کے ماتھے کے نشان پر پڑی تو اس کے چہرے پر تغیر رونما ہوا۔ نشان دیکھتے ہی وہ اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے جوشیلے انداز زور زور سے کچھ بولنے لگا جس کی سمجھ کسی کو بھی نہیں آ پائی تھی۔

''میں جانتا تھا کہ نشان سے ہی اسے میری بات سمجھ آئے گی۔'' فج نے ہیری سے تھکے ہوئے انداز میں کہا۔ ''لیکن میں کیا کروں؟ انہیں میری زبان سمجھ میں نہیں آتی ہے اور نہ ہی میں اس کی زبان بول سکتا ہوں۔ اس طرح کے کام کے لئے مجھے بارٹی کراؤچ کی مدد کی ضرورت پڑتی ہے۔ مجھے دکھائی دے رہا ہے کہ اس کی گھریلو خرس اس کی نشستیں سنبھالے ہوئے ہے...... اس نے یہ اچھا کام کیا ہے کیونکہ بلغاریہ والے تو ہر اچھی نشست کو ہتھیانے کے چکر میں ہیں...... اور یہ رہا لوسیس......''

ہیری، رون اور ہرمائنی نے تیزی سے مڑ کر دیکھا۔ مسٹر ویزلی کے ٹھیک پیچھے والی قطار میں تین نشستیں اب بھی خالی تھیں۔ ان کی طرف کوئی اور نہیں بلکہ گھریلو خرس ڈوبی کا پرانا مالک مسٹر لوسیس ملفوائے، اس کا بیٹا ڈریکو ملفوائے اور ایک عورت بڑھ رہی تھیں جو واضح طور پر ڈریکو کی ماں کی ہی لگتی تھی۔

ہیری اور ڈریکو ملفوائے جب پہلی بار ہوگورٹس میں جا رہے تھے اسی وقت سے ان دونوں کے درمیان نفرت کی فضا پیدا ہو گئی تھی جو اب آہستہ آہستہ دشمنی میں بدلتی جا رہی تھی۔ زرد نوکیلے چہرے اور سنہری سفید بالوں والا ڈریکو کافی حد تک اپنے باپ سے مشابہ تھا۔ اس کی ماں کے بال بھی سنہرے تھے وہ لمبی اور دبلی خاتون تھیں۔ وہ شاید زیادہ خوبصورت دکھائی دیتی اگر انہوں نے ناک یوں چڑھا نہ رکھی ہوتی جیسے اس کے نیچے کوئی بدبودار چیز رکھی ہوئی ہو۔

’’آہا فج......‘‘مسٹر ملفوائے نے جادوئی وزیراعظم کے پاس پہنچ کر اپنا ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔’’آپ کیسے ہیں؟......شاید آپ میری بیوی نارسیسہ سے ابھی تک نہیں ملے ہوں گے؟اور یہ میرا بیٹا ڈریکو......!‘‘

’’آپ کیسی ہیں؟‘‘فج نے مسکرا کر مسز ملفوائے کا استقبال کرتے ہوئے کہا۔’’آیئے! میں آپ کا تعارف مسٹر اوبلانسک سے کرواتا ہوں...... یہ ہیں مسٹر اوبلانسک! بلغاریہ کے جادوئی وزیراعظم! ویسے انہیں میری بات ذرا بھی سمجھ نہیں آتی ہے اس لئے تعارف کروانے کا کوئی خاص فائدہ نہیں ہے۔اور مجھے لگتا ہے کہ تم آرتھر ویزلی کو تو جانتے ہی ہو گے؟‘‘

یہ ایک ہیجان انگیز پل تھا۔مسٹر ویزلی اور مسٹر ملفوائے نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ ہیری کو ان کی پچھلی ملاقات یاد آ گئی تھی۔ یہ اچانک ملاقات جادوئی بازار میں موجود فلوریش اینڈ بلوٹس نامی کتابوں کی دکان میں ناگوار حالات میں ہوئی تھی۔ جہاں دونوں میں ہاتھا پائی ہو گئی تھی۔ مسٹر ملفوائے نے اپنی بھنویں کھینچ کر بھوری آنکھوں سے پہلے تو مسٹر ویزلی کو دیکھا اور پھر کیبن میں چاروں طرف نگاہ دوڑائی۔

’’اوہ! آرتھر......‘‘انہوں نے دھیمی آواز میں کہا۔’’تمہیں اس مہنگے کیبن میں نشستوں کی ٹکٹیں خریدنے کیلئے اپنی کس چیز کو بیچنے کی قربانی دینا پڑی؟ غیر معمولی طور پر تمہارے گھر کو فروخت کرنے سے اتنے پیسے تو ملے ہی نہیں ہوں گے؟‘‘

فج نے ملفوائے کی بات نہیں سنی تھی۔ وہ بولے۔’’آرتھر......لوسیس نے حال ہی میں جادوئی سینٹ مونگوز ہسپتال برائے طبی حادثات ومعالجاتِ جادوئی عوارض کو ٹھیک ٹھاک بھاری چندہ دیا ہے۔ یہ یہاں میرے خاص مہمان ہیں......‘‘

’’یہ تو...... یہ تو بڑی اچھی بات ہے!‘‘مسٹر ویزلی نے کافی کوشش کر کے مسکراتے ہوئے کہا۔

مسٹر ملفوائے کی نگاہ جب ہرمائنی پر پڑی تو وہ اسے گھورنے لگے۔ ہرمائنی کا چہرہ گلابی ہو گیا لیکن وہ بھی پلٹ کر انہیں گھورنے لگی۔ ہیری اچھی طرح جانتا تھا کہ مسٹر ملفوائے کے ہونٹ کیوں سکڑ گئے تھے۔ مسٹر ملفوائے کو خاندان کے خالص جادوئی خون پر بڑا ناز تھا۔ دوسرے الفاظ میں وہ ہرمائنی جیسے ماگلو خاندان کے لوگوں کو نہ صرف دوسرے اور تیسرے درجے کے افراد سمجھتے تھے بلکہ وہ ان کیلئے نہایت ناپسندیدہ بھی تھے۔ بہرحال جادوئی وزیراعظم کے سامنے مسٹر ملفوائے ایسی کوئی اوچھی حرکت نہیں کر سکتے تھے جس سے ان کی عزت پر حرف آتا۔ مسٹر ملفوائے نے تکبر سے اپنا سر ہلا کر مسٹر ویزلی کی بات کا جواب دیا اور پھر تیزی سے اپنی نشست کی طرف بڑھ گئے۔ ڈریکو نے گزرتے وقت ہیری، رون اور ہرمائنی کو حقارت بھری نظروں سے دیکھا اور پھر اپنی ماں کے ساتھ اوپر والی قطار میں چڑھتا چلا گیا جہاں گھریلو خرس ونکی اپنے مالک کی راہ دیکھ رہی تھی۔

’’گھمنڈی کہیں کے......‘‘رون نے بڑبڑا کر کہا۔ پھر وہ ہیری اور ہرمائنی کے ساتھ مل کر میدان کی طرف دیکھنے لگے جہاں شور و ہنگامہ زوروں پر تھا۔ اگلے ہی پل مسٹر بیگ مین ہوا میں سے وہاں نمودار ہوئے۔ وہ دھڑ دھڑاتے ہوئے فج کے پاس پہنچے۔

’’سبھی لوگ تیار ہیں؟‘‘ انہوں نے کہا۔ ان کا چہرہ جوش سے سرخ ہو رہا تھا اور آنکھوں میں بے تحاشا چمک پھیلی ہوئی تھی۔

''وزیراعظم فج! آپ تیار ہیں......؟''

''لیوڈو! اگر آپ تیار ہیں تو ہم بھی تیار ہی ہیں......'' فج نے مسکراتے ہوئے کہا۔

لیوڈو نے اپنی چھڑی باہر نکالی اور اسے اپنے گلے کی طرف کرتے ہوئے کہا۔

''فلسم والسم!''

اس جادوئی کلمے سے ان کی آواز کئی سوگنا بلند ہوگئی تھی۔ اب ان کی آواز کھچا کھچ بھرے سٹیڈیم کے شور میں بھی بالکل صاف سنائی دے رہی تھی اور سٹیڈیم کے ہر کونے میں گونج رہی تھی۔

''معزز ناظرین و شائقین!...... چار سو بائیسویں کیوڈچ ورلڈ کپ کے فائنل میں، میں آپ سب کو تہ دل سے خوش آمدید کہتا ہوں۔''

شائقین خوشی سے چیختے چلاتے ہوئے زور زور سے تالیاں بجانے لگے۔ ان کے ہاتھوں میں موجود ہزاروں جھنڈے لہرانے لگے۔ قومی ترانوں اور جوشیلے نغموں کی گونج، اور تالیوں اور چیخوں کا شور عجیب بے ہنگم سا نظارہ پیش کر رہا تھا۔ ان کے سامنے موجود سیاہ تختے پر آخری الفاظ اب مٹ رہے تھے (بارٹی باٹ کی مزیدار خوش ذائقہ ٹافیاں...... ہر ٹافی میں ایک الگ دلچسپ خطرہ) اب وہاں پر چھائی ہوئی سیاہی میں نئے سنہری لفظ ابھر گئے تھے۔

بلغاریہ۔ صفر......آئرلینڈ۔ صفر

''اور اب میں بغیر کسی توقف کے آپ کا تعارف بلغاریہ کی ٹیم کے استقبالیہ پروگرام سے کرواتا ہوں۔''

دائیں طرف کی نشستوں میں جم کر شور ہونے لگا۔ وہاں بلغاریہ کے شائقین سرخ چوغوں میں ملبوس بیٹھے تھے۔ جس کی وجہ سے تمام نشستیں کسی بڑی سرخ دیوار کی طرح دکھائی دے رہی تھیں۔

''کیا پتہ!......آج وہ لوگ ہمارے لئے کیا لائے ہیں؟'' مسٹر ویزلی نے اپنی نشست سے کچھ آگے جھکتے ہوئے کہا۔ ''اوہو!'' انہوں نے اچانک اپنی آنکھوں سے عینک اتاری اور اسے جلدی جلدی چوغے سے رگڑا اور دوبارہ پہن کر میدان کی طرف دیکھا۔

''واہ!......موہنیاں!''

''موہنیاں کیا ہوتی ہیں؟'' ہیری نے پوچھا۔

سو موہنیاں میدان کے درمیان میں آتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ انہیں دیکھ کر ہیری کو اپنا جواب مل گیا تھا۔ موہنیاں بہت خوبصورت عورتیں تھیں...... ہیری نے آج تک اتنی خوبصورت عورتیں نہیں دیکھی تھیں۔ یہ بات اور تھی کہ وہ انسان نہیں تھیں اور ہو بھی نہیں سکتی تھیں۔ ان کو دیکھ کر ہیری ایک پل کیلئے چکرا سا گیا۔ اس نے یہ اندازہ لگانے کی کوشش کی کہ وہ ایسا کیا کھاتی ہیں؟ ان کے بدن کی جلد چاندنی جیسی سفید اور اجلی کیسے ہے؟ ان کے کھلے سنہری بال بغیر ہوا کے کیسے لہرا رہے ہیں؟......لیکن اسی وقت موسیقی کی

دھنیں چھڑ گئیں اور موہنیاں دھن پر تھرکنے لگیں۔ان کے رقص میں ایک عجیب سی مستی تھی۔ ہیری کی سب مشکلیں اور مسئلے گم ہوتے چلے گئے۔اس نے یہ سوچنا بھی چھوڑ دیا تھا کہ موہنیاں انسان ہیں یا پھر...... حقیقت یہ تھی کہ اس نے سب کچھ ہی سوچنا چھوڑ دیا تھا۔

موہنیاں ناچنے لگیں اور ہیری کا دماغ پوری طرح خالی اور غافل ہوتا چلا گیا۔اسے اب دنیا میں صرف یہی بات اچھی لگ رہی تھی کہ موہنیاں ناچتی رہیں......بس ناچتی رہیں......اور وہ انہیں دیکھتا رہے۔ کیونکہ اگر انہوں نے ناچنا چھوڑ دیا تو بڑا غضب ہو جائے گا......سب موہنیاں اب تیز تیز رقص کرنے لگی تھیں۔اسی ہیری کے دل میں عجیب عجیب خیال پیدا ہونے لگے۔ وہ انہیں اپنی طرف متوجہ کرنا چاہتا تھا۔ان کی توجہ پانے کیلئے وہ اس وقت کوئی بھی بڑا کام کرنا چاہتا تھا۔اس نے سوچا اگر وہ سٹیڈیم کی سب سے اونچی منزل سے نیچے میدان میں کود جائے تو کیا موہنیاں اس کی طرف متوجہ ہو جائیں گی......لیکن کیا یہ کام سچ مچ اتنا بڑا تھا؟

''ہیری! یہ تم کیا کر رہے ہو؟'' اسے ہرمائنی کی تیکھی آواز کہیں دور سے آتی ہوئی محسوس ہوئی۔اسی لمحے موسیقی رُک گئی۔ ہیری نے پلکیں جھپکائیں۔اس نے دیکھا کہ وہ کھڑا ہو چکا تھا اور اس کا ایک پیر کیبن کی دیوار پر لٹک رہا تھا۔اس کے پیچھے رون گم صم برف کی طرح منجمد تھا۔وہ اس طرح کھڑا تھا جیسے وہ کسی سپرنگ بورڈ سے غوطہ لگانے کیلئے تیار ہو۔

سٹیڈیم میں غصے بھری چیخیں سنائی دینے لگیں شائقین موہنیوں کو جانے نہیں دینا چاہتے تھے۔ ہیری کے جذبات بھی شائقین کے جیسے ہی تھے۔اس کے دل میں خیال بھی آیا کہ اسے تو بلغاریہ کی ٹیم کا حمایتی ہونا چاہئے تھا۔دراصل موہنیوں کو دیکھنے کے بعد ہیری اس بات پر حیران ہونے لگا کہ وہ آئرلینڈ کے حق میں کیوں تھا؟اس نے اپنے سینے پر خندقوق کا بڑا سبز بلا کیوں لگا رکھا تھا؟اسی لمحے رون کو جانے کیا سوجھی کہ اس نے اپنی ٹوپی پر لگے ہوئے خندقوق کے سبز پھول کو نوچ کر پرزہ پرزہ کرنے کی کوشش کی۔مسٹر ویزلی مسکراتے ہوئے رون کی طرف جھکے اور اس کے ہاتھ سے ٹوپی چھین کر دور ہٹا دی۔

''جب آئرلینڈ والے اپنا استقبالیہ پروگرام دکھائیں گے تو تب تمہیں اس کی ضرورت پڑے گی۔'' وہ دھیمی آواز میں بولے۔

''اوہ؟'' رون اب بھی موہنیوں کی طرف منہ پھاڑے پھٹی پھٹی نظروں سے دیکھ رہا تھا جو اب میدان کے ایک کنارے کی طرف ایک قطار میں کھڑی ہو گئی تھیں۔

''چچ چچ چچ......قسم سے تم بھی......'' ہرمائنی نے ہنستے ہوئے ہیری کو واپس اس کی نشست کی طرف کھینچتے ہوئے کہا۔''اس فسوں گری کا شکار ہو گئے ہو......''

''اور اب!'' لیوڈو بیگ مین کی آواز گونجی۔''مہربانی کر کے اپنی اپنی چھڑیاں ہوا میں اُٹھا لیں......آئرلینڈ کی ٹیم اپنا استقبالیہ پروگرام پیش کرنے جا رہی ہے۔''

اگلے ہی پل سٹیڈیم میں سبز اور سنہرے رنگ کی دیوہیکل دم دار گولے جیسی چیز نمودار ہوئی اور ہوا میں تیرنے لگی۔اس نے سٹیڈیم کا ایک چکر کاٹا اور پھر وہ دو دم دار گولوں میں بٹ گئی۔ وہ دونوں ہی تیرتے ہوئے الگ الگ طرف کی قفلوں کے پاس پہنچے اور اچانک

ان دونوں کے درمیان قوس وقزح کی رنگین پٹی بن گئی جو ایک گولے سے دوسرے گولے تک پیوستہ تھی۔شائقین اس طرح اووں اور آہ کر رہے تھے جیسے آتش بازی دیکھ رہے تھے۔ پھر قوس قزح کی رنگین لہر ہوا میں معدوم ہوگئی اور دونوں دم دار گولے قریب آ کر مل گئے اور یکجا ہوگئے۔ اگلے ہی لمحے اس میں سے ایک چمکیلا اور بڑا خندقوق کا سبز پودا اُگتا ہوا دکھائی دیا جس پر ایک بڑے گلاب لگا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ وہ اب شائقین کے سروں پر آسمان میں اُڑ رہا تھا۔ اچانک اس میں سے سونے کے سکوں کی بارش شروع ہوگئی۔

''واہ بہت اعلیٰ!'' رون چیخ کر بولا۔ جب اُڑتے ہوئے گلاب نے ان کے سروں اور نشستوں پر سونے کے ڈھیر سارے سکے برسائے جو کھنکھناتی ہوئی آواز میں نشستوں اور فرش سے ٹکرا رہے تھے۔ ہیری نے گلاب کے پھول کو غور سے دیکھا۔ دراصل اس میں ہزاروں ننھے منے لمبی ڈاڑھیوں والے آدمی بیٹھے ہوئے تھے جنہوں نے سرخ رنگ کی واسکٹ پہنچ رکھی تھیں اور ان کے ننھے ننھے ہاتھوں میں سنہرے اور سبز رنگ کی لالٹینیں پکڑی ہوئی تھیں۔

''آئرشی بونے......'' مسٹر ویزلی شائقین کی زوردار تالیوں کے بیچ میں بولے۔ بہت سارے شائقین سونے کے سکے اُٹھانے کیلئے اپنی نشستوں کے آس پاس جھکے ہوئے دکھائی دیئے، وہ آپس میں جھگڑ رہے تھے۔

''یہ لو......'' رون نے خوشی خوشی ہیری کے ہاتھ میں مٹھی بھر سونے کے سکے تھماتے ہوئے کہا۔''مناظر پکڑنے والی دوربین کیلئے......اب حساب برابر ہوگیا ہے۔ اب تمہیں مجھے کرسمس کا تحفہ ضرور دینا پڑے گا......''

گلاب کا بڑا پھول سمٹنے لگا اور اس میں موجود آئرشی بونے زمین پر جا اترے۔ وہ پھدکتے ہوئے موہنیوں کے بالکل مدمقابل سمت میں جا کر ایک لمبی قطار میں ٹانگیں پھیلا کر بیٹھتے چلے گئے۔

''حاضرین وناظرین! اب براہ کرم بلغاریہ کی قومی کیوڈچ ٹیم کا پرتپاک استقبال کیجئے۔ یہ رہے......دیمی تروف!''

سرخ چوغے میں ملبوس ایک نوجوان بہاری ڈنڈے پر اتنی تیزی سے اڑتا ہوا آیا کہ اس کی بس ایک جھلک ہی دکھائی دے پائی۔ میدان پر اُڑ کر آتے ہوئے اس نوجان کو دیکھ کر بلغاریہ کے شائقین نے خوب جم کر تالیاں بجائیں۔

''آئیوانوف!''

سرخ چوغے میں دوسری کھلاڑی اُڑتی ہوئی آئی۔

''ژوگراف، لیونسکی، وولچونوف، ولکوف اورررررر......وکٹر کیرم!''

''کیرم وہ رہا...... کیرم وہ رہا......'' رون چیخ کر بولا اور اپنی پیتل کی دوربین کو آنکھوں سے لگا کر کیرم کو یکا یک دیکھنے لگا۔ ہیری نے جلدی سے اپنی دوربین پر آنکھیں جما لیں۔

وکٹر کیرم دبلا تھا اور اس کا رنگ سانولا تھا۔ اس کی بڑی ناک تھوڑی چپٹی اور اس کی بھنویں کالی اور گھنی تھیں۔ وہ کسی بڑے پرندے جیسا دکھائی دے رہا تھا۔ یہ اندازہ کرنا مشکل تھا کہ وہ صرف اٹھارہ برس کا ہے۔

''اوراب براہ کرم آئرلینڈ کی قومی کیوڈچ ٹیم کا استقبال کیجئے۔'' بیگ مین نے چلا کر کہا۔''یہ رہے کینولی، ریان، ٹروئے، میولٹ، موران، قیو گلے اورررر......لانچ!''

سات سبز جھونکے میدان کی طرف لپکتے ہوئے آئے۔ ہیری نے اپنی پیتل کی دوربین پر لگے ایک چھوٹی سی ناب کو گھمایا۔ جس سے فوراً کھلاڑیوں کی رفتار دھیمی ہوگئی۔ اس نے دیکھا کہ کھلاڑیوں کے بہاری ڈنڈوں پر 'فائر بولٹ' کے الفاظ نمایاں چمک رہے تھے۔ کھلاڑیوں کی کمر پر سنہری حروف میں ان کے نام لکھے ہوئے تھے۔

''اور یہ رہے...... ہمارے آج کے میچ کے ریفری...... حسن مصطفیٰ! جو خاص طور پر مصر سے آئے ہیں اور بین الاقوامی کیوڈچ سوسائٹی کارپوریشن کے چیئر ویزرڈ بھی ہیں۔''

ایک چھوٹا اور دبلا آدمی کیوڈچ کے میدان میں آیا۔ وہ بالکل گنجا تھا لیکن اس کی مونچھیں انکل ورنن جتنی ہی گھنی تھیں۔ اس نے خالص سونے کا چوغہ پہن رکھا تھا۔ اس کی مونچھوں کے نیچے چاندی کی ایک سیٹی لٹک رہی تھی۔ اس کی دائیں بغل میں لکڑی کا ایک صندوق دبا ہوا تھا اور دوسرے ہاتھ میں بہاری ڈنڈا تھاما ہوا تھا۔ ہیری نے دوبارہ ناب گھما کر اپنی پیتل کی دوربین کی رفتار کو صحیح کیا۔ اس نے غور سے دیکھا کہ ریفری اپنے بہاری ڈنڈے پر سوار ہوا اور اس نے ٹھوکر مار کر صندوق کھول دیا۔ اس میں سے چار گیندیں اُڑ کر آسمان کی طرف جانے لگیں۔۔ایک سرخ قواف، دو سیاہ شریر بالجر اور ایک ننھی سی سنہری گیند (ہیری اسے صرف ایک ہی پل کیلئے دیکھ پایا تھا کیونکہ یہ فوراً ہی اُڑتی ہوئی جھماکے کے ساتھ نظروں سے اوجھل ہوگئی تھی) سیٹی کی تیز آواز کے ساتھ مصطفیٰ بھی گیندوں کے پیچھے پیچھے ہوا میں اُڑتا چلا گیا۔

''لیجئے ناظرین! کھیل شروع ہو چکا ہے......'' مسٹر بیگ مین کی آواز سٹیڈیم میں گونجی۔''قواف میولٹ کے پاس ہے، ٹروئے، موران، ڈیمی روف پھر سے میولٹ، ٹروئے، لیونسکی، موران......''

ہیری نے کیوڈچ کا ایسا کھیل آج تک نہیں دیکھا تھا۔ اس نے اپنی پیتل کی دوربین آنکھوں سے اتنی نزدیک کر رکھی تھی کہ اس کے عدسے کا فریم مسلسل اس کی ناک میں چبھ رہا تھا۔ کھلاڑیوں کی رفتار بے حد خطرناک حد تک تیز تھی۔ دونوں ٹیمیں کے پٹاؤ بالجروں کو ایک دوسرے کی طرف اتنی تیزی کے ساتھ پھینک رہے تھے کہ مسٹر بیگ مین کمنٹری کرنے کے بجائے صرف ان کے نام ہی بول پا رہے تھے۔ ہیری نے ایک بار پھر اپنی دوربین پر لگا ہوا دھیمی رفتار والا بٹن دبایا۔ فوراً کھیل کی رفتار میں کمی واقع ہوگئی۔ عدسے پر بینگنی رنگ کے لفظ 'دھیما نظارہ' نمودار ہوئے اور اسے شائقین کا کان پھاڑ شور سنائی دینے لگا۔

اس نے دیکھا کہ آئرلینڈ کے تین نقاش پاس پاس اُڑ رہے تھے۔ ٹروئے، میولٹ اور موران سے تھوڑا آگے تھا۔ وہ بلغاریہ کے قفل کی طرف جا رہے تھے۔ دوربین پر 'عقابی چھپر داؤ' کے لفظ نمایاں ہوئے۔ اس کے بعد وہاں پر 'چھلاوہ سرعت داؤ' کے الفاظ نمودار ہوئے۔ جب ٹروئے نے اداکاری کیا کہ وہ قواف کے ساتھ اوپر کی طرف جانے والی ہے تو یہ دیکھ کر بلغاریہ کی نقاش آئیوانوف،

ٹروئے کی طرف تیزی سے بڑھی۔لیکن ٹروئے نے پھرتی سے قواف موران کی طرف اچھال دیا۔ بلغاریہ کے پٹاؤ والکوف نے ایک بالجر کو اپنے ڈنڈے کی زوردار ضرب لگائی اور اسے موران کی طرف بھیج دیا۔موران جب بالجر سے بچنے کیلئے اپنے بھاری ڈنڈے پر جھکا تو قواف اس کے ہاتھوں سے پھسل کر نکل گیا۔

''اور ٹروئے نے قواف قفل کے پار کر دیا......'' مسٹر بیگ مین کی آواز گونجی۔ پورا سٹیڈیم تالیوں اور خوشی کے بھونچال سے کانپ کر رہ گیا۔'' آئرلینڈ دس صفر کے برتری کے ساتھ......''

''کیا؟'' ہیری اپنی دوربین میں دیکھتے ہوئے چلایا۔'' ابھی سکور کیسے ہوسکتا ہے؟ ابھی تو قواف لیونسکی کے پاس ہے......؟''

''ہیری! اگر اپنی دوربین کو دھیما کر کے سست رفتاری سے کھیل دیکھو گے تو ایسا ہی ہوگا'' ہرمائنی نے ہنستے ہوئے کہا۔ وہ کود رہی تھی اور ہوا میں اپنے ہاتھ جھلا رہی تھی۔ ادھر ٹروئے میدان کا چکر لگا خوشی کا اظہار کر رہا تھا۔ ہیری نے جلدی سے اپنی دوربین ہٹا کر اس کے اوپر سے دیکھا کیوڈچ میدان کی سرحدی لکیر کے پار بیٹھ کر کھیل دیکھنے والے آئرشی بونے ایک بار پھر ہوا میں اُڑنے لگے تھے اور انہوں نے بڑا چمک دار نشان بنالیا تھا۔میدان کی دوسری سرحد پر بیٹھی ہوئی موہنیاں چڑی چڑی سی دکھائی دے رہی تھیں۔

جب کھیل دوبارہ شروع ہوا تو خود سے ناراض ہیری نے دوربین کا نارمل رفتار والا بٹن دبایا۔ ہیری خود کیوڈچ کا کھلاڑی تھا اس لئے اتنی دیر میں وہ یہ بات سمجھ گیا تھا کہ آئرلینڈ کے نقاش بہترین مہارت کے حامل ہیں۔ وہ الگ الگ کھلاڑی کے روپ میں نہیں بلکہ ایک لاجواب ٹیم کے روپ میں کھیل رہے تھے۔ایسا لگتا تھا کہ ایک دوسرے کے دل کی بات بھانپ کر صحیح جگہ پر پہنچ جاتے تھے۔ ہیری کی ٹوپی پر لگا ہوا گلاب کا پھول نام بتا رہا تھا۔'ٹروئے، میولٹ، موران!' دس منٹ کے اندر ہی آئرلینڈ نے دو مزید سکور بھی حاصل کر لئے تھے۔اب وہ تیس صفر کے مقابلے میں کھیل رہے تھے۔اس پر سبز چوغے پہنے شائقین نے زوردار انداز میں انہیں سراہا اور حوصلہ افزائی کرتے ہوئے تالیاں بجائیں۔

کھیل کی رفتار اب اور بھی تیز ہوگئی تھی۔اب کھیل میں مار دھاڑ بھی شروع ہوگئی تھی۔ بلغاریہ کے پٹاؤ والکوف اور وولچونوف نہایت تندخوئی کے ساتھ ضربیں لگا کر آئرلینڈ کے نقاشوں کی طرف بالجروں کے حملے کر رہے تھے۔اس وجہ سے آئرلینڈ کی ٹیم اپنے عمدہ داؤ پیچوں کا پورا پورا استعمال نہیں کر پا رہی تھی۔ پٹاؤوں کے حملوں کے باعث دو بار انہیں بری طرح سے تتر بتر ہونا پڑا تھا۔ پھر آخر کار آئیوانوف آئرلینڈ کے کھلاڑیوں کو چکمہ دیتے ہوئے نکلی اور اس نے قفل کے راکھے ریان کو جھانسہ دے کر قواف کو قفل کے پار کر دیا۔ بلغاریہ کی طرف سے پہلا سکور ہو گیا تھا۔

''اپنے کانوں میں انگلیاں ڈال لو۔'' مسٹر ویزلی نے چیخ کر کہا۔ جب موہنیاں اپنے سکور کا جشن مناتے ہوئے ایک بار پھر ناچنے لگی تھیں۔ ہیری نے تو اپنے کانوں کے ساتھ ساتھ اپنی آنکھوں کو بھی زور سے بند کر لیا تھا کیونکہ وہ اپنا پورا دھیان کھیل پر ہی مرتکز رکھنا چاہتا تھا۔اس نے کچھ پلوں کے بعد اپنی آنکھوں کو کھولنے کا خطرہ مول لیا۔اب موہنیوں نے رقص بند کر دیا تھا اور قواف ایک بار

پھر بلغاریہ کی ٹیم کے پاس تھا۔

'' ڈیمی تروف، لیونسکی، ڈیمی تروف، آئیوانوف اوہ اوہ.....'' مسٹر بیگ میں چلا رہے تھے۔

ایک لاکھ جادوگروں اور جادوگرنیوں کی آہ نکل گئی جب انہوں نے دیکھا کہ دونوں ٹیموں کے متلاشی تیز رفتاری سے زمین کی طرف بڑھے۔ کیرم اور لانچ نقاشوں کے درمیان میں سے ہوتے ہوئے اتنے تیزی سے نیچے آرہے تھے جیسے وہ بغیر پیراشوٹ کے کسی ہوائی جہاز سے کود گئے ہوں، ہیری نے اپنی دوربین سے انہیں نیچے آتے ہوئے دیکھا۔ وہ سنہری گیند کو دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

ہیری کے پاس بیٹھی ہرمائنی چیخی۔ '' وہ دونوں زمین سے ٹکرانے والے ہیں۔''

اس کی بات نصف سچی نکلی۔ ایک دم آخری لمحے میں وکٹر کیرم ایک جھٹکے سے غوطہ کھا کر باہر نکلا اور دوبارہ اوپر اُڑنے لگا۔ بہرحال لانچ دھم سے زمین سے ٹکرا گیا تھا جس کی آواز پورے سٹیڈیم میں گونج گئی۔ آئرلینڈ کے شائقین کی نشستوں والے حصے کی طرف زوردار آہیں سنائی دی۔

'' احمق...... گدھا......'' مسٹر ویزلی نے غصے سے کہا۔ '' کیرم اسے دھوکا دے رہا تھا۔''

'' ٹائم آؤٹ......'' مسٹر بیگ مین کی آواز گونجی۔ '' اب قابل جادوگر ڈاکٹر میدان میں ایڈن لانچ کی جانچ کرنے کیلئے جا رہے ہیں......''

'' وہ ٹھیک ہو جائے گا۔ اسے صرف زور کا جھٹکا لگا ہے۔'' چارلی نے جینی کو بتایا جو کیبن کی دیوار پر پہنچ کر دہشت بھری نظروں سے میدان کی طرف دیکھ رہی تھی۔ '' ظاہر ہے کیرم یہی تو چاہتا تھا۔''

ہیری نے جلدی سے اپنی دوربین پر نشر مکرر اور دھیمے نظارے کے بٹن دبائے اور دوربین اپنی آنکھوں سے لگا لی۔

اس نے کیرم اور لانچ کو دھیمی رفتار میں غوطہ لگاتے ہوئے دیکھا۔ اسے دوربین کے عدسے کے کنارے پر چھوٹا سا لفظ لکھا ہوا دکھائی دیا۔ 'چھلاوہ اچھال...... خطرناک متلاشی داؤ!' اس نے دیکھا کہ کیرم کا چہرہ بالکل سپاٹ تھا اور وہ ٹھیک وقت پر غوطہ کھا کر باہر نکل گیا۔ جبکہ لانچ جوش میں اس کا تعاقب کرتے ہوئے زمین سے ٹکرا گیا۔ ہیری فوراً سمجھ گیا کہ کیرم نے سنہری گیند کو پکڑنے کیلئے غوطہ نہیں لگا رہا تھا۔ وہ تو صرف لانچ سے اپنا پیچھا کروانے کی کوشش کر رہا تھا۔ ہیری نے کبھی کسی کو اس طرح اُڑتے ہوئے نہیں دیکھا تھا۔ ایسا لگ ہی نہیں رہا تھا کہ کیرم بہاری ڈنڈے سوار تھا، وہ تو کسی تیز رفتار پرندے کی مانند اُڑ رہا تھا۔ ہیری نے اپنی دوربین کی رفتار ایک بار پھر نارمل کر دی اور کیرم کو دیکھنے لگا۔ کیرم، لانچ کے بالکل اوپر منڈلا رہا تھا۔ نیچے لانچ کا معائنہ کرنے والے مہارت یافتہ جادوگر ڈاکٹر اسے کئی قسم کے مرکبات پلا رہے تھے۔ ہیری نے اب کیرم کو مزید دھیان سے دیکھا۔ اس نے دیکھا کہ کیرم کی نگاہیں سوفٹ نیچے چاروں طرف غور سے دیکھ رہی تھیں۔ لانچ کے طبی معائنے میں جو وقت لگ رہا تھا اس سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے وہ لانچ کے خوف کے بغیر ہی سنہری گیند کو ڈھونڈ رہا تھا۔

آخرکار لانچ اُٹھ کر کھڑا ہوگیا اور سبز چوغوں والے شائقین زور زور سے تالیاں بجا کر اس کی حوصلہ افزائی کرنے لگے۔ لانچ اپنے فائر بولٹ پر سوار ہوا اور فضا میں اُڑنے لگا۔ اس کے ٹھیک ہونے سے آئرلینڈ کے کھلاڑیوں میں نئی جان آگئی تھی۔ مصطفےٰ نے اپنی سیٹی دوبارہ بجا کر کھیل کو شروع کروایا۔ آئرلینڈ کے نقاش اتنی عمدگی کے ساتھ کھیلے کہ ہیری نے آج تک ایسا کھیل نہیں دیکھا تھا۔ پندرہ منٹ کے تیز کھیل کے بعد آئرلینڈ کی ٹیم نے دس اور سکور حاصل کر لئے تھے۔

'آئرلینڈ 130...... بلغاریہ 10'

اب کھیل میں مار دھاڑ کا سلسلہ اور بڑھ گیا تھا۔ جب میولٹ ایک بار پھر قواف لے کر قفل کی طرف بڑھا تو بلغاریہ کا راکھا 'ژوگراف' اسے روکنے کیلئے آگے آ گیا۔ اس کے بعد جو ہوا، وہ اتنی سرعت میں ہوا کہ ہیری کو کچھ دکھائی نہیں دیا۔ لیکن آئرلینڈ کے حمایتی شائقین کی غصے بھری آوازیں اور مصطفےٰ کی لمبی سیٹی سے وہ سمجھ گیا کہ بلغاریہ نے فاؤل کر دیا ہے۔

''مصطفےٰ اب بلغاریہ کے راکھے کو خبردار کر رہا ہے...... اس نے اپنی کہنی کو ضرورت سے زیادہ استعمال کر دیا تھا۔'' مسٹر بیگ مین نے شور مچاتے ہوئے شائقین کو معاملے بتاتے ہوئے کہا۔ ''اور آئرلینڈ کو جرمانے کی باری مل گئی ہے۔''

میولٹ کے ساتھ ہوئے برے سلوک کے بعد آئرشی بونے غصے میں آ گئے تھے اور وہ چمکتی ہوئی شہد کی مکھیوں کی طرح اڑ رہے تھے لیکن جرمانے کی باری ملنے کی خبر سن کر وہ خوشی سے باؤلے ہو گئے اور انہوں نے میدان کی مخملی گھاس پر ہاہاہا کے لفظ کی علامت بنائی۔ یہ دیکھ کر دوسری طرف بیٹھی ہوئیں موہنیاں طیش میں پاگل ہو گئیں اور اچھل کر کھڑی ہو گئیں۔ انہوں نے اپنے بالوں کو لہراتے ہوئے ناچنا شروع کر دیا تھا۔

ویزلی لڑکوں اور ہیری نے اپنے کانوں میں فوراً انگلیاں ٹھونس لیں۔ لیکن ہرمائنی نے ایسا نہیں کیا تھا۔ کچھ پلوں بعد وہ ہیری کا ہاتھ کھینچنے لگی۔ ہیری نے اس کی طرف مڑ کر دیکھا۔ ہرمائنی نے بے چین ہو کر ہیری کی انگلیوں کو اس کے کانوں سے دور ہٹایا۔

''ذرا ریفری کی طرف تو دیکھو......'' وہ ہنستی ہوئی بولی۔

ہیری نے نیچے کی طرف دیکھا۔ حسن مصطفےٰ زمین پر اتر ناچتی ہوئی موہنیوں کے سامنے کھڑا تھا اور عجیب حرکتیں کر رہا تھا۔ وہ انہیں اپنے بازوؤں کی مچھلیاں پھڑکا پھڑکا کر دکھا رہا تھا اور ان کے حسن میں ڈوبا ہوا اپنی مونچھوں پر ہاتھ پھیر رہا تھا۔

''یہ تو غضب ہو گیا...... کتنی شرمناک بات ہے۔'' لیوڈو بیگ مین نے تاسف بھرے لہجے میں کہا۔ حالانکہ اس کا چہرہ کافی خوش دکھائی دے رہا تھا۔ ''کوئی تو جا کر ریفری کو تھپڑ مارے۔''

اسی وقت ڈاکٹر جادوگروں میں سے ایک اپنے دونوں کانوں میں انگلیاں ڈال کر دوڑتا ہوا کیوڈچ میدان میں داخل ہوا اور مصطفےٰ کے قریب پہنچ کر اس نے اس کی پنڈلی پر کس کر لات ماری۔ مصطفےٰ فوراً ہوش میں آ گیا۔ ہیری نے ایک بار پھر دوربین میں منظر کو قریب سے دیکھا۔ مصطفےٰ بہت شرمندہ دکھائی دے رہا تھا اور وہ اب موہنیوں پر بری طرح برس رہا تھا جنہوں نے اپنا رقص ختم کر دیا

تھا لیکن وہ اب بھی بغاوت پر اتری ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔

بیگ میں کی آواز آئی۔ ''اور اگر مجھ سے سمجھنے میں غلطی نہیں ہو رہی ہے تو مصطفیٰ دراصل بلغاریہ کے استقبالئے کے اس گروہ کو باہر بھیجنے کی کوشش کر رہا ہے۔ ایسا آج تک نہیں ہوا ہے......اوہ معاملہ بہت گھمبیر ہوتا جا رہا ہے......''

اور پھر معاملہ واقعی سنجیدہ ہو گیا تھا۔ بلغاریہ کے پٹاؤ والکوف اور وولچونوف، مصطفیٰ کے دونوں طرف اتر آئے۔ وہ بہت غصے سے بحث کر رہے تھے۔ انہوں نے آئرشی بونوں کی طرف اشارہ کیا جنہوں نے ابھی تک میدان کے بیچوں بیچ ہاہاہا کا لفظ بنایا ہوا تھا۔ بہر حال مصطفیٰ بلغاریہ کے پٹاؤوں کی دلیلوں سے قطعی متاثر نہیں ہوئے انہوں نے اپنی انگلی اوپر اُٹھا کر انہیں دوبارہ ہوا میں اُڑنے کا اشارہ کیا۔ جب بلغاریہ کے پٹاؤوں نے ان کی بات نہیں مانی تو مصطفیٰ نے دو بار سیٹی بجائی۔

''آئرلینڈ کی ٹیم کو دو جرمانے کی باریاں دے دی گئی ہیں......'' مسٹر بیگ مین نے چلا کر کہا اور بلغاریہ کے شائقین غصے سے چلانے لگے۔ ''اچھا یہی رہے گا کہ اب والکوف اور وولچونوف آسمان میں اُڑنے لگیں...... ہاں...... وہ اُڑ رہے ہیں......اور ٹروئے نے قواف کو پکڑ لیا ہے۔''

کھیل اب بہت زیادہ خونخوار ہو چکا تھا۔ ہیری نے کیوڈچ میں اتنی مار دھاڑ پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی۔ دونوں ہی ٹیموں کے پٹاؤ بڑی بے رحمی سے ایک دوسرے پر حملے کر رہے تھے۔ خاص طور پر والکوف اور وولچونوف کو تو اس بات کی کوئی پرواہ نہیں تھی کہ ان کے ڈنڈے بالجر پر پڑتے ہیں یا مخالف ٹیم کھلاڑیوں کے جسم پر۔ وہ تو بس صرف وحشیانہ طریقے اندھا دھند اپنے ڈنڈوں کو گھمانے میں مصروف تھے۔ ڈیمی تروف سیدھا موران کی طرف لپکا جس کے پاس قواف تھا دونوں میں اتنی زوردار ٹکر ہوئی کہ موران اپنے بھاری ڈنڈے پر سے گرتے گرتے بمشکل بچا۔

''فاؤل......'' لیوڈو بیگ مین کی آواز گونجی۔ جو جادو سے تیز ہو گئی تھی۔ ''ڈیمی تروف نے موران کو ٹکر ماردی ہے...... وہ جان بوجھ کر اس سے ٹکرایا ہے......اور اس پر ایک جرمانے کی باری ملنا چاہئے...... ہاں! یہ سیٹی بج ہی گئی......''

آئرشی بونے ایک بار پھر ہوا میں اوپر اُٹھے اور اس بار انہوں نے ایک بڑے ہاتھ کا نشان (دُر فٹے منہ) بنایا۔ یہ ہاتھ میدان کے دوسری طرف بیٹھی موہنیوں کی طرف ایک بہت ہی برا چڑانے والا اشارہ تھا۔ اس پر تو موہنیاں اپنے ہوش وحواس کھو بیٹھیں، وہ میدان میں داخل ہو گئی اور آئرشی بونوں پر بھڑکتے ہوئے انگارے پھینکنے لگیں۔ ہیری نے اپنی دوربین میں دیکھا کہ اب موہنیاں ذرا بھی خوبصورت نہیں دکھائی دے رہی تھیں۔ اس کے برعکس ان کے چہرے اب بے رحم چونچ والے پرندوں جیسے ہو گئے تھے اور وہ ڈائنیں لگ رہی تھیں۔ ان کے لمبے، پپڑی دار پنکھ ان کے کندھوں سے نکلے پڑے تھے......

شائقین کے شور کے بیچ میں مسٹر ویزلی اونچی آواز میں بولے۔ ''لڑکو! اس سے یہ سبق ملتا ہے کہ کبھی بھی ظاہری خوبصورتی کے پیچھے نہیں بھاگنا چاہئے، جو دھوکا بھی ہو سکتا ہے۔''

محکمے کے بہت سارے جادوگر کیوڈچ کے میدان میں اتر گئے تھے اور وہ بھرپور انداز میں موہنیوں اور آئرشی بونوں کو الگ الگ کرنے کی کوشش کر رہے تھے لیکن انہیں کوئی خاص کامیابی نہیں مل پائی۔ اسی دوران میدان کے اوپر تو اس سے بھی زیادہ گھمسان کا رن تھا۔ ہیری نے اپنی دوربین سے ادھر ادھر دیکھتا رہا کیونکہ قواف تیز رفتاری سے اس ہاتھ سے اس ہاتھ میں جا رہا تھا۔

''لیونسکی ......ڈیمی تروف......موران......ٹروئے......آئیوانوف......ایک بار پھر موران......اور موران نے قفل پار کر دیا......''

لیکن آئرلینڈ کے شائقین کے جوشیلے نعروں کی آوازیں، موہنیوں کی آہ و بکار چیخوں، محکمے کے کارندوں کی چھڑیوں سے نکلنے والے دھماکوں اور بلغاریہ کے شائقین کے غصے بھری نعرہ بازی کے بیچ میں دب کر رہ گئیں۔ کھیل فوراً دوبارہ شروع ہو گیا۔ اب لیونسکی کے ہاتھ میں قواف تھا۔ اب ڈیمی تروف......

آئرلینڈ کے پٹاؤ قیو گلے نے بالجروں کو پوری قوت سے کیرم کی طرف مارا جو صحیح وقت پر جھک نہیں پایا۔ بالجر تیزی سے گھومتا ہوا آیا اور اس کے چہرے پر زوردار دھماکے سے لگا۔ شائقین کے منہ سے گہری آہ نکل گئی۔ ایسا لگ رہا تھا کیرم کی ناک ٹوٹ گئی ہو۔ ہوا میں چاروں طرف خون کے چھینٹے اُڑنے لگے لیکن حسن مصطفیٰ نے سیٹی نہیں بجائی۔ ان کا دھیان بھٹک گیا تھا اور ہیری نے انہیں الزام نہیں دے سکتا تھا کیونکہ ایک موہنی نے حسن مصطفیٰ کی طرف انگارہ پھینک کر ان کے بہاری ڈنڈے کی دُم پر آگ لگا دی تھی۔

ہیری چاہتا تھا کہ کسی کو تو کیرم کے زخمی ہونے کا احساس ہو جائے حالانکہ وہ آئرلینڈ کی مخالفت میں کھیل رہا تھا لیکن کیرم یقیناً کیوڈچ میں کھیلنے والا سب سے اچھا کھلاڑی تھا۔ حیرت انگیز طور پر رون بھی یہی سوچ رہا تھا۔

''ٹائم آؤٹ لو......آہ! وہ اس طرح نہیں کھیل سکتا۔ ذرا اس کی حالت تو دیکھو......''

''لائنچ کی طرف دیکھو......'' ہیری اپنی نشست سے اُٹھ کر چلایا۔

آئرلینڈ کا متلاشی لائنچ اچانک غوطہ لگا رہا تھا اور ہیری کو پورا یقین تھا کہ یہ جھانسا نہیں ہو سکتا ہے، اس بار اس نے سچ مچ سنہری گیند دیکھ لی تھی......

''اس نے سنہری گیند دیکھ لی ہے، اس نے گیند دیکھ لی ہے، دیکھو تو وہ کتنی تیزی سے نیچے جا رہا ہے۔'' ہیری نے جوشیلے انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

ایسا لگ رہا تھا کہ نصف شائقین کو سمجھ میں آ گیا تھا کہ کیا ہو رہا تھا؟ آئرلینڈ کے شائقین سبز رومال ہلا ہلا کر اپنے متلاشی کی حوصلہ افزائی کر رہے تھے۔ لیکن کیرم بھی ٹھیک اس کے پیچھے آ چکا تھا۔ ہیری کو یہ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ کیرم کو دکھائی کیسے دے رہا ہوگا؟ کیونکہ اب بھی اس کی ناک سے خون کی پھوار پھوٹ رہی تھی۔ کیرم اب لائنچ کے برابر آ گیا تھا۔ وہ دونوں ایک بار پھر دھڑ دھڑاتے ہوئے زمین کی طرف آ رہے تھے......

''وہ ٹکرانے والے ہیں......'' ہرمائنی نے منہ کھول کر کہا۔

’’وہ نہیں ٹکرائے گا......‘‘ رون گرج کر بولا۔

’’لانچ ٹکرانے والا ہے......‘‘ ہیری چیخا۔

اس کا اندازہ صحیح تھا۔ لانچ دوسری بار زمین سے ٹکرایا۔ اس بار وہ بہت تیز رفتاری سے ٹکرایا تھا۔ وہ اچھل کر بھاری ڈنڈے سے دور جا گرا۔ عصیلی موہنیوں کی بھیڑ نے آؤ دیکھا نہ تاؤ......فوراً اسے اپنے پیروں تلے کچل ڈالا۔

’’سنہری گیند......سنہری گیند کہاں ہے؟‘‘ چارلی نے چیخ کر پوچھا۔

’’کیرم نے اسے پکڑ لیا ہے......کیرم نے اسے پکڑ لیا ہے......‘‘ ہیری نے چلا کر بولا۔

کیرم کا سرخ چوغہ اس کی ناک سے بہتے خون میں لت پت ہو چکا تھا۔ اب وہ آسمان میں دھیرے دھیرے اوپر اُڑ رہا تھا اور اس کی مٹھی میں سنہری گیند اپنے پنکھ پھڑ پھڑا رہی تھی۔

سیاہ تختے نئے الفاظ ابھر آئے تھے۔

’بلغاریہ۔160......آئرلینڈ۔170‘

شائقین کو پہلے تو یہ سمجھ میں ہی نہیں آیا تھا کہ کیا ہوا تھا؟ جیسے کوئی بڑا جمبو جیٹ جہاز اپنی آواز کا آغاز کرتا ہے بالکل ویسے ہی آئرلینڈ کے شائقین کی خوشی کی آواز تیز ہوتی چلی گئی پھر وہ کہرام مچانے میں بدل گئی۔

’’آئرلینڈ کی ٹیم جیت گئی......‘‘ مسٹر بیگ مین کی پر جوش آواز سٹیڈیم میں سنائی دی۔ کھیل کے یوں اچانک ختم ہو جانے کی وجہ سے وہ آئرلینڈ کے نقاشوں کی طرح حیران دکھائی دے رہی تھی۔ وہ بول رہے تھے۔ ’’کیرم نے سنہری گیند پکڑ لی......لیکن آئرلینڈ کی ٹیم جیت گئی......اف میرے خدا!...... مجھے نہیں لگتا کہ ہم میں سے کسی کو بھی ایسا ہونے کی توقع ہو سکتی تھی......‘‘

’’اس نے سنہری گیند کیوں پکڑی؟‘‘ رون غصے سے گرجا حالانکہ وہ خوشی میں اچھل رہا تھا اور اپنے سر کے اوپر ہاتھ اُٹھا کر تالیاں بجا رہا تھا۔ ’’اس نے سنہری گیند تب پکڑی جب آئرلینڈ کی ٹیم ایک سو ساٹھ پوائنٹس کی برتری پر تھی......احمق کہیں کا!‘‘

’’وہ یہ بات جان چکا تھا کہ بلغاریہ کی ٹیم کبھی برابری نہیں کر پائے گی۔‘‘ ہیری نے تالیاں بجاتے ہوئے اور شور شرابے کے بیچ میں چلاتے ہوئے کہا۔ ’’آئرلینڈ کے نقاش بہت بہترین مہارت کا مظاہرہ کر رہے تھے...... کیرم شکست کھاتے ہوئے کھیل کو اپنی شرطوں پر ختم کرنا چاہتا تھا۔ بس اتنی سی بات تھی......‘‘

’’وہ بہت بہادر ہے...... ہے نا!‘‘ ہرمائنی نے آگے جھک کر دیکھا کہ کیرم اب زمین پر اتر رہا تھا اور بہت سے ڈاکٹر جادوگر، لڑائی میں مصروف آئرشی بونوں اور بلغارین موہنیوں کے بیچ میں سے بچتے بچاتے ہوئے اس کے پاس پہنچنے کیلئے راستہ بنا رہے تھے۔

’’ہمیں راستہ دو......اس کی حالت بے حد خراب ہے، پیچھے ہٹو......‘‘

ہیری نے ایک بار پھر دوربین آنکھوں سے لگا لی۔ نیچے کیا ہو رہا تھا؟ یہ دیکھنا نہایت ہی مشکل تھا کیونکہ اب آئرشی بونے اپنی خوشی

کا اظہار کرتے ہوئے پورے کیوڈچ میدان کے اوپر اُڑ رہے تھے ۔ بہرحال اسے کسی طرح کیرم دکھائی دے ہی گیا جو ڈاکٹر جادوگروں سے گھرا ہوا تھا۔ وہ پہلے سے زیادہ چڑچڑا دکھائی دے رہا تھا۔اس نے انہیں اپنا طبی معائنہ بالکل نہیں کرنے دیا۔اس کی ٹیم کے ساتھی کھلاڑی بھی اس کے چاروں طرف تھے جو اپنے سر ہلا رہے تھے اور کافی ناراض دکھائی دے رہے تھے، کچھ ہی فاصلے پر آئرلینڈ کے کھلاڑی اپنے استقبالیے کے آئرشی بونوں کی سونے کی سکوں کی ہونے والی بارش میں خوشی سے ناچ رہے تھے۔موہنیاں اب اپنے دلکش حسن میں واپس لوٹ آئی تھیں حالانکہ ان کے چہرے ابھی تک غصے اور مایوسی میں ڈوبے ہوئے تھے۔

''لیکن ہم نے بہادری سے مقابلہ کیا......'' ہیری کو اپنے پیچھے سے ایک اُداسی بھری آواز سنائی دی۔ ہیری نے مڑ کر چاروں طرف دیکھا۔ یہ بات بلغاریہ کے جادوئی وزیراعظم نے کہی تھی۔

''تو آپ انگریزی بول سکتے ہیں......'' فج نے بہت غصے سے کہا۔''پھر آپ نے مجھے پورا دن ہاتھ گھما گھما کر اشاروں سے اپنی بات سمجھانے کیلئے کیوں مجبور کئے رکھا؟''

''آپ کے اشاروں کا استعمال دیکھ کر مجھے بڑا مزہ آ رہا تھا۔'' بلغارین وزیراعظم نے مسکرا کر جواب دیا۔

''آئرلینڈ کی ٹیم اپنے استقبالئے کے ساتھ سٹیڈیم کا چکر کاٹ رہی ہے اور کیوڈچ ورلڈ کپ معزز مہمانوں کے کیبن میں آ رہا ہے......'' مسٹر بیگ مین نے کمنٹری کی۔

اچانک تیز سفید روشنی ہوئی اور ہیری کی آنکھیں چندھیا گئیں۔مہمان کیبن جادوئی روشنی سے جگمگا اُٹھا تاکہ سٹیڈیم میں موجود تمام شائقین و ناظرین یہ دیکھ سکے کہ مہمان کیبن میں کیا ہو رہا تھا؟ ہیری نے دیکھا کہ دو ہانپتے ہوئے جادوگر سونے کا چمکتا ہوا بڑا کپ اُٹھائے کیبن میں داخل ہوئے اور انہوں نے وہ کپ کارنیلوس فج کے ہاتھوں میں تھما دیا۔ جو ابھی تک اس بات پر جھنجھلائے ہوئے دکھائی دے رہے تھے کہ انہوں نے دن بھر اشاروں کی زبان کا خواہ مخواہ استعمال کیا تھا۔

مسٹر بیگ مین نے شائقین سے بلند آواز میں کہا۔''جرأت اور بہادری سے مقابلہ کرنے والی بلغارین ٹیم کا بھرپور تالیوں میں استقبال کیجئے۔''

بلغاریہ کے ٹیم کے ہارے ہوئے ساتوں کھلاڑی سیڑھیاں چڑھ کر کیبن میں آنے لگے۔ نیچے شائقین کا ہجوم زور زور سے تالیاں بجا رہا تھا۔ ہزاروں شائقین اپنی دوربینوں سے اس منظر کا نظارہ کر رہے تھے۔

بلغاریہ کے کھلاڑی ایک ایک کر کے کیبن کی قطاروں کے بیچ میں سے ہوتے ہوئے اوپر آئے۔ جب انہوں نے اپنے وزیراعظم اور کارنیلوس فج سے ہاتھ ملائے تو بیگ مین نے ان سب کے نام پکارے۔کیرم سب سے آخر میں آیا۔اس کی حالت بہت خراب دکھائی دے رہی تھی۔اس کے خون میں بھیگے ہوئے چہرے دو کالی آنکھیں چمک رہی تھیں۔سنہری گیند اب بھی اس کے ہاتھ میں تھی۔ ہیری نے دیکھا کہ وہ آسمان میں اُڑتے وقت شاندار دکھائی دیتا تھا، زمین پر چلتے ہوئے اتنا اچھا نہیں دکھائی دے رہا تھا۔وہ

اپنے پیر کے پنجے اُٹھا کر چلتا تھا اور اس کے کندھے جھکے ہوئے تھے لیکن جب کیرم کا نام پکارا گیا تو پورے سٹیڈیم میں کان پھاڑ شور برپا ہو گیا۔

اور پھر آئر لینڈ کی ٹیم کے کھلاڑی کیبن میں آئے۔ موران اور کینولی، ایڈن لانچ کو سہارا دے رہے تھے۔ زمین پر دوسری مرتبہ گرنے سے اس کی سر چکرا گیا تھا اور اس کی آنکھیں عجیب طریقے سے گول گول گھوم رہی تھیں۔ لیکن وہ خوشی سے مسکرایا جب ٹروئے اور قیو گلے نے ورلڈ کپ کو ہوا میں اُٹھا کر لہرایا اور شائقین نے زبردست تالیاں بجائیں۔ ہیری کے اپنے ہاتھ تالیاں بجا بجا کر سن پڑ گئے تھے۔

پھر آئر لینڈ کی ٹیم کیبن سے نکل کر اپنے بہاری ڈنڈوں پر سوار ہو کر سٹیڈیم کا آخری چکر لگانے گئی۔ ایڈن لانچ کینولی کے بہاری ڈنڈے پر پیچھے سوار تھا۔ اس نے کینولی کی کمر کس کر پکڑ رکھی تھی اور تھوڑا عجیب ڈھنگ سے مسکرا رہا تھا۔ مسٹر بیگ مین اپنی چھڑی اپنے گلے کی طرف کرتے ہوئے بڑبڑائے...... ''کم سرگم!''

پھر انہوں نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔ ''لوگ اس میچ کے بارے میں برسوں تک گفتگو کرتے رہیں گے، کتنا غیر متوقع موڑ آیا...... کتنے افسوس کی بات ہے کہ میچ اتنی جلدی ختم ہو گیا...... ہاں...... مجھے تم لوگوں کو کتنے پیسے دینے ہیں؟''

فریڈ اور جارج اپنی نشست سے اُٹھ کر لیوڈو بیگ مین کے سامنے پہنچے اور انہوں نے مسکراتے ہوئے اپنے ہاتھ ان کے سامنے پھیلا دیئے۔

☆☆☆☆

نواں باب

# تاریکی کا نشان

بینگنی قالین والی سیڑھیوں سے دھیرے دھیرے نیچے اترتے ہوئے مسٹر ویزلی نے فریڈ اور جارج کی طرف سر گھما کر کہا۔ ’’اپنی ممی کو یہ مت بتانا تم نے شرط میں پیسے جیتے ہیں۔‘‘

’’آپ بالکل فکر مت کریں ڈیڈی!‘‘ فریڈ نے خوشی سے کہا۔ ’’ہم نے ان پیسوں کے استعمال کیلئے بڑی لمبی چوڑی منصوبہ بندی کر رکھی ہے۔ ہم نہیں چاہتے کہ انہیں معلوم ہو کیونکہ یہ تو ظاہر ہے کہ وہ فوراً انہیں ضبط کر لیں گی۔‘‘

ایک پل کیلئے ایسا محسوس ہوا کہ جیسے مسٹر ویزلی یہ پوچھنے ہی والے ہوں کہ ان کی بڑی لمبی چوڑی منصوبہ بندی کیا تھی لیکن کچھ سوچنے کے بعد انہوں نے فیصلہ کیا کہ اس بارے میں نہ ہی جاننا زیادہ اچھا رہے گا۔

جلد ہی وہ شائقین کے ہجوم میں پہنچ گئے جو سٹیڈیم سے باہر نکل کر اپنے اپنے خیموں کی طرف جا رہا تھا۔ جب وہ لالٹینوں کے جگمگاتے ہوئے راستے پر لوٹ رہے تھے تو انہیں رات کی ہوا میں زور زور سے گانے آوازیں سنائی دیں۔ اوپر آسمان میں آئرشی بونے خوشی سے چلاتے ہوئے اُڑ رہے تھے اور اپنی لالٹینیں لہرا رہے تھے۔ جب آخر کار وہ اپنے خیمے میں پہنچ گئے تو مسٹر ویزلی نے سونے سے پہلے ایک ایک کپ ناریل کا گرم میٹھا قہوہ پینے کی بچوں کی فرمائش مان لی۔ مسٹر ویزلی میچ میں ہونے والی مار دھاڑ کے بارے میں چارلی سے بحث کرنے لگے۔ باتوں کا سلسلہ کافی دیر تک چلتا رہا۔ جب جینی کا سر چھوٹی سی میز پر ڈھلک گیا اور اس وجہ سے فرش پر گرم چاکلیٹ پھیل گئی تب جا کر مسٹر ویزلی نے سب کو چپ کرایا اور سونے کیلئے بستروں میں جانے کا حکم سنایا۔ ہرمائنی اور جینی پاس والے خیمے میں چلی گئی۔ ہیری اور ویزلی گھرانے کے باقی افراد پاجامے پہن کر ریل گاڑی کے سلیپر کی طرح ایک کے اوپر ایک لگے پلنگوں پر چڑھ گئے۔ خیمے کے دوسری جانب انہیں اب بھی گانے بجانے، شور شرابے کی آوازیں اور بیچ بیچ میں کہیں دور پٹاخوں کے دھماکوں کی آوازیں سنائی دیتی رہیں۔

’’اوہ مجھے بے حد خوشی ہے کہ میں آج ڈیوٹی پر نہیں ہوں۔‘‘ مسٹر ویزلی خوشگوار لہجے میں بولے۔ ’’مجھے آئرلینڈ والوں سے کہنا اچھا نہیں لگتا کہ انہیں جشن منانا بند کر دینا چاہئے۔‘‘

ہیری اور رون اوپر والے پلنگ پر لیٹے تھے۔ وہ لیٹے لیٹے خیمے کی چھت کو گھور کر دیکھتے رہے۔ بیچ بیچ میں انہیں اُوپر اُڑنے والے کسی آتش بونے کی چمک بھی دکھائی دے جاتی تھی۔ ہیری کیرم کے شاندار داؤ پیچوں کو یاد کرتا رہا۔ وہ اس کیلئے بہت بے قرار دکھائی دے رہا تھا کہ اپنے فائر بولٹ پر چڑھ کر 'چھلاوہ اچھال' کو آزما کر دیکھے۔ اولیورڈ متحرک کیوڈچ ماڈلز دکھا کر ہیری کو کبھی یہ نہیں سمجھا پایا تھا کہ بہاری ڈنڈے پر چھلاوے کا جھانسہ کیسے دیا جاتا ہے؟...... ہیری نے تخیل کے دوڑے گھوڑے دوڑائے کہ اس کے چوغے کی پشت پر اس کا نام لکھا تھا۔ ایک لاکھ لوگوں کی پر ہجوم بھیڑ کی موجودگی میں تالیوں کے بھرپور شور میں وہ اپنے فائر بولٹ پر غوطہ کھا رہا ہے اور عقب میں سے مسٹر لیوڈو بیگ مین کی بلند آواز پورے سٹیڈیم میں گونج رہی ہو کہ 'یہ رہے...... ہیری پوٹر......'

ہیری کو پتہ نہیں تھا کہ اسے نیند آئی گی یا نہیں۔ ہوسکتا تھا کہ کیرم کی طرح بہاری ڈنڈے پر اُڑنے کی اس کی خواہش خوابوں میں بھی چلی گئی ہو۔ وہ تو بس اتنا جانتا تھا کہ اچانک مسٹر ویزلی اس کے پاس آ کر چلانے لگے تھے۔

''جلدی اُٹھو رون...... ہیری...... جلدی کرو...... اُٹھو! کوئی بھیانک حادثہ ہوگیا ہے۔''

ہیری جھٹکے سے اُٹھ بیٹھا جس کی وجہ سے اس کا سر خیمے کی چھت سے جا ٹکرایا تھا۔

''کیا ہوا......؟'' اس نے پوچھا۔ اسے ہلکا سا احساس ہوگیا تھا کہ کہیں کوئی گڑبڑ ہوگئی ہے۔ خیموں کی بستی کی آوازیں اب بدل گئی تھیں۔ اب گانوں کے بجائے لوگوں کے چیخنے اور چلانے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔

وہ پلنگ سے نیچے اتر کر اپنے کپڑوں کی طرف ہاتھ بڑھانے لگا۔ لیکن مسٹر ویزلی نے اسے پاجامے کے اوپر ہی جلدی سے پہننے کی ہدایت کی۔ ''کپڑے پہننے کا بالکل وقت نہیں ہے ہیری! بس اپنی جیکٹ اُٹھا کر باہر چلو۔ جلدی......''

ہیری ان کے کہنے کے مطابق خیمے سے باہر نکل آیا۔ رون اس کے ٹھیک پیچھے تھا۔ کچھ جگہوں پر آگ جل رہی تھی۔ اس آگ کی روشنی میں ہیری نے لوگوں کو جنگل کی طرف بھاگتے ہوئے دیکھا۔ وہ لوگ اس چیز سے دور بھاگ رہے تھے جو میدان کو پار کرتی ہوئی ان کی طرف آ رہی تھی۔ اس چیز سے عجیب سی روشنی نکل رہی تھی۔ گولیاں چلنے جیسے دھماکے بھی سنائی دے رہے تھے۔ تیز قہقہوں اور مستی میں جھومتی ہوئی چیخنے چلانے کی آوازیں بھی سنائی دے رہی تھیں۔ پھر تیز سبز روشنی کا زوردار دھماکہ ہوا۔ جس سے تمام منظر صاف دکھائی دینے لگا۔

جادوگروں کا ایک گروہ اپنی چھڑیاں اوپر اُٹھائے میدان میں دھیرے دھیرے چل رہا تھا۔ ہیری نے انہیں گھور کر دیکھا...... ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے ان کے چہروں پر منہ، ناک اور آنکھیں بالکل نہیں تھیں۔ پھر اسے احساس ہوا کہ ان کے چہرے پر سپاٹ نقاب تھے۔ نقاب پوش جادوگروں کے اوپر آسمان کے وسط میں چار بے ڈھنگے ہیولے دکھائی دے رہے تھے جو جادوگروں کی چھڑیوں کے اشارے پر اوپر نیچے لہرا رہے تھے۔ ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے نقاب پوش جادوگر کسی غیبی دھاگے سے انہیں کٹھ پتلیوں کی طرح نچا رہے ہوں۔ آسمان میں اچھلتے ہوئے دو ہیولوں کی جسامت بہت چھوٹی تھی۔

عجیب بات تھی کہ اُس چھوٹے سے گروہ میں ہڑ بڑائے ہجوم میں سے مزید جادوگر نکل کر آہستہ آہستہ شامل ہوتے جا رہے تھے۔ وہ بھی ہوا میں اُڑتے ہوئے ان لوگوں کی طرف دیکھ کر ہنسنے اور اشارہ کرنے لگے۔ جب اس گروہ کی تعداد بڑھ گئی تو وہ خیموں کو بری طرح اکھاڑنے لگے۔ ہیری نے دیکھا کہ ایک دو بار گروہ کے کسی جادوگر نے جادوئی کلمہ پڑھ کر اپنی چھڑی سے کئی خیموں کو آناً فاناً تہس نہس کر ڈالا تھا۔ اب خیموں کی بستی میں دھڑا دھڑ آگ پھیلنے لگی تھی۔ لوگوں کی چیخ و پکار اور بھی تیز ہونے لگی۔ سہمے اور خوفزدہ بچوں کی سبکیاں اور سسکیاں سنائی دے رہی تھیں۔

جب آسمان پر اُڑنے والے ہیولے ایک جلتے ہوئے خیمے کے اوپر سے گزرے تو ہیری کو دکھائی دیا کہ وہ ہیولے انسانوں کی صورت میں ڈھل گئے تھے۔ ان میں سے ایک خیمہ بستی کے مینیجر مسٹر رابرٹس تھے۔ باقی تینوں میں ایک ان کی بیوی اور دو بچے لگ رہے تھے۔ ایک جادوگر نے اپنی چھڑی سے مسز رابرٹس کو ہوا میں الٹا لٹکایا ہوا تھا۔ اب ان کے پاؤں آسمان کی طرف اور سر زمین کی طرف تھا۔ اس حالت میں ان کا نائٹ گاؤن پھسل کر نیچے لہرانے لگا اور ان کے اندرونی کپڑے صاف دکھائی دینے لگے۔ مسز رابرٹس خوف اور شرم سے اپنے پاؤں کو ڈھکنے کی کوشش کر رہی تھیں۔ نیچے کھڑی نقاب پوشوں کی بھیڑ ان کی حالت دیکھ کر قہقہے لگا رہی تھی۔ رون نے دیکھا کہ سب سے چھوٹا ماگلو بچہ زمین سے سات فٹ اوپر کسی لٹو کی مانند ہوا میں تیزی سے گھوم رہا تھا۔ اس کا سر بری طرح ہچکولے کھا رہا تھا۔ رون بولا۔

''بہت گھٹیا حرکت ہے...... سچ مچ بہت گھٹیا......''

ہرمائنی اور جینی جلدی سے ان کے پاس آ گئیں۔ وہ اپنے نائٹ ڈریس پر کوٹ پہن رہی تھیں۔ مسٹر ویزلی ان کے ٹھیک پیچھے تھے۔ اسی وقت بل، چارلی اور پرسی لڑکوں کے خیمے میں سے باہر نکلے۔ وہ پورے کپڑے پہن کر آئے تھے۔ انہوں نے اپنی اپنی آستینیں چڑھا رکھی تھیں اور ہاتھوں میں چھڑیاں کس کر پکڑی ہوئی تھیں۔ مسٹر ویزلی نے بھی اپنی آستینیں چڑھا لیں۔ وہ چیخ کر بولے۔ ''ہمیں محکمے کے لوگوں کی مدد کرنا ہوگی، ہم چاروں اس طرف جا رہے ہیں اور تم بچوں جلدی سے جنگل میں بھاگ جاؤ اور کہیں صحیح جگہ پر چھپ جانا اور یاد رکھنا کہ ایک ساتھ رہنا...... معاملے کو سلجھا لینے بعد میں خود ہی تمہیں تلاش کر لوں گا......''

بل، چارلی اور پرسی ہڑبونگ مچانے والے جادوگروں کی طرف پہلے ہی جا چکے تھے۔ مسٹر ویزلی بھی ان کے تعاقب میں بھاگتے چلے گئے۔ محکمے کے جادوگر ہر طرف سے اسی سمت میں لپکتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ رابرٹس اور ان کے بچوں کو ہوا میں لڑھکاتے ہوئی بھیڑ تیزی سے ان کے قریب آ رہی تھی۔

''چلو...... جلدی کرو!'' فریڈ جینی کا ہاتھ پکڑ کر اسے جنگل کی طرف کھینچ کر لے جانے لگا۔ ہیری، رون اور ہرمائنی اس کے پیچھے پیچھے لپکے۔ جارج ان سب کے پیچھے تھا۔ درختوں کے پاس پہنچ کر انہوں نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔ رابرٹس گھرانے کے نیچے والی بھیڑ اب اور نزدیک پہنچ چکی تھی۔ محکمے کے جادوگر بھیڑ کے درمیان میں کھڑے نقاب پوش جادوگروں تک پہنچنے کی کوشش کر رہے تھے۔ لیکن وہ

اس جدوجہد میں بری طرح ناکام دکھائی دے رہے تھے اور انہیں ایسا کرنے میں بہت مشکل پیش آ رہی تھی۔شاید وہ جادوئی حملوں کرنے سے اس لئے گھبرا رہے تھے کہ کہیں مسٹر رابرٹس اور اس کے بیوی بچے گر کر ہلاک نہ ہو جائیں۔

سٹیڈیم تک جانے والے راستے کو روشن کرنے والی لالٹینیں بجھ چکی تھیں۔ وہ لڑکھڑاتے اور ایک دوسرے سے ٹکراتے ہوئے سیاہ ہیولوں کی مانند دکھائی دینے والے درختوں کے بیچ سے بھاگ رہے تھے۔ بچے رو رہے تھے،لوگ ناگہانی مصیبت کے باعث شدید تناؤ کا شکار تھے اور بری طرح چیخ و پکار مچا رہے تھے۔ دہشت بھری آوازوں کی گونج رات کی ٹھنڈی نرم ہوا کے ساتھ چاروں طرف پھیلی ہوئی تھی۔ ہیری کو محسوس ہوا کہ انجان لوگ اسے ادھر ادھر دھکیلتے ہوئے گزر رہے تھے۔ وہ ان کے چہرے بالکل بھی نہیں دیکھ پا رہا تھا۔پھر اسے رون کی درد بھری چیخ سنائی دی۔

''کیا ہوا؟'' ہر مائنی نے پوچھا۔اچانک رُک جانے کی وجہ سے ہیری اس سے ٹکرا گیا تھا۔

''رون تم کہاں ہو؟ اوہ...... یہ تو بڑا مشکل ہے......اجالا ہو!'' وہ اپنی چھڑی کی روشنی میں ادھر ادھر دیکھنے لگی۔ رون زمین پر منہ کے بل گرا ہوا دکھائی دیا۔

''کچھ نہیں!......کسی نکلی ہوئی جڑ سے الجھ کر گر گیا تھا'' رون نے غصے سے کہا اور اُٹھ کر کھڑا ہوا گیا۔

''اتنے بڑے بڑے پیر ہوں گے تو پھر اور کیا ہوگا؟'' پیچھے سے ایک سرد آواز سنائی دی۔

ہیری، رون اور ہر مائنی تیزی سے اس سمت میں گھوم گئے۔ ڈریکو ملفوائے ان کے پاس اکیلا ہی کھڑا تھا۔ وہ ایک درخت سے ٹیک لگائے ہوئے تھا اور بڑے پرسکون انداز میں ان کی طرف دیکھ رہا تھا۔اس کے دونوں ہاتھ بندھے ہوئے تھے۔ وہ درختوں کے درمیانی جھریوں سے خیمہ بستی میں ہونے والے ہنگاموں کو دیکھ کر لطف اندوز ہو رہا تھا۔

رون نے چھوٹتے ہی اسے گندی گالی نکال دی۔ ہیری جانتا تھا کہ رون مسز ویزلی کے سامنے کبھی بھی ملفوائے کو ایسی گالی نکالنے کی ہمت تک نہیں کر سکتا تھا۔

''اپنی زبان کو لگام دو، ویزلی!'' ملفوائے نے غرا کر کہا اور اس کی زرد آنکھیں چمکنے لگیں۔''دیکھو! بہتر یہی ہوگا کہ تم لوگ یہاں سے فوراً دفع ہو جاؤ۔اسی میں تمہاری بھلائی ہے۔تم یہ تو نہیں چاہو گے کہ وہ لوگ اس ماگلو کو دیکھ لیں......'' اس نے ہر مائنی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔اسی وقت خیمہ بستی کی طرف سے بم پھٹنے کی آوازیں سنائی دینا شروع ہو گئیں اور پھر تیز سبز روشن کی لہر پھیلتی ہوئی چاروں طرف جنگل کے درختوں کو روشن کرنے لگی۔

''تمہاری بات کا کیا مطلب ہے؟'' ہر مائنی نے لفظ چباتے ہوئے پوچھا۔

''گرینجر! وہ ماگلوؤں کے پیچھے پڑے ہیں۔'' ملفوائے نے دانت نکال کر کہا۔''کیا تم بھی ہوا میں لٹک کر اپنی نیکر دکھانا چاہتی ہو......تمہیں کیا لگتا ہے کہ وہ کسی بھی بدذات کو نہیں پہچان نہیں پائیں گے......ایسا ہے تو یہیں رُکی رہو۔''

''اپنا گندا منہ بند رکھو، ملفوائے!'' رون ہتھے سے اکھڑتا ہوا چیخا۔ سب لوگ جانتے تھے کہ جادوئی دنیا میں 'بدذات' لفظ نہایت ہی شرمناک گالی تھا۔ اس کا استعمال صرف ایسے جادوگروں اور جادوگرنیوں پر کیا جاتا تھا جو کسی ماگلو گھرانے میں پیدا ہوتے تھے۔ یہ ماگلوؤں سے گہری نفرت کا اظہار بھی تھا۔

''اس کی باتوں پر دھیان مت دو، رون!'' ہرمائنی نے جلدی سے کہا جب رون نے ملفوائے کو سبق سکھانے کیلئے اس کی طرف قدم بڑھایا تھا تو ہرمائنی نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے روک دیا۔ عین اسی وقت درختوں کے دوسری ایک زوردار دھماکہ ہوا جس کی آواز پہلے سے بھی کہیں زیادہ تیز تھی۔ درختوں کی آڑ میں چھپے ہوئے کئی لوگوں کی چیخیں نکل گئیں۔ ملفوائے زور سے ہنسنے لگا۔

''سب لوگ کتنا جلدی ڈر گئے...... ہے نا! میرا خیال ہے کہ تمہارے ڈیڈی نے تمہیں چھپنے کیلئے کہا ہوگا؟ ویسے وہ وہاں کرنے کیا گئے ہیں؟...... ماگلوؤں کو بچانے کیلئے...... ہے نا؟''

ہیری کے دل و دماغ پر ہتھوڑے برس رہے تھے وہ غصے سے سیخ پا ہو گیا تھا۔

''تمہارے ماں باپ وہاں ہیں؟ وہاں پر نقاب پہن کر کھڑے ہیں...... ہے نا؟''

ملفوائے نے مسکراتے ہوئے ہیری کی طرف چہرہ گھمایا۔

''دیکھو پوٹر!...... اگر وہ ایسا کر رہے ہیں تو میں بھلا تمہیں کیوں بتاؤں گا؟''

''اوہ چلو بھی......'' ہرمائنی نے ملفوائے کو حقارت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ''چل کر باقی لوگوں کو تلاش کرتے ہیں۔''

''گرینجر! اپنے گھونسلے جیسے بالوں والے سر کو نیچے ہی رکھنا۔'' ملفوائے نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''میں شرط لگا کر کہتا ہوں کہ تمہارے ماں باپ یقیناً ان مجرم نقاب پوش جادوگروں کے بیچ میں ہی ہوں گے......'' رون نے غصے سے کہا۔

''اگر قسمت اچھی رہی تو محکمے کے محافظ انہیں جلد ہی گرفتار کر لیں گے۔'' ہرمائنی امید بھرے لہجے میں بولی۔ ''پتہ نہیں باقی لوگ کہاں چلے گئے؟''

فریڈ، جارج اور جینی کہیں بھی دکھائی نہیں دے رہے تھے۔ حالانکہ انہیں بے شمار اور لوگ بھاگتے اور چھپتے ہوئے دکھائی دیئے۔ ہر کوئی پیچھے پیچھے مڑ مڑ کر خیمہ بستی میں ہونے والے دھماکوں کی طرف دیکھ رہا تھا۔ پاجامے پہنے کئی لڑکیاں تیزی سے بحث کرتے ہوئے آگے جا رہی تھیں۔ جب انہوں نے ہیری، رون اور ہرمائنی کو دیکھا تو گھنگھریالے بالوں والی ایک لڑکی نے ان سے پوچھا۔ ''اوہ ایسٹ میڈم میکلمین؟ ناؤم لکس پرڈوئے......''

''کیا کہا......؟'' رون نے عجیب انداز میں کہا۔

''اوہ......'' جب لڑکی نے ان کی طرف پیٹھ گھمائی اور تیزی سے ان سے دور ہونے لگی۔ اسی وقت ان میں سے کسی آواز سنائی

دی۔ ''اوگورٹس......''

''بیاوکس بیٹن......'' ہرمائنی بڑبڑائی۔

''کیا؟......'' ہیری جلدی سے بولا۔

''وہ بیاوکس بیٹن میں پڑھتی ہوں گی؟'' ہرمائنی نے کہا۔ ''تم جانتے ہو کہ وہ بیاوکس بیٹن اکیڈمی برائے جادوئی علوم...... میں نے اس کے بارے میں یورپ میں سنا تھا اور پھر اس کا ذکر 'جادوئی تعلیم یورپ میں۔ ایک جائزہ' نامی کتاب میں بھی پڑھا ہے۔''

''اوہ ہاں......ٹھیک ہے۔'' ہیری بڑبڑایا جیسے اس کے پلے کچھ بھی نہ پڑا ہو۔

''فریڈ، جارج اور جینی زیادہ دور نہیں جا سکتے۔'' رون نے ہرمائنی کی طرح اپنی چھڑی باہر نکال کر جلالی تھی۔ وہ اب آگے جانے والے راستے کو دھیان سے دیکھ رہا تھا۔ ہیری بھی اپنی چھڑی نکالنے کے بارے میں سوچنے لگا۔ اس نے اپنی جیکٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالا مگر چھڑی وہاں نہیں تھی۔ وہاں اسے صرف اپنی پیتل کی دوربین ہی مل پائی تھی۔

''اوہ نہیں...... مجھے یقین نہیں ہو رہا ہے......میری چھڑی کھو گئی ہے۔''

''تم مذاق کر رہے ہو......''

رون اور ہرمائنی نے اپنی چھڑیاں ہوا میں اونچی کر لیں تاکہ روشنی اچھی طرح پھیل جائے۔ ہیری نے جلدی جلدی اس روشنی میں چاروں طرف دیکھا لیکن اسے اپنی چھڑی کہیں بھی دکھائی نہیں دی۔

''ہو سکتا ہے کہ تمہاری چھڑی وہیں خیمے میں ہی رہ گئی ہو۔'' رون نے کہا۔

''ممکن ہے کہ بھاگتے وقت تمہارے جیب سے نکل کر کہیں پیچھے گر گئی ہو۔'' ہرمائنی نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''ہاں!...... یہ ہو سکتا ہے......'' ہیری گم صم لہجے میں بولا۔

ہیری عام طور پر جادوئی دنیا میں اپنی چھڑی ہمیشہ اپنے پاس ہی رکھتا تھا۔ اس طرح کے ہنگامے میں وہ چھڑی کے بغیر خود کو غیر محفوظ تصور کرنے لگا۔ اسی وقت سرسراہٹ کی تیز آواز سن کر وہ سب اپنی جگہ پر اچھل پڑے۔ انہوں نے گردنیں گھما کر دیکھا۔ گھریلو خرس ونکی نزدیک والی جھاڑیوں میں الجھی ہوئی تھی اور باہر نکلنے کیلئے بری طرح زور آزمائی کر رہی تھی۔ وہ جھاڑیوں میں نکلی اور عجیب سی چال میں چلنے لگی۔ اس کے چہرے پر تفکرات کی گہری پرچھائیاں پھیلی ہوئی تھیں۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے کوئی پراسرار طاقت اسے پیچھے کی طرف واپس کھینچ رہی ہو۔

''نہیں نہیں...... وہاں پر برے جادوگر ہیں......'' وہ جھنجھلاتی ہوئی بڑبڑائی پھر آگے کی طرف جھکی اور دوڑنے کی کوشش کرنے لگی۔ ''لوگ آسمانوں میں......ہوا میں ہیں، ونکی ان سے دور جا رہی ہے......'' وہ دوڑتی ہوا راستے کے دوسری طرف کے درختوں میں کہیں غائب ہو گئی تھی۔ وہ بری طرح سے ہانپتی ہوئی گئی تھی۔ وہ خود کو روکنے والی پراسرار طاقت سے پوری قوت سے نبرد آزما تھی۔

''اسے کیا ہو گیا ہے؟'' رون نے ونکی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اس کا منہ پھٹا پڑا تھا۔ ''وہ ٹھیک طرح سے کیوں نہیں بھاگ پا رہی ہے؟''

''میں شرط لگا کر کہتا ہوں کہ اس نے اپنے مالک سے چھپنے کی اجازت نہیں لی ہوگی۔ اسی لئے وہ خود سے لڑ رہی ہے۔'' ہیری نے کہا۔ وہ ڈوبی کے بارے میں سوچ رہا تھا جب بھی وہ ڈوبی ایسا کوئی کام کرتا تھا جو اس کے لحاظ سے مالک گھرانے کو پسند نہیں ہوتا تھا تو وہ ہر بار اسی طرح اپنا سر پٹخنے لگتا تھا۔

''تم جانتے ہو، گھریلو خرس کے ساتھ بہت ہی برا سلوک کیا جاتا ہے۔'' ہرمائنی نے غصے سے کہا۔ ''یہ تو سراسر غلامی ہے۔ مسٹر کراؤچ نے اسے سٹیڈیم میں اتنی اوپر بھیج دیا حالانکہ وہ اچھی طرح جانتے تھے کہ اونچی جگہ پر جانے سے وہ ڈرتی ہے۔ انہوں نے اس پر جادو کر دیا ہوگا جس سے وہ تب بھی بھاگ نہیں پائی۔ جب برے جادوگر خیموں کو نیست و نابود کر رہے تھے۔ کوئی اس بارے میں کچھ کرتا کیوں نہیں ہے؟''

''دیکھو! گھریلو خرس اپنے حال میں ہی خوش رہتے ہیں۔'' رون نے کہا۔ ''تم نے سنا نہیں تھا کہ ونکی نے کھیل میں کیا کہا تھا؟...... 'گھریلو خرس کو لطف اندوز نہیں ہونا چاہئے۔' ونکی کو تو یہی پسند ہے کہ اس کا مالک اس پر حکم چلائے......''

''یہ سب تم جیسے لوگوں کی وجہ سے ہے، رون!'' ہرمائنی غصے میں غرا کر بولی۔ ''تم جیسے لوگ ہی برے اور بے رحم رواجوں کو رواج دیتے ہیں صرف اس لئے کہ گھریلو خرس بے بس و مجبور ہوتے ہیں اور تم جیسے لوگ سست اور کاہل الوجود......''

ٹھیک اسی وقت ایک اور دھماکہ ہوا جس کی آواز جنگل کے کونے کونے میں گونجی۔

''چلو...... جلدی سے کہیں اور...... آگے چلتے ہیں۔'' رون بے چینی سے بولا۔ وہ پریشان ہو کر ہرمائنی کی طرف دیکھ رہا تھا، شاید ملفوائے کی بات میں کہیں سچائی چھپی ہوئی تھی۔ شاید ہرمائنی ان سے زیادہ خطرے میں تھی۔ وہ دوبارہ چلنے لگے۔ ہیری اب بھی اپنی جیبوں کو ٹٹول رہا تھا حالانکہ وہ جانتا تھا کہ اس کی چھڑی وہاں نہیں تھی......

وہ اندھیرے راستے پر چلتے چلتے جنگل کی گہرائی میں پہنچ گئے تھے۔ وہ اب بھی فریڈ، جارج اور جینی کو ڈھونڈ رہے تھے۔ راستے میں انہیں غوبلن کا ایک جھنڈ دکھائی دیا جو سونے کے سکوں کے متعدد تھیلوں کے پاس کھڑے ہنسی مذاق میں مصروف تھے۔ یقینی طور پر انہوں نے یہ تمام سونے کے سکوں کے تھیلے کھیل میں شرطیں لگا کر ہی جیتے ہوں گے۔ غوبلن خیمہ بستی میں مچے ہوئے سنگین ہنگاموں سے ذرا بھی پریشان نہیں دکھائی دے رہے تھے۔ وہ تینوں ان سے دور ہٹ کر آگے کی طرف بڑھنے لگے۔ کچھ ہی فاصلے پر انہوں نے دور درختوں کے بیچ میں ایک جگہ پر ہلکی دودھیا روشنی دکھائی دی۔ درختوں کے بیچ میں سے دیکھنے پر انہیں وہاں تین لمبی اور خوبصورت موہنیاں دکھائی دیں۔ وہ کھلی جگہ پر کھڑی تھیں۔ آس پاس کے کچھ جادوگر انہیں عجیب نظروں سے گھور رہے تھے اور زور زور سے باتیں کر رہے تھے۔

ان میں ایک جوشیلے انداز میں بتا رہا تھا۔ ''میں ہر سال سونے کے سکوں کے سو بورے کماتا ہوں۔ میں خطرناک درندہ اتلاف کمیٹی کا رکن ہوں اور میں ڈریگن ہلاک کرتا ہوں۔''

''جانے دو......'' اس کے قریب بیٹھا ہوا اس کا دوست ہنستا ہوا بولا۔ ''میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ چند سکوں پر تم خطرناک درندہ اتلاف کمیٹی کے شعبے میں برتن دھونے کا کام کرتے ہو......لیکن میں انسانی خون پینے والی دیوہیکل چمگادڑوں کو ہلاک کرتا ہوں۔ میں اب تک نوے ایسی چمگادڑوں کو مار چکا ہوں۔''

وہاں پر ایک تیسرا جنگجو جادوگر بھی کھڑا تھا۔ وہ بھلا پیچھے کیسے رہ سکتا تھا؟ اس کا مہاسوں سے بھرا ہوا چہرہ دودھیا روشنی میں صاف دکھائی دے رہا تھا۔ وہ تیزی سے بولا۔ ''میں اس ملک کا سب سے زیادہ لائق اور قابل وزیر بننے والا ہوں۔''

یہ سن کر ہیری کو ہنسی آ گئی۔ وہ اس مہاسوں والے جادوگر کو اچھی طرح پہچان چکا تھا جس کا نام سٹین شن پائیک تھا اور وہ درحقیقت تین منزلہ نائٹ بس میں کنڈکٹر تھا۔ وہ یہ بات بتانے کیلئے رون کی طرف مڑا لیکن رون کا چہرہ بہت عجیب سا دکھائی دے رہا تھا۔ اگلے ہی پل رون چلانے لگا۔ ''میں نے تمہیں بتایا ہے کہ میں نے ایک ایسا جادوئی بہاری ڈنڈے بنایا ہے جو تھوڑی سی مدت میں مجھے مشتری تک پہنچائے گا۔''

''سچ مچ!'' ہرمائنی نے کہا۔ پھر ہرمائنی اور ہیری نے رون کا ایک ایک ہاتھ پکڑ کر اسے کھینچا اور وہاں سے دور لے جانے لگے۔ جب موہنیاں اور ان کے پرستاروں کی آوازیں سنائی دینا بند ہو گئی تھیں۔ اب وہ جنگل کے بیچوں بیچ پہنچ چکے تھے۔ یہاں کافی سناٹا اور سکون چھایا ہوا تھا۔

''ہمیں یہاں انتظار کرنا چاہئے۔'' ہیری نے چاروں طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''یہاں ہمیں ایک میل دور سے بھی کسی کے آنے کی آواز سنائی دے جائے گی۔''

ابھی الفاظ اس کے منہ میں ہی تھے کہ اسی وقت مسٹر بیگ مین ان کے سامنے والے درخت کے پیچھے سے نمودار ہوئے۔ دو چھڑیوں کی ہلکی روشنی میں ہیری کو دکھائی دے گیا کہ بیگ مین کا حلیہ کافی بدل چکا تھا۔ اب ان کے چہرے پر شادابی اور گلابی پن نہیں موجود تھا۔ ان کے قدموں کی لچک بھی جا چکی تھی۔ ان کا چہرہ بہت سفید اور مضطرب دکھائی دے رہا تھا۔

''کون ہے؟'' مسٹر بیگ مین نے جلدی جلدی آنکھیں جھپکا کر ان کے چہرے دیکھنے کی کوشش کرتے ہوئے پوچھا۔ ''تم لوگ یہاں پر تن تنہا کیا کر رہے ہو؟''

ان تینوں نے حیرانی سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

''دیکھئے! وہاں پر ہنگامے ہو رہے ہیں......'' رون نے بتانا چاہا۔

''کیا مطلب؟'' مسٹر بیگ مین نے اسے گھور کر دیکھتے ہوئے کہا۔

''خیمہ بستی میں...... کچھ نقاب پوش جادوگر ماگلوؤں کو ہوا میں اُڑا رہے ہیں......''

''ان کا بیڑہ غرق ہو......'' مسٹر بیگ مین غصے سے بولے۔ وہ کافی فکرمند دکھائی دیئے اور مزید کوئی بات کئے بغیر ہی وہ کھٹ کی آواز کے ساتھ نقاب اُڑان بھر چکے تھے۔

''مسٹر بیگ مین وہاں ہونے والے خوفناک ہنگاموں پر قابو نہیں پا سکیں گے۔'' ہرمائنی تیوریاں چڑھا کر بولی۔

''ویسے وہ کیوڈچ میں بہت عمدہ پٹاؤر رہے ہیں۔'' رون نے کہا جو راستے سے ہٹ کر ایک درخت کے نیچے سوکھی گھاس پر بیٹھ چکا تھا۔ ''جب وہ ویمبیرن ویپس کی ٹیم میں تھے۔ ان کی ٹیم نے لگاتار تین مرتبہ لیگ کپ جیتا تھا......''

اس نے اپنی جیب سے کیرم کا چھوٹا مجسمہ باہر نکالا اور اسے زمین پر رکھ دیا۔ وہ کچھ دیر تک اسے چاروں طرف چلتے ہوئے دیکھتا رہا۔ اصلی کیرم کی طرح وہ ننھے مجسمے کے بھی پنجے اُٹھے ہوئے تھے اور کندھے جھکے ہوئے تھے۔ وہ بھی اپنے بھاری ڈنڈے کے بجائے زمین پر چلتے ہوئے کم ٹانگیں گھسیٹتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ ہیری نے خیمہ بستی کی طرف سے آنے والے شور پر کان لگائے۔ حالات اب کچھ سنبھلے ہوئے محسوس ہو رہے تھے۔ شاید وہاں ہونے والے ہنگاموں پر قابو پا لیا گیا تھا۔

''مجھے امید ہے کہ باقی لوگ صحیح سلامت ہوں گے۔'' ہرمائنی نے کچھ دیر کی خاموشی کو توڑتے ہوئے کہا۔

''ہاں! وہ لوگ بالکل ٹھیک ٹھاک ہوں گے!'' رون نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

''رون! ذرا سوچو تو سہی، اگر تمہارے ڈیڈی لوسیس ملفوائے کو پکڑ لیں تو کتنا مزہ آئے گا؟'' ہیری نے رون کے پہلو میں بیٹھتے ہوئے کہا۔ وہ اب کیرم کے چھوٹے مجسمے کو گھور رہا تھا جو سوکھے پتوں پر ٹیڑھا میڑھا چل رہا تھا۔ ''وہ ہمیشہ کہا کرتے ہیں کہ لوسیس ملفوائے کو رنگے ہاتھوں پکڑنا چاہتا ہوں۔''

''اس کے بعد تو ڈریکو کا چہرے پر چھائی رہنے والی طنزیہ مسکان ہمیشہ کیلئے دم توڑ دے گی۔'' رون لطف اندوز ہوتے ہوئے بولا۔

''بے چارے ماگلو!'' ہرمائنی نے گھبرائے ہوئے انداز میں کہا۔ ''اگر محکمے کے جادوگر انہیں نیچے اتار نہ پائے تو پھر کیا ہوگا......؟''

''وہ ضرور اتار لیں گے۔'' رون نے یقین دلاتے ہوئے کہا۔ ''تم دیکھ لینا، وہ کوئی نہ کوئی راستہ نکال ہی لیں گے۔''

''نقاب پوش جادوگر پاگل ہو گئے ہیں کیا؟'' ہرمائنی نے آہستگی سے کہا۔ ''وہ آج رات ایسی حرکت کر رہے ہیں جب پورا جادوئی محکمہ یہاں پر موجود ہے۔ میرا مطلب ہے کہ وہ یہ کیسے سوچ سکتے ہیں کہ ان کے ناپاک ارادے پورے ہو جائیں گے؟ کیا تمہیں لگتا ہے کہ وہ کسی قسم کے نشے میں دھت ہو سکتے ہیں؟''

لیکن اچانک اس نے اپنی بات ادھوری چھوڑ دی اور مڑ کر پیچھے دیکھنے لگی۔ ہیری اور رون نے بھی فوراً اپنی گردنیں گھما دیں اور اردگرد دیکھنے لگے۔ سنائی دینے والی آوازوں سے ایسا لگتا تھا جیسے کوئی لڑکھڑاتا ہوا ان کی طرف آ رہا ہے۔ وہ تیزی سے اندھیرے میں

ڈوبے ہوئے درختوں کے پیچھے جا چھپے اور دھڑکتے ہوئے دل کے ساتھ آنے والے کے قدموں کی چاپ سنتے رہے۔ اور پھر قدموں کی آواز اچانک رُک گئی۔

''کون ہے؟'' ہیری نے دھڑکتے دل سے پوچھا۔

گہری خاموشی چھا گئی۔ ہیری کھڑا ہوا اور آنکھیں پھاڑ کر چاروں طرف دیکھنے لگا۔ اندھیرا اتنا گہرا تھا کہ وہ زیادہ دور تک نہیں دیکھ سکتا تھا لیکن اسے اس بات کا احساس ہو گیا کہ کوئی اس کی نظر کی پہنچ سے بس کچھ ہی قدموں کے فاصلے پر کھڑا تھا۔

''وہاں کون ہے؟'' اس نے پوچھا۔

اور پھر اچانک ہی دل دہلا دینے والا دھماکہ ہوا اور سنسناتی ہوئی تیز آواز ان کی سماعت کو کئی لمحوں تک ماؤف کر گئی۔ ایسی آواز انہوں نے پہلے نہیں سنی تھی۔ یہ آواز دہشت میں بھری آواز میں چیخ رہی تھی۔ ہیری کو ایسا لگا کہ جیسے وہ کوئی جادوئی کلمہ پڑھ رہا ہو......

''موسموڈرم......''

پھر اچانک بڑی تیزی سے ایک بڑی اور چمکیلی چیز ہوا میں اوپر اُڑنے لگی۔ ہیری نے اسے ٹھیک سے دیکھنے کی کوشش کی۔ وہ چیز درختوں کی اونچائی سے بھی اوپر آسمان میں پہنچ چکی تھی۔

''وہ کیا ہے؟'' رون نے ہانپتے ہوئے پوچھا۔ وہ فوراً اُٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا اور اس نمودار ہونے والی چیز کو گھور کر دیکھ رہا تھا۔

پل بھر کیلئے ہیری کے ذہن میں ابھرا کہ یہ آئرشی بونوں نے کوئی نیا کرتب دکھایا ہو گا۔ لیکن اسے فوراً ہی یہ احساس ہونے لگا کہ یہ تو ایک دیوہیکل کھوپڑی تھی۔ جو زمرد کے چمکتے ہوئے سبز ٹکڑوں پر مشتمل تھی جو آسمان میں ستاروں کے جھرمٹ جیسی دکھائی دے رہی تھی۔ وہ ساکن نہیں تھی بلکہ متحرک تھی۔ اس کے منہ سے زبان کی جگہ ایک بڑا لمبا سانپ نکل کر ادھر ادھر لہرا رہا تھا۔ ان کے دیکھتے ہی دیکھتے یہ کھوپڑی اُڑ کر اور اونچی ہوتی چلی گئی۔ وہ اپنے گرد پھیلی ہوئی سبز دھند میں لپٹی ہوئی تھی اور آسمان میں ستاروں کے خوفناک جھرمٹ کی طرح دکھائی دے رہی تھی۔

اچانک جنگل میں چاروں طرف چیخیں سنائی دینے لگیں۔ ہیری اس کی وجہ نہیں سمجھ پایا تھا۔ حالانکہ اسے محسوس ہو رہا تھا کہ شاید کھوپڑی کو دیکھ کر ہی لوگ چیخنے چلانے لگے تھے۔ کھوپڑی آسمان میں اتنی اوپر پہنچ گئی تھی کہ یہ کسی بڑی گیند جیسی دکھائی دے رہی تھی اور کسی نیون سائن کی طرح چمک کر پورے جنگل میں سبز روشنی پھیلا رہی تھی۔ ہیری نے جلدی سے جنگل میں اس شخص کو تلاش کرنے کی کوشش کی جس نے جادوئی کلمہ پڑھ کر اس کھوپڑی کو نمودار کیا تھا لیکن اسے کوئی بھی نظر نہیں آیا۔

''وہاں کون ہے؟'' اس نے دوبارہ پوچھا۔

''ہیری جلدی کرو۔ یہاں سے نکل چلو!'' ہرمائنی اس کی جیکٹ کا پچھلا حصہ کھینچتے ہوئے پیچھے کی طرف ہٹانے کی کوشش کر رہی تھی۔

''کیوں کیا ہوا؟'' ہیری نے حیرت سے کہا۔ وہ یہ دیکھ کر دنگ رہ گیا تھا کہ ہرمائنی کا چہرہ سفید پڑ چکا تھا اور وہ بے حد دہشت زدہ دکھائی دے رہی تھی۔

''یہ تاریکی کا نشان ہے...... ہیری!'' ہرمائنی دُکھ بھری آواز میں بولی اور اپنی پوری طاقت سے اسے پیچھے کھینچنے کی کوشش کرنے لگی۔ ''وہ تم جانتے ہو کون؟ کا نشان ہے......''

''والڈی مورٹ کا......؟''

''ہیری چلو بھی......''

ہیری پلٹا۔ رون نے بھی جلدی سے کیرم کا ننھا مجسمہ اُٹھا لیا پھر وہ تیزی سے خالی جگہ کے پار چلنے لگے لیکن وہ ابھی کچھ ہی قدم ہی چلے تھے کہ اسی وقت وہاں پر ہوا میں سے بہت سارے جادوگر نمودار ہو گئے اور انہوں نے ان تینوں کو گھیرے میں لے لیا۔

ہیری پلٹ کر گھوما اور پل بھر میں ہی اس نے ایک بات تاڑ لی۔ سبھی جادوگروں نے اپنی اپنی چھڑیاں باہر نکال کر ان پر تان رکھی تھیں۔ وہ تینوں چھڑیوں کی زد میں تھے۔ بغیر کچھ سوچے سمجھے وہ چلایا۔ ''نیچے جھک جاؤ......'' اس نے باقی دونوں کو پکڑا اور انہیں زمین پر گرا دیا۔

''ستم سٹم......'' بیس آوازیں ایک ساتھ گرجیں۔ چندھیا دینے والا شعلہ نکلا اور ہیری کے سر کے بال اس طرح اُڑنے لگے جیسے تیز آندھی چل رہی ہو۔ اپنے سر کو نصف انچ اُٹھا کر اس نے دیکھا کہ جادوگروں کی چھڑیوں سے نکلتے ہوئے سرخ شعلے ان کے اوپر سے اُڑ کر درختوں سے جا ٹکرائیں اور اندھیرے میں اچھل کر ادھر ادھر چلی گئیں۔

''ٹھہرو......'' کسی کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی جو ان تینوں کو پہچان گیا تھا۔ ''ٹھہرو۔ وہ تو میرا بیٹا ہے......'' ہیری کے بال اُڑنا بند ہو گئے تھے۔ اس نے اپنے سر کو تھوڑا اور اوپر اُٹھا کر دیکھا۔ اس کے سامنے والے جادوگر نے اپنی چھڑی جھکا لی تھی۔ ہیری نے پلٹ کر دیکھا کہ مسٹر ویزلی دہشت بھرے چہرے کے ساتھ ان کی طرف بھاگے چلے آ رہے تھے۔

''رون...... ہیری...... ہرمائنی...... تم سب ٹھیک تو ہو؟'' ان کی آواز کانپ رہی تھی۔

''راستے سے ہٹو آرتھر!'' ایک ٹھنڈی اور روکھی آواز چیخی۔

یہ آواز مسٹر کراؤچ کی تھی۔ وہ اور محکمے کے کافی جادوگر ان کے قریب آ گئے تھے۔ ہیری ان کا سامنا کرنے کیلئے اُٹھ کر کھڑا ہوا۔ مسٹر کراؤچ کا چہرہ غصے سے تنا ہوا تھا۔

''تم میں سے کس نے یہ کام کیا ہے؟'' انہوں نے غصیلی آواز میں گرجتے ہوئے کہا اور ان کی باریک بین آنکھیں انہیں ٹٹولنے لگیں۔ ''تم میں سے کس نے تاریکی کا نشان تشکیل دیا ہے؟''

''ہم نے اسے تشکیل نہیں دیا ہے۔'' ہیری نے کھوپڑی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''ہم نے کچھ نہیں کیا......'' رون نے اپنی کہنی مسلتے ہوئے غصے سے اپنے ڈیڈی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔'' آپ لوگوں نے ہم پر حملہ کیوں کیا......؟''

''جھوٹ مت بولو......'' مسٹر کراؤچ کی آواز میں تلخی بڑھ گئی۔ اب کی چھڑی اب بھی رون کی طرف تنی ہوئی تھی اور ان کی آنکھیں باہر نکلی ہوئی تھیں۔ وہ تھوڑے پاگل دکھائی دے رہے تھے۔''تم لوگ ٹھیک اسی جگہ پر ملے ہو جہاں سے یہ جرم سرزد ہوا ہے۔''

''بارٹی!'' اونی ڈریسنگ گاؤن پہنے ہوئے ایک جادوگرنی نے دھیرے سے کہا۔'' بارٹی! یہ تو بچے ہیں۔ یہ اتنا بڑا کام نہیں کر سکتے......''

''تم تینوں بتاؤ...... یہ نشان کہاں سے نکلا تھا۔'' مسٹر ویزلی نے جلدی سے پوچھا۔

''وہاں سے......'' ہرمائنی نے کانپتے ہوئے اس جگہ کی طرف اشارہ کیا، جہاں سے انہیں آواز سنائی دی تھی۔'' درختوں کے پیچھے کوئی کھڑا تھا......اس نے چلا کر کوئی جادوئی کلمہ بولا تھا......''

''اچھا وہاں کوئی کھڑا تھا؟'' مسٹر کراؤچ نے اب اپنی باہر نکلی ہوئی آنکھیں ہرمائنی پر جما دی تھیں۔ وہ اسے بے یقینی کے عالم میں مشکوک نگاہوں سے گھور رہے تھے۔''اس نے جادوئی کلمہ بولا تھا...... ہے نا؟ لڑکی تمہیں بہت اچھی طرح معلوم ہے کہ یہ نشان کیسے تشکیل دیا جاتا ہے......''

مسٹر کراؤچ کے علاوہ وہاں کھڑے کسی بھی جادوگر کو یہ یقین نہیں تھا کہ اس کھوپڑی کی علامت کو رون، ہیری یا ہرمائنی میں سے کسی نے تشکیل دیا ہوگا۔ لیکن ہرمائنی کی بات سننے کے بعد ان کا یقین ڈگمگا گیا تھا اور انہوں نے تیزی سے اپنی چھڑیاں دوبارہ اُٹھا لیں اور ہرمائنی کی بتائی ہوئی جگہ کی طرف دیکھنے لگے۔ وہ اندھیرے میں ڈوبے ہوئے درختوں کے بیچ میں دیکھنے کی کوشش کر رہے تھے۔

''ہمیں بہت دیر ہو چکی ہے۔'' اونی ڈریسنگ گاؤن والی جادوگرنی نے اپنا سر ہلاتے ہوئے کہا۔'' اب تک وہ نقاب اُڑان سے نجانے کہاں پہنچ چکا ہوگا......؟''

''مجھے ایسا نہیں لگتا......'' بھوری ڈاڑھی والا ایک جادوگر بولا۔ وہ آموس ڈیگوری یعنی سیڈرک ڈیگوری کا باپ تھا۔''ہمارے حملے کے واران درختوں کے بیچ میں بھی گئے تھے......اس بات کا کافی امکان ہے کہ ہمارے واروں کے نتیجے میں وہ یقیناً بے ہوش ہو گیا ہوگا......''

''آموس! ذرا سنبھل کر جانا......'' کچھ جادوگروں نے اسے خبردار کرتے ہوئے کہا۔ جب مسٹر ڈیگوری اپنی چھڑی اُٹھا کر اندھیرے میں درختوں کی طرف بڑھنے لگے۔ ہرمائنی منہ پر ہاتھ رکھ کر انہیں اندھیرے میں جاتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔

کچھ سیکنڈ بعد انہیں مسٹر ڈیگوری کے چلانے کی آواز سنائی دی۔

''ہاں ہمیں مجرم مل گیا ہے...... یہاں کوئی ہے...... بے ہوش ہے...... یہ تو......لیکن......اوہ......''

''تمہیں کوئی مل گیا؟'' مسٹر کراؤچ نے بہت بے قراری سے پوچھا۔ ان کے چہرے پر زلزلے جیسے آثار تھے۔ ''کون ہے وہ؟......کون ہے وہ؟''

انہیں شاخیں ٹوٹنے اور پتے کچلنے کی آوازیں سنائی دیں۔ پھر قدموں کی آہٹ آئی اور مسٹر ڈیگوری درختوں کے پیچھے سے باہر نکلے۔ ان کے ہاتھوں میں ایک چھوٹا سا جسم تھا۔ ہیری نے تولئے جیسی پوشاک پہنے اس جسم کو فوراً پہچان لیا کہ ونکی تھی۔

جب مسٹر ڈیگوری نے ایک گھریلو خرس کو مسٹر کراؤچ کے قدموں میں ڈال دیا تو وہ نہ تو ہلے اور نہ ہی کچھ بولے۔ محکمے کے باقی جادوگر مسٹر کراؤچ کو گھور کر دیکھنے لگے۔ کچھ پل تک تو مسٹر کراؤچ گم صم کھڑے رہ گئے۔ ان کے چہرہ سفید پڑ گیا اور آنکھیں سرخ ہو گئیں۔ وہ ونکی کو لگاتار گھورے جا رہے تھے پھر ایسا لگا کہ وہ دوبارہ ہوش میں آ گئے......

''یہ نہیں......نہیں ہو سکتا......بالکل نہیں......'' وہ اٹکتے ہوئے ہکلائے۔

مسٹر ڈیگوری کے پاس سے ہوتے ہوئے اس طرف چل دیئے جہاں ونکی ملی تھی۔

''کوئی فائدہ نہیں مسٹر کراؤچ!'' مسٹر ڈیگوری نے ان کے عقب میں آواز لگائی۔ ''وہاں اور کوئی نہیں ہے......''

لیکن مسٹر کراؤچ ان کی بات ماننے کیلئے بالکل تیار نہیں تھے۔ سبھی کو مسٹر کراؤچ کی چاروں طرف گھوم کر دیکھنے کی آوازیں سنائی دیں۔ تلاشی لیتے وقت جب انہوں نے جھاڑیوں کو ہٹایا تو سبھی کو پتوں کی سرسراہٹ صاف سنائی دی۔

''انہیں تھوڑی شرم محسوس ہو رہی ہو گی۔'' مسٹر ڈیگوری نے سنجیدگی سے ونکی کے بے ہوش جسم کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''بارٹی کراؤچ کی گھریلو خرس......میری رائے میں تو......''

''چھوڑو بھی آموس......'' مسٹر ویزلی نے دھیمی آواز میں کہا۔ ''تم کہیں یہ تو نہیں سوچ رہے ہو کہ یہ کام اس گھریلو خرس نے کیا ہے؟ تاریکی کا نشان ایک جادوگر کا نشان ہے، اسے تشکیل دینے کیلئے چھڑی کی ضرورت ہوتی ہے۔''

''تم ٹھیک کہہ رہے ہو......!'' مسٹر ڈیگوری نے کہا۔ ''لیکن اس گھریلو خرس کے پاس چھڑی تھی۔''

''کیا......؟'' مسٹر ویزلی اچھل پڑے۔

''یہ رہی......دیکھو!'' مسٹر ڈیگوری نے ایک چھڑی اُٹھا کر مسٹر ویزلی کو دکھائی۔ ''یہ اس کے ہاتھ میں تھی۔ اس لئے اس کا پہلا جرم تو یہی ہے کہ اس نے جادوئی چھڑی کے استعمال کے قانون والی شق کی دفعہ تین کو توڑا، جس کے مطابق کوئی غیر انسانی جاندار جادوئی چھڑی کو نہیں رکھ سکتا اور نہ ہی اسے جادوئی چھڑی استعمال کرنے کی اجازت ہے۔''

اسی وقت دھم کی آواز کے ساتھ مسٹر لیوڈو بیگ مین ٹھیک مسٹر ویزلی کے پاس ہوا میں سے نمودار ہوئے۔ وہ تھوڑے ہانپ رہے

تھے اور کسی قدر متجسس دکھائی دے رہے تھے۔ وہ اپنا سر اُٹھا کر سبز دھند میں لپٹی ہوئی چمکتی کھوپڑی کو دیکھنے لگے۔

''تاریکی کا نشان......'' وہ ہانپتے ہوئے بولے اور اپنے ماتحتوں لیس پوچھنے کیلئے مڑتے وقت وہ ونکی کے بے ہوش جسم پر چڑھتے چڑھتے بچے۔ ''یہ کس نے بنایا ہے؟ کیا تم لوگوں نے اسے پکڑ لیا؟ بارٹی...... یہاں کیا ہو رہا ہے؟''

مسٹر کراؤچ خالی ہاتھ لوٹ آئے تھے۔ ان کا چہرہ اب بھی کسی بھوت کی مانند سفید تھا۔ ان کے ہاتھ اور ان کی ٹوتھ برش جیسی مونچھیں دونوں ہی کانپ رہے تھے۔

''تم کہاں تھے بارٹی؟......'' بیگ مین نے شکایتی انداز میں پوچھا۔ ''تم میچ میں بھی دکھائی نہیں دیئے؟......تمہاری گھریلو خرس نے تمہاری نشست روکے رکھی تھی؟...... خدا خیر کرے......'' بیگ مین نے اسی وقت ونکی کو اپنے پیروں کے پاس زمین پر پڑے دیکھا۔ ''اسے کیا ہوا؟''

''میں مصروف تھا، لیوڈو!'' مسٹر کراؤچ نے کہا جواب بھی اٹک اٹک کر بول رہے تھے اور ان کے ہونٹ مشکل سے ہل رہے تھے۔ ''اور میری گھریلو خرس کو بے ہوش کر دیا گیا ہے۔''

''بے ہوش......؟ تمہارا مطلب ہے کہ تم لوگوں نے اسے مل کر بے ہوش کر دیا لیکن کیوں؟'' مسٹر بیگ مین الجھی ہوئی آواز میں بولے۔

اچانک بیگ مین کے دمکتے ہوئے گول چہرے پر ایسا تاثر پھیل گیا جیسے وہ سب کچھ سمجھ گئے ہوں۔ انہوں نے پہلے اوپر کھوپڑی کی طرف دیکھا اور پھر بے ہوش پڑی ونکی کو گھورا اور پھر اس کی نظریں گھوم کر مسٹر کراؤچ کے چہرے پر آ کر ٹھہر گئیں۔

''نہیں......'' وہ حیرانگی سے بڑبڑائے۔ ''ونکی تاریکی کا نشان تشکیل نہیں دے سکتی؟ اسے اس کا طریقہ ہی معلوم نہیں ہو سکتا۔ سب سے پہلے تو اسے جادوئی چھڑی کی ضرورت پڑے گی۔''

''لیکن اس کے پاس جادوئی چھڑی تھی۔'' مسٹر ڈیگوری نے تنک کر کہا۔ ''لیوڈو! مجھے اس کے ہاتھ میں جادوئی چھڑی ملی تھی۔ مسٹر کراؤچ! اگر آپ مناسب سمجھیں تو ہمیں یہ معلوم کر لینا چاہئے کہ آپ کی گھریلو خرس اپنی صفائی میں کیا کہتی ہے......؟''

مسٹر کراؤچ کوئی فیصلہ نہیں کر پائے۔ ایسا لگتا تھا کہ جیسے انہوں نے مسٹر ڈیگوری کی بات سرے سے سنی ہی نہیں تھی۔ بہرحال مسٹر ڈیگوری نے ان کی خاموشی کو اجازت مان لیا۔ انہوں نے اپنی چھڑی اُٹھا کر ونکی کی طرف موڑی اور بولے۔ ''ختم سٹم......''

ونکی دھیرے سے ہلی۔ اس کی بڑی بڑی بھوری آنکھیں کھلیں اور اس نے کئی بار سٹپٹائے ہوئے انداز میں جھپکائیں۔ خاموش جادوگروں کی نظروں کے سامنے وہ جھجکتے ہوئے دھیرے دھیرے اُٹھ کر بیٹھ گئی۔ اس نے مسٹر ڈیگوری کے پیروں کی جھلک دیکھی اور اس نے کانپتے ہوئے آہستگی سے آنکھیں اُٹھا کر ان کا چہرہ دیکھا۔ پھر اس نے اپنی نظروں کو آسمان کی طرف اُٹھا کر دیکھا۔ ہیری کو ونکی کی شیشے جیسی بڑی آنکھوں میں آسمان میں تیرتی ہوئی کھوپڑی کا عکس دکھائی دے رہا تھا۔ ونکی نے ایک آہ بھری۔ چاروں طرف گھبرا کر

دیکھا اور پھر دہشت میں سسکیاں بھرنے لگی۔

''گھریلو خرس!'' مسٹر ڈیگوری نے سخت لہجے میں پوچھا۔ ''کیا تم جانتی ہو کہ میں کون ہوں؟...... میں محکمہ انضباطی وقابو جادوئی جاندار کا رکن ہوں۔''

ونکی زمین پر آگے پیچھے ہلنے لگی۔ اس کی سانسیں تیز ہوگئیں۔ اس کی حرکتوں سے ہیری کو ڈوبی یاد آ گیا۔ ڈوبی بھی مالک کے حکم کی تعمیل کرتے ایسی ہی حرکتیں کرتا تھا۔

''گھریلو خرس! جیسا تم دیکھ سکتی ہو۔ یہاں کچھ دیر پہلے تاریکی کا نشان تشکیل دیا گیا ہے۔'' مسٹر ڈیگوری نے کڑک آواز میں کہا۔ ''اور اس کے کچھ پل بعد ہی تم اس کے ٹھیک نیچے ملی۔ اس بارے میں تمہارا کیا کہنا ہے......؟''

''میں...... میں...... میں نے یہ نہیں کیا سر!'' ونکی ہانپتی ہوئے بولی۔ ''میں نہیں جانتی ہوں کہ یہ نشان کیسے بنایا جاتا ہے سر؟''

''تمہارے ہاتھ چھڑی بھی ملی ہے۔'' مسٹر ڈیگوری نے اس کے سامنے چھڑی لہراتے ہوئے غرا کر کہا۔ جیسے ہی چھڑی پر آسمان میں تیرتی ہوئی کھوپڑی کی روشنی پڑی، اسی وقت ہیری چھڑی کو دیکھ کر پہچان گیا۔

''ار...... یہ تو میری چھڑی ہے......'' وہ چونک کر جلدی سے بولا۔

سبھی جادوگر گھور کر اسے دیکھنے لگے۔

''تم نے کیا کہا......؟'' مسٹر ڈیگوری نے اس پر ترچھی نگاہ ڈالتے ہوئے کہا۔

''یہ تو میری چھڑی ہے۔'' ہیری نے دوبارہ کہا۔ ''یہ مجھ سے کہیں گر گئی تھی......''

''تم سے گر گئی تھی؟'' مسٹر ڈیگوری نے بے یقینی میں دہرایا۔ ''کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ یہ جرم تم نے ہی کیا ہو؟ شاید تم نے ہی تاریکی کا نشان تشکیل دینے کے بعد اس چھڑی کو پھینک دیا ہوگا......؟''

''آموس!...... ذرا سوچو تو سہی! تم کس پر الزام لگا رہے ہو؟'' مسٹر ویزلی نے بہت غصے سے کہا۔ ''کیا ہیری پوٹر...... تاریکی کا نشان تشکیل دے گا......؟''

''اوہ...... واقعی ایسا نہیں ہوسکتا......'' مسٹر ڈیگوری نے جلدی سے کہا۔ ''معاف کرنا...... میں ذرا جوش میں آ گیا تھا......''

''ویسے یہ چھڑی مجھ سے وہاں نہیں گری تھی......'' ہیری نے اپنی انگوٹھا کھوپڑی کے نیچے کے درختوں کی طرف ہلایا۔ ''جنگل میں آتے ہی مجھے اس کے کھو جانے کا پتہ چل گیا تھا۔''

مسٹر ڈیگوری نے دوبارہ ونکی کی طرف سختی سے دیکھا جو ان کے پیروں کے پاس جھکی ہوئی تھی پھر وہ غرا کر بولے۔ ''گھریلو خرس! تو تمہیں یہ چھڑی مل گئی؟ اور تم نے اسے اُٹھا کر ایک دلچسپ کام کرنے کا فیصلہ کیا...... ہے نا؟''

''میں نے اس سے جادو نہیں کر رہی تھی سر!'' ونکی چیختی ہوا بولی۔ اس کی چپٹی اور پھولی ناک کے دونوں طرف آنسو بہہ رہے

تھے۔''میں نے...... میں نے......تو بس اسے اُٹھا لیا تھا سر...... میں نے تاریکی کا نشان نہیں تشکیل دیا ہے سر...... میں نہیں جانتی کہ اسے کیسے بنایا جاتا ہے؟''

''اس کی آواز ونکی جیسی نہیں تھی۔'' اچانک ہرمائنی بولی۔ وہ محکمے کے اتنے سارے جادوگروں کے سامنے بولنے سے گھبرا رہی تھی لیکن اس کے چہرے پر فکرمندی کی جھلک تھی۔''ونکی کی آواز پتلی اور لرزتی ہوئی ہے جبکہ جادوئی کلمہ بولنے والے کی آواز بھاری اور موٹی تھی۔'' اس نے مدد کیلئے رون اور ہیری کی طرف دیکھا۔''وہ ونکی جیسی آواز نہیں تھی...... ہے نا!''

''نہیں!'' ہیری نے اپنا سر ہلاتے ہوئے کہا۔''وہ یقینی طور پر گھریلوخرس جیسی آواز نہیں لگ رہی تھی......''

''ہاں! وہ تو کسی جادوگر جیسی مضبوط اور کڑک دار آواز تھی۔'' رون نے کہا۔

''ہم جلدی ہی اس کا پتہ لگالیں گے۔'' مسٹر ڈیگوری اس بات سے متفق ہوئے بغیر بولے۔''چھڑی کے آخری جادوئی کلمے کو جاننے کا بہت ہی آسان طریقہ ہے کہ گھریلوخرس! کیا تم یہ بات جانتی ہو؟''

ونکی کانپ گئی اور اس نے انکار میں اپنا سر اتنی تیزی سے ہلایا کہ اس کے کان زور زور سے ہلنے لگے۔ مسٹر ڈیگوری نے اپنی چھڑی نکال کر اس کی نوک ہیری کی چھڑی کی طرف کر دی۔

''کھلم سمسم......'' مسٹر ڈیگوری نے غراتے ہوئے کہا۔

ہیری کو ہرمائنی کی دہشت بھری چیخ سنائی دی جب سانپ کی زبان والی ایک دیوہیکل کھوپڑی دونوں چھڑیوں کے ملنے کی جگہ سے نکلی۔ یہ آسمان میں تیرتی ہوئی دیوہیکل کھوپڑی کی شبیہ تھی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ دھند بھرے دھوئیں سے بنی ہوئی تھی اور جادوئی کلمے کی شبیہ تھی۔

''غائب!'' مسٹر ڈیگوری نے چلا کر کہا اور دھوئیں والی کھوپڑی غائب ہوگئی۔

''تو......؟'' مسٹر ڈیگوری فاتحانہ انداز میں ونکی کی طرف دیکھنے لگے جواب بری طرح کانپ رہی تھی۔

''میں نے یہ نہیں کیا......'' وہ چیخی اور اس کی آنکھیں دہشت میں گول گول گھومنے لگیں۔''میں نے یہ نہیں کیا...... مجھے یہ کرنا آتا ہی نہیں...... میں ایک اچھی گھریلوخرس ہوں۔ میں چھڑی کا استعمال نہیں کرتی...... مجھے یہ کرنا آتا ہی نہیں ہے......''

''گھریلوخرس! تم رنگے ہاتھوں پکڑی گئی ہو۔'' مسٹر ڈیگوری غرائے۔''جس چھڑی سے یہ جادوئی کلمہ پڑھا گیا ہے وہ ہمیں تمہاری ہاتھوں میں پکڑی ہوئی ملی ہے۔''

''آموس!'' مسٹر ویزلی نے غور سے کہا۔''ذرا سوچو!...... بہت کم جادوگروں کو یہ جادوئی کلمہ معلوم ہے...... دیکھو! ایک گھریلوخرس اسے کیسے سیکھ سکتی ہے؟''

''شاید آموس یہ ثابت کرنا چاہتا ہے۔'' مسٹر کراؤچ خشک لہجے میں بولے۔ ان کے ہر لفظ میں عجیب سی تلخی جھلک رہی تھی۔''کہ

میں نے اپنے ملازموں کو تاریکی کے نشان تشکیل دینے کے جادوئی کلمے سکھاتا ہوں......''

ایک دم گہری خاموشی چھا گئی۔

''مسٹر کراؤچ!'' آموس ڈیگوری دہشت زدہ ہو کر گھگیایا۔ ''نہیں...... بالکل نہیں!''

''آپ نے یہاں موجود دوایسے لوگوں پر الزام لگایا ہے جن کا اس نشان کو بنانے کا سب سے کم امکانات ہو سکتے ہیں......'' مسٹر کراؤچ تیز لہجے میں بولے۔ ''ہیری پوٹر اور مجھ پر...... میرا مطلب ہے کہ آپ اس لڑکے کی کہانی کو تو اچھی طرح جانتے ہی ہوں گے......آموس؟''

''ہاں...... ہاں...... کیوں نہیں؟......سبھی لوگ جانتے ہیں......'' مسٹر ڈیگوری بوکھلائے ہوئے لہجے میں بولے۔

''اور مجھے یقین ہے کہ آپ کو وہ بہت سے ثبوت بھی یاد ہی ہوں گے جو میں نے اپنی زندگی بھر کی ملازمت میں دیئے ہیں۔ میں شیطانی قوتوں اور ان کے استعمال کنندگان سے کتنی نفرت کرتا ہوں؟'' مسٹر کراؤچ نے کڑوے لہجے میں کہا۔ اب ایک بار پھر ان کی آنکھیں باہر نکل پڑی تھیں۔

''مسٹر کراؤچ! میرے کہنے کا یہ مطلب ہر گز نہیں تھا کہ اس کا آپ سے کوئی تعلق ہے۔'' آموس ڈیگوری نے جھینپتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ اب ان کی بھوری ڈاڑھی کے نیچے سرخ ہو گیا تھا۔

''ڈیگوری! اگر آپ میری گھریلو خرس پر الزام لگاتے ہیں تو اس کا مطلب یہی ہے کہ آپ مجھ پر براہ راست الزام لگا رہے ہیں۔'' مسٹر کراؤچ نے سخت لہجے میں کہا۔ ''وہ تاریکی کے نشان کو تشکیل دینے کا ہنر اور کہاں سے سیکھے گی؟''

''کہیں سے بھی......''

''بالکل صحیح کہا آموس!'' مسٹر ویزلی بولے۔ ''وہ یہ چھڑی کہیں سے بھی اُٹھا سکتی تھی...... ونکی؟'' انہوں نے مشفقانہ انداز میں گھریلو خرس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ مگر وہ اس طرح کانپ رہی تھی جیسے وہ بھی اس پر غصہ کر رہے ہوں۔ ''تم نے ہیری کی چھڑی کہاں سے اُٹھائی تھی؟''

ونکی اپنے تولئے کے کونے کو اتنی بری طرح سے مروڑ رہی تھی کہ وہ پھٹ گیا۔

''مجھے یہ چھڑی...... یہ چھڑی وہاں ملی تھی سر......'' اس نے دھیمے لہجے میں کہا۔ ''وہاں!...... درختوں کے بیچ میں......''

''دیکھو آموس......!'' مسٹر ویزلی نے پرسکون انداز میں کہا۔ ''جس نے بھی یہ نشان تشکیل دیا ہے، وہ اس کام کے ہونے کے ٹھیک بعد وہاں نقاب اُڑان بھر گیا ہوگا اور ہیری کی چھڑی جان بوجھ کر وہیں چھوڑ گیا ہوگا...... اس نے بڑی ہوشیاری دکھاتے ہوئے اپنی چھڑی کا استعمال بالکل نہیں کیا۔ ہنگامے کی بھگدڑ میں ہیری کی گری ہوئی چھڑی اسے مل گئی اور اس نے اسے تاریکی کے نشان کیلئے بھرپور استعمال کیا۔ اگر وہ یہ کام اپنی چھڑی سے کرتا تو یقیناً محکمہ اپنے جادوئی تفتیش کے ساتھ اس تک پہنچ جاتا۔ یہ ونکی کی بدقسمتی تھی کہ وہ

کچھ ہی پل بعد وہاں پہنچ گئی اور چھڑی ہاتھ میں پکڑ لی۔ اس طرح وہ مشکوک بن کر ہمارے سامنے آ گئی۔''

''لیکن......تب تو وہ اصلی مجرم سے کچھ ہی قدم کے فاصلے پر موجود ہوگا۔'' مسٹر ڈیگوری نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔ ''گھریلو خرس! کیا تم نے کسی کو وہاں دیکھا تھا......؟''

ونکی پہلے سے بھی زیادہ بری طرح سے کانپنے لگا اس کی بڑی بڑی آنکھیں مسٹر ڈیگوری سے ہوتی ہوئی لیوڈو بیگ مین اور پھر مسٹر کراؤچ کے چہرے کی طرف آ کر ٹھہر گئیں۔

''میں نے کسی کو نہیں دیکھا سر......میں نے کسی کو نہیں دیکھا سر......'' وہ تھوک نگلتے ہوئے بولی۔

''آموس!'' مسٹر کراؤچ نے روکھے پن سے کہا۔ ''میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ عمومی حالات میں تم پوچھ گچھ کیلئے ونکی کو اپنے شعبے میں لے جاتے۔ بہر حال میں تم سے یہ چاہتا ہوں کہ تم یہ کام مجھے کرنے دو کیونکہ میں اس تقریب کا سربراہ اور منتظم ہوں۔''

مسٹر ڈیگوری کے چہرے کے جذبات دیکھ کر ایسا لگا کہ وہ اس فیصلے سے خاص خوش نہیں تھے لیکن مسٹر کراؤچ جیسی محکمے کے بھاری بھرکم شخصیت کے سامنے وہ پر بھی نہیں مار سکتے تھے لہٰذا انہوں نے خاموشی میں ہی عافیت سمجھی۔ مسٹر کراؤچ آخر محکمے کے اہم شعبے کے سربراہ اور جادوئی دنیا کے اہم فرد تھے۔

''یقین رکھئے، اسے سزا ضرور ملے گی۔'' مسٹر کراؤچ نے نہایت سرد لہجے میں کہا۔

''مم مم ماما...... مالک......'' ونکی اٹکتی ہوئی گھگیائی۔ اپنے آنسو بھری آنکھوں سے مسٹر کراؤچ کی طرف دیکھ کر رحم کی بھیک مانگتی ہوئی نظر آئی۔ ''مہر مہر مہر بابابانی کر کے......''

مسٹر کراؤچ نے اسے گھور کر دیکھا۔ ان کے چہرے کی شکنیں اب زیادہ گہری دکھائی دینے لگیں۔ ان کی غصیلی آنکھوں میں رحم و مہربانی کا دور دور تک نام و نشان نہیں تھا۔

''ونکی نے آج رات ایسی حرکت کی ہے جس کے بارے میں میں سوچ بھی نہیں سکتا۔'' انہوں نے دھیرے سے کہا۔ ''میں نے اس سے کہا تھا کہ وہ خیمے میں ہی رہے۔ میں نے اس سے کہا تھا کہ جب تک میں اس مسئلے سے نبٹ کر واپس نہ لوٹوں، تب تک وہ وہیں رہے گی لیکن میں دیکھ رہا ہوں کہ اس نے میرے حکم کی تعمیل نہیں کی۔ اس کا مطلب ہے کہ مجھے اس کو کپڑے دینے ہوں گے۔''

''نہیں مالک......'' ونکی زور سے چیخی اور مسٹر کراؤچ کے قدموں پر لوٹنے لگی۔ ''نہیں مالک!...... کپڑے نہیں۔ نہیں......''

ھیری جانتا تھا کہ گھریلو خرس کو آزاد کرنے کا ایک ہی طریقہ تھا اور وہ یہ تھا کہ اس کا مالک اسے کپڑے دے دے۔ یہ دیکھنا بہت بڑا افسوس ناک تھا کہ ونکی مسٹر کراؤچ کے پیروں میں پڑی سبک رہی تھی اور اپنے تولئے کو کس کر پکڑے ہوئے تھی۔

''وہ ہنگاموں سے بری طرح خوفزدہ تھی......'' ہرمائنی نے غصے سے مسٹر کراؤچ کو گھورتے ہوئے کہا۔ ''آپ کی گھریلو خرس کو اونچائی پر ڈر لگتا ہے اور نقاب پوش جادوگر معصوم لوگوں کو ہوا میں اچھال رہے تھے۔ آپ اس بات کیلئے ونکی کو مورد الزام نہیں ٹھہرا سکتے۔

کہ وہ وہاں سے بھاگ کھڑی ہوئی......''

مسٹر کراؤچ ایک قدم پیچھے ہٹے اور گھریلوخرس کی پہنچ سے خود کو دور کر لیا۔ وہ اسے اس طرح سے گھور رہے تھے جیسے یہ کوئی گندی اور میلی چیز ہو جس کے چھونے سے ان کے چمکتے دمکتے جوتے گندے ہو جائیں گے۔

''اپنے مالک کے حکم کی تعمیل نہ کرنے والی گھریلوخرس کیلئے میرے گھر میں کوئی جگہ نہیں ہے۔'' انہوں نے ہرمائنی کی طرف دیکھتے ہوئے بے حد روکھے پن سے کہا۔''ایسی گھریلوخرس کے لئے میرے گھر میں کوئی جگہ نہیں ہے جو یہ بھول جائے کہ اس کے مالک کی خدمت کرنا اس کا فرض ہے، اور جسے یہ بھی یاد نہ رہے کہ اسے ایسا کوئی کام نہیں کرنا جس سے اس کے مالک کے ناموس پر آنچ آئے۔''

ونکی اب اتنی زور زور سے رونے لگی تھی کہ اس کی سسکیاں سبھی لوگوں کو سنائی دے رہی تھیں۔

بہت دردناک خاموشی چھا گئی تھی۔

''اچھا اگر کسی کو زحمت نہ ہو تو کیا میں اب اپنے بچوں کو اپنے ساتھ خیمے میں لے جاؤں۔'' مسٹر ویزلی نے خاموشی توڑتے ہوئے دھیمی آواز میں کہا۔''آموس! یہ چھڑی جتنا کچھ بتا سکتی تھی اتنا اس نے بتا دیا ہے، اب کیا ہیری کو......اس کی چھڑی واپس مل سکتی ہے؟''

مسٹر ڈیگوری نے ہیری کو اس کی چھڑی لوٹا دی، جسے پاتے ہی ہیری نے فوراً اپنی جیب میں رکھ لیا تھا۔

''چلو......'' مسٹر ویزلی نے دھیمی آواز میں کہا۔ مگر ایسا لگا کہ ہرمائنی وہاں سے بالکل بھی نہیں ہلنا چاہتی تھی۔ اس کی نظریں سسکیاں بھرتی ہوئی گھریلوخرس ونکی پر جمی ہوئی تھیں۔ مسٹر ویزلی حالات کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے دوبارہ بلند آواز میں بولے۔''ہرمائنی......''

ہرمائنی مڑی اور ہیری اور رون کے پیچھے پیچھے چلنے لگی۔ جب وہ لوگ اس جگہ سے کچھ دور نکل آئے تو ہرمائنی نے مسٹر ویزلی سے پوچھا۔''ونکی کا کیا ہوگا......؟''

''کچھ کہہ نہیں سکتا......'' مسٹر ویزلی نے نرمی سے کہا۔

''وہ لوگ اس کے ساتھ کتنا برا سلوک کر رہے تھے۔'' ہرمائنی غصے سے غراتی ہوئی بولی۔''مسٹر ڈیگوری ہر بار اسے گھریلوخرس کہہ کر اس کی تذلیل کر رہے تھے......اور مسٹر کراؤچ! وہ اچھی طرح جانتے تھے کہ یہ کام اس نے نہیں کیا تھا پھر بھی انہوں نے اسے اپنے گھر سے نکال دیا۔ انہیں اس بات کی ذرا بھی پرواہ نہیں تھی کہ وہ کتنی بری طرح سے ڈری اور گھبرائی ہوئی تھی......وہ تو اس کے ساتھ اس طرح کا برتاؤ کر رہے تھے جیسے وہ انسان ہی نہ ہو......''

''وہ انسان ہے بھی نہیں......'' رون نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

ہرمائنی طیش میں آ کر رون کی طرف مڑی۔

''اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس کے دل میں جذبات نہیں ہیں رون! یہ تو بہت ہی برا سلوک ہوا......''

''ہرمائنی! میں تمہاری باتوں سے متفق ہوں۔'' مسٹر ویزلی نے اس آگے کی طرف چلنے کا اشارہ کرتے ہوئے دھیمی آواز میں کہا۔ ''لیکن یہ وقت کسی بھی گھریلوخرس کے حقوق کے بارے میں بحث کرنے کا بالکل نہیں۔ میں جلدی سے جلدی تم لوگوں کو لے کر اپنے خیموں میں پہنچنے کیلئے فکر مند ہوں۔ باقی لوگ کہاں گئے......؟''

''وہ اندھیرے میں ہم سے بچھڑ گئے تھے......'' رون نے کہا۔ ''ڈیڈی! سب لوگ اس کھوپڑی کے نشان کی وجہ سے پریشان کیوں ہوگئے ہیں؟''

''میں تمہارے ہر سوال کا جواب خیمے میں پہنچنے کے بعد ہی دوں گا۔'' مسٹر ویزلی نے تناؤ بھرے لہجے میں کہا۔

لیکن جنگل کے کنارے پہنچ کر انہیں رُکنا پڑا۔

وہاں ڈری اور سہمی ہوئی خلقت کی بہت بڑی بھیڑ موجود تھی۔ جادوگر اور جادوگرنیاں خوفزدہ نظروں سے ان کی طرف دیکھ رہی تھیں۔ جب انہوں نے مسٹر ویزلی کو جنگل میں سے نکل کر اپنی طرف بڑھتے ہوئے دیکھا تو ان میں کئی آگے بڑھ کر طرح طرح کے سوال پوچھنے لگے۔

''وہاں کیا ہو رہا ہے؟......تاریکی کا نشان کس نے بنایا ہے؟......آرتھر کیا وہ پکڑا گیا؟......کہیں یہ کام 'تم جانتے ہو کون؟' نے تو نہیں کیا......''

''ظاہر ہے کہ یہ اس کا کام نہیں تھا......'' مسٹر ویزلی نے بلند آواز میں آگاہ کرتے ہوئے کہا۔ ''ہم نہیں جانتے ہیں کہ یہ نشان کس نے تشکیل دیا ہے؟ ایسا لگتا ہے کہ وہ اس کام کے کرتے ہی نقاب اُڑان بھرنے میں کامیاب ہوگئے......معاف کیجئے...... مجھے اپنے خیمے میں جانا ہے۔''

وہ ہیری، رون اور ہرمائنی کو لے کر ہجوم کے بیچ میں سے بمشکل راستہ بناتے ہوئے خیمہ بستی تک آنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ وہاں پر گہرا سکون چھایا ہوا تھا۔ نقاب پوش جادوگروں کا دور دور تک نام ونشان دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ حالانکہ کئی جلے ہوئے خیموں میں سے اب بھی دھواں اُٹھ رہا تھا۔ جب وہ اپنے خیمے کے قریب پہنچے تو لڑکوں والے خیمے میں سے چارلی نے سر باہر کر دیکھا۔ شاید اس نے ان کے آنے کی آہٹیں سن لی تھیں۔

''ڈیڈی! کیا ہو رہا ہے؟ فریڈ، جارج اور جینی تو صحیح سلامت لوٹ آئے ہیں لیکن باقی لوگ......''

''باقی میرے ساتھ ہیں۔'' مسٹر ویزلی نے جھک کر خیمے کے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔ ہیری، رون اور ہرمائنی بھی ان کے پیچھے پیچھے اندر چلے آئے۔

بل باورچی خانے کی میز کے پاس بیٹھا تھا، اس کے ہاتھ سے کافی خون بہہ رہا تھا اور اس نے اس پر ایک چادر لپیٹ رکھی تھی۔ چارلی کی قمیض بری طرح پھٹی ہوئی تھی اور پرسی کی ناک لہولہان تھی۔ فریڈ، جارج اور جینی زخمی تو نہیں تھے لیکن دہشت کے صدمے میں

ضرور تھے۔

''آپ نے اسے پکڑ لیا ڈیڈی؟'' بل نے بے تابی سے پوچھا۔ ''اس آدمی کو جس نے تاریکی کا نشان بنایا تھا؟''

''نہیں!'' مسٹر ویزلی نے کہا۔ ''ہمیں وہاں پر بارٹی کراؤچ کی گھریلو خرس ونکی ملی، جس کے ہاتھ میں ہیری کی چھڑی تھی، لیکن ہمیں یہ پتہ نہیں چل پایا کہ نشان کس نے تشکیل دیا تھا؟''

''کیا؟'' بل حیرت سے چیخا۔ پرسی بھی یہ سن کر سناٹے میں آ گیا تھا۔

''ہیری کی چھڑی......؟'' فریڈ نے عجیب الجھے میں پوچھا۔

''مسٹر کراؤچ کی گھریلو خرس......؟'' پرسی نے دہشت بھری نظروں سے کہا۔

ہیری، رون اور ہرمائنی کی مدد سے مسٹر ویزلی نے سب کو بتایا کہ جنگل میں کیا ہوا تھا؟ پورا واقعہ سن کر پرسی طیش میں آ گیا۔

''مسٹر کراؤچ نے ایسی گھریلو خرس کو گھر سے نکال کر بالکل صحیح فیصلہ کیا ہے۔'' وہ بولا۔ ''انہوں نے اسے صاف بتا دیا تھا کہ وہ خیمے میں ہی رہے، اس کے باوجود وہ وہاں سے بھاگ کھڑی ہوئی...... پورے محکمے کے سامنے انہیں شرمندہ کر کے رکھ دیا۔ اگر محکمہ انضباطی وقابو جادوئی جاندار ونکی کو پوچھ گچھ کیلئے ساتھ لے جاتا تو مسٹر کراؤچ کی تو ناک ہی کٹ جاتی......''

''ونکی نے کچھ نہیں کیا...... وہ تو صرف غلط وقت پر غلط جگہ پر پہنچ گئی تھی۔'' ہرمائنی نے پرسی کو غصے سے ڈانٹتے ہوئے کہا۔ ہرمائنی کا غصہ دیکھ کر پرسی بھونچکا رہ گیا۔ ہرمائنی سے اس کی خوب چھنتی تھی۔ کم از کم باقی سب لوگوں کی بہ نسبت ان دونوں میں کافی مفاہمت تھی۔

''ہرمائنی!'' پرسی نے خود کو سنبھالتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا۔ ''مسٹر کراؤچ جیسے اونچے عہدیدار جو کہ محکمے کی معزز نشست سنبھالے ہوئے ہیں، ایسی گھریلو خرس کو برداشت نہیں کر سکتے جو پاگلوں کی طرح چھڑی اُٹھا کر ڈولتی پھرے......''

''وہ پاگلوں کی طرح ڈول نہیں رہی تھی۔'' ہرمائنی نے بے قابو ہوتے ہوئے کہا۔ ''اس نے بس چھڑی کو زمین سے اُٹھا لیا تھا۔''

''دیکھو! کیا کوئی یہ بتا سکتا ہے کہ وہ کھوپڑی جیسی چیز آخر تھی کیا؟'' رون نے الجھے ہوئے لہجے میں پوچھا۔ ''وہ کسی کا کوئی نقصان تو نہیں کر رہی تھی...... آخر اس میں اتنی خاص کیا بات ہے؟''

''رون! میں نے تمہیں بتایا تھا نا...... وہ کھوپڑی 'تم جانتے ہو کون؟' کی علامت ہے۔'' ہرمائنی نے اس کی طرف سر گھما کر کسی اور کے بولنے سے پہلے کہا۔ ''میں نے 'تاریک جادو عروج وزوال کی تاریخ' نامی کتاب میں اس کے بارے میں پڑھا ہے۔''

''اور یہ پچھلے تیرہ سال میں پہلے کبھی نہیں دکھائی دیا تھا۔'' مسٹر ویزلی نے دھیرے سے کہا۔ ''ظاہر ہے کہ اسے دیکھ کر لوگ بری طرح خوفزدہ ہو گئے...... انہیں ایسا لگا ہوا کہ جیسے 'تم جانتے ہو کون؟' دوبارہ لوٹ آیا ہے۔''

''میں سمجھ نہیں پایا ہوں۔'' رون نے بھنویں چڑھاتے ہوئے کہا۔ ''میرا مطلب ہے کہ...... وہ آسمان میں صرف ایک علامت ہی

تو ہے......''

''رون'تم جانتے ہوکون؟'اوراس کے وفادار چیلے بھی جب کسی کو مارتے تھے تو آسمان میں تاریکی کا نشان چھوڑ جاتے تھے۔''
مسٹر ویزلی نے بتایا۔''اس سے کتنی دہشت پھیلتی......اس کا تمہیں ذرا اندازہ نہیں ہوسکتا۔تم ابھی بہت چھوٹے ہو۔ذرا تصور کرو کہ گھر لوٹنے پر تمہیں اپنے گھر کے عین اوپر تاریکی کا نشان دکھائی دے اور تم یہ سمجھ جاؤ کہ تمہیں اندر کیا دکھائی دینے والا ہے......''مسٹر ویزلی کی آواز کانپ گئی۔''سب جادوگروں کا سب سے بدترین ڈر......سب سے برا ڈر......''

ایک پل کیلئے گہری خاموشی چھا گئی۔

پھر بل نے اپنے ہاتھ سے چادر ہٹا کر اپنا زخم دیکھا اور بولا''وہ نشان چاہے جس نے بھی بنایا ہو،آج رات کو تو اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوا۔مرگ خوروں نے جیسے ہی اسے دیکھا وہ گھبرا کر فوراً بھاگ نکلے۔ہم ان میں سے کسی کا بھی نقاب ہٹا کر اس کا چہرہ نہیں دیکھ پائے۔اس سے پہلے ہی وہ سب ثقاب اُڑان بھر چکے تھے۔ہم نے رابرٹس اوراس کے بیوی بچوں کو زمین پر گرنے سے پہلے ہی سنبھال لیا تھا۔اب ان کی یادداشت کا مکمل جائزہ لیا جارہا ہے اوراس میں سے وہ سب کچھ مٹا دیا جائے گا جو انہیں یاد نہیں رہنا چاہئے۔''

''مرگ خور......؟''ہیری نے کچھ نہ سمجھتے ہوئے پوچھا۔''یہ مرگ خور کیا ہوتے ہیں؟''

''تم جانتے ہوکون؟ کے وفادار اور پکے چیلے خود کو اسی علامتی نام سے پکارتے ہیں۔''بل نے کہا۔''مجھے لگتا ہے کہ آج رات ہم نے اس کے بچے کھچے چیلوں کو دیکھا تھا جو اژقبان جانے سے بچنے میں کامیاب ہوگئے تھے۔''

''ہم یہ ثابت نہیں کرسکتے ہیں کہ وہ واقعی مرگ خور تھے بل۔''مسٹر ویزلی نے مایوسی بھرے لہجے میں کہا۔''حالانکہ وہ شاید وہی ہوں گے......''

''ہاں مجھے یقین ہے کہ وہ نقاب پوش یقیناً مرگ خور ہی تھے۔''رون نے اچانک کہا۔''ڈیڈی!ہمیں جنگل میں ڈریکو ملفوائے ملا تھا اوراس نے ہمیں ایک طرح سے یہ اشارہ دیا تھا کہ اس کے ڈیڈی بھی انہی نقاب پوشوں میں سے ایک ہیں اور ہم سبھی جانتے ہیں کہ ملفوائے'تم جانتے ہوکون؟'کا پکا چمچہ تھا۔''

''لیکن والڈی مورٹ کے چیلے یہاں کرنا کیا چاہتے تھے؟''ہیری نے اپنی الجھن کو سلجھانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔لیکن اسی وقت سب کے منہ سے آہ نکل گئی۔جادوئی دنیا کے زیادہ تر جادوگر لوگوں کی طرح ویزلی گھرانا بھی والڈی مورٹ کا نام لینے سے گریز کرتا تھا۔ہیری نے جلدی سے'معاف کیجئے!'کہہ کر اپنا سوال دہرایا۔''تم جانتے ہوکون؟ کے وفادار چیلے آخر کیا ثابت کرنا چاہتے تھے جو وہ ماگلوؤں کو اس طرح ہوا میں اچھال کر تماشہ برپا کئے ہوئے تھے۔میرا مطلب ہے کہ اس سے انہیں کیا فائدہ ہوا؟''

''فائدہ؟''مسٹر ویزلی نے کھوکھلی ہنسی ہنستے ہوئے کہا۔''ہیری!اس میں انہیں مزہ آرہا تھا۔جب'تم جانے ہوکون؟'بے حد طاقتور تھا تو ماگلوؤں کی آدھی سے زیادہ ہلاکتیں تو محض دل بہلانے کیلئے ہی کی جاتی تھیں۔مجھے لگتا ہے کہ آج رات انہوں نے زیادہ

نشہ آور مشروب پی لئے ہوں گے اور وہ ہم لوگوں کو یہ یاد دلانے کی کوشش کر رہے ہوں گے کہ ان میں سے کتنے لوگ اب بھی آزاد گھوم پھر رہے ہیں۔ انہوں نے ایک بار پھر اپنا چھوٹا سا نمونہ پیش کیا ہے کہ وہ کبھی بھی از سر نو یکجا ہو سکتے ہیں۔''

''اگر وہ مرگ خور ہی تھے تو وہ تاریکی کے نشان کو دیکھتے ہی کیوں بھاگ نکلے؟ انہیں اسے دیکھ کر خوش ہونا چاہئے تھا۔'' رون نے پوچھا۔

''اپنے دماغ کا استعمال کرنا سیکھو رون!'' بل جھنجلا کر بولا۔ ''اگر وہ واقعی ہی مرگ خور تھے تو 'تم جانتے ہو کون؟' کے زوال کے بعد انہوں نے اژقبان سے باہر رہنے کیلئے بہت کوشش کی ہوگی۔ انہوں نے اس ضمن میں طرح طرح کے جھوٹ بولے ہوں گے کہ تاریکی کے شہنشاہ نے انہیں لوگوں کو مارنے اور ستانے کیلئے مجبور کر ڈالا تھا۔ میرا خیال ہے کہ کہ انہیں اس کی واپسی کے بارے میں جان کر باقی جادوگروں سے زیادہ دھڑکا لگا ہوگا۔ جب 'تم جانتے ہو کون؟' کی شیطانی قوتیں بھسم ہوگئی تھیں تو انہیں اپنا پلو چھڑاتے ہوئے صاف کہہ دیا تھا کہ ان کا اس کے ساتھ کسی قسم کا واسطہ نہیں ہے اور پھر وہ اپنی من چاہی زندگی کے مزے لوٹنے لگے...... مجھے نہیں لگتا کہ 'تم جانتے کون؟' ان کے رویئے کو کبھی معاف کر پائے گا۔''

''تو......جس نے بھی وہ شیطانی علامت بنائی تھی......وہ مرگ خوروں کے حوصلوں کو بڑھانا چاہتا تھا یا پھر......انہیں ڈرا کر بھگانا چاہتا تھا......'' ہرمائنی نے کہا۔

''ہرمائنی! اس بات کا تو صرف اندازہ ہی لگایا جا سکتا ہے۔'' مسٹر ویزلی نے سوچتے ہوئے کہا۔ ''لیکن میں تمہیں یہ بتا دوں...... صرف مرگ خوروں کو ہی تاریکی کا نشان تشکیل دینے کا ہنر آتا ہے......جس نے بھی اسے آسمان پر چڑھایا ہوگا......وہ یقیناً پہلے مرگ خور رہا ہوگا۔ بھلے ہی اب وہ مرگ خور نہ ہو......سنو اب کافی رات ہو چکی ہے۔ اگر تمہاری ممی کو ان حادثات کی خبر ہوگئی ہوئی تو وہ بے حد پریشان ہو جائیں گی۔ ہم کچھ گھنٹے سو لیتے ہیں پھر ہم یہاں سے باہر نکلنے کیلئے صبح جلدی ہی گھر یری کنجی پکڑ لیں گے۔''

ہیری دوبارہ اپنے بستر پر لیٹ گیا۔ اس کا سر چکرا رہا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ اسے تھکن سے چور ہونا چاہئے تھا۔ رات کے تین بج رہے تھے لیکن وہ پوری طرح جاگا اور الجھا ہوا تھا۔ تین دن پہلے......حالانکہ اب یہ بات بہت پرانی لگ رہی تھی۔ وہ اپنے ماتھے کے نشان میں ہونے والے درد کی وجہ سے جاگ گیا تھا اور آج رات کو تیرہ سالوں میں پہلی بار لارڈ والڈی مورٹ کا خاص نشان آسمان پر دکھائی دیا تھا۔ اس سب باتوں کا کیا آخر کیا مطلب تھا؟

اس نے اپنے اس خط کے بارے میں سوچا جو اس نے پرائیویٹ ڈرائیو سے آنے سے قبل سیریس بلیک کو لکھا تھا۔ کیا وہ سیریس بلیک کو مل چکا ہوگا؟ وہ جواب کب دے گا؟ ہیری نے لیٹ کر چھت کی طرف دیکھا لیکن اب جادوئی بہاری ڈنڈے پر اُڑان کا کوئی تخیل اسے سلانے کیلئے موجود نہیں تھا۔ خیمے میں چارلی کے خراٹوں کا شور کافی دور تک گونجتا رہا۔ اس کے بعد ہیری کی آنکھ لگ گئی......

☆☆☆☆

دسواں باب

# جادوئی محکمے میں ہنگامہ خیزی

وہ صرف کچھ ہی گھنٹے سو پائے تھے کہ مسٹر ویزلی نے انہیں دوبارہ جگا دیا۔ جب وہ سب کپڑے پہن کر باہر نکلے تو مسٹر ویزلی نے چھڑی سے خیموں کو سمیٹ کر اپنے بستے میں ڈال لیا۔ وہ فٹافٹ خیمہ بستی سے نکل کر پتھریلے دروازے کی طرف روانہ ہوگئے۔ راستے میں انہوں نے مسٹر رابرٹس کو ان کی جھونپڑی کے پاس کھڑے دیکھا۔ ان کے چہرے پر عجیب، گم صم اور ہونقوں والے جذبات کی جھلک نمایاں تھی۔ انہوں نے مسٹر ویزلی کو 'کرسمس کی خوشیاں مبارک ہو' کہہ کر ہاتھ ہلایا حالانکہ کرسمس تو ابھی بہت دور تھی۔

''وہ ٹھیک ہوجائیں گے۔'' مسٹر ویزلی نے سنسان ویرانے میں چڑھائی چڑھتے ہوئے کہا۔ ''جب کسی کی یادداشت مٹائی جاتی ہے تو کبھی کبھار اس کا ذہنی توازن کچھ عرصے کیلئے بگڑ جاتا ہے...... اور مسٹر رابرٹس کے دماغ سے بڑا بھیانک اور سنگین حادثہ مٹایا گیا ہے......''

جب وہ اس جگہ کے پاس پہنچے جہاں گھریری کنجیاں رکھی تھیں تو انہیں بے ہنگم شور سنائی دیا۔ انہوں نے دیکھا کہ بڑی تعداد میں جادوگر اور جادوگرنیاں گھریری کنجیوں کے چوکیدار باسل کو گھیرے کھڑی تھیں۔ سب لوگ جلدی سے جلدی منحوس خیمہ بستی سے دور جانا چاہتے تھے۔ مسٹر ویزلی نے عجلت میں باسل سے بات کی اور پھر وہ قطار میں کھڑے ہوگئے۔ سورج کے طلوع ہونے سے پہلے ہی انہیں سٹوٹش ہیڈ پہاڑی تک جانے کیلئے ربڑ کا ایک پرانا ٹائر مل گیا۔ صبح کے لطیف اجالے میں وہ 'اوٹری سینٹ کیچ پال چرچ' سے ہوتے ہوئے گھر کی طرف چلنے لگے۔ ان کے درمیان زیادہ گفتگو نہیں ہوئی کیونکہ وہ بہت تھکے ہوئے تھے اور اس وقت انہیں بات چیت سے زیادہ صبح کے ناشتے کی فکر لاحق تھی۔ جب وہ اس گلی کے موڑ پر مڑے اور 'ویزلی بھٹ' آنکھوں کے سامنے نظر آنے لگا تو گلی میں کسی کے چلا کر بولنے کی آواز سنائی دی۔

''اوہ شکر ہے...... خدایا شکر ہے......''

مسز ویزلی جو اپنے باغیچے میں کھڑیں ان کے انتظار میں ہلکان ہوئے جارہی تھیں۔ بھاگتی ہوئی ان کے پاس پہنچیں اور انہوں نے ابھی تک بیڈروم والی چپلیں پہنی ہوئی تھیں۔ ان کا چہرہ زرد ہورہا تھا اور وہ سخت کرب میں مبتلا دکھائی دے رہی تھیں۔ ان کے

ہاتھوں میں روزنامہ ُجادوگر، کا تازہ اخبار دبا ہوا تھا۔

’’اوہ آرتھر...... مجھے بہت...... بہت پریشانی ہو رہی تھی......‘‘

وہ مسٹر ویزلی کے بازوؤں میں جھول گئیں۔ روزنامہ جادوگران کے ہاتھوں سے نکل کر زمین پر جا گرا۔ مسٹر ویزلی نے انہیں سنبھالا اور تسلی دینے کی کوشش کی۔ ہیری کی نظریں گھومتی ہوئی اخبار کی شہ سرخی پر جا پہنچیں۔ ُکیوڈچ ورلڈ کپ میں دہشت کا راج!، نیچے ایک بڑی درختوں کے اوپر منڈلاتے ہوئے تاریکی کے نشان کی بلیک اینڈ وائٹ تصویر تھی۔

’’تم سب خیریت سے ہو۔‘‘ مسز ویزلی نے خود کو سنبھالتے ہوئے مسٹر ویزلی سے ہٹ گئیں اور پھر دوسروں کی طرف اپنی سرخ آنکھوں سے دیکھا۔ ’’تم سب زندہ ہو...... اوہ میرے بچو!......‘‘ سب کو یہ دیکھ کر حیرانی ہوئی کہ انہوں نے فریڈ اور جارج کو پکڑ کر اتنے زور سے گلے لگایا کہ ان کے سر آپس میں ٹکرانے لگے۔

’’اوہ ممی!...... آپ تو ہمارا گلا ہی دبا رہی ہیں۔‘‘

’’جب تم لوگ گئے تھے تو میں تم پر چیخی چلائی تھی۔‘‘ مسز ویزلی نے سسکیاں لیتے ہوئے کہا۔ ’’میں اسی بارے میں سوچ رہی تھی، اگر تم جانتے ہو کون؟، تمہاری جان لے لیتا اور میں نے تم سے آخری بات یہی کہی ہوتی تمہیں او ڈبلیو ایل میں اچھے نمبر نہیں ملے ہیں؟...... اوہ فریڈ...... جارج......!‘‘

’’خود کو سنبھالو ماؤلی...... ہم سب بالکل خیریت سے ہیں!‘‘ مسٹر ویزلی نے انہیں تسلی دیتے ہوئے کہا۔ انہوں نے جڑواں بھائیوں کو ان کی بانہوں کے حصار سے الگ کیا اور اپنی بیوی کو سہارا دیتے ہوئے گھر کی طرف بڑھے۔ انہوں نے گردن گھما کر دھیمی آواز میں کہا۔ ’’بل! اخبار اُٹھا لو، میں اس میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ اس میں کیا لکھا گیا ہے؟‘‘

جب وہ سب چھوٹے سے باورچی خانے میں بیٹھ گئے اور ہرمائنی نے مسز ویزلی کیلئے گرم گرم چائے بنانے لگی تو مسٹر ویزلی نے زور دے کر کہا کہ چائے میں تھوڑی سی پرانی شکر اور کڑوی ادرک کا ٹکڑا ضرور ملا لینا۔ بل نے اپنے ڈیڈی کی طرف اخبار بڑھایا۔ مسٹر ویزلی اپنی عینک درست کرتے ہوئے اخبار کی شہ سرخی کے نیچے والی خبر پڑھنے لگے۔ پرسی بھی ان کے عقب میں کھڑا پورے دھیان سے اخبار پڑھ رہا تھا۔

’’میں جانتا تھا......‘‘ مسٹر ویزلی نے بھاری آواز میں کہا۔ ’’محکمے کی مجرمانہ غفلت...... اصل مجرم فرار ہے...... حفاظت کا ناقص انتظام...... شیطانی جادوگروں کا حملہ...... ملک بھر کیلئے شرمناک حادثہ...... اسے کس نے لکھا ہے؟...... اوہ...... ظاہر ہے...... ُریٹا سٹیکر، ...... اس سے ایسی ہی توقع ہی رکھنا چاہئے۔‘‘

’’یہ عورت تو محکمہ جادو کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑ گئی ہے۔‘‘ پرسی نے غصے سے کہا۔ ’’پچھلے ہفتے ہی وہ کہہ رہی تھی کہ ہم کڑاہیوں کے تلوں کی موٹائی کے بارے میں بحث کر کے محض اپنا وقت برباد کر رہے ہیں، جبکہ ہمیں انسانی خون پینے والی چمگادڑوں کے صفایا سے

متعلق منصوبہ بندی کرنی چاہئے۔ حالانکہ خاص طور غیر جادوگر بہ حصّہ انسان کے تجزیاتی رہنمائی رویوں نامی قانون کی کتاب کے بارہویں پیرہ گراف میں بالکل واضح لکھا ہوا ہے کہ......''

''پرسی! ہم پر ترس کھاؤ......'' بل نے جمائی لیتے ہوئے کہا۔'' براہ کرم اپنا منہ بند رکھو۔''

''اس میں تو میرا بھی ذکر ہے۔'' مسٹر ویزلی نے چونکتے ہوئے کہا۔ عینک کے عدسوں کے پیچھے ان کی آنکھیں اور بھی بڑی ہو گئیں۔ وہ روزنامہ 'جادوگر' کے نچلے حصے میں موجود ایک خبر کو پڑھ رہے تھے۔

''کہاں؟'' مسز ویزلی کڑوی ادرک ملی چائے کی چسکیاں لیتے ہوئے بولیں۔'' اگر میں نے تمہارا نام دیکھا ہوتا تو میں یہ جان چکی ہوتی کہ تم زندہ ہو......''

''میرا نام تو نہیں دیا ہے۔'' مسٹر ویزلی نے کہا۔'' سنو!''

دہشت میں کانپتے ہوئے جادوگر اور جادوگرنیاں جنگل کے کنارے پر سانسیں روک کر کھڑے تھے اور محکمے کے کسی ذمہ دارانہ اعلان کے بے چینی سے منتظر تھے تو انہیں مایوسی کے سوا کچھ نہ سننے کو ملا۔ محکمے کا ایک ملازم جادوگر، تاریکی کے نشان کے نمودار ہونے کے ٹھیک پندرہ منٹ بعد جنگل سے باہر آیا اور اس نے یہ دکھاوا کیا کہ اس حادثے میں نہ تو کوئی زخمی ہوا اور نہ ہی پکڑا گیا۔ اس نے اس کے علاوہ اور کسی طرح کی معلومات فراہم کرنے سے یکسر انکار کیا۔ اس طرح کی افواہیں اب زوروں پر ہیں کہ ایک گھنٹے کے اندر اندر جنگل میں سے کئی لاشیں پراسرار طریقے سے ہٹائی گئی ہیں۔ ہمیں اب یہ دیکھنا ہے کہ اس سرکاری ملازم کا دعویٰ ان افواہوں کے خاتمے میں کتنا کامیاب ٹھہرے گا......

''اوہ!'' مسٹر ویزلی کے منہ سے اچانک نکلا۔ انہوں نے اخبار پرسی کو تھما دی اور جلدی سے اُٹھ کھڑے ہوئے۔

''جب کوئی زخمی نہیں ہوا تھا تو میں اور کیا کہتا۔ اس طرح کی افواہیں ہر طرف پھیلی ہوئی ہیں کہ ایک گھنٹے بعد جنگل میں سے کئی لاشیں ہٹائی گئیں......اخبار میں یہ سب کچھ چھپنے کے بعد تو یقینی طور پر لوگ انہیں سچ ہی سمجھنے لگیں گے اور......'' انہوں نے ایک گہرا سانس بھرتے ہوئے کہا۔ ان کے چہرے پر تناؤ کی شکنیں مزید گہری ہو گئی تھیں۔'' ماؤلی! مجھے دفتر جانا ہوگا......ہمیں اس معاملے کو سنبھالنا ہی پڑے گا۔''

''میں بھی آپ کے ساتھ چلتا ہوں ڈیڈی!'' پرسی نے ان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔'' مسٹر کراؤچ کو مدد کی ضرورت ہوگی اور میں کڑاہیوں کے متعلق تیار کی گئی اپنی رپورٹ انہیں خود دینا چاہتا ہوں۔''

اگلے ہی لمحے پرسی تیز تیز قدم اُٹھاتا ہوا باورچی خانے سے باہر نکل گیا۔ مسٹر ویزلی پریشانی کے عالم میں پرسی کا چہرہ دیکھتے ہی رہ گئے تھے۔

''آرتھر!......'' مسز ویزلی نے بے چینی سے کہا۔''آرتھر! تم رخصت پر ہو۔ اس حادثے کا تمہارے شعبے سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔ یقینی طور پر وہ لوگ تمہاری مدد کے بغیر ہی اس سارے معاملے کو سنبھال سکتے ہیں۔''

''مجھے جانا ہی پڑے گا ماؤلی!'' مسٹر ویزلی نے سمجھانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔''میری وجہ سے مسئلہ اور بگڑ گیا ہے۔ میں کپڑے بدل کر دفتر جانے کی تیاری کرتا ہوں۔''

''مسز ویزلی!'' ہیری اچانک خود کو سوال پوچھنے سے نہیں روک پایا۔''کیا ہیڈوگ میرے لئے کوئی خط لائی تھی......؟''

''ہیڈوگ؟'' مسز ویزلی نے بے دھیانی سے کہا۔''نہیں......نہیں! وہ کوئی خط نہیں لائی۔''

رون اور ہرمائنی نے ہیری کو تعجب سے دیکھا۔ ان دونوں کی سوالیہ نظروں کو دیکھتے ہوئے ہیری نے جلدی سے کہا۔''رون! اگر میں اپنا سامان تمہارے کمرے میں رکھ دوں تو تمہیں کوئی اعتراض تو نہیں ہوگا؟''

''نہیں! مجھے بھی تو اپنا سامان رکھنا ہے۔'' رون نے فوراً کہا۔''اور ہرمائنی تم نے......؟''

''ہاں!'' ہرمائنی نے جلدی سے کہا اور وہ تینوں باورچی خانے سے نکل کر سیڑھیاں چڑھنے لگے۔ جیسے ہی وہ رون کے کمرے میں پہنچے تو رون نے جلدی سے دروازہ بند کر دیا۔

''ہیری! کیا بات ہے؟......خیریت تو ہے......'' رون نے پریشان ہو کر پوچھا۔

''میں نے تم لوگوں کو ایک بات نہیں بتائی تھی......'' ہیری نے رازدارانہ انداز میں کہا۔''پچھلے پیر والے دن کی صبح میرے ماتھے کے نشان میں اتنی زیادہ درد ہوئی تھی کہ میں گہری نیند سے جاگ گیا تھا......''

ہیری اور ہرمائنی کے چہروں پر پھیلنے والے جذبات کی کیفیت بالکل ویسی ہی تھی جیسی ہیری نے اس رات پرائیویٹ ڈرائیو کے بیڈروم میں تصور کی آنکھ سے سوچی تھی۔ ہرمائنی فوراً اسے مختلف تجویزیں دینے لگی۔ اس نے کئی پڑھی ہوئی کتابوں کے حوالوں کا ذکر کیا اور ڈمبل ڈور سے لے کر ہوگورٹس کی نرس میڈم پامفری تک کئی لوگوں سے مشورہ لینے کی بات کہہ ڈالی۔

''لیکن......وہ وہاں نہیں تھا......ہے نا؟'' رون نے خوف وحیرت کے ملے جلے جذبات میں کہا۔''تم جانتے ہو کون؟'......میرا مطلب ہے کہ......پچھلی مرتبہ جب تمہارے نشان میں درد ہوا تھا تو وہ ہوگورٹس میں ہی تھا......ہے نا؟''

''مجھے یقین ہے کہ وہ پرائیویٹ ڈرائیو میں نہیں تھا!'' ہیری نے دوٹوک انداز میں کہا۔''لیکن میں اس کے بارے میں ایک خواب دیکھ رہا تھا......اس کے اور پیٹر یعنی وارم ٹیل کے بارے میں...... مجھے اب پورا خواب تو یاد نہیں ہے لیکن وہ کسی کو ہلاک کرنے کی منصوبہ بندی کر رہے تھے؟''

ایک پل کیلئے تو وہ یہ کہنے ہی والا تھا کہ 'مجھے' مارنے کی منصوبہ بندی کر رہے تھے مگر اس نے خود کو روک لیا۔ ہرمائنی پہلی ہی اتنی خوفزدہ دکھائی دے رہی تھی کہ وہ اسے زیادہ دہشت زدہ نہیں کرنا چاہتا تھا۔

''یہ صرف خواب تو ہی تھا۔'' رون نے حوصلہ بڑھاتے ہوئے کہا۔ ''صرف ایک برا خواب۔''

''ہاں!......کیا سچ مچ وہ صرف برا خواب ہی تھا؟'' ہیری یہ کہتے ہوئے کھڑکی کے باہر چمکتے ہوئے آسمان کی طرف دیکھنے کیلئے مڑ گیا۔ ''یہ عجیب بات ہے...... ہے نا......میرے نشان میں درد اُٹھتا ہے اور اس کے صرف تین دن بعد ہی مرگ خور......ورلڈ کپ کے بعد ہنگامہ کھڑا کر دیتے ہیں......اور پھر والڈی مورٹ کی خاص علامت آسمان میں دکھائی دیتی ہے......''

''اُس کا نا......نام مت لو ہیری!'' رون اپنے دانت کٹکٹاتا ہوا بولا۔

''اور یاد ہے کہ پروفیسر ٹراؤلینی نے کیا کہا تھا؟'' ہیری نے رون کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔ ''گزشتہ سال کے آخر میں......؟''

ہرمائنی کا سارا خوف اچانک مٹ گیا اور وہ ہنسنے لگی۔

''اوہ ہیری! وہ بڑی دھوکے باز عورت ہے۔ تم اس کی کہی کسی بات پر توجہ مت دینا۔''

''تم وہاں نہیں تھی ہرمائنی!'' ہیری نے کہا۔ ''تم نے ان کی آواز نہیں سنی تھی، وہ سچی والی پیشین گوئی تھی......میں تمہیں بتا دوں، وہ گہری نیند میں چلی گئی تھیں......اصلی نیند میں......اور انہوں نے کہا تھا کہ......عظیم شیطان جادوگر کا دوبارہ ظہور ہوگا......وہ پہلے سے زیادہ مضبوط اور طاقتور بن جائے گا......اور ایسا اس لئے ہوگا کیونکہ اس کا خدمت گزار اس کے پاس لوٹ کر جائے گا......اور اسی رات وارمٹیل بچ کر بھاگ نکلا تھا......''

کچھ لمحوں تک گہری خاموشی چھائی رہی۔ رون لاشعوری طور پر بستر کی میلی موٹی چادر کے کونے میں پھٹے ہوئے چھید میں انگلی ڈال کر اسے گھماتا رہا۔

''ہیری! تم یہ کیوں پوچھ رہے تھے کہ ہیڈوگ آئی ہے یا نہیں؟'' ہرمائنی نے پوچھا۔ ''کیا تمہیں کسی کے خط کا انتظار ہے؟''

''میں نے اپنے ماتھے کے نشان کی دُکھن کے بارے میں سیریس کو بتایا تھا۔'' ہیری نے اپنے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔ ''میں اسی کے جواب کا انتظار کر رہا ہوں......''

''یہ تم نے بہت اچھا کیا۔'' رون نے کہا اور اس کا چہرہ کھل اُٹھا۔ ''سیریس کو یقیناً پتہ ہوگا کہ تمہیں کیا کرنا چاہئے؟''

''مجھے امید تھی کہ اس کا جواب جلد ہی مل جائے گا۔'' ہیری نے پریشانی سے کہا۔

''لیکن ہم یہ تو نہیں جانتے ہیں کہ سیریس اس وقت کہاں ہے؟ ...... ہو سکتا ہے کہ وہ افریقہ میں ہو یا اس سے بھی زیادہ کہیں دور......؟'' ہرمائنی نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔ ''ہیڈوگ اتنا طویل سفر کچھ دنوں میں کیسے طے کر سکتی ہے؟''

''ہاں! میں یہ جانتا ہوں۔'' ہیری نے کہا لیکن اس کا دل ڈوبا جا رہا تھا جب اس نے کھڑکی سے آسمان کی طرف دیکھا جہاں ہیڈوگ کا دور دور تک کوئی نام و نشان نہیں تھا۔

''ہیری...... چلو چل کر باغیچے میں کیوڈچ کھیلتے ہیں۔'' رون نے اچانک نئی بات کہہ دی۔''چلو...... تین تین کی جوڑیاں بنا لیتے ہیں، بیل چارلی اور فریڈ......اور میں، تم اور جینی...... وہ یقیناً کھیلنا پسند کرے گی۔ تم چھلاوے کے جھانسے کی مشق کر سکتے ہو۔''

''رون!'' ہرمائنی نے اسے جھڑکتے ہوئے کہا۔ جیسے اس کی تجویز قابل عمل نہیں تھی۔''ہیری ابھی کیوڈچ نہیں کھیلنا چاہتا ہوگا...... وہ پریشان اور تھکا ہوا ہے......ہم سب کو تو چل کر اپنے اپنے بستر پر آرام کرنے کی ضرورت ہے۔''

''ہاں میں کیوڈچ کھیلنا چاہتا ہوں۔'' ہیری نے اچانک جوشیلے انداز میں کہا۔''ذرا ٹھہرو! میں اپنا فائر بولٹ لے کر آتا ہوں۔''

ہرمائنی کچھ بڑبڑاتے ہوئے باہر نکل گئی۔ ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے وہ کہہ رہی ہو۔'لڑکے کبھی نہیں سدھر سکتے۔'

☆☆☆☆

اگلے ہفتے تک مسٹر ویزلی اور پرسی گھر میں زیادہ نہیں دکھائی دیئے۔ وہ دونوں ہر صبح گھرانے کے دوسرے افراد سے جلدی بیدار ہوتے اور بغیر ناشتہ کیئے ہی دفتر چلے جاتے۔ رات کو عموماً ان کی واپسی ڈنر کے کئی گھنٹوں بعد ہی ہوتی تھی۔

''محکمے میں بڑی افراتفری مچی ہوئی ہے۔'' پرسی نے انہیں بتایا۔ یہ اتوار کی شام کی بات تھی، اگلے ہی دن پیر کو انہیں پڑھائی کیلئے ہوگورٹس سکول جانا تھا۔ چھٹیاں ختم ہو چکی تھیں۔ پرسی نے کہا۔''پورا ہفتہ مجھے آگ بجھانا پڑی۔ لوگ لگاتار غل غپاڑے بھیج رہے تھے۔ ظاہر ہے کہ اگر غل غپاڑے کو فوراً نہ کھولا جائے تو وہ دھماکے کے ساتھ پھٹ جاتا ہے، میرے پورے ڈیسک پر جلنے کے نشان پڑ چکے ہیں اور میرا سب سے عمدہ قلم بھی جل کر راکھ بن گیا ہے۔''

''لوگ غل غپاڑے کیوں بھیج رہے ہیں؟'' جینی نے معصومیت سے پوچھا۔ جو لیونگ روم کے آتشدان کے سامنے بچھی دری پر بیٹھ کر ایک ہزار جادوئی جڑی بوٹیاں اور کھمبی نامی کتاب کے پھٹے ہوئے ورقوں پر 'سپلو ٹیپ' چپکا رہی تھی۔

''لوگ ورلڈ کپ کے حفاظتی انتظامات پر تنقید کر رہے ہیں اور شکایتی خطوط غل غپاڑے کی شکل میں محکمے کو بھیج رہے ہیں۔'' پرسی نے بتایا۔''وہ خیمہ بستی میں ہونے والے نقصان کا معاوضہ طلب کر رہے ہیں۔ 'مینڈنگز فلی چر' نے بارہ بیڈروم والے خیمے اور قیمتی باتھ ٹب کا دعویٰ کیا ہے لیکن میں اس کی حقیقت جانتا ہوں۔ مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ وہ بانسوں پر پرانے چوغے لٹکا کر ان کے نیچے سوتا تھا۔''

مسز ویزلی نے کونے میں لگی دیوار والی گھڑی کی طرف دیکھا۔ ہیری کو یہ گھڑی بہت پسند تھی۔ وقت جاننے کیلئے تو یہ مکمل طور پر بیکار تھی۔ لیکن یہ باقی معلومات بہت عمدہ انداز میں دیتی تھی۔ اس میں نو سنہری کانٹے لگے تھے اور ہر کانٹے پر ویزلی گھرانے کے افراد کے نام درج تھے۔ اس گھڑی میں کسی قسم کا کوئی ہندسہ موجود نہیں تھا۔ ان کے بجائے وہاں پر یہ الفاظ درج تھے کہ ویزلی گھرانے کا کونسا فرد کہاں ہو سکتا ہے۔ گھر، سکول، دفتر کے علاوہ وہاں پر لاپتہ، ہسپتال، جیل بھی لکھے ہوئے تھے۔ اس دلچسپ گھڑی میں جہاں بارہ بجے کی سوئی ہوتی ہے۔ وہاں پر ایک کانٹا دکھائی دے رہا تھا اور اس کی نوک کے سامنے 'خطرہ' کا لفظ چمک رہا تھا۔

آٹھ کانٹے گھر والے لفظ کے سامنے موجود تھے، جبکہ مسٹر ویزلی کے نام والا کانٹا جو کہ دوسرے کانٹوں سے زیادہ لمبا تھا۔ اس وقت دفتر کے لفظ پر دکھائی دے رہا تھا۔ مسز ویزلی نے گھڑی کو دیکھ کر آہ بھری۔

''تم جانتے ہو کون؟' کی شیطانی قوتیں جانے کے بعد پہلی بار تمہارے ڈیڈی کو چھٹیوں میں بھی دفتر جانا پڑ رہا ہے۔ وہ بہت کام کر رہے ہیں۔ اگر وہ جلدی ہی گھر نہیں لوٹے تو ان کا کھانا ٹھنڈا ہو جائے گا۔''

''ڈیڈی خود سے ہونے والی غلطی کا ازالہ کر رہے ہیں۔'' پرسی نے کہا۔ ''سچ کہوں تو انہوں نے متنازعہ بیان دے کر بڑی ناسمجھی کا کام کیا تھا۔ انہیں پہلے اپنے شعبے کے سربراہ سے اس کیلئے خصوصی اجازت لینا چاہئے تھی......''

''اس گھٹیا عورت سٹیکر کی من گھڑت خبروں کیلئے اپنے ڈیڈی کو موردالزام مت ٹھہراؤ...... سمجھے!'' مسز ویزلی بھڑکتے ہوئے غرائیں۔

''اگر ڈیڈی کچھ نہیں کہتے تو سٹیکر یہ لکھ دیتی کہ محکمے کے ملازمین نے جائے حادثہ پر کوئی معقول اور موزوں کارروائی نہیں کی تو یہ اور بھی زیادہ شرمناک بات ہوتی۔'' بل نے کہا جو رون کے ساتھ شطرنج کھیل رہا تھا۔ ''ریٹا سٹیکر کبھی کسی کی تعریف نہیں کرتی ہے۔ اس نے ایک بار گرنگوٹس کی تجوری توڑنے والوں کی گرفتاری پر ہمارے بینک کے ملازمین کا انٹرویو لیا اور میرے بارے میں 'لمبے بالوں والا وحشی' لکھا تھا۔''

''دیکھو بیٹے! تمہارے بال تھوڑے زیادہ لمبے تو ہیں۔'' مسز ویزلی نے دھیمی آواز میں کہا۔ ''اگر تم کہو تو میں انہیں تراش کر چھوٹا کر دیتی ہوں......''

''نہیں ممی!......''

بارش شروع ہو گئی تھی اور اس کی سنسناتی ہوئی بوچھاڑ کھڑکی سے ٹکرا کر لیونگ روم کے اندر آنے لگی۔ ہرمائنی جادوئی کلمات کی کتاب کے چوتھے باب میں ڈوبی ہوئی تھی جو مسز ویزلی اس کے، ہیری اور رون کیلئے جادوئی بازار سے خرید کر لائی تھیں۔ چارلی اپنی فائر پروف ٹوپی کی مرمت کرنے میں مصروف تھا اور ہیری اپنے فائر بولٹ کے دستے پر پالش کر رہا تھا۔ ہرمائنی نے اس کی تیرہویں سالگرہ پر اسے جو بہاری ڈنڈے کی حفاظتی صندوقچہ دیا تھا۔ وہ اس کے پیروں کے پاس کھلا پڑا تھا۔ فریڈ اور جارج دور ایک کونے میں بیٹھ کر خاص بات چیت کر رہے تھے۔ ان کے پنکھ والے قلم ان کے ہاتھوں میں دبے ہوئے تھے اور وہ ایک چرمئی کاغذ پر سر جوڑے جھکے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ وہ سرگوشیوں میں کچھ کہہ رہے تھے۔

''تم دونوں وہاں کیا کر رہے ہو؟'' مسز ویزلی نے ان دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے تیکھی آواز میں پوچھا۔

''سکول کا کام...... ممی!'' فریڈ نے جلدی سے کہا۔

''بیوقوفی کی باتیں مت کرو۔ تمہاری چھٹیاں ابھی ختم نہیں ہوئی ہیں۔'' مسز ویزلی بولیں۔

''ہاں! ہم نے اسے کافی دیر تک چھوڑ دیا تھا۔'' جارج نے کہا۔

''کہیں تم لوگ نیا آرڈر فارم تیار تو نہیں کر رہے؟'' مسز ویزلی نے اپنی تیوریاں چڑھاتے ہوئے پوچھا۔ ''کہیں پھر سے خطرناک شرارتی مصنوعات کا دھندا شروع کرنے کے بارے میں تو نہیں سوچ رہے ہو؟''

فریڈ نے اپنے چہرے پر درد بھرے جذبات لاتے ہوئے مسز ویزلی کی طرف دیکھا۔

''ممی! اگر کل ہوگورٹس ایکسپریس میں کوئی خطرناک حادثہ ہو جائے، میں اور جارج اس میں مارے جائیں......تو آپ کو یہ سوچ کر کیسا لگے گا کہ آپ نے جانے سے پہلے ہم پر کتنا بڑا الزام لگایا تھا؟''

یہ سن کر سب لوگ ہنس پڑے اور مسز ویزلی بھی......

''لو تمہارے ڈیڈی آ گئے ہیں۔'' انہوں نے اچانک گھڑی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

مسٹر ویزلی والا کانٹا اب دفتر سے گھوم کر سفر والے لفظ پر پہنچ گیا تھا۔ ایک لمحے کے بعد ہی وہ باقی سب کانٹوں کے ساتھ گھر والے لفظ پر آ کر رُک گیا۔ باورچی خانے میں مسٹر ویزلی کی آواز سنائی دی۔

''آ رہی ہوں آرتھر......'' مسز ویزلی نے جلدی سے کمرے کے باہر نکلتے ہوئے کہا۔

تھوڑی دیر بعد مسٹر ویزلی گرم لیونگ روم میں داخل ہوئے۔ ان کے ہاتھوں میں کھانے کی طشتری پکڑی ہوئی تھی اور ان کا چہرہ بے حد ستا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ بارش میں ان کے بال بھیگ گئے تھے۔

''حالات ہاتھوں سے نکلتے ہوئے محسوس ہو رہے ہیں۔'' انہوں نے مسز ویزلی کو بتایا۔ وہ آتشدان کے قریب والی کرسی پر بیٹھ چکے تھے اور اپنی طشتری میں پڑے بند گوبھی کے ٹکڑوں کو اُٹھا کر انگلیوں میں گھما گھما کر واپس پلیٹ میں پھینک رہے تھے۔ ''ریٹا سٹیکر نے پورا ہفتہ محکمے کے اندرونی شعبوں کا بغور جائزہ لیتے ہوئے چھان بین کی ہے اور محکمے میں ہونے والی گڑبڑ پر کڑی نظر رکھی ہے۔ اسے یہ بات معلوم ہو چکی ہے کہ 'برتھا جورکنس' لاپتہ ہے۔ اس لئے یہ خبر کل کے اخبار روزنامہ 'جادوگر' میں شہ سرخی کے طور پر چھپ جائے گی۔ میں نے بیگ مین سے بہتیرا کہا تھا کہ وہ کسی کو اس کی تلاش میں روانہ کر دے......''

''مسٹر کراؤچ تو یہ بات پچھلے کئی ہفتوں سے کہہ رہے ہیں۔'' پرسی نے جلدی سے کہا۔

''کراؤچ بہت خوش نصیب ہے۔'' مسٹر ویزلی نے چڑتے ہوئے کہا۔ ''ریٹا کو ابھی تک ونکی کے بارے میں کچھ پتہ نہیں چلا۔ یہ ہفتے بھر کی سب سے دھماکے دار خبر ہو گی۔ جب ریٹا سٹیکر، کراؤچ کی گھریلو خرس ونکی کو وہ چھڑی پکڑے ہوئے دکھائے گی جس سے تاریکی کا نشان نمودار کیا گیا تھا......''

''لیکن ہم سب اسی نتیجے پر پہنچے ہیں کہ وہ گھریلو خرس حالانکہ غیر ذمے دار تھی لیکن اس نے وہ شیطانی علامت نہیں بنائی تھی......'' پرسی نے ہیجان انگیز لہجے میں کہا۔

''میرے خیال میں تو مسٹر کراؤچ کی قسمت بہت اچھی تھی۔'' ہرمائنی نے غصے سے بیچ میں کودتے ہوئے کہا۔''روزنامہ جادوگر میں کسی کو بھی یہ پتہ نہیں چلا کہ وہ اپنی گھریلو خرس سے کتنا گھٹیا سلوک کرتے ہیں۔''

''دیکھو ہرمائنی!'' پرسی نے تیزی سے کہا۔''مسٹر کراؤچ جیسے اونچے عہدیدار اپنے ملازمین سے ہر حکم ماننے کی توقع رکھتے ہیں نا کہ حکم عدولی کی......''

''ملازم نہیں......غلام کہو پرسی!'' ہرمائنی نے اونچی آواز میں کہا۔''کیونکہ وہ ونکی کو تنخواہ تک تو دیتے نہیں تھے۔''

''میرا خیال ہے کہ تم لوگ اب جاؤ۔'' مسز ویزلی نے اس فضول بحث کو ختم کرتے ہوئے کہا۔''اپنے اپنے کمروں میں جا کر اپنا سامان دیکھو اور اسے ٹھیک طرح سے سمیٹ کر صندوق میں رکھو۔ کوئی چیز باہر نہیں رہنا چاہئے۔ یہاں کوئی نہ رُکے......سب لوگ اوپر جاؤ......جلدی!''

ہیری نے جلدی جلدی اپنا بھاری ڈنڈے والا صندوقچہ کا سامان سمیٹا اور فائر بولٹ اپنے کندھے پر رکھ کر رون کے ساتھ بالائی منزل کی طرف بڑھ گیا۔ گھر کے بالائی حصے پر بارش کی شدت کا احساس کچھ زیادہ ہی ہو رہا تھا۔ بارش کی سنسناتی ہوئی بوچھاڑ کی آواز زیادہ تیز تھی اور زناٹے دار ہوا کی سیٹیاں زور زور سے گونج رہی تھیں۔ ان کے علاوہ کبھی کبھار نیچے باغیچے میں سے بھی بالشتیوں کی درد بھری چیخیں بھی اس شور میں سنائی دیتی تھیں۔ جب وہ کمرے میں داخل ہوئے تو رون کا چھوٹا الّو انہیں دیکھ کر پھڑپھڑانے لگا اور تیز آواز میں چیخنے لگا۔ وہ اپنے پنجرے میں چکر کاٹتا ہوا دکھائی دیا۔ ایسا لگ رہا تھا کہ وہ کھلے ہوئے صندوقوں کی طرف دیکھ کر ان کی نامکمل تیاری پر چڑ رہا ہو۔

''اس کے منہ میں جلدی سے یہ مٹھائی ٹھونسو۔'' رون نے ایک طرف پڑے ایک چھوٹے سے پیکٹ کو اُٹھا کر ہیری کی طرف اچھال دیا۔''اس سے وہ چپ ہو جائے گا۔''

ہیری نے پگ وجیون نے پنجرہ کھول کر اس کی پیالی میں مٹھائی کے چند ٹکڑے ڈال دیئے۔ الّو خاموش ہو کر ان پر جھپٹا۔ جب ہیری مڑا تو اس کی نگاہ صندوق کے قریب پڑے ہوئے ہیڈوگ کے خالی پنجرے پر پڑی۔ اس کا دل مسوس کر رہ گیا۔

''رون! ایک ہفتے سے زیادہ وقت ہو چکا ہے......تمہیں نہیں لگتا کہ سیریس پکڑا گیا ہو۔''

''نہیں!'' رون نے گردن گھما کر کہا۔''اگر وہ گرفتار ہو جاتا تو یہ خبر روزنامہ جادوگر پر شہ سرخی بن جاتی۔ محکمہ سب کو یہ دکھانے کیلئے کہ بڑا بے تاب ہوتا کہ آخر انہوں نے کسی تو کو پکڑ ہی لیا ہے......ہے نا!''

''ہاں!......یہ بات تو ہے......''

''دیکھو ممی تمہارے لئے جادوئی بازار سے یہ سامان لائی ہیں۔ انہوں نے تمہاری تجوری سے سونے کے کچھ سکے نکال لئے تھے......اور انہوں نے تمہارے تمام موزے بھی دھو دیئے ہیں۔'' رون نے ہیری کو بتایا۔

اس نے پلنگ پر کئی پیکٹ رکھ دیئے اور اس کے پہلو میں سکوں کی تھیلی اور موزوں کا ڈھیر پٹخ دیا۔ ہیری نے سارا سامان کھولنا شروع کر دیا۔ میرنڈا گوشاک کی نصابی جادوئی کلمات والی کتاب حصہ چہارم، کے علاوہ اسے کچھ نئی قلمیں، چرمئی کاغذوں کے درجن بھر رولز اور جادوئی مرکبات بنانے کی کئی چیزیں دکھائی دیں۔ اس کی شیر مچھلی کی ریڑھ کی ہڈی اور عین الثعلب کا جوہر ختم ہو گیا تھا۔ جب وہ کڑاہی میں اپنے انڈر ویئر لپیٹ کر رکھ رہا تھا تو اسی وقت اسے اپنے پیچھے سے رون کی درد بھری آواز سنائی دی۔

''یہ کیا ہے؟''

اس کے ہاتھ میں ایک لمبا سا کلیجی رنگ کا چوغہ تھما ہوا تھا۔ اس کے کالر اور کفوں کی جگہ پر گھسی پٹی ڈوریوں کی جھالر لگی ہوئی تھی۔ اسی لمحے دروازے پر دستک ہوئی اور مسز ویزلی ہوگورٹس کی استری کی ہوئی یونیفارم لے کر اندر آئیں۔

''یہ لو......'' انہوں نے دونوں کے کپڑے الگ الگ کرتے ہوئے کہا۔ ''دھیان رہے کہ تم ان کپڑوں کو اچھی طرح سے رکھنا تاکہ ان پر سلوٹیں نہ پڑ جائیں۔''

''ممی! شاید آپ نے مجھے جینی کے کپڑے دے دیئے ہیں۔'' رون نے ڈوریوں والا چوغہ انہیں دکھاتے ہوئے کہا۔

''نہیں! ایسا نہیں ہے۔'' مسز ویزلی نے پرسکون لہجے میں کہا۔ ''یہ تمہارے لئے ہی ہے۔ اس سال ایک خاص تقریب میں تمہیں اسے پہننا ہوگا۔''

''کیا......کک......کیا مطلب؟'' رون کا چہرہ خوف سے فق پڑ گیا تھا۔

''خاص تقریبات کی خصوصی پوشاک!'' مسز ویزلی نے دہرایا۔ ''تمہارے سکول کی فہرست کے ساتھ خصوصی نوٹ لگا ہوا تھا کہ اس سال سکول میں خاص تقریب کا اہتمام کیا گیا ہے لہٰذا سبھی بچے اپنے خاص تقریباتی پوشاک ضرور ساتھ لائیں۔''

''آپ مذاق کر رہی ہیں...... ہے نا!'' رون نے بے یقینی کی کیفیت میں کہا۔ ''میں اسے کسی بھی حالت میں نہیں پہن سکتا......''

''رون ان پوشاکوں کو سب لوگ پہنتے ہیں۔'' مسز ویزلی نے چڑ کر کہا۔ ''تقریباتی پوشاکیں ایسی ہی ہوتی ہیں۔ تمہارے ڈیڈی بھی محکمے کی اہم تقریبات اور خوشی کی محفلوں میں اسی طرح کی پوشاک پہن کر جاتے ہیں۔''

''اسے پہننے کے بجائے میں تو میں بغیر کپڑوں کے رہنا پسند کروں گا۔'' رون نے ضد کرتے ہوئے کہا۔ وہ بار بار کنکھیوں سے اسے تاڑ رہا تھا۔

''بیوقوفی کی باتین مت کرو، رون!'' مسز ویزلی نے سخت لہجے میں کہا۔ ''تمہارے سکول کی ہدایت ہے کہ تمہیں خصوصی پوشاک دے کر سکول بھیجا جائے۔ میں نے ہیری کیلئے بھی ایک پوشاک لائی ہوں......دکھاؤ تو سہی ہیری!''

دل ہی دل میں تھوڑا گھبراتے ہوئے ہیری نے اپنے پلنگ پر پڑے آخری پیکٹ کو کھولا۔ بہرحال وہ پوشاک اتنی بری نہیں تھی جتنی کہ اسے امید تھی۔ اس کی پوشاک میں کہیں بھی ڈوریاں اور جھالریں نہیں لگی ہوئی تھیں۔ دراصل یہ پوشاک اس کے سکول

یونیفارم کے چوغے جیسی ہی دکھائی دے رہی تھی۔فرق صرف اتنا تھا کہ اس کا رنگ سیاہ نہیں بلکہ سبز تھا۔

''میں نے سوچا کہ اس سے تمہاری آنکھوں کا رنگ ابھر کر دکھائی دے گا۔'' مسز ویزلی نے پیار بھرے لہجے میں کہا۔

''ہیری کی پوشاک تو ٹھیک ہے۔'' رون نے غصے سے ہیری کے سبز چوغے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔'' آپ میرے لئے بھی ایسی ہی پوشاک کیوں نہیں لائیں؟''

''دیکھو! میں نے تمہاری پوشاک پرانے کپڑوں میں سے خریدی ہے اور وہاں مال کی قلت کی وجہ سے انتخاب کیلئے زیادہ گنجائش نہیں تھی۔'' یہ کہتے ہوئے مسز ویزلی کا چہرہ کسی قدر سرخ ہو گیا تھا۔ ہیری جھٹ سے دوسری طرف دیکھنے لگا۔ وہ تو گرنگوٹس بینک میں رکھا ہوا سارا ذاتی پیسہ ویزلی گھرانے کے ساتھ بانٹنے کیلئے تیار تھا لیکن وہ جانتا تھا کہ مسز ویزلی اس کے پیسے کو چھوئیں گی بھی نہیں......

''یہ بات طے ہے کہ میں اسے کبھی بھی نہیں پہنوں گا۔'' رون نے اَڑتے ہوئے کہا۔''کبھی بھی نہیں......''

''ٹھیک ہے۔'' مسز ویزلی نے کہا۔''تو پھر ننگے ہی گھومنا۔ ہیری! تم اس حالت میں رون کی ایک تصویر ضرور لے لینا۔ میں اسے دیکھ کر خوب ہنسوں گی......''

وہ باہر جاتے ہوئے دروازے کو دھڑام سے بند کر گئی تھیں۔اسی وقت ہیری اور رون کو اپنے عقب میں ایک عجیب سی آواز سنائی دی۔ پگ وجیون نے اپنے منہ میں مٹھائی کا ایک بڑا ٹکڑا بھر لیا تھا جو اب اس کے گلے میں اٹک گیا تھا۔

پگ وجیون کے گلے سے مٹھائی نکالنے کیلئے آگے بڑھتے ہوئے رون نے غصیلی آواز میں کہا۔''مجھے ملنے والی ہر چیز گھٹیا ہی کیوں ہوتی ہے؟''

☆☆☆☆

## گیارہواں باب

# ہوگورٹس ایکسپریس کا سفر

ہیری جب اگلی صبح بیدار ہوا تو گھر کے ماحول میں کافی اُداسی پھیلی ہوئی تھی کیونکہ تعطیلات ختم ہوگئی تھیں۔ جینس اور جیکٹ پہنتے وقت اس نے کھڑکی سے باہر دیکھا تو معلوم ہوا کہ باہر موسلا دار بارش ہورہی تھی۔ اس نے سوچا کہ وہ ریل گاڑی میں ہی کپڑے بدل کر سکول کی یونیفارم پہن لے گا۔ ہیری، رون، فریڈ اور جارج ناشتے کیلئے ابھی پہلی ہی منزل تک ہی پہنچے تھے کہ انہوں نے مسز ویزلی کو سیڑھیوں کے آغاز میں پریشان کھڑے دیکھا۔

''آرتھر!'' انہوں نے دوسری سیڑھی پر قدم جما کر بلند آواز میں کہا۔ ''آرتھر! محکمے سے کوئی اہم پیغام آیا ہے ...... جلدی نیچے آؤ......''

ہیری اس وقت دیوار کے ساتھ چپک گیا جب مسٹر ویزلی الٹا چوغہ پہن کر دھڑ دھڑاتے ہوئے اس کے قریب سے نیچے اترے اور تیز قدموں سے چلتے ہوئے اس کی نظروں کے سامنے سے اوجھل ہوگئے۔ وہ اطمینان سے سیڑھیاں نیچے اترے اور باورچی خانے میں داخل ہوگئے۔ انہوں نے دیکھا کہ مسز ویزلی دروازے میں کچھ بھیج رہی تھیں۔ ''قلم یہیں کہیں تو رکھی تھی۔'' مسٹر ویزلی آتشدان کے شعلوں میں جھکے ہوئے کسی سے باتیں کررہے تھے۔

ہیری نے اپنی آنکھیں کس کر بند کیں اور پھر کچھ پلوں بعد دوبارہ کھول کر دیکھا کہ وہ صحیح طریقے سے کام کررہی تھیں یا نہیں۔

آموس ڈیگوری کا سر کسی بڑے ڈاڑھی والے اونٹ کی طرح شعلوں کے درمیان میں بیٹھا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ یہ چہرہ ہل جل کر بہت تیزی سے بات چیت کررہا تھا۔ وہ اپنے گرد اُٹھنے والی چنگاریوں اور اُڑنے والی راکھ سے قطعاً متاثر دکھائی نہیں دیتا تھا۔

''...... ماگلو پڑوسیوں نے دھماکے اور چیخوں کی آوازیں سنی ہیں۔ اس لئے انہوں نے فون کر کے ...... کیا کہتے ہیں؟...... پالشیوں (پولیس) کو بلالیا...... آرتھر تمہیں وہاں جانا پڑے گا......''

''یہ لو......'' مسز ویزلی نے ہانپتے ہوئے کہا اور انہوں نے مسٹر ویزلی کے ہاتھ میں چرمئی کاغذ، سیاہی کی دوات اور ایک گھسی پٹی قلم تھما دی۔

’’قسمت اچھی رہی، مجھے اس بارے میں فوراً پتہ چل گیا۔‘‘ مسٹر ڈیگوری کے چہرے نے کہا۔’’میں آج دفتر جلدی آ گیا تھا کیونکہ مجھے ایک دو ضروری الّو بھیجنا تھے۔ آتے ہی مجھے پتہ چل گیا کہ غیر قانونی استعمالات جادو کے شعبے کے لوگ سکتے میں آ گئے ہیں......آرتھر! اگر ریٹا سٹیکر کو اس معاملے کی ذرا بھی بھنک پڑ گئی تو ہنگامہ ہو جائے گا......‘‘

’’میڈ آئی کا کیا کہنا ہے؟‘‘ مسٹر ویزلی نے پوچھا۔ وہ سیاہی کی دوات کا ڈھکن کھول کر اپنی قلم میں سیاہی بھرنے لگے۔ وہ لکھنے کیلئے تیاری کر رہے تھے۔

’’وہ کہتا ہے کہ اس نے اپنے احاطے میں کسی اجنبی کی آوازیں سنی تھیں۔ وہ کہتا ہے کہ اجنبی اس کے مکان کے چاروں طرف سے رینگ کر اندر داخل ہونے کی کوشش کر رہا تھا لیکن کوڑے دان سے ٹکرا جانے کی وجہ سے وہ اندر داخل نہیں ہو پایا۔‘‘ مسٹر ڈیگوری کے چہرے کی آنکھیں اب اوپر چڑھی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔

’’کوڑے دان نے کیا کیا؟‘‘ مسٹر ویزلی نے تیزی سے لکھتے ہوئے پوچھا۔

’’اس نے بہت زیادہ شور مچایا اور ہر طرف کوڑا ہی کوڑا پھیلا دیا۔ مجھے تو بس اتنا ہی معلوم ہے۔‘‘ مسٹر ڈیگوری نے کہا۔’’ان کوڑے دانوں میں سے ایک تو تب بھی اچھل اچھل کر شور مچا رہا تھا جب پالشیوں کی گاڑی وہاں پر پہنچی......‘‘

’’اور اس اجنبی کا کیا ہوا؟‘‘ مسٹر ویزلی نے دُکھ بھری آہ نکالتے ہوئے پوچھا۔

’’آرتھر! تم تو میڈ آئی کو اچھی طرح جانتے ہی ہو۔‘‘ مسٹر ڈیگوری کے سر نے اپنی آنکھیں دوبارہ چڑھاتے ہوئے کہا۔’’رات کو اس کے احاطے میں چوری سے بھلا کوئی کیوں گھسے گا؟ اس بات کا امکان زیادہ ہے کہ وہ کوئی جنگلی بلی ہی ہوگی جو یقیناً زخمی حالت میں وہاں گھوم رہی ہوگی۔ لیکن اگر جادو کے غیر قانونی استعمالات کے شعبے کے لوگوں نے اسے گرفتار کر لیا تو بہت برا ہوگا۔ ذرا اس کے سابقہ کارناموں کے بارے میں تو سوچو......ہم اس پر تمہارے شعبے سے متعلق کوئی سا بھی الزام لگا کر پکڑ لیتے ہیں، اور پھر معمولی سی کارروائی کر کے اسے بچا لیں گے۔ دھماکے کرنے والے کوڑے دانوں کی سزا کیا ہے؟‘‘

’’شاید صرف خبردار کرنا......‘‘ مسٹر ویزلی نے کہا جواب بھی بہت تیزی سے لکھنے میں مصروف دکھائی دے رہے تھے۔ ان کے بازو تنے ہوئے تھے۔’’میڈ آئی نے اپنی چھڑی کا استعمال تو نہیں کیا؟......اس نے کسی پر حملہ تو نہیں کیا؟‘‘

’’میں شرط لگا کر کہتا ہوں کہ وہ اپنے بستر سے کودا ہوگا اور کھڑکی سے باہر دکھائی دینے والی چیز کو دیکھتے ہی جادوئی کلمہ پڑھنے لگا ہوگا۔‘‘ مسٹر ڈیگوری کے چہرے نے ہلتے ہوئے کہا۔’’لیکن اسے ثابت کرنا آسان نہیں ہوگا کیونکہ کسی کو کوئی نقصان نہیں ہوا ہے۔‘‘

’’تو پھر ٹھیک ہے، میں وہاں جا کر حالات کا جائزہ لیتا ہوں۔‘‘ مسٹر ویزلی نے کہا اور پھر انہوں نے چرمئی کاغذ کو لپیٹ کر اپنی جیب میں رکھ لیا۔ جس پر کچھ ہی دیر پہلے انہوں نے ضروری باتیں لکھی تھیں۔ اگلے ہی لمحے وہ باورچی خانے سے باہر دوڑتے ہوئے نکل گئے۔

مسٹر ڈیگوری کے سر نے چاروں طرف نظر دوڑائی اور اس کی آنکھیں مسز ویزلی پر جا کر جم گئیں۔

''معاف کرنا ماؤلی.....'' چہرے نے دھیمی آواز میں کہا۔ ''تمہیں اتنی صبح صبح پریشان کیا۔ لیکن صرف آرتھر ہی میڈ آئی کو بچا سکتا ہے اور میڈ آئی آج سے نئی ملازمت شروع کرنے والا تھا۔ اس نے اس بکھیڑے کے لئے آج کی رات کو ہی کیوں منتخب کیا؟......''

''کوئی بات نہیں آموس!'' مسز ویزلی نے نرم لہجے میں کہا۔ ''جانے سے پہلے ٹوسٹ تو کھاتے جاؤ۔

''ٹھیک ہے......'' مسٹر ڈیگوری کے چہرے نے مسکرا کر کہا۔

مسز ویزلی نے باورچی خانے کی میز سے مکھن لگا ہوا ٹوسٹ اُٹھایا اور اسے چمٹے سے پکڑ کر مسٹر ڈیگوری کے منہ میں ڈال دیا۔

''شکریہ!'' مسٹر ڈیگوری نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا اور پھر ان کا چہرہ ہلکی سی کھٹ کی آواز کے ساتھ شعلوں کی تہہ میں گھس کر غائب ہو گیا۔ ہیری نے مسٹر ویزلی کو بالائی منزل پر بل، چارلی، پرسی اور لڑکیوں سے الوداع کہتے سنا۔ پانچ منٹ کے اندر ہی وہ دوبارہ باورچی خانے میں آ گئے۔ انہوں نے اب اپنے چوغے کو سیدھا پہن رکھا تھا اور وہ پریشانی کے عالم میں اپنے بالوں کو سنوارنے کی کوشش کر رہے تھے۔

''جلدی جانا پڑے گا......سکول میں دل لگا کر پڑھنا لڑکو!'' مسٹر ویزلی نے ہیری، رون اور جڑواں بھائیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ انہوں نے اپنے کندھوں پر ایک جبہ ڈال لیا اور نقاب اُڑان بھرنے کی تیاری کرنے لگے۔ ''ماؤلی! تمہیں بچوں کو کنگ کراس سٹیشن تک پہنچانے میں کوئی دقت تو نہیں ہوگی؟''

''بالکل نہیں!'' مسز ویزلی نے کہا۔ ''تم میڈ آئی کو سنبھالنا......میں بچوں کو سنبھال لوں گی۔''

مسٹر ویزلی کے نقاب اُڑان بھرتے ہی بل اور چارلی باورچی خانے میں آ گئے۔

''کسی نے یہاں میڈ آئی کا نام لیا ہے؟'' بل نے پوچھا۔ ''اب انہوں نے کیا کر دیا؟''

''معلوم ہوا ہے کہ کل رات کسی نے زبردستی ان کے مکان میں گھسنے کی کوشش کی تھی۔'' مسز ویزلی نے بتایا۔

''میڈ آئی موڈی؟'' اپنے ٹوسٹ پر مربہ لگاتے ہوئے جارج نے کہا۔ ''کہیں وہی تو نہیں جو تھوڑا سر پھرا......''

''جارج!......تمہارے ڈیڈی میڈ آئی موڈی کے بارے میں بہترین اور عمدہ خیالات رکھتے ہیں۔'' مسز ویزلی نے کڑک دار آواز میں اُسے کہا۔

جب مسز ویزلی کمرے سے باہر چلی گئیں تو فریڈ نے دھیمی آواز میں کہا۔ ''ہاں کیوں نہیں ہوں گے؟ ڈیڈی بھی تو پلگ اکٹھے کرتے رہتے ہیں۔ وہ دونوں ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہیں۔''

''اپنی جوانی میں موڈی بہت بڑا جادوگر تھا۔'' بل نے کہا۔

''وہ ڈمبل ڈور کا بہت پرانا دوست بھی تو ہے۔'' چارلی نے لقمہ دیتے ہوئے کہا۔

''ڈمبل ڈور کو بھی تو ذہنی طور پر بالکل تندرست نہیں کہا جا سکتا ہے نا؟'' فریڈ نے دھیمے سے کہا۔ ''میرا مطلب ہے کہ میں جانتا ہوں کہ وہ بڑے قابل جادوگر ہیں پھر بھی......''

''یہ میڈ آئی ہے کون؟'' ہیری نے تجسس سے پوچھا۔

''وہ پہلے محکمے میں کام کرتے تھے۔'' چارلی نے بتایا۔ ''لیکن اب ریٹائر ہو چکے ہیں۔ میں ان سے ایک بار ملا ہوں جب ڈیڈی مجھے دفتر میں کسی کام کیلئے لے گئے تھے۔ انہوں نے مجھے ان سے ملوایا تھا۔ وہ ایرور (جادوئی پولیس کے رُکن) تھے۔ وہ محکمے کے سب سے قابل اور عمدہ ایرورز میں سے ایک تھے۔ وہ شیطانی جادوگروں کو گرفتار کرتے تھے۔'' اس نے آگے بتایا جب اس نے ہیری کے چہرے کو دیکھ کر یہ بھانپ لیا تھا کہ وہ ایرور کے بارے میں کچھ نہیں جانتا ہے۔ ''اژقبان زندان خانے کی تاریک ویران کوٹھڑیاں کو تو انہوں نے ہی مجرموں سے بھرا تھا۔ حالانکہ اس وجہ سے ان کے ڈھیر سارے دشمن بن گئے ہیں...... خاص طور پر وہ لوگ جن کے عزیز و اقارب کو انہوں نے شیطانی امور میں ملوث ہونے پر گرفتار کیا تھا...... اور میں نے سنا ہے کہ بڑھاپے میں وہ سچ مچ سٹھیا گئے ہیں۔ وہ اب کسی پر رتی بھر بھروسہ نہیں کرتے ہیں۔ انہیں ہر جگہ شیطانی جادوگر ہی دکھائی دیتے ہیں......''

بل اور چارلی نے یہ طے کیا کہ وہ ان سب کو لے کر کنگ کراس سٹیشن جائیں گے لیکن پرسی نے بہت بے چارگی سے معذرت کرتے ہوئے کہا کہ 'اسے دفتر کیلئے دیر ہو رہی ہے، وہ ساتھ نہیں جا سکے گا۔ ویسے بھی اس کا دفتر جانا بہت ضروری ہے۔'

پرسی نے ان سے یہ بھی کہا۔ ''میں اس وقت ایک بھی پل دفتر سے دور رہنا گوارہ نہیں کر سکتا۔ مسٹر کراؤچ اب مجھ پر خاصے مہربان ہو چکے ہیں اور ان کا مجھ پر اعتماد بڑھ چکا ہے۔''

''یہ سب تو ٹھیک ہے پرسی!'' جارج نے نے سنجیدگی سے کہا۔ ''لیکن مجھے لگتا ہے کہ مسٹر کراؤچ جلد ہی تمہارا صحیح نام معلوم ہو جائے گا......''

مسز ویزلی ہمت کر کے گاؤں کے پوسٹ آفس تک گئیں اور انہوں نے وہاں سے فون پر تین سستی ماگلو ٹیکسی کاریں بک کروائیں جو انہیں لندن کے کنگ کراس اسٹیشن تک پہنچا سکیں۔

''آرتھر نے جادوئی محکمے کی کاریں لانے کی کوشش کی تھی۔'' مسز ویزلی نے ہیری کو دھیمی آواز میں بتایا جب وہ بارش سے دُھلے ہوئے صحن میں کھڑی تھیں اور ٹیکسی ڈرائیوروں کو ہوگورٹس کے چھ بھاری صندوق اُٹھا کر کاروں میں رکھتے ہوئے دیکھ رہی تھیں۔ ''لیکن کوئی کار فارغ نہیں تھی...... اوہ! یہ ٹیکسی ڈرائیور خوش دکھائی نہیں دے رہے ہیں، ہے نا؟''

ہیری مسز ویزلی کو یہ نہیں بتا سکتا تھا کہ ماگلو ٹیکسی ڈرائیور جنگلی الّوؤں کو اپنی گاڑی میں کبھی بھی نہیں بٹھاتے تھے اور پگ وجیون تو اس وقت کان پھاڑ شور مچا رہا تھا۔ اس کے علاوہ بدقسمتی سے فریڈ کا صندوق کھل گیا تھا اور اس میں سے شاندار 'گرمی نہیں کریں گے اور گیلے ہو کر بھی چلیں گے' نامی پٹاخے باہر نکل کر اچانک چلنے لگے تھے۔ اس صندوق کو اُٹھانے والا ڈرائیور اچانک ڈر گیا اور پھر درد کی

شدت سے چیخنے لگا کیونکہ کروک شانکس خوفزدہ ہوکر اس کے پیروں پر اپنے نوکیلے پنجے مارنے لگی تھی۔

یہ سفر کافی پریشان کن ثابت ہوا۔ اپنے اپنے صندوقوں کے ساتھ انہیں ٹیکسی کے پچھلی نشست پر بہت ٹھس کر بیٹھنا پڑا تھا۔ کروک شانکس کو پٹاخوں کے خوف سے باہر نکلنے میں کچھ وقت لگا تھا۔ لندن پہنچنے تک ہیری، رون اور ہرمائنی کے بدن پر کھروچوں کے ان گنت نشان پڑ چکے تھے۔ کنگ کراس سٹیشن پر اترتے ہی ان سب کو راحت کی سانس نصیب ہوئی۔ حالانکہ اب بارش پہلے سے زیادہ تیز ہوگئی تھی۔ اپنے صندوقوں کو اُٹھا کر انہوں نے بمشکل سڑک پار کی اور پھر انہیں لے کر سٹیشن میں داخل ہو گئے۔ اس دوران وہ بری طرح بھیگ گئے تھے۔

ہیری کو اب پلیٹ فارم نمبر پونے دس تک پہنچنے کی عادت پڑ چکی تھی۔ اس کے لئے آپ کو نو اور دس نمبر کے پلیٹ فارموں کے بیچ میں بنے ایک ٹھوس دکھائی دینے والے ستون میں گھسنا پڑتا تھا۔ اس کام میں صرف اتنی احتیاط کرنا پڑتی تھی کہ اسے چپکے سے کیا جائے تاکہ کسی ماگلو کو پتہ نہ چل سکے۔ آج یہ کام انہوں نے آسانی سے کیا تھا۔ سب سے پہلے ہیری، رون اور ہرمائنی گئے۔ وہ بہت عجیب دکھائی دے رہے تھے کیونکہ ان کے ساتھ شور مچاتا پگ وجیون اور کروک شانکس بھی تھے۔ ان تینوں نے لاپروائی سے باتیں کرتے ہوئے ستون سے ٹیک لگائی اور پھر اگلے ہی لمحے اندر چلے گئے۔ اور پلیٹ فارم نمبر پونے دس ان کے سامنے ظاہر ہوگیا۔

ہوگورٹس ایکسپریس کا بھاپ نکالتا ہوا سرخ انجن پہلے سے وہاں کھڑا تھا۔ اس میں سے بھاپ کے بادل اُٹھ رہے تھے۔ جن کے بیچ میں ہوگورٹس کے طلباء اور ان کے والدین کالے بھوتوں کی طرح دکھائی دے رہے تھے۔ پگ وجیون نے دوسرے الّوؤں کا شور سن لیا جس سے وہ اور زیادہ شور مچانے لگا۔ ہیری، رون اور ہرمائنی بیٹھنے کیلئے نشستیں تلاش کرنے میں مصروف تھے۔ جلد ہی ریل گاڑی کے وسطی حصے کے ایک کمپارٹمنٹ میں مطلوبہ جگہ مل گئی اور وہ اپنے صندوق اس میں رکھنے لگے۔ اس کے بعد وہ بل، چارلی اور مسز ویزلی کو الوداع کہنے کیلئے پلیٹ فارم پر اتر آئے۔

''میں تم لوگوں سے جلدی ہی ملوں گا..... تمہاری توقع سے کہیں جلدی؟'' چارلی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ جب اس نے جینی کو گلے لگا کو رخصت کیا۔

''کیوں؟'' فریڈ نے اشتیاق سے پوچھا۔

''تمہیں جلدی ہی پتہ چل جائے گا۔'' چارلی نے کہا۔ ''بس پرسی کو مت بتانا کہ میں نے اس کا ذکر کیا تھا..... یہ 'خفیہ معلومات' ہیں، جب تک کہ محکمہ خود اعلان کرنے کا فیصلہ نہ لے لے۔''

چارلی نے پرسی کی نقل اتارتے ہوئے کہا تو سب ہی ہنس پڑے۔

''کاش اس سال میں بھی ہوگورٹس میں پڑھ رہا ہوتا۔'' بل نے اپنی جیب میں ڈالتے ہوئے کہا اور پھر نظریں چرا کر ریل گاڑی کی طرف دیکھنے لگا۔

''کیوں؟'' جارج نے شک بھری نظروں سے اسے دیکھ کر پوچھا۔

''تم لوگوں کا یہ سال نہایت ہی دلچسپ اور یادگار رہے گا۔'' بل کی آنکھیں چمک رہی تھیں۔ ''ہوسکتا ہے کہ میں بھی وقت نکال کر اسے دیکھنے کیلئے آؤں......''

''کیا دیکھنے آؤں......؟'' رون نے آنکھیں پھاڑ کر پوچھا۔

اسی لمحے ریل گاڑی نے بگل بجایا اور سرخ انجن گھرے بادل جیسا دھواں اُڑانے لگا۔

مسز ویزلی انہیں دھکیلتی ہوئیں ریل گاڑی کے ڈبوں کی طرف لے گئی اور جلدی جلدی ان کی بلائیں لینے لگیں۔ وہ جب اپنے ڈبوں کے دروازوں میں چڑھ گئے اور جلد ہی اپنے اپنے کمپارٹمنٹ میں پہنچ کر دوسرے طلباء کی طرح کھڑکیوں سے باہر جھانکنے لگے جو اپنے اپنے والدین اور عزیز واقارب کو خداحافظ کہنے کیلئے اپنے اپنے ہاتھ لہرا رہے تھے۔

''مسز ویزلی!'' ہرمائنی نے گردن باہر نکال کر چلا کر کہا۔ ''آپ نے ہمیں اپنے گھر میں ٹھہرایا اور مہمان نوازی کی۔ اس کیلئے بہت بہت شکریہ......!''

''میری طرف سے بھی......مسز ویزلی آپ کی ہر چیز کیلئے بہت شکریہ!'' ہیری چیخا۔

''اوہ میرے بچو! اس میں مجھے بہت خوشی ملی۔'' مسز ویزلی نے ہاتھ ہلاتے ہوئے کہا۔ ''میں تو کرسمس پر بھی تمہیں اپنے گھر بلانے کی دعوت دینا چاہتی تھی مگر...... مجھے لگتا ہے کہ تم سب لوگ یقیناً یہ کرسمس ہوگورٹس میں گزارنا پسند کرو گے۔ وہاں اتنا پر تکلف جشن جو ہونے والا ہے۔''

''ممی! آپ تینوں ایسا کیا جانتے ہیں جو ہمیں معلوم نہیں ہے؟'' رون چڑ کر بولا۔

''مجھے لگتا ہے کہ تمہیں آج رات تک سب کچھ معلوم ہو جائے گا۔'' مسز ویزلی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''اچانک ملنے والی خبر کی خوشی کچھ الگ قسم کی ہوتی ہے۔ کیا تم یہ چاہو گے کہ خوشی کی خبر پا کر تمہارا دل اس سے بھرپور لطف اندوز نہ ہونے پائے......ویسے میں بھی خوش ہوں کہ انہوں نے قوانین میں کچھ ترامیم کر دی ہیں۔''

''کیسے قوانین ممی......؟'' ہیری، رون، فریڈ اور جارج نے ایک ساتھ پوچھا۔

''مجھے یقین ہے کہ پروفیسر ڈمبل ڈور تمہیں اس بارے میں سب کچھ مجھ سے بہتر بتا سکیں گے......اچھا تم لوگ ڈھنگ سے پڑھائی کرنا اور خوب دل لگا کر......ٹھیک ہے نا......ٹھیک ہے نا فریڈ؟......اور تم بھی جارج؟''

ڈبوں کو ہلکا سا جھٹکا لگا اور پھر ریل گاڑی رینگنے لگی۔ مسز ویزلی تیز قدموں کے ساتھ ڈبے کے ساتھ چل رہی تھیں۔

''ممی! ہمیں صاف صاف بتا بھی دو......ہوگورٹس میں کیا ہونے والا ہے؟'' فریڈ کھڑکی سے آدھا باہر لٹک کر چیختے ہوئے بولا۔ مسز ویزلی اچانک رُک گئیں۔ وہ تینوں اب تیزی سے پیچھے ہوتے جا رہے تھے۔ بل اور چارلی اپنے ہاتھ ہلا کر انہیں الوداع کہہ رہے

تھے جبکہ مسز ویزلی کا صرف ہاتھ میں ہوا میں منجمد کھڑا دکھائی دے رہا تھا۔

''کون سے قوانین بدلنے والے ہیں؟'' فریڈ کی آواز دور سے آتی ہوئی سنائی دے رہی تھی۔ اس سے پہلے کہ ریل گاڑی موڑ پر مڑ پاتی اور پلیٹ فارم نمبر پونے دس آنکھوں سے اوجھل ہوتا۔ مسز ویزلی، بل اور چارلی تینوں نقاب اُڑان بھر کر اوجھل ہو گئے تھے۔

ہیری، رون اور ہرمائنی اپنے کمپارٹمنٹ میں آ گئے۔ کھڑکیوں پر اب بارش کی تیز بوچھاڑ پڑنے لگی تھی جس کی وجہ سے باہر کا منظر دیکھنا خاصا مشکل تھا۔ رون نے جھک کر اپنا صندوق کھول کر اس میں سے کلیجی رنگ کا پرانا چوغہ نکالا جو خصوصی تقریب کی روایتی پوشاک تھی اور اپنے پگ وجیون کے پنجرے پر ڈال دیا تا کہ اس کا کان پھاڑ شور کسی حد تک دب جائے۔

''بیگ مین ہمیں بتانا چاہتے تھے کہ ہوگورٹس میں کیا ہونے والا ہے؟'' اس نے چڑتے ہوئے کہا اور ہیری کے پہلو میں بیٹھ گیا۔ ''ورلڈ کپ کے دوران ہی وہ ہمیں بتانے والے تھے۔ یاد ہے نا؟ لیکن میری ممی یہ بتانے کو تیار نہیں ہیں۔ کیا پتہ؟ وہاں کیا ہونے والا ہے؟''

''ششش......'' ہرمائنی نے اچانک سرگوشی کی اور اس نے اپنے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر آگے والے کمپارٹمنٹ کی طرف اشارہ کیا۔ ہیری اور رون بھی سننے کی کوشش کرنے لگے۔ انہیں کھلے دروازے سے ایک جانی پہچانی آواز سنائی دی۔

''......دراصل ڈیڈی کو مجھے ہوگورٹس کے بجائے ڈرم سٹرانگ سکول بھیجنے کے بارے میں سوچ رہے تھے۔ تمہیں پتہ ہے، وہ وہاں کے ہیڈ ماسٹر کو اچھی طرح سے جانتے ہیں۔ تم تو جانتے ہی ہو کہ وہ ڈمبل ڈور کے بارے میں کیا سوچتے ہیں؟ ڈمبل ڈور بدذاتوں کو بہت پیار کرتے ہیں۔ ڈرم سٹرانگ سکول میں اس طرح کی بکواس بالکل نہیں ہوتی ہے۔ لیکن ممی کو یہ پسند نہیں آیا تھا کہ مجھے گھر سے اتنی دور والے سکول میں پڑھائی کیلئے بھیجا جائے۔ مگر ڈیڈی کا یہ کہنا ہے کہ تاریک جادو کے فن کے بارے میں ہوگورٹس کے بجائے ڈرم سٹرانگ کا معیار کچھ زیادہ اچھا نہیں۔ ڈرم سٹرانگ کے طلباء ہماری طرح تاریک جادو سے بچاؤ کرنا نہیں سیکھتے ہیں۔ وہ تو صرف شیطانی جادو کرنے کا فن ہی سیکھتے ہیں......''

ہرمائنی اُٹھ کر کھڑی ہوئی اور اس نے دبے پاؤں کمپارٹمنٹ کے دروازے پر جا کر آہستگی سے دروازہ بند کر دیا تا کہ ڈریکو ملفوائے کی آواز اندر سنائی نہ دے۔

''تو اسے لگتا ہے کہ ڈرم سٹرانگ اس کیلئے زیادہ اچھا رہتا...... ہے نا؟'' اس نے غصے سے کہا۔ ''کاش وہ وہیں گیا ہوتا۔ تب کم از کم ہمیں اسے جھیلنا تو نہیں پڑتا۔''

''ڈرم سٹرانگ جادوگروں کا ایک اور سکول ہے؟'' ہیری نے سوال کیا۔

''ہاں!'' ہرمائنی نے ناک سکوڑتے ہوئے کہا۔ ''اور اس کی بہت بدہیئت شہرت ہے۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق یورپ میں جادوئی تعلیم دینے والے سکولوں میں یہ اپنی نوعیت کا واحد سکول ہے جو شیطانی علوم اور تاریک جادو کا فن سکھانے پر زیادہ زور دیتا ہے۔''

''مجھے لگتا ہے کہ میں نے اس کے بارے میں کہیں کچھ سنا ہے!'' رون نے الجھی ہوئی آواز میں دھیمے سے کہا۔ ''لیکن یہ ہے کہاں...... یہ کس ملک میں ہے؟''

''یہ کوئی بھی نہیں جانتا......'' ہرمائنی نے تیوریاں چڑھاتے ہوئے کہا۔

''ار...... کیوں نہیں جانتا؟'' ہیری نے حیرت سے پوچھا۔

''جادوگری کے تمام سکولوں میں کافی روایتی رقابت پائی جاتی ہے۔'' ہرمائنی نے سپاٹ لہجے میں بتایا۔ ''ڈرم سٹرانگ انسی ٹیوٹ اور بیاوکس بیٹن اکیڈیمی دونوں سکول اپنا پتہ ٹھکانہ چھپا کر رکھنے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ کوئی ان کے قیمتی اسرار چرا نہ سکے......''

''چھوڑو بھی ہرمائنی!'' رون نے ہنستے ہوئے کہا۔ ''ڈرم سٹرانگ بھی ہوگورٹس جتنا ہی بڑا ہوگا۔ کوئی اتنی بڑی بلند و بالا عمارت کو کیسے چھپا سکتا ہے؟''

''لیکن ہوگورٹس بھی تو پوشیدہ ہے......'' ہرمائنی حیرت بھری آواز میں کہا۔ ''ہر شخص یہ بات جانتا ہے...... میرا مطلب ہے کہ جس نے بھی 'ہوگورٹس ایک تاریخی مطالعہ' نامی کتاب پڑھی ہے وہ یہ بات جانتا ہے۔''

''اس کا مطلب ہے کہ صرف تم ہی یہ بات جانتی ہو!'' رون نے کہا۔ ''لیکن یہ تو بتاؤ...... ہوگورٹس جتنی بڑی عمارت کو کیسے چھپایا جا سکتا ہے؟''

''اس پر جادو کا نہ دکھائی دینے والا خول چڑھایا گیا ہے۔'' ہرمائنی نے بتایا۔ ''اگر کوئی ماگلو اس کی طرف دیکھتا ہے تو اسے بس ایک پرانا 'ٹوٹا پھوٹا کھنڈر' دکھائی دیتا ہے، جس کے صدر دروازے پر بڑا سائن بورڈ لگا ہوا ہے کہ...... خطرہ! اندر مت جائیے، عمارت خطرناک ہے!''

''تو ہوگورٹس اجنبیوں کو باہر سے ٹوٹا پھوٹا کھنڈر جیسا دکھائی دیتا ہوگا؟''

''شاید!'' ہرمائنی نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔ ''یا شاید انہوں نے اسے یہ کیوڈچ ورلڈ کپ کے سٹیڈیم کی طرح 'ماگلو مخالفت جادو' کا جادوئی خول چڑھا دیا ہوگا اور غیر ملکی جادوگر اسے کہیں ڈھونڈ نہ لیں، اس لئے انہوں نے یہ انتظام کر دیا ہوگا کہ اسے نقشے پر اتارا نہ جا سکے۔''

''کیا کہا...... پھر سے بتانا؟''

''کسی بھی عمارت پر اس طرح کا جادوئی خول چڑھایا جا سکتا ہے تاکہ اسے نقشے پر نہ دیکھا جا سکے۔'' ہرمائنی نے وضاحت کی۔

''اگر...... تم یہ سب کہتی ہو تو ہم یہ مان لیتے ہیں۔'' ہیری نے دھیمی آواز میں کہا۔

''لیکن مجھے لگتا ہے کہ ڈرم سٹرانگ یقیناً شمال کی جانب ہی ہوگا۔'' ہرمائنی نے سوچتے ہوئے کہا۔ ''وہاں بہت سردی پڑتی ہے کیونکہ ان کے یونیفارم موٹی فریعنی اون کے ہوتے ہیں۔''

''اوہ سوچو تو سہی...... کتنی ڈھیر ساری آسانیاں میسر ہو جاتیں ہیں۔'' رون نے پھنکارتے ہوئے غرایا۔ ''ملفوائے کو کسی اونچے گلیشیر سے دھکا دے کر اسے اتفاقی حادثے کا نام دینا کتنا آسان تھا...... کتنے افسوس کی بات ہے کہ اس کی ممی نے اسے وہاں نہیں جانے دیا......''

جیسے جیسے ریل گاڑی شمال کی سمت میں آگے بڑھی، اس کی رفتار اور بھی تیز ہوتی چلی گئی۔ آسمان بے حد سیاہ دکھائی دے رہا تھا اور کھڑکیوں پر اتنی دھند چھا گئی کہ بھری دوپہر میں ہی کمپارٹمنٹ کی لالٹینیں جلنے لگیں۔ دوپہر کے کھانے کی ٹرالی کھڑ کھڑ کی آواز کرتی ہوئی ڈبے کی راہداری میں آئی۔ ہیری نے لپک کر سب کیلئے ایک بڑا کڑاہی کیک خرید لیا۔

دوپہر ہو چکی تھی مگر ابھی تک ان کا کوئی ساتھی یا دوست ان سے ملنے کیلئے کمپارٹمنٹ میں نہیں آیا تھا۔ لیکن جونہی انہوں نے اپنا کیک کا پہلا ٹکڑا ختم کیا تو تین لڑکے ان کے کمپارٹمنٹ میں داخل ہوئے۔ ان میں سمیس فنی گن، ڈین تھامس اور نیول لانگ باٹم شامل تھے۔ نیول گول چہرے والا، بہت ہی بھلکّڑ لڑکا تھا، جس کی نگہداشت اور پرورش اس کی بوڑھی دادی نے کی تھی۔ وہ خود ایک انتہائی قابل اور سخت گیر جادوگرنی تھیں۔ سمیس اپنے آئر لینڈ والے گلاب کے ساتھ ہوگورٹس جا رہا تھا جو ابھی تک اس کے پاس محفوظ تھا۔ اس کی جادوئی تازگی اب مدھم پڑنے لگی تھی۔ اس میں سے ابھی تک 'ٹروئے، میولٹ، موران' کے ناموں کے جوشیلے نعروں کی آوازیں سنائی دیتی تھیں جن کا گلا اب رندھا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ آدھے گھنٹے تک ان سب کی گفتگو کا محور کیوڈچ ورلڈ کپ ہی رہا جس سے بالآخر ہرمائنی اکتانے لگی۔ اس نے اپنی نصابی جادوئی کلمات کی کتاب حصہ چہارم پکڑی اور اس کا چوتھا باب کھول کر اسے پڑھنے لگی۔ وہ اس میں سے جادوئی طلبی کا کلمہ سیکھنے کی کوشش کر رہی تھی۔

ورلڈ کپ کے بارے میں دوسروں کی دلچسپ اور جوش بھری گفتگو سن کر نیول کو تھوڑا افسوس ہونے لگا۔ وہ دکھ بھری آواز میں بولا۔ ''دادی وہاں جانا ہی نہیں چاہتی تھیں، انہوں نے ٹکٹ بھی نہیں خریدے۔ تم لوگوں کو وہاں بہت مزہ آیا ہوگا...... ہے نا؟''

''بہت زیادہ مزہ آیا۔'' رون نے کھلکھلا کر کہا۔ ''اس کی طرف دیکھو، نیول!......''

اس نے اپنے صندوق میں ہاتھ ڈال کر وکٹر کیرم کے چھوٹے مجسمے کو باہر نکال لیا۔

''ارے واہ!'' نیول نے بڑی گرم جوشی سے کہا۔ جب رون نے مجسمے کو اس کی موٹی ہتھیلی پر رکھ دیا۔

''ہم نے تو اسے بالکل قریب سے دیکھا تھا۔'' رون نے جلدی سے کہا۔ ''ہم لوگ خاص مہمانوں والے کیبن میں بیٹھے تھے۔''

''ویزلی! ایسا تمہاری زندگی میں پہلی اور آخری بار ہوا تھا۔''

ڈریکو ملفوائے کمپارٹمنٹ کے دروازے پر کھڑا تھا۔ اس کے پیچھے اس کے ہاتھی جیسے دکھائی دینے والے کلاس فیلو کریب اور گوئل کھڑے تھے۔ ایسا لگ رہا تھا کہ ان گرمیوں میں وہ کم از کم ایک فٹ لمبے ہو گئے تھے۔ یہ ظاہر تھا کہ انہوں نے کمپارٹمنٹ کے کھلے دروازے سے ان کی بات چیت سن لی تھی جسے ڈین اور سمیس نے کھلا ہی چھوڑ دیا تھا۔

''ہم تمہیں تو اپنی بات چیت میں شامل ہونے کیلئے بلایا نہیں تھا، ملفوائے!'' ہیری نے سرد لہجے میں کہا۔

''ویزلی! وہ کیا ہے......؟'' ملفوائے نے پگ وجیون کے پنجرے کی طرف اشارہ کیا، جہاں رون کی تقریباتی پوشاک پنجرے کے اوپر لٹک رہی تھی اور ریل گاڑی کے ہچکولوں کے باعث ایک لٹکا ہوا بازو ہوا میں ہلکورے کھا رہا تھا۔ بازو کے نیچے گھسی پٹی ڈوریوں والی جھالر صاف دکھائی دے رہی تھی۔ رون نے اُٹھ کر پوشاک کو چھپانے کی کوشش کی مگر ملفوائے نے کچھ زیادہ ہی پھرتی دکھائی اور لپک کر اس کی آستین پکڑ کر اسے اپنی طرف کھینچ لیا۔

''اس کی طرف تو ذرا دیکھو!'' ملفوائے نے چہکتے ہوئے کہا اور رون کی تقریباتی پوشاک کریب اور گوئل کو دکھاتے ہوئے کہا۔ ''ویزلی! تم اسے پہننے کے بارے میں تو نہیں سوچ رہے ہو...... میرا مطلب ہے کہ...... یہ 1890ء میں......یعنی لگ بھگ ایک صدی پہلے کے فیشن میں ہوا کرتے تھے۔''

رون کا چہرہ بھی اب اس کی پوشاک کی رنگت جیسا گہرا ہو گیا تھا۔ اس نے ملفوائے سے پوشاک چھینتے ہوئے کہا۔ ''گوبر کھاؤ ملفوائے......'' ملفوائے اس کی بے چارگی پر مذاق اُڑانے والی ہنسی ہنسنے لگا۔ کریب اور گوئل بھی احمقوں کی طرح اس کے پیچھے کھی کھی کرنے لگے تھے۔

''تو......اس میں شامل ہو رہے ہو، ویزلی! تم یقیناً خاندان کا کھویا ہوا نام بلند کرنے کی کوشش کرنا چاہتے ہو؟ تمہیں تو پتہ ہی ہوگا، اس میں پیسے بھی ملیں گے......اگر تم جیت گئے تو تم کچھ اچھے ڈھنگ کی پوشاکیں بھی خرید سکتے ہو......''

''تم کس بارے میں بات کر رہے ہو؟'' رون کے غصے کی جگہ حیرت نے لے لی تھی۔

''تو کیا تم اس میں شامل ہو رہے ہو پوٹر؟'' ملفوائے نے ہیری کی طرف گردن گھما کر کہا۔ ''مجھے لگتا ہے کہ تم تو ضرور شامل ہو رہے ہو گے۔ تم کبھی شان جھاڑنے کا کوئی موقعہ نہیں چھوڑتے ہو...... ہے نا؟''

''یہ تو بتاؤ کہ کس بارے میں بات کر رہے ہو؟ ورنہ یہاں سے دفع ہو جاؤ ملفوائے۔'' ہرمائنی نے چڑ کر اپنی جادوئی کلمات والی کتاب کے باب چہارم کے اوپر سے جھانکتے ہوئے کہا۔ ملفوائے کے خوشی بھرے زرد چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ پھیل گئی۔

''یہ مت کہنا کہ تم کچھ پتہ نہیں ہے، ویزلی!'' اس نے خوش ہو کر کہا۔ ''تمہارے ڈیڈی اور بھائی جادوئی محکمے میں کام کرتے ہیں۔ اس کے باوجود تمہیں کچھ نہیں پتہ؟ ہائے خدایا! میرے ڈیڈی نے تو مجھے اس کے بارے میں بہت پہلے ہی بتا دیا تھا......انہوں نے یہ بات محکمے کے سب سے بڑے عہدیدار یعنی وزیراعظم کارنیلوس فج نے خود بتائی تھی۔ میرے ڈیڈی ہمیشہ ہی محکمے کے سب سے اونچے لوگوں کے ساتھ رہنا پسند کرتے ہیں۔ بہرحال! ویزلی، چونکہ تمہارے ڈیڈی کسی معمولی عہدے پر کام کرتے ہیں اس لئے انہیں یہ بات معلوم نہیں ہو پائی ہوگی...... ہاں......شاید محکمے کے اعلیٰ عہدیداران کے سامنے اہم معلومات کا تبادلہ نہیں کرتے ہوں گے۔''

ایک بار پھر ہنستے ہوئے ملفوائے نے کریب اور گوئل کی طرف کچھ اشارہ کیا اور پھر وہ تینوں کھلکھلاتے ہوئے وہاں چل دیئے۔

جلتا بھنتا رون اُٹھ کر کھڑا ہوا اور اس نے آگے بڑھ کر کمپارٹمنٹ کا دروازہ اتنی زور سے بند کیا کہ اس کا شیشہ ٹوٹ کر چکنا چور ہو گیا۔

''رون!'' ہرمائنی نے اسے جھڑکا اور اس نے چھڑی نکال کر کچھ بڑبڑایا۔ کانچ کے ٹکڑے فرش سے اوپر اُٹھے اور تیزی سے آپس میں جڑتے ہوئے واپس دروازے میں جا کر لگ گئے۔ ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے وہ کبھی ٹوٹے ہی نہ ہوں۔

''وہ ایسے جتا رہا تھا جیسے وہی سب کچھ جانتا ہے اور ہم کچھ نہیں جانتے۔'' رون غراتا ہوا بولا۔ ''ہونہہ...... بڑا آیا ڈیڈی ہمیشہ ہی محکمے کے اونچے لوگوں کے ساتھ رہنا پسند کرتے ہیں...... میرے ڈیڈی کو کبھی بھی ترقی مل سکتی ہے...... لیکن وہ جس عہدے پر کام کر رہے ہیں، اسی پر کام کرنا پسند کرتے ہیں......''

''ہاں رون!...... ہم یہ بات اچھی طرح سے جانتے ہیں...... تم ملفوائے کی بکواس کو اپنے دل پر مت لو۔'' ہرمائنی نے اسے نرم لہجے میں سمجھاتے ہوئے کہا۔

''اس کی بکواس...... اور دل پر لوں گا۔ ہونہہ!'' رون نے بچے ہوئے کڑاہی کیک کے ٹکڑے کو اُٹھا کر اس کا فالودہ بناتے ہوئے کہا۔ رون کا مزاج سفر کے خاتمے تک نہیں سدھر پایا۔ سکول کے یونفارم پہنتے وقت بھی وہ کچھ زیادہ نہیں بولا۔ جب ہوگورٹس ایکسپریس کی رفتار دھیمی ہوئی اور وہ بالآخر ہوگورٹس سٹیشن پر گھپ اندھیرے میں جا رُکی، تب بھی وہ غصے سے تلملاتا ہوا ہی دکھائی دیا۔

جیسے ہی ریل گاڑی کے دروازے کھلے۔ آسمان پر بادلوں کے گرجنے کی آواز سنائی دی۔ ہرمائنی نے کروک شانکس کو اپنے چوغے کے نیچے ڈھک لیا اور رون نے ریل گاڑی سے اترتے وقت پگ وگیون کے پنجرے پر اپنی تقریباتی پوشاک کو پڑے رہنے دیا۔ وہ موسلا دار برستی ہوئی بارش میں نیچے اترے اور اپنے سروں کو جھکائے اور آنکھوں کو نیم سکوڑے چلنے لگے۔ اب بارش کی شدت میں اتنا اضافہ ہو گیا تھا جیسے کوئی ان کے سروں پر لگاتار برفیلا پانی کی بالٹیاں بھر بھر کر ڈال رہا ہو۔

''ہیلو ہیگرڈ!'' ہیری نے چیخ کر کہا جب اسے پلیٹ فارم کے دوسرے کنارے پر ایک دیوہیکل ہیولہ دکھائی دیا۔

''خوش آمدید...... ٹھیک ہو...... نا، ہیری!'' ہیگرڈ ہاتھ ہلاتے ہوئے چلایا۔ ''اگر ہم جھیل میں نہ ڈوبے تو تم سے دعوت میں ملیں گے۔'' روایت کے مطابق صرف پہلے سال کے طلباء ہی ہیگرڈ کے ساتھ کشتیوں میں بیٹھ کر جھیل کے راستے سے ہوگورٹس کی عمارت تک جاتے تھے۔

''اوہ!'' ہرمائنی بولی۔ ''میں تو اس موسم میں جھیل کا سفر کسی بھی صورت میں نہیں کر سکتی۔'' ہجوم کے ساتھ اندھیرے پلیٹ فارم پر دھیرے دھیرے چلتے ہوئے وہ لوگ سردی سے کانپ رہے تھے۔ سو بغیر گھوڑوں کی بگھیاں سٹیشن کے باہر کھڑی ان کا انتظار کر رہی تھیں۔ ہیری، رون، ہرمائنی اور نیول ایک بگھی میں گھس گئے۔ دروازہ جھٹکے سے بند ہو گیا اور کچھ پل بعد بگھی کا لمبا قافلہ کیچڑ اُڑاتا ہوئے ہوگورٹس کی بلند و بالا عمارت کی طرف جانے والے پتھریلے اور اونچے نیچے راستے پر دھیمی رفتار میں رواں دواں ہو گیا۔

☆☆☆☆

بارہواں باب

# جادوگری کا سہ فریقی ٹورنامنٹ

بیرونی دروازے کے دونوں طرف نصب بارہ دیوہیکل مجسموں کے درمیان سے نکل کر بگھیاں تیزی سے برستی ہوئی بارش میں سکول کے صدر دروازے کی طرف بڑھنے لگیں۔ ہوا کے طوفانی جھکڑوں کی وجہ سے بگھیاں بری طرح لہرا رہی تھیں۔ بارش کی خونخوار بوچھاڑ کے موٹے پردوں کے پیچھے بلندوبالا عمارت کی روشن کھڑکیوں کی چمک دھندلی پڑ رہی تھی۔ جب ان کی بگھی ہوگورٹس کے بلوط کی لکڑی سے بنے ہوئے دیوہیکل دروازے کے سامنے جا کر رُکی تو آسمان میں تیز گڑگڑاہٹ کے ساتھ بجلی چمکنے لگی۔ دروازے تک پہنچنے کیلئے انہیں پتھر کی سیڑھیاں عبور کرنا تھیں۔ اگلی بگھیوں میں بیٹھے لوگ اتر چکے تھے اور سیڑھیوں پر جلدی جلدی چڑھ رہے تھے۔ ہیری، رون، ہرمائنی اور نیول اپنی بگھی سے نیچے کودے اور اورانہوں نے سیڑھیوں کی طرف دوڑ لگا دی۔ انہوں نے آنکھیں اُٹھا کر اوپر کی طرف دیکھا جب وہ بیرونی ہال کے سامنے بحفاظت پہنچ گئے تھے۔ جہاں سنگ مرمر کی سیڑھیاں نظر آ رہی تھیں۔

رون نے اپنا سر جھٹکا جس سے چاروں طرف پانی کی چھینٹے اُڑنے لگے۔ پھر وہ بولا۔ ''اوہ! اگر اسی طرح بارش ہوتی رہی تو جھیل میں سیلاب آجائے گا۔ میں تو بری طرح سے بھیگ گیا ہوں......اوہ!''

اچانک پانی سے بھرا ایک بڑا سرخ غبارہ چھت سے نیچے آیا اور رون کے سر سے ٹکرا کر پھٹ گیا۔ رون پانی کی بوچھاڑ میں نہا گیا۔ وہ حیرانگی سے اچھل پڑا جس سے وہ پہلو میں چلتے ہوئے ہیری سے ٹکرا گیا۔ اسی لمحے چھت سے ایک اور غبارہ نیچے آیا اور ہرمائنی کو لگتے لگتے بچا۔ وہ غبارہ ہیری کے پیروں کے پاس جا پھٹا۔ جس سے اس کے جوتوں سے اوپر موزوں تک برفیلے پانی کے چھینٹے گھس گئے۔ پانی کی بوچھاڑ ہوتے دیکھ کر بچے خوف سے چیخنے لگے اور اس سے بچنے کی کوشش کرنے لگے، وہ ایک دوسرے کو دھکے دے رہے تھے۔ ہیری نے سر اُٹھا کر دیکھا ان کے بیس فٹ اوپر پیوس نامی بھوت ہوا میں اوپر تیر رہا تھا۔ اس نے گھنٹیوں سے ڈھکا ہوا ہیٹ اور نارنجی رنگ کی بوٹائی پہنچ رکھی تھی۔ اس کے چوڑے چہرے پر شیطانی صاف جھلک رہی تھی۔ وہ اب دوبارہ نشانہ سیدھا کرتا ہوا دکھائی دیا۔

''پیوس......!'' ایک غصے سے بھری ہوئی تیز آواز گونجی۔ ''پیوس فوراً نیچے اترو۔''

یہ آواز پروفیسر میک گوناگل کی تھی جو ہوگورٹس کی ڈپٹی ہیڈ مسٹرس اور گری فنڈ رفریق کی منتظم تھیں۔ بچوں کی خوف و ڈر سے بھری چیخیں سن کر وہ استقبالیہ ہال سے بھاگتی ہوئی باہر آ گئی تھیں۔ فرش گیلا ہونے کے باعث وہ سنبھل نہ سکیں اور پھسل گئیں۔ گرنے سے بچنے کیلئے انہوں قریب کھڑی ہرمائنی کی گردن پکڑ لی۔ ''اوہ......سوری مس گرینجر......''

''کوئی بات نہیں پروفیسر!'' ہرمائنی اپنی گردن سہلاتے ہوئے بولی۔

''پیوس......اتر کر فوراً نیچے آ جاؤ'' پروفیسر میک گوناگل چیختے ہوئے بولیں۔ انہوں نے اپنی نوکیلی ٹوپی کو درست کیا اور اپنے چوکور چشمے سے گھور کر اسے دیکھا۔

''میں کچھ بھی تو نہیں کر رہا ہوں پروفیسر!'' پیوس نے کلکاری بھرتے ہوئے پانی کا ایک غبارہ پانچویں سال طالبات کی طرف اچھال دیا۔ جو چیختی ہوئی بڑے ہال میں چلی گئیں۔ ''وہ تو پہلے ہی گیلی ہیں ہے نا۔ بچوں کو تو اس میں مزہ آ رہا ہوگا...... ہاہاہا!'' اتنا کہتے ہی اس نے دوسرے سال کے بچوں پر اپنا نشانہ سیدھا کیا جو ابھی ابھی بارش سے بچتے بچاتے اندر داخل ہوئے تھے۔

''میں ہیڈ ماسٹر کو ابھی بلا کر لاتی ہوں'' پروفیسر میک گوناگل نے چیخ کر کہا۔ ''میں تمہیں خبردار کر رہی ہوں، پیوس!''

پیوس نے اپنی لمبی زبان نکال کر انہیں چڑھانے لگا اور پھر اس نے پکڑے ہوئے تمام غبارے ہوا میں اچھال دیئے اور کھلکھلاتا اور قہقہے لگاتا ہوا اُڑ کر سنگ مرمر کی سیڑھیوں سے اوپر چڑھ گیا۔

''چلو چلو آگے چلو!'' پروفیسر میک گوناگل نے پریشان طلباء کی بھیڑ سے کہا۔ ''بڑے ہال میں چلو......جلدی کرو!''

ہیری، رون اور ہرمائنی بیچ بیچ میں چلتے ہوئے استقبالیہ ہال کے دروازے پر پہنچ گئے۔ وہ دائیں طرف سے ہوتے ہوئے اندر داخل ہوئے۔ رون اپنے گیلے بالوں کو اپنے چہرے سے ہٹاتے ہوئے غصے سے بڑبڑا رہا تھا۔

استقبالیہ ہال ہمیشہ کی طرح بے حد شاندار اور خوبصورت دکھائی دے رہا تھا۔ اسے نئی پڑھائی کے پہلے نصابی مرحلے کی شروعات سے قبل استقبالی دعوت کیلئے سجایا گیا تھا۔ میزوں کے اوپر سینکڑوں موم بتیاں ہوا میں تیرتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں، جن کی روشنی میں سنہری پلیٹیں اور پیالے چمک رہے تھے۔ چاروں فریقوں کی لمبی میزوں پر طلباء لگاتار باتیں کر رہے تھے۔ ہال کے سامنے والے حصے اونچے چبوترے پر اساتذہ اپنی اپنی کرسیوں پر بیٹھ کر طلباء کو دیکھ رہے تھے۔

ہیری، رون اور ہرمائنی سلے درن، ہفل پف اور ریون کلا فریقوں کے میزوں کے قریب سے گزرتے ہوئے آگے بڑھے اور ہال کے دوسرے سرے پر موجود گری فنڈ رفریق کے میز کے پار پہنچ کر اپنی نشستوں پر بیٹھ گئے۔ ان کے قریب ہی لگ بھگ سر کٹا بھوت نک بھی بیٹھا ہوا تھا جو گری فنڈ رفریق کا بھوت تھا۔ موتی کی طرح سفید اور شفاف دکھائی دینے والے نک آج بھی ہمیشہ کی طرح جیکٹ پہنے ہوئے تھا۔ اس نے اپنی گردن پر ایک کافی بڑا گلوبند بھی باندھ رکھا تھا۔ اس گلوبند کو پہننے کے دو مقصد تھے۔ ایک تو یہ جشن میں پہننے کیلئے موزوں تھے اور دوسرا اس کی وجہ سے اس کا سر اس کی کٹی ہوئی گردن پر زیادہ ڈول نہیں رہا تھا۔

''شب بخیر......'' سر کٹے نک ان سے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کون کہتا ہے کہ آج کی رات خیریت والی ہے۔'' ہیری نے اپنے جوتے اتار کر ان میں پانی کو باہر نکالتے ہوئے کہا۔''امید ہے کہ انتخاب کے دورانیہ جلدی ہی پورا ہو جائے گا۔ میں تو بھوک سے مرنے والا ہوا ہوں۔''

ہوگورٹس میں پڑھنے آنے والے نئے طلباء کو سکول کے چار فریقوں میں منتخب کیا جاتا تھا۔ یہ مرحلہ سکول کے ہر نئے نصابی مرحلے کے آغاز سے قبل پورا ہوتا تھا۔ حیرت انگیز طور پر ہیری اپنے انتخاب کے بعد ایک بار بھی اس مرحلے میں شامل نہیں ہو پایا تھا۔ وہ آج اسے دیکھنے کیلئے بے تاب ہو رہا تھا۔ اسی وقت اسے گری فنڈر کی میز پر ایک بہت اشتیاق بھری اور ہانپتی ہوئی آواز سنائی دی۔''ہیلو ہیری......''

یہ تیسرے سال کا طالبعلم 'کولن کریوی' تھا جو ہیری کو اپنا ہیرو اور تصوراتی دیوتا مانتا تھا۔

''اوہ ہیلو کولن...... کیسے ہو؟'' ہیری نے سنبھلتے ہوئے کہا۔

''ہیری! تمہیں پتہ ہے کہ میرا بھائی بھی اس بار پڑھنے کیلئے آیا ہے۔ میرا بھائی ڈینس......''

''ار......اچھا......'' ہیری نے کہا۔

''وہ سچ مچ حیرت زدہ ہے۔'' کولن نے اپنی نشست پر اچھلتے ہوئے کہا۔''میں بس یہی دعا کرتا ہوں کہ وہ گری فنڈر میں ہی آ جائے۔ تم بھی اس کیلئے دعا کرو، ہیری!''

''اوہ...... ہاں! ٹھیک ہے......'' ہیری نے کہا پھر وہ ہرمائنی، رون اور لگ بھگ سر کٹے نک کی طرف مڑا اور اس نے کہا۔''بہن بھائی عام طور پر ایک ہی فریق میں رہتے ہیں ہے نا؟ وہ ویزلی گھرانے کے بارے میں سوچ رہا تھا جو تمام کے تمام گری فنڈر میں منتخب ہوئے تھے۔''

''اوہ نہیں......ایسا ضروری تو نہیں ہے۔'' ہرمائنی نے کہا۔''گری فنڈر کی پاروتی پاٹیل کی ایک جڑواں بہن ریون کلا میں ہے جبکہ دونوں ایک جیسی دکھائی دیتی ہیں۔ تمہارے حساب سے تو انہیں ایک ہی فریق میں ہونا چاہئے تھا...... ہے نا!''

ہیری نے سٹاف کی میز کی طرف دیکھا۔ وہاں پر ہمیشہ کی طرح زیادہ کرسیاں خالی دکھائی دے رہی تھیں۔ ظاہر ہے کہ ہیگرڈ اب بھی فرسٹ ائیر کے طلباء کو جھیل پار کراتے ہوئے لا رہا تھا۔ پروفیسر میک گونا گل پانی سے گیلے فرش کو سکھانے کے کام کی نگرانی کر رہی تھیں۔ لیکن وہاں ایک اور خالی کرسی تھی۔ ہیری صحیح طرح سے سوچ نہیں پا رہا تھا کہ وہاں ان کا کون سا استاد موجود نہیں ہے۔

ہرمائنی بھی اساتذہ کی طرف دیکھ رہی تھی۔ وہ بولی۔''تاریک جادو سے حفاظت کی کلاس کے نئے استاد دکھائی نہیں دے رہے ہیں۔''

اب تک تاریک جادو سے تحفظ کے فن کی کلاس کا کوئی بھی استاد ایک سال سے زیادہ نہیں نکال پایا تھا۔ ان میں ہیری کے سب

سے پسندیدہ استاد پروفیسر ریمس لوپن تھے جنہوں نے گذشتہ سال استعفیٰ دے دیا تھا۔اس نے سٹاف کی میز کی طرف غور سے دیکھا۔ حیرت انگیز طور پر وہاں ایک بھی نیا چہرہ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

''شاید انہیں کوئی نیا استاد ملا ہی نہیں ہوگا۔'' ہرمائنی نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

ہیری نے پوری توجہ سے ایک بار پھر میز کی طرف دیکھا۔ جادوئی پرواز کے استاد پروفیسر فلٹ وک بہت ساری گدیوں کے اوپر جم کر بیٹھے تھے۔ان کے پاس ہی جڑی بوٹیوں کی کلاس کی استانی پروفیسر سپراؤٹ بیٹھی ہوئی تھیں، ان کا ہیٹ ان کے اُڑتے ہوئے بھورے بالوں پر ترچھا رکھا ہوا تھا۔ وہ علم فلکیات کی پروفیسر سین سٹرا سے باتیں کر رہی تھیں۔ پروفیسر سین سٹرا کی دوسری طرف زرد چہرے، خمدار ناک چیچپے بالوں والے جادوئی مرکبات کے استاد پروفیسر سنیپ بیٹھے تھے جنہیں ہیری ہوگورٹس میں سب سے زیادہ ناپسند کرتا تھا۔ ہیری پروفیسر سنیپ سے جتنا چڑتا تھا، پروفیسر سنیپ بھی اس سے اتنی ہی زیادہ نفرت کرتے تھے۔ یہ نفرت پچھلے سال اور بھی زیادہ بڑھ گئی تھی جب ہیری نے سنیپ کی بڑی ناک کے نیچے سے بھگانے میں سیریس کی مدد کی تھی۔ سنیپ اور سیریس میں سکول کے زمانے سے دشمنی چلی آ رہی تھی۔

سنیپ کی دوسری طرف رکھی ہوئی کرسی خالی تھی۔ ہیری نے سوچا کہ یہ یقیناً پروفیسر میک گوناگل کی ہی ہوگی۔اس کرسی کے پہلو والی کرسی پر میز کے بالکل وسط میں ہوگورٹس کے ہیڈ ماسٹر پروفیسر ڈمبل ڈور بیٹھے ہوئے تھے۔ان کی لمبی سفید ڈاڑھی اور بال موم بتیوں کی روشنی میں چمک رہے تھے۔ان کے گہرے سبز چوغے پر چانداور ستارے کڑھے ہوئے تھے۔ڈمبل ڈور کی لمبی، پتلی انگلیاں آپس میں کس کر بندھی ہوئی تھیں اور ان پر انہوں نے اپنی ٹھوڑی ٹکا رکھی تھی۔ وہ اپنے آدھے چاند کے نشان والی عینک کے اوپر سے چھت کو گھور رہے تھے، جیسے وہ گہری سوچ میں گم ہوں۔ ہیری نے بھی چھت کی طرف دیکھا۔اس پر ایسا جادو کیا گیا تھا کہ وہ باہر کے آسمان کی طرح دکھائی دیتی تھی۔ ہیری نے اس سے پہلے کبھی بھی چھت کو اتنے غور سے نہیں دیکھا تھا۔ وہاں سیاہ اور بینگنی بادل گھوم رہے تھے اور جب باہر بادل گرجنے کی آواز سنائی دیتی تو چھت پر بجلی کڑکنے کی چمک دکھائی دیتی تھی۔

''اوہ جلدی کرو......'' ہیری کے پہلو میں بیٹھا ہوا رون تڑپ کر بولا۔''اتنی بھوک لگ رہی ہے کہ اس وقت تو مجھے اگر قشنگر دکھائی دے تو میں اسے بھی کھا جاؤں......''

جیسے ہی اس کے منہ سے یہ الفاظ نکلے، ٹھیک اسی وقت بڑے ہال کا دروازہ کھلا اور ہر طرف خاموشی چھا گئی۔ پروفیسر میک گوناگل پہلے سال کے نئے بچوں کے ساتھ اندر داخل ہوئیں۔ چھوٹے بچے ایک قطار میں اندر آ رہے تھے۔اگر ہیری، رون اور ہرمائنی گیلے تھے تو نئے سال کے بچوں کا حال اور بھی برا تھا۔ ایسے لگ رہا تھا کہ جیسے وہ کشتیوں میں بیٹھ کر نہیں بلکہ جھیل کو تیر کر آئے ہوں۔ جب پہلے سال کے بچے اساتذہ کے میز کے سامنے پہنچ گئے اور ایک سیدھی قطار میں کھڑے ہو گئے تو سبھی سردی اور گھبراہٹ سے کانپتے ہوئے دکھائی دیئے۔ان میں صرف ایک لڑکا ایسا تھا جو بالکل کانپ نہیں رہا تھا۔ وہ ان میں سب سے چھوٹا دکھائی دے رہا تھا۔ان کے

بالوں کی رنگت چوہے کے رنگ جیسی تھی۔اس کے نہ کانپنے کی وجہ یہ تھی کہ وہ ہیگرڈ کے چچھوندر کی کھال والے اوورکوٹ میں لپٹا ہوا تھا۔ کوٹ اس کے لحاظ سے بہت بڑا تھا ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے وہ سیاہ شامیانے میں لپٹا کھڑا ہو۔اس کا چھوٹا سا چہرہ کالر کے جھانکتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ وہ بڑا پرجوش دکھائی دے رہا تھا جب وہ ساتھ قطار میں کھڑے خوفزدہ ساتھیوں کو دیکھ رہا۔اس نے ہال میں نظر دوڑائی اوراس کی نگاہیں کولن کریوی پرآ کرٹھہر گئیں۔ ننھے بچے نے اپنا انگوٹھا اوپر اُٹھا کر چیخ کر جوشیلے انداز میں بتایا۔''میں جھیل میں گر گیا تھا'' یہ بتاتے ہوئے وہ بڑا خوش دکھائی دیا۔

اب پروفیسر میک گوناگل نے پہلے سال کے بچوں کے سامنے تین ٹانگوں والا سٹول رکھ دیا پھر انہوں نے اس سٹول پر ایک بہت ہی پرانی، گندی اور پیوند لگی ٹوپی رکھ دی۔ پہلے سال کے بچوں نے ٹوپی کو گھور کر دیکھا۔ باقی سبھی لوگوں نے بھی ایسا ہی کیا۔ایک پل کیلئے ہال میں خاموشی چھائی رہی۔ پھر ٹوپی کے جوڑ کا ایک سوراخ کسی منہ کی طرح کھل گیا اور ٹوپی بولنے لگی۔

''یہ ایک ہزار سال پہلے کی بات ہے۔ جب میں نہیں تھی، تب یہاں چار بڑے مشہور جادوگر رہتے تھے جن کے نام آج تک مشہور ہیں۔ دلیر گری فنڈر جو ویران جنگل سے آیا تھا۔ بے عیب ریون کلا پہاڑی دروں سے آئی تھی۔ خوش اخلاق ہفل پف بڑی گھاٹیوں سے آئی تھی۔ عیار وطرار سلے درن گہری دلدل سے آیا تھا۔ ان سبھی کی ایک ہی خواہش تھی، ایک ہی خواب تھا۔انہوں نے ایک بے کھٹک منصوبہ بندی کی کہ وہ جادونگری کے لڑکوں اور لڑکیوں کی تعلیم وتدریس کا سلسلہ شروع کریں گے۔ اس طرح ہوگورٹس سکول شروع ہوا۔ چاروں عظیم جادوگروں نے اس کے بعد اپنے اپنے فریق بنائے کیونکہ وہ سب اپنے اپنے طلباء میں کچھ الگ الگ قسم کی خوبیوں کو پسند کرتے تھے۔ گری فنڈر کا خواب تھا کہ اس کے طلباء سب سے بہادر وشجاع ہوں کیونکہ وہ ہی زندگی میں سب سے اچھے ثابت ہوتے ہیں۔ ریون کلا کے الفاظ میں چالاک اور ذہین طلباء زندگی میں زیادہ محفوظ رہتے ہیں۔ ہفل پف کا خیال تھا کہ سب سے محنتی طلباء ہی پڑھائی کیلئے سب سے زیادہ مستحق ہوتے ہیں اور طاقت کے حریص سلے درن کو سب کچھ پانے کی خواہش رکھنے والے طلبا پسند تھے۔ وہ اپنی زندگی میں اسی معیار کے مطابق جادوگروں کے بچوں میں سے اپنے اپنے فریقوں کیلئے طلباء منتخب کرتے رہے۔ ایک دن انہوں نے سوچا کہ ان کے مرنے کے بعد کیا ہوگا؟ پھر اس کے پسندیدہ معیار کے مطابق کون بچوں کا انتخاب کرے گا؟ اس مسئلے کے حل کیلئے گری فنڈر نے ایک طریقہ سوچا۔ انہوں نے اپنے سر پہ سے مجھے اتارا اور پھر چاروں جادوگروں نے مجھ میں اپنا تھوڑا تھوڑا دماغ بھر دیا تا کہ ان کی جگہ میں اس کام کو انجام دیا کروں۔ تب سے میں یہی کرتا آ رہا ہوں۔ اب تم مجھے اپنے سر پر رکھ لو۔ میرا فیصلہ آج تک غلط ثابت نہیں ہوا ہے۔ میں تمہارے دماغ کے اندر پل بھر میں جھانک لوں گا۔ تمہاری صلاحیتوں کو پرکھ لوں گا اور بتا دوں گا کہ تمہیں کس فریق میں ہونا چاہئے؟''

بولتی ٹوپی نے جونہی اپنی تقریر ختم کی تو پورے ہال میں طلباء نے خوب تالیاں بجائیں۔ ہیری نے بھی باقی سب طلباء کے ساتھ تالیاں بجاتے ہوئے کہا۔ ''جب اس نے ہمیں منتخب کیا تھا تب تو یہ سب نہیں کہا تھا......؟''

''یہ ہر سال نئی نئی تقریریں کرتی ہے۔'' رون نے بتایا۔ ''اس ٹوپی کی زندگی بھی کتنی بے زار ہوگی مجھے تو لگتا ہے کہ یہ پورا سال شلف میں پڑے پڑے اپنی اگلی تقریر کی تیاری کرتی رہتی ہوگی۔''

پروفیسر میک گوناگل نے ایک چرمئی کاغذ کا ایک بڑا رول کھول کر اپنی نظروں کے سامنے کر لیا۔ انہوں نے پہلے سال کے طلباء کی طرف اور بولیں۔ ''میں جس کا نام لوں گی وہ یہاں آ جائے گا اور بولتی ٹوپی سر پر رکھ کر اس سٹول پر بیٹھ جائے گا۔ جب ٹوپی بتا دے گی کہ تمہیں کس فریق میں جانا ہے تو تم اسے اتار کر یہیں رکھ دو گے اور بتائے گئے فریق کی میز پر جا بیٹھو گے۔ سمجھ گئے!''

''ایکرلے سٹورٹ!''

ایک لڑکا آگے آیا۔ وہ سر سے پیروں تک کانپ رہا تھا۔ اس نے بولتی ٹوپی اُٹھا کر پہنی اور سٹول پر بیٹھ گیا۔

''ریون کلا......'' بولتی ٹوپی نے دھاڑ کر کہا۔

سٹورٹ ایکرلے نے ٹوپی اتاری اور ریون کلا کی میز کی طرف تیزی سے بڑھ گیا۔ جہاں بیٹھے تمام طلباء نے تالیاں بجا کر اس کا استقبال کیا۔ اسی وقت ہیری کو ریون کلا کی کیوڈچ متلاشی 'چو چینگ' کے چہرے کی جھلک دکھائی دی جو سٹورٹ ایکرلے کیلئے تالیاں بجا رہی تھی۔ جانے کیوں ایک پل کیلئے ہیری کے دل میں یہ خواہش ابھری کہ وہ ریون کلا کی میز پر پہنچ جائے۔

''بیڈڈک مالکوم!''

''سلے درن!''

ہال کی دوسری طرف والی میز پر خوشی بھرا شور ہونے لگا۔ ہیری نے دیکھا کہ سلے درن کی میز پر مالکوم کے بیٹھتے وقت ڈریکو ملفوائے بھی تالیاں بجا رہا تھا۔ ہیری نے دل میں سوچا۔ 'کیا مالوکم بیڈڈک جانتا ہے کہ سلے درن فریق سے جتنے شیطانی جادوگر اور جادوگرنیاں نکلے ہیں اتنے کسی دوسرے فریق سے نہیں نکلے۔' فریڈ اور جارج نے مالکوم بیڈڈک کے بیٹھتے ہوئے لمحوں میں کوئی سرگوشی کی اور اس کا مذاق اُڑایا۔

''برانسٹون ایلی نر!''

''ہفل پف!''

''کاؤلڈ اوین!''

''ہفل پف!''

''کریوی ڈینس......!''

چھوٹا سا لڑکا ڈینس کریوی آگے بڑھا۔ وہ ہیگرڈ کے چھچھوندر والے اوور کوٹ کی وجہ سے گرتے گرتے بچا۔ اسی وقت ہیگرڈ اساتذہ کی میز کے عقبی دروازے سے ہال میں داخل ہوا تھا۔ ہیگرڈ عام صحتمند انسان سے دوگنا لمبے قد اور تین گنا چوڑی جسامت کا مالک تھا۔ اس کے لمبے کھچڑی والے سیاہ بال اور بے ترتیب ڈاڑھی دیکھ کر دہشت ہونے لگتی تھی۔ لیکن سچ کہا جائے تو اس میں دہشت والی کوئی بات نہیں تھی۔ ہیری، رون اور ہرمائنی اچھی طرح جانتے تھے کہ ہیگرڈ بے ضرر انسان ہے۔ ہیگرڈ نے اساتذہ کی میز پر ایک کونے والی کرسی اپنے لئے منتخب کی۔ اس نے ان تینوں کی طرف آنکھ دبا کر خوشی کا اظہار کیا۔ وہ اب ڈینس کو بولتی ٹوپی پہنتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔

''گری فنڈر......'' بولتی ٹوپی نے چلا کر کہا۔

گری فنڈر کے طلباء کے ساتھ ہیگرڈ بھی تالیاں بجانے لگا۔ ڈینس کریوی نے اپنی بتیسی دکھاتے ہوئے ٹوپی اتاری، سٹول سے اترا اور ٹوپی واپس رکھی۔ وہ بھاگتا ہوا گری فنڈر کی میز کی طرف آیا۔

''کولن! میں جھیل میں گر گیا تھا۔'' اس نے ایک خالی کرسی پر بیٹھتے ہوئے تیکھی آواز میں کہا۔ ''بڑا مزہ آیا تھا۔ پانی میں سے کسی بڑے جانور نے مجھے پکڑا اور واپس کشتی میں اچھال دیا۔''

''بہت خوب!'' کولن نے بھی پر جوش لہجے میں کہا۔ ''شاید وہ دیوہیکل اخبوط ہوگا۔''

''واہ!'' ڈینس یوں بولا جیسے اس سے اچھی کوئی بات ہو ہی نہیں سکتی کہ کوئی طوفانی موسم میں گہری جھیل میں گر جائے اور اسے ایک بڑا اخبوط دبوچ لے اور پھر اوپر کی طرف اچھال دے۔

''ڈینس......ڈینس! وہاں بیٹھے لڑکے کو دیکھو؟ جس کے بال کالے ہیں اور جو عینک پہنے ہوئے ہے؟......دیکھا؟......ڈینس! جانتے ہو وہ کون ہے؟''

ہیری دوسری طرف دیکھنے لگا۔ وہ عجیب سی نظروں سے بولتی ٹوپی کو گھورنے لگا۔ جیسے شکایت کر رہا ہو کہ پہلے کیا ایک کم تھا کہ ایک اور بھیج دیا؟ بولتی ٹوپی اس وقت ایما ڈوبس کا فیصلہ کر رہی تھی۔ طلباء کی چھانٹی کا عمل چلتا رہا۔ ڈرے ہوئے بچے ایک ایک کر کے تین ٹانگوں والے سٹول پر بیٹھتے رہے۔ ان کی قطار دھیرے دھیرے سکڑ کر چھوٹی ہوتی چلی گئی۔ اب پروفیسر میک گوناگل لام کے حرف تک پہنچ گئی تھیں۔

''اوہ جلدی کرو!'' رون نے اپنا پیٹ مسلتے ہوئے تکلیف دہ لہجے میں کہا۔

''رون! انتخاب کا مرحلہ پیٹ پوجا کرنے سے کہیں زیادہ دلچسپ ہوتا ہے۔'' لگ بھگ سر کٹے نک نے کہا۔ جب میڈ لے لورا پفل پف کیلئے منتخب ہوئی تھی۔

''مرے ہوئے آدمی کو تو ایسا ہی لگتا ہے۔'' رون نے تڑک کر جواب دیا۔

''کاش گری فنڈر کے نئے طلباء قابل اوراعلیٰ معیار کے ثابت ہوں!'' سر کٹے نک نے میکڈونالڈ نٹیلی کو گری فنڈر کی میز کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھ کر کہا۔ ''ہماری جیت کا سلسلہ نہیں ٹوٹنا چاہئے۔'' گری فنڈر گذشتہ تین سال سے لگا تار ہاؤس چمپئن شپ جیت رہا تھا۔

''پرچرڈ گراہم!''

''سلے درن!''

''قیورک اُرلا!''

''ریون کلا!''

اور پھر آخر میں وٹبی کو وِن (ہفل پف) کے ساتھ ہی چھانٹی کا سلسلہ ختم ہو گیا۔ پروفیسر میک گوناگل بولتی ٹوپی اور سٹول اُٹھا کر باہر لے گئیں۔

''اوہ! وقت ہو گیا۔'' رون نے جلدی سے چھری کانٹے اُٹھاتے ہوئے سنہری پلیٹ کی طرف امید بھری نگاہوں سے دیکھا۔

پروفیسر ڈمبل ڈور اُٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ وہ طلباء کو دیکھ کر دھیما سا مسکرائے اور انہوں نے اپنے دونوں بازو پھیلا کر ان کا استقبال کرتے ہوئے بھاری آواز میں کہا۔ ''میں اس موقع پر صرف تین الفاظ کہنا چاہوں گا.....شروع ہو جاؤ!''

''واہ واہ......'' ہیری اور رون ایک ساتھ خوش ہوتے ہوئے زور سے بولے۔ پھر اگلے ہی پل ان کے سامنے خالی ڈونگوں میں رنگا رنگ پکوان نمودار ہو گئے جن سے گرم گرم بھاپ اُٹھ رہی تھی اور ان کی تیز خوشبو سے پورا ہال مہکنے لگا۔ جب ہیری، رون اور ہرمائنی نے اپنی اپنی پلیٹوں میں کھانے کی چیزیں بھریں تو لگ بھگ سر کٹا بھوت نک ان کی طرف حسرت بھری نظروں سے دیکھنے لگا۔

''واہ! یہ بڑا مزیدار ہے......'' رون اپنے کھلے ہوئے منہ میں مصالحے دار اُبلا ہوا آلو ٹھونستے ہوئے کہا۔ یہ الگ بات تھی کہ منہ میں گنجائش سے زیادہ بھرنے سے اس کی آنکھیں باہر نکلتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔

''تم لوگ بڑے خوش قسمت ہو۔'' سر کٹے نک نے کہا۔ ''تمہیں آج جشن کی دعوت میں کھانا مل گیا، ورنہ آج باورچی خانے میں کافی ہنگامہ مچا تھا......''

''کیوں......کیا ہوا تھا؟'' ہیری نے ڈرم سٹک کا بڑا ٹکڑا کھاتے ہوئے پوچھا۔

''پیوس کے علاوہ اور کون ہو سکتا ہے؟'' سر کٹے نک نے اپنا سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اس کا سر خطرناک طریقے سے لٹکنے لگا۔ سر کٹے نک نے اسے سنبھالنے کیلئے اپنے گلوبند کو کھینچ کر تھوڑا اوپر سرکا دیا تھا۔ پھر وہ بولا ''وہی پرانی بحث!......وہ جشن کی دعوت میں شامل ہونا چاہتا تھا لیکن اس کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ تم تو جانتے ہی ہو، وہ بالکل جنگلی اور بدتہذیب ہے۔ وہ ہر میز پر پڑی ہر چیز اُٹھا کر پٹخنا چاہتا ہے۔ اگر اسے جشن کی دعوت میں آنے دیا جاتا تو وہ کھانے کی پلیٹیں اُٹھا کر پٹخنے لگتا۔ ہم بھوتوں نے اس معاملے کو سلجھانے

کیلئے ایک اجلاس طلب کیا تھا...... میں موٹے، شیخی باز اور شریر پیوس کو موقع دینا چاہتا تھا۔ لیکن میرے لحاظ سے خونی نواب نے سختی دکھائی اور سمجھداری سے کام لیا۔''

خونی نواب سلے درن فریق کا بھوت تھا۔ وہ دبلا پتلا اور خاموش طبع بھوت تھا۔ اس کے کپڑوں پر چاندی جیسے سفید خون کے دھبے پڑے ہوئے تھے۔ پورے ہوگورٹس میں صرف وہی تھا جو شرارتی پیوس کو قابو میں رکھ سکتا تھا۔

''ہاں ہمیں لگتا تو تھا کہ پیوس کسی بات پر چڑھا ہوا تھا'' رون نے کہا۔''ویسے اس نے باورچی خانے میں کیا کیا تھا......؟''

''وہی ہمیشہ کی مکاری......'' سر کٹے نک نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔''وہ ہنگامہ کرنے اور ہڑبڑی مچانے لگا۔ برتن اُٹھا کر چاروں طرف پھینکنے لگا۔ جس سے باورچی خانے میں یخنی کی ندی بہنے لگی۔ اس کی حرکتوں کو دیکھ کر گھریلوخرس بری طرح دہشت زدہ ہو گئے تھے......''

'دھم......' ہرمائنی کے ہاتھوں سے اس کا سنہری پیالہ چھوٹ کر میز پر گر گیا۔ کدو کا رس سفید میز پوش پر پھیل گیا۔ جس کی وجہ سے وہ کئی فٹ دور تک سفید کے بجائے نارنجی دکھائی دینے لگا۔ بہرحال، ہرمائنی نے اس طرف کوئی خاص توجہ نہیں دی۔

''کک......کیا یہاں پر بھی گھریلوخرس ہوتے ہیں......ہوگورٹس میں؟'' اس نے خوفزدہ لہجے میں سر کٹے نک سے پوچھا۔

''بالکل......ہوتے ہیں۔'' لگ بھگ سر کٹے نک نے اس کے خوف پر حیرانگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔''مجھے لگتا ہے کہ یہاں پر جتنے گھریلوخرس ہیں اتنے تو برطانیہ کی کسی بھی بڑی عمارت میں نہیں ہوں گے۔ یہاں سو سے بھی زیادہ گھریلوخرس رہتے ہیں۔''

''لیکن مجھے تو آج تک ایک بھی دکھائی نہیں دیا؟'' ہرمائنی نے حیرت سے کہا۔

''وہ رات کی تاریکی میں راہداریوں کی صفائی کرنے آتے ہیں۔'' سر کٹے نک نے بتایا۔''وہ رات بھر جلنے والے آتشدانوں کا خیال رکھتے ہیں......اور اگر وہ تمہیں آج تک نہیں دکھائی نہیں دیئے تو اس میں حیرانگی کی کوئی بات نہیں ہے۔ یہ ایک اچھے گھریلوخرس کی نشانی ہے کہ تمہیں اس کے ہونے کا احساس تک نہ ہو پائے......''

ہرمائنی اسے گھور کر دیکھتی رہ گئی۔

''انہیں تنخواہ تو ملتی ہوگی؟'' اس نے کہا۔''انہیں چھٹیاں بھی ملتی ہوں گی۔ بیماری کی رخصت، پنشن اور دیگر سہولیات......؟''

لگ بھگ سر کٹا بھوت نک اتنی زور سے کھلکھلا کر ہنسا کہ اس کا گلوبند گردن سے نیچے سرک گیا۔ اگلے ہی لمحے اس کا سر بے قابو ہو کر ایک انچ کھال کے ساتھ نیچے کی طرف لٹک گیا اور جھولنے لگا۔ جو اس کے سر کو گردن کے ساتھ جوڑے ہوئے تھا۔

''بیماری کی رخصت اور پنشن......؟'' اس نے دوبارہ کندھے سے اپنے سر کو اوپر اُٹھا کر گردن پر رکھا اور نیچے سرکتے ہوئے گلوبند کو صحیح کرتے ہوئے کہا۔''گھریلوخرس بیماری کیلئے چھٹیاں اور پنشن نہیں مانگتے ہیں۔''

ہرمائنی اپنی بھری ہوئی پلیٹ کی طرف غصے سے دیکھنے لگی۔ اس نے اپنے ہاتھ میں پکڑے چھری کانٹے کو نیچے رکھا اور پلیٹ کو

پیچھے سرکا دیا۔

''کیا کر رہی ہو ہرمائنی؟'' رون نے بھرے ہوئے منہ سے کہا۔ کھاتے ہوئے بولنے کی وجہ سے اس کے منہ سے زرد گھاس کی پڈنگ کے کچھ ٹکڑے نکل کر ہیری کے کپڑوں پر جا گرے۔ ''اوہ معاف کرنا ہیری!'' اس نے اپنا نوالہ نگلتے ہوئے کہا۔ ''ہرمائنی! تمہارے بھوکے رہنے سے تو انہیں بیماری کی چھٹیاں نہیں مل جائیں گی۔''

''غلاموں کا بیگار......'' ہرمائنی نے تیزی سے سانس لیتے ہوئے کہا۔ ''یہ کھانا غلاموں کی بیگاری سے بنا ہوا ہے......''

اس کے بعد اس نے ایک بھی نوالہ کھانے سے انکار کر دیا۔

بارش کی بوچھاڑیں اب بھی اونچی اندھیری کھڑکیوں سے زور زور سے ٹکرا رہی تھیں۔ اسی وقت بادل ایک بار پھر زور سے گرجے، جس سے کھڑکیاں لرز اُٹھیں۔ پھر اندر طوفانی موسم والی چھت پر بجلی کڑکی۔ جس کی روشنی میں سنہری پلیٹیں چمکنے لگیں۔ اس کے ساتھ ہی کھانے کا پہلا دور ختم ہو گیا۔ اگلے ہی لمحے میز پر خوشبودار میٹھے پکوان نمودار ہو گئے۔

''دیکھو ہرمائنی......گڑ کے شیرے والا لونگ چڑا (میٹھا پکوڑا)۔'' رون نے اس کی طرف جان بوجھ کر ڈونگا بڑھاتے ہوئے کہا، جس میں سے گرم گرم بھاپ اُٹھ رہی تھی۔ ''دیکھو تو سہی، کتنا لذیذ کھانے ہیں......چاکلیٹ کیک بھی ہے......''

ہرمائنی اسے پروفیسر میک گوناگل کے انداز میں گھورنے لگی۔ اس پر رون نے کوشش چھوڑ دی۔ جب میٹھے پکوان کا سلسلہ بھی ختم ہو گیا تو پلیٹوں میں بچا کھچا کھانا بھی غائب ہو گیا۔ اب برتن بالکل کورے دکھائی دینے لگے۔ پلیٹیں چمک رہی تھیں اور ڈونگے ایسے دکھائی دے رہے تھے جیسے بالکل نئے لا کر رکھے گئے ہوں۔ جب ایلبس ڈمبل ڈور دوبارہ کھڑے ہوئے تو ہال میں خاموشی چھا گئی۔ ہر کوئی سر اُٹھا کر ان کی طرف دیکھنے لگا۔ اب ہال میں صرف ہوا کی سائیں سائیں اور بارش کی بوچھاڑوں کے ٹکرانے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

''تو......'' ڈمبل ڈور نے سب کی طرف مسکرا کر دیکھا اور پھر بولے۔ ''اب ہم سبھی اچھی طرح سے کھا پی کر فارغ ہو چکے ہیں۔ (ہونہہ! ہرمائنی غرائی) تو میں آپ کو کچھ اہم باتیں بتانا چاہتا ہوں۔ ہمارے چوکیدار مسٹر فلیچ نے مجھے آپ سب کو یہ بتانے کیلئے کہا ہے کہ سکول کے اندر ممنوعہ چیزوں کی فہرست اس سال کچھ زیادہ طویل ہو گئی ہے۔ اب اس میں چیخنے والے یویو، پھٹنے والی دانت پلاسٹک تھیلیاں، حملہ کرنے والی الٹی کیل پلیٹ بھی شامل ہو چکی ہیں۔ مجھے لگتا ہے کہ پوری فہرست میں چار سو سینتیس قسم کی خطرناک چیزیں ہیں اور اگر کسی کی خواہش ہو تو وہ مسٹر فلیچ کے دفتر میں جا کر اس پوری فہرست کو ملاحظہ کر سکتا ہے۔''

ڈمبل ڈور کے چہرے پر پھیلی ہوئی مسکراہٹ اور گہری دکھائی دینے لگی۔

''ہمیشہ کی طرح میں اس بار بھی آپ کو یاد دہانی کرانا چاہتا ہوں کہ تاریک جنگل میں کسی بھی طالب علم کو جانے کی بالکل اجازت نہیں ہے اور تیسرے سال سے نچلی کلاسوں کے بچوں کو مخصوص دنوں میں تفریح کیلئے ہاگس میڈ قصبے میں گھومنے جانا منع ہے۔ اس کے علاوہ

مجھے آپ کو یہ بتاتے ہوئے افسوس ہو رہا ہے کہ اس سال فریقوں کے مابین کیوڈچ کپ کے میچ نہیں کھیلے جائیں گے۔''

''کیا......؟'' ہیری نے چونک کر کہا۔ اس نے فریڈ اور جارج کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا جو اسی کی کیوڈچ ٹیم کا حصہ تھے۔ وہ اتنے سیخ پا تھے کہ ڈمبل ڈور کی طرف احتجاجی نظروں سے دیکھ رہے تھے۔

''یہ فیصلہ ایک خاص وجہ سے کرنا پڑا ہے۔'' ڈمبل ڈور نے آگے کہا۔ ''اکتوبر میں آپ کی پڑھائی کے ساتھ ساتھ ایک خاص تقریب کا اہتمام کیا گیا ہے جو آپ کی تمام نصابی سہ ماہیوں میں جاری رہے گی اور امتحانات کے ساتھ ختم ہو جائے گی۔ چونکہ اس میں اساتذہ کا کافی وقت اور توجہ صرف ہوگی ......لیکن مجھے یقین ہے کہ آپ تمام لوگ اپنی پڑھائی کے ساتھ اس تقریب کے مراحل سے بے حد مزہ اُٹھائیں گے۔ مجھے یہ اعلان کرنے میں بڑی خوشی ہوگی کہ اس سال ہوگورٹس میں......''

ٹھیک اسی لمحے بادلوں کی تیز گرج سنائی دی جس کی وجہ سے وہ بولتے بولتے رُک گئے۔ استقبالیہ ہال کا دروازہ دھاڑتی ہوئی آواز کے ساتھ کھل گیا۔ وہاں ایک آدمی کھڑا ہوا دکھائی دیا۔ جو اپنی لمبی لاٹھی کے سہارے کھڑا ہوا تھا اور سیاہ سفری چوغے میں ملبوس تھا۔ بڑے ہال میں موجود ہر ایک کی آنکھیں اس پر جم کر رہ گئی تھیں۔ وہ چھت پر کڑکتی ہوئی بجلیوں کی روشنی میں بالکل واضح دکھائی دے رہا تھا۔ اس نے اپنی برساتی ٹوپی نیچے کھسکائی اور اپنے کھچڑی بھورے بالوں کو زور سے ہلا کر پانی کے چھینٹے اُڑائے۔ وہ لاٹھی کے سہارے سے چلتا ہوا اساتذہ کی میز کی طرف بڑھنے لگا۔

اس کے ہر دوسرے قدم اُٹھانے پر ٹھک ٹھک کی آواز سنائی دیتی تھی۔ وہ میز کے قریب پہنچ کر دائیں طرف مڑا اور لنگڑاتے ہوئے ڈمبل ڈور کی جانب بڑھا۔ چھت پر بجلی ایک بار پھر چمکی اور ہر مائنی کے منہ سے ہلکی سی سسکی نکل گئی۔

بجلی کی روشنی میں اس نووارد کا چہرہ پوری طرح سے صاف دکھائی دے گیا تھا۔ ہیری نے آج تک ایسا چہرہ نہیں دیکھا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے اس چہرے کو پرانی لکڑی سے تراشا گیا ہو اور اسے جس کسی نے بھی بنایا ہوگا اسے ٹھیک سے معلوم نہیں ہوگا کہ انسانوں کے چہرے کیسے دکھائی دیتے ہیں؟ اس کے علاوہ اس کے خدوخال بھی اتنے بھدے تھے کہ لگتا تھا کہ جیسے بنانے والا ٹھیک سے چھینی چلانا ہی نہ جانتا ہو۔ پورے چہرے پر جگہ بہ جگہ جلنے اور زخموں کے پرانے نشان پھیلے ہوئے تھے۔ منہ اپنی جگہ سے ہٹا ہوا ٹیڑھے دہانے جیسا تھا۔ ناک کا ایک بڑا حصہ غائب تھا۔ یہی نہیں بلکہ اس آدمی کی ایک آنکھ تو بہت ہی ڈراؤنی تھی۔

ان میں سے ایک آنکھ چھوٹی، کالی اور منکے جیسی تھی۔ دوسری آنکھ سکے کی مانند گول اور بڑی تھی۔ اس کی رنگت نیلی تھی۔ نیلی آنکھ بغیر جھپکتے ہوئے لگاتار اوپر نیچے اور دائیں بائیں گھوم رہی تھی۔ نیلی آنکھ کا اس کی صحیح کالی آنکھ سے کوئی تعلق نہیں دکھائی دیتا تھا۔ وہ کبھی کبھار اس آدمی کے سر کے پچھلے حصے کی طرف بھی چلی جاتی تھی، جس کی وجہ سے لوگوں کو صرف اس کی آنکھ کی سفیدی ہی نظر آتی تھی۔

اجنبی ڈمبل ڈور کے پاس پہنچا اور اس نے اپنا ایک ہاتھ آگے بڑھایا۔ چہرے کی طرح اس کے ہاتھ پر بھی جلنے اور زخموں کے نشان دکھائی دیئے۔ ڈمبل ڈور نے اس اجنبی سے ہاتھ ملایا اور دھیرے سے کچھ کہا۔ جسے ہیری نہیں سن پایا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا کہ وہ

اجنبی سے کچھ پوچھ رہے تھے۔ اجنبی نے بنا مسکرائے اپنا سر ہلایا اور دھیمی آواز میں ان کے سوال کا جواب دینے لگا۔ ڈمبل ڈور نے سر ہلا کر اجنبی کو اپنی دائیں طرف کی خالی کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

اجنبی ایک خالی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے اپنے چہرے پر لٹکتے کالے بھورے بالوں کی لٹ ہلائی اور پھر اس نے کباب کی ایک پلیٹ کو اپنی طرف کھینچا اور اسے اپنی ناک کے پاس لگا کر سونگھنے لگا۔ اس کے بعد اس نے اپنی جیب سے ایک چھوٹا چاقو نکالا اور اس سے کباب کاٹ کر کھانے لگا۔ اس کی صحیح آنکھ کباب پر ٹکی ہوئی تھی جبکہ نیلی آنکھ ادھر ادھر گھوم رہی تھی اور لگاتار ہال میں بیٹھے ہوئے بچوں کے چہروں کا جائزہ لے رہی تھی۔

''اور اب!'' ڈمبل ڈور طلباء کی طرف دوبارہ متوجہ ہوئے۔ ''میں آپ کا تعارف تاریک جادو سے تحفظ کے نئے استاد سے کروانا چاہتا ہوں۔'' ڈمبل ڈور نے خاموشی کو توڑتے ہوئے کہا۔ ''پروفیسر موڈی!''

عام طور پر نئے استاد کی آمد پر اس کا استقبال بھرپور تالیوں میں کیا جاتا ہے مگر اس بار ڈمبل ڈور اور ہیگرڈ کے علاوہ کسی استاد یا طالبعلم نے تالی نہیں بجائی۔ ان دونوں کی تالیوں کی آواز استقبالیہ ہال میں بہت ہی کمزور اور عجیب طرح سے گونجتی ہوئی سنائی دے رہی تھی، اس لئے ان دونوں نے بھی اپنے ہاتھ روک لئے۔ باقی تمام لوگ موڈی کے عجیب اور بوسیدہ حلیے کو دیکھ کر اتنے دم بخود بیٹھے تھے کہ وہ انہیں گھورنے کے علاوہ اور کچھ نہیں کر سکتے تھے۔

''موڈی؟'' ہیری نے رون کی طرف چہرہ گھما کر سرگوشی کی۔ ''میڈ آئی موڈی......؟ وہی نا جس کی مدد کرنے کیلئے تمہارے ڈیڈی آج صبح گئے تھے......؟''

''شاید......وہی ہوں گے!'' رون نے دھیمی آواز میں کہا۔

''انہیں کیا ہوا؟'' ہرمائنی نے پوچھا۔ ''ان کے چہرے کو کیا ہوا ہے؟''

''معلوم نہیں!'' رون نے جواب دیا اور موڈی کو عجیب سی نظروں سے گھورنے لگا۔

موڈی نے اپنے پھیکے استقبال پر ذرا بھی دھیان نہیں دیا۔ اور نہ ہی انہوں نے اپنے سامنے رکھے ہوئے کدو کے رس کے جگ کی طرف بھی دیکھنے کا تکلف کیا۔ انہوں نے اپنے سفری چوغے کی طرف ہاتھ بڑھایا اور اس میں سے ایک پتلی سی چھاگل نکالی۔ اور پھر اسے منہ سے لگا کر ایک لمبا سا گھونٹ حلق سے نیچے اتارا۔ جب انہوں نے پینے کیلئے اپنا ہاتھ اُٹھایا تھا تو ان کا چوغہ زمین سے کچھ انچ اوپر اُٹھ گیا تھا۔ ہیری نے میز کے نیچے دیکھا کہ ان کا ایک پیر لکڑی کا تھا۔

ڈمبل ڈور نے دوبارہ کھنکار کر اپنا گلا صاف کیا۔

''جیسا کہ میں کہہ رہا تھا۔'' انہوں نے اپنے سامنے بیٹھے طلباء کو مسکرا کر دیکھتے ہوئے کہا۔ جو سبھی میڈ آئی موڈی کو حیرت اور خوف بھری نظروں سے گھور رہے تھے۔ ''ہمیں اس نصابی سال میں ایک بہت ہی دلچسپ سلسلے کی میزبانی کا اعزاز مل رہا ہے۔ ایک

ایسا دلچسپ سلسلہ...... جو گذشتہ ایک صدی سے زیادہ عرصے تک نہیں حاصل ہو پایا ہے۔ مجھے آپ لوگوں کو یہ بتاتے ہوئے بہت خوشی ہو رہی ہے کہ اس سال ہوگورٹس میں جادوگری کا سہ فریقی ٹورنامنٹ کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔''

''آپ مذاق کر رہے ہیں......'' فریڈ وویزلی نے بلند آواز میں کہا۔

موڈی کی پراسرار آمد کے بعد ہال میں جو تناؤ پیدا ہو گیا تھا، وہ اچانک ختم ہو گیا تھا۔

''میں کوئی مذاق نہیں کر رہا ہوں مسٹر ویزلی! حالانکہ تمہاری بات سے مجھے ایک بہت چٹکلا یاد آ گیا ہے۔ ایک بار ایک عفریت، ایک ڈائن اور ایک آئرشی بونا ایک بار میں گئے......''

اسی لمحے پروفیسر میک گوناگل نے زور سے کھنکار کر اپنا گلا صاف کیا۔

''اوہ......شاید یہ چٹکلے سنانے کا وقت نہیں ہے...... بالکل نہیں......'' پروفیسر ڈمبل ڈور مسکرا کر بولے۔ ''میں کہاں تھا؟......اوہ ہاں......سہ فریقی ٹورنامنٹ پر......آپ میں سے کچھ لوگ اس ٹورنامنٹ کے بارے میں نہیں جانتے ہوں گے۔ اس لئے اس کے بارے میں جاننے والے لوگ مجھے معاف کریں کیونکہ میں اس کے بارے میں موٹی موٹی باتیں بتانا چاہتا ہوں۔ اس دوران جاننے والے لوگوں کو اپنا دھیان ادھر ادھر بھٹکانے کی پوری چھوٹ ہوگی۔''

''جادوگری کا سہ فریقی ٹورنامنٹ سات سو سال پہلے شروع ہوا تھا۔ یورپ کے تین سب سے بڑے سکولوں یعنی ہوگورٹس، بیاوکس بیٹن اور ڈرم سٹرانگ...... کے درمیان۔ یہ سلسلہ دوستانہ اور قابلیت و مہارت کی بنیاد پر شروع ہوا تھا۔ اس ٹورنامنٹ میں ہر سکول کا ایک فرد حصہ لے سکتا تھا جو مختلف جادوئی سرگرمیوں میں چمپئن کا اعزاز حاصل کرتا تھا۔ تینوں سکولوں کے منتخب چمپئن افراد کو تین مختلف جادوئی اہداف کو طے کرنا پڑتا تھا۔ تینوں سکول باری باری ہر پانچ سال بعد اس سہ فریقی مقابلے کا اہتمام کرتے تھے۔ الگ الگ ملکوں کے بہادر اور شجاع جادوگروں اور جادوگرنیوں کے مابین باہمی خوشگوار تعلقات بڑھانے کا یہ بہت عمدہ طریقہ تھا۔ لیکن پھر جیت کی ضد اور قوانین کی خلاف ورزی نے اس قدر دخل اندازی کرنا شروع کر دی۔ تینوں امیدوار ایک دوسرے کو ہلاک کرنے کی کوشش کرنے لگے۔ تشدد اور مار پیٹ بڑھ جانے کے باعث ان ٹورنامنٹ کی سیریز کو بند کرنا پڑا۔''

''یہ مقابلے نہیں تھے بلکہ موت کے ہتھیار تھے!'' ہرمائنی نے دہشت بھری آواز میں کہا۔ لیکن ہال میں بیٹھے ہوئے دوسرے طلباء کے چہروں پر کوئی ایسا تاثر نہیں موجود تھا کہ وہ یہ سب سن کر خوفزدہ ہوں۔ وہ تو جوشیلے انداز میں ایک دوسرے سے باتیں کرنے میں مگن تھے جن کے چہروں گہری دلچسپی چھائی ہوئی تھی۔ ہیری بھی سینکڑوں سال پہلے مرنے والوں امیدواروں میں دلچسپی لینے کے بجائے نئی نئی معلومات سننے میں زیادہ کھویا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''اس سہ فریقی ٹورنامنٹ کو از سرِ نو شروع کرنے کیلئے کافی کوششیں کی گئیں۔'' ڈمبل ڈور نے کہا۔ ''لیکن یہ تمام کوششیں ناکام رہیں۔ بہر حال، ہمارے ملک کے دو شعبوں، شعبہ بین الاقوامی تعلقات عامہ اور شعبہ جادوئی کھیل اور فنون لطیفہ نے ایک بار پھر مل کر

اس سلسلے کیلئے اپنی کوشش کی۔ ہم نے پچھلی گرمیوں میں اس بارے میں بھر پور محنت کی تا کہ یہ سہ فریقی ٹورنامنٹ پھر سے منعقد ہو سکے۔ اور اس میں ایسے جادوئی مراحل کو منتخب کیا گیا جس سے کسی بھی امیدوار کی جان جانے کا خطرہ باقی نہ رہے۔''

''بیاوکس بیٹن اور ڈرم سٹرانگ کے منتظمین اپنے مخصوص منتخب طلباء کے ساتھ اکتوبر میں یہاں آئیں گے۔ تینوں سکولوں کے امیدواروں کا ہیلووئین کے دن انتخاب کیا جائے گا۔ ایک غیر جانبدارانہ جج یہ فیصلہ کرے گا کہ کون سے طلباء بطور امیدوار مقابلوں میں حصہ لینے اور اپنے سکول کا نام روشن کرنے اور ایک ہزار گیلین (سونے کے سکے) کا انعام پانے کیلئے سب سے زیادہ موزوں ہیں۔''

''میں تو ضرور حصہ لوں گا۔'' فریڈ ویزلی نے چہک کر کہا۔ اس کا چہرہ جوش وخروش سے شہرت اور دولت کے امکان پر سرخ ہو کر دمکتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ وہ وہاں پر موجود اکلوتا طالبعلم نہیں تھا، جو ہوگورٹس کا چیمپئن بننے کا خواب دیکھ رہا تھا۔ ہیری کو دکھائی دے رہا تھا کہ ہر فریق کی میز پر بہت سے طلباء ڈمبل ڈور کو منہ پھاڑے ہوئے دیکھ رہے تھے یا اپنے گرد بیٹھے دوسرے ساتھیوں سے سرگوشیوں میں باتیں کر رہے تھے۔ اسی وقت ڈمبل ڈور دوبارہ بولنے لگے اور پورے ہال میں ایک بار پھر گہری خاموشی چھا گئی۔

''میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ اس سہ فریقی ٹورنامنٹ کا کپ آپ سب ہوگورٹس میں لانے کیلئے بہت بے تاب ہوں گے۔'' انہوں نے کہا۔ ''لیکن تینوں سکولوں کے منتظمین اور جادوئی محکمے نے مل کر فیصلہ کیا ہے کہ اس سال امیدواروں کے لئے عمر کی حد مقرر کی جانا ضروری ہے۔ صرف سترہ سال یا اس سے زیادہ عمر کے طلباء ہی اس مقابلے میں حصہ لینے کے اہل ہوں گے۔ یہ......'' ڈمبل ڈور کو اپنی آواز کچھ بلند کرنا پڑی کیونکہ ان کے اس جملے نے بہت سارے طلباء میں غصے کی لہر دوڑا دی تھی اور وہ احتجاج میں شور مچانے لگے تھے۔ ویزلی جڑواں بھائی تو اس فیصلے پر کافی برہم ہو رہے تھے۔ ''یہ ایک ایسا قدم ہے جو ہمارے حساب سے بے حد ضروری تھا کیونکہ ہم چاہے کتنی بھی احتیاط برتتے، مقابلے کے مراحل انتہائی خطرناک اور مشکل تھے۔ چھٹے اور ساتویں سال کے طلباء سے نچلی کلاسوں کے طلباء کسی بھی صورت میں ان مراحل کو آسانی سے پار نہیں کر پائیں گے۔ میں خود اس بات کو یقینی بنانا چاہوں گا کہ سترہ سال سے کم عمر کا کوئی بھی طالب علم جادوگری کے اس سہ فریقی ٹورنامنٹ کے قوانین کو دھوکہ دے کر ہوگورٹس کا چیمپئن نہ بن سکے۔'' فریڈ اور جارج کے غصے بھرے چہروں کو دیکھ کر ان کی نیلی آنکھوں میں چمک بڑھ گئی۔ انہوں نے مزید کہا۔ ''اس لئے میں آپ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ اگر آپ کی عمر سترہ سال سے کم ہو تو آپ اپنا نام دینے کی کوشش میں وقت اور توانائی برباد نہ کریں۔''

''بیاوکس بیٹن اور ڈرم سٹرانگ کے وفود اکتوبر میں آئیں گے اور نصابی پڑھائی ختم ہونے تک ہمارے ساتھ ہی رہیں گے۔ میں جانتا ہوں کہ آپ ہمارے غیر ملکی مہمانوں کا شاندار استقبال کریں گے اور جو بھی امیدوار ہوگورٹس کا چیمپئن منتخب ہوگا، اس کی بھر پور حمایت اور حوصلہ افزائی کریں گے۔ اب کافی دیر ہو چکی ہے، میں جانتا ہوں کہ کل صبح سے آپ کی نئی پڑھائی شروع ہونے جا رہی ہے، اس کیلئے آپ پوری طرح چاق و چوبند اور تر وتازہ ہو کر تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہوں گے۔ اس لئے اب آپ آرام کریں۔ سونے کا وقت ہو چکا ہے......شب بخیر!''

ڈمبل ڈور اپنی کرسی پر بیٹھ کر میڈ آئی موڈی کے ساتھ باتیں کرنے لگے۔ اب طلباء اُٹھ کر کھڑے ہوئے تو کرسیوں اور میزوں کے ٹکرانے، سرکنے اور چر چرانے کی آوازیں سنائی دیں۔ طلباء گروہوں کی شکل میں قطار بنا کر استقبالیہ ہال سے باہر جانے لگے۔

''وہ ایسا نہیں کر سکتے......'' جارج ویزلی نے کہا جو دروازے کی طرف جانے والی قطار میں شامل نہیں ہوا تھا بلکہ وہاں کھڑے کھڑے غصے سے ڈمبل ڈور کو گھورے جا رہا تھا۔ ''ہم اپریل میں سترہ برس کے ہو جائیں گے۔ ہمیں یہ موقعہ کیوں نہیں دیا جا سکتا......؟''

''وہ مجھے شامل ہونے سے نہیں روک سکتے۔'' فریڈ نے اڑیل انداز میں کہا۔ وہ بھی غصے سے اساتذہ کی میز کی طرف دیکھ رہا تھا۔ ''چمپیئن کو ایسی بہت سی سہولتیں ملے گی جو دوسرے طلباء کو عام طور پر میسر نہیں ہوتیں۔ اس کے علاوہ انعام میں ایک ہزار گیلن بھی تو ملیں گے......''

''ہاں!'' رون کے چہرے پر بھی زہریلی تلخی جھلک رہی تھی۔ ''ایک ہزار گیلن......''

''چلو......'' ہرمائنی بولی۔ ''اگر ہم نہیں چلے تو یہاں صرف ہم لوگ ہی بچیں گے۔''

ہیری، رون، ہرمائنی، فریڈ اور جارج بالآخر ہال کے دروازے کی طرف بڑھنے لگے۔ فریڈ اور جارج دونوں اس بارے میں ہوا میں گھوڑے دوڑا رہے تھے کہ ڈمبل ڈور سترہ سال سے کم عمر طلباء کو سہ فریقی ٹورنامنٹ میں شامل ہونے سے کیسے روک پائیں گے؟

''یہ غیر جانبدارانہ جج کون ہوں گے جو مقابلے کیلئے امیدواروں کا انتخاب کریں گے؟'' ہیری نے پوچھا۔

''کیا پتہ؟'' فریڈ نے کہا۔ ''لیکن یہ بات طے ہے کہ وہ جو کوئی بھی ہوں گے ہم انہیں آسانی سے دھوکا دے دیں گے۔ جارج مجھے لگتا ہے کہ عمر بڑھانے والے جادوئی مرکب کی دو بوندیں اس کام کیلئے کافی ثابت ہوں گی......''

''لیکن ڈمبل ڈور کو تو معلوم ہے کہ تمہاری عمر کم ہے۔'' رون نے بیچ میں کہا۔

''یہ بات تو صحیح ہے، مگر چمپیئن کون ہوگا، اس بات کا فیصلہ ڈمبل ڈور نہیں کریں گے۔'' فریڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''مجھے لگتا ہے کہ جب غیر جانبدارانہ جج کو امیدواروں کے نام معلوم ہو جائیں گے تو عمر کی پرواہ کئے بغیر ہر سکول کے سب سے اچھے کھلاڑی کو منتخب کر لے گا۔ ڈمبل ڈور تو صرف ہمیں اپنے نام دینے کی چالاکی سے روکنے کی کوشش کریں گے۔''

''لیکن کئی امیدواران مقابلوں میں مارے جا چکے ہیں۔'' ہرمائنی نے پریشانی بھرے لہجے میں کہا۔ جب وہ دیوار پر لٹکتے پردوں کے پیچھے چھپے دروازے کی طرف بڑھ رہے تھے اور سنگ مرمر کی سیڑھیاں چڑھنے لگے۔

''ہاں!'' فریڈ نے ہلکے پھلکے انداز میں کہا۔ ''لیکن یہ تو برسوں پرانی بات ہے۔ ویسے بھی، زندگی میں مشکلات کا مقابلہ کئے بغیر جینے کا کوئی خاص مزہ نہیں ہے۔ اگر ہمیں ڈمبل ڈور کو چکمہ دینے طریقہ مل گیا تو کتنا زبردست رہے گا۔ کیا تم شامل ہونے کے بارے میں سوچ رہے ہو؟''

''تمہیں کیا لگتا ہے؟'' رون نے ہیری سے پوچھا۔''اس میں شامل ہو جائیں؟ لیکن مجھے لگتا ہے کہ زیادہ عمر والے طلباء ہی اس میں کامیاب ہو سکتے ہیں......ہمیں ابھی زیادہ جادو بھی تو نہیں آتا ہے۔''

''مجھے تو تم سے کم جادو آتا ہے۔'' فریڈ اور جارج کے پیچھے نیول کی مایوسی بھری آواز سنائی دی۔''میری دادی تو یہی چاہیں گی کہ میں اس میں شامل ہونے کی پوری کوشش کروں۔ مجھے تو بس......اُف......''

نیول اپنی بات پوری نہیں کر پایا کیونکہ اسی وقت اس کا پیر سیڑھی میں دھنس گیا۔ ہوگورٹس میں ایسی کئی چالاک سیڑھیاں تھیں۔ زیادہ تر پرانے طلباء عادتاً ان خاص پائیدان کو پھلانگ کر پار کرتے تھے مگر نیول کی یادداشت بہت ہی کمزور تھی۔ ہیری اور رون نے اسے پکڑ کر باہر نکالا۔ سیڑھی کے پائیدان کا بالائی حصہ ان کے پریشان چہرے دیکھ کر کھلکھلا کر ہنسنے لگا۔

''اپنا منہ بند رکھو......'' رون نے غرا کر کہا اور اس کے پاس سے گزرتے ہوئے اس کی ٹوپی کے اگلے حصے کو نیچے کر دیا۔

وہ گری فنڈر ہال کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھے۔ یہ دروازہ ایک فربہ عورت کی بڑی تصویر کے پیچھے پوشیدہ تھا۔ فربہ عورت نے گلابی رنگ کا ریشمی لباس پہن رکھا تھا۔

''شناخت......'' اس نے ان کے قریب آنے پر پوچھا۔

''بکواس......''

''شناخت بکواس ہے، نیچے بیٹھے ایک مانیٹر نے مجھے یہ بتایا تھا۔'' جارج نے انہیں بتایا۔

تصویر سامنے سے ہٹ گئی اور دیوار میں ایک راستہ دکھائی دینے لگا جس میں سے گزر کر وہ سب اندر پہنچ گئے۔ گولائی کی شکل والے ہال کو گرم رکھنے کیلئے وہاں آگ کا آتشدان جل رہا تھا۔ وہاں بہت سی میزیں اور کرسیاں پڑی تھیں۔ ہرمائنی نے جلتی ہوئی آگ کی طرف گھور کر دیکھا اور ہیری نے اسے بڑبڑاتے ہوئے سنا۔''غلاموں کی بیگار......'' پھر ہرمائنی نے ان سے شب بخیر کہہ کر رخصت لی اور لڑکیوں کے کمرے کی طرف جانے والے دروازے پر نظروں سے اوجھل ہو گئی۔

ہیری، رون اور نیول گھماؤدار سیڑھیاں چڑھ کر اپنے کمرے میں پہنچ گئے۔ جو گری فنڈر مینار کے بالائی حصے میں واقع تھا۔ وہاں پانچ مسہری دار پلنگ لگے ہوئے تھے۔ ان پر گہرے سرخ رنگ پردے لٹک رہے تھے۔ ہر پلنگ کے پاس اس کے مالک کا صندوق رکھا ہوا تھا۔ ڈین اور سمیس اپنے پلنگوں پر لیٹ چکے تھے۔ سمیس نے اپنے آئرلینڈ کے گلاب کو پاس والے بورڈ پر پن سے لگا دیا اور ڈین نے وکٹر کیرم کے پوسٹر کو اپنے پلنگ کی میز پر رکھ دیا۔ اس کے پاس ہی ویسٹ ہام فٹ بال ٹیم کا پرانا پوسٹر بورڈ پر پنوں سے لگا ہوا تھا۔

رون نے غیر متحرک فٹ بال کھلاڑیوں کو دیکھ کر اپنا سر ہلایا اور آہ بھرتے ہوئے کہا۔''یہ کتنے عجیب ہیں......؟''

ہیری، رون اور نیول نے اپنے اپنے کپڑے تبدیل کئے اور پاجامے پہنے اور پلنگ پر چڑھ گئے۔ حیرت انگیز طور پر کسی گھریلو

خرس...... نے ان کی چادروں کو اس طرح سے رکھا تھا کہ وہ گرم رہیں۔ پلنگ پر لیٹ کر باہر گرجتے ہوئے طوفان کی آوازیں سننا بہت آرام دہ تھا۔

''میں اس میں حصہ لے سکتا ہوں......'' رون نے خوابیدہ آواز میں کہا۔ ''اگر فریڈ اور جارج کوئی راستہ نکال لیتے ہیں...... مقابلے میں......کون جانتا ہے کہ وہ ایسا کر بھی لیں؟ کیا تم اس میں حصہ لو گے؟''

''نہیں......'' ہیری نے بستر پر کروٹ لیتے ہوئے کہا۔ اس کے من میں بہت سی نئی رنگین تصویریں ابھر آئیں...... اس نے غیر جانبدار جج کو چکمہ دے کر یہ یقین دلا دیا تھا کہ وہ سترہ سال کا ہی ہے...... وہ ہوگورٹس کا چمپئن بن گیا تھا...... وہ میدان میں پورے سکول کے سامنے ہاتھ اُٹھا کر کھڑا تھا اور سبھی طلباء تالیاں بجا رہے تھے اور چیخ رہے تھے...... اس نے ابھی ابھی سہ فریقی ٹورنامنٹ جیت لیا تھا...... دھندلی بھیڑ کے درمیان چو چینگ کا چہرہ بہت صاف دکھائی دے رہا تھا اور اس کے چہرے پر تعریفی جذبات جھلک رہے تھے۔

ہیری دھیرے سے مسکرایا۔ اسے اس بات کی بہت خوشی تھی کہ وہ جو تصور کر رہا تھا۔ رون کو اس کا ذرا بھی اندازہ نہیں تھا۔

☆☆☆☆

## تیرہواں باب

# میڈ آئی موڈی

طوفان اگلی صبح تک تھم گیا تھا حالانکہ بڑے ہال کی چھت ابھی تک بادلوں کی سیاہی سے ڈھکی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ جب ہرمائنی، رون اور ھیری نے ناشتے کے وقت اپنے نئے میز پوش پر نظر ڈالی تب بھی چھت پر بادل منڈلاتے رہے۔ فریڈ، جارج اور لی جارڈن کچھ نشستیں دور بیٹھ کر اپنی عمر بڑھانے کے جادوئی طریقوں کے بارے یں گفتگو کر رہے تھے تاکہ وہ دھوکہ دے کر سہ فریقی ٹورنامنٹ میں شامل ہو سکیں۔

''آج کی کلاسیں اتنی بری نہیں ہیں......تمام باہر ہی ہوں گی۔'' رون نے اپنے ٹائم ٹیبل کو دیکھتے ہوئے کہا۔ وہ پیر والے دن کی کلاسوں کا بغور جائزہ لے رہا تھا۔ ''ہفل پف کے طلباء کے ساتھ جادوئی جڑی بوٹیوں کی کلاس، پھر جادوئی جانداروں کی دیکھ بھال......لعنت ہے ہمیں اس سال بھی سلے درن کے طلباء ساتھ پڑھائی کرنا ہوگی......''

''دوپہر میں علم جوتش و نجوم کی دو کلاسیں ہیں۔'' ھیری نے ٹائم ٹیبل کو دیکھتے ہوئے گہری آہ بھری۔ جادوئی مرکبات کو چھوڑ دیا جائے تو علم جوتش اس کا سب سے کم پسندیدہ مضمون تھا۔ پروفیسر ٹراولینی ہمیشہ ھیری کی موت کی پیش گوئیاں کرتی رہتی تھی، جن سے وہ بہت بری طرح چڑ گیا تھا۔

''تمہیں بھی میری طرح علم جوتش کا مضمون چھوڑ دینا چاہئے تھا۔ تب تم جادوئی علم الاعداد جیسا عمدہ مضمون اپنے لئے منتخب کر سکتے تھے۔'' ہرمائنی نے اپنے ٹوسٹ پر مکھن لگاتے ہوئے کہا۔

''میں دیکھ رہا ہوں کہ تم دوبارہ سے کھانے لگی ہو؟'' رون نے ہرمائنی کو مکھن لگے ٹوسٹ پر ڈھیر سارا مربہ لگاتے ہوئے دیکھ کر کہا۔

''میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ گھریلو خرس کے معاملے پر کڑھنے کے بجائے یہ زیادہ اچھا طریقہ ہے۔'' ہرمائنی نے ناک چڑھا کر کہا۔

''ہاں......تمہیں سخت بھوک بھی لگ رہی ہوگی......ہے نا!'' رون دھیمی مسکراہٹ سے بولا۔

اسی وقت اوپر سے پروں کے پھڑ پھڑانے کی آواز سنائی دی۔ کھلی کھڑکیوں سے الّو اُڑتے ہوئے اندر آئے۔ وہ صبح کی ڈاک لے کر آئے تھے۔ ہیری نے بھی سر اُٹھا کر اوپر دیکھا۔ لیکن بھورے اور مٹیالے رنگ کے الّوؤں میں اسے سفید ہیڈوگ کی کوئی جھلک دکھائی نہیں دی۔ الّو میزوں کے اوپر چکر کاٹ رہے تھے اور اپنے مطلوبہ افراد کی تلاش کرنے لگے۔ وہ ان کیلئے خط اور پارسل لے کر آئے تھے۔ ایک بڑا الّو اُڑ کر نیول لانگ باٹم کے پاس آیا اور اس نے اس کی گود میں ایک پارسل پھینک دیا۔ نیول ہمیشہ کوئی نہ کوئی چیز گھر پر بھول آتا تھا۔ ہال کی دوسری جانب ڈریکو ملفوائے کا ایگل الّو اس کے کندھے پر بیٹھ گیا۔ وہ ہمیشہ کی طرح اس کے گھر سے چاکلیٹ اور کیک لے کر آیا تھا۔ اپنی مایوسی کے احساس کو زائل کرنے کی کوشش کرتے ہوئے ہیری اپنے دلیے کی طرف متوجہ ہو گیا۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ ہیڈوگ کے ساتھ کوئی حادثہ رونما ہو گیا ہو اور سیریس تک اس کا خط پہنچا ہی نہ ہو۔

وہ اس وقت انہی سوچوں میں گم تھا جب وہ کیچڑ زدہ راستے پر چلتا ہوا باغیچے کی طرف جا رہا تھا۔ وہ بوجھل انداز میں گرین ہاؤس کے تین نمبر والے باغیچے میں پہنچا۔ وہاں پر اس کی توجہ پروفیسر سپراؤٹ کے دکھائے گئے پودوں میں بٹ گئی۔ ہیری نے آج تک ایسے بدصورت پودے پہلے کبھی نہیں دیکھے تھے۔ وہ پودے کم اور گلگلے گھونگے زیادہ لگتے تھے۔ وہ موٹے، کالے اور بڑے گھونگوں کی طرح دکھائی دے رہے تھے جو مٹی میں سے سیدھے اوپر آسمان کی طرف نکلے ہوئے تھے۔ وہ اپنی جگہ پر تھوڑے کسمسا بھی رہے تھے۔ اور ان سب میں جگہ جگہ موٹی، پھولی ہوئی اور بڑی گانٹھیں تھیں۔

''املبوند......'' پروفیسر سپراؤٹ نے انہیں بتایا۔ ''انہیں دبا کر پھوڑنا پڑتا ہے۔ تمہیں ان کا عرق جمع کرنا ہوگا۔''

''کیا......؟'' سمیس فنی گن نے چلا کر کہا۔ اس کی آواز میں خوف اور حیرت کی جھلک تھی۔

''عرق......فنی گن!'' پروفیسر سپراؤٹ نے سختی سے کہا۔ ''اور یہ عرق بہت قیمتی ہوتا ہے اس لئے اسے برباد مت کرنا۔ تم اس عرق کو ان بوتلوں میں جمع کرو گے۔ ڈریگن کے چمڑے والے اپنے دستانے پہن لو۔ املبوند کے خالص عرق سے تمہارے ہاتھ جل سکتے ہیں۔''

املبوند کو ہاتھ لگانا اور پھر اسے دبانا بہت گھناؤنا اور غلیظ کام لگتا تھا لیکن اس کے گلگلے پن کی وجہ سے اس میں مزہ آنے لگا۔ ہر گانٹھ کے پھوٹنے پر کافی سارا زرد اور گاڑھا عرق باہر نکلتا تھا جس میں پٹرول جیسی بدبو آ رہی تھی۔ انہوں نے پروفیسر سپراؤٹ کی ہدایات کے مطابق عرق کو بوتلوں میں بھر لیا۔ کلاس کا وقت ختم ہونے تک انہوں نے ڈھیر ساری بوتلیں بھر لی تھیں۔

''انہیں دیکھ کر میڈم پامفری بہت خوش ہو جائیں گی۔'' پروفیسر سپراؤٹ نے کہا جب وہ آخری بوتل کے منہ پر لکڑی کا موٹا کارک لگا رہی تھیں۔ ''املبوند کا یہ عرق جسے 'املبورس' کہا جاتا ہے، چہرے کے مہاسوں کے علاج کیلئے ایک مؤثر دوا ہے۔ اس سے نوجوان افراد کو اپنے مہاسوں سے نجات پانے کیلئے کوئی خطرناک کام نہیں کرنا پڑے گا۔''

''جیسا بے چاری ایلوئیس مڈگن نے کیا تھا!'' ہفل پف فریق کی ہائنا ایبٹ دھیرے سے بولی۔ ''اس نے مہاسوں کو جادوئی

کلمے سے مٹانے کی کوشش کی تھی۔''

''بیوقوف لڑکی!'' پروفیسر سپراؤٹ نے اپنا سر ہلاتے ہوئے کہا۔''اس کوشش میں اس نے اپنی ناک کا ستیاناس کر لیا تھا۔ وہ ایک طرف مڑ کر کافی بھدی ہوگئی تھی۔ میڈم پامفری کو اسے درست کرنے میں کافی محنت کرنا پڑی تھی۔''

اسی وقت کیچڑ زدہ میدان کے پار سکول میں گھنٹی بجی، جو اس بات کی علامت تھی کہ ان کا یہ پیریڈ ختم ہو چکا ہے۔ گرین ہاؤس سے باہر نکلتے ہوئے کلاس کے طلباء دو حصوں میں بٹ گئے۔ ہفل پف کے طلباء پتھر کی سیڑھیاں چڑھ کر اپنی اگلی کلاس 'جادوئی تبدیلی ہیئت' کیلئے جانے لگے اور گری فنڈر کے طلباء مخالف سمت میں جنگل کی طرف بڑھ گئے۔ ان کی یہ کلاس تاریک جنگل کے کنارے پر ہونا تھی۔

ہیگرڈ اپنی جھونپڑی کے باہر کھڑا انہی کا انتظار کر رہا تھا۔ اس کا ایک ہاتھ اس کے دیوہیکل کالے کتے فنگ کے پٹے پر گرفت جمائے ہوئے تھا۔ اس کے پیروں کے پاس زمین پر لکڑی کے کئی صندوق رکھے ہوئے تھے۔ فنگ کیاؤں کیاؤں کر رہا تھا اور ہیگرڈ کی گرفت سے آزاد ہونے کی کوشش کر رہا تھا۔ یہ واضح تھا کہ وہ صندوقوں کے اندر رکھی چیزوں کو زیادہ قریب سے دیکھنا چاہتا تھا۔ جیسے ہی بچے پاس پہنچے تو انہیں عجیب سی کھڑکھڑانے والی آوازیں سنائی دیں۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے چھوٹے موٹے دھماکے ہو رہے ہوں۔

''صبح بخیر!'' ہیگرڈ نے ہیری، رون اور ہرمائنی کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔''ہمیں سلے درن کے طلباء کا انتظار کرنا ہوگا۔ وہ آج کی پڑھائی کو چھوڑنا نہیں چاہیں گے...... دھماکے دار سقرط......''

''کیا کہا......؟'' رون حیرت سے منہ پھاڑ کر بولا۔

ہیگرڈ نے صندوقوں کی طرف اشارہ کیا۔

''اوہ......'' لیونڈر براؤن پیچھے کی طرف اچھلتی ہوئی چیخی۔

ہیری کے خیال میں 'اوہ' ہی دھماکے دار سقرط کا اچھا تعارف تھا۔ وہ بھدے اور بے ڈول دکھائی دیتے تھے۔ بغیر سر کے وہ کسی سمندری جھینگے کی طرح لگ رہے تھے۔ وہ میلے زرد اور گندے تھے۔ ان کے پیر بہت عجیب تھے۔ ہر صندوق میں سو دھماکے دار سقرط پڑے تھے جو لگ بھگ چھ انچ لمبے تھے۔ یہ عجیب سے کیچوے رینگ رینگ کر ایک دوسرے پر چڑھ رہے تھے۔ وہ صندوقوں کے کناروں پر پہنچ کر اس سے ٹکراتے۔ ان سے سڑی ہوئی مچھلی جیسی ناگوار بدبو پھوٹ رہی تھی۔ کبھی کبھار کسی دھماکے دار سقرط کے سر سے چنگاریاں نکلنے لگتی تھی اور وہ دھیمے دھماکے کے ساتھ اپنی جگہ سے کچھ انچ آگے اچھل جاتا تھا۔

''یہ ننھے منے ابھی ابھی پیدا ہوئے ہیں۔'' ہیگرڈ نے ان کی طرف محبت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔''اس لئے تم لوگ اسے آسانی سے پال سکتے ہو۔ ہم نے سوچا کہ ہم اس کا پروجیکٹ رکھ دیتے ہیں۔''

''ہم انہیں پالنا ہی کیوں چاہیں گے؟'' ایک ٹھنڈی آواز ان کے عقب میں سنائی دی۔ سلے درن کے طلباء وہاں پہنچ چکے تھے اور

یہ بات ڈریکوملفوائے نے ناک بھوں چڑھاتے ہوئے پوچھی تھی۔اس کے پیچھے کریب اور گوئل دانت نکال کر کھی کھی کر رہے تھے۔

یہ سوال سن کر ہیگرڈ کے چہرے پر حیرانگی پھیل گئی۔

''میرا مطلب ہے کہ وہ کرتے کیا ہیں؟'' ملفوائے نے پوچھا۔''انہیں پالنے سے ہمیں کیا فائدہ حاصل ہوگا؟''

ہیگرڈ نے اپنا منہ کھولا اور اپنے دماغ پر زور ڈالنے لگا۔ وہ اس سوال پر گڑبڑایا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ کچھ پلوں کے توقف کے بعد وہ دوبارہ کھنکار کر بولا۔''یہ ہم تمہیں اگلے سبق میں پڑھائیں گے ملفوائے! آج تم سب انہیں کھانا کھلاؤ گے۔ دیکھو! تم انہیں الگ الگ چیزیں کھلانا۔ہم انہیں پہلی بار پال رہے ہیں، اس لئے ہمیں معلوم نہیں ہے کہ وہ کیا کھاتے ہیں؟ ہمارے پاس انڈے، مکڑیاں، مینڈکوں کے لاروے اور کچھ گھاس والے سانپ ہیں......انہیں ہر چیز کھلا کر دیکھنا پڑے گا......''

''پہلے املبوند کا عرق اور اب یہ بدبودار کیچوے......''سمیس بڑبڑایا۔

ہیگرڈ کی گہری چاہت کے باعث ہی ہیری، رون اور ہرمائنی نے اپنی مٹھیوں میں مینڈکوں کے لاروے بھر لئے۔ اور انہیں صندوقوں میں نیچے کر کے دھماکے دارسقرطوں کو للچانے کی کوشش کرنے لگے۔ ہیری کو لگ رہا تھا کہ اس پوری کارروائی کا کوئی مقصد نہیں تھا کیونکہ ایسا لگ رہا تھا جیسے دھماکے دارسقرط کا کوئی منہ ہی نہیں ہے۔

''آہ......'' دس منٹ بعد ڈین تھامس کی چیخ گونجی۔''اس نے مجھے زخمی کر دیا ہے۔''

ہیگرڈ پریشانی کے عالم میں اس کی طرف بڑھا۔

''جب میں نے ہاتھ نیچے کیا تو اس کے سر سے دھماکہ ہوگیا۔'' ڈین غصے سے بولا اور اس نے ہیگرڈ کو اپنی جلی ہوئی انگلی دکھائی۔

''اوہ......ہاں! جب وہ دھماکے کرتے ہیں تو ایسا امکان ہوسکتا ہے۔''ہیگرڈ نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

''اوہ......''لیونڈر براؤن نے ایک بار پھر گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔''اوہ ہیگرڈ! ان پر یہ نوکیلی چیز کیا ہے؟''

''اوہ......ان میں سے کچھ کے ڈنک ہیں۔''ہیگرڈ نے دلچسپی سے کہا۔ لیونڈر نے فوراً اپنا ہاتھ صندوق سے دور ہٹا لیا۔''ہمیں لگتا ہے کہ ڈنک والے دھماکے دارسقرط نر ہیں......اور مادہ دھماکے دارسقرط کے پیٹ میں چوسنے والی تھوتھنی ہے......ہمیں لگتا ہے کہ وہ خون چوستی ہوں گی......''

''اچھا!......اب میں سمجھ گیا کہ انہیں کیوں پالا جا رہا ہے؟'' ملفوائے نے طنزیہ لہجے میں کہا۔''ایسے جانوروں کو بھلا کون نہیں پالنا چاہے گا جو ایک ساتھ جلا بھی سکیں، کاٹ بھی سکیں، خون بھی چوس سکیں اور ڈنگ بھی ماریں......متعدد خوبیوں والے جانور......!''

''وہ بھدے اور بدصورت ہیں تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ان سے کوئی افادیت نہیں حاصل ہوتی ہوگی۔'' ہرمائنی نے اس کو ٹوکتے ہوئے کہا۔''ڈریگن کا خون خاص قسم کے جادوئی اثرات رکھتا ہے لیکن کوئی انہیں گھر پر پالنے کی خواہش کبھی نہیں کرے گا...... ہے نا!''

ہیری اور رون ہیگرڈ کی طرف دیکھ کر مسکرائے جو اپنی کھچڑی ڈاڑھی کے نیچے دھیرے دھیرے کھجاتے ہوئے مسکرارہا تھا۔ ہیگرڈ ڈریگن پالنا چاہتا تھا۔ یہ ہیری، رون اور ہرمائنی بہت اچھی طرح سے جانتے تھے۔ وہ ناروے کا کنگروں والا ڈریگن تھا جس کا نام اس نے 'ناربٹ' رکھا تھا۔ دراصل ہیگرڈ کو درندے اور عفریتوں جیسے جانور بے حد مرغوب تھے۔ وہ جتنے زیادہ خونخوار ہوتے تھے، اسے اتنے ہی زیادہ پسند آتے تھے۔

''ان میں ایک بات اچھی ہے کم از کم یہ دھماکے دار سقرط جسامت میں چھوٹے ہیں۔'' رون نے کہا جب وہ ایک گھنٹے بعد دوپہر کا کھانا کھانے کیلئے سکول کی طرف لوٹ رہے تھے۔

''وہ ابھی بچے ہیں۔'' ہرمائنی نے چڑ کر کہا۔ ''لیکن جب ہیگرڈ کو یہ معلوم ہو جائے گا کہ وہ کیا کھاتے ہیں؟ تو مجھے امید ہے کہ کچھ ہی وقت میں وہ چھ فٹ تک لمبے ہو جائیں گے۔''

''اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا اگر ان سے سمندری سفر کی کمزوریوں کا کوئی علاج ہوسکتا ہوگا یا کوئی اور فائدہ اُٹھایا جا سکتا ہوگا...... ہے نا؟'' رون نے مسکرا کر اس کی طرف چالاکی سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''تم اچھی طرح جانتے ہو کہ میں نے وہ بات صرف ملفوائے کا منہ بند کرنے کیلئے کہی تھی۔'' ہرمائنی نے کرخت لہجے میں کہا۔ ''سچ تو یہ ہے کہ میرے حساب سے ملفوائے صحیح کہہ رہا تھا۔ دھماکے دار سقرط کے ساتھ سب سے اچھا کام یہی کیا جا سکتا ہے کہ وہ ہم پر حملہ کریں، اس سے پہلے ہی انہیں کچل کر مار دیا جائے......''

وہ گری فنڈر کی میز پر بیٹھ گئے اور لیموں چوپس اور ابلے ہوئے آلو کھانے لگے۔ ہرمائنی اتنی تیزی سے کھا رہی تھی کہ ہیری اور رون اسے گھور کر دیکھتے رہ گئے۔

''اوہ!...... کیا یہ گھریلو خرس کے حقوق کی لڑائی کیلئے تمہارا نیا قدم ہے کہ تم ان کا بنایا ہوا کھانا چٹ کرنا چاہتی ہو؟''

''نہیں!'' ہرمائنی نے منہ میں فرائی کی ہوئی دال کا نوالہ بھرے ہونے کے باوجود بڑی آسانی سے کہا۔ ''میں تو بس جلدی سے لائبریری میں جانا چاہتی ہوں۔''

''کیا؟'' رون نے حیرانگی سے کہا۔ ''ہرمائنی! آج سکول میں ہمارا پہلا دن ہے۔ ابھی تو ہمیں ہوم ورک بھی نہیں ملا......''

ہرمائنی نے کندھے اچکائے اور اتنی ہی تیزی سے کھانا کھاتی رہی جیسے اس نے کئی دنوں سے کچھ نہ کھایا ہو پھر وہ کھڑی ہوئی اور بولی۔ ''شام کے کھانے پر ملاقات ہوگی۔'' اس کے بعد وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتی ہوئی ان کی نظروں سے اوجھل ہوگئی۔

جب دوپہر کی کلاس کے آغاز کیلئے سکول کی گھنٹی چیخی تو ہیری اور رون اپنے بستے سنبھال کر شمالی مینار کی طرف چل دیئے۔ گھماؤ دار سیڑھیوں سے ہوتے ہوئے وہ مینار کے بالائی حصے تک پہنچ گئے۔ کمرے میں پہنچ کر انہیں ایک سفید سیڑھی دکھائی دی جو ان کے کمرۂ جماعت تک جارہی تھی۔ وہ سیڑھی انہیں چھت میں بنے ہوئے ایک گول چور دروازے سے اندر لے گئی۔ وہ پروفیسر ٹراؤلینی کی کلاس

میں پہنچ چکے تھے۔

جیسے ہی وہ سیڑھی کے پائیدان چڑھ کر کلاس میں داخل ہوئے تو ایک جانی پہچانی بھینی بھینی مہک ان کے نتھنوں میں گھسنے لگی۔ ہمیشہ کی طرح تمام پردے گرے ہوئے تھے اور دائروی کمرے میں دھیمی سرخ روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ یہ روشنی کئی لالٹینوں سے پھوٹ رہی تھی، جن پر سکارف اور شال جیسے کپڑے ڈھکے ہوئے تھے۔ ہیری اور رون کمرے میں رکھی ہوئی کرسیوں اور موٹے کشنوں کے قریب سے گزر کر کونے میں موجود ایک گول میز کے گرد کرسیاں کھینچ کر بیٹھ گئے۔

''گڈ ڈے......'' ہیری کو اپنے پیچھے سے پروفیسر ٹراؤلینی کی لرزتی ہوئی تیکھی آواز سنائی دی جسے سن کر وہ اپنی جگہ پر اچھل پڑا۔ پروفیسر ٹراؤلینی بڑی گول عینک والی بہت دبلی پتلی خاتون تھیں۔ عینک کے موٹے عدسوں کی وجہ سے ان کی آنکھیں ان کے چہرے کے لحاظ سے بہت زیادہ بڑی دکھائی دیتی تھیں۔ وہ ہیری کو ہمیشہ کی طرح بڑی دکھ بھری نظروں سے دیکھنے لگیں۔ دھیمی سرخ روشنی میں ان کے بدن پر بہت سارے منکے، ہار اور چمچماتے ہوئے کڑے دکھائی دے رہے تھے۔

''تم پریشان ہو بچے!'' انہوں نے پریشان کن لہجے میں ہیری کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ ''میری اندرونی آنکھ تمہارے بہادر چہرے کے پیچھے جا کر تمہارے من کی پریشانی کو بھانپ رہی ہے۔ اور مجھے یہ کہتے ہوئے افسوس ہو رہا ہے کہ تمہاری مصیبتیں ابھی ختم نہیں ہوئیں۔ میں دیکھ رہی ہوں کہ تمہارے سامنے بہت سی دشواریاں ہیں...... بہت ہی کڑا وقت آنے والا ہے...... مجھے یہ بھی دکھائی دے رہا ہے کہ تم جس چیز سے ڈر رہے ہو، وہ سچ مچ ہو کر رہے گی...... اور شاید وہ تمہارے خیال سے بھی کہیں زیادہ جلدی رونما ہوگی......''

ان کی آواز دھیمی ہوتے ہوتے بڑبڑاہٹ میں بدل گئی۔ رون نے اپنی آنکھیں چڑھا کر ہیری کی طرف دیکھا جو بس پروفیسر ٹراؤلینی کو گھورے جا رہا تھا۔ پروفیسر ٹراؤلینی ان کے پاس سے گزر کر آتشدان کے سامنے پڑی ایک کرسی پر دھم سے بیٹھ گئیں اور ان کی بڑی بڑی آنکھیں سب بچوں کے چہروں کو ٹٹولنے لگیں۔ لیونڈر براؤن اور پاروتی پاٹیل پروفیسر ٹراؤلینی کو بے حد پسند کرتی تھیں اور ان کے بہت قریب رکھے ہوئے کشنوں پر جم کر بیٹھی ہوئی تھیں۔

''بچو!...... اب وقت آ گیا ہے کہ ہم علم نجوم کے ستاروں کو کھنگالیں۔'' پروفیسر ٹراؤلینی نے کہا۔ ''طلوع شمسی کی درست گھڑیاں، ستاروں کے حرکات اور ان سے جڑے ہوئے نحس و سعد اثرات و شگون صرف ان کی سمجھ آتی ہیں جو فلکیاتی رقص کے رموز سمجھ سکتے ہیں۔ انسان کی تقدیر کو صرف ستاروں کی باہمی حرکات اور نقل و حرکت سے سمجھا جا سکتا ہے۔ جو آپس میں قران......''

لیکن ہیری کا دھیان بھٹک گیا تھا۔ پروفیسر ٹراؤلینی کے کمرے میں جلتی ہوئی آگ کی عجیب سی خوشبو سے اسے ہمیشہ نیند آنے لگتی تھی۔ اس وجہ سے اس کا دل پروفیسر ٹراؤلینی کی علم نجوم پر پیچیدہ اور دقیق تقریر پر نہیں لگ پا رہا تھا۔ وہ ان باتوں کے بارے میں الجھا ہوا تھا جو کچھ ہی دیر پہلے پروفیسر ٹراؤلینی نے اس سے کہی تھیں۔ 'مجھے یہ بھی دکھائی دے رہا ہے کہ تم جس چیز سے ڈر رہے ہو، وہ سچ مچ

ہو کر رہے گی۔'

ہیری نے چڑتے ہوئے سوچا کہ ہرمائنی کی بات صحیح تھی۔ پروفیسر ٹراؤلینی سچ مچ دھوکے باز تھیں۔ اسے اس وقت کسی بھی چیز کا ڈر نہیں تھا...... جب تک کہ سیریس کے گرفتار ہو جانے کا ڈر نہ ہو۔ لیکن پروفیسر ٹراؤلینی اس بارے میں کیسے جان سکتی ہیں؟ وہ بہت پہلے ہی اس نتیجے پر پہنچ چکا تھا کہ ان کی پیش گوئیاں اندازوں اور قیاسوں سے زیادہ کچھ نہیں ہوتی ہیں۔

صرف ایک ہی بار انہوں نے سچی پیش گوئی کی تھی۔ پچھلے نصابی سال کے آخر میں انہوں نے یہ پیش گوئی کی تھی کہ والڈی موورٹ دوبارہ طاقت ور بن جائے گا...... اور جب ہیری نے ڈمبل ڈور کو اس کے بارے میں بتایا تھا تو انہوں نے بھی یہی کہا تھا کہ یہ پیش گوئی سچی تھی......

''ہیری......'' رون نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

''کیا......؟'' ہیری چونک کر بولا۔

ہیری نے چاروں طرف دیکھا۔ کلاس کے تمام بچے اسے گھور کر دیکھ رہے تھے۔ وہ سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔ گرمی اور اپنے خیالوں کے دھارے میں کھونے کی وجہ سے وہ لگ بھگ سو گیا تھا۔

پروفیسر ٹراؤلینی اس کی طرف دیکھ کر بول رہی تھیں۔ ''میرے بچے! میں کہہ رہی تھی کہ تم واضح طور سے سرطان کے گلابی اثر کی ساعت میں پیدا ہوئے ہو گے۔'' ان کی آواز میں اس بات پر تھوڑی سی ناراضگی کی جھلک دکھائی دے رہی تھی کیونکہ انہیں لگا کہ ہیری ان کے پڑھائے جانے والے سبق کو دھیان سے نہیں سن رہا تھا۔

''معاف کیجئے......'' ہیری نے جلدی سے کہا۔ ''کس کے اثر میں پیدا ہوا؟''

''سرطان......!'' پروفیسر ٹراؤلینی نے دوبارہ کہا۔ ''برج سرطان کے زیر اثر......'' وہ بات سے کافی ناخوش دکھائی دے رہی تھیں کہ وہ اس خبر سے ابھی تک آگاہ ہی نہ تھا۔ ''میں یہ کہہ رہی تھی کہ تمہاری پیدائش کے وقت تمہارے طالع میں برج سرطان طاقتور گھر میں رہا ہو گا...... تمہارے کالے بال...... تمہارا چھوٹا قد...... اتنی کم عمری میں اتنی ساری تکالیف...... بچے! مجھے لگتا ہے کہ تم یقیناً سخت کڑاکے دار سردی کے موسم میں پیدا ہوئے ہو گے۔''

''بالکل نہیں...... میں تو جولائی میں پیدا ہوا تھا۔'' ہیری نے تیزی سے کہا۔ رون نے جلدی سے اپنی ہنسی کو روک کر اسے بمشکل کھانسی میں بدلا۔

آدھے گھنٹے کی تقریر کے بعد پروفیسر ٹراؤلینی نے انہیں ایک گول مستدیری چارٹ دے دیا۔ وہ تمام اس میں سے اپنی اپنی پیدائش کے وقت ستاروں کی بروج میں چالوں کو تلاش کر کے انہیں اپنے اپنے چرمئی کاغذ پر لکھنے کی کوشش کر رہے تھے۔ زائچے بنانا کافی بیزار کن کام تھا۔ اس میں بار بار مستدیری چارٹ میں موجود لاکھوں ستاروں کی چالوں میں سے مطلوبہ طالع کھنگالنے اور انہیں یاد

رکھنے کی ضرورت پڑتی تھی۔

کچھ دیر بعد ہیری نے تیوریاں چڑھا کر اپنے چرمئی کاغذ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''میرے چارٹ کے حساب سے میری پیدائش کے زائچے میں دو نیپچون موجود ہیں۔ یہ صحیح نہیں ہو سکتے...... ہے نا!''

''اووہ......'' رون نے پروفیسر ٹرلاوینی کی نقل اتارتے ہوئے دھیمی آواز میں کہا۔ ''ہیری! جب کسی زائچے میں برج کے ایک گھر میں دو نیپچون اکٹھے دکھائی دیں تو یہ اس بات کی واضح نشانی ہے کہ عینک والا ایک پستہ قد لڑکا پیدا ہونے والا ہے......''

یہ سن کر قریب بیٹھے ہوئے ڈین تھامس اور سمیس فنی گن زور زور سے کھی کھی کرنے لگے۔ بہرحال اتنی زور سے بھی نہیں کہ لیونڈر براؤن کی حیرانگی بھری چیخ دب جائے۔

''اوہ پروفیسر! دیکھئے تو سہی۔ مجھے لگتا ہے کہ میرے چارٹ میں ایک برج پر تو دوسرے ستارے کا نام ہی لکھا ہے ہی نہیں، اوہ! یہ کون سا ستارہ ہے پروفیسر؟''

''یہ یورنیس ہے میری بچی!'' پروفیسر ٹرلاوینی نے اس کے زائچے کی طرف دھیان سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''ذرا مجھے تو اپنا یورنیس دکھاؤ...... لیونڈر!'' رون نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

بدقسمتی سے اس کی بات پروفیسر ٹرلاوینی کے کانوں تک پہنچ گئی تھی، شاید اسی وجہ سے انہیں کلاس کے آخر میں ڈھیر سارا ہوم ورک دے دیا تھا۔

اپنے مخصوص لہجے کو ترک کرتے ہوئے انہوں نے پروفیسر میک گوناگل کی طرح درشت آواز میں کہا۔ ''پوری توجہ سے اپنے زائچوں کو تشکیل دینا اور اگلے مہینے میں ستاروں کی نقل و حرکت سے تمہارے زائچوں پر کیسے اثرات مرتب ہوں گے۔ یہ کام اگلے پیر تک مکمل ہو جانا چاہئے۔ دھیان رہے کہ کوئی بہانہ نہیں چلے گا......''

''مصیبت ہی مصیبت......'' رون چڑتے ہوئے بولا جب وہ سیڑھیاں اتر کر بڑے ہال کی طرف ڈنر کیلئے لوٹ رہے تھے۔ ''اس میں تو پورا اتوار کا دن لگ جائے گا...... ہے نا!''

''کیا بہت ہوم ورک ملا ہے؟'' ہرمائنی نے لپک کر ان کے پاس آتے ہوئے پوچھا۔ ''پروفیسر وکٹر نے ہمیں کوئی ہوم ورک نہیں دیا۔''

''پروفیسر وکٹر پر تمہیں فخر ہے......'' رون نے چڑ کر کہا۔

وہ بڑے ہال کے بیرونی دروازے پر پہنچ گئے تھے جو ڈنر کیلئے آنے والے طلباء و طالبات کی قطاروں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ وہ ابھی قطار کے سرے پر کھڑے ہی ہوئے تھے کہ انہیں اپنے عقب میں تیز آواز سنائی دی۔

''ویزلی......سنو ویزلی!''

ہیری، رون اور ہرمائنی نے مڑ کر دیکھا۔ وہاں ملفوائے، کریب اور گوئل کھڑے تھے سن کے چہروں پر خوشی کی مسکراہٹ پھیلی ہوئی تھی۔

''کیا بات ہے؟'' رون نے دھیرے سے پوچھا۔

''تمہارے ڈیڈی کے بارے میں اخبار میں خبر چھپی ہے ویزلی!'' ملفوائے روزنامہ جادوگر کا اخبار اس کے سامنے لہراتے ہوئے بلند آواز میں بولا تاکہ کھچا کھچ بھیڑ جو کہ ہال کے اندر تک پھیلی ہوئی دکھائی دے رہی تھی، سب لوگ اچھی طرح سے سن لیں۔ ''ذرا سنو تو سہی......''

جادوئی محکمے کی فاش غلطیاں

صحافت کی اعلیٰ قابلیت کی حامل اور خبروں کو سات پردوں سے نکالنے والی ریٹا سٹیکر کے مطابق، ایسا لگتا ہے کہ جادوئی محکمے کی پریشانیوں کا سلسلہ ابھی ختم نہیں ہوا ہے۔ حال ہی میں منعقد کئے گئے کیوڈچ ورلڈ کپ کے دوران محکمے نے بھڑکتی ہوئی آگ میں ہجوم کو سنبھالنے کے لئے پختہ قدم نہیں اُٹھائے تھے جس کے لئے ان کی کافی بدنامی ہوئی۔ اس کے علاوہ وہ اپنی ایک لاپتہ جادوگرنی کے بارے میں بھی کوئی تسلی بخش جواب نہیں دے پائے ہیں۔ کل 'شعبہ ممنوعہ ماگلو مصنوعات استعمالات' کے آرنالڈ ویزلی کی عجیب حرکتوں کی وجہ سے محکمہ ایک بار پھر پریشانی میں پڑ گیا ہے۔

یہاں پر ملفوائے رُک گیا اور سر اُٹھا کر رون کی طرف دیکھنے لگا۔ اس نے کہا۔ ''ذرا دیکھو تو سہی! اخبار والوں نے ان کا نام بھی غلط چھاپ دیا ہے، ویزلی! جیسے تمہارے ڈیڈی کو کوئی بھی جانتا نہیں ہے...... ہے نا؟''

وہاں موجود تمام طلباء و طالبات سر اُٹھا کر ان کی طرف دیکھ رہے تھے اور بڑے غور سے ملفوائے کی باتیں سن رہے تھے۔ ملفوائے نے جھٹکے سے اخبار سیدھا کیا اور آگے پڑھنے لگا۔

آرنالڈ ویزلی، جن پر دو سال پہلے اُڑتی ہوئی کار کے مالک ہونے کا الزام لگا تھا، کل کئی ماگلو قانون محافظوں (پولیس) کے ساتھ بھڑ گئے۔ معاملہ بے حد شور شرابہ مچانے والے کوڑے دانوں کے بارے میں تھا۔ ایسا لگتا ہے کہ مسٹر ویزلی وہاں پر میڈ آئی موڈی کی مدد کرنے کیلئے گئے تھے۔ موڈی سابقہ ایرور ہے، جسے محکمے سے اس سال نکال دیا گیا تھا جب وہ ہاتھ ملانے اور قتل کی کوشش کرنے کے درمیانی فرق کو نہیں پہچان پائے تھے۔ اس لئے اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں ہے کہ مسٹر موڈی کے گھر کے دروازے پر پہنچنے کے بعد مسٹر ویزلی نے دیکھا کہ اس نے خواہ مخواہ طوفان مچا رکھا ہے مسٹر ویزلی نے پولیس والوں سے اسے بچانے سے پہلے کئی لوگوں کی یادداشت بدلنا پڑی۔ جب نامہ نگار نے ان سے سوال کیا کہ انہوں نے محکمے کو اتنی شرمناک اور گھناؤنی پریشانی میں کیوں دھکیلا تو

انہوں نے کسی بھی سوال کا جواب دینے سے صاف انکار کر دیا۔

''اور ایک تصویر بھی شائع ہوئی ہے اس میں۔ ویزلی!'' ملفوائے نے اخبار کو پلٹا اور کافی اونچا کرتے ہوئے اسے اور سب لوگوں کو دکھانے کی کوشش کی۔ ''اس میں تمہاری ممی اور ڈیڈی تمہارے گھر کے باہر کھڑے ہیں...... اور اس بھٹ کو تم اپنا گھر کہتے ہو...... تمہاری ممی کتنی موٹی اور ناٹی ہیں...... ہے نا؟''

رون کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا تھا اور وہ فرطِ طیش سے کانپنے لگا۔ تمام طلباء اس کی طرف عجیب سی نظروں سے گھور رہے تھے۔

''دفع ہو جاؤ...... ملفوائے!'' ہیری نے درشت لہجے میں کہا۔ ''چلو رون......''

''اوہ! تم بھی اتنی سخت گرمی میں ان کے گھر میں ٹھہرے ہوئے تھے...... ہے نا پوٹر!'' ملفوائے نے استہزائیہ انداز میں مذاق اُڑاتے ہوئے کہا۔ ''مجھے سچ سچ بتاؤ کہ کیا اس کی ممی واقعی اتنی موٹی ہیں یا پھر تصویر میں ایسی دکھائی دے رہی ہیں۔''

''تم اپنی ممی کے بارے میں بتاؤ ملفوائے!'' ہیری نے تنک کر کہا۔ اس نے اور ہرمائنی، دونوں نے رون کے چوغے کو پیچھے سے کس کر پکڑ رکھا تھا کہ کہیں وہ غصے میں اس پر چھلانگ نہ لگا دے۔ ''ان کے چہرے پر ایسا تاثر کیوں رہتا ہے کہ جیسے ان کی ناک کے نیچے گوبر لگا ہو؟ کیا وہ ہمیشہ ہی ایسی ہی دکھائی دیتی ہیں یا پھر ایسا اس لئے تھا کہ تم ان کے ساتھ تھے؟''

ملفوائے کا زرد چہرہ تھوڑا گلابی ہو گیا۔ ''میری ممی کی بے عزتی کرنے کی جرأت مت کرنا پوٹر......''

''تو پھر اپنا غلیظ منہ کو بند رکھا کرو......'' ہیری نے ملفوائے کی طرف اپنی پشت کر کے مڑتے ہوئے کہا۔

'دھاڑ......'

کئی لوگوں کی چیخیں نکل گئیں۔ ہیری کو ایسا لگا جیسے کوئی سفید گرم چیز اس کے چہرے کو چھوتی ہوئی نکل گئی ہو۔ اس نے چھڑی نکالنے کیلئے چوغے میں ہاتھ ڈالا لیکن وہ چھڑی نکال پاتا۔ اس سے پہلے اسے دھاڑ جیسی ایک تیز اور بھاری آواز سنائی دی۔ بڑے ہال میں ایک بلند آواز گونجی۔

''ایسا اب کبھی مت کرنا لڑکے......''

ہیری نے پلٹ کر دیکھا۔ پروفیسر موڈی سنگ مرمر کی سیڑھیوں سے لنگڑاتے ہوئے اندر آ رہے تھے۔ ان کی چھڑی باہر نکلی ہوئی تھی اور ایک سفید نیولے کی طرف تنی ہوئی تھی جو پتھریلے فرش پر کانپ رہا تھا۔ یہ نیولا ٹھیک اسی جگہ پر تھا جہاں ملفوائے کھڑا تھا۔

بڑے ہال میں دہشت بھری خاموشی چھا گئی۔ پروفیسر موڈی کے علاوہ وہاں کوئی بھی سانس تک نہیں لے پا رہا تھا۔ وہ ہیری کی طرف دیکھنے کی لئے مڑے۔ یعنی ان کی صحیح آنکھ اب ہیری کے چہرے پر گڑی ہوئی تھی جبکہ ان کی دوسری آنکھ ان کے پچھلے حصے کی طرف دیکھ رہی تھی۔

''تمہیں چوٹ تو نہیں لگی......؟'' پروفیسر موڈی نے غراتے ہوئے ہیری سے پوچھا۔ ان کی آواز دھیمی اور بھرائی ہوئی تھی۔

''نہیں...... بال بال بچ گیا۔'' ہیری نے آہستگی سے کہا۔

''اسے ہاتھ مت لگانا......'' پروفیسر موڈی چلا کر بولے۔

''ہاتھ مت لگانا......مگر کسے؟'' ہیری نے حیرانگی سے پوچھا۔

''میں تم سے نہیں......اُس سے کہہ رہا ہوں۔'' پروفیسر موڈی نے اپنے پیچھے کریب اور گوئل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ جو سفید نیولے کو اُٹھانے کی کوشش کر رہے تھے لیکن اب وہ ڈر کر پیچھے ہٹ گئے تھے۔ ایسا لگتا تھا کہ پروفیسر موڈی کی نیلی آواز جادوئی تھی جوان کے پیچھے کی طرف ہونے والی حرکات وسکنات بھی دیکھ سکتی تھی۔

پروفیسر موڈی لنگڑاتے ہوئے کریب، گوئل اور سفید نیولے کی طرف بڑھے۔ انہیں دیکھ کر سفید نیولے نے دہشت بھری چیخ ماری اور اگلے ہی پل تہہ خانے کی طرف دوڑ لگا دی۔

''نہیں...... اتنی جلدی نہیں......'' پروفیسر موڈی گرجتے ہوئے بولے اور انہوں نے دوبارہ اپنی چھڑی نیولے کی طرف کر دی۔ نیولا ہوا میں دس فٹ تک اچھلا اور دھم کی آواز کے ساتھ فرش پر جا گرا۔ پھر وہ ایک بار پھر اچھلا......

''مجھے وہ لوگ بالکل پسند نہیں ہیں جو اپنے مخالف پر پیٹھ سے وار کرتے ہیں۔'' پروفیسر موڈی غصیلے انداز میں گرجے اور نیولا درد سے چیختے ہوئے اور اونچا اچھلتا رہا۔ ''یہ انتہائی بزدلی کا، گھناؤنا اور گھٹیا کام ہے......''

''دوبارہ کبھی ایسا مت کرنا......'' وہ ایک ایک لفظ چبا کر بول رہے تھے۔ نیولا بار بار پتھر کے فرش پر گرتا اور پھر ہوا میں اونچا اچھل جاتا۔

''پروفیسر موڈی......'' ایک صدمہ سے بھری ہوئی تیکھی آواز ہال میں گونجی۔

پروفیسر میک گوناگل ہاتھ میں کتاب لئے سنگ مرمر کی سیڑھیاں اترتی ہوئی دکھائی دیں۔

''ہیلو پروفیسر میک گوناگل......'' پروفیسر موڈی نے اطمینان کے ساتھ جواب دیا اور نیولا کچھ زیادہ ہی اونچا اچھال دیا۔

''اوہ...... یہ آپ...... کیا کر رہے ہیں؟'' پروفیسر میک گوناگل نے پریشان ہو کر پوچھا۔ ان کی فکر مند نظریں ہوا میں اچھلتے ہوئے نیولے پر جمی ہوئی تھیں۔

''اسے تھوڑا سبق سکھا رہا ہوں......'' پروفیسر موڈی نے پرسکون لہجے میں کہا۔

''سبق سکھا رہے ہیں......موڈی! کیا یہ کوئی طالبعلم ہے؟'' پروفیسر میک گوناگل چیخیں اور ان کے ہاتھ سے کتاب گر گئی۔

''آپ کا اندازہ صحیح ہے......'' پروفیسر موڈی نے مسکرا کر کہا۔

''نہیں......'' پروفیسر میک گوناگل زور سے چیخیں۔ وہ بھاگتے ہوئے سیڑھیوں سے نیچے اتریں اور انہوں نے اپنی چھڑی باہر نکال لی۔ ایک پل بعد ایک تیز آواز کے ساتھ ڈریکو ملفوائے دوبارہ نظر آنے لگا۔ وہ فرش پر پڑا ہوا تھا۔ اس کے سنہرے بال اس کی گلابی چہرے پر بکھرے ہوئے تھے۔ وہ گھبرا کر کھڑا ہو گیا۔

''پروفیسر موڈی! ہم سزا دینے کیلئے بچوں پر بھیس بدل چوپائی جادو کا استعمال نہیں کرتے ہیں۔'' پروفیسر میک گوناگل نے کمزور سی آواز میں کہا۔ ''واضح طور پر پروفیسر ڈمبل ڈور نے آپ کو یہ بتایا ہی ہوگا......''

''ہوسکتا ہے کہ انہوں نے بتایا ہو......'' پروفیسر موڈی نے لاپروائی سے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔ وہ ایک ہاتھ سے اپنی ٹھوڑی بجا رہے تھے۔ ''لیکن مجھے لگا کہ صحیح طرح سے سبق سکھانے کا یہی صحیح طریقہ ہوگا......''

''پروفیسر موڈی! طلباء کی غلطیوں پر ہم سزا دیتے ہیں یا پھر ڈھٹائی اختیار کرنے کی وجہ سے اس فریق کے منتظم سے اس کی شکایت کی جاتی ہے۔''

''تب تو میں یہ کام بھی کروں گا۔'' پروفیسر موڈی نے ملفوائے کو بہت ناپسندیدگی سے گھورتے ہوئے کہا۔

فرش کی چوٹوں کی تکلیف اور بھرے ہال میں ہونے والی بے عزتی کی وجہ سے ملفوائے کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے تھے۔ اس نے موڈی کی طرف کھا جانے والی نظروں سے دیکھا اور بڑبڑانے لگا۔ جس میں 'میرے ڈیڈی' ہی سمجھ آ پایا تھا۔

''اوہ ہاں؟'' پروفیسر موڈی نے دھیرے سے کچھ قدم آگے بڑھتے ہوئے کہا۔ جس سے ہال میں ان کے لکڑی کے پیر کی ٹھک ٹھک کی آواز گونجنے لگی۔ ''میں تمہارے ڈیڈی کو بہت پہلے سے جانتا ہوں لڑکے......تم انہیں بتا دینا کہ موڈی ان کے ہونہار بیٹے پر کڑی نظر رکھ رہا ہے......تم انہیں میری طرف سے یہ بتا دینا......اوہ! تمہارے فریق کا منتظم سنیپ ہوگا...... ہے نا؟''

''ہاں!'' ملفوائے نے چڑ کر کہا۔

''اوہ! ایک اور پرانا دوست......'' پروفیسر موڈی نے غرا کر کہا۔ ''میں سنیپ سے بات چیت کرنے کیلئے بے تاب ہوں......چلو مجھے اس کے پاس لے چلو......'' انہوں نے ملفوائے کو بازو سے پکڑا اور اسے تہہ خانے کی طرف کھینچتے ہوئے لے گئے۔

پروفیسر میک گوناگل نے فکرمندی سے کچھ پل تک ان کی طرف دیکھا پھر انہوں نے اپنی گری ہوئی کتاب کو دیکھا۔ انہوں نے چھڑی کا رُخ اس کی طرف کیا۔ کتاب اپنی جگہ سے اچھلی اور ہوا میں اُڑتی ہوئی ان کے ہاتھوں میں آ گئی۔

''میرے ساتھ ابھی کوئی بات مت کرنا......'' رون نے دھیرے سے ہیری اور ہرمائنی کو کہا۔ پھر وہ کچھ پل بعد گری فنڈر کی میز پر بیٹھ گئے۔ ہر طرف طلباء اور طالبات سر جوڑے دلچسپی اور خوف بھرے انداز میں نیولے والے حادثے کے بارے میں باتیں کر رہے تھے۔

''کیوں کیا ہوا......؟'' ہرمائنی نے حیرت سے رون سے پوچھا۔

''میں اس عجیب حادثے کو اپنی یادداشت میں ہمیشہ کیلئے محفوظ کر لینا چاہتا ہوں۔'' رون نے اپنی آنکھیں بند کرتے ہوئے اور اپنے چہرے پر مسرت انگیز جذبات بکھیرتے ہوئے کہا۔ ''ڈریکو ملفوائے......اچھلتا ہوا سفید نیولا......'' ہیری اور ہرمائنی دونوں کھلکھلا کر ہنس پڑے۔ ہرمائنی نے ہاتھ بڑھا کر سب کیلئے کھانا نکالا اور سنہری پلیٹیں ان کے سامنے کر دیں۔

''ویسے ملفوائے کو حقیقت میں کوئی گہری چوٹ لگ سکتی تھی۔'' وہ دھیمی آواز میں بولی۔''یہ اچھا ہوا کہ پروفیسر میک گوناگل نے انہیں بروقت روک دیا......''

''ہرمائنی!'' رون غصے سے اپنی آنکھیں دوبارہ کھولتے ہوئے بولا۔''تم میری زندگی کے سب سے حسین پل کو برباد کررہی ہو۔''

ہرمائنی نے بے چینی سے آہ بھری اور ایک بار پھر جلدی جلدی کھانا ٹھونسنے لگی۔

''اب یہ مت کہنا کہ تم آج شام کو بھی لائبریری جارہی ہو۔'' ہیری نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

''جانا ہی پڑے گا......بہت کام پڑا ہے۔'' ہرمائنی نے جلدی سے کہا۔

''لیکن تم نے تو ہمیں کہا تھا کہ پروفیسر وکٹر نے تمہیں کوئی ہوم ورک نہیں دیا ہے؟''

''وہ پڑھائی کا کام نہیں ہے۔'' اس نے کہا۔ پانچ منٹ میں ہرمائنی نے اپنی پلیٹ صاف کردی اور پھر دندناتی ہوئی لائبریری کی طرف چلی گئی۔ جیسے ہی وہ گئی تو فریڈ ویزلی آکر خالی کرسی پر بیٹھ گیا۔ وہ دھیمی آواز میں بولا۔''موڈی تو بہت زبردست جادوگر ہیں۔''

''ایک عام جادوگر سے کہیں زیادہ زوردار......'' جارج نے اس کے سامنے والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ اس نے ہیری اور رون کو بتایا۔''آج دوپہر کو انہوں نے ہماری کلاس میں پڑھایا تھا۔''

''وہ کیا پڑھاتے ہیں......؟'' ہیری نے اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا۔

فریڈ، جارج اور لی جارڈن نے ایک دوسرے کی طرف معنی خیز نظروں سے دیکھا۔

''آج تک ایسی کلاس نہیں ہوئی......'' فریڈ نے کہا۔

''وہ سچ مچ تاریک جادو جانتے ہیں......'' لی جارڈن نے ہنس کر کہا۔

''کیا جانتے ہیں؟'' رون نے حیرت بھری آواز میں پوچھا۔

''وہ جانتے ہیں کہ یہ کام کیسے کیا جاتا ہے؟'' جارج نے جلدی سے کہا۔

''کون سا کام......؟'' ہیری بھی کچھ نہیں سمجھ پایا تھا۔

''تاریک شیطانی جادو کا مقابلہ کیسے کیا جاتا ہے؟'' فریڈ نے جوشیلی آواز میں کہا۔

''انہیں اس بارے میں کافی گہرا علم حاصل ہے۔'' جارج بولا۔

''کمال کے آدمی ہیں۔'' لی جارڈن نے لقمہ دیا۔

رون نے اپنے بستے میں ہاتھ ڈال کر ٹائم ٹیبل نکالا۔ پھر وہ مایوسی بھری آواز میں بولا۔

''ان کی کلاس تو جمعرات تک نہیں ہوگی......''

☆☆☆☆

چودہواں باب

# ناقابل معافی وار

اگلے دو دن میں کوئی اہم واقعہ رونما نہیں ہوا۔ بڑا حادثہ آپ صرف اسی کو مان سکتے ہیں کہ نیول لانگ باٹم نے جادوئی مرکبات کی کلاس میں اپنی چھٹی کڑاہی بھی تیز آنچ پر پگھلا دی تھی۔ پروفیسر سنیپ میں گرمیوں کے بعد سے گری فنڈر کے طلباء کیلئے اور بھی زیادہ انتقامی جذبہ پیدا ہو چکا تھا۔ اس لئے انہوں نے نیول کی غلطی کا پورا پورا فائدہ اُٹھایا اور اسے سینگوں والے مینڈکوں کی آنتیں نکالنے کی سزا سنائی، وہ بھی ایک بڑا بیرل بھرنے کی۔ یہ کام کرنے کے بعد جب نیول واپس لوٹا تھا تو اس کی حالت بے حد خراب تھی۔ ہرمائنی نے نیول کو امدادی جادوئی کلمہ سکھانے لگی تاکہ وہ اپنے ناخنوں میں پھنسی ہوئی آلائشوں کے ٹکڑوں کو باہر نکال سکے۔

''تم جانتے ہو کہ ان دنوں سنیپ کا مزاج اتنا خراب کیوں رہتا ہے؟'' رون نے پوچھا۔

''ہاں...... پروفیسر موڈی کے باعث!'' ہیری نے دوٹوک جواب دیا۔

سب لوگ یہ بات بخوبی جانتے تھے کہ سنیپ دراصل تاریک جادو سے تحفظ والا مضمون پڑھانے کیلئے شدت کی خواہش رکھتے تھے لیکن انہیں لگاتار چوتھے سال بھی اس کی اجازت نہیں مل پائی تھی۔ سنیپ تاریک جادو سے تحفظ کے مضمون کے تمام اساتذہ کو ناپسند کرتے تھے اور وہ اپنی ناپسندیدگی کا اظہار ان کے سامنے کرنے سے قطعاً نہیں ہچکچاتے تھے۔ لیکن پروفیسر میڈ آئی موڈی کے سامنے وہ بہت محتاط رہتے تھے اور مناسب رویئے سے پیش آتے تھے۔ جب بھی ہیری نے دونوں کو ساتھ ساتھ دیکھا...... کھانے کے وقت یا راہداری میں ایک دوسرے کے سامنے گزرتے وقت...... اسے یہی لگا کہ سنیپ پروفیسر موڈی کی آنکھوں سے بچنے کی کوشش کرتے تھے۔ ان کی قدرتی آنکھ سے بھی اور نیلی جادوئی آنکھ سے بھی......

''میرا خیال ہے کہ سنیپ ان سے خوفزدہ رہتے ہیں۔'' ہیری نے سوچتے ہوئے کہا۔

''ذرا تصور تو کرو...... پروفیسر موڈی، پروفیسر سنیپ کو سینگوں والے مینڈک میں بدل دیں۔'' رون نے اوپر خلاؤں میں دیکھتے ہوئے کہا۔ ''اور انہیں ان ہی کے تہہ خانے میں ہوا میں اچھال اوپر نیچے اچھال رہے ہوں......''

گری فنڈر کے چوتھے سال کے طلباء پروفیسر موڈی کی پہلی کلاس میں جانے کیلئے کچھ زیادہ ہی بے تاب دکھائی دیتے تھے۔ وہ

لنچ کرنے فوراً بعد کلاس روم کی طرف بھاگ بھاگ کر جانے لگے۔ وہ سکول کی گھنٹی بجنے سے پہلے ہی کمرۂ جماعت کے باہر قطار بنا کر کھڑے ہو چکے تھے۔صرف ایک ہی فرد ایسا تھا جو وہاں ابھی تک نہیں پہنچا تھا......وہ ہرمائنی تھی جو گھنٹی بجنے کے بعد وہاں پہنچی تھی۔

''میں......'' ہرمائنی نے کچھ کہنا چاہا۔

''لائبریری میں تھی......'' ہیری نے اس کا جملہ فوراً پورا کر دیا۔'' جلدی کرو ورنہ ہمیں پیچھے والی نشستوں پر بیٹھنا پڑے گا۔''

کلاس روم کا دروازہ کھلتے ہی وہ اندر گئے اور استاد والی میز کے بالکل سامنے والی نشستوں پر بیٹھ گئے۔انہوں نے اپنے بستوں میں سے 'تاریک قوتیں۔ذاتی دفاع کی خود رہنمائی' نامی کتاب نکال کر اپنے سامنے رکھ لی تھی اور وہ بے صبری سے پروفیسر موڈی کا انتظار کرنے لگے۔ جو خاص بات ہوئی، وہ یہی تھی کہ راہداری میں پروفیسر موڈی کے لکڑی والے پاؤں کی ٹھک ٹھک زور زور سے سنائی دے رہی تھی۔ وہ لنگڑاتے ہوئے کمرے میں داخل ہوئے۔ وہ ہمیشہ کی طرح عجیب اور ڈراؤنے دکھائی دے رہے تھے۔طلباء کو ان کے چوغے کے نیچے سے لکڑی کا پیر جھانکتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''تم لوگ اپنی کتابیں سمیٹ کر بستوں میں رکھ لو......'' وہ اپنی میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھتے ہوئے غرائے۔''تمہیں ان کی ضرورت نہیں پڑے گی۔''

تمام طلباء نے جلدی سے اپنی کتابیں واپس بستوں میں ڈالنا شروع کر دیں۔ رون ان کی طرف کافی دلچسپی سے دیکھ رہا تھا۔ پروفیسر موڈی نے رجسٹر باہر نکالا اور اپنے سفید اور بھورے کھچڑی بالوں کو اپنے ماتھے اور جلے ہوئے چہرے سے پیچھے ہٹایا۔ وہ طلباء کی حاضری لینے لگے۔ان کی قدرتی آنکھ ناموں کی فہرست پر جمی ہوئی تھی جبکہ جادوئی آنکھ چاروں طرف بغور جائزہ لے رہی تھی۔وہ ہر اس طالبعلم پر ٹک جاتی تھی جو اپنے نام پر ہاتھ کھڑا کر کے 'یس' پکارتا تھا۔

''ٹھیک ہے......'' انہوں نے رجسٹر ہٹاتے ہوئے کہا۔'' مجھے پروفیسر لوپن نے خط لکھ کر تمہاری کلاس کی قابلیت کے بارے میں بتا دیا ہے۔ایسا لگتا ہے کہ تم لوگوں میں تاریک قوتوں سے مقابلہ کرنے کی عمدہ صلاحیت اور اچھا علم پایا جاتا ہے۔تم لوگ چھلاوے، سرخ ٹوپی، ہنکی پنکی، اخبوط اور بھیڑیائی انسان کے بارے میں پڑھ چکے ہو......ٹھیک ہے نا!''

تمام طلباء نے اثبات میں سر ہلایا۔

''لیکن تم شیطانی کلمات کے واروں کا مقابلہ کرنے میں پیچھے ہو...... بہت پیچھے ہو۔'' پروفیسر موڈی نے کہا۔''اس لئے میں تمہیں یہ بتاؤں گا کہ جادوگر ایک دوسرے کا کتنا برا حشر کر سکتے ہیں۔تاریک جادو سے کیسے نبٹا جا سکتا ہے؟......تمہیں یہ سکھانے کیلئے میرے پاس صرف ایک سال ہے......''

''کیوں؟ آپ اس کے بعد یہاں نہیں رُکیں گے......؟'' رون کے منہ سے نکل گیا۔

پروفیسر موڈی کی جادوئی آنکھ گھومی اور رون کے چہرے کو گھورنے لگی۔ رون کا چہرہ فق پڑ گیا۔لیکن ایک ہی پل بعد پروفیسر

موڈی کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی۔ ہیری نے انہیں پہلی بار مسکراتے ہوئے دیکھا تھا۔اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ان کا بری طرح سے رگیدا اور جلا ہوا چہرہ اور بھی زیادہ مڑتڑ سا گیا۔لیکن سب کو یہ دیکھ کر راحت کا احساس ہوا کہ وہ مسکرانے جیسا دوستانہ کام بھی کر سکتے ہیں۔رون کا چہرہ پھر سے ہلکا پھلکا دکھائی دینے لگا۔

''تم آرتھر ویزلی کے بیٹے ہو...... ہے نا؟'' پروفیسر موڈی نے کہا۔''تمہارے باپ نے کچھ دن پہلے مجھے بہت بڑی مصیبت سے بچایا تھا...... ہاں! میں یہاں صرف ایک ہی سال تک رُکوں گا۔ڈمبل ڈور کی پرزور درخواست پر......ایک سال بعد میں اپنی پرسکون ریٹائرمنٹ کی زندگی میں واپس لوٹ جاؤں گا۔''

وہ روکھے پن سے ہنسے اور پھر انہوں نے اپنے گانٹھ دار ہاتھوں سے تالی بجائی۔

''تو......اب براہ راست پڑھائی شروع کرتے ہیں...... جادوئی وار......یعنی جادوئی کلمات کے ذریعے کسی پر حملہ کرنا...... جادوئی وار......کئی طرح کے ہوتے ہیں اور ان کی قوتیں بھی الگ الگ طرح کی ہوتی ہیں۔دیکھو! جادوئی محکمے کی ہدایات کے مطابق مجھے تمہیں صرف جادوئی وار سے مقابلہ کرنے کا فن سکھانے کی اجازت ہے۔مجھے یہی سکھانا چاہئے اور بات کو یہیں ختم کر دینا چاہئے، جب تک تم لوگ چھٹے سال میں نہ پہنچ جاؤ......تب تک مجھے یہ ہرگز نہیں بتانا چاہئے کہ غیر قانونی شیطانی جادوئی وار کیسے کئے جاتے ہیں اور ان کے ساتھ کیسے نبٹا جاتا ہے؟ ایسا مانا جاتا ہے کہ جب تک تم لوگ اتنے بڑے نہ ہو جاؤ کہ ان سے مقابلہ کر سکو۔لیکن تمہارے بارے میں پروفیسر ڈمبل ڈور کی رائے بہت اچھی ہے۔انہیں لگتا ہے کہ تم ان سے آسانی نبٹ سکتے ہو اور مجھے بھی لگتا ہے کہ تمہیں ان جادوئی وار کے بارے میں جتنی جلدی معلوم ہو جائے اتنا ہی اچھا رہے گا۔تم کسی ایسی چیز سے ذاتی دفاع کیسے کر سکتے ہو؟ جسے تم نے دیکھا ہی نہ ہو۔جو جادوگر تم پر غیر قانونی جادوئی حملہ کرے گا وہ تمہیں یہ کبھی نہیں بتائے گا کہ وہ کیا کرنے والا ہے؟ وہ یہ کام شرافت یا ہمدردی سے نہیں کرے گا۔اس لئے تمہیں تیار رہنے کی ضرورت ہے۔تمہیں ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے......مس براؤن! میرے پڑھاتے وقت آپ اسے دور ہٹا دیں۔''

لیونڈرا چانک اچھل پڑی اور جھینپ سی گئی۔وہ میز کے نیچے سے پاروتی کو اپنا زائچہ دکھا رہی تھی۔سب سمجھ گئے کہ پروفیسر موڈی کی جادوئی آنکھ ٹھوس لکڑی کے پار بھی جھانک سکتی تھی جس طرح یہ ان کے سر کے پیچھے کی طرف دیکھ سکتی تھی۔

''تو کیا تم میں سے کسی کو یہ معلوم ہے کہ جادوگروں کے قانون میں کن جادوئی واروں کے استعمال کرنے پر سب سے زیادہ سزا ملتی ہے؟''

کئی ہاتھ ہوا میں جھجکتے ہوئے اُٹھے جس میں رون اور ہرمائنی کے ہاتھ بھی شامل تھے۔پروفیسر موڈی نے رون کی طرف اشارہ کیا۔حالانکہ ان کی جادوئی آنکھ ابھی تک لیونڈر تک جمی ہوئی تھی۔

''میرے ڈیڈی نے مجھے ایک جادوئی وار کے بارے میں بتایا تھا......شاید جبر کٹ وار!''

''اوہ ہاں!'' پروفیسر موڈی نے خوش ہوکر کہا۔ ''تمہارے ڈیڈی اس کے بارے میں اچھی طرح جانتے ہوں گے۔ ایک ایسا وقت بھی تھا جب جبر کٹ جادوئی وار کی وجہ سے محکمے کو سخت پریشانی اُٹھانا پڑی تھی۔''

پروفیسر موڈی اپنے لکڑی کے پیر پر زور دے کر کھڑے ہوگئے اور انہوں نے اپنی میز کی دراز کھولی۔ اس میں سے کانچ کی ایک چھوٹی ڈبیا باہر نکالی۔ اس کے اندر تین بڑی بڑی مکڑیاں چل رہی تھیں۔ رون یہ دیکھ کر تھوڑا پیچھے ہٹ گیا...... اسے مکڑیوں سے سخت نفرت تھی۔

پروفیسر موڈی نے ڈبیا میں ہاتھ ڈال کر ایک مکڑی کو پکڑ کر باہر نکالا اور اپنی ہتھیلی پر رکھ لیا تاکہ سب لوگ اسے آسانی سے دیکھ سکیں۔ اس کے بعد انہوں نے اپنی چھڑی مکڑی کی طرف کی اور بڑبڑا کر بولے...... ''ایمپروسم!''

مکڑی پروفیسر موڈی کی ہتھیلی سے ریشم کے ایک دھاگے پر اچھلی اور آگے پیچھے ایسے ڈولنے لگی جیسے جھولا جھول رہی ہو۔ اس نے اپنے پیر کس کر آپس میں باندھ رکھے تھے پھر وہ پیچھے کی طرف الٹ گئی۔ وہ دھاگے کو توڑ کر میز کے اوپر کودی اور گول گول گھومنے لگی۔ پروفیسر موڈی نے اپنی چھڑی لہرائی۔ مکڑی فوراً اپنے پچھلے دو پیروں پر کھڑی ہوکر ناچنے لگی۔

سبھی لوگ یہ تماشہ دیکھ کر ہنس رہے تھے...... سوائے اس مکڑی کے۔

''تم لوگوں کو یہ دلچسپ لگ رہا ہے نا؟'' وہ غرائے۔ ''اگر کوئی تمہارے ساتھ ایسا سلوک کرے تب بھی تمہیں یہ اتنا ہی مزیدار لگے گا؟''

یکدم سب کے منہ بند ہوگئے اور وہ سنجیدہ ہوکر دیکھنے لگے۔

''مکمل طور پر قبضہ......'' پروفیسر موڈی نے دھیرے سے کہا جب مکڑی ایک بار پھر قلابازیاں کھانے لگی تھی۔ ''میں اسے حکم دوں گا تو یہ کھڑکی سے باہر کود جائے گی، پانی میں خود کو ڈبو دے گی یا تم میں سے کسی کی گردن پر چپک کر نیچے کپڑوں میں گھس جائے گی......''

یہ سن کر رون کی کپکپی چھوٹ گئی۔

''برسوں پہلے بہت سے جادوگروں اور جادوگرنیوں کو جبر کٹ وار سے شکست دی جاتی تھی۔'' پروفیسر موڈی نے آگے کہا۔ ہیری سمجھ گیا کہ ان دنوں کی بات کر رہے ہیں جب والڈی مورٹ پورے عروج پر تھا۔ ''محکمے کے لوگوں کو یہ پتہ لگانے میں بڑی دقت آتی تھی کہ کون جادوئی وار کی بدولت مجبوری میں کام کر رہا تھا اور کون اپنی خواہش سے کام کر رہا تھا۔''

''جبر کٹ جادوئی وار سے مقابلہ کیا جاسکتا ہے اور میں تمہیں سکھاؤں گا کہ یہ کام کیسے کیا جاسکتا ہے؟ لیکن اس میں اعلیٰ کردار کی سچی قوت کی ضرورت پڑتی ہے جو ہر فرد میں نہیں ہوتا ہے۔ اگر اس سے بچ سکو تو بچنا ہی بہتر ہے...... سب ہوشیار!'' وہ چلا کر بولے جس کی وجہ سے ہر کوئی اپنی جگہ پر اچھل پڑا۔ پروفیسر موڈی قلابازیاں کھاتی مکڑی کو پکڑا اور دوبارہ ڈبیا میں ڈال دیا۔

''کسی کو کسی اور جادوئی وار کے بارے میں پتہ ہے؟ کوئی اور غیر قانونی جادوئی وار؟''

ہرمائنی کا ہاتھ ایک بار پھر ہوا میں اُٹھ گیا۔ ہیری کو یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ نیول کا ہاتھ بھی اُٹھ گیا تھا۔ عام طور پر نیول صرف ایک ہی کلاس میں سوال کے جواب دیتا تھا...... جادوئی جڑی بوٹیوں کی کلاس میں...... جو اس کا سب سے پسندیدہ مضمون تھا۔ نیول اپنی ہمت پر خود بھی حیران دکھائی دے رہا تھا۔

''ہاں تم بتاؤ......'' پروفیسر موڈی کی انگلی گھومتے ہوئے نیول پر آ کر رُک گئی تھی۔

''ایک جادوئی وار ہے......سفا ککٹ وار!'' نیول نے دھیمے لہجے لیکن واضح آواز میں کہا۔

پروفیسر موڈی اب اپنی آنکھوں سے نیول کو بڑے غور سے دیکھ رہے تھے۔

''تم لانگ باٹم ہو...... ہے نا!'' انہوں نے پوچھا اور ان کی جادوئی آنکھ طلباء کی نام والے رجسٹر کو دیکھنے لگی۔ نیول نے گھبرا کر سر ہلایا لیکن پروفیسر موڈی نے اس سے مزید کوئی سوال نہیں پوچھا۔ کلاس کی طرف دیکھتے ہوئے انہوں نے کانچ کی ڈبیا میں سے دوسری مکڑی باہر نکالی۔ انہوں نے اسے میز پر رکھ دیا۔ جہاں وہ سکون سے بیٹھی رہی۔ وہ شاید ملنے سے بھی ڈر رہی تھی۔

''سفاک کٹ جادوئی وار......'' پروفیسر موڈی نے کہا۔ ''ہم مکڑی کو تھوڑا بڑا کر دیتے ہیں تا کہ یہ تم لوگوں کو صحیح طرح دکھائی دے۔'' انہوں نے اپنی چھڑی مکڑی کی طرف کرتے ہوئے کہا۔ ''بڑی ہو جاؤ......'' مکڑی پھول گئی اور کئی گنا بڑی دکھائی دینے لگی۔ اب تو رون نے ڈر کے مارے اپنی کرسی تھوڑی پیچھے کھسکالی تھی اور پروفیسر موڈی کی پہنچ سے جتنا دور ہو سکتا تھا اتنی دور ٹیک لگا کر پیچھے ہٹ گیا۔ پروفیسر موڈی نے اپنی چھڑی کی نوک مکڑی کی طرف کی اور بڑ بڑا کر کہا۔

''اینگوریسم......''

مکڑی کے پیر فوراً اس کے بدن کی طرف مڑ گئے۔ وہ پلٹ گئی اور بری طرح سے تڑپنے لگی اور ادھر ادھر لڑھکیاں کھانے لگی۔ اس کے منہ سے کوئی آواز نہیں نکل رہی تھی لیکن ہیری جانتا تھا کہ اگر وہ بول سکتی تو اس وقت یقیناً اذیت سے چیخ رہی ہوتی۔ پروفیسر موڈی نے اب بھی اپنی چھڑی نہیں ہٹائی...... مکڑی کے تڑپنے میں کافی شدت پیدا ہو گئی تھی۔ وہ خود کو بچانے کی کوشش میں چھڑی کی نوک سے دور ہٹنے کی ناکام سی کوشش کر رہی تھی۔

''اسے روک دیجئے سر!'' کمرے کی گہری خاموشی میں ہرمائنی کی تیکھی آواز گونجی۔

ہیری نے پلٹ کر ہرمائنی کی طرف دیکھا۔ ہرمائنی مکڑی کو نہیں بلکہ نیول کی طرف لگا تار دیکھ رہی تھی۔ ہیری نے بھی گردن گھما کر نیول کی طرف دیکھا۔ نیول سامنے والے ڈیسک کو کس کر پکڑے ہوئے تھا۔ اس کے ہاتھ سفید تھے اس کی آنکھیں دہشت کے مارے پھٹی پڑی تھیں۔

پروفیسر موڈی نے اپنی چھڑی پیچھے ہٹا لی۔ مکڑی کے پاؤں پرسکون ہو گئے لیکن وہ اب بھی کانپ رہے تھے۔ ''کریکوسم!'' پروفیسر موڈی نے دھیمی آواز میں کہا۔ مکڑی اپنی اصلی حالت میں آ گئی۔ انہوں نے اسے ڈبیا میں ڈال کر گرجتے ہوئے کہا۔

''نا قابل برداشت درد......اگر تمہیں سفاک کٹ جادوئی وار سے حملہ کرنا آتا ہو......تو کسی کو ستانے کیلئے تمہیں چابک یا چاقو کی ضرورت نہیں ہوگی......ایک زمانے میں یہ جادوئی وار بھی مقبول اور قابل استعمال تھا۔''

''ٹھیک ہے......کسی کو تیسرے جادوئی وار کے بارے میں معلوم ہے؟'' انہوں نے پوچھا۔

ہیری نے چاروں طرف دیکھا سبھی یہ سوچ رہے تھے کہ آخری مکڑی کے ساتھ کیا سلوک ہونے والا ہے؟ ہرمائنی کا تیسری بار دھیرے سے ہاتھ ہلا اور اوپر اُٹھ گیا۔

''بتاؤ......'' پروفیسر موڈی نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''جھٹ کٹ وار......'' ہرمائنی دھیمے سے کہا۔

کئی لوگوں نے اس کی طرف گھبرا کر دیکھا جن میں رون بھی شامل تھا۔

''اوہ!'' پروفیسر موڈی نے چونک کر کہا ایک ہلکی سی مسکان ان کے چہرے پر رینگ گئی۔''ہاں! آخری اور سب سے بھیانک جھٹ کٹ وار......چٹ پٹ موت......ہلاک کرنے والا جادوئی وار!''

انہوں نے اپنا ہاتھ کانچ کی ڈبیا میں دوبارہ ڈالا۔ ایسا لگا جیسے تیسری مکڑی کو سمجھ میں آ گیا تھا کہ اس کے ساتھ کیا ہونے والا ہے۔ وہ ان کی انگلیوں سے بچنے کیلئے کانچ کی دیوار سے ٹکرا کر ادھر ادھر بھاگنے لگی۔ لیکن پروفیسر موڈی نے اسے پکڑ کر میز پر پٹخ دیا۔ مکڑی لکڑی کی سطح پر دہشت میں تیزی سے بھاگنے لگی۔ پروفیسر موڈی نے اپنی چھڑی سیدھی کی اور اسی وقت ہیری کو عجیب جھرجھری کا احساس ہوا۔

''ایوداکوداسم......!'' وہ سفاکانہ لہجے میں گرجے۔

سبز روشنی کی آنکھیں چندھیا دینے والی چمک پیدا ہوئی۔ ایسا لگا جیسے کوئی دیوہیکل چیز ہوا میں اُڑ رہی تھی......فوراً مکڑی پلٹ کر الٹ گئی۔ اس پر کوئی نشان نہیں تھا لیکن وہ ساکت ہو چکی تھی۔ کئی لڑکیوں کے منہ سے چیخ نکل گئی۔ جب مکڑی بھاگ کر رون کی طرف بڑھ رہی تھی تو وہ پیچھے ہٹنے کی کوشش میں اپنی نشست سے گرتے گرتے بچا تھا۔

پروفیسر موڈی نے مری ہوئی مکڑی کو میز سے نیچے فرش پر پھینک دیا۔ وہ ہیری کی طرف مڑے اور بولے۔''یہ اچھا نہیں ہے۔ بالکل بھی اچھا نہیں ہے......اور اس کا کوئی توڑ نہیں ہے۔ اس سے بچنے کا کوئی امکان نہیں ہے۔ آج تک اس سے صرف ایک ہی انسان بچا ہے اور وہ اس وقت میرے ٹھیک سامنے بیٹھا ہوا ہے......''

ہیری کا چہرہ سرخ ہو گیا جب پروفیسر موڈی کی دونوں آنکھیں اس پر مرکوز ہو گئیں۔ اس نے محسوس کیا کہ باقی سب لوگ بھی اس کی طرف ہی دیکھ رہے تھے۔ ہیری سیاہ تختے کو خالی نظروں سے گھورنے لگا حالانکہ اس کا دماغ اس طرف بالکل نہیں تھا......

تو اس کے ماں باپ کی موت اس طرح ہوئی تھی......ٹھیک اسی مکڑی کی طرح۔ کیا ان کے بدن پر بھی کوئی نشان نہیں بنا ہوگا؟ کیا

انہوں نے صرف سبز روشنی کی چمک ہی دیکھی ہوگی؟ تیزی سے آتی ہوئی موت کی آواز سنی ہوگی اور پھر ان کے بدن سے جان نکل گئی ہوگی؟ ہیری تین سال سے اپنے ماں باپ کی موت کو مختلف زاویوں سے اپنے ذہن کے دریچوں دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اسی وقت سے جب اسے یہ معلوم ہوا تھا کہ وہ کار حادثے میں نہیں بلکہ ایک خوفناک جادوگر کے ہاتھوں قتل ہوئے تھے۔ ہیری کو یہ معلوم ہو چکا تھا کہ اس رات کو کیا ہوا تھا؟ کیسے وارم ٹیل نے اس کے ماں باپ کے ٹھکانے کا راز والڈی مورٹ کو بتا دیا تھا، جو ان کے گھر پر آیا تھا۔ کیسے ہیری کے ڈیڈی جیمس پوٹر نے والڈی مورٹ کو روکنے کی کوشش کی تھی؟ کیسے انہوں نے چیخ کر اپنی بیوی للّی سے کہا تھا کہ وہ ہیری کو لے کر بھاگ جائے؟ کیسے والڈی مورٹ نے ہیری کے ڈیڈی کو پہلے ہلاک کیا اور پھر اس کی ماں للّی پوٹر کی طرف بڑھا۔ اس نے للّی کو ایک طرف ہٹنے کیلئے کہا تاکہ وہ ہیری کو بھی مار سکے...... لیکن للّی نہیں ہٹی۔ کیسے للّی نے والڈی مورٹ سے کہا کہ وہ ہیری کے بجائے اس کی جان لے لے...... یہ سن کر والڈی مورٹ نے للّی کو بھی مار ڈالا...... اور پھر اس کے بعد اس نے اپنی چھڑی ہیری کی طرف تان لی...... ہیری یہ ساری باتیں اس لئے جانتا تھا کہ گذشتہ سال روح کھچڑوں سے الجھتے وقت اس نے اپنے ممی ڈیڈی کی آوازیں سنی تھیں۔ روح کھچڑوں میں یہ بھیانک طاقت ہوتی ہے کہ ان کے سامنے آتے ہی ان کے شکار کو اپنی زندگی کی سب سے برے لمحات اور حادثات یاد آ جاتے ہیں اور وہ مایوسی کی گہری دلدلوں میں ڈوب کر رہ جاتا ہے......

پروفیسر موڈی ایک بار پھر بولنے لگے تھے۔ ہیری کو ان کی آواز کہیں دور سے آتی ہوئی سنائی دے رہی تھی۔ بہت کوشش کے بعد وہ خود کو سنبھالنے اور ہوشیار کرنے میں کامیاب ہوا اور پروفیسر موڈی کی باتیں سننے لگا۔

''جھٹ کٹ ایک ایسا جادوئی وار ہے جسے کرنے کیلئے بہت زیادہ طاقت کی ضرورت ہوتی ہے۔ تم لوگ چاہو تو ابھی اپنی چھڑیاں میری طرف تان کر یہ الفاظ کہہ دو۔ مجھے نہیں لگتا کہ اس سے میری ناک سے خون بھی نکلے گا۔ لیکن اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ میں یہاں پر تمہیں یہ سکھانے نہیں آیا ہوں کہ یہ جادوئی وار کیسے کام کرتا ہے؟''

''اگر اس کا کوئی توڑ موجود نہیں ہے تو پھر میں تمہیں یہ دکھا کیوں رہا ہوں؟ کیونکہ تمہیں یہ معلوم ہونا چاہئے کہ برے سے برا کیا ہو سکتا ہے؟ تمہیں یہ نہیں چاہو گے کہ تم ایسی قوت میں رہو جہاں تمہارا اس جادوئی وار سے مقابلہ ہو۔ سب ہوشیار!'' وہ گرجے اور ایک بار پھر پوری کلاس چونک کر اچھل پڑی۔

''اب یہ تین جادوئی وار...... جبر کٹ، سفاک کٹ اور جھٹ کٹ...... غیر قانونی وار اور ناقابل معافی وار کہلاتے ہیں۔ ان میں سے کسی ایک کا استعمال کرنے اژقبان میں قید کی سزا ملتی ہے۔ تمہیں ان جادوئی واروں سے مقابلہ کرنا ہے۔ میں تمہیں سکھاؤں گا کہ ان سے کیسے لڑا جا سکتا ہے؟ تمہیں تیاری کی ضرورت ہے۔ تمہیں مسلح ہونے کی ضرورت ہے۔ لیکن سب سے بڑی بات یہ ہے کہ مکمل ہوشیاری اور کامل توجہ کی ضرورت ہے۔ اپنے اپنے قلم باہر نکالو...... اسے لکھ لو!''

باقی کا وقت انہوں نے ناقابل معافی واروں کے بارے میں ضروری ہدایات لکھوانے میں گزار دیئے۔ گھنٹی بجنے تک کوئی بھی

کچھ نہیں بولا۔ لیکن جب پروفیسر موڈی نے انہیں جانے کی اجازت دے دی اور وہ سب کلاس روم سے باہر نکل آئے تو دھڑ دھڑاتے ہوئے سب ایک ساتھ بولنے لگے۔ زیادہ تر طلباء جادوئی واروں کے متعلق تعجب سے باتیں کر رہے تھے۔ ''کیا تم نے اس مکڑی کو تڑپتے ہوئے دیکھا؟'' ......''اور جب انہوں نے اسے مار ڈالا ایسے......''

ہیری نے سوچا، یہ لوگ تو اس طرح باتیں کر رہے ہیں جیسے کلاس میں کوئی بہترین تماشہ ہوا ہو۔ بہرحال یہ سب ہیری اور ہرمائنی کو بھی ذرا سا دلچسپ نہیں لگا تھا۔

''جلدی چلو!'' ہرمائنی نے ہیری اور رون کو کھینچتے ہوئے مضطرب آواز میں کہا۔

''کیا دوبارہ لائبریری جانا ہے؟'' رون نے پوچھا۔

''نہیں......'' ہرمائنی نے دھیمی آواز میں پہلو والی راہداری کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ''نیول......''

نیول راہداری میں کچھ فاصلے پر بالکل اکیلا کھڑا تھا اور سامنے کی پتھر کی دیوار کو دہشت بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ اس کے چہرے پر اسی طرح کا تاثر چھایا ہوا تھا اور آنکھیں بھی ویسے ہی پھٹی ہوئی تھیں جیسی تب تھیں، جب پروفیسر موڈی نے اس کے سامنے سفاک کٹ وار کا مظاہرہ کیا تھا۔

''نیول......؟'' ہرمائنی نے نرم لہجے میں اسے پکارا۔

نیول نے پلٹ کر دیکھا۔

''اوہ......تم ہو!'' اس نے کہا۔ اس کی آواز ہمیشہ سے زیادہ اونچی تھی۔ ''دلچسپ کلاس تھی ہے نا؟ کیا پتہ ڈنر میں کیا ہے؟ مجھے بہت بھوک لگ رہی ہے۔''

''نیول!......تم ٹھیک تو ہو......؟'' ہرمائنی نے پوچھا۔

''اوہ ہاں! بالکل ٹھیک ہوں!'' نیول قدرتی انداز میں اونچی آواز میں بولا۔ ''بہت ہی دلچسپ ڈنر تھا......میرا مطلب ہے کہ کلاس تھی......کھانے میں کیا ہے؟''

رون نے ہیری کی طرف حیرانگی سے دیکھا۔

''نیول......کیا؟''

لیکن اسی وقت انہیں پیچھے سے ٹھک ٹھک کی آواز سنائی دی۔ انہوں نے پلٹ کر دیکھا کہ پروفیسر موڈی انہی کی طرف آ رہے تھے۔ وہ چاروں چپ ہو گئے اور ان کی طرف خوفزدہ نظروں سے دیکھنے لگے۔ لیکن پاس آ کر پروفیسر موڈی بہت نرمی سے بولے۔ انہوں نے پہلی بار پروفیسر موڈی کو اتنی نرمی سے بولتے ہوئے سنا تھا۔

''سب ٹھیک تو ہے، بیٹے؟'' انہوں نے نیول سے کہا۔ ''تم میرے دفتر میں کیوں نہیں چلتے؟ چلو......ہم دونوں وہاں چل کر ایک

ایک کپ چائے کا پیتے ہیں......''

نیول پروفیسر موڈی کے ہمراہ چائے پینے کی پیشکش سے مزید خوفزدہ ہوگیا۔ وہ اپنی جگہ سے بالکل نہیں ہلا۔ نہ ہی اس نے کوئی جواب دیا۔ پروفیسر موڈی نے اپنی جادوئی آنکھ سے ہیری کو دیکھا اور پوچھا۔ ''تم تو ٹھیک ہو...... پوٹر؟''

''ہاں!'' ہیری نے بہادری دکھاتے ہوئے کہا۔

پروفیسر موڈی کی نیلی آنکھ ہیری کو دھیان سے دیکھتے ہوئے اپنے سوراخ میں تھوڑی ہلی۔

''تمہیں سب کچھ پتہ ہونا چاہئے۔ ہوسکتا ہے کہ وہ تھوڑا ڈراؤنا لگے......لیکن تمہیں سب کچھ پتہ ہونا چاہئے۔ اداکاری کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہے......اچھا......چلو لانگ باٹم! میرے پاس کچھ کتابیں ہیں جو تمہیں یقیناً اچھی لگیں گی......''

نیول نے ہیری، رون اور ہرمائنی کی طرف رحم بھری نظروں سے دیکھا لیکن انہوں نے کچھ بھی نہیں کہا۔ اس لئے نیول کے پاس پروفیسر موڈی کے ساتھ جانے کے سوا کوئی اور چارہ نہیں تھا۔ وہ پروفیسر موڈی کے ساتھ چل پڑا۔ انہوں نے اپنا ایک ہاتھ اس کے کندھے پر رکھا ہوا تھا۔

رون نے نیول اور پروفیسر موڈی کو موڑ پر مڑتے ہوئے دیکھ کر کہا۔ ''وہ اسے کیوں لے گئے ہیں؟''

''میں نہیں جانتی......'' ہرمائنی نے پریشانی کے عالم میں مٹھیاں بھینچتے ہوئے کہا۔

''کتنا بہترین سبق تھا...... ہے نا؟'' رون نے ہیری سے کہا جب وہ ہال کی طرف چلنے لگے۔ ''فریڈ اور جارج نے صحیح کہا تھا...... ہے نا؟ پروفیسر موڈی کو سچ مچ ان سب چیزوں کی واقفیت ہے۔ جب انہوں نے جھٹ کٹ وار کیا تھا تو مکڑی کتنی جلدی مر گئی تھی۔ تڑک سے......''

اسی وقت رون کی نگاہ ہیری کے چہرے پر پڑی اور وہ بولتے بولتے چپ ہوگیا۔ پھر وہ تب تک کچھ نہیں بولا جب تک وہ بڑے ہال میں نہیں پہنچ گئے۔ وہاں پہنچ کر اس نے کہا کہ انہیں آج رات کو پرفیسر ٹراؤلینی کی پیش گوئی لکھ لینا چاہئے کیونکہ اس کام میں گھنٹہ لگ جائے گا۔

ڈنر کے دوران ہرمائنی، ہیری اور رون کی بات چیت میں شریک نہیں ہوئی۔ اس نے پھرتی سے اپنا کھانا کھایا اور لائبریری کی طرف چل دی۔ ہیری اور رون گری فنڈر ہال کی طرف جانے لگے۔ چلتے چلتے ہیری نے خود ہی ناقابل معافی واروں کا ذکر چھیڑ دیا۔ جب وہ فربہ عورت کی تصویر کے پاس پہنچے تو ہیری نے پوچھا۔ ''اگر جادوئی محکمے کو یہ پتہ چل گیا کہ پروفیسر موڈی نے ہمیں یہ وار کر کے دکھائے تھے تو کیا وہ اور ڈمبل ڈور مشکل میں نہیں پڑ جائیں گے......؟''

''ہاں!......شاید'' رون نے دھیمی آواز میں کہا۔ ''لیکن ڈمبل ڈور ہمیشہ اپنے حساب سے کام کرنا پسند کرتے ہیں اور پروفیسر موڈی تو برسوں سے مشکل میں پھنستے چلے آ رہے ہیں۔ وہ ہمیشہ حملہ پہلے کرتے ہیں اور مشورہ بعد میں لیتے ہیں......کوڑے دانوں

والے حادثے کو ہی دیکھ لو......بکواس!''

شناخت سنتے ہی فربہ عورت آگے کی طرف جھول گئی اور گری فنڈر کا دروازہ کھل گیا۔ وہ ہال کے اندر پہنچے تو وہاں بھیڑ اور شور نے قبضہ جما رکھا تھا۔

''کیا ہم علم جوتش کا ہوم ورک کرلیں؟'' ہیری نے ہال کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''ظاہر ہے......'' رون نے کراہتے ہوئے کہا۔

وہ دونوں اپنی کتابیں اور مستدیری چارٹ لینے کیلئے جب اپنے کمرے میں پہنچے تو وہاں پر صرف نیول موجود تھا جو اپنے بستر پر بیٹھا ایک کتاب کے مطالعے میں مگن تھا۔ پروفیسر موڈی کی کلاس ختم ہوتے وقت اس کی جو حالت تھی، اب وہ اس سے کہیں بہتر دکھائی دے رہا تھا لیکن اب بھی وہ پوری طرح معمول کی کیفیت میں نہیں آ پایا تھا۔ اس کی آنکھیں تھوڑی لال تھیں۔

''تم ٹھیک ہو......نیول؟'' ہیری نے اس سے پوچھا۔

''اوہ ہاں!'' نیول نے ان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''میں ٹھیک ہوں شکریہ! میں یہ کتاب پڑھ رہا ہوں جو مجھے پروفیسر موڈی نے دی ہے......'' اس نے انہیں کتاب کا سرورق دکھایا جس کا عنوان 'جادوئی آبی نباتات اور ان کی افادیت' تھا۔

''پروفیسر سپراؤٹ نے شاید پروفیسر موڈی کو بتا دیا ہے کہ میں جڑی بوٹیوں کے علم میں زیادہ دلچسپی لیتا ہوں۔'' نیول نے کہا۔ اس کی آواز میں فخر کی ہلکی سی جھلک تھی جو ہیری نے پہلے کبھی نہیں محسوس کی تھی۔ ''اس لئے انہیں لگا کہ مجھے یہ کتاب دلچسپ لگے گی۔''

ہیری نے سوچا کہ پروفیسر سپراؤٹ کی تعریف کے بارے میں نیول کو بتانا، اسے خوش کرنے کیلئے بہت ہی آسان اور عمدہ طریقہ ثابت ہوسکتا ہے کیونکہ نیول کی شاید ہی کسی اور مضمون میں کبھی تعریف ہوتی تھی۔ یہ کام تو ویسا ہی تھا جیسے پروفیسر لوپن کیا کرتے تھے۔

ہیری اور رون نے 'مستقبل بینی کا خلاصہ' نامی اپنی اپنی کتاب اُٹھائی اور گری فنڈر ہال میں واپس لوٹ آئے۔ وہاں وہ ایک خالی میز ڈھونڈ کر بیٹھ کر گئے۔ وہ اب خاموشی سے ستاروں کی چالوں کے ذریعے اگلے مہینے کی پیش گوئیوں پر کام کر رہے تھے۔ ایک گھنٹے کی لگاتار محنت کے بعد لگا کہ ان کا تیار کردہ مقالہ پوری طرح کارآمد نہیں تھا۔ حالانکہ ان کی میز پر بہت سارے چرمئی کاغذوں کے ٹکڑے بکھرے پڑے تھے، جن میں ڈھیر سارے ستارے اور چاند بنے ہوئے تھے۔ ہیری کا دماغ اسی طرح دھند کے دبیز پردوں میں الجھا ہوا تھا جس طرح پروفیسر ٹراؤلینی کی کلاس میں آتشدان کے دھوئیں سے اس کی آنکھیں دھندلا جاتی تھیں۔

اس نے بروج کے گھروں میں موجود طالع کی لمبی فہرست کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ''مجھے اس بات کا ذرا بھی اندازہ نہیں ہے کہ ان سب کا کیا مطلب ہے؟''

''دیکھو!'' رون نے کہا جس کے بال اب کھڑے ہوگئے تھے کیونکہ وہ الجھن میں اپنے سر میں انگلیاں پھیر رہا تھا۔ ''مجھے لگتا ہے کہ اب ہمیں علم جوتش میں اپنی پرانے فن کا استعمال کرنا چاہئے۔''

''کیا......؟ من گھڑت پیش گوئیاں لکھیں؟''

''ہاں!'' رون نے میز سے بے ترتیب اور عجلت میں لکھے گئے چرمئی کاغذوں کے ڈھیر کو پرے ہٹاتے ہوئے کہا۔ اس نے اپنا قلم سیاہی میں ڈبویا اور پھر لکھنے لگا۔

''اگلے پیر کو......'' اس نے جلدی سے، لاپروائی سے اور تیز لکھتے ہوئے کہا۔ ''مجھے سردی کا زکام ہو جائے گا کیونکہ مریخ اور مشتری کی تسدیس میرے لئے نحس ثابت ہو رہی ہے۔'' اس نے ہیری کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''تم تو پروفیسر ٹراؤلینی کو جانتے ہی ہو۔ بہت عجیب اور منحوس باتیں لکھ دینا تو وہ بہت خوش ہو جائے گی۔''

''ٹھیک ہے......'' ہیری نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ وہ اب تک جس چرمئی کاغذ پر لکھ رہا تھا، اس نے اسے مٹھی میں چرمر کر کے پہلے سال کے ان طلباء کے سر کے اوپر سے آتشدان میں پھینک دیا جو آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ ''ٹھیک ہے، ......پیر کو مجھے جلنے یا کوئی تکلیف پہنچنے کا خدشہ ہے......''

''وہ تو ہو گا ہی......'' رون نے جلدی سے کہا۔ ''ہمیں پیر کو پھر آتش گیر دھماکے دار سقرطوں کے پاس جو جانا ہے۔ ٹھیک ہے منگل کو میری......ار......''

''کوئی میری قیمتی چیز کھو جائے گی......'' ہیری نے جلدی سے لقمہ دیا۔ جو نئی منحوس باتیں اپنے ذہن میں تلاش کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ پھر وہ مستقبل بینی کے خلاصے کے اوراق کو الٹ پلٹ کرنے لگا۔

''عمدہ خیال ہے......'' رون نے اسے لکھتے ہوئے کہا۔ ''اور...... بدھ کو کیا کریں؟ آہ......تم یہ لکھ دو کہ کوئی ایسا شخص تمہاری پیٹھ میں چھری گھونپ دے گا جسے تم اپنا دوست مانتے ہو......''

''ہاں یہ عمدہ ہے......'' ہیری نے تیزی سے لکھتے ہوئے کہا۔ ''کیونکہ......زہرہ بارہویں گھر میں براجمان ہے......''

''اور بدھ...... مجھے لگتا ہے کہ میں کسی لڑوں گا مگر ہار جاؤں گا......''

''او لڑائی کرنے تو میں جا رہا تھا......چلو خیر کوئی بات نہیں میں شرط ہار جاتا ہوں۔''

''ہاں! تم اس بات پر شرط لگاؤ گے کہ میں لڑائی میں جیت جاؤں گا......''

وہ دونوں ایک گھنٹہ تک سوچ سوچ کر من گھڑت پیش گوئیوں بناتے رہے جو ہر طرف سے نحس اور بد اثرات کی حامل تھیں۔ ہال دھیرے دھیرے خالی ہونے لگا کیونکہ طلباء تھک کر سونے کیلئے جا رہے تھے۔ کروک شانکس ان کے پاس آئی اور اچھل کر ایک خالی کرسی پر بیٹھ گئی۔ وہ ہیری کی طرف عجیب نظروں سے گھور رہی تھی۔ ایسا لگا کہ وہ بالکل اسی طرح دیکھ رہی تھی جیسے ہرمائنی انہیں صحیح طریقے سے ہوم ورک نہ کرنے پر گھور کر دیکھا کرتی تھی۔

ہیری ہال میں چاروں طرف نظریں دوڑاتے ہوئے سوچ رہا تھا کہ ایسی کون سی نحس بات باقی رہ گئی ہے جس کا اس نے ابھی تک

استعمال نہیں کیا۔اسی وقت اس کی نظریں فریڈ اور جارج پر چپک کر رہ گئیں جو ایک کونے میں الگ تھلگ بیٹھ کر سر جوڑے ایک چرمئی کاغذ پر جھکے ہوئے تھے۔ان کے ہاتھوں میں قلم دبے ہوئے تھے اور یہ بڑی حیران کن بات تھی کہ وہ دونوں بڑی شرافت اور خاموشی کے ساتھ بیٹھ کر پڑھائی میں مصروف تھے۔ ورنہ عام طور پر وہ سب کی توجہ اور پڑھائی کو برباد کر کے کھیل تماشہ زیادہ پسند کرتے تھے جس طرح وہ چرمئی کاغذ پر لکھ رہے تھے، وہ بڑا پراسرار لگ رہا تھا۔ ہیری کو یاد آیا کہ وہ رون کے گھر پر بھی ساتھ بیٹھ کر چوری سے کچھ لکھ رہے تھے۔تب اس نے سوچا تھا کہ وہ شاید اپنی شرارتی چیزوں کے دھندے کیلئے آرڈر فارم تیار کر رہے ہوں گے۔لیکن اس بار ایسا نہیں ہوسکتا تھا۔اگر ایسا ہوتا تو وہ یقینی طور سے اس مذاق میں لی جارڈن کو بھی شامل کرتے۔ پھر اس کے دماغ میں آیا کہ کہیں اس کا تعلق جادوگری کے سہ فریقی ٹورنامنٹ سے تو نہیں ہے۔

ہیری نے دیکھا کہ جارج نے فریڈ کی طرف دیکھ کر سر ہلایا۔اپنی قلم سے کچھ لکھا اور بہت دھیمی آواز میں کہا جو ہال خالی ہونے کے باعث ہیری سنائی دے گیا تھا۔''نہیں......اس سے تو ایسا لگے گا کہ ہم ان پر الزام لگا رہے ہیں،ہمیں مکمل طور پر محتاط رہنا ہو گا......'' پھر جارج نے سر اُٹھا کر دیکھا تو اسے ہیری کی آنکھیں اپنی طرف لگی ہوئی دکھائی دے گئیں۔ ہیری نے فوراً سر جھکا کر اپنے چرمئی کاغذ پر توجہ مرتکز کرنے کی کوشش کی۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ فریڈ اور جارج کو ایسا لگے کہ وہ چوری چوری ان کی باتیں سن رہا تھا۔کچھ ہی دیر بعد جڑواں بھائیوں نے اپنے چرمئی کاغذ،قلم اور دوسرے سامان کو سمیٹا اور سب کو'شب بخیر' کہتے ہوئے اپنے کمرے میں سونے کیلئے چلے گئے۔

فریڈ اور جارج کے جانے کے ٹھیک دس منٹ بعد فربہ عورت کی تصویر والا دروازہ کھلا اور ہرمائنی گری فنڈر ہال میں اندر داخل ہوئی۔اس کے ایک ہاتھ میں چرمئی کاغذ تھے اور دوسرے ہاتھ میں ایک چھوٹا صندوقچہ تھا۔جس کے اندر کی چیز اس کے چلنے کی وجہ سے کھڑکھڑا رہی تھیں۔کروک شانکس اپنی مالکہ کو دیکھ کر پیار کا اظہار کرتے ہوئے دُم ہلانے لگی۔

''ہیلو......میرا کام تو پورا ہو گیا ہے۔'' ہرمائنی نے کہا۔

''اور میرا بھی......'' رون نے اپنی قلم پرے پھینکتے ہوئے فاتحانہ انداز میں کہا۔

ہرمائنی بیٹھ گئی اور اس نے اپنے ہاتھوں میں پکڑا ہوا سامان خالی کرسی پر رکھ دیا۔ وہ رون کا چرمئی کاغذ اُٹھا کر اس کی پیش گوئیاں پڑھنے لگی۔

''تمہارا اگلا مہینہ زیادہ اچھا نہیں گزرے گا...... ہے نا؟'' اس نے پریشانی کے عالم میں پوچھا۔کروک شانک اس کی گود میں اچھل کر بیٹھ گئی تھی۔

''ہاں! کم از کم مجھے خبردار تو کر دیا گیا ہے......'' رون نے جمائی لیتے ہوئے کہا۔

''اور تم دوبار ڈوبنے والے ہو......؟'' ہرمائنی نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔

''اچھا؟'' رون نے اپنی پیش گوئیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''میں ان میں سے ایک کو بدل دیتا ہوں۔ اس کی جگہ پر لکھ دیتا ہوں کہ کوئی پاگل قشنگر مجھے کچل دے گا۔''

''کہیں وہ سمجھ نہ جائیں کہ تم نے یہ سب باتیں من گھڑت بنائی ہیں......؟''

''یہ بات کہنے کی تمہاری ہمت کیسے ہوئی؟'' رون نے مصنوعی غصے کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ ''ہم یہاں پر گھریلوخرس کی طرح ڈٹ کر محنت کر رہے ہیں۔''

یہ سن کر ہرمائنی کی بھنوئیں تن گئیں۔

''میں نے تو صرف ایک مثال دی تھی......'' رون جلدی سے کہا۔

ہیری نے اپنی قلم نیچے رکھ دی۔ اس نے اپنی آخری پیش گوئی میں یہ لکھا تھا کہ سرکٹ جانے سے اس کی موت واقع ہو جائے گی۔ اس نے صندوقچے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''اس میں کیا ہے؟''

''بڑا اچھا سوال ہے۔'' ہرمائنی نے رون کی طرف غصے سے دیکھتے ہوئے کہا۔ اس نے صندوقچے کا ڈھکن کھولا اور اندر رکھا ہوا سامان دکھایا۔ اس کے اندر پچاس بیجز رکھے ہوئے تھے جو الگ الگ رنگ کے تھے لیکن سبھی ہر ایک ہی لفظ لکھا ہوا تھا۔ 'ایس پی ای ڈبلیو'

''سپیو......؟'' ہیری نے ایک بیج اُٹھا کر دیکھتے ہوئے کہا۔ ''یہ کس بارے میں ہے؟''

''سپیو نہیں......'' ہرمائنی نے اس کی تصحیح کرتے ہوئے کہا۔ ''یہ ایس پی ای ڈبلیو ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ تنظیم برائے بنیادی حقوق وترقی گھریلوخرس......''

''اس کے بارے میں میں پہلے کبھی نہیں سنا۔'' رون نے منہ بسور کر کہا۔

''ظاہر ہے سن بھی کیسے سکتے ہو؟'' ہرمائنی نے سینہ پھیلا کر کہا۔ ''یہ تنظیم تو میں نے ابھی ابھی بنائی ہے......''

''اچھا؟'' رون نے تھوڑا حیرت سے کہا۔ ''تمہاری اس تنظیم میں کتنے لوگ شامل ہیں؟''

''دیکھو اگر تم دونوں اس میں شامل ہو جاؤ تو ہم تین رکن ہو جائیں گے۔'' ہرمائنی بولی۔

''تمہیں کیا لگتا ہے؟'' رون نے چڑ کر کہا۔ ''یہ سپیو والے بلے لگا کر گھومنا ہمیں اچھا لگے گا۔''

''ایس پی ای ڈبلیو......'' ہرمائنی نے غصیلے لہجے میں کہا۔ ''میں اس کے بجائے اس کا کوئی دوسرا نام رکھنا چاہتی تھی، ہمارے ساتھی جادوئی جانداروں پر ظلم وستم بند کرواوران کے بنیادی حقوق کو غصب کرنے سے باز آجاؤ۔ مگر یہ سب بہت لمبا تھا اس لئے میں نے اپنی تنظیم کے نام 'تنظیم برائے بنیادی حقوق وترقی گھریلوخرس' کا مخفف بنا لیا...... یہ بولنے میں آسان اور مفید ثابت ہو سکتا ہے۔''

اس نے ہاتھ میں ایک چرمئی کاغذ لہرایا۔

''میں نے لائبریری میں بیٹھ کر کافی تحقیق کی ہے۔ گھریلوخرس کی غلامی صدیوں سے چلی آ رہی ہے۔ مجھے یقین ہی نہیں ہوتا ہے کہ کسی نے پہلے کبھی اس بارے میں کچھ کیوں نہیں کیا؟''

''ہرمائنی! کان کھول کرسن لو۔'' رون نے غصے سے کہا۔ ''انہیں یہ سب پسند ہے، انہیں جادوگروں کی خدمت کرنا پسند ہے......''

''ہمارے مختصر مدت کے مقاصد یہ ہیں۔'' ہرمائنی نے رون سے بھی زیادہ بلند آواز میں کہا اور ایسا اظہار کیا کہ جیسے اس نے رون کی بات سنی ہی نہ ہو۔ ''ہم گھریلوخرس کو معقول تنخواہ دلوائیں گے اور ان کے کام کا دورانیہ اور نوعیت طے کریں گے۔ جبکہ ہمارے طویل مدتی مقاصد یہ ہوں گے کہ ہم گھریلوخرس کے جادوئی چھڑی کے استعمال کی ممانعت کے قانون کو تبدیل کروائیں گے اور جادوئی محکمے کے شعبہ انضباطی و قابو جادوئی جاندار میں گھریلوخرس کو نمائندگی دلوانے کی کوشش کریں گے۔ کیونکہ اس وقت وہاں ان کا ایک بھی نمائندہ موجود نہیں ہے......''

''اور یہ سب ہم کیسے کر سکتے ہیں؟'' ہیری نے چونک کر پوچھا۔

''ہم رکنیت کے فارم بھیج کر اس کام کو شروع کریں گے۔'' ہرمائنی نے خوش ہوکر کہا۔ ''میں نے سوچا ہے کہ اس تنظیم میں رکنیت حاصل کرنے کی فیس صرف دوسکل مقرر کی جائے۔ یہ ٹھیک رہے گی۔ اس میں سے ایک بیج آ جائے گا اور باقی پیسوں سے ہم اپنے مقاصد کے کتابچے اور اشتہار بنا سکیں گے۔ تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کا ہماری تنظیم میں شمولیت کا امکان بڑھ جائے۔ اس کام میں فی الوقت ہم تین ہی کام کریں گے۔ رون تم تنظیم کے خزانچی بنو گے۔ میرے پاس ایک ڈبہ ہے جس میں تم تنظیم کیلئے چندا اکٹھا کرو گے۔ اور تم ہیری! تم میرے مشیر ہو۔ اس لئے تم میری اس وقت کی کہی ہوئی ساری باتیں لکھ لو تا کہ ہماری پہلی مجلس کا ریکارڈ بن سکے۔''

ایک پل کیلئے وہ رُکی اور ان دونوں کو دیکھ کر مسکرانے لگی۔ ہیری بیٹھا ہوا ہرمائنی کے پرعزم چہرے پر استقلال کے جذبات کے بارے میں سوچتا رہا اور کبھی رون کے چہرے پر پھیلے ہوئی مسرت کے بہاؤ کو دیکھتا رہا۔ رون تو یہ سن کر بالکل دیوانہ لگ رہا تھا۔ اسی وقت کھڑکی پر ہونے والی کھٹ کھٹ نے ہال میں چھائی ہوئی خاموشی کو توڑ ڈالا۔ ہیری نے خالی ہال کے پار کھڑکی میں دیکھا۔ چاندنی کی روشنی میں اسے کھڑکی کی چوکھٹ پر اپنی سفید الو ہیڈوگ دکھائی دی۔

''ہیڈوگ......'' وہ خوشی سے چلایا اور اپنی کرسی سے اچھل کر کھڑا ہوا۔ وہ ہال کے خالی حصے کو عبور کرتا ہوا کھڑکی تک پہنچا اور اس کے دونوں پٹ کھول دیئے۔ ہیڈوگ اُڑ کر اندر آ گئی۔ اس نے پورے کمرے کا چکر لگایا اور پھر رون کے سامنے میز پر رکھی ہوئیں ہیری کی پیشنگوئیوں والے چرمئی کاغذ پر بیٹھ گئی۔ ہیری نے جلدی سے اس کی طرف لپکا۔

''تم نے بہت دیر لگا دی......''

''وہ جواب لے کر آئی ہے، ہیری!'' رون نے جوشیلے انداز میں ہیڈوگ کے پیر پر بندھے ہوئے گندے میلے چرمئی کاغذ کی

طرف اشارہ کیا۔ ہیری نے جلدی سے اسے کھولا اور پڑھنے لگا۔ ہیڈوگ اس کے گھٹنے پر چڑھ کر بیٹھ گئی اور دھیرے دھیرے آواز نکالنے لگی۔

''سیریس نے کیا لکھا ہے؟'' ہرمائنی نے بے چینی سے پوچھا۔

خط بہت چھوٹا تھا اور صاف دکھائی دے رہا تھا کہ اسے بہت جلدی میں لکھا گیا تھا، ہیری اسے زور سے پڑھنے لگا۔

*ہیری!*

*میں بہت ہی تیزی سے شمال کی جانب آ رہا ہوں۔ تمہارے ماتھے کے نشان کی تکلیف، یہ خبر بہت پریشان کن ہے۔ میں نے بہت ساری عجیب افواہیں سنی ہیں۔ اگر تمہارا نشان دوبارہ تکلیف دے تو تاخیر کئے بغیر سیدھے ڈمبل ڈور کے پاس جانا...... لوگ کہتے ہیں کہ انہوں نے میڈ آئی موڈی کو ریٹائرمنٹ سے واپس بلا لیا ہے جس کا مطلب یہی ہے کہ انہوں نے مستقبل کے مخدوش امکانات کو پڑھ لیا ہے۔ بھلے باقی لوگ اسے نہ پڑھ پائیں۔*

*میں جلد ہی تم سے رابطہ کروں گا۔ رون اور ہرمائنی کو میرا پیار دینا۔ اپنی آنکھیں کھلی رکھنا۔*

*سیریس*

ہیری نے رون اور ہرمائنی کی طرف دیکھا جو ٹکٹکی باندھے اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔

''وہ شمال کی طرف آ رہا ہے؟'' ہرمائنی نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔ ''یعنی وہ واپس لوٹ رہا ہے؟''

''ڈمبل ڈور نے مستقبل کے کون سے امکانات پڑھ لئے ہیں؟'' رون نے الجھن سے کہا۔ ''ہیری...... کیا ہوا؟''

ہیری مسلسل اپنی مٹھی سے اپنا سر ٹھونک رہا تھا۔ اس کے بدن میں پیدا ہونے جھٹکوں کے ارتعاش کے باعث ہیڈوگ اس کی گود سے نکل کر نیچے گرتے گرتے بچی۔

''مجھے اسے یہ بات نہیں بتانا چاہئے تھی۔'' ہیری نے غصے سے کہا۔

''تم اتنے غصے میں کیوں ہو؟'' رون نے حیرانگی سے پوچھا۔

''میری ہی وجہ سے وہ واپس لوٹ رہا ہے۔'' ہیری نے کہا اور اس بار اس نے میز پر اتنے زور سے مکا مارا کہ ہیڈوگ اچھل کر رون کی کرسی پر پہنچ گئی اور غصے سے چیخنے لگی۔ ''وہ واپس لوٹ رہا ہے کیونکہ اسے لگتا ہے کہ میں مشکل میں ہوں جبکہ میرے ساتھ کوئی گڑبڑ والا مسئلہ نہیں ہے...... اور ہاں! میرے پاس تمہارے لئے کچھ بھی نہیں ہے۔'' ہیری نے ہیڈوگ کو جھڑکتے ہوئے ہوئے کہا جو اس کی طرف امید بھری نظروں سے دیکھ کر اپنی چونچ کٹکٹا رہی تھی۔ ''تمہیں اگر کھانا چاہئے تو الّو گھر میں چلی جاؤ......''

ہیڈوگ نے اسے بہت چڑ کر دیکھا اور کھلی ہوئی کھڑکی سے اُڑتی ہوئی باہر نکل گئی۔ جاتے جاتے وہ اپنے پنکھ اس کے سر پر مارتی

ہوئی گئی تھی۔

’’ہیری......‘‘ ہرمائنی نے اسے پرسکون کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

’’میں سونے جارہا ہوں......صبح ملاقات ہوگی۔‘‘ ہیری نے بے چینی سے کہا۔ وہ دونوں خاموشی سے اس کی طرف دیکھتے رہ گئے۔

اپنے کمرے میں آ کر اس نے پاجامہ پہنا اور مسہری دار پلنگ پر چڑھ گیا لیکن اسے ذرا سی بھی نیند نہیں آ رہی تھی۔ اگر سیریس بلیک واپس لوٹتا ہے اور محکمے کے لوگ اسے گرفتار کر لیتے ہیں تو یہ سراسر اس کی ہی غلطی تھی۔ اس نے اپنا منہ بند کیوں نہیں رکھا؟ کچھ پلوں کا ہی درد تھا۔ اس سے برداشت نہیں ہوا اور اسے لکھنے بیٹھ گیا......کاش وہ سمجھداری سے کام لیتے ہوئے اپنا منہ بند ہی رکھتا......

اس نے تھوڑی دیر بعد رون کے کمرے میں آنے کی آواز سنی لیکن وہ اس سے کچھ نہیں بولا۔ ہیری کافی دیر تک لیٹا لیٹا اندھیرے بستر میں اوپر دیکھتا رہا۔ کمرے میں پوری طرح سناٹا چھایا ہوا تھا اور اگر ہیری تھوڑا کم پریشان ہوتا تو اسے یہ ضرور احساس ہو جاتا کہ عام طور پر گونجنے والے نیول کے خراٹوں کی آواز اس وقت نہیں سنائی دے رہی تھی۔ جس کا مطلب صاف تھا کہ وہ اکیلا ہی نہیں جاگ رہا تھا بلکہ نیول بھی جاگ رہا تھا......

☆☆☆☆

پندرہواں باب

# بیاوکس بیٹن اور ڈرم سٹرانگ

اگلی صبح ہیری جلدی ہی بیدار ہو گیا۔ اب اس کے ذہن میں ایک ترکیب نمو پا چکی تھی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے سوتے وقت اس کے دماغ نے اس پر ساری رات بھرپور تگ ودو کی تھی۔ اس نے بیدار ہو کر سحر کی پہلی روشنی میں کپڑے پہنے اور رون کو باخبر کئے بغیر ہی باہر نکل گیا۔ وہ گری فنڈر کے خالی ہال میں نیچے پہنچا۔ وہاں ایک میز پر اس کا علم جوتش والا مقالہ اور دیگر سامان اب بھی بکھرا پڑا تھا۔ اس نے میز سے ایک چرمئی اُٹھایا اور اس پر جلدی جلدی ایک تحریر لکھنے لگا۔

*پیارے سیریس!*

*ایسا لگتا ہے کہ مجھے اپنے ماتھے کے نشان کی تکلیف کا محض وہم ہو گیا تھا۔ پچھلی مرتبہ میں نے تمہیں نیم خوابیدہ کیفیت میں خط لکھ دیا تھا لہٰذا تمہارے واپس لوٹنے کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ یہاں پر سب کچھ ٹھیک ہے۔ میرے بارے میں پریشان مت ہونا۔ میرے ماتھے کے نشان کے ساتھ کوئی مسئلہ نہیں ہے۔*

*ہیری*

پھر اس نے چرمئی کاغذ کو لپیٹا اور چوغے کے اندر رکھ لیا۔ وہ تصویر کے دروازے سے باہر نکلا، سنسان راہداریوں میں ہوتا ہوا وہ اوپر پہنچا (البتہ پیوس کی وجہ سے اسے تھوڑی دیر رکنا پڑا کیونکہ چوتھی منزل کی راہداری میں اس نے ہیری پر ایک بڑا گلدان پھینکنے کی کوشش کی تھی) آخرکار ہیری الّو گھر میں پہنچ گیا جو مغربی مینار کے بالائی حصے پر بنایا گیا تھا۔

الّو گھر پتھروں سے بنا ہوا ایک گول کمرہ تھا۔ کسی بھی کھڑکی میں کانچ نہیں لگایا گیا تھا اس لئے یہاں پر سردی اور نمی تھی۔ پورا فرش تنکوں، بیٹوں کی گندگی، مرے ہوئے چوہوں کے بچے کھچے اعضاء اور ٹوٹی ہڈیوں سے بھرا پڑا تھا۔ وہاں پر الّوؤں کی رہائش کیلئے لکڑیوں کے شلف بنے ہوئے تھے، جو فرش سے لیکر چھت تک پھیلے ہوئے تھے۔ ان خانوں میں ہر نسل کے سینکڑوں الّو بیٹھے ہوئے تھے۔ لگ بھگ تمام الّو اس وقت آنکھیں بند کر کے نیند کے مزے لے رہے تھے۔ حالانکہ وہاں پر کئی الّوؤں نے ہیری کو ناگواری سے گھور کر دیکھا تھا۔ ہیری کی نظروں نے جلد ہی ہیڈوگ کو تلاش کر لیا جو ایک دل جیسے چہرے والے الّو اور ایک گندمی رنگت کے الّو کے

درمیان میں بیٹھی ہوئی تھی۔ ہیری تیزی سے اس کی طرف بڑھنے لگا۔ اس کوشش میں وہ بیٹوں سے بھرے فرش پر پھسل کر گرتے گرتے بچا۔

ہیڈوگ کو جگانے اور اس کا دھیان اپنی طرف مبذول کرانے میں ہیری کو تھوڑی محنت کرنا پڑی کیونکہ وہ ادھر ادھر حرکت کرتی رہی اور اسے اپنی دُم دکھاتی رہی۔ یہ صاف نظر آرہا تھا کہ وہ ہیری سے سخت ناراض تھی۔ ہیری نے گذشتہ رات اس کے ساتھ درشتگی والا رویہ اپنایا تھا جس پر وہ برا مان گئی تھی۔ آخرکار ہیری نے کہا کہ شاید وہ بہت تھک گئی ہوگی اس لئے وہ رون کے الّو پگ وجیون کے ذریعے اپنا خط بھیج دے گا۔ یہ سنتے ہی ہیڈوگ نے اپنا پیر باہر نکال لیا اور اس پر خط بندھوالیا۔

''سیریس کو تلاش کر لینا ٹھیک ہے؟'' ہیری نے اس کی پشت تھپتھپاتے ہوئے کہا جب وہ اسے دیوار میں بنے ایک سوراخ کی طرف اُٹھا کر لے گیا۔ ''اس سے پہلے کہ روح کھچڑ اس کا پتہ لگانے میں کامیاب ہو جائیں......''

ہیڈوگ نے اس کی انگلی پر چونچ ماری۔ اس بار اس نے عام معمول سے ہٹ کر ذرا سخت مزاجی کا مظاہرہ کیا تھا لیکن اس کے باوجود اس کی آواز میں تسلی دینے کا انداز نمایاں تھا۔ پھر وہ اپنے پر پھڑ پھڑاتے ہوئے آسمان کی طرف بڑھی اور جلد ہی نظروں سے اوجھل ہوگئی۔ ہیری اسے ٹکٹکی باندھ کر دور جاتے ہوئے دیکھتا رہا۔ کل تک اسے یقین تھا کہ سیریس کا جواب پا کر اس کی سب پریشانیاں دور ہو جائیں گی۔ اسے یہ قطعی امید نہیں تھی کہ سیریس کو خط لکھنے کی وجہ سے اس کی پریشان کم ہونے کے بجائے مزید بڑھ جائیں گی۔

☆☆☆☆

''تم نے جھوٹ کیوں لکھا، ہیری؟'' ہرمائنی نے ناشتے کی میز پر اس سے دریافت کیا۔ جب اس نے ہرمائنی اور رون کو بتایا کہ اس نے صبح سویرے کیا کیا تھا؟ ''تمہیں نشان کی تکلیف کا کوئی وہم نہیں ہوا تھا اور تم یہ بات اچھی طرح جانتے ہو......''

''اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔'' ہیری نے کہا۔ ''مجھ سے یہ برداشت نہیں ہوگا کہ وہ صرف میری نادانی کی وجہ سے ایک بار پھر اژقبان پہنچ جائے۔''

''چھوڑو بھی......'' رون نے تیکھی آواز میں ہرمائنی سے کہا۔ جب اس نے ہیری سے بحث کرنے کیلئے منہ کھولا ہی تھا۔ ہرمائنی نے رون کی بات مان لی اور خاموش ہوگئی۔

ہیری نے پوری کوشش کی کہ وہ اگلے دو ہفتے تک سیریس کی پریشانی نہ مول لے۔ یہ سچ تھا کہ جب صبح الّو ڈاک لے کر آتے تھے وہ بیقرار ہو کر ان میں ہیڈوگ کو تلاش کرنے کی کوشش سے خود کو روک نہیں پاتا تھا۔ رات کو بستر پر جانے کے بعد اس کے ذہن کے سیاہ پردوں پر سیریس کے بارے میں بھیانک اور دل دہلا دینے والے خیالات کی ان گنت تصویریں کسی فلم کی مانند دوڑنے لگتیں۔ کبھی وہ ایسے تخیل میں الجھا ہوتا کہ لندن کی اندھیری اور ویران سڑک پر سیریس، روح کھچڑوں میں گھرا ہوا بے بسی سے رحم کی درخواست کر رہا

تھا۔لیکن دن بھر وہ اپنے قانونی سرپرست کے بارے میں نہ سوچنے کی کوشش میں مصروف رہتا تھا۔اس نے سوچا کہ کاش اس کا دھیان بانٹنے کیلئے ابھی کیوڈچ کی مشقیں جاری ہوتی تو کتنا اچھا ہوتا۔دوسری طرف پڑھائی اب بھی پہلے سے زیادہ مشکل ہوتی جا رہی تھی۔خاص طور پر تاریک جادو سے تحفظ کے فن والا مضمون......

پوری کلاس کو حیرت ہوئی جب پروفیسر موڈی نے یہ اعلان کیا کہ وہ تمام طلباء پر باری باری سے جبر کٹ وار کا استعمال کریں گے تا کہ انہیں اس کی قوت کا صحیح طور پر اندازہ ہوسکے اور یہ بھی واضح ہو جائے کہ وہ اس کو کس قدر برداشت کر سکتے ہیں؟

''لیکن......لیکن پروفیسر! آپ ہی تو کہا تھا یہ غیر قانونی ہے؟'' ہرمائنی نے پریشانی کے عالم میں کہا جب پروفیسر موڈی نے اپنی چھڑی نکال کر گھمائی،جس سے کلاس روم کے ڈیسک اچھل کر ایک طرف ہٹ گئے اور کمرے کے وسط میں کافی جگہ خالی ہوگئی۔''آپ ہی نے تو کہا تھا......کسی دوسرے انسان کے خلاف اس کا استعمال کرنا......''

''ڈمبل ڈور چاہتے ہیں کہ تم اس کے بارے میں اچھی طرح سے جان لو۔'' پروفیسر موڈی نے دوٹوک انداز میں کہا۔ان کی جادوئی آنکھ ہرمائنی پر جمی ہوئی تھی اور پلکیں جھپکائے بغیر اسے گھور رہی تھی۔''اگر تم مشکل طریقے سے سیکھنا چاہو......جب کوئی تم پر اس کا استعمال کر کے تمہیں اپنے اشاروں پر نچائے......تو مجھے کوئی پریشانی نہیں ہے۔میری طرف سے تمہیں پوری آزادی حاصل ہے۔تم کلاس سے باہر جاسکتی ہو۔'' انہوں نے اپنی ایک گانٹھ دار انگلی سے دروازے کی طرف اشارہ کیا۔

ہرمائنی کا چہرہ گلابی ہوگیا اور وہ بڑبڑائی کہ اس کا یہ مطلب قطعی نہیں تھا کہ وہ کلاس سے باہر جانا چاہتی ہے۔ہیری اور رون نے مسکرا کر ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔وہ جانتے تھے کہ ہرمائنی اتنا اہم سبق چھوڑنے کے بجائے املبوند کا عرق پینا زیادہ پسند کرے گی۔پروفیسر موڈی نے باری باری تمام طلباء کو اپنے پاس بلا کر ان پر جبر کٹ وار کا استعمال کیا۔ہیری نے دیکھا کہ اس کے ہم جماعت ساتھی اس وار کے زیر اثر بہت سی خلاف معمول حرکتیں کر رہے تھے۔ڈین تھامس نے پھدکتے ہوئے کمرے کے تین چکر لگائے اور اس دوران قومی ترانہ گنگناتا رہا۔لیونڈر براؤن نے گلہری کی نقل اتاری۔نیول نے جمناسٹک کے کئی تعجب انگیز کرتب دکھائے جو وہ عام حالت میں کبھی نہیں دکھا سکتا تھا۔ان میں سے کوئی بھی جبر کٹ وار کی زد سے خود کو باوجود کوشش کے چھڑا نہیں پایا جب تک پروفیسر موڈی نے خود اپنی چھڑی کو ہٹا کر تاریک کلمے کو ختم نہ کیا۔

''پوٹر......اب تمہاری باری ہے!'' پروفیسر موڈی نے گرجتے ہوئے کہا۔

ہیری آگے بڑھا اور کمرۂ جماعت کے وسط میں آن کھڑا ہوا۔پروفیسر موڈی نے اپنی چھڑی اُٹھا کر ہیری کی طرف کی اور تاریک کلمہ پڑھا۔''ایمپیروسم!''

یہ بہت عجیب وغریب احساس تھا۔ہیری کو لگا کہ وہ ہلکا ہو کر ہوا میں تیر رہا تھا۔اس کے دماغ میں اب کوئی خیال باقی نہیں تھا۔اس کی ساری پریشانیاں غائب ہوگئی تھیں۔اس کے بجائے اب وہاں پر ایک حیرت انگیز خوشی کا احساس تھا۔وہ وہاں پر بہت راحت

محسوس کرتے ہوئے کھڑا رہا اور اسے اس بات کا ہلکا سا احساس تھا کہ سبھی لوگ اسے دیکھ رہے ہیں۔

پھر اسے پروفیسر میڈ آئی موڈی کی آواز سنائی دی جو اسی کے خالی دماغ کے کسی کونے کی گہرائیوں میں نکل کر آ رہی تھی۔ ''ڈیسک پر کودو......ڈیسک پر کودو!''

ہیری نے ان کی بات مانتے ہوئے اپنے گھٹنے ٹیک لئے اور کودنے کی تیاری کرنے لگا۔

''ڈیسک پر کودو......!''

لیکن بھلا کیوں؟

اس کے دماغ میں ایک اور آواز گونجی۔ اس آواز نے کہا کہ ایسا کرنا محض حماقت ہوگا۔

''ڈیسک پر کودو......!''

''نہیں......میں نہیں کودنا چاہتا۔'' دوسری آواز نے کسی قدر مضبوطی سے کہا۔

''کودو......ابھی!''

اگلے ہی لمحے ہیری کو شدید درد کا احساس ہوا۔ وہ کود بھی گیا تھا اور اس نے خود کو کودنے سے روکنے کی کوشش بھی کی تھی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہ سر کے بل ڈیسک سے ٹکرا گیا جس وجہ سے ڈیسک گر گیا اور اس کے پیروں میں اتنا درد ہو رہا تھا جیسے اس کے دونوں گھٹنوں کی ہڈیاں ٹوٹ گئی ہوں۔

''یہ ہوئی نا بات......'' پروفیسر موڈی گرجے اور اچانک ہیری کو محسوس ہوا کہ اس کے دماغ سے خالی پن کا احساس اور گونجتی ہوئی آواز دونوں ہی غائب ہوگئی تھیں۔ اسے پوری طرح سے یاد آ گیا کہ کیا ہو رہا تھا اور اس کے پیروں کا درد دُگنا ہو گیا۔

''تم سبھی توجہ کرو...... پوٹر نے مقابلہ کیا۔ اس نے اس وار کا مقابلہ کیا تھا اور اس نے اسے لگ بھگ شکست ہی سے دی تھی۔ پوٹر! ہم ایک بار پھر کوشش کرتے ہیں۔ اور سب لوگ اس بار دھیان سے دیکھیں...... بہت عمدہ پوٹر! واقعی بہترین کارکردگی......تم پر اس وار کا استعمال کر کے تمہیں مطیع کرنے میں شیطانی جادوگروں کو بہت مشکل پیش آئے گی۔''

''وہ تو اس طرح بات کرتے ہیں جیسے کسی بھی پل ہم پر حملہ ہونے والا ہو۔'' ہیری نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ جب وہ ایک گھنٹے بعد تاریک جادو سے تحفظ کے فن کی کلاس باہر نکل رہے تھے۔ پروفیسر موڈی نے ہیری پر چار بار جبر کٹ وار کا استعمال کیا تھا۔ وہ اتنی دیر تک پوری کوشش کرتے رہے جب تک ہیری نے پوری قوت سے مکمل طور پر ان کے وار کو شکست نہ دے دی تھی۔

''ہاں میں جانتا ہوں۔'' رون نے کہا جو ہر دوسرے قدم پر لنگڑا رہا تھا۔ ہیری کی کامیابی کے بعد اسے وار کا مقابلہ کرنے میں زیادہ مشکل پیش آئی تھی۔ حالانکہ پروفیسر موڈی نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا تھا کہ اس کا اثر دوپہر کے کھانے تک ختم ہو جائے گا۔

''نرا پاگل پن ہے......'' رون نے پیچھے گردن گھما کر تسلی کرتے ہوئے کہا کہ کہیں پروفیسر موڈی تو اس کی بات سن نہیں رہے

ہیں۔ پھراس نے آگے کہا۔ ’’کوئی حیرت والی بات نہیں ہے کہ جادوئی محکمے نے انہیں ملازمت سے کیوں برطرف کردیا؟ تم نے سنا......وہ سمیس کو بتارہے تھے کہ جب ایک جادوگرنی نے اپریل فول والے دن انہیں پیچھے سے ڈرانے کیلئے زور سے ’بو‘ کہا تو انہوں نے اس جادوگرنی کے ساتھ کیا کیا تھا؟ ہم پر پہلے سے ہی پڑھائی کا اتنا بوجھ ہے۔ ہم جبرکٹ وار کا مقابلہ کرنے کے بارے میں کیسے سوچ سکتے ہیں؟‘‘

چوتھے سال کے طلباء کو اس نصابی مرحلے میں بہت زیادہ پڑھائی کرنا پڑ رہی تھی۔ جب طلباء تبدیلی ہیئت کے ہوم ورک پر بری طرح آہ بھر رہے تھے تو پروفیسر میک گوناگل نے سن لیا۔ انہوں نے ڈانٹتے ہوئے طلباء کو پڑھائی کے اس اضافی بوجھ کی وجہ بتائی۔

’’اب تم لوگ اپنی جادوئی تعلیم کے ایک بہت ہی اہم دور میں قدم رکھ رہے ہو۔‘‘ انہوں نے کہا اور ان کی آنکھیں چوکور فریم والی عینک کے پیچھے سے خطرناک انداز میں چمکنے لگیں۔ ’’تمہاری معمول کی جادوگری تعلیم کے نصابی مرحلے کے امتحان یعنی اوڈبلیوایل قریب آرہے ہیں۔‘‘

’’اوڈبلیوایل......‘‘ ڈین تھامس نے غصے سے کہا۔ ’’یہ امتحان تو پانچویں سال کی پڑھائی میں ہوں گے۔‘‘

’’ہاں تھامس! لیکن میرا یقین کرو۔ تمہیں اس کیلئے بہت تیاری کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کلاس میں ابھی تک مس گرینجر ہی تنہا طالبہ ہیں جس نے صحیح طور پر خارپشت کے کانٹے کو سلائی کی سوئی میں تبدیل کرنے میں کامیابی حاصل کی ہے۔ تھامس! میں تمہیں یاد دلا دوں کہ تمہاری سلائی کی لچھے دار سوئی کی طرف جب کوئی دھاگہ بڑھتا ہے تو وہ ڈر کر پیچھے ہٹ جاتا ہے۔‘‘

ہرمائنی کا چہرہ تھوڑا گلابی ہوگیا تھا۔ وہ بہت خوش تھی لیکن وہ اپنی خوشی کو چھپانے کی کوشش کر رہی تھی۔

ہیری اور رون کو بڑا مزہ آیا جب پروفیسر ٹراؤلینی نے علم جوتش کی اگلی کلاس میں انہیں بتایا انہیں ان کے ہوم ورک پر پوری کلاس میں سب سے زیادہ نمبر ملے ہیں۔ انہوں نے ان کی زیادہ پیش گوئیاں پوری کلاس کو پڑھ کر سنائیں۔ انہوں نے ان دونوں کی عمدہ الفاظ میں تعریف کی کہ وہ اتنے بھیانک حادثوں کو جاننے کے باوجود ذرا سے گھبرائے نہیں دکھائی دے رہے ہیں، لیکن ہیری اور رون کو اس وقت ذرا بھی مزہ نہیں آیا جب پروفیسر ٹراؤلینی نے ان سے کہا کہ وہ اگلے مہینے کے بعد والے مہینے کی پیش گوئیاں بھی لکھیں۔ دونوں کے پاس اور زیادہ بھیانک واقعات اور حادثات کا ذخیرہ لگ بھگ ختم ہوچکا تھا......

اس دوران پروفیسر بینز یعنی جادوئی تاریخ پڑھانے والے بھوت استاد نے انہیں اٹھارہویں صدی میں غوبلن (جادوئی جاندار) کی بغاوت کے اسباب اور سرکوبی پر ہفتہ واری مضمون لکھنے کی ہدایت کی تھی۔ پروفیسر سنیپ انہیں مہلک زہر مار یعنی زہروں کے تریاق کے کارآمد خالص سیال بنانے کے بارے مجبور کررہے تھے۔ طلباء نے ان کی بات کو نہایت سنجیدگی سے لیا کیونکہ سنیپ نے یہ صاف بتا دیا تھا کہ کرسمس کی چھٹیوں سے پہلے ہی وہ ہر نصابی پیریڈ میں ان میں سے کسی ایک کو منتخب کریں گے اور اسے زہر دے کر یہ جائزہ لیں گے کہ اس کا بنایا ہوا تریاقی سیال کتنا اثر دار ہے۔ پروفیسر فلنٹ وک نے چیزوں کی جادوئی پرواز کی تیاری کیلئے تمام طلباء سے تین زائد

کتابیں پڑھنے کی تاکید کی تھی۔

یہاں تک کہ ہیگرڈ نے بھی ان کے کام کے بوجھ میں اضافہ کرنے میں کمی نہیں چھوڑی تھی۔ دھماکے دار سقرط اب بہت تیزی سے بڑھ رہے تھے جو انتہائی تعجب انگیز تھا کیونکہ اب تک کوئی بھی یہ نہیں جانتا تھا کہ وہ کیا کھاتے ہیں؟ ہیگرڈ بہت خوش تھا۔ اس نے یہ ان کے پروجیکٹ کا حصہ بنا دیا تھا کہ وہ ہر دوسری شام کو اس کے جھونپڑے میں آ کر سقرط کو دیکھیں اور ان کے غیر معمولی رویئے پر نوٹس تیار کیا کریں۔

''میں ایسا ہرگز نہیں کروں گا.....'' ڈریکو ملفوائے نے صاف صاف کہہ دیا جب ہیگرڈ نے یہ بات طلباء سے اس انداز میں کہی جیسے سانتا کلاز بچوں کو اپنے تھیلے میں سے کوئی بڑا کھلونا نکال کر دے رہا ہو۔ ''میں ان بیکار چیزوں کو کلاس میں دیکھ لیتا ہوں۔ بس اتنا ہی کافی ہے۔''

ہیگرڈ کے چہرے کی مسکراہٹ غائب ہو گئی۔

''تم وہی کرو گے جو تم سے کہا جا رہا ہے۔'' ہیگرڈ غرایا۔ ''ورنہ ہم بھی وہی کریں گے جو پروفیسر موڈی نے کیا تھا..... ہم نے سنا ہے کہ تم بہت اچھے نیولے بنے تھے..... ملفوائے!''

گری فنڈر کے طلباء اس بات پر قہقہے لگا لگا کر ہنسنے لگے۔ ملفوائے کا چہرہ غصے سے لال پیلا ہو کر رہ گیا تھا۔ پروفیسر موڈی کی سزا کی یاد اب بھی اتنی دردناک تھی کہ اس نے کوئی بدتمیزانہ جواب نہیں دیا۔ کلاس کے بعد ہیری، رون اور ہرمائنی واپس سکول کی عمارت میں بے حد مسرت آمیز قدموں سے لوٹے۔ ہیگرڈ نے ملفوائے کے گھمنڈ کا بت پاش پاش کر ڈالا تھا۔ یہ لمحات ان کیلئے بے حد دلکش اور اطمینان بخش تھے۔ خصوصاً اس لحاظ سے کہ ملفوائے نے سابقہ برس ہیگرڈ کو ملازمت سے برطرف کرانے کا پورا جتن کیا تھا۔

جب وہ استقبالیہ ہال کی طرف بڑھے تو انہوں نے دیکھا کہ وہ مزید آگے نہیں جا سکتے کیونکہ وہاں پر طلباء کی بھاری بھیڑ جمع تھی۔ تمام بچے ایک بڑے سیاہ تختے کے گرد کھڑے ہوئے اس پر موجود تحریر کو پڑھنے میں مشغول تھے جو سنگ مرمر کی سیڑھیوں کے نیچے نصب کیا گیا تھا۔ رون جو ان تینوں میں زیادہ اونچا تھا۔ پنجوں کے بل کھڑا ہوا تاکہ آگے کھڑے طلباء کے سر کے اوپر سے پڑھ سکے کہ وہاں پر کیا اعلان کیا گیا ہے۔ اس نے کافی تگ و دو کے بعد سیاہ تختے پر لکھی ہوئی تحریر پڑھ کر ان دونوں کو سنائی۔

سہ فریقی جادوگری ٹورنامنٹ

بیاوکس بیٹن اور ڈرمسٹرانگ سکولوں کے وفود 30 اکتوبر بروز جمعہ شام 6 بجے ہوگورٹس پہنچیں گے۔ اس دن تمام کلاسیں نصف گھنٹے پہلے ختم ہو جائیں گی۔

''بہت عمدہ!'' ہیری نے خوشی کا اظہار کیا۔ ''جمعے کو آخری پیریڈ جادوئی مرکبات کی کلاس کا ہے۔ پروفیسر سنیپ کو ہمیں زہر دینے کا موقعہ نہیں ملے گا۔''

تمام طلباء و طالبات اپنے بستے، کتابیں اور دیگر سامان اپنے اپنے کمروں میں رکھنے کے بعد سکول کے سامنے اکٹھے ہوں گے تا کہ دعوت کی تقریب سے پہلے مہمانوں کا پرتپاک استقبال کیا جا سکے۔

''صرف ایک ہفتہ ہی تو بچا ہے۔'' ہفل پف کے ارنئ میکلمین نے ہجوم سے باہر نکلتے ہوئے کہا اور اس کی آنکھیں چمک رہی تھیں۔ ''کیا پتہ!......سیڈرک کو یہ بات معلوم بھی ہے یا نہیں؟ میں جا کر اسے بتاتا ہوں......''

''سیڈرک......؟'' رون نے ناک سکوڑ کر تعجب بھرے انداز میں کہا۔ ارنئ تیزی سے چلتا ہوا آنکھوں سے اوجھل ہو گیا تھا۔

''ڈیگوری......وہ شاید مقابلے میں حصہ لے رہا ہوگا۔'' ہیری نے کہا۔

''وہ گدھا......ہوگورٹس کا چمپئن کیسے بن سکتا ہے؟'' رون نے کہا جب وہ خوشی سے سرشار بھیڑ میں سے نکل کر سیڑھیوں تک پہنچنے کی کوشش کر رہے تھے۔

''وہ گدھا بالکل نہیں ہے۔ تم اسے صرف اس لئے پسند نہیں کرتے ہو کیونکہ اس نے کیوڈچ میں گری فنڈر کو ہرا دیا تھا۔'' ہرمائنی نے تنک کر کہا۔ ''میں نے سنا ہے کہ وہ پڑھائی میں بھی خاصا تیز ہے......اور وہ ہیڈ بوائے بھی ہے۔'' اس نے اس طرح کہا جیسے اس کے بعد بحث کی گنجائش ہی ختم ہو گئی ہو۔

''تم اسے صرف اس لئے پسند کرتی ہو کیونکہ وہ وجیہہ نوجوان ہے۔'' رون نے بھنویں چڑھا کر کہا۔

''معاف کرنا!'' ہرمائنی نے چڑتے ہوئے کہا۔ ''میں لوگوں کو صرف اس وجہ سے پسند نہیں کرتی ہوں کہ وہ وجیہہ نوجوان ہوتے ہیں۔''

رون مصنوعی کھانسی کھانستا ہوا زیر لب بڑبڑایا۔ ''لاک ہارٹ!''

استقبالیہ ہال میں لگے اعلامیے کا پورے سکول میں بہت گہرا اثر ہوا۔ اگلے ہفتے کے دوران ہیری جہاں بھی گیا، وہاں اسے لگا کہ لوگوں کے پاس گفتگو کا صرف ایک ہی موضوع بچا تھا......اسے ہر جگہ سہ فریقی ٹورنامنٹ کے بارے ہی باتیں سنائی دیں۔ افواہوں کا بازار زور و شور سے گرم تھا۔ ایک طالبعلم سے دوسرے تک اور پھر تیسرے اور چوتھے تک من گھڑت باتیں پھیلتی ہی جا رہی تھیں۔ ہر دوسرا فرد افواہ کو خوب مرچ مسالہ لگا کر بیان کرتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ وہ کون ہے جو ہوگورٹس کا چمپئن بننے والا ہے؟ مقابلوں میں کون کون سے مراحل شامل ہوں گے؟ بیاوکس بیٹن اور ڈرم سڑانگ ان سے کتنے مختلف ہوں گے؟

ہیری کا ذہن اس طرف بھی مبذول ہوا کہ اب سکول میں زوردار صفائی ہو رہی تھی۔ بہت ساری گندی تصاویر کو دھویا جا رہا تھا، جس سے ان میں رہنے والے لوگوں کو بڑی کوفت ہو رہی تھی۔ جب ان کے چہروں کو کس کر رگڑا گیا اور گلابی کیا گیا تو وہ اپنے فریم میں ایک طرف بیٹھ کر بڑبڑانے لگے۔ وہ انتہائی چڑچڑے دکھائی دے رہے تھے۔ قبضے اچانک چمکنے لگے اور چوں چوں کی آواز کئے بغیر چلنے لگے۔ سکول کا چوکیدار آرگس فلیچ ہر اس طالبعلم سے خونخوار طریقے سے پیش آ رہا تھا جو اپنے جوتے نہیں صاف رکھتا تھا۔ ایک بار تو

وہ پہلے سال کی دولڑکیوں پر اتنی زور سے چیخا کہ وہ دہشت زدہ ہو کر رونے لگیں۔

سٹاف کے باقی لوگ بھی تناؤ کا شکار دکھائی دیتے تھے۔

''لانگ باٹم، مہربانی کر کے تم ڈرم سٹرانگ کے کسی طالبعلم پر یہ مت ظاہر کرنا کہ تم ایک آسان سا معمولی جادوئی کلمہ بھی نہیں پڑھ سکتے ہو۔'' پروفیسر میک گوناگل ایک مشکل سبق کے آخر میں غصے سے چیخ کر بولیں، جادوئی تغیرات کی کلاس میں جب نیول نے غلطی سے اپنے کانوں کو تھوہر کے کانٹے دار پودے میں بدل ڈالا تھا۔

جب وہ تیس اکتوبر کی صبح ناشتے کیلئے بڑے ہال میں گئے تو انہوں نے دیکھا کہ بڑے ہال میں دلفریب سجاوٹ کی جا چکی تھی۔ دیواروں پر بڑے بڑے ریشمی بینرز لٹکے ہوئے تھے۔ وہاں ہوگورٹس کے ہر فریق کا ایک ایک بینر لگا ہوا تھا۔ سرخ بینر پر گری فنڈر کا سنہرا شیر بنا ہوا تھا۔ نیلے بینر پر ریون کلا کا کاسنی رنگت والا عقاب بنا ہوا تھا۔ زرد بینر پر ہفل پف کا سیاہ بجّو بنا ہوا تھا۔ سبز بینر پر سلے درن کا سفید سانپ منقش تھا۔ اساتذہ کی میزوں کے پیچھے سب سے بڑے بینر پر ہوگورٹس کا مونوگرام بنا ہوا تھا۔ بڑا ایچ کا حرف، جس کے چاروں طرف شیر، عقاب، بجو اور سانپ بل کھاتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

ھیری، رون اور ہرمائنی نے فریڈ اور جارج کو گری فنڈر کی میز پر بیٹھے ہوئے دیکھا۔ ایک بار پھر وہ غیر معمولی طور پر باقی تمام لوگوں سے دور ہٹ کر بیٹھے تھے اور دھیمی آواز میں باتیں کر رہے تھے۔ رون ان کی طرف بڑھا۔

''یہ تو بہت بری بات ہے۔'' جارج کافی ناراضگی بھرے لہجے میں فریڈ کر کہہ رہا تھا۔ ''لیکن اگر وہ ہم سے آمنے سامنے بات نہیں کرتے ہیں تو ہمیں انہیں خط بھیجنا پڑے گا یا پھر ہم اسے ان کے ہاتھ میں دے دیں گے۔ وہ ہم سے ہمیشہ تو نہیں بچ سکتے۔''

''تم سے کون بچ رہا ہے؟'' رون نے ان کے قریب بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

''کاش تم بچ جاتے!'' فریڈ نے اس دخل اندازی پر چڑتے ہوئے کہا۔

''بتاؤ تو سہی...... بری بات کیا ہے؟'' رون نے جارج سے پوچھا۔

''تم جیسے بھائی کا ہونا...... جو ہر جگہ اپنی ناک بیچ میں گھسا دیتا ہے۔'' جارج نے کہا۔

''کیا تم دونوں کو جادوگری سہ فریقی ٹورنامنٹ میں شامل ہونے کی کوئی ترکیب سوجھی؟'' ھیری نے تجسس بھرے انداز میں دریافت کیا۔ ''کیا تم شامل ہونے کی کوشش کرو گے؟''

''میں نے پروفیسر میک گوناگل سے پوچھا تھا کہ چیمپئن کو کیسے منتخب کیا جاتا ہے لیکن انہوں نے کچھ نہیں بتایا۔'' جارج نے تاسف بھرے لہجے میں کہا۔ ''انہوں نے مجھ سے کہا کہ میں اپنا منہ بند کر لوں اور اپنے خرسک کی تبدیلی ہیئت پر دھیان لگاؤں......''

''کیا پتہ چیمپئن کو کون کون سے کام کرنا ہوں گے؟'' رون نے سوچتے ہوئے کہا۔ ''ھیری! مجھے پورا بھروسہ ہے کہ ہم وہ کام کر سکتے ہیں۔ دیکھو! ہم نے پہلے بھی تو خطرناک کام کئے ہیں۔''

''وہ کام تم نے ججوں کے پینل کے سامنے نہیں کئے تھے...... ہے نا؟'' فریڈ بولا۔ ''میک گوناگل کہتی ہیں کہ چمپئین کو اس کامیابی پر نمبر ملیں گے کہ انہوں نے کتنی عمدگی کے ساتھ اپنے اہداف کو مکمل کیا ہے......''

''جج کون ہیں؟'' ہیری نے پوچھا۔

''دیکھو! حصہ لینے والے سکولوں کے ہیڈ ماسٹر تو ہمیشہ ججوں کے پینل میں رہتے ہی ہیں۔'' ہرمائنی نے فوراً جواب دیا۔ اس کی بات سن کر سبھی لوگ اسے تھوڑی حیرت سے دیکھنے لگے۔ ''کیونکہ وہ تینوں ہی 1792ء کے ٹورنامنٹ میں زخمی ہو گئے تھے جب وہ اژدہا بے قابو ہو گیا تھا جسے تینوں چمپئین کو پکڑنا تھا......''

ہرمائنی نے دیکھا کہ سب لوگ اسے گھور رہے ہیں تو وہ اس پر چڑ کر بولی۔ ''یہ تمام معلومات 'ہوگورٹس۔ ایک تاریخی مطالعہ' نامی کتاب میں موجود ہیں۔ ظاہر ہے کہ اور کسی کو یہ معلومات صرف اس لئے نہیں حاصل ہیں کیونکہ کسی بھی طالبعلم نے اس کتاب کا مطالعہ کرنے کی رتی بھر بھی کوشش نہیں کی ہے۔'' ہرمائنی نے سکول میں آنے سے پہلے ہی اس کتاب کو اچھی طرح پڑھا تھا۔ وہ مزید بولی۔ ''ویسے تو یہ کتاب بھی پوری طرح قابل بھروسہ نہیں ہے۔ اس سے زیادہ مفید کتاب 'ہوگورٹس کی تاریخ ترمیم و اضافہ شدہ ایڈیشن' ہوگی یا پھر 'ہوگورٹس کی بے حد متعصب اور منتخب تاریخ' جو سکول کے برے پہلوؤں کو اجاگر کرتی ہے۔''

''تم کہنا کیا چاہتی ہو؟'' رون نے جھنجلا کر پوچھا۔ ہیری اچھی طرح جانتا تھا کہ اس کا جواب کیا ملے گا؟

''گھریلو خرس......!'' ہرمائنی نے زور دے کر کہا اور ہیری کی توقع کے عین مطابق اس کا خیال درست ثابت ہوا۔ ''ہوگورٹس ایک تاریخی مطالعہ کے ایک ہزار صفحات میں ایک بار بھی اس بات کا ذکر نہیں کیا گیا ہے کہ یہاں پر سو غلام کر رہے ہیں اور ہم سب ان پر جاری ظلم و ستم میں برابر کے شریک ہیں۔''

ہیری نے اپنا سر ہلایا اور انڈے کھانے میں مشغول ہو گیا۔ اس کی اور رون کی لاکھ کوششوں کے باوجود ہرمائنی کا گھریلو خرسوں کو انصاف دلوانے کا عزم ذرہ بھر بھی نہیں ڈگمگایا تھا۔ یہ سچ تھا کہ ان دونوں نے ایس پی ای ڈبلیو بیجز کے بدلے میں اسے دو سکل دے دیئے تھے لیکن انہوں نے ایسا صرف اس کا منہ بند رکھنے کیلئے کیا تھا۔ بہر حال ان کے سکل دینے سے کوئی فائدہ نہیں ہوا بلکہ اس وجہ سے تو ہرمائنی کا جوش و جذبہ مزید بڑھ گیا اور وہ اسی دن سے ہیری اور رون کا دماغ چاٹ رہی تھی۔ پہلے تو اس نے کہا کہ وہ خود بیجز لگائیں پھر وہ بولی کہ وہ دوسروں کو بھی بیجز پہننے کیلئے تیار کریں۔ یہی نہیں، وہ تو ہر شام کو گری فنڈر ہال میں طلباء و طالبات کے سامنے چندے کا ڈبہ کھنکھناتی تھی اور ان سے چندہ مانگتی تھی۔

وہ غصے سے پوچھتی تھی۔ ''کیا تم جانتے ہو کہ تمہاری چادریں کون بدلتا ہے؟ آتشدانوں میں آگ کون جلاتا ہے؟ کلاس روم کون صاف کرتا ہے؟ کھانا کون بناتا ہے؟...... یہ سبھی کام گھریلو خرس کرتے ہیں جو غلامی کی زندگی جی رہے ہیں اور جنہیں تنخواہ یا معاوضہ بھی نہیں دیا جاتا ہے......''

نیول اوراس جیسے کچھ لوگوں نے محض اس لئے ہرمائنی کو چندہ دے دیا تھا تا کہ وہ انہیں شعلہ بارنظروں سے نہ گھورے۔ان میں سے کچھ تو اس باتوں میں تھوڑی بہت دلچسپی لینے لگے تھے لیکن اس کام میں زیادہ شرکت یا کوئی ذمہ داری نبھانے کیلئے قطعاً رضا مند نہیں تھے۔کئی طلباء نے تو ہرمائنی کی تحریک کو مذاق کا نشانہ بنایا اوراس پر پھبتی کسنے سے باز نہ آئے۔

رون نے اپنی آنکھیں چھت کی طرف گھمالیں جہاں پرخزاں کی دھوپ کھلی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔فریڈ اپنے قورمے میں مشغول ہوگیا۔(دونوں جڑواں بھائیوں نے بیجز خریدنے سے صاف انکار کردیا تھا) بہرحال، جارج ہرمائنی کی طرف مڑا۔

''سنو ہرمائنی! کیا تم کبھی باورچی خانے میں گئی ہو؟''

''نہیں!'' ہرمائنی نے نفی میں سر ہلایا۔''مجھے لگتا ہے کہ طلباء کو وہاں جانے کی اجازت نہیں ہے۔''

''ہم گئے ہیں......'' جارج نے فریڈ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔''کئی بار۔کھانا لینے کیلئے۔ہم گھریلوخرسوں سے ملے ہیں اور وہ وہاں پرخوش وخرم ہیں۔وہ سوچتے ہیں کہ ان کے پاس دنیا کا سب سے اچھا کام ہے......''

''ایسا صرف اس لئے ہے کہ وہ ذہنی طور پرمعذور ہو چکے ہیں۔سینکڑوں سالوں سے ان کے ذہن میں غلامی کا خیال......ایک لاجواب اور مسحور کن روپ میں بٹھا دیا گیا ہے۔'' ہرمائنی نے غصے سے کہا۔لیکن اس سے اگلے جملے اوپر سے آتی ہوئی آوازوں کے شور میں دب کر رہ گئے تھے۔الّو ڈاک لے کر آئے تھے۔ہیری نے عجلت میں اوپر دیکھا اور اگلے ہی لمحے اسے اپنا دل بیٹھتا ہوا محسوس ہوا۔ سفید ہیڈوگ پھڑ پھڑاتی ہوئی اس کی طرف آرہی تھی۔ہرمائنی نے فوراً باتوں کا سلسلہ بند کردیا۔ہیری کی طرح ہرمائنی اور رون نے بھی ہیڈوگ کو پریشانی کے عالم میں دیکھا۔وہ نیچے اتری اور ہیری کے کندھے پر آ کر بیٹھ گئی۔ہیڈوگ نے اپنے پنکھ سمیٹے اور پنجہ باہر نکال کر تھکے ہوئے انداز میں ہیری کی طرف بڑھا دیا۔

ہیری نے سیریس کا جوابی خط نکال لیا اور ہیڈوگ کو اپنا قورمہ میں ایک بڑی بوٹی نکال کر دے دی جو اس نے جھٹ پٹ ہڑپ کر لی تھی۔ہیری نے جب تسلی کر لی کہ فریڈ اور جارج اب بھی جادوگری سہ فریقی ٹورنامنٹ کے بارے میں گفتگو میں مصروف تھے تو وہ سرگوشی کے انداز میں سیریس کا خط رون اور ہرمائنی کو پڑھ کر سنانے لگا۔

*ہیری!*

*دھوکہ دینے کی کوشش اچھی تھی۔ میں واپس آ چکا ہوں اور مکمل طور پر محفوظ اور روپوش ہوں۔ تم مجھے ہوگورٹس میں ہونے والے ہر اہم واقعے یا حادثے کی خبر دیتے رہنا۔ باربار ہیڈوگ کا استعمال مت کرنا۔ الّو بدلتے رہنا اور میری فکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ بس اپنا دھیان رکھنا اور اپنی آنکھیں کھلی رکھنا۔ میں نے تمہارے نشان کے بارے میں جو کہا تھا، اسے مت بھولنا۔*

*سیریس*

''اس تمہیں نے الّو بدلنے کی تاکید کیوں کی ہے؟'' رون نے دھیرے سے پوچھا۔

''ہیڈوگ کو بار بار دیکھ کر لوگوں کو شک ہو جائے گا۔'' ہرمائنی نے فوراً جواب دیا۔'' وہ الگ دکھائی دیتی ہے۔لوگوں کا دھیان اس کی طرف جا سکتا ہے کہ ایک سفید الّو سیریس کی روپوشی کی جگہ تک بار بار کیوں جاتا ہے......میرا مطلب ہے کہ ہیڈوگ کی نسل کے الّو ہمارے ملک میں عام طور پر نہیں پائے جاتے ہیں...... ہے نا؟''

ہیری نے خط تہہ کر کے اپنے چوغے کی اندرونی جیب میں رکھ لیا اور سوچنے لگا کہ اس سے اس کی پریشانی کم ہوئی ہے یا پھر مزید بڑھ گئی ہے۔اسے لگ رہا تھا کہ کسی کی نظروں میں آئے بغیر سیریس کا واپس لوٹ آنا بہت بڑی بات تھی۔ وہ اس بات سے بھی انکار نہیں کر سکتا تھا کہ سیریس کے قریب ہونے کی خبر پا کر اس کے من میں اطمینان سا چھا گیا تھا۔کم از کم اسے اپنے خط کے جواب کیلئے زیادہ انتظار تو نہیں کرنا پڑے گا۔

''شکریہ ہیڈوگ!'' اس نے اسے تھپتھپاتے ہوئے کہا۔ ہیڈوگ نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کلکاری بھری۔اس نے اپنی چونچ کچھ لمحوں کیلئے سنگترے کے جوس والے پیالے میں ڈالی اور پھر اُڑ کر چلی گئی۔ یہ صاف نظر آ رہا تھا کہ وہ الّو گھر میں جا کر پُرسکون اور لمبی نیند لینے کی خواہش مند تھی۔

اس دن فضا میں خوش کن توقعات کا احساس پھیلا ہوا تھا۔کوئی بھی کلاس روم میں پڑھائی پر صحیح طرح سے توجہ نہیں دے پا رہا تھا۔ سبھی کے دل و دماغ پر شام کو آنے والے دو اجنبی سکولوں کے طلباء اور منتظمین کا الگ الگ تخیلاتی خاکہ ابھر رہا تھا۔انہیں پڑھائی سے زیادہ آنے والے مہمانوں میں دلچسپی تھی۔ یہاں تک کہ جادوئی مرکبات کی کلاس بھی انہیں ہمیشہ جتنی مشکل نہیں لگی تھی کیونکہ وہ آدھا گھنٹہ پہلے ختم ہو رہی تھی۔گھنٹی بجتے ہی ہیری، رون اور ہرمائنی نے جلدی جلدی اپنا سامان سمیٹا اور گری فنڈر ہال کی راہ لی۔ وہاں پہنچ کر انہوں نے اپنے بستے اور کتابیں رکھیں، انہیں جو ہدایت دی گئی تھی، اسی کے مطابق انہوں نے اپنے چوغے پہنے اور دوڑتے ہوئے نیچے اترے۔ وہ بڑے ہال میں پہنچ گئے تھے۔

تمام فریقوں کے سربراہ اپنے اپنے طلباء کی قطاریں بنوانے میں مصروف تھے۔

''ویزلی! اپنی ٹوپی سیدھی کرو۔'' پروفیسر میک گوناگل نے رون کو جھڑکتے ہوئے کہا۔''مس پاٹیل! اس احمقانہ چیز کو اپنے بالوں میں سے نکالو۔''

پاروتی پاٹیل نے منہ بسور کر اپنی چٹیا کے سرے پر سجاوٹی تتلی والا کلپ اتار لیا۔

''میرے پیچھے چلو!'' پروفیسر میک گوناگل نے کہا۔'' پہلے سال والے بچے سب سے آگے رہیں گے......کوئی دھکم پیل نہیں کرے گا...... سمجھے!''

وہ سب قطار میں سامنے والی سیڑھیوں سے اترے اور سکول کے باہر میدان میں کھڑے ہو گئے۔ شام ٹھنڈی اور سہانی تھی۔

آسمان پر سرخی کا رنگ شروع ہو چکا تھا۔ پورا چاند سورج کی روشنی میں بھی آسمان کے پردے پر تاریک جنگل کے درختوں کی زرد ہوتی ہوئی چوٹیوں پر چمکتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ ہیری سامنے کی چوتھی قطار میں جبکہ رون اور ہرمائنی میں درمیان میں کھڑے تھے۔ اس نے دیکھا کہ سب سے سامنے والی قطار میں پہلے سال کے ننھے بچے خوشی اور خوف کے ملے جلے جذبات میں کانپ رہے تھے، جن میں ننھا ڈینس کریوی بھی شامل تھا۔

''لگ بھگ چھ بج چکے ہیں۔'' رون نے اپنی چھڑی کو دیکھتے ہوئے سڑک کی طرف نظر دوڑائی۔ ''تمہیں کیا لگتا ہے کہ وہ کیسے آئیں گے؟''

''مجھے معلوم نہیں......'' ہرمائنی نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

ہیری نے آسمان کی طرف دیکھا جس میں اب ستارے نمودار ہونے لگے تھے۔

''تو پھر کیسے...... بہاری ڈنڈوں پر بیٹھ کر......؟''

''مجھے ایسا نہیں لگتا......اتنی دور سے تو نہیں......!''

''تو پھر یقیناً گھریری کنجی سے؟'' رون نے اپنا خیال پیش کیا۔ ''یا پھر وہ ثقاب اُڑان بھرتے ہوئے آسکتے ہیں۔ وہ جہاں سے آ رہے ہوں گے، وہاں شاید سترہ سال سے کم عمر طلبہ کو ثقاب اڑان بھرنے کی اجازت ہوگی؟''

''کوئی بھی ثقاب اُڑان کے ذریعے ہوگورٹس میں داخل نہیں ہوسکتا ہے۔'' ہرمائنی نے بے چینی سے کہا۔ ''یہ بات مجھے تمہیں کتنی بار بتانا پڑے گی؟''

وہ تجسس بھری نظروں سے میدان کی طرف دیکھتے رہے جہاں اب آہستہ آہستہ اندھیرا ہونے لگا تھا۔ کوئی بھی چیز متحرک نہیں تھی۔ ہر چیز ساکت، صحیح سلامت اور بالکل پہلے ہی جیسی تھی۔ ہیری کو اب سردی کا احساس ہونے لگا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ کاش وہ لوگ جلدی سے آجائیں......شاید غیر ملکی طلباء کسی ڈرامائی انداز سے آئیں۔ اسے یاد آیا کہ مسٹر ویزلی نے کیوڈچ ورلڈ کپ سے پہلے خیمہ بستی میں کیا کہا تھا...... 'ہمیشہ یہی ہوتا ہے، جب ہم جادوگر کہیں اکٹھے ہوتے ہیں تو شان جھاڑنے سے نہیں چوکتے ہیں۔'

اسی لمحے ان کے عقب میں سے ڈمبل ڈور کی بلند آواز سنائی دی۔ ہیری نے پلٹ کر دیکھا۔ وہ دیگر اساتذہ کے ساتھ صدر دروازے میں کھڑے تھے۔

''اوہ! اگر میں غلط نہیں ہوں تو بیاوکس بیٹن کا وفد آرہا ہے۔''

''کہاں؟'' طلباء کے بڑے ہجوم میں سے کئی آوازیں گونجیں۔ وہ مختلف سمتوں میں گردن موڑ موڑ کر دیکھ رہے تھے۔

''وہاں......'' چھٹے سال کا ایک طالبعلم جوشیلے انداز میں تاریک جنگل کے اوپر اشارہ کرتے ہوئے چیخا۔

کوئی بڑی چیز گہرے نیلے آسمان کو چیرتی ہوئی سکول کی طرف بڑھ رہی تھی۔ یہ چیز بہاری ڈنڈے سے...... یا پھر سو بہاری

ڈنڈوں سے بھی...... کافی بڑی دکھائی دے رہی تھی۔ وہ جوں جوں قریب ہورہی تھی اس کی جسامت میں اضافہ ہوتا جارہا تھا۔

''اوہ یہ کوئی ڈریگن ہے......'' پہلے سال کا ایک طالبعلم خوف سے چیخا۔ مسلسل اوپر کی طرف دیکھنے کی وجہ سے اس کی گردن میں بل پڑ گیا تھا۔

''احمقوں جیسی بات مت کرو......'' ڈینس کریوی نے اسے آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا۔ ''یہ اُڑنے والا مکان ہے۔''

ڈینس کا اندازہ کافی حد تک درست رہا...... جب دیوہیکل ہیولہ تاریک جنگل کے درختوں کے اوپر سے ہوتا ہوا پاس پہنچا اور اس پر سکول کی بلند روشن کھڑکیوں کی روشنی پڑی تو سب نے دیکھا کہ یہ ایک نیلے رنگ کی دیوہیکل 'بگھی' تھی جس کی جسامت کسی بڑے مکان کے برابر ہی تھی۔ وہ ہوائی بگھی اُڑتی ہوئی ان کی طرف آرہی تھی۔ اسے پروں والے ایک درجن گھوڑے ہوا میں کھینچ رہے تھے۔ تمام گھوڑے آگے پیچھے سیدھی قطار میں جتے ہوئے تھے اور ان کی جسامت کسی ہاتھی سے کم نہیں تھی۔

جب ہوائی بگھی میدان کے قریب پہنچ گئی اور تیز رفتاری سے زمین پر اترنے کی تیاری کرنے لگی تو سامنے کی تین قطاروں کے بچے پیچھے کی طرف کھسکنے لگے۔ پھر ان کے سامنے تیز دھماکہ دار آواز گونجی۔ جسے سن کر نیول زمین سے کئی انچ اوپر اچھل گیا اور اپنے عقب میں کھڑے سلے درن کے پانچویں سال کے طالب علم کے پاؤں پر چڑھ گیا۔ دھماکے کی آواز دراصل گھوڑوں کے بھاری بھرکم کھروں کے زمین پر ٹکرانے سے پیدا ہوئی تھی۔ ایک سیکنڈ بعد ہی بگھی کا پچھلا حصہ بھی زمین پر اتر گیا۔ بگھی ابھی تک اپنے بڑے بڑے پہیوں پر بری طرح اچھل رہی تھی اور خوفناک گڑگڑاہٹ کررہی تھی۔ دیوہیکل سنہری گھوڑوں نے اپنے سر بلند کئے اور اپنی بڑی بڑی لال آنکھیں گھمائیں۔

ہیری نے دروازہ کھلنے سے پہلے ہی اس پر منقش نشان دیکھ لیا۔ (دو سنہری چھڑیاں ایک دوسرے کو ضرب کی شکل میں کاٹ رہی تھی، جن میں سے تین تین ستارے نکلتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے)

ہلکے نیلے رنگ کا چوغہ پہنے ایک لڑکی ہوائی بگھی سے نیچے کودی اور آگے جھکی۔ اس نے بگھی کے فرش پر جانے کیا کیا؟ کہ سنہری سیڑھیاں کھول کر لگا دیں۔ وہ مؤدب انداز میں پیچھے ہٹ کر کھڑی ہوگئی۔ ہیری نے دیکھا کہ بگھی کے اندر سے اونچی ایڑھی والا ایک چمکتا ہوا سیاہ جوتا باہر نکل رہا تھا...... یہ جوتا بچے کی تین پہیوں والی سائیکل جتنا بڑا تھا۔ جوتے کے فوراً بعد اسے ایک عورت دکھائی دی۔ ہیری نے اپنی زندگی میں اتنی لمبی عورت پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی۔ اسے اگلے ہی پل دیوہیکل بگھی اور دیوہیکل گھوڑوں کا جوڑ سمجھ آ گیا تھا۔ کچھ بچوں نے اس لحیم شحیم عورت کو جب دیکھا تو لاشعوری طور پر ان کے ہونٹوں سے آہ نکل گئی۔

ہیری نے اپنی زندگی میں اتنا لمبا چوڑا ایک ہی شخص دیکھا تھا اور وہ ہیگرڈ تھا۔ اسے لگا کہ ہیگرڈ اور اس عورت کے پاؤں میں شاید ایک انچ کا بھی فرق نہیں ہوگا۔ لیکن اسے ہیگرڈ کو دیکھنے کی عادت سی ہوگئی تھی۔ اس لئے یہ عورت (جو اب سیڑھیوں سے نیچے اتر چکی تھی اور استقبال کے کیلئے منتظر مگر ششدر بھیڑ کو دیکھ رہی تھی) کچھ زیادہ ہی لمبی لگ رہی تھی۔ وہ عورت اندھیرے میں سے نکل کر صدر

دروازے کی روشنی میں آئی تو لوگوں نے دیکھا کہ اس کا چہرہ خوبصورت، زیتونی رنگت کا اور کافی چکنا تھا۔اس کی آنکھیں بڑی بڑی اور کالی تھیں۔اس کی ناک کسی قدر چونچ دار دکھائی دیتی تھی۔اس کے بال اس کی گردن کے سرے پر چمکتے ہوئے جوڑے کی شکل میں بندھے ہوئے تھے۔وہ سر سے پاؤں تک سیاہ چمکدار ریشمی لبادے میں ملبوس تھی۔اس کی موٹی گانٹھ دار انگلیوں میں شاندار قیمتی دودھیا نگینے جگمگا رہے تھے۔

ڈمبل ڈور تالیاں بجانے لگے۔ان کی دیکھا دیکھی حیرت میں ڈوبے طلباء بھی تالیاں بجانے لگے۔ان میں کچھ تو اس عورت کو پوری طرح سے دیکھنے کیلئے اپنے پنجوں کے بل پر کھڑے ہو گئے تھے۔وہ عورت پرسکون انداز میں مہربانیہ انداز میں مسکرائی اور ہاتھ بڑھا کر ڈمبل ڈور کی طرف بڑھنے لگی۔ڈمبل ڈور ویسے تو کافی قدآور تھے مگر انہیں اس عورت کا ہاتھ چومنے کیلئے زیادہ جھکنے کی ضرورت نہیں پڑی تھی۔

''ہردلعزیز میڈم میکسم!'' انہوں نے کہا۔''ہوگورٹس میں خوش آمدید کہا جاتا ہے۔''

''ایلبی ڈور!'' میڈم میکسم نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔''مجھے امید ہے کہ آپ بالکل بخیریت ہوں گے۔''

''شکریہ......میں بالکل ٹھیک ہوں۔'' ڈمبل ڈور نے کہا۔

''میرے شاگرد!'' میڈم میکسم نے اپنا ایک بڑا ہاتھ لاپروائی سے عقبی سمت میں ہلایا۔

ھیری کا دھیان اب تک پوری طرح سے میڈم میکسم پر مرتکز تھا۔اس نے ہوائی بگھی کی طرف دیکھا۔وہاں پر ایک درجن لڑکیاں لڑکے کھڑے تھے جو سبھی سترہ سے انیس سال کی عمروں کے دکھائی دے رہے تھے۔وہ بگھی سے اتر کر میڈم کا انتظار کر رہے تھے جونہی میڈم کا اشارہ ملا تو وہ قطار میں چلتے ہوئے میڈم کے پیچھے آ کر کھڑے ہو گئے۔وہ کانپ رہے تھے جس میں حیرانی کی کوئی بات نہیں تھی کیونکہ وہ باریک ریشمی لبادے پہنے ہوئے تھے، ان پر کسی نے بھی موٹا چوغہ نہیں پہنا ہوا تھا۔ان میں سے کچھ نے تو سردی سے بچنے کیلئے اپنے سر پر اسکارف اور بدن پر شال لپیٹی ہوئی تھی۔جہاں تک ھیری کو ان کے چہروں سے دکھائی دے رہا تھا (وہ میڈم میکسم کے چوڑے سائے میں کھڑے تھے) کہ وہ ہوگورٹس کی بلند و بالا قلعہ نما عمارت کو سہمی ہوئی نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔

''کارکروف آ گیا......؟'' میڈم میکسم نے پوچھا۔

''وہ کسی بھی پل یہاں آ سکتے ہیں۔'' ڈمبل ڈور نے کہا۔''آپ ان کا استقبال کرنے کیلئے یہیں رُکنا چاہیں گی یا پھر اندر چل گرمائی سے لطف اندوز ہونا پسند کریں گی۔''

''میرا خیال ہے کہ مجھے اور بچوں کو گرمائی کی زیادہ ضرورت ہے۔'' میڈم میکسم دھیمی سی مسکان کے ساتھ کہا۔''لیکن میرے گھوڑے......''

''ہمارا جادوئی جانداروں کی دیکھ بھال والا استاد اِن کی دیکھ بھال کر کے بے حد خوش ہوگا۔'' ڈمبل ڈور نے مسکرا کر کہا۔''اس

وقت وہ اپنے جانوروں سے پیدا ہونے والے ایک سنگین معاملے کو سلجھانے کیلئے گیا ہوا ہے......''

''دھماکے دار سقرط!'' رون نے اچانک ہیری کی طرف سرگوشی کی۔

''میرے گھوڑوں کو سنبھالنے کیلئے کسی طاقتور اور مضبوط شخص کی ضرورت پڑے گی۔'' میڈم میکسم نے کہا جیسے انہیں یہ شک ہو کہ ہوگورٹس کا جادوئی جانداروں کی دیکھ بھال کا کوئی بھی استاد یہ کام شاید ہی کر پائے۔ ''وہ بہت منہ زور ہیں......''

''میں آپ کو پورا یقین دلاتا ہوں کہ ہیگرڈ یہ کام بآسانی کر لے گا'' ڈمبل ڈور نے اپنی مسکراہٹ کو روکنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے......'' میڈم میکسم نے اپنا سر تھوڑا جھکاتے ہوئے کہا۔ ''کیا آپ اپنے اس ہیگرڈ کو یہ بتا دیں گے کہ میرے گھوڑے صرف جو کا پانی ہی پینا پسند کرتے ہیں؟''

''یہ کام ہو جائے گا......'' ڈمبل ڈور نے بھی اپنا سر جھکاتے ہوئے کہا۔

''چلو......'' میڈم میکسم نے رعب دار لہجے میں اپنے طلباء و طالبات سے کہا۔ ہوگورٹس کے ہجوم نے انہیں اور ان کے شاگردوں کو پتھر کی سیڑھیوں پر چڑھ کر اوپر جانے کیلئے راستہ دے دیا۔

''تمہیں کیا لگتا ہے کہ ڈرم سٹرانگ کے گھوڑے کتنے بڑے ہوں گے؟'' سمیس فنی گن نے لیونڈر براؤن اور پاورتی پاٹیل کے قریب کسی قدر جھکتے ہوئے ہیری اور رون سے پوچھا۔

''اگر وہ ان سے بھی بڑے ہوئے تو مجھے خدشہ ہے کہ ہیگرڈ انہیں بالکل سنبھال نہیں پائے گا۔ میرا مطلب ہے کہ اگر وہ اپنے دھماکے دار سقرطوں کے حملے سے بچ گیا تب بھی وہ ان سے بڑے گھوڑوں کو نہیں سنبھال سکتا۔ کیا پتہ دھماکے دار سقرطوں نے کیا کیا ہوگا؟'' ہیری نے آہستگی سے کہا۔

''شاید وہ بھاگ نکلے ہوں گے!'' رون نے امید بھرے لہجے میں کہا۔

''اوہ......ایسا مت کہو۔'' ہرمائنی کانپتی ہوئی بولی۔ ''ان کا میدان میں کھلے گھومنے کا تصور ہی بڑا بھیانک ہے......''

وہ اب تھوڑا کانپتے ہوئے ڈرم سٹرانگ کے وفد کی آمد کا انتظار کرنے لگے۔ زیادہ تر طلباء منتظر نگاہوں سے آسمان کو ٹٹول رہے تھے۔ کچھ منٹوں تک گہری خاموشی چھائی رہی۔ صرف میڈم میکسم کے دیوہیکل گھوڑوں کے ہنہنانے اور کھروں کو پٹخنے کی آوازیں سنائی دیتی رہیں۔

پھر اچانک......

''کیا تم نے کچھ سنا؟'' رون نے اچانک سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

ہیری نے سن لیا تھا۔ اندھیرے میں انہیں ایک عجیب سی آواز قریب آتی ہوئی سنائی دے رہی تھی۔ یہ چوسنی جیسی آواز تھی جیسے کوئی

بڑا ویکیوم کلینر پانی میں چل رہا ہو۔

''جھیل......'' لی جارڈن نے جھیل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے چیخ کر کہا۔ ''جھیل کی طرف دیکھو......!''

وہ لوگ صحن کے بالائی حصے میں کھڑے تھے جہاں سے میدان صاف دکھائی دے رہا تھا۔ وہاں سے انہیں جھیل کی چکنی کالی سطح بھی واضح دکھائی دے رہی تھی۔ لیکن اب جھیل کی ہموار اور ساکت سطح میں عجیب سا تلاطم برپا تھا۔ جھیل کے بیچوں بیچ سے پانی اچھل اچھل کر کناروں کی طرف بڑھ رہا تھا۔ پانی بڑے بڑے بلبلوں میں ابلتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ پانی کی لہریں بڑی ہو رہی تھیں اور وہ کیچڑ زدہ کناروں سے ٹکرانے لگیں۔ پھر اسی وقت جھیل کے عین وسط میں ایک بھنور نمودار ہوا جیسے کوئی بہت بڑا پلگ جھیل کے فرش سے باہر نکلا ہو......اس بھنور کے بیچ سے ایک لمبا اور سیاہ کھمبا دھیرے دھیرے اوپر اُٹھتا ہوا دکھائی دیا......اور پھر ہیری کو مستول دکھائی دینے لگا۔

''یہ تو کسی بحری جہاز کا مستول محسوس ہوتا ہے۔'' اس نے رون اور ہرمائنی سے کہا۔

دھیرے دھیرے شان کے ساتھ بادبانی جہاز پانی کی تہہ سے برآمد ہوتا چلا گیا اور پھر وہ پانی کی بالائی سطح پر جمنے لگا۔ وہ چاندنی میں چمک رہا تھا جیسے کسی حادثے کے بعد اس کی اچھی طرح مرمت کی گئی ہو۔ اس کی دھیمی روشنی کسی بھوت کی آنکھ کی مانند چمک رہی تھی۔ آخر کار زوردار دھماکے کی آواز کے ساتھ جہاز اچھل کر پانی سے پورا باہر نکل آیا۔ اب وہ بپھرے ہوئے پانی کی سطح پر رینگتا ہوا کنارے کی طرف بڑھ رہا تھا۔ کچھ پل بعد انہیں پانی میں تیز چھپاکے کے ساتھ لنگر پھینکنے کی آواز آئی اور پھر ایک تختہ نیچے کی طرف جھکنے لگا۔

جہاز میں سے لوگ اترنے لگے۔ سب کو جہاز کی روشنی میں ان کی متحرک پرچھائیاں دکھائی دے رہی تھیں۔ ہیری نے دیکھا کہ سب کا حلیہ کریب اور گوئل جیسا ہی تھا......لیکن جب وہ ایک قطار میں چلتے ہوئے بڑے ہال کے دروازے کی روشنی میں پہنچے تو اس نے دیکھا کہ ان کا قد کاٹھ اتنا لمبا اس لئے دکھائی دے رہا تھا کہ وہ موٹے اونی فر کے چوغے پہنے ہوئے تھے۔ جو آدمی سکول کی طرف سب سے آگے آ رہا تھا وہ کچھ مختلف اونی کپڑوں میں ملبوس تھا۔ یہ لباس اس کے بالوں کی طرح ریشمی اور سفید تھا۔

''ڈمبل ڈور......'' اس نے ڈھلان چڑھ کر قریب آتے ہوئے جوشیلے انداز میں کہا۔ ''کیسے ہو ڈمبل ڈور...... میرے عزیز! کیسے ہو؟''

''بالکل ٹھیک......تمہارا شکریہ پروفیسر کارکروف!'' ڈمبل ڈور نے جواب دیا۔

کارکروف کی آواز مخملی اور چکنی چپڑی تھی جب وہ سکول کے سامنے والے دروازے سے آتی ہوئی روشنی میں آیا تو طلباء نے دیکھا کہ وہ بھی ڈمبل ڈور کی طرح لمبا اور دبلا پتلا تھا۔ لیکن ان کے سفید بال چھوٹے تھے اور بکری جیسی ڈاڑھی (جو ایک خمیدہ لچھے پر ختم ہوتی تھی) ان کی کمزور ٹھوڑی کو مکمل طور پر ڈھانپ نہیں پا رہی تھی۔ جب وہ ڈمبل ڈور کے پاس پہنچے تو انہوں نے اپنے دونوں ہاتھوں میں ڈمبل ڈور کے ہاتھ جکڑ لئے۔

''آہ......شاندار ہوگورٹس!'' انہوں نے سکول کی بلند و بالا عمارت کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔ ان کے دانت کسی قدر پیلے نظر آئے۔ ہیری نے دیکھا کہ ان کی آنکھوں میں مسکراہٹ کا کوئی نام ونشان نہیں تھا۔ ان کی آنکھوں میں مکاری اور عیاری کی چمک بھری ہوئی تھی۔ کارکروف آگے بولے۔ ''یہاں آکر کتنا اچھا لگ رہا ہے۔ کتنا عمدہ......وکٹر! ساتھیو کو ساتھ لے کر اندر گرمائی میں چلو...... تمہیں یہ برا تو نہیں لگے گا، ڈمبل ڈور؟ وکٹر کو تھوڑا سردی سے زکام ہے......''

کارکروف نے اپنے ایک شاگرد کو پکڑ کر آگے آنے کا اشارہ کیا۔ جب وہ لڑکا پاس سے گزرا تو ہیری کو ایک بڑے اور خمیدہ ناک کی جھلک دکھائی دی اور موٹی سیاہ گھنی بھنوئیں بھی۔ تبھی رون نے ہیری کے ہاتھ پر مکا مارا اور اس کے کان میں سرگوشی کی حالانکہ ہیری پہلے ہی اس لڑکے کو پہچان چکا تھا۔

''ہیری......یہ تو کیرم ہے!''

☆☆☆☆

سولہواں باب

# شعلوں کا پیالہ

''مجھے یقین نہیں ہورہا ہے۔'' رون نے بے تابی سے کہا۔ جب ہوگورٹس کے طلباء سیڑھیوں پر ڈرم سڑانگ کے وفد کے تعاقب میں قطار بنا کر چڑھنے لگے۔ ''کیرم آیا ہے ہیری......وکٹر کیرم!''

''رون! تم اتنے بے قابو کیوں ہورہے ہو، وہ محض ایک کیوڈچ کھلاڑی ہی تو ہے۔'' ہرمائنی بولی۔

''صرف ایک کیوڈچ کھلاڑی؟'' رون نے بھنوئیں تانتے ہوئے کہا اور ہرمائنی کی طرف اس انداز سے دیکھا جیسے اسے اپنے کانوں پر یقین نہیں ہورہا ہو۔ ''ہرمائنی! وہ کیوڈچ کی دنیا کا سب سے اچھا متلاشی ہے۔ میں نے کبھی یہ سوچا بھی نہیں تھا کہ وہ سکول میں پڑھتا ہوگا؟''

جب وہ ہوگورٹس کے باقی طلباء وطالبات کے ساتھ راہداریوں کو طے کرتے ہوئے استقبالیہ ہال میں جانے لگے تو ہیری نے دیکھا کہ لی جارڈن اچھل اچھل کر کیرم کے سر کے عقبی حصے کو اچھی طرح سے دیکھنے کی کوشش کررہا تھا۔ چھٹے سال کی کچھ لڑکیاں چلتے چلتے اپنی جیبوں میں بے قراری سے ہاتھ ڈال کر کچھ تلاش کرنے کی کوشش کررہی تھیں۔

''اوہ! مجھے یقین نہیں ہورہا ہے۔ میرے پاس ایک بھی قلم نہیں ہے۔''

''تمہیں کیا لگتا ہے کہ وہ لپ سٹک سے میرے ہیٹ پر آٹوگراف دے گا؟''

''واقعی......'' ہرمائنی نے تیز آواز میں کہا جب وہ لپ سٹک کی بحث میں اُلجھی لڑکیوں کے پاس سے گزری۔

''اگر موقعہ ملا تو میں بھی اس کا ایک آٹوگراف لے لوں گا۔'' رون نے جلدی سے کہا۔ ''تمہارے پاس قلم تو ہے نا ہیری!''

''نہیں! میری ساری قلمیں اوپر بستے میں پڑی ہیں۔'' ہیری نے جواب دیا۔

وہ گری فنڈر کی میز تک پہنچے اور اپنی نشستیں سنبھال لیں۔ رون ایسی جگہ بیٹھا جہاں سے دروازہ دکھائی دیتا ہو کیونکہ کیرم اور ڈرم سڑانگ کے باقی طلباء اب بھی ہال میں ہی کھڑے تھے۔ وہ یہ طے نہیں کر پا رہے تھے کہ کہاں بیٹھا جائے؟ بیاوکس بیٹن کے لوگوں نے بیٹھنے کیلئے ریون کلا کی میز چنی تھی اور وہ بڑے ہال کو اداسی بھری نظروں سے دیکھ رہے تھے۔ ان میں سے تین نے تو اب بھی اپنے سر پر

اسکارف اور بدن پر شال لپیٹی ہوئی تھی۔

''اتنی زیادہ سردی تو نہیں ہے۔'' ہرمائنی نے انہیں چڑ کر دیکھتے ہوئے کہا۔ ''وہ لوگ اپنے چوغے کیوں نہیں لائے؟''

''یہاں آ جاؤ...... یہاں آ کر بیٹھ جاؤ!'' رون نے پھسپھسا کر کہا۔ ''یہاں آ جاؤ ہرمائنی! تھوڑا کھسکو......جگہ بناؤ!''

''کیا......؟''

''اوہ! بہت دیر ہوگئی......'' رون نے مایوسی بھرے لہجے میں کہا۔

وکٹر کیرم اور ڈرم سٹرانگ کے باقی لوگ سلے درن کی میز پر بیٹھ چکے تھے۔ ہیری نے دیکھا کہ ملفوائے، کریب اور گوئل اس بات پر بے حد خوش دکھائی دے رہے تھے۔ اس کے دیکھتے ہی دیکھتے ملفوائے آگے جھک کر کیرم سے باتیں کرنے لگا۔

''ٹھیک ہے...... اسے مکھن لگاؤ، ملفوائے!'' رون نے غصے سے کہا۔ ''میں شرط لگاتا ہوں کہ کیرم اس کی حقیقت پہچان لے گا......لوگ اسے ہر وقت مکھن لگاتے رہتے ہوں گے...... تمہیں کیا لگتا ہے کہ یہ لوگ کہاں سوئیں گے؟ ہیری، ہم کیرم کو اپنے کمرے میں سلا سکتے ہیں...... میں اسے اپنا پلنگ دے دوں گا اور خود خیمہ بستر پر سو جاؤں گا......اس میں مجھے ذرا بھی پریشانی نہیں ہوگی۔''

یہ سن کر ہرمائنی بے ساختہ ہنس پڑی۔

''ڈرم سٹرانگ کے طلباء بیاوکس بیٹن کے طلباء سے زیادہ خوش وخرم دکھائی دے رہے ہیں۔'' ہیری نے اچانک کہا۔

ڈرم سٹرانگ کے طلباء نے اب اپنے اضافی موٹی فر والے اونی چوغے اتار دیئے تھے اور وہ اب بڑی دلچسپی سے بڑے ہال کی ستاروں بھری چھت کو دیکھ رہے تھے۔ ان میں دو تین تو میز پر رکھی سنہری پلیٹوں اور پیالوں کو اُٹھا کر اور الٹ پلٹ کر غور سے معائنہ کرنے میں مصروف تھے۔ وہ خاصے متاثر دکھائی دیتے تھے۔

اساتذہ والی میز پر چوکیدار فلیچ اضافی کرسیاں لگاتا ہوا دکھائی دیا۔ وہ موقعہ کی مناسبت سے اپنا پرانا ٹیل کوٹ پہنے ہوئے تھا۔ ہیری کو یہ دیکھ کر حیرانگی ہوئی کہ اس نے چار اضافی کرسیاں لگائی تھیں۔ دو ڈمبل ڈور کی دائیں طرف اور دو ان کی بائیں طرف۔

''دو ہی لوگ تو آئے ہیں؟'' ہیری نے پلٹ کر کہا۔ ''فلیچ چار کرسیاں کیوں رکھ رہا ہے؟ اور کون آنے والا ہے......؟''

''ار...... ہاں!'' رون کے منہ سے عجیب سی آواز نکلی۔ اس کا پورا دھیان ابھی تک کیرم پر جما ہوا تھا۔ اب تمام طلباء بڑے ہال میں پہنچ چکے تھے اور اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھ گئے تھے۔ کچھ دیر بعد اساتذہ اندر داخل ہوئے۔ تمام اساتذہ بلند چبوترے پر رکھی ہوئی کرسیوں کی طرف بڑھے اور اپنی اپنی کرسیوں پر براجمان ہو گئے۔ آخر میں میڈم میکسم اور پروفیسر کارکروف، ڈمبل ڈور کے ہمراہ ہال میں آئے۔ اپنی ہیڈ مسٹرس کو دیکھ کر بیاوکس بیٹن کے تمام طلباء اچھل کر اپنی اپنی جگہ پر کھڑے ہو گئے۔ ہوگورٹس کے کچھ طلباء یہ منظر دیکھ کر ہنسنے لگے لیکن بیاوکس بیٹن کے طلباء کو یہ دیکھ کر کوئی فرق نہیں پڑا اور وہ تب تک انتظار میں کھڑے ہی رہے جب تک میڈم میکسم ڈمبل ڈور کی بائیں طرف بیٹھ نہیں گئی تھیں۔ بہر حال ڈمبل ڈور کھڑے رہے۔ انہیں کھڑا دیکھ کر بڑے ہال میں خاموشی چھا گئی۔

’’شام بخیر......حاضرین وناظرین!......سب سے خاص طور پر......مہمانوں سے!‘‘ ڈمبل ڈور نے غیر ملکی طلباء کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔ ’’آپ سبھی کو ہوگورٹس میں خوش آمدید کہا جاتا ہے۔ مجھے پوری امید اور کامل یقین ہے کہ آپ یہاں پر آرام اور خوشی سے رہیں گے۔‘‘ بیاوکس بیٹن کی ایک لڑکی جواب بھی سر پر مفلر باندھے ہوئے تھی، یہ سن کر طنزیہ انداز میں ہنس پڑی۔

ہرمائنی نے اس کی طرف شعلہ بار نگاہوں سے گھورتے ہوئے دھیمی آواز میں کہا۔ ’’کوئی بھی تمہیں یہاں زبردستی تو نہیں روک رہا ہے۔‘‘

’’سہ فریقی ٹورنامنٹ کا باضابطہ آغاز اس جشن کی دعوت کے بعد کیا جائے گا۔‘‘ ڈمبل ڈور نے کہا۔ ’’اب میں آپ لوگوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ بلا تکلف کھایئے پیئے......اور ہوگورٹس میں گھر جیسی راحت محسوس کیجئے۔‘‘

جیسے ہی وہ اپنی بات مکمل کر کے کرسی پر بیٹھے تو ہیری نے دیکھا کہ پروفیسر کارکروف فوراً ڈمبل ڈور کی طرف جھک کر گفتگو کرنے لگے۔ اگلے لمحے ہمیشہ کی طرح سب کے سامنے رکھی ہوئی خالی ٹرے اور ڈونگوں میں گرما گرم اور خوشبودار کھانا نمودار ہو گیا جس میں سے بھاپ اُٹھ رہی تھی۔ ایسا لگتا تھا کہ باورچی خانے کے تمام گھریلو خرسوں نے دعوت کیلئے اپنی پوری توانائی صرف کر دی تھی۔ ہیری نے اس سے پہلے اپنی میزوں پر اتنی انواع کا کھانا نہیں دیکھا تھا۔ ان میں سے کئی حیرت انگیز طور پر غیر ملکی دکھائی دے رہے تھے۔

’’وہ کیا ہے؟‘‘ رون نے ایک پکوان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا جو بام مچھلی کے قورمے جیسی دکھائی دے رہی تھی اور خوردنی کھمبی کے سالن اور گردوں کی پڈنگ کے درمیان میں رکھی ہوئی تھی۔

’’بولا باس!‘‘ ہرمائنی نے جلدی سے بتایا۔

’’خدا بھلا کرے......‘‘ رون منہ سکوڑ کر بولا۔

’’یہ فرانسیسی پکوان ہے۔‘‘ ہرمائنی نے کہا۔ ’’میں نے دو سال پہلے فرانس میں گرمیوں کی چھٹیاں مناتے ہوئے اسے کھایا تھا۔ یہ بہت مزیدار ہوتا ہے۔‘‘

’’میں تمہاری بات مان لیتا ہوں۔‘‘ رون نے کہا اور کالے رنگ کی پڈنگ لے لی۔

بڑے ہال میں مشکل سے بیس غیر ملکی طلباء کا ہی اضافہ ہوا تھا۔ لیکن نجانے کیوں آج بڑے ہال میں ہمیشہ سے کچھ زیادہ ہی بھیڑ کا احساس ہو رہا تھا۔ شاید ایسا اس لئے تھا کہ ان کی رنگین یونیفارم ہوگورٹس کے طلباء کے سیاہ لبادوں سے کافی الگ تھی۔ فر کے اونی چوغے اتارنے کے بعد ڈرم سٹرانگ کے طلباء کے خون جیسے گہرے سرخ رنگ کے لبادے نظر آنے لگے۔

جشن کی دعوت شروع ہونے کے بیس منٹ بعد ہیگرڈ اساتذہ کی میز کے عقبی دروازے سے ہال میں داخل ہوتا ہوا دکھائی دیا۔ وہ کنارے پر پڑی خالی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے ہیری، رون اور ہرمائنی کی طرف دیکھا اور اپنا ہاتھ ہلا کر انہیں اشارہ کیا۔ اس کے ہاتھ پر پٹیاں بندھی ہوئی تھیں۔

''دھماکے دار سقرط ٹھیک ٹھاک ہیں ہیگر ڈ؟'' ہیری نے زور سے پوچھا۔

''مزے میں ہیں......'' ہیگر ڈ نے خوشی سے جواب دیا۔

''ہاں! مجھے یقین ہے کہ وہ بہت مزے میں ہوں گے۔'' رون دھیرے سے بولا۔ ''ایسا لگتا ہے کہ آخراب انہیں اپنا من پسند کھانا مل ہی گیا ہے؟ ہیگر ڈ کی موٹی موٹی انگلیاں......''

''معاف کیجئے......کیا میں یہ بولا باس لے سکتی ہوں؟'' اسی پل ایک سریلی آواز سنائی دی۔ یہ بیاوکس بیٹن کی وہی لڑکی تھی جو ڈمبل ڈور کے خطاب کے دوران ہنسی تھی۔ اس نے اب اپنا مفلر ہٹا لیا تھا۔ اس کے سنہرے لمبے بال کمر تک آرہے تھے۔ اس کی بڑی بڑی آنکھیں گہری نیلی تھیں اور اس کے دانت بہت سفید اور جاذب نظر تھے۔ رون کا چہرہ بینگنی پڑ گیا۔ وہ اسے ٹکٹکی باندھ کر دیکھے جا رہا تھا۔ اس نے جواب دینے کی کوشش میں منہ کھولا لیکن منہ سے ایک بھی لفظ باہر نکل نہیں پایا۔

''ہاں......اسے لے لیجئے!'' ہیری نے بولا باس کا ڈونگا اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

''آپ لوگوں نے اسے چکھا ہے؟''

''ہاں!'' رون نے زور زور سے سانس لیتے ہوئے کہا۔ ''ہاں! یہ بہت مزیدار ہے۔''

اس لڑکی نے ڈونگا اُٹھایا اور اسے احتیاط کے ساتھ ریون کلا کی میز کی طرف لے گئی۔ رون اب بھی اس لڑکی کو اس طرح گھور رہا تھا جیسے اس نے زندگی میں پہلے کبھی کوئی لڑکی دیکھی ہی نہ ہو۔ ہیری اس کی حالت دیکھ کر ہنسنے لگا۔ اس کی ہنسی کی آواز سن کر رون دوبارہ ہوش میں آ گیا۔

''وہ بالکل موہنی ہے۔'' اس نے ہیری سے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔

''ظاہر ہے، وہ نہیں ہے۔'' ہرمائنی چڑتے ہوئے بولی۔ ''کوئی اور لڑکا تو اس کی طرف گدھوں کی طرح نہیں دیکھ رہا ہے۔''

لیکن یہ بات پوری طرح درست نہیں تھی۔ جب وہ لڑکی ہال کے پار گئی تو کئی لڑکوں کے سر گھومے اور ان میں کچھ تو رون کی طرح ہی کچھ لمحوں کیلئے مبہوت ہو کر رہ گئے تھے۔

''میں تمہیں بتا دوں کہ وہ لڑکی عام سی بالکل نہیں ہے۔'' رون نے ایک طرف جھکتے ہوئے کہا تاکہ وہ اسے اچھی طرح سے دیکھ سکے۔ ''ہوگورٹس میں ایسی لڑکیاں کہاں ہیں؟''

''ہوگورٹس کی لڑکیاں بھی بہت اچھی ہیں۔'' ہیری کے منہ سے بے ساختہ نکل گیا۔ چو چینگ سنہری بالوں والی لڑکی سے کچھ ہی فاصلے پر بیٹھی ہوئی تھی۔

''جب تم دونوں کی آنکھیں واپس یہاں لوٹ آئیں گی۔'' ہرمائنی نے درشت لہجے میں کہا۔ ''تب تمہیں یہ دکھائی دے گا کہ ابھی ابھی یہاں کون آیا ہے؟''

وہ اساتذہ کی میز کی طرف اشارہ کر رہی تھی۔ باقی بچی ہوئی دو خالی کرسیاں اب بھر چکی تھیں۔ لیوڈو بیگ مین، پروفیسر کارکروف کے پاس بیٹھے ہوئے تھے جبکہ میڈم میکسم کے ساتھ پرسی ویزلی کے باس مسٹر کراؤچ بیٹھے ہوئے تھے۔

''یہ لوگ یہاں کیا کر رہے ہیں؟'' ہیری نے انہیں دیکھ کر حیرت کا اظہار کیا۔

''انہوں نے ہی جادوگری کے سہ فریقی ٹورنامنٹ کا انعقاد کیا ہے۔ ہے نا؟ مجھے لگتا ہے کہ وہ اب یہاں پر اس کا باقاعدہ آغاز دیکھنے کیلئے پہنچے ہیں۔'' ہرمائنی نے جواب دیا۔

جب کھانے کا دوسرا دور شروع ہوا تو انہیں کئی تعجب انگیز چیزیں دیکھنے کو ملیں۔ رون نے ایک عجیب سی زرد فرانسیسی پڈنگ کو غور سے دیکھا اور اسے اپنے دائیں طرف سرکا دیا تاکہ یہ ریون کلا کی میز پر صاف دکھائی دے سکے۔ ایسا لگتا تھا کہ موہنی جیسی لڑکی کا پیٹ بھر چکا تھا، اس لئے وہ اسے لینے کیلئے نہیں آئی تھی۔

جب کھانے کا دور مکمل ہوا اور پلیٹیں بالکل صاف اور کوری ہوگئیں اور پکوانوں کے ڈونگے غائب ہوگئے تو ڈمبل ڈور اپنی نشست سے اُٹھ کھڑے ہوئے۔ ہال میں اب ایک عجیب سے تناؤ کی فضا پھیل گئی۔ ہیری کو بھی ہلکا سا تجسس محسوس ہوا اور وہ سوچنے لگا کہ اب کیا ہونے والا ہے؟ کچھ دور بیٹھے فریڈ اور جارج آگے جھک کر ڈمبل ڈور کو بہت غور سے ٹکٹکی باندھے دیکھ رہے تھے۔

''اب وقت آ چکا ہے۔'' ڈمبل ڈور نے اپنی طرف مڑی گردنوں کو مسکرا کر دیکھتے ہوئے کہا۔ ''جادوگری کا سہ فریقی ٹورنامنٹ بس شروع ہونے ہی والا ہے۔ اس سے پہلے کہ ہم صندوق یہاں لائیں۔ میں آپ کو کچھ باتیں بتانا چاہوں گا......''

''صندوق......؟'' ہیری نے تعجب بھری آواز میں کہا۔ رون نے محض کندھے اچکا دیئے۔

''میں آپ کو اس سال کے قوانین بتانا چاہتا ہوں لیکن اس سے پہلے میں آپ کا تعارف دو ہستیوں سے کروانا چاہوں گا۔ مسٹر بارٹی میوس کراؤچ، جو جادوئی محکمے میں بین الاقوامی تعلقات عامہ کے شعبے کے سربراہ ہیں۔'' ہلکی سی تالیاں بجیں۔ ''اور مسٹر لیوڈو بیگ مین، جادوئی کھیل اور فنون لطیفہ کے شعبے کے سربراہ۔''

مسٹر کراؤچ کی بہ نسبت مسٹر بیگ مین کیلئے کچھ زیادہ ہی زور سے تالیاں بجیں۔ شاید اس لئے کہ وہ کیوڈچ کے مشہور کھلاڑی تھے یا صرف اس لئے کہ وہ زیادہ ملنسار اور ہنس مکھ دکھائی دیتے تھے۔ انہوں نے تالیوں کا جواب ہنس کر اور ہاتھ ہلا کر دیا۔ جبکہ مسٹر بارٹی میس کراؤچ اپنا نام لئے جانے پر نہ تو مسکرائے اور نہ ہی انہوں نے اپنا ہاتھ اُٹھایا تھا۔ کیوڈچ ورلڈ کپ میں مسٹر کراؤچ کے نئے سوٹ کو یاد کرتے ہوئے ہیری نے سوچا کہ وہ سوٹ کے بجائے جادوگروں کے لباس میں زیادہ عجیب دکھائی دے رہے تھے۔ ڈمبل ڈور کے لمبے سفید بالوں اور ڈاڑھی کے پاس ان کی ٹوتھ برش جیسی مونچھیں اور نفاست سے سیدھی نکلی ہوئی مانگ بہت عجیب دکھائی دے رہی تھی۔

''مسٹر بیگ مین اور مسٹر کراؤچ، جادوگری کے سہ فریقی ٹورنامنٹ کی تیاری کیلئے پچھلے کچھ مہینوں سے مشقت آمیز محنت کر رہے

ہیں اور وہ دونوں پروفیسر کارکروف، میڈم میکسم اور میرے ساتھ تینوں سکولوں کے چمپئن کی صلاحیتوں کی جانچ اور انتخاب، مقابلوں کے نتائج کو مرتب کرنے اور حتمی فیصلے کیلئے ججوں کے فرائض ادا کرنے کی ذمہ داری نبھائیں گے یعنی سہ فریقی مقابلوں کیلئے پانچ رکنی ججوں کا پینل تشکیل دیا گیا ہے۔''

چمپئن کا لفظ سنتے ہی سب طلباء کے کان کھڑے ہو گئے تھے۔شاید ڈمبل ڈور طلباء کے اچانک خاموش ہو جانے کا مطلب سمجھ گئے کیونکہ انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''مسٹر فلیچ! براہ کرام وہ صندوق اندر لے آیئے۔''

فلیچ جو ہال کے دور والے کونے میں منڈلا رہا تھا، اب ڈمبل ڈور کے پاس آ گیا۔اس کے ہاتھ میں لکڑی کا ایک بڑا صندوق تھا جس پر بیش قیمت جواہرات سے جڑے ہوئے تھے۔ یہ صندوق خاصا پرانا دکھائی دے رہا تھا۔طلباء اب دھیمی آواز میں چہ میگوئیاں کرنے لگے۔ڈینس کریوی تو صندوق کو اچھی طرح سے دیکھنے کیلئے اتنا بےتاب ہوا کہ وہ اپنی کرسی پر چڑھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔بہرحال اس کی لمبائی اتنی کم تھی کہ کرسی پر چڑھنے کے بعد بھی اس کا سر ذرا سا اونچا نہیں ہو پایا تھا۔

''منتخب ہونے والے چمپئن نے جن مراحل کو طے کرنا ہے ان کا مکمل معائنہ مسٹر کراؤچ اور مسٹر بیگ مین پہلے ہی کر چکے ہیں۔'' ڈمبل ڈور کہا جب فلیچ نے صندوق کو پوری احتیاط سے میز کے اوپر سب کے سامنے رکھ دیا تھا۔''اور انہوں نے ہر چمپئن کے لئے خصوصی انتظام کر دیئے ہیں۔کل تین اہداف سر کرنا ہوں گے جو سکول کے پورے رقبے میں کہیں بھی رکھے جائیں گے۔کئی الگ الگ طریقوں سے چمپئن کا امتحان لیا جائے گا...... اُن کی جادوگری منصوبہ بندی...... اُن کی بلند ہمت...... اُن کی چھپی ہوئی صلاحیتیں اور ظاہر ہے، خطرات کا سامنا کرنے کی جرأت۔''

آخری جملے کو سن کر پورے ہال کو سانپ سونگھ گیا تھا۔ایسا لگتا تھا کہ جیسے کوئی سانس بھی نہیں لے رہا ہو۔

''جیسا کہ آپ لوگ جانتے ہیں کہ اس ٹورنامنٹ میں صرف تین چمپئن حصہ لیں گے۔'' ڈمبل ڈور نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔''ہر سکول کا ایک ایک چمپئن اس میں حصہ لے گا۔ ہر چمپئن کو اس کی کوشش اور کامیابی پر نمبر دیئے جائیں گے۔آخر میں ان کی کارکردگی کو جانچا جائے گا کہ کس نے اپنے کٹھن مرحلے کو کس قدر خوبصورتی اور مہارت کے ساتھ مکمل کیا ہے؟ ہر مرحلے کے نمبروں کو آخر میں جمع کیا جائے گا جو چمپئن سب سے زیادہ نمبر حاصل کرے گا، وہی اس سہ فریقی ٹورنامنٹ کے انعامی کپ کا حقدار سمجھا جائے گا۔اصل چمپئن کا انتخاب ایک بالکل غیر جانبدارانہ جج کرے گا...... یعنی شعلوں کا پیالہ!''

ڈمبل ڈور نے اب اپنی چھڑی باہر نکالی اور اس سے صندوق کو تین بار ٹھونکا۔صندوق کا ڈھکن چرر کی آواز نکالتا ہوا دھیرے دھیرے کھلنے لگا۔ڈمبل ڈور نے اس کے اندر ہاتھ ڈالا اور لکڑی کا ایک بڑا پیالہ باہر نکالا۔ یہ بہت ہی عام سا پیالہ تھا، فرق صرف اتنا تھا کہ اس میں نیلے اور سفید شعلے اُٹھ رہے تھے۔ پیالہ نکالنے کے بعد ڈمبل ڈور نے صندوق بند کر دیا۔اس کے بعد انہوں نے شعلوں

کے پیالے کو احتیاط کے ساتھ صندوق کے اوپر رکھ دیا تا کہ ہال میں موجود ہر فرد اسے اچھی طرح دیکھ لے۔

''جو بھی فرد چمپئن کے دعویدار کے روپ میں اپنا نام غیر جانبدارانہ جج کے سپرد کرنا چاہتا ہے، اسے ایک چرمئی کاغذ پر اپنا اور اپنے سکول کا نام لکھ کر اس پیالے میں ڈالنا ہوگا۔'' ڈمبل ڈور نے الفاظ پر زور دیتے ہوئے کہا۔ ''اپنے سکول کے چمپئن بننے کی امیدواری کیلئے آپ کے پاس چوبیس گھنٹے ہیں۔ اسی دوران آپ نے اپنے نام شعلوں کے پیالے میں ڈالنا ہیں۔ کل ہیلوویئن کی رات کو یہ پیالہ ان تین چمپئن کے نام ہمیں بتا دے گا جو اس کی رائے میں اپنے اپنے سکولوں کا نام روشن کرنے کیلئے سب سے زیادہ باصلاحیت ہوں گے۔ پیالہ آج تمام رات بیرونی ہال میں پڑا رہے گا۔ جہاں چمپئن شپ میں حصہ لینے کا امیدوار کوئی بھی طالب علم اس میں اپنا نام ڈال سکتا ہے۔''

''کوئی نابالغ اس میں اپنا نام نہ ڈال پائے۔'' ڈمبل ڈور نے گری فنڈر کی میز کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''اس لئے بیرونی ہال میں شعلوں کا پیالہ رکھنے کے بعد میں اس کے چاروں طرف عمر کی طے شدہ حد کا حصار کھینچ دوں گا۔ سترہ سال سے کم عمر کا کوئی بھی طالبعلم اس حصار کے اندر قطعی داخل نہیں ہو پائے گا۔''

''اور آخر میں...... آپ میں سے جو بھی اس سہ فریقی ٹورنامنٹ میں حصہ لینے کے امیدوار ہیں، انہیں میں یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ محض شوقیہ طور پر ان مقابلوں میں اپنا نام مت ڈالئے۔ اگر شعلوں کے پیالے نے آپ کو منتخب کر لیا تو اس کے بعد آپ کو مقابلے کے تمام پرخطر مراحل میں یقینی طور پر حصہ لینا ہوگا۔ پیالے میں آپ کا نام پہنچنے کے بعد آپ ایک اٹوٹ جادوئی معاہدے میں بندھ جائیں گے۔ چمپئن بننے کے بعد آپ کسی بھی طور پر اپنا فیصلہ نہیں بدل سکتے ہیں۔ اس لئے شعلوں کے پیالے میں اپنا نام ڈالنے سے پہلے یہ خوب اچھی طرح سے سوچ بچار کر لیجئے کہ آپ واقعی خطرات سے گھرے مقابلوں میں حصہ لینے کیلئے دل و جان سے تیار ہیں...... اب مجھے لگتا ہے کہ سونے کا وقت ہو چکا ہے۔ آپ سب کو شب بخیر!''

''حدود عمر کا حصار......؟'' فریڈ ویزلی نے کہا، جب وہ لوگ بڑے ہال سے نکل کر گری فنڈر مینار کی سیڑھیوں کی طرف بڑھ رہے تھے۔ فریڈ کی آنکھوں میں عجیب سی چمک موجود تھی۔ وہ بولا۔ ''اسے تو عمر بڑھانے والے سیال سے چکمہ دیا جا سکتا ہے ہے نا؟ اور ایک بار ہمارا نام پیالے میں پہنچ گیا تو پھر کوئی پریشانی نہیں ہے...... شعلوں کے پیالے کو یہ پتہ نہیں چل سکتا کہ ہم سترہ سال کے ہیں یا نہیں......''

''مجھے نہیں لگتا ہے کہ سترہ سال سے کم عمر والے کسی جادوگر کے پاس چمپئن بننے کا زیادہ موقعہ ہے۔'' ہرمائنی نے کہا۔ ''ہمیں اتنا زیادہ جادو نہیں آتا ہے......''

''یقیناً تمہیں نہیں آتا ہوگا۔'' جارج نے فوراً کہا۔ ''ہیری! تم تو شعلوں کے پیالے میں اپنا نام ڈالنے کی کوشش کرو گے، ہے نا؟''

ہیری نے کچھ لمحوں تک ڈمبل ڈور کی کہی ہوئی باتوں کے بارے میں سوچا کہ سترہ سال سے کم عمر کا کوئی بھی طالبعلم اپنا نام نہ ڈالے لیکن پھر جادوگری کے سہ فریقی ٹورنامنٹ کا کپ کے فاتح کے روپ میں اس اپنی تخیل کا دھندلا دیکھا......اس نے سوچا، اگر سترہ سال سے کم عمر کا کوئی بھی جادوگر حد عمر کا حصار پار کرنے میں کامیاب ہو گیا تو ڈمبل ڈور کتنے ناراض ہوں گے......؟

''وہ کہاں ہے؟'' رون نے کہا جو گفتگو کا ایک بھی لفظ نہیں سن پایا تھا بلکہ ہجوم میں کیرم کو ڈھونڈ رہا تھا۔ ''ڈمبل ڈور نے یہ نہیں بتایا تھا کہ ڈرم سٹرانگ کے طلباء کہاں سوئیں گے؟''

لیکن سلے درن کی میز کے پاس پہنچتے ہی اسے اپنے سوال کا جواب مل گیا۔ وہاں پر پروفیسر کارکروف اپنے طلباء کو اُٹھا رہے تھے۔ وہ کہہ رہے تھے۔ ''چلو! واپس جہاز میں چلتے ہیں۔ وکٹر تمہیں کیسا محسوس ہو رہا ہے؟ تمہاری طبیعت تو اب ٹھیک ہے نا؟ کیا تم نے ٹھیک طرح سے کھانا کھایا؟ کیا میں تمہارے لئے باورچی خانے تھوڑی سی گرم یخنی بھجواؤں......''

ہیری نے دیکھا کہ کیرم نے اپنے فر کے موٹے کپڑے پہنتے ہوئے انکار میں سر ہلا دیا۔

''پروفیسر! مجھے تھوڑی یخنی چاہئے۔'' ڈرم سٹرانگ کے ایک طالبعلم نے بڑے امید بھرے لہجے میں کہا۔

''پولیسکوف! میں نے تم سے نہیں پوچھا تھا۔'' پروفیسر کارکروف نے اسے جھڑکتے ہوئے کہا اور ان کا مشفقانہ لہجہ پل بھر میں غائب ہو گیا۔ ''میں دیکھ رہا ہوں کہ تم نے ایک بار پھر اپنے کپڑوں پر کھانا گرا لیا ہے...... پھوہڑ لڑکے!''

کارکروف مڑے اور اپنے طلباء کے گروہ کو ساتھ لے کر دروازے کی طرف بڑھے۔ وہ ٹھیک اسی وقت دروازے پر پہنچے جب ہیری، رون اور ہرمائنی وہاں پہنچے تھے۔ ہیری نے رک کر انہیں پہلے گزرنے کیلئے راستہ دے دیا۔

''شکریہ......'' کارکروف نے اسے دیکھتے ہوئے لاپروائی سے کہا اور اگلے ہی لمحے وہ ٹھٹک کر رُک گئے۔ انہوں نے اپنا سر واپس ہیری کی طرف گھمایا اور اس کی طرف ایسے گھورا جیسے انہیں اپنی آنکھوں پر یقین نہیں ہو رہا ہو۔ اپنے ہیڈ ماسٹر کے پیچھے چلتے ہوئے ڈرم سٹرانگ کے طلباء بھی رُک گئے تھے۔ کارکروف کی آنکھیں ہیری کے چہرے کا طواف کرتے ہوئے اس کے ماتھے کے نشان پر جا کر ٹھہر گئیں۔ ڈرم سٹرانگ کے طلباء بھی ہیری کی طرف حیرانگی سے دیکھنے لگے، ہیری نے کنکھیوں سے دیکھا کہ ان میں سے کچھ لڑکوں نے یہ جان لیا تھا کہ وہ ہیری پوٹر ہے۔ جس لڑکے نے اپنے کپڑوں کے سامنے حصے پر کھانا گرایا تھا، وہ اپنے پاس کھڑی لڑکی کو کہنی مار کر ہیری کے ماتھے کی طرف اشارہ کرنے لگا۔

''ہاں...... یہ ہیری پوٹر ہی ہے......'' عقب میں سے ایک غراتی ہوئی آواز آئی۔

پروفیسر کارکروف الٹے قدموں پر گھوم گئے۔ وہاں پروفیسر میڈ آئی موڈی کھڑے تھے۔ وہ اپنی لاٹھی پر وزن ڈال کر پہلو کے بل کھڑے تھے اور ان کی جادوئی آنکھ بغیر جھپکے ڈرم سٹرانگ کے ہیڈ ماسٹر کو گھور رہی تھی۔ ہیری کے دیکھتے ہی دیکھتے کارکروف کے چہرے کا رنگ اُڑ گیا۔ ان کے چہرے پر غصے اور دہشت کا ملا جلا بھیانک ردعمل نمودار ہو گیا۔

''تم......''انہوں نے کہا اور پروفیسر موڈی کو اتنی حیرانگی سے دیکھا جیسے انہیں یقین ہی نہ آ رہا ہو۔

''ہاں میں......!'' پروفیسر موڈی نے خوفناک لہجے میں غراتے ہوئے کہا۔ ''اگر تمہیں پوٹر سے کچھ نہ کہنا ہو، کارکروف! تو بہتر یہی ہوگا کہ تم یہاں سے چل دو......تم نے سارا راستہ روک رکھا ہے۔''

یہ سچ تھا کہ ہال کے آدھے طلباء اب ان کے پیچھے جمع ہو کر انتظار کر رہے تھے اور ایک دوسرے کے کندھوں کے اوپر سے جھانک کر دیکھ رہے تھے کہ راستہ کیوں رُکا ہوا ہے؟

بغیر کچھ بولے پروفیسر کارکروف اپنے طلباء کے گروہ کو وہاں سے ساتھ لے گئے۔ پروفیسر موڈی انہیں وہاں سے جاتے اور اوجھل ہوتے ہوئے دیکھتے رہے۔ ان کی جادوئی آنکھ کارکروف کی پشت پر چپکی ہوئی تھی اور ان کے کرخت چہرے پر گہری نفرت کا تاثر جھلک رہا تھا۔

☆☆☆☆

اگلا دن ہفتہ تھا۔ زیادہ تر طلباء عام طور پر ہفتے کو دیر سے ناشتہ کرتے تھے۔ بہرحال اس دن صرف ہیری، رون اور ہرمائنی ہی جلدی نہیں اُٹھے تھے۔ جب وہ بڑے ہال میں نیچے پہنچے تو انہوں نے دیکھا کہ وہاں بیس لوگ تھے جن میں کچھ ٹوسٹ کھاتے ہوئے شعلوں کے پیالے کو بغور دیکھ رہے تھے۔ شعلوں کا پیالہ ہال کے بالکل وسط میں اسی سٹول پر رکھا گیا تھا جس پر عام طور بولتی ٹوپی رکھی رہتی تھی۔ فرش پر ایک پتلا سنہرا خط کھنچا ہوا تھا جو ہر سمت میں دس فٹ کا دائرہ بنائے ہوئے تھا۔

''کسی نے اب تک اپنا نام اس میں ڈالا......؟'' رون نے تیسرے سال کی ایک لڑکی سے اشتیاق بھرے انداز میں پوچھا۔

''ڈرم سٹرانگ کے گروہ کے سبھی طلباء نے اپنا نام اس میں ڈال چکے ہیں۔'' اس نے جواب دیا۔ ''لیکن میں نے ابھی تک ہوگورٹس کے کسی طالبعلم کو نام ڈالتے نہیں دیکھا......''

''مجھے یقین ہے کہ ان میں سے کچھ نے رات کو ہی نام ڈال دیا ہوگا، جب ہم سبھی سو رہے ہوں گے۔'' ہیری نے کہا۔ ''اگر میں اس جگہ ہوتا تو ایسا ہی کرتا......میں یہ نہیں چاہتا کہ سب لوگ مجھے ایسا کرتے ہوئے دیکھیں، اگر شعلوں کے پیالہ سب کے سامنے مجھے مسترد کر دیتا تو مجھے اس پر کتنی شرمندگی اُٹھانا پڑتی......''

ہیری کے پیچھے کوئی ہنسا۔ اس نے مڑ کر دیکھا۔ فریڈ، جارج اور لی جارڈن جلدی جلدی سیڑھیاں اتر رہے تھے۔ وہ تینوں بہت پراسرار اور جوشیلے دکھائی دے رہے تھے۔

''پی لیا ہے۔'' فریڈ نے ہیری، رون اور ہرمائنی کو فاتحانہ لہجے میں بتایا۔ ''ابھی ابھی پیا ہے۔''

''کیا......؟'' رون نے تجسس سے پوچھا۔

''عمر بڑھانے والا سیال......گدھے!'' فریڈ نے جلدی سے کہا۔

''ہم تینوں نے اس کی ایک ایک بوند پی لی ہے۔'' جارج نے اپنے دونوں ہاتھ مسلتے ہوئے کہا۔ ''ہمیں صرف کچھ مہینے ہی تو بڑا ہونا تھا......''

''اگر ہم میں سے کوئی جیت جائے گا تو ہم ایک ہزار گیلن آپس میں بانٹ لیں گے۔'' لی جارڈن نے کھل کر مسکراتے ہوئے کہا۔

''مجھے نہیں لگتا کہ تمہاری یہ چال کامیاب ہوگی۔'' ہرمائنی نے خبردار کرتے ہوئے کہا۔ ''مجھے یقین ہے کہ ڈمبل ڈور نے اس بارے ضرور سوچا ہوگا۔''

فریڈ، جارج اور لی جارڈن نے اس کی بات ان سنی کر دی۔

''تیار......'' فریڈ نے جوش سے تھرتھراتے ہوئے کہا۔ ''تو پھر چلو......سب سے پہلے میں جاتا ہوں۔''

ہیری پورے انہماک سے انہیں دیکھنے لگا۔ جب فریڈ نے اپنی جیب سے چرمئی کاغذ کا ٹکڑا نکالا جس پر بڑے لفظوں میں 'فریڈ ویزلی۔ ہوگورٹس' نمایاں لکھا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ فریڈ حصار کے خط تک پہنچا اور وہاں اپنے پنجوں کے بل کھڑے ہو کر اس طرح ہلتا رہا جس طرح کوئی غوطہ خور پچاس فٹ نیچے چھلانگ لگانے کی تیاری کرتا ہے۔ پھر بڑے ہال میں موجود ہر فرد کے دیکھتے ہی دیکھتے اس نے گہری سانس لی اور حصار کے خط کر پار کر لیا۔

ایک پل کیلئے تو ہیری کو لگا کہ فریڈ کی چال کامیاب ہوگئی تھی۔ جارج تو حیرت انگیز طور پر ایسا لگا تھا کیونکہ وہ خوشی سے چلا اُٹھا اور اس نے بھی فریڈ کے پیچھے چھلانگ لگا دی تھی لیکن اگلے ہی پل ایک زوردار دھما کہ ہوا اور دونوں جڑواں بھائی سنہرے حصار سے باہر پھینک دیئے گئے۔ ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے کسی غیبی پہلوان نے انہیں اُٹھا کر رنگ سے باہر پٹخ دیا ہو۔ وہ دردناک انداز میں ہوا میں لڑھکتے ہوئے پتھر کے فرش پر دس فٹ دور جا گرے۔ یہی نہیں، کھٹ کی سی ایک آواز سنائی دی اور پھر اگلے ہی لمحے دونوں کے چہروں پر لمبی سفید ڈاڑھیاں نمودار ہو گئیں۔

بڑا ہال زوردار ہنسی اور قہقہوں کے شور سے گونج اُٹھا۔ یہاں تک کہ فریڈ اور جارج ہاتھ جھاڑتے ہوئے اُٹھ کھڑے ہوئے اور ایک دوسرے کی صورت دیکھ کر زور زور سے ہنسنے لگے۔

''میں نے تم لوگوں کو پہلے خبردار کیا تھا......'' ایک بھاری آواز سنائی دی، جس میں خوشی کی جھلک بکھری ہوئی تھی۔ سب نے مڑ کر دیکھا، پروفیسر ڈمبل ڈور بڑے ہال سے باہر نکلتے ہوئے دکھائی دیئے۔ انہوں نے اپنی چمکتی آنکھوں سے فریڈ اور جارج کی طرف دیکھ کر کہا۔ ''میں تم دونوں کو میڈم پامفری کے پاس جانے کی صلاح دیتا ہوں۔ وہ پہلے ہی ریون کلا کی مس فاسیٹ اور ہفل پف کے مسٹر سمرس کا علاج کر رہی ہیں۔ ان دونوں نے بھی اپنی عمر بڑھانے کی کوشش کی تھی۔ حالانکہ میں یہ کہنا چاہوں گا کہ ان میں سے کسی کی بھی ڈاڑھی تمہارے جتنی اچھی نہیں تھی۔''

فریڈ اور جارج خاموشی سے ہسپتال کی طرف چل دیئے۔ لی جارڈن بھی ان کے پیچھے پیچھے لپکا۔ وہ پیٹ پکڑ کر ہنسے جا رہا تھا اور

دوہرا ہورہا تھا۔ ہیری، رون اور ہرمائنی بھی اپنی ہنسی پر قابو پانے کی کوشش کرتے ہوئے ناشتے کی میز کی طرف بڑھ گئے۔

بڑے ہال میں تزئین و آرائش آج بالکل بدل گئی تھی۔ چونکہ آج ہیلوئین کا دن تھا، اس لئے جادوئی چھت پر چاروں طرف زندہ چمگادڑوں کے گھونسلے لگا دیئے گئے تھے۔ سینکڑوں کدو ہر کونے میں ڈھکے رکھے تھے۔ ہیری سب کے ساتھ ڈین اور سمیس کے پاس بیٹھ گیا۔ وہ دونوں ہوگورٹس کے سترہ سال سے زیادہ ان طلباء کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے جو سہ فریقی ٹورنامنٹ میں شامل ہو سکتے تھے۔

''ہر طرف یہ افواہ اُڑ رہی ہے کہ وارنگٹون نے صبح جلدی اُٹھ کر اپنا نام ڈال دیا ہے۔'' ڈین نے ہیری کو بتایا۔ ''سلے درن کا وہ لمبا ٹرنگا لڑکا جو کسی عفریت جیسا دکھائی دیتا ہے۔''

ہیری کیوڈچ میچ میں وارنگٹون کے خلاف کھیل چکا تھا۔ اس نے نفرت سے اپنا سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ''ہم سلے درن کے چمپئن کو برداشت نہیں کر سکتے۔''

''اور ہفلل پف کے سبھی طلباء ڈیگوری کے بارے میں بات کر رہے ہیں۔'' سمیس نے حقارت سے کہا۔ ''لیکن مجھے نہیں لگتا کہ وہ اپنے خوبصورت چہرے کو برباد کرنے کی اذیت قبول کرے گا۔''

''دیکھو......'' ہرمائنی نے اچانک کہا۔

بڑے ہال میں تالیاں بج رہی تھیں۔ وہ سبھی اپنی کرسیوں پر گھوم گئے اور انہوں نے دیکھا کہ اینجلینا جانسن بڑے ہال میں تھوڑی شرماتی اور مسکراتی ہوئی آ رہی تھی۔ اینجلینا لمبی اور سیاہ فام لڑکی تھی جو گری فنڈر کی کیوڈچ ٹیم میں نقاش کے طور پر کھیلتی تھی۔ وہ ان کے پاس آ کر بیٹھ گئی اور بولی۔ ''میں نے آخر یہ کام کر ہی دیا۔ میں نے ابھی ابھی اپنا نام ڈالا ہے۔''

''تم مذاق کر رہی ہو۔'' رون نے تعجب آمیز لہجے میں کہا۔

''تو کیا تم سترہ سال کی ہو چکی ہو۔'' ہیری نے سوال کیا۔

''ظاہر ہے کہ وہ ہو چکی ہے۔ کیا تمہیں دکھائی نہیں دیتا ہے کہ اس کی ڈاڑھی نکل آئی ہے۔'' رون نے منہ بسور کر ہیری سے کہا۔

''میری سالگرہ پچھلے ہفتے میں تھی۔'' اینجلینا نے مسکرا کر کہا۔

''مجھے بہت خوشی ہے کہ گری فنڈر سے کسی نے تو نام ڈالا۔'' ہرمائنی نے فخر سے کہا۔ ''اینجلینا! مجھے سچ مچ امید ہے کہ تم ہوگورٹس کی چمپئن بن جاؤ گی۔''

''شکریہ ہرمائنی!'' اینجلینا نے مسکرا کر اس کی دیکھا۔

''ہاں کم از کم وجیہہ ڈیگوری سے تو تم بہترین ہو۔'' سمیس نے کہا۔ یہ سن کر ان کی میز کے پاس سے گزرتے ہوئے ہفلل پف کے کئی طلباء نے سمیس کو غصے سے گھور کر دیکھا۔

''تو آج ہم لوگ کیا کرنے والے ہیں؟'' رون نے ہیری اور ہرمائنی سے پوچھا۔ جب وہ اپنا ناشتہ ختم کر کے بڑے ہال سے

باہر نکل رہے تھے۔

''ہم اس نصابی دورانئے میں اب تک ہیگرڈ سے ملنے نہیں گئے ہیں۔'' ہیری بولا۔

''ٹھیک ہے......'' رون نے زور سے کہا۔ ''لیکن وہ ہم سے یہ نہ کہے کہ ہم اپنی کچھ انگلیاں اس کے سقرطوں کو کھلا دیں۔''

اچانک ہرمائنی کے چہرے پر گہری دلچسپی کا تاثر پھیل گیا۔

''مجھے ابھی ابھی یاد آیا...... میں نے ابھی تک ہیگرڈ کو ایس پی ای ڈبلیو میں شامل ہونے کی پیشکش تو کی ہی نہیں۔'' اس نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔ ''میرے لئے رُکنا۔ میں اوپر سے بیجز لے کر آتی ہوں۔''

''وہ بھی کمال کرتی ہے۔'' رون نے مضطرب انداز میں کہا جب ہرمائنی سنگ مرمر کی سیڑھیوں پر بھاگتی ہوئی اوپر جا رہی تھی۔

''دیکھو رون...... تمہاری موہنی!'' ہیری نے اچانک رون سے کہا۔

بیاوکس بیٹن کے طلباء میدان سے آتے ہوئے اب سامنے والے دروازے میں داخل ہو رہے تھے۔ ان میں موہنی جیسی دکھائی دینے والی لڑکی بھی شامل تھی۔ شعلوں کے پیالے کے چاروں طرف کھڑے طلباء نے انہیں اندر آنے کا راستہ دیا اور دلچسپی سے ان کی طرف دیکھنے لگے۔

میڈم میکسم اپنے طلباء کے عقب میں ہال میں آئیں اور انہوں نے ان سے قطار بنوائی۔ ایک ایک کر کے بیاوکس بیٹن کے امیدواروں نے عمر کا جادوئی حصار پار کیا اور نیلے سفید شعلوں میں اپنا اپنا چرمئی کاغذ ڈال دیا۔ شعلوں میں نام ڈالتے ہی ان کی رنگت میں تبدیلی رونما ہوتی اور کچھ لمحوں کیلئے سرخ دکھائی دیتے اور ان میں سے چنگاریاں اُڑتی ہوئی نظر آتیں۔

جب موہنی جیسی لڑکی نے اپنا چرمئی کاغذ شعلوں کے پیالے میں ڈالا تو رون نے ہیری سے پوچھا۔ ''تمہیں کیا لگتا ہے کہ جن لوگوں کو نہیں منتخب کیا جائے گا ان کا کیا ہوگا؟ کیا وہ اپنے سکول لوٹ جائیں گے یا پھر مقابلے کو دیکھنے کیلئے یہیں رُکیں گے؟''

''معلوم نہیں!'' ہیری نے کہا۔ ''مجھے لگتا ہے کہ یہیں رُک کر مقابلوں کے اختتام پر اپنے ہیڈ ماسٹروں کے ساتھ ہی لوٹیں گے...... یہ مت بھولو کہ میڈم میکسم ان مقابلوں میں جج کے فرائض بھی انجام دے رہی ہیں۔''

جب بیاوکس بیٹن کے تمام طلبہ اپنے اپنے ناموں کی پرچیاں ڈال چکے تو میڈم میکسم انہیں اپنے ہمراہ ہال سے باہر میدان کی طرف لے گئیں۔

''وہ لوگ رات کو کہاں سوتے ہیں؟'' رون نے سامنے والے دروازے کی طرف جاتے ہوئے پوچھا اور انہیں دور جاتا ہوا دیکھنے لگا۔ اسی لمحے پیچھے سے کھڑکھڑاتی ہوئی آواز سنائی دی جسے سن کر وہ سمجھ گیا کہ ہرمائنی اپنے تنظیمی بیجز لے کر آ چکی ہے۔

''اوہ شکر ہے...... اب جلدی جلدی چلو!'' رون نے کہا۔ وہ پتھر کی سیڑھیوں پر کود گیا۔ اس کی آنکھیں اس موہنی لڑکی کی پشت پر جمی ہوئی تھیں جو اب میڈم میکسم کے ساتھ آدھا میدان پار کر چکی تھی۔

جب وہ تاریک جنگل کے کنارے پر بنے ہوئے ہیگرڈ کے جھونپڑے کے پاس پہنچے تو انہیں یہ پتہ چل گیا کہ بیاوکس بیٹن کا وفد رات کہاں گزارتا تھا؟ جس دیوہیکل نیلی بگھی وہ لوگ آئے تھے۔وہ ہیگرڈ کی جھونپڑی سے دوسوگز دور کھڑی ہوئی تھی۔ بیاوکس بیٹن کے لوگ اب بگھی کی سیڑھیاں چڑھ کر اندر جاتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔بگھی کو کھینچنے والے دیوہیکل ہاتھی جتنے بڑے اُڑنے والے گھوڑے اب بگھی سے الگ ایک طرف عارضی طور پر بنائے گئے لکڑی کے اصطبل میں موجود تھے اور وہاں گھاس چر رہے تھے۔

ہیری نے ہیگرڈ کے جھونپڑے کا دروازہ کھٹکھٹایا۔اندر موجود فنگ نے فوراً بھونکنا شروع کر دیا۔

''کافی دنوں کے بعد ہماری یاد آئی......'' ہیگرڈ نے دروازہ کھولتے ہوئے ان کے چہرے دیکھ کر کہا۔''ہم تو یہ سوچ رہے تھے کہ تم لوگ بھول ہی گئے ہو کہ ہم کہاں رہتے ہیں؟''

''ہم سچ مچ کافی زیادہ مصروف تھے ہیگرڈ......!'' ہرمائنی نے کہنا شروع کیا ہی تھا لیکن یکا یک رُک گئی۔اس نے ہیگرڈ کو بغور دیکھا۔ہیگرڈ نے اپنا سب سے عمدہ (اور بہت بھیانک) بھورے رنگ کا بالوں سے بھرا ہوا سوٹ پہن رکھا تھا۔صرف یہی نہیں، اس نے گلے میں زرد اور نارنجی رنگ کی چوڑی نکٹائی بھی لگا رکھی تھی۔اس سے بھی بری بات یہ تھی کہ اس نے اپنے بالوں کو سنوارنے کی ناکام کوشش کی تھی۔ایسا لگتا تھا کہ اس نے اپنے بالوں پر چکنائی کا بہت زیادہ ملبہ ڈال رکھا تھا۔اب اس کے چکنائی سے تر بال دو گچھوں میں لٹک رہے تھے۔غیر معمولی طور پر اس نے بل ویزلی کی طرح چٹیا بنانے کی کوشش کی ہوگی لیکن پھر اسے یہ پتہ چلا ہوگا کہ اس کے سر پر بہت زیادہ بال تھے۔ہیگرڈ کا یہ حلیہ بالکل اچھا نہیں لگ رہا تھا۔ایک پل تک ہرمائنی نے اسے گھور کر دیکھا لیکن پھر یہ فیصلہ کیا کہ اس بارے میں کچھ نہ کہنا ہی اچھا ہوگا۔اس نے پوچھا۔

''دھما کے دار سقرط کہاں ہیں؟''

''وہ کدو کے باغیچے میں ہیں۔'' ہیگرڈ نے خوشی سے کہا۔''وہ اب بڑے ہونے لگے ہیں، تین فٹ لمبے ہو چکے ہیں، صرف یہ پریشانی ہے، وہ اب ایک دوسرے کو ہلاک کرنے لگے ہیں۔''

''اوہ نہیں......واقعی؟'' ہرمائنی نے رون کو روکنے کیلئے آنکھوں سے اشارہ کیا جو ہیگرڈ کے عجیب سے ہیئر اسٹائل کے بارے میں کچھ کہنے کیلئے اپنا منہ کھولنے والا تھا۔

''ہاں!'' ہیگرڈ نے غمگین لہجے میں کہا۔''ویسے اب کوئی زیادہ دِقت نہیں ہے، ہم نے انہیں الگ الگ صندوقوں میں ڈال دیا ہے۔صرف بیس ہی بچے ہیں......''

''یہ تو بہت اچھی بات ہے......'' رون نے جلدی سے کہا۔ہیگرڈ کو اس بات میں چھپا ہوا طنز سمجھ بالکل نہیں آیا تھا۔ہیگرڈ کے جھونپڑے میں ایک ہی کمرہ تھا۔اس کے ایک کونے میں ایک بڑا اکتافنگ لیٹا ہوا تھا جس پر پیوند لگا کمبل ڈالا ہوا تھا۔آگ کے سامنے لکڑی کی بڑی بڑی کرسیاں اور ایک میز رکھی ہوئی تھیں۔چھت پر کئی مردہ پرندے اور سکھائی ہوئی پشت ران کی ٹکڑیاں لٹک رہی

تھیں۔ وہ تینوں کرسیوں پر چڑھ کر بیٹھ گئے۔ ہیگرڈ ان کیلئے چائے بنانے لگا۔ جلدی ہی وہ سب جادوگری سہ فریقی ٹورنامنٹ کے بارے میں باتیں کرنے لگے۔ ہیگرڈ بھی انہی کی طرح خاصے جوشیلے جذبات کا اظہار کررہا تھا۔

''تم ٹھہرو تو سہی......'' اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''ارے تم ٹھہرو تو سہی۔ اتنی عمدہ چیز دکھائیں گے جو تم نے پہلے کبھی نہیں دیکھی ہوگی۔ پہلا مرحلہ......اوہ نہیں!......ہم اس بارے میں تمہیں بالکل نہیں بتا سکتے۔''

''بتا بھی دو......ہیگرڈ!'' ہیری، رون اور ہرمائنی نے بھرپور اصرار کیا لیکن اس نے کچھ بھی نہیں بتایا، بس مسکراتے ہوئے اپنا سر ہلاتا رہا۔

''ہم تمہیں بتا کر تمہاری دلچسپی اور تجسس ختم نہیں کرنا چاہتے۔'' ہیگرڈ نے کہا۔ ''لیکن ہم تمہیں اتنا ضرور بتا دیتے ہیں کہ یہ بہت شاندار ہوگا۔ ان تینوں چمپئن کو بہت کٹھن مرحلہ طے کرنا ہوگا جو تم نے پہلے کبھی سنا نہیں ہوگا......ہم نے کبھی خواب و خیال میں بھی یہ سوچا نہ تھا کہ ہم اپنے جیتے جی جادوگری کا یہ ٹورنامنٹ کبھی دیکھ پائیں گے......''

انہیں ہیگرڈ کے ہمراہ دوپہر کا کھانا کھانا پڑا۔ حالانکہ انہوں نے زیادہ کچھ نہیں کھایا۔ ہیگرڈ نے گوشت کے سموسے بنائے تھے لیکن جب ہرمائنی کو اپنی پلیٹ میں ایک بڑا ناخن دکھائی دیا تو اس کے بعد ہرمائنی، ہیری اور رون کی بھوک ہی اُڑ گئی۔ وہ ہیگرڈ سے بار بار مقابلوں میں شامل کٹھن مراحل کے بارے میں اگلوانے کی کوشش کرتے رہے، لیکن وہ ناکام رہے۔ وہ یہ اندازے لگاتے رہے کہ کن کن طلباء کے چمپئن بننے کی سب سے زیادہ توقع ہوسکتی ہے؟ انہوں نے اس ضمن میں بھی سوچا کہ فریڈ اور جارج کی ڈاڑھی اب تک غائب ہوچکی ہوگی یا نہیں......

دوپہر تک ہلکی سی بارش ہونے لگی۔ آگ کے پاس بیٹھنا بہت آرام دہ تھا۔ آگ کے پاس بیٹھ کر وہ کھڑکیوں پر بارش کی بوندوں کی ہلکی ٹپ ٹپ سن رہے تھے۔ ہیگرڈ نے اپنا موزہ نکال کر سینے لگا تو ہرمائنی اور اس کے درمیان گھریلو خرس کے حقوق کی بحث چھڑ گئی، جسے ہیری اور رون دونوں سننے میں مشغول ہوگئے۔ جب ہرمائنی نے ہیگرڈ کو اپنے بیجز دکھائے تو اس نے ایس پی ای ڈبلیو میں شامل ہونے سے صاف انکار کردیا۔

''یہ ان پر سراسر ظلم ہوگا...... ہرمائنی!'' اس نے بڑی ہڈی والی سوئی میں موٹا پیلا دھاگہ ڈالتے ہوئے بھڑک کر کہا۔ ''انسانوں کی دیکھ بھال کرنا ان کی فطرت کا خاصہ ہے، دیکھو! انہیں یہ اچھا لگتا ہے۔ اگر تم ان سے ان کا کام چھین لوگی تو وہ غمگین ہوجائیں گے اور اگر تم انہیں اس کے بدلے میں پیسے دینے کی کوشش کروگی تو یہ ان کی سراسر بے عزتی ہوگی......''

''لیکن ہیری نے جب ڈوبی کو آزاد کیا تھا تو وہ اس بات سے بہت خوش ہوا تھا۔'' ہرمائنی نے کہا۔ ''اور ہم نے سنا کہ وہ اب تنخواہ لے کر کام کررہا ہے۔''

''دیکھو! ہر نسل میں عجیب لوگ شامل ہوتے ہیں۔ ہم یہ نہیں کہہ رہے ہیں کہ غیر معمولی حالات میں کچھ گھریلو خرس آزادی نہیں

چاہتے ہوں گے لیکن تم ان میں سے اکثریت کو اس بات کیلئے کبھی تیار نہیں کر پاؤ گی.....نہیں ہرمائنی، بالکل نہیں!''

ہرمائنی اس بحث کے بعد بہت چڑچڑی ہوگئی تھی اور اس نے اپنے بیجز کا ڈبہ واپس اپنے چوغے کی جیب میں ڈال لیا تھا۔ ساڑھے پانچ بجے تک اندھیرا پھیلنے لگا۔ ہیری، رون اور ہرمائنی کو محسوس ہوا کہ اب ہیلووئین کے جشن کیلئے سکول میں واپس لوٹنے کا وقت ہو چکا تھا اور جشن سے بھی اہم بات یہ تھی کہ اس کے فوراً بعد شعلوں کا پیالہ سکولوں کے چمپئن کے ناموں کا اعلان کرنے والا تھا۔

''ہم بھی تمہارے ساتھ ہی چلتے ہیں۔'' ہیگرڈ نے اپنا سلائی کا کام ایک طرف رکھتے ہوئے کہا۔ ''بس ایک منٹ کا ٹھہرو......''

ہیگرڈ اُٹھ کر کھڑا ہوا اور اپنے پلنگ کے پاس والی الماری کا دروازہ کھول کر اس میں کچھ تلاش کرنے لگا۔ انہوں نے اس کی طرف کچھ زیادہ توجہ نہیں دی لیکن جب انہیں ایک وحشت ناک بدبو کا احساس ہوا تو وہ اس کی طرف متوجہ ہو گئے۔

''ہیگرڈ...... یہ کیا ہے؟'' رون بدبو سے کھانستا ہوا بولا۔

''اوہ!'' ہیگرڈ نے اپنے ہاتھ میں ایک بڑی بوتل پکڑ رکھی تھی۔ اس نے پلٹ کر کہا۔ ''تمہیں اس کی خوشبو پسند آئی؟''

''کیا یہ آفٹر شیو آئل ہے......؟'' ہرمائنی نے تھوڑی رندھی ہوئی آواز میں کہا۔

''ارے نہیں...... یہ تو خوشبودار پرفیوم ہے۔'' ہیگرڈ نے تصحیح کرتے ہوئے بتایا۔ وہ کسی قدر شرما گیا تھا۔ ''شاید یہ تھوڑا زیادہ ہو گیا ہے......'' اس نے روکھے پن سے کہا۔ ''ہم جا کر اسے تھوڑا کم کر لیتے ہیں...... ذرا ٹھہرو!''

وہ جھونپڑے سے باہر نکل گیا۔ ان لوگوں نے کھڑکی میں سے باہر دیکھا کہ وہ پانی بالٹی میں اپنا چہرہ دھو رہا تھا۔

''خوشبودار پرفیوم......اور ہیگرڈ؟'' ہرمائنی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اور اس کے بال اور لباس بھی......'' ہیری نے دھیمی آواز میں کہا۔

''دیکھو......'' رون نے اچانک کھڑکی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

ہیگرڈ اُٹھ کر کھڑا ہوا اور گھوم گیا۔ اگر وہ پہلے شرما رہا تھا تو اب تو اس کی شرم کا ٹھکانہ نہیں تھا۔ ہیری، رون اور ہرمائنی ہیگرڈ کی نظروں سے بچ کر بڑی احتیاط سے اُٹھے۔ انہوں نے کھڑکی سے جھانک کر دیکھا کہ میڈم میکسم اور ان کے طلباء بگھی میں سے باہر نکل رہے تھے۔ یہ واضح تھا کہ وہ یقیناً جشن کی تقریب میں شامل ہونے کیلئے سکول کی طرف جا رہے ہوں گے۔ ہیری یہ تو نہیں سن پایا کہ ہیگرڈ کیا کہہ رہا تھا لیکن میڈم میکسم سے بات چیت کرتے ہوئے اس کے چہرے پر بہت ہی کہر آلود اظہار تھا۔ ایسا تاثر ہیری نے اس کے چہرے پر صرف ایک ہی بار دیکھا تھا...... جب وہ اپنے چھوٹے ڈریگن ناربٹ کو پیار کر رہا تھا۔

''وہ ان کے ہمراہ سکول کی طرف جا رہا ہے۔'' ہرمائنی نے غصے سے کہا۔ ''میں تو سوچ رہی تھی کہ وہ ہمارا انتظار کر رہا تھا؟''

ہیگرڈ اپنے جھونپڑے کی طرف ایک بار بھی نگاہ ڈالے بغیر میڈم میکسم کے ساتھ میدان میں چلنے لگا۔ بیاوکس بیٹن کے طلباء و طالبات ان کے پیچھے پیچھے جا رہے تھے اور ان کے بڑے بڑے ڈگ کی برابری کرنے کیلئے دھیرے دھیرے بھاگ رہے تھے۔

''وہ تو ان پر لٹو ہو گیا ہے......'' رون نے تشویش بھری آواز میں کہا۔ ''دیکھو! اگر ان کے بچے ہوئے تو وہ یقیناً ورلڈ ریکارڈ بنا دیں گے۔ میں شرط لگاتا ہوں کہ ان کے کسی بھی بچے کا وزن ایک ٹن سے کم نہیں ہوگا......''

وہ تینوں جھونپڑے سے باہر نکلے اور انہوں نے دروازہ اچھی طرح سے بند کیا۔ باہر کافی اندھیرا چھا چکا تھا۔ اپنے چوغوں کو کس کر لپیٹتے ہوئے وہ ڈھلوان میدان میں چلنے لگے۔

''اوہ اُدھر تو دیکھو......؟'' ہرمائنی نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

ڈرم سٹرانگ کا گروہ جھیل سے نکل کر سکول کی طرف جا رہا تھا۔ وکٹر کیرم، پروفیسر کارکروف کے ٹھیک پہلو میں چل رہا تھا۔ ڈرم سٹرانگ کے باقی طلباء ان کے پیچھے پیچھے چل رہے تھے۔ رون نے کیرم کو اشتیاق بھری نظروں سے دیکھا لیکن کیرم اسے نہیں دیکھ پایا۔ کیرم ان سے تھوڑا آگے چل رہا تھا اس لئے وہ اس سے پہلے دروازے تک پہنچ گیا اور پھر اندر چلا گیا۔

جب وہ موم بتیوں سے روشن بڑے ہال میں داخل ہوئے تو یہ تقریباً کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ شعلوں کا پیالہ بیرونی ہال سے ہٹا لیا گیا تھا۔ اب اسے اساتذہ کی میز پر ڈمبل ڈور کی خالی کرسی کے عین سامنے رکھ دیا گیا تھا۔ فریڈ اور جارج کی ڈاڑھی غائب ہو چکی تھی۔ ایسا لگ رہا تھا کہ انہوں نے اپنی مایوسیانہ کیفیت کو مزاح میں بدل لیا تھا۔ ہیری، رون اور ہرمائنی ان کے پہلو میں بیٹھ گئے۔

''کاش اینجلینا چمپئن بن جائے......'' فریڈ نے حسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں! میں بھی یہی چاہتی ہوں!'' ہرمائنی نے جلدی سے کہا۔ ''ہمیں جلد ہی یہ معلوم ہو جائے گا۔''

ہیلووئین کے جشن کی تقریب معمول سے ہٹ کر کافی دیر تک چلتی ہوئی لگ رہی تھی۔ شاید ایسا اس لئے تھا کہ یہ دو دن کے اندر دوسری پر تکلف تقریب تھی۔ ہیری بہترین پکوانوں کا مزہ بھرپور انداز سے نہیں لے پا رہا تھا جتنا وہ عام طور پر لیتا تھا۔ ہال میں سبھی لوگ بار بار اپنی گردن گھما کر بے چینی سے کسمساتے ہوئے یا پھر کھڑے ہو کر یہ دیکھنے کی کوشش کر رہے تھے کہ پروفیسر ڈمبل ڈور نے اپنا کھانا ختم کر لیا ہے یا نہیں۔ وہ بڑی بے تابی سے یہ جاننے کے خواہشمند تھے کہ سہ فریقی ٹورنامنٹ کیلئے کس کس کو چمپئن منتخب کیا جائے گا؟

آخر کار سنہری پلیٹیں صاف ہو گئیں۔ میزوں سے بچے کھچے پکوان غائب ہو گئے۔ ہال میں چہ میگوئیوں کا شور کافی بڑھ گیا۔ جب ڈمبل ڈور اپنی کرسی سے اُٹھ کر کھڑے ہوئے تو یکا یک پورے ہال میں گہرا سناٹا چھا گیا۔ ان کے ایک طرف پروفیسر کارکروف اور دوسری طرف میڈم میکسم بیٹھی ہوئی تھیں۔ ان کے چہروں پر دوسروں کی مانند اضطراب اور ہیجان پھیلا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ لیوڈو بیگ مین کا چہرہ دوسروں سے بالکل الگ تھا۔ وہ طلباء کی بے قراری سے بھرپور لطف اندوز ہوتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ مسٹر کراؤچ کا چہرہ بالکل سپاٹ تھا۔ ایسا لگ رہا تھا کہ وہ اس تقریب میں شریک ہونے پر کافی بیزار ہوں۔

''شعلوں کا پیالہ......اب اپنا فیصلہ سنانے کیلئے تقریباً تیار ہے۔'' ڈمبل ڈور نے بلند آواز میں کہا۔ ''میرا مطلب ہے کہ اب اس

کے اعلان میں صرف ایک منٹ باقی رہ گیا ہے۔ جب منتخب چمپئن کے نام پکارے جائیں گے تو وہ ہال میں سے اُٹھ کر یہاں اوپر چبوترے پر آئیں گے اور بغیر کسی بات چیت کے خاموشی کے ساتھ اساتذہ کی میز کے قریب سے ہوکر گزرتے ہوئے عقبی دروازے سے پچھلے کمرے میں چلے جائیں گے۔'' انہوں نے رُک کر اساتذہ کی میز کے پیچھے موجود ایک دروازے کی طرف اشارہ کیا۔'' جہاں انہیں یہ بتایا جائے گا کہ انہیں آگے کیا کرنا ہے؟''

انہوں نے اپنی چھڑی باہر نکالی اور تیزی سے لہرائی۔ فوراً ہوا میں لہراتی ہوئی تمام موم بتیاں بجھ گئیں۔ صرف کدوؤں کے اندر جلتی ہوئی موم بتیاں روشن رہیں۔ پورے ہال میں ہلکا سا اندھیرا اچھیل گیا۔ بڑی خوابیدہ کیفیت پیدا ہوگئی تھی جو بے قراری کو بھڑکا رہی تھی۔ اب ہال میں سب سے تیز روشنی صرف شعلوں کے پیالے کی ہی تھی۔ اس کے بھڑکتے ہوئے نیلے سفید شعلے طلباء کی آنکھوں میں لہراتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ سب خاموشی سے اس کی طرف دیکھ رہے تھے اور انتظار کر رہے تھے...... کچھ طلباء تو اپنی گھڑیوں میں ایک منٹ کے پورا ہوتے ہوئے دیکھ رہے تھے۔

''اب کسی بھی پل......'' لی جارڈن جوشیلے انداز میں بڑبڑایا جو ہیری سے دو نشستیں دور بیٹھا ہوا تھا۔

اچانک شعلوں کے پیالے کی رنگت بدل گئی۔ اس کے شعلے کسی قدر بلند اور سرخ ہوگئے تھے۔ ان میں سے چنگاریاں اُڑنے لگیں۔ اگلے ہی پل شعلوں کی زبان ہوا میں اوپر اچھلی اور اس میں سے ایک چرمئی کاغذ پھڑپھڑاتا ہوا باہر نکلا۔ ہال میں بیٹھے تمام طلباء کی بے ساختہ آہ نکل گئی۔

ڈمبل ڈور نے چرمئی ٹکڑے کو جھپٹ کر پکڑ لیا اور اسے شعلوں کی روشنی کے قریب کرتے ہوئے پڑھنے لگے جو ایک بار پھر نیلی اور سفید ہو چکی تھی۔ انہوں نے بلند آواز میں کہا۔

''ڈرمسٹرانگ کے چمپئن ہیں......وکٹر کیرم!''

''مجھے تو پہلے ہی یہ پتہ تھا......'' رون نے جوشیلے انداز میں چیخا۔ تالیوں اور خوشیوں کی آواز پورے ہال میں گونجنے لگی۔ ہیری نے دیکھا کہ وکٹر کیرم بڑی نخوت کے ساتھ سلے درن کی میز سے اُٹھا اور ڈمبل ڈور کی طرف بڑھنے لگا۔ وہ دائیں جانب مڑا اور اساتذہ کی میز کے پاس سے گزرتا ہوا دروازے کی طرف گیا اور اگلے ہی لمحے وہ سب کی نظروں سے اوجھل ہوگیا۔

''شاباش وکٹر!'' پروفیسر کارکروف اتنی زور سے گرج کر بولے کہ تالیوں کے شور کے باوجود پورے ہال میں ان کی آواز سنائی دی۔ ''میں پہلے ہی جانتا تھا کہ تم میں کافی دم ہے۔''

تالیوں اور باتوں کا شور بالآخر تھم گیا۔ سب لوگوں کی توجہ ایک بار پھر شعلوں کے پیالے کی طرف مبذول ہوگئی تھی۔ اگلے چند لمحوں کے بعد اس کے شعلے ایک بار پھر سرخ ہوئے اور اس نے ایک بار پھر ایک چرمئی کاغذ کو باہر اگل دیا جو ہوا میں پھڑپھڑانے لگا۔

''بیاوکس بیٹن کی چمپئن ہیں......مس فلیور ڈیلاکور!'' ڈمبل ڈور نے بلند آواز میں کہا۔

''وہی لڑکی ......رون!'' ہیری نے اسے جوش میں کہنی مارتے ہوئے کہا۔ اپنا نام سن کر موہنی جیسی دکھائی دینے والی لڑکی اُٹھ کھڑی ہوئی ۔ اس نے اپنے سنہرے بالوں کو پیچھے ہٹایا اور ریون کلا اور سلے درن کی میزوں کے درمیان میں سے گزرتی ہوئی چبوترے کی طرف جانے لگی۔

''دیکھوتوسہی...... باقی لوگ کتنے مایوس دکھائی دے رہے ہیں؟'' ہرمائنی نے شور وغلغلے کے بیچ میں بیاوکس بیٹن کے باقی گروہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ہیری نے سوچا کہ 'مایوس' شاید تھوڑا کمزور لفظ تھا۔ جن امیدواروں کو نہیں چنا گیا تھا ان میں سے دو لڑکیاں اپنے ہاتھ پر سر رکھ کر رو رہی تھیں ۔

جب فلیور ڈیلا کور بھی پچھلے کمرے میں چلی گئی تو ایک بار پھر خاموشی چھا گئی۔ لیکن اس بار کی خاموشی میں گہری دلچسپی کا عنصر شامل تھا کہ ہر ایک کو اس کا احساس تھا۔ اب آخری اور ہوگورٹس کے چمپئن کا نام بتایا جانے والا تھا......

اور شعلوں کا پیالہ ایک بار پھر سرخ ہو گیا اور اس میں سے چنگاریاں بکھرنے لگیں۔ شعلوں کی زبان اونچی ہوئی اور ڈمبل ڈور نے اس سے نکلتا ہوا چرمئی کاغذ فوراً جھپٹ لیا۔ انہوں نے چرمئی کاغذ پر نگاہ ڈالی اور پھر بلند آواز میں سب کی طرف دیکھتے ہوئے بولے۔

''اور ہوگورٹس کے چمپئن ہیں......سیڈرک ڈیگوری!''

''نہیں......'' رون نے چیخ کر کہا لیکن ہیری کے علاوہ اس کی بات کسی نے بھی نہیں سنی تھی کیونکہ پاس والی میز پر زبردست ہنگامہ خیز شور بلند ہوا تھا۔ ہفل پف کا ہر طالب علم اور طالبہ اپنی نشست سے اُٹھ کر اچھل کود کر اپنی خوشی کا اظہار کر رہا تھا۔ وہ بری طرح چیخ رہے تھے اور اُٹھتے ہوئے سیڈرک ڈیگوری کی پیٹھ تھپتھپا رہے تھے۔ سیڈرک ان کے قریب سے مسکراتا ہوا گزرا اور پیچھے والے کمرے کی طرف بڑھا۔ وہ اساتذہ کی میز کا چکر کاٹ کر عقبی دروازے میں گم ہو گیا۔ سیڈرک کے انتخاب پر اتنی دیر تک تالیوں کی گونج برپا رہی کہ ڈمبل ڈور کو ان کے تھمنے تک خاموش رہنا پڑا۔

''بہت اعلیٰ......'' ڈمبل ڈور نے خوش ہو کر کہا جب شور وغل آخر کار تھم گیا۔ ''تو اب ہمارے پاس تین چمپئن ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ سبھی کو جن میں بیاوکس بیٹن اور ڈرم سٹرانگ کے نامنتخب شدہ طلباء شامل ہیں۔ اپنے اپنے چمپئن کی بھرپور انداز میں حوصلہ افزائی کریں گے۔ اپنے چمپئن کی ہمت بڑھائیں گے اور ایسا کرتے ہوئے آپ سب لوگ اس سہ فریقی مقابلوں میں اپنا اپنا حصہ ......''

یکا یک ڈمبل ڈور کو رُکنا پڑا۔ سب لوگوں کو یہ صاف دکھائی دے رہا تھا کہ کس وجہ سے ان کا دھیان بھٹک گیا تھا؟ شعلوں کے پیالے کی رنگت ایک بار پھر سرخ ہو چکی تھی۔ لال شعلوں میں سے چنگاریاں بھڑکتی ہوئی نکل رہی تھیں۔ اچانک ایک اونچا شعلہ ہوا میں اچھلا اور ایک اور چرمئی کاغذ اُڑتا ہوا باہر آ گیا۔

ڈمبل ڈور نے سوچے سمجھے بغیر اپنا لمبا ہاتھ بڑھا کر اس چرمئی کاغذ کو پکڑ لیا۔ انہوں نے اسے اپنے سامنے رکھا اور اس پر لکھے ہوئے نام کو کافی دیر تک گھورتے رہے۔ اس دوران خاموشی چھائی رہی اور کمرے میں موجود سبھی لوگ ڈمبل ڈور اور ان کے ہاتھ میں پکڑے ہوئے چرمئی کاغذ کو گھور کر دیکھتے رہے۔ پھر ڈمبل ڈور نے اپنا گلا صاف کیا اور چرمئی کاغذ پر لکھے ہوئے نام کو بلند آواز میں پڑھا۔

''ہیری پوٹر......''

☆☆☆☆

سترھواں باب

# چار چمپئن

ہیری کسی مردے کی طرح ساکت بیٹھا رہا۔ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ بڑے ہال میں بیٹھا ہوا ہر فرد مڑ کر اس کی طرف دیکھ رہا ہوگا۔ وہ گم صم اور سن بیٹھا تھا۔ اسے محسوس ہوا کہ وہ یقیناً بیٹھے بیٹھے نیند میں ڈوب چکا ہے کہ اور کوئی خواب دیکھ رہا ہوگا۔ اس نے شاید ٹھیک سے نہیں سنا تھا۔

کسی نے بھی تالی نہیں بجائی۔ اس کے بجائے ناراض شہد مکھیوں کی طرح بھنبھناہٹ جیسا شور پورے ہال میں بھر گیا۔ کچھ طلباء ہیری کو اچھی طرح سے دیکھنے کیلئے کھڑے ہو گئے تھے کیونکہ وہ ابھی تک اپنی کرسی پر ہی بیٹھا ہوا تھا اور اس نے اُٹھنے کی کوئی کوشش نہیں کی تھی۔ اساتذہ کی میز کے پیچھے بیٹھی ہوئیں پروفیسر میک گوناگل اُٹھ کر کھڑی ہو گئیں اور لیوڈو بیگ مین اور پروفیسر کارکروف کے پاس سے جلدی سے نکل کر پروفیسر ڈمبل ڈور کے کان میں کچھ سرگوشی کرنے لگیں۔ ان کی بات سنتے ہوئے پروفیسر ڈمبل دور کی تیوریاں تھوڑی چڑھی ہوئی تھیں۔

جب ہیری، رون اور ہرمائنی کی طرف مڑا تو اس نے دیکھا کہ گری فنڈر کی لمبی میز پر بیٹھے سبھی طلباء و طالبات اسے منہ پھاڑے دیکھ رہے تھے۔

''میں نے اپنا نام نہیں ڈالا......'' وہ اپنی بات پر زور دیتے ہوئے بولا۔ ''تم تو جانتے ہی ہو کہ میں نے ایسا نہیں کیا۔''

وہ دونوں کچھ نہیں بولے بلکہ خالی نظروں سے اسے گھورتے رہے۔ اساتذہ کی میز پر ڈمبل ڈور ایک بار پھر سیدھے کھڑے ہو گئے اور پروفیسر میک گوناگل کی طرف دیکھ کر سر ہلایا۔

''ہیری پوٹر......'' انہوں نے دوبارہ آواز لگائی۔ ''ہیری! یہاں اوپر آؤ......''

''جاؤ......'' ہرمائنی نے سرگوشی کی اور اس نے ہیری کو دھیرے سے دھکا دیا۔

ہیری اُٹھ کر کھڑا ہوا۔ بے دھیانی میں اپنے چوغے کے نچلے حصے پر پیر رکھ دیا جس سے وہ گرتے گرتے بچا۔ وہ گری فنڈر اور ہفل پف کی میزوں کے درمیان میں سے ہو کر جانے لگا۔ اتنا سا فاصلہ طے کرنا بھی کسی طویل سفر کی طرح مشکل لگ رہا تھا۔ سرچ

لائٹ جیسی سینکڑوں آنکھیں اس پر جمی ہوئی تھیں۔ بھنبھناہٹ کی آواز لگاتار تیز ہوتی جا رہی تھی۔ اسے ایسا لگا جیسے ڈمبل ڈور کے سامنے پہنچنے میں اسے ایک گھنٹہ لگ گیا ہو۔ تمام اساتذہ اسے عجیب سی نظروں سے گھور رہے تھے۔

''دروازے سے اندر چلے جاؤ...... ہیری!'' ڈمبل ڈور نے کہا۔ یہ کہتے ہوئے وہ ذرا بھی نہیں مسکرائے تھے۔

ہیری اساتذہ کی میز کے پاس چل دیا۔ ہیگرڈ میز کے دوسرے کنارے پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے ہیری کو آنکھ نہیں ماری، ہاتھ نہیں ہلایا اور کسی طرح کا اشارہ بھی نہیں کیا۔ جب ہیری اس کے پاس سے گزرا تو دوسروں کی طرح وہ بھی حیرانگی میں ڈوبا ہوا اس کی طرف ٹکٹکی باندھے دیکھ رہا تھا۔ ہیری دروازے سے ہوتا ہوا بڑے ہال سے باہر نکل گیا۔ وہ ایک چھوٹے کمرے میں پہنچ گیا تھا جس میں کئی جادوگروں اور جادوگرنیوں کی تصویریں قطار میں لگی ہوئی تھیں۔ اس سامنے کی طرف ایک آتشدان دکھائی دیا جس میں متعدل آگ بھڑک رہی تھی۔ کمرے میں داخل ہوتے ہی سب تصویروں میں موجود لوگوں کے چہرے اس کی طرف مڑ گئے۔ اس نے دیکھا کہ جھریوں سے بھرے چہرے والی ایک جادوگرنی اپنے فریم میں سے نکل کر ساتھ والی تصویر کے فریم میں پہنچ گئی تھی جس میں بڑی بڑی مونچھوں والا ایک جادوگر دکھائی دے رہا تھا۔ جھریوں والے چہرے کی مالکہ اس جادوگر کے کانوں میں کچھ سرگوشیاں کرتی ہوئی دکھائی دی۔

وکٹر کیرم، فلیور ڈیلاکور اور سیڈرک ڈیگوری آتشدان کے گرد کھڑے ہوئے تھے۔ وہ آگ کی روشنی میں کافی بڑے بڑے دکھائی دے رہے تھے۔ کیرم ان دونوں سے کچھ الگ کھڑا تھا۔ وہ کندھے جھکا کر آتشدان سے ٹیک لگائے گہری سوچوں میں گم تھا۔ سیڈرک ڈیگوری اپنی کمر پر ہاتھ باندھے آتشدان کی آگ کو گھور رہا تھا۔ فلیور ڈیلاکور نے جب ہیری کو اندر آتے ہوئے دیکھا تو اس نے اپنے لمبے بال حیرت سے پیچھے کی طرف جھٹکے۔

''کیا ہوا...... کیا وہ ہمیں ہال میں واپس بلا رہے ہیں؟'' اس نے جلدی سے پوچھا۔

فلیور کو لگ رہا تھا کہ وہ کوئی پیغام دینے کیلئے وہاں آیا ہے۔ ہیری کو سمجھ میں نہیں آیا کہ وہ انہیں کیسے بتائے کہ ابھی ابھی کیا ہوا تھا؟ وہ وہاں کھڑا کھڑا تینوں چمپئن کو دیکھتا رہا اور اسے اچانک یہ احساس ہوا کہ وہ تینوں اس سے بہت لمبے اور بڑے ہیں۔

اسی وقت اپنے پیچھے سے تیز قدموں کی آواز سنائی سی اور لیوڈو بیگ مین کمرے میں اندر آئے۔ انہوں نے ہیری کا بازو پکڑا اور اسے ایک طرف لے گئے۔

''بہت عجیب بات ہوئی ہے۔'' وہ ہیری کا بازو دباتے ہوئے بڑبڑائے۔ ''بہت ہی عجیب بات ہوئی ہے۔'' انہوں نے آتشدان کے پاس پہنچ کر باقی تینوں سے کہا۔ ''حالانکہ یہ بڑا عجیب لگتا ہے لیکن میں آپ کا تعارف سہ فریقی ٹورنامنٹ کے چوتھے چمپئن سے کرانا چاہتا ہوں......''

وکٹر کیرم یکدم سیدھا کھڑا ہو گیا۔ اس کا چہرہ پہلے سے بھی زیادہ چڑ چڑا دکھائی دیا جب اس نے ہیری کو غور سے دیکھا۔ سیڈرک دم

بخو دکھڑا ہیری کی طرف دیکھ رہا تھا۔اس نے پہلے بیگ مین کواور پھر ہیری کو دیکھا......اسے لگ رہا تھا کہ شاید اس نے بیگ مین کی بات غلط سنی تھی۔ بہر حال فلیورڈیلاکور نے اپنے بال پیچھے اچھالے اور مسکرا کر بولی۔

''واہ...... یہ بہت دلچسپ مذاق ہے مسٹر بیگ مین!''

''مذاق......'' بیگ مین نے حیرت سے دوہرایا۔''نہیں...... بالکل بھی نہیں...... ہیری کا نام ابھی ابھی شعلوں کے پیالے سے برآمد ہوا ہے۔''

کیرم کی گھنی بھنوئیں کسی قدر سکڑ گئیں۔سیڈرک کے چہرے پر حیرانگی کی تہہ اور دبیز ہوگئی تھی۔فلیور کی تیوریاں چڑھ گئیں۔

''یقیناً کوئی غلطی ہوئی ہے......''اس نے بیگ مین سے روکھی آواز میں کہا۔''وہ حصہ نہیں لے سکتا۔وہ ابھی بہت کم سن ہے۔''

''ہاں......یہی تو تعجب والی بات ہے۔'' بیگ مین نے اپنی چکنی ٹھوڑی مسلتے ہوئے کہا اور ہیری کی طرف مسکرا کر دیکھا۔''لیکن جیسا کہ آپ لوگ جانتے ہیں کہ عمر کی قید اسی سال صرف ٹورنامنٹ کی مشکلات کو مدنظر رکھتے ہوئے لگائی گئی تھی، چونکہ اس کا نام شعلوں کے پیالے سے برآمد ہوا ہے......میرا مطلب ہے کہ مجھے نہیں لگتا کہ اب اس کے پاس ان مقابلوں میں حصہ نہ لینے کا کوئی اختیار باقی رہ گیا ہو......قوانین میں صاف لکھا ہے کہ آپ کو یقینی طور پر ان میں حصہ لینا ہی ہوگا...... ہیری جیت تو نہیں سکتا مگر اسے بس اپنی پوری قوت کا مظاہرہ کرنا پڑے گا......''

ان کے پیچھے دروازہ ایک بار پھر کھل گیا اور بہت سارے لوگ ایک ساتھ اندر داخل ہوئے۔ پروفیسر ڈمبل ڈور، مسٹر بارٹی کراؤچ، پروفیسر کارکروف، میڈم میکسم، پروفیسر میک گوناگل اور پروفیسر سنیپ۔ کھلے دروازے کے دوسری طرف ہال میں بیٹھے سینکڑوں طلباء کی بھنبھناہٹ ہری کو صاف سنائی دے رہی تھی۔ جو پروفیسر میک گوناگل کے دروازہ بند کرتے ہی فوراً غائب ہوگئیں۔

''میڈم میکسم!'' فلیور نے فوراً اپنی ہیڈمسٹرس کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہا۔''یہ لوگ کہہ رہے ہیں کہ یہ چھوٹا سا بچہ بھی مقابلے میں حصہ لے گا......؟''

ہیری کے دماغ میں غصے کی ایک لہر اُٹھی...... چھوٹا سا بچہ؟

میڈم میکسم پوری طرح تن کر کھڑی ہوگئیں۔ وہ اچانک بہت زیادہ لمبی دکھائی دینے لگی تھیں۔ان کے سر کا بالائی حصہ موم بتیوں سے بھرے فانوس تک پہنچ گیا اور کالے ریشم سے بنا ہوا ان کا لبادہ سینے پر کچھ زیادہ ہی پھولا ہوا دکھائی دیا۔

''اس کا کیا مطلب ہے، البی ڈور؟'' انہوں نے غصے سے پھنکارتے ہوئے پوچھا۔

''میں بھی یہی جاننا چاہتا ہوں، ڈمبل ڈور؟'' پروفیسر کارکروف نے کہا۔ وہ مسکرانے کی ناکام کوشش کر رہے تھے لیکن ان کی نیلی آنکھیں برف کے گولوں کی طرح ٹھنڈی دکھائی دے رہی تھیں۔''ہوگورٹس کے دو دو چمپیئن......؟ مجھے کسی نے یہ بتایا نہیں تھا کہ میزبان سکول کے دو چمپیئن مقابلوں میں حصہ لیں گے......یا پھر میں نے قوانین ٹھیک سے نہیں پڑھے تھے؟''

وہ اب حقارت بھرے طنزیہ انداز سے مسکرا رہے تھے۔

’’یہ ناممکن ہے......‘‘ میڈم میکسم ٹھوس لہجے میں غرائیں۔ جن کا چمکتے ہوئے دودھیا نگینوں کی انگوٹھیوں سے بھرا وزنی ہاتھ فلیور کے کندھے پر رکھا ہوا تھا۔’’ہوگورٹس کے دو چمپئن ان مقابلوں میں بالکل حصہ نہیں لے سکتے...... یہ تو سراسر ناانصافی ہے۔‘‘

’’ڈمبل ڈور! ہمارا خیال تھا کہ آپ کے عمر کی حدود والے جادوئی حصار کے باعث نابالغ جادوگر ان مقابلوں میں حصہ نہیں لے پائیں گے۔‘‘ پروفیسر کارکروف نے کہا۔ جن کی مسکراہٹ اب بھی قائم تھی لیکن آنکھوں اب پہلے سے زیادہ ٹھنڈی دکھائی دے رہی تھیں۔’’ورنہ ہم بھی اپنے سکول سے لائق اور قابل نابالغ بچوں کو ساتھ لے کر آتے۔‘‘

’’کارکروف...... اس میں قصور کسی اور کا نہیں بلکہ پوٹر کا ہے۔‘‘ سنیپ نے دھیمی آواز میں کہا۔ ان کی سیاہ آنکھوں میں گہری نفرت جھلک رہی تھی۔’’قوانین توڑنے کی پوٹر کی عادت کیلئے ڈمبل ڈور کو الزام مت دو...... وہ جب سے اس سکول میں آیا ہے، سب کیلئے مسائل اور مشکلات کو بڑھا رہا ہے۔‘‘

’’تمہارا شکریہ سیورس!‘‘ ڈمبل ڈور نے درشت لہجے میں کہا۔ سنیپ خاموش ہوگئے لیکن ان کی آنکھوں سے ان کے چپچپے بالوں کے پردے کے بیچ میں کمینگی اور نفرت جھلکتی ہوئی صاف دکھائی دی۔ پروفیسر ڈمبل ڈور نے اب ہیری کو بڑے دھیان سے دیکھ رہے تھے۔ ہیری بھی انہیں دیکھ رہا تھا اور نصف چاند کی شکل والی عینک کے پیچھے آنکھوں کو پڑھنے کی پوری کوشش کر رہا تھا۔

’’ہیری کیا تم نے شعلوں کے پیالے میں اپنا نام ڈالا تھا؟‘‘ انہوں نے دھیمے انداز میں پوچھا۔

’’نہیں......‘‘ ہیری نے دوٹوک کہا۔ وہ جانتا تھا کہ سبھی لوگ اسے دھیان سے دیکھ رہے ہیں۔ سنیپ نے سائے میں کھڑے کھڑے بے یقینی بھری آواز نکالی۔ ڈمبل ڈور نے سنیپ کی حقارت بھری ہونہہ کو نظرانداز کر دیا۔

’’کیا تم نے اپنا نام کسی بڑے طالبعلم کو شعلوں کے پیالے میں ڈالنے کیلئے کہا تھا؟‘‘

’’نہیں...... بالکل نہیں!‘‘ ہیری نے کہا۔

’’اوہ...... ظاہر ہے کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے۔‘‘ میڈم میکسم چیختی ہوئی بولی۔ سنیپ اب اپنا سر ہلا رہے تھے، ان کے ہونٹ سکڑ گئے تھے۔

’’وہ عمر کے حد والے حصار کو پار نہیں کر سکتا تھا۔‘‘ پروفیسر میک گوناگل تیکھی آواز میں بولیں۔’’مجھے یقین ہے کہ ہم سب اس بات پر پوری طرح متفق ہیں......‘‘

’’ڈمبل ڈور سے جادوئی حصار کی تشکیل میں ضرور کوئی غلطی ہوئی ہے۔‘‘ میڈم میکسم نے کندھے اچکا کر کہا۔

’’ہاں!...... ایسا ہو سکتا ہے۔‘‘ ڈمبل ڈور نے شکست خوردہ انداز میں کہا۔

’’ڈمبل ڈور! آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ آپ سے کوئی غلطی نہیں ہوئی ہے۔‘‘ پروفیسر میک گوناگل نے غصے سے کہا۔’’یہ کیا

بکواس ہے؟ ہیری نابالغ ہونے کی وجہ سے خود تو جادوئی حصار میں داخل نہیں ہوسکتا تھا اور چونکہ پروفیسر ڈمبل ڈور کو بھروسہ ہے کہ اس نے کسی بڑے لڑکے سے بھی یہ کام نہیں کروایا ہے اس لئے مجھے لگتا ہے کہ ہم سبھی کو یہ بات غیر مشروط طور پر تسلیم کر لینا چاہئے۔'' انہوں نے پروفیسر سنیپ کی طرف آگ بگولا نظروں سے دیکھا۔

''مسٹر بیگ مین...... مسٹر کراؤچ!'' کارکروف نے ایک بار پھر اپنی چکنی چپڑی آواز میں کہا۔'' آپ لوگ ہمارے معروضی جج ہیں، آپ ہی فیصلہ کیجئے کہ یہ بات غلط ہے یا نہیں؟''

بیگ مین نے اپنے لڑکوں جیسے گول چہرے پر نمودار ہونے والے پسینے کو رومال سے پونچھ کر صاف کیا اور مسٹر کراؤچ کی طرف دیکھا جو آگ کی روشنی کے دائرے سے کچھ ہٹ کر کھڑے تھے۔ جس وجہ سے ان کا آدھا چہرہ اندھیرا میں گم تھا۔ وہ تھوڑے عجیب دکھائی دے رہے تھے۔ کم روشنی میں وہ پہلے سے زیادہ بوڑھے محسوس ہوئے۔ ان کا حلیہ کسی مردہ کھوپڑی جیسا دکھائی دیتا تھا۔ بہرحال، انہوں نے اپنے حسب معمول سپاٹ لہجے میں کہا۔

''ہمیں قوانین کا احترام کرتے ہوئے ان کے مطابق عمل درآمد کرنا ہوگا۔ قوانین میں یہ واضح لکھا ہوا ہے کہ شعلوں کا پیالہ جن جن لوگوں کے نام منتخب کر کے ہمارے حوالے کرے گا، انہیں ہر صورت میں یقینی طور پر ٹورنامنٹ میں حصہ لینا ہی ہوگا......''

''بارٹی نے قوانین کی کتاب گھوٹ کر پی رکھی ہے۔'' بیگ مین نے مسکرا کر کارکروف اور میڈم میکسم کی طرف مڑتے ہوئے یوں کہا جیسے مسٹر کراؤچ کے اس قدم کے بعد ساری مشکل ہی ختم ہوگئی ہو۔

''میں چاہتا ہوں کہ میرے باقی ماندہ طلباء شعلوں کے پیالے میں اپنا نام دوبارہ ڈالیں۔'' کارکروف نے کہا۔ اس کی چکنی چپڑی آواز اور مسکراہٹ دونوں ہی غائب ہو چکے تھے اور ان کا چہرہ نہایت بدصورت دکھائی دے رہا تھا۔'' آپ ایک بار پھر شعلوں کے پیالے کو کھول دیں اور ہم اس میں تب تک نام ڈالتے رہیں گے جب ہر سکول کے دو دو لوگ منتخب نہیں ہو جاتے۔ انصاف تو یہی کہتا ہے...... ڈمبل ڈور!''

''لیکن کارکروف! ایسا کیسے ہوسکتا ہے؟'' بیگ مین حیرت بھری آواز میں بولے۔'' شعلوں کا پیالہ تو اب بجھ چکا ہے...... اور یہ اگلے ٹورنامنٹ تک دوبارہ روشن نہیں ہوگا۔''

''اگلے ٹورنامنٹ...... ڈرم سٹرانگ واضح طور پر ان میں حصہ بالکل نہیں لے گا'' کارکروف نے غصے سے کہا۔'' ہماری اتنی نشستیں، مشوروں، تجاویز اور سمجھوتوں کے بعد مجھے ذرا بھی امید نہیں تھی کہ ایسی کوئی بات رونما ہوگی۔ میرا تو دل یہ کر رہا ہے کہ میں اسی وقت اس ٹورنامنٹ سے قطع تعلق کر کے واپس لوٹ جاؤں......''

''گیدڑ بھبکیاں مت دو...... کارکروف!'' دروازے کے پاس سے ایک غراتی ہوئی آواز سنائی دی۔'' تم اس وقت اپنے چمپئن کو یہاں سے نہیں لے جا سکتے ہو۔ اسے حصہ لینا ہی پڑے گا۔ سبھی چمپئن کو حصہ لینا پڑے گا۔ جیسا ڈمبل ڈور نے کہا تھا۔ یہ اٹوٹ جادوئی

بندھن ہے، ویسے یہاں سے جانا تمہارے لئے بڑا آسان ہوتا...... ہے نا؟''

یہ پروفیسر موڈی کی آواز تھی جو اسی وقت کمرے میں داخل ہوئے تھے۔ وہ لنگڑاتے ہوئے آتشدان کے پاس پہنچے جب بھی ان کا دایاں پاؤں فرش سے ٹکراتا تھا تو ٹھک ٹھک کی آواز آتی تھی۔

''آسان؟'' کارکروف نے کہا۔ ''میں تمہاری بات کا مطلب نہیں سمجھ پایا، موڈی؟''

ہیری کو دکھائی دے رہا تھا کہ پروفیسر کارکروف، پروفیسر موڈی کی بات کو ہوا میں اُڑانے کی کوشش کر رہے تھے۔ وہ سب کے سامنے یہ ثابت کرنا چاہتے تھے کہ موڈی کی بات پر دھیان نہیں دینا چاہئے لیکن ان کے ہاتھوں نے ان کا پول دیا۔ ان کی ہتھیلیاں مڑ کر مکے میں بندھ گئی تھیں۔

''واقعی نہیں سمجھے......؟'' موڈی نے دھیرے سے کہا۔ ''بہت سیدھی سی بات ہے کارکروف! کسی نے شعلوں کے پیالے میں پوٹر کا نام جان بوجھ کر ڈالا ہے اور وہ یہ بات اچھی طرح سے جانتا تھا کہ اگر شعلوں کے پیالے میں سے اس کا نام باہر نکلا تو اُسے اس سہ فریقی ٹورنامنٹ میں حصہ لینا ہی پڑے گا۔''

''یہ تو صاف ظاہر ہے کہ جس نے بھی یہ کام کیا ہوگا۔ وہ یہی چاہتا ہوگا کہ ہوگورٹس کے جیتنے کی امید دگنی ہو جائے۔'' میڈم میکسم نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''بالکل!...... میں آپ کی بات سے سو فیصدی متفق ہوں، میڈم میکسم!'' کارکروف نے ان کی طرف سر جھکاتے ہوئے کہا۔ ''میں محکمہ جادو کے وزیر اعظم اور جادوگری کے بین الاقوامی اتحادی تنظیم سے اس کی بھرپور شکایت کروں گا۔''

''اگر کسی کو شکایت کرنے کا حق حاصل ہے تو وہ صرف پوٹر کو ہے۔'' موڈی غرائے۔ ''لیکن...... عجیب بات ہے...... وہ تو ایک لفظ بھی منہ سے نہیں نکال رہا ہے......؟''

''وہ شکایت کیوں کرے گا؟'' فلیور ڈیلاکو نے اپنا پیر پٹختے ہوئے غصے سے کہا۔ ''اسے تو مقابلے میں حصہ لینے کا موقعہ مل رہا ہے۔ ہے نا! ہم سب کئی ہفتوں سے چمپئن چنے جانے کی آس لگائے بیٹھے تھے۔ ہمارے سکولوں کے لئے یہ کتنے اعزاز کی بات ہوگی؟ انعام میں ایک ہزار گیلن ملیں گے...... یہ ایک ایسا موقعہ ہے جس کے لئے لوگ مر مٹنے کیلئے تیار ہوں گے۔''

''شاید کوئی یہی امید لگائے بیٹھا ہو کہ اس کیلئے پوٹر واقعی مر جائے!'' موڈی نے دھیمے انداز میں غراتے ہوئے کہا۔ اس جملے کے بعد بہت ہی تناؤ بھری خاموشی چھا گئی۔

لیوڈو بیگ مین کافی فکرمند دکھائی دینے لگے۔ وہ اپنے پیروں کو ادھر ادھر ہلاتے ہوئے بولے۔ ''موڈی!...... تم نے بھی یہ کیسی عجیب بات کہہ دی؟''

''ہم سب جانتے ہیں کہ پروفیسر موڈی جب تک دوپہر سے پہلے قتل کے چھ محرکات کا پتہ نہیں لگا لیتے ہیں تب تک وہ اپنی صبح کو

برباد سمجھتے ہیں۔'' کارکروف نے زور سے کہا۔'' یہ صاف ہے کہ وہ اب اپنے طلبا کو بھی قتل کی سازشوں سے ڈرانا سکھا رہے ہیں۔ ڈمبل ڈور! تاریک جادو سے تحفظ کے فن کے استاد میں ایسی خوبیاں بہت عجیب ہیں لیکن حیرت انگیز طور پر آپ نے انہیں یہاں کس وجہ سے ملازمت فراہم کی ہوئی ہے......؟''

''یہ میرا خیال ہو؟'' پروفیسر موڈی غرائے۔'' یہ میرا وہم ہو؟ لیکن میں صاف کہے دیتا ہوں، اس لڑکے کا نام شعلوں کے پیالے میں کسی انتہائی مکار و عیار جادوگر یا جادوگرنی نے ہی ڈالا ہے......''

''اوہ! اس بات کا کیا ثبوت ہے؟'' میڈم میکسم تلملا کر بولیں۔ وہ اپنے دونوں ہاتھ ہوا میں اچھال کر بات کر رہی تھیں۔

''ثبوت......؟'' پروفیسر موڈی نے ناک سکیڑ کر مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔'' ایک بہت ہی طاقتور اور صف اوّل کی جادوئی خوبیوں کی مالک 'شئے' کو دھوکا دیا گیا ہے......صرف بہت ہی مضبوط اور طاقتور شیطانی جادو جاننے والا اپنے جادوئی کلمات سے شعلوں کے پیالے کو یہ بھولنے پر مجبور کرسکتا ہے کہ مقابلے میں صرف تین ہی سکول حصہ لے رہے ہیں......میرا اندازہ ہے کہ جس نے بھی یہ کام کیا ہے، اس نے پوٹر کا نام چوتھے سکول کے امیدوار کے طور پر اس میں ڈالا ہوگا تاکہ اس سکول میں وہی اکیلا امیدوار رہے اور شعلوں کے پیالے کے پاس اس سکول کے چمپئن کے انتخاب کیلئے کوئی اور چارہ نہ ہو......''

''لگتا ہے آپ نے اس بارے میں بہت گہرائی تک سوچا ہے، موڈی؟'' کارکروف نے سرد لہجے میں کہا۔'' اور یہ بہت ہی عیارانہ خیال ہے۔ میں نے سنا ہے کہ ابھی کچھ عرصہ پہلے آپ کو کسی نے سالگرہ پر تحفے میں گھڑی دی تھی۔ لیکن آپ نے یہ سوچا کہ اس میں چالاکی و ہوشیاری سے شیطانی جادو کا انڈہ چھپایا گیا ہے۔ آپ نے اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے، تب کہیں جا کر آپ کو سچائی کا پتہ لگا۔ اس لئے اگر ہم آپ کی بات کو سنجیدگی سے نہ لیں تو آپ اس پر برا مت منایئے گا......''

''کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو اچھی تقریبات کے استعمال بھی اپنے ناپاک ارادے پورا کرنے کیلئے کرتے ہیں۔'' پروفیسر موڈی نے خطرناک آواز میں کہا۔'' میرا کام یہ ہے کہ میں شیطانیت کے حامل جادوگروں کی طرح سوچ کر ان کے ارادوں کو ناکام کردوں اور میں ایسا پہلے بھی کئی بار کر چکا ہوں، کارکروف......جیسا تمہیں اچھی طرح یاد ہوگا......''

''الیسٹر......'' ڈمبل ڈور نے خبردار کرتے ہوئے کہا۔ ہیری کو ایک پل کے لئے تو سمجھ میں نہیں آیا کہ وہ کسے مخاطب کر رہے ہیں؟ پھر اسے احساس ہوا کہ موڈی کا اصلی نام میڈ آئی تو ہو نہیں سکتا۔ موڈی یکایک خاموش ہوگئے۔ حالانکہ وہ اب کارکروف کے چہرے کو بڑے سفاکانہ انداز میں دیکھ رہے تھے......کارکروف کا چہرہ غصے سے سرخ پڑ چکا تھا۔

''ہم یہ حقیقت نہیں جانتے کہ یہ صورت حال کیسے پیدا ہوئی ہے؟'' ڈمبل ڈور نے کمرے میں موجود تمام لوگوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔'' مجھے ایسا لگتا ہے کہ ہمارے پاس اسے قبول کرنے کے علاوہ کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے۔ سیڈرک اور ہیری دونوں کو ہی ان مقابلوں میں حصہ لینے کیلئے منتخب کیا گیا ہے۔ ہمیں اس بات کو تہ دل سے قبول کرنا ہوگا......''

''اوہ نہیں......البی ڈور!''

''میڈم میکسم! اگر آپ کوئی متبادل راستہ فراہم کرسکتی ہیں تو مجھے یہ سن کر خوشی ہوگی۔''

ڈمبل ڈور نے انتظار کیا مگر میڈم میکسم کوئی حل نہ بتا سکیں۔ وہ بس غصے سے گھورتی رہی۔ ایسا صرف وہ ہی نہیں کر رہی تھیں۔ سنیپ بھی آگ بگولا دکھائی دے رہے تھے اور کارکروف تو جیسے دہک رہے تھے۔ بہرحال، بیگ مین اس گھمبیر صورت حال میں پرجوش دکھائی دے رہے تھے۔ انہوں نے اپنے ہاتھ مسلتے ہوئے اور سب کی طرف مسکرا کر دیکھتے ہوئے کہا۔

''اچھا تو ہم شروع کریں؟......ہمیں تمام چمپئن کو ضروری ہدایات بھی دینا ہیں......ہے نا بارٹی! یہ کام آپ ہی کریں۔''

ایسا لگا جیسے مسٹر کراؤچ گہری نیند سے بیدار ہوئے ہوں۔

''ہاں!'' انہوں نے کہا۔''ہدایات......پہلا ہدف......یا پھر پہلا امتحان......''

وہ آگے بڑھ کر آگ کی روشنی میں آئے۔ ہیری کو قریب سے دکھائی دینے پر وہ کچھ بیمار لگے۔ ان کی آنکھوں کے نیچے حلقے دکھائی دے رہے تھے اور ان کی جھریوں والی جلد بہت بے رنگ دکھائی دے رہی تھی۔ ہیری کو یہ عجیب لگا کیونکہ کیوڈچ ورلڈ کپ کے موقعے پر ان کی حالت بالکل ٹھیک ٹھاک تھی۔

''ہاں پہلا ہدف......'' مسٹر کراؤچ نے ہیری، سیڈرک، فلیور اور کیرم کو دیکھتے ہوئے کہا۔''پہلے ہدف میں آپ کی ہمت کا امتحان لیا جائے گا، اس لئے ہم آپ کو یہ نہیں بتائیں گے کہ آپ کو کیا کرنے کیلئے ملے گا؟ کسی نامعلوم خطرے سے پوری ہمت اور عالی حوصلے کے ساتھ مقابلہ کرنا کامل جادوگروں کی عظیم خوبی ہے......بہت ہی عظیم......'' وہ توقف کے بعد بولے۔

''آپ کی پہلی کڑی آزمائش 24 نومبر کو تمام طلباء وطالبات اور معزز ججوں کے سامنے لی جائے گی۔ یہ ان سہ فریقی ٹورنامنٹ کا پہلا پڑاؤ ہوگا۔ یاد رہے کہ تمام چمپئن افراد کو ان مقابلوں کے کسی بھی مرحلے کو انجام دینے میں اپنے اساتذہ سے کسی طرح کی مدد مانگنے یا قبول کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ پہلی آزمائش کا سامنا کرنے کیلئے چمپئن کے پاس صرف اور صرف ان کی ذاتی چھڑی ہی ہوگی۔ جب پہلا ہدف پورا ہوجائے گا تب ہی انہیں دوسرے پڑاؤ میں لی جانے والی آزمائش کے بارے میں آگاہ کیا جائے گا۔ مقابلوں کی تیاری میں چمپئن لوگوں کو کڑی محنت کرنا ہوگی اور خصوصی وقت صرف کرنا پڑے گا، اس لئے انہیں سالانہ نصابی امتحان نہیں دینا ہوگا۔''

''مجھے لگتا ہے کہ آج کیلئے اتنا ہی کافی ہے۔'' مسٹر کراؤچ نے ڈمبل ڈور کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

''میں آپ سے متفق ہوں!'' ڈمبل ڈور نے کہا جو مسٹر کراؤچ کو کسی قدر پریشانی سے دیکھ رہے تھے۔''بارٹی! کیا آپ کو یقین ہے کہ آپ آج رات ہوگورٹس میں رُکنا نہیں چاہتے؟''

''نہیں ڈمبل ڈور! مجھے جادوئی محکمے میں واپس لوٹنا ہی ہوگا۔'' مسٹر کراؤچ نے کہا۔''یہ نہایت تکلیف دہ اور دشوار وقت چل رہا ہے......میں سب کچھ نوجوان 'ہونہار' کے بھروسے پر چھوڑ کر آیا ہوں......وہ بہت پرجوش ہے......اگر سچ کہوں تو ضرورت سے زیادہ

ہی پر جوش ہے۔''

''جانے سے پہلے آپ کم از کم کچھ نوش ہی فرما لیجئے؟'' ڈمبل ڈور نے کہا۔

''سنو بارٹی! میں تو رُک رہا ہوں۔'' بیگ مین نے جوشیلے انداز میں کہا۔ ''ہوگورٹس میں جادوگری کا سہ فریقی ٹورنامنٹ ہو رہا ہے۔ دفتر کے بجائے یہاں رُکنا زیادہ دلچسپ رہے گا۔''

''مجھے ایسا نہیں لگتا...... لیوڈو!'' مسٹر کراؤچ نے خشک لہجے میں کہا، جن کی پرانی بے صبری ایک بار پھر جھلکنے لگی تھی۔

''میڈم میکسم...... پروفیسر کارکروف...... تھوڑا ماحول بدل لیا جائے۔'' ڈمبل ڈور نے کہا

لیکن میڈم میکسم، فیلور کے کندھوں پر ہاتھ رکھ چکی تھیں اور اب اسے تیزی سے کمرے سے باہر لے جا رہی تھیں۔ ہیری کو سنائی دے رہا تھا کہ بڑے ہال سے باہر جاتے ہوئے وہ دونوں فرانسیسی زبان میں تیزی سے باتیں کرتی جا رہی تھیں۔ کارکروف نے کیرم کی طرف اشارہ کیا اور وہ دونوں بھی چلے گئے۔ وہ بالکل خاموشی سے باہر نکل گئے تھے۔

''ہیری...... سیڈرک! میں تم دونوں کو اپنے اپنے فریقوں کے ہال میں جانے کا مشورہ دیتا ہوں۔'' ڈمبل ڈور نے ان کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔ ''مجھے یقین ہے کہ گری فنڈر اور ہفل پف کے طلباء تم لوگوں کے ساتھ جشن منانے کا انتظار کر رہے ہوں گے۔ یہ بہت شرمناک بات ہوگی کہ ہم انہیں شور شرابا کرنے کے اتنے عمدہ بہانے سے محروم کریں......''

ہیری نے سیڈرک کی طرف دیکھا جس نے سر ہلا دیا اور وہ دونوں ایک ساتھ چل دیئے۔ بڑا ہال اب بالکل خالی پڑا تھا۔ ہوا میں تیرتی ہوئیں موم بتیاں اب چھوٹی ہوگئی تھیں اور ان کی جھلملاتی ہوئی روشنی میں کدوؤں کو کاٹ کر بنائی مسکراہٹ بڑی عجیب دکھائی دے رہی تھی۔

''ہم لوگ ایک بار پھر ایک دوسرے کے مدمقابل آ کھڑے ہوئے ہیں۔'' سیڈرک نے آہستگی سے کہا۔

''ہاں!'' ہیری نے بوجھل آواز میں کہا۔ وہ سوچ نہیں پا رہا تھا کہ کیا جواب دے؟ اس کا دماغ بالکل ماؤف ہو چکا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے کسی نے اس کے دماغ کے سارے قیمتی سامان کو لوٹ کر اسے بالکل خالی کر ڈالا ہو۔

''مجھے بتاؤ......'' سیڈرک نے جھجکتے ہوئے کہا۔ ''تم نے اپنا نام شعلوں کے پیالے میں کیسے ڈالا؟'' وہ بڑے ہال سے باہر نکل رہے تھے جہاں اب شعلوں کا پیالہ موجود نہیں تھا اور نہ ہی اس کی روشنی باقی تھی۔ وہاں صرف ایک مشعل جل رہی تھی۔

''میں نے نام نہیں ڈالا۔'' ہیری نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔ ''میں کتنی بار کہہ چکا ہوں کہ میں نے شعلوں کے پیالے میں اپنا نام نہیں ڈالا تھا...... نہیں ڈالا تھا......''

''اوہ ٹھیک ہے...... ٹھیک ہے!'' سیڈرک ڈگری جھینپتے ہوئے بولا۔ ہیری کو صاف دکھائی دے رہا تھا کہ اُسے ہیری کی بات پر بالکل بھی یقین نہیں تھا۔ ''ٹھیک ہے...... پھر ملیں گے!''

سنگ مرمر کی سیڑھیوں سے اوپر چڑھنے کے بجائے سیڈرک اپنے دائیں طرف کے دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔ ہیری نے وہاں کھڑے ہوکر اس کے قدموں کی چاپ سنی، وہ پتھر کی سیڑھیوں سے نیچے اتر رہا تھا پھر ہیری نے دھیرے دھیرے سنگ مرمر کی سیڑھیاں چڑھنا شروع کیں۔ وہ سوچ رہا تھا کہ رون اور ہرمائنی کے علاوہ کوئی اور اس کی بات پر یقین کرے گا؟ یا پھر سب یہی سوچیں گے کہ اسی نے اپنا نام ڈالا تھا؟ بہرحال کوئی ایسا کیسے سوچ سکتا ہے جبکہ اس کا مقابلہ ایسے ماہر جادوگروں سے تھا جو اس سے تین سال بڑے تھے اور جنہوں نے اس سے تین سال زیادہ پڑھائی حاصل کر رکھی تھی۔ جبکہ اسے بہت خطرناک مراحل طے کرنا ہوں گے اور وہ بھی سینکڑوں لوگوں کے سامنے؟ ہاں اس نے اس کے بارے میں سوچا تھا...... اس نے اس کے بارے میں خواب بھی دیکھا تھا...... لیکن دراصل وہ صرف ایک خواب ہی تو تھا۔ ایک طرح کا جھوٹا خواب ہی تو تھا...... مقابلے میں شامل ہونے کے بارے میں اس نے کبھی سنجیدگی سے سوچا نہیں تھا...... لیکن کسی اور نے اس کے بارے میں سوچا تھا...... کوئی اور سوچتا تھا کہ وہ مقابلے میں حصہ لے اور اس نے انتظام بھی کر دیا تھا...... لیکن کیوں؟...... اس کی بھلائی کیلئے؟...... اسے ایسا نہیں لگتا تھا...... اسے احمق ثابت کرنے کیلئے؟...... تب تو اس کی خواہش ضرور پوری ہو جائے گی......

یا...... پھر اسے ہلاک کرنے کیلئے؟ کیا پروفیسر موڈی بے سروپا باتیں کر رہے تھے؟ کیا کسی نے ہیری کا نام شعلوں کے پیالے میں برے ارادے سے ڈالا تھا؟ کیا کوئی سچ مچ اسے ہلاک کرنا چاہتا تھا؟

ہیری کو ان سوالوں کے جواب فوراً مل گئے تھے۔ ہاں! کوئی اسے مارنا چاہتا تھا۔ کوئی اسے تب سے مارنا چاہتا تھا جب وہ محض ایک سال کا بچہ تھا...... لارڈ والڈی مورٹ...... لیکن والڈی مورٹ یہ انتظام کیسے کر سکتا تھا کہ ہیری کا نام شعلوں کے پیالے میں ڈالا جائے؟ والڈی مورٹ تو بہت دور تھا اور ایسا مانا جاتا تھا کہ وہ اکیلا کسی دور ویرانے میں چھپا ہوا ہے۔ کمزور اور شیطانی قوتوں سے محروم...... اس نے جو خواب دیکھا تھا جس کے بعد اس کے نشان میں درد اُٹھنے لگا تھا اس میں والڈی مورٹ اکیلا نہیں تھا...... وہ وارم ٹیل سے باتیں کر رہا تھا...... اور ہیری کی موت کی منصوبہ بندی کر رہا تھا......

ہیری کو یہ دیکھ کر گہرا صدمہ پہنچا کہ وہ فربہ عورت کی تصویر کے سامنے پہنچ چکا تھا۔ اسے یہ پتہ ہی نہیں چلا کہ اس کے پیر اپنے آپ اسے یہاں تک کیسے لے آئے تھے؟ اسے یہ دیکھ کر اور بھی حیرانی ہوئی کہ فربہ عورت تصویر کے فریم میں تنہا نہیں تھی۔ اس کے ہمراہ جھریوں سے بھرے چہرے والی ایک جادوگرنی بھی تھی جو نچلی منزل پر اپنے مونچھوں والے پڑوسی جادوگر کی تصویر میں جاکر سرگوشیاں کرتی ہوئی دکھائی دی تھی، جب ہیری چمپئنوں کے پاس گیا تھا۔ ہیری سے پہلے یہاں پہنچنے کیلئے اس جادوگرنی کو سات منزلوں کی تصویروں میں سے بھاگ کر آنا پڑا ہوگا۔ اس نے اور موٹی عورت نے ہیری کو بہت دلچسپی سے دیکھا۔

''واہ واہ واہ......'' فربہ عورت نے کہا۔ ''وائلٹ نے مجھے ابھی ابھی ساری بات بتا دی ہے۔ سکول کا چمپئن کون چنا گیا ہے؟''

''بکواس......'' ہیری نے دھیمی آواز میں کہا۔

''اس نام کا کوئی چمپئن نہیں منتخب ہوا ہے۔'' جھریوں والی جادوگرنی نے غصے سے کہا۔

''نہیں......نہیں وائی! یہ تو شناخت بتا رہا ہے۔'' فربہ عورت نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا اور ہیری کو اندر جانے کا راستہ دینے کیلئے آگے کی طرف جھکی۔

تصویر کھلنے پر ہیری کو شور کا بڑا طوفان سنائی دیا، وہ گھبرا کر ایک قدم پیچھے ہٹ گیا لیکن اگلے ہی پل درجنوں ہاتھوں نے اسے پکڑ کر اندر ہال میں کھینچ لیا۔ اب وہ گری فنڈر فریق کے طلباء کے بیچ میں کھڑا تھا۔ ہر کوئی چیخ رہا تھا، تالیاں بجا رہا تھا اور ہال میں سیٹیوں کی آوازیں گونج رہی تھیں۔

''تمہیں ہمیں بتا دینا چاہئے تھا کہ تم بھی شامل ہو رہے ہو۔'' فریڈ نے مصنوعی ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ وہ تھوڑا چڑ چڑا مگر کافی پر جوش دکھائی دے رہا تھا۔

''تم نے ڈاڑھی اُگائے بغیر یہ کام کیسے کر لیا...... بہت اعلیٰ!'' جارج نے چلا کر کہا۔

''میں نے ایسا کچھ نہیں کیا......'' ہیری نے کہا۔ ''مجھے نہیں معلوم یہ کیسے ہوا؟''

لیکن اسی وقت اینجلینا جانسن لپک کر اس کے پاس آ گئی۔ ''اوہ! میں چمپئن نہیں بن پائی تو کیا ہوا؟ کم از کم چمپئن گری فنڈر کا ہی تو ہے......''

''تم سیڈرک سے پچھلے کیوڈچ میچ کا بدلہ ضرور لینا، ہیری!'' گری فنڈر کی کیوڈچ ٹیم کی نقاش کیٹی بل چیختی ہوئی بولی۔

''ہم کھانے پینے کا سامان لے آئے ہیں...... آ جاؤ ہیری! کچھ جشن ہو جائے......''

''مجھے بھوک نہیں ہے، میں نے تقریب میں کافی زیادہ کھا لیا تھا......''

لیکن کوئی بھی یہ سننا نہیں چاہتا تھا کہ اسے بھوک نہیں ہے۔ کوئی بھی یہ سننا نہیں چاہتا تھا کہ اس نے اپنا نام شعلوں کے پیالے میں نہیں ڈالا تھا۔ کسی کا بھی دھیان اس طرف نہیں گیا کہ اس کا جشن منانے کا کوئی ارادہ نہیں ہے...... لی جارڈن نے جانے کہاں سے گری فنڈر کا بڑا بینر نکال لیا تھا اور اسے ہیری کے بدن پر چوغے کی طرح لپیٹ دیا تھا۔ ہیری کسی طرح بھی بچ نہیں پایا تھا۔ جب بھی اس نے اپنے کمرے کی طرف جانے والی سیڑھیوں پر چڑھنے کی کوشش کی، اس کے چاروں طرف بھیڑ نے اس کا راستہ روک دیا۔ انہوں نے زبردستی اسے بٹر بیئر پلائی اور اس کے ہاتھ میں چپس اور مونگ پھلی دیتے رہے...... ہر کوئی یہ جاننا چاہتا تھا کہ اس نے یہ کام کیسے کیا تھا، اس نے ڈمبل ڈور کے عمر کی حد والے جادوئی حصار کو کیسے چکمہ دیا تھا اور اپنا نام شعلوں کے پیالے میں کیسے ڈالا تھا؟

''میں نے ایسا نہیں کیا۔'' ہیری نے بار بار کہا۔ ''میں نہیں جانتا کہ یہ کیسے ہوا؟''

لیکن کسی کو بھی اس بات پر یقین نہیں آیا تھا۔

''میں اب تھک گیا ہوں۔'' آخر کار آدھے گھنٹے کے بعد وہ جھنجلا کر چیخا۔ ''نہیں جارج! اب میں سونے جا رہا ہوں......''

اس وقت اس کی سب سے بڑی خواہش یہی تھی کہ وہ رون اور ہرمائنی سے مل کر اس معاملے پر ٹھنڈے دماغ سے سوچ بچار کر سکے۔ لیکن وہ دونوں ہی ہال میں نہیں تھے۔ اسے نیند آ رہی ہے، اس بات پر زور دیتے ہوئے ہیری تیزی سے اپنے کمرے کی طرف جانے والی سیڑھیوں پر چڑھ گیا۔ اس دوران کریوی بھائی گرتے گرتے بچے، جو ہیری کو سیڑھیوں سے نیچے روکنے کی کوشش کر رہے تھے۔

ہیری کو یہ دیکھ کر بڑا اطمینان ہوا کہ رون خالی کمرے میں اپنے بستر پر لیٹا تھا اور اب تک جاگ رہا تھا۔ اس نے ابھی تک اپنے کپڑے تبدیل نہیں کئے تھے، جب ہیری نے اپنے پیچھے دروازے کو دھڑام سے بند کیا تو رون نے سر اُٹھا کر اس کی طرف دیکھا۔

''تم کہاں تھے؟'' ہیری نے بے چینی سے پوچھا۔

''اوہ...... کیسے ہو؟'' رون بولا۔

وہ مسکرا رہا تھا لیکن اس کی مسکراہٹ بڑی عجیب اور اکھڑی سی تھی۔ ہیری کو اچانک اس بات کا احساس ہوا کہ اس کے بدن پر اب بھی گری فنڈر کا سرخ بینر لپٹا ہوا تھا جو لی جارڈن نے اس کے چاروں طرف لپیٹ دیا تھا۔ اس نے جلدی سے اسے اتارنے کی کوشش کی مگر لی جارڈن نے اس پر بہت مضبوط گرہ لگا دی تھی۔ رون ہلے بغیر اپنے پلنگ پر لیٹا رہا اور ہیری کو گرہ کے ساتھ کھینچا تانی کرتے ہوئے دیکھتا رہا۔

جب ہیری نے بالآخر بینر سے پیچھا چھڑا لیا تو اسے لپیٹ کر ایک کونے میں اچھال دیا۔

''مبارک ہو!'' رون نے کہا۔

''مبارک ہو...... تمہارا کیا مطلب ہے؟'' ہیری نے رون کو گھورتے ہوئے کہا۔ رون جس طرح سے مسکرا رہا تھا اس میں کچھ گڑبڑ دکھائی دے رہی تھی، ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے وہ طنزیہ طور پر اس کا مذاق اُڑا رہا ہو۔

''کوئی بھی کم عمر جادوئی حصار پار نہیں کر پایا۔'' رون بولا۔ ''فریڈ اور جارج بھی پوری کوشش کے باوجود ناکام رہے۔ تم نے کس چیز کا استعمال کیا تھا...... غیبی چوغے کا؟''

''غیبی چوغہ کسی کو بھی جادوئی حصار کے اندر نہیں لے جا سکتا تھا۔'' ہیری نے جواب دیا۔

''ہاں ٹھیک ہے۔'' رون نے کہا۔ ''میرا بھی یہی خیال تھا کہ اگر تم چوغے کا استعمال کرتے تو مجھے ضرور بتاتے...... کیونکہ وہ ہم دونوں کو ڈھانپ سکتا تھا ہے نا؟ لیکن تم نے کوئی دوسرا طریقہ نکال لیا تھا...... ہے نا؟''

''سنو!'' ہیری نے تلملا کر کہا۔ ''میں نے اپنا نام شعلوں کے پیالے میں نہیں ڈالا۔ یہ کام کسی اور نے کیا ہوگا؟''

''کوئی دوسرا یہ کام کیوں کرے گا؟'' رون نے اپنی تیوریاں چڑھاتے ہوئے کہا۔

''معلوم نہیں!'' ہیری نے کہا۔ اسے لگا کہ 'مجھے مارنے کیلئے' جواب دینا بہت ہی ڈرامائی ہوگا۔ رون نے اپنے بازو اتنے اُٹھائے

کہ اس کے بالوں تک پہنچ گئے۔

''دیکھو اگر تم دوسروں کو نہیں بتانا چاہتے تو کوئی بات نہیں۔لیکن تم مجھے سچائی بتا سکتے ہو۔ویسے مجھے یہ سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ تم جھوٹ کیوں بول رہے ہو۔اس کی وجہ سے تم کسی مشکل میں نہیں پڑے ہو۔فربہ عورت کی سہیلی وائلٹ نے ہم سب کو پہلے ہی بتا دیا ہے کہ ڈمبل ڈور تمہیں مقابلوں میں شامل ہونے کی اجازت دے چکے ہیں۔ایک ہزار گیلن کا انعام؟اور تمہیں سالانہ امتحان بھی نہیں دینا پڑے گا......''

''میں نے اپنا نام اس منحوس پیالے میں نہیں ڈالا تھا......'' ہیری نے سخت لہجے میں کہا۔اب اسے غصہ آنے لگا تھا۔

''ہاں! ٹھیک ہے۔'' رون نے بھی سیڈرک جیسے لہجے میں کہا۔''لیکن تم نے آج صبح ہی تو کہا تھا کہ تم اگر یہ کام رات کو کرتے تو کوئی تمہیں نہیں دیکھ پاتا......میں بیوقوف نہیں ہوں۔''

''تم اس وقت بیوقوفوں جیسی ہی باتیں کر رہے ہو!'' ہیری نے اسے جھڑکتے ہوئے کہا۔

''اچھا!'' رون نے کہا،اب اس کے چہرے کی مسکراہٹ غائب ہو گئی تھی۔''ہیری! شاید اب تم سونا چاہتے ہو گے۔مجھے امید ہے کہ کل صبح تمہیں فوٹو سیشن یا پھر کسی اور چیز کیلئے جلدی جاگنا پڑے گا۔''

اس نے اپنے پلنگ کے پردے کھینچ کر لگا دیئے۔ہیری دروازے کے پاس کھڑے کھڑے ان سرخ مخملی پردوں کو گھورتا رہا جن کے پیچھے اس کا دوست سونے کی کوشش کر رہا تھا۔یہ وہی دوست تھا جس کے بارے میں اسے یقین تھا کہ کوئی اور بھروسہ کرے یا نہ کرے،کم از کم وہ تو اس کی بات پر ضرور بھروسہ کرے گا......

☆☆☆☆

اٹھارہواں باب

# چھڑیوں کا معائنہ

جب ہیری اتوار کی صبح بیدار ہوا تو اسے ایک پل کیلئے تو یہ یاد ہی نہیں آیا کہ وہ اتنا غمگین اور پریشان کیوں تھا؟ پھر گذشتہ رات کی گھڑیاں اس کے دماغ کے پردوں پر فلم کی مانند چل پڑیں۔ اس نے اُٹھ کر اپنے پلنگ کے پردے کھول دیئے۔ وہ رون سے بات کرنا چاہتا تھا۔ وہ رون کو یقین دلانا چاہتا تھا کہ اس نے اپنا نام شعلوں کے پیالے میں نہیں ڈالا تھا لیکن رون اپنے پلنگ پر نہیں تھا۔ یہ عیاں تھا کہ وہ ناشتہ کرنے کیلئے نیچے چلا گیا تھا۔

ہیری نے کپڑے تبدیل کئے اور بل دار سیڑھیوں سے اترنے لگا۔ جس پل وہ گری فنڈر کے ہال میں پہنچا تو اسے کچھ طلباء دکھائی دیئے جو اپنا ناشتہ ختم کر کے واپس لوٹ چکے تھے۔ وہ لوگ ایک بار پھر تالیاں بجانے لگے۔ اب ہیری کا دل قطعی نہیں چاہ رہا تھا کہ وہ نیچے بڑے ہال میں جائے۔ وہ وہاں پر گری فنڈر کے باقی طلباء کا سامنا نہیں کرنا چاہتا تھا جو اسے ہیرو قرار دے رہے تھے۔ بہرحال، اس کے پاس کوئی اور راستہ بھی نہ تھا۔ اگر وہ وہیں رُکا رہا تو بھی اسے یہی کچھ جھیلنا پڑے گا کیونکہ کریوی بھائی زور زور سے ہاتھ ہلا کر اسے اپنے پاس بلا رہے تھے۔ وہ ناخوشگواری سے تصویر کی طرف بڑھا۔ وہ جونہی تصویر کے راستے سے باہر نکلا تو اسے سامنے سے ہرمائنی آتی ہوئی دکھائی دی۔

''اوہ ہیری!'' ہرمائنی نے کہا۔ وہ اپنے نیپکن میں بہت سارے ٹوسٹ بھر کر لائی تھی۔ ''تمہارے لئے لائی ہوں...... گھومنے چلو گے؟''

''یہ اچھا خیال ہے۔'' ہیری نے کڑھتے ہوئے کہا۔

وہ سیڑھیوں سے نیچے اترے۔ انہوں نے بڑے ہال میں جھانکے بغیر چھوٹے ہال کو عبور کیا اور جلدی ہی بیرونی دروازے سے نکل کر میدان میں پہنچ گئے۔ وہ گھاس پر چلتے ہوئے جھیل کے کنارے کی طرف جا رہے تھے۔ جہاں ڈرم سٹرانگ کا جہاز لنگر انداز تھا۔ پانی میں اس کی سیاہ پرچھائی دکھائی دے رہی تھی۔ صبح کی ٹھنڈی ہوا میں چلتے چلتے وہ ٹوسٹ چباتے رہے اور ہیری نے ہرمائنی کو بتایا کہ پچھلی رات گری فنڈر کی میز سے جانے کے بعد اس کے ساتھ کیا کیا ہوا تھا۔ اسے یہ دیکھ کر بڑا سکون ملا کہ ہرمائنی نے بنا کوئی سوال

کئے اس کی بات پر یقین کر لیا تھا۔

جب ہیری نے ہرمائنی کو پوری بات بتا دی تو وہ بولی۔ ''میں جانتی تھی کہ تم نے خود اپنا نام نہیں ڈالا ہے۔ جب ڈمبل ڈور نے تمہارا نام پڑھا تھا تو تمہارے چہرے کے تاثرات دیکھ کر میں سمجھ گئی تھی، لیکن سوال یہ ہے کہ کوئی طالبعلم یہ کام کر سکتا ہے...... کوئی طالبعلم شعلوں کے پیالے کو بیوقوف نہیں بنا سکتا تھا اور ڈمبل ڈور کی عمر کی حد والے جادوئی حصار کو پار نہیں کر سکتا تھا......''

''کیا تم نے رون کو دیکھا ہے؟'' ہیری نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

ہرمائنی جھجکی پھر وہ بولی۔ ''ہاں...... وہ ناشتہ کر رہا ہے!''

''کیا وہ اب بھی یہی یقین کئے ہوئے ہے کہ میں نے ایسا کیا ہے؟''

''دیکھو!...... نہیں مجھے نہیں لگتا...... دراصل نہیں......'' ہرمائنی نے عجیب طریقے سے کہا۔

''تمہاری بات کا مطلب کیا ہے؟''

''اوہ ہیری! کیا یہ صاف نہیں ہے؟'' ہرمائنی نے گہرا سانس لیتے ہوئے کہا۔ ''اسے حسد کی آگ جلا رہی ہے۔''

''حسد کی آگ......؟'' ہیری کے چہرے پر حیرانگی پھیل گئی تھی۔ ''کس بات کی جلن ہو رہی ہے؟ کیا وہ پورے سکول کے سامنے خود کو احمق ثابت کرنا چاہتا ہے۔''

''دیکھو ہیری!'' ہرمائنی لفظوں کو ناپتے تولتے ہوئے بولی۔ ''ہمیشہ سب لوگوں کی پوری توجہ تمہاری ہی طرف رہتی ہے، ہے نا؟ میں جانتی ہو کہ اس میں تمہارا کوئی قصور نہیں ہے۔'' اس نے فوراً آگے کہا، جب اس نے دیکھا کہ ہیری غصے میں آ کر اپنا منہ کھولنا چاہتا تھا۔ ''میں جانتی ہوں کہ تم ایسا نہیں چاہتے ہو...... لیکن...... دیکھو! تم تو جانتے ہی ہو، گھر پر رون کو اپنے بھائیوں کے درمیان توجہ اور حیثیت کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے، یہاں پر تم اس کے سب سے اچھے دوست ہو اور سچ مچ تم مشہور ہو...... لوگ تمہاری طرف متوجہ ہوتے ہیں اور اسے نظر انداز کر دیتے ہیں۔ وہ اسے برداشت کرتا ہے اور کبھی اس کا ذکر اپنی زبان پر نہیں لاتا ہے۔ لیکن مجھے لگتا ہے کہ اس بار وہ یہ سب برداشت نہیں کر پایا......''

''بہت خوب!'' ہیری نے کرختگی سے کہا۔ ''واقعی...... بہت خوب! اسے میرا پیغام دے دینا کہ وہ جب بھی چاہے مجھ سے جگہ بدل سکتا ہے۔ اسے یہ بھی بتا دینا کہ اگر وہ یہ چاہتا ہے کہ لوگ اس کے ماتھے کے نشان کو ہر وقت گھور گھور کر دیکھیں تو میں خوشی خوشی ایسا کرنے کیلئے تیار ہوں۔''

''میں اسے کچھ بھی نہیں بتاؤں گی۔'' ہرمائنی نے جھڑکتے ہوئے کہا۔ ''تم خود ہی اسے بتا دینا۔ یہی اس معاملے کو حل کرنے کا اکلوتا طریقہ ہے۔''

''میں اسے یہ سمجھانے کیلئے اس کے پیچھے پیچھے نہیں بھاگ سکتا کہ اسے بچوں جیسی حرکتیں نہیں کرنا چاہئے۔'' ہیری اتنی زور سے

گرجا کہ پاس والے درخت پر بیٹھے کئی الو ڈر کر اُڑ گئے۔ ’’شاید اسے میری بات کا یقین اس وقت آئے جب میری گردن ٹوٹ جائے گی۔‘‘

’’یہ مذاق کی بات نہیں ہے۔‘‘ ہرمائنی نے دھیرے سے کہا۔ ’’یہ بالکل بھی مذاق کی بات نہیں ہے۔‘‘ وہ کافی مضطرب دکھائی دے رہی تھی۔ ’’ہیری! میں یہ سوچ رہی ہوں...... تم جانتے ہو کہ ہمیں کیا کرنا چاہئے؟ ہم جیسے ہی سکول میں واپس لوٹیں گے تو سب سے پہلے ہمیں کیا کرنا چاہئے۔‘‘

’’ہاں! میں جانتا ہوں کہ کیا کرنا چاہئے؟ رون کو کھینچ کر ایک لات مارنا چاہئے۔‘‘

’’نہیں...... سیریس کو خط لکھنا چاہئے۔ تمہیں اسے بتانا ہی چاہئے کہ کیا ہوا ہے؟ اس نے تمہیں کہا تھا کہ تم اسے ہوگورٹس میں ہونے والی ہر اہم واقعہ کی خبر دینا...... ایسا لگ رہا ہے کہ جیسے اسے اسی طرح کے کسی حادثے کا پہلے سے ہی اندیشہ تھا۔ میں چرمئی کاغذ اور قلم ساتھ لائی ہوں۔‘‘

’’جانے دو!‘‘ ہیری نے چاروں طرف دیکھ کر یہ تسلی کی کہ کوئی ان کی باتیں تو نہیں سن رہا ہے، لیکن میدان پوری طرح خالی تھا۔ ’’میرے نشان کی تکلیف کی خبر سن کر وہ واپس لوٹ آیا تھا۔ اب اگر میں اسے یہ بتاؤں گا کہ کسی نامعلوم فرد نے میرا نام جادوگری کے سہ فریقی ٹورنامنٹ میں شامل کرا دیا ہے تو وہ دندناتا ہوا سکول میں آ گھسے گا۔‘‘

’’وہ یہ خبر تمہارے منہ سے سننا چاہے گا۔‘‘ ہرمائنی نے سنجیدگی سے کہا۔ ’’ویسے بھی اسے یہ بات معلوم تو ہو جائے گی۔‘‘

’’وہ کیسے؟‘‘

’’ہیری! یہ خبر دبی نہیں رہے گی۔‘‘ ہرمائنی نے نہایت سنجیدگی کے ساتھ کہا۔ ’’یہ مقابلوں کا ٹورنامنٹ بڑا مشہور ہے، جو طویل عرصے کے بعد دوبارہ شروع ہو رہا ہے اور جادوئی دُنیا میں تم بھی مشہور ہو۔ مجھے واقعی بے حد حیرانگی ہوگی، اگر روزنامہ ’جادوگر‘ میں تمہارے مقابلے میں حصہ لینے کے بارے میں نہ چھپے...... تمہارا نام پہلے ہی ’تم جانتے ہو کون؟‘ پر لکھی گئی آدھی کتابوں میں موجود ہے...... اور سیریس یہ خبر تم سے سننا چاہے گا۔ میں جانتی ہوں کہ وہ تم سے ہی سننا چاہے گا۔‘‘

’’ٹھیک ہے...... ٹھیک ہے! میں اسے خط لکھ دوں گا۔‘‘ ہیری نے اپنے ٹوسٹ کا آخری ٹکڑا جھیل کے پانی میں پھینکتے ہوئے کہا۔ ان دونوں نے دیکھا کہ ٹوسٹ کا ٹکڑا ایک پل کیلئے تو پانی کی سطح پر تیرا لیکن پھر پانی میں سے ایک بڑا پنجہ باہر نکلا اور اسے پکڑ کر اپنے ساتھ پانی کی تہہ میں لے گیا۔ پھر وہ دونوں سکول کی طرف واپس لوٹ آئے۔

’’میں خط بھیجنے کیلئے کس کے الّو کا استعمال کروں؟‘‘ ہیری نے سیڑھیاں چڑھتے ہوئے پوچھا۔ ’’اس نے ہیڈوگ کو دوبارہ بھیجنے کیلئے منع کیا تھا؟‘‘

’’رون سے پوچھ لو کہ تم اس کے الّو......‘‘

''میں رون سے کسی چیز کے بارے میں بات نہیں کرنا چاہتا۔'' ہیری نے دوٹوک انداز میں کہا۔

''تو پھر سکول کے کسی الّو کے ذریعے خط بھیج دو۔'' ہرمائنی نے کہا۔ ''ان کا استعمال کوئی بھی کر سکتا ہے۔''

وہ سیڑھیاں چڑھ کر الّو گھر پہنچے۔ ہرمائنی نے چرمئی کاغذ، قلم اور سیاہی کی دوات اس کی طرف بڑھائی۔ پھر وہ بہت سے الّوؤں میں ہوتے ہوئے آگے بڑھے۔ ہیری ایک دیوار سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا اور لکھنے لگا۔

*پیارے سیریس!*

*تم نے مجھے کہا تھا کہ میں تمہیں ہوگورٹس میں ہونے والی باتوں سے باخبر رکھوں۔ اس لئے یہ جان لو۔ میں نہیں جانتا کہ تمہیں یہ بات معلوم ہے یا نہیں۔ لیکن اس سال ہوگورٹس میں سہ فریقی ٹورنامنٹ کا انعقاد ہونے والا ہے۔ ہفتے کی رات میرا نام چمپئن کے طور پر منتخب ہو گیا ہے۔ میں نہیں جانتا کہ میرا نام شعلوں کے پیالے میں کس نے ڈالا تھا؟ کیونکہ ایسا میں نے ہرگز نہیں کیا تھا۔ ہوگورٹس کا دوسرا چمپئن ہفل پف کا سیڈرک ڈیگوری ہے۔*

یہاں تک لکھنے کے بعد وہ کچھ دیر کیلئے رُک گیا۔ وہ یہ کہنا چاہتا تھا کہ کل رات سے ہی اس کے سینے پر تناؤ کا بھاری بوجھ تھا لیکن وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ اس بات کو الفاظ میں کیسے اجاگر کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے اپنا قلم سیاہی کی دوات میں ڈبو کر اس نے لکھا۔

*امید ہے کہ تم اور بک بیک دونوں ٹھیک ٹھاک ہو گے۔ ہیری*

''لکھ لی۔'' اس نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور اپنے چوغے میں لگے تنکوں کو جھاڑنے لگا۔ یہ سنتے ہی ہیڈوگ اُڑ کر اس کے پاس آئی اور اس کے کندھے پر جم کر بیٹھ گئی۔ اس نے اپنا پاؤں خط بندھوانے کیلئے آگے بڑھا دیا۔

''میں تمہیں نہیں بھیج سکتا۔'' ہیری نے کہا اور سکول کے الّوؤں کی طرف دیکھنے لگا۔ ''مجھے ان میں سے کسی کو بھیجنا ہوگا......''

ہیڈوگ زور سے چیختی ہوئی جھٹکے سے اڑی، اُڑتے وقت اس نے اپنے پنجے ہیری کے کندھے میں چبھو دیئے تھے۔ جب ہیری ایک بڑے کڑیل الّو کے پیر میں اپنا خط باندھ رہا تھا تو ہیڈوگ اسے گھور کر دیکھ رہی تھی۔ کڑیل الّو کے اُڑنے کے بعد ہیری، ہیڈوگ کو تھپتھپانے کیلئے آگے بڑھا تو اس نے اپنی چونچ تیزی سے کٹکٹائی اور اس سے دور جا کر بیٹھ گئی۔

''پہلے رون اور اب تم......'' ہیری غصے سے چلایا۔ ''اس میں میری کوئی غلطی نہیں ہے۔''

☆☆☆☆

اگرچہ ہیری نے یہ سوچا تھا کہ کچھ ہی وقت بعد سب مسئلے حل ہو جائیں گے اور باقی طلباء اسے بھی چمپئن مان لیں گے۔ لیکن اگلے ہی دن اسے معلوم ہو گیا کہ وہ کتنا غلط سوچ رہا تھا۔ اب وہ سکول کے باقی طلباء سے نہیں بچ سکتا تھا کیونکہ پڑھائی شروع ہو گئی تھی اور ہیری کلاسوں میں جانے لگا۔ یہ ظاہر تھا کہ گری فنڈر کے طلباء کی طرح سکول کے باقی طلباء بھی یہی سوچ رہے تھے کہ ہیری نے اپنا نام

خود شعلوں کے پیالے میں ڈالا تھا۔ بہر حال، گری فنڈر کے طلباء کی طرح باقی طلباء اس بات سے مطمئن یا خوش نہیں تھے۔

عام طور پر ہفل پف اور گری فنڈر کے طلباء کی اچھی طرح مطابقت ہو جاتی تھی لیکن اب ان کا رویہ یکسر بدل گیا تھا۔ وہ بے حد روکھے اور عداوت پسند دکھائی دینے لگے تھے۔ جڑی بوٹیوں کی ایک کلاس میں یہ پتہ چل گیا کہ ہفل پف کے طلباء کو یہ لگ رہا تھا کہ ہیری نے ان کے چمپئن کی شہرت پر ڈاکہ ڈالا تھا۔ شاید انہیں زیادہ برا اس وجہ سے لگا تھا کیونکہ ہفل پف کے پاس ایسے مواقع کم ہی آتے تھے کہ وہ کسی معاملے میں شہرت حاصل کر پائیں۔ سیڈرک ڈیگوری ان گنے چنے لوگوں میں سے ایک تھا جو اس فریق کی عزت کو چار چاند لگا سکتے تھے۔ سیڈرک نے ایک بار گری فنڈر کو کیوڈچ میچ میں شکست دے کر ہفل پف کا سر فخر سے بلند کیا تھا۔ حالانکہ ارنئ میکملن اور جسٹن فنچ فلو چلی کے ساتھ ہیری کے عمدہ تعلقات استوار رہتے تھے لیکن آج انہوں نے اس سے بات تک نہیں کی حالانکہ وہ اچھلنے والی گٹھلیوں کو دوبارہ گملوں میں لگاتے ہوئے ایک ہی کیاری میں کام کر رہے تھے۔ بہر حال، جب ایک اچھلنے والی گٹھلی ہیری کی گرفت سے چھوٹ گئی اور اس نے ہیری کے چہرے پر تیزی سے وار کیا تو وہ مذاق اُڑانے والے انداز میں ہنسنے لگے۔ رون بھی ہیری سے بات چیت نہیں کر رہا تھا۔ ہرمائنی ان دونوں کے درمیان میں بیٹھی ہوئی تھی اور بات چیت کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ وہ دونوں اس کی باتوں کا معمول کے مطابق جواب دے رہے تھے مگر آپس میں نہ تو جملوں کا تبادلہ کر رہے تھے اور نہ ہی نظریں ملا رہے تھے۔ ہیری کو لگا جیسے پروفیسر سپراؤٹ بھی اس سے تھوڑا روکھا سلوک کر رہی تھیں لیکن وہ ہفل پف فریق کی منتظم تھیں۔

عام حالات میں ہیگرڈ سے مل کر اسے خوشی ہوتی لیکن اس سے ملنے کا مطلب یہ تھا کہ جادوئی جانداروں کی دیکھ بھال کی کلاس میں اسے سلے درن کے طلباء کو بھی برداشت کرنا پڑے گا۔ چمپئن بننے کے بعد پہلی بار ان لوگوں سے اس کا سامنا ہوگا۔

جیسی اسے توقع تھی، کچھ ویسا ہی ہوا۔ ملفوائے اپنے چہرے پر زہریلی مسکان سجائے ہیگرڈ کے جھونپڑے پر پہنچا۔ جیسے ہی وہ ہیری کے پاس پہنچا تو اس نے کریب اور گوئل کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

''اوہ! تمام لوگ چمپئن کو اچھی طرح دیکھ لیں۔ اپنی آٹوگراف بک لے کر آئے ہو یا نہیں؟ اچھا رہے گا کہ ابھی اس کا آٹوگراف لے لو کیونکہ مجھے نہیں لگتا ہے کہ یہ ہمارے درمیان زیادہ دیر تک رہ پائے گا...... جادوگری کے سہ فریقی ٹورنامنٹ میں آدھے سے زیادہ چمپئن موت کے منہ میں جا چکے ہیں...... پوٹر! تمہیں کیا لگتا ہے تم کتنا عرصہ نکال پاؤ گے؟ میں شرط لگا کر کہتا ہوں کہ تم پہلے ہی مرحلے میں دس منٹ کے اندر ڈھیر ہو جاؤ گے...... کام تمام!''

کریب اور گوئل چمچہ گیری کرتے ہوئے کھی کھی کرنے لگے لیکن ملفوائے آگے کچھ نہیں بولا۔ کیونکہ ہیگرڈ اپنے جھونپڑے سے نکل آیا تھا۔ اس نے کافی سارے صندوق اُٹھا رکھے تھے۔ ہر ایک صندوق میں ایک بہت بڑا اسقرط رکھا ہوا تھا۔ طلباء انہیں دیکھ کر دہشت زدہ ہو گئے۔ جب ہیگرڈ نے انہیں بتایا کہ دھماکے دار اسقرط ایک دوسرے کو اس لئے مار رہے تھے کہ ان کی رُکی ہوئی توانائی کا صحیح استعمال نہیں ہو پا رہا تھا۔ ہیگرڈ نے انہیں مسئلے کا یہ مطلب سمجھایا کہ کلاس کا ہر طالبعلم دھماکے دار اسقرط کو رسی سے باندھ کر کچھ دور تک

ٹہلا کر لائے۔اس کرتب میں صرف ایک ہی اچھی چیز تھی کہ ملفوائے کا دھیان پوری طرح بھٹک گیا تھا۔

''اس چیز کو گھمانے کیلئے لے جائیں؟''اس نے حقارت بھرے لہجے میں کہا اور ایک صندوق کے اندر جھانک کر گھورا۔''اور ہم رسی باندھیں گے کہاں؟اس کے ڈنک پر، دھماکے کرنے والے سر پر یا پھر چوسنی پر......؟''

''درمیان میں......''ہیگرڈ نے رسی باندھ کر دکھاتے ہوئے کہا۔''دیکھو!حفاظتی تدابیر کو اختیار کرتے ہوئے تم لوگ ڈریگن کی کھال کے دستانے پہن لو۔ہیری!تم یہاں آ کر اس بڑے دھماکے دار سقرط کو باندھنے میں ہماری مدد کرو......''

دراصل ہیگرڈ اسے اپنے قریب اس لئے بلا رہا تھا کیونکہ وہ اس سے تنہائی میں کچھ بات کرنا چاہتا تھا۔اس نے تب تک انتظار کیا جب تک کہ باقی طلباء اپنے اپنے سقرط کو ساتھ لے کر چلے نہیں گئے۔ پھر وہ ہیری کی طرف مڑ کر بہت سنجیدگی سے بولا۔''تو تم ٹورنامنٹ میں حصہ لے رہے ہو۔ہیری!ان مقابلوں میں تم سکول کے چمپئن ہو۔''

''دو چمپئنوں میں سے ایک ہوں۔''ہیری نے اس کی بات کی اصلاح کرتے ہوئے کہا۔ہیگرڈ کی گھنی بھنوؤں کے نیچے اس کی بٹن جیسی کالی آنکھیں بہت مضطرب دکھائی دے رہی تھیں۔

''ہیری!تمہیں اندازہ ہے کہ تمہارا نام کس نے ڈالا ہوگا؟''

ہیری نے ہیگرڈ کے جملے کو سن کر وارفتگی سے کہا۔''تو تمہیں یقین ہے کہ میں نے ایسا نہیں کیا؟''

''ظاہر ہے، ہمیں یقین ہے۔''ہیگرڈ نے کہا۔''تم کہتے ہو کہ تم نے ایسا نہیں کیا اور ہمیں تمہاری بات پر پورا بھروسہ ہے......اور ڈمبل ڈور کو بھی تم پر یقین ہے۔ہمارے لئے بس اتنا ہی کافی ہے۔''

''کاش میں جانتا کہ یہ کام کس نے کیا ہے؟''ہیری نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

وہ دونوں گھاس کے میدان کی طرف دیکھنے لگے۔طلباء اب دور دور بکھر چکے تھے اور بڑی مشکل میں دکھائی دیتے تھے۔ دھماکے دار سقرط اب تین فٹ سے زیادہ لمبے ہو چکے تھے اور طاقتور بھی۔اب وہ پہلے کی طرح بے رنگ اور بے ہنگم نہیں دکھائی دیتے تھے بلکہ ان کے بدن پر بھورے رنگ کی موٹی اور چمکیلی چمڑی پیدا ہو گئی تھی۔وہ دیوہیکل کچھوؤں اور لمبے گھونگوں کی ملی جلی نسل کے جانور دکھائی دینے لگے تھے۔لیکن ان کے سر یا آنکھ پہچانی نہیں جا سکتی تھی۔وہ اب بہت طاقتور ہو چکے تھے اور انہیں قابو میں رکھنا بہت مشکل کام تھا۔

''ایسا لگتا ہے کہ انہیں مزہ آ رہا ہے۔''ہیگرڈ نے خوشی سے کہا۔ہیری کو لگا کہ وہ دھماکے دار سقرط کے بارے میں بات کر رہا ہوگا کیونکہ اس کے ساتھیوں کو غیر معمولی طور کوئی مزہ نہیں آ رہا تھا۔کبھی کبھار کسی سقرط کے سر میں ہلکا پھلکا پٹاخہ ابھرتا تھا، جس سے فضا میں زوردار دھماکہ رونما ہو کر گونج اُٹھتا تھا۔دھماکے کے ساتھ سقرط کئی فٹ تک آگے اچھل جاتا تھا۔اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ آدھے سے زیادہ طلباء اپنے پیٹ کے بل گھسٹنے لگے تھے اور دوبارہ کھڑے ہونے کی کوشش کر رہے تھے۔

''اوہ ہمیں نہیں معلوم، ہیری!'' ہیگرڈ نے اچانک آہ بھری اور اسے پریشان نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ''تم سکول چمپئن بن گئے...... ہر چیز تمہارے ہی ساتھ کیوں ہوتی ہے؟''

ہیری نے اس بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔ ہاں ہر چیز اسی کے ساتھ ہوتی تھی...... کم وبیش یہی بات ہرمائنی نے جھیل کے پاس گھومتے ہوئے کہی تھی اور اس کے مطابق اسی وجہ سے اس کا گہرا دوست رون ناراض ہو کر پیچھے ہٹ گیا تھا۔

☆☆☆☆

اگلے کچھ دن ہوگورٹس میں ہیری کے سب سے برے دنوں میں سے تھے۔ اس سے ملتا جلتا ناخوشگوار رویہ اسے اپنے دوسرے سال کی پڑھائی میں برداشت کرنا پڑا تھا۔ جب سکول کے زیادہ تر لوگ یہ یقین کرنے لگے تھے کہ وہ ان کے ساتھی طلباء پر حملے کر رہا تھا لیکن تب رون اس کے ساتھ تھا۔ ہیری نے سوچا کہ اگر رون سے اس کی دوبارہ دوستی ہو جاتی تو وہ باقی طلباء کے سلوک کو برداشت کر سکتا تھا۔ بہر حال، اگر رون اس سے دوستی نہیں رکھنا چاہتا تھا تو وہ بھی اسے منانا نہیں چاہتا تھا لیکن وہ بہت اکیلا پن محسوس کر رہا تھا کیونکہ چاروں طرف اسے نفرت اور طعنے سننے کو مل رہے تھے۔

اُسے ہفل پف کے طلباء کا اکھڑا رویہ پسند نہیں تھا لیکن اسے ان کا نظریہ سمجھ آ رہا تھا کہ انہیں تو اپنے چمپئن کا ساتھ دینا تھا۔ اسے سلے درن کے طلباء سے بھی کم ظرفی کے علاوہ کسی اور چیز کی امید نہیں تھی۔ وہ وہاں نہ کبھی قابل فخر تھا اور نہ ہی کبھی ہو سکتا تھا کیونکہ اس نے کیوڈچ اور انٹر ہاؤس چمپئن شپ میں سلے درن کو کئی بار شکست دی تھی۔ لیکن اسے یہ امید تھی کہ ریون کلا کے طلباء سیڈرک اور اس کا مشترکہ طور ساتھ ضرور دیں گے۔ بہر حال، اس کا اندازہ غلط تھا۔ ریون کلا کے زیادہ تر طلباء کا یہی خیال تھا کہ وہ شہرت پانے کیلئے اتنا بے تاب تھا کہ اس نے نہایت عیاری سے اپنا نام شعلوں کے پیالے میں ڈال دیا تھا۔

پھر یہ بات بھی تھی کہ اس کے بجائے سیڈرک چمپئن کے روپ میں زیادہ جچتا تھا کیونکہ وہ وجیہہ شخصیت کا مالک تھا۔ اس کی ناک بالکل سیدھی تھی۔ کالے بالوں اور بھوری آنکھوں والے سیڈرک ڈیگوری کو کون پسند نہیں کرتا؟ یہ کہنا مشکل تھا کہ ان دنوں سکول میں کون زیادہ مشہور تھا۔ سیڈرک یا پھر وکٹر کیرم...... چھٹے سال کی جو لڑکیاں کیرم کا آٹوگراف لینے کیلئے تڑپتی پھر رہی تھیں، ایک دن ہیری نے انہیں دوپہر کے کھانے کے دوران سیڈرک سے اپنے بستوں پر آٹوگراف دینے کی استدعا کرتے ہوئے دیکھا۔

اس دوران سیریس کا کوئی جواب نہیں آیا۔ ہیڈوگ اس کے آس پاس بھی نہیں پھٹکتی تھی۔ پروفیسر ٹراؤلینی اس کی موت کی پیش گوئیاں اب اور بھی زیادہ زور شور سے کرنے لگی تھیں اور اس نے مسٹر فلنٹ وک کی اشیاء کی جادوئی پرواز والی کلاس میں نہایت برا مظاہرہ کیا کہ فلنٹ وک نے اسے ڈھیر سارا ہوم ورک دے دیا۔ اس کلاس میں نیول کے علاوہ صرف اسی کو اتنا زیادہ ہوم ورک ملا تھا۔

ہرمائنی کو اشیاء کی جادوئی پرواز میں کوئی مشکل نہیں پیش آتی تھی۔ وہ کلاس میں پورے سامان کو اُڑا کر اپنے پاس بلا لیتی تھی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ کوئی مقناطیس تھی جس کی طرف ڈسٹر، ردی کاغذ کی ٹوکری اور چاند دیکھنے والی دوربین اُڑے چلے آ رہے ہوں۔ فلنٹ

وک کی کلاس سے باہر نکلتے ہوئے ہرمائنی نے ہیری کو تسلی دیتے ہوئے کہا۔ ''جادوئی پرواز کا فن دراصل اتنا مشکل نہیں ہے، ہیری تم ٹھیک طرح سے توجہ مرتکز نہیں کر پا رہے تھے......''

''کیا معلوم ایسا کیونکر تھا؟'' ہیری نے بوجھل انداز میں کہا۔ سیڈرک ڈیگوری ان کے قریب سے گزر گیا، اسے بہت سی دانت نکالتی ہوئی لڑکیوں نے گھیر رکھا تھا۔ ان سبھی نے ہیری کو ایسے دیکھا جیسے وہ کوئی بڑا دھماکے دار سقرط ہو۔ ''لیکن کوئی فرق نہیں پڑتا ہے ...... ہے نا؟ آج دوپہر کو جادوئی مرکبات کے دو پیریڈ ہیں۔ اس سے اچھی بات اور کیا ہوسکتی ہے؟''

مرکبات کے لگاتار دو پیریڈ ہمیشہ بھیانک ہوتے تھے لیکن ان دنوں یہ کسی بھیانک سزا سے کم نہیں تھے۔ تہہ خانے ڈیڑھ گھنٹے تک سنیپ اور سلے درن کے طلباء سے گھرے رہنے کا خیال بڑا ہولناک تھا۔ ایسا لگتا تھا کہ وہ سب ساتھ مل کر ہیری کو اس بات کیلئے سزا دینے کیلئے آمادہ ہوں کہ اس نے سہ فریقی ٹورنامنٹ میں حصہ لینے کی جرأت کیسے کی اور گری فنڈر کا چمپئن حاصل کرنے اعزاز کیوں حاصل کیا؟ ہیری کو یہ بہت برا لگتا تھا۔ اس نے گذشتہ جمعے کو ان سبھی کے طعنے سنے تھے جب ہرمائنی اس کے پہلو میں بیٹھی دھیرے دھیرے بول رہی تھی۔ ''دھیان مت دو...... ان کی طرف دھیان مت دو...... دھیان مت دو ہیری!'' اور ہیری کو اندیشہ تھا کہ آج بھی حالات بہتر نہیں ہوں گے۔

جب وہ اور ہرمائنی دوپہر کے کھانے کے بعد سنیپ کے تہہ خانے کے سامنے پہنچے تو انہیں وہاں سلے درن کے طلباء دروازہ کھلنے کا انتظار کرتے ہوئے دکھائی دیئے۔ ان سب نے اپنے چوغوں کے اوپر ایک بڑا بیج لگا رکھا تھا۔ ایک پل کیلئے ہیری کو ایسا لگا کہ وہ ایس پی ای ڈبلیو کے بیجز ہیں...... لیکن پھر اس نے دیکھا کہ ان سبھی پر چمکتے ہوئے سرخ الفاظ میں لکھا تھا۔

'سیڈرک ڈیگوری ہیرو ہے۔'

'یہ ہوگورٹس کا اصلی چمپئن ہے۔'

''پسند آئے پوٹر؟'' ہیری کے پاس آنے پر ملفوائے زور سے بولا۔ ''اور دکھاؤں پوٹر! یہ صرف اتنا ہی نہیں ہے...... کچھ آگے بھی ہے۔''

اس نے اپنے بیج کو سینے پر دبایا۔ فوراً اس پر لکھے ہوئے جملے غائب ہوگئے اور ان کی جگہ نئے جملے مختلف رنگوں میں چمکنے لگے۔

'ہیری پوٹر زیرو ہے۔'

'ہوگورٹس کا نقلی ہیرو ہے۔'

سلے درن کے طلباء زور زور سے قہقہے لگانے لگے اور خوب ٹھٹھا بازی کرنے لگے۔ انہوں نے اپنے اپنے بیجز دکھائے اور 'ہیری پوٹر زیرو ہے' کے الفاظ ہیری کے چاروں طرف چمکنے لگے۔ اس کا دماغ بھنا کر رہ گیا۔

''اوہ بہت ہی دلچسپ ہے۔'' ہرمائنی نے پینسی پارکنسن اور سلے درن کی باقی لڑکیوں سے طنزیہ لہجے میں کہا جو بے تحاشا ہنس

رہی تھیں۔ ''بہت ہی عقلمندانہ بات لکھی ہوئی ہے۔''

رون، ڈین اور سمیس کے ساتھ دیوار سے ٹیک لگا کر کھڑا تھا۔ وہ ہنس تو نہیں رہا تھا لیکن وہ ہیری کا ساتھ بھی نہیں دے رہا تھا۔

''تمہیں بھی ایک چاہئے گرینجر؟'' ملفوائے نے ہرمائنی کی طرف بیج بڑھاتے ہوئے کہا۔ ''میرے پاس بہت سارے ہیں، لیکن میرا ہاتھ مت چھونا۔ میں نے ابھی ابھی دھوئے ہیں۔ میں نہیں چاہتا کہ کسی بدذات کے چھونے سے یہ گندے ہو جائیں۔''

پچھلے کئی دنوں کے ضبط کا دامن ہیری سے بالآخر چھوٹ گیا۔ اس نے غصے کے عالم میں تھوک اُڑاتے ہوئے بنا سوچے سمجھے اپنی چھڑی باہر نکال لی۔ اس کے چاروں طرف کھڑے طلباء جھٹکے سے اس کے راستے سے پیچھے ہٹ گئے۔ راہداری میں اب ہیری اور ملفوائے آمنے سامنے تھے اور باقی طلباء دیواروں کے ساتھ چپکے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

''نہیں...... ہیری!'' ہرمائنی نے اسے خبردار کرتے ہوئے کہا۔

''ہاں پوٹر!'' ملفوائے نے دھیرے سے اپنی چھڑی نکالتے ہوئے کہا۔ ''آج یہاں پر تمہیں بچانے کیلئے 'موڈی' موجود نہیں ہے...... اگر دم ہے تو وار کر کے دکھاؤ......''

ایک پل کیلئے دونوں نے ایک دوسرے کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھا اور پھر دونوں ایک ساتھ چلائے۔

''جلدم بگڑم......'' ہیری چیخا۔

''دانتم کھکم......'' ملفوائے چیخا۔

دونوں کی چھڑیوں سے روشنیاں برآمد ہوئیں اور ہوا میں ایک دوسرے کے ساتھ جا کر ٹکرا کر پہلوؤں میں مڑ گئیں۔ ہیری کا جادوئی کلمے کا وار پیچھے ہٹ کر گوئل کے چہرے پر پڑا اور ملفوائے کے جادوئی کلمے کا وار ہرمائنی کے چہرے پر پڑا۔ گوئل نے اپنے ہاتھوں کو اپنی ناک پر رکھ لیا جس پر بڑے بڑے بھدے پھوڑے نمودار ہو گئے تھے۔ ہرمائنی دہشت میں کراہ رہی تھی اور اپنے منہ پر ہاتھ رکھے ہوئے تھی۔

''ہرمائنی......'' رون جلدی سے یہ دیکھنے کیلئے آگے بڑھ آیا کہ اسے کیا ہوا تھا؟ ہیری نے مڑ کر دیکھا کہ رون، ہرمائنی کا ہاتھ اس کے چہرے سے پیچھے ہٹا رہا تھا۔ اس کے بعد اس نے جو دیکھا وہ کسی طرح اچھا نہیں تھا۔ ہرمائنی کے سامنے دانت...... جو پہلے ہی دوسرے دانتوں کی نسبت کچھ بڑے تھے...... اب بہت تیز رفتاری سے بڑھ رہے تھے۔ وہ 'اود بلاؤ' جیسی دکھائی دے رہی تھی کیونکہ اب اس کے دانت اس کے نچلے ہونٹ سے نیچے جاتے ہوئے اس کی ٹھوڑی تک پہنچ گئے تھے۔ ہرمائنی نے جب انہیں چھو کر دیکھا تو دہشت زدہ ہو کر چیخنے لگی۔

''اتنا شور کیوں مچا ہوا ہے یہاں؟'' ایک دھیمی اور سرد آواز سنائی دی۔ پروفیسر سنیپ وہاں آ گئے تھے۔ سلے درن کے طلباء نے غصے میں چلاتے ہوئے ایک ساتھ بتانے لگے۔ سنیپ نے ملفوائے کی طرف لمبی زرد انگلی اُٹھاتے ہوئے کہا۔ ''تم بتاؤ......''

''پوٹر نے مجھ پر حملہ کیا تھا......اور''

''ہم دونوں نے ایک دوسرے پر ایک ہی وقت میں حملہ کیا تھا۔'' ہیری نے جلدی سے کہا۔

''اور اس نے گوئل کر زخمی کر دیا......دیکھئے سر!''

سنیپ نے گوئل کی طرف دیکھا۔ اس کا چہرہ ایسا دکھائی دے رہا تھا جیسے اسے زہریلی پھپھوندی والی کسی کتاب میں ہونا چاہئے تھا۔

''جلدی سے ہسپتال جاو، گوئل!'' سنیپ نے دھیمی آواز میں کہا۔

''ملفوائے نے ہر مائنی کو زخمی کر دیا ہے۔'' رون نے تیزی سے بولا۔ ''ادھر دیکھئے!''

اس نے ہر مائنی کو مجبور کیا کہ وہ سنیپ کو اپنے دانت دکھائے۔ وہ اپنے ہاتھوں سے دانت چھپانے کی کوشش کر رہی تھی۔ حالانکہ یہ کام مشکل تھا کیونکہ اب وہ دانت لمبے ہو کر اس کی گردن کے پاس لٹکنے لگے تھے۔ پینسی پارکنسن اور سلے درن کے دوسرے طلباء خاموشی سے ہنسے جا رہے تھے اور سنیپ کی آڑ میں ہر مائنی کی طرف طنزیہ اشارے کر رہے تھے۔

''مجھے تو کوئی فرق دکھائی نہیں دے رہا۔'' سنیپ نے ہر مائنی کی طرف دیکھتے ہوئے ٹھنڈے لہجے میں کہا۔ یہ سن کر ہر مائنی کی آہ نکل گئی اور اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ وہ تیزی سے راہداری میں بھاگتی ہوئی نظروں سے اوجھل ہو گئی۔

شاید یہ خوش قسمتی رہی کہ ہیری اور رون، دونوں ہی ایک ساتھ سنیپ پر چیخنے اور چلانے لگے۔ یہ بھی خوش قسمتی ہی رہی کہ ان کی آواز پتھر کے راہداری میں اتنی تیز گونجی کہ شور وغل میں سنیپ کو صحیح طرف سنائی نہیں دی۔ وہ ان کے چہروں کے تاثرات سے ان کی باتوں کا مطلب ضرور سمجھ گئے تھے۔

''گری فنڈر کے پچاس پوائنٹس کم کئے جاتے ہیں اور پوٹر اور ویزلی دونوں کو بدتمیزی پر سزا بھی ملے گی۔ اب خاموشی سے اندر چلے جاؤ ورنہ تم دونوں کو ہفتے کی سزا بھگتنا پڑ سکتی ہے۔'' انہوں نے ملائم لہجے میں ان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

ہیری کے کان ابھی تک بج رہے تھے اور سرخ ہو رہے تھے۔ یہ ناانصافی دیکھ کر اس کی خواہش ہو رہی تھی کہ وہ سنیپ کے ایک ہزار ٹکڑے کر ڈالے۔ وہ رون کے ساتھ چلتا ہوا سنیپ کے قریب سے گزرا اور دروازہ پار کر کے کلاس روم میں اندر پہنچ گیا۔ اس نے اپنا بستہ پٹخ کر ڈیسک پر رکھا۔ رون کا بدن بھی غصے کی شدت سے کانپتا ہوا نظر آیا۔ ایک پل کیلئے ایسا لگا کہ ان کے درمیان سب کچھ معمول کے مطابق ہو چکا تھا لیکن اچانک رون مڑا اور وہ ڈین اور سمیس کے ساتھ جا کر بیٹھ گیا۔ ہیری اپنے ڈیسک پر اکیلا رہ گیا تھا۔ تہہ خانے کی دوسری طرف ملفوائے نے سنیپ کی طرف پیٹھ کر کے اپنا بیج ہیری کو دکھایا اور ہنسنے لگا۔ 'ہیری پوٹر زیرو ہے'۔ ایک بار پھر کمرے میں چمکنے لگا۔

جب کلاس شروع ہوئی تو ہیری بیٹھے بیٹھے سنیپ کو گھور کر دیکھتا رہا اور وہ یہ تصور کرنے لگا کہ سنیپ کے ساتھ نہایت بھیانک

حادثے رونما ہو رہے ہیں......کاش اسے پتہ ہوتا کہ جبر کٹ جادوئی وار کیسے کیا جاتا ہے؟......وہ سنیپ کو اسی مکڑی کی طرح تڑپنے اور گڑگڑانے پر مجبور کر دیتا۔

''ٹھیک ہے......'' پروفیسر سنیپ نے طلباء کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ان کی سرد کالی آنکھوں میں درشتگی اور کمینگی کی جھلک صاف دکھائی دے رہی تھی۔ ''اب تک تم سب لوگوں کو مارخور تریاق سیال بنانے کی ترکیب یاد ہو چکی ہوگی۔ تم سبھی اپنے اپنے تریاق دھیان سے بنانا۔ ہم کلاس کے آخر میں کسی طالبعلم کو منتخب کر لیں گے اور اس پر اس کے بنائے ہوئے سیال کا استعمال کرتے ہوئے اس کی جانچ کریں گے......''

سنیپ کی نظریں ہیری پر جم گئیں اور ہیری سمجھ گیا کہ کیا ہونے والا ہے؟ سنیپ اسے زہر دینے کا منصوبہ بنائے ہوئے تھے۔ ہیری نے سوچا کہ وہ اپنی کڑاہی اُٹھا کر آگے جائے اور اسے سنیپ کے چپچپے بالوں والے سر پر دے مارے......

لیکن اسی وقت تہہ خانے کے دروازے پر ایک دستک ہوئی جس سے ہیری کا دھیان بھٹک گیا۔ دروازے پر کولن کریوی کی شکل دکھائی دی جو کمرے میں دھیرے دھیرے اندر آیا۔ ہیری کی طرف دیکھ کر وہ مسکرایا اور پھر جا کر وہ سنیپ کی میز کے پاس کھڑا ہو گیا۔

''کیا بات ہے؟'' سنیپ نے روکھی آواز میں کہا۔

''سر ہیری پوٹر کو بالائی منزل پر بلایا گیا ہے۔'' کولن نے دھیمے انداز میں کہا۔

سنیپ نے اپنی مڑی ہوئی ناک کے اوپر سے کولن کو گھور کر دیکھا۔ کولن کے کھلے چہرے پر سے مسکراہٹ غائب ہو گئی۔

''پوٹر کو ابھی ایک گھنٹے تک مرکبات کی پڑھائی کرنا ہے۔'' سنیپ نے ٹھنڈے لہجے میں کہا۔ ''وہ کلاس ختم ہونے کے بعد بالائی منزل پر آ جائے گا۔''

کولن کا چہرہ گلابی ہو گیا۔

''سس......سر! مسٹر بیگ مین نے اسے بلایا ہے، سبھی چمپئن کو وہاں بلایا گیا ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ ان کی تصویریں اتارنا ہیں......'' کولن نے پروفیسر سنیپ کو گھورتے ہوئے کہا۔

ہیری کو کولن کے یہ آخری الفاظ بالکل اچھے نہیں لگے تھے۔ ان کی ادائیگی کو روکنے کیلئے وہ اپنا سب کچھ قربان کر سکتا تھا۔ اس نے دھیرے سے رون کی طرف دیکھا لیکن رون جان بوجھ کر چھت کی طرف دیکھ رہا تھا۔

''ٹھیک ہے پوٹر! اپنا سامان یہاں چھوڑ جاؤ۔ میں چاہتا ہوں کہ تم لوٹ کر یہاں آؤ تاکہ میں تم پر تمہارے تریاق سیال کی جانچ کر سکوں۔'' سنیپ نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

''پرو......فیسر! اسے اپنا سامان بھی لے جانا ہے۔'' کولن نے چوں چوں کرتے ہوئے کہا۔ ''تمام چیزیں......''

''ٹھیک ہے......'' سنیپ نے غرا کر کہا۔ ''پوٹر! اپنا بستہ اُٹھاؤ اور میری نظروں کے سامنے سے دفع ہو جاؤ......''

ہیری نے اپنا بستہ اپنے کندھے پر ڈالا اور دروازے کی طرف بڑھا۔ جب وہ سلے درن کے ڈیسکوں کے قریب سے گزرا تو سمت میں 'ہیری پوٹر زیرو ہے' کے لفظ چمکتے ہوئے دکھائی دیئے۔ جیسے ہی ہیری نے باہر آ کر تہہ خانے کا دروازہ بند کیا۔ کولن نے بولنا شروع کر دیا۔

''ہیری! یہ بڑی حیرت انگیز بات ہے، ہے نا...... تم چمپئن بن گئے؟''

''ہاں! سچ مچ حیرت کی ہی بات ہے۔'' ہیری نے بوجھل انداز میں کہا۔ جب وہ بڑے ہال کی طرف جا رہے تھے۔ ''وہ تصویریں کیوں بنوانا چاہتے ہیں؟''

''مجھے لگتا ہے کہ شاید روزنامہ 'جادوگر' میں شائع کروانے کیلئے......''

''اچھی بات ہے!'' ہیری نے اداسی بھرے لہجے میں کہا۔ ''یہی تو میں چاہتا ہوں اور بھی زیادہ شہرت......''

''گڈ لک!'' کولن نے کہا جب وہ مطلوبہ کمرے تک پہنچ گئے تھے۔ ہیری نے دروازے پر دستک دی اور اندر داخل ہو گیا۔ وہ ایک چھوٹا کلاس روم تھا۔ زیادہ تر ڈیسک کمرے کی عقبی دیوار کے ساتھ لگا دیئے گئے تھے، جس کی وجہ سے کمرے کے وسط میں خاصی جگہ خالی ہو گئی تھی۔ بہرحال، تین میزیں تختہ سیاہ کے نیچے لگائی گئی تھیں اور مخمل کی ایک لمبی چادر اس پر میز پوش کی طرح بچھی ہوئی تھی۔ ان میزوں کے پیچھے پانچ کرسیاں لگی ہوئی تھیں جن میں سے ایک پر لیوڈو بیگ مین بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ ایک جادوگرنی سے باتیں کر رہے تھے۔ اسے ہیری نے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ اس نے سرخ لباس پہن رکھا تھا۔

وکٹر کیرم ہمیشہ کی طرح ایک کونے میں چڑچڑے انداز میں کھڑا تھا اور کسی گہری سوچ میں گم دکھائی دے رہا تھا۔ سیڈرک ڈیگوری اور فلیور ڈیلاکور آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ فلیور پہلے سے زیادہ خوش دکھائی دے رہی تھی۔ وہ بار بار اپنے سر کو پیچھے کی طرف جھٹک رہی تھی جس سے اس کے لمبے سنہری بال چمکنے لگتے تھے۔ ایک موٹی توند والا شخص ہاتھوں میں کیمرہ تھامے ہوئے تھا جس میں سے تھوڑا دھواں اُٹھ رہا تھا۔ وہ کنکھیوں سے فلیور کی طرف دیکھ رہا تھا۔

مسٹر بیگ مین نے اچانک ہیری کو دیکھ لیا۔ وہ تیزی سے اُٹھ کر اس کی طرف لپکے۔

''اوہ...... یہ رہا ہمارا چوتھا چمپئن......! اندر آ جاؤ ہیری! اندر آ جاؤ...... پریشانی کی کوئی بات نہیں۔ یہاں تو صرف چھڑیوں کا معائنہ ہونے والا ہے۔ باقی جج بھی کچھ ہی دیر میں یہاں پہنچ جائیں گے۔''

''چھڑیوں کا معائنہ......'' ہیری نے گھور کر ان کی طرف دیکھا۔

''ہم یہ معائنہ کریں گے کہ تم لوگوں کی چھڑیاں بالکل صحیح طرح سے کام کر رہی ہیں، ان میں کسی قسم کی کوئی گڑبڑ تو نہیں ہے۔ دیکھو! چھڑی کے ساتھ کوئی مسئلہ نہیں ہونا چاہئے کیونکہ آگے آنے والے مراحل میں وہی تمہاری سب سے اہم اور محفوظ ہتھیار ثابت ہوں گی۔'' بیگ مین نے اسے بتایا۔ ''ابھی ماہرین بالائی منزل پر ڈمبل ڈور سے بات چیت کر رہے ہیں اور اس سب سے

فارغ ہو کر تصویر کھنچوائی جائے گی۔ اوہ ہاں! ان سے ملو...... یہ ریٹا سٹیکر ہیں۔'' انہوں نے سرخ لباس والی جادوگرنی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ''یہ روزنامہ جادوگر کیلئے سہ فریقی ٹورنامنٹ پر ایک چھوٹا سا اداریہ لکھنے والی ہیں......''

''شاید اتنا چھوٹا...... بھی نہیں، لیوڈو!'' ریٹا سٹیکر نے ہیری کو دیکھتے ہوئے کہا۔

ریٹا سٹیکر کے بال بڑے بڑے گھنگھریالے چھلوں میں بندھے ہوئے تھے جو ان کے بھاری جبڑے والے چہرے پر عجیب لگ رہے تھے۔ انہوں نے دمکتے ہوئے نگینوں سے مزئین عینک لگا رکھی تھی۔ ان کی موٹی انگلیاں مگرمچھ کی کھال سے بنے ہوئے ایک ہینڈ بیگ کو پکڑے ہوئے تھیں۔ ان کے ناخن دو انچ لمبے تھے اُن پر سرخ رنگ کی نیل پالش لگی ہوئی تھی۔

''میں سوچ رہی تھی کہ کیا یہ کام شروع ہونے سے قبل دومنٹ کیلئے ہیری پوٹر سے کچھ بات کر سکتی ہوں؟'' انہوں نے بیگ مین سے پوچھا۔ لیکن ان کی آنکھیں اب بھی ہیری پر ہی جمی ہوئی تھیں۔ ''سب سے چھوٹا چمپئن...... ہے نا...... اداریئے کو تھوڑا دلچسپ بنانے کیلئے؟''

''یقینی طور پر......'' بیگ مین مسکرا کر بولے۔ ''یعنی اگر ہیری کو اس میں کوئی اعتراض نہ ہو تو......''

''ہم م م م......'' ہیری ہکلا گیا۔

''بہت خوب!'' ریٹا سٹیکر بولیں اور ایک پل میں ہی ان کے لال ناخن والی انگلیوں نے ہیری کی بازو کو سختی سے جکڑ لیا۔ وہ اسے کمرے سے باہر لے گئیں اور پاس والے ایک دروازے کے اندر گھستی چلی گئیں۔

''ہم اتنے شور شرابے میں بات نہیں کر سکتے تھے۔'' وہ بولیں۔ ''چلو دیکھتے ہیں...... اوہ ہاں! یہ کافی پرسکون اور خاموش جگہ لگتی ہے۔''

یہ دراصل جھاڑوؤں اور بالٹیوں کی الماری تھی۔ ہیری نے ریٹا سٹیکر کو گھور کر دیکھا۔

''چلو! ٹھیک ہے...... بہت خوب......!'' ریٹا سٹیکر نے ایک الٹی بالٹی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور ہیری کو دھکا دے کر ایک زنگ آلود صندوق پر بٹھا دیا جس میں جھاڑو بھرے ہوئے تھے۔ اس کے بعد انہوں نے دروازہ بند کر دیا۔ اس سے الماری میں اندھیرا سا چھا گیا۔

''اچھا...... اب دیکھتے ہیں......''

انہوں نے اپنے مگرمچھ کی کھال والے ہینڈ بیگ کو کھولا اور اس میں سے کچھ موم بتیاں باہر نکالیں۔ اپنی چھڑی لہرا کر انہیں جلانے لگیں۔ پھر انہوں نے موم بتیوں کو ہوا میں اوپر معلق کر دیا تا کہ وہاں پر اجالا ہو جائے۔

''ہیری! اگر میں سرعت رفتار قلم کا استعمال کروں تو اس سے تمہیں کوئی پریشانی تو نہیں ہوگی؟ اس طرح میں تم سے تسلی کے ساتھ بات کر سکتی ہوں......''

''میں کچھ سمجھا نہیں......؟'' ہیری نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

ریٹا سٹیکر کی مسکراہٹ پھیل گئی۔ ہیری کو ان کے منہ میں سونے کے تین دانت دکھائی دیئے۔ انہوں نے ایک بار پھر مگر مچھ کی کھال والے ہینڈ بیگ میں ہاتھ ڈالا اور اس میں ایک لمبا سبز پنکھ والا قلم اور چرمئی کاغذ کا رول باہر نکالا۔ چرمئی کاغذ کے رول کو انہوں نے مسز سکوور کے ہر طرح کے داغ دھبے مٹانے والے جادوئی ریموور کے صندوق پر پھیلا دیا۔ انہوں نے انہوں نے سبز پنکھ والے قلم کی نوک کو اپنے منہ میں ڈال کر دانتوں سے دبایا۔ اسے ایک پل کیلئے چوسا اور اور پھر اسے چرمئی کاغذ پر سیدھا کھڑا کر دیا۔ قلم اپنی نوک پر بالکل سیدھا ساکت کھڑا ہوا اور پھر اگلے پل دھیما دھیما تھرتھرانے لگا۔

''میں اس کی لکھائی کو پرکھ لوں...... میں روزنامہ جادوگر کی نامہ نگار ریٹا سٹیکر ہوں۔''

ہیری نے فوراً قلم کی طرف دیکھا۔ ریٹا سٹیکر نے جس لمحے بولنا شروع کیا، سبز پنکھ والا قلم خودبخود اسی لمحے حرکت میں آ گیا۔ وہ تیزی سے چرمئی کاغذ پر الفاظ لکھنے لگا۔

''تینتالیس سال کے تجربے کی حامل مشہور زمانہ ریٹا سٹیکر، جن کے زور قلم نے بہت سارے لوگوں کی کالی کرتوتوں کا پردہ فاش کیا ہے......''

''بہت اچھے......'' ریٹا سٹیکر نے خوش ہو کر کہا اور اگلے لمحے انہوں نے چرمئی کاغذ کا لکھا ہوا حصہ پھاڑ کر اپنے مگر مچھ کی کھال والے ہینڈ بیگ میں ڈال دیا۔ پھر وہ ہیری کی طرف مڑیں اور بولیں۔ ''تو ہیری...... تم نے جادوگری کے سہ فریقی ٹورنامنٹ میں حصہ لینے کا فیصلہ کیوں کیا؟''

''اووہ......'' ہیری ایک بار پھر ہکلایا کیونکہ قلم کو دیکھنے کی وجہ سے ان کا دھیان بھٹک گیا تھا۔ حالانکہ اس نے کچھ بھی نہیں بولا تھا لیکن قلم چرمئی کاغذ پر سرپٹ گھوڑے کی طرف بھاگ رہا تھا۔ وہ اب اس کے لکھے ہوئے جملے پڑھ سکتا تھا۔

'ہیری پوٹر کے خوبصورت چہرے پر ایک بدصورت نشان کسی بدنما دھبے کی طرح دکھائی دیتا ہے جو اس کے حادثاتی ماضی کی تلخ یادگار ہے۔ اس کی آنکھیں......'

''قلم کی طرف مت دیکھو، ہیری!'' ریٹا سٹیکر نے سخت لہجے میں کہا۔ غیر شعوری طور ہیری کی نظریں ان کی طرف مبذول ہو گئیں۔ ''اب ہیری! یہ بتاؤ کہ تم نے مقابلے میں حصہ لینے کا فیصلہ کیوں کیا؟''

''یہ فیصلہ میرا نہیں ہے۔'' ہیری نے دھیمی آواز میں کہا۔ ''میں نہیں جانتا ہوں کہ میرا نام شعلوں کے پیالے میں کس نے پہنچایا تھا؟ میں نے اپنا نام اس میں ہرگز نہیں ڈالا......''

''دیکھو ہیری! اس بات سے مت ڈرو کہ تم مشکل میں پھنس جاؤ گے۔ ہم سب جانتے ہیں کہ تمہیں دراصل ٹورنامنٹمیں حصہ لینا ہی نہیں چاہئے تھا۔ لیکن اس بارے میں اب پریشانی کی کوئی بات نہیں ہے۔ ہمارے قارئین غیر ملکی لوگوں کو پسند کرتے ہیں۔'' ریٹا

سٹیکر نے اپنا ایک پپوٹا اوپر اُٹھاتے ہوئے کہا۔

''لیکن میں نے اپنا نام نہیں ڈالا......'' ہیری نے دہرایا۔''میں نہیں جانتا کہ ایسا کس نے کیا......؟''

''تمہیں جو خطرناک مراحل طے کرنا ہیں ان کے بارے میں تم کیسا محسوس کرتے ہو؟'' ریٹا سٹیکر اس کی بات نظرانداز کرتے ہوئے پوچھا۔''پرجوش ہو یا پھر گھبرا رہے ہو......؟''

''میں نے دراصل اس بارے میں کچھ سوچا نہیں ہے...... ہاں شاید گھبرا رہا ہوں۔'' ہیری نے کہا۔ یہ کہتے ہوئے اسے اپنے اندر عجیب سا احساس ہونے لگا تھا۔

''ماضی کے مقابلوں میں کئی چمپئن مارے جا چکے ہیں ہے نا؟'' ریٹا سٹیکر نے تیزی سے کہا۔''کیا تم نے اس کے بارے میں سوچا ہے؟''

''دیکھئے!'' ہیری بولا۔''لوگ کہتے ہیں کہ اس سال یہ مقابلے زیادہ محفوظ رہیں گے۔''

قلم چرمئی کاغذ پر بھاگتا رہا، جیسے وہ چرمئی کاغذ پر نہیں بلکہ برف پر پھسلتا جا رہا ہو۔

''ظاہر ہے، تم پہلے بھی موت کا سامنا کر چکے ہو، ہے نا؟'' ریٹا سٹیکر نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔''تم کیا کہو گے کہ اس بات کا تم پر کیا اثر پڑا ہے؟''

''ار......'' ہیری نے دوبارہ بولنے کی کوشش کی۔

''تمہیں کیا لگتا ہے کہ تم ماضی کے صدمے کی وجہ سے اپنی شوقین مزاجی کو ثابت کرنا چاہتے ہو۔ اپنی استعداد کو قائم کرنے کیلئے؟ اپنے نام کو چار چاند لگانے کیلئے؟ کیا تمہیں لگتا ہے کہ تم جادوگری کے سہ فریقی ٹورنامنٹ میں نام ڈالنے کیلئے اس لئے بے تاب تھے کہ......''

''میں نے اپنا نام نہیں ڈالا......'' ہیری نے چیخ کر کہا۔ اب اسے تھوڑا غصہ آ گیا تھا۔

''کیا تمہیں اپنے والدین کی یاد آتی ہے؟'' ریٹا سٹیکر نے لاپروائی سے پوچھا۔

''نہیں......'' ہیری نے دوٹوک جواب دیا۔

''تمہیں کیا لگتا ہے کہ یہ جان کر انہیں کیا محسوس ہوتا کہ تم جادوگری کے سہ فریقی ٹورنامنٹ میں حصہ لے رہے ہو؟ انہیں اس پر فخر ہوتا یا وہ پریشان ہو جاتے...... یا پھر وہ ناراض ہو جاتے؟''

ہیری اب سچ مچ چڑنے لگا تھا۔ اسے یہ کیسے معلوم ہو سکتا ہے کہ اگر اس کے ماں باپ زندہ ہوتے تو انہیں کیسا لگتا؟ اسے احساس ہو رہا تھا کہ ریٹا سٹیکر اسے بہت غور سے دیکھ رہی تھیں۔ اپنے ماتھے پر بل ڈالتے ہوئے اس نے ان چہرے سے نظریں ہٹائیں اور نیچے ان کے الفاظ کو دیکھنے لگا جو قلم نے ابھی ابھی لکھے تھے۔

'اس کی سبز آنکھوں میں آنسو بھر گئے جب ہماری بات چیت اس کے ممی ڈیڈی کی طرف بڑھی جن کی اسے یاد تک نہیں ہے۔'

''میری آنکھوں میں آنسو بالکل نہیں ہیں......'' ہیری نے زور سے کہا۔

اس سے پہلے کہ ریٹا سٹیکر ایک لفظ بھی کہہ پاتیں، جھاڑوؤں کی الماری کا دروازہ کھل گیا۔ ہیری نے مڑ کر دیکھا۔ اچانک ہونے والی تیز چمکدار روشنی کی وجہ سے اس کی آنکھیں چندھیا گئی تھیں۔ وہاں ایلبس ڈمبل ڈور کھڑے تھے اور ان دونوں کو الماری میں بیٹھا ہوا دیکھ رہے تھے۔

''اوہ ڈمبل ڈور!'' ریٹا سٹیکر خوشی کا اظہار کرتی ہوئی چلائیں۔ لیکن ہیری نے دیکھا کہ ان کی قلم اور چرمئی کاغذ اچانک جادوئی ریموور کے صندوق سے غائب ہو چکے تھے اور وہ اب اپنے مگرمچھ کی کھال والے ہینڈ بیگ کو فٹافٹ بند کر رہی تھیں۔ انہوں نے کھڑے ہو کر اپنا مردانہ ہاتھ ڈمبل ڈور کی طرف بڑھایا اور پوچھا۔ ''آپ کیسے ہیں؟ جادوگروں کے بین الاقوامی تعلقات و مفاہمت کی مشاورتی مجلس کے بارے میں میں نے گرمیوں میں جو لکھا تھا، امید ہے کہ وہ آپ نے یقیناً پڑھا ہوگا......''

''وہ اداریہ بہت ہی دلچسپ اور برا تھا۔'' ڈمبل ڈور نے چمکتی ہوئی نظروں سے کہا۔ ''آپ نے اس میں مجھے دقیانوسی کھوسٹ کا خطاب دیا تھا۔ یہ بات مجھے خاص طور پر پسند آئی۔''

ریٹا سٹیکر کے چہرے پر شرمندگی کا دور دور تک نام و نشان نہیں تھا۔

''ڈمبل ڈور!'' اس نے مسکرا کر کہا۔ ''میں تو صرف یہ کہنا چاہتی تھی کہ آپ کے خیالات تھوڑے پرانے اور ناقابل عمل ہو چکے ہیں اور عام جادوگروں......''

''ریٹا مجھے اس بدتمیزی کے پیچھے موجود حقیقت سننے میں زیادہ خوشی ہوگی۔'' ڈمبل ڈور نے اپنا سر جھکاتے ہوئے مسکرا کر کہا۔ ''لیکن مجھے لگتا ہے کہ ہم اس ضمن میں ہمیں تفصیلی بات چیت کرنے کی ضرورت ہوگی، چونکہ چھڑیوں کے معائنے کا آغاز ہونے والا ہے اگر ہمارا ایک چیمپئن اسی طرح جھاڑوؤں کی الماری میں ہی چھپا رہے گا تو یہ کام پایہ تکمیل تک نہیں پہنچ پائے گا......''

ریٹا سٹیکر سے چھٹکارا پا کر ہیری کو بڑا سکون ملا۔ وہ تیزی سے وہاں سے نکلا اور کلاس روم کی طرف بڑھ گیا۔ جب وہ کمرے میں پہنچا تو اس نے دیکھا کہ باقی چیمپئن دروازے کے پاس لگی کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ بھی جلدی سے سیڈرک کے ساتھ والی کرسی پر جا کر بیٹھ گیا۔ اس نے مخملیں میز پوش والی میز کی طرف دیکھا۔ جہاں چار جج حضرات براجمان دکھائی دیئے۔ پانچویں کرسی خالی تھی۔ پروفیسر کارکروف، میڈم میکسم، مسٹر بارٹی کراؤچ اور مسٹر لیوڈو بیگ مین۔ پروفیسر ڈمبل ڈور کمرے میں داخل ہوئے تو ان کے عقب میں ریٹا سٹیکر بھی تھیں۔ وہ ایک کونے میں خالی کرسی پر بیٹھ گئیں۔ ہیری نے دیکھا کہ انہوں نے اپنا بیگ کھولا اور اس میں چرمئی کاغذ کا رول اور سبز پنکھ والا قلم باہر نکالا۔ چرمئی کاغذ کا رول اپنے گھٹنوں پر پھیلا کر انہوں نے قلم کو ایک بار پھر منہ میں ڈال کر چوسا اور اسے چرمئی کاغذ پر سیدھا کھڑا کر کے چھوڑ دیا۔ قلم تھرتھرایا اور پھر تیزی سے کچھ لکھنے لگا۔

ڈمبل ڈور باقی معزز ججوں کے پاس بیٹھ گئے اور چیمپئن کی طرف دیکھ کر کہا۔

''اب میں مسٹر اولیونڈر سے آپ کا تعارف کرانا چاہوں گا، وہ آپ لوگوں کی چھڑیوں کا معائنہ کریں گے اور مکمل اطمینان کریں گے کہ مقابلوں سے پہلے کیا وہ واقعی تندرست ہیں؟''

ہیری نے چونک کر چاروں طرف دیکھا۔ اسے یہ دیکھ کر حیرانگی ہوئی کہ بڑی بڑی پیلی آنکھوں والا ایک بوڑھا جادوگر کھڑکی کے پاس چپ چاپ کھڑا تھا۔ ہیری مسٹر اولیونڈر سے پہلے بھی مل چکا تھا...... اس نے تین سال پہلے جادوئی بازار میں انہی سے تو اپنی چھڑی خریدی تھی۔

''مس ڈیلاکور، سب سے پہلے آپ آیئے!'' مسٹر اولیونڈر نے خالی جگہ میں قدم رکھتے ہوئے کہا۔ فلیور ڈیلاکور، اپنی کرسی سے اُٹھی اور ان کے پاس چلی گئی۔ اس نے اپنی چھڑی ان کے ہاتھ میں تھما دی۔

''ہونہہ......'' مسٹر اولیونڈر نے ہنکار بھرا۔ انہوں نے چھڑی کو اپنی لمبی انگلیوں میں ڈنڈے کی طرح گھمایا۔ چھڑی سے گلابی سنہری چنگاریاں نکلنے لگیں پھر انہوں نے اسے اپنی آنکھوں کے قریب لا کر غور سے دیکھا۔

''ہاں......'' انہوں نے دھیرے سے کہا۔ ''ساڑھے نو انچ لمبی...... بے لچک...... گلاب کی لکڑی سے بنی ہوئی...... اور اس میں ہے...... اوہ!''

''موہنی کا بال...... یہ میرے دادی کی ہے......'' فلیور ڈیلاکور نے جلدی سے کہا۔

ہیری نے سوچا کہ فلیور تو خود کسی حد تک موہنی ہی ہے۔ اس نے یہ بھی سوچا کہ وہ رون کو یہ بات ضرور بتائے گا...... لیکن پھر اسے یاد آیا کہ رون اور اس کے بیچ بول چال بند تھی۔

''ہاں!'' مسٹر اولیونڈر نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔ ''ہاں! میں نے اپنی چھڑیوں میں کبھی موہنی کے بال استعمال نہیں کیا ہے، مجھے لگتا ہے کہ اس سے چھڑیاں تھوڑی چنچل سی ہو جاتی ہیں...... بہرحال، اگر تمہیں یہ جچتی ہے تو کوئی پریشانی والی بات نہیں ہے......''

مسٹر اولیونڈر نے اپنی انگلیاں چھڑی پر گھما کر اس کا معائنہ کیا۔ اس پر کوئی کھروچ یا ابھار تو نہیں ہے۔ پھر وہ بڑبڑائے۔

''گلگلاشم......'' چھڑی کی نوک سے رنگ برنگے پھولوں کا گلدستہ نمودار ہو گیا، جس کی خوشبو پورے کمرے میں مہکنے لگی۔

''بہت اعلیٰ...... بہت اعلیٰ...... یہ بالکل صحت مند ہے۔'' مسٹر اولیونڈر نے سمیٹتے ہوئے کہا اور پھولوں کا گلدستے کے ساتھ چھڑی مس فلیور کے ہاتھ میں واپس تھما دی۔

''مسٹر ڈیگوری...... اب آپ کی باری ہے۔''

فلیور مسکراتی ہوئی واپس اپنی کرسی پر جا بیٹھی۔ جب سیڈرک اس کے قریب سے گزرا وہ اسے دیکھ کر دھیما سا مسکرائی۔

سیڈرک نے اپنی چھڑی مسٹر اولیونڈر کے دی تو انہوں نے تھوڑی زیادہ دلچسپی سے کہا۔
''آہ! یہ چھڑی تو میری ہی بنائی ہوئی ہے ہے نا!...... ہاں یہ مجھے اچھی طرح یاد ہے۔اس میں ایک بہترین نر یک سنگھے کی دُم کا ایک بال ہے...... وہ سترہ ہاتھ لمبا ہوگا جب میں نے اس کی دُم کا بال کھینچا تو اس نے مجھے سینگ مار کر لہولہان کر دیا تھا......سوا بارہ انچ......خاکستر لکڑی......تھوڑی لچکدار...... یہ اچھی حالت میں دکھائی دے رہی ہے......کیا تم اس کی باقاعدہ دیکھ بھال کرتے ہو؟''
''ابھی کل رات ہی تو اس پر پالش کی ہے۔'' سیڈرک نے مسکراتے ہوئے بتایا۔
ہیری نے اپنی چھڑی کی طرف دیکھا۔اسے اس پر ہر طرف انگلیوں کے نشان دکھائی دے رہے تھے۔اس نے اپنے چوغے کے پلو کو پکڑا اور اس سے چپکے سے چھڑی رگڑ کر صاف کرنے کی کوشش کرنے لگا۔چھڑی کے سرے سے سنہری چنگاریاں نکلنے لگیں۔جب فلیور ڈیلا نے اسے مربیانہ نظروں سے دیکھا تو اس نے اپنی کوشش فوراً ترک کر دی۔
مسٹر اولیونڈر نے سیڈرک کی چھڑی کی نوک سے نقرئی دھوئیں کے چھلے نکالے اور انہیں پورے کمرے میں پھیلا دیا۔مسٹر اولیونڈر نے چھڑی کو بالکل صحیح قرار دیتے ہوئے سیڈرک کو واپس دے دی۔سیڈرک چھڑی لے کر واپس مڑا۔
''اب مسٹر کیرم آپ آیئے......''
وکٹر کیرم آگے آیا۔وہ لنگڑا کر چل رہا تھا،اس کے پنجے باہر کی طرف نکلے تھے اور اس کے کندھے جھکے ہوئے تھے۔وہ مسٹر اولیونڈر کے پاس پہنچا۔اس نے تیوریاں چڑھاتے ہوئے اپنی چھڑی آگے بڑھائی اور اپنے ہاتھ اپنے چوغے کی جیبوں میں گھسا لئے۔
''ہونہہ......'' مسٹر اولیونڈر بولے۔''اگر میں غلط نہیں ہوں تو یہ چھڑی 'گریگروچ' نے بنائی ہے۔بہت عمدہ چھڑی بنائی ہے حالانکہ اس کی ہیئت ویسی نہیں ہے،جیسی مجھے......بہرحال!''
انہوں نے چھڑی اُٹھا کر اس کی باریکی سے معائنہ کیا اور اسے الٹ پلٹ کر غور سے دیکھا۔''ہاں!......ڈریگن اور خون آشام کے دل کی رگ......؟'' انہوں نے کیرم کی طرف دیکھا جس نے اثبات میں سر ہلا دیا تھا۔''عام چھڑیوں کی نسبت کسی قدر موٹی ہے......بہت سخت ہے......سوا دس انچ......طیر اسم......''
موٹی چھڑی کی نوک پر بندوق کی طرح دھاکہ ہوا اور اس میں سے کئی چھوٹے رنگ برنگے پرندے چہچہاتے ہوئے نمودار ہو گئے۔انہوں نے کمرے میں چکر لگایا اور کھلی ہوئی کھڑکی میں سے نکل کر باہر ہلکی دھوپ میں چلے گئے۔
''بہت خوب!'' مسٹر اولیونڈر نے کیرم کی چھڑی اسے واپس لوٹاتے ہوئے کہا۔''بالکل ٹھیک!......اب بچے ہیں مسٹر پوٹر!''
ہیری اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑا ہوا اور کیرم کے قریب سے گزرتا ہوا مسٹر اولیونڈر کے پاس پہنچ گیا۔اس نے اپنی چھڑی ان کے ہاتھ میں تھما دی۔
''اوہ ہاں......'' مسٹر اولیونڈر نے کہا۔ان کی زرد آنکھوں میں اچانک چمک آ گئی۔''ہاں!...... ہاں! مجھے بہت اچھی طرح یاد

ہے......''

ہیری کو بھی بہت اچھی طرح یاد تھا۔ ہیری کو چھڑیوں کی دکان کی حادثاتی ملاقات کا ایک ایک منظر اچھی طرح یاد تھا جیسے یہ سب کل ہی ہوا ہو......

چار سال پہلے گرمیوں میں، اپنی گیارہویں سالگرہ پر وہ ہیگرڈ کے ساتھ چھڑی خریدنے کیلئے مسٹر اولیونڈر کی دکان میں گیا تھا۔ اس کا ماپ لینے کے بعد مسٹر اولیونڈر نے اسے ڈھیر ساری چھڑیاں دکھائی تھیں۔ ہیری نے ان سب کو گھما کر دیکھا تھا لیکن کوئی بھی اس کو جچ نہیں پائی تھی۔ جب تک کہ آخر کار اسے وہ چھڑی نہ مل گئی جو اس کیلئے بالکل موزوں تھی...... یہ چھڑی سدابہار لکڑی کی بنی تھی۔ گیارہ انچ لمبی اور اس میں ققنس کی دم کا ایک پنکھ تھا۔ مسٹر اولیونڈر اس بات پر بڑے حیران ہوئے کہ ہیری کو وہی چھڑی راس آئی تھی، انہوں نے کہا تھا۔ 'عجیب بات ہے...... بڑی عجیب بات ہے۔' جب ہیری نے ان سے پوچھا کہ اس میں عجیب بات کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا تھا کہ ہیری کی چھڑی میں جس ققنس کا پنکھ ہے، اسی ققنس کے ایک اور پنکھ والی چھڑی لارڈ والڈی مورٹ کو راس آئی تھی، جس سے ہیری کے ماتھے پر زخم کا نشان لگایا گیا تھا۔

ہیری نے یہ بات کبھی کسی کو نہیں بتائی تھی۔ اسے اپنی چھڑی سے بے حد محبت تھی اور جہاں تک والڈی مورٹ کی چھڑی سے اس کے تعلق کا سوال تھا، اس میں کچھ نہیں کیا جا سکتا تھا۔ بہر حال وہ من ہی من میں یہ سوچنے لگا کہ کہیں مسٹر اولیونڈر کمرے میں موجود سبھی لوگوں کو کہیں یہ بات نہ بتا دیں۔ اس کے دماغ میں یہ دلچسپ خیال آیا کہ اگر انہوں نے ایسا کر دیا تو ریٹا سٹیکر کی سرعت رفتار قلم میں زبردست انکشاف سے زوردار دھماکہ ضرور ہوسکتا ہے......

مسٹر اولیونڈر نے اس کی چھڑی کا معائنہ باقی چھڑیوں کے مقابلے میں کافی باریک بینی سے کیا۔ کافی دیر اس سے الجھنے کے بعد انہوں نے اس کی نوک سے ایک جھرنا نکالا اور پھر انہوں نے چھڑی واپس ہیری کے ہاتھ میں تھماتے ہوئے اعلان کیا کہ یہ بہت اچھی حالت میں ہے۔

''آپ تمام لوگوں کا بہت شکریہ!'' ڈمبل ڈور نے ججوں کی میز سے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ ''اب آپ لوگ اپنی اپنی کلاسوں میں جا سکتے ہیں...... یا پھر شاید آپ اپنے دوپہر کے کھانے کیلئے دوسروں سے زیادہ جلدی پہنچ سکتے ہیں کیونکہ کلاسوں کا وقت کچھ ہی لمحوں میں ختم ہونے والا ہے......''

ہیری اس بات پر بہت خوش ہوا کہ آخر آج کوئی چیز تو صحیح ہوئی۔ وہ وہاں سے جانے ہی والا تھا لیکن اسی وقت سیاہ کیمرے والا آدمی کود کر سامنے آ گیا اور اس نے اپنا گلا صاف کیا۔

''تصویر...... ڈمبل ڈور...... تصویر!'' بیگ مین پرجوش انداز میں چیخے۔ ''سبھی ججوں اور چمپئن کی مشترکہ تصویر ہونا چاہئے...... آپ کا کیا خیال ہے ریٹا سٹیکر؟''

''اوہ ہاں! پہلے ہم سب کی مشترکہ تصویر بنا لیتے ہیں۔'' ریٹا سٹیکر نے کہا جن کی آنکھیں ایک بار پھر ہیری پر مرکوز تھیں۔ ''اور پھر شاید ہم ہر ایک کی الگ الگ تصویر لے لیں گے۔''

تصویر کھینچنے میں کافی وقت صرف ہوا۔ میڈم میکسم جہاں بھی کھڑی ہوتی تھیں۔ باقی لوگ ان کے پیچھے چھپ جاتے تھے اور فوٹو گرافر اتنا پیچھے نہیں ہوسکتا تھا کہ انہیں بھی فریم میں لے سکے۔ بالآخر اس کا حل یہی نکالا گیا کہ میڈم میکسم بیٹھ جائیں اور باقی لوگ ان کے آس پاس کھڑے رہیں۔ پروفیسر کارکروف اپنی بکری جیسی ڈاڑھی کو اپنی انگلیوں سے گھماتے رہے تاکہ یہ تھوڑی اور زیادہ گھنگریالی دکھائی دے۔ ہیری کو لگا تھا کہ کیرم کو تو تصویر کھنچوانے کی عادت ہوگی لیکن وہ سب سے پیچھے آدھا چھپا ہوا تھا۔ فوٹو گرافر مس فلیور ڈیلاکور کو سب سے آگے لانے میں بہت زیادہ دلچسپی لے رہا تھا۔ جبکہ ریٹا سٹیکر بار بار ہیری کو دھکا دے کر سب سے نمایاں جگہ پر کھڑی کرتی رہیں۔ پھر انہوں نے تمام چمپئن کے علیحدہ علیحدہ تصویریں لینے پر اصرار کیا۔ کافی دیر تک کھینچا تانی کے بعد انہیں وہاں سے جانے کی اجازت مل پائی۔

ہیری کھانا کھانے کیلئے بڑے ہال میں پہنچا۔ ہرمائنی وہاں نہیں تھی، ہیری سمجھ گیا کہ وہ ابھی تک ہسپتال میں اپنے دانت ٹھیک کروا رہی ہوگی۔ وہ میز کے سرے پر اکیلا بیٹھ کر کھانا کھانے لگا۔ پھر وہ گری فنڈر کے ہال کی طرف لوٹا۔ وہ سوچتا جا رہا تھا کہ اسے جادوئی پرواز کے بارے میں ڈھیر سارا ہوم ورک ملا تھا، اسے وہ پورا کرنا تھا۔ اپنے کمرے میں پہنچنے پر وہ رون کے پاس سے نکلتا ہوا آگے بڑھا۔ جیسے ہی وہ اندر پہنچا۔ رون جلدی سے بولا۔ ''تمہارے لئے ایک الّو آیا ہے۔'' اس نے ہیری کے تکیے کی طرف اشارہ کیا۔ سکول کا کڑیل الّو وہاں پر اس کا انتظار کر رہا تھا۔

''اوہ ٹھیک ہے......'' ہیری نے الّو کی طرف بڑھتے ہوئے بولا۔

''اور سنیپ نے ہمیں کل رات اپنے تہہ خانے میں سزا دینے کیلئے بلایا ہے۔'' رون نے کہا

اس کے بعد وہ ہیری کا جواب سننے سے پہلے ہی کمرے سے باہر نکل گیا۔ اس نے ہیری کی طرف دیکھنا تک گوارا نہیں کیا تھا۔ ہیری نے سوچا کہ کیا وہ اس کے پیچھے جائے۔ وہ طے نہیں کر پا رہا تھا کہ وہ اس سے بات کرنا چاہتا تھا یا اسے مارنا چاہتا تھا۔ دونوں ہی خیال اسے بہت پرکشش لگ رہے تھے لیکن سیریس کا جواب کا تجسس کچھ زیادہ ہی پرکشش تھا۔ ہیری نے کڑیل الّو کی طرف قدم بڑھائے۔ اس کے پیر میں بندھا ہوا خط الگ کیا اور اسے پڑھنے لگا۔

*ہیری!*

*میں جو کہنا چاہتا ہوں وہ سب میں خط میں نہیں لکھ سکتا۔ یہ خطرناک بھی ہے کیونکہ الّو کو راستے میں پکڑا بھی جا سکتا ہے۔ ہمیں آمنے سامنے بات کرنا ہوگی۔ کیا تم گری فنڈر ہال میں بائیس اور تیئس نومبر کہ درمیانی شب کو ایک بجے آتشدان کے سامنے اکیلے رہ سکتے ہو۔*

میں بہت اچھی طرح سے جانتا ہوں کہ تم اپنا دھیان رکھ سکتے ہو۔ ویسے بھی جب ڈمبل ڈور اور موڈی تمہارے آس پاس ہیں تو مجھے نہیں لگتا کہ کوئی تمہیں نقصان پہنچا پائے گا۔ بہرحال، کوئی بہت مکاری سے کوشش کر رہا ہے۔ مقابلے میں تمہارا نام شامل کرنا بہت خطرناک کام تھا۔ خاص طور پر اس لئے کہ یہ کام ڈمبل ڈور کی ناک کے نیچے ہوا تھا۔

اپنی آنکھیں کھلی رکھنا ہیری۔ اگر کوئی بھی غیرمتوقع بات ہو تو مجھے ضرور بتانا۔ بائیس اور تیئس نومبر کی درمیانی شب کے بارے میں مجھے جلدازجلد خبر کرنا۔

سیریس

☆☆☆☆

انیسواں باب

# ہنگری کا سینگوں کی دُم والا ڈریگن

سیریس سے بات چیت کی امید سے ہیری کو اگلے پندرہ دنوں تک کافی سہارا ملا۔ ماحول خاصا بوجھل اور دل شکن تھا اور ایسے میں سیریس ہی مستقبل کے آسمان میں چمکنے والا ایک واحد ستارہ تھا۔ سکول چمپئن منتخب ہونے کا صدمہ اب تھوڑا کم ہو چکا تھا۔ اب ہیری کا ایک اور ڈر اُسے ستانے لگا۔ سہ فریقی ٹورنامنٹ کے پہلے ہدف کی تاریخ اب نزدیک آتی جا رہی تھی۔ اسے نہ جانے کس خطرناک چیز کا سامنا کرنا ہوگا؟ اسے محسوس ہوا کہ جیسے پہلا مرحلہ کسی بھیانک درندے کی مانند اس کی راہ روکے کھڑا ہے۔ اتنی گھبراہٹ اور ہیجانی اسے پہلے کبھی نہیں ہوئی تھی۔ یہ تو کیوڈچ میچ سے پہلے جیسی اضطرابی کیفیت سے کہیں زیادہ شدید تھی۔ جس میں یہ فیصلہ ہونا تھا کہ کیوڈچ کپ کون جیتے گا؟ مستقبل کے بارے میں سوچنے پر ہیری کو بہت مشکل پیش آ رہی تھی۔ اسے ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے مقابلوں کے اس ابتدائی مرحلے میں ہی اس کا کام تمام ہو جائے گا......

سچ کہا جائے تو ہیری کو یہ امید ہی نہیں تھی کہ سیریس کی گفتگو سے اسے سینکڑوں کے سامنے کسی مشکل اور خطرناک جادوئی مرحلہ طے کرنے میں کوئی مدد ملے گی۔ صرف دوستانہ مسکراہٹ کی جھلک ہی اس وقت اس کے لئے بہت اہمیت کی حامل تھی۔ ہیری نے سیریس کو لکھ کر آگاہ کر دیا تھا کہ اس کے مقرر کردہ دن اور وقت پر وہ گری فنڈر ہال کے آتش دان کے سامنے موجود رہے گا۔ اس نے اور ہرمائنی نے کافی دیر تک منصوبہ بندی کی کہ اگر اس رات کو کوئی ہال میں دیر تک بیٹھا رہا تو اسے وہاں سے باہر کیسے بھیجیں گے؟ اگر حالات بہت ناموزوں ہوئے تو وہ گوبر بم پھاڑ کر اسے وہاں سے بھگا سکتے ہیں۔ لیکن وہ امید کر رہے تھے کہ اس کی نوبت نہ آئے...... ورنہ فلیچ ان کے بال نوچ ڈالے گا۔

اس دوران سکول کے اندر ہیری کی زندگی بہت دوبھر ہو چکی تھی کیونکہ جادوگری کے سہ فریقی ٹورنامنٹ کے بارے میں ریٹا سٹیکر کا اداریہ چھپ چکا تھا۔ اس ادارتی مضمون میں مقابلوں پر کم اور ہیری کی حادثاتی زندگی پر زیادہ ہی فسانہ نگاری کی گئی تھی۔ روزنامہ جادوگر کے صفحہ اوّل پر ہیری کی بڑی تصویر شائع کی گئی تھی اور اس کے نیچے خبر کی تفصیل لکھی تھی (جو صفحہ دوم اور پھر صفحہ سات تک تسلسل کے ساتھ پھیلی ہوئی تھی) بہرحال وہیں ڈرم سٹرانگ اور بیاوکس بیٹن سکولوں کے چمپئن کے نام بھی لکھے ہوئے تھے (جن کے ہجے تک

غلط تھے) جو کہ اداریئے کی آخری سطر میں لکھے گئے تھے......اور تو اور تمام مضمون میں سیڈرک ڈیگوری کا ذکر ہی غائب تھا۔

یہ اداریہ دس دن پہلے شائع ہوا تھا اور اس کے بارے میں سوچ کر اب بھی ہیری کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے تھے۔ وہ جب بھی اس بارے میں سوچتا تھا تو وہ شرم کے مارے پانی پانی ہو جاتا تھا۔ ریٹا سٹیکر نے کئی من گھڑت باتیں اس کی طرف منسوب کی تھیں جو اس نے جھاڑ ووٴں کی الماری میں تو کیا......زندگی میں بھی کبھی نہیں کہی تھیں۔

’مجھے لگتا ہے کہ مجھے اپنے ماں باپ کی یاد سے طاقت ملتی ہے۔ میں جانتا ہوں کہ اگر وہ مجھے اس وقت دیکھتے تو انہیں مجھ پر بہت فخر ہوتا...... ہاں مجھے یہ قبول کرنے میں ذرا بھی عار نہیں کہ کئی بار رات کو میں ان کی یاد میں آنسو بہاتا ہوں......میں جانتا ہوں کہ مقابلوں میں مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا کیونکہ وہ میری حفاظت کریں گے......‘

لیکن ریٹا سٹیکر نے صرف تخیلاتی باتیں ہی نہیں لکھی تھیں، انہوں نے ہیری کے بارے میں دوسرے لوگوں سے انٹرویو بھی لئے تھے۔

’ہیری کو ہوگورٹس میں آخر اپنی پہچان مل گئی ہے۔ اس کے قریبی دوست کولن کریوی کے مطابق ہیری ہمیشہ ہرمائنی گرینجر نام کی ایک لڑکی کے ساتھ ہی رہتا ہے۔ ہرمائنی ماگلو خاندان میں پیدا ہوئی ایک دلکش اور خوبصورت لڑکی ہے جو ہیری کی ہی طرح سکول کے سب سے ذہین طلباء میں سے ایک ہے......‘

جس دن سے وہ اداریہ اخبار میں چھپا تھا، ہیری کو بہت سے لوگوں، خصوصاً سلے درن کے طلباء کی طعنہ زنی اور فقرے بازی سے سابقہ پڑا تھا۔ جب بھی وہ ان کے پاس سے گزرتا تھا وہ اس پر پھبتیاں کسنے سے باز نہیں رہتے تھے۔

’’رومال چاہیئے...... پوٹر ہو سکتا ہے کہ تبدیلی ہیئت کی کلاس میں تم رونا شروع کر دو......‘‘

’’تم کب سے سکول کے سب سے ذہین طالبعلم بن گئے ہو، پوٹر؟ یا پھر یہ کہو کہ یہ نیا سکول ہے جو تم نے اور لانگ باٹم نے مل کر کھولا ہے؟‘‘

’’سنو......ہیری!‘‘

’’ہاں! یہ سچ ہے۔‘‘ ہیری اب طعنوں سے دلبرداشتہ ہو گیا تھا اس لئے وہ مڑے بغیر ہی راہداری میں چیخ کر چلانے لگا۔ ’’میں اپنی ماں کی یاد میں رو رہا ہوں اور ابھی مزید رونے کیلئے جا رہا ہوں......‘‘

’’نہیں! میں تو بس یہ کہہ رہی تھی کہ تمہاری قلم گر گئی ہے......‘‘ وہ بات چو چینگ نے کہی تھی۔ ہیری کا چہرہ سرخ ہو گیا۔

’’اوہ......ٹھیک ہے......معاف کرنا!‘‘ وہ بڑبڑایا اور اس نے اپنی قلم اُٹھالی۔

’’اگلے منگل کو پہلے مرحلے کیلئے میری نیک تمنائیں ہیں۔‘‘ چو چینگ نے کہا۔ ’’مجھے سچ مچ امید ہے کہ تم یقیناً عمدہ مظاہرہ پیش کرو گے......‘‘

یہ سن کر ہیری کو خود کو بہت ہی بڑا احمق سمجھنے پر مجبور ہو گیا تھا۔

ہر مائنی کو بھی کافی باتیں سننا پڑ رہی تھیں لیکن وہ اپنے ساتھی طلبہ اور طالبات پر چیخ نہیں رہی تھی۔ وہ جس طرح ہمت اور صبر سے ان سب کا مقابلہ کر رہی تھی، ہیری خود بھی دل سے اس کا معترف تھا۔ ریٹا سٹیکر کے 'اداریئے' کی اشاعت کے بعد جب نیسی پارکنسن نے ہر مائنی کو پہلی بار دیکھا تو اس نے چلا کر کہا تھا۔ ''بے حد خوبصورت؟...... یہ؟...... ریٹا سٹیکر اس کا موازنہ کس سے کر رہی تھی...... شاید کسی بندریا سے؟''

''جانے دو......اس کی بات پر دھیان مت دو۔'' ہر مائنی نے مضبوط لہجے میں ہیری سے کہا اور اپنا سر تان کر سلے درن کی تضحیک اُڑاتی ہوئی لڑکیوں کے پاس سے گزر گئی جیسے اس نے ان کی بات سنی ہی نہ ہو۔ ''اس کی بات پر دھیان مت دو، ہیری!''

لیکن ہیری کیسے دھیان نہیں دیتا؟ رون نے اس سے تب سے کوئی بات نہیں کی تھی جب اس نے اسے سنیپ کی سزا کے بارے میں بتایا تھا۔ ہیری کو اس بات کی تھوڑی امید تھی کہ سنیپ کے تہہ خانے میں دو گھنٹے تک چوہوں کے مغز کا اچار ڈالتے ہوئے ان میں دوستی کی فضا قائم ہو جائے گی لیکن اسی دن ریٹا کا اداریہ شائع ہو گیا۔ جس سے رون کو پورا یقین ہو گیا کہ ہیری واقعی شہرت کا بھوکا تھا اور اسے یہ سب بہت دلچسپ لگ رہا ہے۔

ہر مائنی ان دونوں سے ہی بہت ناراض تھی۔ وہ ایک سے دوسرے کے پاس جاتی تھی اور انہیں آپس میں ناراضگی ختم کرنے کیلئے مناتی تھی لیکن ہیری اس بات پر اڑا ہوا تھا کہ وہ رون سے اسی شرط پر بات چیت کرے گا جب رون خود یہ تسلیم کر لے گا کہ ہیری نے اپنا نام شعلوں کے پیالے میں نہیں ڈالا تھا اور وہ ہیری کو جھوٹا کہنے کیلئے اس سے معافی مانگے گا۔

''یہ میں نے شروع نہیں کیا تھا۔'' ہیری نے ضدی لہجے میں کہا۔ ''یہ اس کا مسئلہ ہے۔''

''تمہیں اس کی یاد آتی ہے۔'' ہر مائنی نے زور دیتے ہوئے کہا۔ ''اور میں جانتی ہوں کہ اسے بھی تمہاری یاد آتی ہے......''

''اس کی یاد آتی ہے؟'' ہیری نے منہ بسور کر کہا۔ ''مجھے اس کی ذرا بھی یاد نہیں آتی ہے۔''

لیکن یہ سراسر جھوٹ تھا۔ ہیری ہر مائنی کو بہت پسند کرتا تھا لیکن وہ رون جیسی بالکل نہیں تھی۔ جب ہر مائنی سب سے اچھی دوست ہو تو ہنسی ٹھٹھا کم ہی ہوتا ہے اور لائبریری میں زیادہ دیر تک رہنا پڑتا ہے۔ ہیری اب تک اشیاء کی جادوئی پرواز میں مہارت حاصل نہیں کر پایا، ایسا لگتا تھا کہ اس ضمن میں کوئی بڑا بوجھ اب اس کے دماغ پر قفل ڈال چکا تھا۔ ہر مائنی نے زور دے کر کہا کہ شاید اس کے بارے میں پڑھنے سے اسے کچھ مدد مل سکتی ہے لہٰذا وہ ظہرانے کی چھٹی میں کافی دیر تک کتابیں پڑھنے لگے۔

وکٹر کیرم بھی لائبریری میں بہت دیر تک بیٹھا رہتا تھا۔ ہیری کو سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ کس فریق میں شامل ہے۔ کیا وہ پڑھ رہا تھا یا پھر وہ پہلے مرحلے میں مدد کرنے والی چیزوں کی تلاش کر رہا تھا؟ ہر مائنی اکثر کیرم کے وہاں بیٹھے رہنے کی شکایت کرتی ہوئی دکھائی دیتی تھی۔ اس لئے نہیں کہ وہ اسے تنگ کرتا تھا بلکہ اس کیلئے کہ ہی ہی کرنے والی لڑکیاں اسے دیکھنے کیلئے کتابوں کی الماریوں کے پیچھے

چھپ جاتی تھیں اوران کی آوازوں سے ہرمائنی کا دھیان بھٹک جاتا تھا۔

''وہ تو وجیہہ لڑکا بھی نہیں ہے۔'' وہ کیرم کی طرف دیکھتی ہوئی غصے سے بڑبڑائی۔''لڑکیاں اسے صرف اس لئے پسند کرتی ہیں کہ وہ شہرت یافتہ ہے۔ اگر وہ اس مغالطے والی بڑبونگ جیسی چیز کا مظاہرہ نہ کرتا تو وہ اس کی طرف دوبارہ پلٹ کر دیکھنا بھی پسند نہیں کرتیں......''

''مغالطے والی بڑبونگ؟'' ہیری نے بھنچے ہوئے دانتوں کے درمیان میں سے کہا۔اس کے دل میں فوراً یہ مزیدار خیال ابھر گیا کہ اگر رون ہرمائنی کو'بڑبونگ' کہتے ہوئے سن لیتا تو اس کے چہرے پر کیسے تاثرات بکھر جاتے۔

☆☆☆☆

بڑی عجیب بات ہے کہ لیکن جب آپ کسی چیز سے ڈرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ وقت آہستہ آہستہ چلے تو یہ اور بھی سرعت سے بھاگنے لگتا ہے۔ پہلے مرحلے کی مقررہ تاریخ تیزی سے پاس آتی جارہی تھی۔ایسا لگ رہا تھا جیسے کسی نے گھڑیوں کی رفتار دوگنی کرڈالی ہو۔ ہیری جہاں بھی جاتا تھا، دہشت کے انجانے محسوسات اس کے دل و دماغ پر چھائے رہتے تھے۔ جبکہ روزنامہ جادوگر کے اداریئے سے جڑی استہزائیہ پھبتیاں باہر کے ماحول میں اس کا تعاقب کرتی رہتی تھی۔

پہلے مرحلے سے قبل چار دن پہلے ہفتے کے روز تیسرے سال اوراس سے بڑی کلاسوں کے طلباء وطالبات کو ہاگس میڈ قصبے میں سیروتفریح کی اجازت دی گئی۔ ہرمائنی نے ہیری سے کہا کہ سکول سے باہر رہنا اس کیلئے خوشگوار رہے گا۔ ہیری خود بھی یہی چاہتا تھا۔

''اور رون کا کیا ہوگا؟'' اس نے پوچھا۔''کیا تم رون کے ساتھ جانا نہیں چاہتی ہو؟''

''اوہ!'' ہرمائنی کا چہرہ تھوڑا سا گلابی ہوگیا۔''میں نے سوچا تھا ہم اس سے تھری بروم سٹکس میں مل لیں گے......''

''نہیں!......میں اس سے نہیں ملنا چاہتا۔'' ہیری نے دوٹوک انداز میں کہا۔

''اوہ ہیری...... یہ بہت احمقانہ بات ہے......''

''میں چلوں گا لیکن رون سے نہیں ملوں گا اوراپنا غیبی چوغہ پہن کر جاؤں گا......''

''ٹھیک ہے......'' ہرمائنی نے جلدی سے کہا۔''لیکن غیبی چوغے میں تم سے بات کرنا مجھے بالکل پسند نہیں ہے۔ مجھے یہ پتہ ہی چلتا ہے کہ میں تمہاری طرف دیکھ کر بول رہی ہوں یا نہیں؟''

ہیری نے کمرے میں جاکر اپنا غیبی چوغہ پہنا اور سیڑھیوں سے نیچے اترا۔ پھر وہ ہرمائنی کے ساتھ ہاگس میڈ کی طرف روانہ ہو گیا۔ چوغے کے اندر ہیری بہت اطمینان محسوس کررہا تھا۔ جب وہ قصبے میں پہنچے تو اس نے دیکھا کہ ہوگورٹس کے طلباء اور طالبات اس کے آس پاس سے گزررہے ہیں، ان میں سے زیادہ تر لوگوں نے 'سیڈرک ڈیگوری ہیرو ہے'...... والے بیجز لگا رکھے تھے لیکن اب نہ تو کوئی پریشان کرسکتا تھا اور نہ ہی اسے من گھڑت اداریئے پر طعنہ زنی کررہا تھا۔ جب وہ مٹھائیوں کی دکان ہنی ڈیوکس سے باہر

نکل کر ملائی سے بھری چاکلیٹ کھانے لگے تو ہر مائنی چڑ کر بولی۔ ''لوگ بار بار میری ہی طرف دیکھ رہے ہیں، انہیں لگتا ہے کہ میں خود سے باتیں کر رہی ہوں۔''

''تو اپنے ہونٹ کم ہلاؤ......''

''چھوڑو بھی......تھوڑی دیر کیلئے تم اپنا چوغہ اتار لو۔ یہاں تمہیں کوئی پریشان نہیں کرے گا۔'' ہر مائنی نے اسے مشورہ دیتے ہوئے کہا۔

''اچھا؟'' ہیری نے تنک کر کہا۔ ''ذرا اپنے پیچھے مڑ کر تو دیکھو......''

ریٹا سٹیکر اور ان کا فوٹو گرافر دوست ابھی ابھی تھری بروسٹکس کیفے سے باہر نکلے تھے۔ دھیمی دھیمی آواز میں باتیں کرتے ہوئے وہ ہر مائنی کے قریب سے نکل گئے۔ انہوں نے اسے دیکھا تک نہیں تھا۔ ہیری ہنی ڈیوکس کی دیوار سے ٹیک لگائے کھڑا تھا تا کہ ریٹا سٹیکر کا مگر مچھ کی کھال والا ہینڈ بیگ اس سے ٹکرا نہ جائے۔

''وہ بھی قصبے میں ٹھہری ہوئی ہیں۔ میں شرط لگا کر کہہ سکتا ہوں کہ وہ مقابلوں کے پہلے مرحلے کو دیکھنے کیلئے آئیں گی۔'' ان کے جانے کے بعد ہیری بولا۔

یہ کہتے ہی اس کے پیٹ میں دہشت کے مروڑ اُٹھنے لگے۔ اس نے اس بات کا ذکر پہلے کبھی نہیں کیا تھا۔ اس نے اور ہر مائنی نے اس بارے میں کبھی بات چیت نہیں کی تھی کہ پہلے مرحلے میں کیا ہونے والا ہے؟ اسے ایسا لگتا تھا کہ ہر مائنی اس کے بارے میں سوچنا تک نہیں چاہتی تھی۔

''وہ اب جا چکی ہیں۔'' ہر مائنی نے بڑی سڑک کی طرف ہیری کے آر پار دیکھتے ہوئے کہا۔ ''کیوں نہ ہم لوگ تھری بروسٹکس میں چل کر بٹر بیئر پئیں؟ تھوڑی خنکی ہو رہی ہے ہے نا؟ تمہیں رون سے بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔'' اس نے چڑتے ہوئے کہا کیونکہ اس نے صحیح اندازہ لگا لیا تھا کہ ہیری نے اس کی بات کا جواب کیوں نہیں دیا تھا۔

تھری بروسٹکس کیفے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ وہاں پر ہوگورٹس کے بہت زیادہ طلباء موجود تھے جو مختلف مشروبات کا بھرپور لطف اُٹھا رہے تھے۔ ساتھ ہی وہاں پر بہت سے اجنبی جادوئی لوگ بھی موجود تھے جو کہیں اور کم ہی دکھائی دیتے تھے۔ ہیری کو محسوس ہوا کہ ہاگس میڈ ہی برطانیہ کا اکلوتا اور مخصوص جادوئی قصبہ ہے، اس لئے یہ ڈائن عورتوں کیلئے کسی جنت سے کم نہیں تھا جو عام جادوگروں کی مانند خود کو کامیابی سے چھپا نہیں پاتی تھیں۔

غیبی چوغہ پہن کر بھیڑ میں چلنا مشکل کام تھا۔ غلطی سے اگر کسی کے پیر پر پیر پڑ جائے تو کئی عجیب سوال پوچھے جا سکتے تھے۔ ہر مائنی پینے کیلئے مشروبات لینے کیلئے کاؤنٹر کی طرف چلی گئی اور ہیری کونے میں پڑی ہوئی ایک خالی میز کی طرف محتاط قدموں سے بڑھنے لگا۔ کیفے میں اپنا راستہ بناتے ہوئے ہیری نے رون کو دیکھا جو فریڈ، جارج اور لی جارڈن کے ساتھ بیٹھا ہوا لطف اندوز ہو رہا

تھا۔ ہیری کا دل چاہا کہ رون کو پیچھے سے ایک تیز مکا رسید کردے لیکن اس نے اپنی اس خواہش کو دبا لیا اور میز پر پہنچ کر ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ ہرمائنی ایک ہی لمحے بعد اس کے پاس پہنچ گئی تھی اور اس نے ہیری کے چوغے کے نیچے سے اسے بٹربیئر کی بوتل تھما دیا۔

''میں یوں تنہا بیٹھی ہوئی بڑی عجیب دکھائی دے رہی ہوں۔'' وہ بڑبڑائی۔ ''یہ تو اچھی بات ہے کہ میں اپنے ساتھ کچھ کام لے آئی تھی۔''

یہ کہتے ہوئے اس نے ایک بڑی کاپی باہر نکال لی جس میں اس نے 'ایس پی سی ڈبلیو' کے ممبران کے نام اندراج کیا ہوا تھا۔ ہیری نے دیکھا کہ اس مختصر فہرست میں اس کا اور رون کا نام سب سے اوپر لکھا ہوا تھا۔ اسے ایسا لگا کہ جیسے یہ بہت پرانی بات ہو، جب وہ اور رون ایک ساتھ بیٹھ کر من گھڑت پیش گوئیاں لکھ رہے تھے اور ہرمائنی نے وہاں آکر زبردستی انہیں خود ساختہ تنظیم کا سیکرٹری اور خزانچی بنا ڈالا تھا۔

''دیکھو مجھے لگتا ہے کہ ہاگس میڈ کے کچھ لوگوں کو بھی ایس پی ای ڈبلیو میں شامل کیا جا سکتا ہے۔'' ہرمائنی نے سوچتے ہوئے کہا اور کیفے میں چاروں طرف نظر دوڑائی۔

''ہاں! ٹھیک ہے۔'' ہیری نے کہا۔ اس نے چوغے کے نیچے سے بٹربیئر کا گھونٹ بھرا اور بولا۔ ''ہرمائنی! تم ایس پی ای ڈبلیو کا یہ کاروبار کب بند کرو گی؟''

''جب گھریلو خرس کو معقول تنخواہ اور کام کرنے کی باعزت سہولیات میسر ہو جائیں گی۔'' اس نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔ ''دیکھو! اب میں یہ سوچنے لگی ہوں کہ زیادہ سیدھا قدم اُٹھانے کا وقت آ گیا ہے۔ کیا تم جانتے ہو کہ سکول کے باورچی خانے میں کیسے پہنچا جاتا ہے؟''

''معلوم نہیں! فریڈ اور جارج سے پوچھ لینا......'' ہیری نے دھیمے لہجے میں کہا۔

ہرمائنی خاموشی سے کچھ سوچنے لگی۔ ہیری بٹربیئر کے گھونٹ حلق سے اتارتے ہوئے کیفے میں موجود لوگوں کا جائزہ لینے لگا۔ سب کے چہروں پر خوشی اور دلچسپی چھائی ہوئی تھی۔ قریب کی ایک میز پر ارنئی میکلمن اور ہانا ایبٹ چاکلیٹی مینڈک کے کارڈوں کا آپس میں تبادلہ کر رہے تھے۔ ان دونوں نے ہی اپنے چوغوں پر 'سیڈرک ڈیگوری ہیرو ہے' کے بیجز لگا رکھے تھے۔ دروازے کے ٹھیک پاس اسے ریون کلا کی چو چینگ اپنی کئی سہیلیوں میں گھری ہوئی دکھائی دی۔ چو چینگ نے اپنے چوغے پر سیڈرک والا بیج نہیں لگایا تھا...... یہ دیکھ کر ہیری کو تھوڑی خوشی کا احساس ہوا۔

ہیری یہ سوچ رہا تھا کہ کاش وہ بھی انہی لوگوں جیسا ہوتا۔ کاش وہ بھی اسی طرح بے فکری سے بیٹھ کر ہنس بول رہا ہوتا اور اسے ہوم ورک کے سوا کسی اور چیز کی پریشانی نہ ہوتی۔ وہ اپنے ذہن کے پردوں پر اس تخیل کے سائے دوڑتے دیکھنے لگا کہ اگر اس کا نام شعلوں کے پیالے میں سے نہ نکلا ہوتا تو وہ یہاں کیا کر رہا ہوتا۔ پہلی بات تو یہ تھی کہ ان لمحات میں وہ کبھی غیبی چوغہ پہن کر یہاں نہ بیٹھا ہوتا۔

دوسری بات یہ تھی کہ رون اس کے ہمراہ بیٹھا ہوا خوشی سے باتیں کر رہا ہوتا۔ وہ تینوں یقیناً ہنس ہنس کر قیاس آرائیاں کر رہے ہوتے کہ سکول کے چمپیئن کو منگل والے دن پہلے مرحلے میں کون سا خطرناک کام سرانجام دینا ہوگا؟ چاہے وہ خطرہ کیسا ہی جان لیوا کیوں نہ ہوتا؟...... ہیری ان چمپیئن کو اپنی نظروں سے اس مرحلے کو طے کرتے ہوئے دیکھنے کیلئے بے قرار ضرور ہوتا...... وہ باقی سب لوگوں کے ساتھ محفوظ بیٹھا ہوا سیڈرک ڈیگوری کی حوصلہ افزائی کر رہا ہوتا......

اس نے سوچا کہ باقی چمپیئن کی حالت کیسی ہوگی؟ پچھلے کچھ دنوں میں سیڈرک اسے جب بھی دکھائی دیا، وہ اپنے پرستاروں میں گھرا ہوا تھا، وہ گھبرایا ہوا مگر کسی قدر پرجوش لگتا تھا۔ ہیری کو کبھی کبھار فلیور ڈیلا کور بھی راہداریوں میں دکھائی دیتی رہی۔ وہ پہلے جیسی مغرور اور بے فکر دکھائی دیتی تھی اور کیرم تو بس لائبریری میں بیٹھا کتابوں کے اوراق پلٹتا رہتا تھا۔

ہیری نے سیریس کے بارے میں سوچا اور اس کے سینے کی بھنچی ہوئی گانٹھ جیسے کچھ ڈھیلی پڑ گئی تھی۔ وہ بارہ گھنٹے سے بھی کم وقت میں سیریس سے بات کر رہا ہوگا۔ آج رات کو ہی ہال کے آتشدان کے سامنے اس سے ملاقات ہونا تھی...... بشرطیکہ کوئی گڑبڑ نہ ہو، جیسا کہ ان دنوں ہر معاملے میں ہو رہی تھی......

''اوہ دیکھو! یہاں ہیگرڈ بھی ہے۔'' اچانک ہرمائنی بول اُٹھی۔

بھیڑ کے اوپر ہیگرڈ کا بڑا سر الگ ہی دکھائی دے رہا تھا۔ خوش قسمتی سے اس نے آج اپنے بالوں میں چٹیا نہیں باندھی ہوئی تھی۔ ہیری اس بات پر حیران ہو رہا تھا کہ ہیگرڈ اسے پہلے کیوں نہیں دکھائی دیا؟ حالانکہ ہیگرڈ کافی دیوہیکل جسامت کا مالک تھا۔ محتاط انداز میں کھڑے ہو کر ہیری نے دیکھا کہ ہیگرڈ جھک کر پروفیسر موڈی سے بات چیت کر رہا تھا۔ ہیگرڈ کے سامنے اسی کے لحاظ سے بٹر بیئر کا ایک بڑا جگ رکھا ہوا تھا لیکن پروفیسر موڈی اپنی ہی چمڑے کی چھاگل میں سے پیتے ہوئے نظر آئے۔ کیفے کی خوبصورت مالکن 'میڈم روز مرٹا' کو یہ بات زیادہ پسند نہیں آئی تھی۔ وہ ان کے قریب کی میزوں سے گلاس اور خالی بوتلیں اکٹھی کر رہی تھیں اور پروفیسر موڈی کو کنکھیوں سے دیکھ رہی تھیں۔ شاید انہیں یہ لگ رہا تھا کہ موڈی ان کے بہترین مشروبات کی بے حرمتی کر رہے ہیں لیکن ہیری حقیقت اچھی طرح جانتا تھا۔ موڈی نے تاریک جادو سے تحفظ کے فن کی آخری کلاس میں سب طلباء کو بتایا تھا کہ وہ ہمیشہ اپنی ہی بنائی ہوئی چیزیں اور مشروبات پینا پسند کرتے ہیں کیونکہ ان کے مخالف شیطانی جادوگر کسی بھی وقت کھانے پینے کی چیزوں میں آسانی سے زہر ملا سکتے ہیں۔

ہیری کے دیکھتے ہی دیکھتے ہیگرڈ اور موڈی اُٹھ کر جانے کیلئے کھڑے ہوئے۔ ہیری بنا سوچے سمجھے اپنا ہاتھ ہلانے لگا لیکن اسی وقت اسے یاد آ گیا کہ وہ غیبی چوغے میں چھپا ہوا ہے جس کی وجہ سے ہیگرڈ اسے دیکھ نہیں سکتا تھا۔ بہرحال، پروفیسر موڈی ٹھہر گئے۔ ان کی جادوئی آنکھ اس کونے کی طرف پڑی جہاں ہیری کھڑا تھا۔ انہوں نے ہیگرڈ کی پیٹھ تھپتھپائی (کیونکہ ان کا ہاتھ اس کے کندھے تک نہیں نہیں پہنچ سکتا تھا) اور اس سے دھیمی آواز میں کچھ کہا۔ اس کے بعد وہ دونوں ہیری اور ہرمائنی کی میز کی طرف بڑھنے لگے۔

''کیسی ہو ہرمائنی؟'' ہیگرڈ نے زور سے کہا۔

''میں اچھی ہوں!'' ہرمائنی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

پروفیسر موڈی لنگڑاتے ہوئے میز کے پاس پہنچے اور نیچے جھک گئے۔ ہیری کو لگا کہ ایس پی ای ڈبلیو کی ڈائری کو پڑھ رہے تھے لیکن تھوڑی دیر بعد وہ بڑبڑائے۔

''عمدہ چوغہ ہے، پوٹر!''

ہیری نے حیرانگی میں انہیں گھورا۔ موڈی کی ناک کے غائب حصے کا نشان کچھ انچ کے فاصلے پر صاف دکھائی دے رہا تھا۔ پروفیسر موڈی مسکرا دیئے۔

''کیا آپ کی جادوئی آنکھ غیبی چوغے کے اندر بھی دیکھ سکتی ہے...... میرا مطلب ہے کہ کیا آپ......؟''

''ہاں! یہ کسی بھی غیبی چوغے کے اندر دیکھ سکتی ہے۔'' پروفیسر موڈی نے دھیمی آواز میں کہا۔ ''اور میں تمہیں بتا دوں کہ اس سے کئی بار بہت مدد ملی ہے۔''

ہیگرڈ بھی اس کی طرف دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔ ہیری اچھی طرح جانتا تھا کہ ہیگرڈ اسے دیکھ نہیں پا رہا ہوگا لیکن پروفیسر موڈی نے اسے یقیناً بتا دیا ہوگا کہ ہیری کہاں کھڑا ہے؟

ہیگرڈ اب ایس پی ای ڈبلیو کی ڈائری پڑھنے کے بہانے کافی نیچے جھکا اور دھیمی آواز میں بڑبڑایا جو صرف ہیری کے کانوں تک ہی پہنچ پائی تھی۔ ''ہیری! آج آدھی رات کو ہمارے جھونپڑے میں چلے آنا۔ اپنا غیبی چوغہ پہن کر ہی آنا......''

پھر سیدھے کھڑے ہوئے ہیگرڈ نے زور سے کہا۔ ''تمہیں دیکھ کر اچھا لگا ہرمائنی!''

ہیگرڈ نے ان دونوں کو آنکھ ماری اور ڈگ بھرتا ہوا وہاں سے چلا گیا۔ پروفیسر موڈی بھی اس کے پیچھے پیچھے اپنا پاؤں گھسیٹتے ہوئے چل پڑے۔

''وہ مجھے آدھی رات کو اپنے یہاں کیوں بلا رہا ہے؟'' ہیری نے حیرانگی سے کہا۔

''اوہ!'' ہرمائنی نے حیرت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ''مجھے معلوم نہیں کہ تمہیں وہ کیوں بلا رہا ہے؟ میرا خیال ہے کہ تمہیں وہاں نہیں جانا چاہئے ہیری......'' اس نے گھبرائے ہوئے لہجے میں چاروں طرف دیکھتے ہوئے سرگوشی کی اور پھر بولی۔ ''ہوسکتا ہے کہ تم سیریس سے ملاقات کے وقت تک واپس لوٹ نہ پاؤ......''

یہ سچ تھا کہ ہیگرڈ سے آدھی رات کو ملنے جانے کا مطلب یہ ہوسکتا ہے کہ وہ سیریس سے ملاقات کے وقت تک لوٹ نہ پائے۔ ہرمائنی نے ہیری کو مشورہ دیا کہ وہ ہیڈوگ کے ذریعے ہیگرڈ کو یہ پیغام بھیج کر اسے مطلع کر دے کہ وہ وہاں نہیں آ سکتا ہے۔ اس نے اس کی تجویز مان لی تھی۔ مگر کیا ہیڈوگ ہیری کا خط لے جانے کیلئے رضامند ہوسکتی تھی؟ بہر حال ہیری نے فیصلہ کیا کہ بہتر یہی رہے گا

کہ وہ جلدی سے ہیگرڈ سے مل کر واپس لوٹ آئے۔ وہ یہ جاننے کیلئے بہت بے چین تھا کہ آخر ایسی کیا بات تھی؟...... ہیگرڈ نے اس سے پہلے ہیری کو کبھی بھی آدھی رات کے وقت نہیں بلایا تھا۔

☆☆☆☆

اُس رات ہیری نے جلدی سونے کیلئے جانے کا ناٹک رچایا۔ ساڑھے گیارہ بجے اس نے اپنا غیبی چوغہ پہنا اور دبے پاؤں سیڑھیاں اتر کر ہال میں پہنچا۔ کئی طلباء ابھی وہاں بیٹھے ہوئے تھے۔ کریوی بھائی 'سیڈرک ڈیگوری ہیرو ہے' کے کچھ بیجز پر جادو کے ذریعے انہیں 'ہیری پوٹر ہیرو ہے'...... میں بدلنے کی کوشش کر رہے تھے۔ بہرحال، انہیں اس میں اب تک کوئی کامیابی نہیں ملی تھی اور بیجز 'ہیری پوٹر زیرو ہے'...... پر اٹک گئے تھے۔ ہیری ان کے قریب سے ہوتا ہوا تصویر کے راستے تک پہنچا اور ایک دو منٹ تک انتظار کرتا رہا۔ اس کی ایک آنکھ اپنی گھڑی پر ٹکی ہوئی تھی۔ پھر ہرمائنی نے منصوبے کے مطابق باہر سے فربہ عورت کا دروازہ کھولا۔ وہ ہرمائنی کو سرگوشی میں 'الوداع' کہہ کر باہر نکل گیا۔ وہ نیچے پہنچا اور سکول کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔

میدان میں کافی اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ ہیری گھاس پر چلتا ہوا ہیگرڈ کے جھونپڑے کی روشنی کی طرف قدم بڑھانے لگا۔ بیاوکس بیٹن کی دیوہیکل بگھی میں سے بھی روشنی پھوٹتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ ہیری کے کانوں میں میڈم میکسم کی بھرائی ہوئی آوازیں پڑ رہی تھیں۔ پھر اس نے ہیگرڈ کے جھونپڑے کا سامنے والا دروازہ کھٹکھٹایا۔

''تم ہو، ہیری؟'' ہیگرڈ نے دروازہ کھول کر چاروں طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں!'' ہیری نے جواب دیا۔ جھونپڑے کے اندر جا کر اس نے اپنا غیبی چوغہ سر سے نیچے کر لیا۔ ''کیا بات ہے......؟''

''تمہیں کچھ دکھانا ہے......'' ہیگرڈ نے جلدی سے کہا۔ وہ بے حد پرجوش دکھائی دے رہا تھا۔ اس نے اپنے کوٹ کے کاج میں ایک بڑا پھول لگا رکھا تھا جو بڑے چقندر جیسا دکھائی دے رہا تھا۔ ایسا لگتا تھا کہ جیسے اس نے ایکسل گریس (پرفیوم) کا استعمال بند کر تھا لیکن اس نے حیرت انگیز طور پر اپنے بالوں کو سنوارنے کی کوشش ضرور کی تھی۔ ہیری کو اس کے بالوں میں کنگھی کا ایک ٹوٹا ہوا دندانا پھنسا دکھائی دیا۔

''تم مجھے کیا دکھانا چاہتے ہو؟'' ہیری نے محتاط لہجے میں پوچھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ کہیں دھماکے دار سقرط نے انڈے تو نہیں دے دیئے تھے یا پھر ہیگرڈ نے کیفے میں کسی اجنبی سے تین سر والا ایک اور کتا تو نہیں خرید لیا تھا۔

''ہمارے پیچھے پیچھے آؤ...... چپ چاپ چلنا اور چوغہ پہنے رکھنا۔'' ہیگرڈ نے کہا۔ ''ہم فینگ کو ساتھ نہیں لے جائیں گے، اسے یہ نظارہ پسند نہیں آئے گا......''

''سنو ہیگرڈ!...... میں زیادہ دیر تک نہیں رکوں گا...... مجھے ایک بجے سے پہلے سکول واپس لوٹنا ہوگا۔'' ہیری نے زور دیتے ہوئے کہا۔

لیکن ہیگرڈ اس کی بات نہیں سن رہا تھا۔ وہ تو جھونپڑے کا دروازہ کھول کر اندھیرے میں باہر چل دیا تھا۔ ہیری بھی جلدی سے اس کے پیچھے لپکا۔ باہر اسے یہ دیکھ کر حیرانی ہوئی کہ ہیگرڈ بیاوکس بیٹن کی بگھی کی طرف جا رہا تھا۔

''ہیگرڈ...... یہ کیا......؟''

''شش شش......'' ہیگرڈ نے مڑ کر سرگوشی کی۔ پھر اس نے بگھی کے دروازے کو تین بار کھٹکھٹایا جس پر سنہری چھڑیوں والی علامت بنی ہوئی تھی۔ میڈم میکسم نے دروازہ کھولا۔ وہ اپنے کندھوں پر ایک ریشمی شال لپیٹے ہوئے تھیں۔ ہیگرڈ کو دیکھ کر وہ مسکرانے لگیں۔

''اوہ ہیگرڈ!......تو وقت ہو گیا......؟''

''بالکل......!'' ہیگرڈ نے ان کی طرف مسکرا کر دیکھتے ہوئے کہا پھر اس نے سنہری سیڑھیاں اترنے میں میڈم میکسم کی مدد کرنے کیلئے اپنا ہاتھ بڑھایا۔

میڈم میکسم نے باہر آ کر دروازہ بند کر دیا۔ ہیگرڈ نے ان کا ہاتھ تھاما اور وہ دونوں دیوہیکل اُڑنے والے گھوڑوں کے اصطبل کی طرف بڑھے۔ ہیری پوری طرح دم بخود تھا اور اسے ان دونوں کے ساتھ چلنے کیلئے دوڑنا پڑ رہا تھا۔ کیا ہیگرڈ اسے میڈم میکسم کو دکھانا چاہتا تھا؟ وہ انہیں تو کبھی بھی دیکھ سکتا تھا...... وہ اتنی قدآور تو تھیں ہی......

لیکن ایسا لگ رہا تھا کہ ہیگرڈ نے ہیری کی طرح میڈم میکسم سے بھی کوئی دلچسپ چیز دکھانے کا وعدہ کر رکھا تھا کیونکہ تھوڑی دیر بعد انہوں نے محبت بھرے لہجے میں پوچھا۔ ''تم مجھے کیا دکھانے لے جا رہے ہو، ہیگرڈ؟''

''تمہیں اس میں دلچسپی ملے گی۔'' ہیگرڈ بھاری آواز میں کہا۔ ''یقین کرو! وہ واقعی ہی دیکھنے کے لائق ہے...... لیکن دیکھو! کسی یہ مت کہنا کہ ہم نے تمہیں کچھ دکھایا ہے۔ یہ کسی کو بھی معلوم نہیں ہونا چاہئے۔''

''بالکل نہیں......'' میڈم میکسم اپنی لمبی کالی پلکیں جھپکتے ہوئے بولیں۔

وہ لوگ چلتے رہے۔ ان کے ساتھ چلتے چلتے ہیری کی اکتاہٹ لگاتار بڑھتی جا رہی تھی۔ وہ بار بار اپنی گھڑی دیکھ رہا تھا۔ ہیگرڈ کے ذہن میں کوئی احمقانہ خناس بھرا ہوا معلوم ہو رہا تھا جس کے باعث اسے سیریس سے ملنے میں واقعی دیر ہو جائے گی۔ ہیری نے سوچا کہ اگر وہ لوگ جلد ہی اپنی منزل تک نہیں پہنچے تو وہ مڑ کر واپس سکول کی راہ لے لے گا اور ہیگرڈ کو میڈم میکسم کے ساتھ چاندنی رات میں بھٹکنے کیلئے چھوڑ دے گا......

لیکن اسی وقت جب وہ جنگل سے اتنا دور تھے کہ وہاں سے سکول اور جھیل دکھائی دینا بند ہو جائے تو ہیری کو کچھ سنائی دیا۔ آگے کی طرف کچھ فاصلے پر کچھ لوگ چلا رہے تھے...... اچانک کان کا پردہ پھاڑ دینے والی زبردست چنگھاڑ سنائی دی۔

ہیگرڈ میڈم میکسم کو درختوں کے ایک جھنڈ کے پاس لے گیا اور وہاں پر رُک گیا۔ ہیری بھی ان کے قریب چلا آیا۔ ایک پل کیلئے

اسے لگا جیسے وہ آتش بازی پھوٹتے ہوئے دیکھ رہا ہو اور سامنے کھڑے لوگ پٹاخے چلا رہے ہوں......

لیکن اگلی ہی ساعت میں بے ساختہ اس کا منہ کھلا رہ گیا۔

'ڈریگن......'

ہولناک، دیوہیکل اور خونخوار دکھائی دینے والے چار مادہ ڈریگن ایک بڑے احاطے میں اپنے پچھلے پیروں پر کھڑی تھیں۔ وہ بری طرح چنگھاڑ رہی تھیں اور بادلوں کی طرح گڑگڑاہٹ پیدا کر رہی تھیں۔ ان کے کھلے، زہریلے دانتوں والے منہ سے آگ کے شعلے نکل کر سیاہ آسمان کو روشن کر رہے تھے۔ گردن کو سیدھا کر کے ان کی لمبائی کو شمار کیا جائے تو وہ پچاس فٹ لمبے ضرور ہوں گے۔ ان میں سے ایک ڈریگن چمکدار نیلے رنگ کی تھی۔ اس کے جسم پر موجود متعدد سینگ نہایت نوکیلے دکھائی دے رہے تھے۔ وہ مادہ ڈریگن زمین پر کھڑے لوگوں کو دیکھ کر بری طرح غرا رہی تھی۔ دوسری مادہ ڈریگن سبز رنگت والی تھی۔ وہ اپنی پوری طاقت سے خود کو نرغے سے چھڑانے کی کوشش کر رہی تھی اور زور زور سے پاؤں پٹخ رہی تھی۔ تیسری مادہ ڈریگن سرخ رنگ کی تھی۔ اس کے چہرے کے چاروں طرف سنہری کیلیں دکھائی دے رہی تھیں اور ان کے سب سے پاس کھڑی چوتھی ڈریگن سیاہ رنگ کی تھی۔ وہ باقی مادہ ڈریگن سے زیادہ بڑی اور خطرناک لگتی تھی۔

ان کے ارد گرد کم از کم تیس جادوگر موجود تھے۔ ہر ڈریگن کے گرد سات آٹھ جادوگر کھڑے تھے اور اس پر قابو پانے کی کوشش کر رہے تھے۔ ہر ڈریگن کی گردن اور پاؤں کے چاروں طرف چمڑے کے موٹے پٹے بندھے ہوئے تھے۔ جادوگر ان سے بندھی ہوئی زنجیروں کو کھینچ رہے تھے۔ خوف کے مارے ششدر کھڑے ہیری نے سر اُٹھا کر اوپر کی طرف دیکھا۔ اسے سیاہ مادہ ڈریگن کا بڑا سر دکھائی دیا جس کی آنکھیں باہر نکلی پڑی تھیں۔ ہیری کو یہ سمجھ نہیں آیا کہ وہ ڈر کی وجہ سے باہر نکلی ہوئی تھیں یا پھر غصے کی وجہ سے...... وہ بہت بھیانک انداز میں چنگھاڑ رہی تھی۔

''دور ہی رہنا، ہیگرڈ!'' باڑھ کے پاس کھڑے ایک جادوگر نے چیخ کر اسے متنبہ کیا اور اپنے ہاتھ میں پکڑی ہوئی موٹی زنجیر کو ایک طرف کھینچنے لگا۔ ''وہ بیس فٹ کے فاصلے تک آگ کے شعلے پھینک سکتی ہے۔ میں نے ہارن ٹیل کو چالیس فٹ تک شعلے پھینکتے ہوئے دیکھا ہے۔''

''اوہ...... کتنی لاجواب ہے......'' ہیگرڈ اشتیاق بھرے لہجے میں بولا۔

''کوئی فائدہ نہیں......'' ایک اور جادوگر چیختے ہوئے بولا۔ ''تین کی گنتی کے ساتھ تمام لوگ ایک ساتھ باکمال جادوئی کلمہ بولیں گے......''

ہیری نے دیکھا کہ یہ سنتے ہی ڈریگن کے تمام نگہبانوں نے اپنی اپنی چھڑیاں باہر نکالیں۔

''ستوفائتم......''

وہ سب ایک ساتھ بولے اور سب کی چھڑیوں میں سے جادوئی کلمے کی روشنی نمودار ہوئی اور مادہ ڈریگن کے موٹی کھال کے ساتھ ٹکرا کر ستاروں کی مانند اچھلی۔ ہیری نے دیکھا کہ ان کے سب سے نزدیک والی مادہ ڈریگن خطرناک طریقے سے اپنے پچھلے پیروں پر لڑکھڑائی۔ اس کے جبڑے خاموش غراہٹ میں چوڑے ہوگئے۔ اس کے نتھنوں سے آگ کے شعلوں غائب ہوگئے حالانکہ اب بھی وہاں سے دھواں اُٹھ رہا تھا۔ پھر وہ نہایت آہستگی کے ساتھ زمین پر ڈھیر ہوتے چلے گئے۔ کئی ٹن وزنی ڈریگن زمین پر اتنی زوردار دھم کے ساتھ ساتھ گرے کہ آس پاس کے درخت تک لرز کر رہ گئے تھے۔

ڈریگن کے نگہبانوں نے اپنی اپنی چھڑیاں جھکا لیں اور گری ہوئی مادہ ڈریگن کے نزدیک جانے لگے۔ ہر ڈریگن کسی چھوٹے پہاڑ جتنی اونچی دکھائی دے رہی تھی۔ جادوگر تیزی سے ان کی زنجیروں کے بند چمڑے کے پٹوں پر کسنے لگے اور زمین پر گڑی ہوئی لوہے کی مضبوط کھونٹیوں سے ان کی زنجیریں باندھنے میں مصروف ہوگئے۔

''اور قریب سے دیکھو گی؟'' ہیگرڈ نے پرجوش لہجے میں میڈم میکسم سے کہا۔ وہ دونوں باڑھ کے بالکل قریب پہنچ گئے تھے۔ ہیری بھی ان کے پیچھے پیچھے گیا۔ جس جادوگر نے ہیگرڈ کو پاس آنے سے خبردار کیا تھا وہ جب مڑا تو ہیری اسے فوراً پہچان گیا۔ وہ 'چارلی ویزلی' تھا۔

''ٹھیک ہو ہیگرڈ!'' وہ ہنستے ہوئے اس سے بات کرنے کیلئے پاس پہنچا۔ ''اب وہ پرسکون ہیں...... ہم نے انہیں یہاں لاتے ہوئے نیند کی دوا پلا دی تھی۔ یہ چاروں مادہ ڈریگن ہیں۔ ہم نے سوچا تھا کہ وہ یہاں رات کے سناٹے میں پرسکون رہیں گی اور کسی قسم کا شور شرابہ نہیں مچائیں گی لیکن جیسا تم نے دیکھا...... وہ یہاں آ کر بالکل خوش نہیں ہیں...... بالکل بھی نہیں!''

''یہ کس نسل کی ہیں چارلی؟'' ہیگرڈ نے سب سے قریب والی مادہ ڈریگن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا۔ اس کی آنکھیں بس تھوڑی سی کھلی ہوئی تھیں۔ وہ ہیری کو اس کی کالی پلکوں کے نیچے زرد دھاری جیسی دکھائی دے رہی تھیں۔

''یہ ہنگری کی ہارن ٹیل ہے یعنی خونخوار نوکیلے سینگوں والی ڈریگن......'' چارلی نے کہا۔ ''وہ سبز رنگ والی چھوٹی ڈریگن، جنوبی انگلستان کی ویلس گرین ہے۔ نیلے رنگ والی ڈریگن سویڈن کی شارٹ سناؤٹ ہے۔ اور وہ سرخ رنگ والی ڈریگن چین کی فائر بال کہلاتی ہے۔''

چارلی نے اردگرد دیکھا۔ میڈم میکسم احاطے کے پاس سے بیہوش ڈریگن کو عجیب سی نظروں سے گھور رہی تھیں۔

''مجھے معلوم نہیں تھا کہ تم انہیں بھی ساتھ لا رہے ہو ہیگرڈ!'' چارلی نے تیوریاں چڑھا کر کہا۔ ''مقابلے میں حصہ لینے والے چمپئن کو یہ بات معلوم نہیں ہونا چاہئے تھی کہ اسے ایک ڈریگن کے ساتھ مقابلہ کرنا ہوگا...... وہ اپنی شاگرد کو یقیناً ہوشیار کر دیں گی...... ہے نا؟''

''ہم نے سوچا کہ انہیں ڈریگن دیکھنا اچھا لگے گا۔'' ہیگرڈ نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔ وہ اب بھی ڈریگن کو محبت بھری

نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

''لگتا ہے کہ تم دونوں اس چاندنی رات میں تفریح کیلئے گھومنے نکلے ہو شاید!'' چارلی نے اپنا سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''چار ڈریگن.....یعنی ہر ایک چمپئن کیلئے ایک ایک.....'' ہیگر ڈ نے مسکرا کر کہا۔''لیکن انہیں کرنا کیا ہوگا.....ان سے مبارزتی مقابلہ؟''

''میرا خیال ہے چمپئن کو انہیں صرف پار کرنا ہوگا'' چارلی نے اندازہ لگاتے ہوئے کہا۔''کوئی گڑبڑ نہ ہو جائے اس لئے ہم لوگ پاس ہی رہیں گے اور جادوئی کلمہ پڑھنے کیلئے اپنی چھڑیاں تیار رکھیں گے۔انہوں نے ایسی مادائیں لانے کی ہدایت کی تھی جنہوں نے حال ہی میں انڈے دیئے ہوں۔میں نہیں جانتا، انہوں نے ایسی مادائیں کیوں چاہئے تھیں.....لیکن میں تمہیں بتا دوں۔خدا ہی اس پر رحم کرے جس کا مقابلہ ہارن ٹیل سے ہوگا، وہ بہت ہی خطرناک اور خونخوار ہے۔اس کی دُم بھی اس کے سر جتنی ہی خطرناک ہے.....دیکھو!''

چارلی نے ہارن ٹیل کی دُم کی طرف اشارہ کیا۔ہیری نے دیکھا کہ اس میں سرمئی رنگ کے چھوٹے چھوٹے سینگ باہر نکلے ہوئے تھے۔اسی وقت چارلی کے پانچ ساتھی ہارن ٹیل کے نزدیک آ گئے۔وہ ایک کمبل میں گرد آلود انڈے لپیٹ رہے تھے۔ہیگر ڈ حسرت بھری نگاہوں سے انڈوں کی طرف دیکھ رہا تھا۔

''میں نے انڈوں کو گن لیا ہے ہیگر ڈ!'' چارلی نے سخت لہجے میں کہا پھر اس نے پوچھا۔''ہیری کیسا ہے.....؟''

''ٹھیک ہے.....'' ہیگر ڈ نے کہا۔وہ اب بھی انڈوں پر اپنی حسرت بھری نظریں جمائے ہوئے تھا۔

''امید ہے کہ اس مقابلے کے بعد وہ صحیح سلامت رہے گا'' چارلی نے سنجیدگی سے ڈریگن کے احاطے میں نظر دوڑاتے ہوئے کہا۔''میری ممی کو یہ بتانے کی ہمت نہیں ہوئی کہ اس کا پہلا ہدف ایک ڈریگن سے مقابلہ کرنا ہوگا۔وہ پہلے ہی اس بارے میں بہت گھبرائی ہوئی ہیں.....'' پھر چارلی نے اپنی ممی کی آواز کی نقل کرتے ہوئے کہا۔''وہ اسے اس خبیث ٹورنامنٹ میں شامل ہونے کی اجازت کیسے دے رہے ہیں؟ وہ ابھی بہت چھوٹا ہے۔میں نے سوچا تھا کہ میرے بچے پوری طرح محفوظ ہیں۔میں نے سوچا تھا کہ عمر کی قید لازم ہوگی۔'روز نامہ جادوگر کے طویل اداریئے میں ہیری کے بارے میں پڑھنے کے بعد تو ان کی آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے۔'وہ اب بھی اپنے ممی ڈیڈی کی یاد میں روتا ہے۔بیچارہ بچہ.....مجھے تو یہ بات معلوم ہی نہیں تھی.....''

ہیری نے کافی کچھ دیکھ اور سن لیا تھا۔وہ یہ اچھی طرح سے جانتا تھا کہ ہیگر ڈ کو اس کے جانے کا پتہ نہیں چلے گا۔میڈم میکسم اور چار ڈریگن اس کا دھیان کھینچنے کیلئے کافی تھے۔وہ دھیرے سے مڑا اور سکول کی طرف چلنے لگا۔وہ نہیں جانتا تھا کہ پہلے مرحلے کے بارے میں جاننے سے اُسے خوشی ہوئی تھی یا نہیں.....ایک طرح سے یہ اچھا ہوا تھا۔پہلا صدمہ اب ختم ہو گیا تھا۔اگر وہ منگل کے روز پہلی بار ڈریگن کو اپنے سامنے دیکھتا تو شاید پورے سکول کے سامنے بے ہوش ہو جاتا.....لیکن شاید وہ اب بھی بے ہوش ہو جائے

گا......اس کے پاس صرف اس کی چھڑی ہوگی...... جو پچاس فٹ اونچے سینگوں والے اور آگ برسانے والے ڈریگن کے سامنے لکڑی کے ٹکڑے سے زیادہ کچھ نہیں ہوگی۔ اسے ڈریگن کو مات دینا ہوگی، سب کی نظروں کے سامنے......وہ یہ کام کیسے سرانجام دے پائے گا؟

ہیری اب تیزی سے چلنے لگا۔ وہ جنگل کے کنارے سے گھوم کر جانے لگا۔ اسے سیریس سے بات کرنا تھی۔ اب آتشدان کے سامنے پہنچنے کیلئے اس کے پاس صرف پندرہ منٹ باقی بچے تھے اور اس وقت کسی سے بات کرنے کیلئے اس کے من میں جس قدر بے تابی مچل رہی تھی اتنی پہلے کبھی نہیں ہوئی تھی۔ اسی وقت وہ اچانک کسی سے ٹکرا گیا۔ ہیری پیٹھ کے بل پیچھے جا گرا۔ اس کی آنکھوں پر عینک ترچھی ہوگئی تھی۔ اس نے تیزی سے اپنے غیبی چوغے کو اپنے چاروں طرف مضبوطی سے لپیٹ لیا۔ اسے قریب ہی سے ایک آواز سنائی دی۔ ''اووچ......کون ہے؟''

ہیری نے جلدی سے اپنے بدن پر نظر دوڑائی کہ غیبی چوغے نے اسے مکمل طور پر ڈھانپ رکھا ہے یا نہیں۔ وہ چپ چاپ وہیں پڑا رہا۔ وہ اس جادوگر کو محتاط نظروں سے دیکھ رہا تھا، جس سے وہ ابھی ابھی ٹکرایا تھا......اس نے اس کی بکری جیسی ڈاڑھی پہچان لی تھی۔ وہ پروفیسر کارکروف تھے۔

''کون ہے؟'' کارکروف نے دوبارہ پوچھا۔ وہ شک بھری نظروں سے اندھیرے میں چاروں طرف دیکھنے لگے۔ ہیری ایک دم بے سدھ ہو کر وہیں پڑا رہا۔ ایک منٹ کے بعد کارکروف نے فیصلہ کیا کہ وہ ضرور کسی غیبی جانور سے ٹکرا گیا ہوگا۔ وہ کمر کی اونچائی تک دکھائی دے رہے تھے۔ جیسے انہیں کسی کتے کے دکھائی دینے کی امید ہو۔ پھر وہ درختوں کے بیچ سے ہوتے ہوئے اسی طرف جانے لگے جدھر ڈریگن موجود تھے۔

بہت آہستگی اور احتیاط کے ساتھ ہیری دوبارہ اُٹھ کھڑا ہوا اور وہ دوبارہ چلنے لگا۔ وہ اب دبے پاؤں پوری رفتار سے سکول کی طرف بھاگ رہا تھا۔

کارکروف کیا کر رہے تھے؟ اس بارے میں ذرا بھی شک نہیں تھا کہ وہ اپنے جہاز سے چوری سے باہر نکل کر یہ پتہ لگانے آئے تھے کہ پہلا ہدف کیا ہوسکتا ہے؟ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ انہوں نے ہیگرڈ اور میڈم میکسم کو جنگل میں جاتے ہوئے دیکھ لیا......دور سے انہیں دیکھ لینا کچھ خاص مشکل نہیں تھا۔ اب کارکروف کو صرف آوازوں کی سمت میں ہی تو بڑھنا تھا۔ اس کے بعد میڈم میکسم کی طرح انہیں بھی پتہ چل جائے گا کہ چمپئن کو سب سے پہلے کس چیز سے مقابلہ کرنا تھا؟ ایسا لگ رہا تھا کہ منگل کو انجانے خطرے کا سامنا کرنے والا اکلوتا چمپئن سیڈرک ہی ہوگا......

ہیری سکول کے بالکل قریب پہنچ گیا تھا۔ وہ سامنے والے دروازے سے ہوتا ہوا سنگ مرمر کی سیڑھیاں چڑھنے لگا۔ وہ بری طرح ہانپ رہا تھا لیکن اس نے اپنی رفتار کم نہیں کی تھی۔ آتشدان تک پہنچنے کیلئے اس کے پاس صرف پانچ منٹ سے بھی کم وقت بچا

تھا......

''بکواس......''اس نے فربہ عورت سے ہانپتے ہوئے کہا جو تصویر کے راستے کے سامنے اپنے فریم میں اونگھ رہی تھی۔

''اوہ......تو وہ تم کر رہے ہو!''فربہ عورت نے اپنی آنکھیں کھولے بغیر خوابیدہ آواز میں کہا۔ پھر تصویر سرک گئی اور راستہ کھل گیا۔ ہیری جست لگا کر اندر چلا گیا۔ ہال بالکل خالی تھا اور وہاں کوئی ناگوار بدبو نہیں پھیلی ہوئی تھی، اس لئے وہ جان گیا کہ ہرمائنی کو طلباء کو وہاں سے بھگانے کیلئے گوبر بم پھوڑنے کی نوبت پیش نہیں آئی تھی۔ یہ اس منصوبہ بندی کا حصہ تھا جس میں ہیری اور سیریس میں بات چیت کو خفیہ رکھنا مقصود تھا۔

ہیری نے غیبی چوغہ اتار دیا اور آگ کے سامنے ایک کرسی پر لڑھک گیا۔ کمرے میں تھوڑا اندھیرا تھا، صرف شعلوں کی روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ پاس کی میز پر 'سیڈرگ ڈیگوری ہیرو ہے' کے الفاظ والے بیجز آگ کی روشنی میں چمک رہے تھے، جنہیں کیریوی بھائیوں جادو سے بدلنے کی کوشش کرتے رہے تھے۔ ان پر اب بھی یہ لکھا ہوا تھا 'ہیری پوٹر زیرو ہے'۔ ہیری نے دوبارہ آگ کے شعلوں کی طرف دیکھا اور پھر وہ اچھل پڑا۔

شعلوں کے بیچ میں سیریس کا سر ابھرتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ اگر ہیری نے ویزلی گھرانے کے باورچی خانے میں مسٹر ڈیگوری کے سر کو اسی طرح نہ دیکھا ہوتا تو وہ بری طرح گھبرا چکا ہوتا۔ اسے دیکھ کر ہیری کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی جو کئی دنوں میں پہلی بار آئی تھی۔ وہ اپنی کرسی سے اُٹھا اور آتشدان کے قریب پہنچ کر بولا۔''سیریس! تم کیسے ہو؟''

سیریس کا حلیہ کافی بدلا ہوا دکھائی دے رہا تھا جب انہوں نے آخری بار ایک دوسرے کو دیکھا اور الوداع کہا تھا تو سیریس کا چہرہ دبلا پتلا اور دھنسا ہوا تھا اور اس کے لمبے سیاہ بال بے حد گندے تھے۔ لیکن اب اس کے بال چھوٹے اور صاف تھے، اس کا چہرہ گوشت سے بھر گیا تھا اور وہ تھوڑا جوان دکھائی دے رہا تھا۔ ہیری نے سوچا کہ وہ کافی حد تک ویسا ہی دکھائی دے رہا تھا جیسے وہ اس کے ماں باپ کی شادی والی ایک متحرک تصویر میں دکھائی دے رہا تھا جو ہیری کی البم میں لگی ہوئی تھی۔

''میری فکر چھوڑو......تم اپنی بتاؤ......؟''سیریس نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

ہیری ایک پل کیلئے کہنے والا تھا کہ میں ٹھیک ہوں لیکن وہ ایسا نہیں کہہ پایا۔ اس سے پہلے کہ وہ خود کو روک پاتا۔ وہ تیزی سے باتیں کرنے لگا جو اس نے کئی دنوں سے نہیں کی تھیں۔ اس نے کہا کہ سب کو یہ یقین ہے کہ وہ اپنی مرضی سے اس ٹورنامنٹ میں حصہ لے رہا ہے۔ ریٹا سٹیکر نے روزنامہ جادوگر میں اس کے بارے میں جھوٹ اور من گھڑت باتیں چھاپ دی ہیں۔ راہداریوں میں لوگ اسے طنز کرتے ہیں، طعنے دیتے ہیں اور رون تک اس کا یقین نہیں کر رہا ہے بلکہ وہ اس سے حسد کرنے لگا ہے......

''......اور اب ہیگرڈ نے مجھ دکھا دیا ہے کہ مجھے پہلے ہدف میں کیا کرنا ہے، سیریس! ہمیں خونخوار حقیقی ڈریگن کا سامنا کرنا ہوگا اور یہ کام میں کسی بھی طرح نہیں سرانجام دے سکتا''اس نے اپنی بات ختم کرتے ہوئے کہا۔

سیریس نے اسے پریشانی بھری نظروں سے دیکھا۔ ان آنکھوں میں اب بھی اژقبان کے دنوں کی دہشت بھری جھلک عیاں تھیں۔ ہیری کے بولتے وقت وہ ایک بار بھی بیچ میں نہیں بولا تھا لیکن اب اس نے کہا۔ ''ڈریگن سے تو ہم نبٹ سکتے ہیں ہیری! لیکن اس کے بارے میں ہم ایک منٹ بعد میں بات کریں گے...... میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے...... میں آگ کا استعمال کرنے کیلئے ایک جادوگر کے گھر میں چوری سے گھسا ہوں لیکن وہ کبھی بھی لوٹ سکتا ہے۔ مجھے تمہیں کئی چیزوں کے بارے میں خبردار کرنا ہے۔''

''کیسی چیزیں......؟'' ہیری کی برداشت اور کم ہوتی جارہی تھی۔ غیر معمولی طور پر ڈریگن سے اور کیا برا ثابت ہوسکتا تھا؟

''کارکروف......!'' سیریس نے محتاط لہجے میں کہا۔ ''ہیری! وہ ایک مرگ خور ہے، تم جانتے ہو کہ مرگ خور کون ہوتے ہیں......؟''

''ہاں......وہ......کیا؟''

''وہ پکڑا گیا تھا اور میرے ساتھ اژقبان میں قید کاٹ رہا تھا لیکن اسے چھوڑ دیا گیا۔ مجھے یقین ہے کہ اسی لئے ڈمبل ڈور اس سال ہوگورٹس میں ایک ایرور کو رکھنا چاہتے ہوں گے...... اس پر نظر رکھنے کیلئے۔ موڈی نے ہی کارکروف کو گرفتار کیا تھا۔ موڈی نے ہی اسے اژقبان بھجوایا تھا۔''

''کارکروف کو چھوڑ دیا گیا؟'' ہیری نے دھیرے سے کہا۔ اس کا دماغ اس صدمے بھری خبر پر بھونچکا کر رہ گیا تھا۔ ''لیکن انہوں نے اُسے کیوں چھوڑا؟''

''اس نے محکمہ جادو کے ساتھ سمجھوتہ کرلیا تھا۔'' سیریس نے دانت کٹکٹاتے ہوئے کہا۔ ''اس نے کہا کہ اسے اپنی غلطی کا احساس ہو چکا ہے اور پھر اس نے وعدہ معاف گواہ بنتے ہوئے اپنے چند پرانے ساتھیوں کے نام بتا کر انہیں پھنسا دیا تھا اور خود آزاد ہو گیا...... اس نے اپنی جگہ پر کئی لوگوں کو اژقبان بھجوا دیا...... میں تمہیں بتا دوں...... وہ وہاں پر زیادہ اچھی شہرت کا حامل نہیں ہے اور میری معلومات کے مطابق آزاد ہونے کے بعد وہ اپنے سکول کے ہر طالبعلم کو ممنوعہ شیطانی تاریک جادو سکھا رہا تھا۔ اس لئے تم ڈرم سٹرانگ کے چمپئن سے پوری طرح ہوشیار رہنا......''

''ٹھیک ہے۔'' ہیری نے دھیمی آواز میں کہا۔ ''لیکن...... کیا تم یہ کہہ رہے ہو کہ کارکروف نے ہی میرا نام شعلوں کے پیالے میں ڈالا تھا؟ اگر انہوں نے ایسا کیا تھا تو وہ سچ مچ اچھی اداکاری کر لیتے ہیں۔ وہ اس بارے میں بہت زیادہ ناراض دکھائی دیئے تھے۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ مجھے سہ فریقی ٹورنامنٹ میں حصہ لینے سے ہر طرح سے روکنا چاہتے ہوں۔''

''ہم جانتے ہیں کہ وہ بڑا منجھا ہوا اداکار ہے۔'' سیریس نے کہا۔ ''کیونکہ اس نے جادوئی محکمے کے سامنے ایسی بے بسی اور ندامت کا اظہار کیا تھا کہ وہ سب متاثر ہو کر اسے آزاد کرنے پر مجبور ہو گئے تھے۔ دیکھو! میں روزنامہ جادوگر پر بھی پوری طرح نظریں رکھے ہوئے ہوں......''

''تم کیا...... پوری جادوئی دُنیا اس پر نظریں گاڑے ہوئے ہے۔'' ہیری نے اس اخبار کا نام سن کر ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''...... میں نے گذشتہ مہینے ریٹا سٹیکر کے اداریئے میں شائع ہوئی باتوں کے پیچھے چھپی ہوئی باتوں کو بھی سمجھ لیا ہے۔ ہوگورٹس آنے سے پہلے والی رات کو موڈی پر حملہ کیا گیا تھا۔ ہاں! میں جانتا ہوں کہ ریٹا نے لکھا تھا کہ یہ موڈی کا وہم ہے۔'' سیریس نے جلدی سے کہا جب اس نے دیکھا کہ ہیری بیچ میں کچھ بولنے کیلئے منہ کھولنے والا تھا۔ ''لیکن مجھے ایسا نہیں لگتا بلکہ میرا خیال ہے کہ کسی نے اسے ہوگورٹس پہنچنے سے روکنے کی کوشش کی تھی۔ مجھے لگتا ہے کہ جس نے بھی ایسا کیا تھا، وہ جانتا تھا کہ اگر ہوگورٹس میں رہے گا تو اس کا کام بہت زیادہ مشکل ہو جائے گا اور وہ یہ بھی جانتا تھا کہ کوئی بھی موڈی پر ہونے والے حملے کے معاملے میں زیادہ سنجیدگی اور باریکی سے چھان بین نہیں کرے گا۔ موڈی اجنبیوں کی بابت کئی مرتبہ محکمے کو شکایت کر چکا ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ اب بھی اصلی چیز دیکھ نہیں سکتا۔ یہ مت بھولو کہ موڈی محکمے کے سب سے قابل جادوئی محافظوں میں سے ایک تھے۔''

''تو تم ...... یہ کیا کہہ رہے ہو؟'' ہیری نے دھیمی آواز میں کہا۔ ''کارکروف مجھے ہلاک کرنے کی کوشش کر رہا ہے؟ ...... لیکن کیوں؟''

سیریس جھجکا۔

''میں کچھ بہت عجیب باتیں سن رہا ہوں۔'' اس نے آہستگی سے کہا۔ ''مرگ خوران دنوں کچھ زیادہ ہی فعال دکھائی دے رہے ہیں۔ انہوں نے کیوڈچ ورلڈ کپ میں ہنگامہ برپا کیا...... اور ان میں سے کسی نے آسمان پر تاریکی کا نشان بھی بنایا...... پھر کیا تم نے جادوئی محکمے کی اس جادوگرنی کے بارے میں سنا ہے جو لاپتہ ہو گئی ہے؟''

''برتھا جورکنس......؟'' ہیری نے کہا۔

''ہاں! ...... وہ البانیہ میں غائب ہوئی تھی اور وہیں پر والڈی مورٹ کے موجود ہونے کی افواہ گرم ہے...... اور وہ جانتی ہو گی کہ جادوگری سہ فریقی مقابلے ہوگورٹس میں ہونے والا ہے...... ہے نا؟'' سیریس نے وضاحت کرتے ہوئے بتایا۔

''ہاں! لیکن...... اس بات کی قطعی توقع نہیں ہے کہ وہ براہ راست والڈی مورٹ سے ٹکرا گئی ہو گئی ہو گی...... ہے نا؟''

''سنو! میں برتھا جورکنس کو اچھی طرح جانتا تھا۔'' سیریس نے سنجیدگی سے کہا۔ ''وہ ہمارے دور میں ہی ہوگورٹس میں پڑھتی تھی۔ وہ تمہارے ڈیڈی اور مجھ سے کچھ سال آگے تھی۔ وہ کافی حد تک بیوقوف بھی تھی۔ وہ دوسروں کے معاملے میں بہت زیادہ دلچسپی لیتی تھی لیکن اس میں ذرا بھی عقل نہیں تھی۔ یہ اچھا ملاپ نہیں ہیری! میں تو یہ کہوں گا کہ اسے بڑی آسانی کے ساتھ کسی بھی جال میں پھنسایا جا سکتا ہے۔''

''تو...... تو کیا والڈی مورٹ کو ٹورنامنٹ کے بارے میں معلوم ہو چکا ہو گا'' ہیری نے اندازہ لگاتے ہوئے کہا۔ ''کیا تمہارا یہ مطلب ہے؟ کیا تمہیں یہ محسوس ہوتا ہے کہ کارکروف یہاں اسی کی ہدایت پر کام کر رہا ہے؟''

''میں نہیں جانتا۔'' سیریس نے دھیرے سے کہا۔ ''میں قطعی نہیں جانتا...... ویسے مجھے لگتا ہے کہ کارکروف، والڈی مورٹ کے پاس تب تک نہیں جائے گا، جب تک کہ اسے یقین نہ ہو جائے کہ والڈی مورٹ اتنا طاقتور ہو گیا کہ اس کی پوری طرح سے حفاظت کر سکے لیکن جس نے بھی تمہارا نام شعلوں کے پیالے میں ڈال ہے، اس نے ایسا کسی نہ کسی مقصد کے تحت کیا ہوگا۔ مجھے لگتا ہے کہ مقابلوں میں تم پر حملہ کرنا نہایت محفوظ اور آسان طریقہ ہے۔ ہر کسی کو یہ محض حادثہ ہی لگے گا۔''

''ایسا لگتا ہے کہ یہ عیارانہ منصوبہ بندی ہے۔'' ہیری نے اُداسی سے کہا۔ ''انہیں کچھ بھی نہیں کرنا پڑے گا۔ وہ تو بس پیچھے کھڑے رہیں گے اور ان کا کام ڈریگن ہی کر دیں گے۔''

''ٹھیک ہے...... ڈریگن!'' سیریس نے کہا اور اب وہ بہت جلدی جلدی بول رہا تھا۔ ''ایک طریقہ ہے ہیری! باکمال جادوئی کلمے کے چکر میں مت پڑنا...... ڈریگن بے حد طاقتور ہوتے ہیں اور ان میں اتنی ذہانت اور ضبط ہوتا ہے کہ صرف ایک جادوگر کے جادوئی کلمے سے بے ہوش نہیں ہوں گے۔ کم از کم چھ جادوگروں کے ایک ساتھ باکمال جادوئی کلمہ کے پڑھنے پر ہی وہ بے ہوش ہوتے ہیں......''

''ہاں! میں یہ جانتا ہوں...... میں کچھ ہی دیر پہلے ایسا دیکھا ہے۔''

''لیکن تم یہ کام تنہا سرانجام دے سکتے ہو۔'' سیریس نے سنجیدگی سے کہا۔ ''ایک طریقہ ہے اور تمہیں اس کیلئے ایک آسان جادوئی کلمے کی ضرورت ہے۔ بس......''

لیکن اسی وقت ہیری نے اسے خاموش رہنے کیلئے اپنا ہاتھ اُٹھا کر اشارہ کیا۔ اس کا دل اچانک اتنی زور سے دھڑکنے لگا جیسے وہ پھٹ جائے گا۔ اسے اپنے پیچھے بل دار سیڑھیوں پر کسی کے اترنے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

''جاؤ......'' اس نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔ ''جاؤ! کوئی آ رہا ہے......''

ہیری اُٹھ کر آگ کے ٹھیک سامنے کھڑا ہو گیا۔ اگر کسی نے سیریس کا چہرہ ہوگورٹس کی دیواروں کے اندر دیکھ لیا تو بہت ہنگامہ مچ جائے گا۔ جادوئی محکمہ فوراً حرکت میں آ جائے گا...... ہیری سے سیریس کے چھپنے کے خفیہ ٹھکانے کے بارے میں پوچھ گچھ شروع ہو جائے گی......

ہیری کو اپنے عقب میں آتشدان میں ہلکی سی کھٹ کی آواز سنائی دی اور وہ سمجھ گیا کہ سیریس جا چکا ہے۔ اس نے بل دار سیڑھیوں کے سرے کی طرف نگاہ دوڑائی۔ رات کو ایک بجے کون گھومنے نکلا تھا اور کس نے سیریس کو یہ بتانے سے روک دیا تھا کہ ڈریگن سے بچ کر کیسے نکلا جا سکتا ہے؟...... یہ رون تھا۔ اپنے کلیجی رنگ کے پھولوں والے پاجامے میں ملبوس رون چلتا ہوا ہیری کے سامنے آ کر رُک گیا اور چاروں طرف دیکھنے لگا۔

''تم کس سے باتیں کر رہے تھے؟'' اس نے حیرانگی سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''اس سے تمہیں کیا لینا دینا؟'' ہیری نے روکھے انداز میں غرا کر کہا۔ ''تم آدھی رات کو یہاں کیا کر رہے ہو؟''

''میں سوچ رہا تھا کہ تم کہیں......'' رون نے بیچ میں رُک گیا اور اس نے اپنے کندھے اچکائے۔ ''کچھ نہیں! میں سونے جا رہا ہوں۔''

''تم میری جاسوسی کرنے تھے، ہے نا؟'' ہیری تیز آواز میں چیخا۔ وہ جانتا تھا کہ رون کو ذرا بھی پتہ نہیں تھا کہ وہ کتنے غلط موقع پر آیا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ رون نے جان بوجھ کر ایسا نہیں کیا تھا لیکن اسے پرواہ نہیں تھی......اس پل اسے رون کی ہر چیز سے نفرت تھی، اس کے پاجامے کے نیچے جھانکتے ہوئے ٹخنوں سے بھی......

''رکاوٹ ڈالنے کیلئے معافی چاہتا ہوں۔'' رون بولا۔ اس کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا تھا۔ ''مجھے معلوم ہونا چاہئے تھا تمہیں بیچ میں دخل اندازی بالکل پسند نہیں آئے گی۔ میں اب تمہیں اگلے انٹرویو کی تیاری اطمینان سے کرنے دوں گا......''

ہیری نے میز پر پڑے ہوئے بیجز میں سے ایک اُٹھایا اور پوری طاقت کے ساتھ ہال کے دوسرے کنارے کی طرف پھینک دیا۔ بیج ہوا میں اُڑتا ہوا رون کے ماتھے سے جا ٹکرایا اور اچھل کر دور جا گرا۔

''یہ لو......'' ہیری نے کہا۔ ''منگل کو اسے پہن لینا۔ تمہاری قسمت اچھی ہوئی تو تمہارے ماتھے پر بھی ایک نشان بن جائے گا...... یہی تو تم چاہتے تھے، ہے نا؟''

وہ سیڑھیوں کی طرف بڑھنے لگا۔ اسے قطعی امید نہیں تھی کہ رون اسے روکے گا۔ اگر رون اسے مکا مارتا تب بھی اسے کوئی پریشانی نہیں ہوتی لیکن رون اپنے کسی قدر اونچے پاجامے میں وہیں کھڑا رہا۔ ہیری بالائی منزل پر جا کر اپنے پلنگ پر کافی دیر تک لیٹا رہا اور غصے سے بھناتا رہا۔ اسے رون کے کمرے میں آنے کی آواز سنائی دی......

☆☆☆☆

بیسواں باب

# پہلا ہدف

ہیری اتوار کی صبح اُٹھا اور بہت لاپروائی سے کپڑے پہننے لگا۔ اتنی لاپروائی سے کہ کچھ دیر بعد اسے یہ احساس ہوا کہ وہ اپنے پاؤں میں جرابوں کی بجائے ٹوپی پہننے کی کوشش کر رہا تھا۔ جب اس نے بالآخر اپنے بدن پر صحیح کپڑے پہن لئے تو تو وہ جلدی سے ہرمائنی کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا۔ وہ اسے بڑے ہال میں گری فنڈر کی میز پر مل گئی جہاں وہ جینی کے ساتھ بیٹھ کر ناشتہ کر رہی تھی۔ ہیری کا کچھ کھانے کو بالکل دل نہیں کر رہا تھا۔ اس نے انتظار کیا، جب تک ہرمائنی نے دلئے کا آخری نوالہ حلق سے نیچے نہیں اتار لیا پھر وہ اسے کھینچ کر میدان کی طرف گھمانے کیلئے لے گیا۔ وہاں جھیل کے چاروں طرف دور تک گھومتے ہوئے ہیری نے ہرمائنی کو ڈریگن اور سیریس سے ہونے والی بات چیت کے بارے میں بتایا۔ حالانکہ ہرمائنی کارکروف کے متعلق سیریس کے اندیشوں کی وجہ سے خوفزدہ ہوگئی تھی لیکن اس کا کہنا تھا کہ اس وقت ڈریگن کا معاملہ زیادہ اہم ہے۔

''پہلی پریشانی تو تمہارے منگل کی شام تک زندہ بچنے کی ہے۔ کارکروف کی پریشانی تو ہم بعد میں بھی مول لے سکتے ہیں۔'' اس نے بدحواسی کے عالم میں کہا۔

وہ تین بار جھیل کے چاروں طرف گھومے اور ڈریگن کو قابو میں کرنے والے کسی آسان جادوئی کلمے کو یاد کرنے کی کوشش کرتے رہے۔ انہیں ایسا کوئی جادوئی کلمہ یاد نہیں آیا، اسی لئے وہ لائبریری میں چلے گئے۔ وہاں وہاں ہیری نے ڈریگن پر ملنے والی ہر کتاب نکال کر اپنی میز پر ڈھیر کر لی۔ کچھ دیر بعد وہ اور ہرمائنی کتابوں کے ڈھیر میں اپنے کام کے جادوئی کلمے کو تلاش کرنے میں مصروف ہو گئے۔

''سحر سے ناخن تراشنا...... چمڑی گلانے والا علاج......اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ یہ تو ہیگرڈ جیسے دیوانوں کیلئے ہے جو انہیں تندرست رکھنا چاہتے ہیں......''

''ڈریگن کو مارنا بہت مشکل ہے...... کیونکہ ان کی موٹی کھال میں قدیمی جادوئی تہہ موجود ہوتی ہے۔ اس جادو کو صرف بہت طاقتور جادوئی کلمات سے ہی زخمی کیا جا سکتا ہے.....لیکن سیریس نے تو کہا تھا کہ ایک آسان جادوئی کلمے سے کام ہو جائے گا......''

''چلو کچھ آسان جادوئی کلمات کی کتابیں دیکھتے ہیں۔'' ہیری نے ایک کتاب پکڑتے ہوئے کہا جس کا عنوان تھا۔'ان لوگوں کیلئے جو ڈریگن سے بہت محبت کرتے ہیں!'

ہیری جادوئی کلمات کی کتابوں کا انبار لے کر واپس میز پر پہنچا۔ کتابوں کو نیچے رکھ کر وہ باری باری انہیں دیکھنے لگا۔ ہرمائنی اس کے پہلو میں بیٹھی ہوئی مسلسل بول رہی تھی۔ ''دیکھو! یہاں تبدیلی ہیئت کا جادوئی کلمات تو ہیں لیکن ڈریگن کا روپ بدلنے سے کیا فائدہ ہوگا؟ جب تک کہ تم اسے کم خطرناک بنانے کیلئے اس کے زہریلے دانتوں کو چیونگم یا ایسی ہی کسی چیز میں نہ بدل دو...... جیسا اس کتاب میں لکھا تھا۔ مشکل یہ ہے کہ ڈریگن کی موٹی کھال کو چیرنا آسان نہیں ہے...... میں تو کہوں گی کہ اس کی تبدیلی ہیئت کرنا ہی سب سے اچھا رہے گا لیکن اتنے بڑے ڈریگن کو کسی دوسری چیز میں کیسے بدلا جا سکتا ہے؟...... تم سے یہ نہیں ہوگا۔ مجھے تو لگتا ہے کہ پروفیسر میک گوناگل بھی یہ کام نہیں کر پائیں گی...... ہاں! تم خود پر جادوئی کلمہ پڑھ کر اپنا روپ ضرور تبدیل کر سکتے ہو۔ ہوسکتا ہے کہ اس سے تمہیں کچھ زیادہ قوت مل جائے لیکن ایسے جادوئی کلمات آسان نہیں ہیں۔ میرا مطلب ہے کہ ہم نے کلاس میں اب تک ان کے بارے میں نہیں پڑھا ہے۔ میں تو ان کے بارے میں صرف اس لئے جانتی ہوں کیونکہ میں او ڈبلیو ایل (OWL) کے مشقی پرچہ جات کیلئے انہیں پڑھ رہی ہوں......''

''ہرمائنی!'' ہیری دانت بھینچ کر بولا۔ ''کیا تم تھوڑی دیر کیلئے چپ رہو گی؟ میں اپنی توجہ مرکوز کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔''

ہرمائنی فوراً خاموش ہوگئی لیکن اس کے باوجود ہیری اپنا دھیان یکسو نہیں کر پایا۔ اس کے دماغ میں تو ہلچل مچی ہوئی تھی۔ وہ مضطرب اور پریشان لوگوں کے لئے کارآمد جادوئی کلمات کی فہرست کو گھورتا رہا، جس کے ابواب تھے، درندوں کے سر کے بال اتارنا...... لیکن ڈریگن کے بال نہیں ہوتے تھے...... پودینے کی مہک بھری سانس...... اس سے شاید ڈریگن کی آگ اگلنے کی قوت بڑھ جائے گی...... سینگ دار زبان...... اسی کی تو اسے ضرورت تھی، اس سے ڈریگن کو ایک اور ہتھیار مل جائے گا......

''اوہ نہیں! وہ دوبارہ آ گیا ہے۔ وہ اپنے جہاز پر کیوں نہیں پڑھتا؟'' ہرمائنی چڑتے ہوئے گھگیائی، جب وکٹر کیرم لنگڑاتے ہوئے اندر داخل ہوا اور ان دونوں پر ناگوار نظریں ڈالتا ہوا دور والے کونے میں کتابوں کے ڈھیر کے پاس بیٹھ گیا۔ ''چلو ہیری! ہم ہال میں واپس جاتے ہیں...... اس کی چوہیاں ایک ہی پل بعد یہاں کھی کھی کرتے ہوئے آ جائیں گی......''

ایسا ہی ہوا...... جب وہ لائبریری سے باہر جا رہے تھے تو انہیں کئی لڑکیاں پنجوں کے بل لائبریری کے اندر داخل ہوتی دکھائی دیں۔ ان میں سے ایک نے اپنی کمر میں بلغاریہ کا سکارف پہن رکھا تھا۔

☆☆☆☆

ہیری کو اس رات مشکل سے نیند آئی۔ جب وہ پیر کی صبح بیدار ہوا تو اس نے زندگی میں پہلی بار ہوگورٹس سے فرار ہونے کے بارے میں سوچا لیکن جب اس نے ناشتے کے وقت بڑے ہال میں چاروں طرف دیکھا اور اس بارے میں سوچا کہ سکول چھوڑنے کا

کیا مطلب ہوگا؟ تو وہ سمجھ گیا کہ وہ ایسا ہرگز نہیں کرسکتا۔ یہ اکلوتی جگہ تھی جہاں اسے خوشی ملی تھی......اسے لگا کہ شاید وہ اپنے ماں باپ کے ساتھ خوش رہ رہا ہوگا لیکن اسے اس وقت کی یاد نہیں تھی۔

آخر وہ اس نتیجے پر پہنچا کہ پرائیویٹ ڈرائیو میں جا کر ڈڈلی کے ساتھ رہنے سے بہتر یہ ہوگا کہ وہ یہیں رہ کر ڈریگن کا سامنا کرے۔ یہ فیصلہ لینے بعد وہ تھوڑا سا پرسکون ہو گیا تھا۔ اس نے اپنا ناشتہ مشکل سے ختم کیا (اس کا حلق اچھی طرح سے کام نہیں کر رہا تھا) اس کے بعد جب وہ اور ہرمائنی اُٹھ کر کھڑے ہوئے تو اس نے دیکھا کہ سیڈرک ڈیگوری بھی ہفل پف کی میز سے اُٹھ رہا تھا۔ سیڈرک کو ڈریگن کے بارے میں معلوم نہیں تھا......وہ اکلوتا چمپئن تھا جسے یہ بات معلوم نہیں تھی کیونکہ میڈم میکسم اور پروفیسر کارکروف نے فلیور اور کیرم کو ڈریگن سے آگاہ کر دیا ہوگا......

''ہرمائنی میں تم سے گرین ہاؤس میں ملوں گا۔'' ہیری نے کہا جب اس نے سیڈرک کو ہال سے نکلتے ہوئے دیکھ کر ایک فیصلہ کرلیا تھا۔ ''تم چلو! میں ابھی آتا ہوں۔''

''ہیری! تمہیں دیر ہو جائے گی، گھنٹی بجنے ہی والی ہے۔''

''تم فکر نہ کرو۔ میں ایک منٹ میں آتا ہوں، ٹھیک ہے؟''

جب تک ہیری سنگ مرمر کی سیڑھیوں کے پاس پہنچا، سیڈرک بالائی منزل پر پہنچ چکا تھا۔ اس کے ساتھ چھٹے سال کے بہت سارے دوست تھے۔ ہیری ان لوگوں کے سامنے سیڈرک سے بات چیت نہیں کرنا چاہتا تھا کیونکہ وہ ریٹا سٹیکر کے لکھے اداریئے کی باتیں سنا سنا کر اسے طعنے مارتے رہتے تھے۔ ہیری کچھ فاصلے پر رہ کر سیڈرک کا تعاقب کرتا رہا۔ سیڈرک جادوئی پرواز کے کلاس روم کی طرف جا رہا تھا۔ اس سے ہیری کو ایک ترکیب سوجھی۔ سیڈرک سے کچھ پیچھے ٹھہر کر اس نے اپنی چھڑی باہر نکالی اور محتاط انداز سے اس کی نوک سیڈرک کی طرف سیدھی کی۔

''پھاڑم گدم......''

ہیری کا نشانہ صحیح جگہ پر لگا اور سیڈرک کا بستہ پھٹ گیا۔ اس میں رکھی ہوئی چیزیں، چرمئی کاغذ، قلم اور کتابیں فرش پر گرتی چلی گئیں۔ پھر سیاہی کی بڑی دوات بھی زمین پر گری اور ٹوٹ گئی۔

''فکر مت کرو......'' سیڈرک نے پریشان ہوتے ہوئے کہا جب اس کے دوست اس کی مدد کرنے کیلئے جھکے۔ ''سر فلنٹ وک سے کہہ دینا کہ میں بس آرہا ہوں، تم لوگ کلاس میں جاؤ۔''

ہیری کو اسی موقع کی تلاش تھی۔ اس نے اپنی چھڑی دوبارہ چوغے کے اندر رکھی اور سیڈرک کے دوستوں کے کلاس روم میں جانے کا انتظار کرنے لگا۔ ان کے جاتے ہی وہ تیزی سے سیڈرک کی طرف بڑھا۔ راہداری میں اب اس کے سیڈرک کے سوا اور کوئی نہیں تھا۔

''کیسے ہو؟'' سیڈرک نے سر اُٹھا کر اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جب وہ 'تبدیلی ہیئت کی مہارت یافتہ رہنما کتاب' اُٹھا رہا تھا جو سیاہی سے پوری طرح لتھڑی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ ''میرا بستہ نجانے کیسے پھٹ گیا...... بالکل نیا ہی تو تھا......''

''سیڈرک!'' ہیری نے سپاٹ لہجے میں کہا۔ ''پہلے ہدف میں ہمیں ڈریگن کو مات دینا ہوگی۔''

''کیا......؟'' سیڈرک نے اوپر دیکھتے ہوئے کہا۔

''ڈریگن!'' ہیری نے جلدی سے کہا تا کہ کہیں پروفیسر فلنٹ وک یہ دیکھنے کیلئے کمرۂ جماعت سے باہر نہ نکل آئیں کہ سیڈرک کہاں چلا گیا۔ ''کل چار ڈریگن ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک کیلئے ایک ڈریگن ہے اور ہمیں اسے مات دینا ہوگی۔''

سیڈرک نے اسے گھور کر دیکھا۔ اتوار کی رات سے ہیری جس دہشت میں مبتلا رہا تھا، وہی اب سیڈرک کی بھوری آنکھوں میں بھی چمکنے لگی تھی۔

''کیا تمہیں پورا یقین ہے؟'' سیڈرک نے بے یقینی کے عالم میں کہا۔

''سو فیصد!'' ہیری نے کہا۔ ''میں نے انہیں اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔''

''لیکن تمہیں یہ پتہ کیسے چلا؟...... ہمیں یہ بات معلوم نہیں ہونا چاہئے تھی......''

''اسے چھوڑو!'' ہیری نے جلدی سے کہا۔ وہ جانتا تھا کہ اگر اس نے سچائی بتا دی تو ہیگر ڈ مشکل میں پڑ جائے گا۔ ''لیکن میں اکیلا ہی نہیں ہوں جسے یہ بات معلوم ہے، فلیور اور کیرم بھی اب تک یہ جان چکے ہوں گے...... کیونکہ میڈم میکسم اور پروفیسر کارکروف نے بھی ڈریگن دیکھ لئے ہیں۔''

سیڈرک اُٹھ کر کھڑا ہوا۔ اس کے ہاتھوں میں سیاہی سے لتھڑے ہوئے چرمئی کاغذ، قلم اور کتابیں تھیں۔ اس کا پھٹا بستہ اس کے کندھے پر جھول رہا تھا۔ اس نے ہیری کو شک بھری نظروں سے دیکھا اور اس کی آنکھوں حیرانگی و پریشانی کی چمک جھلکنے لگی۔

''تم مجھے یہ کیوں بتا رہے ہو؟'' اس نے پوچھا۔

ہیری نے بے یقینی سے اس کی طرف دیکھا۔ اسے یقین تھا کہ اگر سیڈرک خود ڈریگن دیکھ لیتا تو یہ سوال نہیں پوچھتا۔ ہیری کسی تیاری کے بغیر اپنے برے سے برے دشمن کو بھی ان ڈریگن کے نہیں جانے دیتا...... ہاں! جب تک کہ وہ ملفوائے یا سنیپ نہ ہوں......

''یہ بے ایمانی ہے، ہے نا؟'' اس نے سیڈرک سے کہا۔ ''اب ہم سب چیمپئن جانتے ہیں۔ اب ہم سبھی برابری سطح پر آ گئے ہیں، ہے نا؟''

سیڈرک اب بھی اسے شک آلود نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ اسی وقت ہیری کو اپنے عقب میں ٹھک ٹھک کی جانی پہچانی آواز سنائی دی۔ اس نے مڑ کر دیکھا کہ پروفیسر میڈ آئی موڈی نزدیکی کلاس روم سے باہر نکل رہے تھے۔

''میرے ساتھ چلو، پوٹر!'' وہ غرا کر بولے۔ ''سیڈرک! تم اپنی کلاس میں جاؤ۔''

ہیری نے خوفزدہ نظروں سے پروفیسر موڈی کو دیکھا۔ کیا انہوں نے ان دونوں کی باتیں سن لی تھیں؟

''پروفیسر موڈی! مجھے جڑی بوٹیوں کی کلاس میں جانا ہے......''

''اس کی فکر چھوڑو، پوٹر......میرے دفتر میں آؤ......''

ہیری ان کے پیچھے پیچھے چلا دیا۔ وہ سوچتا جا رہا تھا کہ اب اس کے ساتھ جانے کیا ہونے والا ہے۔ کہیں پروفیسر موڈی یہ تو نہیں جاننا چاہیں گے کہ اسے ڈریگن کے بارے میں کیسے معلوم ہوا؟ کہیں وہ ڈمبل ڈور کے پاس جا کر ہیگرڈ کے بارے میں تو نہیں بتا دیں گے یا پھر ہیری کو نیولے میں تو نہیں بدل دیں گے؟ ہیری نے سوچا کہ اگر وہ نیولا بن جائے تو اسے ڈریگن کو مات دینے میں زیادہ آسانی ہوگی۔ تب وہ بہت چھوٹا ہو جائے گا اور پچاس فٹ کی اونچائی سے ڈریگن اسے دیکھ نہیں پائے گا......

وہ پروفیسر موڈی کے پیچھے پیچھے ان کے دفتر میں پہنچ گیا۔ انہوں نے دروازہ بند کر لیا اور ہیری کی طرف مڑے۔ ان کی جادوئی اور قدرتی دونوں آنکھیں اس پر جمی ہوئی تھیں۔

''تم نے ابھی ابھی بہت اچھا کام کیا ہے، پوٹر!'' پروفیسر موڈی نے آہستگی سے کہا۔

ہیری کو سمجھ میں نہیں آپایا کہ وہ کیا جواب دے؟ کیونکہ اسے پروفیسر موڈی سے اس طرح کے رویئے کی بالکل امید نہیں تھی۔

''بیٹھ جاؤ......'' پروفیسر موڈی نے کہا۔

ہیری خاموشی سے بیٹھ گیا اور اپنے چاروں طرف دیکھنے لگا۔ وہ پچھلے دو اساتذہ کے دور میں بھی اس دفتر میں آچکا تھا۔ پروفیسر لاک ہاٹ کے زمانے میں دفتر کی دیواروں پر ان کی مسکراتی اور آنکھ مارتی ہوئی تصویریں ہر طرف ٹنگی ہوئی دکھائی دیتی تھیں اور چیزوں کی سجاوٹ دیکھنے کے لائق ہوتی تھی۔ جب پروفیسر لوپن یہاں رہتے تھے تو یہاں پر کوئی نہ کوئی پراسرار اور عجیب جادوئی جاندار رکھا رہتا تھا جس کے بارے میں وہ کلاس میں پڑھانا چاہتے تھے۔ بہر حال، اب اس دفتر میں بہت سی بے حد عجیب چیزیں بھری ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ ہیری نے سوچا کہ پروفیسر موڈی ان چیزوں کا استعمال اس وقت کرتے ہوں گے جب وہ ایرور رہے ہوں گے......

ان کی میز پر ایک بڑا اور چٹخا ہوا کانچ کا لٹو رکھا ہوا تھا۔ اسے ہیری اسے دیکھتے ہی فوراً پہچان گیا تھا، وہ مخبر لٹو تھا۔ اس کے پاس بھی ایک مخبر لٹو تھا حالانکہ وہ پروفیسر موڈی کے مخبر لٹو کے مقابلے میں بہت چھوٹا تھا۔ ایک کونے میں ایک چھوٹی تپائی رکھی ہوئی تھی جس پر خمدار سنہری ٹیلی فون کے ایریل جیسی ایک چیز رکھی ہوئی تھی۔ اس میں سے دھیمی دھیمی بھنبھناہٹ کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ ہیری کے سامنے والی دیوار پر ایک آئینہ لٹکا ہوا تھا لیکن اس میں کمرے کا عکس دکھائی نہیں دے رہا تھا بلکہ اس کی جگہ اس آئینے میں سیاہ پرچھائیاں گھوم رہی تھیں جو واضح طور پر دکھائی نہیں دے رہی تھیں۔

''تاریک جادو کو قابو کرنے والے میرے ہتھیار تمہیں پسند آئے؟'' پروفیسر موڈی نے کہا جو ہیری کو غور سے دیکھ رہے تھے۔

''وہ کیا ہے؟'' ہیری نے خمدار سنہری ایریل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا۔

''خفیہ حسیاتی سراغرساں!'' وہ بولے۔ ''کسی کے جھوٹ بولتے ہی یہ کانپ اُٹھتا ہے......ظاہر ہے کہ یہاں اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے...... ہر طرف طلباء جھوٹ بولتے رہتے ہیں کہ انہوں نے اپنا ہوم ورک کیوں نہیں کیا؟ جب سے میں یہاں آیا ہوں، یہ لگاتار کانپ رہا ہے۔ مجھے اپنے مخبر لٹو کو اس لئے بند کرنا پڑا کیونکہ اس کی سیٹی ہمیشہ بجتی ہی رہتی تھی۔ یہ بہت ہی انتہائی حساس اور دوررس ہے، یہ ایک میل سے بھی زیادہ فاصلے تک ہونے والی کسی بھی غلط چیز یا کام کو جھٹ سے پکڑ لیتا ہے۔'' انہوں نے غراتے ہوئے آگے کہا۔ ''ظاہر ہے کہ طلباء کے غلط کاموں کے علاوہ بھی یہ کئی اہم چیزیں پکڑ سکتا ہے......''

''اور وہ آئینہ کس لئے ہے؟''

''اوہ! یہ تو میرا دشمن پکڑ آئینہ ہے۔'' پروفیسر موڈی نے بتایا۔ ''اس میں میرے دشمن چاروں طرف منڈلاتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ جب تک کہ ان کی آنکھیں نہ دکھائی دے جائیں، تب تک مجھ پر کوئی مشکل نہیں آسکتی اور اُس وقت میں اپنا صندوق کھول لیتا ہوں......''

انہوں نے ہلکی سی روکھی ہنسی ہنستے ہوئے کھڑکی کے نیچے رکھے ایک بڑے صندوق کی طرف اشارہ کیا۔ صندوق میں ایک قطار میں سات چابیوں کے سوراخ دکھائی دے رہے تھے۔ ہیری نے سوچا کہ اس کے اندر جانے کیا ہوگا؟ لیکن پروفیسر موڈی کا اگلا سوال اسے خیالوں کی دُنیا سے نکال کر حقیت کی دنیا میں لے آیا تھا۔

''تو......تم نے فیصلہ کرلیا کہ تم ڈریگن سے کیسے نبٹو گے؟''

ہیری جھجکا۔ اسے اسی بات کا اندیشہ تھا لیکن اس نے سیڈرک کو نہیں بتایا تھا اور حیرت انگیز طور پر پروفیسر موڈی کو بھی نہیں بتانے والا تھا کہ ہیگرڈ نے قوانین توڑے تھے۔

''ٹھیک ہے......'' پروفیسر موڈی نے بیٹھتے ہوئے اور گہری سانس بھرتے ہوئے اپنے لکڑی کے پیر کو پھیلایا۔ ''دھوکا دینا جادوگری کے سہ فریقی ٹورنامنٹ کا لازمی جزو سمجھا جاتا ہے اور ایسا ہمیشہ سے ہوتا ہے۔''

''میں نے دھوکہ نہیں دیا......'' ہیری جلدی سے بولا۔ ''یہ تو محض ایک اتفاق تھا کہ مجھے پتہ چل گیا۔''

''لڑکے! میں تمہیں قصوروار نہیں ٹھہرا رہا ہوں۔'' پروفیسر موڈی مسکرا کر بولے۔ ''میں تو شروع سے ہی ڈمبل ڈور کو کہہ رہا تھا کہ چاہے جتنے ہی پاک اصول پسند بن جائیں لیکن کارکروف اور میکسم سے اس کی امید بالکل نہیں رکھی جاسکتی ہے، انہوں نے اپنے چمپئن کو اب تک ہر بات بتادی ہوگی جو وہ بتاسکنے کی اہلیت رکھتے ہوں گے۔ وہ جیتنا چاہتے ہیں بلکہ یہ کہنا زیادہ اچھا رہے گا کہ وہ ڈمبل ڈور کو ہرانا چاہتے ہیں۔ وہ یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ ڈمبل ڈور بھی انسان ہی ہیں۔''

پروفیسر موڈی روکھی ہنسی ہنسنے لگے اور ان کی جادوئی آنکھ اتنی تیزی سے گھومنے لگی کہ ہیری کو اس کی طرف دیکھنے پر بھی دہشت کا احساس ہونے لگا۔

''تو...... کچھ سوچا کہ تم ڈریگن کو مات کیسے دو گے؟'' پروفیسر موڈی نے پوچھا۔

''نہیں......'' ہیری نے دوٹوک انداز میں کہا۔

''دیکھو! میں تمہیں اس کا طریقہ نہیں بتاؤں گا۔'' پروفیسر موڈی نے روکھے پن سے کہا۔ ''میں بے ایمانی نہیں کرتا۔ میں تمہیں بس عام سی سمجھ بوجھ کا مشورہ دے سکتا ہوں اور پہلی چیز یہ ہے کہ اپنی زبردست قوتوں کا لطف حاصل کرو۔''

''مگر میرے پاس کوئی ایسی قوت نہیں ہے جو ڈریگن کا مقابلہ کر سکے۔'' ہیری کے منہ سے بے ساختہ نکل گیا۔ وہ ایسی بات نہیں کہنا چاہتا تھا۔

''بیوقوفوں جیسی باتیں مت کرو!'' پروفیسر موڈی غرا کر بولے۔ ''اگر میں کہتا ہوں کہ تمارے پاس قوت ہے، تو تمہارے پاس ضرور ہوگی۔ اس بارے میں اچھی طرح سوچو! تم بھلا کون سا کام آسانی اور مہارت کے ساتھ کر سکتے ہو؟''

ہیری نے سوچنے کی کوشش کی کہ ایسا کون سا کام تھا جو وہ نہایت عمدگی سے کر سکتا تھا؟ اس کا جواب بے حد آسان تھا......

''کیوڈچ......'' اس نے دھیمی آواز میں کہا۔ ''لیکن اس سے کیا مدد......''

''بالکل صحیح......'' پروفیسر موڈی نے اسے سختی سے گھورتے ہوئے کہا اور ان کی جادوئی آنکھ نے گھومنا بند کر دیا۔ وہ بالکل ساکت ہوگئی تھی۔ ''میں نے سنا ہے کہ تم بہت عمدہ اُڑان بھرتے ہو۔''

''ہاں لیکن......'' ہیری نے انہیں گھور کر دیکھا۔ ''مجھے بہاری ڈنڈا لے جانے کی اجازت نہیں ہے۔ میرے پاس تو صرف میری جادوئی چھڑی رہے گی......''

''میری دوسری عام سی صلاح یہ ہے۔'' پروفیسر موڈی نے اس کی بات کاٹتے ہوئے زور دے کر کہا۔ ''جس چیز کی تمہیں ضرورت ہے، اسے پانے کیلئے کسی آسان اور عمدہ جادوئی کلمے کا استعمال کرو......''

ہیری نے ہونقوں کی طرح ان کی طرف دیکھا، اسے کس چیز کی ضرورت تھی؟

''دیکھو لڑکے!...... دونوں چیزوں کو جوڑ دو...... یہ کرنا کوئی خاص مشکل کام نہیں ہے۔'' پروفیسر موڈی سرگوشی نما انداز میں غرائے۔

اگلے ہی لمحے ہیری کو سمجھ آ گیا تھا۔ وہ اُڑنے میں مہارت یافتہ تھا، اسے ڈریگن کو مات دینا تھی۔ اس کے لئے اسے اپنے فائر بولٹ کی ضرورت تھی اور اپنے فائر بولٹ کیلئے اسے ضرورت تھی ہرمائنی کی......دس منٹ بعد ہیری گرین ہاؤس نمبر تین میں بھاگتے ہوئے پہنچا۔ ہیری نے پروفیسر اسپراؤٹ سے فوراً معذرت کی اور ان کے پاس سے نکلتے ہوئے ہرمائنی کے پاس پہنچ کر بولا۔

''ہرمائنی! مجھے تمہاری مدد کی ضرورت ہے۔''

''تمہیں کیا لگتا ہے کہ میں کیا کرنے کی کوشش کر رہی ہوں، ہیری؟'' اس نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔ جس پھڑ پھڑاتی جھاڑی

کو وہ تراش رہے تھے اس کے اوپر اس کی آنکھیں پریشانی سے گول ہوگئیں۔

''ہرمائنی! مجھے کل دوپہر سے پہلے سحر آمیزی کا سبق ازبر کرنا ہے......''

☆☆☆☆

انہوں نے جم کر مشق کی، انہوں نے دوپہر کے کھانے کو بھی چھوڑ دیا تھا۔ وہ اس وقت بڑے ہال میں جانے کے بجائے ایک خالی کلاس روم میں چلے گئے۔ جہاں ہیری نے کئی چیزوں کو کمرے کی دوسری طرف سے اپنی طرف اُڑانے کی جان توڑ کوشش کی۔ اسے اس کام میں کافی مشکل پیش آ رہی تھی۔ کتابیں اور قلم ہوا میں اُڑتے ہوئے کمرے میں نصف فاصلہ طے کرنے کے بعد دھڑام سے پتھر کے فرش پر گر جاتے تھے۔

''اپنی توجہ کو یکسو کرو......اپنی توجہ کو یکسو کرو، ہیری!''

''تمہیں کیا لگتا ہے؟ میں کیا کرنے کی کوشش کر رہا ہوں؟'' ہیری نے غصے سے کہا۔ ''لیکن نجانے کیوں میرے دماغ میں ایک گندی سی بڑی ڈریگن بار بار آ جاتی ہے......ٹھیک ہے میں دوبارہ کوشش کرتا ہوں......

مشق کرنے کیلئے وہ اپنی علم جوتش کی کلاس بھی چھوڑنا چاہتا تھا لیکن ہرمائنی نے صاف انکار کر دیا کہ وہ جادوئی علم الاعداد کا اہم پیریڈ کسی بھی صورت میں چھوڑ سکتی۔ ہرمائنی کے بغیر وہاں رُکنا بے معنی تھا، اس لئے ہیری کو مجبوراً ایک گھنٹے سے زیادہ وقت پروفیسر ٹرالونی کو برداشت کرنا پڑا جو آدھے گھنٹے تک کلاس کو یہ بتاتی رہیں کہ اس وقت برج سرطان میں مریخ کی تسدیس سے ایسی صورت حال پیدا ہوئی ہے کہ جولائی کی ایسی گھڑی میں پیدا ہونے والے لوگوں کو دردناک اور اچانک موت کا صدمہ جھیلنے کا بہت زیادہ خطرہ ہوسکتا ہے۔

''اچھا! یہ تو بہت اچھی بات ہے۔'' ہیری نے زور سے کہا کیونکہ اسے بہت زیادہ غصہ آ گیا تھا۔ ''بشرطیکہ میں گھسٹ گھسٹ کر نہ مروں......میں زیادہ دیر تک اذیت نہیں اُٹھانا نہیں چاہتا۔''

ایک پل کیلئے رون نے سر گھما کر اس کی طرف دیکھا۔ ایسا لگا جیسے وہ ہنسنے والا ہو۔ اس نے کئی دنوں بعد ہیری سے نظریں ملائی تھیں لیکن ہیری اب رون سے اتنا چڑنے لگا تھا کہ اسے اس بات کی پرواہ نہیں تھی۔ کلاس کے باقی وقت میں ہیری اپنی میز کے نیچے چھوٹی چھوٹی چیزوں کو چھڑی کی مدد سے اپنی طرف کھینچنے کی کوشش کرتا رہا۔ ایک مکھی سیدھے اس کے ہاتھ پر آ کر بیٹھ گئی تھی حالانکہ ہیری کو پوری طرح بھروسہ نہیں تھا کہ یہ جادوئی پرواز کا نتیجہ تھا یا پھر......وہ مکھی احمق تھی۔

علم جوتش کی کلاس کے بعد اس نے نہ چاہتے ہوئے بھی تھوڑا سا کھانا کھایا اور پھر ہرمائنی کے ساتھ خالی کلاس روم میں چلا گیا۔ اساتذہ کی نظروں سے بچنے کیلئے اس نے غیبی چوغہ پہن لیا۔ وہ نصف شب تک سحر آمیزی کی مشق کرتے رہے۔ وہ وہاں مزید وقت گزار پاتے مگر وہاں پیوس نامی بھوت آ گیا تھا۔ اسے یہ محسوس ہوا کہ ہیری یہ چاہتا ہے کہ اس کی طرف چیزیں پھینکی جائیں اس لئے وہ

ہیری کی طرف کرسیاں پھینکنے لگا۔ ہیری اور ہرمائنی جلدی سے کمرے میں باہر نکل گئے۔ وہ جانتے تھے کہ آواز سن کر فلیچ کسی بھی لمحے وہاں آسکتا تھا۔ وہ گری فنڈر کے ہال میں آ گئے جواب بالکل خالی ہو چکا تھا۔

رات کو دو بجے ہیری آتشدان کے پاس کھڑا ہوا تھا۔ اس کے آس پاس بہت ساری چیزوں کا انبار لگا ہوا تھا۔ جس میں کتابیں، قلمیں، کئی الٹی کرسیاں اور نیول کا مینڈک ٹریور شامل تھے۔ صرف آخری نصف گھنٹے میں ہی ہیری اشیاء کی جادوئی پرواز میں کامیاب ہو پایا تھا۔

''یہ سب سے بہتر ہے، ہیری!...... پہلے سے زیادہ بہتر ہے۔'' ہرمائنی نے تھکے مگر مسرت آمیز لہجے میں کہا۔

''ہاں اب پتہ چل گیا کہ اگلی بار جب مجھے کسی کام میں مہارت حاصل کرنا ہوگی تو کیا کرنا ہے؟'' ہیری نے علم الرمل کی ڈکشنری ہرمائنی کی طرف پھینکتے ہوئے کہا تاکہ وہ دوبارہ کوشش کر سکے۔ ''مجھے ڈریگن سے خوفزدہ ہونا چاہئے...... ٹھیک ہے نا!'' اس نے ایک بار پھر اپنی چھڑی اُٹھائی...... ''ایکوشیم ڈکشنری......''

بھاری بھرکم ڈکشنری ہرمائنی کے ہاتھ سے نکل کر ہیری کی طرف اُڑی اور ہیری نے اسے آسانی سے پکڑ لیا۔

''ہیری! مجھے لگتا ہے کہ اب تم سچ مچ اس کے ماہر بن چکے ہو۔'' ہرمائنی نے اپنی خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

''بس یہ کل ساتھ دے جائے......!'' ہیری فکر مندی سے بولا۔ ''فائر بولٹ ان چیزوں کی بہ نسبت بہت دور رہے گا...... وہ سکول کے اندر ہوگا جبکہ میں باہر میدان میں رہوں گا......''

''اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔'' ہرمائنی نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔ ''اگر تم اس پر واقعی توجہ مرتکز کرنے میں کامیاب رہو گے تو وہ ضرور آجائے گی۔ ہیری! اچھا رہے گا کہ اب ہمیں تھوڑی دیر سو لینا چاہئے...... تمہیں نیند کی ضرورت ہے۔''

☆☆☆☆

سحر آمیزی والے جادوئی کلمے کو سیکھنے کیلئے ہیری گزشتہ شام اتنا زیادہ محنت کر رہا تھا کہ اس کا خوف کافی حد تک مٹ گیا تھا۔ لیکن اگلی صبح بیدار ہوتے ہی وہ پوری شدت کے ساتھ واپس لوٹ آیا تھا۔ سکول کا ماحول کافی جوشیلا اور تجسس بھرا تھا۔ کلاسیں دوپہر سے پہلے ہی ختم ہونے والی تھیں تاکہ سبھی طلباء ڈریگن کا مقابلہ دیکھنے کیلئے باڑے تک پہنچ سکیں حالانکہ وہ یہ بات نہیں جانتے تھے کہ میدان میں پہنچنے کے بعد انہیں ڈریگن دکھائی دینے والے تھے۔

ہیری خود اپنے گرد و نواح کے تمام لوگوں سے بالکل الگ تھلگ محسوس کر رہا تھا۔ بھلے ہی اس کے پاس سے گزرتے ہوئے وہ اس کی حوصلہ افزائی کیلئے گڈ لک کہہ رہے ہوں یا پھر سرگوشیوں میں یہ کہہ رہے ہوں: 'ہم تمہارے لئے رومال تیار رکھیں گے، پوٹر!' وہ اتنا زیادہ گھبرایا ہوا تھا کہ اس نے سوچا کہیں ڈریگن کو سامنے دیکھتے ہی وہ اپنے ہوش حواس نہ کھو بیٹھے اور بوکھلا کر اپنے اردگرد موجود دیکھنے والے لوگوں پر جادوئی وار کرنے لگے۔

وقت بڑے عجیب طریقے سے گزرنے لگا۔ یہ لمبے لمبے ڈگ بھر رہا تھا۔ اسے لگا ایک پل وہ اپنی پہلی کلاس جادو کی تاریخ ایک مطالعہ، میں بیٹھا ہوا تھا اور دوسرے پل وہ دوپہر کے کھانے کیلئے بڑے ہال کی میز پر پہنچ گیا تھا۔ (صبح کہاں چلی گئی تھی؟ ڈریگن آخری گھنٹے میں کہاں چلے گئے تھے؟) اور پھر پروفیسر میک گوناگل بڑے ہال میں جلدی سے اس کی طرف آئیں۔ بہت سے طلباء کی نظریں ان پر جمی ہوئی تھیں۔

''پوٹر! چمپئن کو میدان میں پہنچنا ہے...... تمہیں پہلے ہدف کیلئے تیاری کرنا ہے۔''

''ٹھیک ہے......'' ہیری نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اس کا کانٹا چھن کی آواز نکالتا ہوا پلیٹ میں گر گیا تھا۔

''گڈ لک ہیری!'' ہرمائنی نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔ ''سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔''

''ہاں!'' ہیری نے ایک ایسی آواز میں کہا جو اس کی نہیں لگ رہی تھی۔

وہ پروفیسر میک گوناگل کے ساتھ بڑے ہال سے باہر نکلا۔ یہاں تک کہ وہ بھی آج کافی الگ دکھائی دے رہی تھیں۔ دراصل وہ بھی ہرمائنی جتنی ہی پریشان دکھائی دے رہی تھیں۔ اب وہ اس کے ساتھ پتھر کی سیڑھیوں پر نیچے اتریں اور نومبر کی سرد دوپہر میں باہر نکلیں تو انہوں نے ہیری کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

''خوفزدہ مت ہونا۔ بس اپنے دماغ کو قابو میں رکھنا......'' وہ بولیں۔ ''اگر حالات بگڑے تو انہیں سنبھالنے کیلئے جادوگر پاس ہی رہیں گے...... خاص بات یہ ہے کہ تم اپنی بھرپور کوشش کرنا۔ اگر تم ہار بھی گئے تب بھی کوئی تمہارے بارے میں بری رائے نہیں رکھے گا...... تم ٹھیک ہو نا؟''

''ہاں!'' ہیری نے خود کو کہتے ہوئے محسوس کیا۔ ''ہاں میں بالکل ٹھیک ہوں۔''

وہ اسے جنگل کے کنارے پر گھوم کر ڈریگن کے احاطے کی طرف لے جا رہی تھیں لیکن جب وہ درختوں کے جھرمٹ کے پاس پہنچیں...... جہاں سے احاطہ نظر آتا تھا تو ہیری نے دیکھا کہ ڈریگن کے احاطے کو چھپانے کیلئے ایک بڑا شامیانہ لگا دیا گیا تھا تاکہ چمپئن کو ڈریگن نظر نہ آئیں۔

''تمہیں باقی چمپئن کے ہمراہ اس شامیانے میں جانا ہے۔'' پروفیسر میک گوناگل نے تھوڑی کانپتی ہوئی آواز میں کہا۔ ''اپنی باری کا انتظار کرنا پوٹر! مسٹر بیگ مین اندر ہی ہیں...... وہ تمہیں بتائیں گے کہ کب کیا کرنا ہے؟...... گڈ لک!''

''شکریہ پروفیسر!'' ہیری نے کہا۔ اسے اپنی ہی آواز اجنبی لگ رہی تھی۔ پروفیسر میک گوناگل اسے شامیانے کے دروازے کے قریب چھوڑ کر واپس لوٹ گئیں۔ ہیری شامیانے کے اندر داخل ہو گیا۔

فلیور ڈیلا کور ایک کونے میں لکڑی کی تپائی پر بیٹھی ہوئی تھی۔ آج وہ ہمیشہ کی طرح پرسکون دکھائی نہیں دے رہی تھی۔ اس کا چہرہ تھوڑا زرد اور پسینے سے شرابور دکھائی دے رہا تھا۔ وکٹر کیرم معمول سے زیادہ بدمزاج دکھائی دے رہا تھا۔ ہیری کو لگا کہ ایسا شاید

گھبراہٹ کے باعث ہوگا۔ سیڈرک ڈیگوری ادھر ادھر ٹہل کر وقت گزار رہا تھا۔ ہیری کے اندر آتے ہی سیڈرک دھیرے سے مسکرایا۔ ہیری بھی مسکرایا لیکن اسے احساس ہوا کہ اس کے چہرے کے چہرے عضلات سخت ہوگئے تھے، جیسے وہ یہ بھول گیا ہو کہ مسکرایا کیسے جاتا ہے؟

''ہیری......بہت اچھے!'' مسٹر بیگ مین نے اسے دیکھ کر خوشی سے کہا۔ ''اندر آجاؤ......اندر آجاؤ......تھوڑی دیر آرام کرلو......''

زرد چہروں والے چمپئن کے درمیان کھڑے ہوئے بیگ مین کسی حد تک کارٹون جیسے لگ رہے تھے۔ انہوں نے آج پھر بھڑکیلا طوطیائی چوغہ پہن رکھا تھا۔

''اچھا تو پھر......تمام چمپئن یہاں آچکے ہیں۔'' انہوں نے جوشیلے انداز میں کہا۔ ''آپ لوگوں کو کچھ باتیں بتانا ہیں، جب دیکھنے والے شائقین اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھ جائیں گے تو میں آپ کے سامنے یہ تھیلا کھولوں گا۔'' انہوں نے بینگنی رنگ کا ایک چھوٹا سا ریشمی تھیلا اُٹھا کر دکھایا ''......اس میں سے آپ نے اس چیز کا ننھا ماڈل چننا ہوگا جس کا آپ کو سامنا کرنا ہے۔ وہ سب الگ الگ اقسام کے ہیں۔ میں آپ کو کچھ اور بھی بتاتا ہوں......اوہ ہاں!......آپ کا پہلا ہدف یہ ہے کہ آپ نے مقررہ جگہ سے ایک انڈے کو اُٹھا کر لانا ہے۔''

ہیری نے باقی چمپئن کی طرف دیکھا۔ سیڈرک نے یہ دکھانے کیلئے سر ہلایا کہ وہ بیگ مین کے الفاظ کا مطلب سمجھ گیا ہے۔ اس کے بعد وہ ایک بار پھر شامیانے میں ادھر ادھر ٹہلنے لگا۔ اس کا چہرہ تھوڑا سبز دکھائی دے رہا تھا۔ فلیور ڈیلاکور اور وکٹر کیرم نے کسی قسم کی پریشانی کا مظاہرہ نہیں کیا۔ شاید انہیں یہ لگ رہا ہوگا کہ اگر انہوں نے اپنا منہ کھولا تو انہیں قے ہوجائے گی۔ غیر معمولی طور پر ہیری کو تو ایسا ہی لگا تھا لیکن وہ لوگ تو اس خطرناک امتحان میں اپنی مرضی سے شامل ہوئے تھے۔

تھوڑی دیر بعد انہیں شائقین کے وہاں پہنچنے کی آوازیں سنائی دینا شروع ہوگئیں۔ سینکڑوں افراد جوشیلے انداز میں باتیں کرتے اور ہنسی مذاق کرتے ہوئے شامیانے کے قریب سے گزرتے ہوئے محسوس ہوئے۔ ہیری شائقین کی بھیڑ سے خود کو اس طرح الگ محسوس کرنے لگا جیسے وہ کسی الگ سیارے کی مخلوق ہو۔ پھر ہیری کو لگا کہ ایک سیکنڈ بعد ہی...... بیگ مین ریشمی بینگنی رنگ کے تھیلے کو کھولتے ہوئے دکھائی دیئے۔

''پہلے خاتون......'' انہوں نے فلیور ڈیلاکور کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

فلیور نے تھیلے کے قریب پہنچ کر کانپتے ہوئے ہاتھ کو اس میں ڈالا اور ڈریگن کا چھوٹا ماڈل اس میں سے باہر نکالا۔ ویلس گرین......اس کی گردن میں لٹکتے ہوئے کارڈ پر دو کا ہندسہ چمک رہا تھا۔ فلیور کے چہرے پر حیرانی کا نہیں بلکہ اطمینان کا تاثر جھلک رہا تھا جس سے ہیری سمجھ گیا کہ اس کا اندازہ صحیح تھا۔ مڈیم میکسم نے فلیور کو ڈریگن سے باخبر کر دیا تھا کہ پہلا ہدف کیا ہوسکتا ہے؟

یہی کیرم کے بارے میں بھی سچ تھا۔ اس نے سرخ چینی فائر بال کے ماڈل کو باہر نکالا۔ اس کی گردن میں لٹکتے ہوئے کارڈ پر تین

کا ہندسہ نمایاں تھا۔اس نے پلکیں تک نہیں جھپکائیں ۔بس لگا تار زمین گھورتا رہا۔

پھر سیڈرک ڈیگوری نے بیگ میں ہاتھ ڈالا اور نیلے بھورے سویڈش شارٹ سناؤٹ کے ماڈل کو باہر نکالا، جس کی گردن میں لٹکتے ہوئے کارڈ پر ایک کا ہندسہ موجود تھا۔ ہیری جانتا تھا کہ اب کیا باقی بچا ہے؟ اس نے اپنا ہاتھ ریشمی تھیلے میں ڈالا اور خطرناک سینگوں والے ہارن ٹیل کے ماڈل کو باہر نکالا، جس کی گردن میں موجود کارڈ پر چار کا ہندسہ چمک رہا تھا۔ جب اس نے ڈریگن کی طرف دیکھا تو ڈریگن نے اپنے پنکھ پھیلائے اوراپنے چھوٹے چھوٹے دانت دکھانے لگا۔

''تو ٹھیک ہے۔'' بیگ مین بولے۔''آپ سب کو ڈریگن کا جو ماڈل ملا ہے، آپ کو اسی کا سامنا کرنا ہوگا۔ان پر باریوں کی ترتیب کے ہندسے لکھے ہوئے ہیں۔آپ لوگوں کو اسی ترتیب سے باہر نکل کر ڈریگن کا سامنا کرنا ہوگا۔ٹھیک ہے؟ میں ایک پل بعد آپ لوگوں کو اکیلا چھوڑ کر چلا جاؤں گا کیونکہ مجھے کمنٹری کے فرائض بھی انجام دینا ہیں۔مسٹر ڈیگوری! آپ کو سب سے پہلے جانا ہے......بس سیٹی بجنے کی آواز سنتے ہی آپ باری باری شامیانے سے باہر نکل کر احاطے میں آجائیں گے......ٹھیک ہے؟......اوہ ہیری!......ایک منٹ سنو؟......ذرا باہر آؤ گے......''

''ار...... ہاں!'' ہیری نے کھوکھلی آواز میں کہا اور بیگ مین کے ساتھ شامیانے سے باہر چلا گیا۔ بیگ مین اسے درختوں کے جھنڈ کے قریب کچھ فاصلے پر لے گئے اور پھر اپنے چہرے پر چھائی ہوئی فکرمندی کو سمیٹنے کی کوشش کرتے ہوئے اس کی طرف دیکھا۔

''ہیری سب کچھ ٹھیک ہے نا، کیا میں تمہاری کوئی مدد کرسکتا ہوں؟''

''ار......'' ہیری سٹپٹا کر بولا۔''نہیں...... مجھے کوئی مدد نہیں چاہئے۔''

''تمہارے دماغ میں کچھ چل رہا ہے کیا؟'' بیگ مین نے اپنی آواز دھیمی کرتے ہوئے کہا جیسے وہ کوئی سازش کر رہے ہوں۔ ''اگر تم چاہو......تو میں تمہیں کچھ ٹوٹکے سکھا سکتا ہوں۔'' انہوں نے اپنی آواز مزید دھیمی کر لی۔''تم سب سے چھوٹے چمپئن ہو ہیری!......اگر تمہیں کسی طرح کی مدد کی ضرورت ہو تو اشارہ کر دو......''

''نہیں'' ہیری نے جھٹ سے کہہ تو دیا تھا لیکن پھر اسے لگا کہ بیگ مین کو اتنے روکھے انداز میں جواب دینا برا لگ سکتا ہے، اسی لئے نے جلدی سے آگے کہا۔''نہیں! میں فیصلہ کر چکا ہوں کہ مجھے کیا کرنا چاہئے......آپ کا بہت شکریہ!''

''کسی کو بھی پتہ نہیں چلے گا، ہیری!'' بیگ مین نے اسے آنکھ مارتے ہوئے کہا۔

''معاف کیجئے...... مجھے کوئی پریشانی نہیں ہے۔'' ہیری نے کہا اور یہ سوچنے لگا کہ اسے لوگوں سے یہی بات کیوں کہنا پڑ رہی ہے حالانکہ سچ تو یہ تھا کہ وہ بہت گھبرایا ہوا تھا۔''میں نے ایک لائحہ عمل ترتیب دے دیا کہ میں......''

اسی وقت دور سیٹی بجنے کی آواز سنائی دی۔

''اوہ خدایا!...... مجھے بھاگنا پڑے گا۔'' بیگ مین گھبراہٹ سے بولے اور پھر نہایت سرعت سے چلے گئے۔

ہیری واپس شامیانے میں لوٹ آیا۔اس نے دیکھا کہ سیڈرک شامیانے میں سے باہر نکل رہا تھا۔اس کا چہرہ پہلے سے زیادہ زرد دکھائی دے رہا تھا جب وہ اس کے قریب پہنچا تو ہیری نے اسے 'گڈ لک' کہا لیکن اس کے منہ سے الفاظ کے بجائے صرف ایک ہنکار کی سی آواز نکلی تھی۔

ہیری شامیانے میں فلیور اور کیرم کے پاس چلا آیا۔ کچھ سیکنڈ بعد انہیں شائقین کا شور سنائی دیا جس کا مطلب یہی ہوسکتا تھا کہ سیڈرک احاطے میں پہنچ چکا ہے اور ڈریگن کے سامنے پہنچ چکا ہے......

شامیانے میں بیٹھ کر شائقین کا شور سننا بہت ہی ڈراؤنا تھا۔ یہ تو ہیری کے خواب وخیال سے زیادہ برا تھا۔ جب سیڈرک سویڈش کی شارٹ سیناؤٹ کو مات دینے کی کوشش کرر ہا تھا تو شائقین چیخ رہے تھے...... چلا رہے تھے......اور آہیں بھر رہے تھے۔ کیرم اب بھی زمین کو گھورے جارہا تھا۔فلیور اب سیڈرک کی طرح شامیانے میں ادھر ادھر بے چینی سے ٹہلنے لگی تھی۔ ادھر بیگ مین کی کمنٹری کی وجہ سے ہیری کا ڈر مزید بڑھتا جارہا تھا...... اس سے ہیری کے دماغ میں خوفناک مناظر گھوم رہے تھے۔ جب اس نے سنا۔ 'اووووہ...... بال بال بچا، بہت ہی قریبی حملہ تھا'...... 'وہ کتنا بڑا مشکل قدم اُٹھانے جارہا ہے'...... 'چالاکی کا مظاہرہ......افسوس یہ کام نہیں آپایا'

اور پھر تقریباً پندرہ منٹ بعد ہیری کو کان پھاڑ شور شرابہ سنائی دیا، جس کا صرف ایک ہی مطلب ہوسکتا تھا کہ سیڈرک نے ڈریگن کو مات دے کر اس کا سنہرا انڈا اُٹھالیا ہے۔

''بہت ہی عمدہ مظاہرہ!'' بیگ مین نے چلا کر کہا۔''اور اب جج حضرات اس کیلئے سکور دکھائیں گے۔'' بیگ مین نے سیڈرک کے سکور نمبر نہیں بتائے تھے۔ ہیری کو لگا کہ جج حضرات تختیوں پر نمبر لکھ کر دکھا رہے ہوں گے۔

''ایک ہوگیا ہے اور اب تین باقی بچے ہیں......'' بیگ مین کی چلاتی ہوئی آواز سنائی دی جب سیٹی دوبارہ بجی۔''مس فلیور آپ کی باری ہے......''

فلیور سر سے پیر تک کانپ رہی تھی۔ جب وہ اپنی سر تان کر اور ہاتھ میں چھڑی پکڑ کر شامیانے سے باہر نکلی تو ہیری کے دماغ میں خوف کا غلبہ سیلاب کی مانند بہنے لگا۔اب شامیانے میں ہیری اور کیرم ہی باقی رہ گئے تھے۔ وہ دونوں ایک دوسرے سے فاصلے پر الگ تھلگ کھڑے تھے اور ایک دوسرے سے نظریں چرا رہے تھے۔

وہی کمنٹری ایک بار پھر شروع ہوگئی......'اوہ مجھے تو یقین ہی ہورہا ہے...... یہ کام کافی سمجھداری کا ہے۔'انہوں نے بیگ مین کی خوشی بھری آواز سنی۔'اوہ!......خطرہ بس چھو کر نکلا ہے......اب ہوشیار رہنا پڑے گا......اوہ خدایا! میں نے سوچا تھا کہ اس سے کام بن جائے گا'

دس منٹ بعد ہیری کو ایک بار پھر شائقین کی تالیوں اور زوردار شور سنائی دیا۔فلیور بھی کامیاب ہوئی ہوگی۔ کچھ دیر رک خاموشی

چھائی رہی۔ ہیری نے سوچا، شاید جج حضرات، فلیور کے سکور نمبر دکھا رہے ہوں گے۔ پھر تیز تالیاں بج اُٹھیں......اور پھر تیسری بار سیٹی کی آواز سنائی دی۔

''اب آرہے ہیں مسٹر کیرم!'' بیگ مین خوشی سے چلائے اور کیرم لنگڑاتا ہوا شامیانے سے باہر نکل گیا۔ اب ہیری وہاں اکیلا رہ گیا تھا۔

اب اس کا دھیان اپنے بدن پر جا ٹھہرا جو عام حالات میں کبھی نہیں جاتا تھا۔ اسے لگا کہ اس کا دل اب زیادہ تیز دھڑک رہا تھا اور اس کی انگلیاں ڈر کے مارے سن پڑ چکی تھی......لیکن وہ اپنے پیر سے دھیان ہٹا کر شامیانے کی دیواروں کو دیکھنے لگا اور شائقین کا شور سننے لگا، وہ بہت خوف اور اندیشوں کے بیچ گھرا ہوا تھا۔

تالیوں نے سرد ہوا کو نازک شیشے کی مانند توڑ ڈالا۔ کیرم نے اپنا ہدف پورا کر لیا تھا......اب کسی بھی پل ہیر کی باری تھی۔ ہیری اُٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے پاؤں کپکپا رہے تھے۔ وہ انتظار کرنے لگا۔ اور پھر اسے سیٹی بجنے کی آواز سنائی دی۔ وہ شامیانے سے دھیمے قدموں چلتا ہوا باہر نکلا۔ وہ احاطے کی لگی ہوئی باڑھ کے قریب جا رہا تھا تو اس کے ذہن میں دہشت کے سوا اور کچھ بھی باقی نہیں بچا تھا......

اس نے اپنے سامنے کی ہر چیز کو اس طرح دیکھا جیسے وہ کوئی بہت ہی انوکھا خواب دیکھ رہا ہو۔ سینکڑوں چہرے اشتیاق بھرے جذبات اور جوشیلی نگاہوں سے اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔ وہ اس وقت وہیں موجود تھا جہاں کھڑے ہو کر اس نے رات کو ڈریگن کو دیکھا تھا۔ وہاں پر جادو سے ایک بڑا اسٹیڈیم بنا دیا گیا تھا، جس میں شائقین بیٹھے یہ خطرناک مناظر دیکھ رہے تھے۔ احاطے کے دوسرے کنارے پر ہارن ٹیل موجود تھی۔ وہ اپنے انڈوں پر جھکی ہوئی تھی۔ اس کے لمبے چوڑے پر نصف کھلے ہوئے تھے اور اس کی شیطانی زرد آنکھیں ہیری پر جمی ہوئی تھیں۔ وہ اپنی سینگوں والی دُم کو لہرا کر پٹخ رہی تھی جس کی وجہ سے سخت زمین پر ایک گز لمبے نشان بن رہے تھے۔ شائقین کا ہجوم اب بہت زیادہ شور مچا رہا تھا۔ ہیری کو معلوم نہیں تھا کہ شائقین کا شور اس کی حوصلہ افزائی کیلئے تھا یا پھر اس کا تمسخر اُڑایا جا رہا تھا۔ دراصل اسے اس کی پرواہ ہی نہیں تھی۔ اب وہ کام کرنے کا وقت آ گیا تھا جو اسے انجام دینا تھا......اب اسے اپنے فائر بولٹ پر مکمل ارتکاز یکسو کرنا تھا۔ صرف وہی اسے نجات دلا سکتا تھا......

اس نے اپنی چھڑی اُٹھائی اور زور سے جادوئی کلمہ پڑھا۔ ''ایکوشیم فائر بولٹ......''

اس نے انتظار کیا۔ اس کا پور پور امید اور انتظار کر رہا تھا......اگر یہ ترکیب کامیاب نہ ہوئی......اگر فائر بولٹ نہیں پہنچ پایا......تو کیا ہوگا؟ وہ ہر چیز کو جیسے دھند میں دیکھ رہا تھا۔ اسے احاطہ اور اپنے چاروں طرف کی تمام چیزیں دھند میں تیرتی ہوئی لگ رہی تھیں۔

اور پھر اسے فائر بولٹ کی سرسراہٹ سنائی دی۔ وہ اس کے پیچھے کی طرف تیز رفتاری سے اُڑتا ہوا آ رہا تھا۔ اس نے مڑ کر اسے دیکھا، اس کا فائر بولٹ بہاری ڈنڈا تاریک جنگل کے کنارے سے اُڑتا ہوا اس کی طرف آ رہا تھا۔ اگلے ہی لمحے وہ احاطے میں پہنچ گیا

اوراس کے پاس آ کر ہوا میں تیرتا ہوا ٹھہر گیا تا کہ وہ اس پر سوار ہو جائے۔ ہجوم اب اور بھی زیادہ قوت سے چیخنے چلانے لگا۔ بیگ مین چلا کر کچھ بول رہے تھے......لیکن ہیری کے کان صحیح طرح سے کام نہیں کر رہے تھے......اب کچھ بھی سننا اس کیلئے اہم نہیں تھا......اس نے اپنا پیر فائر بولٹ پر ڈالا اور زمین پر پاؤں مارتے ہوئے ہوا میں اُٹھ گیا۔ایک پل بعد ایک معجزہ ہو گیا......

اب ہوا کے دوش پر اوپر اُڑ رہا تھا، ہوا اس کے بالوں کو چیرتی ہوئی نکل رہی تھی۔ شائقین کے چہرے سوئیوں سے بنے چھوٹے چھوٹے سوراخوں کی طرف دکھائی دینے لگے اور ہارن ٹیل کسی کتے جتنی چھوٹی دکھائی دینے لگی۔اوپر پہنچنے کے بعد اسے احساس ہوا کہ وہ نہ صرف زمین کو اپنے پیچھے چھوڑ آیا ہے بلکہ ذہن پر قبضہ کئے ہوئے سارے ڈر خوف اور اندیشے بھی پیچھے چھٹ گئے تھے......وہ اپنے جانے پہچانے ماحول میں تھا......

یہ ایک اور کیوڈچ میچ تھا......محض ایک کیوڈچ میچ......اور ہارن ٹیل ایک مخالف ٹیم تھی۔اس نے نیچے موجود انڈوں کی طرف دیکھا اسے ایک سنہری انڈا دکھائی دیا جو سرمئی رنگ کے دوسرے انڈوں کے بیچ میں پڑا چمک رہا تھا۔ یہ سبھی انڈے ڈریگن کے اگلے پیروں کے درمیان میں رکھے ہوئے تھے۔ ہیری نے خود سے کہا۔''ٹھیک ہے، دھیان بھٹکانے کا حربہ آزمانا ہوگا......چلو!''

اس نے غوطہ لگایا۔ ہارن ٹیل کا سر اس کی سمت میں گھوم گیا۔ ہیری سمجھ گیا کہ وہ کیا کرنے والی ہے۔اس لئے وہ پوری قوت کے ساتھ مڑ گیا۔ ڈریگن نے آگ کا لمبا شعلہ ٹھیک اسی جگہ پر اگل دیا جہاں ہیری مڑنے سے پہلے موجود تھا......لیکن ہیری کو پرواہ نہیں تھی......یہ تو کیوڈچ میں بالجر جیسا تھا۔اس سے زیادہ کچھ نہیں تھا......

''بہت عمدہ! وہ تو کمال کا اُڑ رہا ہے۔'' بیگ مین چلا کر بولے جب شائقین آنکھیں پھاڑ کر اس سنگین دفاع کو دیکھ کر چیخنے لگے تھے۔''مسٹر کیرم! کیا آپ دیکھ رہے ہیں؟''

ہیری اور اونچائی پر جا کر ایک دائرے میں اُڑنے لگا۔ ہارن ٹیل اب بھی اسی کی طرف دیکھ رہی تھی۔اس کا سر اس کی لمبی گردن پر گھوم رہا تھا۔ ہیری نے سوچا، اگر ہارن ٹیل کا سر اسی طرح دائرے میں گھومتا رہے گا تو وہ یقیناً چکرا جائے گی......لیکن ہارن ٹیل کو زیادہ ستانا ٹھیک نہیں ہوگا، ورنہ وہ پھر آگ برسانے لگے گی۔

جیسے ہی ہارن ٹیل نے اپنے پنکھ کھولا، ہیری نیچے آ گیا لیکن اس بار اس کی قسمت اتنی اچھی نہیں تھی......وہ آگ کے شعلے سے تو بچ گیا تھا لیکن ہارن ٹیل کی دُم کی زد میں آ گیا جو اوپر اُٹھ گئی اور جب ہیری بائیں طرف مڑا تو سینگ دار نوکیلی دُم اس کے کندھے کو چھو کر نکل گئی جس سے اس کا چوغہ پھٹ گیا......اسے درد کی شدت کا احساس ہوا اور شائقین کی چیخیں اور آہیں نکل گئیں۔ لیکن زخم گہرا نہیں لگ رہا تھا......اب وہ ہارن ٹیل کے پیچھے کی طرف اُڑنے لگا اور اچانک اسے ایک حل دکھائی دیا۔

ایسا لگ رہا تھا کہ ہارن ٹیل اُڑنا نہیں چاہتی تھی۔ وہ اپنے انڈوں کی حفاظت کیلئے کافی فکرمند تھی حالانکہ وہ کسمسا رہی تھی اور ہل جل رہی تھی۔ اپنے پنکھ پھڑ پھڑا کر وہ غصے کا اظہار کر رہی تھی۔اس کی ڈراؤنی زرد آنکھیں بدستور ہیری پر جمی ہوئی تھیں۔ وہ اپنے

انڈوں سے زیادہ دور جانے سے کترا رہی تھی......مگر ہیری کو اسے ایسا کرنے کیلئے مجبور کرنا ہی تھا، ورنہ وہ کبھی بھی انڈوں کے پاس نہیں پہنچ سکتا تھا۔ چالاکی اور ہوشیاری کا تقاضا یہ بھی تھا کہ وہ یہ کام پوری سمجھداری کے ساتھ احتیاط اور سست رفتاری سے انجام دے۔

وہ اُڑنے لگا...... پہلے ادھر پھر ادھر...... بالکل ویسے ہی جیسے سنہری گیند کی تلاش میں کیوڈچ میدان کے اوپر گھومتا رہتا تھا۔ وہ ہارن ٹیل کے زیادہ قریب نہیں آ رہا تھا کیونکہ اسے ڈر تھا کہ کہیں ہارن ٹیل پھر سے آگ نہ اُگل دے۔ لیکن پھر بھی وہ اتنا خطرہ ضرور مول لے رہا تھا تاکہ ہارن ٹیل کی آنکھیں ہیری پر جمی رہیں۔ ہارن ٹیل کا سر ادھر سے ادھر ڈگمگاتا رہا۔ وہ اسے اپنے اوپر پتلیاں چڑھا چڑھا کر دیکھتی رہی۔ اب اس کے دانت صاف دکھائی دینے لگے۔

ہیری اور اونچائی پر پہنچ کر اُڑنے لگا۔ ہارن ٹیل کا سر بھی مزید اوپر اُٹھ گیا۔ اس کی گردن اب پوری طرح تن چکی تھی۔ وہ اب بھی اپنا سر اسی طرح ہلا رہی تھی جیسے کوئی سانپ سپیرے کی بین کے سامنے جھوم رہا ہو......

ہیری کچھ فٹ اور اوپر ہوا۔ ہارن ٹیل پریشان ہو کر گرجی۔ ہیری اس کے لئے ایک مکھی کی طرح تھا جس کا وہ کچومر بنانا چاہتی تھی۔ اس کی دُم ایک بار پھر ہوا میں لہرائی لیکن اب ہیری اتنی زیادہ اونچائی پر تھا کہ سینگوں والی دُم اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی تھی......اس نے ہوا میں آگ اُگل دی لیکن ہیری اس سے بآسانی بچ گیا۔ ہارن ٹیل کا جبڑا چوڑا ہو گیا......

''آجاؤ......آجاؤ!'' ہیری بڑبڑایا اور اسے للچانے کیلئے اس کے بالکل اوپر دائرے میں اُڑنے لگا۔ ''آجاؤ......شاباش...... آجاؤ......مجھے پکڑو......آجاؤ......آجاؤ......''

ڈریگن نے کئی قدم پیچھے ہٹ کر اپنے سیاہ دیوہیکل پنکھ پوری طرح کھول کر پھڑ پھڑائے جو کسی چھوٹے ہوائی جہاز جتنے چوڑے تھے......اور پھر ہیری نے غوطہ کھایا۔ اس سے پہلے کہ ڈریگن پوری طرح سمجھ پاتی کہ ہیری نے کیا کیا ہے یا وہ کہاں غائب ہو گیا ہے؟ ہیری سرعت رفتاری سے زمین کی طرف آیا اور وہ ان انڈوں کی طرف بڑھ رہا تھا جن کی حفاظت اب ہارن ٹیل نہیں کر رہی تھی۔ اس نے اپنے ہاتھ فائر بولٹ کے دستے سے ہٹا لئے اور اگلے ہی پل سنہری انڈے کو دبوچ لیا......

پھر وہ وقت گنوائے بغیر پوری رفتار کے ساتھ ہوا میں اوپر اُٹھا۔ وہ ایک بار پھر اوپر اُڑنے لگا۔ اب وہ ڈریگن سے ہٹ کر شائقین کے اوپر منڈلا رہا تھا۔ بھاری سنہری انڈہ صحیح سلامت اس کے بازوؤں میں محفوظ دبا ہوا تھا۔ تبھی اسے ایسا لگا جیسے کسی نے شائقین کے شور مچانے والا بٹن دبا دیا ہو۔ چیخوں، زوردار نعروں اور تالیوں کا سیلاب اس کے کانوں میں گھستا چلا گیا۔ اس کی سماعت میں پہلی بار شور و غل کا احساس پوری طرح بیدار ہوا۔ وہ حلق پھاڑ پھاڑ کر چیخ رہے تھے اور زور زور سے تالیاں بجا رہے تھے۔ وہ بالکل کیوڈچ ورلڈ کپ جیسا ماحول بنا رہے تھے۔

''ذرا دیکھو تو سہی......'' بیگ مین کی پرجوش آواز اسے سنائی دی۔ ''ذرا دیکھو تو سہی......ہمارا سب سے چھوٹا چمپئن اپنے انڈے تک سب سے جلدی پہنچ گیا ہے۔ اب مسٹر پوٹر کے جیتنے کی امید اتنی کم نہیں لگ رہی ہے جتنی کہ ہمیں پہلے محسوس ہو رہی تھی......''

ہیری نے اُڑتے ہوئے دیکھا کہ ڈریگن کے نگہبان ہارن ٹیل کو قابو میں کرنے کیلئے بھاگے چلے آ رہے تھے اور ڈریگن کے احاطے کے دروازے پر پروفیسر میک گوناگل، پروفیسر موڈی اور ہیگرڈ اس سے ملنے کیلئے آ رہے تھے۔ وہ سب اس کی طرف دیکھ کر ہاتھ ہلا رہے تھے۔ اتنے فاصلے سے بھی ان کی مسکراہٹ صاف دکھائی دے رہی تھی۔ وہ دوبارہ شائقین کے اوپر اُڑنے لگا۔ ہجوم کے شور کی وجہ سے اس کے کان کے پردے پھٹے جا رہے تھے۔ پھر وہ آرام سے زمین پر اتر آیا۔ کئی ہفتوں کے بعد اب پہلی بار اس کا دماغ ہلکا ہوا تھا...... اب اس نے پہلا ہدف پار کر لیا تھا...... وہ بالآخر زندہ بچ گیا تھا۔

جیسے ہی وہ اپنے فائر بولٹ سے نیچے اترا۔ پروفیسر میک گوناگل بولیں۔ ''بہت اعلیٰ پوٹر!'' وہ کسی کی بھی تعریف کم ہی کرتی تھیں اس لئے ان کے منہ سے نکلے جملے ہیری کو کسی بڑے اعزاز سے کم نہیں لگے تھے۔ اس نے دیکھا کہ اس کے کندھے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ان کا ہاتھ کانپ رہا تھا۔ ''ججوں کے سکور نمبر تشکیل دینے سے پہلے تمہیں میڈم پامفری کے پاس پہنچنا ہوگا...... وہ ڈیگوری کا علاج کر رہی ہیں......''

''تم نے یہ کام کر دکھایا، ہیری!'' ہیگرڈ نے رندھے ہوئے لہجے میں کہا۔ ''تم نے پہلا ہدف پار کر لیا۔ وہ بھی ہارن ٹیل کے مقابلے پر...... تم نے چارلی کی یہ بات تو سن ہی لی ہوگی کہ ہارن ٹیل سب سے زیادہ خونخوار ہے......''

''شکریہ ہیگرڈ!'' ہیری نے جلدی سے اس کی بات کاٹتے ہوئے زور سے کہا تاکہ ہیگرڈ آگے بول کر یہ بھانڈا نہ پھوڑ دے کہ اس نے ہیری کو پہلے ہی ڈریگن کے بارے میں بتا دیا تھا۔

پروفیسر موڈی بھی بہت خوش دکھائی دے رہے تھے۔ ان کی جادوئی آنکھ چاروں طرف ناچ رہی تھی۔

''آسان راستہ ہمیشہ کارآمد ثابت ہوتا ہے، پوٹر!'' وہ روکھی ہنسی مسکرا کر بولے۔

''پوٹر! چلو ابتدائی طبی امداد کا انتظام شامیانے میں ہے۔'' پروفیسر میک گوناگل نے ہیری سے کہا۔ ہیری احاطے سے باہر چلا گیا۔ وہ ابھی بھی ہانپ رہا تھا۔ اس نے دیکھا کہ میڈم پامفری دوسرے شامیانے کے دروازے پر کھڑی تھیں اور پریشان نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھیں۔

''ڈریگن!'' انہوں نے حقارت بھرے لہجے میں کہتے ہوئے ہیری کو اندر کھینچ لیا۔ شامیانے کئی وارڈوں میں بٹا ہوا تھا۔ اسے ٹاٹ کے پار سیڈرک کی پرچھائی دکھائی دی لیکن ایسا لگ رہا تھا کہ سیڈرک کو زیادہ چوٹ نہیں لگی تھی۔ وہ اپنے پلنگ پر بیٹھا ہوا تھا۔ میڈم پامفری نے ہیری کے کندھے کا معائنہ کیا۔ اس دوران وہ غصے سے لگاتار بولتی جا رہی تھیں۔ ''پچھلے سال روح کھچڑ اور اس سال ڈریگن...... نہ جانے اگلے سال اس سکول میں کیا آئے گا؟ تم بہت خوش قسمت ہو...... زخم گہرا نہیں ہے...... لیکن اسے بھرنے سے پہلے اس کی صفائی کرنا پڑے گی۔''

انہوں نے زخم کو پیلی دوا میں ڈوبے پھاہے سے صاف کیا۔ زخم میں سے دھواں اُٹھا اور شدید درد ہوا لیکن پھر میڈم پامفری نے

اس کے کندھے پر اپنی چھڑی رکھ دی جس سے اس کا زخم فوراً مندمل ہو گیا۔

''اب ایک منٹ تک سکون سے بیٹھے رہو...... بیٹھو! جب میں کہوں گی تب سکور دیکھنے کیلئے باہر جانا۔ سمجھے!'' وہ جلدی سے شامیانے کی وارڈ سے باہر چلی گئی۔ ہیری کو سنائی دیا کہ وہ اگلے وارڈ میں سیڈرک کے پاس جا کر اس سے پوچھ رہی تھیں۔ ''اب کیسا لگ رہا ہے ڈیگوری؟''

ہیری چپ چاپ بیٹھنا نہیں چاہتا تھا۔ وہ بہت زیادہ متجسس تھا۔ وہ اُٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ وہ دیکھنا چاہتا تھا کہ باہر کیا ہو رہا ہے لیکن وہ شامیانے کے دروازے تک پہنچ پاتا، اس سے پہلے ہی دو لوگ دھڑ دھڑاتے ہوئے اندر گھس آئے۔ ہر مائنی اور اس کے ٹھیک پیچھے رون بھی تھا۔

''ہیری! بہت کمال کی کارکردگی دکھائی تم نے!'' ہر مائنی نے چہکتی ہوئی آواز میں کہا۔ اس کے چہرے پر ناخنوں کی خراشوں کے نشان تھے کیونکہ اس نے ڈر کے مارے اپنا چہرہ نوچ لیا تھا۔ ''بہت ہی لاجواب...... بہت ہی لاجواب ہیری!''

لیکن ہیری تو رون کو دیکھ رہا تھا جس کا چہرہ برف کی مانند سفید تھا اور وہ ہیری کی طرف ایسے دیکھ رہا تھا جیسے وہ کوئی بھوت ہو۔

''ہیری!'' اس نے بہت گھمبیر لہجے میں کہا۔ ''جس نے بھی تمہارا نام شعلوں کے پیالے میں ڈالا تھا...... مجھ...... مجھے لگتا ہے کہ وہ تمہاری جان لینا چاہتا ہے......''

ایسا لگ رہا تھا جیسے پچھلے کچھ ہفتوں سے جاری ناراضگی کبھی ہوئی نہیں تھی۔ ایسا لگا جیسے ہیری شعلوں کے پیالے سے اپنا نام نکالنے کے بعد رون سے پہلی بار مل رہا ہو۔

''اچھا! تو یہ بات تمہیں سمجھ میں آ ہی گئی؟'' ہیری نے ٹھنڈے لہجے میں کہا۔ ''لیکن سمجھنے میں تمہیں کافی وقت لگ گیا، رون!''

ہر مائنی ان دونوں کے درمیان گھبرائی ہوئی کھڑی تھی۔ وہ کبھی ہیری کو تو کبھی رون کو دیکھ رہی تھی۔ رون نے اپنا منہ کھولا اور سوچنے لگا کہ کیا کہے؟ ہیری جانتا تھا کہ رون معافی مانگنے والا ہے لیکن اچانک اس نے یہ محسوس کیا کہ وہ رون کے معافی مانگنے والے الفاظ سننا نہیں چاہتا......

رون کے معافی مانگنے سے پہلے ہی ہیری نے کہا۔ ''چلو ٹھیک ہے!...... اب پرانی باتیں بھول جاؤ۔''

''نہیں...... مجھے ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا......''

''بس اب بھول جاؤ......!'' ہیری نے سختی سے کہا۔

رون اس کی طرف دیکھ کر مسکرایا اور ہیری بھی جواباً مسکرا دیا۔ ہر مائنی رونے لگی۔

''اس میں رونے والی کیا بات ہے؟'' ہیری نے پریشانی سے پوچھا۔

''تم دونوں بہت گدھے ہو......'' وہ چیخ کر بولی۔ اس نے اپنے پیر زمین پر پٹخے اور اس کے آنسو اس کے چوغے پر ٹپکنے لگے۔

پھراس سے پہلے کہ ان میں سے کوئی بھی اُسے روک پاتا۔ ہرمائنی نے ان دونوں کو جلدی سے گلے ملایا اور زور زور سے سبکیاں بھرتے ہوئے بھاگ گئی۔

''پاگل ہے......'' رون نے اپنا سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ''ہیری! چلو، وہ تمہارا سکور دکھانے والے ہوں گے۔''

اپنے سنہری انڈے اور فائر بولٹ کے ساتھ ہیری شامیانے سے باہر نکلا۔ ایک گھنٹہ پہلے وہ یہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ اسے اتنی جلدی خوشی مل سکتی ہے۔ رون اس کی بغل میں تیزی سے باتیں کرتا جا رہا تھا......

''تم نے یہ کام سب سے عمدہ طریقے سے کیا۔ کوئی تمہارے آس پاس بھی نہیں آسکا۔ سیڈرک نے ایک عجیب انداز اپنایا تھا۔ اس نے ایک چٹان کی ہیئت کو بدل ڈالا تھا......اس نے اسے کتے میں بدل دیا......وہ کوشش کر رہا تھا کہ ڈریگن اس کے بجائے کتے کی طرف متوجہ ہو جائے۔ یہ بہت بڑا لاجواب تبدیلی ہیئت کا مظاہرہ تھا اور کسی حد تک کارگر بھی ثابت ہوا تھا کیونکہ سیڈرک نے انڈہ اُٹھا لیا لیکن سیڈرک جل بھی گیا تھا۔ ڈریگن نے تھوڑی ہی دور جانے کے بعد اپنا ارادہ بدل دیا اور یہ فیصلہ کیا کہ وہ کتے کے بجائے سیڈرک کا پیچھا کرے گا۔ وہ مشکل سے ہی بچ پایا تھا۔ اس کے بعد فلیور کی باری تھی۔ اس نے جادو کرنے کی کوشش کی۔ مجھے لگتا ہے کہ وہ اسے مدہوش کرنے کی کوشش کر رہی تھی......وہ کامیاب ہوگئی کیونکہ ڈریگن کی آنکھ لگ گئی تھی لیکن خراٹے لیتے ہوئے اس کے منہ آگ کے شعلے باہر نکلے اور پھر فلیور کے کپڑوں میں آگ لگ گئی......اس نے اپنی چھڑی سے پانی نکال کر آگ بجھائی اور پھر کیرم کی باری آئی۔ تم یقین نہیں کرو گے کہ اس نے اُڑنے کے بارے میں سوچا تک نہیں تھا۔ تمہارے بعد شاید اسی نے یہ مرحلہ عمدگی سے طے کیا تھا۔ اس نے ڈریگن کی آنکھ میں کسی طرح کے جادوئی کلمے کا وار کیا۔ مشکل یہ رہی کہ ڈریگن درد کے مارے ادھر ادھر ڈگمگانے لگا اور اس نے اپنے آدھے انڈوں کو اپنے پاؤں کے نیچے کچل ڈالا۔ اس کے لئے کیرم کے نمبر کاٹ لئے گئے کیونکہ اسے انڈوں کو کوئی نقصان نہیں ہونے دینا تھا......''

جب رون اور ہیری احاطے کے کنارے تک پہنچے تو رون نے گہرا سانس لیا۔ اب ہارن ٹیل کو لے جایا جا چکا تھا۔ ہیری کو دکھائی دیا کہ پانچ جج دوسرے کنارے پر اونچی جگہ پر بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے سونے سے مڑھی ہوئی کرسیوں ہوا میں اوپر اُٹھی ہوئی تھیں۔

''ہر جج دس میں سکور نمبر دے گا۔'' رون نے کہا۔ ہیری نے اوپر دیکھتے ہوئے پہلے جج کو دیکھا۔ میڈم میکسم، انہوں نے اپنی چھڑی ہوا میں لہرائی، اس سے ایک لمبے ربن جیسی کوئی سفید چیز اُڑی، جس نے گھوم کر خود کو آٹھ کے بڑے ہندسے میں بدل ڈالا۔

''برا نہیں ہے......'' رون نے کہا۔ جب شائقین نے تالیاں بجائیں۔ ''مجھے لگتا ہے کہ انہوں نے تمہارے کندھے کے زخم کے نمبر کاٹ لئے ہوں گے......''

اس کے بعد مسٹر کراؤچ کی باری آئی۔ انہوں نے ہوا میں نو کا ہندسہ دکھایا۔

''بہت عمدہ......'' رون خوشی سے چلایا اور اس نے ہیری کی پیٹھ کو تھپتھپایا۔

پھر ڈمبل ڈور کی باری آئی۔انہوں نے بھی نو کا ہندسہ سکور کیلئے منتخب کیا تھا۔تماشائی اب پہلے سے زیادہ زور سے تالیاں بجانے لگے۔

لیوڈو بیگ مین نے پورے دس نمبر کا ہندسہ لہرایا۔

''دس......؟'' ہیری نے بے یقینی کے عالم میں کہا۔''لیکن...... مجھے تو چوٹ لگی تھی......وہ یہ کیا کر رہے ہیں؟''

''ہیری شکایت مت کرو......!'' رون نے پر جوش انداز میں کہا۔

اور پھر کارکروف کی باری آئی۔اس نے اپنی چھڑی اُٹھائی اور ایک پل کیلئے رُکے اور پھر انہوں نے چھڑی سے ایک ہندسہ برآمد کیا......چار!

''کیا......؟'' رون غصے سے چیخا۔''چار؟ گھٹیا آدمی......تم نے کیرم کو تو پورے دس نمبر دیئے تھے......!''

لیکن ہیری کو پرواہ نہیں تھی۔اگر کارکروف نے اسے صفر بھی دیا ہوتا تب بھی اسے پرواہ نہیں ہوتی۔اس کی طرف سے رون کا غصہ ہی اس کیلئے سو نمبروں کے برابر تھا۔ظاہر ہے کہ اس نے رون کو یہ نہیں بتایا تھا،لیکن جب وہ احاطے سے جانے کیلئے مڑا تو اس کا دل کافی ہلکا ہو چکا تھا اور یہ صرف رون کی بدولت ہی نہیں تھا......تماشائیوں میں صرف گری فنڈر کے طلباء ہی تالیاں نہیں بجا رہے تھے۔جب انہوں نے یہ دیکھا کہ ہیری کس خطرناک چیز کا مقابلہ کر رہا ہے تو......زیادہ تر طلباء سیڈرک کے ساتھ ساتھ اس کا بھی حوصلہ بڑھانے لگے......اسے سلے درن کے طلباء کی کوئی پرواہ نہیں تھی۔اب وہ چاہے جو کہیں، وہ ان کے طعنوں کو تحمل کے ساتھ برداشت کر سکتا تھا۔

''تم پہلے درجے پر آ گئے ہو، ہیری! تمہارے اور کیرم دونوں کے نمبر برابر ہیں۔'' چارلی ویزلی نے مسکرا کر بتایا جو اس سے ملنے کیلئے تب تیزی سے قریب آیا جب وہ سکول کی طرف واپس جانے کا ارادہ کر رہے تھے۔''سنو میں جلدی سے جاتا ہوں، مجھے جا کر ممی کو الّو بھیجنا ہے۔میں نے وعدہ کیا تھا کہ انہیں پہلے ہدف کے بارے میں تفصیل بتاؤں گا......لیکن یہ تو ناقابل یقین تھا......اوہ ہاں! تمہیں یہ بتا دوں کہ تمہیں ابھی یہیں کچھ دیر اور رُکنا پڑے گا......مسٹر بیگ مین نے مجھے کہا تھا کہ میں تمہیں کہہ دوں کہ وہ تمہیں چمپئن کے شامیانے میں طلب کر رہے ہیں......''

رون نے کہا کہ وہ باہر رُک کر ہیری کے لوٹنے کا انتظار کرے گا۔ہیری دوبارہ شامیانے میں داخل ہو گیا۔اب شامیانے بالکل ہی الگ تھلگ دکھائی دے رہا تھا۔اب وہاں بڑا دوستانہ ماحول محسوس ہو رہا تھا۔کسی قسم کا ہیجان اور بے چینی باقی نہیں رہی تھی۔ایسا لگ رہا تھا وہ اس کا پرتپاک انداز میں استقبال کر رہا ہو۔وہ یاد کرنے لگا کہ ہارن ٹیل کو چکمہ دیتے ہوئے اسے کیسا محسوس ہو رہا تھا؟ پھر اس نے اس کا موازنہ اپنی باری کے لمبے انتظار سے بھی کیا......دونوں کا کوئی مقابلہ نہیں کیا جا سکتا تھا۔انتظار کی گھڑیاں مقابلے سے زیادہ بری تھیں۔

اس نے دیکھا کہ فلیور، کیرم اور سیڈرک تینوں ایک ساتھ شامیانے میں داخل ہوئے۔ سیڈرک کے چہرے کے ایک حصے پر نارنجی رنگ کی کریم کی موٹی پرت لگی ہوئی تھی تا کہ اس کی جلن ٹھیک ہو جائے۔ جیسے ہی اس کی نظر ہیری پر پڑی تو وہ مسکرایا۔ ''بہت اچھے، ہیری!''

''واقعی بہت عمدہ! آپ سبھی لوگوں نے اپنی مہارت کا عمدہ مظاہرہ کیا۔'' مسٹر بیگ مین نے شامیانے میں پھدکتے ہوئے کہا۔ وہ اتنے خوش دکھائی دے رہے تھے جیسے انہوں نے ابھی ابھی ڈریگن کو مات دی ہو۔ ''اب میں جلدی سے آپ لوگوں کو کچھ باتیں بتا دینا چاہتا ہوں۔ دوسرے مرحلے سے پہلے آپ کو آرام کرنے کا کافی وقت میسر رہے گا۔ دوسرا ہدف چوبیس فروری کی صبح نو بجے آپ کے سامنے ہوگا......لیکن اس دوران ہم آپ لوگوں کو سوچنے کیلئے کچھ دے رہے ہیں......آپ کو ان انڈوں میں لگے قبضے دکھائی دے رہے ہیں؟ آپ کو انڈوں کے اندر کے سراغ کو سمجھنا ہوگا۔ کیونکہ اسی سے آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ دوسرا ہدف کیا مقرر کیا گیا ہے؟ اور آپ کو اس کے لئے کیا تیاری کرنا ہے؟ سبھی لوگ میری بات سمجھ گئے؟......اچھا اب آپ لوگ جا سکتے ہیں۔''

ہیری شامیانے سے باہر نکلا اور ایک بار پھر رون کے پاس پہنچ گیا۔ وہ دونوں باڑھ کے کنارے سے گھوم کر جانے لگے۔ چلتے ہوئے رون بہت تیزی سے باتیں بتا رہا تھا۔ ہیری یہ جاننے کیلئے کافی بے چین تھا کہ باقی چیمپئن لوگوں نے کیا کیا تھا؟ جب وہ ان درختوں کے جھنڈ کے پاس پہنچے جہاں ہیری نے سب سے پہلے ڈریگن کی چنگھاڑ سنی تھی تو ایک جادوگرنی اچانک درختوں کے پیچھے باہر نکلی......وہ ریٹا سکیٹر تھیں، آج وہ سبز رنگ کے لبادے میں ملبوس تھیں اور ان کی سرعت رفتار قلم ان کے ہاتھ میں پکڑی تھی۔

''بہت اعلیٰ ہیری!'' انہوں نے اس کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔ ''تمہیں اس ڈریگن کا مقابلہ کرتے وقت کیسا محسوس ہو رہا تھا؟ تمہیں سکور میں ناانصافی کئے جانے پر کیسا لگا؟ زیادہ نہیں بتانا چاہتے تو بھی چلو......صرف دو لفظ ہی کافی ہوں گے۔''

''ہاں! میں آپ سے دو ہی لفظ کہنا چاہتا ہوں۔'' ہیری نے غصے سے آگ بگولا ہوتے ہوئے کہا۔ ''خدا حافظ......''

اور پھر وہ رون کے ساتھ سکول کی شاندار عمارت کی طرف چل دیا۔

☆☆☆☆

اکیسواں باب

# گھریلو خرس، تحریک آزادی

اس شام کو ہیری، رون اور ہرمائنی الّو گھر میں پگ وجیون کے پاس گئے تا کہ ہیری سیریس کو خط بھیج سکے۔ وہ سیریس کو یہ بتانا چاہتا تھا کہ اس نے ڈریگن کو کیسے مات دی تھی؟ راستے میں ہیری نے رون کو بتایا کہ سیریس نے اس سے کارکروف کے بارے میں کیا کیا کہا تھا۔ حالانکہ پہلے تو رون کو یہ سن کر گہرا صدمہ پہنچا کہ کارکروف ایک 'مرگ خور' ہے لیکن جب تک وہ الّو گھر پہنچے تب تک رون کہنے لگا کہ انہیں اس بارے میں پہلے ہی شک ہو جانا چاہئے تھا۔

''یہ اچھی طرح سے میل کھاتا ہے، ہے نا؟'' اس نے کہا۔ ''یاد ہے ملفوائے نے ٹرین میں کیا کہا تھا؟ اس نے کہا تھا، اس کے ڈیڈی کی کارکروف سے دوستی ہے؟ اب پتہ چلا کہ ان کی دوستی کہاں ہوئی ہوگی؟ وہ شاید ورلڈ کپ میں بھی نقاب پہن کر ساتھ ساتھ ہی منڈلا رہے ہوں گے...... ویسے میں تمہیں ایک بات بتا دوں ہیری! اگر کارکروف نے تمہارا نام شعلوں کے پیالے میں ڈالا تھا تو اب وہ سچ مچ خود کو بیوقوف تسلیم کر رہا ہوگا، ہے نا؟ اس کی چال کامیاب نہیں ہوئی، ہے نا؟ تمہیں صرف کھرونچ ہی لگی۔ ادھر آؤ...... اسے میں پکڑ لیتا ہوں......''

پگ وجیون خط پہنچانے کی بات سے اتنا جوشیلا دکھائی دینے لگا کہ وہ ہیری کے سر کے اوپر دائروی انداز میں اُڑنے لگا۔ وہ خوشی سے کلکاریاں بھر رہا تھا۔ رون نے اپنا ہاتھ بڑھا کر پگ وجیون کو پکڑا اور اس کی بے چینی پر قابو پانے کی کوشش کی، تب جا کر ہیری اس کے پیر میں خط باندھ پایا۔

''باقی ہدف اتنے خطرناک نہیں ہو سکتے۔ اس سے خطرناک ہدف بھلا کون سا ہو سکتا ہے؟'' رون نے بات جاری رکھی جب وہ پگ وجیون کو اُٹھا کر کھڑکی تک لے گیا۔ ''تم جانتے ہو...... مجھے لگتا ہے ہیری! تم یہ سہ فریقی ٹورنامنٹ جیت سکتے ہو۔ مجھے سچ مچ ایسا ہی لگتا ہے۔''

ہیری جانتا تھا کہ رون ایسا صرف اس لئے کہہ رہا تھا تا کہ وہ پچھلے کچھ ہفتوں کے اپنے سلوک کی تلافی کر سکے لیکن پھر بھی ہیری کو یہ سن کر اچھا لگا۔ بہرحال، ہرمائنی الّو گھر کی دیوار سے ٹیک لگائے رہی، اس نے اپنے بندھے ہاتھ کے ساتھ رون کو گھور کر دیکھا۔

''ہیری کو ابھی ان مقابلوں میں کافی لمبا فاصلہ طے کرنا ہے۔ اگر یہ پہلا ہدف تھا تو مجھے تو یہی سوچ سوچ کر ہی گھبراہٹ ہو رہی ہے کہ باقی کے ہدف میں کون سے خطرات پوشیدہ ہوں گے؟'' اس نے سنجیدہ لہجے میں درشتگی سے کہا۔

''تم دھوپ کی چھوٹی سی کرن بھی نہیں ہو، ہے نا؟'' رون نے کہا۔ ''تمہیں اور پروفیسر ٹراؤلینی کو تو ایک ساتھ ہونا چاہئے تھا، ہے نا؟''

اس نے پگ وجیون کو کھڑکی سے باہر اچھال دیا۔ پگ وجیون پہلے تو بارہ فٹ تک نیچے گرتا چلا گیا اور پھر وہ سنبھلا اور اوپر اُڑنے لگا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ اس کے پیر میں بندھا ہوا خط عام حالات کی نسبت کچھ زیادہ ہی وزنی تھا۔ ہیری نے سیریس کو کھل کر حالات کی تفصیل لکھی تھی۔ اس نے یہ بھی لکھا تھا کہ وہ کس طرح اپنی جادوئی بہاری ڈنڈے پر مڑا اور غوطہ کھایا، پھر کیسے اس نے ہارن ٹیل کو چکمہ دے کر اپنا ہدف حاصل کیا تھا......؟

انہوں نے پگ وجیون کو اندھیرے میں اوجھل ہوتے ہوئے دیکھا۔ اس کے بعد رون بولا۔ ''چلو ہیری! گری فنڈر ہال میں تمہاری جیت کی خوشی میں جشن کی تقریب ہونے والی ہے۔ فریڈ اور جارج اب تک باورچی خانے سے کھانے پینے کی ڈھیر سارا سامان لے آئے ہیں۔''

کچھ ایسا ہی ہوا تھا...... جب وہ گری فنڈر ہال میں واپس پہنچے تو وہ تالیوں اور خوشی سے لرزنے لگا۔ وہاں پر لذیذ کیکوں کا پہاڑ دکھائی دے رہا تھا۔ ہر میز پر کدو کے جوش کے جگ اور بٹر بیئر کی بوتلیں رکھی ہوئی تھیں۔ لی جارڈن نے ڈاکٹر فیلب سٹر کی پھلجھڑیاں اور پٹاخے (جن پر لکھا تھا کہ گرمی نہیں کریں گے اور گیلے ہو کر بھی چلیں گے) پھوڑ دیئے۔ جس کی وجہ سے ہوا میں ستارے اور چنگاریاں تیر رہی تھیں۔ ڈین تھامس جو اچھی ڈرائنگ کر لیتا تھا، اس نے کچھ نئے بہترین بینر بنا دیئے تھے۔ ان میں سے زیادہ تر میں ہیری کو ہارن ٹیل کے سر کے اوپر فائر بولٹ پر اُڑتے ہوئے دکھایا گیا تھا حالانکہ ایک دو بینروں میں سیڈرک کے سر کو آگ میں جلتے ہوئے دکھایا گیا تھا۔

ہیری کھانا کھانے لگا۔ کافی عرصے بعد اسے یہ احساس ہو رہا تھا کہ اچھی طرح بھوک لگنا کیسا ہوتا ہے؟ وہ رون اور ہرمائنی کے ساتھ بیٹھ گیا۔ اسے یقین نہیں ہو رہا تھا کہ وہ کتنا خوش تھا۔ رون اب پھر سے اس کے ساتھ تھا، اس نے پہلا ہدف پا لیا تھا اور اسے دوسرے ہدف کو انجام دینے کیلئے تین مہینے کا وقت مل چکا تھا۔

''اوہ! یہ تو کافی وزنی ہے......'' لی جارڈن نے سنہری انڈے کو اُٹھاتے ہوئے کہا، جسے ہیری نے ایک وسطی میز پر رکھ دیا تھا۔ اس نے انڈے کو اپنے ہاتھوں پر تولا۔ ''اسے کھولو ہیری! چلو دیکھتے ہیں کہ اس کے اندر کیا چھپا ہوا ہے؟''

''اُسے یہ سراغ خود ڈھونڈنا ہے!'' ہرمائنی نے جلدی سے کہا۔ ''یہ مقابلے کا قانون ہے، کہ وہ کسی سے مدد نہیں لے سکتا۔''

''مجھے ڈریگن کو مات دینے کیلئے لائحہ عمل خود ہی تشکیل دینا تھا ہے، ہے نا؟'' ہیری نے اتنی دھیمی آواز میں سرگوشی کی کہ صرف

ہر مائنی ہی اس کی بات کو سن سکے، وہ تھوڑی خجالت سے مسکرائی۔

''ہاں......چلو اسے کھول کر دکھاؤ، ہیری!'' ایک ساتھ کئی طلباء نے اصرار کیا۔

لی جارڈن نے سنہری انڈہ اب ہیری کو تھما دیا تھا۔ ہیری نے اس کی درز میں اپنا ناخن ڈال کر اسے کھول دیا۔ یہ اندر سے کھوکھلا تھا اور پوری طرح سے خالی تھا......لیکن جیسے ہی ہیری نے اسے کھولا اس میں سے ایک خوفناک آواز نکلی اور پورے ہال میں پھیلنے لگی۔ پورے ہال میں جیسے خوفناک چیخ گونج رہی تھی۔ ہیری کو لگا، یہ تو لگ بھگ سر کٹے نک کی جشن موت کی تقریب میں بھوتوں کے بھدی اور چیختی ہوئی موسیقی جیسی آواز تھی جو بھوتوں کا نغمہ نگار گروپ کلہاڑیوں اور برچھیوں سے پیدا کر رہا تھا۔

''اسے بند کرو، ہیری!'' فریڈ اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ کر چیخا۔

''یہ کیا تھا......؟'' سمیس فنی گن نے انڈے کی طرف گھور کر دیکھتے ہوئے کہا جب ہیری انڈے کو دوبارہ بند کر چکا تھا۔ ''خطرناک چڑیل جیسی آواز لگ رہی تھی......شاید اگلی مرتبہ تمہیں چڑیلوں سے سابقہ پڑنے والا ہے، ہیری!''

''ایسا لگ رہا تھا جیسے کسی پر خوفناک تشدد کیا جا رہا ہو'' نیول نے دھیمی خوفزدہ آواز میں کہا۔ جس کا چہرہ یکدم سفید پڑ چکا تھا اور اس کے ہاتھ سے کھانے کا نوالہ چھوٹ کر فرش پر گر گیا تھا۔ ''تمہیں شاید سفاک کٹ وار کا مقابلہ کرنا ہوگا......؟''

''نیول! بیوقوفی کی باتیں مت کرو۔ سفاک کٹ جادوئی وار غیر قانونی ہے۔'' جارج نے کہا۔ ''وہ لوگ چیمپئن پر سفاک کٹ جادوئی وار استعمال نہیں کریں گے۔ مجھے تو یہ آواز ایسی لگتی ہے کہ جیسے پرسی کوئی سریلا نغمہ گانے کی کوشش کر رہا ہو......شاید اس کے نہاتے ہوئے وقت میں اُس پر حملہ کرنا ہوگا، ہیری!''

''تمہیں کھٹی چٹنی چاہیئے ہر مائنی؟'' فریڈ نے کہا۔

ہر مائنی نے شک بھری نظروں سے اس پلیٹ کو دیکھا جو فریڈ اس کی طرف بڑھا رہا تھا۔ فریڈ مسکرایا۔ ''اس میں کوئی گڑبڑ نہیں ہے۔'' اس نے کہا۔ ''میں نے اس کے ساتھ کچھ نہیں کیا ہے، تمہیں تو کسٹرڈ کریم سے ہوشیار رہنا ہے......''

نیول جو ابھی ابھی کسٹرڈ کریم کھا رہا تھا، وہ اس کے حلق میں اٹک کر رہ گئی اور اس نے اسے اگل کر باہر نکال دیا۔

''میں تو مذاق کر رہا تھا نیول......'' فریڈ نے ہنس کر کہا۔

ہر مائنی نے کھٹی چٹنی کی پلیٹ لے لی۔

''کیا تم یہ سارا سامان باورچی خانے سے لائے ہو؟'' ہر مائنی نے پوچھا۔

''ہاں!'' فریڈ اس کی طرف مسکرا کر دیکھتے ہوئے بولا۔ اس نے کانپتی ہوئی آواز میں گھریلو خرس کی نقل اتاری۔ ''ہم آپ کیلئے کیا لا سکتے ہیں سر؟'' پھر وہ آگے بولا۔ ''وہ لوگ بہت دلچسپ ہیں......اگر میں کہوں کہ مجھے بھنا ہوا ہاتھی چاہیئے تو وہ میرے لئے وہ بھی تیار کر سکتے ہیں۔''

''تم باورچی خانے میں جاتے کیسے ہو؟'' ہرمائنی نے معصومانہ انداز سے سوال کیا۔

''آسان ہے۔'' فریڈ بولا۔ ''پھولوں کی ٹوکری والی پینٹنگ کے پیچھے ایک چھپا ہوا دروازہ ہے۔ بس ناشپاتی میں گدگدی کر دو۔ اس سے وہ ہنسنے لگتی ہے اور پھر دروازہ......'' تبھی وہ رُک گیا اور ہرمائنی کی طرف شک بھری نظروں سے دیکھنے لگا۔ ''تم یہ کیوں پوچھ رہی ہو؟''

''بس علم میں اضافے کیلئے......'' ہرمائنی میں جلدی سے کہا۔

''کہیں تمہارا ارادہ وہاں جا کر گھریلو خرسوں کی ہڑتال کروانے کا تو نہیں ہے۔'' جارج نے کڑی نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔ ''تم کہیں اپنی تحریکی تنظیم کو چھوڑ کر اب انہیں سیدھے ہی بغاوت کرنے کیلئے تو اکسانا نہیں چاہتی ہو۔''

یہ سن کر کئی لوگ کھلکھلانے لگے۔ بہرحال، ہرمائنی نے کوئی جواب نہیں دیا۔

''انہیں تنگ مت کرنا اور ان سے یہ مت کہنا کہ انہیں آزاد ہو کر تنخواہ لینی چاہئے۔ وہ لوگ کھانا بنانا چھوڑ دیں گے۔'' فریڈ نے اسے خبردار کرتے ہوئے کہا۔

تبھی سب لوگوں کا دھیان نیول کی طرف مبذول ہو کر رہ گیا کیونکہ اب اس کے جسم پر پنکھ نکل آئے تھے۔

''اوہ......معاف کرنا نیول!'' فریڈ ہنسی کے قہقہے کے درمیان میں چلا کر بولا۔ ''میں بھول گیا تھا......ہم نے کسٹرڈ کریم پر ہی جادو کیا تھا......''

بہرحال، ایک ہی منٹ بعد نیول کے پنکھ جھڑ گئے۔ پنکھ جھڑنے کے بعد وہ بالکل صحیح سلامت دکھائی دینے لگا۔ وہ بھی اب سب کے ساتھ مل کر ہنسنے لگا۔

''کنگنی کریم......'' فریڈ جوشیلے انداز میں چلا کر بولا۔ ''جارج اور میں نے بنائی ہے......ایک کنگنی کریم کی قیمت سات سکل ہے کون خریدنا چاہتا ہے۔''

آخرکار رات کو ایک بجے ہیری، رون، نیول، سمیس اور ڈین تھامس اپنے کمرے میں چلے گئے۔ اپنے پلنگ کے پردے کھینچ کر بند کرنے سے پہلے ہیری نے ہنگری کی ہارن ٹیل کے چھوٹے ماڈل کو اپنے پلنگ کے پاس والی میز پر رکھ دیا جونہی اس نے جمائی لی اور اپنی آنکھیں بند کر لیں۔ ہیری نے اپنے پلنگ کے پردے گراتے ہوئے سوچا۔ 'دراصل ہیگرڈ کی بات میں وزن ہے......ڈریگن اتنے برے نہیں ہوتے ہیں......'

☆☆☆☆

دسمبر کا آغاز ہوگورٹس میں سرد ہوا اور برف کی سفید تہوں سے ہوا۔ بلند و بالا سکول کی عمارت میں موسم سرما میں کچھ ضرورت سے زیادہ ہی تیز اور ٹھنڈی ہوائیں آتی تھیں۔ بہرحال، اس کی موٹی ٹھوس دیواروں اور آگ سے دہکتی ہوئی انگیٹھیوں سے بڑی راحت ملتی

تھی۔ ہیری جب بھی جھیل میں لنگر انداز اور تیز ہواؤں سے ہچکولے کھاتے ہوئے ڈرمسٹرانگ کے بادبانی جہاز کے قریب سے گزرتا تھا تو وہ بے ساختہ سکول کے اندرونی ماحول کی گرمائی اور سکون پر ہمیشہ شکرانے کے کلمات کہہ اُٹھتا تھا۔ اس نے سوچا کہ بیاوکس بیٹن سکول کا کارواں بھی شدید سردی سے نبٹ رہا ہوگا۔ اس کا دھیان اس طرف بھی گیا کہ ہیگرڈ، میڈم میکسم کے اُڑنے والے دیوہیکل گھوڑوں کو ان کا پسندیدہ جو کے پانی والا مشروب دے رہا تھا۔ جس کی ناگوار بدبو اصطبل کے کونے میں بنے ہوئے گندے نالے سے ہمیشہ اُٹھتی رہتی تھی۔ اس بدبو سے جادوئی جانداروں کی دیکھ بھال کی پوری کلاس تھوڑی مدہوش ہو جاتی تھی۔ یہ اچھی بات نہیں تھی کیونکہ وہ اب بھی بھیانک سقرطوں کی دیکھ بھال کر رہے تھے اور انہیں اپنے دماغ کو ہوشیار رکھنے کی ضرورت تھی۔

''ہمیں معلوم نہیں ہے کہ وہ سرمائی نیند میں جاتے ہیں یا نہیں......؟'' ہیگرڈ نے اگلی کلاس میں کدوؤں کے ہوادار باغیچے میں کانپتے ہوئے طلباء کی طرف دیکھ کر کہا۔ ''ہمیں یہ پتہ لگانا ہے کہ انہیں سرمائی نیند پسند ہے یا نہیں...... اس لئے ہم انہیں ان صندوقوں میں منتقل کر دیتے ہیں......''

اب صرف دس ہی دھماکے دار سقرط باقی بچے تھے۔ ظاہر ہے کہ ان کی ایک دوسرے کو ہلاک کرنے کی خواہش کھلی فضا میں سیر و تفریح کے باوجود بھی ختم نہیں ہو پائی تھی۔ اب وہ چھ فٹ تک لمبے ہو چکے تھے۔ ان کی موٹی کھال، طاقتور پیر، آگ لگانے والا سر، ان کے ڈنک اور ان کی چوسنی جیسا منہ...... ان سب چیزوں کی وجہ سے سقرط بے حد خوفناک دکھائی دیتے تھے۔ ہیری نے آج تک ان سے بدصورت اور ڈراؤنے جاندار اپنی زندگی میں نہیں دیکھے تھے۔ سب طلباء نے ہیگرڈ کی بات سن کر ان بڑے صندوقوں کی طرف دیکھا جو ہیگرڈ باہر نکال کر لایا تھا۔ ان سب میں تکیے اور موٹے لحاف بچھے ہوئے تھے۔

''ہم انہیں ان صندوقوں میں جانے کیلئے للچائیں گے۔'' ہیگرڈ نے بتایا۔ ''اور ڈھکن بند کر دیں گے۔ پھر ہم دیکھیں گے کہ کیا ہوتا ہے؟''

لیکن جلدی ہی انہیں یہ معلوم ہو گیا کہ سقرط سرمائی نیند کو بالکل پسند نہیں کرتے تھے اور انہیں تکیے اور لحافوں والے صندوقوں میں بند ہونا قطعی پسند نہیں تھا۔

''خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے...... کوئی اپنی جگہ سے نہ ہلے......'' ہیگرڈ جلدی سے چیخا۔ وہ اس لئے چلا رہا تھا کہ سقرط کدو کے باغیچے میں چاروں طرف تباہی مچانے لگے تھے، انہوں نے لکڑی کے صندوقوں کے پرخچے اُڑا کر رکھ دیئے تھے۔ پورا باغیچہ لکڑی کے سلگتے ہوئے ٹکڑوں سے بھر چکا تھا۔ کلاس کے زیادہ تر بچے جن میں ملفوائے، کریب اور گوئل سب سے آگے تھے...... بھاگ کر پچھلے دروازے سے ہیگرڈ کے جھونپڑے میں گھس چکے تھے اور انہوں نے اندر سے دروازہ بھی بند کر لیا تھا۔ بہر حال، ہیری، رون اور ہرمائنی ان گنے چنے طلباء میں سے تھے جو باہر رہ کر ہیگرڈ کی مدد کر رہے تھے۔ انہوں نے مل کر نو سقرطوں کو بھینچ کر باندھ لیا تھا۔ حالانکہ اس کوشش میں وہ کئی جگہ سے جھلس گئے تھے اور ان کے بدن پر کافی خراشیں بھی آئی تھیں۔ اب صرف ایک ہی سقرط باقی رہ گیا

تھا جو آزاد تھا۔

’’اسے مت ڈراؤ......‘‘ ہیگرڈ چیخ کر بولا۔ جب رون اور ہیری نے اپنی چھڑیوں سے آگ کی چنگاریاں سقرط کی طرف پھینکیں۔ وہ اب اپنا ڈنک اُٹھا کر ان کی طرف خطرناک طریقے سے بڑھ رہا تھا۔ ’’بس اس کے ڈنک کے اوپر رسی ڈال دو تاکہ وہ کسی اور کو نقصان نہ پہنچا پائے۔‘‘

’’ہاں! ہم یہ کبھی نہیں چاہیں گے کہ وہ کسی اور کو نقصان پہنچائے۔‘‘ رون نے غصے سے چلا کر کہا جب وہ اور ہیری، ہیگرڈ کے جھونپڑے کی دیوار سے چپکے کھڑے تھے۔ وہ اب بھی اپنی چنگاریوں سے سقرط کو دور روکنے کی کوشش کر رہے تھے۔

’’واہ واہ...... یہ تو بڑا دلچسپ دکھائی دے رہا ہے......‘‘

ریٹا سٹیکر باغیچے کی باڑھ پر جھک کر یہ تماشا دیکھ رہی تھیں، وہ ایک موٹا اونی چوغہ پہنے ہوئے تھیں جس پر فر کا بینگنی رنگ کا کالر بھی لگا ہوا تھا۔ ان کا مگرمچھ کی کھال والا ہینڈ بیگ ان کے ہاتھ پر جھول رہا تھا۔ ہیگرڈ نے اس سقرط پر کود گیا جو ہیری اور رون کو پریشان کر رہا تھا۔ اس نے اسے پوری طرح دبا لیا۔ اس کے کنارے سے آگ کا دھماکہ ہوا جس سے پاس لگی کدو کی بیلوں میں آگ لگ گئی۔

’’تم کون ہو؟‘‘ ہیگرڈ نے ریٹا سٹیکر کی طرف دیکھ کر پوچھا۔ جب اس نے سقرط کے ڈنگ کے چاروں طرف رسی کا پھندا ڈال کر اسے کس دیا اور گرہ لگا رہا تھا۔

’’ریٹا سٹیکر...... روزنامہ جادوگر کی خصوصی نامہ نگار!‘‘ اس نے ہیگرڈ کی طرف مسکرا کر دیکھتے ہوئے جواب دیا۔ اس کے سونے کے دانت چمکتے ہوئے دکھائی دیئے۔

’’ڈمبل ڈور نے کہا تھا کہ اب آپ کو ہوگورٹس میں آنے کی اجازت نہیں ہے۔‘‘ ہیگرڈ نے تیوریاں چڑھا کر کہا، اب وہ سقرط کے اوپر سے اُٹھ کھڑا ہوا اور اسے کھینچ کر اس کے ساتھیوں کی طرف لے جانے کی کوشش کر رہا تھا۔

ریٹا سٹیکر نے یوں اداکاری کی جیسے اس نے ہیگرڈ کی بات سنی ہی نہ ہو۔

’’ان مسحور کن جانداروں کا کیا نام ہے؟‘‘ اس نے دلربائی مسکراہٹ کے ساتھ پوچھا۔

’’دھماکے دار سقرط!‘‘ ہیگرڈ نے جواب دیا۔

’’اچھا؟‘‘ ریٹا سٹیکر نے جھوم کر کہا جو بہت دلچسپی لینے کی اداکاری کر رہی تھی۔ ’’میں نے ان کے بارے میں پہلے کبھی نہیں سنا...... وہ کہاں سے آئے ہیں؟‘‘

ہیری نے دیکھا کہ ہیگرڈ کی کالی ڈاڑھی کے نیچے اس کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔ ہیری گھبرا گیا۔ ہیگرڈ ان سقرطوں کو کہاں سے لایا تھا؟ ایسا لگ رہا تھا، ہرمائنی بھی یہی سوچ رہی تھی۔

’’وہ بڑے دلچسپ جاندار ہیں، ہے نا ہیری!‘‘ ہیگرڈ جلدی سے بولا۔

''کیا؟......اوہ ہاں!......اووچ......دلچسپ؟'' ہیری نے کہا جب ہرمائنی نے اس کے پیر پر اپنا پیر زور سے مارا تھا۔

''اوہ......بہت خوب! تم بھی یہیں ہو!'' ریٹا سٹیکر نے ہیری کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''تو تمہیں جادوئی جاندار کی دیکھ بھال کرنا پسند ہے، ہے نا؟ یہ یقیناً تمہاری پسندیدہ کلاس ہوگی؟''

''ہاں!'' ہیری نے زور سے کہا۔ ہیگرڈ اس کی طرف دیکھ کر مسکرایا۔

''بہت خوب!'' ریٹا سٹیکر نے مسکرا کر کہا۔ ''واقعی بہت خوب!'' پھر وہ ہیگرڈ کی طرف متوجہ ہوئیں اور پوچھا۔ ''یہاں کافی عرصے سے پڑھا رہے ہو؟''

ہیری نے دیکھا کہ ریٹا سٹیکر کی آنکھیں ڈین تھامس (جس کے ایک رخسار پر چوڑا زخم ہو چکا تھا) لیونڈر براؤن (جس کا چوغہ بری طرح جھلس چکا تھا) سمیس فنی گن (جو اپنی جلی ہوئی انگلیوں کو سہلا رہا تھا) سے ہوتے ہوئے اس کے جھونپڑے کی کھڑکیوں پر پہنچ گئیں، جہاں کلاس کے زیادہ تر بچے خوف سے کانپتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ وہ کھڑکیوں کے شیشوں سے ناک لگائے باہر دیکھ رہے تھے اور باہر کا خطرہ ٹل جانے کا انتظار کر رہے تھے۔

''یہ میرا دوسرا سال ہے......'' ہیگرڈ نے اسے جواب دیا۔

''بہت اعلیٰ!...... مجھے لگتا ہے کہ تمہارا تفصیلی انٹرویو لینا چاہئے۔ جادوئی جانداروں کے بارے میں تمہیں اپنے سابقہ تجربات سے لوگوں کو آگاہ کرنا چاہئے۔ جیسا کہ تمہیں معلوم ہی ہوگا کہ روزنامہ جادوگر میں ہر بدھ کو جادوئی جانداروں پر ایک دلچسپ معلوماتی کالم چھپتا ہے۔ ہم اس میں دھماکے دارسقوں کے بارے میں دلچسپ تفصیل شائع کر سکتے ہیں......''

''دھماکے دارسقرط!'' ہیگرڈ نے اس کی تصحیح کی۔ ''ہاں ہاں...... کیوں نہیں......''

یہ سن کر ہیری کو بے حد پریشانی لاحق ہوئی لیکن وہ ہیگرڈ تک اپنی بات نہیں پہنچا سکتا تھا کیونکہ ریٹا سٹیکر اسے اشارہ کرتے ہوئے دیکھ لیتیں۔ اس لئے وہ خاموشی سے وہاں کھڑا دیکھتا اور پہلو بدلتا رہا۔ جب ہیگرڈ اور ریٹا سٹیکر نے ایک لمبے انٹرویو کیلئے اسی ہفتے تھری بروسٹکس کیفے میں ملاقات طے کر لی، اسی لمحے سکول سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی جو اس بات کی علامت تھی کہ یہ کلاس ختم ہوگئی ہے۔

''گڈ بائے ہیری!'' ریٹا سٹیکر نے اس سے خوش ہوتے ہوئے کہا جب وہ رون اور ہرمائنی کے ساتھ وہاں سے واپس چل دیا تھا۔ ''ہیگرڈ! جمعہ کی رات کو ملاقات ہوگی۔''

''وہ اس کی کہی ہر بات کو توڑ مروڑ کر چھاپ دے گی۔'' ہیری نے دھیمی آواز میں کہا۔

''جب تک وہ ان سقرطوں کو غیر قانونی طریقے سے یہاں لایا ہو، تب تک کوئی مشکل نہیں ہے۔'' ہرمائنی نے بدحواسی کے عالم میں کہا۔ انہوں نے ایک دوسرے کی طرف پریشانی سے دیکھا کیونکہ ہیگرڈ اس طرح کی غیر قانونی حرکت ضرور کر سکتا تھا۔

''ہیگرڈ پہلے بھی کئی بار سنگین مشکلات میں پھنس چکا ہے لیکن ڈمبل ڈور نے اسے کبھی نہیں نکالا۔'' رون نے تسلی دیتے ہوئے

کہا۔ ''برے سے برا یہ ہوسکتا ہے کہ ہیگرڈ کو سقرطوں سے پیچھا چھڑانا پڑے گا...... معاف کرنا! کیا میں نے یہ کہا کہ برے سے برا؟ میرا مطلب تھا، اچھے سے اچھا یہی ہوسکتا ہے......''

ہیری اور ہرمائنی اس کی بات پر ہنس پڑے اور پھر جوش وخروش سے دوپہر کا کھانا کھانے لگے۔ ہیری نے اس دوپہر کو علم جوتش کی دو کلاسوں کا لطف اُٹھایا۔ وہ اب بھی ستاروں کے چارٹ بنا رہے تھے اور پیش گوئیوں پڑھ رہے تھے لیکن اب اس کی رون سے ایک بار پھر دوستی ہوگئی تھی، اس لئے اب اسے ہر چیز دلچسپ لگنے لگی تھی۔ جب ہیری اور رون اپنی خوفناک اموات کی پیش گوئیاں کر رہے تھے تب پروفیسر ٹراوَلینی ان دونوں سے بہت خوش دکھائی دے رہی تھیں۔ بہرحال، جب وہ کلاس میں یہ بتا رہیں تھیں کہ پلوٹو دنیاوی زندگی میں کس طرح مشکلات پیدا کرسکتا ہے تو وہ دونوں کھی کھی کرنے لگے۔ اس سے پروفیسر ٹراوَلینی بری طرح چڑ گئی تھیں۔

''مجھے لگتا ہے کہ ہم میں سے کچھ لوگ......'' انہوں نے پراسرار انداز سے بڑبڑاتے ہوئے کہا جس میں ان کا چڑچڑاپن صاف جھلک رہا تھا۔ انہوں نے ہیری کو معنی خیز نظروں سے دیکھتے اپنی بات آگے بڑھائی۔ ''تھوڑے زیادہ سنجیدہ ہوتے، اگر وہ یہ دیکھ لیتے جو میں نے کل رات کو بلوری گولے میں دیکھا تھا۔ جب میں بنائی کر رہی تھی تو میرے من میں بلوری گولے میں جھانکنے کی خواہش مچلی۔ میں اُٹھ کر اس کے سامنے بیٹھ گئی اور اس میں دیکھنے لگی...... اور تم جانتے نہیں ہو کہ اس میں مجھے کیا دکھائی دیا؟''

''ایک بدصورت چمگادڑ جو بڑی عینک لگائے ہوئے تھی۔'' رون آہستگی سے بولا۔ ہیری کو اپنی ہنسی روکنے کیلئے کافی جدوجہد کرنا پڑی تھی۔

''موت...... میرے پیارے بچے...... موت!''

پاروتی پاٹیل اور لیونڈر براؤن نے دہشت کے مارے اپنے ہاتھ منہ پر رکھ لئے۔

''ہاں!'' پروفیسر ٹراوَلینی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ''وہ قریب آ رہی تھی، بہت قریب آ رہی تھی۔ وہ ایک گدھ کی طرح آسمان میں منڈلا رہی تھی...... سکول کے اوپر چاروں طرف منڈلا رہی تھی...... اور وہ نیچے آتی جا رہی تھی......''

انہوں نے ہیری کی طرف گھور کر دیکھا جس نے زور سے جمائی لی اور اسے چھپانے کی کوئی کوشش نہیں کی تھی۔ جب وہ بالآخر سیڑھیاں اتر کر پروفیسر ٹراوَلینی کے کمرے سے تیز ہوا میں پہنچے تو ہیری مسکرا کر بولا۔ ''اس بات کا تھوڑا زیادہ اثر ہوتا اگر انہوں نے یہ بات ستر مرتبہ پہلے نہیں کہی ہوتی اگر ان کی موت کی ہر پیش گوئی پر میں مر چکا ہوتا تو میں دُنیا کا سب سے بڑا عجوبہ ہوتا۔''

''ہاں بالکل! تم ستر مرتبہ مرنے والے ایک ہی عجوبہ بھوت ہوتے۔'' رون نے کھلکھلاتے ہوئے کہا۔ جب وہ خونی نواب کے پاس سے گزرے جو دوسری طرف جا رہا تھا اور اپنی زہریلی نظروں سے انہیں گھور رہا تھا۔ ''چلو اچھا ہوا، کم از کم ہمیں ہوم ورک تو نہیں ملا۔ کاش پروفیسر وکٹر ہرمائنی کو ڈھیر سارا ہوم ورک دے دیں، جب ہمیں ہوم ورک نہیں کرنا پڑتا ہے تو اسے ہوم ورک کرتا دیکھ کر بڑا مزہ آتا ہے......''

جب وہ اس کی تلاش میں وہاں پہنچے تو ہر مائنی کھانے کی میز پر انہیں نہیں ملی اور وہ لائبریری میں بھی نہیں تھی۔ وہاں پر صرف ایک ہی شخص بیٹھا ہوا تھا اور وہ کیرم تھا...... رون تھوڑی دیر تک کتابوں کے الماری کے پیچھے کھڑا رہا اور ہیری سے سرگوشیاں کر رہا تھا کہ کیا اسے اس کا آٹوگراف لے لینا چاہئے ...... لیکن اسی وقت رون کو احساس ہو گیا کہ چھ سات لڑکیاں کتابوں کی الماریوں کی دوسری قطار کے پیچھے چھپ کر اسی بارے میں بات چیت کر رہی تھیں، اس لئے اس نے اپنا ارادہ بدل دیا۔

''معلوم نہیں ہر مائنی کہاں دفع ہو گئی ہے......'' رون نے اکتا کر کہا جب وہ ہیری کے ساتھ گری فنڈر کے ہال میں لوٹ رہا تھا۔

''معلوم نہیں...... بکواس!''

فربہ عورت نے ابھی دروازہ کھولنا ہی شروع کیا تھا کہ اسی وقت انہیں عقب میں بھاگتے قدموں کی آواز سنائی دی۔ ہر مائنی دھڑ دھڑاتے ہوئے ان کی طرف آ رہی تھی۔

''ہیری!'' اس نے ہانپتے ہوئے کہا اور ان کے پاس پہنچ کر رُک گئی۔ (موٹی عورت نے اپنی بھنوئیں اُٹھا کر اسے گھور کر دیکھا)

''ہیری! تم میرے ساتھ چلو...... تمہیں چلنا ہی پڑے گا بہت تعجب انگیز بات ہوئی ہے...... چلو!''

وہ ہیری کا بازو پکڑ کر اسے راہداری کی طرف کھینچنے لگی۔

''کیا ہوا؟'' ہیری نے حیرانگی سے پوچھا۔

''میں تمہیں سب کچھ بتا دوں گی مگر وہاں پہنچنے کے بعد...... آؤ...... چلو بھی جلدی......''

ہیری نے رون کی طرف دیکھا۔ رون بھی پریشان ہو کر ہیری کی طرف دیکھنے لگا۔

''ٹھیک ہے......'' رون بولا۔ وہ دونوں ہر مائنی کے پیچھے پیچھے راہداری میں چلنے لگے۔

''اوہ! میری پرواہ مت کرو......'' فربہ عورت پیچھے سے چڑ کر چیخی۔ ''مجھے پریشان کرنے کیلئے معافی مت مانگو۔ تمہارے لوٹنے تک میں یونہی جھکی رہوں گی اور دروازہ کھلا رکھوں گی...... ٹھیک ہے نا؟''

''ہاں! ٹھیک ہے...... شکریہ!'' رون نے مڑے بغیر چلا کر کہا۔

''ہر مائنی! تم ہمیں کہاں لے جا رہی ہو؟'' ہیری نے دریافت کیا جب وہ چھ منزلیں نیچے آئی تھی اور بڑے ہال تک جانے والی سنگ مرمر کی سیڑھیوں پر نیچے اترتی جا رہی تھی۔

''تمہیں ایک منٹ بعد سب کچھ پتہ چل جائے گا......'' ہر مائنی نے جوشیلی آواز میں کہا۔

وہ سیڑھیوں سے نیچے پہنچ کر بائیں طرف مڑی اور جلدی سے اس دروازے کی طرف گئی جہاں سے سیڈرک ڈیگوری اس رات کو گیا تھا، جب شعلوں کے پیالے نے اس کا ہیری کا نام اگلا تھا۔ ہیری یہاں پہلے کبھی نہیں آیا تھا۔ وہ اور رون ہر مائنی کے پیچھے پیچھے پتھر کی سیڑھیاں اترے لیکن وہ سنیپ کے تہہ خانے تک جانے والے گھپ اندھیرے والی راہداری جیسی جگہ پر نہیں پہنچے تھے۔ اس کے

بجائے وہ پتھر سے بنی ایک چوڑی راہداری میں آ چکے تھے جو مشعلوں سے روشن تھی اور جس کی دیواروں پر کھانے پینے کے سامان کی تصویریں آویزاں تھیں۔

''اوہ رُکو......'' ہیری نے راہداری میں نصف فاصلہ طے کرنے کے بعد دھیرے سے کہا۔ ''ایک منٹ ٹھہرو، ہر مائنی......''

''کیا ہوا؟'' ہر مائنی نے مڑ کر اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور اس کے چہرے پر امید کی جھلک تیر رہی تھی۔

''میں سمجھ گیا ہوں کہ یہ کس بارے میں ہے......؟'' ہیری نے کہا۔ اس نے رون کے پہلو میں کہنی کا ٹھوکا مارا اور ہر مائنی کے ٹھیک پیچھے پھلوں والی پینٹنگ کی طرف اشارہ کیا۔ اس میں پھلوں کا بہت بڑا 'چھابڑا' رکھا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''ہر مائنی!'' رون نے تنک کر کہا۔ ''تم ہمیں ایک بار پھر اسی سیپو میں الجھانا چاہتی ہو۔''

''نہیں......! نہیں، میں ایسا نہیں کر رہی ہوں۔'' ہر مائنی جلدی سے بولی۔ ''اور یہ سیپو نہیں ہے رون......''

''اچھا تو تم نے اب اس کا نام بدل دیا ہے؟'' رون نے ہر مائنی کی طرف تیوریاں چڑھا کر کہا۔ ''تو اب ہمارا نیا نام کیا ہے...... گھریلو خرس تحریک آزادی؟ میں باورچی خانے میں جا کر انہیں کام بند کرنے کی تجویز ہرگز نہیں دوں گا۔ میں یہ کام بالکل نہیں کروں گا......''

''میں تمہیں ایسا کرنے کیلئے کب کہہ رہی ہوں؟'' ہر مائنی نے سنجیدگی سے کہا۔ ''میں تو ابھی ابھی گھریلو خرس سے بات کرنے کیلئے یہاں آئی تھی لیکن اسی وقت مجھے ایک عجیب وغریب چیز دکھائی دی......اوہ چلو بھی...... ہیری! میں تمہیں دکھانا چاہتی ہوں......''

اس نے ہیری کا ہاتھ ایک بار پھر پکڑ لیا اور اسے پھلوں کی بڑی پینٹنگ والی تصویر کے سامنے کھینچنے لگی۔ ہر مائنی نے اپنی انگلی سے بڑی سبز ناشپاتی پر گدگدی کی۔ ناشپاتی اپنی جگہ پر ہلنے اور ہنسنے لگی اور پھر اچانک وہ ایک بڑے سبز دروازے کے دستے میں بدل گئی۔ ہر مائنی نے دستے کو پکڑ کر دروازہ کھولا اور ہیری کو پیچھے سے دھکا دیا جس سے وہ دروازے سے اندر چلا گیا۔

اسے ایک بلند و بالا چھت والے بڑے کمرے کی جھلک دکھائی دی۔ یہ کمرہ بھی اوپر والے بڑے ہال جیسا ہی تھا۔ اس میں پتھر کی دیواریں تھیں۔ چاروں طرف چمکتے برتن موجود تھے اور اس کے دوسرے کنارے پر اینٹوں سے بنی ہوئی بڑی بڑی انگیٹھیاں تھیں۔ اسی وقت کمرے کے وسط میں ایک چھوٹی سی چیز دھڑ دھڑاتی ہوئی اس کی طرف بڑھی اور پھر چیخ چیخ کر شور مچانے لگی۔

''ہیری پوٹر...... ہیری پوٹر......''

اگلے ہی پل ہیری کی ہوا نکل گئی کیونکہ چیختے ہوئے گھریلو خرس کا سر بری طرح سے اس کے پیٹ سے ٹکرا گیا۔ گھریلو خرس نے اسے اتنی بری طرح جکڑ لیا تھا کہ ہیری کو لگا کہ اس کی ہڈیاں یقیناً ٹوٹ جائیں گی۔

''ڈو......ڈوبی......'' ہیری بمشکل بول پایا۔

''یہ ڈوبی ہی ہے سر!......ڈوبی ہی ہے!'' ہیری کو اپنی ناف کے قریب سے کسی کے بولنے کی آواز سنائی دی۔ ''ڈوبی امید کر رہا

تھا کہ وہ ہیری پوٹر سے ملنے جائے گا لیکن ہیری پوٹر خود ہی اس سے ملنے آ گئے سر!''

ڈوبی نے ہیری کو چھوڑ دیا اور پھر کچھ قدم پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔ وہ ہیری کی طرف دیکھ کر مسکرایا۔ اس کی بڑی بڑی سبز اور ٹینس کی گیند جیسی آنکھیں میں خوشی کے آنسو جھلک رہے تھے۔ وہ ٹھیک ویسا ہی دکھائی دے رہا تھا جیسا ہیری کو یاد تھا...... پنسل کی نوک جیسی نوکیلی ناک، چمگادڑ جیسے اُٹھے کان، لمبی لمبی انگلیاں اور پیر...... سب کچھ پہلے جیسا ہی تھا، صرف اس کے کپڑے بدل گئے تھے۔

جب ڈوبی ملفوائے گھرانے میں کام کرتا تھا تو وہ ہمیشہ پھٹا پرانا گندا سا تکیے کے غلاف جیسا لباس پہنتا تھا۔ بہر حال، اس وقت وہ بڑے عجیب کپڑوں میں ملبوس تھا۔ ہیری نے آج تک اتنے عجیب کپڑے نہیں دیکھے تھے۔ ڈوبی تو ورلڈ کپ کے جادوگروں سے بھی زیادہ بری پوشاک میں تھا۔ اس نے ہیٹ کی جگہ چائے کی کیتلی والی ٹی کوزی پہن رکھی تھی جس پر اس نے پن کی مدد سے کئی چمکتے ہوئے بیجز لگا رکھے تھے۔ اس نے اپنے کھلے ہوئے سینے پر ایک ٹائی لٹکائی تھی جس پر گھوڑے کے کھروں کا نشان بنا ہوا تھا۔ اس کا صاف پیٹ بچوں کے فٹ بال شرٹ جیسا تھا اور اس نے اپنے دونوں پیروں میں الگ الگ رنگ کے موزے پہن رکھے تھے۔ ہیری نے دیکھا کہ ان میں ایک تو وہی سیاہ جراب تھی جو اس نے اپنے پیر سے اتار کر مسٹر ملفوائے کو دی تھی تا کہ وہ اسے ڈوبی کو دے کر اسے آزاد کر دیں۔ دوسری جراب میں گلابی اور نارنجی دھاریاں بنی ہوئی تھیں۔

''ڈوبی! تم یہاں کیا کر رہے ہو؟'' ہیری نے حیرانگی سے اس کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

''ڈوبی ہوگورٹس میں کام کرنے کیلئے آ گیا ہے سر!'' ڈوبی جوشیلے انداز میں چلایا۔ ''پروفیسر ڈمبل ڈور نے ڈوبی اور ونکی کو کام دے دیا ہے سر!''

''ونکی...... کیا وہ بھی یہیں ہے؟'' ہیری نے چونک کر کہا۔

''ہاں سر...... ہاں!'' ڈوبی نے کہا پھر اس نے ہیری کا ہاتھ پکڑا اور اسے باورچی خانے میں لگی لکڑی کی چار لمبی میزوں کے درمیان سے لے گیا۔ ہیری نے ان کے پاس سے گزرتے ہوئے دیکھا کہ یہ چاروں میزیں اوپر بڑے ہال میں موجود میزوں کے عین نیچے لگی ہوئی تھیں۔ اس وقت وہ بالکل خالی تھیں، ان پر کھانے پینے کا کوئی سامان موجود نہیں تھا۔ لیکن اسے محسوس ہوا کہ ایک گھنٹہ پہلے ان پر کھانے پینے کا سامان ضرور رکھا گیا ہوگا جو چھت پر موجود ان جیسی ہم شکل میزوں پر کسی خفیہ راستے سے بھیجا جاتا ہوگا۔

کم از کم سو چھوٹے گھریلو خرس باورچی خانے میں چاروں طرف کھڑے تھے جب ڈوبی ہیری کو ان کے پاس لے گیا تو وہ مسکرانے لگے اور سر جھکا کر اس کا استقبال کرنے لگے۔ وہ سب ایک جیسا یونیفارم پہنے ہوئے تھے۔ نیپکن کی طرح تولئے، جن پر ہوگورٹس کی مہر لگی ہوئی تھی۔ یہ نیپکن تولئے کسی چوغے کی طرح ان کے بدن پر بندھے ہوئے تھے۔ ڈوبی نے اینٹوں کی بنی ایک انگیٹھی کے سامنے رُک کر اشارہ کیا۔

''ونکی سر......'' اس نے کہا۔

ونکی آگ کے پاس ایک سٹول پر بیٹھی ہوئی تھی۔ صاف دکھائی دے رہا تھا کہ اسے ڈوبی کی طرح کپڑوں کا شوق نہیں تھا۔ وہ ایک صاف چھوٹی سکرٹ اور فراک پہنے ہوئی تھی۔ اس نے فراک سے میل کھاتا ہوا ایک ننھا نیلے رنگ کا ہیٹ بھی پہن رکھا تھا جس میں اس کے لمبے کانوں کیلئے چوڑے سوراخ بنے ہوئے تھے۔ ڈوبی کے کپڑے عجیب وغریب ہونے کے باوجود صاف ستھرے تھے لیکن اس کے مقابلے میں ونکی کو اپنے کپڑوں کی ذرا بھی پرواہ نہیں معلوم ہوتی تھی۔ اس کے فراک پر چاروں طرف سوپ کے گندے داغ لگے ہوئے تھے اور اس کی سکرٹ پر ایک دو جگہ جلنے کے نشان بھی تھے۔

''کیسی ہو......ونکی؟'' ہیری نے اس سے پوچھا۔

ونکی کے ہونٹ تھرتھرانے لگے اور پھر وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ اس کی بڑی بڑی بھوری آنکھوں سے آنسو ٹپکنے لگے اور اس کے کپڑوں کو بھگونے لگے۔ یہ منظر بالکل ویسا ہی تھا جیسا انہوں نے کیوڈچ ورلڈ کپ پر دیکھا تھا۔

''اوہو......ونکی!'' ہرمائنی بولی۔ وہ اور رون بھی ہیری اور ڈوبی کے پیچھے پیچھے باورچی خانے کے اس کنارے تک آ چکے تھے۔ ''ونکی رونا بند کرو......مت روؤ......''

لیکن ونکی اور زیادہ زور سے رونے لگی۔ دوسری طرف ڈوبی نے ہیری کو مسکرا کر دیکھا۔

''کیا ہیری پوٹر چائے پینا پسند کریں گے؟'' اس نے بلند آواز میں کہا تاکہ ونکی کے سسکیاں بھرنے کے باجود اس کی آواز ہیری تک پہنچ سکے۔

''ار......ہاں......ٹھیک ہے۔'' ہیری بوکھلا کر بولا۔

فوراً چھ گھریلو خرس پیچھے سے آئے اور ان کے ہاتھوں میں چاندی کی ایک بڑا سا تھال پکڑا ہوا تھا جس پر ایک کیتلی اور ہیری، رون اور ہرمائنی کیلئے تین کپ، دودھ کا جگ اور بسکٹوں کی بڑی پلیٹ رکھی ہوئی تھی۔

''بہت ہی اعلیٰ خاطر تواضع ہے۔'' رون نے للچائی ہوئی نظروں سے تھال کو دیکھتے ہوئے کہا۔ ہرمائنی نے اس کی طرف تیوریاں چڑھا کر دیکھا۔ لیکن گھریلو خرس رون کی بات سن کر بے حد مسرور دکھائی دیئے۔ انہوں نے بہت نیچے تک جھک کر تنظیمی سلام پیش کیا اور پیچھے ہٹ کر کھڑے ہوگئے۔

''تم یہاں کب سے ہو، ڈوبی؟'' ہیری نے پوچھا جب وہ سب کو چائے پیش کر رہا تھا۔

''ابھی ایک ہی ہفتہ ہوا ہے ہیری پوٹر سر!'' ڈوبی نے خوشی خوشی کہا۔ ''ڈوبی پروفیسر ڈمبل ڈور سے ملنے آیا تھا سر! دیکھئے سر، جس گھریلو خرس کو اس کے مالک نے ملازمت سے نکال دیا ہو اسے نئی جگہ پر کام ملنے میں بہت مشکل پیش آتی ہے سر۔ بہت ہی زیادہ مشکل ہوتی ہے سر!''

اس پر ونکی اور زور زور سے ہچکیاں بھر کر رونے لگی۔ پچکے ہوئے ٹماٹر جیسی اس کی ناک اب اس کے کپڑوں کے سامنے والے

حصے کو گندا کر رہی تھی لیکن وہ اسے روکنے کی کوئی کوشش نہیں کر رہی تھی۔

''ڈوبی نئی ملازمت کی تلاش میں پورے دو سال تک ملک بھر میں ادھر ادھر دھکے کھاتا رہا ہے سر!'' ڈوبی نے چیخ کر بلند آواز میں کہا۔ ''لیکن ڈوبی کو کام نہیں ملا سر کیونکہ ڈوبی اب تنخواہ لینا چاہتا ہے۔''

باورچی خانے میں چاروں طرف کھڑے گھریلوخرس جواب تک ساری باتیں دلچسپی سے سن رہے تھے، ان الفاظ کو سن کر دوسری طرف دیکھنے لگے جیسے ڈوبی نے کوئی ناپسندیدہ اور شرمناک بات کہہ دی ہو۔

''یہ تو اچھی بات ہے ڈوبی!'' ہرمائنی فوراً اس کا ساتھ دیتے ہوئے بول پڑی۔

''آپ کا شکریہ مس!'' ڈوبی نے اس کی طرف دیکھ کر دانت نکالتے ہوئے کہا۔ ''لیکن زیادہ تر جادوگر تنخواہ مانگنے والے گھریلو خرس کو پسند نہیں کرتے ہیں۔ انہوں نے ڈوبی سے کہا کہ ایسے گھریلوخرس کا کیا فائدہ؟ اور پھر انہوں نے ڈوبی کو دھتکار کر دروازہ بند کر دیا۔ ڈوبی کو کام پسند ہے لیکن وہ کپڑے پہننا چاہتا ہے اور وہ تنخواہ لینا چاہتا ہے ہیری پوٹر...... ڈوبی آزاد رہنا چاہتا ہے۔''

ہوگورٹس کے گھریلوخرس اب ڈوبی سے دھیرے دھیرے دور ہٹنے لگے تھے جیسے اسے کوئی موذی بیماری ہوگئی ہو۔ بہرحال، ونکی جہاں تھی وہیں رہی لیکن یہ سن کر اس کے رونے کی آواز غیر معمولی طور پر مزید بلند ہوگئی تھی۔

''ہیری پوٹر! اس کے بعد ڈوبی ونکی سے ملنے گیا اور اسے یہ پتہ چلا کہ ونکی بھی آزاد ہوگئی ہے سر!'' ڈوبی نے خوش ہو کر کہا۔

یہ سن کر ونکی نے اپنے سٹول سے چھلانگ لگا دی اور منہ چھپا کر پتھر کے فرش پر لیٹ گئی۔ وہ فرش پر مکے مارنے لگی تھی اور غمگین ہو کر چیخنے لگی۔ ہرمائنی جلدی سے اس کے پاس جا کر گھٹنوں کے بل بیٹھ گئی اور اُس نے اُسے تسلی دینے کوشش کی، لیکن اس کی باتوں سے ونکی کو کوئی فرق نہیں پڑا۔ ڈوبی آگے بھی اپنی کہانی سناتا رہا اور ونکی کو سسکیاں بھرنے کی آواز سے زیادہ تیکھی آواز میں چلا کر بولتا رہا۔

''اور پھر ڈوبی کے دماغ میں ایک خیال آیا ہیری پوٹر سر!...... ڈوبی نے سوچا کہ کیوں نہ ڈوبی اور ونکی ایک ساتھ کام تلاش کریں، اس پر ونکی بولی کہ دو گھریلوخرسوں کیلئے بھلا کسی جگہ ڈھیر سارا کام کہاں ہوسکتا ہے؟ اس پر ڈوبی نے پھر غور کیا اور تب اس کے دماغ میں آ گیا سر...... ہوگورٹس...... اس لئے ڈوبی اور ونکی پروفیسر ڈمبل ڈور سے ملنے آ گئے سر۔ اور انہوں نے ہمیں کام پر رکھ لیا......'' ڈوبی بہت خوش ہو کر مسکرانے لگا اور اس کی آنکھوں میں ایک بار پھر خوشی کے آنسو چھلکنے لگے۔

''پروفیسر ڈمبل ڈور نے کہا کہ اگر ڈوبی تنخواہ چاہتا ہے تو وہ ڈوبی کو تنخواہ دیں گے۔ اس طرح ڈوبی آج ایک آزاد گھریلوخرس ہے سر! اور ڈوبی کو ہر ماہ ایک گیلن تنخواہ ملتی ہے اور ایک مہینے میں ایک دن کی رخصت بھی ملتی ہے......''

''یہ تو بہت ہی کم تنخواہ ہے......'' فرش پر بیٹھی ہوئی ہرمائنی غصے سے چلائی۔ ونکی کے چیخنے اور مکے برسانے کی رفتار اور تیز ہوگئی تھی۔

''پروفیسر ڈمبل ڈور نے تو ڈوبی کو دس گیلن فی ہفتہ کی پیش کش کی تھی اور ہر ہفتے دو چھٹیوں کی بھی بات کی تھی۔'' ڈوبی نے اچانک

دھیما سا کانپتے ہوئے کہا جیسے اتنے آرام اور امیری کا خیال بہت ڈراؤنا ہو۔ ''لیکن ڈوبی نے ان کی بات نہیں مانی مس!...... ڈوبی کو آزادی پسند ہے مس لیکن وہ بہت زیادہ آزادی نہیں چاہتا مس! اسے کام کرنا زیادہ پسند ہے۔''

''اور پروفیسر ڈمبل ڈور تمہیں کتنی تنخواہ دے رہے ہیں ونکی؟'' ہرمائنی نے نرم لہجے میں اس سے پوچھا۔

اگر اس نے یہ سوچا تھا کہ اس سوال سے ونکی خوش ہو جائے گی تو اس نے بالکل غلط سوچا تھا کیونکہ ونکی نے رونا بند کر دیا تھا لیکن جب وہ اُٹھ کر بیٹھی تو اس کی بڑی بڑی بھوری آنکھیں ہرمائنی کو غصے سے گھور رہی تھیں۔ اس کا پورا چہرہ گلابی ہو گیا اور اچانک تمتمانے لگا۔

''ونکی کو گھر سے نکال دیا گیا ہے لیکن ونکی اب بھی تنخواہ نہیں لے رہی ہے۔'' وہ چیختے ہوئے غرائی۔ ''ونکی ابھی اتنی نیچے نہیں گری ہے۔ ونکی کو تو اسی بات پر بہت شرم آ رہی ہے کہ وہ اب آزاد ہے......''

''شرم آ رہی ہے؟'' ہرمائنی نے سپاٹ لہجے میں کہا۔ ''لیکن...... ونکی چھوڑو بھی، شرم تمہیں نہیں بلکہ مسٹر کراؤچ کو آنی چاہئے۔ تمہارا کوئی قصور نہیں تھا ساری غلطی تو انہی کی تھی......''

لیکن یہ جملے سن کر ونکی نے اپنے ہاتھ ہیٹ کے سوراخوں پر رکھ لئے تا کہ وہ ہرمائنی کی کہی بات کا ایک بھی لفظ نہ سن پائے۔ وہ چیخنے لگی۔ ''آپ میرے مالک کی بے عزتی نہ کریں مس! مسٹر کراؤچ کو بری ونکی کو ملازمت سے نکالنے کا پورا اختیار حاصل ہے......''

''ونکی کو یہاں کی زندگی سے گزر بسر کرنے میں مشکل پیش آ رہی ہے ہیری پوٹر!'' ڈوبی نے رازدارانہ انداز میں بتاتے ہوئے کہا۔ ''ونکی یہ بھول جاتی ہے کہ وہ اب مسٹر کراؤچ کی غلام نہیں ہے، اسے اب اپنے دل کی بات کہنے کی چھوٹ حاصل ہے لیکن وہ ایسا نہیں چاہتی ہے۔''

''کیا گھریلو خرس اپنے مالکوں کے بارے میں اپنی سابقہ رائے بدل نہیں سکتے ہیں؟'' ہیری نے پوچھا۔

''اوہ نہیں سر...... نہیں!'' ڈوبی نے اچانک سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔ ''یہ گھریلو خرس کی غلامی کا حصہ ہے سر! ہم اپنے مالکوں کے راز چھپا کر رکھتے ہیں اور اپنا منہ ہمیشہ بند رکھتے ہیں سر۔ ہم ان کے گھرانے کے افراد اور عزت کو قائم رکھتے ہیں اور کبھی ان کے بارے میں بری بات نہیں بولتے ہیں حالانکہ پروفیسر ڈمبل ڈور نے ڈوبی سے کہا کہ اگر ہم ان کی برائی کریں گے تو وہ برا نہیں منائیں گے۔ پروفیسر ڈمبل ڈور نے کہا کہ ہم لوگوں کو پوری آزادی ہے کہ ہم انہیں......''

ڈوبی اچانک گھبرایا ہوا دکھائی دینے لگا اور اس نے ہیری کو اشارہ کر کے اپنے قریب بلا لیا۔ ہیری آگے کی طرف جھک گیا۔ ڈوبی نے سرگوشی نما لہجے میں کہا۔ ''وہ کہتے ہیں کہ اگر ہم چاہیں تو انہیں سنکی اور سٹھیایا ہوا بڈھا بھی کہہ سکتے ہیں سر!''

ڈوبی دہشت بھری ہنسی ہنسنے لگا۔

''لیکن ڈوبی ایسا نہیں کہنا چاہتا ہیری پوٹر!'' اس نے دوبارہ معمول کے مطابق بلند آواز میں کہا اور اپنا سر نفی میں ہلانے لگا جس

سے اس کے کان پھڑ پھڑانے لگے۔ ’’ڈوبی پروفیسر ڈمبل ڈور کو بہت پسند کرتا ہے سر! اور اسے ان کے راز چھپانے میں فخر کا احساس ہوتا ہے۔‘‘

’’لیکن تم اب ملفوائے گھرانے کے بارے میں تو جو چاہو، وہ بول سکتے ہو، ہے نا؟‘‘ ہیری نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

ڈوبی کی بڑی بڑی آنکھوں میں ہلکا سا خوف لرزنے لگا۔

’’ڈوبی...... ڈوبی ایسا کر سکتا ہے۔‘‘ اس نے خود پر زبردستی کرتے ہوئے کہا اور اپنے چھوٹے کندھوں کو اچکایا۔ ’’ڈوبی، ہیری پوٹر سے کہہ سکتا ہے کہ اس کے پرانے مالک برے شیطان جادوگر تھے۔‘‘

ڈوبی ایک پل کیلئے کانپتا ہوا کھڑا رہا اور اپنی ہمت پر داد دینے کی کوشش کرنے لگا...... لیکن اگلے ہی لمحے وہ بھاگ کر پاس والی میز تک پہنچا اور اس پر اپنا سر زور زور سے پٹخ پٹخ کر چیخنے لگا۔

’’گندا ڈوبی...... بے حد گندا ڈوبی......‘‘

ہیری نے جلدی سے اس کی ٹائی کا پچھلا حصہ پکڑ کر اسے کھینچا اور میز سے دور ہٹایا۔

’’تمہاری یہ عادت ابھی تک نہیں گئی......‘‘ ہیری نے کہا۔

’’عادت......؟‘‘ ونکی غصے سے تلملاتی ہوئی بولی۔ ’’تمہیں خود پر شرم آنی چاہئے ڈوبی! تم اپنے مالکوں کے بارے میں ایسی بات کر رہے ہو۔‘‘

’’وہ اب میرے مالک نہیں ہیں ونکی!‘‘ ڈوبی نے جلدی سے اس کی بات رد کرتے ہوئے کہا۔ ’’ڈوبی کو پرواہ نہیں ہے کہ اب وہ کیا سوچتے ہیں؟‘‘

’’اوہ! تم بہت ہی برے گھریلو خرس ہو، ڈوبی!‘‘ ونکی نے دُکھ بھرے لہجے میں کہا اور اس کی آنکھوں سے ایک بار پھر آنسو بہنے لگے۔ ’’بے چارے مسٹر کراؤچ! وہ ونکی کے بغیر جانے کس حال میں ہوں گے؟ انہیں میری ضرورت ہے، انہیں میری مدد کی ضرورت ہے، میں نے زندگی بھر کراؤچ گھرانے کی خدمت کی تھی۔ مجھ سے پہلے میری ماں نے کی تھی اور اس سے پہلے میری نانی نے بھی یہی کیا تھا...... اوہ اگر انہیں یہ معلوم ہو جائے کہ ونکی کو آزاد کر دیا گیا ہے تو وہ کیا کہیں گی؟...... اوہ کتنی شرمندگی کی بات ہے...... کتنی شرمناک بات ہے......‘‘ اس نے اپنا چہرہ دوبارہ اپنی سکرٹ میں چھپا لیا اور پھر زور زور سے رونے لگی۔

’’ونکی!‘‘ ہرمائنی نے درشتگی سے کہا۔ ’’مجھے پورا یقین ہے کہ مسٹر کراؤچ کا کام تمہارے بغیر بھی اچھی طرح سے چل رہا ہے۔ تمہیں معلوم ہے کہ ہم نے انہیں دیکھا ہے......‘‘

’’آپ نے میرے مالک کو دیکھا ہے؟‘‘ ونکی زور سے چیخ کر بولی اور اس نے اپنا چہرہ سکرٹ سے دور ہٹا لیا۔ وہ ہرمائنی پر نظریں جما کر دوبارہ بولی۔ ’’آپ نے انہیں یہاں ہوگورٹس میں دیکھا ہے......؟‘‘

''ہاں!'' ہرمائنی بولی۔''وہ اور مسٹر بیگ مین جادوگری کے سہ فریقی مقابلوں کے جج کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔''

''مسٹر بیگ مین بھی یہاں آئے تھے؟'' ونکی زور سے چیخی اور ہیری کو یہ دیکھ کر بہت حیرت ہوئی (رون اور ہرمائنی کے چہروں پر بھی حیرانگی کے جذبات تھے) کہ ونکی کافی ناراض دکھائی دینے لگی تھی۔''مسٹر بیگ مین بہت برے جادوگر ہیں...... بہت ہی برے! میرے مالک انہیں پسند نہیں کرتے ہیں۔اوہ نہیں! بالکل بھی پسند نہیں کرتے ہیں......''

''بیگ مین اور برے جادوگر؟'' ہیری نے تعجب سے کہا۔

''اوہ ہاں!'' ونکی نے اپنا سر تیزی سے ہلاتے ہوئے کہا۔''میرے مالک نے ونکی کو کچھ باتیں بتائی ہیں لیکن ونکی وہ باتیں کسی کو نہیں بتائے گی......ونکی......ونکی اپنے مالک کے راز کو راز ہی رکھے گی۔''

وہ ایک بار پھر آنسوؤں میں ڈوب گئی۔ انہیں سکرٹ کے نیچے سے اس کے سسکنے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔''بیچارے مالک...... بیچارے مالک! اب ان کی مدد کیلئے ونکی بھی نہیں ہے۔''

اس کے بعد وہ ونکی سے ایک بھی سمجھداری کی لفظ بھی نہیں بلوا پائے۔انہوں نے اسے روتے چھوڑ دیا اور اپنی چائے ختم کی۔اس دوران ڈوبی خوش ہو کر انہیں آزادی اور اپنی تنخواہ کو خرچ کرنے کی منصوبوں سے آگاہ کرنے لگا۔

''ڈوبی اب ایک سوئیٹر خریدنے والا ہے ہیری پوٹر!'' اس نے خوشی سے کہا اور اپنے سینے کی طرف اشارہ کیا۔

''میں تمہیں ایک بات کہوں ڈوبی!'' رون نے کہا جو اچانک اسے بہت زیادہ پسند کرنے لگا تھا۔''میں تمہیں وہ سوئیٹر دے دوں گا جو میری ممی کرسمس پر میرے لئے بھیجیں گی۔ مجھے ہمیشہ کرسمس پر ایک سوئیٹر ملتا ہے۔تمہیں کلیجی رنگ کے سوئیٹر سے کوئی پریشانی تو نہیں ہے نا؟''

ڈوبی اس کی بات سن کر خوشی سے جھوم اُٹھا تھا۔

''ہم اسے تھوڑا چھوٹا کر دیں گے تاکہ وہ تمہارے ناپ کا ہو جائے۔'' رون نے اس سے کہا۔''وہ تمہاری ٹی کوزی کے ساتھ اچھا جچے گا۔''

جب وہ واپس جانے کی تیاری کرنے لگے تو کئی گھریلو خرسوں نے ان سے ناشتہ ساتھ لے جانے کی پیشکش کی۔ ہرمائنی نے تو صاف انکار کر دیا اور اس نے دُکھ بھری نظروں سے ان کی طرف دیکھا جو ان تینوں کے سامنے سر جھکائے جا رہے تھے اور گھٹنوں تک جھکے ہوئے تھے، البتہ ہیری اور رون نے ان کی پیشکش قبول کر لی تھی۔انہوں نے ڈھیر سارے کریم کیک اور ایپل پائی اپنی جیبوں میں ٹھونس لی۔

''ہیری پوٹر!......کیا ڈوبی کبھی کبھار آ کر آپ سے مل سکتا ہے سر؟'' اس نے پوچھا۔

''ہاں ہاں کیوں نہیں......'' ہیری نے جواب دیا۔ یہ سن کر ڈوبی کا چہرہ کھل اُٹھا۔

''تم جانتے ہو؟'' رون نے کہا جب وہ ہرمائنی اور ہیری کے ساتھ باورچی خانے سے نکل کر باہر آ چکے تھے اور بڑے ہال کی طرف جانے والی سیڑھیاں چڑھ رہے تھے۔''اتنے سالوں سے میں فریڈ اور جارج سے بہت متاثر تھا کہ وہ باورچی خانے سے کھانا لے آتے ہیں......اب جا کر مجھے پتہ چلا کہ یہ کام تو ذرا بھی مشکل نہیں ہے، ہے نا؟ گھریلوخرس تو کھانا دینے کے لئے بہت بے قرار رہتے ہیں......''

''دیکھو مجھے لگتا ہے کہ ڈوبی کا آنا اس گھریلوخرسوں کیلئے سب سے اچھی بات ہے۔'' ہرمائنی نے سنگ مرمر کی سیڑھیوں پر سب سے آگے چلتے ہوئے کہا۔''میرا مطلب ہے کہ یہ اچھا رہا کہ ڈوبی یہاں کام کرنے آ گیا ہے، جب باقی گھریلوخرس دیکھیں گے کہ وہ آزاد ہو کر کتنا خوش ہے تو انہیں بھی دھیرے دھیرے سمجھ آ جائے گی کہ انہیں ایسا ہی کرنا چاہئے۔''

''امید ہے کہ وہ ونکی کی طرف زیادہ غور سے نہیں دیکھیں گے!'' ہیری بولا۔

''وہ ٹھیک ہو جائے گی۔'' ہرمائنی نے جلدی سے کہا حالانکہ اس کی آواز سے لگ رہا تھا کہ اس بارے میں اسے کسی قدر تحفظات ہیں۔''جب اس کا صدمہ کم ہو جائے گا اور اسے ہوگورٹس میں رہنے کی عادت پڑ جائے گی تو اسے یہ سمجھ میں آ جائے گا کہ کراؤچ کے گھر کی بہ نسبت یہاں کا ماحول زیادہ اچھا ہے۔''

''وہ کراؤچ گھرانے سے محبت کرتی ہے۔'' رون نے رندھی ہوئی آواز میں کہا۔(اس نے ابھی ابھی کریم کیک کھانا شروع کیا تھا)

''بیگ مین کے بارے میں اس کے خیالات اچھے نہیں ہیں، ہے نا؟'' ہیری نے کہا۔''کیا پتہ مسٹر کراؤچ ان کے بارے میں اپنے گھر میں کیا باتیں کرتے رہتے ہوں گے؟''

''شاید وہ یہ کہتے ہوں گے کہ وہ اپنے شعبے کے اچھے منتظم نہیں ہیں۔'' ہرمائنی بولی۔''اور اگر ہم سچ مچ دیکھیں......تو ان کی اس بات میں وزن ہے، ہے نا؟''

''میں تو مسٹر کراؤچ کے بجائے بیگ مین کے ساتھ کام کرنا پسند کروں گا۔'' رون نے کندھے اچکا کر کہا۔''کم از کم بیگ مین ہنس مکھ اور خوش اخلاق تو ہیں......''

''کہیں پرسی تمہیں ایسا کہتے ہوئے نہ سن لے۔'' ہرمائنی نے تھوڑا مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں صحیح ہے۔ پرسی کسی بھی ہنس مکھ شخص کے ساتھ کام کرنا کبھی پسند نہیں کرے گا۔'' رون اب چاکلیٹ کا گودا کھانے لگا تھا۔''پرسی کو تو مذاق سمجھ میں نہیں آئے گا، بھلے وہ اس کے سامنے ننگا ناچ ہی کیوں نہ رہا ہو اور اس نے صرف ڈوبی کی ٹی کوزی ہی پہن رکھی ہو......''

☆☆☆☆

بائیسواں باب

# غیر متوقع ہدف

''پوٹر......ویزلی! اس طرف دھیان دو۔''

جمعرات کو تبدیلی ہیئت کی کلاس میں پروفیسر میک گوناگل کی چڑچڑی آواز کوڑے کی طرح کلاس میں گونج اُٹھی۔ ہیری اور رون دونوں ہی چونک کر ان کی طرف دیکھنے لگے۔

کلاس ختم ہونے والی تھی۔ انہوں نے اپنا کام پورا کر لیا تھا۔ وہ جن چتکبرے مرغوں کو چتکبرے خرگوشوں میں بدل رہے تھے، وہ اب پروفیسر میک گوناگل کی میز پر ایک بڑے پنجرے میں بند ہو چکے تھے (نیول کے چتکبرے خرگوش میں ابھی تک پر لگے ہوئے دکھائی دے رہے تھے) انہوں نے تختہ سیاہ سے اپنا ہوم ورک بھی اتار لیا تھا (مثالوں کے ذریعے وضاحت کیجئے کہ اشیاء کو الگ انواع میں تبدیلی ہیئت کرتے ہوئے جادوئی کلمات کو کتنے طریقوں سے ڈھالا جانا چاہئے؟) گھنٹی کسی بھی پل بج سکتی تھی۔ ہیری اور رون جو کلاس میں پیچھے بیٹھ کر فریڈ اور جارج کی نقلی چھڑیوں سے تلوار بازی کر رہے تھے، اب سر اُٹھا کر اوپر دیکھنے لگے۔ رون کے ہاتھ میں اب ٹن کا طوطا تھا اور ہیری کے ہاتھ میں ربڑ کی مچھلی تھی۔

''اب پوٹر اور ویزلی اپنی عمر کے لڑکوں جیسی حرکت کر رہے ہیں۔'' پروفیسر میک گوناگل نے کہا جو انہیں غصے سے دیکھنے لگیں جب ہیری کی مچھلی کا سر فرش پر گر گیا۔ رون کے طوطے کی چونچ نے اسے کچھ پل پہلے ہی دھڑ سے الگ کر دیا تھا۔ ''مجھے تم لوگوں سے کچھ کہنا ہے۔''

''روایتی رقص تقریب ژلبال قریب آ رہی ہے۔ یہ جادوگروں کے سہ فریقی ٹورنامنٹ کا قدیم روایتی حصہ ہے۔ یہ ہم سب کیلئے اپنے غیر ملکی مہمانوں سے محبت کرنے کا سنہرا موقع فراہم کرتی ہے۔ یہ رقص صرف چوتھے سال اور اس سے بڑی کلاسوں کے طلباء کیلئے ہے...... حالانکہ بڑی کلاس کے طلباء و طالبات چھوٹی کلاس کے لوگوں کو اپنے ساتھی کے روپ میں دعوت دے سکتے ہیں......''

لیونڈر براؤن تیکھی ہنسی ہنسنے لگی۔ پاروتی پاٹیل نے اس کی پسلیوں میں کس کر کہنی ماری۔ وہ بھی اپنی ہنسی روکنے کی کوشش کر رہی تھی۔ ان دونوں نے پلٹ کر ہیری کی طرف دیکھا۔ پروفیسر میک گوناگل نے ان کی کھی کھی کو نظر انداز کر دیا۔ ہیری کے حساب سے یہ

سراسر ناانصافی تھی کیونکہ انہوں نے اسے اور رون کو تو ذرا سی بات پت ڈانٹ پلا دی تھی۔

''اس خصوصی رقص تقریب میں تمام لوگ اپنے ساتھ لائی گئی خاص تقریباتی پوشاک پہنیں گے۔'' پروفیسر میک گوناگل نے آگے بات بڑھائی۔ ''یہ رقص کرسمس کی شب بڑے ہال میں آٹھ بجے شروع ہوگا اور نصب شب تک جاری رہے گا۔اب......''

پروفیسر میک گوناگل نے پوری کلاس کی طرف گھور کر دیکھا۔

''ظاہر ہے کہ ژلبال ہم سب کیلئے دوسروں سے میل ملاپ میں اپنی جھجک دور کرنے کا ......ار...... بال کھولنے کا سنہرا موقع ہے۔'' انہوں نے کسی قدر نارضامندی بھرے لہجے میں کہا۔

لیونڈر براؤن اب جم کر کھلکھلائی اور اس نے اپنی آواز دبانے کیلئے منہ پر کس کر ہاتھ رکھ لئے تھے۔ ہیری کو اس بار فوراً سمجھ آ گیا کہ وہ کس بات پر کھلکھلا رہی تھی۔ پروفیسر میک گوناگل کے بال جوڑے میں کس کر بندھے ہوئے تھے اور ایسا لگ رہا تھا کہ وہ اپنے بال کبھی نہیں کھولیں گی۔

''لیکن اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہے کہ ہوگورٹس کے طلباء وطالبات بچکانہ رویوں کا اظہار کرنے لگیں، اگر گری فنڈر کے کسی بھی فرد نے سکول کی ناک کٹوائی تو وہ جان لے کہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا......''

گھنٹی بج گئی اور طلباء میں جیسے بھگدڑ مچ گئی، وہ اپنے اپنے بستوں میں سامان بھر کر اسے کندھوں پر ٹانگنے لگے تھے۔

''پوٹر! ایک منٹ بات سنو!'' پروفیسر میک گوناگل نے شور شرابے کے بیچ میں بلند آواز میں کہا۔ ہیری نے سوچا کہ وہ ربڑ کی سرکٹی مچھلی کے بارے میں اس سے کچھ کہنا چاہتی ہوں گی، اس لئے وہ سر جھکائے ان کی میز کی طرف بڑھ گیا۔ پروفیسر میک گوناگل نے طلباء کے جانے کا انتظار کیا پھر وہ اس کی طرف دیکھ کر بولیں۔ ''پوٹر! چمپئن اور ان کے ساتھی......''

''کیسے ساتھی...... پروفیسر؟'' ہیری نے چونک کر پوچھا۔

پروفیسر میک گوناگل نے اسے شک بھری نظروں سے گھورا، انہیں لگا کہ وہ شاید ان کے ساتھ مسخری کر رہا ہے۔

''ژلبال میں رقص کیلئے ساتھی پوٹر!'' وہ سرد لہجے میں بولیں۔ ''تمہاری ڈانس پارٹنر!''

ہیری کو یوں لگا جیسے اس کا دل سکڑ گیا ہو۔

''ڈانس پارٹنر؟'' اس کا چہرہ سرخ ہوگیا اور وہ جلدی سے بولا۔ ''میں ڈانس نہیں کرتا......''

''لیکن تمہیں کرنا پڑے گا......'' پروفیسر میک گوناگل نے چڑتے ہوئے کہا۔ ''یہی تو میں تم سے کہہ رہی ہوں۔ قدیمی روایت کے مطابق چمپئن اپنی اپنی ساتھی رقاصاؤں کے ساتھ رقص کرتے ہوئے ژلبال کی تقریب کا آغاز کرتے ہیں......''

ہیری کے ذہن میں اچانک ایک تصویر نمودار ہوئی کہ وہ ایک ہیٹ پہنے ہوئے ہے اور اس کے ساتھ ایک لڑکی ڈوریوں والی پوشاک پہن کر رقص کر رہی ہے۔ پیٹونیہ آنٹی، ورنن انکل کی دفتری تقریبات میں ہمیشہ ایسی ہی پوشاک پہن کر جاتی تھیں۔

''معاف کیجئے پروفیسر! میں ڈانس نہیں کروں گا۔'' اس نے جلدی سے کہا۔

''یہ قدیمی رواج ہے پوٹر!'' پروفیسر میک گوناگل نے کرخت لہجے میں کہا۔ ''تم ہوگورٹس کے چمپئن ہو اور تم وہی کرو گے جو سکول کے عزت افزائی کے طور پر تمہیں کرنا چاہئے۔ اس لئے تم اپنی ساتھی رقاصہ ڈھونڈ لینا پوٹر!''

''لیکن میں...... ایسا کیسے کرسکتا ہوں......؟''

''تم نے میری بات سن لی ہے پوٹر!'' پروفیسر میک گوناگل نے اس طرح کہا جیسے یہ ان کا آخری فیصلہ ہو......

☆☆☆☆

ایک ہفتے پہلے ہیری یہی کہتا کہ ڈریگن سے مقابلہ کرنے کے بجائے بجائے ساتھی رقاصہ کو تلاش کرنا بہت آسان کام ہے لیکن اب چونکہ وہ ڈریگن کو مات دے چکا تھا اور اسے کسی لڑکی کو رقص کیلئے ساتھی بنانے کا کام سرانجام دینا تھا، اس لئے اس نے سوچا کہ اس کے بجائے تو وہ ڈریگن سے دوبارہ مقابلہ کرنا زیادہ پسند کرے گا۔

کرسمس کے دوران ہوگورٹس میں رُکنے کیلئے اتنے زیادہ طلباء نے اپنے نام لکھوائے، جتنے انہوں نے پہلے کبھی نہیں لکھوائے تھے۔ ہیری ہمیشہ ہوگورٹس میں ہی رُکتا تھا کیونکہ وہ پرائیویٹ ڈرائیو نہیں جانا چاہتا تھا۔ لیکن اس سے پہلے وہ ہمیشہ گومگو کیفیت ضرور گزرتا تھا۔ بہرحال، اس سال چوتھے سال اور ان سے اونچی کلاسوں کے تمام طلباء وہاں رُکنے کا فیصلہ کرلیا تھا۔ ہیری کو لگ رہا تھا کہ وہ سب ژلبال کے دیوانے ہو گئے ہیں یا کم از کم لڑکیاں تو ضرور پاگل ہوئے جا رہی تھیں۔ وہ متعجب تھا کہ ہوگورٹس میں کتنی ساری لڑکیاں تھیں؟ اس نے اس بارے میں پہلے تو کبھی دھیان نہیں دیا تھا۔ لڑکیاں راہداریوں میں کھی کھی کر رہی تھیں اور بڑ بڑا کر ژلبال کے بارے میں گفتگو کرتی رہتی تھیں۔ لڑکوں کے پاس سے مسکراتے ہوئے لڑکیاں ٹھوکے لگا رہی تھیں اور ہیجان خیزی میں مبتلا ہو کر باتیں کر رہی تھیں کہ کرسمس کی رات وہ کونسی پوشاک پہنیں گی۔

''یہ لڑکیاں ہمیشہ جھرمٹ میں کیوں رہتی ہیں؟'' ہیری نے رون سے پوچھا جب ایک درجن لڑکیاں ان کے پاس سے گزر گئیں اور ہیری کو دیکھ کر کھی کھی کرنے لگیں۔ ''ہم ان سے کسی ایک سے کیسے پوچھ سکتے ہیں......؟''

''کسی کو رسی سے باندھ کر کھینچ کر تنہائی میں لے جاتے ہیں۔'' رون نے مشورہ دیتے ہوئے کہا۔ ''تم نے سوچا کہ تم کسے ساتھی چنو گے؟''

ہیری نے جواب نہیں دیا۔ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ وہ کس کا انتخاب کرنا چاہتا تھا لیکن وہ بری طرح گھبرا رہا تھا...... چو چینگ اس سے ایک سال بڑی تھی اور بہت خوبصورت تھی۔ وہ بہت اچھی کیوڈچ کھلاڑی تھی اور کافی ہردلعزیز بھی......

رون سمجھ گیا کہ ہیری کے دماغ میں کیا چل رہا تھا۔

''سنو! تمہیں کوئی مشکل نہیں ہوگی۔ تم چمپئن ہو، تم نے ابھی ابھی ڈریگن کو مات دی ہے۔ میں شرط لگا سکتا ہوں کہ لڑکیاں تمہاری

ساتھی رقاصہ بننے کیلئے قطار لگا دیں گی۔'' ان کی حال ہی میں ہوئی دوستی کو دھیان میں رکھتے ہوئے رون نے اپنی آواز میں اپنے حسد کو ظاہر نہیں ہونے دیا تھا۔ ہیری کو یہ دیکھ کر بے حد حیرت ہوئی کہ رون نے بالکل صحیح کہا تھا......

گھنگھریالے بالوں والی تیسرے سال میں پڑھنے والی ہفل پف فریق کی ایک لڑکی اگلے ہی دن ہیری کے پاس آ گئی اور اس نے اس کے سامنے ساتھی رقاصہ بننے کی پیشکش رکھی۔ ہیری نے اس سے پہلے کبھی بھی بات نہیں کی تھی۔ وہ اس پیشکش کو سن کر اتنا دم بخود ہوا کہ اس نے بنا سوچے سمجھے ہی انکار کر دیا۔ وہ لڑکی تھوڑی مایوس ہو کر وہاں سے چلی گئی۔ اس پر ہیری کو جادو کی تاریخ ایک مطالعہ والی پوری کلاس میں ڈین، سمیس اور رون کے طنز بھرے نشتر سہنے پڑے تھے۔ اگلے دن دو اور لڑکیوں نے اس سے ساتھی رقاصہ بننے کیلئے پوچھا۔ ان میں سے ایک دوسرے سال میں پڑھتی تھی اور دوسری (جسے دیکھتے ہی اسے دہشت ہونے لگی) چوتھے سال کی طالبہ تھی جو ایسی دکھائی دے رہی تھی کہ اگر ہیری نے انکار کیا تو وہ اسے اُٹھا کر زمین پر پٹخ دے گی۔

''وہ بہت اچھی لڑکی لگ رہی تھی......'' رون نے کہا جب انہوں نے ہنسنا بند کر دیا تھا۔

''وہ مجھ سے ایک فٹ لمبی تھی۔'' ہیری نے گھبرا کر کہا۔ ''ذرا تصور تو کرو کہ اس کے ساتھ میں رقص کرتا ہوا کیسا لگتا......؟''

ہرمائنی نے کیرم کے بارے میں جو کہا تھا وہ اسے بار بار یاد آتا رہا۔ ''وہ اسے صرف اس لئے پسند کرتی ہے کیونکہ وہ مشہور ہے۔'' ہیری کو لگ رہا تھا کہ اگر وہ سکول چمپئن نہ ہوتا تو یہ لڑکیاں اس کی ساتھی رقاصہ بننے کیلئے اتنی دیوانی نہ ہوتیں بلکہ وہ اسے گھاس ڈالنا بھی پسند نہیں کرتیں۔ پھر اس نے سوچا کہ اگر چوچینگ اس سے یہی سوال پوچھے تو اسے کوئی مشکل تو نہیں ہوگی۔

سب حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہیری کو یہ تسلیم کرنا پڑا کہ رقص کی اُلجھن کے باوجود پہلے ہدف کے بعد اس کی زندگی غیر معمولی طور پر بدل چکی تھی۔ اب راہداریوں میں اسے ناپسندیدگی کا اتنا سامنا نہیں کرنا پڑتا تھا۔ اسے لگا کہ یہ سیڈرک کی مہربانی ہوگی۔ اسے لگا کہ سیڈرک نے ہفل پف کے طلباء سے اسے تنگ نہ کرنے کا کہا ہوگا کیونکہ ہیری نے اسے ڈریگن کے بارے میں خبردار کیا تھا۔ اب 'ہیری پوٹر زیرو ہے' والے بیجز بھی کم دکھائی دینے لگے تھے۔ ظاہر ہے کہ ڈریکو ملفوائے اب بھی ہر موقع پر ریٹا سٹیکر کے اداریئے کی سطور سنا کر اس پر طنز کرنے کی کوشش کرتا تھا لیکن اب اس کی بات پر لوگوں نے ہنسنا کم کر دیا تھا......اور ہیری کو یہ دیکھ کر اور بھی اچھا لگا کہ ہیگرڈ کے بارے میں روزنامہ جادوگر میں کوئی خبر نہیں شائع ہوئی تھی۔

''سچ کہوں تو وہ جادوئی جانداروں کی حیات میں ذرا سی بھی دلچسپی نہیں لے رہی تھی۔'' ہیگرڈ نے انہیں بتایا جب ہیری، رون اور ہرمائنی نے جادوئی جانوروں کی دیکھ بھال والی کلاس کا آخری نصابی دن اس کے ساتھ گزارا اور انہوں نے سوال کیا کہ ریٹا سٹیکر کے ساتھ اس کا انٹرویو کیسا رہا؟ انہیں یہ جان کر بڑی خوشی ہوئی کہ ہیگرڈ نے اب دھماکے دار سقرطوں کے نصابی سبق کے خاتمے کا اعلان کر دیا تھا اور آج اس کے جھونپڑے میں میز کے پاس بیٹھ کر ان کیلئے آخری کھانا تیار کر رہے تھے تاکہ انہیں للچایا جا سکے۔

''وہ ہم سے بس تمہارے بارے میں بات کرنا چاہتی تھی ہیری!'' ہیگرڈ نے دھیمی آواز میں کہا۔ ''ہم نے اسے بتا دیا کہ ہم تب

سے دوست ہیں، جب سے ہم تمہیں ڈرسلی گھرانے کے یہاں لینے کیلئے گئے تھے۔اس نے پوچھا کہ'ان چار سالوں میں کبھی ڈانٹنا تو نہیں پڑا؟' ......'کبھی کلاس میں اس نے کوئی مشکل تو کھڑی نہیں کی؟' ہمارے انکار کرنے پر وہ ذرا بھی خوش نہیں دکھائی دی۔ایسا لگتا تھا وہ ہم سے یہ کہلوانا چاہتی تھی کہ تم نہایت خوفناک قسم کی چیز ہو، ہیری!''

''مجھے یقین ہے کہ ان کے دماغ میں کچھ ایسا ہی چل رہا ہوگا۔'' ہیری نے ڈریگن کی کلیجی کے ٹکڑے کو لوہے کے ایک بڑے تھال میں ڈالتے ہوئے کہا اور تھوڑی اور کلیجی کاٹنے کیلئے اپنا چاقو اُٹھالیا۔''وہ ہمیشہ یہی تو نہیں لکھ سکتی کہ میں کتنا غمگین رہتا ہوں اور کتنا بہادر دکھائی دیتا ہوں۔وہ ایسی باتیں بار بار لکھ کر یکسانیت ہرگز پیدا نہیں کرنا چاہیں گی۔''

''وہ اب کوئی نیا پہلو چاہتی ہے ہیگرڈ!'' رون نے سلے منڈر کی آنتوں کی جلد کھولتے ہوئے سمجھداری کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔''شاید وہ تم سے یہ کہلوانا چاہتی ہوگی کہ ہیری تھوڑا پاگل ہے......''

''لیکن وہ پاگل ہرگز نہیں ہے۔'' ہیگرڈ اس کی سنجیدگی سے بہت زیادہ گڑبڑا سا گیا۔

''ریٹا کو سنیپ کا انٹرویو لینا چاہئے تھا۔'' ہیری نے گھمبیر لہجے میں کہا۔''وہ کافی اچھی باتیں فراہم کر سکتے تھے کہ پوٹر جب سے سکول میں آیا ہے، تب سے وہ سکول کیلئے گھمبیر مسائل کھڑا کر رہا ہے......!''

''واقعی!سنیپ نے ایسا کہا؟'' ہیگرڈ نے صدمے کی کیفیت میں پوچھا جب رون اور ہرمائنی ہنسنے لگے۔''ہیری!ہوسکتا ہے کہ تم نے کچھ قوانین توڑے ہوں لیکن تم اسے دل پہ مت لینا۔''

''شکریہ ہیگرڈ!'' ہیری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کرسمس والے رقص میں تم آؤ گے ہیگرڈ؟'' رون نے اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا۔

''ہاں ہم آسکتے ہیں!'' ہیگرڈ نے روکھے پن سے کہا۔''ہمیں لگتا ہے کہ یہ اچھا رہے گا ہیری!تم رقص شروع کرو گے، ہے نا؟ تمہاری ساتھی کون ہے؟''

''اب تک کوئی نہیں ہے۔'' ہیری نے کہا اور اس کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ہیگرڈ نے اس بارے میں مزید کوئی بات نہیں چھیڑی۔

پہلے نصابی سلسلے کے آخری ہفتے میں شور شرابہ اور بھی بڑھ گیا۔ژلبال کے بارے میں ہر طرف چہ میگوئیاں ہونے لگیں۔کئی افواہوں نے بھی سر اُٹھایا۔ہیری کو ان میں سے آدھی باتوں پر ذرا بھی یقین نہیں تھا۔تقریب کو رنگین بنانے کیلئے ڈمبل ڈور نے میڈم روزمرتا کو آٹھ سو بیرل بٹر بیئر کا آرڈر دیا تھا۔بہرحال یہ سچ تھا کہ انہوں نے 'وریڈ سسٹرز' کو ہوگورٹس میں آنے کی دعوت دی تھی۔ہیری یہ نہیں جانتا تھا کہ وریڈ سسٹرز کون تھیں؟ کیونکہ وہ جادوگروں کی ریڈیو نشریات نہیں سنتا تھا۔جو لوگ ڈبلیو ڈبلیو این (WWN) کی نشریات سنتے سنتے جوان ہوئے تھے ان کی ہیجان انگیزی سے اسے معلوم ہو گیا کہ یہ ایک جادوگروں کی بہت ہی مشہور گیت گانے والی گلوکارائیں تھی جنہوں نے اپنا ایک گروپ تشکیل دے رکھا تھا۔

پستہ قامت پروفیسر فلنٹ وک جیسے کچھ اساتذہ نے جب یہ دیکھا کہ طلباء کا دھیان کہیں اور ہے تو انہوں نے پڑھانا بند کر دیا۔ پروفیسر فلنٹ وک نے طلباء کو بدھ والے دن اپنی کلاس میں ہنسنے کھیلنے کی اجازت دے دی۔ انہوں نے اپنے پیریڈ کا زیادہ وقت ہیری سے گفتگو میں گزارا۔ وہ اس سے جادوئی پرواز کے ان جادوئی کلمات کے بارے میں بات چیت کرتے رہے جس کا استعمال ہیری نے سہ فریقی ٹورنامنٹ کے پہلے ہدف میں کیا تھا۔ خصوصاً جادوئی چھڑی کے ساتھ فائر بولٹ کے تعلق کو جوڑنا یعنی سحر آمیزی ان کا پسندیدہ موضوع رہا۔ باقی اساتذہ اتنے مہربان ثابت نہیں ہوئے تھے۔ ژلبال جیسی روایتی تقریب کیلئے کوئی بھی چیز پروفیسر بینز کو متاثر نہیں کر پائی، انہوں نے کسی بھی ردعمل کا اظہار کئے بغیر غوبلن کی بغاوت کے بارے میں اپنے نوٹس کا پورا سبق انہیں پڑھایا...... پروفیسر بینز نے جب اپنی موت کو بھی پڑھانے کے بیچ میں نہیں آنے دیا تھا تو وہ کرسمس جیسی چھوٹی چیز کی وجہ سے پڑھانا کیسے چھوڑ سکتے تھے۔ یہ بڑی تعجب انگیز بات تھی کہ وہ غوبلن کی بغاوت اور اس کے سرتابی کی تاریخ کو پرسی کی کڑاہی کی سطحی موٹائی جتنی طوالت دے سکتے تھے۔ پروفیسر میک گوناگل اور پروفیسر موڈی نے انہیں کلاس کے آخری پل تک پڑھایا۔ ظاہر ہے کہ سنیپ نے انہیں کلاس میں کھیلنے کی آزادی نہیں دی تھی۔ اس بات کی اتنے ہی امکانات تھے جتنے اس بات کیلئے کہ وہ ہیری کو گود میں لے لیں۔ انہوں نے سبھی طلباء کو درشت آواز میں گھورتے ہوئے آگاہ کیا کہ وہ نصابی سلسلے کی آخری کلاس میں ان پر تریاق سیال کی جانچ کریں گے۔

''وہ بہت کینہ پرور ہیں!'' رون نے جل بھن کر اس رات کو گری فنڈر کے ہال میں کہا۔ ''آخر سب ہمارا امتحان لے رہے ہیں۔ دہرائی کا بوجھ لاد کر نصابی سلسلے کی آخری سہ ماہی کو برباد کر رہے ہیں۔''

''ہونہہ...... ویسے تم زیادہ محنت تو کر نہیں رہے ہو۔'' ہرمائنی نے اپنے جادوئی مرکبات کے نوٹس کے اوپر سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔ رون دھماکے دار تاش کی گڈی سے پتے نکال نکال کر ایک عمارت بنانے کی کوشش کر رہا تھا جو ماگلوؤں کے تاش کے پتوں سے زیادہ مشکل کام تھا کیونکہ اس بات کا قوی امکان تھا کہ کسی بھی پل دھماکے کے ساتھ پوری عمارت بکھر جائے گی۔

''ہرمائنی کرسمس پاس آرہی ہے، ہے نا؟'' ہیری نے امید بھری آواز میں کہا۔ وہ آگ کے پاس کرسی پر بیٹھ کر دسویں مرتبہ 'توپوں پر اُڑان' نامی کتاب پڑھ رہا تھا۔ ہرمائنی نے اس کی طرف کڑی نظروں سے دیکھا۔

''مجھے لگتا تھا کہ تم کوئی ڈھنگ کا کام کرو گے ہیری! بھلے ہی تم اس وقت تیریاق سیال کے بارے میں پڑھنا نہ چاہ رہے ہو......''

''مثلاً......'' ہیری نے کہا جب اس نے دیکھا کہ توپ کے ایک اُڑانچی جوئے جونکنس نے ایک بالجر کو رقص کرتی چمگاڈروں والے محل کی طرف مار دیا تھا۔

''سنہری انڈہ......'' ہرمائنی نے آہستگی سے کہا۔

''چھوڑو بھی ہرمائنی! میرے پاس چوبیس فروری تک کا وقت ہے۔'' ہیری نے کہا۔

اس نے سنہری انڈے کو بالائی منزل پر اپنے صندوق میں بند کر دیا تھا اور اسے پہلے ہدف کے جشن کے بعد اب تک نہیں کھولا

تھا۔ ابھی بھی اس کے پاس ڈھائی مہینے کا وقت باقی تھا۔ تب تک وہ سمجھ ہی لے گا کہ اس روتی ہوئی چیخ کا آخر کیا مطلب ہوسکتا تھا؟

''لیکن اس کا حل تلاش کئی ہفتے لگ سکتے ہیں۔'' ہرمائنی نے کہا۔ ''اگر باقی چمپئن کو معلوم ہوگیا کہ اگلا ہدف کیا ہے اور تمہیں یہ معلوم نہ ہو پایا تو تم بڑی مشکل میں پھنس جاؤ گے......''

''اسے پریشان مت کرو ہرمائنی!......اسے تھوڑے آرام کی ضرورت ہے۔'' رون نے کہا اور اس نے آخری دو پتے اپنی عمارت کی چوٹی پر رکھ دیئے۔ اچانک سبھی پتے ایک زوردار دھماکے کے ساتھ بکھر گئے اور انہوں نے اس کی بھنوئیں جلا ڈالی تھیں۔

''بہت اچھے نشان بنے ہیں...... یہ تمہارے رقص کی تقریباتی پوشک کے ساتھ خوب میل کھائیں گے۔'' یہ فریڈ اور جارج تھے۔ وہ بھی ہیری، رون اور ہرمائنی کے ساتھ وہاں بیٹھ گئے جب رون یہ معائنہ کرنے لگا کہ کتنا نقصان ہوا تھا۔

''رون! کیا ہم پگ وجیون کا استعمال کر سکتے ہیں؟'' جارج نے پوچھا۔

''نہیں! وہ پہلے ہی ایک خط پہنچانے کیلئے گیا ہوا ہے۔'' رون نے کہا۔ ''کیوں......؟''

''کیونکہ جارج اسے اپنا ساتھی رقاصہ بنانا چاہتا ہے!'' فریڈ نے طنز کرتے ہوئے کہا۔

''کیونکہ ہم اس سے خط پہنچوانا چاہتے ہیں، احمق کہیں کے......'' جارج نے کہا۔

''اوہ! تم دونوں کسے خط لکھ رہے ہو؟'' رون نے تجسس سے پوچھا۔

''اپنی ٹانگ بلاوجہ بیچ میں مت اڑاؤ ورنہ...... میں تمہاری ٹانگ بھی جلا دوں گا۔'' فریڈ نے اپنی نقلی چھڑی دھماکے دار آواز میں لہراتے ہوئے کہا۔ ''تو...... تم لوگوں نے ساتھی رقاصہ کا بندوبست کرلیا ہے......؟''

''نہیں......'' رون نے ڈھیلے لہجے میں کہا۔

''دیکھو! جلدی کرو ورنہ تمام اچھی لڑکیاں ہاتھ سے پھسل جائیں گی اور جو بچیں گی......''

''تمہارے ساتھ کون جا رہی ہے؟'' رون نے سوال کیا۔

''اینجلینا!'' فریڈ نے بنا جھجکے زور سے جواب دیا۔

''کیا؟...... تم نے اس سے پوچھ لیا؟'' رون نے حیرت بھری آواز میں کہا۔

''اوہ اچھا یاد دلایا...... ابھی پوچھ لیتا ہوں۔'' فریڈ نے کہا۔ اس نے اپنا سر گھمایا اور ہال میں زور سے چلایا۔ ''بات سنو اینجلینا!''

وہ آگ کے پاس بیٹھ کر مس سپین نٹ سے باتیں کر رہی تھی۔ اس نے پلٹ کر فریڈ کی دیکھا۔ ''کیا بات ہے......؟'' اس نے وہیں سے پوچھا۔

''میرے ساتھ رقص کرو گی؟''

اینجلینا نے فریڈ کی طرف غور سے دیکھا۔

''ٹھیک ہے۔'' اس نے کہا اور دوبارہ ایلسیا سے باتیں کرنے میں مصروف ہوگئی۔ اس کے چہرے پر اب مسکراہٹ تیرنے لگی تھی۔

''دیکھا؟'' فریڈ نے ہیری اور رون کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''کتنا آسان کام ہے؟'' وہ کھڑا ہوا جمائی لیتا ہوا بولا۔ ''جارج چلو! ہم سکول کے الّو کا استعمال کر لیتے ہیں۔''

وہ دونوں چلے گئے۔ رون نے اپنی ٹھوڑی مسلتے ہوئے اور اپنی جادوئی تاش کے جلے ہوئے پتوں کے اوپر سے ہیری کی طرف دیکھنے لگا۔

''ہمیں اب جلدی ہی کچھ کرنا ہوگا...... کسی لڑکی سے پوچھنا ہی ہوگا۔ فریڈ صحیح کہہ رہا ہے۔ ہم یہ کبھی نہیں چاہیں گے کہ ہمیں چڑیلوں کے ساتھ رقص کرنا پڑے۔''

''کیا کہا...... کس کے ساتھ؟'' ہرمائنی نے غصے سے چیخ کر کہا۔

''دیکھو! ایلاؤزے میجان کے ساتھ رقص کرنے سے بہتر یہی ہوگا کہ میں اکیلا ہی رقص کرلوں۔'' رون نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

''اس کے مہاسے پہلے کی بہ نسبت کافی ٹھیک ہو چکے ہیں...... اور وہ دل کی بہت اچھی ہے۔'' ہرمائنی نے اس کی طرفداری کرتے ہوئے کہا۔

''لیکن اس کی ناک تو تھوڑی ٹیڑھی ہی ہے نا!'' رون نے جلدی سے کہا۔

''اچھا اب سمجھی!'' ہرمائنی نے چیخ کر کہا۔ ''تو بات یہ ہے کہ تم لوگ سب سے خوبصورت دکھائی دینے والی لڑکی کو اپنے ساتھ لے جانا چاہتے ہو، بھلے ہی اس کا رویہ کتنا ہی برا کیوں نہ ہو؟''

''ہاں یہی بات ہے!'' رون نے دوٹوک انداز میں کہا۔

''میں سونے جا رہی ہوں۔'' ہرمائنی نے غصے سے کہا اور آگے مزید کچھ کہے بغیر دندناتی ہوئی لڑکیوں کے کمرے کی طرف چلی گئی۔

☆☆☆☆

ہوگورٹس کے اساتذہ اور دیگر عملہ بیاوکس بیٹن اور ڈرم سٹرانگ سکولوں کے مہمانوں کو متاثر کرنے کی پوری کوشش کر رہے تھے۔ کرسمس پر سکول کی بہترین تزئین و آرائش کی جا رہی تھی۔ سجاوٹ پوری ہونے کے بعد ہیری نے دیکھا کہ اس بار سکول جتنا شاندار دکھائی دے رہا تھا اتنا پہلے کبھی نہیں دکھائی دیا تھا۔ سنگ مرمر کی سیڑھیوں کے جنگلے پر برف سے بنے ٹھوس کھمبے لگے ہوئے تھے۔ بڑے ہال میں لگے بارہ کرسمس کے درخت چمکدار گل ذخیرہ کی تاباں روشنی میں دمک رہے تھے اور ان پر اصلی سنہرے الّوؤں کو بھی بٹھایا گیا

تھا۔قدیمی جنگجوؤں کے آہنی لباس پر ایسا جادو کر دیا گیا تھا کہ جب بھی کوئی ان کے پاس سے گزرتا تھا، وہ کرسمس کے گیت گانے لگتے تھے۔ یہ بڑا دلچسپ لگتا تھا کہ خالی آہنی خود گیت گائیں۔'اوہ آؤ ہمارے وفادارو! مل کر خوشیاں بانٹیں'، جبکہ اسے صرف نصف ہی الفاظ معلوم ہوں۔کئی بار چوکیدار مسٹر فلیچ نے شرارتی پیوس کو ان آہنی لباسوں میں سے باہر نکالا تھا جو وہاں چھپ کر گیتوں میں اپنی بھدی آواز کو بے سرے انداز میں ملا دیتا تھا۔

اب بھی ہیری نے چو سے رقص کا ساتھی بننے کا فیصلہ نہیں کیا تھا۔ وہ اور رون بہت گھبرا رہے تھے حالانکہ جیسا ہیری نے کہا، رقاصہ ساتھی نہ ملنے پر رون، ہیری جتنا احمق نہیں دکھائی دے گا۔ ہیری کو تو دوسرے چمپئن کے ساتھ مل کر رقص کی شروعات کرنا تھیں۔

''مجھے لگتا ہے، مایوس مائرٹل سے ہی کام چلانا پڑے گا۔'' اس نے آہستگی سے کہا۔ مایوس مائرٹل اس چڑیل کا نام تھا جو دوسری منزل پر لڑکیوں کے باتھ روم میں منڈلاتی رہتی تھی۔

''ہیری......ہمیں اس کام کیلئے اپنی کمر کس لینی چاہئے۔'' رون نے جمعہ کی صبح کہا۔اس نے یہ بات اس انداز میں کہی تھی جیسے انہیں کسی دشمن قلعے کو فتح کرنا ہو۔''جب ہم آج رات کو ہال میں واپس آئیں گے تو ہم دونوں کے ہی پاس اپنی اپنی ساتھی ہونا چاہئے۔ٹھیک ہے!''

''ٹھیک ہے......'' ہیری نے جواب دیا۔

لیکن اس دن جب بھی اسے چو چینگ دکھائی دی...... پیریڈ کے دوران کے اوقات میں، دوپہر کے کھانے کی میز پر اور جادو کی تاریخ ایک مطالعہ کی کلاس میں جاتے ہوئے......تو ہر بار اس کی سہلیاں اسے گھیرے ہوئے تھیں۔کیا وہ کہیں بھی تنہا نہیں جاتی ہے؟ کیا وہ اسے باتھ روم جاتے ہوئے روک کر بات کر سکتا تھا؟ لیکن نہیں! وہ تو وہاں بھی چار پانچ سہیلیوں کے ساتھ جاتی تھی۔ بہر حال، اگر اس نے جلدی ہی ایسا نہیں کیا تو کوئی دوسرا چو چینگ کے سامنے ساتھی رقاصہ بننے کی فرمائش کر ڈالے گا۔

سنیپ کے تریاق سیال والے پیریڈ میں توجہ کو یکسو رکھنا اس کیلئے کافی مشکل ہو گیا تھا۔نتیجہ یہ نکلا کہ وہ سب سے خاص چیز یعنی زہر مہرہ ڈالنا ہی بھول گیا۔اس کی وجہ سے اسے سنیپ کی کڑوی باتوں کے ساتھ ساتھ بہت ہی کم نمبر مل پائے۔ ویسے اسے اس کی کوئی پرواہ نہیں تھی۔ وہ تو اس کام کو کرنے کی ہمت باندھ رہا جو اسے انجام دینا تھا اور ہر حال میں کرنا ہی تھا۔گھنٹی بجتے ہی اس نے جھپٹ کر اپنا بستہ اُٹھایا اور تہہ خانے کے دروازے کی طرف لپکا......

''میں تم سے کھانے کی میز پر ملتا ہوں۔'' اس نے رون اور ہرمائنی سے کہا اور بالائی منزل کی طرف دوڑ لگا دی۔ اسے چو چینگ کو تنہائی میں بلا کر بات کرنا ہو گی۔بس اتنی سی بات تھی...... وہ بھری ہوئی راہداری میں اس کی تلاش کرنے لگا اور اسے جلدی ہی وہ تاریک جادو سے تحفظ کے فن کے کلاس سے باہر نکلتی ہوئی دکھائی دے گئی۔

''سنو...... چو! کیا میں تم سے ایک منٹ بات کر سکتا ہوں؟''

چو کے آس پاس کھڑی سبھی لڑکیاں کھی کھی کرنے لگیں۔ ھیری نے غصے سے سوچا کہ 'کھی کھی' کو غیر قانونی قرار دے کر اس پر پابندی عائد کر دینا چاہئے لیکن چو چینگ نے کھی کھی نہیں کی۔ اس کے بجائے اس نے کہا۔ ''ٹھیک ہے......'' اور پھر وہ اپنی سہیلیوں سے ہٹ کر اس کے پاس آ گئی۔ ھیری نے جیسے ہی اس کی طرف غور سے دیکھا تو اس کے پیٹ میں کھلبلی سی مچ گئی۔ ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے وہ کسی کھائی میں گر رہا ہو۔

''ار......'' وہ ہکلایا۔

وہ اس سے نہیں پوچھ پا رہا تھا۔ وہ ایسا کبھی نہیں کر سکتا تھا لیکن اسے ایسا کرنا ہی تھا۔ چو حیران ہو کر اسے دیکھتی رہی۔ ھیری اپنی زبان کو صحیح طریقے سے گھما پائے اس سے پہلے ہی الفاظ اس کے منہ سے نکلتے چلے گئے۔

''میر ساقص ار چل گائی؟'' وہ ہکلا کر لفظوں کو بے معنی بنا رہا تھا۔

''کیا کہا...... میں کچھ سمجھی نہیں؟'' چو چینگ نے پوچھا۔

''کیا تم...... کیا تم میرے ساتھ رقص کرنا پسند کرو گی؟'' ھیری نے خود کو سنبھالتے ہوئے دھیمے لہجے میں کہا۔ اس کا چہرہ یکدم سرخ کیوں پڑ گیا تھا کیوں......؟

''اوہ......'' چو چینگ نے گہری سانس لے کر کہا۔ اس کا چہرہ بھی سرخ ہو گیا تھا۔ ''اوہ! ھیری...... مجھے سچ مچ افسوس ہے......'' اور اس کے چہرے پر تاسف بھرے جذبات مچلنے لگے۔ ''میں نے پہلے ہی کسی اور سے وعدہ کر لیا ہے کہ میں اس کے ساتھ رقص میں شامل ہوں گی......''

''اوہ......'' ھیری کے منہ سے بے ساختہ نکلا۔

یہ عجیب تھا۔ ایک پل پہلے اسے لگ رہا تھا کہ جیسے اس کے سینے پر سانپ رینگ رہا ہو لیکن اب تو ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے اس کا سینہ ہی نہیں تھا۔

''اوہ ٹھیک ہے......'' اس نے کہا۔ ''کوئی پریشانی نہیں......''

''مجھے سچ مچ افسوس ہے......'' چو چینگ نے دوبارہ کہا۔

''کوئی بات نہیں......'' ھیری نے خود پر قابو رکھتے ہوئے کہا۔

وہ دونوں ایک دوسرے کی طرف دیکھتے ہوئے وہیں کھڑے رہے پھر چو بولی۔ ''اچھا!''

''ہاں!'' ھیری نے مسحور کن لہجے میں کہا۔

''اچھا چلتی ہوں......'' چو چینگ نے کہا۔ اس کا چہرہ اب بھی بہت لال تھا۔ وہ دور جانے لگی۔ ھیری خود کو روک پاتا اس سے پہلے ہی اس کے منہ سے الفاظ خود بخود نکل گئے۔

''ویسے تم کس کے ساتھ جا رہی ہو؟''

''اوہ......سیڈرک کے ساتھ......سیڈرک ڈیگوری کے ساتھ۔'' چو نے مڑ کر کہا۔

''اوہ اچھا......ٹھیک ہے!'' ہیری نے جلدی سے کہا۔ اس کے سینہ دوبارہ لوٹ آیا تھا اب ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے کسی نے اس پر بہت وزنی پتھر رکھ دیا ہو۔

رات کے کھانے کے بارے میں بھول کر وہ گم صم دھیرے دھیرے گری فنڈر مینار کی بل دار سیڑھیوں کی طرف چلنے لگا۔ ہر قدم پر چو کی آواز اس کے کانوں میں گونج رہی تھی۔ ''سیڈرک!''

کچھ عرصہ پہلے سے وہ سیڈرک کو پسند کرنے لگا تھا، وہ اس بات کو بھی نظر انداز کرنے کیلئے تیار ہو گیا تھا کہ سیڈرک نے ایک بار اسے کیوڈچ میں ہرایا تھا۔ وہ وجیہہ جوان اور ہر دلعزیز بھی تھا اور لگ بھگ سبھی کا پسندیدہ چمپئن بھی تھا۔ اب اسے اچانک لگا کہ سیڈرک دراصل ایک بیکار اور نکما لڑکا تھا جس میں رتی بھر بھی عقل نہیں تھی۔

''پریوں کا اجالا......'' اس نے دھیرے سے فربہ عورت کو مخاطب کر کے کہا۔ شناخت پچھلے ہی دن بدل گئی تھی۔

''ہاں سچ مچ!'' فربہ عورت نے خوشی سے کہا اور جب وہ اسے راستہ دینے کیلئے جھکی تو اس نے اپنا نیا بھڑکیلا بالوں کا پراندہ اچھال کر پیچھے پھینکا۔

ہال میں داخل ہونے کے بعد ہیری نے چاروں طرف دیکھا۔ اسے یہ دیکھ کر حیرانی ہوئی کہ رون دور والے ایک کونے میں اداس بیٹھا ہوا تھا۔ جینی بھی اس کے پاس بیٹھی تھی اور اس سے دھیرے دھیرے باتیں کر رہی تھی۔

''کیا ہوا......رون؟'' ہیری نے ان کے پاس پہنچتے ہی پوچھا۔

رون نے ہیری کی طرف دیکھا، اس کے چہرے پر دہشت کے آثار پھیلے ہوئے تھے۔

''میں نے ایسا کیوں کیا؟'' اس نے ہڑبڑائی ہوئی آواز میں کہا۔ ''میں نہیں جانتا کہ میں نے آخر ایسا کیوں کیا؟''

''ہوا کیا......کیا ہو گیا؟'' ہیری نے جلدی سے پوچھا۔

''اس نے......آہ......فلیور ڈیلاکور کو ساتھی رقاصہ بننے پیشکش کر دی تھی......'' جینی نے ہیری کی حیرت کم کرتے ہوئے کہا۔ ایسا لگ رہا تھا کہ اسے اپنی مسکراہٹ کو روکنے میں بہت مشکل ہو رہی تھی لیکن وہ ہمدردی سے رون کا ہاتھ تھپتھپا رہی تھی۔

''تم نے ایسا کیوں کیا؟'' ہیری نے تعجب سے پوچھا۔

''میں نہیں جانتا کہ میں نے ایسا کیوں کیا؟'' رون نے دوبارہ ہانپتے ہوئے جواب دیا۔ ''میرا دماغ جانے کہاں چلا گیا تھا؟ وہاں پر لوگ تھے......چاروں طرف......میں دیوانہ سا ہو گیا۔ سبھی لوگ دیکھ رہے تھے۔ میں بیرونی ہال میں اس کے پاس سے گزر رہا تھا......وہ وہاں پر ڈیگوری سے باتیں کر رہی تھی......اور اچانک یہ بات میرے منہ سے نکل گئی......اور میں نے اس سے پوچھ لیا......''

رون نے ندامت سے اپنا چہرہ اپنے ہاتھوں میں چھپا لیا لیکن اس نے بات جاری رکھی حالانکہ اس کے الفاظ بمشکل سنائی دے رہے تھے۔ ''اس نے میری طرف دیکھا جیسے میں کوئی سمندری گھونگھا یا کوئی مکڑی ہوں......اس نے جواب تک نہیں دیا اور پھر...... مجھے تھوڑا ہوش آ گیا اور میں وہاں سے بھاگ کھڑا ہوا......''

''اس کی رگوں میں موہنی کا خون دوڑ رہا ہے۔'' ہیری نے گہری سانس لیکر کہا۔ ''تمہارا اندازہ بالکل صحیح تھا اس کی دادی ایک موہنی ہی تھی......اس میں تمہارا کوئی قصور نہیں تھا۔ میں شرط لگا سکتا ہوں کہ جب تم اس کے پاس سے گزر رہے تھے، اس وقت وہ ڈیگوری پر سحر کر رہی ہوگی اور تم بھی اس کے سحر کا اثر ہو گیا ہوگا۔ لیکن وہ اپنا وقت برباد کر رہی تھی کیونکہ ڈیگوری تو چوچینگ کے ساتھ جا رہا ہے۔''

رون نے نظریں اوپر اُٹھا کر اس کی طرف دیکھا۔

''میں نے چوچینگ سے ابھی ابھی رقص میں ساتھی بننے کیلئے پوچھا تھا، اسی نے مجھے بتایا۔'' ہیری نے دھیمی آواز میں کہا۔

جینی نے اچانک مسکرانا بند کر دیا۔

''یہ تو دیوانگی ہے......'' رون بولا۔ ''اب صرف ہم بچے ہیں جن کی کوئی ساتھی رقاصہ نہیں ہے......اور نیول بھی......ذرا سوچو رو سہی، اس نے کس سے پوچھا تھا...... ہرمائنی سے؟''

''کیا......؟'' ہیری یہ حیرت انگیز خبر سن کر پوری طرح ششدر رہ گیا تھا۔

''ہاں! میں جانتا ہوں۔'' رون نے کہا۔ ہنسنے کی وجہ سے اس کے چہرے کی اُڑی رنگت کچھ کچھ بحال ہونے لگی تھی۔ ''نیول نے مجھے جادوئی مرکبات کی کلاس کے بعد بتایا تھا۔ اس نے کہا کہ ہرمائنی اس کے لئے ہمیشہ اچھے رویہ رکھتی ہے اور پڑھائی میں بھی اس کی معاونت کرتی ہے......لیکن ہرمائنی نے نیول سے کہہ دیا کہ وہ کسی اور کے ساتھ جا رہی ہے۔ ہاں! جیسے یہ سچ ہو سکتا ہے۔ میرا مطلب ہے کہ اس نے بہانہ بازی سے کام لیا ہوگا۔ وہ نیول کے ساتھ نہیں رقص نہیں کرنا چاہتی ہوگی؟''

''ایسا مت کہو......'' جینی نے منہ بنا کر کہا۔ ''ہنسو مت......''

اسی وقت ہرمائنی تصویر کے راستے سے اندر داخل ہوئی۔

''تم دونوں کھانے کی میز پر کیوں نہیں آئے؟'' اس نے قریب آ کر دریافت کیا۔

''کیونکہ......اوہ!'' جینی نے کہا۔ ''تم دونوں ہنسنا بند کرو...... کیونکہ یہ دونوں جن لڑکیوں کو اپنی ساتھی بنانا چاہتے تھے انہوں نے ان کی پیشکش ٹھکرا دی......''

یہ سن کر ہیری اور رون دونوں کی ہنسی رُک گئی۔

''بہت بہت شکریہ جینی!'' رون نے چڑ چڑے انداز میں کہا۔

''کیا سب اچھی لڑکیاں ہاتھ سے نکل گئی رون؟'' ہرمائنی نے فخر کے ساتھ پوچھا۔ ''کیا اب ایلاؤز ے میجان خوبصورت لگنے

لگی ہے؟ مجھے یقین ہے کہ کہیں نہ کہیں تمہیں کوئی نا کوئی مل ہی جائے گی جو تمہاری رقاصہ ساتھی بننے کیلئے تیار ہو جائے گی۔''

لیکن رون ہرمائنی کی طرف ایسے گھور رہا تھا جیسے اچانک وہ اسے موہنی دکھائی دینے لگی ہو۔

''ہرمائنی! نیول نے ٹھیک ہی کہا......تم بھی تو لڑکی ہو......''

''اوہ! کیا خوب پہچانا!'' ہرمائنی زہریلی آواز میں بولی۔

''تم ہم میں کسی کے ساتھ چل سکتی ہو؟''

''نہیں......میں نہیں چل سکتی!'' ہرمائنی نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔

''اوہ چھوڑو بھی!'' رون نے بے چینی سے کہا۔ ''ہمیں ساتھی کی ضرورت ہے، اگر ہمارے پاس کوئی ساتھی نہیں ہوگی اور باقی سب کے پاس ہوگی تو ہم سچ مچ گدھے لگیں گے......''

''میں تمہارے ساتھ نہیں جا سکتی ہوں۔'' ہرمائنی نے دوبارہ کہا جواب شرما رہی تھی۔ ''کیونکہ میں پہلے ہی کسی کے ساتھ جانے کیلئے ہاں کہہ دی ہے......''

''نہیں ایسا نہیں ہو سکتا......'' رون نے جلدی سے کہا۔ ''تم نے تو ایسا صرف نیول سے چھٹکارا پانے کیلئے کہا ہوگا۔''

''اوہ اچھا!......؟'' ہرمائنی نے کہا اور اس کی آنکھیں خطرناک طریقے سے چمکنے لگیں۔ ''رون! میں لڑکی ہوں۔ یہ پہچاننے میں تمہیں تین سال لگ گئے۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کوئی اور یہ بات نہیں پہچان پائے گا۔''

رون نے اس کی طرف گھور کر دیکھا پھر وہ دوبارہ مسکرانے لگا۔

''ٹھیک ہے......ٹھیک ہے! ہم جانتے ہیں کہ تم لڑکی ہو۔'' اس نے کہا۔ ''اب تو ٹھیک ہے؟ کیا اب تم ہمارے ساتھ چلو گی؟''

''میں نے تمہیں پہلے ہی بتا دیا ہے۔'' ہرمائنی غصے سے بپھر کر غرائی۔ ''میں کسی اور کے ساتھ جا رہی ہوں۔'' اس کے بعد وہ دھڑ دھڑاتی ہوئی لڑکیوں کے کمرے کی طرف چلی گئی۔

''وہ یقیناً جھوٹ بول رہی ہے؟'' رون نے اسے جاتے ہوئے دیکھ کر کہا۔

''نہیں......'' جینی نے فوراً کہا۔

''تو تم جانتی ہو کہ وہ کس کے ساتھ جا رہی ہے؟'' رون نے تیکھی نظروں سے اسے گھور کر دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''ہاں! مگر میں یہ نہیں بتاؤں گی کیونکہ اس کا نجی معاملہ ہے......'' جینی نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔'' رون نے بہت اُداسی سے کہا۔ ''معاملہ اب احمقانہ ہوتا جا رہا ہے۔ جینی! تم ہیری کے ساتھ چلی جاؤ اور میں بس......''

''میں نہیں جا سکتی۔'' جینی بولی اور اس کا چہرہ سرخ پڑ گیا تھا۔ ''میں تو نیول کے ساتھ جا رہی ہوں۔ جب ہرمائنی نے اسے منع کر دیا تھا تو اس نے مجھے پیشکش کر دی تھی اور نے سوچا......دیکھو......میں ویسے تو رقص تقریب میں جا ہی نہیں سکتی......میں ابھی چوتھے

سال میں نہیں ہوں۔'' اس نے دُکھی لہجے میں کہا۔ ''میں سوچتی ہوں کہ میں نیچے جا کر کچھ کھانا کھالوں۔'' وہ اُٹھ کر کھڑی ہوئی اور سر جھکا کر تصویر کی طرف بڑھی اور پھر باہر نکل گئی۔

رون نے ہیری کی طرف اور ہیری نے رون کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

''ان لڑکیوں کو ہو کیا گیا ہے؟'' رون بڑبڑایا۔

لیکن اسی وقت ہیری کو پاروتی پاٹیل تصویر کے راستے اندر آتی ہوئی دکھائی دی۔ اس کے پیچھے پیچھے لیونڈر براؤن بھی تھی۔ اب فیصلہ کن قدم اُٹھانے کا وقت آ چکا تھا۔

''یہیں رکو!'' ہیری نے رون سے کہا پھر وہ سیدھا پاروتی کے پاس چلا آیا اور بولا۔

''پاروتی ...... کیا تم میری ساتھی رقاصہ بننا پسند کرو گی؟'' پاروتی کھی کھی کرنے لگی۔ ہیری نے بمشکل اس کے سنجیدہ ہونے کا انتظار کیا حالانکہ اس دوران اس کی انگلیاں چوغے کی جیب میں بھنچ گئی تھیں۔

''میں تیار ہوں!'' پاروتی نے آخر کار سرخ چہرے کے ساتھ جواب دیا۔

''شکریہ!'' ہیری نے اطمینان کی سانس لیتے ہوئے کہا۔ ''لیونڈر! کیا تم رون کی ساتھی بننا پسند کرو گی؟''

''وہ سمیس کے ساتھ جا رہی ہے ہیری!'' پاروتی پاٹیل نے بتایا اور پھر وہ دونوں کھی کھی کرنے لگیں۔ ہیری نے آہ بھری۔

''کوئی اور لڑکی نہیں ہے جو رون کے ساتھ جا سکے؟'' اس نے دھیمی آواز میں کہا تاکہ رون اس کی بات نہ سن سکے۔

''ہر مائنی گرینجر کو کیا ہوا؟'' پاروتی نے حیرت سے پوچھا۔

''وہ کسی اور کے ساتھ جا رہی ہے......''

پاروتی اور لیونڈر دونوں یہ بات پر دم بخود دکھائی دینے لگیں۔

''اووہ...... کس کے ساتھ؟''

''معلوم نہیں!'' ہیری نے کندھے اچکا کر جواب دیا۔ ''تو تمہارے خیال میں رون کی ساتھی کون بن سکتی ہے؟''

''دیکھو......'' پاروتی دھیمی آواز میں بولی۔ ''مجھے لگتا ہے کہ میری بہن پدما شاید تیار ہو جائے...... وہ ریون کلا میں پڑھتی ہے۔ اگر تم چاہو تو میں اسے بات کر سکتی ہوں؟''

''ہاں! یہ بہت اچھا رہے گا۔'' ہیری نے کہا۔ ''اس نے پوچھ کر مجھے جلدی بتا دینا۔''

اور وہ رون کے پاس لوٹ آیا تھا۔ اسے محسوس ہو رہا تھا کہ یہ رقص تقریب دلچسپ کم اور دشوار زیادہ تھی اور وہ امید بھی کر رہا تھا کہ پدما پاٹیل کی ناک بالکل سیدھی ہوگی اور رون کو پسند آئے گی۔

☆☆☆☆

تیئسواں باب

# ژلبال رقص تقریب

چھٹیوں میں چوتھے سال کے طلباء کے سروں پر ہوم ورک کا بہت زیادہ بوجھ لاد دیا گیا تھا لیکن اس کے باوجود سہ ماہی ختم ہونے کے بعد ہیری ہوم ورک کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا۔ اس نے باقی ساتھی طلباء کے ساتھ مل کر کرسمس کے پہلے ہفتے کا بھرپور لطف اُٹھایا۔ گری فنڈر کے ہال میں تعطیلات میں بھی اتنی ہی بھیڑ تھی جتنی کہ نصابی سہ ماہی کے دوران تھی۔ یہ اب کسی قدر چھوٹا بھی لگنے لگا تھا کیونکہ طلباء اب یہاں ہمیشہ زیادہ اودھم مچانے لگے تھے۔ فریڈ اور جارج کی کنگنی کریم نے کافی دھوم مچادی تھی اور چھٹیوں کے ابتدائی دنوں میں تو پورے ہال کے طلباء وطالبات کے پنکھ نکلنے لگے تھے۔ لیکن جلد ہی گری فنڈر کے طلباء نے یہ جان لیا تھا کہ کسی دوسرے کی دی ہوئی چیز کھانے کے بارے میں ہوشیار رہنا چاہئے۔ وہ اب کھانے پینے کی ہر چیز کو شک بھری نظروں سے دیکھتے تھے کہ کہیں اس کے اندر کنگنی کریم نہ چھپائی گئی ہو۔ جارج نے ہیری کو جوشیلے انداز میں بتایا کہ وہ اور فریڈ ایسی ہی ایک اور دلچسپ چیز کی تیار کرنے میں مصروف ہیں۔ ہیری نے فوراً یہ فیصلہ کرلیا کہ وہ مستقبل میں فریڈ اور جارج سے ایک چپس تک نہیں لے کر کھائے گا۔ وہ ڈڈلی اور لوزہ ٹافی والا حادثہ ابھی تک نہیں بھول پایا تھا......

میدان اور سکول پر اب موٹی برف گرنے لگی تھی۔ ہیگرڈ کی برف سے ڈھکی ہوئی زنگر بریڈ جیسی جھونپڑی کے پاس کھڑی بیاوکس بیٹن کی نیلی بگھی اب برف سے جمے ہوئے کسی بڑے کدو کی مانند دکھائی دیتی تھی۔ ادھر ڈرم سٹرانگ کے بادبانی جہاز پر بھی برف کی تہہ جم چکی تھی اور وہ بالکل سفید ہو چکا تھا۔ باورچی خانے میں گھریلو خرس بڑی محنت سے طرح طرح کے بہترین گرم سوپ اور ذائقے دار پڈنگ بنانے میں مصروف رہتے تھے۔ کھانے میں صرف فلیور ڈیلا کور کو ہی شکایت کرنے کیلئے کئی خامیاں نظر آپائیں۔

''ہوگورٹس کا کھانا بہت ثقیل ہوتا ہے۔'' انہوں نے فلیور کی شکایت بھری آواز سنی۔ جب وہ ایک شام بڑے ہال سے باہر نکلے (رون ہیری کے پیچھے چھپ کر چل رہا تھا اور اس بات کی پوری کوشش کر رہا تھا کہ فلیور اسے نہ دیکھ پائے) ''اگر یہی سلسلہ چلتا رہا تو میں یقیناً اپنی پوشاک نہیں پہن پاؤں گی؟''

''اوہ یہ کتنے افسوس کی بات ہوگی؟'' ہرمائنی نے اس کی بات پر طنز کرتے ہوئے کہا۔ جب فلیور بیرونی ہال سے باہر نکل گئی۔ ''وہ

اپنے بارے میں بہت زیادہ فکر مند رہتی ہے، ہے نا!''

''ہر مائنی!'' رون نے پوچھا۔ ''تم رقص میں کس کے ساتھ جارہی ہو؟''

وہ اس سے بار بار یہی سوال پوچھتا رہتا تھا۔ اسے لگتا تھا کہ اگر وہ ہر مائنی سے ایسے وقت میں یہ سوال پوچھے گا جب اسے اس کی بالکل امید نہیں ہوگی تو ہوسکتا ہے کہ بے دھیانی میں وہ اسے بتادے لیکن ہر مائنی نے منہ پھولا کر کہا۔ ''میں تمہیں نہیں بتاؤں گی، تم میرا مذاق اُڑاؤ گے۔''

''تم مذاق کررہے ہو، ویزلی!'' ملفوائے نے ان کے پیچھے سے کہا۔ ''کہیں تم یہ تو نہیں کہہ رہے ہو کہ کسی نے اسے اپنے ساتھ رقص کرنے کی پیشکش کی ہے؟ اس لمبے دانتوں والی بدذات ماگلو کے ساتھ بھلا کون رقص کرنا چاہے گا؟''

ہیری اور رون تیزی سے پلٹ گئے لیکن ہر مائنی فوراً ملفوائے کے کندھے کے پیچھے اشارہ کرتے ہوئے زور سے بولی۔ ''پروفیسر موڈی......!''

ملفوائے کا چہرہ یکلخت پیلا پڑ گیا اور وہ تیزی سے پلٹ کر بوکھلائے ہوئے انداز میں پروفیسر موڈی کو چاروں طرف تلاش کرنے لگا۔ لیکن وہ اب بھی بڑے ہال میں اساتذہ والی میز پر بیٹھے گرما گرم سوپ کا لطف اُٹھا رہے تھے۔

''تم چھوٹے نیولے ہو، ہے نا......ملفوائے!'' ہر مائنی نے تیکھی آواز میں کہا اور پھر وہ ہیری اور رون کے ساتھ زور زور سے ہنسنے لگے اور سنگ مرمر کی سیڑھیوں پر چڑھنے لگے۔

''ہر مائنی!'' رون نے اس کی طرف کنکھیوں سے دیکھا اور اچانک حیرانگی سے بولا۔ ''تمہارے دانت......؟''

''انہیں کیا ہوا؟'' ہر مائنی نے پوچھا۔

''وہ پہلے کی بہ نسبت آگے دکھائی دے رہے ہیں......اس طرف میرا دھیان ابھی ابھی گیا ہے......''

''ظاہر ہے، وہ آگے ہی دکھائی دے رہے ہوں گے......کیا تم یہ امید کررہے تھے کہ میں ملفوائے کے دیئے بڑے دانتوں کو سنبھال کر رکھوں گی؟'' ہر مائنی نے مسکرا کر کہا۔ ہیری کو وہ وقت یاد آ گیا، جب سنیپ کے تہہ خانے میں ملفوائے سے مڈبھیڑ میں اس کا جادوئی حملہ ہر مائنی کے چہرے پر جا لگا تھا اور اس کے دانت گردن تک لمبے ہوئے گئے تھے۔

''نہیں میرا مطلب ہے کہ ملفوائے کے جادوئی حملے سے پہلے تمہارے دانت جیسے تھے، اب ویسے نہیں ہیں، بلکہ بہت مختلف ہو گئے ہیں......وہ سب اب سیدھے ہیں اور......ان کی ترتیب بھی بالکل درست ہوچکی ہے؟''

ہر مائنی اچانک بہت ہی شرارتی انداز میں مسکرائی۔ ہیری کا دھیان بھی اس طرف مبذول ہوکر رہ گیا۔ واقعی ہر مائنی کی مسکراہٹ اب پہلے کی بہ نسبت کافی الگ ہی دکھائی دے رہی تھی۔

''دیکھو!'' ہر مائنی نے کہا۔ ''جب میں میڈم پامفری کے پاس اپنے دانت صحیح کروانے کیلئے گئی تو انہوں نے مجھے ایک آئینہ دے

کر کہا کہ جب میرے دانت پہلے جتنی جسامت کے ہو جائیں گے تو میں انہیں روک دوں لیکن میں نے انہیں ...... روکنے میں تھوڑی دیر لگا دی۔'' وہ ایک بار پھر کھل کر مسکرائی۔ ''ممی ڈیڈی اس بات سے یقیناً خوش نہیں ہوں گے۔ میں انہیں کب سے منانے کی کوشش کر رہی تھی کہ وہ مجھے اپنے دانت جادو سے چھوٹے کرنے دیں لیکن وہ انہیں تار سے بندھوانے کی ضد کرتے تھے۔ تم تو جانتے ہی ہو کہ وہ دونوں دانتوں کے ڈاکٹر ہیں اور ان کے لحاظ سے دانتوں جادو کا آپس میں کوئی تعلق نہیں ہونا چاہئے ...... دیکھو! پگ وجیون لوٹ کر آ گیا ہے۔''

رون کا چھوٹا الّو برف سے لدے جنگل کے اوپر تیزی سے منڈلاتا ہوا دکھائی دیا۔ اس کے پیر میں چرمئی کاغذ کا بڑا ٹکڑا دور سے ہی بندھا ہوا دکھائی دے رہا۔ ان کے قریب سے گزرنے والے طلباء پگ وجیون کو دیکھ کر کھلکھلا کر ہنس رہے تھے اور تیسرے سال میں پڑھنے والی کچھ لڑکیاں رُک کر بولنے لگیں۔ ''اوہ! اس چھوٹے الّو کو تو دیکھو! وہ کتنا پیارا ہے، ہے نا!''

''احمق کہیں کا......'' رون بڑبڑایا۔ اس نے تیزی سے سیڑھیوں پر چڑھ کر پگ وجیون کو پکڑ لیا اور اسے پھڑ پھڑاتے ہوئے دیکھ کر غرایا۔ ''تم خط لے کر سیدھے اس کے پاس نہیں آ سکتے جس کے نام خط آیا ہوتا ہے۔ نمود و نمائش کرنے کیلئے ادھر ادھر بھٹکنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے سمجھے!''

پگ وجیون نے چہکتی ہوئی کلکاری بھری اور یوں ظاہر کیا جیسے اس نے رون کی ڈانٹ کو ہوا میں اُڑا کر رکھ دیا ہو۔ اس کا سر رون کی مٹھی کے اوپر سے ڈھک رہا تھا۔ اب تیسرے سال والی لڑکیاں بہت صدمے میں دکھائی دے رہی تھیں۔

''یہاں سے دفع ہو جاؤ......'' رون نے لڑکیوں سے غرا کر کہا اور اس مٹھی کو ہوا میں لہرایا جس میں پگ وجیون پکڑا ہوا تھا۔ پگ وجیون ہوا میں اُڑنے لگا اور خوشی سے چیخنے لگا۔ ''لو ہیری یہ لو!'' رون نے دھیرے سے کہا۔ جب تیسرے سال والی لڑکیاں بہت پریشان دکھائی دیتی ہوئی باہر جانے لگیں تو اس نے پگ وجیون کے پیر سے سیریس کا جوابی خط کھینچ کر الگ کیا اور ہیری نے خط لے کر فوراً اپنے چوغے کی جیب میں محفوظ کیا اور پھر وہ اسے جلدی سے پڑھنے کیلئے گری فنڈر ہال کی طرف چل دیئے۔

ہال میں بیٹھا ہوا ہر فرد اس وقت چھٹیوں کی مستی میں اتنا مشغول تھا کہ کسی کو یہ دیکھنے کی فرصت ہی نہیں ملی تھی کہ باقی لوگ کیا کر رہے ہیں۔ ہیری، رون اور ہرمائنی سب لوگوں سے دور ہٹ کر ایک اندھیری کھڑکی کے پاس بیٹھ گئے۔ اس کھڑکی پر دھیرے دھیرے برف گر رہی تھی۔ ہیری نے دھیمی آواز میں خط پڑھ کر دونوں کو سنایا۔

*پیارے ہیری!*

*ہارن ٹیل کو مات دینے پر بے حد مبارک ہو۔ جس نے بھی تمہارا نام شعلوں کے پیالے میں ڈالا تھا، وہ اس وقت زیادہ خوش نہیں ہوا ہوگا۔ میں چشم آلودہ جادوئی کلمے کا مشورہ دینے والا تھا کیونکہ ڈریگن کی آنکھ اس کے بدن کا سب سے کمزور حصہ ہوتی ہے۔*

’’اوہ کیرم نے اسی کا استعمال کیا تھا......‘‘ ہرمائنی نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

*لیکن تمہارا طریقہ کار زیادہ عمدہ تھا۔ میں اسے جان کر بڑی سنسنی محسوس کر رہا ہوں۔ لیکن اس پر گھمنڈ میں مت آنا۔ ہیری! ابھی تم نے صرف ایک ہی ہدف پار کیا ہے۔ جس نے تمہارا نام مقابلوں میں ڈالا ہے، وہ اگر تمہیں نقصان پہنچانا چاہتا ہے تو اسے ابھی مزید مواقع ملیں گے۔ اپنی آنکھیں کھلی رکھنا...... خاص طور پر جب وہ افراد تمہارے ارد گرد ہوں، جن کے بارے میں میں نے تمہیں خبردار کیا ہے اور خود کو مشکلات سے بچانا۔ پوری طرح سے ہوشیار رہنا۔*

*خط بھیجتے رہنا۔ میں اب بھی ہر غیرمعمولی واقعے کے بارے میں جاننا چاہتا ہوں۔*

*سیریس*

’’وہ تو بالکل موڈی جیسی باتیں کر رہا ہے۔‘‘ ہیری نے خط کو چوغے میں رکھتے ہوئے دھیمی آواز میں کہا۔ ’’کھلی بصارت! جیسے میں اپنی آنکھیں بند کر کے چلتا پھرتا ہوں اور دیواروں سے ٹکراتا رہتا ہوں......‘‘

’’لیکن اس نے صحیح کہا ہے ہیری!‘‘ ہرمائنی نے جلدی سے کہا۔ ’’ابھی تمہیں دو اہداف اور بھی پورا کرنا ہیں۔ تمہیں سچ مچ اس انڈے کے سراغ کا پتہ لگانا چاہئے اور اس کا مطلب سمجھنے کی کوشش میں جت جانا چاہئے......‘‘

’’ہرمائنی! ابھی اس کے پاس بہت وقت ہے۔‘‘ رون نے اسے جھڑکتے ہوئے کہا۔ ’’شطرنج کھیلنا پسند کرو گے ہیری......؟‘‘

’’ہاں ٹھیک ہے......‘‘ ہیری نے جواب دیا پھر وہ ہرمائنی کے چہرے پر پھیلے تاثرات کو دیکھ کر بولا۔ ’’دیکھو! میں اتنے شور وغل کے درمیان یکسوئی سے یہ کیسے سوچ سکتا ہوں؟ اتنے شور میں تو مجھے انڈے میں سے آنے والی آواز بھی سنائی نہیں دے گی۔‘‘

’’ہاں! یہ بات تو ہے۔‘‘ ہرمائنی نے آہ بھرتے ہوئے ان کے شطرنج کا کھیل دیکھنے کیلئے بیٹھ گئی۔ جس میں رون نے ہیری کو حیرت انگیز شہ مات دے دی، جس میں اس کے دو بہادر پیادوں اور ایک خونخوار تشدد پسند گھوڑے نے نہایت عمدہ طریقے سے ہیری کے پیادوں کی غفلت سے پورا پورا فائدہ اُٹھایا تھا۔

☆☆☆☆

کرسمس کے دن ہیری اچانک بیدار ہو گیا۔ وہ اس بات پر حیران تھا کہ آخر اس کی نیند اچانک کیسے غائب ہو گئی؟ اس نے جیسے ہی اپنی آنکھیں کھولیں تو دیکھا کہ اندھیرے میں دو بڑی بڑی سبز آنکھیں اسے گھور رہی ہیں۔ وہ آنکھیں اس قدر نزدیک تھیں کہ اس کی ناک ہیری کی ناک سے بس ٹکرانے ہی والی تھی۔

’’ڈوبی......!‘‘ ہیری زور سے چیخا اور گھریلو خرس کو اتنی تیزی سے دور ہٹایا کہ وہ اپنے پلنگ پر گرتے گرتے بچا۔ ’’ایسا مت کیا کرو...... سمجھے!‘‘

''ڈوبی کو افسوس ہے سر!'' ڈوبی پریشانی سے بولا اور اس نے اپنے چہرے پر لمبی انگلیاں رکھ کر پیچھے کی طرف اچھل گیا۔ ''ڈوبی تو ہیری پوٹر کو بس کرسمس کی مبارکباد دینے کیلئے آیا تھا سر...... ہیری پوٹر نے کہا تھا کہ ڈوبی کبھی کبھار اسے ملنے آ سکتا ہے سر!''

''ٹھیک ہے......'' ہیری نے کہا۔ اس کے دل کی دھڑکن اب معمول پر آ رہی تھی لیکن اس کی سانسیں اب بھی تیز چل رہی تھیں۔

''آئندہ مجھے بس دھیرے سے ہلا کر جگا دینا۔ مجھ پر اس طرح کودنے کی ضرورت نہیں ہے......''

ہیری نے اپنے پلنگ کے چاروں طرف پردوں کو کھینچا اور بستر کے پاس پڑی تپائی سے اپنی عینک اُٹھا کر لگائی۔ اس کی چیخ کی آواز سن کر رون، سمیس، ڈین اور نیول بھی بیدار ہو گئے تھے۔ انہوں نے بھی اپنے پردے کھینچ کر باہر جھانکنے کی کوشش کی۔ ان کی آنکھیں نیند کے خمار میں ڈوبی ہوئی تھیں اور انہیں کھولنے میں دشواری ہو رہی تھی اس کے علاوہ ان کے بال بری طرح بکھرے ہوئے تھے۔

''کسی نے تم پر حملہ کیا ہیری؟'' سمیس نے خوابیدہ لہجے میں پوچھا۔

''نہیں یہ تو صرف ڈوبی ہے......'' ہیری نے جواب دیا۔ ''اب تم لوگ سو جاؤ۔''

''نہیں...... تحفے دیکھیں گے۔'' سمیس نے اپنے بستر کے پائیدانوں پر رکھے ہوئے بڑے ڈھیر کو دیکھ لیا تھا۔ رون، ڈین اور نیول نے بھی یہی فیصلہ کیا کہ اب وہ بیدار تو ہو ہی چکے ہیں اس لئے اپنے تحفوں کو دیکھنا زیادہ اچھا رہے گا۔ ہیری ڈوبی کی طرف مڑا جو اب گھبرایا ہوا اس کے پلنگ کے پاس کھڑا تھا۔ وہ اب بھی اس بات پر نہایت پریشان تھا کہ اس نے ہیری کی نیند اچاٹ کر دی تھی۔ اس کی ٹی کوزی کے اوپر پھندنے میں ایک کرسمس والا بھڑکیلا سجاوٹی موتی بندھا تھا۔

''کیا ڈوبی ہیری پوٹر کو کرسمس کا تحفہ دے سکتا ہے؟'' اس نے گھبرائے ہوئے انداز میں پوچھا۔

''ہاں ہاں! کیوں نہیں......'' ہیری نے کہا۔ ''میں نے بھی تمہارے لئے کچھ خریدا ہے۔''

یہ سراسر جھوٹ تھا۔ اس نے ڈوبی کیلئے کچھ نہیں خریدا تھا لیکن اس نے جلدی سے اپنا صندوق کھولا اور اس میں سے دو موزے نکالے جو کافی بڑی جسامت کے اور مڑے تڑے ہوئے تھے۔ سرسوں جیسے زرد رنگت کے موزے اس کے سب سے پرانے اور گندے موزے تھے۔ ان موزوں کو کبھی ورنن انکل پہنا کرتے تھے، ان کے تھوڑے زیادہ بڑے ہونے کی وجہ سے تھی کہ ہیری نے ان میں ایک سال سے زیادہ عرصے تک اپنا مخبر لٹو چھپا رکھا تھا۔ (یہ مسز ویزلی کی مہربانی تھی کہ انہوں نے ان موزوں کو طویل عرصے کے بعد دھو کر صاف ستھرا کر دیا تھا) اس نے اپنے مخبر لٹو کو باہر نکالا اور ڈوبی کو موزے دیتے ہوئے کہا۔ ''معاف کرنا! میں انہیں گفٹ پیپر میں سجانا بھول گیا......''

لیکن ڈوبی بہت خوش تھا۔

''موزے ڈوبی کے سب سے پسندیدہ کپڑے ہیں سر! ڈوبی کے پاس اب سات موزے ہو گئے ہیں سر......'' اس نے آنکھیں

چوڑی کرتے ہوئے کہا اور اپنے پرانی جرابیں اتار کر ورنن انکل کی جرابیں پہننے لگا۔اس نے دونوں جرابوں کو پوری اونچائی تک اوپر کھینچا جس سے وہ اس کی رانوں کے اوپر چڑھ گئے اس کا نصف پاجامہ موزے کے نیچے چھپ گیا تھا۔ پھر اس نے اپنی چوڑی آنکھیں پھاڑ کر حیرانگی سے کہا۔ ''لیکن سر!...... دکان والے سے شاید کوئی غلطی ہوگئی ہے ہیری پوٹر!......اس نے آپ کو دونوں ایک جیسے ہی موزے دے دیئے ہیں۔''

''اوہ ہیری! تمہیں یہ بات کیوں نہیں نظر آئی؟'' رون اپنے پلنگ سے نیچے اترتے ہوئے مسکرا کر بولا۔ جس کے بستر پر اب تحفے پر لپٹے ہوئے چمکیلے اور رنگین کاغذوں کا پھٹا ہوا ڈھیر لگ چکا تھا۔ ''میں تمہیں ایک بات بتاؤں ڈوبی!...... مجھ سے یہ دو موزے لے لو۔ اب تم انہیں اور ہیری کے دیئے موزوں کے ساتھ بدل کر ان کی صحیح طریقے سے دو جوڑیاں بنا سکتے ہو اور پہن سکتے ہو۔ اور یہ رہا تمہارا سوئیٹر......''

اس نے ابھی ابھی جو تحفہ کھولے تھے، ان میں مسز ویزلی کے بھیجے گئے بینگنی سجاوٹ والے پارسل میں سے بینگنی رنگ کے موزے اور ہاتھ سے بنا ہوا سوئیٹر نکلا تھا۔ اس نے دونوں چیزیں ڈوبی کی طرف اچھال دیں۔

ڈوبی انہیں پا کر بے حد خوش دکھائی دینے لگا۔ اس کی آنکھوں میں ایک بار پھر خوشی کے آنسو تیرنے لگے۔ اس نے رون کے سامنے بہت زیادہ نیچے جھکتے ہوئے تنظیمی سلام کرتے ہوئے اس کا شکریہ ادا کیا۔ پھر وہ اپنی کانپتی ہوئی آواز میں بولا۔ ''سر! آپ بہت رحم دل ہیں۔ ڈوبی تو پہلے صرف یہی جانتا تھا کہ سر بہت بڑے جادوگر ہوں گے کیونکہ ہیری پوٹر کے سب سے اچھے دوست ہیں لیکن ڈوبی کو یہ معلوم نہیں تھا کہ آپ بہت نیک، صلہ رحم، شریف الطبع، بے لوث، سخی اور مہربان بھی ہیں......''

''یہ موزے ہی تو ہیں......'' رون نے حیرت سے کہا۔ جس کے کان تھوڑے گلابی ہو گئے تھے حالانکہ اسے یہ بات سن کر بڑی مسرت ہوئی تھی۔ ''واہ ہیری......'' اس نے ابھی ابھی ہیری کا دیا ہوا تحفہ کھولا تھا جس میں سے ریشمی فر والا ہیٹ' نکلا تھا۔ ''شاندار......'' اس نے ہیٹ اپنے سر پر رکھا۔ ہیٹ کا رنگ اس کے بالوں کے رنگ سے میل کھانے لگا۔

ڈوبی نے ہیری کو ایک چھوٹا پیکٹ تھمایا اس میں بھی موزے ہی تھے مگر دو رنگوں کے!

''ڈوبی نے انہیں خود اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے سر!'' گھریلو خرس نے خوشی سے کہا۔ ''ڈوبی نے اپنی تنخواہ کے پیسوں سے اون خریدی تھی سر......!''

بایاں موزہ چمکیلا سرخ تھا اور اس پر جھالریں اور ڈوریاں لگی ہوئی تھیں جبکہ دایاں موزہ طوطے جیسا سبز تھا اور اس پر سنہری گیندوں کی تصویر بنی ہوئی تھی۔

''یہ تو...... یہ تو...... سچ مچ بہت اچھے ہیں!...... شکریہ ڈوبی!'' ہیری نے کہا اور ان جرابوں کو پہننے لگا۔ یہ دیکھ کر ڈوبی کی آنکھوں سے ایک بار پھر خوشی کے آنسو چھلک پڑے۔

''ڈوبی کو اب جانا ہوگا سر! ہم لوگوں کو ابھی باورچی خانے میں کرسمس کے بہت سارے پکوان تیار کرنا ہیں۔'' ڈوبی نے کہا اور جلدی سے کمرے سے باہر نکل گیا۔ جاتے جاتے وہ رون اور باقی سب کو کرسمس کی مبارکباد دینا نہیں بھولا تھا۔

ہیری کے باقی تحفے ڈوبی کے دیئے ہوئے عجیب موزوں سے زیادہ شاندار اور اطمینان بخش تھے۔ صرف ڈرسلی گھرانے کا دیا ہوا تحفہ ہی ان میں سے واضح طور پر مستثنیٰ تھا۔ انہوں نے اسے ایک ٹشو پیپر بھیجا تھا۔ یہ اب تک کا سب سے چھوٹا تحفہ تھا۔ ہیری کو لگا کہ وہ بھی لوزہ ٹافی کو ابھی تک بھلا نہیں پائے ہوں گے۔ ہرمائنی نے اسے ایک کتاب دی تھی جس کا عنوان تھا: 'برطانیہ اور آئرلینڈ کی کیوڈچ ٹیمیں'۔ رون نے اسے گوبر پٹاخوں کا ایک بڑا پیکٹ دیا تھا۔ سیریس نے اسے ایک قلم چاقو بھیجا تھا۔ جو دیکھنے میں تو قلم جیسا ہی تھا مگر اس کے بالائی دستے میں کئی اوزار چھپے ہوئے تھے، جن میں چاقو، سوئیاں اور طرح طرح کی چیزیں تھیں۔ اس نے بتایا تھا کہ ان کی مدد سے وہ کوئی تالا، گانٹھ اور دوسری چیزوں کو کھول سکتا تھا۔ ہیگرڈ نے اسے چاکلیٹ سے بھرا ہوا بڑا ڈبہ بھیجا تھا جس میں ہیری کی پسندیدہ ٹافیاں تھیں...... بارٹی باٹ کی مختلف ذائقوں والی ٹافیاں، چاکلیٹی مینڈک، دوہرا دھماکہ کرنے والی چیونگم اور کانوں سے دھواں نکالنے والی جادوئی ٹافیاں۔ ظاہر ہے کہ مسز ویزلی نے ہمیشہ کی طرح اسے تحفے میں ایک نیا سوئیٹر ہی بھیجا تھا۔ یہ سبز رنگ کا تھا اور اس پر ڈریگن کی تصویر بنی ہوئی تھی...... ہیری کو لگا کہ چارلی نے انہیں ہارن ٹیل کے بارے میں سب کچھ بتا دیا ہوگا۔ مسز ویزلی نے اپنے تحفے میں گھر پر تیار کی ہوئیں بہت ساری قیمے کی کچوریاں بھی بھیجی تھیں۔

ہیری اور رون جا کر ہرمائنی سے بھی ہال میں ملے اور وہ ایک ساتھ ناشتہ کرنے لگے۔ انہوں نے صبح کا زیادہ تر وقت گری فنڈر ہال میں ہی گزارا۔ جہاں سبھی لوگ اپنے اپنے تحفوں کو دیکھ دیکھ کر خوشی سے پھولے نہ سما رہے تھے۔ پھر انہوں نے بڑے ہال میں جا کر شاندار پکوانوں کا لطف اُٹھایا۔ جس میں کم از کم سو بھنی ہوئی ٹرکیاں اور کرسمس پڈنگ شامل تھیں۔ وہاں پر جادوئی پٹاخوں کا بڑا انبار موجود تھا۔

وہ دوپہر کو باہر کھلے میدان میں گھومنے گئے۔ برف میں صرف ڈرم سٹرانگ اور بیاوکس بیٹن کے طلباء کے قدموں کے نشانات دکھائی دے رہے تھے۔ یہ نشان تبھی بنے ہوں گے جب وہ کھانا کھانے کے بعد سکول سے واپس اپنے اپنے راستوں پر گئے تھے۔ ہیری، رون اور ویزلی جڑواں بھائی برف کے گولے بنا کر ایک دوسرے کو مارتے رہے جبکہ ہرمائنی اس کھیل میں شامل ہونے کے بجائے ایک طرف بیٹھ کر تماشا دیکھتی رہی۔ شام کے پانچ بجے اس نے کہا کہ وہ اب سکول میں واپس لوٹ رہی ہے کیونکہ اسے رقص کی تقریب کیلئے تیار ہونا ہے۔

''کیا تمہیں تیار ہونے کیلئے تین گھنٹے چاہئیں؟'' رون نے اس کی طرف حیرانگی سے دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کا دھیان کھیل سے ہٹ گیا تھا اور اسے اس کی سزا فوراً ہی مل گئی۔ جارج کا پھینکا ہوا برف کا ایک بڑا گولا آ کر اس کے سر پر زور سے ٹکرایا۔ اس نے ہرمائنی کو جاتے جاتے پیچھے سے پوچھا۔ ''تم جاکس کے ساتھ رہی ہو؟'' لیکن ہرمائنی نے صرف ہاتھ ہلا دیا اور پتھر کی سیڑھیوں پر چڑھ کر

سکول میں داخل ہوگئی۔

آج شام کو ہلکا پھلکا کھانا اور چائے نہیں ملی تھی کیونکہ رقص تقریب میں شاندار ضیافت کا بندوبست تھا۔ سات بجے اتنا اندھیرا ہو گیا کہ صحیح طریقے سے نشانہ لگانا بھی دوبھر ہو گیا۔ یہ دیکھ کر ہیری اور ویزلی بھائیوں نے اپنے برف کے گولوں کا کھیل ختم کر دیا اور ہال میں لوٹ آئے۔ فربہ عورت اپنے فریم میں نچلی منزل کی سہیلی وائلٹ کے ہمراہ بیٹھی ہوئی تھی۔ وہ دونوں بہت مدہوش لگ رہی تھیں۔ اس کی تصویر کے نیچے والے حصے میں چاکلیٹی شربت کے خالی پیکٹوں کا کافی ڈھیر دکھائی دے رہا تھا۔

جب انہوں نے شناخت 'پریوں کا اجالا' بتائی تو وہ مسکرا کر بولی۔ ''پوری روشنی! نئی شناخت اب یہ ہے۔'' پھر وہ انہیں راستہ دینے کیلئے آگے جھک گئی۔

ہیری، رون، سمیس، ڈین اور نیول نے اپنے کمرے میں جا کر اپنی اپنی پوشاکیں زیب تن کیں۔ وہ سب اپنے حلیوں کو دیکھ دیکھ کر اندیشوں میں مبتلا تھے لیکن سب سے زیادہ پریشانی رون کو ہو رہی تھی جس نے کونے میں لگے لمبے آئینے میں خود کو دیکھتے ہی دہشت بھری کراہ نکالی تھی۔ اس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا تھا کہ اس کی پوشاک لگ بھگ لڑکیوں کے کپڑوں جیسی لگ رہی تھی۔ اپنی پوشاک کو لڑکوں جیسا بنانے کیلئے اس نے گول گھیرے اور کلائی کی ڈوریوں پر خود کار سحر کا استعمال کیا۔ سحر ٹھیک ٹھاک ہوا۔ اس کے لبادے کی ڈوریاں غائب ہوگئیں حالانکہ یہ کام بہت زیادہ صفائی سے نہیں ہوا تھا اور جب وہ زیریں منزل کی طرف جا رہے تھے تو تب بھی اس کی پوشاک کے کنارے تھوڑے اُدھڑے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

''میں یہ نہیں سمجھ پا رہا ہوں کہ تم دونوں نے چوتھے سال کی سب سے خوبصورت دکھائی دینے والی لڑکیوں کو اپنی ساتھی رقاصہ کیسے بنا لیا؟'' ڈین تھامس نے حیرانگی سے پوچھا۔

''مقناطیسی کشش!......'' رون نے اُداسی سے کہا اور اپنی پوشاک کی کلائی پر بچی کھچی اکادکا ڈوریوں کو کھینچنے لگا۔

ہال کا ماحول کافی الگ محسوس ہو رہا تھا۔ عام طور پر یہاں کالے چوغوں کی بہتات دکھائی دیتی تھی لیکن اب ہال میں مختلف رنگوں کے کپڑے پہنے ہوئے لوگ گھوم پھر رہے تھے۔ پاروتی پاٹیل سیڑھیوں کے نیچے ہیری کا انتظار کر رہی تھی۔ وہ سچ مچ بے حد خوبصورت دکھائی دے رہی تھی۔ اس نے کھلتے گلابی رنگ کا لباس پہن رکھا تھا۔ اس کے لمبے سیاہ بالوں کے جوڑے پر سنہری کنگھی لگا رکھی تھی اور اس کی کلائیوں میں سونے کی کھنکتی ہوئی چوڑیاں چمک رہی تھیں۔ ہیری کو یہ دیکھ کر اطمینان ہوا کہ وہ کھی کھی نہیں کر رہی تھی۔

''تم......تم بے حد خوبصورت دکھائی دے رہی ہو۔'' ہیری اسے دیکھ کر جھجکتا ہوا بولا۔

''شکریہ!'' پاروتی نے جواب دیا پھر اس نے رون سے کہا۔ ''پدما تمہیں بڑے ہال میں ملے گی۔''

''ٹھیک ہے۔'' رون نے چاروں طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ ''ہرمائنی کہاں ہے؟''

''نیچے چلیں، ہیری؟'' پاروتی نے اپنے کندھے اچکا کر کہا۔

''ٹھیک ہے۔'' ہیری نے کہا حالانکہ اس کا دل کر رہا تھا کہ وہ گری فنڈر ہال میں ہی رہے۔ جب وہ لوگ تصویر کے راستے باہر نکل رہے تھے، تبھی فریڈ اندر آیا اور اس نے ہیری کی طرف دیکھ کر آنکھ ماری۔

بیرونی ہال میں بھی طلباء و طالبات کا رنگارنگ جھرمٹ لگا ہوا تھا۔ سبھی آٹھ بجنے کا انتظار کر رہے تھے۔ جب بڑے ہال کا دروازہ کھلا کھلنے والا تھا جن لوگوں کے ساتھی رقاصائیں دوسرے فریق سے تھیں، وہ ہجوم کے کنارے پر کھڑے ہو کر ایک دوسرے کو تلاش کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ پاروتی پاٹیل کو اس کی بہن پدما مل گئی اور وہ اسے ہیری اور رون کے پاس لے آئی۔

''کیسے ہو؟'' پدما نے کہا۔ وہ بھی اپنے نیلی پوشاک میں پاروتی جتنی ہی خوبصورت دکھائی دے رہی تھی۔ حالانکہ وہ اس بات سے بہت زیادہ مطمئن نہیں دکھائی دے رہی تھی کہ رون کا اس کا ساتھی رقاص بنے۔ اس نے اپنی سیاہ آنکھوں سے رون کو اوپر سے نیچے تک دیکھا۔ اس کی نگاہ رون کی تقریباتی پوشاک کے ادھڑے ہوئی گردن اور آستین پر تھوڑی دیر تک ٹھہری رہی۔

''میں اچھا ہوں، تم کیسی ہو؟'' رون نے پدما سے کہا لیکن وہ پدما کی طرف نہیں بلکہ بھیڑ کی طرف دیکھ رہا تھا۔ ''اوہ نہیں......''

اس نے اپنے گھٹنے تھوڑے خم کر لئے تاکہ وہ ہیری کے پیچھے چھپ جائے۔ اس کی اس عجیب و غریب حرکت کی وجہ فلیور تھی۔ فلیور ڈیلاکور ان کے پاس سے گزر رہی تھی۔ وہ سفید ساٹن کی پوشاک میں کمال کی خوبصورت دکھائی دے رہی تھی۔ اس کے ساتھ ریون کلا کی کیوڈچ ٹیم کا کپتان روجر ڈیوس تھا۔ جب وہ نظروں سے اوجھل ہو گئے تو رون دوبارہ سیدھا ہو گیا اور طلباء کے سر کے اوپر سے گھور کر دیکھتا رہا۔

''ہرمائنی کہاں ہے......؟'' اس نے دوبارہ پوچھا۔

تبھی سلے درن کے طلباء کا گروہ تہہ خانے کی سیڑھیوں سے اوپر آیا۔ ملفوائے سب سے آگے تھا۔ اس نے اونچے کالر والا مخمل کا کالا لباس پہن رکھا تھا۔ ہیری کی رائے میں وہ کسی گرجے کا پادری جیسا دکھائی دے رہا تھا۔ پینسی پارکنسن، ملفوائے کا ہاتھ تھامے ہوئے تھی۔ اس نے بہت ساری ڈوریوں والی پوشک پہن رکھی تھی۔ کریب اور گوئل دونوں ہی سبز رنگ کے چوغوں میں ملبوس تھے۔ وہ کائی سے ڈھکی چٹانوں جیسے دکھائی دیتے تھے اور ہیری کو یہ دیکھ کر خوشی ہوئی کہ وہ کسی کو بھی ساتھی رقاصہ بننے کیلئے راضی کرنے میں کامیاب نہیں ہو پائے تھے۔

بلوط کی لکڑی کا سامنے والا دروازہ کھل گیا۔ سبھی نے مڑ کر دیکھا۔ ڈرم سٹرانگ کے طلباء اپنے پروفیسر کارکروف کے ہمراہ بیرونی ہال میں داخل ہوتے ہوئے دکھائی دیئے۔ کیرم سب سے آگے تھا اور اس کے ساتھ نیلی لمبی فراک میں ایک خوبصورت لڑکی تھی جسے ہیری پہچان نہیں پایا تھا۔ ان کے سر کے اوپر سے ہیری نے دیکھا کہ سکول کے سامنے والی قطار کو ایک طرح کے غار کی شکل میں بدل دیا گیا تھا۔ جس میں پریوں کے پنکھوں کی تیز روشنیاں ہو رہی تھیں۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ وہاں پر سینکڑوں اصلی پریاں جادو سے بنی گلاب کی جھاڑیوں میں موجود تھیں، کچھ پریاں کرسمس فادر اور ان کے قطبی ہرن کے آس پاس اُڑ رہی تھیں۔

''سب چمپئن یہاں آئیں۔'' پروفیسر میک گوناگل کی تیکھی آواز سنائی دی۔

پاروتی نے مسکراتے ہوئے اپنی چوڑیاں درست کیں اور پھراس نے اور ہیری نے رون اور پدما سے کہا۔''ایک منٹ بعد ملیں گے......'' یہ کہہ کر وہ اگلی طرف بڑھ گئی۔ باتیں کرنے والے طلباء کی بھیڑ نے ہٹ کر انہیں اپنے بیچ میں سے جانے کا راستہ دیا۔ پروفیسر میک گوناگل سرخ اونی کپڑے کا چوخانہ چوغہ پہنے ہوئے تھیں اورانہوں نے اپنے ہیٹ کے کنارے کے چاروں طرف اونٹ کٹارے کی تھوڑی بھدی مالا بنا رکھی تھی۔ انہوں نے ان سے کہا کہ باقی طلباء کے اندر جاتے وقت وہ دروازے کے ایک جانب کھڑے ہوکر انتظار کریں۔ باقی تمام طلباء کے اندر بیٹھ جانے کے بعد ہی چمپئن کو ساتھیوں کے ساتھ اندر داخل ہونا تھا۔فلیور ڈیلا کور اور روجر ڈیوس دروازے کے بالکل نزدیک کھڑے ہو گئے۔فلیور کا ساتھی رقاص بننے کی خوش قسمتی پر ڈیوس اتنا حیران تھا کہ وہ اس کے چہرے سے نظریں نہیں ہٹا پا رہا تھا۔سیڈرک اور چو چینگ بھی ہیری کے قریب کھڑے ہو گئے۔لیکن ہیری دوسری طرف دیکھنے لگا کیونکہ وہ ان سے بات نہیں کرنا چاہتا تھا۔اس کے بجائے اس نے کیرم کے پاس والی لڑکی کو غور سے دیکھا۔اس کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔

وہ ہرمائنی تھی......

لیکن وہ ہرمائنی جیسی بالکل بھی نہیں دکھائی دے رہی تھی۔ اس نے اپنے بالوں میں کچھ کیا تھا۔اب یہ الجھے یا بکھرے ہوئے بالکل نہیں تھے بلکہ چکنے اور چمکدار دکھائی دے رہے تھے۔ یہی نہیں اس نے اپنے سر کے پیچھے بالوں کا جوڑا بھی بنا رکھا تھا۔ وہ نیلی لمبی فراک پہنے تھی اوراس کی چال بھی الگ لگ رہی تھی۔ یا وہ اس لئے الگ دکھائی دے رہی تھی کہ اس کی پشت پر بیس کتابوں کا بوجھ نہیں لدا ہوا تھا جو عام طور پر لدا رہتا تھا۔ وہ مسکرا بھی رہی تھی......شاید تھوڑا شرما بھی رہی تھی......لیکن اب یہ صاف نظر آ رہا تھا کہ اس کے سامنے والے دانت چھوٹے ہو گئے تھے۔ ہیری کو یہ سمجھ میں نہیں آیا کہ وہ اسے پہلے کیوں نہیں پہچان پایا......؟

''ہائے ہیری......ہائے پاروتی!'' ہرمائنی نے چہک کر کہا۔

پاروتی مبہوت نظروں سے ہرمائنی کو گھورے جا رہی تھی۔ ایسا کرنے والی وہ اکیلی نہیں تھی، جب بڑے ہال کا دروازہ کھلا تو لائبریری میں منڈلانے والی کیرم پر مرمٹنے والی لڑکیاں نزدیک سے گزریں تو ان کی آنکھوں میں ہرمائنی کیلئے بے حد نفرت جھلکنے لگی۔ وہ کھا جانے والی نظروں سے اسے گھورتی ہوئی گزر گئیں۔ پینسی پارکنسن جب ملفوائے کے ساتھ پاس سے گزری تو اس نے ہرمائنی کی طرف آنکھیں پھاڑ کر دیکھا لیکن وہ اسے طنز کرنے کیلئے کوئی بات سوچ نہ پائی۔ بہرحال، رون ہرمائنی کی طرف دیکھے بنا اس کے پاس سے گزر گیا۔

جب باقی تمام لوگ بڑے ہال میں جا کر بیٹھ گئے تو پروفیسر میک گوناگل نے چمپئن کو اپنی اپنی جوڑی بنا کر اپنے پیچھے آنے کی ہدایت کی۔ چمپئن کے اندر داخل ہونے پر بڑے ہال میں بیٹھے سبھی لوگوں نے زوردار تالیوں کے ساتھ ان کا استقبال کیا۔ چمپئن ہال

کے اوپر بنے ہوئے بڑے چبوترے کی طرف جانے لگے جہاں معزز ججوں کا پینل بیٹھا ہوا تھا۔

ہال کی دیواریں چمکدار سفید منجمد برف سے ڈھکی ہوئی تھیں۔ستاروں سے بھری سیاہ چھت پر امر بیل اور عشق پیچاں کے سینکڑوں گجرے فریقوں کی میزیں غائب ہو چکی تھیں۔ان کی جگہ پر لگ بھگ سو چھوٹی میزیں لگی ہوئی تھیں،ان میزوں پر لالٹینوں کی روشنی اور ہر میز پر لگ بھگ بارہ کرسیاں لگائی گئی تھیں جن پر لوگ بیٹھے تھے۔

ہیری کا پورا دھیان اس بات پر مرتکز تھا کہ وہ گر نہ جائے۔ پاروتی کو بہت مزہ آ رہا تھا۔ وہ سب کی طرف دیکھ کر مسکرا رہی تھی اور ہیری کو اتنا کس کر کھینچ رہی تھی کہ اسے ایسا لگا کہ جیسے وہ کوئی کتا ہو۔ جیسے پاروتی گھما رہی تھی۔ جب ہیری اوپر والی میز کے پاس پہنچا تو اسے رون اور پدما کی جھلک دکھائی دی۔رون آنکھیں سکوڑ کر قریب سے گزرتی ہوئی ہرمائنی کو دیکھ رہا تھا۔ پدما اس کی عدم توجہ سے چڑ چڑی ہو رہی تھی۔

اب تمام چمپئن چبوترے کی میز کے قریب پہنچے تو ڈمبل ڈور خوشی سے مسکرائے لیکن جب کارکروف نے کیرم اور ہرمائنی کو پاس آتے دیکھا تو ان کے چہرے پر بھی رون جیسا ہی تاثر جھلکنے لگا۔ لیوڈو بیگ مین آج رات کو چمکیلا بینگنی چوغہ پہنے ہوئے تھے جس پر بڑے بڑے زرد ستارے کڑھے ہوئے تھے۔ وہ بھی طلباء جتنی خوشی اور جوش سے تالیاں بجا رہے تھے۔میڈم میکسم ہمیشہ کی طرح کالے ریشمی لباس کے بجائے آج ہلکے پیلے ریشم کے لہراتے گاؤن میں ملبوس تھیں۔ وہ دھیرے دھیرے تالیاں بجا رہی تھیں۔لیکن ہیری کو اچانک احساس ہوا کہ آج وہاں پر مسٹر کراؤچ موجود نہیں تھے۔ان کی جگہ میز کی پانچویں کرسی پر پرسی ویزلی براجمان تھا۔

جب چمپئن اور ان کی ساتھی رقاصائیں میز کے نزدیک پہنچے تو پرسی نے اپنے پاس رکھی خالی کرسی باہر کھینچی اور ہیری کی طرف گھور کر دیکھا۔ ہیری اس کا اشارہ سمجھ گیا تھا اور پرسی کے پاس جا کر بیٹھ گیا جو بالکل نئے گہرے نیلے رنگ کا چوغہ پہنے ہوئے تھا اور اس کے چہرے پر فخر کے جذبات جھلک رہے تھے۔

اس سے پہلے کہ ہیری اس سے کچھ پوچھ پاتا، پرسی نے خود ہی بول دیا۔ ''میری ترقی ہو گئی ہے۔'' اس کی آواز سے ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے اسے پوری دنیا کا سب سے بڑا حکمران چن لیا گیا ہو۔ ''میں اب مسٹر کراؤچ کا خصوصی مشیر بن گیا ہوں اور میں یہاں پر ان کے خصوصی نمائندے کے طور پر آیا ہوں۔''

''وہ خود کیوں نہیں آئے؟'' ہیری نے پوچھا۔ وہ یہ نہیں چاہتا تھا کہ پوری دعوت کے دوران اسے کڑاہی کی موٹائی پر بیزار کن لیکچر سننا پڑے۔

''مسٹر کراؤچ کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں ہے، بالکل بھی ٹھیک نہیں ہے۔ ورلڈ کپ کے بعد سے ان کی حالت خراب ہی ہے۔اس میں حیرانی کی کوئی بات نہیں ہے...... ان کی عمر ڈھل رہی ہے۔ وہ اب پہلے جتنے جوان نہیں رہے...... حالانکہ ان کی بینائی اب بھی اتنی ہی تیز ہے اور ان کا دماغ پہلے جتنا ہی تندرست ہے لیکن کیوڈچ ورلڈ کپ پورے جادوئی محکمے کیلئے نہایت سنگین حادثہ ثابت ہوا تھا۔

اس کے علاوہ مسٹر کراؤچ کو اپنی گھریلوخرس کی حرکت سے بھی بھاری صدمہ پہنچا تھا۔ اس کا نام ونکی یا چاہے جو بھی ہو۔ ظاہر ہے اور مجھے لگتا ہے کہ گھریلوخرس کے جانے کے بعد سے ان کے گھریلوسکون میں کافی کمی واقع ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ، ہمیں ان مقابلوں کا انعقاد بھی کرنا پڑا اور ورلڈ کپ کے بعد کے مسائل سے بھی نبٹنا پڑا...... وہ خبیث سکیٹر عورت ہر وقت آس پاس ہی منڈلاتی رہتی تھی...... مسٹر کراؤچ تو کرسمس پر گھر پر آرام کر رہے ہیں۔ مجھے خوشی ہے کہ انہوں نے مجھ پر بھروسہ کیا اور اپنی جگہ پر یہاں بھیجا ہے......''

ہیری کا یہ پوچھنے کو بڑا دل چاہ رہا تھا کہ مسٹر کراؤچ نے پرسی کو اب 'ہونہار' کہنا چھوڑ دیا ہے لیکن اس نے یہ بات اپنے دل میں دبالی تھی۔

چمکتی سنہری پلیٹوں پر کھانے پینے کا سامان ابھی تک نہیں آیا تھا لیکن ان میں سے ہر ایک کے سامنے چھوٹے مینو کارڈ رکھے ہوئے تھے۔ ہیری نے تجسس بھرے انداز میں اپنے سامنے پڑے مینو کارڈ کو اُٹھایا اور چاروں طرف دیکھا...... آس پاس کوئی بیرا موجود نہیں دکھائی دے رہا تھا۔ بہر حال، ڈمبل ڈور نے بہت دھیان سے اپنے مینو کارڈ کو دیکھا اور پھر اپنی پلیٹ سے بہت سپاٹ آواز سے بولے۔ ''آلو کے چپس!''

اگلے ہی لمحے ان کی پلیٹ میں گرم گرم آلو کے چپس بھر گئے۔ یہ دیکھ کر میز کے باقی لوگوں نے بھی اپنی پلیٹوں کو اپنی پسندیدہ چیزوں کا آرڈر دینا شروع کر دیا۔ ہیری نے یہ دیکھنے کیلئے ہر مائنی پر نگاہ ڈالی کہ وہ کھانے کے اس نئے اور کسی قدر جدید طریقے کے بارے میں کیا سوچ رہی ہوگی؟...... غیر معمولی طور پر اس کی وجہ سے گھریلوخرس کا کام اور بھی بڑھ گیا ہوگا۔ بہر حال، اس وقت ہر مائنی کو ایس پی ای ڈبلیو کے بارے میں سوچنے کی فرصت ہی نہیں تھی۔ وہ تو وکٹر کیرم کے ساتھ گہری گفتگو میں مصروف تھی اور اس کا دھیان اس طرف تھا ہی نہیں کہ وہ کیا کھا رہی ہے؟

ہیری کو اچانک یہ احساس ہوا کہ اس نے کیرم کو اس طرح دلچسپی کے ساتھ پہلے تو کبھی باتیں کرتے ہوئے نہیں دیکھا تھا لیکن اس وقت وہ کافی باتونی دکھائی دے رہا تھا اور بڑے ہی جوشیلے انداز میں محوِ گفتگو تھا۔

''ہاں ہمارے یہاں بھی ایک بلند و بالا قلعے جیسی عمارت ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ ہوگورٹس جتنی بڑی تو نہیں ہے۔'' اس نے ہر مائنی کو بتایا۔ ''اور اتنی آرام دہ بھی نہیں ہے، ہمارے یہاں صرف چار منزلیں ہیں اور آگ صرف جادوئی کاموں کیلئے ہی جلائی جاتی ہے لیکن ہمارے میدان یہاں کے میدان سے زیادہ کھلے اور بڑے ہیں۔ سردی میں ہمارے یہاں سورج کی روشنی بہت کم رہتی ہے۔ اس لئے ہم دھوپ کا مزہ نہیں لے پاتے ہیں۔ لیکن گرمیوں میں ہم ہر دن اپنے بہاری ڈنڈوں پر سوار ہو کر جھیلوں اور پہاڑوں کے اوپر پرواز کرتے رہتے ہیں......''

''ارے ارے وکٹر!'' کارکروف نے ہنستے ہوئے کہا حالانکہ ان کی آنکھیں ہمیشہ کی طرح سرد اور زہریلی ہی تھیں۔ ''آگے کچھ مت کہنا، ورنہ تمہاری خوبصورت دوست کو یہ معلوم ہو جائے گا کہ ہم کہاں رہتے ہیں......؟''

ڈمبل ڈور مسکرائے اوران کی آنکھیں چمکنے لگیں۔

''ایگور! یہ پوشیدگی کیونکر؟.....تم یہ کیوں چاہتے ہو کہ کسی کو پتہ نہ چل جائے؟''

''ڈمبل ڈور!'' کارکروف نے اپنے پورے کے پورے پیلے دانت نکالتے ہوئے کہا۔''ہم سب اپنے اپنے علاقوں کے پہرے دار ہیں، ہے نا؟ کیا ہم ان علوم کی حفاظت نہیں کرتے ہیں جنہیں ہمارے سپرد کیا گیا ہے؟ کیا ہمیں اس بات پر فخر نہیں ہونا چاہئے کہ صرف ہمیں ہی اپنے سکول کے سبھی خفیہ راز معلوم ہیں اور ہمیں ان کی حفاظت بھی کرنا چاہئے؟''

''اوہ! میں تو یہ خواب میں بھی نہیں سوچ سکتا کہ مجھے ہوگورٹس کے سبھی خفیہ راز معلوم ہیں کارکروف!'' ڈمبل ڈور نے کہا۔''رفع حاجت کیلئے میں آج صبح ہی باتھ روم جا رہا تھا۔ میں ایک غلط موڑ مڑ گیا اور میں نے خود کو ایک بہت شاندار کمرے کے سامنے پایا جسے میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ اس کمرے میں بہت ہی شاندار پیشاب دان لگے ہوئے تھے۔ جب میں زیادہ توجہ سے معائنہ کرنے کے لئے بعد میں دوبارہ وہاں گیا تو میں نے پایا کہ وہ کمرہ ہی غائب ہو چکا تھا۔ لیکن مجھے اس پر نظر رکھنا ہوگی، شاید وہ کمرہ صرف صبح ساڑھے پانچ ہی دکھائی دیتا ہوگا یا شاید وہ صرف تبھی دکھائی دیتا ہوگا جب چاند ایک چوتھائی منزل پر ہو یا پھر تبھی دکھائی دیتا ہوگا جب آپ کو پیٹ میں بہت زیادہ مروڑ اُٹھ رہے ہوں......''

ہیری دم پخت کی پلیٹ میں بے ساختہ ہنس پڑا۔ پرسی کی تیوریاں چڑھ گئیں لیکن ہیری قسم کھا کر کہہ سکتا تھا کہ ڈمبل ڈور نے اس کی طرف دھیرے سے آنکھ ماری تھی۔ اس دوران فلیور ڈیلاکور، اپنے ساتھی روجر ڈیوس سے ہوگورٹس کی سجاوٹ پر تنقید کر رہی تھی۔

''یہ تو کچھ بھی نہیں ہے۔'' اس نے حقارت سے بڑے ہال کی چمکتی دیواروں کو دیکھتے ہوئے کہا۔''کرسمس پر ہمارے بیاوکس بیٹن کے محل میں برف کے مجسمے جھاڑیوں کے روپ میں چاروں طرف لگے رہتے ہیں، ظاہر ہے کہ وہ پگھلتے نہیں ہیں......وہ ہیروں کے کسی بڑے مجسمے کی مانند شفاف لگتے ہیں۔ ان کی وجہ سے پورا علاقہ جگمگا اُٹھتا ہے......اور کھانا تو لاجواب ہوتا ہے۔ کھاتے وقت ہمیں جنگل کی پریوں کے میٹھے نغمے سنائی دیتے ہیں۔ ہمارے یہاں ہال میں ایک بھی زرہ بکتر نہیں ہے اور اگر کوئی شرارتی بھوت بیاوکس بیٹن میں گھسے گا تو اسے اس طرح سے بھگا دیا جائے گا......'' اس نے اپنا ہاتھ میز پر زور سے پٹخا۔

روجر ڈیوس جب اسے باتیں کرتا ہوا دیکھ رہا تھا تو بہت بھونچکا ہوا لگ رہا تھا اور اس کا چمچہ اس کے منہ کے بجائے ادھر ادھر ٹکرا رہا تھا۔ ہیری نے سوچا کہ شاید ڈیوس فلیور کو ٹکٹکی باندھے تکنے میں اتنا محو ہوگا کہ اس نے اس کا کہا ایک بھی لفظ سنا ہی نہیں ہوگا......

''بالکل ٹھیک کہا......'' اس نے خوابیدہ لہجے میں جلدی سے کہا اور فلیور کی طرح اپنا ہاتھ بھی میز پر زور سے دے مارا۔''اس طرح......ہاں!''

ہیری نے ہال میں چاروں طرف دیکھا۔ ہیگرڈ اساتذہ کی دوسری میز پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے آج پھر اپنا بالوں والا خوفناک بھورا لباس پہن رکھا تھا اور وہ اوپر میز کی طرف دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔ ہیری نے دیکھا کہ اس نے ہاتھ ہلا کر ہلکے انداز میں میڈم میکسم کو اشارہ

کیا۔ ہیری نے پلٹ کر دیکھا کہ میڈم میکسم نے بھی اپنا ہاتھ جواباً ہلایا تھا اور موم بتیوں کی تیز روشنی میں ان کے دودھیا نگینے چمکتے ہوئے دکھائی دیئے۔ ہرمائنی اب کیرم کو اپنے نام کا تلفظ سکھا رہی تھی۔ وہ اسے بار بار ُہرمئی اون' کہہ کر پکار رہا تھا۔

''ہر......ما......ئنی!'' ہرمائنی نے دھیرے دھیرے سے سمجھانے والے انداز میں کہا۔

''ہر......ما......نی!''

''ہاں! اب تھوڑا قریب ہے۔'' ہرمائنی بولی اور ہیری کی طرف دیکھ کر مسکرائی۔

کھانا ختم ہونے کے بعد ڈمبل ڈور اُٹھ کر کھڑے ہوئے اور انہوں نے طلباء سے کھڑے ہونے کیلئے کہا۔ پھر انہوں نے اپنی چھڑی گھمائی۔ میزیں خود بخود حرکت میں آئیں اور جا کر دیوار کے ساتھ لگ گئی، ہال کا وسطی فرش پوری طرح خالی ہو گیا۔ اس کے بعد انہوں نے چھڑی ہلا کر دائیں جامن کی دیوار کے پاس ایک اونچا چبوترا نمودار کیا۔ اس چبوترے پر ڈرم، کئی گٹار، ایک بربط اور ایک سائیکلوفن باجا اور کچھ شہنائیاں پڑی ہوئی تھیں۔

اس کے بعد وریڈ سسٹرز چبوترے پر چڑھیں اور ہال کے لوگوں کے بھرپور تالیوں سے ان کا استقبال کیا۔ وریڈ سسٹرا اپنے بالوں سے بھرے بدن پر سیاہ چوغے پہنے ہوئی تھیں جو غیر معمولی طور پر جگہ جگہ سے پھٹے ہوئے تھے۔ انہوں نے اپنے آلات سنبھالے۔ ہیری انہیں دیکھنے میں اس قدر مگن تھا کہ وہ یہ بھول ہی گیا کہ اس کے بعد کیا ہونے والا تھا؟ اچانک اسے احساس ہوا کہ میزوں پر لہرانے والی لالٹینیں اب بجھ گئی تھیں اور باقی چمپئن اور ان کے ساتھی اُٹھ کر کھڑے ہو گئے تھے۔

''چلو! ہمیں رقص کرنا ہے......'' پاروتی پاٹیل غصے سے کسمساتی ہوئی غرائی۔

کھڑے ہوتے وقت ہیری بوکھلاہٹ کے باعث اپنی ہی پوشاک میں الجھ گیا اور گرتے گرتے بچا۔ وریڈ سسٹرز نے ایک دھیمے سروں کا نغمہ چھیڑ دیا تھا۔ ہیری روشنی بھرے ڈانس فلور پر پہنچ گیا۔ وہ اس بات کا بہت دھیان رکھ رہا تھا کہ کسی سے نظریں نہ مل پائیں (اس نے سمیس اور ڈین کو اپنی طرف ہاتھ ہلاتے اور دانت نکالتے ہوئے دیکھ لیا تھا) اگلے ہی لمحے پاروتی نے اس کے ہاتھ کھینچ کر ایک ہاتھ اپنی کمر پر اور دوسرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں کس کر پکڑ لیا۔

ہیری نے اپنی جگہ پر دھیرے دھیرے سے ہلتے ہوئے سوچا کہ رقص اتنا بھی برا نہیں تھا، جتنا اسے فکر کھائے ہوئے تھی (پاروتی اسے گھما رہی تھی) ہیری نے تماشائیوں کے سر کے اوپر کی خالی جگہ پر اپنی نظریں جما رکھی تھیں۔ جلدی ہی کئی اور لوگ بھی رقص میں شامل ہو گئے، اس لئے اب سب کا دھیان صرف چمپئن کی طرف مرتکز نہیں رہا۔ نیول اور جینی قریب ہی رقص کر رہے تھے۔ وہ مسکرا کر ہیری کی طرف دیکھ رہے تھے۔ جینی بار بار اچھل رہی تھی کیونکہ نیول کا پیر اس کے پیروں پر چڑھ جاتا تھا۔ ادھر ڈمبل ڈور میڈم میکسم کے ساتھ رقص کر رہے تھے۔ ان کی لمبائی میڈم میکسم سے اتنی کم تھی کہ ان کی نوکیلی ٹوپی بمشکل میڈم میکسم کی ٹھوڑی تک پہنچ پا رہی تھی۔ بہر حال، اتنا لمبا قد ہونے کے باوجود وہ کافی عمدگی سے رقص کر رہی تھیں۔ پروفیسر میڈ آئی موڈی، پروفیسر سینسٹرا کے ہمراہ بڑے

خوفناک طریقے سے رقص کر رہے تھے۔ پروفیسر سینسٹرا ان کے لکڑی کے پاؤں سے گھبرا رہی تھیں۔

''تمہارے موزے کمال کے ہیں پوٹر!'' پروفیسر موڈی نے اس کے قریب سے گزرتے ہوئے کہا۔ ہیری سمجھ گیا کہ ان کی جادوئی آنکھ لباس کے اندر بھی جھانک سکتی ہے۔

''اوہ!...... ہاں! یہ مجھے ڈوبی نامی گھریلو خرس نے تحفے میں دیئے ہیں، انہیں اس نے خود اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے۔'' ہیری نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''وہ کتنے ڈراؤنے ہیں؟ ان کی جادوئی آنکھ کو تو تفریح کر لینا چاہئے تھی!'' پاروتی نے دھیمی آواز میں سرگوشی کی جب پروفیسر موڈی ٹھک ٹھک کرتے ہوئے وہاں سے چلے گئے تھے۔

جب ہیری نے موسیقی کے آلات کی آخری تھرتھراتی ہوئی ہچکی سنی تو اس نے سکون کی سانس لی۔ وریڈ سسٹر کا نغمہ ختم ہو گیا تھا اور ایک بار پھر ہال میں تالیوں کی گونج سنائی دی۔ ہیری نے پاروتی کو فوراً چھوڑ دیا۔

''ہم تھوڑی دیر بیٹھ کر سانس لے لیں؟''

''اوہ...... لیکن ...... یہ گیت تو رقص کا لطف اُٹھانے کیلئے نہایت شاندار ہے۔'' پاروتی نے کہا۔ جب وریڈ سسٹر نے ایک نیا نغمہ شروع کر دیا تھا جس کی دھن کافی زیادہ تیز اور بھڑکیلی تھی۔

''نہیں! یہ مجھے پسند نہیں ہے۔'' ہیری نے بہانہ تراشا اور پاروتی کو ڈانس فلور سے دور لے گیا۔ راستے میں وہ فریڈ اور اینجلینا کے پاس سے گزرے جو اتنے جوش میں رقص کر رہے تھے کہ ان کے اردگرد والے لوگ چوٹ لگنے کے اندیشے سے بار بار پیچھے ہٹ رہے تھے پھر وہ پاروتی کو اس میز پر لے گیا جہاں رون اور پدما بیٹھے ہوئے تھے۔

''کیسا چل رہا ہے؟'' ہیری نے بیٹھتے ہوئے اور بٹر بیئر کی بوتل اپنی طرف کھینچتے ہوئے رون سے پوچھا۔

رون نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ ہرمائنی اور کیرم کو غصے بھری نظروں سے گھور رہا تھا جو قریب ہی رقص کر رہے تھے۔ پدما نے اپنے ہاتھ پیر اپنے سامنے باندھ رکھے تھے اور وہ بھڑکیلے نغمے کی دھن پر اپنے پیروں کو جنبش دے رہی تھی۔ وہ رہ رہ کر رون کی طرف ناراضگی سے دیکھتی جا رہی تھی کیونکہ رون نے اسے پوری طرح نظر انداز کر دیا تھا۔ پاروتی ہیری کی دوسری طرف بیٹھ گئی۔ اس نے بھی اپنے ہاتھ پیر اپنے سامنے باندھ لئے۔ کچھ منٹ بعد بیاوکس بیٹن کا ایک لڑکے نے اس سے اپنے ساتھ رقص کی دعوت دی۔

''تمہیں کوئی اعتراض تو نہیں ہے، ہیری؟'' پاروتی نے پوچھا۔

''ہونہہ...... کیا؟'' ہیری نے گڑبڑا کر کہا وہ سیڈرک اور چو چینگ کے رقص میں محو تھا۔

''کچھ نہیں......'' پاروتی نے غصے سے کہا اور بیاوکس بیٹن کے اس لڑکے کے ہمراہ رقص کیلئے چلی گئی۔ گیت ختم ہونے کے بعد بھی وہ واپس نہیں لوٹی تھی۔

کچھ دیر بعد ہر مائنی ان کے پاس چلی آئی اور آ کر پاروتی کی خالی کرسی پر بیٹھ گئی۔ رقص کی وجہ سے اس کا چہرہ تھوڑا گلابی ہو رہا تھا۔

''کیسا رہا؟'' ہیری نے مسکرا کر پوچھا۔ رون خاموش بیٹھا گھورتا رہا۔

''اف! کافی گرمی ہو گئی ہے ہے نا؟'' ہر مائنی نے اپنے ہاتھ سے اپنے چہرے پر ہوا دینے کی کوشش کی۔ ''وکٹر! مشروبات لینے گیا ہے......''

رون نے غصے سے گھور کر اسے دیکھا۔

''وکٹر......؟'' وہ بولا۔ ''کیا اس نے تم سے یہ نہیں کہا کہ تم اسے وکی کہہ کر بلایا کرو۔''

ہر مائنی حیرانگی سے اسے گھورنے لگی۔

''تمہیں کیا ہو گیا ہے؟'' ہر مائنی نے شک بھری نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''اگر تم یہ خود نہیں سمجھ سکتی تو میں تمہیں بتانے والا نہیں ہوں!'' رون نے زہر بجھے انداز میں غرا کر کہا۔

ہر مائنی نے اسے گھور کر دیکھا اور پھر اس کی نظریں ہیری کے چہرے پر پڑیں۔ ہیری نے فوراً اپنے اچکائے۔ ''رون! آخر ہوا کیا......؟''

''اس کا تعلق ڈرم سٹرانگ سے ہے۔'' رون نے تھوک اُڑاتے ہوئے کہا۔ ''وہ ہیری کے خلاف مقابلہ کر رہا ہے۔ ہوگورٹس کے خلاف......تم......تم!'' رون اپنی بات میں وزن پیدا کرنے کیلئے موزوں الفاظ کی تلاش کر رہا تھا۔ ''دشمن کے ساتھ میل جول بڑھا رہی ہو۔ تم یہی کر رہی ہو۔''

ہر مائنی کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔

''بیوقوفی کی باتیں مت کرو۔ دشمن......اچھا!......وہ کون تھا جو اس کے آنے پر خوشی سے پاگل ہوا جا رہا تھا؟......وہ کون تھا جو اس کے آٹوگراف لینے کا فرمائشیں کرتا رہا؟......وہ کون ہے جس نے اپنے کمرے میں اس کا ننھا ماڈل سنبھال کر رکھا ہوا ہے؟''

''مجھے لگتا ہے کہ اس نے یقیناً لائبریری میں تم سے اپنے ساتھ رقص کرنے کی پیشکش کی ہوگی؟'' رون نے اس کی بات سنی ان سنی کرتے ہوئے کہا۔

''ہاں!'' ہر مائنی کے رخسار ایک بار پھر گلابی ہو گئے۔ ''اس سے کیا......؟''

''کہیں تم اسے اپنے سیپو میں شامل کرنے کی کوشش تو کر رہی تھی؟''

''نہیں! میں ایسا کچھ نہیں کر رہی تھی اگر تم سچ مچ جاننا ہی چاہتے ہو تو سنو! اس نے......اس نے کہا کہ وہ ہر دن لائبریری اس لئے آتا تھا کیونکہ وہ مجھ سے بات کرنا چاہتا تھا لیکن وہ اس کیلئے ہمت اکٹھی نہیں کر پا رہا تھا......'' ہر مائنی نے یہ بات بہت جلدی جلدی کہی اور اس کے بعد وہ اتنی بری طرح شرما گئی کہ اس کے چہرے کا رنگ پاروتی کے لباس جیسا ہو گیا۔

''اچھا......لیکن یہ من گھڑت ہے......'' رون نے کڑھتے ہوئے کہا۔

''اوراس کا کیا مطلب ہے......؟''

''ظاہر ہے، ہے نا؟ وہ کارکروف کا طالبعلم ہے، ہے نا؟ وہ جانتا ہے کہ تم ہیری کے ساتھ رہتی ہو......وہ صرف ہیری کے قریب آنے کی کوشش کرر ہا ہے......اس کے بارے میں معلومات لینے کی کوشش کرر ہا ہے......یا پھراس کے اتنے قریب آنے کی کوشش کرر ہا ہے کہ وہ اس پر کوئی نقصان دہ جادو کر سکے......''

ہر مائنی نے اسے ایسے دیکھا جیسے اسے تھپڑ مار دیا گیا ہو۔ جب وہ بولی تو اس کی آواز کانپ رہی تھی۔ ''تمہاری معلومات کیلئے میں یہ بتادوں کہ اس نے ہیری کے بارے میں مجھ سے ایک بھی بات نہیں پوچھی ہے، ایک بھی نہیں......''

رون نے فوراً اپنا پینترا بدل لیا۔ ''تب تو وہ یہ امید کرر ہا ہوگا کہ تم انڈے کا مطلب سمجھانے میں اس کی مدد کرو گی۔ مجھے لگتا ہے کہ تم دونوں آرام دہ لائبریری میں اپنے سر جوڑ کر اس اسرار کو سمجھنے کی کوشش کرر ہے ہوگے......''

''میں اس انڈے کا راز سمجھنے میں اس کی کوئی مدد نہیں کروں گی؟'' ہر مائنی غصے سے چیخی۔ ''کبھی بھی نہیں! تم ایسی بات سوچ بھی کیسے سکتے ہو؟...... میں چاہتی ہوں کہ ہیری ہی ان مقابلوں میں فاتح قرار پائے اور ہیری یہ بات اچھی طرح جانتا ہے، ہے نا ہیری؟''

''لیکن تمہارے رنگ ڈھنگ تو کوئی اور ہی کہانی سنا رہے ہیں!'' رون نے کہا۔

''ان سہ فریقی ٹورنامنٹ کا مقصد جادوگروں سے جان پہچان بڑھانا اور ان سے باہمی تعلقات استوار کرتے ہوئے انہیں مضبوط بنانا ہے۔'' ہر مائنی نے تیکھی آواز میں کہا۔

''نہیں! اس کا مقصد یہ نہیں ہے۔'' رون چلا کر بولا۔ ''اس کا مقصد تو صرف جیتنا ہے۔''

شور شرابے ہونے پر رقص کرتے ہوئے کئی لوگ ان کی طرف گھور کر دیکھنے لگے۔

''رون!'' ہیری دھیمی آواز میں بولا۔ ''اگر ہر مائنی، کیرم کے ساتھ دوستی کرنا چاہتی ہے تو اس میں مجھے تو کوئی اعتراض نہیں ہے......''

رون نے ہیری کی بات کو بالکل نظر انداز کر دیا۔ ''تم جا کر اپنے وکی کو تلاش کیوں نہیں کرتی ورنہ وہ پریشان ہوگا کہ تم نجانے کہاں چلی گئی؟'' وہ طنزیہ لہجے میں بولا۔

''اسے وکی مت کہو......'' ہر مائنی اچھل کر کھڑی ہوگئی اور تیزی سے ڈانس فلور کے پار جا کر نظروں کے سامنے سے اوجھل ہوگئی۔

رون غصے اور حسد کے ملے جلے جذبات سے اسے جاتے ہوئے دیکھتا رہا۔

''تم میرے ساتھ رقص کیلئے چل رہے ہو یا نہیں......؟'' پدما نے ناگواری سے پوچھا۔

''نہیں!'' رون نے غصے سے کہا۔ وہ اب بھی اسی سمت گھور کر دیکھ رہا جہاں سے ہر مائنی اوجھل ہو چکی تھی۔

''ٹھیک ہے!'' پدما غرائی اور وہ ایک جھٹکے سے اُٹھی اور پھر پاروتی کی طرف چلی گئی جو بیاوکس بیٹن کے طالبعلم کے ساتھ رقص کر رہی تھی۔ اس لڑکے نے اپنے ایک دوست کو وہاں اتنی جلدی بلا لیا کہ ہیری کو یقین ہونے لگا کہ اسے ضرور جادوئی کلمے کا استعمال کر کے ایسا کیا ہوگا۔

''ہر...... ما......نی کہاں ہے؟'' قریب سے ایک آواز سنائی دی۔

وکٹر کیرم بٹر بیئر کی دو بوتلیں ہاتھ میں پکڑے ہوئے ابھی ابھی وہاں پہنچا تھا۔

''معلوم نہیں!'' رون نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے دھیرے سے کہا۔ ''وہ کھو گئی ہے ہے نا؟''

کیرم وکٹر ایک بار پھر چڑ چڑا دکھائی دینے لگا۔

''اگر وہ دکھائی دے تو اسے کہنا کہ میں اس کیلئے مشروب لے آیا ہوں۔'' کیرم نے کہا اور لنگڑاتا ہوا وہاں سے دور چلا گیا۔

''وکٹر کیرم سے دوستی کر لی رون؟'' پرسی نے دونوں ہاتھ مسلتے ہوئے بہت متعجب انداز میں ان کے پاس چلا آیا تھا۔ ''بہت شاندار! تمہیں معلوم ہے کہ یہی تو ان مقابلوں کے انعقاد کا بنیادی مقصد ہے...... بین الاقوامی جادوگروں کے مابین باہمی تعلقات!''

ہیری کو یہ دیکھ کر بڑی کوفت ہوئی جب پرسی پدما کی خالی کرسی پر براجمان ہو گیا۔ بالائی چبوترے والی ججوں کی میز بالکل خالی دکھائی دے رہی تھی۔ پروفیسر ڈمبل ڈور اب پروفیسر سپراؤٹ کے ساتھ رقص کر رہے تھے جبکہ لیوڈو بیگ مین پروفیسر میک گوناگل کے ساتھ تھرک رہا تھا۔ میڈم میکسم اور ہیگرڈ ڈانس فلور پر کافی جگہ گھیر کر رقص کر رہے تھے، ان کی وجہ سے دوسرے لوگوں کو ادھر ادھر کھسکنا پڑ رہا تھا۔ پروفیسر کارکروف پورے ہال میں کہیں بھی دکھائی نہیں دے رہے تھے۔ ایک اور گیت ختم ہونے پر ہال میں ایک بار پھر زوردار تالیوں کی گونج سنائی دی۔ ہیری نے دیکھا کہ لیوڈو بیگ مین نے پروفیسر میک گوناگل کو خیرباد کہا اور جلدی سے بھیڑ میں سے نکلنے کی کوشش کرنے لگے۔ اسی لمحے فریڈ اور جارج نے انہیں گھیر لیا اور ان سے کوئی بات کرنے لگے۔

''یہ دونوں محکمے کے ایک معزز سربراہ کو اس طرح کیسے روک سکتے ہیں؟'' پرسی نے ان کی طرف دیکھتے ہوئے ناگواری کے ساتھ کہا۔ ''حد ہوتی ہے، ادب و احترام کا تو انہیں کوئی پاس رہا ہی نہیں......''

لیوڈو بیگ مین نے فریڈ اور جارج سے کافی جلدی پیچھا چھڑا لیا۔ ہیری کو دیکھ کر بیگ مین اس کی طرف ہاتھ ہلایا اور پھر لمبے لمبے ڈگ بھرتے ہوئے وہاں پہنچ گئے۔

''مسٹر بیگ مین! مجھے امید ہے کہ میرے بھائی آپ کو پریشان نہیں کر رہے ہوں گے؟'' پرسی نے لمحہ بھر دیر نہ کرتے ہوئے فوراً کہا۔

''اوہ نہیں!...... بالکل بھی نہیں!'' مسٹر بیگ مین نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''وہ تو بس مجھے اپنی نقلی چھڑیوں کے بارے میں بتا

رہے تھے۔ وہ انہیں فروخت کرنے کے بارے میں مجھ سے مدد مانگ رہے تھے۔ میں نے ان سے وعدہ کیا ہے کہ میں انہیں زونکو کی جوک شاپ میں اپنے دو واقف کاروں سے ملوا دوں گا......''

پرسی یہ سن کر ذرا سا بھی خوش نہیں ہوا تھا۔ ہیری یہ بات پورے وثوق کے ساتھ کہہ سکتا تھا کہ گھر پہنچتے ہی وہ یہ خبر مسز ویزلی کو فوراً سنائے گا۔ اگر فریڈ اور جارج اپنی بنایا ہوا سامان جادوگروں کو فروخت کرنا چاہتے ہوں تو اب یہ واضح تھا کہ ان کے تمام منصوبے اب کامیابی سے ہمکنار نہیں ہو سکتے تھے۔

مسٹر بیگ مین نے ہیری سے کچھ پوچھنے کیلئے منہ کھولا ہی تھا کہ پرسی نے بیچ میں ٹانگ اڑاتے ہوئے دوسرا موضوع چھیڑ لیا۔

''آپ کو کیا لگتا ہے کہ مسٹر بیگ مین، مقابلے کیسے چل رہے ہیں؟ ہمارا شعبہ تو کافی پھنسا ہوا ہے۔ ظاہر ہے، شعلوں کے پیالے کے ساتھ کی گئی گڑبڑ ہمارے لئے نہایت بدمزگی کا باعث بنی ہوئی ہے۔'' اس نے ہیری کی طرف نظر ڈالی۔ ''لیکن اس کے بعد سب کچھ شاندار چل رہا ہے۔ کیا آپ کو ایسا ہی لگتا ہے؟''

''اوہ ہاں!'' بیگ مین نے مسرت بھری آواز میں کہا۔ ''یہ بہت دلچسپ ہے، بارٹی اب کیسا ہے؟ افسوس کہ وہ یہاں نہیں آ پایا......''

''مجھے یقین ہے کہ مسٹر کراؤچ جلد ہی تندرست ہو جائیں گے۔'' پرسی نے پرامید لہجے میں کہا۔ ''لیکن اس دوران میں ان کا بوجھ اُٹھانے کیلئے پوری طرح تیار ہوں۔ ظاہر ہے کہ میری ذمہ داری صرف رقص تقریبات میں شامل ہونے تک محدود نہیں ہے......'' وہ فخریہ انداز میں مسکراتے ہوئے بولا۔ ''اوہ نہیں! مجھے ان کی غیر حاضری میں بہت سارے کام سنبھالنا پڑتے ہیں...... آپ نے سنا ہی ہوگا کہ علی بشیر ہمارے ملک میں اڑنے والے غالیچوں کی غیر قانونی برآمد کرتے ہوئے پکڑا گیا ہے۔ ہم ٹرنسیلو نیہ والوں کو قائل کر رہے ہیں کہ وہ بین الاقوامی پابندی کے معیار کے معاہدے پر دستخط کر دیں۔ نئے سال کے آغاز میں ان کے جادوئی تعلقات کے شعبے کے سربراہ کے ساتھ میری ملاقات ہونے والی ہے......''

''چلو گھومنے چلیں۔'' رون نے ہیری سے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔ ''پرسی سے پیچھا چھڑائیں۔''

ہیری اور رون نے اُٹھتے ہوئے ایسی اداکاری کی جیسے وہ مشروبات لینے جا رہے ہیں۔ وہ میز سے اُٹھ کر ڈانس فلور کے کنارے کنارے چلتے ہوئے بیرونی ہال کی طرف بڑھ گئے۔ سامنے والا دروازہ کھلا ہوا ملا۔ جب وہ سیڑھیوں سے اترے تو انہوں نے دیکھا کہ گلابوں کے باغیچے میں پریوں کی پھڑ پھڑاتی ہوئی روشنی چمک رہی تھی۔ چاروں طرف جادوئی جھاڑیوں سے سجے بل دار راستے اور پتھر کے بڑے بڑے مجسمے نصب تھے۔ ہیری کو کہیں پانی گرنے کی آواز سنائی دے رہی تھی جو کسی پھوار جیسا لگ رہا تھا۔ ادھر ادھر لوگ منقش بنچوں پر بیٹھے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ وہ اور رون گلاب کی جھاڑیوں کے راستے پر چلنے لگے۔ ابھی وہ تھوڑی ہی دور پہنچے تھے کہ انہیں ایک پریشان لہجے والی اجنبی آواز سنائی دی۔

''......اس میں فکر کرنے والی کون سی بات ہے ایگور!''

''سیورس! تم اس بات سے انکار نہیں کر سکتے کہ یہ نہیں ہو رہا ہے۔'' پروفیسر کارکروف کی سرد آواز میں تناؤ جھلک رہا تھا اور کافی دبے انداز میں بول رہے تھے۔ ایسا لگتا تھا کہ شاید وہ یہ نہیں چاہتے کہ ان کی بات کوئی دوسرا سن پائے۔ ''یہ کئی مہینوں سے لگاتار صاف ہوتا جا رہا ہے۔ میں سچ مچ سخت پریشان ہوں......''

''تو پھر بھاگ جاؤ۔'' پروفیسر سنیپ کی سپاٹ لہجے والی آواز سنائی دی۔ ''بھاگ جاؤ! میں تمہاری طرف سے بہانہ بنا دوں گا۔ دراصل میں تو ہوگورٹس میں ہی رہوں گا۔''

سنیپ اور کارکروف موڑ مڑ کر ان کے سامنے آ گئے۔ سنیپ کی چھڑی باہر ہی تھی اور وہ اس سے دھماکے کرتے ہوئے جھاڑیوں کو دور پھینک رہے تھے۔ ان کے چہرے نہایت بے زاری پھیلی ہوئی دکھائی دی۔ کئی جھاڑیوں سے چیخوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں اور پھر ان کے ہٹتے ہی سیاہ ہیولے نکل کر بھاگتے ہوئے دکھائی دیتے۔

''فاؤسٹ! ہفل پف کے دس پوائنٹس کم کئے جاتے ہیں۔'' سنیپ کی غراتی ہوئی آواز سنائی دی۔ اسی لمحے ایک لڑکی بھاگتی ہوئی ان کے قریب سے گزری۔ ''سٹے بینز! ریون کلا کے بھی دس پوائنٹس کم کئے جاتے ہیں۔'' جب ایک لڑکا ایک لڑکی کے پیچھے پیچھے بھاگتا ہوا دکھائی دیا۔

''اور تم دونوں یہاں کیا کر رہے ہو؟'' انہوں نے ہیری اور رون کی طرف دیکھتے ہوئے غرا کر پوچھا۔ ہیری نے دیکھا کہ کارکروف انہیں وہاں کھڑے دیکھ کر پل بھر کیلئے پریشان ہو گیا تھا۔ گھبراہٹ کے عالم میں ان کا ہاتھ بکری جیسی ڈاڑھی میں گھستا چلا گیا اور وہ اسے اپنی انگلیوں سے الٹنے پلٹنے لگے۔

''ہم ٹہل رہے ہیں......'' رون نے سپاٹ لہجے میں کہا۔ ''یہ تو قوانین کی خلاف ورزی نہیں ہے، ہے نا؟''

''تو پھر ٹہلتے رہو......'' سنیپ پھنکارتی ہوئی آواز میں غرائے اور ان کے پاس سے دھڑ دھڑاتے ہوئے آگے نکل گئے۔ ان کا لمبا سیاہ چوغہ ان کے پیچھے بری طرح لہرا رہا تھا۔ رون گردن جھٹکتے ہوئے آگے چل دیا۔

''یہ کارکروف اتنے گھبرائے ہوئے کیوں دکھائی دے رہے ہیں؟'' رون نے پوچھا۔

''معلوم نہیں!'' ہیری نے گھور کر پیچھے دیکھتے ہوئے کہا۔ ''مجھے سمجھ میں آ پایا کہ سنیپ اور ان میں کب سے اتنی پکی دوستی ہو گئی کہ وہ ایک دوسرے کو ناموں سے بلا رہے ہیں؟''

وہ قطبی ہرن کے پتھر سے بنے ہوئے مجسمے کے قریب پہنچ گئے، جس کے اوپر سے انہیں ایک اونچا فوارہ دکھائی دیا جس سے پانی کی پھواریں ہوا میں اچھل کر چمکتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ انہیں تھوڑی دور ایک پتھریلے بنچ پر دو لوگوں کے سیاہ ہیولے دکھائی دیئے جو ساتھ ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ چاندنی رات میں پانی کے پاس بیٹھ کر بات چیت کر رہے تھے اور پھر ہیری کو ہیگرڈ کی جانی

پہچانی آواز سنائی دی۔

''جس پل ہم نے تمہیں دیکھا ہے، ہم سمجھ گئے تھے......''ہیگر ڈ نے تھوڑے عجیب سے انداز میں بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔

ہیری اور رون وہیں جم کر کھڑے ہو گئے۔ یہ تو اس طرح کی جگہ نہیں تھی جہاں انہیں اس وقت موجود ہونا چاہئے تھا...... ہیری نے چاروں طرف دیکھا۔ اس نے دیکھا کہ قریب ہی گلاب کی جھاڑی میں فلیور ڈیلا کور اور روجر ڈیوس آمنے سامنے بیٹھے ہوئے باتیں کررہے تھے۔ روجر کا آدھا دھڑ جھاڑیوں کے اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا اور چاندنی کی روشنی میں ان کے چہرے ہی واضح دکھائی دے رہے تھے۔ ہیری نے رون کے کندھے کو تھپتھپا کر سر ہلاتے ہوئے ان کی طرف اشارہ کیا۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ وہ بآسانی اس راستے سے بھاگ سکتے تھے اور کسی کو ان کے وہاں آنے کا احساس تک نہ ہوتا۔ لیکن رون کو فلیور کو دیکھتے ہی دہشت زدہ ہو گیا اور اس کے پیر جیسے زمین سے چپک گئے تھے۔ اس نے اپنا سر تیزی سے ہلایا اور ہیری کو جلدی سے مجسمے کے پیچھے گھپ اندھیرے میں کھینچ لیا۔

''تم کیا سمجھ گئے تھے ہیگر ڈ؟'' میڈم میکسم نے جلدی سے پوچھا۔ ان کی دھیمی آواز میں واضح گھر گھراہٹ سی موجود تھی۔

ہیری یقینی طور پر اس گفتگو کو سننا نہیں چاہتا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ ہیگر ڈ اسے پسند نہیں کرے گا کہ ایسے ماحول میں دوسرے لوگ اس کی نجی بات چیت سنیں (اور یہ حقیقت تھی کہ ہیگر ڈ ایسا کبھی نہ چاہتا) اگر ممکن ہوتا تو وہ ان آوازوں کو دبانے کیلئے اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیتا اور زور زور سے گنگنانے لگتا لیکن اس وقت وہ ایسی کوئی حرکت نہیں کرسکتا تھا۔ اس کے بجائے اس نے اپنا دھیان ایک ننھے سے بھونرے پر مرتکز کرنے کی کوشش کی جو پتھر پر رینگتا ہوا قطبی ہرن کے بدن پر چڑھنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن بھونرا اتنا دلچسپ نہیں تھا کہ وہ اس کی توجہ ہیگر ڈ کے اگلے جملوں سے ہٹا پاتا۔

''ہم سمجھ گئے...... سمجھ گئے کہ تم بھی ہمارے ہی جیسی ہو...... تمہاری ممی یا ڈیڈی؟''

''میں تمہاری بات کا مطلب نہیں سمجھی ہیگر ڈ؟''

''ہماری تو ممی تھیں۔''ہیگر ڈ نے دھیرے سے کہا۔''وہ برطانیہ کی شاید سب سے آخری پشت سے تھیں۔ ظاہر ہے، ہمیں وہ ٹھیک سے یاد نہیں ہیں...... جب ہم تین سال کے تھے تو وہ گھر چھوڑ کر چلی گئی تھیں۔ ان میں ممتا کے زیادہ گہرے جذبات نہیں تھے...... ہمیں لگتا ہے کہ...... یہ ان کی فطرت میں ہی نہیں ہوتا ہے نا؟ کیا پتہ، ان کے بعد ان کے ساتھ کیا ہوا؟...... ہوسکتا ہے کہ وہ مر چکی ہوں......''

میڈم میکسم کچھ نہیں بولیں اور ہیری نے نہ چاہتے ہوئے اپنی آنکھیں بھونرے سے ہٹالیں اور قطبی ہرن کے مجسمے کے اوپر سے جھانک کر ان کی باتیں سننے لگا...... ہیری نے پہلے ہیگر ڈ کو اپنے ماں باپ کی باتیں کرتے ہوئے کبھی نہیں سنا تھا۔

''جب وہ چلی گئیں تو ہمارے ڈیڈی کا دل ٹوٹ گیا۔ ہمارے ڈیڈی پستہ قد کے تھے۔ کچھ سال کا ہونے کے بعد جب ہمیں ان پر غصہ آتا تو ہم انہیں اُٹھا کر الماری کے اوپر بٹھا دیتے تھے۔ اس پر وہ خوب ہنستے تھے......''ہیگر ڈ کی بھرائی ہوئی آواز میں گہرے دُکھ کا

احساس ہوتا تھا۔ میڈم میکسم خاموشی سے دودھیا فوارے کی طرف دیکھتی رہیں۔ وہ ہیگرڈ کی باتیں سن رہی تھیں۔ ''ڈیڈی نے ہمیں پال پوس کر بڑا کیا......لیکن ہمارے سکول میں آنے کے کچھ ہی عرصے بعد ان کا انتقال ہوگیا۔ اس کے بعد ہمیں تنہا ہی سب کچھ کرنا پڑا۔ ڈمبل ڈور نے سچ مچ ہماری کافی مدد کی۔ وہ ہمارے لئے بہت بڑے محسن ثابت ہوئے......''

میڈم میکسم اچانک اُٹھ کر کھڑی ہوگئیں۔

''کافی ٹھنڈک ہے یہاں!'' بہرحال، باہر کا موسم ان کی آواز جتنا سرد نہیں ہوا تھا۔ ''مجھے لگتا ہے کہ اب اندر کی گرمائی میں جانا چاہئے۔''

''نہیں ابھی مت جاؤ۔'' ہیگرڈ بچوں کی طرح ضد کرتا ہوا ممیایا۔ ''ہم نے کبھی......ہم نے پہلے کبھی اپنے جیسا کوئی نہیں دیکھا ہے۔''

''اپنے جیسا کیا؟ ہیگرڈ صاف صاف بتاؤ......'' میڈم میکسم نے برفیلے لہجے میں کہا۔

ہیری ہیگرڈ کو بتانا چاہتا تھا کہ وہ اس سوال کا جواب نہ دے تو ہی زیادہ بہتر ہوگا۔ وہ اب سائے میں کھڑا اپنے دانت بھینچ رہا تھا اور امید کرتا رہا کہ ہیگرڈ جواب نہیں دے گا۔ لیکن اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوا۔

''ظاہر ہے، ایک اور 'نصف دیو'......'' ہیگرڈ ہکلایا۔

''تمہاری ہمت کیسے ہوئی؟'' میڈم میکسم چیختی ہوئی بولیں۔ رات کی پرسکون خاموشی میں ان کی آواز کسی بم کے گولے کی مانند گونجی۔ ہیری نے دیکھا کہ پیچھے موجود فلیور ڈیلا کور اور روجر ڈیوس بوکھلا کر جھاڑی سے باہر نکل آئے۔ ''پوری زندگی میں میری اتنی بے عزتی کبھی نہیں ہوئی۔ نصف دیو اور میں؟......میری تو......میری تو ہڈیاں ضرورت سے زیادہ بڑی ہوگئی تھیں بس!''

وہ دھڑ دھڑاتی ہوئی دور چلی گئیں۔ جب وہ غصے میں جھاڑیوں سے دور ہٹتی چلی گئیں تو ان میں سے بہت سی رنگ برنگی پریاں نکلیں اور ہوا میں اُڑتی ہوئی ان کے پیچھے چل پڑیں۔ ہیگرڈ اب بھی بنچ پر بیٹھا انہیں دور جاتے ہوئے گھور رہا تھا۔ اندھیرا اتنا زیادہ تھا کہ اس کے چہرے کے تاثرات کو دیکھنا بے حد مشکل تھا پھر ایک منٹ بعد وہ اپنی جگہ سے اُٹھا چل دیا۔ لیکن وہ سکول کے بجائے اپنے جھونپڑے کی طرف جا رہا تھا۔

''چلو!'' ہیری نے رون سے دھیمی آواز میں کہا۔ ''ہم بھی چلتے ہیں......''

لیکن رون اپنی جگہ سے ہلا تک نہیں۔

''کیا ہوا؟'' ہیری نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

رون نے مڑ کر ہیری کو دیکھا اور اس کے چہرے کے تاثرات سچ مچ گھمبیر تھے۔

''کیا تمہیں یہ معلوم تھا کہ ہیگرڈ 'نصف دیو' ہے؟'' اس نے خوفزدہ لہجے میں پوچھا۔

''نہیں!'' ہیری نے کندھے اچکا کر کہا۔ ''لیکن اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟''

رون نے اسے بڑے عجیب انداز سے دیکھا۔ ہیری فوراً سمجھ گیا کہ ایک بار پھر وہ لاشعوری طور جادوگروں کی دنیا کے بارے میں اپنی لاعلمی کا اظہار کر بیٹھا تھا۔ ڈرسلی جیسے ماگلو گھرانے میں پرورش پانے کی وجہ سے ہیری کو بہت سی چیزوں کے بارے میں صحیح آگاہی نہیں تھی جو جادوگروں کے ہاں پرورش پانے والے بچوں کو معلوم ہوتی تھیں لیکن جیسے جیسے وہ سکول کی پڑھائی میں آگے کا سفر طے کرتا جارہا تھا اس کی لاعلمی کی دھند آہستہ آہستہ صاف ہوتی جارہی تھی۔ بہرحال، اب وہ جان گیا تھا کہ اگر کسی جادوگر کو یہ معلوم ہوجاتا ہے کہ اس کا کوئی دوست ایک دیونی کا بیٹا ہے تو زیادہ تر جادوگر یہ نہیں کہتے کہ اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟'

''میں اندر چل کر بتاتا ہوں...... چلو!'' رون نے دھیرے سے کہا۔

فلیور اور روجراب وہاں نہیں تھے یقیناً وہ میڈم میکسم کی آواز سنتے ہی بھاگ نکلے ہوں گے۔ ہیری اور رون بڑے ہال میں واپس لوٹ آئے۔ پاروتی اور پدما اب دور والی میز پر بیاوکس بیٹن کے لڑکوں سے گھری بیٹھی تھیں اور ہرمائنی ایک بار پھر کیرم کے ساتھ رقص کررہی تھی۔ ہیری اور رون ایک خالی میز دیکھ کر بیٹھ گئے جو رقص کرتی ہوئی فلیور سے کافی دور تھی۔

''تو...... دیونی کے ساتھ کیا مسئلہ ہے؟'' ہیری نے دھیمی آواز میں پوچھا۔

''دیکھو وہ...... وہ......'' رون کو دھاکہ خیز الفاظ نہیں مل رہے تھے۔ ''اچھا نہیں ہوتا ہے۔'' اس نے کمزور لہجے میں بات مکمل کی۔

''کسے پرواہ ہے؟'' ہیری نے کہا۔ ''ہیگرڈ کے ساتھ تو کوئی گڑبڑ نہیں ہے۔''

''میں جانتا ہوں کہ ہیگرڈ کے ساتھ کوئی گڑبڑ نہیں ہے لیکن...... کوئی حیرانگی کی بات نہیں کہ اس نے یہ بات سب سے چھپا کر رکھی تھی۔'' رون نے اپنا سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ''میں ہمیشہ یہی سوچتا تھا کہ اس پر بچپن میں موٹاپے کا جادوئی کلمہ کا استعمال آزمایا گیا ہوگا تاکہ وہ موٹا اور جلدی جلدی بڑا ہوجائے۔ میں نے اس بات کا ذکر اس لئے پہلے نہیں کیا کہ کہیں وہ اس پر چڑ نہ جائے۔''

''لیکن اگر اس کی ماں دیونی تھی تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟'' ہیری نے کہا۔

''دیکھو!...... جو اسے جانتا ہے، اسے تو اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہوگا کیونکہ اسے یہ معلوم ہوگا کہ ہیگرڈ خطرناک نہیں ہے۔'' رون نے دھیمی آواز میں بتایا۔ ''لیکن ہیری! یہ حقیقت ہے کہ دیو واقعی بے حد خطرناک اور ظالم ہوتے ہیں۔ جیسا ہیگرڈ نے خود اقرار کیا تھا کہ رحم دلی اور محبت ان کی فطرت میں ہی شامل نہیں ہوتی ہے۔ وہ سب عفریتوں جیسے ہی ہوتے ہیں۔ عقل سے پیدل اور انسانی محسوسات سے فارغ...... کسی کی جان نکالنا اور اسے تڑپا تڑپا کر ہلاک کرنا ان کا پسندیدہ مشغلہ ہوتا ہے۔ جادونگری کے سب لوگ یہ بات اچھی طرح جانتے ہیں۔ ویسے برطانیہ میں دیوؤں کی تعداد اب نہ ہونے کے برابر ہے۔''

''جو تھے ان کا کیا ہوا؟''

''ان کی نسل پہلے ہی اختتام پذیر تھی اور پھر محکمے کے ایرورز نے ان کی بڑی تعداد کو ہلاک کرڈالا۔ جادوگروں کا کہنا ہے کہ اس

ملک سے باہراب بھی دیو پائے جاتے ہیں......زیادہ تر بلند و بالا پہاڑوں کی غاروں میں چھپ کر زندگی گزارنے پر مجبور ہیں......''

''میں نہیں جانتا کہ میڈم میکسم کسے دھوکا دینا چاہتی تھیں۔'' ہیری نے میڈم میکسم کو ججوں کی میز پر تنہا بیٹھا دیکھ کر کہا جو بہت نہایت سنجیدہ دکھائی دے رہی تھیں۔ ''اگر ہیگرڈ نصف دیو ہے تو وہ تو یقینی طور پر دیونی ہی ہوں گی۔ بڑی ہڈیاں......ان سے زیادہ بڑی ہڈیاں تو صرف ڈائنوسار کی ہی ہوں گی؟''

ہیری اور رون باقی رقص تقریب میں کونے میں بیٹھ کر دیوؤں کے بارے میں باتیں کرتے رہے۔ ان دونوں کو رقص کرنے یا اس میں شامل ہونے سے کوئی دلچسپی نہیں دکھائی دیتی تھی۔ ہیری نے بھرپور کوشش کی کہ وہ چو چینگ اور سیڈرک کی طرف بالکل نہ دیکھے کیونکہ اس سے اس کے دل میں کسی کو لات مارنے کی خواہش سر اُٹھا رہی تھی۔

جب وریڈ سسٹرز نے نصف شب کو نغموں کو خیر باد کہا تو سبھی نے آخری بار تالیاں بجا کر ان کا شکریہ ادا کیا اور بیرونی ہال کی طرف جانے لگے۔ کئی لوگ تو اس خواہش کا اظہار کر رہے تھے کہ رقص تقریب کا دور ابھی مزید چلنا چاہئے، یہ زیادہ اچھا رہے گا۔ لیکن ہیری بستر پر جانے میں زیادہ خوشی محسوس کر رہا تھا۔ جہاں تک اس کی دلچسپی کا سوال تھا تو اس کی یہ شام بہت زیادہ مزے دار نہیں گزری تھی۔

بیرونی ہال میں پہنچ کر ہیری اور رون نے دیکھا کہ کیرم ڈرم سٹرانگ کے بحری جہاز کی طرف لوٹنے والا تھا اور ہرمائنی اس سے شب بخیر کہہ رہی تھی۔ ہرمائنی نے رون کو بہت ٹھنڈے پن سے دیکھا اور بنا کچھ کہے سنگ مرمر کی سیڑھیاں چڑھنے لگی۔ ہیری اور رون اس کے پیچھے پیچھے چل دیئے لیکن ابھی وہ نصف سیڑھیاں ہی چڑھ پائے تھے کہ ہیری نے سنا، کوئی اسے آواز دے رہا تھا۔

''کیسے ہو ہیری؟''

یہ سیڈرک ڈیگوری تھا۔ ہیری نے دیکھ لیا کہ نیچے بیرونی ہال میں چو چینگ، سیڈرک کا انتظار کر رہی تھی۔ سیڈرک تیزی سے سیڑھیاں پھلانگتا ہوا اس کے پاس پہنچا۔

''خیریت......؟'' ہیری نے ٹھنڈے لہجے میں کہا۔

سیڈرک کچھ ہچکچا رہا تھا ایسا لگا کہ جیسے وہ رون کے سامنے کوئی بات نہ کرنا چاہتا ہو اس لئے رون نے اپنے کندھے اچکائے اور اگلی سیڑھیوں کو عبور کرتا ہوا اوپر چلا گیا۔

''سنو!'' رون کے جانے کے بعد سیڈرک سرگوشی کرتے ہوئے بولا۔ ''تم نے مجھے ڈریگن کے بارے میں بتا کر احسان کیا تھا۔ میں اس کا بدلہ چکانا چاہتا ہوں۔ تمہارا سنہری انڈہ جب کھلتا ہے تو کیا اس میں سے چیخنے کی آواز سنائی دیتی ہے؟''

''ہاں!'' ہیری نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

''تو پھر نہانے جاؤ......ٹھیک ہے؟''

''میں سمجھا نہیں......''

''نہانے جاؤ اور اپنے انڈے کو بھی ساتھ لے جانا...... اور گرم پانی میں بیٹھ کر سوچنا۔ اس سے تمہیں سمجھ میں آ جائے گا...... مجھ پر بھروسہ کرو۔'' سیڈرک نے جلدی سے کہا۔

ہیری نے اسے گھور کر دیکھا۔

''میری بات مانو...... تو پانچویں منزل پر بنے مانیٹروں کے باتھ روم میں جانا۔ بوکھلائے بورس کے مجسمے کے بائیں طرف کا چوتھا دروازہ ہے۔ اس کی شناخت 'تازہ رنج' ہے...... اچھا میں اب چلتا ہوں...... چو چینگ کو شب بخیر کہنا ہے......''

وہ ایک بار پھر ہیری کی طرف دیکھ کر مسکرایا اور جلدی سے سیڑھیاں اتر کر چو کے پاس جانے لگا۔ ہیری اکیلا ہی گری فنڈر کی طرف چل دیا۔ یہ بڑی عجیب تجویز تھی۔ نہانے سے اسے چیختے انڈے کی بات کیسے سمجھ آ سکتی تھی؟ کیا سیڈرک اس کی ٹانگ کھینچ رہا تھا؟ کیا وہ یہ چاہتا تھا کہ ہیری بے وقوف بن جائے تا کہ چو چینگ ان دونوں میں موازنہ کرتے ہوئے اپنی ساری توجہ سیڈرک کی طرف مائل کر لے۔

تصویر میں فربہ عورت اور اس کی سہیلی سو رہی تھیں۔ ہیری کو چیخ کر شناخت 'پوری روشنی' کہنا پڑی۔ تب جا کر اس کی آنکھ کھلی اور وہ اسے دیکھ کر نہایت چڑچڑی سی دکھائی دی جیسے ہی وہ ہال میں پہنچا تو اس نے دیکھا کہ رون اور ہرمائنی کے درمیان گھمسان کا رن جاری تھا۔ دونوں لفظوں کے تابڑتوڑ حملے کر رہے تھے۔ دس فٹ دور کھڑے ہو کر وہ ایک دوسرے پر گرج رہے تھے اور دونوں کا ہی چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔

''ٹھیک ہے۔ اگر تمہیں پسند نہیں آیا تو تم جانتے ہو کہ اس کا حل کیا ہے، ہے نا؟'' ہرمائنی چیخی۔ اس کے بال اب اس کے شاندار جوڑے سے کھل کر نیچے آ چکے تھے اور اس کا چہرہ غصے کی حدت سے تپ رہا تھا۔

''بتاؤ تو سہی...... وہ حل کیا ہے؟'' رون نے چلا کر کہا۔

''اگلی بار جب کوئی رقص تقریب ہو تو کسی اور کے پوچھنے سے پہلے ہی مجھ سے پوچھ لینا۔ مجھ سے سب سے آخر میں نہیں بلکہ سب سے پہلے پوچھنا، ٹھیک ہے؟''

ہرمائنی مڑی اور دھڑ دھڑاتی ہوئی لڑکیوں کے کمرے کی طرف جانے والی سیڑھیوں پر چڑھنے لگی۔ رون نے بغیر آواز کئے اس طرف منہ بسور کر چڑایا۔ بالکل اسی طرح جیسے مچھلی پانی سے باہر نکالے جانے پر بناتی ہے۔ رون، ہیری کی طرف مڑا۔

''اس سے یہ ثابت ہوتا ہے...... وہ میری بات سمجھتی ہی نہیں!'' رون نے دکھی لہجے میں کہا۔

ہیری کچھ نہیں بولا۔ اسے رون کی دوستی عزیز تھی اس لئے اس نے اپنے دل کی بات نہیں کہی۔ لیکن وہ سوچ رہا تھا کہ ہرمائنی کی بات میں زیادہ دم تھا۔

☆☆☆☆

چوبیسواں باب

# ریٹا سٹیکر کا انکشاف

اگلے دن تمام لوگ صبح دیر تک سوتے رہے۔ گری فنڈر کا ہال آج پچھلے دنوں کے مقابلے میں کافی پرسکون تھا۔ سست دکھائی دینے والے طلباء کی گفتگو میں جمائیاں لینے کی آوازیں سنائی دیتی رہیں۔ ہرمائنی کے بال ایک بار پھر الجھے اور بکھرے ہوئے دکھائی دیئے۔ اس نے ہیری کو بتایا کہ اس نے رقص تقریب کی تیاری کیلئے بڑی مقدار میں ریشمی احساس نامی جادوئی تیل بالوں میں لگایا تھا۔ جس سے اس کے بال خوبصورت اور ملائم دکھائی دینے لگے تھے۔

''روزانہ اسے لگانا بہت پریشان کن عمل تھا۔'' اس نے کہا اور اپنی بلی کروک شانکس کے کان کے پیچھے کھجانے لگی۔

ایسا لگتا تھا کہ رون اور ہرمائنی کے درمیان ایک ان کہا سمجھوتہ ہو گیا تھا کہ وہ اپنی جھڑپ کے معاملے پر کوئی بات چیت نہیں کریں گے۔ ان کے درمیان دوستانہ ماحول تو دکھائی دیتا تھا مگر وہ کبھی کبھی عجیب رسمی سا بھی محسوس ہوتا تھا۔ رون اور ہیری نے فوراً ہرمائنی کو میڈم میکسم اور ہیگرڈ کے درمیان ہوئی گفتگو کے بارے میں بتا دیا۔ ہیگرڈ کے نصف دیو ہونے کی خبر سن کر ہرمائنی کو رون جتنا صدمہ نہیں ہوا تھا۔

''مجھے اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ نصف دیو ہی ہوگا۔'' اس نے اپنے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔ ''میں جانتی تھی کہ وہ مکمل طور پر دیو تو ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ وہ بیس فٹ لمبے ہوتے ہیں لیکن لوگوں نے دیوؤں کے بارے میں کتنے غلط اور فضول تصورات بنا رکھے ہیں؟ سب دیو تو خطرناک نہیں ہو سکے...... یہ تو اسی طرح کی توہمات ہیں جیسی لوگ بھیڑیائی انسانوں کے بارے میں رکھتے ہیں...... یہ تو سراسر ناسمجھی والی بات ہے ہے نا؟''

ایسا لگتا تھا کہ جیسے رون کوئی چبھتا ہوا جواب دینا چاہتا تھا لیکن شاید وہ دوبارہ بحث میں الجھنا نہیں چاہتا تھا اسی لئے اس نے ہرمائنی کی نظروں سے بچا کر اپنا سر بے یقینی سے ہلا دیا۔

اب ہوم ورک کی بارے میں سوچنے کا وقت آ گیا تھا جسے انہوں نے چھٹیوں کے پہلے ہفتے میں پوری طرح نظرانداز کر دیا تھا۔ تمام طلباء و طالبات تھوڑے اُداس تھے کیونکہ اب کرسمس گزر چکا تھا لیکن ہیری صرف اُداس ہی نہیں تھا بلکہ وہ تو ایک بار پھر گھبرانے لگا

تھا۔ پریشانی کی بات یہ تھی کہ کرسمس کے بعد چوبیس فروری زیادہ قریب دکھائی دینے لگی تھی اور اس نے ابھی تک سنہری انڈے میں چھپا سراغ سمجھنے میں ذرا سی بھی کوشش نہیں کی تھی۔ اس لئے وہ جب بھی اپنے کمرے میں جاتا تو وہ سنہری انڈے کو صندوق سے باہر نکالتا اور اسے کھول کر رونے والی آواز کو دھیان سے سننے کی کوشش کرتا تھا۔ وہ ہمیشہ یہ امید کرتا تھا کہ شاید اس بار اسے کچھ سمجھ میں آ ہی جائے گا۔ اس نے یہ سوچنے کی کوشش کی کیا ان عجیب چیخوں سے اسے کچھ یاد آتا تھا مگر اسے جشن موت کی تیس کلہاڑیوں کی ناگوار موسیقی کے علاوہ اور کچھ بھی یاد نہیں آیا۔ اسے پورا یقین تھا کہ اس نے اس طرح کی چیختی آواز پہلے کبھی نہیں سنی تھی۔ اس نے انڈے کو دوبارہ بند کر دیا، اسے مضبوطی سے پکڑ کر خوب ہلایا اور دوبارہ اس امید سے کھول کر دیکھا کہ شاید آواز بدل گئی ہوگی لیکن ایسا کچھ نہیں ہوا تھا۔ اس نے انڈے سے چلا کر سوال پوچھنے کی کوشش بھی کی تھی لیکن کوئی فائدہ نہ حاصل ہو پایا۔ یہاں تک کہ اس نے انڈے کو کمرے کے دوسرے کونے میں اُٹھا کر پھینک ڈالا۔ حالانکہ وہ یہ بات اچھی طرح جانتا تھا کہ اس طرح کی حماقت سے اسے کوئی مدد نہیں مل سکتی۔

ہیری کو سیڈرک کی تجویز ابھی تک نہیں بھولی تھی لیکن سیڈرک کے لئے اس کے دل میں ہلکی سی ہمدردی باقی نہیں رہی تھی۔ شاید یہی وجہ تھی کہ وہ اس کی مدد لینے سے گریز کر رہا تھا۔ اسے پل بھر کیلئے یہ خیال بھی آیا کہ اگر سیڈرک واقعی اس کی مدد کرنا چاہتا تھا تو اسے انڈے کے بارے میں گول مول سی بات کرنے کے بجائے وضاحت کے ساتھ بتانا چاہئے تھا۔ ہیری نے سیڈرک کو پہلے ہدف کے بارے میں واضح طور پر بتا دیا تھا کہ اسے ڈریگن کو مات دینا ہوگی جبکہ سیڈرک یہ بتا کر اس کا احسان اتار رہا تھا کہ ہیری کو نہانے کیلئے جانا چاہئے...... اسے اس طرح کی بے ہودہ مدد کی ضرورت ہرگز نہیں تھی۔ کم از کم اس شخص سے تو نہیں جو چو چینگ کا ہاتھ پکڑ کر راہداریوں میں گھوما کرتا تھا۔ پھر نئی سہ ماہی شروع ہوگئی اور ہیری کلاسوں میں جانے لگا۔ وہ کتابوں، چرمئی کاغذوں کے بوجھ سے ہمیشہ کی طرح دبنے لگا۔ اس کے علاوہ اس کے سینے پر انڈے کا بھاری بوجھ بھی تھا جسے وہ اسے بھی اپنے ساتھ ساتھ اُٹھا کر گھمار ہا تھا۔

اب میدان میں برف کی کافی موٹی پرت جم چکی تھی۔ گرین ہاؤس کی کھڑکیوں پر برف اتنی زیادہ جم چکی تھی کہ جڑی بوٹیوں کے علم والی کلاس میں باہر کا منظر صاف دکھائی نہیں دیتا تھا۔ ایسے موسم میں کوئی بھی طالبعلم جادوئی جانداروں کی دیکھ بھال کی کلاس میں جانا چاہتا تھا۔ حالانکہ رون نے تسلی دیتے ہوئے کہا کہ شاید سقرط انہیں اچھے طریقے سے گرم کر دیں گے۔ سقرط یا تو انہیں خوب دوڑائیں گے یا پھر اتنے تیز دھماکے کریں گے کہ ہیگرڈ کے جھونپڑے میں ہی آگ لگ جائے گی۔

وہ جب وہ ہیگرڈ کے پاس پہنچے تو انہوں نے دیکھا کہ چھوٹے کھچڑی بالوں، بہت ہی نوکیلی ٹھوڑی والی اور جھریوں سے بھرے چہرے والی ایک بہت ہی بڑھیا جادوگرنی سامنے والے دروازے پر بیٹھی ہوئی تھی۔

''اب جلدی کرو۔ گھنٹی پانچ منٹ پہلے ہی بج چکی ہے۔'' انہوں نے طلباء کی طرف دیکھتے ہوئے چیخ کر کہا جو برف سے الجھتے ہوئے ان کی طرف آرہے تھے۔

''آپ کون ہیں؟...... ہیگرڈ کہاں ہے؟'' رون نے انہیں گھور کر دیکھتے ہوئے کہا۔

’’میرا نام پروفیسر غروبلی پلانک ہے۔‘‘ انہوں نے کہا۔’’میں جادوئی جانداروں کی دیکھ بھال کی کلاس کی نگران استاد ہوں۔‘‘

’’ہیگرڈ کہاں ہے؟‘‘ ہیری نے تیز آواز میں سوال کیا۔

’’اس کی حالت ٹھیک نہیں ہے۔‘‘ پروفیسر غروبلی پلانک نے روکھے پن سے جواب دیا۔

اسی لمحے ہیری کے کانوں میں طنزیہ ہنسی کی دھیمی سی آواز پڑی۔ اس نے مڑ کر دیکھا۔ ڈریکو ملفوائے اور سلے درن کے باقی طلباء بھی وہاں پہنچ چکے تھے۔ وہ سب بہت خوش دکھائی دے رہے تھے، ان میں سے کوئی بھی پروفیسر غروبلی پلانک کو وہاں دیکھ کر حیران نہیں ہوا۔

’’اس راستے سے چلو......‘‘ پروفیسر غروبلی پلانک نے کہا اور وہ اس باڑ کے پار چلنے لگی جہاں بیاوکس بیٹن کے دیوہیکل گھوڑوں کا اصطبل موجود تھا۔ ہیری، رون اور ہرمائنی بھی ان کے تعاقب میں چل دیئے۔ وہ چلتے ہوئے مڑ مڑ کر ہیگرڈ کے جھونپڑے کی طرف دیکھتے جا رہے تھے۔ کھڑکیوں کے تمام پردے گرے ہوئے تھے۔ کیا اندر ہیگرڈ تنہا اور بیمار پڑا تھا؟

’’ہیگرڈ کو کیا ہوا ہے پروفیسر؟‘‘ ہیری نے جلدی سے پروفیسر غروبلی پلانک کے قریب پہنچ کر ہانپتے ہوئے دوبارہ پوچھا۔

’’تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔‘‘ انہوں نے روکھے لہجے میں جواب دیا۔ ان کے چہرے سے لگا کہ وہ ہیری کی بات پر ناراض تھی جیسے انہیں یہ محسوس ہوا ہو کہ وہ دوسروں کے معاملے میں ٹانگ اڑا رہا ہو۔

’’لیکن مجھے اس کیلئے پریشانی ہو رہی ہے!‘‘ ہیری نے جذبات کی رو میں بہتے ہوئے تیز آواز میں کہا۔’’اسے کیا ہو گیا ہے؟‘‘

پروفیسر غروبلی پلانک نے ایسا تاثر دیا جیسے انہوں نے اس کی بات سنی ہی نہ ہو۔ وہ انہیں اس بڑے اصطبل سے نکالتی ہوئی آگے کی طرف لے گئیں، جہاں بیاوکس بیٹن کے گھوڑے سردی کے مارے ایک دوسرے سے چپک کر کھڑے تھے۔ وہ چلتی ہوئی جنگل کے کنارے پر پہنچیں جہاں ایک درخت کے نیچے ایک یک سنگھا بندھا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

یک سنگھے کو دیکھ کر لڑکیوں کے منہ سے اوہ کی آوازیں نکل گئیں۔

’’اُف کتنا خوبصورت ہے، ہے نا؟‘‘ لیونڈر براؤن پیار بھرے لہجے میں بولی۔’’وہ اسے کہاں سے لے آئیں؟ یک سنگھے کو پکڑنا تو بہت ہی مشکل کام ہوتا ہے۔‘‘

یک سنگھا اتنا سفید تھا کہ اس کے چاروں طرف کی برف میلی دکھائی دے رہی تھی۔ وہ گھبراہٹ میں اپنے سنہرے کھر زمین پر مار رہا تھا اور اپنا اکلوتا سینگ والا سر پیچھے کی طرف جھٹک رہا تھا۔

’’لڑکو! تم لوگ پیچھے ہی رہنا......‘‘ پروفیسر غروبلی پلانک نے چلاتے ہوئے کہا۔ انہوں نے ایک ہاتھ باہر نکالا جو ہیری کے سینے پر کسی چھڑی کی زوردار چوٹ کی طرح لگا۔’’انہیں عورتیں کی قربت زیادہ پسند ہوتی ہے۔ لڑکیاں سامنے آئیں اور ہوشیاری سے اس کے پاس جائیں۔ چلو تحمل سے ہر کام عمدہ ہوتا ہے......‘‘

وہ لڑکیوں کے جھرمٹ کے ساتھ دھیرے دھیرے یک سنگھے کی طرف بڑھنے لگیں۔ لڑکے کچھ فاصلے پر اصطبل کے باڑے کے

جنگلے سے ٹیک لگا کر انہیں دیکھنے لگے۔ جونہی پروفیسر غروبلی پلانک دور پہنچیں تو ہیری نے مڑ کر رون کی طرف دیکھا۔

''تمہیں کیا لگتا ہے، ہیگرڈ کو کیا ہوا ہوگا؟ تمہیں یہ تو نہیں لگتا کہ کسی سقرط نے......؟''

''دیکھو پوٹر! اگر تم یہ سوچ رہے ہو تو میں تمہیں بتاتا ہوں کہ ہیگرڈ پر کوئی حملہ نہیں ہوا ہے۔'' ملفوائے نے دھیمی آواز میں کہا۔ ''اسے تو اپنا بڑا اور بدصورت چہرہ دکھانے میں شرم آ رہی ہے۔''

''تمہارا کیا مطلب ہے؟'' ہیری نے تیوری چڑھا کر تیکھی آواز میں کہا۔

ملفوائے نے اپنے چوغے کے جیب میں ہاتھ ڈالا اور اخبار کا تہہ کیا ہوا صفحہ باہر نکالا۔

''یہ دیکھو!'' اس نے رعونت بھرے لہجے میں کہا۔ ''پوٹر! تمہیں یہ اداریہ دیتے ہوئے مجھے بڑا افسوس ہو رہا ہے......''

وہ زہریلی ہنسی ہنسنے لگا جب ہیری نے اس کے ہاتھ سے اخبار کا صفحہ جھپٹ کر پکڑا اور اسے کھول کر پڑھنے لگا۔ رون، سمیس، ڈین اور نیول اس کے کندھے کے پیچھے سے جھانک کر پڑھ رہے تھے۔ یہ ایک اداریہ تھا جس کے اوپر ہیگرڈ کی تصویر چھپی ہوئی تھی۔ اس تصویر میں ہیگرڈ بہت مکار دکھائی دے رہا تھا۔

ڈمبل ڈور کی فاش غلطی

ریٹا سٹیکر، خصوصی نامہ نگار

ہوگورٹس سکول برائے جادوگری و پراسرار علوم، کے سنکی ہیڈ ماسٹر ایلبس ڈمبل ڈور ہمیشہ سے متنازعہ لوگوں کو اپنے ہاں تعینات کرتے رہے ہیں۔ اس سال ستمبر میں انہوں نے سابقہ ایرور میڈ آئی موڈی کو تاریک جادو سے تحفظ کے فن کی کلاس کا استاد مقرر کیا تھا۔ موڈی ہمیشہ ناخوش اور غیر مطمئن ایرور رہا ہے جو معمولی سے معمولی بات پر بھی خطرناک جادوئی واروں کا استعمال کرنے کا قائل رہا ہے۔ ڈمبل ڈور کے اس فیصلے سے جادوئی محکمے کے کئی لوگوں کے کان کھڑے ہو گئے ہیں کیونکہ سبھی موڈی کی یہ عادت اچھی طرح جانتے ہیں کہ اگر کوئی ان کے سامنے اچانک ہاتھ بھی ہلا دیتا ہے تو وہ اس پر فوراً حملہ کر دیتے ہیں۔ بہرحال، میڈ آئی موڈی بہت ذمہ دار اور رحم دل لگتے ہیں جب ہم ان کا موازنہ اس نصف انسان سے کرتے ہیں جسے ڈمبل ڈور نے جادوئی جانداروں کی دیکھ بھال کی کلاس کیلئے بطور استاد کی ذمہ داری سونپ رکھی ہے۔

روبیئس ہیگرڈ، یہ خود تسلیم کرتا ہے کہ جب وہ تیسرے سال کی پڑھائی کر رہا تھا تو اسے ہوگورٹس سکول سے نکال دیا گیا تھا، تب سے وہ اسی سکول میں میدانوں کی چابیوں کے چوکیدار کی حیثیت سے نوکری کر رہا تھا۔ اسے یہ نوکری ڈمبل ڈور کی مہربانی سے ملی تھی۔ بہرحال، پچھلے سال ہیگرڈ نے ہیڈ ماسٹر پر اپنی پراسرار قوتوں کا بھرپور استعمال کر کے جادوئی جانداروں کی دیکھ بھال کے استاد کی خالی ہونے والی اسامی کا بوجھ بھی ہتھیا لیا جبکہ اس عہدے کیلئے

اس سے بہتر، تجربہ کار اور تعلیم یافتہ کئی امیدوار موجود تھے۔
ہیگرڈ بے حد لمبا چوڑا اور خونخوار دکھائی دیتا ہے۔ یہی نہیں، وہ بھیانک قسم کے جادوئی جانوروں سے اپنے طلباء کو ہر وقت ہراساں کرتا رہتا ہے۔ اس کی کلاس میں پڑھنے والے کئی طلباء خطرناک جانوروں کے حملوں کی زد میں آ کر زخمی بھی ہو چکے ہیں اور طلباء کی اکثریت اس کی کلاس کو نہایت 'ڈراؤنا' کہتی ہے لیکن ڈمبل ڈور اس طرف سے مکمل طور پر چشم پوشی سے کام لے رہے ہیں۔
چوتھے سال میں پڑھنے والے ایک طالبعلم ڈریکو ملفوائے کا کہنا ہے کہ 'مجھ ایک قشنگر نے حملہ کر دیا تھا اور میرے دوست ونسنٹ کریب کو ایک فل بر کروم نے بری طرح کاٹ لیا تھا۔ ہم سب ہیگرڈ سے نفرت کرتے ہیں لیکن کچھ بھی نہیں کہنے سے ڈرتے ہیں۔
بہرحال ہیگرڈ کا ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے کہ وہ طلباء کو ڈرانے والے اس سلسلے کو بند کرے۔ روزنامہ جادوگر کی اس نامہ نگار کے ساتھ پچھلے مہینے میں ہونے والی گفتگو میں اس نے خود یہ تسلیم کیا کہ وہ ایسے جانوروں کی نشوونما کر رہا ہے جن کا خودساختہ نام اس نے دھماکے دار سقرط رکھا ہوا ہے۔ وہ انتہائی درجے کے خطرناک اسد عقرب یعنی سینگ دار ڈریگن کی مانند آگ اگلنے والے بچھو ہیں، جن کی جسامت خطرناک حد تک بڑی ہے۔ جادوئی دنیا کی نئی نسلوں کے تحفظ کیلئے محکمہ اتلاف خطرناک درندہ کمیٹی اور محکمہ قاعدہ عمل درآمد اس مہلک خرابی کو کیسے نظرانداز کر سکتا ہے؟ ایسے لگتا ہے کہ ہیگرڈ خود کو ایسے تمام قوانین سے بالاتر سمجھتا ہے۔
'میں تو یہ کام بس اپنی طبیعت کی دلچسپی کیلئے انجام دیتا ہوں'، اس نے یہ کہتے ہوئے جلدی سے بات ہی پلٹ دی تھی۔ یہی نہیں، روزنامہ جادوگر نے اب یہ سچائی بھی کھوج لی ہے کہ ہیگرڈ خالص خون والا جادوگر ہی نہیں ہے، جیسا کہ وہ اداکاری کرتا ہے۔ وہ دراصل خالص انسانی نسل کا بھی نہیں ہے بلکہ اس دیونی کی نسل سے تعلق رکھتا ہے جسے 'فرائڈ وولفا' کے نام سے جانا جاتا ہے جس کا حقیقی پتہ ٹھکانہ بالکل پوشیدہ ہے اور اس بارے میں کوئی حقیقت نہیں جانتا۔
خون کے پیاسے اور سفاکانہ دیوانگی کے شکار دیوؤں نے باہمی خانہ جنگی کے باعث اپنی نسلیں اتنی کم کر لی ہیں کہ پچھلی صدی میں وہ ناپید ہونے کی سطح پر پہنچ گئے تھے۔ جو گنے چنے دیو باقی بچے تھے، وہ تو 'تم جانتے ہو کون؟' کے ساتھ مل گئے اور اُس کے دہشت بھرے دور میں سب سے افسوناک ماگلو ہلاکتوں کیلئے حقیقی ذمہ دار تھے۔
حالانکہ 'تم جانتے ہو کون؟' کیلئے کام کرنے والے کئی دیوؤں کو شیطانی قوتوں سے مقابلہ کرنے والے ایرورز نے ہلاک کر ڈالا لیکن 'فرائڈ وولفا' کا نام اس میں شامل نہیں تھا۔ یہ ممکن ہے کہ وہ بھاگ کر دیوؤں کے ایسے گروہ کے پاس پہنچ گئی ہو جو اب بھی غیرملکی پہاڑوں میں رہ رہے ہوں۔ بہرحال، اگر جادوئی جانداروں کی دیکھ بھال کی کلاس

میں ہیگرڈ کی حرکتوں کو دیکھا جائے تو یہ کہنا ہوگا کہ فرائڈ وولفا کے بیٹے کو بھی اپنی ماں کے وحشیانہ جذبات وراثت میں ملے ہیں۔

یہ بھی عجیب بات ہے کہ ہیگرڈ نے اس لڑکے سے قریبی دوستی کر لی ہے جو'تم جانتے ہو کون؟' کے عبرتناک انجام کا حقیقی ذمہ دار تھا...... جس کی وجہ سے ہیگرڈ کی ماں اور'تم جانتے ہو کون؟' کے باقی سب چیلوں کو جان بچانے کیلئے چھپ کر فرار ہونا پڑا۔ شاید ہیری پوٹر اپنے دیو ہیکل دوست کے بارے میں یہ پوشیدہ سچائی نہ جانتا ہو لیکن غیر معمولی طور پر ایلبس ڈمبل ڈور کی یہ گہری ذمہ داری ہے کہ وہ صحتمند ماحول کو یقینی بنائیں تاکہ ہیری پوٹر اور اس کے ساتھی طلباء اس خطرناک نصف دیو کے پوشیدہ ناپاک ارادوں سے ہمیشہ کیلئے محفوظ رہ سکیں۔

ہیری نے پڑھنا ختم کیا اور رون کی طرف دیکھا جس کا منہ کھلا ہوا تھا۔

''ریٹا کو یہ سب کیسے پتہ چلا؟'' رون نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

لیکن ہیری اس بات سے قطعی پریشان نہیں تھا۔

''تم نے یہ کیوں کہا کہ ہم سب ہیگرڈ سے نفرت کرتے ہیں؟'' ہیری نے تھوک اُڑاتے ہوئے ملفوائے کی طرف دیکھا اور غصے بھری آواز میں کہا اور پھر اس نے کریب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔''اور یہ کیا بکواس ہے، فل برکروم نے اسے بری طرح کاٹ لیا تھا؟ اس کے تو دانت ہی نہیں ہوتے......''

کریب مذاق اُڑاتے ہوئے ہنس رہا تھا اور بہت زیادہ خوش دکھائی دے رہا تھا۔

''مجھے لگتا ہے کہ اس سے اس احمق کا استاد بننے والا خواب ہمیشہ کیلئے تاریکیوں میں دفن ہو جائے گا'' ملفوائے نے زہریلے لہجے میں کہا۔ اس کی آنکھیں انتہائی چمک رہی تھیں۔''نصف دیو...... جبکہ میں سوچتا تھا کہ شاید اس نے بچپن میں غلطی سے قد بڑھانے والی دوا کی پوری بوتل ایک ہی سانس میں پی لی ہوگی...... طلباء کے ماں باپ کو اس کے'نصف دیو' ہونے کا انکشاف ذرا بھی پسند نہیں آئے گا...... انہیں یہ پریشانی کھائے جا رہی ہوگی کہ وہ ان کے معصوم بچوں کو کہیں کھا نہ جائے...... ہاہاہا......''

''تم......''

''کیا تم لوگ یک سنگھے کی طرف دھیان دو گے؟''

پروفیسر غروبلی پلانک کی آواز لڑکوں کی طرف آئی۔ اب لڑکیاں یک سنگھے کے چاروں طرف کھڑی ہو کر اسے تھپتھپا رہی تھیں۔ ہیری فرط طیش سے اس قدر کانپ رہا تھا کہ جب اس نے یک سنگھے کی طرف دیکھا تو روزنامہ جادوگر کا ورق اس کے ہاتھ میں تھرتھرانے لگا۔ پروفیسر غروبلی پلانک اب بلند آواز میں یک سنگھے کے جادوئی خوبیاں بیان کر رہی تھیں تاکہ لڑکوں کو بھی آج کا سبق سمجھ میں آ جائے۔

''میں چاہتی ہوں کہ اب ہمیں یہ ہی پڑھائیں۔'' پاروتی پاٹیل نے کلاس ختم ہونے کے بعد کہا جب وہ دوپہر کے کھانے کیلئے سکول میں واپس لوٹ رہے تھے۔ ''جادوئی جانداروں کی دیکھ بھال کے بارے میں میری رائے ایسی ہی تھی...... یک سنگھے جیسے پیارے جانور نا کہ ڈنک مارنے والے خوفناک جانور......''

''اور ہیگرڈ کا کیا ہوگا؟'' ہیری نے سیڑھیاں چڑھتے ہوئے غصے سے کہا۔

''اس کا کیا ہونا ہے؟'' پاروتی نے سخت آواز میں کہا۔ ''وہ چابیوں کا چوکیدار تو تھا ہی...... وہی کام اب بھی جاری رکھ سکتا ہے...... ہے نا؟''

پاروتی رقص تقریب کے بعد سے ہیری سے کسی قدر اکھڑی ہوئی تھی۔ ہیری کو لگا کہ اسے رقص تقریب میں پاروتی کی طرف تھوڑی توجہ دینا چاہئے تھی لیکن اس کے باوجود تقریب میں پاروتی کو بہت مزہ آیا تھا۔ وہ سب کو یہی بتاتی رہی تھی کہ اگلے ہفتے کے اختتام پر وہ ہاگس میڈ کی سیر میں بیاؤکس بیٹن والے لڑکے کے ساتھ ملنے والی ہے۔

اب وہ بڑے ہال میں داخل ہوئے تو ہرمائنی بولی۔ ''بہت اچھی کلاس تھی، پروفیسر غروبلی پلانک نے یک سنگھے کے بارے میں جو باتیں بتائیں، ان میں سے آدھی تو مجھے بھی معلوم نہیں تھیں۔''

''اس کی طرف دیکھو......'' ہیری نے غراتے ہوئے کہا اور روزنامہ جادوگر کا صفحہ ہرمائنی کی طرف بڑھا دیا۔ اسے پڑھتے ہوئے ہرمائنی کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔ اس کے منہ سے نکلنے والی بالکل رون جیسی ہی تھی۔

''اس خبیث عورت سٹیکر کو اس بات کا پتہ کیسے چل گیا؟ تمہیں یہ تو نہیں لگتا ہے کہ ہیگرڈ نے انہیں بتایا ہو......'' ہرمائنی نے دھیمی آواز میں کہا۔

''نہیں!'' ہیری نے گری فنڈر کی میز کی طرف جاتے ہوئے اور ایک کرسی پر غصے سے بیٹھتے ہوئے کہا۔ ''اس نے جب ہمیں کبھی نہیں بتایا تو ریٹا کو کیا بتائے گا؟ مجھے لگتا ہے کہ وہ ہیگرڈ پر آگ بگولا ہوگئی ہوگی کیونکہ ہیگرڈ نے ان کے سامنے میری کوئی برائی نہیں کی تھی، اس لئے وہ اس سے بدلہ لے کر اپنی بھڑاس نکال رہی ہوگی۔''

''یہ بھی ہوسکتا ہے کہ رقص تقریب میں ریٹا نے چھپ کر ہیگرڈ اور لیڈی میکسم کی باتیں سن لی ہوں۔'' ہرمائنی نے دھیرے سے بولی۔

''اگر ایسا ہوتا تو وہ باغیچے میں ہمیں دکھائی دے جاتیں۔'' رون نے کہا۔ ''ویسے بھی انہیں اب سکول میں آنے کی اجازت نہیں ہے، ہیگرڈ نے کہا تھا کہ ڈمبل ڈور نے ان پر پابندی عائد کر رکھی ہے۔''

''شاید ان کے پاس بھی غیبی چوغہ ہوگا۔'' ہیری نے اپنی پلیٹ میں مرغی کا قورمہ ڈالتے ہوئے کہا لیکن وہ اس قدر غصے میں تپ رہا تھا کہ قورمے کا شوربہ پلیٹ میں چھلک کر میز پوش پر جا گرا۔ ''وہ ایسا ضرور کرسکتی ہیں، وہ جھاڑیوں میں چھپ کر دوسروں کی باتیں

بھی سن سکتی ہیں۔''

''جیسا تم نے اور رون نے کیا تھا!'' ہرمائنی نے ناپسندیدگی سے کہا۔

''ہم اس کی بات سننے کی کوشش نہیں کر رہے تھے۔'' رون نے غصے سے کہا۔ ''ہمارے پاس کوئی دوسرا راستہ نہیں تھا۔ گدھا آدمی، اپنی دیوئی ماں کے بارے میں ایسی جگہ پر بیٹھ کر باتیں کر رہا تھا جہاں ساری دنیا اس کی باتیں آسانی سے سن سکتی تھی......''

''ہمیں اس سے ملنے کیلئے جانا چاہئے......'' ہیری نے تجویز پیش کی۔ ''شام کو علم جوتش کی کلاس کے بعد چلتے ہیں۔ اسے بتا دیتے ہیں کہ ہم اسے واپس بلانا چاہتے ہیں......تم بھی اسے واپس بلانا چاہتی ہو، ہے نا؟'' ہیری نے ہرمائنی سے پوچھا۔

''دیکھو میں......میں سچ کہوں تو آج پہلی بار جادوئی جانداروں کی حقیقی کلاس ہوئی ہے اور اس سے مجھے لگا......لیکن ظاہر ہے کہ میں ہیگرڈ کو واپس بلانا چاہتی ہوں۔'' ہرمائنی نے جلدی سے بات بنا کر کہا کیونکہ اب ہیری اسے غصے سے گھورنے لگا تھا۔

اس شام کو شام کے بعد وہ تینوں ایک بار پھر سکول سے باہر نکلے اور برف سے جمے ہوئے میدان سے ہوتے ہوئے ہیگرڈ کے جھونپڑے تک پہنچے۔ انہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ فینگ کے بھونکنے کی آواز سنائی دی۔

''ہیگرڈ! ہم ہیں......'' ہیری نے چلا کر دروازہ جھنجھوڑ ڈالا۔ ''دروازہ کھولو......''

ہیگرڈ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ انہیں فینگ کی کیوں کیوں کرتی ہوئی آواز سنائی دی جواب دروازے پر پنجوں کے ناخن مار کر اسے کھرچ رہا تھا لیکن دروازہ نہیں کھلا۔ وہ دس منٹ تک دروازے بجاتے رہے، رون نے تو ایک کھڑکی کے کانچ کو بھی زور زور سے ٹھونکا تھا لیکن کوئی جواب نہیں ملا۔

''وہ ہم سے منہ کیوں چھپا رہا ہے؟'' ہرمائنی نے پوچھا جب انہوں نے بالآخر ہار مان لی اور واپس سکول کی طرف لوٹ رہے تھے۔ ''اسے کہیں یہ تو نہیں لگ رہا ہے کہ اس کے نصف دیو ہونے سے ہمیں کوئی فرق پڑے گا؟''

لیکن ایسا لگ رہا تھا کہ اس سے ہیگرڈ کو واقعی فرق پڑ رہا تھا۔ انہوں نے پورے ہفتے میں ایک بار بھی اس کی صورت نہیں دیکھی۔ وہ کھانے کے اوقات میں بھی اساتذہ والی میز پر نظر نہیں آیا۔ وہ میدان میں چابیوں کی چوکیداری کا کام بھی نہیں انجام دے رہا تھا۔ پروفیسر غروبلی پلانک ہی جادوئی جانداروں کی دیکھ والی کلاس کو لگاتار پڑھاتی رہیں۔ ملفوائے اپنی خوشی کا اظہار کرنے کا کوئی موقعہ بھی ہاتھ سے نکلنے نہیں دیتا تھا۔

''اپنے نصف دیو کی یاد ستا رہی ہے پوٹر؟'' کسی نہ کسی استاد کی موجودگی میں ہی ملفوائے اپنے زہریلے نشتروں کا رُخ اس کی طرف کر دیا کرتا تھا تاکہ ہیری اس کا کچھ بھی نہ بگاڑ پائے۔ ''اوہ نہیں......اسے تو ہاتھی کے بچے کی یاد آ رہی ہے......''

جنوری کے وسط میں ہاگس میڈ کی تفریح کیلئے رخصت تھی۔ ہرمائنی بے حد حیران ہوئی جب ہیری نے اسے بتایا کہ وہ بھی ہاگس میڈ جانے کا ارادہ کر رہا ہے۔

''میں تو سوچ رہی تھی کہ تم ہال کے پرسکون ماحول کا بھرپور فائدہ اُٹھانے کی کوشش کرو گے؟ تمہیں اس سنہری انڈے کے سراغ تک پہنچنا ہے ہیری!'' ہرمائنی نے کہا۔

''اوہ......اوہ مجھے لگتا ہے......کہ میں اس کے بارے میں کافی کچھ سمجھ چکا ہوں......'' ہیری نے جھوٹ کا سہارا لیتے ہوئے کہا۔

''کیا واقعی......؟'' ہرمائنی نے جوشیلے انداز میں خوشی کا اظاہر کرتے ہوئے کہا۔ ''شاندار''

ہیری کو اپنے اندر جرم کا احساس ہونے لگا اور پیٹ میں شدید مروڑ بھی اُٹھا مگر اس نے جان بوجھ کر اسے نظرانداز کرنے کی کوشش کی۔ انڈے کے سراغ کو سلجھانے کیلئے اس کے پاس ابھی پانچ ہفتے کا وقت باقی پڑا تھا اور یہ کافی لمبا عرصہ تھا......اس کے علاوہ اگر وہ ہاگس میڈ گیا تو وہ ہیگر ڈ سے ٹکرا سکتا ہے اور اسے واپس لوٹنے کیلئے مجبور کرسکتا ہے۔

ہفتے کے دن ہیری، رون اور ہرمائنی تینوں ایک ساتھ سکول سے باہر نکلے اور سرد، نم آلود اور برف کے ڈھکے ہوئے میدان سے ہوتے ہوئے قصبے کی طرف بڑھنے لگے۔ جب وہ جھیل میں کھڑے ڈرم سٹرانگ کے بادبانی جہاز کے پاس پہنچے تو انہوں نے دیکھا کہ وکٹر کیرم اس کے عرشے پر کھڑا تھا اور اس نے تیراکی والا لباس پہن رکھا تھا۔ وہ کافی دُبلا لیکن مضبوط بدن کا مالک دکھائی دے رہا تھا۔ وہ جہاز کے سرے پر پہنچا اور اس نے اپنے بازو سیدھے پھیلا لئے، اگلے ہی لمحے وہ جھیل میں کود گیا۔

''وہ پاگل ہوگیا ہے کیا؟'' ہیری نے کیرم کے سیاہ بالوں کو پانی میں ڈبکیاں لیتے ہوئے دیکھ کر حیرت سے کہا۔ وہ جھیل کے پانی کی گہرائی سے واپس اُوپر آچکا تھا۔ ''جنوری کا مہینہ ہے پانی یقیناً بہت زیادہ ٹھنڈا ہوگا۔''

''وہ جہاں سے آیا ہے، وہاں کا موسم تو اس سے بھی زیادہ سرد رہتا ہے۔'' ہرمائنی نے مسکرا کر کہا۔ ''مجھے لگتا ہے کہ وہاں کے مقابلے میں یہ پانی تو اسے گرم ہی لگ رہا ہوگا۔''

''ہاں! لیکن جھیل میں دیوہیکل خونخوار اخبوط بھی تو رہتے ہیں۔'' رون نے کہا۔ اس کی آواز میں کوئی پریشانی نہیں تھی بلکہ امید کی جھلک ضرور تھی۔ ہرمائنی نے اس کے پوشیدہ تاثر کو تاڑ لیا اور اس کی تیوریاں خودبخود تن گئی تھیں۔

''دیکھو وہ برا نہیں ہے۔'' اس نے کہا۔ ''ڈرم سٹرانگ سے تعلق رکھنے کے باوجود وہ ویسا نہیں ہے جیا تم لوگ سوچتے ہو، اس نے مجھے بتایا تھا کہ اسے یہاں کا موسم زیادہ اچھا لگتا ہے۔''

رون نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔ رقص تقریب کے بعد سے اس نے وکٹر کیرم کا ذکر تک نہیں کیا تھا لیکن تقریب کے اگلے ہی دن ہیری کو اس کے پلنگ کے نیچے ایک چھوٹا سا ہاتھ دکھائی دیا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے اس چھوٹے متحرک ماڈل کے بدن سے اسے توڑ دیا گیا ہو جو بلغاریہ کی کیوڈچ ٹیم والا چوغہ پہنے ہوئے تھا۔

مرکزی سڑک پر چلتے ہوئے ہیری کی نگاہ پورے راستے ہیگرڈ کی تلاش کرتی رہی۔ اس نے جب یہ دیکھ لیا کہ ہیگرڈ کسی دوکان میں نہیں ہے تو اس نے تھری بروم سٹکس کیفے میں چلنے کی تجویز پیش کی۔

وہاں پر ہمیشہ کی طرح ہی بھیڑ لگی ہوئی تھی۔ تمام میزوں پر نظر ڈالتے ہوئے ہیری کو یہ معلوم ہو چکا تھا کہ ہیگرڈ یہاں بھی نہیں آیا تھا۔ ڈوبتے ہوئے دل کے ساتھ وہ رون اور ہرمائنی کے ساتھ کیفے میں چلا گیا اور میڈم روزمرتا کو تین بٹر بیئر بنانے کی ہدایت کی۔ اس نے اُداسی سے سوچا کہ اگر وہ ہوگورٹس میں ہی رہتا اور اپنے انڈے کی چیخوں میں چھپا سراغ کو سمجھنے کی کوشش کرتا تو زیادہ اچھا رہتا......

''کیا وہ کبھی اپنے دفتر میں نہیں جاتے ہیں؟'' ہرمائنی نے اچانک سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔ ''وہ دیکھو......'' اس نے کیفے میں لگے ہوئے عقبی آئینے کی طرف اشارہ کیا۔ ہیری نے دیکھا کہ وہاں پر لیوڈو بیگ مین کا عکس دکھائی دے رہا تھا۔ وہ غوبلن کے گروہ کے ساتھ ایک اندھیرے کونے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ بیگ مین دھیمی آواز میں ان کے ساتھ بہت جلدی جلدی بول رہے تھے۔ تمام غوبلنوں نے اپنے ہاتھ باندھ رکھے تھے اور وہ تھوڑے خطرناک دکھائی دے رہے تھے۔

ہیری نے سوچا کہ یہ بہت عجیب بات تھی کہ بیگ مین ہفتے کے اختتام پر تھری بروم سٹکس میں تھے جبکہ سہ فریقی مقابلے کا کوئی سلسلہ نہیں چل رہا تھا اور ججوں کی وہاں کوئی ضرورت باقی نہیں تھی۔ اس نے آئینے میں بیگ مین کو دیکھا، وہ کافی مضطرب دکھائی دے رہے تھے۔ دراصل وہ اتنے ہی مضطرب دکھائی دے رہے تھے جتنا کہ وہ تاریکی کا نشان دیکھنے سے پہلے اس رات کو جنگل میں دکھائی دیئے تھے لیکن اسی وقت بیگ مین نے کیفے کے آئینے میں اپنی نظر دوڑائی اور انہیں ہیری دکھائی دے گیا۔ وہ اچانک اُٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

''ایک منٹ میں ابھی آتا ہوں۔ بس ایک منٹ میں......'' ہیری نے انہیں اونچی آواز میں یہ کہتے ہوئے سنا۔ بیگ مین لمبے لمبے ڈگ بھرتے ہوئے ہیری کی طرف بڑھے۔ اب ان کے چہرے پر ایک بار پھر لڑکوں جیسی شوخ مسکراہٹ دوڑ رہی تھی۔

''اوہ ہیری! کیسے ہو؟'' انہوں نے چہکتے ہوئے کہا۔ ''تم سے ملنے کی امید ہی کر رہا تھا۔ سب کچھ ٹھیک ہے نا؟''

''جی ہاں!'' ہیری نے کہا۔

''میں تم سے تنہائی میں کچھ بات کر سکتا ہوں؟'' بیگ مین نے امید بھرے لہجے میں کہا۔ ''اوہ! تم دونوں کو یہ برا تو نہیں لگے گا......؟''

''بالکل نہیں......'' رون نے جلدی سے کہا پھر وہ اور ہرمائنی دوسری میز کی تلاش میں ان سے دور چلے گئے۔

بیگ مین، ہیری کو میڈم روزمرتا کی نظروں سے دور ایک کونے میں لے گئے۔

''میں تو سوچ رہا تھا کہ ایک بار پھر تمہیں ہارن ٹیل کے خلاف بہترین کارکردگی کیلئے مبارکباد پیش کروں ہیری!'' بیگ مین نے کہا۔ ''انتہائی شاندار......''

''شکریہ!'' ہیری نے کہا لیکن وہ جانتا تھا کہ بیگ مین صرف یہی کہنا نہیں چاہتے ہوں گے کیونکہ وہ مبارکباد کی بات تو رون اور

ہرمائنی کے سامنے بھی کر سکتے تھے۔ بہرحال، بیگ میں اپنی راز دارنہ بات کہنے میں کی کوئی خاص جلدی میں نہیں لگ رہے تھے۔ ہیری نے دیکھا کہ بار میں لگے آئینے میں غوبلن گروہ ان کی ہی طرف متوجہ تھا جو اپنی سیاہ اور تیکھی آنکھوں سے انہیں اور ہیری کو خاموشی سے دیکھ رہے تھے۔

جب بیگ مین نے دیکھا کہ ہیری بھی غوبلنوں کی طرف دیکھ رہا ہے تو دھیمی آواز میں بولے۔ ''یہ برے خواب کی طرح لگتا ہے، انہیں انگریزی نہیں آتی ہے...... وہی کیوڈچ ورلڈ کپ میں بلغاریہ کے وزیر اعظم جیسا حال ہے...... لیکن کم از کم وہ تو اشاروں کی زبان تو استعمال کر رہے تھے...... جیسے کوئی بھی سمجھ سکتا تھا۔ یہ لوگ تو غوبلنی زبان میں اناپ شناپ کہتے رہتے ہیں......اور مجھے غوبلنی زبان کا صرف ایک ہی لفظ آتا ہے...... والدک، جس کے معنی ہیں کلہاڑی...... میں اسے بولنا نہیں چاہتا کیونکہ کہیں انہیں یہ نہ لگے کہ میں انہیں دھمکا رہا ہوں۔'' وہ دھیمی آواز میں بولے۔

''مگر وہ چاہتے کیا ہیں؟'' ہیری نے پوچھا۔اس کا دھیان اس طرف گیا تھا کہ غوبلن اب بھی بیگ مین کو بڑے غور سے دیکھ رہے تھے۔

''ار......دیکھو!'' بیگ مین اچانک گھبراتے ہوئے بولے۔ ''وہ لوگ بارٹی کراؤچ کو تلاش کر رہے ہیں......''

''وہ انہیں یہاں کیوں ڈھونڈ رہے ہیں؟......وہ تو لندن میں محکمے کے دفتر میں ہوں گے۔'' ہیری نے حیرانگی سے کہا۔

''معلوم نہیں، وہ کہاں ہوں گے؟'' بیگ مین نے دھیمی آواز میں آہ بھر کر کہا۔ ''انہوں نے دفتر آنا چھوڑ دیا ہے، وہ گذشتہ دو ہفتوں سے غائب ہیں۔ان کے نائب پرسی کا کہنا ہے کہ وہ بیمار ہیں۔اس نے یہ بھی بتایا ہے کہ وہ الّو کے ذریعے اپنے احکامات اور پیغامات بھیج دیتے ہیں لیکن دھیان رہے ہیری! تم اس کا ذکر کسی سے بھی مت کرنا کیونکہ ریٹا سٹیکر اب بھی ہر جگہ خبر کی تلاش میں بھٹک رہی ہے اور میں پورے وثوق سے کہتا ہوں کہ وہ بارٹی کی بیماری کو کسی بھیانک واردات میں بدل دے گی۔ شاید وہ یہ کہے گی کہ برتھا جورکنس کی طرح وہ بھی غائب ہو چکے ہیں......''

''آپ کو برتھا جورکنس کے بارے میں کچھ سراغ ملا؟'' ہیری نے پوچھا۔

''نہیں......'' بیگ مین نے دوبارہ مضطرب ہوتے ہوئے کہا۔ ''میں نے اس کی تلاش میں آدمی لگا رکھے ہیں......(ہیری نے سوچا کہ کافی دیر بعد یہ خیال آیا) اور وہ معاملہ بہت الجھ گیا ہے۔ وہ یقینی طور پر البانیہ تو پہنچی تھی کیونکہ وہاں پر وہ اپنی خالہ زاد سے ملی تھی......اور پھر وہ اپنی خالہ زاد کے گھر سے نکل کر شمال کی طرف مقیم اپنی خالہ سے ملنے کیلئے نکلی......لیکن وہ راستے میں ہی کہیں غائب ہو گئی۔ اس کا کوئی سراغ نہیں مل رہا ہے...... مجھے ذرا بھی سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ وہ کہاں جا سکتی ہے؟......اس کے بارے میں یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ کسی کے ساتھ بھاگ گئی ہو گی۔ وہ اس طرح کی لڑکی نہیں لگتی تھی......لیکن پھر بھی......لو ہم بھی کن باتوں میں مصروف ہو کر رہ گئے؟......غوبلن اور برتھا جورکنس کی؟......میں تو دراصل تم یہ پوچھنا چاہ رہا تھا......'' انہوں نے اپنی آواز

مزید دھیمی کر لی تھی۔ ''تم اپنے سنہری انڈے کے معاملے میں کہاں تک پہنچے ہو؟''

''ار.....ٹھیک ٹھاک ہے۔'' ہیری نے جلدی سے جھوٹ بولا۔

بیگ مین نے اس کے چہرے کی طرف غور سے دیکھا۔ وہ سمجھ گئے تھے کہ ہیری جھوٹ بول رہا ہے۔ انہوں نے اب اور دھیمی آواز میں کہا۔ ''سنو ہیری! مجھے اس کے بارے میں بہت برا لگتا ہے.....تمہیں زبردستی ان مقابلوں میں حصہ لینا پڑ رہا ہے۔ تم اپنی مرضی سے اس میں شامل نہیں ہوئے ہو.....اور اگر.....'' ان کی آواز مزید دھیمی ہوگئی، ہیری کو ان کی بات کو سننے کیلئے آگے جھک کر ان کے منہ کے قریب آنا پڑا۔ ''اگر میں تمہاری مدد کر سکوں.....صحیح سمت میں رہنمائی کر سکوں.....میں تمہیں پسند کرتا ہوں.....جس طرح تم نے اس ڈریگن کو مات دی تھی، وہ طریقہ مجھے بہت شاندار لگا.....بس مجھے ذرا سا اشارہ کرنے دو.....''

ہیری نے بیگ مین کے گول اور گلابی چہرے کو دیکھا اور ان کی بڑی بڑی نیلی آنکھوں میں جھانکنے لگا۔

''دیکھئے! ہمیں اپنے سراغوں کو تنہا ہی کھوجنا کیلئے کہا گیا تھا، ہے نا؟'' اس نے الفاظ سنبھال سنبھال کر ادا کئے۔ وہ کوشش کر رہا تھا کہ بیگ مین کہیں برا نہ منا جائیں۔ وہ بات بھی قطعی نہیں چاہتا تھا کہ سہ فریقی ٹورنامنٹ کے اس معزز جج پر جو کہ ایک انتہائی ذمہ دار شعبے کے سربراہ بھی تھے، کسی الزام کی زد میں نہ آ جائیں۔

''ہاں.....ہاں! یہ بات تو ہے۔'' بیگ مین نے خجالت بھرے انداز میں کہا۔ ''لیکن دیکھو ہیری!.....ہم سب ہوگورٹس کی جیت چاہتے ہیں ہے نا؟''

''کیا آپ نے سیڈرک ڈیگوری کے سامنے مدد کی پیشکش رکھی ہے؟'' ہیری نے پوچھا۔

بیگ مین کے چہرے پر تیوریاں ہلکی سی متحرک دکھائی دیں۔

''نہیں! میں نے ایسا نہیں کیا ہے لیکن میں نے کہا ہے کہ میں تمہیں پسند کرتا ہوں اس لئے میں نے سوچا کہ تمہاری تھوڑی سی مدد کر دوں.....''

''آپ کا شکریہ!'' ہیری نے سپاٹ لہجے میں کہا۔ ''لیکن مجھے لگتا ہے کہ میں انڈے کے مسئلے کو سلجھانے میں کافی قریب پہنچ چکا ہوں.....ایک دو دن میں ہی میں اس کی تہ تک پہنچ جاؤں گا۔''

اسے پکا یقین نہیں تھا کہ وہ بیگ مین کی مدد لینے سے انکار کیوں کر رہا تھا۔ ایسا شاید اس لئے تھا کیونکہ بیگ مین لگ بھگ اجنبی تھے اور ان کی مدد لینا دھوکے بازی ہوتی جبکہ رون اور ہرمائنی یا سیریس سے مشورہ لینے میں اسے ایسا نہیں لگتا تھا۔

بیگ مین کو دیکھ کر لگا کہ انہیں کسی قدر برا لگ چکا تھا لیکن وہ آگے کچھ نہیں کہہ پائے کیونکہ اسی وقت فریڈ اور جارج آن کے پاس دھمکے تھے۔

''ہیلو مسٹر بیگ مین!'' فریڈ چہکتے ہوئے بولا۔ ''کیا ہم آپ کے لئے بٹر بیئر خرید سکتے ہیں؟''

''ار......نہیں!'' بیگ مین نے جلدی سے کہا اور آخری بار ہیری کو مایوس نظروں سے دیکھا۔ ''پیشکش کا شکریہ لڑکو......!''

فریڈ اور جارج بھی بیگ مین جتنے مایوس دکھائی دینے لگے۔ بیگ مین ہیری کو اس انداز سے دیکھ رہے تھے جیسے اس نے ان کی خواہش پوری نہیں کی ہو۔

''اچھا تو اب مجھے نکلنا ہوگا۔'' انہوں نے اُٹھتے ہوئے کہا۔ ''تم سب سے مل کر اچھا لگا۔ تمہارے لئے نیک تمنائیں ہیری!''

وہ جلدی سے تھری بروم سٹکس کے باہر نکل گئے۔ غوبلن بھی اپنی اپنی کرسیوں سے اترے اور ان کے تعاقب میں چل دیئے۔ ہیری ایک بار پھر رون اور ہرمائنی کے پاس لوٹ آیا۔

''وہ کیا کہہ رہے تھے؟'' رون نے جلدی سے پوچھا جب ہیری ان کے سامنے کرسی کھینچ کر بیٹھ رہا تھا۔

''وہ سنہری انڈے کے معاملے میں میری مدد کرنا چاہتے تھے۔'' ہیری نے بتایا۔

''انہیں ایسا نہیں کرنا چاہئے۔'' ہرمائنی نے متوحش لہجے میں بولی۔ وہ صدمے کی سی کیفیت میں مبتلا دکھائی دینے لگی۔ ''وہ ان مقابلوں کے منصف ہیں اور ویسے بھی، تم نے اس کی گتھی تو پہلے ہی سلجھا لی ہے، ہے نا؟''

''ہاں......لگ بھگ!'' ہیری نے دھیمی آواز میں کہا۔

''دیکھو...... مجھے لگتا ہے کہ اگر ڈمبل ڈور کو یہ معلوم ہو گیا کہ بیگ مین تمہارے سامنے دھوکے بازی کی تجویز رکھ رہے ہیں تو انہیں یہ بات بالکل بھی پسند نہیں آئے گی۔'' ہرمائنی نے کہا جو اب بھی بہت مضطرب دکھائی دے رہی تھی۔ ''کاش وہ سیڈرک کی مدد کرنے کیلئے بھی اتنی ہی کوشش کرتے؟''

''وہ ایسا کچھ نہیں کر رہے ہیں؟ میں نے ان سے پوچھا تھا......'' ہیری نے بتایا۔

''کسے پرواہ ہے کہ سیڈرک کو کہیں سے مدد ملتی بھی ہے یا نہیں؟'' رون نے منہ بنا کر کہا۔ ہیری دل ہی دل میں اس کی بات سے سو فیصد متفق تھا۔

''اُن غوبلن لوگوں کے ارادے کچھ اچھے نہیں دکھائی دے رہے تھے ہے نا؟'' ہرمائنی نے بٹر بیئر پیتے ہوئے کہا۔ ''وہ یہاں کیا کر رہے تھے ہیری؟''

''بیگ مین کے مطابق وہ لوگ مسٹر کراؤچ کی تلاش کر رہے ہیں؟'' ہیری نے دھیمی آواز میں بتایا۔ ''کراؤچ اب بھی بیمار ہیں، وہ دفتر میں بھی نہیں جا رہے ہیں......''

''شاید پرسی نے ان کے کھانے میں زہر ملا دیا ہوگا۔'' رون نے کہا۔ ''شاید وہ سوچ رہا ہوگا کہ اگر کراؤچ کا پتہ صاف ہو گیا تو اسے بین الاقوامی تعلقات عامہ ومفاہمت والے شعبے کا سربراہ بنا دیا جائے گا......''

ہرمائنی نے رون کی ایسی کٹیلی نظروں سے دیکھا جیسے وہ کہہ رہی ہو کہ ایسی چیزوں کے متعلق مذاق مت کرو، پھر وہ بولی۔ ''عجیب

بات ہے کہ غوبلن مسٹر کراؤچ کو ڈھونڈ رہے ہیں؟......غوبلن تو عام طور پر محکمے کے شعبہ قاعدہ عملدرآمد اور شعبہ جادوئی جانداروں کے قابو سے منسلک رہتے ہیں؟''

''کراؤچ سینکڑوں زبانیں بول اور سمجھ سکتے ہیں۔'' ہیری نے کہا۔''شاید غوبلن کو مترجم کی ضرورت درپیش ہے۔''

''کیا اب تم ان بیچارے غوبلنوں کیلئے پریشان ہو رہی ہو؟'' رون نے ہرمائنی سے پوچھا۔''شاید سیپو کے ساتھ ساتھ ایس پی یو جی شروع کرنے کے بارے میں تو نہیں سوچ رہی ہو؟ بدصورت غوبلن کے تحفظ کی تنظیم......''

''ہاہاہا......'' ہرمائنی نے لطف اندوز ہو کر قہقہہ لگایا۔''غوبلن کو کسی تحفظ کی ضرورت نہیں ہے۔ جب پروفیسر بینز ہمیں غوبلن گروہ کی بغاوت کے بارے میں پڑھا رہے تھے تو کیا تم نے کچھ نہیں سنا......؟''

''ہم نے کچھ نہیں سنا......'' ہیری اور رون ایک ساتھ بولے۔

''وہ لوگ جادوگروں سے نمٹنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔'' ہرمائنی نے جلدی سے کہا اور اپنی بٹر بیئر کا ایک اور گھونٹ حلق سے نیچے اتارا۔''وہ نہایت مکار اور عیار ہوتے ہیں، وہ گھریلو خرس کی طرح نہیں ہوتے ہیں جو خود کے لئے انصاف مانگنے کی آواز تک بلند نہیں کر پاتے ہیں۔''

''اوہ......اوہ!'' رون نے دروازے کی طرف یکایک دیکھتے ہوئے لب کھولے۔

ریٹا سٹیکر ابھی ابھی اندر آئی تھیں۔ وہ آج پکے ہوئے کیلے کے رنگ کا پیلا چوغہ پہنے ہوئے تھیں۔ ان کے لمبے ناخن گلابی رنگ کے تھے اور ان کے ساتھ موٹی توند والا فوٹوگرافر بھی تھا۔ انہوں نے مشروبات خریدے اور پھر وہ فوٹوگرافر کے ساتھ بھیڑ سے راستہ بناتی ہوئی ان کے قریب والی میز پر آ کر بیٹھ گئیں۔ ان کے پاس پہنچنے پر ہیری، رون اور ہرمائنی نے ان کی طرف غصہ بھری نظروں سے دیکھا۔ وہ تیزی سے بول رہی تھیں اور کسی چیز کے بارے میں بہت متجسس دکھائی دے رہی تھیں۔

''......وہ ہم سے بات کرنے کیلئے آمادہ دکھائی نہیں دیتا تھا ہے نا بوزو؟ تمہیں کیا لگتا ہے کہ اس کی کیا وجہ ہو سکتی ہے؟ اور ویسے بھی وہ غوبلن کے جھرمٹ میں کیا کر رہا ہے؟ انہیں یہاں کی سیر کروا رہا ہے؟ لگتا ہے کہ ہمیں تھوڑی ہوشیاری سے کام لینا ہو گا جادوئی کھیلوں کے شعبے کے پرانے سربراہ لیوڈو بیگ مین کی ذلت......اوہ یہ شہ سرخی کیسی رہے گی بوزو؟......ہمیں بس اس کے ساتھ والی خبر کی ضرورت ہے......''

''کسی اور زندگی برباد کرنے کے بارے میں سوچ رہی ہیں نا؟'' ہیری گرجتی ہوئی آواز کے ساتھ غرا کر دھاڑا۔

کچھ لوگوں نے پلٹ کر دیکھا۔ ریٹا سٹیکر کی آنکھیں ان کے دلکش چشمے کے پیچھے پھیل گئیں جب انہوں نے دیکھا کہ یہ بات کس نے کہی تھی۔

''اوہ ہیری!'' انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا۔''تمہیں دیکھ کر بہت اچھا لگا۔ تم ہمارے پاس آ کر کیوں نہیں بیٹھتے ہو؟''

''میں دس فٹ کی جھاڑو لے کر بھی آپ کے پاس نہیں آؤں گا۔'' ہیری نے غصے سے کہا۔ '' آپ نے ہیگر ڈ کے ساتھ ایسا کیوں کیا؟''

ریٹا سٹیکر نے پنسل سے تراشی ہوئی اپنی بھنوئیں اُٹھائیں۔

''ہمارے قارئین کو سچائی جاننے کی پورا پورا حق حاصل ہے ہیری! میں تو صرف اپنی ذمہ داری کو نبھا رہی تھی......''

''کسے پرواہ ہے کہ وہ نصف دیو ہے؟'' ہیری چیخ کر بولا۔ ''اس میں تو کوئی خرابی نہیں ہے۔''

تھری بروم سٹکس میں اب مکمل خاموشی چھا گئی تھی۔ میڈم روزمرتا کیفے کے استقبالیہ ڈیسک کے پیچھے سے اس کی طرف گھور کر دیکھ رہی تھیں اور اس بات کا بھی احساس تک نہیں رہا تھا کہ وہ جس گلاس میں بٹر بیئر انڈیل رہی تھیں، وہ کب کا بھر چکا تھا اور بہنے لگا تھا۔

ریٹا سٹیکر کی مسکراہٹ تھوڑی دیر کیلئے غائب ہوگئی لیکن جلد ہی انہوں نے خود کو سنبھال لیا اور دھیمے انداز میں مسکرائیں۔ انہوں نے مگرمچھ کی کھال والا اپنا ہینڈ بیگ کھولا اور اس میں سرعت رفتار قلم باہر نکال لیا۔

''تو پھر ہیری!......ایسا کرو کہ تم مجھے اپنے دوست ہیگر ڈ کی خوبیوں اور اچھے پہلوؤں کے بارے میں تفصیل سے بتاؤ۔ دیوہیکل جنگلی جسم کے پیچھے چھپا ہوا معصوم دل؟ تمہاری بے مثال دوستی اور اس کے پیچھے چھپی ہوئی سچائی......کیا وہ تمہیں اپنے باپ کا نعم البدل لگتا ہے؟''

ہر مائنی اچانک اُٹھ کر کھڑی ہوگئی۔ اس نے اپنے ہاتھ میں بٹر بیئر کی بوتل اس طرح پکڑی ہوئی تھی جیسے وہ کوئی بم ہو۔

''خبیث چڑیل!'' اس نے بھنچے ہوئے دانتوں کو کٹکٹاتے ہوئے کہا۔ ''تمہیں کسی بھی بات کی پرواہ نہیں ہے، ہے نا؟ تم دھماکے دار خبر کے لئے کچھ بھی کر سکتی ہو۔ کسی کی جان بھی لے سکتی ہو۔ یہاں تک کہ تم تو لیوڈو بیگ مین کو بھی نہیں بخش رہی ہو......''

''بدتمیز لڑکی......بیٹھ جاؤ اور ان چیزوں کے بارے میں اپنا منہ بند رکھو جن کے بارے میں تمہیں کچھ بھی نہیں جانتی ہو۔'' ریٹا سٹیکر نے سرد لہجے میں کہا اور ہر مائنی کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھا۔ ''میں لیوڈو بیگ مین کے بارے میں ایسی باتیں جانتی ہوں جنہیں سن کر تمہارے رونگٹے کھڑے ہو جائیں گے......حالانکہ اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے کیونکہ تمہارے بال تو پہلے ہی الجھے اور کھڑے ہیں......'' انہوں نے ہر مائنی کے الجھے بالوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

''چلو چلتے ہیں......چلو ہیری......رون!'' ہر مائنی غصے سے غراتی ہوئی بولی۔

وہ باہر نکل گئے۔ کئی لوگ انہیں باہر نکلتے ہوئے دیکھ رہے تھے۔ دروازے تک پہنچ کر ہیری نے پلٹ کر دیکھا۔ ریٹا سٹیکر کی سرعت رفتار قلم باہر تھی اور ان کے سامنے میز پر پڑے ایک چرمئی کاغذ پر سرعت رفتار سے کچھ لکھ رہی تھی۔

جب وہ واپس سڑک پر آ کر تیزی سے چلنے لگے تو رون دھیمی آواز میں پریشان ہوتے ہوئے بولا۔ ''اب وہ تمہارے پیچھے پڑ

جائے گی ہرمائنی!''

''اسے کوشش تو کرنے دو۔'' ہرمائنی نے غصے سے کانپتے ہوئے تیکھی آواز میں کہا۔''میں اسے ایسا سبق سکھاؤں گی کہ وہ جان جائے گی کہ میں بدتمیز لڑکی ہوں۔اوہ! میں اس بات کیلئے اس سے بدلہ ضرور لوں گی، پہلے ہیری......پھر ہیگرڈ......''

''تم ریٹا سٹیکر سے مت الجھو!'' رون نے گھبراتے ہوئے کہا۔''میں سچ کہہ رہا ہوں ہرمائنی! وہ تمہارے بارے میں کوئی بھی من گھڑت خبر چھاپ سکتی ہے......''

''میرے ممی ڈیڈی روزنامہ جادوگر اخبار نہیں پڑھتے ہیں اس لئے وہ مجھے منہ چھپانے کیلئے مجبور نہیں کر سکتے ہیں۔'' ہرمائنی جلدی سے بولی۔ وہ اب اتنی تیزی سے چل رہی تھی کہ ہیری اور رون کو اس کے ساتھ چلنے میں دشواری پیش آ رہی تھی۔ پچھلی بار ہیری نے ہرمائنی کو اتنے غصے میں تب دیکھا تھا جب اس نے ڈریکو ملفوائے کو زوردار تھپڑ مارا تھا۔''اور ہیگرڈ بھی اب منہ نہیں چھپائے گا۔ اسے اس گھٹیا عورت کی وجہ سے کبھی شرمندگی نہیں ہونا چاہئے......چلو!''

آگے آگے بھاگتے ہوئے وہ ان دنوں کو سڑک پر تیزی سے لے گئی۔ وہ پنکھ والے بارہ مجسموں کے درمیان بنے ہوئے اس گیٹ سے نکلے اور ہیگرڈ کے جھونپڑے کی طرف جانے لگے۔ جھونپڑے کے پردے اب بھی بند تھے۔قریب پہنچنے پر انہیں فینگ کے بھونکنے کی آواز سنائی دی۔

''ہیگرڈ!'' ہرمائنی سامنے والے دروازے کو بری طرح کھٹکھٹاتے ہوئے زور سے گرجی۔''ہیگرڈ! بہت ہو گیا۔ہم جانتے ہیں کہ تم اندر ہی ہو۔ کسی کو پرواہ نہیں ہے کہ تمہاری ماں دیونی تھی۔ ہیگرڈ! تم اس گھٹیا عورت سٹیکر کی وجہ سے ایسا مت کرو۔ ہیگرڈ باہر آ جاؤ......تم بھی کمال کرتے ہو......''

اچانک دروازہ کھل گیا۔

''تم بھی نا......'' ہرمائنی بولتے بولتے اچانک خاموش ہو گئی تھی کیونکہ ان کے سامنے ہیگرڈ نہیں تھا بلکہ پروفیسر ڈمبل ڈور کھڑے تھے۔

''خوبصورت دوپہر......'' ڈمبل ڈور نے ان کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

''ہم......ہم ہیگرڈ سے ملنا چاہتے ہیں......'' ہرمائنی نے تھوڑا ہچکچاتے ہوئے کہا۔

''ہاں! میں اتنا تو سمجھ ہی گیا تھا......'' ڈمبل ڈور نے کہا اور ان کی آنکھیں چمکنے لگیں۔''تم باہر کیوں کھڑے ہو؟ اندر آ جاؤ۔''

''اوہ......ہاں!'' ہرمائنی نے جلدی سے کہا۔

پھر وہ تینوں اندر داخل ہو گئے۔ جیسے ہی ہیری نے اندر قدم رکھا تو فینگ نے اس پر چھلانگ لگا دی۔ وہ پاگلوں کی طرح بھونکتے ہوئے اس کے کان چاٹنے کی کوشش کر رہا تھا۔ ہیری نے فینگ کو پرے ہٹایا اور چاروں طرف نظر دوڑائی۔ ہیگرڈ اپنی بڑی میز کے

پاس بیٹھا ہوا تھا جس پر چائے کے دو بڑے مگ رکھے ہوئے تھے۔اس کی حالت سچ مچ بہت خراب دکھائی دے رہی تھی۔اس کا چہرہ آنسوؤں سے بھیگا ہوا تھا اور اس کی آنکھیں کافی سوجی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ جہاں اس کے بالوں کا سوال تھا اب وہ الجھی ہوئی بجلی کی تاروں جیسے لگ رہے تھے۔

''ہیگرڈ!'' ہیری نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔

ہیگرڈ نے آنکھیں اُٹھا کر اس کی طرف دیکھا۔

''اوہ ہیری!'' اس نے کمزور مگر بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔

''مجھے لگتا ہے کہ اب ہمیں مزید چائے کی ضرورت پڑے گی۔'' ڈمبل ڈور نے ہیری، رون اور ہر مائنی کے اندر آ جانے کے بعد دروازہ بند کرتے ہوئے کہا۔انہوں نے اپنی چھڑی باہر نکال کر ہلائی۔ چائے کی گھومتا ہوا تھال ہوا میں نمودار ہوا جس میں چائے کی کیتلی اور کپ کے ساتھ ساتھ کیک کی ایک بڑی پلیٹ بھی موجود تھی۔ ڈمبل ڈور نے جادو سے تھال کو میز پر رکھا اور پھر سب لوگ میز کے چاروں طرف بیٹھ گئے۔تھوڑی دیر خاموشی چھائی رہی اور پھر ڈمبل ڈور بولے۔''ہیگرڈ!تم نے سنا کہ مس گرینجر چلا چلا کر کیا کہہ رہی تھیں؟'' ہر مائنی کا چہرہ تھوڑا گلابی پڑ گیا لیکن ڈمبل ڈور اس کی طرف دیکھ کر مسکرائے اور پھر بولے۔

''ہر مائنی، ہیری اور رون اب بھی تم سے دوستی رکھنا چاہتے ہیں جیسا کہ ان کے دروازہ توڑنے کی کوشش سے صاف عیاں ہوتا ہے......''

''اور کیا؟ ہم اب بھی تم سے دوستی رکھنا چاہتے ہیں۔'' ہیری نے ہیگرڈ کی طرف ٹکٹکی باندھ کر دیکھتے ہوئے کہا۔''تمہیں یہ نہیں لگتا کہ وہ سٹیکر کتیا...... معاف کیجئے پروفیسر!'' اس نے جلدی سے اپنی غلطی کا احساس ہونے پر ڈمبل ڈور کی طرف دیکھتے ہوئے خجالت بھرے لہجے میں کہا۔

''مجھے افسوس ہے ہیری! میں کچھ دیر کیلئے بہرا ہو گیا تھا،اس لئے تمہاری بات بالکل نہیں سن پایا۔'' ڈمبل ڈور نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔انہوں نے اپنے انگوٹھے چٹخنے کی کوشش کی اور چھت کی طرف دیکھنے لگے۔

''ار...... ہاں!'' ہیری نے دھیرے سے کہا۔''میرا مطلب تھا...... ہیگرڈ! تم نے سوچ کیسے لیا کہ اس عورت نے تمہارے بارے میں کو لکھا ہے،اس سے ہمیں کوئی فرق پڑے گا؟''

ہیگرڈ کی گولی جیسی آنکھوں سے دو موٹے موٹے آنسو چھلکے اور اس کی کھچڑی ڈاڑھی پر دھیرے دھیرے رینگنے لگے۔

''ہیگرڈ! میں تم سے جو کہہ رہا تھا، یہ اسی بات کا ثبوت ہے۔'' ڈمبل ڈور نے کہا۔ وہ اب بھی محتاط نظروں سے چھت کو گھور رہے تھے جیسے اس میں کوئی سوراخ ہو چکا ہو۔''میں تمہیں ان گنت والدین کے خطوط دکھا دیئے ہیں جو ہوگورٹس میں پڑھتے وقت تمہیں جانتے تھے، انہوں نے نہایت سخت الفاظ میں مجھے خبردار کیا ہے کہ اگر میں نے تمہیں ملازمت سے برخاست کیا تو وہ خاموش نہیں

بیٹھیں گے......''

''لیکن سب لوگ تو ایسا نہیں کہہ رہے ہیں نا؟'' ہیگرڈ نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔ ''سبھی تو یہ نہیں چاہتے کہ ہم یہاں پر رُکیں......''

''دیکھو ہیگرڈ! اگر تم پوری کائنات سے بے گناہی کی قبولیت پانے کے چکر میں ہو تو مجھے لگتا ہے کہ تمہیں اس جھونپڑے میں کافی طویل عرصے تک بند رہنا پڑے گا'' ڈمبل ڈور بولے جو اپنے نصف چاند کی شکل والے چشمے کے اوپر سے اب اسے گھور رہے تھے۔ ''اس سکول کا ہیڈ ماسٹر بننے کے بعد سے کبھی ایک ہفتہ ایسا نہیں گزرا، جب کم از کم ایک الّو یہ شکایت لے کر میرے پاس نہیں آیا کہ میں سکول ٹھیک طریقے سے نہیں چلا رہا ہوں۔ اب بتاؤ، مجھے کیا کرنا چاہئے؟ خود کو اپنے دفتر میں بند کرلوں اور کسی سے بات بھی نہ کروں......''

''لیکن آپ نصف دیو بھی تو نہیں ہیں......'' ہیگرڈ نے شکستہ آواز میں کہا۔

''ہیگرڈ! میرے رشتے داروں کو دیکھو!'' ہیری نے آہ بھرتے ہوئے کہا۔ ''ڈرسلی گھرانے کو تم جانتے ہی ہو......''

''بالکل صحیح بات کہی......'' پروفیسر ڈمبل ڈور نے کہا۔ ''میرے سگے بھائی ابرفورتھ پر بکری کے اوپر ناموزوں جادوئی کلمے کے استعمال کرنے کیلئے مقدمہ چلایا گیا تھا۔ اس کے بارے میں اخباروں میں کافی کچھ چھپا تھا لیکن کیا ابرفورتھ نے منہ چھپالیا؟ نہیں اس نے ایسا کچھ نہیں کیا۔ وہ اپنا سر تان کر ہمیشہ کی طرح اپنے کاموں میں جتا رہا۔ ویسے مجھے پورا یقین نہیں ہے کہ وہ اخبار پڑھ سکتا تھا، اس لئے ہوسکتا ہے کہ اس میں بہادری کی کوئی بات نہ ہو......''

''تم پھر سے ہمیں پڑھانا شروع کرو ہیگرڈ!'' ہرمائنی نے اصرار کرتے ہوئے کہا۔ ''واپس آجاؤ...... ہمیں تمہاری بہت یاد ستاتی ہے......''

ہیگرڈ نے بمشکل تھوک نگلا۔ اس کے رخساروں پر اور آنسو بہنے لگے اور اس کی کھچڑی ڈاڑھی کو بھگونے لگے۔ ڈمبل ڈور اُٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

''ہیگرڈ! میں تمہارا استعفیٰ مسترد کرتا ہوں۔ مجھے امید ہے کہ تم پیر کو اپنے کام پر لوٹ آؤ گے۔ تم صبح ساڑھے آٹھ بجے بڑے ہال میں میرے ساتھ ناشتہ کرو گے۔ کوئی بہانہ نہیں چلے گا...... اچھا اس خوبصورت دوپہر میں سب لوگوں کو میرا سلام!''

ڈمبل ڈور جھونپڑے سے باہر چلے گئے اور وہ صرف فینگ کے کان کھجانے کیلئے وہ کچھ پل کیلئے ٹھہرے تھے۔ جب دروازہ ان کے پیچھے بند ہو گیا تو ہیگرڈ اپنے کوڑے دان کے ڈھکن جتنے بڑے ہاتھوں میں چہرہ چھپا کر سسکیاں لینے لگا۔ ہرمائنی نے اس کا بازو تھپتھپاتی رہی۔ بالآخر ہیگرڈ نے اوپر دیکھا۔ اس کی آنکھیں واقعی بے حد سرخ ہو رہی تھیں۔

''ڈمبل ڈور بہت عظیم ہیں...... سچ مچ بہت باکردار ہیں......'' اس نے کہا۔

''ہاں! وہ عظیم ہیں......'' رون نے جلدی سے کہا۔ ''کیا میں ان میں سے ایک کیک لے سکتا ہوں ہیگرڈ؟''

''کیوں نہیں......'' ہیگرڈ نے اپنی ہتھیلی کی پشت سے اپنی آنکھیں پونچھتے ہوئے کہا۔ ''اوہ وہ ٹھیک کہتے ہیں......یقینی طور پر...... تم سب ٹھیک ہی کہتے ہو......ہم ہی احمق تھے...... ہمارے ڈیڈی ہمارے رویئے کو دیکھ کر شرمندہ ہوتے......'' اس کی آنکھوں سے اور آنسو بہنے لگے لیکن اس نے انہیں قوت کے ساتھ پونچھتے ہوئے کہا۔ ''میں نے تم لوگوں کو کبھی اپنے ڈیڈی کی تصویر نہیں دکھائی۔ ہے نا؟''

ہیگرڈ اپنی جگہ سے اُٹھا اور الماری کی طرف بڑھا۔ اس نے الماری کا کواڑ کھولا اور اس میں ہاتھ ڈال کر کچھ تلاش کرنے لگا۔ پھر جب وہ پیچھے ہٹا تو اس کے ہاتھ میں ایک تصویر تھی۔ تصویر میں ایک پستہ قامت جادوگر دکھائی دے رہا تھا، اس کی آنکھیں بھی کافی حد تک ہیگرڈ جیسی ہی دکھائی دے رہی تھیں اور وہ ہیگرڈ کے کندھے پر بیٹھا ہوا تھا۔ ہیگرڈ کی لمبائی سات آٹھ فٹ ہوگی۔ یہ بات اس کے پاس لگے سیب کے درخت کو دیکھ کر سمجھ میں آ رہی تھی۔ لیکن اس کے چہرے پر ڈاڑھی اور مونچھیں بالکل نہیں تھیں۔ اس کا چہرہ کم سن بچے جیسا گول اور چکنا دکھائی دے رہا تھا۔ وہ بمشکل تیرہ سال کا لگ رہا تھا۔

''یہ تصویر اس وقت کی ہے جب ہمیں ہوگورٹس میں داخلہ ملا تھا۔'' ہیگرڈ نے شکستہ آواز میں بتایا۔ ''ڈیڈی کو ہماری بے حد فکر تھی......انہیں لگ رہا تھا کہ ہو سکتا ہے کہ ہم جادوگر ہی نہ ہوں...... ہماری ماں کی وجہ سے......انہیں اندیشہ تھا...... چاہے جو بھی ہو، ظاہر ہے کہ ہم آنے والے وقت میں کبھی جادو میں بہت زیادہ مہارت حاصل نہ کر پائے......لیکن کم از کم ڈیڈی کو ہمارے ہوگورٹس سے نکالے جانے کا صدمہ نہیں جھیلنا پڑا۔ جب ہم دوسرے سال کی پڑھائی کر رہے تھے اسی وقت وہ چل بسے......''

''ڈیڈی کے جانے کے بعد ڈمبل ڈور نے ہمیں سہارا دیا۔ انہوں نے ہمیں میدان کی چابیوں کا چوکیدار بنا دیا......وہ لوگوں پر بھروسہ کرتے ہیں۔ انہیں دوسرا موقعہ دیتے ہیں......اسی وجہ سے وہ باقی ہیڈ ماسٹروں سے بہت الگ ہیں۔ وہ کسی کو بھی ہوگورٹس میں جگہ دے سکتے ہیں، بشرطیکہ اس میں تھوڑی بہت صلاحیت پائی جاتی ہو......وہ جانتے ہیں کہ لوگ اچھائی کی طرف مائل ہو سکتے ہیں۔ بھلے ہی ان کے خاندان......ار......انہیں بالکل بھی عزت نہ دیتے ہوں لیکن کچھ لوگ یہ بات نہیں سمجھتے ہیں۔ کچھ لوگ ہمیشہ اس بات کی وجہ سے آپ کے خلاف ہو جاتے ہیں...... کچھ لوگ یہ اداکاری کرتے ہیں کہ ان کی ہڈیاں بڑی ہو گئی ہیں، بجائے اس حقیقت کو تسلیم کرنے ...... کہ ہم جو ہیں، وہ ہیں۔ اور ہمیں یہ ماننے میں کوئی عار نہیں ہونا چاہئے کہ 'اس وجہ سے کبھی شرمندہ مت ہونا' ہمارے ڈیڈی ہمیشہ یہی کہا کرتے تھے۔ 'اس وجہ سے کچھ لوگ تمہارے خلاف ہو جائیں گے لیکن ان کے بارے میں سوچ کر پریشان مت ہونا' اور وہ صحیح کہتے تھے، ہم بھی کتنے بڑے بیوقوف تھے۔ ہم تم سے وعدہ کرتے ہیں کہ اب ہم اس بارے میں بالکل پریشان نہیں ہوں گے۔ بڑی ہڈیاں...... دیکھتے جاؤ، اب ہم اس کی ہڈیوں کو بڑا کر کے بتائیں گے۔''

ہیری، رون اور ہرمائنی نے ایک دوسرے کی طرف گھور کر دیکھا۔ ہیری ہیگرڈ کو یہ نہیں بتانا چاہتا تھا کہ اس نے میڈم میکسم کے

ساتھ اس کی ہونے والی گفتگو سن لی تھی۔ اس کے بجائے تو وہ پچاس دھماکے دار سقرطوں کو گھمانے لے جانا زیادہ پسند کرتا۔ لیکن ہیگرڈ اب بھی بولے جا رہا تھا اور اسے یہ اندازہ نہیں تھا کہ اس کے منہ سے کوئی عجیب بات نکل گئی تھی۔

''تم جانتے ہو ہیری!'' اس نے اپنے باپ کی تصویر سے اپنی نظریں ہٹائیں جو اب چمک رہی تھیں۔ ''جب ہم تم سے پہلی بار ملے تھے تو تمہیں دیکھ کر ہمیں اپنے ماضی کی یاد آ گئی تھی۔ تمہارے ممی ڈیڈی دونوں جا چکے تھے اور ہمیں ایسا لگ رہا تھا جیسے تم ہوگورٹس میں کامیاب ہی نہیں ہو پاؤ گے۔ ہمیں یقین ہی نہیں تھا کہ تم میں اتنی قابلیت چھپی ہوئی ہے......اور اب کوئی تمہاری طرف دیکھے تو سہی ......ہیری......سکول چمپئن......''

اس نے ہیری کو ایک لمحے کیلئے دیکھا اور بہت گھمبیر لہجے میں بولا۔ ''تم جانتے ہو، ہمیں کس بات میں مزہ آئے گا ہیری؟ ہمیں تمہاری جیت دیکھنے میں مزہ آئے گا۔ اس سے سب لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے گا کہ خالص خون ہونا ہی کافی نہیں ہوتا۔ کسی کو خود پر شرم کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ ہم جو ہیں، وہ ہیں۔ اس سے انہیں یہ پتہ چل جائے گا کہ ڈمبل ڈور صحیح ہیں جو جادوئی صلاحیت کے حامل کسی بھی بچے کو ہوگورٹس میں پڑھنے کیلئے داخلہ دیتے ہیں......اس انڈے کا حال اب کیسا ہے ہیری؟''

''شاندار......'' ہیری نے کہا۔ ''بہت شاندار......''

ہیگرڈ کے غمگین چہرے پر ایک چوڑی سی مسکان دکھائی دینے لگی۔

''یہ ہوئی نا بات......تمہیں انہیں بتا دو، ہیری! تم انہیں بتا دو، تم ان سب کو ہرا دو......!''

ہیگرڈ سے جھوٹ بولنا باقی لوگوں سے جھوٹ سے کافی الگ تھا۔ اس دوپہر کو ہیری جب رون اور ہرمائنی کے ساتھ واپس سکول لوٹا تو اس کے دماغ میں اتھل پتھل مچی ہوئی تھی۔ اسے اب بھی ہیگرڈ کا خوشی سے چمکتا ہوا چہرہ دکھائی دے رہا تھا، جب وہ ہیری کے مقابلہ جیتنے کا تصور کر رہا تھا۔ اس شام ہیری کو اپنے سینے پر سنہرے انڈے کا بوجھ جتنا بھاری محسوس ہو رہا تھا اتنا پہلے نہیں ہوا تھا۔ اپنے پلنگ پر سونے کیلئے جاتے وقت تک ہیری فیصلہ کر چکا تھا......اب اپنے گھمنڈ کو خیر باد کہنے کا وقت آ گیا تھا۔ اب یہ دیکھنے کا وقت آ چکا تھا کہ کیا سیڈرک کا سراغ سچ مچ کارآمد تھا......

☆☆☆☆

پچیسواں باب

# سنہری انڈا اور آنکھ

چونکہ ہیری یہ نہیں جانتا تھا کہ سنہری انڈے کے اسرار کو جاننے کیلئے اسے کتنی دیر تک نہانا پڑے گا اس لئے اس نے یہ کام رات میں کرنے کا فیصلہ کیا تاکہ وہ جتنی دیر تک چاہے نہاتا رہے۔ وہ سیڈرک کا مزید احسان نہیں لینا چاہتا تھا اس لئے اس نے مانیٹرز کے باتھ روم کا استعمال ہی کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ وہاں پر بہت کم لوگوں کو جانے کی اجازت تھی۔ اس لئے اس بات کی توقع بہت کم تھی کہ کوئی وہاں پر آ کر اس کے کام میں دخل اندازی کرے گا۔

ہیری نے اپنے اس منصوبے کی کڑیاں نہایت احتیاط سے ترتیب دیں، ایک بار پہلے بھی چوکیدار فلیچ اسے آدھی رات کو گھومتے ہوئے پکڑ چکا تھا اور ہیری نہیں چاہتا تھا کہ ایسا دوبارہ ہو۔ ظاہر ہے کہ اسے غیبی چوغے کا استعمال کرنا پڑے گا۔ اس کے علاوہ اس نے یہ فیصلہ بھی کیا تھا کہ وہ احتیاط کے طور پر ہوگورٹس کا نقشہ بھی ساتھ لے جائے گا۔ قانون توڑتے ہوئے چوغے کے بعد یہ نقشہ ہیری کی سب سے زیادہ مدد کرتا تھا۔ اس نقشے میں پورا ہوگورٹس دکھائی دیتا تھا۔ اس میں اس کی سبھی مختصر اور خفیہ راہداریاں دکھائی دیتی تھیں۔ سب سے زیادہ دلچسپ بات یہ تھی کہ ان راہداریوں میں گھومنے پھرنے والے سبھی لوگ نقطوں کی شکل میں راہداریوں میں چلتے ہوئے دکھائی دیتے تھے، ان نقطوں پر ان کے اصلی نام کا فیتہ بھی موجود ہوتا تھا جس نے دیکھنے والے کو معلوم ہو جاتا تھا کہ اس کون کس راہداری میں چل رہا ہے؟ ہیری نے سوچا کہ اگر کوئی اس باتھ روم کے آس پاس آیا تو متحرک نقطے اسے پہلے ہی خبردار کر دیں گے۔

جمعرات کی رات کو ہیری اپنے پلنگ سے دھیرے سے اترا۔ اس نے اپنا غیبی چوغہ پہنا، سیڑھیاں نیچے اترا اور تصویر کے قریب پہنچ کر خاموشی سے کھڑا ہو گیا۔ وہ آج بھی دروازہ کھلنے کا انتظار کر رہا تھا۔ یہ بالکل ویسا ہی طریقہ تھا جیسے اس نے اُس رات کو اختیار کیا تھا جب ہیگرڈ اسے ڈریگن دکھانے کیلئے ساتھ لے جانے والا تھا۔ اس بار وہ رون کے باہر کھڑے ہو کر فربہ عورت کو شناخت بتانے کا انتظار کر رہا تھا۔ کچھ ہی ساعتوں بعد اسے شناخت بولنے کی آواز سنائی دی۔ ''کیلے کی چپس'' رون کی آواز آئی اور پھر دروازہ کھل گیا۔ رون نے کچھ پل وہیں ٹھہر کر ہیری کے باہر نکلنے کا انتظار کیا جب اسے ہیری کے قریب سے گزرنے کی سرسراہٹ سنائی دی تو اس نے دھیمی آواز میں 'گڈ لک' کہا اور پھر تصویر کے راستے اندر داخل ہو گیا۔

آج رات چوغے کے نیچے چلنا کافی دشوار محسوس ہو رہا تھا کیونکہ ہیری کے ایک بازو کے نیچے اس کا وزنی سنہری انڈا دبا ہوا تھا اور دوسرے بازو پر نقشہ پھیلا ہوا تھا جو اس نے اپنی آنکھ کے بہت قریب کر رکھا تھا۔ بہرحال، چاندنی کی روشنی نہائی ہوئی راہداریاں بالکل خالی اور خاموش تھیں۔ بار بار نقشے کو دیکھنے کی وجہ سے ہیری کو راستے میں کوئی نہیں ملا۔ وہ بوکھلائے ہوئے بورس کے مجسمے کے پاس پہنچا۔ مجسمے والا جادوگر بہت حیران اور پریشان دکھائی دے رہا تھا اور اس نے اپنے دستانے غلط ہاتھوں میں پہن رکھے تھے۔ ہیری نے سیڈرک کے کہنے کے مطابق مانیٹرز کے باتھ روم کا دروازہ تلاش کیا اور اس کے سامنے کھڑے ہو کر شناخت دہرائی۔ ''تازہ رنج......''

دروازہ کھل گیا۔ ہیری خاموشی سے اندر داخل ہوا۔ اس نے اندر پہنچ کر دروازہ کی کنڈی لگالی اور غیبی چوغہ اتار کر چاروں طرف دیکھنے لگا۔ اس کے دماغ میں پہلا خیال یہ ہی آیا کہ اسے مانیٹر بن جانا چاہئے تاکہ وہ اتنے بہترین باتھ روم کا استعمال کر سکے۔ باتھ روم موم بتیوں سے بھرے ہوئے بہترین فانوس کی روشنی میں چمک رہا تھا۔ ہر چیز سفید سنگ مرمر سے بنی ہوئی تھی۔ وہاں ایک بڑا، خالی اور ملائم نہانے کا ٹب بھی تھا جو فرش کے اندر کافی گہرائی تک دھنسا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ اس نہانے والے ٹب کے کناروں پر چاروں تقریباً سو سنہری نل لگے ہوئے تھے اور ہر نل کے دستی پر الگ الگ رنگ نگینے جڑے ہوئے تھے۔ ایک چھلانگ لگانے والا تختہ بھی تھا۔ کھڑکیوں پر سفید لیلین کے لمبے چمکدار پردے لگے ہوئے تھے۔ ایک کونے میں میں ملائم سفید تولیوں کا ڈھیر رکھا ہوا تھا۔ دیوار پر ٹنگے ہوئے سنہری فریم میں ایک سنہری جل پری کی تصویر دکھائی دے رہی تھی جو ایک بڑی چٹان پر گہری نیند سو رہی تھی جب وہ خراٹے بھرتی تو اس کے لمبے سنہری بال اُڑ کر اس کے چہرے پر آجاتے تھے۔

ہیری نے اپنا چوغہ، انڈہ اور نقشہ نیچے رکھ دیا۔ وہ چاروں طرف دیکھتے ہوئے آگے بڑھا۔ خالی دیواروں کی وجہ سے باتھ روم میں اس کے قدموں کی آہٹ گونجنے لگی۔ باتھ روم بے حد شاندار تھا اور باتھ ٹب کے گرد لگے ہوئے نلوں نے ہیری کے تجسس کو ہوا دے دی تھی، وہ انہیں کھولنے کیلئے بے قرار تھا۔ یہاں آنے کے بعد ایک بار پھر اس کے دل میں وسوسہ اُٹھا کہ یقیناً سیڈرک اس کا مذاق اُڑوانے کا خواہش مند ہوگا۔ نہانے سے اسے انڈے کا راز سمجھنے میں کیسے مدد ملی گی؟ بہرحال اس نے ایک موٹا تولیہ باندھا۔ چوغہ، نقشہ اور انڈے کو سوئمنگ پول جیسے ٹب کے کنارے پر رکھا اور پھر گھٹنوں کے بل بیٹھ کر اس کے کچھ نل کھول دیئے۔

ہیری نے کبھی اس طرح کے بلبلوں کے بیچ میں نہانے کا لطف نہیں اُٹھایا تھا۔ اس نے دیکھا کہ الگ الگ نلوں سے پانی کے ساتھ الگ الگ طرح کے بلبلے نکل رہے تھے۔ ایک نل سے گلابی اور نیلے بلبلے نکلنے لگے جو فٹ بال جتنے بڑے ہو گئے تھے۔ دوسرے سے برف جیسا سفید جھاگ نکلنے لگا جو اتنا موٹا تھا کہ ہیری کو لگا کہ اگر وہ اس پر بیٹھ جائے تو وہ اس کا وزن کا بآسانی سنبھال لے گا۔ تیسرے نل سے تیزی سے خوشبو بینگنی بادل نکل کر پانی کی سطح پر منڈلانے لگے۔ ہیری کافی دیر تک نلوں کو کھولنے اور بند کرنے مشغلے میں مگن رہا، اس میں اسے کافی مزہ آرہا تھا۔ اسے خاص طور پر اس نل کو کھولنے اور بند کرنے میں بڑا لطف آیا جس کی دھار پانی کی سطح سے ٹکرا کر بڑی سی

قوس وقزح بنا دیتی تھی۔ جب گہرا باتھ ٹب گرم پانی، بلبلوں اور ڈھیر ساری جھاگ سے بھر گیا (اس کے حسن کو دیکھتے ہوئے بہت کم وقت لگا) تو ہیری نے تمام نلوں کو بند کر دیا اور پھر اس نے پاجامہ، چپل اور سونے والا گاؤن اتار دیا اور گرم پانی میں گھس گیا۔

پانی اتنا گہرا تھا کہ اس کے پیر بمشکل نچلی سطح تک پہنچ پائے۔ وہ انڈے کو گھورتے ہوئے دو بار ایک سرے سے دوسرے سر تک تیرتا رہا۔ حالانکہ جھاگ بھرے گرم پانی میں تیرتے ہوئے اسے اور زیادہ مزہ آ رہا تھا۔ حالانکہ اس کے چاروں طرف الگ الگ رنگوں کے بادل اُٹھ رہے تھے لیکن اس کے دماغ میں کوئی زبردست خیال پیدا نہیں ہو پایا۔ اسے اب بھی انڈے کا سراغ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا۔

ہیری نے اپنے ہاتھ پھیلائے اور انڈے کو اپنے گیلے ہاتھوں سے اُٹھا کر کھولا۔ باتھ روم میں رونے جیسی چیخوں کی بلند آواز گونجنے لگی، وہ سنگ مرمر کی دیواروں سے ٹکرا کر اور زیادہ شور پیدا کر رہی تھی۔ ہیری کو اب بھی کچھ سمجھ میں نہیں آیا۔ اس نے انڈے کو دوبارہ بند کر دیا کیونکہ اسے یہ پریشانی ہونے لگی تھی کہ کہیں شور شرابہ سن کر فلیچ نے وہاں پہنچ جائے۔ اس نے سوچا کہ کہیں سیڈرک کا ارادہ ایسا ہی تو نہیں تھا؟ اسی وقت کسی کی آواز باتھ روم میں سنائی دی۔ وہ اتنی زور سے اچھل پڑا کہ اس کے ہاتھ انڈہ چھوٹ کر ٹب کے کنارے کے فرش پر لڑھکتا ہوا دور چلا گیا۔

''اگر میں تمہاری جگہ ہوتی تو اسے پانی کے اندر کھولتی!''

ہیری اس قدر بری طرح جھٹکا کھا گیا تھا کہ وہ کئی لمحوں تک گنگ رہ گیا۔ گھبراہٹ کے مارے وہ کافی سارے بلبلے لاشعوری پر نگل گیا تھا۔ وہ جھٹ پٹ اُٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے دیکھا کہ ایک نل کے اوپر منڈلانے والے بادل پر مایوس مائرٹل ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر بیٹھی ہوئی تھی۔ وہ ایک معصوم بھوتنی تھی جس کی سسکیاں عام طور پر تین منزل نیچے والے لڑکیوں کے باتھ روم میں سنائی دیتی تھیں۔

''مائرٹل!......'' ہیری غصے سے چلایا۔ ''میں......میں کچھ بھی نہیں پہنے ہوئے ہوں۔''

جھاگ اتنی گھنی تھی کہ اس بات پر کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔ بہرحال، ہیری کو اچانک یہ خوفناک احساس ہوا کہ جب وہ اندر داخل ہوا تھا اسی وقت مائرٹل کسی نل سے جھانک کر سے دیکھ رہی ہوگی۔

''تمہارے اندر آتے ہی میں نے اپنی آنکھیں بند کر لی تھیں۔ تم مجھ سے کافی لمبے عرصے سے ملنے نہیں آئے ہو ہیری!'' مائرٹل نے اپنے موٹے چشمے کے پیچھے چمکتی ہوئی آنکھوں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں!'' ہیری نے کہا اور اپنے گھٹنے تھوڑے سکیڑ لئے تاکہ مائرٹل اس کے سر کے علاوہ اور کچھ نہ دیکھ پائے۔ ''مجھے تمہارے باتھ روم میں آنے کی اجازت نہیں ہے۔ وہ تو لڑکیوں کا باتھ روم ہے، ہے نا؟''

''پہلے تو تمہیں اس بات کی کوئی پرواہ نہیں رہتی تھی۔'' مائرٹل نے غمگین لہجے میں کہا۔ ''تب تو تم سارا وقت وہیں گزارتے تھے......''

یہ سچ تھا حالانکہ ایسا صرف اس لئے تھا کہ اس وقت ہیری، رون اور ہر مائنی بھیس بدل سیال بنانے کی کوشش کر رہے تھے اور اس کام کیلئے مائرٹل کے بند باتھ روم سے زیادہ محفوظ جگہ اور کوئی نہیں تھی۔ کڑوے بھیس بدل سیال کو پینے کے بعد ہیری اور رون ایک گھنٹے کیلئے ہو بہو کریب اور گوئل جیسے بن گئے تھے اور ملفوائے سے بات اگلوانے کیلئے سلے درن کے ہال میں جا پہنچے تھے۔

''مجھے وہاں پر جانے کیلئے منع کر دیا گیا تھا۔'' ہیری نے جلدی سے کہا۔ اس کی بات سچ تھی۔ پرسی نے ایک بار اسے مائرٹل کے باتھ روم سے باہر نکلتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔ ''اس کے بعد میں نے سوچا کہ وہاں نہیں جانا ہی بہتر رہے گا۔''

''اوہ......ٹھیک ہے......'' مائرٹل نے اپنی ٹھوڑی کے مہاسوں کو اکھاڑتے ہوئے کہا۔ ''کوئی بات نہیں......اگر میں تمہاری جگہ ہوتی تو انڈے کو پانی کے اندر کھولتی۔ سیڈرک ڈیگوری نے ایسا ہی کیا تھا......''

''تم اسے بھی چوروں کی طرح دیکھ رہی تھی؟'' ہیری نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔ ''تم کیا ہر شام یہاں پر چھپ چھپ کر مانیٹروں کو نہاتے ہوئے دیکھتی ہو......؟''

''کبھی کبھی......'' مائرٹل نے شرماتے ہوئے کہا۔ ''لیکن میں نے آج تک باہر آ کر کبھی کسی سے بات نہیں کی؟''

''مجھے اس بات پر خوشی ہے کہ تم نے مجھے یہ عزت بخشی ہے لیکن اب تم اپنی آنکھیں بند کر لو۔'' ہیری نے بھرائی ہوئی آواز میں اسے کہا۔

اس نے تب تک انتظار کیا جب تک مائرٹل نے اپنے چشمے کو دونوں ہاتھوں سے ٹھیک طرح ڈھک نہیں لیا تھا۔ پھر وہ باتھ ٹب سے باہر نکلا اور اپنے جسم پر تولیا باندھ کر انڈے کی طرف بڑھا۔ وہ انڈہ اُٹھا کر واپس ٹب کی طرف لوٹ آیا۔ جب وہ پانی کی گہری سطح میں اتر گیا تو مائرٹل نے اپنی انگلیوں کے بیچ سے جھانکتے ہوئے کہا۔

''چلو......اب انڈے کو پانی کے نیچے کھولو......''

ہیری نے انڈے کو جھاگ بھری سطح کے نیچے کیا اور اسے کھول دیا......اس بار اسے رونے والی چیخ سنائی نہیں دی۔ اس کے باوجود انڈے سے میں سے ایک بلبلے بھرا گیت باہر نکلا لیکن اسے گیت کے بول پانی کے بارہ بالکل سمجھ میں نہیں آ رہے تھے۔

''تمہیں اپنا سر بھی پانی کے اندر گھسانا پڑے گا ہیری!'' مائرٹل نے جلدی سے بولی۔ سے ہیری پر حکم چلانے میں بڑا مزہ آ رہا تھا۔ ''چلو جلدی کرو......''

ہیری نے گہری سانس بھری اور اپنا سر پانی کے اندر ڈال دیا۔ اب وہ بلبلوں سے بھرے باتھ ٹب کی سنگ مرمر کی نچلی سطح پر بیٹھ گیا تھا۔ اس کے ہاتھ میں کھلا ہوا انڈہ تھا جس میں سے اسے عجیب سی آوازیں سنائی دے رہی تھیں جو شاید گا رہی تھیں......

ہمیں آ کر تلاش کرو......

جہاں سنائی دیتی ہیں ہماری آوازیں......

ہم زمین کے اوپر گا نہیں سکتے......
اور تلاش کرتے ہوئے یہ خیال رکھو......
ہم تمہاری سب سے قیمتی چیز چرا لائے ہیں......
تمہارے پاس صرف ایک گھنٹے کا وقت ہے......
تم آ کر اپنی قیمتی چیز ہم سے واپس لے سکتے ہو......
لیکن ایک گھنٹے بعد...... بہت برا ہو گا......
بہت دیر ہو جائے گی، وہ چیز تم سے دور چلی جائے گی......
اور پھر کبھی لوٹ کر نہیں آئے گی......

ہیری اُٹھ کر پانی کی جھاگ والی سطح کے اوپر آیا اور اپنی آنکھوں پر بکھرے ہوئے بال ہٹا کر گہری سانسیں لینے لگا۔

''سن لیا......'' مائرٹل نے پوچھا۔

''ہاں!...... ہمیں آ کر وہاں تلاش کرو جہاں ہماری آوازیں سنائی دیتی ہیں...... اس ہدف کو پورا کرنے کیلئے انہوں نے مجھے اشارہ بھی دیا ہے...... ذرا ٹھہرو! مجھے دوبارہ سننا پڑے گا......'' وہ ایک بار پھر پانی کے نیچے چلا گیا۔

ہیری نے اس کے بعد انڈے کے گیت کو پانی کے نیچے تین بار سنا تب جا کر کہیں اسے یہ گیت یاد ہو پایا۔ پھر وہ کچھ دیر سوچتے ہوئے پانی میں ہی بیٹھا رہا اور وہیں بیٹھ کر اسے گھورتا رہا۔

''مجھے جا کر ایسے لوگوں کو تلاش کرنا ہے جس کی آواز زمین کے اوپر سنائی نہیں دیتی......'' اس نے دھیمی آواز میں کہا۔ ''ار...... ایسے کون لوگ ہو سکتے ہیں؟''

''تمہارا دماغ کتنی سست رفتار سے کام کرتا ہے، ہے نا؟''

اس نے پہلے کبھی مایوس مائرٹل کو اتنا خوش نہیں دیکھا تھا۔ آخری بار وہ اتنی خوش تب دکھائی دی تھی جب بھیس بدل سیال پینے کی وجہ سے ہرمائنی کے چہرے پر بلی کے بال نکل آئے تھے اور اس کی دم بھی پیچھے نکل کر لٹکنے لگی تھی۔

ہیری نے باتھ روم میں چاروں طرف گھور کر دیکھا اور سوچنے لگا۔ اگر آوازیں صرف پانی کے اندر ہی سنی جا سکتی ہیں تو شاید وہ پانی کے اندر رہنے والے لوگ ہوں گے جب اس نے یہ بات مائرٹل سے کہا تو وہ زور سے ہنس پڑی۔

''بالکل یہی...... یہی بات ڈیگوری نے بھی سوچی تھی۔'' اس نے کہا۔ ''وہ وہاں لیٹا لیٹا خود سے اس بارے میں کافی دیر تک باتیں کرتا رہا...... اتنی دیر تک کہ پانی کے سارے بلبلے ختم ہو گئے تھے۔''

''پانی کے اندر......'' ہیری نے دھیمی آواز میں کہا۔ ''مائرٹل...... جھیل میں دیوہیکل سمندری اخبوط کے علاوہ اور کون سے جاندار

رہتے ہیں؟''

''اوہ...... بہت سارے جاندار رہتے ہیں۔'' وہ جلدی سے بولی۔''میں کئی بار وہاں جا چکی ہوں...... کئی بار تو میرے پاس کوئی اور چارہ ہی نہیں ہوتا...... جب کوئی اچانک میرے ٹوائلٹ کا فلش چلا دے تو مجھے وہاں جانا ہی پڑتا ہے......''

ھیری یہ نہیں سوچنا چاہتا تھا کہ مایوس مائرٹل فلش کی گندگی کے ساتھ پائپ کے راستے سے ہوتی ہوئی جھیل میں جا رہی تھی، اس لئے اس نے کہا۔''کیا وہاں پر ایسے جاندار رہتے ہیں جن کی آواز انسانوں جیسی ہوں......اوہ ذرا ٹھہرو......''

ھیری کی نگاہ اچانک دیوار پر ٹنگی ہوئی تصویر پر جا پڑی جس میں جل پری ابھی خراٹے بھر رہی تھی۔اس کی آنکھوں میں چمک پیدا ہوئی۔''وہاں پر جل مانس یعنی نر مچھ تو نہیں رہتے ہیں؟''

''اوہ...... بہت شاندار!'' اس نے کہا اور اس کے موٹے چشمے کے نیچے اس کی آنکھیں چمکنے لگیں۔''ڈیگوری کو یہ سوچنے میں اس سے کہیں زیادہ دیر لگی تھی اور وہ بھی تب جب وہ جاگ رہی تھی......'' مائرٹل نے جل پری کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔''ہر وقت کھی کھی کرتی رہتی ہے، اتراتی رہتی ہے اور اپنے پنکھ ہلاتی رہتی ہے......''

''تو یہ بات ہے...... ہے نا؟'' ھیری نے پرجوش لہجے میں کہا۔''دوسرا ہدف جھیل کے گہرے پانی میں جل مانسوں کو تلاش کرنا ہے اور......''

لیکن اسی وقت اسے اچانک ایک احساس ہوا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے؟ اس کا سارا جوش ایک جھٹکے سے ٹھنڈا پڑ گیا جیسے کسی نے اس کے پیٹ کا پلگ کھینچ لیا ہو۔ وہ ایک اچھا تیراک نہیں تھا۔اس نے کبھی تیرنے کی مشق ہی نہیں کی تھی۔ڈڈلی کو تیرنا سکھایا گیا تھا لیکن پٹونیہ آنٹی اور ورنن انکل کو یہ امید تھی کہ ھیری ایک دن ڈوب کر مر جائے گا، اسی لئے انہوں نے اسے تیرنا نہیں سکھایا تھا۔اس باتھ ٹب کے دو چکر لگانے میں تو ھیری کو کوئی مشکل نہیں پیش آئی تھی لیکن وہ جھیل بہت بڑی اور گہری تھی......اور جل مانس یقینی طور اس کی تہہ میں ہی کہیں رہتے ہوں گے۔

''مائرٹل......'' ھیری نے آہستگی سے کہا۔''لیکن میں سانس کیسے لوں گا؟''

اس پر مائرٹل کی آنکھوں میں اچانک آنسو بھر آئے۔

''تم میں ذرا بھی بات کرنے کی تک نہیں ہے۔'' وہ بڑبڑائی اور اپنے چوغے میں رومال ڈھونڈنے لگی۔

''میں اسی کون ایسی غلط بات کہہ دی؟'' ھیری نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''میرے سامنے سانس لینے کی بات کر رہے تھے۔'' اس نے تیکھی آواز میں اسے گھورتے ہوئے کہا۔اس کی آواز باتھ روم میں چاروں طرف گونج رہی تھی۔''جبکہ میں سانس نہیں لے سکتی...... جبکہ میں نے برسوں سے سانس نہیں لی ہے......'' اس نے اپنا چہرہ رومال میں چھپا کر زور سے ناک سڑکی۔

ہیری کو یاد آیا کہ مائرٹل اپنی موت کے معاملے میں کتنی حساس واقع ہوئی تھی حالانکہ اس کی جان پہچان والے تمام بھوتوں اس بارے میں بالکل بھول چکے تھے۔اس نے دھیمی آواز میں کہا۔

''معاف کرنا......میرا یہ مطلب نہیں تھا......میں بھول گیا تھا......''

''اوہ ہاں! یہ بھولنا بہت آسان کام ہے کہ مائرٹل مر چکی ہے۔'' اس نے اپنی سوجی ہوئی آنکھوں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔ ''جب میں زندہ تھی تب بھی کوئی مجھے یاد نہیں رکھتا تھا۔انہیں میری لاش کا پتہ بھی کئی گھنٹوں بعد چلا تھا۔میں جانتی ہوں......میں وہاں بیٹھی بیٹھی ان کا انتظار کر رہی تھی۔اولیو ہارنبی باتھ روم میں آئی اور بولی۔'کیا تم اب بھی یہیں بیٹھ کر رو رہی ہو مائرٹل؟ پروفیسر ڈپٹ نے مجھے تمہاری تلاش میں بھیجا ہے......' اور پھر اسے میری لاش دکھائی دی......اووہ وہ مجھے مرتے دم تک نہیں بھولی۔میں نے اسے بھولنے ہی نہیں دیا......میں اس کے پیچھے لگی رہی اور اسے بار بار یاد دلاتی رہی۔مجھے یاد ہے کہ اس کے بھائی کی شادی......''

لیکن ہیری مائرٹل کی بات نہیں سن رہا تھا۔وہ تو پھر سے جل مانس کے گیت کے بارے میں سوچنے لگا۔'ہم تمہاری سب سے قیمتی چیز لے آئے ہیں،' جیسے وہ اس کا کوئی سامان چرانے والے ہیں کوئی ایسا سامان جو اسے واپس لینا ہوگا۔وہ کون سا سامان چرائیں گے؟

''......اور پھر اس نے جادوئی محکمے میں میری شکایت کر دی لہٰذا مجھے یہاں واپس لوٹنا پڑا اور اپنے باتھ روم کا ٹوائلٹ ہی میرے مقدر میں لکھ دیا گیا......''

''اچھا......'' ہیری نے بنا دھیان دیئے کہا۔''دیکھو اب میں کافی کچھ سمجھ گیا ہوں......اب تم دوبارہ اپنی آنکھیں بند کر لو تاکہ میں باہر نکل کر اپنے کپڑے پہن سکوں!''

اس نے انڈے کو باتھ ٹب کی نچلی تہہ سے اُٹھا کر باہر نکالا اور کنارے پر ٹکا دیا۔اس کے بعد وہ پانی سے باہر نکلا اور تولئے سے جلدی جلدی بدن خشک کرنے لگا۔پھر اس نے اپنا پاجامہ اور گاؤن پہن لیا۔جب ہیری نے اپنا غیبی چوغہ اُٹھایا تو مایوس مائرٹل غمگین دکھائی دینے لگی۔

''کیا مجھ سے ملنے کیلئے میرے باتھ روم میں آؤ گے......آؤ گے نا؟''

''ار......میں کوشش کروں گا۔'' ہیری نے جلدی سے کہا حالانکہ وہ دل ہی دل میں سوچ رہا تھا کہ وہ مائرٹل کے باتھ روم میں تبھی جائے گا جب سکول کے سارے باتھ روم بند ہو جائیں گے۔''اچھا پھر ملاقات ہوگی مائرٹل!......مدد کیلئے شکریہ!''

''بائے ہیری!'' مائرٹل نے اُداسی سے کہا۔اپنا غیبی چوغہ پہنتے ہوئے ہیری نے دیکھا کہ مائرٹل دوبارہ ایک نل کے اندر گھس گئی تھی۔

باہر اندھیری راہداری میں آ کر ہیری نے نقشے کی طرف دھیان سے دیکھا۔وہ یہ جاننے کی کوشش کر رہا تھا کہ اس کے آس پاس

کوئی ہے تو نہیں۔ ہاں! فلیچ اور مسز نورس اپنے دفتر میں موجود تھے...... پیوس کو چھوڑ کر کوئی نہیں ہل رہا تھا جو اوپر کی منزل پر ٹرافی روم میں ادھر ادھر بھٹک رہا تھا۔ ہیری نے گری فنڈر کے ہال کی طرف اپنا پہلا قدم بڑھایا......لیکن اسی وقت نقشے میں اس کی نگاہ کسی چیز پر پڑی جو بہت عجیب تھی......

صرف پیوس ہی نہیں متحرک تھا، بائیں طرف کے کونے میں موجود ایک کمرے میں......یعنی پروفیسر سنیپ کے دفتر میں......ایک اور نقطہ متحرک تھا لیکن اس نقطے پر 'سیورس سنیپ' کا فیتہ نہیں چمک رہا تھا......اس پر تو بارٹی میوس کراؤچ کا نام لکھا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

ہیری نے اس نقطے کو گھور کر دیکھا۔ مسٹر کراؤچ تو اتنے بیمار تھے کہ اپنے دفتر تک نہیں جا رہے تھے اور ژلبال رقص تقریب میں بھی شامل نہیں ہوئے تھے...... پھر وہ ہوگورٹس میں چوری چھپے پروفیسر سنیپ کے دفتر میں رات کے ایک بجے کیا کر رہے تھے؟ ہیری نے غور سے اس نقطے کو دیکھ رہا تھا کمرے میں ادھر ادھر گھوم رہا تھا......

ہیری ٹھٹک کر رُک گیا اور سوچنے لگا......اور پھر اس کی متجسس طبیعت جیت گئی۔ وہ مڑا اور بائیں جانب کی سب سے نزدیکی سیڑھیوں کی طرف چل دیا۔ وہ یہ دیکھنے کیلئے جا رہا تھا کہ آخر وہاں کراؤچ کیا کر رہے ہیں؟

ہیری چپ چاپ سیڑھیاں اترنے لگا حالانکہ اس کے پاجامے کی سرسراہٹ اور فرش کی چرچراہٹ سن کر کئی تصویروں کے چہرے غصیلی نگاہوں سے اس کی طرف مڑے۔ شاید انہیں وہاں کوئی دکھائی دیا تھا۔ ہیری چپ چاپ نیچے والی راہداری میں پہنچ گیا۔۔نصف راستے پر لگے پردوں کو ہٹایا اور تنگ سیڑھی سے نیچے اترنے لگا۔ اسے معلوم ہی نہ تھا کہ وہ اس راستے سے جلد ہی دو منزلیں نیچے پہنچ جائے گا۔ وہ نقشے کی طرف دیکھتا رہا اور سوچتا رہا...... بڑی عجیب بات تھی کہ قانون پر سختی سے کاربند رہنے والے مسٹر کراؤچ اتنی رات گئے دوسروں کے دفتر میں چوری سے گھسے ہوئے تھے......

وہ بنا دھیان دیئے چل رہا تھا۔ وہ مسٹر کراؤچ کے عجیب رویئے سے ہٹ کر کسی اور چیز کے بارے میں سوچ ہی نہیں رہا تھا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ نصف سیڑھیاں اترنے کے بعد ہیری کا پیر اچانک کھوکھلی سیڑھی میں دھنس کر رہ گیا جسے پھلانگنا نیول ہمیشہ بھول جاتا تھا۔ ہیری لڑکھڑایا اور اس کا سنہری انڈہ جو ابھی تک گیلا ہی تھا، اس کے بازو سے پھسل کر نیچے گرتا چلا گیا۔ ہیری اسے پھسلنے سے بچانے کیلئے آگے کی طرف جھکا لیکن تب تک بہت دیر ہو چکی تھی۔ انڈہ سیڑھی پر دھم سے گرا اور پھر ہر سیڑھی پر اتنی تیز آواز کرتا ہوا نیچے گیا جیسے کوئی ڈھول کو ڈنڈے سے پیٹ رہا ہو۔ انڈے کو پکڑنے کی کوشش میں ہیری کا غیبی چوغہ بھی جسم سے پھسل گیا۔ ہیری نے چوغے کو تو لپک کر پکڑ لیا تھا لیکن اس چکر میں اس کے ہاتھ سے نقشہ نکل گیا اور ہوا میں تیرتا ہوا چھ سیڑھیاں نیچے پہنچ گیا۔ ہیری سیڑھی میں گھٹنوں تک دھنس چکا تھا، اس لئے وہ اسے واپس اُٹھا نہیں سکتا تھا۔

سنہری انڈہ نیچے والے پردوں سے زور سے ٹکرایا اور پھر ٹھاہ کی تیز آواز کے ساتھ فرش پر جا گرا اور پھر اگلے ہی لمحے وہ کھل گیا

تھا...... نیچے والی راہداری میں رونے والی چیخوں کی کان پھاڑ آواز گونجنے لگی۔ ہیری نے آگے جھکتے ہوئے اپنی چھڑی باہر نکال کر نقشے کی طرف بڑھائی۔ وہ اسے ٹھونک کر اس کی عبارت کو مٹا دینا چاہتا تھا لیکن وہ اتنی دور پہنچ چکا تھا کہ ہیری کی یہ کوشش بری طرح سے ناکام ثابت ہوئی۔

غیبی چوغے کو اچھی طرح اپنے گرد لپیٹتے ہوئے ہیری سیدھا کھڑا ہو گیا اور کان لگا کر سننے لگا۔ اس کی آنکھیں دہشت کے مارے پھٹی پڑی تھیں اور پھر کچھ پلوں بعد......

''پیوس!''

یہ چوکیدار فلیچ کی چیختی ہوئی آواز تھی۔ ہیری کو سنائی دے رہا تھا کہ فلیچ تیزی سے چلتا ہوا اسی طرف آ رہا تھا۔ اس کی دھڑ دھڑاتی ہوئی آواز غصے کی وجہ سے کافی تیکھی ہو گئی تھی۔

''کیا ہنگامہ مچا رکھا ہے؟...... پورے سکول کو جگاؤ گے کیا؟ میں تمہیں ابھی مزہ چکھاتا ہوں پیوس! میں تمہیں ابھی سبق سکھاتا ہوں......ارے یہ کیا ہے؟''

فلیچ کے قدموں کی آہٹ رُک گئی۔ کسی دھات کے ٹکرانے کی آواز سنائی دی اور پھر چیخ کی آواز یکا یک رُک گئی...... فلیچ نے انڈہ اُٹھا کر اسے بند کر دیا تھا۔ ہیری بہت خاموشی سے اپنی جگہ پر کھڑا رہا۔ اس کا ایک پیر اب بھی کھوکھلی سیڑھی کے اندر بری طرح پھنسا ہوا تھا اور وہ سن رہا تھا۔ اب کسی بھی پل فلیچ پردوں کو ہٹا کر پیوس کو تلاش کرنے کی کوشش کرے گا......لیکن وہاں اسے پیوس نہیں دکھائی دے گا۔ اور اگر وہ سیڑھیوں کے اوپر آیا تو اسے نقشہ دکھائی دے جائے گا......تب غیبی چوغہ بھی ہیری کو نہیں بچا پائے گا کیونکہ نقشے بتا دے گا کہ وہاں پر ہیری کھڑا ہے۔

''انڈہ؟'' فلیچ نے نیچے کھڑے ہو کر اطمینان بھری آواز میں کہا۔ ''میری پیاری......'' ظاہر ہے کہ مسز نورس اس کے ساتھ ہی تھیں۔ ''یہ تو سہ فریقی ٹورنامنٹ کا سراغ والا انڈہ ہے، یہ تو سکول کے کسی چمپئن کا ہے......''

ہیری دہشت میں لرزنے لگا۔ اس کا دل بہت تیز تیز دھڑک رہا تھا۔

''پیوس......'' فلیچ خوشی سے دھاڑا۔ ''تم اب چوری بھی کرنے لگے ہو......''

اس نے نیچے لگے پردے کو یکدم کھول دیا۔ ہیری نے دیکھا کہ اس کا بھیانک بھدا چہرہ سیڑھیوں پر جھانک رہا تھا اور اس کی باہر نکلی ہوئی پیلی آنکھیں اندھیری اور ویران سیڑھیوں کو گھور رہی تھیں۔

''چھپ گئے ہو کیا؟'' اس نے آہستگی سے کہا۔ ''میں تمہیں پکڑنے آ رہا ہوں پیوس......تم نے سہ فریقی ٹورنامنٹ کا سراغ چرایا ہے پیوس......ڈمبل ڈور اس کام کیلئے تمہیں یہاں سے ہمیشہ کیلئے باہر نکال دیں گے، گندے چور بھوت......''

فلیچ سیڑھی چڑھنے لگا۔ اس کی دبلی پتلی سی بلی مسز نورس بھی اس کے ساتھ تھی۔ مسز نورس کی گاڑی کی بتی جیسی آنکھیں جو اپنے

مالک سے ملتی جلتی تھی، سیدھے ہیری پر آ کر جم گئیں۔ ہیری پہلے ہی یہ سوچ چکا تھا کہ کیا غیبی چوغہ بلیوں پر بھی کام کرتا ہے نہیں...... دہشت میں اس نے فلالین کا گاؤن پہنے ہوئے فلیچ کو اپنے قریب آتے ہوئے دیکھا۔ اس نے بدحواسی میں اپنے پھنسے ہوئے پاؤں کو آزاد کرانے کی بھرپور کوشش کی لیکن اس کوشش میں وہ کچھ انچ مزید اندر دھنس گیا تھا۔ اب کسی بھی پل فلیچ نقشے کو دیکھ لے گا یا سیدھے ہیری سے ٹکرا جائے گا۔

''فلیچ ......کیا ہو رہا ہے؟''

فلیچ کچھ ہی سیڑھیاں نیچے رُک گیا اور مڑ کر نیچے کی طرف دیکھا۔ سیڑھیوں پر سب سے فرش پر وہ خطرناک شخص کھڑا تھا جس کی وجہ سے ہیری کی حالت اور بگڑ سکتی تھی...... پروفیسر سنیپ! وہ ایک لمبا بھورا سونے والا لبادہ پہنے ہوئے تھے اور خاصے آگ بگولا دکھائی دے رہے تھے۔

''پیوس ہے پروفیسر!'' فلیچ نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔ ''اس نے اس انڈے کو سیڑھیوں کے نیچے پھینک دیا ہے۔''

سنیپ سیڑھیوں پر تیزی سے چڑھے اور فلیچ کے پاس آ کر رُک گئے۔ ہیری نے اپنے دانت سختی سے بھینچ لئے۔ اسے پورا یقین تھا کہ اس کا تیزی سے دھڑکتا ہوا دل کسی بھی پل اس کا بھانڈا پھوڑ دے گا......

''پیوس؟'' سنیپ نے فلیچ کے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے انڈے کی طرف گھورتے ہوئے دیکھ کر کہا۔ ''لیکن پیوس میرے دفتر میں نہیں گھس سکتا......؟''

''کیا یہ انڈہ آپ کے دفتر میں تھا پروفیسر؟''

''نہیں تو......'' سنیپ نے جلدی سے کہا۔ ''میں نے تو دھماکے اور چیخوں کی آواز سنی تھی۔''

''ہاں پروفیسر! وہ اسی انڈے کی آوازیں تھیں...... میں تحقیق کرنے کیلئے آ رہا تھا...... پیوس نے اسے پھینکا تھا پروفیسر!...... اور جب میں آپ کے دفتر کے پاس سے گزرا تو میں نے دیکھا کہ وہاں پر مشعل جل رہی تھی اور ایک الماری کا دروازہ تھوڑا کھلا ہوا تھا جیسے کوئی اس کی تلاشی لے رہا تھا......''

''مگر پیوس ایسا نہیں کر سکتا...... میں اچھی طرح جانتا ہوں فلیچ! وہ ایسا نہیں کر سکتا۔'' سنیپ نے گھورتے ہوئے کہا۔ ''میں اپنے دفتر کو ایک ایسے جادوئی کلمے سے بند کرتا ہوں جسے جادوگر کے سوا کوئی دوسرا نہیں کھول سکتا۔'' سنیپ نے سیڑھیوں پر اوپر کی طرف سیدھے ہیری کے پار دیکھتے ہوئے کہا پھر ان کی نظریں نیچے راہداری میں دیکھنے لگی۔ ''فلیچ! میں چاہتا ہوں کہ تم چل کر پراسرار اجنبی کی تلاش میں میری مدد کرو۔''

''میں...... ہاں پروفیسر......لیکن......''

فلیچ نے حسرت بھری نظروں سے سیڑھیوں کے اوپر کی طرف سیدھے ہیری کے پار دیکھا۔ ہیری کو سمجھ میں آ گیا کہ فلیچ پیوس کو

پھنسانے کے اس سنہری موقع کو ہاتھ سے جانے نہیں دینا چاہتا تھا۔ ہیری نے خاموشی سے دل میں دُعا کی۔ 'جاؤ......سنیپ کے ساتھ جاؤ......جاؤ فلیچ!'

مسز نورس فلیچ کے پیروں کے پاس گھوم رہی تھی...... ہیری کو لگ رہا تھا کہ مسز نورس کو اس کی خوشبو محسوس ہو رہی تھی۔ اس نے باتھ ٹب میں اتنا سارا خوشبودار جھاگ کیوں بھر لیا تھا؟

''بات یہ ہے پروفیسر!'' فلیچ نے شکایت کرتے ہوئے کہا۔ ''ہیڈ ماسٹر کو اس بار میری بات سننا ہی پڑے گی۔ پیوس کسی طالبعلم کا سامان چرا رہا ہے۔ یہ اچھا موقع ہے جب میں اسے سکول سے ہمیشہ کیلئے باہر نکلوا سکتا ہوں......''

''فلیچ! مجھے تمہارے اس بیہودہ بھوت کی قطعی پرواہ نہیں ہے۔ مجھے تو اپنے دفتر کی فکر ہے......'' اچانک سنیپ ٹھٹک گئے۔

ٹھک ٹھک ٹھک......

سنیپ نے بولنا بند کر دیا۔ انہوں نے اور فلیچ نے سیڑھیوں کے نیچے دیکھا۔ ان کے سروں کے بیچ میں تنگ جگہ سے ہیری کو دکھائی دیا کہ وہاں پروفیسر موڈی آ رہے تھے۔ موڈی نے اپنا سونے والا لباس پہن رکھا تھا جس کے اوپر انہوں نے اپنا پرانا سفری چوغہ چڑھایا ہوا تھا اور وہ ہمیشہ کی طرح اپنے عصا پر ٹیک لگائے کھڑے تھے۔

''پاجامہ پارٹی چل رہی ہے کیا؟'' انہوں نے غراتے ہوئے پوچھا۔

''پروفیسر سنیپ اور میں نے آوازیں سنی تھیں پروفیسر!'' فلیچ نے فوراً جواب دیا۔ ''پیوس نامی بھوت ہمیشہ کی طرح سامان پھینک رہا تھا......اور پھر پروفیسر سنیپ کو یہ پتہ چلا کہ کوئی ان کے دفتر میں گھس گیا تھا......''

''چپ رہو......'' سنیپ نے پھنکارتے ہوئے فلیچ سے کہا۔

پروفیسر موڈی نے سیڑھی پر ایک قدم آگے بڑھایا۔ ہیری نے دیکھا کہ ان کی جادوئی آنکھ سنیپ پر پڑی اور پھر گھومتی ہوئی اس پر آ کر ٹھہر گئی تھی۔ ہیری کا دل بری طرح دھڑکنے لگا۔ پروفیسر موڈی غیبی چوغے کے اندر بھی جھانک لیتے تھے......صرف انہیں یہ حالات بہت عجیب دکھائی دے رہے ہوں گے......سنیپ اپنے سونے والے لبادے میں کھڑے ہوئے تھے، فلیچ انڈے کو پکڑے ہوئے تھا اور ان کے پیچھے ہیری سیڑھی میں پھنسا ہوا تھا۔ پروفیسر موڈی کا منہ حیرت سے کھل گیا۔ کچھ سیکنڈ تک وہ اور ہیری ایک دوسرے کو دیکھتے رہے، پھر پروفیسر موڈی نے اپنا منہ بند کر لیا اور اپنی نیلی آنکھ دوبارہ سنیپ پر جما دی۔

''کیا میں نے صحیح سنا ہے سنیپ؟'' انہوں نے آہستگی سے پوچھا۔ ''کوئی تمہارے دفتر میں گھس گیا تھا......''

''یہ اتنا اہم نہیں ہے......'' سنیپ نے ٹھنڈے لہجے میں کہا۔

''نہیں......نہیں! یہ تو بہت اہم ہے، تمہارے دفتر میں کون گھسنے کی کوشش کر سکتا ہے؟'' پروفیسر موڈی غرا کر بولے۔

''مجھے لگتا ہے کہ کوئی طالبعلم گھسا ہوگا......'' سنیپ نے جلدی سے کہا۔ ہیری کو دکھائی دیا کہ سنیپ کے چپچپے ماتھے پر ایک رگ

پھڑ کنے لگی تھی۔ ''یہ پہلے بھی ہو چکا ہے، میری نچلی الماری سے مرکب بنانے کا سامان غائب ہو چکا ہے......اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ کوئی طالبعلم غیر قانونی طور کر کوئی مرکب بنانے کی کوشش کر رہا ہوگا......''

''تمہیں یہ لگتا ہے کہ کوئی طالبعلم مرکب بنانے کا سامان چرانے آیا ہوگا ہے نا؟'' پروفیسر موڈی نے کہا۔ ''کہیں تم نے اپنے دفتر میں کوئی اور چیز تو چھپا نہیں رکھی ہے؟''

ہیری نے دیکھا کہ سنیپ کا پتلا چہرہ اچانک اونٹ جیسے رنگ کا ہو گیا تھا اور ان کے ماتھے کی رگ اور زیادہ تیزی سے پھڑ کنے لگی تھی۔

''مجھے تم جانتے ہو کہ میں نے اپنے دفتر میں کوئی چیز نہیں چھپائی ہے کیونکہ تم میرے دفتر میں آ چکے ہو اور اس کی اچھی طرح تلاشی لے چکے ہو۔'' انہوں نے دھیمی اور خونخوار آواز میں کہا۔

''یہ تو ایرور کی تربیت میں شامل ہوتا ہے اور اب تو یہ میری عادت ہو چکی ہے، ویسے بھی ڈمبل ڈور نے مجھے کہا تھا کہ میں نظر رکھوں......''

''ڈمبل ڈور مجھ پر بھروسہ کرتے ہیں۔'' سنیپ نے بھنچے ہوئے دانتوں سے سختی سے کہا۔ ''مجھے یقین نہیں ہے کہ انہوں نے تمہیں میرے دفتر کی تلاشی لینے کے لئے کہا ہوگا......''

''ظاہر ہے، ڈمبل ڈور کو تم پر بھروسہ ہے۔'' پروفیسر موڈی غرائے۔ ''وہ لوگوں پر ضرورت سے زیادہ بھروسہ کرتے ہیں۔ وہ دوسرا موقع دینے پر یقین رکھتے ہیں لیکن جہاں تک میرا سوال ہے......میں جانتا ہوں کہ کئی نشان ایسے ہوتے ہیں جو کبھی نہیں مٹتے نہیں ہیں، سنیپ! تم میری بات کا مطلب تو سمجھ ہی گئے ہو گے...... ہے نا؟''

سنیپ نے اچانک ایک بہت عجیب سی حرکت کی۔ انہوں نے اپنی بائیں کلائی کو اپنے دائیں ہاتھ سے کس کر پکڑ لیا جیسے اس پر لگی کسی چیز سے انہیں چوٹ پہنچ رہی ہو۔

''اپنے بستر پر جاؤ سنیپ!'' پروفیسر موڈی ہنستے ہوئے بولے۔

''تمہیں مجھے کہیں بھیجنے کا اختیار نہیں ہے......'' سنیپ نے پھنکارتے ہوئے کہا اور اپنی کلائی کو چھوڑ دیا جیسے انہیں خود پر غصہ آ رہا ہو۔ ''مجھے بھی رات کو اس سکول میں گھومنے کا اتنا ہی اختیار حاصل ہے جتنا کہ تمہیں ہے......''

''تو پھر شوق سے گھومو......'' پروفیسر موڈی نے کہا، لیکن ان کی آواز دھمکی محسوس بھری ہو رہی تھی۔ ''میں کسی بھی وقت کسی اندھیری راہداری میں تم سے ٹکرانا چاہوں گا......ویسے تمہارے ہاتھ سے کوئی چیز گر گئی ہے......''

ہیری نے دہشت سے دیکھا کہ پروفیسر موڈی نقشے کی طرف اشارہ کر رہے تھے جو اب بھی اس سے کچھ سیڑھیاں نیچے پڑا تھا۔ جب سنیپ اور فلیچ دونوں نقشے کو دیکھنے کیلئے مڑے تو ہیری نے احتیاط ترک کر دی۔ اس نے چوغے کے نیچے سے اپنے ہاتھ اُٹھا کر

پروفیسر موڈی کی طرف لہرائے تاکہ ان کا دھیان اس کی طرف ہو جائے، وہ لب کھول کر اس طرح کے الفاظ بولنے کا اشارہ کرنے لگا۔
'وہ میرا ہے......'

سنیپ نقشے کے قریب پہنچ چکے تھے اور ان کے چہرے پر ایک خوفناک تاثر ابھر چکا تھا جیسے وہ سب کچھ سمجھ گئے ہوں۔

''ایکوشیم چرمئی کاغذ......''

نقشہ ہوا میں بلند ہوا اور سنیپ کے بڑھے ہوئے ہاتھ کو چکمہ دے کر سیدھا پروفیسر موڈی کے ہاتھ میں پہنچ گیا۔

''مجھ سے شاید غلطی ہوگئی۔'' پروفیسر موڈی نے آہستگی سے کہا۔''یہ تو میرا ہے......شاید پہلے مجھ سے گر گیا ہو......''

لیکن سنیپ کی سیاہ آنکھیں کبھی فلیچ کے ہاتھ میں پکڑے ہوئے انڈے کو اور کبھی پروفیسر موڈی کے ہاتھ میں دبے ہوئے نقشے کو ٹٹول رہی تھیں۔ ہیری سمجھ گیا کہ وہ دو اور دو کو جوڑ کر چار کر رہے ہوں گے جیسا کہ صرف سنیپ ہی کر سکتے تھے......

''پوٹر......!'' ان کے لبوں سے دھیمی آواز میں نکلا۔

''کیا؟'' پروفیسر موڈی نے اطمینان سے نقشے کو موڑا اور پھر اپنی جیب میں ڈال لیا۔

''پوٹر!'' سنیپ غرائے اور انہوں نے اپنا سر اس طرف گھما دیا جہاں ہیری کھڑا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے ہیری انہیں اچانک نظر آنے لگا ہو۔''یہ انڈہ پوٹر کا ہے، اور یہ چرمئی کاغذ بھی پوٹر کا ہے، میں اس نقشے کو پہلے بھی دیکھ چکا ہوں۔ میں اسے خوب پہچانتا ہوں۔ پوٹر یہیں ہے، اس نے یقیناً اپنا غیبی چوغہ پہن رکھا ہوگا......''

سنیپ اندھے آدمی کی طرح اپنی بانہیں پھیلا کر سیڑھیوں پر چڑھنے لگا۔ ہیری کا ان کے بڑے نتھنے پھولتے ہوئے نظر آ رہے تھے جیسے وہ ہیری کی خوشبو سونگھنے کی کوشش کر رہے ہوں۔ پھنسا ہوا ہیری پیچھے کی طرف جھک گیا تاکہ سنیپ کی انگلیاں اسے چھو نہ پائیں لیکن اب کسی بھی پل......

''وہاں کوئی نہیں ہے سنیپ!'' پروفیسر موڈی نے تیزی سے کہا۔''لیکن مجھے ہیڈ ماسٹر کو بتا کر خوشی ہوگی کہ تمہارے دماغ میں ہیری پوٹر کا خیال کتنی جلدی آ گیا......''

''کیا مطلب؟'' سنیپ وہیں ٹھٹک کر رک گئے اور گردن گھما کر موڈی کی طرف دیکھنے لگے۔ ان کے ہاتھ ابھی تک ہیری کی طرف ہی پھیلے ہوئے تھے اور اس کے سینے سے چند انچ ہی دور تھے۔

''اس کا مطلب یہ ہے کہ ڈمبل ڈور کو یہ جاننے میں بہت دلچسپی ہے کہ اس لڑکے کو کس نے پھنسایا ہے؟'' پروفیسر موڈی نے لنگڑاتے اس کے قریب آتے ہوئے کہا۔''اور سنیپ میری بھی ...... بہت دلچسپی ہے......'' مشعل کی روشنی اب ان کے بھیانک چہرے پر پڑ رہی تھی جس سے ان کی ناک کا زخم اور ان کے چہرے کے نشانات پہلے سے زیادہ گہرے اور سیاہ دکھائی دینے لگے۔

سنیپ چونکہ موڈی کی طرف دیکھ رہے تھے اس لئے ہیری کو ان کے تاثرات دکھائی نہیں دے رہے تھے۔ ایک پل کیلئے کوئی بھی

کچھ نہیں بولا۔ نہ ہی کوئی اپنی جگہ سے ہلا اور پھر سنیپ نے اپنے ہاتھ دھیرے سے جھکا لئے۔

''میں تو صرف یہی سوچ رہا تھا کہ اگر پوٹر رات کو بھٹک رہا ہے...... یہ اس کی بہت بری عادت ہے......تو اسے روکا جانا چاہئے، اس کی بھلائی کیلئے......''سنیپ نے مجبوراً دھیمی آواز میں کہا۔

''اوہ اچھا!'' پروفیسر موڈی نے آہستگی سے کہا۔ ''تم دل سے پوٹر کی بھلائی چاہتے ہو، ہے نا؟''

ایک پل تک پھر خاموشی چھا گئی۔ سنیپ اور موڈی اب بھی ایک دوسرے کی طرف غصے بھری نگاہوں سے گھور رہے تھے۔ مسز نورس نے زور سے میاؤں کی آواز نکالی۔ وہ اب بھی فلیچ کے پیروں کے ارد گرد گھوم رہی تھی اور خوشبودار جھاگ کی مہک کا سراغ لگانے کی کوشش کر رہی تھی۔

''مجھے لگتا ہے کہ مجھے سونے کیلئے جانا چاہئے۔''سنیپ نے دھیرے سے کہا۔

''آج رات میں تمہارے دماغ میں آنے والا یہ سب سے اچھا خیال ہے۔'' پروفیسر موڈی نے کہا۔ ''اور فلیچ تم مجھے وہ انڈہ دے دو......''

''نہیں!'' فلیچ نے انکار کرتے ہوئے کسمسا کر کہا اور انڈے پر اپنے ہاتھوں کی جکڑ اس طرح مضبوط کر لی جیسے انڈہ نہ ہو بلکہ اس کا پلوٹھی کا بچہ ہو۔ ''پروفیسر موڈی! یہ پیوس کو چور ثابت کرنے واحد ثبوت ہے......''

''یہ اس چمپئن کی امانت ہے جس سے اس نے چرایا ہے۔'' پروفیسر موڈی نے کہا۔ ''اسے مجھے دو اسی وقت......''

سنیپ سیڑھیاں اتر کر بغیر کچھ کہے موڈی کے پاس سے گزر گئے۔ فلیچ نے مسز نورس کی طرف پچکارا جس نے کچھ پل تک ہیری کی طرف گھور کر دیکھا اور اس کے بعد مڑ کر اپنے مالک کے پیچھے پیچھے جانے لگی۔ ہیری کی سانس اب بھی بہت تیز تیز چل رہی تھی۔ قدموں کی آہٹ سے اسے پتہ چل رہا تھا کہ سنیپ نچلی راہداری کی طرف جا رہے ہیں۔ پروفیسر موڈی کو انڈہ دینے کے بعد فلیچ بھی نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ جاتے جاتے وہ مسز نورس کو کہہ رہا تھا۔ ''فکر مت کرو میری پیاری!......ہم ثبوت پاتے ہی ڈمبل ڈور سے ملیں گے......انہیں پیوس کی حرکت کے بارے میں بتا دیں گے۔''

کسی دروازے کے بند ہونے کی آواز سنائی دی۔ ہیری پروفیسر موڈی کو ٹکٹکی باندھ کر دیکھ رہا تھا جنہوں نے اپنی لاٹھی سب سے نیچے والی سیڑھی پر رکھا اور پوری محنت سے سیڑھیاں چڑھ کر اس کی طرف آنے لگے۔ ہر سیڑھی پر ٹھک کی آواز گونجتی رہی۔

''بال بال بچے پوٹر......'' انہوں نے آہستگی سے کہا۔

''ہاں......میں......شکریہ......'' ہیری ہکلا کر بولا۔

''یہ کیا ہے؟'' پروفیسر موڈی نے نقشہ اپنی جیب سے دوبارہ نکالتے ہوئے کہا۔

''ہوگورٹس کا نقشہ ہے۔'' ہیری نے دھیمی آواز میں کہا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ کاش پروفیسر موڈی اسے کھوکھلی سیڑھی سے جلدی باہر کھینچ

لیں۔اس کے پاؤں میں بہت ٹیسیں اُٹھ رہی تھیں۔

''اچھا!'' پروفیسر موڈی نے نقشے کو گھورتے ہوئے کہا اوران کی جادوئی آنکھ اس پر سرپٹ دوڑنے لگی۔''یہ تو کمال کا نقشہ ہے، پوٹر!''

''ہاں......کافی کارآمد ہے۔'' ہیری نے کہا اس کی آنکھوں میں اب درد کی وجہ سے آنسو آ گئے تھے۔''ار...... پروفیسر موڈی کیا آپ میری مدد کر سکتے ہیں؟''

''کیا؟......اوہ ہاں......کیوں نہیں؟''

پروفیسر موڈی نے ہیری کا بازو پکڑ کر اسے اوپر کھینچا۔ ہیری کا پاؤں دھنسنے والی سیڑھی سے بالآخر آزاد ہو گیا اور وہ اس کے اوپر والی سیڑھی پر پہنچ گیا۔

پروفیسر موڈی اب بھی نقشے کو گھور رہے تھے۔

''پوٹر!...... کہیں تمہیں یہ تو نہیں دکھائی دیا کہ سنیپ کے دفتر میں کون گھسا ہوا تھا؟ میرا مطلب ہے کہ اس نقشے میں......'' پروفیسر موڈی نے دھیمے لہجے میں پوچھا۔

''اوہ ہاں!......ہاں میں نے دیکھا تھا......'' ہیری نے تسلیم کرتے ہوئے کہا۔''وہ مسٹر کراؤچ تھے۔''

پروفیسر موڈی کی جادوئی آنکھ پورے نقشے پر تیزی سے بھاگنے لگی۔اچانک ان کے چہرے پر عجیب سی دہشت کی جھلک بکھر گئی

۔

''کراؤچ؟'' انہوں نے پوچھا۔''تمہیں......تمہیں پورا یقین ہے پوٹر؟''

''سو فیصد!'' ہیری نے جواب دیا۔

''لیکن اب تو وہ اس نقشے میں کہیں دکھائی نہیں دے رہے ہیں؟'' پروفیسر موڈی نے کہا ان کی آنکھ اب بھی نقشے پر سرپٹ دوڑ رہی تھی۔''کراؤچ!......یہ تو بہت......بہت ہی دلچسپ ہے......''

وہ ایک پل تک کچھ نہیں بولے اور نقشے کو گھورتے رہے۔ہیری کو لگا کہ اس خبر سے موڈی کو کچھ سمجھ میں آیا تھا اور وہ یہ جاننے کیلئے بے تاب تھا کہ وہ کیا سوچ رہے ہیں۔اس نے سوچا کہ کیا وہ کچھ پوچھنے کی ہمت کر سکتا ہے؟ پروفیسر موڈی سے اسے تھوڑا ڈر لگتا تھا......لیکن موڈی نے ابھی ابھی اسے بہت بڑی مشکل سے بچایا تھا......

''ار...... پروفیسر موڈی!......آپ کو کیا لگتا ہے؟ مسٹر کراؤچ اس وقت سنیپ کے دفتر میں کیا کر رہے ہوں گے؟''

پروفیسر موڈی کی جادوئی آنکھ نقشے سے ہٹ کر ہیری پر آ ٹکی۔ان کی باریک بین نگاہ سے ہیری کو لگ رہا تھا کہ وہ اسے ٹٹول رہے ہیں اور یہ سوچ رہے ہیں کہ اس کا جواب دینا چاہئے یا نہیں اور اگر دینا چاہئے تو اسے کتنا بتانا صحیح رہے گا......؟

''اسے اس طرح سے دیکھو پوٹر!'' پروفیسر موڈی نے بالآخر دھیمے لہجے میں کہا۔ ''لوگ کہتے ہیں کہ میڈ آئی موڈی شیطانی جادوگروں کو پکڑنے کے پیچھے پاگل ہے......لیکن بارٹی کراؤچ کے مقابلے میں تو میڈ آئی موڈی کچھ نہیں ہے...... کچھ بھی نہیں۔''

وہ نقشے کو دوبارہ گھورنے لگے۔ ہیری اور زیادہ جاننے کیلئے بے تاب تھا۔

''پروفیسر موڈی؟'' اس نے دوبارہ کہا۔ ''آپ کو کیا لگتا ہے......کیا اس کا کوئی گہرا مطلب ہے......شاید مسٹر کراؤچ کو اندیشہ ہو گیا ہو کہ کچھ ہو رہا ہے......''

''جیسے......'' پروفیسر موڈی نے تیزی سے پوچھا۔

ہیری نے سوچا کہ وہ کتنی بات بتائے، وہ پروفیسر موڈی کو یہ شک نہیں ہونے دینا چاہتا تھا کہ اس کے پاس ہوگورٹس کے باہر کی بھی خبریں تھیں۔ اس سے سیریس کے بارے میں مشکل سوال پوچھے جا سکتے تھے۔

''میں نہیں جانتا'' ہیری نے آہستگی سے کہا۔ ''کچھ عرصے سے عجیب چیزوں کے ہونے کی خبریں پھیل رہی ہیں......روزنامہ جادوگر میں چھپی خبر......ورلڈ کپ میں دکھائی دینے والا تاریکی کا نشان اور مرگ خور......اور کافی چیزیں......''

پروفیسر موڈی کی دونوں آنکھیں پھیل کر چوڑی ہو گئیں۔

''تم بہت تیز ہو پوٹر!'' انہوں نے کہا اور ان کی جادوئی آنکھ دوبارہ نقشے کو کھنگالنے میں مصروف ہو گئی۔ ''کراؤچ بھی اسی سمت میں سوچ سکتا ہے۔'' انہوں نے دھیرے سے کہا۔ ''یہ ممکن ہے......کچھ عرصے سے کافی عجیب افواہیں پھیل رہی ہیں...... کچھ تو ریٹا سٹیکر نے پھیلا رکھی ہیں۔ مجھے لگتا ہے کہ اس وجہ سے بہت سے لوگ گھبرا رہے ہیں۔'' ان کے کٹے پھٹے چہرے پر گھمبیر مسکراہٹ دوڑ گئی۔ ''اوہ! مجھے سب سے زیادہ نفرت اس مرگ خور سے ہے۔'' وہ بڑبڑائے، ایسا لگتا تھا کہ جیسے وہ ہیری کے بجائے خود سے باتیں کر رہے ہوں اور ان کی جادوئی آنکھ نقشے کے بائیں کونے پر جمی ہوئی تھی۔ ''مجھے سب سے زیادہ نفرت ہے اس مرگ خور سے ہے جو آزاد گھوم رہا ہے......''

ہیری نے انہیں گھور کر دیکھا۔ کیا پروفیسر موڈی کی بات وہی مطلب تھا جو ہیری سمجھ رہا تھا؟

''اور اب میں تم سے ایک سوال پوچھنا چاہتا ہوں پوٹر؟'' پروفیسر موڈی نے مشتبہ انداز میں اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

ہیری ایک بار پھر دہشت زدہ دکھائی دینے لگا۔ اسے لگا کہ موڈی اس سے یہ پوچھنے والے ہیں کہ اسے یہ نقشہ کہاں سے ملا؟ جو ایک بہت ہی خطرناک جادوئی چیز تھی......اور یہ اس کے ہاتھوں میں کیسے پہنچا؟ اسے احساس تھا کہ اگر وہ اس کی پوری کہانی سچ سچ بتا دے تو اس سے نہ صرف وہ بلکہ اس کا باپ، فریڈ اور جارج ویزلی اور ساتھ ہی اس کا پسندیدہ تاریک جادو سے تحفظ کے فن والا استاد پروفیسر لوپن بھی خطرے میں پڑ جائیں گے۔ پروفیسر موڈی نے نقشہ ہیری کے سامنے لہرایا اور ہیری نے خود کو تیار کر لیا تھا......

''کیا اسے میں کچھ عرصے کیلئے اپنے پاس رکھ سکتا ہوں؟''

''اوہ!'' ہیری نے سکون کا سانس لیتے ہوئے کہا۔ ویسے تو اسے یہ نقشہ بہت زیادہ عزیز تھا لیکن دوسری طرف راحت کا احساس بھی تھا کہ موڈی نے یہ نہیں پوچھ لیا تھا کہ اسے یہ نقشہ کہاں سے ملا تھا۔ ویسے بھی اسے ان کے احسان کا بدلہ بھی اتارنا ہی تھا۔'' ہاں! ٹھیک ہے۔''

''بہت شاندار!'' پروفیسر موڈی غرا کر بولے۔''میں اس کا عمدہ استعمال کر سکتا ہوں......شاید مجھے اسی کی ہی ضرورت تھی...... ٹھیک ہے پوٹر! تم اب اپنے بستر پر جاؤ۔''

وہ ساتھ ساتھ سیڑھیاں چڑھتے چلے گئے۔ موڈی اب بھی نقشے کو اس طرح دیکھ رہا تھا جیسے یہ کوئی ایسا خزانہ ہو جسے انہوں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ وہ موڈی کے ساتھ دفتر کے دروازہ تک پہنچا۔ اس دوران دونوں میں کوئی بات چیت نہیں ہوئی۔ دروازے کے سامنے موڈی رُکے اور انہوں نے ہیری کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''تمہارے دماغ میں کبھی ایرور بننے کا خیال آیا ہے پوٹر؟''

''نہیں!'' ہیری نے ان کی طرف حیرانگی سے دیکھ کر کہا۔

''تم اس بارے میں سوچنا......'' موڈی نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔''ہاں سچ مچ......اور مجھے لگتا ہے کہ تم آج رات صرف اپنے انڈے کو سیر کروانے نہیں لے جا رہے تھے؟''

''ار......نہیں!'' ہیری نے مسکراتے ہوئے کہا۔''میں تو اس کا سراغ سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔''

پروفیسر موڈی نے اس کی طرف دیکھ کر آنکھ ماری۔ ان کی جادوئی آنکھ بہت تیزی سے گھومنے لگی تھی۔''تمہیں رات کو گھومتے ہوئے ہی خیالات آتے ہیں پوٹر......صبح ملاقات ہوگی۔'' وہ نقشے کو گھورتے ہوئے اپنے دفتر میں داخل ہو گئے اور دروازہ بند کر لیا۔

ہیری دھیرے دھیرے گری فنڈر ہال کی طرف چلنے لگا۔ وہ کراؤچ اور سنیپ کی گتھی سلجھانے اور اس کا صحیح نتیجہ نکالنے کی کوشش کر رہا تھا......اگر کراؤچ اپنی مرضی سے آدھی رات کو ہوگورٹس میں آ سکتے ہیں تو وہ بیمار ہونے کی ڈرامہ بازی کیوں کر رہے ہیں؟ انہیں کیا ایسا لگتا ہے کہ سنیپ نے اپنے دفتر کے اندر کوئی غیر قانونی چیز چھپا رکھی ہے......آخر وہ کیا چیز ہوگی؟

اور موڈی نے یہ مشورہ کیوں دیا کہ اسے ایرور بننے کی طرف سوچنا چاہئے؟ یہ مشورہ کافی حد تک عمدہ بھی تھا...... جب ہیری انڈے اور غیبی چوغے کو احتیاط کے ساتھ اپنے صندوق میں محفوظ کر چکا تھا تو وہ چپ چاپ اپنے پردوں والے بستر پر آ کر بیٹھ گیا۔ دس منٹ تک وہ اسی کشمکش میں مبتلا رہا۔ بالآخر اس نے سوچا کہ وہ پہلے یہ چھان بین کرے گا کہ باقی ایرورز کے چہرے کتنے کٹے پھٹے ہیں، اس کے بعد ہی وہ ایرور بننے کے بارے میں حتمی غور کرے گا......

☆☆☆☆

چھبیسواں باب

# دوسرا ہدف

''تم نے تو کہا تھا کہ تم اس انڈے کے سراغ کو کافی پہلے ہی سمجھ چکے تھے۔'' ہر مائنی غصے سے بولی۔

''ذرا آہستہ بولو!'' ہیری نے چڑ کر کہا۔ ''مجھے تو بس اسے...... اچھی طرح سمجھنے کی ضرورت تھی۔''

ہری، رون اور ہرمائنی اشیاء کی جادوئی پرواز والی کلاس میں سب سے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے۔ انہیں آج اندری جادوئی کلمے کی مشق کرنا تھی جو کہ بدری جادوئی کلمے کے بالکل متضاد کام کرتا تھا۔ کمرے میں چیزوں کو ادھر ادھر اُڑانے کے خطرے کو بھانپتے ہوئے پروفیسر فلنٹ وک نے ہر طالبعلم کو نرم کشن دے دیئے تھے۔ طلباء کو یہ کشن اُڑا کر اپنے جادوئی کلمے کی مشق کرنا تھی۔ پروفیسر فلنٹ وک چاہتے تھے کہ اگر کسی طالبعلم کا نشانہ خطا ہو جائے تو بھی کسی کو چوٹ نہ پہنچے۔ ان کا خیال تو اچھا تھا لیکن اس کا نتیجہ کچھ اتنا اچھا ثابت نہیں ہوا۔ نیول کا نشانہ اتنا خراب تھا کہ وہ اپنے کشن سے زیادہ بھاری چیزوں کو بھی کمرے میں اُڑا رہا تھا...... جیسے پروفیسر فلنٹ وک کو......

جب پروفیسر فلنٹ وک ان کے پاس سے اُڑتے ہوئے گئے اور ایک بڑی الماری کے اوپر پہنچ کر بیٹھ گئے تو ہیری جلدی سے بولا۔ ''ایک منٹ کیلئے انڈے کو بھول جاؤ۔ میں تمہیں سنیپ اور موڈی کے بارے میں کچھ بتانا چاہتا ہوں......''

یہ کلاس نجی گفتگو کیلئے کافی موزوں ثابت ہوئی۔ باقی تمام طلباء کو اس کام میں اتنا مزہ آ رہا تھا کہ کوئی بھی ان کی طرف بالکل توجہ نہ دے رہا تھا۔ ہیری دھیمے لہجے میں آدھ گھنٹے تک گذشتہ رات کی دہشت ناک حادثاتی روداد سناتا رہا۔

''سنیپ نے کہا کہ موڈی نے اس کے دفتر کی تلاشی لی تھی؟'' رون نے سرگوشی کی۔ اس کی آنکھوں میں دلچسپی کی چمک عود کر آئی تھی اور اس نے ایک کشن کو اپنی چھڑی سے دور اُڑایا (وہ ہوا میں اُڑا لیکن صحیح جگہ پر پہنچنے کے بجائے سیدھے پاروتی کے ہیٹ سے جا ٹکرایا) ''تمہیں کیا لگتا ہے، موڈی یہاں کارکروف کے ساتھ ساتھ سنیپ پر بھی نظر رکھے ہوئے ہیں؟''

''معلوم نہیں...... پروفیسر ڈمبل ڈور نے ان سے ایسا کرنے کیلئے کہا ہے یا نہیں۔ لیکن وہ یقینی طور پر ایسا کچھ ضرور کر رہے ہیں۔'' اس نے اپنی چھڑی لاپروائی سے لہرائی جس کی وجہ سے اس کا کشن ڈیسک پر عجیب طریقے سے نیچے گر گیا۔ ''موڈی نے کہا تھا کہ ڈمبل ڈور سنیپ کو یہاں اس لئے رُکنے دیا ہے کیونکہ وہ انہیں دوسرا موقع دے رہے ہیں۔''

''کیا؟'' رون نے تیزی سے کہا۔ اس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔ اس کا اگلا کشن ہوا میں اڑ کر فانوس سے ٹکرایا اور پروفیسر فلنٹ وک کی میز پر دھم کی آواز نکالتا ہوا جا گرا۔ ''ہیری! شاید موڈی کو شک ہو رہا ہے کہ سنیپ نے ہی تمہارا نام شعلوں کے پیالے میں ڈالا ہوگا......''

''اوہ رون!'' ہرمائنی نے بے یقینی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ''ہم نے پہلے بھی تو سوچا تھا کہ سنیپ ہیری کو مارنے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن بعد میں ہمیں یہ پتہ چلا کہ وہ تو ہیری کی جان بچانے کی کوشش کر رہے تھے، یاد ہے نا؟''

اس نے اپنی چھڑی لہرا کر کشن کو دور اُڑایا۔ کشن کمرے کے دوسرے کونے میں اُڑتا ہوا اس صندوق میں جا گرا جس میں سبھی طلبہ کو اپنے اپنے کشن پہنچانے تھے۔ ہیری نے ہرمائنی کی طرف دیکھتے ہوئے سوچا...... یہ سچ ہی تھا کہ سنیپ نے ایک بار اس کی جان بچائی تھی لیکن عجیب بات یہ تھی کہ سنیپ اس سے بہت نفرت کرتے تھے اور اس نفرت کی وجہ صرف اتنی تھی کہ سنیپ اس کے باپ جیمس پوٹر کو سخت ناپسند کرتے تھے جو ہوگورٹس میں ان کے ساتھ پڑھتے تھے۔ سنیپ ہیری کے پوائنٹس کم کرنے یا اسے سزا دینے کا ایک بھی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے تھے۔ یہی نہیں وہ ایک دو بار تو یہ تجویز بھی دے چکے تھے کہ ہیری کو سکول سے نکال دینا زیادہ اچھا رہے گا۔

''مجھے پرواہ نہیں ہے کہ موڈی کیا کہتے ہیں؟'' ہرمائنی نے اپنی بات آگے بڑھائی۔ ''ڈمبل ڈور اتنے نادان نہیں ہیں، انہوں نے ہیگرڈ اور پروفیسر لوپن پر صحیح بھروسہ کیا تھا حالانکہ زیادہ تر لوگ انہیں ملازمت پر بالکل نہیں رکھتے...... تو پھر سنیپ کے بارے میں ان کا بھروسہ صحیح کیوں نہیں ہو سکتا؟ حالانکہ سنیپ تھوڑے......''

''برے ہیں......'' رون نے جلدی سے ہرمائنی کی بات اچک کر پوری کی۔ ''چھوڑو ہرمائنی! اگر ایسا ہے تو شیطانی جادوگروں کو پکڑنے والے سبھی لوگ ان کے دفتر کی تلاشی کیوں لے رہے ہیں؟''

''مسٹر کراؤچ بیمار ہونے کی ڈرامہ بازی کیوں کر رہے ہیں؟'' ہرمائنی نے رون کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔ ''بڑی عجیب بات ہے، ہے نا؟ کہ وہ ژلبال رقص تقریب میں تو آ نہیں سکتے لیکن وہ آدھی رات کو یہاں اچانک آ سکتے ہیں؟''

''تم تو صرف کراؤچ کی گھریلو خرس ونکی کو گھر سے نکالے جانے کی وجہ سے انہیں ناپسند کرتی ہو۔'' رون نے ایک کشن اُڑا کر کھڑکی کے باہر پھینک دیا تھا۔

''اور تم تو سنیپ کے بارے میں صرف منفی ہی سوچتے ہو۔'' ہرمائنی نے کہا اور اپنے ایک اور کشن کو اُڑا کر سیدھے صندوق میں بھیج دیا تھا۔

''میں تو صرف یہ جاننا چاہتا ہوں کہ اگر سنیپ کو یہ دوسرا موقع ملا ہے تو انہوں نے پہلے موقع پر ایسا کیا کیا تھا؟'' ہیری نے سنجیدگی سے کہا اور اسے یہ دیکھ کر بے حد حیرت ہوئی کہ اس کا کشن کمرے کے بیچ میں سے اُڑتا ہوا سیدھا صندوق کی طرف بڑھا اور ہرمائنی

کے کشن کے بالکل اوپر جا گرا......

☆☆☆☆

سیریس، ہوگورٹس میں ہونے والی ہر نئی تبدیلی اور انوکھی بات کے بارے میں پوری طرح باخبر رہنا چاہتا تھا، اسی لئے اس کی بات کو دھیان میں رکھتے ہوئے ہیری نے اسے اُسی رات بھورے الّو کے ذریعے تفصیلی خط لکھ کر بھیج دیا۔ اس خط میں اس نے واشگاف الفاظ میں لکھ دیا کہ مسٹر کراؤچ سنیپ کے دفتر میں گھسے ہوئے تھے، یہی نہیں اس نے موڈی اور سنیپ کے درمیان ہونے والی تند و تلخ جملوں کی جھڑپ کو بھی لکھ ڈالا تھا۔ اس کام سے فارغ ہونے کے بعد ہیری نے اپنی توجہ اپنے سامنے کھڑے سب سے ضروری مسئلے کی طرف مبذول کی۔ 'چوبیس فروری کو پانی کی تہہ میں ایک گھنٹے تک زندہ رہنا...... یہ کیسے ممکن ہوسکتا تھا؟'

رون چاہتا تھا کہ ہیری ایک بار پھر جادوئی پرواز کے اسی جادوئی کلمے کا استعمال کرے جس کے ذریعے اس نے ڈریگن سے مقابلے کرتے ہوئے جادوئی چھڑی کو اپنے فائر بولٹ جوڑ لیا تھا۔ ہیری نے اسے آب شش (مچھلی کے مصنوعی گل پھڑے) کے بارے بتا دیا تھا جسے پہن کر غوطہ خور پانی کے اندر بھی سانس لے سکتے تھے۔ رون کا خیال تھا کہ ہیری کو جادوئی کلمے کی مدد سے سب سے قریبی ماگلو شہر کے کسی بھی سٹور سے آب شش منگوا لینا چاہئے۔ بہرحال، ہرمائنی نے ان کے ارادوں کو یہ بتا کر چوپٹ کر دیا تھا کہ یہ ناقابل عمل کام ہے، اگر ہیری ایک گھنٹے کی مختصر مدت میں آب شش کو پہننے کی تربیت حاصل کر بھی لے، تب بھی وہ جادوگروں کے ضابطہ برائے پوشیدگی کے دفعات کی خلاف ورزی کا مرتکب ہو جائے گا اور اسے قانون توڑنے کی وجہ سے ان مقابلوں سے نکال دیا جائے گا۔ اس نے کہا کہ یہ سوچنا ہی حماقت ہے کہ کوئی ماگلو ہوا میں 'آب شش' کو یوں خوبخود اُڑتا ہوا دیکھ کر نہیں چونکے گا اور ان کے پیچھے پیچھے بھاگ کھڑا نہیں ہوگا۔ اس طرح تو ہوگورٹس کی پوشیدگی بھی خطرے میں پڑ سکتی ہے۔

''ظاہر ہے کہ اس سے زیادہ بہتر تو یہی رہے گا کہ تم تبدیلی ہیئت کے علم کا عمدہ استعمال کر کے خود کو آبدوز یا اس جیسی کسی چیز کے بھیس میں بدل لو۔'' اس نے کہا۔ ''کاش ہم اتنی حد تک تبدیلی ہیئت کا فن سیکھ چکے ہوتے۔ لیکن مجھے لگتا ہے کہ وہ ہم چھٹے سال سے پہلے شروع نہیں کریں گے اور اگر اسے کرنے کا صحیح طریقہ معلوم نہ ہو تو یہ بہت گڑبڑ بھی کر سکتا ہے......''

''ہاں! مجھے یہ بالکل اچھا نہیں لگے گا کہ میرے سر پر آبدوز کی حول بین جیسی کوئی چیز نکل آئے اور مجھے اسے ہر وقت ساتھ لے کر گھومنا پڑے۔'' ہیری نے بیزاری سے کہا۔ ''ویسے مجھے لگتا ہے کہ اگر میں پروفیسر موڈی کے سامنے کسی پر حملہ کر دوں تو وہ میرا روپ بدل کر مجھے مچھلی ضرور بنا سکتے ہیں......''

''لیکن مجھے نہیں لگتا کہ وہ تمہیں تمہاری پسندیدہ چیز میں ہی بدلیں گے!'' ہرمائنی نے سنجیدگی سے کہا۔ ''نہیں! مجھے اب بھی یہی لگتا ہے کہ کسی جادوئی کلمے کا استعمال کرنا ہی تمہارے لئے سب سے صحیح رہے گا......''

ہیری نے سوچا کہ اب اسے لائبریری میں اتنی ساری کتابیں پڑھنا ہوں گی کہ اس کی زندگی بھر کا کوٹہ پورا ہو جائے گا۔ اس نے

خود کو ایک بار پھر دھول سے اٹی ہوئی کتابوں کے ڈھیر میں دفن کرلیا جن میں وہ ایک ایسے جادوئی کلمے کی تلاش کر رہا تھا جس کی بدولت آب شش کے بغیر ہی پانی کے اندر زندہ رہا جا سکے۔ ہیری، رون اور ہرمائنی دوپہر کے کھانے کے وقت، شام کو اور ہفتے کے اختتام بمعہ اتوار کو لائبریری کی کتابوں کو چھاننے میں جتے ہوئے تھے۔ ہیری نے پروفیسر میک گوناگل سے لائبریری کے ممنوعہ حصے میں جانے کی اجازت نامہ بھی حاصل کرلیا تھا تاکہ وہ ممنوعہ علوم کی کتابوں کو بھی دیکھ سکے۔ اس کے علاوہ اس نے گدھ جیسی چڑچڑی بدمزاج لائبریرین مسز پینس سے بھی مدد مانگی لیکن انہیں ایسا کوئی جادوئی کلمہ نہیں مل پایا جس سے ہیری پانی کے اندر ایک گھنٹہ تک رہ سکے اور اس کے بعد اپنا حال چال سنانے کیلئے زندہ واپس لوٹ سکے۔

دہشت کی جانی پہچانی لہریں اب ہیری کو ایک بار پھر پریشان کرنے لگی تھیں۔ اسے کلاسوں میں اپنا دھیان مرتکز رکھنے میں ایک بار پھر دشواری پیش آ رہی تھی۔ ہیری اب تک جھیل کو میدان کا صرف ایک عام سا حصہ ہی سمجھتا رہا تھا اور اس کی طرف کوئی خاص توجہ نہیں دیتا تھا لیکن آج کل وہ جب بھی کسی کلاس روم کی کھڑکی کے پاس ہوتا تھا تو اس کی نظریں خود بخود جھیل کی طرف مڑ جاتی تھیں۔ جھیل میں بہت زیادہ پانی تھا جو بہت ٹھنڈا اور گہرا تھا۔ ہیری کو اب اس کی اندھیری گہرائیاں چاند جتنی دور دکھائی دینے لگی تھیں۔

جیسے ہارن ٹیل کا سامنا کرنے سے پہلے ہوا تھا بالکل ویسے ہی وقت کو ایک بار پھر پہیئے لگ گئے تھے، وہ اتنی تیزی سے بھاگنے لگا جیسے کسی نے گھڑیوں پر سرعت رفتاری کا جادوئی کلمہ پڑھ دیا ہو۔ چوبیس فروری میں صرف ایک ہی ہفتہ باقی رہ گیا تھا (اب بھی اس کے پاس وقت تھا)......اب پانچ دن بچے تھے (کوئی نہ کوئی جادوئی کلمہ مل ہی جائے گا)......تین دن باقی تھے (اوہ خدایا! مجھے کوئی جادوئی کلمہ مل جائے)۔

جب آخری دو دن باقی رہ گئے تو ہیری نے ایک بار پھر کھانا پینا چھوڑ دیا۔ پیر کی صبح ناشتے کی میز پر ایک ہی اچھی بات رونما ہوئی۔ وہ بھورا الّو واپس لوٹ آیا تھا جسے ہیری نے سیریس کے پاس بھیجا تھا۔ اس نے چرمئی کاغذ کھول کر دیکھا۔ جس پر سیریس نے اب تک کی سب سے چھوٹی تحریر لکھی تھی۔

***اسی الّو کے ذریعے فوراً ہاگس میڈ کی اگلی سیر کی تاریخ بھیجو!***

ہیری نے چرمئی کاغذ کو الٹ پلٹ کر دیکھا کہ شاید اس کے پیچھے کچھ اور بھی لکھا ہو مگر وہ بالکل کورا تھا۔

''آئندہ ہفتے کے بعد والے ہفتے کے آخر میں ہاگس میڈ جانا ہوگا۔'' ہرمائنی نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا جس نے ہیری کے کندھے کے پیچھے سے جھک کر خط کا مضمون پڑھ لیا تھا۔ ''یہ لو میرا قلم......اور اس الّو کو فوراً واپس بھیج دو۔''

ہیری نے سیریس کے خط کی پشت پر تاریخ لکھی اور اسے بھورے الّو کے پیر میں واپس باندھ دیا پھر اس نے بھورے الّو کو دوبارہ باہر اُڑتے ہوئے دیکھا۔ اسے کیا امید تھی؟ پانی کے نیچے زندہ رہنے کیلئے مشورہ؟......لیکن وہ تو سیریس کو اپنے خط میں سنیپ اور موڈی کے بارے میں بتانے کیلئے اس قدر کھو گیا تھا کہ اس کے دماغ سے ہی نکل گیا تھا کہ وہ اپنے انڈے کے سراغ کا بھی اس سے ذکر

کرتا......شاید وہ اسے پانی کے اندر رہنے کیلئے کوئی صلاح ہی دے دیتا......

''وہ ہاگس میڈ میں ہماری اگلی سیر کی تاریخ کیوں جاننا چاہتا ہے؟'' رون نے پوچھا۔

''معلوم نہیں!'' ہیری نے مایوسی سے کہا۔ الّو کو دیکھ کر اس کے اندر جو مختصر سی خوشی پیدا ہوئی تھی وہ اب کافور ہو چکی تھی۔ ''چلو! جادوئی جانداروں کی دیکھ بھال کی کلاس کا وقت ہو گیا ہے۔''

ہیگرڈ شاید اب دھماکے دار سقرطوں کے پہنچائے گئے نقصان کی تلافی کر رہا تھا۔ اس کی وجہ یہ بھی ہو سکتی تھی کہ اب صرف دو ہی سقرط زندہ بچے تھے یا پھر وہ یہ ثابت کرنا چاہتا تھا کہ پروفیسر غروبلی پلانک جو کام کر سکتی ہیں، وہ بھی وہی کر سکتا ہے۔ چاہے وجہ کوئی بھی ہو، ہیگرڈ جب سے دوبارہ اپنی ملازمت پر واپس لوٹا تھا تب سے ہی وہ یک سنگھے کے بارے میں پڑھا رہا تھا سب کو یہ پتہ چل گیا کہ ہیگرڈ کو یک سنگھوں کے بارے میں اتنا ہی علم حاصل تھا جتنا کہ بھیانک جانوروں کے بارے میں تھا حالانکہ اسے اس بات پر مایوسی ہوتی تھی کہ ان کے دانت زہریلے کیوں نہیں ہیں۔

آج وہ یک سنگھے کے دو ننھے بچھیروں کو پکڑ لانے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ وہ عام یک سنگھے کے مقابلے میں بالکل مختلف دکھائی دے رہے تھے، ان کی رنگت دودھیا سفید کے بجائے سونے جیسی سنہری تھی۔ پاروتی اور لیونڈر انہیں دیکھتے ہی خوشی سے پاگل ہو گئی تھیں اور پینسی پارکنسن کو بھی اپنی خوشی چھپانے کیلئے کافی کوشش کرنا پڑی تھی۔

''جوان یک سنگھوں کے مقابلے میں ان کے بچے زیادہ آسانی سے دکھائی دے جاتے ہیں۔'' ہیگرڈ نے کلاس کو بتایا۔ ''جب یک سنگھے دو سال کے ہوتے ہیں تو ان کی رنگت چاندی جیسی ہوتی ہے، چار سال کے قریب ان کے سینگ نکلنا شروع ہو جاتے ہیں۔ وہ تب تک پورے سفید نہیں ہوتے جب تک کہ وہ پوری طرح جوان نہ ہو جائیں یعنی سات سال کی عمر تک۔ بچپن میں وہ زیادہ بھروسہ کرتے ہیں......تب وہ لڑکوں سے اتنا نہیں گھبراتے......چلو تھوڑا قریب جاؤ۔ اگر تم چاہو تو انہیں تھپتھپا سکتے ہو......انہیں گڑ کی ڈلی بھی کھلا سکتے ہو......''

''تم ٹھیک تو ہو ہیری؟'' ہیگرڈ تھوڑا قریب آتے ہوئے بولا۔ جب زیادہ تر طلبہ یک سنگھوں کے بچھیروں کے چاروں طرف جمع ہو کر دلچسپی سے انہیں چھو رہے تھے۔

''ہاں!'' ہیری نے کہا۔

''تھوڑی گھبراہٹ ہو رہی ہو گی؟'' ہیگرڈ نے مسکرا کر کہا۔

''ہاں!'' ہیری نے جواب دیا۔

ہیگرڈ نے اپنا بڑا ہاتھ اس کے کندھے پر مارا جس سے ہیری کو گھٹنوں تک جھکنا پڑ گیا۔ ''ہیری! ہم نے تمہیں ہارن ٹیل سے مقابلہ کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ اگر تم اس سے پہلے یہ کام کر رہے ہوتے تو ہمیں یقیناً فکر لاحق رہتی لیکن اب ہم جانتے ہیں کہ تم کوئی

بھی کام کر سکتے ہو۔ بشرطیکہ تم کرنے کی ٹھان لو۔ اب ہمیں ذرا بھی فکر نہیں ہو رہی ہے۔ تم بالکل ٹھیک ٹھاک رہو گے۔ تم نے سراغ کا مطلب سمجھ لیا ہے، ہے نا؟''

ہیری نے اثبات میں سر ہلایا لیکن اس کے دل میں آیا کہ وہ ہیگرڈ کو بتا دے کہ اسے ذرا اندازہ نہیں ہے کہ جھیل کی تہہ میں ایک گھنٹے تک زندہ کیسے رہا جا سکتا ہے؟ اس نے ہیگرڈ کی طرف دیکھا...... شاید جھیل میں رہنے والی مخلوق کی دیکھ بھال کے سلسلے میں وہ کبھی کبھار جھیل میں گیا ہو۔ وہ ضرور گیا ہوگا...... آخر وہ میدان کے سبھی جانداروں کی دیکھ بھال کرتا تھا۔

''تم ضرور جیتو گے۔'' ہیگرڈ نے ایک بار پھر ہیری کا کندھا تھپتھپاتے ہوئے کہا جس سے ہیری گیلی زمین میں دو انچ نیچے دھنس گیا۔ ''ہم جانتے ہیں، ہمیں اپنے اندر سے یہ سنائی دے رہا ہے کہ تم ضرور جیتو گے...... ہیری!''

ہیگرڈ کے چہرے پر خوشی اور یقین کی جو مسکراہٹ پھیلی ہوئی تھی، ہیری اسے مٹانا نہیں چاہتا تھا۔ اس نے یہ ظاہر کیا کہ وہ بھی یک سنگھے کے بچھیروں کے پاس جانا چاہتا ہے۔ پھر وہ زبردستی مسکرایا اور ہیگرڈ سے دور جا کر باقی طلبہ کے ساتھ بچھیروں کو تھپتھپانے لگا۔

☆☆☆☆

دوسرے ہدف سے پہلی شام ہیری کو محسوس ہوا جیسے وہ کسی برے خواب میں پھنس گیا ہو۔ وہ اچھی طرح سے جانتا تھا کہ اگر اب کوئی معجزہ ہو جائے اور اسے کوئی کارآمد جادوئی کلمہ مل جائے تو بھی وہ ایک ہی رات میں اس میں مہارت حاصل نہیں کر سکتا۔ اس نے یہ نوبت کیوں آنے دی؟ اس نے انڈے کے سراغ کو جلدی کیوں نہیں تلاش کیا؟ اس نے کلاس میں اپنے اساتذہ کی باتیں دھیان سے کیوں نہیں سنیں؟ ہوسکتا ہے کہ کسی استاد نے کبھی یہ بتایا ہو کہ پانی کے اندر سانس کیسے لی جا سکتی ہے؟

اس دن شام کو سورج غروب ہونے کے وقت ہیری، رون اور ہرمائنی لائبریری میں بیٹھے تھے اور تیزی سے جادوئی کلمات کی کتابوں کے صفحات الٹ پلٹ رہے تھے۔ انہیں ایک دوسرے کی شکل بھی دکھائی نہیں دے رہی تھی کیونکہ ان سبھی کے سامنے کتابوں کے اونچے اونچے انبار لگے ہوئے تھے۔ کسی بھی صفحے پر پانی کا لفظ دیکھ کر ہیری کا دل زور سے دھڑکتا تھا لیکن اکثر ان صفحات پر کچھ یوں عبارت لکھی ہوئی ملتی تھی۔ 'آدھا لیٹر پانی لیں، مردم گیاہ کی ڈھائی سو گرام کتری ہوئی پتیاں لیں اور ایک چھٹانک......

''مجھے لگتا ہے کہ یہ ہدف پورا کیا ہی نہیں جا سکتا ہے۔'' میز کی دوسری طرف سے رون کی آواز سنائی دی۔ ''کچھ بھی نہیں ملا...... کچھ بھی نہیں! سب سے قریب تو خشک سالی والا جادوئی کلمہ ہی ہے۔ جس سے گڑھوں اور تالابوں کا پانی سکھایا جا سکتا ہے لیکن یہ اتنا طاقتور نہیں ہوتا کہ اس سے پوری جھیل کا پانی ہی خشک کر لیا جائے۔''

''کچھ نہ کچھ تو ہوگا ہی......'' ہرمائنی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس نے ایک موم بتی کو اپنے اور نزدیک کھینچ لیا تھا۔ اس کی آنکھیں اتنی تھک چکی تھیں کہ وہ 'قدیمی اور گمشدہ جادوئی کلمات، پاگل چڑیلوں کی حقیقی طاقت کے راز' نامی کتاب کے باریک سطور کو پڑھنے کیلئے بہت آگے جھک گئی تھی۔ اس کی ناک صفحے سے ایک انچ ہی دور رہ گئی تھی۔ ''وہ چمپئن کو ایسا کچھ کام ہرگز نہیں دیں گے جو حقیقت

میں کیا ہی نہ جا سکتا ہو۔''

''انہوں نے اس ہدف کے بارے میں کچھ ایسا ہی سوچا ہے۔'' رون نے کہا۔ ''ہیری! کل تم جھیل کے اندر اپنا سر ڈال کر جل مانسوں سے کہنا کہ انہوں نے جو بھی چیز چرائی ہو، وہ تمہیں واپس کر دیں اور پھر دیکھنا کیا ہوتا ہے؟ اس سے زیادہ تو اور کچھ کیا نہیں جا سکتا......دوست!''

''اسے کرنے کا کوئی نہ کوئی طریقہ تو ہوگا ہی......'' ہرمائنی نے چڑ چڑے انداز میں کہا۔ ''کوئی نہ کوئی طریقہ ضرور ہوگا......''
لائبریری کی کتابوں سے مدد نہ مل پانے کو وہ بہت ہتک سمجھ رہی تھی۔ آج تک لائبریری نے اسے کبھی سرنگوں نہیں ہونے دیا تھا۔

''میں جانتا ہوں کہ مجھے کیا کرنا چاہئے تھا؟'' ہیری نے اپنا چہرہ 'گستاخ جادوگروں کیلئے گستاخ جادوئی کلمات' نامی کتاب پر جماتے ہوئے کہا۔ ''مجھے سیریس کی طرح بھیس بدل چوپائی جادوگر بننا سیکھ لینا چاہئے تھا......''

''ہاں! پھر تم جب چاہتے، مچھلی بن سکتے تھے۔'' رون نے جوشیلے انداز میں کہا۔

''یا پھر مینڈک......'' ہیری نے جمائی لیتے ہوئے کہا۔ وہ بے حد تھک چکا تھا۔

''بھیس بدل چوپائی جادوگر بننے میں برسوں بیت جاتے ہیں اور پھر اس کا باقاعدہ اندراج بھی کروانا پڑتا ہے۔'' ہرمائنی نے کہا جو کہ اب 'پریشان جادوگروں کے عجیب وغریب مسائل اور ان کے حل' نامی کتاب کی لمبی فہرست پر نظر ڈال رہی تھی۔ ''یاد ہے پروفیسر میک گوناگل نے ہمیں بتایا تھا......اس کیلئے جادوئی محکمہ کے شعبہ شماریات میں اندراج کروانا ضروری ہوتا ہے اور انہیں یہ بھی واضح بتانا پڑتا ہے کہ تم کس جانور کا بہروپ لینے کی مشقیں کر رہے ہو؟ اور تمہاری خاص نشانی کیا ہوگی؟......تاکہ تم اس کا کوئی غلط استعمال نہ کر سکو......''

''ہرمائنی! میں تو صرف مذاق کر رہا تھا۔'' ہیری نے تھکے ہوئے انداز میں کہا۔ ''میں جانتا ہوں کہ کل صبح تک میں مینڈک میں بدلنا کبھی نہیں سیکھ سکتا......''

''اوہ! اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔'' ہرمائنی نے پریشان جادوگروں کے عجیب غریب مسائل اور ان کے حل نامی کتاب کو ایک طرف پٹختے ہوئے کہا۔ ''اس میں بتائے گئے عجیب ٹوٹکے بھلا کسے پسند آئیں گے جس سے اس کی ناک کے بال گھنگھریالے بن کر باہر لٹکنے لگیں......؟''

''مجھے تو کوئی پریشانی نہیں ہوگی!'' فریڈ ویزلی کی آواز سنائی دی۔ ''اس سے میں لوگوں میں خاصا مقبول ہو جاؤں گا، ہے نا؟''
ہیری، رون اور ہرمائنی نے اپنے سر اوپر اُٹھا کر دیکھا۔ فریڈ اور جارج کتابوں کی الماریوں کے عقب سے نکل کر ان کے سامنے آئے تھے۔

''تم دونوں یہاں کیا کر رہے ہو؟'' رون نے تنک کر پوچھا۔

''تمہاری تلاش میں آئے ہیں۔'' جارج بولا۔ ''رون! پروفیسر میک گوناگل تمہیں بلا رہی ہیں اور تمہیں بھی ہرمائنی......''

''کیوں؟'' ہرمائنی نے حیرانگی سے پوچھا۔

''معلوم نہیں......وہ کچھ سنجیدہ دکھائی دے رہی تھیں۔'' فریڈ نے جواب دیا۔

''ہمیں کہا گیا ہے کہ تم دونوں کو لے کر فوراً ان کے دفتر میں پہنچیں۔'' جارج نے کہا۔

رون اور ہرمائنی نے گھور کر ہیری کی طرف دیکھا جس کا پیٹ ہچکولے کھا رہا تھا۔ کیا پروفیسر میک گوناگل رون اور ہرمائنی کو ڈانٹنے کیلئے بلا رہی تھیں؟ شاید ان کا دھیان اس طرف چلا گیا تھا کہ وہ دونوں اس کی کتنی زیادہ مدد کر رہے تھے جبکہ اسے اکیلے ہی اپنی گتھی سلجھانا چاہئے تھی۔

ہرمائنی اور رون بھی خاصے پریشان دکھائی دے رہے تھے جب ہرمائنی رون کے ساتھ جانے کیلئے اُٹھی تو اس نے ہیری سے کہا۔ ''ہم واپس لوٹ کر تم سے گری فنڈر کے ہال میں ملیں گے۔ تم ان میں جتنی کتابیں ساتھ لے جا سکتے ہو، لے جانا......ٹھیک ہے؟''

''اوہ ہاں!......ٹھیک ہے۔'' ہیری نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

آٹھ بجے میڈم پینس نے ساری بتیاں گل کر دیں اور ہیری کو لائبریری سے بھگانے کیلئے اس کے قریب پہنچیں۔ ہیری جتنی کتابیں اُٹھا سکتا تھا اس نے اُٹھالیں اور پھر ان کے بوجھ سے لڑکھڑاتا ہوا گری فنڈر کے ہال میں آ گیا۔ اس نے ایک کونے کی میز منتخب کی اور پھر جادوئی کلمات کی تلاش میں ایک بار پھر جت گیا۔ 'سنکی جادوگروں کیلئے جذباتی جادوئی کلمات' نامی کتاب کو ایک طرف پھینکتے ہوئے غرایا۔ ''اس میں کچھ بھی نہیں ہے'' ......'قرونِ وسطیٰ کا رہنما جادو'......''اس میں بھی کچھ نہیں ہے۔'' ......'اٹھارہویں صدی کے جادو کا بیاض'......'اتھاہ گہرائیوں میں رہنے والے جادوئی باسی'......'ایسی طاقتیں جو آپ نہیں جانتے تھے کہ آپ میں ہیں اور اب جبکہ آپ جان چکے ہیں تو ان کا کیا کیا جائے؟' نامی کتابوں کے ہزاروں صفحات میں پانی کے اندر زندہ رہنے کا رتی بھر بھی ذکر موجود نہیں تھا۔

کروک شانکس ہیری کی گود میں چڑھ کر بیٹھ گئی اور انگڑائی لیتے ہوئے میاؤں کر رہی تھی۔ ہال دھیرے دھیرے خالی ہوتا گیا۔ طلباء ہیگرڈ جیسی خوشی اور یقین بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے جوشیلے انداز میں اگلی صبح کیلئے اس کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے جاتے رہے۔ ان سب کو یقین تھا کہ وہ ایک بار پھر اسی طرح کا شاندار مظاہرہ پیش کرے گا، جیسا کہ اس نے پہلے ہدف کو مکمل کرتے ہوئے کیا تھا۔ ہیری ان سے کچھ بھی نہیں کہہ سکتا تھا۔ اس نے بس اپنا سر ہلا دیا تھا۔ اسے ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے اس کے گلے میں گولف کی گیند اٹک کر رہ گئی ہو۔ رات کے بارہ بجنے میں دس منٹ باقی تھے۔ وہ اب کروک شانکس کے ہمراہ ہال میں تنہا بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے بچی کھچی تمام کتابیں چھان لی تھیں اور رون یا ہرمائنی ابھی تک واپس نہیں لوٹے تھے۔

اس نے سوچا، اب کھیل ختم ہو گیا ہے، تمہیں کل صبح جھیل کے پاس بیٹھے ہوئے ججوں کو بتانا ہوگا کہ تم یہ ہدف کسی بھی صورت پورا نہیں کر سکتے......

اس نے تخیل کی آنکھ سے اگلی صبح کا منظر دیکھا جب وہ ججوں کو یہ حقیقت بتا رہا تھا کہ وہ اس ہدف کو عبور نہیں کر سکتا۔ اس کے سامنے تصویر ابھر آئی کہ بیگ مین کی گول آنکھوں میں حیرانی کے جذبات ٹپک رہے تھے، کارکروف کے چہرے پر زرد دانتوں والی طنزیہ مسکراہٹ تھی اور اسے فلیور کی آواز سنائی دینے لگی جو کہہ رہی تھی۔ 'میں یہ بات پہلے ہی جانتی تھی...... وہ بہت چھوٹا ہے، وہ تو ابھی چھوٹا بچہ ہے۔' اس نے دیکھا کہ ملفوائے ہجوم کے سامنے 'ہیری پوٹر زیرو ہے۔' والا بیج چمکا رہا ہے اور اسے یہ بھی دکھائی دیا کہ ہیگرڈ کا چہرہ اتر سا گیا ہے اور وہ حیرت و پریشانی سے اس کی طرف دیکھ رہا ہے......

ہیری یہ بھول گیا کہ کروک شانکس اس کی گود میں بیٹھی تھی اور وہ اچانک اُٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ کروک شانکس جھٹکے سے فرش پر جا گری اور غصے سے پھنکارنے لگی۔ اس نے ہیری کی طرف حقارت بھری نظروں سے دیکھا اور اپنی بوتل صاف کرنے والے برش جیسی دُم ہلاتے ہوئے دور چلی گئی لیکن ہیری اسے دیکھنے کے بجائے اپنے کمرے کی طرف جانے والی سیڑھیاں چڑھ رہا تھا...... وہ اپنا غیبی چوغہ نکالے گا اور لائبریری میں جائے گا۔ اگر ضرورت پڑی تو وہ ساری رات لائبریری میں ہی رہے گا......

''اجالا ہو......'' ہیری نے پندرہ منٹ بعد لائبریری کا دروازہ کھولتے ہوئے بڑبڑا کر کہا۔ چھڑی کی نوک پر روشنی کی کرنیں پھوٹنے لگیں۔ وہ کتابوں کی الماریوں کے اندر گھس گیا اور اس نے بہت ساری کتابیں نکال لیں...... تسخیر بلیات اور جادوئی کلمات کی ڈھیر ساری کتابیں...... جل مانسوں اور آبی مخلوق سے متعلق کتابیں...... مشہور جادوگروں اور جادوگرنیوں پر کتابیں...... مشہور جادوئی ایجادات کی کتابیں...... اس نے ایسی ہر کتاب نکال لی جس میں پانی کے اندر زندہ رہنے کے بارے میں کچھ بھی مل سکتا تھا۔ وہ ان سبھی کو لے کر ایک میز کی طرف بڑھ گیا اور پھر وہ اپنی تلاش میں ایک بار پھر مشغول ہو گیا۔ وہ چھڑی کی مدھم روشنی میں جادوئی کلمات کو تلاش کرتا رہا۔ بیچ بیچ میں وہ اپنی گھڑی کو بھی دیکھے جا رہا تھا......

رات کا ایک بج چکا تھا...... دو بج گئے تھے...... جاگتے رہنے کی بس ایک ہی ترکیب تھی کہ وہ خود کو بار بار یاد دلاتا رہے، اگلی کتاب میں...... اگلی کتاب میں...... اگلی کتاب میں......

☆☆☆☆

مانیٹرز کے باتھ روم میں لگی تصویر میں جل پری اب ہنس رہی تھی۔ ہیری اس کی چٹان کے پاس کے بلبلے دار پانی میں بوتل کے کارک کی طرح لڑھکنیاں کھا رہا تھا۔ جل پری اس کا فائر بولٹ اس کے سر کے اوپر ہلا رہی تھی۔

''آؤ! آ کر اسے لے جاؤ......'' وہ تضحیک آمیز انداز میں ہنس رہی تھی۔ ''آؤ...... کود و!''

''نہیں میں ایسا نہیں کر سکتا۔'' ہیری نے ہانپتے ہوئے کہا اور فائر بولٹ کو چھیننے کی کوشش کرتے ہوئے پانی میں ڈوبنے کیلئے قدم

آگے بڑھایا۔ ''یہ مجھے واپس دے دو۔''

لیکن جل پری نے بھاری ڈنڈے کا سرا اس کی کمر میں چبھو دیا اور پھر وہ ہنسنے لگی۔

''آہ درد ہوتا ہے......اسے دور ہٹاؤ......اووچ!''

''ہیری پوٹر کو جاگنا ہوگا......سر!''

''مجھے مت مارو......''

''ڈوبی کو ہیری پوٹر کو اپنی کہنی مارنا ہی پڑے گی، سر! ہیری پوٹر کو اب بیدار ہو جانا چاہئے۔''

ہیری نے اپنی آنکھیں کھول لیں۔ وہ اب بھی لائبریری میں ہی تھا۔ غیبی چوغہ نیند میں اس کے جسم سے پھسل چکا تھا۔ اس کا چہرہ چھڑی کے بالکل اوپر، کھلی ہوئی کتاب کے صفحات میں دھنسا ہوا تھا۔ وہ اُٹھ کر سیدھا ہوا اور کرسی پر سنبھل کر بیٹھ گیا۔ اس نے اپنی آنکھوں پر عینک لگائی اور ارد گرد کے ماحول کو دیکھنے کی کوشش کی۔ دن کی چمکدار روشنی میں اس کی آنکھیں چندھیا سی گئیں۔

''ہیری پوٹر کو جلدی کرنا ہوگا......سر'' ڈوبی نے تیزی سے کہا۔ ''دوسرے ہدف کا وقت ٹھیک دس منٹ بعد شروع ہونے والا ہے سر!''

''دس منٹ میں......؟'' ہیری نے بوکھلائی ہوئی آواز میں کہا۔ ''دس......دس منٹ میں؟''

اس نے جلدی سے اپنی گھڑی کی طرف دیکھا۔ ڈوبی سچ کہہ رہا تھا۔ نو بج کر بیس منٹ ہو چکے تھے۔ ہیری کے سینے میں ایک بڑا بوجھ پھسل کر اس کے پیٹ میں پہنچ گیا۔

''جلدی کرو......ہیری پوٹر سر!'' ڈوبی چیخا اور اس نے ہیری کی آستین پکڑ کر کھینچی۔ ''آپ کو اس وقت باقی سب چمپئن کے ساتھ جھیل کے کنارے پر ہونا چاہئے سر!''

''اب بہت دیر ہو چکی ہے ڈوبی!'' ہیری مایوسانہ انداز میں تھکے ہوئے لہجے میں بولا۔ ''میں وہ ہدف نہیں پورا کر پاؤں گا...... مجھے اسے کرنے کا طریقہ ہی معلوم نہیں ہے......''

''ہیری پوٹر یہ ہدف ضرور پورا کرے گا سر!'' ڈوبی چیختا ہوا بولا۔ ''ڈوبی جانتا تھا کہ ہیری پوٹر کو صحیح کتاب نہیں ملی ہے، اس لئے یہ کام ڈوبی نے کر دیا ہے۔''

''کیا؟'' ہیری حیرانگی سے بولا۔ ''لیکن تمہیں تو یہ بھی پتہ نہیں ہے کہ دوسرا ہدف کیا ہے؟''

''ڈوبی کو سب کچھ پتہ ہے سر۔ ہیری پوٹر کو جھیل میں جا کر اپنے لال بال کو تلاش کرنا ہے۔''

''کیا تلاش کرنا ہے......؟''

''اپنے لال بال کو جل مانسوں سے واپس لے کر آنا ہے۔''

''یہ لال بال کیا ہے؟''

''آپ کا لال بال سر...... آپ کا لال بال...... وہ لال بال، جس نے ڈوبی کو یہ سوئیٹر دیا تھا۔'' اس نے اپنے سکڑے ہوئے کلیجی رنگ کے سوئیٹر کی طرف اشارہ کیا جو وہ اپنی نیکر کے اوپر پہنے ہوئے تھا۔

''کک...... کیا؟'' ہیری بوکھلاہٹ میں ہکلایا۔ ''انہوں نے...... انہوں نے رون کو پکڑ لیا ہے؟''

اس کا رنگ یکلخت فق پڑ گیا تھا۔

''ہیری پوٹر کی سب سے قیمتی چیز سر!'' ڈوبی چیخا۔ ''اور ایک گھنٹے میں......''

''...... بہت برا ہوگا۔'' ہیری دہشت کے مارے دہرانے لگا اور گھریلو خرس کو گھور کر دیکھنے لگا۔ ''بہت دیر ہو جائے گی۔ وہ چیز چلی جائے گی اور پھر کبھی لوٹ کر نہیں آئے گی......'' ہیری نے ڈوبی سے پوچھا۔ ''اب میں کیا کروں......؟''

''آپ اسے کھا لیں سر!'' ڈوبی چیخا اور اس نے اپنی نیکر کی جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک چیز نکالی۔ یہ سبز چوہے کی گندی دُموں کے ڈھیر جیسی دکھائی دے رہی تھی جس پر سبز کائی کی موٹی تہہ جمی ہوئی تھی۔ ''جھیل میں جانے سے ٹھیک پہلے اسے کھا لینا سر...... گل پھڑ پودا!''

''اس سے کیا ہوگا......؟'' ہیری نے اس کے ننھے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے گل پھڑ پودے کو گھورتے ہوئے کہا۔

''اس سے ہیری پوٹر پانی کے اندر بھی سانس لے پائے گا۔ سر!''

''ڈوبی!'' ہیری نے دہشت بھرے لہجے میں کہا۔ ''سنو! کیا تمہیں اس کے بارے میں اچھی طرح سے پورا یقین ہے؟'' وہ یہ نہیں بھلا پایا تھا کہ آخری بار ڈوبی نے اس کی مدد کرنے کی کوشش کی تھی تو کیا ہوا تھا؟ تب اس کے دائیں ہاتھ کی ساری ہڈیاں غائب ہو گئی تھیں۔

''ڈوبی کو پورا بھروسہ ہے سر!'' گھریلو خرس نے سنجیدگی سے جواب دیا۔ ''ڈوبی لوگوں کی باتیں سنتا ہے سر! وہ گھریلو خرس ہے۔ وہ پورے سکول میں گھومتا ہے۔ آگ جلاتا ہے اور فرش صاف کرتا ہے۔ ڈوبی نے سٹاف روم میں پروفیسر میک گونا گل اور پروفیسر موڈی کی باتیں سنی تھیں۔ وہ اگلے ہدف کے بارے میں بات چیت کر رہے تھے...... ڈوبی نہیں چاہتا کہ ہیری پوٹر اپنے لال بال کو کھو دے......''

ہیری کا اندیشہ کافور ہونے لگا۔ اس نے کھڑے ہو کر اپنا غیبی چوغہ اتارا اور اسے لپیٹ کر بستے میں ڈال دیا۔ گل پھڑ پودا ڈوبی کے ہاتھ سے لیا اور اپنی جیب میں ٹھونس لیا اور پھر لائبریری سے باہر دوڑ لگا دی۔ ڈوبی اس کے ٹھیک پیچھے تھا۔

''ڈوبی کو باورچی خانے میں جانا ہوگا سر!'' ڈوبی چیخ کر بولا جب ہیری باہر والی راہداری میں پہنچ گیا تھا۔ ''ڈوبی کی وہاں ضرورت ہے...... گڈ لک، ہیری پوٹر سر...... گڈ لک!''

''ٹھیک ہے، بعد میں ملاقات ہوگی ڈوبی......'' ہیری نے چلا کر جواب دیا اور راہداری میں پوری رفتار سے بھاگنے لگا۔ وہ ایک بار پھر تین تین سیڑھیاں ایک جست میں پھلانگ رہا تھا۔

بیرونی ہال میں اب بھی کچھ سست طلباء موجود تھے جو بڑے ہال میں ناشتہ کرنے کے بعد دوسرے ہدف کا کھیل دیکھنے کیلئے باہر کی طرف جا رہے تھے۔ جب ہیری ان کے قریب سے دوڑتا ہوا گزرا تو انہوں نے اسے گھور کر تعجب بھری نظروں سے دیکھا۔ جب وہ پتھر کی سیڑھیاں اترا اور سرد میدان میں پہنچ گیا تو سامنے موجود کولن اور ڈینس کریوی نے گھبرا کر اس کا راستہ چھوڑ دیا۔

صحن میں بھاگتے ہوئے اس نے دیکھا کہ نومبر میں ڈریگن کے احاطے کے چاروں طرف موجود وسیع و عریض سٹیڈیم اب جھیل کے دوسرے کنارے پر پہنچ گیا تھا۔ سٹیڈیم تماشائیوں سے کھچا کھچ بھرا پڑا تھا اور جھیل کے پانی میں ان کی پرچھائیاں دکھائی دے رہی تھیں۔ جھیل کے دوسری طرف سے تماشائیوں کی جوشیلی آوازیں سنائی دے رہی تھیں جو نعرہ بازی، قہقہے اور شور مچا رہے تھے۔ ہیری پوری رفتار سے بھاگتا ہوا ججوں کے چبوترے کے پاس پہنچا۔ جج اونچے چبوترے پر ایک بڑی میز کے گرد بیٹھے ہوئے تھے۔ سیڈرک، فلیور اور کیرم جھیل کے کنارے پر لگے عرشے پر کھڑے تھے اور ان کی نگاہیں ہیری کی طرف تھیں جو اسے دوڑتے ہوئے قریب آتے ہوئے دیکھ رہی تھیں۔

''مم...... میں آ گیا......'' ہیری نے ہانپتے ہوئے کہا۔ اس نے کیچڑ میں ایک دم رُکنے کی کوشش کی جس سے کیچڑ کے چھینٹے اُڑ کر فلیور کے لبادے پر پڑ گئے۔

''تم نے اتنی دیر کیوں لگا دی؟'' ایک تیکھی اور رعب دار آواز سنائی دی۔ ''مقابلہ بس شروع ہونے والا ہے۔''

ہیری نے پلٹ کر دیکھا۔ پرسی ویزلی ججوں کی میز پر بیٹھا ہوا اس کی طرف غصے بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ مسٹر کراؤچ ایک بار پھر نہیں آئے تھے۔

''ٹھہرو پرسی!'' لیوڈو بیگ مین نے جلدی سے کہا جو ہیری کو دیکھ کر بہت مسرت محسوس کر رہے تھے۔ ''اسے اپنی سانس تو درست کر لینے دو......''

ڈمبل ڈور ہیری کی طرف دیکھ کر مسکرائے لیکن کارکروف اور میڈم میکسم اسے دیکھ کر ذرا بھی خوش نہیں تھے۔ ان کے چہروں سے عیاں تھا کہ انہیں اس کے آنے کی ذرا امید نہیں تھی۔

ہیری آگے جھکا اور اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھ کر ہانپنے لگا۔ اس کے پیٹ کے دونوں کناروں پر ایسی اینٹھن ہو رہی تھی جیسے کسی نے اس کی پسلیوں میں چاقو گھونپ دیا ہو لیکن اس کے پاس اس چاقو کو نکالنے کا بالکل وقت نہیں تھا۔ لیوڈو بیگ مین اترے اور سبھی چمپئن کو کنارے پر ایک دوسرے سے دس فٹ کے فاصلے پر کھڑا کرنے لگے۔ ہیری قطار میں وکٹر کیرم کے بعد بالکل آخری سرے پر کھڑا تھا۔ کیرم تیرنے والا چرمئی لباس پہنے ہوئے تھا اور اس نے اپنی چھڑی تیار کر رکھی تھی۔

''ٹھیک ہو ہیری؟'' بیگ مین نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔ جب انہوں نے ہیری کو کیرم سے کچھ فٹ دور سرکایا تھا۔ ''تم جانتے ہو کہ تمہیں کیا کرنا ہے؟''

''ہاں!'' ہیری نے ہانپتے ہوئے اور اپنی پسلیاں مسلتے ہوئے کہا۔

بیگ مین نے اس کے کندھے کو ہلکا سا دبایا اور پھر پلٹ کر ججوں کی میز کی طرف چلے گئے۔ انہوں نے اپنی چھڑی اپنے حلق کی طرف کر لی جیسا کہ انہوں نے کیوڈچ ورلڈ کپ میں کیا تھا پھر وہ بولے۔ ''فلسم والسم ......!'' ان کی آواز بلند ہو کر جھیل کے گہرے پانی کی سطح کے اوپر دوڑتی ہوئی سٹیڈیم میں بیٹھے ہوئے تماشائیوں تک پہنچ گئی۔

''ہمارے سبھی چمپئن دوسرے ہدف کو پورا کرنے کیلئے تیار ہیں۔ مقابلہ میری سیٹی کے بجنے کی آواز کے ساتھ شروع ہو جائے گا۔ ان کے پاس ایک گھنٹے کا وقت ہے، جس میں انہیں اپنی سب سے قیمتی چیز واپس لانا ہوگی جو اس جھیل کی تہہ میں کہیں پڑی ہوئی ہے۔ تو پھر تین کی گنتی شروع ہوتی ہے۔ ایک......دو......تین!''

سرد پرسکون ہوا میں ان کی سیٹی کی آواز گونجی۔ تماشائیوں کی طرف سے بھرپور تالیوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ دوسرے چمپئن کیا کر رہے تھے، یہ دیکھے بغیر ہیری نیچے جھکا اور اپنے جوتے اور جرابیں اتارنے لگا۔ اس نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا اور گل پھڑ پودے کو باہر نکالا اور جلدی سے منہ میں ٹھونس لیا۔ وہ آہستگی کے ساتھ جھیل کے پانی میں اترنے لگا۔ جھیل کا پانی اتنا سرد تھا کہ اس کے پیروں کی کھال اس طرح جلنے لگی جیسے یہ برفیلا پانی نہ ہو بلکہ دہکتی ہوئی آگ ہو......

جیسے جیسے وہ آگے بڑھا۔ اس کا بدن پانی میں اترنے لگا۔ اس کے گیلے کپڑے وزنی ہو کر اسے اب نیچے کی طرف کھینچ رہے تھے۔ وہ پانی میں اتنا اتر گیا تھا کہ پانی اس کے گھٹنوں سے اوپر رانوں کو چھو رہا تھا۔ اس کے تیزی سے سن ہوتے ہوئے پاؤں اب تلچھٹ تہہ میں پتھروں بھری ریت کے اوپر پھسلنے لگے تھے۔ وہ گل پھڑی پودے کو جلدی جلدی چبا رہا تھا جس کا ذائقہ بہت گندا اور کسیلا سا تھا اور ربڑ کی طرح منہ میں ادھر ادھر پھسل رہا تھا۔ اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ ننھے اخبوط کے ہشت پائی بازو چبا رہا ہو۔ برفیلے پانی میں کمر کی گہرائی تک پہنچنے کے بعد وہ رُک گیا اور اس نے گل پھڑی پودے کو چبانے کی بجائے اب جلدی جلدی سے نگل لیا۔ اس کے بعد وہ کچھ ہونے کا انتظار کرنے لگا۔

اسے ہجوم کے ہنسنے اور قہقہوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ وہ جانتا تھا کہ یوں جھیل میں کھڑا کھڑا وہ سب تماشائیوں کو احمق ہی دکھائی دے رہا ہوگا کیونکہ اس نے جادوئی صلاحیت کا کسی قسم کا کوئی مظاہرہ ابھی تک نہیں پیش کیا تھا۔ اس کے بدن کا جو حصہ ابھی تک پانی سے باہر موجود تھا اس کے رونگٹے کھڑے ہو چکے تھے۔ اس کا نصف دھڑ پانی میں ڈوبا ہوا تھا۔ ہوا بے رحمی سے اس کے بال اُڑا رہی تھی۔ ہیری بری برح کانپنے لگا۔ وہ تماشائیوں کی طرف دیکھنے سے کترا رہا تھا۔ ہنسی کی آوازیں اب اور زیادہ تیز ہو گئیں اور سلے درن کے طلباء سیٹیاں بجا بجا کر اور طعنہ زنی کرتے ہوئے اس کا مذاق اُڑا رہے تھے۔

پھر اچانک ہیری کو ایسا محسوس ہوا کہ جیسے کسی نے اس کے منہ اور ناک پر ایک نا دیدہ تکیہ رکھ دیا ہو۔ اس نے سانس لینے کی کوشش کی لیکن اس سے اس کا سر چکرا گیا۔ اس کے پھیپھڑے بالکل خالی تھے اور اسے اچانک اپنی گردن کے دونوں سروں پر تیز درد کا احساس ہونے لگا۔

ہیری نے اپنے ہاتھوں سے اپنا گلا جکڑ لیا اور اسے دبانے لگا۔ اسے فوراً پتہ چل گیا کہ اس کے کانوں کے نیچے دو بڑے بڑے درز پیدا ہو گئے تھے جو ٹھنڈی ہوا میں پھڑ پھڑا رہے تھے۔ مچھلیوں کی طرح اس کے بھی گل پھڑے نکل آئے تھے۔ سوچنے کے کیلئے رُکے بنا اس نے وہ اکلوتا کام سرانجام دیا جس میں سمجھداری دکھائی دے رہی تھی۔ اس نے اپنی میں آگے کی طرف چھلانگ لگا دی تھی۔

جھیل کے برفیلے پانی کا پہلا گھونٹ اسے زندگی کے گھونٹ جیسا لگا۔ اس کا سر چکرانا بند ہو گیا۔ اس نے پانی کا ایک اور گھونٹ لیا۔ پانی اس کے حلق تک پہنچا اور آکسیجن کا جھونکا اس کے دماغ میں بھیجتے ہوئے آہستگی کے ساتھ اس کے گل پھڑوں سے باہر نکل گیا۔ اس نے اپنے ہاتھ آگے کی طرف پھیلائے اور انہیں دیکھا۔ اس کے ہاتھ پانی کے نیچے سبز اور بھوتوں جیسے دکھائی دے رہے تھے لیکن اب وہ جھلی دار ہو چکے تھے۔ اس نے پلٹ کر اپنے ننگے پیروں کی طرف دیکھا۔ وہ لمبے ہو گئے تھے اور اس کے پیروں کی انگلیوں بھی ریشے دار ہو گئی تھیں۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے اس کے بدن میں ربڑ جیسے چپو اُگ چکے تھے۔

پانی اب برف جیسا ٹھنڈا نہیں لگ رہا تھا۔ اس کے برعکس اب یہ متعدل اور ہلکا لگ رہا تھا۔ ہیری نے ایک بار پھر پیروں کو حرکت دی۔ اسے یہ دیکھ کر حیرانگی ہوئی کہ اس کے مچھلی جیسے چپو والے پیر اسے کتنی تیزی سے دور تک دھکیلتے ہوئے لے گئے تھے۔ اس کا دھیان اس طرف بھی گیا کہ اسے پانی کے اندر بالکل صاف دکھائی دے رہا تھا اور اسے پلکیں جھپکانے کی ضرورت نہیں تھی۔ جلد ہی وہ جھیل میں اتنی دور نکل آیا کہ گہرے میلے پانی کے باعث اسے دھوپ کی روشنی دکھائی دینا بند ہو گئی۔ اس نے اچھل کر گہرائی میں غوطہ لگا دیا۔

گہری خاموشی اس کے کانوں پر دباؤ ڈال رہی تھی جب وہ ایک عجیب اور دھندلی جگہ کے اوپر سے تیرتا ہوا آگے بڑھا۔ اب اسے اپنے چاروں طرف صرف دس فٹ کی دوری تک ہی دکھائی دے رہا تھا جس کی وجہ سے آگے تیرتے ہوئے اسے نئے ہیولے دکھائی دے رہے تھے۔ ہچکولے کھاتے ہوئے سیاہ پودے...... کیچڑ میں لت پت چمکیلے پتھر۔ وہ جھیل کے وسطی حصے کی طرف تیرنے لگا۔ اس کی آنکھیں پوری طرح کھلی ہوئی تھیں اور وہ اپنے چاروں طرف عجیب روشنی والے پانی میں دور پرچھائیوں کو دیکھنے لگا جہاں پانی غیر شفاف نہیں تھا۔

چھوٹی چھوٹی مچھلیاں اس کے قریب سے چاندی جیسے ستاروں کی مانند گزریں۔ ایک دو بار تو اس نے سوچا کہ اسے سامنے کوئی بڑی چیز حرکت کرتی ہوئی دکھائی دے رہی ہے لیکن پاس جانے پر اسے معلوم ہوا کہ وہ اور کچھ نہیں بلکہ بڑے آبی پودے کا لٹھ یا پھر پتھر پر اُگے ہوئے سیاہ پودوں کا کنج تھا۔ اس کے اردگرد کسی دوسرے چیمپئن، جل مانس یا رون کی ہلکی سی شبیہ تک موجود نہیں تھی اور نہ ہی دیوہیکل ہشت پائی اخبوطوں کا کوئی نشان تھا جنہیں عام حالات میں طلباء کناروں پر کھڑے ہو کر طرح طرح کی چیزیں کھلایا کرتے تھے۔

جہاں تک اسے دکھائی دے رہا تھا اس کے سامنے سبز پودوں کے وسیع کھیت پھیلے ہوئے تھے جو پانی کی لہروں میں ہچکولے کھا رہے تھے۔ دو فٹ گہرے یہ پودے لمبی گھاس یا سرکنڈوں جیسے دکھائی دے رہے تھے ہیری بنا پلکیں جھپکائے اپنے سامنے پانی کے خلا میں گھور رہا تھا اور اندھیرے میں کسی قسم کے ہیولوں کو دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا...... اور اسی وقت کسی اطلاع کے بغیر کسی نے اس کا ٹخنا دبوچ لیا۔

خوف کی لہر اس کے بدن میں دوڑتی چلی گئی۔ اس نے ہڑبڑاہٹ میں مڑ کر پیچھے دیکھا۔ ایک چھوٹا سینگوں والا جل مانس گھاس جیسے پودوں میں سے باہر نکل آیا تھا اور اس نے اپنی نوکیلی لمبی انگلیوں سے اس کا پاؤں دبوچ رکھا تھا۔ اس کے نوکیلے خونخوار دانت صاف دکھائی دے رہے تھے اور اس کی آنکھوں میں عجیب سی چمک تھی۔ ہیری نے جلدی سے اپنے جھلی دار ہاتھوں کو اپنے چوغے کے اندر گھسایا اور اپنی چھڑی تلاش کرنے کی کوشش کی...... جب تک اسے چھڑی ملی تب تک دو اور جل مانس پودوں کے بیچ میں سے نمودار ہو چکے تھے۔ انہوں نے ہیری کے چوغے کو پکڑ لیا اور اسے نیچے کی طرف کھینچنے لگے۔ وہ اسے لمبی گھاس والے پودوں میں لے جانا چاہتے تھے۔

''خلاصتم شوم......'' ہیری نے جادوئی کلمہ پڑھ کر چلانے کی کوشش کی۔ لیکن اس کے منہ سے کوئی آواز نہیں نکلی۔ اس کے برعکس اس کے منہ سے ایک بڑا ابلبلہ نکلا۔ اس کی چھڑی سے چنگاری کے بجائے ابلتے پانی کی تیز دھار نکل کر ان جل مانسوں سے ٹکرائی۔ جل مانسوں کے بدن پر ابلتے ہوئے پانی کی گرم دھار جہاں جہاں پڑی، وہاں ان کی کھال پر سرخ دھبے ابھر آئے تھے۔ ہیری نے زور لگا کر جل مانسوں سے اپنا ٹخنہ اور چوغہ چھڑایا اور تیزی سے آگے کی طرف تیرنے لگا۔ وہ پیچھے دیکھے بغیر اپنے عقب میں ابلتے پانی کی گرم دھاریں چھوڑتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ کبھی کبھار اسے جب یہ محسوس ہوتا کہ جل مانس اس کے پیر دوبارہ دبوچنا چاہتے ہوں تو وہ کس کر لات بھی مار دیتا تھا۔ آخر کار اس نے محسوس کیا کہ اس کے پیر کسی سینگ دار کھوپڑی سے ٹکرایا۔ اس نے مڑ کر دیکھا تو دکھائی دیا کہ اب جل مانس پانی میں غوطہ کھا ایک طرف دور جا رہے تھے۔ وہ ہیری کی طرف دیکھ کر بری طرح مٹھیاں بھینچ کر تان رہے تھے کہ پھر سہی...... چھوڑیں گے نہیں!

جل مانس پودوں کے کنج میں جا کر کہیں گم ہو گئے تھے۔ ہیری تھوڑا دھیما ہوا اور اس نے اپنی چھڑی دوبارہ چوغے کے اندر رکھ لی۔ اس نے چاروں طرف دیکھا اور کچھ سننے کی کوشش کی۔ اس نے پانی میں دائروی انداز میں چکر کاٹا۔ خاموشی اس کی سماعت پر بری طرح سے حاوی ہو رہی تھی۔ وہ جانتا تھا کہ وہ اب جھیل میں بہت دور پہنچ چکا ہو گا لیکن پودوں کے سوا کوئی اور چیز ہلتی ہوئی دکھائی نہیں دے رہی تھی......

''تمہارا کیا حال ہے ہیری؟''

ہیری کو لگا اسے دل کا دورہ پڑ جائے گا۔ اس نے دیکھا کہ مایوس مائرٹل پانی میں اس کے سامنے تیر رہی تھی اور اپنے موٹے چشمے سے اسے گھور کر دیکھ رہی تھی۔

’’مائرٹل......‘‘ ہیری نے چلانے کی کوشش کی لیکن ایک بار پھر اس کے منہ سے آواز کی جگہ صرف ایک بڑا ابلبلہ خارج ہوا۔ مایوس مائرٹل اس کی حالت دیکھ کر کھی کھی کرنے لگی۔

’’تمہیں وہاں جانے کی کوشش کرنا چاہیئے ہیری!‘‘ مائرٹل نے ایک سمت میں اشارہ کرتے ہوئے کہا۔’’میں تمہارے ساتھ بالکل نہیں جاؤں گی......میں ان لوگوں کو زیادہ پسند نہیں کرتی ہوں جب میں زیادہ قریب جاتی ہوں تو وہ لوگ مجھے وہاں سے بھگا دیتے ہیں۔‘‘

ہیری نے اپنا انگوٹھا اُٹھا کر اس کا شکریہ ادا کیا اور ایک بار پھر اس کی بتائی ہوئی سمت کی طرف چل پڑا۔ وہ پودوں سے کافی اوپر تیر رہا تھا تا کہ وہاں پر چھپے ہوئے جل مانسوں کے حملے کی زد سے بچا رہے۔ وہ کم از کم بیس منٹ تک تیرتا رہا۔ اب وہ کالے کیچڑ کے اوپر تیر رہا تھا جو اس کی ہلچل کی وجہ سے اتھل پتھل ہو رہا تھا۔ آخر کار اسے مانوس سی آواز سنائی دی۔

’’تمہارے پاس ایک گھنٹہ ہے، اس میں تم وہ چیز تلاش کر لو اور لے جاؤ جو ہم نے چرالی ہے......‘‘

ہیری اور تیز تیرنے لگا۔ جلدی ہی اسے میٹالے پانی میں ایک بڑی چٹان دکھائی دی۔ اس پر جل مانسوں کی تصویریں منقش تھیں۔ تصویروں میں بھالے پکڑے جل مانس ایک دیوہیکل ہشت پائی اخبوط کا تعاقب کر رہے تھے۔ ہیری جل مانسوں کے گیت کی آواز کا پیچھا کرتے ہوئے چٹان کے پاس سے تیرتا ہوا آگے بڑھ گیا۔

’’......تمہارا وقت نصف سے زیادہ ختم ہو چکا ہے اس لئے اب دیر مت کرو۔ ورنہ تم جسے تلاش کر رہے ہو وہ یہیں پڑا پڑا سڑ جائے گا......‘‘

اچانک مٹیالے پانی میں کھردرے پتھر کے غار دکھائی دینے لگے جن پر کائی کی پرت جمی ہوئی تھی۔ غاروں کے قریب قریب سیاہ کھڑکیوں جیسے طاق دکھائی دے رہے تھے جن پر ہیری کو کچھ چہرے بھی دکھائی دیئے......ایسے چہرے جو مانیٹرز کے باتھ روم میں موجود تصویر والی جل پری سے بالکل مختلف اور ڈراؤنے تھے۔

جل مانسوں کی کھال بھوری تھی اور ان کے بال لمبے، سبز اور الجھے ہوئے تھے۔ ان کی آنکھیں اور دانت زرد تھے۔ وہ اپنی گردن کے چاروں طرف پتھروں کی موٹی رسیاں پہنے ہوئے تھے۔ جب ہیری ان کے قریب سے گزرا تو انہوں نے اسے گھور کر للچائی ہوئی نظروں سے دیکھا۔ ان میں سے ایک دو تو اسے زیادہ اچھی طرح سے دیکھنے کیلئے اپنے غاروں سے باہر نکل آئے تھے۔ ان کی مضبوط اور طاقتور دُم پانی کو بری طرح کاٹ رہی تھی اور ان کے ہاتھوں میں بھالے اور نیزے پکڑے ہوئے تھے۔

ہیری چاروں طرف دیکھتے ہوئے تیزی سے تیرتا ہوا آگے بڑھا۔ جلد ہی اسے متعدد غار دکھائی دینے لگے۔ ان میں سے کچھ کے چاروں طرف کئی باغیچے بھی تھے۔ جل مانس اب چاروں طرف سے آ رہے تھے اور اسے تعجب بھری نظروں سے دیکھ رہے تھے۔ وہ اپنے جھلی دار ہاتھوں اور گل پھڑوں سے اس کی طرف اشارہ کر رہے تھے اور ایک دوسرے سے چہ میگوئیاں کرتے ہوئے دکھائی دیئے۔ ہیری جب ایک موڑ پر مڑا تو اسے ایک بہت عجیب منظر دکھائی دیا۔

جل مانس کا ہجوم ان کے گھر کے چاروں طرف ادھر ادھر تیر رہا تھا۔ یہ جگہ کسی گاؤں کے چوراہے جیسی دکھائی دے رہی تھی۔ جل مانسوں کا ایک طائفہ ان کے درمیان میں زور زور سے گا رہا تھا اور چمپئن کو اپنی طرف بلا رہا تھا۔ ان کے پیچھے ایک عجیب قسم کا مجسمہ تھا۔ ایک بڑی چٹان سے ایک دیوہیکل جل مانس کا مجسمہ تراشا گیا تھا اس پتھریلے مجسمے کی دُم میں چار لوگ بندھے ہوئے تھے۔

رون، ہرمائنی اور چوچینگ کے درمیان میں بندھا ہوا تھا۔ وہاں پر ایک اور لڑکی بھی بندھی ہوئی تھی جس کی عمر آٹھ سال سے کم ہی لگ رہی تھی۔ اس کے چاندی جیسے بال اور نین نقش دیکھ کر ہیری کو اندازہ ہو گیا کہ وہ فلیور ڈیلا کور کی بہن ہی ہوگی۔ وہ چاروں بہت گہری نیند میں سوئے ہوئے لگ رہے تھے۔ ان کے سران کے کندھوں پر ڈھلکے ہوئے تھے اور ان کے منہ سے بلبلے نکل رہے تھے۔

ہیری پوری رفتار سے ان یرغمالیوں کی طرف بڑھا۔ اسے لگ رہا تھا کہ جل مانس اپنے بھالے تان کر اس پر حملہ کر دیں گے لیکن انہوں نے ایسا کچھ نہیں کیا۔ پودوں کی جن رسیوں سے یرغمالیوں کو مجسمے کے ساتھ باندھا گیا تھا، وہ کافی موٹی اور سخت تھیں۔ ہیری نے انہیں کھینچنے کی کوشش کی مگر وہ چپچپائی تھیں، ہیری کے ہاتھ ان پر پھسلنے لگے۔ ایک لمحے کیلئے ہیری نے اس قلم چاقو کے متعلق سوچا جو اسے سیریس نے کرسمس کے موقعے پر تحفے میں دیا تھا۔ لیکن وہ قلم چاقو تو ایک چوتھائی میل دور گری فنڈر ہال کے بالائی کمرے میں اس کے صندوق کے اندر بند پڑا تھا اور اس کے کسی کام نہیں آ سکتا تھا۔

اس نے چاروں طرف دیکھا۔ ہر طرف جل مانس اپنے اپنے بھالے اور نیزے تھامے ہوئے تیر رہے تھے اور اس کی طرف استفامیہ نظروں سے دیکھ رہے تھے۔ ہیری تیزی سے ایک سات فٹ لمبے جل مانس کی طرف بڑھا جس کی لمبی سبز ڈاڑھی اور شارک مچھلی جیسے دانت دکھائی دے رہے تھے۔ اس نے اشارہ کر کے اس سے بھالا دینے کیلئے کہا۔ جل مانس زور سے ہنسنے لگا اور اس نے اپنا سر نفی میں ہلایا۔

''ہم مدد نہیں کریں گے!'' اس نے روکھے لہجے سے بے سری آواز میں کہا۔

''مان بھی جاؤ......'' ہیری نے خونخوار انداز میں کہا (لیکن اس کے منہ سے صرف بلبلہ ہی نکلا) اس نے جل مانس سے بھالا چھیننے کی کوشش کی لیکن جل مانس نے سے پیچھے دھکیل دیا اور اپنا سر نفی میں سر کر ہنستا رہا۔

ہیری گھوما اور چاروں طرف دیکھنے لگا۔ کوئی نوکیلی چیز......کوئی بھی چیز......

جھیل کی تلچھٹ تہہ میں کئی پتھر پڑے ہوئے تھے، اس نے غوطہ لگایا اور ایک نوکیلا پتھر تلاش کر لیا۔ وہ اسے اُٹھا کر مجسمے کے پاس واپس لوٹا۔ وہ اب رون کی رسیوں پر پتھر رگڑنے لگا۔ یہ خاصا مشکل کام تھا لیکن چند منٹ کی محنت کے بعد رسیاں ٹوٹ گئیں۔ رون رسیوں کی گرفت سے آزاد ہو کر پانی میں ڈولنے لگا۔ ہیری نے اپنے چاروں طرف نظر دوڑائی۔ باقی چمپئن کا دور دور تک نام و نشان نہیں تھا۔ وہ لوگ کیا کر رہے ہیں؟ وہ اب تک کیوں نہیں آئے؟ اس نے ہرمائنی کی طرف دیکھا، اپنا نوکیلا پتھر دوبارہ اُٹھایا اور اس کی رسیاں کاٹنے لگا......

اسی وقت کئی مضبوط ہاتھوں نے اسے پکڑ لیا۔ تقریباً نصف درجن جل مانسوں نے اسے ہرمائنی سے دور کھینچ لیا۔ وہ اپنے سبز بالوں والے سر ہلاتے ہوئے ہنس رہے تھے۔

''تم اپنا یرغمالی لے جاؤ......'' ان میں ایک غراتے ہوئے بے سری آواز میں بولا۔ ''باقی یرغمالیوں کو یہیں چھوڑ دو......''

''کبھی نہیں۔'' ہیری نے غصے سے کہا لیکن اس کے منہ سے صرف دو بڑے بلبلے ہی نکلے۔

''تمہارا ہدف صرف یہ ہے کہ تم اپنے دوست کو لے جاؤ۔ باقی یرغمالیوں کو یہیں چھوڑ جاؤ!''

''وہ بھی میری دوست ہے۔'' ہیری نے ہرمائنی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے چیخ کر کہا۔ ایک بہت بڑا سفید بلبلہ اس کے ہونٹوں سے باہر نکلا۔ ''اور میں نہیں چاہتا کہ ان میں سے کوئی بھی یہیں مر جائے......''

چوچینگ کا سر ہرمائنی کے کندھے پر پڑا تھا۔ چھوٹی سفید بالوں والی بچی سبز رنگ کے پانی میں بہتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ ہیری نے جل مانسوں سے بھڑنے کی کوشش کی مگر وہ پہلے سے زیادہ زور سے ہنسنے لگے اور اس کی ہر کوشش کو ناکام بنا رہے تھے۔ ہیری نے پریشان ہو کر چاروں طرف دیکھا۔ باقی چمپئن کہاں رہ گئے؟ کیا اس کے پاس اتنا وقت تھا کہ وہ رون کو اوپر چھوڑ کر دوبارہ نیچے آ پاتا اور ہرمائنی کے ساتھ دوسرے لوگوں کو بھی ساتھ لے جا پاتا؟ کیا وہ دوبارہ صحیح راستہ تلاش کرنے میں کامیاب ہو سکتا تھا؟ اس نے یہ دیکھنے کیلئے اپنی کلائی کی گھڑی کی طرف دیکھا کہ کتنا وقت باقی رہ گیا ہے مگر...... پانی میں اس کی گھڑی بند ہو گئی تھی۔

عین اسی وقت اس کے چاروں طرف کے جل مانس تعجب بھری نظروں سے اوپر کی طرف دیکھنے لگے اور اشارہ کرنے لگے۔ ہیری نے اوپر کی طرف دیکھا۔ سیڈرک ڈیگوری تیرتا ہوا ان کی طرف آ رہا تھا۔ اس کے سر کے چاروں طرف ایک بڑا بلبلہ تھا جس کی وجہ سے اس کا چہرہ عجیب طریقے سے چوڑا اور کھنچا کھنچا دکھائی دے رہا تھا۔

''راستہ بھٹک گیا تھا......'' اس نے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ''فلیور اور کیرم بھی پیچھے پیچھے آ رہے ہیں۔''

ہیری کو اپنے اندر اطمینان کی لہر دوڑتی ہوئی محسوس ہوئی۔ اس نے دیکھا کہ سیڈرک نے اپنی جیب سے ایک تیز دھار والا چاقو نکالا اور رسی کاٹ کر چوچینگ کو آزاد کروایا اور اوپر کی طرف کھینچا۔ اس نے اپنے بازو کے حلقے میں دبوچا اور پھر تیزی سے اوپر اُٹھتا ہوا نظروں کے سامنے سے اوجھل ہو گیا۔

ہیری ایک بار پھر چاروں طرف دیکھنے لگا اور انتظار کرنے لگا۔ فلیور اور کیرم کہاں اٹک کر رہ گئے ہیں؟ وقت ختم ہوتا جا رہا تھا اور گیت کے مطابق یرغمالی ایک گھنٹے بعد مر جائیں گے۔

جل مانس ایک بار پھر جوشیلے انداز میں چیخنے لگے۔ جن جل مانسوں نے ہیری کو جکڑ رکھا تھا انہوں نے اپنی گرفت ڈھیلی کر دی تھی اور پیچھے مڑ کر دیکھنے لگے۔ ہیری بھی مڑ گیا۔ اس نے دیکھا کہ پانی میں کوئی خوفناک چیز آ رہی تھی۔ ایک انسانی جسم جس پر شارک کا سر لگا ہوا تھا۔ یہ کیرم ہی تھا۔ اس نے خود پر تبدیلی ہیئت کے جادو کا استعمال کیا تھا لیکن وہ یہ کام شاید اچھے انداز سے نہیں کر پایا تھا۔

شارک نصف انسان، کیرم سیدھا ہرمائنی کے پاس پہنچا اور اس کی رسیاں کو اپنے نوکیلے دانتوں سے کاٹنے کی کوشش کرنے لگا۔ پریشانی یہ تھی کہ کیرم کے نئے دانت اتنی عجیب جگہوں پر نصب تھے کہ وہ ڈولفن سے چھوٹی کسی بھی چیز کو نہیں کاٹ سکتے تھے۔ ہیری نے کو پورا یقین تھا کہ اگر کیرم نے احتیاط نہ کی تو ہرمائنی کے دو ٹکڑے ضرور ہو جائیں گے۔ آگے بڑھ کر ہیری نے کیرم کا کندھا تھپتھپایا اور اس کی طرف نوکیلا پتھر بڑھا دیا۔ کیرم پتھر لے کر ہرمائنی کی رسیاں کاٹنے لگا۔ کچھ ہی پلوں بعد اس نے یہ کام کر لیا۔ اس نے ہرمائنی کی کمر میں ہاتھ ڈال کر مضبوطی سے پکڑا اور پیچھے دیکھے بغیر تیزی سے اوپر اُٹھنے لگا۔

اب کیا ہوگا؟ ہیری نے متوحش انداز میں سوچا۔ کاش اسے پکا پتہ چل جائے کہ فلیور بھی آ رہی ہے لیکن اب بھی اس کا کوئی اتہ پتہ نہیں تھا۔ اب تو ایک ہی راستہ بچا تھا......

اس نے وہ پتھر اُٹھایا جسے کیرم نیچے پھینک گیا تھا۔ یہ دیکھ کر جل مانسوں نے رون اور چھوٹی لڑکی کو گھیرے میں لے لیا۔ انہوں نے اس کی طرف دیکھ کر سر ہلایا۔ ہیری نے اپنی چھڑی باہر نکال لی اور چلا کر کہا۔ ''راستے سے ہٹ جاؤ......''

اس کے منہ سے بلبلے ہی خارج ہوئے لیکن اسے لگا کہ جل مانس اس کی بات سمجھ گئے تھے کیونکہ انہوں نے اچانک ہنسنا بند کر دیا تھا۔ ان کی زرد آنکھوں اب ہیری کی چھڑی پر جمی ہوئی تھیں اور وہ عجیب پریشان دکھائی دے رہے تھے۔ اس کے آس پاس سینکڑوں جل مانس موجود تھے لیکن ہیری ان کے چہروں کے تاثرات دیکھ کر سمجھ گیا کہ انہیں دیوہیکل آبی ہشت پائی اخبوط جتنا ہی جادو آتا ہوگا......

''میں تین تک گنوں گا، تب تک پیچھے ہٹ جانا۔'' ہیری نے چیخ کر کہا۔ اس کے منہ سے بہت سارے بلبلے نکلے۔ اس نے انہیں اپنی بات کا مطلب سمجھانے کیلئے اپنی تین انگلیاں اُٹھا لیں تھی۔ ''ایک......(اس نے ایک انگلی نیچے کر لی) دو......(اس نے دوسری انگلی بھی نیچے کر لی)۔''

جل مانس پیچھے ہٹنے لگے اور راستہ چھوڑنے لگے۔ ہیری سرعت کے ساتھ آگے لپکا اور ننھی لڑکی کے پاس پہنچ گیا۔ اس نے تیزی سے اس کی رسیاں کاٹنا شروع کر دیں۔ بالآخر اس نے ننھی لڑکی کو بھی مجسمے کی جکڑ سے آزاد کرا لیا تھا۔ اس نے لڑکی کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے مضبوطی سے پکڑا اور تلچھٹ تہہ میں زور سے پاؤں مار کر اوپر اُٹھنے لگا۔ اس نے ڈولتے ہوئے رون کا چوغے کندھے سے پکڑا اور دھیمی رفتار سے اوپر اُٹھنے لگا۔

اس کی رفتار بے حد سست تھی۔ اب وہ آگے بڑھنے کیلئے اپنے جھلی دار ہاتھوں کا استعمال بالکل نہیں کر سکتا تھا کیونکہ دونوں ہاتھوں میں اس نے ایک ایک فرد کو دبوچ رکھا تھا۔ اس نے اپنی مچھلی جیسے چپو والے پاؤں کو پوری قوت سے حرکت دینے کی کوشش کی......مگر رون اور فلیور کی بہن آلوؤں کی بوریوں جتنے بھاری لگ رہے تھے جنہیں اوپر کھینچنا کافی دشوار تھا۔ اس نے اپنی آنکھیں آسمان کی طرف اُٹھائیں حالانکہ وہ جانتا تھا کہ وہ بھی بہت گہرائی میں ہوگا کیونکہ اوپر کے پانی میں گہرا اندھیرا چھایا ہوا تھا۔

جل مانس بھی اس کے ساتھ ساتھ اوپر اُٹھ رہے تھے۔ وہ کچھ فاصلے پر اطمینان کے ساتھ اس کے چاروں طرف تیر رہے تھے۔

وہ اسے پانی کے ساتھ بھڑتے ہوئے دیکھ رہے تھے...... ہیری نے سوچا کہ جب وقت ختم ہو جائے گا تو کیا وہ ان تینوں کو پانیوں کی گہرائیوں میں دوبارہ کھینچ لے جائیں گے؟ کیا وہ انسانوں کو زندہ کھا جاتے ہوں گے؟ ہیری کے پاؤں تیرنے کی کوشش میں اکھڑنے لگے تھے۔ اس کے کندھے رون اور لڑکی کو کھینچنے کی وجہ سے بری طرح شل ہو رہے تھے۔

اب اسے سانس لینے میں بھی بہت دشواری پیش آنے لگی تھی۔ اس کی گردن کے سرے پر ایک بار پھر شدید درد ہونے لگا۔ اسے اپنے منہ میں پانی بھی گیلا لگنے لگا...... بہر حال، اندھیرا اب چھٹنے لگا تھا اور حیرت انگیز طور پر اسے اوپر دھوپ کی روشنی دکھائی دینے لگی تھی۔ اس نے اپنے مچھلی جیسے چپو والے پیروں کو پوری قوت سے حرکت دی تبھی اسے احساس ہوا کہ اس کے پیروں کی ہیئت بدل چکی تھی اور وہ اب مچھلی جیسے نہیں رہے تھے۔ پانی اس کے منہ سے ہو کر پھیپھڑوں میں جانے لگا۔ گل پھڑ پودے کا جادوئی اثر ختم ہو چکا تھا۔ اس کا دماغ چکرانے لگا لیکن وہ جانتا تھا کہ روشنی اور ہوا صرف دس فٹ کے فاصلے پر موجود ہے۔ اسے وہاں پہنچنا تھا...... اسے جلد ہی وہاں پہنچنا تھا۔ ہیری نے اپنے پیروں کو اتنی تیزی سے چلایا کہ اسے لگا جیسے اس کی ہڈیاں اس سے چیخ چیخ کر احتجاج کر رہی ہوں۔ وہ پانی میں گھرا ہوا تھا۔ وہ سانس نہیں لے سکتا تھا لیکن اسے آکسیجن کی سخت ضرورت تھی۔ اسے چلتے رہنا ہوگا۔ اب ایک پل کیلئے رُکنا ممکن نہیں تھا......

اور پھر اس کا سر جھیل کی سطح پر باہر نکل آیا۔ سرد اور تازہ ہوا کا جھونکا اس کے چہرے پر کسی زہریلے ڈنک کی طرح چبھا۔ اس نے بھرپور گہری سانس لے کر تازہ ہوا اپنے پھیپھڑوں میں بھر لی۔ اسے لگا جیسے وہ زندگی میں پہلی بار ڈھنگ سے سانس لے رہا ہو۔ پھر ہانپتے ہوئے اس نے رون اور چھوٹی لڑکی کو اوپر کی طرف کھینچا۔ اس کے چاروں طرف سے بھالے اور سبز بالوں والے سر نمودار ہو رہے تھے لیکن اب وہ اس کی طرف دیکھ کر مسکرا رہے تھے۔

سٹیڈیم میں بیٹھی ہوئی بھیڑ میں یکدم خوشیاں بھر گئی اور وہ تالیوں اور شور شرابے میں اتنے مست تھے کہ انہیں ہیری کی کیفیت کا ذرا بھی احساس نہیں تھا۔ ہجوم اب اپنی اپنی نشستوں پر اُٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔ ہیری کو یہ لگا کہ تماشائی یہ سوچ رہے ہوں گے کہ لڑکی اور رون مر چکے ہوں گے...... لیکن وہ غلط سوچ رہے تھے۔ ان دونوں نے تازہ ہوا کا جھونکا لگتے ہی اپنی اپنی آنکھیں کھول دی تھیں۔ ننھی لڑکی سہمی ہوئی اور پریشان دکھائی دے رہی تھی لیکن رون نے مسکراتے ہوئے پانی کی ایک پھوار منہ سے باہر نکالی۔ اس نے تیز روشنی میں اپنی پلکیں بار بار جھپکائیں اور ہیری کی طرف مڑا اور بولا۔ ''کتنا گیلا ہو گیا ہوں ہے نا؟'' پھر اس نے فلیور کی بہن کی طرف دیکھا۔ ''تم اسے کیوں ساتھ لائے؟''

''فلیور نہیں آئی تھی، میں اسے وہاں چھوڑ کر کیسے آ سکتا تھا؟'' ہیری نے ہانپتے ہوئے کہا۔

''ہیری! تم بھی بالکل گدھے ہو......'' رون چڑ کر بولا۔ ''کہیں تم نے اس گیت کو سچ تو نہیں مان لیا تھا؟ ڈمبل ڈور ہم میں سے کسی کو بھی وہاں مرنے کیلئے نہیں چھوڑ سکتے تھے۔''

''لیکن اس گیت میں تو کہا تھا......''

''ہاں! وہ تو صرف اس لئے کہا کہ تم مقررہ وقت میں واپس لوٹ آؤ۔'' رون نے کہا۔ ''مجھے امید ہے کہ تم نے ہیرو بننے کے چکر میں اپنا وقت برباد نہیں کیا ہوگا؟''

ہیری کو دل میں اپنی حماقت اور چڑچڑے پن کا ملا جلا احساس ہوا۔ رون کو یہ سب سمجھ میں کیسے آپائے گا وہ تو سویا ہوا تھا۔ رون کو یہ محسوس بھی نہیں ہوسکتا کہ جھیل میں نیچے کتنا عجیب اور ڈراؤنا ماحول تھا۔ جب بھالے تانے جل مانس اسے تیکھی نظروں سے گھور رہے تھے اور اس کی جان لینے کے درپے دکھائی دیتے تھے۔

''چلو......'' ہیری نے آہستگی سے کہا۔ ''اسے نکالنے میں میری مدد کرو۔ مجھے نہیں لگتا کہ وہ اچھی طرح سے تیر سکتی ہے۔''

وہ فلیور کی بہن کو اس کنارے کی طرف کھینچنے لگے جہاں جج کھڑے ہو کر ان کی طرف دیکھ رہے تھے۔ بیس جل مانس اب بھی سپاہیوں کی مانند ان کے ساتھ ساتھ پانی میں چل رہے تھے اور اپنا گھمبیر چیخوں والا گیت گا رہے تھے۔

ہیری نے دیکھا کہ میڈم پامفری کیرم، ہرمائنی اور چوچینگ کے طبی معائنے میں مصروف تھیں۔ وہ سبھی موٹے کمبلوں میں لپٹے ہوئے تھے۔ ڈمبل ڈور اور لیوڈو بیگ مین کنارے پر کھڑے ہو کر ہیری اور رون کی طرف دیکھ کر مسکرا رہے تھے لیکن پرسی کا چہرہ کافی سفید اور پہلے سے چھوٹا دکھائی دے رہا تھا۔ وہ پانی میں گھس کر ان کے پاس پہنچ گیا۔ اس دوران میڈم میکسم، فلیور ڈیلا کور کو روکنے کی کوشش کر رہی تھیں جو بری طرح پانی کی طرف جھپٹنے کی کوشش کر رہی تھی۔ وہ اپنی بہن کو جلد از جلد پانی سے باہر نکالنے کی لئے بے قرار دکھائی دے رہی تھی اور پانی میں اترنے کیلئے میڈم میکسم سے الجھ رہی تھی۔

''گبرئیل...... گبرئیل! وہ زندہ تو ہے؟ اسے چوٹ تو نہیں لگی......؟''

''وہ ٹھیک ہے......'' ہیری نے اسے بتانے کی کوشش کی لیکن وہ اتنا تھک گیا تھا کہ چلانے کی بات تو ایک طرف رہی، اس سے صحیح طرح سے بولا تک نہیں جا رہا تھا۔

پرسی نے رون کو پکڑ لیا اور اسے کھینچ کر کنارے کی طرف لے جانے لگا۔ (چھوڑو پرسی! میں بالکل ٹھیک ہوں) ڈمبل ڈور اور بیگ مین ہیری کو سیدھا کھڑا کر کے کھینچ رہے تھے۔ آخر کار فلیور، میڈم میکسم کی گرفت سے نکل کر ان کی طرف بھاگی اور اس نے اپنی بہن کو گلے سے لگا کر پاگلوں کی طرح چومنا شروع کر دیا۔ ''جل مانسوں نے مجھے بیچ میں پکڑ لیا تھا...... انہوں نے مجھ پر حملہ کر دیا تھا...... اوہ گبرئیل! مجھے لگ رہا تھا...... مجھے لگ رہا تھا......''

''تم یہاں آؤ......'' میڈم پامفری کی تیکھی آواز آئی۔ انہوں نے ہیری کو پکڑ کر ہرمائنی اور باقی لوگوں کے پاس کھینچ لیا اور اسے ایک کمبل میں کس کر لپیٹ دیا۔ اسے لگا جیسے اسے کوئی شکنجہ پہنا دیا ہو۔ اس کے بعد انہوں نے ایک لبالب بھرا ہوا گرم مرکب دوا کا گلاس اس کے منہ سے لگا دیا۔ مرکب دوا کے حلق سے اترتے ہی اس کے کانوں میں سے دُھواں نکلنا شروع ہو گیا۔

''شاباش ہیری!'' ہرمائنی نے چیخ کر کہا۔ ''تم نے یہ ہدف پورا کر ہی لیا۔تم نے خود ہی اس کا طریقہ تلاش کر ہی لیا......''

''دیکھو!'' ہیری نے دھیمے انداز میں کہا۔ وہ اسے ڈوبی کے بارے میں بتانے ہی والا تھا لیکن اسی وقت اس کی نظر پروفیسر کارکروف کے چہرے پر جا پڑی جو اس کی طرف شعلہ بار نگاہوں سے گھور رہے تھے۔ وہ اکلوتے جج تھے جو اپنی نشست پر ابھی تک جمے ہوئے تھے۔ وہ واحد جج تھے جن کے چہرے پر خوشی اور اطمینان کی ذرا سی جھلک موجود نہیں تھی کہ ہیری، رون اور گبرئیل کو صحیح سلامت جھیل کی گہرائیوں میں باہر نکال لایا تھا۔

''ہاں ٹھیک ہے۔'' ہیری نے کہا اور اپنی آواز تھوڑی بلند کر لی تا کہ کارکروف بھی اس کی بات سن لے۔

''تمہارے بالوں میں ایک بھونرا پھنسا ہوا ہے ہر...... مائنی!'' کیرم نے کہا۔

ہیری کو لگا کہ کیرم ہرمائنی کا دھیان اپنی طرف مبذول کرنا چاہتا تھا شاید وہ اسے یاد دلانا چاہتا تھا کہ وہ ابھی ابھی اسے جھیل کے نیچے سے بچا کر لایا ہے لیکن ہرمائنی نے لاپروائی سے بھونرا بالوں سے کھینچ کر پانی میں پھینک دیا اور بولی۔ ''تم وقت کی مقررہ حد کے بعد پہنچے ہو ہیری...... کیا تمہیں ہمیں تلاش کرنے میں بہت زیادہ دیر لگی تھی؟''

''نہیں...... تم لوگ تو مجھے جلدی مل گئے تھے......''

اب ہیری کو اپنی حماقت کا احساس شدت سے ہو رہا تھا۔ پانی سے باہر آنے کے بعد اب اسے یہ صاف دکھائی دے رہا تھا کہ ڈمبل ڈور کا حفاظتی انتظام تو کسی بھی فرد کی موت واقع نہ ہونے دیتا۔ بھلے ہی اس کا چمپئن اسے لینے کیلئے وہاں نہ پہنچ پاتا۔ وہ رون کو پکڑ کر سیدھا واپس کیوں نہیں لوٹ آیا؟ وہ تو سب سے پہلے ان کے پاس پہنچ گیا تھا...... سیڈرک اور کیرم نے تو کسی اور کے بارے میں نہیں سوچا تھا۔ انہوں نے تو وہاں ایک پل بھی نہیں گنوایا تھا۔ انہوں نے تو جل مانس کے گیت کو اتنی سنجیدگی سے بالکل نہیں لیا تھا......

ڈمبل ڈور پانی کے کنارے پر جھکے ہوئے تھے۔ وہ جل مانسوں کی سردار سے باتیں کر رہے تھے جو نہایت خونخوار دکھائی دینے والی ایک بڑھیا جل چڑیل تھی۔ ڈمبل ڈور کے منہ سے بھی اسی طرح کی چیخ بھری آوازیں نکل رہی تھیں جیسی جل مانس پانی سے باہر نکل کر نکالتے تھے۔ یہ عیاں تھا کہ ڈمبل ڈور بھی جل مانسوں کی بولی بول سکتے تھے۔ آخر کار وہ اُٹھ کر کھڑے ہو گئے اور پھر وہ اپنے ساتھی ججوں کے پاس پہنچ گئے اور تماشائیوں کی طرف مڑ کر بلند آواز میں بولے۔ ''سکور نمبر دینے سے پہلے ہمیں ایک مشاورتی ملاقات کرنا ہوگی۔''

تمام جج مشاورتی اجلاس کیلئے وہاں سے چلے گئے۔ میڈم پامفری رون کو پرسی کے چنگل سے چھڑانے کیلئے گئیں۔ وہ اسے ہیری اور باقی لوگوں کے پاس لے آئیں پھر انہوں نے اسے ایک کمبل میں لپیٹ دیا اور پودینے کا گرم گرم قہوہ اس کے حلق میں اتار دیا۔ اس کے بعد وہ فلیور کی طرف بڑھیں تا کہ اس کی ننھی بہن کو بھی طبی سہولت دی جا سکے۔ فلیور کے چہرے اور بازوؤں پر کئی زخموں کے نشان دکھائی دے رہے تھے اور اس کا چوغہ بھی پھٹا ہوا تھا لیکن اسے ان سب چیزوں کی قطعی پرواہ نہیں تھی۔ نہ ہی اس نے میڈم پامفری

کو اپنے زخم صاف کرنے دیئے تھے۔

''آپ صرف گبرئیل کا دھیان رکھئے۔'' فلیور نے میڈم پامفری سے کہا اور پھر وہ ہیری کی طرف گھومی۔ ''تم نے اسے بچایا۔'' اس نے ہانپتے ہوئے کہا۔ ''حالانکہ وہ تمہاری ذمہ داری نہیں تھی۔''

''ہاں!'' ہیری نے کہا جواب دل ہی دل میں یہ سوچ رہا تھا کہ کاش وہ تینوں لڑکیوں کو مجسمے سے بندھا ہوا ہی چھوڑ کر لوٹ آیا ہوتا۔ فلیور نے جھک کر ہیری کے دونوں رخساروں کو دوبار چوما (اسے محسوس ہوا کہ اس کا چہرہ جل رہا ہے اور اگر اس کے کانوں سے دوبارہ دھواں باہر نکلنے لگتا ہے تو اسے بالکل حیرانگی نہیں ہوگی) پھر وہ رون کی طرف مڑی اور بولی۔ ''اور تم نے بھی.....تم نے بھی مدد کی تھی.....''

''ہاں.....'' رون نے فلیور کی طرف بہت امید بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ''ہاں!.....تھوڑی سی.....''

فلیور نے اسے بھی چوم لیا۔ ہرمائنی بہت غصے میں دکھائی دینے لگی لیکن اسی وقت لیوڈو بیگ مین کی بلند آواز فضا میں گونجی جسے سن کر وہ سبھی چونک پڑے تھے۔ سٹیڈیم کا شور شرابا یکدم تھم سا گیا۔ ہر کسی نظر بیگ مین پر جمی ہوئی تھی۔

''پیارے بچو اور بچیو! ہم باہمی مشاورت کے بعد اپنے فیصلے پر پہنچ چکے ہیں۔ جل مانسوں کی ملکہ مورکوس نے ہمیں بتا دیا کہ جھیل کی گہرائیوں میں کیا ہوا تھا، اس لئے ہم نے ہر چمپئن کو پچاس میں سے نمبر دینے کا فیصلہ کیا ہے.....''

''مس فلیور ڈیلا کور..... نے بلبلہ آب شش جادو کا بہت اچھا استعمال کیا لیکن جب وہ اپنے ہدف کے قریب پہنچ رہی تھی تو ان پر جل مانسوں نے حملہ کر دیا اور وہ اپنے یرغمالی کو بچانے میں کامیاب نہیں ہو سکی اور اپنے ہدف کو ادھورا چھوڑ کر واپس لوٹ آئی۔ لہٰذا اسے پچاس میں پچیس نمبر دیئے جاتے ہیں.....''

تماشائیوں نے تالیاں بجا کر اسے مبارک باد دی۔

''مجھے تو صفر ملنا چاہئے تھا۔'' فلیور ڈیلا کور رندھے ہوئے لہجے میں بولی اور اپنا خوبصورت چہرہ نفی میں ہلانے لگی۔

''مسٹر سیڈرک ڈیگوری نے بھی بلبلہ آب شش جادو کا استعمال کیا اور وہ اپنے یرغمالی کے ساتھ سب سے پہلے لوٹے۔ حالانکہ وہ مقررہ وقت کی حدود یعنی ایک گھنٹے کے بعد ایک منٹ کی تاخیر سے پہنچے تھے۔'' تماشائیوں میں ہفل پف کے طلباء نے زوردار تالیاں بجا کر اپنی خوشی کا اظہار کیا۔ ہیری نے دیکھا کہ چو چینگ سیڈرک کی طرف محبت بھری نظروں سے دیکھ رہی تھی۔ ''اس لئے ہم انہیں سینتالیس نمبر دیتے ہیں.....''

ہیری کا دل ڈوب سا گیا اگر سیڈرک مقررہ وقت کے بعد آیا تھا تو وہ تو سب سے آخر میں پہنچا تھا۔

''مسٹر وکٹر کیرم نے تبدیلی ہیئت کا استعمال کیا لیکن وہ پوری طرح اس جادوئی صلاحیت کا مظاہرہ کرنے میں ناکام رہے۔ وہ اپنے یرغمالی کو لے کر دوسرے نمبر پر لوٹے۔ ہم انہیں چالیس نمبر دیتے ہیں.....''

کارکروف نے بہت تیز تالیاں بجائیں اور بہت رعب دار دکھائی دینے لگا۔

''اور مسٹر ہیری پوٹر...... نے گل پھڑ پودے کا بہت ہی عمدہ استعمال کیا۔'' بیگ مین نے مسکرا کر آگے بات بڑھائی۔ ''وہ سب سے آخر میں لوٹے اور ایک گھنٹے کی مقررہ حد سے کافی زیادہ تاخیر کی۔ بہر حال، جل مانسوں کی رانی نے ہمیں بتایا ہے کہ مسٹر پوٹر سب سے پہلے اپنے ہدف پر پہنچ گئے تھے اور انہوں نے لوٹنے میں تاخیر کا سبب صرف یہ رہا کہ وہ اپنے یرغمالی کو ہی نہیں بلکہ تمام یرغمالیوں کو ساتھ لانا چاہتے تھے۔ انہوں نے وہیں رُک کر یرغمالیوں کے حفاظت کا فیصلہ کر لیا اور آنے والے چیمپئن کی مدد بھی کی......''

رون اور ہرمائنی دونوں نے غصیلی نظروں سے ہیری کی طرف گھورا۔

''ججوں کی اکثریت......'' بیگ مین نے کارکروف کی طرف حقارت بھری نگاہیں ڈالتے ہوئے آگے کہا۔ ''محسوس کرتی ہے کہ یہ یہ اخلاقی کردار اور احساس ذمہ داری قابل تعریف ہے اور تقاضا تو یہی ہے کہ اسے پورے پورے نمبر ملنا چاہئیں۔ بہر حال، مسٹر پوٹر کو پینتالیس نمبر دیئے جاتے ہیں......''

ہیری کا دل خوشی و سرشاری سے جھوم اُٹھا۔ اب وہ سیڈرک کے ساتھ پہلے نمبر پر آ گیا تھا اور ہرمائنی حیرت بھری نظروں سے اسے گھورنے لگی اور پھر وہ ہنس پڑی اور باقی تماشائیوں کے ساتھ مل کر زور زور سے تالیاں بجانے لگی۔

''دیکھا ہیری!'' رون نے اس شوروغل کے بیچ میں کہا۔ ''تم حماقت نہیں دکھا رہے تھے۔ تم تو اپنا اخلاقی کردار اور احساس ذمہ داری کا مظاہرہ کر رہے تھے......''

فلیور بھی بہت زور زور سے تالیاں بجا رہی تھی لیکن کیرم ذرا بھی خوش نہیں دکھائی دے رہا تھا، اس نے ہرمائنی سے دوبارہ بات چیت کرنے کی کوشش کی لیکن وہ ہیری کے لئے تالیاں بجانے میں اتنی مگن تھی کہ اس نے اس کی طرف ذرا بھی توجہ نہیں دی۔

''تیسرا اور آخری ہدف...... چوبیس جون کی شام کو پورا کیا جائے گا۔'' بیگ مین کی آواز تماشائیوں کے شوروغل کے بیچ میں بلند ہوئی۔ ''تمام چیمپئن کو اس کے بارے میں ٹھیک ایک ماہ پہلے آگاہی دی جائے گی۔ تمام چیمپئن کی حوصلہ افزائی کیلئے آپ سب کا بے حد شکریہ!''

اسی کے ساتھ آج یہ مقابلہ اپنے اختتام کو پہنچ گیا تھا۔ جب میڈم پامفری چمپئنوں اور یرغمالیوں کو ساتھ لے کر سکول کی طرف جا رہی تھیں تا کہ انہیں خشک کپڑے پہنائے جا سکیں تو ہیری نے پر سکون انداز میں سوچا کہ شکر ہے دوسرا ہدف بھی پورا ہو گیا...... یہ ختم ہو گیا اور وہ اس میں کامیاب رہا......اب اسے چوبیس جون تک کسی قسم کی کوئی فکر نہیں ستائے گی۔

سکول کی پتھر کی سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اس نے یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ اگلی مرتبہ جب وہ ہاگس میڈ جائے گا تو ڈوبی کیلئے ڈھیر سارے موزے ضرور خرید کر لائے گا۔ وہ بھی پورے تین سو پینسٹھ......تا کہ ڈوبی روزانہ ایک نیا موزہ پہن سکے......!

☆☆☆☆

ستائیسواں باب

# پیڈ فٹ کی واپسی

دوسرے ہدف کی تکمیل کے بعد ایک اچھی بات یہ ہوئی تھی کہ ہر طالبعلم یہ جاننے کیلئے بہت بے تاب تھا کہ جھیل کے نیچے کیا ہوا تھا؟ اس کا سیدھا مطلب یہ تھا کہ رون بھی ہیری کی طرح مشہور ہو گیا تھا۔ ہیری نے دیکھا کہ رون کی کہانی ہر دفعہ تھوڑی بدل جاتی تھی۔ پہلے پہل تو اس نے سچائی تک ہی قناعت کی تھی۔ کم از کم اس کی کہانی ہرمائنی کی کہانی سے میل کھاتی تھی...... ڈمبل ڈور نے سبھی یرغمالیوں کو پروفیسر میک گوناگل کے دفتر میں جادو سے گہری نیند میں سلا دیا لیکن اس سے پہلے انہیں پوری یقین دہانی کرا دی گئی تھی کہ وہ مکمل طور پر صحیح سلامت رہیں گے اور پانی سے اوپر پہنچتے ہی اس نیند سے بیدار ہو جائیں گے۔ بہرحال، ایک ہفتے بعد رون اغوا کی ایک سنسنی خیز کہانی سنانے لگا، جس میں وہ اکیلا ہی پچاس جل مانسوں سے بھڑا ہوا تھا۔ طویل جدوجہد کے بعد جل مانس اس پر قابو پانے میں کامیاب ہو گئے، لیکن بندھنے سے پہلے اس نے جل مانسوں کو خوب مزہ چکھا دیا تھا......

''لیکن میں نے اپنی چھڑی اپنی آستین میں چھپا رکھی تھی۔'' اس نے پدما پاٹیل کو قائل کرتے ہوئے کہا جواب رون میں زیادہ دلچسپی لینے لگی تھی کیونکہ وہ لوگوں کی آنکھوں کا تارہ بن چکا تھا۔ جب بھی راہداریوں میں ان کا آمنا سامنا ہوتا تو پدما پاٹیل رون سے ہر بار کسی نہ کسی بہانے سے بات کرنے کی کوشش کرتی تھی۔ رون نے اس سے آگے کہا۔ ''میں ان جل مانسوں کو جب چاہتا، شکست دے سکتا تھا......''

''اور تم کیا کرتے، ان پر ناخنوں سے حملہ کرتے؟'' ہرمائنی نے تیکھی آواز میں کہا۔ ان دنوں وہ چڑ چڑی ہو گئی تھی۔ وہ وکٹر کیرم کی سب سے قیمتی چیز تھی، یہ کہہ کہہ کر لوگوں نے اس کا جینا حرام کر رکھا تھا۔ ہرمائنی کی بات سن کر رون کے کان سرخ ہو گئے اور وہ ایک بار پھر جادوئی نیند والی کہانی پر لوٹ آیا۔

مارچ آنے پر موسم تھوڑا خشک ہو گیا لیکن وہ جب بھی میدان میں جاتے تھے، ہوا کے بے رحم تھپیڑے ان کے ہاتھوں اور چہروں کو جھنجوڑ دیتے تھے۔ ڈاک بھی تاخیر سے آ رہی تھی کیونکہ ہوا کے تھپیڑوں کی وجہ سے الو غلط راستے میں نکل جاتے تھے۔ جس بھورے الو کو ہیری نے سیریس کے پاس ہاگس میڈ کی سیر والی تاریخ کے خط کے ساتھ بھیجا تھا، وہ جمعہ کی صبح ناشتے کی میز پر لوٹ آیا تھا۔ اس

کے آدھے پنکھ الٹی سمت میں مڑے ہوئے تھے۔ جیسے ہی ہیری نے اس کے پیر سے سیریس کا خط الگ کیا، وہ فوراً اُڑ گیا۔ ظاہر ہے کہ وہ ڈر رہا تھا کہ کہیں اسے پھر سے نئے سفر پر نہ روانہ کر دیا جائے۔

سیریس کا خط اس بار بھی پچھلی مرتبہ جتنا ہی مختصر تھا۔

*ہفتے کی دوپہر دو بجے ہاگس میڈ کے باہر والی سڑک پر (درویش اینڈ بنگش نامی دکان کے پار) آنا اور سڑک کے اختتام پر بنی سیڑھیوں کے پاس انتظار کرنا۔ کھانے پینے کا جتنا سامان ہو سکے ساتھ لے آنا۔*

''وہ ہاگس میڈ تو نہیں آ گیا......؟'' رون نے حیرت سے پوچھا۔

''لگتا تو ایسا ہی ہے......'' ہرمائنی نے سوچتے ہوئے کہا۔

''میں اس کی بات بالکل نہیں مانوں گا'' ہیری نے غصے میں آتے ہوئے کہا۔ ''اگر وہ پکڑا گیا تو......؟''

''دیکھو! وہ یہاں تک آ گیا ہے، ہے نا؟'' رون نے دھیرے سے کہا۔ ''اور اب تو روح کھچڑ بھی نہیں منڈلا رہے ہیں......''

ہیری نے کچھ سوچتے ہوئے خط کو تہ کیا۔ حقیقت تو یہ تھی کہ وہ سیریس سے دوبارہ ملنا چاہتا تھا۔ اس لئے وہ دوپہر کی آخری کلاس یعنی جادوئی مرکبات کی کلاس میں تھوڑا زیادہ خوشی سے گیا۔

کلاس کے دروازے کے باہر ملفوائے، کریب اور گوئل کھڑے تھے۔ ان کے آس پاس پینسی پارکنسن کے گینگ کی سلے درن کی لڑکیاں بھی جھرمٹ بنا کر کھڑی ہوئی تھیں۔ وہ سبھی کسی چیز کو دیکھ رہی تھیں جو ہیری کو دکھائی نہیں دے رہی تھی۔ وہ زور زور سے ہنس رہی تھیں۔ جب ہیری، رون اور ہرمائنی وہاں پہنچے تو پینسی کے بدصورت چہرہ جوشیلا دکھائی دینے لگا۔ وہ گوئل کی چوڑی پشت کے عقب میں سے جھانک کر ہنسنے لگی۔

''وہ لوگ آ گئے ہیں......'' وہ کھی کھی کرتی ہوئی بولی۔ سلے درن کے طلباء کا جھرمٹ فوراً بکھر گیا۔ ہیری نے دیکھا کہ پینسی کے ہاتھ میں ایک رسالہ تھما ہوا تھا...... 'ہفت روزہ جادوگرنیاں'...... سرورق پر ایک متحرک تصویر میں گھنگھریالے بالوں والی ایک جادوگرنی دکھائی دے رہی تھی جو دانت نکال کر ہنس رہی تھی اور اپنی چھڑی سے ایک بڑے اسفنج کیک کی طرف اشارہ کر رہی تھی۔

''گرینجر...... تمہیں اس میں ایک دلچسپ مضمون پڑھنے کو ملے گا!'' پینسی نے زور سے کہا اور رسالہ ہرمائنی کی طرف اچھال دیا۔ ہرمائنی نے حیرت بھری نظروں سے رسالے کو پکڑا اور اس کے سرورق کو گھورنے لگی۔ اسی لمحے تہہ خانے کا دروازہ کھل گیا اور سنیپ نے اشارہ کر کے انہیں اندر آنے کی ہدایت کی۔

ہرمائنی، ہیری اور رون ہمیشہ کی طرح تہہ خانے والی کلاس میں سب سے پیچھے والی نشستوں کی طرف چل دیئے۔ جب سنیپ نے ان کی طرف پشت موڑی اور تختہ سیاہ پر آج کے جادوئی مرکب میں ڈالنے والی اشیاء کی فہرست لکھنے میں مصروف ہو گئے تو ہرمائنی نے جلدی سے ڈیسک کے نیچے رسالہ کھول لیا۔ ہیری اور رون بھی اس کے تھوڑے نزدیک ہو گئے اور جھک کر اسے دیکھنے لگے۔ چند

ہی صفحے پلٹنے کے بعد انہیں ایک چونکا دینے والا مضمون دکھائی دیا۔ ہیری کی ایک بڑی رنگین تصویر وہاں چھپی ہوئی تھی اور اس کے نیچے شہ سرخی میں لکھا ہوا تھا۔

'ہیری پوٹر کی چھپی محبت!'

شاید سب سے انوکھا لڑکا......لیکن ایک ایسا لڑکا جو حسب سابق نوعمری کی اذیت سے پریشان ہے۔ ریٹا سٹیکر کے مطابق، اپنے ماں باپ کی اچانک حادثاتی موت کے بعد محبت سے خالی دامن چودہ برس گزارنے کے بعد اسے محسوس ہو رہا تھا کہ اسے ہوگورٹس میں پڑھنے والی اپنی ساتھی دوست طالبہ ہرمائنی گرینجر کی محبت حاصل ہو چکی ہے جو ماگلو گھرانے میں پیدا ہوئی ہے۔ ہیری کو اپنی چھوٹی سی زندگی میں بہت سی اذیتیں سہنی پڑی ہیں لیکن اسے یہ معلوم نہیں تھا کہ اسے اپنی محبت میں بھی بے وفائی کا کرب سہنا پڑے گا۔

مس گرینجر سادہ مگر اولعزم قسم کی لڑکی ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ مشہور جادوگروں میں اس کی دلچسپی صرف ہیری پوٹر تک ہی محدود نہیں رہ سکتی تھی۔ جب سے بلغاریہ کا متلاشی اور گذشتہ کیوڈچ ورلڈ کپ کا ہیرو وکٹر کیرم ہوگورٹس آیا ہے، مس گرینجر ان دنوں لڑکوں کے دلوں سے خوب کھیل رہی ہیں۔ کیرم چالاک مس گرینجر کے دام الفت میں اس قدر گرفتار ہو چکا ہے کہ اس نے اسے گرمیوں کی تعطیلات میں بلغاریہ میں اپنے یہاں آنے کی باقاعدہ دعوت بھی دے دی ہے۔ کیرم کا کہنا ہے کہ اس نے کسی اور لڑکی کے بارے میں ایسا کبھی محسوس نہیں کیا ہے۔

بہر حال، ہوسکتا ہے کہ مس گرینجر ان بدنصیب لڑکوں کو اپنی محبت کے جال میں پھنسانے کیلئے صرف اپنے روپ رنگ ہی کا سہارا نہ لے رہی ہو، جو کہ محض واجبی سا ہے۔ چوتھے سال کی خوبصورت اور ذہین طالبہ پینسی پارکنسن کا کہنا ہے کہ 'ہرمائنی دراصل بدصورت لڑکی ہے لیکن اس کا دماغ بہت تیز ہے۔ اس نے یقیناً عشقال تیار کر لیا ہوگا۔ مجھے لگتا ہے کہ عشقال سے وہ ان لڑکوں کا دل جیت رہی ہے۔'

ظاہر ہے کہ ہوگورٹس میں جادوئی مرکب 'عشقال' تیار کرنے پر ممانعت ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ ایلبس ڈمبل ڈور اس جرم کی تحقیقات کرنا چاہیں گے۔ اس دوران ہیری پوٹر کے پرستار یہ امید کریں گے کہ اگلی مرتبہ جب وہ کسی کو محبت کیلئے منتخب کرے تو کوئی زیادہ نیک دل اور نیک سیرت لڑکی ہی اس کے حصے میں آئے۔

''میں نے تم سے کہا تھا......'' رون نے ہرمائنی سے کہا جب وہ مضمون کو گھور دیکھ رہا تھا۔ ''میں نے تم سے کہا تھا نا کہ ریٹا سٹیکر سے پنگا مت لو۔ اس کی باتوں سے تو ایسا ہی لگتا تھا جیسے تم چالباز لڑکی ہو......''

ہرمائنی ہنس پڑی...... ''چالباز......؟'' اس نے دہرایا اور اپنی ہنسی روکنے کی کوشش کی۔

''میری ممی ایسی لڑکیوں کے بارے میں یہی کہتی ہیں۔'' رون نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا اور اس کے کان سرخ ہوگئے۔

''اگر ریٹا یہی کچھ سب سے برا سمجھتی ہے تو اس کے ہتھیار بہت کمزور ہیں۔'' ہرمائنی اب بھی ہنستے ہوئے بول رہی تھی اور اس نے 'ہفت روزہ جادوگرنیاں' کو پہلو والی کرسی پر پٹخ دیا۔ ''پرانے کچرے کا ڈھیر......''

اس نے سلے درن کے طلباء وطالبات کی طرف دیکھا۔ وہ سب اسے اور ہیری کے چہروں کو غور سے دیکھ رہے تھے۔ وہ یہ جاننے کی کوشش میں بے قرار دکھائی دے رہے تھے کہ یہ مضمون پڑھ کر وہ دونوں کس قدر کوفت کا شکار ہوئے ہیں؟ ہرمائنی نے ان کی طرف جوشیلے انداز میں مسکرا کر دیکھا اور ہاتھ لہرایا۔ پھر ہرمائنی، ہیری اور رون ان اجزا کو نکالنے لگے جن سے انہیں 'تیز حافظہ' نامی مرکب تیار کرنا تھا۔

''ایسے اس مضمون میں ایک چیز عجیب ہے۔'' ہرمائنی نے دس منٹ بعد کہا۔ جب وہ پتھر کے کٹورے میں بھونروں کے مردہ جسموں کے اجزا کو ڈال کر ہاتھ میں ہاون دستے پکڑ رہی تھی۔

''وہ کیا......؟'' رون نے جلدی سے پوچھا۔ ''تم کہیں واقعی عشقال تو نہیں بنا رہی ہو؟''

''گدھوں جیسی باتیں مت کرو......'' ہرمائنی نے اسے جھڑکتے ہوئے کہا اور اپنے بھونروں کو پیسنے لگی۔ ''نہیں!......اسے یہ کیسے پتہ چلا کہ وکٹر نے مجھے گرمیوں میں بلغاریہ آنے کی دعوت دی تھی؟'' یہ کہتے ہوئے اس کا چہرہ گلابی ہو گیا تھا اور اس نے رون سے جان بوجھ کر نظر نہیں ملائی۔

''کیا مطلب......؟'' رون کے ہاتھ سے ہاون دستہ اچانک چھوٹ گیا اور تیز آواز کے ساتھ زمین پر جا گرا۔

''جھیل سے باہر نکلنے کے فوراً بعد اس نے مجھے یہ کہا تھا۔'' ہرمائنی نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔ ''جب اس نے اپنے شارک جیسے سر سے چھٹکارا پا لیا اور میڈم پامفری نے ہم دونوں کو دو کمبل دیئے تو اس نے مجھے ججوں سے دور ایک جانب کھینچا تا کہ کہیں وہ اس کی بات سن نہ لیں۔ اس کے بعد اس نے مجھ سے کہا کہ اگر میں گرمیوں میں کسی دوسری مصروفیت میں مشغول نہیں ہوں تو کیا میں بلغاریہ آ سکتی ہوں؟''

''اور تم نے کیا جواب دیا؟'' رون نے پوچھا جس نے اپنا ہاون دستہ اُٹھا لیا تھا اور اب خالی ڈیسک کو کچل رہا تھا۔ ہاون دستہ اس کے پتھر کے کٹورے سے چھ انچ دور تھا کیونکہ اس کی آنکھیں تو ہرمائنی پر جمی ہوئی تھیں۔

''اس نے یہ بھی کہا تھا کہ اس نے کسی اور لڑکی کے بارے میں ایسا کبھی محسوس نہیں کیا۔'' ہرمائنی نے مزید کہا۔ اب اس کا چہرہ اتنا گلابی ہو گیا تھا کہ اس کے پاس سے حرارت پھوٹتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔ ''لیکن ریٹا سٹیکر اس کی بات کیسے سن سکتی ہے؟ وہ تو وہاں بالکل نہیں تھی......شاید وہ دوسرے ہدف کا کھیل دیکھنے کیلئے میدان میں گھس آئی ہو۔''

''اور تم نے اسے کیا جواب دیا؟'' رون نے اپنا سوال دہرایا اور اپنے ہاون دستے سے ڈیسک کو اتنی بری طرح سے کچلا کہ اس میں نشان پڑ گیا۔

’’میں تو صرف یہ دیکھنے میں مگن رہی کہ تم اور ہیری ٹھیک ہو یا نہیں ......‘‘

’’بلاشبہ آپ کی سماجی زندگی کافی مسحور کن ہے مس گرینجر!‘‘ ان کے ٹھیک عقب میں ایک کرخت اور سرد آواز سنائی دی۔ ’’لیکن میں یہ چاہوں گا کہ آپ اس کے بارے میں میری کلاس میں گفتگو نہ کریں......گری فنڈر کے دس پوائنٹس کم کئے جاتے ہیں۔‘‘

ان سے بات کرتے ہوئے سنیپ ان کے ڈیسک کے قریب آ کر کھڑے ہو گئے تھے۔ اب پوری کلاس ان کی طرف دیکھ رہی تھی۔ ملفوائے نے موقع پاتے ہی ہیری کی طرف ’ہیری پوٹرز یرو ہے‘ والا بیج چمکا دیا۔

’’اوہ......ڈیسک کے نیچے رسالہ بھی پڑھا جا رہا ہے؟‘‘ سنیپ نے ہفت روزہ جادوگرنیاں اُٹھاتے ہوئے کہا۔ ’’گری فنڈر کے دس پوائنٹس اور کم کئے جاتے ہیں......اوہ شاید......‘‘ سنیپ کی سیاہ آنکھیں ریٹا سٹیکر کے مضمون کو دیکھ کر چمکنے لگیں۔ ’’پوٹر کو اپنا محبت بھرا تراشہ رکھنا پڑتا ہوگا......‘‘

تہہ خانہ سلے درن کے طلباء کی ہنسی اور قہقہوں کے شور سے گونج اُٹھا۔ سنیپ کے زرد چہرے پر ایک زہریلی مسکراہٹ پھیل گئی۔ ہیری کو دہشت ہونے لگی جب وہ مضمون کو بلند آواز میں پڑھنے لگے۔

’’ہیری پوٹر کی چھپی ہوئی محبت!......اوہ، اوہو...... پوٹر اب تم چھپ چھپ کر محبت بھی کرنے لگے ہو؟ شاید سب سے انوکھی لڑکی......‘‘

ہیری کا چہرہ جلنے لگا۔ سنیپ ہر جملے کے بعد تھوڑا توقف برت رہے تھے تا کہ سلے درن کے طلباء اچھی طرح ہنس سکیں۔ سنیپ کے پڑھتے ہوئے مضمون پہلے کی بہ نسبت دس گنا زیادہ سنگین اور برا محسوس ہو رہا تھا۔

’’......ہیری پوٹر کے پرستار یہ امید کریں گے کہ اگلی مرتبہ جب وہ کسی کو محبت کیلئے منتخب کرے تو کوئی زیادہ نیک دل اور نیک سیرت لڑکی ہی اس کے حصے میں آئے......کتنا عمدہ مضمون ہے۔‘‘ سنیپ نے ہونٹ سکوڑ کر کہا اور سلے درن کے طلباء کے ٹھٹھوں کے درمیان رسالے کو بند کر دیا۔ ’’میرا خیال ہے کہ اچھا یہی رہے گا کہ میں تم تینوں کو الگ کر دوں تا کہ تم لوگ اپنے اُلجھی ہوئی محبت کو سلجھانے کے بجائے اپنے مرکب کو بنانے پر زیادہ دھیان دے سکو۔ ویزلی تم یہیں بیٹھے رہو۔ مس گرینجر تم پنیسی پارکنسن کے ساتھ جا کر بیٹھ جاؤ......اور تم پوٹر! میری میز کے سامنے والی ڈیسک پر جا کر بیٹھ جاؤ......چلو جلدی کرو۔‘‘

غصے میں کھولتا ہوا ہیری اپنی جگہ سے اُٹھا۔ اس نے اپنے مرکباتی اجزا سمیٹ کر کڑاہی میں ڈالے اور کتابیں بستے میں ٹھونس کر اسے کندھے پر لٹکایا اور پھر وہ تہہ خانے کے سب سے اگلی قطار میں موجود ڈیسک پر جا بیٹھا۔ سنیپ بھی خاموشی سے چلتے ہوئے اپنی میز کے پیچھے کرسی کھینچ کر بیٹھ گئے اور کالی آنکھوں سے ہیری کو دیکھنے لگے جو اب اپنی کڑاہی خالی کر رہا تھا اور اجزا کو ڈیسک پر پھیلا رہا تھا۔ ہیری نے یہ طے کر لیا تھا کہ وہ اپنے کام پر توجہ دے گا اور سنیپ کی طرف بالکل نہیں دیکھے گا۔ وہ اپنے بھونروں کو پتھر کے کٹورے میں ڈال کر پیستا رہا اور یہ تصور کرتا رہا کہ ہر بھونرا سنیپ کا چہرہ ہی ہو......

''اخبار میں ملی شہرت سے تمہارا پہلے سے بڑا سر اور زیادہ پھول گیا ہوگا۔''سنیپ نے دھیمی آواز میں کہا، جب باقی کلاس ایک بار پھر اپنے اپنے کاموں میں مشغول ہو چکی تھی۔

ہیری نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ جانتا تھا کہ سنیپ اسے اکسانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ وہ یہ کام پہلے بھی کر چکے تھے۔ اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ وہ کلاس ختم ہونے سے پہلے گری فنڈر کے پچاس پوائنٹس کم کرنے کا بہانہ تلاش کر رہے تھے۔

''تم اس غلط فہمی میں مت رہنا کہ پوری جادوئی دُنیا تم سے متاثر ہے۔''سنیپ نے بات آگے بڑھائی۔ وہ اتنی دھیمی آواز میں بول رہے تھے کہ کسی اور کو ان کی بات سنائی نہیں دے سکتی تھی (ہیری اپنے بھونروں کو کچلتا رہا حالانکہ وہ پہلے ہی بہت باریک سفوف بن چکے تھے) ''لیکن مجھے اس بات کی کوئی پرواہ نہیں ہے کہ تمہاری تصویر اخباروں اور رسالوں میں کتنی بار چھپتی ہے، پوٹر! میرے لئے تم اور کچھ بھی نہیں بلکہ ایک ضدی اور خودسر لڑکے ہو جو خود کو قوانین سے بالاتر چیز سمجھتا ہے۔''

ہیری نے بھونروں کے سفوف کو اپنی کڑاہی میں انڈیلا اور پھر ادرک کی جڑیں صاف کرنے لگا۔ اس کے ہاتھ غصے کے مارے تھوڑا کانپ رہے تھے لیکن اس نے اپنی آنکھیں نیچے ہی رکھیں جیسے سنیپ کی باتیں اسے سنائی ہی نہ دے رہی ہوں۔

''میں تمہیں خبردار کر رہا ہوں پوٹر!''سنیپ نے تھوڑی دھیمی لیکن زیادہ خطرناک آواز میں بات جاری رکھتے ہوئے کہا۔''چاہے تم مشہور ہو گئے ہو لیکن اگر میں نے تمہیں ایک بار دوبارہ اپنے دفتر میں چوری کرتے ہوئے پکڑ لیا......''

''میں آپ کے دفتر کے آس پاس بھی نہیں گیا تھا......''ہیری نے بپھرتے ہوئے کہا۔ وہ اپنی بہرے پن کی اداکاری کو فراموش کر چکا تھا۔

''مجھ سے جھوٹ مت بولو، پوٹر!''سنیپ نے پھنکارتے ہوئے کہا۔ ان کی گہری سیاہ آنکھیں ہیری کو ٹٹول رہی تھیں۔''کچلے سانپ کی کینچلی......گل پھڑ پودا......دونوں ہی میری الماری سے چرائے گئے ہیں اور میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ انہیں کس نے چرایا ہے؟''

ہیری نے سنیپ کو گھور کر دیکھا۔ اس نے فیصلہ کر لیا کہ وہ پلکیں نہیں جھپکائے گا یا مجرم نہیں دکھائی دے گا۔ سچ تو یہ تھا کہ اس نے سنیپ کی الماری سے یہ دونوں چیزیں نہیں چرائی تھیں۔ جب وہ دوسرے سال کی پڑھائی کر رہا تھا تو ہرمائنی کچلے سانپ کی کینچلی چرا لائی تھی......انہیں بھیس بدل مرکب بنانے کیلئے اس کی ضرورت تھی......حالانکہ سنیپ کو ہیری پر اس وقت بھی شک تھا لیکن وہ اسے کبھی ثابت نہیں کر پائے تھے۔ ظاہر ہے کہ گل پھڑ پودا یقیناً ڈوبی نے ہی چرایا ہوگا......

''میں نہیں جانتا کہ آپ کس بارے میں بات کر رہے ہیں؟''ہیری نے ٹھنڈے پن سے جھوٹ بول دیا۔

''جس رات میرے دفتر میں چوری ہوئی تھی، تم اپنے کمرے سے باہر گھوم رہے تھے۔''سنیپ پھنکارتے ہوئے بولے۔''میں یہ بات جانتا ہوں پوٹر!......ہوسکتا ہے کہ میڈ آئی موڈی تمہارے پرستاروں کی جماعت میں شامل ہو گئے ہوں لیکن میں تمہاری حرکتوں

کو برداشت نہیں کروں گا پوٹر! اگر پھر کبھی رات کو میرے دفتر میں گھسے تو تمہیں اس کی بہت بھاری قیمت چکانا پڑے گی...... سمجھے!''

''ٹھیک ہے۔'' ہیری نے پرسکون لہجے میں کہا اور اپنی ادرک کی جڑوں کی طرف واپس متوجہ ہو گیا۔'' اگر میرا کبھی وہاں جانے کا ارادہ ہوا تو میں یہ بات یاد رکھوں گا۔''

سنیپ کی آنکھوں سے چنگاریاں نکلنے لگیں۔ انہوں نے اپنے کالے چوغے کے اندر ہاتھ ڈالا۔ ایک لمحے کیلئے تو ہیری کو لگا کہ شاید سنیپ اپنی چھڑی نکال کر اس پر جادوئی وار کرنے والے ہیں...... پھر اس نے دیکھا کہ سنیپ نے ایک شیشے کی چھوٹی بوتل نکالی جس میں شفاف سیال بھرا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ ہیری نے اسے گھور کر دیکھا۔

''پوٹر! تم جانتے ہو کہ یہ کیا ہے؟'' سنیپ نے پوچھا اور ان کی آنکھیں ایک بار پھر خطرناک انداز میں چمکنے لگیں۔

''نہیں......'' ہیری نے اس بار پوری ایمانداری سے کہا۔

''یہ سچائی اگلوانے کی دوا ہے...... صدقیال! ...... یہ مرکب اتنا طاقتور ہے کہ اس کی تین بوندوں سے ہی تم اپنے سب سے گہرے راز کو سب کے سامنے اگلنے پر مجبور ہو جاؤ گے اور پوری کلاس تمہاری حقیقتوں سے اچھی طرح آگاہ ہو جائے گی۔'' سنیپ نے کٹیلے لہجے میں لفظ چباتے ہوئے کہا۔'' ویسے اس دوا کے استعمال کے بارے میں محکمے کی طرف سے کڑی ممانعت کی ہدایات ہیں مگر...... اگر تم نے اپنی عادتیں نہیں سدھاریں تو ہوسکتا ہے کہ میرا ہاتھ بہک جائے۔'' انہوں نے کانچ کی بوتل کو تھوڑا ہلایا۔'' اور تم شام کو جو کدو کا جوس پیتے ہوئے اس میں یہ صدقیال شامل ہو جائے اور پھر پوٹر...... ہم سبھی کو یہ معلوم ہو جائے گا کہ تم میرے دفتر میں گھسے تھے یا نہیں......''

ہیری کچھ نہیں بولا۔ وہ ایک بار پھر اپنی ادرک کی جڑوں پر دھیان دینے لگا۔ اس نے اپنا چاقو نکالا اور ان کے ٹکڑے کرنے لگا۔ اسے صدقیال کے بارے میں سن کر ذرا بھی اچھا نہیں لگا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ سنیپ کا کوئی بھروسہ نہیں ہے، وہ اس کی بوندیں کسی بھی وقت اس کے گلاس میں ڈال سکتے ہیں۔ وہ یہ سوچ کر کانپ اُٹھا کہ اگر سنیپ نے ایسا کیا تو اس کے منہ سے کیا کیا نکل سکتا ہے...... اس کے باعث بہت سے لوگ مشکل کا شکار ہو جائیں گے...... سب سے پہلے ہرمائنی اور ڈوبی...... اس کے علاوہ وہ اور بھی کتنی چیزیں چھپائے ہوئے تھا...... یہ بات کہ وہ سیریس کے ساتھ مسلسل رابطے میں ہے...... اور اس کے پیٹ میں اس خیال سے کھلبلی مچ گئی۔ وہ چوچینگ کے بارے میں کیسا محسوس کرتا ہے...... اس نے اپنی ادرک کی جڑوں کو بھی کڑاہی میں ڈال دیا اور سوچنے لگا کہ کیا اسے بھی موڈی کی نقالی کرنا چاہئے اور اپنی چھاگل میں سے ہی جوس پینا شروع کر دینا چاہئے۔

اسی لمحے تہہ خانے کے دروازے پر دستک ہوئی۔

''اندر آ جاؤ......'' سنیپ نے اپنی معمول کی آواز میں دروازے کو دیکھتے ہوئے کہا۔

جب دروازہ کھلا تو کلاس کے تمام بچوں نے مڑ کر دیکھا۔ پروفیسر کارکروف اندر آ گئے تھے۔ جب وہ لمبے ڈگ بھرتے ہوئے

سنیپ کی میز کی طرف بڑھے تو سبھی انہیں غور سے دیکھنے لگے۔ وہ اپنی بکری جیسی ڈاڑھی میں انگلیاں گھما رہے تھے اور کافی پریشان دکھائی دے رہے تھے۔

''مجھے کچھ بات کرنا ہے سیورس!'' کارکروف، سنیپ کے پاس پہنچنے کے بعد رُک رُک کر بولے۔ وہ کوشش کر رہے تھے کہ کوئی تیسرا ان کی بات نہ سن پائے۔ اس لئے انہوں نے اپنے ہونٹ بس معمولی سے ہی کھولے تھے۔ ایسا لگتا تھا کہ جیسے وہ ہونٹوں کی زبان بولنے میں کچھ زیادہ مہارت نہیں رکھتے تھے۔ ہیری نے اپنی نظریں تو ادرک کی جڑوں پر ہی رہنے دیں لیکن پورا دھیان کارکروف کی طرف مبذول رکھا۔ وہ کان لگا کر سننے کی کوشش کر رہا تھا۔

''کارکروف! میں تم سے اس کلاس کے بعد بات کروں گا.....'' سنیپ نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا لیکن کارکروف بے صبری سے بیچ میں ہی بول پڑے۔

''سیورس! میں تم سے ابھی بات کرنا چاہتا ہوں تاکہ تم کہیں مجھے چکمہ دے کر بھاگ نہ جاؤ۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ ان دنوں تم ملنے سے کترا رہے ہو.....''

''کلاس کے بعد.....'' سنیپ نے جھلا کر کہا۔

ہیری نے ماپ والے کپ کو اوپر اُٹھا کر یہ دیکھنے کی اداکاری کی کہ کیا اس نے بکتر بند چکوندر کا صفرائی تیل پیمائش کے خط کے مطابق صحیح ڈالا ہے۔ اسی بہانے سے اس نے ان دونوں کو کنکھیوں سے دیکھا۔ پروفیسر کارکروف بہت زیادہ پریشان اور سنیپ بہت ناراض دکھائی دے رہے تھے۔

کارکروف باقی تمام وقت پروفیسر سنیپ کی میز کے عقبی خلا میں ٹہلتے رہے۔ لگتا تھا کہ وہ اس بات پر آمادہ ہیں کہ کلاس ختم ہونے کے بعد سنیپ کو بھاگنے نہیں دیں گے۔ ہیری یہ سننے کیلئے بہت بے چین تھا کہ کارکروف آخر سنیپ سے کیا کہنا چاہتے ہیں؟ اس لئے جب گھنٹی بجنے میں صرف دو منٹ باقی رہ گئے تو ہیری نے جان بوجھ کر اپنی صفرائی تیل کی بوتل فرش پر گرا دی جس سے تیل فرش پر پھیل گیا۔ اس طرح ہیری کو اپنے ڈیسک کے نیچے جھک کر پھیلے ہوئے صفرائی تیل کو صاف کرنے کا بہانہ مل گیا تھا جبکہ باقی طلبہ شور مچاتے ہوئے دروازے کی طرف جا رہے تھے۔

''اتنی ضروری کیا بات ہے کارکروف؟'' اس نے سنیپ کی آواز سنی جواب بھی دھیمے لہجے میں بات کر رہے تھے۔

''یہ دیکھو.....'' کارکروف نے کہا۔ ہیری نے اپنی کڑاہی کے کونے سے جھانکتے ہوئے دیکھا کہ کارکروف نے اپنے چوغے کی بائیں آستین اوپر چڑھا لی اور سنیپ کو کچھ دکھایا۔

''دیکھو.....!'' کارکروف نے اب بھی ہونٹ نہ ہلانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ ''تم نے دیکھا.....؟ یہ اتنا صاف کبھی نہیں تھا جب سے.....''

''اسے ڈھانپ لو، کارکروف!'' سنیپ نے غراتے ہوئے کہا۔ ان کی سیاہ آنکھوں کلاس روم کے چاروں طرف گھوم رہی تھیں۔
''لیکن تمہارا ابھی اس طرف دھیان گیا ہوگا؟'' کارکروف نے پریشانی بھری آواز میں کہا۔
''کارکروف! ہم اس موضوع پر بعد میں بھی بات کر سکتے ہیں۔'' سنیپ نے تھوک اُڑاتے ہوئے کہا۔ ''پوٹر!...... تم کیا کر رہے ہو؟''

''اوہ! اپنا صفرائی تیل صاف کر رہا ہوں پروفیسر!'' ہیری نے معصومیت بھرے لہجے میں کہا اور کھڑے ہوکر سنیپ کو گیلا کپڑا الہرا کر دکھایا۔

کارکروف ایڑیوں کے بل گھومے اور دھڑ دھڑاتے ہوئے تہہ خانے والی کلاس سے باہر نکل گئے۔ وہ پریشان اور ناراض دکھائی دے رہے تھے۔ ہیری آگ بگولا سنیپ کے ساتھ تنہا نہیں رہنا چاہتا تھا۔ اس لئے اس نے جلدی سے اپنی کتابیں اور کڑاہی کا سامان بستے میں گھسایا اور پوری رفتار سے دروازے کی طرف دوڑ لگادی۔ وہ ران اور ہرمائنی کو یہ بتانے جا رہا تھا کہ اس نے ابھی ابھی کیا دیکھا اور سنا تھا......

☆☆☆☆

وہ اگلے دن دوپہر کے وقت ہوگورٹس کے بیرونی میدان میں پہنچے۔ میدان میں بہت ہلکی دھوپ پھیلی ہوئی تھی۔ موسم پورے سال جتنا ٹھنڈا رہا تھا، آج اس سے کم ہی ٹھنڈا تھا۔ ہاگس میڈ پہنچنے تک وہ تینوں اپنے اپنے چوغے اتار کر اپنے کندھوں پر ڈال چکے تھے۔ سیریس نے انہیں کھانے پینے کی جو چیزیں لانے کی ہدایت کی تھی، وہ ہیری کے بستے میں بھری ہوئی تھیں، انہوں نے دوپہر کے کھانے کی میز سے چکن کی ایک درجن ٹانگیں، ڈبل روٹی کے کثیر ٹکڑے اور کدو کے رس کی بڑی بوتل چرالی تھی۔

ڈوبی کے کیلئے موزوں کا تحفہ خریدنے کیلئے وہ گلڈر یگز جادوئی ٹیلرز پر گئے، جہاں انہوں نے سب سے بھڑکیلے موزے چننے میں بڑا لطف آیا۔ ایک موزے میں سنہرے اور چاندی کے چمکیلے ستارے چمک رہے تھے۔ ایک اور موزہ زیادہ گندا ہونے پر زور زور سے چیخنے لگتا تھا۔ پھر ڈیڑھ بجے وہ مرکزی سڑک کی طرف نکل آئے۔ وہ درویش اینڈ بنگش نامی دکان کے قریب سے گزرتے ہوئے قصبے کے باہر جانے والی سمت میں جانے لگے۔

ہیری پہلے کبھی اس سمت میں نہیں آیا تھا۔ بل دار سڑک انہیں ہاگس میڈ کے چاروں طرف پھیلے ہوئے گھنے جنگل کی طرف لے جا رہی تھی۔ یہاں مکان کم اور ان کے باغیچے زیادہ بڑے دکھائی دے رہے تھے۔ وہ لوگ اس پہاڑ کی طرف بڑھ رہے تھے جس کے سائے میں ہاگس میڈ نامی یہ جادوئی قصبہ آباد تھا۔ وہ چلتے ہوئے ایک موڑ پر مڑ گئے اور انہیں سڑک کے کنارے پر بنی ہوئی سیڑھیاں دکھائی دینے لگیں۔ وہاں پر ایک بہت بڑا کالا کتا بیٹھا ہوا ان کی طرف دیکھ رہا تھا۔ اس کے اگلے پنجے سیڑھیوں کے اوپر پھیلے ہوئے تھے، اس کتے کے منہ میں کچھ اخبار دبے ہوئے دکھائی دے رہے تھے اور وہ کافی جانا پہچانا سا لگ رہا تھا......

''کیسے ہو سیریس؟......'' ہیری نے پاس پہنچ کر پوچھا۔

کالے کتے نے لگاوٹ کے ساتھ ہیری کے بستے کو سونگھا اور ایک مرتبہ اپنی دُم ہلائی۔ پھر وہ مڑ کر ان سے دور جانے لگا۔ وہ میدان کے اس حصے کے پار جا رہا تھا جو پہاڑ کی چٹانی تلچھٹ سے ملنے کیلئے اوپر اُٹھ رہا تھا۔ ہیری، رون اور ہرمائنی سیڑھیوں سے اتر کر اس کے پیچھے پیچھے چلنے لگے۔

سیریس انہیں پہاڑ کی پگڈنڈی پر لے گیا جہاں چٹانیں اور بڑے بڑے پتھر پڑے تھے۔ چار پیر ہونے کی وجہ سے سیریس کیلئے یہ کام آسان تھا لیکن جلد ہی ہیری، رون اور ہرمائنی کا دم پھولنے لگا۔ وہ سیریس کے پیچھے پیچھے پہاڑ پر چڑھنے لگے۔ لگ بھگ نصف گھنٹے تک وہ سیریس کی ہلتی ہوئی دُم کا تعاقب کرتے رہے۔ وہ خم دار گھاٹیوں سے گھومتے ہوئے، پتھریلے راستے پر گرتے پڑتے چڑھائی چڑھتے رہے۔ ہیری نے اپنے کندھے پر جو بستہ ٹانگ رکھا تھا اس کا فیتہ اب اس کے کندھے میں بری طرح چبھنے لگا تھا۔

آخر کار سیریس نگاہوں سے اوجھل ہو گیا اور جب وہ اس جگہ کے پاس پہنچے جہاں وہ اوجھل ہو گیا تھا تو انہیں چٹان میں ایک تنگ دراڑ دکھائی دی۔ وہ جیسے تیسے سکڑ کر اس کے اندر داخل ہو گئے۔ انہوں نے دیکھا کہ وہ ایک ٹھنڈی اور کم روشنی والی غار میں پہنچ گئے تھے۔ اس کے سرے پر ایک بڑی چٹان تھی جس سے بک بیک نامی قشنگر رسی سے بندھا ہوا تھا۔ آدھے عقاب اور آدھا گھوڑے جیسا دکھائی دینے والا بک بیک کی خونخوار نارنجی آنکھیں انہیں دیکھ کر چمکنے لگیں۔ ان تینوں نے اس کی طرف دیکھ کر سر جھکایا۔ ایک پل کیلئے انہیں خونخوار نظروں سے دیکھنے کے بعد بک بیک نے اپنے سامنے والے پپڑی دار گھٹنے موڑے اور ہرمائنی کو اپنے پنکھ بھری گردن سہلانے دی۔ بہرحال، ہیری اس طرف دیکھ رہا تھا جہاں کالا کتا ابھی ابھی اس کے قانونی سرپرست کی صورت میں تبدیل ہو چکا تھا۔

سیریس پھٹے ہوئے بھورے چوغے میں ملبوس تھا۔ یہ وہی چوغہ تھا جو وہ اژقبان سے فرار ہوتے ہوئے پہنے تھا۔ اس کے سیاہ بال آتشدان میں ظاہر ہونے والی شبیہ کی بہ نسبت زیادہ لمبے ہو چکے تھے۔ وہ ایک بار پھر گندے، بڑے اور الجھے دکھائی دے رہے تھے۔ وہ بہت دبلا دکھائی دے رہا تھا۔

سیریس بلیک نے 'روزنامہ جادوگر' کے پرانے اخبار منہ سے نکال کر زمین پر پھینک دیئے جنہیں اس نے کتے کی شکل میں اپنے منہ میں دبا رکھا تھا پھر وہ بھرائے ہوئے حلق سے بولا۔ ''مرغی دو......!''

ہیری نے اپنا بستہ کھول کر مرغی کی ٹانگیں اور ڈبل روٹی کے ٹکڑے اس کی طرف بڑھائے۔

''شکریہ!'' سیریس نے پیکٹ کھولتے ہوئے کہا۔ وہ غار کے فرش پر بیٹھ کر اپنے دانتوں سے ایک ٹکڑا کاٹنے لگا۔ ''میں زیادہ تر پیٹ کی آگ بجھانے کیلئے چوہے کھاتا ہوں۔ ہاگس میڈ سے کھانے پینے کا زیادہ سامان نہیں چرایا جا سکتا۔ اس سے لوگوں کا دھیان میری طرف ہو جائے گا۔'' وہ ہیری کی طرف دیکھ کر مسکرایا لیکن ہیری اس کے بدلے میں بڑی بے چینی سے مسکرایا تھا۔

''تم یہاں کیا کر رہے ہو سیریس؟'' ہیری نے سوال کیا۔

''قانونی سرپرست ہونے کا فرض نبھا رہا ہوں۔'' سیریس نے کتے کی طرح بوٹی کو بھنبھوڑتے ہوئے کہا۔ ''میری فکر بالکل نہ کرو۔ میں بہت اچھا آوارہ کتا ہونے کی اداکاری اچھی طرح کررہا ہوں......''

وہ اب بھی مسکرا رہا تھا لیکن ہیری کے تفکرات میں ڈوبے چہرے کو دیکھ کر اس نے نہایت سنجیدگی سے کہا۔ ''میں خطرے کے قریب رہنا چاہتا ہوں، تمہارا آخری خط...... دیکھو! حادثات اور عجیب واقعات میں تیزی واقع ہونے لگی ہے۔ جب بھی کوئی پرانا اخبار پھینکتا ہے تو میں اسے چرا لیتا ہوں۔ خبروں کے پڑھنے کے بعد مجھے ایسا لگتا ہے کہ صرف میں ہی تنہا فکرمند نہیں ہوں......''

اس نے غار کے فرش پر پڑے ہوئے روزنامہ جادوگر اخباروں کی طرف سر ہلا کر اشارہ کیا۔ رون نے انہیں اُٹھا کر کھول لیا۔ بہرحال، ہیری سیریس کو بدستور گھورتا رہا۔

''کہیں وہ تمہیں دوبارہ پکڑ نہ لیں، کوئی تمہیں دیکھ نہ لے......''

''صرف تم تینوں اور ڈمبل ڈور ہی جانتے ہیں کہ میں بھیس بدل چوپائی جادوگر ہوں۔'' سیریس نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا اور مرغی کی ٹانگ کو بھنبھوڑنے لگا۔

رون نے ہیری کو کہنی ماری اور اس کی طرف روزنامہ جادوگر کے دو پرانے اخبار بڑھا دیئے۔ پہلے میں یہ شہ سرخی تھی، 'بارٹی میوس کراؤچ کی پراسرار بیماری'......اور دوسرے اخبار کی شہ سرخی تھی، 'محکمے کی جادوگرنی اب بھی لاپتہ ہے...... جادوئی وزیراعظم اب خود دلچسپی لے رہے ہیں۔'

ہیری نے کراؤچ والی خبر پڑھی۔ اس کا دھیان کچھ واقعات کی طرف بٹ گیا۔ 'وہ نومبر سے حیرت انگیز طور پر دکھائی نہیں دیئے ہیں......مکان بالکل خالی ہے...... سینٹ مونگوز ہسپتال برائے جادوئی عوارض اور حادثات نے کسی بھی قسم کے بیان دینے سے انکار کر دیا ہے......محکمہ جادوان کی گھمبیر بیماری سے متعلق من گھڑت افواہوں کو بری طرح مسترد کررہا ہے......'

''وہ لوگ تو ایسا ظاہر کررہے ہیں جیسے کراؤچ مر رہے ہیں؟'' ہیری نے دھیمی آواز میں کہا۔ ''لیکن اگر وہ آدھی رات کو ہوگورٹس میں آسکتے ہیں تو وہ اتنے بیمار تو نہیں ہوسکے......؟''

''میرا بھائی کراؤچ کا مشیرِ خاص ہے۔'' رون نے سیریس کو بتایا۔ ''اس کا کہنا ہے کہ کراؤچ زیادہ کام کرنے کی وجہ سے بیمار ہو گئے ہیں۔''

''دیکھو! آخری بار جب میں نے انہیں قریب سے دیکھا تھا تو وہ واقعی بیمار دکھائی دے رہے تھے۔'' ہیری نے دھیرے سے کہا اور اب بھی خبر پڑھتا رہا۔ ''جس رات میرا نام شعلوں کے پیالے میں نکلا تھا......''

''وہ بے گناہ ونکی کو گھر بدر کرنے سزا بھگت رہے ہیں، اور کیا؟'' ہرمائنی نے روکھے پن سے کہا۔ وہ بک بیک کو تھپتھپا رہی تھی جو سیریس کی پھینکی ہوئی مرغی کی ہڈیاں چبا رہا تھا۔ ''مجھے یقین ہے کہ اب وہ سوچ رہے ہوں کہ کاش انہوں نے اسے نہ نکالا ہوتا...... مجھے

یقین ہے کہ اب جب وہ ان کی دیکھ بھال کیلئے موجود نہیں ہے تو انہیں اس کی کمی محسوس ہو رہی ہو گی۔''

''ہر مائنی تو گھریلو خرسوں کے معاملے میں بالکل پاگل ہے۔'' رون نے سیریس سے بڑ بڑا کر کہا اور ہر مائنی کو گھور کر دیکھنے لگا۔ بہر حال سیریس کی دلچسپی بڑھ گئی۔

''کراؤچ نے اپنی گھریلو خرس کو نکال دیا......؟'' اس نے دریافت کیا۔

''ہاں! کیوڈچ ورلڈ کپ کے دوران......'' ہیری نے کہا اور وہ تاریکی کے نشان کے نمودار ہونے کی کہانی سنانے لگا۔ اس نے یہ بھی بتایا کہ ونکی کے ہاتھ میں اس کی چھڑی ملی تھی اور مسٹر کراؤچ یہ دیکھ کر آگ بگولا ہو گئے تھے۔

جب ہیری نے اپنی بات ختم کی تو سیریس ایک بار پھر اُٹھ کر کھڑا ہوا اور غار میں ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک ٹہلنے لگا۔ اس نے کچھ دیر بعد مرغی کی ایک اور ٹانگ لہراتے ہوئے کہا۔'' پہلے میں اس بات کو اچھی طرح سمجھ لوں۔ تم نے سب سے پہلے اس گھریلو خرس کو مہمانوں کے بالائی کیبن میں دیکھا......وہ کراؤچ کیلئے نشست روکے ہوئے تھی، ٹھیک ہے؟''

''ہاں!'' ان تینوں نے ایک ساتھ کہا۔

''لیکن کراؤچ کھیل دیکھنے کیلئے نہیں آیا؟''

''نہیں!'' ہیری نے کہا۔'' ان کا کہنا تھا کہ وہ نہایت مصروف تھے۔''

سیریس خاموشی سے غار میں چاروں طرف ٹہلتا رہا پھر وہ بولا۔'' ہیری! جب تم مہمانوں کے کیبن سے اترے، تب کیا تم نے اپنی چوغے میں چھڑی کو ٹٹولا تھا؟''

''اوں......'' ہیری نے اپنے دماغ پر زور دالتے ہوئے کہا۔'' نہیں! جنگل میں جانے سے پہلے مجھے اس کے استعمال کی ضرورت ہی نہیں پڑی تھی۔ جنگل میں پہنچ کر جب میں نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا تو اس میں مجھے اپنی مناظر پکڑ دوربین ہی ملی تھی......'' اس نے سیریس کو گھور کر دیکھا۔'' کہیں تم یہ تو کہنا نہیں چاہ رہے ہو کہ جس نے بھی تاریکی کا نشان بنایا تھا، اس نے میری چھڑی مہمانوں کے کیبن میں ہی چرائی تھی......؟''

''ایسا ہو سکتا ہے!'' سیریس نے سر ہلا کر کہا۔

''ونکی نے وہ چھڑی نہیں چرائی تھی۔'' ہر مائنی نے تیکھی آواز میں کہا۔

''اس کیبن میں گھریلو خرس تنہا تو نہیں تھی؟'' سیریس نے کہا اور چلتے چلتے اپنا بازو اُٹھالیا۔'' تمہارے پیچھے کون بیٹھا تھا؟''

''کافی سارے لوگ تھے۔'' ہیری نے کہا۔'' کارنیلوس فج، بلغاریہ کے جادوئی وزیر......ملفوائے گھرانے کے افراد......''

''ملفوائے گھرانا......'' رون نے اچانک اتنی زور سے کہا کہ اس کی آواز پورے غار میں گونج اُٹھی اور بک بیک گھبرا کر اپنا سر ہلانے لگا۔'' میں شرط لگا سکتا ہوں کہ لوسیس ملفوائے نے تمہاری چھڑی چرائی ہو گی......''

''کوئی اور......؟'' سیریس نے پوچھا۔

''کوئی اور نہیں......'' ہیری نے سرنفی میں ہلایا۔

''وہاں پر......وہاں لیوڈو بیگ مین بھی تو تھا۔'' ہرمائنی نے اسے یاد دلایا۔

''اوہ ہاں......''

''میں بیگ مین کے بارے سوائے اس کے اور کچھ بھی نہیں جانتا کہ وہ ویمبورن ویپس کی کیوڈچ ٹیم کا نقاش تھا۔'' سیریس نے اب بھی ٹہلتے ہوئے کہا۔ ''تم اس کے بارے میں کچھ جانتے ہو کہ وہ کیسا ہے؟''

''ٹھیک ہے......'' ہیری نے جواب دیا۔ ''وہ بار بار سہ فریقی ٹورنامنٹ میں میری مدد کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔''

''اچھا......ایسا ہے۔'' سیریس کی تیوریاں تفکر سے گہری ہوگئیں۔ ''کیا تمہیں معلوم ہے کہ وہ ایسا کیوں کرتا ہے؟''

''ان کا کہنا ہے کہ وہ مجھے پسند کرتے ہیں۔'' ہیری نے بتایا۔

''ہونہہ......'' سیریس گردن جھکا کر کچھ سوچنے لگا۔

''تاریکی کے نشان کے نمودار ہونے کچھ دیر پہلے وہ ہمیں جنگل میں ملے تھے۔'' ہرمائنی نے سیریس کو بتایا۔ ''یاد ہے نا؟'' اس نے ہیری اور رون کی طرف دیکھ کر کہا۔

''ہاں! لیکن وہ جنگل میں بالکل نہیں رُکے تھے، ہے نا؟'' رون نے وضاحت کی۔ ''جس پل ہم نے انہیں بتایا کہ وہاں دنگا فساد برپا ہے تو وہ فوراً خیمہ بستی کی طرف چلے گئے تھے۔''

''تمہیں کیسے معلوم؟'' ہرمائنی نے تپاک انداز میں کہا۔ ''تمہیں کیا معلوم کہ وہ خیمہ بستی کی طرف ہی گئے تھے؟''

''چھوڑو بھی......'' رون نے حیرانگی سے کہا۔ ''کہیں تم یہ تو کہنا نہیں چاہتی کہ لیوڈو بیگ مین نے تاریکی کا نشان بنایا ہوگا؟''

''ونکی کی بہ نسبت تو انہیں کے ایسا کرنے کے امکانات زیادہ ہیں۔'' ہرمائنی نے کہا۔

''تم سے کہا تھا نا!'' رون نے تمسخرانہ انداز میں مسکراتے ہوئے سیریس سے کہا۔ ''میں نے تم سے کہا تھا نا کہ وہ تو گھریلو خرسوں کے پیچھے دیوانی ہوگئی ہے......''

لیکن سیریس نے ہاتھ اُٹھا کر رون کو خاموش ہونے کا اشارہ کیا۔

''جب تاریکی کا نشان نمودار ہوا اور گھریلو خرس ہیری کی چھڑی کے ساتھ پکڑی گئی تو کراؤچ نے کیا کیا؟''

''وہ جھاڑیوں کی تلاشی لینے گئے۔'' ہیری نے بتایا۔ ''لیکن انہیں وہاں پر اور کوئی نہیں ملا۔''

''ظاہر ہے......'' سیریس نے سرہلاتے ہوئے کہا۔ ''ظاہر ہے کہ وہ چاہتے ہوں گے کہ اس کی گھریلو خرس پر الزام نہ ہی آئے اور دوسرے کو پھنسایا جاسکے......اور پھر اس نے گھریلو خرس کو اپنے گھر سے نکال دیا......؟''

''ہاں!'' ہرمائنی نے تلخی سے جواب دیا۔''انہوں نے اسے نکال دیا، صرف اس لئے کہ وہ ہجوم کی بھگدڑ میں پیروں کے نیچے کچلنے جانے کے خوف کے باعث اپنے خیمے میں نہیں رُکی تھی۔''

''ہرمائنی! کیا تم اس گھریلوخرس کی طرفداری کرنا بند کروگی؟'' رون نے چڑ کر کہا۔

''رون! تمہاری بہ نسبت وہ کراؤچ کو اچھی طرح سمجھتی ہے۔'' سیریس نے اپنا سر ہلاتے ہوئے کہا۔''اگر تم جاننا چاہتے ہو کہ کوئی انسان کیا ہے تو یہ مت دیکھو کہ وہ اپنے برابری کے لوگوں کے ساتھ کیسا برتاؤ کرتا ہے بلکہ یہ دیکھنے کی کوشش کرو کہ وہ اپنے سے نیچے چھوٹے لوگوں کے ساتھ کیسا برتاؤ کررہا ہے؟'' اس نے اپنی ڈاڑھی بھرے چہرے پر ہاتھ پھیرا اور سوچتے ہوئے بولا۔

''بارٹی کراؤچ کی لگاتار غیرحاضری...... وہ اپنی گھریلوخرس کو کیوڈچ ورلڈ کپ میں بھیج کر اپنے لئے نشست رکواتا ہے لیکن وہاں آ کر کھیل دیکھنے کی زحمت گوارا نہیں کرتا ہے۔ وہ سہ فریقی ٹورنامنٹ کو ازسرِنو شروع کروانے کیلئے بہت محنت کرتا ہے، دن رات بھاگ دوڑ کے بعد اس میں شمولیت ترک کر دیتا ہے...... ایسا تو کراؤچ کی فطرت میں شامل نہیں ہے۔ اگر اس نے پہلے کبھی بیماری کی وجہ سے ایک دن کی بھی رخصت لی ہو تو میں بک بیک کو کچا کھا جاؤں گا۔''

''تو کیا تم کراؤچ کو پہلے جانتے ہو؟'' ہیری نے حیرانگی سے پوچھا۔

سیریس کا چہرہ یکدم سیاہ پڑ گیا۔ وہ اچانک اتنا ہی خطرناک دکھائی دینے لگا جتنا اس رات کو دکھائی دیا تھا جب ہیری نے اسے پہلی بار دیکھا تھا۔ اس رات کو جب ہیری کو یقین تھا کہ سیریس اس کے ماں باپ کا قاتل ہے۔

''ہاں! میں کراؤچ کو پہلے سے جانتا ہوں۔'' اس نے دھیرے سے کہا۔''اسی نے تو مجھے اژقبان بھیجنے کا حکم جاری کیا...... وہ بھی بغیر کسی مقدمے کے......''

''تم مذاق کررہے ہو......'' ہیری نے بے یقینی کے عالم میں کہا۔

''نہیں...... میں مذاق نہیں کررہا ہوں۔'' سیریس نے مرغی کی ٹانگ کا بڑا ٹکڑا توڑتے ہوئے کہا۔''کراؤچ جادوئی تحفظ قانون کی عدالت کا سربراہ جج ہوا کرتا تھا۔ کیا تمہیں یہ بات معلوم نہیں ہے؟''

ہیری، رون اور ہرمائنی نے اپنے سر انکار میں ہلا دیئے۔

''لوگ کہتے ہیں کہ وہ اگلا وزیراعظم بننے والا ہے۔'' سیریس نے کہا۔''بارٹی کراؤچ ایک بڑا اور طاقتور جادوگر ہے...... اور طاقت کا بھوکا بھی...... نہیں نہیں! وہ کبھی بھی والڈی مورٹ کا ساتھی نہیں رہا۔'' اس نے ہیری کے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھتے ہوئے جلدی سے کہا۔''نہیں! بارٹی کراؤچ ہمیشہ تاریک جادو کے مخالف رہا ہے لیکن تاریک جادو کے خلاف رہنے والے بہت سے لوگوں کی طرح...... لیکن رہنے دو...... تم لوگ نہیں سمجھ سکتے...... تم ابھی بہت چھوٹے ہو......''

''یہی میرے ڈیڈی نے کیوڈچ ورلڈ کپ میں کہا تھا۔'' رون نے تھوڑا چڑچڑے پن میں کہا۔''ہمیں سمجھنے کا موقع دو...... ہم سمجھ

جائیں گے۔''

سیریس غار کے دوسرے کنارے تک گیا اور پھر لوٹا تو اس نے ان تینوں کی طرف گہری نظروں سے دیکھا اور گویا ہوا۔ ''تصور کرو کہ والڈی موورٹ ابھی طاقتور اور چھایا ہوا ہے۔ تم نہیں جانتے کہ کون اس کا چیلا ہے اور کون نہیں ہے؟...... تم نہیں جانتے کہ کون اس کیلئے کام کر رہا ہے اور کون نہیں کر رہا؟...... بہرحال، تم جانتے ہو کہ وہ لوگوں کو مسخر کر کے ان سے بھیانک کام کروا سکتا ہے۔ تم اپنے لئے، اپنے گھرانے کیلئے، اپنے دوستوں کیلئے ڈرے ہوئے ہو۔ ہر ہفتہ خبر آتی ہے کہ کئی لوگ مارے گئے ہیں، کئی لوگ لاپتہ ہو چکے ہیں، کئی لوگوں کو دھمکیاں دی گئی ہیں۔ محکمہ جادو افراتفری اور ابتری کا شکار ہو چکا ہے۔ اسے سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ وہ کیا کرے اور کیا نہ کرے؟ وہ ماگلوؤں سے ہر چیز کو چھپانے کی کوشش کر رہا ہے لیکن اس دوران ماگلو بھی مارے جا رہے ہیں، ہر جگہ خون خرابہ...... دہشت گردی...... متشدد گری...... نفرت و خوف...... اندیشوں بھرا ماحول طاری ہے۔ ایسا ہی ماحول ہوا کرتا تھا......''

''ایسے وقت میں کچھ لوگوں کا مثبت روپ ظاہر ہوتا ہے اور کچھ لوگوں کا بدترین روپ۔ ہوسکتا ہے کہ آغاز میں کراؤچ کے خیالات صحیح ڈگر پر ہی چلتے رہے ہوں...... مجھے معلوم نہیں، چاہے جو بھی ہو۔ اس نے محکمہ میں بہت تیزی سے اثر و رسوخ بنا لیا اور ترقی پا لی اور والڈی موورٹ کے چیلوں اور کارندوں کے خلاف بہت سخت اقدام اُٹھائے۔ ایرورز کو نئی طاقتیں اور اختیارات دیئے گئے، موقع پر جان سے مار دینے کے اختیارات، گرفتار کرنے کے بجائے ہلاک کر دینے کے اختیارات۔ اور میں بھی اکیلا نہیں تھا جسے بے گناہی کا موقع دیئے بغیر، مقدمہ چلائے بغیر سیدھے روح کھچڑوں کے حوالے کر دیا گیا تھا۔ کراؤچ نے تشدد کے خاتمے کیلئے متشدد رویہ اپنایا۔ اس نے مشکوک لوگوں کے خلاف ممنوعہ جادوئی واروں کے استعمال کی بھی اجازت دے دی۔ میں تو یہ کہوں گا کہ وہ شیطانی جادوگروں جتنا ہی بے رحم اور سفاک بن گیا لیکن دھیان رہے کہ اس کے بہت سارے ہمدرد اور بہت سارے امن پسند لوگوں کو یہ لگ رہا تھا کہ وہ صحیح سمت میں جا رہا ہے۔ بہت سے جادوگر اور جادوگرنیاں اسے جادوئی وزیراعظم بنانے کے حق میں شور مچانے لگے، ہنگامہ آرائی کرنے لگے تھے۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ کراؤچ جلد یا بدیر جادوئی وزیراعظم بن ہی جائے گا لیکن اسی وقت ایک بدقسمت حادثہ رونما ہو گیا۔'' سیریس سنجیدگی سے مسکرایا۔

''کراؤچ کا حقیقی بیٹا مرگ خوروں کے گروہ کے ساتھ گرفتار ہو گیا جو اژقبان سے بچ نکلنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا کہ وہ والڈی موورٹ کو تلاش کر کے اسے دوبارہ طاقتور بنانے کی کوششوں میں مصروف تھا......''

''ایسا کرتے ہوئے کراؤچ کا بیٹا پکڑا گیا؟'' ہرمائنی نے حیرانگی سے پوچھا۔

''ہاں!'' سیریس نے نوچی ہوئی ہڈی بک بیک کی طرف پھینکتے ہوئے کہا۔ پھر وہ خود ہی زمین پر بیٹھ گیا اور ڈبل روٹی کے ٹکڑے کو آدھا کاٹ کر کھانے لگا۔ ''مجھے لگتا ہے کہ بارٹی کو زبردست صدمہ پہنچا ہو گا۔ اسے اپنے گھرانے کے ساتھ ہر فرد پر زیادہ وقت صرف کرنے کی ضرورت تھی...... کبھی کبھار دفتر سے جلد گھر لوٹ آنا چاہئے تھا...... اپنے بیٹے کے بارے میں زیادہ معلومات رکھنا

چاہئے تھیں۔'' وہ ڈبل روٹی کے بڑے بڑے ٹکڑے نگلنے لگا۔

''کیا اس کا بیٹا بھی مرگ خور تھا......؟'' ہیری نے آہستگی سے پوچھا۔

''معلوم نہیں!'' سیریس نے کہا اور ڈبل روٹی کے نوالے کو نگل لیا۔ ''جب وہ اژقبان آیا تو میں خود وہیں تھا۔ زیادہ تر باتیں تو مجھے وہاں سے باہر نکلنے پر ہی معلوم ہوئی تھیں۔ لڑکا حیرت انگیز طور پر ایسے لوگوں کے ساتھ پکڑا گیا تھا جو میرے حساب سے مرگ خور ہی تھے......لیکن ہوسکتا ہے کہ اس گھریلو خرس کی طرح وہ بھی غلط موقع پر غلط جگہ پر موجود ہو......''

''کیا کراؤچ نے اپنے بیٹے کو چھڑوانے کی کوشش نہیں کی؟'' ہرمائنی نے پوچھا۔

سیریس کے منہ سے ایسی ہنسی نکلی جو بھونکنے جیسی ہی تھی۔

''کراؤچ اور اپنے بیٹے کو چھڑواتا؟ مجھے لگا تھا کہ تم اسے خاصا سمجھ چکی ہو، ہرمائنی! وہ ہر اس چیز کو نیست و نابود کر دیتا ہے جو اس کی ساکھ کو آلودہ کرنے کی دھمکی دے سکتی ہو۔ اس نے جادوئی وزیراعظم بننے کیلئے اپنی پوری زندگی داؤ پر لگا دی تھی۔ تم نے خود دیکھا کہ اس نے اپنی وفادار گھریلو خرس کو محض اس لئے اپنی زندگی سے باہر نکال دیا کیونکہ وہ اس کی وجہ سے دوسری بار تاریکی کے نشان سے اس کا تعلق جڑتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ کیا اس سے تمہیں یہ پتہ نہیں چلا کہ وہ کیسا ہے؟ کراؤچ میں باپ کی شفقت اتنی ہی تھی کہ اس نے دوسرے مجرموں کی بہ نسبت اپنے بیٹے کو بے گناہی کا موقع فراہم کیا تھا۔ ویسے یہ بھی صرف ایک بہانہ ہی تھا کیونکہ کراؤچ نے اس دوران سب کے سامنے یہ عیاں کر دیا تھا کہ وہ اپنے بیٹے سے کتنی نفرت کرتا تھا......پھر اس نے اپنے بیٹے کو سیدھے اژقبان بھیج دیا۔''

''اس نے اپنے سگے بیٹے کو روح کھچڑوں کے حوالے کر دیا؟'' ہیری نے آہستگی سے پوچھا۔

''ہاں!'' سیریس نے کہا اور اب اس کے چہرے پر مسکراہٹ کی جھلک بھی نہیں تھی۔ ''جب روح کھچڑا اسے وہاں لائے تو میں نے اسے دیکھا تھا۔ میں نے اپنی کوٹھڑی کی سلاخوں کے بیچ میں سے اسے دیکھا تھا۔ وہ انیس سال سے زیادہ کا نہیں لگتا ہوگا۔ انہوں نے اسے میرے ساتھ والی کوٹھڑی میں بند کر دیا۔ رات بھر وہ اپنی ماں کو چیخ چیخ کر پکارتا رہتا تھا۔ کچھ دنوں کے بعد وہ پرسکون ہو گیا......بعد میں سب پرسکون ہی ہوجاتے ہیں......صرف نیند میں ہی چیختے ہیں۔''

ایک پل کیلئے سیریس کی آنکھوں کے مردہ جذبات پہلے سے زیادہ واضح دکھائی دینے لگے، جیسے ان کے پیچھے پتلیاں ساکت کر دی گئی ہوں۔

''تو کیا وہ اب بھی اژقبان میں ہی موجود ہے؟'' ہیری نے پوچھا۔

''نہیں......'' سیریس نے آہستگی سے کہا۔ ''نہیں! وہ اب وہاں نہیں ہے، وہ تو وہاں اپنے آنے کے ایک ہی سال بعد مر گیا تھا۔''

''وہ مر گیا......؟''

''صرف وہ ہی نہیں مرا......'' سیریس نے تلخ لہجے میں کہا۔ ''زیادہ تر لوگ وہاں پاگل ہوجاتے ہیں اور بہت سے لوگ تھوڑے

ہی عرصے بعد کھانا پینا چھوڑ دیتے ہیں کیونکہ ان کی جینے کی خواہش ختم ہو جاتی ہے۔ یہ آسانی سے پتہ چل جاتا ہے کہ کون مرے گا؟ کیونکہ روح کھچڑ آنے والی موت کو فوراً بھانپ لیتے ہیں اور خاصے پر جوش دکھائی دینے لگتے ہیں۔ وہ لڑکا جب آیا تھا تبھی بیمار دکھائی دے رہا تھا۔ چونکہ کراؤچ محکمے کا ایک معزز اور قابل ذکر فرد تھا اس لئے اسے اور اس کی بیوی کو اپنے بیٹے سے ملنے کی اجازت دی گئی۔ تب میں نے آخری بار بارٹی کراؤچ کو دیکھا تھا۔ وہ اپنی بیوی کے ساتھ میری کوٹھڑی کے سامنے سے جا رہا تھا۔ ظاہر ہے اس کی بیوی بھی کچھ ہی عرصے بعد مر گئی تھی۔ اپنے بیٹے کی جدائی کے دُکھ کی وجہ سے......لڑکے کی طرح اس کا انجام بھی برا ہی ہوا۔ کراؤچ اپنے بیٹے کی لاش لینے کیلئے بھی نہیں آیا۔ روح کھچڑوں نے اسے زمین میں دفن کر دیا تھا۔ میں انہیں ایسا کرتے ہوئے دیکھا تھا۔'' سیریس نے اس ڈبل روٹی کو ایک طرف رکھ دیا جسے اس نے ابھی ابھی اپنے منہ تک اُٹھایا تھا۔ اس کا ہاتھ بوتل کی طرف بڑھ گیا اور اس نے کدو کا جوس ایک ہی سانس میں حلق سے نیچے اتار لیا۔

''کامیابی کی آخری سیڑھی پر پہنچ کر کراؤچ نے سب کچھ گنوا دیا۔'' سیریس نے اپنی ہتھیلی کی پشت سے اپنا منہ پونچھتے ہوئے بتایا۔ ''ایک پل تک تو ہر ایک کی نظروں کا تارہ تھا اور جادوئی وزیراعظم بننے والا تھا......اگلے ہی پل اس کا بیٹا مر گیا، اسکی بیوی بھی مر گئی، گھرانے کے نام پر نہ مٹنے والا داغ لگ گیا۔ فرار ہونے کے بعد میں سنا کہ اس کی شہرت اور پسندیدگی میں بھی بھاری گراوٹ رونما ہوئی۔ لڑکے کی موت کے بعد لوگوں میں لڑکے کے حوالے سے زیادہ ہمدردی پیدا ہونے لگی۔ وہ متعجب اور متجسس انداز میں کریدنے لگے کہ اتنے اعلیٰ خاندان کا اچھا خاصا لڑکا اتنا بگڑ کیسے گیا؟ کراؤچ کے انتظام اور دیکھ بھال پر انگلیاں اُٹھنے لگیں......اور پھر کارنیلوس فج کو جادوئی وزیراعظم منتخب کر لیا تھا اور کراؤچ کو نظرانداز کر کے اسے بین الاقوامی تعلقات عامہ ومفاہمت کے شعبے میں دھکیل کر دامن چھڑا لیا گیا۔''

ایک طویل خاموشی چھا گئی۔ ہیری یاد کر رہا تھا کہ کیوڈچ ورلڈ کپ کے دوران جنگل میں اپنی وفادار گھریلو خرس کی طرف دیکھتے ہوئے کراؤچ کی آنکھیں کس طرح باہر نکلی پڑی تھیں؟ تو کراؤچ نے ونکی کو تاریکی کے نشان کے نیچے پائے جانے پر محض اس وجہ سے شدید ردعمل کا اظہار کیا تھا کہ اس سے ان کے بیٹے کی یادیں تازہ ہوگئی ہوں گی اور پرانی بدنامی کی بھی اور محکمے کی اعلیٰ حیثیت سے گراوٹ کی بھی۔

''موڈی کا کہنا ہے کہ کراؤچ شیطانی جادوگروں کو پکڑنے کے پیچھے دیوانگی کی حد تک پاگل ہیں؟'' ہیری نے سیریس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں میں نے ایسا ہی سنا ہے کہ کراؤچ شیطانی جادوگروں کی سرکوبی کیلئے پاگل پن کی انتہا تک پہنچ چکے ہیں۔'' سیریس نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ''مجھے لگتا ہے کہ وہ اب یہ سوچ رہا ہوگا کہ اگر وہ اور مرگ خور کو پکڑنے میں کامیاب ہو جائے تو پہلے کی طرح لوگوں کے دلوں میں ہر دلعزیز ہو جائے گا۔''

''اور وہ چوری سے ہوگورٹس میں سنیپ کے دفتر کی تلاشی لینے آئے تھے؟'' رون نے تعجب بھری نظروں سے ہرمائنی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں! لیکن اس سے کچھ بھی سمجھ میں نہیں آتا ہے۔'' سیریس نے آہستگی سے کہا۔

''لیکن مجھے سمجھ میں آتا ہے۔'' رون نے پرجوش لہجے میں کہا۔

لیکن سیریس نے اپنا سر ہلایا۔ ''سنو اگر واقعی کراؤچ سنیپ کی نگرانی اور تفتیش کرنا چاہتا تھا تو اس نے مقابلے کے جج کے طور پر ہوگورٹس آنا کیوں موقوف کر دیا؟ یہ تو یقینی طور پر ہوگورٹس میں آنے اور اس پر گہری نظر رکھنے کا بہترین بہانہ تھا......''

''تمہیں لگتا ہے کہ سنیپ کچھ کر سکتے ہیں؟'' ہیری نے تعجب سے پوچھا لیکن ہرمائنی بیچ میں کود پڑی۔

''دیکھو! مجھے پرواہ نہیں ہے کہ تم کیا کہتے ہو؟ ڈمبل ڈور کو سنیپ پر پورا بھروسہ ہے......''

''اور چھوڑ بھی ہرمائنی......'' رون نے اکتاہٹ بھرے انداز میں کہا۔ ''میں جانتا ہوں کہ ڈمبل ڈور بہت بہترین جادوگر ہیں لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کوئی چالاک شیطانی جادوگر انہیں بیوقوف نہیں بنا سکتا......''

''تو پہلے سال میں ہی سنیپ نے ہیری کی جان کیوں بچائی تھی؟ انہوں نے اسے مر جانے کیوں نہیں دیا؟''

''یہ میں نہیں جانتا......شاید انہوں نے یہ سوچا ہو کہ ڈمبل ڈور انہیں لات مار کر باہر نکال دیں گے۔'' رون نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

''تم کیا سوچتے ہو سیریس؟'' ہیری نے زور دیتے ہوئے کہا۔ رون اور ہرمائنی اپنی بحث چھوڑ کر سیریس کی بات سننے لگے۔

''مجھے لگتا ہے کہ یہ دونوں اپنی اپنی جگہ پر ٹھیک ہیں۔'' سیریس نے دھیان سے رون اور ہرمائنی کو دیکھتے ہوئے کہا۔ ''جب سے مجھے پتہ چلا ہے کہ سنیپ ہوگورٹس میں پڑھا رہا ہے تبھی سے میں یہ سوچ رہا ہوں کہ ڈمبل ڈور نے اسے یہ موقع کیوں دیا؟ سنیپ کی شروع سے ہی تاریک جادو کے فنون میں گہری دلچسپی رہی ہے۔ وہ سکول میں اس کے لئے خاصا مشہور بھی تھا۔ وہ چپچپے، تیل سے لت پت، کیچڑ جیسے بالوں والا لڑکا تھا۔'' سیریس نے کہا۔ ہیری اور رون ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر مسکرا دیئے۔ ''سنیپ جب سکول میں آیا تھا اسی وقت وہ اتنے زیادہ تاریک جادوئی واروں سے باخبر تھا جتنا کہ چھٹے سال میں پڑھنے والے آدھے سے زیادہ طلباء بھی ان کے بارے میں نہیں جانتے ہوں گے۔ اس کے علاوہ وہ سلے درن کے طلباء کے ایسے گینگ میں رہتا تھا جو سبھی بعد میں مرگ خور بن گئے تھے۔''

سیریس نے اپنی انگلیاں اُٹھائیں اور ان پر نام گننے لگا۔

روزیئر اور ولکس......ان دونوں کو والڈی مورٹ کی شکست سے ایک سال پہلے اریورز نے مار ڈالا تھا۔ لیسٹرینج گھرانہ......ان دونوں نے شادی کر لی تھی اور وہ اس وقت اژقبان میں قید ہیں۔ آیوری...... جہاں تک میں نے سنا ہے، اس نے خود کو یہ کہہ کر مشکل

سے بچالیا تھا کہ وہ جادوئی اثر کے تحت یہ سب کام کر رہا تھا...... وہ اب بھی آزاد گھوم رہا ہے لیکن جہاں تک میں جانتا ہوں سنیپ پر کبھی مرگ خور ہونے کا الزام نہیں لگا۔ ویسے اس سے زیادہ فرق نہیں پڑتا ہے۔ بہت سے مرگ خور کبھی بھی پکڑے نہیں گئے۔ اس کے علاوہ سنیپ اتنا چالاک اور مکار ہے وہ خود کو مشکل سے ہمیشہ بچا کر ہی رکھے گا......

''سنیپ کارکروف کو اچھی طرح سے جانتے ہیں لیکن وہ اپنے تعلق کو پوشیدہ رکھنا چاہتے ہیں۔'' رون نے کہا۔

''ہاں! جب کل کارکروف جادوئی مرکبات کی کلاس میں گھس آئے تھے تو تمہیں سنیپ کا چہرہ دیکھنا چاہئے تھا۔'' ہیری نے جلدی سے کہا۔ ''کارکروف سنیپ سے گفتگو کرنا چاہتے تھے، وہ کہہ رہے تھے کہ سنیپ ان سے ملنے سے کترا رہا ہے۔ کارکروف سچ مچ خاصے پریشان دکھائی دے رہے تھے۔ انہوں نے سنیپ کو اپنے بازو پر کچھ دکھایا تھا لیکن میں یہ نہیں دیکھ پایا کہ وہ کیا دکھا رہے تھے؟''

''اس نے سنیپ کو اپنے بازو پر کچھ دکھایا تھا؟'' سیریس نے واضح طور پر چکراتے ہوئے پوچھا۔ اس نے اپنی انگلیاں اپنے گندے بالوں میں پھیریں اور پھر کندھے اچکا دیئے۔ ''مجھے ذرا بھی معلوم نہیں ہے کہ یہ کیا ہوسکتا ہے...... لیکن اگر کارکروف سچ مچ پریشان ہے اور وہ جواب کیلئے سنیپ کے پاس جا رہا ہے......''

سیریس نے غار کو گھورا اور پھر اس کے چہرے پر ہراساں سا اضطراب پھیل گیا۔

''ہمیں یہ بات نہیں بھولنا چاہئے کہ ڈمبل ڈور کو سنیپ پر بھروسہ ہے۔ میں جانتا ہوں کہ ڈمبل ڈور ایسے لوگوں پر بھی بھروسہ کر لیتے ہیں جن پر زیادہ تر لوگ کبھی بھروسہ نہیں کریں گے۔ لیکن اگر سنیپ نے ماضی میں کبھی بھی والڈی مورٹ کیلئے کام کیا ہوتا تو شاید وہ اسے ہوگورٹس میں کبھی پڑھانے کی اجازت نہ دیتے۔''

''تو پھر موڈی اور کراؤچ دونوں ہی سنیپ کے دفتر کی تلاشی لینے کیلئے اتنے بے قرار کیوں دکھائی دے رہے ہیں؟'' رون نے تنک کر بھنویں کھینچتے ہوئے کہا۔

''دیکھو!'' سیریس نے دھیمے لہجے میں کہا۔ ''مجھے لگتا ہے کہ ہوگورٹس میں آنے کے بعد میڈ آئی موڈی نے تو ہر استاد کے دفتر کی تلاشی لی ہوگی۔ وہ تاریک جادو سے حفاظت کے معاملے میں اپنی ذمہ داری کو نہایت سنجیدگی سے لیتے ہیں۔ مجھے لگتا ہے کہ وہ کسی پر بھی بھروسہ نہیں کرتے ہیں۔ انہوں نے زندگی میں جتنا کچھ دیکھا ہے، اس کے بعد اس میں حیرانگی والی کوئی بات نہیں ہے۔ اس لئے میں موڈی کے لئے یہ ضرور کہوں گا انہوں نے شیطانی جادوگروں کو تب ہی ہلاک کیا جب اور کوئی چارہ باقی نہیں بچا تھا۔ جب بھی ممکن ہوا، وہ انہیں زندہ گرفتار کر کے ہی لائے تھے۔ وہ سخت گیر ضرور تھے لیکن وہ کبھی مرگ خوروں کی سطح تک نہیں گرے تھے۔ کراؤچ...... کا معاملہ الگ ہے...... کیا وہ سچ مچ بیمار ہے؟ اگر وہ ہے تو پھر اس نے سنیپ کے دفتر میں آنے کی تکلیف کیوں کی؟ ورلڈ کپ میں وہ ایسے کس ضروری کام میں مصروف تھا جو مہمانوں کے کیبن میں کھیل دیکھنے کیلئے نہیں آیا؟ وہ ایسا کیا کر رہا تھا جو سہ فریقی مقابلوں میں جج کے فرائض نبھانے بھی نہیں آسکا؟''

سیریس خاموش ہو گیا۔ وہ اب بھی غار کی دیوار کو گھورے جا رہا تھا۔ بک بیک چٹانی فرش اب مزید ہڈیاں تلاش کر رہا تھا۔

''تم نے مجھے بتایا تھا کہ تمہارا بھائی کراؤچ کا مشیر خاص ہے؟ تم اس سے یہ کیوں نہیں پوچھتے کہ کیا اس نے کراؤچ کو حال ہی میں دیکھا ہے؟'' سیریس نے نظر اُٹھا کر رون کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''میں کوشش کر کے دیکھتا ہوں۔'' رون نے کہا۔ ''ایسا نہیں لگنا چاہئے کہ مجھے کراؤچ پر کسی غلط کام کا شک ہے۔ پرسی دیوانگی کی حد تک کراؤچ سے حد عقیدت رکھتا ہے۔''

''اگر تم یہ بھی پتہ لگانے کی کوشش کر سکتے ہو کہ کیا انہیں برتھا جورکنس کے بارے میں کوئی سراغ ملا ہے۔'' سیریس 'روزنامہ جادوگر' کے اس صفحے کو الٹتے پلٹتے ہوئے کہا جس پر برتھا جورکنس کی شہ سرخی چھپی ہوئی تھی۔

''بیگ مین نے مجھے اس بارے میں بتایا تھا کہ انہیں اب تک کوئی سراغ نہیں مل پایا۔'' ہیری نے سیریس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں! اس اداریئے میں بھی بیگ مین کا بیان بھی چھپا ہوا ہے۔'' سیریس نے اخبار کو دیکھتے ہوئے کہا۔ ''اس نے کہا ہے کہ برتھا جورکنس کی یادداشت بہت خراب ہے۔ ہوسکتا ہے کہ وہ بعد میں بدل گئی ہو لیکن جب میں اسے جانتا تھا تب اس کی یادداشت بالکل خراب نہیں تھی...... معاملہ اس کے برعکس تھا۔ وہ تھوڑی احمق تھی لیکن گپ شپ کی گفتگو اسے خوب یاد رہتی تھی۔ اس کی وجہ سے وہ بہت ہی مشکل سے بھی دوچار ہو جایا کرتی تھی کیونکہ اسے یہ پتہ ہی نہیں چلتا تھا کہ اسے اپنا منہ کب بند رکھنا چاہئے۔ میں سمجھ سکتا ہوں کہ جادوئی محکمے پر وہ یقیناً بوجھ ہی ہوگی...... شاید اسی وجہ سے بیگ مین نے اسے اتنے عرصے تک اسے تلاش کرنے کی زحمت گوارا نہیں کی......''

سیریس نے ایک زوردار آہ بھری اور اپنی بوجھل آنکھوں کو مسلا۔ ''کیا وقت ہو گیا ہے؟''

ہیری نے اپنی گھڑی دیکھی لیکن تبھی اسے یاد آیا کہ جھیل میں ایک گھنٹہ گزارنے کے بعد سے ہی اس کی گھڑی بند ہو چکی تھی۔

''ساڑھے تین بج گئے ہیں......'' ہرمائنی نے وقت بتایا۔

''اوہ! اب اچھا یہ رہے گا کہ تم لوگ سکول واپس لوٹ جاؤ۔'' سیریس نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ ''اب سنو!......'' اس نے خصوصاً ہیری کی طرف کڑی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ''میں نہیں چاہتا کہ تم مجھے دیکھنے کیلئے سکول سے بھاگ کر چوری چھپے یہاں آؤ......؟ بس مجھے یہیں خط بھیجتے رہنا۔ میں ہر عجیب اور انوکھی بات کے بارے میں جاننا چاہوں گا لیکن تم بنا اجازت ہوگورٹس سے باہر مت نکلنا...... یہ میری تحکمانہ ہدایت ہے، ممکن ہے کہ تمہاری جذباتیت کا فائدہ اُٹھا کر کوئی بھی تم پر حملہ کر سکتا ہے۔''

''ایک ڈریگن اور کچھ جل مانسوں کے علاوہ کسی نے بھی اب تک مجھ پر حملہ کرنے کی کوشش نہیں کی ہے۔'' ہیری نے جواب دیا۔

''مجھے پرواہ نہیں ہے......'' سیریس کی تیوریاں چڑھ گئیں۔ ''مجھے تب تک چین نہیں ملے گا جب تک ان مقابلوں کا سلسلہ ختم

نہیں ہو جائے گا اور ایسا جون میں ہی ہوگا اور یاد رکھنا......تم لوگ آپس میں میرے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے مجھے سنوفلس کے نام سے بلانا......ٹھیک ہے؟''

اس نے ہیری کو خالی نیپکن اور بوتل واپس دے دی۔ پھر وہ لوگ بک بیک کو تھپتھپا کر الوداع کرنے لگے۔

''میں ہاگس میڈ قصبے کی سرحد تک تم لوگوں کے ساتھ چلتا ہوں۔ دیکھتا ہوں شاید کہیں سے کوئی اور اخبار کوڑے کی ٹوکری میں پڑا مل جائے۔'' سیریس بولا۔ غار سے نکلنے سے پہلے ہی وہ بڑے کالے کتے میں روپ میں بدل گیا۔ پھر وہ اس کے ساتھ پہاڑ سے نیچے اترے اور پتھریلی زمین پر چلنے لگے۔ بالآخر وہ قصبے کی سیڑھیوں تک پہنچ گئے۔ یہاں سیریس نے ان سب کو اپنا سر تھپتھپانے دیا اور پھر وہ قصبے کی بیرونی سرحد کی طرف مڑ کر دوڑتا ہوا ان کے نظروں کے سامنے سے اوجھل ہو گیا۔ ہیری، رون اور ہرمائنی ہاگس میڈ کی ذیلی سڑک پر چلنے لگے اور پھر مرکزی سڑک سے مڑ کر ہوگورٹس کی طرف بڑھ گئے۔

''کیا معلوم! پرسی کو کراؤچ کے بارے میں یہ سب معلوم ہے یا نہیں؟'' رون نے کہا جب وہ سکول کے پاس پہنچ گئے تھے۔ ''لیکن شاید اسے پرواہ نہیں ہوگی......شاید اس وجہ سے وہ کراؤچ کو اور زیادہ پسند کرنے لگے گا۔ ہاں! پرسی کو قوانین سے محبت ہے۔ وہ تو یہی کہے گا کہ کراؤچ نے اپنے بیٹے کیلئے بھی قوانین سے انحراف نہیں کیا۔''

''پرسی کبھی بھی اپنے گھرانے کے فرد کو روح کھچڑوں کے حوالے نہیں کرے گا۔'' ہرمائنی نے سنجیدگی سے جواب دیا۔

''کیا معلوم؟'' رون نے کندھے اچکا کر کہا۔ ''اگر اسے کبھی لگا کہ ہم اس کے مستقبل کی راہ میں رکاوٹ بن گئے ہیں......دیکھو وہ امنگوں کے پیچھے بہت پرجوش ہے۔''

وہ پتھر کی سیڑھیاں چڑھ کر بیرونی ہال میں پہنچے جہاں رات کے کھانے کی مہک بڑے ہال سے تیرتی ہوئی ان کی طرف آ رہی تھی۔

''بیچارہ سنوفلس!'' رون نے تیز تیز سانسیں لیتے ہوئے کہا۔ ''ہیری! وہ تم سے سچ مچ بہت پیار کرتا ہے......ذرا سوچو تو سہی، وہ چوہے کھا کر اپنا پیٹ بھر رہا ہے......''

☆☆☆☆

اٹھائیسواں باب

# مسٹر کراؤچ کی دیوانگی

اتوار کی صبح ناشتے کے بعد ہیری، رون اور ہرمائنی الّو گھر پہنچے۔ وہ سیریس کی تجویز کے مطابق پرسی کو خط بھی کر یہ پوچھنا چاہ رہے تھے کہ کیا اس نے مسٹر کراؤچ کو حال ہی میں دیکھا ہے۔ انہوں نے ہیڈوگ کا انتخاب کیا کیونکہ انہوں نے اسے کافی عرصے سے کوئی کام نہیں دیا تھا۔ جب وہ الّو گھر کی کھڑکی سے اُڑ کر ان کی نظروں سے اوجھل ہوگئی تو اس کے بعد وہ ڈوبی کو اس کے نئے موزے دینے کیلئے نیچے باورچی خانے میں جا پہنچے۔

گھریلو خرسوں نے بہت خوش ہو کر ان کا استقبال کیا۔ انہوں نے سر خم کر کے انہیں تنظیمی سلام پیش کیا اور پھر ان کیلئے چائے بنانے کیلئے بھاگ کھڑے ہوئے۔ ڈوبی ہیری کے دیئے ہوئے تحفے کو دیکھ کر پھولے نہ سمایا۔

''ہیری پوٹر نے ڈوبی پر کتنا بڑا احسان کیا ہے۔'' دوہ چیخ کر بولا اور اپنی بڑی بڑی آنکھوں سے نکلنے والے موٹے موٹے آنسو پونچھنے لگا۔

''تم نے گل پھڑ پودے سے میری جان بچائی ہے ڈوبی!'' ہیری نے کہا۔

''کیا یہ چاکلیٹی پیسٹری مل سکتی ہے؟'' رون نے مسکراتے اور سر جھکاتے ہوئے کہا۔ وہ ان گھریلو خرسوں کی طرف دیکھ رہا تھا جو ان کے گرد حلقہ بنائے کھڑے تھے۔

''تم نے ابھی ابھی ناشتہ کیا ہے رون!'' ہرمائنی نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا لیکن چار گھریلو خرس چاکلیٹی پیسٹری سے بھری ہوئی بڑی سفید پلیٹ پل بھر میں وہاں لے آئے۔

''ہمیں سنوفلس کو بھیجنے کیلئے بھی کچھ سامان چاہئے؟'' ہیری بڑبڑایا۔

''یہ اچھا خیال ہے......'' رون نے مسکرا کر کہا۔ ''پگ کو کرنے کیلئے کوئی کام تو دینا ہی چاہئے۔ تم لوگ ہمیں کھانے پینے کا تھوڑا اضافی سامان بھی دے سکتے ہو کیا؟'' اس نے اپنے گرد کھڑے گھریلو خرسوں سے مخاطب ہو کر کہا۔ انہوں نے خوشی سے سر ہلایا اور کھانے پینے کا سامان لینے کیلئے چل دیئے۔

''ڈوبی! ونکی کہاں ہے؟'' ہرمائنی نے چاروں طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''ونکی وہیں اپنے آتشدان کے پاس ہی ہے مس!'' ڈوبی نے آہستگی سے کہا اور اس کے کان تھوڑے لٹک گئے۔

''اوہ خدایا......'' ہرمائنی نے ونکی پر نظر ڈالتے ہوئے کہا۔

ہیری نے بھی آتشدان کی طرف دیکھا۔ ونکی اسی سٹول پر بیٹھی ہوئی تھی جس پر وہ پچھلی مرتبہ بیٹھی ہوئی دکھائی دی تھی لیکن اس کے کپڑے اتنے گندے ہو چکے تھے کہ وہ اپنے پیچھے دھوئیں سے سیاہ ہوئی اینٹوں کے بیچ آسانی سے دکھائی نہیں دے رہی تھی۔ اس کے کپڑے پھٹے ہوئے تھے لگتا تھا کہ انہیں دھونے کی نوبت ہی نہیں آ پائی تھی۔ اس کے ہاتھ میں بٹر بیئر کی بوتل تھی اور وہ اپنے سٹول پر بیٹھی ہوئی آگے پیچھے ہچکولے کھا رہی تھی۔ انہیں دیکھتے ہی اس نے بہت تیز ہچکی لی۔

''ونکی آج کل دن میں چھ بوتلیں چڑھا رہی ہے۔'' ڈوبی نے ہیری سے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

''لیکن بٹر بیئر...... میں تو نشہ نہیں ہوتا ہے۔'' ہیری نے حیرانگی سے کہا۔

''سر! گھریلو خرسوں کیلئے یہ بہت بڑا نشہ ہوتا ہے۔'' ڈوبی نے اپنا سر ہلا کر بتایا۔

ونکی نے ایک بار پھر ہچکی لی، جو گھریلو خرس رون کیلئے چاکلیٹی پیسٹریاں لائے تھے، انہوں نے ونکی پر غصیلی نظریں ڈالیں اور پھر وہ اپنے اپنے کاموں میں مصروف ہو گئے۔

''ونکی بے حد مایوس ہے سر۔ وہ مسٹر کراؤچ کی جدائی میں ہر دم تڑپتی رہتی ہے، ہیری پوٹر!'' ڈوبی نے دُکھ بھری آواز میں پھسپھساتے ہوئے کہا۔ ''ونکی اپنے گھر واپس جانا چاہتی ہے۔ وہ ابھی تک مسٹر کراؤچ کو ہی اپنا مالک تصور کرتی ہے سر۔ اور وہ ڈوبی کی یہ بات ماننے کو تیار ہی نہیں ہے کہ اب پروفیسر ڈمبل ڈور اس کے مالک ہیں......''

''سنو ونکی!'' ہیری نے کہا اس کے دماغ میں اچانک ایک بات آئی تھی اور وہ ونکی سے بات کرنے کیلئے آگے جھک گیا۔ ''سنو! تمہیں پتہ ہے کہ مسٹر کراؤچ کیا کر رہے ہیں؟ انہوں نے سہ فریقی مقابلوں میں آنا چھوڑ دیا ہے......''

ونکی نے آنکھیں جھپکیں، اس کی بڑی بڑی پتلیاں ہیری کے چہرے پر جم گئی تھیں پھر وہ تھوڑا سا لہرائی اور خوابیدہ آواز میں بولی۔

''ما...... مالک نے آنا...... ہچ...... چھوڑ دیا ہے؟''

''ہاں!'' ہیری نے جلدی سے کہا۔ ''ہم نے انہیں مقابلوں کے پہلے ہدف کے بعد سے نہیں دیکھا ہے۔ روزنامہ جادوگر میں یہ خبر چھپی ہے کہ وہ بیمار ہیں۔''

''مالک...... ہچ...... بیمار ہیں؟'' ونکی پھر سے تھوڑا لہرائی اور ہیری کو گھورنے لگی۔ ان کے نچلے ہونٹ کپکپانے لگے۔

''لیکن ہمیں اس بات پر یقین نہیں ہے۔'' ہرمائنی نے جلدی سے کہا۔

''مالک کو اپنی...... ونکی...... ہچ...... ونکی کی ضرورت ہے۔'' ونکی سسک کر بولی۔ ''مالک...... ہچ...... اکیلے سب کچھ...... ہچ......

نہیں سنبھال سکتے......''

''باقی لوگ بھی تو ان کے گھر میں کام کرتے ہیں......!'' ہرمائنی نے چڑتے ہوئے کہا۔

''ونکی......ہچ......مسٹر کراؤچ کے لئے صرف گھر کا کام ہی نہیں کرتی تھی......'' ونکی نے غصے سے کہا۔ وہ اب پہلے سے بھی زیادہ ہچکولے کھانے لگی تھی جس وجہ سے اس کے داغ دار چولی پر بٹر بیئر چھلک گئی۔ ''مالک......ہچ......ونکی پر اپنے سب سے اہم ترین...... ہچ......سب سے خفیہ رازوں کیلئے......ہچ......بھروسہ کرتے تھے......''

''کیسے راز......؟'' ہیری نے پوچھا۔

لیکن ونکی نے بہت تیزی سے اپنا سر ہلایا جس سے اسے پر اور بٹر بیئر چھلک گئی۔

''ونکی اپنے مالک......ہچ......کے راز چھپا کر رکھتی ہے۔'' اس نے جھومتے ہوئے سر ہلا کر کہا۔ وہ اب بہت بری طرح سے لہرا رہی تھی اور اپنی آنکھیں چڑھا کر ہیری کو گھور رہی تھی۔ ''آپ......ہچ......جاسوسی کر رہے ہیں......ہے نا؟''

''ونکی کو ہیری پوٹر کے بارے میں اس طرح نہیں کہنا چاہئے۔'' ڈوبی نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔ ''ہیری پوٹر بہادر ہیں، نیک دل انسان ہیں اور ہیری پوٹر جاسوس نہیں ہیں......''

''وہ جاسوسی کر رہے ہیں......ہچ......میرے مالک کی نجی اور خفیہ رازوں کو......ہچ......جاننا چاہتے ہیں......ہچ......ونکی ایک اچھی گھریلو خرس ہے......ہچ......ونکی اپنا منہ بند رکھ سکتی ہے......ہچ......لوگ اس کے راز جاننا چاہتے ہیں......ہچ!'' ونکی کی پلکیں بند ہوگئیں اور پھر وہ اچانک کچھ کہے بغیر اپنے سٹول سے نیچے لڑھک گئی اور فرش پر گر کر بے ہوش ہوگئی۔ اس کے حلق سے تیز تیز خراٹوں کی سی آوازیں نکلنے لگیں۔ بٹر بیئر کی خالی بوتل پتھر کے فرش پر لڑھک ان سے دور چلی گئی تھی۔

نصف درجن کے قریب گھریلو خرس جلدی سے وہاں آ گئے اور انہوں نے ونکی پر حقارت سے نظریں ڈالتے ہوئے اسے سیدھا کر کے لٹایا۔ ایک گھریلو خرس نے لڑھکی ہوئی بوتل اُٹھالی۔ باقی گھریلو خرسوں نے چوڑے خانوں والے چھاپے کے ایک میز پوش سے ونکی کو ڈھانپ دیا اور اس کے سروں کو اس کے بدن کے نیچے پھنسا دیا تا کہ وہ پوری طرح سے چھپ جائے۔

''سر اور مس! آپ نے جو سب دیکھا اس کیلئے ہمیں بے حد افسوس ہے۔'' پاس کھڑے ایک گھریلو خرس نے اپنا سر ہلاتے ہوئے اور بہت شرمندگی محسوس کرتے ہوئے کہا۔ ''ہمیں امید ہے کہ آپ ونکی کی اس حالت کو دیکھتے ہوئے ہمیں موردالزام نہیں ٹھہرائیں گے اور نہ ہی ہمیں ایسا سمجھیں گے......''

''وہ غمگین ہے۔'' ہرمائنی نے چڑتے ہوئے کہا۔ ''تم لوگ اسے ڈھانپنے کے بجائے اس کی دلجوئی کی کوشش کیوں نہیں کرتے۔''

''معاف کیجئے مس!'' گھریلو خرس نے ایک بار پھر سر جھکاتے ہوئے کہا۔ ''جب کام ادھورے پڑے ہوں اور مالکوں کی خدمت کرنا مقصود ہو تو گھریلو خرس کو غمگین ہونے کا کوئی حق نہیں ہے۔''

''اُف خدا کیلئے......'' ہرمائنی غصے سے چیخی۔ ''تم سبھی میری بات سنو! تمہیں بھی غمگین ہونے کا اتنا ہی حق حاصل ہے جتنا کہ جادوگروں کو ہے۔ تمہیں تنخواہ، چھٹیاں اور عمدہ کپڑے پہننے کا پورا پورا حق ہے۔ تمہیں ہر وقت دوسروں کی غلامی میں ہی نہیں جتے رہنا چاہئے......ڈوبی کی طرف دیکھو!''

''مس! آپ مہربانی کر کے ڈوبی کو اس معاملے کے بیچ میں مت گھسیٹیں۔'' ڈوبی نے جلدی سے کہا۔ اچانک اس کا رنگ اُڑا ہوا دکھائی دینے لگا تھا۔ باورچی خانے میں موجود سبھی گھریلوخرسوں کے چہروں سے مسکراہٹ یکلخت غائب ہوگئی۔ وہ سب اچانک ہرمائنی کی طرف ایسے دیکھنے لگے جیسے وہ کوئی پاگل اور خطرناک لڑکی ہو۔

''ہم آپ کا مطلوبہ کھانے پینے کا سامان لے آئے ہیں۔'' ہیری کے پہلو میں کھڑے ایک گھریلوخرس نے جلدی سے کہا اور ہیری کی طرف روسٹ ران کا بڑا پیکٹ، ایک درجن کیک اور کچھ پھلوں سے بھرا ہوا تھیلا بڑھا دیا اور سپاٹ آواز میں بولا۔ ''الوداع......''

گھریلوخرس ہیری، رون اور ہرمائنی کو گھیر کر کھڑے ہوگئے اور اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے انہیں باورچی خانے سے باہر دھکیلنے لگے۔

''موزوں کیلئے بہت بہت شکریہ ہیری پوٹر!'' ڈوبی نے انگیٹھی کے پاس سے کسی قدر پریشان ہوتے ہوئے چلا کر کہا۔ وہ اب ونکی پر ڈھکے ہوئے میز پوش کے قریب ہی کھڑا تھا۔

''تم نے اپنا منہ بند کیوں نہیں رکھا ہرمائنی؟'' رون نے غصیلے لہجے میں کہا۔ جب ان کے پیچھے سے باورچی خانے کا دروازہ زوردار آواز میں بند ہوگیا تھا۔ ''وہ اب ہمیں باورچی خانے میں نہیں گھسنے دیں گے۔ ہم ونکی سے کراؤچ کے بارے میں اور معلومات اگلوا سکتے تھے۔''

''اوہ! جیسے تمہیں اس کی بڑی پرواہ تھی!'' ہرمائنی نے طنزیہ لہجے میں طعنہ مارا۔ ''تم تو وہاں صرف کھانے پینے کا سامان لینے کیلئے جاتے ہو......''

اس کے بعد پورا دن ماحول چڑچڑا ہی رہا۔ رون اور ہرمائنی ہال میں اپنا ہوم ورک کرتے ہوئے ایک دوسرے پر طنزوں کے اتنے نشتر چلاتے رہے کہ ہیری کو کوفت ہونے لگی۔ اس شام وہ اکیلا ہی سیریس کیلئے کھانے پینے کا سامان لے کر الّو گھر پہنچا۔
پگ وجیون اس قدر چھوٹا تھا کہ وہ روسٹ ران کو تنہا پہاڑ پر لے جانے کی بات تو دور رہی وہ اسے کسی بھی صورت اُٹھا بھی نہیں سکتا تھا۔ اس لئے ہیری کو سکول کے دو کٹیلی آوازوں سے شور مچاتے ہوئے الّوؤں کی مدد لینا پڑی۔ شام کے دھندلکے میں اُڑتے ہوئے وہ بہت عجیب دکھائی دے رہے کیونکہ ان تینوں نے مل کر ایک بڑا پیکٹ اُٹھا رکھا تھا۔ ہیری کھڑکی کی چوکھٹ پر جھک گیا۔ اس نے باہر میدان کی طرف دیکھا پھر اس نے تاریک جنگل میں سرسراتے درختوں کے نیچے بیاوکس بیٹن کی بڑی بگھی اور جھیل میں

ہچکولے بھرتے ہوئے ڈرم سٹرانگ کے جہاز کے پال کی طرف دیکھا۔ ہیگرڈ کے جھونپڑے کی چمنی سے اُڑتے دھوئیں کے درمیان اسے ایک شکرے جیسا الّو دکھائی دیا۔ وہ پھڑ پھڑاتا ہوا سکول کی طرف آیا اور الّو گھر کے چاروں طرف چکر کاٹ کر آنکھوں سے اوجھل ہو گیا۔ ہیری کی نگاہ ہیگرڈ کے جھونپڑے سے ہوتی ہوئی آگے پڑی تو اسے ہیگرڈ دکھائی دینے لگا جو اپنے جھونپڑے سے کچھ فاصلے پر پھاوڑے کی مدد سے زمین کی کھدائی کر رہا تھا۔ ہیری نے سوچا کہ وہ جانے کیا کر رہا ہوگا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ سبزیوں کا کوئی نیا باغیچہ بنانے کا سوچ رہا ہوگا۔ اس کے دیکھتے ہی دیکھتے بیاوکس بیٹن کی بگھی کا دروازہ کھلا اور میڈم میکسم اس میں سے باہر نکلتی ہوئی دکھائی دیں۔ وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتی ہوئی ہیگرڈ کے قریب پہنچ گئیں۔ ایسا لگا رہا تھا کہ وہ اس سے گفتگو کرنے کی کوشش کر رہی ہوں۔ ہیگرڈ اپنے کام میں مشغول رہا اور سر جھکائے ان کے سوالوں کا جواب دیتا رہا۔ ایسا لگ رہا تھا کہ وہ میڈم میکسم کے ساتھ گفتگو کرنے میں کوئی خاص دلچسپی نہیں لے رہا تھا اس لئے میڈم میکسم جلد ہی اپنی بگھی کی طرف لوٹ گئی تھیں۔

ہیری گری فنڈر ہال میں جا کر رون اور ہرمائنی کی جھک جھک نہیں سننا چاہتا تھا اس لئے وہ ہیگرڈ کو کھدائی کرتے ہوئے دیکھتا رہا۔ جب تک کہ اندھیرا اس قدر نہیں پھیل گیا کہ اسے ہیگرڈ کا ہیولا بھی دکھائی دینا بند ہو گیا۔ الّو گھر میں سوئے ہوئے الّو اب بیدار ہو گئے اور چیخ کر کلکاریاں بھرتے ہوئے تاریک جنگل کی طرف جانے لگے۔

☆☆☆☆

اگلے دن کی صبح ناشتے کے وقت تک رون اور ہرمائنی کے رویئے میں خاصا فرق پڑ چکا تھا۔ ہیری کو یہ دیکھ کر اطمینان نصیب ہوا۔ اسے یہ دیکھ کر بھی خوشی ہوئی کہ رون کی پیش گوئی صحیح ثابت نہیں ہوئی تھی۔ رون نے کہا تھا کہ ہرمائنی نے گھریلو خرسوں کا دل دُکھا کر ناراض کر دیا ہے، اس لئے وہ گری فنڈر کی میز پر خراب کھانے ہی بھیجیں گے۔ بہرحال، ڈبل روٹی، انڈے اور مچھلی کے قتلے ہمیشہ کی طرح لذیذ اور مزیدار ہی تھے۔

جب الّو ڈاک لے کر آئے تو ہرمائنی نے اشتیاق سے سر اُٹھا کر ان کی طرف دیکھا۔ ایسے لگ رہا تھا کہ اسے کسی چیز کی آمد کی امید تھی۔

''پرسی کا جواب اتنی جلدی کیسے آ سکتا ہے؟'' رون نے بھنویں تان کر کہا۔ ''ہم نے ہیڈوگ کو کل ہی تو بھیجا ہے......''

''نہیں یہ بات نہیں ہے۔'' ہرمائنی نے ہنس کر کہا۔ ''میں نے روزنامہ جادوگر لگوا لیا ہے۔ مجھے یہ بالکل اچھا نہیں لگ رہا تھا کہ ہمیں ہر خبر سلے درن والوں سے ہی ملے۔''

''یہ اچھا سوچا تم نے......'' ہیری نے بھی اوپر اُڑتے ہوئے الّوؤں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''سنو ہرمائنی! مجھے لگتا ہے کہ تمہاری قسمت اچھی ہے......''

لیکن اسی وقت ایک بڑا بھورا الّو ہرمائنی کی طرف اُڑ کر آتا دکھائی دیا۔ ہرمائنی نے مایوسی سے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔ ''وہ اخبار

لے کرنہیں آیا ہے......‘‘

لیکن اسے حیرانی ہوئی جب بھورا الّو اسی کی پلیٹ کے سامنے اتر گیا۔ اس کے ٹھیک پیچھے چار کرٹیل الّو، ایک بھورا الّو، ایک دھاری دار الّو بھی ہرمائنی کے سامنے اترنے لگے۔

’’تم نے کتنے اخبار لگوائے ہیں ہرمائنی......؟‘‘ ہیری نے ہرمائنی کی پلیٹ کو اُٹھاتے ہوئے کہا جو الّوؤں کے جھرمٹ کی وجہ سے کسی بھی وقت گر سکتی تھی کیونکہ وہ سبھی الّو ہرمائنی کے پاس پہنچ کر اسے سب سے پہلے اپنا خط دینے کی کوشش کر رہے تھے اور آپس میں دھکم پیل مچا رہے تھے۔

’’آخر معاملہ کیا ہے؟‘‘ ہرمائنی نے بھورے الّو کا خط کھول کر اسے پڑھتے ہوئے کہا۔ ’’اوہ!......‘‘ وہ چونکی اور پھر اس کا چہرہ سرخ پڑنے لگا۔

’’کیا ہوا......؟‘‘ رون نے جلدی سے پوچھا۔

’’یہ تو......اوہ! یہ تو بہت حماقت والی بات ہے......‘‘ اس نے خط ہیری کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ ہیری نے دیکھا کہ اس خط کو ہاتھ سے نہیں لکھا گیا تھا بلکہ روزنامہ جادوگر کے چھپے حرفوں سے کاٹ کر بنایا گیا تھا۔

’تم بری لڑکی ہو۔ ہیری پوٹر کو تم سے اچھی لڑکی مل جائے گی۔ ماگلو! تم جہاں سے آئی ہو وہیں واپس چلی جاؤ۔‘

’’سارے خط ایسے ہی ہیں۔‘‘ ہرمائنی متوحش لہجے میں بولی۔ وہ ایک کے بعد ایک خط کھول رہی تھی۔ ***’ہیری پوٹر کو تم سے اچھی لڑکی مل جائے گی‘...... ’تمہیں تو مینڈک کے انڈے میں ڈال کر ابالنا چاہیے‘...... ’میرے سامنے ہوتی تو تمہارا چہرہ ڈائن جیسا بنا دیتی‘......*** ’’اووچ......‘‘

اس نے جیسے ہی آخری لفافہ کھولا۔ پٹرول جیسی بدبو والا زردی مائل سبز مائع اس کے ہاتھوں پر گر گیا اور اگلے ہی لمحے بڑے بڑے سرخ پھوڑے اس کے ہاتھوں سے ابھر آئے۔

’’املبوند کا عرق......‘‘ رون نے لفافے کو بڑی احتیاط سے اُٹھا کر سونگھتے ہوئے کہا۔

’’اوہ!‘‘ ہرمائنی کے منہ سے سسکی نکلی۔ اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ اس نے جلدی سے اپنے نیپکن سے ہاتھ پونچھنے کی کوشش کی لیکن اب تک اس کی انگلیاں سوج گئی تھیں اور ان پر بڑے بڑے پھوڑے ابھرتے جا رہے تھے۔ ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے اس نے موٹے دستانے پہن رکھے ہوں۔

’’بہتر یہی ہوگا کہ تم فوراً ہسپتال چلی جاؤ۔‘‘ ہیری نے جلدی سے کہا، جب ہرمائنی کے چاروں طرف سے الّو واپس اُڑ گئے تھے۔ ’’ہم پروفیسر سپراؤٹ کو بتا دیں گے کہ تم ہسپتال میں ہو......‘‘

’’میں نے اسے خبردار کیا تھا۔‘‘ رون نے کہا جب ہرمائنی اپنے ہاتھوں کو چھپاتے ہوئے تیزی سے بڑے ہال سے باہر نکل گئی

تھی۔''میں نے اسے خبردار کیا تھا کہ وہ ریٹا سٹیکر کے ساتھ مت الجھے......اس کی طرف دیکھو!''اس نے خطوط میں سے ایک خط کو پڑھا جنہیں ہرمائنی اپنے پیچھے چھوڑ گئی تھی۔ ''میں نے ' ہفت روزہ جادوگرنیاں' میں پڑھا ہے کہ تم کس طرح ہیری پوٹر کو دھوکا دے رہی ہو۔ اس لڑکے نے پہلے ہی بہت مصیبتیں جھیلی ہیں۔ جیسے ہی مجھے کوئی بڑا لفافہ ملے گا تو میں جلد ہی تمہیں سبق سکھانے کیلئے ایک بھیانک جادوئی لعنت بھیجوں گی، انتظار کرنا......اسے اب ان چیزوں سے بچ کر رہنا پڑے گا۔''

ہرمائنی جڑی بوٹیوں کے علوم کی کلاس میں نہیں آئی۔ جب ہیری اور رون گرین ہاؤس سے نکل کر جادوئی جانداروں کی دیکھ بھال والی کلاس کی طرف جانے لگے تو انہوں نے دیکھا کہ ملفوائے، کریب اور گوئل سکول کی پتھریلی سیڑھیاں نیچے اتر رہے تھے۔ پینسی پارکنسن سلے درن کی لڑکیوں کے گینگ کے ساتھ ان کے پیچھے پیچھے کھسر پھسر کرنے میں مصروف تھی اور بیچ بیچ میں کھلکھلا کر ہنس بھی رہی تھی۔ ہیری کو دیکھتے ہی پینسی چلائی۔

''پوٹر! کیا تمہاری محبت سے تمہارا جھگڑا ہو گیا ہے؟ وہ ناشتے کی میز پر اتنی پریشان کیوں تھی؟''

ہیری نے اس کی بات پر توجہ دینا ضروری نہیں سمجھا۔ وہ اسے یہ جاننے کا موقعہ بالکل نہیں دینا چاہتا تھا کہ ہفت روزہ جادوگرنیاں کے اس اداریئے نے ان کیلئے کتنی گھمبیر مشکل کھڑی کر دی تھی۔

ہیگرڈ نے انہیں گذشتہ کلاس میں بتا دیا تھا کہ یک سنگھے کا سبق اب ختم ہو گیا ہے۔ وہ اپنے جھونپڑے سے باہر نکل کر ان کا انتظار کر رہا تھا۔ اس کے پیروں کے پاس نئے صندوق کھلے رکھے تھے۔ صندوق دیکھ کر ہیری کا دل ڈوب گیا......کہیں پھر سے انہیں دھماکے دار سقرطوں سے پالا تو نہیں پڑنے والا ہے۔ کہیں انہیں دوبارہ گھمانا اور نگہداشت کرنے کا کام تو نہیں سونپا جائے گا؟

لیکن جب وہ اتنی نزدیک پہنچ گیا کہ وہ صندوقوں کے اندر جھانک سکے تو اس نے دیکھا کہ اس میں لمبی تھوتھنی والے روئیں دار جانور تھے، جن کا رنگ کالا تھا اور ان کے اگلے پنجے پھاوڑے کی طرح چوڑے اور گہرے تھے۔ وہ طلباء کی طرف پلکیں جھپکا کر دیکھ رہے تھے اور اتنے ساروں لوگوں کو اپنے سروں پر دیکھ کر کسی قدر پریشان بھی دکھائی دے رہے تھے۔

''یہ طلاشرفی ہیں۔'' ہیگرڈ نے جوشیلی آواز میں انہیں بتایا جب وہ سب اس کے قریب پہنچ کر کھڑے ہو گئے تھے۔ ''یہ عموماً زمین کے اندر گہرائی میں رہتے ہیں اور دفن خزانوں کے آس پاس پائے جاتے ہیں۔ انہیں چمکیلی چیزیں نہایت پسند ہیں......دیکھو!''

اسی لمحے ایک طلاشرفی نے صندوق سے اچھل کر پینسی پارکنسن کی کلائی پکڑنے کی کوشش کی جس پر چمکتی ہوئی نقرئی گھڑی بندھی ہوئی تھی۔ وہ چیختی ہوئی صندوق سے کئی قدم پیچھے ہٹ گئی۔

''یہ خزانہ ڈھونڈنے میں بہترین معاون ثابت ہوتے ہیں۔'' ہیگرڈ نے مسکرا کر بتایا۔ ''ہم نے سوچا کہ آج ہم تمہیں ان کے ساتھ کچھ کھیل کود کا سامان فراہم کریں۔ اُدھر دیکھو؟'' اس نے حال ہی میں کھدی ہوئی خستہ زمین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ یہ بالکل وہی جگہ تھی جسے ہیری نے الّو گھر سے کل شام کو ہیگرڈ کو وہاں کی کھدائی کرتے ہوئے دیکھا تھا لیکن اب یہ بالکل ہموار دکھائی

دے رہی تھی۔ ’’ہم وہاں سونے کے کچھ سکوں کو دفن کر دیا ہے جس کا طلاشرفی سب سے زیادہ سکے تلاش کر کے لائے گا، ہم اسے انعام دیں گے۔ بس اپنی تمام قیمتی چیزوں کو جسم سے الگ کر کے اپنے اپنے بستوں میں ڈال دو اور انہیں ایک طرف رکھ دو۔ پھر اس صندوق سے ایک ایک طلاشرفی پکڑ واور اسے اپنے جسم کی مہک سونگھا کر چھوڑ دو۔‘‘

ہیری نے اپنی گھڑی اتار لی جو وہ صرف عادت کے باعث اس کی کلائی پر بندھی ہوئی تھی کیونکہ وہ تو کافی عرصے سے بند پڑی ہوئی تھی۔ اس نے گھڑی اپنی جیب میں رکھ لی اور پھر ایک طلاشرفی کو صندوق میں سے اُٹھالیا۔ وہ مرغی جتنا بڑا تھا اور دیکھنے میں کیوی جیسا ہی لگتا تھا۔ طلاشرفی نے اپنی لمبی تھوتھنی سے ہیری کے کان چبانے کی کوشش کی اور پھر متجسس ہو کر اسے سونگھا۔ اس کا جسم سچ مچ بے حد ملائم اور نرم تھا۔

’’’’ابھی رُکو...... ہیگر ڈ نے صندوق کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ’’یہاں تو ایک طلاشرفی باقی بچا ہے......کون آج کلاس میں نہیں آیا ہے؟...... ہر مائنی کہاں ہے؟‘‘

’’وہ ہسپتال میں ہے......‘‘ رون نے جلدی سے بتایا۔

’’ہم بعد میں اس بارے میں تم سے بات کریں گے۔‘‘ ہیری نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا کیونکہ پینسی پارکنسن دلچسپی سے ان کی بات سن رہی تھی۔

جادوئی جانداروں کی دیکھ بھال کی کلاس میں پہلے انہیں کبھی اتنا مزہ نہیں آیا تھا۔ طلاشرفی واقعی دلچسپ اور شرارتی تھے۔ وہ زمین کی مٹی میں اتنی آسانی سے اوپر نیچے ہو رہے تھے جیسے وہ مٹی نہ ہو بلکہ پانی ہو۔ ہر طلاشرفی لوٹ کر اسی طالبعلم کے پاس ہی آتا تھا جس نے اسے چھوڑا تھا۔ طلاشرفی ہر مرتبہ لوٹنے پر اپنے مالک کو ایک ایک سونے کا سکہ تھما دیتا تھا اور پھر دوبارہ اپنے کام کیلئے روانہ ہو جاتا تھا۔ رون کا طلاشرفی تو ان سے سب سے زیادہ پھرتیلا اور ہوشیار نکلا۔ وہ نے جلد ہی رون کی گود سونے کے سکوں سے بھر ڈالی تھی۔

’’کیا انہیں پالا جا سکتا ہے ہیگر ڈ؟‘‘ رون نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔ وہ ان سے کافی متاثر دکھائی دے رہا تھا۔ اس کا طلاشرفی ایک بار پھر سکہ تھما کر زمین میں غوطہ لگاتے ہوئے گھس گیا تھا اور اس نے اپنے پیچھے کافی دھول اُڑائی تھی جو رون کے چوغے پر تیزی سے گرنے لگی۔

’’تمہاری ممی اس سے قطعی خوش نہیں ہوں گی رون!‘‘ ہیگر ڈ نے ہنستے ہوئے کہا۔ ’’طلاشرفی پورے گھر کو لمحوں میں برباد کر دیتے ہیں۔ ہمیں لگتا ہے کہ انہوں نے اب تک سارے سکے نکال لئے ہوں گے۔‘‘ اس نے طلاشرفیوں کو زمین میں غوطے کھاتے ہوئے دیکھ کر کہا۔ ’’ہم نے صرف پانچ سو سکے ہی دفن کئے تھے......اوہ لو! ہر مائنی بھی آ گئی......‘‘

ہر مائنی گھاس کے میدان کو عبور کرتی ہوئی ان کی طرف آ رہی تھی۔ اس کے ہاتھوں پر موٹی موٹی پٹیاں بندھی ہوئی تھیں۔ وہ کافی رنجیدہ دکھائی دے رہی تھی۔ پینسی پارکنسن اسے کافی غور سے دیکھ رہی تھی، شاید وہ اصل بات جاننے کیلئے بے چین تھی۔

''چلو اب تم سب ایک جگہ اکٹھے ہو جاؤ۔ ہم یہ دیکھتے ہیں کہ تم نے کیسی کارکردگی دکھائی ہے؟'' ہیگرڈ نے کہا۔ ''اپنے اپنے سکوں کی گنتی کرو اور سکے چرانے کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا گوئل!'' اس کی بلی جیسی آنکھیں سکڑ گئیں اور وہ گوئل کو دیکھنے لگیں۔ ''یہ سب مایا سکے ہیں، ایک گھنٹے بعد یہ خود بخود غائب ہو جائیں گے۔''

گوئل نے خجالت بھرے انداز میں اپنی جیبیں خالی کر دیں اور کافی چڑچڑا دکھائی دینے لگا۔ گنتی کرنے پر پتہ چلا کہ رون کا طلاشرفی سب پر سبقت لے گیا تھا، اس لئے ہیگرڈ نے اسے وعدے کے مطابق انعام کے طور پر ہنی ڈیوکس کی بہت بڑی چاکلیٹ تھما دی۔ میدان کے پار دوپہر کے کھانے کیلئے گھنٹی بج اُٹھی۔ کلاس کے باقی طلباء جوشیلے انداز میں سکول کی طرف بھاگنے لگے۔ لیکن ہیری، رون اور ہرمائنی وہیں رُک کر طلاشرفیوں کو صندوقوں میں ڈالنے کیلئے ہیگرڈ کی مدد کرنے لگے۔ ہیری کا دھیان اس طرف بھی گیا کہ میڈم میکسم اپنی بگھی کی کھڑکی سے جھانک کر انہیں دیکھ رہی تھیں۔

''تمہارے ہاتھوں کو کیا ہوا ہرمائنی؟'' ہیگرڈ نے پریشانی کے عالم میں دریافت کیا۔

ہرمائنی نے ہیگرڈ کو بتایا کہ اسے صبح ڈھیر ساری نفرت بھرے خطوط ملے تھے ان میں ایک لفافے میں املبوند کا عرق بھرا ہوا تھا جو اس کے ہاتھوں پر گر گیا اور وہ گھائل ہو گئی۔

''اوہ ہو...... فکر مت کرو ہرمائنی!'' ہیگرڈ نے دھیمی آواز میں کہا اور اس کی طرف دیکھا۔ ''جب ریٹا سٹیکر نے ہماری ماں کے بارے میں لکھا تھا تو ہمیں بھی ایسے ہی خطوط آئے تھے۔ جن میں لکھا تھا...... 'تم ایک دیو ہو اور تمہیں تو موت کے گھاٹ اتار دینا چاہئے'...... تمہاری ماں نے کئی معصوم لوگوں کو ہلاک کیا ہے اور اگر تم میں ذرا سی بھی شرم ہو تو تم کسی ندی میں کود کر اب تک ڈوب گئے ہوتے...... اور بھی اسی طرح کی کلیجہ نوچ لینے والی باتیں بھری ہوتی تھیں۔''

''نہیں......'' ہرمائنی سکتے میں آ گئی تھی۔

''ہاں!'' ہیگرڈ بولا اور اس نے طلاشرفیوں کے صندوقوں کو اپنے جھونپڑے کی بیرونی دیوار پر رکھ دیا۔ ''لوگ ایسی ہی بکواس لکھتے ہیں ہرمائنی! اب اگر ایسے خطوط آئیں تو انہیں کھولنا ہی مت۔ سیدھے آتشدان میں جھونک دینا۔ میں بھی ایسا ہی کرتا تھا......''

''تم سے آج سچ مچ ایک اچھی کلاس چھوٹ گئی ہرمائنی!'' ہیری نے ہرمائنی سے کہا جب وہ سکول کی طرف واپس لوٹ رہے تھے۔ ''طلاشرفی خاصے دلچسپ اور شرارتی ہوتے ہیں۔''

بہرحال، رون ابھی تک ہیگرڈ کی دی ہوئی چاکلیٹ کو گھورے جا رہا تھا جیسے اس میں کوئی عجیب چیز نکلنے والی ہو۔ وہ کسی وجہ سے پریشان دکھائی دے رہا تھا۔

''تمہیں کیا ہوا؟'' ہیری نے پوچھا۔ ''اس کے ذائقے میں کوئی گڑبڑ ہے کیا؟''

''نہیں!'' رون سپاٹ لہجے میں بولا۔ ''تم نے مجھے سونے کے سکوں کے بارے میں پہلے کیوں نہیں بتایا؟''

''کون سے سکے......؟'' ھیری متحیر ہو کر اس کی صورت دیکھنے لگا۔

''وہ سکے جو میں نے تمہیں کیوڈچ ورلڈ کپ کے دوران دیئے تھے۔'' رون نے جلدی سے کہا۔ ''اپنی جادوئی پیتل کی دوربین کے بدلے میں، تمہیں مہمانوں کے کیبن میں دیئے تھے جنہیں آئرشی بونے ہوا میں لوگوں کی طرف اچھال رہے تھے۔ تم نے مجھے ان کے بارے بتایا کیوں نہیں؟ تم نے مجھے یہ کیوں نہیں بتایا کہ وہ سب غائب ہو گئے تھے......''

ھیری کو ایک لمحے کیلئے رُک کر سوچنا پڑا تب جا کر اسے یاد آیا کہ رون کن سکوں کے بارے میں بات کر رہا تھا۔

''اوہ!'' اس نے اچانک کہا اور اس رات کے سنگین حادثہ اسے یاد آ گیا۔ ''مجھے پتہ ہی نہیں چلا کہ وہ سکے غائب ہو گئے تھے۔ میں اپنی چھڑی کی گمشدگی کے بارے میں اتنا پریشان تھا کہ سکوں کا ذرا بھی خیال نہیں آ پایا......'' وہ سیڑھیاں چڑھ کر بیرونی ہال میں پہنچے اور دوپہر کے کھانے کیلئے بڑے ہال میں چلے گئے۔

''کتنی عمدہ بات ہے۔'' رون نے اچانک کہا جب وہ بیٹھ گئے اور انہوں نے اپنی پلیٹ میں بھنا ہوئی مرغی کے ٹکڑے اور دہی کا مسالے دار رائتہ ڈالا۔ ''اتنے زیادہ پیسے کے مالک ہونے میں کتنی عمدہ خصوصیت ہے کہ مٹھی بھر سونے کے سکوں کے غائب ہونے کا پتہ ہی نہیں چلتا......''

''سنو! میرے دماغ میں اُس رات بہت سی پریشان کرنے والی دوسری باتیں بھری پڑی تھیں۔'' ھیری نے ناگواری سے منہ بنا کر کہا۔ ''ہم سب ہی پریشان تھے، یاد ہے نا؟''

''میں نہیں جانتا کہ طلاشرفی کے سونے کے سکے غائب ہو جاتے ہیں۔'' رون بڑبڑایا۔ ''مجھے لگا تھا کہ میں نے تمہارا حساب کتاب چکتا کر دیا ہے۔ تمہیں کرسمس پر مجھے ہیٹ کا تحفہ نہیں دینا چاہئے تھا۔''

''اس بات کو بھول جاؤ......ٹھیک ہے!'' ھیری نے سرد لہجے میں کہا۔

رون نے بھنے آلو کو اپنے کانٹے سے کچل دیا تھا اور وہ غصے بھری نظروں سے ھیری کو گھور رہا تھا۔ پھر وہ بولا۔ ''مجھے غربت سے سخت نفرت ہے۔''

ھیری اور ہرمائنی نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ دونوں کو ہی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ اس موقع پر کیا جواب دیں؟

''یہ بکواس ہے۔'' رون نے کہا جو اب بھی بھنے ہوئے آلو کو کانٹے سے ملیدہ بنا رہا تھا اور اس کو گھور کر دیکھ رہا تھا۔ ''میں فریڈ اور جارج کو غلط نہیں مانتا ہوں کہ وہ پیسے کمانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کاش میں بھی کما پاتا۔ کاش میرے پاس بھی ایک طلاشرفی ہوتا......''

''اب بس کرو......ہمیں معلوم ہو گیا ہے کہ تمہیں اگلی کرسمس پر کیا تحفہ دینا چاہئے؟'' ہرمائنی نے ہنستے ہوئے کہا لیکن جب اس کے بعد بھی رون کی اُداسی دور نہیں ہو پائی تو وہ مزید بولی۔ ''چھوڑو بھی رون! تمہاری حالت اور خراب ہو سکتی تھی۔ کم از کم تمہاری انگلیوں پر املبوند کا عرق تو نہیں گرا ہے۔'' ہرمائنی کو اپنے چھری کانٹے کو استعمال کرنے میں بہت تکلیف ہو رہی تھی۔ اس کی انگلیاں

بہت سوچ چکی تھیں اور شدید درد کر رہی تھیں۔ ''میں اس خبیث سٹیکر سے نفرت کرتی ہوں،'' وہ تیکھی آواز میں غراتی ہوئی بولی۔ ''میں اس سے بدلہ لے کر ہی دم لوں، بھلے ہی یہ میری زندگی کا آخری کام کیوں نہ ثابت ہو......''

☆☆☆☆

اگلے ہفتے بھی ہرمائنی کیلئے نفرت بھرے خطوط آنے کا سلسلہ جاری رہا۔ حالانکہ اس نے ہیگرڈ کے مشورے کے مطابق انہیں بالکل نہیں کھولا تھا اور سیدھا آتشدان کے حوالے کر دیا تھا لیکن اس کے بعد ہیری کے کئی پرستاروں نے خطوط پر توقف نہیں کیا بلکہ اسے غل غپاڑے بھی بھیجے۔ غل غپارہ گری فنڈر کی میز پر آ کر پھٹ جاتے اور پھر اس پر نفرت بھرے ہتک آمیز جملوں کی بوچھاڑ کر دیتے تھے، جنہیں پورے ہال میں بیٹھے ہوئے لوگ سنتے تھے۔ جو لوگ ہفت روزہ جادوگرنیاں نہیں پڑھتے تھے، اب تک انہیں بھی پتہ چل گیا تھا کہ ہیری، کیرم اور ہرمائنی کے مابین محبت بھری کہانی کیا ہے؟ ہیری کو لوگوں کو یہ بتا بتا کر تھک چکا تھا کہ ہرمائنی اس کی محبوبہ نہیں بلکہ صرف اچھی دوست ہے۔

''اگر ہم یہ سب مل کر اسے نظرانداز کر دیں گے تو یہ خبر خود بخود ٹھنڈی پڑ جائے گی۔'' ہیری نے ہرمائنی کو سمجھاتے ہوئے کہا۔ ''تم نے دیکھا تھا کہ پچھلی بار اس نے میرے بارے میں جو من گھڑت کہانی لکھی تھی، اس سے لوگ جلد ہی بیزار ہو گئے تھے......''

''میں تو صرف یہ جاننا چاہتی ہوں کہ اس نے ہماری نجی گفتگو کیسے سن لی جبکہ اسے میدان میں آنے کی کڑی ممانعت تھی؟......'' ہرمائنی غصے سے آگ بگولا ہوتی ہوئی بولی۔

ہرمائنی تاریک جادو سے تحفظ کے فن کی کلاس میں چھٹی کے بعد بھی تھوڑی دیر تک اندر ہی رُکی رہی۔ وہ پروفیسر موڈی سے کچھ پوچھنا چاہتی تھی، جب باقی کے طلباء باہر نکلنے کیلئے بہت بے تاب تھے۔ آج پروفیسر موڈی نے سفاک کٹ وار سے بچاؤ کی سخت تکلیف دہ ریاضت کروائی تھی، جس سے کئی طلبہ اپنے جسم پر لگی اندرونی چوٹوں کو ابھی تک سہلا رہے تھے۔ ہیری کو کان اینٹھنے کا اتنا برا دورہ پڑا تھا کہ کلاس سے باہر نکلتے ہوئے وہ اپنے کان پر ہاتھ رکھے ہوئے تھا۔

''دیکھو ریٹا سٹیکر نے یقینی طور پر غیبی چوغہ بالکل نہیں پہنا ہوا تھا۔'' ہرمائنی پانچ منٹ بعد ہانپتی ہوئی باہر آئی۔ وہ ہیری اور رون سے بیرونی ہال میں آملی تھی۔ اس نے ہیری کا ہاتھ اس کے اینٹھتے کان سے دور ہٹا دیا تاکہ وہ اس کی بات سن سکے۔ ''موڈی کا کہنا ہے کہ انہوں نے اسے دوسرے ہدف کے دوران ججوں کی میز پر یا جھیل کے آس پاس منڈلاتے بالکل نہیں دیکھا تھا......''

''ہرمائنی! اس معاملے کو اب چھوڑ دو بس!'' رون نے جھنجلائے ہوئے انداز میں کہا۔

''کبھی نہیں!'' ہرمائنی ضد کرتے ہوئے غرائی۔ ''میں یہ جاننا چاہتی ہوں کہ اس نے میری اور وکٹر کی باتیں کیسے سنیں اور اسے ہیگرڈ کی ماں کے بارے میں کیسے پتہ چلا؟''

''شاید اس نے مائیکروفون کا استعمال کیا ہو ہرمائنی!'' ہیری آہستگی سے بولا۔

''مائیکروفون......؟'' رون کو یہ بات بالکل سمجھ میں نہیں آئی تھی۔ ''...... یہ کیا ہوتا ہے؟''

ہیری اسے چھپائے گئے مائیکروفون اور ریکارڈنگ ٹیپ کے بارے میں بتانے لگا، جسے سن کر رون کی آنکھیں حیرت سے چوڑی ہوتی چلی گئیں۔

''کیا تم دونوں ہوگورٹس ایک مطالعہ نامی کتاب کبھی نہیں پڑھو گے؟'' ہرمائنی نے ہیری کی بات کاٹتے ہوئے بیچ میں کہا۔

''اس سے کیا فائدہ ہوگا؟'' رون نے منہ بنا کر کہا۔ ''تم نے پوری کتاب چاٹ رکھی ہے، جب ضرورت پڑے گی تو ہم تم سے پوچھ لیں گے۔''

''ماگلوؤں کے ہاں جادو سے ہٹ کر جتنی بھی چیزیں استعمال ہوتی ہیں یعنی بجلی، کمپیوٹر، ریڈار، مائیکروفون اور ان جیسی تمام چیزیں...... وہ سب ہوگورٹس کی حدود میں پہنچتے ہی خراب ہو جاتی ہیں۔ یہاں کی ہوا میں گہرا جادو بھرا ہوا ہے، یعنی ایک مضبوط جادوئی حصار نے اس تمام علاقے کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے۔ ایسا بالکل نہیں ہوسکتا کہ ریٹا سٹیکر نے کسی مائیکروفون کا استعمال کیا ہو یقیناً اس نے کسی پوشیدہ جادو کا ہی استعمال کیا ہوگا...... وہ ایسا ہی کر رہی ہوگی...... کاش مجھے پتہ لگ جائے کہ وہ کیا کر رہی تھی...... اوہ! اگر یہ غیر قانونی ہوا تو میں اسے ایسا مزہ چکھاؤں گی کہ وہ زندگی بھر یاد رکھے گی۔''

''ہمارے پاس پریشان ہونے کیلئے پہلے ہی بہت ساری باتیں ہیں ہرمائنی!'' رون نے اکتاہٹ بھرے لہجے میں کہا۔ ''ہم ریٹا سٹیکر کے خلاف ایک نیا محاذ کھول کر اپنی پریشانیوں میں مزید اضافہ کیوں کریں؟''

''میں تم سے مدد نہیں مانگ رہی ہوں!'' ہرمائنی تمتماتے ہوئے غرائی۔ ''میں یہ کام تنہا ہی کرلوں گی...... سمجھے!'' وہ پلٹ کر دیکھے بغیر دھڑ دھڑاتی ہوئی سنگ مرمر کی سیڑھیوں پر چڑھتی چلی گئی۔ ہیری کو پورا یقین تھا کہ وہ اب یقیناً لائبریری جا رہی ہوگی۔

''اب کہیں وہ...... 'مجھے ریٹا سٹیکر سے نفرت ہے'...... والے بیجز سے بھرا ہوا ڈبہ اُٹھا کر نہ لے کر آئے۔'' رون نے اس کے عقب میں دیکھتے ہوئے کہا۔

بہرحال، ریٹا سٹیکر کے راز کا پتہ لگانے کیلئے ہرمائنی نے ہیری اور رون سے بالکل مدد نہیں مانگی تھی۔ اس کیلئے وہ دونوں ہی اس کے بہت شکر گزار دکھائی دیئے۔ ایسٹر کی چھٹیوں سے پہلے ہی ہوم ورک کا بوجھ کافی بڑھتا جا رہا تھا۔ ہیری اس بات پر بہت حیران تھا کہ ہرمائنی اپنے ہوم ورک کے ساتھ ساتھ چوری چھپے سننے والے جادوئی طریقوں کی تلاش کیلئے اتنی ہمت کہاں سے پیدا کر رہی تھی؟ ہیری تو دن رات اپنا ہوم ورک مکمل کرنے میں ہی مصروف رہتا تھا حالانکہ وہ حیرت انگیز طور پر سیریس کیلئے پہاڑ کے غار تک کھانے پینے کا سامان بھی روزانہ بھیج رہا تھا۔ پچھلی گرمیوں کے بعد وہ اچھی طرح جان چکا تھا کہ لگاتار بھوکا رہنا کیسا ہوتا ہے؟ اس نے سیریس کو کھانے پینے کے سامان کے ساتھ ساتھ خطوط بھیجنے کا سلسلہ بھی جاری رکھا۔ ان خطوط میں اس نے اُسے بتایا کہ سب کچھ معمول کے مطابق ہی چل رہا ہے اور پرسی کا جواب ابھی تک نہیں مل پایا ہے۔

ہیڈوگ ایسٹر کی چھٹیاں ختم ہونے پر ہی لوٹی تھی۔ پرسی کا خط مسز ویزلی کے بھیجے ہوئے ایسٹر کے انڈوں کے پیکٹ کے ساتھ آیا تھا۔ ہیری اور رون کے انڈے ڈریگن کے انڈوں کی طرح بڑے تھے اوران میں گھر میں تیار کیا گیا میٹھا چاکلیٹ بھرا ہوا تھا بہرحال، ہرمائنی کا انڈہ مرغی کے انڈے سے بھی کہیں چھوٹا تھا۔اسے دیکھتے ہی ہرمائنی کا چہرہ اتر گیا۔

''رون! کہیں تمہاری ممی ہفت روزہ جادوگرنیاں تونہیں پڑھتی ہیں؟'' اس نے آہستگی سے پوچھا۔

''بالکل......'' رون نے ہنس کر بتایا جس کے منہ میں چاکلیٹ بھری ہوئی تھی۔ ''انہوں نے یہ رسالہ تو بڑے عرصے سے لگوا رکھا ہے،اس میں گھریلو خانہ داری کی بڑی اچھی اچھی باتیں ہوتی ہیں۔''

ہرمائنی نے اپنے چھوٹے سے انڈے کی طرف رنجیدہ نظروں سے دیکھا۔

''کیا تم یہ نہیں جاننا چاہو گی کہ پرسی کے خط میں کیا لکھا ہے؟'' ہیری نے اس سے جلدی سے پوچھا۔ پرسی کا خط مختصر مگر چڑ چڑے پن سے بھرا ہوا تھا۔

*جیسا کہ میں روزنامہ جادوگر کو لگاتار بتا رہا ہوں کہ مسٹر کراؤچ ابھی چھٹیاں منا رہے ہیں، جن کا انہیں پورا حق حاصل ہے۔ وہ الّوؤں کے ذریعے بلاتعطل اپنی ہدایات مجھے بھیج رہے ہیں۔ میں نے نہیں ......انہیں کافی عرصے سے دیکھا تو نہیں ہے لیکن مجھے لگتا ہے کہ میں اپنے باس کی لکھائی کو خوب اچھی طرح پہچان سکتا ہوں۔ میرے پاس ان من گھڑت افواہوں کو مسترد کرنے کے علاوہ بھی ڈھیر سارا کام ہوتا ہے۔ جب تک کوئی بہت زیادہ اہم بات نہ ہو تب تک مہربانی کرکے مجھے دوبارہ پریشان مت کرنا۔ پرسی ویزلی*

☆☆☆☆

گرمیوں کی نئی نصابی سہ ماہی کے شروع ہونے کا عموماً یہی مطلب ہوتا ہے کہ ہیری اس موسم کے آخری کیوڈچ میچ کیلئے جم کر مشقیں کررہا ہوتا۔ بہرحال،اس سال اسے سہ فریقی ٹورنامنٹ کے تیسرے اورآخری ہدف کی تیاری کرنا تھی لیکن اسے اب تک معلوم نہیں ہوا تھا کہ اسے کیا کرنا ہوگا؟ بہرحال، مئی کے آخری ہفتے میں پروفیسر میک گوناگل نے اسے تبدیلی ہیئت کی کلاس کے بعد روک لیا۔

''تمہیں آج رات نو بجے کیوڈچ کے میدان پر جانا ہوگا پوٹر! مسٹر بیگ مین وہاں پر سب چمپیئن کو تیسرے ہدف کے بارے میں بتائیں گے۔'' انہوں نے اپنی عینک کے اوپر سے اسے گھورتے ہوئے بتایا۔

اسی لئے اس رات کو ساڑھے آٹھ بجے ہیری نے گری فنڈر ہال میں رون اور ہرمائنی سے جلدی رخصت لی اور سیڑھیاں اتر کر نیچے چلا آیا۔ جب وہ بیرونی ہال تک پہنچا تو اسی وقت سیڈرک ہفل پف کی راہداریوں سے نکل کر اسے آملا۔

''تمہیں کیا لگتا ہے کہ تیسرا ہدف کیا ہوسکتا ہے؟'' اس نے ہیری سے پوچھا جب وہ ساتھ ساتھ پتھریلی سیڑھیاں اتر کر بادلوں

سے بھری رات میں باہر نکلے۔''فلیور کا کہنا ہے کہ زمین دوز سرنگوں جیسا کوئی چکر چل رہا ہے۔اسے لگتا ہے کہ ہمیں سرنگوں میں جا کر کوئی خزانہ تلاش کرنا ہوگا۔''

''یہ تو کچھ زیادہ مشکل کام نہیں ہوگا۔'' ہیری نے کہا اور سوچا کہ اس ہدف کو پورا کرنے کیلئے وہ ہیگرڈ سے ایک طلاشرفی ادھار لے لے گا۔

وہ اندھیرے صحن سے ہوتے ہوئے کیوڈچ سٹیڈیم کی طرف بڑھنے لگے۔تماشائیوں کے جانے والے راستے سے ہوکر وہ اندرونی دروازے کی طرف بڑھے اور پھر وہ کیوڈچ کے میدان میں آ گئے۔کیوڈچ میدان کا ماحول اب بالکل پہلے جیسا نہیں تھا۔ایسا لگ رہا تھا کہ پورے میدان میں کسی نے دوفٹ اونچی طویل دیواریں بنا دی ہوں جو ہر سمت میں گھوم رہی تھیں اور ایک دوسرے کو کاٹ رہی تھیں،ان کے بیچ تنگ ہی راہداریاں تھیں جن سے گزرا جا سکتا تھا۔

''یہ تو باڑھ کی دیواریں ہیں۔'' ہیری نے سب سے قریب والی دیوار کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''اوہ خوش آمدید......'' ایک مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

مسٹر لیوڈو بیگ مین میدان کے وسط میں کیرم اور فلیور کے ساتھ کھڑے تھے۔ ہیری اور سیڈرک باڑھ کی دیواریں پھلانگتے ہوئے ان کی طرف بڑھے۔جب ہیری پاس پہنچا تو فلیور نے اسے مسکرا کر دیکھا۔جب سے ہیری نے اس کی بہن کو جھیل سے باہر نکالا تھا تب سے ہی اس کے حوالے سے فلیور کا برتاؤ بالکل بدل سا گیا تھا۔

''تو تمہیں کیا لگتا ہے؟'' مسٹر بیگ مین نے کہا جب ہیری اور سیڈرک نے آخری باڑھ کو پھلانگ کر ان کی طرف قدم بڑھائے۔''پودوں کی یہ دیواریں اچھی طرح بڑھ رہی ہیں ہے نا؟ ایک مہینے بعد دیکھنا،تب تک ہیگرڈ انہیں بیس فٹ اونچا کر دے گا۔'' پھر ان کی نگاہ ہیری اور سیڈرک کے اُداس چہروں کی طرف پڑی اور وہ مسکراتے ہوئے بولے۔''پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے،جب یہ ٹورنامنٹ ختم ہو جائے گا تو تمہارا کیوڈچ میدان بالکل پہلے جیسا ہو جائے گا۔مجھے لگتا ہے کہ تم لوگوں نے اندازہ لگا لیا ہوگا کہ ہم یہاں کیا بنا رہے ہیں؟''

کوئی بھی ایک پل کچھ نہیں بولا......پھر

''بھول بھلیاں......'' کیرم نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

''بالکل صحیح کہا......'' بیگ مین بولے۔''بھول بھلیاں! تیسرا ہدف دراصل بالکل سیدھا سادا ہے۔سہ فریقی مقابلوں کا انعامی کپ ان بھول بھلیوں کے درمیان میں کہیں رکھ دیا جائے گا جو چمپئن اسے سب سے پہلے چھو لے گا،اسے پورے نمبر ملیں گے۔''

''ہمیں صرف بھول بھلیوں کو ہی عبور کرنا ہوگا؟''فلیور نے پوچھا۔

''نہیں......اس میں رکاوٹیں بھی حائل ہوں گی......'' بیگ مین نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا۔''ہیگرڈ ان میں کئی درندے

چھپانے والا ہے۔اس کے علاوہ بہت سارے جادوئی کلمات کے رکاوٹی دروازے ہوں گے جنہیں تم لوگوں نے توڑنا ہوگا......اسی طرح کی کئی چیزیں ہوں گی......جو چمپئن اب تک سب سے آگے ہیں، انہیں بھول بھلیوں میں سب سے پہلے جانے کا موقع دیا جائے گا۔'' بیگ مین نے ہیری اور سیڈرک کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔'' پھر مسٹر کیرم جائیں گے اور پھر......مس ڈیلاکور۔لیکن تم سب کے پاس جیتنے کا موقع رہے گا۔سب کچھ اس بات پر منحصر ہے کہ تم لوگ ان حائل رکاوٹوں سے کتنی عمدگی سے نمٹ سکتے ہو۔اس میں یقیناً مزہ آئے گا ہے نا؟''

ہیری اچھی طرح جانتا تھا کہ ہیگرڈ اس طرح کے مقابلوں کیلئے کیسے جانوروں کا انتخاب کرسکتا ہے؟ اسے قطعی امید نہیں تھی کہ اس میں ذرا بھی مزہ آئے گا۔بہرحال، اس نے بھی باقی چمپئنوں کی طرح اپنا سر ہلا دیا تھا۔

''بہت اعلیٰ......اب اگر تم میں سے کسی کو کوئی سوال نہ پوچھنا ہو تو ہم سکول کی طرف لوٹ چلتے ہیں......ٹھیک ہے، باہر تھوڑی خنکی ہے......''

جب سب چمپئن بھول بھلیوں کی دیواریں پھلانگ کر باہر جانے لگے تو بیگ مین جلدی سے ہیری کے ساتھ ساتھ چل دیئے۔ ہیری کو لگ رہا تھا کہ بیگ مین ایک بار پھر اس کی مدد کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں لیکن اسی وقت کیرم نے ہیری کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر ہلکا سا دبایا۔

''کیا ہم بات کرسکتے ہیں؟''

''ہاں......ہاں! کیوں نہیں؟'' ہیری تھوڑا سا حیران بھی ہوا تھا۔

''کیا تم میرے ساتھ کچھ دور پیدل چلو گے؟''

''ٹھیک ہے۔'' ہیری نے فیصلہ کرتے ہوئے کہا۔

''ہیری! میں یہیں تمہارا انتظار کرتا ہوں، ٹھیک ہے!'' بیگ مین نے کسی قدر پریشان دکھائی دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ نہیں! پریشانی کی کوئی بات نہیں ہے مسٹر بیگ مین!'' ہیری نے اپنی مسکراہٹ کو روکنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔'' مجھے سکول کا راستہ اچھی طرح معلوم ہے۔میں خود بخود وہاں پہنچ سکتا ہوں......شکریہ!''

ہیری اور کیرم ایک ساتھ سٹیڈیم سے باہر نکلے۔لیکن کیرم اسے ڈرم سٹرانگ کے جہاز کی طرف نہیں لے کر گیا، اس کے برعکس وہ اسے جنگل کی طرف لے کر چلنے لگا۔ہیگرڈ کے جھونپڑے اور بیاؤکس بیٹن کی بگھی کے پاس سے گزرتے ہوئے ہیری نے اس سے پوچھا۔

''ہم اس طرف کیوں جارہے ہیں؟''

''میں نہیں چاہتا ہوں کہ کوئی بھی ہماری بات چیت سن پائے۔'' کیرم نے جواب دیا۔

جب آخر کار وہ بیاوکس بیٹن کے گھوڑوں کے اصطبل سے تھوڑے فاصلے پر تاریک جنگل کے اندر پہنچ گئے تو کیرم درختوں کے سائے میں رُک گیا اور ہیری کی طرف مڑ گیا۔

''میں صرف یہ جاننا چاہتا ہوں کہ تمہارے اور ہر۔ما۔ئنی کے بیچ کیا چکر چل رہا ہے؟'' کیرم غصیلے لہجے میں غرایا۔ ہیری کو کیرم کے پراسرار انداز سے ایسا لگا کہ معاملہ اس سے زیادہ گھمبیر ہوگا۔ اس نے کیرم کی طرف حیرت زدہ نظروں سے گھور کر دیکھا۔

''کچھ نہیں!'' اس نے دوٹوک انداز میں کہا لیکن کیرم اب بھی اس کی طرف غصے سے گھور رہا تھا۔ ہیری کو اچانک ایک بار پھر یہ احساس ہوا کہ کیرم کتنا لمبا اور بڑا ہے، اس لئے اس نے اپنی بات کو واضح کرتے ہوئے کہا۔ ''ہم لوگ بس دوست ہیں۔ وہ میری محبوبہ وغیرہ بالکل نہیں۔ یہ سب افواہیں ہیں اور وہ ایسی بالکل نہیں ہے۔ اس سٹیکر عورت نے تو من گھڑت باتیں لکھی ہیں۔''

''ہر۔ما۔ئنی تمہارے بارے میں اکثر باتیں کرتی رہتی ہے۔'' کیرم نے ہیری کو شک بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں!'' ہیری نے مضبوط لہجے میں کہا۔ ''کیونکہ ہم اچھے دوست ہیں۔''

اسے بالکل یقین نہیں ہو رہا تھا کہ وہ وکٹر کیرم کے ساتھ یہ بات چیت کر رہا تھا جو مشہور بین الاقوامی کیوڈچ کھلاڑی بھی تھا۔ ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے اٹھارہ برس کا منچلا کیرم اسے اپنی برابری کا اصلی حریف سمجھ رہا ہو......

''تم نے کبھی......تم نے اسے کبھی......''

''بالکل نہیں......'' ہیری بہت سخت لہجے میں بولا۔

کیرم تھوڑا خوش دکھائی دینے لگا۔ اس نے ہیری کو کچھ پل تک ٹٹولا پھر بولا۔ ''تم جادوئی بہاری ڈنڈے پر عمدہ اُڑ لیتے ہو۔ میں نے تمہارا پہلا مقابلہ دیکھا تھا......''

''شکریہ!'' ہیری نے کھل کر مسکراتے ہوئے کہا اور اچانک خود کو زیادہ لمبا محسوس کرنے لگا۔ ''میں نے بھی تمہیں کیوڈچ ورلڈ کپ میں دیکھا تھا...... چھلاوہ اچھال! تم غضب کے......''

لیکن عین اسی وقت کیرم کے پیچھے کوئی چیز ہلی۔ ہیری کو جنگل میں منڈلانے والی چیزوں کا احساس تھا اس لئے اس نے فوراً کیرم کا بازو پکڑ کر اسے اپنی طرف کھینچ لیا۔

''کیا ہوا......؟''

ہیری نے اپنا سر ہلایا اور اس طرف دیکھا جہاں اس نے ہلچل دیکھی تھی۔ اس نے اپنا ہاتھ اپنے چوغے کے اندر ڈال کر چھڑی نکال لی۔ اگلے ہی پل بلوط کے اونچے درخت کے پیچھے سے ایک آدمی لڑکھڑاتا ہوا باہر نکلا۔ ایک پل کیلئے تو ہیری اسے پہچان نہیں پایا......پھر اسے احساس ہوا کہ یہ تو مسٹر کراؤچ تھے......

ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے مسٹر کراؤچ کئی دنوں سے سفر کر رہے ہوں۔ ان کے چوغے کے گھٹنے پھٹے اور خون سے بھرے ہوئے

تھے۔ان کے چہرے پر کھرونچیں پڑی ہوئی تھیں۔ان کی ڈاڑھی کافی بڑھی ہوئی تھی۔ان کے بالوں اور مونچھیں کو دھونے اور تراشنے کی کڑی ضرورت تھی۔بہر حال،ان کی حرکتوں ان کیلئے زیادہ عجیب تھیں۔ بڑبڑاتے ہوئے اور اشارہ کرتے ہوئے مسٹر کراؤچ کسی ایسے آدمی سے باتیں کرتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے جو انہیں بالکل دکھائی نہیں دے رہا تھا۔انہیں دیکھ کر ہیری کو اس آوارہ بوڑھے کی یاد آ گئی جسے اس نے ایک بار ڈرسلی گھرانے کے ساتھ خریداری کرتے ہوئے دیکھا تھا۔وہ آدمی بھی ہوا سے باتیں کر رہا تھا اور اس سے بچنے کیلئے پتونیہ آنٹی نے ڈڈلی کا ہاتھ پکڑ کر سڑک پار کر لی تھی جس کی انہیں بالکل ضرورت نہیں تھی۔اس کے بعد ورنن انکل نے پورے گھرانے کو ایک لمبی تقریر سنائی تھی کہ ان بھکاریوں اور آوارہ لوگوں کے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہئے؟

''وہ تو جج ہیں شاید...... ہے نا؟'' کیرم نے مسٹر کراؤچ کو گھورتے ہوئے کہا۔''وہ تو شاید تمہارے محکمہ جادو میں ہیں......''

ہیری نے سر ہلایا، ایک پل جھجکا اور پھر دھیرے دھیرے مسٹر کراؤچ کی طرف بڑھا۔انہوں نے ہیری نہیں دیکھا اور پاس والے درخت سے باتیں کرنے میں مگن رہے......''ہونہار!اور جب تم یہ کام کر لو تو ڈمبل ڈور کو ایک الّو بھیج کر یہ بتا دینا کہ ڈرم سٹرانگ کے کتنے طلباء ان مقابلوں میں حصہ لیں گے۔کارکروف نے حال ہی میں خبر بھجوائی ہے کہ وہ بارہ طلباء کو لیکر آ رہے ہیں......''

''مسٹر کراؤچ......'' ہیری نے محتاط انداز میں کہا۔

''اور پھر میڈم میکسم کو بھی ایک الّو بھیج دینا۔جب انہیں یہ پتہ چلے گا کہ کارکروف بارہ طلباء کو لے کر آ رہا ہے تو شاید وہ بھی اپنے طلباء کی تعداد بڑھا دینا چاہئیں...... یہ کام کر دو، ہونہار! ٹھیک ہے؟......ٹھیک ہے؟......''مسٹر کراؤچ کی آنکھیں باہر نکلی پڑی تھیں اور وہ درخت کو گھور کر دیکھتے رہے اور بڑبڑاتے رہے پھر وہ لڑکھڑائے اور گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے۔

''مسٹر کراؤچ......آپ ٹھیک تو ہیں؟'' ہیری نے زور سے کہا۔

کراؤچ کی آنکھیں اوپر چڑھی ہوئی تھیں۔ ہیری نے پلٹ کر کیرم کی طرف دیکھا جو اس کے پیچھے بلوط کے درخت کے کچھ نزدیک چلا آیا تھا اور زمین پر بیٹھے کراؤچ کو خوفزدہ نظروں سے دیکھ رہا تھا۔''ان کے ساتھ کیا گڑبڑ ہو گئی؟''

''معلوم نہیں......'' ہیری نے آہستگی سے جواب دیا۔''سنو تم جا کر کسی کو بلا لاؤ......''

''ڈمبل ڈور!'' مسٹر کراؤچ نے سانس کھینچتے ہوئے کہا۔انہوں نے ہاتھ بڑھا کر ہیری کا چوغہ دبوچ لیا اور اسے اپنی طرف کھینچا حالانکہ ان کی آنکھیں ہیری کو نہیں بلکہ اس کے سر سے اوپر کسی دوسری سمت میں دیکھ رہی تھیں۔''مجھے ضرورت ہے......ملنا ہے...... ڈمبل ڈور سے......''

''ٹھیک ہے......'' ہیری بولا۔''اُٹھیے تو سہی......مسٹر کراؤچ! ہم سیدھے ڈمبل ڈور کے پاس......''

''میں نے ......احمقانہ......کام کیا ہے......'' مسٹر کراؤچ سانس کھینچتے ہوئے بولے۔وہ سچ مچ پاگل دکھائی دے رہے تھے۔ان کی آنکھیں گول گول گھوم رہی تھیں اور باہر نکلی پڑی تھیں۔ان کی رال اب ان کی ٹھوڑی پر بہنے لگی تھی۔ایسا لگ رہا تھا کہ ہر جملہ بولنے

کیلئے انہیں خود سے جدوجہد کرنے کی کوشش کرنا پڑ رہی تھی۔ ''ڈمبل ڈور کو...... بتانا ہی ہوگا......''

''اُٹھئے مسٹر کراؤچ!'' ہیری نے زیادہ زور سے اور انہیں سمجھاتے ہوئے کہا۔ ''اُٹھئے! میں آپ کو ڈمبل ڈور کے پاس لے چلتا ہوں۔''

مسٹر کراؤچ کی آنکھیں اچانک ٹھہر گئیں اور ہیری کے چہرے کو گھورنے لگیں۔

''تم کون......؟'' انہوں نے رعب دار آواز میں پوچھا۔

''میں سکول کا طالعلم ہوں۔'' ہیری نے جواب دیا اور کیرم کی طرف مدد کیلئے دیکھا لیکن بری طرح گھبرایا ہوا کیرم ایک قدم پیچھے ہٹ گیا۔

''تم......اس کے آدمی......تو نہیں؟'' مسٹر کراؤچ نے جلدی سے کہا اور ان کا چہرہ لٹک گیا۔

''نہیں......'' ہیری نے کہا حالانکہ اسے ذرا بھی پتہ نہیں تھا کہ کراؤچ کی بات کا مطلب کیا تھا؟

''ڈمبل ڈور کے ہونا؟''

''ہاں!'' ہیری نے کہا۔

کراؤچ نے اسے اپنے اور قریب کھینچ لیا۔ ہیری نے اپنے چوغے پر کراؤچ کی جکڑ چھڑانے کی کوشش کی لیکن انہوں نے بہت مضبوطی سے اسے پکڑ رکھا تھا۔

''میں ڈمبل ڈور کو بلا کر لاتا ہوں، لیکن آپ مجھے چھوڑیں تو سہی۔'' ہیری نے جلدی سے کہا۔ ''مجھے چھوڑ دیں مسٹر کراؤچ! میں انہیں بلا کر لاتا ہوں......''

''شکریہ ہونہار!......اور اب تم یہ کام کر لو تو میں ایک کپ چائے کا پینا چاہوں گا۔ میری بیوی اور بیٹا کچھ ہی دیر میں آنے والے ہیں۔ ہمیں آج رات کو مسٹر اینڈ مسز فج کے ساتھ ایک موسیقی کی تقریب میں جانا ہے۔'' کراؤچ نزدیک موجود ایک دوسرے درخت سے دوبارہ گفتگو کرنے لگے اور ہیری پوٹر سے لاپرواہ دکھائی دینے لگے۔ یہ دیکھ کر ہیری کو اتنی حیرت ہوئی کہ اسے پتہ ہی نہ چلا کہ کراؤچ اسے چھوڑ چکے تھے۔ ''ہاں! میرے بیٹے کو حال ہی میں بارہ اوڈبلیوایل (OWLs) ملے ہیں۔ وہ نہایت ذہین اور سمجھدار لڑکا ہے۔ ہاں...... ہاں! شکریہ مجھے بہت فخر ہے۔ اب اگر تم جادوئی وزیراعظم انڈرون کا نامہ لے آؤ...... میں تمہیں اس کا جواب لکھوا دیتا ہوں......''

''تم یہیں پر ان کے پاس رُکو......'' ہیری نے کیرم سے کہا۔ ''میں ڈمبل ڈور کو بلا کر لاتا ہوں۔ میرے جانے سے کام جلدی ہو جائے گا۔ میں جانتا ہوں کہ ان کا دفتر کہاں ہے؟''

''یہ تو پاگل ہو چکے ہیں۔'' کیرم نے شک بھری نظروں سے کراؤچ کی طرف گھورتے ہوئے کہا جو اب بھی درخت سے باتیں

کرتے ہوئے مسٹر کراؤچ کو دیکھ رہا تھا جو یہ یقین کر چکے تھے کہ وہ کوئی درخت نہیں ہے بلکہ ان کا مشیر خاص پرسی ویزلی ہے......

''بس ان کے پاس رہو۔'' ہیری نے اُٹھتے ہوئے کہا لیکن اس کے ہلتے ہی مسٹر کراؤچ بھی متحرک ہو گئے، انہوں نے جلدی سے ہیری کا گھٹنا پکڑ لیا اور اسے دوبارہ زمین پر کھینچ لیا۔

''مجھے چھوڑ کر......مت جاؤ۔'' وہ منت سماجت کرتے ہوئے بولے۔ ان کی آنکھیں ایک بار پھر باہر نکل آئی تھیں۔ ''میں بچ کر...... بھاگا ہوں......خبردار کرنا...... ہوگا...... بتانا ہی ہوگا......ڈمبل ڈور سے ...... ملنا ہوگا......میری غلطی......سب میری غلطی...... برتھا......مر چکی ہے......میری غلطی......میرا بیٹا......میری غلطی......ڈمبل ڈور کو بتانا ہوگا...... ہیری پوٹر......عظیم شیطانی جادوگر...... پہلے سے زیادہ طاقتور......میری غلطی......ہیری پوٹر......''

''مسٹر کراؤچ آپ مجھے چھوڑیں تو سہی! میں ڈمبل ڈور کو بلا کر لاتا ہوں۔'' ہیری کسمسا کر بولا۔ اس نے کیرم کی پلٹ کر دیکھا غصے سے چیخا۔ ''میری مدد کرو......''

کیرم نہایت خوفزدہ انداز میں آگے بڑھا اور وہ مسٹر کراؤچ کے پاس بیٹھ گیا۔

''تم انہیں یہیں روک کر رکھنا بس......میں ابھی ڈمبل ڈور کو بلا کر لاتا ہوں۔'' ہیری نے اپنا گھٹنا کراؤچ کی گرفت سے چھڑایا اور پیچھے ہٹا۔

''جلدی کرنا۔'' کیرم نے پیچھے سے آواز لگائی جب ہیری جنگل سے دور بھاگتا ہوا تاریکی میں ڈوبے ہوئے میدان کی طرف جا رہا تھا۔ میدان بالکل خالی تھا۔ بیگ مین، سیڈرک اور فلیور غائب ہو چکے تھے۔ ہیری پتھر کی سیڑھیوں پر دھڑ دھڑاتے ہوئے چڑھا۔ دروازے کے اندر داخل ہوا۔ بیرونی ہال کو عبور کرتا ہوا سنگ مرمر کی سیڑھیوں پر پہنچا۔ وہ دوسری منزل پر پہنچ گیا تھا۔

پانچ منٹ کے بعد وہ ایک بڑے عفریتی جانور کے مجسمے کی طرف بھاگ رہا تھا جو ایک خالی راہداری میں نصف فاصلے پر نصب تھا۔ اس نے بھاگتے ہوئے شناخت بولی۔ ''لیموں کا شربت!''

یہ ڈمبل ڈور کے دفتر تک جانے والی پوشیدہ سیڑھیاں تھیں جو اس مجسمے کے عقب میں چھپی ہوئی تھیں۔ یہ شناخت کم از کم دو سال پہلے تک تھی۔ بہرحال ایسا لگتا تھا کہ شناخت بدل چکی تھی کیونکہ خوفناک جانور کا مجسمہ اپنی جگہ سے ایک انچ بھی نہیں ہلا تھا۔ ہیری کو محسوس ہوا کہ وہ مجسمہ اب اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورنے لگا تھا۔

''پیچھے ہٹو......چلو......جلدی!'' ہیری زور سے چیخا۔

لیکن ہوگورٹس میں کوئی چیز کبھی صرف چیخنے چلانے سے حرکت نہیں کرتی تھی۔ وہ جانتا تھا کہ اس سے کوئی زیادہ فائدہ نہیں ہونا تھا۔ اس نے اندھیری راہداری میں دونوں طرف دیکھا۔ شاید ڈمبل ڈور سٹاف روم میں ہوں؟ وہ پوری تیزی سے سیڑھیوں کی طرف بھاگنے لگا۔

''پوٹر......''

ہیری تقریباً جھٹکا کھا کر رُک گیا اور وہ چاروں طرف دیکھنے لگا۔

سنیپ ابھی ابھی خوفناک جانور کے پتھریلے مجسمے کے پیچھے پوشیدہ سیڑھیوں سے باہر نکلے تھے۔ جب انہوں نے ہیری کو اشارہ کر کے اپنی طرف بلایا تو پوشیدہ سیڑھیوں کی دیوار بند ہو رہی تھی۔

''تم یہاں کیا کر رہے ہو پوٹر؟'' انہوں نے پوچھا۔

''مجھے پروفیسر ڈمبل ڈور سے ملنا ہے۔'' ہیری نے راہداری میں دوبارہ پلٹ کر بھاگتے ہوئے کہا۔ وہ اب سنیپ کے بالکل سامنے آکر رُک گیا تھا۔ ''مجھے مسٹر کراؤچ کے بارے میں بتانا ہے......وہ ابھی ابھی آئے ہیں......وہ جنگل میں ہیں......وہ ڈمبل ڈور سے ملنا چاہتے ہیں......''

''یہ سب کیا بکواس ہے پوٹر؟'' سنیپ نے سخت لہجے میں کہا اور ان کی سیاہ آنکھیں کسی وجہ سے چمکنے لگی تھیں۔ ''تم جانتے ہو کہ تم کیا بول رہے ہو؟''

''مسٹر کراؤچ......'' ہیری پوری طاقت سے چیخا۔ ''محکمے والے...... وہ بیمار ہیں...... وہ جنگل میں ہیں اور ڈمبل ڈور سے ملنا چاہتے ہیں۔ آپ مجھے بس شناخت بتا دیجئے۔''

''ہیڈ ماسٹر اس وقت مصروف ہیں پوٹر!'' سنیپ نے کہا۔ ان کے پتلے چہرے پر اب ایک زہریلی مسکراہٹ پھیل گئی تھی۔

''مجھے ڈمبل ڈور کو بتانا ہوگا......'' ہیری ایک بار پھر چیخ کر بولا۔

''کیا تمہیں میری بات سنائی نہیں دی پوٹر؟''

ہیری کو معلوم تھا کہ سنیپ کو اس کی کیفیت دیکھ کر بڑا مزہ آ رہا ہوگا کیونکہ وہ ہیری کو کوئی ایسی چیز نہیں دے رہے تھے جسے پانے کیلئے وہ بڑا بے چین تھا۔

''دیکھئے......'' ہیری نے غصے سے کہا۔ ''کراؤچ ٹھیک نہیں ہیں......ان کا......ان کا دماغی توازن بگڑ گیا ہے......وہ کہتے ہیں کہ انہیں ڈمبل ڈور کو خبردار کرنا ہے......''

سنیپ کے پیچھے پتھر والی دیوار اچانک کھلی اور وہاں ڈمبل ڈور کا چہرہ دکھائی دیا جو سبز چوغے میں ملبوس تھے اور ان کے چہرے پر ایک عجیب سا تاثر پھیلا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''کیا کوئی مسئلہ درپیش ہے؟'' انہوں نے ہیری اور سنیپ کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''پروفیسر!'' ہیری نے سنیپ کے کچھ بولنے سے پہلے ہی بات چھیڑ دی۔ ''مسٹر کراؤچ یہاں آ گئے ہیں...... وہ جنگل میں ہیں......وہ آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں۔''

ہیری کو امید تھی کہ ڈمبل ڈور اس بارے میں سوال جواب کریں گے لیکن اسے بہت سکون نصیب ہوا جب ڈمبل ڈور نے ایسا کچھ نہیں کیا۔ انہوں نے فوراً کہا۔ ''راستہ دکھاؤ......''

اس کے بعد وہ راہداریوں میں ہیری کے پیچھے پیچھے چل پڑے۔ سنیپ خوفناک جانور کے مجسمے کے پہلو میں ہی کھڑے رہے اور اس سے دوگنے بدصورت دکھائی دے رہے تھے۔

''ہیری! مسٹر کراؤچ کیا کہہ رہے تھے؟'' ڈمبل ڈور نے تیزی سے سنگ مرمر کی سیڑھیاں اترتے ہوئے پوچھا۔

''انہوں نے کہا تھا کہ وہ آپ کو خبردار کرنا چاہتے ہیں...... کہا تھا کہ انہوں نے کوئی بھیانک غلطی کر دی ہے...... انہوں نے اپنے بیٹے کا...... اور برتھا جورکنس کا...... اور والڈی موورٹ کا ذکر کیا تھا...... یہ بھی کہا تھا کہ والڈی موورٹ زیادہ طاقتور بن رہا ہے......''

''اچھا......'' ڈمبل ڈور نے کہا اور اپنی رفتار بڑھا دی تھی۔

''ان کا برتاؤ معمول کے مطابق نہیں ہے......'' ہیری نے تیزی سے ڈمبل ڈور کے ساتھ چلتے ہوئے کہا۔ ''انہیں یہ پتہ ہی نہیں ہے کہ وہ کہاں ہیں؟ وہ کبھی تو اس طرح بات کرتے ہیں جیسے وہ پرسی ویزلی کو اپنے سامنے کھڑے دیکھ رہے ہیں پھر وہ اچانک کہنے لگتے ہیں کہ انہیں آپ سے ملنا چاہتے ہیں...... میں انہیں وکٹر کیرم کے پاس چھوڑ کر آیا ہوں۔''

''اچھا؟'' ڈمبل ڈور سے تیکھی آواز میں کہا اور اب ان کی رفتار اور زیادہ تیز ہو گئی تھی۔ جس کی وجہ سے ہیری کو ان کے برابر رہنے کیلئے دوڑنا پڑ رہا تھا۔ ''کسی اور نے مسٹر کراؤچ کو دیکھا؟''

''نہیں......'' ہیری نے کہا۔ ''مسٹر بیگ مین نے ہمیں تیسرے ہدف کے بارے میں بتایا۔ اس کے بعد کیرم اور میں رُک کر باتیں کرنے لگے پھر ہم نے مسٹر کراؤچ کو جنگل سے باہر نکلتے ہوئے دیکھا......''

جب اندھیرے میں بیاوکس بیٹن کی بگھی دکھائی دی تو ڈمبل ڈور نے پوچھا۔

''وہ کہاں ہیں؟''

''یہیں پر......!'' ہیری نے ڈمبل ڈور کے سامنے آتے ہوئے اور درختوں کے بیچ سے راستہ بناتے ہوئے کہا۔ انہیں کراؤچ کی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی لیکن ہیری کو پورا یقین تھا کہ وہ جگہ بیاوکس بیٹن سے زیادہ دور نہیں تھی...... یہیں کہیں ہو گی......

''وکٹر......'' ہیری نے چیخ کر آواز دی۔

کوئی جواب نہیں ملا۔

''وہ یہیں تو تھے......'' ہیری نے ڈمبل ڈور سے کہا۔ ''یقینی طور پر آس پاس ہی ہوں گے......''

''اجالا ہو......'' ڈمبل ڈور نے کہا اور اپنی چھڑی کی روشنی ہر طرف پھیلائی۔

کمزور روشنی درختوں کے تنوں پر پڑی اور زمین کو روشن کرنے لگی۔ ڈمبل ڈور کی چھڑی لہرا کر جنگل کے منظر کو واضح کرنے لگی اور

پھرانہیں دو پیر دکھائی دیئے۔

ہیری اورڈمبل ڈور جلدی سے ان کی طرف آگے بڑھے۔کیرم جنگل میں زمین پر گرا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔وہ بے ہوش لگ رہا تھا۔مسٹر کراؤچ کا نام ونشان نہیں دکھائی دے رہا تھا۔ڈمبل ڈور کیرم کے اوپر جھک گئے اور آہستگی سے اس کی پلکیں کھول کر معائنہ کرنے لگے۔

''اوہ......اسے تو ششدر ساکت کر دیا گیا ہے۔''انہوں نے آہستگی سے کہا۔ان کی چھڑی کی روشنی میں ان کے نصف چاند کی شکل کی عینک چمک رہی تھی۔انہوں نے اردگرد کے درختوں کی طرف محتاط انداز میں دیکھا۔

''کیا میں جا کر کسی اور کو بلا لاؤں......میڈم پامفری کو......''ہیری نے جلدی سے کہا۔

''نہیں......تم یہیں رکو!''ڈمبل ڈور جلدی سے بولے۔

انہوں نے اپنی چھڑی کا رُخ ہیگرڈ کے جھونپڑے کی طرف کر دیا۔ہیری نے دیکھا کہ اس کی نوک سے کوئی سفید چیز باہر نکلی اور بھوتوں جیسی شفاف دکھائی دینے والی چیز درختوں کے بیچ میں سے راستہ بناتی ہوئی اُڑ کر جانے لگی۔پھر ڈمبل ڈور دوبارہ کیرم کے اوپر جھکے اور اپنی چھڑی اس کے چہرے کی طرف کرتے سرگوشی کی۔''رینیو کیرتیم......''

کیرم نے اپنی آنکھیں جھپکتے ہوئے کھول دیں۔وہ بھونچکا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ڈمبل ڈور کو دیکھتے ہی اس نے اُٹھ کر بیٹھنے کی کوشش کی لیکن ڈمبل ڈور نے اس کے کندھے پر اپنا ایک ہاتھ رکھ کر اسے لیٹا رہنے کا اشارہ کیا۔

''اس نے مجھ پر حملہ کر دیا......''کیرم نے بڑبڑا کر کہا اور اس نے ایک ہاتھ اپنے سر پر رکھ کر اسے سہلایا۔''اس پاگل آدمی نے مجھ پر حملہ کر دیا۔میں جب پلٹ کر یہ دیکھنے لگا کہ پوٹر کہاں چلا گیا ہے تو اس نے پیچھے سے مجھ پر حملہ کر دیا......''

''تھوڑی دیر تک خاموش لیٹے رہو۔''ڈمبل ڈور نے دھیمی آواز میں کہا۔

انہیں تیز تیز قدموں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ہیگرڈ ہانپتا ہوا وہاں آ رہا تھا۔فینگ اس کے پیچھے پیچھے دوڑ رہا تھا۔ہیگرڈ اپنی بڑی آڑی کمان ساتھ لایا تھا۔

''پروفیسر ڈمبل ڈور......ہیری......کیا ہوا......؟''اس کی آنکھیں پھٹی ہوئی دکھائی دیں۔

''ہیگرڈ! میں چاہتا ہوں کہ تم جا کر کارکروف کو فوراً بلا لاؤ۔''ڈمبل ڈور نے کہا۔''ان کے طالبعلم پر حملہ ہوا ہے۔اس کے بعد مہربانی کر کے پروفیسر موڈی کو بھی خبر کر دو......''

''اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے ڈمبل ڈور......''ایک غراہٹ بھری آواز سنائی دی۔''میں آ چکا ہوں۔''موڈی ان کی طرف لڑکھڑاتے ہوئے آ رہے تھے،ان کی جادوئی چھڑی روشنی بکھیرے ہوئے تھی اور وہ اپنی لاٹھی پر سہارا لئے ہوئے تھے۔

''کم بخت ٹانگ......''انہوں نے غصے سے کہا۔''ورنہ میں یہاں جلدی پہنچ گیا ہوتا......کیا ہوا؟سنیپ نے کراؤچ کے بارے

میں بتایا تھا......''

''کراؤچ......؟'' ہیگرڈ چونک کر بولا۔

''کارکروف کو جلدی بلا کر لاؤ، ہیگرڈ!'' ڈمبل ڈور نے تیکھی آواز میں کہا۔

''اوہ ہاں!...... بالکل پروفیسر......'' ہیگرڈ نے کہا۔ وہ مڑا اور اندھیرے درختوں میں غائب ہو گیا۔ فینگ اس کے پیچھے پیچھے بھاگ رہا تھا۔

''میں نہیں جانتا ہوں کہ بارٹی کراؤچ کہاں ہے؟'' ڈمبل ڈور نے موڈی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''لیکن ہمیں انہیں تلاش کرنا ہی ہوگا......''

''میں یہ کام کر دیتا ہوں۔'' پروفیسر موڈی نے غرا کر کہا۔ وہ مڑے اور جنگل کی طرف واپس لوٹ گئے۔ وہ اپنی چھڑی کی روشنی میں تاریک جنگل کے اندر گھس گئے تھے۔

جنگل میں گہرا سکوت چھا گیا۔ ہیری اور ڈمبل ڈور نے آپس میں کوئی بات نہیں کی، جب تک انہیں ہیگرڈ اور فینگ کے لوٹنے کی آوازیں سنائی دینے نہ لگیں۔ کارکروف، ہیگرڈ کے پیچھے پیچھے لمبے لمبے ڈگ بھرتے ہوئے آ رہے تھے۔ انہوں نے چمکدار اون کا سفید چوغہ پہن رکھا تھا اور ان کا چہرہ فق اور پریشان دکھائی دے رہا تھا۔

''یہ سب کیا ہے؟'' وہ چیخ کر گرجے، جب انہوں نے کیرم کو زمین پر پڑے دیکھا۔ ڈمبل ڈور اور ہیری کو اس کے پاس کھڑے ہوئے دیکھا۔ ''یہ کیا ہو رہا ہے......؟''

کیرم ان کو دیکھتے ہی اُٹھ بیٹھا اور سر مسلتے ہوئے بولا۔ ''کسی نے مجھ پر حملہ کیا تھا مسٹر کراؤچ یا جو بھی ان کا نام تھا......؟''

''کراؤچ نے تم پر حملہ کیا؟...... کراؤچ نے تم پر حملہ کیا؟ سہ فریقی ٹورنامنٹ کے ایک جج نے...... تم پر حملہ کیا؟'' کارکروف ہکلا کر حیرت بھری آواز میں چیخے۔

''ایگور......'' ڈمبل ڈور نے بولنے کی کوشش کی لیکن کارکروف نے لہراتے ہوئے اپنے سفید چوغے کو مضبوطی سے پکڑتے ہوئے اور آگ بگولا ہوتے ہوئے ان کی بات کاٹ دی۔

''دھوکا......'' وہ گرج کر ڈمبل ڈور کی طرف اشارہ کرتے ہوئے غرائے۔ ''یہ ایک کھلا ثبوت ہے، تم اور تمہارے جادوئی محکمے نے مجھ سے جھوٹے قول قرار کر کے مجھے یہاں دھوکے بازی سے بلایا ہے ڈمبل ڈور! یہ کوئی مساویانہ مقابلے نہیں ہیں۔ پہلے تو تم نے دھوکے بازی سے پوٹر کو مقابلوں میں شامل کیا۔ اب محکمے کے تمہارے دوست نے میرے چمپیئن کو گھائل کر کے مقابلے سے باہر کرنے کی کوشش کی۔ مجھے اس پورے معاملے میں دھوکے بازی اور سازش کی بو آ رہی ہے اور ڈمبل ڈور! تم کس منہ سے بین الاقوامی جادوگری کی مفاہمت اور دوستی کی بات کر رہے تھے۔ باہمی تعلقات کو مضبوط کرنے کی بات کر رہے تھے...... دیرینہ عداوتوں کو فراموش

کرنے کی بات کر رہے تھے...... حقیقت تو یہ ہے کہ اس ثبوت کے بعد میں تمہارے جھوٹے وعدوں کو اپنے جوتوں کی نوک پر بھی لکھنا پسند نہیں کروں گا۔''

کارکروف نے ڈمبل ڈور کے پیروں کے پاس زمین پر تھوک دیا۔ اگلے ہی پل لمبا ڈگ بھرتے ہوئے ہیگرڈ نے کارکروف کے چوغے کا گریبان پکڑ لیا اور اسے ہوا میں کئی فٹ اونچا اُٹھا دیا اور قریبی درخت کے تنے کے ساتھ رگید نے لگا۔

''تمہیں معافی مانگنا پڑے گی......'' ہیگرڈ نے غراتے ہوئے کہا۔ جب کارکروف نے اپنی سانسیں درست کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ ہیگرڈ کی بڑی مٹھی کا حلقہ اس کی گردن کو پوری طرح جکڑے ہوئے تھا۔ کارکروف کے پیر ہوا میں بری طرح چل رہے تھے۔

''ہیگرڈ......نہیں!'' ڈمبل ڈور سرد لہجے میں غرائے۔ ان کی آنکھیں سلگتی ہوئی دکھائی دیں۔

ہیگرڈ نے اپنا بازو جھٹکے سے واپس کھینچ لیا۔ جس کی وجہ سے کارکروف ہوا میں کٹے ہوئے تنے کی مانند لہراتے ہوئے زمین بوس ہو گئے۔ وہ تنے کی سخت اور کھردری سطح سے گھسٹتے ہوئے گرے تھے، ان کی کمر یقیناً خراشوں سے بھر گئی ہو گی۔ وہ درخت کی باہر نکلی ہوئی جڑوں میں پھنس کر الجھ کر رہ گئے تھے۔ ان کے سر پر ٹوٹی ہوئی ٹہنوں اور پتوں کی بارش ہونے لگی۔

''ہیگرڈ! مہربانی کر کے تم ہیری کو سکول تک لے جاؤ۔'' ڈمبل ڈور نے سخت آواز میں کہا۔

تیزی سے سانس لیتے ہوئے ہیگرڈ نے کارکروف کی طرف کھا جانے والی خونخوار نظروں سے دیکھا۔ ''شاید بہتر یہی ہوگا کہ یہیں پر ہی ٹھہرا رہوں پروفیسر......''

''تم ہیری کو سکول لے جاؤ ہیگرڈ!'' ڈمبل ڈور نے سختی سے دہرایا۔ ''سیدھے اسے گری فنڈر کے ہال تک چھوڑ آؤ......اور ہیری! میں چاہتا ہوں کہ تم وہیں رکو! تم جو بھی کام کرنا چاہتے ہو...... تم جو بھی الّو بھیجنا چاہتے ہو، وہ صبح تک انتظار کر سکتا ہے۔ تم میری بات سمجھ گئے ہونا؟''

''ار...... ہاں!'' ہیری نے انہیں گھورتے ہوئے جواب دیا۔ ڈمبل ڈور نے یہ کیسے جان لیا؟ کہ اس پل وہ یہی سوچ رہا تھا کہ پگ وجیون کو سیریس کے پاس بھیج کر اسے ساری خبر دے دی جائے۔

''ہم فینگ کو یہیں آپ کے پاس چھوڑ جاتے ہیں پروفیسر!'' ہیگرڈ نے کہا اور خطرناک انداز سے کارکروف کو گھورا جو ابھی تک درخت کی جڑوں میں الجھا ہوا پڑا تھا۔ ''فینگ یہیں رکنا...... چلو ہیری!'' وہ خاموشی میں بیاوکس بیٹن کی بگھی کے پاس سے ہوتے ہوئے سکول کی طرف چل پڑے۔

''اس کی ہمت کیسے ہوئی؟'' ہیگرڈ ابھی تک غصے سے بھرا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ وہ اب جھیل کے قریب سے گزر رہے تھے۔ ''اس کی ہمت کیسے ہوئی کہ وہ ڈمبل ڈور پر الزام لگائے؟ جیسے ڈمبل ڈور ایسا کوئی کام کر سکتے ہیں۔ جیسے ڈمبل ڈور یہ چاہتے ہیں کہ تم ان خونی مقابلوں میں حصہ لو...... وہ تو اس بارے میں پہلے ہی دن سے نہایت پریشان ہیں۔ ہم نے پہلے کبھی انہیں اتنا پریشان نہیں

دیکھا اور تم......''ہیگرڈ غصے سے تھوک اُڑاتا ہوا اس کی طرف متوجہ ہوا۔ جو اس بات پر خاصا متذبذب دکھائی دے رہا تھا کہ ہیری بھی وہاں موجود تھا۔

''تم اس غیر ملکی کیرم کے ساتھ جنگل میں اس وقت کیا کر رہے تھے؟ وہ اچھی طرح جانتے ہو کہ وہ ڈرم سٹرانگ کا چمپئن ہے۔ ہیری! وہ تمہیں کسی شیطانی جادو کے استعمال سے نقصان بھی پہنچا سکتا تھا......کیا موڈی سے تم اس بارے میں کچھ نہیں سیکھا؟ ذرا سوچو تو سہی......وہ تمہیں بدھو بنا کر اکیلا جنگل میں لے آیا......''

''کیرم اچھا لڑکا ہے۔'' ہیری نے آہستگی سے کہا جب وہ بیرونی ہال کی سیڑھیاں چڑھ رہے تھے۔ ''وہ مجھ پر کسی جادوئی کلمے کا استعمال کر کے حملہ نہیں کرنا چاہتا تھا۔ وہ تو بس ہرمائنی کے بارے میں بات کرنے کا خواہشمند تھا......''

''ہم ہرمائنی سے بھی بات کریں گے۔'' ہیگرڈ نے سنجیدگی سے سیڑھیوں پر اپنا پاؤں پٹختے ہوئے کہا۔ ''تم لوگ ان غیر ملکیوں کے ساتھ جتنا بھی کم میل ملاپ رکھ سکتے ہو، اتنا ہی زیادہ اچھا رہے گا۔ کوئی بھی غیر ملکی بھروسے کے لائق نہیں ہوتا سمجھے!''

''تمہاری تو میڈم میکسم کے ساتھ بڑی چھنتی ہے۔'' ہیری نے چڑ چڑے انداز میں کہا۔

''تم ہم سے اس کے بارے میں بات مت کرو ہیری!'' ہیگرڈ غرا کر بولا اور ایک پل کیلئے وہ نہایت ڈراؤنا دکھائی دینے لگا۔ ''اب ہم اس کی اصلیت جان چکے ہیں۔ دوبارہ ہماری قربت حاصل کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ وہ چاہتی ہے کہ ہم اسے یہ پہلے کی طرح بتا دیں کہ تیسرے ہدف میں کون کون سے درندے بھول بھلیوں میں رکھنے والا ہوں...... ہاں! ان میں کسی بھی غیر ملکی پر بھروسہ نہیں کیا جا سکتا......''

ہیگرڈ اتنے غصے میں تھا کہ ہیری کو فربہ عورت کی تصویر کے سامنے اس کو الوداع کہہ کر خوشی نصیب ہوئی۔ وہ دروازے سے اندر گھس گیا اور جلدی سے اس کونے کی طرف بڑھا جہاں ہرمائنی اور رون بیٹھے ہوئے آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ وہ انہیں سارا واقعہ بتا کر اپنے دل کا بوجھ ہلکا کر لینا چاہتا تھا......

☆☆☆☆

انتیس واں باب

# ایک اور خواب

''دیکھو! دو باتیں ہوسکتی ہیں۔'' ہرمائنی نے اپنی پیشانی مسلتے ہوئے کہا۔ ''وکٹر کی نظر ہٹتے ہی یا تو مسٹر کراؤچ نے اس پر حملہ کیا ہوگا یا پھر کسی اور نے ان دونوں پر حملہ کیا ہوگا......''

''یہ یقیناً مسٹر کراؤچ کا ہی کام ہوگا۔'' رون نے فوراً فیصلہ صادر کر دیا۔ ''اس لئے تو ہیری اور ڈمبل ڈور کے وہاں پہنچنے سے پہلے ہی وہ چلے گئے۔ وہ پوری رفتار سے بھاگ کھڑے ہوئے ہوں گے۔''

''مجھے ایسا نہیں لگتا......'' ہیری نے اپنا سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ''وہ بہت کمزور لگ رہے تھے۔ مجھے نہیں لگتا کہ وہ ثقاب اُڑان بھی بھر سکتے ہوں گے یا ایسا ہی کوئی کام کر سکتے ہوں گے۔''

''میں نے تمہیں کتنی بار بتایا ہے کہ ہوگورٹس میں کوئی بھی فرد ثقاب اُڑان نہیں بھر سکتا ہے۔'' ہرمائنی نے یقینی انداز میں بلند آواز میں بتایا۔

''اوہ ٹھیک ہے......تو پھر یہ قیاس کیسا رہے گا؟'' رون نے جوشیلے انداز میں کہا۔ ''کیرم نے کراؤچ پر حملہ کیا......نہیں! ذرا ٹھہرو......اور اس نے خود پر ہی ششدر ساکت والا جادوئی کلمہ پڑھ لیا ہوگا......''

''اور مسٹر کراؤچ غائب ہوگئے، ہے نا؟'' ہرمائنی نے چڑ چڑے انداز میں کہا۔

ہیری، رون اور ہرمائنی علی الصبح ہی اپنے کمروں سے باہر نکل آئے تھے اور سیریس کو خط بھیجنے کیلئے ایک ساتھ الّو گھر تک گئے تھے۔ اب وہ وہیں کھڑے کھڑے اوس میں بھیگے ہوئے میدان کو دیکھ رہے تھے۔ تینوں کی آنکھیں سوجی ہوئی تھیں اور چہرے زرد تھے کیونکہ وہ رات گئے تک مسٹر کراؤچ کے بارے میں باتیں کرتے رہے تھے۔

''دوبارہ پورا واقعہ بتاؤ ہیری!'' ہرمائنی نے سوچتے ہوئے کہا۔ ''مسٹر کراؤچ نے بولتے ہوئے کیا کیا کہا؟''

''میں نے تمہیں بتایا تو تھا......وہ اناپ شناپ بولے جا رہے تھے۔'' ہیری نے کوفت بھرے انداز میں کہا۔ ''وہ کہہ رہے تھے کہ وہ ڈمبل ڈور کو کسی چیز کے بارے میں خبردار کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے غیر معمولی طور پر برتھا جورکنس کا ذکر کیا تھا۔ ان کے لحاظ سے

وہ مرچکی ہے......انہوں نے کہا کہ یہ ان کی غلطی تھی......انہوں نے اپنے بیٹے کا بھی ذکر کیا تھا......''

''ہاں وہ تو ان کی ہی غلطی ہی تھی!'' ہرمائنی نے چڑ چڑے انداز میں کہا۔

''وہ ہوش میں باتیں نہیں کر رہے تھے۔'' ہیری نے جلدی سے کہا۔'' آدھے وقت تک تو وہ یہی سمجھ رہے تھے کہ ان کی بیوی اور بیٹا دونوں زندہ ہیں۔ وہ پرسی سے دفتری امور کی باتیں کر رہے تھے اور اسے ہدایات دے رہے تھے......''

''اور...... مجھے یہ بتاؤ کہ انہوں نے 'تم جانتے ہو کون؟' کے بارے میں کیا کہا تھا؟'' رون نے تجسس سے پوچھا۔

''اوہو! میں نے تمہیں بتایا تھا......'' ہیری نے دھیرے سے جھنجلاتے ہوئے کہا۔''انہوں نے کہا کہ وہ پہلے سے زیادہ طاقتور بن چکا ہے......''

ایک لمحے کیلئے گہری خاموشی چھا گئی۔

''لیکن جیسا تم نے کہا کہ وہ ہوش نہیں تھے......'' رون نے کھوکھلے ٹھوس انداز میں کہا۔ اس کے لہجے سے صاف لگ رہا تھا کہ اس کا یقین مصنوعی ہی تھا۔''اس لئے ان کی آدھی سے زیادہ باتیں تو بے سروپا ہی تھیں......''

''جب وہ والڈی مورٹ کے بارے میں بات کرنے کی کوشش کر رہے تھے، تب ان کے انداز میں دیوانگی کی جھلک بالکل دکھائی نہیں دے رہی تھی۔'' ہیری نے بتایا اور رون اور ہرمائنی کی چڑھتی ہوئی تیوریوں کو بالکل نظر انداز کر دیا۔''اس وقت انہیں بولنے میں کافی مشکل پیش آ رہی تھی لیکن تب وہ اچھی طرح جانتے تھے کہ وہ کہاں تھے اور کیا کرنا چاہتے تھے۔ وہ بار بار کہہ رہے تھے کہ انہیں ڈمبل ڈور سے ملنا ہے......''

ہیری کھڑکی سے مڑا اور الوؤں کے گھروندوں کو گھورنے لگا۔ الوؤں کے بیٹھنے والے سٹینڈ آدھے سے زیادہ خالی دکھائی دے رہے تھے۔ کبھی کبھار ایک آدھ الو کھڑکی سے ہوتا ہوا اندر آ جاتا اور رات کے شکار کئے ہوئے چوہے کو اپنی چونچ میں دبا کر گھروندے میں داخل ہو جاتا۔

''اگر سنیپ نے مجھے نہ روکا ہوتا۔'' ہیری نے کڑھتے ہوئے کہا۔''تو ہم وقت پر پہنچ جانے میں کامیاب ہو جاتے...... ہیڈ ماسٹر مصروف ہیں پوٹر!...... یہ کیا بکواس ہے پوٹر؟......وہ میرے راستے سے ہٹ کیوں نہیں گئے؟''

''شاید وہ یہ نہیں چاہتے ہوں گے کہ تم ہیڈ ماسٹر سے مل سکو!'' رون نے جلدی سے کہا۔''شاید......ذرا ٹھہرو......تمہیں کیا لگتا ہے کہ وہ کتنی جنگل پہنچ سکتے تھے؟ کیا تمہیں لگتا ہے کہ وہ تم سے اور ڈمبل ڈور سے پہلے وہاں پہنچ سکتے تھے؟''

''نہیں! جب تک کہ وہ خود کو کسی چمگادڑ یا رات میں اُڑنے والے کسی پرندے میں نہ بدل سکتے ہوں۔'' ہیری نے جواب دیا۔

''وہ یہ کام بھی کر سکتے ہیں......'' رون نے سرگوشی کی۔

''ہمیں پروفیسر موڈی سے ملنا چاہئے۔'' ہرمائنی نے بات پلٹتے ہوئے کہا۔''ہمیں یہ معلوم کرنا چاہئے کہ کیا انہیں مسٹر کراؤچ

ملے یا دکھائی دیئے تھے؟''

''اگر ان کے پاس وہ نقشہ ہوتا تو یہ کام آسان ہوتا۔'' ہیری نے کہا۔

''جب تک کراؤچ پہلے ہی ہوگورٹس کے باہر نہ پہنچ ہوں۔'' رون نے کہا۔ ''کیونکہ نقشہ صرف ہوگورٹس کی سرحدوں تک ہی لوگوں کو دکھاتا ہے، ہے نا؟''

''شش......'' ہرمائنی نے اچانک خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔

کوئی سیڑھیاں چڑھ کر الّو گھر کی طرف آ رہا تھا۔ ہیری کو دو افراد کے بحث کرنے کی آوازیں سنائی دیں جو لگاتار پاس آتے جا رہے تھے۔

''یہ تو صاف بلیک میلنگ ہے، ایسا کرنے پر تو ہم بہت مشکل میں پھنس سکتے ہیں......''

''ہم نے سیدھے طریقے سے بہت ساری کوششیں کر کے دیکھ لیا ہے، اب انہی کی طرح گندا کھیل کھیلنے کا وقت آ گیا ہے۔ وہ یہ کبھی پسند نہیں کریں گے کہ جادوئی محکمہ کو ان کے کرتوتوں کا پتہ چل جائے......''

''میں تمہیں بتا رہا ہوں کہ لکھ دینے پر یہ بات بلیک میلنگ کی شکل میں بدل جائے گی۔''

''ہاں! اگر اس سے تمہیں کافی پیسے مل گئے تو تم کوئی شکایت نہیں کرو گے، ہے نا؟''

الّو گھر کا دروازہ زوردار آواز میں کھل گیا۔ فریڈ اور جارج دروازے کی چوکھٹ پر دکھائی دیئے۔ لیکن جونہی ان کی نگاہ ہیری، رون اور ہرمائنی پر پڑی تو وہ ٹھٹک کر رُک گئے۔

''تم لوگ یہاں کیا کر رہے ہو؟'' رون اور فریڈ نے ایک ساتھ پوچھا۔

''خط بھیج رہے ہیں۔'' ہیری اور جارج نے ایک ساتھ جواب دیا۔

''کیا اس وقت......؟'' ہرمائنی اور فریڈ نے ایک سانس میں بول اُٹھے۔

فریڈ مسکرایا۔ ''ٹھیک ہے، اگر تم ہم سے یہ پوچھو کہ ہم کیا کر رہے ہیں؟ تو ہم بھی تم یہ یہی سوال نہیں پوچھیں گے۔'' وہ اپنے ہاتھوں میں ایک بند لفافہ پکڑے ہوئے تھا۔ ہیری نے اس کی طرف دیکھنا چاہا لیکن فریڈ نے اس کی نظروں کو بھانپ لیا اور لاشعوری طور پر اپنے ہاتھ کو پیچھے کھسکا لیا تاکہ اس کے اوپر لکھا ہوا نام ہیری کو دکھائی دے پائے۔

''ٹھیک ہے۔ اب ہم تمہیں رُکنے کیلئے نہیں کہیں گے۔ تم لوگ جا سکتے ہو۔'' فریڈ نے کہا اور جھک کر مصنوعی انداز میں غصہ دکھاتے ہوئے دروازے کی طرف اشارہ کیا۔ جارج ایک کڑیل الّو کو پکڑ کر اس کے پاؤں میں اپنا خط باندھنے لگا۔

رون اپنی جگہ سے ٹس سے مس نہ ہوا۔

''تم لوگ کسے بلیک میل کر رہے ہو؟'' اس نے تنک کر پوچھا۔

فریڈ کے چہرے سے مسکراہٹ غائب ہوگئی۔ ہیری نے دیکھا کہ جارج نے فریڈ کی طرف کنکھیوں سے دیکھا اور رون کی طرف دیکھ کر مسکرا دیا۔

''بیوقوفوں کی باتیں مت کرو۔ہم تو صرف مذاق کر رہے تھے۔''اس نے آرام سے کہا۔

''یہ مذاق جیسا تو نہیں لگ رہا تھا؟'' رون نے تیوریاں کھینچتے ہوئے کہا۔

فریڈ اور جارج نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

''میں نے تمہیں پہلے بھی بتایا ہے رون۔'' فریڈ نے اچانک غصیلے لہجے میں کہا۔''اگر تم اپنی ناک کے حلئے کو پسند کرتے ہو تو اسے دوسروں کے معاملوں سے دور ہی رکھا کرو۔ تمہیں یہ سمجھ میں نہیں آتا۔تم ہر معاملے میں اپنی ناک کیوں گھسانے کی کوشش کیوں کرتے ہو؟''

''اگر تم لوگ کسی کو بلیک میل کرتے ہو تو اس سے صرف مجھے ہی فرق نہیں پڑتا ہے۔'' رون بولا۔'' جارج نے صحیح کہا تھا کہ تم یقیناً کسی گھمبیر مشکل میں پڑ جاؤ گے۔''

''میں نے تم سے کہا ہے نا کہ ہم لوگ مذاق کر رہے تھے۔'' جارج نے جلدی سے کہا۔ وہ اب فریڈ کے قریب آ گیا تھا۔''تم تو اب ہمارے پیارے بڑے بھائی پرسی جیسی باتیں کر رہے ہو رون! اسی سمت میں چلتے رہے تو تم بھی جلدی مانیٹر بن جاؤ گے......''

''نہیں...... میں نہیں بنوں گا!'' رون نے جوشیلے لہجے میں جواب دیا۔

جارج کڑیل الّو کو لے کر کھڑکی تک گیا اور اسے باہر اُڑا دیا۔ وہ گھوما اور اس نے رون کی طرف مسکرا کر دیکھا۔''تو پھر لوگوں کو یہ بتانا چھوڑ دو کہ انہیں کیا کرنا چاہئے اور کیا نہیں...... بعد میں ملاقات ہوگی۔''

وہ اور فریڈ الّو گھر سے باہر نکل گئے اور سیڑھیاں اترنے لگے۔ ہیری، رون اور ہرمائنی ایک دوسرے کی طرف گھور کر دیکھنے لگے۔

''تمہیں یہ تو نہیں لگتا کہ ان لوگوں کو اس معاملے کے بارے میں کچھ معلوم ہے...... مسٹر کراؤچ کے معاملے کے بارے میں......'' ہرمائنی نے سرگوشی بھرے انداز میں کہا۔

''نہیں......'' ہیری نے جلدی سے کہا۔''اگر معاملہ اتنا سنجیدہ ہوتا تو وہ اب تک کسی کو بتا چکے ہوتے۔ وہ ڈمبل ڈور کو ضرور بتا دیتے......''

بہرحال، رون کسی قدر پریشان دکھائی دینے لگا۔

''تمہیں کیا ہوا؟......'' ہرمائنی نے اس سے دریافت کیا۔

''دیکھو!'' رون نے آہستگی سے کہا۔'' مجھے نہیں لگتا کہ وہ بتاتے۔ ان لوگوں...... ان لوگوں کے سر پر تو ان دنوں پیسہ کمانے کا بھوت سوار ہے۔ یہ مجھے اس وقت سمجھ میں آیا تھا جب میں ان کے ساتھ کافی دیر تک رہتا تھا...... جب ہم......''

''جب ہم لوگوں میں بول چال بند تھی۔'' ہیری نے اس کا ادھورا جملہ پورا کرتے ہوئے کہا۔ ''ہاں! لیکن بلیک میل......''

''ان کے دماغ میں جوک شاپ کھولنے کا خیال پنپ رہا ہے۔'' رون بولا۔ ''مجھے لگ رہا ہے کہ وہ صرف ممی کو چڑانے کیلئے ایسا کرنا چاہتے ہیں۔ ہوگورٹس میں اب ان کا بس ایک ہی سال باقی رہ گیا ہے۔ وہ لگاتار کہتے رہتے ہیں کہ اب انہیں اپنے مستقبل کے بارے میں سنجیدگی سے سوچنا چاہئے۔ چونکہ ڈیڈی ان کی مدد نہیں کر سکتے اسی لئے انہیں اپنے بل بوتے پر یہ کام کرنے کیلئے پیسوں کی ضرورت ہے۔''

''ہوسکتا ہے ہاں......'' ہرمائنی اب پریشان دکھائی دینے لگی۔ ''لیکن...... پیسے کمانے کیلئے وہ کوئی ایسا کام تو نہیں کریں گے جو قانون کی خلاف ورزی میں آتا ہو، ہے نا؟''

''معلوم نہیں!'' رون نے بے یقینی کے عالم میں کہا۔ ''میں نہیں جانتا......وہ قوانین کو توڑنے کی پرواہ نہیں کرتے ہیں۔''

''ہاں! لیکن وہ تو قانون ہے۔'' ہرمائنی تھوڑا خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔ ''وہ سکول جیسا کوئی غیر اہم اور معمولی سرزنش والا قانون نہیں ہے...... بلیک میلنگ کیلئے انہیں سخت سزا مل سکتی ہے رون!......شاید تمہیں یہ بات پرسی کو بتا دینا چاہئے......''

''کیا تم پاگل ہوگئی ہو کیا؟'' رون بھڑکتے ہوئے غرایا۔ ''پرسی کو بتا دوں؟ وہ شاید کراؤچ کی طرح انہیں روح کھچڑوں کے حوالے کر دے گا؟'' اس نے اس کھڑکی کے باہر دیکھا۔ جس سے فریڈ اور جارج کا الو ابھی ابھی باہر گیا تھا۔ پھر وہ بولا۔ ''چلو چل کر ناشتہ کر لیتے ہیں......''

''کیا تمہیں لگتا ہے کہ ہمیں اتنی صبح سویرے چل کر پروفیسر موڈی سے بات کر لینا چاہئے؟'' ہرمائنی نے بل دار سیڑھیاں اترتے ہوئے کہا۔

''نہیں!'' ہیری نے جلدی سے جواب دیا۔ ''اگر ہم نے اتنی صبح ان کا دروازہ کھٹکھٹایا تو وہ شاید دروازے کے اندر سے ہی ہمیں اُڑا ڈالیں گے۔ وہ یہ سوچیں گے کہ ہم سوتے میں ان پر حملہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ہم چھٹی کے بعد ان سے مل لیں گے۔''

'جادو کی تاریخ۔ ایک مطالعہ' کی کلاس پہلے کبھی اتنی لمبی اور سست روی سے نہیں ہوئی تھی۔ ہیری بار بار رون کی گھڑی میں وقت دیکھتا رہا۔ اس نے اب اپنی گھڑی کلائی سے اتار دی تھی کیونکہ وہ بدستور بند پڑی تھی۔ رون کی گھڑی ضرورت سے کچھ زیادہ ہی دھیمی رفتار سے چل رہی تھی اسے پورا یقین ہو چکا تھا کہ یہ بھی بند ہو چکی ہے۔ وہ تینوں اتنے تھک چکے تھے کہ اپنے سر ڈیسک پر رکھ کر بآسانی سو سکتے تھے۔ یہاں تک کہ ہرمائنی بھی عام دنوں کی طرح اپنے نوٹس نہیں بنا رہی تھی بلکہ اپنی ٹھوڑی دونوں ہاتھوں پر ٹکا کر پروفیسر بینز کو گھور رہی تھی۔ حالانکہ اس کی آنکھیں کہیں اور دیکھ رہی تھیں۔

جب آخر کار گھنٹی بجی تو وہ سرعت رفتاری کے ساتھ تاریک جادو سے تحفظ کے فن کے کلاس کی طرف بھاگ کھڑے ہوئے۔ پروفیسر موڈی اس میں سے باہر نکلتے ہوئے دکھائی دیئے۔ وہ بھی انہی کی طرح تھکے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ ان کی قدرتی آنکھ

کی پلکیں جھکی ہوئی تھیں جس سے ان کا چہرہ اور بھی عجیب لگ رہا تھا۔

''پروفیسر موڈی!'' ہیری نے انہیں پکارا جب وہ طلباء کی بھیڑ میں سے ان کے پاس جانے کا راستہ بنانے لگے۔

''اوہ پوٹر!'' موڈی غرائے۔ ان کی جادوئی آنکھ پہلے سال میں پڑھنے والے دو بچوں پر پڑی جو ان کے قریب سے گزر رہے تھے، انہوں نے گھبرا کر اپنی رفتار بڑھا دی اور تیزی سے ایک طرف چلے گئے۔ ان کی جادوئی آنکھ مسلسل ان بچوں کا تعاقب کرنے میں مصروف دکھائی دی، جب تک کہ وہ راہداری کے موڑ پر مڑ کر آنکھوں سے اوجھل نہ ہو گئے تھے۔

''ٹھیک ہے...... اندر آ جاؤ!'' انہوں نے ان تینوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

وہ دروازے کے قریب کھڑے رہے۔ ہیری، رون اور ہرمائنی خاموشی سے چلتے ہوئے ان کے قریب پہنچے اور دروازہ عبور کر کے اندر چلے گئے۔ کلاس روم اب خالی ہو چکا تھا۔ پروفیسر موڈی ان کے پیچھے اندر آئے اور انہوں نے کلاس روم کا دروازہ بند کر دیا۔

''کیا وہ آپ کو ملے پروفیسر؟'' ہیری نے کوئی تمہید باندھے بغیر براہ راست سوال کر دیا۔ ''مسٹر کراؤچ......؟''

''نہیں!'' موڈی نے غراتے ہوئے کہا۔ وہ اپنی میز کی طرف بڑھے اور کرسی کھینچ کر ہلکی سی کراہ نکالتے ہوئے بیٹھ گئے۔ انہوں نے اپنی لنگڑاتی ہوئی ٹانگ کو عجیب انداز میں پھیلا دیا تھا۔ انہوں نے اپنے پہلو میں موجود چھاگل کو باہر نکالا۔

''کیا آپ نے نقشہ استعمال کیا تھا؟'' ہیری نے پوچھا۔

''ظاہر ہے۔'' موڈی نے اپنی چھاگل میں موجود دوا کا ایک بڑا گھونٹ حلق سے اتارتے ہوئے کہا۔ ''پوٹر! میں نے تمہاری طرح سے یہ کام کیا تھا۔ میں نے جادوئی کلمے کی مدد سے نقشے کو اپنے دفتر سے جنگل میں بلوا لیا تھا۔ وہ اس میں دور دور تک کہیں بھی نہیں دکھائی دیئے۔''

''تو کیا وہ ثقاب اُڑان بھر گئے ہوں گے؟'' رون نے جلدی سے کہا۔

''ہوگورٹس میں کوئی بھی ثقاب اُڑان نہیں بھر سکتا رون۔'' ہرمائنی جلدی سے بولی۔ ''وہ کسی دوسرے طریقے سے بھی غائب ہو سکتے ہیں ہے نا پروفیسر؟''

موڈی کی جادوئی آنکھ متحرک ہوئی اور ہرمائنی پر آ کر جم گئی۔

''تم بھی ایرور کے روپ میں مستقبل بنانے کے بارے میں سوچ سکتی ہو۔'' انہوں نے اس کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ ''تمہارا دماغ صحیح سمت میں کام کرتا ہے گرینجر!''

ہرمائنی کا چہرہ خوشی سے گلابی ہو گیا۔

''وہ غائب نہیں تھے۔'' ہیری نے کہا۔ ''نقشہ غائب لوگوں کو بھی دیکھ لیتا ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ میدان سے چلے گئے ہوں گے۔''

''لیکن اپنے دم پر؟'' ہرمائنی نے جلدی سے اتراتے ہوئے کہا۔''یا پھر کوئی اورانہیں لے گیا ہوگا؟''

''ہاں کوئی بھی لے جا سکتا تھا......شاید بہاری ڈنڈے پر کھینچ کر بٹھایا گیا ہواور اپنے ساتھ اُڑا کر لے گیا ہو؟'' رون نے جلدی سے اپنا اندازہ پیش کرنے کی کوشش کی اور موڈی کی طرف امید بھری نظروں سے دیکھا۔شاید وہ بھی یہ سننے کا خواہشمند تھا کہ موڈی اسے بھی ایرور بننے کی قابلیت کی سند دیں گے۔

''ہم اغوا کے قیاس کو بھی نظرانداز نہیں کر سکتے۔'' موڈی غراتے ہوئے بولے۔

''تو آپ کو کیا لگتا ہے کہ وہ ہوگورٹس میں ہی کہیں موجود ہوں گے؟'' رون نے پوچھا۔

''کہیں بھی ہو سکتے ہیں؟ موڈی نے اپنا سر ہلاتے ہوئے کہا۔''ہم تو یقین کے ساتھ صرف اتنا ہی کہہ سکتے ہیں کہ وہ اب یہاں نہیں ہیں!''

انہوں نے اتنی زوردار جمائی لی کہ ان کا پورا منہ کھل گیا اور حلق تک کا نقشہ دکھائی دینے لگا۔ان کے منہ کے اندر کئی دانت غائب دکھائی دے رہے تھے۔

''ڈمبل ڈور نے مجھے بتایا تھا کہ تم تینوں خود کو جاسوس سمجھتے ہو لیکن تم کراؤچ کے معاملے میں کچھ نہیں کر سکتے۔اب محکمہ ان کی تلاش میں سرگرم ہو جائے گا۔ڈمبل ڈور نے انہیں خبر بھجوا دی ہے پوٹر! تم اپنا دھیان تیسرے ہدف کی طرف لگاؤ، سمجھے!''

''کیا مطلب؟......او...... ہاں!'' ہیری ہکلا کر گڑبڑا سا گیا۔ وہ جب گذشتہ رات کیرم کے ساتھ بھول بھلیوں سے واپس آیا تھا۔اس وقت سے ایک بار بھی اس بارے میں کچھ نہیں سوچ پایا تھا۔

''اس بار معاملہ تمہارا لئے اجنبی نہیں ہے پوٹر!'' موڈی نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔وہ اب اپنی زخموں کے نشانوں سے بھری ٹھوڑی کو کھجا رہے تھے۔''جیسا ڈمبل ڈور نے مجھے بتایا ہے کہ تم اس طرح کے کام کئی بار کر چکے ہو۔تم نے اپنے پہلے سال میں پارس پتھر کے بہت سارے حفاظتی جادوئی حصاروں کو عبور کر لیا تھا؟''

''ہم نے بھی مدد کی تھی۔'' رون نے جلدی سے کہا۔''میں نے اور ہرمائنی نے مدد کی تھی۔''

''تو اس بار بھی مشق کرنے میں اس کی مدد کرو۔'' موڈی مسکرا کر بولے۔''اس کے بعد بھی اگر وہ نہیں جیت پائے تو مجھے بہت حیرانگی ہوگی...... پوٹر! مسلسل ہوشیاری...... مسلسل ہوشیاری!'' انہوں نے اپنی چھاگل سے ایک اور گھونٹ پیا اور ان کی جادوئی آنکھ کھڑکی پر مرتکز ہوگئی۔کھڑکی سے ڈرم سٹرانگ کا بادبانی جہاز کا سب سے اوپر والا پال دکھائی دے رہا تھا۔

''تم دونوں......!'' ان کی قدرتی آنکھ رون اور ہرمائنی کی تھی۔''تم دونوں ہیری پوٹر کے قریب ہی رہنا،ٹھیک ہے؟ میں چیزوں پر نظر رکھے ہوئے ہوں لیکن پھر بھی......جتنی زیادہ آنکھیں ہوں، اتنا ہی اچھا رہے گا۔''

☆☆☆☆

سیریس نے اگلی صبح ہی ان کے الّو کو واپس بھیج دیا تھا۔ وہ اسی وقت ہیری کے پنکھ پھڑ پھڑاتا ہوا آیا جب ایک گندمی رنگت والا الّو روز نامہ جادوگر کا تازہ اخبار لے کر ہرمائنی کے پاس پہنچا تھا۔ اس نے اخبار لیا۔ پہلے کچھ صفحات دیکھے اور بولی۔ ''ہاں! اسے کراؤچ کی ہوا تک نہیں لگی ہے۔'' پھر وہ رون اور ہیری کے ساتھ سیریس کا خط پڑھنے لگی تاکہ یہ جان سکے کہ رات کو وقوع پذیر ہوا پراسرار واقعے کے بارے میں سیریس کا نقطہ نظر کیا ہے؟

*ہیری! تم کیا کر رہے ہو؟ وکٹر کیرم کے ساتھ جنگل کے پاس کیوں گھوم رہے تھے؟ میں چاہتا ہوں کہ لوٹتے الّو سے خط بھیج کر تم یہ قسم کھاؤ کہ رات کو کسی کے بھی ساتھ نہیں گھومو گے۔ ہوگورٹس میں کوئی خطرناک فرد موجود ہے۔ مجھے صاف دکھائی دے رہا ہے کہ وہ کراؤچ کو ڈمبل ڈور تک پہنچنے نہیں دینا چاہتا تھا اور تم اندھیرے میں شاید اس سے کچھ ہی فاصلے پر رہے ہو گے۔ تمہاری جان بھی جا سکتی تھی۔*

*تمہارا نام شعلوں کے پیالے میں نکلنا محض اتفاق نہیں ہے۔ اگر کوئی تم پر حملہ کرنے کی کوشش کر رہا ہے تو یہ اس کا آخری موقع ہے۔ رون اور ہرمائنی کے ساتھ ہی رہنا۔ شام کے بعد گری فنڈر کے ہال میں ہی رہنا، باہر مت نکلنا۔ پوری محنت کے ساتھ تیسرے کام کی تیاری کرنا۔ ششدر ساکت اور دھماکے دار وار کے جادوئی کلمات کا استعمال کرنا۔ کچھ دم بخود جادوئی کلموں سے بھی مدد ملے گی۔ کراؤچ کے بارے میں تم کچھ نہیں کر سکتے۔ اپنا دماغ حاضر رکھو اور اپنا پورا دھیان رکھو۔ میں تمہارے خط کا انتظار کر رہا ہوں، جس میں تم یہ وعدہ کرو گے کہ تم دوبارہ کبھی رات کو باہر نہیں نکلو گے۔*

*سیریس*

''رات کو باہر نکلنے کے بارے میں مجھے وعظ کرنے والا وہ کون ہوتا ہے؟'' ہیری ہتھے سے اکھڑ کر بولا۔ جب اس نے سیریس کا خط تہہ کر کے اپنے چوغے کے اندر رکھ لیا تھا۔ ''وہ بھی تو سکول میں رات کو گھومتا رہتا تھا......''

''وہ تمہارے بارے میں پریشان ہے۔'' ہرمائنی نے تیکھی آواز میں کہا۔ ''موڈی اور ہیگرڈ کی طرح......اس لئے اس کی بات مان لو۔''

''کسی نے بھی پورے سال میں مجھ پر حملہ کرنے کی کوشش نہیں کی ہے۔'' ہیری نے دانت پیستے ہوئے کہا۔ ''کسی نے بھی میرے ساتھ اب تک کچھ نہیں کیا ہے......''

''صرف تمہارا ہی نام شعلوں کے پیالے میں ڈالا گیا تھا ہیری!'' ہرمائنی چڑ کر بولی۔ ''اور ہیری! جس نے بھی یہ کام کیا ہے، اس نے ایسا کسی مقصد کے تحت ہی کیا ہوگا۔ سنوفلس صحیح کہتا ہے۔ شاید وہ شخص صحیح موقع کا انتظار کر رہا ہوگا۔ شاید وہ اس آخری ہدف کے دوران تم پر حملہ کر دے۔''

''دیکھو ہرمائنی!'' ہیری جھنجلاتے ہوئے بولا۔''چلو مان لیا کہ سنوفلس صحیح کہتا ہے اور کسی نے کیرم کو ششدر ساکت کر کے کراؤچ کا اغوا کرلیا ہے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ہمارے آس پاس کے درختوں میں ہی کہیں چھپا ہوگا۔لیکن اس نے تب تک انتظار کیا جب تک کہ میں وہاں سے چلانہیں گیا۔اس کے بعد ہی اس نے یہ کام کیا، ہے نا؟ تو اس کا مطلب یہی ہوسکتا ہے کہ میں اس کا نشانہ نہیں ہوں، ہے نا؟''

''اگر جنگل میں تمہاری موت واقع ہوجاتی تو حادثہ بالکل نہیں لگتا۔'' ہرمائنی نے تنک کر کہا۔''لیکن اگر تم کسی ہدف کی تکمیل کے دوران مرجاتے ہوتو......''

''جس نے بھی یہ کیا ہوگا، اس نے کیرم پر حملہ کرتے وقت تو ایسا نہیں سوچا ہوگا۔ ہے نا؟'' ہیری نے اپنے موقف کا دفاع کرتے ہوئے کہا۔''اس نے اسی وقت مجھے بھی کیوں نہیں ششدر ساکت کیوں نہیں کیا؟ اگر وہ ایسا کر دیتا تو یہی کہ کیرم اور مجھ میں توں توں میں میں یا پھر لڑائی ہوئی ہوگی۔''

''ہیری! مجھے یہ معاملہ ذرا بھی سمجھ میں نہیں آرہا ہے۔'' ہرمائنی متوحش لہجے میں بولی۔''میں تو بس اتنا جانتی ہوں کہ بہت سی عجیب چیزیں ہورہی ہیں جو مجھے اچھی نہیں لگ رہی ہیں۔ موڈی صحیح کہہ رہے ہیں......سنوفلس کے خدشات بھی صحیح ہیں......تمہیں تیسرے ہدف کی تیاری کرنا چاہئے ،فوراً......لیکن پہلے تم سنوفلس کو لکھ کر یہ وعدہ کرو کہ تم دوبارہ چوری چھپے اکیلے نہیں گھومو گے۔''

☆☆☆☆

ہوگورٹس کا میدان کبھی اتنا مرغوب نہیں لگا تھا جتنا کہ اب لگ رہا تھا۔ جب ہیری کو سکول کے اندر ہی ٹھہرنا پڑ رہا تھا۔اس تنہائی کے کچھ دن اس نے اپنا تمام فارغ وقت ہرمائنی اور رون کے ساتھ لائبریری میں دم بخود کر دینے والے جادوئی کلمات کی تلاش گزار دیئے یا پھر خالی کلاس روم میں چوری چھپے ان کی مشقوں میں۔ ہیری کئی کارآمد جادوئی کلمات سیکھ چکا تھا جس کا اس نے پہلے کبھی استعمال نہیں کیا تھا۔مسئلہ یہ تھا کہ اس کی مشقوں کیلئے رون اور ہرمائنی کو اپنے مشاغل کی کافی قربانی دینا پڑ رہی تھی۔

''کیا ہم مسز نورس کا اغوا کر سکتے ہیں؟'' رون نے پیر کی دوپہر کھانے کی میز پر انہیں مشورہ دیا۔ جب وہ ٹھوس اشیاء کی جادوئی پرواز کی کلاس سے اپنی دہری کمر کے بل واپس لوٹا تھا کیونکہ ہیری نے پانچویں بار اس پر ششدر ساکت اور از سر نو بیداری کے جادوئی کلمات کی مشق کی تھی۔''ہم اس پر ششدر ساکت کرنے کی مشق کر سکتے ہیں یا پھر ہم ڈوبی کا استعمال کر سکتے ہیں ہیری! میں شرط لگاتا ہوں کہ وہ تمہاری مدد کرنے کیلئے کچھ بھی کرسکتا ہے۔ میں شکایت نہیں کر رہا ہوں۔'' اس نے اپنی کمر سہلاتے ہوئے کہا جب وہ آہستگی سے کھڑے ہونے کی کوشش کر رہا تھا۔''لیکن میرا پورا بدن پھوڑے کی طرح دُکھ رہا ہے......''

''تم کشن پر ٹھیک طرح سے گر نہیں رہے ہو، ہے نا؟'' ہرمائنی نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔ جب وہ ان کشنوں کے ڈھیر کو دوبارہ ترتیب سے لگا رہی تھی۔جن کا استعمال انہوں نے جادوئی پرواز کی کلاس میں بدری جادوئی کلمے کی مشق کے دوران کیا تھا۔انہیں

پروفیسر فلنٹ وک نے ایک الماری میں سنبھال کر رکھ دیا تھا۔ ''کشنوں پر گرنے کی کوشش کرو......''

''ششدر ساکت ہو جانے کے بعد نشانہ زیادہ اچھا نہیں ہوتا ہے ہرمائنی!'' رون نے غصے سے کہا۔ ''تم خود یہ کوشش کر کے کیوں نہیں دیکھ لیتی؟''

''میرا خیال ہے کہ ہیری کو یہ جادوئی کلمہ اچھی طرح سے استعمال کرنا آ چکا ہے۔'' ہرمائنی نے جلدی سے کہا۔ ''اب ہمیں دھما کے دار جادوئی کلمات کے بارے میں فکر مند ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے کیونکہ وہ کافی پہلے سے ہی اس کام میں ماہر ہے...... مجھے لگتا ہے کہ ہمیں آج شام کو ان میں سے کچھ دم بخود جادوئی کلمات پر کام کرنا چاہئے......'' اس نے دم بخود جادوئی کلمات کی اس فہرست پر نظر ڈالی جو انہوں نے لائبریری میں بیٹھ کر تیار کی تھی۔ ''مجھے یہ والا اچھا لگ رہا ہے......مزاحم جادوئی وار...... ہیری! جو بھی تم پر حملہ کرنے کی کوشش کرے گا۔ یہ اس کی رفتار کو دھیما کر دے گا......ہم اسی سے آغاز کرتے ہیں۔'' اسی وقت گھنٹی بج اُٹھی۔ انہوں نے جلدی جلدی کشنوں کو پروفیسر فلنٹ وک کی الماری میں ٹھونسا اور کلاس روم سے باہر نکل آئے۔

''دوپہر کے کھانے پر ملاقات ہوگی۔'' ہرمائنی نے کہا اور جادوئی علم الاعداد کے کلاس روم کی طرف جانے لگی۔ ہیری اور رون شمال کی سمت والے بلند مینار کی طرف بڑھ گئے جہاں علم جوتش کی کلاس شروع ہونے والی تھی۔ انہوں نے تیز تیز قدموں کے ساتھ اونچی کھڑکیوں والی راہداری کو عبور کیا اور بل دار سیڑھیاں چڑھنے لگے۔ باہر آسمان بھرپور نیلا دکھائی دے رہا تھا جیسے اس پر کسی نے نہایت عمدگی کے ساتھ ایک سارنگ پینٹ کیا ہو۔

''پروفیسر ٹراؤلینی کا کمرہ آج ابل رہا ہوگا۔ وہ کبھی اپنے آتشدان کو ٹھنڈا نہیں ہونے دیتیں۔'' رون نے کہا جب وہ سفید سیڑھی اور چور دروازے کی طرف جانے والی بل دار سیڑھیاں چڑھ رہے تھے۔

اس کی بات بالکل درست نکلی۔ دھندلی روشنی سے بھرا کمرہ واقعی بہت گرم تھا۔ آگ کے کثیف دھوئیں کی مہک آج پہلے کی بہ نسبت کچھ زیادہ بھری ہوئی تھی۔ ہیری کا دماغ چکرانے لگا۔ وہ ایک پردے والی کھڑکی کے پاس جا کر بیٹھ گیا۔ جب پروفیسر ٹراؤلینی دوسری طرف دیکھ رہی تھیں اور اپنی پھنسی ہوئی شال کا ایک پلو نکال رہی تھیں تو اس نے موقعہ پا کر ایک انچ کھڑکی کھول دی اور اپنی کرسی پر ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔ تا کہ کھڑکی کی درز میں سے آنے والی ہلکی ہلکی ہوا اس کے چہرے پر پڑتی رہے۔ یہ چٹکلا نہایت آرام دہ ثابت ہوا تھا۔

''پیارے بچو!'' پروفیسر ٹراؤلینی نے طلباء کے بالکل سامنے اپنی پنکھ دار کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ ان کی بڑی بڑی آنکھوں نے سب کے چہروں کو ٹٹولا۔ ''ہم نے طالع کے زائچوں کے ذریعے پیش گوئیوں کا کام لگ بھگ پورا کر لیا ہے۔ بہرحال، آج مریخ کی شدت کے اثرات کی جانچ کرنے کا سنہرا موقعہ ہے جس کا دورہ اس وقت نہایت دلچسپ ثابت ہوتا ہے۔ تم سبھی لوگ اس طرف دیکھو۔ میں روشنی تھوڑی دھیمی کر دیتی ہوں......''

انہوں نے اپنی چھڑی لہرا کر لالٹین کو بجھا ہی دیا تھا۔ اب صرف آگ کی ہی روشنی کمرے میں پھیلی ہوئی تھی۔ پروفیسر ٹراؤلینی

تھوڑا سا جھکیں اور انہوں نے اپنی کرسی کے نیچے سے اجرام فلکی کا ایک چھوٹا سانچہ نکالا جو ایک شیشے کے گنبد میں بند تھا۔ یہ بہت خوبصورت دکھائی دے رہا تھا۔ نو سیاروں کے چاروں طرف ان کی علامتیں گھوم رہی تھیں۔ سورج اور تمام سیارے شیشے کے نیچے ہوا میں گھوم رہے تھے۔ ہیری نے سستی بھرے انداز سے ان کی طرف دیکھا۔ جب پروفیسر ٹراؤلینی یہ بتانے لگیں کہ مریخ، نیچون کے ساتھ کتنی عمدہ تسدلیس بنا رہا تھا۔ بھاری خوشبودار ہوائیں اس کی طرف آ رہی تھیں اور کھڑکی سے خوشگوار ہوا اس کے چہرے پر پڑ رہی تھی۔ پردے کے پیچھے اسے کہیں پر کسی بھونرے کی بھنبھناہٹ کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ اس کی پلکیں بوجھل ہونے لگیں۔

وہ ایک عقابی الّو تھا جس کی پیٹھ پر وہ سوار تھا اور صاف نیلے آسمان میں اُڑتا ہوا ایک پہاڑی پر بنے ہوئے ایک پرانے مکان کی طرف جا رہا تھا جو عشق پیچاں کی گھنی بیلوں سے ڈھکا ہوا تھا۔ ہیری کے چہرے پر بھینی بھینی ہوا کے جھونکے پڑ رہے تھے۔ پھر وہ الّو نیچے اترنے لگا۔ جب تک کہ وہ مکان کی بالائی منزل کی ادھوری اور ٹوٹی ہوئی کھڑکی تک نہیں پہنچ گئے اور اس میں اندر داخل نہیں ہو گئے۔ اب ایک اندھیری راہداری میں اُڑتے ہوئے بالکل آخری کنارے پر بنے کمرے کی طرف جا رہے تھے۔ وہ دروازے سے اندر داخل ہو کر ایک نیم تاریک کمرے میں پہنچ گئے جس کی سب کھڑکیاں بند تھیں......

ہیری الّو کی پشت سے نیچے اتر گیا۔ اب الّو کمرے میں پنکھ اُڑاتے ہوئے اُڑ رہا تھا...... ہیری کی نگاہ ایک کرسی پر جمی ہوئی تھی جس کی پشت اس کی طرف تھی...... کرسی کے پاس فرش پر کالے ہیولے بھی تھے۔ دونوں ہل رہے تھے......

وہ ایک بڑا اژدہا تھا...... دوسرا ایک آدمی تھا۔ ایک پستہ قامت بالوں سے گنجا ہوتا ہوا آدمی، جس کی آنکھیں چھوٹی اور قریب تھیں۔ وہ آتشدان کے پاس والی دری پر سسکیاں بھر رہا تھا۔

''تمہاری قسمت اچھی ہے، وارم ٹیل!'' ایک سرد اور تیکھی آواز اس کرسی کی گہرائی سے سنائی دی جس پر الّو اترا تھا۔ ''تم سچ مچ بہت خوش قسمت ہو۔ تمہاری سنگین کوتاہی سے سب کچھ برباد نہیں ہوا۔ وہ مر چکا ہے۔''

''میرے آقا!'' فرش پر پڑے آدمی نے آہ بھرتے ہوئے کہا۔ ''میرے آقا...... میں بہت خوش ہوں...... اور بہت رنجیدہ بھی......''

''او ناگنی!'' سرد آواز گونجی۔ ''تمہاری قسمت خراب ہے، میں اب وارم ٹیل کو تمہیں نہیں کھلاؤں گا...... لیکن پریشانی والی کوئی بات نہیں ہے...... ابھی ہیری پوٹر تو ہے......''

اژدہا بل کھا کر پھنکارنے لگا۔ ہیری کو اس کی متحرک زبان دکھائی دی۔

''وارم ٹیل!'' برفیلی آواز کا لہجہ کرخت ہو گیا۔ ''اب میں تمہیں آخری بار خبردار کرتا ہوں کہ تمہاری ایک بھی غلطی برداشت نہیں کروں گا......''

''میرے آقا...... نہیں...... میں آپ سے رحم کی درخواست کرتا ہوں......''

کرسی کی گہرائی سے چھڑی کی ایک نوک باہر نکلی اور اس کا رُخ وارم ٹیل ہو گیا۔ ٹھنڈی آواز گرجی۔ ''اینگوریسم......''

وارم ٹیل چیخنے لگا۔ وہ اس طرح چیخ رہا تھا جیسے اس کا پورا بدن شعلوں میں جھلس رہا ہو۔ وہ چیخ ہیری کے کانوں سے ہوتی ہوئی اس کے دماغ کو بری طرح جھجنانے لگی۔ ہیری کو اپنے دماغ کی دیواروں پر ہتھوڑوں کی ضربیں محسوس ہونے لگیں۔ درد......شدید درد کی لہر نے اس کے ماتھے کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ اس کا ماتھا جلنے لگا اور زخم کے نشان میں آگ بھر گئی۔ وہ جان جائے گا کہ ہیری بھی وہاں پر تھا......

''ہیری......ہیری......!''

ہیری نے اپنی آنکھیں کھولیں۔ وہ پروفیسر ٹراؤلینی کے کلاس روم کے فرش پر لیٹا ہوا تھا اور اس کے ہاتھ اس کے ماتھے پر جمے ہوئے تھے۔ اس کا نشان اب بھی اتنی ہی بری طرح سے جل رہا تھا کہ اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے تھے۔ درد بہت زیادہ اور ناقابل برداشت تھا۔ سبھی طلباء اس کے چاروں طرف کھڑے تھے۔ رون اس کے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھا ہوا تھا اور اس کی طرف دہشت بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

''تم ٹھیک تو ہو......'' اس نے گھبرائے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

''نہیں......غیر معمولی طور وہ ٹھیک نہیں ہے۔'' پروفیسر ٹراؤلینی نے بہت جوشیلے انداز میں کہا۔ ان کی بڑی بڑی آنکھیں ہیری کے چہرے کو ٹٹول رہی تھیں۔ ''کیا ہوا پوٹر؟......کوئی خبردار کرنے والی جھلک......مستقبل کا دھندلکا......تم نے کیا دیکھا؟''

''کچھ نہیں......'' ہیری نے فوراً جھوٹ بول دیا۔ وہ اُٹھ کر بیٹھ گیا۔ اسے محسوس ہوا کہ اس کا بدن کپکپا رہا تھا۔ وہ اپنے پیچھے تاریک سایوں میں دیکھے بنا نہ رہ پایا۔ والڈی مورٹ کی آواز اتنی قریب سے آئی تھی......

''تم اپنے نشان کو پکڑے ہوئے تھے۔'' پروفیسر ٹراؤلینی نے کہا۔ ''تم فرش پر گر کر بری طرح تڑپ رہے تھے اور پھر تم نے اپنے نشان پر ہاتھ رکھ کر اسے سہلانا شروع کر دیا۔ سنو پوٹر! مجھے ان معاملوں سے آگاہی ہے۔''

ہیری نے ان کی آنکھوں میں گھور کر دیکھا۔ ''میرا خیال ہے کہ مجھے ہسپتال جانا چاہئے۔'' اس نے کہا۔ ''میرے سر میں شدید درد ہو رہی ہے۔''

''میرے پیارے بچے! بلاشبہ میرے کمرے کی روشن ضمیری کی ترغیبی لہروں نے تمہیں غیر معمولی طور پر پریشان کیا ہوگا؟'' پروفیسر ٹراؤلینی نے کہا۔ ''اگر تم اس وقت یہاں سے جاؤ گے تو مستقبل دیکھنے اور غیب بینی کے اسرار جاننے کا سنہرا موقع گنوا دو گے۔''

''میں اس وقت سر درد کے علاج کے علاوہ مستقبل میں اور کچھ دیکھنا بھی نہیں چاہتا۔'' ہیری نے کمزور آواز میں جواب دیا۔

وہ اُٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ باقی طلباء پیچھے ہٹ گئے۔ وہ سہمے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

''بعد میں ملاقات ہوگی۔'' ہیری نے رون سے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔ پھر اس نے اپنا بستہ سمیٹ کر اُٹھایا اور چور دروازے کی طرف چل دیا۔ اس نے پروفیسر ٹراؤلینی کو نظر انداز کر دیا جو نہایت یاس بھری نظروں سے اُسے دیکھ رہی تھیں جیسے انہیں کسی بہت

بڑی خوشی سے محروم کر دیا گیا ہو۔

جب ہیری سیڑھی سے نیچے اترا تو وہ ہسپتال کی طرف نہیں گیا۔ اس کا وہاں جانے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔ سیریس نے اسے کہا تھا کہ اگر نشان میں دوبارہ تکلیف ہو تو اسے کیا کرنا چاہئے؟ ہیری اس کی ہدایت کے مطابق وہی کام کرنے جا رہا تھا۔ وہ سیدھا ڈمبل ڈور کے دفتر کی طرف جا رہا تھا۔ وہ راہداری میں چلتا رہا اور یہ سوچنے لگا کہ اس نے خواب میں کیا دیکھا تھا...... یہ خواب بھی اتنا ہی واضح لگ رہا تھا جتنا کہ پہلے والا خواب، جو اس نے پرائیویٹ ڈرائیو میں دیکھا تھا، جس کی شدت سے وہ بیدار ہو گیا تھا...... اس نے اپنے دماغ میں خواب کی ساری باتیں یکجا کیں اور انہیں ترتیب سے یاد رکھنے کی کوشش کرنے لگا...... اس نے سنا تھا کہ والڈی مورٹ وارم ٹیل پر کوئی غلطی کرنے کا الزام لگا رہا تھا...... لیکن الّو اچھی خبر لایا تھا...... اس لئے وارم ٹیل کو ناگنی کا لقمہ نہیں بنایا جائے گا...... اس کے بجائے ہیری پوٹر کو ناگنی کی خوراک بنایا جائے گا......

ہیری بے دھیانی میں خوفناک عفریت کے مجسمے کو عبور کر کے بہت آگے نکل گیا تھا جو ڈمبل ڈور کے دفتر کے پوشیدہ راستے پر پہرہ دیتا تھا۔ اس نے پلکیں جھپکا کر چاروں طرف دیکھا اور تب جا کر اسے احساس ہوا کہ وہ بہت آگے نکل آیا تھا۔ وہ واپس مڑا اور پتھر کے مجسمے کے سامنے آ کر رُک گیا۔ پھر اسے یاد آیا کہ اسے شناخت تو معلوم ہی نہیں تھی۔

''لیموں کا شربت......'' اس نے کہا۔ مجسمے میں کوئی حرکت پیدا نہیں ہوئی۔

''ٹھیک ہے......'' ہیری نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔ ''ناشپاتی کا قطرہ...... ار...... ملٹھی کی چھڑی...... لوزہ ٹافیاں...... ڈروبل کی دھماکے دار چیونگم...... بارٹی باٹ کی ہر ذائقے والی ٹافیاں...... اوہ نہیں! وہ تو انہیں پسند ہی نہیں ہیں...... اوہ! صرف کھل جاؤ'' اس نے غصے سے کہا۔ ''مجھے سچ مچ ان سے ملنا ہے، بہت ضرور کام ہے......''

لیکن مجسمے میں کوئی حرکت پیدا نہیں ہوئی۔ ہیری نے جھنجلا کر مجسمے کو لات دے ماری لیکن اس سے پاؤں کے انگوٹھے میں درد کی تیز لہر پیدا ہو گئی اور کچھ بھی نہیں ہوا۔

''چاکلیٹی مینڈک......'' وہ غصے سے ایک پیر پر کھڑے کھڑے چیخا۔ ''شکر کی قلم...... کاکروچ کا خوشہ......''

مجسمے میں حرکت پیدا ہوئی اور وہ ایک طرف ہٹتی چلی گئی۔ ہیری نے حیرت سے پلکیں جھپکائیں۔

''کاکروچ کا خوشہ؟'' اس نے تعجب بھرے انداز میں دہرایا۔ ''میں تو صرف مذاق کر رہا تھا......''

وہ جلدی سے دیواروں کے درمیان کی دراڑ میں گھس گیا اور پتھر کی بل دار سیڑھیاں پر چڑھ گیا جو آہستگی سے خود بخود اوپر کی طرف اُٹھتی جا رہی تھیں۔ پیچھے دیوار کی دراڑ بند ہو چکی تھی۔ سیڑھیاں اسے بلوط کی لکڑی سے بنے دروازے تک لے آئیں۔ دروازے پر پیتل کی کنڈی لگی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔

اسے دفتر کے اندر سے کچھ آوازیں سنائی دیں۔ وہ چلتا ہوا سیڑھی سے اترا اور دروازے کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا۔ وہ جھجکتے

ہوئے سننے لگا۔

''ڈمبل ڈور! مجھے تو کوئی تعلق جڑتا ہوا دکھائی نہیں دے رہا ہے، بالکل بھی نہیں۔'' یہ جادوئی وزیراعظم کارنیلوس فج کی آواز تھی جسے ہیری اچھی طرح پہچانتا تھا۔ ''لیوڈو کا کہنا ہے کہ برتھا غائب ہونے میں پوری طرح خود قصوروار ہے۔ میں جانتا ہوں کہ ہمیں اب تک اس کا اتہ پتہ لگ جانا چاہئے تھا لیکن ہمارے پاس گڑبڑ کا کوئی ثبوت نہیں ہے ڈمبل ڈور! ایک بھی ثبوت نہیں ہے۔ اس کے لاپتہ ہونے کا، بارٹی کراؤچ کے غائب ہونے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔''

''وزیراعظم صاحب! آپ کو کیا لگتا ہے کہ بارٹی کراؤچ کے ساتھ کیا ہوا ہوگا؟'' موڈی کی غراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

''مجھے دو امکانات دکھائی دیتے ہیں الیسٹر!'' فج کی آواز آئی۔ ''یا تو کراؤچ کا ذہنی توازن خراب ہو چکا ہے، جس کا امکان بہت زیادہ ہے۔ میرے خیال سے اس کے نجی حالات اور اعصاب شکن صدمات کو دیکھتے ہوئے ہم سب اس بات سے متفق ہوں گے۔ یقیناً اس کا ذہنی توازن بگڑ چکا ہوگا اور وہ اب کہیں ویرانوں میں بھٹک رہا ہوگا......''

''اگر ایسی بات ہے تو وہ یہاں سے بہت جلدی چلے گئے کارنیلوس!'' ڈمبل ڈور نے جلدی سے کہا۔

''یا پھر...... دیکھو!'' فج تھوڑا پریشان دکھائی دینے لگے۔ ''دیکھو! میں جب تک وہ جگہ نہ دیکھ لوں، جہاں انہیں آخری مرتبہ پایا گیا تھا تب تک میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ لیکن تم لوگوں کا کہنا ہے کہ وہ جگہ بیاوکس بیٹن کی بگھی نما قیام گاہ کے پاس ہی تھی؟...... ڈمبل ڈور! تم جانتے ہو کہ وہ عورت کون ہے؟''

''میں انہیں نہایت قابل ہیڈ مسٹرس سمجھتا ہوں کارنیلوس! اور بہت باکردار عورت بھی۔'' ڈمبل ڈور نے آہستگی سے کہا۔

''جانے دو ڈمبل ڈور!'' فج نے چبھتی ہوئی آواز میں کہا۔ ''کیا تمہیں نہیں لگتا کہ تم ہیگرڈ کی وجہ سے تعصب سے چشم پوشی کرتے ہوئے اس کی طرفداری کر رہے ہو۔ وہ سب بے ضرر نہیں ہوتے ہیں...... ایسی ماں کے ہونے کے بعد تم ہیگرڈ کو بے ضرر کیسے مان سکتے ہو؟''

''مجھے میڈم میکسم پر ہیگرڈ جتنا ہی بھروسہ ہے۔'' ڈمبل ڈور نے اپنی پرسکون آواز میں جواب دیا۔ ''کارنیلوس! مجھے لگتا ہے کہ شاید آپ ہی تعصب کے باعث ایسی بات کہہ رہے ہیں۔''

''کیا ہم اس گفتگو کو جلدی سمیٹ نہیں سکتے۔'' موڈی اچانک گرجتے ہوئے بیچ میں بول اُٹھے۔

''ہاں...... ہاں! چلو میدان کا جائزہ لیتے ہیں۔'' فج نے بے صبری سے کہا۔

''نہیں یہ بات نہیں ہے۔'' موڈی نے کہا۔ ''بات یہ ہے کہ پوٹر آپ سے ملنا چاہتا ہے ڈمبل ڈور! وہ دروازے کے باہر کھڑا ہوا ہے۔''

☆☆☆☆

## تیسواں باب

# تیشہ یادداشت

دفتر کا دروازہ کھل گیا۔

''کیسے ہو پوٹر؟'' موڈی نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔ ''اندر آ جاؤ۔''

ہیری دفتر کے اندر داخل ہو گیا۔ وہ ایک بار پہلے بھی ڈمبل ڈور کے دفتر میں آ چکا تھا۔ یہ بہت خوبصورت گولائی میں بنا ہوا کمرہ تھا۔ جس کی دیواروں پر ہوگورٹس کے سابقہ ہیڈ ماسٹروں اور ہیڈ مسٹرسوں کی تصویریں لگی ہوئی تھیں۔ تصویروں میں لوگ موجود گہری نیند سو رہے تھے اور ان کے سینے آہستہ آہستہ پھول اور پچک رہے تھے۔ کارنیلوس فج، ڈمبل ڈور کی میز کے پاس کھڑے تھے اور وہ ہمیشہ کی طرح اپنے دھاری دار چوغے میں ملبوس تھے اور لیموں کی رنگت والا ہیٹ ان کے ہاتھ میں تھما ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''اوہ ہیری! تم کیسے ہو؟'' فج نے خوشی سے اس کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

''اچھا ہوں!'' ہیری نے مصلحتاً جواب دیا جبکہ وہ ٹھیک نہیں تھا۔

''ہم ابھی اس رات کے عجیب حادثے کے بارے میں باتیں کر رہے تھے، جب مسٹر کراؤچ میدان میں دکھائی دیئے تھے۔'' فج نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ''وہ تم ہی سے ملے تھے، ہے نا؟''

''جی!'' ہیری نے جواب دیا۔ پھر اسے محسوس ہوا کہ یہ اداکاری کرنا بے کار ہے کہ اس نے ان کی باتیں نہیں سنی تھیں۔ اس لئے اس نے بات رکھتے ہوئے کہا۔ ''لیکن مجھے میڈم میکسم آس پاس کہیں بھی نہیں دکھائی نہیں دی تھیں، انہیں وہاں چھپنے میں بہت زیادہ مشکل پیش آتی، ہے نا؟''

فج کے ٹھیک پیچھے ڈمبل ڈور ہیری کی طرف دیکھ کر مسکرائے اور ان کی آنکھوں میں چمک بڑھ گئی۔

''ہاں! یہ بات تو سچ ہے۔'' فج نے تھوڑی خجالت بھرے انداز میں کہا۔ ''ہیری! اگر تم برا نہ مانو!......تو ہم میدان میں گھومنے جا رہے ہیں......شاید تم اپنی کلاس میں لوٹنا چاہو گے۔''

''میں آپ سے کچھ بات کرنا چاہتا ہوں پروفیسر!'' ہیری نے جلدی سے ڈمبل ڈور کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ انہوں نے

سنجیدگی سے اس پر باریک بین نظر ڈالی۔

''ٹھیک ہے، میرا یہیں پر انتظار کرو، ہیری!'' ڈمبل ڈور نے کہا۔ ''میدان کا جائزہ لینے میں ہمیں کچھ زیادہ وقت نہیں لگے گا۔''

وہ خاموشی سے ہیری کے پاس سے نکل گئے اور دروازہ بند کر گئے۔ ایک آدھ منٹ بعد ہیری کو نیچے کی راہداری میں موڈی کے لکڑی کے پاؤں کی ٹھک ٹھک کی آواز دھیمی ہوتی ہوئی محسوس ہوئی۔ اس نے اپنے چاروں طرف نظر دوڑائی۔

''کیسے ہو فاکس؟'' اس نے ایک طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

فاکس پروفیسر ڈمبل ڈور کا ققنس تھا۔ (فینکس کو عربی میں عنقاء اور فارسی و اردو میں ققنس کہتے ہیں، یہ دیومالائی داستانوں کا طاقتور پنجوں والا پرندہ تھا جو عرب کی رزمیہ داستانوں میں صحرا میں رواں دواں قافلوں میں سے چھوٹے اونٹ اُٹھا کر لے جاتا تھا) وہ دروازے کے قریب اپنے سنہرے پائیدان پر بیٹھا ہوا تھا۔ وہ ہنس کی شکل کا ہرندہ تھا اور اس کے سرخ سنہرے پر بے حد خوبصورت دکھائی دیتے تھے۔ اس نے اپنی لمبی دُم ہلائی اور ہیری کی طرف دیکھ کر پلکیں جھپکائیں۔

ہیری ڈمبل ڈور کی میز کے سامنے پڑی ہوئی ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ وہ کئی منٹ تک ان سابقہ ہیڈ ماسٹروں اور ہیڈ مسٹرسوں کی تصویروں کو دیکھتا رہا جو اپنی اپنی تصویروں میں سوئے ہوئے تھے۔ وہ ابھی ابھی سنی باتوں کے بارے میں سوچتا رہا اور اپنے نشان کو انگلیوں سے سہلاتا رہا۔ اب اس میں درد بالکل نہیں ہو رہی تھی۔

ڈمبل ڈور کے دفتر میں آنے کے بعد وہ خود کو کافی پرسکون محسوس کر رہا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ کچھ ہی دیر بعد وہ انہیں اپنے خواب کے بارے میں بتا دے گا۔ ہیری نے میز کی عقبی سمت کی دیواروں کی طرف نظر دوڑائی۔ ایک الماری میں پھٹی پرانی بولتی ٹوپی رکھی ہوئی دکھائی دی۔ اس کے ساتھ والی شیشے کی الماری میں چاندی کی ایک شاندار تلوار پڑی تھی۔ جس کے دستے میں بڑے بڑے چمکتے ہوئے نگینے جڑے ہوئے تھے۔ ہیری اسے دیکھتے ہی پہچان گیا کہ اس نے اس تلوار کو دوسرے سال کی پڑھائی کے دوران بولتی ٹوپی میں سے کھینچ کر باہر نکالا تھا۔ یہ تلوار ہیری کے فریق کے بانی استاد بہادر شجاع گری فنڈر کی ملکیت تھی۔ ہیری تلوار کی ہیئت کو ٹٹولتا رہا اور یاد کرنے لگا کہ اس نے اس کی مدد اس وقت کی تھی جب وہ ہر طرف سے مدد ملنے میں مایوسی کا شکار ہو گیا تھا۔ اس نے دیکھا کہ شیشے کی اس الماری پر سفید دودھیا روشنی چمکتی ہوئی تھرک رہی تھی۔ اس نے چاروں طرف نظر دوڑائی کہ یہ روشنی کہاں سے آ رہی ہے؟ جو الماری کے شیشے پر پڑ رہی ہے۔ اسے جلد ہی معلوم ہو گیا کہ یہ چاندی کی سی چمکتی ہوئی سفید روشنی اس کے عقبی سمت میں موجود سیاہ الماری کے اندر سے پھوٹ رہی تھی جس کا دروازہ صحیح انداز میں بند نہیں تھا۔ ہیری جھجکا اور اس نے فاکس پر نگاہ ڈالی پھر وہ اپنے تجسس سے مجبور ہو کر اُٹھا اور دفتر کے عقبی سمت کی طرف بڑھا۔ اس نے ڈرتے ڈرتے الماری کا دروازہ کھول دیا۔

وہاں پر پتھر سے بنی ہوئی ایک گول پرات رکھی ہوئی تھی۔ اس کے کناروں پر عجیب قسم کے نقش و نگار بنے ہوئے تھے۔ اس پر ایسی زبان میں الفاظ اور تصویریں منقش تھیں جو ہیری کو بالکل سمجھ میں نہیں آئیں۔ سفید روشنی اسی پرات کے اندر سے پھوٹ رہی تھی۔ ہیری

نے آج سے پہلے ایسی کوئی چیز نہیں دیکھی تھی۔اسے معلوم نہیں تھا کہ اس پرات میں مائع سیال بھرا ہوا تھا یا پھر کوئی چمکتی ہوئی گیس۔ یہ تو چاندی جیسی رنگت کی ایک سفید چیز تھی جو آہستہ آہستہ تھرک رہی تھی اور دائروی انداز میں گھومتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔اس کی سطح ہوا میں لہریں بناتے ہوئے پانی جیسی تھی۔ایسا لگ رہا تھا جیسے روشنی مائع شکل میں بدل گئی ہو یا پھر ہوا ٹھوس کر دی گئی ہو۔ ہیری یہ طے نہیں کر پایا کہ ان دونوں میں سے یہ کیا ہو سکتا تھا؟

وہ اسے چھونا چاہتا تھا۔ وہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ وہ چیز کیسی محسوس ہوتی ہے؟ لیکن جادوئی دنیا میں گزرے ان چار سالوں نے اسے سکھا دیا تھا کہ عجیب سیال سے بھری ہوئی پرات میں اپنا ہاتھ ڈالنا بہت احمقانہ کام ثابت ہو سکتا ہے۔اس لئے اس نے اپنے چوغے کے اندر سے اپنی چھڑی باہر نکالی اور ایک بار گھبرا کر دفتر میں چاروں طرف نظر دوڑائی۔ پھر اس نے اپنی چھڑی سے مائع سیال کو ہلایا۔ پرات کے اندر کی موجود چاندی جیسا دودھیا مائع بہت تیزی سے گھومنے لگا۔

ہیری جھک کر اور قریب ہو گیا۔اب اس کا سر الماری کے اندر پہنچ گیا تھا۔سفید مائع میں کافی شفافیت پیدا ہو گئی تھی اور شیشے جیسی دکھائی دے رہی تھی۔اس نے اس کی تہہ میں نیچے دیکھنے کی کوشش کی۔اسے امید تھی کہ اسے پرات کی پتھر کی تہہ دکھائی دے گی لیکن اس کے بجائے اسے پراسرار پرات کی سطح کے نیچے ایک بڑا کمرہ دکھائی دینے لگا۔ایک ایسا کمرہ جس میں وہ چھت کی گول کھڑکیوں میں سے جھک کر اندر کا منظر دیکھ رہا تھا۔

کمرے میں ہلکی سی روشنی تھی لیکن اس میں کوئی کھڑکی نہیں تھی۔ ہیری نے سوچا، شاید یہ کمرہ کسی تہہ خانے میں موجود ہو گا۔ کمرے میں سکول کی راہداریوں میں جلنے والی مشعلوں کی طرح مشعلیں روشن تھیں۔ ہیری نے کمرے کے منظر کو واضح دیکھنے کیلئے اپنا سر اتنا جھکا لیا کہ اس کی ناک پرات میں موجود سفید مائع سے صرف ایک ہی انچ کے فاصلے پر رہ گئی تھی۔ ہیری نے دیکھا کہ جادوگر اور جادوگرنیوں کی بڑی تعداد ہر دیوار کے چاروں طرف بنی ہوئی قطاروں میں نشستوں پر بیٹھی ہوئی تھی۔ایک خالی کرسی کمرے کے بالکل وسط میں پڑی ہوئی تھی۔اس کرسی میں ایسا کچھ تھا کہ ہیری کو ڈراؤنا احساس ہونے لگا۔کرسی میں زنجیریں بھی تھیں جیسے اس میں بیٹھنے والے کو عام طور پر ان سے باندھ دیا جاتا ہو۔

یہ کون سی جگہ تھی؟ یقینی طور پر یہ ہوگورٹس تو نہیں ہو سکتا تھا۔اس نے سکول میں ایسا کوئی کمرہ آج تک نہیں دیکھا تھا۔اس کے علاوہ پرات کے نیچے والے اس پراسرار کمرے میں بہت سے عمدہ پوش اجنبی جادوگر اور جادوگرنیاں بیٹھی ہوئی تھیں۔ ہیری جانتا تھا کہ ہوگورٹس میں اتنے اساتذہ نہیں تھے حالانکہ اسے ان کے نوکیلے ہیٹ کے بالائی حصے ہی دکھائی دے رہے تھے۔لیکن اسے محسوس ہوا کہ وہ لوگ کسی چیز کا انتظار کر رہے تھے۔ وہ سب ایک ہی سمت میں دیکھ رہے تھے اور کوئی بھی کسی سے بات نہیں کر رہا تھا۔

پرات کے کنارے گولائی میں بنے ہوئے تھے اور وہ کمرہ بالکل چوکور تھا۔اس لئے ہیری کو یہ دکھائی نہیں دے پایا کہ اس کے کناروں میں کیا ہو رہا تھا۔ وہ اور قریب جھک گیا۔اس نے اپنا سر نیچے کیا اور کناروں کی طرف دیکھنے کی کوشش کی۔اس کی ناک اس

عجیب مائع سیال سے چھوگئی جس میں وہ دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

اسی لمحے ڈمبل ڈور کے دفتر کو زوردار جھٹکا لگا...... ہیری نہ چاہتے ہوئے بھی اپنی جگہ سے اچھل پڑا اور پھر وہ سر کے بل نیچے گرتا چلا گیا۔ وہ پرات کے پراسرار مائع کی تہہ میں گر چکا تھا۔ لیکن اس کا سر پتھر کی سطح والی تہہ سے نہیں ٹکرایا۔ وہ تو برف جیسی ٹھنڈی اور اندھیری چیز سے ہوتا ہوا نیچے گر رہا تھا۔ اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے کوئی خوفناک تاریکی اسے اپنے اندر نگلتی جا رہی ہو۔

اور اچانک اس نے محسوس کیا کہ وہ پرات کے اندر والے کمرے میں ایک نشست پر بیٹھ چکا تھا۔ یہ نشست دوسری نشستوں سے کافی بلندی پر موجود تھی۔ اس نے اپنے اوپر پتھر کی بنی ہوئی ٹھوس چھت کی طرف دیکھا۔ وہ اس میں موجود گول شگاف کو تلاش کر رہا تھا جس سے وہ نیچے جھانک رہا تھا لیکن وہاں پر سیاہ اور ٹھوس چھت کے سوا کوئی نشان موجود نہیں تھا۔

ہیری نے گھبراہٹ میں تیز تیز سانسیں لیتے ہوئے اپنے چاروں طرف دیکھا۔ حالانکہ کمرے میں کم از کم دو سو لوگ موجود ہوں گے لیکن کسی بھی جادوگر یا جادوگرنی کی نگاہ اس کی طرف نہیں اُٹھی تھی۔ ان میں سے کسی کا بھی دھیان اس کی طرف متوجہ نہیں ہوا تھا۔ ہیری لکڑی کی نشست پر اپنے پہلو میں بیٹھے ہوئے جادوگر کی طرف متوجہ ہوا۔ اس کے منہ سے حیرت بھری زوردار چیخ نکل گئی جو خاموش کمرے میں زوردار آواز میں گونجنے لگی۔

وہ ایلبس ڈمبل ڈور تھے، جن کے پہلو میں وہ اس وقت بیٹھا ہوا تھا۔

''پروفیسر!'' ہیری نے دبی ہوئی آواز میں انہیں مخاطب کیا۔ ''مجھے افسوس ہے...... میں ایسا نہیں کرنا چاہتا تھا...... میں تو صرف آپ کی الماری میں رکھی اس پرات میں دیکھ رہا تھا کہ میں...... میں!...... ہم اس وقت کہاں ہیں؟''

لیکن ڈمبل ڈور نے کوئی جواب نہیں دیا اور نہ ہی اس کی طرف متوجہ ہوئے۔ انہوں نے ہیری کو پوری طرح نظر انداز کر دیا تھا جیسے وہ وہاں تھا ہی نہیں...... نشستوں پر بیٹھے باقی تمام جادوگروں اور جادوگرنیوں کی طرح وہ بھی کمرے کے ایک کونے کی طرف گھور کر دیکھ رہے تھے، جہاں ایک دروازہ دکھائی دے رہا تھا۔

ہیری نے پریشان ہو کر ڈمبل ڈور کی طرف دیکھا پھر خاموشی سے کمرے کے موجود لوگوں کو دیکھا جن کی نگاہیں ایک ہی سمت میں پتھرائی ہوئی لگ رہی تھیں۔ وہ بھی اسی طرف دیکھنے لگا اور پھر اسے سمجھ میں آنے لگا......

ایک بار پہلے بھی ہیری ایسی جگہ پر پہنچ گیا تھا جہاں کوئی بھی اسے دیکھ یا سن نہیں سکتا تھا۔ اس بار وہ ایک جادوئی ڈائری کے صفحات سے کسی کی یادداشت میں پہنچ گیا تھا...... اور اگر وہ سمجھنے میں غلطی نہیں کر رہا تھا تو وہ ایک بار پھر اسی قسم کے حادثے کا شکار ہو گیا تھا......

ہیری نے اپنا دایاں ہاتھ اُٹھایا اور پھر جھجکتے ہوئے اسے تیزی سے ڈمبل ڈور کے چہرے کے سامنے لہرانے لگا۔ ڈمبل ڈور نے نہ تو پلکیں جھپکائیں اور نہ ہی ہیری کی طرف مڑ کر دیکھا۔ وہ اپنی جگہ سے ہلے تک نہیں تھے۔ اور پھر ہیری کی رائے میں اس سے معاملہ

صاف ہوگیا۔ ڈمبل ڈورا سے اس طرح کبھی نظرانداز نہیں کریں گے۔ وہ ایک یادداشت کے اندر آچکا تھا اور یہ حقیقی ڈمبل ڈور نہیں تھے لیکن یہ بہت پہلے کی بات نہیں ہوسکتی تھی...... اس کے پہلو میں بیٹھے ڈمبل ڈور کے بال بھی سفید ہی تھے، جیسے حقیقت میں ان کے بال تھے۔ لیکن یہ جگہ کون سی تھی؟ یہ جادوگر کس کا انتظار کر رہے تھے؟

ہیری نے محتاط انداز میں اپنے چاروں طرف نظر دوڑائی۔ جیسا اسے اوپر سے دیکھتے ہوئے محسوس ہوا تھا، کمرہ بالکل چوکور تھا۔ اس نے سوچا کہ یہ کمرہ کم اور تہہ خانہ زیادہ لگ رہا تھا۔ ماحول کافی ڈراؤنا تھا۔ دیواریوں پر تصویریں یا سجاوٹی اشیاء موجود نہیں تھیں۔ صرف نشستیں قطاروں میں لگی ہوئی تھیں۔ وہ تمام اس انداز میں بنی ہوئی تھی کہ ان پر بیٹھے ہر شخص کو وسط میں موجود کرسی اور اس کا منظر بخوبی واضح دکھائی دے سکے۔

اس سے پہلے ہیری کسی نتیجے پر پہنچ پاتا کہ وہ کس جگہ پر موجود تھا؟ اسے قدموں کی آہٹ سنائی دی۔ تہہ خانے کا کونے والا دروازہ کھلا اور اس میں سے تین لوگ اندر داخل ہوئے...... یا زیادہ صحیح بات تو یہ تھی کہ اس میں سے ایک آدمی اندر داخل ہوا تھا جس کے دونوں پہلوؤں میں ایک ایک روح کھچڑ موجود تھا۔

ہیری کے بدن میں سرد لہر دوڑ گئی۔ لمبی قامت کے روح کھچڑوں نے چہروں پر سیاہ نقاب ڈال رکھے تھے، جن سے ان کے چہروں کی ہیئت بالکل چھپی ہوئی تھی۔ وہ دھیرے دھیرے کمرے کے درمیان میں رکھی ہوئی کرسی کی طرف بڑھ رہے تھے۔ دونوں نے ہی اپنے ایک ایک مردہ اور گل سڑے ہوئے ہاتھ سے اس آدمی کو دبوچ رکھا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا کہ ان کی گرفت میں جکڑا ہوا شخص بے ہوش ہونے والا تھا۔ ہیری اسے قصوروار نہیں ٹھہرا سکتا تھا...... وہ جانتا تھا کہ یادداشت میں ہونے کی وجہ سے اس پر روح کھچڑوں کا کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا لیکن وہ روح کھچڑوں کی نادیدہ طاقت کو اچھی سے جانتا تھا۔ کمرے میں موجود ناظرین آہستگی سے پیچھے ہٹ گئے۔ جب روح کھچڑوں نے اس آدمی کو کرسی پر بٹھایا اور اسے بھاری زنجیروں سے جکڑ ڈالا۔ اس کے بعد وہ دھیمی رفتار سے چلتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گئے۔ ان کے جاتے ہی کمرے کا دروازہ بند ہوگیا۔

ہیری نے اس شخص کی طرف دیکھا جو زنجیروں میں جکڑا کرسی پر موجود تھا۔ اسے حیرت کا زوردار جھٹکا لگا...... وہ شخص کوئی اور نہیں ایگور کارکروف تھا۔

ڈمبل ڈور کے مقابلے میں کارکروف زیادہ جوان دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے بال اور بکری جیسی ڈاڑھی کالی تھی۔ وہ ملائم اونی لباس نہیں پہنے ہوئے تھا بلکہ پتلے اور پھٹے پرانے کپڑوں میں ملبوس تھا۔ وہ بری طرح کانپ رہا تھا۔ ہیری کے دیکھتے ہی دیکھتے کرسی پر لگی ہوئی زنجیریں اچانک سنہری ہوگئیں اور کارکروف کے ہاتھوں پر سانپوں کی طرح بل کھا کر لپٹنے لگیں۔ اس کے دونوں ہاتھ بندھ چکے تھے۔

''ایگور کارکروف......'' ہیری کے بائیں طرف سے ایک روکھی آواز سنائی دی۔ ہیری نے چاروں طرف نظر دوڑائی اور اس نے

دیکھا، مسٹر کراؤچ اس کے قریب والی نشستوں کے بالکل وسط میں کھڑے تھے۔ ان کے بال سیاہ تھے اور چہرے پر عمر کے لحاظ سے کسی قدر کم جھریاں دکھائی دے رہی تھیں۔ وہ کافی چست اور جوان دکھائی دے رہے تھے۔ ''تمہیں یہاں اژقبان سے محکمہ جادو کی اس عدالت کے سامنے گواہی دینے کیلئے بلایا گیا ہے۔ تم نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ تم گذشتہ صورتحال پر اہم معلومات دینے پر رضامند ہو۔''

کارکروف سنبھل کر پہلو بدلتے ہوئے کرسی پر بیٹھ گئے حالانکہ زنجیروں نے انہیں کرسی سے مضبوطی سے جکڑ رکھا تھا۔

''میرے پاس واقعی اہم اور چونکا دینے والی معلومات ہیں سر۔'' انہوں نے کہا۔ ان کی آواز میں گہری پریشانی اور گھبراہٹ کی جھلک نمایاں تھی۔ ''میں محکمے کے کام آنا چاہتا ہوں۔ میں مدد کرنا چاہتا ہوں۔ میں ...... میں جانتا ہوں کہ محکمہ شیطانی جادوگروں کے بچے کھچے گروہ کو پکڑنے کی کوشش کر رہا ہے۔ میں اس کام میں اپنی طرف سے پوری مدد کرنے کیلئے تیار ہوں......''

نشستوں سے طرح طرح کی چہ میگوئیاں سنائی دیں۔ کچھ جادوگر اور جادوگرنیاں تو کارکروف کی طرف دلچسپی سے دیکھ رہے تھے۔ زیادہ تر لوگوں کی آنکھوں میں اس کیلئے نفرت بھرے جذبات جھلک رہے تھے۔ پھر ہیری کو ڈمبل ڈور کے دوسرے پہلو میں بیٹھے ہوئے جادوگر کی غراہٹ سے بھری جانی پہچانی آواز سنائی دی۔ ''بالکل جھوٹ......''

ہیری آگے کی طرف جھکا تا کہ وہ ڈمبل ڈور کے دوسری طرف بیٹھے ہوئے شخص کو دیکھ سکے۔ وہاں پر میڈ آئی موڈی بیٹھے ہوئے تھے حالانکہ ان کا حلیہ کافی مختلف دکھائی دے رہا تھا۔ ان کی جادوئی آنکھ ان کے چہرے پر نہیں تھی بلکہ وہاں دو قدرتی آنکھیں دکھائی دے رہی تھیں۔ دونوں ہی کارکروف پر جمی ہوئی تھیں اور ان میں گہری نفرت کے جذبات جھلک رہے تھے۔

''کراؤچ اسے رہا کرنے والا ہے......'' موڈی نے آہستگی سے ڈمبل ڈور کو بتایا۔ ''اس نے اس کے ساتھ سودا کر لیا ہے۔ مجھے اسے پکڑنے میں چھ مہینے لگے تھے اور کراؤچ اسے صرف اس لئے رہا کر رہا ہے کہ وہ کچھ نئے نام بتانے والا ہے۔ میں تو کہتا ہوں کہ اس سے نام معلوم کر لو اور دوبارہ اسے روح کھچڑوں کے حوالے کر دو......''

ڈمبل ڈور نے اپنی لمبی خمدار ناک سے ناگواری کا ہلکا سا تاثر دکھایا۔

''اوہ! میں تو بھول ہی گیا تھا...... تمہیں روح کھچڑ پسند نہیں ہیں، ہے نا ایلبس؟'' موڈی نے زہر خند مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

''نہیں!'' ڈمبل ڈور نے اطمینان سے جواب دیا۔ ''مجھے وہ بالکل پسند نہیں ہیں۔ مجھے کافی عرصے سے محسوس ہو رہا ہے کہ محکمے کو اس طرح کے وحشی عفریتوں کے ساتھ تعلقات استوار رکھنے کی غلطی نہیں کرنا چاہئے۔''

''لیکن اس جیسے گھٹیا آدمی کیلئے......'' موڈی نے آہستگی سے کہا۔

''کارکروف! تمہارا کہنا ہے کہ تم ہمیں کچھ نئے لوگوں کے ناموں کے بارے میں بتا سکتے ہو جو سزا کے مستحق ہیں اور آزاد پھر رہے ہیں۔'' کراؤچ نے سخت لہجے میں کہا۔ ''نام بتاؤ......''

''آپ یہ سمجھ لیں۔'' کارکروف نے جلدی سے کہا۔ ''کہ 'تم جانتے ہو کون؟' ہمیشہ بہت پراسرار انداز میں کام کرتا تھا...... وہ یہ

پسند کرتا تھا کہ ہم......میرا مطلب ہے کہ اس کے سبھی چیلے......اور اب مجھے بہت افسوس ہے کہ میں کبھی اس کا چیلا رہا تھا......''

''کام کی بات کرو، کارکروف!'' موڈی نے دھیمی آواز میں کہا۔

''......ہم اپنے ہر ساتھی کا نام نہیں جانتے تھے......کیونکہ صرف وہی جانتا تھا کہ ہم لوگ کون ہیں؟......''

''اس نے بہت عقلمندی کا کام کیا، ہے نا؟ کیونکہ اس سے تم جیسے آدمی کو ان سبھی کو پکڑوانے کا موقع نہیں مل پائے گا۔'' موڈی نے بڑبڑا کر کہا۔

''پھر بھی تم دعویٰ کرتے ہو کہ تم ہمیں کچھ نام بتا سکتے ہو؟'' کراؤچ نے سختی سے کہا۔

''ہاں! میں بتا سکتا ہوں۔'' کارکروف نے ہانپتے ہوئے کہا۔ ''اگر اس بات پر دھیان دیں کہ یہ اس کے اہم چیلے تھے۔ میں نے انہیں اپنی آنکھوں سے اُس کے احکامات کی تعمیل کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ میں یہ معلومات دے کر یہ ثابت کر رہا ہوں کہ میں پوری طرح سے اسے ترک کر چکا ہوں اور مجھے سچ مچ گہرا پچھتاوا ہو رہا ہے کہ میں......''

''نام بتاؤ......'' مسٹر کراؤچ نے تیکھی آواز میں غراتے ہوئے کہا۔

''ہاں ہاں!......ایک تو تھا' انتونین دولوہاف!'' کارکروف نے جلدی سے کہا۔ ''میں نے......میں نے اسے ماگلوؤں پر پر تشدد کارروائیاں کرتے دیکھا ہے......اور ان جادوگروں پر بھی جو عظیم شیطانی جادوگر (والڈی مورٹ) کی حمایت میں نہیں آنا چاہتے تھے......''

''اس کام میں تم نے بھی یقیناً اس کی مدد کی ہوگی؟'' موڈی غرا کر دھیمی آواز میں بولے۔

''ہم پہلے ہی انتونین کو گرفتار کر چکے ہیں۔'' کراؤچ نے سپاٹ لہجے میں کہا۔ ''وہ تمہاری گرفتاری کے کچھ ہی عرصے بعد پکڑا گیا تھا......''

''واقعی؟'' کارکروف نے کہا اور اس کی آنکھیں پھیل گئیں۔ ''مجھے......مجھے یہ سن کر خوشی ہوئی۔'' لیکن وہ خوش نہیں دکھائی دے رہا تھا۔ ہیری کو صاف نظر آ رہا تھا کہ یہ خبر سن کر اسے سچ مچ جھٹکا لگا تھا کیونکہ اس کا بتایا ہوا ایک نام ضائع ہو چکا تھا۔

''کوئی اور نام......؟'' کراؤچ نے ٹھنڈے پن سے پوچھا۔

''کیوں نہیں!......ہاں......روزیئر تھا۔'' کارکروف نے جلدی سے کہا۔ ''ایوین روزیئر''

''روزیئر مر چکا ہے۔'' کراؤچ نے تیزی سے کہا۔ ''وہ بھی تمہاری گرفتاری کے کچھ ہی عرصے بعد پکڑا گیا تھا۔ اس نے خاموشی سے ہتھیار ڈال کر خود کو ہمارے حوالے کرنے کے بجائے مقابلہ کرنے کو ترجیح دی تھی اور وہ اس لڑائی میں مارا گیا......''

''وہ اپنے ساتھ میری ناک کا ٹکڑا بھی لے گیا۔'' موڈی نے دانت پیستے ہوئے کہا۔ ہیری نے ایک بار پھر کے چہرے کی طرف دیکھا۔ موڈی اب پروفیسر ڈمبل ڈور کو اپنی کٹی ہوئی ناک کا گڑھا دکھا رہے تھے۔

''اوہ! روز یئر اسی قابل تھا۔'' کارکروف نے کہا۔ اب اس کی آواز میں سچ مچ دہشت کا عنصر جھلکنے لگا تھا۔ ہیری کو سمجھ میں آ رہا تھا کہ اب انہیں اس بات کی پریشانی ہونے لگی تھی کہ اگر ان کی دی گئی کوئی بھی معلومات محکمے کے کام نہ نکلیں تو کیا ہو سکتا ہے؟ کارکروف کی نگاہیں کونے میں بنے ہوئے دروازے کی طرف اُٹھ گئیں جس کے پیچھے روح کھچڑ بے صبری سے اس کا انتظار کر رہے ہوں گے۔

''کوئی اور.....'' کراؤچ نے اکتائے ہوئے انداز میں پوچھا۔

''ہاں!'' کارکروف بولا۔ ''ٹروئیس.....اس نے میکونینس کو مارنے میں مدد کی تھی۔ مولس بر!.....وہ غیر قانونی جادوئی واروں کو استعمال کرنے میں ماہر تھا۔ اس نے معصوم اور بے گناہ لوگوں کو سفاکانہ واروں کے نرغے میں لاکر جرم کرنے پر مجبور کیا تھا۔ رکاورڈ بھی تھا!.....رکاورڈ نے جاسوسی کر کے محکمے کے اندرونی خفیہ احکامات اور معلومات 'تم جانتے ہو کون؟' تک پہنچائی تھی۔''

ہیری بتا سکتا تھا کہ اس بار کارکروف کی چاندی ہوگئی تھی، حاضرین حیرت بھرے لہجوں میں اب آپس میں سرگوشیاں کر رہے تھے۔

''رکاورڈ؟'' مسٹر کراؤچ نے کہا اور اپنے سامنے بیٹھی ہوئی جادوگرنی کی طرف اشارہ کیا۔ جو اپنے چرمئی کاغذ پر تیزی سے لکھنے لگی۔ ''شعبہ اسراریات و مخفی کارروائی کا ملازم اوگسٹس رکاورڈ!''

''ہاں وہی.....'' کارکروف نے امید بھرے لہجے میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ''مجھے یقین ہے کہ اس نے خفیہ معلومات اکٹھی کرنے کیلئے محکمے کے اندر اور باہر کے جادوگروں کی منظّم کڑیاں تشکیل دے رکھی تھیں۔''

''ہم ٹروئیس اور مولس بر کو پکڑ چکے ہیں۔'' مسٹر کراؤچ نے روکھے پن سے کہا۔ ''بہت اچھا! کارکروف اگر تمہارے پاس اتنی ہی معلومات ہیں تو ہمیں فیصلہ کر لینے تک تمہیں اژقبان لوٹنا پڑے گا.....''

''ابھی نہیں.....'' کارکروف دہشت میں چیخ پڑا۔ ''رُکئے! میرے پاس اور بھی نام ہیں.....''

مشعلوں کی روشنی میں ہیری دیکھ سکتا تھا کہ کارکروف کی پیشانی پر پسینہ بہنے لگا تھا اور اس کا چہرہ فق پڑ گیا تھا جو اس کے بکھرے ہوئے کالے بالوں اور ڈاڑھی کے درمیان عجیب دکھائی دے رہا تھا۔

''سنیپ.....'' کارکروف نے چلا کر کہا۔ ''سیورس سنیپ.....''

''یہ عدالت سنیپ کو بے گناہ قرار دے چکی ہے۔'' کراؤچ نے ٹھنڈے پن میں جواب دیا۔ ''اس کی سچائی کی ذمہ داری ایلبس ڈمبل ڈور نے لی ہے۔''

''نہیں!'' کارکروف نے چیخ کر کہا اور ان زنجیروں کو کھینچنے کی کوشش کی جنہوں نے اسے کرسی پر باندھ رکھا تھا۔ ''میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ سیورس سنیپ مرگ خور تھا.....''

ڈمبل ڈور اپنی نشست سے اُٹھ کر کھڑے ہوگئے اور اطمینان بھری آواز میں بولے۔

''میں اس معاملے میں پہلے ہی گواہی دے چکا ہوں۔ سیورس سنیپ سچ مچ ایک مرگ خور تھے۔ بہر حال، لارڈ والڈی کی شکست سے پہلے ہی وہ ہماری طرف آ گئے تھے اور اپنی جان خطرے میں ڈال کر ہمارے جاسوس بن گئے تھے۔ وہ اب اس طرح مرگ خور نہیں ہیں جس طرح میں نہیں ہوں......''

ہیری میڈ آئی موڈی کو دیکھنے کیلئے مڑا۔ ڈمبل ڈور کی پشت کے پیچھے موڈی کے چہرے پر تفکرات کی گہری شکنیں پھیلی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔

''ٹھیک ہے کارکروف!'' مسٹر کراؤچ نے سرد لہجے میں کہا۔ ''تم نے محکمے کی مدد کی ہے، میں تمہارے معاملے میں کچھ کروں گا۔ اس دوران تم اژقبان میں ہی رہو گے......''

مسٹر کراؤچ کی آواز دھندلی ہوگئی۔ ہیری نے چاروں دیکھا۔ تہہ خانہ اس طرح غائب ہو گیا تھا جیسے وہ دھوئیں کا بنا ہوا ہو۔ ہر چیز دھندلی ہو رہی تھی۔ وہ صرف اپنے بدن کو دیکھ سکتا تھا۔ باقی ہر چیز اندھیرے میں گم ہوتی جا رہی تھی۔

اور پھر تہہ خانہ دوبارہ نمودار ہونے لگا۔ ہیری اب ایک دوسری جگہ پر بیٹھا ہوا تھا۔ وہ اب بھی سب سے اونچی نشست پر موجود تھا لیکن اس بار وہ مسٹر کراؤچ کی بائیں طرف والی قطار میں بیٹھا ہوا تھا۔ ماحول بھی کافی الگ تھلگ دکھائی دے رہا تھا۔ آرام دہ اور خوشنما...... دیواروں کے چاروں طرف جادوگر اور جادوگرنیاں اس طرح باتیں کر رہے تھے جیسے وہ کوئی میچ دیکھنے کیلئے اکٹھے ہوئے ہوں۔ اسی وقت ہیری کی نگاہ باقی قطاروں میں دوڑتی ہوئی نصف فاصلے پر موجود ایک جادوگرنی پر جا کر ٹھہر گئی۔ اس کے بال چھوٹے اور سنہری تھے۔ وہ سرخ لباس میں ملبوس تھی اور سبز رنگ کی قلم کو منہ میں ڈال کر چوس رہی تھی۔ یہ پہچاننے میں کوئی غلطی نہیں ہو سکتی تھی کہ وہ ریٹا سٹیکر ہی تھی جو کافی جوان اور کم عمر دکھائی دے رہی تھی۔ ہیری نے چاروں نگاہ دوڑائی۔ ڈمبل ڈور دوبارہ اس کے پاس ہی بیٹھے ہوئے تھے حالانکہ اس بار ان کے لباس کا رنگ کچھ مختلف تھا۔ مسٹر کراؤچ پہلے سے زیادہ تھکے اور خونخوار دکھائی دے رہے تھے۔ ہیری سمجھ گیا کہ یہ ایک اگلی یادداشت تھی۔ ایک الگ دن...... ایک الگ مقدمے کی کارروائی۔

کونے کا دروازہ کھل گیا اور ایک شخص اندر داخل ہوا، وہ لیوڈو بیگ مین تھا۔

بہر حال۔ اس وقت ان کی توند نہیں نکلی ہوئی تھی۔ اس وقت وہ کیوڈچ کے جاندار اور گٹھیلے بدن کے مالک دے رہے تھے۔ ان کی ناک بھی ٹوٹی ہوئی نہیں تھی۔ وہ لمبے، دبلے پتلے مگر ورزشی آدمی لگ رہے تھے۔ زنجیروں والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے بیگ مین کسی قدر پریشان دکھائی دے رہے تھے۔ بہر حال، انہیں کارکروف کی طرح زنجیروں میں جکڑا نہیں گیا تھا۔ شاید اس سے بیگ مین کو اطمینان نصیب ہوا ہو۔ انہوں نے حاضرین کی طرف دیکھا اور پھر انہوں نے دو چار لوگوں کی طرف دیکھ کر اپنا ہاتھ بھی ہلایا۔ وہ اب دھیمے انداز میں مسکرا رہے تھے۔

''لیوڈو بیگ مین! تمہیں جادوئی قانون کی عدالت کے سامنے اس لئے لایا گیا ہے تا کہ تم مرگ خوروں کی مجرمانہ کارروائیوں

سے وابستہ اپنے تعلق کے الزام کیلئے صفائی دے سکو۔'' مسٹر کراؤچ نے بلند آواز میں کہا۔''ہم نے تمہارے اوپر لگے تمام الزامات کیلئے ضروری سماعت کر لی ہے اور ہم اب اپنے حتمی فیصلے پر پہنچنے والے ہیں۔ ہمارا فیصلہ صادر ہونے سے پہلے تمہیں اپنے دفاع میں کچھ کہنا ہے......''

ہیری کو اپنے کانوں پر یقین نہیں آ رہا تھا۔ لیوڈو بیگ مین اور مرگ خور......؟

''مجھے صرف اتنا ہی کہنا ہے کہ میں تھوڑا بیوقوف تھا......'' بیگ مین نے تھوڑا عجیب انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

قریب بیٹھے ہوئے جادوگر اور جادوگرنیوں ہلکا سا ہنس پڑے لیکن مسٹر کراؤچ کے چہرے کے تاثرات ان جیسے بالکل نہیں تھے۔ وہ لیوڈو بیگ مین کو بہت سنجیدگی اور نفرت بھری ناپسندیدگی سے گھور رہے تھے۔

''تم نے بالکل سچ کہا، لیوڈو!'' ہیری کے پیچھے سے کسی نے کہا۔ اس نے گھور کر اس سمت میں دیکھا۔ وہاں پر میڈ آئی موڈی بیٹھے ہوئے تھے۔''اگر میں یہ بات نہیں جانتا کہ وہ ہمیشہ سے احمق تھا تو میں یہی کہتا کہ بالجروں نے ٹکرا ٹکرا اس کا دماغ ضرور پوپلا کر ڈالا ہوگا......''

''لیوڈوک بیگ مین! تم لارڈ والڈی مورٹ کے چیلوں کو معلومات فراہم کرتے ہوئے پکڑے گئے تھے۔'' مسٹر کراؤچ نے لفظ چبا چبا کر کہا۔''اس کے لئے میں اژقبان میں قید کی سزا سنانے کی تجویز دیتا ہوں جو کم از کم......''

لیکن اسی وقت قریب کی نشستوں سے غصے بھری آوازیں سنائی دینے لگیں۔ کئی جادوگر اور جادوگرنیاں کھڑے ہو کر اپنے سر ہلاتے ہوئے دکھائی دیئے۔ یہاں تک کہ مسٹر کراؤچ کی طرف مکے بھی تانتے ہوئے نظر آئے۔

''لیکن میں آپ کو پہلے ہی بتا چکا ہوں۔ مجھے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا۔'' بیگ مین نے ہجوم کے شور سے بلند آواز میں سنجیدگی کے ساتھ کہا۔ ان کی گول نیلی آنکھیں پھیلی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔''مجھے ذرا بھی اندازہ نہیں تھا۔ رکاورڈ میرے ڈیڈی کا دوست تھا...... میں نے سوچا بھی نہیں تھا کہ وہ 'تم جانتے ہو کون؟' کا آدمی ہو سکتا ہے۔ مجھے لگا کہ میں اپنے فائدے کیلئے معلومات اکٹھی کر رہا ہوں اور رکاورڈ بار بار یقین دہانی کرا رہا تھا کہ کیوڈچ کا کیریئر ختم ہونے کے بعد وہ مجھے محکمے میں ملازمت دلوا دے گا...... میرا مطلب ہے کہ میں زندگی بھر تو بالجروں کی چوٹیں تو برداشت نہیں کر سکتا، ہے نا؟''

حاضرین کھی کھی کر کے ہنسنے لگی۔

''اس پر جیوری کی رائے حاصل کر لیتے ہیں۔'' مسٹر کراؤچ نے ٹھنڈے لہجے میں کہا اور تہہ خانے کی دائیں طرف مڑے۔ ''جیوری کے جو معززین سزا دینے کے حق میں ہیں...... وہ براہ مہربانی اپنے ہاتھ اُٹھائیں......''

ہیری نے سر گھما کر تہہ خانے کی دائیں طرف دیکھا، کسی نے بھی ہاتھ نہیں اُٹھایا تھا۔ حاضرین میں بیٹھے ہوئے کئی جادوگر اور جادوگرنیوں نے تالیاں بجائیں۔ جیوری میں بیٹھی ہوئی ایک جادوگرنی اُٹھ کر کھڑی ہوگئی۔

''فرمائیے!'' مسٹر کراؤچ خشک لہجے میں غراتے ہوئے بولے۔

''ہم مسٹر بیگ مین کو مبارکباد پیش کرنا چاہتے ہیں کیونکہ انہوں نے گزشتہ ہفتہ کے دن ترکی کے خلاف کھیلے گئے کیوڈچ میچ میں برطانیہ کی طرف سے شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا تھا۔''

مسٹر کراؤچ آگ بگولا دکھائی دینے لگے۔ تہہ خانہ شور سے گونجنے لگا۔ مسٹر بیگ مین اُٹھ کر کھڑے ہوئے اور انہوں نے سر جھکا کر اور مسکراتے ہوئے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔

جب بیگ مین تہہ خانے سے باہر نکلنے لگے تو مسٹر کراؤچ بیٹھتے ہوئے ڈمبل ڈور کی طرف کر بولے۔ ''گدھا آدمی! رکاورڈا سے ملازمت دلوائے گا......جس دن لیوڈو بیگ مین محکمے میں نوکری کرے گا، وہ محکمے کیلئے بہت بدقسمتی کا دن ثابت ہوگا۔''

تہہ خانہ ایک بار پھر دھندلا ہونے لگا۔ جب منظر دوبارہ صاف ہوا تو ہیری نے چاروں طرف دیکھا۔ وہ اور ڈمبل ڈور اب بھی مسٹر کراؤچ کے قریب ہی بیٹھے ہوئے تھے لیکن ماحول بالکل الگ تھلگ تھا۔ وہاں پوری طرح خاموشی چھائی ہوئی تھی جو صرف مسٹر کراؤچ کے پہلو میں بیٹھی ہوئی ایک دبلی پتلی جادوگرنی کے سسکنے کی آواز سے ٹوٹ رہی تھی۔ اس نے کانپتے ہاتھوں کے ساتھ اپنے منہ پر رومال لگا رکھا تھا۔ ہیری نے کراؤچ کی طرف دیکھا۔ وہ اب پہلے سے زیادہ کمزور اور زرد دکھائی دے رہے تھے۔ ان کی کنپٹی پر ایک رگ بری طرح پھڑک رہی تھی۔

''انہیں اندر لاؤ......'' کراؤچ نے کہا اور ان کی آواز خاموش تہہ خانے میں گونجنے لگی۔

کونے والا دروازہ ایک بار پھر کھل گیا۔ اس بار چھ روح کھچڑ چار افراد کو گھیر کر اندر لا رہے تھے۔ ہیری نے دیکھا کہ ہجوم میں بیٹھے ہوئے لوگ بار بار سر گھما گھما کر مسٹر کراؤچ کی طرف دیکھ رہے تھے۔ ان میں سے کچھ سرگوشیوں میں ایک دوسرے سے باتیں کر رہے تھے۔

روح کھچڑوں نے چاروں افراد کو ایک ایک کر کے زنجیر والی چار کرسیوں پر الگ الگ بیٹھا دیا اور ان کے گرد زنجیروں کا حلقہ جکڑ دیا۔ وہ اب چاروں تہہ خانے کے بالکل وسط میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ان چار لوگوں میں ایک گٹھیلا آدمی تھا جو کراؤچ کی طرف سونی نظروں سے گھور رہا تھا۔ ایک دبلا اور تھوڑا سا پریشان آدمی تھا جس کی آنکھیں ہجوم پر گھوم رہی تھیں۔ چمکدار سیاہ بالوں اور بھاری پلکوں والی ایک جادوگرنی تھی جو اپنی زنجیر والی کرسی پر اس طرح اکڑ کر بیٹھی ہوئی تھی جیسے وہ کوئی عزت والا تخت ہو۔ اور ایک اٹھارہ انیس سال کا نوجوان بھی تھا جو بہت دہشت زدہ دکھائی دے رہا تھا۔ اس کا بدن کانپ رہا تھا اور اس کے ہلکے زرد بال اس کے چہرے پر بکھرے ہوئے تھے۔ اس کی چمکدار جلد دودھ کی طرح سفید تھی۔ کراؤچ کے پاس بیٹھی دبلی اور پستہ قامت جادوگرنی اپنی نشست پر آگے پیچھے پہلو بدلتی ہوئی دکھائی دی اور رومال میں اپنا چہرہ چھپا کر رونے لگی۔ کراؤچ کھڑے ہوئے۔ انہوں نے اپنے سامنے بیٹھے چاروں مجرموں کو گہری نفرت سے دیکھا۔

''تم لوگوں کو یہاں جادوئی قانون کی عدالت میں اس لئے لایا گیا ہے کہ ہم تم لوگوں کے بے حد گھناؤنے جرم کیلئے اپنا فیصلہ سنا سکیں۔''

''ڈیڈی......!'' ہلکے زرد رنگ کے بالوں والے نوجوان نے کہا۔''ڈیڈی......رحم کیجئے!''

''......ہم نے اس عدالت میں آج تک اس سے زیادہ گھناؤنے جرم کا ذکر نہیں سنا ہے۔'' مسٹر کراؤچ نے اور زیادہ اونچی آواز میں کہا تاکہ ان کے بیٹے کی آواز دب جائے۔''ہم نے تم لوگوں کے خلاف اور حق میں تمام شہادتوں کی سماعت مکمل کر لی ہے۔تم لوگوں پر الزام ہے کہ تم چاروں نے ایک ایرور......فرینک لانگ باٹم کو پکڑا......اور اس پر سفاک کٹ جادوئی وار کا استعمال کیا کیونکہ تمہیں یہ محسوس ہو رہا تھا کہ اسے تمہارے شکست خوردہ مالک 'تم جانتے ہو کون؟' کا موجودہ پتہ ٹھکانہ معلوم ہوگا......''

''ڈیڈی میں نے ایسا نہیں کیا......'' زنجیروں میں بندھا ہوا نوجوان لڑکا زور سے چلایا۔''میں نے ایسا نہیں کیا۔ میں قسم کھا کر کہتا ہوں ڈیڈی! مجھے روح کھچڑوں کے پاس واپس مت بھیجئے ڈیڈی......''

''تم پر یہ الزام ہے۔'' مسٹر کراؤچ گرجتے ہوئے بولے۔''جب فرینک لانگ باٹم سے تمہیں کوئی معلومات نہیں حاصل ہو پائی تو تم نے ان کی بیوی پر غیر قانونی جادوئی وار کا استعمال کیا۔تم لوگ 'تم جانتے ہو کون؟' کو دوبارہ طاقتور بنانے کی منصوبہ بندی بنا رہے تھے تاکہ تم اپنی خون خرابے والی پرانی روش پر لوٹ سکو......جو اس کے طاقتور ہونے کے دورانئے میں تمہیں میسر تھی۔ اب میں جیوری سے درخواست کرتا ہوں......''

''ممی......'' وہ نوجوان چیخا۔اس کی چیخ سن کر کراؤچ کے پاس بیٹھی ہوئی دبلی اور پستہ قامت جادوگرنی اپنی سسکیوں پر قابو نہ رکھ پائی اور پہلو بدل بدل کر بے چینی سے چہرہ چھپانے لگی۔''ممی انہیں روکئے۔ میں نے ایسا کچھ نہیں کیا...... میں نے ایسا کچھ نہیں کیا......''

''اب میں جیوری کے اراکین سے درخواست کرتا ہوں۔'' مسٹر کراؤچ چیختے ہوئے غرائے۔''اگر انہیں یہ لگتا ہے کہ اس جرم کیلئے انہیں اژقبان میں عمر قید کی سزا دی جانا چاہئے تو وہ اپنے ہاتھ اُٹھائیں......''

تہہ خانے کی دائیں طرف بیٹھے ہوئے جیوری کے سبھی ارکان جادوگر اور جادوگرنیوں نے ایک ساتھ اپنے ہاتھ بلند کر دیئے۔ دیواروں کے پاس بیٹھے ہوئے ہجوم نے اسی طرح تالیاں بجائیں جیسے بیگ مین کے مقدمے میں تالیاں بجائی گئی تھیں۔ ان کے چہروں پر جنگلی مسکراہٹ کے جذبات رقصاں تھے۔نوجوان یہ دیکھ کر چیخنے چلانے لگا۔

''نہیں ممی نہیں...... میں نے یہ کام نہیں کیا...... میں نے یہ کام نہیں کیا...... میں انہیں بالکل نہیں جانتا تھا...... مجھے وہاں مت بھیجو۔ مجھے وہاں جانے سے بچالو......ممی!''

روح کھچڑ دوبارہ کمرے میں آ گئے۔ نوجوان کے تینوں ساتھی چپ چاپ اپنی کرسیوں سے اُٹھ کھڑے ہوئے۔ بھاری پلکوں

والی عورت نے کراؤچ کی طرف دیکھا اور کڑی آواز میں بولی۔ ''کراؤچ! تاریکیوں کا شہنشاہ دوبارہ طاقت ور بن جائے گا۔ تم بھلے ہمیں اژقبان بھیج دو لیکن ہم انتظار کریں گے۔ طاقتور اور عظیم آقا جلد ہی ہمیں بچانے کیلئے آئے گا۔ وہ ہمیں اپنے باقی سب چیلوں کے ساتھ لے جائے گا اور وہ دوسروں کی بہ نسبت ہمیں زیادہ عزت بخشے گا کیونکہ صرف ہم ہی وفادار تھے...... کیونکہ ہم نے ہی انہیں تلاش کرنے کی کوشش کی تھی......''

دوسری طرف نوجوان لڑکا روح کھچڑوں سے الجھنے کی کوشش کر رہا تھا حالانکہ ہیری کو دکھائی دے رہا تھا کہ روح کھچڑوں کی سرد موت کی لہریں اسے اپنی لپیٹ میں دبوچ رہی تھیں جن کے اثرات اس کے چہرے پر نمودار ہونے لگے تھے۔ حاضرین اب ان تینوں پر طعنہ زنی کر رہی تھی۔ اب کچھ لوگ اپنی نشستوں سے اُٹھ کھڑے ہوئے، جب اس ملزمہ جادوگرنی کو تہہ خانے سے باہر لے جایا گیا تھا۔ لڑکا اب بھی احتجاج کر رہا تھا مگر اس کی آواز لمحہ بہ لمحہ کمزور پڑتی جا رہی تھی۔

''میں آپ کا بیٹا ہوں......'' اس نے چیخ کر مسٹر کراؤچ سے کہا۔ ''میں آپ کا بیٹا ہوں۔''

''تم میرے بیٹے نہیں ہو......'' مسٹر کراؤچ نے چیخ کر غصیلے لہجے میں کہا اور ان کی آنکھیں اچانک باہر نکلتی ہوئی دکھائی دیں۔ ''میرا کوئی بیٹا نہیں ہے...... کوئی بھی نہیں......''

ان کے پہلو میں بیٹھی ہوئی دبلی جادوگرنی نے زور سے آہ بھری اور روتے ہوئے اپنی نشست پر لڑھک گئی۔ وہ بے ہوش ہو چکی تھی لیکن کراؤچ کا دھیان اس کی طرف بالکل نہیں تھا۔

''انہیں لے جاؤ...... انہیں لے جاؤ اور وہیں سڑنے دو......'' مسٹر کراؤچ روح کھچڑوں کی طرف دیکھتے ہوئے اتنی زور سے گرجے کہ ان کے منہ سے تھوک اُڑنے لگا تھا۔

''ڈیڈی...... ڈیڈی! میں شامل نہیں تھا...... نہیں ڈیڈی...... براہ مہربانی...... رحم کیجئے......''

''مجھے لگتا ہے ہیری! میرے دفتر واپس لوٹنے کا وقت ہو چکا ہے۔''

ہیری کے کانوں میں ایک دھیمی آواز سنائی دی۔ ہیری چونک گیا۔ اس نے اپنے اردگرد سر گھما کر دیکھا۔ یہ بڑا عجیب منظر تھا۔ اس کے دائیں طرف ڈمبل ڈور بیٹھے ہوئے تھے اور بائیں طرف ایک اور ڈمبل ڈور بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ نوجوان لڑکے کو روح کھچڑوں کے چنگل میں باہر نکلتے ہوئے دیکھ رہے تھے۔ بائیں طرف والے ڈمبل ڈور کی نظریں ہیری پر جمی ہوئی تھیں۔

''چلو!'' بائیں طرف والے ڈمبل ڈور نے کہا اور انہوں نے ہیری کی کہنی کے نیچے اپنا ہاتھ رکھ دیا۔ ہیری کو محسوس ہوا کہ وہ ہوا میں اوپر اُٹھ رہا ہے اور اس کے چاروں طرف کا تہہ خانہ ہوا میں گم ہوتا جا رہا ہے۔ ایک پل کیلئے تو ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا چھا گیا اور پھر اسے ایسا محسوس ہوا جیسے اس نے دھیرے دھیرے گٹھلی نگل لی ہو۔ اچانک وہ اپنے پیروں پر سیدھا کھڑا ہو گیا۔ وہ ڈمبل ڈور کے دفتر میں واپس لوٹ آیا تھا۔ جہاں دھوپ کی چبھتی ہوئی روشنی بھری ہوئی تھی۔ پتھر کی پرات اس کے سامنے والی الماری میں پوری

آب وتاب سے چمک رہی تھی اور ایلبس ڈمبل ڈور اس کے پاس کھڑے تھے۔

''پروفیسر!'' ہیری نے تھوک نگلنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ ''میں جانتا ہوں کہ مجھے یہ نہیں کرنا چاہئے تھا...... میں کرنا بھی نہیں چاہتا تھا...... لیکن الماری کا دروازہ تھوڑا کھلا تھا اور......''

''میں سمجھ سکتا ہوں۔'' ڈمبل ڈور نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔ انہوں نے اس پرات کو اُٹھا کر اپنی میز پر رکھ دیا اور اس کے پاس والی کرسی پر بیٹھ گئے۔ انہوں نے ہیری کو اپنے سامنے والی کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ ہیری بیٹھ گیا مگر وہ چمکتی ہوئی پرات کو بدستور گھورتا رہا۔ اس کے اندر کا مائع سیال ایک بار پھر پہلے جیسا سفید ہو چکا تھا اور آہستگی کے ساتھ گھومتا ہوا تھرک رہا تھا۔

''یہ کیا ہے؟'' ہیری نے جھجکتے ہوئے پوچھا۔

''یہ...... اسے 'تیشہ یادداشت' کہتے ہیں۔'' ڈمبل ڈور نے بتایا۔ ''مجھے کئی بار لگتا ہے اور مجھے یقین ہے کہ تمہیں بھی ایسا ہی لگتا ہوگا کہ دماغ میں بہت زیادہ خیال اور پرانی یادیں جمع ہوگئی ہیں۔''

''ار......'' ہیری کو کبھی ایسا نہیں لگا تھا لیکن اس نے یہ بات نہیں بتائی۔

''ایسے وقت میں ہمیشہ تیشہ یادداشت استعمال کرتا ہوں۔'' ڈمبل ڈور نے پتھر کی پرات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ''میں اپنی یادداشت میں موجود ان وقائع کو نلکی کے ذریعے باہر نکالتا ہوں اور محفوظ کر لیتا ہوں، جب مجھے انہیں پرکھنا ہوتا ہے تو نلکی سے نکال کر انہیں تیشہ یادداشت میں ڈال دیتا ہوں اور پھر اطمینان سے ان کا جائزہ لیتا ہوں۔ جب وہ اس روپ میں ہوتے ہیں تو ان کے باہمی تعلق کی جانچ کرنا زیادہ آسان ہوتا ہے......''

''آپ کا مطلب ہے...... یہ سب آپ کے خیال ہیں؟'' ہیری نے پرات میں گھومتے ہوئے سفید مائع کو گھورتے ہوئے کہا۔

''یقیناً......'' ڈمبل ڈور نے جواب دیا۔ ''آؤ! میں تمہیں دکھاتا ہوں......''

ڈمبل ڈور نے اپنے چوغے سے چھڑی باہر نکالی اور اس کی نوک اپنی کنپٹی کے پاس چاندی جیسے چمکتے ہوئے بالوں پر رکھی۔ جب انہوں نے چھڑی ہٹائی تو ایسا لگ رہا تھا کہ چھڑی میں بال چپک گئے ہوں۔ لیکن پھر ہیری نے دیکھا کہ یہ یہ تو اسی سفید مائع کا ایک چمکتا ہوا دھاگہ ہے جو چمکتی ہوئی پرات میں بھرا ہوا تھا۔ ڈمبل ڈور نے اس نئے خیال کو پرات میں ڈال دیا اور ہیری یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ پرات کی تہہ پر اس کا چہرہ چاروں طرف تیرنے لگا۔

ڈمبل ڈور نے اپنے لمبے ہاتھ تیشہ یادداشت کے دونوں طرف رکھ کر اسے اس طرح ہلایا جیسے سونے تلاش کرنے والا سونے کے ٹکڑوں کو تلاش کرنے کیلئے ہلاتا ہے...... اور ہیری نے دیکھا کہ اس کا چہرہ سنیپ کے چہرے میں بدل گیا تھا۔ انہوں نے اپنا منہ کھولا اور چھت کی طرف منہ کر کے بولنے لگے۔ ''یہ نشان دوبارہ گہرا ہو رہا ہے...... کارکروف کا بھی...... پہلے سے زیادہ صاف اور گہرا......''

''میں کسی معاونت کے بغیر بھی اس تعلق کو دیکھ سکتا تھا۔'' ڈمبل ڈور نے آہ بھرتے ہوئے کہا۔ ''لیکن کوئی بات نہیں......'' انہوں نے اپنے نصف چاند کی شکل والی عینک کے اوپر سے ہیری کی طرف دیکھا جو پرات میں تیرتے ہوئے مائع میں سنیپ کے چہرے کو منہ پھاڑ کر دیکھ رہا تھا۔ ''جب مسٹر فج مجھ سے ملنے کیلئے یہاں پہنچے تو میں تیشہ یادداشت کے استعمال میں مصروف تھا۔ میں نے اسے جلدی میں واپس رکھ دیا تھا۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ میں نے الماری کا دروازہ ٹھیک سے بند نہیں کیا تھا۔ ظاہر ہے اس سے تمہارا دھیان اس کی طرف بھٹک گیا ہوگا۔''

''مجھے افسوس ہے پروفیسر!'' ہیری شرمندگی سے بولا۔

ڈمبل ڈور نے محض اپنا سر ہلا دیا۔

''متجسس ہونا کوئی غلط بات نہیں ہے لیکن ہمیں اپنے تجسس کا محتاط انداز میں استعمال کرنا چاہئے...... ہاں...... واقعی!''

انہوں نے ہلکی سی تیوریاں چڑھاتے ہوئے اپنی چھڑی کی نوک سے پرات کے چمکتے ہوئے مائع کے اندر تیرتے ہوئے خیالوں کو ہلایا۔ اس میں سے فوراً ایک ہیولا ابھرا۔ لگ بھگ سولہ سال کی ایک موٹی لڑکی دھیرے دھیرے تھرکتی ہوئی دکھائی دی۔ جس کے پاؤں اب بھی پرات کے اندر ہی ڈوبے ہوئے تھے۔ اس نے ہیری یا ڈمبل ڈور کی طرف قطعی دھیان نہیں دیا۔ جب وہ بولی تو اس کی آواز بھی پروفیسر سنیپ کی آواز کی طرح دفتر میں گونج اُٹھی۔ جیسے یہ پتھر کی پرات کی گہرائیوں میں سے آ رہی ہو۔ ''پروفیسر ڈمبل ڈور! اس نے مجھ پر دم بخود جادوئی کلمے سے حملہ کیا۔ میں تو اسے صرف چڑا رہی تھی سر! میں نے تو صرف یہ کہا تھا کہ پچھلی جمعرات کو میں نے گرین ہاؤس کے عقبی سمت میں اسے فلورنس کا بوسہ لیتے دیکھا تھا......''

''لیکن برتھا کیوں......؟'' ڈمبل ڈور نے خاموش ہو چکی لڑکی کو تاسف بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ''تم اس کے پیچھے گئی ہی کیوں تھی؟''

''برتھا......؟'' ہیری نے اس لڑکی کی طرف دیکھتے ہوئے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ ''کیا...... یہ...... کیا یہی برتھا جورکنس تھی؟''

''ہاں!'' ڈمبل ڈور نے کہا اور ایک بار پھر پرات کی سطح کے خیالوں کو ہلانے لگے۔ برتھا اس میں کھوگئی تھی۔ پرات کی مائع سطح ایک بار پھر دودھیا سفید ہوگئی تھی۔ ''یہ برتھا کے سکول کے دنوں کی یاد تھی۔''

تیشہ یادداشت کی سفید روشنی ڈمبل ڈور کے چہرے پر پڑ رہی تھی اور اچانک ہیری نے دیکھا کہ وہ کتنے زیادہ بوڑھے دکھائی دے رہے تھے۔ ظاہر ہے کہ وہ جانتا تھا کہ ڈمبل ڈور کی عمر کافی زیادہ ہے لیکن نہ جانے کیوں اس نے کبھی ڈمبل ڈور کو بوڑھا تسلیم نہیں کیا تھا۔

''تو ہیری!'' ڈمبل ڈور نے جلدی سے کہا۔ ''میرے خیالوں میں کھونے سے پہلے تم مجھے کچھ بتانا چاہتے تھے......؟''

''اوہ ہاں!'' ہیری نے چونک کر کہا۔ ''پروفیسر! کچھ دیر پہلے میں علم جوتش کی کلاس میں بیٹھا ہوا تھا...... اور...... میری آنکھ لگ

گئی......''

وہ تھوڑا سا جھجکا اور سوچنے لگا کہ شاید اس بات پر ڈمبل ڈور اسے ڈانٹیں لیکن ڈمبل ڈور نے صرف اتنا ہی کہا۔''میں سمجھ سکتا ہوں، آگے کہو......''

''میں نے ایک خواب دیکھا......'' ہیری نے کہا۔''لارڈ والڈی مورٹ کے بارے میں۔ خواب میں وہ وارم ٹیل کو سزا دے رہا تھا......آپ جانتے ہیں نا......وارم ٹیل کون ہے؟''

''ہاں! میں جانتا ہوں......آگے بتاؤ!'' ڈمبل ڈور نے فوراً کہا۔

''والڈی مورٹ کے پاس ایک الّو کسی کا خط لے کر گیا۔ اسے پڑھنے کے بعد والڈی مورٹ نے کہ وارم ٹیل کی غلطی کی تلافی ہو گئی ہے۔ اس نے کہا کہ کوئی مر گیا ہے۔ پھر اس نے کہا کہ وہ وارم ٹیل کو ناگنی کو نہیں کھلایا جائے گا۔ اس کی کرسی کے پاس ایک اژدہا بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے کہا......اس نے کہا کہ وارم ٹیل کی جگہ اب وہ مجھے ناگنی کو کھلائے گا۔ پھر اس نے وارم ٹیل پر سفاک کٹ وار کے جادوئی کلمے کا استعمال کیا......اور میرا ماتھے کا نشان بری طرح درد کرنے لگا۔'' ہیری نے کہا۔''اس کی وجہ سے میں بیدار ہو گیا کیونکہ اس میں شدید درد کی ٹیسیں اُٹھ رہی تھیں۔''

ڈمبل ڈور نے اس کی طرف دیکھا۔

''ار......بس اتنی سی بات ہے......'' ہیری نے جلدی سے کہا۔

''اچھا!'' ڈمبل ڈور نے آہستگی سے کہا۔''اچھا اب مجھے یہ بتاؤ کہ کیا گرمیوں کے بعد تمہارے نشان میں اس سے پہلے درد ہوئی تھی؟''

''نہیں! لیکن آ کو کیسے معلوم ہوا کہ گرمیوں میں میرے نشان میں درد ہوئی تھی؟'' ہیری نے حیرت بھرے انداز میں پوچھا۔

''سیریس سے صرف تمہارا ہی خط و کتابت کا رابطہ نہیں ہوتا ہے۔'' ڈمبل ڈور نے کہا۔''جب سے وہ گذشتہ سال ہوگورٹس سے گیا ہے تب سے میں بھی اس کے ساتھ رابطے میں ہوں۔ میں نے ہی اسے پہاڑ والے غار کا مشورہ دیا تھا اور بتایا تھا کہ وہ اس کے چھپنے کیلئے سب سے محفوظ جگہ رہے گی۔''

ڈمبل ڈور کھڑے ہو گئے اور اپنی میز کے پیچھے پیچھے ادھر ادھر ٹہلنے لگے۔ کبھی کبھار وہ اپنی چھڑی اپنی کنپٹی کے ساتھ لگاتے اور ایک چمکتا ہوا سفید دھاگے والا خیال نکال کر تیشہ یادداشت میں ڈال دیتے تھے۔ تیشہ یادداشت کے اندر کے خیال اب اتنی تیزی کے ساتھ لہرانے لگے تھے کہ ہیری کو کچھ بھی صاف دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ وہاں تو صرف رنگوں سے قوس وقزح جیسی جھلک بکھری ہوئی تھی۔

''پروفیسر......'' اس نے دو منٹ بعد آہستگی کے ساتھ کہا۔

ڈمبل ڈور رُک گئے اور اس کی طرف دیکھنے لگے۔

''اوہ معاف کرنا......'' انہوں نے آہستگی کے ساتھ کہا اور دوبارہ اپنی کرسی پر آ کر بیٹھ گئے۔

''کک......کیا آپ جانتے ہیں کہ میرے نشان میں درد کیوں ہوتا ہے؟'' ہیری نے پوچھا۔

ڈمبل ڈور نے ہیری کی طرف ایک پل کیلئے غور سے دیکھا اور پھر بولے۔ ''میرا قیاس ہے اور یہ قیاس سے زیادہ اور کچھ نہیں ہے......میرا خیال ہے کہ تمہارے نشان میں درد تب ہوتا ہے جب یا تو والڈی مورٹ تمہارے آس پاس ہوتا ہے یا پھر وہ نفرت کے سمندر میں موجزن ہوتا ہے۔''

''لیکن کیوں......؟''

''کیونکہ تم اور وہ اس جادوئی کلمے سے جڑے ہوئے ہو، جو اپنی بھرپور طاقت کے باوجود ناکام ہوگیا تھا۔'' ڈمبل ڈور بولے۔ ''یہ کوئی عام معمولی نشان نہیں ہے۔''

''تو آپ کو لگتا ہے......وہ خواب......کیا یہ باتیں سچ مچ ہوئی ہوں گی؟''

''اس کا پورا امکان ہے۔'' ڈمبل ڈور نے کہا۔ ''میں تو کہوں گا کہ شاید یہی ہوا ہوگا ہیری......کیا تم نے خواب میں والڈی مورٹ کو دیکھا تھا؟''

''نہیں......'' ہیری نے جھٹ سے کہا۔ ''میں نے اس کی کرسی کی پشت ہی دیکھی تھی لیکن وہاں پر دیکھنے کیلئے زیادہ کچھ نہیں ہوتا، ہے نا؟ میرا مطلب ہے کہ اس کے پاس تو بدن ہی نہیں ہے......لیکن......لیکن پھر وہ چھڑی کیسے اُٹھا سکتا تھا؟'' ہیری آہستگی سے بولا۔

''ہاں کیسے اُٹھا سکتا تھا؟'' ڈمبل ڈور نے اس کا جملہ دہرایا۔ ''ہاں کیسے......؟''

کچھ دیر تک ہیری اور ڈمبل ڈور دونوں ہی خاموش بیٹھے رہے۔ ڈمبل ڈور کمرے کے خلا میں کچھ ٹٹولتے رہے۔ کبھی کبھار وہ درمیان میں وہ اپنی چھڑی کو کنپٹی پر رکھتے اور ایک نیا چمکدار سفید چاندی جیسا دھاگہ نکال کر تیشہ یادداشت میں ڈال دیتے جہاں خیالوں کا ایک بھنور اُبل رہا تھا۔

''پروفیسر!'' ہیری نے آخر کار کہا۔ ''آپ کو کیا لگتا ہے کہ وہ واقعی طاقتور بن رہا ہے؟''

''والڈی مورٹ......؟'' ڈمبل ڈور نے تیشہ یادداشت کے اوپر سے ہیری کو دیکھتے ہوئے کہا۔ ڈمبل ڈور اسے باریک بین نظروں سے دیکھ رہے تھے۔ جس سے وہ اسے پہلے بھی کئی بار دیکھ چکے تھے۔ اس سے ہیری کو ہمیشہ یہی محسوس ہوتا تھا کہ ڈمبل ڈور اس کے دل میں چھپی ہوئی باتوں کو بھی دیکھ سکتے ہیں جو موڈی کی جادوئی آنکھ کبھی نہیں دیکھ سکتی تھی۔ ''ایک بار پھر......ہیری! میں تمہیں اپنا قیاس ہی بتا سکتا ہوں۔''

انہوں نے دوبارہ آہ بھری اور وہ پہلے سے زیادہ بوڑھے اور تھکے ہوئے دکھائی دیئے۔

''اس سے پہلے جب والڈی مورٹ طاقتور بن رہا تھا تو اُس دور میں لا پتہ ہونے والے لوگوں کی تعداد بڑھ گئی تھی۔'' ڈمبل نے دھیمے انداز میں کہا۔ ''اور اب برتھا جورکنس اسی جگہ پر لا پتہ ہوئی ہے جہاں والڈی مورٹ کچھ عرصہ پہلے چھپا ہوا تھا۔ مسٹر کراؤچ بھی غائب ہوگئے ہیں...... اسی میدان کے اندر۔ اور ایک تیسرا شخص بھی غائب ہوا ہے حالانکہ مجھے یہ کہتے ہوئے افسوس ہو رہا ہے کہ محکمہ اس کے لاپتہ ہونے کی خبر کو صحیح نہیں تسلیم کرتا کیونکہ وہ شخص ماگلو ہے۔ اس کا نام فرینک برائس ہے جو اسی قصبے میں رہتا تھا جہاں والڈی مورٹ کے والد بڑے ہوئے تھے۔ فرینک برائس اگست سے آج تک دکھائی نہیں دیا ہے۔ دیکھو! میں ماگلوؤں کے اخبار پڑھتا ہوں حالانکہ میرے محکمے کے دوست ایسا بالکل نہیں کرتے ہیں۔''

ڈمبل ڈور نے ہیری کی طرف بہت سنجیدگی سے دیکھا۔ ''اس سبھی لوگوں کے لاپتہ ہونے میں مجھ ایک ہی کڑی دکھائی دیتی ہے۔ محکمہ اس بات سے متفق نہیں ہے...... جیسا کہ تم نے میرے دفتر کے باہر انتظار کرتے وقت سنا ہوگا۔''

ہیری نے اثبات میں سر ہلایا۔ دونوں کے بیچ پھر خاموشی چھا گئی۔ ڈمبل ڈور بیچ بیچ میں اپنی یادیں نکال نکال کر تیشہ یادداشت میں ڈالتے جارہے تھے۔ ہیری نے محسوس کیا کہ اب اسے جانا چاہئے لیکن تجسس کی وجہ سے وہ اپنی کرسی پر جما رہا۔

''پروفیسر......'' اس نے پھر کہا۔

''ہاں ہیری......'' ڈمبل ڈور نے پوچھا۔

''ار...... کیا میں آپ سے...... اس عدالت کے بارے میں پوچھ سکتا ہوں...... جو تیشہ یادداشت میں دکھائی دی تھی......؟''

''ہاں!'' ڈمبل ڈور نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔ ''میں کئی بار عدالت میں جا چکا ہوں لیکن کئی مقدمے مجھے زیادہ اچھی طرح یاد آتے ہیں...... خاص طور پر اب......''

''آ...... آپ مجھے جس مقدمے سے باہر لائے تھے، وہ مقدمہ جس میں کراؤچ کا بیٹا تھا...... کیا وہ نیول کے ممی ڈیڈی کے بارے میں باتیں کر رہے تھے......؟''

ڈمبل ڈور نے ہیری پر بہت باریک بین نظر ڈالی۔

''کیا نیول نے تمہیں یہ کبھی نہیں بتایا کہ اسے اس کی دادی پال رہی ہیں؟'' انہوں نے کہا۔

ہیری نے اپنا سر ہلایا اور سوچا کہ گذشتہ چار سالوں میں اس نے آج تک نیول سے یہ سوال کیوں نہیں پوچھا۔

''ہاں! وہ نیول کے والدین کے بارے میں ہی باتیں کر رہے تھے۔'' ڈمبل ڈور نے کہا۔ ''اس کے والد صرف ایک ایرور تھے...... پروفیسر موڈی کی ہی طرح۔ جب والڈی مورٹ کی تمام طاقتیں بھسم ہوگئیں تو اس کے چیلوں نے والڈی مورٹ کا پتہ ٹھکانہ معلوم کرنے کیلئے انہیں اور ان کی بیوی پر تشدد کیا جیسا کہ تم نے سنا ہی تھا......''

''تو وہ مر چکے ہیں؟'' ہیری نے آہستگی سے کہا۔

''نہیں!'' ڈمبل ڈور نے دھیمی آواز میں کہا۔ان کے لہجے میں کڑواہٹ بھری ہوئی تھی۔ ہیری نے ان کی آواز میں اتنی تلخی پہلے کبھی نہیں سنی تھی۔ ''وہ پاگل ہو گئے ہیں۔ دونوں ہی سینٹ مونگوز ہسپتال برائے جادوئی عوارض اور حادثات میں داخل ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ نیول اپنی دادی کے ساتھ چھٹیوں میں ان سے ملنے کیلئے جاتا ہے لیکن وہ اسے پہچان نہیں پاتے ہیں۔''

ہیری صدمے کی کیفیت میں مبتلا ہو گیا تھا۔اسے کبھی پتہ ہی نہیں چلا تھا...... چار سال میں اس نے کبھی معلوم کرنے کی زحمت تک نہیں کی تھی......

''لانگ باٹم گھرانہ بہت مقبول اور ہر دلعزیز تھا۔'' ڈمبل ڈور نے کہا۔''ان پر حملہ والڈی مورٹ کی شکست کے بعد کیا گیا تھا، جب سبھی سوچ رہے تھے کہ اب وہ محفوظ اور خطرے سے باہر ہیں۔اس حملے سے غم و غصے کی ایک ایسی لہر اُٹھی جیسی میں نے آج تک نہیں دیکھی۔ محکمے پر مجرموں کو پکڑنے کیلئے بھاری دباؤ پڑ گیا تھا۔ بدقسمتی سے لانگ باٹم کی حالت کی وجہ سے اس کی گواہی بہت مؤثر اور یقینی نہیں تھی......''

''تب تو ہوسکتا ہے کہ کراؤچ کا بیٹا ان میں شامل ہی نہ ہو؟'' ہیری نے آہستگی سے کہا۔

''اس کے بارے میں مجھے کچھ بھی پتہ نہیں ہے۔'' ڈمبل ڈور نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

ہیری نے ایک بار پھر خاموشی سے بیٹھ کر تیشہ یادداشت میں ابلتے ہوئے خیالوں کو دیکھتا رہا۔اس کے دماغ میں دو سوال اور تھے جنہیں پوچھنے کیلئے وہ بے تاب دکھائی دے رہا تھا لیکن وہ زندہ لوگوں کے بارے میں تھے۔

''ار......مسٹر بیگ مین......'' وہ ہکلاتے ہوئے بولا۔

''......ان پر اس کے بعد کبھی شیطانی جادوگروں میں شامل ہونے یا تعلق ہونے کا کوئی الزام نہیں لگا۔'' ڈمبل ڈور نے اطمینان سے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے......'' ہیری نے جلدی سے کہا اور تیشہ یادداشت کی طرف دوبارہ دیکھا جواب دھیرے دھیرے ابل رہا تھا کیونکہ ڈمبل ڈور اب اس مائع سیال میں نئی یادیں نہیں ڈال رہے تھے۔''اور......ار......''

لیکن تیشہ یادداشت نے اس کی طرف سے سوال پوچھ لیا۔سنیپ کا چہرہ دوبارہ سطح پر تیرنے لگا۔ڈمبل ڈور نے اس کی طرف دیکھا اور پھر ہیری کے چہرے کی طرف دیکھا۔

''نہ ہی سنیپ پر......'' انہوں نے کہا۔

ہیری نے ڈمبل ڈور کی ہلکی نیلی آنکھوں میں دیکھا اور جو وہ سچ مچ جاننا چاہتا تھا۔ وہ اچانک اس کے منہ سے نکل ہی گیا۔

''پروفیسر! آپ یہ بات کیسے جانتے ہیں کہ انہوں نے والڈی مورٹ کی معاونت کرنا چھوڑ دی ہے؟''

ڈمبل ڈور نے کچھ لمحوں تک ہیری کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھا اور پھر بھرائی ہوئی آواز میں بولے۔''ہیری! یہ پروفیسر

سنیپ اور میرے درمیان نجی معاملہ ہے۔''

ہیری جانتا تھا کہ اب ملاقات ختم ہو چکی ہے۔ ڈمبل ڈور غصہ تو نہیں دکھا رہے تھے لیکن ان کے رویئے میں اس طرح کا عنصر جھلکنے لگا تھا جس سے ہیری سمجھ گیا کہ اب چلنے کا وقت ہو چکا ہے۔ وہ اُٹھ کر کھڑا ہوا اور اسی کے ساتھ ڈمبل ڈور بھی اپنی کرسی سے اُٹھ کھڑے ہوئے۔

جب ہیری دروازے تک پہنچا تو پیچھے سے ڈمبل ڈور کی آواز سنائی دی۔

''ہیری! نیول کے والدین کے بارے میں کسی کو کچھ مت بتانا۔ اسے یہ حق ہے کہ وہ یہ بات لوگوں کو خود بتائے، جب بھی اس کیلئے تیار ہو......''

''جی پروفیسر......'' ہیری نے واپس جانے کیلئے مڑتے ہوئے کہا۔

''اور......''

ہیری نے پلٹ کر دیکھا۔

ڈمبل ڈور تیشہ یادداشت کے اوپر جھکے کھڑے تھے۔ ان کا چہرہ نیچے سے پھوٹتی ہوئی روشنی میں شمک رہا تھا اور وہ پہلے سے زیادہ بوڑھے آرہے تھے۔ انہوں نے ہیری کو ایک پل کیلئے گھورا اور پھر کہا۔ ''تیسرے ہدف کیلئے نیک تمنائیں......''

☆☆☆☆

اکتیسواں باب

# تیسرا ہدف

''ڈمبل ڈور کو بھی لگتا ہے کہ 'تم جانتے ہو کون؟' اب زیادہ طاقتور ہو رہا ہے؟'' رون نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

ہیری نے تیشہ یادداشت میں جو کچھ دیکھا تھا، وہ سب اس نے رون اور ہرمائنی کو بتا دیا تھا۔ اس نے انہیں ڈمبل ڈور کی کہی زیادہ تر باتیں بھی بتا دیں تھی۔ ظاہر ہے کہ سیریس کو بھی آگاہ کر دیا تھا۔ جیسے ہی ہیری ڈمبل ڈور کے دفتر سے باہر نکلا تھا، اسی وقت اس نے سیریس کو الو بھیج کر ان ساری باتوں کی خبر بھیج دی تھی۔ ہیری، رون اور ہرمائنی اس دن ایک بار پھر رات گئے تک گری فنڈر کے ہال میں بیٹھے رہے اور خوب گرم جوشی کے ساتھ ان کا تجزیہ کرتے رہے۔ یہ سلسلہ تب تک جاری رہا جب تک ہیری کا سر واقعی چکرانے نہیں لگا تھا۔ تب جا کر اسے ڈمبل ڈور کی اس بات کا مطلب صحیح طرح سے سمجھ میں آ پایا کہ کئی بار دماغ میں اتنے سارے خیال بھر جاتے ہیں کہ ان میں سے کچھ کو باہر نکال دینے سے سکون میسر ہوتا ہے۔ رون نے ہال کے آتشدان میں روشن آگ کی طرف گھور کر دیکھا۔ ہیری کو لگا کہ اتنی گرمی کے باوجود اس کا بدن تھوڑا کانپ رہا تھا۔

''اور وہ سنیپ پر بھروسہ کرتے ہیں؟'' رون نے کہا۔ ''وہ سچ مچ سنیپ پر بھروسہ کرتے ہیں حالانکہ انہیں اچھی طرح معلوم ہے کہ سنیپ پہلے مرگ خور تھے؟''

''ہاں!'' ہیری نے آہستگی سے کہا۔

ہرمائنی دس منٹ سے کچھ نہیں بولی تھی۔ وہ اپنے سر پر ہاتھ رکھ کر اپنے گھٹنوں کو گھور رہی تھی۔ ہیری نے سوچا کہ تیشہ یادداشت کا استعمال کرنے سے اسے بھی بہتر محسوس ہوگا۔

''ریٹا سکیٹر......'' وہ بالآخر سکوت کو توڑتے ہوئے بڑبڑائی۔

''اس وقت تم اس کے بارے میں فکر مند کیسے ہو سکتی ہو؟'' رون نے حیرت سے کہا۔

''میں اس کے بارے میں قطعی فکر مند نہیں ہوں۔'' ہرمائنی نے رون کی طرف دیکھتے ہوئے جواب دیا۔ ''میں تو بس سوچ رہی ہوں...... یاد ہے نا! اس نے مجھ سے تھری ڈرم سٹکس کیفے میں کیا کہا تھا؟ 'میں لیوڈو بیگ مین کے بارے میں ایسی باتیں جانتی ہوں

جنہیں سن کر تمہارے رونگٹے کھڑے ہو جائیں گے۔' اس کا یہی مطلب تھا ہے نا؟ اس نے اس مقدمے کی خبر بنائی تھی، اس لئے وہ جانتی تھی کہ بیگ مین نے مرگ خوروں کو معلومات دی تھیں۔ اور ونکی بھی۔ یاد ہے...... 'مسٹر بیگ مین برے جادوگر ہیں۔' بیگ مین کے رہا ہونے پر مسٹر کراؤچ بہت آگ بگولا ہوئے ہوں گے اور انہوں نے گھر پر اس کے بارے میں باتیں کی ہوں گی۔''

''ہاں! لیکن بیگ مین نے معلومات کا تبادلہ جان بوجھ کر نہیں کیا تھا ہے نا؟'' ہیری نے کہا

ہرمائنی نے اپنے کندھے اچکا دیئے۔

''وزیراعظم فج کا یہ دعویٰ ہے کہ میڈم میکسم نے کراؤچ پر حملہ کیا تھا؟'' رون نے ہیری کی طرف گھومتے ہوئے کہا۔

''ہاں!'' ہیری نے اثبات میں کہا۔ ''لیکن وہ ایسا صرف اس لئے کہتے ہیں کہ مسٹر کراؤچ بیاوکس بیٹن کے بگھی کے قریب غائب ہوئے تھے۔''

''ہم نے میڈم میکسم کے بارے میں تو سوچا ہی نہیں تھا ہے نا؟'' رون نے آہستگی سے کہا۔ ''دیکھو! غیر معمولی طور پر ان میں دیو مخلوق کا خون ہے اور اسے تسلیم نہیں کرنا چاہتی ہیں......''

''اگر وہ یہ سچائی تسلیم نہیں کر رہی ہیں تو اس میں غلط بات کیا ہے؟'' ہرمائنی نے تیکھی آواز میں نظریں اُٹھاتے ہوئے کہا۔ ''تم نے دیکھا تھا، جب ریٹا سٹیکر کو ہیگرڈ کی دیونی ماں کے بارے میں پتہ چلا تھا تو ہیگرڈ کے ساتھ کیا سلوک ہوا تھا۔ فج کو ہی دیکھ لو۔ وہ میڈم میکسم پر صرف اس لئے شک کر رہے ہیں کیونکہ وہ نصف دیو ہیں۔ اپنے لئے جان بوجھ کر اس طرح کی تضحیک اور نفرت بھلا کون خریدنا چاہے گا۔ اگر مجھے معلوم ہو کہ سچ بتانے پر مجھے کتنے صدمے برداشت کرنا پڑیں گے تو شاید میں بھی یہی کہوں گی کہ میری توہڈیاں بڑھی ہوئی ہے!''

ہرمائنی نے اپنی گھڑی کی طرف دیکھا اور اچانک خوفزدہ ہوتے کہا۔

''ہم نے آج جادوئی کلمات کی مشق تو کی ہی نہیں۔ ہمیں آج بدری کلمات کی مشق کرنا تھی۔ ہمیں یہ کام کل ضرور کرنا ہوگا...... چلو ہیری! تمہیں اب تھوڑی نیند کی ضرور ہوگی۔''

ہیری اور رون دھیرے دھیرے اپنے کمرے میں لوٹ گئے۔ اپنا پاجامہ بدلتے ہوئے ہیری نے نیول کے پلنگ کی طرف دیکھا۔ ڈمبل ڈور سے کئے گئے وعدے کے مطابق اس نے رون اور ہرمائنی کو نیول کے والدین کے بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا۔ جب ہیری اپنی عینک اتار کر پردوں سے گھرے پلنگ بیٹھ گیا تو اس نے تصور کیا کہ جس شخص کے والدین زندہ تو ہوں لیکن اسے بالکل نہ پہچانتے ہوں، اسے کیسا محسوس ہوتا ہوگا۔ یتیم ہونے کے باعث ہیری کو اکثر اجنبیوں سے بھی ہمدردی میسر ہو جاتی تھی لیکن نیول کے خراٹے سنتے ہوئے اس نے سوچا کہ دراصل نیول ہمدردی کا اس سے زیادہ حقدار تھا۔ اندھیرے میں لیٹے لیٹے ہیری کے دماغ میں ان لوگوں کیلئے غم وغصہ اور گہری نفرت کے جذبات دوڑ رہے تھے، جنہوں نے مسٹر اینڈ مسز لانگ باٹم پر جان لیوا تشدد کیا تھا۔ اسے یاد

آیا کہ جب روح کھچڑ مسٹر کراؤچ کے بیٹے اور اس کے ساتھیوں کو عدالت سے لے جا رہے تھے تو حاضرین نے کس طرح طعنہ زنی کی...... وہ سمجھ گیا کہ ان لوگوں کو کیسا محسوس ہو رہا ہوگا؟ پھر...... اسے چیختے ہوئے نوجوان کا دودھ جیسا سفید چہرہ یاد آیا اور ایک جھٹکے کے ساتھ یہ بھی یاد آیا کہ وہ اژقبان جانے کے ایک ہی سال مر گیا تھا......

ہیری نے اندھیرے میں چھتری جیسی چھت کی طرف دیکھتے ہوئے سوچا۔ ان سب وارداتوں کا ذمہ دار صرف ایک شخص تھا اور وہ والڈی موورٹ تھا۔ ہر تباہی اور ہر بربادی واضح طور پر والڈی موورٹ کے باعث ہی وجود میں آئی تھی...... اسی نے ان سب خوش وخرم گھرانوں کو اجاڑ دیا تھا...... اسی نے بچوں سے والدین محبت اور شفقت کی چھت چھین لی تھی......

☆☆☆☆

رون اور ہرمائنی کو اپنے امتحانات کیلئے دہرائی کرنا تھی جو ٹھیک تیسرے مقابلے کے دن میں ختم ہونے والے تھے۔ بہرحال، وہ دونوں ہیری کی مدد کرنے میں اپنا کافی قیمتی وقت خرچ کر رہے تھے۔ جب ہیری نے انہیں یہ بات یاد دلائی اور کہا کہ وہ کچھ وقت تنہائی میں بھی مشق کر سکتا ہے تو ہرمائنی نے متفکر لہجے میں کہا۔ ''ہمارے بارے میں پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے ہیری! کم از کم ہم تاریک جادو سے تحفظ کے فن کے مضمون میں تو پورے پورے نمبر مل ہی جائیں گے۔ ویسے سچی بات تو یہی ہے کہ کلاس میں بیٹھ کر ہم کبھی بھی ان جادوئی کلمات کو سیکھ نہیں سکتے تھے اور نہ ہی ان کے بارے میں جان سکتے تھے......''

''جب ہم سب ایرور بن جائیں گے، تب یہ ایک اچھی تربیت ثابت ہوگی۔'' رون نے گرم جوشی کے ساتھ کہا اور کمرے میں بھیں بھیں کرتے ہوئے بھونرے پر ششدر منتر کا استعمال کیا۔ بھونرا ہوا کے بیچوں بیچ ایک دم ساکت ہو گیا تھا۔

جب جون کا مہینہ شروع ہو گیا تو سکول کے ماحول میں ایک بار پھر جوشیلا پن اور اضطرابی ہیجان پیدا ہو گیا۔ تمام لوگ اشتیاق بھری نظروں سے تیسرے مقابلے کی راہ دیکھتے ہوئے دکھائی دیئے جو سہ ماہی ختم ہونے ایک ہفتہ پہلے ہونے والا تھا۔ ہیری ہر پل، ہر موقع پر نئے سیکھے ہوئے جادوئی کلمات کی مشقیں کرتا ہوا مصروف دکھائی دیتا تھا۔ اسے گذشتہ مقابلوں کے بجائے اس کام کے بارے میں زیادہ اطمینان محسوس ہو رہا تھا حالانکہ یہ مقابلہ بے شک مشکل اور خطرناک ہوگا لیکن موڈی نے صحیح کہا تھا۔ ہیری پہلے بھی بھیانک جانداروں اور جادوئی رکاوٹی حصاروں کو نہایت کامیابی کے ساتھ عبور کر چکا تھا اور اس بار تو اسے پہلے سے ہی معلوم تھا۔ اس لئے وہ رکاوٹوں سے نپٹنے کی پوری تیاری میں جتا ہوا تھا۔

جب پروفیسر میک گوناگل سے پورے سکول میں بار بار ان کا آمنا سامنا ہوا تو انہوں نے تنگ آ کر ہیری کو دوپہر کے کھانے کے دوران تبدیلی ہیئت کے خالی کلاس روم کا استعمال کرنے کی اجازت دے دی۔ اس نے جلدی ہی مزاحم جادوئی کلمات میں مہارت حاصل کر لی تھی۔ مزاحم جادوئی کلمات حملے کو دھیما کر دیتے تھے اور اس کے راستے میں رکاوٹیں پیدا کر دیتے تھے۔ اس نے تخفیفی جادوئی کلمہ بھی سیکھ لیا تھا جو دھاکہ کر کے ٹھوس چیزوں کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر دیتا تھا اور انہیں راہ سے ہٹا دیتا تھا۔ چوسمتی جادوئی کلمہ

بھی، جو ہرمائنی کی شاندار دریافت تھی۔ یہ چوسمتی جادوئی کلمہ چھڑی کی نوک کو گھما کر شمال کی طرف پھیر دیتا تھا۔اس سے ہیری یہ جائزہ لے سکتا تھا کہ وہ بھول بھلیوں میں کہاں موجود ہے اور اسے کس سمت میں جانا چاہئے؟ اسے اب تک ڈھالی جادوئی کلمے کے استعمال میں مشکل پیش آ رہی تھی۔اس جادوئی کلمے سے چاروں طرف ایک غیبی چادر تن جاتی تھی جو ایک خول کی مانند فرد کو اپنے اندر محفوظ کر لیتی ہے اور پھر چھوٹے موٹے حملے اس ڈھال سے ٹکرا کر راہ بھٹک جاتے ہیں۔ بہرحال، ہرمائنی نے ایک پوپلی لات والے جادوئی کلمے سے ہیری کے ڈھال جادوئی کلمے کی حفاظتی دیوار توڑ ڈالی تھی۔ ہیری دس منٹ تک کمرے میں دونوں پیروں پر اچھال اچھال کر بھاگتا رہا کیونکہ اس دوران ہرمائنی اس جادوئی کلمے کا توڑ ڈھونڈنے میں مصروف رہی تھی۔

''تم کافی کچھ سیکھ چکے ہو۔'' ہرمائنی نے معترف انداز میں اپنی فہرست کا جائزہ لیتے ہوئے کہا اور اس نے ان جادوئی کلمات کو فہرست میں کاٹ دیا جنہیں وہ سیکھ چکے تھے۔''ان میں سے کچھ تمہارے کام ضرور آئیں گے۔''

''یہاں آ کر میدان کی طرف تو دیکھو!'' رون نے کہا جو کھڑکی کے پاس کھڑا تھا اور نیچے جھانک رہا تھا۔''دیکھو تو سہی! ملفوائے کیا کر رہا ہے؟''

ہیری اور ہرمائنی بھی اس کے پاس جا کر نیچے دیکھنے لگے۔ملفوائے، کریب اور گوئل نیچے ایک درخت کے سائے میں کھڑے تھے۔ایسا لگتا تھا کہ کریب اور گوئل اس کی نگرانی کر رہے تھے۔دونوں کی بتیسی صاف دکھائی دے رہی تھی۔ملفوائے اپنا ہاتھ اپنے منہ کے پاس رکھے ہوئے تھا اور اس کی آڑ میں کچھ بول رہا تھا......

''ایسا لگتا ہے کہ جیسے وہ واکی ٹاکی کا استعمال کر رہا ہو۔'' ہیری نے تجسس سے بتایا۔

''وہ ایسا نہیں کر سکتا۔'' ہرمائنی نے فوراً کہا۔''میں نے تمہیں کتنی بار بتایا ہے، ہوگورٹس میں اس طرح کی چیزیں کام نہیں کر سکتیں۔چلو ہیری!'' اس نے کھلی ہوئی کھڑکی کے پاس سے ہٹتے ہوئے کہا۔وہ کمرے کے وسط میں واپس لوٹ چکی تھی۔''ہم ڈھالی جادوئی کلمے پر دوبارہ کوشش کر کے دیکھتے ہیں......''

☆☆☆☆

سیریس اب ہر روز الّو کے ذریعے خط بھیج رہا تھا۔ ہرمائنی کی طرح وہ بھی یہی چاہتا تھا کہ ہیری اور معاملات پر متوجہ نہ ہو پائے بلکہ اسے ہونے والے تیسرے اور آخری مقابلے میں کامیابی پر بھی اپنا دھیان یکسو رکھنا چاہئے۔ ہر خط میں وہ ہیری کو یاد دلاتا تھا کہ ہوگورٹس کی دیواروں کے باہر جو بھی ہو رہا ہے، وہ ہیری کی ذمہ داری بالکل نہیں تھی۔نہ ہی وہ ان معاملات میں کسی قسم کی دخل اندازی کر سکنے کی حالت میں تھا۔اس نے لکھا تھا:

*اگر والڈی مورٹ سچ مچ دوبارہ طاقتور بن رہاہے تو میری پہلی فکر صرف یہی ہے کہ تم اس سے محفوظ رہو۔ جب تک تم ڈمبل ڈور کی حفاظتی تحویل میں ہو۔ تب تک وہ تم پر ہاتھ ڈالنے کی کوشش تک نہیں*

*کر سکتا۔ لیکن پھر بھی مشکلات میں مت پڑنا۔ اس بھول بھلیوں سے محفوظ گزرنے پر ہی اپنے دھیان کو مرتکز رکھنے کی کوشش کرو۔ اس کے بعد ہم باقی معاملات کے بارے میں اطمینان سے سوچ سکتے ہیں۔*

جوں جوں چوبیس جون کا دن قریب آ رہا تھا، ہیری کی گھبراہٹ بڑھنے لگی لیکن یہ گھبراہٹ سابقہ مقابلوں میں ہونے والی گھبراہٹ کے مقابلے میں زیادہ سنگین نہیں تھی۔ ایک بات تو یہ تھی کہ اس بار اس نے مقابلے کیلئے بھرپور انداز میں محنت کرتے ہوئے تیاری کر لی تھی اور دوسری بات یہ تھی کہ یہ آخری مرحلہ تھا اور چاہے وہ اس بار عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کرے یا پھر ناکارہ کارکردگی کا، سہ فریقی ٹورنامنٹ تو ختم ہو ہی جائے گا۔ اس خیال سے اس کے پورے وجود میں اطمینان کی لہر دوڑ اُٹھتی تھی......

☆☆☆☆

تیسرا مقابلہ جس دن ہونے والا تھا۔ اس دن صبح گری فنڈر کی میز پر ناشتے کے وقت کافی زیادہ شور سنائی دے رہا تھا۔ اسی وقت الّو ڈاک لے کر پہنچے۔ ہیری کو سیریس نے نیک تمناؤں کا کارڈ بھیجا تھا۔ یہ چرمئی کاغذ کا مڑا ہوا ٹکڑا تھا اور اس کے سامنے کی طرف کیچڑ بھرے پنجے کا نشان تھا لیکن پھر بھی ہیری اسے پا کر خوش ہوا تھا۔ ایک چیختا ہوا الّو ہمیشہ کی طرح ہرمائنی کو روزنامہ جادوگر کا تازہ شمارہ تھما گیا تھا۔ ہرمائنی نے اخبار لپیٹ کر ایک طرف رکھ دیا۔ سیریس کے خط کے بعد وہ اخبار کی طرف متوجہ ہوئی، اس نے اخبار کو اپنے سامنے پھیلایا پہلے صفحے پر نظر ڈالی اور اس کے منہ سے بے اختیار اوہ نکل گیا جس سے اس کے منہ میں بھرا ہوا کدو کے جوس کا گھونٹ نکل کر اخبار پر چھلک گیا۔

''کیا ہوا؟'' ہیری اور رون نے اس کی طرف گھورتے ہوئے ایک ساتھ پوچھا۔

''کچھ نہیں......'' ہرمائنی نے جلدی سے کہا اور اخبار کو پیچھے چھپانے کی کوشش کی، لیکن رون نے ٹھیک وقت پر اس کے ہاتھوں سے اخبار چھین لیا۔ اس نے شہ سرخی کو گھور کر دیکھا اور بے اختیار بولتا چلا گیا......''اوہ نہیں!......آج نہیں...... بڑھیا گائے کہیں کی......''

''کیا ہوا؟'' ہیری نے پوچھا۔ ''ریٹا سٹیکر نے پھر سے کچھ لکھ دیا کیا؟''

''نہیں......'' رون نے کہا اور ہرمائنی کی طرح اس نے اخبار کو چھپانے کی کوشش کی۔

''میرے بارے میں کوئی خبر ہے نا؟'' ہیری نے منہ بنا کر پوچھا۔

''نہیں......'' رون نے ایسے انداز میں کہا جس پر پوری طرح یقین نہیں کیا جا سکتا تھا۔

اس سے پہلے کہ ہیری اخبار دیکھنے کیلئے اصرار کرتا، ڈریکو ملفوائے سلے درن کی میز سے تیزی سے بول پڑا۔ ''سنو پوٹر!...... تمہارے سر کا درد کیسا ہے؟......تم ٹھیک تو ہو؟......تم اپنی دیوانگی کا شکار ہمیں نہ بنانا......''

ملفوائے کے ہاتھوں میں روزنامہ جادوگر کا تازہ اخبار صاف دکھائی دے رہا تھا۔ سلے درن کی میز پر بیٹھے سبھی طلباء اپنے دانت

دکھا رہے تھے اور ہیری کا ردعمل دیکھنے کیلئے بار بار مڑ مڑ کر اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔

''مجھے بھی پڑھنے دو۔'' ہیری نے رون سے کہا۔ ''لاؤ! اخبار مجھے دے دو۔''

رون نے بہت ہچکچاتے ہوئے اخبار اس کی طرف بڑھا دیا۔ ہیری نے جھپٹ کر اخبار پکڑا اور اس کا پہلا صفحہ کھول کر اس کی شہ سرخی پر نظر ڈالی جس کے اوپر اس کی تصویر چھپ ہوئی تھی۔

ہیری پوٹر......مخلل اور خطرناک

خصوصی نامہ نگار ریٹا سٹیکر کے مطابق جس لڑکے نے 'تم جانتے ہو کون؟' کو شکست دی تھی، جسے لوگ 'لڑکا جو بچ گیا' کے نام سے بھی جانتے ہیں، وہ مخلل اور خطرناک ہے؟

گذشتہ کچھ عرصے سے ہیری پوٹر کے عجیب و غریب رویئے کے بارے میں ایک بھیانک ثبوت سامنے آیا ہے، جس نے اس شک کو ہوا دی ہے کہ وہ سہ فریقی ٹورنامنٹ میں بین الاقوامی سطح پر حصہ لینے یا ہوگورٹس سکول میں تعلیم حاصل کرنے کی اہلیت بھی رکھتا ہے یا نہیں۔

روزنامہ جادوگر کا یہ دعویٰ ہے کہ پوٹر سکول میں بار بار بیمار پڑتا رہتا ہے اور اکثر اپنے ماتھے کے نشان میں درد کی شکایت بھی کرتا ہے (یہ نشان اس شیطانی جادوئی کلمے کی نشانی ہے، جس سے 'تم جانتے ہو کون؟' نے اسے ہلاک کرنے کی کوشش کی تھی) گذشتہ پیر کو علم جوتش کی کلاس میں روزنامہ جادوگر کی آپ کی پسندیدہ نامہ نگار نے دیکھا کہ پوٹر اپنی کلاس سے باہر نکل رہا اور یہ دعویٰ کر رہا تھا کہ اس کا نشان اتنا بری طرح درد کر رہا ہے کہ وہ کلاس میں پڑھ نہیں سکتا۔

سینٹ مونگوز ہسپتال برائے جادوئی عوارض اور حادثات کے اعلیٰ تجربہ کار ماہرین میں ایک قابل ڈاکٹر کا کہنا ہے کہ 'یہ ممکن ہے کہ تم جانتے ہو کون؟ کے حملے سے پوٹر کے دماغ پر گہرا اثر ہو گیا ہو اور نشان کا درد یا جلن اس کی گہری الجھن کے سطح سے نیچے کے بہاؤ سے وجود میں آتا ہو'

'ہوسکتا ہے کہ وہ محض ڈرامائی اداکاری کر رہا ہو' یہ ایک دوسرے ماہر کا کہنا ہے جو مزید کہتے ہیں کہ 'یہ لوگوں کا دھیان اپنی طرف متوجہ کرنے کی چال بھی تو ہوسکتی ہے۔'

بہر حال روزنامہ جادوگر نے ہیری پوٹر کے بارے میں ایسے پریشان کن حقائق کی دریافت کی ہے جنہیں ہوگورٹس کے ہیڈ ماسٹر ایلبس ڈمبل ڈور نے جادوگر قارئین سے پوشیدہ رکھا تھا۔

ہوگورٹس میں چوتھے سال میں پڑھنے والے ڈریکو ملفوائے نے نامہ نگار روزنامہ جادوگر سے بات کرتے ہوئے بتایا ہے کہ 'پوٹر مار باسی زبان بول سکتا ہے۔ دو سال پہلے طلباء پر بہت سے حملے ہوئے تھے۔ مبازرتی انجمن میں پوٹر اپنا

ہوش وحواس کھو بیٹھا اوراس نے ایک طالبعلم پر سانپ چھوڑ دیا تھا۔ یہ دیکھنے کے بعد زیادہ تر طلباء نے یہ تسلیم کرلیا کہ ان حملوں کے پیچھے پوٹر کا ہی ہاتھ ہوسکتا تھا حالانکہ اس معاملے کو جیسے تیسے کر کے رفع دفع کر دیا گیا ہے لیکن اس کی بھیڑیائی انسانوں اور دیومخلوق کے لوگوں سے دوستی ہے۔ہم سوچتے ہیں کہ وہ ذراسی طاقت حاصل کرنے کیلئے کوئی بھی قدم اُٹھاسکتا ہے۔'

مار باسی زبان یعنی سانپوں سے باتیں کرنے کی شیطانی صلاحیت، کافی طویل دورانئے سے تاریک جادو کی علامت تسلیم کی جاتی ہے۔ دراصل ہماری صدی کا سب سے مشہور مار باسی کوئی اورنہیں بلکہ 'تم جانتے ہوکون؟' ہے۔ تاریک جادو کی دفاعی تنظیم کے ایک ماہر جادوگر نے ہمیں اس شرط کر کچھ تفصیلات بتائی ہیں کہ اس کا نام ظاہر نہ کیا جائے۔اس کا کہنا ہے کہ 'وہ ہراس جادوگر کوعزت کے قابل تسلیم کرے گا جو مار باسی زبان بول سکتا ہو۔ چونکہ یہ بات دائرہ تفتیش سے ہی ثابت ہوسکتی ہے۔ ذاتی طور پر میرے لئے کسی بھی فرد کیلئے بے حد تجسس ہوگا جو سانپوں یا اژدہوں سے بات چیت کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو کیونکہ سانپوں کو عموماً برے امور کیلئے ہی استعمال کیا جاتا ہے خصوصا تاریک جادو کے معاملے میں۔اور تاریخ گواہ ہے کہ سانپوں کا استعمال صرف برے لوگ ہی کیا کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ جو بھی بھیڑیائی انسانوں اور دیومخلوق جیسے ناپسندیدہ افراد سے دوستی کرتا ہے، اس کا میلان طبیعت متشددانہ ہونا طے ہے۔'

ایلبس ڈمبل ڈور کو یقینی طور پر یہ سوچنا چاہئے کہ اس طرح کے لڑکے کو سہ فریقی ٹورنامنٹ میں حصہ لینے کی اجازت دینا چاہئے تھی یا نہیں۔ کچھ لوگوں کو اس بات کا خوف ہے کہ ٹورنامنٹ جیتنے کیلئے بے قرار پوٹر تاریک جادو کا سہارا بھی لے سکتا ہے جس کا تیسرا مقابلہ آج شام کو ہونے والا ہے۔

''مجھ سے تھوڑا اکھڑی ہوئی لگتی ہے، ہے نا!'' ہیری نے اخبار لپیٹتے ہوئے ہلکے پھلکے انداز میں کہا۔ سلے درن کی میز پر ملفوائے، کریب اور گوئل اس کی طرف دیکھ کر ہنس رہے تھے اور انگلیوں سے اپنے سر پر جیسے طبلہ بجا رہے تھے۔ وہ پاگلوں کی طرح برے برے منہ بنا رہے تھے اور سانپوں کی طرح زبان نکال نکال کر ہلا رہے تھے۔

''اسے کیسے معلوم ہوا کہ علم جوتش کی کلاس میں تمہارے نشان میں درد ہوا تھا؟'' رون نے حیرانگی سے کہا۔ ''وہ کسی بھی طرح وہاں پر نہیں ہوسکتی تھی۔ وہ وہاں کی کوئی بات کیسے سن سکتی تھی؟''

''کھڑکی کھلی ہوئی تھی......'' ہیری نے کہا۔ ''میں نے اسے سانس لینے کیلئے کھول دیا تھا۔''

''تم شمالی مینار کی سب سے اوپر والی منزل پر تھے ہیری!'' ہرمائنی آنکھیں نکال کر غرائی۔ ''تمہاری آواز زمین پر کیسے پہنچ سکتی تھی......ناممکن!''

''تم ہی بتاؤ...... کیونکہ آج کل تم ہی جاسوسی کے جادوئی طریقوں پر گہرا غور وخوص کر رہی ہو؟'' ہیری نے کہا۔ ''ریٹا سٹیکر پورا سال بھونرے کی طرح خبروں کیلئے بھنبھناتی ہوئی ہمارے اردگرد منڈلا رہی ہے...... تم ہی بتاؤ کہ اس نے یہ کام کیسے کیا ہوگا؟''

''میں کوشش کر رہی ہوں!'' ہرمائنی نے کہا۔ ''لیکن میں...... لیکن!''

اچانک ہرمائنی کے چہرے پر ایک عجیب سا کٹیلا تاثر پھیل گیا۔ اس نے اپنا ایک ہاتھ اُٹھایا اور دھیرے سے اپنے بالوں میں انگلیاں پھیرنے لگی۔

''تم ٹھیک تو ہو......؟'' رون نے اس کی طرف دیکھ کر تیوریاں چڑھا کر کہا۔

''ہاں!'' ہرمائنی نے تیز تیز سانس لیتے ہوئے کہا۔ اس نے ایک بار پھر اپنی انگلیاں اپنے بالوں میں چلائیں اور اس کے بعد اپنا ہاتھ اُٹھا کر اپنے منہ کے پاس رکھ لیا جیسے وہ کسی غیبی واکی ٹاکی سے بات کر رہی ہو۔ ہیری اور روان نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

''میرے دماغ میں ایک خیال آیا ہے۔'' ہرمائنی نے خلا میں گھورتے ہوئے کہا۔ ''مجھے لگتا ہے کہ مجھے معلوم ہو گیا ہے...... کیونکہ تب کوئی بھی نہیں دیکھ پائے گا...... مجھے بھی نہیں...... اور تب وہ کھڑکی کی منڈیر پر بیٹھ سکتی تھی...... لیکن اسے تو ہوگورٹس میں آنے کی اجازت نہیں ہے...... اسے یقینی طور پر اجازت نہیں حاصل ہے...... مجھے لگتا ہے کہ اب وہ میری مٹھی میں ہے۔ بس مجھے دو منٹ دے دو۔ میں لائبریری سے ہو کر آتی ہوں۔ صرف اس لئے تاکہ پورا یقین ہو جائے۔''

اتنا کہہ کر ہرمائنی نے اپنا بستہ اُٹھایا اور بھاگ کر بڑے ہال سے باہر چلی گئی۔

''سنو!'' رون نے پیچھے سے آواز لگائی۔ ''جادو کی تاریخ ایک مطالعہ کی کلاس میں ہمارا امتحان دس منٹ میں ہی شروع ہونے والا ہے۔'' اس نے ہیری کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔ ''وہ اس سٹیکر چڑیل سے بہت نفرت کرتی ہوگی، اسی لئے وہ امتحان میں دیر سے آنے کا خطرہ مول لے رہی ہے۔ تم بینز کی کلاس میں کیا کرو گے...... دوبارہ پڑھو گے؟''

سہ فریقی ٹورنامنٹ کا چمپئن ہونے کے باعث ہیری کو نصابی امتحان نہ دینے کی سہولت ملی ہوئی تھی۔ اب تک وہ ہر مضمون کے امتحان میں سب سے پیچھے بیٹھ جاتا تھا اور تیسرے مقابلے لئے نئے سیکھے ہوئے جادوئی کلمات کی پوری تیاری کرتا رہتا تھا۔

''ایسا لگتا ہے......'' ہیری نے رون سے کہنا شروع ہی کیا تھا کہ پروفیسر میک گوناگل گری فنڈر کی میز پر آدھمکیں۔ وہ سیدھی ان کے پاس پہنچیں۔

''پوٹر! ناشتے کے بعد سبھی چمپئن کو ہال کے پاس والے کمرے میں جانا ہے۔'' انہوں نے کہا۔

''لیکن مقابلے کا وقت تو آج شام کو تھا......'' ہیری نے جلدی سے کہا۔ اس کے ہاتھ سے انڈہ چھوٹ گیا۔ وہ دہشت میں آ گیا تھا کہ شاید اس نے کچھ غلط سن لیا تھا کہ تیسرا مقابلہ رات کو ہونے والا تھا۔

''میں جانتی ہوں پوٹر!'' پروفیسر میک گوناگل نے تیکھی آواز میں کہا۔ ''آخری مقابلے کو دیکھنے کیلئے سب چمپئنوں کے گھر والے

کوخصوصی دعوت دی گئی ہے۔ یہ تو بس اپنے گھر والوں سے ملنے کا ایک بہانہ ہے......''

وہ چلی گئیں لیکن پھر بھی ہیری ان کی طرف منہ پھاڑے دیکھتا رہ گیا تھا۔

''انہیں یہ امید تو نہیں ہے کہ مسٹر اینڈ مسز ڈرسلی یہاں آئیں گے؟'' ہیری نے رون کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

''معلوم نہیں!'' رون نے کندھے اچکا کر کہا۔ ''ہیری! اب مجھے فوراً جانا ہوگا، ورنہ بینز کے امتحان میں دیر ہو جائے گی۔ بعد میں ملاقات ہوگی۔''

ہیری تنہا رہ گیا تو اس نے سب باتوں کو فراموش کر کے ناشتے کی طرف دھیان دیا۔ ناشتے ختم کرنے کے بعد اس نے دیکھا کہ فلیور ڈیلا کور ریون کلا کی میز سے اُٹھی اور سیڈرک ڈیگوری کے ساتھ چل دی۔ وہ دونوں پہلو میں موجود ایک کمرے میں داخل ہو گئے۔ تھوڑی دیر بعد کیرم بھی لنگڑاتا ہوا وہاں سے اسی کمرے میں چلا گیا۔ ہیری جہاں تھا وہیں بیٹھا رہا۔ دراصل اس کمرے میں جانے کیلئے اس کے دل میں کوئی خواہش نہیں تھی۔ اس کے کوئی گھر والے نہیں تھے......کم از کم کوئی ایسا فرد تو نہیں تھا جو اسے جان خطروں میں ڈالتے ہوئے دیکھنے کیلئے آنا چاہے لیکن جب وہ اُٹھ کر کھڑا ہو رہا تھا اور یہ سوچ رہا تھا کہ اسے لائبریری جا کر سیکھے ہوئے جادوئی کلمات کو ایک بار پھر دہرا لینا چاہئے تبھی پہلو والے کمرے کا دروازہ کھلا اور سیڈرک نے باہر جھانکا۔

''ہیری! اندر آؤ......وہ لوگ تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔''

ہیری بری طرح دنگ رہ گیا۔ وہ اُٹھ کر کھڑا ہوا۔ ڈرسلی گھرانا تو یہاں آ ہی نہیں سکتا۔ وہ ہال کو عبور کرتا ہوا آگے بڑھا اور دروازہ کھولا۔ سیڈرک اور اس کے ماں باپ دروازے کے پاس ہی کھڑے تھے۔ وکٹر کیرم ایک کونے میں اپنی کالی بالوں والی ماں سے بلغارین زبان میں باتیں کر رہا تھا۔ اسے خمدار ناک اپنے باپ سے وراثت میں ملی تھی۔ کمرے کی دوسری طرف فلیور ڈیلا کور اپنی ماں سے فرانسیسی زبان میں باتیں کر رہی تھی۔ اس کی چھوٹی بہن گبرئیل اپنی ماں کا ہاتھ پکڑے کھڑی تھی۔ اس نے ہیری کی طرف دیکھ کر ہاتھ ہلایا اور جواب میں ہیری نے بھی اپنا ہاتھ ہلا دیا۔ پھر اس نے مسز ویزلی اور بل کو آتشدان کے قریب کھڑے دیکھا جو اس کی طرف دیکھ کر مسکرا رہے تھے۔

''ہمیں دیکھ کر دنگ رہ گئے نا؟'' مسز ویزلی نے جوشیلے انداز میں کہا۔ جب ہیری کھل کر مسکراتے ہوئے ان کے قریب پہنچا۔

''سوچا کہ ہم ہی آ کر تمہیں دیکھ لیں ہیری!'' وہ جھکیں اور اس کے رخسار پر محبت سے بوسہ لیا۔

''تم ٹھیک تو ہو نا ہیری!'' بل نے مسکرا کر ہیری سے مصافحہ کرتے ہوئے پوچھا۔ ''چارلی بھی آنا چاہتا تھا مگر اسے رخصت نہیں مل پائی۔ اس نے بتایا تھا کہ ہارن ٹیل کے خلاف تمہاری کارکردگی نہایت شاندار تھی......''

ہیری نے دیکھا کہ فلیور ڈیلا کور اپنی ماں کے کندھے کے اوپر سے بل ویزلی کو بہت دلچسپی سے دیکھ رہی تھی۔ یہ صاف ظاہر تھا کہ اسے اس کے لمبے بالوں یا زہریلے دانت والی بالی سے کوئی پریشانی نہیں تھی۔

''آپ نے یہ بہت اچھا کیا۔'' ہیری نے مسز ویزلی کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔''مجھے ایک پل کیلئے ایسا لگا کہ جیسے مسٹر ڈرسلی......''

''ہونہہ!'' مسز ویزلی نے اپنے ہونٹ سکوڑتے ہوئے کہا۔ وہ ہیری کے سامنے ڈرسلی گھرانے کی کبھی برائی تو نہیں کرسکتی تھیں لیکن جب بھی ان کا ذکر ہوتا تھا تو ان کی آنکھیں دہکنے لگتی تھیں۔

''یہاں واپس آنا بہت اچھا لگ رہا ہے۔'' بل نے کمرے میں چاروں طرف دیکھتے ہوئے کہا (فربہ عورت کی سہیلی وائلٹ نے اپنے فریم سے اس کی طرف دیکھ کر آنکھ ماری) ''اس جگہ کو پانچ سال بعد دیکھ رہا ہوں۔ کیا اس پاگل فوجی یعنی سر کیڈوگن کی تصویر اب بھی لگی ہے۔''

''اوہ ہاں!'' ہیری نے ذرا سوچتے ہوئے کہا۔ اسے یاد آ گیا کہ سر کیڈوگن سے گذشتہ سال میں کیسی ملاقاتیں رہی تھیں؟

''اور وہ فربہ عورت......؟'' بل نے پوچھا۔

''وہ تو میرے دور میں بھی تھی۔'' مسز ویزلی نے مسکرا کر کہا۔''اس نے مجھے ایک رات کو خوب ڈانٹا تھا، جب میں صبح چار بجے واپس لوٹی تھی......''

''آپ صبح کے چار بجے تک باہر کیا کرتی رہیں ممی؟'' بل نے حیرانگی سے مسز ویزلی کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

مسز ویزلی مسکرائیں اور ان کی آنکھوں میں چمک دکھائی دی۔

''تمہارے ڈیڈی اور میں رات کو باہر ٹہلتے رہے تھے اور باتیں کرتے رہے، وقت کا پتہ ہی نہیں چلا۔'' انہوں نے کہا۔''تمہاری ڈیڈی کو اپولین پرینگل نے پکڑ لیا تھا......اس زمانے میں وہی چوکیدار ہوا کرتا تھا......تمہارے ڈیڈی کے بدن پر اس کی سزا کے نشان اب تک موجود ہیں۔''

''ہمیں گھماؤ گے نہیں......ہیری؟'' بل نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''اوہ ہاں! کیوں نہیں......'' ہیری نے کہا اور وہ سبھی بڑے ہال میں باہر نکلنے کیلئے دروازے کی طرف بڑھے۔ جب وہ آموس ڈیگوری کے قریب سے گزرنے لگے تو انہوں نے مڑ کر دیکھا۔ مسٹر ڈیگوری ہیری کو اوپر سے لے کر نیچے تک دیکھ رہے تھے۔

''اوہ تم بھی آ گئے۔ مجھے یقین ہے کہ اب تم پہلے جتنے نہیں اترا رہے ہو گے کیونکہ سیڈرک بھی تمہارے مساوی آ چکا ہے ہے نا؟'' انہوں نے اسے گھور کر دیکھتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب؟'' ہیری متعجب لہجے میں ان کی طرف دیکھنے لگا۔

''ان کی بات پر دھیان مت دو ہیری!'' سیڈرک نے آہستگی سے سرگوشی کرتے ہوئے کہا اور اپنے باپ کی طرف تیوریاں چڑھا کر دیکھا۔''وہ تب سے غصے میں ہیں جب سے انہوں نے سہ فریقی ٹورنامنٹ کے بارے میں ریٹا سکیٹر کا اداریہ پڑھا ہے......اس

کے اداریے سے تو سبھی کو ایسا ہی لگ رہا تھا جیسے تم ہی ہوگورٹس کے اکیلے چمپئن ہو۔''

''لیکن اس نے اس کی غلطی کی تردید کرنا بھی ضروری نہیں سمجھا، ہے نا؟'' آموس ڈیگوری نے اتنی زور سے کہا کہ ہیری بھی اس کی بات سن لے، جب وہ مسز ویزلی اور بل کے ساتھ دروازے سے باہر نکل رہے تھے۔ ''پھر بھی تم اسے دکھا دینا سیڈ...... تم اسے ایک بار پہلے بھی تو شکست دے چکے ہو، ہے نا؟''

''ریٹا سٹیکر ہمیشہ مشکلیں ہی کھڑی کرتی رہتی ہے آموس!'' مسز ویزلی نے غصے سے کہا۔ ''میرا خیال تھا کہ محکمے میں ملازمت کرنے کی وجہ سے تم یہ بات خوب اچھی طرح جانتے ہی ہو گے۔''

ایسا لگ رہا تھا کہ مسٹر ڈیگوری غصے میں کچھ جواب دینے کی کوشش کر رہے تھے کہ ان کی بیوی نے ان کا ہاتھ دبا کر انہیں ایسا کرنے سے روک دیا تھا۔ اس لئے انہوں نے صرف اپنے کندھے اچکائے اور پھر مڑ گئے۔

ہیری کی صبح بہت شاندار گزری۔ وہ بل اور مسز ویزلی کے ساتھ دھوپ سے نہائے میدان میں گھومتا رہا۔ اس نے انہیں بیاوکس بیٹن کی دیوہیکل بگھی اور ڈرم سٹرانگ کا بادبانی جہاز بھی دکھایا۔ مسز ویزلی جھگڑالو درخت کو دیکھ کر حیران ہوئیں جو ان کے سکول چھوڑنے کے کافی بعد لگایا گیا تھا۔ وہ ہیگرڈ سے پہلے والے چابیوں کے رکھوالے مسٹر اوگ کو بھی یاد کرتی رہیں۔

''پرسی کیسا ہے؟'' گرین ہاؤس کے پاس سے گزرتے ہوئے ہیری نے پوچھا۔

''وہ اچھا نہیں ہے......'' بل نے جلدی سے بتایا۔

''وہ بہت پریشان ہے۔'' مسز ویزلی نے اپنی آواز دھیمی کرتے ہوئے اور چاروں طرف محتاط نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ''محکمہ مسٹر کراؤچ کے لاپتہ ہونے کی خبر دبا رہا ہے، بہرحال پرسی کو مسٹر کراؤچ کے بھیجے گئے خطوط کے متعلق پوچھ گچھ کیلئے کئی بار بلایا جا چکا ہے۔ محکمے کا خیال ہے کہ شاید وہ احکامات براہ راست مسٹر کراؤچ نے نہیں بھیجے ہوں گے۔ پرسی کافی دباؤ کا شکار ہے، اس لئے آج رات کو مسٹر کراؤچ کی جگہ پر اسے پانچواں جج نہیں بنایا گیا ہے۔ آج اس کی جگہ پر جج کے فرائض کارنیلوس فج انجام دیں گے۔''

وہ دوپہر کے کھانے کیلئے واپس سکول میں لوٹ آئے۔

''اوہ ممی...... بل؟'' رون نے حیرانگی سے ان کی طرف دیکھتے ہوئے آواز لگائی، وہ کمرۂ امتحان سے نکل کر ابھی ابھی گری فنڈر کی میز پر پہنچا تھا۔ ''آپ لوگ یہاں کیا کر رہے ہو؟''

''ہیری کا آخری مقابلہ دیکھنے کیلئے آئے ہیں۔'' مسز ویزلی نے گہری دلچسپی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ ''میں تو کہوں گی کہ یہ بہت اچھا ہوا کیونکہ مجھے آج رات کھانا بھی نہیں بنانا پڑے گا...... تم بتاؤ، امتحان کیسا رہا؟''

''اوہ ہاں...... ٹھیک ہی ہوا'' رون نے کہا۔ ''ماضی کے غوبلن باغیوں کے نام مجھے یاد نہیں تھے اس لئے میں نے کچھ نام اپنی طرف سے ہی لکھ دیئے۔ سب چلتا ہے۔'' اس نے اپنی پلیٹ دوغلی مرغی کا قورمہ ڈالتے ہوئے کہا۔ اس نے اس بات پر دھیان نہیں

دیا کہ مسز ویزلی اسے کڑی نظروں سے گھور رہی تھیں۔ ''ان کے نام ہمیشہ بوڈروڈ، ڈیڈل اوراورگ جیسے ہی تو ہوتے ہیں، اس لئے نئے نام بنانے میں ذرا بھی مشکل نہیں ہوئی......''

فریڈ، جارج اور جینی بھی آ کر ان کے پاس بیٹھ گئے۔ ہیری کا وقت اتنا اچھا گزرا کہ اسے ایسا لگا کہ وہ اس وقت رون کے گھر پر ہی رہ رہا ہو۔ وہ شام کے مقابلے کے بارے میں ہر قسم کے ذہنی دباؤ اور گھبراہٹ سے آزاد ہو گیا تھا۔ جب وہ لوگ نصف کھانا کھا چکے تو ہرمائنی وہاں پہنچی۔ تب جا کر ہیری کو یاد آیا کہ ہرمائنی کو ریٹا سٹیکر کے بارے میں کوئی بات سمجھ میں آئی تھی......

''ہاں! اب بتاؤ کہ تمہیں کیا......''

ہرمائنی نے مسز ویزلی کی طرف اشارہ کر کے اپنا سر ہلایا اور ہیری کو خاموش رہنے کی تاکید کی۔

''کیسی ہو ہرمائنی؟'' مسز ویزلی نے روکھے پن سے پوچھا۔ ان کے لہجے میں ناپسندیدگی کی جھلک عیاں تھی۔

''میں ٹھیک ہوں!'' ہرمائنی نے جواب دیا۔ اسکی مسکان مسز ویزلی کے چہرے کے ٹھنڈے پن کو دیکھ کر ادھوری رہ گئی تھی جسے ہیری نے فوراً محسوس کر لیا۔

''مسز ویزلی! کہیں آپ بھی تو اس من گھڑت کہانی کو سچ نہیں سمجھ رہی ہیں جو ریٹا سٹیکر نے ہفت روزہ جادوگر نیاں میں چھپوائی تھی؟...... ہرمائنی اور میرے بیچ کوئی ایسا تعلق کبھی نہیں تھا۔''

''اوہ......معاف کرنا! نہیں بالکل نہیں......'' مسز ویزلی ندامت سے بولیں۔

لیکن یہ سننے کے بعد ہرمائنی کے حق میں ان کا رویہ پہلے سے زیادہ اچھا ہو گیا تھا۔

ہیری، بل اور مسز ویزلی دوپہر کو سکول میں اچھی طرح گھومے اور پھر شام کو جشن کی دعوت کیلئے بڑے ہال میں واپس لوٹ آئے۔ لیوڈو بیگ مین اور کارنیلوس فج اساتذہ کی میز پر براجمان تھے۔ بیگ مین کافی خوش دکھائی دے رہے تھے لیکن میڈم میکسم کے پاس بیٹھے کارنیلوس فج کافی بیزار دکھائی دے رہے تھے۔ وہ بالکل خاموش تھے۔ میڈم میکسم اپنی پلیٹ پر آنکھیں گڑائے ہوئے تھیں اور ہیری کو محسوس ہوا کہ ان کی آنکھیں سرخ تھیں۔ ہیگرڈ بھی انہی کی طرف دیکھ رہا تھا۔

آج کھانوں کے پکوان پہلے کی بہ نسبت زیادہ اور عمدہ تھے لیکن ہیری کو اب اتنی گھبراہٹ ہونے لگی کہ اس سے زیادہ کچھ نہیں کھایا گیا۔ جب ہال کی جادوئی چھت کی نیلگوں رنگت بینگنی رنگت میں ڈھلنے لگی تو پروفیسر ڈمبل ڈور اپنی کرسی سے اُٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ انہیں دیکھ کر تمام ہال میں گہری خاموشی چھا گئی۔

''معزز خواتین و حضرات! پانچ منٹ کے بعد میں آپ سے درخواست کروں گا کہ آپ جادوگری کے سہ فریقی ٹورنامنٹ کے آخری مقابلہ دیکھنے کیلئے کیوڈچ میدان کی طرف تشریف لے جائیے۔ اس وقت میں سبھی چمپئینوں کو ہدایت کرتا ہوں کہ وہ مسٹر بیگ مین کے ہمراہ سٹیڈیم میں چلے جائیں۔''

ہیری اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑا ہوا۔ میز پر بیٹھے گری فنڈر کے طلباء نے زوردار تالیوں کے ساتھ اس کی حوصلہ افزائی کی۔ ویزلی گھرانے کے افراد اور ہرمائنی نے بھی ہیری کو نیک تمنائیں اور دعائیں دیں اور وہ بڑے ہال سے باہر نکل کر سیڈرک، فلیور اور کیرم کے ساتھ چل دیا۔

جب وہ باہر پتھر کی سیڑھیاں اتر کر میدان کی طرف جا رہے تھے تو بیگ مین نے پوچھا۔ ''ٹھیک تو ہو ہیری؟......خود پر بھروسہ ہے نا؟''

''جی ہاں!......میں ٹھیک ہوں، آپ فکر نہ کیجئے۔'' ہیری نے جواب دیا۔

یہ کافی حد تک سچ تھا کہ وہ گھبرایا ہوا تو تھا لیکن وہ چلتے وقت بھی نئے سیکھے ہوئے جادوئی کلمات اور ان کے توڑوں کی دہرائی کر رہا تھا۔ اسے یہ جان کر بے حد مسرت ہوئی کہ اسے تمام جادوئی کلمات اچھی طرح یاد ہو چکے تھے۔

وہ کیوڈچ میدان میں داخل ہوئے جواب بالکل بھی پہچانا نہیں جا رہا تھا۔ میدان کے کنارے پر ہر طرف بیس فٹ اونچی دیوار جیسی باڑھ لگی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ ان کے ٹھیک سامنے ایک راستہ تھا۔ یہ دیوقامت بھول بھلیوں کا داخلی دروازہ تھا۔ اس کے آگے جاتی ہوئی راہداری بالکل تاریک تھی جو ایک حد ڈراؤنی دکھائی دے رہی تھی۔

پانچ منٹ بعد سٹیڈیم میں لوگ آنے لگے۔ جب سینکڑوں طلباء اور تماشائی اپنی اپنی نشستوں پر جم کر بیٹھ گئے تو جوشیلی آوازوں اور پاؤں پٹخنے کا شور سنائی دینے لگا۔ آسمان اب گہرا نیلا اور بالکل صاف دکھائی دے رہا تھا۔ اس کی گہرائیوں میں ستارے چمکنے لگے تھے۔ ہیگرڈ، پروفیسر موڈی، پروفیسر میک گوناگل اور پروفیسر فلنٹ وک سٹیڈیم سے نیچے ان لوگوں کے پاس چلے آئے۔ ان کے ہمراہ بیگ مین بھی تھے۔ سب لوگوں نے اپنے اپنے ہیٹوں پر چمکدار سرخ ستارے لگا رکھے تھے البتہ ہیگرڈ نے ستارہ اپنے چھچھوندر کی کھال والے پرانے اوورکوٹ کی پشت پر لگایا ہوا تھا۔

''ہم بھول بھلیوں کے باہر چاروں طرف پہرہ دیں گے۔'' پروفیسر میک گوناگل نے سب چمپئنیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''اگر تم کسی مشکل میں پھنس جاؤ اور یہ چاہو کہ ہم تمہاری مدد کریں یعنی باہر نکال لیں تو تو اوپر ہوا میں سرخ چنگاری چھوڑ دینا۔ ہم میں سے کوئی بھی آ کر تمہیں باہر نکال لے گا۔ تم لوگ سمجھ گئے ہو؟''

سب چمپئنیوں نے اپنا سر اثبات میں ہلا دیا۔

''تو پھر آپ لوگ جایئے۔'' بیگ مین نے چاروں پہرے داروں کی طرف دیکھتے ہوئے جوشیلے انداز میں کہا۔

''اپنا خیال رکھنا ہیری!'' ہیگرڈ نے مسکرا کر کہا۔ چاروں پہرے دار بھول بھلیوں کے گرد پہرہ دینے کیلئے اپنی اپنی جگہوں کی طرف چل دیئے۔ وہ سب الگ الگ سمتوں کی طرف جا رہے تھے۔ بیگ مین نے اپنی چھڑی نکال کر حلق کے ساتھ لگائی اور بڑبڑائے۔ ''فلسم والسم!''

جادو سے فوراً ان کی آواز کئی گنا بلند ہوگئی اور پورے سٹیڈیم میں گونجنے لگی۔

''خواتین وحضرات! جادوگری کے سہ فریقی ٹورنامنٹ کے سلسلے کا تیسرا اور آخری مقابلہ اب شروع ہونے والا ہے۔ میں آپ کو اب تک کے سکور نمبر بتا دیتا ہوں۔ پہلے نمبر پر جو چمپئن ہیں...... مسٹر سیڈرک ڈیگوری اور ہیری پوٹر، جو کہ دونوں ہی ہوگورٹس کی طرف سے چمپئن ہیں۔ دونوں کے سکور نمبر ہیں 85۔'' پورے سٹیڈیم میں زوردار ہنگامے کے ساتھ تالیوں کا شور بلند ہوا۔ اس غلغلے کی آوازیں سن کر تاریک جنگل میں درختوں پر بیٹھے ہوئے پرندے گھبرا کر اُڑ کر آسمان میں بکھر گئے تھے۔ ''دوسرے نمبر پر ڈرم سٹرانگ سکول کے مسٹر وکٹر کیرم ہیں جن کے 80 نمبر ہیں۔'' تالیاں ایک بار پھر گونجیں۔ ''اور تیسرے نمبر پر ہیں...... بیاوکس بیٹن اکیڈمی کی مس فلیور ڈیلاکور......'' تالیاں ایک بار پھر بجنے لگیں۔

ہیری کو دور سے ہی دکھائی دیا کہ مسز ویزلی، بل، رون اور ہر مائنی تماشائیوں میں بیٹھ کر فلیور کیلئے تالیاں بجا رہے تھے۔ ہیری نے ان کی طرف دیکھ کر ہاتھ ہلایا اور انہوں نے بھی مسکراتے ہوئے اس کی طرف ہاتھ ہلا کر حوصلہ افزائی کی۔

''تو...... ہیری اور سیڈرک...... میری سیٹی بجتے ہی تم دونوں اندر چلے جاؤ گے۔'' بیگ مین نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''تین...... دو...... ایک!''

انہوں نے سیٹی بجائی اور ہیری اور سیڈرک دونوں بھول بھلیوں میں داخل ہوگئے۔ بڑی بڑی دیواریں راہداری نما راستے پر سیاہ سائے ڈال رہی تھیں۔ وہ یا تو بہت اونچی اور ٹھوس تھیں یا پھر ان پر جادو کیا گیا تھا۔ وجہ چاہے جو بھی ہو جیسے ہی انہوں نے بھول بھلیوں میں قدم رکھا سٹیڈیم کے ہجوم کا کان پھاڑ شور ایک دم گم ہوگیا۔ گہرا سکوت اور ڈراؤنا سناٹا پھیلا ہوا تھا۔ ہیری کو محسوس ہوا جیسے وہ ایک بار پھر پانی کے نیچے پہنچ گیا ہو۔ اس نے اپنی چھڑی باہر نکالی اور بڑبڑایا۔

''اجالا ہو......''

اسی لمحے اسے آواز سنائی دی، سیڈرک بھی اس کے عقب میں یہی کر رہا تھا۔ پچاس گز دور پہنچنے کے بعد وہ ایک دوراہے پر پہنچ گئے، انہوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

''جلد ہی ملاقات ہوگی۔'' ہیری نے بائیں راستے کا انتخاب کرتے ہوئے کہا جبکہ سیڈرک دائیں راستے پر مڑ گیا۔ ہیری نے دوسری بار بیگ مین کی سیٹی کی آواز سنی۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ اب کیرم بھی بھول بھلیوں میں داخل ہو چکا تھا۔ ہیری نے اپنی رفتار بڑھا لی۔ اس کا منتخب راستہ بالکل خالی نظر آ رہا تھا۔ وہ دائیں طرف مڑا اور جلدی جلدی آگے جانے لگا۔ اس نے اپنی چھڑی اپنے سر کے اوپر اُٹھا رکھی تھی اور وہ آگے زیادہ سے زیادہ فاصلے تک دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن اب اسے کچھ بھی صحیح طرح سے دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

کچھ فاصلے پر اس نے بیگ مین کی سیٹی کی آواز تیسری بار سنی۔ اب چاروں چمپئن بھول بھلیوں کے اندر آ چکے تھے۔ ہیری بار بار

مڑ کر اپنے پیچھے دیکھتا جا رہا تھا۔ اسے ایسا احساس ہو رہا تھا جیسے کوئی اسے دیکھ رہا ہو۔ بھول بھلیاں ہر پل زیادہ اندھیری اور ڈراؤنی ہوتی جا رہی تھیں کیونکہ اوپر آسمان کی نیلگوں رنگت سیاہی میں بدل رہی تھی۔ ستاروں کی روشنی ان تاریکیوں کو مٹا نہیں سکتی تھی۔ وہ ایک بار پھر ایک دوراہے پر پہنچ گیا تھا۔

''ستم درستم......'' اس نے اپنی چھڑی کو ہتھیلی پر لیٹاتے ہوئے کہا۔ یہ چوسمتی جادوئی کلمہ تھا جس سے اسے صحیح سمت کا اندازہ ہو سکتا تھا۔ چھڑی اس کے ہتھیلی پر گھوم گئی اور اس کی نوک کا رُخ شمال کی طرف مڑ گیا۔ اس طرف باڑھ کی موٹی دیوار دکھائی دے رہی تھی۔ اس کا مطلب صاف تھا کہ مغربی سمت دوسری طرف تھی۔ ہیری جانتا تھا کہ ہدف تک پہنچنے کیلئے اسے شمال مغربی سمت میں جانا ہوگا۔ سب سے اچھا طریقہ یہ ہے کہ وہ بائیں راستے کو منتخب کرے اور پھر دائیں طرف مڑ جائے۔ جتنا جلدی ممکن ہو ہدف تک پہنچنے کی کوشش کرے۔

آگے کا راستہ بھی خالی ہی ملا۔ ہیری اب دائیں موڑ پر پہنچ کر آگے بڑھا تو ایک بار پھر اسے سامنے کوئی رکاوٹ نہیں ملی۔ رکاوٹوں کے نہ ہونے سے ہیری کو الجھن سی ہونے لگی۔ حیرت انگیز طور پر اب تک اس کے سامنے کوئی نہ کوئی رکاوٹ نہیں آ پائی تھی۔ اس کا مطلب یہ بھی ہوسکتا تھا کہ وہ غلط سمت میں سفر کر رہا تھا؟ ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے بھول بھلیاں اسے محفوظ رکھنے کا جھوٹا احساس دلا کر ورغلانا چاہتی ہوں۔ اسی وقت ٹھیک پیچھے ہلچل سنائی دی۔ اس نے اپنی چھڑی اُٹھا کر حملے کیلئے تیار کر لی لیکن اس کی روشنی میں سیڈرک کا چہرہ دکھائی دیا جو ابھی ابھی دائیں طرف والے راستے سے باہر نکلا تھا۔ سیڈرک کافی دہشت زدہ دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے چوغے کی آستین میں سے دُھواں اُٹھ رہا تھا۔

''ہیگرڈ کا دھماکے دار سقرط!'' اس نے ہانپتے ہوئے بتایا۔ ''وہ اب بہت بڑا ہو گیا ہے...... بڑی مشکل سے بچ کر نکلا ہوں......''

اس نے اپنا سر ہلایا اور دوسرے راستے پر دوڑتا ہوا نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ اپنے اور دھماکے دار سقرط کے درمیان فاصلہ برقرار رکھنے کیلئے ہیری تیزی سے چلنے لگا پھر جب وہ ایک موڑ پر مڑا تو اس نے دیکھا۔ ایک روح کھچڑا اس کی طرف بڑھ رہا تھا۔ وہ بارہ فٹ لمبا تھا اور اس کا چہرہ نقاب میں چھپا ہوا تھا۔ اس کے سڑے گلے اور پپڑی دار ہاتھ آگے کی طرف پھیلے ہوئے تھے اور وہ آنکھوں کے بغیر صرف جذبات کے احساس سے اس کی طرف بڑھ رہا تھا۔ ہیری کو اس کے سانس کی کھڑکھڑاتی ہوئی آواز سنائی دی۔ اسے اپنے اندر سرد لہروں کے دوڑنے کا احساس ہونے لگا۔ لیکن وہ جانتا تھا کہ اسے کیا کرنا چاہئے......؟

اس نے اپنی سب سے خوشگوار یاد کو مرتکز کیا...... اس نے بھول بھلیوں سے باہر نکل کر رون اور ہرمائنی کے ساتھ خوشیوں بھرا جشن منانے پر اپنی پوری توجہ یکسو کی، پھر اپنی چھڑی کا رُخ روح کھچڑ کی طرف کرتے ہوئے چلایا۔ ...... ''پشت بان نمودارم......''

ہیری کی چھڑی کے سرے سے ایک سفید مرغ باہر نکلا اور وہ روح کھچڑ کی طرف کلانچیاں بھرنے لگا۔ روح کھچڑا اپنی جگہ پر لڑکھڑایا...... اور اپنے چوغے کے کنارے میں الجھ گیا...... ہیری نے پہلے کبھی کسی روح کھچڑ کو لڑکھڑاتے ہوئے نہیں دیکھا تھا......

''ذرا ٹھہرو......'' وہ چلایا اور اپنے سفید تخیل کی روشنی میں آگے بڑھا۔ ''اوہ! تم تو چھلاوے ہو...... ہانسم تگڑم......!''

ایک زوردار کھٹاک کی آواز سنائی دی اور دھماکے کے ساتھ چھلاوہ دھوئیں کی لہر میں بدل کر غائب ہو گیا۔ سفید مرغ بھی اگلے ہی پل نظروں سے اوجھل ہو گیا تھا۔ ہیری سوچ رہا تھا کہ کاش اگر مرغ رُک جاتا تو کم از کم کوئی تو اس کے ساتھ رہتا...... ہیری جلدی جلدی چلنے لگا۔ وہ سننے کی کوشش کر رہا تھا اور اس نے اپنی چھڑی تان رکھی تھی۔

بائیں...... دائیں ایک بار پھر بائیں...... دوبارا سے سامنے بند دیوار ملی۔ اس نے ایک بار پھر چوسمتی جادوئی کلمہ کا استعمال کیا اور پایا کہ وہ مشرق کی سمت میں تھوڑا زیادہ آگے چلا گیا تھا۔ دائیں طرف مڑنے پر اس نے دیکھا کہ اس کے سامنے ایک عجیب سی سنہری دھند تیر رہی تھی۔ ہیری اس کی طرف محتاط قدموں سے بڑھنے لگا۔ اس نے اپنی چھڑی تان کر اس کی طرف موڑ دی۔ یہ دھند چھلاوہ ہی لگ رہی تھی۔ اس نے سوچا کہ شاید وہ اس میں دھماکہ کر کے اسے راہ سے ہٹا سکتا ہے۔

''گمگم راستم......'' وہ زور سے چلایا۔

چھڑی کی نوک سے تیز روشنی نکلی اور دھند کے بیچ سے گزر کر دوسری طرف نکل گئی۔ دھند کو کوئی فرق نہیں پڑا تھا۔ ہیری نے سوچا کہ اسے یہ بات معلوم ہونا چاہئے کہ تخفیفی جادوئی کلمے کا اثر صرف ٹھوس چیزوں پر ہوتا تھا۔ پھر اس نے سوچا کہ اگر وہ دھند سے آگے نکلنے کی کوشش کرے گا تو کیا ہوگا؟ کیا یہ خطرہ مول لینا چاہئے؟ یا پھر اسے پیچھے مڑ کر کوئی دوسرا راستہ اختیار کر لینا چاہئے؟

وہ ابھی فیصلہ کرنے میں جھجک رہا تھا کہ تبھی ایک چیخ نے خاموشی کو درہم برہم کر ڈالا۔

''فلیور......؟'' ہیری چیخا۔

گہری خاموشی پھر دوبارہ چھا گئی تھی۔ اس نے اپنے چاروں طرف گھورا۔ فلیور کو کیا ہوا ہوگا؟ فلیور کی چیخ آگے کی طرف سے سنائی دی تھی۔ اس نے ایک گہری سانس لی اور جادوئی دھند میں دوڑ لگا دی۔

ہیری کو جیسے چکر آ گیا، دنیا نیچے کی اوپر ہو گئی تھی۔ ہیری زمین سے لٹکنے لگا۔ اس کے بال نیچے کی طرف کھڑے ہو گئے اور اس کی عینک پھسل کر ناک کے سر پر آ گیا۔ اسے لگ رہا تھا کہ وہ آسمان کی گہرائیوں میں گرنے والا ہے۔ اس کے نیچے وسیع و عریض آسمان پھیلا ہوا تھا جس کی گہرائی کو دیکھ کر اس کے رونگٹے کھڑے ہو چکے تھے۔ وہ اپنی عینک کو ناک کی نوک پر جکڑنے کی کوشش کر رہا تھا اور دہشت زدہ ہو چکا تھا۔ اس کا دل بری طرح دھڑک رہا تھا۔ اسے لگا جیسے گھاس نے اس کے پاؤں چپکا رکھے تھے جو اب چھت کی مانند اس کے اوپر ٹکی ہوئی تھی۔ اس کے نیچے ستاروں بھرا سیاہ آسمان تھا۔ اسے لگا کہ اگر اس نے اپنے پیر ہلانے کی کوشش کی تو وہ نیچے آسمان میں گر جائے گا۔

جب اس کا سارا خون اس کے دماغ کی طرف آنے لگا تو اس نے خود سے تیزی سے کہا۔ ''سوچو ہیری...... سوچو...... کچھ تو سوچو......''

اس نے جتنے بھی جادوئی کلمات اب تک سیکھے تھے، ان میں سے کسی میں بھی یہ نہیں وضاحت کی گئی تھی کہ زمین اور آسمان کے الٹنے کی صورت میں کیا کیا جائے؟ کیا اسے اپنا پیر ہلانے کا خطرہ مول لینا چاہئے؟ اسے اپنے کانوں میں خون کے تھپیڑوں کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ اس کے پاس دو ہی صورتیں تھی...... یا تو وہ ہلنے کی کوشش کرے یا پھر شکست تسلیم کر کے سرخ چنگاری ہوا میں چھوڑ دے، جس سے وہ بچ تو جائے گا لیکن مقابلے سے باہر ہو جائے گا۔

اس نے اپنی آنکھیں بند کیں تا کہ اسے اپنے نیچے پھیلا ہوا گہرا آسمان دکھائی نہ دے۔ پھر اس نے گھاس کی چھت سے اپنے دائیں پاؤں کو پوری طاقت سے کھینچا۔ اگلے ہی لمحے دھند کا جادو ختم ہو گیا اور دنیا خود بخود سیدھی ہو گئی۔ ہیری سامنے کی سیدھی زمین پر گھٹنوں کے بل گر گیا اور گہری سانسیں لینے لگا۔ وہ کچھ دیر تک سکتے کی حالت میں وہیں پڑا رہا۔ پھر اس نے گہری سانس کھینچی اور اُٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ وہ ایک بار پھر تیزی سے دوڑتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا۔ اس نے مڑ کر ایک بار پھر اس سنہری دھند کو دیکھا جو اپنی جگہ پر موجود تھی اور دھیمی چمک کے ساتھ راہداری میں پھیلی ہوئی تھی۔

وہ ایک دوراہے پر رُک گیا اور فلیور کی تلاش میں چاروں طرف دیکھنے لگا۔ اسے یقین تھا کہ وہ چیخ فلیور کی ہی تھی۔ اس کے سامنے ایسی کون سی رکاوٹ آ گئی تھی؟ کیا ہو ٹھیک تو تھی؟ سرخ چنگاری کا کوئی نام ونشان نہیں دکھائی دے رہا تھا۔ کیا اس کا مطلب یہ تھا کہ اس نے اپنی رکاوٹ کو عبور کر لیا تھا؟ یا پھر وہ اتنی مشکل میں تھی کہ اپنی چھڑی کا استعمال نہیں کر سکتی تھی؟ ہیری نے الجھن بھری کیفیت میں دائیں راستے کو منتخب کیا...... لیکن ساتھ ہی وہ سوچے بنا نہیں رہ پایا کہ ایک چمپئن تو کم ہوا......

کپ پاس میں کہیں پر تھا اور ایسا لگ رہا تھا جیسے فلیور اب کپ کی طرف نہیں بڑھ رہی تھی۔ وہ یہاں تک آ گیا تھا ہے نا؟ اگر وہ سچ مچ یہ مقابلہ جیت جائے تو پھر کیا ہو گا؟ جب سے وہ چمپئن بنا تھا، تب سے پہلی بار اس نے پل بھر کیلئے یہ تصور اپنے تخیل کی آنکھ سے دیکھا کہ وہ پورے سکول کے سامنے سہ فریقی ٹورنامنٹ کا انعامی کپ اُٹھائے کھڑا تھا......

دس منٹ تک اسے اپنے سامنے بند راستوں کے سوا اور کچھ نہیں ملا۔ کوئی رکاوٹ یا درندہ اس کے سامنے نہیں آیا تھا۔ وہ دو بار غلط موڑ پر مڑ کر ہدف سے دور نکل گیا تھا۔ آخر کار اسے ایک نیا راستہ مل ہی گیا اور وہ اس پر تیزی سے چلنے لگا۔ اس کی چھڑی کی روشنی متحرک تھی جس سے اس کی پرچھائی دیواروں پر مدھم ہو کر پڑ رہی تھی پھر وہ جیسے ہی ایک موڑ پر مڑا تو اس نے دیکھا کہ سامنے ایک دھماکے دار سقرط کھڑا تھا۔

سیڈرک نے سچ کہا تھا...... یہ بہت بڑا ہو چکا تھا۔ یہ دس فٹ لمبا اور چوڑا تھا۔ یہ دیوہیکل بچھو جیسا دکھائی دے رہا تھا اور اس کا لمبا ڈنک اس کی کمر پر مڑا ہوا تھا۔ اس کی موٹی کھال ہیری کی چھڑی کی روشنی میں چمک رہی تھی۔ ہیری نے چھڑی اس کی طرف کر کے جادوئی کلمہ پڑھا۔

''ستوفیتم......''

چھڑی سے نکلنے والی چنگاری سقرط کی سخت کھال سے ٹکرائی اور پھر واپس پلٹ گئی۔ ہیری صحیح وقت پر جھک گیا تھا لیکن پھر بھی اسے اپنے بال جلنے کی بو محسوس ہوئی۔ جادوئی کلمے کی چنگاری پلٹ کر ٹھیک اس کے سر کے اوپر سے نکل گئی تھی۔ سقرط نے اپنے سر سے آگ کا ایک دھماکہ کیا اور اس کی طرف چھلانگ لگا دی۔

''دبنگھیتوتم......'' ہیری چلایا۔ جادوئی چنگاری ایک بار پھر سقرط کی موٹی چمڑی سے ٹکرائی اور چھوٹی سی خراش ڈالنے میں کامیاب ہوگئی تھی۔ ہیری کچھ قدم پیچھے ہٹا اور ایک بار پھر چلایا۔ ''دبنگھیتوتم......'' سقرط اس سے کچھ ہی انچ دور رُک گیا...... ہیری کے جادوئی کلمے کی چنگاری اس کے پیٹ کے کھال پر پڑی تھی جہاں اس کی کھال موٹی نہیں تھی۔ ہیری نے ہانپتے ہوئے سقرط سر دور ہٹا اور تیزی سے دوسری سمت میں بھاگ کھڑا ہوا۔ وہ جانتا تھا کہ مزاحم جادوئی کلمے کا اثر زیادہ دیر تک باقی نہیں رہے گا۔ سقرط کسی بھی پل ہوش میں آ کر اس کا پیچھا کر سکتا تھا۔

اس نے بایاں راستہ منتخب کیا لیکن وہاں اسے بند دیوار دیکھنا پڑی۔ پھر وہ واپس آ کر دائیں راہ کی طرف بڑھ گیا لیکن یہ بھی آگے جا کر بند ہی نکلی۔ رُکے بغیر اس نے ایک بار پھر چوسمتی کلمے کا استعمال کیا۔ وہ پیچھے پلٹا اور شمال مغربی سمت میں جانے والے راستے پر ہو گیا۔ وہ کچھ منٹ تک اس نئے راستے پر تیزی سے چلتا رہا۔ تبھی اسے اپنے پہلو والے راستے سے کسی کی آواز سنائی دی جسے سن کر وہ رُک گیا۔

''تم کیا کر رہے ہو؟...... یہ تم کیا کر رہے ہو؟'' سیڈرک کی گھبرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

اور پھر ہیری کو کیرم کی آواز سنائی دی۔

''اینگوریسم......''

فضا اچانک سیڈرک کی چیخوں سے بھر گئی۔ دہشت میں ہیری اپنے راستے پر تیزی سے چلنے لگا تاکہ وہ سیڈرک تک پہنچنے کا راستہ تلاش کر سکے۔ جب اسے پہلو والی راہداری میں جانے کیلئے کوئی راستہ دکھائی نہیں دیا تو اس نے دوبارہ تخفیفی جادوئی کلمہ استعمال کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس کا بہت زیادہ اثر تو نہیں ہوا لیکن باڑھ کی دیوار میں ایک چھوٹا سا سوراخ ضرور ہو گیا تھا۔ ہیری نے اس میں اپنا پاؤں ڈال کر موٹی شاخوں پر تب تک چلایا جب تک کہ وہ ٹوٹ نہ گئیں۔ مسلسل کوشش سے وہ سوراخ کو اتنا بڑا کرنے میں کامیاب ہو گیا کہ اس میں گھس کر دوسری طرف نکلا جا سکے۔ حالانکہ اس کوشش میں اس کا چوغہ پھٹ گیا تھا۔ باہر نکل کر اس نے اپنی دائیں طرف دیکھا۔ سیڈرک زمین پر مچھلی کی طرح تڑپ رہا تھا اور کیرم اس کے اوپر جھکا ہوا تھا۔

ہیری جلدی سے سنبھل کر کھڑا ہوا اور جب کیرم نے اس کی طرف دیکھا تو اس نے اپنی چھڑی کیرم کی طرف تان دی۔ کیرم مڑ کر الٹی طرف بھاگنے لگا۔

''ستوفیتم......'' ہیری زور سے چلایا۔

جادوئی چنگاری اُڑتی ہوئی کیرم کی پشت پر لگی۔ وہ آگے کی طرف منہ کے بل گرااور بنا کسی حرکت کے ساکت پڑا رہا۔اس کا چہرہ گھامیں چھپا ہوا تھا۔ ہیری بھاگ کر سیڈرک کے پاس پہنچا۔جس نے اب تڑپنا تو بند کر دیا تھا لیکن وہ اب بری طرح سے ہانپ رہا تھا۔اس کے دونوں ہاتھ اس کے چہرے کو چھپائے ہوئے تھے۔

''تم ٹھیک تو ہو......؟'' ہیری نے اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے پوچھا۔

''ہاں!'' سیڈرک نے ہانپتے ہوئے جواب دیا۔''ہاں!...... مجھے اس بات پر یقین ہی نہیں ہو رہا ہے......وہ میرے پیچھے سے چپ چاپ آیا......اس کی آہٹ سن کر جب میں مڑا تو میں نے دیکھا کہ اس نے اپنی چھڑی مجھ پر تان رکھی تھی......'' سیڈرک گہری سانس لے کر اُٹھ کر کھڑا ہو گیا۔وہ ابھی تک ہانپ رہا تھا۔اس نے اور ہیری نے کیرم کی طرف گھورتے ہوئے دیکھا۔

''مجھے بھی یقین نہیں ہو رہا ہے......میرا خیال ہے کہ وہ بالکل ٹھیک ہے۔'' ہیری نے کیرم کی طرف گھورتے ہوئے کہا۔

''مجھے بھی ایسا ہی لگتا ہے......'' سیڈرک نے جواب دیا۔

''کیا اس سے پہلے تمہیں فلیور کی چیخ سنائی دی تھی؟'' ہیری نے پوچھا۔

''ہاں!'' سیڈرک نے کہا۔''تمہیں یہ تو نہیں لگتا کہ کیرم نے اس پر جادوئی وار کیا ہوگا؟''

''کچھ کہہ نہیں سکتا......'' ہیری نے آہستگی سے کہا۔

''کیا ہم اسے یہیں چھوڑ دیں......؟'' سیڈرک نے پوچھا۔

''نہیں!'' ہیری نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔''میرا خیال ہے کہ ہمیں سرخ چنگاری چھوڑ دینا چاہئے۔کوئی آ کر اسے بچا لے جائے گا......ورنہ شاید سقرط اسے کھا جائے گا!''

''وہ اسی قابل ہی ہے......'' سیڈرک نے نفرت بھرے لہجے میں کہا لیکن اس نے اپنی چھڑی اوپر اُٹھائی اور ہوا میں ایک سرخ چنگاری چھوڑ دی۔ چنگاریاں کیرم کے ٹھیک اوپر آسمان میں منڈلانے لگیں اور اس جگہ کی نشاندہی کرتی رہیں جہاں وہ لیٹا ہوا تھا۔ ہیری اور سیڈرک ایک پل کیلئے یونہی کھڑے رہے اور پھر انہوں نے اپنے چاروں طرف دیکھا، جیسے وہ کسی کے آنے کا انتظار کر رہے ہوں......

''اچھا......تو میرا خیال ہے کہ اب ہمیں آگے بڑھنا چاہئے!'' سیڈرک نے کہا۔

''کیا......؟'' ہیری چونک پڑا۔''اوہ ہاں!......ٹھیک ہے......''

یہ ایک عجیب بات تھی کہ وہ اور سیڈرک کیرم کے خلاف کچھ دیر کیلئے ایک ہو گئے تھے لیکن اب اچانک انہیں یہ بات سمجھ میں آ گئی تھی کہ وہ تو اس مقابلے میں ایک دوسرے کے حریف تھے۔ وہ کوئی بات کئے بغیر اندھیرے راستے پر چلتے گئے پھر ہیری بائیں طرف مڑ گیا اور سیڈرک دائیں طرف۔ جیسے ہی سیڈرک کے قدموں کی آواز سنائی دینا بند ہو گئی۔

ہیری آگے بڑھتا رہا اور چوسمتی جادوئی کلمے کا استعمال کر کے یہ معلوم کرتا رہا کہ کیا وہ صحیح سمت میں ہی جا رہا تھا؟ اب مقابلہ اس کے اور سیڈرک کے درمیان ہی تھا۔ کپ تک سب سے پہلے پہنچنے کی خواہش اب اس کے دل میں بہت شدت سے سر اُٹھا رہی تھی لیکن ابھی ابھی اس نے کیرم کو جو کرتے دیکھا تھا اس پر اسے یقین نہیں ہو رہا تھا۔ موڈی نے انہیں بتایا تھا کہ کسی پر سفاک کٹ وار کا استعمال کرنے کا سیدھا سادا مطلب یہ تھا کہ اسے اژقبان میں عمر قید کی سزا کیلئے تیار رہنا چاہئے۔ کیرم سہ فریقی ٹورنامنٹ کے کپ کے حصول کیلئے یقیناً اتنے سنگین ہتھکنڈے تو استعمال نہیں کرنا چاہتا ہوگا...... ہیری نے اپنی رفتار بڑھا دی۔

اکثر اسے سامنے بند راستے ہی ملتے تھے لیکن اندھیرا بڑھنے کی وجہ سے اسے یہ یقین ہونے لگا کہ وہ بھول بھلیوں کے مرکزی ہدف کے بہت نزدیک پہنچ چکا ہے پھر جب وہ ایک لمبے سیدھے راستے پر چلنے لگا تو اسے سامنے ہلچل محسوس ہوئی۔ چھڑی کی روشنی میں اسے ایک عجیب وغریب چیز دکھائی دی، جس کی اس نے آج تک صرف بھیانک جانداروں کی بھیانک کتاب میں صرف تصویر ہی دیکھی تھی......

وہ ایک ژکیست (ام الہول) تھی۔ اس کا بدن کسی بڑی شیرنی جیسا تھا۔ اس کے بڑے بڑے پنجے تھے اور اس کی لمبی پیلی دُم بالوں بھرے گچھے میں ختم ہو رہی تھی۔ بہر حال، اس کا سر عورت جیسا تھا۔ وہ قنطورس جیسی ہی کوئی مخلوق دکھائی دے رہی تھی۔ وہ مڑ کر اپنی لمبی اور بادامی آنکھوں سے ہیری کی طرف دیکھنے لگی جو لمحہ بہ لمحہ اس کی طرف بڑھتا چلا آ رہا تھا۔ ہیری نے جھجکتے ہوئے اپنی چھڑی اُٹھا رکھی تھی۔ ایسا نہیں لگ رہا تھا کہ ژکیست اس پر حملہ کرنا چاہتی تھی۔ وہ تو سامنے والے راستے پر ادھر ادھر ٹہل رہی تھی صرف اس کا راستہ روکے ہوئے تھی۔

''تم اپنی منزل کے بہت قریب ہو۔ سب سے جلدی پہنچنے والا راستہ یہی ہے۔'' وہ بھرائی ہوئی بھاری بھر کم آواز میں بولی۔

''تو کیا آپ بیچ میں سے ہٹیں گی؟'' ہیری نے جھجکتے ہوئے کہا۔ وہ جانتا تھا کہ اسے کیا جواب ملے گا؟

''بالکل نہیں......'' ژکیست نے ٹہلتے ہوئے اطمینان سے کہا۔ ''جب تک کہ تم میرے معمے کو حل نہ کر لو...... اگر تم نے پہلی بار میں صحیح جواب دے دیا تو میں تمہیں راستہ دے دوں گی۔ اگر تم نے غلط جواب دیا تو میں تم پر حملہ کر دوں گی اور اگر تم خاموش رہے تو میں تمہیں بغیر کسی رکاوٹ کے واپس لوٹنے دوں گی۔''

ہیری کے پیٹ کھلبلی مچ گئی۔ اس طرح کے کام کرنے میں وہ نہیں بلکہ ہرمائنی ماہر تھی۔ اس نے اپنے آپ کو پوری احتیاط سے ٹٹولا کہ وہ کتنے پانی میں ہو سکتا تھا؟ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اگر معمہ زیادہ مشکل ثابت ہوا تو وہ خاموشی سے واپس لوٹ جائے گا اور اپنے لئے کوئی دوسرا راستہ چن لے گا۔ یہ تیسری بات اس کیلئے خوش آئند تھی۔ وہ سوچ بچار میں زیادہ وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا تھا۔

''ٹھیک ہے!'' ہیری نے خود کو تیار کرتے ہوئے کہا۔ ''آپ معمہ بتائیے!''

ژکیست نے ٹہلنا بند کر دیا اور راستے کے بیچوں بیچ اپنی پچھلی ٹانگوں پر بیٹھ گئی۔ اس کی دم متحرک رہی۔ وہ بولنے لگی:

سب سے پہلے اس فرد کے بارے میں سوچو جو بھیس بدل کر رہتا ہے۔
جو رازوں سے کھیلتا ہے اور کبھی صحیح نہیں بتاتا، جھوٹ (Lie) بولتا ہے۔
اس کے بعد مجھے بتاؤ کہ مرمت (Mend) کرنے کیلئے سب سے آخری چیز کیا ہے؟
اور یہ بتاؤ کہ وسط (Middle) کا وسط اور آخر (End) کا اخیر کیا ہے؟
اور آخر میں وہ آواز بتاؤ جو اکثر سنی جاتی ہے۔
جب مطلوبہ لفظ تلاش کرنا مشکل ہو جاتے ہیں۔
اب ان سبھی کو جوڑ دو اور اس کا جواب دو۔
کس جانور کا تم کبھی بوسہ نہیں لینا چاہو گے؟

ہیری نے منہ پھاڑ کر اسے گھورا۔

''کیا میں ایک بار پھر اس معمے کو سن سکتا ہوں......تھوڑا آہستہ......'' ہیری نے کہا۔

ژکیست نے ہیری کی طرف دیکھ کر پلکیں جھپکائیں، مسکرائی اور اپنی بات دہرانے لگی۔

''یہ سب اشارے اس جانور کی طرف ہی ہیں، جسے میں کبھی نہیں چومنا چاہوں گا؟'' ہیری نے سوچتے ہوئے پوچھا۔

ژکیست ایک بار پھر پراسرار انداز میں مسکرائی۔ ہیری نے اس کا مطلب ہاں ہی سمجھ لیا تھا۔ ہیری نے اپنے دماغ پر زور ڈالا۔ ایسے بہت سے جانور تھے جنہیں وہ چومنا نہیں چاہتا تھا۔ سب سے پہلے اس کے دماغ میں دھماکے دار سقرط کا خیال آیا لیکن وہ سمجھ گیا کہ وہ صحیح جواب نہیں ہو سکتا۔ اس کے لئے اسے اشاروں کو سمجھ کر حل کرنا ہوگا......

''جو بھیس بدل کر رہتا ہے......'' ہیری بڑبڑایا اور اس کی طرف گھورنے لگا۔ ''جو جھوٹ بولتا ہے...... یہ تو دھوکے بازی ہوگی، نہیں یہ اندازہ نہیں ہے۔ جاسوس (Spy)؟ میں اس کے بارے میں بعد میں سوچوں گا......کیا آپ مجھے اگلا اشارہ بتائیں گی؟''

ژکیست نے معمے کی اگلی سطر دہرائی۔

''مرمت کرنے والے (Mend) کی سب سے آخری چیز کیا ہے؟'' ہیری نے دہرایا۔ ''ار......کیا پتہ......وسط (Middle) کا وسط......کیا میں آخری سطر دوبارہ سن سکتا ہوں؟''

ژکیست نے آخری سطر سنائی۔

''ایسی آواز جو اکثر لفظ تلاش کرنے مشکل وقت پر سنائی دیتی ہے۔'' ہیری نے خود کلامی کرتے ہوئے کہا۔ ''ار...... یہ تو...... ار......ذرا ٹھہرو......ار بھی تو ایک آواز ہے۔''

ژکیست اس کی طرف دیکھ کر مسکرائی۔

''جاسوس (Spy)......ڈی (D)......ار (Er)......'' ہیری نے آگے پیچھے ٹہلتے ہوئے کہا۔ ''وہ جانور جس کا میں کبھی بوسہ لینا نہیں چاہوں گا......سپائی......ڈ......ار......سپائڈر......مکڑی!''

ژکیست اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑی ہوئی اور کھل کر مسکرائی۔ وہ اگلے پیر پھیلا کو ایک طرف ہٹ گئی تا کہ ہیری اس کے پاس سے نکل کر آگے گزر سکے۔

''شکریہ!'' ہیری نے کہا اور اپنی ذہانت پر حیران ہوتے ہوئے آگے بھاگنے لگا۔

اب وہ قریب ہی ہوگا۔ بہت ہی قریب......اس کی چھڑی اسے بتا رہی تھی کہ وہ ٹھیک سمت میں جا رہا ہے۔ جب تک کہ راستے میں اسے کوئی بہت بھیانک چیز نہ مل جائے تب تک اس کے پاس موقع ہے......

آگے دو راستے تھے۔ ''ستم درستم......'' اس نے اپنی چھڑی سے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔ چھڑی نے گھوم کر دائیں راستے کی طرف اشارہ کیا۔ وہ اسی طرف بھاگنے لگا اور پھر اسے سامنے روشنی دکھائی دی۔ سہ فریقی ٹورنامنٹ کپ سو گز کے فاصلے پر ایک میز پر رکھا ہوا تھا اور پوری آب و تاب سے چمک رہا تھا۔ ہیری اس کی طرف دوڑنے لگا لیکن اسی وقت اسے سامنے والے راستے پر ایک سیاہ ہیولا دھڑ دھڑاتا ہوا دکھائی دیا۔

سیڈرک وہاں پہلے پہنچ جائے گا۔ سیڈرک پوری رفتار سے کپ کی طرف بھاگا جا رہا تھا۔ ہیری جانتا تھا کہ وہ اس کی برابری نہیں کر پائے گا۔ سیڈرک اس سے زیادہ لمبا اور بڑا تھا۔ اس کے قدموں کا فاصلہ زیادہ طے ہوتا تھا......

پھر ہیری نے دیکھا کہ کوئی بہت بڑی چیز بائیں طرف کی دیوار سے چلتی ہوئی سیڈرک کی جانب بڑھ رہی تھی۔ سیڈرک اس سے ٹکرانے ہی والا تھا لیکن آنکھیں کپ پر مرتکز ہونے کی وجہ سے سیڈرک کو وہ چیز بالکل دکھائی نہیں دے رہی تھی۔

''سیڈرک......بائیں طرف ہوشیار......!'' ہیری زور سے چیخا۔

سیڈرک ہیری کا اشارہ سمجھ گیا اور وہ یکدم غوطہ کھا گیا جس سے وہ اس چیز سے ٹکرانے سے بال بال بچا تھا۔ وہ ہڑبڑاہٹ میں خود پر قابو نہ رکھ پایا اور زمین بوس ہوتا چلا گیا۔ اس کے گرتے ہی اس کی چھڑی اس کے ہاتھ نکل گئی اور وہ نہتا ہو چکا تھا۔ ایک دیوقامت مکڑی ان کے سامنے آگئی تھی، جس کا رُخ اب ان کی طرف تھا۔ وہ سیڈرک کو دیکھ کر تیزی سے اس کی طرف بڑھی۔

''ستوفیتم......'' ہیری دوبارہ چیخا۔ جادوئی چنگاری اُڑتی ہوئی مکڑی کے دیوہیکل بدن پر موجود بالوں پر پڑی لیکن اس سے تو بہتر یہ ہوتا کہ وہ اسے بڑا پتھر مار دیتا کیونکہ جادوئی چنگاری کا کوئی خاص اثر نہیں ہوا تھا۔ مکڑی اپنی جگہ پر تھرکی، گھومی اور سیڈرک کو چھوڑ کر ہیری کی طرف دوڑنے لگی۔

''ستوفیتم......بنگھیتوتم......ستوفیتم......'' ہیری دوبارہ چیخا۔

لیکن اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوا......مکڑی یا تو اتنی زیادہ بڑی تھی یا پھر اتنی جادوئی تھی کہ جادوئی کلمے اس کا کچھ نہیں بگاڑ پا رہے

تھے۔اسے کوئی نقصان تونہیں پہنچا البتہ مکڑی کو غصہ ضرور آ گیا تھا۔ ہیری کو اس کی آٹھ چمکتی ہوئی سیاہ آنکھیں صاف دکھائی دیں۔جن میں اس کیلئے ناپسندیدگی بھری ہوئی تھی اور اس کے منہ کے آگے دو نوکیلی تیز دھار چمٹیاں بھی کٹ کٹ کی آواز کے ساتھ بج رہی تھی۔ پھر وہ مکڑی ہیری کے عین اوپر پہنچ گئی۔

مکڑی نے اسے اگلی ٹانگوں سے پکڑ کر ہوا میں بلند کر دیا۔ وہ پوری جدوجہد کرتے ہوئے مکڑی کو لات مارنے کی کر رہا تھا لیکن اس کی کوشش کچھ زیادہ ہی خطرناک ثابت ہوئی۔اس کا پاؤں لہراتا ہوا مکڑی کی نوکیلی تیز دھار متحرک چمٹیوں سے جاٹکرایا۔اس کے پیر میں درد کی شدید لہر دوڑ گئی۔نوکیلی چمٹیوں نے اس کے پیر کو زخمی کر دیا تھا۔اسے سیڈرک کے 'ستوفیتم' کہنے کی آواز سنائی دی لیکن اس سے بھی کوئی خاطر خواہ نتیجہ نہیں نکلا۔اس کا جادوئی وار بھی ہیری کی طرح بیکار ثابت ہوا تھا۔اب مکڑی نے اپنی تیز دھار چمٹیاں پھر کھولیں اور ہیری کو اپنے منہ کی طرف کھینچا۔ ہیری نے فوراً چھڑی اُٹھا کر اس کے منہ کا نشانہ لیا اور چیخا۔''ایکز پلیز تم......''

اس سے کام بن گیا تھا......ہتھیار چھڑانے والا جادوئی کلمہ کی چنگاری سے مکڑی نے اسے چھوڑ دیا۔ ہیری بارہ فٹ کی اونچائی سے اپنے زخمی پیر کے بل زمین پر جا گرا۔اس کے منہ سے کراہ نکل گئی۔اس کا پیر اب پوری طرح مڑ چکا تھا۔ بنا سوچے سمجھے اس نے مکڑی کے پیٹ پر نیچے سے نشانہ لگایا...... بالکل اسی طرح جس طرح اس نے سقرط کے ساتھ کیا تھا۔ وہ زور سے چیخا۔

''ستوفیتم......''

عین اسی لمحے سیڈرک نے بھی یہی کیا تھا۔ وہ ہو گیا، جو کام ایک جادوئی کلمے کے وار سے نہیں ہو پا رہا تھا......مکڑی ایک طرف گر گئی اور اس پہلو والی باڑھ پر بے دم ہو کر جا پڑی۔اس کے بالوں بھری ٹانگیں ابھی بھی راستے میں پڑی تھیں۔

''تم ٹھیک تو ہو ہیری؟'' سیڈرک چیخ کر بولا۔''کیا مکڑی تمہارے اوپر گر گئی ہے؟''

''نہیں......'' ہیری نے ہانپتے ہوئے جواب دیا۔اس نے اپنے پیر کی طرف دیکھا۔اس میں سے تیزی سے خون نکل رہا تھا۔ اسے اپنے پھٹے چوغے پر مکڑی کی چمٹیوں کا گاڑھا اور چپچپا لعاب دکھائی دیا۔ ہیری نے اُٹھنے کی کوشش کی لیکن اس کا پاؤں اتنی بری طرح سے کانپ رہا تھا کہ وہ اس کا وزن نہیں سنبھال پا رہا تھا۔ وہ باڑھ کی دیوار سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا۔اس نے لمبے لمبے سانس کھینچے اور اپنے چاروں طرف دیکھا۔سیڈرک کپ سے چند ہی فٹ کے فاصلے پر کھڑا تھا جو اس کے پیچھے چمک رہا تھا......

''اسے اُٹھا لو......'' ہیری نے سیڈرک کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔''جاؤ! اسے اُٹھا لو تم سب سے پہلے پہنچے تھے......''

لیکن سیڈرک اپنی جگہ سے ہلا تک نہیں۔ وہ وہیں کھڑے کھڑے ہیری کو دیکھتا رہا۔ پھر وہ کپ کی طرف دیکھنے کیلئے مڑا۔ ہیری نے سنہری روشنی میں اس کے چہرے پر حسرت کا تاثر دیکھا۔سیڈرک نے دوبارہ ہیری کو دیکھا جو سہارے کیلئے باڑھ کو پکڑے ہوئے تھا۔

''تم اسے جا کر اُٹھا لو......جیتنا تو تمہیں چاہئے۔آج تم نے دوبار میری جان بچائی ہے۔'' سیڈرک نے ایک گہری سانس لیتے

ہوئے کہا۔

''مقابلے میں ایسا نہیں ہوتا ہے......'' ہیری نے کہا۔ اسے بہت غصہ آ رہا تھا اس کے پاؤں میں بہت تیز درد ہو رہا تھا اور مکڑی کی پکڑ سے نجات پانے کے بعد گرنے کی وجہ سے اس کا پورا بدن بری طرح دُکھ رہا تھا۔ لیکن اس کی تمام کوششوں کے باوجود سیڈرک اس کی بات ماننے پر تیار نہ ہوا۔ بالآخر ہیری نے ہار مان لی۔ جس طرح اس نے چو چینگ کو رقص تقریب میں لے جانے کے معاملے میں ہیری کو نیچا دکھایا تھا بالکل اسی طرح آج وہ پھر اسے نیچا دکھانے میں کامیاب ہو رہا تھا۔

''جو بھی کپ تک پہلے پہنچے گا اسے پورے نمبر ملیں گے۔ تم پہلے پہنچے ہو۔ دیکھو! اس زخمی پیر کی حالت ایسی نہیں ہے کہ میں اس کے بل بوتے پر کوئی دوڑ لگا سکوں......''

سیڈرک کپ سے کچھ قدم دور چل کر ساکت مکڑی کے پاس پہنچا اور اپنا سر نفی میں ہلانے لگا۔ ''نہیں...... بالکل نہیں!'' اس نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

''ضد مت کرو سیڈرک!'' ہیری نے چڑتے ہوئے کہا۔ ''بس کپ اُٹھا لو تاکہ ہم یہاں سے باہر نکل سکیں......'' سیڈرک نے دیکھا کہ ہیری نے سیدھا کھڑے ہونے کیلئے باڑھ کو مضبوطی سے پکڑ رکھا تھا۔

''تم نے مجھے ڈریگن کے بارے میں بتایا تھا...... اگر تم مجھے بروقت نہ بتاتے تو میں تو پہلے ہی ہدف میں ناکام رہ جاتا......'' سیڈرک نے کہا۔

''اس معاملے میں کسی نے میری مدد کی تھی۔'' ہیری نے جلدی سے کہا اور اپنے چوغے سے اپنے پیر کا خون صاف کرنے کی کوشش کی۔ ''تم نے انڈے کے سراغ میں میری مدد کی...... ہمارا حساب برابر ہو گیا......''

''میری بھی تو اس انڈے کے معاملے میں کسی نے مدد کی تھی۔'' سیڈرک نے کہا۔

''لیکن حساب تو پھر بھی برابر ہو ہی گیا نا!'' ہیری نے کہا اور اس نے پیر پر ہلکے سے وزن ڈال کر اس کا جائزہ لینے کی کوشش کی۔ اس کا پیر بری طرح کانپنے لگا۔ جب مکڑی نے اسے گرایا تھا تو اس کے ٹخنے کی رگ دب گئی تھی۔

''تمہیں دوسرے ہدف میں زیادہ نمبر ملنا چاہئیں تھے۔'' سیڈرک اڑتے ہوئے کہا۔ ''تم سب یرغمالیوں کو بچانے کیلئے وہیں رُکے رہے۔ یہ کام مجھے کرنا چاہئے تھا۔''

''میں اکیلا ہی احمق تھا...... جس نے اس نغمے کو غیر ضروری سنجیدگی سے لیا تھا۔'' ہیری نے کڑواہٹ سے کہا۔ ''اب تو کپ کو اُٹھا لو......''

''نہیں......'' سیڈرک نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ وہ مکڑی کے الجھے ہوئے پیروں کے اوپر سے ہوتا ہوا ہیری کے پاس پہنچا جو اسے ٹکٹکی باندھے دیکھ رہا تھا۔ سیڈرک بے حد سنجیدہ دکھائی دے رہا تھا۔ وہ ایسی شاندار شہرت کو ٹھوکر مار رہا تھا جو ہفل پف فریق

کو صدیوں میں نصیب نہیں ہوئی تھی۔

''چلو!'' سیڈرک نے اسے کہا۔ایسا لگ رہا تھا جیسے اس فیصلے کیلئے اسے خود پر بے تحاشا جبر کرنے کی ضرورت محسوس ہو رہی تھی۔ اس کا چہرہ ستا ہوا تھا اور اس نے اپنے ہاتھ بغلوں میں دبا رکھے تھے۔ایسا لگ رہا تھا کہ وہ پکا تہیہ کر چکا تھا کہ اسے کیا کرنا ہے؟

ہیری نے کبھی سیڈرک کو اور کبھی کپ کو دیکھا۔ایک پل کیلئے تو اس نے یہ تخیل میں یہ تصویر دیکھی کہ وہ بھول بھلیوں سے کپ تھامے باہر نکل رہا ہے۔اس نے دیکھا کہ اس نے سہ فریقی ٹورنامنٹ کپ ہاتھوں میں اُٹھا رکھا ہے اور سٹیڈیم کے سبھی تماشائی شور مچا رہے ہیں۔چو چینگ کا چہرہ خوشی اور پسندیدگی سے دمک رہا تھا...... لیکن پھر وہ تصویر غائب ہو گئی۔اس نے دیکھا کہ وہ سیڈرک کے ستے ہوئے چہرے کو ٹکٹکی باندھے دیکھ رہا تھا۔

''ہم دونوں ہی اس کپ کو چھوئیں گے۔'' ہیری نے فیصلہ کرتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب؟''

''ہم دونوں ایک ساتھ اسے پکڑتے ہیں۔جیت تو ہوگورٹس کی ہی ہوگی۔ہم اس میں برابری کے حصے دار بن جائیں گے۔''

سیڈرک نے ہیری کو گھور کر دیکھا۔اس نے اپنا بازو کھولا۔''تم...... تم سچ مچ ایسا ہی کرنا چاہتے ہو؟''

''ہاں!'' ہیری نے کہا۔''...... ہم نے ایک دوسرے کی مدد کی ہے، ہے نا؟ ہم دونوں ہی یہاں تک پہنچے ہیں۔اب ہم دونوں ہی اسے ساتھ پکڑ لیتے ہیں۔''

ایک پل کیلئے ایسا لگا جیسے سیڈرک کو اپنی سماعت پر یقین نہ آیا ہو پھر اس کے ستے ہوئے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ پھیل گئی۔

''یہ ٹھیک ہے...... چلو!'' اس نے جلدی سے کہا۔

اس نے ہیری کے بائیں کندھے کے نیچے سے ہاتھ ڈال کر اسے پکڑا اور سہارا دے کر آگے کی طرف بڑھا۔لنگڑاتے ہوئے ہیری کو سہارا دے کر اس میز پر لے ہی آیا جہاں بیچوں بیچ کپ رکھا ہوا تھا۔جب وہ اس کے بالکل پاس پہنچ گئے تو دونوں نے چمکتے ہوئے دستے کی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا۔

''تین کی گنتی پر...... ٹھیک ہے...... ایک...... دو...... تین......'' ہیری نے کہا۔

ہیری اور سیڈرک دونوں نے ایک ہی وقت میں کپ کے دستوں کو پکڑ لیا۔

فوراً ہیری کو اپنے پیچھے جھٹکا لگا۔اس کے پیر زمین سے اوپر اُٹھ گئے۔وہ اب سہ فریقی ٹورنامنٹ کے انعامی کپ کے دستوں کو کسی صورت چھوڑ نہیں سکتا تھا۔کپ کا دستہ اسے آگے کی طرف کھینچ رہا تھا اور ہوا کے شور اور رنگوں کی رنگینوں کے ساتھ موجزن نامعلوم سمت میں رواں دواں تھا۔سیڈرک بھی اس کے پہلو میں ہی اُڑ رہا تھا......

☆☆☆☆

بتیسواں باب

# گوشت، خون اور ہڈی

جب ہیری کے پیر واپس زمین پر پڑے تو اس کا زخمی پیر مڑ گیا اور وہ آگے کی طرف گر گیا۔ آخر کار سہ فریقی ٹورنامنٹ کے کپ سے اس کا ہاتھ چھوٹ ہی گیا۔ اس نے اپنا سر اُٹھا کر ارد گرد دیکھا۔

''ہم کہاں ہیں......؟'' اس نے پوچھا۔

سیڈرک نے اپنا سر ہلایا۔ وہ اُٹھ کر کھڑا ہوا۔ ہیری کو اس کے پیروں پر کھڑا کیا پھر وہ دونوں چاروں طرف دیکھنے لگے۔ وہ ہوگورٹس کے میدان سے بہت دور آ چکے تھے۔ یہ واضح تھا کہ وہ میلوں دور آ گئے تھے۔ شاید سینکڑوں میل دور...... کیونکہ سکول کے چاروں طرف کے پہاڑ بھی نہیں دکھائی دے رہے تھے، اس کے برعکس وہ ایک اندھیرے اور پیڑ پودوں سے بھرے قبرستان میں کھڑے تھے۔ ان کی دائیں طرف ایک بڑا سدا بہار درخت تھا جس کے دوسری طرف چھوٹے گرجے کی کالا ہیولا دکھائی دے رہا تھا۔ ان کی بائیں طرف ایک پہاڑی تھی جس پر ہیری کو ایک پرانا مکان کا ہیولا دکھائی دیا۔

سیڈرک نے پہلے سہ فریقی ٹورنامنٹ کپ کی طرف اور پھر ہیری کی طرف دیکھا۔

''کیا کسی نے تمہیں بتایا تھا کہ یہ کپ گھریری کنجی ہے؟'' اس نے ہیری سے پوچھا۔

''نہیں......'' ہیری نے جواب دیا۔ وہ قبرستان میں چاروں طرف دیکھ رہا تھا۔ وہاں گہرا سناٹا تھا اور ماحول تھوڑا ڈراؤنا تھا۔ ''کیا یہ بھی مقابلے کا ہی حصہ ہے؟''

''معلوم نہیں......'' سیڈرک پریشانی کے عالم میں بولا۔ وہ تھوڑا گھبرایا ہوا لگ رہا تھا۔ ''تمہیں کیا لگتا ہے کہ چھڑیاں باہر نکال لیں......''

''ہاں!'' ہیری نے کہا۔ اسے خوشی ہوئی کہ یہ تجویز اس نے نہیں بلکہ سیڈرک نے دی تھی۔

انہوں نے اپنی چھڑیاں باہر نکال لیں۔ ہیری اپنے چاروں طرف دیکھنے لگا۔ ایک بار پھر اسے ایسا عجیب احساس ہوا جیسے کوئی انہیں دیکھ رہا ہے۔

''کیا کوئی آ رہا ہے......؟''اس نے اچانک کہا۔

گہرے اضطراب میں مبتلا دونوں اندھیرے میں آنکھیں پھاڑ کر دیکھنے لگے۔انہیں ایک سیاہ ہیولا قریب آتا ہوا دکھائی دیا۔وہ ہیولا قبروں کے کتبوں کے درمیان میں سے ہوتا ہوا دھیرے دھیرے ان کے قریب آ رہا تھا۔اس نے اپنے ہاتھ اوپر اُٹھا رکھے تھے، ہیری کو محسوس ہوا کہ جیسے اس نے کوئی چیز اُٹھا رکھی ہو۔وہ شخص چاہے جو بھی ہو پستہ قد تھا اور اس نے اپنے چہرے کو چھپانے کیلئے نقاب والا چوغہ پہن رکھا تھا جو اس نے سر کے اوپر تک ڈھانپا ہوا تھا۔اس کے زیادہ پاس آنے پر ہیری نے دیکھا کہ اس شخص کے ہاتھوں میں ایک گٹھڑی تھی جو کسی بچے جیسی دکھائی دے رہی تھی...... یا پھر اس کے ہاتھوں میں صرف کپڑوں کے گٹھڑی ہی تھی؟

ہیری نے اپنی چھڑی تھوڑا اچھا لی اور کنکھیوں سے سیڈرک کی طرف دیکھا۔سیڈرک نے اس کی طرف حیرانگی سے دیکھا۔وہ دونوں آنے والے شخص کو دیکھنے کیلئے پیچھے مڑے۔

ہیولا سنگ مرمر کے ایک بڑے کتبے کے پاس آ کر رُک گئی جو ان سے صرف چھ فٹ کے فاصلے پر تھا لگا ہوا تھا۔ایک پل کیلئے تو ہیری، سیڈرک اور وہ پستہ قامت شخص ایک دوسرے کی طرف دیکھتے رہے۔

اور پھر بغیر کسی وجہ کے ہیری کے ماتھے کے نشان میں درد کی شدید لہر اُٹھی۔وہ اپنی جگہ پر کھڑے کھڑے دہرا ہو کر رہ گیا۔اسے زندگی میں اتنا شدید درد کبھی نہیں ہوا تھا جب اس نے اپنا ہاتھ اپنے نشان پر رکھا تو چھڑی اس کے ہاتھ نکل کر زمین پر جا گری۔اس کے گھٹنے مڑ گئے اور وہ زمین پر دوہرا ہو کر گر گیا۔اسے اب کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا اور اس کا سر پھٹنے لگا تھا۔

اس کے سر کے کہیں اوپر بہت دور سے ایک تیکھی برفیلی اور غراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

''دوسرے کو مار ڈالو......''

چھڑی لہرانے کی آواز آئی اور ایک دوسری آواز رات کے سناٹے میں گونجی۔

''ایوداکوداسیم......!''

بند پلکوں کے پیچھے سے بھی ہیری کو تیز سبز روشنی کا دھماکہ دکھائی دے گیا اور اسے کسی کی بھاری چیخ سنائی دی اور اپنے قریب زمین پر دھم سے گرنے کی آواز سنائی دی۔اس کے نشان کا درد بہت زیادہ بڑھ چکا تھا لیکن پھر یہ کم ہو گیا۔وہ جانتا تھا کہ اسے کیا دیکھنے کو ملنے والا ہے؟ اس لئے اس نے دہشت میں اپنی دکھتی ہوئی آنکھیں کھولیں......

سیڈرک اس کے پاس زمین پر گرا ہوا تھا۔وہ مر چکا تھا......

ایک پل کیلئے تو (جو ہیری کو آخری زمانے کی طرح لمبا لگا) ہیری سیڈرک کے چہرے کو گھورتا رہا۔وہ اس کی کھلی بھوری آنکھوں کو دیکھتا رہا۔جو ویران مکان کی کھڑکیوں کی طرح سونی اور دم بخود تھیں۔وہ اس کے پریشان اور تکلیف زدہ آدھ کھلے منہ کو ٹٹولتا رہا جس پر تھوڑی حیرانی کی جھلک پھیلی ہوئی تھی اور پھر اس نے پہلے کہ ہیری کا دماغ اس حقیقت کو تسلیم کر پاتا جو اس کے سامنے کھلی کتاب کی

طرح پڑی تھی۔اس سے پہلے کہ وہ بے اعتباری کے سکتے کے علاوہ کچھ اور محسوس کر پاتا اسے احساس ہوا کہ کوئی اسے کھینچ کر کھڑا کر رہا ہے۔

چوغے والے پستہ قامت آدمی نے اپنی گٹھڑی نیچے رکھ دی تھی۔اپنی چھڑی سے روشنی کر لی تھی اور اب وہ ہیری کو کھینچ کر قبر پر لگے سنگ مرمر کے کتبے کی طرف لے جا رہا تھا۔اس نے ہیری کو کتبے کے سہارے کھڑا کر دیا لیکن اس سے پہلے ہیری نے چھڑی کی روشنی میں اسے پر لکھا ہوا نام پڑھ لیا تھا......

'ٹام رڈل......'

چوغے والا آدمی اب ہیری کو رسیوں سے مضبوطی سے باندھ رہا تھا۔اس نے ہیری کو گردن سے لے کر ٹخنوں تک کتبے سے باندھ دیا تھا۔جب اس نے آزادی کیلئے ہاتھ پیر مارنے کی کوشش کی تو اس نقاب پوش نے اپنا ہاتھ اُٹھا کر اس کے چہرے پر تھپڑ رسید کر دیا۔ ہیری نے دیکھ لیا تھا کہ اس کے ہاتھ کی ایک انگلی غائب تھی۔اسی وقت ہیری کو احساس ہو گیا کہ اس نقاب کے پیچھے کون تھا۔وہ وارم ٹیل تھا......

''تم......'' ہیری نے غصے سے تھوک اُڑاتے ہوئے کہا۔

لیکن تب تک وارم ٹیل اسے رسیوں سے باندھ چکا تھا اور اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔وہ تو رسیوں کی مضبوطی کا جائزہ لے رہا تھا۔جب وارم ٹیل کو یہ یقین ہو گیا کہ ہیری کتبے سے اتنی مضبوطی سے بندھ چکا ہے کہ ایک انچ بھی حرکت نہیں کر سکتا ہے، تب وارم ٹیل نے اپنے چوغے کے اندر سے ایک کالی چیز نکالی اور اسے ہیری کے منہ میں ٹھونس دی۔پھر وہ بنا کچھ بات کئے مڑا اور ہیری سے دور چلا گیا۔ہیری نہ تو کچھ بول سکتا تھا اور نہ ہی کچھ دیکھ سکتا تھا کہ وارم ٹیل کہاں چلا گیا ہے؟ وہ کتبے کی دوسری طرف دیکھنے کیلئے اتنا بھی سر اُٹھا نہیں سکتا تھا۔وہ تو صرف اپنے سامنے کی چیزیں ہی دیکھ سکتا تھا۔

سیڈرک کی لاش کم از کم بیس فٹ کے فاصلے پر پڑی تھی جس سے کچھ ہی دور سہ فریقی ٹورنامنٹ کپ گرا پڑا تھا جو ستاروں کی روشنی میں چمک رہا تھا۔ہیری کی چھڑی سیڈرک کے پیروں کے پاس زمین پر پڑی ہوئی تھی۔کپڑوں کی گٹھڑی جسے ہیری کچھ لمحے پہلے بچہ سمجھا تھا قبر کے نزدیک رکھی ہوئی تھی اور تھوڑا ہل جل کر رہی تھی۔ہیری نے جیسے ہی اس کی طرف دیکھا ایک اس کے ماتھے کے نشان میں جلن ہونے لگی اور گہرا درد اُٹھنے لگا......اور اسے اچانک پتہ چل گیا کہ وہ یہ نہیں دیکھنا چاہتا تھا کہ اس گٹھڑی میں کیا چیز چھپی ہوئی تھی......وہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ گٹھڑی کبھی کھلے......

اس نے اپنے پیروں کے پاس عجیب سی آواز سنائی دے رہی تھی۔اس نے جب نیچے دیکھا تو معلوم ہوا کہ ایک بڑا اژدہا گھاس پر رینگ رہا تھا۔وہ یقیناً ناگنی ہی تھی جو اسے خواب دکھائی دی تھی۔وہ اسی قبر کے گرد چکر کاٹ رہی تھی جس کے کتبے سے ہیری اس وقت بندھا ہوا تھا۔وارم ٹیل کی گھر گھراتی ہوئی سانس تیز سنائی دیں۔ایسا لگا کہ جیسے وہ کسی وزنی چیز کو زمین پر دھکا دے رہا ہو۔پھر وہ

ہیری کے نظروں کے حلقے آ گیا۔ ہیری نے دیکھا کہ وارم ٹیل پتھر کی ایک بڑی کڑاہی کو دھکیلتا ہوا قبر کے پاؤں کی طرف لے جا رہا تھا۔اس میں پانی جیسی کوئی رقیق چیز بھری ہوئی تھی۔ ہیری کو اس کی پھونکیں مارنے کی سی آواز سنائی دے رہی تھی۔ ہیری نے اتنی بڑی کڑاہی کا استعمال پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔پتھر کی یہ کڑاہی اتنی بڑی تھی کہ اس میں ایک صحت مند آدمی اطمینان سے بیٹھ سکتا تھا۔

زمین پر رکھی کپڑوں کی گٹھڑی کے اندر کی چیز زیادہ تیزی سے ہلنے جلنے لگی تھی۔ ایسا لگ رہا تھا کہ وہ باہر نکلنے کی کوشش کر رہی تھی۔ وارم ٹیل کڑاہی کے نیچے چھڑی گھمانے لگا۔ اچانک کڑاہی کے نیچے تیز شعلے اُٹھنے لگے۔ بڑا اژدہا آگ کی روشنی دیکھ کر وہاں سے دور ہٹ گیا اور نجانے کہاں گم ہو گیا۔اب وہ ہیری کی نگاہ کے دائرے میں نہیں تھا۔

کڑاہی کے اندر کا رقیق سیال بہت جلدی ہی گرم ہو گیا تھا۔اس کی سطح پر نہ صرف بلبلے دکھائی دینے لگے بلکہ آگ کی چنگاریاں بھی اُٹھنے لگیں جیسے اس میں آگ لگ گئی ہو۔ دھواں بے حد گھنا اور کثیف ہوتا جا رہا تھا اور آگ کو تیز کرتے ہوئے وارم ٹیل کی انگلیاں دھندلی ہوتی دکھائی دے رہی تھیں۔ گٹھڑی کے نیچے کی ہلچل زیادہ تیز ہو گئی تھی اور ہیری نے دوبارہ دیکھا۔

''جلدی کرو......'' سرد برفیلی آواز غرائی۔

سطح کا پورا پانی اب چنگاریوں سے جل رہا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے اس میں ہیرے جڑے ہوں۔

''یہ تیار ہے مالک......''

''فوراً......'' سرد برفیلی آواز نے حکم دیا۔

وارم ٹیل نے زمین پڑی گٹھڑی کو کھولا اور اس کے اندر سے کی چیز کو سامنے کیا۔ ہیری کے منہ سے تیز چیخ نکل گئی لیکن اس کے منہ میں ٹھونسے ہوئے کپڑے کی وجہ سے اس کی آواز باہر نہ نکل پائی تھی۔

ایسا لگ رہا تھا جیسے وارم ٹیل نے ایک پتھر اچھال کر کسی بدصورت چپچپے اور بنا آنکھوں والی چیز کو نمودار کر دیا ہو۔لیکن یہ چیز تو اس سے بھی سو گنا بری تھی۔ وارم ٹیل جس چیز کو اُٹھائے تھا، وہ کسی سوکھے کی بیماری کے شکار نوزائیدہ انسانی بچے جیسی لگ رہی تھی۔ یہ بات اور تھی کہ ہیری نے آج تک ایسا بچہ نہیں دیکھا تھا۔ اس کے سر پر بال بالکل نہیں تھے۔ وہ پھپھوندی زدہ دکھائی دے رہا تھا اور اس کا رنگ سرخی مائل سیاہ تھا۔ اس کے ہاتھ اور پیر لمبے پتلے اور لاغر تھے کیونکہ اس کا چہرہ کسی بچے جیسا ہرگز نہیں تھا بلکہ سانپ جیسا چکنا اور پتلا تھا۔اس کی سرخ آنکھیں چمک رہی تھیں جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ اس میں زندگی کی رمق باقی ہے۔

گٹھڑی کے اندر سے نکلنے والی یہ چیز کچھ زیادہ ہی بے قرار دکھائی دے رہی تھی جیسے اسے کسی کام کی جلدی ہو۔اس نے اپنی پتلا بازو اوپر اُٹھا اور وارم ٹیل کی گردن میں ڈال دیا۔ وارم ٹیل نے اسے اُٹھا لیا۔ ایسا کرتے ہی اس کا نقاب پیچھے کو سرک گیا۔ ہیری نے آگ کی روشنی میں وارم ٹیل کے کمزور زرد چہرے پر اس چیز کیلئے نفرت کی جھلک دیکھی۔ جب وہ جاندار چیز کو کڑاہی کے قریب لایا۔ کڑاہی میں ابلتے ہوئے سیال کی سطح پر ناچتی ہوئی چنگاریوں میں ایک پل کیلئے رُکا تو ہیری نے اس بدصورت سانپ جیسے چہرے کو

چمکتے ہوئے دیکھا اور پھر وارم ٹیل نے اس جاندار چیز کو کڑاہی کے اندر ڈال دیا۔ ایک ہش کی آواز کے ساتھ وہ بدصورتی چیز کڑاہی کے کھولتے ہوئے سیال کے اندر ڈوب کر غائب ہو گیا۔ ہیری نے اس کمزور بدن کو کڑاہی کی نچلے تلے سے ٹکرانے کی آواز سنی۔

اسے ڈوب جانے دو...... ہیری نے سوچا۔ اس کا نشان اب اتنی بری طرح درد ہو رہا تھا کہ اس سے برداشت نہیں ہو رہا تھا۔ خدا کرے...... وہ اس اُبلتے سیال کے اندر ہی ڈوب کر ہلاک ہو جائے!

وارم ٹیل کانپتی آواز میں بول رہا تھا اور بری طرح ڈرا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ اس نے اپنی چھڑی اُٹھائی، آنکھیں بند کیں اور اندھیرے میں بولا۔ ''وراثت میں دی گئی باپ کی اے ہڈی، تم اپنے بیٹے کو از سرِ نو زندگی لوٹا دو......''

ہیری کے پاس کی قبر کی سطح ٹوٹ گئی۔ ہیری نے دہشت زدہ ہو کر اس کی طرف دیکھا۔ وارم ٹیل کے حکم کے مطابق ہوا میں دھول کی بوچھاڑ اُڑی اور دھیرے سے کڑاہی میں جا گری۔ پانی کی ہیروں جیسی سطح چکنا چور ہو گئی۔ ایک بار پھر ہش کی آواز سنائی دی۔ ہر سمت میں چنگاری نکلنے لگیں اور پھر پانی کی رنگت نیلی ہونے لگی۔

اب وارم ٹیل سسکیاں لینے لگا تھا۔ اس نے اپنے چوغے کے اندر سے چاندی کا ایک لمبا، پتلا اور چمکتا ہوا خنجر نکالا۔ اس کی آواز دہشت بھری سسکیوں کے باعث لڑکھڑا رہی تھی۔

''اپنی مرضی سے خدمت گزار کا دیا ہوا گوشت، تم اپنے آقا کو از سرِ نو زندگی لوٹا دو۔''

اس نے اپنے دائیں ہاتھ کو اپنے سامنے پھیلا لیا...... وہ ہاتھ جس کی انگلی غائب تھی۔ اس نے بائیں ہاتھ میں خنجر کو مضبوطی سے پکڑا اور اسے اوپر کی طرف اُٹھایا......

ہیری کو اس خوفناک حادثے کے ہونے سے ایک ہی پل پہلے احساس ہو گیا تھا کہ وارم ٹیل کیا کرنے جا رہا تھا؟ اس نے اپنی آنکھوں کس کر بند کر لیں لیکن وہ اس چیخ کو سننے سے نہیں بچ سکتا تھا جو رات کے اندھیرے سناٹے میں بری طرح گونج اُٹھی تھی۔ اس چیخ کو سن کر ہیری کو ایسا لگا کہ جیسے کسی نے اسے بھی خنجر گھونپ ڈالا ہو۔ اس نے کسی چیز کے گرنے کی آواز سنی۔ پھر اسے وارم ٹیل کے کراہنے کی درد بھری آواز آئی۔ اگلے ہی لمحے چھپاک کی سی آواز گونجی۔ جیسے کڑاہی میں کچھ ڈال گیا ہو۔ ہیری کی آنکھیں مضبوطی سے بند تھیں۔ وہ دیکھنے کی ہمت نہیں پیدا نہیں کر پا رہا تھا...... لیکن کڑاہی کا سیال دہکتے سرخ رنگ میں بدل گیا تھا جس کی روشنی اتنی تیز تھی کہ وہ ہیری کی بند پلکوں کے اندر بھی پہنچ رہی تھی۔

وارم ٹیل درد کی وجہ سے بری طرح کراہ رہا تھا اور تیز تیز سانسیں لے رہا تھا۔ جب تک ہیری کو وارم ٹیل کی سانسیں اپنے چہرے پر محسوس نہیں ہوئیں م تب تک اسے یہ احساس ہی نہیں ہوا کہ وارم ٹیل اس کے ٹھیک سامنے آ چکا تھا۔

''بلا رضامندی سے لیا گیا دشمن کا خون...... تم اپنے دشمن کو از سرِ نو زندگی لوٹا دو......''

ہیری اسے روکنے کیلئے کچھ بھی نہیں کر سکتا تھا۔ وہ بہت بری طرح بندھا ہوا تھا...... اور اپنی بندھی ہوئی رسیوں کے بیچ میں بری

طرح لرز رہا تھا۔اس نے ناکام سی جدوجہد کی،اس نے نیچے کی طرف خوفزدہ نظروں سے وارم ٹیل کے صحیح سلامت ہاتھ میں پکڑے خنجر کی نوک کو اپنے دائیں بازو کی طرف بڑھتے دیکھا۔ ہیری کو اسی لمحے درد کا احساس ہوا خنجر کی نوک اس کی دائیں کلائی کے اندر اتر گئی تھی۔اس کے چوغے کی آستین سے خون بہنے لگا۔ وارم ٹیل اب بھی درد سے کراہ رہا تھا۔اس نے اپنی جیب سے ایک کانچ کی بوتل نکالی اور کانپتے ہاتھ سے ہیری کے زخم کے ساتھ لگا دی۔ بہتا ہوا خون بوتل میں جمع ہونے لگا۔

کچھ دیر بعد وہ ہیری کا خون لے کر کڑاہی کی طرف لڑکھڑاتے قدموں کے ساتھ گیا۔اس نے خون کڑاہی میں ڈال دیا۔کڑاہی میں ابلتا سیال یکدم سفید ہو گیا۔ وارم ٹیل کا کام اب مکمل ہو گیا تھا۔ وہ کڑاہی کے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔ترچھا ہوا اور زمین پر لڑھک گیا۔ وہ اب بھی اپنے کٹے ہوئے ہاتھ کی کلائی کو پکڑے ہوئے تھا اور سبک رہا تھا۔

کڑاہی کا سیال ابل رہا تھا اور اس میں سے ہیرے جیسی چنگاریاں نکل رہی تھیں۔ یہ اتنا چندھیا دینے والی چمک تھی کہ باقی سب کچھ مخملی سیاہی میں ڈوبا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ کچھ نہیں ہوا......

''اسے ڈوب جانے دو......'' ہیری نے سوچا۔''سارا عمل غلط ہو جانے دو......''

اور تبھی اچانک کڑاہی سے چنگاریوں کا نکلنا بند ہو گیا اور اس کی جگہ کڑاہی سے سفید دھواں نکلنے لگا۔ گھنا اور کثیف سفید دھواں......جس سے ہیری کو سامنے کی ہر چیز دھندلی ہوتی ہوئی محسوس ہوئی۔اب وہ وارم ٹیل کا سیڈرک یا کسی کو بھی نہیں دیکھ سکتا تھا۔ اب اسے صرف فضا میں تیرتا ہوا سفید دھواں ہی دکھائی دے رہا تھا......اس نے سوچا کا سب کچھ گڑبڑ ہو گیا ہو......وہ ڈوب گیا ہو...... خدایا......اوہ خدایا! اسے مر جانے دو......

لیکن اسی وقت دھند کے بیچ سے اس نے دہشت کی یخ بستہ لہر اپنے بدن میں دوڑتی محسوس کی اور پھٹی ہوئی نظروں سے دیکھا......لمبا اور ڈھانچے جیسا دبلا آدمی، دہکتی ہوئی کڑاہی کی سطح سے آہستہ آہستہ اوپر اُٹھ رہا تھا۔

''مجھے چوغہ پہناؤ......'' دھوئیں کے پیچھے ایک تیکھی اور سرد آواز نے کہا۔

وارم ٹیل سبک اور کراہ رہا تھا۔اب بھی اس نے کٹی ہوئی کلائی کو جکڑ رکھا تھا۔ وہ اپنے قریب پڑے سیاہ چوغے کو اُٹھانے کیلئے کھسکا۔ چوغہ پکڑ کر وہ بمشکل کھڑا ہوا اور پھر اپنے ایک ہاتھ سے اپنے آقا کے سر کے اوپر سے چوغہ پہنانے لگا۔

دبلا آدمی کڑاہی سے باہر نکلا اور ہیری کو گھورنے لگا...... ہیری بھی پلٹ کر اس چہرے کو گھورنے لگا جو تین سال سے اس کے خوابوں میں اسے پریشان کر رہا تھا۔ وہ ڈھانچے سے بھی زیادہ سفید تھا۔اس کی سرخ آنکھیں چوڑی اور غصے سے بھری ہوئی تھیں۔ اس کی ناک سانپ جیسی ہموار تھی اور اس کے نتھنوں کی جگہ دو سوراخ جھانک رہے تھے......

لارڈ والڈی مورٹ دوبارہ زندہ ہو چکا تھا......

☆☆☆☆

تینتیسواں باب

# مرگ خور

والڈی مورٹ نے ہیری پر سے نظریں ہٹائیں اور اپنے بدن کا جائزہ لینے لگا۔اس کے ہاتھ بڑی بڑی زرد مکڑیوں جیسے تھے۔ اس کی لمبی سفید انگلیاں، اس کے سینے اور چہرے ٹٹول رہی تھیں۔اس کی آنکھیں بلی جیسی تھیں اور پتلیوں میں سوراخ بنے ہوئے محسوس ہو رہے تھے۔ وہ اندھیرے میں کافی زیادہ چمک رہی تھیں۔اس نے اپنے ہاتھ اُٹھائے اور اپنی انگلیوں موڑیں۔ایسا کرتے ہوئے اس کے چہرے پر خوشی اور فاتحانہ جذبات کے جھلک دکھائی دے رہی تھی۔اس نے وارم ٹیل کی طرف ذرا سا بھی دھیان نہیں دیا جو زمین پر گرا ہوا تھا اور اس کی کٹی ہوئی کلائی سے خون بہہ رہا تھا۔ وہ تکلیف اور درد سے تڑپ رہا تھا۔اور نہ ہی اس نے بڑے خونخوار اژدہے کی طرف توجہ دی جو کہ پھنکارتا ہوا ہیری کے گرد چکر کاٹ رہا تھا۔والڈی مورٹ نے اپنی لمبی انگلیوں والا ہاتھ اپنے چوغے میں ڈالا اور اس میں سے جادوئی چھڑی باہر نکالی۔اس نے چھڑی کو پیار سے سہلایا اور پھر اسے وارم ٹیل کی طرف کرتے ہوئے ایک جھٹکا دیا۔وارم ٹیل زمین سے اُٹھ کر اس کتبے کے پاس جا گرا جہاں ہیری بندھا ہوا تھا۔ وہ اس کے پائیدان پر گرا اور وہیں پڑے پڑے روتا رہا۔والڈی مورٹ نے اپنی سرخ آنکھوں سے ہیری کی طرف دیکھا اور تیکھی، سرد اور تضحیک بھری ہنسی ہنسنے لگا۔

وارم ٹیل کے چوغے پر خون کے دھبے چمک رہے تھے۔اس نے اس میں اپنی کٹی ہوئی کلائی کو لپیٹ کر مضبوطی سے پکڑ رکھا تھا اور بہتے ہوئے خون کو روکنے کی ناکام کوشش کر رہا تھا۔

''میرے آقا!......'' اس نے رندھی ہوئی آواز میں کہا۔''میرے آقا!......آپ نے وعدہ کیا تھا......آپ نے وعدہ کیا تھا......''

''اپنا ہاتھ آگے لاؤ وارم ٹیل!'' والڈی مورٹ نے اشتیاق بھری آواز میں کہا۔

''اوہ آقا......شکریہ آقا......بہت بہت شکریہ......''

اس نے خون سے لت پت کٹی ہوئی کلائی کو آگے بڑھایا لیکن والڈی مورٹ دوبارہ ہنسنے لگا۔''دوسرا ہاتھ آگے لاؤ......دوسرا ہاتھ وارم ٹیل!''

''آقا......رحم......رحم کیجئے......''

والڈی مورٹ جھکا اوراس نے وارم ٹیل کا بایاں بازو پکڑ کر باہر نکالا۔اس نے وارم ٹیل کے چوغے کی آستین کواس کے کہنی کے اوپر کھینچا۔ ہیری نے دیکھا کہ بازو کی کلائی سے کچھ اوپر جلد پر کوئی سرخ نشان کھدا ہوا تھا......ایک کھوپڑی، جس کے منہ سے سانپ نکل رہا تھا......تاریکی کے نشان کی وہی تصویر جو کیوڈچ ورلڈ کپ کے دوران آسمان میں نمودار ہوئی تھی۔ والڈی مورٹ نے اسے دھیان سے دیکھا اور وارم ٹیل کے بے تحاشہ واویلے پر ذرا بھی دھیان نہیں دیا۔

''نشان اب صاف ہو گیا ہے۔'' اس نے آہستگی سے کہا۔''وہ لوگ سمجھ گئے ہوں گے......اب ہم دیکھیں گے......اب ہمیں جلد ہی پتہ چل جائے گا......''

اس نے اپنی لمبی سفید انگلی وارم ٹیل کے ہاتھ پر کھدے ہوئے نشان پر رکھ کر دبا دی۔

وارم ٹیل کے منہ سے زوردار کراہ برآمد ہوئی اور ہیری کے ماتھے کا نشان شدید درد کے ساتھ جلنے لگا۔ والڈی مورٹ نے وارم ٹیل کے نشان سے انگلی ہٹالی۔ ہیری نے دیکھا کہ نشان کی رنگت اب سیاہ پڑ چکی تھی۔

والڈی مورٹ کے چہرے پر بے رحمی بھرا اطمینان پھیل گیا تھا۔ وہ سیدھا کھڑا ہوا اور اپنا سر پیچھے کی طرف جھٹکتے ہوئے اندھیرے قبرستان میں چاروں طرف دیکھنے لگا۔

''یہ معلوم ہونے کے بعد کتنے لوگ جرأت کے ساتھ واپس لوٹیں گے؟'' اس نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کی چمکتی سرخ آنکھیں اب ستاروں کو ٹٹول رہی تھیں۔''اور کتنے نادان واپس نہیں لوٹیں گے؟''

وہ ہیری اور وارم ٹیل کے سامنے ادھر سے ادھر ٹہلنے لگا اور اس کی آنکھیں قبرستان میں ہی گھومتی رہیں۔ ایک آدھ منٹ بعد اس نے ہیری کی طرف دیکھا اور اس کے سانپ جیسے چہرے پر ایک زہریلی مسکراہٹ تھرکنے لگی۔

''ہیری پوٹر! تم میرے مرحوم باپ کی قبر پر کھڑے ہو۔'' اس نے دھیمی آواز میں کہا۔''ماگلو اور ایک احمق شخص...... بہت حد تک تمہاری پیاری ماں کی طرح لیکن وہ دونوں بڑے ہی کام کے تھے ہے نا؟ تمہاری ماں نے تمہیں بچانے کیلئے اپنی جان دے دی...... اور میں اپنے باپ کو مار ڈالا لیکن اس کے باوجود مرنے کے بعد وہ میرے کتنے کام آیا......''

والڈی مورٹ دوبارہ زہریلی ہنسی ہنسا۔ وہ ادھر ادھر ٹہلنے لگا اور اژدہا گھاس پر چکر کاٹتا رہا۔

''تمہیں پہاڑی پر بنا وہ مکان دکھائی دے رہا ہوگا پوٹر؟ میرا باپ وہیں رہتا تھا۔ میری ماں ایک جادوگرنی تھی اور وہ بھی اسی قصبے میں رہتی تھی۔ وہ میرے باپ سے محبت کرنے لگی لیکن جیسے انہوں نے میرے باپ کو اپنی جادوگرنی ہونے کا راز بتایا تو میرے باپ نے اسے فوراً چھوڑ دیا...... میرے باپ کو جادو سے سخت نفرت تھی۔ اس نے میری ماں کو چھوڑ دیا اور اپنے ماگلو ماں باپ کے ساتھ رہنے لگا۔ تب میں پیدا بھی نہیں ہوا تھا پوٹر! میری ماں مجھے پیدا کرنے کے کچھ ہی عرصے بعد مر گئی تھی۔ وہ مجھے ایک یتیم خانے میں پرورش کیلئے چھوڑ گئی......لیکن میں نے قسم کھالی تھی کہ میں اپنے باپ کو تلاش کروں گا......اس سے انتقام لوں گا۔ اس احمق ماگلو سے

جس نے مجھے اپنا نام دیا تھا.....ٹام رڈل!''

والڈی مورٹ ابھی ٹہل رہا تھا اور اس کی سرخ آنکھیں بے رحمی سے ایک دوسری قبر کو گھور رہی تھیں۔

''دیکھو تو سہی...... میں تمہیں اپنے خاندان کی تاریخ سنانے لگا......'' اس نے آہستگی سے کہا۔ ''میں شروع سے ہی بہت زیادہ حساس طبیعت کا ہوں......اوہ دیکھو تو سہی! میری اصلی خاندان آ رہا ہے......''

ہوا میں اچانک چوغوں کی سرسراہٹ کی آواز بھر گئی۔ قبروں کے بیچ سدا بہار کے درخت کے پیچھے، ہر سایہ دار جگہ پر جادوگر نمودار ہو رہے تھے۔ ان سبھی نے نقاب پہن رکھے تھے۔ ایک ایک کر کے وہ آگے بڑھے۔ آہستہ آہستہ محتاط قدموں کے ساتھ...... جیسے انہیں اپنی آنکھوں پر یقین ہی نہیں ہو رہا ہو۔ والڈی مورٹ خاموشی سے کھڑا کھڑا ان کا انتظار کرتا رہا پھر ایک مرگ خور اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھ کر والڈی مورٹ کی طرف رینگنے لگا اور اس کے سایہ چوغے کا دامن پکڑ کر اسے چوم لیا۔

''آقا......آقا......!'' وہ گھگھیایا۔

اس کے پیچھے کھڑے مرگ خوروں نے بھی ایسا ہی کیا۔ سبھی اپنے گھٹنے ٹیک کر والڈی مورٹ کے پاس آئے اور اس کے چوغے کے دامن کو عقیدت بھرے انداز سے چوما اور پھر پیچھے ہٹ کر کھڑے ہو گئے۔ انہوں نے اس قبر کو چاروں طرف سے گھیر لیا اور بڑے دائرے کی صورت میں خاموش کھڑے ہو گئے۔ اب ان کے درمیان کھڑا ہوا والڈی مورٹ، بندھا ہوا ہیری اور سسکیاں بھرتا ہوا وارم ٹیل موجود تھے۔ بہر حال، انہوں نے اس دائروی حلقے میں کچھ جگہ خالی چھوڑ دی تھی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے انہیں کچھ اور لوگوں کے آنے کا انتظار ہو لیکن والڈی مورٹ کو اور کسی کی آمد کی امید بالکل نہیں تھی۔ اس نے اپنے چاروں طرف کھڑے نقاب پوشوں کو گہری نظروں سے دیکھا۔ حالانکہ ہوا بالکل نہیں چل رہی تھی لیکن دائروی حلقے میں سے ایک ایسی آواز آنے لگی جیسے سبھی لوگ اپنی اپنی جگہ پر کانپ رہے ہوں۔

''خوش آمدید......خوش آمدید...... میرے وفادار مرگ خورو!'' والڈی مورٹ نے آہستگی سے کہا۔ ''تیرہ سال...... تیرہ سال بعد ہم مل رہے ہیں۔ لیکن تم میرے بلانے پر ایسے پہنچ گئے جیسے یہ کل ہی بات ہو...... تاریکی کے نشان کے باعث ہماری اتحاد آج بھی برقرار ہے......مگر کیا واقعی......؟'' اس نے اپنا سنجیدہ چہرہ اُٹھا کر ناک کو سڑک کر صاف کیا۔ اس کی ناک کے نتھنوں جیسے سوراخ کسی قدر چوڑے ہو گئے۔

''مجھے قصورواروں کی بدبو آ رہی ہے......'' اس نے کہا۔ ''فضا میں گناہگاروں کی بہت بری بدبو بھری ہوئی ہے۔''

دائروی حلقے میں کھڑے لوگوں کے بدن میں کپکپی سی چھوٹ گئی تھی، ان کے چوغے بری طرف سرسرا رہے تھے۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے ہر شخص والڈی مورٹ سے دور تو ہٹنا چاہ رہا تھا لیکن ایک قدم بھی پیچھے کھینچنے کی جرأت نہ کر پا رہا ہو......

''مجھے صاف دکھائی دے رہا ہے کہ تم سب لوگ ہٹے کٹے، تندرست ہو اور تمہاری جادوئی قوتیں بھی برقرار ہیں......تم لوگ

میرے بلانے پر یہاں کتنی سرعت رفتاری سے پہنچ گئے ......لیکن میں خود سے سوال کرتا ہوں...... جادوگروں کا یہ وسیع گروہ اپنے آقا کی مدد کرنے کیلئے کیوں آیا؟ جس کے سامنے انہوں نے زندگی بھر وفاداری کی اٹوٹ قسم کھائی تھی......؟''

کوئی کچھ نہیں بولا۔ کوئی ذرا سا بھی نہیں ہلا۔ سوائے وارم ٹیل کے، جواب تک زمین پر پڑے پڑے اپنے خون سے لت پت کلائی کو پکڑ کر رو رہا تھا۔

''اور خود ہی جواب دیتا ہوں......'' والڈی مورٹ نے زہر خند لہجے میں کہا۔ ''انہیں ضرور یہ یقین ہو گیا ہوگا کہ میں مٹ گیا ہوں۔ انہیں ایسا لگا ہوگا کہ میں فنا ہو گیا ہوں۔ وہ جا کر میرے دشمنوں سے مل گئے ہوں گے اور انہوں نے خود کو معصوم، بے گناہ یا پھر خود کو جادوئی تسخیر کا قیدی قرار دے کر بے گناہی کی سند حاصل کر لی ہوگی یا ان کے سامنے گڑگڑا کر معافی مانگ کر اپنی جان بچالی ہوگی۔ ہے نا؟''

''اور میں خود سے سوال کرتا ہوں کہ ان لوگوں سے یہ کیسے تسلیم کر لیا کہ میں دوبارہ زندہ نہیں ہو پاؤں گا؟ ان لوگوں نے جو اچھی طرح جانتے تھے کہ میں نے بہت پہلے خود کو موت سے محفوظ رکھنے کیلئے انتہائی قدم اُٹھا لئے تھے؟ ان لوگوں نے جنہوں نے میری نا قابل تسخیر طاقت کے پختہ ثابت اپنی آنکھوں سے دیکھے تھے جب میں دنیا کا سب سے زیادہ طاقتور اور مضبوط جادوگر ہوا کرتا تھا؟''

''اور میں خود ہی اس کا جواب دیتا ہوں۔ شاید وہ یہ مانتے ہوں گے کہ کسی کے پاس مجھ سے زیادہ طاقت ہو سکتی ہے...... ایسی طاقت جو لارڈ والڈی مورٹ کو بھی پچھاڑ سکتی ہے...... شاید اب وہ کسی دوسرے آقا کے خدمت گزار بن گئے ہیں...... شاید معمولی لوگوں، ملاوٹی دوغلے جادوگروں اور ماگلو کے ہمدرد ایلبس ڈمبل ڈور کے......؟''

ڈمبل ڈور کا نام سن کر دائروی حلقے میں ہلکی سی تھرتھری مچی اور کچھ نے بڑبڑا کر اپنے سر ہلائے۔ والڈی مورٹ نے ان کی اس حرکت کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔

''اس سے مجھے بہت مایوسی ہوئی...... بڑے افسوس کے ساتھ مجھے یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ اس سے مجھے بے حد مایوسی ہوئی......''

ایک آدمی اچانک دائروی حلقے سے نکل کر آگے چلا آیا۔ وہ سر سے پاؤں تک بری طرح کانپ رہا تھا۔ وہ والڈی مورٹ کے قدموں پر آ کر لیٹ گیا۔

''آقا......'' وہ چیخا۔ ''آقا مجھے معاف کر دیں۔ ہم سبھی کو معاف کر دیں......''

والڈی مورٹ نہایت سفاکی کے ساتھ ہنسنے لگا، اس نے اپنی چھڑی لہرائی اور اس کی طرف رُخ کر دیا۔ ''اینگوریسم......''

زمین پر پڑا امرگ خور درد کے مارے تڑپنے اور چیخنے لگا۔ ہیری کو پورا یقین تھا کہ اس کی چیخیں آس پاس کی آبادی تک ضرور پہنچ رہی ہوں گی۔ اس نے بدحواسی کے عالم میں سوچا...... شاید انہیں سن کر کوئی پولیس میں خبر کر دے...... شاید کوئی آ جائے...... کوئی بھی...... کچھ بھی ہو جائے!

والڈی مورٹ نے اپنی چھڑی ہٹالی۔ سزیافتہ مرگ خور نڈھال ہوکر زمین پر پڑا رہا۔ وہ گہری سانسیں لے رہا تھا اور بری طرح ہانپ رہا تھا۔

''اُٹھو آیوری!'' والڈی مورٹ نے آہستگی سے کہا۔ ''اُٹھ کر کھڑے ہو جاؤ۔ تم معافی مانگ رہے ہو لیکن میں معاف نہیں کرتا ہوں۔ میں بھولتا بھی نہیں ہوں۔ تیرہ طویل سال...... میں تمہیں معاف کرنے سے پہلے اپنے تیرہ سالوں کا معاوضہ چاہتا ہوں۔ وارم ٹیل نے اپنا کچھ قرض پہلے ہی چکا دیا ہے، ہے نا وارم ٹیل؟''

اس نے وارم ٹیل کی طرف دیکھا جو لگاتار سسک رہا تھا۔

''وارم ٹیل! تم وفاداری کی وجہ سے نہیں بلکہ اپنے پرانے دوستوں کے ڈر کی وجہ سے میرے پاس لوٹ آئے تھے۔ تم اس درد بھری سزا کے حق دار تھے وارم ٹیل! تم یہ بات جانتے تھے، ہے نا وارم ٹیل؟''

''ہاں میرے آقا!'' وارم ٹیل نے کراہتے ہوئے کہا۔ ''رحم میرے آقا...... رحم......''

''اوہ ہاں! تم نے میرا بدن حاصل کرنے میں میری مدد کی۔'' والڈی مورٹ نے مربیانہ انداز میں کہا۔ اس کی نظریں زمین پر گرے ہوئے وارم ٹیل کو ٹٹول رہی تھیں۔ ''حالانکہ تم بالکل ناکارہ اور دھوکے باز ہو لیکن تم نے میری مدد کی...... اور لارڈ والڈی مورٹ اپنی مدد کرنے والوں کو انعام دیتا ہے......''

والڈی مورٹ نے اپنی چھڑی دوبارہ اٹھائی اور ہوا میں لہرا دی۔ چھڑی کی روشنی میں پگھلی ہوئی چاندی جیسی کوئی چیز برآمد ہونے لگی۔ کچھ پل تک یہ ہوا میں ہی جمع ہوتی رہی پھر یہ خودبخود متحرک ہوئی اور ایک انسانی ہاتھ کی شکل میں ڈھلنے لگی جو چاندی کی طرح سفید اور چمک رہا تھا۔ وہ ہاتھ نیچے کی طرف بڑھا اور وارم ٹیل کی خون سے لت پت کلائی کے ساتھ پیوست ہو گیا۔

وارم ٹیل کا رونا دھونا بند ہو گیا تھا حالانکہ اس کی سانس اب بھی تیز تیز چل رہی تھی۔ اس نے اپنا ہاتھ اُٹھایا اور حیرانگی سے چمکتے سفید ہاتھ کی طرف دیکھا جو اب اس کے بازو کے ساتھ اچھی طرح سے جڑ چکا تھا اور کہیں سے بھی الگ دکھائی نہیں دے رہا تھا جیسے وہ اس کے بدن کا ہی حصہ ہو۔ ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے اس نے چمکدار دستانے پہن رکھے ہوں۔ اس نے اپنی چمکتی انگلیوں کو موڑا اور اوپر نیچے ہلا جلا کر دیکھا پھر کانپتے ہوئے زمین سے ایک چھوٹی سی ٹہنی اُٹھائی اور اسے تروڑ مروڑ ڈالا۔

''میرے آقا!'' اس نے آہستگی سے خوش ہوتے ہوئے کہا۔ ''آقا...... یہ بہت خوبصورت ہے...... شکریہ...... آپ کا شکریہ......'' وہ گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا اور اس نے والڈی مورٹ کے چوغے کا دامن چوم لیا۔

''وارم ٹیل! اب تمہاری وفاداری کبھی نہیں ڈگمگانا چاہئے۔'' والڈی نے سختی سے کہا۔

''نہیں میرے آقا...... بالکل نہیں...... کبھی نہیں......''

وارم ٹیل اُٹھ کر کھڑا ہوا اور آہستہ آہستہ چلتا ہوا دائروی حلقے میں پہنچ گیا۔ وہ اب بھی اپنے جادوئی ہاتھ کو گھور رہا تھا اور اس کا چہرہ

اب بھی آنسوؤں میں چمک رہا تھا۔ والڈی مورٹ اب وارم ٹیل کی دائیں طرف کھڑے جادوگر کے پاس چلا آیا۔

''لوسیس! میرے دغا باز دوست!'' اس نے اس کے سامنے رُکتے ہوئے کہا۔ ''مجھے پتہ چلا ہے کہ تم نے اپنے پرانے رنگ ڈھنگ نہیں بدلے ہیں۔ حالانکہ دنیا کے سامنے تم اپنے چہرے پر شرافت اور اخلاص کا نقاب چڑھائے رہتے ہو لیکن لوسیس! تم نے مجھے کبھی تلاش کرنے کی کوشش کی ہی نہیں...... کیوڈچ ورلڈ کپ کے دوران تمہاری حرکتیں دلچسپ رہی ہوں گی...... لیکن کیا یہ اچھا نہیں ہوتا کہ تمہاری صلاحیتیں اور طاقتیں اپنے آقا کو تلاش اور اس کی مدد کر پاتیں......؟''

''آقا! میں تمام عرصے تک پوری طرح آمادہ رہا تھا۔'' نقاب کے پیچھے سے لوسیس کی آواز تیزی سے سنائی دی۔ ''اگر آپ کی طرف سے ایک بھی اشارہ ملتا، ذراسی خبر مل پاتی، آپ کے پتے ٹھکانے کا ہلکا سا بھی اندازہ مل پاتا تو میں فوراً آپ کے پاس پہنچ جاتا۔ مجھے کوئی بھی چیز نہیں روک سکتی تھی......''

''لیکن پھر بھی...... تم میرے نشان کو آسمان پر دیکھ کر بھاگ نکلے لوسیس! جب میرے ایک وفادار مرگ خور نے اس بار گرمیوں میں اسے آسمان پر تشکیل دیا تھا؟'' والڈی مورٹ نے دھیمی آواز میں کہا اور مسٹر ملفوائے نے فوراً بولنا بند کر دیا۔ ''ہاں! لوسیس! مجھے سب کچھ معلوم ہو چکا ہے...... تم نے مجھے مایوس کیا ہے...... مستقبل میں میں تم سے زیادہ وفاداری بھری خدمت کی امید رکھوں گا۔''

''ہاں میرے آقا...... آپ بڑے رحم دل ہیں...... شکریہ آقا......'' والڈی مورٹ دو قدم آگے بڑھا اور خالی جگہ کو گھورتے ہوئے رُک گیا۔ ملفوائے اور اگلے آدمی کے درمیان اتنا فاصلہ تھا کہ دو لوگ بآسانی وہاں کھڑے ہو سکتے تھے۔

''یہاں پر لسٹرینج میاں بیوی کو کھڑے ہونا چاہئے تھا۔'' والڈی مورٹ نے آہستگی سے کہا۔ ''لیکن وہ تو اژقبان میں قید ہیں۔ انہوں نے اپنی وفاداری کا پورا پورا ثبوت دیا ہے۔ میرا ساتھ چھوڑنے کے بجائے انہوں نے سب کے سامنے سینہ تان کر میری عظمت کو تسلیم کیا اور اپنے لئے اژقبان کو چن لیا...... جب اژقبان کی قید کو توڑ دیا جائے گا تو لسٹرینج میاں بیوی کو ان کے وہم و گمان سے بھی زیادہ عزت دی جائے گی۔ روح کھچڑ ہمارے ساتھ مل جائیں گے...... وہ ہمارے دیرینہ اور فطری اتحادی ہیں...... ہم جلاوطن دیوؤں کو بھی واپس بلا لیں گے...... میں اپنے سبھی جاں نثار خدمت گزاروں کو بلا لوں گا اور ایسا لشکر بناؤں گا جسے دیکھ کر سب کے ہوش اُڑ جائیں......'' وہ آگے بڑھا اور کچھ مرگ خوروں کے پاس سے خاموشی سے گزر گیا لیکن کچھ کے سامنے وہ رُکا اور ان سے بولنے لگا۔

''میک نیئر...... وارم ٹیل نے مجھے بتایا تھا کہ اب تم جادوئی محکمے میں خطرناک درندوں کو ہلاک کرنے پر مامور ہو۔ میک نیئر! جلد ہی تمہیں اس سے زیادہ عمدہ شکار ملیں گے۔ لارڈ والڈی مورٹ اس امر کا انتظام کر دے گا۔''

''شکریہ میرے آقا...... بہت بہت شکریہ!'' میک نیئر نے آہستگی سے کہا۔

والڈی مورٹ دو طویل قامت نقاب پوش ہیولوں کی طرف بڑھا۔ ''کریب! تم اس بار زیادہ وفادار رہو گے، ہے نا؟ اور تم بھی گوئل؟''

''ہاں ہمارے آقا!......ہم ایسا ہی کریں گے۔'' وہ دونوں بھی بڑبڑاتے ہوئے پھوہڑپن سے سر جھکاتے ہوئے بولے۔

''اور یہی تمہارے لئے بھی صحیح ہوگا ناٹ!'' والڈی مورٹ نے آہستگی سے کہا جب وہ گوئل کے سائے میں کھڑے ایک نقاب پوش ہیولے کے قریب سے گزرا۔

''آقا! میں آپ کا تہ دل سے احترام کرتا ہوں۔ میں آپ کا سب سے زیادہ وفادار......''

''یہ بات رہنے دو......'' والڈی مورٹ نے سخت لہجے میں کہا۔

وہ اب سب سے زیادہ خالی جگہ پر پہنچ گیا اور اسے اپنی سرخ آنکھوں سے اس طرح دیکھ رہا تھا جیسے اسے وہاں کھڑے لوگ دکھائی دے رہے ہوں۔

''یہاں کے چھ مرگ خور غائب ہیں......تین میری خدمت کرتے ہوئے مرگئے۔ ایک اتنا بزدل ہے کہ وہ واپس نہیں آئے گا...... اسے اس کی قیمت چکانا پڑے گی اور مجھے پورا یقین ہے کہ ایک تو مجھے ہمیشہ کیلئے چھوڑ کر چلا گیا ہے......ظاہر ہے اسے موت کے گھاٹ اتار دیا جائے گا......اور باقی بچا ایک جو میرا سب سے وفادار چیلا ہے، وہ تو پہلے ہی میرے حضور خدمت کیلئے لوٹ آیا تھا......''

مرگ خوروں نے بے چینی سے پہلو بدلا۔ ہیری نے انہیں نقاب کے نیچے سے ایک دوسرے کو کنکھیوں سے دیکھتے ہوئے دیکھا۔

''میرا وہ وفادار چیلا اس وقت ہوگورٹس میں ہے اور اسی کی کوششوں کی بدولت ہی ہمارا یہ کم سن دوست......آج رات یہاں آیا ہے......''

''ہاں!'' والڈی مورٹ نے لہکتے ہوئے کہا۔ جب تمام مرگ خوروں کی نگاہ بندھے ہوئے ہیری کی جانب گھوم گئی تھیں۔ والڈی کے بے لب چہرے پر بے رحمی بھری مسکان تھرک اُٹھی۔ ''ہیری پوٹر! میری نئی پیدائش اور از سرنو واپسی کے اس جشن میں بھرپور انداز میں شامل ہوا ہے۔ ہم اسے اپنا زبردستی کا مہمان بھی کہہ سکتے ہیں......''

کچھ لمحوں تک گہرا سکوت چھایا رہا۔ پھر وارم ٹیل کی دائیں طرف کھڑے مرگ خور آگے بڑھا اور نقاب کے نیچے سے لوسیس ملفوائے کی آواز میں بولا۔

''میرے آقا!......ہم یہ جاننے کیلئے بے چین ہیں......ہم آپ سے استدعا کرتے ہیں کہ آپ ہمیں بتایئے......کہ آپ نے یہ......یہ کرشمہ کیسے کیا؟......آپ از سرنو پیدا ہوکر ہمارے بیچ......کیسے پہنچ پائے؟''

''اوہ! یہ ایک لمبی کہانی ہے لوسیس!'' والڈی مورٹ نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔ ''اور یہ میرے اس کم سن دوست سے ہی شروع اور......اسی پر ختم ہوتی ہے!''

والڈی مورٹ آہستگی سے چلتا ہوا ہیری کے پہلو میں آن کھڑا ہوا تاکہ دائروی حلقے میں کھڑے سب ہی لوگوں کی نگاہیں ان دونوں پر ہی مرتکز رہیں۔

''ظاہر ہے تم لوگوں کو معلوم ہی ہے کہ اس لڑکے کو میری ناکامی اور شکست کا باعث کہا جاتا ہے۔ یعنی 'وہ لڑکا جو بچ گیا'......'' والڈی مورٹ نے آہستگی سے کہا۔ جس کی سرخ آنکھیں ہیری پر جمی ہوئی تھیں۔ ہیری کا نشان اتنی شدت سے دُکھ رہا تھا کہ وہ درد کے مارے چلانا چاہتا تھا مگر منہ میں ٹھونسے کپڑے کی وجہ سے وہ ایسا نہیں کر سکتا تھا۔ ''تم سب جانتے ہو کہ جس رات میں نے اسے مارنے کی کوشش کی تھی، اسی رات میری تمام طاقتیں اور میرا جسم فنا ہو گیا تھا......اس کی ماں نے اسے بچانے کی کوشش میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا تھا اور انجانے میں اسے ایک ایسا حفاظتی جادوئی خول پہنا دیا تھا جس کی مجھے قطعی امید نہیں تھی......میں اس لڑکے کو چھو نہیں سکتا تھا......''

والڈی مورٹ نے اپنی ایک لمبی سفید انگلی اُٹھائی اور اسے ہیری کے رخسار کے بالکل ساتھ لگا دی۔ ''اس کی ماں نے اس کے جسم پر اپنی قربانی کا عکس چھوڑ دیا تھا۔ یہ ایک قدیمی جادو ہے، مجھے یہ یاد رکھنا چاہئے تھا لیکن میری حماقت کہ میں نے اس بات کو نظر انداز کر دیا......لیکن کوئی بات نہیں، اب میں سے چھو سکتا ہوں۔''

ہیری نے محسوس کیا کہ والڈی مورٹ کی لمبی سفید انگلی اس کے چہرے کو چھو رہی تھی۔ اس کا سر درد کے مارے پھٹا جا رہا تھا۔ والڈی مورٹ آہستگی سے اس کے کان میں ہنسا اور پھر اپنی انگلی ہٹا کر مرگ خوروں کی طرف متوجہ ہوا۔

''میرے دوستو! میں یہ تسلیم کرتا ہوں کہ میں نے غلط اندازہ لگا لیا تھا۔ اس عورت کی نادان قربانی کی وجہ سے میرا جادوئی وار پلٹ کر مجھ کو نشانہ بنا گیا۔ اوہ......میرے دوستو! میرے درد کی کوئی انتہا نہیں تھی۔ میں اس کیلئے قطعی تیار نہیں تھا۔ میرا پورا بدن پل بھر میں جل کر خاکستر ہو گیا۔ میری روح بری طرح جھلس گئی اور بے حد کمزور پڑ گئی تھی۔ میں سب سے زیادہ کمزور بھوت سے ہی کہیں زیادہ کمزور ترین ہو چکا تھا......لیکن پھر بھی میں زندہ تھا۔ میں کیا تھا یہ تو میں بھی نہیں جانتا؟......ایک پر چھائی؟ یا کچھ اور......میں لافانیت کی طرف جانے والی راہ پر باقی سب سے سبقت لے گیا تھا۔ تمہیں معلوم ہے کہ میری روح موت پر ہمیشہ کیلئے فتح یاب ہو گئی تھی اور یہ میری زندگی کا پہلا امتحانی دور تھا۔ ان گھڑیوں میں مجھے ایسا لگا جیسے میری ساری محنت کامیابی سے ہمکنار ہو چکی تھی......کیونکہ میں مرا نہیں تھا۔ حالانکہ اس جادوئی وار سے مجھے مر جانا چاہئے تھا۔ بہر حال، میں اتنا کمزور تھا کہ کمزور سے کمزور جاندار بھی مجھ سے زیادہ طاقتور تھا۔ میں اپنی مدد آپ نہیں کر سکتا تھا......کیونکہ میرے پاس بدن ہی نہیں تھا اور جو جادوئی کلمات میری مدد کر سکتے تھے، انہیں پڑھنے اور استعمال کرنے کیلئے مجھے بدن اور چھڑی کی ضرورت تھی......''

''مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ میں بغیر نیند کے، بغیر کسی انجام کے، ہر لمحے خود کو زندہ رکھنے کی ہر ممکنہ سعی کرتا رہا......میں دور نکل گیا اور ایک جنگل میں رہنے لگا اور انتظار کرنے لگا......غیر معمولی طور پر میرا کوئی وفادار چیلا تو وہاں پہنچ کر مجھے تلاش کرنے کی کوشش تو ضرور کرے گا۔ ان میں سے کوئی تو آئے گا اور وہ جادو سے میری مدد کرے گا جو خود اپنے تئیں نہیں کر سکتا تھا۔ وہ آئے گا اور مجھے میرے جسم کو واپس دلوانے میں میری مدد کرے گا......لیکن میں نے بلا وجہ ہی انتظار کی صعوبتیں برداشت کیں کیونکہ کوئی بھی نہیں آیا......''

ایک بار پھر مرگ خوروں کے دائروی حلقے میں بے چینی کی ہلچل سی مچی اور وہ اپنی جگہ پر پہلو بدلنے لگے۔ والڈی مورٹ نے خاموشی کا یہ دورانیہ خوفناک حد تک طویل کر دیا تھا اور پھر اس نے خود ہی اپنی بات کو آگے بڑھا کر خاموشی ختم کر دی۔

''میرے پاس صرف ایک ہی طاقت بچی تھی کہ میرے دوسروں کے بدن میں گھس کر قبضہ کرلوں۔ لیکن میں جادوگروں کے درمیان رہنے کی ہمت نہیں کرسکتا تھا کیونکہ میں جانتا تھا کہ ایرور اب بھی میری تلاش میں بھٹک رہے ہیں۔ میں کئی بار جانوروں میں گھس جاتا تھا...... ظاہر ہے کہ سانپ میری اولین پسند میں شامل تھے...... لیکن ان کے بدنوں میں میری حالت کچھ زیادہ اچھی نہیں رہتی تھی۔ ان کے بدن جادو کرنے کے لائق ہی نہیں تھے...... اور جب میں ان کے بدنوں میں رہتا تھا تو وہ وقت سے پہلے ہی مرجاتے تھے۔ ان میں سے کوئی بھی زیادہ عرصے تک زندہ نہیں رہ پایا......''

''پھر...... چار سال پہلے...... میرے لوٹنے کا وقت آ گیا۔ ایک نوجوان جادوگر وہاں پہنچا وہ نادان مگر اعتماد کے قابل تھا۔ جب وہ جنگل میں کسی قیمتی جڑی بوٹی کی تلاش میں میری رہائش تک پہنچ گیا۔ تو اسے دیکھ کر خوش ہوا کیونکہ یہی وہ سنہری موقعہ تھا جس کی تلاش میں، میں سالوں سے خواب دیکھتا رہا تھا...... وہ ڈمبل ڈور کے سکول میں ایک استاد تھا...... اسے اپنے قابو میں کرنا آسان ثابت ہوا۔ وہ مجھے اس ملک میں واپس لے آیا اور کچھ عرصے میں ہی میں نے اس کے بدن پر پورا قبضہ حاصل کرلیا تاکہ میں قریب رہ کر اس کی پوری نگرانی کرسکوں اور وہ میرے احکامات کی درست طریقے سے تعمیل کر سکے لیکن میری منصوبہ بندی کامیاب نہیں ہو پائی۔ میں پارس پتھر نہیں چرا پایا۔ میں لافانیت کی اگلی منزل پر قدم نہیں رکھ پایا۔ ایک بار پھر ہیری پوٹر نے میری منصوبہ بندی کو بری طرح چوپٹ کر کے رکھ دیا تھا......''

ایک بار پھر خاموشی چھا گئی۔ کوئی بھی اپنی جگہ پر حرکت نہیں کر پایا۔ سدابہار درخت کے پتے تک نہیں سرسرائے۔ مرگ خور اپنی اپنی جگہ پر بالکل چوکنے کھڑے تھے اور ان سب کی چمکتی ہوئی آنکھیں والڈی مورٹ اور ہیری پر جمی ہوئی تھیں۔

''جب میں نے اپنے اس چیلے کا جسم چھوڑا تو وہ مر گیا اور میں ایک بار پھر پہلے کی طرح کمزور اور بدن کے بغیر ہو کر رہ گیا۔'' والڈی مورٹ نے آگے کہا۔ ''میں سب سے چھپنے کیلئے لوٹ کر اپنی پرانی جگہ پر واپس آ گیا۔ میں تم لوگوں سے بالکل نہیں چھپاؤں گا کہ مجھے اب یہ ڈر لگنے لگا تھا کہ میں دوبارہ کبھی اپنی طاقتیں حاصل نہیں کر پاؤں گا...... ہاں! یہ شاید میری سب سے سنگین مایوسی کا دور تھا...... میں تو یہ امید بھی نہیں کرسکتا تھا کہ مجھے ایک اور جادوگر ملے گا جس پر میں قبضہ جما سکوں گا...... اور میں نے یہ امید ہی چھوڑ دی تھی کہ میرا کوئی وفادار مرگ خور میرے لیے پریشان ہو رہا ہوگا......''

دائرے میں کھڑے ایک دو نقاب پوش جادوگر بے چینی سے ہل گئے لیکن والڈی مورٹ نے ان پر دھیان نہیں دیا۔

''اور پھر...... ایک سال سے کم عرصہ پہلے...... جب میں امید ترک کر چکا تھا تو یہ ممکن ہو گیا۔ ایک خدمت گزار میرے پاس لوٹ آیا۔ وارم ٹیل، جس نے قانون سے بچنے کیلئے اپنی موت کا ڈرامہ رچایا تھا، اب وہ اپنے پرانے دوستوں کی نظروں میں آ گیا تھا

اوران سے جان بچانے کیلئے ایک بار پھر پوشیدہ ہونا چاہتا تھا۔اس لئے اس نے اپنے پرانے آقا کے پاس لوٹنے کا فیصلہ کیا۔اس نے مجھے اسی سمت میں تلاش کیا جہاں میرے چھپنے کی افواہیں طویل عرصہ سے گرم تھیں......ظاہر ہے کہ راستے میں ملنے والے چوہوں نے اس کام میں اس کی کافی مدد کی۔ وارم ٹیل کی چوہوں کے ساتھ عجیب دوستی ہے، ہے نا وارم ٹیل؟ اس کے ننھے دوستوں نے اسے بتایا کہ البانیہ کے جنگل میں ایک ایسی جگہ ہے جہاں جانے وہ کتراتے ہیں کیونکہ وہاں پر ان جیسے چھوٹے جانور ایک کالی پرچھائی کے باعث جلد مر جاتے ہیں جو ان پر قابو کر لیتی ہے......''

''لیکن مجھ تک پہنچنے کا اس کا یہ سفر آسان نہیں تھا، ہے نا وارم ٹیل؟ کیونکہ جس جنگل میں میرے ہونے کی افواہ تھی۔ایک دن اس جنگل کے کنارے پر وارم ٹیل کو بھوک لگی۔ نادانی میں وہ ایک قریبی سرائے میں کھانا کھانے کیلئے چلا گیا......اور جانتے ہو کہ اسے وہاں کون ملا؟ جادوئی محکمے کی ایک جادوگرنی برتھا جورکنس......''

''لیکن دیکھو!قسمت لارڈ والڈی موورٹ پر کتنی مہربان تھی، وارم ٹیل کی یہ نادانی میرے از سرنو پیدا ہونے کی امید کو ہمیشہ کیلئے ختم کر سکتی تھی۔لیکن وارم ٹیل نے ایسی کمال ہوشیاری کا مظاہرہ کیا جس کی مجھے کم از کم اس سے امید بالکل نہیں تھی۔اس نے برتھا جورکنس کو اپنے ساتھ چلنے کیلئے رضامند کر لیا۔اس نے اسے اپنے سحر میں جکڑ لیا......وہ اسے میرے پاس لے آیا اور برتھا جورکنس جو سب کچھ چوپٹ کر سکتی تھی، وہ ایک ایسا نایاب تحفہ ثابت ہوئی جو میری امیدوں سے بھی کہیں زیادہ بڑا تھا...... کیونکہ......تھوڑی سمجھانے بجھانے کے بعد...... برتھا جورکنس، معلومات کا انمول خزانہ ثابت ہوئی۔''

''اس نے مجھے بتایا کہ ہوگورٹس میں اس سال جادوگری کے سہ فریقی ٹورنامنٹ کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔ وہ خونی مقابلے جنہیں طویل عرصے سے خیر باد کہا جا چکا تھا۔اس نے مجھے بتایا کہ وہ میرے ایک وفادار خدمت گزار کو جانتی ہے جس سے اگر میں رابطہ کر لوں تو وہ میری مدد کرنے کیلئے خوشی کے ساتھ رضامند ہو جائے گا۔اس نے مجھے بہت ساری مطلب کی باتیں بتائیں......لیکن میں نے اس کے دماغ پر کئے گئے حفاظتی جادو کو توڑنے کیلئے بے تحاشہ جادوئی واروں کا استعمال کیا تھا۔جس کا نتیجہ یہی نکلا کہ اس سے تمام ضروری معلومات اگلوانے کے بعد جب اسے سحر کی جکڑ سے آزاد کیا گیا تو وہ اپنا ذہنی توازن کھو بیٹھی، اس کا دماغ اور بدن دونوں اس قابل نہیں رہے تھے کہ انہیں دوبارہ سے ٹھیک کیا جا سکتا......اس کا کام پورا ہو چکا تھا، میں اسے زندہ نہیں رکھ سکتا تھا لہٰذا میں نے اسے ہلاک کر ڈالا......''

والڈی موورٹ کے چہرے پر ایک خوفناک مسکراہٹ پھیل گئی۔اس کی سرخ آنکھیں بہت بے رحمی سے چمک رہی تھیں۔

''ظاہر ہے، وارم ٹیل کے بدن پر قبضہ کرنے سے مجھے کوئی فائدہ نہیں ہو پاتا کیونکہ وہ تو سب لوگوں کی نظروں میں مر چکا تھا، اس کے دوبارہ دکھائی دیئے جانے پر بے شمار سوال اُٹھ کھڑے ہوتے۔ بہر حال، مجھے ایک تندرست اور مضبوط جسم والے خدمت گزار کی ضرورت تھی۔ حالانکہ وارم ٹیل جادوگر کے روپ میں ایک ناکارہ شخص سے بڑھ کر کچھ نہیں، لیکن اس نے میرے احکامات کو بجا لانے میں کوئی کوتاہی نہیں کی۔ میں اپنے آپ کو کمزور بدن کے ساتھ لے کر اس مقام تک پہنچ سکوں اور اپنے از سر نو جنم کیلئے کئے جانے

اقدامات کا صحیح انداز میں جائزہ لے کر مفید ساعت تک انتظار کرسکوں...... میرے تلاش کئے گئے دو ایک جادوئی کلمات...... میری پیاری رفیق ناگنی کی تھوڑی سی مدد......!'' والڈی مورٹ کی سرخ آنکھیں گھومتی ہوئی اژدھے پر جم گئیں۔ ''اور ایک جادوئی سیال۔ جسے یکے سنگھے کے چمکیلے خون اور ناگنی کے عطیہ کئے ہوئے کچھ زہر کو ڈال کر بنایا جاتا...... میں جلد ہی انسانی روپ میں آگیا اور اس قدر طاقتور بن ہی گیا کہ سفر کرنے کے قابل ہوسکتا......''

''اب پارس پتھر چرانے کی کوئی امید باقی نہیں بچی تھی کیونکہ میں جانتا تھا کہ ڈمبل ڈور نے اب تک اسے نیست و نابود کر ڈالا ہوگا۔ بہرحال، دوبارہ لافانیت کا تعاقب کرنے سے پہلے میں انسان بننا چاہتا تھا۔ میں نے اپنے مقصد کو تھوڑا مختصر کرلیا۔ میں اپنے پرانے جسم اور پرانی طاقتوں سے ہی کام چلانے کیلئے تیار تھا......''

''جس جادوئی مرکب نے آج مجھے نئی زندگی اور نیا جسم بخشا ہے، وہ ایک قدیمی شیطانی جادو ہے۔ میں جانتا تھا کہ اس کیلئے مجھے تین چیزوں کی ضرورت ہے۔ ان میں سے ایک تو میرے پاس پہلے سے تھی، ہے نا وارم ٹیل؟ کسی خدمت گزار کا انسانی گوشت......''

''اس کے بعد مجھے اپنے باپ کی ہڈی کی ضرورت تھی۔ ظاہر ہے اس کا مطلب یہ تھا کہ ہمیں یہاں آنا ہی ہوگا کیونکہ یہیں تو اس کی لاش دفن تھی۔ اس کے علاوہ ہمیں ایک دشمن کے خون کی ضرورت تھی۔ وارم ٹیل کا کہنا یہ تھا کہ میں زیادہ وقت گنوائے بغیر کسی بھی جادوگر کو استعمال کرلوں، ہے نا وارم ٹیل؟ کوئی بھی جادوگر جو مجھ سے نفرت کرتا ہو...... جیسا کہ بہت سے جادوگر اب بھی ایسا ہی کرتے ہیں لیکن میں جانتا تھا کہ اگر مجھے پہلے سے زیادہ طاقتور بننا ہے تو مجھے کس کا خون استعمال کرنا زیادہ سودمند رہے گا؟ میں ہیری پوٹر کا خون استعمال کرنا چاہتا تھا۔ میں اس لڑکے کا خون چاہتا تھا جس نے تیرہ سال قبل مجھ سے میری تمام طاقتیں چھین لی تھیں۔ مجھے ایسا اس لئے بھی کرنا چاہئے تھا تاکہ اس کی ماں نے اسے جو حفاظتی جادوئی خول پہنایا تھا وہ میرے بدن میں بھی دوڑنے لگے...... میرے جسم کے دوڑنے والے خون میں اس کا اثر رچ بس جائے۔''

''لیکن ہیری پوٹر کو کیسے لایا جائے؟ وہ لڑکا کڑی حفاظت میں رہ رہا تھا۔ مجھے لگتا ہے کہ اسے خود کو بھی یہ معلوم نہیں ہوگا کہ اس کے گرد حفاظتی اقدامات کا انتظام کس قدر سخت تھا؟ ڈمبل ڈور نے بہت پہلے ہی ہیری پوٹر کی حفاظت کا پختہ انتظام کردیا تھا جب اس پر اس کے مستقبل کی دیکھ بھال کی ذمہ داری پڑی تھی۔ ڈمبل ڈور نے ایک قدیمی جادو کا استعمال کیا۔ جب تک وہ اپنے رشتے داروں کی دیکھ بھال میں رہے گا تب تک اس کا بال بھی نہ بیکا ہوگا، وہاں پر بھی میں اسے بالکل نہیں چھو سکتا تھا...... پھر ظاہر ہے کیوڈچ ورلڈ کپ کا انعقاد ہوا...... مجھے لگا کہ وہاں اس کی حفاظت کچھ کمزور پڑسکتی ہے کیونکہ وہ اپنے رشتے داروں اور ڈمبل ڈور سے دور رہے گا لیکن میں اس وقت تک اتنا طاقتور نہیں ہوا تھا کہ محکمے کے جادوگروں کا جم کر مقابلہ کر پاتا اور ان کی گرفت سے بچتے ہوئے ہیری پوٹر کا اغوا کر پاتا۔ پھر وہ لڑکا ہوگورٹس لوٹ جائے گا جہاں وہ ماگلو ہمدرد احمق کی مڑی ہوئی ناک کے نیچے صبح سے رات تک رہے گا۔ میں اسے کیسے حاصل کرسکتا تھا......؟''

''ظاہر ہے...... برتھا جورکنس کی معلومات کا استعمال کر کے...... میں نے اپنے اس وفادار خدمت گزار مرگ خور کو استعمال کیا۔ جو اس وقت بھی ہوگورٹس میں ہی موجود ہے۔ میں نے اسے کہہ کر اس لڑکے کا نام شعلوں کے پیالے میں ڈلوایا۔ اپنے مرگ خور کا استعمال کر کے میں نے یہ یقینی بنایا کہ یہ لڑکا بھی سہ فریقی ٹورنامنٹ چمپئن شپ کا لازمی حصہ بن جائے۔ میں نے یہ انتظام بھی کروایا کہ ہیری پوٹر ہر ہدف کو کامیابی سے حاصل کر پائے اور انعامی کپ تک پہنچ جائے۔ میں اس بات کو بھی یقینی بنایا کہ صرف ہیری پوٹر ہی اس کپ کو چھوئے، جسے میرے وفادار مرگ خور نے گھریری کنجی میں بدل ڈالا تھا...... اس طرح میں یہ ماحول ممکن کر دکھایا کہ وہ ڈمبل ڈور کی حفاظتی نگاہوں سے دور ہر طرح کے حفاظتی انتظامات سے باہر نکل کر ہزاروں میل کے فاصلے پر میری منتظر بانہوں میں کٹے ہوئے پھل کی مانند آ گرے۔ اور بالکل ایسا ہی ہوا اور ہیری پوٹر نہ چاہتے ہوئے بھی یہاں پہنچ ہی گیا...... وہ لڑکا...... جسے میری شکست کی علامت تسلیم کیا جاتا تھا......''

والڈی مورٹ آہستگی سے آگے بڑھا اور ہیری کی طرف گھوم گیا۔ اس نے اپنی چھڑی اُٹھائی اور بڑبڑایا...... ''اینگوریسم......''

ہیری کو ایسا درد پہلے کبھی نہیں محسوس ہوا تھا۔ اُس کی ہڈیاں، جیسے آگ کے شعلوں میں جلنے لگی تھیں۔ اس کے سر یقینی طور پر اب پھٹ ہی جائے گا۔ اس کی آنکھوں کی پتلیاں بری طرح سے گھومنے لگی تھیں۔ وہ اب یہ چاہنے لگا کہ درد جلدی سے ختم ہو جائے...... وہ اپنے ہوش و حواس کھو بیٹھے...... اور مر جائے!

پھر درد کا احساس غائب ہو گیا۔ وہ ان رسیوں پر جھول گیا جنہوں نے اسے والڈی مورٹ کے باپ کی قبر کے کتبے کے ساتھ باندھا ہوا تھا۔ اس نے نظریں اُٹھا کر دھند میں چمکتی ہوئی ان سرخ آنکھوں میں دیکھا۔ رات کے اندھیرے میں مرگ خوروں کے شیطانی قہقہوں کی آوازیں گونج رہی تھیں۔

''تم نے دیکھا کہ یہ تسلیم کرنا کتنی بڑی حماقت کے سوا اور کچھ بھی نہیں ہے کہ یہ لڑکا کبھی مجھ سے زیادہ طاقتور جادوگر بن سکتا ہے۔'' والڈی مورٹ نے کہا۔ ''لیکن میں چاہتا ہوں کہ کسی کے بھی دل و دماغ میں کوئی غلط فہمی نہ رہے۔ ہیری پوٹر کی قسمت اچھی تھی جو وہ مجھ سے بچ گیا تھا اور اب میں یہاں پر تم سب کے سامنے اسے مار کر اپنی لازوال طاقت کو ثابت کروں گا جب اس کی مدد کرنے کیلئے ڈمبل ڈور نہیں ہے، جب اس کی خاطر اپنی جان دینے والی اس کی ماں بھی نہیں ہے۔ میں اسے پورا موقعہ دوں گا اسے لڑنے کی اجازت بھی دی جائے گی تاکہ تمہیں اس بارے میں کوئی شک نہ رہے کہ ہم دونوں میں کون زیادہ طاقتور ہے...... تھوڑی دیر اور انتظار کرو ناگنی! تمہیں تمہاری خوراک مل ہی جائے گی......'' اس نے پھنکارتے ہوئے کہا اور ناگنی ایک بار پھر گھاس پر پھسلتے ہوئے اس طرف چلی گئی جہاں مرگ خور کھڑے تھے۔ ہیری کے رگ و پے میں دہشت دوڑ گئی۔ 'وہ اسے اژدہے کو کھلانے والا ہے۔'

''وارم ٹیل! لڑکے کو کھول دو اور اسے اس کی چھڑی واپس دے دو......''

☆☆☆☆

چونتیس واں باب

# جڑواں چھڑیوں کا جادو

وارم ٹیل آگے بڑھا اور ہیری کے پاس پہنچا جو اپنے پاؤں ہلانے جلانے کی کوشش کر رہا تھا تاکہ رسیوں سے آزاد ہونے کے پہلے وہ ان کے سہارے اپنا وزن سنبھال سکے۔ وارم ٹیل نے اپنا نیا سفید ہاتھ بڑھا کر ہیری کے منہ میں ٹھونسا ہوا کپڑا باہر نکال دیا۔ پھر ایک جھٹکے سے اس نے ان رسیوں کو کاٹ ڈالا جن سے ہیری قبر کے کتبے کے ساتھ بندھا ہوا تھا۔

ایک پل کیلئے تو ہیری کے دل میں یہ خیال آیا کہ وہ بچ کر بھاگنے کی کوشش کرے، لیکن قبر پر کھڑے کھڑے اس کا زخمی پاؤں بری طرح کانپ رہا تھا۔ اب مرگ خوروں نے اس کے اور والڈی مورٹ کے چاروں طرف بنائے ہوئے حلقے کو آگے بڑھ کر تنگ کر ڈالا تھا۔ جو مرگ خور وہاں نہیں پہنچے تھے، ان کی خالی جگہیں بھی اب بھر چکی تھیں۔ وارم ٹیل آہستہ آہستہ قدم اُٹھاتا ہوا اس دائرے سے دوسری طرف چلا گیا اور سیڈرک کی لاش کے پیروں میں پڑی ہوئی جادوئی چھڑی اُٹھا کر واپس لوٹا۔ اس نے ہیری کی طرف دیکھے بنا ہی چھڑی اس کے ہاتھ تھما دی اور اس کے بعد وہ مڑا اور مرگ خوروں کے حلقے میں اپنی جگہ پر واپس پہنچ گیا۔

''ہیری پوٹر! تم نے مبازرتی تعلیم تو حاصل کی ہی ہوگی، ہے نا؟'' اس کی سرخ آنکھوں اندھیرے میں بلا کی چمک رہی تھیں۔

ان لفظوں کو سن کر ہیری کو ہوگورٹس کی وہ مبازرتی انجمن یاد آ گئی جس میں اس نے دو سال قبل کچھ عرصے تک حصہ لیا تھا...... اس نے وہاں پر صرف ایک ہی جادوئی کلمہ سیکھا تھا۔ دشمن کو نہتا کرنے والا جادوئی کلمہ...... لیکن اس کا یہاں پر کیا فائدہ ہوسکتا تھا کیونکہ اگر وہ اس کا استعمال کر کے والڈی مورٹ کی چھڑی گرا بھی دے تو بھی وہاں پر کھڑے تیس مرگ خوروں کا سخت حلقہ قائم تھا۔ اس نے کوئی ایسی چیز نہیں سیکھی تھی جو اس مشکل گھڑی میں اس کی صحیح مدد کر سکتی ہو۔ ہیری جانتا تھا کہ وہ اس چیز کا سامنا کر رہا تھا جس کے بارے میں موڈی نے ہمیشہ خبردار کیا کرتا تھا...... نہ روکا جانے والا جھٹ کٹ...... دردناک موت کا جادوئی وار...... اور والڈی مورٹ نے بالکل سچ کہا تھا کہ آج اس کی ماں اس کی خاطر اپنی جان دینے کے لئے وہاں پر نہیں تھی...... اس کی حفاظت کرنے والا کوئی بھی وہاں موجود نہیں تھا......

''ہم ایک دوسرے کی تعظیم میں سر جھکاتے ہیں، ہیری پوٹر!'' والڈی مورٹ نے تھوڑا جھکتے ہوئے کہا حالانکہ اس کا سانپ جیسا

چہرہ ہیری کی طرف اُٹھا ہوا تھا۔ ''چلو! رسم دنیا ہے، یہ تو نبھانا ہی پڑے گی نا...... ڈمبل ڈور نہیں چاہئیں گے کہ تم روایات کی خلاف ورزی کرو۔ موت کے سامنے اپنا سر جھکاؤ...... ہیری پوٹر!''

مرگ خور ایک بار پھر ہنسنے لگے۔ والڈی مورٹ کا بےلب چہرہ اب مسکرا رہا تھا۔ ہیری نے سر نہیں جھکایا۔ وہ یہ نہیں چاہتا تھا کہ والڈی مورٹ اسے مارنے سے پہلے اس کے ساتھ کوئی کھیل کھیلے...... وہ اسے یہ موقعہ دینا ہی نہیں چاہتا تھا......

''میں نے کہا سر جھکاؤ لڑکے......'' والڈی مورٹ نے اپنی چھڑی اُٹھاتے ہوئے کہا اور ہیری نے محسوس کیا جیسے کوئی بڑا غیبی ہاتھ اس کی کمر کو آگے کی طرف سختی کے ساتھ جھکانے کی کوشش کر رہا تھا۔ مرگ خور پہلے سے بھی زیادہ زور زور سے قہقہے لگانے لگے تھے۔ ہیری نہ چاہتے ہوئے بھی جھکنے پر مجبور ہو گیا۔

''بہت خوب!'' والڈی مورٹ نے آہستگی سے کہا۔ اس نے دوبارہ اپنی چھڑی اوپر اُٹھائی۔ ہیری کے دماغ پر بھی دباؤ پڑنے لگا کہ وہ بھی اپنی چھڑی اُٹھائے۔ کوئی آواز اس کے دماغ کے اندر اسے کہہ رہی تھی۔ 'اور اب تم مردانگی کے ساتھ اس کا سامنا کرو...... سینہ تان کر، فخر کے ساتھ...... بالکل اسی طرح جیسے تمہارے باپ نے مرنے سے پہلے والڈی مورٹ کا سامنا کیا تھا۔'

''اب ہم...... حربی مبازرت کا آغاز کرتے ہیں......''

والڈی مورٹ نے اپنی چھڑی اُٹھائی اور اس سے پہلے کہ ہیری اپنے دفاع میں کچھ کر پاتا، اس سے پہلے کہ وہ اپنی جگہ سے ہل بھی پاتا...... والڈی مورٹ نے ایک بار پھر 'اینگوریسم......' کہہ کر اسے کڑے عذاب میں مبتلا کر دیا تھا۔ سفاک کٹ وار کی اذیت اتنی شدید تھی کہ درد کی زوردار ٹیسوں اور ہڈیوں کی جلن نے اسے اتنا بیگانہ کر ڈالا تھا کہ وہ یہ بھول گیا تھا کہ وہ اس وقت کہاں موجود تھا؟...... سفید آگ میں دہکتا ہوا خنجر اس کی جلد کے ذرے ذرے کو چھید رہا تھا۔ اس کا سر یقینی طور پر درد کی شدت سے پھٹ جائے گا۔ وہ اب اتنی زور سے چیخ رہا تھا جتنی زور سے وہ زندگی بھر پہلے کبھی نہیں چیخا تھا......

اور پھر درد کی شدت کم ہو گئی اور اگلے چند ہی لمحوں میں وہ غائب ہو گیا۔ ہیری ایک طرف لڑھک گیا لیکن جلد ہی دوبارہ اپنے پیروں پر کھڑا ہو گیا۔ وہ اتنی ہی بری طرح کانپ رہا تھا جس طرح ہاتھ کاٹتے ہوئے وارم ٹیل کانپ رہا تھا۔ وہ لڑکھڑا کر مرگ خوروں کی دیوار سے ٹکرا گیا۔ جنہوں نے قہقہے لگاتے ہوئے اسے واپس والڈی مورٹ کے سامنے دھکیل دیا تھا۔

''تھوڑی دیر آرام کر لیتے ہیں۔'' والڈی مورٹ نے کہا اور اس کے سوراخ نما نتھنے جوشیلے انداز میں پھڑکنے لگے۔ ''تھوڑی دیر آرام کر لو...... کیا اس سے درد ہوا۔ ہیری پوٹر؟ تم یہ تو نہیں چاہو گے کہ میں تمہارے ساتھ دوبارہ ایسا ہی کروں......؟''

ہیری نے کوئی جواب نہیں دیا۔ سفاک سرخ آنکھیں اسے صاف بتا رہی تھیں کہ وہ بھی سیڈرک کی طرح موت کے گھاٹ اترنے والا ہے...... لیکن وہ اس کھیل کو نہیں کھیلنا چاہتا تھا۔ وہ اب والڈی مورٹ کا حکم بالکل نہیں مانے گا...... وہ رحم کی بھیک نہیں مانگے گا......

''میں نے تم سے پوچھا تھا کیا تم یہ چاہتے ہو کہ میں تمہارے ساتھ یہ دوبارہ کروں؟'' والڈی مورٹ نے دھیمی آواز میں غرا کر کہا۔''میری بات کا جواب دو ہیری پوٹر......ایمپروسم!''

اور ہیری کو اپنی زندگی میں تیسری بار یہ محسوس ہوا کہ اس کے دماغ میں سے تمام سوچیں، تمام خیالات مٹ گئے تھے......آہ! دماغ میں کسی بھی خیال کی عدم موجودگی کتنی اندوہناک ہوتی ہے۔ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ پانی میں تیر رہا ہو، کوئی خواب دیکھ رہا ہو......

'صرف نہیں میں جواب دو......نہیں کہو......بس نہیں کہو......'

'میں نہیں......نہیں کہوں گا۔'اس کے دماغ کے کسی خانے سے ایک ضدی آواز مدہم انداز میں بولی۔'میں جواب نہیں دوں گا۔'

'صرف نہیں کہو......'

''میں ایسا نہیں کروں گا......میں یہ بات نہیں کہوں گا......''

'صرف نہیں کہو......فوراً'

''کیوں کہوں؟......''

جیسے ہی ہیری کے منہ سے الفاظ نکلے۔وہ پورے قبرستان میں گونج اُٹھے۔اس کے دماغ پر چھائی ہوئی خاموشی کا بند ٹوٹ گیا۔ وہ عجیب سا بوجھ اور خالی پن کا احساس اس طرح غائب ہوگیا جیسے کسی نے اس پر ٹھنڈے پانی کی بھری ہوئی بالٹی انڈیل دی ہو۔کچھ پل پہلے والا درد کا احساس واپس لوٹ آیا جو سفاک کٹ وار کی بدولت اس کے رگ وپے میں اُٹھ رہا تھا۔یہ احساس لوٹ آیا کہ وہ کہاں کھڑا تھا اور اس کا پالا کس خوفناک چیز سے پڑا تھا؟

''تم ایسا نہیں کرو گے؟'' والڈی مورٹ آہستگی سے بولا۔اب مرگ خوروں کے قہقہے اچانک بند ہوگئے تھے۔جیسے کسی نے ان کے منہ پر تالے ڈال دیئے ہوں۔''تم نہیں نہیں کہو گے؟ ہیری پوٹر!حکم کی تعمیل کرنا ایک ایسا سبق ہے جو میں تمہیں مارنے سے پہلے سکھانا چاہتا ہوں......شاید تھوڑی اور درد کی خوراک دینے کی ضرورت پڑے گی؟''

والڈی مورٹ نے اپنی چھڑی اُٹھائی لیکن اس بار ہیری پوری طرح تیار تھا۔کیوڈچ کی مشقوں سے سیکھے ہوئے چھلاوہ اچھال کا استعمال کرتے ہوئے اس نے زمین پر چھلانگ لگائی اور لڑ ھکتے ہوئے والڈی مورٹ کے باپ کی قبر کے کتبے کے پیچھے پہنچ کر چھپ گیا۔والڈی مورٹ کا وار اس کا تعاقب کرتا ہوا قبر کے کتبے سے ٹکرایا اور پتھر کا کتبہ بری طرح تڑک گیا۔

''ہم آنکھ مچولی نہیں کھیل رہے ہیں، ہیری پوٹر!'' والڈی مورٹ کی دھیمی سرد آواز قبرستان کی گہری خاموشی میں گونجی۔اس کے قدموں کی آہٹ قریب آتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی، مرگ خور ایک بار پھر قہقہے لگا کر ہنسنے لگے۔''تم مجھ سے نہیں چھپ سکتے۔کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ تم اب ہمارے مبازرتی کھیل سے تھک چکے ہو؟ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ میں اس کھیل کو ایک ہی جھٹکے میں ختم کردوں؟ باہر نکلو......ہیری پوٹر! باہر نکلو اور مقابلہ کرو......تمہاری موت جلد ہی واقع ہوگی......تمہاری موت دردناک ہوگی......لیکن مجھے اس کے

بارے میں ٹھیک سے اندازہ نہیں ہے...... میں کبھی مرا ہی نہیں ہوں......''

ہیری کتبے کی آر میں جھکا رہا۔ وہ جانتا تھا کہ اس کا انجام آچکا تھا۔ کوئی امید باقی نہیں تھی...... کہیں سے کوئی مدد نہیں مل سکتی تھی۔ اور جب اس نے والڈی مورٹ کے قریب آنے کی آواز سنی تو وہ صرف ایک ہی چیز جانتا تھا۔ ڈر یا شکست سے بالاتر...... وہ جانتا تھا کہ وہ یہاں آنکھ مچولی کھیلنے والے بچے کی طرح چھپ کر نہیں مرے گا۔ وہ والڈی مورٹ کے قدموں پر جھک کر نہیں مرے گا...... وہ اپنے باپ کی طرح سینہ تان کر مرے گا اور حالانکہ وہ خود کو بچا نہیں سکتا تھا لیکن وہ اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کرتے ہوئے مرے گا......

اس سے پہلے کہ والڈی مورٹ اپنے سانپ جیسے چہرے کو کتبے کے پیچھے لا پاتا۔ ہیری اُٹھ کر کھڑا ہو گیا...... اس نے اپنے ہاتھ میں چھڑی مضبوطی سے پکڑ لی اور والڈی مورٹ کے سامنے کود کر آ گیا۔ والڈی مورٹ اس کا چہرہ دیکھ کر مسکرایا اور وہ پوری طرح تیار تھا۔ ہیری نے چیخ کر کہا...... ''چھوٹم جھوٹم'' ...... والڈی مورٹ نے جواب میں کہا...... ''ایودا کودیسم ......!''

والڈی مورٹ کی چھڑی سے چمکتی ہوئی سبز روشنی نکلی اور ہیری کی چھڑی سے خون جیسی سرخ روشنی باہر نکلی۔ دونوں چنگاریوں کی لہریں بیچ ہوا میں ایک دوسرے سے ٹکرائیں...... اور اچانک ہیری کی چھڑی اس طرح ہلنے لگی جیسے اس میں بجلی دوڑ رہی ہو۔ اس کا ہاتھ چھڑی پر مضبوطی کے ساتھ جکڑا گیا۔ اگر وہ چاہتا بھی تو بھی اپنی چھڑی کو نہیں چھوڑ سکتا تھا۔ دونوں چھڑیوں کی روشنی ایک کرن میں پیوست ہو کر رہ گئی۔ روشنی کی یہ کرن سرخ یا سبز نہیں بلکہ سنہری تھی...... اور ہیری نے حیرت بھری نظروں سے دیکھا کہ والڈی مورٹ کی لمبی سفید انگلیاں بھی اس کی چھڑی کے ساتھ جکڑی ہوئی تھیں جو ہل اور تھرتھرا رہی تھیں......

اور پھر...... ہیری کو اس بات کیلئے کسی چیز نے تیار نہیں کیا تھا۔ اس کے پیر زمین سے اُٹھ گئے۔ وہ اور والڈی مورٹ دونوں ہی زمین سے اوپر فضا میں اُٹھ چکے تھے۔ ان کی چھڑیاں اب بھی چمکتی ہوئی سنہری روشنی کی کرن کے ساتھ جڑی ہوئی تھیں۔ وہ والڈی مورٹ کے باپ کی قبر کے کتبے سے دور جا رہے تھے اور پھر وہ دونوں زمین کے ایک ایسے ٹکڑے کے اوپر پہنچ گئے جہاں قبریں بالکل نہیں تھیں۔ مرگ خور چیخ چیخ کر والڈی مورٹ سے اجازت مانگ رہے تھے۔ وہ ان دونوں کے قریب آ رہے تھے۔ اور سرعت رفتاری سے ان دونوں کے نیچے زمین پر دائروی حلقہ تشکیل دے رہے تھے۔ بڑا اژدہا مرگ خور کے قدموں میں بے چینی سے ادھر ادھر رینگ رہا تھا۔ کچھ مرگ خوروں نے اپنی اپنی چھڑیاں باہر نکال لی تھیں......

ہیری اور والڈی مورٹ کو جوڑنے والی کرن کے ہزاروں ٹکڑے ہو گئے۔ ان کی چھڑیاں جڑی رہیں لیکن اب ہزاروں سنہری کرنوں نے ہیری اور والڈی مورٹ کے چاروں طرف ایک جال بنا ڈالا تھا۔ اب وہ روشنی کے اس پنجرے یا سنہری جال میں بند ہو چکے تھے جسے مرگ خور پوری طرح گھیرے کھڑے تھے۔ وہ ان کے گرد گھوم رہے تھے، چیخ رہے تھے...... لیکن ان کی چیخیں بہت دھیمی اور دبی ہوئی سنائی دے رہی تھیں......

’’کچھ مت کرنا......‘‘ والڈی مورٹ نے مرگ خوروں سے چلا کر کہا۔ ہیری نے دیکھا کہ اس غیر متوقع منظر کو دیکھ کر والڈی مورٹ کی سرخ آنکھیں تعجب سے پھیل چکی تھیں۔ ہیری نے دیکھا کہ والڈی مورٹ روشنی کی کرن کو توڑنے کی کوشش کر رہا تھا جو اس کی چھڑی کو ہیری کی چھڑی سے جوڑے ہوئے تھی۔ ہیری نے اپنی چھڑی کو دونوں ہاتھوں سے مضبوطی سے پکڑ لیا۔سنہری کرن صحیح سلامت رہی۔ والڈی مورٹ نے مرگ خوروں سے دوبارہ چیخ کر کہا۔’’جب تک میں حکم نہ دوں، تب تک بیچ میں کچھ مت کرنا......‘‘

اور پھر ہوا میں ایک سریلی آواز تیرنے لگی...... یہ آواز ہیری اور والڈی مورٹ کے آس پاس کے سنہری جال کی ہر کرن میں سے نکل رہی تھی۔ یہ ایک ایسی آواز تھی جسے ہیری فوراً پہچان گیا حالانکہ اس نے یہ آواز زندگی میں صرف ایک ہی بار سنی تھی...... یہ فاکس نامی ققنس کے گیت کی آواز تھی۔ ہیری کیلئے یہ امید بھری آواز تھی...... یہ وہ سب سے پیاری اور خوش آئند آواز تھی جو اس نے اپنی زندگی میں کبھی سنی تھی......اسے ایسا محسوس ہوا جیسے ققنس اپنا گیت اس کے چاروں طرف نہیں بلکہ اس کے وجود کے اندر بھی گنگنا رہا تھا...... یہ آواز ڈمبل ڈور کے ساتھ جڑی آواز تھی اور اسے ایسا لگا جیسے کوئی دوست اس کے کان میں کہہ رہا ہو۔

’اس کرن کے دھاگے کو ٹوٹنے مت دینا......‘

’میں جانتا ہوں۔‘ ہیری نے من میں کہا۔’میں جانتا ہوں، مجھے اسے نہیں توڑنا چاہئے۔‘

لیکن جیسے ہی اس نے یہ سوچا، اسی پل کرن کے دھاگے کو جوڑے رکھنا دشوار ہو گیا۔ اس کی چھڑی اب تیزی سے کانپنے لگی تھی......اور اب اس کے اور والڈی مورٹ کے بیچ کی کرن کی روشنی کے ہالے بھی بدل گئی......ایسا لگ رہا تھا جیسے روشنی کے بڑے بڑے موتی چھڑیوں کو جوڑنے والے دھاگے جیسی کرن پر اوپر نیچے پھسل رہے تھے۔ ہیری نے محسوس کیا کہ روشنی کے موتی آہستہ آہستہ اس کی طرف آرہے تھے جس سے اس کی چھڑی زیادہ زور سے تھرتھرانے لگی تھی۔ اب موتیوں کے چلنے کی سمت والڈی مورٹ کے بجائے اس کی طرف ہوگئی تھی اور اس نے محسوس کیا کہ اس کی چھڑی اب غصے سے کانپ رہی تھی......

جب روشنی کا سب سے قریبی موتی ہیری کی چھڑی کی نوک کے قریب پہنچا تو چھڑی اتنی گرم ہوگئی کہ ہیری کو خوف لاحق ہوا کہ کہیں اس میں آگ نہ لگ جائے۔ وہ موتی جتنا قریب آیا، ہیری کی چھڑی اتنی ہی تیزی سے زیادہ تھرتھرانے لگی۔ اسے لگ رہا تھا کہ اس مڈبھیڑ میں اس کی چھڑی نہیں بچے گی۔ ایسا لگ رہا تھا کہ اس کی انگلیوں کے نیچے بس اب ٹوٹنے ہی والی تھی......

اس نے ایک بار پھر اپنی توجہ کو یکسو کیا اور پورا دھیان چھڑی پر لگانے کی بھرپور کوشش کی تاکہ روشنی کے موتیوں کو واپس والڈی مورٹ کی طرف بھیجا جا سکے۔ اسے اپنے کانوں میں ققنس کا گیت سنائی دے رہا تھا اور اس کی آنکھوں میں غصب ناکی کا جنون بھرا ہوا تھا......اور پھر دھیرے دھیرے...... بہت آہستہ آہستہ روشنی کے موتی جھلملاتے ہوئے رُک گئے۔ کچھ لمحوں کے بعد وہ دوبارہ متحرک ہوئے لیکن اب وہ واپس لوٹ رہے تھے۔ بہت آہستہ آہستہ وہ اپنے مرکز کی طرف جا رہے تھے۔ اب والڈی مورٹ کی چھڑی بری طرح تھرتھرانے لگی۔ والڈی مورٹ یہ دیکھ کر دم بخود سا دکھائی دیا۔ اس کا منہ بے اختیار کھل گیا تھا......

روشنی کا ایک موتی والڈی مورٹ کی چھڑی کی نوک سے کچھ انچ دور بری طرح جھلملا رہا تھا...... وہ بری طرح تھرتھرا رہا تھا...... ہیری یہ سمجھ نہیں پایا کہ وہ ایسا کیوں کر رہا تھا۔ اسے تو یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ وہ کیا کرنا چاہتا ہے؟...... لیکن اب وہ اپنی طاقت کے ساتھ اس روشنی کے موتی کو والڈی مورٹ کی چھڑی کے اندر گھسانا چاہتا تھا...... وہ پوری کوشش کر رہا تھا...... اور پھر آہستہ آہستہ...... بہت ہی آہستہ...... وہ موتی سنہری کرن کے دھاگے میں ہلا...... ایک پل کیلئے کانپا...... اور پھر وہ والڈی مورٹ کی چھڑی کے اندر چلا ہی گیا......

اسی لمحے والڈی مورٹ کی چھڑی کے اندر سے چیخ نکلنے کی آواز سنائی دی...... پھر...... والڈی مورٹ کی سرخ آنکھیں سکتے کی حالت میں پھیلتی چلی گئیں...... ایک دھوئیں دار ہاتھ اس کی چھڑی سے باہر نکلا اور غائب ہو گیا...... یہ اس ہاتھ کا عکس تھا جو اس نے وارم ٹیل کیلئے جادو سے نمودار کیا تھا...... دردبھری چیخ دوبارہ سنائی دی...... اور پھر والڈی مورٹ کی چھڑی کی نوک سے ایک زیادہ بڑی چیز باہر نکلی۔ یہ چیز ٹھوس دھوئیں سے بنی ہوئی تھی...... ایک سر...... ایک سینہ اور بازو...... سیڈرک کا بالائی دھڑ......

اگر ہیری اس صدماتی کیفیت میں اپنی چھڑی کو چھوڑ دیتا تو یہ کچھ عجیب نہ ہوتا۔ اس حوصلہ شکن منظر کے باوجود اس کی گرفت چھڑی پر مضبوط ہی رہی۔ وہ سنبھل گیا اور پوری کوشش کرنے میں جت گیا کہ سنہرا دھاگہ کسی بھی قیمت پر ٹوٹ نہ پائے۔ سیڈرک ڈیگوری کا دھوئیں دار بھورا بھوت (کیا یہ بھوت ہی تھا؟ یہ تو ٹھوس دکھائی دے رہا تھا) والڈی مورٹ کی چھڑی میں سے پورا باہر آ گیا تھا جیسے یہ کسی بہت تنگ سرنگ سے نکل کر باہر آیا ہو...... پھر سیڈرک کی اس پرچھائی نے سنہری روشنی کی کرن کی طرف دیکھا اور چیخ کر کہا۔

''ہیری...... پکڑ کر رکھنا...... سنبھل کر......''

یہ آواز کہیں سور سے آتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی اور گونج رہی تھی۔ ہیری نے والڈی مورٹ کی طرف دیکھا...... اس کی چوڑی، سرخ آنکھیں اب بھی سکتے میں مبتلا دکھائی دے رہی تھیں...... ہیری کی ہی طرح اسے ایسا ہونے کی قطعی امید نہیں تھی...... اور بہت آہستہ آہستہ ہیری نے سنہری گنبد کے کناروں پر منڈلاتے ہوئے مرگ خوروں کی دہشت بھری چیخیں سنیں۔

چھڑی سے درد بھری ایک اور چیخ سنائی دی...... اور پھر ایک اور چیز باہر نکلی...... دوسرے کنارے کی گھنی پرچھائی جس کے فوراً بعد ہاتھ اور دھڑ باہر آ گیا...... ایک بوڑھا آدمی! جسے ہیری نے ایک بار اپنے خواب میں دیکھا تھا۔ اب سیڈرک کی طرح چھڑی کی نوک سے باہر نکلتا ہوا دکھائی دے رہا تھا...... اس آدمی کا بھوت، پرچھائی یا چاہے جو بھی ہو۔ سیڈرک کے پاس گر گئی اور اس نے ہیری، والڈی مورٹ، سنہری جال اور جڑی ہوئی چھڑیوں کو حیرانی سے دیکھا اور اپنی لاٹھی کو زمین پر جماتے ہوئے کہا۔ ''اس کا مطلب ہے کہ وہ سچ مچ جادوگر ہے؟'' بوڑھے آدمی نے والڈی مورٹ کو دیکھتے ہوئے کہا۔ ''اس نے مجھے مار ڈالا...... لڑکے تم اس سے لڑتے رہو۔''

لیکن اسی وقت چھڑی کی نوک سے ایک اور سر ابھرنے لگا تھا...... یہ ایک عورت کی پرچھائی تھی۔ یہ ایک دھوئیں دار بھورا سر تھا جو

مجسمے جیسا دکھائی دے رہا تھا۔ ہیری کے دونوں ہاتھ کانپنے لگے۔ وہ اپنی چھڑی کو سیدھا رکھنے کی کوشش کررہا تھا اس نے دیکھا کہ وہ عورت بھی زمین پر گرگئی اور باقی لوگوں کی طرح سیدھی کھڑی ہوکر اسے گھورنے لگی......

ہیری اسے پہچان گیا تھا۔ وہ برتھا جورکنس تھی جو اپنی آنکھیں پھاڑ کر اپنے سامنے ہونے والے اس عجیب مقابلے کو دیکھ رہی تھی۔

''ابھی مت چھوڑنا......'' وہ زور سے چلائی اور اس کی آواز بھی سیڈرک کی طرح کہیں دور سے گونجتی ہوئی محسوس ہوئی۔ ''اسے اپنے تک پہنچنے مت دینا ہیری!......مت چھوڑنا......''

وہ اور باقی دونوں دھوئیں دار پرچھائیاں اس سنہرے جال میں کی اندرونی سطح پر چلنے لگیں جبکہ مرگ خور اس کے باہر منڈلا رہے تھے......ان دونوں کے چاروں طرف گھومتے ہوئے والڈی مورٹ کے موت کے شکار سرگوشیاں کررہے تھے۔ وہ ہیری کا حوصلہ بڑھا رہے تھے اور وہ والڈی مورٹ سے غصے سے نجانے کیا کیا کہہ رہے تھے؟ ہیری ان کی آوازیں سن نہیں پایا......

والڈی مورٹ کی چھڑی کی نوک سے ایک اور سر باہر نکلتا ہوا دکھائی دینے لگا......اور اسے دیکھتے ہی ہیری فوراً سمجھ گیا کہ یہ کس کا ہوسکتا ہے......وہ جانتا تھا جیسے اسے اسی پل سے اس کی امید ہو جب سے اس نے سیڈرک کو چھڑی میں سے باہر نکلتے دیکھا تھا......وہ جانتا تھا کیونکہ نکلنے والی عورت وہ تھی جس کی آج رات اسے سب سے زیادہ یاد آئی تھی......

لمبے بالوں والی ایک جوان عورت کی دھوئیں دار پرچھائی چھڑی سے نکل کر سنہری جال کی زمین پر جاگری بالکل اسی طرح جیسے برتھا کی پرچھائی گری تھی۔ وہ سیدھی کھڑی ہوئی اور اس کی طرف دیکھنے لگی......اور ہیری جس کے ہاتھ اب بری طرح کانپنے لگے تھے۔ اپنی ماں کو بھوتنی کے روپ دیکھ کر اس کا دل بری طرح مچلنے لگا تھا۔

''خود پر قابو رکھو ہیری!......تمہاری ڈیڈی آرہے ہیں......وہ تمہیں دیکھنا چاہتے ہیں......سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا......بس چھڑی کو مضبوطی سے پکڑے رہو......''

اور پھر ہیری کا باپ بھی چھڑی سے باہر نکل آیا۔ پہلے اس کا سر، پھر ان کا دھڑ...... لمبے اور ہیری کی طرح دکھائی دینے والے بالوں کے ساتھ جیمس پوٹر کی دھوئیں دار پرچھائی والڈی مورٹ کی چھڑی کی نوک سے باہر نکلی، زمین پر گری اور پھر اپنی بیوی کی طرح سیدھی کھڑی ہوگئی۔ وہ ہیری کے قریب آئے اور اسے غور سے دیکھنے لگے اور باقی لوگوں کی طرح گونجتی ہوئی آواز کے انداز میں بولے۔ بہر حال، وہ بہت ہی آہستگی سے بول رہے تھے تاکہ والڈی مورٹ ان کی بات سن نہ پائے جواب اپنے چاروں طرف منڈلاتے ہوئے شکاروں کی پرچھائیاں دیکھ کر کسی قدر خوفزدہ اور متحیر دکھائی دے رہا تھا۔

''چھڑیوں کے باہمی تعلق کے ٹوٹنے کے بعد ہم صرف چند ہی پل تک رُکیں گے......لیکن ہم تمہیں وقت دیں گے......تمہیں گھریری کنجی تک واپس پہنچنا ہوگا۔ وہ تمہیں واپس ہوگورٹس لے جائے گی......دیر مت کرنا......سمجھ گئے ہونا ہیری؟''

''ہاں!'' ہیری نے آہستگی کے ساتھ کہا جواب اپنی چھڑی کو پکڑے رکھنے کیلئے بری طرح الجھ رہا تھا کیونکہ یہ اس کی انگلیوں سے

پھسلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔

''ہیری......'' سیڈرک نے جلدی سے قریب آتے ہوئے سرگوشی کی۔ ''میرا لاش بھی لے جانا۔ ٹھیک ہے؟ میری لاش میرے ماں باپ کو دے دینا ہیری......''

''ٹھیک ہے......'' ہیری نے کہا اور اس کا چہرہ چھڑی پکڑنے کی کوشش میں بھنچ گیا تھا۔

''باہمی تعلق کو اسی لمحے توڑ دو ہیری......'' اس کے باپ نے آہستگی کے ساتھ اسے کہا۔ ''بھاگنے کیلئے تیار ہو جاؤ......اسی وقت اپنی چھڑی ہٹا لو......ابھی......''

''یہ لو......'' ہیری زور سے چلایا۔ ویسے بھی اسے اب ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ وہ اپنی چھڑی کو زیادہ دیر تک سنبھال نہیں سکے گا۔ وہ اس کی گرفت سے چھوٹ جائے گی......اس نے پوری طاقت سے اپنی چھڑی کو اوپر کی طرف اُٹھا دیا اور پھر سنہری کرنوں کا جال چھنا کے ساتھ ٹوٹ گیا۔ روشنی کا پنجرہ یکلخت اوجھل ہو گیا۔ ققنس کے گیتوں کی آواز سنائی دینا بند ہو گئی......لیکن والڈی مورٹ کے شکاروں کی پرچھائیاں غائب نہیں ہوئی تھیں۔ وہ والڈی مورٹ کے چاروں طرف گھیرا بنانے لگیں تاکہ وہ ہیری کو نہ دیکھ پائے۔

ہیری پوری قوت کے ساتھ اس طرح بھاگا......وہ زندگی میں کبھی اتنی رفتار سے نہیں بھاگا تھا۔ دوڑتے ہوئے اس نے قریب کھڑے دو مرگ خوروں کو بری طرح دھکا دے کر گرا دیا۔ وہ قبرستان کی طرف بڑھا اور پھر قبروں کے بیچ میں سے آڑے ترچھے انداز میں بھاگتا رہا۔ کیونکہ اسے یہ احساس ہو چکا تھا کہ مرگ خور اس کا تعاقب کر رہے تھے، ان کی چھڑیوں سے چنگاریاں نکل رہی تھیں جو آس پاس کی قبروں کے سنگی کتبوں سے ٹکرا رہی تھیں۔ خیرہ کر دینے والی روشنی کے اوجھل ہونے پر سب کی آنکھیں چندھیائی ہوئی تھیں۔ قبرستان کا اندھیرا کافی گہرا اور سیاہ محسوس ہو رہا تھا۔ وہ قبروں کے گڑھوں اور جادوئی واروں سے بچتا بچاتا سیڈرک کی لاش کی طرف بڑھ رہا تھا۔ اسے اپنے پیر کے درد کا اب احساس تک نہیں تھا۔ اس کا پورا دھیان تو اس کام پر مرتکز تھا جو اسے پورا کرنا تھا......

''اسے ششدر ساکت کر دو......'' اسے والڈی مورٹ کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

سیڈرک کی لاش سے دس فٹ دور ہیری نے سنگ مرمر کے بڑے مجسمے کے پیچھے چھلانگ لگا دی۔ تاکہ وہ سرخ چنگاریوں کی روشنیوں سے بچ سکے۔ اس نے دیکھا کہ جادوئی کلمات کے واروں کے ٹکرانے سے اس مجسمے کا بڑا پنکھ ٹوٹ گیا تھا۔ اس نے اپنی چھڑی کو مضبوطی سے پکڑ لیا اور بھاگ کر مجسمے کے پیچھے سے باہر نکلا......

''ستوفیتم......'' وہ گرجا اور اس نے اپنی چھڑی پیچھے کی طرف کر دی۔ اسی طرف سے مرگ خور اس کی طرف تیزی سے بڑھ رہے تھے۔ دبی ہوئی چیخ کی آواز سن کر وہ سمجھ گیا کہ اس نے کم از کم ایک مرگ خور کو تو روک ہی دیا تھا۔ لیکن اب پلٹ کر پیچھے دیکھنے کا وقت بالکل نہیں تھا۔ وہ سنہری کپ کے اوپر سے کودا اور اپنے پیچھے چھڑی کے دھماکے کی آواز سن کر اس نے آگے کی سمت میں چھلانگ لگا دی۔ اس کے گرتے ہی اس کے اوپر سے روشنی کی ایک بڑی چنگاری اُڑ کر چلی گئی۔ اس نے سیڈرک کا ہاتھ پکڑتے کیلئے اپنا ہاتھ

پھیلایا......

اسی وقت والڈی مورٹ کے چلانے کی آواز سنائی دی۔ ''تم لوگ دور ہٹ جاؤ......اسے صرف میں ہی ماروں گا...... وہ میرا شکار ہے......''

ہیری نے سیڈرک کی کلائی کو کس کر پکڑ لیا تھا۔ اس کے اور والڈی مورٹ کے درمیان صرف ایک ہی قبر کا کتبہ باقی رہ گیا تھا۔ لیکن سیڈرک بہت وزنی تھا اور کپ بھی دور پڑا تھا......

والڈی مورٹ کی سرخ آنکھیں اندھیرے میں چمکنے لگیں۔ ہیری نے دیکھا کہ والڈی مورٹ کے چہرے پر اب ایک زہریلی مسکراہٹ تھرک رہی تھی اور وہ اپنی چھڑی اس کی طرف تان رہا تھا۔

ہیری نے اپنی چھڑی سنہری چمکتے ہوئے کپ کی طرف کرتے ہوئے چلایا۔ ''ایکوشیم!'' کپ ہوا میں اُڑ کر اس کے پاس آ گیا اور ہیری نے چھڑی والے ہاتھ سے اس کا دستہ پکڑ لیا۔

ہیری کو والڈی مورٹ کی بدحواسی کے عالم میں نکلتی ہوئی چیخ سنائی دی۔ اسی پل ہیری کو اپنے پیروں کے نیچے ایک جھٹکا لگا جس کا مطلب یہ تھا کہ گھریری کنجی نے کام کر دکھایا تھا...... یہ اب اسے ہوا اور رنگوں کی قوس قزح کے بھنور میں دور لے جا رہی تھی۔ سیڈرک بھی اس کے ساتھ ہی تھا جو بے جان لاشے کی مانند اس کے بازو کو اپنی طرف کھینچ رہا تھا۔ یہ بڑا کٹھن سفر تھا......لیکن وہ دونوں واپس لوٹ رہے تھے۔

☆☆☆☆

پینتیسواں باب

# مرکب صدقیال

ہیری دھڑام سے زمین پر گرا۔اس کا چہرہ گھاس میں دھنس کر رہ گیا جس کی تیز خوشبو اس کے نتھنوں میں بھر گئی۔اب جب گھر یری کنجی اسے لا رہی تھی تو اس نے اپنی آنکھیں بند کر لی تھیں اور گرنے کے بعد بھی نہیں کھولیں۔وہ ہلا تک نہیں۔اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے اس کی ساری طاقت جواب دے گئی ہو۔اس کا سر اتنی بری طرح سے چکرا رہا تھا جیسے اس کے نیچے زمین کسی جہاز کے عرشے کی طرح ہچکولے کھا رہی ہو۔خود کو سنبھال رکھنے کیلئے اس نے ان دونوں چیزوں کو اور کس کر پکڑ لیا جنہیں وہ اب بھی پکڑے ہوئے تھا......سہ فریقی مقابلوں کے سنہری کپ کا ٹھنڈا دستہ اور سیڈرک کی کلائی۔اسے محسوس ہو رہا تھا کہ اگر اس نے دونوں میں سے کسی کو چھوڑا تو وہ اپنے دماغ میں تیرتے ہوئے اندھیروں میں کہیں کھو جائے گا۔صدمے اور تکان کی ملی جلی کیفیت کی وجہ سے وہ گھاس کی خوشبو سونگھتے ہوئے زمین پر ہی پڑا رہا۔وہ انتظار کرنے لگا......انتظار کرنے لگا کہ کوئی کچھ کرے گا......کچھ کرے گا......اور اس دوران تمام وقت اس کے ماتھے کا نشان بری طرح درد کرتا رہا......

عجیب سا بے ہنگم شور شرابہ اس کے کانوں کے پردوں کو پھاڑے جا رہا تھا اور وہ پریشانی محسوس کر رہا تھا۔ ہر طرف آوازیں، قدموں کی آہٹیں اور چیخیں سنائی دے رہی تھیں......وہ جہاں تھا، وہیں پڑا رہا۔اس نے شور سن کر اپنا چہرہ تان لیا جیسے یہ بھی کوئی برا خواب ہی ہو جو گزر جائے گا۔

پھر دو ہاتھوں نے اسے پکڑا اور پلٹ دیا۔

''ہیری......ہیری!''

اس نے اپنی آنکھیں کھولیں۔وہ ستاروں سے بھرے آسمان کی طرف دیکھ رہا تھا اور ایلبس ڈمبل ڈور اس کے اوپر جھکے ہوئے تھے۔لوگوں کی بھیڑ کی کالی پرچھائیاں چاروں طرف سے امڈتی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں۔وہ آہستہ آہستہ قریب آ رہی تھیں۔ہیری کو لگا کہ لوگوں کے تیز تیز قدموں کی وجہ سے اس کے سر کے نیچے زمین کانپ رہی تھی۔وہ بھول بھلیوں کی باڑھ کے کنارے پر واپس لوٹ آیا تھا۔اسے تماشائی دکھائی دے رہے تھے اور وہاں پر ستاروں کے نیچے کے ہیولے بری طرح ہلتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

ہیری نے کپ کو چھوڑ دیا لیکن اس نے سیڈرک کو اور مضبوطی سے پکڑ لیا۔اس نے اپنا خالی ہاتھ اُٹھایا اور ڈمبل ڈور کی کلائی پکڑ لی جبکہ ڈمبل ڈور کا چہرہ کبھی دکھائی دیتا تو کبھی نظروں سے اوجھل ہو جاتا رہا۔

''وہ لوٹ آیا ہے......'' ہیری نے پوری طاقت کے ساتھ کہا مگر اس کی آواز بے حد دھیمی ہی نکل پائی۔

''والڈی مورٹ لوٹ آیا ہے......''

''یہ کیا ہو رہا ہے......کیا ہوا؟''

ہیری کے سامنے کارنیلوس فج کا چہرہ آیا جو سفید اور دہشت زدہ دکھائی دے رہا تھا۔

''اوہ خدایا......ڈیگوری!'' فج نے کپکپاتے لہجے میں کہا۔''ڈمبل ڈور! یہ تو مر گیا ہے؟''

ان کی طرف آتے ہوئے سیاہ ہیولوں نے یہ بات سن کر اپنے آس پاس والے ہیولوں کو بتائی......اور پھر باقی لوگ بھی رات کے اندھیرے میں چلائے......

''وہ مر گیا ہے......وہ مر گیا ہے......سیڈرک ڈیگوری مر گیا......''

''ہیری اسے چھوڑ دو......'' اسے فج کی آواز سنائی دی اور اسے احساس ہوا کہ کچھ انگلیاں سیڈرک کی وزنی کلائی اس کی گرفت سے چھڑانے کی کوشش کر رہی تھیں لیکن ہیری اسے چھوڑنے پر بالکل راضی نہیں تھا۔

پھر ڈمبل ڈور کا چہرہ جو اب بھی دھندلا دکھائی دے رہا تھا اور زیادہ قریب آیا۔

''ہیری! اب تم اس کی کوئی مدد نہیں کر سکتے۔اب سب کچھ ختم ہو گیا ہے، اسے چھوڑ دو!''

''وہ چاہتا تھا کہ میں اسے واپس لے آؤں۔'' ہیری دھیمے لہجے میں بڑبڑایا۔اسے لگ رہا تھا کہ بتانا سوائے حماقت کے اور کچھ نہیں......''وہ چاہتا تھا کہ میں اسے اس کے ماں باپ کے پاس لے آؤں......''

''یہ ٹھیک ہے ہیری!......اب بس چھوڑ دو......''

ڈمبل ڈور نیچے جھکے۔اتنے بوڑھے اور دبلے پتلے شخص میں زیادہ طاقت کا تصور کرنا محال دکھائی دیتا تھا لیکن انہوں نے ایک ہی جھٹکے میں ہیری کو زمین سے اُٹھا کر اس کے پاؤں پر کھڑا کر دیا۔ہیری لہرا رہا تھا......ڈول رہا تھا......اس کا سر گھوم رہا تھا......اس کا زخمی پیر اب اس کا وزن نہیں سنبھال پا رہا تھا۔ان کے چاروں طرف بھیڑ قریب آنے کیلئے دھکم پیل کر رہی تھی اور اس کی طرف دیکھ رہی تھی......

''کیا ہوا؟'' ......''اس کے ساتھ کیا گڑبڑ ہوئی؟'' ......''کیا واقعی سیڈرک مر گیا ہے؟''

''اسے ہسپتال لے جانا چاہئے ڈمبل ڈور!'' فج زوردار آواز میں کہہ رہے تھے۔''وہ بیمار ہے، وہ زخمی ہے......ڈمبل ڈور! ڈیگوری کے ماں باپ یہاں ہیں۔وہ تماشائیوں میں ہیں......''

''میں ہیری کو لے جاتا ہوں ڈمبل ڈور۔ میں سے لے جاتا ہوں......''

''نہیں! میں چاہوں گا کہ وہ یہیں رہے......''

''ڈمبل ڈور! آموس ڈیگوری ادھر ہی آ رہا ہے...... وہ یہیں آ رہا ہے...... آپ کو نہیں لگتا کہ اسے یہ بات آپ کو خود بتانا چاہئے......اس سے پہلے کہ وہ اپنے بیٹے کی لاش دیکھے......''

''ہیری یہیں رُکنا......''

لڑکیاں چیخ رہی تھیں اور بری طرح سسک رہی تھیں۔ ہیری کی آنکھوں کے سامنے کا منظر عجیب طریقے سے لرز رہا تھا۔

''ٹھیک ہے بیٹے! میں نے تمہیں سنبھال لیا ہے......چلو......ہسپتال......''

''ڈمبل ڈور نے رُکنے کیلئے کہا ہے......'' ہیری بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔ ماتھے کے نشان کی درد کی وجہ سے اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے اسے قے ہونے والی ہو۔اس کی قوت بصارت پہلے سے بھی زیادہ دھندلی ہوگئی تھی۔

''تمہیں آرام کی ضرورت ہے......چلو بھی......''

ہیری سے بڑا اور زیادہ طاقتور کوئی شخص اسے شور مچاتی بھیڑ کے بیچوں بیچ سے آدھا کھینچتا ہوا لے جا رہا تھا اور آدھا اس نے اسے اُٹھا رکھا تھا۔ ہیری نے لوگوں کی آہیں اور چیخیں سن رہا تھا۔ جب اسے سہارا دینے والا آدمی ان کے بیچ سے راستہ بناتے ہوئے اسے سکول کی طرف لے جانے لگا۔جھیل اور ڈرم سٹرانگ کے جہاز کے پاس سے ہوتے ہوئے وہ گھاس کے میدان کو پار کرنے لگا۔ ہیری کو اب کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا۔اسے صرف اپنے ساتھ چلنے والے آدمی کی سانس لینے کی بھاری آواز سنائی دے رہی تھی۔

''کیا ہوا ہیری؟'' اس آدمی نے بالآخر پوچھا۔ جب اس نے ہیری کو پتھر کی سیڑھیوں کے اوپر اُٹھایا۔ٹھک ٹھک ٹھک کی آواز۔ ہیری پہچان گیا کہ وہ میڈ آئی موڈی تھے۔

''کپ گھر یری کنجی تھا......'' ہیری نے بمشکل کہا۔ جب وہ بیرونی ہال عبور کر رہے تھے۔ ''وہ مجھے اور سیڈرک کو ایک قبرستان میں لے گیا......اور وہاں پر والڈی مورٹ تھا......لارڈ والڈی مورٹ......''

ٹھک ٹھک ٹھک......وہ سنگ مرمر کی سیڑھیاں اوپر چڑھ رہے تھے۔

''تاریکیوں کے شہنشاہ وہاں تھے......پھر کیا ہوا؟''

''اس نے سیڈرک کو مار ڈالا......اس نے سیڈرک کو مار ڈالا......''

''اور پھر......؟''

ٹھک ٹھک ٹھک......اب وہ راہداری میں چل رہے تھے۔

''ایک بڑی کڑاہی میں کوئی سیال پکایا گیا......اور اسے اس کا بدن واپس مل گیا......''

''اوہ! تاریکیوں کے شہنشاہ کو ان کا بدن واپس مل گیا؟ وہ از سر نو زندہ ہو گئے......''

''اور پھر مرگ خور وہاں آ گئے......اور پھر ہمارے درمیان مبازرتی مقابلہ ہوا......''

''تم نے تاریکیوں کے شہنشاہ کے ساتھ مبازرتی مقابلہ کیا؟''

''میں بچ کر بھاگ نکلا......میری چھڑی نے ایک عجیب کمال دکھایا......میں نے اپنے ماں باپ کو وہاں دیکھا......وہ اس کی چھڑی میں سے باہر نکلے تھے......''

''اندر چلو ہیری......اندر چلو اور بیٹھ جاؤ......تم پل بھر میں ٹھیک ہو جاؤ گے......لو اسے پی لو......''

ہیری کو تالے میں چابی لگانے کی آواز سنائی دی اور پھر اس نے محسوس کیا کہ اس کے ہاتھوں میں ایک پیالہ آ گیا ہے۔

''اسے پی لو......تمہاری طبیعت ٹھیک ہو جائے گی......چلو ہیری! میں تمہاری پوری بات جاننا چاہتا ہوں......کہ وہاں کیا کیا ہوا تھا؟''

موڈی نے پیالے میں بھرے مرکب کو اس کے منہ میں ڈال دیا۔ اس کے حلق میں پودینے کی جلن ہوئی اور وہ بری طرح کھانسنے لگا۔ لیکن مرکب پینے کے بعد موڈی کا دفتر صاف دکھائی دینے لگا اور موڈی کا چہرہ بھی......ان کا چہرہ بھی فج کے چہرے کی طرف سفید دکھائی دے رہا تھا اور ان کی دونوں آنکھیں بنا جھپکے ہیری کے چہرے کو ٹٹول رہی تھیں۔

''والڈی مورٹ لوٹ آئے ہیری؟ تمہیں یقین ہے کہ وہ لوٹ آئے ہیں؟ انہوں نے یہ کام کیسے کیا؟''

''اس نے اپنے باپ کی قبر، وارم ٹیل کے ہاتھ اور میرے بازو سے کچھ چیزیں لیں۔'' ہیری نے کہا۔ اس کے سر کا چکرانا اب بند ہو گیا تھا۔ اس کے نشان میں بھی اب پہلے جتنا درد نہیں ہو رہا تھا حالانکہ دفتر میں اندھیرا تھا لیکن اسے موڈی کا چہرہ صاف دکھائی دے رہا تھا۔ اسے اب بھی دور کیوڈچ کے میدان سے لوگوں کے چیخنے چلانے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔

''تاریکیوں کے شہنشاہ نے تم کیا لیا؟'' موڈی نے پوچھا۔

''خون......'' ہیری نے اپنا بازو اٹھاتے ہوئے کہا۔ اس کی آستین وہاں پر پھٹی ہوئی تھی جہاں وارم ٹیل کا خنجر اندر گھسا تھا۔

''اور مرگ خور؟......وہ لوٹ آئے؟'' موڈی نے لمبی سانس چھوڑتے ہوئے پوچھا۔

''ہاں!'' ہیری نے کہا۔ ''بہت سارے......''

''تاریکیوں کے شہنشاہ نے ان کے ساتھ کیسا برتاؤ کیا؟'' موڈی نے آہستگی سے پوچھا۔ ''کیا انہوں نے ان لوگوں کو معاف کر دیا......؟''

لیکن ہیری کو اچانک یاد آ گیا۔ اسے ڈمبل ڈور کو یہ بات فوراً بتا دینا چاہئے تھی۔ اسے یہ بات جلدی بتانا چاہئے تھی......''ہوگورٹس میں ایک مرگ خور چھپا ہوا ہے۔ یہاں پر ایک مرگ خور موجود ہے......اسی نے میرا نام شعلوں کے پیالے میں ڈالا تھا......

اسی نے یہ انتظام کیا تھا کہ میں یہ مقابلہ جیت جاؤں......''

ہیری نے اُٹھنے کی کوشش کی مگر موڈی نے اسے دھکا دے کر واپس بیٹھا دیا۔

''میں جانتا ہوں کہ وہ مرگ خور کون ہے؟'' موڈی نے دھیمے لہجے میں کہا۔

''کارکروف......'' ہیری عجلت میں بولا۔''وہ کہاں ہیں؟ کیا آپ نے انہیں پکڑ لیا؟ کیا آپ نے انہیں قید کر لیا ہے؟''

''کارکروف......وہ آج ہی رات سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر بھاگ نکلا۔'' موڈی عجیب انداز میں ہانپتے ہوئے بولے۔''جب اسے اپنے ہاتھ پر بنے تاریکی کے نشان میں جلن محسوس ہوئی۔ اس نے تاریکیوں کے شہنشاہ کے بہت سے وفادار چیلوں کو پکڑوایا تھا اس لئے وہ ان کے سامنے نہیں جانا چاہتا تھا......لیکن مجھے نہیں لگتا کہ وہ زیادہ دور تک جا پائے گا۔ تاریکیوں کے شہنشاہ کے پاس اپنے چیلوں تک پہنچنے کے بہت سارے راستے موجود ہیں۔''

''کارکروف چلے گئے......وہ فرار ہو گئے؟ لیکن اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ انہوں نے میرا نام شعلوں کے پیالے میں نہیں ڈالا تھا؟'' ہیری کی آنکھیں تعجب سے چوڑی ہو گئیں۔

''نہیں......'' موڈی نے آہستگی سے کہا۔''نہیں! اس نے تمہارا نام شعلوں کے پیالے میں نہیں ڈالا تھا...... یہ کام تو میں نے کیا تھا......''

ہیری نے یہ بات سن تو لی لیکن اسے اپنے کانوں پر یقین نہیں ہوا۔

''نہیں......آپ نے نہیں ایسا کیا!'' وہ پورے اعتماد کے ساتھ بولا۔''آپ نے یہ کام بالکل نہیں کیا......آپ یہ کام کر ہی نہیں سکتے تھے......''

''میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ یہ کام میں نے ہی کیا تھا۔'' موڈی نے کہا، ان کی جادوئی آنکھ گھوم کر دروازے پر جم گئی۔ ہیری جانتا تھا کہ وہ یہ جائزہ لے رہے ہوں گے کہ کوئی دروازے کے باہر تو نہیں کھڑا ہے۔ موڈی نے اپنی چھڑی باہر نکالی اور ہیری کی طرف تان لی۔

''تو لارڈ والڈی مورٹ نے انہیں معاف کر دیا......ان مرگ خوروں کو جو آزاد تھے؟ جو اژقبان جانے سے بچ گئے تھے......؟'' موڈی غرا کر بولے۔

''کیا مطلب......؟'' ہیری نے پریشان ہوتے ہوئے پوچھا۔ وہ اس چھڑی کی طرف دیکھ رہا تھا جو موڈی نے اس کی طرف تان رکھی تھی۔ یہ ضرور کوئی بے ہودہ مذاق ہوگا۔ یہ اور کیا ہو سکتا ہے؟

''میں نے تم سے پوچھا کہ کیا والڈی مورٹ نے ان گھٹیا لوگوں کو معاف کر دیا۔'' موڈی سخت لہجے میں غرائے۔''وہ جو کبھی ان کی تلاش میں گھر سے باہر تک نہیں نکلے۔ وہ غدار اور دھوکے باز بزدل جادوگر......جو ان کیلئے اژقبان بھی نہیں گئے تھے۔ مطلبی، ناکارہ

لوگ جن میں کیوڈچ ورلڈکپ میں نقاب پہن کر رنگ رلیاں منانے کی ہمت تو تھی لیکن جب میں نے آسمان پر تاریکی کا نشان نمودار کیا تو اسے دیکھ کر دم دبا کر بھاگ نکلے.....''

''تاریکی کا نشان.....آپ نے بنایا تھا.....آپ یہ کیا کہہ رہے ہیں.....؟''

''میں نے تم سے کہا تھا نا ہیری.....میں نے تم سے پہلے ہی کہا تھا کہ مجھے سب سے زیادہ نفرت آزاد گھومنے والے مرگ خوروں سے ہے۔ جب ان کے آقا کو ان کی سب سے زیادہ ضرورت تھی تب انہوں نے اپنے آقا کی طرف پیٹھ پھیر لی۔ میں امید کر رہا تھا کہ آقا انہیں سنگین سزا دیں گے۔ میں امید کر رہا تھا کہ وہ ان پر سفاک کٹ تشدد کریں گے۔ مجھے بتاؤ کہ آقا نے انہیں متشدد سزا دی تھی یا نہیں.....ہیری! مجھے بتاؤ!'' موڈی کے چہرے پر اچانک ایک وحشیانہ مسکراہٹ کھیلنے لگی۔ ''مجھے بتاؤ کہ انہوں نے مرگ خوروں سے یہ کہا کہ صرف میں ہی ان کا وفادار ہوں.....میں نے ہر طرح کا خطرہ مول لیا تاکہ ان تک وہ چیز پہنچا دوں جس کی انہیں سب سے زیادہ ضرورت تھی.....یعنی تم!''

''آپ نہیں.....یہ.....یہ آپ نہیں کر سکتے.....''

''تو پھر چوتھے سکول کی طرف سے شعلوں کے پیالے میں تمہارا نام کس نے ڈالا؟ میں نے ڈالا۔ کس نے ہر اس شخص کو ڈرایا دھمکایا جو میرے لحاظ سے تمہیں چوٹ پہنچا سکتا تھا یا تمہیں مقابلہ جیتنے سے روک سکتا تھا؟ میں نے یہ سب کیا۔ کس نے ہیگرڈ کو اکسایا کہ وہ تمہیں ڈریگن دکھا دے؟ میں نے یہ کیا۔ کس نے تمہیں یہ مشورہ دیا کہ ڈریگن کو ہرانے کا صحیح طریقہ کیا ہو سکتا تھا؟ میں نے کیا.....'' موڈی کی جادوئی آنکھ اب دروازے سے ہٹ کر ہیری کے چہرے پر جم گئی تھی۔ ان کا کھلا منہ اب پہلے سے زیادہ برا دکھائی دے رہا تھا۔

''ہیری! بنا شک پیدا کئے ان کاموں میں تمہاری مدد کرنا آسان نہیں تھا۔ مجھے اپنی پوری عیاریوں کو استعمال کرنا پڑا تاکہ کسی کو تمہاری کامیابی میں میرا ہاتھ دکھائی نہ دے۔ اگر تم ہر کام میں آسانی سے کامیابی مل جاتی تو یقیناً ڈمبل ڈور کو شک ہو جاتا۔ میں شروع سے ہی یہ چاہتا تھا کہ تم بھول بھلیوں تک پہنچ جاؤ۔ باقی سب چمپئن سے تھوڑا آگے۔ میں جانتا تھا کہ اس کام میں میں باقی چمپئن کو راستے سے ہٹا کر تمہارا راستہ صاف کر دوں گا لیکن مجھے تمہاری حماقتوں سے بھی نبٹنا تھا۔ دوسرے ہدف کی تیاری میں مجھے یہ ڈر لگا کہ میں کامیاب نہیں ہو پاؤں گا۔ میں تم پر نظر رکھ رہا تھا پوٹر! میں جانتا تھا کہ تم انڈے کو نہیں سمجھ پائے ہو اس لئے مجھے تمہیں دوسرا اشارہ بھی کرنا پڑا۔''

''آپ نے نہیں سیڈرک نے مجھے اشارہ دیا تھا'' ہیری بھرائے لہجے میں بولا۔

''اور سیڈرک کو کس نے بتایا کہ اسے اپنے انڈے کو پانی کے نیچے کھولنا چاہئے؟ میں نے بتایا تھا۔ مجھے یقین تھا کہ وہ تمہیں بھی یہ بات بتا دے گا۔ شریف لوگوں کو دھوکا دینا کتنا آسان ہوتا ہے پوٹر! مجھے یقین تھا کہ تم نے اسے ڈریگن کے بارے میں باخبر کیا تھا اس

لئے وہ تمہارے احسان کو اتارنے کیلئے انڈے کے سراغ کو سمجھنے کا طریقہ ضرور تمہیں بتادے گا......اوراس نے بالکل ایسا ہی کیا۔لیکن پھر بھی پوٹر! پھر بھی تمہارے ہارنے کی امید دکھائی دے رہی تھی۔ میں ہر وقت تمہیں دیکھ رہا تھا۔لائبریری میں گھنٹوں بیٹھ کر پڑھائی۔ کیا تمہیں یہ احساس نہیں تھا؟ کہ جس کتاب کی تمہیں اشد ضرورت تھی وہ پہلے سے ہی تمہارے کمرے میں موجود تھی۔ میں نے اسے وہاں بہت پہلے ہی وہاں پہنچا دیا تھا۔ میں نے وہ کتاب لانگ باٹم نامی اس بیوقوف لڑکے کو دے دی تھی۔ کیا تمہیں یاد نہیں ہے؟ 'جادوئی آبی نباتات اوران کی افادیت' نامی کتاب۔ وہ کتاب تمہیں گل پھڑ پودے کے بارے میں وہ سب کچھ بتا سکتی تھی جس کی تمہیں ضرورت تھی۔ مجھے امید تھی کہ تم سب سے مدد مانگو گے۔لانگ باٹم تمہیں ایک پل میں یہ بات بتادے گا لیکن تم نے ایسا بالکل نہیں کیا۔تم نے ایسا کچھ نہیں کیا......تمہاری نام نہاد اکڑ اور نا سمجھی مل کر میرا سارا کھیل چوپٹ کر سکتی تھی......''

''تو اب میں کیا کرسکتا تھا؟ مجھے کسی اور معصوم فرد کو استعمال کرنا تھا جس کے ذریعے تم تک صحیح معلومات پہنچائی جاسکیں۔تم نے مجھے ژلبال میں بتایا تھا کہ ڈوبی نام کے گھریلوخرس نے تمہیں کرسمس کا تحفہ دیا تھا۔ میں نے اپنے چوغے دھلوانے کیلئے بھیجنے کے بہانے سے اس ڈوبی کو اپنے پاس بلوایا۔ جب وہ مجھ تک پہنچتا۔ میں نے سٹاف روم میں پہنچ کر پروفیسر میک گونا گل سے غیر محسوس انداز میں دوسرے ہدف کے بارے میں بات چھیڑ دی۔ میں نے ان لوگوں کے بارے میں خاص طور پر ذکر کیا جنہیں بطور یرغمالی لے جایا گیا تھا۔ڈوبی وہیں موجود تھا اور وہ یہ سب کچھ سن رہا تھا۔ میں جانتا تھا کہ وہ سن رہا ہے لیکن میں نے جان بوجھ کر اس پر توجہ نہیں دی۔ میں نے جان بوجھ کر پروفیسر میک گونا گل کے سامنے یہ کہا کہ ہوسکتا ہے کہ ہیری کے دل میں گل پھڑ پودے کو استعمال کرنے کا خیال آیا ہو۔اور پھر میری توقع کے عین مطابق تمہارے اس گھریلوخرس نے موقعہ پا کر سنیپ کی الماری سے گل پھڑ پودا چرالیا۔ وہ صحیح وقت پر تمہاری کامیابی تم تک پہنچا گیا......میرا ایک اور ہدف پورا ہو گیا۔''

موڈی کی چھڑی اب بھی ہیری کے سینے کی طرف تنی ہوئی تھی۔ان کے پیچھے دیوار پر لگے دشمن پکڑ آئینے میں دھندلے ہیولے منڈلا رہے تھے۔

''پوٹر! تم جھیل میں اتنی دیر تک رُکے رہے کہ مجھے خدشہ ہونے لگا کہ تم یقیناً ڈوب گئے ہو گے۔لیکن یہ میری خوش قسمتی تھی کہ ڈمبل ڈور نے تمہاری بیوقوفی کو تمہاری عظمت قرار دے دیا اور تمہیں اس کیلئے اچھے سکور نمبر مل گئے۔تب جا کر میں نے اطمینان کی سانس لی تھی......''

''ظاہر ہے آج رات کو بھول بھلیوں میں تمہارے سامنے کم رکاوٹیں آئی تھیں۔'' موڈی نے تمسخرانہ ہنسی کے ساتھ کہا۔''ایسا اس لئے ہوا تھا کیونکہ میں اس کے چاروں طرف پہرہ دے رہا تھا۔ میں اپنی جادوئی آنکھ کے ذریعے باڑھ کی اونچی اور موٹی دیواروں کے اندر جھانک رہا تھا۔تمہاری راہ میں حائل رکاوٹوں کو میرے جادوئی کلمے دور ہٹا رہے تھے۔ جب فلیور ڈیلا کور میرے قریب سے گزری تو میں نے اسے ششدر ساکت کر ڈالا۔ میں نے کیرم کو جادوئی وار کے ذریعے اپنے قابو میں کرلیا تھا تا کہ وہ ڈیگوری کو ختم کر دے اور

کپ تک صرف تم ہی پہنچ پاؤ۔تمہاری راہ میں کوئی دوسرا چمپئین باقی نہ رہے......''

ہیری عجیب نظروں سے پروفیسر موڈی کو دیکھ رہا تھا۔اس کی سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا تھا کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے؟......ڈمبل ڈور کے دوست......بہترین اور مشہور ایرور......جنہوں نے اتنے سارے مرگ خوروں کو پکڑا تھا...... یہ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا...... بالکل بھی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا......

دشمن پکڑ آئینے کے دھندلے ہیولے اب صاف ہوتے جا رہے تھے۔ ہیری کو موڈی کے پیچھے تین لوگوں کے ہیولے قریب آتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے لیکن موڈی کی آنکھیں انہیں دیکھ نہیں رہی تھیں۔ان کی جادوئی آنکھ تو ہیری پر ہی جمی ہوئی تھی۔

''ہیری! تاریکی کے شہنشاہ تمہیں نہیں مار پائے......جبکہ ایسا کرنے کی ان کی بہت دیرینہ خواہش تھی۔'' موڈی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔''ذرا تصور کرو تو سہی! جب انہیں یہ معلوم ہوگا کہ میں نے ان کا یہ کام بڑی آسانی سے کر دیا ہے تو وہ مجھے کتنا بڑا اعزاز بخشیں گے۔میں نے تمہیں ان تک پہنچایا تھا۔جب انہیں از سرِ نو زندہ ہونے کیلئے تمہاری سب سے ضرورت تھی۔اور پھر میں نے تمہیں ہلاک کر ڈالا۔ مجھے باقی سب مرگ خوروں سے زیادہ عزت افزائی ملے گی......اس طرح میں ان کا سب سے قریبی، رازدار اور حقیقی وفادار ساتھی بن جاؤں گا......وہ مجھے اپنی سگی اولاد سے زیادہ قریبی مقام دیں گے...... ہے نا پوٹر؟''

موڈی کی قدرتی آنکھ کسی قدر ابلی ہوئی دکھائی دینے لگی اور جادوئی آنکھ اس کے چہرے پر پھیلی دہشت اور حیرت کے ملے جلے جذبات کو دیکھ کر لطف اندوز ہو رہی تھی۔ ہیری بخوبی جانتا تھا کہ وہ اس وقت اپنی چھڑی تک قطعی نہیں پہنچ پائے گا کیونکہ اس کی معمولی سی حرکت سے موڈی کی چھڑی آگ اگل سکتی تھی۔ دروازہ پوری طرح بند تھا۔وقت کی گھڑیاں اس کے ہاتھوں سے نکلتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی کیونکہ موڈی کی آنکھوں سے صاف عیاں تھا کہ وہ کسی بھی لمحے اسے ہلاک کرنے والا تھا۔

''تاریکیوں کے شہنشاہ اور میں......صرف میں!'' موڈی نے کہا جو اب پوری طرح سے پاگل دکھائی دے رہا تھا اور ہیری کو گھور کر دیکھ رہا تھا۔''ہم دونوں میں کافی کچھ مشابہت رکھتا ہے...... حیرت انگیز طور اغوا کرنے کے معاملے میں ہم دونوں ہی بہت پائے کی قابلیت کے حامل ہیں......لیکن بدقسمتی میں بھی انتہائی مایوس کن...... بدترین مایوس کن......ہم دونوں کو ہی اپنے باپوں کے نام کا بوجھ اُٹھا کر بے عزت ہونا پڑا۔ہم دونوں نے ہی اپنے اپنے باپوں کو اپنے ہاتھوں سے مارنے کا اعزاز حاصل کیا...... یہ بہت بڑا اطمینان تھا......توقع سے بھی بڑا اطمینان! کیونکہ شیطانی جادوگروں کو خاندان کی نیک تمناؤں کو قتل کئے بغیر عروج نہیں مل سکتا تھا......ان کو مارنا بہت ضروری امور میں ایک اہم امر تھا......''

''تم پاگل ہو......'' ہیری نے کہا۔وہ خود کو نہیں روک پایا۔''تم پاگل ہو چکے ہو......''

''پاگل اور میں؟'' موڈی نے کہا اور ان کی آواز بہت اونچی ہوگئی۔''چلو ہم دیکھتے ہیں......ہم دیکھتے ہیں کہ کون پاگل ہوا ہے۔ اب تاریکی کے شہنشاہ لوٹ آئے ہیں اور میں ان کے ساتھ ہوں۔ وہ لوٹ آئے ہیں ہیری پوٹر! تم انہیں شکست نہیں دے پائے......

اوراب......میں تمہیں ہراتا ہوں......''

موڈی نے اپنی چھڑی اُٹھائی اوراپنا منہ کھولا۔ ہیری نے اپنا ہاتھ اپنے چوغے میں ڈال لیا۔

''ستوفیتم......'' چندھیا دینے والی سرخ روشنی ہوئی اور موڈی کے دفتر کا دروازہ دھماکے کے ساتھ ٹوٹ کر گر گیا۔ موڈی دفتر کے فرش پر پیچھے کی طرف گر گئے۔ ہیری اب بھی اسی جگہ کو دیکھ رہا تھا جہاں موڈی کا چہرہ تھا۔ اس نے دیکھا کہ دشمن پکڑ آئینے میں ایلبس ڈمبل ڈور، پروفیسر سنیپ اور پروفیسر میک گوناگل اسے دیکھ رہے تھے۔ اس نے چاروں طرف دیکھا۔ وہ تینوں دروازے پر کھڑے تھے۔ ڈمبل ڈور سب سے آگے تھے اوران کی چھڑی تنی ہوئی تھی۔

اس پل ہیری کو صحیح معنوں میں معلوم ہوا کہ لوگ کیوں یہ کہتے تھے کہ ڈمبل ڈور ہی اکلوتے جادوگر ہیں جن سے والڈی مورٹ بھی ڈرتا تھا۔ میڈ آئی موڈی کے بے ہوش بدن کو دیکھتے ہوئے ڈمبل ڈور کے چہرے پر ایک ایسا خوفناک تاثر پھیلا تھا جس کا ہیری نے زندگی بھر کبھی گمان تک نہیں کیا تھا اور نہ ہی کر سکتا تھا۔ ڈمبل ڈور کے چہرے پر کسی قسم کی نرم مسکان بالکل نہیں تھی۔ عینک کے پیچھے ان کی دہکتی ہوئی آنکھوں میں کسی قسم کی چمک کے آثار باقی نہیں تھے۔ اس کے برعکس ان کے بوڑھے چہرے کی ہر سلوٹ میں غضب ناکی کی تصویر پھیلی ہوئی تھی۔ ان کے بدن سے طاقت کے سرچشمے یوں پھوٹ رہے تھے جیسے موسم گرما کی تیز حرارت نکل رہی ہو۔

ڈمبل ڈور دفتر کے اندر چلے آئے۔ انہوں نے موڈی کے بے ہوش بدن کے نیچے اپنا ایک پاؤں ڈالا اور ایک جھٹکے ساتھ انہیں پلٹ دیا۔ تاکہ ان کا چہرہ دکھائی دے سکے۔ سنیپ پیچھے آئے اور دشمن پکڑ آئینے میں دیکھنے لگے جہاں ان کا غصے سے بھرا چہرہ اب بھی دکھائی دے رہا تھا۔

پروفیسر میک گوناگل بھاگتی ہوئی سیدھی ہیری کے پاس آئیں۔

''چلو پوٹر!'' وہ روہانسے انداز میں بولی۔ ان کے چہرے کی باریک سلوٹیں پھڑک رہی تھیں جیسے وہ بس رونے ہی والی ہیں۔ ''چلو......ہسپتال چلو......!''

''نہیں......'' ڈمبل ڈور نے تیکھی آواز میں کہا۔

''ڈمبل ڈور! اسے ہسپتال جانا چاہئے۔ اس کی حالت تو دیکھئے...... آج رات اس نے اپنی عمر کی بہ نسبت کافی مشکلات برداشت کی ہیں۔''

''منروا...... وہ یہیں رُکے گا کیونکہ اسے یہ سب سمجھنے کی ضرورت ہے۔'' ڈمبل ڈور نے کہا۔ ''سمجھنا ہمیشہ تسلیم کرنے کی سمت میں پہلا قدم ہے اور صرف تسلیم کرنے کے بعد ہی کوئی چیز سدھر سکتی ہے۔ اسے یہ جاننے کی ضرورت ہے کہ اس نے آج رات جو بھی کچھ برداشت کیا ہے، وہ کس کے باعث اور کیوں کیا ہے؟''

''موڈی......؟'' ہیری نے کہا۔ اسے اب بھی یقین نہیں آرہا تھا۔ ''لیکن یہ موڈی کیسے کر سکتا ہے؟''

''یہ الیسٹر موڈی نہیں ہے......'' ڈمبل ڈور نے آہستگی کے ساتھ کہا۔ ''تم الیسٹر موڈی کو نہیں جانتے۔ اصلی موڈی آج رات کے حادثے کے بعد تمہیں کبھی میرے سامنے سے نہیں ہٹاتا۔ جس پل وہ تمہیں لے گیا، میں فوراً سمجھ گیا......اور پیچھے آ گیا۔''

ڈمبل ڈور بے ہوش موڈی کے جسم پر جھکے اور اس کے چوغے میں ہاتھ ڈالا۔ انہوں نے موڈی کی چھاگل نکالی اور ایک چھلے میں لگی چابیاں تھیں۔ پھر وہ پروفیسر میک گوناگل اور سنیپ کی طرف مڑے۔

''سیورس! تم اپنے پاس رکھا سب سے زیادہ طاقتور صدقیال لے کر آؤ۔ اس کے بعد تم باورچی خانے میں جا کر ونکی نامی گھریلو خرس کو بلا کر ساتھ لے کر آؤ......منروا......تم ہیگرڈ کے جھونپڑے پر جاؤ۔ وہاں تمہیں کدو کے باغیچے میں ایک بڑا کالا کتا بیٹھا ملے گا۔ اس کتے کو میرے دفتر میں پہنچا دینا اور اسے بتا دینا کہ میں کچھ دیر بعد آ کر اسے ملوں گا۔ اس کے بعد تم یہیں لوٹ آنا......''

اگر سنیپ یا میک گوناگل کو ان احکامات میں کوئی بات عجیب لگی بھی تھی تو بھی انہوں نے اپنی الجھن کو ظاہر نہیں ہونے دیا۔ دونوں تیزی سے مڑے اور دفتر سے باہر نکل گئے۔ ڈمبل ڈور سات تالوں والے صندوق کی طرف بڑھے۔ انہوں نے پہلے تالے میں پہلی چابی لگا کر اسے کھولا۔ صندوق میں جادوئی کلمات کی کتابوں کا ڈھیر رکھا ہوا دکھائی دیا۔ ڈمبل ڈور نے صندوق بند کر دیا اور پھر دوسرے تالے میں چابی لگا کر اسے دوبارہ کھولا۔ اب جادوئی کلمات کی کتابیں غائب ہو چکی تھیں، ان کی جگہ اب اس میں بہت سی چیزیں پڑی تھیں۔ ٹوٹے ہوئے مخبر لٹو، چرمئی کاغذ قلمیں اور ایک سفید غیبی چوغہ۔ ہیری نے حیرانگی سے دیکھا جب ڈمبل ڈور نے چوتھے، پانچویں اور چھٹے تالے میں باری باری چابیاں لگائیں ہر بار صندوق کا ڈھکن کھلنے پر اس میں نیا سامان دکھائی دیتا تھا۔ پھر جیسے ہی انہوں نے تالے میں ساتویں چابی لگائی اور ڈھکن کھولا تو ہیری کے منہ سے حیرانگی کے مارے چیخ نکل گئی۔

وہاں پر ایک طرح کا گڑھا دکھائی دے رہا تھا۔ یہ ایک گہرے کمرے جیسا تھا اور اس میں دس فٹ نیچے کوئی لیٹا ہوا تھا۔ وہ گہری نیند سو رہا تھا اور کافی دبلا پتلا دکھائی دے رہا تھا۔ وہ اور کوئی نہیں بلکہ اصلی میڈ آئی موڈی تھا۔ ان کا لکڑی کا پیر غائب تھا۔ ان کی جادوئی آنکھ کا پیالہ نما کٹورہ نیچے خالی تھا اور ان کے الجھے ہوئے بالوں کے کئی گچھے بھی غائب تھے۔ ہیری کبھی صندوق میں گہری نیند سوئے ہوئے موڈی کو حیرانی سے دیکھتا تو کبھی دفتر کے فرش پر بے ہوش پڑے موڈی کو سکتے کے عالم میں گھورتا۔

ڈمبل ڈور صندوق میں اترے اور اس سوئے ہوئے موڈی کے پاس پہنچ گئے۔ وہ ان کا معائنہ کرنے کیلئے جھک گئے۔

''اوہ! اسے ششدر ساکت کیا گیا ہے......اسے سنگین جادوئی وار سے نہتا کیا جا رہا ہے۔ وہ بہت کمزور ہے۔'' انہوں نے کہا۔ ''ظاہر ہے، اسے زندہ رکھنا ضروری تھا۔ ہیری! نقلی موڈی کا چوغہ اتار دو۔ الوسٹر کو سردی لگ رہی ہوگی۔ میڈم پامفری کو ان کی دیکھ بھال کرنا ہوگی۔ لیکن اسے فی الوقت کوئی سنگین خطرہ لاحق نہیں ہے......''

ہیری نے جلدی سے ڈمبل ڈور کے حکم کی تعمیل کی۔ ڈمبل ڈور نے موڈی پر چوغہ ڈال دیا اور دوبارہ صندوق سے باہر نکل آئے۔ پھر انہوں نے میز پر رکھی چھاگل کو اُٹھایا اور اس کا ڈھکن کھول کر اسے الٹا کر دیا۔ میز کی سطح پر ایک سیال مرکب گر کر پھیل گیا۔

''ہیری! بھیس بدل مرکب!'' ڈمبل ڈور نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔''تم نے دیکھا کہ یہ کتنا آسان اور بہترین طریقہ تھا کیونکہ موڈی کبھی اپنی چھاگل کے علاوہ کسی اور چیز سے نہیں پیتا تھا...... سبھی لوگ اس کی اس عادت کے بارے میں جانتے تھے۔ظاہر ہے، مرکب بنانے کیلئے اس بہروپئے کو اصلی موڈی کو اپنے آس پاس رکھنے کی ضرورت تھی۔تم نے ان کے بال دیکھے......'' ڈمبل ڈور نے صندوق والے موڈی کی طرف اشارہ کیا۔''بہروپیا انہیں پورا سال کاٹتا رہا ہے۔دیکھا وہ کہاں سے کٹے ہوئے ہیں؟ لیکن مجھے لگتا ہے کہ آج رات جوش سے بھرا ہوا نقلی موڈی شاید بیس بدل مرکب کو اتنی بار پینا بھول گیا ہوگا جتنی بار اسے پینا چاہئے تھا...... ہر گھنٹے بعد......ہم اسے بعد میں دیکھیں گے......''

ڈمبل ڈور نے میز کے پیچھے پڑی کرسی کھینچی اور اطمینان سے بیٹھ گئے۔ان کی نظریں فرش پر پڑے ہوئے نقلی موڈی پر جمی ہوئی تھیں۔پھر کچھ ہی دیر میں ہیری کی آنکھوں کے سامنے فرش پر پڑے آدمی کا چہرہ بدلنے لگا۔چہرے سے نشان غائب ہونے لگے۔جلد ایک بار ملائم اور چکنی ہونے لگی۔ٹوٹی پھوٹی ناک ثابت ہوتی جارہی تھی اور پھر سکڑنے لگی۔الجھے ہوئے لمبے سفید بال کھوپڑی کے چاروں طرف سے اندر باہر ہورہے تھے۔ان کی جگہ زرد رنگت کے بال لینے لگے۔اچانک کھٹاک کی زوردار آواز آئی اور لکڑی کا پاؤں بدن سے الگ ہوکر ایک طرف لڑھک گیا اور اس کی جگہ قدرتی پیر نے لے لی تھی۔اگلے ہی لمحے اس کے چہرے سے جادوئی آنکھ باہر نکل کر گر گئی اور اس کی جگہ ایک اصلی آنکھ آگئی۔جادوئی آنکھ فرش پر گھومنے لگی اور ہر سمت میں دیکھنے لگی۔

ہیری نے دیکھا کہ اس کے سامنے ایک پیلے اور چتکبرے چہرے والا ایک آدمی پڑا ہوا تھا جس کے بال خوبصورت تھے۔ہیری جانتا تھا کہ وہ کون ہے؟ اس نے اسے ڈمبل ڈور کے تیشہ یادداشت میں دیکھا تھا۔اس نے دیکھا تھا کہ روح کھچڑا اسے عدالت سے کھینچ کر لے جارہے تھے۔اس نے دیکھا تھا کہ یہ مسٹر کراؤچ کو یہ یقین دلانے کی کوشش کررہا تھا کہ وہ بے قصور ہے......لیکن اب اس کی آنکھوں کے چاروں طرف جھریاں تھیں اور اس کی عمر کچھ زیادہ لگ رہی تھی۔

باہر راہداری میں تیز تیز قدموں کی آوازیں سنائی دیں۔سنیپ ونکی کو لے کر لوٹ آئے تھے۔پروفیسر میک گوناگل ان کے ٹھیک پیچھے تھیں۔

''کراؤچ......'' سنیپ نے بے ہوش گرے ہوئے آدمی کی طرف دیکھ کر کہا۔''بارٹی کراؤچ......'' وہ یکدم دیوار کا سہارا لے کر کھڑے ہوگئے۔جیسے انہیں گہرا صدمہ پہنچا ہو۔

''اوہ خدایا......'' پروفیسر میک گوناگل کا منہ تعجب سے کھلے کا کھلا رہ گیا۔وہ بھی ٹھٹک کر رُکیں اور فرش پر پڑے آدمی کو گھورنے لگیں۔

میلی کچیلی، گندے اور پریشان کن حلئے والی ونکی سنیپ کے پیروں کے پاس کھڑی تھی، اس نے جب اس طرف دیکھا تو اس کا منہ کھل گیا اور وہ زور سے چیخی۔''ماسٹر بارٹی...... ماسٹر بارٹی! آپ یہاں کیا کررہے ہیں؟'' وہ چھلانگ لگا کر اس جوان شخص کے سینے

پر جا چڑھی۔ ’’آپ نے اسے مار ڈالا......آپ نے اسے مار ڈالا......آپ نے میرے مالک کے بیٹے کو مار ڈالا......‘‘

’’ہم اسے صرف ششدر ساکت کیا ہے ونکی!‘‘ ڈمبل ڈور نے دھیرے سے کہا۔ ’’تم اس سے دور ہٹ جاؤ......سیورس! تم دوا لے آئے ہو؟‘‘

سنیپ نے ڈمبل ڈور کو ایک چھوٹی بوتل تھما دی جس میں شفاف پانی جیسا کوئی مرکب بھرا ہوا تھا۔ یہ وہی کانچ کی بوتل تھی جس کے استعمال کی دھمکی انہوں نے کچھ ہی عرصہ پہلے ہیری کو کلاس روم میں دی تھی۔ ڈمبل ڈور اپنی کرسی سے اُٹھ کر کھڑے ہوئے۔ فرش پر پڑے آدمی کے اوپر جھکے اور اسے دشمن پکڑ آئینے کی دیوار کے نیچے ٹیک لگا کر بٹھایا۔ دشمن پکڑ آئینے میں اب بھی ڈمبل ڈور، سنیپ اور میک گوناگل کی پرچھائیاں سب کو کمرے میں غصے بھری نظروں سے دیکھ رہی تھیں۔ ونکی اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھے بیٹھے کانپتی رہی اور اس نے اپنے ہاتھ چہرے پر رکھ لئے تھے۔ ڈمبل ڈور نے اس آدمی کا منہ کھولا اور اس میں صدقیال مرکب کی تین بوندیں ٹپکا دیں۔ پھر انہوں نے اپنی چھڑی اس کے سینے کی طرف کرتے ہوئے کہا۔ ’’ہوشتم گزیدم......‘‘

مسٹر کراؤچ کے بیٹے نے اپنی آنکھیں کھول لیں۔ اس کا چہرہ ستا ہوا دکھائی دے رہا تھا اور آنکھیں خلا میں گھور رہی تھیں۔ ڈمبل ڈور اس کے سامنے گھٹنوں کے بل جھک گئے، تاکہ ان کا چہرہ مساوی برابری پر رہے۔

’’کیا تمہیں میری آواز سنائی دے رہی ہے؟‘‘ ڈمبل ڈور نے آہستگی سے پوچھا۔

’’ہاں!‘‘ اس آدمی نے پلکیں جھپکائیں اور بڑبڑا کر جواب دیا۔

’’اب تم ہمیں یہ بتاؤ کہ تم یہاں کیسے پہنچے؟ تم اژقبان سے کیسے فرار ہوئے؟‘‘ ڈمبل ڈور نے دھیرے سے پوچھا۔

ماسٹر کراؤچ نے ایک گہری، کانپتی ہوئی سانس لی اور بھرائی ہوئی آواز میں روبوٹ کی مانند بولنے لگا۔ ’’میری ماں نے مجھے بچایا تھا۔ وہ جانتی تھی کہ وہ مرنے والی ہے۔ انہوں نے میرے باپ کو رضامند کرلیا کہ وہ ان کی آخری خواہش پوری کر دیں اور مجھے بچا لیں۔ میرا باپ ان سے بہت محبت کرتا تھا جو اس نے مجھ سے کبھی نہیں کی تھی۔ وہ اس کیلئے تیار ہو گیا۔ وہ دونوں مجھ سے ملنے کیلئے اژقبان آئے۔ انہوں نے مجھے بھیس بدل مرکب پلایا، جس میں میری ماں کا ایک بال تھا۔ میری ماں نے بھی بھیس بدل مرکب پیا جس میں میرا ایک بال تھا۔ ہم دونوں نے ایک دوسرے کا روپ بدل لیا......‘‘

’’آگے کچھ مت بولنا ماسٹر بارٹی!‘‘ ونکی اپنا سر ہلا رہی تھی اور بری طرح کانپ رہی تھی۔ ’’آگے کچھ مت بولنا۔ تم اپنے مجبور باپ کو مصیبت میں پھنسا رہے ہو......‘‘

لیکن ماسٹر کراؤچ نے ایک لمبی سانس کھینچی اور سپاٹ لہجے میں آگے بولنے لگا۔

’’روح کھچڑ اندھے ہوتے ہیں۔ انہوں نے ایک تندرست اور ایک مرنے والے فرد کو اژقبان میں آتے ہوئے محسوس کیا تھا۔ پھر انہوں نے ایک تندرست اور مرنے والے فرد کو ہی اژقبان سے باہر نکلتے ہوئے محسوس کیا تھا۔ ان کے حساب سے معاملہ صاف

تھا۔میرے باپ نے مجھے چوری چھپے باہر نکالا۔میں اپنی ماں کے بھیس میں ہی تھا تا کہ اگر کوئی قیدی سلاخوں کے پیچھے سے دیکھ بھی رہا ہوتو اسے کوئی شک نہ پڑے۔''

''میری ماں کچھ ہی عرصے بعد اژقبان میں مرگئی۔ وہ آخری وقت تک طاقتور بھیس بدل مرکب پیتی رہی جو میرے باپ نے بنا کر اسے دیا تھا۔انہیں میرے نام اور میرے حلیئے سے ہی دفنا دیا گیا۔سب کو یقین ہو چکا تھا کہ میں مر چکا ہوں......''

اس آدمی نے پلکیں جھپکائیں۔

''اور گھر پر لانے کے بعد تمہارے باپ نے تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا؟'' ڈمبل ڈور نے آہستگی سے پوچھا۔

''اس نے میری ماں کی موت کا جھوٹا ناٹک کیا۔ایک پرسکون، پراسرار مگر نجی تدفین......سچ تو یہ تھا کہ میری ماں کی قبر خالی ہے۔ گھریلوخرس ونکی نے دن رات میری دیکھ بھال کر کے مجھے تندرست کیا۔ مجھے چھپا کر رکھتے ہوئے حالات کو قابو میں رکھنا تھا۔ مجھے قابو میں رکھنے کیلئے میرے باپ کو بہت سارے طاقتور جادوئی کلمات کا استعمال کرنا پڑا۔جب مجھ میں تھوڑی طاقت پیدا ہوئی تو میں صرف اپنے آقا کی تلاش......ان کی خدمت میں لوٹنے کے بارے میں سوچنے لگا۔''

''تمہارے باپ نے تم پر قابو کیسے پایا؟'' ڈمبل ڈور نے نرمی سے پوچھا۔

''جبرکٹ وار سے......'' ماسٹر کراؤچ نے بتایا۔''میں اپنے باپ کی پوری نگرانی اور قبضے میں تھا۔ مجھے دن رات غیبی چوغہ پہننے کیلئے مجبور کیا جاتا تھا تا کہ کوئی مجھے دیکھ نہ لے۔ میں ہمیشہ گھریلوخرس ونکی کے ساتھ رہتا تھا۔ وہ میری پہرے دار اور خدمت گزار تھی۔ اسے مجھ پر رحم آتا تھا۔اسی نے میرے باپ کو تیار کیا کہ وہ میرے اچھے برتاؤ پر کبھی کبھار مجھے انعام دیا کرے۔''

''ماسٹر بارٹی!...... ماسٹر بارٹی!'' ونکی نے اپنے ہاتھوں کے بیچ سے سبکتے ہوئے کہا۔''تمہیں ان لوگوں کو یہ سب نہیں بتانا چاہئے۔ہم لوگ مشکلات کا شکار ہو جائیں گے۔''

''کیا کسی کو کبھی پتہ چلا کہ تم اب بھی زندہ ہو؟ میرا مطلب ہے کہ کیا تمہارے گھر کے افراد اور گھریلوخرس کے علاوہ کسی کو پتہ چلا تھا؟'' ڈمبل ڈور نے ونکی کو نظرانداز کرتے ہوئے سوال کیا۔

''ہاں!'' ماسٹر کراؤچ نے کہا اور اس کی پلکیں ایک بار پھر جھپکیں۔''میرے باپ کے دفتر کی جادوگرنی برتھا جورکنس یہ بات جان گئی تھی۔ایک دن وہ کچھ کاغذات پر دستخط کروانے کیلئے گھر آئی تھی۔ میرا باپ گھر پر نہیں تھا۔ونکی اسے اندر بٹھا کر باورچی خانے میں میرے پاس آ گئی لیکن برتھا جورکنس نے ونکی کو مجھ سے باتیں کرتے ہوئے سن لیا تھا۔ وہ تحقیقات کرنے آئی۔اس نے جو باتیں سنی تھیں ان سے اسے اندازہ ہو چکا تھا کہ غیبی چوغے کے اندر کون چھپا ہوا تھا؟ میرا باپ جب واپس لوٹا تو برتھا نے اس سے اس بارے میں سوال جواب کرنا شروع کر دیئے۔میرے باپ نے اس کی یادداشت سے اس بات کو بھلانے کیلئے نہایت طاقتور جادوئی کلمے کا استعمال کیا۔ بہت ہی زوردار......اس کا کہنا تھا کہ اس کو توڑنے کی کوشش کے باعث اس کا دماغی توازن ہمیشہ کیلئے بگڑ جائے

گا......''

''وہ میرے مالک کے نجی معاملے میں دخل دینے کیوں آئی تھی؟'' ونکی نے سسکتے ہوئے کہا۔''اس نے ہمیں تنہا کیوں نہیں چھوڑ دیا؟''

''مجھے کیوڈچ ورلڈ کپ کے بارے میں بتاؤ؟'' ڈمبل ڈور نے پرسکون لہجے میں کہا۔

''ونکی نے میرے باپ سے اس بارے میں منت سماجت کی۔'' ماسٹر کراؤچ نے اپنی سپاٹ اور کھوکھلی آواز میں کہا۔''اس نے پورا مہینہ منانے کی بھرپور کوشش کی۔ میں برسوں سے گھر کے باہر نہیں نکلا تھا۔ مجھے کیوڈچ سے بے تحاشہ لگاؤ تھا۔اس نے کہا کہ لڑکے کو باہر نکلنے دو۔ وہ اپنا غیبی چوغہ پہن کر کھیل دیکھنے جائے گا۔اسے ایک بار تو کھلی ہوا میں سانس لینے دو۔اس نے کہا کہ اگر میری ماں زندہ ہوتی تو وہ بھی یہی چاہتی۔اس نے میرے باپ سے کہا کہ میری ماں مجھے آزادی دلوانے کیلئے مری تھی۔انہوں نے میری زندگی اس لئے نہیں بچائی تھی کہ ہمیشہ گھر میں ہی قید رہوں......آخر کار وہ مان ہی گیا......''

''آگے کا منصوبہ نہایت ہوشیاری سے بنایا گیا۔میرا باپ مجھے اور ونکی کو اسے دن کافی پہلے ہی مہمانوں کے کیبن میں بٹھا آیا تھا۔ ونکی کو سبھی سے یہ کہنا پڑ رہا تھا کہ اس نے میرے باپ کیلئے نشست روک رکھی ہے۔ مجھے وہاں پر غیبی چوغہ پہن کر بیٹھنا تھا۔سب لوگوں کے مہمان کیبن سے نکلنے کے بعد ہی ہمیں باہر نکلنا تھا۔لوگوں کو صرف ونکی ہی دکھائی دے رہی تھی۔ کسی کو بھی میرے ہونے کا کوئی پتہ نہیں چلا۔''

''لیکن ونکی کو یہ بات معلوم نہیں تھی کہ باپ کے روزانہ کے تشدد کو سہتے سہتے میری قوت برداشت اور طاقت کافی بڑھ چکی تھی۔ میں اپنے باپ کے جادوئی تشدد سے لڑنے کے قابل ہو چکا تھا۔ایسے کئی دور آتے تھے جب میں ان کے جادوئی واروں سے پوری طرح آزاد ہو جاتا تھا۔ جب میں اس کے جادوئی قابو سے باہر ہو جاتا تھا۔مہمانوں کے کیبن میں بھی ایسا ہی ہوا۔ یہ گہری نیند سے بیدار ہونے جیسا احساس تھا۔ میں نے خود کو تماشائیوں اور کیوڈچ کے کھیل میں پایا۔ مجھے اپنے سامنے بیٹھے لڑکے کی جیب سے جادوئی چھڑی کا سرا جب باہر نکلا ہوا دکھائی دیا۔اژقبان سے لوٹنے کے بعد مجھے کبھی چھڑی رکھنے یا استعمال کرنے کی بالکل اجازت نہیں ملی تھی۔ میں نے موقعہ کا پورا فائدہ اُٹھایا اور چپکے سے اس کی چھڑی چرالی۔ ونکی کو اس بات کا بالکل پتہ نہیں چلا پایا۔ونکی کو بلندی اور اونچی جگہوں سے خوف آتا تھا،اس لئے اس نے زیادہ وقت اپنا چہرہ اپنے ہاتھوں میں چھپائے رکھا تھا۔''

''ماسٹر بارٹی!......گندے لڑکے!'' ونکی نے سسکیاں بھرتے ہوئے کہا۔اس کی انگلیوں کے درمیان موٹے موٹے آنسو بہہ رہے تھے۔

''تو تم نے چھڑی چرالی اور پھر تم نے اس سے کیا کیا؟'' ڈمبل ڈور نے پوچھا۔

''ہم واپس اپنے خیمے میں لوٹ آئے۔'' ماسٹر کراؤچ کسی مشین کی مانند دوبارہ سٹارٹ ہو گیا۔''پھر ہم نے ان مرگ خوروں کی

آوازیں سنیں جو کبھی اژقبان نہیں گئے تھے۔ جنہوں نے کبھی میرے آقا کیلئے زحمت نہیں اُٹھائی تھی، جنہوں نے اس کی طرف پیٹھ موڑ لی تھی، وہ اس طرح قید نہیں تھے جس طرح کے میں قید کاٹ رہا تھا۔ وہ آقا کو تلاش کرنے کیلئے آزاد تھے لیکن وہ یہ کام کرنے کیلئے کبھی تیار نہیں ہوئے۔ وہ وہاں ماگلوؤں کے ساتھ کھیل تماشہ کرنے میں مگن تھے۔ ان کی آوازوں سے جیسے میں جاگ گیا۔ میرا دماغ اس قدر روشن اور کھل گیا جتنا کہ گذشتہ کئی سالوں میں کبھی نہیں ایسا ہو پایا تھا۔ مجھے یہ احساس ہوا کہ میں پہلی بار ہر کام کیلئے آزاد تھا، میرے پاس چھڑی تھی۔ میں بے حد ناراض تھا، غصے میں تھا، میں اپنے آقا سے غداری کے جرم میں انہیں سزا دینا چاہتا تھا، ان پر موت کا حملہ کرنا چاہتا تھا......شور شرابا سن کر میرا باپ جلدی سے خیمے سے باہر نکل گیا۔ وہ ماگلوؤں کو ان سے چھڑانے میں جتا ہوا تھا۔ ونکی مجھے اتنا ناراض دیکھ کر گھبرا گئی۔ اس نے اس نے اپنی قدیمی جادو کا استعمال کر کے مجھے اپنے ساتھ باندھ لیا تھا۔ وہ مجھے خیمے سے باہر نکال کر جنگل کی طرف لے گئی۔ تا کہ میں مرگ خوروں سے دور رہ سکوں۔ میں نے اسے روکنے کے بے حد کوشش کی۔ میں خیمہ بستی میں واپس لوٹنا چاہتا تھا۔ میں ان مرگ خوروں کو دکھانا چاہتا تھا کہ تاریکی کے شہنشاہ کے ساتھ وفاداری کا کیا مطلب ہوتا ہے۔ میں ان کی غداری کیلئے انہیں سزا دینا چاہتا تھا۔ چرائی ہوئی چھڑی کا استعمال کر کے میں نے آسمان پر تاریکی کا نشان نمودار کر دیا۔''

''پھر وہاں محکمے کے جادوگر آ گئے۔ انہوں نے ہر طرف جادوئی واروں کی بوچھاڑ کر دی۔ ایک وار کی چنگاری درختوں کے بیچ سے ہوتی ہوئی آئی جہاں ونکی اور میں کھڑے تھے۔ ہمیں جوڑنے والا قدیمی جادوئی بندھن پاش پاش ہو گیا۔ ہم دونوں کی شششدر ساکت ہو کر گر گئے۔''

''جب ونکی ملی تو میرا باپ جان چکا تھا کہ میں بھی کہیں آس پاس ہی ہوں۔ وہ جہاں سے ملی تھی، اس نے وہاں جھاڑیوں میں میری تلاش کی۔ میں جادوئی غیبی چوغے میں تھا لیکن اس نے مجھے وہاں پڑے ہوئے محسوس کر لیا تھا۔ اس نے تب تک انتظار کیا جب تک محکمے کے سب لوگ جنگل سے باہر نہیں نکل گئے تھے۔ اس کے بعد اس نے دوبارہ مجھ پر جادوئی قبضہ جمایا اور مجھے گھر لے آیا۔ اس نے ونکی کو سنگین غلطی پر گھر سے باہر نکال دیا۔ اس نے اپنی ذمہ داری صحیح طرح سے نہیں نبھائی تھی۔ اس کا خیال تھا کہ ونکی نے ہی مجھے چھڑی استعمال کرنے کیلئے دی تھی۔ ونکی کی عدم موجودگی کے باعث مجھے گھر سے بھاگنے کا موقع مل گیا......''

ونکی کی مایوسی بھری چیخ نکل گئی۔

''اب چونکہ گھر پر میں اور میرا باپ ہی بچا تھا......اور پھر......'' ماسٹر کراؤچ کا سر اس کی گردن پر ڈھلک گیا اور پھر اس کے چہرے پر ایک دیوانگی بھری مسکان رقص کرنے لگی۔ ''میرے آقا مجھ سے ملنے کیلئے آئے۔''

''وہ آدھی رات کو اپنے خدمت گزار ورم ٹیل کی بانہوں میں ہمارے گھر آئے۔ میرے آقا کو پتہ چل چکا تھا کہ میں اب بھی زندہ ہوں۔ انہوں نے البانیہ میں برتھا جورکنس کو اغوا کر لیا تھا۔ انہوں نے اس کا منہ سنگین تشدد سے کھلوا لیا تھا۔ برتھا نے انہیں سب کچھ بتا دیا۔ اس نے انہیں سہ فریقی ٹورنامنٹ کے بارے میں سب کچھ بتا دیا۔ برتھا نے انہیں ہر بات تفصیل کے ساتھ بتائی تھی کہ یہ

مقابلے ہوگورٹس میں ہونے والے تھے۔اس نے یہ بھی بتادیا تھا کہ موڈی نام کا ایک سابقہ ایرور ہوگورٹس میں پڑھانے کیلئے اس سال جارہا ہے۔آقا نے اس پراُس وقت تک تشدد جاری رکھا جب تک میرے باپ کا کیا ہوا یادداشت بھلانے کا جادوئی وار ٹوٹ نہیں گیا۔ اس نے آقا کو میرے بارے میں سب کچھ بتادیا کہ میں اژقبان سے بھاگ کر گھر میں چھپا ہوا ہوں اور میرے باپ اس سب کے پیچھے پوری طرح ملوث ہے۔اس نے بتایا کہ میں کس طرح گھر میں قیدی کی زندگی گزار رہا ہوں۔اوراس نے یہ بتایا کہ اس قید کی وجہ صرف یہی ہے کہ میں فرار ہوکر آقا کی تلاش میں نہ نکل کھڑا ہوں۔ یہ سب جان کر میرے آقا کو معلوم ہوگیا کہ میں کتنا وفادار اور سچا خدمت گزار ہوں۔شاید سب سے زیادہ وفادار اور کھرا چیلا...... میرے آقا نے برتھا سے حاصل ہوئی معلومات کے بل بوتے پر ایک شاندار منصوبہ تیار کیا۔انہیں میری ضرورت تھی۔ایک سچے وفادار کی ضرورت...... وہ نصف شب ہمارے گھر آئے۔میرے باپ نے دروازہ کھولا۔''

ماسٹر کراؤچ کے چہرے کی مسکان اور زیادہ چوڑی ہوگئی۔جیسے وہ اپنی زندگی کا سب سے خوشگوار پل یاد کر رہا ہو۔ونکی کی دہشت بھری بھوری آنکھیں اس کی انگلیوں کے بیچ سے دکھائی دینے لگی تھی۔وہ اتنی دم بخود تھی کہ بول بھی نہیں پا رہی تھی۔

''پھر سب کچھ بڑی آسانی سے ہوگیا۔میرے آقا نے میرے باپ کو ایک ہی شیطانی وار سے ڈھیر کر ڈالا۔اب میری جگہ میرے باپ کو قید کر دیا گیا تھا۔اب میری جگہ وہ شیطانی جکڑ کا شکار ہوگئے تھے۔میرے آقا نے انہیں معمول کی زندگی جینے کا حکم دیا۔ جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔اور مجھے آزاد کر دیا۔میں دوبارہ پورے ہوش وحواس میں آچکا تھا۔یہ سب کئی برسوں بعد ہوا تھا۔''

''اور لارڈ والڈی موورٹ نے تمہیں کیا کرنے کا حکم دیا؟'' ڈمبل ڈور نے سوال کیا۔

''انہوں نے مجھ پوچھا کہ کیا میں ان کیلئے اپنا سب کچھ خطرے میں ڈالنے کیلئے تیار ہوں۔میں تو پہلے ہی تیار تھا۔یہ میرا خواب تھا۔میری سب سے قیمتی خواہش تھی کہ ان کے کسی کام آسکوں اور ان کے سامنے اپنی دائمی اور سچی وفاداری کا ثبوت دے سکوں۔ انہوں نے مجھ سے کہا کہ وہ ہوگورٹس میں اپنا وفادار خدمت گزار بھیجنا چاہتے ہیں۔ایک ایسا وفادار چیلا جو سہ فریقی ٹورنامنٹ میں ہیری پوٹر کو حصے دار بنائے اور اس کی رہنمائی کرے۔بالکل اس طرح کہ کسی کو ذرا بھر بھی شک پیدا نہ ہو پائے۔ایک ایسا خدمت گزار جو ہیری پوٹر پر نظر رکھے، جو یہ انتہائی ہوشیاری کے ساتھ ایسا انتظام کرے کہ ہیری پوٹر سہ فریقی مقابلوں کے کپ تک سب سے پہلے پہنچ جائے۔جو اس کپ کو غیر محسوس انداز میں گھر یری کنجی میں بدل ڈالے تاکہ اسے چھونے والا پہلا فرد یعنی ہیری پوٹر میرے آقا تک پہنچ جائے۔لیکن سب سے پہلے......''

''تمہیں ایلسٹر موڈی کی ضرورت تھی، وہ کیسے ملا؟'' ڈمبل ڈور نے کہا۔ان کی نیلی آنکھیں اب جلتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں حالانکہ ان کی آواز بے حد پرسکون تھی۔

''یہ کام میں نے اور وارم ٹیل نے مل کر کیا تھا۔ہم نے پہلے سے ہی بھیس بدل مرکب تیار کر لیا تھا۔ہم اس کے مکان تک گئے۔

موڈی نے بھرپور مقابلہ کیا۔ کافی شور شرابہ ہوا۔ ہم نے اسے بروقت قابو میں کرلیا۔ اس کے بعد ہم نے اسے اس کے اپنے جادوئی صندوق میں قید کردیا۔ اس کے بعد ہم نے اس کے کچھ بال توڑ کر مرکب میں ڈال دیئے اور میں نے وہ مرکب پی لیا۔ میں موڈی کا ہم شکل بن چکا تھا۔ میں نے اس کا لکڑی کا پیر اور جادوئی آنکھ نکال لی۔ میں آرتھر ویزلی کا سامنا کرنے کیلئے تیار تھا۔ جب وہ ان ماگلوؤں کی یادداشت مٹانے کیلئے آیا تھا جنہوں نے شور شرابہ سنا تھا۔ احاطے میں چاروں طرف کوڑے دان میں نے پھینک دیئے تھے کیونکہ اس وقت میں غیبی چوغہ پہنے ہوئے تھا۔ میں آرتھر ویزلی کو بتایا کہ میں نے اپنے احاطے میں اجنبیوں کی آہٹ سنی تھی اور یہ سب کوڑے دان انہوں نے ہی بکھیرے تھے۔ پھر میں نے موڈی کے کپڑے اور شیطانی جادوگروں کو تلاش کرنے والے تمام جادوئی اوزار اکٹھے کئے اور یہاں ہوگورٹس پہنچ گیا۔ میں نے اسے خاص جادوئی کلمے کے زیر اثر زندہ مگر بے جان لاشے کی طرح سنبھالے رکھا۔ میں اس سے سوال پوچھنا چاہتا تھا، میں اس کے ماضی کے بارے میں جاننا چاہتا تھا، اس کی عادتیں سیکھنا چاہتا تھا تاکہ میں ڈمبل ڈور تک کو فریب دے سکوں۔ بھیس بدل مرکب بنانے کیلئے مجھے اس کے بالوں کی ضرورت تھی، باقی کا سامان آسانی سے مل جاتا تھا۔ میں نے سنیپ کے دفتر سے سانپ کی کینچلی چرالی تھی۔ جب سنیپ نے مجھے اپنے دفتر میں دیکھا تو میں نے اس سے کہہ دیا کہ ڈمبل ڈور نے مجھے تلاشی لینے کا حکم دیا تھا......''

''اور موڈی پر حملہ کرنے کے بعد وارم ٹیل کا کیا ہوا؟'' ڈمبل ڈور نے سوال کیا۔

''وارم ٹیل میرے باپ کے گھر میں میرے آقا کے پاس ان کی دیکھ بھال کرنے کیلئے لوٹ گیا اور میرے باپ پر کڑی نظر رکھنے لگا۔''

''لیکن اس کے باوجود تمہارے باپ کو فرار ہونے کا موقع مل گیا......'' ڈمبل ڈور بولے۔

''کچھ ہی عرصے بعد وہ بھی جادوئی متشدد واروں سے اسی طرح لڑنے کے قابل ہوگئے، جیسے میں کامیاب ہوگیا تھا۔ ایسے کئی دور آتے ہیں، جب وہ میری طرح جان جاتا تھا کہ کیا ہورہا ہے؟ میرے آقا نے اب یہ فیصلہ کیا کہ اب اسے گھر سے باہر نکلنے کی بالکل اجازت نہیں دینا چاہئے۔ انہوں نے اسے مجبور کردیا کہ وہ محکمے میں جانا بند کردے اور صرف الوؤں کے ذریعے اپنے احکامات بھیجتا رہے۔ انہوں نے اس سے یہ لکھوایا کہ میں بیمار ہوں اور کچھ عرصے تک گھر پر آرام کرنا چاہتا ہوں۔ لیکن وارم ٹیل نے لاپروائی کردی۔ اس نے میرے باپ پر صحیح طریقے سے نظر نہیں رکھی۔ میرا باپ بھاگ نکلا۔ میرے مالک نے اندازہ لگالیا کہ وہ یقیناً ہوگورٹس ہی جائے گا۔ میرا باپ ہوگورٹس میں آکر ڈمبل ڈور سے ملنا چاہتا تھا۔ وہ انہیں سب کچھ بتا دینا چاہتا تھا۔ اپنی ہر ایک غلطی کی حقیقت منکشف کردینا چاہتا تھا۔ وہ یہ بھی بتانا چاہتا تھا کہ اس نے اژقبان میں کیا کھیل کھیلا تھا اور کیسے مجھے وہاں سے نکال لایا تھا......''

''میرے آقا نے فوراً اس کے بھاگ نکلنے کی مجھے خبر کردی۔ انہوں نے مجھے سختی سے حکم دیا کہ میں اسے ہر قیمت پر روکوں۔ اس لئے میں انتظار کرتا رہا اور کھلی آنکھوں سے جائزہ لیتا رہا۔ میں نے اس نقشے کا بھرپور استعمال کیا جو میں نے ہیری پوٹر سے ہتھیایا تھا۔

وہ نقشہ جس کی وجہ سے سارا کھیل بگڑتے بگڑتے بچ گیا تھا......''

''نقشہ......؟ کون سا نقشہ......؟'' ڈمبل ڈور نے جلدی سے پوچھا۔

''پوٹر کے پاس ہوگورٹس کا نقشہ تھا۔ اس نے اس نقشے میں مجھے ایک رات سنیپ کے دفتر میں دیکھ لیا تھا۔ اس وقت میں بھیس بدل مرکب کیلئے سانپ کی کینچلی چرا رہا تھا لیکن چونکہ میرا اور میرے باپ کا نام ایک ہی تھا اس لئے اس نے یہ سوچا کہ یہ میں نہیں ہوں۔ بلکہ میرا باپ ہے۔ اس رات کو میں نے پوٹر سے وہ نقشہ لے لیا۔ میں نے اسے بتایا کہ میرا باپ شیطانی جادوگروں سے سخت نفرت کرتا ہے، اس پر پوٹر کو یہ یقین ہو گیا کہ میرا باپ سنیپ کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑا ہوا ہے۔''

''ایک ہفتے تک میں نے اپنے باپ کے ہوگورٹس پہنچنے کا انتظار کیا۔ آخر کار ایک شام کو نقشے میں میرا باپ دکھائی دیا جو میدان میں داخل ہو رہا تھا۔ میں نے اپنا غیبی چوغہ پہنا اور اس کے پاس پہنچ گیا۔ وہ جنگل کے کنارے پر گھوم رہا تھا۔ اسی وقت پوٹر اور کیرم وہاں پہنچ گئے۔ میں نے انتظار کیا۔ میں پوٹر کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا تھا کیونکہ میں نے اپنے آقا سے وعدہ کیا تھا کہ اسے صحیح سلامت ان کے پاس پہنچاؤں گا کیونکہ انہیں اس کی ضرورت تھی۔ پھر جب پوٹر ڈمبل ڈور کو بلانے کیلئے وہاں سے چلا گیا تو میں اس کے واپس لوٹنے سے پہلے ہی کیرم کو ششدر ساکت کر دیا اور اپنے باپ کو ایک ہی جھٹکے میں مار ڈالا......''

''نن......نن......نہیں......نہیں...... ماسٹر بارٹی!...... ماسٹر بارٹی! یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟'' ونکی اپنی جگہ پر دہشت کے مارے چیختی رہ گئی۔

''تم نے اپنے باپ کو مار ڈالا......لیکن تم نے اس کی لاش کے ساتھ کیا کیا؟'' ڈمبل ڈور پہلے جیسے پرسکون لہجے میں بولے۔ ان کا سینہ اب پھول پچک رہا تھا۔

''میں اسے اُٹھا کر جنگل کے اندر لے گیا اور اپنا غیبی چوغہ اس کو پہنا دیا۔ میرے پاس نقشہ تھا۔ میں نے پوٹر کو سکول میں گھستے ہوئے دیکھا۔ وہ سنیپ سے ٹکرایا پھر ڈمبل ڈور بھی وہاں پہنچ گئے۔ میں نے دیکھا کہ پوٹر ڈمبل ڈور کو اپنے ساتھ سکول سے باہر لا رہا ہے۔ میں جنگل سے باہر نکلا۔ ان کے عقبی سمت میں گیا اور پھر ان سے ملنے کیلئے پلٹ کر ان کے پاس جا دھمکا۔ میں نے ڈمبل ڈور کو کہا کہ مجھے سنیپ نے بتایا تھا......''

''ڈمبل ڈور نے مجھ سے کہا کہ میں جا کر جنگل میں اپنے باپ کو تلاش کروں۔ میں دوبارہ جنگل میں لوٹ گیا اور اپنی باپ کی لاش کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا۔ میں نے نقشے میں دیکھا کہ جب سب لوگ وہاں سے واپس لوٹ گئے تو میں نے اپنے باپ کی لاش کو تبدیلی ہیئت کے جادو سے ہڈیوں کے ڈھیر میں بدل دیا اور پھر میں نے اسے دفن کر دیا...... میں نے اپنا غیبی چوغہ پہنا اور ہیگرڈ کے جھونپڑے کے سامنے کی تازہ کھدے ہوئے مٹی کے گڑھے میں ان سب ہڈیوں کو دفن کر آیا۔''

اب وہاں پر پوری خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ صرف ونکی کی سسکیاں سنائی دے رہی تھیں۔

''اور آج رات کیا ہوا؟'' ڈمبل ڈور نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

''میں نے رات کے کھانے سے پہلے یہ تجویز پیش کی کہ میں سہ فریقی ٹورنامنٹ کا انعامی کپ بھول بھلیوں میں رکھ آتا ہوں میں نے اسے رکھتے ہوئے گھریری کنجی میں بدل ڈالا۔ میرے آقا کی منصوبہ بندی پوری طرح کامیاب ہوگئی۔ وہ ازسرنو زندہ ہو گئے۔ انہوں نے اپنا بدن واپس پالیا۔ اب وہ میرا اتنی عزت افزائی کریں گے کہ جادوگروں نے ایسا کبھی خواب وخیال میں بھی سوچا نہیں ہو گا......''

اس کے چہرے پر دوبارہ دیوانگی میں لپٹی ہوئی زہریلی مسکراہٹ پھیل گئی اور اس کا سر اس کے کندھے پر ڈھلک گیا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ ونکی اس کے پہلو میں بیٹھ کر سسکیاں بھر رہی تھی۔

☆☆☆☆

چھتیسواں باب

# جدائی کی راہیں

ڈمبل ڈور اُٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ انہوں نے ایک پل کیلئے ماسٹر بارٹی کراؤچ کو حقارت بھری نظروں سے گھورا اور اپنی چھڑی اُٹھائی۔ اس میں سے رسیاں نکلیں جو بارٹی کراؤچ کے جسم سے لپٹ گئیں اور انہوں نے اسے کس کر باندھ ڈالا تھا۔

''منروا...... تم یہیں رُک کر پہرہ دو گی، تب تک میں ہیری کو بالائی منزل پر لے جاتا ہوں۔'' ڈمبل ڈور نے پروفیسر میک گوناگل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے پروفیسر!'' پروفیسر میک گوناگل نے جواب دیا۔ وہ تھوڑے سے متلائے ہوئے انداز میں کھڑی تھیں جیسے انہوں نے ابھی ابھی کسی کو قے کرتے ہوئے دیکھ لیا ہو۔ بہر حال، جب انہوں نے اپنی چھڑی باہر نکالی اور بارٹی کراؤچ کی طرف تانی تو ان کا ہاتھ ایک دم مضبوط اور سنبھلا ہوا دکھائی دیا۔

''سیورس!'' ڈمبل ڈور نے سنیپ کی طرف مڑ کر دیکھا۔ ''مہربانی کر کے میڈم پامفری کو یہاں بلا لاؤ۔ ہمیں الیسٹر موڈی کو ہسپتال پہنچانا ہوگا۔ اس کے بعد میدان میں جا کر کارنیلوس فج کو تلاش کرو اور انہیں یہاں لے آؤ۔ مجھے امید ہے کہ وہ خود بارٹی کراؤچ سے سوال جواب کرنا چاہیں گے۔ انہیں بتا دینا کہ اگر انہیں میری ضرورت پڑے تو میں نصف گھنٹے بعد ہسپتال میں ملوں گا۔''

سنیپ نے چپ چاپ سر ہلایا اور کمرے سے باہر چلے گئے۔

''ہیری!'' ڈمبل ڈور نے آہستگی سے کہا۔

ہیری اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑا ہوا پھر ڈگمگایا۔ ماسٹر کراؤچ کی باتیں سننے کے دوران اس کا ذرا سا بھی دھیان اپنے پاؤں کی طرف نہیں گیا تھا۔ وہ اس درد کو کچھ دیر کیلئے فراموش کر چکا تھا لیکن اب وہ پوری شدت کے ساتھ محسوس ہونے لگا تھا۔ اسے یہ بھی احساس تھا کہ وہ اپنی جگہ پر کھڑا کانپ رہا تھا۔ ڈمبل ڈور نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اندھیری راہداری میں چلنے میں اس کی مدد کرنے لگے۔

''ہیری! میں چاہتا ہوں کہ تم سب سے پہلے میرے دفتر میں چلو۔'' ڈمبل ڈور نے نرم لہجے میں کہا جب وہ دونوں راہداری میں آگے بڑھ رہے تھے۔ ''سیریس وہاں پر ہمارا انتظار کر رہا ہے۔''

ہیری نے اپنا سر ہلا دیا۔اس کا بدن سن ہو رہا تھا جبکہ دماغ پر تاریکی کے پردے بڑھتے جا رہے تھے۔ یہ سب کچھ کسی خواب جیسا ہی تھا لیکن اسے پرواہ نہیں تھی۔ وہ تو ایک طرح سے خوش تھا۔ سہ فریقی ٹورنامنٹ کے انعامی کپ کو چھونے کے بعد جو جو حادثات رونما ہوئے تھے، وہ ان کے بارے میں بالکل سوچنا نہیں چاہتا تھا۔ وہ بھیانک یادوں کو ازسرنو تازہ نہیں کرنا چاہتا تھا۔ جواب بھی نئی اور صاف تصویروں کی طرح اس کے دماغ میں ابھر رہی تھیں۔ صندوق میں بند میڈ آئی موڈی......اپنے کٹے ہوئے ہاتھ کی خون میں لت پت کلائی کو جکڑے ہوئے زمین پر گرا ہوا ورم ٹیل، دھوئیں بھری بڑی کڑاہی سے ازسرنو زندہ ہو کر نکلتا ہوا والڈی مورٹ......مرا ہوا سیڈرک......اپنے ماں باپ کے پاس اپنی لاش پہنچانے کی فریاد کرتا ہوا سیڈرک ڈیگوری......

''پروفیسر!'' ہیری آہستگی سے بولا۔ ''مسٹر اینڈ مسز ڈیگوری کہاں ہیں؟''

''وہ پروفیسر سپراؤٹ کے ساتھ ہیں۔'' ڈمبل ڈور نے کہا۔ ان کی آواز بارٹی کراؤچ سے تفتیش کے دوران تو پرسکون تھی لیکن اب یہ کہتے ہوئے پہلی بار تھوڑی کانپتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔ ''وہ سیڈرک کے فریق کی سربراہ ہیں اور اُسے سب سے اچھی طرح جانتی تھیں۔''

وہ پتھر کے عفریت والے مجسمے کے پاس پہنچے۔ ڈمبل ڈور نے شناخت بتائی۔ بھیانک عفریت کا مجسمہ فوراً ایک طرف کھسک گیا۔ ڈمبل ڈور اور ہیری بل دار سیڑھیوں پر چڑھ گئے جو انہیں بالائی منزل کی طرف لے جانے لگیں۔ کچھ ہی پل بعد وہ بلوط کی لکڑی کے دروازے کے پاس پہنچ گئے۔ ڈمبل ڈور نے دھکا دے کر دروازہ کھول دیا۔

وہاں پر سیریس کھڑا تھا۔ اس کا چہرہ اتنا سفید اور دبلا تھا جتنا اژقبان سے بھاگتے وقت تھا۔ ایک لمبا قدم اُٹھا کر اس نے کمرے کا خلا عبور کیا اور ان کے پاس پہنچ گیا۔ ''ہیری! تم ٹھیک تو ہو؟ میں جانتا تھا...... میں جانتا تھا کہ اسی طرح کی کوئی چیز ہونے والی ہوگی...... کیا ہوا تھا؟''

جب اس نے بڑی میز کے سامنے رکھی ہوئی کرسی پر ہیری کو بیٹھنے میں مدد کی تو اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔

''کیا ہوا؟......'' اس نے بے چینی سے پہلو بدلتے ہوئے پوچھا۔

ڈمبل ڈور اسے بارٹی کراؤچ کی بتائی ہوئی باتیں سنانے لگے۔ ہیری صرف آدھی ہی باتیں سن پایا تھا۔ وہ بہت تھکا ہوا تھا اور اس کے بدن کی ایک ایک ہڈی کراہ رہی تھی۔ وہ صرف یہی چاہتا تھا کہ بنا کسی حرکت اور فعل کے وہ گھنٹوں یونہی بیٹھا رہے جب تک کہ اسے نیند نہ آ جائے تاکہ اسے کچھ سوچنے یا محسوس کرنے کی ضرورت ہی نہ پڑے۔

اسی وقت پنکھ پھڑ پھڑانے کی آواز سنائی دی۔ فاکس نامی ققنس اپنی جگہ سے اُڑ کر دفتر کے اس طرف پہنچا جہاں ہیری بیٹھا تھا۔ وہ آہستگی سے نیچے اترا اور ہیری کے گھٹنے پر بیٹھ گیا۔

''کیسے ہو فاکس؟'' ہیری نے بھرائی ہوئی دھیمی آواز میں کہا۔ اس نے ققنس کے خوبصورت سرخ سنہرے پروں تھپتھپائے۔

فاکس نے دھیرے سے اس کی طرف پلکیں جھپکا کر دیکھا۔اس کے بدن کی عجیب سی گرمائی سے ہیری کے اندر طمانیت کی لہریں دوڑنے لگیں۔

ڈمبل ڈور نے اب بولنا بند کر دیا تھا۔وہ ہیری کے سامنے اپنی میز کے پیچھے بیٹھ گئے۔وہ ہیری کی طرف دیکھ رہے تھے جوان سے نظریں ملانے سے کترا رہا تھا۔ڈمبل ڈور اس سے سوال پوچھنے والے تھے۔وہ ہیری کی ساری یادوں کو تازہ کرنے والے تھے......

''ہیری! میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ بھول بھلیوں میں گھر یری کنجی کو چھونے کے بعد کیا ہوا تھا؟'' ڈمبل ڈور نے آہستگی سے کہا۔

''ہم یہ باتیں صبح بھی کر سکتے ہیں ڈمبل ڈور!'' سیریس نے کسی قدر روکھے پن سے کہا۔اس نے ہیری کے کندھے پر ہاتھ رکھ دیا۔''ابھی اسے نیند کی ضرورت ہے۔ابھی اسے آرام کی ضرورت ہے۔''

اس بات کیلئے ہیری کے دل میں سیریس کیلئے ممنونیت کا احساس بیدار ہوا۔لیکن ڈمبل ڈور نے سیریس کی بات کو بالکل نظر انداز کر دیا تھا۔وہ ہیری کی طرف جھکے۔عدم رضامندی کے انتہائی جذبات کے ساتھ ہیری نے سر اُٹھایا اور ان کی نیلی آنکھوں میں جھانکا......

''اگر مجھے یہ محسوس ہوتا ہے کہ تمہیں گہری نیند میں سلانے میں تمہاری بھلائی ہے تاکہ تم آج رات کے ناگوار حادثات کے بارے میں سوچنے کے لمحات کو آگے ٹال سکوں تو میں یہ انتظام کر دیتا ہوں۔'' ڈمبل ڈور نے آہستگی سے کہا۔''لیکن میں اچھی طرح سے جانتا ہوں کہ کچھ وقت کیلئے سن کر دینے سے درد میں کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔اس کا نتیجہ ہمیشہ برا ہی نکلتا ہے۔جب درد آخرکار محسوس ہوتا ہے تو یہ بہت زیادہ بڑھ جاتا ہے۔تم نے ایسی بہادری دکھائی جو میری توقع سے کہیں زیادہ ہے۔میں اب تم سے ایک بار پھر بہادری دکھانے کیلئے کہتا ہوں۔میں تم سے کہتا ہوں کہ تم ہمیں ساری باتیں بتا دو اور اس بوجھ کو ہلکا کر دو جو لمحہ بہ لمحہ بڑھتا ہی جائے گا۔''

ققنس نے ایک بھرائی، تھرتھراتی اور دھیمی آواز نکالی۔اس کی آواز ہوا میں کانپی اور ہیری کو محسوس ہوا جیسے کسی گرم دوا کی ایک بوند اس کے حلق سے ہوتی ہوئی نیچے اتر کر پیٹ میں پہنچ گئی ہو جس سے اس کے اندر حرارت اور قوت پیدا ہو گئی ہو۔اس نے گہری سانس لی اور پھر انہیں بتانے لگا۔جب اس نے بولنا شروع کیا تو اسے رات کے تمام حادثات اپنی آنکھوں کے سامنے تیرتے ہوئے محسوس ہونے لگے۔اس نے اس عجیب سیال کی چمکتی ہوئی سطح دیکھی جس نے والڈی مورٹ کو نیا جسم اور نئی حیات بخشی تھی۔اس نے قبروں کے بیچ چاروں طرف مرگ خوروں کے ہیولوں کو نمودار ہوتے دیکھا۔اس نے سیڈرک کی لاش دیکھی جو کپ کے پاس زمین پر پڑی ہوئی تھی۔

ایک دوبار سیریس نے ایسی آواز نکالی جیسے وہ کچھ کہنا چاہتا ہو۔اس کا ہاتھ اب بھی ہیری کے کندھے پر مضبوطی سے جما ہوا تھا لیکن ڈمبل ڈور نے اپنا ہاتھ اُٹھا کر سیریس کو روک دیا۔اس بات سے ہیری کو خوشی ہوئی کیونکہ ایک بار شروع کرنے کے بعد آگے بولنا کافی آسان لگ رہا تھا۔اس سے اسے طمانیت بھی مل رہی تھی۔ایسا لگ رہا تھا جیسے اس کے اندر سے کوئی زہریلا مادہ باہر نکل رہا تھا۔

بولتے رہنے کیلئے اسے موزوں لفظوں کے انتخاب کی ضرورت پڑ رہی تھی لیکن اسے یہ احساس بھی تھا کہ پوری بات ختم ہونے کے بعد اسے زیادہ بہتر محسوس ہوگا۔

جب ہیری نے بتایا کہ وارم ٹیل نے اس کے بازو میں خنجر گھسا دیا تو سیریس نے زوردار آہ بھری اور ڈمبل ڈورا تیزی سے کھڑے ہوئے کہ ہیری چونک اُٹھا۔ ڈمبل ڈور اپنی میز کے پیچھے سے گھوم کر اس کے پاس آئے اور ہیری سے اپنا زخم دکھانے کیلئے کہا۔ ہیری نے ان دونوں کو وہ جگہ دکھائی جہاں اس کی پھٹی آستین کے نیچے خنجر کا زخم موجود تھا۔

''اس نے کہا کہ کسی اور کے بجائے میرے خون سے وہ زیادہ طاقتور بن جائے گا۔'' ہیری نے ڈمبل ڈور سے کہا۔ ''اس نے کہا کہ میری...... میری ماں نے میرے اندر جو حفاظتی قوت پیدا کر دی تھی، وہ اب اسے بھی مل جائے گی اور اس نے صحیح کہا تھا...... جب اس نے میرے چہرے کو چھوا تھا تو اسے کوئی تکلیف نہیں ہوئی تھی......''

ایک پل کیلئے ہیری کو لگا کہ جیسے ڈمبل ڈور کی آنکھوں میں فاتحانہ تاثر جھلک رہا ہو لیکن اگلے ہی پل ہیری کو یقین ہو گیا کہ یہ اس کا وہم تھا کیونکہ جب ڈمبل ڈور میز کے پیچھے اپنی کرسی پر دوبارہ بیٹھ گئے تو وہ پہلے جتنے ہی بوڑھے اور تھکے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

''ٹھیک ہے۔'' انہوں نے دوبارہ کہا۔ ''والڈی مورٹ نے اس رکاوٹ کو تو ختم کر لیا ہیری! آگے بولو......''

ہیری آگے بولنے لگا۔ اس نے نقشہ کھینچتے ہوئے بتایا کہ کس طرح والڈی مورٹ کڑاہی میں سے باہر نکلا پھر اس نے بتایا کہ والڈی مورٹ نے مرگ خوروں کو کیا کیا کہا۔ پھر اس نے بتایا کہ والڈی مورٹ نے کیسے اس کی رسیاں کھلوائیں۔ اسے اس کی چھڑی دی اور پھر مبازرتی مقابلے کیلئے تیار ہونے کیلئے کہا۔

لیکن جب وہ اس حصے پر پہنچا جہاں سنہری روشنی کے باعث اس کی اور والڈی مورٹ کی چھڑی آپس میں جڑ گئی تھیں تو اس کا گلا رندھ گیا۔ اس نے بولنے کی کوشش کی لیکن اس کے دماغ میں یہی یادیں تیر رہی تھیں کہ والڈی مورٹ کی چھڑی سے کون کون لوگ باہر نکلے تھے۔ وہ سیڈرک، بوڑھے آدمی، برتھا جورکنس...... اپنے ماں باپ...... چھڑی میں باہر نکلتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ اب سیریس نے خاموشی توڑ دی تو اسے یہ اچھا لگا۔

''چھڑیاں جڑ گئیں؟'' اس نے ہیری اور ڈمبل ڈور کی طرف حیرانگی سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ''لیکن کیوں......؟''

ہیری نے ایک بار پھر ڈمبل ڈور کو دیکھا جن کے چہرے پر دلچسپی کے آثار پھیلے تھے۔

''جڑواں چھڑیوں کا جادو......'' وہ آہستگی سے بڑبڑائے۔ ان کی نظریں ہیری سے ملیں۔ ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے ان دونوں کے بیچ سمجھ کا ایک غیبی دھاگہ موجود ہو۔

''یعنی جادوئی کلمات کا انعکاس......'' سیریس نے تیزی سے کہا۔

''بالکل!'' ڈمبل ڈور نے کہا۔''ہیری اور والڈی موورٹ کی چھڑیوں میں ایک ہی پرندے کا پر موجود ہے۔ دونوں میں ایک ہی ققنس کا پنکھ ہے۔ دراصل، اس ققنس کا......'' انہوں نے اس سرخ سنہرے ققنس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جو ہیری کے گھٹنے پر آرام سے بیٹھا ہوا تھا۔

''میری چھڑی میں فاکس کا پنکھ موجود ہے؟'' ہیری نے حیرانگی سے پوچھا۔

''ہاں!'' ڈمبل ڈور نے کہا۔''جب تم چار سال پہلے مسٹر اولیونڈر کی دکان پر چھڑی خریدنے گئے تھے اور یہ چھڑی لے کر باہر نکلے تھے تو اسی پل انہوں نے مجھے یہ خبر بھیج دی تھی کہ والڈی موورٹ کی جڑواں چھڑی تمہارے پاس پہنچ گئی ہے۔''

''جب ایک چھڑی اپنی جڑواں چھڑی سے مقابلہ کرنے کیلئے ملتی ہے تو اس سے کیا ہوتا ہے؟'' سیریس نے پوچھا۔

''وہ ایک دوسرے کے خلاف صحیح طریقے سے کام نہیں کر پاتیں۔'' ڈمبل ڈور نے جواب دیا۔''بہرحال، اگر چھڑیوں کے مالک انہیں آپس میں لڑنے کیلئے مجبور کر دیں ......تو اس کا نتیجہ بہت خام اور کمزور نکلتا ہے......ایک چھڑی دوسری چھڑی کو سابقہ جادوئی کلمات کے واروں کو دہرانے کیلئے مجبور کرے گی......الٹے چکر میں......سب سے آخر والا جادوئی سب سے پہلے......پھر اس سے پیچھے والا......سلسلہ چلتے رہے گا......''

انہوں نے ہیری کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا۔ ہیری نے اثبات سے سر ہلایا۔

''اس کا مطلب یہ ہوا کہ تمہیں سیڈرک کا کسی قسم کا روپ دوبارہ دکھائی دیا ہوگا؟'' ڈمبل ڈور نے ہیری کے چہرے پر نگاہیں جماتے ہوئے پوچھا۔

ہیری نے دوبارہ سر ہلایا۔

''ڈیگوری دوبارہ زندہ ہوگیا کیا؟'' سیریس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کوئی بھی جادوئی کلمہ مرے ہوئے انسان کو دوبارہ زندہ نہیں کر سکتا سیریس!'' ڈمبل ڈور نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔''بس ایک طرح کی گہرائیوں میں ڈوبی ہوئی گونج ہوگی۔ چھڑی سے تو محض سیڈرک کی جھلک نکلی ہوگی...... میں ٹھیک کہہ رہا ہوں ہے نا ہیری؟''

''اس نے مجھ سے بات بھی کی تھی......'' ہیری نے جلدی سے کہا جو ایک بار پھر کانپنے لگا تھا۔''سیڈرک کے بھوت نے یا جو ہے وہ جو کچھ بھی تھا، اس نے مجھ سے بات کی تھی۔''

''گہرائیوں کی گونج......'' ڈمبل ڈور نے آہستگی سے کہا۔''جس کا برتاؤ سیڈرک کے حلئے اور اس کی شبیہ سے ملتا جلتا ہوگا۔ میرا اندازہ ہے کہ کچھ اور لوگ بھی باہر نکلے ہوں گے جنہیں والڈی موورٹ کی چھڑی نے سیڈرک سے پہلے مارا ہوگا......؟''

''ایک بوڑھا آدمی......'' ہیری بولا، جس کا گلا اب بھی رندھا ہوا تھا۔''برتھا جورکنس اور......اور......''

''تمہارے ماں باپ......؟'' ڈمبل ڈور نے پرسکون آواز میں کہا۔

''ہاں!'' ہیری آہستگی سے بولا۔

ہیری کے کندھے پر سیریس کے ہاتھ گرفت لرزی اور اس میں اتنی سختی پیدا ہوگئی کہ ہیری کو اپنے کندھے میں درد کی ٹیسیں اُٹھتی محسوس ہونے لگی۔

''آخری قتل...... جو چھڑی نے کئے تھے۔'' ڈمبل ڈور نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ''الٹے چکر میں۔ ظاہر ہے اگر تم اپنی چھڑی نہ ہٹاتے تو اور اس تعلق کو قائم رکھتے تو یقیناً اور بھی لوگوں کی پرچھائیاں نمودار ہوتیں۔ بہت خوب ہیری! ان گونجوں یا پرچھائیوں نے کیا کیا؟''

ہیری نے بتایا کہ کس طرح چھڑی سے نکلنے والی پرچھائیوں نے سنہری جال کے کناروں منڈلاتے ہوئے اس سے باتیں کیں۔ پھر کس طرح انہیں دیکھ کر والڈی مورٹ دہشت زدہ دکھائی دینے لگا تھا۔ کس طرح ہیری کے باپ کی پرچھائی نے اسے بتایا کہ اب اسے آگے کیا کرنا ہے؟ کس طرح سیڈرک نے اسے اپنی آخری خواہش بتائی تھی......

ہیری کو اچانک اس بات کا احساس ہوا کہ فاکس اس کے گھٹنوں سے اتر چکا تھا۔ وہ فرش پر منڈلانے لگا تھا۔ اس نے اپنی خوبصورت سر ہیری کے زخمی پیر سے لگایا اور اس کی آنکھوں سے موٹے موٹے موتیوں جیسے آنسو مکڑی سے لگے ہوئے زخم پر گر گئے۔ درد...... غائب ہوگیا۔ جلد ایسے جڑ گئی جیسے اس پر کبھی خراش بھی نہ آئی ہو۔ اس کا پیر بالکل ٹھیک ہوگیا تھا......

جب ققنس ہوا میں اُڑ کر دروازے کے پاس رکھے ہوئے اپنے پائیدان پر واپس جا کر بیٹھ گیا تو ڈمبل ڈور نے کہا۔ ''ہیری! میں یہ بات دوبارہ کہنا چاہوں گا کہ تم نے ان لوگوں جتنی بہادری اور جرأت کا مظاہرہ کیا ہے جو والڈی مورٹ سے مقابلہ کرتے ہوئے مارے گئے تھے۔ جب وہ اپنی شیطانی طاقتوں کے عروج پر ہوا کرتا تھا...... تم نے ایک نمو پاتے ہوئے پختہ جادوگر کی بوجھ اُٹھایا ہے...... اور تم نے ہمیں وہ تمام معلومات دے دی ہے جس کی ہمیں ضرورت تھی۔ تم میرے ساتھ ہسپتال چلو...... میں نہیں چاہتا کہ آج رات کو تم اپنے کمرے میں واپس لوٹو...... نیند کا شربت اور سکون بھرا اطمینان...... سیریس! تم اس کے ساتھ رہو گے......''

سیریس نے سر ہلایا اور اُٹھ کر کھڑا ہوگیا۔ اس نے اپنا روپ بدل لیا اور وہ پھر سے بڑے سیاہ کتے کا روپ دھار چکا تھا۔ پھر وہ، ہیری اور ڈمبل ڈور کے ساتھ دفتر سے باہر نکلا اور سیڑھیاں اتر کر ہسپتال کی طرف بڑھنے لگا۔

جب ہیری، ڈمبل ڈور اور سیاہ کتا ہسپتال میں داخل ہوئے تو وہاں موجود سبھی لوگوں نے پلٹ کر ان کی طرف دیکھا۔ مسز ویزلی کے منہ سے ایک دبی ہوئی کراہ نکل گئی۔ ''اوہ ہیری......!''

وہ جلدی سے ہیری کی طرف بڑھنے لگیں لیکن ڈمبل ڈور راستے میں آ گئے۔

''مالی!'' انہوں نے ایک ہاتھ اُٹھاتے ہوئے کہا۔ ''براہ کرم پہلے میری بات سن لو۔ ہیری آج رات کو ایک خوفناک حادثے کا

شکار ہوا ہے۔اس نے ابھی ابھی وہ ساری باتیں مجھے بتائی ہیں۔اب اسے نینداورسکون کی سخت ضرورت ہے۔اگر وہ یہ چاہتا ہے کہ تم سب لوگ اس کے ساتھ ٹھہرو......'' انہوں نے رون اور ہر مائنی اور بل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔''تم لوگ یہیں رُک سکتے ہو۔لیکن میں نہیں چاہتا کہ تم لوگ اس سے کوئی سوال جواب کرو۔ جب تک کہ وہ ان سب باتوں کیلئے خود تیار نہ ہو جائے اور غیر معمولی طور پر آج رات کو بالکل بھی نہیں......''

مسز ویزلی نے سر ہلایا۔ان کا چہرہ بہت سفید ہو چکا تھا۔وہ پلٹیں اور رون، ہر مائنی اور بل کی طرف اس طرح آئیں جیسے وہ بہت شور مچا رہے ہوں اور تیزی سے بولیں۔''تم نے سن لیا؟ اسے آرام کی ضرورت ہے۔''

''ہیڈ ماسٹر......'' میڈم پامفری نے بڑے کالے کتے کی طرف کڑی نظروں سے گھورتے ہوئے کہا جو سیریس تھا۔''کیا میں پوچھ سکتی ہوں......''

''یہ کتا کچھ دیر تک ہیری کے ساتھ ہی رہے گا۔'' ڈمبل ڈور نے معمول کے انداز میں جواب دیا۔''میں آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ وہ بہت اچھا برتاؤ رکھے گا...... ہیری! اب تم سو جاؤ۔ میں انتظار کرتا ہوں......''

ہیری نے ڈمبل ڈور بے حد ممنون نظروں سے دیکھا کیونکہ انہوں نے دوسروں کو اس سے پوچھ گچھ کرنے کیلئے منع کر دیا تھا۔ اسے ان لوگوں کا وہاں رہنا اچھا لگ رہا تھا لیکن وہ یہ برداشت نہیں کر سکتا تھا کہ وہ دوبارہ ساری کہانی پھر سے سنائے۔ دوبارہ ان سبھی حادثات کو تازہ کرے۔

''ہیری! میں فج سے ملاقات کرنے کے بعد دوبارہ تمہارے پاس آؤں گا۔'' ڈمبل ڈور نے کہا۔''میں چاہوں گا کہ تم تب تک یہیں رہو جب تک کہ میں کل سکول کے طلباء و طالبات سے بات نہ کر لوں......'' پھر وہ مڑے اور ہسپتال کے دروازے سے باہر چلے گئے۔

جب میڈم پامفری ہیری کو نزدیکی پلنگ پر لے آئیں تو اس نے اصلی موڈی کو کمرے کے دور والے بستر پر پڑے دیکھا۔ان کا لکڑی کا پیر اور جادوئی آنکھ بستر کے سرہانے کی تپائی پر پڑی تھیں۔

''وہ ٹھیک تو ہیں......'' ہیری نے آہستگی سے موڈی کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''وہ ٹھیک ہو جائیں گے۔'' میڈم پامفری نے ہیری کو پاجامہ دیتے ہوئے کہا۔ وہ اس کے بستر کے چاروں طرف کے پردے گرا رہی تھیں۔ ہیری نے اپنا چوغہ اتارا اور پاجامہ تبدیل کیا اور پلنگ پر چڑھ گیا۔ رون، ہر مائنی، بل اور مسز ویزلی اور سیاہ کتا پردے کے پاس آ گئے اور دونوں طرف رکھی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ رون اور ہر مائنی اس کی طرف بہت محتاط نظروں سے دیکھ رہے تھے۔ جیسے اس سے خوفزدہ ہو رہے ہوں۔

''میں بالکل ٹھیک ہوں......صرف تھکا ہوا ہوں۔'' ہیری نے ان سب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔''پریشان ہونے کی ضرورت

نہیں ہے......''

مسز ویزلی کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں، جب انہوں نے اس کے بستر کی چادر کی سلوٹوں کو ٹھیک کرنے کیلئے ہاتھ پھیرا حالانکہ اس کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ میڈم پامفری اپنے دفتر سے ایک گلاس اور بینگنی رنگ کے شربت کی ایک چھوٹی سی بوتل لے کر آئیں۔

''تمہیں یہ سارا ختم کرنا ہے...... ہیری!'' انہوں نے نیم سختی سے کہا۔ ''یہ گہری نیند کا شربت ہے، تھوڑا تلخ ضرور ہے......''

ہیری نے کچھ ہی گھونٹ میں شربت کا پورا گلاس اپنے حلق سے نیچے اتار لیا۔ اسے محسوس ہوا کہ جیسے اس کے دل و دماغ پر خوشگوار ہواؤں کے جھونکے پڑنے لگے ہوں۔ اس کے چاروں کی ہر چیز دھندلی ہونے لگی۔ ہسپتال میں لوگ جالی والی پردوں کی دوسری طرف سے اس کو دوستانہ انداز میں آنکھیں مارتے ہوئے محسوس ہوئے۔ اسے ایسا لگا جیسے بدن نرم گدے کی حرارت میں دھنسا جا رہا ہو۔ اس سے پہلے کہ وہ پورا شربت پی پاتا، اس سے پہلے کہ وہ ایک لفظ بھی اور بول پاتا...... وہ تکان کے باعث نیند کی وادیوں میں اترتا چلا گیا......

☆☆☆☆

ہیری کی آنکھ کھل گئی تھی لیکن اب بھی اس کی آنکھوں میں نیند بھری ہوئی تھی۔ اس نے اپنی آنکھیں نہیں کھولیں۔ وہ دوبارہ سو جانا چاہتا تھا کمرے میں اب بھی دھیمی روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ اسے یقین تھا کہ اب بھی رات کا ہی وقت تھا۔ اسے یہ احساس تھا کہ وہ زیادہ دیر تک نہیں سو پایا تھا۔ پھر اسے اپنے چاروں طرف سرگوشیاں سنائی دیں۔

''اگر وہ خاموش نہ ہوئے تو وہ یقیناً بیدار ہو جائے گا......؟''

''وہ لوگ اتنا چیخ کیوں رہے ہیں؟...... اب کیا ہو گیا ہے؟''

ہیری نے آنکھیں آہستہ آہستہ کھولیں۔ کسی نے اس کی عینک اتار دی تھی۔ اسے قریب ہی مسز ویزلی اور بل کی دھندلا ہیولا دکھائی دیا۔ مسز ویزلی اس کے پاؤں کے پاس بیٹھی ہوئی تھیں۔

''یہ تو فج کی آواز ہے......'' مسز ویزلی آہستگی سے بولیں۔ ''اور اس کے ساتھ منروا میک گوناگل کی آواز آ رہی ہے۔ لیکن یہ لوگ کس معاملے میں اتنی زور زور سے بحث کر رہے ہیں؟''

اب ہیری کو بھی آوازیں سنائی دینے لگی تھیں۔ ایسا لگ رہا تھا کہ کچھ لوگ چیختے چلاتے ہوئے ہسپتال کی طرف بھاگے چلے آ رہے تھے۔

''افسوس کی بات ہے لیکن پھر بھی منروا......'' کارنیلوس فج زور سے کہہ رہے تھے۔

''آپ کو اسے سکول کی حدود کے اندر لانا ہی نہیں چاہئے تھا'' پروفیسر میک گوناگل نے بلند آواز میں چلا کر کہا۔ ''جب ڈمبل

ڈور کو معلوم ہوگا تو......''

ہیری کو ہسپتال کے دروازے کے تیزی سے کھلنے کی آواز سنائی دی۔ اس کی طرف کسی نے دھیان نہیں دیا تھا کیونکہ سب لوگ دروازے کی طرف گھور کر دیکھ رہے تھے اور بل نے جلدی سے پردہ کھینچ دیا۔ ہیری اُٹھ کر بیٹھ گیا اور اس نے عینک آنکھوں پر لگائی۔

فج وارڈ میں دھڑ دھڑاتے ہوئے اندر آئے۔ پروفیسر میک گوناگل اور پروفیسر سنیپ ان کے پیچھے پیچھے تھے۔

''ڈمبل ڈور کہاں ہے......'' فج نے مسز ویزلی کی طرف دیکھتے ہوئے زور سے پوچھا۔

''وہ یہاں نہیں ہیں وزیراعظم صاحب!'' انہوں نے غصے سے جواب دیا۔ ''یہ ہسپتال ہے، کیا آپ کو یہ نہیں لگتا کہ آپ کو......''

لیکن اسی وقت دروازہ دوبارہ کھلا اور ڈمبل ڈور تیزی سے ہسپتال میں داخل ہو گئے۔

''کیا ہوا؟'' انہوں نے تیکھی آواز میں پوچھا اور کبھی فج اور کبھی پروفیسر میک گوناگل کی طرف دیکھنے لگے۔ ''آپ لوگ ہسپتال کے سکون میں کیوں حائل ہو رہے ہیں؟ منروا...... تمہیں یہاں دیکھ کر مجھے حیرت ہو رہی ہے۔ میں نے تمہیں بارٹی کراؤچ پر پہرہ دینے کیلئے کہا تھا......؟''

''اب اس پر پہرہ دینے کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہی، ڈمبل ڈور!'' انہوں نے چڑ چڑے انداز میں کہا۔ ''وزیراعظم نے اس ضرورت کو ہی ختم کر دیا ہے......''

ہیری نے پہلے کبھی پروفیسر میک گوناگل کو اس طرح بھرے ہوئے انداز میں بالکل نہیں دیکھا تھا۔ ان کے رخساروں پر غصے بھرے سرخ داغ دکھائی دینے لگے تھے۔ ان کے ہاتھوں کی مٹھیاں بھنچی ہوئی تھیں اور طیش کے مارے میں کانپ رہی تھیں۔

''جب ہم نے فج کو بتایا کہ ہم آج رات کے حادثات کے ذمہ دار مرگ خور کو پکڑ لیا ہے تو انہیں لگا کہ اس مرگ خور سے ان کی جان کو خطرہ ہو سکتا ہے۔ وہ ایک روح کھچڑ کو لے کر سکول کے اندر چلے آئے اور اسے اس دفتر میں لے گئے۔ جہاں بارٹی کراؤچ تھا......'' سنیپ نے دھیمی آواز میں کہا اور پھر خاموش ہو گئے۔

''میں نے ان سے کہا تھا کہ آپ اس کیلئے رضامند نہیں ہوں گے۔'' پروفیسر میک گوناگل نے غصے سے فج کو گھورتے ہوئے ڈمبل ڈور کو کہا۔ ''میں انہیں خبردار کر دیا تھا کہ آپ کبھی روح کھچڑوں کو سکول کی حدود میں گھسنے کی اجازت نہیں دیں گے......''

ہیری نے فج کو پہلے کبھی اتنے غصے میں نہیں دیکھا تھا۔ وہ بول رہے تھے۔

''جادوئی وزیراعظم ہونے کے باعث مجھے یہ پورا اختیار حاصل ہے کہ میں ایک خطرناک مرگ خور سے پوچھ گچھ کرتے ہوئے اپنی حفاظت کیلئے جسے چاہوں، ساتھ لا سکتا ہوں......''

لیکن پروفیسر میک گوناگل کی آواز کی گونج نے فج کی آواز کو دبا ڈالا۔

''جب پل اس...... اس روح کھچڑ نے اندر قدم رکھا۔'' انہوں نے فج کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کانپتی آواز میں کہا۔ ''وہ

بری طرح سے کراؤچ پر جھپٹا اور......اور......''

ہیری کے پیٹ میں ٹھنڈے مروڑ اُٹھنے کا احساس ہوا جب پروفیسر میک گوناگل اپنی بات کو مکمل کرنے کیلئے لفظ تلاش کر رہی تھیں۔ ہیری اتنی ہی بات سے سمجھ چکا تھا کہ روح کھچڑ نے کیا کیا ہوگا؟ اس نے بارٹی کراؤچ کی چھبن لے لی ہوگی۔ اس نے کراؤچ کی روح کو اس کے منہ ذریعے کھینچ کر باہر نکال لیا ہوگا اور چوس لیا ہوگا......اب کراؤچ لاش سے بدتر حالت میں ہوگا۔

''لیکن اس سے کیا نقصان ہوا؟'' فج نے اکڑتے ہوئے کہا۔ ''مجھے ایسا لگتا ہے کہ وہ کئی اموات کیلئے ذمہ دار تھا......''

''لیکن اب گواہی دینے کے قابل نہیں رہا کارنیلوس......؟'' ڈمبل ڈور نے تیزی سے کہا۔ وہ فج کو اتنی کڑی نظروں سے گھور رہے تھے جیسے وہ انہیں پہلی بار دیکھ رہے ہوں۔ ''وہ گواہی نہیں سکتا کہ اس نے ان لوگوں کو کیوں مارا تھا؟''

''اس نے انہیں کیوں مارا تھا؟ اس میں راز والی کون سی بات ہے؟'' فج نے گرجتے ہوئے کہا۔ ''وہ پاگل ہو چکا تھا۔ منروا اور سیورس کی باتوں سے لگتا ہے کہ وہ یہ سوچ رہا تھا کہ وہ 'تم جانتے ہو کون؟' کی ہدایات پر عمل کر رہا تھا۔''

''لارڈ والڈی مورٹ واقعی اسے احکامات دے رہا تھا، کارنیلوس!'' ڈمبل ڈور نے سنجیدگی سے کہا۔ ''ان لوگوں کی موت تو صرف اس منصوبے کی وجہ سے ہوئی جو والڈی مورٹ نے پوری طاقت حاصل کرنے اور از سر نو پیدائش کیلئے بنائی تھی۔ اس کا منصوبہ کامیاب ہو چکا ہے اور اسے اپنا مٹا ہوا جسم واپس مل چکا ہے......''

فج ایسے دیکھ رہے تھے جیسے کسی نے ان کے چہرے پر وزنی پتھر دے مارا ہو۔ وہ متحیر ہو کر پلکیں جھپکانے لگے اور ڈمبل ڈور کو بے یقینی کے عالم میں گھور رہے تھے جیسے انہیں اپنی سماعت پر یقین ہی نہ آ رہا ہو......

''تمہارا کہنے کا مطلب یہ ہے کہ 'تم جانتے ہو کون' لوٹ آیا ہے...... یہ کیا بکواس ہے؟...... جانے بھی دو ڈمبل ڈور......'' وہ ڈمبل ڈور کی طرف دیکھ کر بڑبڑاتے ہوئے بولے۔

''جیسا کہ منروا اور سیورس نے آپ کو بتایا ہی ہوگا۔'' ڈمبل ڈور نے کہا۔ ''ہم نے بارٹی کراؤچ کو جادوئی رقیق سیال کے زیر اثر کہتے ہوئے سنا تھا۔ اس نے تنویمی کیفیت میں ہمیں بتایا تھا کہ اسے اژقبان سے کس طرح روح کھچڑوں اور جادوگروں کو دھوکا دے کر باہر نکالا گیا تھا؟ اس نے بتایا کہ برتھا جورکنس کو اس کی حقیقت کا کیسے علم ہوا اور کیسے اس نے لارڈ والڈی مورٹ کو اس کی خبر دی؟ پھر اسے کیسے اس کے باپ کی متشدد قید سے رہائی ملی؟ اس نے یہ بتایا تھا کہ والڈی مورٹ نے اسے استعمال کرتے ہوئے کیسے ہیری پوٹر تک رسائی پائی۔ فج! میں تمہیں بتا دوں۔ والڈی مورٹ کی منصوبہ بندی پوری طرح کامیاب ہو چکی ہے۔ کراؤچ کی مدد سے والڈی مورٹ از سر نو زندہ ہو چکا ہے......''

''چھوڑو بھی ڈمبل ڈور......'' فج نے چڑچڑے انداز میں کہا۔ ہیری ان کے چہرے پر مسکراہٹ دیکھ کر دنگ رہ گیا۔ ''کہیں تم......سچ مچ تو اس بات پر یقین کر رہے ہو۔ 'تم جانتے ہو کون؟' واپس لوٹ آیا ہے۔ چھوڑو بھی......یقینی طور پر یہ کراؤچ کے دماغ کا

کوئی تخیل ہی ہوگا کہ وہ 'تم جانتے کون؟' کے احکامات پر عمل کر رہا تھا...... لیکن ایسے پاگل شخص کی بات پر بھروسہ کرنا ڈمبل ڈور......''

''جب ہیری نے آج رات کو سہ فریقی ٹورنامنٹ انعامی کپ کو چھوا...... تو وہ سیدھا والڈی مورٹ کے پاس پہنچ گیا۔'' ڈمبل ڈور نے پرسکون انداز میں اپنی بات شروع کی۔ ''اس نے اپنی آنکھوں سے لارڈ والڈی مورٹ کو از سرنو زندہ ہوتے دیکھا ہے۔ اگر آپ میرے دفتر میں چلیں تو میں آپ کو ساری بات کھل کر بتاتا ہوں......''

ڈمبل ڈور نے ہیری کی طرف دیکھا۔ انہوں نے دیکھ لیا تھا کہ وہ جاگ چکا ہے لیکن انہوں نے اپنا سر ہلا کر کہا۔ ''مجھے ڈر ہے کہ میں آج رات آپ کو ہیری سے سوال جواب کرنے کی اجازت نہیں دے سکتا......''

فج کے چہرے پر تمسخرانہ سی مسکراہٹ پھیل گئی۔ انہوں نے ہیری کی طرف نظر ڈالی۔

''آپ...... ار...... اس معاملے میں ہیری کی بات پر یقین کرنے کیلئے تیار ہیں؟'' فج نے ڈمبل ڈور کی طرف واپس دیکھتے ہوئے کہا۔

ایک پل کیلئے گہری خاموشی چھا گئی جو سیریس کے غرانے کی آواز سے ٹوٹ رہی تھی۔ اس کی گردن کے بال کھڑے ہو گئے اور وہ فج کی طرف دانت نکال کر دکھانے لگا تھا۔

''سو فیصدی...... مجھے ہیری کی بات پر پورا یقین ہے کارنیلوس!'' ڈمبل ڈور نے کہا۔ جن کی آنکھیں اب سلگتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ ''میں نے کراؤچ کے مکمل بیان کو بڑی احتیاط کے ساتھ سنا ہے اور میں نے ہیری کے منہ سے بھی سنا ہے کہ اس نے جونہی انعامی کپ کو چھوا تو پھر کیا حادثہ پیش آیا؟ دونوں کے بیانات ایک ہی طرف اشارہ کرتے ہیں اور ان سے ہر وہ حادثہ جڑا ہوا ہے۔ اس سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ جو حادثات گذشتہ گرمیوں سے برتھا جورکنس کی گمشدگی کے بعد سے تسلسل سے ہوتے آ رہے ہیں...... آپ بخوبی جانتے ہیں۔''

فج کے چہرے پر اب عجیب سی مسکراہٹ پھیلنے لگی۔ ایک بار پھر انہوں نے بولنے سے پہلے ہیری کی طرف دیکھا۔ ''آپ یہ ماننے کیلئے تیار ہیں کہ لارڈ والڈی مورٹ لوٹ آیا ہے...... صرف ایک پاگل قاتل کے بیان پر اور ایک ایسے لڑکے کی بات پر جو...... جو......''

فج نے ہیری کی طرف دوبارہ دیکھا اور ہیری اچانک سمجھ گیا۔

''آپ ریٹا سکیٹر کے من گھڑت اداریے پڑھ رہے ہیں، مسٹر فج!'' ہیری نے دھیمی آواز میں کہا۔ رون، ہرمائنی، مسز ویزلی اور بل اچانک چونک پڑے، انہیں یہ احساس ہی نہیں ہوا تھا کہ ہیری جاگ چکا ہے۔

''اگر ایسا ہے تو کیا ہوا؟'' فج نے ڈمبل ڈور کی طرف دیکھ کر کہا۔ ''اگر مجھے یہ پتہ چل گیا ہے کہ آپ نے اس لڑکے کے بارے میں سب سے کچھ باتیں چھپا کر رکھی ہیں تو کیا غلط ہو گیا؟...... مار باسی، ہے نا؟ اور بار بار سر میں درد بھی ہوتا ہے...... ہے نا؟''

’’مجھے لگتا ہے کہ آپ اس درد کا ذکر کر رہے ہیں جو ہیری کے زخم کے نشان میں ہوتا ہے؟‘‘ ڈمبل ڈور نے ٹھنڈے لہجے میں کہا۔

’’تو آپ بھی جانتے ہیں کہ اسے بار بار سر درد ہوتا ہے؟‘‘ فج نے فوراً کہا۔ ’’سر درد؟...... ڈراؤنے خواب؟...... ممکن ہے کہ فریب نظری کی بیماری!‘‘

’’کارنیلوس! میری بات اطمینان سے سنو!‘‘ ڈمبل ڈور نے ان کی طرف ایک قدم بڑھاتے ہوئے کہا۔ ایک بار پھر اس کے بدن سے ویسی ہی شعاعیں نکل رہی تھیں جیسی ماسٹر بارٹی کراؤچ سے سچ اگلواتے ہوئے نکل رہی تھیں۔ ’’ہیری کا دماغ، آپ کے اور میرے جتنا ہی تندرست ہے۔ اس کے ماتھے کے نشان کے باعث ان کے دماغ کو کچھ نہیں ہوا ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ جب والڈی مورٹ اس کے آس پاس ہوتا ہے یا نفرت کے سمندروں میں ڈوبا ہوتا ہے تبھی ہیری کے نشان میں درد کا احساس اُٹھتا ہے......‘‘

فج تیزی سے ڈمبل ڈور سے ایک قدم پیچھے ہٹ گئے لیکن اتنے ہی اڑیل انداز میں بولے۔ ’’میں معافی چاہتا ہوں ڈمبل ڈور! لیکن میں نے پہلے کبھی نہیں سنا کہ جادوئی وار کے نشان، کبھی خطرے کی گھنٹی جیسا کوئی کام بھی کرتے رہے ہوں۔‘‘

’’دیکھئے! میں نے اپنی آنکھوں سے والڈی مورٹ از سر نو زندہ ہوتے ہوئے دیکھا ہے۔‘‘ ہیری نے بلند آواز میں کہا۔ اس نے بستر سے اُٹھنے کی دوبارہ کوشش کی لیکن مسز ویزلی نے اسے ایسا نہیں کرنے دیا۔ ’’میں نے ان سب مرگ خوروں کو دیکھا جو اس کے پاس لوٹ کر آئے تھے، آپ کہیں تو میں ان سب کے نام بتا سکتا ہوں...... لوسیس ملفوائے......‘‘

سنیپ نے اچانک جگہ پر پہلو بدلا لیکن جب ہیری نے ان کی طرف دیکھا تو سنیپ کی نگاہ دوبارہ فج کی طرف چلی گئی۔

’’ملفوائے کو اس الزام سے بریت مل چکی ہے۔‘‘ فج نے اہانت بھرے انداز میں کہا۔ ’’پرانا جادوگر خاندان ہے...... اچھے کاموں کیلئے ہمیشہ دل کھول کر چندہ دیتا رہا ہے۔‘‘

’’میک نیئر......‘‘ ہیری نے آگے کہا۔

’’اسے بھی بے گناہ قرار دیا جا چکا ہے۔ وہ اب محکمے کیلئے کام کر رہا ہے۔‘‘

’’آئیوری...... ناؤٹ...... کریب...... گوئل......‘‘

’’تم صرف ان لوگوں کے نام دہرا رہے ہو جنہیں تیرہ سال پہلے مرگ خور ہونے کے جرم میں گرفتار کیا گیا اور پھر انہیں مختلف حوالوں سے رہائی دے دی گئی۔‘‘ فج نے غصے سے کہا۔ ’’تم نے ان کے نام پرانے مقدمات میں پڑھ رکھے ہوں گے۔ خدا کیلئے...... ڈمبل ڈور!...... یہ لڑکا پچھلے سال بھی کئی عجیب کہانیاں سنا رہا تھا...... اس کی کہانیاں اب اور زیادہ بے سروپا ہوتی جا رہی ہیں اور اس کے بعد بھی تم اس کی بات پر یقین کر رہے ہو...... یہ لڑکا سانپوں سے باتیں کر سکتا ہے، ڈمبل ڈور! پھر بھی تم سوچتے ہو کہ اس کی بات پر یقین کر لینا چاہئے......؟‘‘

’’آپ یہ کیسی حماقت کر رہے ہیں؟‘‘ پروفیسر میک گوناگل غصے سے چیخیں۔ ’’سیڈرک ڈیگوری، مسٹر کراؤچ اور کئی دوسرے، ان

سب کی اموات محض ایک پاگل کا بغیر سوچا سمجھا ہوا کام نہیں ہو سکتا......''

''مجھے ان سب کیلئے کسی باہمی تعلق کا ثبوت نہیں دکھائی دے رہا ہے۔'' فج نے غصیلے لہجے میں کہا جب ان کے چہرے پر پروفیسر میک گوناگل جتنا ہی غصہ جھلک رہا تھا اور ان کا چہرہ بینگنی رنگ کا ہو چکا تھا۔ ''مجھے ایسا لگتا ہے کہ آپ سبھی لوگ نجانے کیوں دہشت پھیلانے کا فیصلہ کئے ہوئے ہیں؟ جس کی وجہ سے ہر وہ چیز برباد ہو جائے گی جسے بنانے کیلئے ہم نے گذشتہ تیرہ سال دن رات کڑی محنت کی ہے......''

ہیری جو کچھ سن رہا تھا اسے اس پر یقین کرنا مشکل ہو پا رہا تھا۔ وہ ہمیشہ فج کو ایک رحم دل شخص سمجھتا تھا......تھوڑا سا بڑبولا اور کسی قدر بدمعاش لیکن ان سب کے باوجود ایک اچھا شریف انسان......لیکن اب اس کے سامنے ایک پستہ قد، ہٹ دھرم اور غصیلا جادوگر کھڑا ہوا تھا جو اپنے خود ساختہ اندھے اعتماد کی گہرائیوں میں گرا ہوا تھا۔ وہ کسی بھی دلیل اور ثبوت کو ماننے کیلئے ہرگز تیار نہیں تھا۔ وہ اپنے آرام اور منصب کی لپٹوں میں گم تھا اور کوئی ایسی بات ماننے کو تیار نہیں تھا جو اس کے سکون و منصب کی بنیادوں کو ہلا دیتی۔ وہ یہ بھی تسلیم کرنے کیلئے رضا مند نہیں تھا کہ واقعی......واقعی لارڈ والڈی مورٹ واپس لوٹ سکتا ہے......

''والڈی مورٹ لوٹ آیا ہے فج!'' ڈمبل ڈور نے دہرایا۔ ''فج! اگر آپ اس کڑوی سچائی کو فوراً تسلیم کر لیتے ہیں اور فوری طور کچھ ضروری اقدامات اُٹھا لیتے ہیں تو ہم شاید اب بھی صورت حال کو سنبھال سکتے ہیں۔ سب سے پہلا قدم جو بے حد ضروری ہے، وہ یہ ہے کہ اژقبان سے روح کھچڑوں کو فوراً ہٹا دیجئے......''

''بکواس......جھوٹ......فریب نظری کا دھوکہ!'' فج ایک بار پھر زور سے چیخے۔ ''روح کھچڑوں کو ہٹا دوں۔ یہ تجویز دیتے ہوئے کابینہ کے ارکان مجھے وزارت سے الگ کر دیں گے۔ ہم میں سے نصف لوگ رات کو سکون کی نیند صرف اس لئے سوتے ہیں کیونکہ ہم اچھی طرح سے جانتے ہیں کہ روح کھچڑ اژقبان پر پہرہ دے رہے ہیں۔''

''کارنیلوس! لیکن ہم میں سے باقی لوگ چین نیند صرف اس لئے نہیں سو پاتے ہیں کیونکہ آپ نے لارڈ والڈی مورٹ کے سب سے خطرناک چیلوں کو ان ناقابل بھروسہ روح کھچڑوں کے حوالے کیا ہوا ہے جو موقع پاتے ہی اس کے ساتھ مل جائیں گے۔'' ڈمبل ڈور نے تلخی سے کہا۔ ''وہ آپ کے ماتحت وفادار نہیں رہیں گے۔ تاریک شیطان کبھی روشنی کی بھلائی کے ساتھ وفادار نہیں رہ سکتا۔ والڈی مورٹ انہیں اتنی زیادہ خوشی اور آزادی دے سکتا ہے جو آپ یا کوئی بھی شریف انسان کبھی بھی انہیں دے پائے گا۔ روح کھچڑ جلد ہی اس کے ساتھ مل جائیں گے اور وہ سب خطرناک قیدی جنہیں بڑی تگ و دو کے بعد گرفتار کیا گیا تھا نہایت آسانی سے آزاد ہو کر والڈی مورٹ کے پاس لوٹ جائیں گے۔ تو پھر آپ اسے پہلے سے زیادہ طاقتور بننے میں کبھی نہیں روک پائیں گے جتنا وہ تیرہ سال پہلے ہوا کرتا تھا......''

فج اب بھی اپنا منہ کھول رہے تھے اور بند کر رہے تھے جیسے انہیں اپنے غصے کو برداشت کرنے اور اس کا اظہار کرنے کیلئے الفاظ نہ

مل رہے ہوں۔

''آپ کو دوسرا قدم اُٹھانا چاہئے...... جو فوراً اُٹھانا ہوگا......'' ڈمبل ڈور نے مزید کہا۔ ''وہ یہ ہے کہ دیوؤں کے پاس اپنے قاصد بھیجئے......''

''دیوؤں کے پاس قاصد؟'' فج بری طرح سے چیخا۔ ''یہ سب کیا پاگل پن ہے......؟''

''اس سے پہلے کہ دیر ہو جائے۔ ان کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھایئے۔'' ڈمبل ڈور نے کہا۔ ''ورنہ والڈی مورٹ یہ کہہ کر انہیں راضی کر لے گا جیسا کہ اس نے پہلے بھی کیا تھا کہ اس نے ان سے وعدہ کرتے ہوئے کہا تھا کہ جادوگروں میں صرف وہ واحد شخص تھا جس نے انہیں بنیادی حقوق اور جادوئی دنیا میں عزت کا مقام واپس دلوا سکتا ہے۔''

''آپ...... آپ یہ کیا کہہ رہے ہیں۔'' فج نے اپنا سر بری طرح ہلاتے ہوئے کہا۔ وہ ڈمبل ڈور سے کئی قدم پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ ''اگر جادوگر رعایا کو ذرا سی بھنک بھی پڑ گئی کہ میں نے دیوؤں سے رابطہ کیا ہے تو میرا پورا مستقبل تباہ ہو جائے گا ڈمبل ڈور...... آپ جانتے ہیں کہ لوگ ان سے کتنی نفرت کرتے ہیں؟''

''کارنیلوس! مجھے افسوس ہے کہ آپ محض اپنی وزارت کو بچانے کیلئے حقیقت سے نظریں چرا رہے ہیں۔'' ڈمبل ڈور نے تیز لہجے میں کہا۔ ان کی آواز کمرے میں گونج رہی تھی۔ ان کے چاروں طرف جادوئی ہالہ ان زیادہ واضح دکھائی دینے لگا تھا اور ان کی آنکھوں میں غصے کی چمک کافی چیز سلگتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔ ''آپ خالص خون والے جادوگروں کو بہت زیادہ ترجیح دیتے ہیں اور ایسا آپ نے ہمیشہ کیا ہے۔ آپ یہ کبھی نہیں سمجھ پائے کہ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ انسان کیسا پیدا ہوتا ہے؟ فرق تو اس بات سے پڑتا ہے کہ انسان مستقبل میں کیسا بنتا ہے؟ آپ کے روح کھچڑ نے ابھی ابھی خالص خون والے خاندان کے آخری زندہ بچنے والے فرد کو نیست و نابود کر ڈالا ہے۔ ذرا اس طرف بھی دیکھئے کہ اس نے اپنی زندگی کو کیا سے کیا بنا ڈالا تھا؟ میں آپ سے استدعا کرتا ہوں کہ...... میری تجاویز پر عمل کر لیجئے پھر چاہے آپ وزارت پر رہیں یا نہ رہیں، آپ کو جادوئی دنیا کا سب سے جرأت مند، بہادر اور عظیم وزیر اعظم تسلیم کر لیا جائے گا۔ اگر آپ یہ اقدامات نہیں اُٹھائیں گے تو تاریخ آپ کو ایسے انسان کے روپ میں یاد رکھے گی جو اپنے فرائض سے غافل ہو گیا تھا اور جس نے والڈی مورٹ کو اس ہنستی کھیلتی دنیا کو اجاڑنے کا دوسرا موقعہ فراہم کیا تھا جسے دوبارہ بنانے کیلئے ہم سب نے ساتھ مل کر بہت قربانیاں دی تھیں......''

''یہ سب پاگل پن ہے...... پاگل پن کے سوا اور کچھ نہیں......'' فج پیچھے ہٹتے ہوئے بولے۔

اور پھر خاموشی چھا گئی۔ میڈم پامفری ہیری کے پلنگ کے پائیدان پر کھڑی ہوئی تھیں اور ان کا ہاتھ ان کے منہ پر تھا۔ مسز ویزلی اب بھی ہیری کے پاس کھڑی تھیں اور ان کا ہاتھ اس کے کندھے پر جما ہوا تھا تاکہ وہ اُٹھ نہ پائے۔ بل، رون اور ہرمائنی فج کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہے تھے۔

’’کارنیلوس! اگر اپنی آنکھیں بند کرنے کا آپ کا فیصلہ آپ کو اس مقام تک لے ہی آیا ہے تو اب ہم ایک دوراہے پر پہنچ چکے ہیں جہاں پر ہمارے راستے الگ الگ ہو جاتے ہیں۔ آپ وہی کچھ کریں جو آپ کرنا چاہتے ہیں اور میں...... میں وہی کروں گا جو مجھے صحیح لگتا ہے۔‘‘ ڈمبل ڈور نے چھائی ہوئی خاموشی توڑتے ہوئے کہا۔

ڈمبل ڈور کی آواز میں کسی طرح کی دھمکی کا وجود نہیں تھا۔ یہ تو صرف معمول کے انداز کی بات تھی لیکن فج اس طرح تاؤ میں آ گئے جیسے ڈمبل ڈور ان کی طرف چھڑی تان رہے ہوں۔

’’دیکھو ڈمبل ڈور!‘‘ انہوں نے انگلی اُٹھا کر دھمکی آمیز لہجے میں کہا۔ ’’میں نے آپ کو ہمیشہ پوری آزادی دی ہے، میں آپ کی کافی عزت کرتا ہوں۔ مجھے آپ کے کئی فیصلے اچھے نہیں لگے لیکن پھر بھی میں نے ہمیشہ اپنا منہ بند رکھا ہے۔ ایسے لوگ زیادہ نہیں ہوں گے جو آپ کو بھیڑیائی انسانوں کو یا ہیگرڈ جیسے لوگوں کو سٹاف میں رکھنے کی چھوٹ دیں یا یہ فیصلہ کرنے کی آزادی دیں کہ آپ محکمے سے اجازت لئے بنا اپنے طلباء کو کیا پڑھائیں؟ لیکن اگر آپ میری مخالفت کریں گے تو......‘‘

’’میں کسی اور کے نہیں صرف والڈی مورٹ کے خلاف کام کرنا چاہتا ہوں کارنیلوس!‘‘ ڈمبل ڈور نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ ’’کارنیلوس! اگر آپ بھی اس کے خلاف ہیں تو پھر ہم ایک ساتھ ہیں۔‘‘

ایسا لگ رہا تھا کہ فج کو اس کا کوئی جواب سوجھ نہیں پایا تھا وہ اپنے چھوٹے پیروں کچھ لمحوں تک پہلو بدلتے رہے اور اپنے ہیٹ کو اپنے ہی ہاتھوں میں بے چینی سے گھماتے رہے۔

’’وہ نہیں لوٹ سکتا ڈمبل ڈور...... وہ نہیں لوٹ سکتا......‘‘ فج نے بے یقینی کے عالم میں چھائے ہوئے سکوت کو توڑے ہوئے کہا۔ ’’میں اس بات کو نہیں مان سکتا......‘‘

سنیپ آگے بڑھے، ڈمبل ڈور سے آگے ہو کر وہ فج کے مقابل کھڑے ہو گئے۔ انہوں نے اپنے چوغے کی آستین اوپر کھینچی اور اپنا ننگا بازو فج کی طرف کر کے دکھایا۔ فج ایک قدم پیچھے ہٹ گئے۔

’’دیکھئے......‘‘ سنیپ نے روکھے پن سے کہا۔ ’’یہاں دیکھئے! یہ تاریکی کا نشان ہے، آپ اچھی طرح جانتے ہیں۔ یہ کچھ دیر پہلے تک اتنا صاف اور سیاہ نہیں تھا۔ صرف ایک گھنٹہ پہلے اگر آپ نے اسے دیکھا ہوتا تو آپ کو خود ہی یقین آ جاتا کہ اس میں کتنا فرق پڑ چکا ہے؟ بہر حال، آپ یہ صاف دیکھ سکتے ہیں کہ اب اس کی تازگی کتنی بھرپور ہے۔ ہر مرگ خور کے بازو پر یہ نشان تاریکی کے شہنشاہ نے خود ثبت کیا ہے۔ یہ ہماری پہچان ہے اور اسی کے ذریعے وہ ہمیں جب چاہتا ہے بلوا لیتا ہے۔ جب وہ کسی بھی مرگ خور کے نشان کو چھوتا ہے تو ہم سبھی کو ہر چیز ترک کر کے فوراً اس کے حضور پہنچنا پڑتا ہے۔ یہ نشان گذشتہ ایک سال سے مسلسل نمایاں ہوتا جا رہا تھا۔ کارکروف کے ساتھ بھی یہی مسئلہ تھا۔ آپ کو کیا لگتا ہے کہ کارکروف آج رات کو یہاں سے کیوں بھاگ گیا؟ ہم دونوں کو ہی اس نشان میں جلن کا احساس ہوا تھا۔ ہم دونوں ہی جان چکے تھے کہ وہ لوٹ آیا ہے۔ کارکروف تاریکی کے شہنشاہ کا سامنا کرنے سے ڈرتا تھا۔

اس نے اپنے کئی ساتھی مرگ خوروں کے ساتھ غداری کی تھی۔ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ اس کا وہاں پر کوئی اچھا استقبال نہیں کیا جائے گا۔اس لئے وہ یہاں سے بھاگ کھڑا ہوا......''

فج سنیپ سے ایک قدم اور پیچھے ہٹ گئے۔ وہ اپنا سر نفی میں ہلا رہے تھے۔ایسا لگ ہی نہیں رہا تھا کہ انہوں نے سنیپ کی کوئی بات سمجھی ہو۔ وہ خالی نظروں سے سنیپ کے بازو کے اس بدصورت نشان کو گھورے جا رہے تھے پھر وہ ڈمبل ڈور کی طرف مڑ کر بولے۔

''میں نہیں جانتا کہ آپ اور آپ کے ملازمین کون سا کھیل کھیل رہے ہیں؟ لیکن اب میں بہت سن چکا ہوں، مزید اور کچھ سننے کی مجھ میں سکت نہیں ہے اور نہ میں اس کے بعد مزید کچھ کہنے کی ضرورت محسوس کروں گا۔ میں آپ سے کل ملاقات کروں اور سکول کے انتظام کے بارے نئے سرے سے بات چیت کروں گا۔اب مجھے محکمے میں واپس لوٹنا ہوگا......''

وہ دروازے کے پاس پہنچ کر ٹھٹک کر رُک گئے اور پھر وہ مڑے اور تیزی سے ہیری کے پلنگ کی طرف لوٹ آئے۔

''تمہارا انعام......'' انہوں نے اپنی جیب سے سونے کے سکوں سے بھری ہوئی ایک بڑی تھیلی نکالی اور ہیری کے پلنگ کے پاس والی تپائی پر رکھ دی۔''ایک ہزار گیلن...... یہ انعام ایک پروقار تقریب کے ساتھ دیا جانا طے تھا مگر موجودہ افسوس ناک حالات کی روشنی میں......''

انہوں نے گہری سانس لی اور اپنا ہیٹ سر پر رکھا اور چھوٹے چھوٹے قدموں سے تیز تیز چلتے ہوئے ہسپتال سے باہر نکل گئے۔ جاتے ہوئے وہ دروازہ کو پوری قوت سے دھڑام کی آواز کے ساتھ بند کر گئے تھے۔جس پل وہ غائب ہوگئے تو ڈمبل ڈور نے ہیری کے بستر کے چاروں طرف کھڑے لوگوں کی طرف مڑ کر دیکھا۔

''بہت کام کرنا ہے...... ماؤلی! کیا میں تم پر اور آرتھر پر بھروسہ کرسکتا ہوں؟'' انہوں نے کہا۔

''ہاں! یقیناً......'' مسز ویزلی نے کہا۔ان کے ہونٹ تک سفید ہو گئے تھے لیکن ان کے چہرے پر فیصلہ کن جذبات جھلک رہے تھے۔''میرے شوہر فج کی حقیقت اچھی طرح جانتے ہیں۔ آرتھر تو ماگلوؤں کی محبت کے باعث اتنے سالوں سے اسی عہدے پر ہی کام کررہے ہیں۔فج کو یہی لگتا ہے کہ ان میں جادوگروں والی کوئی بات باقی نہیں رہی ہے......''

''تب تو مجھے آرتھر کے پاس پیغام بھیجنا ہوگا'' ڈمبل ڈور نے کہا۔''جن لوگوں کو ہم سچائی کا یقین دلا سکتے ہیں ان سبھی کو فوراً خبر بھیجنا ہوگی۔ آرتھر ایسی جگہ پر ہے جہاں وہ محکمے میں ان لوگوں سے رابطہ کرسکتا ہے جو کارنیلوس کی طرح اندھے نہیں ہوں گے......''

''میں ڈیڈی کے پاس جاتا ہوں۔'' بل نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔''میں ابھی چلا جاتا ہوں۔''

''ہاں! یہ اچھا رہے گا۔'' ڈمبل ڈور نے کہا۔''انہیں ساری بات بتا دینا۔انہیں بتا دینا کہ کچھ عرصے میں میں خود براہ راست ان سے رابطہ کرلوں گا۔ بہر حال، انہیں سمجھداری سے کام لینا ہوگا۔فج کو ایسا ہرگز محسوس نہ ہو کہ میں محکمے کے امور میں دخل اندازی دے رہا ہوں......''

''یہ سب آپ مجھ پر چھوڑ دیں۔'' بل نے کہا۔اس نے اپنا ہاتھ بڑھا کر ہیری کا کندھا تھپتھپایا۔اپنی ماں کا ماتھا چوما اور اپنا چوغہ اوڑھا......پھر وہ تیزی سے ہسپتال سے باہر چلا گیا۔

''منروا......'' ڈمبل ڈور پروفیسر میک گونا گل کی طرف مڑتے ہوئے بولے۔''جتنی جلدی ہو سکے، میں اپنے دفتر میں ہیگرڈ سے ملنا چاہتا ہوں۔ساتھ ہی میڈم میکسم سے بھی......اگر وہ مہربانی فرما کر یہاں آنے کیلئے تیار ہو جائیں......''

پروفیسر میک گونا گل نے سر ہلایا اور بغیر باہر چلی گئیں۔

''پاپی!'' ڈمبل ڈور میڈم پامفری کی طرف دیکھ کر بولے۔''کیا آپ پروفیسر موڈی کے دفتر میں جائیں گی؟ مجھے لگتا ہے کہ وہاں آپ کو ونکی نامی گھریلو خرس بہت تکلیف دہ حالت میں دکھائی دے گی۔آپ اس کیلئے جو کر سکتی ہیں وہ کریں اور اسے باورچی خانے میں پہنچا دیجئے۔مجھے لگتا ہے کہ ڈوبی اس کی دیکھ بھال کر لے گا......''

''ٹھیک ہے......'' حیرت زدہ میڈم پامفری نے کہا اور وہ بھی باہر چلی گئیں۔دوبارہ کچھ بولنے کیلئے پہلے ڈمبل ڈور نے یہ تسلی کی کہ دروازہ بند تھا اور میڈم پامفری کے قدموں کی آہٹ سنائی دینا بند ہو گئی تھی۔

''اب وقت آ گیا ہے......'' انہوں نے آہستگی سے کہا۔''ہم میں سے دو دو لوگ ایک دوسرے کی اصلیت پہچان لیں۔سیریس......اپنے اصلی روپ میں آ جاؤ......''

بڑے کالے کتے نے ڈمبل ڈور کی طرف دیکھا اور پھر ایک ہی پل میں وہ انسان کے روپ میں ڈھل گیا۔مسز ویزلی اسے دیکھ کر چیخیں اور بستر سے نیچے اتر آئیں۔

''سیریس بلیک......'' وہ اس کی طرف اشارہ کرتی ہوئی چیخیں۔

''ممی! چپ رہو......سب کچھ ٹھیک ہے......'' رون نے جلدی سے ان کا بازو پکڑ کر کہا۔

سنیپ نہ تو چیخے اور نہ ہی پیچھے ہٹے لیکن ان کے چہرے پر نفرت اور بغاوت کا ملا جلا تاثر جھلکنے لگا۔

''یہ......'' وہ سیریس کو گھورتے ہوئے غرائے جس کے چہرے پر بھی اتنی ہی نفرت اور غصہ جھلک رہا تھا۔''یہ یہاں کیا کر رہا ہے......؟''

''سیورس! سیریس میرے بلانے پر یہاں آیا ہے۔'' ڈمبل ڈور نے ان دونوں کی طرف دیکھ کر کہا۔''جیسا کہ تم آئے ہو سیورس! مجھے تم دونوں پر بھروسہ ہے۔اب وقت آ گیا ہے کہ تم دونوں اپنے ماضی کے تلخ قضیئے فراموش کر دو اور آنے والے کل کی سلامتی کیلئے ایک دوسرے پر بھروسہ کرنے لگو۔''

ہیری نے سوچا کہ ڈمبل ڈور کسی معجزے کی امید کر رہے تھے۔سیریس اور سنیپ ایک دوسرے کو ایسی کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہے تھے جیسے ابھی اپنی چھڑیاں نکال لیں گے۔

ڈمبل ڈور نے اپنی آواز کو تھوڑا بلند کرتے ہوئے کہا۔ ''اس وقت تو میں چاہوں گا کہ تم دونوں کھلی نفرت اور دشمنی کا مظاہرہ نہ کرو۔ دونوں آگے بڑھ کر ہاتھ ملاؤ۔ تم دونوں اب ایک ہی گاڑی میں سوار ہو۔ وقت کم ہے اور ہم میں سے جو لوگ سچائی جانتے ہیں، جب تک وہ ایک نہ ہوں گے تب تک کوئی امید نہیں ہے......''

بہت آہستہ آہستہ لیکن اب بھی ایک دوسرے کو غصے سے گھورتے ہوئے جیسے کہ وہ سامنے والے کیلئے اچھائی بالکل نہ چاہتے ہوں...... سیریس اور سنیپ ایک دوسرے کی طرف بڑھے اور انہوں نے ہاتھ ملالئے لیکن بہت جلدی چھڑا بھی لئے تھے۔

''آغاز کیلئے اتنا ہی کافی ہے۔'' ڈمبل ڈور نے آگے بڑھ کر ان دونوں کے درمیان آتے ہوئے کہا۔ ''اب میرے پاس تم دونوں کیلئے کام ہے حالانکہ فج کا نظریہ صحیح زاویے پر نہیں تھا لیکن اس سے ہر چیز بدل گئی ہے۔ سیریس! مجھے تمہیں فوراً بھیجنا ہوگا۔ تمہیں ریمس لوپن، اربیلا فگ، مینڈنگس فلی چر...... یعنی اپنے سب دیرینہ ساتھیوں کو خبردار کرنا ہوگا۔ کچھ وقت تک لوپن کے یہاں ہوشیاری سے چھپے رہنا...... میں تم سے وہاں رابطہ رکھوں گا۔''

''لیکن......'' ہیری پریشانی کے عالم میں بولا۔ وہ چاہتا تھا کہ سیریس یہیں رُکے۔ وہ اس سے ایک بار پھر اتنی جلدی جدا نہیں ہونا چاہتا تھا۔

''ہیری! ہماری ملاقات جلد ہی ہوگی۔'' سیریس نے اس کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔ ''میں تم سے رخصت ہوتا ہوں لیکن میں جتنا کرسکتا ہوں، وہ تو مجھے کرنا ہی پڑے گا۔ تم یہ بات تو سمجھ سکتے ہو، ہے نا؟''

''ہاں...... ہاں! میں سمجھتا ہوں......'' ہیری نے آہستگی سے کہا۔

سیریس نے چند لمحوں تک اس کا ہاتھ پکڑا اور پھر ڈمبل ڈور کی طرف دیکھ کر سر جھکا لیا۔ وہ ایک بار پھر بہروپ بدل کر سیاہ بڑے کتے میں بدل گیا تھا۔ پھر وہ چاروں ٹانگوں پر بھاگتا ہوا دروازے کی طرف بڑھا اور اس نے دھڑ اُٹھا کر دروازے کا ہینڈل کھولا اور پھر دروازے سے باہر نکل کر اندھیروں میں گم ہوگیا۔

''سیورس!'' ڈمبل ڈور نے سنیپ کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔ ''تم جانتے ہو کہ میں تم سے کیا کرنے کیلئے کہنے والا ہوں...... اگر تم تیار ہو تو......''

''میں تیار ہوں......'' سنیپ نے دھیمی آواز میں کہا۔

ان کا چہرہ ہمیشہ کی طرح کچھ زیادہ زرد دکھائی دے رہا تھا اور ان کی سرد کالی آنکھیں عجیب طرح سے چمک رہی تھیں۔

''تو پھر میری نیک تمنائیں تمہارے ساتھ ہیں۔'' ڈمبل ڈور نے کہا اور وہ خوف کے ہلکے سے تاثر کے ساتھ سنیپ کو باہر جاتے ہوئے دیکھتے رہے۔ کچھ دیر بعد ڈمبل ڈور پھر ان کی طرف متوجہ ہوئے۔ ''مجھے اب نیچے جانا ہوگا۔ مجھے ڈیگوری گھرانے سے ملنا ہوگا...... اپنا باقی بچا ہوا شربت پی لو ہیری! میں تم لوگوں سے بعد میں ملتا ہوں......''

ڈمبل ڈور کے جاتے ہی ہیری اپنے تکئے سے سر ٹکا کر لیٹ گیا۔ ہرمائنی، رون اور مسز ویزلی اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔ جب انہوں نے شربت کی بوتل اور گلاس اُٹھانے کیلئے اپنا ہاتھ بڑھایا تو ان کا ہاتھ اس کے بستر کے پاس والی تپائی پر رکھی سونے کے سکوں کی تھیلی پر پڑا۔

''تم اب گہری نیند میں چلے جاؤ...... کچھ دیر کیلئے کسی دوسری چیز کے بارے میں سوچنے کی کوشش کرو...... یہ سوچو کہ تم اس انعام کی رقم سے کیا کیا خریدنا چاہو گے......''

''مجھے یہ انعام بالکل نہیں چاہئے......'' ہیری نے نہایت تلخی کے ساتھ کہا۔ ''اسے آپ رکھ لیں۔ اسے کوئی بھی رکھ لے...... مجھے یہ نہیں ملنا چاہئے تھا۔ یہ تو سیڈرک کو ملنا چاہئے تھا......''

وہ جب سے بھول بھلیوں سے باہر آیا تھا، تب سے اس چیز کے خلاف مزاحمت کر رہا تھا۔ وہ ایک بار پھر اس کے حواس پر حاوی ہونے لگی تھی۔ اسے اپنی آنکھوں کے اندرونی کناروں پر گہری جلن کا احساس ہو رہا تھا۔ اس نے پلکیں جھپکائیں اور پھر خالی نظروں سے چھت کی طرف گھورنے لگا۔

''یہ تمہاری غلطی نہیں تھی ہیری!'' مسز ویزلی نے آہستگی سے کہا۔

''میں نے ہی تو اس سے کہا تھا کہ ہم دونوں ایک ساتھ کپ کو چھوتے ہیں۔'' ہیری بولا۔

اب اس کے حلق میں بھی جلن کا احساس جاگ اُٹھا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ کاش رون دوسری طرف دیکھنے لگے۔ مسز ویزلی نے نیند کا شربت گلاس میں انڈیلنے کے بعد بوتل واپس تپائی پر رکھ دی۔ وہ نیچے جھکیں اور ہیری کو اپنی بانہوں میں لے لیا۔ ہیری کو یاد نہیں تھا کہ پہلے کبھی کسی نے اسے ممتا بھرے جذبے سے اس طرح گلے لگایا ہو۔ جب مسز ویزلی نے اسے گلے لگایا تو اسے رات کے دلخراش حادثات کا بوجھ دوگنا ہوتا ہوا محسوس ہوا۔ اس کے دماغ میں اپنی ماں کا چہرہ اور سیڈرک کی لاش کا بھیانک منظر لوٹ آیا۔ اور پھر یہ سب برداشت کے باہر ہونے لگا۔ اس نے اپنا چہرہ بھینچ کر آنسوؤں کو باہر نکلنے سے روکا جو نکلنے کیلئے بے قرار ہو رہے تھے......

دھڑام کی آواز آئی، مسز ویزلی اور ہیری چونک کر الگ الگ ہو گئے اور ہرمائنی کی طرف دیکھنے لگے۔ جو کھڑکی میں کھڑی تھی۔ اس نے اپنے ہاتھ میں کسی چیز کو مضبوطی سے پکڑا ہوا تھا۔

''معافی چاہتی ہوں......'' اس نے عجیب انداز میں کہا۔

''تمہارا شربت...... ہیری!'' مسز ویزلی نے جلدی سے کہا اور اپنی آنکھیں پونچھ ڈالیں۔

ہیری نے ایک ہی سانس میں پورے کا پورا شربت پی لیا تھا۔ اس کا فوری اثر ہوا۔ گہری نیند کی بوجھل گرفت نے اسے پوری طرح دبوچ لیا۔ وہ اپنے تکئے پر گرا اور اس کے دماغ میں سنسناتے ہوئے خیالات کا سلسلہ یکدم تھم سا گیا......

☆☆☆☆

سینتیسواں باب

# اِک نئی ابتدا

جب ایک ماہ بعد ہیری نے پیچھے پلٹ کر دیکھا تو اس نے پایا کہ اسے اس خوفناک حادثے کے بعد والے ایام کی بہت کم ہی یادیں دماغ میں باقی رہ گئی تھیں۔ ایسا لگتا تھا جیسے وہ اتنا زیادہ برداشت کر چکا تھا کہ اس کے بعد اس کے اندر مزید کچھ برداشت کرنے کی سکت کی امید نہیں کی جا سکتی تھی۔ شاید سب سے تکلیف دہ خیال تو ڈیگوری گھرانے سے ہونے والی ملاقات کا تھا، جن سے وہ ہسپتال میں ہی اگلی صبح ہی ملا تھا......

انہوں نے اسے اس حادثے کیلئے قصوروار نہیں ٹھہرایا تھا بلکہ اس کا شکریہ ادا کیا کہ وہ سیڈرک کی لاش کو ان کے پاس واپس لے آیا تھا۔ مسٹر ڈیگوری بات چیت کے دوران سسکیاں بھرتے رہے۔ مسز ڈیگوری کا دُکھ تو آنسوؤں سے بھی کہیں دور تھا۔

''تب تو اسے زیادہ تکلیف نہیں ہوئی ہو گی!'' انہوں نے کہا جب ہیری نے انہیں بتایا کہ سیڈرک کی موت کیسے جھٹ کٹ وار سے ہوئی تھی۔ ''اور دیکھو...... آموس! وہ ٹورنامنٹ ختم ہونے کے ٹھیک بعد مر گیا...... وہ اس وقت بہت خوش ہو گا ہے نا؟''

جب وہ اُٹھ کر کھڑے ہوئے۔ مسز ڈیگوری نے ہیری کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''اب تم اپنا خیال رکھنا......''

ہیری نے بستر کے قریب تپائی سے سونے کے سکوں سے بھری ہوئی پوٹلی اُٹھائی۔ اس نے آہستگی سے انہیں مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ ''آپ اسے لے جایئے۔ یہ سیڈرک کو ملنا چاہئے، وہ کپ تک پہلے پہنچا تھا۔ آپ اسے لے جایئے......''

''اوہ نہیں بیٹے......'' وہ یکدم پیچھے ہٹ گئیں۔ ''یہ انعام تو تمہارا ہے، ہم نہیں لے سکتے...... اسے تم اپنے پاس رکھو......''

☆☆☆☆

ہیری اگلی شام کو گری فنڈر کے ہال میں لوٹا۔ ہر مائنی اور رون نے اسے بتایا کہ ڈمبل ڈور نے آج صبح ناشتے کے وقت تمام طلباء و طالبات کو متنبہ کیا تھا۔ انہوں نے سب سے یہ درخواست کی کہ وہ سب ہیری کو اکیلا چھوڑ دیں۔ کوئی بھی اس سے یہ سوال نہ پوچھے کہ بھول بھلیوں میں کیا ہوا تھا؟ اور نہ ہی اس سے بھول بھلیوں کی کہانی سننے کی ضد کرے۔ ہیری نے دیکھا کہ راہداریوں میں زیادہ تر طلبہ اس سے کنی کترا کر نکل رہے تھے اور نظر ملانے سے بچ رہے تھے۔ کچھ تو اس کے پاس سے گزرتے ہوئے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر چہ

میگوئیاں کر رہے تھے۔ اس نے اندازہ لگایا کہ ان میں سے کئی تو ریٹا سٹیکر کے اداریے کی وجہ سے اسے خطرناک اور منحوس قرار دے رہے تھے۔ شاید وہ دل ہی دل میں یہ تصور کر رہے ہوں گے کہ سیڈرک کیسے مرا ہوگا؟...... اس نے محسوس کیا کہ اسے ان سب کی کچھ زیادہ پرواہ نہیں تھی۔ اسے تو اس وقت خوشگواری کا احساس ہوا تھا جب وہ رون اور ہرمائنی کی رفاقت میں دوسری چیزوں کے بارے میں گفتگو کیا کرتا تھا یا پھر خاموشی سے بیٹھ کر انہیں جادوئی شطرنج کھیلتے ہوئے دیکھتا تھا۔ اسے محسوس ہوا کہ جیسے ان تینوں میں ایک خاموش سمجھوتہ ہو چکا تھا۔ وہ تینوں ہی سکول سے باہر کسی سنگین حادثے کے رونما ہونے یا پھر کسی سنسنی خیز خبر کا انتظار کر رہے تھے۔ جس سے یہ پتہ چل پاتا کہ ہوگورٹس سے باہر ہواؤں کا رُخ کیسا ہے؟ وہ جانتے تھے کہ اب محض اندازوں گھوڑے دوڑانا فضول ہوگا کہ اب کیا ہونے والا ہے؟ صرف ایک ہی بار انہوں نے اس بارے میں بات کی تھی جب رون نے ہیری کو بتایا کہ گھر جانے سے پہلے مسز ویزلی کی ڈمبل ڈور سے کیا بات ہوئی تھی؟

''وہ اُن سے پوچھنے گئی تھیں کہ کیا تم ان گرمیوں میں سیدھے ہمارے یہاں رہنے آ سکتے ہو۔'' رون نے کہا۔ ''لیکن وہ چاہتے ہیں کہ تم کم از کم ابتدائی عرصے میں تو ڈرسلی گھرانے کے ساتھ ہی رہو......''

''لیکن کیوں......؟'' ہیری نے پوچھا۔

''ممی کہتی ہیں کہ ڈمبل ڈور نے کسی وجہ سے ہی ایسا کہا ہوگا۔'' رون نے اپنا سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ''مجھے لگتا ہے کہ ہمیں ان پر بھروسہ کرنا چاہیئے، ہے نا؟''

رون اور ہرمائنی کے علاوہ ہیری صرف ہیگرڈ سے ہی بات کرنا پسند کرتا تھا۔ چونکہ اب تاریک جادو سے تحفظ کے فن کی کلاس میں پڑھانے والا کوئی استاد موجود نہیں تھا، اس لئے اب اس مضمون کی کلاس خالی رہتی تھی۔ جمعرات کی دوپہر کو اسی خالی کلاس کے دوران وہ ہیگرڈ کے گھر چلے گئے۔ موسم سہانا تھا اور دھوپ چمک رہی تھی۔ جب وہ پاس پہنچے تو فینگ بھونکتا ہوا اور اپنی دُم ہلاتا ہوا کھلے دروازے سے تیزی سے باہر نکلا۔

''کون ہے......؟'' ہیگرڈ نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے پوچھا۔ ''اوہ ہیری......''

وہ ان سے ملنے کیلئے آگے بڑھ آیا۔ ایک ہاتھ سے ہیری کو گلے لگایا، اس کے بالوں کو بکھیر دیا اور پھر مسکرا کر بولا۔ ''تمہیں دیکھ کر اچھا لگا...... تمہیں دیکھ کر اچھا لگا......''

جب وہ ہیگرڈ کے جھونپڑے میں داخل ہوئے تو انہوں نے آتشدان کے سامنے والی لکڑی کی میز پر بالٹی کی شکل کے دو کپ اور پلیٹیں دیکھیں۔ ہیگرڈ ان کی نظروں سے کچھ جھینپ سا گیا۔

''ہم اس کے ساتھ چائے پی رہے تھے۔ وہ ابھی ابھی گئی ہے۔'' ہیگرڈ نے بتایا۔

''وہ کون......؟'' رون نے آنکھیں نکالتے ہوئے پوچھا۔

''میڈم میکسم!......اور کون؟''ہیگرڈ نے تیوریاں چڑھا کر کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ تم دونوں کے درمیان صلح ہوگئی ہے...... ہے نا؟''رون نے کہا۔

''معلوم نہیں! تم کس بارے میں بات کر رہے ہو!''ہیگرڈ نے منہ پھیرتے ہوئے بہانہ بازی سے کام لیتے ہوئے کہا۔ وہ کچھ اور کپ لے آیا۔ پھر اس نے چائے بنائی اور بسکٹوں کی پلیٹ سب کی طرف بڑھائی۔ اس کے بعد وہ پانی کرسی پر جم کر بیٹھ گیا اور اپنی بھونرے جیسی آنکھوں سے ہیری کو دیکھنے لگا۔

''تم ٹھیک تو ہو ہیری؟''اس نے بھرائی آواز میں پوچھا۔

''ہاں!''ہیری نے مختصراً جواب دیا۔

''نہیں......اس کا مطلب یہ ہے کہ تم نہیں ہو......ظاہر ہے تم ٹھیک نہیں ہو لیکن سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا......''ہیگرڈ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

ہیری نے کوئی جواب نہیں دیا۔

''ہم یہ جانتے تھے کہ وہ لوٹ کر آئے گا......''ہیگرڈ نے کہا۔ ہیری، رون اور ہرمائنی سکتے کی کیفیت میں اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔''یہ بات ہم برسوں سے جانتے تھے ہیری! جانتے تھے کہ وہ چھپا ہوا ہے اور صحیح موقعہ کا انتظار کر رہا ہے۔ یہ تو ایک دن ہو کر ہی رہنا تھا۔ اچھا ہوا کہ اب ہو گیا ہے اور اب ہمیں اس کا سامنا کرنا ہے۔ ہمیں اسے دست بدست مقابلہ کرنا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ اس کے قبضہ جمانے سے پہلے ہی ہم اسے روکنے میں کامیاب ہو جائیں۔ ڈمبل ڈور کی یہی سوچ ہے۔ ڈمبل ڈور بڑے عظیم ہیں۔ جب تک وہ ہم لوگوں کے ساتھ ہیں تب تک ہمیں زیادہ پریشانی نہیں ہوگی......''

ہیگرڈ نے اپنی بھنوئیں اُٹھا کر ان لوگوں کے چہروں کو دیکھا جس پر حیرت کے جذبات بکھرے ہوئے تھے۔

''اس بات پر پریشان ہونے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ جو ہونا ہے وہ تو ہو کر ہی رہے گا اور جب وہ ہوگا تب ہم اس سے نبٹ لیں گے۔ ڈمبل ڈور نے ہمیں بتایا ہے کہ تم نے کتنا بڑا کام کیا ہے ہیری!''ہیگرڈ نے مستحسن نگاہوں سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ہیری نے دیکھا کہ یہ بات کہتے ہوئے ہیگرڈ کا سینہ فخر سے پھول گیا تھا۔ وہ بولا۔''تم نے بالکل اپنے باپ کی طرح جرأت مندانہ کام کیا......اور ہم تمہاری اس سے زیادہ تعریف نہیں کر سکتے...... سمجھے!''

ہیری نے اس کی طرف مسکرا کر دیکھا۔ وہ کئی دنوں بعد پہلی بار مسکرایا تھا۔

''ڈمبل ڈور نے تمہیں کیا کرنے کیلئے کہا ہے ہیگرڈ؟''ہیری نے پوچھا۔''انہوں نے پروفیسر میک گوناگل کو بھیج کر تمہیں اور میڈم میکسم کو اپنے دفتر میں بلوایا تھا......اس رات کو......''

''ان گرمیوں میں ہمیں ان کا ایک چھوٹا سا کام کرنا ہے۔''ہیگرڈ نے کہا۔''یہ راز کی بات ہے، ہمیں اس کے بارے میں گفتگو

نہیں کرنا چاہئے۔ یہاں تک کہ تم لوگوں سے بھی نہیں......شاید میڈم میکسم ہمارے ساتھ جائیں۔ہمیں لگتا ہے کہ وہ ہمارے ساتھ جائیں گی، مجھے لگتا ہے کہ ہم نے انہیں تیار کر ہی لیا ہے......''

''کیا اس کا تعلق والڈی مورٹ سے ہے؟''

ہیگرڈ اس نام کو سن کر اپنی جگہ پر بے چینی سے پہلو بدلنے لگا۔

''ہوسکتا ہے۔'' اس نے ٹال مٹول کرتے ہوئے کہا۔''اب...... ہمارے ساتھ اس آخری سفر کو دیکھنے کون چلے گا......اوہ معاف کرنا! ہم تو یونہی مذاق کر رہے تھے۔''اس نے ان کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر جلدی سے کہا۔

☆☆☆☆

جس دن ہیری کو پرائیویٹ ڈرائیو لوٹنا تھا۔ اس کے ایک رات پہلے اس نے بوجھل طبیعت کے ساتھ کمرے میں اپنا سامان صندوق میں منتقل کیا اور پیکنگ کا مرحلہ سست روی سے پورا کیا۔ وہ الوداعی تقریب سے بری طرح گھبرایا ہوا تھا۔ جس میں عام طور پر جشن کا سماں بندھتا تھا اور فریقوں کے مابین پوائنٹس کی بنیاد پر انٹر اہاؤس چمپیئن شپ کپ کے فاتح کا اعلان کیا جاتا تھا۔ جب سے وہ ہسپتال سے لوٹا تھا۔ تب سے وہ پرہجوم ہال میں جانے سے کتراتا تھا۔ اپنے ساتھی طلباء سے بچنے کیلئے ہیری وہاں کھانا کھانے اسی وقت جاتا تھا جب ہال لگ بھگ خالی ہو جاتا تھا۔

جب ہیری، رون اور ہرمائنی ہال میں گئے تو انہوں نے دیکھا کہ وہاں ہر سال کی طرف سجاوٹ نہیں کی گئی تھی۔ عام دنوں میں الوداعی تقریب کی دعوت کے وقت بڑے ہال کو فاتح فریق کے رنگوں سے سجایا جاتا تھا۔ بہرحال، آج رات کو اساتذہ کی میز کے پیچھے دیوار پر سیاہ پردے لگے ہوئے تھے۔ ہیری فوراً سمجھ گیا کہ یہ سیڈرک کی یاد میں لگائے گئے ہیں۔

اصلی میڈ آئی موڈی اساتذہ کی میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کا لکڑی کا پاؤں اور ان کی جادوئی آنکھ دوبارہ صحیح جگہ پر پہنچ چکی تھیں۔ وہ خاصے گھبرائے ہوئے دکھائی دے رہے تھے اور جب کوئی ان کے پاس پہنچ کر کچھ بولتا تو وہ اپنی جگہ پر بیٹھے بری طرح چونک جاتے تھے۔ ہیری انہیں قصوروار نہیں ٹھہرا سکتا تھا۔ اپنے ہی جادوئی صندوق میں دس مہینوں تک قید کی صعوبت اُٹھانے کے بعد یہی امکان نکلتا تھا کہ وہ اپنے خوف پر قابو پانے میں کچھ نہ کچھ وقت تو لیں گے جو پہلے سے کئی گناہ بڑھ چکا تھا۔ پروفیسر کارکروف کی کرسی خالی تھی۔ ہیری نے گری فنڈر کے باقی طلباء کے ساتھ بیٹھتے ہوئے سوچا کہ کارکروف اب کہاں ہوگا؟ کیا والڈی مورٹ نے انہیں پکڑ لیا ہوگا؟

میڈم میکسم اب بھی وہیں تھیں۔ وہ ہیگرڈ کے پاس بیٹھی تھیں اور وہ دونوں آپس میں آہستہ آہستہ باتیں کر رہے تھے۔ سنیپ پروفیسر میک گونا گل کے پاس بیٹھے ہوئے تھے جب ہیری نے ان کی طرف دیکھا تو ان کی آنکھیں ہیری پر ایک پل کیلئے ٹھہریں اور پھر وہ دوسری طرف گھوم گئیں۔ ان کی آنکھوں سے ان کے جذبات پڑھ لینا کوئی آسان کام نہیں تھا۔ سنیپ نے بے شک دوسری

طرف دیکھنا شروع کر دیا تھا مگر ہیری کی نگاہیں ان کے چہرے پر جمی رہیں، وہ کافی دیر تک انہیں گھورتا رہا......

جس رات والڈی مورٹ لوٹا تھا، اسی رات کوسنیپ نے ڈمبل ڈور کے حکم پر کون سا کام کیا تھا؟ اور کیوں...... کیوں......ڈمبل ڈور کا یہ یقین کیوں تھا کہ سنیپ واقعی ان کی طرف تھے؟ ڈمبل ڈور نے تیشہ یادداشت میں واشگاف الفاظ میں کہا تھا کہ وہ ان کے جاسوس تھے۔ سنیپ اپنی جان خطرے میں ڈال کر والڈی مورٹ کے خلاف جاسوسی کرر ہے تھے۔ وہ کون سا کام تھا جو وہ دوبارہ کرنے لگے تھے؟ شاید یہ مرگ خوروں سے رابطے بڑھانے کا کام ہوگا؟ شاید یہ اداکاری کرنے کا وقت آ چکا تھا کہ وہ درحقیقت ڈمبل ڈور کی طرف نہیں تھے بلکہ والڈی مورٹ کی طرف ہی تھے، وہ تو صرف موقع کا انتظار کرر ہے تھے......

بالآخر ڈمبل ڈور کے اُٹھنے پر جب ہیری کو عجیب سے سناٹے کا احساس ہوا تو اس کی ساری کشمکش کافور ہو کر رہ گئی۔ ہیری کو یہ بات پہلے ہی محسوس ہو چکی تھی کہ گذشتہ الوداعی تقریبات کے مقابلے میں آج بڑے ہال میں کچھ زیادہ ہی خاموشی اور اُداسی بھری ہوئی تھی۔ ڈمبل ڈور اساتذہ کے میز کے پار کھڑے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ ہیری نے دیکھا کہ ہال میں سب سے زیادہ غمگین ہفل پف فریق کے طلباء وطالبات تھے۔

''خاتمہ......'' ڈمبل ڈور نے ان سبھی کی طرف دیکھتے ہوئے بلند آواز میں کہا۔ ''ایک اور سال کا اختتام ہو گیا۔''

وہ ٹھہرے اور ان کی نگاہ ہفل پف کی میز پر جا ٹھہریں۔ ڈمبل ڈور کے کھڑے ہونے سے پہلے اسی میز پر زیادہ خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ ہال میں سب سے زیادہ غمگین اور زرد چہروں کے ساتھ ہفل پف کے طلباء کچھ زیادہ ہی ڈرے اور سہمے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

''آج رات میں آپ سب لوگوں سے بہت ساری باتیں کہنا چاہوں گا۔'' ڈمبل ڈور نے کہا۔ ''لیکن سب سے پہلے میں ایک بہت ہی اچھے انسان کے چلے جانے پر افسوس کا اظہار کرنا چاہوں گا۔ جسے آج یہاں بیٹھے ہونا چاہئے تھا......'' انہوں نے ہفل پف کی میز کی طرف اشارہ کیا۔ ''جسے ہمارے ساتھ دعوت کا مزہ لینا چاہئے تھا۔ میں چاہوں گا کہ آپ سب لوگ اپنی جگہ پر اُٹھ کر کھڑے ہو جائیں اور سیڈرک کے احترام میں اپنے پیالے اُٹھائیں......''

ہیری نے طلباء کے ہجوم میں چوچینگ کی جھلک دیکھی، اس کے چہرے پر آنسو بہہ رہے تھے۔ جب وہ تمام اپنی اپنی نشستوں پر واپس بیٹھ گئے تو ہیری سر جھکا کر اپنی میز کی سطح کو گھورنے لگا۔

''سیڈرک ایک ایسا انسان تھا جو ہفل پف فریق کے کئی بہترین فنون کا جیتا جاگتا ثبوت تھا۔ وہ ایک اچھا اور وفادار دوست تھا، ایماندار تھا، شریف النسل تھا۔ آپ اسے اچھی طرح جانتے ہوں یا نہ ہوں......اس کی موت سے سب رنجیدہ ہوئے ہوں گے۔ اس لئے مجھے لگتا ہے کہ آپ کو یہ جاننے کا پورا حق ہے کہ اس کی موت کیسے واقع ہوئی؟'' ڈمبل ڈور نے یہ کہہ کر سب کی طرف دیکھا۔ ہیری نے اپنا سر اُٹھایا اور ڈمبل ڈور کی طرف گھور کر دیکھنے لگا۔

''یہ حقیقت ہے کہ سیڈرک کو لارڈ والڈی مورٹ نے قتل کیا تھا......''

پورے ہال میں دہشت بھری سراسیمگی پھیل گئی۔طلباء و طالبات خوفزدہ نظروں کے ساتھ ڈمبل ڈور کی طرف دیکھنے لگے، ان کے چہروں پر بے یقینی کے جذبات جھلک رہے تھے۔طلباء کی چہ میگوئیوں کے دوران ڈمبل ڈور بالکل خاموش اور پرسکون رہے، پھر وہ کچھ پل بعد بولے۔

''محکمہ جادو نہیں چاہتا کہ میں یہ سب میں آپ کو بتاؤں۔ ہوسکتا ہے کہ آپ میں سے کچھ لوگوں کے والدین یہ جان کر دہشت کا شکار ہو جائیں کہ میں نے آپ کو یہ بات کیوں بتائی ہے؟ یا پھر اس لئے کہ وہ یہ یقین ہی نہیں کرتے ہیں لارڈ والڈی مورٹ لوٹ آیا ہے یا پھر اس لئے کہ وہ آپ کو اتنا کم سن سمجھتے ہیں کہ آپ کو ایسی بات معلوم ہونے نہیں دینا چاہتے ہیں۔ بہرحال، میری رائے ہے کہ عام طور پر سچ کا جاننا جھوٹ سے بہتر ہوتا ہے۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ ایسی جھوٹی اور مکارانہ اداکاری کرنا سیڈرک کی یاد کو داغ لگانے کے مترادف ہے۔ یہ اس کے بہے خون کی بے حرمتی ہوگی کہ ہم یہ کہیں کہ وہ کسی حادثے کا شکار ہو گیا یا اپنی کسی کوتاہی کے باعث مارا گیا ہے۔''

ہال میں بیٹھے ہر فرد کا چہرہ دم بخود اور خوف سے بھرا ہوا دکھائی دے رہا تھا، وہ مڑ مڑ کر ڈمبل ڈور کی طرف دیکھ رہے تھے...... یا پھر کچھ چہرے ایسے بھی تھے جنہیں اس ساری گفتگو سے کچھ لینا دینا نہیں تھا۔ ہیری نے دیکھا کہ ڈریکو ملفوائے اپنی میز پر ڈمبل ڈور کی گفتگو سے بے خبر کریب اور گوئل کے ساتھ نہایت دھیمے انداز میں محو گفتگو تھا۔ ہیری کو نجانے کیوں اس کی صورت دیکھ کر شدید غصہ آنے لگا تھا۔اس نے خود کو سنبھالتے ہوئے اپنی توجہ ڈمبل ڈور کی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کی۔

''یہاں کوئی اور بھی ہے جس کا ذکر سیڈرک کی موت کے پیرائے میں کرنا ضروری ہوگا۔'' ڈمبل ڈور نے آگے کہا۔''ظاہر ہے میں ہیری پوٹر کے بارے میں بات کر رہا ہوں۔''

بڑے ہال میں عجیب طرح کی لہر دوڑ گئی، جب کچھ طلباء نے ہیری کے چہرے پر نظر دوڑائی اور پھر پلٹ کر ڈمبل ڈور کی طرف دیکھنے لگے۔

''یہ بڑی خوش قسمتی کی بات ہے کہ ہیری پوٹر نے مشکل وقت اپنا حوصلہ قائم رکھا اور وہ لارڈ والڈی مورٹ کے بچھائے ہوئے چنگل سے بچ کر بھاگنے میں کامیاب ہو گیا۔'' ڈمبل ڈور نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔''اس نے سیڈرک کے بے جان جسم کو ہوگورٹس لانے کیلئے اپنی جان کو خطرے میں ڈالا۔ اس نے ہر طرح سے ایسی بہادری دکھائی جو لارڈ والڈی مورٹ کا سامنا کرتے ہوئے بہت کم جادوگر دکھا پائے ہیں اور اس کے لئے میں اسے سلام پیش کرتا ہوں۔''

ڈمبل ڈور سنجیدگی کے ساتھ ہیری پوٹر کی طرف مڑے اور ایک بار پھر اپنا پیالہ اُٹھایا اور بڑے ہال کے تقریباً تمام طلباء نے اس میں ان کا پورا پورا ساتھ دیا۔ انہوں نے اس کا نام اسی طرح بڑبڑایا جس طرح سیڈرک کا نام آہستگی کے ساتھ پکارا تھا اور اس کے

اعزاز میں اپنے پیالے سے ایک گھونٹ پیا تھا۔لیکن کھڑے ہوئے لوگوں کے درمیان ہیری نے دیکھا کہ ملفوائے، کریب، گوئل اور سلے درن کے کئی طلباء دوسروں سے لاپرواہ ہوکر اپنی ہی باتوں میں مست تھے۔ انہوں نے تو اپنے پیالے کو چھوا تک نہیں تھا۔ ڈمبل ڈور کے پاس جادوئی آنکھ نہیں تھی، اس لئے وہ انہیں دیکھ نہیں پائے تھے۔ جب تمام لوگ واپس اپنی جگہ پر واپس بیٹھ گئے تو ڈمبل ڈور نے مزید کہا۔

''سہ فریقی ٹورنامنٹ کا بنیادی مقصد ملکی اور غیرملکی جادوگروں کے درمیان اجنبیت کی فضا کو ختم کرتے ہوئے ایسی محبت اور بھائی چارے کو فروغ دینا تھا جس کی عرصہ سے ضرورت تھی جو ہوا ہے، اس کی روشنی میں......یعنی لارڈ والڈی مورٹ کے آنے کے بعد...... ایسے رشتے پہلے سے زیادہ مضبوط ہو گئے ہیں۔''

ڈمبل ڈور نے میڈم میکسم اور ہیگرڈ کی طرف دیکھا پھر فلیور ڈیلا کور اور بیاوکس بیٹن کے باقی طلباء کی طرف دیکھا۔ اس کے بعد وکٹر کیرم اور سلے درن کی میز پر بیٹھے ڈرم سٹرانگ کے باقی طلباء کو دیکھا۔ ہیری نے دیکھا کہ کیرم بہت محتاط دکھائی دے رہا تھا۔ وہ لگ بھگ سہما ہوا تھا جیسے اسے امید ہو کہ ڈمبل ڈور کوئی سخت بات کہہ دیں گے۔

''اس ہال میں بیٹھے ہوئے مہمان جب چاہیں یہاں دوبارہ آ سکتے ہیں۔ یہاں پر ان کا ہمیشہ استقبال کیا جائے گا۔'' ڈمبل ڈور نے کہا اور ان کی نگاہ گھومتے ہوئے ڈرم سٹرانگ کے طلباء پر آ کر ٹھہر گئی۔ ''میں آپ سب لوگوں سے ایک بار پھر کہنا چاہوں گا کہ لارڈ والڈی مورٹ کی واپسی کے بعد ہم میں جتنا اتحاد اور اتفاق ہوگا، ہم اتنے ہی زیادہ طاقتور ہوں گے اور ہم میں جس قدر انتشار پیدا ہوگا، ہم اتنے ہی کمزور اور ناقص پڑ جائیں گے......''

''لارڈ والڈی مورٹ دشمنی اور نفرت کے بیج بونے میں بے حد ماہر ہے۔ ہم صرف دوستی اور یقین کے سچے بندھن کے ساتھ ہی اس سے لڑ سکتے ہیں۔ عادتوں اور زبانوں کے اندر کچھ بھی چھپا ہوا نہیں ہے، بشرطیکہ ہمارے اہداف سامنے ہوں اور دلوں میں وسعت موجود ہو۔''

''یہ ہمارا یقین ہے......اور میرا خدشہ ہے جو غلط ثابت ہو کہ ہم سب بہت ہی مشکل اور اندھیرے دور کا سامنا کرنے والے ہیں۔ اس ہال میں بیٹھے کچھ لوگ تو پہلے ہی لارڈ والڈی مورٹ کے ہاتھوں اذیت اُٹھا چکے ہیں۔ آپ میں سے کئی لوگوں کے گھرانوں میں کئی حادثے ہو چکے ہیں اور ایک ہفتہ پہلے ایک طالبعلم ہمارے درمیان سے ہمیشہ کیلئے رخصت ہو گیا ہے......''

''میں کہوں گا کہ سیڈرک کو یاد رکھئے گا......اگر ایسا وقت آئے جب آپ کو کسی دوراہے پر صحیح راستے اور آسان راستے میں سے کسی ایک کا انتخاب کرنا پڑ جائے تو یاد رکھئے کہ اس لڑکے کے ساتھ کیا ہوا تھا جو نیک، رحم دل اور بہادر تھا اور اس کا قصور صرف اتنا تھا کہ وہ لارڈ والڈی مورٹ کی راہ میں آ گیا تھا......سیڈرک ڈیگوری کو یاد رکھنا......''

☆☆☆☆

ہیری کا صندوق پوری طرح تیار ہو چکا تھا۔ ہیڈوگ اس کے صندوق کے اوپر رکھے پنجرے میں پہنچ چکی تھی۔ رون، ہیری اور ہرمائنی پرہجوم بیرونی ہال میں چوتھے سال کے باقی طلباء کے ہمراہ بگھیوں کا انتظار کر رہے تھے جو انہیں ہوگورٹس ایکسپریس پہنچانے والی تھیں۔ یہ گرمیوں کا ایک اور سہانا دن تھا۔ اسے لگا کہ پرائیویٹ ڈرائیو میں گرمی ہوگی جب وہ شام کو وہاں پہنچے گا تو اسے پھولوں کی رنگ برنگے باغیچے دیکھنے کا موقعہ ملے گا لیکن اس خیال سے اسے ذرا بھی فرحت کا احساس نہیں ہوا تھا۔

''ہیری......''

اس نے پلٹ کر دیکھا۔فلیور ڈیلاکور تیزی سے پتھر کی سیڑھیاں چڑھ کر سکول میں آ رہی تھی۔اس کے پیچھے میدان کے اس پار کافی دور ہیری کو دکھائی دے رہا تھا کہ دو دیوہیکل گھوڑوں کو بگھی میں جوتا جا رہا تھا۔ہیگرڈ اس کام میں میڈم میکسم کی مدد کر رہا تھا۔ بیاوکس بیٹن کی بگھی رخصت ہونے کیلئے تیار ہو رہی تھی۔

''مجھے امید ہے کہ ہم پھر ملیں گے۔'' فلیور نے کہا جب اس نے ہیری کے پاس پہنچ کر اپنا ہاتھ بڑھایا۔''میں اپنی انگریزی عمدہ کرنے کیلئے یہاں ملازمت کرنا چاہتی ہوں۔''

''تمہاری انگریزی تو پہلے ہی کافی اچھی ہے۔'' رون نے دبی ہوئی آواز میں کہا۔فلیور اس کی طرف دیکھ کر مسکرائی۔ ہرمائنی کی تیوریاں چڑھ گئیں۔

''اچھا اب میں چلتی ہوں۔الوداع ہیری!تم سے مل کر اچھا لگا......'' فلیور نے واپس جانے کیلئے مڑتے ہوئے کہا۔

ہیری کی قوت ارادی اتنی کمزور تھی کہ اس کی کوئی مدد کر پاتی لیکن فلیور کے سراپے کا سحر تھا کہ اس میں کسی قدر اضافہ ممکن ہوا، جب اس نے فلیور کو صحن کے دوسری طرف سے میڈم میکسم کی جانب جاتے ہوئے دیکھا۔اس کے چاندی جیسے بال دھوپ کی کرنوں میں چمکتے ہوئے لہرا رہے تھے۔

''معلوم نہیں ڈرم سٹرانگ کے طلباء واپس کیسے جائیں گے؟'' رون نے آہ بھر کر کہا۔''کیا وہ کارکروف کے بغیر اس بادبانی جہاز کو چلا پائیں گے......''

''کارکروف نے جہاز نہیں چلایا تھا......'' ایک روکھی آواز انہیں سنائی دی۔''وہ تو اپنے کیبن میں ہی بیٹھے رہے تھے۔سارا کام تو ہم نے ہی کیا تھا۔'' وہ کیرم تھا جو ہرمائنی الوداع کہنے کیلئے وہاں آیا تھا۔''کیا میں تم سے کچھ دیر بات کر سکتا ہوں؟'' اس نے ہرمائنی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''اوہ ہاں! کیوں نہیں......ٹھیک ہے!'' ہرمائنی تھوڑا پریشان ہوتی ہوئے بولی۔ پھر وہ کیرم کے پیچھے گئی اور ہجوم میں کہیں اوجھل ہوگئی۔''ذرا جلدی آنا۔بگھیاں ایک منٹ میں یہاں پہنچنے ہی والی ہیں۔'' رون نے پیچھے سے زور سے کہا۔

بہرحال، اس نے ہیری کو بگھیوں کے آنے پر نظر رکھنے کیلئے کہا اور وہ اگلی چند ساعتوں تک اپنی گردن گھما کر اسی طرف دیکھتا رہا

جس طرف ہر مائنی اور کیرم اوجھل ہوئے تھے۔ وہ اپنی ایڑھیاں اُٹھا اُٹھا کر ہجوم کے سروں کے اوپر سے دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا کہ کیرم اور ہر مائنی کیا کر رہے تھے؟ وہ بہت جلدی ہی لوٹ آئی تھی۔ رون نے ہر مائنی کی طرف دیکھا لیکن اس کا چہرہ کافی اُداس تھا۔

''مجھے سیڈرک ڈیگوری پسند تھا۔'' کیرم نے ہیری کی طرف دیکھتے ہوئے اچانک کہا۔ ''وہ ہمیشہ مجھ سے شائستہ انداز میں بات کیا کرتا تھا حالانکہ میں ڈرم سٹرانگ کا تھا۔ کارکروف کا طالبعلم تھا......اس کے باوجود......'' اس نے اپنی تیوریاں چڑھاتے ہوئے کہا۔

''کیا تم لوگوں کے نئے ہیڈ ماسٹر کی تعیناتی عمل میں آ گئی ہے؟'' ہیری نے پوچھا۔

کیرم نے کندھے اچکا کر لاعلمی کا اظہار کیا۔ اس نے بھی فلیور کی طرح اپنا ہاتھ آگے بڑھا کر ہیری کے ساتھ ہاتھ ملایا اور پھر رون سے بھی۔

رون کو دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا جیسے اس کے دل میں کوئی دردناک کیفیت کروٹیں لے رہی ہو۔ جب کیرم مڑ کر جانے لگا تو رون اچانک بول اُٹھا۔ ''کیا میں تمہارا آٹو گراف لے سکتا ہوں؟''

ہر مائنی اپنی گردن گھما کر ان بگھیوں کی طرف دیکھ کر مسکرانے لگی جو اب ان کی طرف بڑھ رہی تھیں۔ کیرم نے حیرانگی سے رون کو دیکھا اور پھر بخوشی رون کے ایک چرمئی کاغذ پر اپنا آٹو گراف دے دیا۔

☆☆☆☆

جب وہ کنگ کراس سٹیشن جانے کیلئے ریل گاڑی میں سوار ہو رہے تھے تو موسم بے حد خوشگوار تھا۔ یہ اس موسم سے ملتا جلتا ہی تھا جو گذشتہ ستمبر میں ہوگورٹس میں آتے ہوئے تھا۔ آج آسمان میں ایک بھی بادل نہیں تھا۔ ہیری، رون اور ہر مائنی کو ایک خالی کمپارٹمنٹ مل گیا تھا۔ پگ وجیون ایک بار پھر رون کے تقریباتی پوشک کے نیچے چھپا ہوا تھا تا کہ وہ لگاتار شور نہ مچائے۔ ہیڈوگ اپنے پنجرے میں اونگھ رہی تھی اور اس کا سر اس کے پروں کے نیچے چھپا ہوا تھا۔ کروک شانکس ایک خالی نشست پر ٹانگیں پھیلا کر لیٹی ہوئی تھی اور کسی اونی کشن کی مانند دکھائی دے رہی تھی۔ جب ریل گاڑی جنوب کی سمت میں تیز رفتاری سے چلنے لگی تو ہیری، رون اور ہر مائنی نے کھل کر بہت ساری باتیں کیں، جیسا کہ انہوں نے گذشتہ ہفتے میں بالکل نہیں کیا تھا۔ ہیری کو محسوس ہوا کہ الوداعی تقریب میں ڈمبل ڈور کی تقریر نے اس کے اندر کی بدمزگی اور کڑواہٹ کو دھو ڈالا تھا۔ اب ان حادثات پر بات چیت کرنا بہت کم دردناک محسوس ہو رہا تھا۔ والڈی مورٹ کا راستہ روکنے کیلئے ڈمبل ڈور اب کیا قدم اُٹھانے والے تھے، اس بارے میں ہونے والے تبادلہ خیال کا سلسلہ اس وقت تک جاری رہا جب تک دوپہر کے کھانے کیلئے ٹرالی ان کے کمپارٹمنٹ کے دروازے تک پہنچ نہیں گئی۔

جب ہر مائنی ٹرالی سے خریداری کرنے کے بعد واپس لوٹی اور اس نے بقیہ پیسے واپس اپنے سکول کے بستے میں رکھے تو وہ روزنامہ جادوگر اخبار نکال کر بیٹھ گئی جو اس نے چلتے وقت بستے میں ڈال دیا تھا۔ ہیری نے اس کی طرف دیکھا۔ اسے محسوس ہوا کہ شاید

وہ یہ جاننا ہی نہیں چاہتا تھا کہ اس میں کیا لکھا ہے لیکن ہرمائنی نے اسے اخبار کی طرف دیکھتے ہوئے پاکر اطمینان سے کہا۔

''اس میں کچھ بھی نہیں ہے۔تم خود دیکھ لو۔اس میں کچھ بھی نہیں لکھا ہے۔ میں روزانہ غور سے پورا اخبار پڑھتی ہوں۔تیسرے ہدف کے بعد اگلے دن بس ایک چھوٹی سی خبر شائع ہوئی تھی جس میں یہ کہا گیا تھا کہ تم نے سہ فریقی ٹورنامنٹ کی سیریز جیت لی ہے اور اس میں سیڈرک کا تو دور دور تک ذکر بھی نہیں کیا گیا تھا۔اس کے بارے میں کچھ بھی نہیں لکھا گیا ہے۔اگر تم مجھ سے سچ پوچھو تو فج انہیں اپنا منہ بند کرنے کیلئے مجبور کر رہا ہے......''

''وہ ریٹا سٹیکر کا منہ کبھی بند نہیں کر پائیں گے۔'' ہیری نے جلدی سے کہا۔''اس طرح کی کہانی کیلئے تو بالکل بھی نہیں......''

''اوہ! ریٹا نے تیسرے ہدف کے بعد کچھ بھی نہیں لکھا ہے۔'' ہرمائنی نے عجیب سی دبی ہوئی آواز میں کہا...... پھر اس نے تھوڑی کانپتی ہوئی آواز میں کہا۔''سچ تو یہ ہے کہ ریٹا سٹیکر اب کچھ عرصے تک کچھ بھی نہیں لکھ پائے گی۔ جب تک کہ وہ یہ نہ چاہے کہ میں اس کا راز منکشف کر دوں......''

''تم یہ کیا کہہ رہی ہو......؟'' رون نے تنک کر پوچھا۔

''مجھے یہ پتہ چل گیا ہے کہ ہوگورٹس میں آنے کی ممانعت کے باوجود وہ رازدارانہ باتیں کیسے سن لیا کرتی تھی......'' ہرمائنی نے تیزی سے کہا۔

ہیری سمجھ گیا کہ ہرمائنی انہیں یہ بات بتانے کیلئے کئی دنوں سے بے چین ہوگی لیکن حالات کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے خود پر قابو رکھے ہوئے تھی۔

''وہ ایسا کیسے کر رہی تھی......؟'' ہیری نے فوراً پوچھا۔

''تم نے کیسے پتہ لگایا......؟'' رون نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

''دراصل یہ خیال تم نے ہی مجھے دیا تھا ہیری!'' ہرمائنی نے پرسکون انداز میں بولی۔

''میں نے......؟'' ہیری نے الجھن کا شکار ہوتے ہوئے پوچھا۔''مگر کیسے......؟''

''بھونرے کی طرح بھیں بھیں کرنے کی بات کہہ کر......'' ہرمائنی نے مسکرا کر کہا۔''دیکھو! ریٹا سٹیکر ایک بھیس بدل چوپائی جادوگرنی ہے لیکن اس نے اس کی رجسٹریشن نہیں کروائی ہے۔ وہ تبدیلی ہیئت کے ذریعے اپنا روپ بدل سکنے کی صلاحیت پر قدرت رکھتی ہے۔''

ہرمائنی نے اپنے بیگ میں سے کانچ کی ایک چھوٹی کارک لگی بوتل نکالی۔

''تم مذاق کر رہی ہو......'' رون نے حیرانگی سے بوتل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔''تم ایسا...... یہ وہ نہیں ہے......؟''

''جی ہاں!...... یہ وہی ہے۔'' ہرمائنی نے خوش ہوتے ہوئے بوتل ان کے سامنے لہرائی۔ بوتل کے اندر کچھ پتے، چھوٹی سی ٹہنی

اورایک موٹا بھونرا قید دکھائی دے رہا تھا۔

''یہ کبھی نہیں ہوسکتا......تم یقیناً مذاق کررہی ہو......'' رون ہکلاتا ہوا بے یقینی کے عالم میں بولا۔وہ بوتل کے کوگھور کر دیکھ رہا تھا پھراس نے اسے اپنی نظروں کے سامنے سے ہٹادیا۔

''نہیں! میں مذاق نہیں کررہی ہوں۔'' ہرمائنی نے مسکراتے ہوئے کہا۔''میں نے اسے ہسپتال کی کھلی کھڑکی پر پکڑا تھا۔غور سے دیکھوتو تمہیں اس کے چہرے پراس کی عینک کے نشان دکھائی دیں گے۔''

ہیری نے دیکھا کہ ہرمائنی واقعی صحیح کہہ رہی تھی۔اسے اور کچھ بھی یادآیا۔

''ہاں! مجھے یادآیا کہ جب ہم نے ہیگرڈ کو میڈم میکسم کے سامنے اپنی ماں کا تذکرہ کرتے ہوئے سنا تھا،اس رات میں نے مجسمے پرایک بھونرے کو بیٹھے ہوئے دیکھا تھا......'' ہیری بولا۔

''بالکل!'' ہرمائنی نے کہا۔''اور جب جھیل کے کنارے وکٹر سے میری گفتگو ہورہی تھی تواس نے میرے بالوں سے ایک بھونرا نکالا تھا......اوراگر میں غلط نہیں ہوں توجس دن تمہارے نشان میں درد ہوا تھا،اس دن ریٹا سٹیکر علم جوتش کی کلاس میں کھڑکی کی چوکھٹ پر بیٹھی ہوئی ہوگی جوتم نے ہوا لینے کیلئے کھول دی تھی۔وہ پورا سال کہانیوں کے پیچھے بھیں بھیں کرتی رہی تھی......''

''اوہ ہاں! جب ہم نے ملفوائے کو درخت کے نیچے کھڑے دیکھا تھا......'' رون نے آہستگی سے کہا۔

''تب وہ اس سے بات چیت کررہا تھا اور وہ اس کے ہاتھ پر بیٹھی ہوئی تھی۔'' ہرمائنی نے تیزی سے کہا۔''وہ یہ بات جانتا تھا۔ اسی طرح ریٹا سٹیکر سلے درن کے دوسرے لوگوں سے انٹرویو لے پارہی تھی۔ سلے درن والوں کواس بات سے کوئی غرض نہیں تھی کہ وہ غیرقانونی جرم میں ملوث ہورہے ہیں کیونکہ وہ تواسے ہمارے اور ہیگرڈ کے بارے میں بری بری خبریں دینا چاہتے تھے۔''

ہرمائنی نے رون سے کانچ کی بوتل لے لی اور بھونرے کی طرف دیکھ کرمسکرائی جو غصے میں بوتل کی دیوار ٹکراتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔''میں نے اسے صاف بتادیا تھا کہ لندن پہنچنے پر میں اسے آزاد کردوں گی۔'' ہرمائنی نے کہا۔''میں نے اس بوتل کے کارک پر اٹوٹ جادوئی کلمات کی گرہ لگادی ہے،اس لئے وہ اس کے اندراپنا روپ بدل نہیں سکتی......اور میں نے اسے یہ ہدایت بھی دی ہے کہ وہ ایک سال تک کچھ نہیں لکھے گی۔دیکھتے ہیں کہ ایک سال بعد وہ لوگوں کے بارے میں من گھڑت افواہیں لکھنے کی اپنی اس عادت کو بدل پاتی ہے یا نہیں......''

اطمینان سے مسکراتے ہوئے ہرمائنی نے کانچ کی بوتل محتاط انداز میں اپنے بستے میں واپس رکھ دی تھی۔اسی لمحے کمپارٹمنٹ کا دروازہ کھلا۔

''بڑی عقلمندی کا کام کیا تم نے مس گرینجر!'' ڈریکو ملفوائے نے کہا۔کریب اور گوئل اس کے عقب میں کھڑے تھے۔وہ تینوں پہلے کی بہ نسبت کچھ زیادہ خوش،مغرور اور خطرناک لگ رہے تھے۔ملفوائے آہستہ آہستہ کمپارٹمنٹ کے اندر چلا آیا اس نے چاروں

طرف سر گھما کر جائزہ لیا۔اس کے چہرے پر زہریلی مسکراہٹ تھرکنے لگی۔

''تم نے ایک صحافی کو پکڑ لیا اور پوٹر دوبارہ ڈمبل ڈور کی آنکھوں کا تارہ بن گیا۔ یہ تو بڑی دلچسپ بات ہے، ہے نا؟'' اس نے ان دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔اس کی بدصورت مسکان کچھ زیادہ ہی پھیل گئی تھی۔ کریب اور گوئل حسب معمول کھی کھی کرنے لگے۔

''اس چیز کے بارے میں سوچ رہے ہو یا نہیں؟'' ملفوائے نے ان تینوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔''یا پھر یہ اداکاری کر رہے ہو کہ ایسا کچھ ہوا ہی نہیں؟''

''دفع ہو جاؤ......'' ہیری نے سختی سے کہا۔

جب سے اس نے ڈمبل ڈور کی تقریر کے دوران ملفوائے، کریب اور گوئل کو سرگوشیاں کرتے ہوئے سنا تھا تب سے ملفوائے کا اس سے سامنا نہیں ہوا تھا۔اس کے کانوں میں ایک طرح کی گھنٹی بج رہی تھی۔ اس کے ہاتھ نے چوغے کے اندر چھڑی کو مضبوطی سے پکڑ لیا تھا۔

''تم نے ہارنے والا گروہ کا انتخاب کیا ہے پوٹر! میں نے تمہیں پہلے ہی خبردار کیا تھا۔ میں نے تمہیں پہلے ہی دن بتایا تھا کہ اپنے دوستوں کے انتخاب میں تمہیں بہت محتاط رہنا چاہئے۔ یاد ہے نا؟ جب ہم پہلی بار ہوگورٹس آتے ہوئے ریل گاڑی میں ملے تھے؟ میں نے تم سے کہا تھا کہ اس طرح کے اوٹ پٹانگ لوگوں کے ساتھ مت رہا کرو۔'' اس نے رون اور ہرمائنی کی طرف سر جھٹک کر کہا۔

''اب بہت دیر ہو چکی ہے پوٹر! اب تاریکی کا شہنشاہ لوٹ آیا ہے۔ یہ لوگ سب سے پہلے موت کے گھاٹ اتریں گے، بدذات اور ماگلوؤں کے ہمدرد پہلے جائیں گے۔ میرا مطلب ہے کہ وہ دوسرے نمبر پر مارے جائیں...... پہلے نمبر پر تو سیڈرک ڈیگوری چلا گیا ہے، ہے نا؟''

ایسا لگا جیسے کسی نے کمپارٹمنٹ میں بہت زیادہ آتش بازی کا مظاہرہ کر دیا ہو۔ ہر طرف جادوئی کلمات کی چنگاریوں کی چکا چوند روشنی پھیل گئی۔ ہیری نے پلکیں جھپک کر کمپارٹمنٹ کے فرش کی طرف دیکھا۔ملفوائے، کریب اور گوئل دروازے کے پاس بے ہوش پڑے تھے۔ ہیری، رون اور ہرمائنی اُٹھ کر کھڑے ہو گئے تھے۔ان تینوں نے الگ الگ جادوئی کلمات کے وار استعمال کئے تھے اور ایسا صرف انہوں نے ہی نہیں کیا تھا۔

''ہم یہ دیکھنے آئے تھے کہ کہیں یہ تینوں کوئی شرارت تو نہیں کر رہے ہیں۔'' فریڈ نے کہا جب وہ گوئل پر پاؤں رکھ کر کمپارٹمنٹ کے اندر داخل ہوا۔اس کی چھڑی باہر نکلی ہوئی تھی اور جارج کی بھی...... جارج اندر آتے ہوئے احتیاط سے ملفوائے پر پیر رکھتے ہوئے اندر داخل ہوا۔''دلچسپ اور اثر دار......'' جارج نے کریب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔''یہ مہا سے پھوٹنے والا جادوئی کلمہ کس نے استعمال کیا تھا؟''

''میں نے......'' ہیری نے تیزی سے کہا۔اس کے چہرے پر ابھی غصہ پھیلا ہوا تھا۔

’’عجیب بات ہے......‘‘ جارج نے مسکراتے ہوئے کہا۔’’میں نے پچپچاہٹ کا جادوئی کلمہ استعمال کیا تھا۔ایسا لگتا ہے کہ شاید ان دونوں کا استعمال ایک ساتھ نہیں کرنا چاہئے۔اس کے پورے چہرے پر چھوٹے چھوٹے کانٹے اُگ چکے ہیں۔ان لوگوں کو یہاں سے ہٹانا ہوگا۔یہ تو کمپارٹمنٹ کی خوبصورتی پر بدنما داغ معلوم ہوتے ہیں......‘‘

رون، ہیری اور جارج نے لاتیں مار مار کر بے ہوش ملفوائے، کریب اور گوئل کو باہر دھکیلا۔جادوئی واروں کی سنگینی کا اندازہ ان کی حالت کو دیکھ کر لگایا جا سکتا تھا کیونکہ وہ تینوں کی کافی بری حالت میں تھے۔انہوں نے ان تینوں کو راہداری میں واپس پہنچا دیا تھا پھر وہ اپنے کمپارٹمنٹ میں واپس لوٹ آئے اور اس کا دروازہ بند کر دیا۔

’’کیا کوئی دھما کے دار پتوں کا کھیل کھیلنا چاہے گا؟‘‘ فریڈ نے تاش کی گڈی سے پتے نکالتے ہوئے کہا۔جب وہ پتوں کا کھیل کھیلنے میں مگن تھے تب ہیری نے ان سے پوچھنے کا فیصلہ کیا۔

’’کیا تم لوگ اب ہمیں بتا سکتے ہو کہ تم کسے بلیک میل کر رہے تھے؟‘‘ اس نے پوچھا۔

’’اوہ......وہ بات......‘‘ جارج چونک کر ہکلایا۔

’’اب اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔‘‘ فریڈ نے اپنا سر لاپروائی سے ہلاتے ہوئے کہا۔’’کوئی اتنی اہم بات نہیں تھی۔کم از کم اب تو بالکل نہیں ہے......‘‘

’’ہم نے کوشش ترک کر دی ہے......‘‘ جارج نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

لیکن جب ہیری، رون اور ہرمائنی نے ان پر دباؤ ڈالا تو منہ کھولنے پر مجبور ہو گئے۔

’’ٹھیک ہے......ٹھیک ہے! اگر تم لوگ واقعی جاننا چاہتے ہو......تو وہ لیوڈو بیگ مین تھے۔‘‘ فریڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

’’بیگ مین؟‘‘ ہیری تیکھی آواز میں بولا۔’’تم یہ کہنا چاہ رہے ہو کہ تاریکی کا نشان......‘‘

’’نہیں نہیں!‘‘ جارج جلدی سے بولا۔’’ایسی کوئی بات نہیں ہے، گدھے کہیں کے۔ان کے پاس تو اتنا دماغ ہی نہیں ہو سکتا ہوگا......‘‘

’’اچھا......تو پھر کیا بات تھی؟‘‘ رون نے تیوریاں چڑھاتے ہوئے کہا۔

’’تمہیں یاد ہے۔‘‘ فریڈ جھجکتے ہوئے بولا۔’’کیوڈچ ورلڈ کپ میں ہم نے اس کے ساتھ شرط لگائی تھی کہ فائنل آئرلینڈ جیتے گا مگر سنہری گیند وکٹر کیرم ہی پکڑے گا......‘‘

’’ہاں......‘‘ ہیری نے آہستگی سے کہا۔

’’اس دھوکے باز نے ہمیں مایا سکے پکڑا دیئے تھے جو آئرلینڈ کے آئرشی بونوں نے استقبالیہ شو میں سٹیڈیم میں برسائے تھے۔‘‘

’’تو......؟‘‘

''تو کیا......'' فریڈ نے سنجیدگی کے ساتھ کڑھتے ہوئے کہا۔''وہ سونے کے سکے غائب ہو گئے۔ اگلی صبح تک وہ سب غائب ہو گئے تھے اور ہم بالکل کنگال......''

''لیکن یہ محض اتفاق بھی ہوسکتا ہے، ہے نا؟'' ہرمائنی نے کہا۔

''ہاں! پہلے تو ہمیں بھی یہی لگا تھا'' جارج نے رنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔''ہم نے سوچا کہ اگر ہم انہیں خط لکھ کر یہ بتا دیں کہ ان سے کوئی غلطی ہوگئی ہے تو وہ ہمیں اصلی سونے کے سکے دے دیں گے لیکن ایسی کوئی نوبت ہی نہیں آئی۔ انہوں نے تو ہمارے خط کا جواب دینا بھی ضروری نہیں سمجھا۔ ہم نے ہوگورٹس میں بھی کئی بار ان سے اس بارے میں بات چیت کرنے کی پوری کوشش کی لیکن وہ ہمیشہ ہم سے کنی کترا کر نکل جاتے تھے اور طرح طرح کے بہانے گھڑتے تھے۔''

''آخری ایام میں وہ ہم سے کافی ناراض رہنے لگے۔'' فریڈ نے کہا۔''انہوں نے ہمیں کہا کہ ہم ابھی بہت چھوٹے ہیں، اس لئے ہمیں شرط لگانے کا کام نہیں کرنا چاہئے تھا وہ ہمیں پیسے بالکل نہیں دیں گے......''

''اس پر ہم نے ان سے درخواست کی کہ وہ شرط کے پیسے نہ سہی وہ کم از کم ہماری حقیقی رقم ہی لوٹا دیں'' جارج نے غصے سے کہا۔

''انہوں نے اس بات پر تو کوئی انکار نہیں کیا ہوگا ہے نا؟'' ہرمائنی نے پوچھا۔

''وہ صاف مکر گئے تھے......'' فریڈ نے جلدی سے کہا۔

''اوہ! وہ تو تمہاری ساری بچت تھے......'' رون تاسف بھرے انداز میں بولا۔

''ظاہر ہے، بالآخر ہم نے ان کے چٹے کھٹے کا سارا پتہ لگایا۔ لی جارڈن کے ڈیڈی کو بھی بیگ مین سے پیسے واپس لینے میں کافی مشکل پیش آئی تھی۔ یہی نہیں......غوبلن جواریوں نے بھی بیگ مین کی ناک میں دم کر رکھا تھا۔ بیگ مین نے ان سے بھاری رقم ادھار لے رکھی تھی۔ غوبلن جواریوں نے ورلڈ کپ کے بعد انہیں جنگل میں گھیر لیا تھا اور ان کے قبضے سے سارے سونے کے سکے چھین لئے تھے لیکن پھر بھی ان کا پورا قرض ادا نہیں ہوا تھا۔ غوبلن جواری ان پر نظر رکھنے کیلئے ہاگس میڈ اور ہوگورٹس تک بھی پہنچے تھے۔ بیگ مین جوئے کی لت میں مبتلا ہو کر اپنا سب کچھ لٹا بیٹھے تھے، ان کے پاس تو دو سکل بھی باقی نہیں بچے تھے۔ جنہیں وہ آپس میں رگڑ کر لطف اندوز ہو پاتے۔ اور تم جانتے ہو کہ اس گدھے جادوگر نے غوبلن جواریوں کا قرض ادا کرنے کیلئے بالآخر کیا پیشکش کی تھی......''

''کیا......؟'' ہیری نے دلچسپی سے پوچھا۔

''بیگ مین نے تمہارے نام پر داؤ کھیلا تھا۔'' فریڈ نے کہا۔''تم پر بڑا جوا لگایا کہ تم یہ سہ فریقی ٹورنامنٹ کی سیریز جیت جاؤ گے......جو غوبلن کے خلاف ایک جان چھڑانے والا معاہدہ تھا جبکہ غوبلن جواریوں نے تمہاری ہار میں شرط لگائی تھی۔''

''اوہ!......اسی لئے وہ بار بار میری مدد کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔'' ہیری نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔''چلو اچھا ہوا......تو اب جب میں جیت گیا ہوں تو کیا بیگ مین تمہیں تمہارے پیسے لوٹا سکتے ہیں......''

''نہیں!'' جارج نے منہ لٹکا کر کہا۔ ''غوبلن جواریوں نے بھی ان کے ساتھ ویسا ہی گندا کھیل کھیلا۔ وہ کہتے ہیں کہ تم ڈیگوری کے ساتھ پہلے نمبر پر آئے ہو۔ جبکہ بیگ مین نے یہ شرط لگائی تھی کہ تم تنہا ہی یہ مقابلہ جیتو گے۔ اس لئے بیگ مین بھاگ کھڑے ہوئے۔ وہ تیسرے ہدف کی افراتفری میں ہی موقع پا کر کھسک گئے تھے۔''

جارج نے گہری سانس بھری اور دھماکے دار تاش کے پتوں کو پھینٹنے لگا۔

باقی کا سفر نہایت خوشگوار گزرا۔ ہیری اپنی نشست پر بیٹھا سوچ رہا تھا کہ کاش یہ سفر کبھی پایہ تکمیل تک ہی نہ پہنچ پائے اور ریل گاڑی کبھی کنگ کراس سٹیشن تک پہنچ پائے۔ لیکن جیسا اس نے اس سال سکول میں مشکل حالات کا سامنا کرتے ہوئے سیکھا تھا کہ ناخوشگوار حالات کو جھوٹ کے سہارے جھٹلایا نہیں جا سکتا اور نہ ہی انہیں اگلے دن پر ٹال دینے سے ان کے اثرات زائل ہو سکتے ہیں کیونکہ وقت کبھی سست نہیں پڑتا۔ جلد ہی ہوگورٹس ایکسپریس فراٹے بھرتی ہوئی کنگ کراس اسٹیشن کے پلیٹ فارم نمبر پونے دس پر جا پہنچی اور آہستہ آہستہ ہوتے ہوئے رُک گئی۔ طلباء کے باہر نکلنے کا شور اور سامان گھسیٹنے کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ رون اور ہرمائنی اپنے صندوق لے کر راہداری میں آئے اور ملفوائے اور دونوں چمچوں کے بے ہوش جسموں کو حقارت بھری نگاہوں سے دیکھتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ بہرحال ہیری اپنی نشست پر بیٹھا رہا۔

''فریڈ...... جارج! ایک منٹ بات سنو!''

جڑواں بھائی پلٹ کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔ ہیری اپنی نشست سے اُٹھا اور اپنا صندوق کھولنے لگا۔ اس نے ایک چھوٹی سی پوٹلی نکالی جس میں سہ فریقی ٹورنامنٹ کی انعامی رقم موجود تھی۔

''اسے تم رکھ لو!'' اس نے پوٹلی جارج کے ہاتھ پر رکھتے ہوئے کہا۔

''یہ کیا ہے؟'' فریڈ نے حیرت بھری نظروں سے اس کی طرف دیکھا۔

''اسے لے لو...... مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔'' ہیری تلخی سے بولا۔

''تم پاگل ہو گئے ہو کیا؟'' جارج نے ہیری کو پوٹلی واپس تھماتے ہوئے کہا۔ ہیری ایک قدم پیچھے ہٹ گیا۔

''نہیں! میں پاگل نہیں ہوا ہوں۔'' ہیری نے تیز لہجے میں کہا۔ ''تم لوگ اسے لے لو اور اپنی خواہشوں کی تکمیل میں جتے رہو۔ یہ جوک شاپ کی ابتدا کیلئے ہیں!''

''وہ واقعی پاگل ہو گیا ہے۔'' فریڈ نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔

''سنو!'' ہیری نے تلخ لہجے میں غراتے ہوئے کہا۔ ''اگر تم اسے نہیں لو گے تو میں اسے کسی گندے نالے میں پھینک دوں گا۔ میں اس پیسے کا حصول کبھی نہیں چاہتا تھا اور مجھے اس کی ضرورت بھی نہیں ہے لیکن مجھے ہنسی کی ضرورت ہے جو مجھ سے کھو گئی ہے۔ ہم سبھی کو ہنسی کی ضرورت ہے مجھے یہ احساس ہو رہا ہے کہ جلدی ہی وہ وقت آنے والا ہے جب ہماری زندگی میں ہنسی کی ضرورت کی بڑی قلت

پیدا ہو جائے گی۔‘‘

’’ہیری!‘‘ جارج نے کمزور آواز میں کہا اور اپنے ہاتھوں میں پکڑی ہوئی پوٹلی کو تولا۔’’اس میں تو ایک ہزار گیلن ہوں گے......‘‘

’’ہاں!‘‘ ہیری نے مسکراتے ہوئے کہا۔’’ذرا سوچو تو سہی۔اس میں کتنی ساری کنگری کریمیں بن جائیں گی......‘‘

جڑواں بھائیوں نے اس کی طرف گھور کر دیکھا۔

’’بس اپنی ممی کو یہ مت بتانا کہ تمہیں یہ پیسے کہاں سے ملے......لیکن مجھے لگتا ہے کہ اب وہ یہ نہیں چاہتی ہوں گی کہ تم مستقبل میں محکمے کی ملازمت ہی کرو......‘‘

’’ہیری!‘‘ فریڈ نے کچھ کہنا شروع کیا ہی تھا لیکن ہیری نے اپنی چھڑی باہر نکال لی۔

’’دیکھو!‘‘ اس نے سپاٹ لہجے میں ان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔’’اسے چپ چاپ رکھ لو...... ورنہ میں تم پر بھی مہاسے پھوڑنے والے جادوئی کلمے کا وار کردوں گا، اب میں ایسے بہت ساری جادوئی کلمے سیکھ چکا ہوں بس ایک مہربانی کر دینا کہ رون کو نئے تقریباتی پوشاک دلوا دینا اور کہنا ہے کہ وہ تمہاری طرف سے ہی تحفہ ہے۔‘‘

اس سے پہلے کہ جڑواں بھائی اس سے اور کچھ کہہ پاتے۔ ہیری نے اپنے صندوق کو کھینچتے کو باہر کی راہ لی۔ وہ ملفوائے، کریب اور گوئل کو پھلانگتا ہوا آگے نکل گیا جو اب فرش پر بے ہوش پڑے تھے۔

ورنن انکل ستون کے دوسری طرف کھڑے اس کا انتظار کر رہے تھے۔ مسز ویزلی ان کے قریب ہی کھڑی ہوئی تھیں۔ ہیری کو دیکھتے ہی مسز ویزلی نے اسے کس کر سینے سے لگا لیا۔ وہ اس کی بلائیں لینے لگیں اور اس کے کان میں سرگوشی کی۔’’مجھے لگتا ہے کہ ڈمبل ڈور تمہیں گرمیوں میں آخری ایام میں ہمارے گھر رہنے کی اجازت دے دیں گے۔ خط لکھتے رہنا ہیری!‘‘

’’ہیری! پھر ملاقات ہوگی......‘‘ رون نے اس کی کمر تھپتھپاتے ہوئے کہا۔

’’الوداع ہیری!‘‘ ہرمائنی نے آگے بڑھ کر کہا اور ایک ایسی حرکت کی جو اس سے پہلے اس نے کبھی نہیں کی تھی۔ اس نے اسے گلے لگایا اور رخسار پر بوسہ لے لیا۔

’’شکریہ ہیری!‘‘ جارج نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا اور قریب کھڑے فریڈ نے بھی آہستگی کے ساتھ سر ہلایا۔ ہیری نے مسکرا کر ان کو آنکھ ماری۔

ورنن انکل کے قریب پہنچا اور ان کے پیچھے پیچھے چپ چاپ سٹیشن سے باہر نکل آیا۔ ڈرسلی گھرانے کی کار میں پچھلی سیٹ پر بیٹھتے ہوئے ہیری نے سوچا ابھی سے پریشان ہونے سے کیا حاصل ہوگا؟ جیسا ہیگرڈ نے کہا تھا کہ جو ہونا ہے وہ تو ہو کر ہی رہے گا......اور جب وہ ہوگا تب وہ اس سے نبٹ لیں گے......قبل از وقت پریشان ہونے سے کیا فائدہ؟

☆☆☆☆

# ہیری پوٹر اور ققنس کا گروہ

مصنفہ: جے کے رولنگ

ترجمہ: معظم جاوید بخاری

شہرہ آفاق جادوگر ہیری پوٹر کے کارنامے (پانچویں کتاب کا ترجمہ)

''ہیری پوٹر اینڈ دی آرڈر آف فونیکس''

# ہیری پوٹر

## اور

# ققنس کا گروہ

......مصنفہ......

جے کے رولنگ

......مترجم......

معظم جاوید بخاری

............انٹرنیٹ ایڈیشن............

# فہرست ابواب

پہلا باب

# ڈڈلی کی خواری

یہ گرمیوں کے موسم کا اب تک کا سب سے گرم دن تھا۔ پرائیویٹ ڈرائیو کے بڑے مربع مکان میں اُداس خاموشی نے قبضہ جمایا ہوا تھا۔ جو کاریں عموماً چمکتی دمکتی دکھائی دیتی تھیں، وہ اس وقت پورچ میں کھڑی دھول میں اٹی پڑی تھیں۔ جو باغیچے بھرے صحن سرسبز دکھائی دیتے تھے، وہ اب سوکھے اور زرد پڑ چکے تھے کیونکہ حکومت کی طرف سے سخت خشک سالی کے اس موسم میں گھریلو پانی سے صحن کو سینچنے پر پابندی لگا دی گئی تھی۔ پرائیویٹ ڈرائیو کے رہائشی عموماً کار دھونے اور گھاس بھرے صحنوں کو پانی لگانے کے ساتھ ساتھ ان کی تراش وخراش میں مصروف رہا کرتے تھے۔ ان پسندیدہ کاموں سے محرومی کے بعد انہوں نے اپنے گھروں کے ٹھنڈے اور سایہ دار کمروں میں ہی خود کو محدود کر لیا تھا۔ تازہ ہوا کی آمدورفت کی سہولت حاصل کرنے کیلئے انہوں نے اپنی کھڑکیوں کے دونوں کواڑ کھول ڈالے تھے تاکہ ان کے گھروں میں تازہ ہوا کی ترسیل ممکن رہ پائے حالانکہ یہ بات الگ تھی کہ فضا میں ہوا نام کی کسی چیز کا وجود نہیں تھا۔ صرف ایک ہی شخص مکانوں کے اس جھرمٹ میں گھر سے باہر دکھائی دے رہا تھا۔ وہ ایک نوعمر لڑکا تھا جو مکان نمبر چار کے بیرونی باغیچے میں کیاریوں کی اوٹ میں پیٹھ کے بل لیٹا ہوا تھا۔

وہ لڑکا دبلا پتلا تھا، اس کے بال سیاہ تھے اور اس نے اپنی آنکھوں پر عینک لگا رکھی تھی۔ اس کا حلیہ عجیب سا تھا جیسے وہ بہت کم عرصے میں کچھ لمبا ہو گیا ہو۔ اس کی جینز کی پینٹ پھٹی ہوئی اور کافی حد تک میلی تھی۔ اس کی ڈھیلی ڈھالی ٹی شرٹ کا رنگ اُڑ چکا تھا اور اس کے جوتوں کے تلے اکھڑے تھے...... وہ ہیری پوٹر تھا۔ اس کا یہ عجیب سا حلیہ کبھی بھی اردگرد کے پڑوسیوں کو پسند نہیں آتا تھا جو یہ سمجھتے تھے کہ خراب حلیے والے افراد کو جیل میں بند کر دینا چاہئے ،لیکن آج شام ہیری صحن کی باڑھ کی ایک بڑی جھاڑی کے پیچھے چھپا ہوا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ مکان کے سامنے سے گزرنے والوں کی نگاہ اس پر نہیں پڑ رہی تھی۔ سچ تو یہ تھا کہ اسے صرف اسی وقت ہی دیکھا جا سکتا تھا جب ورنن انکل یا پٹونیہ آنٹی اپنے لیونگ روم کی کھڑکی سے سر باہر نکال کر نیچے کی طرف کیاریوں میں جھانکنے کی کوشش کرتے۔

ہیری خود کو اپنی کمال ہوشیاری پر مبارکباد دے رہا تھا کہ اس کے دماغ میں یہاں چھپنے کا بہترین خیال آیا تھا حالانکہ کڑکتی ہوئی تیز گرمی اور تپتی ہوئی زمین پر لیٹنا بہت آرام دہ خیال نہیں تھا لیکن اس سے فائدہ یہ تھا کہ کوئی بھی اسے غصے بھری نظروں سے گھور نہیں

رہا تھا اور ناپسندیدگی سے اپنے دانتوں کو کٹکٹانے کی زحمت نہیں دے رہا تھا کیونکہ وہ ٹی وی کی خبریں نہ سن پائے۔ جب بھی وہ اپنے انکل آنٹی کے ساتھ لیونگ روم میں بیٹھ کر ٹی وی پر خبریں سننے کی کوشش کرتا تھا تو وہ اس سے ہمیشہ عجیب اور خوفناک سوال جواب شروع کر دیتے تھے لیکن یہاں لیٹنے کا سب سے بڑا فائدہ یہ تھا کہ کوئی بھی اس سے سوال جواب نہیں کر رہا تھا۔

ایسا لگا جیسے اس کے دماغ کی چھپی ہوئی بات کھلی کھڑکی میں سے پھڑ پھڑاتی ہوئی اندر کی فضا میں پہنچ گئی ہو کیونکہ اسی لمحے ھیری کے انکل ورنن ڈرسلی کی آواز سنائی دینے لگی۔

''یہ دیکھ کر بڑی فرحت محسوس ہو رہی ہے کہ اب لڑکے نے یہاں بیٹھنا چھوڑ دیا ہے، ویسے وہ ہے کہاں؟''

''معلوم نہیں..... گھر میں تو نہیں ہے.....'' پتونیہ آنٹی نے لاپروائی سے جواب دیا جیسے انہیں ھیری کی عدم موجودگی پر کوئی فکر نہیں تھی۔

ورنن انکل غرانے لگے۔

''خبریں دیکھنے چلا تھا..... میں جاننا چاہتا ہوں کہ آخر وہ چاہتا کیا ہے؟ جیسے کسی عام بچے کو یہ پرواہ ہوگی کہ خبروں میں کیا آ رہا ہے؟..... ڈڈلی کو تو پتہ ہی نہیں ہے کہ دنیا میں کیا ہو رہا ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ وہ تو یہ بھی نہیں جانتا ہوگا کہ ہمارے ملک کا وزیر اعظم کون ہے؟ ویسے بھی..... اس کے جیسے لوگوں کا ہماری خبروں سے کیا تعلق ہے؟.....'' ورنن انکل غصے سے بولے۔

''او ورنن..... آہستہ.....'' پتونیہ آنٹی جلدی سے سرگوشی کرتے ہوئے بولیں۔ ''کھڑکی کھلی ہوئی ہے.....''

''اوہ ہاں!..... میں نے دھیان نہیں دیا..... معافی چاہتا ہوں.....''

لیونگ روم میں گہری خاموشی چھا گئی۔ مسٹر ڈرسلی اب کچھ نہیں بول رہے تھے۔ ھیری نے کھانے کے سامان کی تیاری کی آواز اور سڑک پر کسی کے چلنے کی چاپ کی آواز سنی تو اس نے تھوڑا سا سر اُٹھا کر کیاری کی دوسری طرف دیکھا۔ اسے ایک لاغر اور بڑھیا عورت دکھائی دی جو نزدیک ہی پڑوس میں ویسٹریا واک نامی سڑک کے کنارے پر رہتی تھی۔ وہ اسے ایک ہی پل میں پہچان گیا کہ وہ مسز فگ تھیں جو بلیوں سے بے تحاشہ پیار کرتی تھیں۔ وہ آہستہ آہستہ پاؤں گھسیٹتے ہوئے کیاری کے پاس سے گزر گئیں۔ ان کے چہرے پر عجیب سی کرختگی چھائی ہوئی تھی جس کی وجہ سے ان کی جھریاں کافی تنی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں اور وہ نجانے کیا بڑبڑا رہی تھیں؟ ھیری بہت خوش ہوا کہ وہ اسے دیکھ نہیں پائیں کیونکہ وہ جھاڑی کی اوٹ میں چھپا ہوا تھا۔ یہ الگ بات تھی کہ گذشتہ کچھ دنوں سے مسز فگ کا اس سے جب بھی کسی سڑک یا گلی میں آمنا سامنا ہوتا تھا تو وہ بلا جھجک اسے اپنے گھر پر چائے پینے کی دعوت دے دیتی تھیں۔ ھیری نے کنکھیوں سے انہیں سڑک کا موڑ مڑتے اور اوجھل ہوتے ہوئے دیکھا۔ اسی وقت ورنن انکل کی آواز کھڑکی کے راستے باہر سنائی دینے لگی۔

''ڈڈلی چائے پینے نکلا ہے؟''

''ہاں! پولی کسّس کے گھر گیا ہوا ہے۔'' پتونیہ آنٹی نے بڑی لگاوٹ سے جواب دیا۔ ''اس کے بہت سارے دوست ہیں۔ سبھی اسے بہت پسند کرتے ہیں......''

ہیری بمشکل اپنی پھوٹتی ہوئی ہنسی کو روک پایا۔ ڈڈلی اپنے ماں باپ کو خوب الّو بنا رہا تھا۔ انہوں نے ڈڈلی کے اس سفید جھوٹ پر بڑی آسانی سے یقین کر لیا تھا کہ وہ گرمی چھٹیوں میں ہر شام اپنے گہرے دوستوں میں سے کسی ایک کے گھر شام کی چائے پینے جاتا تھا۔ ہیری اچھی طرح جانتا تھا کہ چائے پینا تو محض ایک بہانہ تھا وہ تو اپنے بدمعاش دوستوں کے گینگ کے ساتھ ہر شام پارک میں جا کر توڑ پھوڑ اور مار کٹائی کیا کرتا تھا۔ وہ سب مل کر پارک کی نکڑوں میں چھپ کر سگریٹ نوشی کیا کرتے تھے اور وہاں سے گزرنے والی کاروں اور چھوٹے بچوں کو پتھروں کا نشانہ بناتے تھے۔ لٹل ونجنگ نامی اس علاقے کی سڑکوں اور گلیوں میں آوارہ گردی کرتے ہوئے ہیری اکثر ان کی یہ کارستانیاں دیکھا کرتا تھا۔ دراصل ہیری کی زیادہ تر چھٹیاں سڑکوں کی خاک چھانتے ہوئے گزر رہی تھیں کیونکہ وہ اب راستے کے کوڑے دانوں میں پرانے اخبار تلاش کیا کرتا تھا......

جب سات بجے کی خبروں کی سنسنی خیز دھن کی آواز ہیری کی سماعت سے ٹکرائی تو اس کے پیٹ میں عجیب سا مروڑ اُٹھنے لگا۔ شاید ایک مہینے کے انتظار کے بعد آج رات اسے صحیح خبر سننے کو مل جائے......کوئی عجیب اور انوکھی خبر!

''ہسپانیہ کے سامان ڈھونے والے قلیوں کی ہڑتال دوسرے ہفتے میں بھی جاری ہے، اس وجہ سے بہت سارا سامان ہوائی اڈے پر پھنسا ہوا ہے......''

''میں تو کہتا ہوں کہ انہیں زندگی بھر سڑکوں پر دھکے کھانے دو۔'' یہ سنتے ہی ورنن انکل غرا کر بولے۔ لیکن کوئی بات نہیں، باہر کیاریوں میں چھپے ہوئے ہیری کے پیٹ میں ہونے والی اینٹھن رُک گئی تھی۔ اگر کوئی بڑا حادثہ ہوا ہوتا تو وہ خبروں میں سب سے پہلے سنایا جاتا۔ موت اور تباہی کی خبر قلیوں کی ہڑتال سے کہیں زیادہ اہم اور دھماکے دار ہوتی۔

اس نے آہستگی سے لمبا سانس لیا اور اوپر گہرے نیلے آسمان کو گھور کر دیکھا۔ ان تعطیلات میں اس کا ہر روز کچھ ایسا ہی گزرتا تھا۔ دماغ کو بوجھل کر دینے والا تناؤ......خدشات اور وسوسے، کچھ لمحات کی راحت اور پھر دوبارہ تناؤ بھرا اضطراب......اسے ہر وقت یہی سوال پریشان کرتا رہتا تھا کہ آخر اب تک کچھ ہوا کیوں نہیں؟

وہ خبریں سنتا رہا اور یہ سوچتا رہا کہ ان میں کہیں کوئی چھوٹا سراغ پوشیدہ ہو جس کے معنی کو ماگلو بالکل سمجھ نہ پائے ہوں......کوئی اچانک غائب ہو گیا ہو یا پھر کوئی عجیب حادثہ ہو گیا ہو......لیکن ہڑتال کے بعد شمال مغربی علاقوں کی خشک سالی کی خبر سنائی دی (جسے سن کر ورنن انکل بولے۔ ''مجھے امید ہے کہ ہمارا پڑوسی یہ سن رہا ہوگا۔ وہ صبح تین بجے اُٹھ کر پودوں کو چوری چھپے پانی دیتا ہے۔'') پھر ایک ہیلی کاپٹر کی خبر سنائی گئی جو ایک کھیت کے اونچے شیڈ سے ٹکرا کر تباہ ہوتے ہوتے بچا تھا۔ اس کے بعد ایک مشہور اداکارہ کی مشہور سماجی شخصیت سے طلاق کی خبر کو مسالہ لگا کر پیش کیا گیا۔ (''جیسے ہمیں ان کے گھٹیا معاملے میں ذرا بھی دلچسپی ہو۔'' پتونیہ آنٹی نے

ناک بھوں چڑھاتے ہوئے کہا۔ جو ہر روز اخبار کے تفریحی صفحے میں ان کے طلاق کے بارے میں چھپی خبروں کی تفصیل کو چٹخارے لے لے کر پڑھا کرتی تھیں)

ہیری نے شام کے دہکتے ہوئے آسمان کو دیکھنا چھوڑ دیا اور اپنی آنکھیں موند لیں۔ جب خبر نامہ پڑھنے والی عورت کی آواز سنائی دی۔ ''اور آخر میں بنگی دی بجی نے ان تپتی ہوئی گرمیوں سے راحت پانے کیلئے ایک نیا طریقہ تلاش کر ہی لیا ہے۔ بنگی دی بجی، جو برنسلے کے فائیو فیدر نامی علاقے میں رہتا ہے۔ اس نے آبی سکینگ سیکھ لی ہے، اس بارے میں میری ڈورکنس کی رپورٹ......''

ہیری نے اپنی آنکھیں کھول لیں۔ اگر خبریں آبی کھیلوں تک پہنچ گئی ہیں تو اب کوئی اہم خبر نہیں آسکتی۔ وہ کروٹ بدل کر محتاط انداز میں پیٹ کے بل لیٹ گیا اور پھر کھڑکی کے نیچے سے رینگنے کیلئے وہ گھٹنوں اور کہنیوں کے بل کسی قدر اونچا ہوا۔ وہ ابھی بمشکل دو انچ ہی ہلا ہوا ہوگا کہ تبھی ایک ساتھ کئی حادثے برپا ہو گئے۔

گہری خاموشی میں ایک تیز آواز گونجی جیسے کسی بندوق سے گولی چلائی گئی ہو۔ پورچ میں کھڑی ایک کار کے نیچے سے ایک بلی نکلی اور بھاگتی ہوئی نظروں سے اوجھل ہوگئی۔ مسٹر ڈرسلی کے لیونگ روم میں کوئی چیخا، کسی نے غصے میں گالی نکالی اور چینی کے کسی برتن کے ٹوٹنے کی آواز سنائی دی۔ جیسے ہیری اسی موقع کا انتظار کر رہا ہو، اس نے سرعت کے ساتھ اچھل کر کھڑے ہونے کی اور اپنی جینز پینٹ کی جیب میں اپنی چھڑی باہر نکالنے کی کوشش کی۔ اس سے پہلے کہ وہ پوری طرح سیدھا کھڑا ہو پاتا، اس کے سر کا بالائی حصہ کھلی ہوئی کھڑکی سے زور سے ٹکرایا۔ اس سے نہ صرف دھماکے دار آواز فضا میں گونج گئی بلکہ ہیری کے آنکھوں کے سامنے اندھیرے کی چادر پھیلتی چلی گئی۔ اس نے اپنا سر سہلاتے ہوئے دو ایک بار جھٹکا۔ اسے محسوس ہوا کہ سر کے پٹاخے سے ورنن انکل اور پیٹونیہ آنٹی کی چیخ نکل گئی تھی۔ وہ اب بری طرح جھلائے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

ہیری کو ایسا لگا کہ جیسے اس کے سر کے دو ٹکڑے ہو گئے ہوں۔ اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ ڈگمگاتے ہوئے اس نے سڑک کی طرف دیکھا۔ وہ جاننا چاہتا تھا کہ وہ گولی جیسی آواز کہاں سے آئی تھی؟ لیکن ابھی وہ ٹھیک سے کھڑے بھی نہیں ہو پایا تھا کہ اسی وقت دو بڑے بینگنی ہاتھ کھڑکی میں سے نمودار ہوئے اور اس کے گلے پر آ کر جم گئے۔

''اسے...... چھپا لو......فوراً'' ورنن انکل نے ہیری کی طرف دیکھتے ہوئے غرا کر کہا۔ ''جلدی...... کسی کے دیکھنے سے پہلے...... چھپا......لو......''

''مجھے چھوڑ دو......'' ہیری نے ہانپتے ہوئے کہا۔ کچھ پل تک وہ دونوں یونہی الجھے رہے۔ ہیری نے بائیں ہاتھ سے انکل کی موٹی موٹی انگلیوں کو ہٹانے کی بھرپور کوشش کی۔ دائیں ہاتھ میں اس نے اپنی چھڑی مضبوطی سے پکڑ رکھی تھی۔ پھر جب اس کے سر میں چوٹ کے باعث شدید ٹیسیں اُٹھنے لگیں تو ورنن انکل نے چیخ کر ہیری کو اس طرح چھوڑ دیا جیسے انہیں بجلی کا زوردار جھٹکا لگا ہو۔ انہیں ایسے لگا جیسے ان کے بھانجے میں سے کوئی نادیدہ قوت خارج ہونے لگی ہو، جس کی وجہ سے اسے گرفت میں رکھنا ممکن نہیں رہا تھا۔

ہانپتے ہوئے ہیری اپنے ہی زور پر جھاڑی کی طرف جا گرا۔ وہ جلدی سے اُٹھا اور اپنے چاروں طرف محتاط نظروں سے دیکھنے لگا۔ اسے وہاں کوئی ایسی علامت دکھائی نہیں دی جس سے یہ معلوم ہو پاتا کہ وہ تیز آواز کیونکر پیدا ہوئی تھی لیکن آس پاس کے مکانوں کی کھڑکیوں سے کئی سر باہر جھانکنے لگے تھے۔ ہیری نے جلدی سے اپنی چھڑی جینز پینٹ کی جیب میں رکھ لی اور معصوم دکھائی دینے کی کوشش کی۔

''کتنی شاندار شام ہے......'' ورنن انکل نے بلند آواز میں کہا اور سات نمبر مکان کی کھلی کھڑکی میں جھانکتی ہوئی خاتون کو دیکھ کر اپنا ہاتھ ہلایا جو اپنے جالی دار پردے کے پیچھے سے غصے سے گھور رہی تھی۔ ''کیا آپ نے کسی کار کے بیک فائر کرنے کی آواز سنی ہے؟ اسے سن کر میری اور پٹونیہ کی تو چیخ ہی نکل گئی تھی......''

ورنن انکل تب تک اپنی بتیسی نکال کر کھسیانی ہنسی مسکراتے رہے جب تک کہ تمام ہمسائے اپنی اپنی کھڑکی کے سامنے سے اوجھل نہیں ہو گئے تھے۔ جونہی میدان صاف ہوا تو ان کے چہرے سے ہنسی کا تاثر غائب ہو گیا اور غصے کی شکنیں نمودار ہوتی چلی گئیں۔ انہوں نے اشارے کے ساتھ ہیری کو کھڑکی کے پاس بلایا۔ ہیری کچھ قدم قریب آ گیا لیکن وہ جان بوجھ کر اس جگہ سے تھوڑی دور ہی رک گیا جہاں ورنن انکل کے ہاتھ اس کے گریبان تک پہنچ کر اس کا گلا دبانے کی کوشش کر سکتے تھے اور کچھ پل پہلے والا کھیل دوبارہ شروع ہو پائے۔

''اس حرکت سے تمہارا کیا مقصد ہے لڑکے؟'' ورنن انکل غصے سے کانپتے ہوئے بولے۔

''کس حرکت سے......؟'' ہیری نے پرسکون انداز میں پوچھا۔ وہ سڑک پر دائیں بائیں نظر دوڑا رہا تھا اور ابھی تک آواز نکالنے والی چیز کو دیکھنے کی توقع باندھے ہوئے تھا۔

''ہمارے گھر کے ٹھیک باہر گولی چلنے جیسی آواز تم نے کیوں کی؟''

''میں نے وہ آواز نہیں کی ہے......'' ہیری نے تلخی سے جواب دیا۔

پٹونیہ آنٹی کا دبلا اور گھوڑے جیسا چہرہ اب ورنن انکل کے چوڑے بینگنی چہرے کے پاس نمودار ہوا۔ وہ آگ بگولا دکھائی دے رہی تھیں۔

''تم ہماری کھڑکی کے نیچے کیوں چھپے ہوئے تھے؟'' انہوں نے کاٹ دار لہجے میں پوچھا۔

''اوہ ہاں...... بہت خوب! تم نے اچھی بات کی طرف دھیان دلایا...... لڑکے! تم ہماری کھڑکی کے نیچے کیا کر رہے تھے؟'' ورنن انکل نے اپنی آنکھیں سکوڑ کر پوچھا۔

''خبریں سن رہا تھا......'' ہیری نے سچ بولتے ہوئے کہا۔

انکل اور آنٹی دونوں نے ایک دوسرے کی طرف عجیب نظروں سے دیکھا۔

''خبریں سن رہے تھے......ایک بار پھر؟''

''خبریں ہر روز بدلتی رہتی ہیں ہے نا؟'' ہیری نے کہا۔

''لڑکے! میرے سامنے زیادہ ہوشیاری دکھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ تمہارے ارادے کیا ہیں؟......اور مجھے یہ فریب دینے کی کوشش مت کرو کہ تم خبریں سن رہے تھے۔تم اچھی طرح جانتے ہو کہ تمہارے جیسے لوگوں......''

''آہستہ بولو، ورنن!'' پیٹونیہ آنٹی نے دھیمی آواز میں تنبیہ کی۔اس کے بعد ورنن انکل نے اپنی آواز اتنی دھیمی کر لی کہ ہیری بھی ان کی بات مشکل سے ہی سن پایا۔

''تمہارے جیسے لوگوں کی خبریں ہمارے خبر نامے میں نہیں آتی ہیں؟''

''آپ کو کیا معلوم......؟'' ہیری نے کندھے اچکا کر کہا۔

مسٹر ڈرسلی کچھ پل تک اسے غصے سے گھورتے رہے پھر پیٹونیہ آنٹی بولیں۔''تم ایک نمبر کے جھوٹے ہو۔'' ان کی آواز اتنی دھیمی تھی کہ ہیری کو ان کے ہونٹوں کی حرکت سے لفظوں کا اندازہ لگانا پڑا۔''یہاں منڈلانے والے الّو اگر تمہیں خبر نہیں دے رہے ہیں تو وہ یہاں کیا کر رہے ہیں؟''

''اوہ ہاں!'' ورنن انکل نے فاتحانہ لہجے میں کہا۔''لڑکے! اس سوال کا جواب دو۔ جیسے ہمیں یہ معلوم ہی نہیں ہے کہ تمہیں اپنے مطلب کی ساری خبریں ان منحوس پرندوں سے ملتی ہیں۔''

ہیری ایک پل کیلئے جھجکا۔اس بار سچ بولنے میں اسے کافی مشکل پیش آ رہی تھی حالانکہ اس کے انکل آنٹی کو تو اس کی مشکل کا اندازہ تک نہیں ہوسکتا تھا۔

''الّو...... مجھے کوئی خبر نہیں دے رہے ہیں!'' وہ سپاٹ لہجے میں بولا۔

''مجھے تو اس بات پر یقین نہیں ہے۔'' پیٹونیہ آنٹی نے فوراً جواب دیا۔

''اور مجھے بھی......'' ورنن انکل نے جوشیلے انداز میں کہا۔

''میں اچھی طرح سے جانتی ہوں کہ تم یہاں کسی عجیب کام میں مصروف ہو۔'' پیٹونیہ آنٹی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''دیکھو! ہم گدھے نہیں ہیں!'' ورنن انکل نے اس کی طرف گھورتے ہوئے کہا۔

''لگ تو ایسا ہی رہا ہے......'' ہیری نے آہستگی سے بولا۔اب اس کا پارہ چڑھنے لگا تھا اور اس سے پہلے کہ مسٹر ڈرسلی اسے واپس بلائیں۔ وہ مڑا اور مکان کے سامنے والے صحن کو عبور کرتا ہوا باغیچے کی نیچی دیوار کو پھلانگ کر سڑک پر جا پہنچا۔ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ اب وہ مصیبت میں پھنس چکا ہے۔اسے بعد میں انکل آنٹی کا سامنا کرنا پڑے گا اور اپنی بدتمیزی کی قیمت چکانا پڑے گی۔لیکن اس وقت اسے اس بات کی ذرا بھی پرواہ نہیں تھی۔اس کے دماغ میں اس سے زیادہ اہم باتیں سنسنا رہی تھیں۔ ہیری کو یقین تھا کہ وہ گولی جیسا

پٹاخہ ضرور کسی کے ثقاب اُڑان بھرنے یا نمودار ہونے کی ہی آواز تھی۔ ڈوبی نامی گھریلو خرس ہوا میں غائب ہوتے ہوئے ایسی ہی آواز پیدا کرتا تھا۔ کہیں ڈوبی تو پرائیویٹ ڈرائیو میں دوبارہ آ گیا تھا؟ کیا ڈوبی اس وقت بھی اس کا تعاقب کر رہا ہوگا۔ یہ خیال آتے ہی اس نے مڑ کر پرائیویٹ ڈرائیو کی طرف دیکھا لیکن وہاں کوئی نہیں دکھائی دے رہا تھا اور ہیری کو یقین تھا کہ ڈوبی غیبی حالت میں اس کا تعاقب نہیں کر سکتا تھا۔

وہ سڑک پر چلتا رہا۔ اسے یہ احساس نہیں تھا کہ وہ کہاں جا رہا تھا؟ بہر حال، کچھ عرصے سے وہ ان سڑکوں پر اتنا زیادہ آوارہ گردی کر چکا تھا کہ اس کے پیر خود بخود اس کے پسندیدہ ٹھکانوں کی طرف چلے جا رہے تھے۔ تھوڑی تھوڑی دیر بعد وہ پلٹ کر دیکھتا جا رہا تھا۔ اسے یقین تھا کہ جب وہ پٹونیہ آنٹی کے باغیچے میں لیٹا ہوا تھا تو کوئی نہ کوئی جادوگر یا جادوئی دنیا کا فرد اس کے آس پاس ضرور تھا۔ اگر ایسا تھا تو اس نے ہیری سے بات کیوں نہیں کی؟ کسی قسم کا اشارہ کیوں نہیں کیا اور پھر اچانک وہاں سے چلا کیوں گیا؟

پھر اس کا ہیجان نقطہ عروج کو چھونے لگا اور اس کا یقین ڈگمگانے سا لگا۔

شاید وہ آواز جادوئی نہ ہو۔ شاید وہ جادوئی دنیا سے کوئی بھی اشارہ پانے کیلئے اتنا بے چین تھا کہ معمولی آواز کو بھی جادوئی قرار دے بیٹھا تھا۔ کیا وہ یہ بات وثوق کے ساتھ کہہ سکتا تھا کہ وہ آواز پڑوس کے کسی مکان میں کسی چیز کے ٹوٹنے کی نہیں تھی؟

ہیری کو اپنے پیٹ میں ہلکا سا بوجھ محسوس ہوا۔ اس سے پہلے کہ اسے احساس ہو پاتا خود بخود پژمردگی کی موجوں نے اسے اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ یہ پہلی بار نہیں ہوا تھا۔ گرمیوں کی تمام تعطیلات میں وہ اسی کیفیت کا شکار رہا تھا۔ یاسیت اور عجیب سی محرومی کا احساس بھرپور انداز میں کروٹیں لیتا محسوس ہونے لگا۔

کل صبح وہ پانچ بجے کے الارم بجنے کی آواز سے ایک بار پھر اُٹھے گا اور روزنامہ جادوگر اخبار لانے والے الّو کو نٹ دے گا......
لیکن کیا اب اخبار لینے سے کوئی فائدہ تھا؟ ہیری ان دنوں بس پہلے صفحے کی موٹی موٹی سرخیوں پر نظر ڈالنے کے بعد ہی اخبار پھینک دیتا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ بیوقوف اخبار نویسوں کو جب والڈی مورٹ کے لوٹنے کی خبر معلوم ہوگی تو وہ خبر صفحہ اوّل پر بڑی شہ سرخی کے ساتھ چھاپیں گے اور ہیری بس اسی خبر کا انتظار کر رہا تھا......

اگر خوش قسمتی نے اس کا ساتھ دیا تو اس کے سب سے اچھی دوستوں یعنی رون اور ہرمائنی کے خطوط آ جائیں گے حالانکہ ان کے خطوط سے بھی اسے کوئی خاص معلومات نہیں ملتی تھی۔ اس کے کافی عرصے سے یہ توقع چھوڑ دی تھی۔

ظاہر ہے، ہم 'تم جانتے ہو کون؟' کے بارے میں زیادہ کچھ نہیں لکھ سکتے...... ہمیں اہم باتیں لکھنے سے منع کر دیا گیا ہے کیونکہ راستے میں کوئی بھی ان خطوط پر قبضہ کر کے انہیں پڑھ سکتا ہے...... ہم کافی مصروف ہیں لیکن ہم تمہیں کھل کر کچھ بتا نہیں سکتے...... کافی کچھ ہو رہا ہے، ملاقات ہونے پر ہی سب کچھ بتائیں گے......

لیکن ان سے ملاقات آخر کب ہوگی؟ کوئی بھی اسے اس ضمن میں صحیح طریقے سے بتا نہیں رہا تھا۔ ہرمائنی نے ہیری کی سالگرہ پر

بھیجے کارڈ میں لکھا تھا۔'امید ہے کہ ہم تم سے جلدی ہی ملیں گے۔'لیکن وہ جلدی کتنی جلدی آئے گی؟ ہیری نے ان کے خطوط میں دیئے گئے اشاروں سے اتنا اندازہ تو لگا لیا تھا کہ ہرمائنی اور رون ایک ہی جگہ پر موجود تھے۔شاید رون کے ممی ڈیڈی کے گھر پر۔اس سے یہ برداشت نہیں ہو پا رہا تھا کہ وہ دونوں رون کے گھر پر مزے اُڑائیں جبکہ وہ پرائیویٹ ڈرائیو میں پھنسا ہوا عجیب سی سزا کاٹ رہا ہو۔ دراصل اسے ان پر اتنا شدید غصہ تھا کہ اس نے ہنی ڈیوکس چاکلیٹ کے ان دونوں پیکٹوں کو بغیر کھولے ہی کوڑے دان میں پھینک دیا تھا، جو انہوں نے اس کی سالگرہ کے موقع پر بھیجے تھے۔بعد میں وہ اپنی اس بیوقوفی پر بڑا پشیمان ہوا تھا کیونکہ اس رات پٹونیہ آنٹی نے رات کے کھانے میں اسے صرف سادہ سلاد ہی کھلایا تھا۔

رون اور ہرمائنی آخر جس کام میں مصروف تھے؟ ہیری مصروف کیوں نہیں تھا؟ کیا اس نے یہ ثابت نہیں کر دیا تھا کہ وہ ان سے زیادہ بڑے کارنامے انجام دے سکتا ہے؟ کیا وہ لوگ بھول گئے تھے کہ اس نے کتنا کچھ کر دکھایا ہے؟ وہی تو قبرستان میں گیا تھا، اسی نے تو سیڈرک کی موت ہوتے ہوئے دیکھی تھی، اسی کو تو قبر کے کتبے پر باندھا گیا تھا اور وہی تو والڈی مورٹ کے ہاتھوں مرتے مرتے بچا تھا......

اس بارے میں مت سوچو، ہیری نے ان گرمیوں میں خود کو سینکڑوں بار سنجیدگی سے یاد دلایا۔رات کو خوابوں میں وہ بار بار قبرستان میں پہنچ جاتا تھا......بس اتنا ہی کافی تھا۔دن میں اس حادثے کو یاد کرنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔

وہ منگولیا کریسنٹ سٹریٹ کے پاس پہنچ کر ایک موڑ پر مڑ گیا۔وہ اس گیراج کے پاس والی تنگ سڑک سے گزرا، جہاں اس نے اپنے قانونی سرپرست سیریس بلیک کو پہلی بار دیکھا تھا۔کم از کم سیریس تو ہیری کے دلی جذبات کو سمجھتا تھا۔حالانکہ رون اور ہرمائنی کے خطوط کی طرح اس کے خط میں بھی کوئی اہم معلومات نہیں ہوتی تھی لیکن کم از کم ان میں چڑانے والے اشاروں کے بجائے ہوشیاری اور خبردار رہنے کی پُرامید باتیں لکھی ہوتی تھیں......میں جانتا ہوں کہ اس سے تمہیں بے چینی ہو رہی ہوگی......اپنا دامن بچا کر رکھنا...... کچھ عرصے کے بعد سب کچھ معمول کے مطابق ہو جائے گا......خبردار رہنا اور غصے میں کوئی قدم مت اُٹھانا......

ہیری منگولیا کریسنٹ پار کر کے منگولیا روڈ پر مڑا اور ایک پارک کی طرف چل دیا۔ہیری سوچ رہا تھا کہ وہ کافی حد تک سیریس کے مشوروں پر ہی چل رہا تھا۔اس نے اپنی اس خواہش کو بھی دبا لیا تھا کہ وہ جادوئی بہاری ڈنڈے پر صندوق باندھ کر رون کے گھر کی طرف اُڑ جائے۔وہ سوچ رہا تھا کہ اس کا برتاؤ قابل تعریف تھا۔اگر اس بارے میں سوچا جائے کہ پرائیویٹ ڈرائیو میں اتنے لمبے عرصے تک پھنسے رہنے کی وجہ سے وہ کتنا مضطرب اور ناراض تھا۔اس کی حالت تو اتنی خراب ہو چکی تھی کہ اب تو کیاریوں میں چھپ چھپ کر خبریں سننے کی نوبت آ گئی تھی تاکہ کسی خبر سے اسے معلوم ہو سکے کہ والڈی مورٹ کیا کر رہا تھا؟ چاہے جو بھی ہو، اسے یہ بات چبھ رہی تھی کہ اسے غصے میں کوئی قدم اُٹھانے کا مشورہ وہ شخص دے رہا تھا جو بارہ سال تک جادوگروں کی جیل اژقبان میں قید رہا تھا۔ یہ مشورہ وہ شخص دے رہا تھا جس نے وہاں سے فرار ہونے کے بعد اسی شخص کو ہلاک کرنے کی پوری کوشش کی تھی جس کی موت کیلئے

اسے سزا ہوئی تھی اور جو چرائے ہوئے قشنگر پر بیٹھ کر ادھر ادھر بھاگتا پھر رہا تھا......

ہیری پارک کے بند گیٹ کو پھاند کر اندر پہنچ گیا اور مرجھائی ہوئی گھاس پر چلنے لگا۔ ارد گرد کی سڑکوں کی طرح پارک بھی ویران دکھائی دے رہا تھا۔ جھولوں کے پاس پہنچ کر وہ اس اکلوتے صحیح سلامت جھولے پر بیٹھ گیا جو ڈڈلی اور اس کے گینگ کے ہاتھوں ٹوٹنے سے اب تک بچا ہوا تھا۔ جھولے کی زنجیر پر ایک ہاتھ رکھ کر وہ خالی نظروں سے زمین کی طرف دیکھنے لگا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اب دوبارہ ڈرسلی گھرانے کے باغیچے کی کیاری میں چھپ کر بیٹھنا ممکن نہیں ہوگا۔ کل اسے خبریں سننے کیلئے کسی نئے طریقے کی تلاش کرنا ہوگی لیکن اس کھوج سے پہلے تک کا وقت نہایت پریشان کن گزرنے کا امکان تھا۔ ایک بار پھر اس کی رات باغیچے میں ہی کٹے گی کیونکہ جب اسے سیڈرک کے پریشان کن خواب نہیں آتے تھے تب بھی اسے اپنے خوابوں میں لمبی اندھیری راہداریاں دکھائی دیتی تھیں، جو اکثر سپاٹ دیواروں اور بند دروازوں کے سامنے پہنچ کر ختم ہو جایا کرتی تھیں۔ اسے لگتا تھا کہ مسلسل پابندی میں رہنے کی وجہ سے ہی اسے ایسے عجیب خواب دکھائی دیتے ہوں گے۔ اس کے ماتھے کے زخم والا نشان بھی اب بار بار درد کرنے لگا تھا لیکن وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ اب رون، ہرمائنی یا سیریس اس معاملے میں ذرا سی دلچسپی نہیں لیں گے۔ پہلے تو نشان کی تکلیف سے یہ اشارہ مل جاتا تھا کہ والڈی مورٹ دوبارہ طاقتور بن رہا ہے لیکن اب وہ لوگ شاید کہیں گے کہ والڈی مورٹ کی واپسی کے بعد اس کا بار بار درد ہونا معمول کی بات تھی......لہٰذا اس میں پریشانی والی کوئی بات نہیں ہے...... یہ قصہ ماضی کا ہے......

اس ناانصافی سے اس کے دل میں اتنی وحشت اور عداوت پیدا ہو گئی تھی کہ وہ غصے سے چیخنا چلانا چاہتا تھا۔ اگر وہ نہیں ہوتا تو کسی کو بھی والڈی مورٹ کے لوٹنے کی خبر نہ ہو پاتی اور اسے اس کا صلہ یہ ملا کہ وہ پورے چار ہفتوں سے لٹل ونجنگ میں محصور ہو کر رہ گیا تھا۔ جادوئی دنیا سے بالکل کٹا ہوا تھا اور آبی سکائنگ کرنے والوں کی خبر سننے کیلئے سوکھی کیاریوں میں لوٹیاں لگانے پر مجبور تھا۔ ڈمبل ڈور اسے اتنی آسانی سے کیسے بھول گئے؟ رون اور ہرمائنی اس کے بغیر ایک ساتھ کیسے رہ رہے تھے؟ اسے کب تک یہ سب برداشت کرنا پڑے گا کہ سیریس اسے اچھے بچوں کی طرح برتاؤ کرنے کی ہدایات دیتا رہے؟ وہ روزنامہ جادوگر کے نادان صحافیوں کو خط لکھ کر یہ بتانا چاہتا تھا کہ والڈی مورٹ لوٹ آیا ہے۔ وہ کب تک اپنی اس خواہش کو دبائے؟ یہ غصیلے خیالات ہیری کے دل و دماغ پر دستک دیتے رہے اور اس کے پیٹ میں مروڑ پیدا کرتے رہے۔ اسی مڈبھیڑ میں مخملی رات کی سیاہی ہرسوں پھیلنے لگی۔ گرم ہوا میں خشک گھاس کی بھینی بھینی مہک رچ گئی تھی اور پارک کی آہنی باڑھ سے گزر کر سڑک پر ہر طرف پھیل چکی تھی۔ سڑک پر کبھی کبھار کاروں کے گزرنے کی آواز کے علاوہ کسی قسم کا شور سنائی نہیں دے رہا تھا۔ ہر طرف خاموشی چھائی ہوئی تھی۔

اسے معلوم نہیں تھا کہ وہ کتنی دیر تک جھولے پر ہی پاؤں پھیلائے بیٹھا رہا تھا۔ پارک کے ایک جانب سے گونجتی ہوئی کچھ آوازوں نے اس کے گھمبیر خیالات کا سلسلہ درہم برہم کر دیا۔ ہیری نے اپنا سر اُٹھا کر اس طرف دیکھا۔ قریبی سڑک پر اب سٹریٹ لائٹس روشن ہو چکی تھیں۔ سٹریٹ لائٹس کی دھندلی روشنی میں اس نے کچھ لوگوں کو پارک کے سامنے سے گزرتے ہوئے دیکھا۔ ان

میں سے ایک زور زور سے کوئی بھونڈا نغمہ گنگنا رہا تھا۔ باقی سب ہنسی مذاق کر رہے تھے۔ کئی ریسنگ بائیکوں کی چیختی ہوئی آواز چنگھاڑیں ماحول کے سکون کو برباد کرنے لگی، جنہیں وہ دھیمی رفتار میں چلا رہے تھے۔

ہیری ان لوگوں کو جانتا تھا۔ سب سے آگے والا لڑکا بے شک اس کا خالہ زاد بھائی ڈڈلی ڈرسلی ہی تھا جو اپنے وفادار گینگ کے ساتھ گھر کی طرف واپس لوٹ رہا تھا۔ ڈڈلی پہلے جتنا ہی موٹا تھا لیکن ایک سال کی ڈائٹنگ اور ایک نئے غذائی چارٹ کے مسلسل استعمال اور عمر میں اضافے کے باعث اس کے بدن میں کافی تبدیلی پیدا ہو چکی تھی۔ ورنن انکل ہر سننے والے کو فخر کے ساتھ بتاتے تھے کہ ڈڈلی حال ہی میں شمال مشرقی علاقے کی جونیئر ہیوی ویٹ انٹرسکول باکسنگ کا چمپئن بن گیا تھا۔ ورنن انکل باکسنگ کو 'پرامن اور شریفانہ کھیل' قرار دیا کرتے تھے۔ اس کی وجہ سے ڈڈلی پرانے سکول کے ان دنوں سے بھی زیادہ خطرناک دکھائی دینے لگا تھا جب وہ ہیری کو اپنے مکوں کا نشانہ بنایا کرتا تھا۔ اب ہیری کو اپنے خالہ زاد بھائی سے ذرا بھی ڈر نہیں لگتا تھا لیکن پھر بھی وہ ڈڈلی کے باکسنگ چمپئن بننے کی خبر پا کر خوش نہیں ہوا۔ پڑوس کے سبھی بچے ڈڈلی سے خوفزدہ تھے۔ وہ اس سے 'پوٹر لڑکے' سے زیادہ ڈرتے تھے جس کے بارے میں ان کے والدین نے انہیں خبردار کر رکھا تھا کہ وہ پکا بدمعاش اور آوارہ لڑکا ہے اور وہ لاعلاج آوارہ بچوں کے حفاظتی سکول یعنی سینٹ بروٹس سکول میں پڑھتا ہے۔ گھاس کی دوسری طرف دھندلے سایوں کو جاتا ہوا دیکھ کر ہیری سوچنے لگا کہ آج رات انہوں نے کس کی پٹائی کی ہوگی؟ ہیری نے انہیں دیکھتے ہوئے دل ہی دل میں سوچا، ذرا مڑ کر دیکھو...... میں یہاں تنہا بیٹھا ہوا ہوں...... آ کر مجھے چھیڑنے کی جسارت کرو......

اگر ڈڈلی کے دوست اسے وہاں بیٹھا ہوا دیکھ لیں تو وہ یقیناً اس کی طرف آئیں گے۔ تب ڈڈلی کیا کرے گا؟ اپنے گینگ کے سامنے خجالت کا اظہار کرنا اسے بالکل پسند نہیں آئے گا لیکن وہ تو ہیری کو چڑانے کی بات سوچ کر ہی دہشت میں آ جائے گا...... ڈڈلی کی کیفیت کو دیکھنے میں سچ مچ مزہ آئے گا۔ ہیری بخوبی جانتا تھا کہ ڈڈلی کو چھیڑنے پر بھی وہ اس کا کچھ نہیں بگاڑ پائے گا...... اور اگر اس کے دوستوں میں سے کسی نے ہیری کو مارنے کی کوشش کی، تو وہ اس کیلئے پوری طرح تیار تھا...... اس کے پاس چھڑی تھی۔ انہیں کوشش تو کرنے دو...... وہ ان لڑکوں پر اپنی بھڑاس اچھی طرح نکال لے گا جنہوں نے کبھی اس کی زندگی کو جہنم بنایا تھا۔

لیکن ان لوگوں نے مڑ کر نہیں دیکھا۔ انہیں ہیری کی بابت معلوم ہی نہ ہو پایا۔ وہ اب باڑھ کے پاس پہنچ چکے تھے۔ ہیری کے دل میں یہ خیال مچلا کہ وہ انہیں عقب میں سے آواز دے کر اپنی طرف متوجہ کرے لیکن اس نے اپنی اس بیہودہ خواہش کو خود ہی کچل ڈالا تھا۔ خواہ مخواہ جھگڑا مول لینا کہاں کی دانشمندی تھی؟...... اسے جادو کا استعمال نہیں کرنا چاہئے...... ورنہ اسے سکول سے ہمیشہ کیلئے نکالا جا سکتا تھا......

ڈڈلی کے گینگ کی آوازیں اب سنائی دینا بند ہو چکی تھیں۔ وہ نظروں سے اوجھل ہو چکے تھے اور منگولیا روڈ کی طرف مڑ گئے تھے۔ ہیری نے اُداسی کے عالم میں سوچا۔ یہ لو سیریس! غصے کو دبا ہی لیا۔ اپنے ہاتھوں کو کدورت کی آگ میں جھونکنے سے بچا ڈالا۔ تم ہوتے

تو اتنا کچھ برداشت نہ کر پاتے۔

اس نے کھڑے ہوکر انگڑائی لی۔ ورنن انکل اور پیٹونیہ آنٹی کا خیال تھا کہ ڈڈلی شام کو جب بھی گھر لوٹے، وہ گھر لوٹنے کا صحیح وقت ہوتا ہے اور اس کے بعد تو بہت دیر ہو جاتی تھی۔ ورنن انکل نے ہیری کو دھمکی دے رکھی تھی کہ اگر وہ ڈڈلی کے واپس لوٹنے کے بعد گھر آیا تو وہ اسے گیراج میں بند کر دیں گے۔ اس لئے اپنی انگڑائی کو مختصر کرتے ہوئے اس نے اپنی تیوریاں چڑھائیں اور پارک کے بند گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔

پرائیویٹ ڈرائیو کی طرح ہی منگولیا روڈ پر بھی خوبصورت باغیچوں والے صحن سے ملحق بڑے اور مربع شکل کے بہت سارے مکان دکھائی دیتے تھے۔ یہ الگ بات تھی کہ ان مکانوں کے مالک بھی اتنے ہی فربہ بدن، مربع شکل اور ورنن انکل کی طرح نفیس، صاف ستھرے اور رکھ رکھاؤ کو بڑی اہمیت دیتے تھے۔ ان کی بڑی اور چمکتی دمکتی کاریں دور سے ہی گیراجوں میں کھڑی دکھائی دیتی تھیں۔ ہیری کو یہ علاقہ لٹل ونجنگ رات کی تاریکی میں زیادہ سہانا لگتا تھا جب پردے لگی کھڑکیاں اندھیرے میں نگینوں کی طرح جگمگاتی ہوئی دکھائی دیتی تھی اور ان کے پاس سے گزرتے ہوئے اسے اپنے 'آوارہ' جیسے حلئے کے بارے میں طعنہ زنی سننا نہیں پڑتی تھی۔ وہ تیز تیز قدموں سے چل رہا تھا اس لئے منگولیا روڈ کے نصف راستے پر ہی اسے ڈڈلی اور اس کا گینگ دوبارہ دکھائی دینے لگا۔ وہ منگولیا کریسنٹ کے دوراہے پر ایک دوسرے سے رخصت لے رہے تھے۔ ہیری ایک بڑے درخت کی آڑ میں رُک کر ان کے جانے کا انتظار کرنے لگا۔

''وہ گینڈے کی طرح چنگھاڑتا تھا ہے نا؟'' میلکم دوسروں کو ہنستے ہوئے بتا رہا تھا۔

''ڈڈلی استاد! آپ نے سیدھے ہاتھ سے بہت اعلیٰ مکا رسید کیا تھا۔'' پائرس نے کہا۔

''کل ٹھیک اسی وقت......'' ڈڈلی نے کہا۔

''میرے گھر پر......کل میرے ممی پاپا باہر جا رہے ہیں۔'' گورڈن نے جلدی سے کہا۔

''ٹھیک ہے پھر ملاقات ہوگی۔'' ڈڈلی نے آہستگی سے کہا۔

''شب خیر ڈڈلی استاد!''

''شب بخیر......''

ہیری نے گینگ کے باقی لڑکوں کے جانے کا انتظار کیا۔ جب ان کی آوازیں آنا بند ہو گئیں تو وہ منگولیا کریسنٹ کے موڑ پر مڑ کر جلدی جلدی چلنے لگا اور پھر چند ہی لمحوں میں وہ ڈڈلی کے برابر پہنچ گیا جو اب بھی گنگناتا ہوا موج مستی میں آہستہ آہستہ چل رہا تھا۔

''کیسے ہو......ڈڈلی استاد؟''

ڈڈلی نے پلٹ کر اس کی طرف دیکھا۔

''اوہ...... یہ تم ہو......'' اس نے آہستگی سے کہا۔

''تم ڈڈلی استاد کب سے بن گئے ہو؟'' ہیری نے اسے چھیڑتے ہوئے پوچھا۔

''خاموش رہو......'' ڈڈلی نے اس کی طرف مڑ کر غراتے ہوئے کہا۔

''عمدہ نام ہے......'' ہیری نے مسکرا کر اپنے خالہ زاد کے پہلو میں چلتے ہوئے کہا۔ ''لیکن میرے لئے تو تم ہمیشہ توتلے ڈڈی ہی رہو گے۔''

''میں نے کہا نا کہ خاموش رہو......'' ڈڈلی نے کہا جس کے موٹے ہاتھ اب مکے کی شکل میں بھنچ چکے تھے۔

''کیا تمہارے دوستوں کو معلوم ہے کہ تمہاری ممی تمہیں کس نام سے پکارتی ہیں؟''

''اپنا منہ بند رکھو......''

''تم اپنی ممی سے تو منہ بند رکھنے کیلئے نہیں کہتے ہو؟ 'لاڈو دلارے' اور 'میرے جگر کا ٹوٹا' کیسے نام ہیں؟ کیا میں تمہیں ان ناموں سے پکار سکتا ہوں؟''

ڈڈلی کچھ بھی نہیں بولا۔ وہ ہیری کا منہ توڑنا چاہتا تھا اور خود کو روکنے کیلئے اسے نہایت دشواری کا سامنا ہو رہا تھا۔

''تو تم نے آج رات کو پھر کسی کی پٹائی کر دی؟'' ہیری نے پوچھا۔ ''دس سال کے لڑکے کی؟ میں جانتا ہوں کہ دو دن پہلے تم نے مارک ایوانس کی پٹائی کی تھی......''

''اس نے مار کھانے والی حرکت کی تھی......'' ڈڈلی نے غرا کر کہا۔

''اوہ...... اچھا!''

''وہ میرا مذاق اُڑا رہا تھا......''

''اچھا!...... کیا اس نے یہ کہا تھا کہ تم ایک ایسے گینڈے کی طرح دکھائی دیتے ہو جو اپنے پچھلے پیروں پر چلنا سیکھ چکا ہے؟ لیکن ڈڈلی! یہ مذاق تو نہیں ہے۔ یہ تو سچی بات ہے، ہے نا!''

یہ سن کر ڈڈلی کے جبڑوں کا گوشت بری طرح پھڑکنے لگا۔ ہیری کو اس کی کیفیت دیکھ کر بڑا سکون ملا کہ وہ اسے واقعی تاؤ دلانے میں کامیاب ہو چکا تھا۔ اسے محسوس ہو رہا تھا کہ وہ اپنے اندر کی وحشت اور کدورت کو اپنے خالہ زاد بھائی میں منتقل کرنے میں کامیاب ہو چکا تھا کیونکہ وہ صرف اسی پر تو اپنی بھڑاس نکال سکتا تھا۔

وہ اس تنگ گلی میں مڑے جہاں ہیری نے سیریس کو پہلی بار دیکھا تھا۔ وہ گلی، منگولیا کریسنٹ اور ویسٹریا واک کے درمیان کا واحد ذیلی راستہ تھا۔ سٹریٹ لائٹس نہ ہونے کی وجہ سے اور کم چوڑائی کے باعث اس گلی میں دیگر سڑکوں کی بہ نسبت کم ہی آمد و رفت رہتی تھی۔ اس وقت تو وہ بالکل سنسان اور اندھیرے میں ڈوبی ہوئی تھی۔ ایک طرف گیراجوں کی دیوار اور دوسری طرف اونچی باڑھ کی

وجہ سے ان کے قدموں کی چاپ دب گئی تھی۔

''تم اس چیز کی وجہ سے خود کو بڑا تیس مار خان سمجھتے ہو؟'' ڈڈلی نے کچھ پل کے بعد کہا۔

''کس چیز کی وجہ سے......؟''

''وہی جو تم نے چھپا کر رکھی ہوئی ہے۔''

ہیری ایک بار پھر مسکرایا۔

''ڈڈلی! تم اتنے گدھے نہیں ہو، جتنے دکھائی دیتے ہو لیکن مجھے لگتا ہے کہ اگر تم اتنے گدھے ہوتے تو تم ایک ساتھ چل اور بول نہیں سکتے تھے۔'' ہیری نے اپنی چھڑی نکالتے ہوئے کہا۔ ڈڈلی نے اس کی طرف کنکھیوں سے دیکھا۔

''تمہیں اس کی اجازت نہیں ہے، میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ تمہیں اس کی اجازت قطعی نہیں ہے۔ تمہیں اس بیہودہ سکول سے نکال دیا جائے گا۔'' ڈڈلی نے فوراً کہا۔

''ڈڈلی استاد! تمہیں یہ بات کیونکر معلوم ہوئی کہ سکول والوں نے قانون نہیں بدلے ہیں؟''

''انہوں نے نہیں بدلے ہیں۔'' ڈڈلی نے جلدی سے کہا حالانکہ اس کی آواز میں انجان ڈر کی جھلک محسوس ہو رہی تھی۔

ہیری آہستگی سے ہنس دیا۔

''اس چیز کے بغیر تم میں میرا سامنا کرنے کی ہمت نہیں ہے، ہے نا؟'' ڈڈلی غرا کر بولا۔

''اور تمہیں تو دس سال کے لڑکے سے بھڑنے کیلئے اپنے ساتھ چار دوستوں کی ضرورت پڑتی ہے۔ تم اس باکسنگ چیمپئن شپ کی ڈینگیں ہانکتے رہتے ہو۔ تمہارا حریف کتنا بڑا تھا؟ سات سال کا یا پھر آٹھ سال کا؟''

''تمہاری معلومات کیلئے بتا دوں کہ وہ سولہ سال کا تھا۔ یہیں نہیں، مجھ سے مقابلہ کرنے کے بعد وہ بیس منٹ تک بے ہوش پڑا رہا اور اس کا وزن تم سے دوگنا زیادہ ہوگا۔ تم ٹھہرو تو سہی، میں ڈیڈی کو بتاتا ہوں کہ تم نے یہ چیز باہر نکالی تھی......''

''اچھا...... اب اپنے ڈیڈی کی آڑ لے رہے ہو۔ کیا چھوٹا باکسنگ چیمپئن آوارہ ہیری کی چھڑی سے ڈر گیا ہے......''

''رات کو تمہاری بہادری کہاں چلی جاتی ہے؟'' ڈڈلی نے تمسخرانہ انداز میں طنز کرتے ہوئے کہا۔

''اس وقت رات ہی تو ہے لاڈو بیٹا...... جب چاروں طرف اس طرح سیاہ اندھیرا چھا جاتا ہے تو لوگ اسے رات ہی کہتے ہیں۔''

''میرا مطلب ہے کہ سونے کے بعد......'' ڈڈلی نے غراتے ہوئے کہا۔

ڈڈلی نے اب چلنا بند کر دیا تھا اور مڑ کر اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔ ہیری بھی رُک گیا اور اپنے خالہ زاد بھائی کی طرف عجیب استفہامیہ نظروں سے گھورنے لگا۔ اسے ڈڈلی کے بڑے پھیلے ہوئے چہرے کا جتنا بھی حصہ دکھائی دے رہا تھا اس سے یہ صاف ظاہر تھا

کہ اس پر عجیب سا فاتحانہ انداز جھلک رہا تھا۔

''تمہارا کیا مطلب ہے؟'' ہیری نے حیرت بھرے انداز میں پوچھا۔ ''سوتے ہوئے میری بہادری کہا چلی جاتی ہے؟ میں کس چیز سے ڈروں گا...... تکیوں سے؟''

''میں نے کل رات تمہاری آواز سنی تھی۔ تم نیند میں بڑبڑا رہے تھے اور سسکیاں بھر رہے تھے۔'' ڈڈلی نے ہانپتے ہوئے کہا۔

''میں سمجھا نہیں...... تمہارا کیا مطلب ہے؟'' ہیری نے جلدی سے پوچھا۔ یہ الگ بات تھی کہ سردی کی ٹھنڈی لہر اس کے پیٹ میں کوڑے کی طرح ضرب لگا رہی تھی۔ پچھلی رات کو اسے پھر سے قبرستان والا خواب دکھائی دیا تھا۔

ڈڈلی نے اس کے چہرے کو غور سے دیکھ کر اپنی بتیسی نکالی اور بے ہنگم انداز میں ہنسا۔ اس کے بعد اس نے تیکھی سسکتی ہوئی آواز میں ہیری کی نقل اتارتے ہوئے کہا۔ ''سیڈرک کو مت مارو۔ سیڈرک کو مت مارو...... یہ سیڈرک کون ہے...... تمہارا بوائے فرینڈ!''

''ار...... تم جھوٹ بول رہے ہو!'' ہیری نے کہنے کو تو کہہ دیا تھا لیکن اس کا حلق سوکھ گیا تھا۔ وہ جانتا کہ ڈڈلی جھوٹ نہیں بول رہا تھا۔ اسے سیڈرک کے بارے میں پتہ کیسے چل سکتا تھا؟

''ڈیڈی میری مدد کرو...... ڈیڈی! وہ مجھے مارنے والا ہے...... مجھے بچاؤ ڈیڈی!''

''چپ ہو جاؤ......'' ہیری نے آہستگی سے کہا۔ ''ڈڈلی میں تمہیں خبردار کر رہا ہوں، چپ ہو جاؤ!''

''ڈیڈی میری مدد کرو۔ ڈیڈی ممی میری مدد کرو۔ اس نے سیڈرک کو مار ڈالا ہے۔ ڈیڈی میری مدد کرو، وہ مجھے بھی...... تم اس چیز کو میری طرف مت تانو......''

ڈڈلی تیزی سے گلی کی دیوار کے ساتھ چپک کر کھڑا ہو گیا۔ ہیری کی چھڑی ڈڈلی کے سینے کی طرف تنی ہوئی تھی۔ ہیری کے خون میں ڈڈلی کیلئے چودہ سال کی نفرت کا لاوا جوش مارنے لگا تھا۔ اس وقت وہ ڈڈلی کو سبق سکھانا چاہتا تھا...... اس پر کسی مہلک جادوئی کلمے کا استعمال کرنا چاہتا تھا تاکہ وہ کیڑے مکوڑے کی طرف رینگتا ہوا گھر واپس لوٹے۔ اس کے چہرے پر مہاسوں کا کیچڑ بھر جائے......

''اس بات کا ذکر اب دوبارہ کبھی مت کرنا...... تم میری بات سمجھ گئے؟'' ہیری غرایا۔

''اس چیز کو دوسری طرف کرو۔''

''میں پوچھا کہ تم میری بات سمجھ گئے؟''

''اس چیز کو دوسری طرف کرو۔''

''تم میری بات سمجھ گئے؟''

''اس چیز کو دوسری طرف کرو۔''

ڈڈلی کی سانس عجیب طریقے سے ٹوٹ گئی جیسے کسی نے اس پر اچانک سرد پانی پھینک دیا ہو۔ مخملی احساس والی رات کو کچھ ہو گیا

تھا۔ستاروں بھرا گہرا نیلگوں آسمان اچانک سیاہ پڑ گیا تھا۔ستارے، چاند اور گلی کے دونوں کناروں پر پھیلی ہوئی دھندلی روشنی اب غائب ہو چکی تھی۔ درختوں کے سرسراتے ہوئے پتوں اور کاروں کی دور سے آتی ہوئی آوازیں سنائی دینا بند ہو گئی تھیں۔اچانک فضا میں خنکی کا احساس بڑھ گیا تھا۔اب ان کے چاروں طرف گھپ اندھیرا اور عجیب سناٹا چھا چکا تھا جیسے کسی نادیدہ ہاتھ نے پوری گلی پر موٹی اور برفیلی چادر ڈال کر انہیں بالکل اندھا کر ڈالا ہو۔ایک پل کیلئے تو ہیری نے سوچا کہ اس نے انجانے میں کوئی جادوئی کلمہ پڑھ لیا تھا حالانکہ وہ ایسا نہ کرنے کیلئے خود پر اپنی بھرپور توانائی استعمال کر رہا تھا۔پھر اس کے ذہن میں ایک انہونا خیال رینگنے لگا جس سے وہ پوری طرح ہوش میں آ گیا تھا۔اس کے پاس ستاروں کو آسمان سے غائب کرنے کی طاقت بالکل نہیں تھی۔اس نے اپنا سر گھما کر اندھیرے میں دیکھنے کی کوشش کی لیکن اندھیرے کی چادر نہایت دبیز تھی اور چاروں طرف پھیلی ہوئی تھی۔اسے کچھ بھی سجھائی نہیں دے رہا تھا۔

ہیری کو ڈڈلی کی دہشت بھری آواز سنائی دی۔

''یہ تم...... یہ کک کیا کر رہے ہو......اسے بند کرو......''

''میں کچھ نہیں کر رہا ہوں......چپ رہو اور ہلنا مت......''

''مجھے کچھ نہیں......کچھ نہیں دکھائی دے رہا ہے۔میں اندھا......اندھا ہو گیا ہوں......''

''میں کہا......خاموش رہو......''

ہیری نے اسی جگہ کھڑے کھڑے اپنی آنکھیں دائیں بائیں گھمائیں۔سردی اتنی زیادہ بڑھ گئی تھی کہ وہ بری طرح کانپنے لگا۔اس کے رونگٹے کھڑے ہو گئے تھے اور اس کی گردن کے عقبی بال بھی خوف سے اکڑ گئے تھے۔اس نے اپنی آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر چاروں طرف دیکھنے کی کوشش کی لیکن اسے کچھ دکھائی نہیں دے پایا۔

یہ ناممکن تھا......وہ یہاں نہیں آ سکتے......لٹل ونجنگ میں تو کبھی نہیں......اس نے اپنی سماعت پر زور ڈالا......دکھائی دینے سے پہلے ان کی آواز سنائی دے جائے گی......

''میں ڈیڈی کو بتاؤں گا......تم کہاں ہو......کہاں ہو؟......تم کیا کر رہے ہو؟'' ڈڈلی سسکتا ہوا بولا۔

''ذرا خاموش رہو......میں سننے کی کوشش......'' ہیری نے آہستگی سے کہا۔

لیکن وہ خاموش ہو گیا کیونکہ اسے وہ چیز سنائی دینے لگی تھی جس کا اسے خدشہ ہو رہا تھا۔ان کے علاوہ بھی گلی کوئی اور موجود تھا جو لمبی، گھر گھراتی، کھڑ کھڑاتی اور تیز سانس اندر کھینچ رہا تھا۔ہیری کو دہشت کا گہرا جھٹکا لگا اور وہ ٹھنڈی ہوا میں کانپنے لگا۔

''اسے بند کرو......میں کہتا ہوں اسے بند کرو......ورنہ میں تمہیں مکا مار دوں گا۔میں سچ کہہ رہا ہوں......میں مکا مار دوں گا......''

''ڈڈلی چپ......''

دھم......

ہیری کے سر پر ایک زوردار مکا پڑا اور اس کے پیر زمین سے اکھڑ گئے۔ اس کی آنکھوں کے سامنے تارے ٹمٹما اُٹھے۔ ایک گھنٹے میں دوسری بار ہیری کو محسوس ہوا کہ اس کے سر کے دو ٹکڑے ہو گئے ہوں۔ اگلے ہی لمحے وہ دھڑام سے زمین پر گر گیا اور چھڑی اس کے ہاتھوں سے نکل گئی۔

''ڈڈلی بیوقوف کہیں کے......'' ہیری چیخ اُٹھا۔ درد کی وجہ سے اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے لیکن وہ اپنے ہاتھ پیر کے بل چلتے ہوئے اندھیرے میں اپنی چھڑی ڈھونڈنے کی کوشش کرنے لگا۔ اسے ڈڈلی کے چلنے کی آ رہی تھی جو لڑکھڑاتے ہوئے گلی میں آگے کی طرف جا رہا تھا۔

''ڈڈلی واپس آ جاؤ......تم سیدھا اسی کے پاس ہی جا رہے ہو۔''

ایک بھیانک چیخ سنائی اور ڈڈلی کے قدموں کی آہٹ رُک گئی۔ اسی پل ہیری کو پیچھے سے بھی تیز ٹھنڈک کا احساس ہوا۔ اس کا ایک ہی مطلب ہو سکتا تھا کہ وہ ایک سے زیادہ ہیں۔

''ڈڈلی اپنا منہ بند رکھنا۔ تم چاہے جو بھی کرو......اپنا منہ کس کر بند رکھنا......چھڑی......'' ہیری دہشت میں چیخا اور اس نے اپنے ہاتھ مکڑیوں کی طرح زمین پر گھمائے۔ ''چھڑی کہاں ہے......اوہ اجالا ہو......''

جادوئی کلمہ اس کے منہ سے خود بخود ہی نکل گیا تھا کیونکہ وہ چھڑی تلاش کرنے کی کوشش میں روشنی کی اشد ضرورت کو محسوس کر رہا تھا۔ اسے یہ دیکھ کر اطمینان ہوا کہ اس کے دائیں جانب کچھ ہی انچ دور روشنی کا ہالہ نمودار ہو گیا تھا۔ چھڑی کی نوک پر روشنی کی ننھی کرن جگمگا اُٹھی تھی۔ ہیری نے لپک کر اپنی چھڑی اُٹھائی اور کھڑا ہو کر پلٹا۔ اس کے پیٹ میں گہرا مروڑ اُٹھنے لگا۔

ایک لمبا نقاب پوش ہیولا اس کی طرف لہراتا ہوا چلا آ رہا تھا۔ اس کے پیر زمین سے کئی انچ اوپر اُٹھے ہوئے تھے۔ اس کے چوغے کے نیچے اس کا چہرہ یا پیر نہیں دکھائی دے رہے تھے۔ پاس آتے ہوئے وہ ہیولا زور زور سے سانس کھینچ رہا تھا۔

پیچھے کی طرف لڑکھڑاتے ہوئے ہیری نے اپنی چھڑی سیدھی کی اور تیز آواز میں چیخا۔

''پشت بان نمودارم......''

اسے اپنی آواز دھیمی اور دور سے سنائی دیتی ہوئی محسوس ہوئی۔ اس کی چھڑی سے دھوئیں کی سفید لہر نکلی جو اگلے ہی پل غائب ہو گئی۔ روح کھچڑ ذرا سا رُکا اور پھر اس کی طرف بڑھنے لگا۔ جادوئی کلمہ پوری طرح سے کام نہیں کر رہا تھا۔ ہیری کے دماغ میں دہشت پھیلنے لگی اور وہ لڑکھڑاتا ہوا کئی قدم پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ روح کھچڑ اس کی طرف بڑھتا آ رہا تھا۔ ہیری نے خود کو سنبھالا اور ہدایت دینے لگا......توجہ کو مرتکز کرو......یکسو کرو!

اسی لمحے روح کھچڑ کے چوغے کی آستین میں سے زرد، گندا اور پھپھوندی زدہ ہاتھ باہر نکل کر اس کی طرف بڑھنے لگا۔ ہیری کے

کان سنسنا اُٹھے۔

''پشت بان نمودارم......''

ھیری کی سماعت میں اپنی نیم خوابیدہ سی آواز پڑی۔اس کی چھڑی سے سفید دھوئیں کی ایک اورلہر جھلملائی جو پچھلی لہر جتنی ہی کمزور اور ناقص ثابت ہوئی۔اب وہ کچھ نہیں کر سکتا تھا۔وہ اس جادوئی کلمے کو صحیح طریقے سے پڑھ نہیں پا رہا تھا......

اسے اپنے دماغ میں تیکھی ہنسی سنائی دے رہی تھی......روح کھچڑ کی کھڑ کھڑاتی ہوئی سانس کی بدبو اس کے پھیپھڑوں میں اترنے لگی تھی۔اسے یوں محسوس ہو رہا تھا کہ وہ پانی کی اتھاہ گہرائیوں میں ڈوبتا چلا جا رہا تھا۔سوچو......کوئی خوشی بھرا خیال سوچو......

لیکن اس کے اندر خوشی کا نام ونشان تک نہیں تھا۔روح کھچڑ کی برفیلی انگلیاں اس کے گلے پر اپنی گرفت سخت کرنے لگیں۔تیکھی ہنسی اب تیز ہوتی جا رہی تھی اور اس کے دماغ میں ایک تیز آواز گونجنے لگی۔'موت کے سامنے سر جھکاؤ ھیری!......ہو سکتا ہے کہ اس میں درد نہ ہو......مجھے معلوم نہیں......میں کبھی مرا ہی نہیں ہوں......'

وہ دوبارہ رون اور ہرمائنی کو کبھی نہیں دیکھ پائے گا۔اور جب وہ سانس لینے کیلئے بری طرح سے تڑپا تو اس کے دماغ میں ان دونوں کے مسکراتے ہوئے چہرے نمودار ہو گئے۔

''پشت بان نمودارم......''

ھیری کی چھڑی سے ایک بڑا سفید قطبی ہرن نکلا اور اس نے اپنے سینگوں سے روح کھچڑ کو اُٹھا کر پیچھے پھینک دیا۔روح کھچڑ عجیب سے انداز سے کانپا اور اگلے ہی لمحے چمگادڑ کی طرح ہوا میں اوپر اُڑ گیا۔شاید وہ ہرن کے سینگوں کی زوردار ضرب سے گھائل ہو چکا تھا۔

''اس طرف......'' ھیری نے گھوم کر چیختے ہوئے کہا۔اپنی روشن چھڑی کو مضبوطی سے تھام کر وہ گلی کی دوسری نکڑ کی طرف بھاگا۔

''ڈڈلی......ڈڈلی......''

مشکل سے دس بارہ قدم بھاگتے ہوئے وہ اس کے سر پر پہنچ گیا۔ڈڈلی زمین پر پڑا ہوا تھا اور اس نے اپنے دونوں ہاتھ کس کر منہ پر باندھ رکھے تھے۔دوسرا روح کھچڑ اس کے اوپر جھکا ہوا تھا اور اپنے چپچپے ہاتھوں سے ڈڈلی کی دونوں کلائیاں جکڑے ہوئے تھا۔وہ دھیرے دھیرے محبت سے اس کے ہاتھوں کو منہ سے ہٹانے کی کوشش کر رہا تھا اور اپنے نقاب والے سر کو ڈڈلی کے چہرے کی طرف اس طرح جھکا رہا تھا جیسے وہ اسے چومنا چاہتا ہو......

''اس پر حملہ کرو......'' ھیری زور سے گرجا۔سفید ہرن تیزی سے چوکڑی بھرتا ہوا روح کھچڑ کی طرف لپکا۔جب روح کھچڑ کا نقاب کے پیچھے چھپا چہرہ ڈڈلی کے چہرے سے بس انچ بھر ہی دور رہ گیا تھا،ٹھیک اسی وقت سفید ہرن نے اپنے سینگوں کو روح کھچڑ کی پسلیوں میں دھنسا دیا اور پورے جھٹکے کے ساتھ اسے ہوا میں اوپر کی طرف اچھال دیا۔وہ پہلے روح کھچڑ کی طرح کھڑ کھڑاتی ہوئی سانس کے ساتھ ہوا میں اچھلا اور پھر یوں سیاہ اندھیرے میں غائب ہو گیا جیسے اسے ڈر ہو کہ ہرن اس کے پیچھے جست لگا کر دوبارہ حملہ

کر دے گا۔سفید ہرن گلی کے سرے تک بھاگتا ہوا گیا اور پھر اندھیرے میں پھیلی سفید دھند میں کہیں گم ہو گیا۔

چاند،ستارے اور سٹریٹ لائٹس کی دھندلی روشنی دوبارہ دکھائی دینے لگی۔گلی میں گرم ہوا کے جھونکے پھر سے چلنے لگے۔ پہلو میں موجود باغیچے کے درختوں کے پتے سرسرانے لگے اور گہرا سناٹا کسی قدر زائل ہو گیا۔منگولیا کریسنٹ پر چلنے والی کاروں کی دھیمی دھیمی آوازیں اب دوبارہ سنائی دینے لگی تھیں۔ ہیری ابھی تک دم بخود سا کھڑا تھا جیسے وہ سکتے میں مبتلا ہو۔معمول کی کیفیت میں آتے ہوئے اس کے بدن تمام اعضاء بری طرح پھڑک رہے تھے۔ایک پل بعد اسے یہ محسوس ہوا کہ اس کی ٹی شرٹ اس کے بدن سے چپکی ہوئی تھی۔ وہ پسینے سے شرابور ہو چکا تھا۔ابھی ابھی جو ہوا تھا، اسے اس پر یقین ہی نہیں ہو رہا تھا۔اژقبان کے روح کھچڑ یہاں آئے تھے......لٹل ونجنگ میں۔

ڈڈلی سسکیاں بھرتا ہوا اور کانپتا ہوا زمین پر ہی پڑا رہا۔ ہیری جھک کر دیکھنے لگا کہ کیا ڈڈلی اُٹھ کر کھڑا ہو سکتا ہے؟ لیکن اسی وقت اسے پیچھے سے بھاگتے ہوئے قدموں کی آواز سنائی دی۔ بغیر سوچے سمجھے اس نے اپنی چھڑی دوبارہ بلند کر دی اور ناگہانی آفت کا مقابلہ کرنے کیلئے تیار ہو گیا۔اس نے دیکھا کہ سامنے کی طرف سے پاگل بڑھیا پڑوسن مسز فگ ہانپتی ہوئی آ رہی تھیں۔ان کے الجھے ہوئے سفید بال ان کے جوڑے سے نکل کر بکھر چکے تھے۔ان کے ہاتھ میں ایک شاپنگ بیگ جھول رہا تھا اور ان کے پیر ان کی سلیپروں میں سے آدھے باہر نکلے ہوئے تھے۔ ہیری نے جلدی سے اپنی چھڑی چھپانے کی کوشش کی لیکن......

''نادان لڑکے! اسے اندر مت رکھو!'' وہ جلدی سے چیخیں۔'' آس پاس اور بھی تو ہو سکتے ہیں......اوہ! میں منڈنگس فلی چر کو جان سے مار ڈالوں گی......''

☆☆☆☆

دوسرا باب

# الّوؤں کا دھاوا

''کیا مطلب......؟'' ہیری نے انجان بنتے ہوئے کہا۔

''منڈنگس چلا گیا۔'' مسز فگ اپنے ہاتھ مسلتے ہوئے بولیں۔'' وہ کسی کے بھاری ڈنڈے کے پیچھے سے گری کڑاہیوں کا سودا کرنے چلا گیا۔ میں نے اس سے صاف صاف کہا تھا کہ اگر وہ گیا تو میں اسے زندہ نہیں چھوڑوں گی لیکن پھر بھی اس نے میری ایک نہیں سنی۔ روح کھچڑ...... وہ تو قسمت اچھی تھی جو میں اپنی بلی ٹبلس کو نگرانی کیلئے چھوڑ گئی تھی......لیکن اب ہمیں یہاں زیادہ دیر رُکنا نہیں چاہئے۔ جلدی کرو۔ تمہیں جلداز جلد گھر پہنچنا چاہئے۔ اوہ! اس سے مصیبتوں کا پہاڑ کھڑا ہو جائے گا۔ میں اسے مار ڈالوں گی......''

تنگ گلی میں روح کھچڑ کو دیکھ کر ہیری کو جتنا سکتہ طاری ہوا تھا اتنا ہی سکتہ اسے یہ جان کر ہونے لگا کہ بلیوں کے پیچھے دیوانی یہ پاگل سی بڑھیا پڑوسن روح کھچڑوں کی حقیقت کے بارے میں جانتی تھی۔

''کک......کیا آپ جادوگرنی ہیں؟''

''میں جادوگرنی نہیں، گھنا چکر ہوں۔ میں جادوئی کلمات کیلئے ناکارہ ہوں اور منڈنگس یہ بات اچھی طرح جانتا ہے۔ اس لئے روح کھچڑوں سے مقابلہ کرنے کیلئے میں تمہاری مدد کیسے کرسکتی تھی؟ لیکن میرے خبردار کرنے کے باوجود بھی وہ تمہاری نگرانی کا کام چھوڑ کر چلا گیا......''

''نگرانی......تو منڈنگس میری نگرانی کر رہا تھا؟ ......اچھا تو وہ گولی جیسی آواز اسی کی ہی ہوگی۔ وہ یقیناً میرے گھر کے سامنے سے ثقاب بھر کے گیا ہوگا......''

''ہاں......ہاں! لیکن قسمت اچھی رہی کہ میں احتیاط کے طور پر ٹبلس کو کار کے نیچے چھوڑ گئی تھی۔ ٹبلس نے آ کر مجھے منڈنگس کے جانے کی خبر دی تھی۔ لیکن جب تک میں تمہارے گھر کے سامنے پہنچی تو تم وہاں سے جا چکے تھے۔ اوہ خدایا! ......اب......ڈمبل ڈور کیا کہیں گے؟ تم......'' وہ ڈڈلی کی طرف مڑ کر بے چینی سے اس کا جائزہ لینے لگیں جو اب بھی زمین پر پڑا ہوا تھا۔'' اپنے گوشت کے

اس گٹھڑ کو اُٹھاؤ......جلدی کرو......‘‘

’’آپ ڈمبل ڈور کو بھی جانتی ہیں؟‘‘ ہیری نے انہیں گھورتے ہوئے پوچھا۔

’’ظاہر ہے! میں ڈمبل ڈور کو جانتی ہوں۔ ڈمبل ڈور کو کون نہیں جانتا لیکن سنو!......اگر روح کھچڑ دوبارہ واپس آ گئے تو میں تمہاری ذرا بھی مدد نہیں کر پاؤں گی۔ میں تو جادو سے ٹیبلس کا بھی روپ نہیں دھار سکتی ہوں۔‘‘

وہ نیچے جھکیں اور اپنے جھریوں بھرے ہاتھ سے ڈڈلی کا بھاری بھرکم بازو پکڑ کر اوپر کھینچنے لگیں۔

’’اُٹھو!...... چربی کے پہاڑ......اُٹھو!‘‘

لیکن ڈڈلی یا تو اُٹھ ہی نہیں سکتا تھا یا پھر اُٹھنا ہی نہیں چاہتا تھا۔ اس کا چہرہ فق پڑ چکا تھا اور وہ زمین پر پڑے پڑے بری طرح کانپ رہا تھا۔ اس نے ابھی تک اپنا منہ مضبوطی سے بند کر رکھا تھا۔

’’میں اسے اُٹھاتا ہوں۔‘‘ ہیری نے ڈڈلی کا ہاتھ پکڑ کر کھینچا۔ بہت کوشش کے بعد وہ اسے کھڑے کرنے میں کامیاب ہو ہی گیا تھا۔ ڈڈلی بے ہوش ہونے کے آخری کنارے پر جھول رہا تھا۔ اس کی چھوٹی چھوٹی پتلیاں آنکھوں میں گول گول گھوم رہی تھیں۔ اس کی پیشانی پسینے سے نہائی ہوئی تھی۔ جیسے ہی ہیری نے اسے کھڑا کیا تو وہ خطرناک انداز میں جھول سا گیا۔

’’جلدی کرو......‘‘ مسز فگ خوفزدہ آواز میں چیخیں۔

ہیری نے ڈڈلی کا ایک بھاری بھرکم بازو اپنے کندھے پر ڈالا اور اپنا ہاتھ اس کی وسیع کمر میں ڈال کر اسے سڑک کی طرف کھینچنے لگا۔ وہ اس کے بھاری بوجھ کے نیچے بری طرح دبا ہوا تھا۔ مسز فگ ان کے آگے آگے چل رہی تھیں اور پریشانی بھری نظروں سے آگے والے موڑ کی طرف دیکھ رہی تھیں۔ جب وہ لوگ ویسٹریا واک میں داخل ہوئے تو مسز فگ ہیری سے مخاطب ہوئیں۔

’’اپنی چھڑی باہر ہی رکھنا۔ اب پوشیدگی کے قانون کی پرواہ مت کرو۔ ویسے بھی بہت بڑی مصیبت کھڑی ہونے والی ہے۔ ہمیں ڈریگن کیلئے بھی اتنی ہی بڑی سزا ملے گی جتنی کہ اس کے انڈے کیلئے۔ نابالغ جادوگروں کے سکول سے باہر جادو کرنے کی پابندی کے قانون کے بارے میں اب سوچنے کا کچھ فائدہ نہیں ہے۔ ڈمبل ڈور کو اسی بات کا اندیشہ تھا......سڑک کے کنارے پر کون کھڑا ہے؟......اوہ! یہ تو مسٹر پیرنٹائس ہیں......اپنی چھڑی اندر مت کرو لڑکے۔ میں نے تمہیں بتایا ہے نا کہ میں کسی کام کی نہیں ہوں...... میں تمہاری مدد نہیں کر پاؤں گی۔‘‘

چھڑی کو تھامے رکھنا اور ساتھ ہی ڈڈلی جیسے ہاتھی کا بوجھ بھی سنبھالنا کوئی آسان کام نہیں تھا۔ ہیری کی ہڈیاں تک جھنجھنا اُٹھی تھی۔ ہیری نے پوری قوت کے ساتھ اپنے خالہ زاد بھائی کی پسلیوں میں اپنی کہنی گاڑ دی، مگر لگتا تھا کہ ڈڈلی کو خود چلنے کی کوئی خواہش نہیں تھی۔ وہ تو بس ہیری کے کندھے پر ہی بے جان لاشے کی طرح پڑا ہوا تھا۔ اس کے بڑے بڑے پیر زمین پر گھسٹتے ہوئے جا رہے تھے۔

''مسز فگ! آپ گھنا چکر ہیں۔ یہ بات آپ نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتائی؟ میں اتنی بار آپ کے گھر میں آ چکا ہوں، آپ نے پہلے تو اس بارے میں کچھ نہیں بتایا؟'' ہیری نے چلنے کی کوشش میں ہانپتے ہوئے پوچھا۔

''یہ ڈمبل ڈور کی ہدایت تھی۔ مجھے تم پر نظر رکھنا تھی لیکن کچھ بتانا نہیں تھا۔ تم بہت چھوٹے تھے۔ ہیری! مجھے افسوس ہے کہ تم جب میرے گھر آتے تھے تو میں تمہیں پریشان کرتی تھی لیکن ڈرسلی گھرانے کو اگر یہ معلوم ہو جاتا کہ تمہیں میرے گھر میں آنا اچھا لگتا ہے تو وہ تمہیں کبھی میرے گھر نہیں آنے دیتے۔ تمہیں معلوم ہے۔ یہ آسان نہیں تھا...... لیکن اوہ!'' انہوں نے پریشانی کے عالم میں ایک بار پھر اپنے ہاتھوں کو مسلا۔ ''جب ڈمبل ڈور کو پتہ چلے گا تو کیا ہوگا؟...... منڈنگس کو نصب شب تک پہرہ دینا تھا پھر وہ درمیان میں کیسے چلا گیا...... وہ جانے کہاں ہے؟ میں ڈمبل ڈور کو اس حادثے کی خبر کیسے دوں؟ میں تو نقاب اڑان بھی نہیں بھر سکتی......''

''میرے پاس الو ہے، آپ اس کا استعمال کر سکتی ہیں۔'' ہیری نے کراہتے ہوئے کہا اور یہ سوچنے لگا کہ کہیں ڈڈلی کے وزن سے اس کی ریڑھ کی ہڈی تو ٹوٹ نہیں جائے گی۔

''ہیری! تم سمجھتے نہیں ہو۔ ڈمبل ڈور کو بہت سرعت رفتاری سے کام کرنا پڑے گا۔ محکمے والوں کو نابالغ جادوگروں کی جادوئی حرکات وسکنات کا فوراً پتہ چل جاتا ہے۔ میرے لفظوں کو اچھی طرح سے یادداشت میں محفوظ کر لو۔ انہیں اب تک تمہاری حرکت کا پتہ چل چکا ہوگا......''

''لیکن میں تو روح کھچڑوں سے دفاع کر رہا تھا۔ میں نے جادو کا استعمال مجبوری کے عالم میں ہی کیا تھا کیونکہ اور کوئی چارہ نہیں تھا۔ انہیں تو اس بات کی زیادہ فکر کرنا چاہئے کہ روح کھچڑ ویسٹر یا واک میں کیوں منڈلا رہے تھے؟''

''اوہ میرے بچے! کاش ایسا ہی ہوتا...... لیکن مجھے ڈر ہے...... آہ! منڈنگس فلی چر! میں تمہیں جان سے مار ڈالوں گی......''

ایک تیز کڑاکے دار آواز گونجی اور فضا میں شراب اور تمباکو کی ملی جلی تیز بدبو پھیل گئی۔ اسی لمحے گول مٹول چہرے والا ڈاڑھی منڈھا ایک شخص نمودار ہوا جس نے پھٹا ہوا اوور کوٹ پہن رکھا تھا۔ اس کی چھوٹی چھوٹی ٹانگیں کمان جیسی تھیں۔ اس کے لمبے بال نارنجی بھوری رنگت کے تھے اور اس کی سرخ آنکھیں پھولی ہوئی دکھائی دیتی تھیں جس سے وہ کسی شکاری کتے جتنا رنجیدہ دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک سفید چیز بھی تھی جس دیکھتے ہی ہیری فوراً پہچان گیا کہ یہ غیبی چوغہ تھا۔

منڈنگس نے حیرت نظروں سے مسز فگ، ہیری اور ڈڈلی کو گھورتے ہوئے پوچھا۔ ''کیا ہوا؟...... فگ! تمہیں تو روپوش رہنا تھا......؟''

''میں تمہیں مزہ چکھاتی ہوں......'' مسز فگ چیخ کر غرائیں۔ ''بدمعاش کہیں کے...... روح کھچڑوں نے یہاں حملہ کر دیا تھا اور تم...... گھٹیا انسان...... بھگوڑے، لالچی چور کہیں کے......''

''روح کھچڑوں نے......؟'' منڈنگس کی آنکھیں پھٹ گئیں۔ ''اور یہاں......''

’’ہاں یہاں! گھامڑ کی اولاد...... یہاں لٹل ونجنگ میں۔‘‘ مسز فگ نے چیختے ہوئے کہا۔’’جس لڑکے کی تمہیں حفاظت کرنا تھی۔روح کھچڑوں نے اسی پر حملہ کر دیا تھا......‘‘

’’اوہ!‘‘ منڈنگس نے آہستگی سے کہا۔وہ عجیب نظروں سے ہیری اور مسز فگ کو گھورتا رہا اور پھر بولا۔’’اوہ......میں......‘‘

’’اور تم چوری کی کڑاہیاں کا سودا کرنے کیلئے چلے گئے تھے۔میں نے تم سے پہلے ہی کہا تھا کہ مت جانا......میں نے تم سے کہا تھا نا......؟‘‘

’’مم......میں!‘‘ منڈنگس کافی پریشان دکھائی دے رہا تھا۔’’یہ پیسے کمانے کا بہت اچھا موقعہ تھا،اسے بھلا ہاتھ سے کیسے جانے دیتا......؟‘‘

مسز فگ فرط طیش سے کانپنے لگیں اور پھر یکایک ان کا ہاتھ اوپر اُٹھا اور شاپنگ بیگ گھومتا ہوا زور سے منڈنگس کے چہرے اور گردن پر جاٹکرایا۔اس کی آواز سے لگا کہ اس میں بلیوں کے کھانے کے سامان کے ڈبے بھرے ہوئے تھے۔

’’اووچ!...... پاگل بڑھیا......دور ہٹو!......دور ہٹو۔کسی کو ڈمبل ڈور کو اطلاع کرنا ہوگی۔‘‘

’’ہاں! کرنا ہوگی......‘‘ مسز فگ نے چیخ کر کہا اور اپنے شاپنگ بیگ کو دوبارہ ہوا میں لہرا کر منڈنگس کو دوبارہ چوٹ لگانے کی کوشش کی۔’’اور بہتر یہی ہوگا کہ یہ خبر تم انہیں دو اور انہیں یہ بھی بتاؤ کہ تم وہاں پر مدد کرنے کیلئے کیوں موجود نہیں تھے......‘‘

’’اتنا بھڑکنے کی ضرورت نہیں ہے......‘‘ منڈنگس نے جلدی سے کہا اور ہاتھ سے شاپنگ بیگ کو پرے دھکیل کر خود کو بچایا۔

’’میں جا رہا ہوں......ہاں میں ہی جا رہا ہوں......‘‘

پھر ایک کڑاکے کی آواز کے ساتھ وہ نقاب اُڑان بھر گیا اور نظروں سے اوجھل ہوگیا۔

’’مجھے یقین ہے کہ ڈمبل ڈور اس کا خون پی جائیں گے......‘‘ مسز فگ نے غصے سے کانپتے ہوئے کہا۔’’اب چلو ہیری! تم کس کا انتظار کر رہے ہو؟‘‘

ہیری نے فیصلہ کیا کہ وہ مسز فگ کو یہ بتانے میں اپنی بچی کھچی سانس برباد نہیں کرے گا کہ ڈڈلی کے بھاری بھرکم وزن کو اُٹھا کر چلنا کتنا دشوار کام تھا۔اس نے نیم بے ہوش ڈڈلی کو جھٹکا دیا اور لڑکھڑاتے ہوئے آگے کی طرف بڑھ گیا۔جب وہ پرائیویٹ ڈرائیو میں داخل ہوئے تو مسز فگ نے جلدی سے کہا۔’’میں تمہیں گھر کے دروازے تک لے چلتی ہوں۔کہیں آس پاس اور روح کھچڑ نہ ہوں......اوہ! کتنا برا ہوگیا......اور تمہیں ان سے خود مقابلہ کرنا پڑا......جبکہ ڈمبل ڈور نے کہا تھا کہ تمہیں کسی بھی قیمت پر جادو کرنے سے روکنا ہوگا......لیکن اب کیا ہوسکتا ہے؟...... پھٹے ہوئے دودھ پر رونے سے کیا فائدہ؟ اب تو بلی جال میں پھنس ہی چکی ہے......‘‘

’’تو ڈمبل ڈور......میری نگرانی کروا رہے تھے؟‘‘ ہیری نے ہانپتے ہوئے پوچھا۔

’’اور کیا؟......تمہیں کیا لگتا تھا کہ جون کی تعطیلات کے بعد وہ تمہیں تمہارے حال پر چھوڑ دیں گے؟‘‘ مسز فگ نے تلخی سے کہا۔

''اوہ خدایا! لوگ تمہیں سمجھدار سمجھتے ہیں لیکن تم اتنا بھی نہیں سمجھ پائے.....'' مکان نمبر چار کے سامنے پہنچ کر انہوں نے مزید کہا۔ ''اچھا تو......اب اندر جاؤ اور وہیں رہنا۔ مجھے امید ہے کہ کوئی نا کوئی جلد ہی تم سے رابطہ کرے گا......''

''آپ لوگ اب کیا کریں گے؟'' ہیری نے جلدی سے پوچھا۔

مسز فگ نے کانپتے ہوئے اندھیری سڑک کی طرف دیکھا اور بولیں۔ ''میں تو سیدھے گھر جا رہی ہوں۔ میں اگلی ہدایت کا انتظار کروں گی۔ اچھا تو اب گھر کے اندر ہی رہنا......شب بخیر!''

''ذرا ٹھہریئے! ابھی مت جائیں...... مجھے آپ سے بہت ساری باتیں پوچھنا ہیں۔''

لیکن مسز فگ اس کی بات ختم ہونے سے پہلے ہی جا چکی تھیں۔ ان کے سلیپروں کی چاپ اور شاپنگ بیگ کے جھولنے کی آواز دھیمی ہوتی جا رہی تھی۔

''رُکیئے تو......'' ہیری ان کے عقب میں زور سے چلایا۔ ڈمبل ڈور سے رابطے میں رہنے والے کسی بھی فرد سے اسے سینکڑوں سوال جواب کرنا تھے۔ لیکن اگلے ہی پل مسز فگ اندھیری گلی میں گم ہو کر گئیں۔ تیوریاں چڑھاتے ہوئے ہیری نے اپنے کندھے پر ڈڈلی کے بوجھ کو سنبھالا اور مکان کے باغیچے کی طرف بمشکل آہستہ آہستہ چلنے لگا۔

گھر کے ہال کی لائٹ روشن تھی۔ ہیری نے اپنی چھڑی جینز پینٹ کے پچھلی طرف رکھتے ہوئے گھر کی گھنٹی بجائی۔ اگلے ہی لمحے اسے صدر دروازے پر پٹونیہ آنٹی کا ہیولا بڑھتا ہوا دکھائی دیا اور پھر دروازہ کھل گیا۔

''اوہ میرے بچے! آج بہت دیر لگا دی۔ میں تو پریشان ہونے لگی تھی......اوہ! کیا ہوا؟ میرے بچے کو کیا ہوا؟ ڈڈلی بیٹا......''

ہیری نے ڈڈلی کو کنکھیوں سے دیکھا اور موقعہ پاتے ہی اس کے بازو کے نیچے سے نکل گیا۔ ڈڈلی ایک لمحے کیلئے اسی جگہ پر ڈگمگایا۔ اس کا چہرہ سبز ہو چکا تھا......پھر اس نے اپنا منہ کھولا اور دروازے کے میٹ کے اوپر ہی قے کر ڈالی۔

''آہ......ڈڈلی......ڈڈلی! میرے بچے، تمہیں کیا ہوا......ورنن......ورنن؟''

ہیری کے انکل لپکتے ہوئے لیونگ روم سے باہر نکلے۔ جب بھی وہ پریشان ہوتے تھے تو اس کی بھاری مونچھیں ادھر ادھر پھڑکنے لگتی تھیں اور اس وقت بھی کچھ ایسا ہی دکھائی دے رہا تھا۔ وہ بھاگتے ہوئے پٹونیہ آنٹی کی مدد کرنے کیلئے پہنچ گئے جو قے کی گندگی سے بچتی ہوئی ڈڈلی کو اندر لانے کی کوشش کر رہی تھیں۔

''اوہ ورنن! ڈڈلی بیمار ہے......'' وہ بے چینی سے بولیں۔

''تمہیں کیا ہوا میرے بیٹے؟......کیا ہوا؟......کیا مسز پولکس نے کھانے میں تمہیں کوئی خراب چیز کھلا دی ہے......؟''

''تمہارے کپڑوں پر اتنی دھول کیوں ہے، بیٹے؟ کیا تم زمین پر گر گئے تھے؟''

''ذرا ٹھہرو......بیٹے! تمہارے ساتھ کسی نے مار پیٹ تو نہیں کی؟''

پٹونیہ آنٹی کی چیخ نکل گئی۔

''پولیس کو فون کرو، ورنن!......جلدی کرو، پولیس کو فون کرو!......ڈڈلی بیٹا! اوہ ممی کی جان، بتاؤ تو سہی کس نے تمہارے ساتھ ایسا کرنے کی ہمت کی؟''

اس ہنگامے میں کسی کا بھی دھیان ہیری کی طرف نہیں گیا۔ اس بات سے وہ کافی خوش تھا۔ ورنن انکل کے دھڑام سے دروازہ بند کرنے سے پہلے ہی وہ اندر داخل ہونے میں کامیاب ہو چکا تھا۔ جب مسٹر ڈرسلی ہال سے ہوتے ہوئے باورچی خانے کی طرف جانے لگے تو ہیری چپ چاپ سیڑھیوں کی طرف بڑھنے لگا۔

''یہ کس نے کیا بیٹا؟......ہمیں اس کا نام بتاؤ۔ پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں! ہم اس کی اچھی خبر لیں گے۔''

''ششش......ورنن! وہ کچھ کہنے کی کوشش کر رہا ہے۔ وہ کون تھا ڈڈلی؟ اپنی ممی کو بتاؤ۔''

جب ہیری کا پیر پہلی سیڑھی پر تھا اسی وقت ڈڈلی کے منہ سے آواز نکلی۔ ''وہ......''

ہیری کا پیر سیڑھی پر ہی جم کر رہ گیا۔ اس نے اپنا چہرہ بھینچ لیا اور کسی دھماکے کیلئے خود کو تیار کرنے لگا۔

''لڑکے...... یہاں آؤ!''

دہشت اور غصے کے ملے جلے جذبات کے ساتھ ہیری نے اپنا پیر آہستگی سے سیڑھی سے پیچھے ہٹایا اور مسٹر ڈرسلی کے پیچھے پیچھے چلنے لگا۔ باہر کے اندھیرے ماحول کے بعد پٹونیہ آنٹی کا صاف ستھرے باورچی خانے کی آب و تاب کچھ عجیب سی لگ رہی تھی۔ پٹونیہ آنٹی ڈڈلی کو ایک کرسی پر بٹھا رہی تھیں۔ وہ اب بھی سبز رنگت میں ڈوبا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ ورنن انکل سنک کے سامنے کھڑے ہو کر اپنی چھوٹی چھوٹی بھینچی ہوئی آنکھوں سے ہیری کو گھور رہے تھے۔

''تم نے میرے بیٹے کے ساتھ کیا کیا؟'' انہوں نے غرا کر پوچھا۔

''کچھ نہیں......'' ہیری نے کہا حالانکہ وہ یہ اچھی طرح جانتا تھا کہ ورنن انکل اس کی بات پر کبھی یقین نہیں کریں گے۔

''اس نے تمہارے ساتھ کیا کیا، ڈڈلی؟'' پٹونیہ آنٹی نے کانپتی ہوئی آواز میں پوچھا جو اب ڈڈلی کی چمڑے کی جیکٹ کے سامنے قے کو صاف کر رہی تھیں۔ ''بیٹا! کیا ہوا......اس نے وہ کام کیا تھا؟......کیا اس نے اس چیز کا استعمال کیا تھا؟''

کانپتے ہوئے ڈڈلی نے آہستگی سے اپنا سر اثبات میں ہلا دیا۔

پٹونیہ آنٹی ایک زوردار دھاڑ مار کر رونے لگیں اور ورنن انکل نے اپنا مکا تان لیا۔ ہیری تیکھی آواز میں بولا۔ ''میں نے کچھ نہیں کیا......میں نے اس کے ساتھ کچھ نہیں کیا...... یہ کام میں نے نہیں کیا...... یہ کام تو......''

لیکن ٹھیک اسی وقت باورچی خانے کی کھڑکی سے ایک الّو دندناتا ہوا اندر آ گیا اور ورنن انکل کے سر سے ٹکراتے ٹکراتے بچا۔ وہ باورچی خانے میں منڈلانے لگا اور پھر اس نے اپنی چونچ میں دبا ہوا ایک لفافہ ہیری کے پیروں کی طرف پھینک دیا۔ اس کے بعد وہ

الّو بڑی نخوت کے ساتھ مڑا اور اپنے پروں سے فریج کے بالائی حصے کو چھوتا ہوا کھڑکی کی طرف بڑھا اور باغیچے سے ہوتا ہوا اندھیرے میں غائب ہو گیا۔

''الّو ......'' ورنن انکل دھاڑ کر بولے۔ ان کی کنپٹی کی رگ غصے سے پھڑک رہی تھی۔ انہوں نے باورچی خانے کی کھڑکی زوردار دھماکے کے ساتھ بند کر دی۔ ''ایک بار پھر الّو ...... میں اپنے گھر پر الّوؤں کو نہیں داخل ہونے نہیں دوں گا۔''

لیکن ہیری تو اس وقت لفافے کو کھول کر اندر سے چرمئی کاغذ کا خط نکال چکا تھا۔ اس کا دل اب اس کے حلق میں اچھل کر آ گیا تھا۔

*پیارے ہیری پوٹر!*

*ہمیں اطلاع ملی ہے کہ آپ نے آج رات کو نو بج کر تیئس منٹ پر ماگلو علاقے میں ایک ماگلو کی موجودگی میں پشت بان جادو کا استعمال کیا ہے۔*

*نابالغ جادوگر کے ممنوعہ جادوئی استعمالات کے قانون اور جادوئی پوشیدگی کی دفعات کی خلاف ورزی کرنے کے باعث آپ کا نام ہوگورٹس سکول برائے جادوئی تعلیم و مخفی علوم سے خارج کر دیا جاتا ہے۔ قوانین کے تحت محکمے کے معزز افسران کا وفد آپ کی رہائش گاہ پر پہنچ جائے گا تاکہ وہ آپ کی چھڑی کو توڑ سکے۔*

*چونکہ آپ کو پہلے بھی بین الاقوامی جادوگروں کے قانون کی دفعہ 13 کے تحت سرکاری طور پر متنبہ کیا جا چکا ہے کہ آپ نابالغ جادوگری قانون کی خلاف ورزی کے مرتکب ہو چکے ہیں۔ اس لئے ہمیں آپ کو مطلع کرتے ہوئے نہایت افسوس ہے کہ آپ کو 12 اگست کو صبح نو بجے جادوئی محکمے کی عدالت کے روبرو پیش ہو کر اپنے مقدمے کی سماعت کرنا ہوگی تاکہ آپ کی سزا کا تعین کیا جا سکے۔*

*امید ہے کہ آپ بخیریت ہوں گے۔*

*خیر اندیش*

*میفلڈا ہوپکرک*

*شعبہ برائے ممنوعہ استعمالات جادو*

*محکمہ جادو*

ہیری نے خط دو بار پڑھا۔ ورنن انکل اور پیٹونیہ آنٹی کی باتیں اسے غیر محسوس انداز میں سنائی دے رہی تھیں۔ اس کا دماغ سن ہو چکا تھا۔ اس کے دل و دماغ میں یہ بات زہر بجھے تیر کی مانند چبھ گئی تھی۔ اسے ہوگورٹس سے نکال دیا گیا تھا۔ اب سب کچھ ختم ہو چکا تھا۔ اب وہ کبھی وہاں لوٹ کر نہیں جا پائے گا......

اس نے ڈرسلی گھرانے کے آگ بگولا افراد کی طرف دیکھا۔ ورن انکل کا بینگنی چہرہ چلا رہا تھا اور ان کی بند مٹھی اب بھی ہوا میں مکے برسا رہی تھی۔ پٹونیہ آنٹی ڈڈلی کے کندھے پر ہاتھ رکھے ہوئے تھیں۔ ڈڈلی ایک بار پھر قے کرنے والی کیفیت کا شکار نظر آ رہا تھا......

ہیری کا سکتے میں مبتلا دماغ بیدار ہونے لگا۔ 'محکمے کے معزز افسران کا وفد آپ کی رہائش گاہ پر پہنچ جائے گا تا کہ وہ آپ کی چھڑی توڑ سکے۔' اب بس ایک ہی راستہ بچا تھا۔ اسے فرار ہونا ہوگا......ابھی اسی وقت...... ہیری یہ بات نہیں جانتا تھا کہ وہ کہاں جائے گا؟ اسے تو بس ایک ہی بات معلوم تھی۔ وہ ہوگورٹس میں رہے یا کہیں اور......اسے اپنی چھڑی کی ضرورت تھی۔ سکتے کی حالت میں اس نے اپنی چھڑی باہر نکالی اور باورچی خانے سے باہر نکلنے کیلئے مڑا۔

''کہاں جا رہے ہو؟'' پیچھے سے ورنن انکل چیخے۔ جب ہیری نے کوئی جواب نہیں دیا تو وہ تیزی سے لپک کر ہال کے دروازے کے سامنے آ کر کھڑے ہو گئے۔ ''ابھی پوچھ گچھ ختم نہیں ہوئی لڑکے......''

''میرے راستے سے ہٹ جایئے!'' ہیری نے آہستگی سے کہا۔

''تم یہیں ٹھہرو! پہلے میرے اس سوال کا جواب دو کہ میرے بیٹے کی یہ حالت......''

ہیری نے اپنی چھڑی اُٹھاتے ہوئے کہا۔ ''اگر آپ میرے راستے سے نہیں ہٹے تو میں مجبوراً آپ پر جادو کا استعمال کر دوں گا۔''

''اب تم اس بات سے مجھے بیوقوف نہیں بنا سکتے۔ میں جانتا ہوں کہ تمہیں اس پاگل خانے جیسے سکول سے ہمیشہ کیلئے نکال دیا جائے گا کیونکہ تمہیں سکول سے باہر جادو کرنے کی قطعاً اجازت نہیں ہے۔'' ورنن انکل غرا کر بولے۔

''مجھے اس پاگل خانے سے نکال دیا گیا ہے۔ اس لئے اب میں جو چاہوں کر سکتا ہوں۔ آپ کے پاس تین سیکنڈ کا وقت ہے۔ ایک......دو......''

اسی وقت باورچی خانے میں ایک تیز آواز گونجی۔ پٹونیہ آنٹی کی چیخ نکل گئی۔ ورنن انکل زور سے چلائے اور جھکے۔ لیکن اس رات کو تیسری بار ہیری اس آواز کے محور کو تلاش کرنے لگا جو اس کی وجہ سے نہیں پیدا ہوئی تھی۔ اسے یہ فوراً دکھائی دے گیا کہ ایک پریشان سا کڑیل الو باورچی خانے کی کھڑکی کے بیرونی چوکھٹ پر بیٹھا ہوا تھا اور بند کھڑکی پر اپنی چونچ سے دستک دے رہا تھا۔

''الو......'' ورنن انکل کراہتے ہوئے بولے۔

لیکن ان کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے ہیری بھاگ کر کھڑکی پر پہنچا۔

اس نے کھڑکی کھولی اور پھر الو نے اپنا پیر اس کی طرف بڑھا دیا جس پر چھوٹا سا چرمئی کاغذ بندھا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ جیسے ہی ہیری نے خط اس کے پیر سے الگ کیا، اسی پل الو اپنے پر پھڑپھڑاتا ہوا اُڑ گیا۔ کانپتے ہوئے ہیری نے خط کھولا اور اس کے متن کو دیکھا جو عجلت میں کالی سیاہی سے لکھا گیا تھا۔

*ہیری!*

*ڈمبل ڈور ابھی ابھی محکمے پہنچے ہیں اور اس معاملے کو سلجھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اپنے انکل آنٹی کا گھر کسی صورت میں مت چھوڑنا اور اب جادو کا استعمال بھی بالکل مت کرنا۔ اپنی چھڑی ان کے حوالے مت کرنا۔ سمجھ گئے!*

*آرتھر ویزلی*

ڈمبل ڈور معاملے کو سلجھانے کی کوشش کر رہے ہیں......اس بات کا کیا مطلب ہے؟ ڈمبل ڈور میں جادوئی محکمے کے فیصلوں کو بدلنے کی کتنی طاقت ہے؟ کیا اس بات کا امکان ہے کہ اسے پھر ہوگورٹس لوٹنے کی اجازت مل جائے؟ ہیری کو سینے میں امید کی ایک ننھی سی کرن جگمگائی لیکن اگلے ہی لمحے خوف نے اس کے دل و دماغ پر پھر سے قبضہ جما لیا تھا۔ وہ جادو کے استعمال کئے بغیر اپنی چھڑی ان کے حوالے کرنے سے کیسے بچ پائے گا؟ اسے محکمے کے افسران کا مقابلہ کرنا ہوگا لیکن اگر اس نے ایسا کیا تو سکول سے نکالنے کی بات تو رہنے ہی دیں، اسے اژقبان بھی بھیجا جا سکتا ہے۔

اس کا دماغ گھوڑے کی مانند سرپٹ دوڑ رہا تھا۔ وہ کہیں چھپ جائے اور محکمے کے افسران کی گرفت سے بچ جائے یا پھر وہ یہیں پر ٹھہرے اور اپنی گرفتار ہونے کا انتظار کرے۔ اس کے دل و دماغ میں یہ خواہش مچل رہی تھی کہ وہ سب ان باتوں کو نظر انداز کر کے فرار ہونے کے منصوبے کو قابل عمل بنائے لیکن وہ یہ بات اچھی طرح جانتا تھا کہ مسٹر ویزلی اس کی بھلائی ہی چاہیں گے......آخر ڈمبل ڈور نے اس سے بڑی مصیبتوں کا سامنا کیا تھا......

''ٹھیک ہے......'' ہیری نے سپاٹ لہجے میں کہا۔ ''میں نے اپنا ارادہ بدل دیا ہے۔ اب میں یہیں رُکوں گا......''

وہ جھٹکے سے باورچی خانے کی میز کی طرف ڈڈلی اور پتونیہ آنٹی کے سامنے پہنچ گیا۔ اس کے اچانک ارادہ بدلنے پر مسٹر ڈرسلی دنگ رہ گئے تھے۔ پتونیہ آنٹی نے ورنن انکل کی طرف مایوسی کے عالم میں دیکھا۔ ان کی بینگنی کنپٹی کی رگ اب پہلے سے زیادہ پھڑک رہی تھی۔

''یہ الّو کہاں سے آئے تھے؟'' انہوں نے غراتے ہوئے پوچھا۔

''پہلا الّو جادوئی محکمے کی طرف سے آیا تھا جس میں بتایا گیا تھا کہ مجھے ہوگورٹس سکول سے نکال دیا گیا ہے......'' ہیری نے اطمینان کے ساتھ کہا۔ اس نے اپنے کانوں کو باہر سے سنائی دینے والی آوازوں پر بھی لگا رکھا تھا کہ کہیں محکمے کے افسران وہاں پہنچ تو نہیں گئے ہیں۔ اس نے سوچ لیا تھا کہ مسٹر ڈرسلی کو چڑا کر گرجنے اور برسنے سے کہیں بہتر یہ تھا کہ ان کے سوالوں کے جواب دیا جائے اور وہ یہ کام زیادہ سکون سے انجام پا سکتا تھا۔ ''دوسرا الّو میرے دوست رون کے ڈیڈی نے بھیجا تھا جو جادوئی محکمے میں ملازمت کرتے ہیں......''

''جادوئی محکمہ......؟'' ورنن انکل گرجتے ہوئے بولے۔''تم جیسے لوگ سرکاری عہدوں پر بھی تعینات ہیں؟ اوہ اب سب سمجھ میں آ گیا۔کوئی حیرانگی والی بات نہیں کہ یہ ملک شدید بحران کا شکار کیوں ہے اور کیوں خسارے میں جا رہا ہے؟''

جب ہیری نے اس بات کا کوئی جواب نہیں دیا تو ورنن انکل نے غصے کے عالم میں اس کی طرف دیکھا اور غراتے ہوئے بولے۔ ''تمہیں سکول سے کیوں نکالا گیا......؟''

''کیونکہ میں نے جادو کا استعمال کیا تھا......''

''آہا......'' ورنن انکل غرائے اور انہوں نے فریج کے اوپر لاشعوری طور پر مکا رسید کر دیا۔ بھاری بھرکم مکے کی وجہ سے فریج کا دروازہ کھل گیا اور ڈڈلی کے ڈائٹنگ پروگرام کی اکلوتی پلیٹ تھرتھراتی ہوئی فرش پر گر گئی۔''تو تم یہ بات مانتے ہو......اب سیدھی طرح بتاؤ کہ تم نے ڈڈلی کے ساتھ کیا کیا تھا؟''

''کچھ نہیں......'' ہیری نے تھوڑا بگڑتے ہوئے کہا۔''وہ میں نے نہیں کیا تھا......''

''اسی نے کیا تھا......'' ڈڈلی اپنی پوری طاقت اکٹھی کر کے بڑبڑایا۔ ورنن انکل اور پٹونیہ آنٹی نے ہیری کو چپ رہنے کا اشارہ کیا اور ڈڈلی کی بات سننے کیلئے نیچے جھک گئے۔

''بولو بیٹا!......اس نے کیا کیا تھا؟'' ورنن انکل آہستگی سے بولے۔

''میری جان......میرے چاند! ہمیں کچھ تو بتاؤ......'' پٹونیہ آنٹی نے لاڈ سے کہا۔

''اس نے مجھ پر چھڑی تان لی تھی......'' ڈڈلی آہستگی سے بولا۔

''ہاں میں نے چھڑی تان لی تھی لیکن میں نے اس کا استعمال نہیں کیا تھا......'' ہیری نے غصے سے بولنا شروع کیا تھا لیکن......

''خاموش رہو......'' ورنن انکل اور پٹونیہ آنٹی ایک ساتھ دھاڑے۔

''پھر کیا ہوا بیٹے......؟'' ورنن انکل نے کہا اور اپنی مونچھوں پر جلدی سے پھونک ماری۔

''گھپ اندھیرا چھا گیا تھا۔'' ڈڈلی نے کانپتے ہوئے کہا۔''ہر چیز اندھیرے میں ڈوب گئی اور پھر مجھے...... کچھ آوازیں سنائی دیں۔ میرے دماغ کے اندر سے......''

ورنن انکل اور پٹونیہ آنٹی نے دہشت سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ دنیا میں انہیں جادو سے سب سے زیادہ نفرت تھی...... اس کے بعد ان پڑوسیوں کا نمبر آتا تھا جو پانی کے استعمال پر لگی پابندی کے باوجود گورنمنٹ کو دھوکا دینے سے باز نہیں آتے تھے...... لیکن عجیب وغریب جادوئی آوازیں سننے والے لوگ بھی اس فہرست میں غیر معمولی طور پر سب سے اوپر ہی آتے تھے۔ انہیں لگا کہ ڈڈلی کا ذہنی توازن بگڑ گیا ہے جو پاگل پن کی پہلی علامت تھا۔

پٹونیہ آنٹی کا چہرہ فق پڑ گیا تھا اور انہوں نے اپنی آنکھوں میں بھرے ہوئے آنسوؤں کو بمشکل روکتے ہوئے کہا۔''تمہیں کیا سنائی

دیا......؟''

لیکن ڈڈلی کچھ بول نہیں پا رہا تھا۔ دوبارہ کانپتی ہوئے اس نے اپنے سنہرے بالوں والا بڑا سا سر ہلا دیا۔ پہلے الّو کے آنے کے بعد ہیری دہشت زدہ ہو گیا تھا لیکن اس کے باوجود اس کی چھٹی حس بیدار ہو گئی۔ روح کھچڑوں کے سامنے زندگی کے سب سے برے پل یاد آتے ہیں۔ بگڑے اور ناز نخرے میں پالے گئے اور غنڈہ گردی کرنے والے ڈڈلی کو آخر کیا یاد آیا ہو گا؟

''تم کیسے گر گئے تھے بیٹے؟'' ورنن انکل نے پریشانی کے عالم میں آہستگی سے پوچھا۔ یہ آواز ویسی ہی تھی جیسے وہ کسی بہت بیمار شخص کے پلنگ کے پاس بیٹھے ہوئے ہوں۔

''میں لڑکھڑایا اور پھر گر گیا۔'' ڈڈلی نے کانپتے ہوئے کہا۔ ''اور پھر......''

اس نے اپنے کشادہ سینے کی طرف اشارہ کیا۔ ہیری سمجھ گیا۔ ڈڈلی کو ضرور پھیپھڑوں میں سرد جکڑ بھرا احساس یاد آ رہا ہو گا جب روح کھچڑ اس کی خوشیاں اور امیدوں کو ہڑپ کر رہے تھے۔

''خوفناک......'' ڈڈلی نے ٹوٹے الفاظ میں بتانے کی کوشش کی۔ ''سردی...... بہت زیادہ سردی......''

''اچھا!'' ورنن انکل نے دم بخود ہو کر کہا جبکہ پیٹونیہ آنٹی نے پریشانی کے عالم میں ڈڈلی کا ماتھا چھو کر دیکھا کہ اسے بخار تو نہیں ہے۔ ''پھر کیا ہوا...... ڈڈلی میری جان!''

''ایسا لگا...... ایسا لگا...... ایسا لگا...... جیسے......''

''جیسے تم دوبارہ کبھی خوش نہیں رہ پاؤ گے......'' ہیری نے اس کی بات مکمل کرتے ہوئے کہا

''ہاں......'' ڈڈلی نے ہانپتے ہوئے سہم کر کہا۔

''اچھا!'' ورنن انکل نے کہا۔ وہ تن کر کھڑے ہو گئے اور ان کی آواز بھی پوری طرح بلند ہو گئی جیسے کسی نے ان کے والیم کی ناب نقطہ عروج تک پہنچا دی ہو۔ ''تم نے میرے بیٹے پر کوئی چکرانے والا جادو کر دیا تاکہ وہ آوازیں سنے اور یہ سوچے کہ وہ ہمیشہ پژمردہ رہے گا، ہے نا؟''

''مجھے آپ کو کتنی بار بتانا پڑے گا؟'' ہیری نے بھی بلند آواز میں کہا۔ اب اس کا غصہ ساتویں آسمان سے باتیں کرنے لگا تھا۔ ''یہ میں نے کیا...... یہ تو دو روح کھچڑوں نے کیا تھا۔''

''دو...... یہ بکواس نام ہے؟''

''روح...... کھچڑ......'' ہیری نے آہستگی کے ساتھ دہرایا۔ ''وہ دو تھے......''

''اور یہ روح کھچڑ بچڑ کیا چیزیں ہیں......؟''

''وہ جادوگروں کی جیل اژقبان کے پہرے دار ہیں۔'' اچانک پیٹونیہ آنٹی بول پڑیں۔

ان الفاظ کے بعد کئی پل تک تعجب آمیز خاموشی پھیلی رہی پھر پٹونیہ آنٹی نے اپنے منہ پر ایسے ہاتھ رکھ لیا جیسے انہوں نے کوئی غلیظ بات کہہ ڈالی ہو۔ ورنن انکل انہیں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے لگے۔ ہیری کا تو دماغ بری طرح جھنجھنا اُٹھا تھا، وہ یوں ساکت بیٹھا ان کی طرف دیکھ رہا تھا جیسے انہوں نے کوئی بم پھوڑ دیا ہو۔ مسز فگ کو تو ایک وقت مانا جا سکتا تھا لیکن پٹونیہ آنٹی......؟

''آپ یہ کیسے جانتی ہیں؟'' ہیری نے حیرت زدہ لہجے میں پوچھا۔

پٹونیہ آنٹی خود حیران پریشان تھیں۔ انہوں نے ڈر کر معافی مانگنے والے انداز میں ورنن انکل کی طرف دیکھا پھر اپنا سر تھوڑا جھکا کر گھوڑے جیسے دانت دکھانے لگیں۔

''میں نے اس خوفناک لڑکے اور اپنی بہن کی باتیں سنی تھیں...... برسوں پہلے......'' وہ اٹکتے اٹکتے بول رہی تھیں۔

''اگر آپ میرے ماں باپ کے بارے میں بات کر رہی ہیں تو آپ ان کا نام کیوں نہیں لیتی ہیں؟'' ہیری نے بلند آواز میں کہا لیکن پٹونیہ آنٹی نے اس کی بات ان سنی کر دی تھی۔ وہ بہت پریشان دکھائی دے رہی تھیں۔

ہیری ابھی تک حیرت کے بھنور میں غوطے کھا رہا تھا۔ برسوں پہلے ایک بار غصے میں پٹونیہ آنٹی نے چلا کر کہا تھا کہ ہیری کی ماں جادوگرنی تھی لیکن اس کے علاوہ انہوں نے اس کے سامنے اپنی بہن کا ذکر کبھی نہیں کیا تھا۔ وہ حیران تھا کہ اتنے عرصے بعد بھی انہیں جادوئی دنیا کے بارے میں یہ بات یاد تھی، ورنہ عام طور پر تو وہ اپنی پوری قوت سے یہ اداکاری کرتی دکھائی دیتی تھیں کہ جادوئی دنیا کا کوئی وجود نہیں ہوتا......

ورنن انکل نے اپنا منہ کھولا پھر بند کر لیا۔ انہوں نے اسے دوبارہ کھولا اور ایک بار پھر بند کر لیا جیسے انہیں بات کرنے کیلئے موزوں الفاظ نہ مل رہے ہوں۔ پھر انہوں نے بولنے کی کوشش میں تیسری بار منہ کھولا اور ہکلاتے ہوئے بولے۔ ''تو اس کا مطلب...... یہ ہوا...... وہ...... سچ مچ...... ہوتے ہیں...... کھچڑی بچڑ......''

پٹونیہ آنٹی نے اپنا سر اثبات میں ہلا دیا......

ورنن انکل نے پہلے پٹونیہ آنٹی کی طرف، پھر ڈڈلی کی طرف اور پھر ہیری کو بے یقینی کے عالم میں دیکھا جیسے وہ یہ گمان کر رہے ہو کہ ابھی کوئی زور سے ہنستا ہوا بول اُٹھے گا۔ 'اپریل فول......'

جب کوئی بھی کچھ نہیں بولا تو انہوں نے ایک بار پھر اپنی مونچھیں ہلاتے ہوئے اپنا منہ کھولنے کی کوشش کی۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہہ پانے کی زحمت کر پاتے، اسی وقت ایک اور الّو وہاں آن دھمکا۔ کھڑکی اب بھی کھلی ہوئی تھی اور وہ الّو کسی توپ کے گولے کی مانند دندناتا ہوا اندر داخل ہوا اور باورچی خانے کا چکر کاٹ کر دھڑام کی آواز کے ساتھ میز کے اوپر اتر گیا۔ میز کے کنارے پر بیٹھا ڈڈلی اور پٹونیہ آنٹی لاشعوری طور پر اچھل کر پیچھے ہٹے۔ ورنن انکل کے منہ سے آہ نکل گئی۔ ہیری نے جلدی سے الّو کی چونچ میں دبے ہوئے لفافے کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر لے لیا۔ الّو اپنی ڈاک کو پہنچانے کے بعد ایک بھی پل وہاں نہیں رُکا۔ وہ پھڑ پھڑاتا

ہوا اوپر اُٹھا اور باہر نکل گیا۔ ہیری لفافہ چاک کرنے لگا۔

''آج بہت زیادہ الّو آچکے ہیں......'' ورنن انکل سرگوشی نما لہجے میں بڑبڑائے اور پھر انہوں نے آگے بڑھ کر کھڑکی کو دوبارہ بند کر دیا۔

*پیارے ہیری پوٹر!*

*تقریباً بائیس منٹ پہلے آپ کو لکھے گئے ہمارے خط کے متن میں کی گئی تبدیلی کے بارے میں آپ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ جادوئی محکمے نے فوری طور پر آپ کی چھڑی توڑنے کے حکم کو معطل کر دیا ہے۔ 12 اگست کے مقدمے کی سماعت تک آپ اپنی چھڑی اپنی تحویل میں رکھ سکتے ہیں۔ اسی سماعت میں اس بات کیلئے قانونی فیصلہ محفوظ کیا جائے گا۔ ہوگورٹس سکول برائے جادوئی تعلیم و مخفی علوم کے معاملے میں سکول کے ہیڈ ماسٹر کے ساتھ تفصیلی گفتگو کے بعد محکمہ اس نتیجے پر پہنچا ہے کہ سکول سے آپ کو نکالنے کا قانونی فیصلہ بھی اسی وقت ہی کیا جائے گا۔ لہٰذا مقدمے کی سماعت تک آپ خود کو سکول سے خارج ہی سمجھئے۔ آپ کیلئے نیک تمناؤں کی حامی۔*

*خیر اندیش*

*میفلڈا ہوپکرک*

*شعبہ برائے ممنوعہ استعمالات جادو*

*محکمہ جادو*

ہیری نے اس خط کو لگاتار تین بار پڑھا۔ اس کے سینے کی اذیت بھری گانٹھ اب ڈھیلی پڑ گئی تھی۔ اسے یہ جان کر بڑا سکون ملا تھا کہ اسے ابھی پوری طرح سکول سے نہیں نکالا گیا تھا حالانکہ اس کا خدشہ اب بھی برقرار تھا۔ اب سب کچھ بارہ اگست کو ہونے والی سماعت پر ہی منحصر تھا۔

''تو......؟'' ورنن انکل نے ہیری کو اس کے آس پاس کے ماحول سے باہر نکالتے ہوئے کہا۔ ''اب کیا ہوا؟ انہوں نے تمہیں کوئی سزا دے دی؟ کیا تم لوگوں کو یہاں موت کی سزا ملتی ہے؟'' انہوں نے بعد میں یہ خیال ساتھ جوڑتے ہوئے کہا۔

''مجھے اس بارے میں مقدمے کی سماعت کا سامنا کرنا پڑے گا......''

''اور وہ لوگ...... تمہیں وہاں سزا دیں گے۔''

''ایسا ہی لگتا ہے......''

''اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ مجھے ابھی بھی پرامید ہی رہنا چاہئے۔'' ورنن انکل زہریلے انداز میں مسکرا کر بولے۔

''ٹھیک ہے،اب اگر آپ کی اجازت ہوتو......'' ہیری نے اُٹھ کر کھڑے ہوئے کہا۔ وہ تنہائی میں اس سارے معاملے پر غور وفکر کرنا چاہتا تھا۔ اس کے علاوہ وہ رون، ہرمائنی اور سیریس کو خط بھیجنے کیلئے بھی بے قرار ہو رہا تھا۔

''نہیں...... میں ابھی اجازت نہیں دے رہا ہوں۔'' ورنن انکل دھاڑے۔ ''بیٹھ جاؤ!''

''اب کیا ہوا؟'' ہیری نے عجلت میں پوچھا۔

''ڈڈلی......'' ورنن انکل چیخ کر گرجے۔ ''میں پوری بات جاننا چاہتا ہوں کہ میرے بیٹے کے ساتھ کیا ہوا ہے؟''

''ٹھیک ہے۔'' ہیری نے چلا کر جواب دیا۔ اس کی چھڑی اب بھی اس کے ہاتھ میں ہی موجود تھی اور غصے کی وجہ سے اس کی نوک پر سرخ سنہری چنگاریاں پھوٹنے لگی تھیں۔ ڈرسلی گھرانے کے افراد دہشت میں سمٹ کر پیچھے ہو گئے۔ ہیری نے اپنے غصے کو قابو میں رکھنے کی کوشش کی۔

''ڈڈلی اور میں منگولیا کریسنٹ اور ویسٹریا واک کے بیچ والی گلی میں سے گھر لوٹ رہے تھے۔ ڈڈلی میرا مذاق اُڑانے لگا۔ میں نے اپنی چھڑی باہر نکالی لیکن اس کا استعمال نہیں کیا پھر دو روح کھچڑ وہاں آ گئے......''

''ٹھہرو...... یہ روح کھچڑ کیا بلا ہیں؟...... وہ کرتے کیا ہیں؟'' ورنن انکل نے اس کی بات کاٹتے ہوئے پوچھا۔ ان کے چہرے پر عجیب تاثر پھیلا ہوا تھا۔

''میں نے آپ کو بتایا تو تھا...... وہ انسان کے اندر کی ساری خوشیاں چوس لیتے ہیں۔'' ہیری نے جلدی سے کہا۔ ''اور اگر انہیں موقع مل جائے تو وہ بوسہ بھی لے لیتے ہیں۔''

''بوسہ لے لیتے ہیں......؟'' ورنن انکل نے الجھے ہوئے انداز میں کہا۔ ان کی آنکھیں باہر اُبلی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ ''اس بات کا کیا مطلب ہوا؟''

''بوسہ لینے کا مطلب یہ ہے کہ وہ انسان کے منہ سے اس کی روح کو کھینچ کر باہر نکال لیتے ہیں۔'' ہیری نے لاپروائی سے کہا۔

پٹونیہ آنٹی کی چیخ نکل گئی تھی۔

''اس کی روح...... انہوں نے اس کی روح تو...... اس کی روح تو اب بھی اس کے اندر ہی ہے، ہے نا؟'' ورنن انکل خوف سے فق چہرے کے ساتھ گویا ہوئے۔ انہوں نے ڈڈلی کو ہلا جلا کر ٹٹولا جیسے یہ جاننے کی کوشش کر رہے ہو کہ اس کے اندر اس کی روح ابھی بھی کھڑ کھڑا رہی ہے یا نہیں......

''ظاہر ہے کہ وہ اس کی روح کو ہڑپ کرنے میں ناکام رہے، اگر ایسا ہوا ہوتا تو آپ کو معلوم ہو چکا ہوتا......'' ہیری نے چڑتے ہوئے کہا۔

''بیٹے! تم نے مقابلہ کر کے انہیں شکست دے دی ہوگی، ہے نا؟'' ورنن انکل نے ڈڈلی کی طرف دیکھ کر زور سے کہا۔ وہ گفتگو کی

نوعیت کو اپنی دانش مندی کے مطابق پلٹنے کیلئے بے قرار دکھائی دے رہے تھے۔ ''یقیناً......تم نے انہیں زوردار مکا رسید کیا ہوگا؟''

''آپ روح کھچڑوں کو مکا نہیں مار سکتے ہیں......'' ہیری نے دانت بھینچ کر کہا۔

''تو پھر یہ صحیح سلامت کیوں ہے؟'' ورنن انکل نے رعونت بھرے انداز میں کہا۔ ''اس کی روح ابھی تک اس کے اندر کیسے بچی ہوئی ہے؟''

''کیونکہ میں نے انہیں بھگانے کیلئے پشت بان جادو کا استعمال کیا تھا......''

چٹاخ......

کمرے میں پروں کے پھڑ پھڑانے کی آواز سنائی دی اور چمنی میں سے راکھ گرنے لگی۔ چوتھا الّو چمنی کے راستے سے اندر آ چکا تھا اور زوردار آواز کے ساتھ زمین پر گرا اور پھر سنبھلا اور باورچی خانے میں اُڑنے لگا۔

''اوہ خدایا......میرے خدا!'' ورنن انکل بے تابی سے تڑپ اُٹھے۔ انہوں نے غیض وغضب کی کیفیت میں اپنی مونچھوں کو نوچ لیا اور بالوں کا گچھا اکھاڑ ڈالا۔ یہ حرکت انہوں نے کافی عرصے کے بعد کی تھی۔ ''میں ان الّوؤں کو اب یہاں برداشت نہیں کروں گا۔ میں بتا رہا ہوں کہ یہ سب میں اب قطعی طور پر برداشت نہیں کروں گا......''

ہیری لپک کر الّو کے پاؤں میں سے ایک چرمئی کاغذ کا ٹکڑا کھینچ چکا تھا۔ اسے یقین تھا کہ یہ خط ڈمبل ڈور کی ہی ہوگی جس میں انہوں نے موجودہ صورت حال کو واضح کر دیا ہوگا......روح کھچڑ، مسز فگ، جادوئی محکمے کے ارادے اور یہ بھی کہ اس معاملے کو کیسے سلجھانا چاہتے ہیں؟ لیکن زندگی میں پہلی بار اسے سیریس کی لکھائی دیکھ کر سخت مایوسی ہوئی۔ ورنن انکل کے الّوؤں کو برا بھلا کہنے کی باتوں کو نظر انداز کرتے ہوئے اور اپنی آنکھوں کو سکوڑتے ہوئے ہیری نے سیریس کا پیغام پڑھا۔ اس دوران الّو پھر سے راکھ اُڑاتا ہوا چمنی سے باہر نکل چکا تھا۔

*آرتھر نے ہمیں ابھی ابھی تمام حادثے کی خبر دی ہے۔ تم چاہے جو بھی کرو، گھر مت چھوڑنا۔*

ہیری کو یہ خط بہت مختصر اور ادھورا محسوس ہوا۔ اس میں اسے موجودہ صورت حال کے بارے میں کسی قسم کا اندازہ لگانے کا کوئی اشارہ یا موقع نہیں مل پایا تھا۔ اس لئے اس نے چرمئی کاغذ کو الٹ پلٹ کر دیکھا کہ شاید باقی پیغام عقبی جانب لکھا گیا ہو مگر وہاں کچھ بھی نہیں تھا۔

اب اس کا پارہ دوبارہ چڑھنے لگا۔ کیا کوئی اس بات کیلئے اسے 'شاباش' نہیں دے گا کہ اس نے تنہا ہی دو روح کھچڑوں کا مقابلہ کر کے انہیں بھگا ڈالا تھا؟ مسٹر ویزلی اور سیریس کے خطوط سے ایسا لگ رہا تھا جیسے اس نے کوئی غلط کام کر دیا ہو اور نقصان کا اندازہ لگانے تک اپنی ڈانٹ ڈپٹ بچا کر رکھ رہے ہیں......

''میرے گھر پر الّوؤں نے دھاوا بول دیا ہے، لڑکے! میں یہ برداشت نہیں کروں گا......ہرگز نہیں کروں گا......'' ورنن انکل تھوک

اُڑاتے ہوئے کہہ رہے تھے۔

''میں الوؤں کو آنے سے تو روک نہیں سکتا......'' ہیری نے سیریس کا خط مٹھی میں بھینچے ہوئے سخت لہجے میں جواب دیا۔

''میں آج رات کے وقوعے کے بارے میں سب کچھ سچ سچ جاننا چاہتا ہوں۔'' ورنن انکل نے گرجتے ہوئے کہا۔ ''اگر کھچڑ بچھڑوں نے ڈڈلی پر حملہ کیا ہے تو تمہیں سکول سے کیوں نکالا گیا؟ تم نے خود یہ تسلیم کیا ہے کہ تم نے جادو کا استعمال کیا تھا......؟''

ہیری نے ایک گہری سانس لی۔ اس کا سر دوبارہ درد سے پھٹنے لگا۔ اب وہ بس اتنا چاہتا تھا کہ باورچی خانے سے باہر نکلے اور ڈرسلی گھرانے کی نظروں سے دور اپنے کمرے میں پہنچ جائے۔

''میں بتایا ہے کہ میں نے روح کھچڑوں سے نجات پانے کیلئے پشت بان جادو کا استعمال کیا تھا۔ انہیں بھگانے کیلئے صرف ایک یہی طریقہ مروج ہے۔'' ہیری نے بمشکل خود کو پرسکون رکھتے ہوئے کہا۔

''لیکن روح کھچڑ لٹل ونجنگ میں کیا کر رہے تھے؟'' ورنن انکل نے بوکھلائے ہوئے انداز میں پوچھا۔

''یہ میں آپ کو نہیں بتا سکتا کیونکہ مجھے خود بھی یہ بات معلوم نہیں ہے......'' ہیری نے تھکے ہوئے انداز میں جواب دیا۔ اس کے سر میں اب بھی بری طرح درد ہو رہا تھا۔ اس کا غصہ کم ہونے لگا تھا اور اسے اپنے بدن میں تھکان کا احساس ہونے لگا تھا۔ ڈرسلی گھرانے کے تینوں افراد اسے گھور گھور کر دیکھ رہے تھے۔

''یہ سب مصیبت تمہاری وجہ سے ہی آئی ہے؟'' ورنن انکل نے زوردار آواز میں گرجتے ہوئے کہا۔ ''لڑکے! میں یہ بات جانتا ہوں کہ اس کا لازمی طور پر تمہارے ساتھ ہی کوئی نہ کوئی تعلق ہوگا ورنہ وہ یہاں کیوں آتے؟ ورنہ وہ اس گلی میں کیوں آتے؟ یہاں آس پاس تم ہی تو اکیلے......اکیلے......'' ظاہر تھا کہ وہ لفظ جادوگر بولنے کی ہمت نہیں پیدا کر پا رہے تھے۔ ''اکیلے......عجیب......لڑکے ہو......''

''مگر میں نہیں جانتا کہ وہ یہاں کیوں آئے تھے؟''

لیکن ورنن انکل کی بات سن کر ہیری کا تھکا ہوا دماغ دوبارہ اس معاملے پر سوچنے پر مجبور ہو گیا تھا۔ روح کھچڑ لٹل ونجنگ میں کیوں آئے تھے؟ کیا یہ صرف اتفاق تھا کہ وہ اسی گلی میں ہی آئے تھے جہاں ہیری موجود تھا؟ یا پھر انہیں بھیجا گیا تھا؟ کیا اب روح کھچڑ پر جادوئی محکمے کا اختیار باقی نہیں رہا تھا؟ کیا وہ اژقبان کے پہرے داری چھوڑ کر والڈی مورٹ کے گروہ میں شامل ہو گئے تھے جیسا کہ ڈمبل ڈور نے فج کے سامنے اپنی اس پیش گوئی کا خدشہ ظاہر کیا تھا۔

ورنن انکل نے ہیری کے خیالوں سے دور اپنے اندازوں کے گھوڑے دوڑاتے ہوئے ایک بار پھر پوچھا۔ ''وہ کھچڑ بچھڑ کسی جادوگروں کی جیل کی پہرہ داری کرتے ہیں، ہے نا؟''

''ہاں!'' ہیری نے آہستگی سے جواب دیا۔

کاش اس کا سر کا درد کسی طرح بند ہو جائے...... کاش وہ باورچی خانے سے نکل کر اپنے تاریک کمرے میں پہنچ کر اطمینان سے سارے معاملے کے بارے میں سوچ پائے۔

''اوہ...... اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ یقیناً تمہیں گرفتار کرنے کیلئے آئے ہوں گے۔'' ورنن انکل نے فاتحانہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔ ان کے چہرے کے تاثرات سے ایسا لگتا تھا کہ وہ ٹھوس نتیجے پر پہنچ چکے تھے۔ ''میں صحیح کہہ رہا ہوں، لڑکے!...... تم قانون سے بھاگ رہے ہو۔''

''یہ تو صاف ظاہر ہے کہ میں ایسا نہیں کر رہا ہوں۔'' ہیری نے اپنا سر یوں ہلا کر کہا جیسے وہ کوئی مکھی اُڑا رہا ہو۔ اس کا دماغ اب بھی سرپٹ دوڑ رہا تھا۔

''پھر کیوں......؟''

''میرا خیال ہے کہ اسی نے ہی انہیں بھیجا ہوگا......'' ہیری نے آہستگی سے کہا۔ اس نے یہ بات ورنن انکل سے کم اور خود سے زیادہ کہی تھی۔

''وہ کون......؟ کس نے انہیں بھیجا ہوگا......؟''

''لارڈ والڈی مورٹ......!'' ہیری کے منہ سے لاشعوری طور پر نکل گیا۔

اسے یہ بات بڑی عجیب محسوس ہوئی کہ ڈرسلی گھرانے کے افراد جادوگر، جادو یا چھڑی جیسے الفاظ سن کر چونک جاتے تھے اور بری طرح گھبرا اُٹھتے تھے لیکن دنیا کے سب سے بڑے شیطان جادوگر کا نام سن کر ان کے چہروں پر شکن تک نہیں پڑی تھی۔

''لارڈ...... ذرا ٹھہرو......'' ورنن انکل نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔ ان کا چہرہ چوکنا دکھائی دینے لگا تھا اور ان کی سکڑی ہوئی آنکھوں میں ایسی چمک نمودار ہوگئی تھی جیسے وہ کچھ سمجھ چکے ہوں۔ ''میں نے یہ نام پہلے بھی کہیں سنا ہے...... یہ وہی ہے نا...... جس نے ...... جس نے......''

''ہاں! جس نے میرے ماں باپ کو ہلاک کر دیا تھا......'' ہیری نے آہستگی سے کہا۔

ورنن انکل کے چہرے پر ایسا تاثر پھیل گیا جیسے ہیری کے ماں باپ کی موت کوئی ناپسندیدہ اور غیر طبعی موت ہو۔ وہ الجھے ہوئے انداز میں دوبارہ بولے۔ ''لیکن وہ تو چلا گیا تھا...... اس دیوہیکل شخص نے یہی بتایا تھا کہ وہ چلا گیا تھا......''

''لیکن اب وہ واپس لوٹ آیا ہے......'' ہیری نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔

اسے یہ بات بہت عجیب لگ رہی تھی کہ وہ پتونیہ آنٹی کے چمکتے دمکتے باورچی خانے میں شاندار فریج اور چوڑی سکرین کے ٹیلی ویژن کے پاس ورنن انکل سے لارڈ والڈی مورٹ کے بارے میں باتیں کر رہا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے لٹل ونجنگ میں روح کھچڑوں کے آنے سے وہ بڑی نادیدہ دیوار ریت کی مانند ڈھے گئی تھی جو برسوں سے پرائیویٹ ڈرائیو کے غیر جادوئی اور جادوئی دُنیا

کے درمیان کھڑی تھی۔ ہیری کی دونوں الگ الگ زندگیاں اب باہمی ملاپ کرتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں اور ہر چیز الٹ پلٹ ہو کر رہ گئی تھی۔ مسٹر ڈرسلی جادوئی دُنیا کے متعلق سوال جواب کر رہے تھے۔ مسز فگ عام سی دکھائی دینے والی پاگل بڑھیا جادوئی دنیا کے سب سے معزز اور مشہور جادوگر ایلبس ڈمبل ڈور کو جانتی تھیں۔ روح کھچڑ اژقبان سے میلوں دور لٹل ونجنگ میں منڈلا رہے تے اور یہ امکان پیدا ہو چکا تھا کہ وہ کبھی ہوگورٹس واپس لوٹ نہ پائے۔ ہیری کا سر اب درد سے پھٹنے لگا تھا۔

''وہ لوٹ آیا ہے......'' پیٹونیہ آنٹی سہمے ہوئے انداز میں بڑبڑائیں۔

وہ ہیری کی طرف جس انداز سے دیکھ رہی تھیں، اس طرح انہوں نے پہلے کبھی اسے نہیں دیکھا تھا۔ اچانک زندگی میں پہلی بار ہیری کو اس بات کا پوری طرح احساس ہوا کہ پیٹونیہ آنٹی اس کی ماں کی حقیقی بہن تھیں۔ وہ یہ تو نہیں بتا سکتا تھا کہ اسے اس وقت اس بات کا اتنی شدت سے کیوں احساس ہو رہا تھا؟ وہ تو بس اتنا جانتا تھا کہ اس کمرے میں وہی تنہا نہیں تھا جسے یہ سمجھ میں آ رہا تھا کہ لارڈ والڈی مورٹ کے لوٹنے کا کیا مطلب ہو سکتا تھا؟ پیٹونیہ آنٹی نے زندگی میں پہلے کبھی اسے اس طرح نہیں دیکھا تھا۔ ان کی بڑی بڑی زرد آنکھوں (جوان کی بہن سے بہت مختلف تھیں) میں ناپسندیدگی یا غصے کی کیفیت میں سکڑی ہوئی نہیں تھیں بلکہ پھیلی اور ڈری ہوئی تھیں۔ پیٹونیہ آنٹی نے ہیری کے سامنے پوری زندگی جو اداکاری کی تھی، وہ اب منکشف ہو چکی تھی۔ اب تک وہ یہی کہتی آئی تھیں کہ جادو جیسی کوئی چیز حقیقت میں نہیں ہوتی ہے اور ورنن انکل کے ساتھ وہ جس دنیا میں رہتی ہیں، اس کے علاوہ کوئی دوسری دنیا کہیں نہیں پائی جاتی ہے۔

''ہاں......'' ہیری نے جواب دیا۔ اس کا رُخ اب پیٹونیہ آنٹی کی طرف مڑ چکا تھا۔ ''وہ دو مہینے پہلے لوٹ آیا تھا...... میں نے اسے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔''

پیٹونیہ آنٹی کے لاشعوری طور پر اپنے نازک ہاتھوں سے ورنن انکل کا چوڑا کندھا جکڑ لیا۔

''ذرا ٹھہرو......'' ورنن انکل نے یوں کہا جیسی وہ ساری بات سمجھ چکے ہوں۔ وہ کبھی اپنی بیوی کو اور کبھی ہیری کو دیکھ رہے تھے۔ وہ اس بات پر پوری طرح حیران اور دم بخود تھے کہ زندگی میں پہلی بار ان دونوں کے درمیان باہمی ربط دکھائی دے رہا تھا۔

''ذرا ٹھہرو...... تم کہتے ہو کہ لارڈ والڈی مورٹ لوٹ آیا ہے......؟''

''ہاں!''

''وہی جس نے تمہاری ماں باپ کو ہلاک کیا تھا......؟''

''ہاں!''

''اور اب وہ کھچڑ بچھڑ کو تمہارے پیچھے بھیج رہا ہے......؟''

''لگتا تو ایسا ہی ہے......'' ہیری نے آہستگی سے کہا۔

''ہونہہ......'' ورنن انکل نے اپنی بیوی کے فق چہرے کو دیکھنے کے بعد ہیری کی طرف دوبارہ دیکھا اور اپنی پینٹ کو تھوڑا اوپر کھسکایا۔ وہ کافی پھولتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ ان کا بڑا بینگنی چہرہ ہیری کی آنکھوں کے سامنے چوڑا ہو رہا تھا۔ انہوں نے اپنا سینہ تان لیا جس سے ان کی شرٹ کھنچتی ہوئی دکھائی دی۔

''تو یہ طے ہو گیا لڑکے! تم اس گھر سے فوراً دفع جاؤ......اسی وقت!''

''کیا مطلب......؟'' ہیری ان کی بات سن کر اچانک اچھل پڑا۔

''تم نے میرا فیصلہ سن لیا...... باہر نکل جاؤ......'' ورنن انکل دھاڑتے ہوئے گرجے، جسے سن کر پٹونیہ آنٹی اور ڈڈلی اپنی جگہ پر اچھل پڑے تھے۔ ''باہر...... باہر...... مجھے یہ کام برسوں پہلے کر دینا چاہئے تھا۔ الوؤں نے یہاں ڈیرہ ڈال رکھا ہے، پڈنگ میں دھماکے ہو گیا، میرا آدھا ڈرائنگ روم برباد ہو گیا، ڈڈلی کی پیٹھ پر دُم نکل آئی، مارج چھت کے ساتھ ہوا میں تیرتی رہی اور وہ اُڑنے والی فورڈ کار......اُف خدایا...... باہر...... باہر......تم نے سن لیا۔ اب تمہارا ہمارا رشتہ ختم......اگر کوئی سرپھرا قاتل تمہارے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑا ہے تو تم یہاں نہیں رُک سکتے۔ تم میری بیوی اور بیٹے کی زندگی خطرے میں نہیں ڈال سکتے۔ تم ہم پر اپنی مصیبتوں کی نحوست نہیں تھوپ سکتے۔ اگر تم اپنے بے ہودہ ماں باپ کے نقش قدم پر ہی چلنا چاہتے ہو تو بہت ہو چکا...... یہاں سے دفع ہو جاؤ......ابھی اسی وقت......''

ہیری اپنی جگہ پر ساکت و جامد بت بنا کھڑا رہا۔ محکمے، مسٹر ویزلی اور سیریس کے خطوط اس کے بائیں ہاتھ میں دبے ہوئے تھے۔ تم چاہے جو بھی کرو، گھر مت چھوڑنا......اپنے انکل آنٹی کا گھر کسی بھی صورت میں مت چھوڑنا......

''تم نے میرا فیصلہ سن لیا۔'' ورنن انکل نے آگے جھکتے ہوئے کہا۔ ان کا بڑا بینگنی چہرہ اب ہیری کے اتنا قریب آ چکا تھا کہ بولتے ہوئے ان کی تھوک اُڑ اُڑ کر ہیری کے چہرے پر پڑ رہی تھی۔ ''یہاں سے دفع ہو جاؤ......ابھی نصف گھنٹے پہلے تم یہاں سے جانے کیلئے بے قرار ہو رہے تھے، اب میں بھی یہی چاہتا ہوں کہ تم میرے گھر سے باہر نکل جاؤ اور پھر دوبارہ کبھی ہمارے گھر کی چوکھٹ گندی مت کرنا۔ میں نہیں جانتا کہ ہم نے تمہیں اپنے گھر میں رکھا ہی کیوں تھا؟ مارج صحیح کہتی تھی، تمہیں تو کسی یتیم خانے میں بھیج دینا چاہئے تھا۔ ہماری رحمدلی کی وجہ سے ہمیں ہی نقصان اُٹھانا پڑا۔ ہم نے سوچا تھا کہ ہم تمہیں عام انسان بنا سکتے ہیں لیکن تم تو شروع سے ہی عجیب ہو اور اب مجھ سے یہ برداشت نہیں ہو رہا ہے......اوہ نہیں......ایک اور الّو......''

پانچواں الّو چمنی کے راستے سے باورچی خانے میں گھس آیا تھا۔ وہ تیز رفتاری سے نیچے آیا اور فرش سے آ ٹکرایا۔ پھر وہ تیزی سے چیختا ہوا فضا میں اُڑنے لگا۔ ہیری نے خط پکڑنے کیلئے اپنا ہاتھ بڑھایا۔ الّو کے پاس ایک سرخ لفافہ تھا لیکن وہ ہیری کی پہنچ سے دور نکل گیا اور سیدھا پٹونیہ آنٹی کی طرف چلا گیا جو خوف سے چیختے ہوئے نیچے جھک گئیں اور انہوں نے دونوں ہاتھوں سے اپنا چہرہ چھپا لیا۔ الّو نے ان کے سر پر سرخ لفافہ گرا دیا اور پھر باورچی خانے کا چکر کاٹ کر چمنی کے راستے باہر نکل گیا۔ ہیری لفافے اُٹھانے کیلئے تیزی

سے آگے بڑھا لیکن پتونیہ آنٹی اس تک پہلے ہی پہنچ چکی تھیں۔

''آپ چاہیں تو اسے کھول سکتی ہیں لیکن اس کے اندر کی بات میں ویسے ہی سن لوں گا کیونکہ یہ غل غپاڑہ ہے.....'' ہیری نے جلدی سے کہا۔

''اس پر تو میرا نام لکھا ہوا ہے۔'' پتونیہ آنٹی نے کانپتی ہوئی آواز میں کہا۔ ''ورنن! یہ خط میرے نام پر آیا ہے دیکھو! مسز پتونیہ ڈرسلی، باورچی خانہ، مکان نمبر چار پرائیویٹ ڈرائیو.....''

انہوں نے دہشت بھرے انداز میں سانس کھینچی کیونکہ اب سرخ لفافے میں سے دھواں نکلنے لگا تھا۔

''اسے فوراً کھول دیجئے.....معاملہ ختم کر ڈالئے ویسے بھی یہ ہو ہی جائے گا۔'' ہیری نے انہیں اکساتے ہوئے کہا۔

''نہیں.....''

پتونیہ آنٹی کا ہاتھ کانپ رہا تھا۔ انہوں نے باورچی خانے میں چاروں طرف دیکھا جیسے وہ باورچی خانے میں کوئی راہ تلاش کر رہی ہوں لیکن تب تک بہت دیر ہو چکی تھی۔ لفافے سے آگ کے شعلے نمودار ہونے لگے۔ پتونیہ آنٹی نے چیخ کر لفافے کو دور پھینک دیا۔ سرخ لفافہ میز پر گرا اور جلتے ہوئے شعلوں میں ایک تیز آواز نکل کر پورے باورچی خانے میں گونجنے لگی۔

''پتونیہ.....میرے آخری الفاظ یاد رکھنا.....''

پتونیہ آنٹی کو دیکھ کر ایسا لگا کہ جیسے وہ بے ہوش ہونے والی ہوں۔ وہ ڈڈلی کے پاس کرسی میں دھنس گئیں اور انہوں نے اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپا لیا۔ لفافے کا بچا ہوا حصہ آہستہ آہستہ راکھ میں بدل رہا تھا۔

''یہ کیا ہے.....کیا..... مجھے کچھ..... پتونیہ.....؟'' ورنن انکل اٹکتے ہوئے بولے۔

پتونیہ آنٹی کچھ نہیں بولیں۔ ڈڈلی اپنی ماں کو منہ پھاڑ کر احمقوں کی طرح دیکھے جا رہا تھا۔ بہت ڈراؤنی خاموشی چھائی ہوئی تھیں۔ ہیری بھی پوری طرح چکرا کر رہ گیا تھا۔ اس نے اپنی آنٹی کی طرف دیکھا اور اب اس کے سر میں ناقابل برداشت درد کی لہریں اُٹھ رہی تھیں۔ ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے کچھ ہی پلوں میں اس کا سر پھٹ جائے گا۔

''پتونیہ..... یہ..... پتونیہ.....'' ورنن انکل کی آواز میں گہرا خوف جھلک رہا تھا۔

پتونیہ آنٹی نے اپنا سر اُٹھایا۔ وہ اب بھی کانپ رہی تھیں۔ انہوں نے تھوک نگلا اور وہ پھر دھیمی آواز میں بولیں۔ ''لڑکا.....لڑکا کہیں نہیں جائے گا، ورنن.....!''

''کک.....کیا مطلب.....؟''

''وہ یہیں رہے گا.....'' انہوں نے ہیری کی طرف دیکھ کر کہا اور اپنی جگہ پر کھڑی ہو گئیں۔

''وہ.....لیکن پتونیہ.....''

’’اگر ہم اسے باہر نکال دیں گے تو پڑوسی ہم پر پھٹکار بھیجیں گے۔‘‘ پٹونیہ آنٹی نے جلدی سے کہا۔ وہ معمول کے انداز میں باتیں کرنے کی کوشش کر رہی تھیں حالانکہ ان کا چہرہ اب بھی کافی زرد دکھائی دے رہا تھا۔ ’’وہ عجیب عجیب سوال پوچھیں گے۔ وہ یہ جاننا چاہیں گے کہ وہ کہاں چلا گیا ہے اور ہم نے اسے کس بات کیلئے گھر سے نکالا......اس لئے ہمیں اسے یہیں رکھنا پڑے گا۔‘‘

ورنن انکل پرانے ٹائر کی طرح پچکے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

’’لیکن پٹونیہ......ذرا سوچو تو......‘‘

لیکن پٹونیہ آنٹی نے اس کی بات ان سنی کر دی اور ہیری کی طرف مڑیں۔

’’تم اپنے کمرے میں ہی رہو گے۔ تم گھر سے باہر نہیں نکلو گے۔ اسی وقت اپنے کمرے میں چلے جاؤ......‘‘ انہوں نے تحکمانہ انداز میں ہیری کو کہا۔

ہیری اپنی جگہ سے ٹس سے مس نہیں ہوا۔

’’وہ غل غپاڑہ کس نے بھیجا ہے؟‘‘

’’سوال مت کرو......‘‘ پٹونیہ آنٹی نے اسے ڈانٹتے ہوئے کہا۔

’’کیا آپ بھی جادوئی دنیا سے رابطے میں ہیں......؟‘‘

’’میں نے تم سے کہا......اپنے کمرے میں جاؤ۔‘‘

’’اس کا کیا مطلب ہے......کونسے آخری الفاظ یاد رکھنا تھے......؟‘‘

’’کمرے میں جاؤ......‘‘

’’لیکن یہ تو بتائیے......؟‘‘

’’اپنی آنٹی کا حکم مانو......سیدھے اپنے کمرے میں جاؤ......‘‘

☆☆☆☆

## تیسرا باب

# مہارت یافتہ محافظ

جیسے ہی ہیری اپنے اندھیرے بیڈروم کی میز تک پہنچا۔اس نے تین الگ الگ چرمئی کاغذوں پر یہ الفاظ لکھے۔

*مجھ پر ابھی ابھی روح کھچڑوں نے حملہ کیا ہے اور مجھے ہوگورٹس سے نکالا جا سکتا ہے۔ میں جاننا چاہتا ہوں کہ کیا ہو رہا ہے اور میں یہاں سے کب باہر نکلوں گا؟*

پھراس نے پہلے چرمئی کاغذ پر سیریس، دوسرے پر رون اور تیسرے پر ہرمائنی کا نام لکھا۔اس کی مادہ الّو ہیڈوگ شکار کرنے کیلئے گئی ہوئی تھی اوراس کا خالی پنجرہ میز پر کھلا پڑا تھا۔ ہیری بیڈروم میں ٹہل کراس کے واپس لوٹنے کا انتظار کرنے لگا۔اس کے سر میں بری طرح درد ہورہا تھا۔اس کی آنکھیں جل رہی تھیں اور تھکان کے مارے بند ہو رہی تھیں لیکن اس کے دماغ میں اتنی کھلبلی مچی ہوئی تھی کہ اسے نیند نہیں آسکتی تھی۔ ڈڈلی کو سہارا دے کر گھر تک لانے کی وجہ سے اس کی کمر میں بھی ٹیسیں اُٹھ رہی تھیں۔اس کے علاوہ کھڑکی کی چوٹ اور ڈڈلی کا گھونسہ اس کے سر جہاں پڑا تھا وہاں دو گومڑے ابھر آئے تھے۔

وہ چہل قدمی کرتا رہا۔اس کے اندر غصے اور وحشت انگیزی کا طوفان موجزن تھا۔ وہ بار بار دانت کٹکٹا تا رہا۔اس کے ہاتھ بار بار مٹھی کی شکل میں بھینچ رہے تھے۔ جب بھی وہ کھڑکی کے پاس سے گزرتا تھا تو فرطِ طیش سے ستاروں بھرے آسمان کو گھورنے لگتا۔ روح کھچڑوں کو اس پر حملہ کرنے کیلئے بھیجا گیا تھا۔مسز فگ اور منڈنگس فلی چر چوری چھپے اس کی نگرانی کررہے تھے۔اسے ہوگورٹس سے نکال دیا گیا تھا اور مقدمے کی سماعت کیلئے جادوئی محکمے کی عدالت میں پیش ہونا تھا۔لیکن ان سب کے باوجود کوئی اسے یہ بتانے کو تیار نہیں تھا کہ باہر کیا ہو رہا تھا؟......اور وہ غل غپاڑہ کس بارے میں تھا؟ کس کی آواز اتنے خوفناک انداز میں باورچی خانے میں گونجی تھی؟ لاعلمی کا شکار ہیری اب یہاں کیوں کرقید کر دیا گیا تھا؟ سبھی لوگ اس کے ساتھ ایک شریر بچے کی طرح کیوں برتاؤ کررہے تھے؟

'......جادو کا استعمال مت کرنا......گھر مت چھوڑنا......گھر کے اندر ہی رہنا......'

اس نے اپنے سکول والے صندوق کے پاس سے گزرتے ہوئے غصے سے اس میں ٹھوکر ماری۔اس سے اس کا غصہ تو کم نہیں ہو پایا البتہ اس کی حالت اور بگڑ گئی۔اب باقی بدن کے ساتھ ساتھ اس کے پاؤں کے انگوٹھے کے ٹھسنے کی تکلیف بھی شامل ہو گئی تھی۔

جب وہ لنگڑاتا ہوا کھڑکی کے پاس پہنچا تو اسی وقت ہیڈوگ کھڑکی سے ہوتی ہوئی کمرے میں داخل ہوگئی۔ وہ آہستہ آہستہ اپنے پر پھڑ پھڑا رہی تھی اور کسی سفید ننھے بھوت کی مانند دکھائی دے رہی تھی۔ جب وہ اپنے پنجرے پر آ کر بیٹھ گئی تو ہیری غرایا۔ ''بہت دیر لگا دی۔ اسے نیچے رکھ دو۔ میں تمہیں کام کیلئے باہر بھیجنا چاہتا ہوں......''

ہیڈوگ کی چونچ میں مرا ہوا مینڈک دبا ہوا تھا۔ اس نے مینڈک کے مردہ بدن کے اوپر سے ہیری کو اپنی بڑی بڑی گول آنکھوں سے چڑ چڑے انداز میں گھورا۔

''یہاں آؤ......'' ہیری نے تینوں چرمئی کاغذ اُٹھاتے ہوئے کہا اور پھر چمڑے کے ننھے پٹے میں اس کے پپڑی دار پیروں میں باندھتے ہوئے بولا۔ ''انہیں فوراً سیریس، رون اور ہرمائنی کے پاس لے جاؤ۔ اچھے مفصل جواب کے بغیر واپس مت لوٹنا۔ ضرور پڑے تو انہیں تب تک چونچ مارنا جب تک کہ وہ مفصل جواب نہ لکھ دیں...... سمجھ گئی ہو نا؟''

ہیڈوگ نے ایک دبی ہوئی آواز نکالی۔ اس کی چونچ میں مینڈک ابھی تک دبا ہوا تھا۔

''تو پھر جاؤ......'' ہیری نے کہا۔

وہ فوراً روانہ ہوگئی۔ اس کے جاتے ہی ہیری کپڑے تبدیل کئے بغیر بستر پر لڑھک گیا۔ وہ اندھیرے چھت کو خالی نظروں سے گھور رہا تھا۔ باقی سب باتوں پر کڑھنے کے علاوہ اب اسے اس بار پر بھی افسوس ہو رہا تھا کہ اس نے ہیڈوگ کے ساتھ چڑ چڑا سلوک کیوں کیا تھا، پرائیویٹ ڈرائیو کے مکان نمبر چار میں وہی اس کی اکلوتی ہمدرد تھی لیکن کوئی بات نہیں، جب وہ سیریس، رون اور ہرمائنی کے جواب لے کر لوٹے گی تو وہ اسے منا لے گا۔

انہیں جلد ہی جواب دینا ہوگا۔ وہ روح کھچڑوں کے حملے کو نظر انداز نہیں کر سکتے۔ شاید کل صبح جب وہ بیدار ہوگا تو اسے تین مفصل خطوط ملیں گے جن میں ہمدردانہ جملوں کے علاوہ یہ لکھا گیا ہوگا کہ اسے فوراً رون کے گھر پہنچانے کیلئے کیا کیا انتظامات کئے جا رہے ہیں؟ اس سکون بخش خیال سے اسے نیند آ گئی۔ اس لئے وہ مزید کچھ نہیں سوچ پایا......

☆☆☆☆

لیکن ہیڈوگ اگلی صبح نہیں لوٹی۔ ہیری پورا دن اپنے بیڈروم میں ہی رہا اور صرف رفع حاجت کیلئے ہی باہر نکلا۔ اس دن پٹونیہ آنٹی نے اس کے کمرے میں اس زیریں طاق سے تین بار کھانا سرکایا جسے ورنن انکل نے تین سال قبل لگوایا تھا۔ جب بھی ہیری پٹونیہ آنٹی کے قدموں کی آہٹ سنتا تھا، وہ ہر بار ان سے غل غپاڑے کے بارے میں سوال کرتا تھا لیکن اسے کوئی جواب نہیں ملا۔ ان سے بات کرنے سے اتنا ہی فائدہ ہو پایا جتنا کہ بے زبان دروازے سے میسر ہو سکتا تھا۔ ان کے علاوہ ڈرسلی گھرانے کے باقی تمام افراد اس کے بیڈروم سے دور ہی رہے تھے۔ ہیری بھی ان کے پاس نہیں جانا چاہتا تھا۔ ان سے دوبارہ ٹکرانے سے کوئی فائدہ نہیں ہونا تھا۔ الٹا اس بات کا احتمال تھا کہ اسے شاید پھر غصہ آ جائے گا اور وہ ممنوعہ جادو کا مرتکب ہو جائے گا۔

یہ سلسلہ پورے تین دن تک لگا تار چلتا رہا۔اس دوران ہیری اپنی مقید زندگی سے اکتا کر بے چینی کے عالم میں اپنے کمرے کے خالی حصے میں تیز تیز گھومنے لگتا تھا اوران سب لوگوں کودل ہی دل میں برا بھلا کہتا رہتا جن کے باعث وہ آج اس قید خانے میں بری طرح پھنسا ہوا تھالیکن عام طور پر وہ گھنٹوں تک بے معنی انداز میں اپنے بستر پر لیٹے لیٹے خلا میں گھورتا رہتا تھااور جادوئی عدالت کی کارروائی کے بارے میں سوچ سوچ کر دہشت زدہ ہوتا رہتا تھا۔

اگر فیصلہ اس کے خلاف ہوا تو کیا ہوگا؟ اگر اسے سکول سے نکال دیا گیا اوراس کی چھڑی کے دوٹکڑے کر دیئے گئے تو پھر کیا ہوگا؟ وہ کیا کرے گا؟ وہ کہاں جائے گا؟ وہ ہمیشہ تو ڈرسلی گھرانے کے ساتھ نہیں رہ سکتا تھا کیونکہ اب اسے جادوئی دُنیا کے بارے میں معلوم ہو چکا تھا جواس کی حقیقی دُنیا تھی۔کیا وہ سیریس کے گھر میں رہ سکتا ہے جیسا کہ سیریس نے ایک سال پہلے کہا تھا جب وہ محکمے کی گرفت سے فرار ہونے کے بجائے اپنی بے گناہی ثابت کرنے جارہا تھا۔کیا نابالغ ہیری پوٹر کو وہاں تنہا رہنے کی اجازت مل جائے گی؟ یا پھر اس کا فیصلہ کوئی اور کرے گا کہ وہ کہاں رہے گا؟ کیا بین الاقوامی ممنوعہ استعمالات جادوگری کے اندھے قانون کی خلاف ورزی اتنی سنگین تھی کہ اسے اژقبان کی جیل کی ہوا کھانا پڑے گی؟ جب بھی اس کے دماغ میں یہ خیال جنم لیتا تھا، وہ دہشت کے شکنجے میں جکڑا جاتا تھا،جس سے نجات کیلئے وہ اپنے بستر سے اُٹھ کر دوبارہ خالی جگہ پر چہل قدمی کرنے لگتا تھا۔

ہیڈوگ کی روانگی کے چوتھے روز کی رات کو ہیری اپنے بستر پر سست پڑا چھت کو گھور رہا تھا۔اس کا دماغ پوری طرح خالی تھا اسی وقت بیڈروم کا دروازہ کھلا اور ورنن انکل اندر داخل ہوئے۔ ہیری نے آہستگی کے ساتھ مڑ کر انہیں استفہامیہ انداز میں دیکھا۔ورنن انکل اس وقت اپنا سب سے عمدہ لباس پہنے ہوئے تھےاوران کے چہرے پر فخر کی جھلک پھیلی ہوئی تھی۔

''ہم باہر جارہے ہیں......''انہوں نے بتایا۔

''کیا مطلب......؟''

''ہم یعنی تمہاری آنٹی، ڈڈلی اور میں...... باہر جارہے ہیں۔''

''ٹھیک ہے......''ہیری نے دوبارہ چھت کی طرف نظریں موڑتے ہوئے کہا۔

''ہماری غیر حاضری میں تم اپنے بیڈروم میں ہی رہو گے، باہر نہیں نکلو گے......''

''ٹھیک ہے......''

''تم ٹی وی، سٹیریو یا ہمارا کوئی دوسرا سامان استعمال نہیں کرو گے......''

''ٹھیک ہے......''

''تم ہمارے فریج میں سے کھانے پینے کا سامان نکال کرنہیں کھاؤ گے......''

''ٹھیک ہے......''

''میں تمہارے دروازے پر تالا لگا کر جا رہا ہوں......''

''ٹھیک ہے، لگا دیجئے......''

ورنن انکل نے ہیری کو گھور کر دیکھا۔ وہ اس بات پر حیران تھے کہ وہ بحث کیوں نہیں کر رہا تھا۔ پھر وہ بیڈروم سے باہر نکلے اور انہوں نے دروازہ بند کر دیا۔ ہیری کو چابی گھومنے کی آواز سنائی دی اور پھر ورنن انکل کے تیزی سے سیڑھیاں اترنے کی آواز سنائی دی۔ کچھ منٹ بعد اس نے کا دروازہ بند ہونے، انجن سٹارٹ ہونے اور کار کے سڑک پر اترنے اور جانے کی آوازیں سنیں۔

ڈرسلی گھرانے کے افراد کے یوں چلے جانے پر اس کے دل و دماغ میں کوئی تبدیلی رونما نہیں ہوئی تھی۔ ان کے گھر پر رہنے یا نہ رہنے سے اسے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔ وہ تو خود میں اتنی بھی طاقت نہیں پیدا کر پا رہا تھا کہ اُٹھ کر اپنے بیڈروم کی لائٹ ہی روشن کر لے۔ کمرہ گہرے اندھیرے میں ڈوب چکا تھا اور لیٹے لیٹے کھڑکی سے رات کی آوازیں سنتا رہا۔ اس کی کھڑکی چوبیس گھنٹے کھلی رہتی تھی۔ وہ ہیڈوگ کی واپسی کے سہانے لمحات کا انتظار کر رہا تھا۔

خالی گھر میں پتوں کی سرسراہٹ اور پائپ میں پانی بہنے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ ہیری خوابیدہ کیفیت میں بستر پر پڑا رہا۔ وہ گہری پژمردگی کا شکار ہو رہا تھا لیکن کسی خاص چیز کے بارے میں بالکل نہیں سوچ رہا تھا۔ اسی وقت اچانک باورچی خانے میں کسی چیز کے ٹوٹنے کی آواز سنائی دی۔ وہ پوری طرح ہوشیار ہو گیا اور بستر پر اُٹھ کر بیٹھ گیا۔

مسٹر ڈرسلی اتنی جلدی تو لوٹ نہیں سکتے تھے، وہ ابھی ابھی تو نکلے تھے اور ویسے بھی ان کی کار کے لوٹنے کی آواز تو سنائی نہیں دی تھی۔ کچھ لمحوں تک گہرا سناٹا چھایا رہا پھر کچھ لوگوں کی باتیں کرنے کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ اس نے اپنے پلنگ سے اتر کر کھڑے ہوتے ہوئے سوچا۔ 'یقیناً چور ہوں گے۔' ایک ہی پل بعد یہ خیال اس کے دماغ میں کوندا کہ چور تو اپنی آوازیں دبانے کی کوشش کرتے ہیں لیکن جو بھی باورچی خانے میں گھوم رہا تھا وہ اپنی آواز کو پست رکھنے کی ذرا سی بھی زحمت نہیں کر رہا تھا۔ اس نے اپنے پلنگ کی ملحقہ تپائی سے اپنی چھڑی اُٹھائی اور بیڈروم کے دروازے کے سامنے تن کر کھڑا ہو گیا۔ اب اس کے کان پوری قوت کے ساتھ آوازوں کو سننے کی کوشش کر رہے تھے۔ اگلے ہی پل اس کے ہوش اُڑ گئے کیونکہ تالے کی زوردار کلک کی آواز سنائی دی اور دروازہ کھل گیا۔

ہیری سکتے کی حالت میں بت بن کر کھڑا رہا اور کھلے دروازے سے اندھیرے میں ڈوبی سیڑھیوں کو دیکھتا رہا۔ وہ آوازوں کو سننے کی بھرپور کوشش کر رہا تھا لیکن اسے تنکے گرنے تک کی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی۔ وہ ایک پل کیلئے جھجکا پھر تیز قدموں سے چپ چاپ بیڈروم سے باہر نکل کر سیڑھیوں کے پاس پہنچ گیا۔ اس کا دل اچھل کر اس کے حلق میں آن اٹکا۔ نیچے اندھیرے ہال میں کچھ لوگ کھڑے ہوئے تھے۔ ان کے متحرک ہیولے شیشے کے دروازے کے باہر چمکتی سٹریٹ لائٹ میں تھرک رہے تھے جہاں تک وہ دیکھ سکتا تھا، وہ آٹھ نو لوگ تھے اور وہ سبھی اسی کی طرف دیکھ رہے تھے۔

''اپنی چھڑی نیچے کر لو لڑکے! ورنہ تم کسی کی آنکھ پھوڑ دو گے۔'' ایک دھیمی غراہٹ بھری آواز سنائی دی۔ ہیری کا دل بے ہنگم

انداز میں دھڑ کنے لگا۔ وہ اس آواز کو اچھی طرح پہچانتا تھا لیکن اس نے اپنی چھڑی نیچے نہیں کی تھی۔

''پروفیسر موڈی......'' اس نے بے یقینی کے عالم میں کہا۔

''میں 'پروفیسر' کے بارے میں تو زیادہ نہیں جانتا کیونکہ میں تو پڑھا ہی نہیں پایا تھا ہے نا؟ تم نیچے اتر کر یہاں آ جاؤ۔ ہم تمہیں ٹھیک سے دیکھنا چاہتے ہیں۔'' اس آواز نے دوبارہ غرا کر کہا۔

ہیری نے اپنی چھڑی تھوڑی جھکا لی لیکن وہ اسے اب بھی مضبوطی سے تھامے ہوئے تھا، وہ اپنی جگہ سے ہلا تک نہیں تھا۔ اس کے پاس شک کرنے کا بہت اچھی وجہ موجود تھی۔ نو مہینے تک وہ جسے پروفیسر موڈی سمجھتا رہا بعد میں یہ معلوم ہوا کہ وہ موڈی تھا ہی نہیں بلکہ ان کے روپ میں ایک مرگ خور تھا جس نے راز منکشف ہونے سے پہلے ہیری کی جان لینے کی بھرپور کوشش کی تھی۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ کوئی فیصلہ کر پاتا اسی وقت نیچے سے دوسری آواز گونجی۔

''سب ٹھیک ہے ہیری! ہم تمہیں یہاں سے لے جانے کیلئے آئے ہیں!''

ہیری کے تن بدن میں سرشاری کی لہر دوڑ گئی۔ وہ اس آواز کو اچھی طرح پہچانتا تھا حالانکہ اسے سنے ہوئے ایک سال سے زیادہ عرصہ بیت چکا تھا۔

''پروفیسر لوپن......کیا آپ ہیں؟'' اس نے شک بھرے انداز میں پوچھا۔

''ہم اندھیرے میں کیوں کھڑے ہیں؟'' کسی عورت کی آواز سنائی دی جو ہیری نے پہلے کبھی نہیں سنی تھی۔ ''اجالا ہو......''

چھڑی کی نوک سے روشنی کی کرن پھوٹی اور ہال میں ہر طرف جادوئی روشنی پھیل گئی۔ ہیری نے جلدی جلدی پلکیں جھپکائیں نیچے کھڑے لوگ سیڑھیوں کے کنارے سے اسے گھور رہے تھے اور زیادہ اچھی طرح سے دیکھنے کیلئے اپنی گردنیں بھی اُٹھا رہے تھے۔

ریمس لوپن اس کے سب سے قریب کھڑے تھے۔ حالانکہ لوپن کی عمر کم تھی لیکن وہ تیکھے ہوئے اور کسی قدر بیمار دکھائی دے رہے تھے۔ جب ہیری نے آخری بار ان سے الوداعی ملاقات کی تھی اس کے بعد سے ان کے بال زیادہ سفید ہو چکے تھے۔ ان کے کپڑے بھی پہلے سے زیادہ پیوند لگے اور پھٹے پرانے دکھائی دے رہے تھے۔ بہرحال، وہ ہیری کی طرف دیکھ کر مسکرا رہے تھے اس لئے اس نے بھی سکتے کے باوجود مسکرانے کی بھرپور کوشش کی۔

''واہ...... مجھے جیسی امید تھی یہ تو بالکل ویسا ہی دکھائی دیتا ہے۔'' وہ جادوگرنی بولی جس نے روشنی والی چھڑی پکڑ رکھی تھی۔ وہ باقی سب لوگوں سے کم عمر کی دکھائی دیتی تھی۔ اس کا زرد چہرہ دل کی شکل کا تھا۔ اس کی کالی آنکھوں چمکدار تھیں اور اس کے چھوٹے تراشیدہ بال ارغوانی رنگت کے تھے۔ ''ہیلو ہیری...... کیسے ہو؟''

''ہاں! میں تمہاری بات کا مطلب سمجھ گیا ریمس!'' سب سے پیچھے کھڑے ایک گنجے جادوگر اور سیاہ فام جادوگر نے کہا۔ اس کی آواز بھرائی ہوئی اور دھیمی تھی۔ وہ اپنے کان میں سونے کی بالی پہنے ہوئے تھا۔ ''وہ بالکل جیمس جیسا دکھائی دیتا ہے......''

''ہاں! آنکھوں کو چھوڑ کر......'' گھر گھراتی ہوئی آواز اور سفید بالوں والے ایک جادوگر نے پیچھے سے کہا۔''اس کی آنکھیں للّی جیسی ہیں......''

سفید، طویل قامت اور کھچڑی دار بالوں والے میڈ آئی موڈی جن کی ناک کا ایک بڑا حصہ غائب تھا، ہیری کو شک بھری نظروں سے دیکھ رہے تھے۔ ان کی ایک آنکھ چھوٹی اور موٹے منکے جیسی تھی جبکہ دوسری آنکھ نیلی اور گول تھی...... یہ جادوئی آنکھ تھی جو دیواروں اور دروازوں کے پار دیکھ سکتی تھی۔ اور تو اور وہ موڈی کے سر کے پیچھے بھی دیکھ سکتی تھی۔

''لوپن! کیا تمہیں پورا یقین ہے کہ یہ واقعی ہیری پوٹر ہی ہے؟'' وہ غرا کر بولے۔''کہیں ہم اس کے روپ میں چھپے کسی مرگ خور کو تو نہیں لے جا رہے ہیں؟ ہمیں اس سے کوئی ایسا سوال پوچھنا چاہئے جس کا جواب صرف اصلی ہیری پوٹر ہی دے سکتا ہو، جب تک پوری تصدیق نہ پائے گی، میں مطمئن نہیں ہوں گا۔''

''ہیری! تمہارے پشت بان جادو سے کیا روپ نمودار ہوتا ہے؟'' لوپن نے پوچھا۔

''قطبی ہرن کا......'' ہیری نے گھبرا کر جواب دیا۔

''میڈ آئی! یہ ہیری ہی ہے......'' لوپن نے موڈی کی طرف سر گھما کر کہا۔

ہیری کو معلوم تھا کہ سب لوگ اسے گھور کر دیکھ رہے ہیں۔ وہ سیڑھیوں سے نیچے اترا اور ان کے پاس پہنچ گیا۔ اس نے اپنی چھڑی جینز پینٹ کے عقبی جیب میں ڈال دی۔

''اپنی چھڑی وہاں مت رکھو لڑکے! اگر یہ جل گئی تو کیا ہوگا؟ تمہیں پتہ ہے کہ ایسا کرتے ہوئے تم سے بہتر جادوگر اپنے کولہے جلا چکے ہیں۔'' موڈی نے گرجتی ہوئی آواز میں کہا۔

''آپ ایسے کتنے جادوگروں کو جانتے ہیں جن کے کولہے جل چکے ہیں؟'' بینگنی بالوں جادوگرنی نے میڈ آئی موڈی کو دلچسپی سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''تم اپنے کام سے کام رکھو...... ہیری! تم بس اپنی چھڑی پیچھے والی جیب سے باہر نکالو۔'' موڈی نے غراتے ہوئے کہا۔''یہ چھڑی کی حفاظتی تدابیر کے قوانین میں سے ایک آداب ہے لیکن بدقسمتی سے اب کوئی اس طرف توجہ دینے کی زحمت نہیں کرتا ہے۔'' پھر وہ باورچی خانے کی طرف بڑھنے لگے۔ جب اس عورت نے چھت کی طرف دیکھ کر آنکھیں چڑھائیں تو موڈی نے چڑ چڑے انداز میں کہا۔''تمہاری بیہودہ حرکت میں نے دیکھ لی ہے......''

لوپن نے آگے بڑھ کر ہیری سے ہاتھ ملایا اور ہیری کو بغور دیکھتے ہوئے کہا۔''تم کیسے ہو؟''

''ار......ٹھیک ہوں!''

ہیری کو یقین نہیں ہو رہا تھا کہ دکھائی دینے والا منظر واقعی سچ ہے یا پھر وہ کسی خواب میں بھٹک رہا ہے۔ اسے پرائیویٹ ڈرائیو کی

بھیانک قید سے باہر نکالنے کے منصوبے کی ذراسی بھنک نہیں پڑی تھی اوراچانک بہت سارے جادوگراس مکان میں یوں کھڑے تھے جیسے یہ بہت پرانا منصوبے کا کوئی حصہ ہو۔اس نے لوپن کے آس پس کھڑے جادوگروں کی طرف دیکھا جواب بھی دلچسپی اور باریک بینی سے اس کے چہرے کوٹٹول رہے تھے۔اب اس کا دھیان اپنے سراپے کی طرف مبذول ہوگیا،اس نے گذشتہ چار دنوں سے اپنے بال تک نہیں سنوارے تھے۔

''اوہ......آپ لوگ سچ مچ خوش قسمت ہیں کیونکہ مسٹر ڈرسلی اپنے بیوی بچوں کے ساتھ باہر گئے ہیں......''اس نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

''خوش قسمت......ہاہاہا!''بینگنی بالوں والی جادوگرنی نے ہنستے ہوئے کہا۔''میں نے ہی تو انہیں لالچ دے کر باہر بھیجا ہے۔ انہیں ماگلوؤں کی ڈاک سے ایک خط بھیجا گیا تھا جس میں انہیں بتایا گیا کہ انہوں نے برطانیہ کے سب سے بہترین اور خوبصورت مضافاتی صحن کا انعام جیت لیا ہے۔وہ لوگ اس وقت پرتکلف تقریب میں اپنا انعام وصول کرنے کیلئے گئے ہیں......کم از کم انہیں یہی لگا ہے کہ وہ بہترین ایوارڈ کے مستحق ہیں......''

ہیری ذہن کے قرطاس پر تصور کرنے لگا کہ جب ورنن انکل کو یہ معلوم ہوگا کہ برطانیہ کے مضافاتی صحنوں کے مقابلے جیسی کوئی چیز نہیں ہوئی تھی تو ان کا چہرہ کیسا بگڑ کر رہ جائے گا؟

''تو ہم لوگ چل رہے ہیں، ہے نا؟ جلدی......؟''اس نے دریافت کیا۔

''بس کچھ ہی دیر میں......راستہ صاف ہونے کا اشارہ ملنے کی دیر ہے۔''لوپن نے کہا۔

''ہم کہاں جارہے ہیں؟......رون کے بھٹ پر؟''ہیری نے بےصبری سے پوچھا۔

''نہیں......نہیں رون کے گھر نہیں......''لوپن نے ہیری کو باورچی خانے کی طرف آنے کا اشارہ کیا۔باقی جادوگر بھی پیچھے پیچھے آگئے۔وہ اب بھی ہیری کو اشتیاق بھری نظروں سے دیکھ رہے تھے۔''وہاں ٹھہرنا بے حد خطرناک ثابت ہوگا۔ہم نے کسی خفیہ جگہ پر ہیڈکوارٹر بنایا۔اس کی تیاری میں تھوڑا وقت ضرور خرچ ہوگیا......''

میڈ آئی موڈی اب باورچی خانے کی میز کے پاس بیٹھ کر اپنی چھاگل سے کچھ پی رہے تھے۔ان کی جادوئی آنکھ سبھی اطراف میں گھوم رہی تھی اور مسٹر ڈرسلی کی کئی خودکار مشینی چیزوں کوٹٹول رہی تھی۔

''ہیری! یہ ایلسٹر موڈی ہیں۔''لوپن نے موڈی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''ہاں! میں انہیں جانتا ہوں......''ہیری نے متعجب انداز میں ان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔اسے یہ عجیب لگ رہا تھا کہ اس کا تعارف ایک ایسے شخص سے کرایا جارہا تھا جسے وہ ایک سال سے جانتا تھا یا کم از کم اسے محسوس تو یہی ہورہا تھا۔

''اور یہ نمفاڈورا ہیں......''

''مجھے نمفاڈورامت بلاؤ، ریمس!'' کم عمر جادوگرنی نے کانپتے ہوئے کہا۔ ''میرا نام ٹونکس ہے سمجھے......''

''نمفاڈوراٹونکس! جوصرف اپنی عرفیت سے پہچانا جانا پسند کرتی ہے۔''

''اگر تمہاری ناسمجھ ماں نے تمہارا نام نمفاڈورا رکھا ہوتا تو تم بھی ایسا ہی کرتے۔'' ٹونکس نے چڑ چڑے انداز میں کہا۔

''اور یہ کنگسلے شکیلبوٹ ہے۔'' لوپن نے دراز قد سیاہ فام کی طرف اشارہ کیا جس نے سر جھکا کر تعظیم پیش کی۔ ''ایلفیس ڈوگے!'' گھرگھراتی ہوئی آواز والے جادوگر نے سرخم کیا۔ ''ڈیڈلس ڈیگل......''

''ہم پہلے بھی مل چکے ہیں۔'' پرجوش ڈیگل نے چیختی ہوئی آواز میں کہا اور اپنا بینگنی رنگ کا ہیٹ اتار کر سلام پیش کیا۔

''ایمی لائن وینس!'' سبز منقش شال میں لپٹی ایک جادوگرنی نے اپنا سر جھکایا۔ ''سٹرگس پوڈمور!'' تنکے کے رنگ کے موٹے بالوں اور چوکور جبڑے والے جادوگر نے ہیری کی طرف دیکھ کر آنکھ ماری۔ ''اور......ہسٹیا جونز!'' گلابی رخسار اور سیاہ بالوں والی جادوگرنی جو ٹوسٹر کے پاس کھڑی تھی، اس نے دھیرے سے ہاتھ ہلایا۔

تعارف کے دوران ہیری ان سب لوگوں کی طرف دیکھ کر عجیب انداز میں سر جھکاتا رہا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ کاش وہ لوگ اسے دیکھنے کے بجائے کہیں اور دیکھیں۔ اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے کسی نے اسے بلند چبوترے پر لا کھڑا کیا ہو۔ اس کے علاوہ اس کے ذہن میں یہ سوال بھی کلبلا رہا تھا کہ اتنے سارے جادوگر آخر اس کے گھر پر کیوں آئے ہیں؟

ایسا لگا کہ جیسے لوپن نے ہیری کے دل کی جان جان لی ہو۔ وہ اسی وقت مسکراتے ہوئے بول پڑے۔ ''بہت زیادہ لوگ تمہیں یہاں سے لے جانے کیلئے بے قرار تھے...... یہ اچھا رہا!''

''ہاں! جتنے زیادہ ہوں، اتنا ہی اچھا ہے۔ پوٹر! ہم تمہارے محافظ ہیں۔'' موڈی نے کہا۔

لوپن نے قدم بڑھا کر کھڑکی سے باہر جھانک کر دیکھا۔

''ہم لوگ بس اس اشارے کا انتظار کر رہے ہیں جو ہمیں مطلع کرے کہ جانے کے لئے راستہ صاف ہے۔ ابھی ہمارے پاس تقریباً پندرہ منٹ کا وقت باقی ہے۔'' لوپن نے کہا۔

''یہ ماگلو بہت زیادہ صاف ستھرے رہتے ہیں، ہے نا؟'' ٹونکس نامی جادوگرنی نے باورچی خانے کا دلچسپی سے جائزہ لیتے ہوئے کہا۔ ''میرے ڈیڈی بھی ماگلو خاندان میں ہی پیدا ہوئے تھے لیکن وہ کاہل الوجود تھے۔ مجھے لگتا ہے کہ جادوگروں کی طرح ہی ماگلوؤں کا رہن سہن اور رویئے الگ الگ ہوتے ہوں گے؟''

''ہاں! ایسا ہی ہے۔'' ہیری نے جواب دیا اور پھر لوپن کی طرف مڑتے ہوئے پوچھا۔ ''دیکھئے! مجھے بھی بتایئے کہ کیا ہو رہا ہے؟ مجھے کسی نے کوئی خبر نہیں دی ہے کہ والڈ......''

یہ سن کر جادوگروں اور جادوگرنیوں نے عجیب سی آواز نکالی۔ ڈیڈلس ڈیگل کا ہیٹ ایک بار پھر اس کے ہاتھ سے چھوٹ گیا اور

موڈی فوراً غرا کر بولے۔''خاموش ہوجاؤ!......''

''کیا مطلب......میں کچھ سمجھا نہیں......''ہیری حیرانگی سے بولا۔

''ہم یہاں پر کوئی بات نہیں کریں گے۔ یہ بہت خطرناک ثابت ہوگا۔'' موڈی نے اپنی قدرتی آنکھ ہیری کی طرف گھماتے ہوئے کہا۔ان کی جادوئی آنکھ اب بھی چھت پر جمی ہوئی تھی۔''ستیاناس......جب سے اس بیہودہ شخص نے اسے استعمال کیا ہے تب سے یہ بار بار اٹک جاتی ہے۔'' پھر سنک سے کچرا کھینچنے جیسی بری سی پچر پچر واز کے ساتھ انہوں نے اپنی جادوئی آنکھ باہر نکال لی۔

''میڈ آئی! آپ جانتے ہیں کہ یہ بہت ہی وحشت ناک لگتا ہے، ہے نا؟'' ٹونکس نے گفتگو آگے بڑھاتے ہوئے ان سے کہا۔

''ہیری! ایک گلاس پانی مل سکتا ہے؟'' موڈی نے نرم لہجے میں کہا۔

ہیری نے ڈش واشر کے پاس جا کر ایک صاف گلاس نکالا اور سنک تک جا کر اس میں پانی بھرا۔اب بھی جادوگروں کا ٹولہ اسے دلچسپی اور اشتیاق بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ان کے لگاتار گھورنے سے ہیری کو چڑ سی ہونے لگی تھی۔

''شکریہ!'' موڈی نے کہا جب ہیری نے انہیں گلاس تھمایا۔انہوں نے اپنی جادوئی آنکھ پانی میں ڈال دی اور اسے اوپر نیچے ہلاتے رہے۔آنکھ چاروں طرف گھومنے لگی اور باری باری سے سبھی لوگوں کو گھورنے لگی۔''میں چاہتا ہوں کہ واپسی کے سفر میں میرے پاس پورے تین سو ساٹھ ڈگری کے زاویے کا احاطہ موجود رہے۔''

''ہم جہاں بھی جا رہے ہیں، کیسے جا رہے ہیں؟'' ہیری نے پوچھا۔

''بہاری ڈنڈوں پر بیٹھ کر......ہمارے پاس اس کے علاوہ کوئی چارہ نہیں ہے۔ابھی تمہاری عمر اتنی کم ہے کہ تم ثقاب اڑان نہیں بھر سکتے۔سفوف انتقال کی کڑی نگرانی کی جا رہی ہے اور ہم گھر یری کنجی بنانے کا خطرہ بھی مول نہیں لے سکتے......''

''ریمس کا کہنا ہے کہ تم بہاری ڈنڈے پر کافی عمدہ اڑان کر لیتے ہو؟'' کنگ سلے نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔

''ہاں! یہ بہت اچھا اُڑ لیتا ہے۔'' لوپن نے اپنی گھڑی دیکھتے ہوئے کہا۔''اچھا ہیری! اب تم جا کر اپنا سامان سمیٹ لو۔ ہمیں پوری طرح تیار رہنا چاہئے تاکہ اشارہ پاتے ہی یہاں سے چل پڑیں۔''

''میں ساتھ چل کر تمہاری مدد کرتی ہوں۔'' ٹونکس نے دلچسپی سے کہا۔

وہ ہیری کے پیچھے پیچھے ہال سے ہوتے ہوئے سیڑھیوں سے اوپر گئی۔ چلتے چلتے وہ کافی جوشیلے اور پسندیدہ انداز سے ادھر اُدھر کا جائزہ لے رہی تھی۔

''کافی عجیب جگہ ہے......میرا مطلب ہے کہ یہ ضرورت سے کچھ زیادہ ہی صاف ستھری ہے، ہے نا؟'' اس نے چلتے چلتے کہا۔ ''تھوڑا عجیب لگتا ہے، اوہ! یہ زیادہ اچھا ہے......'' اس نے اس وقت چونک کر آنکھیں جھپکیں جب ہیری نے اپنے بیڈروم کی لائٹ روشن کر دی تھی۔

اس کا کمرہ باقی تمام گھر کی بہ نسبت بالکل ہی الگ تھلگ منظر پیش کر رہا تھا۔ گذشتہ چار دنوں سے پژمردہ اور غصے سے بپھرے ہیری نے اس کی صفائی کرنے کی ذرا سی بھی زحمت نہیں کی تھی۔ اس کی زیادہ تر کتابیں فرش پر ادھر ادھر بکھری پڑی تھیں کیونکہ اس نے دل بہلانے کیلئے انہیں پڑھنے کی کوشش کی تھی لیکن بعد میں اُٹھا کر لاپروائی سے اچھال دیا تھا۔ ہیڈوگ کے خالی پنجرے میں سے بھی بدبو کے ناگوار بھبھوکے اُٹھ رہے تھے۔ یہ بات تو صاف تھی کہ اسے صفائی کی اشد ضرورت تھی۔ اس کا صندوق منہ پھاڑے بالکل کھلا پڑا تھا۔ اس کے آس پاس ماگلو لباس اور جادوئی دنیا کے چوغوں کا عجیب سا ملا جلا انبار پھیلا ہوا تھا۔

ہیری فرش پر جھک کر کتابیں اکٹھی کرنے لگا اور انہیں صندوق کی طرف پھینکنے لگا۔ ٹونکس اس کی خالی الماری کے پاس رُک گئی اور دروازے کے اندرونی آئینے میں اپنا عکس دیکھنے میں مشغول ہوگئی۔

''اوہ مجھے لگتا ہے کہ یہ ارغوانی رنگ میرے بالوں پر بالکل نہیں جچ رہا ہے۔'' اس نے آنکھیں مچور کر دیکھتے ہوئے کہا اور اپنے بالوں کے ایک گچھے کو کھینچا۔ ''تمہیں کیا لگتا ہے کہ اس سے میں تھوڑی بھڑکیلی نہیں دکھائی دیتی ہوں؟''

''ار......'' ہیری بڑبڑایا اور برطانیہ اور آئرلینڈ کی کیوڈچ ٹیمیں نامی کتاب کے اوپر سے اس کی طرف دیکھا۔

''ہاں کچھ ایسا ہی ہے۔'' ٹونکس نے خود سے کہا اور پھر اس نے اپنی آنکھیں تناؤ بھرے انداز میں سکوڑ لیں جیسے وہ کچھ یاد کرنے کی کوشش کر رہی ہو۔ ایک ہی پل بعد اس کے بال چیونگم کی طرح گلابی ہوگئے۔

''یہ آپ نے کیسے کیا؟'' ہیری نے اس کی طرف منہ پھاڑے دیکھتا ہوا بولا جب اس نے اپنی آنکھیں دوبارہ کھول لی تھیں۔

''اوہ! میں گرگھٹنی ہوں۔'' ٹونکس نے آئینے میں اپنے چہرے کو مختلف زاویوں سے توڑ مروڑ کر دیکھتے ہوئے کہا۔ پھر اس نے اپنا سر اگھمایا تاکہ اپنے بالوں کو ہر زاویے سے پرکھ سکے۔ ہیری کچھ نہ سمجھنے جیسے انداز میں ہونقوں کی طرح اس کی طرف گھور رہا تھا جسے ٹونکس نے دیکھ لیا تھا۔ ''اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ میں اپنی خواہش یا ضرورت کے مطابق اپنا رنگ روپ تبدیل کر سکتی ہوں، مجھے اس کیلئے کسی جادوئی کلمے یا چھڑی کو گھمانے کی ضرورت نہیں پڑتی۔'' اس نے آئینے میں سے ہیری کی طرف دیکھا جس کا منہ ابھی تک پھٹا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ ''یہ میری پیدائشی صلاحیت ہے۔ ایرور کے امتحان کے دوران میں چھپنے اور روپ رنگ بدلنے میں اوّل آئی تھی حالانکہ میں نے اس مضمون کی ذرا بھی پڑھائی نہیں کی تھی۔ یہ بہت عمدہ رہا......''

''آپ ایرور ہیں؟'' ہیری نے دم بخود ہو کر پوچھا۔ اس نے ہوگورٹس میں جب بھی مستقبل کے بارے میں سوچا تھا تو شیطانی جادوگروں کو پکڑنے والا ایرور بننے کے بارے میں ہی سوچا تھا۔ یہ الگ بات تھی کہ اسے یہ بڑا عجیب لگ رہا تھا کہ جادوگرنیوں میں بھی کئی اقسام ہوتی ہیں۔ مسز فگ ایک گھنا چکر تھیں اور ٹونکس ایک گرگھٹنی تھی۔ شائد کوئی نٹنی بھی ہو......

''ہاں!'' ٹونکس نے فخریہ لہجے میں کہا۔ ''کنگ سلے بھی ایرور ہے۔ وہ مجھ سے تھوڑا اسنئیر ہے۔ میں تو ایک سال پہلے ہی ایرور بنی ہوں۔ چوری اور تعاقب کرنے کے مضامین میں تو بس فیل ہوتے ہوتے بچی تھی۔ میں بہت پھوہڑ ہوں، جب ہم نیچے آئے تھے تو تم

نے پلیٹ ٹوٹنے آواز سنی ہوگی......وہ میں نے ہی توڑی تھی۔''

''کیا کوئی گرگھٹنی بننا سیکھ سکتا ہے؟'' ہیری نے سیدھے کھڑے ہوتے ہوئے پوچھا۔ جب وہ سامان پیک کرنے کے بارے میں اپنا کام مکمل طور پر فراموش کر بیٹھا تھا۔

ٹونکس کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

''میں شرط لگا کر کہتی ہوں کہ تم کبھی کبھار اپنے نشان کو دوسروں سے چھپا کر رکھنے کی خواہش رکھتے ہو، ہے نا؟'' اس کی آنکھیں گھومتی ہوئی ہیری کے ماتھے کے نشان پر پہنچ گئیں۔

''ہاں!......ضرور......'' ہیری نے بڑبڑا کر کہا اور پھر مڑ گیا جب لوگ اس کے نشان کو گھورتے تھے تو اسے یہ بالکل اچھا نہیں لگتا تھا۔

''مجھے اندیشہ ہے کہ تمہیں یہ چیز سیکھنے میں کافی دشواری پیش آئے گی۔'' ٹونکس نے کہا۔ ''گرگھٹنی دراصل وراثتی خوبی ہوتی ہے، اسے کتابوں یا کسی اور طریقے سے سیکھا نہیں جا سکتا۔ کہہ لو کہ یہ پیدائشی خصوصیت ہے جو نسل در نسل چلتی رہتی ہے۔ زیادہ تر جادوگرنیوں کو اپنا حلیہ بدلنے کی لئے چھڑی یا پھر مرکبات کے استعمال کی ضرورت پڑتی ہے لیکن......ہمیں چلنا ہے ہیری! ہمیں سامان پیک کرنا ہے۔'' اس نے جھینپ کر فرش پر بکھرے ہوئے سامان کو دیکھتے ہوئے کہا۔

''اوہ ہاں! میں تو بھول ہی گیا تھا......'' ہیری نے کچھ کتابوں کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

''بیوقوفی مت کرو......اگر میں یہ کام کروں گی تو یہ جلدی نبٹ جائے گا۔'' ٹونکس نے چلا کر کہا اور اس نے پورے فرش پر اپنی چھڑی گھمائی۔ کتابیں، کپڑے، ٹیلی سکوپ اور ترازو ہوا میں بلند ہو گئے اور تیزی سے صندوق میں جا کر گرنے لگے۔

''یہ کچھ صفائی سے پیکنگ نہیں ہو پائی ہے۔'' ٹونکس نے صندوق کے قریب پہنچ کر اندر جھانکتے ہوئے کہا۔ جس میں چیزیں الٹ پلٹ پڑی دکھائی دے رہی تھیں۔ ''میری ماں ہر چیز کو بہت سلیقے اور قرینے سے پیک کر لیتی ہیں......وہ تو موزوں کو بھی اپنے آپ تہہ کر دیتی ہیں۔ لیکن میں اس فن میں کبھی ماہر نہیں ہو پائی۔ ایسا ایک طرح کے جھٹکے سے ہوتا ہے......'' اس نے اپنی چھڑی امید سے جھٹکی۔ ہیری کا ایک موزہ ہلکے سے اچھلا اور صندوق کے سامان کے اوپر گر گیا۔

''بہت خوب!'' ٹونکس نے صندوق کا ڈھکن بند کرتے ہوئے کہا۔ ''چلو! کم از کم سب کچھ اندر تو جا چکا ہے۔ ویسے اس پنجرے کو بھی صفائی کی ضرورت ہے۔'' اس نے اپنی چھڑی ہیڈوگ کے پنجرے کی طرف کرتے ہوئے کہا۔ ''سورگرفتم......'' پنجرے میں لگے کچھ پنکھ اور بیٹ پل بھر میں غائب ہو گئیں۔ ''چلو! یہ اب تھوڑا بہتر ہو گیا ہے۔ میں ان گھر گرہستی جادوئی کلمات میں کبھی مہارت حاصل نہیں کر پائی۔ ٹھیک ہے......ہر چیز ہے؟......کڑاہی؟......بہاری ڈنڈا؟......اوہ واہ......یہ تو فائر بولٹ ہے......''

ہیری کے دائیں ہاتھ میں پکڑا ہوا بہاری ڈنڈا دیکھ کر ٹونکس کی آنکھیں پھیل گئی تھیں۔ یہ اعلیٰ کوالٹی کا جادوئی بہاری ڈنڈا اسے

سیریس نے تحفے میں دیا تھا اور ہیری کو اس پر بہت فخر تھا۔

''اوہ! میں ابھی تک کیموٹ 260 پر ہی سواری کر رہی ہوں۔'' ٹونکس نے تاسف بھرے لہجے میں کہا۔ ''اچھی بات ہے...... چھڑی اب بھی تمہاری جینز پینٹ میں ہے؟ دونوں کولہے ابھی تک صحیح سلامت ہیں؟ ٹھیک ہے......تو اب ہم نیچے چلتے ہیں۔ ایکوسم صندوق......''

ہیری کا صندوق ہوا میں کچھ انچ اوپر اُٹھ گیا۔ موصلی کی دستے کی مانند ٹونکس اپنی چھڑی کے اشارے سے صندوق کو کمرے کے دروازے سے باہر لے گئی۔ ہیڈوگ کا پنجرہ اس کی بائیں بغل میں دبا ہوا تھا۔ ہیری اپنا بہاری ڈنڈا اُٹھا کر سیڑھیوں پر اس کے پیچھے پیچھے نیچے اترا۔

باورچی خانے میں پہنچ کر اس نے دیکھا کہ موڈی نے اپنی جادوئی آنکھ دوبارہ لگا لی تھی۔ صفائی ہونے کے بعد وہ اب اتنی تیزی سے گھوم رہی تھی کہ ہیری کو اس کی طرف دیکھ کر عجیب سا احساس ہونے لگا۔ کنگ سلے شکیلبوٹ اور سٹرگس پوڈمور، مائیکرو ویو کا جائزہ لینے میں مصروف تھے جبکہ ہسٹیا جونز آلو چھیلنے والی مشین کو دیکھ کر ہنس رہی تھی جو اسے دراز کھنگالنے کے دوران ملی تھی۔ لوپن میز کے قریب ایک کاغذ کو تہہ کرتے دکھائی دیئے۔ جس میں انہوں نے مسٹر ڈرسلی کے نام ہیری کی روانگی سے متعلق ایک مراسلہ لکھا تھا۔

''بہت خوب! مجھے لگتا ہے کہ ہمارے پاس صرف ایک ہی منٹ کا وقت بچا ہے، لہٰذا ہمیں باہر والے باغیچے میں پہنچ جانا چاہئے تاکہ ہم چلنے کیلئے فوری طور پر تیار رہیں۔ ہیری! میں نے خط میں تمہارے انکل آنٹی کو بتا دیا ہے کہ انہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے......'' جب ٹونکس اور ہیری میں داخل ہوئے تو لوپن نے اوپر دیکھ کر کہا۔

''وہ مجھے نہ پا کر قطعاً پریشان نہیں ہوں گے۔'' ہیری نے آہستگی سے کہا۔

''......کہ تم بالکل خیریت سے ہو۔'' لوپن نے اپنی بات بڑھاتے ہوئے کہا۔

''اس سے انہیں بڑی مایوسی ہوگی......''

''اور تم ان سے اگلے سال کی گرمیوں میں دوبارہ مل پاؤ گے۔''

''کیا ایسا کرنا ضروری ہے؟''

لوپن دھیرے سے مسکرائے مگر انہوں نے کوئی جواب دینا ضروری نہیں سمجھا۔

''یہاں آؤ......لڑکے!'' موڈی نے اپنی چھڑی سے ہیری کو اپنے پاس آنے کا اشارہ کیا۔ ''مجھے تم پر کچھ حفاظتی جادوئی حصار کی تہہ لگانا ہوگی۔''

''آپ کو میرے ساتھ کیا کرنا ہے؟'' ہیری نے گھبرا کر پوچھا۔

''مکمل طور پر غائب......'' موڈی نے اپنی چھڑی اُٹھاتے ہوئے کہا۔ ''لوپن نے مجھے بتایا ہے کہ تمہارے پاس غیبی چوغہ ہے

لیکن اُڑتے ہوئے وہ تمہیں صحیح طور پر ڈھانپ نہیں پائے گا۔اس جادوئی حصار سے تم زیادہ اچھی طرح پوشیدہ رہ پاؤ گے...... یہ لو!''

انہوں نے ہیری کے سر پر اپنی چھڑی سے ضرب لگائی۔اسے ایک عجیب سا احساس ہوا۔اسے لگا جیسے موڈی نے اس کے سر پر انڈے پھینٹ دیئے ہوں۔جہاں جہاں موڈی کی چھڑی ضرب لگا رہی تھی وہاں سے اس کے بدن میں عجیب سی ٹھنڈک بہنے لگی تھی۔

''زبردست......میڈ آئی!''ٹونکس نے ہیری کے بدن کو گھور کر دیکھتے ہوئے کہا۔

ہیری نے اپنے بدن پر نگاہ ڈالی تو وہ چونک پڑا۔اب یہ اس کے بدن جیسا نہیں دکھائی دے رہا تھا۔اس کا بدن بالکل غائب تو نہیں تھا لیکن یہ بالکل شفاف ہو گیا تھا۔ہیری باورچی خانے کے ماحول میں رچ بس سا گیا تھا۔ایسا لگتا تھا جیسے وہ باورچی خانے کا ہی کوئی حصہ ہو۔اب وہ ایک ایسا بھوت بن چکا تھا جو ہر ماحول میں اسی کی ہیئت اختیار کر سکتا تھا۔موڈی نے چھڑی لہرا کر پچھلے دروازے کا تالا کھولا اور دونوں پٹ خود بخود کھلتے چلے گئے۔''اب چلو......''

وہ سب ورنن انکل کے خوبصورت باغیچے میں چلے آئے۔موڈی نے اپنی جادوئی آنکھ سے آسمان کا معائنہ کرنے کے بعد کہا۔

''آج رات آسمان بالکل صاف ہے، اگر بادل ہوتے تو چھپنے میں خاصی آسانی رہتی۔ٹھیک ہے!تم دھیان سے سنو......''انہوں نے ہیری کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔''ہم آس پاس ہی اُڑیں گے۔ٹونکس تمہارے آگے رہے گی۔اس کے پیچھے پیچھے اڑتے رہنا۔لوپن نیچے سے تمہاری حفاظت کریں گے۔میں تمہارے ٹھیک پیچھے رہوں گا۔باقی لوگ تمہارے پہلوؤں میں اُڑیں گے۔ہم کسی بھی حالت میں حفاظت کا کام نہیں چھوڑیں گے۔سب میری بات سمجھ گئے۔اگر ہم میں سے کوئی مارا بھی گیا تو......''

''کیا ایسا ممکن ہے......''ہیری نے سہمے ہوئے لہجے میں پوچھا لیکن موڈی نے اس کے سوال کا جواب دینا ضروری نہیں سمجھا۔

''تب بھی باقی لوگ اُڑتے رہیں گے۔رکنے کی کوشش بھی مت کرنا۔اپنی جگہ بھی مت چھوڑنا۔ہیری!اگر وہ ہم سب کو بھی مار ڈالے اور صرف تم ہی باقی بچو......تب بھی پریشان مت ہونا۔آگے تمہاری حفاظت کرنے کیلئے اور بھی محافظ تعینات ہیں۔مشرق کی سمت میں اُڑتے رہنا۔تم صحیح سلامت پہنچ جاؤ گے......''

''اتنی سراسیمگی مت پھیلاؤ میڈ آئی!ہیری سوچے گا کہ ہم اس کام کو سنجیدگی سے نہیں لے رہے ہیں۔''ٹونکس نے تنک کر کہا۔جب اس نے ہیری کے صندوق اور ہیڈوگ کے پنجرے کو اپنے بہاری ڈنڈے پر باندھ لیا تھا۔

''میں تو بس لڑکے کو اپنے منصوبے سے آگاہ کر رہا ہوں۔''موڈی نے غرا کر کہا۔''ہمارا کام اسے ہیڈکوارٹر تک بالکل بحفاظت پہنچانا ہے اور اگر اس کوشش میں ہماری جان چلی جائے تو......''

''فکر مت کرو......کسی بھی جان نہیں جائے گی۔''کنگ سلے نے اپنی بھرائی پرسکون آواز میں جلدی سے کہا۔

''وہ دیکھو...... پہلا اشارہ ہو چکا ہے۔اب اپنے اپنے بہاری ڈنڈوں پر سوار ہو جاؤ۔''لوپن نے تیکھی آواز میں آسمان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

ان کے بہت اوپر ستاروں کے جھرمٹ میں چمکیلی سرخ چنگاریوں کی روشنی دکھائی دے رہی تھی۔انہیں دیکھتے ہی ہیری پہچان گیا کہ وہ چھڑی کی چنگاریاں تھیں۔اس نے اپنے فائر بولٹ پر دایاں پاؤں ڈالا۔اس کے دستے کو مضبوطی سے پکڑا اور محسوس کیا کہ یہ دھیمے انداز میں تھرتھرا رہا تھا۔ایسا لگ رہا تھا کہ وہ بھی ایک بار پھر ہوا میں اُڑنے کیلئے بے قرار ہو رہا ہو۔

پھر ان کے دیکھتے ہی دیکھتے آسمان پر سبز چنگاریوں کا جھرمٹ بکھر گیا جیسے کہیں دور آتش بازی ہو رہی ہو۔اسے دیکھتے ہی لوپن نے جلدی سے کہا۔''دوسرا اشارہ ہو چکا ہے،اب چلو......''

ہیری نے زمین پر زور سے پاؤں مارا۔رات کی ٹھنڈی ہوا اس کے بالوں کو بکھیرنے لگی اور پرائیویٹ ڈرائیو کے صاف ستھرے مربع شکل کے باغیچے ان کے پیچھے دور ہٹتے ہوئے دکھائی دینے لگے۔لٹل ونجنگ کے مکانات چھوٹے چھوٹے سیاہ ٹکڑوں کی شکل میں سمٹ کر رہ گئے۔جب تیز ہوا کے تھپیڑے اس کے چہرے پر کوڑوں کی مانند پڑے تو جادوئی عدالت میں پیشی کا خیال بھی اس کے دماغ کے دریچوں سے نکل کر ہوا میں تحلیل ہو کر رہ گیا۔اسے اپنے تن بدن میں خوشیوں کی لہریں دوڑتی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں،اسے لگا کہ بے تحاشا خوشی سے اس کا دل پھٹ جائے گا۔وہ دوبارہ اُڑ رہا تھا۔وہ پرائیویٹ ڈرائیو کی مقید زندگی سے دور جا رہا تھا جس کا اس نے پوری گرمیوں میں خواب دیکھا تھا۔وہ اپنے اصلی گھر کی طرف لوٹ رہا تھا...... کچھ دیر کیلئے اس کی ساری پریشانیاں دور ہو چکی تھیں اور وہ سرشاری سے ستاروں بھرے آسمان میں کھو گیا۔

''بائیں طرف چلو...... بائیں طرف!ایک ماگلو اوپر دیکھ رہا ہے۔''موڈی نے ان کے پیچھے سے چلا کر کہا۔ٹونکس نے اپنی سمت بدلی اور ہیری نے بھی اس کے پیچھے پیچھے اپنی سمت بدل لی۔ہیری ٹونکس کے بھاری ڈنڈے سے بندھے صندوق کو لٹکتے اور ہوا میں جھولتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔''ہمیں مزید اونچائی پر اُڑنا ہوگا...... چوتھائی میل تک......''

اوپر کی طرف اُڑتے ہوئے ہیری کی آنکھوں میں پانی بھر آیا۔اسے نیچے کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔صرف چیونٹیوں جیسی روشنیاں ہی دکھائی دے رہی تھیں جو غالباً کاروں کی ہیڈ لائٹس اور سڑکوں کی سٹریٹ لائٹس ہی تھیں۔ان میں سے دو ننھی روشنیاں ورنن انکل کی کار کی بھی ہو سکتی ہیں......اس وقت ڈرسلی گھرانے کے افراد لوٹ کر اپنے گھر کی راہ لے چکے ہوں گے اور مضافاتی شاندار صحنوں کے مقابلے جیسی تقریب کو نہ پا کر کیسے آگ بگولا ہو رہے ہوں گے؟...... یہ سوچ کر ہیری زور سے ہنسا حالانکہ اس کی آواز دوسروں کے سرسراتے ہوئے چوغوں کی آوازوں،اس کے کھڑکھڑاتے ہوئے صندوق اور خالی پنجرے اور ہوا کے غراہٹ میں کہیں ڈوب گئی تھی۔اب وہ ہوا میں تیزی سے اُڑ رہے تھے۔ہیری ایک مہینے کے بعد اپنی اندر زندگی کا جوش اور حرارت محسوس کر رہا تھا۔

''شمال کی سمت میں چلو......''میڈ آئی نے چلا کر ہدایت کی۔''آگے شہر ہے......''وہ نیچے مکڑی کے جال جیسی پھیلی ہوئی روشنیوں کی چمک سے بچنے کیلئے دائیں طرف اُڑنے لگے۔

''شمال مشرق کی طرف گھوم جاؤ اور اوپر کی طرف اُڑتے رہو۔آگے کچھ بادل ہیں ہیں جن میں ہم آسانی کے ساتھ اوجھل ہو

سکتے ہیں۔'' موڈی نے چلا کر کہا۔

''ہم بادلوں کے بیچ میں نہیں اُڑیں گے میڈ آئی! ہم بھیگ جائیں گے۔'' ٹونکس نے غصے سے بھرے انداز میں چلا کر کہا۔

ہیری کو اس کی بات سن کر اطمینان نصیب ہوا۔ فائر بولٹ کے دستے پر اس کے ہاتھ سن ہو رہے تھے اور وہ کانپنے لگا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ کاش وہ اُڑنے سے پہلے اپنا کوٹ پہن لیتا۔

میڈ آئی کی ہدایات کے مطابق وہ وقتاً فوقتاً اپنی سمتیں بدلتے رہے۔ برفیلی ہوا کی وجہ سے ہیری کی آنکھیں سکڑ چکی تھیں۔ ہوا کے باعث اس کے کانوں میں بھی درد ہونے لگا تھا۔ اسے یاد آیا کہ پہلے صرف ایک ہی بار اسے بہاری ڈنڈے پر اتنی سردی لگی تھی۔ ایسا تب ہوا تھا جب اس نے اپنے تیسرے سال کی پڑھائی میں طوفانی موسم میں ہفل پف کے خلاف کیوڈچ میچ کھیلا تھا۔ اس کے چاروں طرف اس کے محافظ دیوہیکل گدھوں کی طرح منڈلاتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ ہیری کو وقت کا صحیح طرح اندازہ نہیں ہو پایا اور نہ ہی اسے یہ معلوم ہو سکا کہ وہ کتنی دیر سے اُڑ رہے تھے۔ ویسے اسے لگا کہ کم از کم ایک گھنٹہ تو بیت چکا ہوگا......

''شمال مغرب کی طرف مڑو......'' موڈی نے چیخ کر کہا۔ ''ہمیں مرکزی شاہراہ سے بچ کر نکلنا ہوگا......''

ہیری کا بدن اب اتنا سرد پڑ چکا تھا کہ وہ نیچے جا کر کاروں کے بیچ خشک گرم اور آرام دہ ماحول میں سفر کرنے کے بارے میں حسرت زدہ انداز میں سوچنے لگا۔ وہ سفوف انتقال کے ذریعے سفر کرنے کے بارے میں بھی سوچ رہا تھا حالانکہ آتشدانوں کی راکھ بھری چمنیوں کے بیچ گھسنا کافی تکلیف دہ عمل تھا لیکن شعلوں کی وجہ سے کم از کم گرمائی تو میسر رہتی تھی۔ کنگ سلے شکیلبوٹ نے ہیری کے چاروں طرف چکر کاٹا۔ اس کا گنجا سر اور سونے کی بالی چاندنی کی روشنی چمک رہی تھی۔ اب اس کی دائیں طرف ایمی لائن بینز تھیں۔ جن کی چھڑی باہر نکلی ہوئی اور جن کا سر دائیں بائیں گھوم کر جائزہ لے رہا تھا۔ پھر وہ بھی اس کے اوپر سے ہوتے ہوئے نکل گئیں جس کے بعد سٹرگس پوڈومور کی باری آئی۔

''ہم یہ جائزہ لینے کیلئے کچھ دیر کیلئے اُلٹی طرف مڑ جاتے ہیں کہ کوئی ہمارا تعاقب تو نہیں کر رہا ہے۔'' موڈی نے چلا کر کہا۔

''موڈی کیا آپ پاگل ہو گئے ہیں؟'' سب سے آگے اُڑتی ہوئی ٹونکس نے غصے سے چلا کر کہا۔ ''ہم سب کی قلفی جم چکی ہے۔ اگر ہم اسی طرح پیچھے پلٹتے رہے تو ہم وہاں اگلے ہفتے تک نہیں پہنچ پائیں گے۔ ہم اپنی منزل کے بہت قریب پہنچ چکے ہیں۔''

''اب ہمیں نیچے اترنا ہوگا......'' لوپن کی تیز آواز سنائی دی۔ ''ہیری! ٹونکس کے پیچھے پیچھے اتر جاؤ۔''

ہیری نے اسی لمحے ٹونکس کے عقب میں غوطہ کھایا اور نیچے کی طرف لپکا۔ وہ بہت ساری روشنیوں کے جھرمٹ کی طرف جا رہے تھے۔ وہ نیچے اترتے چلے گئے۔ ہیری کو اب ہیڈ لائٹس، سٹریٹ لائٹس، چمنیاں اور ٹیلی ویژن ایریل صاف دکھائی دے رہے تھے۔ وہ جلد از جلد زمین پر اترنا چاہتا تھا حالانکہ اسے یہ احساس ہو رہا تھا کہ وہ یقیناً اپنے فائر بولٹ پر جم چکا ہوگا اور کسی نہ کسی کو اسے بہاری ڈنڈے سے اتارنے کیلئے مدد کرنا پڑے گی۔

''یہ لو......'' ٹونکس نے چند سیکنڈ کے بعد زمین پر اترتے ہوئے کہا۔

ہیری اس کے پیچھے پیچھے ایک چھوٹے سے چوراہے پر گھاس بھری زمین پر اتر گیا۔ ٹونکس اپنے بھاری ڈنڈے سے ہیری کا صندوق کھولنے لگی۔ ہیری نے کانپتے ہوئے اپنے چاروں طرف دیکھا۔ نزدیکی بوسیدہ مکانات کچھ زیادہ اچھے نہیں دکھائی دے رہے تھے۔ ان میں سے کچھ مکانات کی کھڑکیاں ٹوٹی ہوئی تھیں اور سٹریٹ لائٹس کی روشنی میں چمک رہی تھیں۔ کچھ دروازوں کا رنگ اکھڑا چکا تھا اور وہ جھولتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ کچھ مکانوں کے سامنے کچرے کے ڈھیر جمع تھے۔ ہر طرف گندگی کی بدبو اور غلاظت پھیلی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔

''ہم کہاں پر ہیں......؟'' ہیری نے پوچھا لیکن لوپن نے اپنے ہونٹوں پر انگلی رکھتے ہوئے کہا۔ ''ایک منٹ رُکو......''

موڈی اپنے چوغے میں ہاتھ ڈال کر کچھ تلاش کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔

''اوہ ہاں! مل گیا......'' وہ بڑبڑا کر بولے۔ پھر انہوں نے ایک سفید سگریٹ لائٹر باہر نکال کر اسے کلک کیا۔ سب سے پاس والی سٹریٹ لائٹ کا بلب ایک جھٹکے سے بند ہو گیا۔ انہوں نے لائٹر کو دوبارہ کلک کیا۔ اگلا بلب بھی بجھ گیا۔ وہ اس وقت تک کلک کرتے رہے جب تک کہ اس چوراہے کے سارے بلب بجھ نہ گئے تھے۔ اب صرف پردے لگے کھڑکیوں اور آسمان پر نکلے ہوئے چاند کی روشنی ہی زمین پر پڑ رہی تھی۔ اندھیرا کافی بڑھ گیا تھا۔ موڈی نے لائٹس بند کرنے والی لائٹر کو واپس اپنی جیب میں رکھا۔

''اسے ڈمبل ڈور سے ادھار لیا تھا۔ اگر کوئی ماگلو کھڑکی میں سے باہر جھانک رہا ہوگا تو اب وہ کچھ نہیں دیکھ پائے گا......اب جلدی چلو......''

انہوں نے ہیری کا ہاتھ پکڑا اور اسے گھاس سے سڑک کے پار فٹ پاتھ پر لے گئے۔ لوپن اور ٹونکس ہیری کا صندوق پکڑ کر ان کے پیچھے پیچھے پیدل آ رہے تھے۔ باقی محافظ اپنی اپنی چھڑیاں نکال کر ان کے اطراف میں پھیلے ہوئے انداز میں چل رہے تھے۔ سب سے قریبی مکان کی اوپر والی کھڑکی سے ایک سٹیریو بجنے کی دھمک سنائی دے رہی تھی۔ اس کے ٹوٹے ہوئے گیٹ کے اندر کچرے کا پھولا ہوا تھیلا پڑا تھا جس سے تیز بدبودار سڑاند اُٹھ رہی تھی۔

''رُکو......'' موڈی نے دھیمے انداز میں سرگوشی کی اور ہیری کے ہاتھ کی طرف ایک چرمئی کاغذ کا ٹکڑا بڑھایا۔ انہوں نے اپنی چمکتی ہوئی چھڑی بھی اس کے قریب کر دی تا کہ ہیری اسے آسانی سے پڑھ سکے۔

''اسے جلدی سے پڑھ کر زبانی یاد کر لو......ازبر کر لو!'' موڈی نے کہا۔

ہیری نے اس چرمئی کاغذ کی طرف دیکھا۔ چھوٹی چھوٹی لکھائی کسی قدر جانی پہچانی محسوس ہو رہی تھی۔ اس پر کوئی پتہ لکھا ہوا تھا۔

'ققنس کے گروہ کا ہیڈ کوارٹر، مکان نمبر بارہ گیرم مالڈ پیلس لندن میں پایا جا سکتا ہے۔'

☆☆☆☆

چوتھا باب

# مکان نمبر بارہ، گیرم مالڈ پیلس

''یہ ققنس کا گروہ کیا چیز ہے؟'' ہیری نے حیرانگی سے پوچھا۔

''یہاں کچھ مت پوچھو لڑکے! اندر پہنچنے تک صبر کا دامن پکڑے رہو!'' موڈی نے غرا کر کہا

انہوں نے ہیری کے ہاتھ سے چرمئی کاغذ واپس لے لیا اور اپنی چھڑی کی نوک سے اس میں آگ لگا دی۔ جب چرمئی کاغذ میں شعلہ بھڑکنے لگا اور وہ راکھ بن کر زمین پر گر گیا تو ہیری نے دوبارہ اردگرد کے مکانوں کو دیکھا۔ وہ گیارہ نمبر کے مکان کے باہر کھڑے ہوئے تھے۔ اس نے جب بائیں طرف دیکھا تو وہاں اسے دس نمبر کا مکان دکھائی دیا۔ بہرحال، دائیں طرف تیرہ کا ہندسہ دکھائی دے رہا تھا۔

''لیکن بارہ نمبر کہاں ہے......؟''

''ابھی ابھی تم نے جو پتہ یاد کیا ہے، اس کے بارے میں اپنے دماغ میں یکسوئی کے ساتھ سوچو۔'' لوپن نے آہستگی کے ساتھ کہا۔

ہیری چرمئی کاغذ کے بارے میں سوچنے لگا اور جیسے ہی وہ نمبر بارہ والے حصے پر پہنچا تو تو گیارہ اور تیرہ نمبر کے مکانوں کے بیچوں بیچ ایک پرانا سا دروازہ جانے کہاں سے نمودار ہو گیا۔ اس کے بعد گندی سی بوسیدہ دیواریں اور پھر میلی کچیلی کھڑکیاں بھی نمودار ہوتی چلی گئیں۔ ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے ایک پرانے زمانے کا کھنڈراتی مکان وہاں آ گیا ہو اور اس نے اپنے اردگرد کے مکانوں کو تھوڑا تھوڑا آگے سرکا دیا ہو۔ ہیری منہ پھاڑے اسے گھورتا رہا۔ گیارہ نمبر کے مکان میں سٹیریو پہلے کی طرح دھمک پیدا کرتا ہوا بج رہا تھا۔ ظاہر ہے، اس کے اندر رہنے والے ماگلوؤں کو کچھ پتہ نہیں چلا تھا۔

''اب چلو لڑکے!......'' موڈی نے ہیری کی پشت میں چھڑی چبھوتے ہوئے کہا۔

ہیری پتھر کی پرانی سیڑھیاں چڑھنے لگا۔ وہ اچانک سامنے دکھائی دینے والے دروازے کو گھور گھور کر دیکھ رہا تھا۔ اس کا سیاہ رنگ وروغن کافی بوسیدہ ہو چکا تھا اور اس میں دراڑیں پڑ چکی تھیں۔ اس کی سفید کنڈی ایک کنڈلی مار کر بیٹھے ہوئے سانپ جیسی بل دار تھی۔

دروازے میں باہر دیکھنے کیلئے کوئی سوراخ نہیں تھا اور نہ ہی خط ڈالنے والے لیٹر بکس کی درز موجود تھی۔

لوپن نے اپنی چھڑی باہر نکال کر دروازے کو مخصوص انداز میں ٹھونکا۔ ہیری کو اندر سے کئی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ پھر کسی کے تالے اور زنجیر کھولنے کی آواز سنائی دی اور اگلے لمحے دروازہ چرچراہٹ کرتا ہوا کھل گیا۔

''ہیری......جلدی سے اندر چلے جاؤ لیکن زیادہ اندر مت جانا اور کسی چیز کو بالکل نہیں چھونا۔'' لوپن نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

ہیری چوکھٹ پھلانگ کر اندھیرے ہال میں داخل ہو گیا۔ اسے نمی، دُھول اور سڑاند کی ہلکی سی بدبو آ رہی تھی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ کسی ویران اور اجاڑ عمارت میں گھس رہا ہو۔ اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔ باقی لوگ بھی اس کے پیچھے پیچھے آ رہے تھے۔ لوپن اور ٹونکس اس کا صندوق اور ہیڈوگ کا پنجرہ لا رہے تھے۔ موڈی سب سے اوپر والے زینے پر کھڑے ہو کر لائٹر کی مدد سے سٹریٹ لائٹس کو دوبارہ روشن کر رہے تھے۔ روشنیاں ان کے بلب تک اُڑ اُڑ کر جا رہی تھیں۔ بیرونی چوک ایک بار پھر نارنجی روشنی میں نہا چکا تھا۔ اس کے بعد موڈی لنگڑاتے ہوئے اندر داخل ہو گئے اور انہوں نے دروازہ بند کر کے اس میں زنجیر پھنسا کر تالا لگایا۔ دروازہ بند ہونے کی وجہ سے پورے ہال میں گھپ اندھیرا پھیل گیا تھا۔

''یہ لو......''

انہوں نے اپنی چھڑی ہیری کے سر کے اوپر زور سے ماری۔ اس بار اسے ایسا لگا جیسے اس کی پشت پر کوئی گرم چیز سرک کر بہہ رہی ہو۔ وہ سمجھ گیا کہ انہوں نے حفاظتی جادوئی حصار ختم کر دیا تھا۔ اس کا بدن دوبارہ اصلی حالت میں لوٹ چکا تھا۔

''اب تمام لوگ جہاں ہو، وہیں کھڑے رہو، میں تھوڑی روشنی کرتا ہوں۔'' موڈی نے دھیمی آواز میں کہا۔

باقی لوگوں کی کھسر پھسر سے اب ہیری کو الجھن ہونے لگی تھی۔ ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے وہ کسی مرگ والے گھر میں پہنچ گیا ہو۔ اسی وقت ایک دھیمی آواز ہوئی اور دیواروں پر لگے زمانہ قدیم کے گیس لیمپ روشن ہو گئے۔ ان کی ہلکی ہلکی ٹمٹماتی ہوئی روشنی میں ایک لمبے اور بوجھل فضا والے ہال کے راستے میں بچھے اکھڑے اور گھسے پٹے ہوئے قالین اور پلستر اکھڑی دیواریں دکھائی دینے لگیں۔ ان کے اوپر مکڑی کے جالوں سے ڈھکا ہوا شیشے کا فانوس چمکنے لگا اور اس کی روشنی میں دیواروں پر کچھ لوگوں کی تصویریں دکھائی دینے لگیں جو صدیوں کی دُھول سے اَٹی ہوئی اور سیاہ پڑ چکی تھیں۔ ہیری نے ہلچل سن کر ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ پاس ہی رکھی ہوئی زنگ آلود اور کرم خوردہ میز پر رکھے فانوس اور موم بتیوں کے سٹینڈ زہریلے سانپ کی شکل جیسے تھے۔

اسی وقت اسے تیز قدموں کی آہٹ سنائی دی۔ اس نے سر گھما کر دیکھا تو اسے ایک پستہ قد گول مٹول چہرے والی عورت اپنی طرف بڑھتی ہوئی دکھائی دی۔ وہ پہلی نظر میں انہیں پہچان گیا تھا۔ وہ مسز ویزلی تھیں جو اس کے گہرے دوست رون کی ممی تھیں، وہ ہال کے سامنے والے دروازے سے اندر داخل ہوتی ہوئی دکھائی دیں۔ وہ تیزی سے ان کے پاس آ رہی تھیں اور مسکرا کر ان کا استقبال کر

رہی تھیں ں۔ ہیری نے دیکھا کہ وہ پہلے کی بہ نسبت تھوڑی دبلی اور مرجھائی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔

''اوہ ہیری! تمہیں دیکھ کر اچھا لگا۔'' انہوں نے سرگوشی نما لہجے میں کہا اور اسے اتنی کس کر سینے سے چمٹایا کہ اس کی ہڈیاں ٹوٹتے ٹوٹتے بچیں۔ پھر انہوں نے اسے تھوڑا دور کر کے غور سے دیکھا۔ ''تم تھوڑے دُبلے دکھائی دے رہے ہو۔ تمہیں خوب کھانا کھلانا پڑے گا لیکن رات کے کھانے میں ابھی تھوڑی دیر ہے، مجھے افسوس ہے کہ تمہیں کچھ انتظار کرنا پڑے گا۔'' وہ ہیری کے پیچھے کھڑے جادوگروں کی طرف مڑیں اور سرگوشی نما لہجے میں بولیں۔ ''وہ ابھی ابھی آئے ہیں، اجلاس کا آغاز ہو چکا ہے......''

ہیری کے عقب میں موجود جادوگروں اور جادوگرنیوں کے منہ سے دلچسپی اور پرجوش آوازیں برآمد ہوئیں اور وہ ہیری کے قریب سے ہوتے ہوئے اس دروازے کی طرف بڑھ گئے جس میں سے مسز ویزلی ابھی ابھی نکلی تھیں۔ ہیری بھی لوپن کے تعاقب میں جانے لگا لیکن مسز ویزلی نے اس کا بازار پکڑ کر اسے روک لیا۔

''نہیں ہیری! مجلس میں صرف گروہ کے لوگ بھی حصہ لے سکتے ہیں۔ رون اور ہرمائنی اوپر ہیں۔ جب تک مجلس ختم نہیں ہو جاتی، تب تک تم ان کے ساتھ انتظار کرو پھر ہم کھانے کیلئے تم لوگوں کو اپنے پاس بلا لیں گے اور ہال میں اپنی آواز پست ہی رکھنا۔''

''مگر کیوں؟''

''میں نہیں چاہتی ہوں کہ کوئی جاگ جائے......''

''آپ یہ کیا......؟''

''سب کچھ بعد میں سمجھا دوں گی۔ ابھی مجھے ذرا جلدی ہے، مجھے بھی اجلاس میں پہنچنا ہے...... میں تمہیں بس اتنا بتا دیتی ہوں کہ تمہیں کہاں سونا ہے؟......''

ہونٹوں پر انگلی رکھ کر وہ دبے پاؤں دیمک زدہ لمبے پردوں کے پاس سے گزریں۔ ہیری کو لگا کہ ان کے پیچھے ایک اور دروازہ ہو گا۔ پھر وہ ایک بڑے چھتری سٹینڈ کے پاس سے ہوتی ہوئی آگے بڑھیں جسے دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا جیسے اسے کسی عفریت کے پاؤں کی ہڈی سے بنایا گیا ہوگا۔ پھر وہ اندھیری سیڑھیوں پر چڑھنے لگیں۔ وہاں دیوار پر کچھ تختے لگے ہوئے تھے جن پر قطار میں کٹے ہوئے سر جڑے ہوئے تھے۔ قریب سے دیکھنے پر ہیری کو معلوم ہوا کہ وہ جانوروں کے نہیں بلکہ گھریلو خرسوں کے سر تھے۔ ان سبھی کی ناک تھوتھنی جیسی لمبی دکھائی دے رہی تھی۔

ہر قدم کے ساتھ ہیری کی حیرانگی بڑھتی جا رہی تھی۔ وہ لوگ اس کھنڈراتی مکان میں کیا کر رہے تھے جو کسی بڑے شیطانی جادوگر کا مکان دکھائی دے رہا تھا۔

''مسز ویزلی...... آخر......''

''رون اور ہرمائنی تمہیں ہر بات بتا دیں گے۔ مجھے اجلاس میں جلدی پہنچنا ہے۔'' مسز ویزلی نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

سیڑھیوں کے اوپر پہنچنے کے بعد وہ بولیں۔ ''تمہارا کمرہ دائیں طرف والا ہے۔ اجلاس ختم ہوتے ہی میں تمہیں نیچے سے آواز دے دوں گی۔''

اس کے بعد وہ سیڑھیوں پر واپس لوٹ گئیں۔ ہیری نے اوپر جا کر متعلقہ کمرے کے دروازے کا ہینڈل گھمایا جو سانپ کے سر کی شکل کا تھا۔

دروازہ کھلتے ہی اسے کمرے کی اونچی چھت اور دو پلنگ دکھائی دیئے۔ پھر کسی الو کی تیز آواز سنائی دی۔ اس کے بعد کسی کے زور سے چیخنے کی آواز آئی۔ اس کی آنکھوں کے سامنے بہت سے گھنے بال پھیلتے چلے گئے جس سے اسے دکھائی دینا بند ہو گیا تھا۔ ہرمائنی نے اس پر چھلانگ لگا دی تھی اور اس کی وجہ سے وہ گرتے گرتے بچا تھا۔ رون کا چھوٹا الو پگ وجیون سنسنی خیز انداز میں ان کے اوپر منڈلا رہا تھا۔

''اوہ ہیری...... رون دیکھو! وہ آ گیا ہے...... ہیری یہاں آ گیا ہے۔ ہمیں تمہارے آنے کی آواز سنائی نہیں دی۔ اوہ! تم کیسے ہو؟ تم ٹھیک تو ہو؟ کیا تمہیں ہم پر غصہ آیا؟ میں پورے یقین کے ساتھ کہہ سکتی ہوں کہ تمہیں یقیناً ہم پر غصہ آیا ہو گا۔ میں جانتی ہوں کہ ہمارے خط بکواس تھے لیکن ہم تمہیں کچھ نہیں بتا سکتے تھے۔ ڈمبل ڈور نے ہم سے وعدہ لیا تھا کہ ہم ایسا بالکل نہیں کریں گے۔ اوہ! ہمارے پاس تمہیں بتانے کیلئے بہت ساری باتیں ہیں اور تمہارے پاس بھی تو ہیں...... روح کھچڑ...... جب ہم نے یہ سنا...... اور محکمے کی سماعت...... یہ بہت برا ہوا...... میں نے کتابوں میں اس بارے میں چھان بین کی تھی۔ وہ تمہیں سکول سے نہیں نکال سکتے...... وہ ایسا کر ہی نہیں سکتے۔ نابالغ جادوگری ممنوعہ استعمالات جادو قانون کی دفعات کے مطابق جان لیوا حالات میں جادو کا استعمال کیا جا سکتا ہے......''

''اسے سانس تو لینے دو ہرمائنی!'' رون نے ہیری کے پیچھے دروازہ بند کرتے ہوئے مسکرا کر کہا۔ ایک مہینے میں ہی وہ کچھ انچ لمبا ہو گیا تھا حالانکہ اس کی لمبی ناک، چمکیلے سرخ بال اور جھائیاں بالکل پہلے جیسی ہی تھیں۔

مسکراتے ہوئے ہرمائنی نے ہیری کو چھوڑ دیا لیکن اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور کہہ پاتی۔ ایک دھیمی آواز ہوئی اور کوئی سفید چیز گہرے رنگ کی الماری کے اوپر سے اڑتی ہوئی ہیری کے کندھے پر آ کر بیٹھ گئی۔

''ہیڈوگ......''

جب ہیری نے اس کے پروں میں گدگدی کی تو سفید مادہ الو نے اپنی چونچ کٹکٹائی اور پیار سے اس کے کان پر کاٹ لیا۔

''اس نے تو مصیبت کھڑی کر رکھی تھی۔'' رون نے کہا۔ ''جب یہ تمہارا آخری خط لے کر آئی تب سے ہی اس نے چونچ مار مار کر ہماری ناک میں دم کر رکھا ہے...... یہ دیکھو!'' اس نے ہیری کو اپنا دایاں ہاتھ کی جلد دکھائی جس پر ایک گہرا زخم صاف دکھائی دے رہا تھا۔

''اوہ! مجھے اس پر افسوس ہے لیکن مجھے جواب چاہئے تھا، تم سمجھ سکتے ہو۔'' ھیری نے کہا۔

''اور ہم تمہیں جواب دینا بھی چاہتے تھے دوست! ہرمائنی نے تو بہت لمبی چوڑی کہانی لکھنے کا ارادہ ظاہر کیا تھا۔ وہ بار بار کہہ رہی تھی کہ اگر تم بغیر کسی اطلاع کے وہاں پھنسے رہو گے تو کوئی نہ کوئی احمقانہ کام کر بیٹھو گے لیکن ڈمبل ڈور نے ہم سے......''

''وعدہ لے لیا تھا کہ تم کچھ نہیں بتاؤ گے۔'' ھیری نے تلخی سے اس کا جملہ پورا کیا۔ ''یہ بات مجھے ہرمائنی پہلے ہی بتا چکی ہے......''

اپنے سب سے گہرے دوستوں کو سامنے دیکھ کر اس کے دل میں جو خوشی کا جذبہ اور گرم جوشی پیدا ہوئی تھی وہ اب پرسکون ہو کر ٹھنڈی پڑ چکی تھی۔ اسے یوں لگا جیسے اس کے پیٹ میں کوئی برفیلی چیز بھر گئی ہو۔ وہ ایک مہینے سے ان کی ایک جھلک دیکھنے کیلئے ترس گیا تھا لیکن اب اچانک اسے محسوس ہوا کہ رون اور ہرمائنی اسے اکیلا چھوڑ دیں تو زیادہ اچھا رہے گا۔ کمرے میں تناؤ بھری خاموشی چھا گئی۔ ھیری اب بھی ہیڈوگ کو تھپتھپا رہا تھا مگر وہ ان دونوں سے نظریں چرا رہا تھا۔

''ڈمبل ڈور کا کہنا ہے کہ یہاں سب اچھا رہے گا۔'' ہرمائنی نے ہانپتے ہوئے کہا۔

''اچھی بات ہے......'' ھیری نے لاپرواہی سے کہا۔ اسی وقت اس کی نگاہ ہرمائنی کے ہاتھ پر پڑی جس پر ہیڈوگ کے کاٹنے کا زخم دکھائی دے رہا تھا مگر ھیری کو اب اس بات پر کوئی افسوس نہیں ہو رہا تھا۔

''شاید ان کا خیال تھا کہ تم ماگلوؤں کے درمیان زیادہ محفوظ رہ پاؤ گے۔'' رون نے کہا۔

''ہاں!'' ھیری نے اپنی بھنوئیں چڑھاتے ہوئے کہا۔ ''لیکن پھر بھی مجھ پر روح کھچڑوں نے حملہ کر دیا۔ کیا گرمیوں کی چھٹیوں میں تم دونوں میں سے کسی پر روح کھچڑوں نے حملہ کیا تھا؟''

''نہیں......لیکن اسی لئے تو انہوں نے ققنس کے گروہ کے افراد کو تمہاری نگرانی کیلئے تعینات کر رکھا تھا......''

ھیری کے پیٹ میں زوردار جھٹکا لگا جیسے وہ سیڑھیاں اترتے ہوئے ایک زینہ بھلا بیٹھا ہو۔ تو اس کا مطلب ہے کہ اس کے علاوہ سبھی کو یہ بات معلوم تھی کہ اس کی نگرانی کی جا رہی تھی۔

''لیکن اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوا، ہے نا؟'' ھیری نے اپنی آواز کو معمول کے مطابق رکھنے کی بھرپور کوشش کرتے ہوئے کہا۔ ''آخر مجھے اپنے دفاع میں خود جادو کا استعمال کرنا پڑا ہے، نا؟''

''ڈمبل ڈور بے حد غصہ کر رہے تھے۔'' ہرمائنی نے تھوڑی حیرانگی کے ساتھ کہا۔ ''جب انہیں یہ معلوم ہوا کہ منڈنگس اپنی ذمہ داری چھوڑ کر بیچ میں سے کہیں چلا گیا تھا تو وہ سخت ناراض ہوئے تھے، وہ اتنے آگ بگولا دکھائی دیئے تھے کہ ہم نے پہلے انہیں ایسا کرتے نہیں دیکھا تھا۔''

''اچھا ہی ہوا کہ وہ چلا گیا۔'' ھیری نے سرد لہجے میں غراتے ہوئے کہا۔ ''اگر وہ نہیں گیا ہوتا تو میں جادو کا استعمال کر کے روح کھچڑوں کو کیسے بھگا پاتا؟......اور شاید ڈمبل ڈور پوری گرمیاں مجھے پرائیویٹ ڈرائیو میں ہی قید رہنے کیلئے چھوڑ دیتے۔''

’’کیا تمہیں......کیا تمہیں......محکمے میں عدالتی کارروائی کی سماعت کی کوئی پریشانی نہیں۔‘‘ ہرمائنی نے آہستگی سے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

’’نہیں......‘‘ ہیری نے لاپروائی سے تھوک اُڑاتے ہوئے کہا۔ وہ جانتا تھا کہ اس نے جھوٹ بول دیا تھا۔ وہ چاروں طرف دیکھتے ہوئے ان سے دور چلا گیا۔ ہیڈوگ اس کے کندھے پر اطمینان سے بیٹھی ہوئی تھی لیکن ہیری کو اس کمرے کا ماحول بالکل اچھا نہیں محسوس ہو رہا تھا۔ یہاں نمی اور اندھیرا پھیلا ہوا تھا۔ ایک دیوار پر آویزاں تصویر کے فریم میں خالی کینوس جھانک رہا تھا جس سے اکھڑے پلستر کی دیواروں کا سونا پن کسی قدر کم ہو رہا تھا۔ جب ہیری اس تصویر کے پاس سے گزرا تو اسے کسی شخص کے طنزیہ انداز میں ہنسنے کی آواز سنائی دی لیکن وہاں کوئی نظر نہیں آیا۔

ہیری نے ایک بار پھر اپنی آواز کو معمول کے مطابق قابو میں رکھنے کی کوشش کرتے ہوئے پوچھا۔ ’’ڈمبل ڈور مجھے لاعلمی کے اندھیروں میں رکھنے کیلئے اتنے کوشاں کیوں ہیں؟ کیا تم لوگوں نے ان سے یہ پوچھنے کی زحمت اُٹھائی......؟‘‘

اس نے نظر اُٹھا کر ان دونوں کی طرف دیکھا جو ایک دوسرے کو عجیب نظروں سے دیکھ رہے تھے جیسے انہیں اس سے اس طرح کے برتاؤ کی توقع نہ تھی لیکن اس سے اس کا گرم مزاج ٹھنڈا نہیں ہوا تھا۔

’’ہم نے ڈمبل ڈور سے کہا تھا کہ ہم تمہیں باتیں بتانا چاہتے ہیں۔‘‘ رون نے آہستگی سے کہا۔ ’’ہم نے واقعی یہ بات کہی تھی دوست! لیکن اس وقت وہ واقعی مصروف ہیں، جب سے ہم یہاں آئے ہیں، تب سے ہم انہیں صرف دو ہی بار دیکھا ہے اور وہ بھی ذرا سی دیر کیلئے۔ انہوں نے ہم سے کہا کہ کوئی الوؤں کو سفر کے دوران میں سے پکڑ سکتا ہے......‘‘

’’اگر وہ چاہتے تو کسی دوسرے طریقے سے مجھے باخبر کر سکتے تھے۔‘‘ ہیری نے غصیلے لہجے میں کہا، اس کے چہرے کی رگیں کھنچی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ ’’مجھ یہ مت کہنا کہ الوؤں کے بغیر پیغام رسانی نہیں کی جا سکتی تھی......‘‘

’’میں بھی اس بارے میں سوچا تھا لیکن وہ تمہیں کچھ بھی بتانا نہیں چاہتے تھے۔‘‘ ہرمائنی نے رون کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

’’شاید انہیں مجھ پر بھروسہ نہیں ہوگا......‘‘ ہیری نے ان کے تاثرات دیکھتے ہوئے کہا۔

’’پاگل مت بنو!‘‘ رون نے پریشانی کے عالم میں اسے ڈانٹا۔

’’یا پھر انہیں لگ رہا ہوگا کہ میں اپنا خیال خود نہیں رکھ سکتا ہوں۔‘‘

’’ظاہر ہے، ڈمبل ڈور کو ایسا کچھ نہیں لگ رہا تھا۔‘‘ ہرمائنی نے تھوڑا تنک کر بولی۔

’’تو پھر مجھے ڈرسلی خبیثوں کے پاس کیوں رہنا پڑا جبکہ تم دونوں یہاں کی ہر چیز میں شامل ہو؟‘‘ ہیری نے مٹھی بھینچتے ہوئے کہا۔ اس کی آواز ہر لفظ کے ساتھ بھڑکتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔ ’’تم دونوں کو یہاں ہونے والی ہر چیز کی خبر کیوں ہے اور مجھے کیوں نہیں معلوم ہے؟‘‘

''یہ سراسر غلط ہے ہیری!'' رون نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔ ''ممی ہمیں اجلاس میں جانے نہیں دیتیں اور وہ ہمیشہ یہی کہتی ہیں کہ ہم ابھی بہت کم سن ہیں......''

لیکن اسی وقت ہیری کا ضبط کا دامن چھوٹ گیا اور وہ بری طرح چلانے لگا۔

''تم اجلاس میں نہیں جا پائے، اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟ پھر بھی تم یہاں تو ہو۔ کیا یہ کافی نہیں ہے۔ تم کم از کم ایک ساتھ تو ہو۔ میں تو مہینے بھر سے ڈرسلی گھرانے کے ساتھ گھٹن بھری زندگی گزار رہا تھا جبکہ میں نے تم دونوں سے زیادہ بڑی مصیبتوں کا سامنا کیا ہے اور ڈمبل ڈور یہ بات اچھی طرح جانتے ہیں...... پارس پتھر کو کس نے بچایا تھا؟ رڈل سے نجات کس نے دلائی تھی؟ تم دونوں کو روح کھچڑوں سے کس نے بچایا تھا؟......''

پچھلے ایک مہینے سے جو کڑواہٹ اور نفرت ہیری کے دل و دماغ پر چھائی ہوئی تھی اور زہریلے ناگ کی طرح ڈس رہی تھی، اس کا غبار اب باہر نکل رہا تھا۔ اسے اس بات کا ملال تھا کہ اسے کسی نے کوئی صحیح اطلاع کیوں نہیں دی تھی؟ اسے اس بات سے چوٹ پہنچی تھی کہ وہ دونوں اس کے بغیر ایک ساتھ کیوں اکٹھے تھے؟ وہ اس بات پر ناراض تھا کہ اس کی چوری چھپے نگرانی کی جا رہی تھی اور اسے اس کی وجہ بتانا تک گوارا نہیں کیا گیا تھا۔ جن جذبات کیلئے وہ خجالت محسوس کرر ہا تھا وہ آخر کار ضبط کے بندھن توڑ کر عیاں ہو کر رہ گئے تھے۔ ہیڈوگ اس کے چلانے سے اتنی خوفزدہ ہوئی کہ دوبارہ اُڑ کر الماری کے اوپر جا بیٹھی تھی۔ پگ وجیون دہشت کے مارے ان کے سروں کے اوپر زیادہ تیزی سے منڈلانے لگا تھا۔

''ڈریگن اور ژ کیست اور ہر بری چیز کا سامنا گذشتہ سال میں کس نے کیا تھا؟ کس نے والڈی مورٹ کو واپس لوٹتے دیکھا تھا؟ کون اس کے چنگل سے بال بال بچا تھا...... میں!''

رون کا منہ کھلا رہ گیا۔ وہ صدمے کی کیفیت میں آ چکا تھا اور اس کے منہ سے الفاظ نہیں نکل پا رہے تھے۔ دوسری طرف ہرمائنی کا چہرہ اتنا اُتر گیا تھا کہ لگتا تھا کہ وہ رو پڑے گی۔

''لیکن مجھے کیوں معلوم ہونا چاہئے کہ کیا ہو رہا ہے؟ کوئی مجھے ساری باتیں بتانے کی زحمت کیوں کرے؟''

''ہیری! یقین مانو...... ہم تمہیں بتانا چاہتے تھے...... ہم واقعی تمہیں بتانا چاہتے تھے......'' ہرمائنی روہانسی ہو کر چلائی۔

''اتنے زیادہ تو نہیں چاہتے ہو گے، ہے نا؟ ورنہ تم مجھے الو سے خبر کر دیتے لیکن ہاں! ڈمبل ڈور نے تم سے وعدہ کروا لیا تھا......''

''انہوں نے ایسا ہی کیا تھا......''

''چار ہفتوں سے میں پرائیویٹ ڈرائیو میں پھنسا ہوا تھا، کوڑے دانوں سے اخبار چن رہا تھا تا کہ مجھے یہ معلوم ہو سکے کہ کیا ہو رہا ہے؟''

''ہم چاہتے تھے......''

''مجھے لگتا ہے کہ تم سب مل کر مجھ پر ہنس رہے ہو گے......''

''نہیں......ایسا کچھ نہیں......''

''ھیری! ہمیں واقعی افسوس ہے!'' ہر مائنی نے متوحش لہجے میں کہا۔ اور اس کی آنکھوں میں اب آنسو چمک رہے تھے۔ ''تم بالکل ٹھیک کہہ رہے ہو ھیری! اگر میں تمہاری جگہ ہوتی تو مجھے بھی اتنا ہی غصہ آتا......''

ھیری نے غصے کے عالم میں اس کی طرف دیکھا۔ وہ اب بھی گہری سانسیں لے رہا تھا۔ پھر وہ چہل قدمی کرتا ہوا ان سے دور چلا گیا۔ ہیڈوگ الماری کے اوپر بیٹھی عجیب آوازیں نکال رہی تھی۔ تھوڑی دیر خاموشی چھائی رہی، صرف ھیری کے قدموں کے نیچے لکڑی کے پرانے تختے چرمرانے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

''ویسے یہ جگہ کون سی ہے؟'' اس نے رون اور ہر مائنی کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

''یہ ققنس کے گروہ کا ہیڈکوارٹر ہے۔'' رون نے فوراً بتایا۔

''کیا کوئی مجھے یہ بتانے کا تکلف کرے گا کہ ققنس کے گروہ سے کیا مراد ہے؟''

''یہ ایک خفیہ تنظیم ہے......'' ہر مائنی نے جلدی سے جواب دیا۔ ''ڈمبل ڈور اس کے سربراہ ہیں۔ انہوں نے اسے تشکیل دیا تھا۔ اس میں وہ تمام جادوگر شامل ہیں جنہوں نے پچھلی مرتبہ 'تم جانتے ہو کون؟' کے ساتھ مقابلہ کیا تھا......''

''اس میں کون کون شامل ہے مثلاً......؟'' ھیری نے اپنی جیبوں میں ہاتھ ڈالتے ہوئے پوچھا۔

''کافی لوگ ہیں......''

''ہم تقریباً بیس جادوگروں سے مل چکے ہیں۔'' رون نے مزید کہا۔ ''لیکن ہمیں لگتا ہے کہ اس میں اور بھی لوگ شامل ہوں گے......''

ھیری نے انہیں گھور کر دیکھا۔

''اور......'' ھیری نے ان سے پوچھا۔

''اور کیا......؟'' رون نے حیرانگی سے پوچھا۔

''والڈی مورٹ......'' ھیری نے غصیلی آواز میں کہا جس سے رون اور ہر مائنی دونوں ہی چونک پڑے۔ ''کیا ہو رہا ہے؟ وہ کیا کر رہا ہے؟ وہ کہاں ہے؟ ہم اسے روکنے کیلئے کیا اقدامات اُٹھا رہے ہیں؟''

''ہم نے تمہیں بتایا تو تھا......'' ہر مائنی نے گھبرا کر جواب دیا۔ ''گروہ کے ارکان ہمیں اپنے اجلاس کے بارے میں کچھ نہیں بتاتے اور نہ ہی ہمیں شامل ہونے کی اجازت دیتے ہیں۔ اس لئے ہم کچھ زیادہ نہیں جانتے......لیکن ہاں! ہمیں چند باتوں کی خبر ضرور ہوئی ہے۔'' اس نے ھیری کے چہرے کے بدلتے ہوئے جذبات کو دیکھ کر جلدی سے کہا۔

''تمہیں معلوم ہے کہ جارج اور فریڈ نے وسیع سماعتی کان تیار کر لئے ہیں۔'' رون نے بتایا۔''وہ واقعی لاجواب خوبیوں والے ہیں......''

''وسیع سماعتی......؟''

''کان......لیکن ہم پچھلے کئی دنوں سے اس کا استعمال نہیں کر پا رہے ہیں کیونکہ ممی کو ان کے بارے میں معلوم ہو گیا تھا اور پھر انہوں نے طوفان کھڑا کر دیا۔فریڈ اور جارج کو اپنے کان چھپانا پڑے تاکہ ممی ان سے وہ چھین نہ لیں لیکن ممی کو پتہ چلنے سے پہلے ہم ان کا اچھا استعمال کر پائے تھے۔ہم جانتے ہیں کہ گروہ کے کچھ افراد مرگ خوروں پر کڑی نظر رکھے ہوئے ہیں......''

''اور کچھ لوگ تنظیم میں نئے لوگوں کو شامل کرنے کی تحریک چلا رہے ہیں۔'' ہرمائنی نے کہا

''اور ان میں سے کچھ کسی شخص کی نگرانی کا کام سرانجام دے رہے ہیں۔'' رون نے کہا۔''وہ ہمیشہ کسی پر پہرہ دینے کے بارے میں بات چیت کرتے رہتے ہیں۔''

''کہیں مجھ پر تو نہیں......؟'' ہیری نے طنز بھرے لہجے میں کہا۔

''اوہ ہاں!......'' رون نے چونکتے ہوئے کہا جس کے چہرے سے ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ اب پوری بات سمجھ گیا ہو۔

ہیری استہزائیہ انداز میں ہنسا۔وہ کمرے میں دوبارہ ٹہلنے لگا اور رون اور ہرمائنی سے نظریں چرا کر دوسری طرف دیکھنے لگا۔پھر اس نے پوچھا۔''اگر تم دونوں کو ہونے والے اجلاس میں شامل نہیں کیا جاتا تو تم یہاں کیا کر رہے ہو؟ تم نے تو خط میں لکھا تھا کہ تم بہت مصروف ہو۔''

''ہم نے سچ لکھا تھا......'' ہرمائنی تپاک لہجے میں بولی۔''ہم اس مکان کی صفائی میں مصروف ہیں۔یہ کئی سالوں سے بالکل خالی پڑا ہوا تھا اور یہاں بہت سی گھاس اور خودرو بوٹیاں اُگ آئیں تھیں۔ہم باورچی خانہ اور زیادہ تر بیڈ رومز کی صفائی کر چکے ہیں اور مجھے لگتا ہے کہ ہم کل ڈرائنگ روم کی صفائی کرنے والے ہیں......آہ!''

کڑاک کی دو آوازیں سنائی دیں۔رون کے بڑے جڑواں بھائی فریڈ اور جارج ہوا میں سے کمرے میں نمودار ہو گئے۔پگ وجیون اب بہت زیادہ شور مچانے لگا اور الماری کے اوپر ہیڈوگ کے پاس بیٹھنے کیلئے جا پہنچا۔

''ایسا مت کیا کرو......'' ہرمائنی نے آہستگی سے جڑواں بھائیوں سے کہا جن کے بال بھی رون جتنے سرخ تھے حالانکہ وہ اس سے تھوڑے موٹے اور پستہ قد تھے۔

''اوہ کیسے ہو ہیری؟'' جارج نے اس کی طرف مسکراتے ہوئے کہا۔''ہم تمہاری سریلی آواز سنائی دے رہی تھی......''

''ہیری! اپنا غصہ دل کی تھیلی میں مت بند رکھو۔اسے پوری طرح باہر نکالنے کی کوشش کرتے رہو۔شاید پچاس میل دور کھڑے لوگ تمہاری بات نہیں سن پائے ہوں گے۔'' فریڈ نے ہنس کر کہا۔

''تم دونوں نے ثقاب اُڑان کا امتحان پاس کرلیا؟'' ہیری نے چڑ چڑے انداز میں پوچھا

''اچھے درجے کے ساتھ......'' فریڈ بولا جو اپنے ہاتھ میں جلد کی رنگت کا بہت لمبا دھاگہ پکڑے ہوئے تھا۔

''سیڑھیوں سے آنے میں تمہیں صرف آدھ منٹ ہی زیادہ لگتا۔'' رون نے منہ بنا کر کہا۔

''وقت ہی تو اصل دولت ہے چھوٹے بھائی!'' فریڈ نے چہک کر کہا۔''اچھا ہیری! تم ہمارے کام میں رکاوٹ ڈال رہے ہو۔ وسیع سماعتی کان......'' اس نے ہیری کی اُٹھی ہوئی بھنوؤں کو دیکھ کر کہا اور وہ دھاگہ اُٹھایا جو اب نیچے جا رہا تھا۔''ہم اجلاس میں ہونے والی بات چیت کو سننے کی کوشش کر رہے ہیں۔''

''ہوشیار رہنا......اگر ممی نے وسیع سماعتی کان دیکھ لئے تو......'' رون نے جلدی سے کہا۔

''یہ خطرہ تو مول لینا ہی پڑے گا۔آج بہت اہم اجلاس ہو رہا ہوگا۔'' فریڈ نے کہا۔

اسی وقت دروازہ کھلا اور سرخ بالوں والی ایک لمبی چٹیا دکھائی دی۔

''اوہ ہیری!......کیسے ہو؟'' رون کی چھوٹی بہن جینی پر جوش آواز میں بولتی ہوئی اندر داخل ہوئی۔''اوہ......میں نے تمہاری آواز سن لی تھی......''

پھر وہ فریڈ اور جارج کی طرف مڑتے ہوئے بولی۔''وسیع سماعتی کانوں سے کچھ فائدہ نہیں ہوگا۔ممی نے باورچی خانے کے دروازے پر خاص جادوئی کلمہ پھونک دیا ہے......''

''اوہ! تمہیں کیسے پتہ چلا......؟'' جارج نے مایوسی بھرے لہجے میں کہا۔

''ٹونکس نے مجھے اس کے بارے میں آگاہ کر دیا تھا۔دروازے پر کوئی بھی چیز پھینک کر دیکھ لو! اگر وہ دروازے کو نہ چھو پائے تو اس کا مطلب ہے کہ دروازہ سحر زدہ ہے۔میں سیڑھیوں کے اوپر دروازے پر گوبر بم پھینک رہی تھی لیکن وہ خود بخود دور ہٹ کر جا گرتے تھے۔میں شرط لگا کر کہہ سکتی ہوں کہ تمہارے وسیع سماعتی کان بھی دروازے کے نیچے نہیں گھس پائیں گے۔''

فریڈ کے منہ سے گہری آہ نکل گئی......

''یہ تو بہت برا ہوا......میں تو یہ معلوم کرنے کی کوشش میں بے تاب ہوا جا رہا ہوں کہ آخر سنیپ کے کیا ارادے ہیں؟''

''سنیپ......کیا وہ یہاں ہیں؟'' ہیری نے چونکتے ہوئے جلدی سے پوچھا۔

''ہاں!'' جارج نے احتیاط سے دروازہ بند کیا اور ایک پلنگ پر جا بیٹھا۔فرید اور جینی بھی اس کے قریب بیٹھ گئے تھے۔''وہ اپنی کارگزاری بتا رہا ہوگا......بہت ہی خفیہ......''

''وہ احمق ترین شخص ہے......'' فریڈ نے اپنی ناپسندیدگی کا اظہار کیا۔

''مت بھولو! اب وہ ہماری طرف ہیں......'' ہرمائنی نے اسے جھڑکتے ہوئے کہا۔

''اس وجہ سے وہ کم احمق نہیں ہو جاتے ہیں۔ کیا تم نے دیکھا نہیں کہ ہمیں دیکھتے ہی ان کے چہرے پر کیسے ناگوار جذبات پھیل گئے تھے۔''

''بل کو بھی وہ پسند نہیں ہیں......'' جینی نے آہستگی سے کہا جیسے اس بات کا فیصلہ ہو گیا ہو۔

ہیری کو ابھی تک خود پر یقین نہیں تھا کہ اس کا غصہ ٹھنڈا ہو چکا تھا یا نہیں۔ یہ الگ بات تھی کہ حالات سے صحیح طرح باخبر نہ ہونے کے باعث اب بھی اس کا دل ودماغ چلا چلا کر بولنے کیلئے اسے بھڑکا رہا تھا۔ اس نے خود کو پرسکون رکھنے کی کوشش کرتے ہوئے پلنگ پر بیٹھ کر گہری سانس لی۔ وہ اب ان سب کے چہروں کو گھور رہا تھا۔

''بل بھی یہیں ہے؟'' اس نے سرد لہجے میں پوچھا۔ ''میرا خیال تھا کہ وہ اب بھی مصر میں ہی اپنی ملازمت پر کھڑا ہوگا۔''

''اس نے یہاں کے دفتر میں اپنا تبادلہ کرانے کیلئے درخواست جمع کروادی تھی تاکہ وہ تنظیمی امور کو اچھی طرح انجام دے پائے۔ اسے تو ابھی تک اہرام کی یاد ستاتی ہے۔'' فریڈ نے اسے بتایا اور پھر دھیما سا مسکرایا۔ ''لیکن یہاں اسے تسلی دینے کیلئے دوسری چیزیں بھی تو ہیں......''

''تمہارا کیا مطلب ہے......؟''

''کیا تمہیں فلیور ڈیلا کور یاد ہے؟'' جارج نے ہنس کر کہا۔ ''اس نے اپنی انگریزی کا عمدہ تلفظ سیکھنے کیلئے گرنگوٹس میں ملازمت کر لی ہے نا......''

''اور بل آج کل اُسے کافی کچھ سکھا رہا ہے۔'' فریڈ نے ہنستے ہوئے کہا۔

''چارلی بھی گروہ میں ہے لیکن وہ اب بھی رومانیہ میں ہی موجود ہے۔ ڈمبل ڈور گروہ میں زیادہ سے زیادہ غیرملکی جادوگروں کو شامل کرنا چاہتے ہیں، اس لئے چارلی تمام چھٹیوں سے ان سے گہرے رابطے میں ہے۔''

''کیا یہ کام پرسی نہیں کر سکتا ہے؟'' ہیری نے پوچھا۔ اسے جو آخری خبر ملی تھی، اس وقت تیسرے نمبر کا ویزلی بھائی پرسی جادوئی محکمے کے شعبہ بین الاقوامی تعلقات عامہ میں بطور مشیر خاص کام کر رہا تھا۔ ہیری کی بات سن کر ویزلی بہن بھائیوں اور ہرمائنی نے ایک دوسرے کی طرف معنی خیز نظروں سے دیکھا۔ شاید ہو یہ انتظار کر رہے تھے کہ اس سوال کا جواب کون دینا چاہے گا؟

''تم چاہے جو بھی کرو لیکن ممی ڈیڈی کے سامنے اس بات کا ذکر مت چھیڑنا۔'' رون نے مضطرب لہجے میں ہیری سے کہا۔

''مگر کیوں......؟''

''کیونکہ جب بھی پرسی کا نام لیا جاتا ہے تو ڈیڈی کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی چیز چھوٹ کر ٹوٹ جاتی ہے اور ممی تو فوراً رونے لگتی ہیں......'' فریڈ نے آہستگی سے کہا۔

''یہ سب کسی ڈراؤنے خواب کی طرح ہے......'' جینی نے تاسف بھرے لہجے میں کہا۔

''اچھا ہوا......ہمیں اس سے چھٹکارہ مل گیا۔'' جارج نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

''لیکن ہوا کیا......؟'' ہیری نے تشویش بھرے انداز میں پوچھا۔

''پرسی اور ڈیڈی میں جھگڑا ہو گیا۔ میں نے ڈیڈی کو پہلے کبھی اتنی بلند آواز میں جھگڑتے ہوئے نہیں سنا تھا، عام طور پر ممی ہی چیختی چلاتی رہتی ہیں......'' فریڈ نے بتایا۔

''یہ بات سکول کی چھٹیاں شروع ہونے کے بعد پہلے ہفتے کی ہے۔'' رون نے کہا۔ ''ہم گروہ کے اس ہیڈ کوارٹر میں رہنے کیلئے آنے والے تھے تبھی پرسی نے گھر آ کر ہمیں بتایا کہ اس کی ترقی ہوگئی ہے......''

''تم مذاق کر رہے ہو؟'' ہیری کے منہ سے بے اختیار نکل گیا۔

حالانکہ ہیری اچھی طرح جانتا تھا کہ پرسی بہت محنتی اور دل لگا کر کام کرنے والا نوجوان تھا لیکن اسے یہ لگتا تھا کہ اس نے جادوئی محکمے کی ملازمت میں اب تک کی کامیابی کے ایسے جھنڈے نہیں گاڑے تھے۔ پرسی نے ایک بہت بڑی غلطی کر دی تھی۔ اس نے اس طرف دھیان ہی نہیں دیا تھا کہ لارڈ والڈی مورٹ اس کے باس کو اپنے قابو کر کے اسے ہدایات جاری کروا رہا تھا (ویسے جادوئی محکمے کو بھی اس بات کا علم نہیں تھا......وہ سب تو یہی سوچ رہے تھے کہ مسٹر کراؤچ پاگل ہو گئے تھے)۔

''ہاں! یہ سن کر سب لوگ دنگ رہ گئے تھے کیونکہ کراؤچ والے معاملے میں پرسی کافی مشکل میں پڑ چکا تھا۔ اس معاملے کی تفتیش اور جانچ پڑتال ہو رہی تھی۔ تفتیشی انچارج نے اپنی رپورٹ میں صاف صاف لکھا تھا کہ پرسی کو اس بات کا احساس ہو جانا چاہئے تھا کہ کراؤچ کی دماغی حالت درست نہیں رہی تھی اور اسے کسی ذمہ دار افسر کو اس بات کی اطلاع کر دینا چاہئے تھی لیکن تم تو پرسی کو جانتے ہی ہو۔ کراؤچ نے پوری ذمہ داری اسے سونپ رکھی تھی۔ وہ کیوں بھلا ان کی شکایت کرتا؟'' جارج نے بتایا۔

''تو پھر اس کی ترقی کیسے ہوگئی......؟''

''ہمیں بھی اس خبر پر اتنی ہی حیرت ہوئی تھی۔'' رون نے کہا جو اب معمول کی گفتگو میں حصہ لینا چاہتا تھا تا کہ ہیری کہیں پھر سے اس پر چیخنے چلانے نہ لگے۔ ''وہ خوشی سے اچھلتا ہوا گھر آیا۔ اس نے ڈیڈی کو خوشی خوشی اپنی ترقی کی خبر دی کہ اسے مسٹر فج اپنے دفتر میں خصوصی مشیر کا عہدہ دینے والے ہیں۔ ہوگورٹس سے فارغ ہونے کے ایک ہی سال بعد اتنے بڑے عہدے کا حاصل ہو جانا اس کیلئے بڑے فخر کی بات تھی......وزیر اعظم کے معاون خصوصی کا عہدہ......اسے امید تھی کہ ڈیڈی یہ خبر سن کر پھولے نہ سمائیں گے۔''

''لیکن اس خبر سے ڈیڈی کو رتی بھر بھی خوشی نہیں ہوئی۔'' فریڈ نے سنجیدگی سے کہا۔

''ایسا کیوں؟'' ہیری نے حیرانگی سے پوچھا۔

''دیکھو! فج جادوئی محکمے میں یہ نگرانی کروا رہا ہے کہ کوئی سرکاری عہدیدار ڈمبل ڈور سے رابطے میں تو نہیں ہے۔'' جارج بولا۔

''محکمے میں ڈمبل ڈور کا نام ان دنوں کسی حریف جیسا تسلیم کیا جا رہا ہے۔'' فریڈ نے کہا۔ ''محکمے والوں کو یہ لگتا ہے کہ ڈمبل ڈور تم

جانتے ہو کون؟' کے لوٹنے کی خبر ہر جگہ پھیلا کر ان کیلئے مشکلات کھڑی کر رہے ہیں؟''

''ڈیڈی نے بتایا تھا کہ فج نے صاف صاف کہہ دیا ہے کہ جو بھی ڈمبل ڈور کے ساتھ ہے، وہ اپنی ملازمت چھوڑ کر جا سکتا ہے۔'' جارج نے بات بڑھائی۔

''مصیبت یہ ہے کہ فج ڈیڈی پر شک کرتے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ ڈیڈی کی ڈمبل ڈور سے گہری دوستی ہے۔ اس کے علاوہ ماگلوؤں کی دیوانگی کی وجہ سے انہیں ڈیڈی ہمیشہ سے ہی کچھ سنکی لگتے ہیں۔''

''لیکن ان سب چیزوں کا پرسی کی ترقی سے کیا تعلق؟'' ہیری نے منہ پھاڑ کر پوچھا۔

''میں اسی طرف آ رہا ہوں۔ ڈیڈی کا کہنا ہے کہ فج پرسی کو اپنے دفتر میں صرف اس لئے تعینات کرنا چاہتے ہیں کہ اس کے ذریعے گھرانے کے افراد اور ڈمبل ڈور کی سرگرمیوں کے بارے میں آسانی سے جاسوسی کروائی جا سکتی ہے۔''

''اوہ......'' ہیری کے منہ سے دھیمی سیٹی کی سی آواز نکلی۔

''پرسی کو تو یہ سن کر مزہ آ گیا ہوگا؟''

رون ہنسا۔

''وہ تو سٹھیا گیا......اس نے بہت بری بری باتیں کہیں۔ اس نے کہا کہ اب وہ محکمے میں ملازمت کر رہا ہے، اسے محکمے کی خیر خواہی کا ساتھ دینا چاہئے۔ اسی وقت سے اس کے اور ڈیڈی کے درمیان اختلاف پیدا ہو گیا اور دونوں میں خوب نوک جھونک ہوئی۔ اس نے بدتمیزی کرتے ہوئے کہا کہ ڈیڈی میں تو کسی قسم کی خوبی نہیں ہے، نہ وہ محنتی ہیں اور نہ ہی اپنے ملازمت کے ساتھ دیانت دار۔ اسی لئے تو ہم لوگ......تم تو جانتے ہی ہو...... ہمارے پاس زیادہ پیسے نہیں ہوتے ہیں۔'' رون نے نظریں چراتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب......؟'' ہیری نے بے یقینی کے عالم میں کہا اور جینی نے غصیلی بلی جیسی آواز نکالی۔

''صرف یہی نہیں......'' رون نے سر جھکا کر دھیمی آواز میں کہا۔ ''اس نے ان سے اس سے کہیں زیادہ بری باتیں کہیں۔ اس نے کہا کہ ڈیڈی تو احمق شخص ہیں جو ڈمبل ڈور کے آگے پیچھے گھوم رہے ہیں۔ اس نے کہا کہ ڈمبل ڈور بہت بڑی مصیبت کا شکار ہونے والے ہیں اور ان کے ساتھ ساتھ ڈیڈی بھی مشکلات میں گھر جائیں گے۔ اس نے کہا کہ اسے اچھی طرح معلوم ہے کہ اسے کس کیلئے اپنی وفاداریاں بچا کر رکھنا چاہئے؟ اس نے کہا کہ وہ محکمے سے وفاداری کو گھر کے افراد پر ترجیح دے گا اگر ممی ڈیڈی محکمے کی پالیسی کے خلاف غداری کے مرتکب ہوں گے تو وہ ان سے اپنا ہر طرح رشتہ توڑ لے گا۔ تاکہ سب کو یہ اچھی طرح معلوم ہو جائے کہ وہ اب اس گھرانے کا فرد نہیں ہے جو محکمے کے خلاف چلتا ہے۔ وہ اسی رات اپنا سامان اُٹھا کر گھر سے نکل گیا۔ وہ اب یہاں لندن میں ہی رہ رہا ہے......''

ہیری نے ناپسندیدگی سے اپنا منہ سکوڑ لیا۔ رون کے بھائیوں میں سے پرسی ہی واحد فرد تھا جو ہیری کو شروع سے ہی ناپسند تھا لیکن اس نے کبھی خواب وخیال میں بھی یہ سوچا نہیں تھا کہ وہ مسٹر ویزلی یعنی اپنے باپ کے ساتھ اتنی بدتمیزی پر اتر آئے گا۔

''ممی کی حالت تو خاصی خراب ہے، وہ تو روتی رہتی ہیں۔ وہ پرسی کو منانے کیلئے بھی لندن آئی تھیں لیکن انہیں دیکھتے ہی پرسی نے دروازہ دھڑام سے بند کر دیا۔ میں نہیں جانتا کہ دفتر میں ڈیڈی کا سامنا ہونے پر وہ کیا کرتا ہوگا؟ مجھے لگتا ہے کہ شاید وہ انہیں نظرانداز کر دیتا ہوگا......'' رون نے دھیمے لہجے میں ہیری کو بتایا۔

''لیکن پرسی اتنا تو سمجھ چکا ہوگا کہ والڈی مورٹ لوٹ آیا ہے۔ اس میں اتنی عقل تو ابھی باقی ہے۔ اسے یہ معلوم ہونا چاہئے کہ بغیر کسی ثبوت کے تمہارے ممی ڈیڈی اتنا بڑا خطرہ مول نہیں لے سکتے......'' ہیری نے آہستگی سے کہا۔

''دیکھو!'' رون نے اردگرد دیکھتے ہوئے دھیمی آواز میں کہا۔ ''جھگڑے کے دوران تمہارا ذکر بھی ہوا تھا۔ پرسی نے کہا تھا کہ 'تم جانتے ہو کون؟' کے لوٹنے کا ثبوت صرف تمہاری ہی بات ہے......اور اس کے حساب سے یہ ثبوت کسی اہمیت کا حامل نہیں ہے۔''

''پرسی روزنامہ جادوگر کی باتوں کو بہت زیادہ سنجیدگی سے لیتا ہے۔'' ہرمائنی طنزیہ لہجے میں بولی۔ اس کی بات پر سب لوگوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

''تمہارے کہنے کا کیا مطلب ہے؟ وہ لوگ محتاط نظروں سے اُسے دیکھ رہے تھے؟'' ہیری نے سب کی طرف نگاہ دوڑاتے ہوئے پوچھا۔

''کیا تمہارے ہاں روزنامہ جادوگر نہیں آ رہا تھا......'' ہرمائنی نے تھوڑی گھبرائی ہوئی آواز میں پوچھا۔

''آ تو رہا تھا......'' ہیری نے کچھ نہ سمجھتے ہوئے جواب دیا۔

''کیا تم اسے مکمل پڑھ رہے تھے؟'' ہرمائنی نے اور زیادہ پریشان کن لہجے میں پوچھا۔

''نہیں......مکمل تو نہیں پڑھ رہا تھا......'' ہیری نے لاپروائی کے انداز میں جواب دیا۔ ''لیکن اگر والڈی مورٹ کے بارے میں کوئی خبر ہوتی تو وہ پہلے صفحے پر شہ سرخی کے طور پر ہی شائع ہوتی، ہے نا؟''

باقی سب لوگ والڈی مورٹ کا نام سن کر چونک پڑے اور بے چینی سے پہلو بدلنے لگے۔

''اسے سمجھنے کیلئے تمہیں پورا اخبار پڑھنا چاہئے تھا۔ اخبار میں ہر ہفتے کم از کم دوبار تو تمہارا ذکر کیا جاتا ہے۔'' ہرمائنی نے جلدی سے بولی۔

''لیکن یہ مجھے کیوں دکھائی نہیں دیا......''

''اگر تم صرف پہلا ہی صفحہ پڑھ رہے تھے تو وہ تمہیں دکھائی نہیں دے سکتا تھا۔ میں بڑی بڑی خبروں کی بات نہیں کر رہی ہوں۔ وہ تو دوسرے صفحے پر موجود اداریوں میں تمہارا ذکر اس طرح شامل کر رہے ہیں جیسے تمہارہ کہی ہوئی باتیں محض مذاق ہیں......''

''تم کیا کہنا چاہتی ہو......؟''

''یہ بہت برا ہے کہ وہ ریٹا سٹیکر کے اداریے کا پورا پورا فائدہ اُٹھا رہے ہیں۔'' ہرمائنی نے پرسکون لہجے میں اسے سمجھانے کی کوشش کی۔

''لیکن اس نے تو لکھنا بند کر دیا ہے، ہے نا؟''

''ہاں! اس نے اپنا وعدہ نبھایا ہے...... ویسے اس کے پاس اور کوئی چارہ بھی نہیں تھا۔'' ہرمائنی نے دھمکی آمیز لہجے میں کہا۔ ''لیکن اس نے پہلے ہی ایسی خبر اچھال دی تھی جس پر روزنامہ جادوگر کیلئے یہ کام کافی آسان ثابت ہوا۔''

''میں ابھی تک کچھ نہیں سمجھ پایا ہوں......'' ہیری نے کڑواہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''دیکھو! تم تو جانتے ہی ہو کہ ریٹا نے لکھا تھا کہ تم بے ہوش ہوتے رہتے ہو اور اپنے نشان میں درد کی شکایت کرتے رہتے ہو۔'' ہرمائنی نے کہا۔

''ہاں! مجھے معلوم ہے۔'' ہیری نے جلدی سے کہا جو بھلا ریٹا سٹیکر کے اس اداریے کو کیسے فراموش کر سکتا تھا۔

''دیکھو! وہ لوگ اس طرح لکھ رہے ہیں کہ جیسے تم شہرت اور مقبولیت پانے کیلئے طرح طرح کی افواہیں پھیلاتے ہو اور خود کو بہت بڑا ہیرو ثابت کرنے کے چکروں میں ہو۔'' ہرمائنی نے بہت تیز بولتے ہوئے کہا جیسے جلدی جلدی بولنے سے ہیری کو یہ باتیں کم بری لگیں گی۔ ''وہ تمہارے بارے میں ٹچکر بازی کرتے ہیں اور ٹھٹھا اُڑاتے رہتے ہیں۔ اگر کوئی مافوق الفطرت کہانی شائع ہوتی ہے تو اس پر تبصرہ کیا جاتا ہے کہ 'یہ تو ہیری پوٹر کے لکھی ہوئی لگتی ہے۔' اگر کوئی دلچسپ حادثہ رونما ہوتا ہے تو وہ لکھتے ہیں کہ 'ہم امید کرتے ہیں کہ اس کے ماتھے پر کوئی نشان نہیں بنا ہوگا ورنہ ہم سے اس کی پرستش کرنے کیلئے کہا جائے گا۔''

''میں نہیں چاہتا کہ کوئی میری پرستش کرے......'' ہیری نے تاؤ کھاتے ہوئے کہا۔

''میں جانتی ہوں تم ایسا نہیں چاہتے ہو۔'' ہرمائنی سہمے ہوئے انداز میں تیزی سے بولی۔ ''میں سمجھ سکتی ہوں ہیری! لیکن تمہیں بھی اس بات کو سمجھ لینا چاہئے کہ وہ لوگ کیا کر رہے ہیں؟ وہ تمہاری ایسی شبیہ بنا کر پیش کرنا چاہتے ہیں تاکہ کوئی بھی تمہاری باتوں پر یقین نہ کرے۔ مجھے پورا یقین ہے کہ ان سب باتوں کے پیچھے صرف اور صرف فج کا ہی ہاتھ ہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ عام جادوگر یہ سوچنے پر مجبور ہو جائیں کہ تم محض ایک بیوقوف اداکار ہو، جھوٹے اور چالباز ہو اور جادوئی دُنیا میں شہرت یافتہ رہنے کیلئے احمقانہ من گھڑت تخیلی کہانیاں گھڑتے رہتے ہو......''

''میں نے ایسا کبھی خواب میں بھی نہیں سوچا تھا...... والڈی مورٹ نے میری ماں باپ کو ہلاک کر ڈالا تھا۔'' ہیری چڑ چڑے انداز میں غراتے ہوئے بولا۔ ''میں اس لئے مشہور ہوا کیونکہ اس نے میرے خاندان کو مار ڈالا لیکن مجھے نہیں مار پایا۔ اس بات کیلئے کون مشہور ہونا چاہے گا؟ کیا انہیں یہ محسوس نہیں ہوتا کہ میں ایسا کبھی نہیں چاہوں گا......''

''یہ بات ہم جانتے ہیں ہیری!'' جینی نے سنجیدگی سے کہا۔

''اور ظاہر ہے، انہوں نے اس بارے میں ایک لفظ بھی نہیں شائع ہونے دیا کہ روح کھچڑوں نے تم پر حملہ کر دیا تھا.....'' ہرمائنی نے آگے کہا۔ ''کسی نے انہیں اس بارے میں خاموش رہنے کیلئے کہا ہوگا۔ اگر بے قابو روح کھچڑوں کے بارے میں کچھ شائع ہوتا تو یہ سچ مچ بڑی خبر ثابت ہوتی۔ اس کے علاوہ انہوں اس خبر کو بھی پوری طرح دبا دیا کہ تم نے نابالغ جادوگری کے ممنوعہ استعمالات جادو کے قانون کی خلاف ورزی کی ہے۔ ہمیں اندازہ تھا کہ کم ازکم یہ خبر تو ضرور شائع ہو جائے گی کیونکہ یہ خبر لوگوں میں شہرت پانے کے امور میں تمہاری بنائی گئی شبیہ سے کافی میل کھاتی تھی۔ میرا خیال ہے کہ وہ تمہارے سکول سے نکالے جانے کا انتظار کر رہے ہیں پھر وہ اس بارے میں خود ساختہ دھماکہ کریں گے۔ میرا مطلب ہے کہ اگر تم واقعی سکول سے نکال دیئے گئے تو......'' اس نے جلدی سے بات کو سنبھالتے ہوئے کہا۔ ''ویسے سچ تو یہ ہے کہ تمہیں سکول سے نکالا نہیں جانا چاہئے۔ اگر وہ اپنے تشکیل کردہ قانون پر ہی چلتے ہیں تو وہ اس معاملے میں تمہارے خلاف کوئی مؤثر کارروائی نہیں کر پائیں گے۔''

وہ گھوم پھر کر عدالتی سماعت کے موضوع پر آ گئے تھے اور ہیری اس بارے میں کچھ بھی سننا اور سوچنا نہیں چاہتا تھا۔ وہ سوچنے لگا کہ انہیں سماعت والی بات سے کیسے ہٹایا جا سکتا ہے؟ لیکن اسے اپنے دماغ کو زیادہ متحرک کرنے کی نوبت پیش نہیں آئی کیونکہ اسی لمحے سیڑھیوں پر کسی کے قدموں کی آواز سنائی دینے لگی تھی۔

''اوہ......''

فریڈ نے وسیع سماعتی کانوں کو پوری قوت سے اپنی طرف کھینچا اور ایک زوردار کڑاکے کی آواز آئی اور جارج و فریڈ دونوں ہی پلک جھپکتے میں غائب ہو گئے۔ کچھ ہی پل بعد مسز ویزلی کا چہرہ دروازے میں دکھائی دیا۔

''اجلاس ختم ہو چکا ہے۔ اب تم لوگ نیچے آ کر کھانا کھا سکتے ہو۔ ہیری! تمام لوگ تم سے ملنے کیلئے بے قرار ہو رہے ہیں اور...... یہ باورچی خانے کے دروازے کے باہر اتنے سارے گوبر بم کس نے پھینکے ہیں؟'' مسز ویزلی نے آنکھیں سکوڑتے ہوئے پوچھا۔

''کروک شانکس نے......اسے ان سے کھیلنا اچھا لگتا ہے۔'' جینی نے بنا شرمائے جلدی سے جھوٹ بول دیا۔

''اوہ......'' مسز ویزلی نے مطمئن ہوتے ہوئے کہا۔ ''میں سمجھی تھی کہ یہ کام ضرور کریچر نے کیا ہوگا؟ وہ اسی طرح کی عجیب عجیب حرکتیں کرتا رہتا ہے۔ تم لوگ ہال میں اپنی آواز ذرا پست ہی رکھنا مت بھولنا۔ جینی! تم کیا کر رہی تھیں؟ تمہارے ہاتھ بہت میلے ہیں۔ کھانا کھانے سے پہلے انہیں اچھی طرح دھولینا......''

جینی باقی لوگوں کی طرف مسکراتی ہوئی اپنی ماں کے پیچھے پیچھے کمرے سے باہر نکل گئی۔ کمرے میں ہیری، رون اور ہرمائنی ہی باقی رہ گئے تھے۔ وہ دونوں ہیری کو سہمی ہوئی نظروں سے دیکھ رہے تھے، جیسے انہیں خدشہ ہو کہ باقی لوگوں کے جانے کے بعد وہ پھر چیخنا چلانا شروع کر دے گا۔ انہیں اتنا گھبرایا ہوا دیکھ کر اسے تھوڑی سی ندامت ہونے لگی۔

''دیکھو......'' وہ دھیمی انداز میں بولا لیکن رون نے اپنا سر ہلایا اور ہرمائنی آہستگی سے بولی۔ ''ہیری! ہم جانتے تھے کہ تمہیں غصہ آئے گا۔ ہم دراصل تمہیں قصوروار نہیں ٹھہرا رہے ہیں لیکن تمہیں بھی تو بات کو سمجھنے کی کوشش کرنا چاہئے تھی۔ ہم نے ڈمبل ڈور کو منانے کی کوشش کی تھی......''

''ہاں! میں جانتا ہوں......'' ہیری نے مدھم لہجے میں کہا۔

اس نے ڈمبل ڈور سے ہٹ کر کسی دوسرے موضوع کو تلاش کرنے کی کوشش کی کیونکہ ان کے بارے میں سوچتے ہی ہیری کو ایک بار پھر غصہ آنے لگا تھا۔

''یہ کریچر کون ہے......؟'' اس نے پوچھا۔

''یہاں کا گھریلو خرس ہے۔'' رون نے جلدی سے کہا۔ ''عجیب سنکی مزاج کا مالک ہے، میں نے اتنا پاگل گھریلو خرس اپنی زندگی میں نہیں دیکھا۔''

ہرمائنی نے رون کو تیوریاں چڑھا کر دیکھا۔

''وہ سنکی اور پاگل نہیں ہے رون......''

''اس کی دلی خواہش یہ ہے کہ اس کا سر بھی اس کی ماں کی طرح کاٹ کر تختے پر باقی سروں کے ساتھ سجا دیا جائے......کیا یہ پاگل پن نہیں ہے تو اور کیا ہے ہرمائنی؟'' رون نے چڑچڑے انداز میں غراتے ہوئے کہا۔

''دیکھو! اگر وہ تھوڑا عجیب ہے تو اس میں اس کی کوئی غلطی نہیں ہے۔''

رون نے ہیری کی طرف نگاہ گھمائی۔

''ہرمائنی نے ابھی تک سیپو کا پیچھا نہیں چھوڑا ہے......''

''اس کا نام سیپو نہیں ہے سمجھے......وہ ایس پی ای ڈبلیو ہے، یعنی تنظیم برائے بنیادی حقوق وترقی گھریلو خرس۔ اور ایسا صرف میں ہی نہیں کہہ رہی ہوں، ڈمبل ڈور بھی یہی کہتے ہیں کہ ہمیں کریچر کے معاملے میں رحمدلی اور نرمی کا رویہ اختیار کرنا چاہئے......''

''اچھا......اچھا......ٹھیک ہے......اب نیچے چلو مجھے بڑے زور کی بھوک لگ رہی ہے۔'' رون نے اپنی جان چھڑاتے ہوئے جلدی سے کہا۔

وہ دروازے سے نکل کر سب سے آگے گیا لیکن اس سے پہلے کہ وہ سیڑھیاں اتر پاتے۔

''ذرا ٹھہرو......'' رون نے ہیری اور ہرمائنی کو رکنے کیلئے اپنا ہاتھ آگے پھیلا دیا۔ ''وہ لوگ ابھی تک ہال میں ہی موجود ہوں گے۔ شاید ہم ان کی کوئی بات سن سکتے ہیں؟''

وہ تینوں دبے پاؤں اوپر والے جنگلے کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑے ہو گئے۔ نیچے ہال کے راستے میں جادوگر اور جادوگرنیاں کھڑی

تھیں جن میں ہیری کے محافظ بھی شامل تھے۔ وہ سب پر جوش دکھائی دے رہے تھے اور دھیمی آواز میں آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ اس بھیڑ میں ہیری کو ہوگورٹس کے سب سے زیادہ ناپسندیدہ استاد یعنی پروفیسر سنیپ کا چہرہ بھی دکھائی دیا جو ہمیشہ کی طرح چپچپے سیاہ بالوں اور خمدار ناک کے ساتھ بالکل پہلے ہی جیسا تھا۔ ہیری آہنی جنگلے پر کسی قدر آگے کی طرف جھک گیا۔ وہ یہ جاننے کیلئے بے حد بے قرار تھا کہ آخر سنیپ ققنس کے گروہ میں کیا کام انجام دے رہے تھے؟

گلابی گندمی مائل ایک لمبا دھاگہ ہیری کی نظروں کے سامنے سے نیچے جاتا ہوا دکھائی دیا۔ اس نے سر گھما کر اوپر دیکھا۔ فریڈ اور جارج بالائی منزل پر جنگلے کے ساتھ لٹک کر اپنا وسیع سماعتی کان نیچے کھڑے لوگوں کی طرف سرکا رہے تھے۔ بہرحال، ایک لمحے کے بعد وہ سبھی جادوگر سامنے والے صدر دروازے کی طرف چلے گئے اور نظروں سے اوجھل ہو گئے۔

ہیری کو فریڈ کی سرگوشی جیسی آواز سنائی دی۔ ''ستیاناس......'' اس کے ساتھ ہی انہوں نے اپنے جادوئی کان کو تیزی سے واپس اوپر کھینچ لیا۔ انہیں صدر دروازہ کھلنے اور پھر بند ہونے کی آواز سنائی دی۔

''سنیپ یہاں کبھی کھانا نہیں کھاتے ہیں۔'' رون نے آہستگی کے ساتھ ہیری کو بتایا۔ ''خدا کا شکر ہے......اب چلو!''

''ہیری! ہال میں اپنی آواز پست رکھنا مت بھولنا......'' ہرمائنی نے تنبیہ کرتے ہوئے کہا۔

جب وہ تختوں پر ٹنگے ہوئے گھریلو خرسوں کے کٹے ہوئے سروں کی قطاروں کے قریب سے گزرے تو انہوں نے دیکھا کہ لوپن، مسز ویزلی اور ٹونکس سامنے والے دروازے پر جادو سے کئی تالے اور سلاخیں لگا رہے تھے۔ جب وہ سیڑھیاں اتر کر نیچے پہنچے تو مسز ویزلی ان کے قریب چلی آئیں۔

''ہم سب باورچی خانے میں کھانا کھائیں گے۔ ہیری بیٹا! تم آہستگی سے ہال میں سے ہو کر اس دروازے کی طرف چلو۔'' انہوں نے دھیمے لہجے میں کہا۔

'دھاڑ......'

''ٹونکس......'' مسز ویزلی نے چڑچڑے انداز میں پیچھے دیکھتے ہوئے کہا۔

''اوہ مجھے افسوس ہے۔'' فرش پر گری ہوئی ٹونکس کراہتے ہوئے بولی۔ ''یہ اس گھٹیا چھتری سٹینڈ کی بدولت ہوا ہے۔ میں دوسری بار اس سے ٹکرا کر گری ہوں......''

لیکن اس کے باقی الفاظ ایک بھیانک، کان پھاڑ اور دل دہلا دینے والی چیخ کے نیچے دب گئے۔ ہیری جس دیمک زدہ مخملی پردے کے سامنے سے پہلے گزرا تھا، اب وہ اُڑ کر کھل چکا تھا لیکن اس کے پیچھے کوئی دروازہ نہیں تھا جیسا اس نے سوچا تھا۔ ایک پل کیلئے ہیری کو لگا کہ وہ کسی کھڑکی میں سے باہر دیکھ رہا ہو جس کے پیچھے سیاہ نوکیلی ٹوپی والی ایک بڑھیا چڑیل عورت اس طرح چیخ رہی تھی جیسے اس پر تشدد کیا جا رہا ہو۔ لیکن وہ تو ایک تصویر تھی جس میں ایک متحرک عورت کا عکس دکھائی دے رہا تھا۔ ہیری نے اپنی زندگی میں

اتنی بری تصویر کبھی نہیں دیکھی تھی۔

بڑھیا عورت رال گرا رہی تھی اور موٹی موٹی ابھری ہوئی آنکھیں گھما رہی تھی۔ چیختے ہوئے اس کے چہرے کی زرد کھال کھنچ گئی تھی۔ ہال میں اس کے پیچھے لگی باقی سب تصویروں کے جادوگر بھی بیدار ہو چکے تھے اور وہ سب حلق پھاڑ کر چیخ و پکار کر رہے تھے۔ ہال میں عجیب کان پھاڑ اور دل دہلا دینے والی آوازیں گونج رہی تھیں۔ ہیری نے اپنی آنکھیں سکوڑ لیں اور دونوں کانوں پر ہاتھ رکھ لیا۔

لوپن اور مسز ویزلی نے لپک کر بڑھیا عورت کی تصویر کے سامنے پردہ ڈالنے کی کوشش کی لیکن پردہ بند نہیں ہو پایا۔ بڑھیا عورت پہلے سے زیادہ زور سے چیخنے لگی اور اپنے ہاتھوں کو اس طرح لہرانے لگی جیسے وہ ان کے چہروں کو نوچ لینا چاہتی ہو۔

''غلیظ...... اوباش...... گندگی اور غلاظت کے لوتھڑو!...... بدذات...... نسل کے گھٹیا لوگو!...... یہاں سے فوراً دفع ہو جاؤ...... تمہاری ہمت کیسے ہوئی کہ تم ہمارے اجداد کے گھر کو اپنے ناپاک پیروں سے گندا کر سکو...... دفع ہو جاؤ...... یہاں سے نکلو......''

ٹونکس نے بار بار معافی مانگی اور عفریت کے دیوہیکل پاؤں کی ہڈی سے بنے سٹینڈ کو فرش پر سیدھا کھڑا کر دیا۔ مسز ویزلی نے پردہ ڈالنے کی کوشش ترک کر دی اور جلدی سے ہال میں جا کر اپنی چھڑی کی مدد سے باقی تصویروں کو مدہوش کرنے لگیں۔ اسی وقت لمبے قد کا سیاہ بالوں والا ایک آدمی ہیری کے سامنے والے دروازے سے لپکتا ہوا باہر آیا۔

''چپ ہو جاؤ...... ڈراؤنی بڑھیا...... پرانی ڈائن...... چپ ہو جاؤ......'' اس نے پردے کو پکڑ کر چیختے ہوئے کہا۔

بڑھیا عورت کا چہرہ اسے دیکھتے ہی فق پڑ گیا۔

''تت...... تم!'' وہ اس شخص کو دیکھ کر غصے سے کانپتی ہوئی گرجی اور اس کی آنکھیں باہر نکلتی ہوئی دکھائی دیں۔ ''خونی دھوکے باز...... خاندان کی عزت و ناموس کے دشمن...... میری کوکھ کے سنپولے!''

''میں کہا...... چپ ہو جاؤ...... چپ ہو جاؤ!'' وہ آدمی زور سے گرجا۔ پھر ایک زوردار جھٹکے کے ساتھ اس نے اور لوپن نے مل کر پردہ واپس لگا دیا۔

بڑھیا عورت کی چیختی ہوئی آواز سنائی دینا بند ہو گئی اور ہال میں گہری خاموشی چھا گئی۔

کسی قدر ہانپتے ہوئے اور اپنی آنکھوں کے سامنے سے اپنے سیاہ بالوں کو پیچھے ہٹاتے ہوئے اس شخص نے مڑ کر ہیری کی طرف دیکھا۔ وہ سیریس بلیک تھا، ہیری کا قانونی سرپرست۔

''کیسے ہو ہیری؟...... تم ابھی ابھی میری ماں کی جھلک تو دیکھ ہی لی ہو گی۔'' اس نے کہا۔

☆☆☆☆

پانچواں باب

# ققنس کا گروہ

''تمہاری ماں......؟''

''ہاں! وہ بوڑھی عورت میری ماں ہی ہے۔'' سیریس نے آہستگی سے کہا۔ ''ہم پچھلے ایک مہینے سے اس کی تصویر یہاں سے اتارنے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن لگتا ہے کہ انہوں نے کینوس کے پچھلے حصے پر کوئی قدیمی جادو چسپاں کر رکھا ہے۔ چلو! ان لوگوں کے دوبارہ جاگنے سے پہلے ہم نیچے چلتے ہیں۔''

''لیکن تمہاری ماں کی تصویر یہاں کیا کر رہی ہے؟'' ھیری نے حیرانگی سے الجھے ہوئے لہجے میں پوچھا۔ جب وہ ہال کے دروازے سے باہر نکل کر پتھر کی تنگ سیڑھیوں سے نیچے اترنے لگے۔ باقی لوگ ان کے پیچھے پیچھے آ رہے تھے۔

''کیا کسی نے تمہیں یہ نہیں بتایا ہے کہ یہ مکان میرے والدین کا ہے؟ بلیک خاندان کا آخری چشم و چراغ اور وارث ہونے کے باعث با یہ مکان میرا ہے۔ میں نے ہی اسے ہیڈکوارٹر بنانے کیلئے ڈمبل ڈور کو سونپا ہے...... میں بس یہی ایک قابل عمل کام انجام دے سکتا تھا۔''

ھیری کے دل پر چرکا سا لگا، وہ اس سے بہتر مستقبل کی امید لگائے بیٹھا تھا۔ اس کی توجہ اس طرف بھی مبذول ہوئی کہ سیریس کی آواز کتنی سخت اور کڑوی تھی۔ وہ اپنے قانونی سرپرست کے پیچھے پیچھے سیڑھیاں اترا اور ایک دروازے سے ہوتا ہوا تہہ خانے میں بنے ہوئے ایک باورچی خانے میں پہنچ گیا۔

یہاں بھی اوپر کے ہال جتنا اندھیرا پھیلا ہوا تھا۔ یہ ایک غار نما کمرہ تھا جس کی کھردے پتھر جیسی دیواریں تھیں۔ زیادہ تر روشنی دور ایک کونے میں بنے ہوئے آتشدان کی انگیٹھی میں سے آ رہی تھی۔ پائپ کا دھواں ہوا میں لہرا رہا تھا جس کے بیچ میں چھت پر لوہے کے بھاری برتن لٹکے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ اجلاس کیلئے اس کمرے میں بہت ساری کرسیاں بھر دی گئی تھیں اور ان کے بیچ میں لکڑی کی ایک بڑی گول میز رکھی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ میز پر کافی سارے چرمئی کاغذ، گلاس، مشروبات، چائے کی بڑی کیتلی اور خالی کپ پھیلے ہوئے تھے۔ اس کے علاوہ چیتھڑے کے ڈھیر جیسی کوئی بڑی چیز بھی دکھائی دے رہی تھی۔ میز کے ایک کونے پر

مسٹر ویزلی اوران کا سب سے بڑا بیٹا بل سر جوڑ کر دھیمی آواز میں باتیں کررہے تھے۔ دُبلے اور سرخ بالوں والے مسٹر ویزلی گنجے ہو رہے تھے اور انہوں نے سینگوں کے فریم والی عینک لگارکھی تھی۔ مسز ویزلی نے زور سے اپنا گلا کھنکارا جس سے مسٹر ویزلی چونک گئے اور انہوں نے مڑ کر دیکھا اور پھر تیزی سے اچھل کر کھڑے ہو گئے۔

''اوہ ہیری!'' اس کا استقبال کرنے کیلئے وہ جلدی سے آگے بڑھے اور پھر انہوں نے ہیری سے کس کر ہاتھ ملایا۔ ''تمہیں دیکھ کر اچھا لگا......''

ان کے کندھے کے اوپر سے ہیری نے دیکھا کہ بل کے لمبے بال ابھی تک پونی ٹیل میں بندھے ہوئے تھے اور وہ میز سے جلدی جلدی چرمئی کاغذ سمیٹ رہا تھا۔

''سفر تو ٹھیک رہا ہیری! کہیں میڈ آئی تمہیں گرنگوٹس تک گھما کر تو یہاں نہیں لائے؟'' بل نے چہکتے ہوئے کہا جب وہ ایک ساتھ بہت سارے چرمئی کاغذوں کو اکٹھا کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

''انہوں نے تو پوری کوشش کی تھی!'' ٹونکس نے جلدی سے کہا اور وہ بل کی مدد کرنے کیلئے آگے بڑھ گئی۔ اس کوشش میں اس نے آخری چرمئی کاغذ پر ایک موم بتی گرادی تھی۔ ''اوہ نہیں......معاف کرنا......''

''اوہ پگلی کہیں کی......'' مسز ویزلی نے چڑ چڑے انداز میں کہا پھر انہوں نے اپنی چھڑی لہرا کر چرمئی کاغذ کو ٹھیک کر دیا۔ مسز ویزلی کی چھڑی کی چمک میں ہیری کو دکھائی دے گیا کہ اس چرمئی کاغذ پر کسی عمارت کا نقشہ بنا ہوا تھا۔ یہ الگ بات تھی کہ مسز ویزلی کی جہاندیدہ نگاہوں نے اسے نقشہ دیکھتے ہوئے بھانپ لیا تھا۔ انہوں نے چھڑی لہرائی، اگلے ہی پل نقشہ اچھلا اور بل کے ہاتھوں پر لدے ہوئے سامان کے اوپر جا کر ٹک گیا۔

''اجلاس ختم ہونے کے بعد اس قسم کی چیزوں کو فوراً ہٹا دینا چاہئے۔'' وہ تنک کر بھنوئیں چڑھاتی ہوئی بولیں۔ اس کے بعد وہ مڑیں اور پرانی بوسیدہ الماری میں سے کھانے کیلئے پلیٹیں نکالنے لگیں۔

بل نے اپنی چھڑی باہر نکال کر اس کا رُخ اُٹھائی ہوئی چیزوں کی طرف کر کے سرگوشی کی۔ ''غبائم جم......'' چرمئی کاغذ اور دوسرا سامان اس کے ہاتھوں میں سے فوراً غائب ہو گیا۔

''بیٹھ جاؤ ہیری!......تم منڈنگس کو تو جانتے ہی ہو گے، ہے نا؟'' سیریس نے کہا۔

ہیری جسے چیتھڑے کا ڈھیر سمجھ رہا تھا اس نے آہستگی سے کروٹ بدلی اور ایک جھٹکے سے بیدار ہو گیا۔

''کیا کسی نے میرا نام پکارا......؟'' منڈنگس خوابیدہ آواز میں بولا۔ ''میں سیریس کی بات سے پوری طرح متفق ہوں......'' اس نے مٹی سے آلودہ ہاتھ ہوا میں اُٹھا دیا جیسے وہ کوئی رائے شماری میں حصہ لے رہا ہو۔ اس کی نیم خوابیدہ آنکھیں صحیح طرح دکھائی نہیں دے رہی تھیں۔

جینی اس کی حالت دیکھ کر ہنس پڑی۔ جب وہ سب لوگ میز کے گرد نشستوں پر بیٹھ گئے تو سیریس نے مسکرا کر کہا۔

''منڈنگس !اجلاس ختم ہو چکا ہے اور ہیری آ گیا ہے......''

''اوہ اچھا......'' منڈنگس نے اپنے بکھرے بالوں کے درمیان سے ہیری کی طرف دیکھا اور بولا۔''اوہ ہاں! سچ مچ آ گیا ہے.....تم ٹھیک تو ہو ہیری؟''

''ہاں!'' ہیری نے جواب دیا۔

منڈنگس نے ہیری کو ٹکٹکی باندھ کر دیکھتے ہوئے اپنی جیب ٹٹولی اور پھر اس میں سے ایک گندا سا پائپ باہر نکالا۔اس نے پائپ اپنے منہ میں پھنسایا اور اپنی چھڑی سے اسے سلگایا۔اس نے گہری سانس کھینچی۔ کچھ ہی لمحوں میں وہ سبز دھوئیں کے بڑے بڑے بادلوں کے درمیان کہیں چھپ گیا تھا۔

''اوہ! معافی چاہتا ہوں......'' بادلوں کے جھرمٹ کے بیچ میں سے اس کی آواز آئی۔

''منڈنگس! میں تمہیں آخری بار خبردار کر رہی ہوں کہ میرے باورچی خانے میں یہ تمباکو نوشی بالکل نہیں چلے گی۔ خاص طور پر جب ہم کھانا کھانے والے ہوں......''

''اوہ! ٹھیک ہے......معاف کرنا، ماؤلی!'' منڈنگس نے فوراً کہا۔

جب منڈنگس نے پائپ دوبارہ اپنی جیب میں واپس رکھ لیا تو دھوئیں کے مرغولے غائب ہو گئے لیکن اس کے بعد بھی سڑے ہوئے موزوں جیسی بدبو آتی رہی۔

''اور اگر نصف شب سے پہلے ہی کھانا چاہئے تو کسی کو میری مدد کرنا ہو گی۔'' مسز ویزلی نے ابھی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''نہیں ہیری! تم نہیں......تم جہاں ہو وہیں بیٹھے رہو۔تم کافی لمبا سفر کر کے آ رہے ہو......''

''میں کون سا کام کروں ماؤلی؟'' ٹونکس نے اشتیاق بھرے انداز سے آگے بڑھ کر کہا۔

''اوہ نہیں......'' مسز ویزلی نے متذبذب دکھائی دینے لگیں اور جھجکتی ہوئی بولیں۔''تم بھی رہنے دو۔تمہیں بھی آرام کی ضرورت ہے۔تم نے آج کافی کام کر لیا ہے......''

''کوئی بات نہیں ماؤلی! میں تمہاری مدد کرنا چاہتی ہوں۔'' ٹونکس نے جوشیلے انداز میں کہا اور الماری کی طرف بڑھتے ہوئے اس نے راستے میں ایک کرسی کو نیچے لڑھکا دیا۔جینی اس وقت شلف میں سے چھری کانٹے نکال رہی تھی۔

کچھ ہی دیر میں مسٹر ویزلی کی نگرانی میں بھاری بھرکم چھری خود بخود گوشت اور سبزیوں کو کاٹنے لگی۔ مسز ویزلی آگ پر رکھی ہوئی دیگچی میں چمچ چلا رہی تھیں۔ باقی سب لوگوں نے توشہ خانے سے پلیٹیں، پیالے اور کچھ پھل وغیرہ نکال کر میز پر لگائے۔ ہیری میز پر سیریس اور منڈنگس کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔منڈنگس اب بھی پلکیں جھپکاتے ہوئے تاسف بھری نگاہوں سے اس طرف دیکھ رہا تھا۔

''اس کے بعد مسز فگ سے تمہاری دوبارہ ملاقات ہوئی تھی؟'' اس نے ہیری سے پوچھا۔

''نہیں!......اس کے بعد میں کسی سے بھی نہیں مل پایا۔'' ہیری نے جواب دیا۔

منڈنگس کسی قدر اس کی طرف جھکا۔

''دیکھو! مجھے تمہیں تنہا چھوڑ کر نہیں جانا چاہئے تھا لیکن پیسے کمانے کا یہ سنہری موقعہ میں بھلا کیسے ہاتھ سے جانے دیتا......'' اس نے صفائی دینے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے کہا۔

اسی وقت ہیری کے گھٹنوں سے کوئی چیز ٹکرائی جس سے وہ چونک اُٹھا۔ یہ ہرمائنی کی چھوٹی ٹانگوں والی بلی کروک شانکس تھیں۔ وہ پہلے تو ہیری کے پیروں کے چاروں طرف منڈلا کر گھر گھراتے ہوئے اپنی محبت کا اظہار کرتی رہی پھر اچھل کر سیریس کی گود میں چڑھی اور وہیں بیٹھ گئی۔ سیریس لاشعوری طور پر اس کے کان کے پیچھے کھجانے لگا اور سنجیدہ چہرے کے ساتھ ہیری کی طرف متوجہ ہوا۔

''چھٹیاں اچھی گزریں ہوں گی......''

''نہیں......بوریت کا شکار رہا۔'' ہیری نے بیزاری سے کہا۔

پہلی بار سیریس کے چہرے پر دھیمی سی مسکان پھیلتی ہوئی دکھائی دی۔

''معلوم نہیں تم کس بارے میں شکایت کر رہے ہو؟ میرے لحاظ سے تو تمہاری چھٹیاں ٹھیک ہی گزر رہی تھیں......'' سیریس نے کہا۔

''کیا مطلب......؟'' ہیری نے زچ ہوتے ہوئے کہا۔

''تمہاری جگہ میں ہوتا تو روح کھچڑوں کے حملے کا بھرپور استقبال کرتا۔ اپنی مضطرب روح کی مہلک کشمکش کا سلسلہ تو یقیناً ختم ہو ہی جاتا۔ طبیعت پر چھائی کسمساہٹ سے چھٹکارا مل جاتا......تمہیں لگ رہا ہوگا کہ تم نے بہت کچھ برداشت کیا ہے لیکن کم از کم تم باہر تو گھوم رہے تھے۔ اپنے ہاتھ پیر تو سیدھے کر رہے تھے۔ روح کھچڑوں سے مقابلہ تو کر رہے تھے......میں تو ایک مہینے سے اس مکان میں قید ہوں، باہر بھی نہیں نکل سکتا۔''

''کیوں نہیں نکل سکتے؟'' ہیری نے تیوریاں چڑھا کر پوچھا۔

''کیونکہ جادوئی محکمہ اب بھی میرے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑا ہوا ہے اور والڈی مورٹ کو اب تک یہ معلوم ہو چکا ہوگا کہ میں ایک بھیس بدل چوپائی جادوگر ہوں۔ وارم ٹیل نے اسے بتا دیا ہوگا۔ اس لئے میرے بھیس بدلنے سے اب کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ میں ققنس کے گروہ کیلئے کچھ زیادہ نہیں کر سکتا......کم از کم ڈمبل ڈور کو تو یہی لگتا ہے......''

سیریس نے جس طرح سے ڈمبل ڈور کا نام لیا اس سے ہیری سمجھ گیا کہ وہ بھی ان سے خاص خوش نہیں تھا۔ ہیری نے اپنے قانونی سرپرست کیلئے اپنے دل میں زیادہ ہمدردی محسوس کی۔

''کم از کم تمہیں یہ تو معلوم ہے کہ کیا ہو رہا ہے؟'' ہیری نے کسی قدر نرمی سے کہا۔

''اوہ ہاں!'' سیریس طنزیہ انداز میں بولا۔''میں سنیپ کی رپورٹ سنتا ہوں۔ میں اس کے طعنے اور استہزائیہ جملے برداشت کرتا ہوں کہ وہ اپنی جان خطرات میں ڈال کر گروہ کیلئے کام کر رہا ہے جبکہ میں کرسی پر بیٹھ کر مزے اُڑا رہا ہوں...... وہ مجھ سے بڑی دلچسپی سے پوچھتا رہتا ہے کہ صفائی کا کام کیسا چل رہا ہے آج کل......؟''

''کون سی صفائی......؟'' ہیری نے حیرانگی سے پوچھا۔

سیریس نے ہاتھ لہرا کر باورچی خانے کی طرف اشارہ کیا۔

''جھاڑ پونچھ......'' وہ بولا۔''ہم اس جگہ کو رہنے کے قابل بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جب سے میری ماں کا انتقال ہوا ہے، اس کے بعد سے یہاں کوئی نہیں رہتا ہے۔ دس سال سے یہاں صرف ایک بوڑھا گھریلو خرس ہی رہ رہا ہے لیکن وہ کاہل الوجود ہو گیا ہے......اس نے تب سے صفائی ستھرائی کا کوئی کام نہیں کیا ہے۔''

''سیریس!'' منڈنگس نے کہا جو گفتگو کی طرف ذرا بھی متوجہ نہیں تھا بلکہ ایک خالی پیالے کو باریک بین نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔ ''یہ ٹھوس چاندی کا ہی بنا ہوا ہے، دوست!''

''ہاں!'' سیریس نے کہا اور پیالے کو ناپسندیدہ نظروں سے دیکھا۔''پندرہویں صدی میں قدیمی کان سے نکالی گئی خالص چاندی سے ہی اسے بنایا گیا تھا جس پر بلیک خاندان کی مہر بھی ثبت ہوئی ہے۔''

''مہر کا کیا ہے، وہ تو ہٹ سکتی ہے۔'' منڈنگس نے بڑبڑا کر کہا اور پیالے کو اپنی آستین سے پونچھنے لگا۔

''نہیں فریڈ......جارج!'' مسز ویزلی کی تیکھی آواز چیختی ہوئی گونجی۔''انہیں اُٹھا کر باہر لے جاؤ۔''

ہیری، سیریس اور منڈنگس نے مڑ کر ان کی طرف دیکھا اور اگلے ہی لمحے انہوں نے میز سے دور جست لگا دی۔ فریڈ اور جارج قورمے کی بڑی کڑاہی، بٹر بیئر کی بل دار لوہے کی صراحی اور چاقو سمیت لکڑی کا وزنی بریڈ بورڈ جادو کے زور پر اُڑا کر میز تک لانے کی کوشش کر رہے تھے لیکن بیچ میں کچھ گڑبڑ ہو گئی اور قورمے کی کڑاہی الٹ گئی۔ قورمہ اپنے شوربے کے ساتھ میز پر گر کر پھیل گیا اور پھسلتا ہوا میز کے کونے کے پاس جمع ہونے لگا جس سے میز کی سطح پر لمبا سیاہ نشان پڑ گیا۔ بٹر بیئر کی صراحی ایک دھماکے کے ساتھ گری اور بٹر بیئر ہر طرف اچھل کر چھلک گئی۔ بریڈ بورڈ کا چاقو بھی گر گیا اور اس کی نوک میز پر ٹھیک اس جگہ پر دھنس گئی جہاں کچھ پل پہلے سیریس کا دایاں ہاتھ تھا۔

''اس کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔'' مسز ویزلی چلائیں۔''اب مجھ سے برداشت نہیں ہوتا ہے......اب اگر تمہیں جادو کرنے کی اجازت مل گئی ہے تو اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ ہر چھوٹے سے چھوٹے کام کیلئے تم اپنی چھڑیاں لہراتے پھرو......''

''ہم تو بس وقت بچانے کی کوشش کر رہے تھے۔'' فریڈ نے میز سے چاقو جلدی سے نکالتے ہوئے کہا۔''معاف کرنا سیریس! ہم

ایسا نہیں کرنا چاہتے تھے......''

ہیری اور سیریس دونوں ہی ہنسنے لگے۔ بہرحال، منڈنگس ہٹنے کی کوشش میں اپنی کرسی پر پیچھے کی طرف الٹ کر گر گیا تھا اور اُٹھتے وقت انہیں برا بھلا کہہ رہا تھا۔ کروک شانکس غصے سے چیختی ہوئی الماری کے نیچے جا چھپی تھی جہاں سے اس کی بڑی بڑی پیلی آنکھیں اندھیرے میں چمک رہی تھیں۔

''لڑکو!'' مسٹر ویزلی نے قورمے کی کڑاہی میز کے بیچ میں رکھتے ہوئے کہا۔ ''تمہاری ممی صحیح کہہ رہی ہیں۔ اب تم بالغ ہو چکے ہو۔ تمہیں ذمہ دارانہ رویہ اپنانا چاہئے......''

''تمہارے کسی بھائی نے ہمیں اتنا پریشان نہیں کیا تھا......'' مسز ویزلی جڑواں بھائیوں کی طرف غصے سے دیکھتی ہوئی غرائیں اور انہوں نے بٹر بیئر کی دوسری لوہے کی صراحی اتنے زور سے میز پر پٹخی کہ اس سے بھی اتنی ہی بٹر بیئر چھلک گئی جتنی پہلی صراحی سے چھلکی تھی۔ ''بل کو کچھ قدم دور جانے کیلئے کبھی ثقاب اڑان بھرنے کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی۔ چارلی نے سامنے دکھائی دینے والی ہر چیز پر جادو کا استعمال کبھی نہیں کیا...... پرسی......!'' وہ اچانک رُک گئیں۔ انہوں نے گھبرا کر اپنے شوہر کی طرف دیکھا جن کے چہرے پر اچانک کرختگی پھیل گئی تھی۔

''چلو! جلدی کرو...... بھوک کے مارے جان نکل رہی ہے۔'' بل نے جلدی سے کہا۔

''یہ کافی لذیذ دکھائی دے رہا ہے ماؤلی!'' لوپن نے پلیٹ میں قورمہ ڈالتے ہوئے میز کے دوسرے طرف بیٹھتی ہوئی مسز ویزلی سے کہا۔ ''دیکھ کر ہی بھوک چمک اُٹھی ہے......''

کچھ پل خاموشی چھائی رہی جب سبھی لوگوں نے کھانا شروع کر دیا تو صرف پلیٹوں، چھری کانٹوں اور کرسیوں کے سرکنے کی آوازیں آتی رہیں پھر مسز ویزلی سیریس کی طرف متوجہ ہوئیں۔

''سیریس! میں تمہیں بتانا چاہتی ہوں کہ ڈرائنگ روم کے ڈیسک میں کوئی چیز بند ہے۔ وہ کھڑکھڑاتی رہتی ہے اور زور زور سے ہلتی ہے۔ لگتا ہے کہ کوئی چھلاوہ اندر گھسا ہوا ہوگا۔ لیکن میرا خیال ہے کہ اسے باہر نکالنے سے پہلے ہمیں الیسٹر سے اندر جھانکنے کی درخواست کرنا چاہئے۔''

''جیسا آپ چاہیں...... مجھے اعتراض نہیں......'' سیریس نے لاپروائی سے کہا۔

''وہاں کے پردوں میں بجوترے بھرے ہوئے ہیں، میں سوچ رہی ہوں کہ ہم کل انہیں باہر نکالنے کی کوشش کریں......'' مسز ویزلی نے مزید کہا۔

''میں اس کیلئے بہت شکر گزار رہوں گا۔'' سیریس نے کہا۔ ہیری کو اس کی آواز میں طنز کا چھپا عنصر محسوس ہوا لیکن باقی لوگوں نے اس کی بات پر کسی ردعمل کا اظہار نہیں کیا۔

ہیری کے بالکل سامنے بیٹھی ہوئی ٹونکس اپنی ناک کا روپ رنگ بدل بدل کر ہر مائنی اور جینی کو محظوظ کر رہی تھی۔ ہر بار وہ اپنی آنکھوں کو سکوڑ لیتی تھی اور اس کے چہرے پر درد کا ویسا ہی تاثر پھیل جاتا تھا جیسا ہیری کے بیڈروم میں دکھائی دیا تھا۔ اس کی ناک چونچ جیسی شکل میں پھیلی اور سنیپ کی ناک کی برح خمدار دکھائی دینے لگی۔ پھر یہ سکڑ کر کھمبی کے گول سر جیسی ہوگئی۔ اور پھر دونوں نتھنوں سے بالوں کے گچھے برآمد ہو گئے۔ واضح طور پر فنونِ ظرافت کا یہ سلسلہ ہر روز وہاں چلتا رہتا تھا کیونکہ ہر مائنی اور جینی اپنی اپنی پسندیدہ ناکوں کو دیکھنے کیلئے مچلتی رہتی تھیں۔

''ٹونکس! گینڈے جیسی ناک بنا کر دکھاؤ......''

ٹونکس نے ایسا ہی کیا اور ہیری کو اوپر دیکھتے ہوئے ایسا لگا جیسے ڈڈلی کسی لڑکی کے روپ میں میز کے اس پار بیٹھا ہوا مسکرا رہا ہو۔

مسٹر ویزلی، بل اور لوپن آپس میں غوبلن کے بارے گفتگو کر رہے تھے۔

''ان لوگوں نے ابھی تک کوئی جواب نہیں دیا ہے۔'' بل نے کہا۔ ''مجھے اب تک سمجھ میں نہیں آپایا کہ انہیں اس کے لوٹنے پر یقین ہے بھی یا نہیں! ظاہر ہے، ہوسکتا ہے کہ وہ کسی کا بھی ساتھ نہ دیں۔ ہوسکتا ہے کہ اس جھمیلے سے وہ الگ تھلگ ہی رہنا چاہئیں۔''

''جہاں تک میرا خیال ہے کہ وہ 'تم جانتے ہو کون؟' کی طرف کبھی نہیں جائیں گے۔'' مسٹر ویزلی نے اپنا سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ''اس کی وجہ سے ماضی میں انہوں نے کافی تکلیفیں اُٹھائی ہیں۔ وہ غوبلن خاندان تو یاد ہے نا، جسے اس نے پچھلی مرتبہ نوٹنگھم کے پاس بے رحمی سے قتل کر ڈالا تھا۔''

''میری رائے ہے کہ یہ سب کچھ صرف اسی بات پر منحصر ہے کہ وہ انہیں کیا دینے کی پیشکش کرتا ہے۔'' لوپن نے ہاتھ ہلاتے ہوئے کہا۔ ''میں سونے چاندی کی بات نہیں کر رہا ہوں۔ ہم نے انہیں صدیوں سے خودمختاری نہیں دی ہے، اگر والڈی مورٹ نے ان کے سامنے خودمختاری کی پیشکش والی شرط رکھی تو ہوسکتا ہے کہ وہ اس لالچ میں مبتلا ہو جائیں......بل! کیا تم راگنوگ کو اپنی طرف قائل کرنے میں کامیاب ہوئے ہو؟''

''وہ اس وقت جادوگروں کا جانی دشمن بنا ہوا ہے۔'' بل نے بتایا۔ ''وہ بیگ مین کی وجہ سے نہایت بھڑکا ہوا ہے۔ اسے لگتا ہے کہ محکمے نے اسے بچایا ہے۔ غوبلنوں نے اسے جو سونا ادھار دیا تھا۔ وہ انہیں ابھی تک واپس نہیں ملا ہے......''

بل کے باقی الفاظ میز کے وسط سے اُٹھنے والے قہقہوں کے شور میں دب کر رہ گئے۔ فریڈ، جارج، رون اور منڈنگس اپنی کرسیوں پر ہنسی سے لوٹ پوٹ ہو رہے تھے۔ منڈنگس کے چہرے پر آنسو بہہ رہے تھے اور وہ بول رہا تھا۔ ''اور پھر......تم یقین کرو گے، اس نے مجھ سے کہا۔ 'بتاؤ منڈنگس! تم یہ مینڈک کہاں سے لائے؟ کیونکہ کسی بدمعاش نے میرے مینڈک چرا لئے ہیں؟' اس پر میں نے کہا کہ اچھا بل! تمہارے سب مینڈک چرا لئے گئے ہیں؟ تو پھر تمہیں اور مینڈک چاہئے ہوں گے۔ اور لڑکو! میری بات کا یقین کرو۔ اس بیوقوف آدمی نے اپنے ہی تمام مینڈک مجھ سے دوبارہ خرید لئے اور اس کے بدلے میں مجھے اتنے پیسے دیئے جتنے پہلی بار خریدنے پر

بھی نہیں دیئے تھے......''

جب رون میز پر ہنسی سے دوہرا ہو گیا تو مسز ویزلی نے تیکھی آواز میں کہا۔ ''منڈنگس ! مجھے نہیں لگتا کہ ہمیں تمہارے بیہودہ کاروبار کے بارے میں اور کچھ سننے کی ضرورت باقی ہے۔''

''اوہ ماؤلی!'' منڈنگس نے فٹافٹ اپنی آنکھیں پونچھتے ہوئے ہیری کی طرف دیکھ کر آنکھ ماری اور بولا۔ ''لیکن تم جانتی ہی ہو کہ دراصل بل نے ان مینڈکوں کو بارٹی ہیرس سے چرایا تھا، اس لئے میں کوئی غلط کام نہیں کر رہا تھا......''

''مجھے معلوم نہیں ہے کہ تم نے صحیح اور غلط کے فرق کا سبق کہاں سے سیکھ رکھا ہے؟'' مسز ویزلی نے سرد لہجے میں کہا۔ ''منڈنگس ! لیکن مجھے لگتا ہے کہ تم زندگی کے کچھ اہم اسباق پڑھنا واقعی بھول گئے ہو۔''

فریڈ اور جارج نے اپنے چہرے بٹر بیئر کے پیالوں کے پیچھے چھپا لئے تھے۔ جارج جان بوجھ کر ہچکیاں لینے لگا۔ نجانے کیوں مسز ویزلی نے سیریس کو گھور کر قہر ڈھاتی نظروں سے دیکھا اور پھر اُٹھ کر پڈنگ لینے کی لئے چلی گئیں۔ ہیری نے مڑ کر اپنے قانونی سرپرست کی طرف دیکھا۔

''ماؤلی کو منڈنگس بالکل پسند نہیں ہے۔'' سیریس آہستگی سے بولا۔

''تو وہ گروہ میں کیونکر ہے......؟'' ہیری نے دھیمی آواز میں پوچھا۔

''وہ کام کا آدمی ہے......'' سیریس نے دھیمی آواز میں بتایا۔ ''وہ جادوگری کے تمام بدمعاشوں کو اچھی طرح جانتا ہے کیونکہ وہ خود بھی ایک بدمعاش ہی ہے۔ چونکہ ڈمبل ڈور نے ایک بار اسے بڑی مصیبت سے بچایا تھا اس لئے وہ ان کی خاطر نہایت وفادار ہے۔ منڈنگس جیسے بدمعاشوں کے گروہ میں رہنے کے اپنے ہی فائدے ہیں۔ وہ ایسی باتیں سن لیتے ہیں جو ہم کبھی نہیں سن پاتے لیکن ماؤلی سوچتی ہے کہ اسے کھانے کیلئے یہاں نہیں رُکنا چاہئے۔ اس نے تمہاری نگرانی میں لاپروائی برتی تھی، شاید اسی لئے ماؤلی نے اسے اب تک معاف نہیں کیا ہے۔''

ہیری نے کھانا اور کسٹرڈ پڈنگ اتنی جم کر کھائی کہ اس کی جینز پینٹ کمر میں کسنے لگی (جو بڑی بات تھی کیونکہ یہ جینز پہلے ڈڈلی پہنتا تھا) جب اس نے اپنا چمچ نیچے رکھا تب تک گفتگو کا سلسلہ بند ہو چکا تھا۔ مسٹر ویزلی کرسی سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے اور ان کے چہرے کے بوجھل تاثرات بتا رہے تھے کہ انہوں نے ڈٹ کر کھا لیا ہے اور اب سستی کا شکار ہو رہے ہیں۔ ٹونکس ہاتھ پیر پھیلاتے ہوئے جمائی لے رہی تھی۔ اس کی ناک اب دوبارہ معمول کے مطابق صحیح ہو چکی تھی۔ جینی نے کروک شانکس کو الماری کے نیچے سے بلا لیا تھا اور وہ فرش پر آلتی پالتی مار کر بیٹھ گئی تھی۔ وہ بٹر بیئر کی بوتلوں کے خالی ڈھکن فرش پر لڑھکا رہی تھی تاکہ کروک شانکس دلچسپی سے ان کے پیچھے بھاگ کر انہیں پکڑنے کی کوشش کرے۔

''مجھے لگتا ہے کہ اب سونے کا وقت ہو چکا ہے۔'' مسز ویزلی نے جمائی لیتے ہوئے کہا۔

''ابھی نہیں ماؤلی!'' سیریس نے اپنی خالی پلیٹ دور سرکاتے ہوئے کہا۔ اب وہ ہیری کی طرف دیکھنے لگا۔ ''میں تم پر حیران ہوں، میرا خیال تھا کہ یہاں آتے ہی تم سب سے پہلا کام یہی کرو گے کہ والڈی مورٹ کے بارے میں سوال جواب کرو گے۔''

کمرے کا ماحول اتنی تیزی سے بدل گیا جیسے وہاں پر روح کھچڑوں نے حملہ کر دیا ہو۔ کچھ سیکنڈ پہلے سب لوگ سست اور خوابیدہ کیفیت کا شکار ہو رہے تھے لیکن اب چوکنے اور ہوشیار دکھائی دینے لگے، یہاں تک کہ ماحول میں خاصا کھچاؤ پیدا ہو گیا۔ براہ راست والڈی مورٹ کا نام سن کر میز کے گرد بیٹھے لوگوں کے چہرے یکا یک فق پڑ گئے تھے۔ لوپن نے بٹر بیئر کا گھونٹ لینے ہی والا تھا لیکن اس نے اپنا پیالہ واپس میز پر رکھ دیا تھا۔

''میں نے پوچھا تھا......'' ہیری نے غصے بھری آواز میں کہا۔ ''میں نے رون اور ہرمائنی سے آتے ہی یہ پوچھا تھا لیکن انہوں نے کہا کہ ہمیں گروہ میں شامل ہونے کی اجازت نہیں ہے اس لئے......''

''اور انہوں نے بالکل صحیح کہا تھا......'' مسز ویزلی نے بیچ میں کات کاٹتے ہوئے کہا۔ ''تم ابھی بہت کم سن ہو......'' وہ اپنی کرسی پر تن کر بیٹھ گئیں۔ ان کے بندھے ہوئے بازوؤں کی مٹھّیاں بھی بھنچ گئیں۔ ان کے چہرے پر اب شفقت بھرے جذبات بھی باقی نہیں رہے تھے۔

''سوال پوچھنے کیلئے گروہ میں شامل ہونا کب سے لازم ہو گیا ہے؟'' سیریس نے سپاٹ لہجے میں پوچھا۔ ''ہیری! اس ماگلو گھر میں ایک ماہ سے قید رہا ہے، اسے یہ جاننے کا حق ہے کہ جادوگروں کی دُنیا میں کیا کچھ ہو رہا ہے؟''

''ذرا ٹھہرو......'' جارج نے زور سے مداخلت کرتے ہوئے کہا۔

''ہیری کے سوالوں کے جواب کون دے گا؟'' فریڈ نے غصے سے پوچھا۔

''ہم آپ سے ایک مہینے سے کچھ اگلوانے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن آپ نے ہمیں اب تک ایک بھی بیہودہ چیز نہیں بتائی ہے۔'' جارج نے تلخی سے کہا۔

''تم لوگ بہت چھوٹے ہو اور تم لوگ گروہ کا حصہ بھی نہیں ہو۔'' فریڈ نے اپنی ممی کی تیکھی آواز کی نقل اتارتے ہوئے کہا۔ ''ہیری تو ابھی نابالغ ہے......''

''اگر تمہیں نہیں بتایا گیا ہے کہ گروہ کیا کر رہا ہے تو اس میں میرا کوئی قصور نہیں ہے۔ یہ تمہارے ممی پاپا کا فیصلہ ہے جبکہ دوسری طرف ہیری......''

''تمہیں یہ فیصلہ کرنے کا حق نہیں ہے کہ ہیری کیلئے کیا اچھا ہے؟'' مسز ویزلی نے تیکھے پن سے کہا۔ عام طور پر رحم دل دکھائی دینے والا ان کا چہرہ اس وقت خطرناک دکھائی دے رہا ہے تھا۔ ''مجھے لگتا ہے کہ تم ڈمبل ڈور کی بات نہیں بھولے ہو گے......''

''کون سی بات؟'' سیریس نے کڑواہٹ بھرے لہجے میں کہا۔ لیکن اسے دیکھ کر ایسا لگتا تھا کہ وہ خود کو لڑائی کیلئے تیار کر رہا تھا۔

''وہی بات کہ ہیری کو جتنا جاننے کی ضرورت ہے،اس سے زیادہ اسے کچھ نہیں بتایا جائے۔''مسز ویزلی نے ضرورت کے لفظ پر زور دیتے ہوئے کہا۔

رون، ہرمائنی، فریڈ اور جارج کا کبھی سیریس کی طرف تو کبھی مسز ویزلی کی طرف مڑتا رہا، ایسے لگ رہا تھا کہ جیسے وہ ٹینس کا میچ دیکھ رہے ہوں۔ جینی گھٹنوں کے بل جھکی ہوئی تھی اور اس کے آس پاس بٹر بیئر کی بوتلوں کے ڈھکن پڑے ہوئے تھے۔ وہ اپنا منہ کھول کر اس مڈ بھیڑ کو دیکھ رہی تھی۔ لوپن کی آنکھیں سیریس پر جمی ہوئی تھیں۔

''ماؤلی!'' سیریس نے کہا۔''اسے جتنا جاننے کی ضرورت ہے، اس سے زیادہ میں اسے بتانا بھی نہیں چاہتا ہوں لیکن چونکہ اسی نے والڈی مورٹ کو لوٹتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس لئے اسے باقی لوگوں سے زیادہ جاننے کا حق ہے۔'' (والڈی مورٹ کا نام سن کر میز کے اردگرد بیٹھے لوگ ایک بار پھر بے چینی سے پہلو بدلنے لگے)......

''وہ ققنس کے گروہ کا حصہ بالکل نہیں ہے، وہ صرف پندرہ سال کا ہے اور......'' مسز ویزلی نے سیریس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

''اور وہ گروہ کے زیادہ تر لوگوں کے برابر بہادری دکھا چکا ہے۔'' سیریس نے تلخی سے کہا۔''اور اس نے کئی لوگوں سے تو زیادہ بہادری دکھائی ہے ماؤلی!''

''کوئی اس کی بہادری کا انکار نہیں کر رہا ہے سیریس!'' مسز ویزلی نے جلدی سے کہا۔ ان کی آواز اونچی ہو گئی تھی اور ان کی مٹھیاں کرسی کے دستے پر کانپنے لگی تھیں۔''لیکن وہ اب بھی......''

''وہ اب بچہ نہیں ہے......'' سیریس نے غصے سے کہا۔

''وہ بالغ بھی نہیں ہے......'' مسز ویزلی نے برابری کی سطح پر جواب دیتے ہوئے کہا۔ ان کے رخسار دہکنے لگے تھے۔''وہ جیمس نہیں ہے سیریس......''

''ماؤلی! مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ وہ کون ہے؟'' سیریس نے سرد لہجے میں کہا۔

''مجھے نہیں لگتا کہ تمہیں معلوم ہے...... جب تم اس کے بارے میں باتیں کرتے ہو تو کئی بار ایسا ہی لگتا ہے جیسے تم یہ سمجھ رہے ہو کہ تمہیں اپنا سب سے اچھا دوست جیمس مل چکا ہے......'' مسز ویزلی نے ہاتھ جھلاتے ہوئے کہا۔

''تو اس میں غلط کیا ہے......'' ہیری نے نوک جھونک میں شامل ہوتے ہوئے کہا۔

''ہیری! اس میں غلط یہ ہے کہ تمہاری شکل بھلے تمہارے باپ جیمس سے ملتی جلتی ہے لیکن تم جیمس نہیں ہو۔'' مسز ویزلی نے کہا اور ان کی آنکھیں اب بھی سیریس پر جمی ہوئی تھیں۔''تم اب بھی سکول میں پڑھتے ہو اور تمہارے لئے ذمہ دار سب لوگوں کو یہ بات نہیں بھولنا چاہئے۔''

''اس کا مطلب یہ ہے کہ میں غیر ذمے دار قانونی سرپرست ہوں۔'' سیریس کی آواز کتے کی سی غراہٹ میں بدلنے لگی۔

''اس کا مطلب یہ ہے کہ سیریس کہ تم جلد بازی میں کام کرنے کیلئے مشہور ہو، اس لئے تو ڈمبل ڈور تمہیں بار بار گھر کے اندر رہنے کی یاد دہانی کرتے رہتے ہیں اور......''

''بہتر ہوگا کہ آپ اس معاملے میں ڈمبل ڈور کو الگ ہی رکھئے۔'' سیریس نے زور سے کہا۔

''آرتھر...... آرتھر! تم کچھ کہتے کیوں نہیں......'' مسز ویزلی اپنے شوہر کی طرف مڑتے ہوئے بولیں۔ ایسا لگ رہا تھا کہ وہ سیریس سے مزید الجھنا نہیں چاہتی تھیں۔

مسٹر ویزلی فوراً کچھ نہیں بولے۔ انہوں نے اپنی عینک اتار کر آہستگی کے ساتھ چوغے کے ساتھ صاف کی، لیکن اپنی بیوی کی طرف بالکل نہیں دیکھا۔ عینک کو بڑی احتیاط سے اپنی ناک کے اوپر چڑھانے کے بعد وہ محتاط انداز میں بولے۔ ''ماؤلی! ڈمبل ڈور بھی جانتے ہیں کہ اب حالات کا رُخ بدل چکا ہے۔ وہ تسلیم کرتے ہیں کہ چونکہ اب ہیری گروہ کے بیچ رہنے کیلئے آ چکا ہے اس لئے اسے کسی حد تک باخبر کر دینا کچھ غلط نہیں ہے۔''

''ہاں! لیکن اس کا مطلب یہ تو نہیں ہے کہ یہ جو بھی سوال پوچھے اس کا جواب دینا ضروری ہے۔'' ماؤلی نے جلدی سے کہا۔

''یقیناً......'' لوپن نے آخر سیریس سے نظریں ہٹا کر دھیمے انداز میں کہا۔ مسز ویزلی اس امید سے اس کی طرف دیکھنے لگی کہ آخر اب انہیں ایک ہم خیال تو میسر ہو ہی گیا۔ ''مجھے لگتا ہے کہ ہیری کو سچائی بتا دینا چاہئے...... ساری سچائی نہیں ماؤلی! بلکہ موٹی موٹی باتیں...... یہ اچھا رہے گا کہ وہ دوسروں سے غلط اور ادھوری باتیں سن کر مخمصے کا شکار رہے، اس کے بجائے اسے ہم سے ہی اصل حقیقت ہو جانا چاہئے۔''

ہیری سمجھ گیا کہ کم از کم لوپن تو یہ بات جانتے تھے کہ کچھ وسیع سماعتی کان مسز ویزلی کی گرفت میں ابھی نہیں آپائے تھے۔

''اچھی بات ہے......'' مسز ویزلی نے گہرا سانس کھینچا اور اس امید سے میز کے چاروں طرف نظر دوڑائی کہ شاید کوئی تو ان کی ہاں میں ہاں ملائے گا لیکن جب سب کی طرف سے گہری خاموشی جواب میں ملی تو وہ مایوس دکھائی دینے لگیں۔

''اچھی بات ہے...... میں دیکھ رہی ہوں کہ میری بات سے کوئی متفق نہیں ہے۔ میں تو بس اتنا ہی کہنا چاہتی ہوں کہ ڈمبل ڈور کے پاس کوئی تو وجہ ہوگی جو وہ ہیری کو زیادہ کچھ نہیں بتانا چاہتے ہوں گے، میں تو ہیری کا بھلا چاہتی ہوں......'' وہ کمزور سی آواز میں بولیں۔

''وہ تمہارا بیٹا نہیں ہے......'' سیریس نے کرخت لہجے میں کہا۔

''لیکن وہ میرے بیٹوں جیسا ہے، اس کے پاس اور کون ہے؟'' مسز ویزلی جذباتی انداز میں بولیں۔

''اس کے پاس میں ہوں......''

''ہاں!'' مسز ویزلی نے اپنے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔ ''مصیبت تو یہ ہے کہ جب تم اژقبان میں بند تھے تو اس کی دیکھ بھال کرنا

تمہارے لئے مشکل تھا، ہے نا؟''

سیریس غصے سے بھڑکتا ہوا اپنی کرسی سے اُٹھ کھڑا ہوا۔

''ماؤلی! اس میز پر تم اکیلی نہیں ہو جو ہیری کے بارے میں فکر مند ہو۔'' لوپن نے تیکھی آواز میں کہا۔ ''سیریس بیٹھ جاؤ......''

مسز ویزلی بے بسی کے عالم میں اپنے ہونٹ کاٹنے لگیں اور سیریس ایک بار پھر واپس اپنی کرسی میں دھنس گیا۔ اس کا چہرہ سفید پڑ چکا تھا۔

''مجھے لگتا ہے کہ اس بارے میں ہیری کی رائے لے لینا چاہئے۔'' لوپن نے کہا۔ ''وہ اب اتنا بڑا ہو چکا ہے کہ اپنے فیصلے خود سے لے سکے۔''

''میں واقعی جاننا چاہتا ہوں کہ کیا ہو رہا ہے؟'' ہیری نے تپاک لہجے میں کہا۔

اس نے مسز ویزلی کی طرف جان بوجھ کر نہیں دیکھا۔ ان کی یہ بات اس کے دل کو چھو گئی تھی کہ وہ اسے اپنے بیٹے جیسا ہی تسلیم کرتی تھیں لیکن وہ ان کے مشفقانہ رویئے سے بے چین ہو گیا تھا۔ سیریس نے صحیح کہا تھا کہ وہ اب بچہ نہیں ہے......

''ٹھیک ہے...... جینی، رون، ہرمائنی، فریڈ، جارج...... میں چاہتی ہوں کہ تم لوگ اس باورچی خانے سے باہر چلے جاؤ ابھی......'' مسز ویزلی نے تلخ آواز کے ساتھ انہیں کہا۔

اسی وقت کہرام سا برپا ہو گیا۔

''ہم بالغ ہیں......'' فریڈ اور جارج نے ایک ساتھ چیخ کر کہا۔

''اگر ہیری یہاں رک کر سن سکتا ہے تو میں کیوں نہیں؟'' رون نے احتجاج کرتے ہوئے کہا۔

''ممی! میں بھی سننا چاہتی ہوں......'' جینی نے سبکتے ہوئے ضد کی۔

''نہیں......'' مسز ویزلی کھڑی ہو کر چیخیں اور ان کی آنکھیں پہلے سے زیادہ چمکنے لگیں۔ ''میں تم لوگوں کو ایسا ہر گز نہیں کرنے دوں گی...... سمجھے!''

''ماؤلی! تم فریڈ اور جارج کے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتی کیونکہ وہ بالغ ہو چکے ہیں۔'' مسٹر ویزلی نے تھکے ہوئے انداز میں کہا۔

''لیکن وہ اب بھی سکول میں ہی پڑھتے ہیں......''

''لیکن قانونی طور پر تو بالغ ہی شمار کیا جاتا ہے......'' مسٹر ویزلی نے اسی تھکے انداز میں جواب دیا۔

''میں...... اچھا...... ٹھیک ہے...... فریڈ اور جارج یہاں رُک سکتے ہیں لیکن رون......''

''ہیری ویسے بھی مجھے اور ہرمائنی کو ساری باتیں بتا دے گا۔'' رون نے جوشیلے انداز میں کہا۔ ''ہے نا...... ہے نا ہیری؟'' اس نے ہیری کی طرف امید بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

ایک پل کیلئے تو ھیری کے دل میں آیا کہ وہ رون کو کہہ دے کہ وہ اسے ایک لفظ بھی نہیں بتائے گا اور اسے بھی اسی طرح اندھیرے میں ہی رکھے گا جیسے اس نے ھیری کے ساتھ کیا تھا لیکن رون سے نظریں ملتے ہی اس کے دل میں یہ سخت خیال غائب ہو گیا۔

''اور کیا...... میں تمہیں سب کچھ بتا دوں گا!'' ھیری نے جلدی سے کہا۔

رون اور ہر مائنی کے چہرے کھل اُٹھے۔

''اچھی بات ہے۔'' مسز ویزلی نے چلا کر کہا۔ ''جینی اُٹھو! تم تو اپنے کمرے میں چلو......''

جینی آسانی سے نہیں گئی تھی۔ سیڑھیاں چڑھتے ہوئے وہ غصے سے بھنا رہی تھی اور اپنی ممی پر دل کی بھڑاس نکالتی ہوئی جا رہی تھی۔ جب وہ ہال میں پہنچیں تو مسز بلیک کی کان پھاڑ چیخوں نے ماحول میں تناؤ کو مزید بڑھا دیا۔ باورچی خانے کا سکون قائم کرنے کیلئے لوپن نے جلدی سے اس تصویر کے پاس گئے، جب وہ واپس لوٹے تو انہوں نے باورچی خانے کا دروازہ بند کر دیا اور پھر تھکے ہوئے انداز میں اپنی کرسی پر ڈھیر ہو گئے۔

''ٹھیک ہے ھیری...... تم کیا پوچھنا چاہتے ہو؟'' سیریس نے کہا۔

ھیری نے ایک گہری سانس لی اور وہ سوال پوچھا جو اس کے دماغ میں ایک مہینے سے مسلسل کلبلا رہا تھا جسے وہ کوڑے دانوں کی اخباروں میں تلاش کرتا رہا تھا۔

''والڈی موورٹ کہاں ہے؟'' اس نے پوچھا اور اس نام کو سن کر سب کانپ اُٹھے اور پھر جلد ہی انہوں نے خود کو سنبھال لیا۔ ''وہ کیا کر رہا ہے؟ میں ماگلوؤں کی خبریں دیکھتا رہا ہوں اور اب تک اس کے آنے کا ایک بھی اشارہ نہیں مل پایا ہے۔ کسی عجیب موت کی خبر نہیں ملی ہے......؟''

''ایسا اس لئے ہے کیونکہ اب تک کوئی عجیب موت ہوئی ہی نہیں ہے۔ جہاں تک ہم جانتے ہیں...... اور ہم کافی حد تک جانتے ہیں......'' سیریس نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''اسے جتنا لگتا ہے، ہم اس سے زیادہ جانتے ہیں۔'' لوپن نے بیچ میں کہا۔

''ایسا کیسے ہو گیا کہ وہ لوگوں کو نہیں مار رہا ہے؟'' ھیری نے پوچھا۔ وہ جانتا تھا کہ والڈی موورٹ نے پچھلے ہی سال ایک سے زیادہ لوگوں کو ہلاک کر ڈالا تھا۔

''کیونکہ وہ لوگوں کی توجہ ابھی اپنی طرف مبذول نہیں کرانا چاہتا ہے۔ یہ اس کیلئے خطرناک ثابت ہوگا۔ اس کی واپسی ویسی نہیں ہو پائی جیسی وہ چاہتا تھا اس سے چوک ہو گئی......''

''یا یوں کہہ لو کہ تمہاری وجہ سے وہ نہ چاہتے ہوئے بھی فاش غلطی کر بیٹھا......'' لوپن نے دلچسپی سے مسکراتے ہوئے کہا۔

''وہ کیسے......؟'' ھیری نے حیرت بھرے انداز میں پوچھا۔

''وہ یہ نہیں چاہتا تھا کہ تم زندہ بچ کر اس کے نرغے سے یوں نکل جاؤ۔'' سیریس نے مسکرا کر کہا۔ ''اپنے وفادار مرگ خوروں کے علاوہ وہ کسی کو بھی بھنک نہیں پڑنے دینا چاہتا تھا کہ وہ لوٹ آیا ہے لیکن تم خوش قسمتی سے بچ نکلے اور تمہاری بدولت اس کے لوٹنے کی خبر منکشف گئی......''

''اور اپنی واپسی کی خبر وہ جس شخص کو سب سے آخر میں دینے کا خواہشمند تھا وہ ڈمبل ڈور تھے۔'' لوپن نے کہا۔ ''اور تم نے لوٹ کر سب سے پہلے ڈمبل ڈور کو یہ خبر دے ڈالی......''

''اس سے کیا فائدہ ہوا؟'' ہیری نے الجھے ہوئے انداز میں پوچھا۔

''کیا تمہارا دماغ حاضر نہیں ہیری؟'' بل نے حیرانگی سے کہا۔ ''تم جانتے ہو کون؟' صرف ڈمبل ڈور سے ہی تو خوفزدہ تھا......''

''تمہاری بدولت ڈمبل ڈور نے صرف ایک ہی گھنٹے کے اندر ہی پورے گروہ از سر نو زندہ کر لیا۔'' سیریس نے کہا۔

''لیکن گروہ کیا کر رہا ہے؟'' ہیری نے ان سب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''پوری طرح کوشش کر رہا ہے کہ والڈی مورٹ کو اپنے ناپاک عزائم میں کامیاب نہ ہونے دیا جائے۔'' سیریس نے اطمینان سے جواب دیا۔

''لیکن تمہیں کیا خبر کہ اس کے عزائم کیا ہیں؟'' ہیری نے جلدی سے پوچھا۔

''ڈمبل ڈور کے اندازے......'' لوپن نے کہا۔ ''اور ڈمبل ڈور کے اندازے عام طور پر صحیح ہی ثابت ہوتے ہیں۔''

''تو ڈمبل ڈور کے حساب سے اس کے عزائم کیا ہیں؟'' ہیری نے پوچھا۔

''سب سے پہلے تو وہ اپنے وفادار چیلوں اور حمایتیوں کو اکٹھا کرنا چاہتا ہے۔'' سیریس نے کہا۔ ''پرانے دنوں میں اس کے پاس بہت سارے لوگ تھے جو اس کے اشاروں پر کام کیا کرتے تھے۔ جادوگر اور جادوگرنیاں، جنہیں اس نے جادو سے یا تو ڈرا دھمکا کر اپنے احکامات منوانے کیلئے مجبور کر ڈالا تھا یا پھر انہیں مسخر کر لیا تھا۔ اس کے وفادار مرگ خور اور بہت ساری دیگر جادوئی مخلوقات۔ تم نے قبرستان میں سنا تھا کہ وہ دیوؤں کو بھی اپنے ساتھ ملانے اور اپنے گروہ میں شامل کرنا چاہتا تھا۔ صرف ایک درجن مرگ خوروں کے بل بوتے پر تو وہ جادوئی محکمے سے ٹکر نہیں لے سکتا ہے اور نہ ہی وہاں قبضہ جمانے کے بارے میں سوچ سکتا ہے......''

''یعنی آپ لوگ اس کی کوششوں کو ناکام بنا رہے ہیں کہ وہ دیگر جادوئی مخلوقات کو اپنا ہم نوا نہ بنا پائے۔'' ہیری نے کہا۔

''بالکل! ہم اپنی پوری کوشش کر رہے ہیں۔'' لوپن نے کہا۔

''کیسے......؟''

''سب سے اہم بات تو یہ ہے کہ ہم زیادہ سے زیادہ لوگوں کو یہ یقین دلانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ 'تم جانتے ہو کون؟' لوٹ آیا ہے۔ ہم انہیں قائل کرنا چاہتے ہیں لیکن یہ کافی مشکل کام ثابت ہو رہا ہے۔'' بل نے بتایا۔

''کیوں......؟''

''محکمے کی سرکاری ملازمین کی وجہ سے......'' ٹونکس نے کہا۔ ''ہیری! 'تم جانتے ہوکون؟' کی واپسی کے بعد تم نے کارنیلوس فج کو دیکھا تھا ہے نا؟ دیکھو! وہ اپنی بات پر ذرا بھی ٹس سے مس نہیں ہوا ہے۔ وہ یہ تسلیم کرنے کو تیار ہی نہیں کہ 'تم جانتے ہوکون؟' لوٹ آیا ہے۔''

''لیکن کیوں؟'' ہیری نے متوحش لہجے میں کہا۔ ''وہ اتنی بڑی حماقت کیسے کر سکتے ہیں اگر ڈمبل ڈور......؟''

''اوہ......اب تم نے صحیح نقطے پر اشارہ کیا ہے۔'' مسٹر ویزلی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''ڈمبل ڈور......!''

''فج ان سے خوفزدہ ہیں......'' ٹونکس نے رنجیدگی سے کہا۔

''ڈمبل ڈور سے خوفزدہ ہیں لیکن کیوں؟'' ہیری نے حیرانگی سے پوچھا۔

''ان کے ارادوں سے خوفزدہ ہیں۔ فج کا خیال ہے کہ ڈمبل ڈور انہیں وزارتِ عظمیٰ سے ہٹانے کی کوئی سازش کر رہے ہیں کیونکہ وہ خود ان کی جگہ وزیر جادو بننا چاہتے ہیں......'' مسٹر ویزلی نے بتایا۔

''لیکن ڈمبل ڈور تو ایسا نہیں چاہتے ہیں......؟''

''ظاہر ہے، وہ ایسا نہیں چاہتے ہیں۔'' مسٹر ویزلی نے کہا۔ ''وہ وزیر جادو بننا ہی نہیں چاہتے تھے کیونکہ میلی سینٹ بیگ نالڈ کے ریٹائر ہونے کے بعد بہت سے جادوگر انہیں وزیر جادو کی کرسی پر بٹھانا چاہتے تھے۔ ڈمبل ڈور کا عہدہ ٹھکرانے کے بعد فج کو وزیر جادو منتخب کر لیا گیا۔ لیکن وہ یہ بات کبھی نہیں بھول پائے کہ وزیر جادو بننے کیلئے اہلیت ہونے کے باوجود ڈمبل ڈور لوگوں میں کتنے ہردلعزیز اور مشہور تھے اور انہیں رعایا کی طرف کس قدر پذیرائی مل رہی تھی......''

''فج اس بات کو اچھی طرح سمجھتے ہیں کہ ڈمبل ڈور کس قدر چالاک اور ہوشیار ہیں؟'' لوپن نے بات آگے بڑھائی۔ ''وہ اچھی طرح سے جانتا ہے کہ ڈمبل ڈور ان سے زیادہ طاقتور جادوگر ہیں۔ وزیر جادو بننے کے بعد ابتدائی عرصے میں وہ ہمیشہ ڈمبل ڈور سے مدد اور صلاح مشورہ مانگتے رہتے تھے لیکن ایسا لگتا ہے کہ انہیں اقتدار کی لذت نے گھیر لیا ہے اور وہ خود پرستی اور اندھے اعتماد کا شکار ہو چکے ہیں، انہیں جادوئی وزاتِ عظمیٰ کی حرص نے نگل لیا ہے اور انہوں نے خود کو یہ یقین دلا لیا ہے کہ وہ زیادہ چالاک اور ہوشیار ہیں اور اب ڈمبل ڈور ان کیلئے مشکلات کھڑی کر رہے ہیں۔''

''وہ ایسا کیسے سوچ سکتے ہیں؟'' ہیری غصے سے کانپتا ہوا بولا۔ ''وہ ایسا کیسے سوچ سکتے ہیں؟ کہ ڈمبل ڈور اس ضمن میں جھوٹ بول رہے ہیں...... یا میں اس بارے میں جھوٹ بول سکتا ہوں۔''

''ایسا اس لئے ہے کہ والڈی مورٹ کی واپسی کا اعلان کرنے سے بھونچال برپا ہو جائے گا جس سے محکمہ گذشتہ چودہ سال سے خود کو بچاتا آ رہا ہے۔ فج اس کا سامنا کرنے کیلئے تیار نہیں ہے، اس کے بجائے یہ مغالطہ زیادہ اچھا ہے کہ ڈمبل ڈور ان کا عہدہ چھیننے

کیلئے جھوٹ بول رہے ہیں۔'' سیریس نے تلخ لہجے میں کہا۔

''میرا خیال ہے کہ تم اب ہماری مشکل کو سمجھ چکے ہو گے۔'' لوپن نے کہا۔ ''اگر محکمہ اس بات پر زور دیتا ہے کہ والڈی مورٹ سے ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے تو لوگوں کو اس کی واپسی کا یقین دلانا بہت مشکل کام ہے۔ خاص طور پر اس کیلئے کیونکہ وہ اس بارے میں یقین کرنا ہی نہیں چاہتے ہیں۔ یہی نہیں! محکمہ اب روزنامہ جادوگر کا بھی سہارا لے رہا ہے، وہ ڈمبل ڈور کی افواہوں کو شائع نہ کرے۔ اسی وجہ سے جادوئی معاشرے کے لوگوں کو اس بات کی ذرا بھی خبر نہیں ہے کہ کیا ہوا ہے؟ اس طرح وہ مرگ خوروں کے شیطانی حملوں کا بآسانی شکار بن جاتے ہیں......''

''لیکن آپ سب تو لوگوں کو حقیقت بتا رہے ہیں نا؟'' ہیری نے مسٹر ویزلی، سیریس، بل، منڈنگس، لوپن اور ٹونکس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''آپ لوگ تو بتا رہے ہیں، ہے نا؟ کہ وہ لوٹ آیا ہے......''

وہ سب سرد مہری سے مسکرا دیئے۔

''چونکہ ہر شخص سوچتا ہے کہ میں جادوئی حملوں والا قاتل ہوں، سر پھرا پاگل ہوں اور محکمے نے میرے سر پر دس ہزار گیلن کا انعام رکھا ہے، اس لئے میں سڑک پر جا کر پمفلٹ تو نہیں بانٹ سکتا، ہے نا؟'' سیریس بے چینی سے بولا۔

''اور زیادہ تر جادوگر مجھے کھانے پر مہمان کے روپ میں نہیں بلانا چاہئیں گے۔'' لوپن نے کڑواہٹ سے کہا۔ ''یہ بھیڑیائی انسان ہونے کا نقصان ہے۔''

''اگر ٹونکس اور آرتھر اپنا منہ کھولیں گے تو یقیناً انہیں اپنی نوکری سے ہاتھ دھونا پڑیں گے اور ہمارے لئے یہ بہت بات بڑی اہمیت کی حامل ہے کہ محکمے کے اندر ہمارے مخبر موجود رہیں کیونکہ ہمیں یقین ہے کہ والڈی مورٹ کے جاسوس وہاں پہلے سے ہی ہوں گے۔'' سیریس نے کہا۔

''ہم کچھ لوگوں کو یقین دلانے میں کامیاب ہوئے ہیں۔'' مسٹر ویزلی نے کہا۔ ''ٹونکس کو ہی دیکھ لو...... وہ اتنی کم عمر ہے کہ گذشتہ دفعہ ققنس کے گروہ کا حصہ نہیں تھی اور ہمارے گروہ میں ایرور کا شامل کیا جانا بھی نہایت مفید ہے۔ کنگ سلے شکیلبوٹ بھی بہت کام کا آدمی ہے۔ وہ سیریس کو پکڑنے والی مقررہ فورس کا سربراہ ہے اور وہ محکمے کو یہ یقین دہانی کرا رہا ہے کہ سیریس یہاں نہیں بلکہ تبت کی پہاڑیوں میں چھپا بیٹھا ہے......''

''لیکن اگر آپ میں سے کوئی بھی خبر نہیں پھیل رہی ہے کہ والڈی مورٹ لوٹ آیا ہے......'' ہیری نے بولنا شروع کیا تھا لیکن......

''کس نے کہا ہے کہ ہم میں سے کوئی خبر نہیں پھیل رہی ہے؟'' سیریس نے جلدی سے کہا۔ ''تمہیں کیا لگتا ہے کہ ڈمبل ڈور اتنی مشکلات کا شکار کیوں ہیں؟''

''اس بات کا کیا مطلب ہے؟'' ہیری نے اچنبھے سے پوچھا۔

''وہ لوگ ڈمبل ڈور کی شہرت کو داغ دار کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔''لوپن نے کہا۔''کیا تم نے پچھلے ہفتے کا روزنامہ جادوگر نہیں پڑھا؟اس میں یہ خبر شائع ہوئی تھی کہ ڈمبل ڈور کے بڑھاپے اور کمزور گرفت کے باعث انہیں بین الاقوامی جادوگر اتحاد تنظیم کی منتظم اعلیٰ کے عہدے سے ہٹا دیا گیا ہے لیکن یہ سچ نہیں تھا۔انہیں اس لئے ہٹایا گیا کیونکہ انہوں نے اپنے خطاب میں والڈی مورٹ کی واپسی کا اعلان کر دیا تھا۔انہیں جادوگرنمنٹ یعنی جادوگری پارلیمان کے منتظم جادوگر کے عہدے سے ہٹا دیا گیا ہے اس کے علاوہ برطانوی جادوگری عدالت عظمیٰ کی رکنیت بھی منسوخ کر دی گئی ہے اور لوگ تو یہ بھی کہہ رہے ہیں کہ ان کا آنرآف مارلن، فرسٹ کلاس ایوارڈ بھی چھین لیا جائے گا......''

''لیکن ڈمبل ڈور کہتے ہیں کہ جب تک انہیں چاکلیٹی مینڈک کے شربت سے نہیں ہٹایا جاتا، تب تک انہیں کسی بات کی پرواہ نہیں ہے......''بل نے ہنستے ہوئے بتایا۔

''یہ ہنسنے والی بات نہیں ہے۔''مسٹر ویزلی نے تیکھی آواز میں کہا۔''اگر وہ اسی طرح محکمے کی خلاف ورزیاں کرتے رہے تو انہیں اژقبان بھی بھیجا جا سکتا ہے اور ہم کبھی نہیں چاہئیں گے کہ انہیں اس مشکل گھڑی میں قید کر دیا جائے۔جب 'تم جانتے ہو کون؟' کو یہ معلوم ہے کہ صرف ڈمبل ڈور ہی ہیں اور اس کے ارادوں کو بھانپ سکتے ہیں تب تک وہ محتاط قدم اُٹھائے گا لیکن اگر ڈمبل ڈور راستے سے ہٹ جاتے ہیں......تو 'تم جانتے ہو کون؟' کے سامنے خالی میدان ہوگا......''

''اگر والڈی مورٹ جادوگروں کو مرگ خور بنانے کی کوشش کر رہا ہے تو سب کو اس کے لوٹنے کا پتہ چل جائے گا، ہے نا؟''ھیری نے متوحش لہجے میں پوچھا۔

''ھیری! والڈی مورٹ لوگوں کے گھر جا کر ان کے دروازے نہیں کھٹکھٹاتا ہے۔''سیریس نے چڑچڑے لہجے میں کہا۔''اس کے پاس کئی چالیں اور کئی جادوئی ہتھیار ہیں اور وہ لوگوں کو بلیک میل کرتا ہے۔وہ چھپ کر کام کرنے میں کافی مہارت رکھتا ہے، اس کی تازہ مثال پچھلے سال کا سہ فریقی ٹورنامنٹ ہی ہے، کسی کے کانوں کان خبر نہیں ہو پائی اور وہ اپنی منصوبہ بندی میں کامیاب ہو گیا۔بہرکیف، چاہے جو بھی ہو، اپنے چیلے اکٹھے کرنا تو صرف ایک معمولی کام ہے جس میں اس کی دلچسپی ہے۔اس کی دوسرے لائحہ عمل بھی ہیں، ایسے پوشیدہ عزائم جن پر وہ واقعی عمل درآمد کرنا چاہتا ہے اور آج کل وہ انہی پر اپنی توجہ مرتکز کئے ہوئے ہے......''

''جادوگروں اور جادوئی مخلوقات کو اپنے گرد جمع کرنے کے علاوہ اس کے عزائم کیا ہیں؟''ھیری نے متجسس لہجے میں پوچھا۔ اسے دکھائی دیا کہ سیریس نے جواب دینے سے پہلے لوپن کی طرف غور سے دیکھا۔

''ہمیں لگتا ہے کہ وہ چوری چھپے کسی خاص سامان کو حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔''سیریس نے آہستگی سے کہا۔جب اس نے ھیری کے چہرے پر الجھن کی شکنیں دیکھیں تو اس نے مزید بات کی وضاحت کرتے ہوئے کہا۔''جیسے کوئی ہتھیار......ایک ایسی چیز......جو اس کے پاس پچھلی مرتبہ نہیں تھی......''

''یعنی جب وہ نہایت طاقتور تھا......''

''ہاں!''

''کس طرح کا ہتھیار......؟'' ہیری نے پوچھا۔ ''جھٹ کٹ وار سے بھی زیادہ برا؟''

''اب بہت ہو گیا......''

مسز ویزلی نے دروازے کے پاس سائے میں کھڑے ہو کر تیز آواز میں کہا۔ ہیری کا دھیان اس طرف نہیں گیا تھا کہ وہ جینی کو بالائی منزل پر چھوڑنے کے بعد واپس نیچے لوٹ آئی تھیں۔ ان کے ہاتھ اب بھی بھنچے ہوئے دکھائی دے رہے تھے اور وہ نہایت غصے میں تھیں۔

''میں چاہتی ہوں کہ تم سبھی لوگ اپنے اپنے بستر پر پہنچ جاؤ......تم سب!'' انہوں نے فریڈ، جارج، رون اور ہرمائنی کی طرف دیکھ کر سختی سے کہا۔

''آپ ہم سے زبردستی نہیں کر سکتیں......'' فریڈ بگڑتے ہوئے بولا۔

''کیوں نہیں کروا سکتی؟'' مسز ویزلی غرائیں۔ پھر انہوں نے سیریس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''تم نے ہیری کو کافی باتیں بتا دی ہیں، اب اگر تم نے اسے اور کوئی چیز بتانے کی کوشش کی تو وہ براہ راست گروہ کا حصہ بن جائے گا......''

''کیوں نہیں؟'' ہیری نے جلدی سے بول اُٹھا۔ ''میں شامل ہو جاؤں گا، میں تو شامل ہونا چاہتا ہوں، مجھے ان سب کے ساتھ مل کر اُس کے خلاف لڑنا ہے......''

''نہیں......''

وہ آواز مسز ویزلی کی نہیں بلکہ ریمس لوپن کی تھی۔

''گروہ میں صرف بالغ جادوگر ہی شامل ہو سکتے ہیں۔ ایسے جادوگر جنہوں نے سکول کی پڑھائی پوری کر لی ہے۔'' انہوں نے سختی سے کہا جب فریڈ اور جارج اپنے منہ کھول رہے تھے۔ ''اس کام میں ایسے خطرے ہیں جن کے بارے میں تم لوگوں کو ذرا بھی اندازہ نہیں ہے......سیریس مجھے لگتا ہے کہ ماؤلی صحیح کہہ رہی ہے کہ ہم نے انہیں کافی کچھ بتا دیا ہے......''

سیریس نے کندھے اچکا دیئے لیکن بحث نہیں کی۔ مسز ویزلی نے اپنے بیٹوں اور ہرمائنی کو اشارہ کیا۔ ایک ایک کر کے وہ سب اُٹھ کر کھڑے ہوئے اور ہیری بھی دل پر پتھر رکھ کر ان کے پیچھے پیچھے چل دیا۔

☆☆☆☆

چھٹا باب

# معزز بلیک خاندان کا صدیوں پرانا مکان

مسز ویزلی نہایت سنجیدہ دکھائی دے رہی تھیں۔ فریڈ، جارج، رون اور ہرمائنی کے پیچھے پیچھے اوپر کی سیڑھیاں چڑھ رہی تھیں۔

''میں چاہتی ہوں کہ تم لوگ اب سیدھے اپنے بستر میں جاؤ۔ بات چیت مر کرنا۔ کل ہمیں بہت ساری جھاڑ پونچھ کرنی ہے، میرا خیال ہے کہ جینی سو چکی ہوگی۔'' انہوں نے ہرمائنی سے کہا۔ ''اس لئے اسے مت جگانا۔''

''واقعی......سو چکی ہوگی۔'' فریڈ نے آہستگی سے کہا جب ہرمائنی انہیں شب بخیر کہہ کر جا چکی تھی اور وہ لوگ بالائی منزل پر چڑھنے لگے۔ ''اگر جینی ہرمائنی سے ساری باتیں جاننے کیلئے اب تک نہیں جاگ رہی تو میرا نام 'فل بر کروم' رکھ دینا......''

''اچھا رون اور ہیری......'' مسز ویزلی نے دوسری منزل پر پہنچ کر ان کے بیڈروم کی طرف اشارہ کر کے کہا۔ ''اب خاموشی سے اپنے بستر پر چلے جاؤ......''

''شب بخیر......'' ہیری اور رون نے جڑواں بھائیوں سے کہا۔

''گہری نیند میں سونا......'' فریڈ نے آنکھ مارتے ہوئے کہا۔

مسز ویزلی نے ہیری کے اندر داخل ہوتے ہی ان کے بیڈروم کا دروازہ بند کر دیا۔ بیڈروم اب پہلے سے زیادہ نم آلود اور مضمحل دکھائی دے رہا تھا۔ دیوار کی خالی تصویر اب آہستگی کے ساتھ سانس لیتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے اس میں رہنے والا نادیدہ رہائشی سو رہا ہو۔ ہیری نے اپنا پاجامہ پہنا، عینک اتاری اور سرد بستر پر چڑھ گیا۔ ہیڈوگ اور پگ وجیون بے چینی سے منڈلا رہے تھے اور شور مچا رہے تھے۔ رون نے ان کا منہ بند کرنے کیلئے الوؤں والی مٹھائی کے ٹکڑے نکالے اور انہیں الماری کے اوپر اچھال دیا جس سے ان کی چیں چیں بند ہوگئی۔

''ہم انہیں ہر رات کو شکار کرنے کیلئے باہر نہیں بھیج سکتے۔ ڈمبل ڈور نہیں چاہتے ہیں کہ اس جگہ کے آس پاس زیادہ الّو منڈلائیں۔ انہیں لگتا ہے کہ اس سے لوگوں کو شک ہو جائے گا......ار......میں تو بھول ہی گیا تھا......'' رون نے اپنا کلیجی رنگ کا پاجامہ پہنتے ہوئے چونک کر کہا۔

پھراس نے دروازے کے پاس جا کر کنڈی چڑھا دی۔

''تم نے ایسا کیوں کیا......؟''

''کریچر کی وجہ سے......'' رون نے روشنی گل کرتے ہوئے کہا۔''جس دن میں یہاں آیا تھا، اسی رات کو تین بجے وہ بھٹکتا ہوا یہاں آ گیا تھا۔ یقین کرو! کوئی نہیں چاہے گا کہ خوابیدہ کیفیت میں اسے اپنے کمرے میں بھوتوں کی طرح گھومتا ہوا گھریلوخرس دکھائی دے۔'' وہ اپنے پلنگ پر چڑھ گیا اور چادر کے نیچے سے اندھیرے میں ہیری کی طرف دیکھنے لگا۔ ہیری کو بوسیدہ کھڑکی سے آتی ہوئی چاندنی میں اس کا ہیولا دکھائی دے رہا تھا۔''تمہارا کیا خیال ہے......؟''

ہیری کو یہ پوچھنے کی ضرورت نہیں تھی کہ رون کا اشارہ کس طرف ہے؟ اس نے کچھ دیر قبل ہوئی تمام باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے کہا۔''دیکھو! انہوں نے ہمیں کوئی نئی بات تو نہیں بتائی، ہے نا؟ میرا مطلب ہے کہ انہوں نے ہمیں یہی تو بتایا ہے کہ گروہ لوگوں کو والڈی مورٹ کی حمایت اور ساتھ دینے سے روک رہا ہے۔'' رون نے والڈی مورٹ کا نام سن کر تیزی سے گہری سانس کھینچی۔ ہیری تلخی سے آگے بولا۔''تم اس کا نام لینا کب شروع کرو گے۔ سیریس اور لوپن بھی تو اس کا نام لیتے ہیں......''

رون نے اس کے آخری جملے کو مکمل طور پر نظرانداز کر دیا تھا۔

''ہاں! تم ٹھیک ہی کہتے ہو۔ انہوں نے ہمیں جو باتیں بتائی ہیں، ان میں سے زیادہ تر تو ہمیں وسیع سماعتی کانوں کے ذریعے پہلے سے ہی معلوم ہو چکی تھیں۔ نئی خبر تو صرف یہی ہے کہ......''

کڑاک......کڑاک......

''اووچ......''

''رون اپنی آواز پست رکھو، ورنہ ممی آ جائیں گی......''

''ہٹو......تم دونوں میرے گھٹنوں پر نمودار ہوئے ہو۔''

''اوہ! معاف کرنا......اندھیرے میں یہ کام ذرا مشکل ہوتا ہے......''

ہیری نے دیکھا کہ فریڈ اور جارج کی دھندلی شبیہ رون کے پلنگ سے نیچے کود گئی۔ جارج ہیری کے پلنگ پر اس کے پیروں کے پاس بیٹھ گیا، جس سے پلنگ کی چرچراتی ہوئی آواز نکل گئی اور ہیری کا گدا بھی کسی قدر اندر دھنستا ہوا محسوس ہوا۔

''تو......تم کہاں تک پہنچے تھے؟'' جارج نے تجسس بھرے لہجے میں پوچھا۔

''اس ہتھیار تک......جس کا ذکر سیریس کر رہا تھا......'' ہیری نے جواب دیا۔

''جہاں تک میرا خیال ہے کہ یہ بات اس کے منہ سے اچانک پھسل گئی تھی۔'' فریڈ نے رون کے پہلو میں بیٹھتے ہوئے کہا۔ ''وسیع سماعتی کانوں سے ہمیں یہ خبر معلوم نہیں ہو پائی تھی۔''

''تمہیں کیا لگتا ہے کہ وہ کیسا ہتھیار ہوسکتا ہے؟'' ہیری نے الجھے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

''کچھ بھی ہوسکتا ہے......'' فریڈ نے اندازہ لگاتے ہوئے کہا۔

''لیکن جھٹ کٹ وار سے زیادہ بری کیا چیز ہوسکتی ہے؟'' رون نے کہا۔ ''موت سے زیادہ برا اور کیا ہوسکتا ہے؟''

''شاید کوئی ایسی چیز ہوگی جو بہت زیادہ لوگوں کو ایک ساتھ ہلاک کرنے کی صلاحیت رکھتی ہو۔'' جارج نے اپنا خیال ظاہر کیا۔

''شاید یہ لوگوں کو مارنے کا کوئی خاص اذیت ناک اور دردناک طریقہ ہوگا؟'' رون نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

''سفاک کٹ وار سے زیادہ دردناک کیا ہوسکتا ہے؟'' ہیری نے کہا۔ ''اسے اس سے زیادہ اچھی چیز کی ضرورت نہیں ہے۔''

ایک پل کیلئے خاموشی چھا گئی۔ ہیری جانتا تھا کہ باقی لوگ بھی اسی کی طرح یہ سوچ رہے ہوں گے کہ وہ ہتھیار کون سا بھیانک کام سرانجام دے سکتا ہے؟

''تمہیں کیا لگتا ہے کہ وہ ہتھیار کس کے پاس ہوگا؟'' آخرکار جارج نے سکوت توڑا۔

''امید تو یہی ہے کہ وہ ققنس کے گروہ کے پاس ہوگا۔'' رون گھبرا کر بولا۔

''اگر ہتھیار ہمارے گروہ کے پاس ہے تو شاید ڈمبل ڈور نے اسے کہیں چھپا کر رکھا ہوگا۔'' فریڈ نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

''کہاں......ہوگورٹس میں؟'' رون نے جلدی سے پوچھا۔

''اور کیا؟'' جارج نے کہا۔ ''وہیں تو انہوں نے پارس پتھر بھی چھپایا تھا۔''

''ہتھیار...... پارس پتھر سے کافی بڑا ہوگا، ہے نا؟'' رون نے کہا۔

''یہ ضروری نہیں ہے......'' فریڈ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''جادوئی دنیا میں جسامت اور شکل وصورت طاقت کی ضمانت نہیں ہوتی۔'' جارج نے جلدی سے کہا۔ ''جینی کو ہی دیکھ لو......''

''تمہارا کیا مطلب ہے؟'' ہیری نے بھنوئیں کھینچ کر پوچھا۔

''تم ابھی اس کے چمگادڑی بہروپ کے سحر کا شکار نہیں ہوئے ہو، اسی لئے ایسا بول رہے ہو۔'' جارج نے ہنس کر کہا۔

''شش......'' فریڈ نے پلنگ سے نصف چھلانگ لگاتے ہوئے کہا۔ ''سنو......''

وہ سب خاموش ہوگئے۔ سیڑھیوں پر قدموں کی چاپ سنائی دے رہی تھی۔

''ممی آرہی ہیں......'' جارج نے کہا اور جواب سنے بغیر ہی نقاب اُڑان بھر گیا۔ کڑاک کی آواز ہوئی اور ہیری کو اپنا پلنگ ہلکا محسوس ہوا۔ فریڈ نے بھی ایسا ہی کیا۔ کچھ لمحوں بعد انہیں دروازے کے باہر فرشی تختے چرچرانے کی آواز سنائی دی اور پھر خاموشی چھا گئی۔ لگتا تھا کہ مسز ویزلی یہ جائزہ لے رہی تھیں کہ بچے جاگ کر بات چیت تو نہیں کر رہے ہیں۔ ہیڈوگ اور پگ وجیون رنجیدہ انداز میں کٹر کٹر کر رہے تھے۔ فرشی تختے دوبارہ چرچرائے اور اس آواز سے انہیں معلوم ہوگیا کہ اب مسز ویزلی فریڈ اور جارج کے کمرے کی

طرف جائزہ لینے کیلئے جا رہی ہیں۔قدموں کی آواز بالائی منزل کی طرف بڑھ رہی تھی۔

''انہیں ہم پر ذرا بھی بھروسہ نہیں ہے......'' رون نے تاسف بھرے انداز میں کہا۔

ہیری کو یقین تھا کہ اسے ذرا سی بھی نیند نہیں آئے گی۔شام کے بعد ڈھیر سارے غیر معمولی واقعات رونما ہو چکے تھے کہ اسے محسوس ہو رہا تھا کہ وہ گھنٹوں تک جاگ کر ان کے بارے میں ہی سوچتا رہے گا۔وہ رون سے باتیں کرنا چاہتا تھا لیکن مسز ویزلی اب ایک بار پھر نیچے کی طرف آ رہی تھیں۔ان کے جانے کے بعد دوسرے لوگوں کی بالائی منزل پر آنے کی آواز سنائی دی......دراصل اس کے بیڈ روم کے دروازے کے باہر کئی پیروں والے جانداروں آہستہ آہستہ اوپر نیچے ہو رہے تھے اور جادوئی جانداروں کی دیکھ بھال کی کلاس کا استاد ہیگر ڈ کہہ رہا تھا۔'' کتنے خوبصورت ہیں، ہے نا ہیری؟ ہم اس سال ہتھیاروں کے بارے میں پڑھائیں گے......'' اور پھر ہیری نے دیکھا کہ ان جادوئی جانداروں کے سر کی جگہ توپ کے دہانے بنے ہوئے تھے جن سے وہ آگ کے گولے اُگل رہے تھے۔وہ سب مل کر اس کی طرف بڑھ رہے تھے، ہیری ان کے حملے سے بچنے کیلئے جھکتا چلا گیا......

اگلے ہی پل وہ اپنی چادر کے نیچے مڑے تڑے انداز میں لیٹا ہوا تھا اور کمرے میں سے جارج کی تیز آواز گونج رہی تھی۔

''ممی سب کو اُٹھنے کا کہہ رہی ہیں۔تم لوگوں کا ناشتہ باورچی خانے میں رکھا ہوا ہے۔ناشتہ کرنے کے بعد انہوں نے سب کو ڈرائنگ روم میں بلوایا ہے۔بجوترے ان کی امید سے کہیں زیادہ ہیں اور انہیں صوفے کے نیچے مرے ہوئے 'فر فر ماہی' کا گھونسلا بھی ملا ہے۔''

ہیری اور رون نے جلدی سے اُٹھ کر کپڑے پہنے اور ناشتہ کرنے چل دیئے۔نصف گھنٹے بعد وہ ڈرائنگ روم میں پہنچ گئے تھے۔ یہ پہلی منزل پر واقع ایک لمبا کمرہ تھا۔اس کی چھت اونچی تھی، دیواروں سبز تھیں اور گندے گرد آلود پردے پڑے ہوئے تھے۔جب بھی کوئی دھول سے اَٹے ہوئے قالین پر پاؤں رکھتا تھا تو اس میں سے دھول کا مرغولہ اُڑنے لگتا تھا۔لمبے سبز مخملی پردے اس طرح لہرا رہے تھے جیسے ان میں غیبی مکھیاں بھنبھنا رہی ہوں۔مسز ویزلی، ہرمائنی، جینی، فریڈ اور جارج انہی پردوں کے سامنے کھڑے ہوئے تھے۔وہ تھوڑے دکھائی دے رہے تھے کیونکہ ان سب لوگوں کی ناک اور منہ پر ڈھاٹا بندھا ہوا تھا۔ہر ایک کے ہاتھ میں کالے رنگ کی دوا کی بڑی بوتل پکڑی ہوئی تھی جس کے منہ پر سپرے کرنے کیلئے نوزل لگی ہوئی تھی۔

ہیری اور رون کو دیکھتے ہی مسز ویزلی نے کالی دوا کی دو بوتلوں کی طرف اشارہ کیا جو پتلے پائیوں والی میز پر رکھی ہوئی تھیں۔

''اپنے چہرے ڈھانپ کر چھڑکاؤ کرنا۔یہ بجوترے تلف دوا ہے۔میں نے کسی گھر کی اتنی بری حالت پہلے کبھی نہیں دیکھی۔وہ گھریلو خرس پچھلے دس سالوں جانے کیا کرتا رہا ہے؟''

ہرمائنی کا چہرہ ایک تولئے سے نصف سے زیادہ ڈھکا ہوا تھا لیکن ہیری نے دیکھا کہ وہ مسز ویزلی کی طرف کسی قدر غصے اور ناگواری سے دیکھ رہی تھی۔

’’کریچر دراصل بوڑھا ہو چکا ہے......وہ شاید اتنا کام نہیں کرسکتا۔‘‘ وہ بھنا کر بولی۔

’’جب کریچر کی خواہش ہوتی ہے تو وہ اتنا سارا کام کرسکتا ہے کہ تم دیکھ کر حیران رہ جاؤ گی ہرمائنی!‘‘ سیریس نے مسکراتے ہوئے کہا، جو ابھی ابھی کمرے میں داخل ہوا تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک بڑا کپڑے کا گٹھڑ پکڑا ہوا تھا جو مرے ہوئے چوہوں کے خون سے لتھڑا ہوا تھا۔ اس نے ہیری کی طرف دیکھا اور اس کی آنکھوں میں تیرتے ہوئے سوالوں کو بھانپ کر جلدی سے کہا۔ ’’میں بک بیک کو کھانا کھلا رہا تھا۔ میں نے اسے اوپر والی منزل پر اپنی ماں کے بیڈ روم میں بند کر رکھا ہے۔ خیر...... یہ میز......‘‘

سیریس نے چوہوں کا گٹھڑ ایک کرسی پر رکھ دیا اور پھر وہ قفل بند میز کا جائزہ لینے کیلئے اس پر جھک گیا۔ ہیری کا دھیان پہلی بار اس طرف گیا کہ وہ میز تھوڑا تھوڑا کپکپا رہی تھی۔

’’ماؤلی! مجھے لگتا ہے کہ یہ یقیناً چھلاوہ ہی ہوگا لیکن شاید ہمیں اسے تب تک نہیں کھولنا چاہئے جب تک میڈ آئی موڈی اس کے اندر جھانک کر دیکھ نہ لیں......میری ماں کو تو آپ جانتی ہی ہیں۔ یہ چھلاوے سے زیادہ خطرناک چیز بھی ہوسکتی ہے......‘‘ سیریس نے قفل کے سوراخ میں جھانکتے ہوئے کہا۔

’’تم بالکل صحیح کہہ رہے ہو سیریس!‘‘ مسز ویزلی نے کہا۔

ان دونوں کی بات چیت میں تکلف اور اجنبیت کی جھلک نمایاں تھی، ہیری سمجھ گیا کہ وہ گزشتہ رات کی تلخی کو ابھی تک بھلا نہیں پائی تھیں۔ اسی وقت نیچے کی منزل سے گھنٹی بجنے کی زوردار آواز سنائی دی، اس کے بعد چیخنے چلانے کا وہی دور شروع ہو گیا جو پچھلی رات کوٹونکس کے چھتری سٹینڈ کو گرانے کے بعد ہوا تھا۔

’’میں نے سب کو کہہ رکھا ہے کہ گھنٹی مت بجایا کریں۔‘‘ سیریس نے چڑ چڑے انداز میں کہا اور جلدی سے کمرے سے باہر نکل گیا۔ انہیں دھڑ دھڑاتے قدموں سے سیڑھیاں اترنے کی آواز سنائی دی۔ مسز بلیک کی چیخیں پورے گھر میں ایک بار پھر گونجنے لگیں۔

’’گناہ کے پتلو، گندے بدذاتو، خون کے دشمنو، گندگی کی اولادو......!‘‘

’’ہیری! دروازہ بند کردو......‘‘ مسز ویزلی نے مسز بلیک پر ناگواری کا اظہار کرت ہوئے کہا۔

ڈرائنگ روم کا دروازہ بند کرنے میں ہیری نے کافی دیر لگا دی۔ وہ یہ سننا چاہتا تھا کہ نیچے کی منزل پر آخر کیا ہو رہا تھا؟ اس کا اندازہ تھا کہ سیریس اپنی ماں کی تصویر پر پردہ ڈالنے میں کامیاب ہو چکا تھا کیونکہ ان کی چیخیں سنائی دینا بند ہوگئی تھیں۔ اسے ہال میں سیریس کے قدموں کی آواز سنائی دی۔ کچھ پل بعد صدر دروازے کی زنجیر چھنکنے کی آواز آئی، دروازہ کھلا اور اگلے ہی پل ایک بھاری بھرائی ہوئی آواز ہیری کے کانوں میں پڑی جسے وہ فوراً پہچان گیا۔ وہ کنگ سلے شکیلبوٹ تھا جو کہہ رہا تھا۔ ’’ہسٹیا نے مجھے ابھی ابھی باہر دہلیز چھوڑا ہے، اس لئے اب موڈی کا چوغہ اس کے پاس ہے۔ میں نے سوچا کہ ڈمبل ڈور کیلئے رپورٹ چھوڑ دوں......‘‘

اسی لمحے ہیری کو محسوس ہوا کہ اس کے عقب میں مسز ویزلی اسے تیز نظروں سے گھور رہی تھیں، اس لئے اس نے تاسف بھرے

انداز میں ڈرائنگ روم کا دروازہ بند کر دیا اور پھر لوٹ کر صفائی کرنے والی مہم میں شامل ہو گیا۔

گلڈرائے لک ہارٹ کی 'جادوئی حشرات کے گھریلو چٹکلے' نامی کتاب صوفے پر کھلی ہوئی تھی اور مسز ویزلی جھک کر بجوتروں والے صفحے کا مطالعہ کر رہی تھیں۔

''ٹھیک ہے! تم سب لوگ محتاط رہنا کیونکہ بجوترے کاٹتے ہیں اور ان کے دانت کافی زہریلے ثابت ہو سکتے ہیں۔ میرے پاس ان کا زہر کا تریاق والی دوا موجود ہے لیکن میں یہ چاہتی نہیں ہوں کہ کسی پر اس کے استعمال کی نوبت پیش آئے۔''

وہ سب ہوشیار ہو کر چوکس کھڑے ہو گئے، مسز ویزلی پردے کے عین سامنے پہنچ گئیں اور پھر انہوں نے سب کو آگے بڑھنے کا اشارہ کیا۔

''میرے کہتے ہی فوراً چھڑکاؤ شروع کر دینا۔'' انہوں نے کہا۔ ''مجھے امید ہے کہ وہ ہماری طرف اُڑتے ہوئے آئیں گے لیکن چھڑکاؤ کی بوتل پر ہدایات میں لکھا ہے کہ ایک بار چھڑکنے سے ہی وہ بے ہوش ہو جائیں گے۔ جب وہ بیہوش ہو جائیں تو انہیں اس بالٹی میں ڈالتے جانا......'' وہ ان کے چھڑکاؤ کی پہنچ سے دور جا کر کھڑی ہو گئیں اور انہوں نے اپنی چھڑکاؤ والی بوتل پکڑ لی۔

''ٹھیک ہے، شروع ہو جاؤ......''

ہیری کے چھڑکاؤ شروع کرتے ہی کچھ سیکنڈ بعد ایک بڑا بجوترا پردے کے پیچھے سے اُڑتا ہوا باہر آیا۔ اس کے چمکتے بھونرے جیسے پنکھ پھڑ پھڑا رہے تھے سوئی کی نوک کی طرح ننھے ننھے دانت باہر نکلے ہوئے تھے۔ اس کا بدن کالے گھنے بالوں سے ڈھکا ہوا تھا اور اس نے غصے سے چار چھوٹی چھوٹی سی مٹھیاں بھینچ رکھی تھیں۔ ہیری نے سیدھے اس کے منہ پر 'بجوترا کش' نامی کالی دوا کے چھڑکاؤ کی پھوار ماری۔ وہ ہوا کے وسط میں ہی ساکت ہو گیا اور پھر اگلے ہی پل دھم کی آواز نکالتا ہوا گرد آلود قالین پر جا گرا۔ ہیری نے اسے دو انگلیوں سے اُٹھایا اور بالٹی میں پھینک دیا۔

''فریڈ! یہ تم کیا کر رہے ہو؟'' مسز ویزلی تیکھی آواز میں غرائیں۔ ''اس پر فوراً چھڑکاؤ کرو اور اسے بالٹی میں ڈال دو......''

ہیری نے پلٹ کر دیکھا، فریڈ اشتیاق بھرے انداز میں بجوترے کو اپنے انگوٹھے اور شہادت کی انگلی سے پکڑ کر اس کا جائزہ لے رہا تھا۔

''ٹھیک ہے......'' فریڈ نے کسلمندی سے اس پر چھڑکاؤ کیا جس سے وہ فوراً بے ہوش ہو کر بے جان ہو گیا لیکن مسز ویزلی کی پشت مڑتے ہی اس نے آنکھ مار کر اسے اپنی جیب میں ڈال لیا۔

''ہم اپنی بیمار گھڑی ٹافیوں کیلئے بجوترے کے زہر پر تجربہ کرنا چاہتے ہیں!'' جارج نے ہیری کو فوراً بتایا جو ہیری کے قریب ہی چھڑکاؤ کر رہا تھا۔ اسی لمحے دو بجوترے ایک ساتھ ہیری کی طرف لپکے لیکن اس نے ایک ہی پھوار سے ان دونوں کا کام تمام کر ڈالا۔ پھر وہ جارج کی طرف مڑ کر متوجہ ہوا۔ اس نے سرگوشی کرتے ہوئے پوچھا۔ ''یہ بیمار گھڑی ٹافیاں کیا ہیں؟''

''ایسی ٹافیاں جنہیں کھاتے ہیں بندہ بیمار پڑ جاتا ہے۔'' جارج نے مسز ویزلی کی پشت کی طرف محتاط نظروں سے دیکھتے ہوئے بتایا۔''بہت زیادہ بیمار نہیں ہو پاتے ہیں، لیکن اتنا بیمار ضرور ہو جاتے ہیں کہ کلاس سے چھٹی مل سکے یعنی جب پڑھنے کو دل نہ چاہے تو یہ ٹافی کھا کر آپ کلاس میں سے رفو چکر ہو سکتے ہیں۔فریڈ اور میں پوری گرمیوں میں اپنا زیادہ وقت اسی ایجاد پر صرف کیا ہے۔ یہ دراصل دو مختلف ٹافیوں کا آمیزہ ہے یعنی دو منہ والی ہیں اور مختلف رنگوں سے انہیں آسانی سے پہچانا جا سکتا ہے۔ بیمار گھڑی کا آدھا حصہ نارنجی رنگ کا ہے اس کھاتے ہی قے ہونے لگتی ہے لیکن جیسے ہی آپ ہسپتال جانے کیلئے کلاس روم سے باہر نکلتے ہیں تو فوراً ارغوانی رنگ والا حصہ نگل جاؤ......'' اس نے ایک بار پھر مسز ویزلی کا جائزہ لیا۔

''اس کے کھاتے ہی آپ پر بیماری کا دورہ ختم اور آپ بالکل بھلے چنگے ہو جاؤ گے۔اس طرح آپ پڑھائی سے بآسانی بچ کر ایک گھنٹے کیلئے من چاہی موج مستی کر سکتے ہیں۔ہم اپنے اشتہاروں میں اسی بات کی تشہیر کر رہے ہیں......'' فریڈ مسکرایا جو مسز ویزلی کی نگاہ سے دور آ گیا تھا اور اس وقت فرش پر پڑے کچھ بے ہوش بجوتروں کو اُٹھا کر اپنی جیب کے اندرونی حصوں میں بھر رہا تھا۔''لیکن ان میں اب بھی کچھ کام باقی ہے۔اس وقت ہمارے استعمال کنندگان کو تھوڑی مشکل پیش آ رہی ہے۔انہیں لگا تار الٹی ہو رہی ہے جس کی وجہ سے وہ بمشکل ارغوانی رنگ والا باقی حصہ نگلنے کا موقع ہی حاصل کر پاتے ہیں......''

''استعمال کنندگان......؟''

''یعنی ہم دونوں......'' فریڈ نے چہک کر کہا۔''ہم باری باری ایک دوسرے پر اس ٹافی کی آزمائش کر جائزہ لیتے ہیں۔ جارج نے بے ہوش مار ٹافی کا تجربہ کیا تھا......ہم دونوں نے نکسیر پھوڑ ٹافی کا تجربہ بھی کیا ہے......''

''ممی کو لگتا تھا کہ ہم نے آپس میں ضرور گھونسے بازی کی ہوگی۔'' جارج نے ہنس کر کہا۔

''تم اب بھی جوک شاپ کھولنے کا ارادہ رکھتے ہو؟'' ہیری نے سرگوشی میں پوچھا اور اپنے چھڑکاؤ کی نوزل ٹھیک کرنے کی اداکاری کرنے لگا۔

''ہمیں اب تک دکان لینے کا موقع نہیں مل پایا ہے۔'' فریڈ نے اپنی آواز پست رکھتے وہئے کہا جب مسز ویزلی نے اپنے سکارف سے اپنے چہرے کا پسینہ پونچھا اور دوبارہ بجوتروں کے خلاف حملے میں جت گئیں۔''اس لئے ہم اس وقت ڈاک کے ذریعے آرڈر لیتے اور سامان بھیج رہے ہیں۔ہم نے پچھلے ہی ہفتے روزنامہ جادوگر میں اپنی مصنوعات کا اشتہار بھی دے دیا تھا۔''

''یہ سب تمہاری بدولت ہے دوست!'' جارج نے کہا۔''لیکن فکر مت کرو......ممی کو ذرا بھی بھنک نہیں پڑی۔ وہ اب کبھی بھی روزنامہ جادوگر نہیں پڑھیں گی کیونکہ وہ تمہارے اور ڈمبل ڈور کے خلاف من گھڑت خبروں کا اچھال رہا ہے......''

ہیری دھیمے انداز میں مسکرایا۔اس نے سہ فریقی ٹورنامنٹ میں جیتی ہوئی ایک ہزار گیلن کی رقم کا انعام زبردستی ویزلی جڑواں بھائیوں کو دے دیا تھا تاکہ وہ ان پیسوں سے جوک شاپ کھولنے کی اپنی دلی خواہش پوری کر سکیں۔ بہرحال، اسے خوشی ہوئی کہ مسز

ویزلی کواس بات کا پتہ نہیں چل پایا ہے کیونکہ مسز ویزلی جوک شاپ کو اپنے بیٹوں کیلئے اچھا مستقبل نہیں تسلیم کرتی تھیں۔

''میرا خیال ہے کہ ہم ان سے دوپہر کے کھانے کے بعد ہی نمٹیں گے۔'' مسز ویزلی نے آتشدان کے دونوں طرف لگی دھول بھری الماریوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ جن کے دروازوں میں شیشہ لگا ہوا تھا اور ان کے اندر بہت سی عجیب چیزیں دکھائی دے رہی تھیں۔ زنگ آلود خنجر، سوکھے اکڑے ہوئے پنجے، کنڈلی دار کینچلیاں، چاندی کے مرتبان اور ڈبے۔ جن پر ایسی زبان میں کچھ لکھا ہوا تھا جسے ہیری بالکل نہیں پڑھ سکتا تھا۔ ایک شیشے کی بوتل سب سے زیادہ ڈراؤنی دکھائی دے رہی تھی۔ اس میں ڈھکن کی جگہ پر ایک بڑا دودھیا نگینہ جڑا ہوا تھا۔ ہیری کو پورا یقین تھا کہ اس بوتل میں دکھائی دینے والا کیچڑ جیسا سیال یقین خون ہی ہوگا۔ اسی لمحے دروازے کی گھنٹی پھر بج اُٹھی۔ سب نے مسز ویزلی کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

''تم سب یہیں رُکو......'' انہوں نے کرختگی کے ساتھ کہا اور چوہوں کے خون سے لتھڑا ہوا گٹھڑ اُٹھایا۔ نیچے سے مسز بلیک کے چیخنے کی آوازیں ایک بار پھر آنے لگی تھیں۔ ''میں کچھ سینڈوچز لے کر آتی ہوں۔ دوپہر میں یہ کھانا ہی اچھا رہے گا۔''

وہ احتیاط سے دروازہ بند کر کے چلی گئیں۔ سب لوگ جلدی سے کھڑکی کی طرف لپکے۔ انہوں نے نیچے دیکھا تو انہیں وہاں ایک بکھرے بالوں کا سر اور اس پر خطرناک انداز میں رکھی ہوئی کڑاہیاں دکھائی دیں۔

''منڈنگس ہے......'' ہرمائنی نے بیزاری سے کہا۔ ''لیکن وہ اتنی ساری کڑاھیاں یہاں کیوں لایا ہے؟''

''شاید وہ انہیں محفوظ جگہ پر منتقل کرنا چاہتا ہوگا۔'' ہیری نے کہا۔ ''اسی لئے وہ اس رات کو میری نگرانی چھوڑ کر چلا گیا تھا۔ ان کڑاہیوں کا سودا کرنے کیلئے......''

''ہاں! تم نے صحیح کہا۔'' فریڈ نے کہا جب سامنے والے دروازہ کھلا۔ منڈنگس اپنی کڑاہیوں سمیت اندر داخل ہوگیا اور پھر نظروں سے اوجھل ہوگیا۔ ''اوہ خدایا! ممی کو تو یہ بالکل اچھا نہیں لگے گا......''

وہ اور جارج دروازے تک گئے اور کان لگا کر غور سے سننے لگے مسز بلیک کی چیخیں اب رُک گئی تھیں۔

''منڈنگس سیریس اور کنگ سلے سے گفتگو کر رہا ہے۔'' فریڈ نے ناگواری سے تیوریاں چڑھا کر کہا۔ ''صحیح سنائی نہیں دے رہا......وسیع سماعتی کانوں کا خطرہ مول لیں......''

''کیوں نہیں......'' جارج خوشی سے مسکراتا ہوا بولا۔ ''میں ابھی چوری چھپے اوپر جا کر انہیں لے آتا ہوں......''

لیکن اسی وقت نیچے ایک زوردار آواز کسی دھماکے کی طرح گونج اُٹھی جس سے وسیع سماعتی کانوں کی کوئی نہیں ضرورت باقی نہ رہی تھی۔ مسز ویزلی اپنی پوری طاقت سے چلا رہی تھیں اور سبھی کو ان کی بات اچھی طرح سنائی دے رہی تھی۔

''ہم یہاں چوری کے مال کو چھپانے کا کام نہیں کر رہے ہیں......''

''جب ممی کسی دوسرے پر چلاتی ہیں تو مجھے بڑا مزہ آتا ہے۔'' فریڈ نے چہکتے ہوئے خوشی کے جذبات کے ساتھ بتایا۔ پھر اس

نے دروازہ کچھ انچ کھول لیا تا کہ مسز ویزلی کی آواز کمرے میں زیادہ اچھی طرح سنائی دے سکے۔''اس سے ماحول میں کافی بہتری پیدا ہو جاتی ہے۔''

''......بالکل غیر ذمہ دار ہو۔ جیسے ہمارے پاس پہلے پریشانیاں کم ہوں،اوپر سے تم یہاں چوری کی کڑاہیاں اُٹھالائے......''

''وہ گدھا انہیں جوش دلا رہا ہے......'' جارج نے اپنا سر ہلاتے ہوئے کہا۔''ممی کو تو شروع میں ہی روک دینا چاہئے ورنہ وہ رفتار پکڑ لیتی ہیں اور گھنٹوں تک رُکنے کا نام تک نہیں لیتی ہیں۔ ہیری! ویسے بھی وہ منڈنگس پر برسنے کیلئے اسی دن سے پر تول رہی تھیں، جب اس نے تمہاری نگرانی میں لاپروائی برتی تھی......اور یہ لو۔ سیریس کی ممی بھی شروع ہو گئیں......''

مسز ویزلی کی آواز ہال کی تصویروں کے چیخنے چلانے کے شور میں کہیں دب کر رہ گئی۔

جارج نے شور کم کرنے کیلئے دروازہ بند کرنے کی کوشش کی لیکن اس سے پہلے ہی ایک گھریلو خرس ٹہلتا ہوا کمرے میں داخل ہو گیا۔اس نے اپنے گندے بدن پر پرانے میلے کپڑے کی لنگوٹی باندھ رکھی تھی، اس کا باقی بدن بالکل ننگا تھا۔ وہ بہت بوڑھا دکھائی دے رہا تھا اور اس کی جلد جھریوں سے بھری پڑی تھی حالانکہ تمام گھریلو خرسوں کی طرح وہ بھی گنجا ہی تھا لیکن اس کی سرخ آنکھیں بڑی بڑی، چمگادڑ جیسے کانوں میں بہت سارے سفید بال نکلے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔اس کی سرخ آنکھیں آب دار تھیں اور اس کی بڑی ناک تھوتھنی جیسی تھی۔

گھریلو خرس نے ہیری اور باقی تمام لوگوں پر کوئی توجہ نہیں دی۔اس نے اس طرح اداکاری کی جیسے انہیں دیکھا تک نہ ہو۔ وہ آہستہ آہستہ چل کر کمرے کے وسط تک پہنچ گیا اور تمام راہ مینڈک جیسی گھر گھری اور بھرائی ہوئی آواز میں بڑبڑاتا رہا۔

''......اس کے پاس سے گندی نالی کی بدبو آتی ہے اور وہ ایک نمبر کا چور ہے لیکن وہ بھی برا ہی ہے۔ گندے خون کا نافرمان، اس کی اولادیں میری مالکن کے گھر کو گندا کر رہی ہیں......اوہ! بیچاری میری مالکن! اگر وہ جانتیں......اگر وہ جانتیں کہ ان کے گھر میں کتنی گندگی اکٹھی ہونے والی ہے تو وہ بوڑھے کریچر سے کیا کہتیں؟......اوہ! کتنی شرمناک بات ہے۔ بدذات، بھیڑیائی انسان، نافرمان خون اور چور......بیچارہ کریچر......وہ اب کیا کر سکتا ہے......؟''

''کیسے ہو کریچر؟'' فریڈ نے بلند آواز میں کہا اور دروازہ دھڑام کی آواز کے ساتھ بند کر دیا۔ گھریلو خرس رُک گیا۔اس نے بڑبڑانا بند کر دیا اور تعجب بھری نظروں سے اچھلنے کی اداکاری کی۔

''اوہ! کریچر نے چھوٹے مالک کو دیکھا نہیں تھا......'' اس نے جلدی سے کہا اور مڑ کر فریڈ کے سامنے سر جھکا دیا۔ قالین کی طرف منہ کر کے اس نے کافی زور سے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔''یہ بھی گندے خون والے نافرمان کی گھٹیا اولاد ہے......''

''کیا بکواس کی؟......میں آخری جملہ صحیح طرح سے سن نہیں پایا۔'' جارج نے غرا کر کہا۔

''کریچر کچھ نہیں بولا......'' گھریلو خرس نے جارج کی طرف سر جھکاتے ہوئے کہا اور صاف آواز میں بڑبڑایا۔''یہ اس کا جڑواں

بھائی ہے، دونوں کے دونوں ہی جنگلی ہیں......‘‘

ہیری کو سمجھ میں نہیں آیا کہ وہ اس بات پر ہنسے یا نہ ہنسے۔ گھریلوخرس سیدھا کھڑا ہوکر انہیں ناگوار انداز میں دیکھتا رہا۔ ظاہر ہے کہ اسے لگ رہا تھا کہ وہ لوگ اس کی بڑبڑاہٹ نہیں سکتے ہیں۔

’’......اور وہ بدذات کسی سپاہی کی طرح بہادری سے سینہ پھیلائے کھڑی ہے۔ اوہ اگر میری مالکن کو پتہ چل جائے تو وہ کتنا روئیں گی اور یہ کیا؟...... ایک نیا لڑکا بھی آ گیا ہے۔ کریچر کو اس کا نام نہیں معلوم ...... وہ یہاں کیا کر رہا ہے؟ کریچر کو معلوم نہیں ہے......‘‘

’’یہ ہیری ہے کریچر...... ہیری پوٹر!‘‘ ہرمائنی نے مسکراتے ہوئے بتایا۔

کریچر کی زرد آنکھیں چوڑی ہوگئیں اور وہ زیادہ تیزی اور تشویش ناک انداز میں بڑبڑانے لگا۔ ’’یہ بدذات تو کریچر سے اس طرح بات کررہی ہے جیسے اس کی دوست ہو۔ اگر کریچر کی مالکن اسے ایسے لوگوں کے بیچ میں دیکھ لیں......اوہ! وہ کیا کہیں گی؟......‘‘

’’اسے بدذات مت کہو......‘‘ رون اور جینی بہت غصے سے ایک ساتھ چیخے۔

’’اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا......‘‘ ہرمائنی نے نرمی سے کہا۔ ’’اس کی ذہنی حالت درست نہیں ہے۔ وہ نہیں جانتا ہے کہ وہ کیا کہہ رہا ہے......؟‘‘

’’بیوقوف مت بنو ہرمائنی!‘‘ فریڈ نے کریچر پر حقارت بھری نگاہ ڈالتے ہوئے کہا۔ ’’وہ اچھی طرح جانتا ہے کہ وہ کیا کہہ رہا ہے......؟‘‘

کریچر اب بھی بڑبڑا رہا تھا لیکن اس کی نظریں ہیری کے چہرے پر ہی جمی ہوئی تھیں۔

’’کیا یہ سچ ہے؟...... کیا یہی ہیری پوٹر ہے؟ کریچر کو نشان کو دکھائی دے رہا ہے، یہی ہوگا۔ یہی وہ لڑکا ہے جس نے تاریکیوں کے شہنشاہ کو مات دے دی تھی۔ کریچر اس بات پر حیران ہے کہ اس نے یہ کیسے کیا ہوگا......؟‘‘

’’کریچر! اس بات پر تو آج تک ہم سب بھی حیران ہیں۔‘‘ فریڈ نے ہنس کر کہا۔

’’ویسے تم کیا چاہتے ہو؟‘‘ جارج نے مشکوک نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

کریچر کی بڑی بڑی آنکھیں جارج کی طرف گھوم گئیں۔

’’کریچر صفائی کررہا ہے۔‘‘ اس نے بہانہ گھڑتے ہوئے کہا۔

’’جھوٹ کیوں بول رہے ہو؟‘‘ ہیری کے پیچھے سے ایک تیز آواز گونجی۔

سیریس لوٹ آیا تھا۔ وہ دروازے پر کھڑا گھریلوخرس کو غصے سے گھور رہا تھا۔ ہال کا شور کم ہو چکا تھا۔ شاید مسز ویزلی اور منڈنگس اب کچن میں جا کر نوک جھونک کر رہے ہوں گے۔ سیریس کو دیکھتے ہی کریچر سلام کرنے کیلئے اتنا نیچے جھک گیا کہ اس کی تھوتھنی جیسی

ناک فرش سے جا لگی۔

''سیدھے کھڑے ہو جاؤ کریچر!'' سیریس نے بے چینی سے کہا۔ ''اب صاف صاف بتاؤ کہ تمہارے یہاں آنے کا مقصد کیا ہے؟''

''کریچر صفائی کر رہا ہے۔'' گھریلو خرس نے دہرایا۔ ''کریچر بلیک خاندان کے آبائی مکان کی خدمت کرنے کیلئے تو زندہ ہے......''

''بکواس مت کرو...... یہ گھر ہر گزرتے دن کے ساتھ ساتھ گندگی میں ڈوبتا جا رہا ہے، یہ اب ناقابل حد تک گندا اور بدبودار ہو چکا ہے۔'' سیریس نے جھڑک کر کہا۔

''مالک تو ہمیشہ مذاق کرتے رہتے ہیں۔'' کریچر ایک بار پھر جھک کر بولا اور پھر وہ بڑبڑانے لگا۔ ''مالک بہت ہی نمک حرام اور نافرمان خنزیر ہیں، جنہوں نے اپنی ماں کا دل توڑا تھا......''

''میری ماں کے پاس تو دل تھا ہی نہیں کریچر!'' سیریس نے غرا کر کہا۔ ''وہ تو بس نفرت کے زور پر ہی زندہ تھیں......''

کریچر ایک بار پھر جھک گیا۔ وہ سر جھکائے اپنی موج میں بڑبڑاتا رہا۔

''مالک چاہے جو بھی کہیں، وہ اپنی ماں کی جوتیاں صاف کرنے کے لائق بھی نہیں ہیں۔ اوہ! بیچاری میری مالکن! اگر انہوں نے کریچر کو اس آدمی کی خدمت کرتے ہوئے دیکھ لیا تو وہ کیا کہیں گی؟ وہ اس سے کتنی نفرت کرتی تھیں۔ وہ اس کے وجود سے کیا، اس کے سائے سے بھی کتنی نفرت کرتی تھیں......''

''میں نے تم سے پوچھا تھا کہ تمہارا یہاں آنے کا مقصد کیا ہے کریچر؟'' سیریس نے سرد لہجے میں غراتے ہوئے کہا۔ ''جب بھی تم صفائی کی اداکاری کرتے ہو تو ہر بار یہاں سے کوئی نہ کوئی چیز اُٹھا کر اپنی الماری میں لے جاتے ہو تاکہ ہم اسے باہر نہ پھینک سکیں......''

''کریچر اپنے مالک کے گھر میں سے کبھی کسی چیز کو اس کی صحیح جگہ سے نہیں ہٹائے گا۔'' گھریلو خرس نے کہا پھر وہ بہت تیزی سے بڑبڑانے لگا۔ ''اگر دیوار پر منقش مشجر کو باہر پھینک دیا گیا تو مالکن کریچر کو کبھی معاف نہیں کریں گی۔ یہ سات صدیوں سے اس خاندان میں چلا آ رہا ہے۔ کریچر کو اسے ہر حالت میں بچانا ہی ہوگا۔ کریچر اپنے مالک، خون کے نافرمان اور بدذاتوں کو اسے ہرگز پھینکنے نہیں دے گا......''

''میں سوچ رہا تھا کہ ایسا ہی ہوگا۔'' سیریس نے سامنے والی دیوار کو حقارت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ''اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ انہوں نے اس کے پیچھے چسپاں کرنے والا کوئی قدیمی جادو استعمال کر رکھا ہوگا لیکن اگر میں اسے اکھاڑ کر پھینک پایا تو ایسا کرنے میں ذرا سی بھی سستی نہیں کروں گا......اب تم یہاں سے جاؤ کریچر!''

ایسا لگا جیسے کریچر براہ راست حکم کی تعمیل سے روگرانی نہیں کرسکتا تھا۔ بہرحال جاتے ہوئے اس نے سیریس پر نفرت بھری ناگوار نگاہ ڈالی اور بڑبڑاتا ہوا کمرے سے باہر جانے لگا۔

''وہ اژقبان سے لوٹ کر کریچر پر حکم چلاتا ہے۔اوہ! کریچر کی بیچاری مالکن! اگر وہ گھر کو اس وقت دیکھ لیتیں تو کیا کہتیں؟ اس میں گھٹیا لوگ رہنے لگے ہیں، ان کا قیمتی سامان باہر پھینکا جارہا ہے۔انہوں نے قسم کھا کر کہا تھا کہ وہ ان کا بیٹا نہیں ہے لیکن وہ لوٹ آیا ہے۔لوگ کہتے ہیں کہ وہ ایک سرپھرا قاتل ہے......''

''اگر تم اسی طرح بڑبڑاتے رہے تو میں تمہارا سر کاٹ کر سچ مچ قاتل بن جاؤں گا سمجھے!'' سیریس نے چڑچڑے انداز میں غصے سے کہا اور گھریلو خرس کے باہر نکلتے ہی دروازہ زوردار آواز میں بند کر ڈالا۔

''سیریس! اس کا دماغی توازن درست نہیں ہے، شاید اسے یہ احساس ہی نہیں کہ ہم اس کی باتیں سن سکتے ہیں......'' ہرمائنی نے کریچر کا دفاع کرتے ہوئے کہا۔

''وہ کافی طویل عرصہ تنہا رہا ہے۔وہ میری ماں کی تصویر سے پاگل پن بھرے احکامات لیتا رہتا تھا اور خود سے باتیں کرتا رہتا تھا لیکن وہ ہمیشہ سے ایک گھٹیا......''

''اگر تم اسے آزاد کردو تو......'' ہرمائنی نے امید بھرے لہجے میں کہا۔''تو شاید......''

''ہم اسے آزاد نہیں کرسکتے۔وہ ہمارے خفیہ گروہ کے بارے میں بہت کچھ جانتا ہے۔'' سیریس نے تیز لہجے میں کہا۔''اور ویسے بھی، وہ یہ بات سن کر صدمے سے ہی مر جائے گا۔تم اسے یہاں سے جانے کا مشورہ دے کر تو ذرا دیکھو...... پھر تم اس کی حالت خود ہی ملاحظہ کر لینا!''

سیریس کمرے میں چلتا ہوا اس دیوار کے پاس پہنچ گیا جہاں منقش مشجر دکھائی دے رہا تھا۔ یہ میلا سا پردہ یا دیواری کاغذ جیسا دکھائی دے رہا تھا جسے دیوار کے اوپر چسپاں کر دیا گیا تھا۔اسی مشجر کو اکھاڑنے کی کوشش پر کریچر تلملاتا ہوا پھر رہا تھا۔ ہیری اور باقی لوگ بھی اس کے پیچھے پیچھے منقش مشجر کے پاس پہنچ گئے۔ مشجر نہایت پرانا اور بوسیدہ دکھائی دے رہا تھا۔اس کی رنگت اُڑ چکی تھی اور ایسا لگ رہا تھا جیسے بجوتروں نے اسے کہیں کہیں سے کتر بھی ڈالا تھا۔ بہرحال جس سنہرے دھاگے سے اس پر کڑھائی کی گئی تھی وہ اب بھی چمک رہا تھا اور وہ انہیں ایک وسیع وعریض خاندانی شجرہ نسب کے درخت کی مانند دکھائی دے رہا تھا (کم از کم ہیری کو تو وہ درخت جیسا ہی لگا تھا) جو قرونِ وسطیٰ تک پھیلا ہوا تھا۔اس مشجر کے اوپر بڑے بڑے حروف میں لکھا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

معزز اور قدیمی اقدار کا حامل معزز بلیک گھرانہ

(نسل در نسل)

''اس میں تمہارا نام نہیں دکھائی دے رہا ہے!'' ہیری نے مشجر کے زیریں حصے کو بغور دیکھتے ہوئے کہا۔

’’میرا نام وہاں ہوا کرتا تھا......‘‘ سیریس نے مشجر کے ایک چھوٹے سے گول جلے ہوئے سوراخ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جو سگریٹ کے جلنے کے نشان کی طرح دکھائی دے رہا تھا۔ ’’میرے گھر سے بھاگ نکلنے پر میری شفیق ماں نے میرا نام وہاں سے مٹا ڈالا...... کریچر کو اس کہانی کے بارے بڑبڑانے میں کافی مزہ آتا ہے......‘‘

’’تم گھر سے بھاگ گئے تھے......؟‘‘

’’ہاں! جب میں سولہ سال کا تھا‘‘ سیریس نے کہا۔ ’’مجھ سے برداشت نہیں ہوا۔‘‘

’’تم کہاں گئے تھے؟‘‘ ہیری نے اسے گھورتے ہوئے پوچھا۔

’’تمہارے ڈیڈی کے گھر پر......‘‘ سیریس نے خلا میں گھورتے ہوئے کہا۔ ’’تمہاری دادی اور دادا میرے وہاں رہنے پر بے حد خوش تھے۔ انہوں نے ایک طرح سے مجھے دوسرے بیٹے کے روپ میں اپنا لیا تھا۔ میں سکول کی چھٹیوں میں تمہارے ڈیڈی کے گھر پر ہی رہتا تھا لیکن جب میں سترہ برس کا ہو گیا تو میں نے خود اپنا مکان لے لیا۔ میرے انکل الفرڈ نے میرے نام پر کافی ترکہ چھوڑا تھا...... شاید اس لئے ان کا نام بھی اس شجرہ نسب میں مٹا دیا گیا تھا...... چاہے جو بھی ہو اس کے بعد میں نے اپنی ذمہ داری خود ہی سنبھال لی تھی۔ ویسے ہر اتوار کو دوپہر کے کھانے پر پوٹر گھرانے میں میرا جم کر استقبال کیا جاتا تھا......‘‘

’’لیکن تم گھر سے کیوں......؟‘‘

’’چھوڑو اس بات کو......‘‘ سیریس تلخی سے مسکرایا اور اپنے لمبے بکھرے بالوں میں انگلیاں پھیرنے لگا۔ ’’کیونکہ مجھے ان سب سے گہری نفرت تھی...... اپنے ماں باپ سے، ان کے خالص خون کے جنون سے، اس یقین سے کہ بلیک خاندان میں پیدا ہونے والا ہر فرد معاشرے کا سب سے شریف اور معزز ترین فرد بن جاتا ہے...... میرا احمق اور ناسمجھ بھائی...... جس نے اندھا دھند اس بات پر یقین کر لیا...... وہ یہاں ہے......‘‘

سیریس نے مشجر کے سب سے نیچے کی طرف ایک ایک انگلی جما دی جہاں ریگولس بلیک کا نام چمک رہا تھا۔ اس کی پیدائش کی تاریخ کے ساتھ ہی موت کی تاریخ بھی درج کی گئی تھی جو پندرہ سال پہلے کی تھی۔

’’اوہ...... وہ تو مر چکا ہے؟‘‘ ہیری چونک کر بولا۔

’’ہاں!...... گدھا کہیں کا......‘‘ سیریس نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ ’’وہ مرگ خوروں کے ٹولے میں شامل ہو گیا تھا......‘‘

’’تم مذاق کر رہے ہو......؟‘‘

’’ہیری!‘‘ سیریس نے تلخی سے کہا۔ ’’کیا تمہیں اس گھر کو دیکھ کر یہ سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ میرے خاندان میں کس طرح کے جادوگر رہے ہوں گے؟‘‘

’’کک...... کیا تمہارے ماں باپ بھی مرگ خور تھے......؟‘‘

''نہیں نہیں......لیکن میرا یقین کرو کہ وہ والڈی مورٹ کے خیالات کو صحیح تسلیم کرتے تھے۔ میرے ماں باپ جادوگروں کے خاندانوں میں خالص خون کے سلسلے کو بڑی اہمیت کی نظر سے دیکھتے تھے۔ وہ ماگلوؤں کی اولادوں سے چھٹکارا پاکر خالص خون والوں کو مورثیت سونپنے کے قائل تھے۔ وہ اکیلے ہی ایسا سوچنے والے نہیں تھے، ان جیسے خیالات والے بے شمار لوگ موجود ہیں۔ والڈی مورٹ کے اصلی رنگ دکھانے سے پہلے بہت سے جادوگر سوچتے تھے کہ اس بارے میں اس کے خیالات بالکل حقیقت پر مبنی ہیں...... لیکن جب انہوں نے دیکھا کہ ضرورت سے زیادہ طاقت پانے کیلئے وہ کیا کچھ کرنے کیلئے تیار ہے تو ان کے ہوش ٹھکانے آ گئے لیکن میں یہ پورے وثوق سے کہتا ہوں کہ جب ریگولس مرگ خوروں کے ٹولے میں شامل ہوا تھا تو میرے ماں باپ نے اسے یقیناً ہیرو ہی قرار دیا ہوگا......''

''کیا اسے کسی ایرور نے ہلاک کیا تھا......؟'' ہیری نے یونہی پوچھ لیا۔

''اوہ نہیں......'' سیریس نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ''نہیں! اس کا قتل والڈی مورٹ نے خود کیا تھا۔ ویسے اس بات کی زیادہ امکانات ہیں کہ اس کی موت والڈی مورٹ کے حکم پر کسی مرگ خور نے کی ہوگی۔ مجھے نہیں لگتا کہ ریگولس اتنا اہم تھا کہ والڈی مورٹ خود اُسے ہلاک کرنے کی کوشش کرتا۔ اس کی موت کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ وہ مرگ خوروں کے ٹولے میں شامل تو ہو گیا تھا لیکن جب اسے معلوم ہوا کہ اسے کتنے برے اور سنگدلانہ امور کو سرانجام دینا پڑے گا تو وہ دہشت زدہ ہو گیا اور اس نے ٹولے میں سے باہر نکلنے کی کوشش کی۔ لیکن آپ والڈی مورٹ کو استعفیٰ تھما کر تو باہر نہیں نکل سکتے۔ اس کے ہاں تو فرمانبرداری کی زندگی ہے یا پھر بغاوت والی موت۔ بیچ والا کوئی رستہ موجود نہیں ہے......''

''دوپہر کا کھانا......'' مسز ویزلی کی آواز سنائی دی۔

وہ اپنی چھڑی افقی جانب میں بلند کئے ہوئے تھیں۔ ہوا میں تیرتی ہوئی ایک بڑی ٹرے ان کے سامنے دکھائی دے رہی تھی جس میں ڈھیر سارے سینڈوچز رکھے ہوئے تھے۔ وہ ابھی تک کافی غصے میں دکھائی دے رہی تھیں۔ سرخ بالوں والے سبھی بچے لپک کر ان کی طرف بھاگے لیکن ہیری نے ان کی طرف کوئی توجہ نہیں دی اور وہ سیریس کے پاس ہی کھڑا رہا جو شجر کے اوپر جھکا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''میں کئی سالوں تک اسے نہیں دیکھا ہے، یہ 'فینیس نائج لس' ہے......میرے پڑپڑ دادا......ہوگورٹس کے سب سے کم مقبول اور ناپسندیدہ ہیڈ ماسٹر......اور 'ارامنتا میلی فلیوا'......میری ماں کی خالہ زاد بہن......انہوں نے ماگلوؤں کا باقاعدہ شکار کرنے کے کھیل کو قانونی طور پر منظور کرانے کیلئے جادوئی محکمے میں ایک طویل دستاویز جمع کروا کر اس کے حق میں رائے شماری کرنے کی کوشش کی تھی...... اور یہ پیاری تائی ماں 'ایلاڈورا'......انہوں نے خاندان میں یہ نئی رسم رواج دی تھی جب گھریلو خرس اتنے بوڑھے ہو جائیں کہ چائے کا تھال بھی نہ اُٹھا پائیں تو ان کا سر کاٹ کر لکڑی کے تختوں میں جڑوا کر سجاوٹ کیلئے دیوار پر لٹکا دیا جائے......بہرحال، ہمارے خاندان

میں جب بھی کوئی دانش منداور سمجھدار جادوگر ہوا تو اسے اس شجرہ نسب سے اُٹھا کر باہر پھینک دیا گیا۔ مجھے دکھائی دے رہا ہے کہ ٹونکس کا نام بھی یہاں نہیں موجود ہے، شاید اسی لئے کریچر اس کے احکامات نہیں مانتا ہے۔ وہ خاندان کے کسی بھی فرد کے احکامات کی تعمیل کرنے کیلئے پابند ہے......''

''تم اور ٹونکس......آپس میں رشتے دار ہو؟'' ہیری نے حیرانگی سے پوچھا۔

''اور کیا......اس کی ماں 'انڈرومیڈا' میری پسندیدہ کزن تھیں۔'' سیریس نے شجرہ نسب کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔''اوہ نہیں! انڈرومیڈا کا نام بھی یہاں نہیں ہے، دیکھو!'' اس نے ایک اور جلے ہوئے نشان کی طرف اشارہ کیا جو بیلاٹرکس اور نرسیسہ کے ناموں کے بیچ میں تھا۔

''انڈرومیڈا کی بہنیں اب بھی یہاں موجود ہیں کیونکہ انہوں نے خالص خون والے معزز خاندانوں میں شادی کی تھی لیکن انڈورومیڈا نے ٹیڈ ٹونکس نام کے ایک ماگلو سے شادی کی تھی، اسی لئے......''

سیریس نے مشجر میں چھڑی سے دھماکہ کرنے ادھوری کوشش کی مگر اپنی ناکامی پر تلخی سے ہنسنے لگا۔ بہرحال ہیری بالکل نہیں ہنسا۔ وہ انڈرومیڈا کے جلے ہوئے نشان کے دائیں طرف کے ناموں کو گھور رہا تھا۔ سونے کے تاروں کی دہری کڑھائی نرسیسہ بلیک کے نام کو لوسیس ملفوائے کے نام کے ساتھ جوڑ رہی تھی اور ان کے نام سے ایک اور سونے کا تار ڈریکو ملفوائے کے نام کی طرف جارہا تھا......

''تو ملفوائے گھرانا بھی تمہارا رشتے دار ہے؟'' ہیری نے کھوئے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

''خالص خون والے تمام خاندان آپس میں رشتے دار ہیں۔'' سیریس نے گہرا سانس لے کر کہا۔''اگر آپ اپنے بیٹے بیٹیوں کی شادی صرف خالص خون والے خاندانوں اور گھرانوں میں کرنا چاہتے ہیں تو آپ کے پاس بہت محدود انتخاب کا دائرہ بچتا ہے۔ بہت کم خالص خون والے جادوگر گھرانے اب باقی بچے ہیں۔ ماؤلی اور میں شادی کے بعد کزن ہیں اور آرتھر میرا سیکنڈ کزن ہے لیکن یہاں پر ان کے نام تلاش کرنا بیکار ثابت ہوگا......اگر کوئی گھرانا خون کا نافرمان ہے تو وہ ویزلی گھرانا ہی ہے......''

لیکن ہیری اب انڈرومیڈا کے جلے ہوئے نشان کے بائیں جانب دیکھ رہا تھا جہاں بیلاٹرکس بلیک کا نام دکھائی دے رہا تھا جو ایک دہری لکیر سے روڈلفس لسٹرینج کے نام سے جڑا ہوا تھا۔

''لسٹرینج......؟'' ہیری نے زور سے کہا۔ اس نام سے اس کے دماغ میں ایک یاد لہرائی۔ وہ جانتا تھا کہ اس نے یہ نام کہیں سنا تھا لیکن ایک پل کے لئے اسے کچھ یاد نہیں آپایا حالانکہ اسے پیٹ میں ایک عجیب سی کھلبلی ضرور محسوس ہوئی تھی۔

''وہ دونوں میاں بیوی اژقبان میں ہیں......'' سیریس نے کہا۔

ہیری نے اس کی طرف الجھی ہوئی نظروں سے دیکھا۔

''بیلاٹرکس اور اس کا خاوند روڈلفس دونوں ماسٹر بارٹی کراؤچ کے ساتھ اژقبان بھیج دیئے گئے تھے۔'' سیریس نے وضاحت

کرتے ہوئے کہا۔ ''روڈلفس کا بھائی رابستان بھی ان کے ساتھ ہی تھا......''

اسی وقت ہیری کو یاد آ گیا۔ اس نے بیلاٹرکس لسٹرینج کو ڈمبل ڈور کے پراسرار تیشہ یادداشت میں دیکھا تھا جس میں یادیں اور خیالات اکٹھے کر کے رکھے جا سکتے تھے۔ وہ بھاری پلکوں والی لمبی سانولی عورت تھی جس نے اپنے مقدمے میں لارڈ والڈی مورٹ کیلئے اپنی حمایت اور وفاداری کا اعلان کیا تھا۔ اسے اس بات پر فخر تھا کہ اس نے والڈی مورٹ کی گمنامی کے ایام میں اس کی تلاش کا بیڑا اُٹھایا تھا اور اسے اس بات پر بھی یقین تھا کہ ایک نا ایک دن اسے اپنی وفاداری کا انعام ضرور ملے گا......

''تم نے کبھی نہیں بتایا کہ وہ تمہاری......''

''اس سے کیا فرق پڑتا ہے کہ وہ میری کزنز ہیں؟......'' سیریس نے اس کی بات قطع کرتے ہوئے کہا۔ ''جہاں تک میرا تعلق ہے تو میں انہیں اپنے خاندان کا حصہ نہیں مانتا ہوں۔ وہ یقینی طور پر میرے گھرانے کا حصہ نہیں ہیں۔ جب میں تمہاری عمر کا تھا تب سے میں نے اسے نہیں دیکھا ہے۔ بس اژقبان میں اس کے آتے ہوئے اس کی جھلک دکھائی دی تھی۔ کیا تمہیں لگتا ہے کہ اس جیسی رشتے دار پر مجھے کوئی فخر ہوگا......؟''

''معاف کرنا...... میرا یہ مطلب نہیں تھا...... میں تو بس حیران تھا......'' ہیری نے جلدی سے کہا۔

''کوئی بات نہیں...... معافی مانگنے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔'' سیریس نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ مشجر سے دور ہٹ گیا اور اس نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈال لئے۔ اس نے ڈرائنگ روم میں نظر دوڑاتے ہوئے کہا۔ ''مجھے یہاں لوٹنا بالکل اچھا نہیں لگا۔ میں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ اس گھر میں دوبارہ قدم رکھوں گا......''

ہیری پوری طرح یہ بات سمجھ چکا تھا کہ جوان ہونے کے اور پرائیویٹ ڈرائیو سے ہمیشہ کیلئے نجات پانے کے بعد اگر اُسے دوبارہ پرائیویٹ ڈرائیو میں چار نمبر والے مکان میں رہنا پڑے تو اسے کیسا محسوس ہوگا؟

''یہ مکان گروہ کے ہیڈ کوارٹر کیلئے عمدہ اور پوشیدہ جگہ ہے۔'' سیریس نے کہا۔ ''میرے باپ نے اس پر حفاظتی سحر کا کھلا استعمال کیا تھا۔ یہ بالکل پوشیدہ ہے، اس لئے ماگلو تو اسے بالکل دیکھ ہی نہیں سکتے۔ ویسے بھی کون ماگلو اس کھنڈر آسیبی جگہ پر آنا پسند کرے گا۔ ڈمبل ڈور نے اب اس میں اپنے طاقتور جادوئی حفاظتی حصار کو بھی جوڑ دیا ہے۔ اس سے زیادہ محفوظ مکان پوری جادوئی دنیا میں ملنا ناممکن ہے۔ ڈمبل ڈور گروہ کے رازوں کے محافظ ہیں جب تک وہ خود یہ نہ بتا دیں کہ یہ مکان یہاں موجود ہے تب تک کوئی بھی جادوگر ہیڈ کوارٹر کا ٹھکانہ نہیں پا سکتا...... جو چرمئی کاغذ موڈی نے تمہیں کل رات دکھایا تھا اس پر ڈمبل ڈور نے ہی لکھا تھا......'' سیریس بھونکنے کے انداز میں ہنسا۔ ''اگر میرے ماں باپ دیکھ لیں کہ ان کے جدی پشتی مکان کا اب کیا استعمال ہو رہا ہے؟...... میری ماں کی تصویر سے شاید تمہیں اس بات کا تھوڑا بہت اندازہ ہو ہی گیا ہوگا......''

اس نے ایک پل کیلئے تیوریاں چڑھائیں اور پھر گہری آہ بھری۔

''اگر میں کبھی کبھار باہر نکل کر کوئی سودمند کام کر سکوں تو مجھے اتنا برا نہیں لگے گا۔ میں نے ڈمبل ڈور سے دریافت کیا تھا کہ میں تمہارے مقدمے کی سماعت کے وقت تمہارے ساتھ جا سکتا ہوں...... سنوفلس کے روپ میں ...... صرف تمہاری ہمت بڑھانے کیلئے...... تمہارا کیا خیال ہے؟''

ہیری کو لگا جیسے اس کا پیٹ گرد آلود قالین پر دھم سے جا گرا ہو۔ گزشتہ شام کے کھانے کے بعد اس نے مقدمے کے بارے میں سوچا بھی نہیں تھا۔ اپنے پسندیدہ لوگوں کے پاس دوبارہ لوٹنے کا جوش اور ڈھیر ساری باتیں سننے کے بعد یہ بات تو اس کے دماغ سے بالکل ہی نکل گئی تھی۔ بہر حال، سیریس کے منہ سے مقدمے کی سماعت جیسے الفاظ سن کر اس کے چہرے پر دہشت کے آثار لوٹ آئے تھے۔ اس نے ہرمائنی اور ویزلی گھرانے کو سینڈوچز کھاتے ہوئے دیکھا اور سوچا کہ اگر وہ لوگ اس کے بغیر ہوگورٹس چلے گئے تو اسے کیسا محسوس ہوگا؟

''پریشان ہونے والی کوئی بات نہیں ہے۔'' سیریس نے اطمینان سے کہا۔ ہیری نے اوپر دیکھا اور اسے احساس ہوا کہ سیریس اسے بغور دیکھ رہا تھا۔ ''مجھے یقین ہے کہ وہ تمہیں باعزت بری کر دیں گے۔ نابالغ جادوگری کے ممنوعہ استعمالات جادو کے قانون میں یہ بات صاف صاف لکھی ہوئی ہے کہ اپنی زندگی بچانے کیلئے جادو کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔''

''لیکن اگر انہوں نے مجھے سکول سے نکال دیا تو......؟'' ہیری نے آہستگی سے پوچھا۔ ''تو کیا میں یہاں آ کر تمہارے ساتھ رہ سکتا ہوں؟''

سیریس رنجیدہ انداز میں مسکرایا۔

''یہ ہم بعد میں دیکھیں گے......''

''اگر مجھے یہ پہلے سے معلوم ہو جائے کہ مجھے ڈرسلی گھرانے کے پاس نہیں لوٹنا ہوگا تو مقدمے کے وقت مجھ میں زیادہ ہمت باقی رہے گی......'' ہیری نے اس پر دباؤ ڈالتے ہوئے کہا۔

''اگر تم اس جگہ پر رہنا چاہتے ہو تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ لوگ بہت زیادہ برے ہیں۔'' سیریس نے اُداسی بھرے لہجے میں کہا۔

''تم دونوں جلدی کرو...... ورنہ کھانا نہیں بچے گا۔'' مسز ویزلی نے بلند آواز میں کہا۔ سیریس نے ایک اور آہ بھری اور پھر مشجر کی طرف حقارت بھرے انداز میں دیکھا۔ اس کے بعد وہ اور ہیری باقی لوگوں کے پاس پہنچ گئے۔

جب اس دوپہر وہ ڈرائنگ روم کی الماریاں خالی کر رہے تھے تو ہیری نے مقدمے کی بابت نہ سوچنے کی پوری کوشش کی۔ خوش قسمتی سے اس کام میں بہت زیادہ قوت صرف کرنے کی نوبت پیش نہیں آئی کیونکہ وہاں پر موجود بے شمار چیزیں اس کا دھیان بٹانے کیلئے کافی مددگار ثابت ہوئیں۔ الماری کے شلف پر رکھی ہوئی چیزیں اپنی جگہ چھوڑنے کو ہرگز تیار نہیں تھیں اور نہ ہی وہ دھول صاف

کرنے کیلئے انہیں خود کو چھونے دے رہی تھیں۔ سیریس کے سونگھنے پر چاندی کی ڈبیا نے اس کی ناک پر بری طرح کاٹ لیا تھا۔ کچھ ہی پل میں اس کے کٹے ہوئے ہاتھ پر بھورے دستانے جیسی سخت جلد دکھائی دینے لگی۔

''ٹھیک ہے......'' اس نے اپنے ہاتھ کو دلچسپی سے دیکھتے ہوئے کہا۔ اس نے اپنی چھڑی کی نوک سے دستانے جیسے ہاتھ کو چھوا اور ایک بار دوبارہ اسے قدرتی حالت میں واپس لے آیا۔ ''اس میں گومڑ پیدا کرنے والا سفوف ہوگا۔''

اس نے پھرتی سے ڈبیا کو اُٹھا کر تھیلے میں ڈال دیا جس میں وہ الماریوں سے غیر ضروری سامان کو نکال کر ٹھونس رہے تھے۔ ہیری نے دیکھا کہ جارج نے کچھ ہی پل بعد اپنے ہاتھ پر ایک کپڑا لپیٹا اور پھر اس نے دوسروں کی نظروں سے بچا کر تھیلے میں سے ڈبیا نکال کر اپنی جیب میں منتقل کر دی جہاں پہلے ہی بجوترے بھرے رکھے تھے۔

الماری میں سے ایک برا سا دکھائی دینے والا چاندی کا ایک اوزار نکلا جس میں چمٹی جیسے پیر کئی پیر لگے ہوئے تھے۔ جب ہیری نے اسے اُٹھایا تو وہ اپنے پیروں کی مدد سے مکڑی کی مانند اس کے ہاتھ پر چلنے لگا۔ وہ اس کی جلد میں سوراخ کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ سیریس نے فوراً اس چیز کو پکڑ لیا اور اسے ایک وزنی 'خاندانی شرافت، جادوگری کا علم الانساب' نامی کتاب کے نیچے رکھ کر کچل ڈالا۔ پھر ایک موسیقی کا آلہ ملا، جس میں چابی بھرنے پر ایک المناک سی دھن چھڑ گئی، اس دھن کو سنتے ہی ان سب کے حواس کمزور اور خوابیدہ ہو گئے تھے۔ جینی نے سمجھداری دکھائی اور دھن بند کرنے والا بٹن دبا ڈالا۔ پھر ایک بھاری لاکٹ ملا جسے بہت کوشش کے باوجود نہیں کھولا جا سکا۔ کچھ پرانی مہریں اور ایک دھول بھرے صندوقچے میں ایک آنر آف مارلن، فرسٹ کلاس کا میڈل تھا جو سیریس کے دادا کو محکمے کی طرف سے عمدہ خدمات کے نتیجے میں دیا گیا تھا۔

''اس کا مطلب صاف ہے کہ انہوں نے محکمے کو ڈھیر سارا سونا چندے میں خیرات کیا ہوگا۔'' سیریس نے حقارت سے میڈل کو کوڑے کے تھیلے میں پھینکتے ہوئے کہا۔

اس دوران کریچر کئی بار بہانے بہانے سے کمرے میں آیا اور اس نے کچھ سامان اپنی لنگوٹی کے نیچے چھپا کر لے جانے کی کوشش کی۔ جب سیریس نے اس کے ہاتھ سے بلیک خاندان کی مہر والی ایک بڑی سنہری انگوٹھی چھینی تو وہ رونے لگا اور سسکیاں بھرتا ہوا وہاں سے چلا گیا۔ وہ سیریس کو بوڑھی عورتوں کی طرح کوسنے دے رہا تھا اور برا بھلا کہہ رہا تھا جو ہیری نے اس سے پہلے کبھی نہیں سنے تھے۔

''یہ میرے باپ کی نشانی ہے۔'' سیریس نے انگوٹھی کو تھیلے میں پھینکتے ہوئے کہا۔ ''کریچر میرے باپ کی نسبت اتنا وفادار کبھی نہیں تھا جتنا کہ وہ میری ماں کے حق میں وفادار تھا۔ لیکن اس کے باوجود میں نے پچھلے ہی ہفتے اسے اپنے باپ کی پرانی پینٹ چوری سے لے جاتے ہوئے دیکھا تھا......''

☆☆☆☆

مسز ویزلی نے اگلے کچھ دنوں تک ان سب سے ڈٹ کر محنت کروائی تھی۔ ڈرائنگ روم کی صفائی ستھرائی میں پورے تین دن خرچ

ہوئے تھے۔ جب صفائی ستھرائی کا سلسلہ اختتام کو پہنچ گیا تو اس مکان میں بلیک خاندان کی مشجر دیوار کے علاوہ کوئی دوسری غیر ضروری چیز باقی نہیں بچی تھی۔ مشجر دیوار کے علاوہ کوئی ایسی چیز نہیں تھی جسے ہٹانے میں انہیں ناکامی کا سامنا کرنا پڑا ہو۔ البتہ ایک متحرک میز باقی بچی تھی جس میں کوئی پراسرار چیز حرکت کرتی رہتی تھی۔ موڈی اب تک دوبارہ ہیڈکوارٹر واپس نہیں لوٹے تھے اس لئے انہیں یہ مصمم اندازہ نہیں ہو پایا کہ اس کے اندر کیا چیز ہو سکتی تھی۔

وہ ڈرائنگ روم سے فارغ ہو کر کمرہ طعام کی طرف متوجہ ہوئے جو وسطی حصے میں واقع تھا۔ وہاں انہیں الماری میں طشتریوں جتنی بڑی مکڑیاں ملیں (رون چائے بنانے کا بہانہ کر کے عجلت میں اس کمرے سے باہر نکل گیا اور ڈیڑھ گھنٹے تک واپس نہیں لوٹا) سیریس نے چینی مٹی کے تمام برتن کوڑے والے تھیلے میں ڈال دیئے۔ ان سب برتنوں پر بلیک خاندان کی مہریں ثبت کی گئی تھیں۔ یہی حال چاندی کے گندے فریموں کی لگی ہوئی تصویروں کا ہوا، جن میں رہنے والے جادوگر فریم کے بالائی شیشے کے ٹوٹنے پر محض چیخ و پکار کرتے رہ گئے۔

سنیپ بھلے ہی ان کے کام کو صفائی کا نام دیتے تھے لیکن ہیری کی رائے میں وہ مکان سے دوبدو جنگ لڑ رہے تھے جو ان سے ڈٹ کر مقابلہ کر رہا تھا اور اس کام میں کریچر اس کی بھرپور مدد کر رہا تھا۔ جہاں بھی وہ سب لوگ اکٹھے ہوتے تھے گھریلو خرس وہیں ان کے اردگرد بے چینی سے منڈلاتا رہتا تھا۔ وہ کوڑے کے تھیلوں میں سے زیادہ سے زیادہ سامان باہر نکالنے کی کوشش کرتا تھا اور اس کی بڑبڑاہٹ اب اور بھی بھیانک ہوتی جا رہی تھی۔ سیریس نے تو اسے گھر سے نکال دینے تک کی دھمکی دے ڈالی تھی لیکن کریچر نے اسے آنسوؤں بھری نظروں سے گھور کر دیکھتے ہوئے کہا۔ ''مالک جیسا چاہیں، ویسا کر سکتے ہیں۔'' لیکن مڑنے سے پہلے وہ زور سے بڑبڑایا۔ ''لیکن مالکن کریچر کو نہیں نکالیں گی کیونکہ کریچر ان کے ارادوں کو خوب جانتا ہے۔ اوہ ہاں! کریچر جانتا ہے کہ اس کا گھٹیا مالک ان بدذاتوں، نافرمانوں اور گھٹیا لوگوں کے ساتھ مل کر تاریکیوں کے شہنشاہ کے خلاف سازش کر رہا ہے......''

یہ سن کر سیریس نے ہرمائنی کی ناگواری کو کسی خاطر میں نہ لاتے ہوئے کریچر کو اُٹھا کر کمرہ طعام سے باہر پھینک دیا۔ دروازے کی گھنٹی دن میں کئی بار بجتی تھی جسے سن کر مسز بلیک ہر بار چیخنے چلانے لگتی تھیں۔ ہیری اور باقی لوگوں نے آنے والوں کی باتیں سننے کی چوری چھپے بھرپور کوشش کی مگر انہیں معمولی سی بھنک ہی مل پاتی اور کچھ ٹوٹے پھوٹے نامکمل الفاظ سنائی دیتے کیونکہ مسز ویزلی ایسے موقعوں پر انہیں کسی نہ کسی کام کیلئے آواز دے کر اپنے پاس بلا لیتی تھیں۔ سنیپ کئی بار اس مکان پر آئے تھے حالانکہ ہیری کو اس بات پر بڑا سکون ملا تھا کہ ان کا آمنا سامنا نہیں ہوا۔ ہیری نے اپنی تبدیلی ہیئت کی استاد پروفیسر میک گونا گل کو بھی وہاں دیکھا جو ماگلو لباس میں ملبوس ہو کر بڑی عجیب دکھائی دیتی تھیں۔ وہ بھی اتنی زیادہ مصروف دکھائی دیتی تھیں کہ ان کے پاس وہاں ٹھہرنے کی بھی فرصت نہیں تھی۔ بہرحال، کئی بار آنے جانے والے مہمان ان کا ہاتھ بٹانے کیلئے رُک جاتے تھے۔ ایک یادگار دوپہر کو ٹونکس آئی، جب انہیں بالائی منزل کے ایک ٹوائلٹ میں سے ایک بڑا قاتل چھلاوہ چھپا ہوا ملا۔ ریمس لوپن بھی گروہ کیلئے کوئی پراسرار کام انجام دینے کے

بعد مکان میں آ کر ٹھہر گئے تھے۔لوپن نے ایک دیواری گھڑیال کو ٹھیک کرنے میں ان کی مدد کی تھی جو آس پاس سے گزرنے والوں پر حملہ کر دیا کرتا تھا۔مسز ویزلی کی نگاہ میں منڈنگس کی عزت کسی قدر بحال ہوگئی تھی کیونکہ اس نے رون کو ان پرانے بینگنی چوغوں سے بچایا تھا جو بیڈروم سے ہٹاتے ہوئے اس کا گلا دبانے کی کوشش کر رہے تھے۔

حالانکہ ہیری کو اس مکان میں صحیح طرح سے نیند نہیں آ رہی تھی اور اسے اب بھی انجان راہداریوں اور بند دروازوں کے خواب دکھائی دے رہے تھے جن سے اس کا ماتھے کا نشان درد کرنے لگتا تھا لیکن ان تمام باتوں کے باوجود ہیری کو گرمیوں کی یہ تعطیلات پہلی بار دلچسپ اور مزیدار لگ رہی تھیں۔عجیب وغریب مصروفیت میں وہ ہمیشہ خوش رہتا تھا لیکن جب اس کے کوئی کام نہیں ہوتا تھا یا جب وہ بستر پر لیٹ کر دھندلکے سایوں کو چھت کے پار متحرک دیکھتا تھا تو محکمے کی سماعت کی فکر اس کے اعصاب پر حملہ آور ہو جاتی تھی۔اس کے دل و دماغ میں خوف تیکھے کانٹے کی طرح چبھتا رہتا۔جب وہ یہ سوچنے لگا کہ اگر اسے سکول سے نکال دیا گیا تو اس کا کیا بنے گا؟ یہ خیال اتنا ڈراؤنا اور وحشت ناک تھا کہ وہ زور سے بولنے کی ہمت بھی کھو بیٹھتا تھا۔رون اور ہرمائنی سے بھی نہیں بانٹ سکتا تھا جو اکثر ایک دوسرے سے کھسر پھسر باتیں کیا کرتے تھے اور اس کی طرف فکرمندی سے دیکھتے رہتے تھے۔رون اور ہرمائنی بھی اس کی دیکھا دیکھی کچھ نہیں بولے۔کئی بار تو اس کے دماغ میں یہ تصور ابھر آتا تھا کہ سپاٹ چہرے والا محکمے کا ایک افسر اس کی چھڑی کو دو ٹکڑوں میں توڑ رہا ہے اور اسے ڈرسلی گھرانے کے پاس لوٹنے کا حکم سنا رہا ہے......لیکن وہ نہیں جائے گا۔اس نے یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ یہیں گیرم مالڈ پیلس میں ہی لوٹ آئے گا اور سیریس کے ساتھ رہے گا......

بدھ کی شام رات کے کھانے کے دوران مسز ویزلی اس کی طرف متوجہ ہوئیں اور آہستگی سے بولیں۔''ہیری! میں نے تمہارے سب سے عمدہ کپڑے کل صبح کیلئے استری کر دیئے ہیں۔میں چاہتی ہوں کہ تم آج رات اپنے بالوں کو اچھی طرح دھو لو اور جم کر نہا لو۔اچھی شخصیت سے ماحول پر اچھا اثر پڑتا ہے۔'' یہ سن کر ہیری کو ایسا محسوس ہوا جیسے اس کے پیٹ میں ایک اینٹ گر گئی ہو۔رون، ہرمائنی، فریڈ اور جینی گفتگو چھوڑ کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔ہیری نے سر ہلایا اور اپنی چانپ کھانے کی کوشش کی لیکن اس کا منہ اتنا خشک ہو گیا تھا کہ وہ اب کچھ نہیں چبا سکتا تھا۔

''میں وہاں کیسے جاؤں گا؟'' اس نے مسز ویزلی کو دیکھ کر پوچھا۔

''آرتھر دفتر جاتے ہوئے تمہیں اپنے ساتھ لے جائیں گے۔'' مسز ویزلی نے آہستگی سے جواب دیا۔مسٹر ویزلی میز کے دوسرے کنارے پر بیٹھے ہوئے تھے، انہوں نے ہیری کا حوصلہ بڑھاتے ہوئے دھیمی مسکراہٹ چہرے پر سجائی۔

''سماعت کا وقت ہونے تک تم میرے دفتر میں انتظار کرنا'' انہوں نے کہا۔

ہیری نے سیریس کی طرف دیکھا لیکن اس سے پہلے کہ وہ سوال پوچھ پاتا مسز ویزلی نے اس کا جواب دے دیا۔''پروفیسر ڈمبل ڈور کو نہیں لگتا کہ سیریس کو تمہارے ساتھ جانا چاہئے اور کہنا ہو گا کہ وہ......''

''......کہ وہ بالکل صحیح کہتے ہیں۔'' سیریس نے بھینچے ہوئے دانتوں کے ساتھ ان کی بات پوری کر دی۔ مسز ویزلی نے اپنے ہونٹ سکوڑ لئے۔

''ڈمبل ڈور نے تم یہ بات کب کہی......؟'' ہیری نے سیریس کو گھورتے ہوئے کہا۔

''وہ کل رات تمہارے سونے کے بعد یہاں آئے تھے۔'' مسز ویزلی نے ہیری کے سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

سیریس نے اپنے کانٹے کو ایک آلو میں گھونپ دیا۔ ہیری اپنی پلیٹ کو دیکھنے لگا۔ اسے یہ جان کر بہت عجیب لگا تھا کہ ڈمبل ڈور سماعت سے پہلے وہاں آئے تو تھے لیکن انہوں نے اس سے ملنا گوارا نہیں کیا......

☆☆☆☆

ساتواں باب

# جادوئی محکمے کا سفر

اگلی صبح ہیری ساڑھے پانچ بجے ہڑبڑا کر بیدار ہو گیا۔ اسے ایسا لگا جیسے کوئی اس کے کان میں زور سے چیخا ہو۔ وہ کچھ ہی پل تک تو یونہی ساکت لیٹا رہا۔ انہونی سماعت کے دلخراش مناظر اس کے دماغ کے کونے کونے میں بھرے ہوئے تھے پھر جب اس کا ضبط برداشت ٹوٹ گیا تو وہ اچھل کر پلنگ سے اتر گیا۔ اس نے اپنی آنکھوں پر عینک لگائی اور بستر کے پائیدان کی طرف دیکھا جہاں مسز ویزلی نے سفر کیلئے اس کی دُھلی ہوئی جینز پینٹ اور ٹی شرٹ استری کر کے ٹانگ رکھی تھی۔ جب ہیری نے اپنے کپڑے تبدیل کئے تو دیوار پر لگی خالی تصویر کھی کھی کر کے ہنسنے لگی۔

رون کمر کے بل منہ پھاڑے گہری نیند میں سویا ہوا تھا۔ جب ہیری کمرے میں دبے پاؤں چلتا ہوا دروازے کی طرف بڑھا پھر دروازہ کھول کر باہر نکلا اور دروازہ بند کیا تو بھی رون کی نیند میں کوئی خلل نہیں پڑا۔ ہیری کے دماغ میں ایک بار پھر وہی خیال کروٹ لینے لگا کہ اگر اسے ہوگورٹس سے نکال دیا گیا تو جانے وہ رون کو اگلی بار کب دیکھ پائے گا؟ ہیری چپ چاپ سیڑھیوں سے نیچے اترا اور کریچر کے اجداد کے ٹنگے ہوئے سروں کے پاس سے گزرتا ہوا نیچے باورچی خانے میں پہنچ گیا۔ اسے باورچی خانہ خالی ملنے کی امید تھی لیکن جب وہ دروازے پر پہنچا تو اسے دوسری طرف سے دھیمی دھیمی آوازیں سنائی دیں۔ اس نے دروازہ دھکیل کر کھولا اور دیکھا کہ مسٹر ویزلی، مسز ویزلی، سیریس، لوپن اور ٹونکس وہاں بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ شاید اسی کا انتظار کر رہے تھے۔ سب لوگوں نے سفر کیلئے نئے لباس پہن رکھے تھے۔ ان میں صرف مسز ویزلی ہی واحد تھیں جو اپنے بینگنی رنگ کے اونی گاؤن میں ملبوس تھیں۔ جس پل ہیری اندر داخل ہوا وہ سب اپنی اپنی جگہ چونک پڑے۔ انہوں نے اپنی اپنی چھڑی نکال کر سامنے کی طرف ہلاتے ہوئے کہا۔ ''ناشتہ......''

''صب......صبح بخیر ہیری!'' ٹونکس نے جمائی لیتے ہوئے کہا۔ اس کے بال اب سنہری اور گھنگھریالے ہو چکے تھے۔ ''اچھی نیند آئی......؟''

''ہاں!'' ہیری نے مختصراً کہا۔

''مم......میں تو پوری رات جاگتی رہی ہوں۔'' اس نے ایک اور لمبی جمائی لیتے ہوئے کہا۔ ''آجاؤ......بیٹھو!''

ٹونکس نے ایک کرسی کھینچی اور اس کوشش میں اس نے پہلو والی کرسی گرا دی تھی۔

''تم کیا لو گے ہیری؟'' مسز ویزلی نے شفقت بھرے انداز میں پوچھا۔ ''دلیہ؟ میٹھی ڈبل روٹی؟ خشک مچھلی کے قتلے؟ اُبلے ہوئے انڈے یا پھر ٹوسٹ؟''

''صرف ٹوسٹ......شکریہ!'' ہیری نے آہستگی سے کہا۔

''ہاں! تم سکریم گیور کے بارے میں کیا کہہ رہی تھیں؟'' لوپن نے ہیری کی طرف دیکھا اور ٹونکس سے سوال کیا۔

''اوہ ہاں!......دیکھو! ہمیں محتاط رہنا ہوگا۔ وہ کنگ سلے اور مجھ سے عجیب عجیب سوال پوچھ رہا تھا......''

ہیری بہت شکر گزار ہوا کہ ان لوگوں نے اس سے بات چیت میں شامل ہونے کی امید نہیں کی تھی۔ اس کے وجود میں تھرتھلی سی مچی ہوئی تھی۔ مسز ویزلی نے اس کے سامنے ٹوسٹ اور مربہ رکھ دیا۔ اس نے ٹوسٹ کھانے کی کوشش کی لیکن ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ کارپٹ کا ٹکڑا چبا رہا ہو۔ مسز ویزلی اس کے پاس بیٹھ کر اس کی ٹی شرٹ صحیح کرنے لگیں۔ انہوں نے باہر جھانکتے ہوئے لیبل کو اندر دھکیلا اور اس کے کندھے کی سلوٹوں کو ہاتھ پھیر کر درست کرنے لگیں۔ وہ سوچ رہی تھیں کہ کاش وہ ایسا نہ کریں......

''......اور مجھے ڈمبل ڈور کو بتانا پڑے گا کہ میں کل رات کی ڈیوٹی نہیں کر پاؤں گی۔ میں بب بب بہت تھک گئی ہوں۔'' ٹونکس نے ایک بار پھر لمبی جمائی لیتے ہوئے کہا۔

''فکر مت کرو! تمہاری جگہ میں ڈیوٹی کر لوں گا۔'' مسٹر ویزلی نے کہا۔ ''مجھے کوئی پریشانی نہیں ہے، مجھے ویسے بھی ایک ضروری رپورٹ تیار کرنا ہے......''

مسٹر ویزلی نے جادوگروں والا چوغہ نہیں پہنا تھا بلکہ انہوں نے دھاریوں والی پینٹ اور ایک پرانی جیکٹ پہن رکھی تھی۔ وہ ہیری کی طرف مڑے۔

''تمہیں کیسا لگ رہا ہے؟''

ہیری نے محض کندھے اچکا دیئے۔

''بس کچھ ہی دیر کی بات ہے، جلد ہی سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔ کچھ گھنٹوں کی بات ہے پھر تمہیں اس قانونی چکر سے نجات مل جائے گی۔'' مسٹر ویزلی نے اس کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کہا۔ ہیری جواب میں کچھ نہیں بولا۔

''سماعت امیلیا بونز کے دفتر میں رکھی گئی ہے جو میری ہی منزل پر ہے۔ وہ جادوئی نفاذ قانون کے شعبے کی سربراہ ہیں اور وہی تم سے سوال جواب کریں گی......''

''ہیری! امیلیا بونز اچھی خاتون ہیں!'' ٹونکس نے سنجیدگی سے کہا۔ ''وہ کافی سمجھدار ہیں اور وہ تمہاری بات بغور سنیں گی......''

ہیری نے محض سر ہلا دیا۔ اب بھی اس میں کچھ بولنے کی ہمت پیدا نہیں ہو پائی تھی۔

’’بس بے جا غصے کا شکار مت ہونا، شائستہ رہنا اور حقائق پر سنجیدگی سے نظر جمائے رکھنا۔‘‘ سیریس نے اچانک کہا۔

ہیری نے ایک بار پھر سر ہلا دیا۔

’’قانون تمہارے حق میں ہے۔‘‘ لوپن نے آہستگی سے کہا۔ ’’زندگی کو خطرے میں ڈالنے والے پیچیدہ حالات میں نابالغ جادوگروں کو بھی جادو کرنے کی اجازت ہوتی ہے۔‘‘

ہیری کے گلے پر کوئی ٹھنڈی چیز بہنے لگی۔ ایک پل کیلئے تو اسے لگا کہ کسی نے اس پر یخ بستہ جادو کر ڈالا ہو لیکن پھر اسے احساس ہوا کہ مسز ویزلی نے گیلی کنگھی سے اس کے بالوں کو سنوارنے کیلئے دھاوا بول دیا تھا۔ انہوں نے اس کے سر کے بالائی حصے کو زور سے نیچے دبایا۔

’’کیا یہ بال کبھی نیچے نہیں ہوتے ہیں؟‘‘ وہ متوحش لہجے میں بولیں۔

ہیری نے آہستگی سے سر ہلایا۔

مسٹر ویزلی نے اپنی گھڑی دیکھ کر ہیری کی طرف نظر ڈالی۔

’’مجھے لگتا ہے کہ اب ہمیں چل دینا چاہئے۔‘‘ انہوں نے کہا۔ ’’ہم تھوڑا جلدی پہنچ جائیں گے لیکن مجھے لگتا ہے کہ یہاں کے بجائے محکمے میں ہونا زیادہ اچھا رہے گا......‘‘

’’ٹھیک ہے......‘‘ ہیری نے کہا اور اپنا ٹوسٹ پلیٹ میں واپس رکھتے ہوئے کھڑا ہو گیا۔

’’فکر مت کرو، سب ٹھیک ہو جائے گا۔‘‘ ٹونکس نے اس کا ہاتھ تھپتھپاتے ہوئے کہا۔

’’گڈ لک!‘‘ لوپن نے کہا۔ ’’مجھے یقین ہے کہ یہ معاملہ عمدگی سے سلجھ جائے گا۔‘‘

’’اور اگر ایسا نہ ہوا تو میں امیلیا بونز کو خود دیکھ لوں گا......‘‘ سیریس نے سنجیدگی سے کہا۔

ہیری اس کی طرف دیکھ کر دھیرے سے مسکرایا۔ مسز ویزلی نے اسے گلے سے لگایا۔

’’ہم سب تمہارے کیلئے نیک تمناؤں کی دعا کریں گے۔‘‘ انہوں نے کہا۔

’’ٹھیک ہے...... بعد میں ملاقات ہو گی!‘‘ ہیری نے آہستگی سے کہا۔

وہ مسٹر ویزلی کے پیچھے پیچھے سیڑھیوں چڑھ کر اوپر ہال میں پہنچ گیا۔ اسے پردے کے پیچھے سیریس کی ماں کی نیند میں بڑبڑانے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ مسٹر ویزلی نے دروازے کا تالا کھولا اور پھر ان دونوں نے ٹھنڈی اور روشن صبح میں باہر قدم رکھا۔

جب وہ چوک کی طرف سڑک پر چلنے لگے تو ہیری نے ان سے پوچھا۔

’’آپ عام طور پر پیدل دفتر نہیں جاتے ہوں گے، ہے نا؟‘‘

’’نہیں! میں عام طور پر ثقاب اڑان کے ذریعے وہاں پہنچتا ہوں۔‘‘ مسٹر ویزلی نے کہا۔ ’’لیکن ظاہر ہے کہ تم ثقاب اڑان نہیں

بھر سکتے ، ویسے بھی مجھے لگتا ہے کہ بغیر جادو کے استعمال سے وہاں پہنچنا زیادہ بہتر رہے گا......اس سے زیادہ اچھا اثر پڑے گا خاص طور پر تب جب قانون کو توڑنے کیلئے مقدمے کی سماعت کا سامنا ہونے والا ہو......''

ہیری نے دیکھا کہ چلتے ہوئے مسٹر ویزلی کے ہاتھ جیکٹ کے اندر چھپے ہوئے تھے، وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ انہوں نے ہر قسم کے حالات سے نبٹنے کیلئے چھڑی کو پکڑ رکھا ہوگا۔ سڑکیں قریباً سنسان اور خالی تھیں لیکن جب وہ ایک چھوٹے زیر زمین سٹیشن پر پہنچے تو وہاں پر صبح سویرے سفر کرنے والے لوگوں کی اچھی خاصی چہل پہل دکھائی دی۔ ہمیشہ کی طرح اس بار بھی ماگلوؤں کا روزمرہ کا معمول اور اشیاء دیکھ کر مسٹر ویزلی کا اشتیاق دیکھنے کے لائق تھا۔

''بہت خوب......'' انہوں نے بڑبڑا کر کہا۔ انہوں نے زیر زمین سٹیشن کی ٹکٹ مشینوں کی طرف دیکھ کر اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ''واقعی یہ سب خواب جیسا لگتا ہے......''

''وہ خراب ہیں مسٹر ویزلی!'' ہیری نے قریب لگے سائن بورڈ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بتایا۔

''ہاں ہاں......لیکن پھر بھی حیرت انگیز......'' وہ ان کی طرف حسرت بھری نظروں سے دیکھ کر بولے۔

انہوں نے ایک خوابیدہ کلرک سے ٹکٹ خریدے (ہیری نے پیسے دینے کا کام کیا کیونکہ مسٹر ویزلی ماگلوؤں کے نوٹ صحیح طرح سے گن نہیں پاتے تھے) اور پانچ منٹ بعد وہ ایک زیر زمین چلنے والی ریل گاڑی میں بیٹھے ہوئے تھے جو دھڑ دھڑاتے ہوئے انہیں لندن کے وسطی حصے کی طرف لے جا رہی تھی۔ مسٹر ویزلی پریشانی کے عالم میں کھڑکی کے اوپر لگے ہوئے نقشے کو بار بار دیکھ رہے تھے۔

''ہیری! چار سٹیشن بچے ہیں......اب تین باقی رہ گئے ہیں......ہیری! بس دو سٹیشنوں کے فاصلے پر ہیں......''

وہ لندن کے وسطی حصے میں ایک سٹیشن پر اتر گئے، سوٹ پہنے لوگ اپنے بریف کیس اُٹھا کر جلدی جلدی اترنے کی کوشش کر رہے تھے اور انہیں دھکا مارتے ہوئے جا رہے تھے۔ وہ لوگ مشینی سیڑھی پر کھڑے ہو کر اوپر پہنچے اور ٹکٹ بیریئر سے گزرے (مسٹر ویزلی اس بات پر بے حد خوش ہوئے کہ مشین نے ان کے ٹکٹ نگل لئے تھے) پھر وہ باہر چوڑی سڑک پر پہنچ گئے جس کے دونوں طرف بڑی بڑی عمارتیں تھیں۔ سڑک پر کافی ٹریفک کا بہاؤ چل رہا تھا۔

''ہم اس وقت کہاں ہیں؟'' مسٹر ویزلی نے ہکا بکا انداز میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔ ایک پل کیلئے تو ہیری کا دل دھک سے رہ گیا۔ اسے لگا کہ بار بار نقشہ دیکھنے کے باوجود مسٹر ویزلی غلط سٹیشن پر اتر گئے ہیں لیکن ایک ہی پل بعد مسٹر ویزلی بولے۔

''اوہ ہاں!......اس راستے سے آؤ ہیری!''

پھر وہ اسے پہلو والی سڑک پر لے کر آ گئے۔

''معاف کرنا......'' وہ خجالت بھرے انداز میں بولے۔ ''میں چونکہ ریل گاڑی سے دفتر نہیں آتا ہوں، ماگلوؤں کے نظریئے سے راستہ بہت مختلف دکھائی دیتا ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ میں ریل گاڑی سے پہلے کبھی دفتر آیا ہی نہیں ہوں......''

وہ جتنا آگے چلتے گئے، عمارتیں اتنی ہی چھوٹی ہوتی چلی گئیں۔ آخر وہ ایک ایسی سڑک پر پہنچ گئے جہاں بہت ہی بوسیدہ دفتر دکھائی دے رہے تھے، ان کے علاوہ وہاں ایک گھٹیا کیفے تھا اور ایک کوڑے دان پڑا تھا جس میں اتنا زیادہ کوڑا کرکٹ بھرا ہوا تھا کہ وہ اس کے آس پاس پھیل چکا تھا۔ ہیری کو جادوئی محکمہ کسی عمدہ جگہ پر ہونے کی توقع تھی۔

''لو ہم پہنچ گئے......'' مسٹر ویزلی نے دلچسپی سے ایک پرانے سرخ ٹیلی فون بوتھ کی طرف اشارہ کیا۔ بوتھ کے پہلو کے کئی شیشے غائب تھے اور اس کی دیوار عجیب وغریب اشتہاروں سے ڈھکی ہوئی تھی۔ ''پہلے تم اندر جاؤ ہیری!''

انہوں نے ٹیلی فون بوتھ کا دروازہ کھول دیا۔ ہیری نے اندر قدم رکھا اور سوچنے لگا کہ یہ کیا گھن چکر چل رہا ہے۔ مسٹر ویزلی بھی سکڑ کر ہیری کے پاس آ کر کھڑے ہو گئے اور انہوں نے دروازہ بند کر دیا۔ وہ دونوں تنگ بوتھ میں پھنس کر کھڑے تھے۔ ہیری ٹیلی فون سے ٹکرا رہا تھا۔ جو دیوار پر اس طرح لٹکا ہوا تھا جیسے کسی لٹیرے نے اسے کھینچ کر اکھاڑنے کی کوشش کی ہو۔ مسٹر ویزلی نے ہیری کے پاس سے ہاتھ بڑھا کر ریسیور اُٹھا لیا۔

''مسٹر ویزلی! مجھے لگتا ہے کہ یہ خراب ہے......'' ہیری نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

''نہیں نہیں! میں جانتا ہوں کہ یہ ٹھیک ہے......'' مسٹر ویزلی نے ریسیور کو اپنے سر کے اوپر اُٹھایا اور ڈائل کی طرف گھور کر دیکھا۔

''دیکھو چھ......'' انہوں نے نمبر ڈائل کیا۔ ''دو......چار......دوسرا چار......اور پھر دو......''

جب ڈائل کی پھرکی گھوم کر دوبارہ اپنی جگہ پر واپس آئی تو ٹیلی فون بوتھ میں ایک عورت کی آواز سنائی دی۔ یہ آواز مسٹر ویزلی کے ہاتھ میں پکڑے ریسیور میں سے نہیں آ رہی تھی بلکہ اتنی بلند اور صاف تھی جیسے کوئی غیبی عورت ان کے قریب کھڑے ہو کر بول رہی ہو۔

''محکمہ جادو میں آپ کو خوش آمدید کہا جاتا ہے...... براہ کرم! اپنا نام اور کام بتائیے۔''

''ار......'' مسٹر ویزلی بوکھلا اُٹھے جو یہ طے نہیں پا رہے تھے کہ انہیں ریسیور میں بولنا چاہئے یا نہیں۔ بعد میں انہوں نے ماؤتھ پیس کو کان سے لگاتے ہوئے کہا۔ ''شعبہ ماگلو ممنوعہ استعمالات کا آرتھر ویزلی ہیری پوٹر کے ساتھ یہاں آیا ہے جسے آج محکماتی مقدمے کی سماعت میں حاضر ہونا ہے......''

''شکریہ!'' عورت کی پرسکون آواز سنائی دی۔ ''براہ کرم! مہمانوں والے بیجز اُٹھا کر اپنے چوغوں پر سامنے لگا لیجئے۔''

ایک ہلکی سی آواز آئی اور ہیری نے دیکھا جس جگہ سے عام طور پر سکے ڈالے جاتے ہیں، اس جگہ سے کوئی چیز باہر نکل کر اس کے جسم سے ٹکرائی تھی۔ اس نے وہ چیز پکڑ لی۔ وہ ایک چوکور سفید رنگ کا بیج تھا، جس پر بڑے الفاظ میں 'ہیری پوٹر محکماتی سماعت کی حاضری' لکھے ہوئے تھے۔ اس نے بیج کو اپنی ٹی شرٹ کے سامنے پن کے ساتھ لگا لیا پھر اسی عورت کی آواز دوبارہ سنائی دی۔ ''محکمے میں آنے والے مہمان! چیکنگ ڈیسک پر آپ کی تلاشی لی جائے گی اور آپ کی چھڑی کی رجسٹریشن کی جائے گی۔ چیکنگ ڈیسک صدر دروازے کے دوسرے کنارے پر واقع ہے۔''

ٹیلی فون بوتھ میں ارتعاش سا پیدا ہو گیا۔ ہیری کو لمحہ بھر کیلئے لگا جیسے زلزلے سے زمین ہل رہی ہو اور پھر ٹیلی فون اپنی جگہ سے کھسکتا ہوا زمین کے اندر دھنسنے لگا۔ ہیری نے گھبرا کر ادھر ادھر دیکھا۔ سڑک اب بھی خالی تھی۔ فٹ پاتھ اوپر اُٹھتا ہوا ان کے سروں کے پاس آ رہا تھا۔ کچھ ہی پلوں بعد ان کے سروں کے اوپر گھپ اندھیرا چھا گیا اور کچھ بھی دکھائی دینا بند ہو گیا۔ ٹیلی فون کسی لفٹ کی طرح نیچے کی طرف اترتا جا رہا تھا۔ ہیری کو کہیں دور سے ہلکی ہلکی تھرتھراتی ہوئی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ لگ بھگ ایک منٹ بعد حالانکہ ہیری کو یہ زیادہ لمبا دورانیہ محسوس ہو رہا تھا۔ ان کے پیروں پر ایک سنہری روشنی پڑی جو آہستہ آہستہ چوڑی ہوتی چلی گئی اور کچھ ہی دیر بعد اس کی آنکھوں تک پہنچ گئی۔ تیز روشنی کے سبب اس کی آنکھوں میں پانی بھر آیا، اس کیلئے اسے اپنی پلکیں بار بار جھپکانا پڑیں۔

''محکمہ جادو...... آپ کا استقبال کرتا ہے۔'' اسی عورت کی آواز بوتھ میں دوبارہ گونجی۔

ٹیلی فون بوتھ کا دروازہ کھل گیا اور مسٹر ویزلی اس سے باہر نکل گئے۔ ہیری بھی ان کے پیچھے پیچھے چل دیا۔ سامنے کا منظر دیکھ کر اس کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔

وہ لوگ ایک بہت لمبے اور کشادہ ہال کے ایک سرے پر کھڑے تھے۔ یہاں گہرے رنگ کی لکڑی کا چمکدار فرش تھا۔ مور کے پنکھ جیسی نیلی چھت پر چمکتے ہوئے سنہرے تختے لگے ہوئے تھے جو کسی بڑے آسمانی نوٹس بورڈ کی طرح ہلتے اور بدلتے رہتے تھے۔ دونوں طرف کی دیواروں پر گہرے رنگ کی لکڑی کے تختے نصب تھے اور کئی خوبصورت آتشدان قطار در قطار بنے ہوئے تھے جن میں سے سبز شعلے بھڑک رہے تھے۔ ہر کچھ پل بعد کوئی جادوگرنی یا جادوگر کڑاک کی آواز کے ساتھ بائیں جانب بنے کسی نہ کسی آتشدان سے نمودار ہو رہا تھا۔ دائیں طرف والے آتشدان کے سامنے جانے والے لوگوں کی چھوٹی چھوٹی قطاریں دکھائی دے رہی تھیں۔

ہال میں نصف فاصلے پر ایک فوارہ نصب تھا۔ اس میں سونے کے مجسمے لگے ہوئے تھے جو انسانوں سے کافی بڑی قامت کے تھے۔ یہ مجسمے ایک چوڑے گول حوض کے درمیان میں نصب تھے۔ سب سے لمبا مجسمہ ایک معزز دکھائی دینے والے جادوگر کا تھا جس نے اپنی چھڑی ہوا میں بلند کر رکھی تھی، اس کے پہلو میں ایک خوبصورت جادوگرنی، ایک قنطورس، ایک غوبلن اور ایک گھریلو خرس کے مجسمے لگے ہوئے تھے۔ آخری تین مجسمے جادوگر اور جادوگرنی کو معترف نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔ جادوگر اور جادوگرنی کی چھڑیوں سے پانی کی دھاریں پھوٹ رہی تھیں۔ اسی طرح قنطورس کے پیر کے کھروں سے، غوبلن کے ہیٹ کی نوک سے اور گھریلو خرس کے دونوں کانوں سے پانی کی دھاریں نکل کر فوارے کا منظر پیش کر رہی تھیں۔ ثقاب اڑان کے ذریعے آنے والے لوگوں کی کڑاک جیسی آواز سنائی دیتی تھی جبکہ آتے جاتے سینکڑوں جادوگروں اور جادوگرنیوں کے چلنے کی آوازوں کے ساتھ پانی گرنے کی آواز بھی فضا میں گونج رہی تھی۔ زیادہ تر جادوگروں کے چہروں پر صبح کا اُداسی بھرا خوابیدہ تاثر ٹپک رہا تھا۔ وہ ہال کے کنارے پر لگے ایک سنہری دروازے کی طرف جا رہے تھے۔

''اس طرف چلو......'' مسٹر ویزلی نے کہا۔

وہ ہجوم میں شامل ہو گئے اور محکمے کے ملازمین کے بیچ سے ہوتے ہوئے چلتے رہے۔ کچھ ملازمین چرمئی کاغذوں کے ڈھیر اُٹھا کر لے جا رہے تھے۔ کچھ پرانے بریف کیس لے کر چل رہے تھے اور کچھ چلتے چلتے روزنامہ جادوگر پڑھتے جا رہے تھے۔ فوارے کے پاس سے گزرتے ہوئے ہیری نے دیکھا کہ حوض کی تہہ میں کچھ چاندی کے سکل اور کانسی کے نٹس پڑے ہوئے تھے۔ پاس لگے ہوئے ایک سائن بورڈ پر لکھا تھا۔

اس فوارے میں جادوگر اور جادوگرنیوں کی طرف سے ڈالے گئے سبھی سکے سینٹ مونگوز ہسپتال برائے ہنگامی حادثات و جادوئی عوارض کو خیرات کئے جاتے ہیں۔

ہیری نے بے قراری سے سوچا اگر مجھے ہوگورٹس سے نہ نکالا گیا تو میں اس میں دس گیلن ڈالوں گا۔

''ادھر چلو ہیری!'' مسٹر ویزلی نے کہا۔ اس کے بعد وہ سنہری دروازوں کی طرف جانے والے محکمے کے ملازمین کے ہجوم سے نکل کر بائیں طرف چل دیئے جہاں ایک سائن بورڈ لگا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ 'چیکنگ ڈیسک'......اس کے نیچے مور جیسے رنگ کے نیلے چوغے میں ملبوس ایک جادوگر بیٹھا تھا جس کی ڈاڑھی ٹھیک سے بنی نہیں ہوئی تھی۔ اس کے قریب پہنچنے پر اس نے اپنا سر اُٹھا کر ان کی طرف دیکھا۔ ہاتھ میں پکڑا ہوا روزنامہ جادوگر اخبار کو ایک طرف ڈال کر وہ ان کی طرف متوجہ ہو گیا۔

''میرے ساتھ ایک مہمان آیا ہے......'' مسٹر ویزلی نے ہیری کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''ادھر آ جاؤ......'' جادوگر نے بوریت بھرے انداز میں کہا۔

جیسے ہی ہیری اس کے قریب پہنچا تو جادوگر نے ایک لمبی سنہری سلاخ جیسا آلہ نکالا جو کسی کار کے ایریل کی مانند پتلا اور لچکدار تھا۔ اس نے اسے ہیری کے سامنے اور پیچھے ہوا میں لہرایا۔

''چھڑی......'' بیزار چہرے والے جادوگر نے اپنے سنہرے آلے کو ایک طرف نیچے رکھتے ہوئے کہا۔ ہیری نے اس کے بڑھے ہوئے ہاتھ کو دیکھ کر اپنی چھڑی نکالی اور اسے تھما دی۔ جادوگر نے اسے ایک عجیب دکھائی دینے والی شیشے کی نالی میں ڈال کر ایک بڑے تھال میں رکھ دیا۔ سنہرا تھال کسی ترازو کی طرح دکھائی دیتا تھا جو ایک ہی پلڑے والا تھا۔ تھال میں ارتعاش پیدا ہوا، وہ گھوما اور پھر رُک گیا۔ ہیری نے دیکھا کہ اس تھال کے نیچے ایک لمبی سی درز تھی جس میں سے ایک چرمئی کاغذ کا ٹکڑا باہر نکل رہا تھا۔ جادوگر نے ہاتھ بڑھا کر اسے پکڑا اور تھال کے کنارے سے پھاڑ کر الگ کر لیا۔ اب وہ اس چرمئی ٹکڑے کو گھور رہا تھا۔

''گیارہ انچ، ققنس کے پنکھ والی، چار سال سے زیر استعمال ہے، ٹھیک ہے؟''

''ہاں!'' ہیری کسی قدر مضطرب لہجے میں بولا۔

''ٹھیک ہے، میں اسے ریکارڈ میں جمع کر لیتا ہوں۔'' جادوگر نے چرمئی کاغذ کے ٹکڑے کو شیشے کی باریک تار میں پرو دیا پھر اس نے ہیری کو اس کی چھڑی واپس دیتے ہوئے کہا۔ ''لو اسے سنبھال لو......''

’’شکریہ......‘‘

’’ذرا ٹھہرو......‘‘ جادوگر نے آہستگی سے کہا۔

اس کی نگاہیں ہیری کے مہمان والے سفید چوکور بیج پر آ کر ٹھہر گئیں اور پھر خود بخود لاشعوری طور پر اُٹھتی ہوئی اس کے ماتھے کے نشان پر جم گئیں۔

’’شکریہ ایرک!‘‘ مسٹر ویزلی نے تھوڑے سخت لہجے میں کہا اور ہیری کا کندھا پکڑ کر اسے وہاں سے دور لے گئے۔ اب وہ ان جادوگرنیوں اور جادوگروں کے ہجوم کی طرف جا رہے تھے جو سنہرے دروازے کی طرف بڑھ رہے تھے۔ ہجوم کی دھکم پیل کے بیچ ہیری مسٹر ویزلی کے پیچھے پیچھے دروازے سے باہر نکل کر ایک چھوٹے ہال میں پہنچ گیا۔ وہاں سنہری باڑھ کے عقب میں کم از کم بیس لفٹس دکھائی دے رہی تھیں۔ ہیری اور مسٹر ویزلی ان میں سے ایک مختصر قطار میں کھڑے ہو گئے۔ ان کے قریب ایک جادوگر کھڑا تھا جس کی ڈاڑھی کافی لمبی تھی۔ اس کے ہاتھ میں ایک بڑا گتے کا ڈبہ پکڑا ہوا تھا اور اس میں سے کھڑکھڑانے کا عجیب سا شور اُٹھ رہا تھا۔

’’سب ٹھیک چل رہا ہے، آرتھر......؟‘‘ ڈاڑھی والے جادوگر نے مسکرا کر پوچھا۔

’’ہاں بوب! اس میں کیا چیز ہے؟‘‘ مسٹر ویزلی نے گتے کے ڈبے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا۔

’’ہمیں یقینی معلوم نہیں ہے......‘‘ بوب نامی جادوگر نے سنجیدگی سے جواب دیا۔ ’’ہم نے اسے مرغا سمجھا تھا مگر وہ تو آگ اگلنے لگا۔ غیر قانونی تجرباتی افزائش نسل کا معاملہ لگتا ہے۔ کسی پاگل جادوگر نے مرغے کو ڈریگن کی خوراک کھلا کر اس کے ساتھ کوئی عجیب کھلواڑ کیا ہے۔‘‘

ایک زوردار دھماکے اور کھڑکھڑاتی ہوئی آواز کے ساتھ ان کے بالکل سامنے لفٹ اتر کر رُک گئی۔ سنہری باڑھ کے گرد حرکت پیدا ہوئی اور وہ آگے کی طرف سرکنے لگی۔ کافی ساری بھیڑ کے ساتھ ہیری اور مسٹر ویزلی دونوں لفٹ میں سوار ہو گئے۔ ہیری تیزی سے عقبی دیوار کی طرف بڑھا اور چپک کر کھڑا ہو گیا۔ کئی جادوگر اور جادوگرنیاں اس کی طرف دلچسپی بھری نظروں سے دیکھ رہے تھے۔ وہ کسی سے نگاہیں نہیں ملانا چاہتا تھا اسی لئے وہ اپنے پیروں کی طرف دیکھنے لگا اور ماتھے کے نشان کو چھپانے کیلئے اس کی اپنے بالوں کی لٹ ماتھے پر گرا دی۔ لفٹ کا دروازہ ایک دھماکے دار آواز کے ساتھ بند ہوا اور پھر لفٹ آہستہ آہستہ اوپر کی طرف اُٹھنے لگی۔ کچھ لمحوں بعد ایک عورت کی آواز لفٹ کے اندر سنائی دی، یہ اسی عورت کی آواز تھی جو ہیری نے سرخ ٹیلی فون بوتھ میں سنی تھی۔

’’ساتویں درجے کا پڑاؤ۔ شعبہ جادوئی کھیل وفنون لطیفہ، جس میں برطانیہ اور آئرلینڈ کیوڈچ لیگ کا مرکزی دفتر، سرکاری گوب سٹون کلب اور مضحکہ خیز اشیاء کی رجسٹریشن کا دفتر ہیں۔‘‘

جیسے ہی لفٹ کا دروازہ کھلا۔ ہیری کو ایک گندی سی راہداری دکھائی دی جس کی دیواروں پر کیوڈچ ٹیموں کے بے شمار اشتہار لگے ہوئے تھے۔ لفٹ میں سے ایک جادوگر بڑی مشکل سے باہر نکل پایا کیونکہ اس نے بہت سارے بھاری ڈنڈے اُٹھا رکھے تھے۔ اس

کے باہر نکلتے ہی دروازہ ایک بار پھر بند ہو گیا اور لفٹ اوپر کی طرف چڑھنے لگی۔ کچھ ہی لمحوں بعد عورت کی آواز نے دوبارہ اعلان کیا۔

''چھٹے درجے کا پڑاؤ۔ شعبہ جادوئی آمدورفت، جس میں سفوف انتقال کے سفر کا سرکاری دفتر، بہاری ڈنڈوں کے قواعد وضوابط کا دفتر، گھریری کنجی کا سرکاری دفتر اور ثقاب اڑان کی نقل حرکت کا ریکارڈ دفتر ہیں۔''

ایک بار پھر لفٹ کا دروازہ کھلا۔ چار پانچ جادوگر اور جادوگرنیاں باہر نکل گئے۔ اسی وقت کاغذوں سے بنے کئی جہاز ہوا میں اُڑتے ہوئے لفٹ میں داخل ہو گئے اور اندر موجود لوگوں کے سروں کے اوپر دائرے میں گھومنے لگے۔ ہیری نے ان کی طرف حیرانگی سے دیکھا۔ وہ زردی مائل بینگنی رنگ کے تھے اور ان کے پروں کے کناروں پر جادوئی محکمے کی مہر ثبت تھی۔

''یہ بین محکماتی دستاویزات ہیں۔ سرکاری شعبوں کے درمیان پیغامات کی ترسیل کی جاتی ہے، ان کی وجہ سے کسی فرد کو اپنے دفتر سے نکل کر دوسرے دفتر میں جانے کی ضرورت نہیں رہتی۔'' مسٹر ویزلی نے سرگوشی کرتے ہوئے بتایا۔ ''ہم پہلے اس کام کیلئے الوؤں کا استعمال کیا کرتے تھے لیکن ان کی وجہ سے بہت زیادہ گندگی اور بدبو رہتی تھی...... پوری میزان کی گندی بیٹوں سے بھری رہتی تھی......''

اب وہ دوبارہ اوپر جا رہے تھے۔ ہیری نے دیکھا کہ کاغذی جہاز اب چھت میں لٹکتے ہوئے لیمپ کے گرد پروانوں کی طرح چکر کاٹ رہے تھے۔ عورت کی آواز پھر گونجی۔

''پانچویں درجے کا پڑاؤ۔ شعبہ بین الاقوامی تعلقات عامہ، جس میں بین الاقوامی جادوئی تجارتی امور و مالیات، بین الاقوامی جادوئی نفاذِ قانون کا دفتر اور بین الاقوامی فروغ تعاون کی برطانوی نشستوں کا دفتر ہیں۔''

دروازہ کھلتے ہی دو کاغذی جہاز لپک کر باہر نکل گئے۔ ان کے پیچھے پیچھے کچھ جادوگر اور جادوگرنیاں بھی باہر نکل گئیں لیکن اگلے ہی لمحے کئی اور کاغذی جہاز اُڑتے ہوئے اندر گھس گئے۔ لیمپ کے چاروں طرف ان کی تعداد بڑھ گئی تو لفٹ کی روشنی تھرکتی ہوئی محسوس ہونے لگی۔

''چوتھے درجے کا پڑاؤ۔ شعبہ قواعد وضوابط برائے قابو جادوئی جاندار، جس میں جادوئی جانور و عفریت اور بھوتوں کی تنظیمی دفتر، خطرناک درندہ اتلاف کمیٹی کا دفتر، غوبلن مشاورتی دفتر اور حشرات الارض کی ہدایاتی دفتر ہیں۔''

''معاف کیجئے۔'' آگ اگلنے والے مرغ کو لے جانے والے بوب نامی جادوگر نے جلدی سے کہا اور لفٹ سے باہر نکل گیا۔ کئی کاغذی جہاز ان کے پیچھے پیچھے چل دیئے۔ دروازہ ایک بار پھر بند ہو گیا اور لفٹ چل پڑی۔

''تیسرے درجے کا پڑاؤ۔ شعبہ جادوئی حادثات اور آفات، جس میں حادثاتی طبی متحرک دستے کا دفتر، تدفین کا مرکزی دفتر اور ماگلوؤں کی قابل معافی کمیٹی کا دفتر ہیں۔''

مسٹر ویزلی، ہیری اور ایک جادوگرنی کے علاوہ باقی سب لوگ اس پڑاؤ پر لفٹ سے اتر کر راہداریوں میں چلے گئے۔ لفٹ اب خالی ہو چکی تھی۔ جادوگرنی ایک بہت لمبے چرمئی کاغذ کے مندرجات کو پڑھنے میں مصروف تھی جو اس کے ہاتھوں سے لے کر فرش تک

لٹکا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ کچھ کاغذی جہاز اب بھی باقی تھے جو حسب معمول لیمپ کی روشنی میں منڈلاتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ ایک بار پھر دروازہ کھلا اور عورت کی آواز نے اعلان کیا۔

''دوسرے درجے کا پڑاؤ۔ شعبہ نفاذِ قانون، جس میں ممنوعہ استعمالات جادو کا دفتر، ایرورز کا مرکزی دفتر، جادوئی اسمبلی وعدالت عظمٰی کے دفاتر ہیں۔''

''ہمیں یہیں اترنا ہے۔'' مسٹر ویزلی نے کہا۔ وہ اس جادوگرنی کے پیچھے پیچھے لفٹ سے باہر نکلے اور دروازوں کی قطاروں والی ایک راہداری میں پہنچ گئے۔ ''میرا دفتر اس منزل پر عقبی سمت پر واقع ہے، ہمیں گھوم کر وہاں جانا پڑے گا۔'' مسٹر ویزلی نے آہستگی سے کہا۔

جب وہ ایک کھڑکی کے پاس سے گزرے جس میں سے دھوپ اندر آرہی تھی تو ہیری نے پوچھا۔ ''مسٹر ویزلی! کیا ہم اب بھی زمین کے نیچے ہی ہیں؟''

''بالکل!...... یہ کھڑکی جادوئی ہے۔ جادوئی شعبہ موسمیات روزانہ کی بنیاد پر یہ فیصلہ کرتا ہے کہ اس دن انہیں کیسا موسم فراہم کرنا چاہئے؟ جب وہ اپنی تنخواہ میں اضافے کی مانگ کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں دو مہینے تک طوفانی موسم، کان پھاڑ بادلوں کی گرج اور چیختی کھڑکیوں کو برداشت کرنا پڑتا ہے...... یہاں سے مڑ جاؤ، ہیری!''

وہ ایک موڑ پر مڑ گئے پھر وہ بلوط کے بھاری دروازے سے گزرے اور ایک خالی جگہ پر پہنچے جو کیبنوں میں منقسم تھی، جہاں سے باتوں اور ہنسی مذاق کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ کاغذی جہاز چھوٹے راکٹوں کی طرف کیبنوں کے اندر باہر اُڑ رہے تھے۔ سب سے قریبی کیبن پر بڑے حروف میں 'ایرورز مرکزی دفتر' لکھا ہوا تھا۔

جب وہ اس کیبن کے پاس سے گزرے تو ہیری نے چپکے سے دروازے سے اندر جھانکا۔ وہاں ایرورز نے اپنے اپنے کیبنوں کی دیواروں پر بہت کچھ چسپاں کر رکھا تھا۔ وہاں ملزم و مجرم جادوگروں کی تصویریں، ایرورز کے گھر والوں کی تصویریں، ان کے پسندیدہ کیوڈچ کھلاڑیوں کے اشتہار اور روزنامہ جادوگر کے مختلف تراشے لگے ہوئے تھے۔ سرخ چوغے والے ایک جادوگر کے بالوں کی چٹیا تو طل سے بھی بہت لمبی تھی۔ وہ اپنے جوتے میز پر رکھ کر بیٹھا ہوا تھا اور کچھ بول رہا تھا۔ اس کا پنکھ والا قلم خود بخود چرمئی کاغذ پر لکھتا جا رہا تھا۔ وہ کوئی رپورٹ تیار کر رہا تھا۔ کچھ فاصلے پر ایک جادوگرنی دکھائی دی، جس کی ایک آنکھ پر ایک پھاہا لگا ہوا تھا اور وہ اپنے کیبن کی دیوار کے اوپر سے کنگ سلے شکیلبوٹ سے باتیں کر رہی تھی۔

''صبح بخیر ویزلی!'' جب وہ پاس پہنچے تو کنگ سلے نے اجنبیت کے ساتھ کہا۔ ''مجھے تم سے ایک بات کہنا ہے، کیا تمہارے پاس ایک سیکنڈ کا وقت ہے؟''

''ہاں! اگر وہ بات واقعی ایک سیکنڈ میں ہی پوری ہو جائے۔'' مسٹر ویزلی نے مسکرا کر کہا۔ ''مجھے ذرا جلدی ہے......''

وہ دونوں اس طرح بات چیت کررہے تھے جیسے ایک دوسرے کو اچھی طرح سے جانتے ہی نہ ہوں۔ جب ہیری نے کنگ سلے سے بات کرنے کیلئے اپنا منہ کھولنے کی کوشش کی تو مسٹر ویزلی نے اس کے پاؤں پر اپنا پیر رکھ دیا۔ وہ کنگ سلے کے پیچھے پیچھے چل دیئے اور آخری کیبن میں پہنچ گئے۔ وہاں پہنچ کر ہیری کسی قدر سکتے کا شکار ہو گیا۔ ہر طرف سیریس کا چہرہ دکھائی دے رہا تھا۔ جوان کی طرف خونخوار انداز میں دیکھ رہا تھا۔ اخباروں کے تراشے اور پرانی تصویریں، پوٹر گھرانے کی تقریبات اور شادی کی تصویریں، جن میں سیریس نہایت مہذب اور باوقار دکھائی دے رہا تھا۔ ہر دیوار سیریس کی ہی تصویر سے ڈھکی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ صرف ایک ہی جگہ ایسی تھی جہاں سیریس دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ یہ دنیا کا نقشہ تھا جو دیوار کا کافی حصہ گھیرے ہوئے تھا۔ اس میں چھوٹی چھوٹی سرخ پنیں لگی ہوئی تھیں۔ جن کے بلوری سرنگینوں کی طرح چمک رہے تھے۔

''یہ لو......'' کنگ سلے نے مسٹر ویزلی کے ہاتھ میں چرمئی کاغذوں کا دستہ تھماتے ہوئے کہا۔ ''مجھے پچھلے بارہ ماہ میں اُڑنے والے ماگلو گاڑیوں کے بارے زیادہ سے زیادہ معلومات چاہئے۔ ہمیں خبر ملی ہے کہ شاید بلیک اپنی پرانی موٹر سائیکل کا استعمال اب بھی کررہا ہے......''

کنگ سلے نے ہیری کی طرف دیکھ کر آنکھ ماری اور پھر دھیرے سے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔ ''اسے یہ رسالہ دے دینا، اسے یہ دلچسپ لگے گا۔'' پھر اس نے اکھڑے ہوئے لہجے میں بلند آواز میں کہا۔ ''اور ویزلی! اس کام میں زیادہ دیر مت لگانا۔ ہاتھاروں والی رپورٹ میں تاخیر کی وجہ سے ہماری تفتیش ایک ماہ پہلے ہی رُکی رہی ہے......''

''اگر تم نے میری رپورٹ پڑھی ہوتو تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ انہیں ہاتھار نہیں بلکہ ہتھیار کہا جاتا ہے۔'' مسٹر ویزلی نے سخت لہجے میں کہا۔ ''اور مجھے لگتا ہے کہ تمہیں موٹر سائیکل کی معلومات کیلئے تھوڑا انتظار کرنا پڑے گا۔ ہم اس وقت بہت زیادہ مصروفیت کا شکار ہیں۔'' انہوں نے اپنی آواز دبا کر کہا۔ ''اگر تم سات بجے سے پہلے نکل سکو تو ماؤلی آج گوشت کے لذیذ کوفتے بنا رہی ہے۔''

انہوں نے ہیری کو اشارہ کیا اور اسے کنگ سلے کے کیبن سے باہر لے گئے۔ وہ بلوط کی لکڑی کے ایک اور دروازے سے ہوتے ہوئے دوسری راہداری میں پہنچ گئے۔ وہاں جا کر وہ بائیں جانب مڑے اور راہداری میں چلتے گئے۔ پھر دائیں طرف مڑ کر ایک کم روشنی والی گندی اور پرانی راہداری میں داخل ہوئے۔ وہ چلتے ہوئے سامنے والی دیوار کے پاس پہنچ کر رُک گئے۔ وہاں بائیں طرف ایک دروازہ تھوڑا سا کھلا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ اندر جھاڑوؤں کی الماری دکھائی دے رہی تھی اور دائیں طرف کا دروازے پر کانسی کی میل زدہ اور پرانی تختی لگی ہوئی تھی جس پر لکھا تھا۔ 'شعبہ ممنوعہ استعمالات ماگلو اشیاء'۔

مسٹر ویزلی کا گندا سا دفتر جھاڑوؤں کی الماری سے بھی چھوٹا دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے اندر دو میزیں ٹھونسی پڑی تھیں۔ میز کے آس پاس چلنے کی ذرا سی بھی جگہ نہیں تھی کیونکہ فائلیں رکھنے کیلئے الماریاں دیواروں کے ساتھ لگی ہوئی تھیں، جن کے پیٹ کافی پھیلے ہوئے تھے۔ فائلوں کا انبار اس قدر زیادہ تھا کہ وہ الماریوں سے باہر لٹکا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ دیوار کی بچی کھچی جگہ مسٹر ویزلی کی

دیوانگی کا ثبوت پیش کر رہی تھی جہاں کاروں کے کئی اشتہار چسپاں تھے۔ جس میں سے ایک کھلے ہوئے انجن کا تھا۔ دو لیٹر بکس کی تصویریں تھیں جو انہوں نے ماگلو بچوں کی کتابوں سے کاٹی ہوئی تھیں اور ایک ہدایتی اشتہار تھا جس میں پلگ میں تار لگانے کا طریقہ بتایا گیا تھا۔

مسٹر ویزلی کی میز پر لبالب بھری ٹرے میں سب سے اوپر ایک پرانا ٹوسٹر رکھا ہوا تھا جو ہچکیاں بھر رہا تھا۔ اس کے علاوہ وہاں پر چمڑے کے دستانے بھی تھے جو اپنے انگوٹھے خود بخود دہلا رہے تھے۔ ٹرے کے پاس ویزلی گھرانے کی ایک تصویر رکھی تھی۔ ہیری نے دیکھا کہ پرسی اس میں سے باہر چلا گیا تھا۔

''یہاں کھڑکی نہیں ہے۔'' مسٹر ویزلی نے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا اور اپنی جیکٹ اتار کر کرسی کی پشت پر ٹانگ دی۔ ''ہم نے کھڑکی کا مطالبہ کیا تھا لیکن انہیں لگا کہ ہمیں اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ بیٹھ جاؤ ہیری! ایسا لگتا ہے کہ پرکنز ابھی تک نہیں آیا ہے......''

ہیری پرکنز کی میز کے پیچھے والی کرسی میں بمشکل سکڑ کر بیٹھ گیا۔ مسٹر ویزلی چرمئی کاغذ کے اس دستے کو سرسری طور پر دیکھنے لگے جو کنگ سلے نے انہیں دیا تھا۔

''اوہ!'' انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا جب انہوں نے ڈھیر کے درمیان سے 'حیلہ سخن' نامی ایک رسالہ نکالا۔ ''ہاں!......'' انہوں نے اسے الٹ پلٹ کر دیکھا۔ ''ہاں! اس کی بات صحیح ہے، مجھے یقین ہے کہ سیریس کو یہ بہت دلچسپ لگے گا۔ اوہ خدایا! اب یہ کیا ہے......؟''

کھلے ہوئے دروازے سے ایک کاغذی جہاز اُڑتا ہوا اندر داخل ہوا اور ہچکیاں لیتے ہوئے ٹوسٹر کے اوپر گر گیا۔ مسٹر ویزلی نے اسے کھول کر بلند آواز میں پڑھا۔

''بیتھ نال نامی مقام پر تیسرا الٹیاں کرنے والا ٹوائلٹ پایا گیا ہے، براہ کرم! اس کی فوری تفتیش کی جائے۔...... یہ معاملہ تو غیر معمولی ہوتا جا رہا ہے۔''

''قے کرنے والا ٹوائلٹ......؟'' ہیری چونک کر بولا۔

''ماگلوؤں کے خلاف مسخرا پن ہے۔'' مسٹر ویزلی نے تیوریاں چڑھاتے ہوئے کہا۔ ''پچھلے ہفتے ہمیں ایسے دو ٹوائلٹ ملے تھے، ایک ومبلڈن میں اور دوسرا ایلیفانٹ کیسل میں۔ ماگلو جب فلش کرنے کیلئے زنجیر کھینچتے ہیں تو گندگی نیچے بہنے کے بجائے جھٹکے سے اوپر اچھلتی ہے اور پھر لگاتار باہر نکلتی ہی رہتی ہے۔ خیر! تم تصور کر سکتے ہو کہ کیا حال ہوتا ہوگا۔ بیچارے ماگلو، ان لوگوں کو کیا بولتے ہیں جن کا نام شاید پمبل ہے۔ وہ لوگ جو پائپ وغیرہ ٹھیک کرتے ہیں۔''

''پلمبرز......'' ہیری نے تصحیح کی۔

’’ہاں! وہی......لیکن ظاہر ہے کہ وہ کچھ بھی نہیں کر پاتے۔ مجھے امید ہے کہ جو بھی یہ مسخرا پن کر رہا ہے، اسے جلد ہی گرفتار کر لیا جائے گا......‘‘

’’کیا اسے پکڑنے کیلئے ایرورز جائیں گے؟‘‘

’’ارے نہیں! یہ ایرورز کے درجے کا کام نہیں ہے۔ یہ تو نفاذِ قانون کے ہنگامی دستے کا کام ہے......اوہ ہیری! یہ لو...... پرکنز بھی آ گیا ہے......‘‘

جھکی ہوئی کمر والا ایک ڈرپوک دکھائی دینے والا بوڑھا جادوگر ہانپتا ہوا اندر آیا۔

’’اوہ آرتھر!‘‘ اس نے متوحش نظروں سے ہیری کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔’’شکر ہے، تم مل گئے۔ میں نہیں جانتا تھا کہ کیا کروں۔ یہاں پر تمہارا انتظار کروں یا نہ کروں...... میں نے تمہارے گھر پر ابھی ابھی ایک الّو بھیجا ہے لیکن وہ تمہیں نہیں مل پایا ہوگا...... ابھی دس منٹ پہلے ایک بہت اہم پیغام آیا تھا......‘‘

’’مجھے قے کرنے والے ٹوائلٹ کے بارے میں پتہ چل چکا ہے پرکنز!‘‘ مسٹر ویزلی نے کہا۔

’’نہیں نہیں...... پیغام ٹوائلٹ کے بارے میں نہیں تھا بلکہ پوٹر کی سماعت کے بارے میں تھا......انہوں نے جگہ اور وقت دونوں بدل دیئے ہیں......سماعت اب آٹھ بجے دس نمبر والی پرانی عدالت میں کی جائے گی......‘‘

’’پرانی عدالت......لیکن انہوں نے تو مجھے بتایا تھا......اوہ بیڑہ غرق ہو......‘‘ مسٹر ویزلی نے جیسے ہی اپنی گھڑی دیکھی، ان کی چیخ نکل گئی اور وہ اپنی کرسی سے اچھل کر کھڑے ہو گئے۔

’’جلدی کرو ہیری! ہمیں وہاں پانچ منٹ پہلے پہنچ جانا چاہئے تھا......‘‘

پرکنز الماریوں کے ساتھ چپک کر کھڑے ہو گئے جب مسٹر ویزلی اپنی میز سے نکل کر اس کے پاس سے گزرے۔ ہیری ان کے پیچھے پیچھے دوڑ رہا تھا۔

’’انہوں نے وقت کیوں بدل دیا ہے؟‘‘ ہیری نے ہانپتے ہوئے پوچھا جب وہ ایرورز کے کیبن کے پاس سے گزر رہے تھے۔ ایرورز باہر جھانک کر انہیں بھاگتے ہوئے دیکھ رہے تھے ہیری کو محسوس ہوا کہ جیسے اس کا دل پرکنز کے میز پر کہیں رہ گیا ہو۔

’’مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا ہے لیکن شکر ہے کہ ہم یہاں جلدی ہی آ گئے تھے۔ اگر تم سماعت میں نہیں پہنچ پائے تو نہایت سنگین نتیجہ نکل سکتا ہے......‘‘

مسٹر ویزلی لفٹ کے پاس رُک گئے اور بے چینی سے نیچے جانے والے بٹن کو بار بار دباتے رہے۔’’آ جاؤ......جلدی کرو......‘‘

کھڑکھڑاتی ہوئی آواز کے ساتھ جب لفٹ وہاں پہنچی تو وہ تیزی سے اس میں سوار ہو گئے۔ جب لفٹ بیچ میں کہیں رُکتی تھی تو مسٹر ویزلی جھنجلاہٹ میں اسے برا بھلا کہنے لگتے اور بار بار نو نمبر والا بٹن دباتے رہتے۔

''ان عدالتوں کا استعمال تو کئی برسوں سے ختم کر دیا گیا تھا...... مجھے سمجھ میں نہیں آتا کہ وہ وہاں پر کیوں سماعت کرنا چاہتے ہیں، جب تک کہ......لیکن نہیں......'' مسٹر ویزلی غصے نے بھناتے ہوئے خود سے باتیں کر رہے تھے۔

پھر مسٹر ویزلی خاموش ہو گئے کیونکہ ایک موٹی جادوگرنی لفٹ میں داخل ہو گئی تھی۔ اس کے ہاتھ میں ایک پیالہ تھا جس میں سے دھواں نکل رہا تھا۔

''داخلی راستے سے الگ پڑاؤ......'' لفٹ میں عورت کی آواز نے اعلان کیا اور پھر سنہری باڑھ پیچھے سرک گئی۔ ہیری کو دور فوارے میں لگی سونے کے مجسموں کی جھلک دکھائی دی۔ موٹی جادوگرنی باہر نکل گئی اور بہت غمگین اور زرد رنگت والا ایک جادوگر اندر داخل ہوا۔ اب لفٹ دوبارہ نیچے جانے لگی تو اس نے مری ہوئی آواز میں کہا۔

''صبح بخیر آرتھر!......تم عام طور پر اتنا نیچے تو نہیں دکھائی دیتے ہو۔''

''بہت ضروری کام ہے، بوڈ!'' مسٹر ویزلی نے کہا جو اپنے پیروں پر اچھل رہے تھے اور ہیری کو پریشان نظروں سے دیکھ رہے تھے۔

''اوہ ہاں!......ظاہر ہے......'' بوڈ نے پلکیں جھپکائے بغیر ہیری کو دیکھتے ہوئے کہا۔

ہیری کے پاس اتنی فرصت نہیں تھی کہ وہ بوڈ کی طرف دھیان دے پاتا لیکن اس کے لگاتار گھورنے پر وہ اپنے اندر بے چینی سی محسوس کرنے لگا۔

''شعبہ اسراریات جادو......'' عورت کی آواز نے اعلان کیا۔

جب لفٹ کا دروازہ کھلا تو مسٹر ویزلی چیختے ہوئے بولے۔ ''جلدی کرو ہیری!''

وہ ایک راہداری میں بھاگنے لگے جو اوپر والی راہداریوں سے بہت الگ تھلگ دکھائی دے رہی تھی۔ یہاں کی دیواروں پر ویرانی چھائی ہوئی تھی۔ یہاں کھڑکیاں اور دروازے بالکل نہیں تھے۔ بس راہداری کے اختتام پر ایک سیاہ دروازہ دکھائی دے رہا تھا۔ ہیری کو محسوس ہوا کہ انہیں اسے دروازے تک جانا ہوگا، لیکن اس کے بجائے مسٹر ویزلی اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے بائیں طرف لے گئے جہاں سیڑھیاں دکھائی دے رہی تھیں۔

''نیچے چلو...... نیچے چلو......!'' مسٹر ویزلی نے ہانپتے ہوئے کہا۔ وہ ایک ساتھ دو دو سیڑھیاں نیچے اتر رہے تھے۔ ''لفٹ اتنا نیچے نہیں آسکتی ہے...... وہ لوگ یہاں سماعت کیوں کر رہے ہیں، یہ مجھے ابھی تک سمجھ میں نہیں......''

وہ لوگ سیڑھیوں کے نیچے پہنچ کر ایک اور راہداری میں بھاگنے لگے۔ یہ راہداری ہوگورٹس میں سنیپ کے تہہ خانے تک جانے والی راہداری سے کافی ملتی جلتی تھی۔ اس کی دیواریں پتھر کی تھیں اور یہاں دیواروں پر مشعلیں جل رہی تھیں۔ یہاں جو لکڑی کے وزنی دروازے لگے ہوئے تھے، ان میں لوہے کی سلاخیں، بڑی کنڈیاں اور چابیوں کے بڑے سوراخ دکھائی دے رہے تھے۔

’’عدالت نمبر......دس......میں سوچتا ہوں......ہم لوگ وہاں پہنچنے ہی والے ہیں......‘‘

مسٹر ویزلی ایک میلے دروازے کے سامنے جا کر رُک گئے جس پر لوہے کا ایک بڑا سا تالا لٹک رہا تھا انہوں نے دیوار سے ٹیک لگا کر اپنے سینے پر ہاتھ رکھ لیا۔

’’اندر چلے جاؤ......اس کے اندر چلے جاؤ فوراً......‘‘ انہوں نے بری طرح ہانپتے ہوئے اپنے انگوٹھے سے دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

’’کیا آپ......آپ نہیں چلیں گے......؟‘‘

’’نہیں......مجھے......وہاں جانے کی اجازت نہیں ہے......گڈ لک!‘‘

ہیری کا دل اچھل کر اس کے حلق میں آن اٹکا۔ اس نے تھوک نگلا اور لوہے کا وزنی کنڈا گھما کر دروازہ کھولا اور پھر وہ عدالت کے اندر داخل ہو گیا......

☆☆☆☆

آٹھواں باب

# عدالتی سماعت

ہیری کی سانس اٹک گئی، وہ دم بخود کھڑا تھا۔ جس بڑے تہہ خانے میں وہ داخل ہوا تھا وہ جانا پہچانا سا لگ رہا تھا۔ اس نے ناصرف اسے پہلے بھی دیکھا تھا بلکہ وہ یہاں آ بھی چکا تھا۔ اس جگہ کو اس نے ڈمبل ڈور کے تیشہ یادداشت میں دیکھا تھا اور وہ اس کی اونچی نشستوں پر بیٹھا بھی تھا۔ اسی جگہ پر اس نے لسٹرینج میاں بیوی کو اژقبان میں عمر قید کی سزا ہوتے ہوئے دیکھی تھی۔

یہاں کی پتھر کی دیواریں گہرے رنگ کی تھیں اور مشعلوں سے ہلکی ہلکی روشنی ہو رہی تھی۔ اس کے دونوں طرف خالی کرسیاں ڈھلوانی انداز میں لگی ہوئی تھیں اور آگے سب سے اونچی نشستوں پر کئی سایہ دار عکس بیٹھے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ وہاں موجود لوگ آپس میں دھیمے انداز میں گفتگو کر رہے تھے لیکن جیسے ہی ہیری نے دروازہ بند کیا تو ایک گھمبیر خاموشی چھا گئی۔

''تمہیں دیر ہوگئی......'' ایک سرد آواز غراتے ہوئے انداز میں عدالت میں گونجی۔

''معافی چاہتا ہوں!'' ہیری نے گھبرا کر کہا۔ ''مجھے...... مجھے معلوم نہیں تھا کہ وقت بدل دیا گیا ہے......''

''یہ جادوئی اسمبلی کی غلطی نہیں ہے۔'' اس آواز نے غرا کر کہا۔ ''ہم نے آج صبح تمہارے پاس ایک الّو روانہ کر دیا تھا۔ بہرکیف! اپنی کرسی پر بیٹھ جاؤ......''

ہیری نے کمرے کے بیچ میں رکھی ہوئی کرسی پر نگاہ ڈالی جس کے دستوں پر زنجیریں لپٹی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ وہ یہ دیکھ چکا تھا کہ یہ زنجیریں اچانک اچھل کر کرسی پر بیٹھنے والے کو جکڑ کر باندھ لیتی تھیں۔ جب وہ پتھر کے فرش پر چل کر کرسی کی طرف بڑھنے لگا تو تہہ خانے میں قدموں کی آواز گونجنے لگی۔ وہ مضطرب انداز میں کرسی پر بیٹھ گیا۔ زنجیریں اسی وقت خطرناک آواز کے ساتھ کھڑ کھڑا اُٹھیں لیکن انہوں نے اسے جکڑنے کی کوئی کوشش نہیں کی تھی۔ مضمحل نظروں کے ساتھ ہیری نے اپنا سر اُٹھایا اور اوپر نشستوں پر بیٹھے ہوئے لوگوں پر نگاہ ڈالی۔ جہاں تک وہ دیکھ سکتا تھا، وہاں قریباً پچاس لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ سبھی چمکدار کلیجی رنگ کے چوغے پہنے ہوئے تھے۔ ان کے چوغوں کے بائیں طرف ایک سفید 'ڈبلیو' حرف کاڑھا ہوا تھا۔ وہ سب ناک نیچے کر کے اسے تیز نظروں سے گھور رہے تھے حالانکہ کچھ لوگ اسے سادہ نظروں سے دیکھ رہے تھے اور کچھ لوگ اسے متجسس انداز میں دیکھ رہے تھے۔

سامنے والی قطار میں بیچوں بیچ جادوئی وزیراعظم کارنیلوس فج بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ ڈھلے ڈھلائے بدن والے آدمی تھے جن کے پاس اکثر ایک زردی مائل سبز یعنی طوطیائی رنگ کا ہیٹ رہتا تھا۔ آج ان کا ہیٹ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ آج ان کے چہرے پر دکھائی دینے والی خوشگوار مسکان بھی موجود نہیں تھی جو ہیری سے گفتگو کرتے ہوئے ان کے چہرے پر عموماً دکھائی دیا کرتی تھی۔ فج کی بائیں طرف ایک موٹی اور چوکور جبڑے والی جادوگرنی بیٹھی ہوئی تھی جس کے بال بھورے اور چھوٹے تھے۔ اس نے ایک آنکھ پر گول عدسہ لگا رکھا تھا اور وہ کافی ڈراؤنی دکھائی دے رہی تھی۔ فج کے دائیں طرف ایک اور جادوگرنی بیٹھی تھی لیکن وہ اپنی نشست پر اتنی پیچھے ہٹی ہوئی تھی کہ اس کا چہرہ سائے میں چھپ گیا تھا۔

''اب ٹھیک ہے......'' فج نے کہا۔ ''ملزم حاضر ہو چکا ہے......اب ہمیں کارروائی کا آغاز کرنا چاہئے۔ کیا آپ سب لوگ تیار ہیں؟'' انہوں نے حاضرین کی طرف نظر گھمائی۔

''جی سر!'' ایک کراری آواز سنائی دی۔ ہیری اس آواز کو اچھی طرح پہچانتا تھا۔ رون کا بھائی پرسی ویزلی سامنے والی میز کے بالکل آخر میں بیٹھا ہوا تھا۔ ہیری نے پرسی کی طرف دیکھا اور یہ امید کی وہ اسے پہچاننے کا کوئی تو اشارہ دے گا لیکن ایسا نہیں ہوا۔ پرسی اپنے سینگ دار فریم کی عینک کے پیچھے چرمئی کاغذ پر آنکھیں گڑائے ہوئے تھا اور اس نے اپنے ہاتھ میں ایک پنکھ والا قلم پکڑ رکھا تھا......

''بارہ اگست کی تادیبی کارروائی کی ساعت......'' فج نے تیز آواز میں کہا اور پرسی فوراً ان کی باتیں لکھنے میں مصروف ہو گیا۔ ''نابالغ جادوگر ممنوعہ استعمالات جادو کی خلاف ورزی اور بین الاقوامی جادوئی قانون کو توڑنے والے ملزم ہیری جیمس پوٹر، سکنہ مکان نمبر چار پرائیویٹ ڈرائیو لٹل ونجنگ پر فرد جرم عائد کرتی ہے۔''

''کارروائی کے منصف کارنیلوس اوسوالڈ فج، جادوئی وزیراعظم۔ امیلیا سوسن بونز، شعبہ نفاذِ قانون کی سربراہ۔ ڈولرس جین امبرتج، نائب میر منشی خاص۔ پرسی اگناٹیئس ویزلی، عدالتی کاتب......''

''استغاثہ کی شہادت کے ساتھ ایلبس پرسیول ولفریک برین ڈمبل ڈور'' اسی وقت ہیری کے عقب میں ایک بھرائی ہوئی آواز سنائی دی۔ ہیری نے اتنی تیزی سے اپنا سر گھمایا کہ اس کی گردن سے چٹاخ کی آواز نکل گئی۔ ڈمبل ڈور اطمینان کے ساتھ کمرے میں داخل ہو رہے تھے۔ انہوں نے لمبا نیلا چوغہ پہن رکھا تھا اور ان کا چہرہ بے حد پرسکون تھا۔ جب وہ ہیری کے پاس آئے تو مشعل کی روشنی میں ان کی سفید لمبی ڈاڑھی اور بال چمکنے لگے۔ انہوں نے اپنے نصف چاند کی شکل کی عینک کے اوپر سے فج کی طرف دیکھا جو ان کی بہت خمدار ناک کے بیچوں بیچ ٹکی ہوئی تھی۔ نشستوں پر موجود جادوگر اور جادوگرنیاں آپس میں کھسر پھسر کرنے لگے۔ اب ان کی نگاہوں کا محور ڈمبل ڈور کا چہرہ تھا۔ کچھ لوگ ان کی آمد پر ناخوش اور چڑچڑے دکھائی دے رہے تھے تو باقی خوفزدہ نظر آ رہے تھے۔ بہر حال، پیچھے کی قطار میں بیٹھی دو بوڑھی جادوگرنیوں نے ہاتھ ہلا کر ڈمبل ڈور کا استقبال کیا۔

ڈمبل ڈور کو قریب پا کر ہیری کا حوصلہ کافی بڑھ گیا تھا۔ اس کے دل و دماغ پر امید اور حفاظت کا ویسا ہی تاثر جاگ اُٹھا جیسا فاکس نامی ققنس کا نغمہ سن کر جاگا تھا۔ وہ ڈمبل ڈور سے نظر ملانا چاہتا تھا لیکن وہ اس کی طرف بالکل نہیں دیکھ رہے تھے، وہ تو بوکھلائے ہوئے فج کو ٹکٹکی باندھ کر دیکھے جا رہے تھے۔

''اوہ!...... ڈمبل ڈور......'' فج نے خود کو سنبھالتے ہوئے اور نرمی کا مظاہرہ کرنے کوشش کرتے ہوئے کہا۔ ''ہاں! آپ کو...... ار...... ہمارا...... ار...... پیغام مل گیا کہ...... ار...... سماعت کا وقت...... ار...... اور جگہ...... بدل لی ہے؟''

''پیغام تو نہیں مل پایا......'' ڈمبل ڈور نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ ''بہرحال اتفاق سے ہوئی غلطی کی وجہ سے میں تین گھنٹے پہلے ہی محکمے میں پہنچ گیا تھا، اس لئے کوئی نقصان نہیں ہوا۔''

''ہاں!...... ٹھیک ہے...... مجھے لگتا ہے کہ ہمیں اور کرسی کی ضرورت پڑے گی...... میں...... ویزلی، کیا تم......؟''

''پریشانی والی کوئی بات نہیں ہے...... پریشانی والی کوئی بات نہیں ہے......'' ڈمبل ڈور نے چہکتے ہوئے کہا۔ انہوں نے اپنی چھڑی نکال کر ہلکے انداز میں لہرائی اور پھر ایک نرم گدی والی کرسی ہوا میں نمودار ہو کر ہیری کی کرسی کے پاس جم گئی۔ ڈمبل ڈور اس کرسی پر اطمینان کے ساتھ بیٹھ گئے۔ انہوں نے اپنی لمبی انگلیوں کو آپس میں باندھ لیا اور ان کے اوپر سے فج کے چہرے پر پھیلی ہوئی بدحواسی کو دلچسپی کے ساتھ دیکھنے لگے۔ عدالتی پینل کے جادوگر ابھی تک ایک دوسرے سے سرگوشیاں کر رہے تھے اور بے چینی سے پہلو بدل رہے تھے۔ وہ اس وقت خاموش ہو گئے جب فج نے دوبارہ بولنا شروع کیا۔

''ٹھیک ہے...... ہاں...... الزام کی تفصیل...... ہاں!'' فج نے دوبارہ اپنے کاغذات کو ٹٹولتے ہوئے کہا۔ انہوں نے اپنے سامنے رکھے ہوئے ایک ڈھیر میں سے ایک چرمئی کاغذ نکالا اور ایک گہری سانس کھینچ کر اسے پڑھنے لگے۔ ''ملزم کے خلاف یہ الزام ہے...... کہ اس نے بھی پہلے بھی اسی طرح کے حرکت کی جس کیلئے اسے جادوئی محکمے کی طرف سے خبردار کیا جا چکا ہے۔ بہرحال، اس نوٹس کے اور اپنی حرکت کے غیر قانونی ہونے کی آگاہی کے باوجود اس نے ماگلوؤں والے علاقے میں ایک ماگلو کے سامنے دو اگست کو نو بج کر تیئیس منٹ پر جان بوجھ کر پشت بان جادو کا استعمال کیا جو نابالغ جادوگروں کے ممنوعہ استعمالات جادو کے مروجہ قانون 1875ء کے پیراگراف ج کے تحت ایک جرم قرار دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ یہ بین الاقوامی قانون برائے پوشیدگی جادوئی امور و جادوئی دنیا کے قانون کی شق نمبر 13 کی خلاف ورزی کا جرم بھی بنتا ہے۔''

''تم ہیری جیمس پوٹر ہو جو مکان نمبر چار پرائیویٹ ڈرائیو لٹل ون گنگ سرے میں رہتے ہو؟'' فج نے چرمئی کاغذ کے اوپر سے ہیری کو غصے سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''ہاں!'' ہیری نے جواب دیا۔

''تمہیں تین سال پہلے غیر قانونی جادو استعمال کرنے پر محکمے کی جانب سے خبردار کرنے والا نوٹس ملا تھا یا نہیں......؟''

''ہاں لیکن......؟''

''اور اس کے بعد بھی تم نے دو اگست کی رات کو پشت بان جادو کا استعمال کیا؟'' فج نے کڑے انداز میں پوچھا۔

''ہاں......لیکن......'' ہیری نے بولنا چاہا۔

''یہ جانتے ہوئے بھی کہ سترہ سال سے کم عمر ہونے کے باعث تمہیں سکول سے باہر جادو کے استعمال کی قطعاً اجازت نہیں ہے؟'' فج غرائے۔

''ہاں......لیکن......!''

''یہ جانتے ہوئے بھی کہ تم ماگلوؤں سے بھرے علاقے میں رہتے ہو؟''

''ہاں......لیکن......''

''یہ جانتے ہوئے بھی کہ اس وقت ایک ماگلو تمہارے ہمراہ تھا؟''

''ہاں!'' ہیری کے چہرے پر غصے کے آثار نمودار ہو گئے۔ ''لیکن میں نے اس کا استعمال اس لئے کیا تھا کیونکہ ہم پر......''

جس جادوگرنی نے ایک آنکھ پر شیشے کا عدسہ چڑھا رکھا تھا اس نے ہیری کی بات کاٹ دی اور سخت لہجے میں پوچھا۔ ''تم نے پشت بان جادو کا تخیل نمودار کیا؟''

''ہاں کیونکہ......'' ہیری نے کہنا چاہا۔

''مکمل جسم والا پشت بان جادو......؟''

''میں سمجھا نہیں......'' ہیری نے حیرانگی سے پوچھا۔

''تمہارے پشت بان جادو سے کوئی شکل وصورت بنتی ہے؟ میرا مطلب ہے کہ یہ دھواں نہیں تھا......'' عدسے والی جادوگرنی امیلیا بونز نے دلچسپی سے پوچھا۔

''ہاں!'' ہیری نے تلخی اور متوحش کے ملے جلے انداز میں کہا۔ ''یہ ایک قطبی ہرن تھا...... یہ ہمیشہ اسی روپ میں ظاہر ہوتا ہے......''

''ہمیشہ......'' میڈم بونز نے عجیب سے لہجے میں پوچھا۔ ''یعنی تم پہلے بھی پشت بان جادو کا استعمال کر چکے ہو......؟''

''جی ہاں! میں ایک سال سے زیادہ عرصے سے اسے استعمال کر رہا ہوں۔'' ہیری نے کہا

''اور تم صرف پندرہ سال کے ہو......؟''

''ہاں اور......''

''یہ جادو تم نے سکول سے سیکھا ہے؟''

’’جی ہاں! پروفیسر لوپن نے مجھے تیسرے سال کی پڑھائی میں یہ سکھایا تھا کیونکہ......‘‘

’’قابل تحسین......‘‘ میڈم امیلیا بونز نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔ ’’اتنی کم عمر میں حقیقی پشت بان جادو کا مکمل تخیل...... میں ایسا وہم وگمان میں نہیں سوچ سکتی تھی، کمال بات ہے۔‘‘

ان کے اردگرد کے کچھ جادوگر اور جادوگرنیاں دوبارہ چہ میگوئیاں کرنے لگے تھے لیکن باقی جادوگر تیوریاں چڑھا کر سر ہلا رہے تھے۔

’’سوال اس بات کا نہیں ہے کہ جادو کتنا قابل تحسین اور متاثر کن تھا۔‘‘ فج نے چڑچڑے انداز میں کہا۔ ’’دراصل! جادو جتنا زیادہ متاثر کن تھا یہ اتنا ہی زیادہ برا تھا کیونکہ اس لڑکے نے یہ کام ایک ماگلو کے سامنے کیا تھا۔‘‘

وہ لوگ جو تیوریاں چڑھا رہے تھے، وہ ان سے متفق دکھائی اور سر ہلا کر بڑبڑاتے ہوئے دکھائی دیئے لیکن پرسی کا سر ہلتا ہوا دیکھ کر ہیری کے ضبط کا دامن ٹوٹ گیا۔

’’میں نے اس کا استعمال صرف روح کھچڑوں کی وجہ سے کیا تھا۔‘‘ اس نے کسی کے بیچ میں رکاوٹ ڈالنے سے پہلے ہی زوردار لہجے میں کہہ دیا۔ جیسا کہ اسے سرگوشیوں اور بڑبڑاہٹ کے بڑھنے کی امید تھی لیکن اس کے برخلاف تہہ خانے میں عجیب سی خاموشی چھا گئی جو پہلے کی بہ نسبت زیادہ گہری اور روح فرسا تھی۔

’’روح کھچڑ......‘‘ میڈم بونز کے منہ سے اچانک نکلا اور انہوں نے اپنی موٹی بھنوؤں کو چڑھایا جب تک کہ ان کا عدسہ کے گرنے کا خطرہ لاحق نہ ہوگیا۔ ’’تمہارا اس بات سے کیا مطلب ہے، لڑکے؟‘‘

’’میرا مطلب ہے کہ اس گلی میں دو روح کھچڑوں نے مجھ پر اور میرے خالہ زاد بھائی پر حملہ کر دیا تھا......‘‘ ہیری نے جلدی جلدی سے بتایا۔

’’اوہ......‘‘ فج نے منہ سکوڑتے ہوئے کہا اور نشستوں پر بیٹھے ہوئے جادوگروں اور جادوگرنیوں پر نگاہ ڈال کر عجیب سے انداز میں مسکرائے، جیسے وہ ان سے بھی ہنسنے کیلئے کہہ رہے ہوں۔ ’’ہاں ہاں! میں نے سوچ رکھا تھا کہ ہمیں یقیناً کوئی ایسی ہی کہانی سننے کو ملے گی......‘‘

’’روح کھچڑ اور لٹل ونجنگ میں...... وہ وہاں پر گئے تھے!‘‘ میڈم بونز الجھے ہوئے انداز میں حیرانگی سے بولیں۔ ’’مجھے تو کچھ سمجھ میں نہیں آرہا ہے...... یہ سب کیا ہے؟‘‘

’’آپ کو کیا سمجھ میں نہیں آرہا ہے امیلیا؟‘‘ فج نے اب مسکراتے ہوئے کہا۔ ’’میں آپ کو پوری بات سمجھاتا ہوں، اس نے بارے میں سوچا ہوگا اور یہ فیصلہ کیا ہوگا کہ روح کھچڑ کا بہانہ بہت اچھی طرح سے کامیاب ہوسکتا ہے۔ ماگلو روح کھچڑ کو دیکھ تو سکتے نہیں ہیں، ہے نا لڑکے؟ بہت ہی لاجواب کہانی گھڑی ہے، بہت ہی شاندار...... لیکن اس حادثے کا کوئی گواہ نہیں ہے......‘‘

''یہ کوئی کہانی نہیں ہے اور نہ ہی میں جھوٹ بول رہا ہوں......'' ہیری نے بلند آواز میں گرجتے ہوئے کہا اور عدالت میں ایک بار پھر بڑبڑاہٹ شروع ہوگئی۔ ''وہ دو روح کھچڑ تھے اور وہ گلی کے دونوں اطراف سے آئے تھے۔ ہر چیز اندھیرے میں ڈوب گئی تھی اور یخ بستہ سردی پھیل گئی تھی۔ میرے خالہ زاد بھائی کو بھی ان کی موجودگی کا احساس ہوگیا اور وہ وہاں سے بھاگنے لگا......''

''بس...... بہت ہوگیا......'' فج نے اپنے چہرے پر کرختگی کے تاثرات لاتے ہوئے چیخ کر کہا۔ ''مجھے ایک عمدہ طریقے سے رٹی ہوئی کہانی کو سنانے کے درمیان رکاوٹ ڈالنے پر بے حد افسوس ہے مگر......'' اسی لمحے ڈمبل ڈور نے کھنکار کر اپنا گلا صاف کیا۔ فج سمیت پوری عدالت میں خاموشی چھا گئی۔

''درحقیقت ہمارے پاس اس گلی میں روح کھچڑوں کی آمد اور حملے کا چشم دید گواہ موجود ہے۔'' انہوں نے اطمینان کے ساتھ کہا۔ ''میرا مطلب ہے کہ مسٹر ڈڈلی ڈرسلی کے علاوہ......''

فج کا بپھرا ہوا اور غصے سے پھولا ہوا چہرہ یوں پچک گیا جیسے کسی نے ان کی ہوا نکال دی ہو۔ انہوں نے کچھ لمحوں تک ڈمبل ڈور کو گھور کر دیکھا پھر وہ ہمت باندھ کر بولے۔

''ڈمبل ڈور! ہمارے پاس زیادہ بکواس سننے کا وقت نہیں ہے۔ میں اس معاملے کا جلد از جلد فیصلہ کرنے کا خواہش مند ہوں......''

''شاید میں غلطی پر ہوں۔'' ڈمبل ڈور نے پرسکون انداز مسکراتے ہوئے کہا۔ ''لیکن مجھے یقین ہے کہ جادوئی اسمبلی کے پاس کردہ قانون کے تحت ملزم اپنی صفائی میں گواہ پیش کرنے کا پورا حق محفوظ رکھتا ہے، میڈم بونز! کیا یہ شعبہ نفاذِ قانون کے سابقہ معمول کا حصہ نہیں رہا ہے۔'' انہوں نے عدسے والی جادوگرنی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''یہ درست ہے ڈمبل ڈور...... بالکل قانون کے مطابق درست ہے۔'' میڈم بونز بولیں

''ٹھیک ہے...... ٹھیک ہے...... وہ گواہ کون ہے؟'' فج بگڑے ہوئے لہجے میں بولے۔

''میں انہیں اپنے ساتھ لایا ہوں۔'' ڈمبل ڈور نے کہا۔ ''وہ عدالت کے دروازے کے باہر کھڑی ہیں کیا میں جا کر انہیں......؟''

''نہیں...... ویزلی! تم جاؤ......'' فج نے پرسی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو فوراً اُٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ پرسی بھاگتے ہوئے پتھر کی سیڑھیاں اترا اور ڈمبل ڈور یا ہیری کی طرف دیکھے بغیر ان کے پاس سے گزر گیا۔ کچھ لمحوں بعد پرسی واپس لوٹ آیا۔ اس کے پیچھے پیچھے مسز فگ تھیں۔ وہ پہلے سے زیادہ خوفزدہ، پریشان اور ہونق دکھائی دے رہی تھیں۔ ہیری سوچ رہا تھا کہ کاش وہ اپنی کارپٹ کی چپلوں کو گھر پر ہی چھوڑ آتیں۔

ڈمبل ڈور اُٹھ کر کھڑے ہوگئے اور انہوں نے اپنی کرسی مسز فگ کو دے دی اور اپنے لئے ایک اور کرسی ہوا میں سے نمودار کر لی۔

جب مسز فگ گھبرائی ہوئی کرسی کے کونے پر بیٹھ گئیں تو فج نے ان کی طرف گھور کر دیکھا اور غرا کر بولے۔ ''پورا نام......''

''ارابیلا ڈورین فگ ......'' مسز فگ نے کانپتی ہوئی آواز میں کہا۔

''اور تم ہو کون......؟'' فج نے چڑچڑے انداز میں کہا۔

''میں لٹل ونجنگ کی رہائشی ہوں جہاں ہیری پوٹر رہتا ہے۔'' مسز فگ نے جواب دیا۔

''ہمارے پاس اس بات کا کوئی ریکارڈ نہیں ہے کہ لٹل ونجنگ میں ہیری پوٹر کے علاوہ کوئی جادوگر یا جادوگرنی رہتی ہو۔'' میڈم بونز نے جلدی سے کہا۔ ''اس بارے میں ہمیشہ سے کڑی نگاہ رکھی جاتی رہی ہے...... ماضی کے دلخراش حادثوں کے باعث......''

''میں چونکہ گھنا چکر ہوں، اس لئے مجھے امید ہے کہ آپ نے میرے نام کا ریکارڈ رکھنے کی زحمت نہیں کی ہوگی، ہے نا؟'' مسز فگ نے تلخی سے کہا۔

''گھنا چکر......یعنی جادو سے معذور افراد!'' فج نے اس کی طرف شک بھری نگاہ ڈالتے ہوئے کہا۔ ''اس ضمن میں ہمیں پوری جانچ پڑتال کرنا ہوگی۔ آپ میرے مشیر معاون ویزلی کے پاس اپنا نام، والدین کا نام اور رہائش کی معلومات چھوڑ جائیں۔ ویسے کیا گھنا چکر افراد روح کھچڑوں کو دیکھ سکتے ہیں......؟'' انہوں نے اپنے دائیں بائیں لوگوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''جی ہاں! ہم دیکھ سکتے ہیں!'' مسز فگ نے مضبوط لہجے میں کہا۔

''بہت خوب!'' فج نے ان کی طرف بھنویں تان کر دیکھا اور بولے۔ ''ذرا سنایئے......آپ کی کہانی کیا ہے؟''

''میں دو اگست کی شام کو قریباً نو بجے ویسٹریا واک کے کونے والی دکان سے اپنی بلیوں کا کھانا خریدنے گئی تھی۔'' مسز فگ فوراً بولنے لگیں جیسے وہ رٹے رٹائے جملے بول رہی ہوں۔ ''اسی وقت میں نے منگولیا کریسنٹ اور ویسٹریا واک کے درمیانی گلی میں ہلچل سنی۔ گلی کے کونے پر آ کر میں نے روح کھچڑ کو بھاگتے ہوئے دیکھا......''

''بھاگتے ہوئے......روح کھچڑ بھاگتے نہیں اُڑتے ہیں۔'' میڈم بونز نے تیکھے لہجے میں کہا۔

''میرے کہنے کا یہی مطلب تھا۔'' مسز فگ نے جلدی سے کہا اور ان کے جھریوں سے بھرے رخسار کسی قدر گلابی ہو گئے۔ ''وہ اُڑ کر گلی میں لڑکوں کی طرف جا رہے تھے۔''

''وہ کیسے دکھائی دے رہے تھے؟'' میڈم بونز نے بات کاٹتے ہوئے پوچھا۔ ان کی آنکھیں اس قدر سکڑ گئی تھیں کہ ان کے عدسے کے کنارے آنکھوں کے گرد جلد میں دھنس کر غائب ہو گئے تھے۔

''ایک تو بہت موٹا تھا اور ایک بہت دبلا تھا......''

''نہیں نہیں......'' میڈم بونز نے تلخی سے کہا۔ ''روح کھچڑ کیسے دکھائی دے رہے تھے۔ ہمیں روح کھچڑوں کے بارے تفصیل سے بتاؤ......''

''اوہ ...... وہ بہت بڑے اور انہوں نے سیاہ چوغے پہنے ہوئے تھے......'' مسز فگ نے جلدی سے کہا۔ ان کی گلابی رنگت رخساروں سے بڑھ کر ان کی گردن تک پھیل گئی تھی۔

ہیری کے پیٹ میں سخت کھلبلی سی مچ گئی۔ مسز فگ چاہے جو بھی کہیں، اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے انہوں نے روح کھچڑوں کی صرف تصویر ہی دیکھتی تھی اور تصویر کبھی اس بھیانک مخلوق کی حقیقت بیان نہیں کر سکتی تھی جس ڈراؤنے انداز میں وہ زمین سے چند انچ اوپر پرواز کرتے تھے یا ان کی سڑاند جیسی بدبو یا آس پاس کی ہوا کو چوستے وقت کھڑکھڑاتی سانسوں کی بھیانک آواز......

دوسری قطار میں بڑی کالی مونچھوں والا ایک گول مٹول جادوگر اپنے پہلو میں بیٹھی گھنگھریالے بالوں والی جادوگرنی کے کان میں سرگوشی کرنے کیلئے جھکا۔ وہ مصنوعی انداز میں مسکرائی اور اپنا سر ہلانے لگی۔

''بڑے اور چوغے پہنے ہوئے ......اچھا اور کچھ......'' میڈم بونز نے دہرایا جبکہ فج طنزیہ انداز سے مسکرا دیئے۔

''ہاں! میں نے ان کی موجودگی کو محسوس کیا۔'' مسز فگ نے آگے کہا۔ ''سارا ماحول بہت سرد ہو گیا جبکہ یہ گرمیوں کی گرم ترین رات تھی اور مجھے محسوس ہوا......جیسے دنیا سے ساری خوشیاں روٹھ گئیں ہوں......اور مجھے دلخراش اور غم زدہ باتیں یاد آنے لگیں......''

ان کی آواز کانپنے لگی اور پھر تھم گئی......

میڈم بونز کی آنکھیں تھوڑی پھیل گئیں۔ ہیری نے دیکھ لیا تھا کہ جہاں عدسے کے کنارے دھنسے ہوئے تھے وہاں پر ان کی بھنوؤں کے نیچے سرخ نشان پڑ گیا تھا۔

''پھر روح کھچڑوں نے کیا کیا......؟'' انہوں نے پوچھا اور ہیری کے دل میں امید کی کرن جگمگانے لگی۔

''وہ لڑکوں کی طرف گئے۔'' مسز فگ نے آگے بتایا۔ ان کی آواز اب بھی زیادہ تیز اور پر اعتماد تھی۔ ان کے چہرے کا گلابی پن اب کم ہو چکا تھا۔ ''ان میں ایک لڑکا زمین پر گر گیا۔ دوسرا پیچھے ہٹنے لگا اور روح کھچڑوں کو بھگانے کی کوشش کر رہا تھا۔ وہ ہیری تھا۔ اس نے دوبار کوشش کی لیکن اس کی چھڑی سے صرف چمکیلا دھواں ہی نکلا۔ تیسری کوشش میں اس نے پشت بان جادو کا کامیاب تخیل بنا ہی لیا جس نے پہلے روح کھچڑ پر حملہ کر کے اسے بھگا دیا اس کے بعد اس کے پشت بانی ہرن نے اس کے اشارے پر زمین پر گرے ہوئے لڑکے پر جھکے دوسرے روح کھچڑ پر حملہ کر کے اسے بھگا دیا۔ اور یہی ہوا تھا......'' مسز فگ نے کمزور انداز میں اپنی گواہی مکمل کی۔

میڈم بونز مسز فگ کو خاموشی سے دیکھ رہی تھیں۔ فج ان کی طرف ذرا بھی نہیں دیکھ رہے تھے بلکہ اپنے کاغذات کو ادھر ادھر پھینک رہے تھے۔ آخر انہوں نے اپنی نظریں اُٹھا کر تھوڑے خطرناک انداز میں دیکھتے ہوئے کہا۔ ''تو آپ نے یہ سب کچھ دیکھا تھا......؟''

''جی! یہی کچھ ہوا تھا......'' مسز فگ نے دہرایا۔

''آپ کا شکریہ......اب آپ جا سکتی ہیں......'' فج نے تلخی سے کڑھتے ہوئے کہا۔

مسز فگ نے خوفزدہ نظروں سے فج اور ڈمبل ڈور کی طرف دیکھا اور اٹھ کر دروازے کی طرف چل دیں۔ ہیری کو ان کے پیچھے

دروازہ بند ہونے کی آواز سنائی دی۔

''یہ زیادہ قابل اعتماد گواہ نہیں تھا.....'' فج نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''معلوم نہیں!'' میڈم بونز نے زور سے کہا۔ ''ویسے اس نے روح کھچڑوں کے محسوسات کی بالکل صحیح انداز میں عکاسی کی ہے۔ اگر روح کھچڑ وہاں نہ ہوتے تو وہ یہ بات کیسے بتا سکتی تھی؟''

''لیکن یہ کیسے ہوسکتا ہے؟'' فج نے استہزائیہ انداز میں ہنستے ہوئے کہا۔ ''روح کھچڑ ایک ماگلو علاقے میں گھوم رہے تھے اور وہاں ان کا سامنا ایک نابالغ جادوگر سے ہوگیا؟ اس بات کا امکان بہت سے محدود ہے، بہت ہی کم...... یہاں تک کہ مسٹر لیوڈو بیگ مین بھی اس معاملے میں شرط لگانے کی ہمت نہیں کر پائیں گے......''

''شاید روح کھچڑوں کی وہاں موجودگی کوئی اتفاق نہیں تھا.....'' ڈمبل ڈور نے دھیمے انداز میں کہا۔ فج کے دائیں طرف بیٹھی جادوگرنی جس کا چہرہ اندھیرے میں چھپا ہوا تھا، تھوڑی سی بے چین دکھائی دی لیکن باقی سب لوگ اطمینان اور خاموشی سے بیٹھے رہے۔

''اس بات کا کیا مطلب ہوا؟'' فج نے سرد لہجے میں کہا۔

''اس کا صاف مطلب ہے کہ کسی نے انہیں وہاں جانے کا حکم دیا ہوگا......'' ڈمبل ڈور نے پرسکون انداز میں کہا۔

''اگر کسی نے روح کھچڑوں کو لٹل ونجنگ جانے کا حکم جاری کیا ہوگا تو ہمارے پاس اس بات کا ریکارڈ موجود ہوگا......'' فج نے تلخی سے کہا۔

''اگر روح کھچڑ ان دنوں جادوئی محکمے کے علاوہ کسی دوسرے جادوگر سے براہ راست احکامات لے رہے ہوں گے تو یقیناً ایسا کوئی ریکارڈ نہیں ہوگا......'' ڈمبل ڈور نے اطمینان کے ساتھ کہا۔ ''میں پہلے ہی اس معاملے میں آپ کو اپنے خیالات بتا چکا ہوں، کارنیلوس!''

''بالکل! آپ مجھے بتا چکے ہیں۔'' فج نے بلند آواز میں کہا۔ ''اور ڈمبل ڈور! میں اب بھی یہی کہتا ہوں کہ آپ کے خیالات نہایت بیہودہ اور بکواس سے بڑھ کر اور کچھ نہیں ہیں۔ روح کھچڑ اژقبان میں اپنی جگہوں پر تعینات ہیں اور ہمارے احکامات کی مکمل تعمیل کر رہے ہیں......''

''پھر تو ہمیں یہ کڑی چھان بین کرنا چاہئے۔'' ڈمبل ڈور نے شائستہ انداز میں کسی قدر سخت لہجے میں کہا۔ ''محکمے میں سے کسی نے روح کھچڑوں کو دو اگست کو اس ماگلو گلی میں جانے کا حکم کیونکر جاری کیا......؟''

ان الفاظ سے تہہ خانے میں گہری خاموشی چھا گئی۔ فج کے دائیں طرف بیٹھی جادوگرنی آگے کی طرف جھکی اور ھیری نے پہلی بار اس کا چہرہ دیکھا۔ وہ کسی بڑی زرد مینڈک جیسی دکھائی دے رہی تھی۔ وہ تھوڑا گول مٹول تھی، اس کا چہرہ چوڑا اور بھاری تھا۔ ورنن انکل

کی طرح اس کی گردن بھی انہیں کے بار بار تھی۔ اس کا دہانہ بہت چوڑا مگر پتلا تھا۔ اس کی بڑی بڑی گول آنکھیں باہر اُبلتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ اس کے چھوٹے گھنگھریالے بالوں کے اوپر لگی چھوٹی سیاہ مخملی بوٹائی ایک بڑی مکھی کی یاد دلا رہی تھی جسے وہ لمبی چپچپائی زبان سے پکڑنے والی ہو۔

''ڈولرس جین امبریج، میرمنشی خاص وزیراعظم......'' فج نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

وہ جادوگرنی لڑکیوں جیسی اونچی اور تیکھی چنچل آواز میں بولی۔ جسے سن کر ہیری دنگ رہ گیا کیونکہ اسے اس سے مینڈک کی طرح ٹرٹرانے کی توقع تھی۔

''' مجھے یقین ہے کہ میں آپ کی بات غلط سمجھی ہوں پروفیسر ڈمبل ڈور!'' اس نے مصنوعی انداز میں مسکراتے ہوئے کہا لیکن اس کی بڑی بڑی گول آنکھیں اب بھی شعلہ بار انداز میں جلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں۔ ''میں بھی کتنی نادان ہوں لیکن ایک پل کیلئے تو مجھے ایسا لگا جیسے آپ یہ تجویز دے رہے ہیں کہ جادوئی محکمے نے اس لڑکے پر خود حملہ کروانے کا حکم جاری کیا ہے......''

وہ عجیب سے انداز میں ہنسی جس سے ہیری کی گردن کے پیچھے کے بال کھڑے ہو گئے۔ جادوگروں کے پینل کے کچھ لوگ بھی اس کے ساتھ ہنس پڑے۔ یہ ظاہر تھا کہ انہیں یہ سن کر کوئی خاص خوشی نہیں ہوئی تھی۔

''اگر یہ سچ ہے......'' ڈمبل ڈور نے سنجیدگی سے کہا۔ ''روح کھچڑ صرف جادوئی محکمے کے احکامات کی تعمیل کر رہے ہیں اور اگر یہ بھی سچ ہے کہ روح کھچڑوں نے ایک ہفتہ قبل ہیری اور اس کے خالہ زاد بھائی پر حملہ کیا ہے تو یہ قابل تشویش بات ہے کہ محکمے کے ہی کسی سرکاری افسر نے انہیں حملہ کرنے کا حکم جاری کیا ہوگا۔ ویسے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ خاص روح کھچڑ محکمے کی تابعداری سے باہر رہے ہوں......''

''ایک بھی روح کھچڑ محکمے کی تابعداری سے باہر نہیں ہے......'' فج نے چیختے ہوئے کہا۔ جن کا چہرہ اب دہکتی ہوئی سرخ اینٹ جیسا ہو گیا تھا۔

ڈمبل ڈور نے اپنا سر جھکایا۔

''تو پھر محکمہ بے شک اس معاملے کی پوری چھان بین کرے گا کہ دو روح کھچڑ اژقبان سے اتنی دور کیوں گئے تھے اور انہوں نے بغیر کسی حکم کے لڑکوں پر حملہ کیوں کیا؟''

''محکمہ کیا کرے...... کیا نہ کرے؟ یہ فیصلہ کرنا آپ کا کام نہیں ہے، ڈمبل ڈور!'' فج نے سخت لہجے میں کہا۔ جن کا چہرہ اب اتنا گلابی ہو گیا تھا کہ ان پر ورنن انکل کا گمان ہونے لگا۔

''ظاہر ہے کہ یہ میرا کام نہیں ہے۔'' ڈمبل ڈور نے آہستگی سے کہا۔ ''میں تو صرف اپنے یقین کو مضبوط کر رہا تھا کہ معاملے کی پوری جانچ پڑتال ہوگی......''

انہوں نے میڈم بونز کی طرف دیکھا جنھوں نے اپنا عدسہ درست کیا اور ان کی طرف تیوریاں چڑھا کر دیکھنے لگیں۔

''میں سب کو یاد دلانا چاہوں گا کہ اگر یہ روح کھچڑ اس لڑکے کا تصور نہیں ہیں تو بھی روح کھچڑوں کا برتاؤ اس سماعت کا موضوع نہیں ہیں۔'' فج نے تیز لہجے میں کہا۔ ''ہم یہاں پر نابالغ جادوگری ممنوعہ استعمالات جادو کے قانون کی اور بین الاقوامی جادوئی پوشیدگی قانون کی خلاف ورزی کے تحت ملزم ہیری پوٹر پر لگائے گئے الزاموں کی تفتیش پر فیصلہ کرنے کیلئے جمع ہوئے ہیں۔''

''ظاہر ہے، آپ نے درست فرمایا ہے۔'' ڈمبل ڈور نے کہا۔ ''لیکن اس معاملے میں گلی میں روح کھچڑوں کی موجودگی ہونا نہایت ہی اہم ہے۔ جادوئی قانون کی شق سات میں صاف لکھا ہے کہ پرخطر حالات اور جان لیوا حملے کی صورت میں ماگلوؤں کے سامنے جادو کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔ یہاں پر بھی ایسے ہی کچھ غیر معمولی حالات دکھائی دے رہے ہیں، شق تیرہ کے مطابق جس میں کسی جادوگر یا جادوگرنی کو اپنی جان کا خطرہ ہو یا وہاں پر موجود کسی دوسرے جادوگر یا جادوگرنی کی جان جانے کا خدشہ موجود ہو حتیٰ کہ کسی ماگلو کی جان جانے کا بھی خطرہ ہو تو......''

''ہمیں قانون کی شق سات اور تیرہ اچھی طرح معلوم ہیں۔ آپ کا بہت بہت شکریہ!'' فج نے غرا کر ان کی بات قطع کرتے ہوئے کہا۔

''ظاہر ہے آپ کو معلوم ہوگا۔'' ڈمبل ڈور نے مہذب انداز میں کہا۔ ''تو ہم لوگ اب اس بات پر متفق ہیں کہ جن غیر معمولی حالات میں ہیری نے پشت بان جادو کا استعمال کیا تھا، وہ انہیں جادوئی قانون کے انہی ضابطوں کے تحت آتے ہیں جن کا ذکر کچھ دیر پہلے کیا گیا......''

''لیکن مجھے اس بات پر ذرا سا یقین نہیں ہے کہ وہاں پر روح کھچڑ واقعی موجود تھے......''

''آپ یہ بات ایک چشم دید گواہ کے منہ سے سن چکے ہیں۔'' ڈمبل ڈور نے بیچ میں کہا۔ ''اگر آپ کو ان کی سچائی پر کسی قسم کا شک ہو تو انہیں دوبارہ بلوا کر پوچھ گچھ کی جا سکتی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ انہیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہوگا......''

''میں......وہ......نہیں......'' فج اٹکتے ہوئے سامنے رکھے ہوئے کاغذات سے کھیلنے لگے۔ ''میں تو......میں تو بس چاہتا ہوں کہ معاملہ آج کے آج ہی نبٹ جائے، ڈمبل ڈور!''

''اگر انصاف میں کسی بھی قسم کی گڑبڑ کا اندیشہ موجود ہو تو آپ کو گواہ سے بار بار جرح کرنے سے بالکل نہیں کترانا نہیں چاہئے......'' ڈمبل ڈور نے کہا۔

''سنجیدہ ترین غلطی......اوہ میرا سر!'' فج نے تیزی سے اپنا سر نوچتے ہوئے کہا۔ ''ڈمبل ڈور! آپ سکول سے باہر اس لڑکے کی جادوئی قانون شکنی کا دفاع کر رہے ہیں لیکن کیا آپ نے کبھی اس کے تصوراتی اور من گھڑت و بے بنیاد کہانیوں کی تعداد گنی ہے؟ مجھے لگتا ہے کہ آپ اس چکردار جادوئی کلمے کو بھول گئے ہیں جس کا استعمال اس نے تین سال پہلے کیا تھا......''

''وہ میں نے نہیں ایک گھریلوخرس نے کیا تھا......'' ہیری نے جلدی سے صفائی پیش کی۔

''چلوایک اورنئی کہانی!'' فج نے ہیری کی طرف ہاتھ ہلاتے ہوئے گرجتے ہوئے کہا۔'' گھریلوخرس! ایک ماگلومکان میں...... میں آپ سے پوچھتا ہوں، کیا یہ سچ ہوسکتا ہے؟''

''جس گھریلوخرس کا ذکراس وقت کیا جارہا ہے، وہ اس وقت ہوگورٹس سکول میں کام کررہا ہے۔'' ڈمبل ڈور نے پرسکون انداز میں کہا۔'' اگر آپ چاہیں تو میں اسے ایک ہی پل میں یہاں شہادت کیلئے حاضر کرسکتا ہوں......''

''میں......نہیں......میرے پاس گھریلوخرسوں کی باتیں سننے کا بالکل وقت نہیں ہے۔ ویسے بھی یہ اتنا اہم نہیں ہے......علاوہ ازیں، اس نے اپنی آنٹی کوغبارے کی طرح پھولا دینے والا جادوئی کلمہ استعمال کیا تھا۔'' فج نے چلا کر کہا۔ فرط جوش میں انہوں نے ڈیسک پرزورسے مکارسید کردیا جس سے سیاہی ایک دوات لڑھک گئی۔

''اورآپ نے اپنے مہربان جذبے کی رومیں بہہ کراس وقت اس کے خلاف کسی کارروائی کا فیصلہ نہیں کیا تھا۔ مجھے جہاں تک یاد پڑتا ہے کہ آپ نے فرمایا تھا کہ بڑے بڑے جادوگر بھی اکثر اپنے جذبات پرقابونہیں رکھ پاتے ہیں۔'' ڈمبل ڈور نے پرسکون لہجے میں کہا جب فج نے اپنے نوٹس پرسیاہی کے دھبے صاف کرنے کی کوشش کی۔

''اورمیں نے ابھی تک یہ تو بتایا ہی نہیں ہے کہ وہ سکول میں کیا کیا حرکتیں کرتا رہا ہے؟''

''ہوگورٹس کے طلباء وطالبات کے سکول میں کئے گئے امور کیلئے محکمے کوسزا دینے کا کوئی حق حاصل نہیں ہے، اس لئے وہاں پر ہیری پوٹر کا برتاؤ کے ذکر کا اس سماعت سے کوئی تعلق نہیں جڑتا ہے۔'' ڈمبل ڈور نے مہذب انداز میں کہا حالانکہ اس کے الفاظ کے پیچھے سرد غراہٹ صاف جھلک رہی تھی۔

''اوہو! وہ سکول میں کیا کرتا ہے، اس سے ہمیں کوئی مطلب نہیں ہونا چاہئے، کیا آپ کو واقعی ایسا ہی لگتا ہے......؟'' فج استہزائیہ انداز میں بولے۔

''کارنیلوس! محکمے کو ہوگورٹس کے طلباء وطالبات کوسکول سے نکالنے کا کوئی اختیار نہیں ہے جیسا کہ میں نے آپ کو دواگست کی رات کو یاد دلایا تھا۔'' ڈمبل ڈور نے کسی قدر سخت لہجے میں کہا۔'' نہ ہی الزام کے ثابت ہوجانے تک ملزم کی چھڑیاں توڑنے کا حق حاصل ہے، یہ بھی میں آپ کو دواگست کی رات کو یاد دلایا تھا۔ قانون کی بالادستی کو برقراررکھنے کی جلد بازی میں آپ خود ہی اپنے تیئں بنائے گئے قانون کی دھجیاں اُڑانے کی کوشش کررہے ہیں......''

''قانون بدلے بھی تو جاسکتے ہیں......'' فج نے تلخ لہجے میں کہا۔

''ظاہر ہے، وہ بدلے جاسکتے ہیں۔'' ڈمبل ڈور نے سرجھکاتے ہوئے کہا۔'' اورآپ غیرمعمولی طور پر بہت سارے قوانین میں ردوبدل کررہے ہیں، کارنیلوس! جادوئی اسمبلی سے میری رکنیت ختم کرنے کے کچھ ہی ہفتے بعد ہی میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ نابالغ جادوگری

ممنوعہ استعمالات جادو کی خلاف ورزی جیسے معمولی معاملے کیلئے پوری جیوری کے ساتھ باقاعدہ ایک قانونی مقدمہ چلایا جارہا ہے۔''

بالائی نشستوں پر بیٹھے ہوئے جادوگر اپنی جگہ پر کسمسا اُٹھے۔فج کا چہرہ گہرا بینگنی رنگ کا ہوگیا۔ بہرحال ان کی دائیں طرف بیٹھی ہوئی مینڈک جیسی جادوگرنی کھا جانے والی نظروں سے ڈمبل ڈور کو دیکھتی رہی۔

''جہاں تک میں جانتا ہوں۔'' ڈمبل ڈور نے سلسلہ کلام آگے جوڑا۔''اب تک ایسا کوئی ایسا قانون نہیں بنا ہے جو یہ کہتا ہو کہ اس عدالت کا کام ہیری کو اس کے کئے گئے ہر کام کیلئے سزا تجویز کرنا ہے۔اس پر ایک خاص الزام لگایا گیا ہے اور اس نے اپنی صفائی آپ سب کے سامنے پیش کر دی ہے۔اسے اور مجھے اب صرف آپ کے فیصلے کا انتظار ہے......''

ڈمبل ڈور خاموش ہوگئے اور انہوں نے اپنی انگلیاں کے پور دوبارہ جوڑ لئے۔فج بہت غصے سے بھنا کر انہیں گھورتے رہے۔ ہیری نے تسلی بھری امید کے ساتھ ڈمبل ڈور کی طرف دیکھا۔اسے پوری طرح یقین نہیں تھا کہ ڈمبل ڈور نے عدالتی جیوری سے اتنی جلدی فیصلہ کرنے کی درخواست کر کے صحیح کام کیا تھا۔ بہرحال،ایک بار پھر ڈمبل ڈور نے ہیری سے نگاہ ملانے کی کوئی کوشش نہیں کی۔ وہ ان نشستوں کی طرف دیکھ رہے تھے جہاں انصاف کرنے والی جیوری کے اراکان آپس میں سرگوشیوں میں باتیں کر رہے تھے۔

ہیری نے اپنے پیروں کی طرف دیکھا۔اس کا دل اس کی پسلیوں کے نیچے بہت تیزی کے ساتھ دھڑک رہا تھا۔اسے سماعت کے زیادہ دیر تک جاری رہنے کی توقع تھی۔اسے پورا یقین نہیں تھا کہ اس کا اچھا اثر پڑا تھا۔اس نے دراصل زیادہ کچھ کہا ہی نہیں تھا۔ اسے روح کھچڑوں کے بارے میں زیادہ سے زیادہ باتیں بتانا چاہئے تھیں۔ یہ بتانا چاہئے تھا کہ وہ کس طرح گرا تھا کس طرح روح کھچڑا اسے اور ڈڈلی کی چبھن لینے والے تھے......

دوبارہ اس نے فج کی طرف اوپر دیکھا اور اپنا منہ کھول کر بولنے کی کوشش کی لیکن اس کا تیزی سے دھڑکتا ہوا دل اس کے گلے میں کہیں اٹک کر رہ گیا اور دونوں ہی بار وہ صرف گہری سانس کھینچ کر اپنے جوتوں کی طرف دیکھنے لگا۔ پھر چہ میگوئیاں اختتام کو پہنچ گئیں۔ ہیری جیوری کے اراکین کی طرف دیکھنا چاہتا تھا لیکن اس نے محسوس کیا کہ جوتوں کے تسموں کا جائزہ لینا زیادہ آسان کام تھا۔

''ملزم کو باعزت بری کرنے کے حق میں اپنی رائے شماری دیجئے۔'' میڈم بونز کی کڑکتی ہوئی آواز خاموش عدالت میں گونجی۔ ہیری کا سر لاشعوری طور پر جھٹکے سے اوپر اُٹھ گیا۔ ہوا میں بہت سارے ہاتھ بلند دکھائی دے رہے تھے۔نصف سے زیادہ...... بہت تیز تیز سانس لیتے ہوئے اس نے انہیں گننے کی کوشش کی لیکن اس سے پہلے کہ وہ یہ کام مکمل کر پاتا میڈم بونز کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

''اور جو ملزم کو سزا دینے کے حق میں ہیں رائے شماری دیں......''

فج نے اپنا ہاتھ اُٹھا دیا۔ان کے علاوہ نصف درجن لوگوں نے بھی اپنے اپنے ہاتھ اُٹھا دیئے تھے۔جن میں فج کے دائیں طرف بیٹھی ہوئی جادوگرنی،دوسری قطار میں بیٹھا گھنی مونچھوں والا جادوگر اور اس کے پہلو میں بیٹھی ہوئی گھنگھریالے بالوں والی جادوگرنی تھی۔

فج نے ان سب کی طرف ایسے دیکھا جیسے ان کے گلے میں کوئی بڑی پھانس چبھ گئی ہو، پھرانہوں نے اپنا ہاتھ نیچے کرلیا۔انہوں نے دو گہرے سانس لئے اور دبی ہوئی غصیلی آواز کے ساتھ کہا۔

''ٹھیک ہے......ٹھیک ہے...... باعزت بری کیا جاتا ہے......''

''بہت خوب!'' ڈمبل ڈور نے تیزی سے کہا۔ وہ اُٹھ کر کھڑے ہو گئے پھرانہوں نے اپنی چھڑی باہر نکال کر لہرائی اور دونوں کرسیوں کو غائب کر دیا اور بولے۔''اچھا تو میں اب چلتا ہوں،آپ سبھی کیلئے دن کی نیک تمنائیں......'' ہیری کی طرف ایک بار پھر دیکھے بغیر وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتے ہوئے تہہ خانے سے باہر نکل گئے۔

☆☆☆☆

نواں باب

# مسز ویزلی کے تفکرات

ڈمبل ڈور کے اچانک چلے جانے سے ہیری کو بے حد حیرانگی ہوئی۔ وہ زنجیروں والی کرسی پر بیٹھا بیٹھا سکتے اور مسرت کے ملے جلے جذبات سے نبرد آزما ہوتا رہا۔ جیوری کے سبھی اراکین اب اپنی اپنی جگہوں پر کھڑے ہو گئے تھے اور آپس میں گفتگو کر رہے تھے۔ ان میں کچھ اپنے کاغذات سمیٹ کر اپنی فائلوں میں رکھ رہے تھے۔ ہیری اُٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اب اس کی طرف کوئی دھیان نہیں دے رہا تھا۔ البتہ فج کے دائیں جانب بیٹھی ہوئی مینڈک جیسی جادوگرنی اب بھی اسے ٹکٹکی باندھ کر دیکھ رہی تھی۔ اس کی آنکھوں سے عجیب سا غصہ اور حقارت ٹپک رہی تھی۔ ہیری نے اسے نظر انداز کرتے ہوئے فج اور میڈم بونز سے نگاہ ملانے کی کوشش کی تاکہ ان سے پوچھ سکے کہ کیا وہ اب جا سکتا ہے؟ بہرحال فج نے تو جیسے یہ ٹھان لیا تھا کہ وہ ہیری کی طرف بالکل نہیں دیکھے گا۔ ادھر میڈم بونز اپنے بریف کیس میں الجھی ہوئی تھیں۔ لہٰذا ہیری نے خود ہی فیصلہ کرتے ہوئے بارہ کی طرف آہستہ آہستہ کچھ قدم بڑھائے اور پھر جب کسی نے اسے روکنے کی کوشش نہیں کی تو وہ تیز قدموں سے چلنے لگا۔ دروازے کے قریب پہنچ کر تو اس واقعی دوڑ لگا دی تھی۔ اس نے لپک کر دروازہ کھولا اور باہر جست لگائی۔ وہ مسٹر ویزلی سے بمشکل ٹکراتے ٹکراتے بچ پایا جو ٹھیک دروازے کے سامنے کھڑے تھے، ان کا چہرہ فق اور پریشانیوں سے بھرا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''ڈمبل ڈور نے مجھے یہ نہیں بتایا......''

''باعزت بری......'' ہیری نے اپنے پیچھے دروازہ بند کرتے ہوئے کہا۔ ''تمام الزامات سے باعزت بری کر دیا گیا......''

مسٹر ویزلی کے چہرے پر سرشاری کی جھلک دکھائی دی اور انہوں نے آگے بڑھ کر ہیری کا کندھے پکڑ لئے۔

''ہیری! یہ تو بہت اچھا ہوا۔ ظاہر ہے کہ ثبوت کو دیکھتے ہوئے وہ تمہیں قصوروار نہیں ٹھہرا سکتے تھے لیکن اس کے باوجود میں یہ اداکاری نہیں کروں گا کہ مجھے......''

لیکن مسٹر ویزلی کی بات ادھوری رہ گئی کیونکہ عدالت کا دروازہ اسی وقت دوبارہ کھل گیا۔ جیوری کے اراکین ایک ایک کر کے باہر نکلنے لگے۔

''یہ کیا......؟'' مسٹر ویزلی کا منہ پھٹے کا پھٹا رہ گیا اور پھر انہوں نے دوسروں کو راستہ دینے کیلئے ہیری کو دیوار کی سمت میں پیچھے کھینچ لیا۔ ''تمہاری سماعت پوری جیوری کے سامنے کی گئی ہے؟''

''ہاں! مجھے ایسا ہی لگتا ہے......'' ہیری نے آہستگی کے ساتھ کہا۔

ہیری کے پاس سے گزرتے ہوئے ایک دو جادوگروں نے اپنا سر ہلایا اور میڈم بونز سمیت کچھ نے مسٹر ویزلی سے 'صبح بخیر آرتھر!' کہا۔ لیکن زیادہ تر لوگ اپنی نظریں پھیر کر چلے گئے۔ کارنیلوس اور مینڈک جیسی جادوگرنی تہہ خانے سے سب سے آخر میں باہر نکلے۔ فج نے اس طرح اداکاری کی کہ جیسے اس نے دیکھا ہی نہ ہو اور مسٹر ویزلی اور ہیری دیوار کا ہی کوئی حصہ ہوں لیکن جادوگرنی نے ایک بار پھر ہیری کو گھور کر دیکھا۔ پرسی سب کے بعد باہر نکلا۔ فج کی طرح اس نے بھی اپنے باپ اور ہیری کو پوری طرح نظر انداز کر دیا تھا۔ وہ چرمئی کاغذ کا ایک بڑا رول اور پنکھ والی متعدد قلمیں پکڑے ہوئے قریب سے عجلت میں نکل گیا۔ اس نے اپنا سینہ تان رکھا تھا اور ناک اونچی اُٹھا رکھی تھی۔ مسٹر ویزلی کے چہرے کی شکنیں تھوڑی سخت ہوگئیں لیکن اس کے علاوہ انہوں نے کوئی ایسا اشارہ نہیں دیا جس سے معلوم ہو پاتا کہ انہوں نے اپنے تیسرے بیٹے کو دیکھا تھا۔

جب جب پرسی نویں درجے کے پڑاؤ کی سیڑھیاں چڑھ کر نظروں سے اوجھل ہو گیا تو مسٹر ویزلی نے ہیری کو آگے کی طرف چلنے کا اشارہ کیا اور بولے۔ ''میں تمہیں سیدھے گھر لے چلتا ہوں تاکہ تم دوسروں کو یہ خوشخبری سنا سکو۔ مجھے بیتھ نال کے ٹوائلٹ کی طرف بھی تفتیش کرنے جانا ہوگا۔ میں تمہیں راستے میں گھر چھوڑ دوں گا چلو......''

''ٹوائلٹ کے بارے میں آپ کیا کریں گے؟'' ہیری نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔ اب اچانک ہر چیز اسے معمول سے پانچ گنا زیادہ دلچسپ اور لطف آمیز محسوس ہو رہی تھی۔ وہ باعزت بری ہو چکا تھا اور وہ اب واپس ہوگورٹس لوٹ رہا تھا......

''اوہ! یہ ایک آسان سا جادوئی کلمہ ہے۔'' مسٹر ویزلی نے سیڑھیاں چڑھتے ہوئے بتایا۔ ''لیکن نقصان کو ٹھیک کرنا ہی کافی نہیں ہے۔ ہیری! اصل بات تو یہ ہے کہ اس حرکت کے پیچھے جس کسی کا بھی ہاتھ ہے، ماگلوؤں کے ساتھ شرارت کرنا کچھ جادوگروں کو دلچسپ لگتا ہے لیکن یہ کسی زیادہ گہری اور بری چیز کا اشارہ بھی ہو سکتا ہے، اور میں تو......''

مسٹر ویزلی کی بات بیچ میں ادھوری رہ گئی۔ وہ نویں پڑاؤ کی راہداری میں پہنچ چکے تھے جہاں کارنیلوس فج ان سے کچھ ہی فٹ کے فاصلے پر ایک لمبے آدمی سے دھیمی آواز میں باتیں کر رہا تھا جس کے بال سنہرے تھے اور چہرہ نوکیلا اور پتلا تھا۔ لمبا آدمی ان کے قدموں کی آہٹ سن کر پلٹ گیا۔ اس کی بات بھی شاید ادھوری رہ گئی تھی اس کی سرد اور برفیلی بھوری آنکھیں سکڑ کر ہیری کے چہرے پر ٹھہر گئیں۔

''اوہ اوہ...... پشت بان جادو والا ہیری پوٹر......'' لوسیس ملفوائے نے سرد لہجے میں کہا۔

ہیری کو ایسا لگا جیسے وہ کسی ٹھوس چیز سے ٹکرا گیا ہو۔ اس نے جب ان سرد بھوری آنکھوں کو آخری بار دیکھا تو وہ مرگ خور کے

نقاب کے سوراخوں میں سے جھانک رہی تھیں۔اس نے جب اس آدمی کی تمسخراُڑاتی ہوئی آوازآخری بار سنی تھی تب ہیری اندھیرے قبرستان میں تھااور لارڈ والڈی مورٹ اسے اذیت دے رہا تھا۔ ہیری کو یقین نہیں ہو رہا تھا کہ لوسیس ملفوائے اسے نظریں ملانے کی ہمت کر سکتا تھا۔اسے یقین نہیں ہو رہا تھا کہ وہ یہاں جادوئی محکمے میں کھڑا تھا اور کارنیلوس فج اس سے بات چیت کر رہے تھے، جبکہ ہیری نے کچھ ہفتے پہلے ہی فج کو یہ بتا دیا تھا کہ ملفوائے مرگ خور ہے......

''پوٹر! وزیراعظم نے ابھی ابھی مجھے بتایا کہ تم خوش قسمتی سے بچ نکلے ہو۔ بڑی حیرانگی کی بات ہے کہ تم ہر بار بالکل ذراسی جگہ سے رینگ کر بچ نکلتے ہو......کسی سانپ کی طرح......'' مسٹر ملفوائے نے دھیمی آواز میں استہزائیہ لہجے میں کہا۔

مسٹر ویزلی نے ہیری کو خبردار کرتے ہوئے اس کے کندھے پکڑ لئے تھے۔

''جی ہاں! آپ صحیح کہتے ہیں، میں بچ نکلنے میں کافی ماہر ہوں۔'' ہیری نے جواب دیا۔

لوسیس ملفوائے نے اپنی نظریں مسٹر ویزلی کی طرف گھمائیں۔

''اور آرتھر ویزلی بھی ہے......آرتھر! تم یہاں کیا کر رہے ہو؟''

''میں یہاں کام کرتا ہوں!'' مسٹر ویزلی نے روکھے پن سے کہا۔

''یقینی طور پر یہاں تو نہیں؟'' مسٹر ملفوائے نے اپنی بھنویں چڑھا کر مسٹر ویزلی کے پیچھے والے دروازے کو دیکھتے ہوئے کہا۔ ''مجھے تو لگتا تھا کہ تم دوسرے درجے کے پڑاو پر کہیں کام کرتے ہو......تم تو شاید ایسا کام کرتے ہو جس میں تم ماگلوؤں کا سامان اپنے گھر لے جا کر ان پر جادو کے تجربات کر سکو، ہے نا؟''

''ایسا کچھ نہیں ہے......'' مسٹر ویزلی نے جھٹکے سے کہا۔اب ان کی انگلیاں ہیری کے کندھے میں دھنسے جا رہی تھیں۔

''ویسے آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟'' ہیری نے لوسیس ملفوائے سے پوچھا۔

''پوٹر! مجھے نہیں لگتا کہ تمہیں میرے اور وزیراعظم کے بیچ کے نجی معاملے سے آگاہ کرنا چاہئے۔'' مسٹر ملفوائے نے اپنے چوغے کے سامنے والے حصے کو ٹھیک کرتے ہوئے کہا اور ہیری کو اس کی جیب میں سونے کے سکوں کی کھنکھناہٹ کی آواز سنائی دی۔ ''تم ڈمبل ڈور کے خاص ہو، اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ تم دوسروں سے بھی اسی مہربانی کی توقع رکھو۔ وزیر جادو! اب ہمیں آپ کے دفتر میں چلنا چاہئے......؟''

''بالکل!'' فج نے ہیری اور مسٹر ویزلی کی طرف جلدی سے پشت موڑ لی اور بولے۔ ''ادھر سے......لوسیس!''

وہ آہستہ آہستہ باتیں کرتے ہوئے چلے گئے جب تک وہ لفٹ میں گھس کر اوجھل نہیں ہو گئے تب تک مسٹر ویزلی نے ہیری کا کندھا نہیں چھوڑا۔

''اگر اسے واقعی فج سے کوئی کام تھا تو وہ ان کے دفتر کے باہر بیٹھ کر ان کا انتظار کیوں نہیں کر رہا تھا؟'' ہیری نے تشویش بھرے

انداز میں کہا۔''وہ یہاں نیچے کیا کر رہا تھا......؟''

''مجھے تو لگتا ہے کہ وہ چوری چھپے عدالت کی کارروائی دیکھنے کی کوشش کر رہا ہوگا۔'' مسٹر ویزلی نے کہا۔ وہ کافی سنجیدہ تناؤ کا شکار لگ رہے تھے اور مڑ مڑ کر دیکھ رہے تھے کہ کہیں کوئی ان کی باتیں تو سن نہیں رہا ہے۔''وہ یہ پتہ لگانے کی کوشش کر رہا ہوگا کہ تمہیں ہوگورٹس سے نکالا جاتا ہے یا نہیں۔ تمہیں چھوڑنے کے بعد میں ڈمبل ڈور کو اس بات کی خبر کر دوں گا۔ انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ ملفوائے ایک بار پھر فج سے میل جول بڑھا رہا ہے......''

''ویسے ان لوگوں کا نجی معاملہ کیا ہوسکتا ہے؟''

''مجھے لگتا ہے کہ وہ چندہ دینے کی کوشش کر رہا ہوگا۔'' مسٹر ویزلی نے غصیلی آواز میں کہا۔''ملفوائے برسوں سے ہر طرح کے کام کیلئے ہاتھ کھول کر چندہ دیتا آ رہا ہے......اس سے وہ اہم ترین افراد سے اپنے تعلقات استوار کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے......پھر وہ ان سے بدلے میں اپنے کام نکالتا رہتا ہے......ان قوانین کو نافذ ہونے میں رکاوٹیں کھڑی کرتا ہے جنہیں وہ اپنے لئے خطرہ کا موجب سمجھتا ہے......اوہ! لوسیس ملفوائے کا تعلق تو مرگ خوروں کے گروہ سے بھی تو ہے......''

لفٹ آ گئی۔ یہ خالی تھی، اس میں صرف کاغذی جہاز بھرے ہوئے تھے جو مسٹر ویزلی کے سر کے پاس پھڑ پھڑائے جب انہوں نے اوپر جانے والا بٹن دبایا اور سنہری باڑھ کو پیچھے کھسک کر بند ہوتے ہوئے دیکھا۔ انہوں نے چڑ چڑے انداز میں کاغذی جہازوں کو اپنے ہاتھ کے ہلارے سے پیچھے ہٹایا۔

''مسٹر ویزلی!'' ھیری نے دھیمی آواز میں کہا۔''اگر فج، ملفوائے جیسے مرگ خوروں سے مل رہے ہیں......اگر وہ اُن سے تنہائی میں مل رہے ہیں تو ہم کیسے جان سکتے ہیں کہ اس نے فج پر مسخر کرنے والا جادوئی وار کا استعمال نہیں کیا ہوگا......؟''

''ایسا کچھ نہیں ہے ھیری!'' مسٹر ویزلی نے آہستگی سے جواب دیا۔''ہمارے دماغ میں بھی یہ بات آئی تھی لیکن ڈمبل ڈور کو لگتا ہے کہ اس وقت فج اپنے دماغ سے کام کر رہے ہیں......ڈمبل ڈور یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ کوئی بہت اطمینان کی بات نہیں ہے۔ ھیری! اچھا یہی رہے گا کہ ہم اس بارے میں مزید کوئی بات نہ کریں......''

سنہری باڑھ سرک گئی اور وہ لفٹ سے باہر نکل آئے۔ داخلی راستہ اب قریباً سنسان ہو چکا تھا۔ ایرک نامی جادوگر ایک بار پھر اپنے روزنامہ جادوگر کے پیچھے چھپا بیٹھا تھا۔ وہ سنہری فوارے کو پار کر کے سیدھے نکل گئے لیکن تبھی ھیری کو کچھ یاد آیا۔

''ذرا ٹھہریئے......'' اس نے مسٹر ویزلی سے اور اپنی جیب میں سے پیسے نکال کر وہ اس فوارے کی طرف واپس لوٹ گیا۔ ھیری نے فوارے میں کھڑے جادوگر کے مجسمے کی طرف دیکھا لیکن قریب سے دیکھنے پر وہ اسے تھوڑا کمزور اور احمق محسوس ہوا۔ جادوگرنی کسی مقابلہ حسن میں حصہ لینے والی خوبرو دوشیزہ کی طرح پھیکی مسکان کی طرح مسکرا رہی تھی۔ ھیری جہاں تک غوبلن اور قنطورس کے بارے میں جانتا تھا، اس بات کے بہت ہی کم امکانات ہوں گے کہ وہ کسی بھی جادوگر کی تعظیم میں اتنے احمقانہ انداز میں دیکھ رہے ہوں گے۔

صرف گھریلو خرس کی غلامانہ ذہنیت والا نظریہ کسی حد تک صحیح دکھائی دے رہا تھا۔ ہیری کے ہونٹوں پر شرارتی ہنسی تیرنے لگی جب اس نے سوچا کہ ہرمائنی گھریلو خرس کے اس مجسمے کو دیکھ کر کیا کہے گی؟ پھر اس نے اپنا بٹوہ پلٹا اور فوارے میں صرف دس گیلن ہی نہیں بلکہ بٹوے میں رکھے سارے پیسے انڈیل دیئے۔

☆☆☆☆

''میں جانتا تھا......'' رون نے ہوا میں مکا تانتے ہوئے چیخ کر کہا۔ ''تم ہر بار بچ نکلتے ہو۔''

''وہ تمہیں سزا دے ہی نہیں سکتے تھے۔'' ہرمائنی نے کہا جو ہیجان سے بے ہوش ہوتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی، جب ہیری باورچی خانے میں داخل ہوا تھا اور جب وہ اپنی آنکھوں پر ایک کانپتا ہوا ہاتھ رکھے ہوئے تھا۔ ''تمہارے خلاف معاملہ تھا ہی نہیں...... ذرا سا بھی نہیں!''

''جب تم سب لوگوں کو میرے بچ جانے کا پورا پورا یقین تھا تو پھر اتنی خوشی کا اظہار کیوں ہو رہا ہے۔'' ہیری نے ہنستے ہوئے کہا۔

مسز ویزلی اپنے ایپرن سے منہ پونچھ رہی تھیں اور فریڈ، جارج اور جینی ناچتے ہوئے تیز آواز میں گا رہے تھے۔ ''وہ بچ گیا...... وہ بچ گیا...... وہ بچ گیا......''

''بہت ہو گیا۔ اب خاموش ہو جاؤ......'' مسٹر ویزلی نے زور سے کہا۔ حالانکہ وہ بھی مسکرا رہے تھے۔ ''سنو سیریس! لوسیس ملفوائے محکمے میں موجود تھا......''

''کیا مطلب......؟'' سیریس نے تیکھے انداز میں پوچھا۔

''وہ بچ گیا...... وہ بچ گیا...... وہ بچ گیا......''

''تم تینوں چپ ہوتے ہو یا نہیں...... ہاں! ہم نے اسے نویں درجے کے پڑاؤ میں فج کے ساتھ باتیں کرتے ہوئے دیکھا تھا۔ پھر وہ دونوں فج کے دفتر کی طرف چلے گئے تھے۔ ڈمبل ڈور کو یہ بات معلوم ہونا چاہئے......؟''

''بالکل...... تم فکر مت کرو، ہم انہیں بتا دیں گے......'' سیریس نے کہا۔

''ٹھیک ہے تو اب میں چلتا ہوں۔ بیتھ نال میں ایک قے کرنے والا ٹوائلٹ میرا منتظر ہو گا۔ ماؤلی! مجھے دیر ہو جائے گی۔ مجھے ٹونکس کی جگہ پہرہ بھی دینا پڑے گا لیکن کنگ سلے رات کے کھانے پر آ سکتا ہے......''

''وہ بچ گیا...... وہ بچ گیا...... وہ بچ گیا......''

''فریڈ، جارج، جینی...... بس بہت ہو گیا۔'' مسز ویزلی نے چیخ کر کہا جب مسٹر ویزلی باورچی خانے سے باہر نکل گئے تھے۔ ''ہیری بیٹا! یہاں آ کر بیٹھ جاؤ اور تھوڑا کھانا کھا لو۔ دوپہر ہو چکی ہے، تم نے صبح ناشتہ بھی ٹھیک سے نہیں کیا تھا......''

رون اور ہرمائنی اس کے سامنے بیٹھ گئے۔ وہ اس وقت بڑے خوش دکھائی دے رہے تھے۔ جب سے ہیری گیرم مالڈ پیلس میں

واپس لوٹا تھا تب سے ہی وہ اتنے خوش پہلے کبھی نہیں تھے۔ ہیری بھی بہت اطمینان محسوس کر رہا تھا حالانکہ لوسیس ملفوائے سے ہونے والی مڈبھیڑ سے اس کی خوشی میں کسی قدر کمی تو واقع ہوئی تھی لیکن اب ایک بار پھر اس کا حوصلہ بڑھ گیا تھا۔ اب اندھیرا مکان تھوڑا خوشنما دکھائی دے رہا تھا اور طبیعت کو بھلا لگ رہا تھا یہاں تک کہ اب کریچر بھی تھوڑا کم بوڑھا اور بدصورت لگا۔ جب اس نے اپنی تھوتھنی جیسی ناک باورچی خانے میں گھسا کر اندر جھانکا کہ اتنا شور کس وجہ سے مچا ہوا ہے؟

''ظاہر ہے اگر ڈمبل ڈور تمہاری طرف سے مقدمے کی پیروی کر رہے تھے تو پھر تمہیں سزا ہو ہی نہیں سکتی تھی۔'' رون نے خوشی سے کلکاریاں بھرتے ہوئے کہا اور سب کی پلیٹوں میں بہت سارے ابلے ہوئے آلو ڈالنے لگا۔

''ہاں انہوں نے بچا لیا......'' ہیری نے چہک کر کہا۔ اسے لگا کہ یہ بات کہنا بہت بچکانہ اور غیر ضروری رہے گی کہ کاش انہوں نے مجھ سے بات کی ہوتی یا میری طرف دیکھا ہوتا......

اور جیسے ہی اس نے یہ بات سوچی، اسی وقت اس کے ماتھے کے نشان میں اتنی بری جلن بھڑکی کہ اسے اپنا ہاتھ اس پر رکھنا پڑا۔

''کیا ہوا ہیری؟'' ہرمائنی نے دہشت زدہ ہوتے ہوئے جلدی سے پوچھا۔

''میرا نشان......لیکن کوئی بات نہیں......اب تو ایسا اکثر ہوتا ہی رہتا ہے......'' ہیری نے بڑبڑا کر کہا۔

باقی سب لوگوں کا دھیان اس کی طرف نہیں تھا بلکہ وہ تو کھانے پر بری طرح ٹوٹے پڑے تھے جیسے کئی دنوں سے بھوکے ہوں۔ وہ ہیری کی رہائی پر اس قدر خوشیاں منا رہے تھے کہ شور شرابے کا کہرام مچا ہوا تھا۔ جارج، فریڈ اور جینی اب بھی جھوم جھوم کر گا رہے تھے۔ ہرمائنی تھوڑی فکرمند دکھائی دے رہی تھی لیکن اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہہ پاتی، رون نے خوشی سے جھومتے ہوئے کہا۔ ''میں شرط لگا کر کہہ سکتا ہوں کہ ڈمبل ڈور آج شام کو یقیناً آئیں گے اور ہمارے ساتھ خوشیوں کا جشن منائیں گے۔''

''رون! مجھے ایسا کچھ نہیں لگتا۔ وہ یقیناً ایسا کچھ نہیں کر پائیں گے کیونکہ وہ آج کل اس قدر مصروف ہیں کہ ان کے پاس گھڑی کی فرصت نہیں ہے......'' مسز ویزلی نے کہا اور ہیری کے سامنے تندوری مرغی کی بڑی پلیٹ رکھ دی۔

''وہ بچ گیا......وہ بچ گیا......وہ بچ گیا......''

''خاموش ہو جاؤ......'' مسز ویزلی گرجتی ہوئی غرائیں۔

☆☆☆☆

اگلے کچھ دنوں تک ہیری یہ محسوس کئے بغیر نہ رہ پایا کہ بارہ نمبر گیرم مالڈ پیلس میں ایک فرد ایسا بھی تھا جو اس کے ہوگورٹس لوٹنے کی بات سے پوری طرح خوش نہیں تھا۔ سیریس نے اس کے باعزت بری ہونے کی خبر پہلی بار سنتے وقت خوشی کا گرم جوش اظہار کیا تھا۔ اس نے ہیری سے بڑھ کر ہاتھ ملایا تھا اور باقی سب کی طرح کھل کر مسکرایا بھی تھا۔ بہرحال، جلد ہی وہ تنک مزاج اور چڑچڑا سا ہو گیا تھا۔ وہ کم بولنے لگا حتیٰ کہ ہیری سے بھی......اب وہ زیادہ تر بک بیک نامی ققشنگر کے ساتھ اپنی ماں کے بیڈروم میں ہی وقت گزارتا

تھا۔

ہیری نے کچھ دنوں بعد تیسری منزل پر ایک بوسیدہ الماری کی صفائی کرتے ہوئے اپنے دل کی بات رون اور ہرمائنی کے سامنے کہہ ڈالی۔ ہرمائنی تو سخت لہجے میں کہا۔ ''تم اس کیلئے خود کو قصوروار مت ٹھہراؤ ہیری! تمہاری جگہ ہوگورٹس میں ہے اور سیریس یہ بات اچھی طرح جانتا ہے۔ میں تو یہ کہوں گی کہ وہ اب زیادہ ہی خودغرض ہوتا جارہا ہے......''

''یہ تھوڑی زیادتی والی بات ہے ہرمائنی!'' رون نے تیوریاں چڑھا کر کہا جب وہ اپنی انگلی پر سختی سے چپکی ہوئی پھپھوندی اتارنے کی کوشش کررہا تھا۔ ''تم بھی تو اس گھر میں اکیلا رہنا نہیں چاہوگی......''

''لیکن وہ اکیلا کہاں ہے؟'' ہرمائنی نے تنک کر کہا۔ ''یہ ققنس کا ہیڈکوارٹر ہے، ہے نا؟ اس نے تو کچھ زیادہ ہی توقعات لگالی تھیں کہ ہیری یہاں پر اس کے ساتھ رہنے آجائے گا......''

''مجھے نہیں لگتا کہ یہ سچ ہے۔'' ہیری نے اپنی صفائی کے کپڑے کو باہر نکال کر کہا۔ ''جب میں نے اس سے پوچھا تھا کہ میں یہاں آکر اس کے ساتھ رہ سکتا ہوں تو اس نے کوئی صاف جواب نہیں دیا تھا......''

''وہ اپنی توقعات کو بڑھانا نہیں چاہتا ہوگا......'' ہرمائنی نے اپنی ذہانت سے کہا۔ ''اور اسے شاید تھوڑا انجالت بھرا احساس بھی ہو رہا ہوگا کیونکہ مجھے لگتا ہے کہ اس کے دل کا ایک حصہ درحقیقت یہی توقع باندھے بیٹھا تھا کہ تمہیں سکول سے نکال دیا جائے گا جس کے بعد تم دونوں ایک ساتھ یکجا زندگی جی سکتے ہو......''

''جانے دو ہرمائنی......'' ہیری اور رون نے ایک ساتھ کہا اور ہرمائنی نے اپنے کندھے اچکا دیئے۔

''تمہیں جیسا ٹھیک لگتا ہے، ویسے ہی سوچو! لیکن مجھے کئی بار لگتا ہے کہ رون کی ممی صحیح کہتی ہیں کہ سیریس تم میں اور تمہارے باپ میں فرق نہیں کرپاتا ہے......''

''تو تمہیں لگتا ہے کہ اس کا دماغی توازن کھسک گیا ہے؟'' ہیری تاؤ کھا کر بولا۔

''نہیں! مجھے تو بس یہ لگتا ہے کہ وہ کافی عرصے تک بہت اکیلا رہا ہے۔'' ہرمائنی نے کہا۔

اسی وقت مسز ویزلی ان کے عقبی دروازے سے بیڈروم میں داخل ہوئیں۔ انہوں نے الماری میں سر ڈال کر جھانکتے ہوئے کہا۔ ''ابھی تک کام پورا نہیں ہوا؟''

''مجھے لگا تھا کہ آپ یہاں پر ہمیں چھٹی دینے کیلئے آئی ہوں گی؟'' رون نے اکتاہٹ سے کہا۔ ''کیا آپ جانتی ہیں کہ ہم یہاں آنے کے بعد سے اب تک کتنی گندگی صاف کرچکے ہیں۔''

''تم تو گروہ کی مدد کرنے کیلئے اس قدر بے تاب ہورہے تھے، اب کیا ہوا؟'' مسز ویزلی نے ہنس کر کہا۔ ''تم کم از کم ہیڈکوارٹر کو رہنے کے قابل بنانے کا کام تو کرہی سکتے ہو۔ ہے نا؟''

''مجھے تو لگتا ہے کہ میں یہاں گھریلو خرس بن کر رہ گیا ہوں۔'' رون نے سر جھکا کر بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

جب مسز ویزلی انہیں وہاں چھوڑ کر لوٹ گئیں تو ہرمائنی امید بھرے لہجے میں بولی۔

''اچھا ہوا، اب تمہیں پتہ چلا کہ ان کی زندگی کتنی دشوار اور بری ہوتی ہے۔ اب شاید تم ایس پی ای ڈبلیو میں زیادہ فعال ہو جاؤ گے۔ دیکھو! شاید لوگوں کو یہ دکھانا اچھا رہے گا کہ ہر وقت صفائی ستھرائی کرنا کتنا مشکل اور تھکا دینے والا کام ہوتا ہے...... ہم گری فنڈر کے ہال کی صفائی کی معاونت کر سکتے ہیں۔ اس سے ہونے والی آمدنی ایس پی ای ڈبلیو میں جائے گی تاکہ اس سے آگہی اور مالی معاونت دونوں ہی بڑھ جائیں گی......''

''میں سیپو کے بارے میں تمہارا منہ بند رکھنے کیلئے ہر قسم کی امداد کرنا چاہتا ہوں۔'' رون نے چڑچڑے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ لیکن اتنی آہستگی کے ساتھ کہ ہیری کے علاوہ کوئی دوسرا اس کی بات نہ سن پائے۔

☆☆☆☆

جیسے جیسے تعطیلات کا اختتام قریب آ رہا تھا اور سکول جانے کی تاریخ نزدیک آ رہی تھی ہیری کو محسوس ہوا کہ وہ ہوگورٹس جانے کیلئے کچھ زیادہ ہی خواب بننے لگا تھا۔ ہیگرڈ سے دوبارہ ملاقات، کیوڈچ میچ کھیلنے اور جڑی بوٹیوں کے علم کی کلاس کی طرف جانے والی سبزیوں کی کیاری میں سے گزرنے کیلئے وہ کافی بے قرار تھا۔ اس دھول بھرے بوسیدہ گھر کو چھوڑنا ہی بہت اچھی بات رہے گی جہاں آدھی الماریاں اب بھی بند تھیں اور کریچر اندھیرے میں ان کے پاس سے گزرتے ہوئے ناگوار اور دل جلانے والی باتیں کرتا رہتا تھا حالانکہ ہیری نے سیریس کو یہ نہیں کبھی نہیں بتایا تھا۔ حقیقت تو یہ تھی کہ والڈی مورٹ کے خلاف بنائے گئے اس ہیڈکوارٹر میں رہنا اتنا آسان، دلچسپ اور جوشیلا ہرگز نہیں تھا جتنا کہ ہیری کو یہاں آنے سے قبل توقع تھی۔ ققنس کا گروہ کے اراکین غیر معمولی طور پر یہاں آتے جاتے رہتے تھے کئی بار وہ رات کے کھانے کیلئے بھی رُک جاتے تھے اور کئی بار وہ سرگوشیوں میں کچھ دیر تک گفتگو بھی کرنے کے بعد فوراً ہی چلے جاتے تھے۔ بہر حال مسز ویزلی نے یہ پختہ تہیہ کر لیا تھا کہ ہیری اور باقی سب لوگ اراکین کی گفتگو بالکل نہ سن پائیں۔ (وسیع سماعتی کانوں سے بھی نہیں) کسی کو بھی، یہاں تک کہ سیریس کو بھی یہ نہیں لگتا تھا کہ ہیری کو پہلی رات کو کچھ بتایا گیا تھا اس سے زیادہ کچھ اور بھی بتانے کی ضرورت ہونا چاہئے۔

چھٹیوں کے آخری دن جب ہیری کپڑوں کی الماری کے اوپر چڑھ کر ہیڈوگ کے پنجرے کی گندگی صاف کر رہا تھا تو رون دو لفافے لے کر بیڈروم میں داخل ہوا۔

''کتابوں کی فہرست آ گئی ہے۔'' اس نے کہا اور کرسی پر کھڑے ہیری کی طرف ایک لفافہ اچھال دیا۔ ''وقت بھی ہو چکا تھا، مجھے تو لگ رہا تھا کہ اس بار وہ لوگ بھول گئے ہوں گے کیونکہ یہ فہرست ہمیشہ جلد ہی آ جاتی تھی......''

ہیری نے گندگی کے آخری ٹکڑے کوڑے والے تھیلے میں بھرے اور تھیلے کو رون کے سر کے اوپر سے اچھال کر کونے میں پڑے

کوڑے دان میں پھینک دیا۔کوڑے دان نے منہ کھول کر تھیلے کو ایک ہی پل میں ہڑپ کرلیا اور پھر زور سے ڈکار لی۔ ہیری نے اپنا لفافہ اُٹھا کر کھولا۔جس میں دو چرمئی کاغذ موجود تھے۔ایک میں تو ہمیشہ کی طرح یہ یادداشت موجود تھی کہ سفر کا آغاز یکم ستمبر کو ہوگا جبکہ دوسرے چرمئی کاغذ میں یہ بتایا گیا تھا کہ اسے سال کن کتابوں کی ضرورت ہوگی؟

''صرف دو ہی نئی کتابیں ہیں۔'' اس نے فہرست کو پڑھتے ہوئے کہا۔''میرنڈا گوشاک کی جادوئی کلمات کی کتاب درجہ پنجم اور جادوئی دفاعی نظریات مصنف ولبرٹ سلنک ہارڈ۔''

کڑاک......

فریڈ اور جارج اچانک ہیری کے دائیں طرف نمودار ہوئے۔اب اسے ان لوگوں کے یوں اچانک نمودار ہونے کی اتنی عادت پڑ چکی تھی کہ وہ کرسی سے گرا تک نہیں۔

''ہم اس بات پر حیران ہو رہے ہیں کہ نصاب میں سلنک ہارڈ کی کتاب کس نے تجویز کی ہوگی؟'' فریڈ نے اپنی بات کا آغاز کرتے ہوئے کہا۔

''اس کا سیدھا مطلب ہے کہ ڈمبل ڈور کو تاریک جادو سے حفاظت کے فن کے مضمون کیلئے نیا استاد مل گیا ہے......'' جارج نے ہنس کر کہا۔

''ہم نے کچھ ہفتے پہلے وسیع سماعتی کانوں کی مدد سے ممی ڈیڈی کی بات چیت سنی تھی، ان کی باتوں سے لگ رہا تھا کہ اس سال ڈمبل ڈور کو اس مضمون کی پڑھائی کیلئے نئے استاد کو تلاش کرنے میں نہایت دشواری پیش آرہی تھی......'' فریڈ نے بتایا۔

''اس میں حیرت والی کوئی بات نہیں۔تم خود ہی دیکھو تو سہی! اس مضمون کو پڑھانے والے پچھلے چار اساتذہ کا کیا انجام ہوا ہے؟'' جارج نے ہنس کر کہا۔

''ایک کو ملازمت سے ہاتھ دھونا پڑے، ایک مر گیا، ایک کی یادداشت ہمیشہ کیلئے ضائع ہوگئی اور ایک تو نو ماہ تک صندوق میں قید کی صعوبت کاٹتا رہا۔'' ہیری نے ان کے نام اپنی انگلیوں پر گنواتے ہوئے کہا۔''ہاں! میں تمہارا مطلب سمجھ گیا ہوں......''

''تمہیں کیا ہوا ہے، رون؟'' فریڈ نے اچانک تشویش بھرے لہجے میں پوچھا۔رون نے کوئی جواب نہیں دیا۔ ہیری نے مڑ کر دیکھا۔رون کسی بت کی مانند ساکت بیٹھا ہوا تھا۔اس کا منہ کھلا ہوا تھا اور وہ ہوگورٹس سے آئے اپنے خط کو ٹکٹکی باندھے گھورے جارہا تھا۔

''کیا ہوا؟'' فریڈ نے پریشان ہوتے ہوئے پوچھا اور وہ رون کے کندھے کے اوپر سے جھانک کر اس کے چرمئی کاغذ کو پڑھنے لگا۔پھر فریڈ کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔

''پری فلیکٹ یعنی مانیٹر......؟'' اس نے چرمئی کاغذ کو بے یقینی سے گھورتے ہوئے کہا۔

جارج اچھل کر قریب پہنچ گیا۔ اس نے رون کے ہاتھ سے لفافہ لے کر اسے الٹ دیا۔ ہیری نے دیکھا کہ اس میں سے کوئی سرخ اور سنہری چیز نکل کر جارج کی ہتھیلی پر گر گئی تھی۔

''یہ ناممکن ہے......! ایسا نہیں ہوسکتا......'' جارج سکتے کی کیفیت میں ہکلایا۔

''لگتا ہے کہ کوئی غلطی ہوگئی ہے۔'' فریڈ نے رون سے خط جھپٹتے ہوئے کہا اور اسے روشنی کے سامنے پھیلا کر یوں دیکھنے لگا جیسے وہ اس کے واٹر مارک کا معائنہ کررہا ہو۔ ''جس کا دماغ صحیح انداز میں کام کررہا ہوگا، وہ تو رون کو پری فلکیٹ نہیں بنا سکتا......؟''

جڑواں بھائیوں کا سر ایک ساتھ گھوما اور وہ دونوں ہیری کو گھور کر دیکھنے لگے۔

''ہمیں تو لگ رہا تھا کہ پری فیکٹ تم بنو گے ہیری!'' فریڈ نے ایسے انداز میں کہا جیسے ہیری نے انہیں کسی طرح بے وقوف بنا ڈالا ہو۔

''ہمارا خیال تھا کہ ڈمبل ڈور اس کام کیلئے تمہیں منتخب کریں گے۔'' جارج نے کہا۔

''ہیری! تم جادوگری سہ فریقی ٹورنامنٹ میں جیتے تھے اور باقی امور نے تم نے ہی عبور کئے تھے۔'' فریڈ نے اچنبھے سے کہا۔

''مجھے لگتا ہے کہ اس کے شاندار کارنامے اس کے خلاف ثابت ہوئے ہوں گے۔'' جارج نے سر ہلا کر کہا۔

''ہاں ایسا ممکن ہے...... ہاں دوست! تم نے بہت زیادہ مشکلیں پیدا کی ہیں۔ چلو اچھا ہے کم از کم تم نے ایک کی ترجیحات تو درست ہیں۔'' فریڈ نے آہستگی سے کہا۔

وہ ہیری کے پاس آیا اور اس کی کمر پر دھول جمائی جبکہ اس نے رون کو غصے سے دیکھا۔

''پری فیکٹ...... پیارا بچہ رونی اب پری فیکٹ بن گیا......''

''اوہ! ممی تو ہنگامہ کھڑا کردیں گی۔'' جارج کراہتے ہوئے بولا اور اس نے سرخ رنگ کا بیج رون کی طرف اس طرح اچھال دیا جیسے اس سے اسے کوئی بیماری لگ جائے گی۔

رون ابھی تک ساکت و جامد بیٹھا تھا، اس نے بیج ہاتھ میں لے کر ایک پل کیلئے اسے گھورا اور پھر ہیری کی طرف دیکھا جیسے یہ پختہ یقین کر لینا چاہتا ہو کہ یہ اصلی ہی ہے؟ ہیری نے بڑھ کر اس کے ہاتھ سے بیج لے لیا۔ گری فنڈر فریق کے شیر پر ایک بڑا حرف 'پ' بنا ہوا تھا۔ جب وہ پہلے پہل ہوگورٹس گیا تھا تو اس نے پرسی کے سینے پر اسی طرح کا بیج دیکھا تھا۔

اسی لمحے دروازہ دھڑاک سے کھل گیا۔ ہرمائنی آنکھوں میں آنسو لئے تیزی سے بھاگتی ہوئی کمرے میں آئی۔ اس کے رخسار سرخ اور بال بکھرے ہوئے تھے۔ اس کے ہاتھ میں بھی ایک لفافہ پکڑا ہوا تھا۔

''کیا تمہیں...... کیا تمہیں بیج ملا......؟'' وہ فرطِ حیرت سے چیخی۔ وہ ہیری کے ہاتھوں کی طرف آنکھیں پھاڑ کر دیکھ رہی تھی۔

''میں جانتی تھی...... مجھے بھی...... مجھے بھی......'' اس نے جوشیلے انداز میں جلدی سے کہا اور اپنا لفافہ لہرانے لگی۔

''نہیں...... پری فیکٹ مجھے نہیں رون کو بنایا گیا ہے......'' ھیری نے تیزی سے اس کی تصحیح کر دی اور بیج کو رون کے ہاتھ میں واپس تھما دیا۔

''کیا مطلب......؟''

''ہاں سچ مچ...... پری فیکٹ میں نے نہیں بلکہ رون بنا ہے......'' ھیری نے کہا۔

''رون......؟'' ہرمائنی نے متحیر انداز میں کہا اور اس کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔ ''لیکن...... تمہیں یقین ہے...... میرا مطلب ہے کہ......'' جب رون نے اس کی طرف غصیلی نظروں سے دیکھا تو اس کا چہرہ سرخ پڑ گیا اور وہ خاموش ہوگئی۔

''خط پر میرا نام لکھا ہوا ہے......'' رون نے تنک کر کہا۔

''میں......'' ہرمائنی نے کہا اور وہ پوری طرح حیران دکھائی دے رہی تھی۔ ''میں...... واہ!...... بہت خوب...... شاباش رون...... یہ تو سچ مچ......''

''انہونی بات ہے......'' جارج نے سر ہلاتے ہوئے ہرمائنی کا جملہ پورا کر دیا۔

''نہیں......'' ہرمائنی نے کہا اور اب اس کا چہرہ پہلے سے زیادہ سرخ ہو چکا تھا۔ ''نہیں ایسی بات نہیں...... رون نے بہت سے عمدہ مظاہرے کئے ہیں...... وہ سچ مچ......''

اسی لمحے ان کے پیچھے دروازہ کھلا اور مسز ویزلی کمرے میں داخل ہوئیں۔ ان کے ہاتھوں میں دُھلے ہوئے چوغوں کا انبار تھا۔

''جینی نے بتایا ہے کہ بالآخر کتابوں اور نصابی سامان کی فہرستیں آ ہی گئی ہیں......'' انہوں نے تمام لفافوں پر نظر ڈالتے ہوئے کہا اور پلنگ پر کپڑے رکھ کر انہیں دو ڈھیروں میں الگ الگ کرنے لگیں۔ ''تم مجھے اپنے اپنے سامان کی فہرستیں دے دینا۔ میں آج دوپہر کو لیکی کالڈرن جا کر جادوئی بازار سے سب کیلئے کتابیں اور سامان لے آؤں گی۔ اس دوران تم اپنا اپنا سامان پیک کر لینا۔ رون مجھے تمہارے لئے پاجامے لانے پڑیں گے۔ یہ تو چھ انچ چھوٹے چھوٹے ہو گئے ہیں۔ مجھے یقین نہیں ہوتا ہے کہ تم کتنی تیزی سے لمبے ہوتے جا رہے ہو...... تمہیں کون سے رنگ کے پاجامے چاہئیں؟''

''اس کیلئے تو سرخ اور سنہرے رنگ کے ہی پاجامے لائیں جو اس کے بیج کے ساتھ میل کھائیں......'' جارج نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کس سے میل کھائیں؟'' مسز ویزلی نے کلیجی رنگ کی جرابوں کو تہ لگا کر رون کے چوغوں کے ڈھیر پر رکھتے ہوئے بے دھیانی سے کہا۔

''اس کے بیج سے......'' فریڈ نے اس طرح کہا جیسے بری بات جلدی جلدی کہہ دینا چاہتا ہو۔ ''اس کے پری فیکٹ کے پیارے، چمکتے اور نئے بیج کے ساتھ......''

فریڈ کے لفظوں کو سمجھنے میں مسز ویزلی کو ایک پل کی دیر لگی کیونکہ وہ پاجاموں کے بارے میں سوچنے میں مگن تھیں۔

''اس کے......لیکن......رون تم کیسے......؟''

رون نے جب اپنا بیج اوپر اُٹھا کر دکھایا تو ان کے منہ سے ہرمائنی کی طرح چیخ نکل گئی۔

''مجھے یقین نہیں ہو رہا ہے۔ مجھے یقین نہیں ہو رہا ہے۔ اوہ رون! کتنی شاندار خوشخبری ہے، پری فیکٹ......اب تو خاندان میں سبھی پری فیکٹ بن چکے ہیں......!''

''فریڈ اور میں کون ہیں...... پڑوسی؟'' جارج نے غصے سے کہا جب ان کی ماں نے اسے ایک طرف ہٹایا اور اپنے سب سے چھوٹے بیٹے کو خوشی سے اپنی بانہوں میں بھرلیا۔

''ذرا ٹھہرو تو سہی......تمہارے ڈیڈی کو تو یہ خبر ملنے دو۔ رون مجھے تم پر بہت ناز ہے۔ کتنی شاندار خبر ہے، تم بھی بل اور پرسی کی طرح ہیڈ بوائے بن سکتے ہو۔ یہ تو پہلا قدم ہے۔ اوہ! اتنی پریشانیوں کے بعد گھر میں کتنی شاندار خبر آئی ہے۔ میں تو خوشی سے پاگل ہو رہی ہوں......اوہ میرا رونی!'' مسز ویزلی کا چہرہ خوشی کے آنسوؤں سے بھیگ رہا تھا۔

فریڈ اور جارج ان کے پیچھے تیز تیز آہیں بھر رہے تھے لیکن مسز ویزلی نے ان کی طرف بالکل دھیان نہیں دیا۔ انہوں نے رون کو اپنی بانہوں کے حصار میں لے کر گلے سے لگا کر پوری طاقت سے بھینچ ڈالا اور اس کے پورے چہرے کی بلائیں لینے لگیں جواب اس چمکتے ہوئے سرخ بیج سے کہیں زیادہ سرخ ہو چکا تھا۔

''اوہ ممی......نہیں نا......ممی چھوڑیں بھی......اوہ نہیں......'' وہ بڑبڑا تا رہا اور انہیں خود سے دور ہٹانے کی کوشش کرنے لگا۔

بالآخر انہوں نے اسے چھوڑ دیا اور ہانپتے ہوئے بولیں۔ ''اچھا! تو تمہیں کون سی چیز دیں؟ ہم نے پرسی کو الّو دیا تھا لیکن تمہارے پاس تو الّو پہلے سے ہی ہے۔''

''آپ کا کیا مطلب ہے؟'' رون نے حیرانگی سے پوچھا۔ اس کے چہرے پر ایسا تاثر پھیل گیا جیسے اسے اپنے کانوں پر سچ مچ یقین نہ آ رہا ہو۔

''تمہیں اس کیلئے انعام ملنا چاہئے۔'' مسز ویزلی نے پیار بھرے لہجے میں کہا۔ ''نئی تقریباتی پوشاک کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟''

''ہم نے اسے پہلے ہی کچھ نئی پوشاکیں دلوا دی ہیں۔'' فریڈ نے چڑ کر کہا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے اب اسے اپنی دریا دلی پر افسوس ہو رہا ہو۔

''یا پھر نئی کڑاہی......؟ چارلی کی پرانی کڑاہی میں تو زنگ لگ چکا ہے یا پھر ایک نیا چوہا......تمہیں سکے برز بہت پسند تھا نا......'' مسز ویزلی لگاوٹ بھرے انداز میں بولیں۔

''ممی!'' رون نے امید بھری آواز کے ساتھ کہا۔'' کیا مجھے نیا بہاری ڈنڈا مل سکتا ہے؟''

مسز ویزلی کا چہرہ تھوڑا سخت پڑ گیا، بہاری ڈنڈا کافی مہنگا تھا۔

''بہت عمدہ نہیں......بس......بس اس بار ایک نیا......'' رون نے جلدی سے کہہ دیا۔

مسز ویزلی جھجکیں اور پھر مسکرا دیں۔

''ٹھیک ہے۔تمہیں نیا بہاری ڈنڈا دلوا دیں گے......اچھا اگر مجھے نیا بہاری ڈنڈا ابھی خریدنا ہے تو ابھی جادوئی بازار کیلئے نکلنا پڑے گا، میں تم سب سے بعد میں ملتی ہوں......چھوٹا رونی! پری فیکٹ......اور تم سب لوگ اپنے صندوق پیک کرنا مت بھولنا......پری فیکٹ......اوہ! میں تو بوکھلا ہی گئی ہوں......'' مسز ویزلی خوشی سے پھولے نہیں سما رہی تھیں۔

انہوں نے بڑھ کر رون کو ایک بار پھر گلے سے لگایا اور اس کا چہرہ چوم لیا۔ پھر زور سے سانس کھینچی اور تیزی سے کمرے سے باہر نکل گئیں۔

فریڈ اور جارج نے ایک دوسرے کی طرف گھور کر دیکھا۔

''رون! اگر ہم تمہیں نہ چومیں تو کیا تمہیں یہ برا تو نہیں لگے گا......؟'' فریڈ نے مصنوعی ہیجان انگیز لہجے میں کہا۔

''ویسے اگر تم چاہو تو ہم تمہیں سلام تو کر ہی سکتے ہیں۔'' جارج نے مؤدب انداز میں کہا۔

''تم دونوں چپ رہو......'' رون نے ان کی طرف تیوریاں چڑھا کر کہا۔

''ورنہ کیا؟......ہمیں سزا دو گے؟'' فریڈ نے اپنے چہرے پر ایک کٹیلی مسکراہٹ لاتے ہوئے غرا کر کہا۔

''وہ ذرا اس کی کوشش تو کر کے دیکھے، قسم سے بڑا مزہ آئے گا۔'' جارج چہک کر بولا۔

''اگر تم دونوں نے اپنی غلط حرکتیں بند نہ کیں تو وہ تمہیں سزا بھی دے سکتا ہے۔'' ہرمائنی نے غصے سے چڑتے ہوئے بولی۔

فریڈ اور جارج زور زور سے ہنسنے لگے۔

''چھوڑو بھی ہرمائنی......'' رون بڑبڑا کر بولا۔

''اب ہمیں پھونک پھونک کر قدم رکھنا پڑے گا جارج!'' فریڈ نے خوفزدہ ہونے کی اداکاری کرتے ہوئے کہا۔'' اب تو یہ دونوں ہی ہمارے پیچھے پڑ گئے ہیں......''

''ہاں! ایسا ہی لگتا ہے جیسے ہمارے قوانین توڑنے اور شرارتوں کے دن اب گنے جا چکے ہیں۔'' جارج نے سر ہلا کر مصنوعی افسردگی کے ساتھ کہا۔

پھر ایک زوردار کڑاک کی آواز کے ساتھ جڑواں بھائی ثقاب اُڑان بھر گئے۔

''یہ دونوں تو بس......'' ہرمائنی نے گہری سانس لیتے ہوئے اوپر چھت کو گھورتے ہوئے کہا جبکہ دوسری منزل سے یعنی فریڈ اور

جارج کے اوپر والے کمرے سے زور زور سے قہقہے لگانے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ ''ان کی بات پر مت دو، رون! وہ دونوں جل رہے ہیں......''

''مجھے نہیں لگتا کہ وہ جل رہے ہیں......'' رون نے حسرت بھری نظروں سے چھت کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''وہ شروع سے کہتے ہیں کہ صرف ضرورت سے زیادہ شریف بچے ہی پری فیکٹ بنتے ہیں...... پھر بھی......'' اس نے خوشی کا برملا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ ''انہیں کبھی نیا بہاری ڈنڈا نہیں ملا۔ کاش میں ممی کے ساتھ جا کر خود اپنے لئے بہاری ڈنڈا پسند کر پاتا...... وہ کبھی نیمبس سیریز کا بہاری ڈنڈا نہیں خرید پائیں گی لیکن بازار میں نیا کلین سویپ بہاری ڈنڈا آیا ہے۔ وہ بہت اچھا رہے گا...... ہاں! میں جا کر انہیں بتا دیتا ہوں کہ مجھے کلین سویپ بہاری ڈنڈا اچھا لگتا ہے تاکہ وہ اسے ہی خرید لائیں......''

وہ بھاگ کر کمرے سے باہر نکل گیا اور ہیری اور ہرمائنی کو تنہا چھوڑ گیا۔ نہ جانے کیوں ہیری، ہرمائنی کی طرف نہیں دیکھنا چاہتا تھا۔ وہ اپنے پلنگ کی طرف مڑا اور اس نے دُھلے ہوئے چوغوں کا وہ انبار اُٹھا لیا جو مسز ویزلی وہاں چھوڑ گئی تھیں۔ پھر وہ انہیں لے کر اپنے صندوق کی طرف بڑھنے لگا۔

''ہیری......'' ہرمائنی نے دھیمے انداز میں کہا۔

''اوہ میں تو بھول ہی گیا تھا...... بہت بہت مبارک ہو ہرمائنی!'' ہیری نے اتنی دلکشی سے کہا کہ اس کی آواز بڑی عجیب لگ رہی تھی بہر حال، اس نے ہرمائنی کی طرف نہیں دیکھا۔ ''شاندار...... پری فیکٹ...... بہت شاندار......''

''شکریہ ہیری!'' ہرمائنی نے کسی قدر شرما کر کہا۔ ''ہیری!...... کیا میں ہیڈوگ کا استعمال کر سکتی ہوں؟ مجھے اپنے ممی ڈیڈی کو یہ خبر دینا ہے۔ وہ سچ مچ بہت خوش ہوں گے...... میرا مطلب ہے کہ وہ پری فیکٹ بننے کا مطلب اچھی طرح جانتے ہیں......''

''ہاں! کیوں نہیں...... مجھے کوئی اعتراض نہیں......'' ہیری نے اب بھی اسی سنجیدہ کھوکھلی آواز میں کہا جو اس کی معمول کی آواز سے بہت الگ تھلگ تھی۔ ''ہیڈوگ لے لو......''

وہ اپنے صندوق پر جھکا۔ اس کی تہہ میں چوغوں کو پھیلا کر رکھنے لگا اور پھر کسی چیز کی تلاش کی اداکاری کرنے لگا۔ اس دوران ہرمائنی کپڑوں کی الماری کی طرف بڑھی اور اس نے ہیڈوگ کو پکار کر نیچے بلا لیا۔ کچھ ہی پل بعد ہیری کو دروازہ بند ہونے کی آواز سنائی دی لیکن وہ جھکے جھکے ہی سنتا رہا۔ اسے صرف دیوار پر لٹکی ہوئی خالی تصویر کے کھی کھی کرنے اور کونے میں پڑے کوڑے دان کے بے ہنگم انداز میں کھانسنے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

وہ سیدھا کھڑا ہوا اور پیچھے کی طرف مڑ کر دیکھنے لگا۔ ہرمائنی اور ہیڈوگ جا سکے تھے۔ ہیری نے تیزی سے آگے کی طرف بڑھا اور اس نے دروازہ بند کر دیا۔ پھر وہ بوجھل قدموں کے ساتھ اپنے پلنگ کے پاس واپس لوٹا اور اس پر دھم سے بیٹھ گیا۔ وہ کپڑوں کی الماری کے نچلے حصے کو گھورنے لگا لیکن حقیقت تو یہ تھی کہ وہ تو خلا میں گھور رہا تھا......

وہ یہ بات تو بالکل ہی بھول گیا تھا کہ پانچویں سال کی پڑھائی میں پری فیکٹ کا انتخاب کیا جاتا تھا۔ وہ ہوگورٹس سے نکالے جانے کے اندیشوں سے اتنا گھرا ہوا تھا کہ اسے یہ خیال ہی نہ رہا تھا کہ الّو منتخب طلباء کے پاس بیجز لے کر آ رہے ہوں گے لیکن اگر اسے یاد ہوتا......اگر اس نے اس کے بارے میں سوچا ہوتا......تو اسے کیا امید ہوتی ؟

'یہ تو کبھی نہیں......' اس کے دماغ کے کسی گوشے سے ایک دھیمی اور سچی آواز گونجی۔

ہیری نے اپنا چہرہ بھینچ لیا اور اسے دونوں ہاتھوں کے پیچھے چھپا لیا۔ وہ خود سے جھوٹ نہیں بول سکتا تھا۔ اگر اسے معلوم ہوتا کہ پری فیکٹ کا بیج آنے والا ہے تو اسے یہ امید ہوتی کہ وہ رون کے پاس نہیں بلکہ اس کے پاس آئے گا؟ کیا اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ بھی ڈریکو ملفوائے جتنا ہی متکبر ہے؟ کیا وہ بھی خود کو باقی لوگوں سے افضل سمجھتا ہے؟ کیا اسے واقعی یہ یقین تھا کہ وہ رون کی بہ نسبت زیادہ اچھا ہے......؟

'نہیں......' دھیمی آواز نے اس کے خیالوں کی نفی کرتے ہوئے کہا۔

کیا یہ سچ ہے؟ ہیری نے سوچا اور مضطرب انداز میں اپنے جذبات کا جائزہ لینے لگا۔

'میں کیوڈچ میں زیادہ اچھا ہوں لیکن میں باقی کسی کام میں زیادہ اچھا نہیں ہوں۔' من کی آواز نے آہستگی سے کہا۔

ہیری نے سوچا کہ یہ بالکل سچ تھا کہ وہ پڑھائی میں رون سے زیادہ اچھا نہیں رہا تھا لیکن پڑھائی کے علاوہ باقی کاموں میں؟ ان حیرت انگیز معاملات میں جو ہوگورٹس میں اس نے، رون اور ہرمائنی نے مل کر انجام دیئے تھے اور سکول سے باہر نکالے جانے سے بھی بڑے خطرات اسی نے اُٹھائے تھے؟

'ان سب کارناموں کی انجام دہی میں زیادہ تر رون اور ہرمائنی بھی تو اس کے ساتھ تھے۔' اس کے من کی آواز نے ہنس کر کہا۔

'ہر وقت تو نہیں......' ہیری نے خود سے بحث کرتے ہوئے سوچا۔ وہ میرے ساتھ کیوریل کے ساتھ تو نبرد آزما نہیں ہوئے تھے۔ انہوں نے نوجوان رڈل اور تہہ خانے کے بھیانک اژدہے سے مقابلہ تو نہیں کیا تھا، جس رات سیریس بھاگا تھا، اس رات انہوں نے روح کھچڑوں کو دور نہیں بھگایا تھا، جس رات والڈی مورٹ کی واپسی ہوئی تھی، اس رات وہ لوگ تو ساتھ قبرستان میں نہیں تھے......

پھر اس کے دماغ میں اسی طرح کے سرد طوفان کے جھکڑ چلنے لگے جیسے گیرم مالڈ پیلس میں آنے والی رات کو ہوا تھا۔ ہیری نے غصے کے عالم میں سوچا۔ میں نے یقینی طور پر زیادہ اہم اور نمایاں کارنامے انجام دیئے ہیں۔ میں نے دونوں سے زیادہ اونچی سطح کے کارنامے کئے ہیں......

من کی آواز نے تلخی سے کہا۔ 'لیکن ڈمبل ڈور پری فیکٹ کا انتخاب خطرناک کارناموں کو مدنظر رکھ کر تو نہیں کرتے ہوں گے...... شاید وہ کسی دوسرے معیار پر پری فیکٹ منتخب کرتے ہوں گے......رون میں ایسی تو کوئی بات ہو گی جو تم میں نہیں ہے......'

ہیری نے اپنی آنکھیں کھولیں اور اپنی انگلیوں کے بیچ میں الماری کے پیروں کی طرف دیکھا۔ اسے فریڈ اور جارج کی بات یاد آ گئی......'جس کا دماغ صحیح طور پر کام کرتا ہوگا، وہ رون کو پری فیکٹ نہیں بنا سکتا......'

ہیری آہستگی سے ہنسا لیکن ایک ہی پل بعد اس کی خوشی ناراضگی میں بدل گئی۔

رون نے تو ڈمبل ڈور سے نہیں کہا تھا کہ وہ اسے پری فیکٹ بنا دیں۔ اس میں رون کی کوئی غلطی نہیں تھی اور ہیری تو رون کا سب سے اچھا دوست ہے، کیا وہ اس معمولی سی بات پر اپنا منہ بسور لے گا کہ اسے بیج کیوں نہیں ملا؟ کیا وہ اس وجہ سے رون کی عدم موجودگی میں اس کے جڑواں بھائیوں کے ساتھ مل کر اس کی ہنسی اُڑائے گا اور رون کی خوشی کم کر دے گا جبکہ وہ زندگی میں پہلی بار کسی معاملے میں ہیری سے سبقت لے گیا تھا......

اسی لمحے ہیری نے سیڑھیوں پر قدموں کی چاپ سنی۔ جب رون دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تو ہیری کھڑا ہو گیا۔ اس نے اپنی عینک درست کی اور مسکرایا۔

''ابھی ابھی ممی کو پکڑ لیا......'' رون نے خوش ہو کر کہا۔ ''وہ کہتی ہیں کہ اگر وہ لا سکیں تو کلین سویپ ہی میرے لئے لائیں گی......''

''بہت شاندار......رون!'' ہیری نے کہا۔ اسے یہ جان کر بڑا اطمینان نصیب ہوا کہ اب اس کی آواز میں مصنوعیت کی جھلک بالکل نہیں تھی۔ ''بہت بہت مبارک ہو، رون......دوست!''

رون کے چہرے کی مسکراہٹ کافور ہو گئی۔

''میں نے کبھی سوچا نہیں تھا کہ میں پری فیکٹ بن جاؤں گا!'' اس نے اپنا سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ''میں نے تو سوچا کہ پری فیکٹ تم ہی بنو گے......''

''نہیں......میں نے پہلے ہی بڑی مصیبتیں کھڑی کر دی ہیں......'' ہیری نے فریڈ کی بات کو یاد کرتے ہوئے کہا۔

''ہاں......شاید یہی بات ہو گی......چلو! اب اچھا یہی رہے گا کہ ہم اپنے صندوق کی طرف دھیان دیں اور ممی کے لوٹنے سے اپنی تیاری مکمل کر لیں......ہے نا؟'' رون نے کہا۔

بڑی عجیب بات تھی کہ یہاں آنے کے بعد ان کا سامان بہت زیادہ بکھر گیا تھا۔ پورے گھر میں سے کتابیں اور باقی سامان چن چن کر اپنے کمرے میں لانے اور اسے صندوق میں رکھنے میں دوپہر ڈھلنے لگی۔ ہیری نے کنکھیوں سے دیکھا کہ رون اپنے پری فیکٹ کے بیج کو چاروں طرف رکھ رکھ کر دیکھ رہا تھا۔ اس نے اسے پہلے اپنے پلنگ کے پاس پڑی تپائی پر رکھا پھر اپنی جینز پینٹ کی جیب میں رکھ لیا پھر اسے نے اسے باہر نکال کر تہہ کئے ہوئے چوغے پر رکھا جیسے دیکھنا چاہتا ہو کہ سیاہ چوغے پر سرخ بیج کیسا دکھائی دیتا ہے؟ بالآخر جب فریڈ اور جارج نے آ کر یہ تجویز پیش کی کہ وہ اس بیج کو اس کے ماتھے پر چسپاں کرنے والے جادوئی کلمے کے استعمال سے چپکا دیں گے تو تب جا کر رون نے اسے کلیجی رنگ کی جرابوں میں بڑے پیار سے لپیٹ کر اپنے صندوق میں بند کر دیا۔

مسز ویزلی شام چھ بجے جادوئی بازار سے خریداری کر کے لوٹیں۔ان کے ہاتھوں میں کتابوں کے علاوہ ایک لمبا پیکٹ بھی تھا جو موٹے خاکی کاغذ میں لپٹا ہوا تھا۔رون نے بڑی حسرت سے وہ بڑا پیکٹ ان کے ہاتھوں سے لے لیا۔

''تم اسے ابھی مت کھولنا۔آج شام کھانے پر کچھ لوگ آ رہے ہیں، میں چاہتی ہوں کہ تم سبھی لوگ نیچے آ کر میرا ہاتھ بٹاؤ......'' مسز ویزلی نے کہا۔

لیکن جونہی مسز ویزلی نظروں سے اوجھل ہوئیں۔رون نے سرعت کے ساتھ لپک کر کاغذ پھاڑا اور اپنا نیا بہاری ڈنڈا باہر نکال کر اسے ہر زاویئے سے غور غور سے دیکھنے لگا۔اس کے چہرے پر خوشی کے فاتحانہ جذبات رقص کرتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

نیچے ڈائننگ روم میں مسز ویزلی نے کھانے پینے کے سامان سے لدی میز کے اوپر ایک سرخ بینر لٹکا دیا جس پر بڑے الفاظ میں لکھا تھا......

نئے پری فیکٹ ......رون اور ہرمائنی......کو نیک تمناؤں بھری مبارک!

ہیری کو یہ احساس ہوا کہ پوری تعطیلات میں وہ پہلے کبھی اتنا خوش نہیں دکھائی دیا تھا۔جب ہیری، رون، ہرمائنی، فریڈ، جارج اور جینی ڈائننگ روم میں پہنچے تو مسز ویزلی بولیں۔

''میں نے سوچا کہ کیوں نہ بیٹھ کر ڈنر کرنے کے بجائے ایک چھوٹی سی تقریب کا اہتمام کر لیا جائے۔رون! تمہارے ڈیڈی اور بل راستے میں ہیں۔میں نے ان دونوں کے پاس الّو سے خبر بھیج دی تھی اور وہ بے حد خوش ہیں......''انہوں نے مسکراتے ہوئے بتایا۔

فریڈ نے اپنی آنکھیں گول گول انداز میں گھما لیں۔

سیریس، لوپن، ٹونکس اور کنگ سلے پہلے سے وہاں موجود تھے۔کچھ ہی دیر میں میڈ آئی موڈی بھی ٹھک ٹھک کرتے ہوئے وہاں پہنچ گئے، جب ہیری بٹر بیئر پینے میں مگن تھا۔

''اوہ الیسٹر! مجھے خوشی ہوئی کہ آپ آ گئے۔''مسز ویزلی نے چہکتے ہوئے کہا جب میڈ آئی نے اپنا سفری چوغہ اتار کر ہینگر پر ڈالا۔ ''ہمیں کافی دنوں سے آپ کی مدد کی ضرورت درپیش تھی......کیا آپ ڈرائنگ روم والی مطالعے کی میز کے اندر دیکھ کر بتا سکتے ہیں کہ اس میں کیا چھپا ہوا ہے؟ ہم نے اسے ابھی تک اس لئے نہیں کھولا کہ کہیں اس کے اندر کوئی نقصان دہ چیز نہ ہو......''

''یہ تو معمولی سی بات ہے، ماؤلی......''

موڈی کی نیلی آنکھ اوپر کی طرف گھومی اور باورچی خانے کی چھت کو گھورنے لگی۔

''ڈرائنگ روم......''وہ پتلی کو سکوڑتے ہوئے غرائے۔''کون سی والی میز ماؤلی؟ اوہ ہاں! وہ مجھے دکھائی دے رہی ہے......ہاں ایک چھلاوہ ہے......ماؤلی! کیا تم چاہتی ہو کہ میں اسے اوپر جا کر وہاں سے نکال دوں......؟''

''نہیں نہیں! اس کی ضرورت نہیں ہے، میں اس کام کو بعد میں دیکھ لوں گی۔''مسز ویزلی نے جلدی سے کہا۔''آپ اپنا مشروب

لیں۔ دراصل ہم چھوٹی سی خوشی منا رہے ہیں......'' انہوں نے سرخ بینر کی طرف اشارہ کیا۔''خاندان میں چوتھا پری فیکٹ......''
انہوں نے ایک بار پھر پیار بھری نظروں سے رون کو دیکھا۔

''پری فیکٹ......اوہ خوب!'' موڈی غرائے۔ان کی قدرتی آنکھ رون پر جم گئی لیکن جادوئی آنکھ گھوم کر سر کے عقبی طرف پہنچ گئی تھی۔ ہیری کو یہ اذیت ناک احساس ہوا کہ وہ آنکھ یقیناً اسے ہی گھور رہی تھی۔ وہ سیریس اور لوپن کی طرف چل دیا۔

''شاندار......'' موڈی نے کہا جواب بھی اپنی قدرتی آنکھ سے رون کو گھور رہے تھے۔''مرکزی اختیارات کے حامل لوگ ہمیشہ اپنی طرف بڑھنے والی مشکلات کو برداشت کرتے ہیں لیکن ڈمبل ڈور شاید یہ مانتے ہیں کہ تم زیادہ تر جادوئی واروں کو برداشت کر سکتے ہو، ورنہ انہوں نے تمہیں پری فیکٹ نہیں بنایا ہوتا......''

رون معاملے کے اس پہلو سے تھوڑا حیران رہ گیا لیکن اس کے باپ اور بھائی کی آمد کے باعث وہ جواب دینے کی مشکل سے بچ گیا۔ مسز ویزلی اتنی خوش تھیں کہ انہوں نے یہ شکایت نہ کی کہ وہ منڈنگس کو ساتھ کیوں لائے تھے؟ منڈنگس ایک لمبا اوورکوٹ پہنے ہوئے تھا جو عجیب جگہوں پر تھوڑا ابھرا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ اس نے اپنا اوورکوٹ اتار کر موڈی کے سفری چوغے کے پاس رکھے ہوئے ہینگر پر لٹکایا۔

''مجھے لگتا ہے کہ اس خوشخبری پر تو تھوڑی مبارکباد ہو جانا چاہئے۔'' مسٹر ویزلی نے جھومتے ہوئے کہا جب سب لوگوں نے اپنے اپنے مشروب کے پیالے اُٹھا لئے۔ انہوں نے بھی اپنا پیالہ اُٹھایا۔''گری فنڈر کے نئے پری فیکٹوں رون اور ہرمائنی کے نام......''

رون اور ہرمائنی مسکرانے لگے جب اب نے ان کے نام پر ایک گھونٹ پیا اور پھر ان کیلئے تالیاں بجائیں۔

''میں کبھی پری فیکٹ نہیں بنی......'' ٹونکس نے ہیری کی پشت سے کہا جب وہ سب لوگ اپنا اپنا کھانا لینے کیلئے ڈنر کی میز کی طرف بڑھے۔ آج اس کے بال ٹماٹر جیسے سرخ اور کمر تک لمبے دکھائی دے رہے تھے۔ وہ جینی کی بڑی بہن لگ رہی تھی۔''میرے فریق کی منتظم کا کہنا تھا کہ مجھ میں کئی نمایاں خوبیوں کی کمی ہے......''

''مثلاً......'' جینی نے چہک کر پوچھا جو ایک بھنا ہوا آلو اپنی پلیٹ میں ڈال رہی تھی۔

''جیسے خود پر قابو رکھنے کی قوت برداشت......'' ٹونکس نے ہنس کر کہا۔

جینی بھی جواب میں ہنس پڑی۔ ہرمائنی کو دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا جیسے اسے یہ سمجھ میں نہ آ پایا ہو کہ وہ اس بات پر ہنسے یا نہ ہنسے...... اس کے بجائے اس نے بٹر بیئر کا ایک بہت بڑا گھونٹ پی لیا جو اس کے حلق میں پھنس گیا۔

''اور تم سیریس......؟'' جینی نے بے تکلفی سے ہرمائنی کی پشت تھپتھپاتے ہوئے پوچھا۔

سیریس ہیری کے پہلو میں بیٹھا ہوا تھا جینی کی بات سن کر وہ بھونکنے جیسی ہنسی ہنسا۔

''کوئی بھی مجھے پری فیکٹ نہیں بنا سکتا تھا کیونکہ جیمس کے ساتھ سزا کاٹنے میں زیادہ وقت گزرتا تھا۔ لوپن اچھا لڑکا تھا اس لئے

پری فیکٹ کا بیج اسے ہی ملا......'' سیریس نے کہا۔

''مجھے لگتا ہے کہ ڈمبل ڈور کو یہ امید رہی ہوگی کہ میں اپنے سب سے اچھے دوستوں پر تھوڑا قابو رکھ پاؤں گا۔ مجھے یہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ میں اس کام میں بری طرح ناکام رہا۔'' لوپن نے ہنستے ہوئے کہا۔

ہیری کے دل ودماغ پر چھائے غم وغصے کے بادل یکلخت چھٹ گئے۔ اس کے والد بھی تو پری فیکٹ نہیں تھے۔ اچانک تقریب زیادہ خوشنما محسوس ہونے لگی۔ اس نے اپنی پلیٹ بھری اور اب وہ کمرے میں موجود ہر فرد سے دوگنی سرشاری کا اظہار کرنے لگا۔

رون ہر سننے والے کو اپنے نئے بہاری ڈنڈے کی خوبیاں گنوا رہا تھا۔

''دس سیکنڈ میں ستر کی رفتار پکڑ لیتا ہے۔ یہ برا نہیں ہے ہے نا؟ ذرا سوچو کہ کومیٹ 290 صفر سے صرف ساٹھ کی ہی رفتار پکڑ پاتا ہے اور وہ بھی تب جب ہوا موافق سمت میں چل رہی ہو۔ کون سے بہاری ڈنڈے میں یہ صاف لکھا کہ......''

ہرمائنی بہت سنجیدگی سے لوپن کے ساتھ گھریلو خرسوں کے حقوق کے بارے میں بحث کر رہی تھی اور انہیں اپنے خیالات سے مستفید کر رہی تھی۔

''میرا مطلب ہے کہ یہ تو اسی طرح کی ناانصافی ہوئی جیسے بھیڑیائی انسانوں کو معاشرتی حیثیت سے الگ کر دینا ہے نا؟ اس بات کی اصلی جڑ تو یہ ہے کہ جادوگر خود کو باقی تمام مخلوقات سے زیادہ بلند تر سمجھتے ہیں......''

مسز ویزلی اور بل کی بحث کا موضوع پرانا ہی تھا جو بل ک لمبے بالوں سے جڑا ہوا تھا۔

''...... یہ اب ہاتھ سے نکل رہے ہیں اور تم اتنے اچھے دکھائی دیتے ہو۔ چھوٹے بال تمہاری شخصیت کے ساتھ زیادہ اچھے لگیں گے۔ ہے نا ہیری!''

''اوہ...... معلوم نہیں!'' ہیری نے جلدی سے کہا جو اس معاملے میں رائے طلب کئے جانے پر چونک پڑا تھا۔ وہ فریڈ اور جارج کی سمت میں بڑھ گیا جو منڈنگس کے ساتھ ایک کونے میں کھڑے بات چیت کرنے میں مشغول تھے۔ ہیری کو دیکھتے ہی منڈنگس خاموش ہو گیا لیکن فریڈ نے آنکھ مارتے ہوئے ہیری کو قریب آنے کا اشارہ کیا۔

''ہیری سے پردے والی کوئی بات نہیں ہے...... ہم ہیری پر بھروسہ کر سکتے ہیں۔ وہ ہمارا مالی مددگار بھی ہے......'' فریڈ نے منڈنگس کو تسلی دیتے ہوئے کہا۔

''دیکھو تو سہی ڈِنگ ہمارے لئے کیا لایا ہے؟'' جارج نے اپنی ہتھیلی پھیلا کر ہیری کے سامنے کر دی۔ اس میں رکھی چیزیں مرجھائی ہوئی کالی پھلیوں جیسی لگ رہی تھیں حالانکہ وہ ہل جل نہیں رہی تھیں لیکن ان سے ہلکی کھڑ کھڑ کی آواز آ رہی تھی۔

''زہریلے تانتا کولا کے بیج......'' جارج نے وضاحت کی۔ ''ہمیں بیمار گھڑ ٹافیوں کیلئے ان کی ضرورت تھی لیکن درجہ ج کی پابندی ہونے کی وجہ سے ان کی خرید وفروخت پر ممانعت ہے۔ اسی لئے ہمیں تھوڑی مشکل کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔''

''ڈِنگ پورے سامان کے دس گیلن......'' فریڈ نے خالص کاروباری انداز میں کہا۔

''تمہیں معلوم ہے، انہیں یہاں تک لانے میں مجھے کتنی مشکل پیش آئی ہے؟'' منڈنگس نے منہ بسورتے ہوئے کہا اور اس کی دھنسی ہوئی سرخ آنکھیں پھیل گئیں۔ ''نہیں نہیں لڑکو! میں بیس گیلن سے ایک نٹ بھی کم نہیں لوں گا......''

''ڈِنگ تم بہت عمدہ مذاق کر لیتے ہو۔'' فریڈ نے چہکتے ہوئے کہا۔

''ہاں! اس کا سب سے اچھا مذاق یہ تھا کہ اس نے گانٹھ دار قلموں کے ایک تھیلے کے بدلے میں چھ سکل مانگے تھے......'' جارج نے جلدی سے کہا۔

''ذرا دھیان سے......'' ہیری نے سرگوشی کرتے ہوئے انہیں ہوشیار کیا۔

''کیا ہوا؟'' فریڈ نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔ ''ممی کو تو پری فیکٹ رون کو پیار کرنے سے ہی فرصت نہیں ہے۔ ہماری طرف کسی کا دھیان نہیں ہے......''

''لیکن موڈی کی جادوئی آنکھ تم پر پڑ سکتی ہے......'' ہیری نے جلدی سے کہا۔

منڈنگس یہ سن کر گھبرا گیا اور اس نے جلدی سے عقبی طرف دیکھا۔

''تم صحیح کہتے ہو...... ٹھیک ہے لڑکو! دس گیلن ہی دے دو لیکن ذرا جلدی کرو......'' وہ بولا۔

''شاباش ہیری!'' فریڈ نے خوش ہو کر کہا جب منڈنگس نے اپنی جیبوں کا سارا مال جڑواں بھائیوں کی کھلی ہتھیلیوں میں تھما دیا اور تیزی سے ڈنر کی میز کی طرف چل دیا۔

''اچھا یہی رہے گا کہ ہم انہیں اوپر کی منزل پر ٹھکانے لگا آئیں......'' فریڈ نے کہا۔

ہیری انہیں جاتے ہوئے دیکھتا رہا اور تھوڑا الجھن میں پڑ گیا۔ اس کے دماغ میں ابھی ابھی یہ خیال پیدا ہوا تھا کہ جب بھی ویزلی گھرانے کو جڑواں بھائیوں کی جوک شاپ کے قیام کی خبر ملے گی تو ان کے ذہن میں یہ سوال یقیناً جنم لے گا کہ اس کیلئے ان کے پاس پیسے کہاں سے آئے تھے؟ اُس وقت تو جڑواں بھائیوں کو سہ فریقی ٹورنامنٹ میں جیتی ہوئی رقم دینا آسان سی بات محسوس ہو رہی تھی لیکن اگر اس سے ایک اور بٹوارہ وجود میں آ گیا تو ...... بالکل پرسی کی طرح گھر کے افراد میں اختلاف پیدا ہو گیا تو پھر کیا ہوگا؟ کیا مسز ویزلی تب بھی ہیری کو اپنے بیٹے جیسا ہی چاہیں گی، جب انہیں یہ معلوم ہوگا کہ اس سارے گورکھ دھندے کو شروع کرنے میں فریڈ اور جارج کی مدد ہیری نے کی تھی جو ان کے حساب سے کسی بھی طرح قابل قبول نہیں تھا......

جڑواں بھائی اسے جہاں چھوڑ گئے تھے وہ وہیں کھڑا رہا۔ اس کے پیٹ میں کھلبلی سی مچی ہوئی تھی اسی وقت اسے نام پکارے جانے کا احساس ہوا۔ کنگ سلے کی بھرائی ہوئی آواز اس کے کانوں میں سنائی دے رہی تھی۔ اردگرد کے شوروغل کے باوجود وہ اس کی بات صاف سن سکتا تھا۔

''ڈمبل ڈور نے پوٹر کو پری فیکٹ کیوں نہیں بنایا......؟'' کنگ سلے نے پوچھا۔

''انہوں نے کسی وجہ سے ہی ایسا نہیں کیا ہوگا۔'' لوپن نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

''لیکن اس سے یہ پتہ چلتا کہ انہیں اس پر پورا بھروسہ ہے۔ میں ہوتا تو یہی کرتا۔'' کنگ سلے نے بھاری آواز میں کہا۔ ''خاص طور پر تب...... جب روزنامہ جادوگر ہفتے میں دو تین دن اس پر طنز بھرے نشتر چلاتا رہتا ہے۔''

ہیری نے مڑ کر نہیں دیکھا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ لوپن یا کنگ سلے کو یہ معلوم ہو جائے کہ وہ ان کی باتیں سن رہا تھا حالانکہ اسے ذرا بھی بھوک نہیں رہی تھی لیکن وہ منڈنگس کے پیچھے پیچھے ڈنر کی میز کی طرف بڑھ گیا۔ تقریب میں اس کی خوشی جتنی جلدی لوٹی تھی، اتنی ہی جلدی رفو چکر ہو گئی تھی۔ وہ سوچ رہا تھا کہ کاش وہ بالائی منزل پر اپنے پلنگ پر ہی ہوتا تو یہ کتنا اچھا ہوتا......؟

میڈ آئی موڈی مرغی کی ایک ٹانگ کو اپنی بچی کھچی ناک سے سونگھ رہے تھے۔ ظاہر ہے کہ انہیں اس میں زہر کی بو محسوس نہیں ہوئی تھی کیونکہ وہ اب اپنے دانتوں سے اس کا بڑا ٹکڑا توڑ کر چبا رہے تھے۔

رون ٹونکس کو بتا رہا تھا...... ''اس کا دستہ ہسپانوی برگد کی لکڑی کا بنا ہوا ہے۔ اس پر مزاحمتی جادوئی وارنش کا کوٹ لگایا گیا ہے اور اس میں کپکپاہٹ کو قابو کرنے والا بٹن بھی لگا ہوا ہے......''

مسز ویزلی نے زور سے جمائی لی۔

''اچھا! میں تو اب سونے سے پہلے چھلاوے کو وہاں سے بھگا دیتی ہوں...... آرتھر! میں نہیں چاہتی کہ بچے زیادہ دیر تک جاگتے رہیں۔ ٹھیک ہے؟...... شب بخیر...... ہیری بیٹا!''

وہ باورچی خانے سے باہر چلی گئیں۔ ہیری نے اپنے پلیٹ نیچے رکھی اور سوچنے لگا کہ کیا وہ بھی کسی کا دھیان مبذول کئے بغیر چپ چاپ ان کے پیچھے پیچھے جا سکتا ہے؟

''تم ٹھیک ہو، پوٹر؟'' اسی وقت موڈی کی غراتی ہوئی آواز اس کے پیچھے گونجی۔

''ہاں...... میں ٹھیک ہوں!'' ہیری نے جلدی سے جھوٹ بول دیا۔

موڈی نے اپنی چھاگل سے گھونٹ بھرا اور اپنی نیلی جادوئی آنکھ سے ہیری کو کنکھیوں سے دیکھنے لگے۔ ''یہاں آؤ پوٹر!'' وہ آہستگی سے بولے۔ ''میرے پاس ایک ایسی چیز ہے جسے دیکھنے میں تمہیں دلچسپی ہو سکتی ہے......''

ہیری ان کی طرف بڑھ گیا۔ موڈی نے اپنے چوغے کے اندر کی جیب سے ایک گھسی پٹی پرانی تصویر نکالی جس میں بہت سارے جادوگر دکھائی دے رہے تھے۔

''ققنس کا گروہ......'' موڈی غرائے۔ ''کل رات جب میں اپنا دوسرا غیبی چوغہ ڈھونڈ رہا تھا تب یہ مجھے ملی۔ میرا سب سے اچھا چوغہ پوڈمور لے گیا تھا اور اس میں اتنی بھی تمیز نہیں ہے کہ وہ اسے لوٹا دے...... مجھے لگا کہ شاید تم لوگوں کو یہ تصویر دیکھنا اچھی لگے......''

ہیری نے تصویر پکڑ لی۔اس میں متعدد لوگ تھے جس میں سے کچھ اس کی طرف دیکھ کر ہاتھ ہلا رہے تھے اور کئی اپنے گلاس اُٹھا کر اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔

''وہ میں ہوں......'' موڈی نے تصویر میں اپنی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔حالانکہ اس کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔تصویر میں موڈی کو پہچاننے میں کوئی غلطی نہیں ہوسکتی تھی حالانکہ ان کے بال تھوڑے کم سفید اور ان کی کٹی ہوئی ناک صحیح سلامت تھی۔''میرے ایک طرف ڈمبل ڈور ہیں اور دوسری طرف ڈیڈگلس ڈیگل ہے......وہ مارلن میک کینن ہے،تصویر کھنچوانے کے دو ہی ہفتے بعد وہ شیطانی جادوگروں کے نرغے میں آ گیا تھا اور ہلاک کر دیا گیا......انہوں نے اس کے پورے گھرانے کو ہی ختم کر ڈالا......اور وہ ہے فرینک اور ایلس لانگ باٹم......''

ہیری کے پیٹ میں پہلے سے زیادہ ہلچل مچ اُٹھی تھی۔ایلس لانگ باٹم کی طرف دیکھتے ہی اس کا پیٹ اینٹھنے لگا حالانکہ وہ ان سے کبھی نہیں ملا تھا لیکن وہ ان کے گول، ہمدردانہ چہرے کو بہت اچھی طرح پہچانتا تھا کیونکہ ان کے بیٹے نیول لانگ باٹم کی شکل ہو بہو اُن جیسی ہی تھی۔

''بیچارے......'' موڈی نے غراہٹ بھری آہ کھینچی۔''ان کے ساتھ جو ہوا، اس سے اچھا تو یہی ہوتا کہ وہ مر ہی گئے ہوتے...... اور یہ ہے امیلیا بونز......تم ان سے مل چکے ہو۔اور ظاہر ہے وہ لوپن ہے...... بین جی فنوک، وہ بھی مارا گیا۔ہمیں اس کے صرف چیتھڑے ہی مل پائے......چلو ایک طرف ہٹو......'' انہوں نے سختی سے کہا اور تصویر کو چھڑی سے کریدا جس سے تصویر کے اندر کے لوگ ایک جانب کھسک کر ہٹ گئے تاکہ پیچھے والے لوگ سامنے کی طرف آ سکیں۔

''وہ ایڈگر بونز ہے......امیلیا بونز کا بھائی۔انہوں نے اسے اور اس کے گھر والوں کو بھی مار ڈالا۔وہ بہت بڑا جادوگر تھا...... سٹرگس پوڈ ومور، اوہ وہ تصویر میں کتنا جوان دکھائی دے رہا ہے......کیری ڈاگ ڈیئربورن، اس کے چھ مہینے بعد لاپتہ ہو گیا۔ہمیں اس کی لاش تک نہیں مل پائی......ہیگرڈ! یقیناً یہ تو آج بھی ویسا ہی دکھائی دیتا ہے......ایلفیس ڈوگے، تم اس سے مل چکے ہو۔میں تو بھول ہی گیا تھا کہ وہ اتنا قیمتی ہیٹ پہنتا تھا...... گڈرائین پرویٹ، اسے اور اس کے بھائی فے بین کو مارنے کیلئے پانچ مرگ خوروں کی ضرورت پڑی۔وہ بہادری سے لڑے تھے......ایک طرف ہٹو، چلو ایک طرف ہٹو......''

تصویر کے لوگ آپس میں دھینگا مشتی کرنے لگے اور جو لوگ پیچھے دائیں طرف دکھائی دے رہے تھے وہ تصویر میں سامنے کی طرف آ گئے۔

''وہ ڈمبل ڈور کا بھائی ایبرفورتھ ہے، میں اس سے صرف ایک ہی بار ملا ہوں، بڑا عجیب آدمی ہے......وہ ڈورکس میڈیز ہے، والڈی مورٹ نے اسے خود مارا تھا...... یہ سیریس ہے، اس وقت اس کے بال چھوٹے ہوا کرتے تھے......اور...... یہ دیکھو! میرا خیال ہے کہ تم انہیں یقیناً دیکھنا چاہو گے......''

ہیری کا دل اچھلنے لگا۔اس کے ماں باپ اس کی طرف دیکھ کر مسکرا رہے تھے۔ان کے بیچ میں ایک پستی قد چھوٹی آنکھوں والا آدمی بیٹھا تھا جسے ہیری فوراً پہچان گیا تھا۔یہ پیٹر پٹی گوعرف وارم ٹیل تھا جس نے والڈی مورٹ کواس کے ماں باپ کا پتہ ٹھکانہ بتایا تھا اور جوان کی موت کا پورا پورا ذمہ دار تھا۔

''اوہ......''موڈی نے کہا۔

ہیری نے موڈی کے کٹے پھٹے زخموں کے نشان والے بدصورت چہرے کو دیکھا جوخوف اورخوشی کے ملے جلے جذبات کا عکس پیش کرر ہا تھا۔موڈی کو یہ محسوس ہور ہا تھا کہ انہوں نے ہیری کا دل خوش کر دیا ہے۔

''ہاں!''ہیری نے دوبارہ مسکرانے کی کرتے ہوئے کہا۔''ار...... سنئے مسٹر موڈی!ابھی ابھی مجھے یاد آیا کہ میں نے اپنا سامان تو پوری طرح پیک کیا ہی نہیں......''

اسے یہ بتانے کی مشکل نہیں اُٹھانا پڑی کہ اس نے کون سا سامان پیک نہیں کیا تھا کیونکہ اسی وقت سیریس بیچ میں بول پڑا۔

''تمہارے پاس کیا ہے میڈ آئی......؟''یہ سن کر موڈی سیریس کی طرف مڑ گئے۔ہیری نے باورچی خانے کا راستہ طے کیا،دروازے سے باہر نکلا اور تیزی سے سیڑھیاں پھلانگنے لگا تا کہ کہیں کوئی اسے دوبارہ واپس نہ بلا لے۔

وہ نہیں جانتا تھا کہ اسے وہ تصویر دیکھ کر اتنا صدمہ کیوں ہوا تھا؟آخراس نے اپنے ماں باپ کی تصویریں پہلے بھی تو دیکھی تھیں اور وہ وارم ٹیل سے مل بھی چکا تھا......لیکن اس طرح اچانک غیر متوقع طور خوشی کے اس موقعے پر ان کی تصویریں دیکھنا......اس نے غصے سے سوچا کسی کو بھی یہ بات پسند نہیں آئے گی۔

اور پھر انہیں اتنے سارے چہروں کے بیچ دیکھنا......بین جی فنوک،جس کے صرف چیتھڑے ہی مل پائے تھے اور گڈ ائین پرویٹ جو بہادری کی موت مرا تھا اور لانگ باٹم میاں بیوی جنہیں بدترین تشدد سے ہمیشہ کیلئے پاگل کر دیا گیا تھا......سب تصویر میں خوشی سے ہاتھ ہلا رہے تھے۔وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ ان پر آفت ٹوٹنے والی ہے......ہوسکتا ہے کہ موڈی کو یہ بات دلچسپ لگے......لیکن ہیری تو اس سے پریشان ہو گیا تھا۔

ہیری پنجوں کے بل سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر جا رہا تھا۔وہ گھریلوخرسوں کے کٹے ہوئے نمائشی سروں کے پاس سے ہوتا ہوا ہال میں پہنچا۔اسے خوشی تھی کہ وہ تنہا تھا لیکن جیسے ہی وہ پہلی منزل پر پہنچا تو ایک آواز سنائی دی۔کوئی ڈرائنگ روم میں سسکیاں بھر رہا تھا......

''کون ہے......؟''ہیری نے آہستگی سے پوچھا۔

کوئی جواب نہیں ملا لیکن سسکنے کی آواز مسلسل آتی رہی۔وہ باقی بچی سیڑھیاں دو دو کر کے اوپر چڑھ گیا اور اس نے ڈرائنگ روم کا دروازہ کھول دیا۔

کوئی عورت اندھیری دیوار پر جھکی ہوئی تھی۔اس عورت کے ہاتھ میں چھڑی تھی اور سسکنے کی وجہ سے اس کا پورا بدن کانپ رہا تھا۔

چاند کی روشنی میں صاف دکھائی دے رہا تھا کہ دھول بھرے فرش پر رون کی لاش پڑی ہوئی تھی۔

ہیری بھونچکا رہ گیا، اس کی کھوپڑی کی ساری ہوا نکل گئی۔ اسے محسوس ہوا جیسے وہ فرش پر نیچے جا گرے گا۔ اس کا دماغ برف کی سل کی مانند یکلخت یخ بستہ ہوگیا۔ رون مرگیا......نہیں یہ نہیں ہوسکتا ہے......

لیکن ذرا ٹھہرو...... یہ نہیں ہوسکتا......رون تو نیچے باورچی خانے میں باتیں کررہا تھا۔

''مسز ویزلی!'' ہیری نے رندھے ہوئے لہجے میں انہیں پکارا۔

''ہاں ہاں......ہانسم تگڑم......'' مسز ویزلی نے سسکتے ہوئے کہا اور اپنی کانپتی ہوئی چھڑی رون کے بدن کی طرف ہلائی۔

کڑاک......

رون کا مردہ بدن اچھلا اور پھر بل کے جسم میں بدل گیا جو پیٹھ کے بل زمین پر لیٹا ہوا تھا اور اس کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں، ان میں زندگی کی رمق مٹ چکی تھی۔ مسز ویزلی پہلے سے بھی زیادہ تیزی سے سسکنے لگیں۔

''ہانسم تگڑم......'' وہ دوبارہ بڑبڑائیں۔

کڑاک......

بل کی جگہ اب مسٹر ویزلی کا مردہ جسم پڑا ہوا تھا، ان کی عینک ایک طرف گری ہوئی تھی اور چہرے پر خون کی دھاریں بہہ رہی تھیں۔

''نہیں......'' مسز ویزلی کراہتے ہوئے چیخیں۔ ''نہیں......ہانسم تگڑم......ہانسم تگڑم......''

کڑاک......

جڑواں بھائیوں کی لاشیں......پرسی کی لاش......ہیری کی لاش......

''مسز ویزلی آپ یہاں سے چلیں......'' ہیری بلند آواز میں چیخا اور فرش پر پڑی ہوئی اپنی لاش کو عجیب انداز میں گھورنے لگا۔ ''کسی اور کو......''

اس کی بات بیچ میں ہی رہ گئی۔

''کیا ہورہا ہے......؟''

لوپن کمرے میں دوڑتے ہوئے آ گئے۔ ان کے ٹھیک پیچھے سیریس بھی تھا اور سیریس کے پیچھے موڈی ٹھک ٹھک کرتے ہوئے آ رہے تھے۔ لوپن نے مسز ویزلی کو دیکھنے کے بعد فرش پر پڑے مردہ ہیری کو دیکھا اور انہیں ایک ہی پل میں سارا ماجرا سمجھ میں آ گیا۔ انہوں نے چھڑی نکال کر بڑی کرخت اور تیز آواز میں کہا۔

''ہانسم تگڑم......''

ہیری کی لاش غائب ہوگئی، جہاں لاش پڑی تھی، اس جگہ کے ٹھیک اوپر ہوا میں ایک سفید گول چاند دکھائی دینے لگا۔لوپن نے ایک بار پھر چھڑی لہرائی اور چاند دھوئیں کے بادل میں غائب ہوگیا۔

''اوہ......اوہ......'' مسز ویزلی نے بولنے کی کوشش کی مگر وہ ایک بار پھر اپنا چہرہ ہاتھوں میں چھپا کر رونے لگیں۔

''ماؤلی...... ماؤلی......نہیں!'' لوپن نے ان کے پاس پہنچ کر سنجیدگی سے کہا۔اگلے ہی پل وہ لوپن کے کندھے پر اپنا سر رکھ کر سسکنے لگیں۔

''ماؤلی! وہ تو صرف ایک چھلاوہ تھا۔بس ایک بیوقوف چھلاوہ......'' انہوں نے تسلی دیتے ہوئے کہا اور مسز ویزلی کا سر تھپتھپایا۔

''میں ہر وقت اپنے گرد لاشیں ہی لاشیں دیکھتی ہوں۔'' مسز ویزلی نے ان کے کندھے میں منہ چھپا کر کہا۔''ہر وقت مجھے ڈراؤنے اور بھیانک خواب آتے رہتے ہیں......''

سیریس قالین کے اس حصے کی طرف گھور رہا تھا جہاں چھلاوہ ہیری کی لاش بن کر پڑا ہوا تھا۔موڈی ہیری کی طرف دیکھ رہے تھے لیکن ہیری ان سے نظریں ملانے سے کترا رہا تھا۔اسے یہ عجیب احساس ہو رہا تھا کہ جب سے وہ باورچی خانے سے باہر نکلا تھا تبھی سے موڈی کی جادوئی آنکھ اس کا تعاقب کر رہی تھی۔

''آر......آرتھر کو مت بتانا۔'' مسز ویزلی اب اپنی ایپرن سے اپنی آنکھیں پونچھ رہی تھیں۔''میں نہیں چاہتی کہ انہیں یہ پتہ چلے......میں بھی کتنی نادان ہوں......''

لوپن نے ان کی طرف اپنا رومال بڑھایا جس سے مسز ویزلی نے سنک کر ناک صاف کی۔

''ہیری! مجھے بہت افسوس ہے۔تم میرے بارے میں کیا سوچو گے؟'' انہوں نے کانپتی ہوئی آواز میں کہا۔''میں ایک چھلاوے کو بھی قابو نہیں کر پائی......''

''یہ آپ کیسی باتیں کر رہی ہیں۔'' ہیری نے مسکرانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

''میں بہت...... بہت اندیشوں میں ڈوبی ہوئی ہوں......'' انہوں نے کہا اور ان کی آنکھوں سے ایک بار پھر آنسو بہنے لگے۔

''پورے کا پورا......گھرانہ گروہ میں شامل ہے، یہ کوئی معجزہ ہی ہوگا کہ ہم سبھی صحیح سلامت بچ جائیں......اور تو اور...... پپ پرسی کی تو ہم سے بول چال بھی بند ہے......اگر کوئی بھی......بھی دلخراش حادثہ ہوگیا اور ہم اس سے صلح بھی نہ کر پائے تو کیا ہوگا؟ اس کے علاوہ اگر آرتھر اور میں مر گئے تو کیا ہوگا؟......رون اور جینی کی دیکھ......دیکھ بھال کون کرے گا؟''

''ماؤلی! بس بہت ہو چکا......'' لوپن نے تلخی سے کہا۔''یہ اب پچھلی بار جیسا بالکل نہیں ہے۔اس بار ققنس کے گروہ کی تیاری گذشتہ مرتبہ کے مقابلے میں بہت اعلیٰ ہے۔ہم نے اس بار بہت جلدی اپنی تیاریاں شروع کر دی ہیں، ہمارا لائحہ عمل پوری طرح مربوط ہے کیونکہ ہم والڈی مورٹ کے عزائم سے پہلے ہی باخبر ہیں......''

والڈی مورٹ کا نام سن کر مسز ویزلی دہشت سے چیخ اُٹھیں۔

''اوہ ماؤلی! اب تمہیں اس نام کو سننے کی عادت ڈال لینا چاہئے۔ دیکھو! میں یہ وعدہ تو نہیں کر سکتا کہ کسی کو نقصان نہیں اُٹھانا پڑے گا۔ یہ وعدہ تو کوئی بھی نہیں کر سکتا لیکن میں اتنا ضرور کہنا چاہوں گا کہ ہم پچھلی بار سے زیادہ محفوظ انداز میں کام کر پا رہے ہیں۔ تب تم گروہ میں نہیں تھیں۔ تم اس وقت کی حکمت عملی اور کمزوری کو نہیں سمجھ سکتیں۔ پچھلی بار مرگ خوروں کی تعداد ہم سے بیس گنا زیادہ تھی اور وہ ہمیں چالاکی سے تنہا تنہا کر کے ہلاک کر رہے تھے......''

ہیری کے دماغ میں ایک بار پھر تصویر کے کھلکھلاتے ہوئے چہرے گھومنے لگے۔ وہ جانتا تھا کہ موڈی اب بھی غور سے اسی کی طرف ہی دیکھ رہے ہوں گے۔

''پرسی کے بارے میں پریشان مت ہو، ماؤلی!'' سیریس نے سنجیدگی سے اچانک کہا۔ ''اس کا دماغ ٹھکانے آ جائے گا۔ کچھ ہی عرصے کی بات ہے، والڈی مورٹ کھل کر سامنے آ جائے گا۔ جب ایسا ہوگا تو پورا محکمہ معافی تلافی کرتا ہوا ہمارے پاس پہنچ جائے گا۔ مجھے نہیں لگتا کہ میں انہیں معاف کر پاؤں گا......'' اس نے زہریلے لہجے میں ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''اور جہاں تک اس بات کا سوال ہے کہ تمہارے اور آرتھر کے مرنے کے بعد گھرانے کا کیا ہوگا؟ رون اور جینی کی دیکھ بھال کون کرے گا؟'' لوپن نے دھیمے لہجے میں مسکراتے ہوئے کہا۔ ''تمہیں کیا لگتا ہے کہ ہم لوگ کیا کریں گے؟ انہیں بھوکا مرتا ہوا دیکھیں گے......؟''

مسز ویزلی کانپتے ہوئے مسکرا دیں۔ ''میں بھی کتنی احمق ہوں'' وہ ایک بار پھر بڑبڑائیں اور انہوں نے اپنی آنکھیں صاف کیں۔

لیکن دس منٹ بعد اپنے بیڈروم کا دروازہ بند کرتے ہوئے ہیری مسز ویزلی کو احمق نہیں تسلیم کر رہا تھا۔ اسے اب بھی پرانی تصویر میں اپنے ماں باپ کے مسکراتے چہرے دکھائی دے رہے تھے جنہیں اپنے آس پاس بہت سے لوگوں کی طرح ذرا سا بھی اندازہ نہیں تھا کہ کچھ ہی عرصے بعد ان کے سانسیں ٹوٹنے والی تھیں۔ اس کی آنکھوں کے سامنے چھلاوے کی تصویر بار بار ابھر رہی تھی جو مسز ویزلی کے سارے بیٹوں کو لاشوں میں بدلنے کی اداکاری کر رہا تھا......

بغیر کسی پیشگی اطلاع کے اس کے ماتھے کا نشان ایک بار پھر بری طرح دُکھنے لگا اور اس کے پیٹ میں جم کر کھلبلی برپا ہوگئی۔

''ٹھیک ہو جاؤ......'' اس نے تلخی سے خود کو کہا اور پھر درد کم ہونے پر اپنے نشان کو مسلنے لگا۔

''پاگل پن کی پہلی نشانی یہی ہے کہ آدمی خود سے باتیں کرنے لگتا ہے......'' دیوار پر لٹکی ہوئی خالی تصویر سے اچانک آواز گونجی۔

ہیری نے اس بات کو نظرانداز کر دیا۔ اب وہ خود کو پہلے سے زیادہ بڑا محسوس کر رہا تھا۔ اسے یہ بات بہت عجیب لگ رہی تھی کہ ایک گھنٹے پہلے وہ جوک شاپ اور اس بات پر تاؤ کھا رہا تھا کہ پری فیکٹ کا بیج کسے ملا تھا......؟

☆☆☆☆

دسواں باب

# لونا لوگڈ سے ملاقات

ہیری اس رات ٹھیک طرح سے سو نہیں پایا تھا۔ خوابوں میں میں اسے اپنے ماں باپ دکھائی دیئے جو بالکل خاموش تھے اور اس سے کوئی بات نہیں کر رہے تھے۔ اس نے خواب میں یہ بھی دیکھا کہ مسز ویزلی کریچر کی لاش پر جھک کر بیٹھی ہوئی سسکیاں بھر رہی ہیں اور ان کے قریب ہی رون اور ہرمائنی چہرے پر پلاسٹک کا مصنوعی چہرہ لگائے انہیں دیکھ رہے تھے۔ اس کے علاوہ ہیری نے ایک بار پھر خواب دیکھا کہ وہ ایک راہداری میں چلا جا رہا ہے جس کے آخر میں ایک بند سیاہ دروازہ تھا۔ یہ خواب دیکھتے ہوئے اس کے ماتھے کے نشان میں پھر سے ٹیسیں اُٹھنے لگیں اور پھر اچانک اس کی آنکھ کھل گئی۔ اس نے خوابیدہ کیفیت میں دیکھا کہ رون پہلے ہی کپڑے پہن چکا تھا اور اس سے کچھ کہہ رہا تھا......

''جلدی کرو! ممی شور مچا رہی ہیں۔ وہ کہہ رہی ہیں کہ ہماری ریل گاڑی چھوٹ جائے گی۔''

گھر میں ہر طرف ہلچل مچی ہوئی تھی۔ ہیری نے عجلت میں کپڑے پہنتے ہوئے سنا کہ صندوق اُٹھانے کی زحمت سے بچنے کیلئے فریڈ اور جارج انہیں جادو سے اُڑاتے ہوئے سیڑھیوں سے نیچے لا رہے تھے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ صندوق ان کے سحر سے آزاد ہو کر دھڑ دھڑاتے ہوئے نیچے گرے اور جینی پر جا پڑے۔ جینی اس ناگہانی آفت سے سنبھل نہ پائی اور پھر سیڑھیوں سے لڑھکتی ہوئی کافی اونچائی سے نیچے فرش پر جا گری۔

''بے وقوفو! اسے زیادہ چوٹ لگ جاتی تو......''

''گندے بدذات لوگو! میرے اجداد کے آبائی مکان کو گندا کر رہے ہو، نکلو یہاں سے۔''

جب ہیری جوتے پہن رہا تھا اسی وقت ہرمائنی تیزی سے اس کے کمرے میں داخل ہوئی۔ ہیڈوگ اس کے کندھے پر پھڑ پھڑا رہی تھی اور کروک شانکس اس کے بازوؤں میں جکڑی ہوئی تھی۔

''ممی ڈیڈی نے ابھی ہیڈوگ کو واپس بھیجا ہے۔'' ہیڈوگ اُڑ کر اپنے پنجرے کے جا بیٹھی۔ ''کیا تم تیار ہو چکے ہو......؟''

''تقریباً ہو ہی گیا ہوں۔ جینی تو ٹھیک ہے؟'' ہیری نے اپنی عینک پہنتے ہوئے پوچھا۔

''مسز ویزلی نے اسے صحیح کر دیا ہے فکر کی کوئی بات نہیں......'' ہرمائنی نے کہا۔ ''لیکن اب میڈ آئی کہہ رہے ہیں ہم سٹرگس پوڈمور کے آنے سے پہلے یہاں سے ایک انچ بھی نہیں ہلیں گے، ورنہ ایک محافظ کم ہو جائے گا۔''

''محافظ......؟'' ہیری نے چونک کر کہا۔ ''محافظ کنگ کراس سٹیشن تک ہمارے ساتھ جائیں گے یعنی کہ ہمیں پہرے میں لے جایا جائے گا......؟''

''ہمیں نہیں بلکہ تمہیں محافظوں کے سائے میں کنگ کراس سٹیشن لے جایا جائے گا۔'' ہرمائنی نے اس کی بات کی تصحیح کرتے ہوئے کہا۔

''لیکن کیوں......؟'' ہیری نے احتجاجی انداز میں کہا۔ ''میں تو سوچ رہا تھا کہ والڈی مورٹ اس وقت چھپا ہوا ہے، کہیں تم یہ تو کہنا نہیں چاہ رہی ہو کہ وہ کسی کوڑے دان کے پیچھے اچانک نکل کر مجھ پر حملہ کر دے گا......؟''

''مجھے معلوم نہیں...... میں تو تمہیں میڈ آئی کی بتائی ہوئی بات بتا رہی ہوں۔'' ہرمائنی نے اپنی گھڑی دیکھتے ہوئے کہا۔ ''لیکن اگر ہم جلدی نہ نکل پائے تو ہماری ریل گاڑی واقعی نکل جائے گی......''

''تم لوگ نیچے آ رہے ہو یا نہیں......'' مسز ویزلی کی گرجتی ہوئی آواز نیچے ہال میں چیخی۔ ہرمائنی اس طرح اچھلی جیسے کسی نے اسے آگ کی سلاخ سے جلا ڈالا ہو پھر وہ دھڑ دھڑاتی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئی۔ ہیری نے ہیڈوگ کو جلدی سے اس کے پنجرے میں ڈالا اور صندوق گھسیٹتا ہوا ہرمائنی کے پیچھے پیچھے سیڑھیاں اترنے لگا۔

مسز بلیک کی تصویر حلق پھاڑ پھاڑ کر واویلا مچا رہی تھی لیکن کسی نے بھی اس پر پردہ ڈالنے کی قطعاً کوشش نہیں کی تھی اور نہ ہی کوئی ان کی چیخ و پکار پر کان دھر رہا تھا۔ ہال میں اس قدر شور و غلغلہ برپا تھا کہ کچھ سجھائی نہیں دے رہا تھا۔ مسز بلیک کے ساتھ سب تصویریں بیدار ہو چکی تھیں اور اپنی اپنی راگنی الاپ رہی تھیں۔ انہیں روکنے یا چپ کرانے کا کوئی فائدہ نہیں تھا کیونکہ سکول جانے کی تیاریوں میں مصروف سب اپنا اپنا حلق پھاڑ رہے تھے۔

''ہیری! تمہیں میرے اور ٹونکس کے ساتھ ساتھ رہنا ہوگا۔'' مسز ویزلی نے زور سے کہا تاکہ مسز بلیک کی کان پھاڑ طعنوں کی آواز کے باوجود اسے ان کی آواز سنائی دے سکے۔ ''اپنے صندوق اور الو یہیں چھوڑ دو۔ الیسٹر سارا سامان وہاں پہنچا دے گا......اوہ خدا کیلئے سیریس! ڈمبل ڈور نے سختی سے منع کیا تھا......''

جب ہیری مسز ویزلی کے پاس پہنچنے کیلئے ہال میں موجود بہت سارے صندوقوں کو پھلانگتا ہوا جا رہا تھا تو اسی وقت بھالو کے قد جتنا سیاہ کتا اس کے پہلو میں پہنچ گیا۔

''سیریس تم ضد کر رہے ہو......اگر کوئی گڑبڑ ہوئی تو اس کی ساری ذمہ داری تم پر ہی عائد ہوگی سمجھے......'' مسز ویزلی نے مایوسی بھرے انداز میں کہا۔

انہوں نے بیرونی صدر دروازہ کھولا اور ستمبر کی نرم دھوپ میں باہر نکلے۔ ہیری اور سیاہ کتا بھی ان کے پیچھے پیچھے باہر پہنچ گئے۔ دروازہ ان کے عقب میں بند ہو گیا۔ بلیک کی چیخ و پکار اور ہال کا شور شرابہ یکلخت گم ہو کر رہ گیا۔ جب وہ سب بارہ نمبر مکان کی پتھریلی سیڑھیاں نیچے اترتو ہیری نے دیکھا کہ ٹونکس فٹ پاتھ پر پہنچتے ہی غائب ہو گئی۔

''ٹونکس کہاں گئی......؟'' ہیری نے چاروں طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''وہ سامنے چوک پر ہمارا انتظار کر رہی ہے۔'' مسز ویزلی نے سخت لہجے میں کہا اور ہیری کے پہلو بھاگتے ہوئے کتے پر سے اپنی نظریں ہٹا لیں۔

اگلے موڑ پر انہیں ایک بوڑھی عورت ملی، اس کے بال بہت زیادہ گھنگھریالے اور بھورے تھے اور اس نے ایک بینگنی ہیٹ پہن رکھا تھا جو مٹن پائی جیسا دکھائی دے رہا تھا۔

''واہ ہیری!'' اس نے آنکھیں مچورتے ہوئے کہا اور گھڑی دیکھتے ہوئے آگے بولی۔ ''جلدی چلنا چاہئے، ہے نا ماؤلی؟''

''مجھے معلوم ہے، معلوم ہے......'' مسز ویزلی درشت لہجے میں بولیں اور تیزی تیزی سے قدم اُٹھانے لگیں۔ ''میڈ آئی تو سٹرگس کا انتظار کرنا چاہتے تھے...... کاش آرتھر ایک بار پھر محکمے سے کاریں ادھار مانگ پاتے...... لیکن فج تو آج کل انہیں سیاہی کی خالی دوات بھی لینے دے گا...... کیا معلوم یہ ماگلو لوگ جادو کے بغیر سفر کیسے کر لیتے ہیں......؟''

بڑا کالا کتا خوشی سے بھونکتا ہوا ان کے چاروں طرف اچھلتا کودتا رہا۔ وہ کبھی چڑیوں کا پیچھا کرنے لگتا تھا تو کبھی اپنی دُم کا...... ہیری اپنی ہنسی نہیں روک پایا۔ سیریس بہت لمبے عرصے کے بعد مکان کی قید تنہائی سے باہر نکل پایا تھا۔ مسز ویزلی نے پٹونیہ آنٹی کے انداز میں ہونٹ بھینچ رکھے تھے۔

پیدل پیدل کنگ کراس سٹیشن پہنچنے میں انہیں بیس منٹ کا وقت لگ گیا۔ راستے میں کوئی ناگہانی حادثہ رونما نہ ہوا۔ بس یہی ہوا کہ ہیری کا دل بہلانے کیلئے سیریس نے کچھ بلیوں کو ڈرایا۔ سٹیشن کے اندر پہنچ کر وہ نو اور دس نمبر کے پلیٹ فارم کے درمیانی ستون کے پاس وہ تب تک کھڑے رہے جب تک راستہ صاف نہیں ہو گیا پھر وہ اس سے ٹیک لگا کر کھڑے ہوئے اور خاموشی سے نظر بچا کر اندر داخل ہو گئے۔ ایک ایک کر کے وہ آسانی سے پلیٹ فارم نمبر پونے دس پر پہنچ گئے۔ وہاں ہوگورٹس ایکسپریس کا انجن سیاہ دھوئیں کے مرغولے اُڑا رہا تھا۔ طلباء و طالبات اور ان کے والدین و سرپرستوں کا جم غفیر ہر طرف پھیلا ہوا دکھائی دے رہا تھا جو انہیں سکول کیلئے الوداع کہنے کیلئے وہاں آئے تھے۔ اس کھچا کھچ بھرے ہوئے پلیٹ فارم پر ہیری نے جانی پہچانی مہک محسوس کی جس سے ان کے دل و دماغ پر عجیب سی سرشاری بھر گئی۔ وہ واقعی ہوگورٹس واپس لوٹ رہا تھا......

''مجھے امید ہے کہ باقی لوگ بھی وقت پر پہنچ جائیں گے۔'' مسز ویزلی نے پریشانی کے عالم میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔ وہ پلیٹ فارم کے لوہے کے اس محراب کو گھور رہی تھیں جس میں سے نکل کر وہ لوگ ابھی ابھی پلیٹ فارم پر پہنچے تھے۔

’’شاندار کتا ہے ہیری!‘‘ ایک لمبے لڑکے نے قریب سے گزرتے ہوئے کہا۔

’’شکریہ لی جارڈن!‘‘ ہیری نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور پھر سیریس تیزی سے اپنی دُم ہلانے لگا۔

’’شکر ہے......الیسٹر سامان لے آئے، دیکھو!‘‘ مسز ویزلی نے گہری سانس کھینچتے ہوئے کہا۔قلی کے بہروپ میں سر پر ٹوپی پہنے ہوئے موڈی لنگڑاتے ہوئے محرابی دروازے سے اندر آتے ہوئے دکھائی دیئے۔انہوں نے ٹوپی کا اگلا حصہ اتنا جھکا رکھا تھا کہ ان کی دونوں آنکھیں چھپ گئی تھیں۔وہ صندوقوں اور دیگر سامان سے بھری ہوئی بڑی ٹرالی کو دھکیلتے ہوئے لا رہے تھے۔

’’سب ٹھیک ہے......‘‘ الیسٹر موڈی نے مسز ویزلی اور ٹونکس سے سرگوشی کرتے ہوئے پوچھا۔’’ایسا تو نہیں لگتا کہ کسی نے ہمارا تعاقب کیا ہو......؟‘‘

کچھ پل بعد مسٹر ویزلی، رون اور ہرمائنی کے ساتھ پلیٹ فارم پر دکھائی دیئے۔انہوں نے ابھی موڈی کی سامان والی ٹرالی خالی کی ہی تھی کہ اسی وقت فریڈ، جارج اور جینی، لوپن کے ہمراہ وہاں پہنچے۔

’’کوئی پریشانی تو نہیں ہوئی؟‘‘ موڈی نے غرا کر پوچھا۔

’’بالکل نہیں......‘‘ لوپن نے جلدی سے کہا۔

’’میں ڈمبل ڈور سے سٹرگس کی شکایت کروں گا۔‘‘ موڈی نے غرا کر کہا۔’’ایک مہینے میں دوسری بار وہ نہیں آیا ہے۔وہ تو منڈنگس جتنا لاپرواہ اور منہ زور ہوتا جا رہا ہے۔‘‘

’’دیکھو! تم سب اپنا دھیان رکھنا۔‘‘ لوپن نے سب سے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا۔وہ سب سے آخر میں ہیری کے پاس پہنچے اور انہوں نے اس کا کندھا تھپتھپایا۔’’تم بھی ہیری! اپنا دھیان رکھنا......‘‘

’’ہاں اپنا سر نیچے رکھنا اور آنکھیں کھلی رکھنا۔‘‘ موڈی نے بھی ہیری سے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا۔’’اور تم سبھی یہ بات مت بھولنا کہ خط بہت احتیاط سے لکھنا......اگر کبھی یہ الجھن ہو رہی ہو کہ کوئی بات خط میں لکھنا چاہئے یا نہیں......تو وہ بات کبھی مت لکھنا......‘‘

’’تم سب سے مل کر بے حد اچھا لگا۔‘‘ ٹونکس نے ہرمائنی اور جینی کو گلے لگاتے ہوئے کہا۔’’مجھے امید ہے کہ ہم جلدی ہی دوبارہ ملیں گے۔‘‘

ریل گاڑی نے سیٹی بجائی جو طلباء اب بھی پلیٹ فارم پر تھے وہ جلدی جلدی ریل گاڑی میں سوار ہونے لگے۔

’’جلدی کرو جلدی......‘‘ مسز ویزلی نے بے چینی سے کہا۔انہوں نے ایک ایک کر کے سبھی کو گلے لگایا اور ہیری کو تو دوبار گلے سے لگایا۔’’خط لکھتے رہنا......اچھا برتاؤ رکھنا......اگر تمہاری کوئی چیز پیچھے رہ گئی ہوگی تو ہم اسے بعد میں بھیج دیں گے......اب ریل گاڑی میں سوار ہو جاؤ جلدی کرو......‘‘ انہوں نے ہیری کو دھکیلتے ہوئے کہا۔

ایک پل کیلئے بڑا کالا کتا اپنے پچھلے پنجوں کے بل کھڑا ہوا اور اس نے اپنے سامنے والے پنجے ہیری کے کندھے پر رکھ دیئے لیکن

مسز ویزلی نے ہیری کو ریل گاڑی کے دروازے کی طرف دھکیلتے ہوئے غراتی ہوئی آواز میں کہا۔ ''سیریس! خدا کیلئے کتوں جیسی حرکتیں کرو......''

''پھر ملاقات ہوگی......!'' ہیری نے رینگتی ہوئی ریل گاڑی کی کھڑکی سے باہر جھانکتے ہوئے کہا۔ رون، ہرمائنی اور جینی بھی اس کے پہلو میں ہاتھ لہرا رہے تھے۔ ٹونکس، لوپن، موڈی اور مسٹر و مسز ویزلی کے ہیولے بڑی تیزی سے چھوٹے ہوتے جا رہے تھے لیکن کالا کتا اپنی دُم ہلاتا ہوا ریل گاڑی کے ساتھ ساتھ بھاگ رہا تھا۔ پلیٹ فارم پر کھڑے لوگ اسے ریل گاڑی کا تعاقب کرتے ہوئے دیکھ کر ہنس رہے تھے پھر ریل گاڑی ایک موڑ پر مڑی اور سیریس ان کی نظروں سے اوجھل ہو گیا۔

''اسے ہمارے ساتھ گھر سے باہر نہیں نکلنا چاہئے تھا......'' ہرمائنی تشویش بھرے لہجے میں بولی۔

''اوہ! خود کو ہلکان مت کرو...... بیچارے نے کئی مہینوں سے تازہ ہوا اور دھوپ نہیں دیکھی تھی۔'' رون نے ہنستے ہوئے کہا۔

''ہم لوگ دن بھر گپ شپ میں اپنا وقت ضائع نہیں کرنا چاہتے۔'' فریڈ نے جلدی سے کہا۔ ''ہمیں لی جارڈن کے ساتھ کاروباری امور پر سنجیدہ گفتگو کرنا ہے، لہٰذا بعد میں ملاقات ہوگی۔'' یہ کہتے ہوئے فریڈ اور جارج دائیں طرف کی راہداری میں چلے گئے۔

ریل گاڑی نے مزید رفتار پکڑ لی تھی۔ کھڑکیوں سے باہر چمکتے ہوئے مکان تیزی سے پیچھے چھوٹتے جا رہے تھے اور وہ کھڑے کھڑے ریل گاڑی کے ہچکولوں سے لہرا رہے تھے۔

''چل کر کوئی خالی کمپارٹمنٹ تلاش کریں......'' ہیری نے کہا۔

رون اور ہرمائنی نے ایک دوسرے کا چہرہ دیکھا۔ ہیری کا ماتھا ٹھنکا۔

''ار......'' رون نے کچھ کہنے کی کوشش کی۔

''دیکھو!...... ہمیں...... رون اور مجھے پری فیکٹ والے کمپارٹمنٹس میں جانا پڑے گا۔'' ہرمائنی نے عجیب سے انداز سے کہا۔

رون ہیری سے نظریں نہیں ملا رہا تھا بلکہ وہ اس وقت اپنے بائیں ہاتھ کی انگلیوں کے ناخن میں بہت زیادہ دلچسپی لینے کا مظاہرہ کر رہا تھا۔

''اوہ......ٹھیک ہے۔'' ہیری نے ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے کہا۔

''مجھے لگتا ہے کہ ہم جلدی واپس لوٹ آئیں گے۔'' ہرمائنی نے جلدی سے کہا۔ ''ہمارے خطوط میں لکھا تھا کہ ہمیں ہیڈ بوائے اور ہیڈ گرلز سے مل کر ضروری ہدایات لینا ہوں گی اور وقفے وقفے سے سکول کی راہداریوں کی چوکیداری بھی کرنا ہوگی......''

''ٹھیک ہے......تو پھر بعد میں ملتے ہیں......'' ہیری نے دوبارہ کہا۔

''ہاں بالکل!'' رون نے ہیری کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''وہاں جانا ہمیں اچھا نہیں لگ رہا ہے، مجھے تو زیادہ اچھا یہ لگتا......

لیکن مجبوری ہے...... میرا مطلب ہے کہ مجھے اس میں کوئی مزہ نہیں آ پائے گا، میں پرسی نہیں ہوں......'' اس نے بات ادھوری ہی ختم کر دی۔

''ہاں میں جانتا ہوں کہ تم پرسی نہیں ہو......'' ہیری نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن جب ہرمائنی اور رون اپنے اپنے صندوق گھسیٹتے ہوئے ریل گاڑی کے انجن والے حصے کی طرف بڑھ گئے تو ہیری ان کے عقب میں خاموش کھڑا کروک شانکس اور شور مچاتے پگ وجیون کو گھورتا رہ گیا۔ اسے عجیب سا احساس ہو رہا تھا۔ رون کے بغیر اس نے آج تک ہوگورٹس ایکسپریس کا سفر نہیں کیا تھا۔

''اب چلو...... یہیں کھڑے رہو گے۔'' جینی نے بے چینی سے اسے ہلا کر کہا۔ ''اگر ہم جلدی نہیں کریں گے تو ان کیلئے جگہ نہیں روک پائیں گے......''

''اوہ ہاں! ٹھیک ہے۔'' ہیری نے کہا۔ اس نے ایک ہاتھ سے ہیڈوگ کا پنجرہ اُٹھایا اور دوسرے ہاتھ سے صندوق کے دستے کو پکڑا۔ وہ آگے پیچھے راہداری میں بمشکل چل رہے تھے۔ وہ ہر کمپارٹمنٹ کے قریب سے گزرتے ہوئے اس کی شیشے کی کھڑکی سے اندر جھانکتے ہوئے جا رہے تھے۔ تمام کمپارٹمنٹس بھرے ہوئے تھے۔ ہیری کا دھیان اس طرف گیا کہ بہت سے طلباء و طالبات بڑی دلچسپی سے اس کی طرف دیکھ رہے تھے اور اپنے پاس بیٹھے ہوئے لوگوں کو اشارے کر رہے تھے۔ جب پانچ ڈبوں میں لگاتار پیدل چلنے اور سامان گھسیٹنے کے دوران یہی منظر چلتا رہا تو اسے یاد آیا کہ روزنامہ جادوگر تمام گرمیوں میں یہ افواہ پھیلاتا رہا تھا کہ وہ کتنا جھوٹا اور اداکار لڑکا ہے۔ اسے لگ رہا تھا کہ اسے گھورنے اور سرگوشیوں میں چہ میگوئیاں کرنے والے لوگوں کو روزنامہ جادوگر کی کہانیوں پر یقین ہو چکا ہوگا......

سب سے آخری ڈبے میں انہیں نیول لانگ باٹم ملا جو ہیری کے ساتھ ہی گری فنڈر میں تھا اور پانچویں سال کا طالب علم تھا۔ صندوق گھسیٹنے کی محنت کی وجہ سے اس کا گول چہرہ چمک رہا تھا اور وہ ایک ہاتھ سے اپنے مینڈک ٹریور کو پکڑے ہوئے تھا جو ہاتھ سے نکلنے کیلئے پوری طرح بے قرار دکھائی دیتا تھا۔

''کیسے ہو ہیری؟'' اس نے ہانپتے ہوئے کہا۔ ''تم کیسی ہو جینی؟...... ہر کمپارٹمنٹ بھرا ہوا ہے...... مجھے تو ایک بھی نشست نہیں مل پائی۔''

''یہ تم کیا کہہ رہے ہو نیول؟'' جینی نے پریشان ہوتے ہوئے کہا اور پھر وہ تسلی کرنے کیلئے اس کے پیچھے والے کمپارٹمنٹ کی طرف بڑھی اور اندر جھانکا۔ ''اس میں تو جگہ ہے۔ یہاں تو صرف خبطی 'لونا لوگڈ' ہی بیٹھی ہے۔''

نیول نے بڑبڑا کر کہا کہ وہ کسی کو پریشان نہیں کرنا چاہتا۔

''احمقوں والی باتیں مت کرو......'' جینی نے ہنستے ہوئے کہا۔ ''اور کہیں جگہ بھی خالی نہیں ہے، ویسے بھی وہ بالکل بے ضرر ہے......'' اس نے دروازہ کھولا کھولا، اپنا صندوق اندر کھینچا۔ ہیری اور نیول بھی اس کے پیچھے چلے آئے۔

''کیسی ہولونا؟......ہم یہاں بیٹھ جائیں؟'' جینی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

کھڑکی کے پاس بیٹھی لڑکی نے سر اُٹھا کر اوپر دیکھا۔ اس کے کمر تک لمبے بال دھاتی سنہرے رنگ کے تھے اور بکھرے ہوئے تھے۔ اس کے بازو بہت پتلے تھے اور آنکھیں باہر نکلی ہوئی تھیں۔ جس سے اس کے چہرے پر حیرت کا تاثر نظر آتا تھا۔ ہیری فوراً سمجھ گیا کہ نیول اس کمپارٹمنٹ میں کیوں نہیں بیٹھنا چاہتا تھا۔ شاید ایسا اس لئے تھا کہ کیونکہ اس نے حفاظت کے خیال سے اپنی گھڑی اپنے بائیں کان میں لٹکا رکھی تھی یا پھر اس لئے کیونکہ اس نے بٹر بیئر کے ڈھکنوں کی مالا پہن رکھی تھی یا اس لئے کہ وہ ایک رسالہ کو اُلٹے کئے ہوئے پڑھ رہی تھی۔ اس کی آنکھیں نیول سے ہوتی ہوئی ہیری پر پڑی۔ اس نے اپنا سر اثبات میں ہلا دیا۔

''شکریہ!'' جینی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ہیری اور نیول نے تین صندوق اور ہیڈوگ کے پنجرے کو سامان رکھنے کی جگہ پر رکھا اور پھر ہانپتے ہوئے نشستوں پر بیٹھ گئے۔ لونا اپنے الٹے رسالے ہفت روزہ 'حیلہ سخن' کے اوپر سے انہیں جھانکتی رہی۔ ایسا لگ رہا تھا کہ اس کی پلکیں عام لوگوں جتنی نہیں جھپکتی تھیں۔ وہ ہیری کو کافی دیر تک گھورتی رہی جو اس کے ٹھیک سامنے بیٹھا ہوا تھا اور اب اس بات پر پچھتا رہا تھا۔

''گرمیاں کیسی رہیں لونا؟'' جینی نے پوچھا۔

''ہاں! اچھی رہیں'' لونا نے سانپ جیسی پھنکارتی ہوئی آواز میں کہا مگر اس کی نظریں ہیری پر ہی جمی رہیں۔ ''ہاں! چھٹیاں مزیدار رہیں......تم ہیری پوٹر ہو......؟''

''میں جانتا ہوں۔'' ہیری نے جواب دیا۔

نیول اس کی بات سن کر ہنسنے لگا۔ لونا نے اپنی زرد آنکھیں اس کی طرف گھمائیں۔

''اور میں نہیں جانتی کہ تم کون ہو؟''

''میں کوئی نہیں ہوں......'' نیول نے جلدی سے کہا۔

''نہیں نہیں......ایسی بات نہیں ہے۔'' جینی جلدی سے بول پڑی۔ ''یہ نیول لانگ باٹم ہے......اور یہ لونا لوگڈ ہے، لونا چوتھے سال میں ہے اور ریون کلا میں پڑھتی ہے......''

''الفاظ انسان کی شخصیت کے آئینہ دار ہوئے ہیں۔'' لونا نے گنگناتی ہوئی آواز میں کہا۔

اس نے اپنا الٹا رسالہ اتنا اوپر اُٹھا لیا کہ اس کا چہرہ اس کے پیچھے گم ہو گیا اور وہ خاموشی سے مطالعہ کرنے لگی۔ ہیری اور نیول نے بھنویں اُٹھا کر ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ جینی اپنی ہنسی روکنے کی بھرپور کوشش کر رہی تھی۔

ریل گاڑی دھڑ دھڑاتی ہوئی دیہاتی علاقوں سے گزر رہی تھی۔ یہ عجیب طرح کا دن تھا۔ ایک پل کے لئے تو چمکتی ہوئی دھوپ نکل آتی تھی لیکن اگلے ہی لمحے وہ دھندلے بادلوں کے نیچے پہنچ جاتے تھے۔

’’ذرا بوجھو تو سہی...... مجھے میری سالگرہ پر کیا چیز ملی؟‘‘ نیول نے جوشیلے انداز میں کہا۔

’’ایک اور بھول نہ جانے والی بلوری گیند؟‘‘ ہیری نے اس گول شیشے کی گیند کو یاد کرتے ہوئے کہا جو نیول کی دادی نے اس کی بہت کمزور یادداشت کو بہتر بنانے کی کوشش میں اسے بھیجی تھی۔

’’نہیں......‘‘ نیول نے جلدی سے کہا۔’’حالانکہ مجھے اس کی بھی ضرورت تھی۔ میری پرانی یادداشتی گیند تو بہت پہلے سے کھو چکا ہے......نہیں اس طرف دیکھو......‘‘

اس نے اپنے ایک ہاتھ میں ٹریور کو مضبوطی سے پکڑ رکھا تھا۔ اس نے دوسرا ہاتھ سکول کے بستے میں ڈالا اور تھوڑا اٹٹولا۔ پھر اس نے ایک ایسی چھوٹی سی چیز باہر نکالی جو گملے میں لگے تھوہر نامی پودے جیسی دکھائی دے رہی تھی، فرق صرف اتنا تھا کہ اس میں کانٹوں کی جگہ پر چھوٹے چھوٹے پھوڑوں جیسے ابھار تھے۔

’’ممبالس ممبالوٹنیا!‘‘ اس نے فخر سے بتایا۔

ہیری نے اس پودے کی طرف دیکھا۔ پودا تھوڑا اہل رہا تھا اور اتنا بدصورت اور ڈراؤنا دکھائی دے رہا تھا جیسے کوئی بیماری میں مبتلا بدن کا اندرونی عضو ہو۔

’’یہ سچ مچ نایاب چیز ہے۔‘‘ نیول نے دمکتے ہوئے کہا۔’’مجھے نہیں معلوم کہ یہ ہوگورٹس کے گرین ہاؤس میں ہے یا نہیں۔ میں اسے پروفیسر سپراؤٹ کو دکھانے کیلئے بے قرار ہو رہا ہوں۔ میرے شفیق چچا ’الگی‘ اسے میرے لئے ملک شام سے لائے ہیں۔ میں یہ دیکھنا چاہتا ہوں کہ اس کی قلم سے اور پودے اُگائے جاسکتے ہیں یا نہیں......‘‘

ہیری جانتا تھا کہ نیول کا پسندیدہ مضمون جڑی بوٹیوں کا علم ہی ہے لیکن اسے یہ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ اس عجیب سے گندے بدصورت چھوٹے پودے سے کیا کرنا چاہتا ہے؟

’’کیا یہ کچھ کرتا ہے......؟‘‘ ہیری نے اٹکتے ہوئے اشتیاق سے پوچھا۔

’’بہت سی چیزیں......‘‘ نیول نے فخر سے کہا۔’’اس کا خود حفاظتی انداز غضب کا ہے، ٹھہرو! میں تمہیں دکھاتا ہوں...... ذرا ٹریور کو پکڑنا!‘‘

اس نے مینڈک ہیری کی گود میں ڈال دیا اور اپنے بستے میں سے ایک قلم نکالی۔ لونا کی آنکھیں اس کے الٹے رسالے کے اوپر سے دوبارہ جھانکتی ہوئی دکھائی دیں جن میں دلچسپی کا عنصر جھلک رہا تھا۔ وہ دیکھنا چاہتی تھی کہ نیول آخر کیا کرنے والا ہے۔ نیول نے ممبالس کو اپنی آنکھوں کے پاس رکھا اور اپنی زبان دانتوں کے بیچ دبالی۔ اس نے اپنی قلم کی نوک پودے کے وجود پر تیزی سے چبھو دی۔

پودے کے ہر پھوڑے نما ابھار سے پھوار کی طرح رس نکل کر اُڑنے لگا۔ موٹی، بدبودار، گہری سبز پھوار نکل کر پورے کمپارٹمنٹ

میں بکھرنے لگی۔ وہ چھت، کھڑکیوں اور لونا کے الٹے رسالے پر پڑی۔ جینی نے خطرہ بھانپ کر فوراً اپنا چہرہ بازو کی آڑ میں ڈھانپ کر بچا لیا تھا۔ اس لئے اسے دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا جیسے اس نے سبز رنگ کے ہیٹ پہن رکھا ہو لیکن ہیری تو ٹریور کو پکڑے ہوئے تھا اس لئے بھوار سیدھی اس کے چہرے پر پڑی اور وہ گہری سبزی میں نہا گیا۔ کھاد جیسی تیز بدبو اس کے نتھنوں میں اتر رہی تھی۔

نیول کا پورا چہرہ اور بدن لت پت ہو چکا تھا۔ اس نے اپنی آنکھوں سے رس کو ہٹانے کیلئے اپنا سر زور سے جھٹکا۔

''اوہ معا...... معاف کرنا۔'' اس نے ہانپتے ہوئے کہا۔ ''میں نے پہلے ایسا کر کے نہیں دیکھا تھا...... مجھے معلوم ہی نہیں تھا کہ اس سے اتنا سارا رس...... لیکن پریشان مت ہونا۔ ممبالس کا رس زہریلا نہیں ہوتا ہے۔'' اس نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا جب ہیری نے اپنے منہ میں بھرا ہوا رس فرش پر تھوکا۔

اسی لمحے کمپارٹمنٹ کا دروازہ کھل گیا۔

''اوہ...... ہیری! کیسے ہو؟...... ار...... لگتا ہے کہ میں غلط وقت پر آ گئی......'' ایک گھبرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

ہیری نے جس ہاتھ میں ٹریور کو پکڑ رکھا تھا اسی سے اپنی عینک کے شیشے کو صاف کیا۔ دروازے پر لمبی، چمکدار سیاہ بالوں والی ایک بہت خوبصورت لڑکی کھڑی تھی اور اس کی طرف دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔ یہ چو چینگ تھی جو ریون کلا کیوڈچ ٹیم کی متلاشی تھی۔

''اوہ...... تم کیسی ہو؟'' ہیری نے سٹپٹائے انداز میں کہا۔

''ہاں! میں ٹھیک ہوں!...... اچھا...... میں تو صرف خیریت دریافت کرنے آئی تھی...... پھر ملیں گے۔'' چو چینگ نے جلدی سے کہا۔ تھوڑے گلابی چہرے کے ساتھ اس نے دروازہ بند کیا اور چلی گئی۔

ہیری نشست سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔ اسے اچھا لگتا اگر چو چینگ اسے بہت شاندار لوگوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے دیکھتی جو اس کے سنائے گئے چٹکلوں پر زور زور سے ہنس رہے ہوتے۔ وہ یہ موقع تو کبھی نہیں منتخب کرتا کہ چو چینگ اسے نیول اور لونا لوگڈ کے ساتھ مینڈک تھامے اور ممبالس کے بدبودار رس میں نہایا ہوا دیکھتی۔

''کوئی بات نہیں۔'' جینی نے نیول کا حوصلہ بڑھاتے ہوئے کہا۔ ''دیکھو! ہم اسے سے آسانی سے نجات پا سکتے ہیں۔'' اس نے اپنی چھڑی نکالی اور جادوئی کلمہ پڑھا۔ ''سیوگر تم......''

ممبالس کا بدبودار رس پورے کمپارٹمنٹ میں سے غائب ہو گیا۔

''معاف چاہتا ہوں......'' نیول نے دھیمی آواز میں دوبارہ کہا۔

رون اور ہرمائنی نصف دن تک واپس نہیں لوٹے۔ جب کھانے پینے کے سامان کی ٹرالی آ کر جا چکی تھی اور ہیری، جینی اور نیول نے اپنا اپنا کدو کا پیٹس ختم کر لیا تھا۔ وہ چاکلیٹی مینڈکوں سے نکلنے والے کارڈ کو آپس میں تبدیل کرنے میں مصروف تھے تب کہیں جا کر کمپارٹمنٹ کا دروازہ کھلا اور ہرمائنی اور رون کی صورت دکھائی دی۔ وہ جلدی سے اندر آئے۔ ان کے ساتھ کروک شانکس اور پگ

وجیون کا پنجرہ بھی تھا۔

''میں تو بھوک کے مارے مرا جا رہا ہوں۔'' رون نے پگ وجیون کا پنجرہ جلدی سے ہیڈوگ کے پاس جمایا۔ ہیری سے ایک چاکلیٹی مینڈک جھپٹا اور اس کے ساتھ والی نشست پر دھم سے بیٹھ گیا۔ اس نے ریپر پھاڑا اور مینڈک کا سر دانتوں سے کاٹا اور آنکھیں بند کر کے نشست سے ٹیک لگا لی جیسے وہ بہت تھک چکا ہو۔

''ہر فریق سے پانچویں سال کے دو دو پری فیکٹ بنائے گئے ہیں۔'' ہرمائنی نے کہا جو اپنی نشست پر بیٹھتے ہوئے بہت برہم دکھائی دیتی تھی۔ ''ایک لڑکا اور ایک لڑکی......''

''اور جانتے ہو کہ سلے درن کا پری فیکٹ کون ہے؟'' رون نے کہا جس کی آنکھیں اب بھی بند تھیں۔

''ملفوائے......!'' ہیری نے فوراً جواب دیا اور اسے یقین تھا کہ اس کا سب سے برا خوف صحیح ثابت ہوگا۔

''بالکل درست کہا......'' رون نے تلخی سے کہتے ہوئے باقی مینڈک ایک ہی بار میں منہ میں بھر لیا اور دوسرا مینڈک اُٹھا کر اس کا ریپر کھولنے لگا۔

''اور وہ بھینس پینسی پارکنسن ......'' ہرمائنی نے منہ بنا کر کہا۔ ''وہ پری فیکٹ کیسے بن سکتی ہے؟ جبکہ اس کا دماغ تو عفریت سے بھی زیادہ بودا ہے......''

''ہفل پف سے کون ہے؟'' ہیری نے پوچھا۔

''ارنئی میکلمن اور ہائنا ایبٹ......!'' رون نے بتایا۔

''اور ریون کلا سے انتھونی گولڈسٹین اور پدما پاٹیل......'' ہرمائنی نے کہا۔

''تم پدما پاٹیل کے ساتھ ژلبال رقص میں گئے تھے نا؟'' ایک پراسراری آواز سنائی دی۔

سب نے مڑ کر لونا لوگڈ کی طرف دیکھا جو ماہنامہ حیلہ سخن کے اوپر سے رون کو غور سے دیکھ رہی تھی۔ رون نے اپنے منہ میں بھرا ہوا مینڈک جلدی سے نگل لیا۔

''ہاں میں جانتا ہوں۔'' اس نے تھوڑا حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''اسے اس تقریب میں زیادہ لطف نہیں آیا تھا۔'' لونا نے اسے بتایا۔ ''اسے تمہارا رویہ بالکل اچھا نہیں لگا کیونکہ تم نے اس کے ساتھ رقص تو کیا ہی نہیں تھا...... ویسے اگر میں اس کی جگہ ہوتی تو مجھے اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔'' اس نے کچھ سوچتے ہوئے مزید کہا۔ ''کیونکہ مجھے رقص کرنا یوں بھی زیادہ پسند نہیں ہے......''

اس نے اپنی بات مکمل کر کے ایک بار پھر اپنا چہرہ رسالے کی اوٹ میں چھپا لیا۔ رون رسالے کی الٹے سرورق کو کچھ دیر تک منہ پھاڑے دیکھتا رہا پھر اس نے جینی کی طرف تاکہ کچھ سمجھ سکے لیکن جینی نے ہنسی روکنے کیلئے اپنا منہ میں انگلیاں ٹھونس رکھی تھیں۔ رون

نے اپنا سر ہلایا اور مسکرا کر اپنی گھڑی کی طرف دیکھا۔

''ہمیں وقفے وقفے کے ساتھ راہداریوں پر پہرا دینا ہوگا۔ اگر کوئی غلط حرکت کر رہا ہو تو ہم اسے سزا بھی دے سکتے ہیں۔ میں تو کریب اور گوئل کو گرفت میں آنے کا پورا پورا انتظار کروں گا......'' رون نے ہیری اور نیول کو بتایا۔

''تمہیں اپنے اختیار کا ناجائز استعمال ہرگز نہیں کرنا چاہئے رون!'' ہرمائنی تیکھی آواز میں غرائی۔

''ہاں ہاں بالکل......صحیح بجا فرمایا، کیونکہ ملفوائے تو اس کا ذرا بھی ناجائز استعمال نہیں کرے گا۔'' رون نے تلخی سے کڑوے لہجے میں کہا۔

''تو تم اس کی طرح ذلت کی پستیوں میں گرنا چاہتے ہو۔'' ہرمائنی نے تنک کر کہا۔

''نہیں! میں تو یہ صرف یہ یقین دہانی کرانا چاہتا ہوں کہ وہ میرے دوستوں کو سزا دے، اس سے پہلے ہی میں اس کے دوستوں کو مزہ چکھا دوں!'' رون نے کہا۔

''اوہ خدا کیلئے......رون!''

''میں تو گوئل کو لکھنے کی سزا دوں گا۔ اس سے وہ مر ہی جائے گا۔ اسے لکھنے سے سخت نفرت ہے۔'' رون نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔ اس نے اپنی آواز نیچے کر کے گوئل کی نقل کی اور چہرے پر اذیت بھرا تاثر لاتے ہوئے کہا۔ ''مجھے......لنگور...... کے سرخ کولہوں......کی طرح......نہیں دکھائی دینا ہے......''

سب لوگ بے اختیار ہنس پڑے۔ کوئی بھی لونا لوگڈ جتنی زور سے نہیں ہنسا۔ اس کے منہ سے خوشی کی چیخ نکل گئی جسے سن کر ہیڈوگ جاگ کر غصے سے اپنے پر پھڑ پھڑانے لگی اور کروک شانکس اچھل کر سامنے کے شلف پر جا پہنچی۔ لونا اتنی کھل کر ہنسی تھی کہ اس کا رسالہ اس کے ہاتھ سے نکل کر کمپارٹمنٹ کے فرش پر اس کے پیروں میں جا گرا۔

''یہ نہایت مزیدار تھا......''

اس کی باہر نکلتی ہوئی آنکھیں میں اب آنسو بھر آئے تھے۔ وہ سانس لینے کے لئے رُکی اور رون کی طرف گھورنے لگی۔ پوری طرح حیران و پریشان رون نے باقی لوگوں کی طرف دیکھا جو اب اس کے چہرے کی اُڑی ہوئی ہوائیاں دیکھ کر ہنس رہے تھے۔ لونا لوگڈ کی تعجب انگیز طویل ہنسی نے ایک بار تو سب کو چونکا دیا تھا۔ لونا آگے پیچھے ہو کر خود کو روکنے کی کوشش کر رہی تھی اور دونوں ہاتھوں سے اپنا پیٹ پکڑے ہوئے تھی۔

''کیا تم میرا مذاق اُڑا رہی ہو......'' رون نے اس کی طرف تیوریاں چڑھا کر پوچھا۔

''لنگور کے......سرخ کولہوں......'' لونا اپنی پسلیوں کو دباتے ہوئے بمشکل بولی۔

باقی سب کی توجہ لونا کے ہنستے ہوئے سرخ چہرے پر تھی مگر ہیری کی نظریں فرش پر گرے ہوئے رسالے پر جمی ہوئی تھیں۔ اسے

اس میں ایک ایسی چیز دکھائی دے تھی جس کی وجہ سے اس نے اسے لپک کر اُٹھالیا۔ رسالہ اُلٹا پکڑے جانے کی وجہ سے پہلے وہ یہ سمجھ نہیں پایا تھا کہ سرورق پر کس کی تصویر تھی لیکن اب ہیری کو یہ احساس ہورہا تھا کہ یہ تو کارنیلوس فج کا ایک مزاحیہ کارٹون بنا ہوا تھا۔ ہیری صرف فج کے مخصوص ہیٹ کی وجہ سے ہی کارٹون کو پہچان پایا تھا۔ فج نے ایک ہاتھ میں سونے کے سکوں کا تھیلا پکڑا ہوا تھا اور دوسرے ہاتھ سے ایک غوبلن کا گلا دبا رہا تھے۔ کارٹون کا عنوان تھا...... 'فج گرنگوٹس پر قبضہ جمانے کیلئے کتنی پستی میں گر سکتے ہیں'

اس کے نیچے سرورق کے خصوصی فیچر کی سرخیاں لکھی ہوئی تھیں جو مکمل طور پر اندرونی صفحات پر موجود تھے۔

کیوڈ چ لیگ میں بدعنوانی کی لہر۔ ٹورنٹو کس طرح جیت رہی ہے؟

قدیمی علم الہندسہ کے پراسرار پہلو کا انکشاف!

سیریس بلیک۔ درندہ یا مظلوم؟

''کیا میں اسے دیکھ سکتا ہوں؟'' ہیری نے لونا کی طرف ملتجیانہ نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ اس نے اپنا سر ہلا دیا۔ وہ اب بھی رون کو دیکھ رہی تھی اور ہنسی کے مارے نڈھال ہوئے جا رہی تھی۔

ہیری نے رسالہ کھول کر اس کے مضامین کی فہرست پر نظر ڈالی۔ وہ اس رسالے کو بالکل ہی بھول چکا تھا جو کنگ سلے نے سیریس تک پہنچانے کیلئے مسٹر ویزلی کو دیا تھا۔ شاید وہ حیلہ سخن کا یہی شمارہ ہی تھا جو اب ہیری کے ہاتھ میں تھا۔

اسے مطلوبہ صفحہ مل گیا اور وہ انہماک کے ساتھ اسے پڑھنے لگا۔

اس میں بھی ایک برا سا کارٹون بنا ہوا تھا۔ سچ تو یہ تھا کہ اگر اس کے نیچے باقاعدہ عنوان نہ دیا گیا ہوتا تو ہیری کو بالکل ہی معلوم نہ ہو پاتا کہ یہ سیریس کا کارٹون بنایا گیا ہے۔ سیریس اپنی چھڑی تان کر ہڈیوں کے ڈھیر پر کھڑا ہوا تھا۔ مضمون کی تفصیل کچھ یوں تھی:

## سیریس بلیک کا معمہ؟

### بدنام زمانہ قاتل یا مشہور معصوم گلوکار؟

ہیری کو ذیلی سرخی کئی بار پڑھنا پڑی تب کہیں جا کر اسے یقین ہوا کہ اس کا مطلب سمجھنے میں اس نے کوئی غلطی نہیں کی ہے۔ اس نے سوچا سیریس سے کب سے مشہور گلوکار بن گیا؟

> چودہ سالوں سے لوگ یہ تسلیم کرتے آرہے ہیں کہ سیریس بلیک نے بارہ معصوم ماگلوؤں اور ایک جادوگر کو سرعام ہلاک کر دیا ہے، دوسال قبل اژقبان سے بلیک کے فرار کے بعد جادوئی محکمہ اب بھی زور و شور سے اس کی تلاش میں مصروف ہے۔ اتنی طویل تلاش آج تک کسی مفرور قیدی کی نہیں ہوئی۔ ہم سب یہ اقرار کرتے ہیں کہ وہ اتنا بڑا مجرم ہے کہ اسے دوبارہ پکڑ کر روح کھچڑوں کے حوالے کر دینا چاہئے۔
>
> لیکن کیا واقعی؟

ہال ہی میں ایک سنسنی خیز ثبوت سامنے آیا ہے جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ شاید سیریس بلیک نے وہ سب قتل کئے ہی نہیں ہیں، جن کے لئے اسے اژقبان بھیجا گیا تھا۔ ڈورس پرکس جو کہ اٹھارہ اکانتھیا وے، لٹل نارٹن میں رہتی ہیں، ان کا کہنا ہے کہ 'بلیک ان ہلاکتوں کے وقت جائے واردات پر موجود ہی نہیں تھا۔'

مس پرکس کہتی ہیں کہ 'لوگوں کو یہ احساس ہی نہیں ہے کہ سیریس بلیک ایک جھوٹا نام ہے جس آدمی کو لوگ سیریس بلیک کے نام سے جانتے ہیں، وہ دراصل سٹوبی بورڈمین ہے، جو مقبول عام موسیقی کے گروپ 'ہوب غوبلن' کا مرکزی گلوکار تھا۔ تقریباً پندرہ سال پہلے لٹل نارٹن کے گرجا گھر ہال میں ایک موسیقی کے پروگرام کے دوران کان پر ایک شلجم پڑنے کے باعث اسے موسیقی کی مصروف زندگی سے اچانک ریٹائرمنٹ لینا پڑی۔ میں اخبار میں اس کی تصویر دیکھتے ہی پہلے دن پہچان گئی تھی۔ سٹوبی تو ایسا جرم کر ہی نہیں سکتا تھا کیونکہ اس دن وہ میرے ساتھ موم بتیوں کی روشنی میں ایک محبت بھری شام گزار رہا تھا۔ ہم دونوں نے ساتھ مل کر ڈنر کیا۔ میں نے یہ بات لکھ کر محکمے کو بھی ارسال کی تھی اور میں امید کر رہی ہوں کہ کسی بھی دن سٹوبی عرف سیریس بلیک کو اس خوفناک الزام سے باعزت بری کر دیا جائے گا۔'

ہیری نے پڑھنا ختم کیا اور بے یقینی سے صفحے کی طرف دیکھا۔ اسے نے سوچا شاید یہ کوئی مذاق کیا گیا ہے۔ شاید یہ رسالہ عموماً مزاحیہ کہانیاں شائع کرتا ہوگا۔ اس نے کچھ صفحات پیچھے جا کر فج والے مضمون پر نظر ڈالی۔

جادوئی وزیراعظم کارنیلوس فج نے اس بات سے انکار کیا ہے کہ وہ جادوگروں کے بینک گرنگوٹس پر قبضہ جمانا چاہتے ہیں۔ جب انہیں پانچ سال قبل وزیراعظم منتخب کیا گیا تھا، تب سے ہی انہوں نے اس بات پر زور دیا ہے کہ وہ ہمارے سونے کے سکوں کے محافظوں کے ساتھ پرامن تعاون کے علاوہ اور کوئی محاذ آرائی نہیں کرنا چاہتے ہیں۔

لیکن کیا واقعی یہ حقیقت ہے؟

وزیراعظم کے قریبی ذرائع نے حال ہی میں یہ خبر دی ہے کہ فج کی سب سے عزیز امنگ غوبلنوں کے سونے پر قبضہ کرنا ہے اور وہ ضرورت پڑنے پر طاقت کے استعمال سے بھی گریز نہیں کریں گے۔

'ایسا پہلی بار نہیں ہوگا۔' وزیراعظم کے ایک اندرونی رازداں نے کہا۔ 'کارنیلوس فج کو ان کے معتمد خاص 'غوبلن قاتل' کے نام سے بھی پکارتے ہیں۔ اگر چوری چھپے ان کی بات سنی جائے تو وہ تنہائی میں ہمیشہ ان غوبلنوں کے بارے میں ذکر کرتے رہتے ہیں جن کا انہیں صفایا کیا ہے۔ جنہیں انہوں نے کچلا ہے، جنہیں انہوں نے اونچائی کی بلندیوں سے پستیوں میں دھکیلا ہے، جنہیں انہوں نے زہر دلوا کر موت کے گھاٹ اتارا ہے، جنہیں آگ کی تپتی ہوئی ریت میں ڈال کر بھونا ہے......'

ہیری نے مزید پڑھنے کی زحمت ہی نہیں کی۔ وہ سوچ رہا تھا کہ فج میں یوں تو کئی خرابیاں ہوسکتی ہیں لیکن یہ تصور کرنے میں اسے بے حد مشکل پیش آ رہی تھی کہ غوبلنوں کو تپتی ہوئی ریت میں چنوں کی طرح بھنوانے کا بھی وہ حکم دے سکتے ہیں۔اس نے رسالے کے باقی صفحات کو پلٹا۔ ہر کچھ صفحات کے بعد رُک کر اس نے عنوانات اور سرخیوں پر نظر ڈالی۔ٹوٹشل ٹورانڈ وکیوڈچ لیگ اس لئے جیت رہی ہے کیونکہ وہ بلیک میلنگ، ڈنڈوں سے غیر قانونی چھیڑ چھاڑ اور متشدد رویوں کا استعمال کر رہی ہے۔ایک جادوگر کے ساتھ انٹرویو جس کا دعویٰ ہے کہ وہ کلین سویپ 6 بہاری ڈنڈے پر سوار ہو کر چاند پر پہنچ گیا تھا اور اس بات کے ثبوت کیلئے وہ چاند کے باسی مینڈکوں کو ایک بڑے تھیلے میں بھر کر لایا تھا۔قدیمی علم الہندسہ پر ایک مکالمہ جس سے کم از کم یہ ثابت ہوتا تھا کہ لونا اس رسالے کو الٹا کر کے کیوں پڑھ رہی تھی۔رسالے کے مطابق اگر آپ پرانے ہندسی اشکال کو الٹا کر دیں تو وہ ایک قدیمی جادوئی کلمہ کو ظاہر کرتی ہیں جس سے آپ کے دشمنوں کے کان جانوروں کے کانوں میں بدل سکتے ہیں۔ دراصل ہفت روزہ حلیہ سخن نامی اس رسالے میں شائع باقی سب مضامین کے مقابلے میں یہ تجویز زیادہ پرکشش اور عاقلانہ لگی تھی کہ سیریس بلیک موسیقی کے گروپ 'ہوب غوبلن' کا مرکزی گلوکار رہو سکتا ہے۔

جب ہیری نے رسالہ بند کیا تو رون نے پوچھا۔''اس میں کوئی اچھا مضمون ہے؟''

''ہو ہی نہیں سکتا......'' ہیری اس بات کا جواب دے پاتا، اس سے پہلے ہی ہرمائنی نے تیکھی آواز میں تنک کر کہا۔''ہر کوئی یہ بات بہت اچھی طرح جانتا ہے کہ ہفت روزہ حیلہ سخن بالکل بے تکا اور بکواس رسالہ ہے......''

''معاف کرنا......'' لونا سرد لہجے میں بولی، اس کی آواز کی نزاکت اور معصومیت اچانک غائب ہوگئی تھی۔''میرے والد اس رسالے کے مدیر ہیں......!''

''اوہ......میں......'' ہرمائنی جھینپتے ہوئے بولی۔ وہ اس کی بات پر واقعی شرمندہ دکھائی دے رہی تھی۔''ار......اس میں کچھ سنسنی خیز......میرا مطلب ہے......یہ کافی......''

''مجھے میرا رسالہ واپس دے دو......شکریہ!'' لونا نے ٹھنڈے لہجے میں کہا اور آگے بڑھ کر ہیری کے ہاتھوں سے رسالہ چھین لیا جو ہونقوں کی طرح دیکھ رہا تھا۔لونا صفحات الٹتی ہوئی اپنے مطلوبہ مضمون پر جا پہنچی اور پھر اس نے رسالے کو ایک بار پھر الٹا کر دیا۔اس نے حسب سابق اپنا پورا چہرہ اس کی اوٹ میں چھپا لیا تھا۔اسی وقت کمپارٹمنٹ کا دروازہ تیسری بار کھلا۔

ہیری نے پلٹ کر دیکھا۔اسے اس بات کی امید تو تھی لیکن ڈریکو ملفوائے کو دیکھنا ذرا سا بھی خوش کن ثابت نہیں ہوا جو اپنے دونوں چمچوں کریب اور گوئل کے ساتھ دروازے پر شیطانی مسکراہٹ لئے ہوئے کھڑا تھا۔

''کیا چاہیئے؟'' اس سے پہلے کہ ملفوائے اپنا منہ کھول پاتا ہیری نے کرخت لہجے میں کہا۔

''ذرا تمیز سے پوٹر......! ورنہ میں تمہیں سزا دے دوں گا۔'' ملفوائے نے دھیمی آواز میں اکڑ کر کہا جس کے سنہرے بال اور نوکیلی

ٹھوڑی اس کے باپ جیسی ہی تھی۔ ''دیکھو! مجھے پری فیکٹ بنا دیا گیا ہے جبکہ تمہیں نہیں بنایا گیا ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ میرے پاس سزا دینے کا اختیار ہے جو تمہارے پاس اب بالکل نہیں ہے......''

''ہاں! لیکن تم گدھے ہو، جو میں نہیں ہوں اس لئے تم یہاں سے دفع ہو جاؤ اور ہمیں اکیلا چھوڑ دو......'' ہیری نے تنک کر کہا۔

رون، نیول اور ہرمائنی کھلکھلا کر ہنس پڑے۔ ملفوائے نے ہونٹ سکوڑ لئے۔

''پوٹر ذرا بتاؤ تو سہی کہ ویزلی سے پیچھے رہ جانا تمہیں کیا لگتا ہے؟'' ملفوائے نے پوچھا۔

''بکواس بند کرو ملفوائے!'' ہرمائنی نے تیکھی آواز میں کہا۔

''لگتا ہے کہ میں نے کسی دُکھتی رگ پر ہاتھ دیا ہے۔'' ملفوائے نے زہریلی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔ ''اچھا! ذرا سنبھل کر رہنا پوٹر! کیونکہ میں کتے کی طرح ہر وقت تمہارے پیچھا کروں گا کہ کہیں تمہارے قدم بھٹک تو نہیں رہے ہیں......''

''یہاں سے دفع ہو جاؤ۔'' ہرمائنی نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

ملفوائے نے کٹیلی مسکان کے ساتھ ایک بار پھر ہیری کو دیکھا اور پھر دھیمے انداز میں راہداری میں آگے کی طرف بڑھ گیا۔ کریب اور گوئل بھی اس کے پیچھے پیچھے کھی کھی کرتے ہوئے لپکے۔ ہرمائنی نے ان کے عقب میں کمپارٹمنٹ کا دروازہ غصے سے بند کیا اور پلٹ کر ہیری کو معنی خیز نظروں سے دیکھا۔ ہیری فوراً سمجھ گیا کہ اس کی طرح ہرمائنی بھی ملفوائے کی بات کی تہ تک پہنچ گئی تھی اور اس کے گھبراہٹ و پریشانی میں برابر کی شریک تھی۔

''ایک اور مینڈک دینا......'' رون نے پرسکون انداز میں کہا جس کا دھیان کسی غیر معمولی بات کی طرف بالکل نہیں تھا۔ نیول اور لونا کے سامنے ہیری کوئی بات کھل کر نہیں سکتا تھا اس نے ہرمائنی کی طرف پریشان نظروں سے دیکھا اور پھر گردن گھما کر کھڑکی سے باہر دیکھنے لگا۔

ہیری نے سوچا تھا کہ سیریس کا اس کے ہمراہ سٹیشن آنا دلچسپ تجربہ تھا لیکن اب یہ سب اچانک بے حد احمقانہ لگنے لگا تھا اور کسی حد تک خطرناک بھی...... ہرمائنی نے صحیح کہا تھا کہ سیریس کو نہیں چاہئے تھا۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ مسٹر ملفوائے نے کالے کتے کو دیکھ لیا ہو اور اپنے بیٹے ڈریکو کو بتا دیا ہو؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ انہوں نے یہ اندازہ لگا لیا ہو کہ ویزلی گھرانے، لوپن اور موڈی سیریس کی روپوشی کی جگہ کو جانتے تھے؟ یا پھر ملفوائے کا کتے کی طرح کا جملہ بولنا محض ایک اتفاق ہی تھا؟

شمال کی طرف میں آگے بڑھتے ہوئے موسم ملی جلی کیفیت کا شاہکار بنا رہا۔ ادھوری بارش کی بوچھاڑیں کھڑکیوں پر وقتاً فوقتاً سر پٹختی رہیں۔ کچھ ہی دیر بعد ہلکا سا سورج نمودار ہو گیا جو جلد ہی بادلوں کی اوٹ میں گم ہو گیا۔ جب اندھیرا چھا گیا اور کمپارٹمنٹ کے اندر لیمپ جل اُٹھے تو لونا نے ہاتھ میں پکڑا ہوا رسالہ حیلہ سخن بند کر کے احتیاط کے ساتھ اپنے بستے میں ڈال لیا اور کمپارٹمنٹ میں بیٹھے سب افراد کو عجیب نظروں سے گھورنے لگی۔

ہیری ریل گاڑی کی کھڑکی سے سر ٹکائے بیٹھا تھا اور دور سے ہوگورٹس کی پہلی جھلک دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن آج رات چاند بھی آسمان پر موجود نہیں تھا اور بارش کی وجہ سے کھڑکیاں دھندلی ہو چکی تھیں۔

کافی دیر کی خاموشی کے بعد ہرمائنی نے کہا۔ ''یہ اچھا رہے گا کہ ہم اپنے کپڑے تبدیل کر لیں۔'' ان سب نے بڑی مشکل سے اپنے اپنے صندوق کھولے اور اپنے سکول کی وردیاں باہر نکالیں۔ ہرمائنی اور رون نے اپنے پری فیکٹ کے بیجز اپنے سینے پر پن کی مدد سے سجائے۔ ہیری نے دیکھا کہ رون اندھیری کھڑکی میں اپنے عکس کو دیکھ دیکھ کر خوش ہو رہا تھا۔

بالآخر ریل گاڑی کی رفتار دھیمی ہونے لگی اور انہیں بارش کا چنگھاڑتا ہوا شور صاف سنائی دینے لگا۔ سب طلباء اپنا اپنا سامان نکالنے لگے، پالتو جانوروں کو سنبھالا اور اترنے کی تیاریوں میں مصروف ہو گئے۔ چونکہ رون اور ہرمائنی کو ان سب پر نگاہ رکھنے کی ذمہ داری سونپ دی گئی تھی، اس لئے وہ کمپارٹمنٹ سے باہر چلے گئے۔ وہ جاتے ہوئے کروک شانکس اور پگ وجیون کی ذمہ داری ہیری اور نیول کو سونپ گئے تھے۔

''اگر تم چاہو تو میں اس الّو کو اُٹھا لیتی ہوں۔'' لونا نے ہیری کو پیشکش کی اور پگ وجیون کا پنجرے کی طرف اپنا ہاتھ بڑھا دیا۔ نیول نے ٹریور کو جیب کے اندر منتقل کیا اور کروک شانکس کو اپنے بازوؤں میں جکڑ لیا۔

''اوہ......ار......شکریہ!'' ہیری نے کہا اور اسے پنجرہ دے دیا۔ پھر اس نے ہیڈوگ کے پنجرے کو اپنے ہاتھ میں مضبوطی سے پکڑ لیا۔

جب وہ کمپارٹمنٹ سے باہر نکلے اور راہداری کے ہجوم میں شامل ہوئے تو ان کے چہروں پر رات کی تیز ہواؤں کی پہلی چبھن کا احساس بیدار ہوا۔ آہستہ آہستہ وہ دروازے کی طرف بڑھے۔ ہیری کو دیودار کے درختوں کی مہک آ رہی تھی جو جھیل کے راستے پر دونوں طرف لگے ہوئے تھے۔ وہ پلیٹ فارم پر اترا اور چاروں نظر دوڑانے لگا۔ وہ اس جانی پہچانی آواز کو سننے کیلئے بے تاب تھا جو ہمیشہ چلا کر کہتی تھی......'پہلے سال کے طلباء اس طرف آ جائیں......'

لیکن آج وہ آواز سنائی نہیں دی۔ اس کے بجائے بہت الگ آواز سنائی دی۔ کوئی عورت تیز آواز میں پکار رہی تھی۔ ''پہلے سال کے طلبا قطار بنا کر اس طرف آ جائیں۔ براہ کرم! پہلے سال کے سبھی نئے طلباء میرے پاس آ جائیں......''

ایک لالٹین ہیری کی طرف جھولتی ہوئی بڑھی اور اس کی مدھم زرد روشنی میں ہیری نے پروفیسر غروبلی پلانک کی ابھری ہوئی ٹھوڑی اور چھوٹے بال دیکھے۔ پچھلے سال انہوں نے کچھ عرصہ تک ہیگرڈ کی جگہ پر جادوئی جانداروں کی دیکھ بھال کی کلاس کو پڑھایا تھا۔

''ہیگرڈ کہاں ہے؟'' ہیری نے بلند آواز میں پوچھا۔

''معلوم نہیں ہیری!'' جینی نے جھنجھلا کر کہا۔ ''اچھا رہے گا کہ ہم راستے سے ہٹ جائیں، ہم دروازے پر کھڑے ہیں اور ہماری وجہ سے سارا راستہ رُکا ہوا ہے......''

’’اوہ ہاں......!‘‘

پلیٹ فارم پر آگے بڑھتے ہوئے اور سٹیشن سے باہر نکلتے ہوئے ہیری اور جینی الگ الگ ہوگئے۔ ہجوم کی دھکم پیل کے درمیان ہیری نے اندھیرے میں آنکھیں پھاڑ کر ہیگرڈ کی جھلک دیکھنے کی کوشش کی۔ اسے یقین تھا کہ وہ یہیں کہیں موجود ہوگا۔ ہیگرڈ کو دوبارہ دیکھنے کی تمنا اس کی بہت سی تمناؤں میں سے ایک تھی اور یہ خواہش بہت بے قرار ہو رہی تھی لیکن اس کا نام ونشان تک نہیں دکھائی دے رہا تھا۔

ہیری ہجوم کے ساتھ چلتا ہوا ایک تنگ راستے سے ہو کر باہر سڑک کی طرف پہنچ گیا۔ وہ آہستہ آہستہ قدم اُٹھا رہا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ ہیگرڈ ہوگورٹس چھوڑ کر تو نہیں جا سکتا۔ اسے سردی یا ایسی ہی کوئی چھوٹی موٹی بیماری ہوگئی ہوگی......

اس نے رون اور ہرمائنی کی تلاش میں چاروں طرف دیکھا۔ وہ جاننا چاہتا تھا کہ وہ پروفیسر غروبلی پلانک کے دوبارہ دکھائی دینے کے بارے میں کیا سوچتے ہیں؟ لیکن دونوں میں سے کوئی بھی آس پاس نہیں دکھائی دے رہا تھا۔ اس لئے وہ ہجوم کے ساتھ ہاگس میڈ ریلوے سٹیشن کے باہر کی سڑک کی طرف چلتا رہا۔ سڑک پر اندھیرا چھایا ہوا تھا اور یہ بارش سے پوری طرح دُھل چکی تھی۔ وہاں پر تقریباً سو بگھیاں کھڑی ہوئی تھیں۔ ان بگھیوں کی خصوصیت یہ تھی کہ ان میں گھوڑے نہیں جتے ہوتے تھے اور یہ ابتدائی سال کے علاوہ باقی سب کلاسوں کے طلباء و طالبات کو طویل راستہ طے کر کے سکول تک پہنچایا کرتی تھیں۔ ہیری نے ان پر اچٹتی نظر ڈال کر گردن گھمائی اور ایک بار پھر رون اور ہرمائنی کو تلاش کرنے لگا۔ اچانک اس کے دماغ میں کچھ عجیب سا احساس اُبھرا اور ایک بار پھر اس کی گردن گھوم کر لاشعوری طور پر بگھیوں کی طرف مڑ گئی۔

وہ متعجب نظروں سے بگھیوں کو گھورے جا رہا تھا۔ اس بار بگھیاں خالی نہیں تھیں بلکہ ان کے آگے عجیب سی شکل کے جانور جتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ اگر ہیری کو انہیں کسی نام سے پکارنا پڑتا تو وہ یقیناً انہیں گھوڑے ہی کہتا حالانکہ وہ گھوڑوں کی بہ نسبت کچھ زیادہ ہی عجیب جانور تھے۔ ان میں کھال کا نام ونشان تک نہیں تھا۔ ان کی سیاہ چمڑی ان کی صاف دکھائی دیتی ہڈیوں کے پنجر سے بری طرح چپکی ہوئی تھی۔ وہ ان کے جسم میں موجود ایک ایک ہڈی کو آسانی کو گن سکتا تھا۔ ان کے لمبے سر کسی ڈریگن کی طرح تھوتھنی دار تھے اور ان کی ویران آنکھیں بالکل سفید تھیں۔ ان کے دونوں پہلوؤں میں پنکھ لگے ہوئے تھے...... چمڑے کے بڑے سیاہ پنکھ جو کسی دیوہیکل چمگادڑ کی طرح دکھائی دیتے تھے۔ موت کی سی خاموشی کے ساتھ وہ چوکنا کھڑے تھے۔ یہ کہنا غلط نہ تھا کہ وہ اندھیرے میں کھڑے ڈھانچوں جیسے جانور بے حد عجیب اور ڈراؤنے دکھائی دے رہے تھے۔ ہیری یہ سمجھ نہیں پایا کہ جب بگھیاں خود بخود چل سکتی تھیں تو انہیں کھینچنے کیلئے ان بھیانک جانوروں کو جوتنے کی کیا ضرورت تھی؟

’’پگ کہاں ہے؟‘‘ ہیری کو ٹھیک عقب سے رون کی آواز سنائی دی۔

’’وہ لونا کے پاس ہے......‘‘ ہیری نے جلدی سے مڑتے ہوئے جواب دیا۔ وہ رون سے ہیگرڈ کے بارے میں سوال کرنے

کیلئے بے چین ہوئے جارہا تھا۔''تمہارا کیا خیال ہے......؟''

''ہیگرڈ کہاں ہوگا، اس بارے میں مجھے کچھ معلوم نہیں؟'' رون نے تیزی سے جواب دیا جو تھوڑا پریشان دکھائی دے رہا تھا۔
''وہ اچھا ہی ہوگا......''

کچھ ہی فاصلے پر ڈریکو ملفوائے موجود تھا۔ اس کے اردگرد اس کے چمچوں کا گینگ بھی تھا جس میں کریب، گوئل اور پینسی پارکنسن شامل تھے۔ وہ دوسرے سال کے سہمے ہوئے بچوں کو بے دردی سے ادھر ادھر ہٹا کر راستہ بنا رہے تھے تاکہ وہ اپنے لئے کسی پوری بگھی پر قبضہ جما سکیں۔ کچھ ہی پل بعد ہرمائنی بھی ہجوم میں سے ہانپتی ہوئی باہر نکل آئی۔

''ملفوائے نے پہلے سال کے بچوں کے ساتھ بہت برا سلوک کیا ہے، میں قسم کھاتی ہوں کہ میں اس کی شکایت ضرور کروں گی۔ اسے اپنا بیج ملے تین ہی منٹ نہیں ہوئے ہیں اور وہ لوگوں پر پہلے سے زیادہ دھونس جماتا پھر رہا ہے......کروک شانکس کہاں ہے؟''

''جینی کے پاس ہے......'' ہیری نے کہا۔''دیکھو، وہ رہی......''

جینی بھیڑ سے نکل کر ہاتھ ہلاتی ہوئی ان کی طرف بڑھی، کروک شانکس ان کے بانہوں میں بری طرح کسمسا رہی تھی۔

''شکریہ!'' ہرمائنی نے جینی کے ہاتھ سے بلی لیتے ہوئے کہا۔''چلو! ساری بگھیاں بھر جائیں گی......اس سے پہلے ہم کسی بگھی میں مل کر بیٹھ جاتے ہیں۔''

''ٹھہرو! مجھے ابھی تک پگ نہیں ملا ہے!'' رون نے کہا لیکن ہرمائنی سب سے نزدیک والی خالی بگھی کی طرف چل دی۔ اس نے رون کی بات ان سنی کر دی تھی۔ ہیری رون کے ساتھ پیچھے رہ گیا تھا۔

''تمہیں کیا لگتا ہے کہ یہ بھیانک جانور کون ہیں؟'' اس نے ان جتے ہوئے ڈھانچوں جیسے گھوڑوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے رون سے پوچھا۔ باقی طلباء ان کے قریب سے جلدی جلدی گزر رہے تھے۔

''کون سے جانور......؟'' رون نے لاپروائی سے کہا۔

''یہ گھوڑے جیسے جانور......؟''

اسی لمحے لونا انہیں دکھائی دی جو پگ وجیون کا پنجرہ تھامے ہوئے ان کی طرف بڑھ رہی تھی۔ رون کا چھوٹا الّو ہمیشہ کی طرف چیختا ہوا شور مچا رہا تھا۔

''یہ لو......کتنا پیارا الّو ہے، ہے نا؟'' لونا نے پنجرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''ار......ہاں......وہ ٹھیک ٹھاک ہے۔'' رون نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔''چلو! تو پھر چلتے ہیں، اندر چلیں......ویسے تم کیا کہہ رہے تھے ہیری؟''

''میں کہہ رہا تھا کہ یہ گھوڑے جیسے جانور کون ہیں؟'' ہیری نے ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا۔ جب وہ، رون اور لونا اس بگھی کی

طرف بڑھنے لگے جس میں ہرمائنی اور جینی بیٹھ چکے تھے۔

''کون سے گھوڑے جیسے جانور......؟''

''جوان بگھیوں کے آگے جتے ہوئے ہیں!'' ہیری نے غصے سے کہا۔ وہ لوگ اس وقت سب سے قریب والے گھوڑے سے صرف تین فٹ کے فاصلے پر تھے۔ وہ انہیں اپنی ویران سفید آنکھوں سے گھور رہے تھے۔ بہر حال رون نے ہیری کو عجیب انداز سے دیکھا۔

''تم کس بارے میں بات کر رہے ہو؟''

''میں اس بارے میں بات کر رہا ہوں...... یہ دیکھو!''

ہیری نے رون کا ہاتھ پکڑا اور اسے گھما دیا تاکہ وہ پروں والے اس ڈھانچے نما گھوڑے کے ٹھیک سامنے آجائے۔ رون نے ایک پل کیلئے سامنے کی جانب گھور کر دیکھا پھر ہیری کی طرف دیکھنے لگا۔

''مجھے کیا دکھائی دینا چاہئے؟''

''بگھیوں کے آگے...... یہاں! بگھی میں جتا ہوا جانور...... یہ سامنے ہی تو ہے......''

لیکن جب رون پریشان اور الجھا ہوا دکھائی دیا تو ہیری کے دماغ میں ایک عجیب خیال نے اچانک کروٹ لی۔

''کک...... کیا تمہیں کچھ دکھائی نہیں دے رہا ہے؟''

''کیا دکھائی نہیں دے رہا ہے؟''

''کیا تمہیں یہ دکھائی نہیں دے رہا ہے کہ بگھیوں کو کون کے جانور کھینچ رہے ہیں؟''

رون بہت دہشت زدہ دکھائی دینے لگا۔

''تم ٹھیک تو ہو...... ہیری!''

''میں...... ہاں......''

ہیری بری طرح چکرا گیا تھا۔ گھوڑے جیسے یہ جانور اس کے ٹھیک سامنے کھڑے تھے اور سٹیشن کی کھڑکیوں سے آتی دھندلی روشنی میں چمک رہے تھے۔ رات کی ٹھنڈی ہوا میں ان کے نتھنوں سے گرم سانسیں دھوئیں کی طرف نکل رہی تھیں۔ بہر حال، جب تک رون اداکاری نہ کر رہا ہو......اور اگر ایسا ہی تو یہ بہت اوچھا مذاق تھا......تو رون اسے نہیں دیکھ سکتا تھا......

''اندر چلیں......؟'' رون نے خوفزدہ انداز میں پوچھا اور ہیری کو دیکھا جیسے وہ اس کے بارے میں بے حد پریشان ہو رہا ہو۔

''اوہ ہاں......چلو......'' ہیری نے عجیب لہجے میں کہا۔

رون نے بگھی کے پائیدان پر پاؤں رکھا اور اگلے ہی لمحے نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ ہیری نے ایک بار پھر ان ڈراؤنے گھوڑوں

کی طرف دیکھا۔

''تم بالکل صحیح کہہ رہے ہو......'' اس کے عقب سے ایک گنگناتی ہوئی آواز گونجی۔ ''تمہارا دماغ بالکل صحیح سلامت ہے اور جو تم دیکھ رہے ہو وہ تمہارا وہم بالکل نہیں، میں بھی انہیں دیکھ سکتی ہوں......''

''کیا واقعی......؟'' ہیری نے لونا کی طرف مڑتے ہوئے پوچھا۔ اسے لونا کی چاندی جیسی بڑی آنکھوں میں ان عجیب گھوڑے کے سائے تھرکتے ہوئے دکھائی دیئے۔

''ہاں! میں جب یہاں پہلی بار آئی تھی، تب سے ہی میں انہیں دیکھ سکتی ہوں۔ وہ ہمیشہ ہماری بگھیوں کو کھینچتے آئے ہیں۔ پریشان مت ہو۔ تم اتنے ہی ہوش وحواس میں ہو جتنی کہ میں......'' لونا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

وہ دھیمی مسکان کے ساتھ رون کے پیچھے پیچھے بگھی میں چڑھ کر سوار ہوگئی۔ ہیری کے ذہن میں ابھی تک تشنگی کے کانٹے چبھ رہے تھے لیکن وہ بھی لونا کے پیچھے بگھی میں اندر چلا گیا......

☆☆☆☆

گیارہواں باب

# بولتی ٹوپی کا انتباہ

ہیری باقی لوگوں کو یہ نہیں بتانا چاہتا تھا کہ اسے اور لونا کو ایک جیسے فریب نظر سے دوچار ہونا پڑا تھا۔اس لئے جب وہ بگھی کے اندر پہنچ کر بیٹھ گیا اور اپنے عقب میں بگھی کا دروازہ زوردار آواز کے ساتھ بند کرلیا تو اس نے ان نادیدہ گھوڑوں کے بارے میں مزید بات کرنا مناسب نہیں سمجھا۔بہرحال، وہ کھڑکی کے پار ان کے دھندلے ہیولوں دیکھنے سے خود کو باز نہیں رکھ پایا تھا۔

''کیا تم لوگوں نے غروبلی پلانک کو دیکھا......؟'' اچانک جینی نے پوچھا۔''وہ یہاں کیا کر رہی تھی؟ کہیں ہیگرڈ چلا تو نہیں گیا......''

''وہ اگر چلا گیا ہے تو یہ اچھی بات ہے، وہ زیادہ اچھا استاد نہیں تھا، ہے نا؟''لونا نے کہا۔

''وہ بہت اچھا ہے......'' ہیری، رون اور جینی نے غصے سے بھڑکتے ہوئے کہا۔

ہیری نے ہرمائنی کی طرف غصے سے دیکھا۔اس نے کھنکار کر اپنا گلا صاف کیا اور جلدی سے بول اُٹھی۔''ہاں ہاں......وہ بہت اچھا ہے......!''

''ہم ریون کلا کے لوگ سوچتے ہیں کہ وہ استاد کے نام پر ایک مذاق ہے۔'' لونا نے بغیر کسی ہچکچاہٹ کے اپنی بات ان کے سامنے کہہ دی۔

''تب تو تم لوگ اساتذہ کے بارے میں بہت گھٹیا خیالات رکھتے ہو'' رون نے پلٹ کر کہا۔اب بگھیاں چلنے لگی تھیں۔رون کی بدتمیزی سے لونا ذرا بھی گھبرائی ہوئی نہیں دکھائی دی۔اس کے برعکس وہ اسے کچھ دیر تک ایسے دیکھتی رہی جیسے وہ کوئی دلچسپ ٹی وی پروگرام ہو۔

کھڑ کھڑ کرتی ہوئی اور ہچکولے کھاتی ہوئی بگھیاں سڑک پر دوڑتی رہیں۔جب وہ پتھر کے اونچے ستونوں کے پاس سے گزریں جہاں سکول کے بیرونی دروازے کے دونوں طرف پروں والے بارہ مجسمے نصب تھے تو ہیری نے آگے جھک کر یہ دیکھنے کی کوشش کی کہ تاریک جنگل کے پاس بنے ہوئے ہیگرڈ کے جھونپڑے میں کوئی روشنی دکھائی دے رہی ہے یا نہیں،لیکن وہاں گھپ اندھیرے کے سوا

اور کچھ سجھائی نہیں دے پایا۔ بہرحال، ہوگورٹس کی بلند وبالا عمارت قریب آتی جارہی تھی۔ سکول کے بہت سے کنگرے سیاہ آسمان کی وجہ سے کالے دکھائی دے رہے تھے۔ اوپر والی ایک آدھ کھلی کھڑکی میں سے روشنی کی دھندلی چمک دکھائی دے رہی تھی۔

بگھیاں چلتی ہوئی پتھر کی سیڑھیوں کے پاس آ کر رُک گئیں جو بلوط کی لکڑی سے بنے صدر دروازے تک جاتی تھیں۔ ہیری سب سے پہلے اترا۔ اس نے ایک بار پھر مڑ کر جنگل کی طرف دیکھا لیکن ہیگرڈ کے جھونپڑے کے ہیولے میں زندگی کی کوئی رمق محسوس نہیں ہو رہی تھی۔ پھر اس نے بوجھل طبیعت کے ساتھ اپنی آنکھیں ان ڈھانچوں جیسے عجیب جانوروں کی طرف گھمائیں جو رات کی ٹھنڈی ہوا میں ہوشیار کھڑے تھے اور ان کی ویران آنکھوں میں عجیب سی چمک جھلک رہی تھی۔ ہیری ایک بار پہلے بھی ایسی چیز دیکھ چکا تھا جو رون کو بالکل دکھائی نہیں دی تھی لیکن اس وقت رون کو آئینے میں وہ سب کچھ دکھائی نہیں دیا تھا جو ہیری کو دکھائی دے رہا تھا جو ان گھوڑوں کے مقابلے میں بہت معمولی چیز تھی۔ یہ گھوڑے تو تقریباً سو کے قریب تھے اور ٹھوس ہڈیوں کے ساتھ اتنے طاقتور دکھائی دے رہے تھے کہ بگھیوں کو بآسانی کھینچ سکیں۔ اگر لونا کی بات پر یقین کیا جائے تو یہ جانور ہمیشہ سے یہاں موجود تھے لیکن پہلے اسے کبھی نہیں دکھائی دیئے تھے تو پھر وہ اچانک ہی ہیری کو کیوں دکھائی دینے لگے تھے اور رون کو کیوں نہیں دکھائی دے رہے تھے؟

''تم اندر چل رہے ہو یا نہیں؟'' رون نے اس کے قریب آ کر کہا۔

''اوہ ہاں!'' ہیری نے جلدی سے کہا۔ وہ پتھر کی سیڑھیوں پر چڑھ کر سکول کے اندر جاتے ہجوم میں شامل ہو گئے۔ بیرونی ہال کا راستہ مشعلوں کی روشنی سے جگمگا رہا تھا۔ تیزی سے بڑھتے ہوئے طلباء کے قدموں کی گونج اور چہ میگوئیوں کا شور پھیلا ہوا تھا۔ تمام لوگ دائیں طرف کے دروازے سے ہو کر بڑے ہال میں جا رہے تھے، وہ نئے نصابی سال کے آغاز کی دعوتی تقریب میں شامل ہونے کیلئے بے تاب ہو رہے تھے۔

طلباء وطالبات بڑے ہال میں موجود چار لمبی فریقی میزوں کی طرف جا کر خالی نشستوں پر بیٹھتے رہے۔ ان کے سروں کے اوپر چھت بالکل سیاہ اور تاریک دکھائی دے رہی تھی۔ یہ کھڑکیوں سے باہر نظر آنے والے آسمان کے ہی جیسی تھی۔ میزوں کے اوپر ہوا میں بڑی تعداد میں موم بتیاں تیر رہی تھیں اور ان کی روشنی میں ہال میں موجود چاندنی جیسی رنگت کے بھوت چمک دمک رہے تھے۔ مدہم روشنی میں بے قراری سے باتیں کرتے ہوئے لوگوں کے چہرے بھی کھلے ہوئے اور دمک رہے تھے جو گرمیوں کی چھٹیوں کے حال احوال ایک دوسرے کو جوشیلے انداز میں سنا رہے تھے۔ دوسرے فریقوں کے دوستوں کے ساتھ وہ بلند آواز میں ہاتھ ہلا کر ہائے ہیلو کر رہے تھے۔ وہ ایک دوسرے کے نئے ہیئر سٹائل اور نئی وردیوں کی بھی دل کھول کر تعریفیں کر رہے تھے۔ ایک بار ہیری نے پھر محسوس کیا کہ اس کے ہال میں چلتے ہوئے بہت سارے طلباء وطالبات اس کی طرف دیکھ کر سر ہلا رہے تھے اور سرگوشیوں میں اپنے ساتھیوں سے باتیں کر رہے تھے۔ اس نے اپنے دانت بھینچ لئے اور اس طرح دکھائی دینے کی کوشش کرنے لگا جیسے اس نے اس طرف کوئی توجہ نہیں دی ہو یا اسے ان کے تمسخرانہ رویوں کی ذراسی پرواہ نہ ہو......

لونا ان سے الگ ہوکر ریون کلا کی میز کی طرف چل دی۔ جیسے ہی وہ گری فنڈر کی میز پر پہنچے، چوتھے سال کے ایک طالبعلم نے جینی کو اپنی طرف بلا لیا۔ وہ تیزی سے مسکراتی ہوئی اس کی طرف بڑھ گئی۔ ہیری، رون، ہرمائنی اور نیول میز کے وسطی حصے کے قریب جا کر خالی نشستوں پر بیٹھ گئے۔ پاروتی پاٹیل اور لیونڈر براؤن ان کے بالکل سامنے بیٹھی ہوئی تھیں۔ گری فنڈر کا بھوت لگ بھگ سر کٹا نک ان کے دائیں طرف بیٹھا ہوا تھا۔ پاروتی اور لیونڈر نے جس دوستانہ انداز میں ہیری کو خوش آمدید کہا، اس سے اسے یقین ہو گیا کہ وہ ایک پل پہلے اسی کے بارے میں باتیں کر رہی ہوں گی۔ بہرحال اس کے پاس پریشان ہونے کیلئے اور زیادہ اہم مسئلے موجود تھے۔ اس نے طلباء کے سروں کے اوپر سے اساتذہ کی میز کی طرف دیکھا جو ہال کے افقی دیوار پر بلند چبوترے پر سجی ہوئی تھی۔

''وہ تو وہاں بھی نہیں ہے......''

رون اور ہرمائنی نے بھی اساتذہ کی میز کو غور سے دیکھا حالانکہ اس کی کوئی ضرورت نہیں۔ ہیگرڈ اتنا دیوہیکل اور قوی الجثہ شخص تھا کہ وہ دور سے ہی الگ دکھائی دیتا تھا۔

''کہیں وہ واقعی چلا تو نہیں گیا؟......'' رون نے کسی قدر پریشان ہوتے ہوئے پوچھا۔

''وہ کہیں نہیں گیا ہے......'' ہیری نے کرختگی سے کہا۔

''تمہیں ایسا تو نہیں لگتا کہ وہ......زخمی ہو گیا ہو......؟'' ہرمائنی نے متفکر لہجے میں کہا۔

''نہیں......'' ہیری نے فوراً کہا۔

''تو پھر وہ کہاں ہے......؟''

ایک پل کیلئے خاموشی چھا گئی پھر ہیری نے بہت دھیرے سے کہا تا کہ نیول، پاورتی اور لیونڈر اس کی بات نہ سن پائیں۔ ''شاید وہ ابھی تک واپس ہی نہیں لوٹا ہے، اس خفیہ مہم سے......اس کام سے جسے وہ ڈمبل ڈور کی ہدایت پر گرمیوں میں کرنے گیا تھا......''

''اوہ ہاں!......یہی بات ہوگی......'' رون نے گہری سانس کھینچتے ہوئے کہا لیکن ہرمائنی نے اپنا ہونٹ کاٹا اور اساتذہ کی میز پر غور سے دیکھنے لگی۔ جیسے اسے امید ہو کہ اسے وہاں ہیگرڈ کے عکس کا کوئی نہ کوئی سراغ تو ضرور مل جائے گا۔

''وہ کون ہے......؟'' اس نے تیکھی آواز میں کہا اور اساتذہ کی میز کی طرف اشارہ کیا۔

ہیری نے اپنی آنکھیں اس طرف گھمائیں۔ پہلی نظر میں تو اسے پروفیسر ڈمبل ڈور ہی دکھائی دیئے جو طویل میز کے بالکل وسط میں بلند کمر والی سنہری کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے گہرے ارغوانی رنگ کا چوغہ پہن رکھا تھا جس پر چاندی کے نقرئی چاند ستارے بنے ہوئے تھے۔ ان کے ہیٹ کی رنگت بھی چوغے جیسی ہی تھی۔ ڈمبل ڈور کا سر ان کے ٹھیک پہلو میں بیٹھی عورت کی طرف جھکا ہوا تھا جو ان کے کان میں کچھ سرگوشیاں کر رہی تھی۔ ہیری نے سوچا کہ وہ عورت تو کسی کی گھریلو ماسی جیسی دکھائی دے رہی تھی۔ وہ فربہ تھی، اس کے بال چھوٹے، گھنگھریالے اور چوہے جیسے بھورے تھے، جن میں اس نے ایک ڈراؤنا گلابی ایلس بینڈ لگا رکھا تھا۔ یہ

گلابی بینڈ اس کے روئیں دار گلابی لمبے لیڈیز کوٹ سے میل کھا رہا تھا جو اس نے اپنے لباس کے اوپر پہن رکھا تھا۔ پھر اس عورت نے پیالے سے ایک گھونٹ لینے کیلئے اپنا چہرہ تھوڑا سا گھمایا۔ اس کے ایسا کرتے ہی ہیری اسے فوراً پہچان گیا۔ زرد مینڈک جیسے چہرے اور ابھری ہوئی آنکھوں کو پہچانتے ہی وہ سکتے میں گم ہو گیا۔

''یہ تو وہی امبرتیج چڑیل ہے......''

''کون سی......'' ہرمائنی نے حیرانگی سے پوچھا۔

''وہ میری سماعت کے دوران عدالت میں بیٹھی تھی، وہ فج کیلئے کام کرتی ہے۔''

''اس کا گلابی کوٹ شاندار ہے......'' رون نے طنز کرتے ہوئے کہا۔

''وہ فج کیلئے کام کرتی ہے......؟'' ہرمائنی نے تیوریاں چڑھا کر ہیری کا جملہ دہرایا۔ ''تو پھر وہ یہاں کیا کر رہی ہے......؟''

''معلوم نہیں......''

ہرمائنی نے آنکھیں سکوڑ کر اساتذہ کی میز کا بغور جائزہ لیا۔

''اوہ......نہیں......بالکل نہیں......'' وہ بڑبڑائی۔

ہیری یہ سمجھ نہیں پایا کہ وہ کس بارے میں بڑبڑا رہی تھی، لیکن اس نے کچھ نہیں پوچھا کیونکہ اس کا دھیان تو پروفیسر غروبلی پلانک کی طرف چلا گیا تھا جو اسی لمحے اساتذہ کی میز کے پیچھے سے نکل کر سامنے آ کھڑی ہوئی تھیں۔ وہ آخری سرے تک گئیں اور ٹھیک اسی جگہ پر جا کر بیٹھ گئیں جہاں ہیگرڈ بیٹھا کرتا تھا۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ پہلے سال کے بچے جھیل عبور کر کے سکول میں پہنچ چکے تھے۔ کچھ ہی پل بعد بڑے ہال کا دروازہ کھلا اور اس میں پہلے سال کے نئے طالبعلوں کے سہمے ہوئے چہروں کی لمبی قطار اندر داخل ہوتی ہوئی دکھائی دی۔ ان کے آگے پروفیسر میک گوناگل چل رہی تھیں، جن کے ہاتھ میں ایک لکڑی کا سٹول تھا۔ اس پر جادوگروں کی ایک پرانی ٹوپی رکھی ہوئی تھی۔ ٹوپی پر بہت سارے پیوند لگے تھے اور اس کی نوک کے پاس ایک چھوڑا سوراخ تھا۔

بڑے ہال میں ہونے والی چہ میگوئیوں کا سلسلہ بند ہو گیا اور خاموشی چھا گئی۔ پہلے سال کے طالب علم ایک قطار بنا کر اساتذہ کی میز کے سامنے کھڑے ہو گئے تھے تا کہ وہ باقی لوگوں کے سامنے رہیں۔ پروفیسر میک گوناگل نے سٹول کو احتیاط سے ان کے سامنے رکھا اور پھر پیچھے ہٹ کر کھڑی ہو گئیں۔

پہلے سال کے بچوں کے چہرے موم بتیوں کی روشنی میں زرد دکھائی دے رہے تھے۔ قطار کے بیچ میں کھڑا ایک چھوٹا لڑکا تو کانپ رہا تھا۔ ہیری کو دھندلی سی یاد آئی کہ جب وہ اس جگہ پر کھڑا تھا تو کتنی دہشت میں مبتلا تھا۔ وہ اس انجان امتحان کا انتظار کرتے ہوئے کتنا سہا ہوا تھا جس میں یہ طے ہونے والا تھا کہ وہ کس فریق میں جائے گا؟

پورا اسکول سانس روکے انتظار کر رہا تھا پھر بولتی ٹوپی کی نوک کے نیچے والا سوراخ منہ کی طرح کھلا اور وہ تیکھی تیز آواز میں بولنے

لگا۔

پرانے زمانے کی بات ہے جب میں نہیں تھی اور ہوگورٹس کا آغاز ہوا تھا۔ ہمارے مشہور ومقبول سکول کے بانیوں نے سوچا کہ وہ کبھی جدا نہیں ہوں گے۔ ان سب کا بنیادی مقصد ایک ہی تھا، ان سب کی من چاہی تمنا ایک ہی تھی کہ وہ دنیا کا سب سے شاندار جادوئی سکول بنائیں اور اپنا علم اگلی نسلوں پر تک پہنچانے کا فریضہ ادا کریں۔ 'ہم سب مل کرسکول بنائیں گے اور مل کر پڑھائیں گے۔' چاروں پکے دوستوں نے فیصلہ کیا۔ انہوں نے خواب میں بھی نہیں سوچا تھا کہ ان میں کسی دن اختلاف بھی پیدا ہو سکے گا کیونکہ سلے درن اور گری فنڈر جیسے اچھے دوست اور کہاں تھے؟ جب تک کہ یہ ہفل پف اور ریون کلا کی پکی سہیلیوں کی جوڑی نہ ہو؟ تو اتنا بڑا اختلاف کیسے ہو گیا؟ اتنی اچھی دوستی کیسے ٹوٹ گئی؟ میں وہاں تھا اس لئے میں ہی وہ دُکھ بھری کہانی سنا سکتا ہوں۔ سلے درن نے کہا کہ ہم صرف انہیں سکھائیں گے جن کا خون خالص ہو۔ ریون کلا نے کہا ہم انہیں سکھائیں گے جن کی ذہانت سب سے زیادہ تیز ہو۔ گری فنڈر نے کہا کہ ہم ان سب کو سکھائیں گے جو بہادر اور شجاع ہوں۔ ہفل پف نے کہا کہ باقی سب کو سکھاؤں گی اور ان کے ساتھ ویسا ہی برتاؤ کروں گی۔ جب ان میں پہلی بار اختلافات ابھرے تو بہت کم نقصان ہوا کیونکہ چاروں بانیوں کا ایک ایک الگ فریق موجود تھا جس میں وہ طلباء وطالبات کو لے سکتے تھے جنہیں وہ سکھانا چاہتے تھے۔ جادوئی تعلیم کیلئے سلے درن نے صرف خالص خون والے جادوگروں کو چن لیا جو ان کی طرح چالاک اور ہوشیار تھے، اور ریون کلا نے صرف عمدہ ذہانت والے طلباء وطالبات چنے۔ جبکہ سب سے بہادر اور جری بچے عظیم گری فنڈر کے فریق میں گئے۔ محنتی ہفل پف نے باقی سب طلباء وطالبات کو اپنے پاس لے لیا اور انہیں سارا علم منتقل کرنے لگی۔ اس طرح سبھی فریقوں اور ان کے بانیوں کی دوستی عمدہ اور ریاکاری سے محفوظ بنی رہی۔ اس لئے ہوگورٹس نہایت عمدگی اور محتاط طور پر سفر کرتا رہا۔ کئی سال ہونہی ہنستے مسکراتے گزر گئے لیکن پھر ان کے درمیان اختلافات جنم لینے لگے جو ان کے خوف اور قصوروں کے باعث بڑھتے چلے گئے۔ چار فریق جو چار بانیوں کی طرح کبھی سکول کی رونق ہوا کرتے تھے، اب ایک دوسرے کے خلاف سازشوں کا شکار ہو گئے۔ انہوں نے یک جہتی کا درس بھلا کر نفاق کو بڑھاوا دینے کی سوچ اپنا لی۔ کچھ عرصہ تک ایسا لگا کہ سکول جلد ہی بند ہو جائے گا کیونکہ کافی اختلافات اور رنجشیں پیدا ہو چکی تھیں۔ دوستوں کے درمیان لڑائی جھگڑے ہونے لگے تھے۔ بالآخر وہ صبح نمودار ہو ہی گئی جب سلے درن نے سکول کو خیر باد کہہ دیا اور پھر اس کے بعد باہمی لڑائیاں تو بند ہو گئیں لیکن ان کے جانے سے ہماری شہرت اور پسندیدگی کو گہرا جھٹکا لگا۔ باہمی یکجہتی اور اتفاق پارہ پارہ ہو گیا۔ جب چار کی جگہ پر تین بانی باقی رہ گئے تو فریقوں کے درمیان محبت اور بھائی چارے کی فضا تار تار ہو گئی۔ دوبارہ ان میں یکجہتی اور اتفاق دیکھنے میں

نہیں آیا جیسا کہ سکول کے آغاز میں امید تھی۔اب صرف یہاں بولتی ٹوپی ہے اور آپ یہ سب یہ جانتے ہیں کہ میں کیا کروں گی؟ میں آپ کو آپ کے مطلوبہ فریقوں کیلئے منتخب کروں گی کیونکہ یہی میرا کام ہے۔لیکن اس سال میں اس سے علاوہ بھی کچھ کہوں گی۔ میرے گیت کو غور سے سنو حالانکہ میں طلباء کو فریقوں میں منقسم کرنے کا ہی فریضہ انجام دیتی ہوں۔لیکن پھر بھی میں کسی قدر پریشان ہوں کہ یہ غلط ہے، کیونکہ مجھے اپنا فرض نبھانا ہوگا اور ہر سال کی طرح طلباء وطالبات کو چار فریقوں میں بانٹنا ہوگا، پھر بھی میں سوچتی ہوں کہ اس غلط رویے سے کبھی وہ انجام نہ برپا ہو جائے جس کا مجھے اندیشہ ہے۔اوہ! مصائب کو پہچانو، اشاروں کو سمجھو، خبردار کرنے والی تاریخ جنم لے رہی ہے، بیرونی سفاک دشمنوں سے ہمارا ہوگورٹس ایک بار پھر خطرے میں ہے اور ہمیں اس کے اندر اتفاق اور یکجہتی کو بنائے رکھنا ہوگا ورنہ ہم اندرونی طور پر بکھر کر رہ جائیں گے۔ میں نے آپ کو خبردار کر دیا ہے، میں نے آپ کو پیشگی تنبیہ کر دی ہے......اب انتخاب کا وقت شروع کرتے ہیں!

بولتی ٹوپی ایک بار پھر بے جان ہو کر سٹول کر لڑھک گئی۔تالیوں کی آواز گونجنے لگی لیکن یہ اتنی زوردار نہیں تھیں۔ بولتی ٹوپی کے گیت کے ٹھیک بعد طلباء میں بڑبڑاہٹ اور سرگوشیوں کا دور شروع ہو گیا تھا۔ایسا پہلے کبھی نہیں ہوا تھا۔ پورے بڑے ہال میں طلباء آپس میں کھسر پھسر کر رہے تھے اور سب کے ساتھ تالیاں بجانے والا ہیری جانتا تھا کہ وہ کس بارے میں باتیں کر رہے تھے؟

''اس بار بولتی ٹوپی کی تقریر کچھ الگ طرح کی تھی، ہے نا؟'' رون اپنی بھنوئیں تان کر بولا۔

''لیکن اس نے بات تو بالکل صحیح کہی ہے......'' ہیری نے جواب دیا۔

بولتی ٹوپی عام طور پر اپنی تقریر میں صرف ان الگ الگ موضوعات کا انتخاب کرتی تھی جو ہوگورٹس کے چار فریقوں میں چننے کیلئے ضروری ہوا کرتے تھے۔ بولتی ٹوپی طلباء کو منتخب کرتے ہوئے اپنے فرض تک ہی محدود رہتی تھی۔ ہیری کو یاد نہیں تھا کہ بولتی ٹوپی نے اس سے پہلے کبھی سکول کو کوئی مشورہ دینے کی کوشش کی ہو۔

''کیا اس نے پہلے بھی کبھی کسی خطرے کی تنبیہ دی تھی یا نہیں......؟'' ہرمائنی نے تھوڑے ہیجان آمیز لہجے میں پوچھا۔

''ہاں! دی ہے......'' لگ بھگ سر کٹے نک نے اپنا علم جھاڑتے ہوئے کہا اور نیول کے بدن سے نکل کر اس کی طرف آ گیا۔ (نیول کی اُف نکل گئی کیونکہ کسی بھوت کا بدن میں سے ہو کر گزرنا کافی پریشان کن بات تھی)''بولتی ٹوپی اس بات کو اپنا فرض سمجھتی ہے کہ موقع پڑنے پر وہ سکول کو پیشگی خطرے سے خبردار کرے......''

پروفیسر میک گوناگل فہرست میں سے پہلے سال کے بچوں کے نام پڑھنے لگی تھیں اور کھسر پھسر کرتے ہوئے طلباء کو شعلہ بار نظروں سے گھور رہی تھیں۔اسی لمحے سر کٹے نک نے اپنی بڑی انگلی ہونٹوں پر رکھ کر خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔وہ اب بالکل سیدھا ہو کر بیٹھ گیا تھا۔ بڑبڑاہٹ اچانک بند ہو گئی۔ چاروں فریقوں کی میزوں کو تیوریاں چڑھا کر دیکھنے کے بعد پروفیسر میک گوناگل نے اپنی

آنکھیں چرمئی کاغذ کے لمبے ٹکڑے پر جھکائیں اور پہلا نام پکارا۔

''ایبر کرومبائی، ایون......''

جس سہمے ہوئے لڑکے کو ہیری نے کچھ دیر پہلے دیکھا تھا۔ وہ لڑکھڑاتا ہوا آگے بڑھا اور اس نے بولتی ٹوپی اپنے سر پر رکھ لی۔ اگر اس کے کان بہت بڑے نہ ہوتے تو ٹوپی سیدھے اس کے کندھوں پر گر سکتی تھی۔ ٹوپی نے ایک پل سوچنے کے بعد اپنی نوک کے نیچے والے سوراخ کو سکوڑا اور پھر زوردار آواز میں اعلان کیا۔

''گری فنڈر......''

ہیری نے گری فنڈر کے باقی لوگوں کے ساتھ مل کر زور سے تالیاں بجائیں، جب ایون کرومبائی لڑکھڑاتا ہوا ان کی میز پر آ کر بیٹھ گیا۔ اسے دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ زمین میں دھنس جانا چاہتا ہو اور یہ تمنا کر رہا ہو کہ کوئی اس کی طرف نہ ہی دیکھے تو اچھا ہے۔

پھر آہستہ آہستہ نئے طلباء کی قطار مختصر ہوتی چلی گئی اور پروفیسر میک گوناگل کی نام پکارتی ہوئی آواز اور بولتی ٹوپی کے فیصلوں کے درمیان ہیری کو رون کے خالی پیٹ کے زور زور سے گڑگڑانے کی آواز سنائی دیتی رہی۔ بالآخر 'روز ژیلر' کو ہفل پف میں منتخب کرتے ہی یہ سلسلہ اختتام کو پہنچ گیا۔ پروفیسر میک گوناگل نے ٹوپی اور سٹول کو اٹھایا اور وہاں سے دور لے گئیں۔ اس کے ساتھ ہی پروفیسر ڈمبل ڈور اپنی نشست پر کھڑے ہو گئے۔

اپنے ہر دلعزیز ہیڈ ماسٹر کیلئے ہیری کے ماضی قریب کے امنڈتے ہوئے جذبات چاہے جتنے تلخ رہے ہوں لیکن انہیں اپنی نظروں کے سامنے دیکھ کر اسے بے حد طمانیت محسوس ہوئی۔ ہیگرڈ کی غیر موجودگی اور اس سے ملاقات نہ ہونے کا کڑوا احساس اور ڈھانچوں جیسے دکھائی دینے والے نادیدہ گھوڑوں کی الجھن کے بعد اس نے محسوس کیا تھا کہ جس ہوگورٹس میں لوٹنے کیلئے وہ اتنا بے تاب ہو رہا تھا وہ غیر متوقع حیرت کا مظہر بنا ہوا تھا۔ یہ تو بالکل ویسا ہی تھا جیسے کسی قدیمی گیت میں اچانک رکاوٹی آوازیں نمودار ہو جائیں۔ لیکن کم از کم ایک چیز تو ویسی ہی تھی جیسی ہونا چاہئے تھی۔ نصابی سہ ماہی کے آغاز کی دعوتی تقریب سے پہلے ہیڈ ماسٹر ان سب کا استقبال کرنے کیلئے کھڑے ہو رہے تھے۔

''ہمارے نئے مہمانوں کا استقبال ہے۔'' ڈمبل ڈور نے گرجتی ہوئی بلند آواز میں کہا۔ ان کے دونوں بازو ہوا میں پھیلے ہوئے تھے اور ان کے چوڑے پھیلے ہونٹوں پر میٹھی مسکراہٹ سجی ہوئی تھی۔ ''اور ہمارے پرانے ساتھیوں کا بھی...... دوبارہ استقبال کیا جاتا ہے۔ تقریر کرنے کا ایک موقع ہوتا ہے لیکن یہ وہ موقع قطعی نہیں ہے...... لہٰذا ٹوٹ پڑو......''

پورے ہال میں ہنسی کا فوارہ پھوٹ گیا اور تالیوں کی گونج سنائی دینے لگی۔ ہیڈ ماسٹر بیٹھ گئے اور انہوں نے اپنی لمبی ڈاڑھی کو کندھے کے اوپر سے پیچھے کی طرف اچھال دیا تاکہ وہ ان کی پلیٹ سے نہ ٹکرا جائے...... کیونکہ کھانا اچانک نمودار ہو گیا تھا اور پانچ لمبی میزوں پر گوشت، چٹنیاں اور ڈھیر ساری سبزیوں کا دسترخوان سج چکا تھا۔ بریڈ ساس اور کدو کے جوس کے لبالب جگ بھی میزوں پر آ

چکے تھے۔

''بہت شاندار......'' رون نے حسرت بھری آواز میں کہا۔ اس نے اپنے سب سے قریبی چپس والی طشتری اُٹھائی اور ڈھیر سارے چپس اپنی پلیٹ میں انڈیل لئے۔ لگ بھگ سر کٹا نک اسے للچائی ہوئی حسرت بھری نظروں سے دیکھنے لگا۔

''تم انتخاب سے قبل بولتی ٹوپی کی تنبیہ کے بارے میں کچھ کہہ رہے تھے......؟'' ہرمائنی نے سر کٹے نک کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''اوہ ہاں!'' نک نے جلدی سے کہا۔ وہ اس بات سے بڑا خوش دکھائی دے رہا تھا کہ اسے رون کے کھانے پر نظریں ہٹانے کا موقع میسر آ گیا تھا جواب بڑے جوش سے بھنے ہوئے آلو کھائے جا رہا تھا۔ ''ہاں! میں نے بولتی ٹوپی کو پہلے بھی کئی بار تنبیہ دیتے ہوئے سنا ہے۔ یہ ہمیشہ ایسے وقت پر تنبیہ کرتی ہے جب اسے محسوس ہوتا ہے کہ سکول پر کوئی بھاری خطرہ منڈلا رہا ہے اور ظاہر ہے کہ اس کی تجویز ہمیشہ یہی رہتی ہے کہ اتفاق اور یکجہتی کو قائم رکھنا......اندرونی طور پر مضبوطی قائم کرنے کا درس......''

''پیکوتا چلتی خاتمہ ہے؟'' رون نے تیزی سے کہا۔ اس کے منہ میں اتنا بڑا نوالہ بھرا ہوا تھا کہ ہیری نے سوچا کہ کسی بھی طرح آواز کا اس کے منہ سے برآمد ہو جانا بھی بہت بڑی بات تھی۔

''کیا ہوا؟'' سر کٹے نک نے چونک کر پوچھا حالانکہ ہرمائنی چڑچڑی دکھائی دے رہی تھی۔ رون نے اپنے منہ میں بھرا بہت بڑا نوالہ بمشکل نگلا اور صاف لہجے میں بولا۔

''بولتی ٹوپی کو کیسے معلوم ہوتا ہے کہ سکول خطرے میں ہے؟''

''اس بارے میں میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔'' سر کٹے نک نے جواب دیا۔ ''ممکن ہے کہ یہ زیادہ تر ڈمبل ڈور کے دفتر میں ہی رکھی رہتی ہے، اس لئے اس کی وہاں موجودگی ان سب باتوں کو سنتی رہتی ہوگی جو زیادہ تر دفتر میں کی جاتی ہیں۔''

''اور اس کی خواہش ہے کہ تمام فریقوں کے مابین دوستانہ ماحول برقرار رہے۔'' ہیری نے سلے درن کی میز کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جہاں ڈریکو ملفوائے اپنا دربار سجائے بیٹھا تھا۔ ''مجھے نہیں لگتا کہ ایسا رتی بھر بھی ممکن ہو......''

''اوہ نہیں!......دیکھو تمہیں اپنے ذہن میں ایسی نظریات کو ہرگز جگہ نہیں دینا چاہئے۔'' سر کٹے نک نے تاسف بھرے انداز میں گردن ہلاتے ہوئے کہا۔ ''پرامن تعلقات ہی اتفاق اور یکجہتی کی اصلی کنجی ہیں حالانکہ ہم سب بھوت الگ الگ فریقوں سے تعلق رکھتے ہیں لیکن ہم میں دوستانہ رویہ اور تعلقات ہمیشہ قائم رہتے ہیں۔ گری فنڈر اور سلے درن کے درمیان رسہ کشی کے باوجود میں کبھی خونی نواب کے ساتھ بحث کرنے بارے تو خواب میں بھی نہیں سوچ سکتا ہوں۔''

''ایسا صرف اس لئے ہے کہ کیونکہ تم اس سے ڈرتے ہو۔'' رون نے تنک کر کہا۔

لگ بھگ سر کٹا نک اس کی بات سن کر بری طرح چڑ گیا۔

''ڈرتا ہوں؟...... میں سرنکولس داممسی پرو پنگ ٹن زندگی میں کبھی بزدل نہیں رہا۔ میری رگوں میں جوشرفاء کا بہادر خون بہہ رہا ہے......''

''کون سا خون؟'' رون نے جلدی سے اس کی بات قطع کرتے ہوئے کہا۔ ''یقینی طور پر تو اس وقت تمہاری رگوں میں کسی قسم کا کوئی خون نہیں ہے......''

''بیوقوف لڑکے! یہ تو محاورتی بات ہے۔'' لگ بھگ سر کٹے نک نے زچ ہوتے ہوئے کہا جواب اتنا ناراض دکھائی دے رہا تھا کہ اس کا سر اس کی نصف کٹی ہوئی گردن پر بری طرح جھولنے لگا تھا۔ ''حالانکہ میرا کھانے پینے کا ذائقہ اور قوت چھن چکی ہے لیکن مجھے لگتا ہے کہ مجھے اب بھی پسندیدہ الفاظ سے لطف اندوز ہونے کی کھلی اجازت ہے لیکن مجھے اس بات کی عادت پڑ چکی ہے کہ طلباء میری موت کا مذاق اُڑاتے ہیں......''

''نک! ایسی کوئی بات نہیں ہے۔'' ہرمائنی نے رون کی طرف کھا جانے والی نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔ ''وہ دراصل تم پر نہیں ہنس رہا ہے بلکہ......''

بدقسمتی سے رون کا منہ ایک بار پھر بری طرح سے بھرا ہوا تھا اور وہ صرف اتنا ہی کہہ پایا۔ ''میر طلب ہک......'' نک کو منہ بگڑ گیا اور اسے محسوس ہوا کہ رون کوئی معافی نہیں مانگ رہا بلکہ اس کی ذائقوں کی محرومی بھری حسرت کا تمسخر اُڑانے پر تلا ہے۔ وہ اگلے ہی پل ہوا میں اڑا اور اپنے پنکھ والے ہیٹ کو سیدھا کرتے ہوئے میز کی دوسری طرف پہنچ کر کریوی بھائیوں کولن اور ڈینس کے بیچ میں جا بیٹھا۔

''شاباش رون......!'' ہرمائنی نے طنز کرتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب؟'' رون نے غصے سے کہا اور آخر کار اپنے منہ میں بھرے نوالے کو حلق سے نیچے اتار لیا۔ ''میں ایک معمولی سوال بھی نہیں پوچھ سکتا ہوں؟''

''اوہ! چلو...... بھول جاؤ اسے......'' ہرمائنی نے چڑچڑے انداز میں کہا اور پھر ان دونوں نے باقی کھانا غصے بھری خاموشی سے کھایا۔

ہیری ان دونوں کی نوک جھونک کا اتنا عادی ہو چکا تھا کہ اس نے ان میں صلح کرانے کی تکلیف گوارا نہیں کی۔ اسے لگا کہ اس کے وقت کا یہ زیادہ اچھا مصرف رہے گا کہ وہ پہلے تو اپنے قورمے اور گردہ کباب کو لگاتار کھائے اور پھر بہت سارا شیرے میں ڈوبا ہوا لونگ چڑا ہڑپ کرلے جو اسے خاص پسند تھا۔ جب تمام طلبہ و طالبات نے اپنا اپنا کھانا ختم کر لیا اور ہال میں ایک بار پھر شور شرابہ بڑھنے لگا تو ڈمبل ڈور ایک بار پھر کھڑے ہو گئے۔ انہیں دیکھ کر بات چیت کا سلسلہ ایک دم بند ہو گیا اور سبھی لوگ اپنے ہیڈ ماسٹر کی طرف متوجہ ہو گئے۔ ہیری اب خوش کن کیفیت کو محسوس کر رہا تھا۔ اس کا مسہری دار پلنگ اوپر اس کا انتظار کر رہا ہوگا۔ بستر بہت گرم اور آرام دہ ہو

گا......

''ایک اور شاندار دعوت کو ہضم کرتے ہوئے میں اس سہ ماہی کے کچھ ضروری اعلانات سنانا چاہوں گا۔ براہ مہربانی دھیان سے سنئے۔ پہلے سال کے طالبعلموں کو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ تاریک جنگل میں جانے کی طلباء کو خاص ممانعت ہے اور کچھ پرانے طلباء کو بھی اب تک یہ بات معلوم ہو جانا چاہئے۔'' (ہیری، رون اور ہرمائنی نے ایک دوسرے کی طرف مسکرا کر دیکھا)

''چوکیدار مسٹر فیلیچ نے مجھ سے چار سو باسٹھویں بار کہا ہے کہ میں آپ سب کو یاد دہانی کرا دوں کہ کلاسوں کے بیرونی راہداریوں میں جادو کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ اس کے علاوہ سکول میں بہت سی چیزوں کے استعمال کی بھی پابندی ہے جن کی طویل فہرست آپ کیلئے مسٹر فیلیچ کے دفتر کے دروازے کے باہر چسپاں کر دی گئی ہے۔''

''ہمارے سٹاف میں اس سال دو اہم تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ ہم پروفیسر غروبلی پلانک کو دوبارہ خوش آمدید کہتے ہوئے بے حد خوشی ہو رہی ہے جو جادوئی جانداروں کی دیکھ بھال کا مضمون آپ کو پڑھائیں گی۔ مجھے پروفیسر امبریج کا تعارف کراتے ہوئے بھی خوشی ہو رہی ہے جو آپ کو تاریک جادو سے حفاظت کے فن کا مضمون پڑھانے کیلئے ہماری نئی استانی ہیں......''

ناکافی پرجوش تالیاں ہال میں گونجیں۔ ہیری، رون اور ہرمائنی نے کسی قدر پریشان ہو کر ایک دوسرے کے فق چہروں کو دیکھا۔ ڈمبل ڈور نے یہ واضح نہیں کیا تھا کہ پروفیسر غروبلی پلانک آخر کب تک پڑھائیں گی؟

''فریقی کیوڈچ کے باہمی میچوں کے بارے......'' ڈمبل ڈور بولتے بولتے اچانک رُک گئے۔ ان کی گردن پروفیسر امبریج کی طرف گھوم گئی اور وہ ان کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگے۔ وہ اپنی نشست پر کھڑی ہونے کے باوجود بھی اتنی ہی لمبی دکھائی دے رہی تھیں جتنی کہ وہ بیٹھے ہوئے دکھائی دیتی تھیں۔ اس لئے پل بھر کیلئے تو کسی کی بھی سمجھ میں نہیں آپایا کہ ڈمبل ڈور نے اچانک بولنا کیوں بند کر دیا ہے لیکن تبھی پروفیسر امبریج نے کھنکار کر اپنا گلا صاف کیا۔ ''اونہہ ہونہہ!'' جیسی آواز ان کے منہ سے برآمد ہوئی۔ اس سے یہ عیاں ہو گیا کہ وہ اُٹھ کر کھڑی ہو چکی ہیں اور کچھ بولنا چاہتی ہیں......

''خوش نما استقبال کیلئے میں آپ کی مشکور ہوں ہیڈ ماسٹر!'' پروفیسر امبریج نے کہا۔ ان کی آواز اونچی، باریک اور لڑکیوں جیسی چنچل تھی۔ ایک بار پھر ہیری کے ذہن میں نفرت کا زبردست طوفان موجزن ہونے لگا جس کی وجہ وہ نہیں جانتا تھا۔ وہ تو بس اتنا ہی جانتا تھا کہ اسے اس عورت کی چبھتی ہوئی چنچل آواز سے لے کر اس کے روئیں دار گلابی کوٹ تک ہر چیز سے سخت نفرت تھی۔ امبریج گلا صاف کرنے کیلئے ایک بار پھر کھنکاری۔ (اونہہ ہونہہ!) اور آگے بولنے لگی۔

''مجھے یہ کہنا ہوگا کہ ہوگورٹس لوٹنا بہت ہی خوشگوار ہے۔'' انہوں نے اپنے بہت نوکیلے دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے کہا۔ ''اور اتنے ڈھیر سارے چھوٹے چھوٹے چہروں کو دیکھنا جو میری طرف دلچسپی سے دیکھ رہے ہیں۔''

ہیری نے اپنے چاروں طرف گردن اُٹھا کر دیکھا۔ اسے کوئی چہرہ خوش اور دلچسپی سے بھرا ہوا دکھائی نہیں دے پایا تھا۔ اس کی

طرح وہ سب بھی اس طرح کے جملے کو سن کر حیران و پریشان دکھائی دے رہے تھے جیسے وہ واقعی پانچ سال کے ہی ہوں۔

''میں آپ سب سے جان پہچان بڑھانے کیلئے بے قرار ہو رہی ہوں اور مجھے یقین ہے کہ ہم جلد ہی اچھے دوست بن جائیں گے......''

یہ سن کر طلباء و طالبات نے ایک دوسرے کے چہروں کو ٹٹولا۔ ان میں سے کچھ تو ایسے بھی تھے جن کے چہروں پر مسکان رینگنے لگی تھی اور وہ اسے چھپانے کی ذرا کوشش نہیں کر رہے تھے۔

''میں تب تک ان کی دوست بنی رہوں گی جب تک مجھے ان کا روئیں دار کوٹ ادھار نہ لینا پڑے۔'' پاروتی نے لیونڈر سے سرگوشی کی اور پھر وہ دونوں آواز نکالے بغیر ہنسنے لگیں۔

پروفیسر امبریج نے ایک پھر اپنا گلا صاف کیا۔ (اونہہ ہونہہ) اس کے بعد وہ بولیں تو ان کی آواز میں لڑکیوں جیسی چنچل کھنک ختم ہو گئی، اب وہ زیادہ سنجیدگی سے بولنے لگیں۔ ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے وہ اپنی تقریر رٹ کر آئی ہوں......

''جادوئی محکمے نے ہمیشہ نوعمر جادوگروں اور جادوگرنیوں کی تعلیمی اہمیت کو اہم بنیادی امور میں ایک قرار دیا ہے۔ آپ لوگ جن دلچسپ خوبیوں کے ساتھ پیدا ہوئے ہیں، وہ تب تک قابل استعمال نہیں بن سکتیں جب تک انہیں محتاط طریقے سے تراشا اور نکھارا نہ جائے۔ جادوگری کے مخفی علوم آنے والی نسلوں کو سونپے جانا چاہئے ورنہ ہم اس سے ہمیشہ کیلئے محروم ہو جائیں گے۔ ہمارے اجداد کے مخفی اور تشکیل دیئے گئے علوم کے خزانے کی بھرپور حفاظت کی جانا چاہئے۔ اس میں نئے تجربات کے پیش نظر ترقی دینا چاہئے اور ان لوگوں کی علمی قابلیت کے تحت انہیں بلندی تک لے جانا چاہئے جو تہ دل سے ان کی حفاظت کے عظیم امور سے وابستہ ہوں۔''

پروفیسر امبریج ایک پل کیلئے خاموش ہوئیں اور انہوں نے اپنے ساتھی پروفیسروں کی طرف سر جھکا کر داد چاہی لیکن کسی نے بھی جواب میں اپنا سر نہیں جھکایا۔ پروفیسر میک گوناگل کی کالی بھنوئیں سکڑ چکی تھیں کہ وہ باز جیسی دکھائی دے رہی تھیں۔ ھیری نے انہیں پروفیسر سپراؤٹ کی طرف معنی خیز نگاہ ڈالتے ہوئے دیکھا لیکن اسی وقت پروفیسر امبریج نے ایک بار پھر (ہونہہ اونہہ) اپنا گلا صاف کیا اور آگے سلسلہ کلام جاری رکھا۔

''ہوگورٹس کے تمام ہیڈ ماسٹر اور ہیڈ مسٹرس اس تاریخی سکول کے انتظام کو رواں رکھنے کے اس نہایت ذمہ دارانہ کام میں کچھ نہ کچھ نیا پن لائے ہیں اور ایسا ہی ہونا چاہئے کیونکہ روایات کے تسلسل کے بغیر ٹھہراؤ اور نقصان کے عناصر جلد غلبہ پا لیتے ہیں۔ لیکن صرف جمود اور سڑاند کے خاتمے کیلئے مثبت روایات کا تسلسل جاری رکھنا چاہئے۔ مؤثر نتائج ہمیشہ مثبت قدمی سے حاصل ہوتے ہیں۔ ترقی کی خاطر ترقی کی حوصلہ افزائی کی جانا چاہئے کیونکہ ہماری آزمودہ روایات میں اکثر کسی روایت اور بدعت کے مابین من چاہی آزادی کی ضرورت قطعاً نہیں ہونا چاہئے۔ اسی طرح سے ترقی اور توازن کے مابین، نئی اور پرانی اقدار کے مابین اور مستقل مزاجی اور تغیراتی ماحول کے مابین اعتدال پسندانہ رویے کا ہونا لازمی بات ہے......''

ہیری کا دھیان بھٹک رہا تھا۔ اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے اس کا دماغ پھسل رہا ہو۔ اسے کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا۔ ڈمبل ڈور کے بولتے وقت ہال میں ہمیشہ چھائی رہنے والی خاموشی اب ٹوٹ رہی تھی کیونکہ طلباء و طالبات اپنے سر جوڑ کر سرگوشیوں میں باتیں کرنے لگے تھے۔ ریون کلا کی میز پر چوچینگ اپنی سہیلیوں کو انہماک سے کچھ بتا رہی تھی۔ اس سے کچھ فاصلے پر لونا لوگڈ بیٹھی ہوئی تھی جس نے ایک بار پھر اپنا سر سامنے پھیلائے ہوئے ماہنامہ حیلہ سخن میں گھسا رکھا تھا۔ ہفل پف کی میز پر بیٹھا ارنئی میکلمین ان گنے چنے طلباء میں سے ایک تھا جو اب بھی پروفیسر امبریج کی طرف ٹکٹکی باندھے دیکھ رہے تھے حالانکہ اس کی آنکھیں خلاء میں گھور رہی تھیں۔ ہیری کو یقین تھا کہ اپنے سینے پر دمکتے ہوئے پری فیکٹ کے نئے بیج کے باعث وہ سننے کی اداکاری کر رہا تھا۔

پروفیسر امبریج نے ابتدائی بے چینی کی طرف بالکل دھیان نہیں دیا۔ ہیری کو لگا کہ اگر ان کی ناک کے نیچے خوفناک تصادم ہو جائے تو بھی وہ اپنی تقریر کو روکنا پسند نہیں کریں گی۔ بہر حال، اساتذہ اب بھی بڑے دھیان سے سن رہے تھے اور ہرمائنی تو جیسے امبریج کے ایک ایک لفظ کو گھوٹ گھوٹ کر پی رہی تھی حالانکہ اس کے چہرے سے محسوس ہو رہا تھا کہ اسے وہ الفاظ بالکل پسند نہیں آ رہے ہیں۔

''...... کیونکہ کچھ خوشگوار تبدیلیوں کے اعلیٰ نتائج بر آمد ہوں گے جبکہ وقت ہی ہمیں آگاہ کرے گا کہ باقی تبدیلیوں کا تشکیل دیا جانا کیا واقعی ہمارے حق میں اچھا تھا؟ اس دوران کچھ پرانی روایات قائم رکھی جائیں گی اور ایسا ہی ہونا چاہئے لیکن ہمیں اپنی دقیانوسی اور ہٹ دھرمی والی عادتوں سے نجات پانا ہوگی۔ آیئے ہم سب فیصلہ کریں کہ مؤثریت اور خود احتسابی کے ایک نئے دور میں آگے بڑھیں اور یہ عزم باندھ لیں کہ ہم اسے ہر حال میں قائم رکھیں گے جسے واقعی محفوظ کیا جانا چاہئے، اسے یقینی بنائیں گے جسے یقینی بنایا جانا ضروری ہو اور ان عادتوں سے نجات پائیں گے، جنہیں ممنوعہ قرار دیا جانا چاہئے۔''

اتنا کہنے کے بعد پروفیسر امبریج خاموش ہوگئیں اور اپنی نشست پر واپس بیٹھ گئیں۔ ڈمبل ڈور نے تالیاں بجائیں۔ اساتذہ نے حسب روایت مظاہرہ کیا حالانکہ ہیری نے دیکھا کہ ان میں سے زیادہ تر ایک دو تالی بجا کر ہی رُک گئے تھے۔ کچھ طلباء نے بھی تالیاں بجائیں لیکن زیادہ تر طلباء تقریر کے یوں اچانک ختم ہو جانے پر حیران و پریشان دکھائی دے رہے تھے، جس کے وہ کچھ ہی الفاظ سمجھ پائے تھے اور اس سے پہلے کہ وہ ٹھیک سے تالیاں بجانا شروع کر پاتے، ڈمبل ڈور دوبارہ کھڑے ہو گئے۔

''بہت بہت شکریہ پروفیسر امبریج! آپ کی روشن آراء نہایت یاد رکھنے کے لائق ہیں۔'' انہوں نے امبریج کی طرف دیکھتے اور سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ''اب جیسا کہ میں کہہ رہا تھا کہ کیوڈچ میچوں کی مشقیں......''

''ہاں یہ یقینی طور پر یاد رکھنے کے ہی لائق ہیں۔'' ہرمائنی نے دھیمے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

''کہیں تم یہ تو نہیں کہنا چاہتی ہو کہ تمہیں اس میں واقعی مزہ آیا ہے؟'' رون نے ہرمائنی کی طرف گھور کر دیکھتے ہوئے آہستگی سے کہا۔ ''اتنی بے زار کن تقریر تو میں نے آج تک نہیں سنی حالانکہ میں پرسی کے ساتھ بڑا ہوا ہوں......''

''میں نے اسے دلچسپ قرار نہیں دیا، روشن آراء کو یاد رکھنے کے لائق کہا ہے۔'' ہرمائنی نے تلخی سے کہا۔ ''اس سے بہت سی باتیں

صاف ہوجاتی ہیں......''

''واقعی......مگر مجھے تو یہ بکواس کے سوا اور کچھ نہیں لگی۔'' ہیری نے حیرانگی سے کہا۔

''اس بکواس میں ہی کچھ اہم مطلب پوشیدہ ہیں......'' ہرمائنی نے سنجیدگی سے کہا۔

''کیسے مطلب......؟'' رون نے تنگ کر بھنوئیں کھینچتے ہوئے پوچھا۔

''اس بارے میں غور کرو۔'صرف اسے یقینی بنائیں گے جسے یقینی بنایا جانا ضروری ہو'......اور اس بارے میں بھی......'اور ان عادتوں سے نجات پائیں گے، جنہیں ممنوعہ قرار دیا جانا چاہئے۔'' ہرمائنی نے لفظوں کو کھینچتے ہوئے کہا۔

''اچھا تو ان باتوں کا بھلا کیا مطلب ہوا؟'' رون نے منہ بسور کر ناگواری سے کہا۔

''میں تمہیں سمجھاتی ہوں کہ ان باتوں کا کیا مطلب ہے۔'' ہرمائنی نے دانت بھینچ کر کہا۔''ان کا مطلب صاف ہے کہ جادوئی محکمہ ہوگورٹس سکول کے اندرونی امور میں دخل اندازی کر رہا ہے اور یہاں کے نظام کو اپنے ڈھنگ سے چلانے کا خواہشمند ہے۔''

اسی لمحے ان کے چاروں طرف زوردار کھڑکھڑاہٹ اور شور بلند ہونے آوازیں سنائی دیں۔ یہ واضح تھا کہ ڈمبل ڈور نے سبھی طلباء و طالبات کو اپنے اپنے کمروں میں جانے کی اجازت دے دی تھی کیونکہ تمام لوگ کھڑے ہو کر اپنی کرسیاں پیچھے کھسکا رہے تھے اور باہر کی طرف جانے والے راستے پر گامزن دکھائی دیتے تھے۔ اسی لمحے ہرمائنی اچانک اچھل کر کھڑی ہوگئی اور اس کے چہرے پر پریشانی کی سلوٹیں گہری ہوگئیں۔

''رون! ہمیں پہلے سال کے بچوں کو گری فنڈر ہال کا راستہ دکھانا ہے......''

''اوہ ہاں!'' رون نے جلدی سے کہا جو یہ بات بالکل بھی فراموش کر بیٹھا تھا کہ وہ اب پری فیکٹ بن گیا تھا۔ وہ جلدی سے اُٹھا اور بلند آواز میں بولا۔''سنو سنو اوتم لوگو! او ٹیڈیو......''

''رون! وہ معصوم بچے ہیں، یہ نہایت برا لقب ہے......''

''اوہ! وہ ٹیڈی ہی تو ہیں......''

''میں جانتی ہوں کہ وہ بہت چھوٹے ہیں لیکن تم انہیں ٹیڈی کہہ کر نہیں بلا سکتے...... پہلے سال میں پڑھنے والے ننھے ساتھیو! اس طرف......'' ہرمائنی نے میز پر تحکمانہ انداز میں کہا۔''براہ مہربانی! اس طرف آیئے......''

نئے ننھے طالب علم کی ٹولیوں کی صورت میں گری فنڈر اور ہفل پف کی میز کے درمیانی خلا سے گزرنے لگے۔ وہ سب کوشش میں تھے کہ سب سے آگے نہ چلیں۔ وہ واقعی بہت چھوٹے اور ننھے دکھائی دے رہے تھے۔ ہیری کو یقین تھا کہ جب وہ یہاں آیا تھا تو اتنا بھی چھوٹا نہیں دکھائی دیتا تھا۔ وہ ان کی طرف دیکھ کر مسکرایا۔ ایون ایبر کرمبائی کے پاس کھڑا سنہرے بالوں والا ایک بچہ دہشت زدہ ہوگیا تھا۔ اس نے ایون کو کہنی ماری اور اس کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے کچھ کہا۔ ایون کرمبائی بھی اتنا ہی دہشت زدہ دکھائی

دینے لگا اوراس نے ہیری کی طرف چوری چوری کنکھیوں سے دیکھا جس کے چہرے سے مسکراہٹ جھٹکے کے ساتھ پھسل گئی۔

''بعد میں ملیں گے......'' اس نے رون اور ہرمائنی سے اُداسی بھرے انداز میں کہا اور تنہا ہی بڑے ہال سے باہر لگا۔ گزرتے ہوئے وہ آس پاس ہونے والی کانا پھوسی، گھورنے اور اشاروں کی حرکات کو نظر انداز کرنے کی پوری کوشش کر رہا تھا۔ جب وہ ہجوم کے درمیان بیرونی ہال کی طرف جانے کیلئے راستہ بنا رہا تھا تو اس نے اپنی آنکھیں اوپر جمائے رکھیں۔ پھر وہ سنگ مرمر کی سیڑھیوں پر تیزی سے چڑھا، دو چھپے ہوئے شارٹ کٹس کا استعمال کیا اور جلدی سے دوسرے طلباء کی بہ نسبت سے آگے نکل گیا۔

جب وہ اوپر کی منزل کی خالی راہداریوں سے گزر رہا تھا تو اس نے غصے سے سوچا۔ وہ احمق تھا جو اس نے اس بات کی امید نہیں کی تھی ظاہر ہے کہ ہر کوئی اس کی طرف گھور گھور کر دیکھ تھا۔ دو مہینے پہلے وہ سہ فریقی ٹورنامنٹ کی بھول بھلیوں سے اپنے ساتھی طالبعلم کی لاش لے کر نکلا تھا اوراس نے یہ دعویٰ کیا تھا کہ لارڈ والڈی موورٹ دوبارہ لوٹ آیا ہے۔ گذشتہ نصابی سہ ماہی میں طلباء و طالبات کے گھر لوٹنے سے پیشتر اس کے پاس اپنی بات کو اچھی طرح سمجھانے کا ذرا بھی موقعہ نہیں تھا...... بھلے ہی وہ پورے سکول کو اس قبرستان میں ہونے والی بھیانک واردات کی پوری آگہی دینا چاہتا ہو۔

ہیری گری فنڈر ہال تک پہنچنے والی راہداری کے آخری سرے تک پہنچ چکا تھا۔ وہ فربہ عورت کی قدآور تصویر کے سامنے کھڑا اسے دیکھ رہا تھا، اب اسے یہ احساس ہوا کہ اسے نئی شناخت تو معلوم ہی نہیں تھی۔ وہ کچھ نہ بولا اور خاموش ہی کھڑا فربہ عورت کو گھورتا رہا۔

''ار......''

ہیری کا منہ اُداسی سے کھلا اور بند ہو گیا۔ فربہ عورت نے اس کی رنجیدہ نظروں کی گھور کر دیکھا اور اپنی گلابی پوشاک کی سلوٹوں کو درست کیا اور پھر اس کی طرف گھمبیر انداز سے دیکھنے لگی۔

''بغیر شناخت کے اندر داخلہ ممکن نہیں ہوگا......'' فربہ عورت نے فیصلہ کن انداز میں کہا۔

''ٹھہرو ہیری! مجھے نئی شناخت معلوم ہے......'' کسی نے اس کے عقب سے ہانپتے ہوئے زور سے کہا۔ ہیری نے مڑ کر دیکھا کہ نیول اس کی طرف بھاگتا ہوا آ رہا تھا۔ ''تم جانتے ہو، ہماری نئی شناخت کیا ہے، اب نئی شناخت مجھے ہمیشہ یاد رہے گی۔'' اس نے اسے چھوٹے تھوہر جیسے پودے کو لہراتے ہوئے کہا جو اس نے ریل گاڑی میں ان سب کو دکھایا تھا۔ ''ممبالس!''

''صحیح کہا......'' فربہ عورت نے مسکرا کر کہا اور پھر اس کی تصویر آگے کی طرف کسی دروازے کی مانند ہٹ گئی اور پیچھے والی دیوار میں ایک گول چھوٹا سوراخ دکھائی دینے لگا۔ جس میں سے ہیری اور نیول اندر چلے گئے۔

گری فنڈر کا ہال پہلے جتنا ہی استقبال کرتا ہوا محسوس ہوا۔ اس آرام دہ دائروی کمرے میں بہت ساری چھوٹی کرسیاں اور میزیں رکھی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ آتشدان میں خوشنما آگ روشن تھی اور کچھ طلباء بالائی منزل پر جا کر اپنے بستروں میں لیٹنے سے قبل آتشدان کے گرد جمع ہو کر اپنے ہاتھ اور بدن کو گرم کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ کمرے کے دوسری طرف فریڈ اور جارج ویزلی نوٹس

بورڈ پر پن کے ساتھ کوئی کاغذ چسپاں کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ ہیری نے اپنا ہاتھ ہلا کر انہیں شب بخیر کہا اور لڑکوں کے کمروں کی طرف جانے والی سیڑھیوں کی طرف سیدھا چل دیا۔ وہ اس وقت کسی سے بھی کوئی بھی بات کرنے کی تمنا نہیں رکھتا تھا۔ نیول بھی اس کے عقب میں چلتا ہوا سیڑھیوں کی طرف بڑھنے لگا۔

ڈین تھامس اور سمیس فنی گن ان سے پہلے ہی کمرے میں پہنچ چکے تھے۔ وہ اپنے پلنگ کے پیچھے دیواروں پر اشتہار اور تصویریں چسپاں کرنے میں مصروف تھے۔ جب ہیری نے دروازہ کھولا تو وہ آپس میں گفتگو کر رہے تھے لیکن ہیری کو دیکھتے ہی وہ اچانک خاموش ہو گئے۔ ہیری نے سوچا کہ کہیں وہ اسی بارے میں تو بات نہیں کر رہے تھے پھر اس نے سوچا کہ شاید وہ زیادہ ہی شکی مزاج ہوتا جا رہا ہے۔

''کیسے ہو؟......'' ہیری نے اپنا صندوق کھولتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہیں، تم سناؤ......چھٹیاں اچھی رہیں؟'' ڈین نے کہا جو مغربی گینڈے کے خشک کی گئی کھال کا پاجامہ پہن رہا تھا۔

''بری بھی نہیں تھیں......'' ہیری نے بڑبڑا کر کہا کیونکہ چھٹیوں کی تفصیل سنانے میں پوری رات بیت جاتی اور وہ ایسا کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا تھا۔ ''تمہاری......؟''

''ہاں ٹھیک ہی رہیں......کم از کم سمیس سے تو اچھی ہی رہیں۔ وہ مجھے ابھی بتا رہا تھا......'' ڈین نے مسکراتے ہوئے بتایا۔

''کیوں......کیا ہوا سمیس؟'' نیول نے حیرانگی سے پوچھا جب اس نے اپنے ممبالوس کو پیار سے اپنے پلنگ کی تپائی پر سنبھال کر رکھا۔ سمیس نے فوراً جواب دینے سے گریز کیا۔ وہ تو اس کوشش میں مگن تھا کہ 'کین مرے کسٹرل کیوڈچ ٹیم' کا بڑا اشتہار بالکل صحیح اور سیدھا چپک جائے۔ پھر وہ ہیری کی طرف پشت کرتے ہوئے بولا۔ ''میرے والدین تو مجھے یہاں بھیجنا ہی نہیں چاہتے تھے۔''

''وہ کیوں......؟'' ہیری نے تیزی سے پوچھا اور اپنا چوغہ اتارتے اتارتے رُک گیا۔

''وہ دراصل مجھے ہوگورٹس ہی نہیں بھیجنا چاہتے تھے......'' سمیس نے اپنے اشتہار کو چپکانے کے بعد اپنے صندوق کا رُخ کیا۔ اس میں سے پاجامہ باہر نکالا لیکن اس نے اب بھی ہیری کی طرف دیکھنے کی کوشش نہیں کی۔

''لیکن کیوں......؟'' ہیری نے حیرانگی کے عالم میں ذرا زور دیتے ہوئے پوچھا۔ وہ جانتا تھا کہ سمیس کی ممی جادوگرنی تھیں، اس لئے وہ یہ سمجھ نہیں پایا کہ اچانک مسٹر ڈرسلی کی طرح کا برتاؤ وہ کیونکر کرنے لگی تھیں۔ سمیس نے تب تک جواب نہیں دیا جب تک اس نے اپنے پاجامے کے پورے بٹن نہیں بند کر لئے تھے۔

''دیکھو!'' اس نے نپے تلے انداز میں کہا۔ ''میرا خیال ہے کہ......تمہاری وجہ سے......''

''اس بات کا کیا مطلب ہے؟'' ہیری نے بھنوئیں تانتے ہوئے پوچھا۔ اس کا دل ذرا تیزی سے دھڑکنے لگا۔ اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے کوئی اس کے دل پر وزن ڈال رہا ہو۔

''دیکھو......ار......'' سمیس نے نظریں چراتے ہوئے ہچکچا کر کہا۔ ''وہ......دیکھو!......تمہاری وجہ سے ہی نہیں......ڈمبل ڈور کی

وجہ بھی......''

''وہ روز نامہ جادوگر پر یقین کرتے ہیں؟'' ہیری نے اس کی بات کاٹتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا۔''وہ سوچتے ہیں کہ میں جھوٹا ہوں اور ڈمبل ڈور سٹھیا گئے ہیں؟''

سمیس نے پلکیں اُٹھا کر اس کی طرف اور پھر اثبات میں گردن ہلا دی۔''ہاں......''

ہیری کچھ نہیں بولا۔اس نے اپنی چھڑی اپنے پلنگ کے پہلو والی تپائی کی طرف اچھال دی۔اتارے ہوئے لباس کا غلولہ بنا کر اسے غصے سے صندوق کے اندر پھینکا۔اور اپنا پاجامہ پہن لیا۔وہ اس سے تنگ آ چکا تھا۔وہ تنگ آ چکا تھا کہ لوگ اسے ہمیشہ گھورتے رہتے تھے اور اس کے بارے میں اپنے اندازوں کی چہ میگوئیاں پھیلاتے رہتے تھے۔اسے دیکھ کر آپس میں کانا پھوسی کرنا شروع کر دیتے تھے،اگر ان میں سے کسی کو بھی پتہ ہوتا،اگر انہیں ذرا بھی احساس ہوتا کہ ان سارے حادثات کا خود کے ساتھ رونما ہونا کیسا کٹھن ہوتا ہے؟......اس نے غصے کے عالم میں سوچا کہ مسز فنی گن کو تو اس بات کا ذرا بھی احساس نہیں تھا،بیوقوف عورت......

وہ پلنگ پر چڑھ گیا اور اپنے چاروں طرف کے پردے کھینچنے کیلئے ہاتھ بڑھایا لیکن اس سے پہلے کہ وہ ایسا کر پائے،سمیس اچانک بولا۔''دیکھو!اس رات کو کیا ہوا تھا جب......تم جانتے ہو کہ جب......سیڈرک ڈیگوری......؟''

سمیس گھبرایا ہوا دکھائی دے رہا تھا اور تھوڑا ہچکچا بھی رہا تھا۔ڈین اپنے صندوق پر جھکا ہوا تھا اور اپنا ایک سلیپر تلاش کرنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن اس وقت وہ عجیب طریقے سے جھکا ہوا چوکنا دکھائی دے رہا تھا۔ہیری جانتا تھا کہ اس کے کان بھی ان کی باتوں کی طرف لگے ہوئے تھے۔

''تم مجھ سے کیوں پوچھ رہے ہو؟'' ہیری نے طنزیہ لہجے میں جواب دیا۔''اپنی ممی کی طرح روز نامہ جادوگر پڑھ لو،ٹھیک ہے نا؟ اس اخبار میں تمہیں وہ ساری معلومات مل جائیں گی جو تم جاننا چاہتے ہو......''

''دیکھو!تم میری ممی کے بارے میں کچھ مت بولو......''سمیس نے پلٹ کر کہا۔

''میں ہر اس شخص سے بارے میں ایسے ہی بولوں گا جو مجھے جھوٹا کہتا ہو۔'' ہیری نے کہا۔

''مجھ سے اس انداز سے بات مت کرو......''

''میری جس طرح تمنا ہو گی،تم سے اسی طرح سے ہی بات کروں گا۔'' ہیری نے تلخی سے کہا۔اب اس کا غصہ اتنا بڑھ چکا تھا کہ اس نے تپائی پر پڑی ہوئی اپنی چھڑی دوبارہ اُٹھا لی تھی۔''اگر تمہیں میرے ساتھ اس کمرے میں رہنے میں کوئی پریشانی ہے تو جا کر پروفیسر میک گوناگل سے دوسرا کمرہ مانگ لو......اس سے تمہاری ممی کی فکر یقیناً دور ہو جائے گی......''

''میری ممی کو اس معاملے میں مت گھسیٹو،پوٹر!''

''یہ کیا ہو رہا ہے......؟''

رون دروازہ کھول کر اندر آ چکا تھا۔ اس کی پہلی نظر ہیری پر پڑی جو اپنے بستر پر گھٹنوں کے بل بیٹھا ہوا تھا اور اس نے اپنی چھڑی سمیس کی طرف تان رکھی تھی پھر اس کی نظر گھوم کر سمیس پر پڑی جو اپنی مٹھیاں بھینچ کر ہیری کو شعلہ بار نظروں سے گھور رہا تھا۔

''ہیری میری ممی کے بارے میں برا بھلا کہہ رہا ہے......'' سمیس چلا کر بولا۔

''کیا مطلب؟'' رون نے حیرانگی سے اس کی طرف دیکھا۔ ''ہیری، ایسا ہرگز نہیں کرے گا۔ ہم تمہاری ممی سے ملے تھے، وہ بہت اچھی خاتون ہیں......''

''اس وقت وہ ان باتوں پر یقین نہیں کرتی تھیں جو وہ گھٹیا روزنامہ جادوگر میرے بارے میں لکھتا آ رہا ہے......'' ہیری نے بلند آواز میں گرجتے ہوئے کہا۔

''اوہ......'' رون نے آہستگی سے کہا اور اس کے چہرے پر ایسے تاثرات پھیل گئے جیسے وہ معاملے تک جا پہنچا ہو۔ ''اچھا یہ بات ہے......''

''تم نے سنا......؟'' سمیس چیختا ہوا بولا اور ہیری پر زہر بجھی نگاہ ڈالی۔ ''وہ صحیح کہتی ہیں، میں اس کے ساتھ اس کمرے میں ایک پل بھی نہیں رہنا چاہتا ہوں، یہ بالکل پاگل ہو چکا ہے......''

''تمہارا دماغ تو ٹھیک ہے سمیس؟'' رون نے تیز لہجے میں کہا جس کے کان اب سرخ ہونے لگے تھے اور جو شدید خطرے کی علامت تھے۔

''میرا دماغ خراب ہے؟'' سمیس نے چیختے ہوئے کہا جس کا چہرہ رون کی موجودگی میں فق پڑ چکا تھا۔ ''تم اس ساری بکواس پر یقین کرتے ہو جو وہ 'تم جانتے ہو کون؟' کے بارے میں کرتا ہے؟ کیا تمہیں لگتا ہے کہ وہ سچائی ہی بتا رہا ہے......؟''

''ہاں! مجھے ایسا ہی لگتا ہے......!'' رون نے غصے سے دھاڑتے ہوئے کہا۔

''تب تو تم بھی پاگل ہو چکے ہو......'' سمیس نے حقارت بھرے لہجے میں کہا۔

''اوہ اچھا؟...... بدقسمتی سے میں پری فیکٹ بھی ہوں۔'' رون نے اپنے سینے کی طرف انگلی کرتے ہوئے کہا جہاں چمکتا دمکتا ہوا بیج دکھائی دے رہا تھا۔ ''اس لئے اگر تم سزا نہیں پانا چاہتے ہو تو اپنے منہ پر قابو رکھو اور خاموشی سے سو جاؤ......''

سمیس کو دیکھ کر کچھ دیر کیلئے تو ایسا لگا جیسے اس کے دماغ میں جو کچھ چل رہا تھا اس غبار کو باہر نکالنے کیلئے وہ سزا کی تکلیف بھی اُٹھانے پر آمادہ ہو لیکن پھر اس نے آہ بھری اور مڑ گیا۔ وہ اپنے پلنگ پر چڑھا اور اس نے اپنے پردوں کو اتنی زور سے کھینچا کہ وہ اکھڑ کر فرش پر جا گرے۔ رون نے سمیس پھر ڈین اور نیول کی طرف غصیلی نظروں سے دیکھا۔

''کسی اور کے ماں باپ کو تو ہیری سے کوئی شکایت نہیں ہے۔'' اس نے خونخوار انداز میں پوچھا۔

''میرے ممی ڈیڈی تو ماگلو ہیں۔ وہ ہوگورٹس میں ہوئی اموات کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتے ہیں کیونکہ میں اتنا ناسمجھ نہیں

ہوں کہ انہیں اس بارے میں کچھ بتاتا......'' ڈین نے اپنے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

''تم میری ممی کو نہیں جانتے ہو، وہ کسی سے بھی کچھ بھی اگلوا لیتی ہیں۔'' سمیس تناؤ بھرے انداز میں کہا۔'' ویسے بھی تمہارے ممی ڈیڈی روزنامہ جادوگر نہیں پڑھتے ہیں۔ وہ یہ نہیں جانتے ہیں کہ ہمارے ہیڈ ماسٹر کو جادوئی پارلیمان، عدالت عظمیٰ کی رکنیت اور بین الاقوامی تعلقات عامہ کی اعزازی رکنیت سے اس لئے نکال دیا گیا ہے کیونکہ وہ سٹھیا چکے ہیں......''

''میری دادی کہتی ہیں ہے کہ یہ سب بکواس ہے۔'' نیول نے آہستگی سے بیچ میں کہا۔'' وہ کہتی ہیں کہ ڈمبل ڈور نہیں بلکہ روزنامہ جادوگر سٹھیا گیا ہے۔ انہوں نے روزنامہ جادوگر ہی منگوانا بند کر دیا ہے۔ ہمیں ہیری پر پورا یقین ہے۔'' اتنا کہہ کر نیول پلنگ پر چڑھ گیا اور اپنی ٹھوڑی تک چادر تانتے ہوئے اس کے اوپر سے الّو کی مانند سمیس کی طرف دیکھتے ہوئے آگے بولا۔'' میری دادی ہمیشہ کہتی تھیں کہ تم جانتے ہو کون؟ ایک نہ ایک دن ضرور لوٹے گا۔ وہ کہتی ہیں کہ اگر ڈمبل ڈور یہ بات کہتے ہیں کہ وہ لوٹ آیا ہے، تو وہ سچ مچ لوٹ آیا ہے......''

ہیری کے دل میں نیول کیلئے عزت بڑھ گئی اور اسے خوشگوار احساس کا سامنا ہوا۔ اس کے بعد کوئی کچھ نہیں بولا۔ سمیس نے اپنی چھڑی نکالی، بستر کے پردوں کو درست کیا اور ان کے پیچھے اوجھل ہو گیا۔ ڈین بھی بستر میں گھس گیا اور کروٹ بدل کر خاموش ہو گیا۔ نیول کو دیکھ کر ایسا نہیں لگ رہا تھا کہ وہ کچھ کہنا چاہتا تھا۔ وہ تو چاندنی میں نہائے ہوئے اپنے ممبالس کو حسرت بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ ہیری نے اپنے تکیے پر سر لگایا جبکہ رون اس کے پاس والے پلنگ کے چاروں طرف منڈلا کر اپنا سامان صحیح جگہ پر رکھنے میں مصروف رہا۔

ہیری سمیس کے ساتھ ہوئی بحث سے کافی بددل ہوا تھا کیونکہ وہ اسے ہمیشہ سے بہت پسند کرتا تھا اور کتنے لوگ یہ بولیں گے کہ وہ جھوٹ رہا ہے یا پاگل ہے؟ کیا ڈمبل ڈور نے بھی پوری گرمیوں میں اسی طرح کا برتاؤ برداشت کیا تھا جب انہیں پہلے جادوگر پارلیمان، جادوئی عدالت عظمیٰ اور پھر بین الاقوامی تعلقات عامہ کے عہدوں جبراً ہٹا دیا گیا تھا۔ کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ ہیری کیلئے غصے کی وجہ سے ڈمبل ڈور اتنے مہینوں سے اس سے رابطے میں نہیں تھے؟ وہ دونوں اس کشتی میں ایک ساتھ سوار تھے۔ ڈمبل ڈور نے ہیری کی بات یقین کر لیا تھا۔ انہوں نے اس کی سنائی ہوئی کہانی پر پورے سکول اور پھر پورے جادوئی معاشرے کو کھلے لفظوں میں بتا دیا تھا۔ جو بھی ہیری کو جھوٹا سمجھتا تھا، وہ یہ تو سوچے گا ہی کہ ڈمبل ڈور بھی جھوٹے تھے یا پھر ہیری کے ہاتھوں بیوقوف بن چکے تھے......

جب رون پلنگ پر چڑھ گیا اور اس نے کمرے کی آخری روشنی بھی گل کر دی تو ہیری نے تکلیف دہ کیفیت میں سوچا کہ بالآخر لوگوں کو اس حقیقت کا ادراک ہو ہی جائے گا ہم صحیح تھے لیکن وہ یہ بھی سوچ رہا تھا کہ وقت آنے سے پہلے اسے سمیس جیسے کتنے لوگوں کے تیز و تند جملوں کو برداشت کرنا پڑے گا۔

☆☆☆☆

بارہوں باب

# پروفیسر امبرج

اگلی صبح سمیس نے فٹافٹ کپڑے پہنے اور ہیری کے موزے پہننے سے پہلے ہی کمرے سے باہر نکل گیا۔ جب سمیس کے لہراتے چوغے کا آخری حصہ بھی نگاہوں سے اوجھل ہو گیا تو ہیری زور سے بولا۔ ''اسے کیا لگتا ہے کہ اگر وہ زیادہ دیر تک میرے ساتھ کمرے میں رہے گا تو پاگل ہو جائے گا؟''

''اس بارے میں فکرمت کرو ہیری!'' ڈین تھامس اپنے سکول کے بستے کو کندھے پر لٹکاتے ہوئے بولا۔ ''وہ تو بس......'' لیکن وہ صحیح طرح واضح نہیں کر پایا کہ سمیس کیا تھا اور تھوڑی دیر تک عجیب طریقے سے خاموش رہنے کے بعد وہ بھی کمرے سے باہر چلا گیا۔

نیول اور رون نے ہیری کی طرف ایسے انداز میں دیکھا جیسے کہہ رہے ہوں کہ یہ اس کی پریشانی کیوں ہے، تمہیں اس سے کیا لینا دینا ہے؟ لیکن ہیری کو کچھ زیادہ تسلی نہیں ہو پائی۔ اسے یہ سب کچھ کب تک برداشت کرنا پڑے گا؟

جب پانچ منٹ بعد ہیری اور رون ناشتے کیلئے کمرے سے باہر نکلے تو گری فنڈر کے ہال کی طرف جانے والی نصف سیڑھیوں پر ہرمائنی ان سے آملی۔ اس نے پریشانی سے ہیری کا چہرہ دیکھا جو سرخ ہو رہا تھا۔

''کیا ہوا؟'' اس نے جلدی سے پوچھا مگر ہیری نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ سیڑھیوں سے اتر کر گری فنڈر کے ہال میں داخل ہو گئے۔ ''تم تو بالکل......اوہ نہیں!''

ہرمائنی ہیری کو کچھ کہتے کہتے اچانک رُک گئی اور اس کی نظریں گری فنڈر ہال کی دیوار پر لگے اطلاعی تختے کی طرف اُٹھ گئیں۔ جہاں ایک نیا اور بڑا چرمئی کاغذ پنوں سے لگا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

گیلن ہی گیلن...... لوٹ مار کا موقع!

جیب خرچ کافی نہیں ہے؟

تھوڑی آمدنی بڑھانا چاہتے ہو؟

گری فنڈر میں فریڈ اور جارج سے رابطہ کرو!

آسان، فرصت کے اوقات میں، کسی قدر حقیقی تکلیف کا مزہ

(ہمیں افسوس ہے کہ سارا کام اپنی اپنی ذمہ داری کے خطرات میں انجام دیا جائے گا)

''یہ تو حد ہو گئی......'' ہرمائنی نے سنجیدگی سے کہا اور اس اشتہار کو نوٹس بورڈ سے اتار دیا جسے فریڈ اور جارج نے ہاگس میڈ کی سیر کیلئے جانے والی پہلی تفریحی چھٹی کے اعلان والے اشتہار کے بالکل چسپاں کیا تھا۔ ہیری نے دیکھا کہ ہاگس میڈ کی سیر اکتوبر میں بتائی گئی تھی۔ ''ہمیں ان سے بات کرنا پڑے گی......''

رون ہرمائنی کی بات سن کر دہشت زدہ دکھائی دینے لگا۔

''ہم ایسا کیوں کریں گے؟''

''کیونکہ ہم پری فیکٹ ہیں۔'' ہرمائنی نے فربہ عورت کی تصویر سے باہر نکلتے ہوئے کٹیلے لہجے میں کہا۔ ''اس طرح کے کاموں کو روکنا ہمارا فرض ہے......''

رون کچھ نہیں بولا لیکن اس کے چہرے کو دیکھ کر ہیری بتا سکتا تھا کہ فریڈ اور جارج کو من مانی کرنے سے روکنے کا خیال اسے قطعی طور پر اچھا نہیں لگا تھا۔

''ہیری! تم بتاؤ، تمہیں کیا ہوا؟'' ہرمائنی نے پوچھا جب وہ سیڑھیوں سے نیچے اترنے لگے۔ دونوں طرف بوڑھے جادوگروں اور جادوگرنیوں کی تصویریں لگی تھی، جن میں سب گفتگو میں مشغول تھے، اس لئے انہوں نے ان لوگوں کو نظر انداز کر دیا تھا۔ ''تم کس معاملے پر اتنے اکھڑے ہوئے دکھائی دے رہے ہو؟''

جب ہیری نے کوئی جواب نہیں دیا تو رون نے کہا۔ ''سمیس کو لگتا ہے کہ ہیری 'تم جانتے ہو کون؟' کے بارے میں جھوٹ بولتا ہے......'' ہیری کو توقع تھی کہ ہرمائنی بھی یہ بات سن کر اس کی طرح ناراض ہو جائے گی لیکن وہ تو بس آہ بھر کر رہ گئی۔

''ہاں! لیونڈر بھی کچھ ایسا ہی سوچتی ہے......'' ہرمائنی نے مایوسی بھرے لہجے میں کہا۔

''تم اس کے ساتھ اس بارے میں بات چیت کر رہی تھی کہ میں جھوٹا اور شہرت کا حریص لڑکا ہوں، ہے نا؟'' ہیری تند لہجے میں زور سے بولا۔

''نہیں......'' ہرمائنی نے پُرسکون لہجے میں کہا۔ ''میں نے اس سے دراصل یہ کہا تھا کہ وہ تمہارے بارے میں اپنا بھدا منہ بند رکھے اور ہیری! اگر تم ہم لوگوں پر غصہ ہونا بند کر دو تو یہ بہت اچھا رہے گا۔ شاید تم نے اس بات پر غور نہیں کیا کہ رون اور میں تمہاری طرفداری کرتے ہیں......''

تھوڑی دیر خاموشی چھائی رہی۔

''معافی چاہتا ہوں......'' ہیری نے آہستگی سے کہا۔

''کوئی بات نہیں......'' ہر مائنی نے منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر اس نے اپنا سر ہلایا۔ ''تمہیں یاد نہیں ہے، ڈمبل ڈور نے گذشتہ سہ ماہی کے آخری تقریب کے موقع پر کیا کہا تھا؟'' ہیری اور رون نے اس کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا۔ ہر مائنی نے ایک بار پھر آہ بھری۔

''تم جانتے ہو کون؟' کے بارے میں انہوں نے کہا تھا کہ وہ دشمنی، نفرت اور چپقلش پھیلانے میں بہت ماہر ہے۔ ہم صرف دوستی اور یقین کے اپنے ہی مضبوط رشتے سے اس سے مقابلہ کر سکتے ہیں......''

''تم اس طرح کی باتیں کیسے یاد رکھ لیتی ہو؟'' رون نے اس کی طرف معترف نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''میں سنتی ہوں، رون!'' ہر مائنی نے تھوڑا چڑتے ہوئے کہا۔

''سنتا تو میں بھی ہوں لیکن یہ ٹھیک ٹھیک یاد نہیں رکھ سکتا ہوں کہ......''

''اس کا مطلب یہ ہے کہ ڈمبل ڈور اسی طرح قسم کے رویے کے بارے میں سمجھا رہے تھے۔'' ہر مائنی نے رون کی بات کاٹتے ہوئے اپنی بات جاری رکھی۔ ''تم جانتے ہو کون؟' کو واپس لوٹے ابھی صرف دو ہی مہینے ہوئے ہیں اور ہم آپس میں لڑنے جھگڑنے لگے ہیں اور بولتی ٹوپی نے بھی یہی تنبیہ کی ہے...... یکجہتی کو قائم رکھو اور اتفاق سے جڑے رہو......''

''اور ہیری نے بھی تو کل رات بالکل صحیح کہا تھا......'' رون نے پلٹ کر کہا۔ ''اگر اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں سلے درن کے لوگوں کے ساتھ یکجہتی کا رشتہ استوار رکھنا ہو گا تو اس کے امکانات بہت کم ہیں......''

''دیکھو! افسوس کی بات یہ ہے کہ ہم فریقوں کی باہمی یکجہتی کے بارے میں ذرا سی بھی کوشش نہیں کر رہے ہیں......'' ہر مائنی نے بجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

وہ سنگ مرمر کی سیڑھیوں سے نیچے پہنچ گئے تھے۔ چوتھے سال میں پڑھنے والے ریون کلا کے طلباء بیرونی ہال کی طرف جا رہے تھے۔ ہیری کو دیکھتے ہی وہ سمٹ کر ایک دوسرے کے قریب ہو گئے جیسے انہیں خدشہ ہو کہ وہ اکیلے رہ جانے والوں پر حملہ کر دے گا۔

''ہاں! ہمیں واقعی اس طرح کے لوگوں کے ساتھ دوستی کرنے کی کوشش کرنا چاہئے۔'' ہیری نے جلے کٹے انداز میں طنز کرتے ہوئے کہا۔ وہ ریون کلا کے طلباء کے جھرمٹ کے پیچھے پیچھے بڑے ہال میں پہنچے۔ داخل ہوتے ہوئے سب نے اساتذہ کی میز کی طرف نظر گھمائی۔ پروفیسر غروبلی پلانک علم فلکیات کی پروفیسر سینی سترا سے گفتگو میں مصروف دکھائی دیں اور ہیگر ڈ ایک بار پھر وہاں نہیں تھا۔ ان کے اوپر کی جادوئی چھت ہیری کے مزاج کے طرح ہی تھی۔ یہ بارش کے گھنے بادلوں سے ڈھکی اور بھری پڑی تھی۔

''ڈمبل ڈور نے اس بات کا ذکر نہیں کیا کہ غروبلی پلانک کتنے عرصے تک تدریس کے فرائض انجام دیں گی؟'' گری فنڈر کی میز کی طرف بڑھتے ہوئے ہیری نے کہا۔

''شاید......'' ہر مائنی نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب؟'' ہیری اور رون دونوں ہی ایک ساتھ بولے۔

''دیکھو! شاید وہ اس طرف توجہ مبذول نہیں کرانا چاہتے ہوں گے کہ ہیگرڈ یہاں موجود نہیں ہے۔'' ہرمائنی نے جلدی سے کہا۔

''تمہارا کیا مطلب ہے کہ توجہ مبذول نہیں کرنا چاہتے ہوں گے؟'' رون نے کسی قدر ہنستے ہوئے کہا۔ ''ہمارا دھیان اس کی غیر موجودگی کی طرف کیسے نہیں جا پائے گا؟''

ہرمائنی نے جواب دینے سے پہلے لمبی چٹیا والی ایک سیاہ فام لڑکی ہیری کے پاس آ گئی۔

''کیسی ہو انجلینا؟''

''اچھی ہوں! چھٹیاں اچھی گزریں؟'' اس نے مسکرا کر کہا اور جواب کا انتظار کئے بغیر ہی آگے بول پڑی۔ ''سنو! مجھے گری فنڈر کی کیوڈچ ٹیم کا کپتان بنا دیا گیا ہے۔''

''یہ تو اچھی خبر ہے......'' ہیری نے اس کی طرف مسکراتے ہوئے کہا۔ اسے امید تھی کہ انجلینا کی میچ سے پہلے والی تقریر اولیونڈر روڈ کی تقریروں کے مقابلے میں زیادہ طویل نہیں ہوں گی جو یقیناً ایک خوشگوار بات رہے گی۔

''ہاں! اچھا اب اولیونڈر تو چلا گیا ہے، اس لئے ہمیں نئے راکھے کی ضرورت ہوگی۔ مشقوں کا پہلا سلسلہ جمعہ کی شام پانچ بجے ہو گا اور میں چاہتی ہوں کہ پوری ٹیم اس میں موجود رہے، ٹھیک ہے؟ ہمیں دیکھنا ہوگا کہ نیا راکھا ہماری ٹیم میں کتنی اچھی طرح قفل کی حفاظت کر سکتا ہے؟''

''ٹھیک ہے......'' ہیری نے کہا۔ انجلینا اس کی طرف دیکھ کر مسکرائی اور پھر چلی گئی۔

ہرمائنی، رون کے ساتھ والی نشست پر بیٹھ گئی۔ اس نے ٹوسٹ کی پلیٹ اپنی طرف سرکاتے ہوئے کہا۔ ''میں تو بھول ہی گئی تھی کہ وڈ جا چکا ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ اس سے ٹیم کی کارکردگی پر خاصا فرق پڑے گا......''

''مجھے بھی کچھ ایسا ہی لگتا ہے، وہ عمدہ راکھا تھا......'' ہیری نے سامنے والی نشست پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''پھر بھی، نئے کھلاڑی کو تو موقع ملنا ہی چاہئے، ہے نا؟'' رون نے جلدی سے کہا۔

اسی وقت سائیں سائیں کی آوازوں کے ساتھ سینکڑوں الّو کھڑکیوں سے بڑے ہال کے اندر داخل ہو گئے میزوں کے اوپر منڈلانے لگے۔ وہ اپنے مالکوں کیلئے خطوط اور پیکٹ لائے تھے۔ وہ ناشتہ کرنے والوں پر پانی کی بوندیں ٹپکا رہے تھے۔ صاف ظاہر تھا کہ باہر تیز بارش ہو رہی تھی۔ ہیڈوگ ان میں کہیں دکھائی نہیں دے رہی تھی لیکن ہیری کو ذرا بھی حیرانی نہیں ہوئی۔ صرف سیریس ہی اسے خط لکھتا تھا اور اسے یقین تھا کہ چوبیس گھنٹوں میں ایسا کوئی واقعہ وقوع پذیر نہیں ہوگا کہ سیریس اسے خط لکھے۔ بہرحال ہرمائنی نے اپنے سنگترے کے جوس کو جلدی سے ایک طرف ہٹایا تاکہ ایک بڑے کڑیل الّو کیلئے جگہ بنا سکے جو اپنی چونچ میں روزنامہ جادوگر دبائے ہوئے تھا۔

جب ہرمائنی نے الّو کے پیر پر بندھی ہوئی چمڑے کی تھیلی میں ایک نٹ ڈال دیا تو وہ واپس اُڑ گیا۔ ہیری نے سمیس کے بارے میں سوچتے ہوئے چڑ چڑے انداز میں کہا۔

''تم اسے اب بھی کیوں خرید رہی ہو؟ میں ہوتا تو اسے کبھی کا بند کرا دیتا...... اس میں بکواس کے سوا اور کیا لکھا ہوتا ہے؟''

''حریف کیا کہہ رہے ہیں، کیا سوچ رہے ہیں؟ اس کی خبر ہمیشہ رکھنا چاہئے۔'' ہرمائنی نے اسے سمجھانے کے انداز میں کہا اور اخبار کھول کر اپنے سامنے پھیلا لیا اور خود اس کے پیچھے گم ہوگئی۔ اس کا چہرہ تب تک باہر دکھائی نہیں دیا، جب تک کہ ہیری اور رون اپنا اپنا ناشتہ ختم کر کے فارغ نہیں ہو گئے تھے۔

''آج تو کچھ نہیں ہے۔'' اس نے اخبار لپیٹ کر اپنی پلیٹ کے قریب رکھتے ہوئے کہا۔ ''تمہارے یا ڈمبل ڈور یا کسی اور اہم شخصیت کے بارے میں کچھ بھی نہیں ہے......''

اسی وقت انہیں پروفیسر میک گونا گل دکھائی دیں جو گری فنڈر کی میز کے چاروں طرف گھوم کر چرمئی کاغذ پر لکھا سہ ماہی پڑھائی کا ٹائم ٹیبل بانٹ رہی تھیں۔

''اوہ آج کی کلاسوں کی ترتیب تو دیکھو!'' رون نے کراہتے ہوئے کہا۔ ''جادو کی تاریخ ایک مطالعہ، پھر جادوئی مرکبات کے اکٹھے دو پیریڈ، پھر علم جوتش اور تاریک جادو سے حفاظت کا فن کی کلاس کے دو پیریڈ...... اُف! بینز، سنیپ، ٹراؤلینی اور وہ امبریج چڑیل...... سبھی ایک ہی دن میں۔ کاش! فریڈ اور جارج جلدی سے بیمار گھڑ ٹافیاں تیار کر لیں......!!!''

''ہمارے کان کہیں ہمیں دھوکہ تو نہیں دے رہے ہیں؟'' ایک چہکتی ہوئی آواز قریب سنائی دی۔ فریڈ اور جارج جلدی سے ہیری کے گرد بیٹھ گئے۔ ''اب ہوگورٹس کے پری فیکٹ بھی اپنی کلاسوں سے فرار ہونے کا منصوبہ بنانے لگے ہیں......''

''دیکھو تو سہی! آج کی کلاسیں کتنی بری ہیں؟'' رون نے اُداسی بھرے لہجے میں کہا اور ٹائم ٹیبل فریڈ کی ناک کے نیچے سرکا دیا۔ ''یہ تو اب تک کا سب سے برا پیر ہوگا......''

''ٹھیک کہا چھوٹے بھائی!'' فریڈ نے ٹائم ٹیبل پر پیر کی کلاسوں پر نظر دوڑاتے ہوئے کہا۔ ''اگر تم چاہو تو ہم تمہیں نکسیر پھوڑ ٹافیاں رعایتی قیمت پر دے سکتے ہیں......''

''رعایتی قیمت میں کیوں؟'' رون نے شک بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''کیونکہ تمہاری ناک سے اس وقت تک خون بہتا رہے گا جب تک کہ تم مر نہیں جاؤ گے۔ ہم اب تک خون بند کرنے کا کوئی علاج ڈھونڈ نہیں پائے ہیں۔'' جارج نے جلدی سے کہا اور پلیٹ میں سے مچھلی کا خشک قتلہ اُٹھا لیا۔

''بہت بہت شکریہ......'' رون نے اپنا ٹائم ٹیبل تہہ کر کے جیب میں ٹھونستے ہوئے کہا۔ ''میرا خیال ہے کہ میں کلاسوں میں جانا زیادہ پسند کروں گا......''

''اب چونکہ بیمار گھڑ ٹافیوں کی بات چھڑ ہی گئی ہے تو......'' ہرمائنی نے فریڈ اور جارج کی طرف سخت نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔''تو تم لوگ گری فنڈر کے نوٹس بورڈ پر ان کی خرید وفروخت کی اشتہار بازی نہیں کر سکتے۔''

''ایسا کون کہتا ہے؟'' جارج نے حیرت بھرے انداز میں کہا۔

''ایسا میں کہتی ہوں اور رون بھی......'' ہرمائنی نے سختی سے کہا۔

''مجھے تو اس بکھیڑے سے دور ہی رکھو......'' رون جلدی سے بول اُٹھا۔

ہرمائنی نے اس کی طرف غصے بھری نظروں سے دیکھا۔ فریڈ اور جارج ہنسنے لگے۔

''ہرمائنی! تم جلد ہی الگ گانا گانے لگو گی۔'' فریڈ نے ایک باقر خانی پر مکھن کی موٹی تہہ لگاتے ہوئے کہا۔''تمہاری پانچویں سال کی پڑھائی شروع ہو رہی ہے۔ وہ وقت دور نہیں کہ تم ہم سے بیمار گھڑ ٹافیوں کی بھیک مانگو گی......''

''پانچویں سال کی پڑھائی کرنے کے بعد میں بھلا بیمار گھڑ ٹافیوں کی بھیک کیوں مانگوں گی؟'' ہرمائنی نے الجھے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

''پانچویں سال کی پڑھائی میں اوڈبلیوایل (OWLs) ہوتے ہیں۔'' جارج نے بتایا۔

''پھر کیا ہوا؟''

''جب تمہارے امتحانات نزدیک آئیں گے تو تمہاری ناک کتابوں سے اتنی رگڑ کھائے گی کہ لہولہان ہو کر رہ جائے گی۔'' فریڈ نے سمجھاتے ہوئے کہا۔

''اوڈبلیوایل...... کے قریب آتے ہی ہماری کلاس میں کافی خدشات پیدا ہو گئے تھے۔'' جارج نے خوشی سے ہنستے ہوئے کہا۔ ''آنسو اور ہنگامہ آرائی...... 'پٹری کشا سٹمپ سن' تو بے ہوش ہو گئی تھی......''

''کنتھ ٹاؤلر کے پھوڑے نکل آئے تھے، تمہیں یاد ہے؟'' فریڈ نے یاد کرتے ہوئے کہا۔

''وہ تو اس لئے ہوئے تھے کیونکہ تم نے اس کے پاجامے میں کھجلی والی مرچیں چھڑک دیں تھیں۔'' جارج نے جلدی سے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

''اوہ ہاں!'' فریڈ نے دانت دکھاتے ہوئے کہا۔''میں تو بھول ہی گیا تھا...... اتنی ساری چیزیں ہوتی ہیں کہ کئی بار تو یاد رکھنا بھی مشکل ہو جاتا ہے، ہے نا؟''

''اگر امتحانوں کی پریشانی ہو تو پانچویں سال کی پڑھائی کسی ڈراؤنے خواب سے کم نہیں ثابت ہوتی۔ فریڈ اور میں نے کسی طرح اپنا ذہنی توازن سنبھالے رکھا تھا......'' جارج نے کہا۔

''ہاں!...... اسی لئے تم دونوں کو تین تین اوڈبلیوایل ملے تھے، ہے نا؟'' رون نے کہا۔

''بالکل!'' فریڈ نے بغیر کسی پریشانی کے جواب دیا۔ ''لیکن ہمیں لگتا ہے کہ ہم جس سمت میں مستقبل بنانے کا ارادہ کئے ہوئے ہیں، اس میں اعلیٰ تعلیمی قابلیت کی قطعی ضرورت نہیں ہے۔''

''ہم نے پوری سنجیدگی سے اس بارے میں سوچ بچار کی تھی کیا ہمیں ساتویں سال کی پڑھائی کی تکمیلی کی اذیت برداشت کرنا چاہئے؟...... کیونکہ جو ہم چاہتے تھے، وہ ہمیں مل چکا ہے۔'' جارج نے جوشیلے انداز میں کہہ دیا۔

اسی وقت ہیری نے اسے خبردار کرنے والی نظروں سے گھورا جس سے جارج مزید بولتے بولتے رُک گیا۔ ہیری جانتا تھا کہ جارج سہ فریقی ٹورنامنٹ کی انعامی رقم کی بات چھیڑنے ہی والا تھا جو اس نے ان دونوں بھائیوں کو دے دی تھی۔

''اب چونکہ ہمیں او ڈبلیو ایل مل چکے ہیں تو ہمیں این ای ڈبلیو ٹی کی کیا پرواہ ہے؟ بہرحال، ہمیں پتہ تھا کہ ہمارے سکول چھوڑنے سے ممی برا مان جائیں گی، خاص طور پر اس لئے کیونکہ پرسی خود کو دنیا کا سب سے بڑا گدھا ثابت کر چکا ہے......'' جارج نے جلدی سے کہا۔

''ہم ہوگورٹس میں اپنا آخری سال برباد نہیں کر رہے ہیں۔'' فریڈ نے بڑے ہال میں چاروں طرف محبت بھری نگاہ دوڑاتے ہوئے کہا۔ ''اس سال ہم تھوڑی بازاری رجحان کی تحقیق کر لیں گے۔ ہم یہ ٹھیک طور پر معلوم کر لینا چاہتے ہیں کہ ہوگورٹس کے بچوں کو جوک شاپ سے کس قسم کی چیزوں کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ ہم اپنی تحقیق کی روشنی میں انتہائی محتاط انداز میں ایسی مصنوعات بنائیں گے، جن سے ان کی ضرورت پوری ہو سکے......''

''لیکن جوک شاپ کھولنے کیلئے پیسے کہاں سے آئیں گے؟'' ہرمائنی نے شک بھری نظروں سے پوچھا۔ ''تمہیں اس کیلئے بہت ساری چیزوں کی ضرورت پڑے گی اور پھر ایک عدد دکان بھی...... ہے نا؟''

ہیری پریشان ہوگیا، اس نے جڑواں بھائیوں کی طرف بالکل نہیں دیکھا۔ اسے اپنا چہرہ گرم محسوس ہو رہا تھا۔ اس نے جان بوجھ کر اپنے ہاتھ سے کانٹا زمین پر گرا دیا اور اسے اُٹھانے کے بہانے نیچے فرش کی طرف جھک گیا۔ اس نے نیچے سے فریڈ کی آواز سنی۔

''دیکھو ہرمائنی! ہم سے کچھ مت پوچھو تاکہ ہمیں تم سے جھوٹ بولنے کی نوبت پیش نہ آئے۔ چلو جارج! اگر ہم جلدی پہنچ جاتے ہیں تو جڑی بوٹیوں کے علم کی کلاس سے پہلے کچھ وسیع سماعتی کان ضرور بیچنے میں کامیاب ہو جائیں گے......''

ہیری نے اپنا کانٹا اُٹھایا اور سیدھا ہو کر نشست پر بیٹھ گیا۔ اس نے دیکھا کہ فریڈ اور جارج اپنے ہاتھوں میں بہت سارے ٹوسٹ پکڑے دور جا رہے تھے۔

''اس بات کا کیا مطلب ہے؟'' ہرمائنی نے پوچھا اور کبھی ہیری کی اور کبھی رون کی طرف دیکھنے لگی۔ ''ہم سے مت پوچھو...... کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کے پاس جوک شاپ کیلئے پیسے آ چکے ہیں......؟''

''میں بھی یہی سوچ رہا تھا......'' رون نے اپنی بھنوئیں چڑھاتے ہوئے کہا۔ ''انہوں نے گرمیوں میں مجھے نئے کپڑے بھی

دلوائے تھے اور میں یہ نہیں سمجھ پایا کہ ان کے پاس پیسے کہاں سے آئے تھے......؟''

ہیری نے فیصلہ کیا کہ گفتگو کو اس خطرناک دوراہے سے دور ہٹا دیا جائے کیونکہ ان کی حس سراغ رسانی بیدار ہو چکی تھی اور ہیری نہیں چاہتا تھا کہ وہ اس بارے میں اس سے کوئی رائے معلوم کریں لہٰذا اس نے فوری طور پر او ڈبلیو ایل کا ذکر چھیڑ دینا مناسب سمجھا۔

''کیا تمہیں لگتا ہے کہ یہ سال واقعی مشکل ترین ثابت ہوگا؟ امتحانوں کی وجہ سے؟''

''اوہ ہاں!'' رون نے جلدی سے کہا۔''ایسا ہونا ہی ہے، ہے نا؟ او ڈبلیو ایل واقعی اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔ وہ ان ملازمتوں کے حصول کا تعین کرتے ہیں جن کیلئے ہم اہلیت رکھتے ہوں گے۔ ہمیں اس سال مستقبل سازی کیلئے مختلف تجاویز بھی دی جائیں گی۔ بل نے مجھے بتایا ہے، تا کہ ہم یہ انتخاب کر سکیں کہ ہم اگلے سال این ای ڈبلیو ٹی کی پڑھائی میں کون سے مضامین لینا چاہتے ہیں......؟''

''تم لوگ ہوگورٹس کی پڑھائی مکمل کرنے کے بعد کس سمت میں جانے کا ارادہ رکھتے ہو؟'' ہیری نے دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ جب کچھ دیر بعد وہ ان دونوں کے ہمراہ بڑے ہال سے باہر نکل رہے تھے، ان کے قدم جادوئی تاریخ ایک مطالعہ کے کلاس روم کی طرف بڑھ رہے تھے۔

''اس بارے میں سنجیدگی سے تو کچھ نہیں سوچا......بس شاید......'' رون نے آہستگی سے کہا۔ وہ کسی قدر الجھا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''شاید کیا......؟'' ہیری نے اسے کریدتے ہوئے پوچھا۔

''میرا خیال ہے کہ ایرور بننا کافی اچھا رہے گا......'' رون نے تیزی سے جواب دیا۔

''ہاں! صحیح کہا......'' ہیری نے جوشیلے انداز میں کہا۔

''لیکن اس کیلئے بہت اعلیٰ نمبروں کی ضرورت ہے، اگر تعلیمی نتیجہ معیاری ہوا تو......'' رون نے تھوڑا جھجکتے ہوئے کہا۔''اور تم ہرمائنی......؟''

''میں نہیں جانتی......میں کوئی حقیقی اہم کام سرانجام دینا چاہوں گی!'' ہرمائنی نے کہا۔

''ایرور کے فرائض بھی کافی اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔'' ہیری جلدی سے بولا۔

''ہاں! ہوتے تو ہیں لیکن یہ دنیا کا واحد اہم کام نہیں ہے۔'' ہرمائنی نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔''میرا مطلب ہے کہ اگر میں ایس پی ای ڈبلیو (گھریلو خرسوں کے بنیادی حقوق کی تنظیم) کے کام کو مزید آگے بڑھا سکوں......''

ہیری اور رون نے اس بارے میں خاص دھیان رکھا کہ وہ ہرمائنی کی بات پر ایک دوسرے کی طرف بالکل نہ دیکھیں کیونکہ ان کے چہروں پر رُکی ہوئی مسکان کا بند ٹوٹ جائے گا۔

پوری کلاس کے طلباء کی رائے اس بارے میں ایک ہی تھی کہ مطالعہ تاریخ یعنی جادوئی تاریخ ایک مطالعہ......کا مضمون دنیا کا بیزار کن مضمون تھا جس کی استاد ایک بھوت پروفیسر بینز تھے اور ان کی گھر گھراتی ہوئی سپاٹ آواز ہر قسم کے تاثر سے عاری تھی۔ ان کی پڑھائی کے مشینی انداز سے دس ہی منٹ بعد طبیعت پر نیند کے جھونکے طاری ہو سکتے تھے۔ گرم موسم میں پانچ منٹ میں۔ وہ اپنے پڑھانے کا انداز کبھی نہیں بدلتے تھے۔ وہ بغیر رُکے اپنا لیکچر جاری رکھتے تھے جبکہ طلباء ضروری باتوں کا خلاصہ لکھتے جاتے تھے یا پھر خلاء میں بلا مقصد گھورتے رہتے تھے۔ ہیری اور رون اب تک اس مضمون میں صرف اسی لئے پاس ہو پائے تھے کیونکہ انہوں نے امتحانات قریب آنے پر ہرمائنی کے نوٹس اتار لئے تھے کیونکہ صرف وہی بینز کی آواز کی سلا دینے والی قوت سے مزاحمت کر پاتی تھی۔

آج انہیں جادوگروں اور دیوؤں کے مابین گھمسان جنگ پر ڈیڑھ گھنٹے کا بیزار کن لیکچر برداشت کرنا پڑا۔ ہیری نے پہلے دس منٹ میں جو کچھ سنا، اس سے وہ جان گیا کہ کوئی اور استاد انہیں پڑھاتا تو یہ مضمون تھوڑا دلچسپ ہوسکتا تھا لیکن اس کے بعد اس کا دماغ بھٹک گیا اور باقی وقت میں وہ رون کے ساتھ اپنے چرمئی کاغذوں کے کونے میں ہینگ مین نامی کھیل کھیلتا رہا۔ اس دوران ہرمائنی انہیں کنکھیوں سے غصے بھری نظروں سے گھورتی رہی۔ جب وہ کلاس سے باہر نکلنے کیلئے اُٹھے تو ہرمائنی ٹھنڈے لہجے میں بولی۔ ''اگر میں تم لوگوں کو اس سال اپنے نوٹس نہ دوں تو کیسا رہے گا؟'' (پروفیسر بینز اُڑ کر تختہ سیاہ میں سے جا چکے تھے)

''ہم او ڈبلیو ایل میں فیل ہو جائیں گے۔'' رون نے جلدی سے کہا۔ ''ہرمائنی! کیا تمہارا ضمیر یہ بات گوارا کر پائے گا......''

''دیکھو! تم دونوں اسی لائق ہو۔'' اس نے تپاک انداز میں کہا۔ ''تم دونوں تو ان کی بات سننے کی زحمت تک بھی نہیں کرتے ہو......''

''ہم کوشش تو ضرور کرتے ہیں۔'' رون نے روہانسے انداز میں کہا۔ ''لیکن ہمارے پاس تمہارے جیسا دماغ اور یادداشت یا قوت برداشت بالکل نہیں ہے......تم ہم سے زیادہ چالاک ہو......کیا اس کیلئے ہمیں قصوروار ٹھہرانا درست ہے؟''

''اوہ یہ چاپلوسی تو رہنے ہی دو......'' ہرمائنی نے منہ بنا کر کہا لیکن جب وہ گیلے صحن میں سب سے آگے نکلے تو وہ تھوڑی کم ناراض لگ رہی تھی۔

دھند جیسی بارش ہو رہی تھی جس سے صحن کے کونوں میں جھرمٹ بنا کر کھڑے طلباء بھی کافی دھندلے دکھائی دے رہے تھے۔ ہیری، رون اور ہرمائنی نے وزنی ٹپکتی ہوئی بالکونی کے نیچے کا ایک خالی کونا چنا۔ انہوں نے ستمبر کی برفیلی سنسناتی ہوا سے بچنے کیلئے اپنے چوغوں کے کالر اونچے کر لئے تھے اور وہ اس بارے میں باتیں کر رہے تھے کہ سنیپ سہ ماہی کی پہلی کلاس میں انہیں کیا پڑھائیں گے۔ وہ اس بات پر متفق تھے کہ سنیپ کسی مشکل چیز کا ہی انتخاب کریں گے تاکہ وہ دو مہینے کی چھٹیوں کے بعد طلباء کی ہوا نکال سکیں۔ اسی وقت کوئی کونے سے مڑ کر ان کے قریب آیا۔

''کیسے ہو ہیری......!''

یہ چو چینگ تھی اور سب سے بڑی بات یہ تھی کہ وہ ایک بار پھر تنہا ہی آئی تھی۔ یہ بہت غیر معمولی بات تھی، چو چینگ ہمیشہ کھی کھی کرنے والی لڑکیوں سے گھری رہتی تھی۔ ہیری کو یاد تھا کہ ژلبال رقص تقریب کے بارے میں اس سے دریافت کرنے کیلئے اسے تنہائی کی تلاش میں کس قدر پریشان ہونا پڑا تھا۔

''میں اچھا ہوں تم سناؤ......'' ہیری نے کہا اور اسے اپنا چہرہ گرم محسوس ہونے لگا۔ اس نے خود سے کہا کہ کم از کم تم اس بار چپچپے بدبودار رس سے لت پت نہیں ہو۔ لگتا تھا کہ چو چینگ بھی کچھ ایسا ہی سوچ رہی تھی۔

''تم نے وہ رس ہٹا دیا تھا؟''

''ہاں!'' ہیری نے مسکرانے کی کوشش کی جیسے ان کی پچھلی ملاقات کی یاد خجالت آمیز نہ ہو بلکہ خاصی دلچسپ رہی ہو۔ ''تو کیا تمہاری......ار......چھٹیاں اچھی گزریں؟''

جس لمحے اس کے منہ سے یہ جملہ پھسلا تو وہ سوچنے لگا کہ کاش اس نے یہ نہ کہا ہوتا۔ سیڈرک ڈیگوری، خوبرو چو چینگ کا محبوب دوست تھا اور اس کی موت کے صدمے نے یقینی طور پر اس کی چھٹیوں کو بھی اتنا ہی متاثر کیا ہوگا جتنا کہ ہیری کو چھٹیوں کو کیا تھا۔ چو چینگ کا چہرہ کسی قدر سخت ہو گیا لیکن وہ سنبھلتے ہوئے بولی۔ ''ٹھیک ہی تھیں، تم تو جانتے ہی ہو کہ......''

''کیا یہ ٹورناڈوز کا بیج ہے؟'' اچانک رون نے چو چینگ کے چوغے کے سامنے والے حصے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جہاں ایک آسمانی نیلے رنگ کا بیج لگا ہوا تھا جس پر سنہرے رنگ میں دو 'ٹی' کے حرف لکھے ہوئے تھے۔ ''تم ان کی ٹیم کی حوصلہ افزائی تو نہیں کرتی ہو، ہے نا؟''

''ہاں! میں ایسا ہی کرتی ہوں!'' چو چینگ نے قطع کلامی پر برا نہیں منایا تھا۔

''کیا تم آغاز سے ہی ان کی ٹیم کی حمایت کرتی رہی ہو یا پھر تب سے کر رہی ہو جب سے وہ لوگ جیتنے لگے ہیں؟'' رون نے ایسے انداز میں پوچھا جس سے ہیری کو لگا کہ رون غیر محسوس انداز میں اس پر الزام لگا رہا ہو۔

''میں ان کی حمایت چھ سال کی عمر سے کر رہی ہوں۔'' چو چینگ نے ٹھنڈے لہجے میں کہا۔ ''اچھا ہیری!...... بعد میں ملیں گے......''

وہ چلی گئی، ہرمائنی نے تب تک انتظار کیا جب تک چو چینگ نے صحن میں نصف فاصلہ طے نہ کر لیا پھر وہ رون کی طرف متوجہ ہوئی۔

''تم بھی کتنے پھوہڑ ہو......؟''

''کیوں؟ میں نے تو اس سے صرف یہ پوچھا تھا کہ......''

''کیا تم یہ نہیں سمجھ پائے کہ وہ ہیری سے تنہائی میں بات کرنا چاہتی تھی......''

''تو کیا ہوا؟ وہ شوق سے کرسکتی تھی، میں اسے روک تھوڑی رہا تھا......''

''تو پھر تم اس پر اس کی پسندیدہ کیوڈچ ٹیم کے حوالے سے حملہ کیوں کر رہے تھے؟''

''حملہ......؟ میں اس پر کوئی حملہ نہیں کر رہا تھا، میں تو بس......''

''اگر وہ ٹورناڈوز کی حمایت کرتی ہے تو کسے فرق پڑتا ہے؟''

''اوہ چھوڑو بھی! ان کے بیج پہننے والے نصف لوگوں نے پچھلے موسم میں ہی بیجز خریدے تھے......''

''لیکن اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟''

''اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ حقیقی حمایتی نہیں ہے، وہ تو صرف ان کی کامیابی کے باعث ان کی حمایتی بنی پھرتی ہے......''

''میں تو یہ جاننا چاہتی ہوں کہ اس سے فرق کیا پڑتا ہے؟''

''لو گھنٹی بج گئی ہے......'' ہیری نے انہیں بتایا کیونکہ وہ دونوں اتنے زور زور سے نوک جھونک کر رہے تھے کہ گھنٹی کی آواز تک انہیں سنائی نہیں دی تھی۔ ان کی بحث اس وقت تک ختم نہ پائی جب تک وہ سنیپ کے تہہ خانے کی راہداری میں پہنچ نہیں گئے تھے۔ اس سے ہیری کو یہ سوچنے کا پورا موقع مل گیا کہ نیول اور رون اگر اس کے ساتھ چپکے رہے تو اس کی چوچینگ سے کبھی دو منٹ بھی بات نہیں ہو پائے گی، جب تک کہ وہ یہ ملک چھوڑ کر چلا نہ جائے......

سنیپ کے کلاس روم کے دروازے کے باہر قطار میں کھڑے کھڑے اس نے سوچا پھر بھی یہی کیا کم تھا کہ وہ اس سے بات کرنے کیلئے تنہا چلی آئی تھی۔ وہ سیڈرک سے محبت کرتی تھی، وہ آسانی سے اس بات کیلئے ہیری سے نفرت کرسکتی تھی کہ ہیری سہ فریقی ٹورنامنٹ کی بھول بھلیوں سے صحیح سلامت باہر نکل آیا تھا اور سیڈرک مر گیا تھا لیکن اس کے باوجود وہ اس سے دوستانہ لہجے میں باتیں کر رہی تھی۔ وہ اسے پاگل یا جھوٹا نہیں سمجھ رہی تھی۔ وہ اسے سیڈرک کی موت کا ذمہ دار بھی نہیں ٹھہرا رہی تھی...... ہاں! چوچینگ نے یقیناً اس سے بات کرنے کی کوشش کی تھی اور ایسا دو دن میں دوسری مرتبہ ہوا تھا...... یہ سوچ کر ہیری کا حوصلہ بڑھ گیا۔ سنیپ کے تہہ خانے کا دروازہ کھل گیا۔ ان کی خطرناک آواز سے بھی ہیری کے سینے میں رقص کرتا ہوا امید کا ننھا سا بلبلہ نہیں پھوٹ پایا۔ وہ رون اور ہرمائنی کے تعاقب میں کلاس روم میں داخل ہوا اور سب سے پیچھے والی اپنی مخصوص نشست پر جا بیٹھا۔ وہ رون اور ہرمائنی کے درمیان میں بیٹھا ہوا تھا اور ان دونوں کے منہ سے نکلنے والے چڑ چڑے جملوں کو مسلسل نظر انداز کر رہا تھا۔

''خاموشی سے بیٹھ ہو جاؤ......'' سنیپ نے سب کے اندر پہنچ جانے کے بعد دروازہ بند کرتے ہوئے تیز لہجے میں کہا۔ دراصل ایسا کہنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی، جس لمحے کلاس نے دروازہ بند ہونے کی آواز سنی تھی، ویسے ہی خاموشی چھا گئی تھی اور ہر کوئی اپنی مصروفیت چھوڑ کر اور سنبھل کر سیدھا بیٹھ چکا تھا۔ سنیپ مڑے اور اپنی میز کی طرف بڑھے۔ میز کے پیچھے کھڑے ہو کر انہوں نے سب کو چبھتی نظروں سے گھور کر دیکھا۔

''مجھے لگتا ہے کہ آج کا سبق شروع کرنے سے پہلے مجھے تم لوگوں کو یہ یاددہانی کرنا زیادہ بہتر رہے گا کہ آئندہ جون کے مہینے میں تم لوگ ایک اہم امتحان دینے جا رہے ہو، جس میں تمہیں یہ ثابت کرنا ہوگا کہ تم نے جادوئی مرکبات بنانے اور ان کے استعمال کے بارے میں کیا کچھ سیکھا ہے؟ حالانکہ اس کلاس کے کچھ طلباء بے شک گدھے ہیں لیکن مجھے امید ہے کہ تم لوگ اپنے اوڈبلیوایل میں کم از کم قابل قبول نمبر حاصل کر لو گے ورنہ...... میں بے حد ناراض ہو جاؤں گا۔''

ان کی نگاہ گھومتی ہوئی نیول کے چہرے پر ٹھہر گئی، جس نے گھبرا کر بمشکل تھوک نگلا۔

''ظاہر ہے اس سال کے بعد تم میں سے کچھ طلباء میری کلاس میں نہیں رہیں گے۔'' سنیپ نے مزید کہا۔ ''میں اپنی این ای ڈبلیو ٹی کلاسوں میں سب سے عمدہ اور لائق طلباء کا ہی انتخاب کرتا ہوں جس کا مطلب یہ ہے کہ تم میں سے کچھ لوگ یقینی طور پر مجھ سے جدا ہو جائیں گے۔''

ان کی چمکتی ہوئی آنکھیں ہیری کے چہرے پر ٹھہر گئیں اور ان کے ہونٹ سکڑ گئے۔ ہیری نے انہیں پلٹ کر گھورا اور اسے یہ سن کر نہایت خوشی ہوئی کہ پانچویں سال کے بعد وہ جادوئی مرکبات کا مضمون چھوڑ دے گا۔

''لیکن جدائی کے اس خوشگوار احساس سے پہلے ابھی ایک سال باقی ہے۔'' سنیپ نے آہستگی سے کہا۔ ہیری کو ایک لمحے کیلئے لگا جیسے وہ اس کے چہرے پر پھیلے خوشی کے آثار پہچان چکے تھے۔ ''اس لئے چاہے تم این ای ڈبلیو ٹی میں میرا مضمون پڑھنا چاہو یا نہ پڑھنا چاہو، تم لوگوں کو میرا یہی مشورہ ہے کہ تم اچھے سے اچھا گریڈ پانے کی کوشش کرو جس کی میں اپنے اوڈبلیوایل طلباء سے توقع رکھتا ہوں......''

''آج ہم ایک ایسا مرکب بنائیں گے جو اوڈبلیوایل میں اکثر آتا رہتا ہے...... مسکن آور مرکب! یہ ہیجان اور اضطرابی کیفیت میں سکون بہم پہنچاتا ہے اور ذہنی خلفشار کی مشتعل تحریک کو ختم کرتا ہے۔ اس بات کا خاص دھیان رہے کہ اگر تم لوگوں نے اجزاء کی مقدار میں زیادتی کر دی تو اسے پینے والا ابدی نیند بھی سو سکتا ہے۔ اس لئے تمہیں بہت توجہ سے کام کرنا ہوگا۔'' ہیری کی بائیں طرف بیٹھی ہرمائنی تھوڑا چوکنا ہو گئی اور اس کے چہرے پر انہماک کا تاثر غالب دکھائی دیا۔ سنیپ نے اپنی چھڑی لہرائی۔ ''اجزاء اور بنانے کی ترکیب تختہ سیاہ پر لکھا ہے......'' (وہاں پر اب خودبخود لفظ ابھرنے لگے تھے) ''تمہیں جو اجزاء چاہئے، وہ سب......'' انہوں نے ایک بار پھر اپنی چھڑی لہرائی۔ ''پنساری کی الماری میں موجود ہیں......'' (الماری کا دروازہ خودبخود کھل گیا) ''تمہارے پاس ڈیڑھ گھنٹے کا وقت ہے...... چلو شروع ہو جاؤ......''

جیسا کہ ہیری، رون اور ہرمائنی کو امید تھی، سنیپ اس سے زیادہ دشوار کام نہیں دے سکتے تھے۔ اجزاء کو کڑاہی میں ایک مخصوص ترتیب کے ساتھ نپے تلے وقت میں شامل کرنا تھا۔ مرکب کو پکائی کے عمل میں مخصوص انداز میں ہلانا اور گھمانا تھا۔ پہلے تو اس گھماؤ کا سلسلہ گھڑی وار ہوتا اور پھر خلاف گھڑی وار۔ اس گھماؤ کی مقررہ تعداد بھی متعین تھی کہ کس طرف کتنی بار گھمایا جائے؟ جو یقیناً چکرا دینے

والا کام تھا۔ مرکب کے اُبلتے وقت نیچے جلتے ہوئے شعلے بالکل سیدھے اور دھیمے ہونا چاہئیں۔ کچھ مخصوص منٹ کے اُبال کے بعد ہی اس میں آخری اجزاء کو شامل کیا جانا تھا۔

جب دس منٹ باقی رہ گئے تو پروفیسر سنیپ نے اپنی میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے طلباء کو آگاہ کیا۔ ''وقت اور ترتیب کے لحاظ سے اب تمہارے مرکبات میں چاندی جیسا سفید دھواں نکل رہا ہوگا......''

ہیری پسینے سے شرابور ہورہا تھا، اس نے متوحش نظروں سے چاروں طرف دیکھا۔ اس کی کڑاہی سے گہرے بھورے دھوئیں کے مرغولے اُٹھ رہے تھے۔ رون کے مرکب میں سے سبز رنگ کی چنگاریاں نکل رہی تھیں۔ سمیس اپنی کڑاہی کے نیچے شعلوں کو اپنی چھڑی سے کرید رہا تھا کیونکہ وہ بجھتے جارہے تھے۔ بہرحال، ہرمائنی کے مرکب سے چاندی جیسے رنگ کا دھواں اُٹھ رہا تھا۔ سنیپ نے اپنی خمارناک نیچی کرکے ہرمائنی کی کڑاہی کی طرف دیکھا اور کوئی تبصرہ نہیں کیا۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ انہیں تمسخر اُڑانے کیلئے اس بار کچھ بھی نہیں مل پایا تھا۔ بہرحال، ہیری کی کڑاہی کے پاس پہنچ کر سنیپ ٹھٹک کر رُک گئے اور اسے دیکھ کر ان کے چہرے پر ایک زہریلی مسکان پھیل گئی۔

''پوٹر! یہ کیا ہے......؟''

کلاس میں سامنے والی قطار میں بیٹھے سلے درن کے تمام طلباء اشتیاق بھری نظروں سے اس طرف دیکھنے لگے، جب سنیپ ہیری کا تمسخر اُڑاتے تھے تو انہیں بڑا مزہ آتا تھا۔

''مسکن آور مرکب!'' ہیری نے ہیجان بھرے لہجے میں کہا۔

''پوٹر! مجھے یہ بتاؤ کہ کیا تم پڑھ سکتے ہو؟'' انہوں نے آہستگی سے پوچھا۔

ڈریکوملفوائے بلند آواز میں ہنسنے لگا۔

''جی ہاں!'' ہیری نے کہا، اس کی انگلیاں اپنی چھڑی پر سخت ہوگئیں۔

''پوٹر! تختہ سیاہ پر لکھی ہوئی ہدایات کی تیسری سطر تو ذرا پڑھ کر سناؤ......''

ہیری نے تختہ سیاہ کی طرف دیکھا۔ تہہ خانے میں اس وقت کئی رنگوں کے دھوئیں کے بادل تیر رہے تھے جس کی وجہ سے ہدایات پڑھ پانا آسان کام نہیں تھا۔

''حجرالقمر کا سفوف ملاؤ، تین بار گھڑی وار سمت میں گھماؤ، سات منٹ تک اسے دھیمی آنچ میں ابلنے دو پھر عرق حریق کی دو بوندیں اس میں شامل کرو......''

اس کا دل یکایک ڈوب گیا۔ اس نے عرق حریق کی بوندیں تو ملائی ہی نہیں تھیں بلکہ سات منٹ تک مرکب اُبالنے کے بعد وہ سیدھا ہدایات کی چوتھی سطر پر پہنچ گیا تھا۔

''پوٹر! کیا تم نے تیسری سطر کی ہدایات پر پورا پورا عمل کیا ہے؟'' سنیپ نے پوچھا۔

''نہیں......'' ہیری نے آہستگی سے کہا۔

''میں نے سنا نہیں پوٹر!''

''نہیں......'' ہیری اس بار زیادہ زور سے بولا۔ ''میں عرق حریق کی بوندیں شامل کرنا بھول گیا تھا۔''

''میں جانتا ہوں کہ تم بھول گئے تھے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ تمہارا مرکب بالکل ناقص اور ناکارہ ہے......'ایونسکوتم!'

ہیری کی کڑاہی میں ابلتا ہوا مرکب آناً فاناً غائب ہو گیا اور ہیری محض ہونقوں کی طرح اپنی خالی کڑاہی کو گھورتا رہ گیا۔

''تم میں سے جن لوگوں نے ہدایات کو ٹھیک سے پڑھا ہے۔ وہ ایک شیشی میں اپنے مرکب کا نمونہ بھریں۔ اس پر اپنے نام کا صاف ستھرا لیبل لگائیں اور جانچ کیلئے میری میز پر لائیں۔'' سنیپ نے تیزی سے کہا۔ ''اور ہوم ورک! حجر القمر کے خواص اور مرکب بنانے میں اس کے استعمال پر بارہ انچ لمبا چرمئی کاغذ...... جو مجھے جمعرات والے دن تک مل جانا چاہئے۔''

جب ہیری کے چاروں طرف طلباء اپنی اپنی بوتلوں میں مرکب کے نمونے بھر رہے تھے تو اس نے بوکھلائے ہوئے انداز میں اپنی چیزوں کو صاف کیا۔ اس کا مرکب رون کے مرکب زیادہ برا نہیں تھا جس میں سے سڑے ہوئے انڈوں جیسی بدبو اُٹھ رہی تھی یا نیول کے مرکب جیسا بالکل نہیں تھا جو تازہ ملائے گئے سیمنٹ جیسا ہو چکا تھا اور نیول کو اسے اپنی کڑاہی سے کھود کھود کر نکالنا پڑ رہا تھا۔ بہرحال، صرف ہیری کو ہی اپنی محنت کے عوض صفر ملے گا۔ اس نے چھڑی بستے میں رکھی اور اپنی نشست پر واپس جا کر بیٹھ گیا۔ وہ خاموشی سے طلباء کو اپنی اپنی بوتلیں سنیپ کی میز پر رکھتے ہوئے دیکھتا رہا۔ جب بالآخر گھنٹی بجی تو ہیری سب سے پہلے تہہ خانے سے باہر نکلا۔ جب رون اور ہرمائنی بڑے ہال میں اس کے پاس پہنچے تو وہ اپنا دوپہر کا کھانا شروع کر چکا تھا۔ صبح کے مقابلے میں اب چھت زیادہ سیاہ ہو چکی تھی۔ اونچی کھڑکیوں پر بارش کی پھوار ٹکرا رہی تھی۔

''یہ کافی پیچیدہ تھا......'' ہرمائنی نے تسلی دیتے ہوئے کہا جب وہ ہیری کے پہلو میں بیٹھی اور اس نے اپنی پلیٹ میں کھانے کا سامان ڈال لیا۔ ''تمہارا مرکب گوئل جتنا برا نہیں تھا جب اس نے اپنی بوتل میں مرکب بھرا تو وہ چیخ کر ٹوٹ گئی اور اس کے چوغے میں آگ لگ گئی تھی......''

''سنیپ شروع سے ہی میرے ساتھ ناانصافی کرتے آئے ہیں۔'' ہیری نے غصے سے اپنی پلیٹ کو گھورتے ہوئے کہا۔ کسی نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ تینوں اچھی طرح جانتے تھے کہ جب سے ہیری نے ہوگورٹس میں قدم رکھا تھا اسی لمحے سے سنیپ اور ہیری کے مابین ایک دوسرے کیلئے گہری نفرت کی دیوار کھڑی ہو گئی تھی جو وقت کے ساتھ ساتھ اونچی ہوتی جا رہی تھی۔

''میرا خیال تھا کہ وہ اس سال ہمارے ساتھ کچھ بہتر برتاؤ کریں گے۔'' ہرمائنی نے مایوسی بھرے انداز میں کہا۔ ''میرا مطلب ہے......تم جانتے ہی ہو......'' اس نے محتاط نظروں سے چاروں طرف نظر دوڑائی۔ ان کی قریبی چھ چھ نشستیں خالی پڑی تھیں اور کوئی بھی

میز کے پاس سے گزر نہیں رہا تھا۔''اب وہ ققنس کے گروہ میں شامل ہیں......''

''زہریلے سانپوں کی عادتیں کبھی نہیں بدلتی ہیں......'' رون نے مسکراتے ہوئے کہا۔''چاہے جو بھی ہو، مجھے تو ہمیشہ لگتا ہے کہ ڈمبل ڈور سٹھیا گئے ہیں جو سنیپ پر بھروسہ کر رہے ہیں۔ اس بات کا ثبوت کیا ہے کہ تم جانتے ہو کون؟ کیلئے کام کرنا اس نے واقعی بند کر دیا ہے......؟''

''رون!'' ہرمائنی نے اس کی طرف پلٹ کر تیکھی آواز میں کہا۔''مجھے لگتا ہے کہ ڈمبل ڈور کے پاس اس بات کے کافی ثبوت ہوں گے حالانکہ انہوں نے وہ تمہیں دکھائے نہیں ہیں۔''

''اوہ تم دونوں خاموش ہو جاؤ۔'' ہیری نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا جب رون نے بحث کرنے کیلئے اپنا منہ کھولنے کی کوشش کی تھی۔ رون اور ہرمائنی دونوں ہی مجسمے کی طرح ساکت ہو گئے۔ وہ کافی ناراض دکھائی دے رہے تھے۔ ہیری نے چڑچڑے انداز میں کہا۔''کیا تم دونوں کبھی سکون سے نہیں رہ سکتے؟ ہمیشہ ایک دوسرے سے بحث کرتے رہتے ہو۔ اس چق چق سے میرا دماغ خراب ہو رہا ہے۔'' اپنا کھانا چھوڑ کر اس نے بستہ کندھے پر ڈالا اور انہیں وہیں بیٹھا چھوڑ کر چل دیا۔

ایک بار میں دو دو سیڑھیاں پھلانگتے ہوئے اس نے سنگ مرمر کی سیڑھیاں عبور کیں اور دوپہر کے کھانے کیلئے اترتے ہوئے طلباء کے پاس سے گزرا۔ اچانک جو غصہ اس کے اندر جوش مارنے لگا تھا، وہ اب بھی بری طرح سلگ رہا تھا۔ رون اور ہرمائنی کے صدمے سے بگڑے ہوئے چہرے یاد کر کے اسے بڑی تسکین مل رہی تھی۔ اس نے سوچا کہ انہیں سبق سکھانے کی ضرورت تھی، وہ لوگ سکون سے کیوں نہیں رہ سکتے تھے...... ہمیشہ نوک جھونک...... لڑائی جھگڑا...... اس سے تو کوئی بھی پاگل ہو جائے گا......

بالائی منزل پر پہنچنے پر وہ فوجی سر کیڈوگن کی بڑی تصویر کے قریب سے گزرا۔ سر کیڈوگن نے اپنی تلوار باہر کھینچی اور ہیری کی طرف تیزی سے لہرائی لیکن اس نے بالکل نظر انداز کر دیا۔

''ادھر آؤ نیچ لڑکے...... رُکو اور مجھ سے مقابلہ کرو......'' سر کیڈوگن نے اپنے خود کے پیچھے سے دبی ہوئی آواز میں چلا کر کہا لیکن ہیری آگے بڑھتا چلا گیا۔ جب سر کیڈوگن نے چچڑی کی طرح پیچھا کرتے ہوئے قریبی تصویر میں داخل ہونے کی کوشش کی تو وہاں پر موجود ایک بڑے اور شکاری کتے نے ان کی بولتی بند کر دی اور انہیں واپس بھگا دیا۔

ہیری نے وقفے کا باقی دورانیہ شمالی مینار کے بالائی دروازے کی دہلیز پر بیٹھ کر گزارا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جب گھنٹی بجی تو وہ پروفیسر سبیل ٹراؤلینی کی کلاس روم تک جانے والی سفید سیڑھی پر سب سے پہلے چڑھ گیا۔

جادوئی مرکبات کے بعد علم جوتش کی کلاس ہیری کی کم پسندیدہ کلاس تھی اور اس کی بڑی وجہ صرف یہ تھی کہ پروفیسر ٹراؤلینی نے یہ عادت بنالی تھی کہ وہ اس کی ناگہانی موت کی پیش گوئیاں کرتی ہی رہتی تھیں۔ وہ دبلی پتلی خاتون تھیں، شال اوڑھے رہتی تھیں اور ان کے بدن پر منکوں کی مالائیں چمکتی رہتی تھیں۔ انہیں دیکھ کر ہیری کو کسی کیڑے مکوڑے کی یاد آتی تھی کیونکہ عینک کی وجہ سے ان کی

آنکھیں بہت بڑی بڑی دکھائی دیتی تھیں، جب ہیری کمرے میں داخل ہوا تو لیمپ سکارف سے ڈھکے ہوئے تھے اور آگ کی روشنی اتنی دھیمی تھی کہ وہ ہیری کو دیکھ نہیں پائیں۔ وہ خوابیدہ اندھیرے میں سے گزرتا ہوا ایک نشست پر جا کر خاموشی سے بیٹھ گیا۔ باقی طلباء اگلے پانچ منٹ میں وہاں پہنچ گئے۔ رون نے دروازے میں کھڑے ہو کر چاروں طرف نظر دوڑائی اور پھر سیدھا ہیری کے پاس چلا آیا۔ کم از کم اتنا سیدھا جتنا وہ پھیلی ہوئی میزوں اور کرسیوں کے درمیان میں سے آ سکتا تھا۔

''ہرمائنی اور میں نے بحث کرنا چھوڑ دی ہے۔'' رون نے بیٹھتے ہی ہیری سے کہا۔

''اچھی بات ہے......'' ہیری سپاٹ لہجے میں بولا۔

''لیکن ہرمائنی کہتی ہے کہ تم اپنا غصہ ہم لوگوں پر نکالنا بند کر دو، تو یہ اچھا رہے گا۔'' رون نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

''میں ایسا کچھ نہیں کر رہا ہوں......'' ہیری نے تیزی سے کہا۔

''میں تو تمہیں صرف اس کا پیغام سنا رہا ہوں۔'' رون نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔ ''ویسے مجھے بھی اس کی بات صحیح لگتی ہے۔ سمیس اور سنیپ تمہارے ساتھ کیسا برتاؤ کرتے ہیں؟ اس میں ہماری کوئی غلطی نہیں ہے......''

''میں ایسا کب کہا......؟''

''ایک اور خوشگوار دن میں تمہیں خوش آمدید کہتی ہوں......'' پروفیسر ٹراؤلینی نے اپنی سدابہار پراسرار اور پھنکارتی ہوئی آواز میں کہا۔ ہیری خاموش ہو گیا، وہ چڑچڑا ہو رہا تھا حالانکہ اسے خود پر کسی قدر شرمندگی محسوس ہو رہی تھی۔ ''علم جوتش کی کلاس میں تم سب لوگوں کا استقبال کیا جاتا ہے۔ ظاہر ہے کہ چھٹیوں میں تمہارے مستقبل پر میں پوری نظر رکھے ہوئے تھی اور مجھے یہ دیکھ کر خوشی ہوئی کہ تم سب صحیح سلامت ہوگورٹس میں لوٹ آئے ہو...... جیسا کہ میں پہلے سے جانتی تھی...... تم لوگوں کو اپنی اپنی میز پر ایک کتاب رکھی ہوئی ملے گی۔ اینگوایمگو کی کتاب 'خوابوں کی ندائے غیب'...... خوابوں کی مدد سے مستقبل بینی حاصل کرنے کا ایک یہ نہایت مفید طریقہ ہے۔ اس بات کا کافی امکان ہے کہ تمہارے او ڈبلیو ایل میں بھی یہی پوچھا جائے گا۔ ظاہر ہے کہ میں یہ نہیں جانتی ہوں کہ علم جوتش جیسے پاکیزہ فن میں پاس یا فیل ہونے کی ذرا بھی اہمیت ہوتی ہے۔ اگر آپ کے پاس اندرونی آنکھ ہے تو امتحانات اور اعلیٰ نمبروں کا حصول بہت کم معنی رکھتے ہیں۔ بہرحال ہیڈ ماسٹر چاہتے ہیں کہ تم اس امتحان میں بیٹھو، اس لئے......''

ان کی آواز دھیمی ہوتے ہوتے غائب ہو گئی جیسے ان سب کو بھی پورا یقین ہو گیا کہ پروفیسر ٹراؤلینی اپنے مستقبل کو امتحانات جیسی معمولی چیزوں سے بالاتر سمجھتی ہوں۔

''سب سے پہلے کتاب کا پیش لفظ کھول کر پڑھو کہ اینگو خوابوں کی تشریح کے معاملے میں کیا نظریات پیش کرتا ہے، پھر جوڑیاں بنا لو۔ ایک دوسرے کو حال میں دکھائی دیئے خواب سنا کر ان کی تعبیر معلوم کرنے کیلئے 'خوابوں کی ندائے غیبی' کا اچھی طرح سے استعمال کرو......''

اس کلاس کے بارے میں ایک اچھی بات یہ تھی کہ اس کے دو لگاتار پیریڈ نہیں تھے۔ جب تک انہوں نے کتاب کا پیش لفظ کو ختم کیا تب تک خوابوں کی تعبیروں کیلئے بمشکل دس ہی منٹ بچے تھے۔ ہیری اور رون کے پاس والی میز پر ڈین نے نیول کے ساتھ جوڑی بنالی تھی۔ نیول ایک ڈراؤنے خواب کی طویل تعبیر کو چھاننے میں جت چکا تھا، جس میں ایک دیوہیکل کیچوا اس کی دادی کا سب سے اچھا ہیٹ پہنے ہوئے تھا۔ ہیری اور رون نے ایک دوسرے کی طرف اُداسی سے دیکھا

''مجھے اپنے خواب کبھی یاد نہیں رہتے، تم اپنا کوئی خواب بتاؤ......؟'' رون نے کہا۔

''تمہیں کوئی نہ کوئی خواب تو یاد کرنا ہی ہوگا۔'' ہیری نے سختی سے کہا۔ وہ اپنے خواب تو کسی کو بتا نہیں سکتا تھا۔ وہ بہت اچھی طرح جانتا تھا کہ قبرستان کے بارے میں اس ڈراؤنے خواب کو بیان کر دینے سے کیسا نتیجہ نکل سکتا تھا۔ اسے اس کا مطلب سمجھانے کیلئے رون یا پروفیسر ٹراؤلینی یا بکواس کتاب 'خواب اور ندائے غیبی' کی قطعی ضرورت نہیں تھی۔

''دیکھو! میں نے کل رات خواب میں دیکھا تھا کہ میں کیوڈچ کھیل رہا ہوں۔'' رون نے آہستگی سے کہا اور یاد کرنے کیلئے اپنے چہرے کو بھینچ کر دباؤ ڈالنے لگا۔ ''تمہیں کیا لگتا ہے کہ اس کا کیا مطلب ہوسکتا ہے؟''

''شاید اس کا مطلب یہ ہوگا کہ تمہیں کوئی بڑا اُڑنے والا جانور کھا جائے گا۔'' ہیری نے کتاب کے صفحات بنا کسی دلچسپی کے پلٹتے ہوئے کہا۔ کتاب کی طویل اور باریک لفظوں والی فہرست میں خواب کے مندرجات کو تلاش کرنا کافی صبر آزما کام تھا۔ بوریت میں ڈوبے ہیری کو اس کام میں ذرا خوشی محسوس نہیں ہو رہی تھی۔ جب پروفیسر ٹراؤلینی نے ہوم ورک میں انہیں ایک مہینے تک دکھائی دینے والے خوابوں کی ڈائری بنانے کی ہدایت کی اور ان کی تعبیروں کو لکھنے پر زور دیا تو وہ مزید اُداس دکھائی دینے لگے۔ جب گھنٹی بجی تو وہ اور رون سیڑھیوں سے جلدی جلدی نیچے اتر گئے۔ رون زور زور سے شکایت کرتا ہوا دکھائی دیا۔

''کیا تمہیں معلوم ہے کہ ہمیں ابھی سے کتنا زیادہ ہوم ورک مل چکا ہے؟ پروفیسر بینز نے دیوؤں کی جنگ کے بارے میں ہمیں ڈیڑھ فٹ لمبے مضمون لکھنے کی ہدایت کی ہے۔ سنیپ نے حجر القمر کے خواص اور ان کے استعمال پر ایک فٹ لمبا مضمون لکھنے کا حکم دیا ہے اور اب ٹراؤلینی نے ایک مہینے تک خوابوں اور تعبیروں کی ڈائری لکھنے کی فرمائش کر ڈالی ہے۔ فریڈ اور جارج اوڈبلیو ایل کی پڑھائی کے بارے میں کچھ غلط نہیں کہہ رہے تھے۔ کاش وہ امبریج چڑیل ہمیں کوئی ہوم ورک نہ دے......''

جب وہ تاریک جادو سے حفاظت کے فن والی کلاس میں داخل ہوئے تو انہیں پروفیسر امبریج استاد والی میز کے پیچھے بیٹھی ہوئی دکھائی دیں۔ وہ گذشتہ رات والا روئیں دار گلابی کوٹ پہنے ہوئے تھے اور سر کے اوپر سیاہ مخملیں بونکٹائی لگائے ہوئے تھیں۔ ہیری کو ایک بار پھر کسی بڑی مکھی کی یاد آئی جو کسی بہت بڑے مینڈک کے اوپر بیٹھی ہوئی تھی۔

طلباء خاموشی سے کمرے میں داخل ہوئے۔ پروفیسر امبریج ان کیلئے اجنبی تھیں اور کوئی یہ بات نہیں جانتا تھا کہ وہ کتنی سخت اور کس مزاج کی تھیں؟ اور کلاس میں کیسا رویہ پسند کرتی تھیں؟

جب تمام طلباء وطالبات اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھ گئے تو پروفیسر امبریج نے تیکھی آواز میں کہا۔ ’’گڈ آفٹر نون......‘‘

کچھ طلباء نے جواب میں گڈ آفٹر نون بڑبڑا کر کہا۔

’’چچ چچ چچ......ایسا بالکل نہیں چلے گا۔‘‘ پروفیسر امبریج نے تیز لہجے میں کہا۔ ’’میں چاہتی ہوں کہ تم لوگ جواب میں بلند آواز میں کہو......گڈ آفٹر نون پروفیسر امبریج......!ایک بار دوبارہ کوشش کرتے ہیں......گڈ آفٹر نون کلاس!‘‘

’’گڈ آفٹر نون پروفیسر امبریج......‘‘ طلباء نے اونچی آواز میں ایک ساتھ کہا۔

’’دیکھا! یہ کوئی زیادہ مشکل کام نہیں تھا؟‘‘ پروفیسر امبریج نے خوشی سے مسکراتے ہوئے کہا۔ ’’اب اپنی چھڑیاں اندر رکھ دو اور اپنی قلمیں نکال لو۔‘‘

کئی طلباء نے اُداسی میں ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ ’چھڑیاں اندر رکھ دو۔‘ کی ہدایت کے بعد آج تک کبھی کوئی دلچسپ کلاس نہیں ہو پائی تھی۔ ہیری نے اپنی چھڑی بستے میں رکھ لی اور قلم، سیاہی کی دوات اور چرمئی کاغذ کا ٹکڑا باہر نکال لیا۔ پروفیسر امبریج نے اپنا ہینڈ بیگ کھولا۔ اس میں سے اپنی بہت چھوٹی سی چھڑی باہر نکالی اور اس سے تختہ سیاہ کو تیزی سے ٹھونکا۔ فوراً تختہ سیاہ پر کچھ الفاظ ابھرنے لگے۔

تاریک جادو سے حفاظت

بنیادی اصولوں کی طرف واپسی

’’اس مضمون کی تمہاری پڑھائی میں کافی شکستہ اور منتشر دکھائی دیتی ہے، بنیادی اصولوں کو جانے بغیر ہم اگلی سیڑھی پر قدم نہیں رکھ سکتے۔ میں سمجھتی ہوں کہ اس ضمن میں تمہاری پڑھائی صحیح طور پر نہیں ہو پائی ہے، ہے نا؟‘‘ پروفیسر امبریج نے کہا اور اپنے ہاتھ باندھ کر طلباء کی طرف مڑیں۔ ’’اساتذہ لگاتار بدلتے رہے اور ان میں سے کسی نے بھی جادوئی محکمے کی پابندیوں اور مجوزہ نصابی تعلیم کو پڑھانے کی ذراسی کوشش نہیں کی۔ ہر کوئی اپنی اپنی جگہ غیر ذمہ داری کا مظاہرہ کرتا رہا۔ اس کی وجہ سے تم لوگ بدقسمتی سے اس پڑھائی میں کافی کمزور واقع ہوئے ہو، جبکہ تمہیں او ڈبلیو ایل کی پڑھائی میں کافی لائق اور اچھے درجے پر ہونا چاہئے تھا......‘‘

’’دراصل، تمہیں یہ جان کر خوشی ہوگی کہ اب یہ پریشانیاں دور ہو چکی ہیں۔ ہم اس سال تاریک جادو سے حفاظت کے فن کی پڑھائی کو جامع، منظّم اور بنیادی احتیاطوں کے ساتھ پڑھیں گے جو باقاعدہ جادوئی محکمے کے جادوئی شعبہ دفاع سے منظور شدہ نصاب یعنی بنیادی نظریات کے ڈھانچوں میں ڈھالا گیا۔ اس نصاب کو خصوصی طور پر آپ لوگوں کی ذہنی قابلیت اور علم کو او ڈبلیو ایل کے حقیقی مقام پر لانے کی سعی کی گئی ہے...... یہاں نیچے لکھی گئی باتوں کو اپنے پاس لکھ لو......‘‘

انہوں نے تختہ سیاہ کو دوبارہ چھڑی سے ٹھونکا۔ پہلے جملے غائب ہو گئے اور ان کی جگہ پر نئے الفاظ ابھرنے لگے، جس کا عنوان تھا۔

دفاعی جادوئی کلمات کے مقاصد

1۔ بنیادی اصولوں سے آگہی اور دفاعی جادو کے بنیادی اصول

2۔ ایسے مواقع کی حقیقی نشاندہی، جن میں دفاعی جادو استعمال کیا جائے۔

3۔ عملی استعمال کیلئے سیاق وسباق میں دفاعی جادو حدود میں رکھنا۔

کچھ منٹ تک کلاس میں چرمئی کاغذوں پر قلموں کے گھسٹنے کی آواز سنائی دیتی رہی۔ جب سب طلباء بنیادی مقاصد کے تینوں اصول لکھ لئے تو پروفیسر امبریج نے پوچھا۔ ''کیا سب کے پاس ولبرٹ سلنک ہارڈ کی 'جادو کے دفاعی نظریات' نامی کتاب موجود ہے؟''

پوری کلاس نے نیم رنجیدگی سے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''میرا خیال ہے کہ ہمیں دوبارہ کوشش کرنا ہوگی۔'' پروفیسر امبریج نے کسی قدر سخت لہجے میں کہا۔ ''جب میں تم سے کوئی سوال پوچھوں تو میں چاہوگی کی تم جواب میں یا تو 'جی ہاں پروفیسر امبریج' کہو یا پھر 'جی نہیں پروفیسر امبریج' کہو۔ ہر کلاس کے کچھ آداب ہوتے ہیں جنہیں یاد رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ اگر سابقہ اساتذہ نے تمہیں یہ سب کچھ سکھایا ہوتا تو مجھے آج ایسی مایوسی کا سامنا ہرگز نہیں ہوتا۔ بہر حال کیا تم سب لوگوں کے پاس ولبرٹ سلنک ہارڈ کی کتاب 'جادو کے دفاعی نظریات' موجود ہے؟''

''جی ہاں! پروفیسر امبریج......'' پوری کلاس ایک ساتھ بولی۔

''اچھی بات ہے۔'' پروفیسر امبریج نے دھیمی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔ ''میں چاہتی ہوں کہ تم لوگ صفحہ پانچ کھول لو اور 'پہلا باب، مبتدیوں کیلئے بنیادی باتیں' پڑھنا شروع کردو۔ آپس میں باتیں کرنے کی کوئی ضرورت نہیں......''

پروفیسر امبریج تختہ سیاہ سے ہٹ کر اساتذہ والی میز کے پیچھے رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گئیں اور اپنا مینڈک جیسی باہر نکلی آنکھوں سے ان سب کو غور سے دیکھنے لگیں۔ ہیری نے کتاب کا صفحہ نمبر پانچ کھولا اور اسے پڑھنے لگا۔

یہ بہت ہی بوجھل اور بیزار کن کام تھا۔ لگ بھگ اتنا ہی برا جتنا کہ پروفیسر بینز کا لیکچر سننا۔ اسے لگا کہ اس کا ارتکاز ٹوٹ رہا ہے۔ وہ ایک ہی سطر چھ بار پڑھ چکا تھا لیکن اس کے باوجود وہ پہلے کچھ الفاظ سے زیادہ کا مطلب نہیں سمجھ پایا تھا۔ پہلے کچھ منٹ یونہی خاموشی سے گزر گئے۔ اس کے پہلو میں بیٹھا رون لاشعوری طور پر اپنی انگلیوں میں قلم کو گھمائے جا رہا تھا اور سامنے کھلی کتاب کے صفحے کو عجیب انداز میں گھور رہا تھا۔ ہیری نے اپنی دائیں جانب دیکھا اور اسے اتنی حیرانی ہوئی کہ اس کی بوجھل کیفیت کافور ہوکر رہ گئی۔ ہرمائنی نے جادو کے دفاعی نظریات نامی کتاب ابھی تک کھولی ہی نہیں تھی۔ وہ پروفیسر امبریج کی طرف لگاتار گھورے جا رہی تھی اور اس کا ہاتھ ہوا میں اُٹھا ہوا تھا۔

ہیری کو یاد نہیں تھا کہ ہرمائنی نے پہلے کبھی کتاب کھولنے کی ہدایت پر ایسا رویہ کا اظہار کیا ہو یا ناک کے نیچے آئی کسی کتاب کو یوں

فراموش کیا ہو۔ وہ تو کہے بغیر ہی کتاب کھول لیا کرتی تھی۔ ہیری نے اس کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا لیکن ہرمائنی نے اپنا سر تھوڑا سا ہلا کر اشارہ کیا کہ وہ کسی سوال کا جواب نہیں دینا چاہتی ہے۔ وہ لگاتار پروفیسر امبریج کو گھورے جا رہی تھی جو اپنی ہی سوچوں میں گم دوسری سمت میں دیکھتی رہیں۔

کچھ منٹ اور گزر گئے۔ بہرحال، اب ہیری ہی اکیلا طالبعلم نہیں تھا جو ہرمائنی کو دیکھے جا رہا تھا۔ جو باب انہیں پڑھنا تھا، وہ اتنا بے مزہ تھا کہ اب زیادہ تر طلباء 'مبتدیوں کیلئے بنیادی باتیں' پڑھنے کی کوشش کرنے کے بجائے پروفیسر امبریج کی توجہ مبذول کرنے کی ہرمائنی کی خاموش کوشش کو دیکھنے لگے تھے۔

جب نصف سے زیادہ کلاس اپنی کتابوں کے بجائے ہرمائنی کی طرف گھورنے لگی تو پروفیسر امبریج نے یہ فیصلہ کیا کہ وہ اس صورت حال کو مزید نظر انداز نہیں کر سکتیں۔

''کیا تمہیں باب کے بارے میں کچھ پوچھنا ہے بیٹا!'' انہوں نے ہرمائنی سے پوچھا جیسے اس کی طرف ان کا دھیان ابھی ابھی گیا ہو۔

''باب سے متعلق تو کوئی بات نہیں پوچھنا ہے۔'' ہرمائنی نے جلدی سے کہا۔

''ہم ابھی پڑھائی کر رہے ہیں۔'' پروفیسر امبریج نے اپنے چھوٹے چھوٹے نوکیلے دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے کہا۔ ''اگر تم کوئی سوال پوچھنا چاہتی ہو تو ہم کلاس کے بعد اس کے بارے میں تفصیلی بات کر سکتے ہیں......''

''مجھے آپ کے نصابی مقاصد کے بارے میں سوال پوچھنا ہے۔'' ہرمائنی بولی۔

پروفیسر امبریج نے اپنی بھنوئیں اُٹھائیں۔

''اور تمہارا نام کیا ہے؟''

''ہرمائنی گرینجر......''

''دیکھو مس گرینجر!'' پروفیسر امبریج نے مصنوعی مٹھاس بھرے لہجے میں کہا۔ ''تم مقاصد کو ذرا غور سے پڑھو تو میرا خیال ہے کہ تم بآسانی سمجھ سکتی ہو کیونکہ یہ بالکل واضح ہیں۔''

''نہیں...... یہ واضح نہیں ہیں۔'' ہرمائنی نے دوٹوک انداز میں جواب دیا۔ ''وہاں پر دفاعی جادوئی کلمات کے استعمال کرنے کے بارے میں کچھ بھی موجود نہیں ہے۔''

تھوڑی دیر کلاس روم میں سکوت طاری رہا، جس میں کلاس کے کئی طلباء نے اپنے سر گھما کر تختہ سیاہ پر لکھے ہوئے دفاعی جادو کے بنیادی مقاصد کے تینوں اصولوں کو گھور کر دیکھا۔

''دفاعی جادوئی کلمات کا استعمال......'' پروفیسر امبریج نے کسی قدر ہنستے ہوئے کہا۔ ''میں تو یہ خواب میں بھی سوچ نہیں سکتی ہوں

کہ میری کلاس میں کوئی ایسی صورت حال آسکتی ہے جس میں تم لوگوں کو کسی دفاعی جادوئی کلمے کے استعمال کی نوبت پیش آسکتی ہو۔ مس گرینجر! یقینی طور پر تمہیں کلاس روم میں پڑھائی کے دوران کسی دشمن کے حملے کی امید تو نہیں ہوگی۔''

''تو کیا ہم جادو کے استعمال کا فن نہیں سیکھیں گے؟'' رون نے تنک کر کہا۔

''جب کوئی طالبعلم یا طالبہ میری کلاس میں بولنا چاہے تو وہ پہلے اپنا ہاتھ کھڑا کرے گا مسٹر......؟''

''ویزلی......'' رون نے جلدی سے کہا اور اپنا ہاتھ ہوا میں اُٹھا دیا۔

پروفیسر امبریج اب کچھ اور کھل کر مسکرائیں۔ اسی وقت انہوں نے رون کی طرف سے چہرہ موڑ لیا اور دوسری طرف دیکھنے لگیں۔ ہیری اور ہرمائنی نے فوراً اپنے ہاتھ اُٹھا لئے۔ پروفیسر امبریج کی باہر نکلی ہوئی آنکھیں ایک پل کیلئے ہیری کے چہرے پر ٹھہریں اور پھر انہوں نے ہرمائنی کو بولنے کا اشارہ کیا۔

''ہاں مس گرینجر......کچھ اور پوچھنا چاہتی ہو......؟''

''ہاں!'' ہرمائنی نے جلدی سے کہا۔''تاریک جادو سے حفاظت کے فن کا پورا مقصد یقینی طور پر دفاعی جادوئی کلمات کے استعمال کی مشقیں کرنا ہوتا ہے؟''

''مس گرینجر!'' پروفیسر امبریج نے اپنی آواز میں مصنوعی مٹھاس کو برقرار رکھتے ہوئے کہا۔''کیا تم جادوئی محکمہ کے سند یافتہ تعلیمی ماہرین سے ہو؟''

''نہیں......لیکن......''

''پھر تو یہ فیصلہ کرنا تمہارا کام نہیں ہے کہ کسی کلاس کا 'کامل مقصد' کیا ہے؟ تم سے زیادہ بڑے اور سمجھدار جادوگروں نے جادوئی تعلیم کو مختلف حصوں میں منقسم کر کے یہ نیا نصاب تیار کیا ہے۔ تم لوگ دفاعی جادوئی کلمات کے بارے میں قدم بہ قدم بغیر کسی خطرناک طریقے کے آئندہ کلاسوں میں سیکھتے جاؤ گے......''

''اس سے کیا فائدہ ہوگا؟'' ہیری نے زور سے کہا۔''اگر ہم پر حملہ ہوگا تو ہم لوگ اس کا سامنا کرنے کی حالت میں ہی نہیں ہوں گے......''

''پہلے ہاتھ اوپر اُٹھاؤ مسٹر پوٹر!'' پروفیسر امبریج نے غصیلی آواز میں کہا۔

ہیری نے اپنا مکا ہوا میں تان دیا۔ ایک بار پھر پروفیسر امبریج نے اس کی طرف سے چہرہ موڑ لیا اور دوسری طرف دیکھنے لگیں لیکن اب کئی اور طلباء نے بھی اپنے اپنے ہاتھ ہوا میں اُٹھا دیئے تھے۔

''اور تمہارا کیا نام ہے؟'' پروفیسر امبریج نے اپنی چھڑی کی نوک ڈین کی طرف کرتے ہوئے پوچھا۔

''ڈین تھامس......''

''بولو مسٹر تھامس......''

''جو ہیری نے کہا ہے، وہ سچ ہے، ہے نا؟ اگر ہم پر حملہ ہوتا ہے تو یہ خطرے سے پاک نہیں ہوگا۔'' ڈین نے جلدی سے کہا۔

''میں یہ بات دُہراتی ہوں......'' پروفیسر امبریج نے ڈین کی طرف چڑانے والی مسکراہٹ سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ''کیا تمہیں میری کلاس میں کسی حملے کا اندیشہ ہے؟''

''نہیں لیکن......''

''میں اس پر کوئی تنقید نہیں کرنا چاہتی ہوں کہ اس سکول میں کس قسم کی پڑھائی ہوتی رہی ہے۔'' پروفیسر امبریج نے اس کی بات کاٹتے ہوئے سخت لہجے میں کہا۔ انہوں نے اپنے چوڑے چہرے پر بے یقینی کی مسکان بکھیرنے کی کوشش کی۔ ''چونکہ اس کلاس کو بہت غیر ذمہ دار اساتذہ پڑھا چکے ہیں، بہت ہی غیر ذمہ دار......'' انہوں نے پھیکی ہنسی ہنستے ہوئے کہا۔ ''یہی نہیں...... بہت ہی خطرناک نسل والے جادوگر بھی......''

''اگر آپ کا اشارہ پروفیسر لوپن کی طرف ہے تو وہ سب سے اچھے استاد تھے جنہوں نے ہمیں پڑھایا ہے......'' ڈین تھامس نے غصیلی آواز میں کہا۔

''پہلے ہاتھ...... مسٹر تھامس! جیسا کہ میں کہہ رہی تھی...... تمہیں ایسے جادوئی کلمات کے بارے میں پڑھایا گیا ہے جو بہت ہی پیچیدہ قسم کے تھے۔ تمہاری عمر کے لحاظ سے وہ انتہائی نامناسب اور زہر قاتل سے کم مہلک نہیں ہیں۔ تمہیں ڈرا دھمکا کر زبردستی یہ یقین دلایا گیا ہے کہ کسی بھی دن شیطانی جادوگروں سے تمہارا سامنا ہو سکتا ہے......''

''نہیں...... ہمیں بالکل ڈرایا یا دھمکایا نہیں گیا ہے، ہم تو......'' ہرمائنی نے کہنا چاہا۔

''تمہارا ہاتھ اوپر نہیں ہے مس گرینجر......''

ہرمائنی نے اپنا ہاتھ اوپر اُٹھا لیا۔ پروفیسر امبریج نے اس کی طرف سے توجہ ہٹا لی۔

''مجھے معلوم ہوا ہے کہ میرے سے پہلے پڑھانے والے استاد نے نہ صرف تمہارے سامنے غیر قانونی جادوئی واروں کا استعمال کیا بلکہ اس نے تم لوگوں پر اس کا استعمال بھی کیا تھا۔''

''وہ تو پاگل نکلا تھا...... ہے نا؟'' ڈین نے تاؤ کھاتے ہوئے کہا۔ ''لیکن ہم نے پھر بھی بہت کچھ سیکھا......''

''تمہارا ہاتھ اوپر نہیں ہے مسٹر تھامس......'' پروفیسر امبریج نے سختی سے کہا۔ ''اب جادوئی محکمے کا خیال ہے کہ خالص علمی یعنی نظریاتی پڑھائی ہی تمہارے امتحان پاس کرنے کیلئے کافی ہوگا اور سکول کا مطلب بھی دراصل یہی ہوتا ہے...... اور تمہارا نام کیا ہے؟'' انہوں نے پاروتی کو گھورتے ہوئے پوچھا جس نے ابھی ابھی اپنا ہاتھ ہوا میں بلند کر دیا تھا۔

''پاروتی پاٹیل...... کیا تاریک جادو سے حفاظت کے فن کی پڑھائی کے او ڈبلیو ایل امتحان میں ہمیں عملی مظاہروں کا امتحان نہیں

دینا ہوگا؟ کیا ہمیں اس میں یہ ثابت نہیں کرنا پڑے گا کہ ہم شیطانی حملوں کا مقابلہ کیسے کر سکتے ہیں؟''

''اگر تم نے نصابی پڑھائی کو اچھے انداز سے سمجھ لیا تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ تم محتاط طریقے سے طے شدہ امتحانات میں اور کسی بھی نازک صورت حال میں جادوئی کلمات کو درست طریقے سے استعمال نہ کر پاؤ......'' پروفیسر امبریج نے اپنی بات پوری کرتے ہوئے کہا۔

''پہلے سے ان کی عملی مشقیں کئے بغیر؟'' پاروتی نے بے یقینی کے عالم میں پوچھا۔ ''کیا آپ ہم یہ کہہ رہی ہیں کہ ہم ان جادوئی کلمات کا استعمال پہلی بار براہ راست امتحانات میں ہی کریں گے......؟''

''میں ایک بار پھر دُہراتی ہوں کہ اگر نظریاتی نصابی پڑھائی اچھے طریقے سے کر لی ہے تو......''

''اور یہ نصابی پڑھائی اصلی دُنیا میں کس کام آئے گی؟'' ہیری نے زور سے کہا۔ اس کی بند مٹھی ہوا میں تنی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔

پروفیسر امبریج نے نظر اُٹھا کر اس کی طرف گھورا اور پھر آہستگی سے بولیں۔ ''یہ اصلی دُنیا نہیں ہے، سکول ہے پوٹر!''

''تو ہمیں اس چیز کی تیاری کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے جو ہمارا باہر انتظار کر رہی ہے؟'' ہیری غصے سے آگ بگولا ہوتا ہوا بولا۔

''باہر کوئی چیز تمہارا انتظار نہیں کر رہی ہے پوٹر......''

''اوہ ہاں!'' ہیری نے طنزیہ لہجے میں غرایا۔ اس کا غصہ پورے جوبن پر پہنچ چکا تھا۔ تمام دن کی گڈ مڈ نفرت اور غصہ کو دبانے کی ساری کوششیں اب رائیگاں ہو چکی تھیں۔

پروفیسر امبریج نے چاشنی جیسی میٹھی آواز میں خوفناک انداز میں غراتے ہوئے کہا۔

''تمہیں کیا لگتا ہے کہ تمہارے جیسے بچے پر کون حملہ کرنا چاہے گا؟''

''اوہ ذرا سوچنے دیں......'' ہیری نے سوچنے کی اداکاری کرتے ہوئے کہا۔ ''شاید لارڈ والڈی مورٹ......''

رون کے منہ سے آہ نکلی۔ لیونڈر براؤن کی بے ساختہ چیخ نکل گئی۔ نیول اپنی نشست سے ایک طرف گر گیا۔ بہرحال، پروفیسر امبریج ذرا بھی نہیں چونکیں۔ وہ ہیری کو بہت اطمینان بھری نظروں سے دیکھے جا رہی تھیں۔

''مسٹر پوٹر! گری فنڈر کے دس پوائنٹس کم کئے جاتے ہیں......''

پوری کلاس خاموش اور چوکنا ہو گئی۔ سب یا تو پروفیسر امبریج کو گھور رہے تھے یا پھر ہیری کو۔

''دیکھو! میں کچھ باتیں بالکل صاف کہے دینا چاہتی ہوں۔'' پروفیسر امبریج اُٹھ کر کھڑی ہو گئیں اور ان سب کی طرف جھکیں۔ ان کی گانٹھ دار انگلیوں والے کھلے ہاتھ میز پر تھے۔ ''تم لوگوں کو بتایا گیا ہے کہ ایک شیطانی جادوگر موت کے منہ سے لوٹ آیا ہے......''

''وہ کبھی مرا ہی نہیں تھا......'' ہیری نے غصے سے بے قابو ہوتے ہوئے کہا۔ ''لیکن ہاں! وہ لوٹ ضرور آیا ہے......''

''مسٹر پوٹر! تم پہلے ہی اپنے فریق کے دس پوائنٹس گنوا چکے ہو، صورت حال کو مزید نا گوار مت بناؤ۔'' پروفیسر امبریج نے لفظ چبا چبا کر ادا کرتے ہوئے ایک ہی سانس کہا۔ وہ اب ہیری کی طرف بالکل نہیں دیکھ رہی تھیں۔ ''جیسا کہ میں کہہ رہی تھی، تمہیں بتایا گیا ہے کہ ایک شیطانی جادوگر لوٹ آیا ہے، یہ بالکل جھوٹ ہے......''

''یہ جھوٹ نہیں ہے۔'' ہیری نے ترش لہجے میں کہا۔ ''میں نے خود اسے دیکھا تھا، میں نے اس سے مقابلہ کیا تھا......''

''سزا...... مسٹر پوٹر! تم سزا کے لائق ہو......'' پروفیسر امبریج نے فاتحانہ انداز میں کہا۔ ''کل شام پانچ بجے...... میرے دفتر میں...... میں یہ دُہراتی ہوں کہ یہ جھوٹ ہے۔ جادوئی محکمہ اس بات کی پوری ضمانت دیتا ہے کہ تم لوگوں کو کسی شیطانی جادوگر سے کوئی خطرہ درپیش نہیں ہے۔ اگر اس کے بعد بھی تمہیں کوئی پریشانی ہو تو کلاس کے بعد کبھی بھی مجھ سے آکر مل سکتے ہو۔ اگر کوئی موت کے منہ سے لوٹنے والے شیطانی جادوگر کے بارے میں جھوٹ بول کر تمہیں ڈرا رہا ہو تو میں اس کے بارے میں یقیناً سننا چاہوں گی۔ میں یہاں تم سب کی مدد کیلئے موجود ہوں۔ میں تمہاری دوست ہوں اور اب تم لوگ براہ کرم دوبارہ پڑھائی کی طرف اپنا دھیان لگاؤ...... صفحہ نمبر پانچ...... مبتدیوں کیلئے بنیادی باتیں......''

پروفیسر امبریج اپنی کرسی پر واپس بیٹھ گئیں۔ بہرحال ہیری نہیں بیٹھا بلکہ اپنی جگہ پر کھڑا رہا۔ ہر طالبعلم اس کی طرف گھور کر دیکھ رہا تھا۔ سمیس ڈرا ہوا دکھائی دے رہا تھا اور کسی حد تک متجسس بھی......

''ہیری! خود کو سنبھالو...... کچھ مت کہو!'' ہرمائنی نے تنبیہ بھرے انداز میں سرگوشی کی اور اس کی آستین کو نیچے کی طرف کھینچا لیکن ہیری نے اپنا بازو اسے چھڑا لیا۔

''تو آپ کے مطابق سیڈرک ڈیگوری خود بخود مر گیا۔ ہے نا؟'' ہیری نے کانپتی ہوئی آواز میں کہا۔

پوری کلاس کو جیسے سانپ سونگھ گیا۔ ہر کوئی سانس روکے اس کی طرف دیکھنے لگا۔ رون اور ہرمائنی کے علاوہ کوئی بھی یہ نہیں جانتا تھا کہ سہ فریقی ٹورنامنٹ کی آخری رات میں کیا ہوا تھا اور سیڈرک ڈیگوری کیسے مر گیا تھا؟ ہیری کو موقع ہی نہیں ملا تھا کہ وہ انہیں کچھ بتا پاتا، اس لئے سب انجان تھے اور متجس اور خوف بھری نظروں سے کبھی ہیری کو اور کبھی پروفیسر امبریج کو دیکھ رہے تھے جنہوں نے نظریں اُٹھا کر ایک بار ہیری کے چہرے کو گھور کر دیکھا۔ ان کے چہرے پر کوئی مسکان یا تاثر دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

''سیڈرک ڈیگوری کی موت ایک دردناک اتفاقی حادثہ تھا۔'' وہ سرد لہجے میں بولیں۔

''وہ حادثہ نہیں قتل تھا......'' ہیری نے تلخی سے کہا۔ وہ بری طرح کانپ رہا تھا، اس نے اس بارے میں کسی سے زیادہ بات نہیں کی تھی، کم از کم ان تیس کلاس فیلوز سے تو بالکل بھی نہیں جو عقابی نظریں اس پر جمائے ہوئے تھے۔ ''والڈی مورٹ نے اسے قتل کیا اور یہ بات آپ اچھی طرح سے جانتی ہیں......''

پروفیسرامبریج کا چہرہ کرخت دکھائی دینے لگا۔ایک پل کیلئے تو ہیری کو لگا کہ وہ اس پر چیخنے چلانے والی ہیں پھرانہوں نے اپنی سب سے تیکھی اور چاشنی بھری لڑکیوں جیسی چنچل آواز میں کہا۔''یہاں آؤ......مسٹر پوٹر!''

ہیری نے اپنی کرسی کو لات مار کر پیچھے ہٹایا اور رون اور ہرمائنی کے پاس سے تیزی سے گزرتا ہوا اساتذہ والی میز کی طرف بڑھا۔ وہ پاؤں پٹخ کر چل رہا تھا۔اسے محسوس ہو رہا تھا کہ کلاس کے تمام طلباء نے اپنی سانسیں روک لی تھیں۔وہ اتنے غصے میں تھا کہ اس بات کی بھی بالکل پرواہ نہیں کر رہا تھا کہ اس کے بعد کیا ہوگا......؟

پروفیسرامبریج نے اپنے ہینڈ بیگ سے گلابی چرمئی کاغذ کا ایک چھوٹا ٹکڑا باہر نکالا۔اسے اپنی میز پر پھیلایا اور اپنی قلم سیاہی کی دوات میں ڈبو کر اس پر کچھ لکھنے لگیں۔وہ چرمئی کاغذ پر اس طرح جھک کر لکھ رہی تھیں کہ ہیری نہ دیکھ پائے کہ وہ کیا لکھ رہی ہیں؟ پوری کلاس خاموش تھی۔ایک آدھ منٹ بعد انہوں نے چرمئی کاغذ تہہ کر کے اپنی چھڑی سے ٹھونک دیا۔چرمئی کاغذ اس طرح سے سیل بند ہو گیا کہ ہیری کسی بھی طرح اسے کھول نہیں سکتا تھا۔

''اسے پروفیسر میک گوناگل کے پاس لے جاؤ......!'' پروفیسرامبریج نے تیکھی آواز میں چرمئی کاغذ اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

ہیری نے کچھ بولے بغیر وہ خط لے لیا اور کمرے سے باہر چل دیا۔اس نے پلٹ کر رون اور ہرمائنی کی طرف دیکھنا تک گوارا نہیں کیا۔اس نے باہر نکلتے ہوئے دروازے کو پوری قوت کے ساتھ دھڑام سے بند کیا جس سے پورا کمرہ جھنجنا اُٹھا۔وہ راہداریوں میں بہت تیزی سے چلتا رہا۔پروفیسر میک گوناگل کے نام پیغام اس کے ہاتھ میں مضبوطی سے دبا ہوا تھا۔ایک موڑ مڑتے ہی وہ سیدھے چوڑے منہ والے پیوس نامی بھوت سے ٹکرا گیا جو ہوا میں پیٹھ کے بل تیرتا ہوا سیاہی کی بہت ساری دواتیں ہوا میں اچھال رہا تھا۔

''اوہ یہ تو پوٹر لڑکا ہے۔'' پیوس نے کلکاری بھری اور سیاہی کی دو دواتوں کو فرش پر پھینک دیا جو زمین پر گرتے ہی ٹوٹ گئیں اور ان کی سیاہی کے چھینٹوں نے دیواروں کو آلودہ کر دیا۔ہیری اچھل کر پیچھے ہٹ گیا۔

''راستے سے ہٹ جاؤ پیوس......''

''اوہ پاگل پوٹر تو غصے میں لگتا ہے......'' پیوس، ہیری کے تعاقب میں راہداری میں چلنے لگا اور اس کے اوپر اُڑنے لگا۔''اب کیا ہو گیا پاگل پوٹر؟ پھر سے آوازیں سن رہے ہو؟ بیداری میں خواب دیکھ رہے ہو؟......عجیب سے......ڈراؤنے؟'' پیوس نے اپنے منہ سے ایک بہت بڑی رس بھری نکال کر ہوا میں اس کے چھینٹے اُڑاتے ہوئے کہا۔''مستقبل کے ان دیکھے دریچوں میں جھانک رہے ہو پاگل پوٹر......؟''

''میں نے تم سے کہا ہے نا!...... مجھے اکیلا چھوڑ دو۔'' ہیری زور سے چلایا اور سب سے نزدیکی سیڑھیوں کی طرف بھاگ کھڑا ہوا لیکن وہ تو پیوس تھا، اتنی آسانی سے بھلا وہ اس کا پیچھا کیسے چھوڑ سکتا تھا؟ وہ سیڑھیوں کے جنگلے پر پیٹھ کے بل پھسلتا ہوا اس کے ساتھ چپکا

رہا۔

''اوہ! زیادہ تر لوگ سوچتے ہیں کہ پریشان اور جھنجھلایا ہوا پوٹر بھونک رہا ہے۔ کچھ رحم دل لوگ سوچتے ہیں کہ وہ غمگین ہے۔ لیکن پیوس سب سے زیادہ جانتا ہے اور کہتا ہے کہ پوٹر سچ مچ پاگل ہے......''

''اپنی بکواس بند کرو......''

اسی وقت اس کے ٹھیک بائیں طرف کا ایک دروازہ کھلا اور پروفیسر میک گوناگل کا پریشان مگر سنجیدہ چہرہ اپنے دفتر سے باہر دکھائی دیا۔ انہوں نے حیرت بھری نظروں سے اس کی طرف دیکھا۔

''تم کیوں چیخ رہے ہو، پوٹر؟'' انہوں نے سخت لہجے میں پوچھا۔ پیوس نے کلکاری بھری اور اُڑتا ہوا نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ ''تم اس وقت کلاس میں کیوں نہیں ہو......؟''

''مجھے آپ کے پاس بھیجا گیا ہے......'' ہیری نے تلخ لہجے میں چیخ کر کہا۔

''بھیجا گیا ہے......اس سے تمہارا کیا مطلب ہے؟''

ہیری نے پروفیسر امبریج کا سیل بند خط ان کی طرف بڑھا دیا۔ پروفیسر میک گوناگل نے تیوریاں چڑھا کر چرمئی کاغذ کا ٹکڑا لے لیا اور اپنی چھڑی سے اسے ٹھونک کر کھولا پھر وہ کاغذ پر لکھی تحریر پڑھنے لگیں۔ امبریج کا خط پڑھتے ہوئے ان کی آنکھیں چوکور عینک کے پیچھے سے اس طرف سے اس طرف بھاگتی ہوئی دکھائی دی اور ہر سطر پڑھنے کے ساتھ ساتھ عجیب سے انداز میں سکڑتی چلی گئیں۔

''اندر آؤ پوٹر!''

وہ ان کے پیچھے پیچھے دفتر میں چلا گیا۔ اس کے اندر داخل ہوتے ہی بیرونی دروازہ خود بخود بند ہو گیا۔

''ہونہہ......کیا یہ سب سچ ہے؟'' پروفیسر میک گوناگل نے اس کی طرف گھومتے ہوئے تیز لہجے میں پوچھا۔ ان کی نظریں ہیری کے چہرے پر جمی ہوئی تھیں۔

''کیا......؟'' ہیری نے پوچھا اور اس کی آواز ضرورت سے زیادہ تلخ اور کڑوی ہو گئی تھی، جس کا احساس اسے فوراً ہو گیا۔ اس نے جلدی سے آگے کہہ دیا۔ ''پروفیسر......'' تاکہ پروفیسر میک گوناگل کو اس کے انداز میں بدتمیزی کا شائبہ نہ ہو پائے۔

''کیا یہ سچ ہے کہ تم پروفیسر امبریج پر چیخے اور چلائے تھے؟''

''ہاں!'' ہیری نے کہا۔

''تم نے انہیں ایک طرح سے جھوٹا قرار دیا تھا؟''

''ہاں!''

''تم نے ان سے کہا کہ 'تم جانتے ہو کون؟' لوٹ آیا ہے؟''

''ہاں!''

پروفیسر میک گوناگل اپنی میز کے پیچھے کرسی پر ڈھیر ہوگئیں اور ہیری کو بغور دیکھنے لگیں۔

''چاکلیٹ کھاؤ پوٹر......'' انہوں نے آہستگی سے کہا۔

''کیا......؟''

''چاکلیٹ کھاؤ پوٹر......'' انہوں نے سخت لہجے میں اپنا جملہ دہرایا اور اپنی میز پر رکھے ہوئے کاغذوں کے پلندے کے اوپر پڑے چاکلیٹ کے ڈبے کی طرف اشارہ کیا۔ ''اور بیٹھ جاؤ......''

ایک بار پہلے بھی ہیری کو ایسی ہی صورتحال سے پالا پڑ چکا تھا۔ ایک بار پہلے بھی اسے پروفیسر میک گوناگل سے سزا کی توقع تھی لیکن اس وقت انہوں نے اسے گری فنڈر کی ٹیم کا متلاشی بنا دیا تھا۔ وہ ان کے سامنے والی کرسی پر عجیب انداز سے دھنس کر بیٹھ گیا اور چاکلیٹ ایک ٹکڑا اُٹھا کر کھانے لگا۔ وہ اتنا ہی متحیر اور پریشان دکھائی دے رہا تھا جتنا کہ وہ پہلی صورت حال کے موقع پر ہوا تھا۔ پروفیسر میک گوناگل نے پروفیسر امبریج کا خط ایک طرف رکھ دیا اور ہیری کو بہت سنجیدگی سے دیکھنے لگیں۔

''پوٹر......تمہیں بہت محتاط رہنا چاہئے۔''

ہیری نے اپنے منہ میں بھری ہوئی چاکلیٹ جلدی سے نگل لی اور پھر گھور کر انہیں دیکھنے لگا۔ ان کا لہجہ معمول سے کچھ ہٹ کر محسوس ہو رہا تھا۔ یہ تیز، تیکھا اور سخت نہیں تھا بلکہ دھیما، پریشان کن اور تفکرات کے اندیشوں میں ڈوبا ہوا اور ہمیشہ کی بہ نسبت زیادہ مہربان محسوس ہو رہا تھا۔

''ڈولرس امبریج کی کلاس میں اگر تم نے دوبارہ بدتمیزی کی تو تمہیں فریقی پوائنٹس گنوانے اور سزا بھگتنے سے زیادہ بڑی قیمت ادا کرنا پڑ سکتی ہے......''

''آپ کیا......؟'' ہیری نے کچھ کہنا چاہا مگر پروفیسر میک گوناگل نے تیزی سے اس کی بات کاٹ دی۔

''پوٹر......اپنے دماغ کا استعمال کرو۔'' انہوں نے اپنے معمول کے انداز کی طرف لوٹتے ہوئے تیکھی آواز میں اسے ڈانٹتے ہوئے کہا۔ ''تم جانتے ہو کہ وہ کہاں سے آئی ہے؟ تمہیں یہ بھی معلوم ہونا چاہئے کہ وہ کس کو خبر کر رہی ہو؟''

اسی لمحے کلاس ختم ہونے کی گھنٹی بج اُٹھی۔ چاروں طرف شور برپا ہونے لگا اور اوپر سے سینکڑوں طلباء کے بھاگتے دوڑتے قدموں کی دھمک سنائی دینے لگی۔

پروفیسر میک گوناگل نے ایک بار پھر میز پر رکھے خط کی طرف دیکھا اور پھر بولیں۔ ''اس میں لکھا ہے کہ تمہیں اس ہفتے میں روزانہ شام کو سزا دی جائے گی جو کل سے شروع ہو جائے گی......''

ہیری کا چہرہ یکلخت فق پڑ گیا۔

''اس ہفتے میں ہر شام کو......'' وہ ہکلایا۔ ''لیکن پروفیسر! کیا آپ اس معاملے میں......''

''نہیں پوٹر!......میں کچھ بھی نہیں کر سکتی۔'' پروفیسر میک گوناگل نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

''لیکن......''

''وہ تمہاری استاد ہیں اور انہیں تمہیں سزا دینے کا پورا اختیار حاصل ہے۔ تم کل پانچ بجے ان کے دفتر میں پہلی بار جاؤ گے۔ بس اتنا یاد رکھنا کہ تمہیں ڈولرس امبریج کے سامنے محتاط انداز میں رہنا ہوگا......''

''لیکن میں تو صرف سچائی بتا رہا تھا پروفیسر!'' ہیری غصے سے آگ بگولا ہو کر بولا۔ ''والڈی مورٹ لوٹ آیا ہے۔ آپ یہ بات جانتی ہیں، پروفیسر ڈمبل ڈور یہ بات جانتے ہیں کہ وہ سچ مچ لوٹ......''

''اوہ......خدا کیلئے پوٹر!'' پروفیسر میک گوناگل نے غصے سے اپنی عینک کو درست کرتے ہوئے کہا۔ (جب ہیری نے والڈی مورٹ کا نام لیا تھا تو وہ بری طرح چونک اُٹھی تھیں) ''کیا تم واقعی ایسا سوچتے ہو کہ یہ معاملہ محض سچائی اور جھوٹ کا ہے؟ یہ معاملہ تو اپنا سر جھکانے اور اپنے غصے کو قابو میں رکھنے کا ہے......''

وہ اپنی کرسی سے اُٹھ کر کھڑی ہو گئیں۔ ان کے نتھنے بری طرح پھول پچک رہے تھے اور ان کا چہرہ بہت پتلا دکھائی دینے لگا تھا۔ ہیری بھی اپنی کرسی سے اُٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''ایک اور چاکلیٹ لو، پوٹر!'' پروفیسر میک گوناگل نے چڑ چڑے انداز میں کہا اور اس کی طرف ڈبہ بڑھا دیا۔

''نہیں......شکریہ!'' ہیری سرد لہجے میں غرایا۔

''احمقوں کی طرح ضد مت کرو......'' انہوں نے سختی سے کہا۔

''شکریہ......'' ہیری نے خاموشی سے ایک ٹکڑا اور اُٹھا لیا۔

''پوٹر......کیا تم نے نصابی سہ ماہی کے آغاز پر دعوتی تقریب میں ڈولرس امبریج کی تقریر سنی تھی......''

''ہاں!'' ہیری نے آہستگی سے کہا۔ ''ہاں!......انہوں نے کہا تھا......کارکردگی کے نتائج پر پابندی عائد کی جائے گی......اس کا مطلب تھا......کہ جادوئی محکمہ ہوگورٹس میں دخل اندازی کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔''

پروفیسر میک گوناگل نے ایک پل کیلئے اسے غور سے دیکھا پھر وہ اپنی میز سے گھوم کر باہر نکلیں اور اس کیلئے بیرونی دروازہ کھول دیا۔ انہوں نے ہیری کو اپنے دفتر سے باہر جانے کا اشارہ کیا۔ جب ہیری دروازے کی دہلیز کی طرف بڑھا تو اسے اپنے عقب میں پروفیسر میک گوناگل کی آواز سنائی دی۔

''مجھے خوشی ہے کہ تم کم از کم ہرمائنی گرینجر کی بات تو سنتے ہو......''

☆☆☆☆

تیرہواں باب

# ڈولرس کا دورانیہ سزا

اس رات بڑے ہال میں رات کے کھانے کا مرحلہ ہیری کیلئے ذرا سا بھی خوشگوار ثابت نہیں ہوا تھا۔ امبریج کے ساتھ اس کی منہ ماری کی خبر بہت تیزی سے تمام طلباء وطالبات میں پھیل چکی تھی جو ہوگورٹس کے لحاظ سے ایک نئی اور انوکھی بات تھی۔ جب وہ رون اور ہر مائنی کے ساتھ کھانے کیلئے اپنی نشست پر بیٹھا تو اسے اپنے چاروں طرف سرگوشیوں اور کھسر پھسر کی آوازیں سنائی دیں۔ عجیب بات یہ تھی کہ سرگوشی یا کھسر پھسر کرنے والے کسی بھی فرد کو یہ پرواہ نہیں تھی کہ اس کی باتیں ہیری کو بھی سنائی دے رہی تھیں۔ اس کے بجائے ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ امید کر رہے تھے کہ وہ غصے سے بھڑک کر دوبارہ چلانے لگے گا جس سے وہ اس کی کہانی اسی کی زبانی سن لیں گے۔

''وہ کہتا ہے کہ اس نے سیڈرک ڈیگوری کا قتل ہوتے دیکھا تھا......''

''وہ یہ بھی کہتا ہے کہ اس نے 'تم جانتے ہو کون؟' سے مقابلہ کیا تھا......؟''

''ارے چھوڑو بھی......''

''وہ کسے بیوقوف بنا رہا ہے......؟''

''مجھے تو لگتا ہے کہ......''

''مجھے یہ سمجھ میں نہیں آ رہا ہے۔'' ہیری نے دانت بھینچ کر کہا اور اپنا چھری کانٹا نیچے رکھ دیا۔ (اس کے ہاتھ اتنے زیادہ کپکپا رہے تھے کہ وہ انہیں روک نہیں پا رہا تھا) ''جب ڈمبل ڈور نے انہیں دو ماہ پہلے یہ بات بتائی تھی تب انہوں نے اس پر یقین کر لیا تھا......''

''ہیری! حقیقت تو یہ ہے کہ انہوں نے اس وقت بھی یقین نہیں کیا تھا۔'' ہر مائنی نے سنجیدگی سے کہا۔ ''آؤ...... چلو! یہاں سے چلتے ہیں......''

اس نے اپنا چھری کانٹا بھی نیچے رکھ دیا۔ رون حسرت بھری نظروں سے اپنی ایپل پائی کو دیکھنے لگا جسے اس نے ابھی چکھا تک نہیں تھا، طوعاً کرہاً وہ ان کے ہمراہ چل دیا۔ تمام راستے سامنے آنے والے طلبہ وطالبات انہیں شک بھری نظروں سے دیکھتے رہے۔

وہ خاموشی سے چلتے ہوئے پہلی منزل پر جا پہنچے۔

''تمہارا کہنے کا کیا مطلب ہے کہ انہوں نے ڈمبل ڈور کی بات پر یقین نہیں کیا تھا؟'' ہیری نے الجھے ہوئے انداز میں پوچھا۔

''دیکھو! تم ابھی تک یہ ادراک نہیں کر پائے کہ اس سنگین حادثے کے بعد صورت حال کیسی تھی؟'' ہرمائنی نے آہستگی سے کہا۔ ''تم بھول بھلیوں سے باہر سیڈرک کی لاش لے کر نکلے تھے...... بھول بھلیوں کے اندر کیا ہوا تھا، یہ کسی نے نہیں دیکھا تھا...... ہمیں تو صرف ڈمبل ڈور نے یہ بتایا کہ تم جانتے ہو کون؟ واپس لوٹ آیا تھا اور اس نے سیڈرک کو ہلاک کر ڈالا اور تمہیں بھی ہلاک کرنے کی کوشش کی تھی......''

''یہی تو سچ ہے......'' ہیری جلدی سے تلخ لہجے میں چیخا۔

''ہیری! میں جانتی ہوں کہ یہ سب سچ ہے لیکن کیا تم براہِ کرم مجھ پر چیخنا چلانا بند کرو گے؟'' ہرمائنی نے تھکے ہوئے انداز میں کہا۔ ''بات یہ ہے کہ سچائی طلباء و طالبات کے دلوں میں اتر کر گھر کر پاتی، اس سے پہلے ہی گرمیوں کی تعطیلات ہو گئیں۔ وہ اپنے اپنے گھروں کی طرف جانے کی فکر میں مگن ہو گئے، تعطیلات کے تمام مہینوں میں انہوں نے اخبار میں یہی پڑھا کہ تم اپنا ذہنی توازن کھو بیٹھے ہو اور مافوق الفطرت کہانیاں بیان کرتے ہو، تمہارے ساتھ ساتھ ڈمبل ڈور کے متعلق بھی ایسی افواہیں پھیلائی گئیں کہ وہ عمر رسیدہ ہو کر سٹھیا چکے ہیں......''

جب وہ گری فنڈر فریق کے ہال کی طرف جاتے ہوئے خالی راہداریوں میں چل رہے تھے تو بارش کی بوچھاڑ کھڑکیوں پر زوردار دستک دے رہی تھی۔ ہیری کو محسوس ہوا جیسے اس کا پہلا دن ایک ہفتے جتنا طویل ہو گیا ہو۔ سونے سے پہلے ہی اس کے سامنے ہوم ورک کا پہاڑ کھڑا تھا۔ اس کی دائیں آنکھ کے اوپر بوجھل پپوٹوں میں دھیمی دھیمی دکھن ہو رہی تھی۔ جب وہ فربہ عورت کی راہداری میں مڑے تو ہیری نے موسلا دار بارش میں بھیگی ہوئی کھڑکی کے باہر تاریک میدان کی طرف نظر دوڑائی۔ ہیگرڈ کے جھونپڑے میں اب بھی روشنی کے کوئی آثار دکھائی نہیں دے رہے تھے۔ فربہ عورت کے شناخت طلب کرنے سے پہلے ہی ہرمائنی نے جلدی سے بول دیا۔

''ممبالس......''

تصویر افقی جانب جھول گئی اور اس کے پیچھے ایک راستہ دکھائی دینے لگا۔ تینوں اس کے راستے سے اندر داخل ہو گئے۔ گری فنڈر ہال تقریباً خالی ہی تھا۔ سبھی طلباء و طالبات نیچے بڑے ہال میں رات کے کھانے میں مشغول تھے۔ ہرمائنی کو دیکھ کر کروک شانکس ایک کرسی سے کودی اور تیزی سے چلتی ہوئی ان کی طرف بڑھنے لگی۔ جب رون، ہیری اور ہرمائنی آتشدان کے قریب اپنی پسندیدہ نشستوں پر بیٹھ گئے تو کروک شانکس اچھل کر ہرمائنی کی گود میں چڑھ گئی۔ وہ گود میں اونی ریشوں والی نرم گدی کے جیسے دکھائی دے رہی تھی۔ ہیری آتشدان کے شعلوں کو گھورنے لگا۔ وہ اپنے من میں پژمردگی اور گہری تھکن کا احساس محسوس کر رہا تھا۔

''ڈمبل ڈور اس سب کی اجازت کیسے دے سکتے ہیں......؟'' ہرمائنی اچانک پھٹ پڑی، جس سے خیالوں میں الجھا ہوا ہیری

اور نامکمل کھانے کی فکر میں ڈوبا ہوا رون، دونوں ہی اچھل پڑے۔ کروک شانکس بھی سہم گئی اور تیزی سے اس کی گود سے نکل کر نیچے کود گئی۔ ہر مائنی نے فرطِ طیش میں اپنی کرسی کے دستے پر زور سے ہاتھ مارا، جس سے اس کے درزوں میں جمی ہوئی دھول اور مٹی کے ذرات باہر نکلنے لگے۔ ''وہ اس خوفناک عورت کو ہمیں پڑھانے کی اجازت کیسے دے سکتے ہیں؟......اور وہ بھی ہمارے اوڈبلیو ایل کے اس اہم سال میں......''

''تاریک جادو سے تحفظ کے فن والے اس موضوع کو پڑھانے والے اساتذہ کبھی بہت اعلیٰ ثابت نہیں ہوئے، ہے نا؟'' ہیری نے دھیرے سے کہا۔ ''تم تو جانتی ہی ہو کہ یہ مضمون کس نوعیت کا ہے؟ ہیگرڈ نے ہمیں بتایا تو تھا، کوئی یہ ذمہ داری لینے پر آمادہ نہیں تھا۔ لوگ کہتے ہیں کہ یہ عہدہ منحوس اور آسیب زدہ ہے......''

''ہاں! میں جانتی ہوں لیکن......ایسی عورت کو یہ ذمہ داری سونپی جانا جو درحقیقت ہمیں جادو سیکھنے سے روک رہی ہے......ڈمبل ڈور آخر کرنا کیا چاہ رہے ہیں؟'' ہر مائنی چیخ کر بولی۔

''اور تو اور وہ طلباء کو چغلی کھانے کی ترغیب بھی دے رہی ہے......'' رون نے متفکر انداز میں کہا۔ ''یاد ہے نا......انہوں نے کہا تھا کہ اگر کوئی ہمیں یہ بتائے کہ 'تم جانتے ہو کون؟' لوٹ آیا ہے تو ہم جا کر انہیں باخبر کر دیں......؟''

''یہ تو واضح ہے......'' ہر مائنی لفظوں کو چباتے ہوئے کرخت لہجے میں غرائی۔ ''وہ ہم سب کی مخبری اور نگرانی کروانا چاہتی ہیں یہ تو عیاں ہی ہے، ورنہ فج انہیں یہاں بھیجتا ہی کیوں؟''

''خدا کیلئے دوبارہ بحث شروع مت کر دینا......'' ہیری نے بوجھل انداز میں کہا جب رون نے جواب دینے کیلئے اپنا منہ کھولا ہی تھا۔ ''کیا اب ہم اپنا اپنا ہوم ورک کر لیں؟ اس طرح کچھ بوجھ تو کم ہو ہی جائے گا......''

انہوں نے ایک کونے میں پڑے ہوئے اپنے اپنے بستے اُٹھائے اور آتشدان کے پاس لوٹ کر اپنی اپنی کرسیوں پر نشست جما لی۔ ابھی وہ اپنے بستے صحیح طور پر کھول بھی نہیں پائے تھے کہ طلباء و طالبات کھانے سے فارغ ہو کر گری فنڈر ہال میں واپس لوٹنے لگے۔ ہیری نے حفظ ما تقدم اپنا چہرہ داخلی راستے سے کچھ ہٹا کر رکھا تھا تا کہ آنے والوں کی نظر براہ راست اس پر نہ پڑے لیکن اسے اب بھی محسوس ہو رہا تھا کہ لوگوں کی تیکھی نظریں اسے گھور رہی تھیں۔

''ہم سب سے پہلے سنیپ کا دیا ہوا ہوم ورک کر لیں؟'' رون نے اپنا پنکھ والا قلم سیاہی کی دوات میں ڈبوتے ہوئے کہا۔ ''حجر القمر کے طبی خواص......اور مرکبات بنانے میں اس کے استعمالات......'' وہ بڑبڑایا اور پھر بلند آواز کے ساتھ اس نے اپنے چرمئی کاغذ پر قلم گھسیٹ کر یہ الفاظ لکھ دیئے۔ ''یہ لو پہلی سطر پوری ہوئی......'' اس نے عنوان کے نیچے ایک لکیر کھینچی اور پھر ہر مائنی کی طرف امید بھری نظروں سے دیکھنے لگا۔ ''بتاؤ! حجر القمر کے طبی خواص کیا ہیں اور مرکبات میں ان کے استعمالات کیا کیا ہو سکتے ہیں......؟''

لیکن ہر مائنی تو اس کی بات سن ہی نہیں رہی تھی، وہ تو ہال کے دوسرے کونے کی طرف گھور رہی تھی جہاں فریڈ، جارج اور لی

جارڈن اس وقت پہلے سال میں پڑھنے والے ننھے منے معصوم بچوں میں گھرے بیٹھے تھے۔ پہلے سال کے ان ننھے منے بچوں کے منہ چل رہے تھے، لگتا تھا کہ وہ کوئی چیز منہ میں رکھ کر چبا رہے تھے جو فریڈ نے انہیں ایک کاغذی لفافے میں سے نکال کر انہیں کھانے کی دی تھی۔

''اوہ نہیں......! مجھے افسوس ہے کہ میری تنبیہ کے باوجود انہوں نے تمام حدود پھلانگ لی ہیں۔'' وہ اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑی ہوئی، اس کے چہرے کے عضلات پھڑکنے لگے اور غصے سے بھڑکتی ہوئی غرائی۔ ''چلو اُٹھو رون......''

''مم......مم میں کیا......؟'' رون گڑبڑا سا گیا۔ وہ جان بوجھ کر اس معاملے سے کنی کترانے کی کوشش کر رہا تھا۔ ''نہیں...... چھوڑو ہرمائنی......ہم انہیں ٹافیاں بانٹنے سے تو روک نہیں سکتے...... ہے نا؟''

''تم یہ اچھی طرح جانتے ہو رون!...... وہ کوئی میٹھی ٹافیاں نہیں ہیں بلکہ نکسیر پھوڑ ٹافیاں یا بے ہوش مار ٹافیاں یا......'' ہرمائنی غصیلے انداز میں بول رہی تھی۔

''یا بیمار گھڑی ٹافیاں......'' ہیری نے آہستگی سے لقمہ دیا۔

پہلے سال کے تمام ننھے منے بچے ایک ایک کر کے بے ہوش ہو گئے اور اپنی کرسیوں پر لڑھکنے لگے۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے کسی نے ان کے سر پر ہتھوڑے کی ضرب لگا دی ہو۔ کچھ تو فرش پر اوندھے منہ لڑھک گئے تھے اور کچھ اپنی اپنی کرسیوں کے دستوں پر جھول رہے تھے۔ بہر حال، ہرمائنی نے اپنے کندھے اچکائے اور رون کو نظرانداز کرتی ہوئی سیدھی بیہوش بچوں کی طرف بڑھتی چلی گئی جہاں فریڈ اور جارج ایک کلپ بورڈ لے کر کھڑے تھے اور پہلے سال کی ان بیہوش معصوم کلیوں کے چہروں کا بغور جائزہ لینے میں مگن تھے۔ رون کچھ سوچ کر اپنی کرسی سے نصف سے زیادہ اُٹھا اور چند لمحوں تک گومگوئی کیفیت میں مبتلا رہا پھر وہ ہیری کی طرف دیکھتے ہوئے بڑبڑایا۔ ''میرا خیال ہے کہ میرے جانے کی ضرورت باقی نہیں رہی ہے؟ اس نے صورتحال کو سنبھال لیا ہے۔'' یہ کہتے ہوئے وہ دوبارہ اپنی کرسی کی گہرائی میں اتنا دھنس گیا جس قدر اس کی لمبی قامت اس میں دھنس سکتی تھی۔

''بس بہت ہو گیا......'' ہرمائنی نے فریڈ اور جارج کو غصے سے گھورتے ہوئے کہا۔ ان دونوں نے اس کی غیر متوقع مداخلت پر کسی قدر حیرانگی سے دیکھا۔

''اوہ ہاں! تم نے صحیح کہا......'' جارج نے اپنا سر دھنتے ہوئے کہا۔ ''آج کیلئے اتنی ہی خوراک کافی ہے، ہے نا؟''

''میں نے تمہیں آج صبح ہی تنبیہ کی تھی کہ تم طلباء پر اپنی بے ہودہ چیزوں کے تجربات نہیں کر سکتے ہو......'' ہرمائنی دانت پیستی ہوئی غرائی۔

''ہم نے انہیں اس کام کی پوری پوری قیمت چکائی ہے۔'' فریڈ نے غصے سے کہا۔

''یہ کوئی جواز نہیں ہے، یہ کھیل خطرناک بھی ثابت ہو سکتا ہے......''

''فرسودہ سوچ......'' فریڈ نے تلملا کر کہا۔

''تسلی رکھو ہرمائنی! وہ سب صحیح سلامت ہیں۔'' لی جارڈن نے دونوں ہاتھ ہلا کر ہرمائنی کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا اور پھر وہ بیہوش بچوں کے پاس پہنچا۔ اس نے ان کے بند منہ کھول کر ان میں ایک ایک جامنی رنگ کی ٹافی ڈالنے لگا۔

''ہاں دیکھو تو سہی!......وہ بالکل صحیح ہیں، سب ہوش میں آ رہے ہیں......'' جارج چہچہایا۔

پہلے سال کے ننھے منے بچے اب واقعی اپنی جگہ پر ہل جل کر رہے تھے۔ ان میں سے کچھ تو اپنی اور اپنے ساتھیوں کی حالت دیکھ کر سہمے ہوئے دکھائی دے رہے تھے کہ وہ فرش پر اوندھے منہ گرے پڑے تھے یا پھر کرسیوں کے دستوں پر جھول رہے تھے۔ ان کے سہمے چہروں کو دیکھ کر ہیری کو یہ یقین ہو گیا کہ فریڈ اور جارج نے انہیں ٹافیاں کھلانے سے قبل خبردار نہیں کیا ہوگا کہ انہیں کھانے کے بعد ان کے ساتھ کیا ہوگا؟

''اچھا لگ رہا ہے نا؟'' جارج نے شفقت بھری آواز میں سیاہ بالوں والی ننھی بچی سے پوچھا جو بالکل اس کے پیروں کے پاس اوندھے منہ گری پڑی تھی۔

''مم مم میں ٹھیک ہوں......ٹھیک ہوں......'' ننھی بچی نے کانپتی ہوئی آواز میں خود کو ٹٹولتے ہوئے کہا۔

''شاندار......'' فریڈ مسرت سے جھومتا ہوا بولا۔ لیکن اس کی خوشی ادھوری رہ گئی کیونکہ اگلے ہی پل ہرمائنی نے اس کے ہاتھ سے کلپ بورڈ اور بے ہوش مار ٹافیوں کا کاغذی لفافہ چھین لیا تھا۔

''یہ کچھ زیادہ شاندار نہیں ہے......''

''یہ تمہاری سوچ سے کہیں زیادہ شاندار ہے ہرمائنی! دیکھو وہ سب صحیح سلامت اور زندہ ہیں، ہے نا؟'' فریڈ نے غصیلے لہجے میں غراتے ہوئے کہا۔

''تم ایسا بالکل نہیں کر سکتے، ان میں کوئی سخت مصیبت میں پڑ گیا تو پھر کیا ہوگا؟''

''ہم انہیں کسی مصیبت میں مبتلا نہیں کرنا چاہتے۔ ہم پہلے ہی ان ٹافیوں کو خود پر استعمال کر کے آزمائش کر چکے ہیں......ہم تو محض یہ جانچ پڑتال کر رہے ہیں کہ کیا ان ٹافیوں کا اثر سب لوگوں پر یکساں ہی ہوتا ہے یا نہیں......''

''اگر تم لوگ ایسی حرکتیں کرنا بند نہیں کرو گے تو میں......''

''ہمیں سرزنش کرو گی......؟'' فریڈ نے تیزی سے جملہ پورا کیا۔ اس کے انداز میں باغیانہ سرکشی کافی واضح دکھائی دے رہی تھی جیسے وہ یہ تنبیہ کر رہا ہو کہ میں دیکھ لوں گا کہ تم ہمیں کیسے روک سکتی ہو؟

''تم ہمیں سطر لکھنے کی سزا دو گی، ہے نا؟'' جارج نے مسکرا کر کہا۔

ہال میں موجود تمام طلباء و طالبات قہقہہ لگا کر ہنسنے لگے۔ ہرمائنی کی مٹھیاں بھنچ گئیں اور اس کی آنکھیں مزید سکڑ گئیں۔ اس کے

اُلجھےاور کندھوں پر بکھرے بال آسمانی بجلی گرنے کی مانند کڑکڑا رہے تھے۔

''نہیں......'' ہرمائنی نے خود پر قابو رکھتے ہوئے غصیلی آواز میں کہا جو غصے کی شدت سے اب کانپ رہی تھی۔ ''میں یہ سب تمہاری ممی کو بتادوں گی......''

''اوہ ایسا مت کرنا ہرمائنی......'' جارج کا چہرہ یکدم دہشت سے سفید پڑ گیا اور وہ لاشعوری طور پر ایک قدم پیچھے ہٹ گیا تھا۔

''میں یقیناً ایسا ہی کروں گی......'' ہرمائنی نے گہری سنجیدگی سے کہا۔ ''میں تم لوگوں کو یہ بیہودہ چیزیں کھانے سے تو روک نہیں سکتی مگر تم ان خطرناک چیزوں کا کوئی بھی تجربہ پہلے سال کے بچوں پر ہرگز نہیں کر سکتے......''

فریڈ اور جارج کی حالت دیکھ کر ایسا ہی لگا جیسے بجلی کا گہرا جھٹکا لگا ہو۔ یہ تو عیاں تھا کہ انہیں ہرمائنی سے اس دھمکی کی امید نہیں تھی۔ انہیں آخری بار غصے سے گھورنے کے بعد ہرمائنی نے فریڈ کا کلپ بورڈ اور بے ہوش مارٹافیوں کا لفافہ واپس اس کے ہاتھ میں تھما دیا اور پیر پٹختی ہوئی مڑی پھر وہ آتشدان کے پاس اپنی نشست کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

رون اسے لوٹتے ہوئے دیکھ کر کرسی میں مزید نیچے دھنس گیا۔ وہ اس قدر نیچے جھک چکا تھا کہ اس کی اپنی ناک اس کے گھٹنوں کو چھونے لگی تھی۔

''رون! تم نے ابھی ابھی میری جو مدد کی ہے اس کیلئے میں تمہاری شکر گزار ہوں......'' ہرمائنی نے زہر خند لہجے میں کہا اور دھڑام سے کرسی پر بیٹھ گئی۔

''تم نے خود ہی معاملے کو اتنی اچھی طرح سلجھا لیا تھا کہ میری ضرورت باقی نہیں رہی تھی۔'' رون آہستگی سے بڑبڑایا۔

ہرمائنی کچھ لمحوں تک اپنے خالی چرمئی کاغذ کو سپاٹ نظروں سے گھورتی رہی اور پھر جھنجلا کر بولی۔ ''کوئی فائدہ نہیں......اب میرا ارتکاز ٹوٹ چکا ہے، زیادہ بہتر یہی ہوگا کہ میں سونے کیلئے چلی جاؤں......''

اس نے جھٹکے سے اپنا بستہ کھولا۔ ہیری کو محسوس ہوا کہ وہ اپنی کتابیں بستے میں رکھنے والی ہے مگر ہرمائنی نے بستے میں سے کچھ رکھنے کے بجائے اس میں سے اون سے بُنی ہوئی دو عجیب سی ہیئت کی چیزیں برآمد کیں۔ اس نے انہیں آتشدان کے قریبی میز پر احتیاط سے رکھا پھر اس نے انہیں چرمئی کاغذوں کے ردی ٹکڑوں اور ایک ٹوٹی ہوئی پنکھ والی قلم سے ڈھانپ دیا۔ اس کے بعد وہ انہیں دیکھ دیکھ کر مسکرانے لگی۔

''تم یہ کیا کر رہی ہو ہرمائنی؟'' رون نے الجھے ہوئے انداز میں پوچھا۔ وہ اسے اس طرح گھور رہا تھا جیسے اسے یہ شک ہو رہا ہو کہ اس کا دماغی توازن بگڑ گیا ہو۔

''گھریلو خرسوں کیلئے ٹوپیاں رکھ رہی ہوں۔'' ہرمائنی نے جلدی سے بتایا اور اپنی کتابیں بستے میں ٹھونسنے لگی۔ ''میں نے انہیں گرمیوں کی چھٹیوں میں بنایا ہے۔ کسی بھی طرح کے جادو کے استعمال کے بغیر......میں سستی سے بُن پاتی ہوں لیکن اب میں سکول

لوٹ آئی ہوں اس لئے میں جلدی ہی بہت ساری ٹوپیاں بُن لوں گی......''

''تم گھریلوخرسوں کیلئے ٹوپیاں رکھ رہی ہو؟'' رون نے دھیمے لہجے میں کہا۔ ''اور انہیں کچرے کے نیچے چھپا رہی ہو......؟''

''ہاں!'' ہرمائنی نے امید بھرے لہجے میں کہا اور بستہ اُٹھا کر اپنے کندھے پر ڈال لیا۔

''تم غلط کام کر رہی ہو۔'' رون نے غصے سے تیوریاں چڑھاتے ہوئے کہا۔ ''تم انہیں فریب سے یہ ٹوپیاں نہیں دے سکتی ہو۔ ہو سکتا ہے کہ وہ آزادی کے طلب گار ہی نہ ہوں اور تم انہیں زبردستی آزاد کروا رہی ہو......''

''وہ آزاد ہونے کی خواہش رکھتے ہیں۔'' ہرمائنی نے فوراً کہا حالانکہ اس کا چہرہ گلابی پڑ گیا تھا۔ ''تم ان ٹوپیوں کو چھونے کی جرأت بھی مت کرنا سمجھے......رون!''

وہ مڑی اور اگلے ہی لمحے سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئی۔ رون نے اس وقت تک خاموشی برقرار رکھی جب تک ہرمائنی لڑکیوں کے کمرے کی طرف جانے والی سیڑھیوں کے دروازے کے عقب میں اوجھل نہ ہو گئی پھر اس نے اون والی ٹوپیوں پر پڑا ہوا کچرا جلدی سے ہٹا دیا۔

''کم از کم انہیں یہ تو معلوم ہی ہونا چاہئے کہ وہ میز سے کیا اُٹھا رہے ہیں؟'' اس نے تلخی سے کہا۔ ''خیر......'' اس نے اپنا چرمئی کاغذ تہہ کیا جس پر وہ سنیپ کے دیئے ہوئے مضمون کا عنوان لکھ چکا تھا۔ ''اب اسے مکمل کرنے کی کوشش کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ میں اسے ہرمائنی کی مدد کے بغیر بالکل نہیں کر سکتا ہوں...... مجھے تو ذرا بھی معلوم نہیں ہے کہ حجر القمر کا کیا کیا جاتا ہے؟......کیا تمہیں کچھ معلوم ہے......؟''

ہیری نے نفی میں اپنا سر ہلا دیا اور ایسا کرتے ہوئے اسے اچانک یہ احساس ہوا کہ اس کی دائیں کنپٹی کا درد شدت اختیار کرتا جا رہا تھا۔ اس نے دیوؤں کی معرکہ آرائی کے لمبے مقالے کے بارے میں سوچا، جس سے درد کی شدت میں اور اضافہ ہو گیا۔ وہ بخوبی جانتا تھا کہ صبح اسے افسوس ہوگا کہ اس نے اپنا ہوم ورک رات کو ہی پورا کیوں نہیں کیا تھا لیکن اس کے باوجود اس نے اپنی کتابیں بستے میں ڈال لی تھیں۔

''میں بھی سونے کیلئے جا رہا ہوں......''

کمروں کی طرف جانے والی دروازے کی جانب جاتے ہوئے وہ سمیس کے قریب سے گزرا لیکن اس نے اس کی طرف دیکھنا بھی گوارا نہیں کیا تھا۔ ہیری کو ہلکا سا احساس ہوا کہ سمیس نے کچھ کہنے کیلئے اپنا منہ کھولا تھا مگر وہ تیزی سے چلتا ہوا آگے نکل گیا اور کسی قسم کی اذیت سے دوچار ہوئے بغیر ہی بل دار سیڑھیوں کے دامن میں پہنچ گیا تھا......

☆☆☆☆

اگلی صبح بھی گذشتہ دن کی مانند تاریک اور موسلا دار بارش سے اَٹی پڑی تھی۔ ناشتے کے وقت ہیگرڈ حسب سابق سٹاف کی میز پر

دکھائی نہیں دیا۔

''سب سے اچھی بات یہ ہے کہ آج سنیپ کا کوئی پیریڈ نہیں ہے۔'' رون نے گہری سانس کھینچتا ہوا خوشی سے بولا۔

ہرمائنی نے جم کر جمائیاں لیں اور پھر اپنے کپ میں گرم گرم کافی انڈیلی۔ وہ کسی نا معلوم وجہ پر تھوڑا مسرور دکھائی دے رہی تھی۔ جب رون نے اس سے دریافت کیا کہ وہ کس بات پر اتنا خوش ہو رہی ہے تو اس نے بتایا۔ ''ٹوپیاں چلی گئی ہیں، ایسا لگتا ہے کہ گھریلو خرسوں کو آزادی کی طلب پیدا ہونے لگی ہے......''

''میں تمہاری بات پر بالکل یقین نہیں کروں گا۔'' رون نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔ ''ہوسکتا ہے کہ تمہاری ٹوپیاں کپڑوں کی حیثیت میں نہ آتی ہوں، ویسے بھی وہ مجھے تو کسی طرح بھی ٹوپیاں نہیں لگتی تھیں...... وہ تو دیکھنے میں اون کے بے ترتیب گچھے معلوم ہوتے تھے......''

اور پھر ہرمائنی اس سے تمام صبح بات چیت نہیں کی......

جادوئی استعمالات کے دو پیریڈ لینے کے بعد وہ تبدیلی ہیئت کی کلاس میں دو پیریڈ لینے گئے۔ پروفیسر فلٹ وک اور پروفیسر میک گوناگل دونوں نے ہی اپنے اپنے پیریڈ کے آغاز میں پندرہ منٹ تک پوری کلاس کو آنے والے اوڈبلیوایل امتحانات کی اہمیت کو اچھی طرح اجاگر کیا۔ پستہ قد پروفیسر فلٹ وک ہمیشہ کی طرح کتابوں کے بلند ڈھیر پر بیٹھے ہوئے تھے تاکہ وہ اپنی میز کے اوپر سے طلباء پر نظر رکھ سکیں۔ انہوں نے اپنی تیکھی اور باریک آواز میں کہا۔ ''تم سبھی کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ امتحانات آنے والے سالوں میں تمہارے مستقبل پر اثر انداز ہو سکتے ہیں۔ اگر تم نے اب تک اپنے مستقبل کے بارے میں سنجیدگی سے غور نہیں کیا ہے تو خود کو سمجھنے اور مستقبل کی راہوں کو طے کرنے کا یہ بالکل صحیح وقت ہے۔ اس دوران ہم پہلے سے زیادہ لگن کے ساتھ محنت کریں گے تاکہ اپنے مستقبل کے انتخاب کے ساتھ بھرپور انصاف کر سکیں......''

مستقبل اندیشی کی تقریر کے بعد طلباء و طالبات نے ایک گھنٹے سے زیادہ وقت تک سیکھے گئے تمام جادوئی کلمات کی دُہرائی کی، جو پروفیسر فلٹ وک کی رائے کے مطابق اوڈبلیوایل کے امتحانات میں یقینی طور پر آ سکتے تھے۔ پیریڈ کے اختتام پر انہوں نے سب طلباء کو جادوئی کلمات کی تشریح اور افادیت لکھنے کیلئے ڈھیر سارا ہوم ورک بھی دیا جو گذشتہ سالوں میں ان کی کلاس میں دیئے گئے ہوم ورک کے مقابلے میں کئی گنا زیادہ تھا۔

تبدیلی ہیئت کی کلاس میں بھی صورتحال اس سے زیادہ بدتر نہیں تھی تو کم از کم اتنی ہی خراب ضرور تھی۔ پروفیسر میک گوناگل نے نہایت سنجیدگی سے کہا۔ ''تم اس وقت تک اوڈبلیوایل کے امتحانات میں کامیابی نہیں حاصل کر سکتے جب تک پوری لگن کے ساتھ محنت نہ کرو۔ بار بار تجربات نہ کرو اور دہرائی میں ذرا سی بھی غفلت نہ کرو۔ میرا دعویٰ ہے کہ اس کلاس میں موجود ہر ایک طالب علم تبدیلی ہیئت کے اس مضمون میں اچھے اوڈبلیوایل حاصل کر سکتا ہے، بشرطیکہ وہ دل لگا کر اور خوب جم کر محنت کرنے کیلئے تیار ہو۔'' اسی لمحے

نیول کے حلق سے عجیب سی آواز نکلی جس نے پروفیسر میک گونا گل کا دھیان اپنی طرف متوجہ کیا۔ ''بالکل! لانگ باٹم تم بھی......'' پروفیسر میک گونا گل نے گلا کھنکارتے ہوئے کہا۔ ''تمہارے کام میں کوئی خرابی نہیں ہے، صرف قوت ارادی کی کمی کا سامنا ہے......تو آج ہم غیبی جادوئی کلمات کی مشق کریں گے۔ یہ نمو داری جادوئی کلمات کے مقابلے میں آسان ہی ہیں جن کی مشقیں تم لوگ این ٹی ڈبلیو ایل کی سہ ماہی میں کرو گے۔ میں بتا دوں کہ اس کے باوجود یہ جادوئی کلمات خاصے مشکل ہیں اور تمہارے او ڈبلیو ایل امتحانات میں آ سکتے ہیں......''

اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ انہوں نے سچ ہی کہا تھا۔ ہیری کو یہ غیبی جادوئی کلمات بے حد مشکل لگے۔ دو پیریڈ کا دورانیہ ختم ہونے تک وہ اور رون اُن گھونگھوں کو غائب کرنے میں بری طرح ناکام رہے جن پر وہ اپنے جادوئی کلمات کی مشق کر رہے تھے۔ حالانکہ رون نے امید بھرے لہجے میں یہ یقین دلانے کی پوری کوشش کی تھی کہ گھونگھے پہلے کی بہ نسبت زیادہ زرد دکھائی دینے لگے تھے۔ دوسری طرف ہرمائنی نے اپنی تیسری کوشش میں اپنا گھونگا نظروں سے غائب کر ڈالا تھا جس پر پروفیسر میک گونا گل نے خوش ہو کر اسے گری فنڈر کیلئے دس تعریفی پوائنٹس دے دیئے تھے۔ وہ پوری کلاس میں اکلوتی طالبہ تھی جسے اس دن کوئی ہوم ورک نہیں ملا تھا۔ باقی تمام طلباء و طالبات کو کہا گیا تھا کہ وہ رات کو سونے سے پہلے اس جادوئی کلمے کی بھرپور مشق کریں اور کل جب وہ کلاس روم میں آئیں تو انہیں اس پر دسترس حاصل ہونا چاہئے۔ انہیں اپنے اپنے گھونگھے غائب کرنے میں کوئی دشواری نہیں پیش آنا چاہئے۔

ہوم ورک کا بوجھ اتنا زیادہ بڑھ چکا تھا کہ ہیری اور رون دہشت زدہ ہو کر رہ گئے تھے۔ انہوں نے دوپہر کے کھانے کے وقفے دوران لائبریری کا رُخ کیا اور وہاں بیٹھ کر مرکبات بنانے میں حجر القمر کے استعمالات کے بارے کئی کتابوں کے ساتھ خاصی مغز کھپائی کی۔ رون کے اونی ٹوپیوں کا تمسخر اُڑانے کے باعث ہرمائنی اب بھی اس سے ناراض تھی، اسی لئے وہ ان کے پاس نہیں آئی۔ جب وہ ڈھلتی دوپہر میں جادوئی جانداروں کی دیکھ بھال کی کلاس لینے کیلئے بیرونی میدان میں پہنچے تو ہیری کا سر دوبارہ درد کی لپٹوں کی زد میں آ گیا۔

دن خاص سرد اور ہوادار ہو چکا تھا جب وہ گھاس بھری ڈھلوان پر چلتے ہوئے تاریک جنگل کے کنارے پر واقع ہیگرڈ کے جھونپڑے تک پہنچے تو انہیں اپنے چہروں پر بارش کی اِکا دُکا بوندوں کا احساس ہوا۔ پروفیسر غروبلی پلانک، ہیگرڈ کے جھونپڑے کے داخلی دروازے سے قریباً دس گز کے فاصلے پر طلباء کا انتظار کر رہی تھیں۔ ان کے سامنے ایک لمبی میز بچھی ہوئی تھی جو لمبی ٹہنوں سے پوری طرح ڈھکی ہوئی تھی۔ جب ہیری اور رون میز کے قریب پہنچے تو انہیں اپنے عقب میں قہقہوں اور ٹھٹھے بازی کا شور سنائی دیا۔ انہوں نے غیر ارادی طور پر مڑ کر دیکھا۔ ڈریکو ملفوائے تیزی سے لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا ان کی طرف بڑھ رہا تھا۔ ہمیشہ کی طرح آج بھی اس کے اردگرد سلے درن کے چمچوں کا ٹولہ موجود تھا۔ ظاہر ہے کہ اس نے اس وقت کوئی پُر مزاح بات ہی کہی تھی جس پر کریب، گوئل، پینسی پارکسن اور باقی لوگ مسلسل ہنس رہے تھے۔ جب وہ لمبی میز کے قریب پہنچے اور چاروں طرف اکٹھے ہو گئے۔ وہ سب جس انداز ہیری کو بار بار اپنی نظروں کا نشانہ بنا رہے تھے، اس سے ہیری کو یہ سمجھنے میں ذرا بھر دِقت نہیں ہوئی کہ ان کے تمسخر اُڑانے کا

موضوع کیا ہوسکتا ہے؟

''ٹھیک ہے، سب لوگ آ چکے ہیں!'' پروفیسر غروبلی پلانک نے گرجتی ہوئی آواز میں کہا جب سلے درن اور گری فنڈر کے سب طلباء میز کے گرد حلقہ بنا چکے تھے۔ ''تو شروع کریں، مجھے ان جانداروں کا نام کون بتا سکتا ہے؟'' انہوں نے اپنے سامنے میز کی رکھی ہوئی ٹہنیوں کے اس عجیب سے ڈھیر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا۔

حسب معمول ہرمائنی کا ہاتھ سب سے پہلے ہوا میں لہرا اُٹھا۔ اس کے ٹھیک پیچھے چند فٹ کے فاصلے پر ملفوائے بالکل اسی کی طرح نقل اتارتے ہوئے اچھلا اور یوں ہاتھ لہرانے لگا جیسے وہ جواب دینے کیلئے بے حد بے چین ہو رہا ہو۔ پینسی پارکسن اسے نقل اتارتا ہوا دیکھ کر کھلکھلا کر ہنس پڑی لیکن اگلے ہی لمحے اس کی ہنسی خوفزدہ چیخ میں بدل گئی۔ اس کے مدمقابل میز پر پڑی ہوئی ٹہنیوں میں ایک ٹہنی اچھلی اور ہوا میں سیدھی کھڑی ہوگئی، میز پر گہری کھڑکھڑاہٹ کی آواز پھیلی اور باقی تمام ٹہنیاں بھی ہوا میں سیدھی معلق ہوتی چلی گئیں۔ ان کے سامنے ننھے جانوروں جیسی یہ عجیب الخلقت مخلوق تھی جو لکڑی کی بنی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ ان سب کے بھورے ہاتھ پاؤں تھے جو گانٹھ دار اور کافی بھدے دکھائی دے رہے تھے۔ اور ہر ہاتھ کے کنارے پر ٹہنی جیسی دو دو انگلیاں تھیں۔ ان کا چہرہ عجیب انداز میں سیدھا اور سپاٹ تھا۔ لکڑی جیسے اس سپاٹ چہرے میں سیاہ بھوری پتلیاں چمک رہی تھیں۔

''واہ اووووووو......'' پاروتی پاٹیل اور لیونڈر براؤن نے توصیف بھری آواز نکالی، جس سے ہیری بری طرح مچل کر رہ گیا۔ اس طرح کے رویئے سے کوئی بھی یہ سوچنے پر مجبور ہو جائے گا کہ ہیگرڈ نے انہیں کبھی عجیب وغریب اور دلچسپ جاندار نہیں دکھائے تھے۔ یہ الگ بات ہے کہ فل برکرومز کسی قدر کم متاثر کن تھے مگر سلے منڈر چھپکلیاں اور قشنگر جیسے جانور کافی دلچسپ تھے اور تو اور طلا شرفی کو دیکھ کر ہر کوئی انہیں حاصل کرنے کی تمنا کرتا تھا۔ جبکہ دھماکے دار سقرط تو کچھ ضرورت سے زیادہ ہی دلچسپ واقع ہوئے تھے۔

''لڑکیو! براہ کرم اپنی آواز کو دھیما رکھو......'' پروفیسر غروبلی پلانک نے تیکھی آواز میں تنبیہ کی اور ٹہنیوں جیسے دکھائی دینے والی جانداروں کی میز کے وسط میں بھورے چاولوں جیسے کوئی چیز بکھیر دی، جسے دیکھتے ہی وہ فوراً ان پر لپکے اور دھڑا دھڑ کھانے لگے۔ ''تو...... تم میں سے کسی کو ان جانداروں کا نام معلوم ہے...... ہاں مس گرینجر؟''

''انہیں 'برطِ شجر' کہتے ہیں پروفیسر!'' ہرمائنی نے جلدی سے جواب دیا۔ ''یہ درختوں کے نگہبان بھی کہلاتے ہیں عام طور پر یہ ان درختوں پر پائے جاتے ہیں جن کی لکڑی سے جادوئی چھڑیاں بنائی جاتی ہیں۔''

''گری فنڈر کو پانچ پوائنٹس دیئے جاتے ہیں!'' پروفیسر غروبلی پلانک نے خوش ہو کر کہا۔ ''بالکل! یہ برطِ شجر ہیں اور مس گرینجر نے صحیح بتایا ہے کہ وہ عام طور پر ان درختوں پر بسیرا کرتے ہیں جن کی لکڑی سے جادوئی چھڑیاں تیار کی جاتی ہیں۔ کیا کسی کو یہ معلوم ہے کہ زندہ رہنے کیلئے ان کی غذا کیا ہوتی ہے؟''

''دیمک......'' ہرمائنی نے بلا توقف کہا جس پر یہ واضح ہو گیا کہ ہیری کو پل بھر کیلئے جو محسوس ہوا تھا کہ وہ بھورے چاول ساکت

نہیں بلکہ سست روی سے متحرک ہیں۔''اس کے علاوہ یہ پریوں کے انڈے بھی شوق سے کھاتے ہیں بشرطیکہ وہ انہیں میسر ہو پائیں......''

''شاباش! تمہیں پانچ پوائنٹس مزید دیئے جاتے ہیں......تو تم لوگ جب کسی ایسے درخت کے پاس پہنچتے ہو جس کی ٹہنیاں، پتے یا لکڑی تم حاصل کرنا چاہتے ہو اور اس پر برطِ شجر ڈیرہ جمائے ہوئے ہوں تو تمہیں خاص سمجھداری کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔ بہتری اسی میں ہے کہ برطِ شجروں کو دھیان کسی دوسری طرف بٹا دیا جائے اور اس کام کیلئے سب سے عمدہ طریقہ یہی ہے کہ ان کیلئے دیمک بھرا تھیلا تمہارے پاس ہونا بہت ضروری ہے۔ دیمک کا تحفہ پا کر وہ اپنی اصلی ذمہ داری سے غافل ہو جاتے ہیں۔ یہ دیکھنے میں بظاہر زیادہ خطرناک تو نہیں دکھائی دیتے مگر درختوں کی شاخوں کے بیچ میں انہیں فوراً شناخت کر لینا آسان نہیں ہوتا۔ جونہی انسان کا چہرہ ان کے قریب پہنچتا ہے تو یہ سرعت انگیزی سے انسان کی آنکھیں نوچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جیسا کہ تم لوگ دیکھ سکتے ہو کہ ان ان کی انگلیوں کے سرے پر نوکیلے اور تیز دھار ناخن موجود ہیں۔ درخت پر یا پھر تجرباتی میز پر کبھی اپنا چہرہ اور آنکھیں ان کے قریب نہیں لانا چاہئے......ٹھیک ہے اب تم لوگ ان کے آس پاس آ جاؤ اور ان میں کچھ برطِ شجر لے لو۔ میرے پاس اتنے برطِ شجر ہیں کہ تم میں سے تین تین لوگ ایک ایک برطِ شجر لے سکتے ہیں۔ ان کی ساخت اور خدوخال کا باریک بینی سے مشاہدہ کرو۔ مجھے لگتا ہے کہ تین تین لوگ باہمی گفتگو سے ان ننھے جانداروں کی خوبیاں زیادہ اچھی طرح پرکھ سکتے ہیں۔ میں چاہتی ہوں کہ تم سب لوگ کلاس ختم ہونے سے پہلے پہلے چرمئی کاغذ پر ان کا خاکہ بناؤ اور ان کے اعضاء کی نشاندہی کرتے ہوئے ان کے نام لکھو۔ چلو اب شروع ہو جاؤ......''

تمام طلباء وطالبات میز کی طرف آگے بڑھ گئے۔ ہیری جان بوجھ کر چکر کاٹ کر میز کے عقبی حصے میں پہنچ گیا تا کہ وہ پروفیسر غروبلی پلانک کے زیادہ قریب پہنچ سکے۔ جب کلاس کے بچے اپنے اپنے لئے برطِ شجروں کا انتخاب کر رہے تھے تو ہیری نے آہستگی سے ان سے پوچھا۔

''ہیگرڈ کہاں ہے؟''

''تمہیں اس کیلئے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔'' پروفیسر غروبلی پلانک نے اسے قریباً جھڑکتے ہوئے کہا۔ ان کا روکھا پن اور کرختگی گذشتہ بار جیسی ہی تھی، جب ہیگرڈ کلاس کو پڑھانے کیلئے نہیں آیا تھا اور عارضی طور پر اس کی جگہ پروفیسر غروبلی پلانک کو تعینات کیا گیا تھا۔ ہیری کے چہرے کے عضلات تن گئے، اس سے پہلے وہ کچھ اور پوچھ پاتا۔ نوکیلے چہرے والے ڈریکو ملفوائے کسی قدر ہیری کی طرف جھکا۔ ہیری نے اس کی طرف دیکھا۔ ان کی آنکھوں اور چہرے پر زہریلی مسکراہٹ پھیلی ہوئی تھی۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر ایک بڑی جسامت کا ایک برطِ شجر اُٹھایا اور دھیمے لہجے میں بڑبڑایا۔

''شاید وہ گینڈا نما انسان بری طرح زخمی ہو گیا ہوگا۔'' وہ اس قدر آہستگی سے بولا تھا کہ ہیری ہی اس کی بات سن پایا تھا۔

''اگر تم برطِ شجر کی طرف صحیح طور پر متوجہ نہ رہے تو یقیناً زخمی ہونے کی اگلی باری تمہاری ہی ہوگی......'' ہیری نے دبے انداز میں

اس کی آنکھوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''شاید وہ اپنے جثّے سے کہیں بڑی اُلجھن سے نبرد آزما ہے۔ امید ہے کہ تم میرے جملے کا صحیح مطلب سمجھ ہی گئے ہو گے۔''

ملفوائے اس سے دور چلا گیا اور ہیری کی طرف گردن گھما گھما کر مسکراتا رہا۔ ہیری اچانک اپنے بدن میں نقاہت سی محسوس کرنے لگا۔ کیا واقعی ملفوائے کو کچھ معلوم ہے؟ آخر اس کا باپ مرگ خوروں میں سے ہی ایک تھا۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ اس کے باپ کو ہیگرڈ کی سرگرمیوں کے بارے میں کچھ خاص علم ہو؟ جس کے بارے میں گروہ کے لوگ ابھی تک نہ جان پائیں ہوں۔ وہ میز سے پیچھے ہٹ گیا اور تیز قدموں سے چلتا ہوا رون اور ہرمائنی کے پاس پہنچ گیا جو کچھ فاصلے پر گھاس پر بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ دونوں ایک برطِ شجر کو ہاتھ میں پکڑے اس کی منت سماجت کرتے ہوئے دکھائی دیئے کہ وہ اپنے ہاتھ پیر کچھ دیر نہیں ساکت کر لے تاکہ وہ اس کا صحیح خاکہ بنا سکیں۔ ہیری ان کے قریب بیٹھ گیا اور اپنے بستے میں سے قلم اور چرمئی کاغذ باہر نکال لیا۔ ان کے پاس بیٹھے بیٹھے ہیری نے سرگوشی نما لہجے میں انہیں ملفوائے کی بات بتا دی۔

''اگر ہیگرڈ کو کسی قسم کی مشکل پیش آئے گی تو اس کا ڈمبل ڈور کو فوراً پتہ چل جائے گا۔'' ہرمائنی نے دھیمے لہجے میں اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔ ''ملفوائے ہمیں جان بوجھ کر مغالطے میں ڈالنا چاہ رہا ہے لہٰذا پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اگر تم متفکر دکھائی دیئے تو اسے فوراً معلوم ہو جائے گا کہ ہم یہ بالکل نہیں جانتے کہ باہر کیا ہو رہا ہے؟ ہمیں ہر حال میں اسے نظر انداز کرنا ہو گا ہیری!...... یہ پکڑو!...... برطِ شجر کو کچھ دیر کیلئے سنبھالو تاکہ میں اس کے چہرے کے نقوش کا خاکہ بنا سکوں......''

''اوہ ہاں!'' انہیں قریب بیٹھی ہوئی طلباء کی ٹولی میں ملفوائے کی متکبرانہ لہجے کی آواز سنائی دی۔ ''ڈیڈی ابھی کچھ دن قبل ہی جادوئی وزیراعلیٰ سے ملاقات کے دوران باتیں کر رہے تھے۔ صورتحال کچھ ایسی دکھائی دیتی ہے کہ محکمہ وزارت جادو نے طے کر لیا ہے کہ یہاں سے تمام گھٹیا اساتذہ کو نکال باہر کیا جائے گا۔ اس لئے وہ گینڈا دیوا گر لوٹ بھی آیا تو بھی اس کی سکول سے فوراً ہی چھٹی کرا دی جائے گی......''

''اووچ......''

ہیری نے بے خیالی میں برطِ شجر کو اتنی زور سے دبا ڈالا تھا کہ وہ چٹکتے چٹکتے بچا تھا۔ اس نے انتقامی کارروائی کے طور پر اپنے نوکیلے ناخنوں سے ہیری کے ہاتھ کو زخمی کر ڈالا تھا جس سے دو لمبی اور گہری خراشیں اس کے ہاتھ پر پڑ گئی تھیں۔ ہیری تکلیف کے مارے بلبلا اُٹھا اور اس کی گرفت کھل گئی۔ برطِ شجر نے آزادی پاتے ہی دوڑ لگا دی۔ کریب اور گوئل یہ ماجرا دیکھ کر زور زور سے کھی کھی کرنے لگے۔ برطِ شجر ہیری کے ہاتھ سے نکلتے ہی پوری قوت کے ساتھ تاریک جنگل کی طرف بھاگا جا رہا تھا۔ یہ دیکھ کر وہ زور زور سے قہقہے لگانے لگے اور ہیری کے سٹپٹائے ہوئے چہرے کو دیکھ کر مذاق اُڑانے لگے۔ لکڑی کی ٹہنی جیسا دکھائی دینے والا وہ ننھا سا جاندار چند ساعتوں میں ہی درختوں بھرے جنگل میں کہیں گم ہو گیا۔ جب میدان کے دوسری طرف سکول میں گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی تو ہیری نے خون

سے لت پت برطشجر کا خاکہ لپیٹا اور بستے میں ٹھونس لیا۔ اس نے ہرمائنی کے دیئے ہوئے رومال سے اپنے ہاتھ کس کر باندھ لیا اور پھر وہ اسی حالت میں جڑی بوٹیوں کے علم والی کلاس میں چلا گیا۔ ملفوائے کی تمسخرانہ ہنسی اب بھی اس کی سماعت میں ہتھوڑے برسا رہی تھی۔

''اس نے اگر دوبارہ ہیگرڈ کو گینڈا دیو کہا تو......'' ہیری نے دانت کرچ کچھ کہنا چاہا۔

''ہیری! ملفوائے کی طرف اپنا دھیان مت لگاؤ۔ یہ بھی مت بھولو کہ وہ اس وقت پری فیکٹ بھی ہے، وہ بدلے میں تمہاری زندگی کو مزید مشکل سے دوچار کر دے گا......''

''معلوم نہیں دشوار کن زندگی کیسے ہوتی ہوگی؟'' ہیری تلملاتا ہوا غرایا۔

رون اس کی بات سن کر ہنس پڑا لیکن ہرمائنی نے اپنی تیوریاں چڑھا لی تھیں۔ وہ سبزیوں کی کیاریوں کو عبور کر کے دوسری طرف پہنچے۔ ایسا لگ رہا تھا کہ آسمان پر گھرے ہوئے بادل یہ طے نہیں کر پا رہے تھے کہ انہیں اب برسنا چاہئے یا پھر کہیں اور کا رُخ کر لینا چاہئے۔

''میں تو اب صرف اتنا چاہ رہا ہوں کہ ہیگرڈ اب جلدی سے لوٹ کر واپس آ جائے۔'' ہیری نے دھیمے لہجے میں کہا جب وہ گرین ہاؤس کے بالکل قریب پہنچ چکے تھے۔ ''یہ الاپ مت راگنے لگنا کہ گروبلی پلانک اس سے عمدہ اور بہتر استاد ہے۔'' ہیری کے لہجے میں دھمکی چھپی ہوئی تھی۔

''میں یہ بات بالکل نہیں کہنے والی تھی......'' ہرمائنی نے اطمینان سے جواب دیا۔

''وہ چاہے لاکھ کوشش کر لے مگر وہ ہیگرڈ سے کبھی اچھی استاد ثابت نہیں ہو سکتی ہے۔'' ہیری نے تلخی سے کہا حالانکہ اُسے اِس بات کا پورا احساس تھا کہ اس نے ابھی ابھی جادوئی جانداروں کی دیکھ بھال کی ایک بہترین کلاس میں شرکت کی تھی۔ شاید اسی وجہ سے اس کی طبیعت میں چڑچڑاپن عود کر آیا تھا۔

سب سے نزدیکی گرین ہاؤس کا دروازہ کھلا اور اس میں سے چوتھے سال کے طلباء و طالبات تیزی سے باہر نکلنے لگے، ان میں جینی بھی شامل تھی۔ اس نے ان کے قریب سے گزرتے ہوئے شوخ لہجے میں سلام کیا اور تیزی سے آگے بڑھ گئی۔ کچھ ہی پل بعد لونا لوگڈ بھی باہر نکلتی دکھائی دی۔ وہ کلاس کے تمام بچوں کے بالکل پیچھے آہستہ آہستہ چل رہی تھی۔ اس کی ناک پر مٹی لگی ہوئی تھی اور بال سر کے بالکل اوپر بندھے ہوئے تھے۔ ہیری کو دیکھتے ہی اس کی اُبلتی ہوئی آنکھیں اشتیاق بھرے انداز میں مزید باہر نکلتی ہوئی دکھائی دینے لگی۔ وہ سیدھی اس کی طرف بڑھنے لگی۔ ہیری کے جماعتی ساتھی تجسس بھری نظروں سے اس کی طرف دیکھنے لگے۔ لونا قریب آ کر گہری سانس لی اور بلاتکلف سلام دعا کے بغیر ہی بولنے لگی۔

''مجھے یقین ہے کہ 'تم جانتے ہو کون؟' واقعی لوٹ آیا ہے اور مجھے یہ بھی یقین ہے کہ تم نے اس سے دُوبدو مقابلہ کیا تھا اور اس

سے بچ کر نکل آئے......''

''ار......ٹھیک ہے۔'' ہیری نے جلدی سے عجیب لہجے میں کہا۔ اسے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ لونا اچانک ہی یہ سب کہہ دے گی۔ شاید وہ بوکھلا سا گیا تھا۔ لونا نے کانوں میں بالیوں کی جگہ پر نارنجی رنگ کی گاجریں لٹکا رکھی تھیں جو خاصی عجیب دکھائی دے رہی تھیں۔ یوں لگتا تھا کہ پاروتی پاٹیل اور لیونڈر براؤن کا دھیان بھی اس کے کانوں کی طرف مبذول ہو چکا تھا کیونکہ وہ اب اس کے کانوں کی طرف اشارہ کر کے ہنس رہی تھیں۔

''تم ہنس سکتی ہو......'' لونا نے اچانک ان کی طرف گردن گھماتے ہوئے کہا۔ اس کی آواز کافی بلند ہوگئی تھی۔ لونا کو ایسا لگا تھا کہ پاروتی اور لیونڈر اس کے کانوں کی عجیب بالیوں کے بجائے اس کی باتوں کا تمسخر اُڑا رہی تھیں۔ وہ تلخی سے بولی۔ ''مگر لوگوں کا یہ بھی دعویٰ رہا تھا کہ بلبورنگ ہیم ڈنگر یا چڑ مڑے سینگوں والے نارکیک جیسی کوئی چیزیں ہوتی ہی نہیں......''

''اور اُن کا دعویٰ سچا ہی تھا ہے نا؟'' ہرمائنی نے تیزی سے کہا۔ ''بلبورنگ ہیم ڈنگر یا چڑ مڑے سینگوں والے نارکیک جیسی چیزیں ہوتی ہی نہیں......''

لونا نے اس کی طرف قہر آلود نظروں سے گھور کر دیکھا اور بنا کچھ کہے خاموشی سے چل دی۔ وہ عجیب سے انداز سے چل رہی تھی کہ اس کے کانوں میں لٹکتی ہوئی گاجریں اِدھر اُدھر لہرا رہی تھیں۔ یہ منظر دیکھ کر اب صرف پاروتی پاٹیل اور لیونڈر براؤن ہی نہیں کلاس کے باقی طلباء بھی ہنس رہے تھے۔

''تم اُن لوگوں کو تنگ کیوں کرتی ہو جو میری باتوں پر یقین کرتے ہیں؟'' ہیری نے گرین ہاؤس کے دروازے کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے ہرمائنی سے شکوہ کرتے ہوئے کہا۔

''اوہ خدا کیلئے ہیری!......تمہیں اس سے بہتر ہم نوا میسر ہو سکتے ہیں۔'' ہرمائنی نے سر جھلاتے ہوئے کہا۔ ''جینی نے مجھے اس کے بارے میں کافی کچھ بتا دیا ہے، ایسا لگتا ہے کہ وہ صرف انہی چیزوں پر اعتقاد رکھتی ہے جن کا اس دُنیا میں کوئی وجود نہیں ہے۔ ایسی مخبوط الحواس لڑکی سے اور امید بھی کیا کی جاسکتی ہے؟ جس کے والد 'حیلہ سخن' نامی ہفت روزہ شائع کرتے ہوں۔''

ہیری کا دھیان خود بخود ان پنکھ والے خطرناک گھوڑوں کی طرف چلا گیا، جنہیں اس نے ہوگورٹس آتے ہوئے دیکھا تھا۔ لونا نے اسے بتایا تھا کہ وہ بھی انہیں بخوبی دیکھ سکتی تھی۔ جانے کیوں اس کا اعتماد ڈگمگانے لگا۔ تو کیا وہ جھوٹ بول رہی تھی؟ لیکن اس سے پہلے کہ وہ اس بارے میں مزید گہرائی میں جا کر سوچ پاتا......ارنئ میکملن اس کے پاس چلا آیا۔

''پوٹر! میں تمہیں یہ باور کرانا چاہتا ہوں......'' اس کی آواز کافی بلند اور اعتماد بھری تھی۔ ''صرف عجیب اجنبی ہی تمہاری حمایت نہیں کرتے بلکہ میں بھی تمہاری کہی ہوئی ہر بات پر سو فیصد یقین کرتا ہوں۔ میرا گھرانا ہمیشہ ڈمبل ڈور کے ساتھ تھا اور...... میں بھی ہوں!''

''ار...... میں تمہارا مشکور ہوں......ارنئ!'' ہیری نے جلدی سے کہا۔ وہ کسی قدر مخمصے کا شکار تھا لیکن اس کے دل میں انجانی سی خوشی پھوٹ گئی تھی۔ ارنئ اس قسم کی صورتحال میں کچھ بڑبولا تو ثابت ہوسکتا تھا لیکن ہیری کی طبیعت پر چھائی ہوئی کسلمندی اس انتہا کو چھور رہی تھی کہ وہ ایسے فرد کی حمایت پا کر خوش ہو جاتا جس کے کانوں میں گاجریں نہ لٹک رہی ہوتیں۔ ارنئ کے الفاظ سن کر لیونڈر براؤن کے چہرے سے مسکراہٹ غائب ہوگئی۔ جب ہیری رون اور ہرمائنی سے بات کرنے کیلئے گھوما تو اسے سمیس کے چہرے کے تاثرات دکھائی دے گئے جو کافی سرکش اور مخمصے کا شکار دکھائی دے رہا تھا۔

کسی کو بھی یہ دیکھ کر حیرت نہیں ہوئی کہ پروفیسر سپراؤٹ نے اوڈبلیوایل کی اہمیت اجاگر کرتے ہوئے اپنی کلاس کا آغاز کیا تھا۔ ہیری کے من میں یہ تمنا مچل کر رہ گئی کہ کاش اساتذہ یہ یکساں طرز کی وضاحت کرنا اب بند کردیں۔ اس کا دل بیٹھنے لگتا جب بھی وہ یہ یاد کرتا کہ اسے ابھی کتنا ڈھیر سارا ہوم ورک کرنا ہے؟ ہوم ورک کا خیال آتے ہی اس کے پیٹ میں عجیب سی کھلبلی سی مچ جاتی تھی۔ یہ ہلچل اس وقت تو قابو سے باہر ہونے لگی جب پروفیسر سپراؤٹ نے کلاس کے آخر میں انہیں ہوم ورک کے طور پر ایک طویل مقالہ لکھنے کی ہدایت کی۔ جب گری فنڈر کے طلباء وطالبات ڈیڑھ گھنٹے کی مشقت بھری کلاس سے فارغ ہوکر سکول کی طرف روانہ ہوئے تو وہ بے حد تھکے ہوئے تھے اور ان کے کپڑوں میں سے ڈریگن کے گوبر کی بدبو پھوٹ رہی تھی جو کہ پروفیسر سپراؤٹ کی پسندیدہ کھاد تھی......ان میں سے کوئی زیادہ بات چیت نہیں کررہا تھا۔ یہ ایک اور طویل دن ثابت ہوا تھا۔

ہیری کو اس وقت شدید بھوک لگی ہوئی تھی۔ وہ جانتا تھا کہ کھانا کھانے کے بعد پانچ بجے اس کی سزا کا دورانیہ شروع ہونا ہے، جس کیلئے اسے پروفیسر امبریج کے پاس جانا تھا، اس لئے وہ بستہ رکھنے کیلئے گری فنڈر کے ہال کی طرف جانے کے بجائے سیدھا بڑے ہال میں آ گیا۔ وہ اچھی طرح ڈنر کرنا چاہتا تھا تاکہ بھرے ہوئے پیٹ کے ساتھ ہی سزا کا سامنا کر پائے جو امبریج نے اس کیلئے تجویز کر رکھی تھی۔ بہرحال، وہ ابھی بڑے ہال کے صدر دروازے پر ہی پہنچا تھا کہ اسے ایک تیز اور غصے بھری آواز سنائی دی......

''او پوٹر......!''

''اب کیا ہوگیا؟'' ہیری نے تھکے ہوئے انداز میں بڑبڑا کر کہا اور پھر مڑ کر آواز کی سمت میں دیکھا۔ اسے سامنے انجلینا جانسن کا چہرہ دکھائی دیا جو کافی ناراض اور بگڑا ہوا دکھائی دے رہا تھا

''میں بتاتی ہوں کہ کیا ہوا؟'' اس نے تلخی سے کہا اور وہ سیدھا اس کے پاس چلی آئی۔ اس نے ہیری کے سینے میں اپنی انگلی گھساتے ہوئے دانت پیس کر بولی۔ ''تم نے ایسا کیوں کیا کہ تمہیں جمعے کو پانچ بجے سزا کاٹنے کیلئے جانا پڑا......؟''

''کیا مطلب......؟'' ہیری گڑبڑا سا گیا پھر جیسے اسے کچھ یاد آ گیا تھا۔ ''اوہ ہاں! راکھے کیلئے آزمائشی مشقیں......؟''

''شکر ہے کہ تمہیں یہ یاد آ گیا......'' انجلینا غرا کر دہاڑی۔ ''کیا میں نے تمہیں یہ نہیں بتایا تھا کہ میں پوری ٹیم کے ساتھ مشقیں کرنا چاہتی ہوں اور ایسے راکھے کو ٹیم میں منتخب کرنا چاہتی ہوں جس کی پوری ٹیم کے ساتھ ہم آہنگی ہو پائے؟ کیا میں نے تمہیں اس بارے

میں بھی باخبر نہیں کیا تھا کہ میں خاص طور پر کیوڈچ کے میدان کو بک کر چکی ہوں؟ اور تم نے اپنے تئیں یہ فیصلہ کرلیا کہ تم وہاں ان آزمائشی مشقوں میں ہمارے ساتھ نہیں رہو گے......''

''دیکھو! یہ فیصلہ میں نے خود نہیں لیا ہے......'' ہیری اس کی الزام تراشی کو برداشت نہیں کر پایا تھا۔ ''مجھے اس امبر یج چڑیل نے محض اس لئے سزا دی ہے کہ میں نے سب کے سامنے 'تم جانتی ہو کون؟' کے بارے میں سچائی بتا دی تھی......''

''تو پھر اب تم اس کے پاس جا کر یہ کہہ دو کہ وہ تمہاری جمعے کی سزا کو ختم کر دے......'' انجلینا نے خونخوار لہجے میں غراتے ہوئے کہا۔ ''اور کان کھول کر سن لو کہ مجھے قطعاً پرواہ نہیں ہے کہ تم یہ سب کیسے کرتے ہو؟ البتہ اگر تم چاہو تو اسے یہ بھی کہہ سکتے ہو کہ 'تم جانتے ہو کون؟' صرف تمہارے دماغ کا وہم ہے......بس اس بات کو یقینی بنا لینا کہ بروقت تم میدان میں موجود ہو......!''

وہ کسی قسم کا جواب سنے بغیر ہی پلٹ گئی اور دھڑ دھڑاتی ہوئی وہاں سے چلی گئی۔

''میرا خیال ہے کہ......'' ہیری نے رون کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جب وہ بڑے ہال میں داخل ہو رہے تھے۔ ''ہمیں سنجیدگی سے پیڈل میئر یونائیٹڈ ٹیم سے یہ تصدیق کروا لینا چاہئے کہ کہیں اولیورؤ ڈکسی تربیتی مرحلے میں مارا تو نہیں گیا کیونکہ مجھے ایسا لگتا ہے کہ اس کی رُوح انجلینا میں گھس گئی ہے......''

گری فنڈر کی میز پر نشست سنبھالتے ہوئے رون نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔ ''تمہارے خیال سے اس بات کا کتنا امکان ہے کہ امبر یج تمہیں جمعہ کے دن سزا نہیں دے گی؟''

''صفر سے بھی کم......'' ہیری نے اُداسی بھرے انداز میں کہا اور اپنی پلیٹ میں آلو کے چپس ڈالنے لگا۔ ''پھر بھی مجھے اپنی سی کوشش تو کرنا ہی ہوگی، ہے نا؟ میں اس کے بدلے میں مزید دو دن کی سزا کاٹنے کی پیشکش بھی کروں گا یا پھر ایسی ہی کوئی اور تجویز اس کے سامنے رکھوں گا......'' اس نے منہ کا نوالہ نگلتے ہوئے اپنی بات کو بڑھایا۔ ''مجھے امید ہے کہ وہ آج رات کو سزا کیلئے زیادہ دیر تک نہیں روکیں گی۔ تمہیں تو معلوم ہی ہے کہ ہمیں تین مقالے لکھنا ہیں، پروفیسر میک گوناگل کے دیئے ہوئے جادوئی کلمے کی مشق بھی کرنا ہے، فلٹ وک کے دیئے جادوئی کلمات کی دہرائی کرنا ہے، برط شجر کے خاکہ نگاری کو پورا کرنا ہے اور پروفیسر ٹراؤلینی کے دیئے ہوئے خوابوں کی تعبیر کی ڈائری کو بھی شروع کرنا ہے......''

رون نے گہری آہ بھری اور پھر کسی نامعلوم خیال کے باعث چھت کی طرف گھورنے لگا۔

''لگتا ہے کہ بارش بھی ہونے والی ہے......''

''بارش کا ہمارے ہوم ورک سے کیا تعلق؟'' ہر مائنی نے تیوریاں چڑھاتے ہوئے کہا۔

''کچھ نہیں......'' رون نے گہری سانس کھینچتے ہوئے کہا البتہ اس کے کان سرخ ہو گئے تھے۔

پانچ بجنے میں پانچ منٹ باقی تھے جب ہیری نے ان دونوں سے رخصت لی اور تیسری منزل کی طرف چل پڑا جہاں پروفیسر

امبرتج کا دفتر موجود تھا۔ جب اس نے دروازہ کھٹکھٹایا تو جواب میں چاشنی بھری میٹھی آواز سنائی دی۔ ''اندر چلے آؤ......'' وہ محتاط انداز میں دفتر میں داخل ہوا اور پھر دفتر کے چاروں طرف دیکھنے لگا۔

وہ پہلے تعینات تینوں پروفیسروں کے زمانے میں اس دفتر میں آ چکا تھا۔ جب گلڈرائے لاک ہارٹ یہاں پروفیسر ہوا کرتے تھے تو یہاں پر ان کی مسکراتی ہوئی تصویروں کے سینکڑوں فریم دیواروں پر سجے ہوئے دکھائی دیتے تھے۔ اس کا امکان بھی کافی زیادہ تھا کہ یہاں پر آپ کو کسی پنجرے میں یا ٹب میں کوئی دلچسپ شیطانی جاندار دکھائی دے جائے۔ نقلی میڈ آئی موڈی کے دور میں یہاں بہت سارے عجیب وغریب آلات رکھے ہوئے تھے جو غلط کاموں اور تاریک جادو کے استعمال کو پکڑنے کے کام آتے تھے......

بہرحال، اب یہ دفتر بالکل پہچانا نہیں جا رہا تھا۔ ہر جگہ جالی دار غلاف اور کپڑے سے ڈھکی ہوئی تھی۔ کئی گلدانوں میں پھول سجے ہوئے تھے جو سوکھ چکے تھے۔ ایک دیوار آرائشی پلیٹوں سے بھری ہوئی تھی جس میں ہر ایک پلیٹ پر بلی کے بڑے سے رنگ برنگے بلونگڑوں کی تصویریں بنی ہوئی تھیں، جن کے گلے میں ایک ہی قسم کا پٹہ پڑا ہوا تھا۔ یہ سب اتنا عجیب دکھائی دے رہا تھا کہ ہیری حیرت میں ڈوبا انہیں دیکھتا رہ گیا۔ جب پروفیسر امبرتج کی آواز اس کے کانوں میں پڑی تو وہ چونک پڑا۔

''شام بخیر مسٹر پوٹر......''

ہیری نے جلدی سے چاروں طرف نظریں گھمائیں، اس کی توجہ ان کی طرف پہلے محض اسی لئے نہیں گئی تھی کیونکہ وہ پھولوں والا چوغہ پہنے ہوئے تھیں جو ان کی عقبی میز پر بچھے میز پوش سے کافی ہم آہنگ تھا۔

''شام بخیر پروفیسر امبرتج!'' ہیری نے کڑکتی ہوئی آواز میں کہا۔

''بیٹھ جاؤ......'' انہوں نے کہا اور ایک چھوٹی میز کی طرف اشارہ کیا جس پر جالی دار میز پوش بچھا ہوا تھا۔ میز کے پاس ہی ایک سیدھی کمر والی کرسی بھی موجود تھی۔ میز پر ایک پنکھ والا قلم اور سادہ چرمئی کاغذ رکھا ہوا تھا۔ یہ تو عیاں تھا کہ وہ اسی کا انتظار کر رہی تھیں۔

''ار!'' ہیری نے اپنی جگہ سے حرکت کئے بغیر کہا۔ ''پروفیسر امبرتج!......اس سے پہلے کہ ہم شروع کریں......میں......میں آپ سے ایک......ایک مہربانی چاہتا ہوں۔''

ان کی پھیلی ہوئی آنکھیں کسی قدر سکڑ سی گئیں۔

''ہاں......بولو!''

''دراصل میں......میں گری فنڈر کیوڈچ ٹیم میں شامل ہوں۔ مجھے جمعہ کی شام پانچ بجے نئے راکھے کی آزمائشی مشقوں میں شامل ہونا ہے اور میں......میں چاہ رہا تھا کہ اگر آپ مجھے اس دن کیلئے رخصت دیدیں تو میں اس کے بدلے کسی اور دن سزا کاٹ لوں گا......''

بات پوری ہونے سے پہلے ہی اسے معلوم ہو گیا تھا کہ اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

''اوہ......نہیں!'' پروفیسر امبریج نے جلدی سے کہا۔ وہ اتنا کھل کر مسکرائیں تھیں جیسے انہوں نے ابھی ابھی کوئی ذائقے دار مکھی نگل لی ہو۔ ''نہیں نہیں نہیں مسٹر پوٹر!...... تمہیں من گھڑت، خطرناک اور سستی شہرت حاصل کرنے والی ان کہانیوں کے سنانے کیلئے سزا دی جا رہی ہے اور یاد رکھو کہ سزا ملزم کے خواہش کے لحاظ سے تبدیل نہیں کی جاتی ہے۔ تم کل پانچ بجے یہاں آؤ گے اور پرسوں بھی اور جمعہ کی شام کو بھی......تم طے شدہ سزا کو اسی ترتیب سے ہی کاٹو گے۔ یہ بہت عمدہ بات رہے گی کہ تمہیں کوئی ایسا کام چھوڑنا پڑے جسے تم پوری دل جمعی سے کرنا چاہتے ہو۔ اس سے تمہیں وہ سبق سکھانے میں آسانی رہے گی جو میں تمہیں سکھانے کی کوشش کر رہی ہوں۔''

ہیری کو محسوس ہوا کہ اس کے دماغ میں خون ابلنے لگا ہو اور اس کے کانوں میں اس کی زوردار آوازیں گونج رہی ہوں۔ 'وہ من گھڑت، خطرناک اور سستی شہرت پانے کیلئے کہانیاں سنا رہا ہے، اچھا......!'

پروفیسر امبریج ایک طرف سر جھکائے اسے بغور دیکھتی رہیں اور اب بھی وہ کھل کر مسکرا رہی تھیں۔ جیسے انہیں معلوم ہو کہ وہ کیا سوچ رہا ہے اور یہ انتظار کر رہی ہوں کہ وہ کب دوبارہ چیخنے چلانے لگے گا؟ کافی شدید کوشش کے بعد ہیری نے ان کے چہرے سے اپنی نظریں ہٹائیں اور اپنا بستہ اتار کر ایک طرف پٹختے ہوئے کرسی پر جا بیٹھا۔

''دیکھا!'' امبریج نے رس بھرے لہجے میں کہا۔ ''ہم ابھی سے اپنے غصے پر قابو پانا سیکھ گئے ہیں۔ ہے نا!......مسٹر پوٹر! تمہیں کچھ سطریں لکھنا ہوں گی۔'' ہیری اپنا بستہ کھولنے کیلئے ابھی نیچے جھکا ہی تھا کہ پروفیسر امبریج کی آواز نے اسے روک دیا۔ ''نہیں مسٹر پوٹر! اپنی قلم سے نہیں، میری ایک خاص قلم سے لکھو گے...... یہ لو!''

انہوں نے ہیری کو ایک لمبی، پتلی اور سیاہ رنگ کی قلم تھما دی جس کی نوک بے حد نوکیلی دکھائی دے رہی تھی۔

''میں چاہتی ہوں کہ تم لکھو کہ مجھے جھوٹ نہیں بولنا چاہئے۔'' انہوں نے آہستگی سے کہا۔

''کتنی بار......؟'' ہیری نے خوش اخلاقی کی پروقار نقل اتارتے ہوئے پوچھا۔

''اوہ! جب تم کہ یہ سبق تمہاری رگ رگ کے اندر نہ دوڑنے لگے۔'' امبریج نے مٹھاس بھرے لہجے میں کہا۔ ''چلو اب شروع ہو جاؤ......''

وہ میز کے پیچھے اپنی نشست پر بیٹھ گئیں اور میز پر بکھرے چرمئی کاغذوں کے ڈھیر پر جھک گئیں، جنہیں دیکھ کر محسوس ہو رہا تھا کہ وہ طلباء کے لکھے مقالوں کی جانچ کر رہی ہوں گی۔ ہیری نے نوکیلی سیاہ قلم اُٹھا لی۔ تب جا کر اسے احساس ہوا کہ وہاں کوئی چیز موجود نہیں تھی۔

''آپ نے مجھے سیاہی تو دی ہی نہیں پروفیسر!'' اس نے جلدی سے کہا۔

''اوہ تمہیں اس کی ضرورت نہیں پڑے گی۔'' پروفیسر امبریج نے کہا۔ ان کی آواز میں عجیب ہی ہنسی کی ہلکی سی آمیزش جھلک رہی

تھی۔

ہیری نے قلم خالی چرمئی کاغذ پر رکھی اور لکھنے لگا۔ ’مجھے جھوٹ نہیں بولنا چاہئے۔‘

اس کے منہ سے اچانک ایک درد بھری کراہ نکل گئی۔ اس کے چرمئی کاغذ پر جو لفظ نمودار ہوئے تھے وہ سرخ سیاہی میں چمک رہے تھے۔ اسی لمحے وہ الفاظ ہیری کے دائیں ہاتھ کی پشت پر بھی نمودار ہو گئے اور اس کی جلد میں منقش ہو گئے جیسے تیز دھار چاقو کے ساتھ انہیں جلد کر کھدوا دیا گیا ہو۔ بہر حال، جب وہ اپنے منقش ہاتھ کی جلد کو گھور رہا تھا تو کچھ ہی پل میں جلد بالکل ٹھیک ہو گئی اور وہ جگہ پہلے جیسی دکھائی دینے لگی۔ حالانکہ جلد کا وہ حصہ کسی قدر سرخ ہو چکا تھا لیکن وہ حصہ ہموار ہی تھا۔ ہیری نے امبریج کی طرف دیکھا۔ وہ اسے ہی دیکھ رہی تھیں اور ان کا چوڑا مینڈک جیسا منہ پھیلا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

’’ہاں! کچھ کہنا چاہتے ہو؟‘‘

’’کچھ نہیں......‘‘ ہیری نے آہستگی سے کہا۔

اس نے چرمئی کاغذ کی طرف دیکھا اور ایک بار پھر اس پر قلم رکھ کر لکھنا شروع کیا۔ ’مجھے جھوٹ نہیں بولنا چاہئے۔‘ ایک بار پھر اس کے ہاتھ کی پشت پر شدید درد کا احساس ہوا۔ ایک بار پھر الفاظ اس کی جلد پر نمودار ہوئے اور کچھ پل بعد دوبارہ غائب ہو گئے۔ یہی سلسلہ چلتا رہا۔ بار بار ہیری چرمئی کاغذ پر الفاظ لکھتا رہا اور درد کا احساس بڑھتا رہا۔ جلد ہی اسے معلوم ہو گیا کہ چرمئی کاغذ پر دکھائی دینے والے الفاظ وہ سیاہی سے نہیں بلکہ اپنے ہی خون سے لکھ رہا تھا۔ بار بار الفاظ اس کے ہاتھ کی پشت پر مٹ جانے والے زخم بناتے رہے اور پشت میں جلن اور تکلیف کو بڑھاتے رہے۔ جب وہ چرمئی کاغذ پر قلم چلاتا تو یہ سلسلہ ایک بار پھر شروع ہو جاتا تھا۔

امبریج کی کھڑکی کے دوسری طرف تاریکی کی گہری چادر پھیل چکی تھی۔ ہیری نے یہ نہیں پوچھا کہ اسے جانے کی اجازت کب ملے گی؟ اس نے اپنی گھڑی کی طرف بھی نہیں دیکھا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ امبریج اسے کمزور دیکھنا چاہتی ہے اور وہ کوئی کمزوری اسے دکھانے پر بالکل آمادہ نہیں تھا۔ بے شک اسے تمام رات یہیں بیٹھ کر اپنے ہاتھ کی پشت کو مسلسل زخمی کرتے رہنا پڑے۔

’’یہاں آؤ......‘‘ انہوں نے کہا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے انہوں نے کئی گھنٹوں بعد یہ جملہ کہا ہو۔ وہ اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑا ہوا۔ اس کا ہاتھ شدید درد کر رہا تھا۔ جلن کی ٹیسیں اسے اذیت دے رہی تھیں۔ جب اس نے اپنے ہاتھ کی طرف دیکھا تو اسے دکھائی دیا کہ ہاتھ کا زخم تو مندمل ہو چکا تھا مگر وہاں کی جلد بالکل سرخ ہو چکی تھی۔

’’ہاتھ بڑھاؤ......‘‘ انہوں نے کہا۔

ہیری نے اپنا ہاتھ آگے پھیلا دیا۔ انہوں نے اس کے ہاتھ کو پکڑ کو جائزہ لیا۔ ہیری کے جسم میں کپکپی کی لہر تھرا اُٹھی جب انہوں نے ہاتھ کو اپنی موٹی، بھدی اور گانٹھ دار انگلیوں سے چھوا، جن پر وہ کئی بدصورت انگوٹھیاں پہنے ہوئے تھیں۔

’’چچ چچ چچ......ایسا لگتا ہے کہ ابھی سبق زیادہ گہرائی تک نہیں پہنچ پایا ہے۔‘‘ انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ’’خیر کوئی بات نہیں!

ہم کل شام دوبارہ کوشش کریں گے،ٹھیک ہے نا! اب تم جا سکتے ہو......''

ہیری خاموشی کے ساتھ امبریج کے دفتر سے باہر نکلا۔ سکول اب بالکل سنسان ہو چکا تھا۔ یقینی طور پر آدھی رات سے زیادہ وقت ہو چکا ہوگا۔ وہ آہستگی سے راہداری میں چلتا رہا۔ جب وہ اگلا موڑ مڑا اور اسے اس بات کا پورا یقین ہو گیا کہ امبریج کو اس کے بھاگتے قدموں کی آواز سنائی نہیں دے گی تو اس نے پوری قوت سے دوڑ لگا دی......

☆☆☆☆

اس کے پاس غیبی جادوئی کلمات کی مشق کرنے کا وقت نہیں تھا۔ اس نے اپنی خوابوں کی ڈائری میں ایک بھی لفظ نہیں لکھا تھا۔ اس کے علاوہ اس نے نہ تو برطِ شجر کا خاکہ بنایا تھا اور نہ ہی کوئی مقالہ لکھا تھا۔ اگلی صبح اس نے ناشتہ بھی صرف اس لئے نہیں کیا کہ وہ علم جوتش کی کلاس میں جانے سے پہلے دو ایک من گھڑت خواب ڈائری میں لکھ سکے جو ان کی صبح کی پہلی کلاس تھی۔ اسے یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ اجڑے بکھرے بالوں والے حلیے میں رون بھی کچھ ایسا ہی کرتا ہوا دکھائی دیا۔

''تم نے یہ کام کل رات کو کیوں نہیں مکمل کیا؟'' ہیری نے حیرانگی سے سوال کیا۔ جب رون کسی من گھڑت خواب کی تلاش میں گری فنڈر ہال کے چاروں طرف اپنی نظریں دوڑا رہا تھا۔ رات کو جب ہیری کمرے میں واپس لوٹا تھا تو رون گہری نیند کے مزے لیتا ہوا دکھائی دیا تھا۔ رون نے بڑبڑا کر جواب دیا۔ ''وہ کوئی دوسرا کام......کر رہا تھا۔'' پھر وہ اپنے چرمئی کاغذ پر جھک گیا اور کچھ الفاظ لکھنے لگا۔

''ہاں! یہ کافی رہے گا۔'' اس نے اپنی ڈائری کو زور سے بند کرتے ہوئے کہا۔ ''میں نے لکھا کہ میں نے نئے جوتوں کی خریداری کا خواب دیکھا ہے۔ وہ اس خواب کی کوئی ڈراؤنی اور عجیب تعبیر نہیں کر پائے گی ہے نا؟''

وہ دونوں تیز قدموں سے بھاگتے ہوئے شمالی مینار کی طرف بڑھ گئے۔

''امبریج کی سزا کیسی رہی؟ انہوں نے تم سے کیا کروایا؟''

''چند سطریں لکھوائیں!'' ہیری کسی قدر جھجکتے ہوئے بولا۔

''یہ تو زیادہ برا نہیں رہا ہوگا، ہے نا؟'' رون نے پوچھا۔

''نہیں......'' ہیری نے مختصراً کہا۔

رون نے ہمدردانہ انداز میں آہ بھری۔

ہیری کیلئے یہ ایک اور برا دن ثابت ہوا تھا۔ یہ تبدیلی ہیئت کی کلاس میں اس کے سب سے برے دنوں میں سے ایک تھا کیونکہ اس نے غیبی جادوئی کلمات کی رتی بھر بھی مشق نہیں کی تھی۔ اس نے دوپہر کے کھانے کے ایک گھنٹے کے دوران بمشکل برطِ شجر کا خاکہ مکمل کیا۔ اس کے اعضاء کی نشاندہی کی۔ اس دوران پروفیسر میک گوناگل، پروفیسر سپراؤٹ اور پروفیسر غروبلی پلانک نے اسے نیا

ڈھیر سارا ہوم ورک دے دیا تھا۔اسے اس ہوم ورک کے اس شام کو مکمل ہونے کی قطعی امید نہیں تھی کیونکہ شام کو اسے پروفیسر امبریج کے پاس سزا کاٹنے کیلئے بھی تو جانا تھا۔اس سب مشکلات کے اوپر ایک اور مشکل انجلینا جانسن کی شکل میں بھی موجود تھی جس نے ایک بار پھر کھانے کے وقت پر اس پر یلغار کر دی تھی۔وہ دندناتی ہوئی اس کے سر پر سوار ہو گئی۔

جب اسے یہ معلوم ہوا کہ وہ جمعہ کی شام کو را کھے کی آزمائشی مشقوں میں شامل نہیں ہو پائے گا تو اس نے ہیری کو واشگاف الفاظ میں بتا دیا کہ اس کی سوچ کا انداز بالکل مثبت نہیں ہے۔ٹیم کے سب کھلاڑیوں سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ کیوڈچ کی مشقوں کو اپنے دیگر امور سے بالا اہمیت دیں گے۔

جب وہ دور چلی گئی تو ہیری چلا کر بولا۔''مجھے یہی تو سزا ملی ہے،تمہارا کیا خیال ہے کہ میں کیوڈچ کھیلنا پسند کروں گا یا پھر اس بدصورت مینڈک جیسی بڑھیا کے ساتھ کمرے میں بند ہونا پسند کروں گا؟''

''لطف کی بات تو یہ ہے کہ تمہیں محض چند سطریں ہی لکھنا ہیں۔''ہر مائنی نے تسلی دیتے ہوئے کہا۔جب ہیری نے اپنی نشست پر دوبارہ بیٹھ چکا تھا۔وہ اب اپنے قورمے اور گردوں کے سالن کو ٹکٹکی باندھے گھور رہا تھا جو اب کچھ زیادہ ذائقے دار نہیں لگ رہے تھے۔''دیکھو!یہ تو کچھ زیادہ بری سزا نہیں ہے......''

ہیری نے اپنا منہ کھولا اور پھر جھٹکے سے دوبارہ بند کر لیا۔اس نے سر ہلا کر اثبات میں اشارہ کیا۔اسے دراصل یہ معلوم ہی نہیں تھا کہ وہ رون اور ہر مائنی کو امبریج کے کمرے میں ہونے والی واردات کیوں نہیں بتانا چاہ رہا تھا۔وہ تو صرف اتنا جانتا تھا کہ وہ ان کے چہروں پر دہشت کی جھلک بالکل نہیں دیکھنا چاہتا تھا۔اس سے صورتحال مزید بگڑ سکتی تھی اور اس کا سامنا کرنے میں اسے شدید مشکلات سے دوچار ہونا پڑ سکتا تھا۔اسے کسی قدر یہ بھی احساس تھا کہ یہ اس کا اور امبریج کا ذاتی معاملہ تھا۔یہ ان دونوں کی برداشت کی جنگ تھی اور وہ انہیں یہ سننے کا کوئی موقع نہیں دینا چاہتا تھا کہ اس نے اس ضمن میں دوسروں سے شکایت کی تھی۔

''مجھے تو یقین نہیں ہوتا ہے کہ ہمیں اتنا سارا ہوم ورک ملا ہے؟''رون نے اُداسی بھرے لہجے میں کہا۔

''تم نے کل رات اسے مکمل کیوں نہیں کیا؟''ہر مائنی نے اس سے پوچھا۔''ویسے تم کل رات تھے کہاں؟''

''مم......میں ذرا ٹہلنے نکل گیا تھا......''رون نے نظریں چراتے ہوئے کہا۔

ہیری کو فوراً احساس ہو گیا کہ وہ اس میدان میں تنہا نہیں جو کچھ چھپانے کی کوشش کر رہا تھا۔

☆☆☆☆

دوسری سزا بھی پہلی سزا جتنی ہی اذیت ناک تھی۔جب ہیری کے ہاتھ کی پشت کی جلد کم وقت میں سرخ ہو گئی تو ہیری کو ایسا لگا کہ اب چند پلوں کے بعد اس کی جلد دوبارہ ٹھیک نہیں ہو پائے گی۔جلد ہی اس کے ہاتھ میں ہمیشہ کیلئے گہرا زخم بن جائے گا اور شاید تب جا کر امبریج کو راحت ملے گی۔بہرحال اس نے اپنے منہ سے درد بھری ایک بھی آہ نہیں نکلنے دی اور دفتر میں داخل ہونے سے

لے کر آدھی رات تک دفتر میں سے نکلنے تک اس نے شام بخیر اور شب بخیر کے درمیان ایک بھی لفظ بھی نہیں بولا تھا۔

بہرحال اس کے ہوم ورک کی صورتحال بہت زیادہ نازک ہو چکی تھی۔ جب وہ گری فنڈر کے ہال میں واپس لوٹا تو شدید تھکان کے باوجود وہ اپنے پلنگ پر سونے کیلئے نہیں گیا بلکہ اس نے اپنی کتابیں کھولیں اور سنیپ کا حجر القمر کے خواص والا مقالہ لکھنے لگا۔ مقالہ مکمل ہوتے ہوتے ڈھائی بج گئے تھے۔ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ اس نے کافی ناقص مقالہ لکھا تھا لیکن وہ اس ضمن میں کچھ بھی نہیں کر سکتا تھا۔ وہ یہ بھی جانتا تھا کہ اگر وہ سنیپ کی کلاس میں مقالہ پیش کرنے میں ناکام رہا تو سنیپ اسے کسی طور بھی نہیں بخشیں گے اور یقینی سزا دیں گے۔ اس کے بعد اس نے پروفیسر میک گوناگل کے دیئے ہوئے سوالوں کے جوابات سے بھی ایک چرمئی کاغذ سیاہ کر ڈالا۔ اس کے بعد اس نے پروفیسر غروبلی پلانک کے ہوم ورک کو بمشکل پورا کیا کہ برطِ شجر کی عمدہ طریقے سے دیکھ بھال کیسے کی جائے؟ پھر وہ تھکن سے چور اپنے بستر کی طرف چل دیا۔ وہ کپڑے بدلے بغیر ہی بستر پر ڈھیر ہو گیا اور فوراً اس کی بوجھل آنکھیں نیند کے گہرے خمار میں ڈوب گئیں۔

☆☆☆☆

جمعرات کا پورا دن تھکاوٹ کے گردوغبار کی نظر ہو گیا۔ رون بھی بے خوابی کے عالم دکھائی دیتا رہا حالانکہ ہیری کو اس کی کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آ پا رہی تھی۔ ہیری کی تیسری سزا بھی گذشتہ سزاؤں کی مانند ہی کٹی۔ فرق صرف اتنا تھا کہ دو گھنٹے بعد بھی اس کے ہاتھ کی پشت پر منقش جملہ 'مجھے جھوٹ نہیں بولنا چاہئے۔' مٹ نہیں پایا تھا بلکہ وہاں پر یوں نمایاں دکھائی دیتا رہا جیسے اسے تازہ تازہ کھودا گیا ہو۔ اب تو جملے کے گرد خون کی بوندیں بھی جھلملانے لگی تھیں۔ نوکیلے قلم کے رُکنے پر پروفیسر امبریج نے سر اُٹھا کر اوپر دیکھا۔

''اوہ!......'' انہوں نے آہستگی سے کہا جب وہ اپنی نشست سے اُٹھ کر اس کے پاس آئیں اور اس کے ہاتھ کا جائزہ لینے لگیں۔

''یہ کافی عمدہ ہے......اس سے تمہیں یقیناً ہمیشہ یاد رہے گا، ہے نا؟ آج رات کیلئے اتنا ہی کافی ہے......اب تم جا سکتے ہو۔''

''کیا مجھے کل دوبارہ آنا ہوگا؟'' ہیری نے اپنا بستہ اپنے سوجے ہوئے دائیں ہاتھ کے بجائے بائیں ہاتھ سے پکڑ کر بائیں کندھے پر ڈالتے ہوئے دریافت کیا۔

''ہاں بالکل......'' پروفیسر امبریج نے پہلے جتنی چوڑی مسکراہٹ اپنے چہرے پر سجاتے ہوئے کہا۔ ''ہاں! میرا خیال ہے کہ ایک اور شام کی مصروفیت سے سبق تھوڑا گہرائی تک پہنچ جائے گا۔''

ہیری نے پہلے کبھی نہیں یہ سوچا تھا کہ دُنیا میں کسی اور استاد سے وہ سنیپ سے زیادہ بڑھ کر نفرت کر سکتا ہے لیکن گری فنڈر کی طرف واپس لوٹتے ہوئے یہ تسلیم کرنا پڑا کہ اسے سنیپ کا ایک بھرپور متبادل مل چکا ہے۔ اس نے ساتویں منزل کی سیڑھیاں چڑھتے ہوئے سوچا کہ وہ بے حد بری استاد ہیں......وہ بے حد کھڑوس استاد ہیں......انتہائی بد دماغ اور چڑیل بڑھیا کھوسٹ......

''رون تم......؟''

وہ سیڑھیوں سے اوپر پہنچ کر جونہی دائیں جانب مڑا تو وہ سامنے موجود رون سے ٹکراتے ٹکراتے بمشکل بچا جو اپنے بہاری ڈنڈے کے ہمراہ لمبے لیک لین کے مجسمے کے عقب میں چھپا ہوا تھا۔ ہیری کو دیکھتے ہی وہ بوکھلا کر اچھل پڑا اور ہڑ بڑاہٹ کے ساتھ اپنے بہاری ڈنڈے کو پیٹھ کے پیچھے چھپانے کی ناکام کوشش کرنے لگا......

''تم یہاں کیا کر رہے ہو؟'' ہیری نے متحیر لہجے میں پوچھا۔

''ار......کچھ نہیں مگر تم یہاں کیسے؟'' رون نے خود کو سنبھالتے ہوئے جواب دیا۔

ہیری نے اس کی طرف تیوریاں چڑھا کر دیکھا۔

''تم مجھے تو بتا ہی سکتے ہو۔تم یہاں پر کیوں چھپ رہے ہو؟''

''اگر تم واقعی حقیقت جاننا چاہتے ہو تو میں......میں فریڈ اور جارج سے چھپ رہا ہوں۔'' رون نے جلدی سے کہا۔''وہ پہلے سال کے کچھ بچوں کو لے کر ابھی یہاں سے گئے ہیں۔ میں شرط لگاتا ہوں کہ وہ دوبارہ ان پر کسی قسم کا تجربہ کر رہے ہوں گے۔ میرا مطلب ہے کہ وہ یہ کام اب گری فنڈر ہال کے بجائے کہیں اور کر رہے ہیں۔ وہ کھلم کھلا تو یہ سب نہیں کر سکتے کیونکہ گری فنڈر ہال میں تو ہر مائنی موجود رہتی ہے......''

صاف دکھائی دے رہا تھا کہ وہ بدحواسی کے عالم میں بولے جا رہا تھا۔

''لیکن جب تم یہاں اُڑ نہیں رہے ہو تو پھر تمہارے ہاتھ بہاری ڈنڈے کی موجودگی......صاف صاف بتاؤ، تم کیا چھپا رہے ہو؟'' ہیری نے تنک کر سخت لہجے میں پوچھا۔

''اوہ......ہاں......میں......چلو......اچھا ٹھیک ہے۔'' رون نے آئیں بائیں شائیں کرتے ہوئے گہری سانس لی اور پھر دوبارہ بولا۔''ٹھیک ہے میں تمہیں بتا ہی دیتا ہوں مگر تم میری بات سن کر ہنسنا مت!......'' رون نے پراسرار لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے کا رنگ تیزی سے سرخ ہونے لگا تھا۔''میں نے......میں نے سوچا کہ جب میرے پاس ایک عمدہ بہاری ڈنڈا آ ہی چکا ہے تو کیوں نہ میں گری فنڈر کی ٹیم میں راکھا بننے کی کوشش کر کے دیکھ لوں......بس یہی بات ہے، اب تم میری ہنسی اُڑاؤ......''

''مجھے یہ سب سن کر کوئی ہنسی نہیں آ رہی ہے۔'' ہیری نے سپاٹ لہجے میں کہا۔ رون پلکیں جھپکا کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔''اگر تم ٹیم میں شامل ہو جاتے ہو تو یہ نہایت عمدہ بات ہوگی۔ ویسے میں نے تمہیں کبھی راکھے کی صورت میں پہلے کھیلتے ہوئے نہیں دیکھا۔ کیا تم یہ ذمہ داری اچھی طرح سے نبھا لو گے......؟''

''کچھ زیادہ برا نہیں کھیلتا......'' رون نے جلدی سے کہا جیسے ہیری کا ردعمل دیکھ کر بڑا سکون ملا تھا۔''گرمیوں کی چھٹیوں میں کیوڈچ کھیلتے ہوئے چارلی، فریڈ اور جارج مجھے ہمیشہ راکھے کی ذمہ داری ہی سونپتے تھے......''

''ہونہہ! تو تم آج شام کو مشق کرنے کیلئے گئے تھے؟''

''مشقیں تو میں منگل والے دن سے روزانہ شام کو کر رہا ہوں!......لیکن تنہا...... میں جادو کے ذریعے قواف کو اپنی طرف لڑھکانے کی کوشش کرر ہا ہوں لیکن یہ کام اتنا آسان نہیں ہے اور میں جانتا ہوں کہ اس سے کچھ زیادہ فائدہ نہیں ملے گا۔'' رون نے اپنی ندامت کو چھپاتے ہوئے بتایا۔ وہ کافی گھبرایا ہوا اور ہیجان میں مبتلا دکھائی دے رہا تھا۔''جب میں آزمائشی مشقوں میں شامل ہوں گا تو میں جانتا ہوں کہ جارج اور فریڈ ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو جائیں گے۔ جب سے مجھے پری فیکٹ بنایا گیا ہے، اسی دن سے انہوں نے میرا مذاق اُڑانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑ رکھی۔''

''کاش اس وقت میں بھی میدان میں موجود ہوتا......'' ہیری نے گہری آہ بھرتے ہوئے کہا۔ اب وہ دونوں ساتھ ساتھ گری فنڈر ہال کی طرف جا رہے تھے۔

''ہاں! کتنا اچھا ہوتا کہ تم وہاں موجود ہوتے...... ہیری! یہ تمہارے ہاتھ کی پشت پر کیا ہوا ہے؟'' رون نے اچانک پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

ہیری نے بے خیالی میں اپنے دائیں ہاتھ سے اپنی ناک کھجائی تھی جو رون کو دکھائی دے گیا۔ ہیری نے جلدی سے ہاتھ چھپانے کی کوشش کی مگر اسے بھی اتنی ہی کامیابی مل پائی جتنی کہ رون کو اپنا بہاری ڈنڈا چھپانے میں ملی تھی۔

''یہ تو بس ایک خراش ہے اور کچھ بھی نہیں...... یہ تو......''

لیکن رون نے اس کا بازو پکڑ لیا تھا اور اس کے ہاتھ کی پشت کو اپنی ناک کی اونچائی تک لا کر اس کا جائزہ لیا۔ کچھ دیر وہاں گہری خاموشی چھائی رہی۔ رون ہاتھ کی گہری سرخ جلد پر ابھرے ہوئے الفاظ کو گھور گھور کر دیکھتا رہا پھر جیسے اسے کچھ سمجھ آ گیا ہو، اس کے چہرے پر دہشت سی پھیل گئی اور اس نے گھبرا کر ہیری کا ہاتھ چھوڑ دیا۔

''تم نے تو بتایا تھا کہ وہ صرف چند سطریں لکھوا رہی تھیں؟''

ہیری جھجکا...... چونکہ رون نے اسے اپنی سچائی بتا ڈالی تھی اس لئے اس نے بھی رون کو اپنی سچائی بتانے سے گریز نہیں کیا کہ وہ امبریج کے دفتر میں اتنے گھنٹے کیسے گزار رہا تھا؟

''بدصورت چڑیل بڑھیا!'' رون نے نفرت بھرے لہجے میں اپنے غصے کا اظہار کیا۔ وہ دونوں گری فنڈر ہال کے داخلی دروازے پر فربہ عورت کی قدآدم تصویر کے سامنے آ کر رُک گئے تھے جو اپنا سر فریم کی چوکھٹ سے ٹکائے نیند میں اونگھ رہی تھی۔ ''میں شرط لگا کر کہتا ہوں کہ وہ یقیناً پاگل ہو چکی ہے۔ تم فوراً پروفیسر میک گونا گل کے پاس جاؤ......اس تشدد کی شکایت کرو......''

''نہیں!'' ہیری نے دوٹوک انداز میں کہا۔ ''میں اُنہیں یہ آگاہی نہیں دے سکتا کہ انہوں نے مجھے شکست دے دی ہے......''

''تمہیں شکست دے دی؟ میں کچھ سمجھا نہیں......تم انہیں خود پر تشدد کرنے کی اجازت نہیں دے سکتے۔ تمہیں فوراً شکایت کرنا چاہئے......'' رون غصے سے بھنبھناتا ہوا بولا۔

''مجھے معلوم نہیں ہے کہ پروفیسر میک گوناگل اس معاملے میں کتنی دخل اندازی سے سکتی ہیں؟'' ہیری نے سپاٹ لہجے میں کہا۔ اس کی آنکھیں خلا میں گھور رہی تھیں۔

''تو......تو پھر تمہیں ڈمبل ڈور کے پاس جانا چاہئے!''

''بالکل نہیں......'' ہیری نے صاف انکار کر دیا۔

''مگر کیوں نہیں......؟''

''اُن کے ذہن پر پہلے سے کافی بھاری بوجھ ہے۔'' ہیری نے جلدی سے کہا لیکن یہ حقیقت نہیں تھی۔ وہ ڈمبل ڈور سے صرف اس لئے مدد نہیں مانگنا چاہتا تھا کہ انہوں نے جون سے لے کر اب تک اس سے بات چیت کرنا تک مناسب نہیں سمجھا تھا۔

''دیکھو! جو بھی ہو تمہیں ایک باران کے پاس ضرور جانا چاہئے......'' رون نے ابھی کہنا ہی شروع کیا تھا کہ فربہ عورت نے بیچ میں دخل دیتے ہوئے اس کی بات کاٹ دی جو جانے کب اونگھ سے بیدار ہو گئی تھی اور انہیں خوابیدہ نگاہوں سے گھور رہی تھی۔ وہ چڑ کر غرائی۔ ''تم دونوں شناخت بتاؤ گے یا میں ساری رات تمہیں چخ چخ ختم ہونے کا انتظار کرتی رہوں گی......''

☆☆☆☆

جمعہ کی صبح بھی گذشتہ دنوں کی طرح اُداس، بوجھل اور نم آلود تھی۔ بڑے ہال میں داخل ہوتے ہوئے ہیری کی نظریں خود بخود اساتذہ کی میز کی طرف گھوم گئی تھیں حالانکہ اسے وہاں ہیگرڈ کی عدم موجودگی کی قوی امید تھی پھر بھی اس کے ذہن پر بھاری بوجھ سا محسوس ہوا۔ ہیری نے اس اذیت ناک خیال کو جھٹکنے کیلئے اپنے ذہن کو اُن سنجیدہ مشکلات کی موڑنے کی بھرپور کوشش کی۔ 'ہوم ورک کا انبار' جس کے ساتھ اس نے پوری قوت کے ساتھ نپٹنا تھا اور امبر یج کے ساتھ ایک اور شام کی سزا ابھی کاٹنا تھی......

ہیری کو اس دن دو چیزوں سے کسی قدر تسلی ملی تھی۔ ایک تو یہ کہ ہفتے کا اختتام آن پہنچا تھا۔ دوسرا یہ کہ امبر یج کے ساتھ سزا کا آخری دورانیہ کافی حد تک تکلیف دہ ثابت ہوگا مگر وہ ان کی کھلی کھڑکی سے کیوڈچ کے میدان کا نظارہ بھی کر سکے گا۔ اگر اس کی قسمت نے ساتھ دیا تو رون کی آزمائشی مشقیں بھی دیکھ پائے گا۔ یہ حقیقت تھی کہ بظاہر یہ امید کی ننھی کرنیں ہی تھی لیکن ہیری ہر اس چیز کو پوری اہمیت دے رہا تھا جو اس کے حوصلے اور قوت کو جلا بخش سکتی تھی۔ اس کے گرد پھیلے ہوئے گھپ اندھیرے میں روشنی بن کر اسے آگے کی راہ دکھا سکتی تھی۔ ہوگورٹس میں پہلی سہ ماہی کا پہلا ہی ہفتہ اس سے قبل کبھی اتنا بھیانک اور ڈراؤنا نہیں گزرا تھا۔

اس شام کو ہیری نے ٹھیک پانچ بجے پروفیسر امبر یج کے دفتر کے دروازے پر دستک دی تو اس کے ذہن میں قوی امید تھی کہ یہ شام اس کی سزا کی آخری شام ہی ثابت ہوگی۔ انہوں نے اسے اندر آنے کیلئے کہا۔ جالی دار میز پوش سے سجی ہوئی میز پر ایک کوراچرمئی کاغذ اس کا انتظار کر رہا تھا اور اس کے پہلو میں وہ نوکیلی قلم بھی رکھی ہوئی تھی۔

پروفیسر امبر یج نے اس کی طرف دیکھا اور اپنے چہرے پر چوڑی مسکراہٹ سجائی۔

''مسٹر پوٹر! تمہیں معلوم ہے کہ کیا کرنا ہے......؟''

ہیری نے قلم اُٹھائی اور کھڑکی کی طرف دیکھا۔ اگر وہ اپنی کرسی ایک انچ دائیں جانب کھسکا لے تو...... میز کے قریب بیٹھنے کے بہانے سے وہ اپنی کوشش میں کامیاب رہا۔ اب اسے کھڑکی کے پار کچھ ہی دور گری فنڈر کی کیوڈچ ٹیم کے کھلاڑی میدان میں اوپر نیچے اُڑتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ چھ سیاہ ہیولے ترتیب میں لگے تین اونچے قفلوں کے نیچے کھڑے ہوئے تھے اور وہ نئے کھلاڑی اپنی اپنی باری کیلئے منتظر دکھائی دے رہے تھے۔ اتنے فاصلے پر ہیری کیلئے یہ طے کرنا بے حد مشکل تھا کہ ان میں رون کہاں موجود تھا؟

ہیری نے سر جھکایا اور چرمئی کاغذ پر لکھنا شروع کیا۔ 'مجھے جھوٹ نہیں بولنا چاہئے۔' اس کے دائیں ہاتھ کا زخم تازہ ہو گیا اور اس میں سے خون کی بوندیں ٹپکنے لگیں۔

'مجھے جھوٹ نہیں بولنا چاہئے۔' زخم اور گہرا ہو گیا، اور اس میں پہلے سے کہیں زیادہ تکلیف ہونے لگی۔

'مجھے جھوٹ نہیں بولنا چاہئے۔' خون اب ہاتھ کی پشت سے نیچے اتر کر کلائی پر پہنچ گیا۔

اس نے کھڑکی سے باہر ایک اور نگاہ ڈالی۔ وہ جو بھی کوئی قفل کی حفاظت کرنے پر مامور تھا وہ انتہائی ناقص کھیل کا مظاہرہ کر رہا تھا۔ ہیری کے دیکھتے ہی دیکھتے کیٹی بل نے کچھ ہی پلوں میں دو سکور کر ڈالے تھے۔ اس امید کے ساتھ وہ رکھوالا یقیناً رون نہیں ہو گا۔ اس نے اپنی آنکھیں دوبارہ چرمئی کاغذ پر جھکا لیں جس پر جملے خون کی تازہ سیاہی سے چمک رہے تھے۔

'مجھے جھوٹ نہیں بولنا چاہئے۔'

'مجھے جھوٹ نہیں بولنا چاہئے۔'

جب بھی اسے محسوس ہوتا کہ وہ خطرہ مول لے سکتا ہے تو وہ نظریں اُٹھا کر کھڑکی سے باہر دیکھنے لگتا تھا۔ جب بھی اسے امبریج کی قلم گھسٹنے کی یا پھر دراز کھلنے کی آواز سنائی دیتی تو وہ فوراً سر اُٹھا کر باہر دیکھ لیتا تھا۔ رکھے کیلئے آزمائشی امتحان دینے کیلئے آنے والا تیسرا امیدوار کافی عمدہ کھیل کا مظاہرہ کر رہا تھا۔ چوتھا امیدوار تو کسی بھی کام نہیں تھا جبکہ پانچویں امیدوار نے اپنی طرف دندناتے ہوئے بالجر کو بڑی خوبصورتی چکمہ دیا تھا لیکن اگلے ہی لمحے وہ ایک آسان کا سکور نہیں روک پایا تھا۔ آسمان پر اب تاریکی بڑھنے لگی تھی اس لئے ہیری کو محسوس ہوا کہ وہ چھٹے امیدوار کی آزمائشی مشقیں نہیں دیکھ پائے گا۔

'مجھے جھوٹ نہیں بولنا چاہئے۔'

'مجھے جھوٹ نہیں بولنا چاہئے۔'

چرمئی کاغذ پر اب اس کے ہاتھ سے بہتے ہوئے خون کے بڑے بڑے دھبے پڑنا شروع ہو گئے تھے اور اس کا ہاتھ درد کے مارے سن ہو رہا تھا جب اس نے دوبارہ اوپر دیکھا تو رات کی تاریکی پھیل چکی تھی اور اسے کھڑکی کے پار کیوڈچ کا میدان بالکل نہیں

دکھائی دے رہا تھا۔نصف گھنٹے کے بعد امبر تج کی آواز نے کمرے میں چھائی خاموشی کو توڑا۔

''اوہ دیکھتے ہیں کہ سبق اب بھی رگوں کی گہرائی تک پہنچا ہے یا نہیں......!''

وہ اس کے پاس چلی آئی اور اپنی بھدی گانٹھ دار انگلیوں سے اس کا بازو اوپر اُٹھایا، جب انہوں نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کی پشت میں کھدے ہوئے لفظوں کا جائزہ لیا تو ہیری شدید درد کے مارے تڑپ اُٹھا۔ یہ ٹیس اس کے ہاتھ کی پشت پر نہیں بلکہ اس کے ماتھے کے زخم کے نشان میں ہوئی تھی۔اسی لمحے اسے اپنی ریڑھ کی ہڈی کے آس پاس سنسناہٹ کا عجیب سا گہرا احساس ہوا۔

اس نے اُن کی گرفت سے اپنا ہاتھ چھڑا لیا اور کرسی سے اُٹھ کھڑا ہوا۔ وہ اب انہیں گھور کر دیکھنے لگا تھا۔امبر تج بھی اپنے چوڑے اور ڈھیلے ڈھالے منہ پر شیطانی مسکراہٹ کے ساتھ اسے گھور رہی تھیں۔

''اس سے درد ہوتا ہے، ہے نا!''انہوں نے آہستگی سے کہا۔

ہیری نے کوئی جواب نہیں دیا۔اس کے دل کی دھڑکن اس کے قابو سے باہر ہوتی جا رہی تھی۔ وہ محض اس کے ہاتھ ہی کے بارے میں بات کر رہی تھیں یا پھر انہیں یہ معلوم ہو گیا تھا کہ اس کے ماتھے میں درد ہو رہا تھا؟

''ٹھیک ہے مسٹر پوٹر! میرا خیال ہے کہ تم میرا سبق کافی گہرائی تک سمجھ چکے ہو۔تم اب جا سکتے ہو......''انہوں نے بڑے شائستہ انداز میں کہا۔ان کی لہجے میں دھمکی کی بو آ رہی تھی۔

ہیری نے جلدی سے اپنا بستہ سنبھالا اور جتنا ہو سکا اتنی ہی تیزی سے اس منحوس دفتر سے باہر نکل آیا۔سیڑھیوں کے اوپر تیزی سے بھاگتے ہوئے وہ خود سے بڑبڑا رہا تھا۔''پُرسکون رہو...... پرسکون رہو......ضروری نہیں ہے کہ جو بات تمہارے دماغ میں چل رہی ہے، وہی اس کے دماغ میں بھی چل رہی ہو......جو تم سمجھ رہے ہو وہ فریب بھی تو ہو سکتا ہے......''

''ممبالس......''وہ فربہ عورت کی تصویر کے سامنے آ کر زور سے ہانپتے ہوئے چیخا۔فربہ عورت حسب معمول خوابیدہ حالت میں آگے کی طرف جھونکے کھا رہی تھی۔ اگلے ہی لمحے دروازہ زوردار دھماکے کے ساتھ کھلا اور رون نے اس پر چھلانگ لگاتے ہوئے اس کا استقبال کیا۔اس کا چہرہ خوشی کے مارے کھلا ہوا تھا اور اس کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی بٹر بیئر کی بوتل ایک جھٹکے سے چھلک گئی۔ بٹر بیئر کے چھینٹے ہیری کے چوغے پر جا گرے۔

''ہیری! کام ہو گیا...... مجھے منتخب کر لیا گیا......میں گری فنڈر کا رکھوالا بن گیا ہوں......''

''اوہ واقعی...... یہ تو بڑی اچھی بات ہے!''ہیری نے تیزی سے کہا اور بمشکل مسکرانے کی پوری کوشش کی حالانکہ اس کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا اور اس کا ہاتھ اذیت کی موجوں سے نبرد آزما تھا۔خون میں لت پت ہاتھ کو اس نے پیچھے ہٹا لیا تھا۔

''بٹر بیئر پیو گے......''رون نے ہاتھ میں پکڑی بوتل اس کی طرف بڑھائی۔''مجھے تو یقین ہی نہیں آ رہا ہے......اوہ ہرمائنی کہاں ہے......؟''

''بدھو! ادھر دیکھو وہ وہاں ہے......'' فریڈ نے آنکھ دبا کر ایک طرف اشارہ کیا اور بٹر بیئر کا بڑا گھونٹ حلق سے نیچے اتارا۔ ہیری نے دیکھا کہ ہرمائنی آتشدان کے پاس والی نشست پر بیٹھی اونگھ رہی تھی۔

''جب میں نے اسے مطلع کیا تو وہ بے حد خوش ہوئی تھی......'' رون نے اُداسی سے بتایا۔

''کم عقل اسے سونے دو!'' جارج نے جلدی سے کہا۔ کچھ لمحوں بعد ہیری کا دھیان اس طرف گیا کہ پہلے سال کے کم سن بچے ان کے گرد گھیرا ڈالے کھڑے تھے اور کے چہرے پر خون بہنے کے واضح دھبے دکھائی دے رہے تھے۔

''رون! ادھر آؤ......دیکھو اولیور کے پرانے چوغے تمہیں ٹھیک سے آتے ہیں یا نہیں!'' کیٹی بل نے آواز لگائی۔ ''ہم اس کا نام مٹا دیں گے اور تمہارے نام کا لیبل لگا دیں گے......''

جب رون کیٹی بل کی طرف گیا تو انجلینا جانسن، ہیری کے پاس چلی آئی۔

''معاف کرنا پوٹر!......میں تم پر اس دن کچھ زیادہ ہی بھڑک اُٹھی تھی۔'' اس نے ندامت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ ''تم جانتے ہو کہ کپتان کی ذمہ داری کافی ہیجان انگیز اور پریشان کن ہوتی ہے۔ میں اب سوچتی ہوں کہ کئی بار میں نے اولیور کو جان بوجھ کر بلا وجہ تنگ کئے رکھا۔'' اس نے ہلکی سی تیوری چڑھا کر اپنی بوتل کے کناروں کے اوپر سے رون کی طرف دیکھا۔

''دیکھو! مجھے معلوم ہے کہ وہ تمہارا سب سے بہترین دوست ہے مگر وہ بہت شاندار رکھوالا بالکل نہیں ہے۔'' اس نے دوٹوک انداز میں سچائی بتا دی۔ ''میرا خیال ہے کہ کچھ عرصے کی مشقوں کے بعد وہ کافی ماہر کھلاڑی بن جائے گا۔ وہ چونکہ اچھے کیوڈچ کھلاڑیوں کے خاندان سے تعلق رکھتا ہے، اس لئے ......میں سچائی بیان کروں تو مجھے یقین ہے کہ آج اس نے جس قسم کے کھیل کا مظاہرہ کیا ہے، اس میں اس سے کہیں زیادہ عمدہ کھیل پیش کرنے کی صلاحیت موجود ہوگی۔ ویکی فروبشر اور جیفری ہوپر، دونوں ہی آج شام اس سے کہیں عمدہ کھیل پیش کرنے میں کامیاب رہے تھے مگر ہوپر کی عادت مجھے ایک آنکھ نہیں بھائی کیونکہ وہ بہت شکایتیں کرتا رہتا ہے۔ وہ ہمیشہ کسی نہ کسی بات پر اپنا رونا لے کر بیٹھ جاتا ہے۔ ایسا غیر مطمئن کھلاڑی ٹیم میں کافی مشکلات پیدا کر سکتا تھا۔ جبکہ ویکی کو ہر دلعزیز بننے کا خبط ہے، وہ ہر قسم کی محفلوں کی زینت بننا زیادہ پسند کرتی ہے۔ اس نے مجھے صاف صاف کہہ دیا تھا کہ اگر مشقیں اس کی کسی خصوصی محفل والے دن منعقد ہوں گی تو وہ مشقوں کے بدلے اپنی خاص محفل کو اوّلین ترجیح دے گی......خیر! ہم کل دوپہر دو بجے اپنی نئی ٹیم کے ساتھ مشقیں کریں گے، اس لئے تم یہ یقینی بنا لو کہ اس بار تم میدان میں موجود رہو۔ رون کی زیادہ سے زیادہ ہمت بڑھاؤ اور مشورے دو تاکہ وہ عمدہ کھیل پیش کر سکے۔ ٹھیک ہے نا!''

اس نے آہستگی سے سر ہلا دیا۔ انجلینا ایک بار پھر واپس ایلیسا سپن نٹ کے پاس جا بیٹھی۔ ہیری بوجھل قدموں سے چلتا ہوا ہرمائنی کے پاس پہنچا۔ جب اس نے اپنا بستہ کندھے سے اتار کر نشست پر پٹخا تو ہرمائنی جھٹکے سے بیدار ہوگئی۔

''اوہ ہیری! تم ہو......رون کے بارے میں اچھی خبر ہے، ہے نا؟'' اس نے خوابیدہ لہجے میں کہا۔ ''میں بہت......بہت بہت

تھک چکی ہوں۔'' اس نے زوردار جمائی لی۔ ''میں ٹوپیاں بننے کیلئے ایک بجے تک جاگتی رہی ہوں۔ وہ بہت تیزی سے غائب ہو رہی ہیں......''

ہیری نے جب غور سے دیکھا تو اسے دکھائی دیا کہ کمرے میں ہر طرف اون کی ٹوپیاں چھپی ہوئی تھیں۔ جہاں بے خبر گھریلو خرس انہیں انجانے میں اُٹھا سکتے تھے۔

''ٹھیک ہے......'' ہیری نے بے تابی سے کہا۔ اسے لگا کہ اگر وہ کسی کو جلدی نہیں بتائے گا تو اس کا پیٹ پھٹ جائے گا۔ ''سنو ہرمائنی! میں جب امبریج کے دفتر میں بیٹھا تھا اور انہوں نے میرے ہاتھ کو چھوا تو......''

ہرمائنی نے دھیان سے اس کی پوری بات سنی۔ جب ہیری نے اپنا منہ بند کیا تو وہ آہستگی سے بولی۔ ''تم اس بارے میں فکرمند ہو کہ کہیں 'تم جانتے ہو کون؟' پروفیسر کیورئیل کی طرح اسے بھی تو اپنے قبضے میں نہیں کر چکا ہے......؟''

''ہاں!'' ہیری نے اپنی آواز دھیمی کرتے ہوئے سر اثبات میں ہلایا۔ ''اس بات کا امکان تو موجود ہے، ہے نا؟''

''شاید!'' ہرمائنی نے دھیمے لہجے میں کہا۔ مگر ایسا دکھائی دے رہا تھا کہ وہ اس بات سے پوری طرح متفق نہیں تھی۔ ''جہاں تک میرا خیال ہے، ایسا نہیں ہو سکتا کہ وہ اس کے جسم پر ویسے ہی قبضہ جما لے جیسے اس نے کیورئیل کے جسم پر جمایا تھا۔ میرا کہنے کا مطلب ہے کہ اب وہ خود زندہ ہو چکا ہے، ہے نا؟ اب اس کے پاس اپنا ذاتی بدن موجود ہے۔ اسے کسی دوسرے کے جسم میں جانے کی کیا ضرورت ہو سکتی ہے؟ ہاں! وہ اسے جادوئی سحر میں جکڑ کر اپنی مطلب برآری کیلئے استعمال ضرور کر سکتا ہے......''

ہیری نے ایک لمحے کیلئے فریڈ، جارج اور لی جارڈن کو بٹر بیئر کی خالی بوتلیں لہراتے ہوئے دیکھا پھر ہرمائنی کی طرف متوجہ ہوا۔

''گذشتہ برس جب تمہارے نشان میں تکلیف ہوئی تھی، تب تو تمہیں کوئی بھی نہیں چھو رہا تھا اور کیا ڈمبل ڈور نے یہ نہیں کہا تھا کہ اس کا تعلق تم جانتے ہو کون؟ کے اس وقت کے جذبات سے جڑا ہوگا؟ میرا مطلب ہے کہ شاید اس کا امبریج سے کسی قسم کا کوئی تعلق ہی نہ ہو؟ شاید یہ محض اتفاق ہو کہ یہ اس وقت ہوا جب تم ان کے ساتھ موجود تھے......؟''

''وہ نہایت بری عورت ہے......'' ہیری نے نفرت بھرے لہجے میں کہا۔ ''انسان کے روپ میں شیطان......''

''ہاں! میں جانتی ہوں کہ وہ کافی ڈراؤنی ہے لیکن...... ہیری مجھے لگتا ہے کہ تمہیں یہ بات ڈمبل ڈور کے علم میں لانی چاہئے کہ تمہارا نشان دوبارہ اذیت دے رہا ہے......''

دو دن میں دوسری مرتبہ اسے ڈمبل ڈور کے پاس جانے کا مشورہ دیا گیا تھا اور اس نے ہرمائنی کو بھی وہی جواب دیا جو رون کے کہنے پر اسے دیا تھا۔

''میں انہیں اس بات سے پریشان نہیں کرنا چاہتا، جیسا تم نے ابھی کہا ہے کہ یہ کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ یہ نشان تو گرمیوں کی چھٹیوں کے دوران بھی بار بار درد کرتا رہا ہے۔ بس اتنی سی بات ہے۔'' ہیری نے ٹال مٹول کا انداز اختیار کرتے ہوئے کہا۔

''ہیری! مجھے پورا یقین ہے کہ ڈمبل ڈور اس بارے ضرور سننا چاہیں گے......''

''میں جانتا ہوں......'' ہیری نے کہا اور اس سے پہلے وہ خود کو سنبھال پاتا اس کے منہ سے بے اختیار نکل گیا۔ ''میرے پاس صرف یہ نشان ہی تو ہے جس سے ڈمبل ڈور کو کوئی دلچسپی ہے، ہے نا؟''

''ایسے مت کہو...... یہ بالکل سچ نہیں ہے!''

''میرا خیال ہے کہ میں اس بارے میں اپنی کیفیت لکھ کر سیریس کو بھیج دیتا ہوں، دیکھتا ہوں کہ وہ کیا سوچتا ہے؟'' ہیری نے لاپروائی سے کہا۔

''ہیری! نادان مت بنو......تم اس طرح کی بات خط میں ہرگز نہیں لکھ سکتے......'' ہرمائنی دہشت زدہ ہوتے ہوئے بولی۔ اس کا رنگ فق پڑ گیا تھا۔ ''تمہیں یاد نہیں ہے، موڈی نے ہمیں خط لکھنے کے بارے میں خبردار رہنے کی تنبیہ کی تھی۔ اس بات کی کیا ضمانت ہے کہ کوئی الّو وَں کو بیچ راہ میں ہی نہیں پکڑ لے گا......''

''ٹھیک ہے......ٹھیک ہے! میں اسے نہیں آگاہ کروں گا۔'' ہیری نے چڑچڑے لہجے میں جان چھڑاتے ہوئے کہا اور اُٹھ کھڑا ہوا۔

''اوہ ہاں!'' ہرمائنی کے چہرے پر گہرا اطمینان پھیل گیا۔ ''اگر تم سونے جا رہے ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ میں بھی اب سونے کیلئے جا سکتی ہوں۔ میں بے حد تھک چکی ہوں اور میں کل کافی ساری ٹوپیاں بنانا چاہتی ہوں......سنو! اگر تم چاہو تو تم بھی میری مدد کر سکتے ہو۔ اس کام میں بڑا مزہ آتا ہے۔ اب تو میں اس کام میں کافی ماہر ہو چکی ہوں۔ اب میں سادی ٹوپیاں ہی نہیں بلکہ ڈھیر سارے ڈیزائنوں والی ٹوپیاں بھی بن سکتی ہوں۔''

ہیری نے اس کے چہرے کی طرف غور سے دیکھا جو اشتیاق کی لگن میں دمک اُٹھا تھا۔ اس نے اداکاری کرنے کی کوشش کی کہ جیسے وہ ہرمائنی کی تجویز پر غور کرنے کی کوشش کر رہا ہو۔

''ار......نہیں! میرا خیال نہیں ہے کہ میں یہ کام کر پاؤں گا، شکریہ!'' اس نے دھیمے لہجے میں کہا۔ ''ار......کل نہیں! مجھے ابھی بہت سارا ہوم ورک مکمل کرنا ہے......''

وہ لکڑی کے کمروں کی جانب جانے والی سیڑھیوں کی طرف چلا گیا۔ چلتے چلتے اس نے دیکھا کہ اس کے جواب پر ہرمائنی کا چہرہ مرجھا سا گیا تھا......

☆☆☆☆

چودھواں باب

# پرسی اور پیڈفٹ

اگلے دن اپنے کمرے میں وہ صبح سب سے پہلے بیدار ہوا۔ اس کی آنکھیں ایک پل کیلئے تو مسہری کے پردوں کی درز میں سے آتی ہوئی سورج کی کرن میں چمکتے ہوئے متحرک ذرات پر جمی رہیں۔ وہ اس بات پر دل کھول کر مسرور ہوتا رہا کہ آج ہفتہ ہے۔ اسے سہ ماہی کا یہ پہلا ہفتہ بے حد طویل محسوس ہوا تھا...... بالکل جادو کی تاریخ کی کلاس کے ایک طویل اور بیزار کن لیکچر کی طرح۔

اپنے گرد پھیلی ہوئی خوابیدہ خاموشی اور سورج کی کمزور روشنی سے اس نے اندازہ لگایا کہ سورج طلوع ہوئے زیادہ دیر نہیں ہوئی ہوگی۔ اس نے مسہری کے چاروں طرف لگے ہوئے پردے ہٹائے اور بستر سے اُٹھ کھڑا ہوا۔ پھر وہ کپڑے بدلنے لگا۔ کھڑکی کے پار چہکتی ہوئی چڑیوں کے سوا اُسے صرف کمرے میں سوئے ہوئے جماعتی ساتھیوں کی دھیمی اور گہری سانسوں کی ہی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ اس نے آہستگی سے اپنا بستہ اُٹھایا، اس میں سے چرمئی کاغذ اور قلم باہر نکالے اور پھر دبے قدموں کمرے سے نکل کر نیچے گری فنڈر ہال کی طرف چل دیا۔

آتشدان کی آگ اب بالکل بجھ چکی تھی لیکن وہ سیدھا اس کے پاس رکھی ہوئی اپنی پسندیدہ کرسی کی طرف ہی گیا اور گہری سانس لیتے ہوئے کرسی کی نرم گدی میں دھنس گیا۔ اس نے ہال کے چاروں طرف نگاہ دوڑائی اور پھر اس نے اپنا چرمئی کاغذ سیدھا کیا۔ ہال میں عام طور پر روزانہ رات کو چرمئی کاغذوں کے چرمرے ٹکڑے، آتشی شطرنج کے پرانے ٹوٹے پھوٹے مہرے، خالی ڈبے اور چاکلیٹ کے ریپرز پڑے رہتے تھے۔ اب یہ سارا کچرا صاف ہو چکا تھا۔ ہرمائنی نے گھریلو خرسوں کیلئے جو ٹوپیاں بنائی تھیں، وہ بھی غائب ہو چکی تھیں۔ ہیری نے تشویش بھرے انداز میں سوچا کہ اب تک نجانے کتنے گھریلو خرس جانے انجانے میں آزاد ہو چکے ہوں گے۔ پھر اس نے سر جھٹک کر اپنی سیاہی کی دوات کھولی اور پنکھ قلم کی نوک اس میں ڈبوئی۔ اس نے قلم کی نوک کورے چرمئی کاغذ کی چکنی زرد سطح سے ایک انچ اوپر رکھی اور اپنے دماغ پر زور دینے لگا مگر ایک آدھ منٹ بعد ہی اسے محسوس ہوا کہ وہ بجھے ہوئے خالی آتشدان کو ٹکٹکی باندھے دیکھ رہا تھا۔ اس کے دماغ میں ایک بھی جملہ نہیں بیدار نہیں ہو پایا تھا۔

اب اسے بخوبی سمجھ آیا کہ گرمیوں میں رون اور ہرمائنی کیلئے اسے خط لکھنا کس قدر مشکل ثابت ہوا ہوگا۔ وہ سیریس کو گذشتہ ہفتے

میں رونما ہونے والے تکلیف دہ واقعات سے کیسے باخبر کرے؟ وہ اس سے وہ تمام سوال کیسے دریافت کرے جن کے جواب جاننے کیلئے وہ بری طرح مچل رہا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اگر کوئی اس کا خط چرانے یا بیچ میں پڑھنے کی کوشش کرے تو کیا طریقہ اختیار کیا جائے کہ اُسے اصلیت کی ہوا تک نہ لگ پائے؟ جو وہ گھات لگائے دشمن کو کسی صورت میں دینا چاہتا تھا......

وہ کچھ دیر تک ساکت و جامد بیٹھا رہا اور آتشدان کو خالی نظروں سے گھورتا رہا۔ بالآخر اس نے کچھ فیصلہ کرتے ہوئے سیاہی کی دوات میں ایک بار پھر قلم ڈبوئی اور اسے چرمئی کاغذ پر گھسیٹنے لگا۔

*پیارے سنوفلس!*

*امید ہے کہ تم خیریت سے ہی ہو گے۔ یہاں پر پہلا ہفتہ کافی ڈراؤنا گزرا۔ مجھے واقعی اس بات پر مسرت ہو رہی ہے کہ یہ ہفتہ اختتام پذیر ہوا۔ تاریک جادو سے تحفظ کے فن کی کلاس میں ہماری نئی استاد آئی ہیں جن کا نام پروفیسر ڈولرس امبریج ہے۔ وہ تمہاری ممی جتنی ہی اچھی ہیں۔ میں یہ خط اس لئے لکھ رہا ہوں کیونکہ گزشتہ گرمیوں میں، میں نے تمہیں جس چیز کے بارے میں بتایا تھا، وہ کل شام کو ایک بار پھر واقع ہوئی تھی۔ جب میں امبریج کے دفتر میں ان کی دی ہوئی سزا کاٹ رہا تھا۔ ہم سبھی اپنے سب سے بڑے دوست کو یاد کر رہے ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ وہ جلدی ہی واپس آ جائے گا۔مہربانی کرکے جلد جواب ارسال کرنا۔*

*تمہارا ہیری*

ہیری نے خط کو کئی مرتبہ پڑھا اور اُسے ایک اجنبی کے نقطہ نگاہ سے پرکھنے کی کوشش کرتا رہا۔ اپنے خط کو بار بار پڑھنے کے بعد وہ اس نتیجے پر پہنچا کہ اگر کوئی اس کے پیغام کو راستے میں کھول کر پڑھ لے تو وہ یقیناً یہ سمجھ نہیں پائے گا کہ وہ کیا کہنا چاہتا ہے؟...... یا وہ کسے مخاطب کر رہا ہے؟ اسے امید تھی کہ سیریس، ہیگرڈ کے بارے میں دریافت کئے گئے سوال کے اشارے کو بخوبی سمجھ جائے گا اور اس حقیقت سے باخبر کر دے گا کہ وہ کب تک واپس لوٹ آئے گا؟ ہیری ہوگورٹس میں اس بارے میں زیادہ سوال جواب کر کے دوسرے لوگوں کی توجہ مبذول نہیں کرنا چاہتا تھا کہ اگر ہیگرڈ ہوگورٹس میں نہیں ہے تو پھر وہ کہاں ہے اور وہاں کیا کر رہا ہے؟

خط اگرچہ کافی مختصر تھا مگر اس کی تکمیل میں کافی وقت خرچ ہو گیا تھا۔ دُھوپ کی روشنی رینگتی ہوئی نصف ہال تک پھیل چکی تھی۔ اسے ہال کے بالائی کمروں میں طلباء کی کھسر پھسر اور کھٹ پٹ کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ چرمئی کاغذ کو احتیاط سے تہ لگاتے ہوئے تصویر کے راستے سے باہر آیا اور الّو گھر کی طرف چل دیا۔

جب ہیری راہداری میں تیزی سے چلا جا رہا تھا تو لگ بھگ سر کٹا نک نامی بھوت اچانک سامنے والی دیوار سے نمودار ہوا اور ہیری کو دیکھ کر بولا۔ ''اگر میں تمہاری جگہ ہوتا تو اس راستے سے کبھی نہیں جاتا۔ راہداری میں پیراسلس کے مجسمے کے نزدیک سے

گزرنے والے پہلے طالب علم کو بڑی مشکل کا سامنا ہوسکتا ہے کیونکہ پیوس اس کے قریب موجود ہے اور وہ کوئی بھیانک مذاق کرنے کا منصوبہ بنا رہا ہے......''

''اوہ! کہیں وہ پہلے گزرنے والے فرد کے اوپر وہ مجسمہ تو لڑھکانا نہیں چاہتا؟'' ہیری نے تیزی سے پوچھا۔

''بے حد شاندار...... وہ واقعی اسی تاک میں بیٹھا ہوا ہے۔'' لگ بھگ سر کٹے نک نے بیزار کن لہجے میں بتایا۔ ''شریر پیوس سے کبھی کوئی خیر کی امید نہیں رہی۔ میں خونی نواب کو تلاش کرنے کی کوشش کر رہا ہوں...... وہ ہی پیوس کو قابو کرسکتا ہیں...... پھر ملاقات ہو گی ہیری......''

''ہاں...... بالکل!'' ہیری نے کہا اور دائیں جانب مڑنے کے بجائے بائیں راستے پر ہولیا جو الّو گھر پہنچنے کا کسی قدر طویل مگر محفوظ راستہ تھا۔ کھڑکیوں کے قریب سے گزرتے ہوئے اس کی خوشی کا ٹھکانہ نہ رہا کیونکہ کھڑکیوں سے باہر نیلا آسمان صاف دکھائی دے رہا۔ بادل جا چکے تھے اور موسم خوشگوار ہو گیا تھا۔ وہ دوپہر میں سہ ماہی کی پہلی کیوڈچ کی مشقیں کرنے والا تھا۔ بالآخر وہ کیوڈچ میدان میں اُترنے میں کامیابی پانے والا تھا۔

اچانک ہیری اچھل پڑا کیونکہ کوئی نرم سی چیز اس کے ٹخنوں کو چھوتی ہوئی گزر گئی تھی۔ اس نے چونک کر نیچے کی طرف دیکھا تو بے اختیار اس کے بدن میں سنسنی سی پھیل گئی۔ وہاں چوکیدار فلیچ کی پنجر جیسی بھوری بلّی مسز نورس دکھائی دی جو اس کے قریب سے جا رہی تھی۔ مفلوک الحال بلفورڈ کے مجسمے کے عقب میں اوجھل ہونے سے پہلے مسز نورس نے ہیری کو ایک پل کیلئے اپنی لیمپ کی نارنجی روشنی جیسی زرد آنکھوں سے گھور کر دیکھا تھا۔

''میں کوئی غیر قانونی کام نہیں کر رہا ہوں۔'' ہیری نے چیخ کر اس سے کہا۔ مسز نورس کی آنکھوں سے یہ صاف عیاں تھا کہ وہ ہیری کے بارے میں اپنے مالک کو باخبر کرنے جا رہی تھی۔ ہیری اس کی وجہ سمجھ نہیں پایا۔ ہفتے کی صبح الّو گھر جانا کسی ممانعت میں زد میں تو نہیں آتا تھا۔

سورج اب کافی بلند ہو چکا تھا۔ جب ہیری الّو گھر میں داخل ہوا تو شیشے سے عاری کھڑکیوں سے آنے والی روشنی نے اس کی آنکھوں کو چندھیا ڈالا تھا۔ دھوپ کے چمکتے ہوئے سایوں نے دائروی کمرے کو پوری طرح روشن کر رکھا تھا۔ سینکڑوں الّو اپنے اپنے ڈربوں میں آنکھیں بند کر کے بیٹھے ہوئے تھے۔ ان میں کئی تو صبح کے اُجالے سے کسی قدر بے چین دکھائی دے رہے تھے۔ کچھ اس وقت اپنے شکار سے واپس لوٹ رہے تھے۔ جب ہیری نے الّوؤں کا لقمہ بنے ہوئے جانوروں کی ہڈیوں پر قدم رکھا تو بھوسے سے ڈھکے فرش پر چر چراہٹ کی ہلکی سی آواز گونجی۔ اس نے ہیڈوک کو دیکھنے سے کیلئے اپنا چہرہ اُٹھایا۔ ہیڈوک اس کی مادہ الّو تھی جو محرابی چھت کے پاس قریب ایک ڈربے کی چھت پر بیٹھی ہوئی تھی۔

''اوہ تو تم وہاں ہو...... چلو نیچے آ جاؤ۔ میں ایک خط بھیجنا چاہتا ہوں۔'' ہیری نے کہا۔

ہیڈوک نے ہلکی سی آواز نکال کر اس نے اپنے بڑے پروں کو پھڑ پھڑایا اور پھر ہوا میں تیرتی ہوئی نیچے آئی اور اس کے کندھے پر جم کر بیٹھ گئی۔

''اس خط پر سنوفلس کا نام لکھا ہے۔'' اس نے ہیڈوک کی چونچ میں خط پھنساتے ہوئے کہا اور بنا سوچے سمجھے سرگوشی سے دوبارہ بولا۔ ''مگر یہ سیریس کیلئے ہے، ٹھیک ہے نا!''

ہیڈوک نے ایک بار اپنی بھوری پیلی آنکھیں جھپکائیں جس کا مطلب ہیری نے یہ نکالا کہ وہ اس کی بات سمجھ چکی ہے۔

''تمہارا سفر محفوظ رہے......'' ہیری نے اسے کھڑکی تک پہنچایا اور اس کی طرف مسکراتے ہوئے دیکھا۔ ایک لمحے کیلئے اس کے کندھے پر دباؤ ڈالنے کے بعد ہیڈوک ہوا میں بلند ہوگئی، وہ اُجلے اور نظریں چندھیا دینے والے چمکدار آسمان میں اوپر اُڑتی چلی گئی۔ ہیری اسے اس وقت تک ٹکٹکی باندھے دیکھتا رہا جب تک وہ دور آسمان میں نقطے کی مانند دکھائی دیتی رہی اور اوجھل نہیں ہوگئی۔ پھر اس کی نگاہیں خود بخود ہیگرڈ کے جھونپڑے کی طرف گھوم گئیں جو وہاں سے اُجلی دھوپ میں واضح دکھائی دے رہا تھا۔ یہ بھی صاف عیاں تھا کہ وہاں کوئی موجود نہیں تھا کیونکہ جھونپڑے کی چمنی سے دھوئیں کے بادل نہیں نکل رہے تھے اور کھڑکیوں پر موٹے پردے جمے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

تاریک جنگل کے درختوں کے جھنڈ کی بالائی شاخیں بل کھاتی ہوا سے جھوم رہی تھیں۔ ہیری انہیں دیکھنے میں مشغول رہا اور چہرے پر پڑنے والے خوشگوار ہوا کے تھپیڑوں سے لطف اندوز ہوتا رہا۔ وہ دل ہی دل میں یہ سوچ کر خوش ہوتا رہا کہ آج کیوڈچ کے میدان میں اتنا مزہ آئے گا کہ ہفتہ بھر کی کسلمندی مٹ کر رہ جائے گی...... اچانک اسے کچھ ایسا دکھائی دیا جو چونکا دینے والا تھا۔ پروں والا ایک بڑا گھوڑا...... وہ گھوڑا بالکل انہی گھوڑوں کی مانند ہی تھا جو ہوگورٹس کی بگھیوں کے آگے جتے ہوئے تھے۔ اس کے چمڑے جیسے سیاہ پر ہوا میں پھڑ پھڑائے، اس نے درختوں کے جھنڈ پر ایک گول چکر کاٹا اور پھر انہی کے بیچ میں کہیں کھو گیا۔ یہ تمام منظر جتنی جلدی شروع ہوا تھا اتنی ہی جلدی ختم بھی ہوگیا۔ ہیری کیلئے یہ اندازہ لگانا مشکل ہو رہا ہے کہ اس نے ابھی ابھی کیا دیکھا تھا؟ وہ تو صرف اسی بات پر یقین کر سکتا تھا کہ اس کا دل اس وقت بری طرح سے دھڑک رہا تھا۔

اسی وقت اُسے اپنے عقب میں الّو گھر کا دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی۔ یہ سب آگے پیچھے اور اتنا اچانک ہوا تھا، جس نے ہیری کو اپنی جگہ اچھلنے پر مجبور کر دیا تھا۔ وہ ہڑ بڑا اُٹھا تھا۔ اس نے مقناطیسی انداز میں اپنی گردن گھمائی اور دروازے کی طرف دیکھا۔ وہاں چو چینگ اپنے ہاتھ میں ایک خط اور چھوٹا سا پیکٹ لئے کھڑی دکھائی دے رہی تھی۔

''اوہ کیسی ہو؟'' ہیری کے منہ سے بے اختیار جملہ پھسلتا چلا گیا۔

''اوہ تم! اچھی ہوں......'' چو چینگ نے ہانپتی ہوئی آواز میں کہا۔ ''مجھے توقع نہیں تھی کہ اتنی صبح یہاں کوئی ہو سکتا ہے...... مجھے دراصل پانچ منٹ پہلے ہی یاد آیا کہ آج تو میری ممی کی سالگرہ ہے......''

اس نے اپنے ہاتھ میں پکڑے ہوئے پیکٹ کی طرف اشارہ کیا۔

''اوہ ٹھیک ہے......'' ہیری نے جلدی سے کہا۔اس کے دماغ کی روشنی جیسے گل ہو کر رہ گئی تھی۔ وہ اس موقعہ پر کوئی دلچسپ اور عمدہ گفتگو چھیڑنا چاہتا تھا لیکن اس کے دماغ کے پردوں پر چند لمحے پہلے دیکھا ہوا منظر بری طرح قابض تھا۔جھنڈ کے اوپر اُٹھتے ہوئے پروں والے ڈھانچہ نما گھوڑے کی پرواز اور غوطہ کھا کر اس کا درختوں کے بیچ میں گم ہو جانا......

''آج کافی سہانا دن ہے، ہے نا؟'' اس نے کھڑکیوں کے پار دیکھتے ہوئے کہا۔اپنے اندر عجیب سی گھبراہٹ اور بے چینی کے بڑھتے ہوئے احساس کو دبانے کی کوشش میں اسے اپنی رگیں سکڑتی ہوئی محسوس ہونے لگیں۔ وہ موسم، میدان اور دن کے بارے میں باتیں کر رہا تھا......

''بالکل!'' چوچینگ نے کسی مضبوط الّو کی تلاش میں اپنی نگاہیں دوڑاتے ہوئے جواب دیا۔''کیوڈچ کیلئے تو یہ بہت عمدہ موسم ہے، میں تمام ہفتے میں باہر نہیں نکل پائی اور تم......؟''

''میرے ساتھ بھی کچھ ایسا ہی رہا......'' ہیری نے جلدی سے کہا۔

چوچینگ نے ایک کڑیل الّو کو منتخب کیا اور اس نے اسے اپنی طرف پچکارتے ہوئے بلایا۔الّو اس کا اشارہ پا کر تیزی سے اُڑا اور چکر کاٹ کر اس کے پھیلے ہوئے بازو پر آ بیٹھا۔اس نے اپنا پنجہ آگے بڑھایا تاکہ وہ اپنا پیکٹ اس کے ساتھ باندھ سکے۔

''سنو......'' چوچینگ نے مڑ کر پوچھا۔''میں نے سنا ہے، گری فنڈر کو نیا رکھوالا مل گیا ہے؟''

''اوہ ہاں!'' ہیری نے تیزی سے کہا۔''وہ میرا دوست رون ویزلی ہے، کیا تم اسے جانتی ہو؟''

''وہی جسے ٹورنا ڈوز سے نفرت ہے......'' چوچینگ نے تھوڑے سرد لہجے میں کہا۔''کیا وہ عمدہ کھیلتا ہے؟''

''ہاں! لگتا تو ہے۔'' ہیری نے بے یقینی سے کہا۔''میں دراصل آزمائشی مشقوں کے دوران وہاں موجود نہیں تھا، اس لئے اس کا کھیل نہیں دیکھ سکا......میں اس وقت سزا کاٹ رہا تھا۔''

چوچینگ نے سر اُٹھا کر اس کی طرف دیکھا۔ پیکٹ ابھی پوری طرح الّو کے پنجے سے بندھ نہیں پایا تھا۔

''وہ امبرج نہایت بری عورت ہے۔'' چوچینگ نے آہستگی سے کہا۔''اس نے تمہیں صرف اس لئے سزا دی کہ تم نے یہ سچائی بیان کی تھی......کہ وہ کیسے مرا تھا؟...... یہ بات پورے سکول میں پھیل چکی ہے۔تم واقعی ایک بہادر انسان ہو، تم نے جس حوصلے سے اس ڈراؤنی عورت کا سامنا کیا ہے وہ قابل تعریف ہے......''

لاشعوری طور پر ہیری کا سینہ پھولنے لگا۔اسے احساس ہوا کہ جیسے وہ ہوا میں اُڑ رہا ہو اور الّوؤں کی بیٹوں بھرے فرش کئی انچ اوپر ہوا میں تیر رہا ہو۔اب اس اُڑنے والے پراسرار گھوڑے کا کوئی خیال اس کے دماغ میں موجود نہیں تھا اور نہ ہی اسے اس کی کچھ پرواہ باقی رہی تھی۔ چوچینگ واقعی اسے بہادر تصور کرتی تھی۔ایک لمحے کیلئے اس کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ وہ آگے بڑھ کر چوچینگ کے

پیکٹ کو الّو کے پنجے سے باندھنے میں مدد دینے کے بہانے اپنے ہاتھ کا زخم اُسے دکھادے......مگر جونہی وہ اس جوشیلے خیال کو عملی جامہ پہنانے کیلئے بڑھنے لگا تو الّو گھر کا دروازہ ایک بار پھر دوبارہ کھل گیا۔

چوکیدار فلیچ کا چہرہ نمودار ہوا۔ وہ دھڑ دھڑاتا ہوا اندر داخل ہوا۔اس کے دھنسے ہوئے گالوں پر پھولی ہوئی رگیں دکھائی دے رہی تھیں اور ان پر ارغوانی رنگ کے دھبے نمایاں تھے۔اس کے جبڑے بری طرح کپکپا رہے تھے اور اس کے باریک ابھرے بال اجڑے ہوئے تھے۔ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ بدحواسی کے عالم میں بھاگتا ہوا وہاں پہنچا ہو۔مسز نورس بھی اس کے بالکل عقب میں تھی۔وہ ڈربوں میں بیٹھے الّوؤں کو دیکھ کر ندیدے انداز میں میاؤں میاؤں کر رہی تھی۔الّوؤں میں بلی کی وہاں موجودگی پر کافی بے چینی سی پھیل چکی تھی اور وہ عجیب عجیب انداز میں آوازیں نکال رہے تھے۔ہیری نے دیکھا کہ ایک بڑے الّو نے بلی کی طرف دیکھتے ہوئے خطرناک انداز میں اپنی چونچ کٹکٹائی۔

''تم یہاں......'' فلیچ نے ہیری کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے غصے سے کانپتے ہوئے کہا۔''تو وہ خبر صحیح ہی تھی......تم آج گوبر بموں کا ایک بہت بڑا آرڈر بھیجنے والے ہو۔''

ہیری کی مٹھیاں یکدم بھنچ گئیں۔وہ اس کی طرف گھور کر دیکھنے لگا۔

''تم نے کس نے بتایا کہ میں گوبر بموں کا کوئی آرڈر بھیجنے والا ہوں۔'' وہ دانت پیستا ہوا غرایا۔

''مجھے رات کو ہی خفیہ خبر ملی تھی کہ تم کسی بڑے ہنگامے کا سوچ رہے ہو۔'' فلیچ نے نفرت بھرے لہجے میں کہا۔

چو چینگ تیوریاں چڑھا کر کبھی ہیری کو اور کبھی فلیچ کو دیکھ رہی تھی۔اس کے بازو پر بیٹھا ہوا کڑیل الّو ایک پاؤں پر کھڑے کھڑے تھک گیا تھا۔اس نے تنبیہ بھری آواز میں احتجاج کیا مگر چو چینگ نے اس کی طرف خاص توجہ نہیں دی۔

''تم صاف صاف بتاؤ کہ تمہیں کس نے کہا ہے کہ میں گوبر بموں کا کوئی آرڈر بھیجنے والا ہوں۔'' ہیری نے تنک کر کہا۔صاف دکھائی دے رہا تھا کہ ہیری بھرپور مزاحمت کر رہا تھا۔

''یہ رہنے دو۔میرے اپنے کئی ذرائع ہیں۔'' فلیچ دانت پیس کر بولا۔''تم جو بھی بھیج رہے ہو وہ مجھے دے دو۔''

ہیری کے دل میں خوشی کی لہر دوڑ گئی کہ اس نے خط بھیجنے میں سستی کا مظاہرہ نہیں کیا تھا۔

''میں اب ایسا نہیں کر سکتا کیونکہ میں اپنا خط بھیج چکا ہوں۔''

''بھیج دیا......'' فلیچ نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا اور اس کا چہرہ غصے سے لال بھبھوکا ہو گیا۔

''ہاں......بھیج دیا ہے......'' ہیری نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

فلیچ نے غصے کے عالم میں اپنا منہ کھولا۔کچھ دیر تک وہ ہیری کو کھا جانے والی نگاہوں سے گھورتا رہا اور باریک بینی سے ہیری کے چوغے کا جائزہ لیتا رہا۔

''میں تمہاری بات پر کیسے یقین کرلوں کہ تم کوئی خط بھیج چکے ہو؟''

''کیونکہ......میں نے اسے خط بھیجتے ہوئے دیکھا تھا۔'' چو چینگ نے غصے سے کہا۔

فلیچ اس نے گردن گھما کر عجیب سی نظروں سے اس کی طرف دیکھا۔

''تم نے واقعی اسے خط بھیجتے ہوئے دیکھا تھا......؟''

''بالکل! میں نے خود اسے خط بھیجتے ہوئے دیکھا تھا۔'' اس نے کھا جانے والے انداز میں کہا۔ یہ سن کر کچھ دیر تک وہاں گہری خاموشی چھائی رہی۔ فلیچ اب چو چینگ کو ایسے دیکھ رہا تھا جیسے وہ کوئی مجرمانہ کام کر رہی ہو۔ چو چینگ کو بھی فلیچ کا انداز بالکل پسند نہیں آیا۔ وہ بھی اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اسے گھورنے لگی۔ فلیچ کا چہرہ یوں سیاہ پڑ گیا تھا جیسے کوئی اہم چیز اس کے ہاتھوں سے پھسل گئی ہو۔ وہ مڑا اور پیر پٹختا ہوا وہاں سے واپس لوٹ گیا۔ اس نے اپنا ہاتھ دروازے کے ہینڈل پر رکھتے ہوئے مڑ کر ہیری کو ایسی نگاہوں سے دیکھا جیسے کہہ رہا ہو کہ آج تو بچ گئے، پھر سہی۔

''اگر مجھے سکول میں گوبر بموں کی ذراسی بھی بو آئی تو......'' وہ جاتے جاتے ہیری کو تنبیہ دے گیا تھا۔ ہیری اس کے قدموں کی آواز سن رہا تھا جو سیڑھیوں سے نیچے اتر رہے تھے۔ مسز نورس نے سر اُٹھا کر حسرت بھری نظر الوؤں پر ڈالی اور پھر اپنے مالک کے تعاقب میں چل دی۔

ہیری اور چو چینگ کی نظریں ایک دوسرے سے ٹکرائیں۔

''شکریہ......'' ہیری نے مسکرا کر کہا۔

''شکریے والی کوئی بات نہیں۔'' چو چینگ نے کہا اور بالآخر اس کا پیکٹ الّو کے دوسرے پاؤں میں بندھ ہی گیا۔ اس کا چہرہ کسی قدر گلابی پڑ گیا تھا۔ ''کہیں تم سچ مچ گوبر بموں کا آرڈر تو نہیں بھیج رہے تھے، ہے نا؟''

''بالکل بھی نہیں......'' ہیری نے کہا۔

''پھر اس نے ایسا کیوں کہا کہ تم ایسا ہی کرنے والے تھے۔'' الّو کو کھڑکی تک لے جاتے ہوئے وہ بولی۔

''معلوم نہیں......'' ہیری نے اپنے کندھے اچکائے۔ وہ بھی اس بارے میں چو چینگ جتنا ہی لاعلم تھا حالانکہ عجیب بات یہ تھی کہ اس وقت اسے یہ بات ذراسا بھی پریشان نہیں کر رہی تھی۔

چو چینگ کا الّو اس کا پیکٹ اور خط لے کر چلا گیا۔ وہ دونوں ایک ساتھ الّو گھر سے باہر نکلے اور سکول کے مغربی حصے کی طرف جانے والی ایک راہداری کے موڑ پر چو چینگ نے رُک کر کہا۔ ''میرا راستہ اس طرف ہے...... بعد میں پھر ملیں گے......''

''ہاں ٹھیک ہے......پھر ملیں گے۔'' ہیری نے دھڑکتے ہوئے دل سے کہا۔

وہ اس کی طرف دیکھ کر مسکرائی اور پھر مغربی راستے کی طرف چلی گئی۔ ہیری لمحہ بھر وہیں رُکا رہا اور پھر اس نے اپنی راہ لی۔ کئی

دنوں کے بعد وہ آج کھل کر خوش ہوا تھا۔اس کے دل و دماغ میں سرشاری کی لہریں دوڑ رہی تھیں ۔ بالآخر اسے چو چینگ سے تنہائی میں کھل کر گفتگو کرنے کا موقع مل ہی گیا تھا اور وہ ایک بار بھی نہیں شرمایا تھا......تم واقعی ایک بہادر انسان ہو،تم نے جس حوصلے سے اس ڈراؤنی عورت کا سامنا کیا ہے وہ قابل تعریف ہے...... چو چینگ نے اسے بہادر کہا تھا......وہ اس بات پر بالکل خفا نہیں تھی کہ وہ زندہ بچ گیا تھا......

وہ جانتا تھا کہ وہ سیڈرک کو پسند کرتی تھی......حالانکہ اگر سیڈرک کی پیشکش سے پہلے ہی اس نے چو چینگ کو ژلبال رقص میں اپنے ساتھ چلنے کی دعوت دے دی ہوتی تو آج حالات بالکل مختلف ہوتے...... جب ہیری کی دعوت پر چو چینگ نے انکار کیا تھا تو وہ واقعی اندر سے ٹوٹ کر رہ گیا تھا۔

جب ہیری بڑے ہال میں داخل ہوا اور خوشی سے لہراتا ہوا گری فنڈر کی میز پر پہنچا تو اسے وہاں رون اور ہرمائنی دکھائی دیئے۔وہ ان کے پاس گیا اور مسکراتا ہوا بولا۔''صبح بخیر......''

''خیریت ہے......تم کچھ زیادہ ہی خوش دکھائی دے رہے ہو؟'' رون نے اس کی طرف حیرت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''اوہ ہاں!......آج کیوڈچ جو کھیلنا ہے۔'' ہیری نے مسکراتے ہوئے بات بنائی۔وہ بیٹھ گیا اور ڈبل روٹی کے ٹوسٹ اپنی پلیٹ میں ڈالے۔اس نے انڈوں کی بڑی طشتری اپنی طرف کھسکائی۔

''اوہ ہاں!'' رون کو جیسے کچھ یاد آ گیا تھا۔اس نے اپنے ہاتھ میں پکڑا ٹوسٹ کا ٹکڑا نیچے رکھا اور جلدی سے کدو کے جوس کا ایک بڑا گھونٹ حلق سے اتارا۔ پھر وہ گلا کھنکار کر بولا۔''سنو! کیا تم میرے ساتھ تھوڑا پہلے میدان میں جا سکتے ہو؟ مشقوں کیلئے...... میں چاہتا ہوں کہ تم میری مشقوں میں مجھے دوسروں کے آنے سے پہلے مفید رہنمائی دو......تا کہ میں......تا کہ میں اپنی نگاہیں جمانے میں کامیابی حاصل کرسکوں......؟''

''ہاں بالکل...... مجھے کوئی اعتراض نہیں......'' ہیری نے ٹوسٹ کھاتے ہوئے کہا۔

''جہاں تک میرا خیال ہے کہ تم لوگوں کو ایسا بالکل نہیں کرنا چاہئے۔'' ہرمائنی نے گہری سنجیدگی سے کہا۔''زیادہ بہتر یہ ہے رہے گا کہ آج کی تاریخ میں تم دونوں اپنے اپنے ہوم ورک کی طرف ہی دھیان لگاؤ جس کا پہاڑ تم نے اپنے سروں پر لاد رکھا ہے۔''

ٹھیک اسی وقت الوؤں کی آمد نے اس کی بات کو بیچ میں ادھورا چھوڑ دیا تھا۔الو صبح کی ڈاک کی لے کر آئے تھے۔ بڑے ہال کی آسمان جیسی چھت پر سینکڑوں الو پرواز کر رہے تھے۔ ہمیشہ کی طرح روزنامہ جادوگر اخبار ایک الو کی چونچ میں دبا ہوا تھا۔وہ تیزی سے ان تینوں کی طرف اُڑا چلا آ رہا تھا۔وہ الو خطرناک انداز میں پھڑ پھڑاتا ہوا شکردان کے پاس میز پر اترا۔اس نے اپنا پنجہ آگے کی سمت میں بڑھایا۔ ہرمائنی نے اس کے پنجے سے بندھی ہوئی چمڑے کی پوٹلی میں ایک چمکتا ہوا نٹ سکہ ڈال دیا۔الو نے چونچ میں دبا ہوا

اخبار اسے دے دیا اور پھر وہ اُڑ گیا۔ ہر مائنی نے اخبار کو اپنے سامنے پھیلایا اور پہلے صفحے کی شہ سرخی دیکھنے لگی۔

''کوئی دلچسپ خبر......؟'' رون نے اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا۔ ہیری اس کے انداز پر مسکرانے لگا۔ وہ بخوبی جانتا تھا کہ رون ہر مائنی کی توجہ ہوم ورک والے معاملے سے دور ہٹانے کی کوشش کر رہا ہے۔

''کچھ خاص نہیں......'' اس نے منہ بسورتے ہوئے کہا۔ ''اس افواہ کو کچھ زیادہ ہی شہ دی گئی ہے کہ وریڈ سسٹرز نے اپنے گروپ میں ڈرم بجانے والے سے شادی کر لی ہے۔''

ہر مائنی نے اخبار پوری طرح سے کھولا اور اس کے پیچھے اوجھل ہو گئی۔ ہیری نے طشتری میں سے ایک اور انڈا اپنی پلیٹ میں ڈالا اور اسے اپنے ٹوسٹ میں لپیٹنے لگا۔ رون بلند کھڑکیوں میں جھانک رہا تھا، اس کے چہرے پر اضطراب کے آثار نمایاں تھے۔

''ذرا ٹھہرو......اوہ نہیں......سیریس......'' ہر مائنی اچانک ہڑ بڑا سی گئی۔

''کیا ہوا؟'' ہیری کا دل بری طرح سے دھڑک اُٹھا۔ اس نے اتنی تیزی سے اخبار چھیننے کی کوشش کی کہ اس چھینا جھپٹی میں اخبار دو ٹکڑوں میں تقسیم ہو گیا۔ آدھا حصہ ہر مائنی کے ہاتھ میں رہ گیا اور آدھا ٹکڑا ہیری کے ہاتھ میں تھما ہوا تھا۔

''جادوئی محکمے کو قابل اعتماد ذرائع سے یہ خبر ملی ہے کہ خطرناک خونی وجنونی قاتل سیریس بلیک......اس وقت لندن میں چھپا ہوا ہے۔'' ہر مائنی نے ہیجان انگیز انداز میں اپنے آدھے اخبار کے پیچھے سے دبے ہوئے انداز میں خبر پڑھی۔

''میں پورے وثوق سے یہ کہہ سکتا ہوں کہ یہ خبر یقیناً لوسیس ملفوائے نے ہی دی ہوگی۔ اس نے سیریس کو پلیٹ فارم پر یقیناً پہچان لیا ہوگا......'' ہیری غصے کے عالم میں تلملاتا ہوا دھیمی آواز میں بولا۔

''کیا......؟ تم یہ تو نہیں کہنا چاہتے کہ......'' رون نے دہشت زدہ ہو کر کچھ کہنا چاہا۔

''شش شش شش......'' وہ دونوں جلدی سے بول اُٹھے۔

''محکمہ جادو پوری جادونگری کے مکینوں کو ایک بار پھر خبردار کر رہا ہے کہ سیریس نہایت خطرناک قاتل ہے......وہ نہایت سفاکی سے تیرہ افراد کو موت کے گھاٹ اتار چکا ہے......اور اژقبان سے مفرور ہو چکا ہے......وہی پرانی بکواس......'' ہر مائنی نے چڑ چڑے انداز میں کہا اور اخبار کے نصف ٹکڑے کو میز پر رکھ دیا۔ اس نے ہیری اور رون کی طرف سہمی نظروں سے دیکھا اور سرگوشی کے انداز میں گویا ہوئی۔ ''اس کا نتیجہ یہی ہوگا کہ وہ اب دوبارہ اس مکان سے باہر نہیں نکل پائے گا۔ ڈمبل ڈور نے اُسے پہلے ہی باہر نکلنے سے منع کیا تھا......''

ہیری نے اُداسی سے روزنامہ جادوگر کے اس حصے کی طرف دیکھا جو پھٹ کر اس کے ہاتھ میں آ گیا تھا۔ وہاں خبریں کم تھیں اور ایک بڑا حصہ اس اشتہار سے بھرا ہوا تھا جس میں جادوئی گلی کی مشہور دکان مسز میلیکن بوتیک میں شاندار چوغوں اور ملبوسات کی سیل لگی ہوئی تھی۔ ملبوسات کے ڈیزائن اور دکان پر لوگوں کی آمد کی متحرک تصویریں ہیری کو منہ چڑا رہی تھیں۔ اس کی نظر اشتہار پر پھسلتی ہوئی

زیریں حصے کی خبر پر جا کر ٹک گئی۔

''اوہ یہ دیکھو......اس طرف!'' ہیری نے چونک کران دونوں کی توجہ اس طرف مبذول کرائی۔اس نے اخبار کا ٹکڑا میز پر پھیلا دیا تاکہ وہ دونوں بھی اسے اچھی طرح دیکھ سکیں۔

''اوہ نہیں! مجھے جتنے چوغوں کی ضرورت تھی اتنے تو میرے پاس پہلے سے موجود ہیں۔'' رون نے جلدی سے منہ بسور کر کہا۔

''چوغے نہیں......ادھیر دیکھو یہاں نیچے......اس چھوٹی سی خبر کو......'' ہیری نے کہا۔

رون اور ہرمائنی اسے پڑھنے کیلئے تھوڑے آگے کی طرف جھک گئے۔یہ خبر بمشکل ایک انچ لمبی تھی اور سب سے نیچے ایک کالم میں لگی ہوئی تھی۔اس پر ننھی سی سرخی دکھائی دے رہی تھی:

## محکمہ جادو میں دخل اندازی

اڑتیس سالہ سٹرگس پوڈمور جو کہ 2۔ لیبرنم گارڈنز کلپ ہیم کا رہائشی ہے، 31 اگست کو محکمہ جادو کے اہم دفتر میں غیر قانونی طور گھسنے اور ڈاکہ زنی کی واردات کا مرتکب ہوا تھا۔تفتیش مکمل ہونے کے بعد اس کا مقدمہ جادوئی عدالت میں پیش کیا گیا۔پیڈمور کو محکمے کے محافظ دستے کے انچارج ایرک منچ نے عین اس وقت گرفتار کیا تھا جب وہ رات کے ایک بجے ایک انتہائی حساس نوعیت کے دروازے کے اندر گھسنے کی کوشش کر رہا تھا۔پیڈمور نے اپنی صفائی میں کسی قسم کا بیان دینے سے صاف انکار کر دیا ہے۔بلا اجازت ممنوعہ دروازے میں داخلے اور ڈاکہ زنی کی دفعات کا فیصلہ کرتے ہوئے پیڈمور کو جادوئی عدالت نے اسے چھ مہینے کیلئے اژقبان میں قید کی سزا سنائی گئی۔

''سٹرگس پوڈمور......'' رون نے آہستگی سے کہا۔''یہ وہی آدمی ہے نا...... جسے دیکھ کر یوں محسوس ہوتا تھا کہ اس کے سر پر گھاس کی چھت ہے، ہے نا؟ وہ تو گروہ......''

''شش......رون!'' ہرمائنی نے چاروں طرف دیکھتے ہوئے قہر آلود نظروں سے اسے گھورا۔

''چھ ماہ تک......اژقبان میں!'' ہیری سکتے کی حالت میں بڑبڑایا۔''وہ بھی صرف ایک دروازے میں داخل ہونے کی کوشش کے جرم میں......''

''احمقوں جیسی باتیں مت کرو ہیری!'' ہرمائنی تڑک کر غرائی۔''یہ یقیناً صرف دروازے کے اندر داخل ہونے کی کوشش نہیں تھی۔آخر وہ رات ایک بجے محکمہ جادو میں کر کیا رہا تھا؟''

''کیا تمہیں نہیں لگتا کہ وہ کوئی اہم سونپی گئی ذمہ داری وہاں انجام دے رہا ہو۔'' رون بولا

''اوہ ایک منٹ ٹھہرو......'' ہیری نے اپنے دماغ پر زور دیتے ہوئے آہستگی سے کہا۔''سٹرگس پوڈمور تو ہمیں کنگ کراس سٹیشن تک چھوڑنے کیلئے آنے والا تھا......یاد ہے نا؟''

رون اور ہرمائنی نے اس کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

''بالکل! اسے تو کنگ کراس سٹیشن تک پہنچتے وقت ہمارے محافظ کی ذمہ داری انجام دینا تھی۔ یاد ہے......اور موڈی اس کے وقت پر نہ پہنچنے پر سخت ناراض ہو رہے تھے۔ شاید وہ اسی لئے نہیں پہنچ پایا تھا...... ہے نا؟''

''مگر یہ الزام جھوٹا بھی تو ہوسکتا ہے!'' رون نے جوشیلے انداز میں کہا۔ ''ہاں! ایسا ہی ہوگا؟'' وہ زیرلب بڑبڑایا اور اپنی آواز ڈرامائی انداز میں دھیمی کرتا ہوا دوبارہ گویا ہوا کیونکہ اس نے ہرمائنی کے چہرے پر ناپسندیدگی اور تنبیہ کے آثار پڑھ لئے تھے۔ ''ہوسکتا ہے کہ محکمے کو یہ یقین ہوگیا ہو کہ یہ ڈمبل ڈور کا آدمی ہے، اسی لئے...... مجھے معلوم نہیں......انہوں نے اس پر محکمے میں دراندازی کا الزام لگا کر وہاں سے ہٹا دیا ہو۔ یہ بھی تو ہوسکتا ہے کہ وہ دروازے کے اندر گھسنے کی کوشش نہیں کر رہا ہو، صرف وہاں پہرہ دے رہا ہو...... یہ بھی ہوسکتا ہے کہ انہوں نے اسے پھنسانے کیلئے جھوٹے الزامات لگا دیئے ہوں تا کہ ڈمبل ڈور کا اہم آدمی کم ہوجائے؟''

تھوڑی دیر تک ان کے بیچ خاموشی رہی۔ ہیری اور ہرمائنی دونوں رون کے نظریئے پر غور کر رہے تھے۔ جانے کیوں ہیری کو یہ محسوس ہوا کہ رون ہوا میں گھوڑے دوڑا رہا ہے جبکہ ہرمائنی اس کے نظریئے سے کسی قدر متفق دکھائی دے رہی تھی۔

''اگر ایسا کچھ ہوا ہے تو مجھے اس پر قطعی حیرت نہیں ہوگی۔''

ہرمائنی نے اپنے پھٹے ہوئے نصف اخبار کو تہ کیا۔ جب ہیری نے اپنا چھری کانٹا پلیٹ میں رکھا تو وہ اپنی محویت سے باہر نکل آئی۔

''ٹھیک ہے، میرا خیال ہے کہ اب ہمیں خود بخود دکھاد بنانے والی جنگلی جھاڑیوں پر پروفیسر سپراؤٹ کا مقالہ لکھ لینا چاہئے۔ اگر خوش قسمتی نے ساتھ دیا تو ہم دوپہر کے کھانے سے پہلے پہلے پروفیسر میک گوناگل کے دیئے ہوئے غیر ذی روح جادوئی کلمے کی مشق بھی کرسکیں گے......''

ہرمائنی کے یاد دلانے پر ہیری یہ سوچ سوچ کر ہلکان ہونے لگا کہ بالائی منزل پر ڈھیر سارا ہوم ورک اس کا منتظر تھا مگر کھڑکیوں سے باہر آسمان بالکل صاف اور نیلا تھا اور اس نے ایک ہفتے سے اپنے فائر بولٹ بہاری ڈنڈے کو چھو کر بھی نہیں دیکھا تھا......

''میرا خیال ہے کہ ہم ہوم ورک سونے سے پہلے بھی تو مکمل کرسکتے ہیں۔'' رون نے ہرمائنی سے نظریں چراتے ہوئے کہا۔ وہ اب بڑے ہال سے باہر نکل کر ڈھلوانی صحن سے نیچے اتر رہے تھے۔ ہیری اور رون، ہرمائنی کے کندھے پر ہاتھ رکھے ہوئے کیوڈچ کے میدان کی طرف بڑھ رہے تھے۔ ان کے دماغ پر ہرمائنی کی کڑی تنبیہ کے الفاظ ہتھوڑوں کی طرح برس رہے کہ 'تم دونوں اپنے او ڈبلیو ایل کے امتحانات میں فیل ہوجاؤ گے'۔

ہیری کو رون کے اس جملے سے کسی قدر تسلی ملی تھی کہ 'ہمارے پاس کل کا دن بھی تو ہے، وہ تو پڑھائی کے معاملے میں ضرورت سے زیادہ ہی پریشان ہوجاتی ہے، اس کے ساتھ بس یہی مشکل ہے'۔

وہ خاموشی سے چل رہے تھے۔ کیوڈچ میدان کچھ ہی دور رہ گیا تھا۔

''کہیں اب ایسا نہ ہو کہ وہ اب ہمیں اپنے ہوم ورک کی نقل کرنے نہ دے۔'' رون نے چپکے سے ہیری کے کان میں سرگوشی کی۔

''ہاں! مجھے تو کچھ ایسا ہی لگتا ہے......'' ہیری نے سنجیدگی سے کہا۔ ''مگر یہ بھی ضروری ہے، اگر ہم کیوڈچ کی ٹیم کا حصہ بنے رہنا چاہتے ہیں اور دوسرے فریقوں سے میچ جیتنا چاہتے ہیں تو ہمیں جم کر مشقیں کرنا ہی ہوں گی......''

''ہاں! یہ بات تو ہے۔'' رون نے امید بھرے لہجے میں کہا۔ ''ویسے بھی ہمارے پاس پڑھائی کیلئے پورے سال کا وقت پڑا ہے، ہے نا!''

کیوڈچ کے میدان کی طرف جاتے ہوئے ہیری کی نظریں خود بخود دائیں جانب گھوم گئیں۔ تاریک جنگل کے ساکت درختوں کی بالائی شاخیں ہوا سے جھومتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ درختوں کے درمیان کوئی ایسی چیز دکھائی نہیں دی جو اُڑ رہی ہو۔ آسمان بالکل صاف تھا مگر کچھ دور الّو گھر کے چاروں طرف بے شمار الّو منڈلا رہے تھے۔ اس کے پاس خود کو مصروف رکھنے کیلئے بے شمار مسائل تھے۔ اُڑنے والا گھوڑا اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا رہا تھا اس لئے اس نے اُسے اپنے دماغ کو جھٹک دیا۔

انہوں نے سٹیڈیم کے کھلاڑیوں والے کمرے میں پہنچ کر کپڑوں والی الماری سے گیندوں کا صندوق باہر نکالا اور مشقوں کی تیاری میں مصروف ہو گئے۔ رون تین بلند قفلوں کے درمیان جا کر ان کی حفاظت کرنے لگا۔ ہیری اب نقاش کے طور پر کھیل رہا تھا اور قواف کو قفل میں ڈالنے کیلئے جدوجہد کر رہا تھا۔ وہ رون کو مختلف انداز سے چکمہ دے کر قواف قفل میں ڈالنے کی کوشش کرتا رہا۔ ہیری کو محسوس ہوا کہ رون حقیقت میں ایک عمدہ راکھا ثابت ہو سکتا تھا۔ اس نے ہیری کی تین چوتھائی کوششوں کو ناکام بنا ڈالا تھا۔ جوں جوں وہ کھیلتا رہا اس کی کارکردگی میں بھی عمدگی بڑھتی گئی۔ دو گھنٹے کی مسلسل مشقوں کے بعد وہ دوپہر کے کھانے کیلئے واپس سکول میں لوٹ آئے۔ کھانے کے دوران ہرمائنی نے ان پر یہ دوٹوک الفاظ میں واضح کر دیا کہ وہ دونوں نہایت غیر ذمے دار ثابت ہوئے تھے۔ بہرحال، اس سے متصادم ہوئے بغیر وہ دونوں کھانے کے بعد ٹیم کی مشترکہ مشقوں کیلئے ایک بار پھر میدان میں پہنچ گئے۔ جب وہ دونوں کھلاڑیوں والے کمرے میں داخل ہوئے تو انجلینا کے علاوہ ٹیم کے سبھی کھلاڑی پہلے سے وہاں موجود ملے۔

''سب کچھ ٹھیک ہے نا...... رون!'' جارج نے اس کی طرف آنکھ مارتے ہوئے پوچھا۔

''ہاں!'' رون نے جلدی سے کہا۔ وہ میدان میں نکلنے سے پہلے کافی پریشان اور دباؤ میں دکھائی دے رہا تھا، اسی لئے وہ زیادہ بات چیت نہیں کر رہا تھا۔

''تو کیا تم ہم سب کو اپنے کمالات دکھانے کیلئے پوری تیار ہو پری فیکٹ بوائے!'' فریڈ نے کیوڈچ کی مخصوص وردی والے چوغے کے سوراخ سے اپنی گردن باہر نکالتے ہوئے ہنس کر پوچھا۔ اس کے بال چہرے پر بکھرے ہوئے تھے اور چہرے پر شرارت بھری مسکراہٹ بکھری تھی۔

''تم خاموش رہو......'' رون نے چڑ چڑے انداز میں غرا کر کہا۔ اس کا چہرہ سنگ مرمر کی طرح سفید پڑ گیا تھا۔ جب اس نے اپنی ٹیم کی وردی والا چوغہ پہنا تو وہ اس کے بدن پر بالکل صحیح دکھائی دیا جو کہ اولیور وُڈ کا تھا، البتہ رون کے کندھے اولیور سے کچھ زیادہ چوڑے تھے۔

''سب کھلاڑی آ چکے ہیں، ٹھیک ہے۔'' انجلینا کی آواز سنائی دی جو کمرے سے ملحقہ کپتان والے دفتر سے نمودار ہوئی تھی۔ اس نے پہلے سے ہی اپنے کپڑے بدل رکھے تھے۔ ''چلو! اب شروع کرتے ہیں، ایلیسا اور فریڈ تم دونوں گیندوں والا صندوق لے کر باہر آ جاؤ......اوہ! کچھ بن بلائے مہمان ہماری مشقیں دیکھنے کیلئے آئے ہیں......لیکن تم ان کی طرف دھیان مت دینا......ٹھیک ہے......''

ہیری کو اس کی گرجتی ہوئی آواز میں کچھ ایسی کپکپاہٹ محسوس ہوئی تھی جس سے اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ بن بلائے مہمان کون ہو سکتے ہیں؟ ہیری کا اندازہ اس بالکل صحیح نکلا جب وہ لوگ کھلاڑیوں والے کمرے سے نکل کر چلچلاتی ہوئی دھوپ میں میدان میں پہنچے۔ سلے درن کی کیوڈچ ٹیم کے کے کھلاڑیوں نے زور زور سے آوازیں کستے ہوئے اور سیٹیاں بجاتے ہوئے ان کا استقبال کیا۔ سلے درن کے کھلاڑی خالی سٹیڈیم کی وسطی نشستوں پر براجمان تھے اور ان کی آوازیں خالی سٹیڈیم میں چاروں طرف گونج رہی تھیں۔

''اوہ دیکھو تو......ویزلی کس شے پر سوار ہے؟'' ملفوائے نے تمسخرانہ انداز میں آواز لگائی۔ ''ایسا لگتا ہے کہ جیسے کسی پرانی لاٹھی پر اُڑنے والا جادو کر دیا گیا ہو......ہاہاہا''

اس کی بات سن کر کریب، گوئل اور پینسی پارکنسن زور زور سے قہقہے لگانے لگے۔ رون اضطرابی کیفیت میں اپنے بہاری ڈنڈے پر سوار ہوا اور اس نے زمین پر ٹھوکر لگا کر ہوا میں پرواز بھری۔ ہیری بھی اس کے پیچھے پیچھے ہوا میں اُڑنے لگا۔ اس نے دیکھا کہ رون کے کانوں کی لوئیں گہری سرخ ہو رہی تھیں۔

''ان گدھوں پر بالکل دھیان مت دو رون!'' اس نے اپنی رفتار بڑھا کر رون کے قریب پہنچ کر اسے ہدایت کی۔ ''انہیں دکھا دو کہ ان کے ساتھ ہونے والے میچ کے بعد کون ہنسے گا؟''

''میں اپنے کھلاڑیوں سے ایسے ہی جذبے کی توقع رکھتی ہوں، ہیری!'' انجلینا نے تعریفی انداز میں کہا۔ وہ اپنی بغل میں قواف سنبھالے ان کے چاروں طرف اُڑ رہی تھی اور ہوا میں اُڑتے ہوئے کھلاڑیوں کے مدمقابل آ کر رُک گئی۔ ''ٹھیک ہے، اب ہم لوگ اپنے بدن کا کھیل سے پہلے وارم اپ کرتے ہیں۔ ہم ایک دوسرے کو کچھ پاس دیتے ہیں۔''

''سنو جانسن! یہ کون سا ہیئر سٹائل ہے؟'' نیچے سے پینسی پارکنسن نے چیخ کر کہا۔ ''کوئی اس طرح کیوں دکھائی دینا چاہے گا کہ جیسے اس کے سر سے آتش بازیاں پھوٹ رہی ہوں؟''

انجلینا نے اپنے چہرے سے سیاہ بالوں کی ایک لمبی لٹ پیچھے ہٹاتے ہوئے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔ ''تو سب بکھر جاؤ......اب شروع کرتے ہیں......''

ہیری باقی کھلاڑیوں سے پیچھے رہ کر میدان کے دور کنارے پر پہنچ گیا۔ انجلینا نے ایک ہاتھ میں قواف اُٹھایا اور مضبوطی سے اسے فریڈ سے کی طرف اچھال دیا۔ فریڈ نے قواف کو آسانی سے پکڑا اور اسے جارج کی طرف بڑھا دیا، جس نے ہیری کو پاس دیا اور ہیری نے قواف رون کی طرف پھینکا......اور اس نے قواف کو پکڑنے میں صحیح کارکردگی نہیں دکھائی اور وہ اس کے ہاتھوں سے پھسلتا ہوا زمین پر گرنے لگا۔

سلے درن کے کھلاڑی یہ منظر دیکھ کر پیٹ پکڑ کر ہنسنے اور مذاق اُڑانے لگے۔ قواف کو زمین چھونے سے پہلے پکڑنے کیلئے رون نے جوشیلے انداز میں غوطہ لگایا اور نیچے آیا۔ اس نے صحیح انداز میں غوطہ نہیں کھایا تھا جس کی جوہ سے وہ اپنا توازن برقرار نہ رکھ پایا اور اپنے بہاری ڈنڈے سے پھسل گیا۔ اس نے خود کو سنبھالا اور پھر جھینپے ہوئے انداز میں واپس اوپر لوٹ آیا۔ ہیری نے دیکھا کہ فریڈ اور جارج ایک دوسرے کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھ رہے تھے لیکن نجانے کیوں وہ اپنے مزاج کے برخلاف اس بار کچھ نہیں بولے، جس کیلئے وہ ان کا شکر گزار تھا۔

''قواف پھینکو رون......'' انجلینا نے چیخ کر یوں کہا جیسے معمول سے ہٹ کر کچھ بھی نہ ہوا ہو۔

رون نے قواف ایلیسا کی طرف پھینکا، جس نے ہیری کو پاس دیا، ہیری نے قواف جارج کی طرف اچھال دیا......

''سنو پوٹر! تمہارے ماتھے کا زخم اب کیسا ہے؟'' ملفوائے نے چلا کر آواز کسی۔ ''یقینی طور پر تمہیں آرام کی ضرورت ہوگی ہے نا......ارے میں تو بھول ہی گیا تم تو پورا ایک ہفتہ ہسپتال بھی نہیں جا پائے ...... یہ تو تمہاری زندگی کا نیا ریکارڈ بن گیا ہے، ہے نا پوٹر؟''

جارج نے انجلینا کو پاس دیا اس نے ہیری کو قواف دیا جس کی ہیری کو قطعی توقع نہیں تھی، پھر بھی اس نے بمشکل قواف اپنی انگلیوں کے پوروں سے پکڑا اور جلدی سے اسے رون کی طرف اچھال دیا۔ رون تیزی سے اس کی طرف لپکا مگر قواف اس سے کچھ انچ کے فاصلے پر آگے نکل گیا۔

''دھیان سے رون!'' انجلینا نے چیخ کر کہا، جب اس نے قواف کے پیچھے زمین کی طرف دوبارہ غوطہ بھرا۔ ''پوری توجہ سے مشق کرو......''

جب رون دوبارہ واپس اپنی جگہ پر لوٹا تو یہ کہنا مشکل تھا کہ رون کا چہرہ زیادہ سرخ تھا یا قواف کا گہرا سرخ رنگ......ملفوائے اور سلے درن کے باقی کھلاڑی نیچے بیٹھے ٹھٹھے بازی میں مصروف تھے۔ وہ دل کھول کر ان کی نادانیوں اور ناقص کارکردگی پر فقرے کس رہے تھے۔

تیسری کوشش میں رون نے قواف کو پکڑ تو لیا مگر کامیابی کی خوشی کے جوش میں اس نے قواف کو اتنی زور سے کیٹی بل کی طرف پھینکا کہ وہ اس کی کھلے ہوئی بازوؤں کے بیچ سے نکل کر اس کی ناک سے جا ٹکرایا۔

''اوہ معاف کرنا......'' رون یہ دیکھ کر گھگھیا اُٹھا۔ وہ یہ دیکھنے کیلئے کیٹی بل کی طرف بڑھا کہ اسے کتنی چوٹ لگی ہے؟

''اپنی جگہ پر واپس جاؤ رون! وہ ٹھیک ہے۔'' انجلینا غراتے ہوئے گرجی۔ ''تم نے اتنے زور سے قواف کیوں پھینکا؟ یاد رکھو......تم اپنی ٹیم کے ساتھی کو پاس دے رہے ہو۔ اسے بہاری ڈنڈے سے گرانے کی کوشش نہیں کر رہے ہو۔ ٹھیک؟ ہمارے پاس اس کام کیلئے بالجر موجود ہے۔''

کیٹی کی ناک سے ناک بہنے لگا تھا۔ بہت نیچے سلے درن کے کھلاڑی اپنے پیر پٹخ پٹخ کر قہقہے لگا رہے تھے اور ہنسی اُڑا رہے تھے۔ فریڈ اور جارج کیٹی کے پاس پہنچ گئے۔

''یہ لے لو......'' فریڈ نے اپنی جیب سے ایک چھوٹی اور ارغوانی رنگ کی چیز نکال کر اسے دیتے ہوئے کہا۔ ''اس سے تھوڑی ہی دیر میں تمہاری طبیعت سنبھل جائے گی۔''

''اتنا کافی ہے۔'' انجلینا نے زور سے کہا۔ ''فریڈ اور جارج! تم دونوں نیچے جاؤ اور صندوق میں سے اپنے ڈنڈے اور بالجروں کو نکالو۔ رون تم قفلوں کے پاس جاؤ اور ان کی حفاظت کرو۔ ہیری! تم میرے اشارہ کرتے ہی سنہری چڑیا کو چھوڑ دینا۔ اور ظاہر ہے کہ باقی ہم سب مل کر رون والے قفلوں پر سکور کیلئے حملہ کریں گے۔''

ہیری سنہری گیند لینے کیلئے جڑواں بھائیوں کے تعاقب میں زمین کی طرف بڑھنے لگا۔

''رون تو سارا کھیل ہی چوپٹ کر رہا ہے...... ہے نا؟'' جارج نے بڑبڑاتے ہوئے کہا جب وہ تینوں زمین پر آ کر صندوق کھول رہے تھے۔ انہوں نے صندوق میں سے دونوں بالجر آزاد کئے اور سنہری گیند نکال کر ہیری کے ہاتھوں میں تھما دی۔

''وہ محض گھبرایا ہوا ہے...... جب میں صبح اس کے ساتھ مشقیں کر رہا تھا تو وہ عمدہ کھیل کا مظاہرہ کر رہا تھا۔'' ہیری نے جلدی سے اس کی صفائی پیش کی۔

''مجھے نہیں لگتا کہ وہ جلد ہی اپنی اس ہیجانی کیفیت پر قابو پا سکے گا، ہے نا؟ کاش اس میں ہمت اور اعتماد جلد ہی بحال ہو جائے۔''

وہ تینوں ہوا میں اُڑنے لگے۔ انجلینا کی سیٹی بجتے ہی ہیری نے سنہری گیند کھلی فضا میں چھوڑ دی۔ فریڈ اور جارج بالجروں کی طرف متوجہ ہو گئے۔ اس کے بعد ہیری اس طرف بہت کم توجہ دے پایا کہ اس کے ساتھی کھلاڑی کیا کر رہے تھے؟ اس کی ذمہ داری تو اس پھڑ پھڑاتی ہوئی سنہری گیند کو پکڑنا تھا جسے تلاش کر کے حاصل کرنے والی ٹیم کو پورے ڈیڑھ سو پوائنٹس ملتے تھے۔ مگر ایسا کرنے کیلئے بہت تیز رفتار اور بہاری ڈنڈے پر متوازن رہنے کی مہارت کی ضرورت پیش آتی تھی۔ اس نے اپنی رفتار بڑھائی اور نقاشوں کے درمیان سے ہو کر ہوا میں چاروں طرف اُڑنے لگا۔ اس کے چہرے پر موسم خزاں کی گرم ہواؤں کے تھپیڑے برس رہے تھے۔ نیچے سٹیڈیم میں چیختے چلاتے ہوئے سلے درن کے کھلاڑیوں کی آوازیں مبہم سرگوشیوں کی مانند سنائی دی رہی تھیں۔ لیکن جلد ہی وہ سیٹی بجنے کی آواز سن کر رُک گیا......

''ٹھہرو...... سب لوگ رُکو!'' انجلینا چیخ کر بول رہی تھی۔ ''رون تم اپنے وسطی قفل کی صحیح طریقے سے حفاظت نہیں کر رہے

ہو......''

ہیری نے مڑ کر رون کی طرف دیکھا۔ وہ بائیں قفل کے سامنے منڈلاتا ہوا نظر آیا جبکہ اس نے باقی دونوں قفلوں کو بالکل خالی چھوڑ رکھا تھا۔

''معافی چاہتا ہوں......'' رون نے ندامت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کا سرخ چہرہ نیلے آسمان کے نیچے کسی جلتی ہوئی مشعل کی طرح دمک رہا تھا۔

''نقاشوں کو دیکھتے ہوئے تم اپنی جگہ بدل لیتے ہو۔'' انجلینا نے تیزی سے کہا۔ ''یا تو تم بیچ میں ہی کھڑے رہو، جب تک تمہیں سکور بچانے کیلئے اپنی جگہ سے ہلنا نہ پڑے۔ یا پھر قفلوں کے چاروں طرف چکر کاٹتے رہو۔ تم چاہے جو کرو لیکن کسی ضرورت کے بغیر ایک جگہ سے دوسری جگہ یوں بت بن کر مت کھڑے رہو اور نہ قفلوں کو کھلا چھوڑ کر ارد گرد منڈلاؤ......تمہاری اسی نادانی کی وجہ سے پچھلے تین سکور ہو چکے ہیں......''

''ٹھیک ہے میں اب خیال رکھوں گا......'' رون نے ایک بار پھر خجالت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کا چہرہ یوں سرخ تھا جیسے بدن کا سارا خون چہرے پر ہی اُمڈ آیا ہو۔

''اور تم کیٹی بل!......کیا تم اپنی ناک سے خون کے چھینٹے اُڑانا بند نہیں کر سکتی؟''

''یہ تو میرے قابو میں نہیں آ رہا...... یہ پہلے سے زیادہ تیزی سے بہنے لگا ہے......'' کیٹی نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا اور اپنی آستین سے ناک کو دبا کر خون روکنے کی کوشش کرنے لگی۔

ہیری نے پلٹ کر فریڈ اور جارج کی طرف دیکھا جو کافی متفکر دکھائی دے رہے تھے اور اپنی جیبوں کو ٹٹول رہے تھے۔ اس نے دیکھا کہ فریڈ نے کوئی ارغوانی چیز باہر نکالی۔ اسے ایک پل کیلئے غور سے جانچا اور پھر دہشت بھری نظروں سے کیٹی کی طرف دیکھنے لگا۔

''ٹھیک ہے......دوبارہ شروع کرتے ہیں!'' انجلینا نے کہا۔ وہ سلے درن کے کھلاڑیوں کی ہلڑ بازی کو مسلسل نظر انداز کر رہی تھی جواب لہک لہک کر بھدے انداز میں گیت گا رہے تھے۔

''گری فنڈر تو اب ہار ہی جائے گا......گری فنڈر تو اب ہار ہی جائے گا......''

انجلینا اب اپنے بہاری ڈنڈے پر کسی قدر تن کر بیٹھی ہوئی تھی جو ظاہر کر رہا تھا کہ وہ کھلاڑیوں کی باہمی ہم آہنگی کے برقرار نہ رکھ پانے پر مضطرب تھی۔ اس بار بمشکل تین ہی منٹ کا کھیل چل پایا ہوگا کہ انجلینا کی سیٹی کی آواز سے کھیل رُک گیا۔ ہیری نے ٹھیک اسی وقت سنہری گیند مخالف قفلوں کے پاس چکر کاٹتے ہوئے دیکھا تھا۔ اس لئے سیٹی کی آواز سن کر وہ جھنجھلا اُٹھا۔

''اب کیا ہو گیا ہے؟'' اس نے بے چینی سے ایلیسا سے دریافت کیا جو سب سے قریب دکھائی دے رہی تھی۔

''کیٹی کی طرف دیکھو......'' ایلیسا نے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

ہیری نے ہوا میں بہاری ڈنڈا گھماتے ہوئے دوسری طرف دیکھا جہاں انجلینا، فریڈ اور جارج تیزی سے اُڑتے ہوئے کیٹی بل کے پاس جا رہے تھے۔ یہ تو اچھا ہوا کہ انجلینا نے صحیح وقت پر سیٹی بجا کر کھیل روک دیا تھا کیونکہ کیٹی کا چہرہ چاک کی مانند سفید پڑ چکا تھا اور ناک سے خون کسی چشمے کی طرح نکل رہا تھا۔ اس کے کپڑے خون سے لت پت ہو چکے تھے۔

''اوہ! اس کی حالت تو زیادہ خراب ہوگئی ہے، اسے ہسپتال لے جانا چاہئے۔'' انجلینا نے متفکر لہجے میں کہا۔

''ہم اسے ہسپتال لے جاتے ہیں......'' فریڈ نے جلدی سے کہا۔ ''ہوسکتا ہے کہ اس نے ......اس نے...... غلطی سے نکسیر پھوڑ ٹافی کھالی ہو......''

''ایک نقاش اور دو پٹاؤوں کے بغیر مشقیں کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔'' انجلینا بجھے ہوئے انداز میں بولی۔ جب فریڈ اور جارج، کیٹی بل کو اپنے بہاری ڈنڈوں کے درمیان سہارا دیئے ہوئے سکول کی طرف جا رہے تھے۔ ''چلو! ہم نیچے چلتے ہیں اور کپڑے بدل لیتے ہیں۔''

ان کے کھلاڑیوں والے کمرے میں واپس لوٹتے ہوئے بھی سلے درن کے کھلاڑی اپنا بھدا گیت گاتے رہے۔ جب نصف گھنٹے کے بعد ہیری اور رون گری فنڈر ہال میں تصویر کے راستے سے اندر داخل ہوئے تو ہر مائنی حسب معمول اپنی نشست پر جمی ہوئی دکھائی دی۔

''مشقیں کیسی رہیں......؟'' اس نے ان دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''وہ......'' ہیری نے کچھ کہنا چاہا مگر لڑکھڑا سا گیا۔

''بہت بری تھیں......'' رون نے کھوکھلے لہجے میں چڑ کر کہا۔ وہ ہر مائنی کے قریب والی کرسی میں دھنس کر بیٹھ گیا۔ ہر مائنی نے رون کی طرف غور سے دیکھا۔ اس کے چہرے پر پھیلی ہوئی سرد مہری سے وہ کافی حد تک سمجھ گئی تھی۔

''کوئی بات نہیں...... یہ تو پہلا موقع تھا۔'' اس نے دلاسہ دیتے ہوئے کہا۔ ''اس میں کچھ وقت تو لگے گا......''

''یہ کس نے کہا ہے کہ میں برا کھیلا تھا......؟'' رون نے تلخی سے غراتے ہوئے کہا۔

''کسی نے نہیں......'' ہر مائنی نے حیرانگی سے اس کی شکل دیکھی۔ ''میرا خیال تھا کہ......''

''تمہارا خیال یہی ہوگا کہ میری کارکردگی نہایت خراب رہی ہوگی۔ ہے نا؟''

''نہیں! ایسی کوئی بات نہیں، دیکھو! تم نے ہی کہا تھا کہ مشقیں بہت بری رہیں۔ اس لئے میں نے سوچا کہ شاید......''

''ٹھیک ہے...... میں اب ہوم ورک کرنے جا رہا ہوں۔'' رون نے تلملاتے ہوئے کہا۔ اس کے بعد وہ پیر پٹختا ہوا لکڑی کے کمروں کی طرف جانے والی سیڑھیوں کی جانب چل دیا اور نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ ہر مائنی اسے جاتا دیکھ کر ہیری کی طرف متوجہ ہوئی۔

''کیا وہ واقعی برا کھیلا تھا؟''

''نہیں تو......'' ہیری نے دوستی نبھاتے ہوئے کہا۔

ہرمائنی نے اس کی طرف گھور کر دیکھتے ہوئے اپنی بھنوئیں کھینچیں۔

''دیکھو!'' ہیری اس کے بگڑے تیور دیکھ کر گھبرا گیا۔''میرا خیال ہے کہ وہ زیادہ عمدہ کھیل سکتا تھا......مگر جیسا کہ تم نے کہا کہ یہ اس کا پہلا موقع تھا......''

اس رات ہیری اور رون دونوں ہی اپنے اپنے ہوم ورک میں کچھ زیادہ نہیں کر پائے۔ ہیری جانتا تھا کہ رون آج کی اپنی ناقص کارکردگی کو ضرورت سے زیادہ ہی اپنے اعصاب پر سوار کئے ہوئے تھا۔ وہ سلے درن کے کھلاڑیوں کے تمسخرانہ جملوں اور بھدے گیت 'گری فنڈر تو اب ہار ہی جائے گا' کو اپنے ذہن سے محو نہیں کر پا رہا تھا۔

انہوں نے اتوار کا پورا دن گری فنڈر کے ہال میں ہی گزارا اور اپنی کتابوں کے بیچ غرق رہے، جبکہ اس دوران ان کے چاروں طرف گری فنڈر کا ہال بھر گیا اور پھر خالی بھی ہو گیا۔ یہ ایک اور صاف اور سہانا دن تھا۔ گری فنڈر کے زیادہ تر طلباء و طالبات نے یہ دن کھلے میدان میں ہی بسر کیا تھا۔ سال کے آخری دھوپ بھرے دنوں میں سے ایک کا بھرپور لطف اُٹھایا۔ شام ہونے تک ہیری کو محسوس ہوا کہ کوئی اس کا بھیجا دبوچ کر کھوپڑی کی دیواروں پر پٹخ رہا ہو۔

''مجھے لگتا ہے کہ ہمیں ہفتے کے باقی دنوں میں زیادہ سے زیادہ اپنا ہوم ورک کرنے کی کوشش کی عادت ڈالنا چاہئے۔'' ہیری نے رون کی طرف دیکھتے ہوئے سرگوشی نما لہجے میں کہا۔ انہوں نے بالآخر پروفیسر میک گوناگل کے دیئے ہوئے غیر ذی روح جادوئی کلمے پر طویل مقالہ مکمل کر کے اسے ایک طرف رکھا اور پروفیسر سنی سٹرا کے اتنے ہی طویل اور پیچیدہ مقالے کی متوجہ ہوئے جو مشتری کے متعدد چاندوں کی تفصیلات سے متعلق تھا۔

''تم صحیح کہتے ہو......'' رون نے اپنی سرخ آنکھوں کو مسلتے ہوئے کہا اور پھر اس نے آتشدان کی بھڑکتی ہوئی آگ میں اپنا پانچواں چرمئی کاغذ چرمر کر کے پھینکا۔''سنو...... ہرمائنی سے پوچھو کہ کیا وہ اپنے مقالے کی ایک جھلک ہمیں دکھا سکتی ہے، ذرا آسانی ہو جائے گی۔''

ہیری نے ہرمائنی کی طرف دیکھا۔ وہ کروک شانکس کو گود میں لئے بیٹھی تھی اور جینی سے ہنس ہنس کر باتیں کر رہی تھی۔ بننے والی سلائیاں ہوا میں تیزی سے چمک رہی تھیں، وہ اس وقت گھریلو خرسوں کیلئے جرابیں بنا رہی تھی۔

''نہیں......'' اس نے ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا۔''تم جانتے ہی ہو کہ وہ ہمیں ایسا کبھی نہیں کرنے دے گی......''

اور اس طرح وہ پڑھائی میں دوبارہ مشغول ہو گئے جبکہ کھڑکیوں کے باہر آسمان کی رنگت نیلاہٹ سے سیاہی میں بدل گئی اور باہر کی ہر چیز دکھائی دینا بند ہو گئی۔ ہال میں موجود لوگوں کی بھیڑ آہستہ آہستہ چھٹنے لگی۔ ساڑھے گیارہ بجے ہرمائنی جمائیاں لیتی ہوئی ان

کے پاس آئی۔

''مکمل ہوا کیا......؟''

''نہیں......'' رون نے تیکھی آواز میں جواب دیا۔

''مشتری کا سب سے بڑا چاند گینی ماد ہے نا کہ کالی سٹو......'' اس نے رون کے کندھے کے اوپر سے جھانکتے ہوئے اس کے علم فلکیات کے مقالے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ''اور آتش فشاں اسی میں پھوٹتے رہتے ہیں۔''

''شکریہ!'' رون نے غرا کر کہا اور اس نے اپنی ان سطروں کو کاٹ دیا۔

''معافی چاہتی ہوں، میں تو صرف......''

''دیکھو! اگر تم صرف یہاں ہمارے مقالوں میں سے غلطیاں ڈھونڈنے اور اپنی علمیت کا رعب جمانے کیلئے آئی ہو تو......''

''رون......''

''دیکھو ہرمائنی! میرے پاس یہاں کسی واعظ سننے کا ذرا سا بھی وقت نہیں ہے، اور نہ ہی میں اس بحث میں پڑنا چاہتا ہوں۔ ٹھیک ہے...... میں تو پہلے ہی ہوم ورک کے جھنجٹ سے پریشان بیٹھا ہوا ہوں......''

''نہیں...... میں تو...... ادھر دیکھو......'' ہرمائنی نے سب سے قریبی کھڑکی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ہیری اور رون نے گردن موڑ کر وہاں دیکھا۔ ایک سفید الّو کھڑکی کی منڈیر پر بیٹھا ہوا رون کو اپنی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

''کیا یہ ہرمس تو نہیں ہے......؟'' ہرمائنی نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''ہاں یہ تو وہی ہے......'' رون نے آہستگی سے کہا۔ اس نے اپنی قلم میز پر پھینکی اور اُٹھ کر کھڑکی کی طرف بڑھا۔ ''پرسی بھلا مجھے خط کیوں بھیجے گا؟''

اس نے کھڑکی کھول دی۔ ہرمس پھڑ پھڑاتا ہوا ہال میں داخل ہوا اور سیدھا ہیری کے سامنے رون کے لکھے مقالے پر جا بیٹھا۔ اس نے خط والا پنجہ رون کی طرف بڑھا دیا۔ جیسے ہی رون نے خط اس کے پنجے سے الگ کیا تو وہ الّو تیزی سے اُڑا اور کھڑکی سے باہر نکل گیا۔ وہ جاتے جاتے رون کے مقالے میں بنے سیاروں کے خاکے پر اپنے سیاہی میں ڈوبے پنجوں کے نشان ثبت کر گیا تھا۔

''یہ تو واقعی پرسی کی ہی لکھائی ہے......'' رون نے اپنی کرسی سے ٹیک لگاتے ہوئے کہا۔ وہ لفافے کے باہر لکھے ہوئے الفاظ کو گھور کر دیکھ رہا تھا۔ ''رونالڈ ویزلی! گری فنڈر ہاؤس ہوگورٹس۔'' اس نے ان دونوں کی طرف استفہامیہ نظروں سے دیکھا۔ ''تمہارا اس بارے میں کیا خیال ہے؟''

''اسے چاک تو کرو......'' ہرمائنی نے متجسس انداز میں جلدی سے کہا اور ہیری نے بھی اس کی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے سر ہلایا۔

رون نے لفافے کھول کر ایک لمبا چرمئی کاغذ باہر نکلا اور سر جھکا کر اسے پڑھنے لگا۔ جوں جوں اس کی نگاہ کاغذ سے پھسلتی ہوئی نیچے جا رہی تھی، اس کے ماتھے میں بل پڑتے جا رہے تھے اور بھنوؤں میں تناؤ بڑھتا جا رہا تھا۔ وہ چڑچڑا سا دکھائی دینے لگا۔ پورا خط پڑھنے کے بعد اس نے برا سا منہ بنایا اور پھر خط والا چرمئی کاغذ ہرمائنی کی طرف بڑھا دیا۔ ہیری بھی اس کے قریب آ کر ایک ساتھ خط پڑھنے لگے۔

*پیارے رون!*

*مجھے ابھی ابھی معلوم ہوا ہے (جادوئی وزیر کے ذریعے جنہیں تمہاری نئی استاد امبریج نے خبر دی ہے) کہ تم ہوگورٹس کے پر ی فیکٹ بن چکے ہو۔ جہاں مجھے یہ اطلاع پا کر نہایت حیرانگی کا سامنا ہوا وہیں بے حد خوشی بھی ہوئی۔ سب سے پہلے تو میں تمہیں اس عہدے پر مقرر کئے جانے پر مبارکباد دینا چاہتا ہوں۔مجھے ہمیشہ یہی خدشہ گھیرے رہتا تھا کہ تم کہیں اپنے جڑواں بھائیوں فریڈ اور جارج کے نقش قدم پر نہ چل نکلو۔ اس لئے تم خود ہی اندازہ لگا سکتے ہو کہ جب میں نے سنا کہ تم نے اپنی بچگانہ حرکات کو خیرباد کہتے ہوئے صحیح معنوں میں ذمہ داری کا بوجھ اپنے کاندھوں پر لادنے کا فیصلہ کر لیا ہے تو مجھے کس قدر خوشی ہوئی ہو گی۔*

*رون، میں اس موقع پر تمہیں صرف مبارکباد ہی نہیں دینا چاہتا بلکہ میں تمہیں کچھ مفید اور ضروری تجاویز بھی دینے کا خواہشمند ہوں۔ اس لئے میں یہ خط صبح کی عام ڈاک سے بھیجنے کے بجائے رات کی خصوصی ڈاک سے بھجوایا ہے تاکہ تم تنہائی میں سہولت کے ساتھ اسے پڑھ سکو۔ مجھے قوی امید ہے کہ تم اس خط کو غیرضروری لوگوں سے بچا کر ہی پڑھ سکو گے اور ان کے عجیب سوالوں سے بھی بچ پاؤ گے۔*

*جب وزیر جادو کارنیلوس فج مجھے تمہارے پری فیکٹ بننے کے بارے میں بتا رہے تھے تو ان کے منہ سے ایک بات انجانے میں پھسل گئی، جس سے مجھے معلوم ہوا کہ تم اب بھی ہیری پوٹر کے ساتھ دوستی باندھے ہوئے ہو۔ رون، میرے بھائی! میں تمہیں باخبر کر دینا چاہوں گا کہ اس لڑکے کے ساتھ تعلقات یا دوستی بڑھانے کے باعث تم اپنے بیج سے ہاتھ دھو بیٹھو گے۔ اس کی قربت سے تمہاری عہدے سے معزول کئے جانے کا جتنا خطرہ ہے، اتنا کسی دوسری چیز سے نہیں ہے۔*

*مجھے یقین ہے کہ تمہیں یہ سب جان کر کافی حیرانگی ہوگی۔ بے شک تم یہی کہو گے کہ پوٹر ہمیشہ سے ڈمبل ڈور کے ان طلباء میں شمار ہوتا ہے جن پر ان کی نظرکرم سب سے زیادہ رہی ہے مگر میں یہ تم پر واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ ڈمبل ڈور اب ہوگورٹس میں زیادہ دیر تک اپنے عہدے پر برقرار نہیں رہ پائیں*

گے۔ اور یہ کھلی حقیقت ہے کہ معزز جادوگر اور سمجھدار لوگ اب ہیری پوٹر کی غیر قانونی اور دیومالائی سرگرمیوں کے بارے میں بالکل الگ اور شاید زیادہ درست خطوط پر...... یقین رکھتے ہیں۔ بہرحال، میں اس ضمن میں کچھ زیادہ بات نہیں کروں گا لیکن کل کے روزنامہ جادوگر اخبار سے تمہیں خود ہی معلوم ہو جائے گا کہ ہوا اب کس سمت میں چل رہی ہے۔ اور ہاں! یہ بھی واضح ہو جائے گا کہ تمہیں اپنے مستقبل کیلئے کس بہتر راہ کا انتخاب کرنا ہوگا؟

رون! تم یہ تو کبھی نہیں چاہو گے کہ تمہارے ساتھ بھی پوٹر جیسا ہی سلوک کیا جائے؟ یہ حماقت تمہارے مستقبل کیلئے نہایت نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہے۔ میں صرف آج اور کل کی نہیں بلکہ سکول کے بعد شروع ہونے والی عملی زندگی کے بارے میں بات کر رہا ہوں۔ چونکہ ہمارے ڈیڈی اسے عدالت کی دہلیز تک لے گئے تھے، اس لئے تم یہ بات جانتے ہی ہو گے کہ گزشتہ گرمیوں میں پوری جیوری کے سامنے پوٹر کے پر ڈھیر سارے الزامات کے فرد جرم عائد کئے گئے تھے۔ اس پیشی میں اس کی حالت بے حد بگڑ گئی تھی۔ سچ تو یہ ہے کہ وہ محض ایک تکنیکی وجہ سے اس عدالت سے بچ نکلا تھا۔ مجھے جیوری کے معزز ممبران نے بتایا ہے کہ وہ اسے واقعی مجرم گردانتے ہیں۔

ممکن ہے کہ تم پوٹر کے ساتھ تعلقات اور دوستی کو ختم کرنے سے ہچکچا رہے ہو۔ میں جانتا ہوں کہ وہ اس بات پر مشتعل ہو سکتا ہے اور کسی قدر متشدد بھی...... مگر اگر تمہیں اس بارے میں کسی پریشانی کا سامنا ہو یا تمہیں پوٹر کے وحشیانہ سلوک سے متعلق کوئی دوسری بات تنگ کر رہی ہو تو میں تمہیں ڈولرس امبریج کے پاس جانے کا مشورہ دوں گا۔ وہ بہت مہربان اور شفیق خاتون ہیں اور میں بخوبی جانتا ہوں کہ پوٹر کی حرکات و سکنات سے باخبر رکھنے کی وجہ سے وہ تم پر خصوصی مہربان بھی ہو جائیں گی۔ اس ضمن میں، میں ایک اور مشورہ بھی دینا چاہتا ہوں۔جیسا کہ میں نے بالا سطور میں اشارہ کیا ہے کہ ہوگورٹس میں ڈمبل ڈور کے دن بس گنے چنے رہ گئے ہیں اور ان کا عہدہ جلد ہی ختم ہو سکتا ہے۔ رون! تمہاری وفاداری ان کیلئے نہیں بلکہ سکول اور جادوئی محکمے کیلئے ہونا چاہئے۔ مجھے یہ سن کر بہت افسوس ہوا کہ ہے اب تک پروفیسر امبریج کو دیگر اساتذہ کی طرف سے بے حد کم عزت مل پائی ہے جبکہ وہ ہوگورٹس میں بڑھتی ہوئی من مانی کو جادوئی معاشرے کے اصولوں کے مطابق جادوئی محکمے کی ہدایات کی روشنی میں ختم کرنے کی خواہش مند ہیں۔ سکول کو سکول ہی ہونا چاہئے ناکہ سیاسی اکھاڑہ...... (حالانکہ اگلے ہفتے سے ان کیلئے یہ سب کرنا زیادہ آسان ہو جائے گا۔ ایک بار پھر میں یہ یاد دلا دوں کہ کل کا

روزنامہ جادوگر ضرور دیکھ لینا) میں صرف اتنا ہی چاہوں گا کہ جو طلباء اس وقت پروفیسر امبریج کی مدد کرنے میں معاونت کریں گے، ان کے دو سال میں ہیڈ بوائے بننے کے امکانات بہت زیادہ رہیں گے۔

مجھے افسوس ہے کہ ان گرمیوں میں تم سے زیادہ ملاقات نہیں ہو پائی۔ اپنے ممی ڈیڈی کی مخالفت کرتے ہوئے مجھے بے حد تکلیف ہوتی ہے لیکن مجھے لگتا ہے کہ جب تک وہ ڈمبل ڈور کے اردگرد پھیلی خطرناک بھیڑ سے ناطہ جوڑے رکھیں گے، تب تک میں ان کی چھت کے نیچے سانس نہیں لے سکتا۔ (اگر تم ممی کو کبھی خط لکھو تو انہیں یہ ضرور بتا دینا کہ ڈمبل ڈور کے قریبی اور وفادار ساتھی سٹرگس پوڈومور کو گزشتہ دنوں محکمے میں بلااجازت دھاوا بولنے اور ڈاکہ زنی کے جرم میں اژقبان بھیج دیا گیا ہے، شاید اس سے ان کی آنکھوں پر پڑے پردے ہٹ جائیں گے کہ وہ کس قسم کے گھٹیا مجرموں کے ساتھ شانے سے شانہ ملائے چل رہے ہیں) میں خود کو نہایت خوش قسمت سمجھتا ہوں کہ میں اس طرح کے ذلیل لوگوں کے ساتھ میل جول کی بدنامی سے محفوظ رہ پایا ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ وزیر جادو مجھ پر کافی مہربان ہیں اور عمدہ سلوک رکھتے ہیں۔ مجھے پوری امید ہے رون! تم بھی ہمارے والدین کے غلط نظریات اور غیرقانونی جرائم کا حصہ نہیں بنو گے اور نہ ہی ان کی محبت کی اندھی تقلید کرتے ہوئے اپنے روشن مستقبل کو داؤ پر لگاؤ گے۔ مجھے قوی امید ہے کہ وقت کے ساتھ ساتھ انہیں اپنی غلطیوں کا احساس ہو جائے گا اور ظاہر ہے کہ جب وہ دن آئے گا تو میں کھلے دل سے انہیں معاف کرنے اور اپنے والدین تسلیم کرنے کیلئے ہمہ تن تیار رہوں گا۔

مہربانی کرکے میری باتوں اور مشوروں پر بہت غور سے سوچنا، خاص طور پر ہیری پوٹر کے بارے میں کہی ہوئی باتوں پر۔ پری فیکٹ بننے پر ایک بار پھر مبارک باد۔

تمہارا بھائی

پرسی ویزلی

ہیری نے رون کی طرف دیکھا۔

''تو پھر......؟'' اس نے پوچھا۔ وہ اس طرح بولنے کی کوشش کر رہا تھا جیسے اسے یہ پورا خط محض مذاق لگا ہو۔ ''اگر تم......ار...... یہ کیا ہے؟'' وہ پرسی کے بھیجے ہوئے لفافے سے باہر نکلے ہوئے چرمئی کاغذ کے ٹکڑے کو دیکھ کر چونک پڑا۔ پھر اس نے اسے اُٹھا کر دیکھا جس پر چند سطریں لکھی ہوئی تھیں۔

میں تمہارے ساتھ رشتہ استوار رکھنے کیلئے یہ قسم کھاتا ہوں کہ میں متشدد نہیں ہوں گا......

''یہ دونوں ٹکڑے مجھے دے دو۔'' رون نے اپنا ہاتھ بڑھاتے ہوئے سپاٹ انداز میں کہا۔ ہیری نے پرسی کا خط اور حلف نامہ

اس کے ہاتھ میں دے دیئے۔اس نے دونوں کو ایک ساتھ دو ٹکڑوں میں تقسیم کر دیا۔ پھران کو ملا کر چار حصوں میں پھاڑ ڈالا۔ پھرانہیں ترتیب سے ساتھ جوڑا اور خط کے آٹھ ٹکڑے کرڈالے۔''وہ دنیا کا سب سے بڑا احمق گدھا ہے......'' یہ کہتے ہوئے اس نے پرسی کے خط کے ٹکڑے آتشدان میں اچھال دیئے۔

''خس کم جہاں پاک......چلواب ادھر دھیان دو۔ہمیں اپنا یہ مقالہ صبح ہونے سے پہلے پہلے مکمل کرنا ہے۔'' رون نے ہیری کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور پروفیسر سینی سٹرا کے مقالے کو اپنی طرف کھینچتے ہوئے اس پر جھکا۔ ہرمائنی رون کو عجیب نگاہوں سے گھور رہی تھی۔

''سنو! اپنے اپنے مقالے مجھے دے دو۔'' وہ اچانک بولی۔

''کیا مطلب؟'' رون نے حیرانگی سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''یہ مقالے مجھے دے دو۔ میں انہیں پڑھ کر درست کئے دیتی ہوں۔'' ہرمائنی نے کہا۔

''کیا تم واقعی ایسا کردوگی؟......ہرمائنی تم نے تو ہماری جان وبال سے بچالی ہے۔'' رون نے متشکر لہجے میں چاپلوسی کرتا ہوا بولا۔ ''خیر میں کیا کہہ سکتا ہوں......؟''

''تم یہ کہہ سکتے ہو کہ ہم یہ وعدہ کرتے ہیں کہ ہم کبھی بھی اپنے ہوم ورک کو دوبارہ اتنی دیر تک ادھورا نہیں چھوڑیں گے......'' اس نے کہا اور ان کے چرمئی کاغذ لینے کیلئے اپنے ہاتھ آگے بڑھا دیئے مگر وہ کسی قدر خوش دکھائی دے رہی تھی۔

''تمہارا بے حد شکریہ ہرمائنی!'' ہیری نے آہستگی سے کہا اور اپنا مقالہ اسے تھما کر کرسی کی پشت سے ٹیک کر اپنی جلتی ہوئی آنکھوں کو مسلنے لگا۔

نصف رات سے زیادہ وقت گزر چکا تھا۔ان تینوں اور کروک شانکس کے علاوہ ہال میں اب اور کوئی نہیں تھا۔صرف ہرمائنی کے قلم گھسٹنے کی آواز گونج رہی تھی جو ان کے لکھے ہوئے مقالوں میں کاٹ چھانٹ کر رہی تھی اور کہیں کہیں بیچ میں نئے جملے لکھ رہی تھی۔ میز پر پھیلی ہوئی علم فلکیات کے کتابوں کے صفحات الٹنے پلٹنے کی آوازیں بھی سنائی دے رہی تھیں، جن میں سے وہ حوالہ جات کو دیکھ کر مشتری کے چاندوں کی کیفیات اتار رہی تھی۔ ہیری بے حد تھک چکا تھا۔اس کے پیٹ میں عجیب سا کھوکھلا پن محسوس ہو رہا تھا جس کا اس کی جسمانی تھکن سے کوئی تعلق نہیں تھا لیکن اس خط سے ضرور جڑا ہوا تھا جو اب آگ کے شعلوں میں بھسم ہو کر سیاہ دکھائی دے رہا تھا۔

وہ بخوبی جان چکا تھا کہ ہوگورٹس میں رہنے والے نصف سے زائد لوگوں کی رائے میں وہ عجیب اور یہاں تک کہ پاگل بھی قرار دیا جاتا تھا۔اسے یہ بھی معلوم تھا کہ روزنامہ جادوگر گذشتہ کئی مہینوں سے اس کی تضحیک اُڑانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑ رہا ہے......مگر پرسی کے خط میں کوئی اسی بات ضرور تھی جو اسے بری طرح کھل رہی تھی اور بے چین کئے ہوئے تھی۔ پرسی اپنے حقیقی بھائی رون کو اس سے دوستی کا رشتہ توڑنے اور امبریج سے اس کی چغلیاں کھانے کی ہدایت کر رہا تھا۔اس خط سے اس کی شخصیت میں چھپی ہوئی نفرت

اور خود غرضی کی حقیقت منکشف ہو چکی تھی جو شاید کبھی ہیری کو معلوم نہ ہو پاتی کہ وہ اپنے اندر اس کیلئے کتنی نفرت پالے ہوئے تھا؟ وہ پرسی کو گذشتہ چار سالوں سے جانتا تھا۔ گرمیوں کی تعطیلات میں اس کے ہمراہ ان کے گھر میں رہ چکا تھا۔ کیوڈچ ورلڈ کپ کے دوران اس کے ساتھ ایک ہی خیمے میں سو چکا تھا۔ گذشتہ سال سہ فریقی ٹورنامنٹ کے دوسرے ہدف کی تکمیل پر اس نے ہیری کو پورے نمبر بھی دیئے تھے اس کے باوجود پرسی اسے ایک مشتعل مزاج اور متشدد انسان سمجھتا تھا......

اپنے قانونی سرپرست کیلئے ہمدردی کے سیلاب میں غوطے کھاتے ہوئے ہیری نے سوچا کہ سیریس شاید اکلوتا آدمی ہوگا جو یہ اذیت کو سمجھ سکتا تھا کہ اسے اس لمحے کیسا محسوس ہو رہا ہوگا؟ کیونکہ سیریس کا حال بھی کچھ اسی جیسا ہی تھا۔ جادونگری کے قریباً سب لوگ سیریس کو خطرناک اور جنونی قاتل قرار دیتے تھے اور اسے والڈی موورٹ کا خاص مہرہ سمجھتے تھے۔ یہ سیریس کا حوصلہ تھا کہ وہ اس نفرت بھرے احساس کے بوجھ تلے چودہ سال سے جی رہا تھا......

ہیری نے اچانک اپنی پلکیں جھپکائیں۔ اسے ابھی ابھی آتشدان کے نیم روشن آگ میں کچھ ایسا دکھائی دیا تھا جو وہاں نہیں ہو سکتا تھا۔ یہ ایک پل ہی کیلئے ظاہر ہوا تھا اور پھر غائب ہو گیا تھا۔ نہیں......ایسا نہیں ہو سکتا...... یہ اس کی سوچوں کے مدوجذر کا واہمہ بھی تو ہو سکتا ہے کیونکہ وہ سیریس کے ہی بارے میں تو سوچ رہا تھا......

''یہ لو! اب اسے اپنی لکھائی کے ساتھ لکھ لو۔'' ہرمائنی نے رون کو اس کا مقالہ تھماتے ہوئے کہا۔ ''اور یہ نیچے لکھا ہوا خلاصہ بھی آخر میں نقل کر لینا جو میں نے تمہارے لئے لکھا ہے......''

''ہرمائنی تم واقعی دُنیا کی سب سے بہترین لڑکی ہو۔'' رون نے اسے مکھن لگاتے ہوئے دھیمی آواز میں کہا۔ ''اگر میں نے دوبارہ کبھی تمہارے ساتھ کوئی بدتمیزی کی تو......''

''تو میں سمجھ جاؤ گی کہ تم واقعی پہلے جیسے ہو گئے ہو......'' ہرمائنی نے اس کی بات اچکتے ہوئے کہا۔ ''ہیری! تمہارا مقالہ کافی اچھا ہے، صرف اس کے اختتام پر ایک غلطی ہے۔ میرا خیال ہے کہ تم نے پروفیسر سینی سٹرا کی بات صحیح طور پر نہیں سنی ہوگی۔ مشتری کا چاند 'یوروپا' ٹھوس برف سے ڈھکا ہوا ہے نا کہ چوہیوں سے...... ہیری؟''

ہیری اپنی کرسی سے پھسل کر گھٹنوں کے بل جھلسے اور پھٹے ہوئے قالین پر بیٹھ چکا تھا اور آگ کے شعلوں کو گھور کر دیکھ رہا تھا۔

''ارے ہیری! تم یوں نیچے زمین پر کیوں بیٹھ گئے ہو؟'' رون نے پریشانی کے عالم میں اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔ ہرمائنی بھی سوالیہ نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

''کیونکہ مجھے ابھی ابھی شعلوں میں سیریس کا چہرہ دکھائی دیا ہے......'' ہیری نے کہا۔

اس نے یہ بات نہایت دھیمی آواز میں کہی تھی۔ یہ سچ تھا کہ اس نے گذشتہ سال اسی آتشدان میں سیریس کا چہرہ دیکھا تھا اور اس سے باتیں بھی کی تھیں۔ بہرحال، اسے اس بات کا یقین نہیں ہو پا رہا تھا کہ اس نے اس بار واقعی اسے ہی دیکھا تھا......اگر وہ ہی تھا تو

وہ اتنی جلدی کیسے غائب ہوگیا تھا......

''سیریس کا چہرہ......؟'' ہرمائنی نے اس کا جملہ دہرایا۔ ''تمہارا مطلب ہے کہ اسی طرح جب وہ تم سے سہ فریقی ٹورنامنٹ کے دوران بات کرنا چاہتا تھا؟ لیکن اب وہ ایسا بالکل نہیں کرے گا...... یہ بے حد خطرناک ہوسکتا ہے......اوہ نہیں......سیریس؟'' اس کے منہ سے بے اختیار آہ نکل گئی۔ وہ شعلوں کی طرف گھور کر دیکھنے لگی۔ رون کے ہاتھ سے قلم چھوٹ کر میز پر گر گئی۔ بل کھاتے ہوئے شعلوں میں وسط میں سیریس کا چہرہ نمودار ہو چکا تھا۔ لمبے سیاہ بال اس کے مسکراتے ہوئے چہرے کے چاروں طرف پھیلے ہوئے تھے۔

''میں یہ سوچ کر پریشان ہورہا تھا کہ کہیں تم سب لوگوں کے جانے سے پہلے ہی سونے کیلئے اپنے کمروں میں نہ چلے جاؤ......'' سیریس نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''میں کافی دیر سے ہر گھنٹے بعد آکر تم لوگوں کو دیکھ رہا تھا......''

''واقعی! تم آگ میں آکر ہر گھنٹے بعد یہاں جھانک رہے تھے؟'' ہیری نے ٹھہر ٹھہر کر ہنستے ہوئے کہا۔

''صرف کچھ سیکنڈوں کیلئے...... یہ جائزہ لیتا رہا ہوں کہ بات کرنے کیلئے راہ ہموار ہوئی ہے یا نہیں......'' سیریس نے مسکراتے ہوئے بتایا۔

''لیکن اگر کوئی تمہیں دیکھ لیتا تو......؟'' ہرمائنی صدمے کی سی کیفیت میں بولی۔

''جہاں تک میرا خیال ہے کہ ایک ننھی لڑکی نے جو کہ شاید پہلے سال کی ہی ہوگی......میری ایک جھلک دیکھ لی تھی لیکن پریشان ہونے کی کوئی بات نہیں۔'' سیریس نے جلدی سے کہا جب ہرمائنی نے سہم کر اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لیا تھا۔ ''جس پل اس نے دوبارہ میری طرف دیکھا تو میں غائب ہو چکا تھا۔ میں پورے یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ اسے یہی محسوس ہوا ہوگا کہ شعلوں کا رُخ کسی عجیب انداز میں مڑ گیا ہوگا یا پھر یہ اس کی نظروں کا دھوکا ہوگا......''

''لیکن سیریس! یہ تو خودکشی کرنے والی بات ہے......'' ہرمائنی نے کہنا ہی شروع کیا تھا۔

''رہنے دو! تم بالکل ماؤلی جیسی باتیں کرنے لگی ہو۔'' سیریس نے ہنستے ہوئے کہا۔ ''اسی طریقے سے تو میں ہیری کے خط کا جواب دے سکتا تھا۔ ویسے میں کسی خفیہ تحریر کا استعمال بھی کرسکتا تھا مگر خفیہ تحریریں پکڑی بھی جاسکتی ہیں......''

ہیری کے خط کا ذکر سن کر ہرمائنی اور رون نے مڑ کر کڑی نظروں سے اسے گھورا۔

''تم نے ہمیں ہوا بھی نہیں لگنے دی کہ تم نے سیریس کو خط لکھا ہے......'' ہرمائنی نے پُرزور شکوہ کرتے ہوئے کہا۔

''اوہ معاف کرنا...... میں اس کا ذکر کرنا بھول گیا تھا۔'' ہیری نے جلدی سے کہا۔ یہی حقیقت بھی تھی کہ وہ الّو گھر میں چوچینگ سے ملاقات کے بعد ایسی سرشاری میں ڈوبا کہ اپنے گرد کی ہر چیز کو ہی فراموش کر بیٹھا تھا۔ ''میری طرف ایسے مت دیکھو ہرمائنی! اس خط میں کوئی ایسی ویسی خاص بات نہیں تھی جس سے کوئی فائدہ اُٹھا پاتا...... ہے نا سیریس؟''

''بالکل! تمہارا خط بالکل سادہ اور خطرے سے پاک تھا۔'' سیریس نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''ویسے میرا خیال ہے کہ ہمیں جلدی

جلدی بات کر لینا چاہئے کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی بیچ میں آن ٹپکے۔ تمہارا نشان......''

''تمہارے نشان کو کیا ہوا تھا؟'' رون نے حیرت سے پوچھنا چاہا مگر ہرمائنی کی تیز نظروں کی تاب نہ لاتے ہوئے وہ خاموش ہو گیا۔

''ہم تمہیں بعد میں بتا دیں گے......تم آگے بولو سیریس......''

''میں یہ بات اچھی طرح جانتا ہوں کہ جب اس میں درد ہوتا ہوگا تو یہ کچھ زیادہ پرلطف نہیں ہوگا لیکن مجھے نہیں لگتا کہ اس بارے میں ہمیں مزید بحث کرنے کی ضرورت ہوگی۔ یہ گذشتہ سال سے تو ہر وقت تکلیف دیتا ہی رہتا ہے، ہے نا؟''

''بالکل! ڈمبل ڈور نے کہا تھا کہ جب بھی والڈی مورٹ کے ذہن میں کوئی ناپسندیدہ خیال آتا ہے یا وہ کسی چیز سے سخت ناراض ہوتا ہے تو ہی ایسا ہوتا ہے۔'' ہیری نے کہا اور ہمیشہ کی طرح رون اور ہرمائنی کے چہروں کو لرزش کے آثار کو نظر انداز کر دیا جو والڈی مورٹ کے نام پر پیدا ہوئے تھے۔ ''اس لئے ہو سکتا ہے کہ جس رات مجھے سزا ملی تھی، شاید اسی رات وہ کسی بات پر سخت ناراض رہا ہو......''

''دیکھو! اب وہ لوٹ چکا ہے، اس لئے امکان ہے کہ یہ کیفیت بار بار رونما ہوتی رہے۔'' سیریس نے سنجیدگی سے کہا۔

''تمہارے خیال میں اس کا تعلق کہیں امبریج کے ساتھ جڑا ہوا تو نہیں کیونکہ جب میں ان کے ساتھ سزا کاٹ رہا تھا تب انہوں نے مجھے چھوا تھا......؟'' ہیری نے پوچھا۔

''مجھے تو ایسا نہیں لگتا......'' سیریس نے جلدی سے کہا۔ ''میں نے اس کے بارے میں جس قدر سنا ہے، اس سے مجھے پورا یقین ہے کہ وہ مرگ خور نہیں ہو سکتی......''

''وہ اس قدر بری ہیں کہ وہ یقیناً مرگ خور ہو سکتی ہیں۔'' ہیری نے بجھے ہوئے انداز میں کہا۔ ہرمائنی اور رون نے اپنے سر ہلا کر اس کی بات کی تائید کی۔

''بالکل! مگر دنیا میں صرف اچھے لوگ اور مرگ خور ہی نہیں رہتے ہیں۔'' سیریس نے تلخ مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔ ''میں جانتا ہوں کہ وہ بری عورت ہے......تمہیں اس کے بارے میں ریمس کی باتیں سننا چاہئے۔''

''کیا لوپن انہیں جانتے ہیں؟'' ہیری نے عجلت سے پوچھا۔ وہ امبریج کے ان خیالات کے بارے میں سوچ رہا تھا جن کا اظہار انہوں نے اپنی پہلی کلاس میں خطرناک نصف جادوئی انسانوں اور غیر جادوگر مخلوق کے بارے میں اظہار کیا تھا۔

''نہیں......'' سیریس نے ٹھہرے ہوئے انداز میں کہا۔ ''لیکن اس نے دو سال قبل ہی بھیڑیائی انسانوں کی مخالفت کے قانون کا مسودہ تیار کیا تھا جس کی وجہ سے لوپن کو اپنی اچھی بھلی نوکری سے ہاتھ دھونا پڑے تھے اور مزید کوئی ملازمت ملنا بھی دشوار ہو کر رہ گیا تھا......''

ہیری کو یاد آ گیا کہ لوپن ان دنوں کتنا مفلوک حال دکھائی دیتا تھا۔ یہ سننے کے بعد اس کے دل میں امبریج کے خلاف نفرت مزید

بڑھ گئی۔

''وہ بھیڑیائی انسانوں کے اس قدر خلاف کیوں ہے؟'' ہرمائنی نے غصیلے لہجے میں پوچھا

''جہاں تک میرا خیال ہے کہ وہ ان سے شدید خوفزدہ ہے۔'' سیریس نے کہا اور اس کے غصے کو دیکھ کر مسکرا دیا۔ ''یہ تو صاف دکھائی دیتا ہے کہ وہ نصف جادوئی مخلوق یعنی نصف انسانوں سے بے حد نفرت کرتی ہے۔ اس نے گذشتہ سال جل مانسوں کو گرفتار کرکے ان پر مخصوص نشان لگانے کی بھی سفارش کی تھی۔ اس کے شوشے پر خاصا شوروغل برپا ہوا تھا...... ذرا تصور کرو کہ جل مانسوں کو پریشان کرنے میں اپنا قیمتی وقت اور توانائی کیونکر برباد کی جائے جبکہ کریچر جیسی گھٹیا مخلوق ہمارے درمیان آزادانہ گھوم رہی ہے......''

رون یہ سن کر ہنسنے لگا جبکہ ہرمائنی بے چینی سے کروٹ بدلنے لگی۔

''سیریس!'' اس نے چڑچڑے انداز میں کہا۔ ''صحیح بات کہوں...... اگر تم کریچر کے ساتھ تھوڑی سی کوشش کرو تو مجھے یقین ہے کہ وہ عمدہ برتاؤ کا مظاہرہ ضرور کرے گا۔ بالآخر اب اس کے خاندان کے تم ہی تو آخری فرد بچے ہو اور پروفیسر ڈمبل ڈور نے کہا تھا......''

''امبریج کی کلاسیں کیس رہیں؟'' سیریس نے بیچ میں بات اچکتے ہوئے ہیری سے پوچھا۔ ''کیا وہ تم لوگوں کو نصف جادوئی مخلوق کو ہلاک کرنے کی تعلیم دے رہی ہے؟''

''نہیں ایسا تو کچھ نہیں ہے!'' ہیری نے کہا اور ہرمائنی کے چہرے کے بگڑے ہوئے تاثرات کو نظرانداز کردیا جو کریچر کی ہمدردی میں اس کی بات مسترد کئے جانے پر پھیل گئے تھے۔ ''وہ تو ہمیں جادو کا استعمال ہی سیکھنے نہیں دے رہی ہے......''

''ہمیں تو بس وہ عجیب اور بیزارکن فلسفیانہ کتاب ہی پڑھنا پڑ رہی ہے۔'' رون نے کہا۔

''یہ تو آسانی سے میں سمجھ میں آنے والی بات ہے۔'' سیریس نے جواب دیا۔ ''ہمیں محکمے کے اندرونی حلقوں سے خبر ملی ہے کہ فج تمہیں تاریک جادو سے تحفظ کی تعلیم سے دور رکھنا چاہتا ہے۔ وہ تمہیں ناکارہ جادوگر بنانے کی کوشش کررہا ہے۔''

''دور رکھنا چاہتا ہے؟'' ہیری نے متفکرانہ انداز میں دہرایا۔ ''انہیں کیا لگتا ہے کہ ہم لوگ یہاں کیا کررہے ہیں، جادوگروں کی کوئی فوج تشکیل دے رہے ہیں......''

''اس کے خیال سے تو تم لوگ یہی کچھ ہی کررہے ہو۔'' سیریس بھنوئیں سکیڑ کر کہا۔ ''ممکن ہے کہ اسے یہ خوف ہو کہ ڈمبل ڈور کی یہی ہدایات ہوں کہ وہ اپنی نجی فوج تیار کرکے جادونگری میں بغاوت برپا کردیں اور وزارت و محکمہ جادو پر قبضہ جمالیں......''

اس بات پر کچھ دیر تک خاموشی چھائی رہی۔

''میں نے آج تک اس سے زیادہ احمقانہ بات پہلے کبھی نہیں سنی۔ یہ تو لونا لوگڈ کی گپوں سے کہیں زیادہ احمقانہ گپ ہے......'' رون نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''تو ہمیں تاریک جادو سے تحفظ کے فنون کو سیکھنے سے صرف لئے روکا جارہا ہے کیونکہ فج کو اندیشہ ہے کہ ہم محکمے کے خلاف

جادوئی کلمات کا استعمال کریں گے......؟'' ہرمائنی نے تشویش بھرے انداز میں پوچھا۔

''تم نے صحیح کہا۔'' سیریس نے فوراً کہا۔''فج کو محسوس ہوتا ہے کہ ڈمبل ڈور طاقت کے حصول کیلئے کوئی بھی طریقہ استعمال کرنے سے ہرگز باز نہیں آئیں گے۔ وہ ڈمبل ڈور سے دن بہ دن دہشت میں آتا جا رہا ہے۔ مجھے تو محسوس ہوتا ہے کہ کچھ ہی عرصے میں وہ ڈمبل ڈور کو کسی جھوٹے الزام میں پھنسا کر گرفتار کرنے کی کوشش ضرور کرے گا......''

اس بات پر ہیری کو پرسی کا خط یاد آ گیا۔

''کیا تمہیں معلوم ہے کہ کل کے روزنامہ جادوگر میں ڈمبل ڈور کے بارے میں کوئی خبر شائع ہونے والی ہے، رون کے بھائی پرسی نے بتایا ہے کہ کل ایسا کچھ چھپنے والا ہے......؟''

''اس بارے میں مجھے کچھ معلوم نہیں۔'' سیریس نے کہا۔''اس پورے ہفتے میں میں نے کسی بھی ساتھی کو نہیں دیکھا۔ وہ سب ہی مصروف ہیں، یہاں میں اور کریچر ہی تنہا ہیں......''

سیریس کے لہجے گہری کڑواہٹ جھلکنے لگی تھی۔

''اس کا مطلب یہ ہوا کہ تمہارے پاس ہیگرڈ کے بارے میں بھی کوئی خبر نہیں ہے۔''

''اوہ! اسے اب تک لوٹ آنا چاہئے تھا۔'' سیریس نے چونک کر کہا۔''کسی کو بھی صحیح طور پر یہ خبر نہیں ہے کہ اس کے ساتھ کیا معاملہ ہوا ہوگا؟'' ہیری یہ سن کر عجیب سی کیفیت میں مبتلا ہو گیا۔ سیریس نے اس کے چہرے کے بگڑتے آثار دیکھ کر جلدی سے بات کو آگے بڑھایا۔''چونکہ ڈمبل ڈور اس کے بارے میں فکرمند نہیں ہیں، اس لئے تم تینوں بھی اپنے من میں کوئی اندیشہ مت پالو۔ مجھے پورا یقین ہے کہ وہ جہاں بھی ہے، صحیح سلامت ہے اور ڈمبل ڈور کی نظروں میں ہے......''

''جیسا تم نے کہا کہ اسے اب تک لوٹ آنا چاہئے تھا......'' ہرمائنی دھیمی مگر تشویش بھری آواز میں بولی۔

''ہاں! میڈم میکسم بھی اس کے ہمراہ تھیں۔ ہم نے ان سے رابطہ کیا ہے، انہوں نے بتایا کہ وہ وہاں سے اکٹھے ہی لوٹے تھے مگر پھر ان کی راہیں جدا ہو گئیں۔ وہ اپنے ملک کی طرف نکل گئیں اور ہیگرڈ لندن کی طرف چل پڑا۔ لیکن اس سے یہ نتیجہ نہیں نکالا جا سکتا ہے کہ وہ کسی حملے کی زد میں زخمی ہو گیا ہے......اور نہ ہی اس کا یہ مطلب ہے کہ وہ صحیح سلامت نہیں ہے......''

ہیری، رون اور ہرمائنی کو جانے کیوں سیریس کی باتوں پر یقین نہیں ہو رہا تھا۔ وہ فکرمند نظروں سے ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے۔

''سنو! ہیگرڈ کے بارے میں اب اپنی سراغرسانی نہ شروع کر دینا۔'' سیریس نے جلدی سے کہا۔''نہ ہی لوگوں سے اس کے بارے میں کسی قسم کی پوچھ گچھ کرنا، اس طرح لوگوں کا دھیان اس کی طرف مبذول ہو جائے گا کہ وہ کیوں نہیں لوٹا ہے اور مجھے معلوم ہے کہ ڈمبل ڈور ایسا نہیں چاہتے ہیں۔ ہیگرڈ بہت سخت جان شخص ہے۔ وہ بالکل صحیح سلامت ہی ہوگا۔'' جب وہ اس بات پر بھی مطمئن

دکھائی نہیں دیئے تو سیریس نے مزید کہا۔ ''تمہاری ہاگس میڈ کی سیر کب ہے؟ میں سوچ رہا ہوں کہ ہم سٹیشن پر کتے کے بہروپ میں کامیاب رہے تھے، ہے نا؟ میں سوچ رہا ہوں کہ میں ہاگس میڈ......''

''بالکل نہیں......'' ہیری اور ہرمائنی ایک ساتھ چیخ کر بولے۔

''سیریس! کیا تم نے روزنامہ جادوگر نہیں پڑھا......؟'' ہرمائنی نے متفکرانداز میں پوچھا۔

''اوہ......وہ خبر!'' سیریس نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''وہ لوگ تو ہمیشہ ہی ایسی بے تکی قیاس آرائیاں لگاتے رہتے ہیں کہ میں کہاں چھپا ہوا ہوں؟ انہیں دراصل ذرا بھر بھی معلوم نہیں ہے۔''

''مگر ہمیں محسوس ہوتا ہے کہ اس بار انہیں معلوم ہو چکا ہے۔'' ہیری نے سنجیدگی سے کہا۔ ''ڈریکو ملفوائے کے منہ سے ایک بات پھسل گئی تھی، ہمیں لگتا ہے کہ وہ جان چکا ہے کہ سٹیشن پر دکھائی دینے والا کتا کوئی اور نہیں تھا بلکہ تم ہی تھے۔ سیریس! اس کے ڈیڈی پلیٹ فارم پر ہی موجود تھے۔ تم جانتے ہی ہو کہ لوسیس ملفوائے......تم چاہے جو مرضی کرتے رہو مگر یہاں آنے کی غلطی مت کرنا کیونکہ اگر ملفوائے نے تمہیں دوبارہ یہاں دیکھ لیا تو تو......''

''ٹھیک ہے......ٹھیک ہے......'' سیریس نے جلدی سے کہا اور کافی ناخوش دکھائی دینے لگا۔ ''بس دل میں ایک خیال پیدا ہوا تھا کہ تمہیں مجھ سے ملاقات کرنا اچھا لگے گا۔''

''ایسا خیال ہمیں بھی بے حد خوشگوار لگتا ہے مگر ہم یہ بالکل نہیں چاہتے کہ تمہیں دوبارہ اژقبان بھیج دیا جائے۔'' ہیری تلخی سے بولا۔

تھوڑی دیر تک ہال میں خاموشی چھائی رہی۔ سیریس آگ کے شعلوں میں سے ہیری کو دیکھتا رہا۔ اس کی آنکھوں سے سخت مایوسی جھلک رہی تھی۔

''تم اپنے والد جیسے بالکل نہیں ہو......اس خطرے کو مول لینے میں جیمس کو تو بے حد لطف آتا۔'' کچھ دیر کے بعد سیریس نے مردہ دلی سے سرد لہجے میں کہا۔

''دیکھو سیریس......''

''میرا خیال ہے کہ مجھے اب چلنا چاہئے۔ مجھے کریچر کے سیڑھیاں اترنے کی آواز سنائی دے رہی ہے۔'' سیریس نے کہا مگر ہیری کو یقین ہو چکا تھا کہ وہ بالکل جھوٹ بول رہا تھا۔ ''میں تم لوگوں کو وقت لکھ کر بتا دوں گا کہ میں دوبارہ کس وقت آگ میں آ سکتا ہوں۔ ٹھیک ہے؟ بشرطیکہ تم لوگ یہ خطرہ مول لینے کیلئے تیار رہو......؟''

پھر ہلکی سی کھٹ کی آواز گونجی اور سیریس کا سر اوجھل ہو گیا۔ جہاں وہ دکھائی دے رہا تھا وہاں ایک بار پھر آگ کے شعلے بھڑکتے دکھائی دیئے۔ ہیری نے ان دونوں کی طرف دیکھا۔ رون نے کندھے اچکا کر کرسی سے ٹیک لگا لی......

☆☆☆☆

پندرھواں باب

# ہوگورٹس کی محتسب اعلیٰ

اگلی صبح انہیں پورا یقین تھا کہ گذشتہ رات پرسی نے اپنے خط میں جس اہم خبر کا تذکرہ کیا تھا اسے تلاش کرنے کیلئے ہرمائنی کو روزنامہ جادوگر کونہایت غور سے پڑھنا پڑے گا۔ بہرحال، اخبار لانے والا کرڑیل الّو ابھی بمشکل دودھ کے جگ سے اوپر ہی اُڑا تھا کہ ہرمائنی نے سرعت کے ساتھ اخبار اپنے سامنے پھیلا لیا۔ صفحہ اوّل پر ہی امبریج کی ایک بڑی تصویر نمایاں دکھائی دے رہی تھی، جس میں وہ اپنی روایتی مسکراہٹ کے موجود تھیں اور آہستہ آہستہ اپنی پلکیں جھپکا رہی تھیں۔ تصویر کے نیچے ایک نمایاں شہ سرخی دکھائی دے رہی تھی۔

**محکمہ جادو کا تعلیمی میدان میں اہم اقدام**

**ڈولرس امبریج کی بطور پہلی محتسب اعلیٰ تقرری**

''امبریج......اور محتسب اعلیٰ؟'' ہیری نے بجھے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کا باقی ماندہ ٹوسٹ اس کی انگلیوں سے پھسل کر نیچے گر گیا۔ ''اس کا کیا مطلب ہوا؟''

ہرمائنی نے اس کا سوال نظر انداز کرتے ہوئے خبر کی تفصیل پڑھنے لگی۔

گذشتہ رات محکمہ جادو نے ایک حیران کن قدم اُٹھاتے ہوئے ایک نیا ترمیمی قانون پاس کرتے ہوئے اس کے نفاذ کے اعلان پر سب کو چونکا دیا ہے، جس کے مطابق اب ہوگورٹس سکول برائے جادوئی تعلیم ومخفی علوم پر محکمے کا بے مثل تسلط کا اطلاق ہو گیا ہے۔

وزیر جادو کے مشیر خاص ومعاون پرسی ویزلی کے مطابق، وزیر جادو کچھ عرصے سے ہوگورٹس میں ہونے والے عجیب وغریب حادثات اور جادوئی بے ضابطگیوں پر نہایت فکرمند تھے کیونکہ ان کے سامنے پریشان اور متاثرہ والدین کی شکایات کا انبار دن بہ دن بڑھتا ہی جا رہا تھا۔ ان پر نوٹس لیتے ہوئے انہوں نے بالآخر تحقیقات کرانے کا فیصلہ لے لیا۔ ہوگورٹس میں پڑھنے والے بچوں کے والدین یہ محسوس کر رہے تھے کہ سکول جس سمت میں جا رہا ہے، وہ ان

کے بچوں کے مستقبل کیلئے قطعی موزوں نہیں ہے۔
یہ کوئی پہلا موقع نہیں ہے کہ وزیر جادو نے ہوگورٹس کے بارے میں تحقیقات کا فیصلہ لیا ہو۔ گذشتہ کچھ عرصے ہفتوں میں کارنیلوس فج نے جادوگری کے سکول میں بہتری لانے کیلئے نئے قانون بھی نافذ کئے ہیں۔ ابھی 30 اگست کو ہی تدریسی ضابطہ، زیر دفعہ 22 کا قانون پاس کیا گیا ہے۔ اس کے تحت اگر مقررہ ہیڈ ماسٹر استاد کی کسی بھی خالی آسامی کیلئے متعلقہ استاد کے صحیح امیدوار کو مقررہ وقت میں تلاش یا مقرر نہ کر پائیں تو محکمہ جادو از خود کارروائی کرتے ہوئے قابل اور مستحق فرد کو منتخب کر کے تعینات کرے گا، جس پر کسی کو اعتراض کا حق نہیں حاصل ہوگا۔
'پرسی ویزلی' نے کل رات ہمارے نمائندہ خصوصی کو مزید بتایا کہ 'ہوگورٹس میں استاد کی خالی آسامی پر ڈولرس امبریج کی تقرری اسی قانون کے تحت کی گئی تھی۔ ڈمبل ڈور کسی بھی قابل امیدوار کو تلاش کرنے میں ناکام رہے تھے، اسی لئے وزیر جادو نے اپنے خصوصی اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے ڈولرس امبریج کو اس خالی آسامی پر تعینات کر دیا اور یہ واضح ہو گیا کہ وزیر جادو کی نظر جس خاتون پر پڑی تھی وہ واقعی نہایت قابل اور بہترین استاد ثابت ہوئیں اور اپنے ہدف پر کامیاب رہیں......
''کیسے ہدف پر کامیاب رہیں......؟'' ہیری نے چونک کر اسے ٹوکا۔
''چپ رہو......ابھی بات باقی ہے......'' ہرمائنی نے گہری سنجیدگی سے کہا۔
......کامیاب رہیں۔ انہوں نے تاریک جادو سے تحفظ کے فن والے مضمون میں انقلاب برپا کر دیا۔ ہوگورٹس میں رہتے ہوئے امبریج نے وزیر جادو کو ان امور سے پوری طرح باخبر رکھا کہ وہاں واقعی کیا کچھ چل رہا ہے؟ ہوگورٹس کے حالات پر کڑی نظر رکھنے کے لئے ان کی کوششیں ملاحظہ کرتے ہوئے محکمے نے شعبہ احتساب کو عملی حیثیت دیتے ہوئے تدریسی ضابطہ، زیر دفعہ 23 کا قانون باضابطہ طور پر پاس کر دیا ہے جس کے تحت ہوگورٹس میں تفتیشی عمل کو یقینی بنانے کیلئے ایک نئے عہدے کو وضع کیا گیا ہے، جو محتسب اعلیٰ کہلائے گا۔
پرسی ویزلی کے مطابق، وزیر جادو کی رائے میں یہ یقیناً ایک چونکا دینے والا مثبت قدم ثابت ہوگا، جس سے ہوگورٹس کے گرتے ہوئے تعلیمی معیار کو سنبھالنے میں مدد ملے گی۔ محتسب اعلیٰ کے پاس ہوگورٹس کے تمام اساتذہ کا مواخذہ کرنے کا مکمل اختیار ہوگا اور اسے از خود یہ ہدایت جاری کرنے کی بھی آزادی ہوگی کہ اساتذہ اپنے امور میں غفلت اور لاپروائی نہ برتیں۔ ڈولرس امبریج کو ان کی اعلیٰ کارکردگی کے مدنظر اس عہدے پر تعینات کیا گیا ہے جبکہ وہ اپنے استاد والے عہدے پر بدستور کام کرتی رہیں گی۔ محتسب اعلیٰ کی ذمہ داری انہیں سونپتے ہوئے ان سے خصوصی درخواست کی گئی تھی اور ہمیں یہ بتانے میں مسرت ہو رہی ہے کہ انہوں نے اس اضافی ذمہ داری کو بلاتامل

قبول کرنے میں رضامندی ظاہر کی ہے۔

محکمے کے اس نئے قدم پر ہوگورٹس کے طلباء کے والدین نے نہایت خوشی کا اظہار کیا ہے اور وہ اپنی شکایات پر کارروائی پر مطمئن دکھائی دیتے ہیں۔ 41 سالہ لوسیس ملفوائے نے کل رات اپنے ولٹ شائر مینشن میں ہمیں بتایا کہ اب جا کر مجھے اطمینان نصیب ہوا ہے، میرے خدشات پر بند بندھا ہے، میں جانتا ہوں کہ ڈمبل ڈور منصفانہ اور معقول تشخص کا شکار ہیں۔ اپنے بچوں کے بھلے مستقبل کیلئے پر امید ہم جیسے بے شمار والدین گذشتہ کچھ سالوں سے ڈمبل ڈور کے خود ساختہ اور من مانی والے عجیب وغریب اور سنگین فیصلوں کی وجہ سے بے حد پریشانی کا شکار تھے۔ ہمیں یہ جان کر خوشی ہوئی کہ محکمہ اب ان سنگین حالات پر کڑی نظر رکھ رہا ہے۔

ڈمبل ڈور کے سنکی فیصلوں میں بے شک متنازعہ اساتذہ کی تقرریاں نمایاں رہی ہیں جب کا ذکر اس اخبار میں پہلے کیا جا چکا ہے۔ انہوں نے ماضی میں بھیڑیائی انسان ریمس لوپن، نصف دیوروبیس ہیگرڈ اور درندہ صفت اور سفاک پاگل سابق ایرور میڈ آئی موڈی کو اساتذہ تعینات کیا تھا۔

ظاہر ہے کہ ایسی افواہیں بھی زیر گردش ہیں کہ بین الاقوامی تعلقات عامہ کی تنظیم سپریم مگومپ کے سابق چیئرمین اور جادوئی عدالت عظمیٰ کے خصوصی میر معاون وسربراہ ایلبس ڈمبل ڈور اب ہوگورٹس جیسے قدیمی وتاریخی سکول کی ذمہ داریاں ایمانداری سے نہیں ادا کر پا رہے ہیں۔

کل رات ہی محکمے کے ایک اندرونی فرد نے ہمیں بتایا ہے کہ مجھے لگتا ہے کہ ہوگورٹس میں محتسب اعلیٰ کی تقرری درحقیقت وہ پہلا قدم ہے جو یہ ثابت کرتا ہے کہ ہوگورٹس میں ایک ایسا ہیڈ ماسٹر رہنا چاہئے جس پر ہم سب کو پورا اعتماد ہو۔

جادوئی عدالت عظمیٰ اور کابینہ کے سینئر ممبران گرس لیڈا مارچ بنک اور طبریوس اوگڈن نے ہوگورٹس میں محتسب اعلیٰ کے نئی آسامی پیدا کرنے کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے اپنے اپنے عہدوں سے استعفیٰ دیدیا ہے۔ مادام مارچ بنک نے کہا ہے کہ ہوگورٹس ایک سکول ہے، کارنیلوس فج کے دفتر کا کوئی ذیلی ادارہ نہیں۔ یہ ایلبس ڈمبل ڈور کی کڑی محنت پر ڈاکہ ڈالنے کی کھلی سازش ہے۔ (مادام مارچ بنک کے اثاثہ جات کیلئے بدمعاش غوبلن گروپ سے رابطے، مکمل رپورٹ کیلئے صفحہ نمبر 17 پر جائیے)

ہرمائنی نے پوری خبر پڑھنے کے بعد میز کی دوسری طرف بیٹھے ہیری اور رون کی طرف دیکھا، جن کی آنکھوں میں الجھن بھرے آثار جھلک رہے تھے۔

''تو اب معلوم ہوا کہ ہمیں امبریج کو کیوں برداشت کرنا پڑ رہا ہے؟ فج نے تدریسی ضابطہ کے قانون کا اطلاق کرتے ہوئے

انہیں ہمارے سروں کو لا پھینکا ہے اوراب انہوں نے امبر تج کو دوسرے اساتذہ کے معاملات میں مداخلت کرنے کی بھی کھلی چھٹی دے دی ہے۔ وہ ان کی تفتیشی انکوائری کرتی پھریں گی۔'' ہر مائنی نے پھنکارتے ہوئے کہا۔ وہ تیز تیز سانسیں لے رہی تھی اوراس کی آنکھیں بے حد چمک رہی تھیں۔ ''مجھے تو اس پر یقین ہی نہیں ہورہا ہے۔ یہ تو نہایت برا اقدم ہے۔''

''میں جانتا ہوں کہ وہ نہایت بری عورت ہے۔'' ہیری نے کہا۔اس نے اپنے دائیں ہاتھ کی طرف دیکھا جو میز کے بالائی حصے کو جکڑے ہوئے تھا۔ وہاں اسے ان منقش سفید حروف کا مدہم ہوتا ہوا نشان ابھی تک دکھائی دے رہا تھا جو کہ امبر تج کی وجہ سے اب تک اس کی کھال پر کھدے ہوئے تھے......لیکن رون کے چہرے پر ایک عجیب سی مسکراہٹ تیر رہی تھی۔

''تمہیں کیا ہوا؟'' ہیری اور ہر مائنی نے اسے گھورتے ہوئے ایک ساتھ پوچھا۔

''اوہ! میں تو بے صبری سے اس وقت کا انتظار کر رہا ہوں کہ جب امبر تج، پروفیسر میک گونا گل کی انکوائری کریں گی۔'' رون نے مسکراتے ہوئے کہا۔''امبر تج کو اس بات کا احساس تک نہیں ہو پائے گا کہ اُن کا پالا کس خونخوار جادوگرنی سے پڑا ہے......؟''

''خواب سے باہر آؤ اور چلو......'' ہر مائنی نے جلدی سے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔''یہ بہتر ہوگا کہ ہم اپنی کلاس میں چل دیں۔اگر وہ بینز کی کلاس میں انکوائری کر رہی ہوں گی تو ہمیں وہاں تاخیر سے نہیں پہنچنا چاہئے......''

لیکن پروفیسر امبر تج جادو کی تاریخ، ایک مطالعہ کی کلاس کا معائنہ نہیں کر رہی تھیں جو کہ گذشتہ پیر کی طرح ہی بے زار اور پھیکی تھی۔ وہ سنیپ کے تہہ خانے میں بھی نہیں تھیں جب وہ جادوئی مرکبات کے دو لمبے پیریڈ پڑھنے کیلئے وہاں پہنچے۔ سنیپ نے ہیری کا حجر القمر والا مقالہ اسے واپس لوٹا دیا۔ چرمئی کاغذ کے بالائی کنارے پر ایک بڑا سا نوکیلا اور سیاہ رنگ کا ڈی (D) لکھا ہوا تھا۔

''میں نے تم لوگوں کو وہ گریڈ دیا ہے جو تمہیں او ڈبلیو ایل کے امتحانات میں ایک مقالہ لکھنے پر دیا جاتا۔'' سنیپ نے زہریلی مسکراہٹ کے ساتھ ان کے درمیان گھومتے ہوئے کہا۔ وہ ان کا ہوم ورک اب انہیں واپس لوٹا رہے تھے۔''اس سے یقیناً تمہیں اپنی کارکردگی اور محنت کا صحیح اندازہ لگانے میں مدد ملے گی کہ تمہیں امتحانات کے بعد کیسا نتیجہ مل سکتا ہے؟''

سنیپ نے کلاس کے سامنے پہنچ کر ان کی طرف رُخ پھیرا اور سیدھے کھڑے ہوگئے۔

''زیادہ تر طلباء کا اس مرتبہ کا دیا ہوم ورک بہت ہی ناقص اور نکما تھا۔ اگر یہ امتحانات ہوتے تو تم میں سے زیادہ تر لوگ یقیناً فیل ہو جاتے۔ مجھے امید ہے کہ تم لوگ اس ہفتے کا مقالہ لکھنے میں زیادہ محنت کرو گے۔ جو مختلف اقسام کے زہر زائل کرنے والے تریاق کے بارے میں ہے۔ یاد رہے کہ میں ان گدھوں کو یقیناً سزا دوں گا جنہیں آئندہ ڈی گریڈ ملے گا......''

وہ مسکرائے جب ملفوائے نے بلند آواز میں کھی کھی کرتے ہوئے یہ کہا کہ 'اوہ کچھ لوگوں کو ڈی بھی ملا ہے......واقعی!'

ہیری کو محسوس ہوا کہ ہر مائنی کنکھیوں سے یہ دیکھ رہی ہے کہ اسے کون سا گریڈ ملا ہے؟ اس نے اپنے حجر القمر والے مقالے کو جلدی سے لپیٹ کر بستے میں گھسا دیا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اس خبر کو راز میں رکھنا ہی اس کے حق میں بہتر رہے گا۔

وہ پروفیسر سنیپ کو اس کلاس میں خود کو فیل کرنے کا کوئی موقع فراہم نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اسی لئے اس نے تختہ سیاہ پر لکھی ہدایات کی ہر سطر کو کم از کم تین بار پڑھنے کے بعد ہی اس پر عمل کیا۔ اس کا زہر مار مرکب، ہرمائنی کے مرکب جتنا صاف آسمانی نیلا تو نہیں تھا لیکن کم از کم نیلا تو تھا ہی...... یہ نیول کے مرکب کی طرح گلابی نہیں تھا اور اس نے کلاس کے اختتام پر اپنا مرکب شیشے کی بوتل میں ڈال کر اور اپنے نام کی چٹ لگا کر سنیپ کی میز پر نہایت اطمینان اور تحمل سے رکھ دی۔

جب وہ تہہ خانے سے باہر کی سیڑھیاں چڑھ کر دوپہر کے کھانے کیلئے بڑے ہال کی طرف جانے لگے تو ہرمائنی نے کہا۔ ''یہ گذشتہ ہفتے جتنا برا دن ثابت نہیں ہوا، ہے نا؟ اور ہوم ورک بھی کچھ زیادہ مشکل نہیں رہا، ہے نا؟''

ہیری نے اپنے حلق سے ایک ہلکی سی خرخراتی ہوئی آواز نکالی۔

''ظاہر ہے کہ اس وقت دیگر امتحان کے درمیان بہت کچھ ہو سکتا ہے۔ ہمارے پاس محنت کرنے کیلئے ابھی کافی وقت ہے لیکن ہمیں ابھی جو گریڈ مل رہے ہیں، وہ ایک طرح کا پیمانہ ہیں، ہے نا؟ ایک ایسی بنیاد، جس پر ہم آگے چل کر ایک مضبوط عمارت کھڑی کر سکتے ہیں......''

وہ گری فنڈر کی میز پر پہنچ کر ساتھ ساتھ بیٹھ گئے۔

''اگر مجھے او (O) ملا ہوتا تو میں یقیناً خوشی کے مارے جوش سے اچھل پڑتی......''

''ہرمائنی!'' رون نے تیکھی آواز میں کہا۔ ''اگر تم یہ جاننے کی کوشش کر رہی ہو کہ ہمیں کون سا گریڈ ملا ہے تو تم بات گھما کر کرنے کے بجائے صاف صاف کیوں نہیں پوچھ لیتی......؟''

''میرا مقصد یہ بالکل نہیں تھا...... اگر تم مجھے بتانا ہی چاہتے ہو تو......''

''تو سن لو کہ مجھے پی (P) ملا ہے......'' رون نے اپنے پیالے میں سوپ ڈالتے ہوئے بتایا۔ ''اب تو تمہیں تسلی ہو گئی ہے، ہے نا؟''

''اس میں شرمندہ ہونے والی کون سی بات ہے رون؟'' فریڈ نے تیزی کہا، جو ابھی ابھی جارج اور لی جارڈن کے ساتھ وہاں پہنچا تھا۔ وہ دھم سے ہیری کی بائیں طرف بیٹھ گیا۔ ''میرے صحت مند بھائی! پی ملنے میں کوئی خرابی والی بات نہیں ہے......''

''لیکن پی سے کیا مراد ہوتا ہے؟'' ہرمائنی نے ماتھے پر بل ڈالتے ہوئے پوچھا۔

''کمزور......'' لی جارڈن نے جلدی سے کہا۔ ''پھر بھی یہ ڈی تو کسی قدر اچھا ہی ہے، ہے نا؟ ڈریڈفل یعنی خوفناک......''

ہیری کو محسوس ہوا کہ اس کا چہرہ تیزی سے گرم ہونے لگا تھا۔ اس نے ڈرامائی کھانسی کی اداکاری کی۔ جب اس نے اپنا او پر اُٹھایا تب بھی اسے یہ دیکھ کر برا لگا کہ ہرمائنی اب بھی او ڈبلیو ایل گریڈز کے بارے میں باتیں کر رہی تھی اور وہ بے حد خوش دکھائی دے رہی تھی۔

''تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ سب سے اونچا گریڈ او ہوا یعنی آؤٹ سٹینڈنگ یعنی کہ نہایت شاندار......اس کے بعد اے (A) آتا ہے......''

''نہیں......ای (E)!'' جارج نے اس کی تصحیح کرتے ہوئے کہا۔''جس کا مطلب ہوتا ہے کہ توقعات سے تجاوز......دوسرے الفاظ میں امید سے زیادہ کارکردگی کا مظاہرہ کرنا۔اور میری رائے میں ہمیشہ یہی صحیح لگتا ہے کہ فریڈ اور مجھے ہر مضمون میں ای ہی ملنا چاہئے کیونکہ ہم امتحان میں بیٹھے، یہی امید سے بڑھ کر تھا، ہے نا فریڈ؟''

ہرمائنی کے علاوہ باقی سب کھلکھلا کر ہنس پڑے جو مزید اسی موضوع پر بولتی رہی۔''تو ای کے بعد پھر اے (A) ہی آتا ہوگا یعنی قابل قبول......اور یہ آخری درجے کا گریڈ ہے جس میں پاس کر دیا جاتا ہے۔ہے نا؟''

''بالکل!......'' فریڈ نے ایک پورا رول سوپ میں ڈبویا اور پھر منہ میں رکھ کر سالم ہی نگل گیا۔

''اس کے بعد تو یقیناً پی (P) ہی ملتا ہے یعنی کمزور......'' رون نے اپنے دونوں بازو اُٹھا کر مصنوعی اداسی سے کہا۔''اور ڈی (D) یعنی خوفناک اس کے بعد ہی ملتا ہوگا......''

''ارے الّو......ڈی نہیں ٹی (T)۔'' جارج نے اسے یاد دلایا۔

''ٹی......'' ہرمائنی نے دہشت میں آتے ہوئے پوچھا۔''ڈی سے بھی نیچے والا گریڈ؟ ٹی کا بھلا کیا مطلب ہوسکتا ہے......؟''

''ٹرول یعنی کم عقل بدھو......جس کی عقل گھاس کھانے گئی ہو۔'' جارج نے فوراً بتایا۔

ہیری دوبارہ ہنس پڑا حالانکہ اسے معلوم نہیں تھا کہ جارج مذاق کر رہا تھا یا سچ کہہ رہا تھا۔اس اپنے تخیل میں اس خاکے کی جھلک دیکھی کہ وہ ہرمائنی سے یہ چھپانے کی کوشش کر رہا ہے کہ اسے اوڈبلیو ایل کے سب پیپروں میں ٹی ہی ملے تھے اور فوراً یہ فیصلہ کیا کہ وہ اب زیادہ توجہ سے محنت کرے گا......

''کیا تم لوگوں کی کلاسوں کی بھی انکوائری ہوئی ہے یا نہیں۔'' فریڈ نے ان سے سوال کیا

''ابھی تک تو نہیں......'' ہرمائنی نے جلدی سے جواب دیا۔''اور تمہاری کلاسوں کی؟''

''ابھی کھانے سے کچھ دیر پہلے ہوئی تھی......جادوئی استعمالات کی کلاس میں......''

''وہ کیسی رہی......؟'' ہیری اور ہرمائنی نے ایک ساتھ پوچھا۔

فریڈ نے اپنے کندھے اچکائے۔

''خیر زیادہ بری بھی نہیں رہی......امبریج ایک کونے میں گھومتی ہوئی ایک کلپ بورڈ پر کچھ لکھتی رہی۔تم لوگ پروفیسر فلٹ وک کو تو جانتے ہی ہو......اس نے ان کے ساتھ مہذب مہمان نوازی اور خوش خلقی والا برتاؤ کیا اور شاید اسی وجہ سے انہیں کوئی زیادہ مشکل درپیش نہیں ہوئی۔امبریج نے کچھ زیادہ بات چیت نہیں کی۔ایلیسا سے دو ایک سوال پوچھے کہ کلاس معمول کے مطابق کیسی رہتی ہے؟

ایلیسا نے انہیں آگاہ کیا کہ یہ کلاس واقعی دلچسپ اور عمدہ رہتی ہے۔ بس یہی ہوا۔''

''مجھے نہیں لگتا کہ فلٹ وک کو اس انکوائری میں کم نمبر ملیں گے۔'' جارج نے ہنس کر کہا۔ ''ان کے امتحانات میں عام طور پر تمام طلباء ہمیشہ پاس ہو جاتے ہیں......''

''آج دوپہر کے بعد تمہاری کون سی کلاس ہے؟'' فریڈ نے ہیری سے پوچھا۔

''علم جوتش کی...... پروفیسر ٹراؤلینی کے ساتھ!''

''میرے خیال میں کسی کو اگر ٹی مل سکتا ہے تو یقیناً وہ انہیں ہی ملے گا......''

''اور امبریج کو بھی......''

''دیکھو! شریف بچے کی طرح ہی رہنا اور آج امبریج کے سامنے اپنے غصے کو قابو میں رکھنا۔'' جارج نے جلدی سے کہا۔ ''اگر تم دوبارہ کیوڈچ کے میدان میں مشقوں کیلئے نہ پہنچ پائے تو انجلینا یقیناً غصے سے پاگل ہی ہو جائے گی......''

پروفیسر امبریج کا سامنا کرنے کیلئے ہیری کو تاریک جادو سے تحفظ کے فن کی کلاس کا انتظار نہیں کرنا پڑا۔ جب وہ علم جوتش کے نیم تاریک کلاس میں پچھلی نشستوں پر بیٹھ کر اپنی خوابوں کی تعبیر والی ڈائری باہر نکال رہا تھا تو اسی وقت رون نے اس کی پسلیوں میں کہنی مار کر اسے اشارہ کیا۔ اس نے پلٹ کر دیکھا تو پروفیسر امبریج فرش میں بنے ہوئے گول دروازے سے نکل کر اوپر آتی دکھائی دیں۔ طلباء ہنس ہنس کر خوش گپیوں میں مصروف تھے لیکن جونہی ان کی نظر پروفیسر امبریج پر پڑی تو سب کے سب یکلخت خاموش ہو گئے۔ پروفیسر ٹراؤلینی طلباء کو تعبیر الرویا نامی کتاب بانٹ رہی تھیں۔ اچانک چھا جانے والی خاموشی کے باعث انہوں نے چونک کر چاروں طرف دیکھا۔

''دوپہر بخیر پروفیسر ٹراؤلینی......!'' امبریج نے اپنی زہر بجھی چوڑی مسکان کے ساتھ کہا۔ ''جہاں تک میرا خیال ہے کہ آپ کو میرا خط مل چکا ہو گا جس میں میں نے انکوائری کا وقت اور تاریخ سے باخبر کیا تھا؟''

پروفیسر ٹراؤلینی نے انہیں نہایت ناگواری سے دیکھتے ہوئے اپنا سر جھٹکا۔ وہ خاصی برہم دکھائی دے رہی تھیں۔ وہ پروفیسر امبریج کی طرف پشت کر کے دوبارہ طلباء میں کتابیں بانٹنے لگیں۔ امبریج نے مسکراتے ہوئے سب سے قریبی کرسی کھینچ کر کلاس کے بالکل سامنے کی اور بیٹھ گئیں۔ انہوں نے کرسی اس انداز میں رکھی تھی کہ وہ پروفیسر ٹراؤلینی کی نشست سے کچھ ہی انچ پیچھے رہیں۔ انہوں نے اپنے پھولوں والے ہینڈ بیگ کو کھولا اور اس میں ایک کلپ بورڈ اور قلم نکالا اور کلاس کے آغاز کا انتظار کرنے لگیں۔

پروفیسر ٹراؤلینی نے کسی قدر کپکپاتے ہاتھوں سے اپنی شال کو کھینچ کر لپیٹا اور اپنے موٹے شیشوں والی عینک سے طلباء کی طرف دیکھنے لگیں۔

''ہم آج بھی مستقبل بین خوابوں کے بارے میں ہی پڑھیں گے۔'' انہوں نے اپنی حسب معمول پُراسرار تیکھی آواز میں جرأت

مندانہ انداز میں کہا، حالانکہ آج یہ تھوڑا کپکپا رہی تھی۔ ''تم لوگ دو دو کی جوڑیاں بنالو اور 'خواب اور ندائے غیبی' نامی کتاب کی مدد سے اپنے ساتھی حالیہ دیکھے گئے خوابوں کی تعبیر کرو......''

وہ اپنی نشست کی طرف جانے کیلئے مڑیں تو انہوں نے امبریج کو اپنے پہلو والی کرسی پر بیٹھے دیکھا تو چونک اُٹھیں، انہوں نے بیٹھنے کا ارادہ ترک کر دیا۔ وہ تیزی سے پاروتی پاٹیل اور لیونڈر براؤن کے قریب چلی گئیں جو پاروتی کے خواب پر گہری بحث میں اُلجھی ہوئی تھی۔

ہیری نے 'خواب اور ندائے غیبی' نامی کتاب کھولی اور چپکے سے امبریج کو دیکھنے لگا۔ وہ اپنے کلپ بورڈ پر لگے چرمئی کاغذ پر کچھ لکھ رہی تھیں۔ کچھ ہی منٹ بعد وہ کھڑی ہوئی اور ٹراؤلینی کے پیچھے پیچھے چلنے لگیں۔ وہ طلباء کے ساتھ ان کی بات چیت سنتی جا رہی تھیں اور درمیان میں سوال بھی پوچھتی جا رہی تھیں۔ ہیری نے اپنا سر تیزی سے اپنی کتاب میں چھپا لیا۔

''جلدی سے کسی خواب کے بارے میں سوچو......'' اس نے رون سے کہا۔ ''کہیں وہ چڑیل بڑھیا ہماری طرف ہی نہ آ جائے......؟''

''میں نے پچھلی مرتبہ اپنا خواب بتایا تھا، لہٰذا اس مرتبہ تم اپنا خواب بتاؤ...... کیونکہ اب تمہاری باری ہے۔'' رون نے کورے انداز میں کہا۔

''اوہ مجھے کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا ہے......'' ہیری نے بدحواسی کے عالم میں کہا جو گذشتہ کچھ دنوں کا کوئی خواب یاد نہیں کر پایا۔ ''چلو فرض کرو کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں...... میں سنیپ کو اپنی بنائے ہوئے مرکب میں ڈبو رہا ہوں۔ ہاں! یہی ٹھیک رہے گا......''

رون نے ہانپتے ہوئے اپنی کتاب 'خواب اور ندائے غیبی' کھولی۔

''ٹھیک ہے...... میں تمہاری عمر کو اس تاریخ میں ملا دیتا ہوں...... جب تم نے خواب دیکھا تھا۔ پھر اس میں موضوع کے اعداد کو بھی جمع کر لیتا ہوں...... موضوع کیا تھا...... ہاں ڈبونا یا پھر کڑاہی یا پھر سنیپ......؟''

''اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کسی کو بھی منتخب کر لو......'' ہیری نے جلدی سے کہا اور پیچھے کی طرف دیکھا۔ پروفیسر امبریج، پروفیسر ٹراؤلینی کے کندھے کے ٹھیک پیچھے جھک کر کلپ بورڈ پر کچھ لکھ رہی تھیں۔ جبکہ پروفیسر ٹراؤلینی نیول سے خوابوں کی ڈائری کے بارے میں سوال پوچھ رہی تھیں۔

''کیا یہ خواب تم نے کل رات کو دیکھا تھا؟'' رون نے اس سے پوچھا جو حساب کتاب کر کے گنتی گننے میں مصروف تھا۔

''میں نہیں جانتا...... تم اپنی مرضی سے اسے کل میں ہی شمار کر لو......'' اس کی پوری توجہ اسی طرف لگی ہوئی تھی کہ امبریج پروفیسر ٹراؤلینی سے کیا کہہ رہی تھیں؟ وہ اس سے اور رون سے صرف ایک ہی میز کے فاصلے پر کھڑی تھیں۔ پروفیسر امبریج نے اپنے کلپ

بورڈ پر پھر سے کچھ لکھ رہی تھیں اور پروفیسر ٹراؤلینی کافی پریشان دکھائی دے رہی تھیں۔

''آپ اس شعبے میں کتنے عرصے سے ملازمت کر رہی ہیں؟'' امبریج نے ان کی طرف کڑی نظروں سے گھورتے ہوئے پوچھا۔

پروفیسر ٹراؤلینی نے ان کی طرف دیکھ کر تیوریاں چڑھالیں۔ انہوں نے اپنے ہاتھ باندھے اور کندھے جھکا لئے۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ معائنے کی بے عزتی سے بچنے کی پوری پوری کوشش کر رہی ہوں۔ انہوں نے کچھ دیر سوچا پھر وہ اس نتیجے پر پہنچیں کہ یہ سوال کسی بے عزتی کا باعث نہیں ہے، اس لئے انہوں نے گمبھیر لہجے میں جواب دیا۔ ''قریباً سولہ سال سے......''

''یہ کافی لمبا عرصہ ہے......'' پروفیسر امبریج نے اپنے کلپ بورڈ پر لکھتے ہوئے کہا۔ ''تو آپ کی تقرری پروفیسر ڈمبل ڈور نے ہی کی تھی......؟''

''ہاں!'' پروفیسر ٹراؤلینی نے روکھے پن سے جواب دیا۔

پروفیسر امبریج نے ایک بار پھر لکھا۔

''کیا آپ مشہور زمانہ نجومی 'کریسینڈرا ٹراؤلینی' کے خاندان میں سے ہیں؟ یعنی آپ ان کی سگی نواسی ہیں؟'' امبریج نے پوچھا۔

''ہاں!'' پروفیسر ٹراؤلینی نے اپنا سر فخر سے اونچا کرتے ہوئے کہا۔

امبریج ایک بار پھر کلپ بورڈ پر لکھنے لگیں۔

''جہاں تک میرا خیال ہے......اگر میں غلطی پر ہوئی تو تصحیح کر دیجئے گا......کریسینڈرا کے بعد آپ اپنے خاندان میں واحد خاتون ہیں جسے مستقبل بینی کا حقیقی فن ملا؟''

''یہ خداداد صلاحیت عموماً تین پشتوں کے بعد خود بخود ظاہر ہو جاتی ہے۔'' پروفیسر ٹراؤلینی نے وضاحت کی۔

پروفیسر امبریج کے چہرے پر پھیلی ہوئی زہریلی مسکراہٹ مزید چوڑی ہو گئی۔

''وہ تو دکھائی دے رہا ہے۔'' انہوں نے اپنے کلپ بورڈ پر مزید لکھتے ہوئے شیریں لہجے میں کہا۔ ''اچھا تو کیا آپ میرے مستقبل کے بارے میں کوئی یقینی پیش گوئی کر سکتی ہیں......؟'' وہ اب بھی مسکرا رہی تھیں۔

پروفیسر ٹراؤلینی کا بدن اکڑ سا گیا جیسے انہیں اپنی سماعت پر یقین نہ آ رہا ہو۔

''معاف کیجئے! میں آپ کا مطلب نہیں سمجھی......'' انہوں نے کہا اور اپنی شال کو اپنی پتلی گردن پر کس کر جکڑ لیا۔

''میں چاہتی ہوں کہ آپ میرے لئے کوئی پیشین گوئی کریں جو میرے مستقبل سے وابستہ ہو۔'' امبریج نے اشتیاق بھرے انداز میں کہا۔

اب تمام کلاس میں صرف ہیری اور رون ہی کتابوں کے پیچھے سے چوری چھپے دیکھ اور سن نہیں رہے تھے۔ زیادہ طلباء پروفیسر ٹراؤلینی کی طرف نگاہیں جمائے ہوئے تھے اور انتظار کر رہے تھے کہ وہ امبریج کے بارے میں کیا کہنے والی ہیں؟ جب وہ تناؤ بھرے

انداز میں سیدھی ہوئیں تو ان کے منکے اور چوڑیاں عجیب انداز میں کھنکنے لگے۔

''مخفی آنکھ کسی کے احکامات کی تابع نہیں ہوتی، اور نہ ہی کسی کی خواہش پر مستقبل بینی کرنے پر آمادہ ہوتی ہے۔'' پروفیسر ٹراؤلینی نے تیزی سے ناگوار لہجے میں کہا۔

''واقعی......'' پروفیسر امبریج نے کہا، ان کے لہجے گہرا طنز عیاں تھا۔ وہ جھک کر اپنے کلپ بورڈ پر مزید لکھنے لگیں۔

''میں......اوہ......ٹھہرو......'' پروفیسر ٹراؤلینی نے اچانک کہا۔ اب وہ اپنی سرگوشی جیسی پُراسرار لہجے میں بولنے کی کوشش کر رہی تھیں حالانکہ یہ صاف دکھائی دے رہا تھا کہ ان کی اپنے لہجے اور آواز پر گرفت خاصی کمزور تھی کیونکہ وہ غصے سے کانپ رہی تھیں......

''ٹھہرو!...... مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ مجھے...... مجھے کچھ دکھائی دے رہا ہے......جس کا تعلق یقیناً آپ ہی سے ہے...... مجھے کچھ احساس ہو رہا ہے......کوئی سیاہ تاریک چیز......کوئی سنگین خطرہ......آپ کی طرف بڑھ رہا ہے......''

پروفیسر ٹراؤلینی نے امبریج کی طرف کانپتی ہوئی انگلی سے اشارہ کیا جو تیوریاں چڑھا کر ان کی طرف زہریلے انداز میں مسکراتی ہوئی دیکھ رہی تھیں۔

''مجھے اندیشہ ہے کہ...... مجھے ڈر ہے کہ......آپ کسی گھمبیر خطرے سے دوچار ہونے والی ہیں۔'' پروفیسر ٹراؤلینی نے ڈرامائی انداز میں اپنی بات کو مکمل کرتے ہوئے کہا۔ کلاس روم میں گہری خاموشی چھا گئی۔ پروفیسر امبریج نے پروفیسر ٹراؤلینی کی طرف آستینیں چڑھا کر دیکھا۔

''ٹھیک ہے۔'' انہوں نے آہستگی سے کہا اور ایک بار پھر اپنے کلپ بورڈ پر کچھ لکھنے لگیں۔ ''آپ کی خداداد صلاحیت کا بس اتنا ہی ظہور ہے تو ٹھیک ہے......''

وہ واپس مڑیں اور پھر ان کی کلاس میں کچھ فاصلے پر کھڑی ہوگئیں۔ پروفیسر ٹراؤلینی اپنی جگہ ساکت کھڑی رہیں۔ ان کا سینہ دھونکنی کی طرح اوپر نیچے ہو رہا تھا۔ ہیری نے معنی خیز نظروں سے رون کی طرف دیکھا اور پھر وہ سمجھ گیا کہ رون بھی وہی سوچ رہا تھا جو اس کے ذہن کے پردوں پر دستک دے رہا تھا۔ وہ دونوں اس نتیجے پر پہنچ چکے تھے کہ پروفیسر ٹراؤلینی محض دھوکے باز اور فریبی خاتون تھیں، اپنی خداداد صلاحیت کا ڈھونگ رچائے ہوئے تھیں۔ مگر وہ پروفیسر امبریج سے بھی شدید نفرت کرتے تھے۔ شاید اسی وجہ سے ان کی ہمدردیاں کسی قدر پروفیسر ٹراؤلینی کی طرف لڑھک رہی تھیں۔ ہمدردی کا یہ جذبہ قلیل وقت میں کافور ہو گیا جب پروفیسر ٹراؤلینی ان کے سروں پر آسوار ہوئیں۔

''اور تم بتاؤ۔'' انہوں نے ہیری کی ناک کے نیچے اپنی لمبی استخوانی انگلی سے ٹھوکا دیتے ہوئے پوچھا۔ ''تم نے اپنی خوابوں کی ڈائری کی ابتدا کیسے کی ہے؟''

جب انہوں نے کڑکتی ہوئی آواز میں ہیری کی ڈائری میں لکھے ہوئے خوابوں کی تعبیروں کی بھرپور تشریح کی۔ (جن میں تمام

تعبیریں، یہاں تک کہ دلیا کھانے والے خواب کی تعبیر میں بھی انہوں خوفناک نتائج اور موت تک کی پیشین گوئی کی تھی ) اپنے من گھڑت خوابوں کی تعبیریں سن کر ہیری کے دل میں ان کی خداداد صلاحیت کے بارے میں باقی ماندہ اعتماد بھی متزلزل ہوکر رہ گیا۔

پروفیسر امبریج اپنی جگہ پر کھڑی کلپ بورڈ پر کچھ اور لکھ رہی تھیں۔ کلاس ختم ہونے کی گھنٹی بجنے پر وہ سب سے پہلے چاندی جیسی سفید سیڑھی کے ذریعے نیچے اتریں اور باقی طلباء بعد میں اپنے بستے سمیٹتے ہوئے کلاس روم سے باہر نکلے۔ جب وہ دس بعد اپنی اگلی کلاس تاریک جادو سے تحفظ کے فن میں پڑھنے کیلئے وہاں پہنچے تو پروفیسر امبریج وہاں ان کا انتظار کرتی ہوئی ملیں۔

طلباء کے جماعت کے کمرے میں داخل ہوتے وقت وہ زیرلب کچھ گنگنا رہی تھیں اور دھیمے انداز میں مسکرا رہی تھیں۔ جب تمام طلباء وطالبات نے اپنے بستوں سے ’جادو کے دفاعی نظریات‘ نامی کتاب نکالی اور ان کے صفحات پلٹنے لگے تو ہیری اور رون نے موقعہ پا کر ہرمائنی کو علم جوتش میں ہونے والی انکوائری کے بارے میں بتا دیا۔ ہرمائنی کو اس بارے میں اس لئے معلوم نہیں تھا کیونکہ وہ اس وقت جادوئی علم الاعداد کی کلاس میں تھی۔ اس سے پہلے ہرمائنی کوئی سوال کر پاتی، پروفیسر امبریج نے تیز آواز میں سب کو خاموش ہونے کا حکم سنا دیا۔

’’اپنی اپنی جادوئی چھڑیاں الگ کردو۔‘‘ انہوں نے مسکرا کر ہدایت کی۔ جب لوگوں نے کسی قدر امید باندھ کر اپنی چھڑیاں باہر نکال لی تھیں، ان کے چہرے پر گہری مایوسی پھیل گئی اور پھر وہ اپنی اپنی چھڑیاں واپس بستوں میں ٹھونسنے لگے۔ ’’گزشتہ کلاس میں ہم نے کتاب کے پہلے باب کو پورا کرلیا تھا۔ میں چاہتی ہوں کہ آج تمام لوگ صفحہ نمبر انیس کھولیں اور دوسرا باب ’مخصوص دفاعی نظریات اوران کے ماخذات‘ پڑھیں گے۔ آپس میں باتیں کرنے کا کوئی ضرورت نہیں۔‘‘

ان کے چہرے پر اب بھی وہی جانی پہچانی مسکراہٹ دوڑ رہی تھی جو ان کے بھرپور اعتماد کی عکاسی کررہی تھی۔ وہ مسکراتی ہوئی میز کے پیچھے جا کر اپنی نشست پر بیٹھ گئیں۔ کئی طلباء نے کتاب کے اوراق پلٹتے ہوئے گہری آہ بھری تھی جو کمرے کے سناٹے میں واضح طور پر سنائی دی۔ ہیری نے دل مسوس کر یہ سوچا کہ کیا اس کتاب میں اتنے صفحات ہیں کہ وہ پورا سال اسے پڑھ سکیں۔ وہ ماخذات والے صفحے کا جائزہ لے رہا تھا کہ اسی وقت اس کی نگاہ ہرمائنی پر پڑی جو ایک بار پھر ہوا میں ہاتھ لہرا رہی تھی۔

پروفیسر امبریج کی توجہ بھی اس طرف مبذول ہو چکی تھی۔ انہوں نے اپنی کلاس میں آئندہ کسی بھی ناخوشگوار واقعے سے نبٹنے کیلئے ایک نئی طرز وضع کرلی تھی۔ اس لئے انہوں نے ہرمائنی کو نظرانداز کرنے کی اداکاری بالکل نہیں کی۔ وہ اپنی کرسی سے اُٹھیں اور طلباء کے ڈیسکوں کی قطاروں میں سے چلتی ہوئی ہرمائنی کے ٹھیک سامنے آن وارد ہوئیں۔ اس کے بعد وہ کسی قدر نیچے جھکیں اور سرگوشی نما لہجے میں بڑبڑائیں جس میں ناگواری کا عنصر جھلک رہا تھا۔ وہ یہ بالکل نہیں چاہتی تھیں کہ باقی طلباء ان دونوں کی باتیں سن پائیں۔

’’اس بار کیا مسئلہ ہے مس گرینجر؟‘‘

’’میں باب دوم پڑھ چکی ہوں پروفیسر!‘‘ ہرمائنی نے جلدی سے کہا۔

''ٹھیک ہے،تم تیسرا باب شروع کرلو۔''

''میں وہ بھی پڑھ چکی ہوں، بلکہ میں نے پوری کتاب ہی پڑھ لی ہے۔''

پروفیسر امبریج نے پلکیں جھپکا کر اسے گھورا مگر اگلے ہی لمحے انہوں نے خود کو سنبھال لیا۔

''اچھی بات ہے،تو تم مجھے بتاؤ کہ باب پندرہ میں بدشگونی کرنے والے جادوئی کلمات کے انسداد کے بارے میں مسٹر سلنک ہارڈ کیا کہتے ہیں؟''

''ان کا کہنا ہے کہ بدشگونی کرانے والے جادوئی کلمات کا نام ہی غلط رکھا گیا ہے۔'' ہر مائنی نے فوراً جواب دیا۔'' وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ بدشگونی کے جادوئی کلمات دراصل انہی کلمات کا مجموعہ ہے جنہیں ہم نحوست ختم کرنے کیلئے استعمال کرتے ہیں،لوگ اپنے ان جادوئی کلمات کو منفرد اور الگ ظاہر کرنے کیلئے انہیں بدشگونی کرنے والے جادوئی کلمات کے نام دے کر دوسروں کو متاثر کرنے کی کوشش کرتے ہیں......''

پروفیسر امبریج نے اپنی بھنوئیں اُٹھائیں۔ ہیری کو فوراً معلوم ہو گیا کہ وہ نہ چاہتے ہوئے بھی ہر مائنی سے جواب سے کافی مطمئن ومسرور ہوئی ہیں۔

''مگر میں اس نظریئے کو درست نہیں مانتی ہوں۔'' ہر مائنی نے اعتماد بھرے انداز میں کہا۔

پروفیسر امبریج کی بھنوئیں مزید اونچی ہوگئیں اوران کے چہرے پر سرد مہری پھیل گئی۔

''تم انہیں درست نہیں مانتیں؟'' انہوں نے سرد لہجے میں دُہرایا۔

''جی ہاں!'' ہر مائنی نے بلاخوف کہا جوان کی طرح سرگوشی نما لہجے میں بالکل بات نہیں کر رہی تھی بلکہ وہ اتنی واضح اور بلند آواز میں بات کر رہی تھی کہ کلاس کے دیگر طلباء کا دھیان بھی اس کی طرف مڑ چکا تھا۔ وہ سر اُٹھائے عجیب نظروں سے ان دونوں کی طرف دیکھنے لگے۔''میرا تجزیہ ہے کہ مسٹر سلنک ہارڈ کو جادوئی کلمات بالکل پسند نہیں ہیں،شاید میں درست ہوں؟ لیکن میرا دعویٰ ہے کہ ان بدشگونی والے جادوئی کلمات کے استعمال سے وہی دفاعی فوائد حاصل کئے جاسکتے ہیں،جن کیلئے انہیں وضع کیا گیا ہے۔''

پروفیسر امبریج اب اپنے طریق کار کو فراموش کر گئیں۔ وہ سیدھی کھڑی ہوئیں اورانہوں نے بلند آواز میں کہا۔''اوہ! تو تم ایسا سوچتی ہو؟ لیکن مس گرینجر! مجھے بے حد افسوس ہے کہ اس کلاس روم میں تمہاری نہیں بلکہ مسٹر سلنک ہارڈ کی رائے کو اہمیت دی جاتی ہے......''

''مگر......'' ہر مائنی نے کچھ کہنا چاہا۔

''بس بہت ہو چکا......'' پروفیسر امبریج نے ہاتھ اُٹھا کر اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔ وہ تیز تیز قدموں سے چلتی ہوئی واپس اپنی میز کے پاس پہنچیں اور طلباء کی طرف رُخ پھیر کر کھڑی ہوگئیں۔ کلاس کے آغاز میں جو شیریں مسکراہٹ اور گنگناہٹ اس کے

ہونٹوں پر پھیلی ہوئی تھی، وہ اب بالکل ختم ہو چکی تھی۔ وہ گرجتے ہوئے غرائیں۔ ''میں گری فنڈر کے پانچ پوائنٹس کاٹتی ہوں۔''

اس پر طلباء میں بے چینی سی پھیل گئی اور وہ بڑبڑانے لگے۔

''مگر کس غلطی پر......؟'' ہیری نے غصے سے چیخ کر کہا۔

''تم بیچ میں مت بولو......'' ہرمائنی نے جلدی سے ہیری کو تنبیہ کرتے ہوئے کہا۔

''بلاوجہ ہاتھ کھڑا کر کے غیر ضروری سوال پوچھنے اور کلاس میں انتشار پھیلانے کے جرم میں......'' پروفیسر امبرتج نے ملائم لہجے میں بتایا۔ ''میں تمام لوگوں پر دوبارہ واضح کر دینا چاہتی ہوں کہ میں یہاں جادوئی محکمے کی طرف سے سند یافتہ نصاب کو نصابی طریقے سے ہی پڑھانے کیلئے مامور ہوئی ہوں۔ لہٰذا اس ضمن میں کسی بھی فرد کو یہ قطعی اجازت نہیں ہوگی کہ وہ اپنی رائے یا غیر نصابی سرگرمی کے ذریعے تعلیمی نصاب کو تنقید کا نشانہ بنائے۔ حالانکہ حقیقت تو یہ ہے کہ تم لوگ ان باتوں کے بارے بالکل کم جانتے ہو۔ مجھے اس بات کا بخوبی اندازہ ہو چکا ہے کہ اس ضمن میں تمہارے سابقہ اساتذہ نے تمہیں ضرورت سے زیادہ ہی ڈھیل دے رکھی تھی، لیکن جان لیجئے کہ اُن میں سے کوئی بھی محکمے کی جانب سے حسب ضابطہ طریق کار پر تعینات نہیں کیا گیا تھا۔ میں نے گذشتہ اساتذہ کی تفصیل دیکھی ہے کہ صرف پروفیسر کیوریئل ہی وہ واحد استاد تھے، جنہوں نے تمہاری عمر کے مطابق تمہیں نصاب پڑھایا ہے......''

''بالکل پروفیسر کیوریئل نہایت عمدہ استاد تھے۔'' ہیری نے بلند آواز میں کہا۔ ''افسوس! ان کے ساتھ ایک چھوٹا سا مسئلہ تھا کہ لارڈ والڈی مورٹ ان کے سر کے عقبی حصے سے جھانکتا تھا۔''

کلاس میں یکلخت گہری خاموشی چھا گئی، کئی لوگ تو اپنی جگہ پر تھرتھرا کر رہ گئے۔

''مسٹر پوٹر! میرا خیال ہے کہ ایک اور ہفتے کی سزا سے تمہاری طبیعت کافی بہتری پیدا ہوگی۔'' پروفیسر امبرتج نے چند لمحوں کے توقف سے مسکراتے ہوئے شیریں اور ملائم لہجے میں کہا۔

☆☆☆☆

ہیری کے ہاتھ زخم بمشکل ہی مندمل ہو پایا تھا کہ اگلی صبح ایک بار پھر اس میں سے خون بہنے لگا تھا۔ اس نے شام کی سزا کے دوران کوئی شکایت نہیں کی۔ اس نے مصمم ارادہ کر لیا تھا کہ وہ امبرتج کو راحت اُٹھانے کا کوئی موقعہ نہیں فراہم کرے گا۔ اس نے بار بار لکھا کہ 'مجھے جھوٹ نہیں بولنا چاہئے۔' البتہ یہ سچ تھا کہ اس سے اس کا زخم گہرا ہوتا چلا گیا اور اذیت بڑھتی رہی مگر اس کے ہونٹوں سے سی کی آواز تک نہیں نکلی تھی......

دوسرے ہفتے کی سزا میں سب سے ناگوار پہلو انجلینا کی جھنجلاہٹ کا سامنا کرنا تھا۔ جیسا کہ جارج نے اس کے بارے میں پیش گوئی کر دی تھی، بالکل ویسے ہی ہیری منگل کو ناشتے کیلئے گری فنڈر کی میز پر پہنچا تو وہ پاؤں پٹختی ہوئی اس کے سر پر آن سوار ہوئی۔ وہ غصے کی جھلاہٹ میں اتنی زور سے چیخی چلائی کہ پروفیسر میک گوناگل کو اساتذہ کی میز سے اُٹھ کر وہاں آنا پڑا۔

''مس جانسن! تہذیب بھی کوئی چیز ہوتی ہے، بڑے ہال میں ہنگامہ برپا کرنے کی تمہاری جرأت کیسے ہوئی؟ گری فنڈر کے پانچ پوائنٹس کم کیے جاتے ہیں۔''

''مگر پروفیسر......اس نے ایک بار پھر جان بوجھ کر خود کو سزا دلوائی ہے۔'' جانسن نے احتجاج کرتے ہوئے کہا۔

''یہ میں کیا سن رہی ہوں پوٹر؟'' پروفیسر میک گوناگل نے تیکھی آواز میں ہیری کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''سزا......کس نے دی؟''

''پروفیسر امبریج نے......'' ہیری نے آہستگی سے جواب دیا اور وہ پروفیسر میک گوناگل کے چکور فریم والی عینک کے پیچھے خونخوار نظروں کی تاب نہ لا سکا۔

''کیا تمہاری بات کا مطلب یہ ہے کہ تم نے گذشتہ پیر والے دن کی میری کڑی تنبیہ کے باوجود امبریج کی کلاس میں اپنے ہوش و حواس ایک بار پھر کھو دیئے تھے......'' پروفیسر میک گوناگل نے اپنی آواز کو آہستہ کرتے ہوئے تلخی سے کہا تا کہ ان کے پیچھے بیٹھے ہوئے ریون کلا کے طلباء و طالبات ان کی بات نہ سن سکیں۔

''جی ہاں!'' ہیری نے فرش کی طرف نظریں گڑاتے ہوئے دھیمے لہجے میں کہا۔

''پوٹر! میں دوبارہ خبردار کر رہی ہو کہ تمہیں خود کو سنبھالنا ہوگا ورنہ وہ دن دور نہیں کہ تم بہت بڑی مشکل میں پڑ جاؤ گے......گری فنڈر کے پانچ پوائنٹس اور کم کیے جاتے ہیں۔''

''نہیں......ایسا کیوں......نہیں پروفیسر؟'' ہیری ہکلا کر بولا اور پھر وہ اس ناانصافی پر بھڑک اُٹھا۔ ''جب وہ مجھے سزا دی رہی ہیں تو پھر آپ پوائنٹس کیوں کم کر رہی ہیں......؟''

''مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ ان کی دی گئی سزاؤں سے تمہاری صحت پر کوئی خاطر خواہ اثر نہیں ہو رہا ہے۔'' پروفیسر میک گوناگل نے روکھے پن سے جواب دیا۔ ''بالکل نہیں پوٹر! میں اب اور کچھ نہیں سنوں گی۔ خبردار ایک بھی لفظ مت بولنا......اور مس جانسن! آئندہ تم صرف کیوڈچ کے میدان میں ہی اتنی زور زور سے چلانا......کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہاری کپتانی خطرے سے دوچار ہو جائے۔''

پروفیسر میک گوناگل واپس اساتذہ کی میز کی طرف لوٹ گئیں۔ انجلینا نے ہیری کی طرف حقارت بھری نظروں سے دیکھا اور غصے سے پاؤں پٹختی ہوئی چلی گئی۔ ہیری افسردگی کے عالم میں رون کے پاس بیٹھ گیا اور غصے کے عالم میں بڑبڑانے لگا۔

''انہوں نے ایک پل میں گری فنڈر کے دس پوائنٹس کاٹ دیئے، صرف اس لئے کہ ہر رات میرے ہاتھ کی گہرائی میں اذیت اُتر رہی ہے اور زخم کا حلقہ بڑھتا جا رہا ہے......''

''مجھے اچھی طرح معلوم ہے دوست!'' رون نے دوستانہ انداز میں اسے ٹھنڈا کرنے کی کوشش کرتا ہوا بولا۔ وہ اس کی پلیٹ میں قورمہ ڈال رہا تھا۔ ''بس ان کا دماغ اُلٹ گیا ہے۔''

بہر حال، ہرمائنی نے اس بارے میں کوئی تبصرہ نہیں کیا۔اس نے خود کو روز نامہ جادوگر کے صفحات میں گم کئے رکھا۔

''تمہیں تو یہ محسوس ہوتا ہے کہ پروفیسر میک گوناگل نے یہ درست فیصلہ ہی کیا ہے، ہے نا؟'' ہیری نے غصے سے جھنجھناتے ہوئے کارنیلوس فج کی تصویر سے کہا جو اخبار کے پچھلے صفحے پر متحرک دکھائی دے رہی تھی۔اخبار کے دوسری طرف ہرمائنی کا چہرہ چھپا ہوا تھا۔

''میں یہ تو چاہتی تھی کہ تمہاری وجہ سے گری فنڈر کے پوائنٹس کم کر دیئے جائیں مگر جہاں تک میرا خیال ہے کہ انہوں نے تمہیں درست تنبیہ دی تھی کہ تم امبرتج کی کلاس میں خود کو نفرت وسرکشی میں بہنے سے بچائے رکھو......'' ہرمائنی نے اخبار کے پیچھے سے دوٹوک انداز میں کہا۔نجانے وہ اپنی نظریں اخبار سے ہٹانے کی کوشش کیوں نہیں کر رہی تھی۔ ہیری نے نفرت بھرے انداز میں فج کی تصویر دیکھی جو اپنے ہاتھ ہاتھ لہرا کر کوئی تقریر کرتا ہو دکھائی دے رہا تھا۔

جادوئی استعمالات کی کلاس میں ہیری اور ہرمائنی کے درمیان کوئی بات چیت نہیں ہوئی۔ ہیری غصے سے بھرا بیٹھا تھا۔مگر وہ جونہی تبدیلی ہیئت کی کلاس میں پہنچے تو ہیری یکسر فراموش کر بیٹھا کہ وہ ہرمائنی سے ناراض تھا۔وہاں پروفیسر امبرتج ایک کونے میں اپنے کلپ بورڈ اور قلم کے ساتھ دکھائی دیں۔امبرتج کی صورت دیکھتے ہی اس کے ذہن سے ناشتے کی میز پر ہوئی ناگوار واردات کا ایک ایک نقش مٹ گیا تھا۔

''اب مزہ آئے گا......'' رون کے چہرے پر سرشاری کی لہر دوڑ گئی۔ وہ تینوں اپنی اپنی پسندیدہ نشستوں کی طرف بڑھ گئے۔ ''دیکھتے ہیں کہ امبرتج کے ساتھ یہاں کیا سلوک ہوتا ہے؟''

پروفیسر میک گوناگل جب کلاس روم میں داخل ہوئیں تو ایسا نہیں محسوس ہوا کہ انہیں پروفیسر امبرتج کی وہاں پہلے سے موجودگی کا علم ہو۔

''غیرضروری سرگرمی ختم......'' انہوں نے تیزی سے کہا اور اگلے ہی لمحے پوری کلاس میں خاموشی چھا گئی۔''مسٹر فنی گن! یہاں آؤ اور تمام طلباء کو ان کے ہوم ورک کی کاپیاں ان میں بانٹ دو......مس براؤن! چوہوں کے ان صندوق کو وہاں سے اُٹھالاؤ......حماقت کا مظاہرہ مت کرو......وہ تمہیں کچھ نہیں کہیں گے......صندوق میں سے ایک ایک چوہا نکال کر ہر طالب علم کو دے دو۔''

''اونہہ ہونہہ......!'' پروفیسر امبرتج نے اپنی جانی پہچانی کھانسی کا استعمال کیا۔جس کے ذریعے انہوں نے استقبالیہ تقریب میں پروفیسر ڈمبل ڈور کے خطاب میں رکاوٹ ڈالی تھی۔ پروفیسر میک گوناگل نے انہیں پوری طرح نظرانداز کر دیا تھا۔سیمس نے جب ہیری کو اس کے مقالے کی کاپی لوٹائی تو اس نے اس کی طرف دیکھے بنا اپنی کاپی پکڑ لی۔اسے مقالے کے اوپر لکھے ہوئے اے (A) کو دیکھ کر کافی اطمینان ہوا تھا۔

''ٹھیک ہے......اب تمام لوگ میری بات کو توجہ کے ساتھ سنیں۔ڈین تھامس! اگر تم اس چوہے کے دوبارہ یہ حرکت کرو گے تو تو

میں تمہیں سزادوں گی......تم میں سے زیادہ تر لوگ اپنے اپنے گھونگھوں کومہارت کے ساتھ غائب کرنے میں کامیاب ہو چکے ہیں اور جن لوگوں کو نامکمل کامیابی ہوئی ہے، وہ اب تک غیبی جادوئی کلمے کی تاثیر کوجان چکے ہیں۔آج ہم لوگ......''

''اونہہ ہونہہ......!'' پروفیسرامبریج نے ایک بارپھراپنے منہ سے آواز برآمد کی۔

''فرمایئے......!'' پروفیسر میک گوناگل نے تیزی سے پلٹتے ہوئے تیز لہجے میں پوچھا۔ان کی بھنوئیں اتنی قریب آ گئی تھیں کہ ایک لمبی لکیرجیسی دکھائی دے رہی تھی۔

''میں سوچ رہی تھی پروفیسر کہ کیا آپ کومیرا خط مل گیا تھا......جس میں نے آپ کوانکوائری کی بابت تاریخ اوروقت کے بارے میں بتایا......''

''ظاہر ہے......'' پروفیسر میک گوناگل نے بیچ میں بات کاٹتے ہوئے کہا۔''مجھے آپ کا خط مل چکا تھا، ورنہ میں آپ سے یقیناً یہ دریافت کرتی کہ آپ میرے کلاس روم میں اس وقت کیا کر رہی ہیں؟'' پروفیسر میک گوناگل نے بات مکمل کر کے پروفیسرامبریج کی طرف پشت پھیری اوردوبارہ اپنی کلاس کی طرف متوجہ ہوئیں۔کئی طلباء نے خوشی خوشی ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔''جیسا کہ میں کہہ رہی تھی کہ آج ہم لوگ چوہوں کونظروں سے غائب کرنے کا زیادہ مشکل کام سرانجام دیں گے۔غیبی جادوئی کلمے......''

''اونہہ ہونہہ......''

پروفیسر میک گوناگل غصے کے عالم میں پروفیسرامبریج کی طرف گھوم گئیں اور تلخی سے بولیں۔''اگر آپ بار بار درمیان میں رکاوٹ ڈالتی رہیں گی تو آپ کومیرے پڑھانے کے انداز کا کیسے پتہ چلے گا؟ دیکھئے! آپ ملاحظہ کرسکتی ہیں کہ میں اپنے اسباق پڑھانے کے درمیان کسی دوسرے کو بولنے کی اجازت بالکل نہیں دیتی ہوں......''

پروفیسرامبریج کی حالت دیکھ کرایسا لگ رہا تھا جیسے کسی نے ان کے منہ پرتھپڑرسید کر دیا ہو۔بہرکیف! وہ خاموش رہیں لیکن انہوں نے اپنے کلپ بورڈ پر لگے ہوئے چرمئی کاغذ کوصحیح کیا اور پھر جھک کراس پرتیزی سے کچھ لکھنے لگیں۔

پروفیسر میک گوناگل نے بلاتردد اپنا چہرہ طلباء کی طرف گھمایا اوردوبارہ ان سے مخاطب ہوئیں۔

''جیسا کہ میں بتارہی تھی کہ غیبی جادوئی کلمے کے استعمال میں یہ بات اہمیت کی حامل ہوتی ہے کہ آپ کس قسم کے جانورکونظروں سے اوجھل کرتے ہیں۔اگر جانورزیادہ سخت اوروزنی ہوتو جادوئی کلمے کا استعمال کافی مشکل ثابت ہوتا ہے۔چونکہ گھونگھوں میں ریڑھ کی ہڈی نہیں ہوتی ہے، اس لئے انہیں غائب کرلینا زیادہ مشکل ثابت نہیں ہوتا۔لیکن چوہا چونکہ ممالیہ جانوروں کی فہرست میں شامل سب سے چھوٹا جانور ہے اس لئے اس پرغیبی جادوئی کلمے کا تجربہ کرنا نہایت اہم ہوتا ہے۔اس کام کوسرانجام دیتے ہوئے تم لوگ یہ تصوربھی نہیں کر سکتے کہ آج دوپہر کے کھانے میں کیا کیا پکوان ملیں گے؟......ٹھیک ہے، غیبی جادوئی کلمہ تو تم سب کو یاد ہو چکا ہے۔اب میں یہ دیکھنا چاہتی ہوں کہ تم لوگ اس کا استعمال کس مہارت سے کر سکتے ہو......؟''

''وہ مجھے امبرتج کے سامنے برداشت اور تحمل کا درس کیسے دے سکتی ہیں؟'' ہیری نے رون کو سرگوشی نما لہجے میں کہا مگر اس کے چہرے پر مسکراہٹ رینگ رہی تھی۔ پروفیسر میک گوناگل کیلئے اس کے دماغ میں بھرا ہوا غصہ اب بالکل غائب ہو چکا تھا......

پروفیسر امبرتج کلاس میں پروفیسر میک گوناگل کے تعاقب میں بالکل نہیں گھومیں، جیسا کہ انہوں نے پروفیسر ٹرالینی کے ساتھ رویہ اپنایا تھا۔ شاید انہیں یہ اندازہ ہو چکا تھا کہ پروفیسر میک گوناگل ان کی اس حرکت کو قطعی برداشت نہیں کریں گی لہٰذا وہ ایک کونے میں بیٹھے بیٹھے اپنے کلپ بورڈ کے چرمئی کاغذ کو سیاہ کرنے میں مصروف رہیں۔ جب پروفیسر میک گوناگل نے کلاس کا اختتام کیا اور بچوں کو اپنی اپنی اشیاء سمیٹنے کی ہدایت کی تو امبرتج اپنے چہرے پر سنجیدہ تاثرات کے ساتھ اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑی ہوئیں۔

''لو......اب دیکھنے والا منظر شروع ہونے والا ہے۔'' رون نے جلدی سے کہا ایک لمبے کسمساتے ہوئے چوہے کو اس کی دُم سے پکڑ کر صندوق میں ڈال دیا جو لیونڈر رلئے کلاس روم میں گھوم رہی تھی۔ جب بچے کلاس روم سے باہر نکلنے لگے تو ہیری نے دیکھا کہ پروفیسر امبرتج پروفیسر میک گوناگل کی میز کے پاس جا رہی تھیں۔ اس نے رون کو کہنی ماری جس نے ہرمائنی کو کہنی ٹھونک دی۔ ہرمائنی کراہتی ہوئی غصے سے رون کو گھورنے لگی۔ وہ تینوں جان بوجھ کر سستی سے اپنی چیزیں اکٹھی کرنے لگے تاکہ ان کی باتیں سن سکیں۔

''آپ ہوگورٹس میں کب سے پڑھا رہی ہیں؟'' امبرتج نے بھرائی ہوئی آواز میں پوچھا۔

''اس دسمبر میں انتالیس برس ہو جائیں گے۔'' پروفیسر میک گوناگل نے اپنے ہینڈ بیگ کو جھٹکے سے بند کرتے ہوئے کہا۔

پروفیسر امبرتج نے اپنے کلپ بورڈ پر جھکتے ہوئے یہ بات لکھی۔

''بے حد شاندار......'' وہ بولیں۔ ''آپ کو اپنی انکوائری کی رپورٹ دس دن کے اندر مل جائے گی۔''

''مجھے شدت سے اس کا انتظار رہے گا۔'' پروفیسر میک گوناگل نے سرد اور افسردہ آواز کے ساتھ کہا اور پھر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھیں۔ ''تم تینوں جلدی جلدی چیزیں سمیٹو اور یہاں سے بھاگو......'' انہوں نے رون، ہرمائنی اور ہیری کی طرف کڑی نظروں سے دیکھا اور پھر انہیں کلاس روم سے باہر نکال دیا۔

ہیری ان کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرائے بغیر نہ رہ پایا۔ وہ پورے وثوق کے ساتھ یہ بات کہہ سکتا تھا کہ وہ بھی اس کی طرف دیکھتے ہوئے دھیما سا مسکرائی تھیں۔

اس کا خیال تھا کہ امبرتج کے ساتھ اس کی اگلی ملاقات یقیناً شام کی سزا کے دوران ہی ہو پائے گی مگر اس کا اندازہ سراسر غلط ثابت ہوا۔ جب وہ جادوئی جانداروں کی دیکھ بھال کی کلاس کیلئے سکول کے بیرونی میدان کو عبور کر کے تاریک جنگل کی طرف جا رہے تھے تو پروفیسر امبرتج اپنے کلپ بورڈ کے ہمراہ پروفیسر غروبلی پلانک کے پہلو میں کھڑی ان کا انتظار کر رہی تھیں۔

ہیری جب اس میز کے قریب پہنچا جہاں ٹہنیوں کی صورت میں دکھائی دینے والے برطِ شجر دیمک کی تلاش میں میز کی سطح کو کھروںچ رہے تھے تو اس نے سنا کہ پروفیسر امبرتج، پروفیسر غروبلی پلانک سے سوال جواب کر رہی تھیں۔ ''آپ عام طور پر استاد کی

ذمہ داری نہیں نبھاتیں، کیا یہ بات صحیح ہے؟''

''آپ بجا فرما رہی ہیں۔'' پروفیسر غروبلی پلانک نے جلدی سے کہا۔ انہوں نے اپنے ہاتھ کمر پر باندھ رکھے تھے۔ ''میں پروفیسر ہیگرڈ کی عدم موجودگی میں محض نگران استاد ہوں۔''

ہیری نے رون اور ہرمائنی کی طرف پریشان کے عالم میں دیکھا۔ ملفوائے بڑبڑا کر کریب اور گوئل سے کچھ کہہ رہا تھا۔ وہ یقینی طور پر صورت حال سے لطف اُٹھا رہا ہوگا کہ محکمے کے تعینات کردہ فرد کے سامنے اسے ہیگرڈ کے بارے میں اوٹ پٹانگ بکواس کرنے کا موقعہ میسر ہونے والا ہے۔

''ہونہہ......'' پروفیسر امبریج نے اپنی آواز پست کر لی تھی حالانکہ ہیری اب بھی ان کی آواز واضح طور پر سن سکتا تھا۔ ''مجھے حیرت ہے کہ ہیڈ ماسٹر اس ضمن میں مجھے کسی طرح کی معلومات دینے میں کیوں آمادہ نہیں ہیں...... کیا آپ مجھے یہ بتا سکتی ہیں کہ پروفیسر ہیگرڈ کی اتنی طویل رخصت کا سبب کیا ہو سکتا ہے......؟''

ہیری نے دیکھا کہ ملفوائے کا بے تاب چہرہ اوپر اُٹھ چکا تھا اور وہ دونوں پروفیسروں کو بڑے غور سے دیکھ رہا تھا۔

''معاف کیجئے، میں اس بارے میں کچھ بھی نہیں جانتی۔'' پروفیسر غروبلی پلانک نے جلدی سے کہا۔ ''میں بھی اس بارے میں اتنی ہی لاعلم ہوں جتنی کہ آپ ہیں...... ڈمبل ڈور نے الّو بھیج کر مجھ سے دریافت کیا تھا کہ کیا میں دو ہفتوں کیلئے بچوں کو پڑھانے کی ذمہ داری لے سکتی ہوں۔ میں نے ان کی پیشکش کو قبول کر لی۔ مجھے بس یہی معلوم ہے...... اگر آپ برا نہ منائیں تو میں کلاس کو پڑھانا شروع کروں......؟''

''ہاں ہاں کیوں نہیں......؟'' پروفیسر امبریج نے اپنے کلپ بورڈ پر لکھتے ہوئے کہا۔ انہوں نے اس کلاس میں الگ انداز میں انکوائری کا طریقہ کار اپنایا تھا۔ وہ طلباء و طالبات کے درمیان گھومتی رہیں اور ان سے جادوئی جانداروں کے بارے میں مختلف سوالات کرتی رہیں۔ زیادہ تر طلباء نے ان کے سوالوں کے عمدہ جوابات دیئے تھے، جس سے ہیری کے اعتماد میں کافی اضافہ ہوا۔ کم از کم طلباء ہیگرڈ کی شخصیت کے بخئے تو نہیں ادھیڑ رہے تھے۔

ڈین تھامس سے طویل سوال جواب کے بعد پروفیسر امبریج دھیمے قدموں سے چلتی ہوئی پروفیسر غروبلی پلانک کی طرف آئیں۔ ''سٹاف کی عارضی ممبر اور خارجی حیثیت کی فرد ہونے کے باعث آپ کو ہوگورٹس کیسا لگتا ہے؟ کیا آپ کو احساس ہوتا ہے کہ سکول کی انتظامیہ کا رویہ آپ کے ساتھ بہترین اور وقار کے عین مطابق ہے......؟''

''بالکل...... ڈمبل ڈور تو شاندار شخصیت کے مالک ہیں۔'' پروفیسر غروبلی پلانک نے بے حد معترف لہجے میں کہا۔ ''سکول کی کارکردگی اور نظم و ضبط واقعی قابل تعریف ہے۔ میں بے حد خوش نصیب ہوں کہ سکول میں میری خدمات کو خاطر خواہ سراہا جاتا ہے، میں بے حد خوش ہوں......''

امبرتج نے حیرت بھری نظروں سے ان کی طرف دیکھا پھر جھک کر اپنے کلپ بورڈ کر کچھ لکھا۔ انہوں نے سر اُٹھایا اور پوچھا۔

''آپ اس نصابی سہ ماہی میں بچوں کو کیا پڑھانے والی ہیں؟ اگر پروفیسر ہیگرڈ مزید کچھ عرصے تک نہ لوٹ پائیں تو......؟''

''یقیناً...... میں انہیں انہی ہی جادوئی جانداروں کے حوالے سے پڑھاؤں گی جن کے بارے میں اوڈبلیوایل میں اکثر سوالات پوچھے جاتے ہیں۔'' پروفیسر غروبلی پلانک نے تیزی سے کہا۔''اب کچھ زیادہ نہیں رہ پایا ہے...... وہ یک سنگھوں اور طلاشرفی کے بارے میں پڑھ چکے ہیں۔ میں نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم اس بار 'گھڑ گارڈ' اور 'تینندوی بلی' کے ابواب کو مکمل کریں گے۔ اس بات کا جائزہ بھی لیں گے کہ وہ قربس اور نارلس کے مابین پہچان کرنا بھی سیکھ جائیں......''

''بہتر...... کم ازکم آپ کو تو یہ علم ہے کہ آپ کیا کر رہی ہیں؟'' پروفیسر امبرتج نے کہا اور یہ واضح دکھائی دے رہا تھا کہ انہوں نے اپنے کلپ بورڈ پر صحیح کا نشان لگایا تھا۔ ہیری کو ان کا 'آپ' کے لفظ پر زور دینا اچھا نہیں لگا تھا۔ اسے یہ بات تو مزید ناگوار گزری تھی کہ انہوں نے غروبلی پلانک کو چھوڑ کر اگلا سوال گوئل سے کیا تھا۔

''مجھے معلوم ہوا ہے کہ اس کلاس میں کچھ بچے زخمی بھی ہوئے تھے؟''

گوئل یہ سوال سن کر عجیب انداز میں مسکرا دیا۔ اس سے پہلے وہ کچھ کہہ پاتا، ملفوائے نے بے صبری کا مظاہرہ کرتے ہوئے جلدی سے بیچ میں چھلانگ لگا دی۔ ''مجھے چوٹ لگی تھی......'' وہ جلدی سے بولا۔ ''ایک قشنگر نے مجھے نہایت بے دردی سے زخمی کر دیا تھا......''

''قشنگر نے......؟'' پروفیسر امبرتج نے آنکھیں سکوڑ کر کہا اور جلدی سے یہ بات کلپ بورڈ پر لکھنے لگیں۔

''یہ بھی بتاؤ...... محض اس لئے کہ تم نے ہیگرڈ کی بتائی ہوئی ہدایات کو سننے کی زحمت نہیں کی تھی......'' ہیری نہ رہ پایا اور غصے سے چیخ کر بولا۔

رون اور ہرمائنی دونوں کے منہ سے افسوس بھری آہ نکل کر رہ گئی تھی۔ پروفیسر امبرتج نے اپنا سر اُٹھا کر دھیرے سے ہیری کے چہرے کی طرف دیکھا۔

''میرا خیال ہے کہ تمہیں مزید ایک رات کی سزا دینا ضروری ہو چکا ہے......'' انہوں نے دھیمے اور ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا۔

''شکریہ پروفیسر غروبلی پلانک...... میں آپ کے تعاون کی شکرگزار ہوں۔ میں سمجھتی ہوں کہ مجھے بس اتنی ہی معلومات کی ضرورت تھی۔ آپ کو دس دنوں میں ہی کارکردگی رپورٹ مل جائے گی......''

''میں منتظر رہوں گی پروفیسر امبرتج!'' پروفیسر غروبلی پلانک نے اخلاق بھرے لہجے میں کہا اور پھر پروفیسر امبرتج تیز تیز ڈگ بھرتی ہوئی گھاس کے میدان سے سکول کی طرف جاتی ہوئی دکھائی دینے لگیں۔

☆☆☆☆

ہیری نصب شب ڈھلنے کے بعد امبرتج کے دفتر سے باہر نکلا۔ اس کے ہاتھ سے اس قدر خون بہہ رہا تھا کہ اس پر بندھا ہوا

سکارف بھی تر بہ تر ہو چکا تھا۔اس نے گری فنڈر ہال کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے سوچا کہ اب تو سب طلباء سونے کیلئے اپنے اپنے بستروں پر جا چکے ہوں گے۔لیکن جونہی وہ تصویر کے راستے سے اندر داخل ہوا تو اس نے حیرت انگیز طور پر ہال میں رون اور ہر مائنی کو اپنا انتظار کرتے ہوئے پایا۔وہ یہ دیکھ کر اور بھی کھل اُٹھا کہ ہر مائنی حسب سابق شدت پسندانہ رویئے کے برخلاف پرسکون اور ہمدردانہ جذبات لئے ہوئے تھی۔وہ اس سے جھگڑنے کے بجائے دوستانہ رویہ اپنائے تھی۔

''یہ لو......'' اس نے متفکر لہجے میں کہا اور اس کی طرف زرد محلول سے بھرا ہوا ایک پیالہ بڑھا دیا۔''اپنا زخمی ہاتھ اس میں ڈبو کر رکھو...... یہ مرٹلاپ کی پتیوں کے جوہر کا مرکب مرہم ہے،اس سے تمہیں کافی سکون ملے گا......''

ہیری نے اپنے خون سے لت پت ہاتھ کو جونہی پیالے میں ڈالا،اس کے رگ وپے میں راحت بھرا احساس دوڑنے لگا۔کروک شانکس اس کے پیروں میں لپٹ گئی اور پھر اچھل کر اس کی گود میں چڑھ گئی۔ہیری کی طرف سے مزاحمت نہ پا کر وہ چپکے سے بیٹھ گئی۔

''شکریہ......'' ہیری نے مشکور لہجے میں کہا اور اپنے بائیں ہاتھ سے گود میں بیٹھی کروک شانکس کا کان کھجانے لگا۔

''میری اب بھی یہی رائے ہے کہ تمہیں اس بارے میں شکایت کر دینا چاہئے۔'' رون نے دبے ہوئے لہجے میں ہیری سے کہا۔

''بالکل نہیں......'' ہیری نے دوٹوک انداز میں اس کی طرف دیکھتے ہوئے جواب دیا۔

''میک گوناگل کو اس بارے میں خبر ہوگئی تو......وہ شدید برہمی کا اظہار کریں گی۔''

''یہ تو سچ ہے!'' ہیری نے تھکے ہوئے انداز میں سر جھکاتے ہوئے کہا۔''مگر تمہاری کیا رائے ہے کہ امبریج کو تدریسی ضابطے کا ایک اور حکم نامہ حاصل کرنے کیلئے کتنی مدت درکار ہوگی؟ جس میں واشگاف لفظوں میں لکھا ہوگا کہ جو بھی محتسب اعلیٰ کے رویے اور سزا کے بارے میں شکایت کرے گا،اسے فی الفور نوکری سے برخاست کر دیا جائے گا......''

رون نے جواب دینے کیلئے اپنا منہ کھولا مگر کوئی جواب نہ پا کر ہونقوں کی طرح ہیری کو دیکھنے لگا۔پھر شاید اسے اپنے کھلے ہوئے منہ کا احساس ہوگیا تو اس نے جلدی سے دونوں ہونٹوں کو بھینچ لیا۔شکست کی شکنیں اس کے چہرے پر واضح دکھائی دے رہی تھیں۔

''وہ عورت نہایت چالاک اور خوفناک ہے۔'' ہر مائنی نے آہستگی سے کہا۔''نہایت بھیانک......تمہیں معلوم ہے کہ جب تم اندر داخل ہوئے تو رون نے کہہ رہا تھا......ہمیں اس کے بارے میں کچھ نہ کچھ سوچنا چاہئے......''

''میں تو اسے زہر دینے کی تجویز دی تھی......'' رون سنجیدگی سے بولا۔

''نہیں......نہیں! میرا کہنے کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے۔میں چاہتی ہوں کہ ہمیں اس بارے میں کوئی عملی قدم اُٹھانا چاہئے۔ہم یہ تو جان چکے ہیں کہ وہ کتنی بری استاد ہے؟ وہ جس انداز سے ہمیں پڑھا رہی ہے،اگر یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہا تو ہم اپنی حفاظت کرنے کا فن کبھی نہیں سیکھ پائیں گے......'' ہر مائنی نے تند لہجے میں کہا۔

''مگر ہر مائنی! ہم اس بارے کچھ بھی نہیں کر سکتے ہیں!'' رون نے گہری جمائی لیتے ہوئے کہا۔''میں سمجھتا ہوں کہ اب وقت

ہاتھ سے پھسل چکا ہے، انہیں ملازمت مل چکی ہے، اب وہ کہیں نہیں جانے والی ہیں، وہ ہمارے سروں پر ہی بیٹھی رہیں گی کیونکہ فج اُن کی پشت پر موجود ہے۔''

''سنو!'' ہرمائنی الفاظ سنبھل سنبھل کر بولنے لگی۔ ''تمہیں تو معلوم ہی ہے کہ میں آج سارا دن اسی بارے میں سوچ بچار کرتی رہی ہوں......'' ہرمائنی نے ہیری کی طرف پریشان نظروں سے دیکھا۔ اس کے چہرے پر عجیب سی گھبراہٹ پھیل گئی تھی۔ وہ توقف سے دوبارہ بولی۔ ''میں سوچ رہی ہوں کہ اب فیصلہ کا وقت آچکا ہے......ہم......ہمیں یہ کام اپنی مدد آپ کرنا چاہئے۔''

''اپنی مدد آپ کرنا چاہئے؟'' ہیری نے حیرانگی سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے دُہرایا۔ اس کا ہاتھ ابھی تک مرکب والے پیالے میں ڈوبا ہوا تھا۔

''ہمیں تاریک جادو سے حفاظت کا فن خود اپنی مدد آپ کے تحت سیکھنا چاہئے۔''

''کیوں بیوقوفوں جیسی باتیں کرتی ہو ہرمائنی!'' رون نے جھنجلا کر کہا۔ ''تم ہمیں یہ کہہ رہی ہو کہ ایک اور کام کا بوجھ اپنے آپ پر لادلو......کیا تم یہ نہیں جانتی ہو کہ ہیری اور میں دونوں ہی پہلے ہی بھاری بھرکم ہوم ورک کے نیچے دبے پڑے ہیں اور کلاس میں کتنا پیچھے ہیں؟......اور تو اور ابھی سہ ماہی کا صرف دوسرا ہی ہفتہ ہو پایا ہے......''

''مگر یہ ہوم ورک کے مقابلے میں بے حد اہم ہے......'' ہرمائنی نے زور دیتے ہوئے کہا۔

ہیری اور رون نے ایک دوسرے کا منہ دیکھا۔ صاف ظاہر تھا کہ ان کے پلے کچھ بھی نہیں پڑا تھا۔

''میرا نہیں خیال ہے کہ دُنیا میں ہوم ورک کے علاوہ بھی کوئی اور کام اہم ہوسکتا ہے۔'' رون نے منہ بسورتے ہوئے کہا۔

''احمقانہ باتیں مت کرو۔'' ہرمائنی اسے جھڑکتے ہوئے غرائی۔ ''دُنیا میں ہوم ورک سے بھی زیادہ اہم چیزیں موجود ہوتی ہیں۔'' ہیری یہ دیکھ کر چونک اُٹھا کہ بات کرتے ہوئے ہرمائنی کے چہرے پر ویسا ہی جوش وخروش جھلک رہا تھا جیسے او ایل ڈبلیو امتحانات میں برتری پانے کی باتیں کرتے ہوئے دکھائی دیتا تھا۔ ہرمائنی نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا۔ ''یہ دراصل اپنی تربیت خود کرنے کے مترادف ہے۔ جیسا کہ ہیری نے امبریج کی پہلی کلاس میں کہا تھا کہ ہمیں خود کو اس خطرے کیلئے تیار کرنا ہوگا جو باہر موجود ہے اور ہماری راہ دیکھ رہا ہے۔ اگر ہمارا لائحہ عمل خود اپنی مدد آپ کا قابل عمل ہو جائے تو اس سے یہ ممکن ہوگا کہ ہم واقعی ہر خطرے سے اپنی حفاظت خود کر سکتے ہیں......لیکن اگر ہم پورا سال کچھ بھی نہ سیکھیں تو......''

''مگر ہم اپنے طور پر زیادہ کچھ نہیں سیکھ پائیں گے ہرمائنی؟'' رون نے شکستہ آواز میں کہا۔ ''میرا کہنے کا مقصد ہے کہ اگر ہم لائبریری میں جا کر جادوئی کلمات کی کتابیں کنگالیں اور وہاں سے جادوئی کلمات حاصل کر کے سیکھنے اور مشق کرنے کی کوشش کریں...... نہیں! یہ قابل عمل نہیں ہوگا۔''

''میں تم سے پوری طرح متفق ہوں۔'' ہرمائنی نے جلدی سے کہا۔ ''میں سمجھتی ہوں کہ ہم اب اس دور سے باہر نکل چکے ہیں،

جب ہم کتابوں کی معاونت سے ہی جادوئی کلمات سیکھتے تھے۔ اب ہمیں ایک استاد کی ضرورت ہے، جو ہمیں یہ سیکھا سکے کہ ان کا استعمال کیسے کیا جاتا ہے؟ اور ہماری غلطیوں کی نشاندہی کر کے ان کی اصلاح کر سکے...... ایک عملی استاد کی ضرورت ہے......''

''اگر تمہارا اشارہ لوپن کی طرف ہے تو......'' ہیری نے کچھ کہنا چاہا۔

''بالکل نہیں...... میرا اشارہ لوپن کی طرف ہرگز نہیں ہے۔'' ہرمائنی فوراً بولی۔ ''میں جانتی ہوں کہ وہ گروہ کے امور میں مصروف ہیں اور ویسے بھی ہماری ان کے ساتھ ملاقات صرف ہفتے کے اختتام پر ممکن ہو پائے گی۔ چند گھنٹوں کی نگرانی سے کچھ زیادہ فائدہ نہیں ہو پائے گا۔''

''تو پھر ایسا کون ہوسکتا ہے؟'' ہیری نے تیوریاں چڑھا کر پوچھا۔

ہرمائنی نے ایک گہرا سانس کھینچا۔

''کیا اتنی لمبی تمہید سے بھی تم کچھ نہیں سمجھ پائے۔'' اس نے کہا۔ ''ہیری! میرا اشارہ براہ راست تمہاری طرف ہے۔''

ایک لمحے کیلئے ہال میں گہرا سکوت طاری ہوگیا۔ رات کی ہلکی ہوا کھڑکیوں کے کواڑوں کو کھڑکھڑا رہی تھی اور آتشدان میں آگ چٹخنے کی آوازوں کے سوا کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا۔

''میں تمہاری بات نہیں سمجھا۔'' ہیری نے الجھے ہوئے انداز میں کہا۔

''اُف...... میں یہ کہہ رہی ہوں کہ تم...... ہمیں بطور استاد تاریک جادو سے حفاظت کے فن کی تربیت دو۔'' ہرمائنی نے دوٹوک انداز میں کہا البتہ اس کی آواز میں کچھ لرز رہی تھی۔

ہیری نے اس کی طرف آنکھیں پھاڑ کر دیکھا، پھر اس نے گردن گھما کر رون کی صورت دیکھی جو سناٹے میں آ گیا تھا۔ وہ اس سے نظریں ملا کر ہرمائنی کی حماقت پر مسکرانا چاہتا تھا۔ ہرمائنی ایس ہی ای ڈبلیو (سیپو) جیسے ناقابل عمل منصوبوں کو کامیاب بنانے کیلئے عجیب وغریب تجاویز ان کے سامنے پیش کرتی تھی تو کئی بار وہ ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر چپکے سے مسکرا لیا کرتے تھے۔ بہر حال، ہیری کو اس مرتبہ یہ دیکھ کر بڑا تعجب ہوا کہ رون ذرا سا بھی غیر سنجیدہ اور پریشان نہیں دکھائی دے رہا تھا۔ اس کی بھنوئیں اُٹھی ہوئی تھی جیسے وہ کچھ فیصلہ کر رہا ہو۔

''میرے خیال میں یہ ایک عمدہ تجویز ہے۔'' اس نے آہستگی سے کہا۔

''رون! کون سی تجویز......؟'' ہیری نے حیرانگی سے پوچھا۔

''یہی کہ تم ہمیں یہ مضمون عملی طریقے سے پڑھاؤ......'' رون نے مختصراً کہا۔

''مگر...... چلو چھوڑو...... بہت ہو چکا......'' ہیری اب بھی مسکرا رہا تھا۔ اسے محسوس ہو رہا تھا کہ وہ دونوں مل کر اسے الّو بنانے کی کوشش کر رہے ہیں مگر ہرمائنی کے چہرے کی سنجیدگی دیکھ کر وہ کچھ پریشان ہونے لگا۔ ''تم سمجھتی ہو، نا...... میں استاد بالکل نہیں ہوں۔

میں یہ کام تو بالکل ہی نہیں کر سکتا ہوں......‘‘

’’ہیری! تم پانچویں سال میں پڑھنے والے دیگر طلباء کے مقابلے میں تاریک جادو سے حفاظت کے فن میں سب سے زیادہ لائق طالب علم ہو......‘‘ ہرمائنی نے پراعتماد لہجے میں کہا۔

’’میں......!‘‘ ہیری نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔ وہ اب پہلے سے زیادہ مسکرا رہا تھا۔ ’’نہیں نہیں...... میں بالکل نہیں ہوں...... یہ تو کھلی حقیقت ہے کہ ہر ٹیسٹ میں تمہیں مجھ سے زیادہ نمبر ملتے ہیں۔‘‘

’’حقیقت تو یہ ہے کہ تم جیسا سمجھ رہے ہو، ویسا بالکل نہیں ہے۔‘‘ ہرمائنی نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔ ’’مجھے یہ کہنے میں کوئی عار نہیں کہ تم نے مجھے تیسرے سال کی پڑھائی میں پیچھے چھوڑ دیا تھا۔ یاد کرو...... ہوگورٹس میں اسی سال ہم دونوں نے ایک ایسے استاد کے سامنے امتحان دیا تھا جو واقعی اس مضمون کا ماہر استاد تھا۔ میں امتحانوں یا ٹیسٹوں کی بات بالکل نہیں کر رہی ہوں۔ ہیری! ذرا ماضی پر ایک نظر تو ڈالو سہی...... تم نے کتنا کچھ کر دکھایا تھا......!‘‘

’’میں تمہاری بات بالکل نہیں سمجھ پایا ہرمائنی......‘‘ ہیری الجھے ہوئے انداز میں بولا۔

’’ذرا غور تو کرو! میرا خیال ہے کہ میں کسی ایسے فرد سے بالکل پڑھنا نہیں چاہوں گا جو بالکل گدھا ہو اور اتنی صاف بات کا مطلب بھی نہیں سمجھ پائے۔‘‘ رون نے ہرمائنی کی طرف مڑ کر کہا۔ وہ اب آہستہ آہستہ مسکرا رہا تھا پھر اس نے اپنا رُخ ہیری کی طرف موڑ لیا۔

’’ٹھہرو! اس ضمن میں سوچتے ہیں۔‘‘ اس نے کہا اور گوئل جیسی ہونق صورت بنا لی۔ ’’اوہ! ...... پہلے سال کی پڑھائی کے دوران...... ’تم جانتے ہو کون؟‘ سے پارس پتھر بچایا تھا۔‘‘

’’وہ تو محض ہماری خوش قسمتی تھی، وہ کوئی طے شدہ......‘‘ ہیری نے بولنا چاہا۔

’’اور دوسرے سال کی پڑھائی میں......‘‘ رون نے اس کی بات کو ان سنی کرتے ہوئے کہا۔ ’’تم نے تہہ خانے کے دیوہیکل اژدہے کو تنہا ہی مار ڈالا تھا اور رِڈل کو بھی فنا کر دیا......‘‘

’’ہاں! مگر اس وقت فاکس نامی ققنس بروقت نہ پہنچتا تو میں......‘‘

’’اور تیسرے سال کی پڑھائی میں......‘‘ رون نے اور بلند آواز میں آگے کہا۔ ’’تم نے ایک ساتھ قریباً سو رُوح کھچڑوں سے مقابلہ کیا اور انہیں بھگا ڈالا......‘‘

’’تم تو جانتے ہی ہو کہ وہ محض ایک اتفاق تھا۔ اگر ہمارے پاس کایا پلٹ نہ ہوتا تو......‘‘

’’اور گذشتہ سال......‘‘ رون نے جلدی سے کہا جو اب قریباً چلانے جیسے لہجے میں بول رہا تھا۔ ’’تم نے تم جانتے ہو کون؟ سے ایک بار پھر دوبدو مقابلہ کیا تھا......‘‘

’’ذرا ٹھہرو...... میری بات تو سنو......‘‘ ہیری نے چیختے ہوئے کہا۔ اس کا پارہ اب چڑھ چکا تھا کیونکہ اسے لگا کہ رون اور ہرمائنی

دونوں اس کی بے بسی پر مسکرا رہے تھے۔ ''یہ سب درست ہے......مگر میری بات سنو...... جب تم یہ سب کہتے ہو تو ہر کسی کو یہ نہایت تعریف بھری بات لگتی ہے مگر دراصل سچ تو یہی ہے کہ ان تمام باتوں کا دارومدار صرف اور صرف خوش قسمتی پر ہی تھا...... یہ بھی سچ ہے کہ مصیبت کے وقت میں، میں بھی بوکھلا گیا تھا اور مجھے کچھ نہیں سوجھ رہا تھا کہ مجھے کیا کرنا چاہئے؟ میں نے ان سے چھٹکارہ پانے کیلئے کوئی منصوبہ بندی نہیں کی تھی......میں نے تو صرف اس وقت وہی کچھ کیا جو میرے دماغ میں آیا اور یہی سچ ہے کہ مجھے تقریباً ہر موڑ پر غیبی مدد فراہم ہوتی رہی......''

رون اور ہرمائنی اس کی طرف دیکھ کر اور زیادہ مسکرانے لگے۔ ہیری کو لگا کہ جیسے اس کی تحقیر کی جارہی ہو۔ وہ ہتھے سے اکھڑ گیا حالانکہ اسے خود بھی احساس نہیں ہو پایا کہ وہ لمحہ بہ لمحہ غصے کی دلدل میں کیوں ڈوبتا جارہا تھا؟

''یوں مت مسکراؤ...... جیسے تم مجھ سے زیادہ ان حادثات کے بارے میں جانتے ہو۔ میں وہاں پر موجود تھا، ٹھیک ہے؟'' اس نے غصے سے تلملاتے ہوئے کہا۔ ''میں یہ بھی جانتا ہوں کہ وہاں کیا ہوا تھا؟ ٹھیک ہے......اور میں نے ان سب حادثات میں محض اس لئے کامیابی نہیں پائی کہ میں تاریک جادو سے حفاظت کے فن میں بڑا فنکار تھا...... میں درحقیقت اس لئے کامیابی سے ہمکنار ہو پایا کیونکہ بروقت مجھے غیبی مدد ملتی رہی یا میرے اندازے موقع کے مطابق نتیجے نکالتے رہے، یہی سچ ہے کہ یہ سب امر اتفاق سے ہی رونما ہوئے تھے۔ مجھے رتی بھر اندازہ نہیں تھا کہ میں کیا کر رہا تھا...... ہنسنا بند کرو...... بند کرو!''

ہیری غصے کے عالم میں بھڑک اُٹھا۔ مرٹلاپ کا پیالہ اچھل کر فرش پر جا گرا اور چکنا چور ہو گیا۔ ہیری کو اچانک اس بات کا احساس ہوا کہ وہ اُٹھ کر کھڑا ہو چکا تھا حالانکہ اسے یہ تک یاد نہیں تھا کہ وہ کب کھڑا ہوا تھا؟ کروک شانکس سہم کر ایک صوفے کے نیچے دبک چکی تھی۔ رون اور ہرمائنی کے چہرے پر پھیلی ہوئی مسکراہٹ غائب ہو چکی تھی اور اس کی جگہ خوف اور پریشانی نے جگہ بنالی تھی۔

''تم یہ حقیقت نہیں جانتے کہ وہ سب کیسے ہوا تھا؟......تم......تم دونوں نے ہی......کبھی اس کا سامنا نہیں کیا، ہے نا؟ تم یہ گمان کرتے ہو کہ کچھ جادوئی کلمات یاد کر کے انہیں اس کی طرف دیکھ کر پڑھنے سے ہی کامیابی ہاتھ لگ جاتی ہوگی......جیسا کہ کلاس روم میں ہوتا ہے......لیکن حقیقت میں ایسا بالکل نہیں ہے۔ بالکل نہیں......اس وقت انسان کو صرف یہ دکھائی دیتا ہے کہ اس کے اور موت کے درمیان کوئی دوسری شے حائل نہیں ہے۔ صرف ایک ہی چیز بندے کے پاس ہوتی ہے، دماغ یا پھر حوصلہ......ان میں سے جو کوئی بھی موجود ہو......وہ اتنا مضمحل اور بوجھل ہوتا ہے کہ کوئی ڈھنگ کی چیز سوچ نہیں پاتا۔ اگر اسے یہ احساس ہو جائے کہ اس کی موت اگلے کسی بھی پل میں واقع ہو جائے گی یا اسے ایک ہی پل میں اذیت ناک تشدد کا سامنا کرنا ہو یا اس کی نظروں کے سامنے اس کے دوستوں کو بے دردی سے موت کے گھاٹ اتار دیا جانے والا ہو......اساتذہ نے ہمیں اپنی کلاسوں میں یہ کبھی نہیں سکھایا کہ اس طرح کے حالات کے ساتھ کیسے نمٹا جاتا ہے؟، ان کا سامنا کیسے کیا جاتا ہے؟ اور تم دونوں یہاں بیٹھ کر ایسے بات کر رہے ہو جیسے میں بے حد چالاک اور ہوشیار ہوں، اسی لئے زندہ سلامت بچ گیا اور سیڈرک نہایت کاہل اور کند ذہن تھا اسی لئے وہ موت کے منہ میں اتر گیا۔ تم

لوگ یہ سمجھ ہی نہیں پائے کہ اگر والڈی موورٹ کو میری ضرورت نہ ہوتی تو میں بھی ڈیگوری جتنی تیزی سے موت کا لقمہ بن چکا ہوتا......''

''ہم اس طرح کی کوئی بھی بات نہیں کہہ رہے تھے، دوست!'' رون نے بوکھلائے ہوئے انداز میں اس کی طرف دیکھتے ہوئے صفائی دی۔ ''ہم ڈیگوری کی موت کا بھی مذاق نہیں اُڑا رہے تھے۔ ہم ایسا بالکل بھی نہیں کہہ رہے تھے......تم ہماری بات کا بالکل غلط مطلب نکال بیٹھے ہو......'' اس نے اپنی حمایت کیلئے ہرمائنی کی طرف دیکھا جس کا چہرہ اندوہ ناک دکھائی دے رہا تھا۔

''ہیری!'' اس نے بزدلانہ لہجے میں کہا۔ ''کیا تم سمجھ نہیں پا رہے ہو؟ اسی وجہ سے......اسی وجہ سے تو ہمیں تمہاری مدد کی ضرورت ہے......ہمیں یہ جاننے کی ضرورت ہے کہ اس کا سامنا......وال......والڈی موورٹ کا سامنا کرنا حقیقت میں کیسا ہوتا ہے؟......''

پہلی بار ہرمائنی کے منہ سے والڈی موورٹ کا نام نکلا تھا۔ دوسری کسی بھی صفائی کے بجائے اس بات سے ہیری کے اندر گہری طمانیت بھر گئی تھی۔ اس کے منہ سے ہوا ایسے خارج ہوئی جیسے غصے کا غبارہ پچک گیا ہو۔ وہ اپنی کرسی پر واپس بیٹھتا چلا گیا۔ نرم گدی میں دھنستے ہی اس کا احساس اس جانب مبذول ہوا کہ اب اس کا دایاں ہاتھ دوبارہ شدت سے درد میں مبتلا ہوا چکا تھا۔ وہ بری طرح کپکپا رہا تھا۔ اس نے حسرت بھرے انداز سے زمین پر ٹوٹے ہوئے پیالے کی طرف دیکھا، اب اسے احساس ہونے لگا کہ اسے مرٹلاپ کی پتیوں کے مرہم کو یوں پھینکنا نہیں چاہئے تھا۔

''ٹھیک ہے......تو تم اس بارے میں فرصت میں غور کرنا......'' ہرمائنی نے آہستگی سے کہا۔ ''یہ میری درخواست ہے......؟''

ہیری کو یہ بالکل سمجھ آ پایا کہ وہ اس بات کیا جواب دے؟ وہ پہلے ہی اپنے غصے کی بھڑاس پر نادم ہو رہا تھا۔ اس نے محض سر ہلا دیا۔ اسے اس بات کا کوئی اندازہ نہیں ہوا تھا کہ وہ کس بات پر متفق ہو رہا تھا؟......

''ٹھیک ہے......میں اب سونے جا رہی ہوں، رات کافی زیادہ ہو چکی ہے۔'' اس نے دبے ہوئے انداز میں کہا، یہ صاف ظاہر تھا کہ وہ اپنی آواز کی کپکپاہٹ کو سنبھالنے کی پوری کوشش کر رہی تھی۔ ''شب بخیر......''

رون بھی اُٹھ کھڑا ہوا۔

''چلو گے؟'' اس نے ہیری سے کہا مگر اس کی آواز بھی ڈگمگا رہی تھی۔

''اوہ ہاں......بس ایک منٹ ٹھہرو۔'' ہیری نے جواب دیا۔ ''تم چلو! میں اسے صاف کر کے آتا ہوں۔'' ہیری نے فرش پر ٹوٹے ہوئے پیالے کے ٹکڑوں کی طرف اشارہ کیا۔ رون نے سر ہلایا اور سیڑھیوں کی طرف چل دیا۔

ہیری نے چینی مٹی کے ٹوٹے پیالے کی طرف اپنی چھڑی گھماتے ہوئے کہا۔ ''مرمتم......'' پیالے کے بکھرے ہوئے ٹکڑے اپنی جگہ سے اچھلے اور ہوا میں اُڑ کر باہم جڑنے لگے اور پھر پیالہ پہلے جیسا ثابت اور نیا دکھائی دینے لگا مگر اس میں مرٹلاپ کی پتیوں کا مرہم اب موجود نہیں تھا۔

ہیری نے جونہی پیالہ میز پر واپس رکھا تو اسے ایسے لگا کہ جیسے اس کا جسم تھکاوٹ سے چکنا چور ہو چکا ہو۔ اس نے سیڑھیوں کی

طرف دیکھا جو کسی پہاڑ جیسی دکھائی دے رہی تھیں۔ اس کا دل چاہا کہ وہ یہیں کرسی پر ہی ڈھیر ہو کر نیند کی وادیوں میں اتر جائے۔ بہرحال، اس نے اپنی پوری قوت مجتمع کرتے ہوئے اپنے بستر پر جانے کا فیصلہ کیا۔ وہ رون کے تعاقب میں سیڑھیاں چڑھنے لگا جو میلوں لمبی لگ رہی تھیں۔ اس کی ایک اور رات بے چینی اور اضطراب کے عالم میں کٹی۔ اسے طویل راہداریوں اور بند سیاہ دروازے کے خواب نے آگھیرا تھا، جس میں بھٹکتا پھر رہا تھا مگر کوئی راہ نہیں مل رہی تھی۔ جب ہیری اگلی صبح بیدار ہوا تو اس کے ماتھے کا نشان ایک بار پھر بری طرح جل رہا تھا اور تکلیف بھری ٹیسیں اُٹھ رہی تھیں۔

☆☆☆☆

سولھواں باب

# ہاگس میڈ میں ملاقات

تاریک جادو سے تحفظ کے فن سیکھنے کی تجویز دینے کے بعد ہرمائنی نے اگلے دو ہفتوں تک اس ضمن میں کوئی ذکر نہیں چھیڑا۔ امبریج نے ہیری کیلئے جو سزا مقرر کی تھی، وہ بالآخر اپنے اختتام کو پہنچ گئی تھی۔ ہیری کو اس بات کا یقین ہونے لگا تھا کہ اس کے ہاتھ کی پشت پر منقش حروف اب ساری زندگی نہیں مٹ پائیں گے۔ رون نے اس دوران چار مرتبہ خوب جم کر کیوڈچ کی مشقیں کی تھیں، آخری دو دفعہ کی مشقوں کے دوران کوئی بھی اس پر چیخا چلایا نہیں تھا۔ وہ تینوں مسلسل محنت کے بعد تبدیلی ہیئت کی کلاس میں اپنے چوہوں کو غائب کرنے میں کامیاب ہو چکے تھے (یہ الگ بات تھی کہ ہرمائنی تو اب بلیوں کو بھی غائب کرنے لگی تھی) زندگی معمول کی ڈگر پر چل نکلی تھی کہ ستمبر کے آخری ہفتے میں ایک شام پھر اسی تجویز کا ذکر چھڑ گیا۔ وہ تینوں لائبریری میں بیٹھے کتابوں کے ساتھ مغز ماری کر رہے تھے جن میں سے انہیں پروفیسر سنیپ کے دیئے ہوئے مرکب کے اجزأ کے خواص تلاش کرنا تھے۔

''ہیری! میں تم سے بات کرنے کا سوچ رہی تھی۔'' ہرمائنی اچانک بولی۔ ''کیا تم نے تاریک جادو سے تحفظ کے فن کے بارے میں کچھ غور کیا......؟''

''غور کیوں نہیں کروں گا؟'' ہیری نے منہ بسور کر جواب دیا۔ ''جب اتنی خوفناک چڑیل بڑھیا ہمیں وہ مضمون پڑھا رہی ہے تو میں اسے کیسے بھول سکتا ہوں؟''

''اوہ نہیں...... میرا کہنے کا مطلب یہ ہے کہ رون اور میری تجویز کے بارے میں......'' یہ بات سن کر رون کے چہرے پر اچانک خوف پھیل گیا۔ اس نے غصے بھری نظروں سے ہرمائنی کو گھورتے ہوئے تیوریاں چڑھائیں تو ہرمائنی نے جلدی سے بولی۔ ''ٹھیک ہے...... میری تجویز کے بارے میں کہ تم ہمیں سکھاؤ گے......؟''

ہیری نے فوری طور پر کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ 'ایشیائی زہر مار تریاق' نامی کتاب پڑھنے کی اداکاری کرنے لگا۔ وہ یہ بات بھی نہیں کہہ سکتا تھا کہ اس نے تنہائی میں اس بارے میں کبھی غور نہیں کیا تھا۔ اس نے گذشتہ ہفتوں میں اس بارے میں خوب سوچ بچار کی تھی۔ کئی مرتبہ تو وہ اسی نتیجے پر پہنچا تھا کہ یہ سب محض پاگل پن کے سوا اور کچھ نہ ہوگا۔ بالکل اسی طرح جیسے اس رات کو محسوس ہوا تھا جب

ہرمائنی نے اچانک اس کے سامنے یہ تجویز پیش کی تھی۔ بہرکیف، وہ کئی راتوں سے ان جادوئی کلمات کے بارے میں سوچتا رہا جنہوں نے شیطانی جانداروں اور مرگ خوروں کے ساتھ ہوئے مبارزتی مقابلوں میں اس کی سب سے زیادہ معاونت کی تھی۔ درحقیقت وہ غیرمحسوس انداز میں یہ منصوبہ بندی کرنے میں جتا ہوا تھا کہ وہ انہیں کس انداز سے اور کیا کیا سکھائے گا؟

وہ ایشیائی زہرمار تریاق نامی کتاب میں مگن ہونے کی اداکاری کو زیادہ طول بالکل نہیں دے سکتا تھا، لہٰذا اس نے کچھ دیر کی خاموشی کے بعد آہستگی سے کہا۔

''ہاں!...... میں نے...... میں نے اس ضمن میں تھوڑا بہت غور کیا ہے......''

''تو پھر......'' ہرمائنی نے پرامید انداز میں اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''میں کچھ کہہ نہیں سکتا......'' ہیری کو سمجھ میں نہ آپایا کہ اس کی بات کا اور کیا جواب ہوسکتا ہے؟ اس نے رون کی طرف دیکھا۔

رون کو اندازہ ہوگیا کہ ہیری اس بار اس ذکر پر بالکل نہیں چیخا چلایا تو اس نے بھی گفتگو میں قدم رکھنے کا فیصلہ کرلیا۔ وہ مسکراتا ہوا جلدی سے بولا۔ ''سچ پوچھو تو مجھے یہ تجویز شروع سے ہی بڑی عمدہ لگی تھی......'' ہرمائنی کے چہرے پر دھیمی سی مسکراہٹ پھیل گئی۔

ہیری نے بے چینی کے عالم میں کرسی پر بیٹھے بیٹھے پہلو بدلا۔

''تم میری اس بات سے تو بخوبی واقف ہوچکی ہو کہ ان تمام حالات میں زیادہ تر خوش قسمتی کا ہی عمل دخل رہا ہے، ہے نا؟'' اس نے ہرمائنی کو یاد دلاتے ہوئے کہا۔

''مجھے معلوم ہے ہیری!'' ہرمائنی نے آہستگی سے کہا مگر وہ کافی سنبھل کر گفتگو کو آگے بڑھا رہی تھی۔ ''اب یہ اداکاری کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے کہ تم تاریک جادو سے تحفظ کے فن میں بالکل پھوہڑ ہو...... یہ حقیقت ہے کہ تم ایک قابل اور مہارت یافتہ جادوگر ہو۔ گزشتہ سال تم ہی واحد طالب علم تھے جس نے جھٹ پٹ موت کے وار سے نہ صرف مقابلہ کیا تھا بلکہ اس سے بخیریت بچ نکلے تھے۔ تم پشت بان جادو کا تخیل کامیابی سے وضع کرنے کی صلاحیت رکھتے ہو۔ تم ان سب حالات سے نمٹنے کی قوت رکھتے ہو جن کا شکار ہوکر بہت سارے ماہر جادوگر مات کھا چکے ہیں۔ وکٹر ہمیشہ یہی کہتا تھا......''

رون نے اس کی طرف اتنی تیزی سے گردن گھمائی کہ کھٹک کی آواز صاف سنائی دی۔ یوں لگا جیسے اس کی گردن چٹخ گئی ہو۔ اس نے ایک ہاتھ سے گردن کو مسلتے ہوئے طنزیہ لہجے میں کہا۔ ''واقعی!...... ہمیں بھی بتاؤ کہ تمہارے وکی نے کیا کہا تھا......؟''

''آہاہاہا......'' ہرمائنی نے بے ڈھنگے انداز میں قہقہہ لگایا۔ ''اس نے یہ تسلیم کیا تھا کہ ہیری کو وہ جادو بھی آتا ہے جو اسے بھی آتا نہیں ہے حالانکہ وہ تاریک جادو کے مشہور سکول ڈرم سٹرانگ کا نہایت قابل اور لائق طالب علم شمار کیا جاتا ہے اور اپنی پڑھائی کے آخری سال میں ہے۔''

رون کو ہرمائنی کو شک بھری نظروں سے گھور رہا تھا۔

''کیا تم اس سے ابھی تک رابطے میں نہیں ہو؟''

''اگر میں اس سے رابطے میں ہوں بھی تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟'' ہر مائنی نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا البتہ اس کا چہرہ بے حد گلابی ہو گیا تھا۔ ''قلمی دوستی نبھانے میں بھلا کیا قباحت ہے؟''

''وہ صرف تمہارا قلمی دوست نہیں بننا چاہتا تھا؟'' رون نے الزام تراشی کا سہارا لیتے ہوئے کہا۔ ہر مائنی نے اس کی بات پر ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے اپنا سر نفی میں ہلایا اور پھر اس نے اپنی جانب غصے سے گھورتے ہوئے رون کو بالکل نظر انداز کر دیا۔ وہ اپنے اصل موضوع کو بالکل کھونا نہیں چاہتی تھی۔

''پھر تم نے کیا فیصلہ کیا؟......کیا تم ہمیں سکھاؤ گے؟''

''صرف تمہیں اور رون کو......ٹھیک ہے!''

''میری بات دھیان سے سنو!'' ہر مائنی نے پریشانی کے عالم میں کہا۔ ''دیکھو...... ہیری! دوبارہ ناراض مت ہونا...... جہاں تک میرا خیال ہے کہ تمہیں ہر اس فرد کو سکھانا چاہئے جو سیکھنے کا خواہش مند ہو......میرا مطلب ہے کہ ہم یہاں وال......والڈی مورٹ کے خلاف اپنی حفاظت کرنے کے بارے میں بات چیت کر رہے ہیں......اوہ رون! نام سن کر اس طرح مت چونکا کرو۔ ہیری! مجھے یہ صحیح نہیں لگتا کہ ہم یہ موقعہ دوسروں کو نہ دیں......''

ہیری نے کچھ پل تک اس بارے میں غور کیا اور پھر آہستگی سے بولا۔ ''ٹھیک ہے......لیکن میرا خیال نہیں ہے کہ تم دونوں کے علاوہ کوئی تیسرا فرد مجھ سے کچھ سیکھنے پر آمادہ ہو پائے گا...... یاد ہے نا......لوگ مجھے پاگل، من گھڑت افواہیں پھیلانے والا اور سستی شہرت کا متمنی سمجھتے ہیں۔''

''میرا دعویٰ ہے کہ تم یہ دیکھ کر یقیناً حیران رہ جاؤ گے کہ کتنے سارے لوگ تمہاری بات سننے میں دلچسپی رکھتے ہیں۔'' ہر مائنی نے گہری سنجیدگی سے کہا۔ ''سنو!'' وہ ہیری کی طرف کافی جھک گئی تھی۔ اسے تیوریاں چڑھا کر گھورتا ہوا رون نے بھی بات سننے کیلئے اپنا سر ان کے نزدیک کر لیا۔ ''اکتوبر میں ہاگس میڈ کی پہلی سیر وتفریح کے موقع پر......اگر ہم ہر دلچسپی رکھنے والے طالب علم کو قصبے میں ملاقات کیلئے پیغام دیں تو کیسا رہے گا؟ وہاں ہم اس بارے میں کھل کر بات کر سکتے ہیں۔''

''بھلا ہمیں سکول سے باہر یہ کام کرنے کی نوبت کیوں پیش ہوگی؟'' رون نے پوچھا۔

''اس کی وجہ صاف ہے۔'' ہر مائنی نے سر اُٹھا کر کہا۔ وہ اب دوبارہ اس چرمئی کاغذ پر جھک گئی تھی جس پر وہ کافی دیر پہلے چائنیز گوبھی کا خاکہ بنا رہی تھی، وہ بولی۔ ''میرا خیال ہے کہ اگر امبریج کو ہمارے ارادوں کی بھنک پڑ گئی تو وہ کچھ زیادہ خوشی کا اظہار نہیں کریں گی......''

☆☆☆☆

ھیری ہاگس میڈ کی سیر وتفریح والے دن کا بڑا بے چینی سے انتظار کر رہا تھا مگر اسے بات کھٹک بھی رہی تھی۔ ستمبر کے آغاز میں سیریس صرف ایک ہی بار گری فنڈر ہال کے آتشدان میں نمودار ہوا تھا، اس کی خاموشی اور قطع تعلقی سے وہ خاصا پریشان تھا۔ ھیری کو یہ بھی احساس تھا کہ وہ ان لوگوں سے خفا ہوگا کیونکہ انہوں نے اسے ہاگس میڈ میں آنے سے بالکل منع کر دیا تھا۔ اسے اب بھی یہ فکر کھائے جا رہی تھی کہ اگر سیریس منع کرنے باوجود تمام حد بندیوں کو پار کر کے اس سے ملنے کیلئے ہاگس میڈ پہنچ گیا تو پھر کیا ہوگا؟ وہ نہ چاہتے ہوئے بھی یہ منظر اپنے تخیل کے پردوں سے ہٹا نہیں پا رہا تھا کہ ہاگس میڈ کی بڑی شاہراہ پر ایک سیاہ بڑا کتا چوکڑیاں بھرتا ہوا ان کی طرف بڑھتا چلا آ رہا تھا......شاید ڈریکو ملفوائے کی ناک کے بالکل نیچے......

''سنو! اس امر میں اسے قصوروار کیسے ٹھہرایا جا سکتا ہے کہ وہ اس آفت زدہ مکان سے باہر نکل کر آزاد فضا میں سانس لینے کی خواہش رکھتا ہے......'' رون نے بھنوئیں اُٹھا کر کہا، جب ھیری نے اسے اور ہرمائنی کو اپنے خدشے سے آگاہ کیا۔ ''میرا مطلب ہے کہ وہ گذشتہ دو سال سے محکمے کے وفادار ایورز سے چھپ کر زندگی بسر کر رہا ہے، ہے نا؟ بے شک یہ احساس مسرور کن نہ ہو مگر سچ تو یہی ہے کہ وہ اژقبان جیسے جہنم کے مقابلے میں آزاد تو ہے۔ ہے نا؟ یہ بڑی تکلیف دہ بات ہے کہ وہ کئی مہینوں سے اس منہ پھٹ اور گھٹیا گھریلو خرس کے ساتھ ایک تاریک مکان میں قید ہے۔''

ہرمائنی نے رون کی طرف کھا جانے والی نظروں سے دیکھا، اسے گھریلو خرس کے بارے میں رون کا اظہار رائے بے حد ناگوار گزر رہا تھا پھر بھی اس نے موقع کی نزاکت کو بھانپتے ہوئے کریچر کی بے عزتی کو وقتی طور پر نظر انداز کر دینا مناسب سمجھا۔

''مشکل یہ ہے کہ جب وال...... والڈی مورٹ......اور خدا کیلئے رون! اپنے چہرے کو یوں مت بگاڑو...... ہاں! میں کہہ رہی کہ جب تک والڈی مورٹ اپنی روپوشی کو ختم نہیں کرتا ہے، تب تک سیریس کو یہی زندگی بسر کرنا پڑے گی۔ یہی اس کے حق بہتر رہے گا۔ میں صحیح کہہ رہی ہوں نا!......میرا کہنے کا مطلب ہے کہ احمق محکمے کو اس وقت تک سیریس کی بے گناہی کا یقین نہیں آئے گا، جب تک مقتول ان کے سامنے نہیں آئے گا۔ جب ایسا ہوگا تو محکمے کے افراد بلاچوں چراں ڈمبل ڈور کی ہر بات پر یقین کر لیں گے کہ وہ سیریس کے بارے میں سچ کہہ رہے ہیں۔ جب وہ احمق دوبارہ مرگ خوروں کو گرفتار کر لیں گے تو یہ بات سب پر آشکار ہو جائے گی کہ سیریس واقعی مرگ خور نہیں تھا......میرا مطلب ہے کہ ایک ثبوت تو یہی ہے کہ اس کے بازو پر تاریکی کا نشان بالکل نہیں ہے......''

''میرا خیال نہیں ہے کہ وہ کوئی ایسی نادانی کرے گا......وہ ہاگس میڈ آنے کا خطرہ بالکل مول نہیں لے گا۔'' رون نے ھیری کی ہمت بندھائی۔ ''وہ جانتا ہے کہ اگر اس نے ایسا کچھ کیا تو ڈمبل ڈور سخت ناراض ہوں گے۔ میرا خیال ہے کہ سیریس کو بے شک ڈمبل ڈور کی یہ پابندی اچھی نہ لگتی ہو مگر یہ سچ ہے کہ وہ ان کی بات کو ہوا میں نہیں اُڑاتا ہے......''

دونوں کی کوشش کے باوجود ھیری اپنے خوف پر قابو نہ پا سکا۔ اس کے چہرے پر ہوائیاں اُڑی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ ہرمائنی نے اس کی کیفیت بھانپ لی۔

''دیکھو! رون اور میں ان لوگوں کو ٹٹول رہے ہیں جو ہمارے خیال میں تاریک جادو سے تحفظ کے فن کو سیکھنے میں واقعی دلچسپی رکھتے ہیں۔ دو تین لوگ اس معاملے میں سنجیدہ دکھائی دے رہے ہیں، ہم نے ان سے ہاگس میڈ میں تفصیلی بات چیت کیلئے کہہ دیا ہے۔'' ہرمائنی نے بات کا موضوع پلٹتے ہوئے کہا۔

''چلو اچھی بات ہے......'' ہیری نے آہستگی سے کہا مگر اس کے دماغ میں سیریس کے اندیشے ابھی تک سر اُٹھائے ہوئے تھے۔

''ہیری! خود کو سنبھالو......اس بات کی فکر میں مت گھلو جو ابھی ہوئی ہی نہیں ہے۔ تمہارے پاس سیریس کے علاوہ بھی بے شمار کام ہیں، جنہیں پہلے نمٹانا بہت ضروری ہے......'' ہرمائنی بالآخر چڑ کر بولی۔

یہ سچ تھا کہ ہرمائنی نے بالکل صحیح کہا تھا۔ ہیری اپنا ہوم ورک بھی بمشکل کر پا رہا تھا حالانکہ اب اس کی حالت اور معمول پہلے کی نسبت کافی بدل چکے تھے۔ اسے اب ہر شام امبریج کے دفتر میں جا کر سزا کاٹنا نہیں پڑتی تھی۔ اس کی جگہ پر نئی تبدیلی یہ رونما ہوئی تھی کہ رون اور ہیری کو ہفتے میں دو بار کیوڈچ کے میدان میں کھیل کی مشقیں کرنا پڑتی تھیں۔ جہاں تک رون کا تعلق تھا تو وہ اپنے ہوم ورک کے معاملے میں ہیری سے بھی بہت پیچھے رہ گیا تھا۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ وہ پری فیکٹ بھی تھا......اسے سکول کے ضروری امور سے بھی نمٹنا پڑتا تھا۔ یہ الگ بات تھی کہ ان دونوں کی بہ نسبت ہرمائنی کے پاس زیادہ مضامین تھے اور اسے زیادہ ہوم ورک ملتا تھا۔ وہ پری فیکٹ کی ذمہ داریاں نبھانے کے ساتھ ساتھ نہ صرف اپنا تمام ہوم ورک کر لیتی تھی بلکہ گھریلو خرسوں کیلئے کپڑوں کی بنائی کیلئے بھی وقت نکال لیتی تھی۔ ہیری کو یہ تسلیم کرنا پڑا کہ وہ واقعی بنائی کے کام میں کافی ماہر ہو چکی تھی۔ اب اس کی بنی ہوئی ٹوپیوں اور موزوں میں واضح فرق دکھائی دینے لگا تھا۔

بالآخر وہ دن آ ہی گیا۔ ہفتے کے اختتام پر جب وہ صبح بیدار ہوئے تو وہ دن کافی سہانا، دھوپ سے نہایا ہوا اور ہوادار تھا۔ ہاگس میڈ کی سیر کیلئے یہ ایک بہترین دن تھا۔ صبح کے ناشتے سے فارغ ہو کر طلباء طالبات بے تابی سے فلیچ کے سامنے ایک قطار میں جمع ہوتے چلے گئے۔ وہ اپنے ہاتھ میں پکڑی ہوئی ایک طویل فہرست میں طلباء کے ناموں کی جانچ پڑتال کر رہا تھا۔ اس فہرست میں ان افراد کے نام موجود تھے جنہیں قصبے میں گھومنے پھرنے کیلئے ان کے والدین اور سرپرستوں نے رضامندی سے اجازت دی تھی۔ ایک غمگین ٹیس سی اُٹھی جب ہیری نے یہ یاد کیا کہ اگر اس پر سیریس کی شفقت کا ہاتھ نہ ہوتا تو یقیناً وہ آج اس سیر و تفریح سے موقع پر اُداس نظروں سے ان سب کو رخصت کر رہا ہوتا۔

ہیری جب فلیچ کے پاس پہنچا تو اس نے ناک آگے بڑھا کر ایک تیز سانس اپنے پھیپھڑوں میں اتاری جیسے وہ ہیری کے اردگرد کسی بو کو سونگھنے کی کوشش کر رہا ہو، پھر اس نے سر ہلا دیا۔ فلیچ کے جبڑے بھنچے ہوئے مگر ہلتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ ہیری لاپروائی سے باہر نکل گیا۔ وہ پتھر کی سیڑھیاں اتر کر کھلی دھوپ میں داخل ہوا اور خنکی بھرے دن میں گھاس کے میدان پر چلنے لگا۔

''ار...... یہ تمہیں فلیچ ناک لگا کر سونگھ کیوں رہا تھا؟'' رون نے تعجب بھرے لہجے میں پوچھا۔ وہ تینوں چوڑے راستے سے

گزرتے ہوئے بیرونی صدر دروازے کی طرف جارہے تھے۔

''میرا خیال ہے کہ وہ میرے کپڑوں میں گوبر بموں کی بدبو تلاش کررہا تھا۔'' ہیری نے دھیمے انداز میں ہنستے ہوئے کہا۔ ''اوہ! میں تمہیں یہ بات تو بتانا ہی بھول گیا تھا......''

اس نے چلتے چلتے سیریس کو خط بھیجنے والا سارا واقعہ تفصیل سے سنایا۔ اس نے یہ بھی بتایا کہ فلیچ خط بھیجنے کے کچھ ہی پل بعد وہاں دندناتا ہوا گھس آیا تھا اور تھوک اُڑاتے ہوئے اس سے خط مانگنے لگا۔ اسے یہ دیکھ کر تعجب ہوا کہ ہرمائنی کو یہ واقعہ کافی دلچسپ لگ رہا تھا۔ ہیری کی بہ نسبت کہیں زیادہ دلچسپ......

''اس نے تمہیں بتایا کہ اسے یہ اطلاع خفیہ ذرائع سے معلوم ہوئی ہے کہ تم آج گوبر بموں کا آرڈر بھیجنے جارہے ہو؟ مگر اسے یہ خفیہ اطلاع کس نے دی ہوگی؟''

''معلوم نہیں......'' ہیری نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔ ''ممکن ہے کہ ملفوائے کی شرارت ہو۔ اس نے سوچا ہو کہ اس طرح ہیری مصیبت میں پھنس جائے...... جو اس کیلئے مزیدار بات ہے۔''

وہ پتھر کے بلند ستونوں کے درمیان سے نکل کر آگے بڑھے، جن کے اوپر پنکھ والے پتھر کے بارہ مجسمے ہوا میں معلق کھڑے تھے۔ وہ قصبے کی طرف جانے والی شاہراہ پر بائیں جانب گھوم گئے۔ تیز ہوا کے تھپیڑے ان کے بالوں کو اُڑا رہے تھے، جس سے بالوں کی لٹیں بار بار ان کی آنکھوں کے سامنے آجاتی تھیں۔

''ملفوائے؟'' ہرمائنی نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔ ''ممکن ہے...... ہاں یہ ہوسکتا ہے۔''

وہ جب قصبے کی بیرونی سرحد پر پہنچے تو بھی اسی فکر میں غلطاں رہے کہ فلیچ کو خبر کیسے ہوئی؟

''تم نے بتایا نہیں کہ ہم جا کہاں رہے ہیں؟'' ہیری نے اچانک پوچھا۔ ''کیا تھری بروم سٹکس میں......؟''

''نہیں نہیں......'' ہرمائنی چونک کر بولی۔ وہ اپنے خیالوں کی گہرائیوں میں غرق تھی۔ ''وہ جگہ تو ہر وقت پُر ہجوم رہتی ہے۔ اس کے علاوہ وہاں کافی شور شرابہ ہوتا ہے۔ ہمیں پرسکون جگہ کی ضرورت تھی، اسی لئے میں نے طلباء وطالبات سے کہہ دیا تھا کہ ہم دوسرے بار ہاگس ہیڈ میں ملاقات کریں گے۔ تم تو جانتے ہی ہو...... وہ مرکزی شاہراہ سے کچھ ہٹ کر واقع ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ وہاں کا ماحول ...... کچھ گڑبڑ ہے...... مگر وہاں عام طور پر طلباء نہیں جاتے ہیں، اسی لئے مجھے یقین ہے کہ وہاں کوئی ناپسندیدہ فرد ہماری بات سن نہیں پائے گا۔''

وہ مرکزی شاہراہ کے بازار میں پہنچے اور زونکو کی جوک شاپ کے قریب سے آگے بڑھ گئے۔ وہاں انہیں فریڈ اور جارج اپنے دوست لی جارڈن کے ہمراہ دکھائی دیئے، ان کے ہاتھوں میں بڑے بڑے پیکٹ دیکھ کر انہیں قطعاً حیرانی نہیں ہوئی۔ وہ کچھ فاصلے پر موجود پوسٹ آفس کے پاس پہنچے، جہاں سے وقفے وقفے سے سینکڑوں الو باہر نکلتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ وہ اس سے کچھ دور

جا کر ایک اور سڑک پر مڑ گئے۔ ہیری کو سڑک کے اختتام پر ایک چھوٹی سی سرائے دکھائی دی۔ دروازے کے باہر زنگ آلود موٹی سلاخ پر لٹکا ہوا ایک پرانا سائن بورڈ نظر آ رہا تھا۔جس کا رنگ اُڑ چکا تھا اور بورڈ کے وسط میں ایک جنگلی سؤر کے کٹے ہوئے سر کی تصویر بنی ہوئی تھی۔ جو ایک سفید میلے کپڑے پر رکھا ہوا تھا، کٹی ہوئی گردن کے گرد خون کے سوکھے دھبے موجود تھے۔ وہ جب دروازے کے نزدیک پہنچے تو سائن بورڈ خود بخود ہوا میں ہل جل کرتے ہوئے کھڑ کھڑانے لگا۔ وہ تینوں لکڑی کے بھاری بھرکم دروازے کے باہر کھڑے ہو کر کسی قدر جھجکے۔

''اوہو......اندر چلو!'' ہرمائنی نے تھوڑی سی گھبراہٹ کے ساتھ کہا۔ ہیری سب سے پہلے دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔

تھری بروم سٹکس کے مقابلے میں یہ بار بالکل مختلف دکھائی دے رہا تھا۔اس وسیع اور کشادہ بار میں صفائی ستھرائی کے ساتھ ساتھ رونق کا احساس طبیعت پر خوشگوار اثر ڈالتا تھا۔ جبکہ ہاگس ہیڈ کا بار ایک چھوٹے، میلے اور بے حد گندے کمرے پر مشتمل تھا، جس میں بکریوں کی مینگوں جیسی بدبو بھری ہوئی تھی۔ بار کی کھڑکیوں کے شیشوں پر دھول کی اتنی موٹی تہہ چڑھی ہوئی تھی کہ باہر کی روشنی بھی اندر نہیں آ پا رہی تھی جس کے باعث بار کے اندر تاریکی کچھ زیادہ ہی پھیلی ہوئی تھی۔ بار کا ماحول کسی قدر روشن بنانے کیلئے موم بتیوں کا سہارا لیا گیا تھا جو مختصر سی روشنی فراہم کر رہی تھیں۔ بار کے اندر لکڑی کے کھردری اور گرد سے اَٹی ہوئی میزیں بھی تھیں۔ جن کے گرد پرانے زمانے کے بینچ رکھے ہوئے تھے۔ ہیری کو پہلی نظر میں یہ دھوکا ہوا کہ بار کا فرش مٹی کا بنا ہوا ہے مگر جب انہوں نے فرش پر قدم جمائے تو احساس ہوا کہ وہ پتھر ہے، جس کے اوپر صدیوں کی دھول کی موٹی تہہ جم چکی تھی۔

اچانک ہیری کو یاد آیا کہ جب وہ پہلے سال کی پڑھائی کر رہا تھا تو ہیگرڈ نے بتایا تھا کہ 'ہاگس ہیڈ میں بہت عجیب لوگ آتے ہیں' یہ تب کی بات ہے جب اس نے ہیری کو مطلع کیا تھا کہ ہاگس ہیڈ میں ایک نقاب پوش اجنبی سے اس نے ڈریگن کا انڈہ جیتا تھا۔اس وقت ہیری اس بات پر بے حد حیران ہوا تھا کہ اسے نقاب پوش کا چہرہ کیوں دکھائی نہیں دیا تھا؟ بہرحال، اب اس نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا تھا کہ ہاگس ہیڈ میں اپنے چہرہ کو چھپا کر رکھنا ایک طرح کا فیشن تھا۔ کاؤنٹر کے قریب ایک شخص بیٹھا ہوا تھا، جس کا پورے کا پورا چہرہ جھریوں سے بھرا ہوا تھا حالانکہ اس کی مونچھوں پر ایک سوراخ دکھائی دے رہا تھا، جس میں وہ دھڑا دھڑ دُھواں اگلتے ہوئے مشروب کے گلاس پر گلاس انڈیل رہا تھا۔ دو نقاب پوش ایک کھڑکی کے قریب والی میز پر بیٹھے ہوئے تھے۔ اگر وہ یارک شائر کے واضح لہجے میں بات چیت نہ کر رہے ہوتے تو ہیری یقیناً انہیں روح کھچڑ قرار دیتا۔ آتشدان کے قریب کسی قدر تاریکی میں ایک جادوگرنی بیٹھی ہوئی، جس کے بدن پر سیاہ اور موٹا چوغہ لپٹا ہوا تھا۔اس کی انگلیاں تک سیاہ چوغے کے اندر پوشیدہ تھیں۔ انہیں صرف اس کی لمبی ناک ہی دکھائی دے رہی تھی کیونکہ وہاں سے چوغہ کافی حد تک اُٹھا ہوا تھا۔

ہیری نے بار کے وسط میں ٹھہر کر اس سیاہ چوغے والی جادوگرنی کو مشکوک نظروں سے ٹٹولا اور ہرمائنی کی طرف گردن گھما کر سرگوشی نما لہجے میں بولا۔ ''مجھے معلوم نہیں...... ہرمائنی! کیا تم نے یہ سوچا ہے کہ اس سیاہ چوغے کے نیچے امبریج بھی تو ہو سکتی ہے؟''

ہرمائنی نے سیاہ چوغے والی جادوگرنی کے خدوخال پر باریک بینی سے نظر ڈالی۔

''نہیں! امبریج اس عورت کے مقابلے میں پستہ قد ہے۔'' اس نے آہستگی سے جواب دیا۔'' ویسے بھی اگر امبریج یہاں آ بھی جائے تو وہ ہمیں کسی بھی طرح روک نہیں سکتی کیونکہ میں نے ایک یا دو بار نہیں بلکہ بار بار پڑھا ہے کہ سکول کے ضابطہ قوانین کے مطابق ہم کوئی غلط کام نہیں کر رہے، جس کے لئے ہماری گرفت ہو۔ میں نے اس بارے میں خصوصاً پروفیسر فلٹ وک سے سوال کیا تھا کہ کیا سکول کے طلباء ہاگس ہیڈ بار میں جا سکتے ہیں؟ تو انہوں اثبات میں جواب تو دیا تھا مگر ساتھ یہ تاکید بھی کی تھی کہ ہمیں وہاں کے برتن استعمال نہیں کرنا چاہئے، بہتر ہوگا کہ اپنے گلاس ساتھ لے کر جائیں۔ اس کے علاوہ میں نے پڑھائی کے گروہوں اور ہوم ورک کرنے والے گروہوں کے بارے میں بھی تمام قوانین کو اچھی طرح دیکھ لیا ہے۔ ان میں یقینی طور پر گروہ بندیاں کرنے اور اکٹھے مل بیٹھنے کی عام اجازت ہے۔ بہرحال، میں تو صرف اپنے پروگرام کا کھلا اعلان نہیں کرنا چاہ رہی تھی......''

''تم نے صحیح کیا...... خاص طور پر تم جو کام شروع کرنے جا رہی ہو، یہ ہوم ورک کے گروہ جیسا بالکل نہیں ہے...... ہے نا؟'' ہیری نے بمشکل کہا کیونکہ اس کا حلق بری طرح سوکھ چکا تھا۔

اسی لمحے عقبی دروازے سے بار کا مالک اندر داخل ہوا اور ان کی طرف بڑھا۔ وہ بوڑھا شخص چڑ چڑے مزاج والا دکھائی دیتا تھا، اس کے لمبے بال اور بھورے رنگ کی کھچڑی داڑھی تھی، وہ کافی طویل قامت مگر ضرورت سے زیادہ دبلا پتلا تھا۔ اسے دیکھ کر ہیری کو احساس ہوا کہ اسے اس نے پہلے بھی کہیں دیکھا تھا......

''کیا چاہئے؟'' اس نے غراتے ہوئے خشک لہجے میں پوچھا۔

''تین بٹر بیئر......'' ہرمائنی جلدی سے بولی۔

بار کا بوڑھا مالک اپنے پرانے کاؤنٹر کے نیچے جھکا اور دھول سے اَٹی ہوئی تین گندی بوتلیں نکال کر کاؤنٹر پر دھم سے رکھ دیں۔

''چھ سکل......'' اس نے کڑک لہجے میں کہا۔

''ٹھہرو! میں دیتا ہوں......'' ہیری نے جلدی سے کہا اور چاندی کے سکے نکال کر اس کے حوالے کئے۔ بوڑھے مالک نے ناپسندیدہ نظروں سے ہیری کو گھورا۔ ایک پل کیلئے اس کی نظر ہیری کے ماتھے پر رُک گئی، پھر وہ مڑا اور اس نے ہیری کے دیئے ہوئے پیسے لکڑی کی ایک پرانی تجوری کی دراز میں ڈال دیئے۔ دراز پیسے وصول کرنے کیلئے خود بخود کھلا اور پیسے لینے کے بعد خود ہی بند ہو گیا تھا۔ رون، ہیری اور ہرمائنی نے بار کے خالی کونے کا انتخاب کیا جو کاؤنٹر سے الگ اور دور تھا۔ وہ پرانی میز کے پیچھے بینچ کھینچ کر بیٹھ گئے۔ ان کی نظریں بار میں چاروں طرف کا معائنہ کر رہی تھیں۔ گندی بھوری پپڑی دار جھریوں والے شخص نے کاؤنٹر پر اپنی گانٹھ دار انگلیاں بجائیں تو بوڑھے مالک نے دُھواں اُگلتے ہوئے مشروب کا ایک اور گلاس اس کے حوالے کر دیا۔

''ہیری! تمہیں معلوم ہے کہ ہم یہاں جو بھی چاہیں بآسانی حاصل کر سکتے ہیں۔'' رون نے بار میں چاروں طرف دیکھتے ہوئے

جوشیلے انداز میں کہا۔ ''میں پورے یقین کے ساتھ دعویٰ کرتا ہوں کہ بوڑھا شخص ہمیں بغیر کسی تردد کے کچھ بھی دے دے گا...... ویسے کافی دنوں سے آتشی فائر وہسکی پینے کو دل چاہ رہا ہے......''

''شرم کرو رون!......تم ایک پری فیکٹ ہو......'' ہرمائنی غرا کر بولی۔

''اوہ ہاں!...... یہ بات تو میں بھول ہی گیا تھا......'' رون نے جلدی سے بولا، چند لمحے پہلے پھیلنے والی مسکراہٹ فوراً غائب ہوگئی تھی۔

ہیری نے اپنی بٹر بیئر کی بوتل کا میلا کارک کھول کر ایک گھونٹ حلق میں اتارا۔

''تو ہم سے ملاقات کیلئے کون کون آنے والا ہے؟'' ہیری نے ہرمائنی سے پوچھا۔

''بس دو چار لوگ ہی ہوں گے......'' ہرمائنی نے اپنی گھڑی کی طرف دیکھتے ہوئے جواب دیا۔ وہ متفکر نظروں سے دروازے کی جانب دیکھنے لگی۔ ''میں نے انہیں یہی وقت بتایا تھا کہ وہ یہاں پہنچ جائیں۔ میرا خیال ہے کہ انہیں معلوم ہوگا کہ ہاگس ہیڈ کہاں ہے؟ اوہ دیکھو! شاید کوئی آرہا ہے......''

بار کا دروازہ کھلا۔ دھول بھرا نیم تاریک کمرہ ایک لمحے کیلئے دو حصوں میں بٹ گیا۔ پھر اگلے ہی لمحے باہر سے آنے والی روشنی اوجھل ہوگئی اور کمرہ دوبارہ تاریک دکھائی دینے لگا۔ اندر آنے والی بھیڑ نے روشنی کو اپنی عقب میں چھپا لیا تھا۔

پہلے تو ڈین تھامس اور لیونڈر کے ساتھ نیول اندر چلا آیا پھر اس کے پیچھے پیچھے پاروتی پاٹیل اور پدما پاٹیل کے ساتھ (ہیری کے پیٹ میں عجیب سی کھلبلی مچ گئی) چوچینگ اور عام طور اس کے ساتھ دکھائی دینے والی کھی کھی کرنے والی سہیلی اندر آئی۔ اس کے بعد لونا لوگڈ تنہا ہی وہاں پہنچی، جو اتنی کھوئی کھوئی چل رہی تھی کہ محسوس ہوتا تھا کہ اتفاق سے وہاں بھٹک آئی ہو۔ اس کے بعد کیٹی بل، ایلیسا سپن نٹ اور انجلینا جانسن، کولن اور ڈینس کریوی بھائی، ارنئ میک ملن، جسٹن فنچ فلے چلی اور ہانا ایبٹ اندر آئے۔ پھر لمبی چٹیا والی ہفل پف فریق کی ایک لڑکی اندر داخل ہوئی جس کا نام ہیری کو معلوم نہیں تھا۔ اس کے بعد ریون کلا فریق کے تین لڑکے اندر آئے۔ جن کے بارے میں ہیری کو یقین تھا کہ ان کے نام انتھونی گولڈسٹین، مائیکل کارنر اور ٹیری بوٹ ہوں گے۔ پھر جینی اندر داخل ہوئی، جس کے عقب میں ایک بھورے بالوں والا دبلا پتلا لڑکا تھا، جس کی ناک کچھ اُٹھی ہوئی تھی۔ ہیری کو ہلکا سا یاد آیا کہ وہ ہفل پف کی کیوڈچ ٹیم کا کھلاڑی تھا۔ سب سے آخر میں فریڈ اور جارج ویزلی اپنے دوست لی جارڈن کے ہمراہ بار میں پہنچے۔ تینوں کے ہاتھوں میں بڑے بڑے پیکٹ پکڑے ہوئے تھے، ہیری جانتا تھا کہ ان میں زونکو کی جوک شاپ سے خریدا ہوا سامان ہی ہوگا۔

''دو چار لوگ...... یہ دو چار لوگ ہیں......'' ہیری نے بھرائی ہوئی آواز میں ہرمائنی کو کہا۔

''غصہ مت کرو...... دراصل سب کو یہ تجویز کافی دلچسپ اور پرکشش لگی تھی۔'' ہرمائنی نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔ ''رون! میرا خیال ہے کہ کچھ اور بنچ اپنی طرف کھینچ لو......''

بوڑھا مالک ایک گلاس کونہایت گندے کپڑے سے پونچھ رہا تھا۔اس میلے کپڑے کو دیکھ کر ایسا محسوس ہوتا تھا کہ جیسے اسے کبھی دھونے کی نوبت ہی نہ آئی ہو۔ وہ گلاس کو پونچھتے پونچھتے رُک گیا اور گم صم نظروں سے ان کی طرف دیکھنے لگا۔شاید اس نے اپنے بار میں اتنا ہجوم پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔

''مزاج بخیریت......'' فریڈ سب سے پہلے کاؤنٹر کی طرف لپکا۔ پھر وہ وہیں سے اپنے ساتھیوں کو شمار کرنے لگا۔'' کیا ہمیں...... پچیس بٹر بیئر مل سکتی ہیں......؟''

بوڑھے مالک نے ایک مرتبہ اس کی طرف خونخوار نگاہوں سے گھورا اور پھر اگلے لمحے چڑچڑے انداز میں اپنے میلے کپڑے کو کاؤنٹر پر پھینکا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے فریڈ نے اس کے پسندیدہ کام میں رکاوٹ ڈال دی ہو۔ پھر وہ کاؤنٹر کے نیچے جھک کر دھول بھری بٹر بیئر کی بوتلیں نکال نکال کر کاؤنٹر پر دھم دھم رکھتا چلا گیا۔

''موج مستی سے پہلے......'' فریڈ نے ساتھیوں کی طرف بٹر بیئر کی بوتلیں بڑھاتے ہوئے کہا۔'' سب لوگ اپنا اپنا چندہ نکال لیں......میرے پاس ان سب کیلئے پیسے بالکل نہیں ہیں......''

ہیری مبہوت انداز میں بیٹھا یہ سب منظر دیکھتا رہا۔ تمام لوگ بوتلیں پکڑنے کے بعد اپنے اپنے چوغوں کی جیبوں میں سکے کھنگالنے لگے۔ ہیری اس بات پر جزبز ہو رہا تھا کہ اتنے سارے لوگ آخر وہاں کس لئے جمع ہوئے تھے؟ اچانک اس کے ذہن میں یہ خوفناک خیال ابھرا کہ شاید وہ اس سے گذشتہ سال کے حادثے کے بارے میں تفصیلی تقریر کی توقع رکھتے ہوں گے۔ یہ خیال آتے ہی وہ تیزی سے ہرمائنی کی طرف مڑا۔

''تم نے ان لوگوں کو کیا بتایا تھا؟'' ہیری نے آہستگی سے پوچھا۔'' وہ مجھ سے کس چیز کی توقع کر رہے ہیں؟''

''میں تمہیں بتا تو دیا تھا کہ وہ تمہاری بات سننا چاہتے ہیں۔'' ہرمائنی نے اطمینان سے کہا۔ ہیری کے چہرے کی رگیں کھنچنے لگی اور وہ غصیلی نظروں سے اسے گھورنے لگا تو وہ فوراً بول اُٹھی۔'' تمہیں ابھی کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ پہلے میں ان لوگوں سے بات کروں گی......''

نیول نے ان کے بالکل مدمقابل نشست پر بیٹھ کر ان کی طرف مسکراتے ہوئے دیکھا اور معصومانہ انداز میں بولا۔'' کیسے ہو ہیری؟''

ہیری نے جواباً مسکرانے کی پوری کوشش کی مگر وہ خاموش ہی رہا۔اس کا گلا لمحہ لمحہ سوکھتا جا رہا تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے حلق میں کانٹے اُگ آئے ہوں۔ چو چینگ ابھی ابھی اس کی طرف دیکھ کر مسکرائی تھی اور وہ رون کے دائیں پہلو میں بیٹھ گئی۔ سرخی مائل سنہرے اور گھنگھریالے بالوں والی اس کی سہیلی بالکل خوش نہیں دکھائی دے رہی تھی۔ ایسا لگتا تھا جیسے وہ مجبوری کے تحت ہی وہاں آئی تھی۔ اس نے ہیری کی طرف بے یقینی کے عالم میں دیکھا تو ہیری سمجھ گیا کہ اگر اس کے بس میں ہوتا تو وہ وہاں قدم رکھنا بھی پسند نہ کرتی......

دو دو تین تین کر کے سب لوگ ھیری، رون اور ہر مائنی کے سامنے نیم دائروی شکل میں بیٹھ گئے۔ ان میں کچھ تو نہایت متجسس دکھائی دے رہے تھے، گہرا اشتیاق ان کے چہروں سے جھلک رہا تھا۔ کچھ سپاٹ چہرے کے ساتھ کسی اعلان کے منتظر دکھائی دیتے تھے۔ لونا لوگڈ کھوئی کھوئی بیٹھی خلا میں گھور رہی تھی۔ جب سب اپنی اپنی نشستوں پر اطمینان سے بیٹھ گئے تو باہمی گفتگو کا سلسلہ ختم ہو گیا اور سب کی نگاہیں ھیری کے چہرے پر جم گئیں۔

''ار......'' ہر مائنی نے بولنا شروع کیا، وہ اپنے ذہن میں جملوں کو ترتیب دے رہی تھی۔ وہ گھبرائی ہوئی دکھائی دے رہی تھی اور اس کی آواز معمول سے زیادہ اونچی تھی۔ ''اوہ......سب ٹھیک ہے......امید ہے سب کے مزاج اچھے ہوں گے......''

سب کی نظریں خود بخود ھیری سے ہٹ کر ہر مائنی کی طرف گھوم گئیں۔ ان میں سے کئی بار بار کبھی ہر مائنی کو اور کبھی ھیری کو پلٹ پلٹ کر استفہامیہ نظروں سے دیکھتے رہے۔

''اچھا......تو......ہاں......! آپ سب لوگ جانتے ہی ہوں گے کہ ہم سب یہاں کیوں جمع ہوئے ہیں۔ معاملہ کچھ یوں ہے کہ ھیری کے ذہن میں یہ خیال آیا ہے......میرا کہنے کا مطلب ہے کہ (ھیری نے اسے غصیلی نظروں سے دیکھا)......میرے ذہن میں یہ خیال آیا...... یہ زیادہ اچھا رہے گا کہ جو لوگ تاریک جادو سے تحفظ کا فن سیکھنا چاہتے ہیں......میرا مطلب ہے کہ عملی طور پر سچ مچ پڑھنا چاہتے ہیں......اس طرح کا مذاق بالکل نہیں جو کہ امبریج ہمارے کر رہی ہے۔'' (ہر مائنی کی آواز میں اعتماد کی شدت بڑھنے لگی اور وہ اب گھبرایا کپکپا نہیں رہی تھی)...... ''میں جانتی ہوں کہ کوئی بھی اس نصابی سلسلے کو تاریک جادو سے تحفظ کے فن کی پڑھائی نہیں کہہ سکتا۔ (بالکل صحیح کہا......شاندار......بہت اچھے۔ انتھونی گولڈسٹین نے بیچ میں آواز لگائی جس سے ہر مائنی کا حوصلہ اور بلند ہو گیا تھا) تو مجھے محسوس ہوا کہ یہ زیادہ اچھا رہے گا کہ ہم معاملے کو اپنی مدد آپ کے تحت حل کریں اور سنجیدگی سے کوئی لائحہ عمل بنائیں......''

ہر مائنی نے سب کے چہروں کا جائزہ لیا اور وقفے وقفے سے ھیری کو بھی کنکھیوں سے ٹٹولا پھر وہ آگے بولی۔ ''میں یہاں واضح کر دوں کہ میری مراد یہ ہے کہ ہم صحیح اور رائج طریقے سے ہی اس مضمون کو پڑھیں اور حقیقی معنوں میں اپنی حفاظت کا فن سیکھیں۔ صرف لفظی یا اسباق کی پڑھائی سے ہی نہیں بلکہ جادوئی کلمات کو چھڑی کے ساتھ عملی طور پر استعمال کریں......''

''میں پورے یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ تم تاریک جادو سے تحفظ کے فن کے او ڈبلیو ایل امتحانات میں پاس ہونا چاہتی ہو، ہے نا؟'' مائیکل کارنر نے کہا جو اسے بغور دیکھ رہا تھا۔

''اس میں کوئی شک نہیں!'' ہر مائنی نے فوراً جواب دیا۔ ''لیکن میں اس سے بھی کہیں زیادہ اہمیت اس بات کو دیتی ہوں کہ ہمیں تاریک جادو کے خوفناک ہتھکنڈوں سے دفاع سیکھنا چاہئے کیونکہ......'' اس نے ایک گہری سانس لی اور پھر بھرپور اعتماد کے ساتھ کہا۔ ''کیونکہ لارڈ والڈی مورٹ لوٹ آیا ہے......''

ھیری کو جس صورت حال کی توقع تھی بالکل ویسا ہی منظر دیکھنے کو ملا۔ چو چینگ کی سہیلی کی چیخ نکل گئی اور اس نے خود پر بٹر بیئر

چھلکالی۔ ٹیری بوٹ اچانک چونک اُٹھا۔ پدما پاٹیل پر کپکپی طاری ہوگئی۔ نیول کے منہ سے عجیب سی آواز نکل گئی، جسے اس نے فوراً کھانسی میں بدلنے میں کامیابی پالی تھی۔ بہرحال، وہ سب ہرمائنی کو چھوڑ کر عجیب سی نظروں سے ہیری کی طرف دیکھنے لگے ان کی آنکھوں میں پھیلے بے شمار سوال ہیری آسانی سے پڑھ سکتا تھا۔

''تو......اس کا طریق کار کچھ یوں ہوگا۔'' ہرمائنی نے جلدی سے کہا۔''اگر تم سب ہمارے ساتھ اس مہم میں شامل ہونا چاہتے ہو، ہمیں پہلے مرحلے پر یہ فیصلہ لینا ہوگا کہ ہم اس کام کو کیسے......''

ہفل پف کی کیوڈچ ٹیم کے سنہرے بالوں والے کھلاڑی نے ہرمائنی کی بات قطع کر دی اور بیچ میں بول پڑا۔''اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ 'تم جانتے ہو کون؟' لوٹ آیا ہے......؟''

''ڈمبل ڈور اس بات پر یقین رکھتے ہیں اور......'' ہرمائنی نے جواب دینا چاہا۔

''تمہارا کہنے کا مطلب یہ ہے کہ ڈمبل ڈور اس کی بات پر یقین رکھتے ہیں...... ہے نا؟'' سنہرے بالوں والے لڑکے سے ہیری کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''او......تمہاری تعریف......؟'' رون نے تھوڑی بدتہذیبی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔

'''زکریا س سمتھ......' لڑکے سے تندخو لہجے میں کہا۔''میرا خیال ہے کہ ہمیں یہ جاننے کا پورا پورا حق ہے کہ وہ ایسا کیوں کہتا پھرتا ہے کہ 'تم جانتے ہو کون؟' لوٹ آیا ہے؟''

''سنو......'' ہرمائنی نے تیز لہجے میں جلدی سے کہا۔''اس ملاقات کا یہ مقصد قطعی نہیں ہے کہ ایسی باتوں کو چھیڑا جائے......''

''تم رہنے دو ہرمائنی......'' ہیری بیچ میں بول اُٹھا۔

اسے ابھی ابھی یہ سمجھ میں آ گیا تھا کہ اتنے سارے لوگ وہاں کیوں آئے تھے؟ اس نے سوچا کہ ہرمائنی کو اس بات کا پہلے سے اندازہ ہونا چاہئے تھا۔ ان میں کچھ لوگ......شاید زیادہ تر لوگ......یہی امید باندھ کر وہاں آئے تھے کہ وہ ہیری کی کہانی، اس کی زبانی سن سکیں گے......

''میں یہ کیوں کہتا ہوں کہ تم جانتے ہو کون؟ لوٹ آیا ہے؟'' اس نے زکریا س سمتھ کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے دُہرایا۔ ''گذشتہ سال میں نے اسے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا اور یہ بات ڈمبل ڈور نے تمام سکول کو صاف بتا دی تھی......اگر تمہیں ان کی بات پر بھروسہ نہیں ہے تو تمہیں میری بات پر بھی یقین نہیں ہو پائے گا۔ اس لئے میں کسی کو بھی کو یہ یقین دلانے کیلئے اپنی یہ دوپہر برباد نہیں کرنا چاہتا......''

جب ہیری نے بولنا شروع کیا تھا کہ بیشتر لوگوں نے اپنی سانسیں روک لی تھیں۔ ہیری کو یہ محسوس ہوا کہ بار کا بوڑھا مالک اس کی باتیں غور سے سن رہا تھا۔ وہ ابھی تک اسی گلاس کو گندی جھاڑن سے لگاتار پونچھے جا رہا تھا اور گلاس پہلے سے بھی زیادہ گندا کر رہا تھا۔

''ڈمبل ڈور نے ہمیں گذشتہ سال صرف اتنا بتایا تھا کہ 'تم جانتے ہو کون؟' نے سیڈرک کو ہلاک کر ڈالا تھا اور تم ڈیگوری کی لاش ہوگورٹس میں لائے تھے۔ انہوں نے ہمیں پوری بات بالکل نہیں بتائی تھی اور نہ ہی یہ واضح کیا تھا کہ ڈیگوری کی موت کن حالات میں اور کیسے واقع ہوئی؟ میرا خیال ہے کہ ہم سب کو حقیقت سے باخبر ہونا چاہئے......'' زکریاس نے ہیری کی بات کو نظرانداز کرتے ہوئے تلخ لہجے میں کہا۔

''اگر تم یہ سننے کی توقع لے کر یہاں آئے ہو کہ والڈی مورٹ جب کسی کو قتل کرتا ہے تو کیسا محسوس ہوتا ہے؟ تو میں اس بارے میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا۔'' ہیری نے غصے کے عالم میں کہا۔ ان دنوں اس کا غصہ ناک تلا دھرا رہتا تھا جواب اس کے قابو سے باہر نکلتا ہوا دکھائی دے رہا۔ وہ اپنے تئیں یہ طے کر چکا تھا کہ وہ چوچینگ کی طرف بالکل نہیں دیکھے گا۔ اسی لئے اس نے اپنی بھڑکتی ہوئی نظروں کو زکریاس کے بگڑے ہوئے چہرے پر جمائے رکھا۔ ''میں یہاں پر سیڈرک ڈیگوری کے بارے میں بھی کوئی بات نہیں کرنا چاہتا...... سمجھ گئے؟ اگر تم یہی کچھ جاننے کیلئے یہاں تک آئے تو میں تمہیں یہی مشورہ دوں گا کہ تم واپس جا سکتے ہو......''

اس نے خونخوار نظروں سے ہرمائنی کو دیکھا، اسے اندازہ ہوا کہ یہ سب اسی کی غلطی تھی۔ اس نے ہیری کا خواہ مخواہ سب کے سامنے تماشہ بنا کر رکھ دیا تھا۔ یہ واضح ہو چکا تھا کہ وہ سب وہاں ہیری کی عجیب اور پُراسرار کہانی ہی سننے کیلئے وہاں جمع ہوئے تھے۔ مگر ان میں سے کوئی بھی اپنی جگہ سے ہلا تک نہیں...... زکریاس سمتھ بھی اپنی نشست پر جما رہا...... البتہ وہ ہیری کی طرف عجیب نظروں سے گھور گھور کر دیکھتا رہا۔

''کافی ہے......'' ہرمائنی نے خاموشی دیکھ کر کہا۔ اس کی آواز دوبارہ بہت ہی اونچی ہو گئی تھی۔ ''ہمیں ملاقات کے مقصد کی طرف آنا ہوگا...... جیسا کہ میں کہہ رہی تھی کہ اگر تم لوگ اپنی حفاظت کرنے کا فن واقعی سیکھنا چاہتے ہو تو ہمیں یہ لائحہ عمل ترتیب دینا ہوگا کہ ہم اس عمل کو کیسے سرانجام دیں گے؟ ہم کتنی بار ملاقات کریں گے اور ملاقات کہاں ممکن ہو سکے گی؟''

''کیا یہ بات سچ ہے کہ تم پشت بان جادو کا تخیل نمودار کر سکتے ہو؟'' پشت پر لمبی چٹیا لٹکائے ایک لڑکی نے ہیری کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ اس بات پر وہاں بیٹھے سبھی لوگوں کے چہروں پر تجسس پھیل گیا اور وہ آپس میں چہ میگوئیاں کرنے لگے۔

''ہاں!'' ہیری نے کسی قدر روکھے پن سے کہا۔

''حقیقی اور مکمل عکس والا تخیل......؟''

اس کے سوال سے ہیری کو کچھ یاد آنے لگا۔

''ار...... کیا تم میڈم بونز کو تو نہیں جانتی ہو؟'' اس نے جلدی سے پوچھا۔

وہ لڑکی مسکرائی۔

''وہ میری آنٹی ہیں۔'' اس نے جواب دیا۔ ''میرا نام سوزن بونز ہے۔ انہوں نے مجھے تمہارے مقدمے کی سماعت کے بارے

میں بتایا تھا۔تو کیا یہ سچ ہے کہ تم تم قطبی ہرن کے مکمل عکس کو حقیقت میں نمودار کر لیتے ہو......؟''

''ہاں!'' ہیری نے آہستگی سے جواب دیا۔

''ارے واہ ہیری...... یہ تو کمال کی بات ہے۔'' لی جارڈن نے کافی متاثر دکھائی دیتے ہوئے کہا۔'' مجھے تو اس بارے میں ذرا سا بھی معلوم نہیں تھا......''

''ممی نے رون کو کڑی ہدایت کی تھی کہ وہ اس معاملے کا ذکر کسی سے بھی نہ کرے۔ان کا کہنا تھا کہ تم ویسے ہی لوگوں کی نگاہوں میں جم جاتے ہو......'' فریڈ نے ہیری کی طرف مسکرا کر دیکھتے ہوئے کہا۔

''انہوں نے کچھ غلط نہیں کہا تھا۔'' ہیری نے سرگوشی نما لہجے میں کہا جس پر قریب بیٹھے ہوئے دو تین طلباء ہنس دیئے تھے۔تنہا بیٹھی ہوئی سیاہ چوغے والی جادوگرنی نے اپنی کرسی پر کسی قدر حرکت کی۔

''کیا تم نے ڈمبل ڈور کے دفتر میں رکھی ہوئی تلوار سے دیوہیکل باشی ناگ کو نہیں مار ڈالا تھا؟'' ٹیری بوٹ نے پوچھا۔'' جب میں وہاں گذشتہ سال گیا تھا تو دیوار پر لگی ایک تصویر نے مجھے یہ بتایا تھا......''

''ہاں! یہ سچ ہے، میں نے ایسا کیا تھا......'' ہیری نے دھیرے سے کہا۔

جسٹن فنچ فلے سیٹی بجانے لگا۔ کریوی بھائیوں نے ایک دوسرے کی طرف تعجب بھری نظروں سے دیکھا۔ لیونڈر براؤن نرم لہجے میں بولی۔'' واہ ہیری! تم تو چھپے رستم نکلے......'' ہیری کو اب اپنے کالر کے پاس حرارت بڑھنے کا احساس ہونے لگا تھا۔اس نے یہ طے کر لیا تھا کہ وہ ہر طرف دیکھ لے گا مگر چو چینگ کی طرف ہرگز نگاہ نہیں اُٹھائے گا۔

''ہمارے پہلے سال کی پڑھائی کے دوران اس نے فارس پتھر بھی تو بچایا تھا......'' نیول نے سب کی طرف چہرہ گھماتے ہوئے بتایا۔

''فارس نہیں پارس پتھر......'' ہرمائنی نے آہستگی سے اس کی تصحیح کرتے ہوئے کہا۔

''ہاں ہاں وہی......'' نیول نے گردن ہلاتے ہوئے کہا۔'' اس نے اس کیلئے 'تم جانتے ہو کون؟' سے مقابلہ بھی کیا تھا......''

ہائنا ایبٹ کی آنکھوں کی پتلیاں دائروی انداز میں گھوم گئیں۔

''صرف اتنا ہی نہیں......'' اچانک چو چینگ بول اُٹھی۔ ہیری کے سب ارادے خاک ہو کر رہ گئے اور اس کی آنکھیں لاشعوری طور پر اس کے چہرے پر گھوم گئیں۔ وہ اس کی طرف دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔ جس سے اس کے پیٹ میں ایک بار پھر کھلبلی مچنے لگی تھی۔ ''اس نے گذشتہ سال سہ فریقی ٹورنامنٹ بہت سارے خطرناک ہدف پار کئے تھے۔ ڈریگن سے مقابلہ، جل مانسوں سے مڈبھیڑ اور بھیانک جانوروں کو مات دی تھی......''

میز پر بیٹھے سب لوگ حیرانگی کے عالم میں آپس میں چہ میگوئیاں کرنے لگے۔ ہیری کے دماغ میں عجیب سی ہلچل برپا تھی۔ وہ

اپنے چہرے کو سپاٹ رکھنے کیلئے کوشاں تھا تا کہ وہ زیادہ خوشی کا اظہار نہ کر پائے۔خوش ہونے والی بات تو تھی...... چوچینگ نے اس کی سب کے سامنے کھل کر تعریف کر دی تھی، ان تعریفی کلمات کے باعث اس کیلئے وہ سب کہنا کافی مشکل ہو گیا تھا جسے وہ چند لمحے پہلے ادا کرنے کا فیصلہ کر چکا تھا......

''سنو!'' وہ بمشکل بولا۔ سب لوگ خاموش ہو کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔''میں...... میں مصنوعی فخر کی اداکاری نہیں کرنا چاہتا ہوں...... یہ سچ ہے کہ مجھے ان تمام معاملات میں کہیں نہ کہیں سے مدد حاصل ہوتی رہی تھی......''

''ڈریگن سے مقابلہ کرتے ہوئے تو کوئی تمہاری مدد نہیں کر رہا تھا......'' مائیکل کارنر نے جلدی سے کہا۔''میں نے خود دیکھا تھا کہ تم نے شاندار پرواز کے ساتھ اسے مات دی تھی......''

''ہاں! یہ میں مانتا ہوں......'' ھیری نے آہستگی سے کہا۔ وہ یہ محسوس کر رہا تھا کہ اس بات سے اختلاف کرنا سراسر ناانصافی ہوگا۔

''اور گرمیوں کی چھٹیوں میں روح کھچڑوں کے حملے سے بچنے کیلئے تو کسی نے تمہاری مدد نہیں کی تھی، ہے نا؟ اسی لئے تو تم پر مقدمہ بن گیا تھا......'' سوزن نے اچانک کہا۔

''یہ بات نہیں......'' ھیری نے کچھ کہنا چاہا پھر گہری سانس لے کر دوبارہ بولا۔''میں یہ تسلیم کرتا ہوں کہ میں نے ان میں کچھ کام کسی کی مدد کے بغیر بھی کئے ہیں لیکن جو بات میں باور کرانے کی کوشش کر رہا ہوں، وہ یہ ہے کہ......''

''کیا تم ان میں کوئی چیز ہمیں دکھانے سے گریز کرنے کی کوشش کر رہے ہو؟'' زکریاس سمتھ نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

اس سے پہلے ھیری اسے کوئی جواب دے پاتا، رون بیچ میں کود پڑا۔

''میں تمہیں ایک مشورہ دینا چاہتا ہوں کہ تم اپنا منہ بند رکھو گے تو یہ زیادہ بہتر رہے گا۔''

رون اب زکریاس کو ایسی نظروں سے گھور رہا تھا کہ وہ اسے اُٹھا کر زمین پر پٹخنے سے زیادہ بہتر اور کوئی کام سرانجام نہیں دینا چاہے گا۔ زکریاس کا چہرہ یکدم سرخ ہو گیا تھا۔

''ہم سب یہاں اس سے سیکھنے کیلئے یہاں جمع ہوئے ہیں اور اب وہ یہ ثابت کر رہا ہے کہ وہ ان میں کوئی بھی چیز دوبارہ نہیں دُہرا سکتا ہے۔'' اس نے تلخی سے کہا۔

''اس نے ایسی کوئی بات نہیں کی ہے۔'' فریڈ نے غرا کر کہا۔

''کیا تم یہ چاہتے ہو کہ ہم تمہارے کانوں کی میل اچھی طرح صاف کر دیں؟'' جارج نے کرخت لہجے میں کہا اور اس نے ایک پیکٹ میں سے زونکو کی جوک شاپ سے خریدی ہوئی ایک لمبی اور خطرناک دکھائی دینے والی لوہے کی سلاخ باہر نکال لی۔

''یہ کانوں کے علاوہ بدن کے دوسرے حصوں پر کارآمد ثابت ہوتی ہے۔'' فریڈ نے مزید کہا۔''یہ اچھی طرح جان لو کہ ہمیں اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے کہ اسے کہاں ڈالنا زیادہ مناسب رہے گا؟''

''ٹھیک ہے......اب ہم بات آگے بڑھاتے ہیں۔'' ہر مائنی نے جلدی سے صورت حال کو سنبھالتے ہوئے کہا۔''اصل معاملہ تو یہ ہے کہ کیا ہم اس بات پر متفق ہو پائیں گے کہ ہم واقعی ہیری سے کچھ سیکھنے کے خواہش مند ہیں؟''

سب کے چہروں پر نیم رضامندی کے آثار دکھائی دینے لگے اور وہ ہاتھ اُٹھا کر اتفاق رائے کا اظہار کرنے لگے۔ زکریاس نے اپنے ہاتھ باندھے رکھے مگر وہ خاموش رہا۔ شاید اس کی وجہ صرف یہی تھی کہ اس کی توجہ اسی لوہے کی سلاخ پر جمی ہوئی تھی جو اب فریڈ کے ہاتھ میں تھی۔

''ٹھیک ہے......'' ہر مائنی نے طمانیت بھری آواز میں کہا۔ وہ کافی مسرور دکھائی دے رہی تھی کہ بالآخر معاملہ کسی حد تک تو سلجھ گیا تھا۔''اب اگلا سوال یہ اُٹھتا ہے کہ ہم یہ عملی مشق کتنی بار کریں گے؟ جہاں تک میرا خیال ہے کہ ہفتے میں کم از کم ایک بار تو اس کا اہتمام ضرور ہونا ہی چاہئے......''

''ایک منٹ......'' انجلینا نے تیزی سے کہا۔''ہمیں اس بات کا پورا پورا خیال رکھنا ہوگا کہ وہ دن کم از کم ہماری کیوڈچ کی مشقوں کا نہیں ہونا چاہئے۔''

''اور ہماری کیوڈچ مشقوں کا بھی نہ ہو......'' چوچینگ نے حصہ لیتے ہوئے کہا۔

''اور ہماری بھی......'' زکریاس سمتھ نے موقع بھانپتے ہوئے کہا۔

''ہم اس کیلئے رات کا وقت منتخب کریں گے تا کہ کسی کا بھی کوئی حرج نہ ہو۔'' ہر مائنی نے پرسکون لہجے میں کہا۔''جیسا کہ تم لوگوں کو یہ تو معلوم ہی ہوگا کہ یہ کام نہایت اہمیت کا حامل ہے، ہم وال......والڈی مورٹ کے مرگ خوروں سے اپنی حفاظت کرنے کا فن سیکھ رہے ہیں......''

''تم نے بالکل صحیح کہا ہر مائنی!'' ارنئی میک ملن نے جوشیلے انداز میں کہا۔ ہیری کافی دیر اس بات کا منتظر تھا کہ وہ ابھی کیوں نہیں بولا تھا؟''یقینی طور پر میں متفق ہوں کہ یہ کام نہایت ہی اہمیت کا حامل ہے، شاید اس سال یہ ہمارا سب سے خاص کام ہی ہوگا حالانکہ ہمارے اوڈبلیوایل امتحانات بھی تو آ رہے ہیں۔'' اس نے چاروں طرف جوشیلے انداز میں دیکھا جیسے اسے یہ توقع ہو کہ سب لوگ مل کر یہ کہیں گے کہ ایسی بات نہیں ہے۔ جب کوئی بھی کچھ نہیں بولا تو اس نے مزید آگے کہا۔''میں حیرت انگیز طور پر یہ بات ابھی تک نہیں سمجھ پایا ہوں کہ محکمے نے ان خاص حالات میں ہم پر اتنی فضول اور عجیب استاد کیوں مسلط کر دی ہے؟ یہ بات تو صاف ہے کہ وہ 'تم جانتے ہو کون؟' کی واپسی کو مسترد کرنے کی پوری جدوجہد کر رہی ہے مگر ہمیں ایک ایسی استاد کے زیر نگرانی پڑھائی کرانا، جو حفاظتی جادوئی کلمات کے استعمال کرنے سے ہمیں جان بوجھ کر روک رہی ہے؟ آخر یہ سب کیا ہے؟''

''ہمارا ذاتی خیال ہے کہ امبریج ہمیں حفاظتی جادو سیکھنے سے صرف اس لئے روک رہی ہے کہ انہیں یہ لگتا ہے......ان کے ذہن میں یہ احمقانہ خیال گردش کر رہا ہے کہ ڈمبل ڈور دراصل سکول کے طلباء و طالبات کا استعمال اپنے سپاہیوں کے طور پر کر سکتے ہیں۔ ان

کا خیال ہے کہ وہ ہمیں محکمے کے خلاف بغاوت کیلئے اکسا سکتے ہیں اور استعمال بھی کر سکتے ہیں۔''

یہ سن کر قریباً سب لوگ اپنی جگہ پر مبہوت ہو کر رہ گئے تھے۔صرف لونا لوگڈ معمول کے انداز میں بیٹھی ہر مائنی کو دیکھ رہی تھی۔وہ بولی۔''ہاں! یہ بات تو دل کو لگتی ہے، دور کی کوڑی ہے نا؟ پھر بھی فج کے پاس ذاتی فوج بھی تو ہے......''

''یہ تم کیا کہہ رہی ہو؟'' ہیری اس کے چونکا دینے والے انکشاف پر بھونچکا رہ گیا۔

''بالکل......ان کے پاس جلا کر بھسم کر دینے والی آتشی مخلوق 'شیمپو پات' کی بڑی فوج موجود ہے۔'' لونا لوگڈ نے سنجیدہ لہجے میں بتایا۔

''بالکل غلط......ان کے پاس ایسا کچھ نہیں ہے۔'' ہر مائنی نے دوٹوک انداز میں کہا۔

''میں جانتی ہوں کہ ان کے پاس ہے......'' لونا لوگڈ نے پر اعتماد لہجے میں کہا۔

''یہ شیمپو پات کیا چیز ہوتے ہیں؟'' نیول نے کسی قدر خوفزدہ لہجے میں پوچھا۔

''کہا جاتا ہے کہ وہ درحقیقت جہنم کے دیو ہیکل عفریت ہوتے ہیں جو خالص آگ سے بنے ہیں اور جنگلوں کے جنگل لمحوں میں جلا کر بھسم کر ڈالتے ہیں۔'' لونا لوگڈ نے وضاحت کرتے ہوئے کہا اور اس کی باہر نکلی ہوئی گول آنکھیں مزید چوڑی ہو گئیں، جس سے وہ پہلے کی بہ نسبت مزید ڈراؤنی اور خبطی دکھائی دینے لگی۔

''نیول! یہ سب قصہ کہانیوں کی باتیں ہیں، سچ تو یہ ہے کہ وہ حقیقت میں بالکل نہیں ہوتے ہیں۔'' ہر مائنی نے منہ بسور کر نیول کو تسلی دیتے ہوئے کہا۔

''وہ حقیقت ہیں......کوئی من گھڑت جانور نہیں......'' لونا لوگڈ نے احتجاج کرتے ہوئے کہا۔

''اس بات کا کوئی حقیقی ثبوت آج تک نہیں مل پایا ہے......'' ہر مائنی نے تیز لہجے میں کہا۔

''اس دنیا میں فطرت کے ہزار رنگ ہیں، بہت ساری مخلوقات ایسی ہیں جنہیں دیکھنے کیلئے طاقتور بصارت کی ضرورت ہوتی ہے، تم چونکہ عقل کی اندھی ہو، اسی لئے تم ہر ثبوت اپنی ناک کے نیچے تلاش کرنا چاہتی ہو۔تمہارے نہ ماننے سے حقیقت بدل تو نہیں سکتی......حالانکہ بے شمار جادوئی مخلوق کے محققین اُن کی موجودگی تسلیم کر چکے ہیں......'' لونا لوگڈ نے ناپسندیدہ نظروں سے ہر مائنی کو دیکھتے ہوئے کہا۔

''اونہہ ہونہہ......'' اچانک بار میں ایک آواز گونجی تو تمام طلباء کے چہروں کا رنگ فق ہو گیا اور وہ گھبرا کر ادھر ادھر دیکھنے لگے۔مگر جلد ہی ان کے چہروں پر بشاشیت لوٹ آئی اور وہ ہنسنے لگے۔دراصل جینی نے پروفیسر امبریج کے لہجے کی عمدہ نقل اتاری تھی۔وہ بولی۔''ہم اصل موضوع سے بھٹک گئے ہیں، ہم یہ فیصلہ کر رہے تھے کہ تاریک جادو سے اپنی حفاظت سیکھنے کیلئے ہمیں ہفتے میں کتنی بار ملاقات کرنا ہو گی؟''

''اوہ ہاں!'' ہرمائنی نے جلدی سے کہا۔''شکریہ جینی! تم نے بالکل صحیح نشاندہی کی، ہم یہاں اسی سلسلے میں بات کر رہے تھے۔''

''میرا خیال ہے کہ ہفتے میں ایک بار زیادہ موزوں رہے گا۔'' لی جارڈن نے کہا۔

''مگر یہ خیال......'' انجلینا نے کچھ بولنا چاہا۔

''ہاں...... ہاں! ہم کیوڈچ کے شیڈول بارے میں سب جانتے ہیں۔'' ہرمائنی نے فوراً اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔''دوسرا مرحلہ یہ طے کرنا باقی ہے کہ ملاقات کی جگہ کونسی ہوسکتی ہے؟''

یہ معاملہ طے کرنا کچھ زیادہ ہی مشکل تھا۔ کسی نے اپنی رائے دینے کی کوشش نہیں کی اور گہری خاموشی چھا گئی۔

''شاید کسی خالی کلاس روم کا استعمال کیا جاسکتا ہے؟'' ڈین نے خاموشی توڑتے ہوئے کہا

''یہ زیادہ ٹھیک رہے گا۔'' رون نے جلدی سے کہا۔''میک گوناگل ہمیں اپنا خالی کلاس روم استعمال کرنے کی اجازت دے سکتی ہیں۔ جب ہیری اپنے سہ فریقی ٹورنامنٹ کی تیاریاں کر رہا تھا تو اس وقت انہوں نے اس بات کی کھلی اجازت دیدی تھی۔''

رون کی بات سننے کے بعد ہیری کو یہ پورا یقین تھا کہ اس مرتبہ میک گوناگل اتنی مہربان ثابت نہیں ہوں گی۔ یہ بھی سچ تھا کہ انہوں نے ہرمائنی کو مشترکہ پڑھائی اور ہوم ورک کیلئے گروپ بندی کی اجازت دے دی تھی مگر ہیری کو واضح طور پر محسوس ہو رہا تھا کہ وہ اس قسم کی گروپ بندی کی توکڑی مخالفت کریں گی۔

''ٹھیک ہے...... ہم آئندہ دنوں میں کوئی نہ کوئی جگہ تلاش کر ہی لیں گے۔'' ہرمائنی نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔''پہلی باضابطہ ملاقات کا وقت اور تاریخ طے کرنے کے بعد سب لوگوں کو اطلاع کر دی جائے گی۔''

اس نے اپنے ہینڈ بیگ میں ہاتھ ڈال کر اس میں سے ایک چرمئی کاغذ برآمد کیا۔ پھر اس نے جھکتے ہوئے گلا صاف کیا جیسے وہ کوئی اہم بات کہنے کیلئے خود کو تیار کر رہی ہو۔

''میرا...... میرا خیال ہے کہ یہاں پر موجود ہر فرد کو اپنا نام اس چرمئی کاغذ پر لکھ دینا چاہئے تاکہ ہمیں یہ علم رہے کہ اس ملاقات میں کون کون شریک ہوا تھا؟ اس کے علاوہ مجھے یہ بتانے میں کوئی عار نہیں ہے کہ......'' اس نے گہری سانس کھینچتے ہوئے آگے کہا۔''ہم سب کو اس تمام معاملے کو راز رکھنا ہوگا اور کسی کو اس کی بھنک بھی نہیں پڑنے دینا ہوگی۔ میرا کہنے کا مطلب یہ ہے کہ ہم اس چرمئی کاغذ پر یہ حلف دے رہے ہیں کہ ہم امبریج یا کسی اور کو یہ سب تفصیل نہ بتانے کا وعدہ کرتے ہیں۔''

فریڈ نے چرمئی کاغذ پکڑا اور بخوشی اس پر نام لکھ کر دستخط کر دیئے۔ ہیری کی توجہ فوراً اس طرف مبذول ہوئی کہ اس فہرست میں اپنا نام لکھنے اور دستخط کرتے ہوئے طلباء کے چہروں پر خوشی یا رضامندی کے جذبات بالکل نہیں تھے۔

''اوہ......'' زکریاس نے آہستگی سے ہنکار بھری اور کاغذ لینے سے انکار کر دیا جو جارج نے اس کی طرف بڑھایا تھا۔''سنو!...... میرا خیال ہے کہ ارنئی مجھے اس بارے مطلع کر دے گا اگلی ملاقات کب اور کہاں ہوگی......؟''

لیکن ارنئی تو خود دستخط کرنے سے جھجکتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ ہرمائنی نے کڑی نظروں سے بھنوئیں تانتے ہوئے اس کی طرف دیکھا۔

''میں......دیکھو!......ہم پری فیکٹ ہیں۔'' ارنئی نے جلدی سے کہا۔''اگر یہ چرمئی کاغذ کسی کے ہاتھ لگ گیا تو......میرا مطلب ہے......تم نے ابھی ابھی خود ہی کو کہا ہے کہ اگر امبرتج کو علم ہو گیا تو......''

''تم نے تو کہا تھا کہ اس سے زیادہ اہمیت کا حامل کوئی دوسرا کام نہیں ہو سکتا۔'' ہیری نے اسے یاد دلاتے ہوئے کہا۔

''میں......ہاں ٹھیک ہے......میں یہ بات تسلیم کرتا ہوں......میں تو بس!'' ارنئی ہکلاتے ہوئے انداز میں ٹوٹی پھوٹی کر رہا تھا۔

''ارنئی! تمہارا کیا خیال ہے کہ میں اس کاغذ کر لاپروائی سے ادھر ادھر یونہی پھینک دوں گی؟'' ہرمائنی نے چڑچڑے انداز میں کہا۔

''نہیں نہیں......میں ایسا بالکل نہیں سمجھتا......'' ارنئی نے جلدی سے کہا۔ اس کے چہرے پر تفکرات کے بادل ابھی تک چھائے ہوئے تھے۔''ہاں! ٹھیک ہے......میں دستخط کر دیتا ہوں۔''

ارنئی کے بعد دوسرے کسی نے اڑپھس کا مظاہرہ نہیں کیا۔ ہیری نے یہ بھی دیکھ لیا تھا کہ چوچینگ کی سہیلی نے اپنا نام لکھنے سے پہلے چوچینگ کی طرف قہرآلود نظروں سے دیکھا تھا۔ پھر جب آخری طالبعلم زکریاس نے بھی اپنے دستخط کر دیئے تو ہرمائنی نے چرمئی کاغذ اپنے قبضے میں لیتے ہوئے اسے احتیاط سے تہہ لگائی اور اسے ہینڈ بیگ کے اندر رکھ لیا۔ اب وہاں موجود تمام لوگوں کے چہروں پر عجیب سے جذبات پھیلے ہوئے تھے، ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے انہوں نے نہ چاہتے ہوئے کوئی کڑوی گولی نگل لی ہو......

''ٹھیک ہے، اب کافی وقت ہو گیا ہے۔'' فریڈ نے اپنی نشست چھوڑتے ہوئے کہا۔''جارج، لی اور مجھے کچھ ضروری سامان کی خریداری کرنا ہے۔ تم لوگوں سے بعد میں ملاقات ہو گی۔''

دو تین تین کر کے اس ٹولی کے باقی لوگ بار سے نکلتے چلے گئے۔ چوچینگ نے باہر نکلنے سے پہلے اپنے ہینڈ بیگ کی زپ لگانے میں کافی وقت خرچ کر دیا تھا۔ اس نے سر کو ڈھانپنے والے جالی دار کپڑے کو اپنے چہرے کے سامنے کافی نیچے تک گرا دیا۔ اس کی سہیلی بے چینی سے اس کے ساتھ کھڑی محض اپنی زبان کو سٹکتی رہی۔ چوچینگ کا چہرہ دیکھ کر ایسا لگا کہ اس کے پاس اپنی سہیلی کے ساتھ جانے کے علاوہ کوئی دوسرا راستہ نہ تھا۔ جب وہ اپنی سہیلی کے ہمراہ دروازے سے باہر نکل رہی تھی تو اس نے پلٹ کر ہیری کی دیکھا اور ہاتھ ہلا کر الوداع کا اشارہ کیا۔ ہیری نہ چاہتے ہوئے بھی کافی کوشش کے باوجود اپنی جگہ پر پہلو بدل کر رہ گیا تھا۔

''ٹھیک ہے، میرا خیال ہے کہ پہلے دور میں ہی سب کچھ ٹھیک ٹھاک ہو گیا ہے۔'' ہرمائنی نے خوشی سے پھولے نہ سماتے ہوئے کہا۔ اب وہ ہاگس ہیڈ بار کے نیم تاریک کمرے میں نکل کر باہر کھلی دھوپ میں پہنچ چکے تھے۔ ہیری اور رون کے ہاتھوں میں گندی اور دھول میں اَٹی بٹر بیئر کی بوتلیں ابھی تک موجود تھیں۔

''یہ زکریاس تو نہایت چغد انسان ہے۔'' رون نے نفرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کی نفرت بھری نگاہیں دور جاتے ہوئے زکریاس کا احاطہ کئے ہوئے تھیں۔

''مجھے بھی وہ کچھ زیادہ پسند نہیں ہے۔'' ہرمائنی نے تسلیم کرتے ہوئے کہا۔ ''لیکن جب میں ہفل پف کی میز پر ارنئی اور ہائنا سے بات چیت کر رہی تھی تو اس نے میری گفتگو سن لی تھی۔ وہ پہلی ملاقات میں شامل ہونے میں دلچسپی کا اظہار کرنے لگا تو میں کیا کرسکتی تھی؟ ویسے بھی میرا خیال ہے کہ جتنے زیادہ لوگ ہوں گے، یہ اتنا ہی اچھا رہے گا...... میرا کہنے کا مطلب ہے کہ اگر مائیکل کارنر اگر جینی کے ساتھ ڈیٹنگ نہیں کر رہا ہوتا تو وہ اور اس کے دوست شاید نہ آتے......''

بٹر بیئر کی بوتل میں سے آخری لمبا گھونٹ اتارتے ہوئے رون کا حلق جیسے بند ہو گیا، اسے زور کا اچھو لگا اور منہ میں بھری ہوئی بٹر بیئر کے چھینٹے اچھل کر سامنے ہوا میں اُڑنے لگے۔

''یہ کیا بکواس کر رہی ہو؟'' رون نے غصے سے تمتماتے ہوئے کہا۔ اس کے کانوں کی لوئیں گوشت کی مانند سرخ پڑ گئی تھیں۔

''جینی اس کے ساتھ ڈیٹنگ کر رہی ہے؟...... میری بہن اس کے ساتھ گھوم رہی ہے...... تمہارا کیا مطلب ہے...... مائیکل کارنر؟''

''جو مجھے محسوس ہوا وہ میں نے کہہ دیا...... محض اسی وجہ سے وہ اس کے دوست یہاں آئے تھے...... یہ تو واضح ہے کہ خود حفاظتی جادو کو سیکھنے میں ان کی دلچسپی موجود ہے مگر...... اگر جینی نے مائیکل کو یہ سب نہ بتایا ہوتا تو......''

''یہ کب ہوا؟...... اس نے یہ دوستی کب لگائی؟'' رون بے تابی سے چیخا۔

''مجھے یاد پڑتا ہے کہ وہ ژلبال رقص کی تقریب میں ملے تھے، پھر ان میں دوستی ہوئی جو دوستی سے چاہت میں بدل گئی...... وہ گذشتہ سال کے اواخر میں ہی ڈیٹنگ کرنے لگے تھے۔'' ہرمائنی نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔ وہ اب مرکزی شاہراہ پر پہنچ چکے تھے۔ ہرمائنی سکرایون شافٹ کی پنکھ قلموں والی دُکان کے سامنے رُک گئی، جہاں کھڑکی کے شلف میں تیتر کے پنکھ والے قلموں کی دیدہ زیب ورائٹی سجائی گئی تھی۔ ''اوہ...... میں ایک نیا قلم خریدنا چاہوں گی......''

وہ تیزی سے دکان کے اندر چلی گئی۔ ہیری اور رون نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور پھر وہ بھی اس کے تعاقب میں اندر چل دیئے۔

''مائیکل کارنر ان میں سے کونسا والا تھا......؟'' رون نے دانت بھینچ کر غصے سے پوچھا۔

''جس کی رنگت تھوڑی سانولی تھی......'' ہرمائنی نے لاپروائی سے جواب دیا۔

''وہ تو مجھے ذرا سا پسند نہیں ہے......'' رون نے ناگواری سے کہا۔

''بڑی حیرت کی بات ہے...... کیا تمہیں اس کے ساتھ ڈیٹ پر جانا تھا؟'' ہرمائنی نے دھیمی مسکراہٹ کے سے آہستگی سے کہا۔

رون کے چہرے پر سرخی اور بڑھ گئی۔ وہ ہرمائنی کے پیچھے پیچھے لپکتا ہوا پھر رہا تھا۔ جب وہ تانبے کے ڈبوں میں بند قلموں کے

قریب سے گزرے تو رون نے غصے اور حیرت کے ملے جلے جذبات میں غراتے ہوئے کہا۔ ''جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے، وہ تو ہیری کو پسند کرتی تھی......؟''

ہرمائنی نے چونک کر اس کی طرف مترحم نظروں سے دیکھا اور پھر اپنا سر اثبات میں ہلایا۔

''یہ سچ ہے کہ جینی ہیری کو پسند کرتی تھی مگر اس نے کچھ عرصہ پہلے ہی ہیری کی سرمہری کو دیکھتے ہوئے شکست تسلیم کر لی تھی اور اس بات کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ اب وہ تمہیں ناپسند کرنے لگی ہے، بس اس کی ترجیحات بدل گئی ہیں۔'' ہرمائنی نے ہمدردانہ انداز میں ہیری کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ جب وہ ایک لمبی سیاہی مائل سنہری قلم کو الٹ پلٹ کر دیکھ رہی تھی۔

ہیری ان دونوں کی بک بک سے الگ، ابھی تک چو چینگ کے ہاتھ ہلاتے ہوئے منظر اور دھیمی مسکان میں ڈوبا ہوا تھا۔ شاید اسی لئے اسے یہ موضوع رون کی مانند زیادہ دلچسپ اور ضروری محسوس نہیں ہو رہا تھا۔ رون تو حقیقت معلوم ہونے پر طیش سے تلملا رہا تھا اور اپنی بھڑاس نکالنے کے بہانے ڈھونڈ رہا تھا۔ اچانک ہیری کو وہ بات سمجھ میں آ گئی جس کی جانب ابھی تک اس کی توجہ مبذول نہ ہو پائی تھی۔

''اوہ! اسی لئے وہ اب میرے سامنے کھل کر بات کر لیتی ہے؟'' اس نے ہرمائنی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''پہلے تو وہ میرے سامنے آ کر صحیح طرح سے بول بھی نہیں پاتی تھی، ہے نا؟''

''تم بالکل صحیح کہا۔'' ہرمائنی نے فوراً جواب دیا۔ ''اوہ میرا خیال ہے کہ یہ قلم زیادہ اچھی رہے، کیوں نہ میں یہی لے لوں؟......'' اس نے کاؤنٹر پر پہنچ کر پندرہ سکل اور دو نٹ کے سکے ادا کئے۔ رون اب بھی اس کے پیچھے پیچھے چھان بین میں مصروف دکھائی دے رہا تھا۔

''رون!'' ہرمائنی نے گہری سنجیدگی سے کہا جب وہ مڑ کر اس کے پیروں پر چڑھ گئی تھی۔ ''صرف اسی لئے جینی نے تمہیں اپنا راز دار نہیں بنایا تھا کہ اس کی مائیکل کے ساتھ کس نوعیت کی دوستی پروان چڑھ رہی ہے۔ وہ جانتی تھی کہ تم یقیناً بیچ میں ٹانگ اڑانے سے باز نہیں آؤ گے۔ اب خدا کیلئے اس موضوع پر مزید بک بک کر کے میرے دماغ کی چولیں ڈھیلی مت کرو۔''

''تمہارے کہنے کا کیا مطلب ہے؟...... مجھے کیا ضرورت ہے، بیچ میں ٹانگ گھساؤں؟...... تمہیں کیا لگتا ہے کہ میں اس بارے میں فکرمند ہوں؟...... میں ذرا سا پریشان نہیں ہوں۔'' رون سڑک پر چلتے ہوئے تمام راستے اسی طرح بڑبڑاتا رہا۔

ہرمائنی نے ہیری کی طرف استفہامیہ نظروں سے دیکھا، جس پر ہیری تھوڑا جز بز دکھائی دینے لگا۔ رون ابھی تک مائیکل کارنر کے بارے اول فول بکنے میں مگن تھا۔

''جینی اور مائیکل کی دوستی کی نوعیت تو واضح ہے......'' ہرمائنی دبی ہوئی آواز میں بولی۔ ''چو چینگ اور تمہارے بیچ کیا چل رہا ہے؟''

ہیری اس اچانک جملے پر بوکھلا گیا اور بمشکل خود کو سنبھال پایا۔

''یہ تم کیسی باتیں کر رہی ہو؟'' ہیری نے جلدی سے اپنی آواز قابو میں رکھتے ہوئے کہا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے اس کے وجود میں ابلتا ہوا پانی جوش مارنے لگا ہو۔ اسے اپنے بدن میں گہری حرارت کا احساس شدت سے ہونے لگا۔ اس کا چہرہ نیم سرد موسم میں بھی گرمی کی تمازت سے جلنے لگا تھا۔ کیا واقعی اس کے جذبات اتنے واضح تھے کہ ہر کوئی انہیں محسوس کر لے......

''اس کی آنکھیں تو تمہارے چہرے سے ہٹ ہی نہیں پا رہی تھی، ہے نا؟'' ہرمائنی نے شرارت بھری مسکراہٹ کے ساتھ آہستگی سے کہا۔

ہیری کے تن بدن میں سرشاری کی بجلیاں دوڑتی چلی گئی۔ اسے پہلے کبھی یہ احساس نہیں ہوا تھا کہ ہاگس میڈ کا یہ قصبہ کتنا خوبصورت تھا......؟

☆☆☆☆

سترہواں باب

# تدریسی ضابطہ، زیردفعہ چوبیس

ہیری اس ہفتے کے اختتام پر جس قدر خوش ہوا تھا، اتنا وہ سہ ماہی کے آغاز سے اب تک کبھی خوش نہ ہو پایا تھا۔ اس نے رون کے ساتھ مل کر اتوار والے دن، اپنا زیادہ تر وقت ہوم ورک کو نمٹانے میں صرف کیا۔ یہ الگ بات تھی کہ یہ کام کچھ زیادہ خوشگوار نہیں تھا لیکن سہانی دھوپ نے پورے سکول کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا تھا، اسی لئے ہال کی میزوں پر جمے رہنے کے بجائے طلباء اپنی کتابیں اور دوسرا سامان لے کر ٹولیوں کی شکل میں کھلے میدان میں نکل گئے تھے۔ وہ تینوں جھیل کے کنارے ایک بڑے درخت کے سائے تلے بیٹھ گئے۔ یہ بات تو طے تھی کہ ہرمائنی نے اپنا تمام ہوم ورک پہلے ہی نمٹا لیا تھا اور وہ اب فارغ تھی۔ اسی لئے وہ اپنے ہمراہ اون کے گچھے اور سلائیاں لائی تھی۔ اس نے اپنی سلائیوں پر جادو کر دیا تھا تاکہ وہ ہوا میں اس کے سامنے اون بنتی رہیں۔ اب وہ ٹوپیاں اور سکارف بن رہی تھیں۔

ہیری اس صورت حال میں بڑی طمانیت محسوس کر رہا تھا کہ اسے امبریج اور محکمے کی مخالفت میں کچھ کر دکھانے کا موقع مل رہا ہے۔ اسے اس بات پر بڑی مسرت تھی کہ مخالفت کی اس مڈبھیڑ میں وہ لاشعوری طور پر ایک اہم فریضہ انجام دے رہا ہے۔ گذشتہ ہفتے کی ملاقات بار بار اس کے ذہن میں عود کر آتی، وہ تمام لوگ اس سے تاریک جادو سے تحفظ کا فن سیکھنے کیلئے وہاں آئے تھے...... اور اس کے چند سابقہ کارنامے سننے کے بعد اس کے چہروں پر کیسے تعجب اور رشک کے جذبات پھیلے ہوئے تھے؟...... اور چوچینگ نے توسہ فریقی ٹورنامنٹ میں اس کی کارکردگی کو اچھے لفظوں میں سراہا تھا۔ وہ اسے دروغ گو یا خبطی بالکل نہیں سمجھتی تھی بلکہ معترف نظروں سے دیکھتی تھی۔ وہ ان خیالوں میں ڈوب کر ایسا سرشار ہوا کہ خوشی کی لہریں اس کے رگ و پے میں دوڑتی رہیں حتیٰ کہ پیر کی صبح بھی اس کے اثرات برقرار رہے حالانکہ اس دن اس کی ناپسندیدہ کلاسیں زیادہ تھیں۔

جب وہ اور رون صبح اپنے کمرے سے نکل کر سیڑھیاں اتر رہے تو ان کی باتوں کا موضوع انجلینا کی وہ تجویز تھی جس میں اس نے انہیں رات کو ہونے والی مشقوں میں ایک نئے حربے کو استعمال کرنے کے مشورے پر زور دیا تھا جسے اس نے 'کسلمندی کی گرفت' کا نام دیا تھا۔ وہ دونوں باتوں میں اتنے مست تھے کہ انہیں احساس ہی نہ ہوا کہ ہال میں کچھ گڑبڑ تھی۔ وہ دھوپ میں نہائے ہال کا نصف

حصہ عبور کر چکے تھے کہ ان کی نظر طلباء کے ہجوم پر پڑی جو ہال میں موجود کسی چیز کی طرف متوجہ تھے۔

گری فنڈر کے ہال کے نوٹس بورڈ پر ایک نیا اور کافی بڑا نوٹس آویزاں تھا۔ وہ اس قدر بڑا تھا کہ اس نے پہلے سے لگے تمام اطلاع ناموں کو اپنے نیچے ڈھانپ دیا تھا۔ استعمال شدہ کتب کی سیل کی فہرست، آرگس فلیچ کی جانب سے سکول میں ممنوعہ امور کے نئے قوانین کا اطلاق کی تفصیل، کیوڈچ ٹیموں کی روزانہ مشقوں کے اوقات کار، چاکلیٹ مینڈکوں کی لین دین کا طریقہ کار، ویزلی جڑواں بھائیوں کی طرف لبھانے والی نئی پیشکش کا اشتہار، ہاگس میڈ کی سیر وتفریح کی مقررہ تواریخ، کھوئی اور ملی ہوئی اشیاء کے اشتہار، یہ سب اس نئے نوٹس کے نیچے دب کر رہ گئے تھے۔ وہ جلی سیاہ حروف میں لکھا گیا تھا اور اس کے آخر پر ایک واضح سیل مہر لگی ہوئی تھی، اس کے ساتھ ہی ایک دائروی انداز کے دستخط ثبت ہوئے تھے۔ وہ دونوں اسے پڑھنے لگے۔

## حکم نامہ بجانب محتسب اعلیٰ ہوگورٹس سکول

تمام طلباء تنظیمیں، رفاعی و امدادی معاون گروپس، کیوڈچ کی ٹیمیں اور تفریحی کلب فوری پر تحلیل کر دیئے گئے ہیں۔ اس حکم نامے میں تنظیموں، گروپس، کلب اور ٹیموں سے مراد یہ ہے کہ کلاسوں سے باہر تین افراد یا اس سے زیادہ لوگ آپس میں باہمی ملاقات رکھتے ہوں۔ تمام ضروری گروپس، ٹیموں یا تنظیموں کو از سر نو قائم یا برقرار رکھنے کیلئے محتسب اعلیٰ کو درخواست دی جاسکتی ہے، جس پر مکمل جانچ پڑتال کے بعد اجازت جاری کی جائے گی۔

کوئی بھی طالبعلم کسی بھی تنظیم، گروپس، ٹیم، کلب یا ٹولی میں محتسب اعلیٰ کی اجازت کے بغیر شامل نہیں ہوسکتا۔ جو بھی طالبعلم اس قسم کی سرگرمی ملوث پایا گیا یعنی وہ بلا اجازت محتسب اعلیٰ کسی تنظیم، گروپ، ٹیم، کلب یا ٹولی میں شامل ہوا یا اس نے خلاف ورزی کرتے ہوئے ایسی کوئی چیز تشکیل دی تو اس کا نام ہمیشہ کیلئے سکول سے خارج کر دیا جائے گا۔

یہ حکم نامہ جادوئی محکمے کے تدریسی ضابطہ زیر دفعہ چوبیس کے تحت جاری کیا گیا ہے۔

محتسب اعلیٰ ہوگورٹس سکول

دستخط: ڈولرس جین امبریج

ہیری اور رون نے دوسرے سال میں پڑھنے والے پریشان طلباء کے سروں کے اوپر سے جھانکتے ہوئے نوٹس بورڈ کو پڑھنے کے بعد ایک دوسرے کی طرف گھور کر دیکھا۔

''کیا اس نوٹس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ہمارے گوب سٹون یعنی پتھریلی شطرنج کے کلب کو بھی بند کر رہی ہیں؟'' دوسرے سال کے ایک طالبعلم نے بے یقینی کے عالم میں اپنے قریبی ساتھی سے دریافت کیا۔

''مجھے تو کچھ ایسا ہی لگتا ہے مگر مجھے یقین ہے کہ ان سے گوب سٹون کلب کی اجازت لینے میں کچھ زیادہ مشکل درپیش نہیں ہو

گی......'' رون نے غمگین لہجے میں جواب دیا جسے سن کر دوسرے سال کے طلباء چونک کر اچھل پڑے۔ ''میرا خیال ہے کہ ہم اتنے خوش قسمت نہیں رہیں گے، ہے نا؟'' اس نے ہیری کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔ دوسرے سال کے طلباء اب اُن سے کافی دور پہنچ چکے تھے۔

ہیری کو اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آ رہا تھا، اس نے نوٹس بورڈ پر دوبارہ نظریں جما کر اسے پڑھنا شروع کر دیا۔ ہفتے والے دن سے رگ وپے میں دوڑنے والی پرمسرت لہریں یکدم رُک سی گئی تھیں اور طبیعت میں پھیکا پن اور اضمحلال سا پیدا ہونے لگا تھا جو دھیمے دھیمے غصے کی آگ میں دہکنے لگا تھا۔

''یہ کوئی اتفاق کی بات نہیں......انہیں یقیناً خبر ہو چکی ہے......'' ہیری غصے سے تلملاتا ہوا ہتھیلی پر زور سے مکے مارتے ہوئے غرایا۔

''مگر......انہیں خبر کیسے ہوسکتی ہے؟'' رون ہکلاتا ہوا بولا۔

''بالکل ہوسکتی ہے...... دیکھو! ہاگس ہیڈ بار میں اور بھی تو لوگ موجود تھے جو ہماری باتیں سن رہے تھے......علاوہ ازیں یہ بھی بات حقیقت کے قریب ہے کہ وہاں پر جتنے لوگ آئے، ان میں سے کتنے لوگ ایسے ہوں گے جن پر واقعی بھروسہ کیا جا سکتا ہو؟...... ممکن ہے کہ ان میں کوئی جاسوس چھپا ہو یا پھر کسی لالچ کے عوض وہ امبریج کو مطلع کرنا چاہتا ہو......''

ہیری غصے کے عالم میں بری طرح تلملا رہا تھا۔ اس نے دو دن پہلے ہی یہ سوچا تھا کہ وہ لوگ اس کی باتوں پر بھروسہ کرتے ہیں، وہ دل وجان سے اس کے پرستار ہیں اور اسے واقعی پسند کرتے ہیں......مگر ایسا کچھ نہیں تھا......

''زکریاس سمتھ......!'' رون نے اپنے ہاتھوں کو ایک دوسرے سے مسلتے ہوئے غرا کر کہا۔ ''......یا پھر مجھے تو یہ کام مائیکل کارنر کا ہی لگتا ہے، اس کی آنکھوں سے تو چالاکی ومکاری ٹپک رہی تھی......''

''معلوم نہیں...... ہرمائنی کو اس منحوس نوٹس کے بارے میں ابھی تک معلوم ہوا بھی ہے یا نہیں؟'' ہیری نے گہری سانس کھینچتے ہوئے کہا۔ اس نے تیزی سے لڑکیوں کے کمروں کی جانے والی سیڑھیوں کے دروازے کی طرف گھوم کر نگاہ ڈالی۔

''میرا خیال ہے کہ اسے جا کر بتا دینا چاہئے......'' رون نے جلدی سے کہا اور بلا سوچے سمجھے اس دروازے کی طرف دوڑ لگا دی جہاں روزانہ ہرمائنی جایا کرتی تھی۔ اس نے جلدی سے دروازہ کھولا اور بل دار سیڑھیوں پر دھڑ ادھڑ چڑھنے لگا۔ ہیری بھی اس کے پیچھے لپکا۔ وہ ابھی دروازے میں پہنچ پایا تھا کہ ایک عجیب منظر اس کی آنکھوں کے سامنے رونما ہو گیا۔

رون ابھی نصف کے قریب سیڑھیاں ہی طے کر پایا تھا کہ اچانک ایک زوردار آواز کے ساتھ سیڑھیوں کے پائیدان اندر دھنس گئے اور وہ ایک لمبی گھسیٹی ڈھلوان میں بدل گئی۔ رون نے لمحہ بھر کیلئے ہاتھ پاؤں مارے کہ وہ کسی طرح اوپر پہنچ جائے مگر ڈھلوان اتنی چکنی اور ہموار تھی کہ اسے اپنا پاؤں جمانا دوبھر ہو گیا۔ وہ ہوا میں ہاتھ گھما کر اپنے توازن کو سنبھالنے کی کوشش کرنے لگا۔ اگلے ہی پل

میں وہ منہ کے بل نیچے گر گیا اور چکنی ڈھلوان سے پیٹ کے بل پھسلتا ہوا نیچے آ گیا۔ وہ دروازے کے بالکل بیچ میں ہیری کے قدموں میں لیٹا ہوا تھا۔

''ار...... میں اب یہ پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ ہمیں لڑکیوں کے کمروں کی طرف جانے کی قطعی اجازت نہیں ہے۔'' ہیری نے ہاتھ بڑھا کر رون کو سہارا دیا تا کہ وہ اُٹھ کر کھڑا ہو سکے۔ یہ بات سچ تھی کہ وہ اس دوران اپنی چھوٹتی ہنسی کو روکنے کی بھرپور کوشش کر رہا تھا۔

ٹھیک اسی لمحے چوتھے سال میں پڑھنے والی دو لڑکیوں نے اوپر سے جھانک کر سیڑھیوں کی طرف دیکھا۔ جب ان کی نظر گرے ہوئے رون اور پھسلی ہوئی ڈھلوان پر پڑی تو وہ کھلکھلا کر ہنسنے لگیں۔

''اوہ! تم میں سے اوپر آنے کی کوشش کس نے کی تھی؟'' ایک لڑکی نے کھی کھی کرتے ہوئے ان سے دریافت کیا۔ اب ان کے چہروں کے عضلات کھنچ گئے تھے اور وہ ناگوار انداز میں ان دونوں کو گھور رہی تھیں۔

''میں اوپر آنا چاہتا تھا......'' رون نے جلدی سے کہا مگر یوں لگتا تھا کہ اسے اپنی غلطی کا احساس ہو چکا تھا اور کسی قدر نادم دکھائی دے رہا تھا۔ ''مجھے اس بات کی ذرا بھر خبر نہیں تھی کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے؟...... یہ بھلا کہاں کا انصاف ہے؟'' اس نے ہیری کی طرف گردن گھما کر شکوہ کرتے ہوئے کہا۔ ''ہرمائنی کو تو ہمارے کمرے میں آنے جانے کی کھلی چھوٹ ہے جبکہ ہمیں اس کے کمرے میں جانے کی اجازت بالکل نہیں......؟''

''یہ تو قدیمی دستور ہے......'' ہرمائنی کی آواز سنائی دی جو ابھی ابھی ان کے سامنے ڈھلوان پر پھسلتی ہوئی نیچے اتری تھی اور سیدھا کھڑا ہونے کی کوشش کر رہی تھی۔ ''میں نے تمہیں کتنی بار کہا ہے کہ ہوگورٹس۔ ایک تاریخی مطالعہ نامی کتاب پڑھ لو......اس میں صاف صاف لکھا ہے کہ سکول کے بانیوں کے نظریئے کے مطابق لڑکے، لڑکیوں کے مقابلے میں زیادہ ناقابل اعتبار ہوتے ہیں......خیر اسے چھوڑو...... یہ بتاؤ کہ ایسی کون سی مصیبت آن پڑی تھی کہ تم اوپر آنے کی کوشش کر رہے تھے......؟''

''ہم تمہیں کچھ بتانا چاہتے تھے......ادھر آؤ......خود ہی دیکھ لو!'' رون نے جلدی جلدی کہا اور پھر اسے دروازے سے کھینچتا ہوا نوٹس بورڈ کی طرف لے آیا۔ ہرمائنی نے تعجب بھری نظروں سے نوٹس کی طرف دیکھا اور پھر وہ اسے پڑھنے لگی۔ اس کی آنکھیں نوٹس کے سطروں کے ساتھ ساتھ گھومتی ہوئی زیریں حصے تک پہنچ گئیں۔ اس کے چہرے پر ایک رنگ آ رہا تھا تو ایک جا رہا تھا۔

''مجھے یقین ہے کہ کسی نے ان کے پاس جا کر ہماری مخبری کر دی ہوگی۔'' رون غصے سے غراتے ہوئے بولا۔

''مجھے ایسا نہیں لگتا......'' ہرمائنی نے دبی ہوئی آواز میں کہا۔

''لو دیکھ لو...... ہرمائنی! تم بھی بے حد بھولی ہو۔'' رون نے منہ بسورتے ہوئے کہا۔ ''تم ابھی تک یہی گمان کر رہی ہو کہ سب لوگ تم جیسے قابل بھروسہ اور امانت دار ہوتے ہیں؟''

''ناممکن......وہ لوگ ایسا بالکل نہیں کر سکتے......'' ہرمائنی نہایت سنجیدگی سے بولی۔ ''جس چرمئی کاغذ پر ان سب لوگوں نے دستخط کئے تھے، میں نے اس پر ایک جادوئی کلمے کی جکڑ باندھ دی تھی......میرا کہنے کا مطلب ہے کہ اگر ان میں سے کسی نے امبریج کو خبردار کیا ہوگا تو ہمیں فوراً معلوم ہو جائے گا کہ کون سا فرد ہے؟......اس کے علاوہ وہ اس بدعہدی پر یقیناً پشیمان ہوگا......''

''اس کے ساتھ ایسا کیا ہوگا کہ وہ پچھتائے گا؟'' رون نے بھنوئیں کھینچ کر پوچھا۔

''اس بات کو یوں سمجھ لو کہ بدعہدی کرنے پر ایلوئس میزن کے مہاسوں جیسے چکتے اور گہرے داغ اس کے چہرے پر ابھر جائیں گے اور خود کو آئینے میں دیکھ کر خوب تڑپ رہا ہوگا......خیر نیچے چلو! ناشتہ کرتے ہیں اور صورت حال کا جائزہ لیتے ہیں......دوسرے لوگ اس بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں؟......معلوم نہیں کہ یہ نوٹس دوسرے فریقوں کے ہال میں بھی لگایا گیا ہے یا نہیں......؟''

بڑے ہال میں داخل ہوتے ہی انہیں فوراً احساس ہو گیا کہ معاملہ صرف گری فنڈر کے ہال تک ہی نہیں محدود تھا۔ وہاں آج معمول سے زیادہ شور شرابہ برپا تھا۔ طلباء و طالبات بے چینی سے اِدھر اُدھر ٹہلتے ہوئے نوٹس پر تبصرے کر رہے تھے۔ بڑے ہال میں عجیب سی ہلچل اور کہرام مچا ہوا تھا۔ ہر کسی کی گفتگو کا محور وہ حکم نامہ ہی تھا۔ ہیری، رون اور ہرمائنی ابھی صحیح طرح سے اپنی نشستیں سنبھال بھی نہیں پائے تھے کہ نیول، ڈین، فریڈ، جارج اور جینی سرعت سے ان کے پاس پہنچ گئے۔

''کیا تم نے دیکھ لیا......؟''

''تمہارا کیا خیال ہے کہ انہیں کیسے معلوم ہو گیا ہے؟''

''اب ہم کیا کریں گے......؟''

''یہ تو بڑی مشکل پیدا ہو گئی ہے، ہے نا؟''

وہ سب سوالیہ انداز میں ہیری کا چہرہ دیکھ رہے تھے۔ اس نے اردگرد کا جائزہ لیا کہ کہیں قریب کوئی استاد تو موجود نہیں ہے۔ پھر وہ آہستگی سے بولا۔ ''سچ بات تو یہ ہے کہ ان تمام رکاوٹوں کے باوجود میں اپنی مہم کو پایہ تکمیل تک ضرور پہنچاؤں گا......''

''مجھے یقین تھا کہ تم ایسی ہی بات کرو گے۔'' جارج نے مسکراتے ہوئے کہا اور ہیری کا کندھا تھپتھپا کر حوصلہ افزائی کی۔

''کیا پری فیکٹ بھی ایسا ہی سوچتے ہیں۔'' فریڈ نے رون اور ہرمائنی کی طرف دیکھتے ہوئے سوالیہ لہجے میں دریافت کیا۔

''کوئی شک نہیں......'' ہرمائنی نے طمانیت بھرے لہجے میں جواب دیا۔

''دیکھو! ارنئی اور ہانا ایبٹ بھی اسی طرف آ رہے ہیں۔'' رون نے اپنے کندھے کے اوپر سے جھانک کر دیکھتے ہوئے کہا۔ ''ان کے ساتھ ریون کلا کے طلباء اور زکریاس سمتھ بھی ہیں......لیکن کسی کے بھی چہرے پر مہاسے نہیں پھوٹے ہیں......؟''

ہرمائنی سہمی ہوئی نظروں سے ان کی طرف دیکھنے لگی۔

''مہاسوں کی بات چھوڑو......اُن احمق لوگوں یہاں بالکل نہیں آنا چاہئے......اس سے تو یہ بات سچ مچ سنگین ہو جائے گی......

واپس لوٹ جاؤ!'' اس نے جلدی سے ارنیٔ اور ہائنا کو اشارہ کرتے ہوئے دبے ہوئے لہجے میں کہا اور ہاتھ ہلا کر انہیں ہفل پف کی میز پر واپس لوٹنے کی ہدایت کرنے لگی۔ ''بعد میں بات کریں گے...... بعد میں......تم لوگوں سے...... بات کریں گے......ابھی نہیں......''

''میں مائیکل کو مطلع کر دیتی ہوں۔'' جینی نے اپنی نشست چھوڑتے ہوئے عجلت میں کہا۔ ''وہ بھی کتنا گدھا ہے......؟''

وہ تیزی سے ریون کلا کی میز کی طرف بڑھ گئی۔ ہیری اسے جاتے ہوئے دیکھتا رہا۔ چو چینگ کچھ زیادہ دور نہیں بیٹھی تھی۔ وہ اسی گھنگھریالے بالوں والی سہیلی سے گفتگو کر رہی تھی جسے وہ اپنے ساتھ لے کر ہاگس ہیڈ آئی تھی۔ ہیری کے دل میں کھٹکا اُٹھا کہ کیا امبریج کے نوٹس کے خوف سے وہ آئندہ ملاقات میں شامل نہیں ہوگی؟

اس نوٹس کی سنگینی کا احساس انہیں تب تک نہیں ہو پایا جب تک کہ وہ بڑے ہال سے نکل کر اپنی پہلی کلاس یعنی جادو کی تاریخ ایک مطالعہ کے کمرہ جماعت میں نہیں پہنچے تھے۔

''ہیری......رون!''

انجلینا کافی گم صم اور پریشانی کے عالم میں ان کے پاس پہنچی۔

''پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں......'' ہیری نے آہستگی سے کہا جب وہ کافی قریب پہنچ چکی تھی۔ ''ہم ابھی تک پرعزم ہیں......''

''کیا تمہیں معلوم ہے کہ اس میں ہماری کیوڈچ کی ٹیم بھی شامل ہے؟'' انجلینا نے جلدی سے اس کی بات قطع کرتے ہوئے کہا۔ ''ہمیں گری فنڈر کی کیوڈچ ٹیم کو از سر نو تشکیل دینے کیلئے ان کی خصوصی اجازت درکار ہوگی......''

''یہ کیا کہہ رہی ہو......؟'' ہیری بے چین ہو کر بولا۔

''ایسا نہیں ہوسکتا......'' رون کے چہرے کا رنگ یکدم فق پڑ گیا تھا۔

''تم لوگوں نے نوٹس کو دھیان سے نہیں پڑھا ہے، اس میں ٹیموں کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ اس لئے سنو، ہیری!...... میں یہ بات آخری مرتبہ کہہ رہی ہوں...... مہربانی کر کے...... خدارا......تم امبریج کو غضب ناک ہونے کا کوئی موقع مت دینا، ورنہ ہمیں یہ اجازت کبھی نہیں مل پائے گی۔''

''تم حوصلہ رکھو......ٹھیک ہے......'' ہیری نے جلدی سے کہا کیونکہ اس کی رونی صورت دیکھ کر یوں لگ رہا تھا جیسے اگلے ہی پل اس کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو گرنے لگیں گے۔ ''تم بالکل فکر مت کرو...... میں ان کے ساتھ پوری شرافت سے پیش آؤں گا......''

''میں یہ دعویٰ کرتا ہوں کہ امبریج جادو کی تاریخ ایک مطالعہ کی کلاس میں ہمیں پہلے سے موجود ملے گی۔'' رون نے پژمردگی سے کہا۔ وہ اب تیزی سے پروفیسر بینز کی کلاس کی طرف بڑھ رہے تھے۔ ''انہوں نے ابھی تک بینز کی کلاس کی انکوائری نہیں کی ہے۔

مجھے پورا یقین ہے کہ وہ ہمیں وہیں موجود ملیں گی......''

بہرحال، رون کا دعویٰ غلط ثابت ہوا تھا۔ جب وہ کلاس روم میں داخل ہوئے تو وہاں پر ایک ہی استاد موجود تھا جو پروفیسر بینز ہی تھے۔ وہ ہمیشہ کی طرح اپنی کرسی سے ایک انچ اوپر ہوا میں تیرتے ہوئے دکھائی دیئے۔ وہ حسب معمول دیوؤں کے جنگی معرکوں پر اپنا بوریت بھرا لیکچر شروع کرنے کی تیاریوں میں مگن دکھائی دے رہے تھے۔ ہیری کی طبیعت ایسی اچاٹ ہو چکی تھی کہ اس نے آج ان کے لیکچر کو سمجھنے کی ذرا سی بھی کوشش نہیں کی۔ وہ اپنے چرمئی کاغذ پر کاہلی کے ساتھ قلم گھسیٹتا رہا۔ اس نے ہرمائنی کی غصے بھری نظروں کی بھی کوئی پرواہ نہیں کی تھی۔ اس کے ٹھوکوں پر بھی وہ انجان ہی بنا رہا۔ بہرحال، جب ہرمائنی نے اس کی پسلیوں میں کہنی کی زوردار ضرب رسید کی تو اس نے غصیلی نظروں سے اس کی دیکھا۔

''کیا مصیبت ہے......؟'' وہ آہستگی سے غرا کر بولا۔

ہرمائنی نے دھیمے انداز میں کھڑکی کی طرف اشارہ کیا۔ ہیری نے حیرت بھرے انداز میں جب اپنی گردن گھما کر کھڑکی کی طرف دیکھا تو اس کا غصہ یکدم جھاگ کی مانند بیٹھ گیا۔ ہیڈوگ کھڑکی کے دوسری طرف منڈیر پر بیٹھی ہوئی تھی اور اپنی چونچ سے کھڑکی کے موٹے شیشے کو کٹکٹا رہی تھی۔ اس کی غصیلی نظریں ہیری کو گھور رہی تھیں۔ اس کے پاؤں پر ایک خط بندھا ہوا صاف دکھائی دے رہا تھا۔ ہیری کو یہ بات بالکل سمجھ میں نہیں آ پائی کہ وہ کچھ ہی دیر پہلے تو بڑے ہال میں ناشتہ کر رہا تھا۔ وہ خط لے کر اس وقت کیوں نہیں پہنچی تھی؟ جیسا کہ ہمیشہ کا معمول رہا تھا۔ اس کے کئی ساتھی طلباء بھی اب ہیڈوگ کی طرف اشارہ کرنے لگے تھے۔

''مجھے تو وہ الّو ہمیشہ سے ہی بہت پسند ہے، دیکھو! وہ کتنی خوبصورت ہے، ہے نا؟'' ہیری کے قریب بیٹھی ہوئی لیونڈر براؤن، اپنی سہیلی پاروتی پاٹیل کو کہہ رہی تھی۔

اس نے اپنی گردن گھما کر پروفیسر بینز کی طرف دیکھا جو اپنا سر ہاتھوں میں پکڑے چرمئی کاغذوں پر جھکائے لیکچر پڑھنے میں کھوئے ہوئے تھے۔ انہیں اس بات کا قطعی احساس نہیں تھا کہ پوری کلاس کی توجہ معمول سے ہٹ کر آج نہایت کم تھی۔ ہیری چپکے سے اپنی نشست سے نیچے پھسلا اور اکڑواں جھک کر دبے قدموں سے کھڑکی تک پہنچا۔ اس نے کھڑکی کی کنڈی سرکائی اور پھر احتیاط سے اس کا پٹ کھولا۔ اسے توقع تھی کہ ہیڈوگ خط دینے کیلئے اپنا پاؤں اس کی طرف بڑھائی گی اور پھر خاموشی سے الّو گھر کی طرف روانہ ہو جائے گی......لیکن جونہی ہیری نے کھڑکی کا پٹ کھولا، وہ پھدک کر اندر داخل ہوگئی اور دردناک آواز میں سسکنے لگی۔ ہیری نے کھڑکی بند کرتے ہوئے پروفیسر بینز کی طرف متفکر نگاہ ڈالی، وہ اپنے کام میں مگن دکھائی دیئے۔ ہیری دوبارہ نیچے جھکا اور ہیڈوگ کو اپنے کندھے پر بٹھا کر تیزی سے اپنی نشست پر واپس لوٹ آیا۔ وہ سنبھل کر بیٹھا اور ہیڈوگ کو کندھے سے اتار کر اپنی گود میں ڈال دیا۔ وہ جب اس کے پاؤں سے بندھا ہوا خط کھولنے کیلئے اس پر جھکا تو اسے پہلی بار یہ احساس ہوا کہ ہیڈوگ کے پر بری طرح مڑے تڑے ہوئے تھے۔ کچھ تو مخالف سمت میں گرے پڑے تھے اور اس کا ایک بازو عجیب زاویے پر دکھائی دے رہا تھا۔

''اوہ یہ تو زخمی ہے......'' ہیری نے سرگوشی نما لہجے میں کہا اور اپنا سر اس پر جھکا لیا۔ ہرمائنی اور رون بھی تھوڑا سا اس کی طرف جھکے اور تشویش نظروں سے ہیڈوگ کو دیکھنے لگے۔ ہرمائنی نے پریشانی کے عالم میں اپنی قلم بھی ایک طرف رکھ دی تھی۔ ''دیکھو! اس کے بازو کے ساتھ کچھ گڑبڑ دکھائی دے رہی ہے......''

ہیڈوگ اس کی گود میں کھڑی کانپ رہی تھی۔ جب ہیری نے اس کے مڑے ہوئے بازو کو چھونے کی کوشش کی تو بری طرح اُچھلی۔ اس کے تمام پنکھ ایک کنارے پر جمع ہونے لگے جیسے وہ خود کو پھولانے کی کوشش کر رہی ہو۔ وہ اب اسے ناپسندیدہ نظروں سے گھور رہی تھی۔

''پروفیسر بینز......'' ہیری نے زوردار لہجے میں کہا۔ کلاس میں پروفیسر بینز کی آواز کے علاوہ نئی آواز کی گونج نے سب لوگوں کو چونکا دیا۔ اب تمام طلباء وطالبات مڑ کر اس کی طرف دیکھنے لگے تھے۔ ''پروفیسر! میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے......''

پروفیسر بینز نے اپنی نگاہ چرمئی کاغذوں سے اوپر اُٹھائی اور وہ ہمیشہ کی طرح اپنے سامنے اتنے زیادہ طلباء کو دیکھ کر حیرت میں مبتلا دکھائی دینے لگے۔

''طبیعت ٹھیک نہیں ہے؟......'' انہوں نے اپنی پھنکارتی ہوئی آواز میں پوچھا۔

''جی بالکل ٹھیک نہیں......'' ہیری نے اپنی آواز میں کرب پیدا کرتے ہوئے کہا اور ہیڈوگ کو اپنی کمر کے پیچھے چھپا لیا۔ اب وہ اپنی نشست سے کھڑا ہو چکا تھا۔ ''میرا خیال ہے کہ مجھے ہسپتال جانا ہوگا......''

''اوہ ہاں......'' پروفیسر بینز نے ہڑبڑا کر کہا جو بے جا مداخلت پر کافی بے چینی محسوس کر رہے تھے۔ ''ہاں! ہاں!......ہسپتال...... ٹھیک ہے، چلے جاؤ......میں کہہ رہا تھا خود پسندی......''

کلاس روم سے باہر نکلتے ہی ہیری نے ہیڈوگ کو اپنے کندھے پر بٹھا لیا تھا۔ وہ راہداری کو تیز تیز قدموں سے عبور کر رہا تھا۔ بینز کی کلاس سے کافی دور پہنچ کر وہ یہ سوچنے کیلئے رُک گیا...... ہیڈوگ کے علاج کیلئے اس کی پہلی ترجیح ہیگرڈ ہی تھا مگر اتفاق یہ تھا کہ ہیگرڈ کا ان دنوں دور دور تک کوئی نام ونشان نہیں تھا۔ میڈم پامفری جانوروں کی معالج نہیں تھیں۔ اب اس کے پاس ایک ہی انتخاب بچا تھا...... پروفیسر گروبلی پلانک......اسے انہیں ہر حال میں تلاش کرنا تھا کیونکہ وہ ہی اس کی آخری امید تھیں، ہیڈوگ کو ٹھیک کرنے میں صرف وہ ہی اس کی مدد کر سکتی تھیں۔

وہ تیزی سے کھڑکی کی طرف بڑھا اور اس نے باہر تیز ہواؤں سے سرسراتے ہوئے میدان کو دیکھا جس پر بادلوں کے کئی مرغولے تیرتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ پروفیسر گروبلی پلانک، ہیگرڈ کے جھونپڑے کے اردگرد کہیں بھی نہیں دکھائی دے رہی تھیں۔ اگر اس وقت ان کی کوئی کلاس نہیں ہے تو انہیں یقیناً سٹاف روم میں ہی ہونا چاہئے۔ یہ سوچ کر ہیری تیزی سے سیڑھیاں اترنے لگا۔ ہیڈوگ اس کے کندھے پر خود کو سنبھالنے کی کوشش کر رہی تھی اور اس کے منہ سے عجیب کراہتی ہوئی آوازیں نمودار ہو رہی تھیں۔

جب وہ سٹاف روم کے قریب پہنچا تو اس نے دیکھا کہ دروازے کے باہر دو پتھریلے میزاب تعینات دکھائی دیئے۔ جب ہیری ان کے نزدیک پہنچا تو ان میں سے ایک میزاب نے مشفقانہ لہجے میں کہا۔ ''ننھے نوجوان! تمہیں تو اس وقت اپنی کلاس میں ہونا چاہئے تھا......''

''بہت ضروری کام کے باعث آیا ہوں۔'' ہیری نے روکھے پن نے کہا۔

''بہت ضروری کام...... ایسا بھلا کونسا کام ہے؟'' دوسرے میزاب نے طنزیہ لہجے میں بلند آواز میں کہا۔ ''تم نے ہمیں ایک ہی ساعت میں مات دے دی ہے، ہے نا؟''

ہیری نے اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے دروازے پر تیز دستک دی۔ اسے اندر سے کسی کے قدموں کی چاپ سنائی دی اور پھر دروازہ کھل گیا۔ اس کے سامنے پروفیسر میک گوناگل کھڑی تھیں۔

''تم...... کہیں تمہیں کوئی اور سزا تو نہیں سنا دی گئی ہے؟'' انہوں نے تلخ لہجے میں پوچھا۔ ان کی چوکور عینک کے عقب سے شعلے بھڑکتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

''بالکل نہیں پروفیسر......'' ہیری نے جلدی سے جواب دیا۔

''تو...... تم اپنی کلاس میں کیوں نہیں ہو؟''

''ظاہر ہے، یہ نہایت ضروری کام ہے، ہے نا؟'' دوسرے میزاب نے بیچ میں کودتے ہوئے تضحیک آمیز لہجے میں کہا۔

''میں پروفیسر غروبلی پلانک کو تلاش کر رہا ہوں پروفیسر!'' ہیری نے میزاب کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔ ''میری الّو شدید زخمی ہوگئی ہے......''

''یہ تم کیا کہہ رہے ہو؟...... تمہاری الّو شدید زخمی......؟''

پروفیسر میک گوناگل کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی پروفیسر غروبلی پلانک کا چہرہ ان کے عقب سے نمودار ہو گیا۔ ان کے ہونٹوں میں پائپ دبا ہوا تھا اور ہاتھ میں روزنامہ جادوگر اخبار پکڑا تھا۔

''جی ہاں! وہ باقی الّوؤں کی صبح آمد کے مقابلے میں کافی تاخیر سے پہنچی تھی اور اس کا بازو بہت عجیب انداز میں مڑا ہوا ہے...... یہ دیکھئے......'' ہیری نے احتیاط سے ہیڈوگ کو اپنے کندھے سے اتارتے ہوئے کہا۔

پروفیسر غروبلی پلانک نے اپنا پائپ دانتوں میں بھینچا اور ہاتھ بڑھا کر ہیری کے ہاتھوں سے ہیڈوگ کو لے لیا جبکہ پروفیسر میک گوناگل الجھی ہوئی نظروں سے ان دونوں کی طرف دیکھتی رہیں۔

''ہونہہ......'' پروفیسر غروبلی پلانک نے الّو کا معائنہ کرتے ہوئے کہا۔ بات کرتے ہوئے ان کے دانتوں میں بھینچا ہوا پائپ ادھر ادھر ہل رہا تھا۔ ''ایسا دکھائی دیتا ہے کہ جیسے اس پر کسی نے حملہ کیا ہے، حالانکہ میں یہ اندازہ نہیں لگا پا رہی ہوں کہ ایسا کون کر سکتا

ہے؟ اُڑن گھڑ پنجر البتہ چند اک بار اُڑتے ہوئے پرندوں پر حملہ کر دیتے ہیں مگر ہیگرڈ نے ہوگورٹس کے اُڑن گھڑ پنجروں کو عمدگی کے ساتھ قابو کر رکھا ہے کہ وہ خصوصاً الّوؤں پر حملہ بالکل نہ کریں......''

اُڑن گھڑ پنجر کیا بلا ہوتی ہے؟ یہ بات تو ہیری بالکل نہیں جانتا تھا اور نہ ہی اس وقت اسے اس کی کوئی خاص پرواہ تھی۔ وہ صرف یہ سوچ رہا تھا کہ کیا ہیڈوگ پہلے جیسی بالکل تندرست ہو جائے گی؟ بہرحال، پروفیسر غروبلی پلانک نے ہیری کی طرف باریک بینی سے نگاہ ڈالتے ہوئے دریافت کیا۔ ''پوٹر! کیا تمہیں یہ معلوم ہے کہ یہ الّو کتنا فاصلہ طے کر کے یہاں پہنچی ہے؟''

''ار......'' ہیری لمحہ بھر کیلئے بوکھلا سا گیا۔ ''میرا خیال ہے کہ یہ لندن سے آ رہی ہے۔''

اس نے ایک لمحے کیلئے پروفیسر میک گونا گل کی طرف جھینپی نظروں سے دیکھا۔ ان کی بھنوئیں جس انداز سے اوپر اُٹھ گئی تھیں، اس سے ہیری کو بخوبی اندازہ ہو چکا تھا کہ وہ سمجھ گئی ہیں کہ لندن سے مراد گیرم مالڈ پیلس کا مکان نمبر بارہ ہی تھا۔

پروفیسر غروبلی پلانک نے اپنے چوغے میں ہاتھ ڈال کر یک چشمی عدسہ باہر نکالا۔ اور اسے اپنی دائیں آنکھ پر لگا لیا۔ عدسہ ان کی آنکھ میں پھنسا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ انہوں نے ہیڈوگ کو اپنے عدسے کے قریب کیا اور اس کے مڑے ہوئے بازو کی جانچ پڑتال کرنے لگیں۔ کچھ توقف کے بعد وہ بولیں۔ ''تم اسے میرے پاس ہی چھوڑ جاؤ، میں اس کا علاج کر دوں گی۔ ویسے بھی اسے کچھ دنوں تک ہوا میں زیادہ دیر تک نہیں اُڑنا چاہئے......تم سمجھ گئے ہو نا؟''

''ار......ٹھیک ہے......بہت بہت شکریہ......!'' ہیری نے جلدی سے کہا۔ اسی لمحے اس کے عقب میں سکول کی گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دینے لگی۔

''پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں...... یہ ٹھیک ہو جائے گی۔'' پروفیسر غروبلی پلانک نے سپاٹ لہجے میں کہا اور سٹاف روم میں جانے کیلئے مڑ گئیں۔

''ایک منٹ ٹھہرو ویل ہلیمنا!'' اچانک پروفیسر میک گونا گل بول پڑیں۔ ''پوٹر کو اس کا خط تو دیتی جاؤ۔''

''اوہ ہاں!'' ہیری نے چونک کر کہا جو ہیڈوگ کے پاؤں میں بندھے ہوئے چرمئی کاغذ کو تو بالکل ہی فراموش کر بیٹھا تھا۔ پروفیسر غروبلی پلانک نے ہیڈوگ کے پنجے سے خط الگ کر کے ہیری کی طرف بڑھایا اور پھر ہیڈوگ کو اپنے ساتھ لے کر اندر چلی گئیں۔ ہیڈوگ اسے عجیب سی نظروں سے گھورتی رہی جیسے اسے اس پر یقین ہی نہ آ رہا ہو کہ ہیری اتنی آسانی سے اپنی مادہ الّو کو کسی دوسرے کو کیسے سونپ سکتا ہے؟ پروفیسر غروبلی پلانک کے اوجھل ہوتے ہی ہیری کے من میں ندامت کا احساس پیدا ہونے لگا۔ وہ واپس جانے کیلئے مڑا مگر اس کے قدم وہیں جم کر رہ گئے کیونکہ پروفیسر میک گونا گل نے آواز دے کر اسے روک لیا تھا۔

''پوٹر......''

''جی پروفیسر......'' وہ مڑتے ہوئے بولا۔

انہوں نے راہداری کے دونوں کناروں کی طرف نظر ڈالی جہاں سے طلباء کا ہجوم آتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ان کی آنکھیں دوبارہ ہیری کے چہرے پر آ کر جم گئیں۔

''تمہیں محتاط رہنا چاہئے......'' انہوں نے ہیری کے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے چرمئی کاغذ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے دھیمی آواز میں کہا۔''ممکن ہے کہ ہوگورٹس سے آنے جانے والے خطوط کی گہری نگرانی کی جا رہی ہو......تم سمجھ گئے ہونا؟''

''جی......'' ہیری نے کچھ کہنا چاہا مگر راہداری میں آنے والا طلباء کا ریلا اب اس تک پہنچنے ہی والا تھا۔ پروفیسر میک گوناگل نے خفیف انداز میں سر کو جھٹکا اور سٹاف روم کے اندر واپس لوٹ گئیں۔سٹاف روم کا دروازہ ایک بار پھر بند ہو چکا تھا۔ ہیری نے اچٹتی نگاہ دروازے پر ڈالی اور پھر ہجوم کے ساتھ ہی چلتا ہوا بیرونی احاطے میں پہنچ گیا۔اسے صحن کے ایک سایہ دار کنارے پر رون اور ہرمائنی کھڑے دکھائی دیئے۔ ہوا کی تندی سے بچنے کیلئے انہوں نے اپنے چوغوں کے کالر اُٹھا رکھے تھے۔ ہیری تیزی سے ان کی طرف بڑھنے لگا اور اس نے اپنے ہاتھ میں پکڑے چرمئی کاغذ کی تہہ کھول کر اسے پڑھا۔اس میں صرف پانچ الفاظ لکھے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

'آج،اسی وقت،اسی جگہ......'

جونہی وہ ان دونوں کے قریب پہنچا تو انہوں نے متفکرانہ انداز میں اس کی طرف دیکھا۔

''ہیڈوگ......ٹھیک تو ہے نا؟'' ہرمائنی نے پریشان ہوتے ہوئے پوچھا۔

''تم اسے کہاں لے گئے تھے؟'' رون بھی چپ نہ رہ پایا۔

''غروبلی پلانک کے پاس......وہاں پروفیسر میک گوناگل بھی مل گئی تھیں......خیر سنو......'' ہیری نے جلدی سے انہیں بتایا۔اس نے پروفیسر میک گوناگل کی کہی ہوئی باتیں انہیں بتائی تو اسے یہ دیکھ کر بڑا تعجب ہوا کہ دونوں میں سے کسی کے چہرے پر کسی قسم کا تاثر پیدا نہیں ہوا تھا۔اس کے برعکس انہوں نے ایک دوسرے کی طرف معنی خیز نظروں سے دیکھ کر سر ہلا دیئے۔

''اس کا کیا مطلب ہے؟ میں سمجھا نہیں......'' ہیری نے ان دونوں کی طرف چبھتی ہوئی نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''اپنے دماغ پر بوجھ مت ڈالو...... میں ابھی ابھی رون سے یہی کہہ رہی تھی۔'' ہرمائنی نے سنجیدگی سے کہا۔''کہیں کسی نے ہیڈوگ کو درمیان میں پکڑنے کی کوشش تو نہیں کی تھی؟ میرا کہنے کا مطلب ہے کہ آج سے پہلے کبھی بھی سفر کے دوران اس پر حملہ نہیں کیا گیا ہے، ہے نا؟''

''مگر یہ خط ہے کس کا؟'' رون نے ہیری کے ہاتھ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا جس میں چرمئی کاغذ مڑا تڑا دکھائی دے رہا تھا۔

''سنوفلس کا......'' ہیری نے آہستگی سے بتایا۔

''اسی وقت، اسی جگہ......یعنی گری فنڈ رہال کا آتشدان......؟''

''واضح بات ہے......'' ہرمائنی نے خط کی عبارت پر نظر ڈالتے ہوئے کہا۔ وہ کسی قدر پریشان دکھائی دے رہی تھی۔ ''میری دعا ہے کہ اسے کسی اور نے نہ ہی پڑھا ہو تو اچھا ہوگا......''

''مگر یہ تو سیل بند تھا، اسے میں نے خود کھولا ہے۔'' ہیری نے انہیں اور خود کو دلاسہ دلانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ ''اور ویسے بھی اس کا مطلب کوئی اور بالکل نہیں سمجھ پائے گا...... جب تک کہ اسے یہ معلوم نہ ہو کہ ہم نے اس سے پہلے کب اور کہاں بات چیت کی تھی، ہے نا؟''

''میں کچھ کہہ نہیں سکتی......'' ہرمائنی نے متفکر لہجے میں جواب دیا۔ جب دوبارہ گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی تو اس نے اپنا بستہ واپس کندھے پر لٹکاتے ہوئے کہا۔ ''ویسے بھی جادو کے ذریعے کسی لفافے کی سیل کو توڑ کر دوبارہ ویسا ہی بنا دینا کوئی زیادہ مشکل کام نہیں ہے......اگر سفوف انتقال کے نظام پر بھی کڑی نگرانی کی جا رہی ہو تو یہ واقعی کسی بڑی مصیبت کا پیش خیمہ ثابت ہوسکتا ہے......مگر ہم اسے نہ آنے کی تنبیہ بھی تو نہیں دے سکتے ہیں، ہے نا؟......ممکن ہے کہ ہماری تنبیہ والا خط بھی بیچ میں ہی اُچک لیا جائے......''

وہ اب تینوں پتھر کی سیڑھیاں اتر کر تہہ خانے میں جادوئی مرکبات کی کلاس کی طرف جا رہے تھے۔ وہ سیریس کے معاملے میں خاصے الجھے ہوئے تھے اور اردگرد سے بے نیاز اپنے اپنے قیاسات کے گھوڑے دوڑا رہے تھے۔ جونہی وہ سیڑھیوں سے نیچے پہنچے تو ان کے خیالوں کا سلسلہ یکلخت ٹوٹ گیا۔ ڈریکو ملفوائے کی ناپسندیدہ آواز نے انہیں حقیقت کی دنیا میں واپس لا کھڑا کیا تھا۔ ملفوائے پروفیسر سنیپ کی کلاس کے دروازے کے بالکل قریب کھڑا ہوا تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک سرکاری طرز کا دکھائی دینے والا چرمئی کاغذ تھا جسے وہ لہرا لہرا کر سب کو دکھا رہا تھا۔ وہ کچھ زیادہ ہی بلند آواز میں بول رہا تھا تاکہ اس کی بات تہہ خانے میں موجود سبھی لوگ سن سکیں۔

''سنو سب سنو! پروفیسر امبریج نے سلے درن کی کیوڈچ ٹیم کو برقرار رکھے جانے کی فوری اجازت دے دی ہے۔ میں آج صبح ہی ان سے اجازت لینے کیلئے خود ان کے دفتر گیا تھا۔ یہ تو یقینی بات تھی کہ وہ میری بات رد نہ کرتیں، وہ میرے ڈیڈی کو بڑی اچھی طرح سے جانتی ہیں اور ان کی سرکاری معاملات میں محکمے میں آمد و رفت بھی رہتی ہے......بس اب یہ دیکھنا باقی ہے کہ کیا گری فنڈ ر کو بھی اپنی کیوڈچ ٹیم برقرار رکھے جانے کی اجازت مل جاتی ہے یا نہیں...... یہ بڑا دلچسپ رہے گا، ہے نا؟''

''اب یہاں کوئی جھگڑا نہ کھڑا کر دینا......'' ہرمائنی نے ہیری اور رون کی طرف گھور کر دیکھتے ہوئے کہا جو خونخوار نظروں سے ملفوائے کو گھور رہے تھے اور ان کی مٹھیاں بری طرح بھنچ رہی تھیں۔ ''وہ یہی تو چاہتا ہے، اسی لئے تمہیں اکسا رہا ہے......''

''میرا کہنے کا مطلب یہ ہے کہ......'' ملفوائے نے اپنی آواز مزید بلند کرتے ہوئے کہا۔ اس کی بھوری آنکھیں ہیری اور رون کو دیکھ کر عجیب انداز میں چمک اُٹھی تھیں۔ ''اگر اس معاملے میں جادوئی محکمے کے حوالے سے خصوصی اجازت درکار ہو تو مجھے ایسا نہیں لگتا

کہ گری فنڈر محکمے کی توقعات پر پورا اتر پائیں گے اور اپنی کیوڈچ ٹیم پر لگی پابندی کو ہٹا پائیں گے......جیسا کہ میرے ڈیڈی نے مجھے بتایا ہے کہ محکمہ کئی سالوں سے آرتھر ویزلی کو ان کے عہدے سے ہٹانے کیلئے کوئی نہ کوئی بہانہ تلاش کر رہا ہے......اور جہاں تک پوٹر کی بات رہی تو میرے ڈیڈی کہتے ہیں کہ بس کچھ ہی دنوں کی بات ہے، محکمے کے عہدیدار اسے سینیٹ مونگوز ہسپتال میں بھجوانے کا انتظام کر دیں گے......لگتا ہے کہ وہاں پر اُن لوگوں کیلئے ایک خصوصی حصہ مختص کیا گیا ہے جن کے دماغ جادوئی صلاحیتوں کے معاملے میں کند ہو جاتے ہیں......''

ملفوائے نے اپنی بات ختم کر کے ایک بگڑا ہوا چہرہ بنانے کی کوشش کی۔اس کا منہ کھل کر لٹک سا گیا اور آنکھوں کی پتلیاں تیزی سے گھومنے لگیں۔وہ کسی پاگل کی سی نقل اتارنے کی کوشش کر رہا تھا۔کریب اور گوئل ہمیشہ کی طرح اس کے پہلو میں کھڑے کھی کھی کرنے لگے۔پینسی پارکنسن تو ہنسی کے مارے دُہری ہوتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔

ہیری کے کندھے سے کوئی چیز زور سے ٹکرائی جس سے وہ کسی قدر آگے کی طرف لڑھک سا گیا۔لمحہ بھر بعد اسے یہ احساس ہوا کہ نیول اس کے پہلو میں سے نکل کر سرعت رفتاری سے ملفوائے کی طرف جا رہا تھا۔

''اوہ......نیول......نہیں......''

ہیری نے لپک کر نیول کے چوغے کو پیچھے سے پکڑ لیا اور اسے پیچھے کی طرف کھینچنے لگا۔نیول نے خود کو چھڑانے کی بھرپور مزاحمت کی۔وہ ہوا میں اپنا مکا لہرا رہا اور ملفوائے کو خونخوار آنکھوں سے دیکھ رہا تھا۔وہ خود کو ہیری کی گرفت سے چھڑا کر ملفوائے تک پہنچنے کی پوری کوشش کر رہا تھا جو ایک پل کیلئے سکتے میں ڈوبا اس کی طرف حیرت بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

''کھڑے کیوں ہو؟......میری مدد کرو!'' ہیری نے رون کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔اس نے اپنا بازو کا حلقہ اس کی گردن کے گرد بنا لیا تھا اور اسے پوری طاقت سے پیچھے کھینچ رہا تھا۔کریب اور گوئل اپنے بازو پھیلا کر ملفوائے کے بالکل آگے کھڑے ہو چکے تھے اور نیول کو سبق سکھانے کیلئے تیار دکھائی دے رہے تھے۔رون نے جلدی سے نیول کا کھلا ہاتھ پکڑا اور ہیری کے ساتھ مل کر اسے واپس گری فنڈر کی قطار میں واپس کھینچ لانے میں کامیاب ہو گیا۔نیول کا چہرہ غصے سے سرخ ہو چکا تھا اور اس کے منہ سے ہذیان جاری تھا۔ہیری نے چونکہ اس کی گردن پر بری طرح دباؤ ڈال رکھا تھا، اس لئے اس کے منہ سے نکلنے والے جملے کسی کو بھی سمجھ نہیں آ پائے مگر اس کے منہ سے کچھ بے ترتیب الفاظ نکل رہے تھے۔

''یہ اچھا......نہیں......تھا......مونگوز......اسے......بتا......دوں گا......''

ٹھیک اسی لمحے تہہ خانے کا دروازہ کھل گیا اور پروفیسر سنیپ کا سپاٹ چہرہ نمودار ہوا۔ان کی سیاہ آنکھیں گری فنڈر کی قطار پر جا کر اسی جگہ پر جم گئیں، جہاں ہیری اور رون دونوں نے نیول کو قابو میں رکھنے کیلئے اسے بری طرح جکڑ رکھا تھا۔

''آپس میں جھگڑ رہے ہو......پوٹر......ویزلی......لانگ باٹم؟'' سنیپ نے سرد اور تمسخرانہ آواز میں کہا۔''گری فنڈر کے دس

پوائنٹس کم کئے جاتے ہیں۔ لانگ باٹم کو چھوڑ دو...... ورنہ تم دونوں کو سزا دی جائے گی...... اب سب لوگ اندر چلو......''

ہیری نے نیول کو فوراً چھوڑ دیا جو ہانپتا ہوا اسے کھا جانے والی نظروں سے گھور رہا تھا۔

''مجھے ایسا کرنا ہی تھا ورنہ کریب اور گوئل تمہاری ہڈیاں تک توڑ ڈالتے......'' ہیری نے گہری آہ بھرتے ہوئے کہا اور اپنا زمین پر گرا ہوا بستہ اُٹھا کر کندھے پر ڈالا۔ نیول نے کوئی جواب نہیں دیا۔ اس نے بھی اپنا بستہ اُٹھایا اور تہہ خانے کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

''خدا جانے...... اُسے اچانک کیا ہو گیا تھا؟'' رون نے سرگوشی نما لہجے میں ہیری کو کہا جب وہ نیول کے تعاقب میں دروازے کی طرف بڑھ رہے تھے۔

ہیری نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ اچھی طرح سے جانتا تھا کہ سینٹ منگوز ہسپتال میں دماغی توازن کھو بیٹھنے والے افراد کے داخل کئے جانے اور وہاں خصوصی وارڈ کی موجودگی نیول کیلئے کیوں باعث تکلیف ہے؟ مگر اس نے ڈمبل ڈور سے وعدہ کیا تھا کہ وہ نیول کے راز کو کسی کے سامنے منکشف نہیں کرے گا۔ یہاں تک کہ وہ نیول سے بھی اس بات کا کبھی تذکرہ نہیں کرے گا کہ وہ اس کے پوشیدہ راز کو جانتا ہے......

ہیری، رون اور ہرمائنی ہمیشہ کی طرح کلاس کے آخر میں موجود اپنی پسندیدہ نشستوں پر جم کر بیٹھ چکے تھے۔ انہوں نے تیزی سے اپنے بستے کھولے اور اس میں سے چرمئی کاغذ، قلم اور 'ایک ہزار جڑی بوٹیاں اور پھپھوندیاں' نامی کتاب باہر نکالی۔ ان کے اردگرد بیٹھے طلباء ابھی تک نیول کے اشتعال اور ملفوائے پر حملہ کرنے کے بارے میں چہ میگوئیاں کر رہے تھے۔ وہ یہ جاننے کیلئے بے تاب تھے کہ آخر ماجرا کیا تھا؟ جونہی سنیپ نے تہہ خانے کا دروازہ زوردار دھماکے کے ساتھ بند کیا تو کلاس روم میں یکدم خاموشی چھا گئی۔

''سب لوگ متوجہ ہوں...... آج ہمارے ساتھ ایک مہمان بھی یہاں موجود ہیں۔'' سنیپ نے اپنی دھیمی اور پھنکارتی ہوئی آواز میں بتایا۔ انہوں نے تہہ خانے کے نیم تاریک کونے کی طرف اشارہ کیا۔ ہیری نے دیکھا کہ وہاں پروفیسر امبریج اپنے گھٹنوں پر کلپ بورڈ رکھے ہوئے بیٹھی تھیں۔ ہیری نے استفہامیہ انداز میں بھنوئیں اُٹھا کر رون اور ہرمائنی کی طرف کنکھیوں سے دیکھا۔ جن دو اساتذہ سے وہ سب سے زیادہ نفرت کرتا تھا، وہ آج ایک ساتھ ایک ہی کلاس روم میں موجود تھے۔ سنیپ اور امبریج...... یہ فیصلہ کرنا دشوار تھا کہ وہ ان دونوں میں سے کس کی برتری دیکھنا چاہتا تھا؟

''آج ہم اپنے مقوی بدن مرکب پر سابقہ سلسلہ جاری رکھتے ہوئے کام کریں گے۔ تم لوگوں نے گذشتہ کلاس میں اپنے اپنے مرکبات کو جس حالت میں ادھورا چھوڑا تھا، وہ تمہیں ویسے ہی ملیں گے، اگر مقوی بدن مرکب صحیح اجزأ کے ساتھ بنایا گیا ہوگا تو ہفتے کے آخر تک یہ بالکل عمدہ پکائی کے ساتھ تیار ہو چکا ہوگا...... اب سلسلہ آگے بڑھاتے ہیں...... اجزاء اور ترکیب......'' انہوں نے اپنی چھڑی ہوا میں لہرائی۔ ''آپ کے سامنے تختہ سیاہ پر لکھے ہوئے ہیں۔ چلو اب شروع ہو جاؤ......''

پروفیسر امبریج کلاس کے پہلے نصف گھنٹے تک تو اپنی کرسی پر بیٹھی رہیں اور ان کا قلم کلپ بورڈ پر متحرک رہا۔ ہیری کی دھیان اس

طرف بٹا ہوا تھا کہ وہ سنیپ سے کیسے سوال پوچھیں گی؟ وہ نہ چاہتے ہوئے بھی خود میں کافی بے چینی محسوس کر رہا تھا۔ تجسس ہر لمحے بڑھتا جا رہا تھا، یہی وجہ تھی کہ اس کا دھیان ذرا بھر بھی مرکب کی طرف نہیں تھا۔ اس کا دل و دماغ امبرتج اور سنیپ سے چپک کر رہ گیا تھا۔

''انار کا رس نہیں، ہیری! ابھی سلے منڈر چھپکلی کا خون ڈالنا ہے......'' ہرمائنی نے تیسری مرتبہ اس کا بازو پکڑ کر اسے پکتے ہوئے مرکب میں غلط اجزا ڈالنے سے روکا۔

''شکریہ......'' ہیری نے رس کی بوتل میز پر واپس رکھتے ہوئے نیم تاریک کونے میں دیکھتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے امبرتج اپنی کرسی سے اُٹھ کھڑی ہوئیں اور کلاس کے بیچ والے حصے میں داخل ہوئیں۔ ''اوہ ہاں!'' ہیری کے منہ سے بے ساختہ نکلا۔ اس کی نظریں امبرتج کا تعاقب کرنے لگیں۔ امبرتج ڈیسکوں کے دو قطاروں کے وسط میں سے ہوتی ہوئی سنیپ کی طرف بڑھیں جو ڈین تھامس کے پکتے ہوئے مرکب پر جھک کر جائزہ لینے میں مصروف تھے۔

''معاف کیجئے...... یہ کلاس اپنے نصابی اسباق سے کافی آگے دکھائی دے رہی ہے۔'' انہوں نے سنیپ کے پشت پر پہنچنے کے بعد کہا۔ ''البتہ میرے ذہن میں یہ سوال بھی اُٹھ رہا ہے کہ کیا انہیں مقوی بدن مرکبات جیسی چیزیں بنانے کی ترکیب سکھانا درست عمل ہوگا؟ جہاں تک میرا خیال ہے کہ محکمے کو اس قسم کی فضولیات کو نصاب میں سے حذف کر دینا چاہئے۔''

سنیپ آہستگی سے سیدھے کھڑے ہوئے اور اپنی گردن گھما کر ان کی طرف دیکھا۔

''خیر یہ تو بعد میں دیکھا جائے گا!'' امبرتج نے ان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''یہ بتائیے کہ آپ ہوگورٹس میں کتنے عرصے سے تدریسی فرائض انجام دے رہے ہیں؟'' ان کا قلم کلپ بورڈ پر متحرک ہو گیا۔

''گذشتہ چودہ برسوں سے......'' سنیپ نے اطمینان بھرے انداز میں جواب دیا۔ ان کا چہرہ بالکل صاف اور معمول کے مطابق دکھائی دے رہا تھا۔ ہیری نے ان کی طرف بغور دیکھتے ہوئے سلے منڈر چھپکلی کے خون کی چند بوندیں اپنے پکتے ہوئے مرکب کی کڑاہی میں ڈال دیں۔ اس میں سے بھیانک ثقیف دھواں اُٹھا اور اس کے مرکب کا رنگ فیروزی سے نارنجی ہو گیا۔

''جہاں تک میری معلومات ہیں، آپ نے پہلے تاریک جادو سے تحفظ کے فن کی کلاس کو پڑھانے کیلئے بطور استاد درخواست دی تھی؟'' امبرتج نے سنیپ پر چبھتی نظر ڈال کر پوچھا۔

''جی ہاں!'' سنیپ نے دبے ہوئے لہجے میں کہا۔

''مگر آپ کو کامیابی نہیں ہو پائی؟''

''واضح بات ہے......'' سنیپ کے دونوں ہونٹ سکڑ گئے۔

پروفیسر امبرتج نے اپنے کلپ بورڈ پر کچھ لکھا۔

''مجھے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ آپ جب سے اس سکول میں تعینات ہوئے ہیں، تب سے تقریباً ہر سال تاریک جادو سے تحفظ

کے فن کی کلاس کی خالی ہونے والی اسامی کیلئے بطور استاد کی درخواست دیتے رہے ہیں......؟''

''صحیح ہے......'' سنیپ نے آہستگی سے جواب دیا۔ ان کے لبوں پر بمشکل ہی لرزش دکھائی دی تھی۔ اب ان کے چہرے پر غصے کے آثار پھیلے ہوئے دکھائی دیئے۔

''کیا آپ کو اس بات کا اندازہ ہے کہ ڈمبل ڈور اتنے طویل عرصے سے بار بار آپ کی درخواست کو مسترد کر کے آپ کو اس عہدے پر کیوں تعینات نہیں کر رہے ہیں؟''

''یہ سوال اگر آپ ان سے ہی دریافت کریں تو زیادہ اچھا رہے گا۔'' سنیپ نے جھٹکے سے گردن موڑتے ہوئے کہا۔

''بالکل......میں ان سے یہ سوال ضرور پوچھوں گی۔'' امبریج نے اپنے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ سجاتے ہوئے کہا۔

''میرا خیال ہے کہ یہی زیادہ مناسب رہے گا۔'' سنیپ نے آہستگی سے کہا، ان کی سیاہ آنکھیں کسی قدر سکڑ کر چھوٹی دکھائی دینے لگیں۔ ''کیا میں یہ جان سکتا ہوں کہ یہ سوال کیوں کر ضروری تھا؟''

''بالکل......'' پروفیسر امبریج نے جلدی سے کہا۔ ''محکمہ اساتذہ کی سابقہ کارگزاریوں اور کارکردگی کے بارے میں پوری معلومات رکھنے کا خواہش مند ہے......''

وہ مڑیں اور پھر پینسی پارکنسن کے پاس جا پہنچیں۔ وہ اس سے پڑھائی کے بارے میں مختلف سوال جواب کرنے لگیں۔ سنیپ نے مڑ کر ہیری کی طرف دیکھا۔ دونوں کی آنکھیں ایک پل کیلئے ایک دوسرے سے ملیں۔ ہیری نے فوراً اپنی نظریں نیچے جھکا لیں اور اپنے مرکب کی طرف متوجہ ہو گیا جو اب تیزی سے برف کی طرح جم رہا تھا۔ اس میں سے سڑے ہوئے ربڑ جیسی بدبو اُٹھ رہی تھی۔

''پوٹر!......تمہارے لئے ایک بار پھر صفر......'' سنیپ نے زہریلے لہجے میں کہا اور اپنی چھڑی لہرا کر حسب معمول اس کی کڑاہی خالی کر دی۔ ''تمہیں اس مرکب کی تیاری کے صحیح طریقے پر ایک جامع مقالہ لکھ کر مجھے دینا ہوگا۔ جس میں تم یہ وضاحت کرو گے کہ تم سے اس مرکب کو بنانے میں کہاں غلطی سرزد ہوئی تھی اور غلطی ہونے کی وجہ کیا تھی؟ آئندہ کلاس میں وہ مقالہ لازمی لے کر آنا......سمجھ گئے......''

''جی سمجھ گیا......'' ہیری نے طیش میں چلا کر کہا۔ اسے اب خود پر غصہ آنے لگا تھا۔ سنیپ نے پہلے ہی ڈھیر سارا ہوم ورک دے رکھا تھا اور اوپر سے ایک اور مقالہ......اسے شام کو کیوڈچ کی مشقوں میں بھی شامل ہونا تھا۔ اس کا مطلب صاف تھا کہ وہ اگلی دو راتوں تک نیند سے محروم رہے گا۔ اب ایسا بالکل نہیں دکھائی دے رہا تھا کہ وہ صبح کافی خوش رہا ہوگا۔ اس کے دل میں یہ امنگ اُٹھ رہی تھی کہ یہ منحوس دن جلدی سے ختم ہو جائے تو اچھا ہے۔

''میرا خیال ہے کہ مجھے علم جوتش کی کلاس سے غوطہ لگا لینا چاہئے۔'' اس نے اُداسی کے عالم میں ان دونوں سے کہا۔ جب وہ دوپہر کے کھانے سے فارغ ہو کر بیرونی احاطے میں کھڑے تھے۔ تیز سرسراتی ہوئی ہوا ان کے چہروں سے ٹکرا رہی تھی اور ان کے

کھڑے کالروں کے پیچ میں گھسے جا رہی تھی۔ ''میں بیماری کا بہانہ کر کے سنیپ کا دیا ہوا مقالہ پورا کر لوں گا۔ اس طرح مجھے نصف شب تک یونہی جاگنا نہیں پڑے گا۔''

''تم اپنی جوتش کی کلاس کو کسی طور پر نہیں چھوڑ سکتے ہیری!'' ہرمائنی نے سنجیدگی سے کہا۔

''ارے دیکھو تو سہی...... یہ بات بھلا کون کر رہا ہے؟'' رون نے تمسخرانہ انداز میں قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔ ''تم نے تو علم جوتش کا مضمون ہی چھوڑ دیا ہے......اور تو اور تم تو ٹراؤلینی سے بھی سخت نفرت کرتی ہو......''

''تمہیں ایسا کس نے کہا؟...... میں ان سے نفرت نہیں کرتی ہوں۔'' ہرمائنی بلند آواز میں چیختی ہوئی بولی۔ ''میں تو صرف اس نتیجے پر پہنچی ہوں کہ وہ ایک بری استاد ہیں اور حقیقت میں فریبی اور دھوکے باز خاتون ہیں......مگر ہیری! تم آج جادو کی تاریخ ایک مطالعہ کی کلاس بھی چھوڑ چکے ہو اس لئے میرا خیال ہے کہ تمہیں اب مزید کلاسیں نہیں چھوڑنا چاہئیں......''

ہیری کو محسوس ہوا کہ وہ واقعی صحیح کہہ رہی تھی، یوں بلاوجہ کلاسیں چھوڑنا کوئی اچھی بات نہیں تھی۔ آدھے گھنٹے کے بعد وہ رون کے ساتھ مینار کے بالائی منزل پر نیم تاریک، گرم اور ضرورت سے زیادہ خوشبودار کلاس میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے دل و دماغ میں غصے کی لہریں دوڑ رہی تھیں، وہ ہر ایک کیلئے جارحانہ جذبات محسوس کر رہا تھا۔ پروفیسر ٹراؤلینی ایک بار پھر ان لوگوں میں 'خواب اور ندائے غیبی' نامی کتاب تقسیم کر رہی تھیں۔ ہیری دل ہی دل میں کڑھ رہا تھا کہ وہ یہاں ڈھیر سارے من گھڑت خوابوں کی تعبیریں تلاش کرنے کے بجائے اگر وہ گری فنڈر ہال میں بیٹھ کر پروفیسر سنیپ کا دیا ہوا مقالہ پورا کر لیتا تو کتنا بہتر رہتا......

بہرحال، ایسا محسوس ہوتا تھا کہ علم جوتش کی کلاس میں وہ واحد طالبعلم نہیں تھا جو پیچ و تاب کھائے بیٹھا تھا۔ پروفیسر ٹراؤلینی نے 'خواب اور ندائے غیبی' نامی ایک کتاب ہیری اور رون کے درمیان میز پر عجیب طریقے سے پٹخی اور دوسری طرف چلی گئیں۔ ان کے ہونٹ سکڑے ہوئے دکھائی دیئے۔ انہوں نے ایک اور کتاب ڈین اور سمیس کی طرف اچھال دی جو سمیس کے سر سے ٹکراتے ٹکراتے بچی تھی۔ انہوں نے آخری کتاب تو نیول کے سینے پر یوں دے ماری جیسے وہ کوئی انتقام لے رہی ہوں۔ نیول اس ناگہانی آفت پر بری طرح بوکھلا گیا اور کتاب سمیت اپنی کرسی سے نیچے گر گیا۔

''ٹھیک ہے، اب تم سب اپنا اپنا کام شروع کر دو......'' پروفیسر ٹراؤلینی نے تیز آواز سے کہا۔ ان کے لہجے میں تیکھا پن اور کسی حد تک بوکھلاہٹ کا اظہار ہو رہا تھا۔ ''تم لوگ جانتے ہو کہ تمہیں کیا کرنا ہے؟ یا پھر میں اتنی ناکارہ استاد ہوں کہ آج تک تمہیں کتاب کھولنا بھی نہیں سکھا پائی ہوں۔''

پوری کلاس کے بچوں نے الجھن بھری نظروں سے ان کی طرف دیکھا اور پھر ایک دوسرے کی طرف حیرت سے دیکھنے لگے۔ بہرحال، ہیری کو اندازہ ہو گیا کہ اس چڑچڑے پن کی اصل وجہ کیا تھی؟ پروفیسر ٹراؤلینی اپنی روایتی اونچی کمر والی کرسی کی طرف بڑھیں اور اور مڑ کر اس پر بیٹھ گئیں، ان کی آنکھیں نم آلود دکھائی دے رہی تھیں اور چہرے پر غصے کی کروٹیں ابھری ہوئی تھیں۔ ہیری نے اپنا سر

رون کے نزدیک لاتے ہوئے سرگوشی کی۔ ''میرا خیال ہے کہ انہیں انکوائری رپورٹ کا نتیجہ مل چکا ہے۔''

''پروفیسر.....'' پاروتی پاٹیل نے آہستگی سے کہا۔ (وہ اور لیونڈر براؤن دونوں ہی پروفیسر ٹراؤلینی کی پسندیدہ طالبات اور پروفیسر ٹراؤلینی ان کی پسندیدہ استاد تھیں) ''پروفیسر! کیا کوئی بری خبر ملی ہے.....؟''

''بری خبر.....؟'' پروفیسر ٹراؤلینی بھڑکتی ہوئی آواز میں بولیں۔ ''بالکل نہیں.....جان بوجھ کر میری عزت کی دھجیاں اُڑائی گئی ہیں.....مجھ پر طرح طرح کے بے بنیاد الزام لگائے گئے ہیں.....من گھڑت اور جھوٹے الزاموں سے میری شخصیت اور خدمات کو داغدار کیا گیا ہے.....یہ کوئی بری خبر نہیں.....بالکل بھی نہیں.....''

انہوں نے کپکپاتی ہوئی سانس کھینچی اور اگلے ہی لمحے پاروتی کی طرف سے اپنی نظریں ہٹالیں۔ ان کے موٹے عدسوں والی عینک کے نیچے آنسو چمکنے لگے تھے۔

''میں کچھ بھی نہیں کہہ رہی ہوں.....'' وہ اپنی بھرائی ہوئی آواز میں دوبارہ گویا ہوئیں۔ ''سولہ سال کی دن رات کی کڑی محنت.....اپنے اندر کے جوہر کو دوسروں تک پہنچانے کا جذبہ.....ان سب کو ایک ہی پل میں نظرانداز کر دیا گیا؟.....میری شخصیت اور فن کو یوں مٹی میں ملا دیا گیا؟.....میں ایسی بے عزتی اور بے حرمتی بالکل برداشت نہیں کروں گی.....بالکل بھی نہیں.....''

''مگر پروفیسر! آپ کے ساتھ ایسا سلوک کرنے کی جرأت کس نے کی؟'' پاروتی نے کھا جانے والے انداز میں دریافت کیا۔

''محکماتی عملے نے.....'' پروفیسر ٹراؤلینی نے ایک گہری، ڈرامائی اور کانپتی ہوئی آواز میں کہا۔ ''بالکل.....ان لوگوں نے.....جن کی آنکھیں دنیاوی چیزوں کی طلب میں اس قدر اندھی ہو چکی ہیں کہ ان کی بصیرت کی آنکھ بھی دھندلا چکی ہے۔ وہ ان طوفانوں کو ہرگز نہیں دیکھ سکتے جنہیں میری تیسری آنکھ کب سے دیکھ رہی ہے، جو میں دیکھ سکتی ہوں وہ بالکل نہیں دیکھ سکتے.....اور وہ میں جان سکتی ہوں، وہ بالکل نہیں جان پائیں گے.....یہ تو ہونا ہی تھا.....یہ کڑوا سچ ہے کہ ہم جوتشی لوگوں سے ہر کوئی ہمیشہ خوفزدہ رہتا ہے۔ اپنے اندر کے ڈر کو چھپانے کیلئے وہ ہمیں بار بار ستاتے رہتے ہیں.....یہ کوئی نئی بات نہیں.....یہ سلسلہ تو صدیوں سے چلتا آرہا ہے.....''

انہوں نے تیزی سے تھوک نگلا، پھر اپنی ریشمی شال کے کنارے سے اپنے گیلے رخساروں کو صاف کیا۔ اس کے بعد انہوں نے اپنی آستین میں ہاتھ ڈال کر وہاں سے ایک کڑھائی والا چھوٹا سا رومال برآمد کیا اور اسے اپنی ناک سے لگا کر پورے زور سے ناک سڑکی۔ ہیری کو ان کی آواز بالکل ویسی ہی لگی جیسے پیوس نامی شریر بھوت نے کسی کو رسپ بری دے ماری ہو۔ رون خود پر قابو نہ رکھ پایا اور دبے ہوئے انداز میں کھی کھی کرنے لگا۔ لیونڈر براؤن نے حقارت بھری نظروں سے اسے گھورا۔ رون کو بھلا اس کی پرواہ ہو سکتی تھی؟

''پروفیسر!'' پاروتی پاٹیل نے دوبارہ کہا۔ ''کیا آپ کا اشارہ.....آپ کا اشارہ.....پروفیسر امبریج کی طرف.....؟''

''خبردار.....'' پروفیسر ٹراؤلینی اچانک اپنی کرسی پر بھڑک اُٹھیں۔ ''میرے سامنے اس عورت کا نام بھی مت لو.....'' وہ اچھل کر کرسی سے اُٹھ کھڑی ہوئیں۔ ان کے گلے میں موجود منکے کھڑکھڑانے لگے اور عینک چمکنے لگی۔ ''تم سب اپنا اپنا کام کرو.....''

باقی کا تمام وقت انہوں نے کلاس کے درمیان گھوم گھوم کر گزارا تھا۔طلباء کو یہ احساس ہو رہا تھا کہ وہ ان کے کام کا جائزہ بالکل نہیں لے رہی تھیں بلکہ ایسا کرنے کی اداکاری کر رہی تھیں۔ان کے رخساروں پر آنسوؤں کی لڑیاں وقفے وقفے سے بہتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔وہ لاشعوری طور پر خود سے باتیں کر رہی تھیں۔ہیری ان کی بڑبڑاہٹ کو سن سکتا تھا۔

''یہ ہی اچھا رہے گا کہ میں خود ہی یہ جگہ چھوڑ کر ہمیشہ کیلئے یہاں سے چلی جاؤں...... یہ تو ڈوب مرنے کا مقام ہے......وہ کون ہوتے ہیں مجھے آزمائشی طور پر رکھنے والے......ہم کچھ عرصہ آپ کی تدریسی عمل کا جائزہ لیں گے......ان کی یہ سب کہنے کی ہمت کیسے ہوئی؟......''

جب ہیری تاریک جادو سے تحفظ کے فن والی کلاس میں ہرمائنی سے ملا تو وہ بے اختیار کہہ اُٹھا۔''تم میں اور امبریج میں ایک بات مشترک ہے کہ وہ بھی ٹراؤلینی کو فریبی اور دھوکے باز ہی سمجھتی ہے......میرا اندازہ ہے، پروفیسر ٹراؤلینی کو اپنی صلاحیتیں دکھانے کیلئے مختصر عرصے کا آزمائشی موقعہ دیا گیا ہے۔''

اس سے پہلے ہرمائنی اس کی بات کا کوئی جواب دے پاتی، اسی لمحے امبریج کلاس روم میں داخل ہوئیں، انہوں نے آج سیاہ رنگ کی مخملیں نکٹائی سر پر سجا رکھی تھی اور ان کے چہرے پر فخر کے جذبات رقصاں تھے۔

''دوپہر بخیر کلاس......''

''دوپہر بخیر، پروفیسر امبریج!''پوری کلاس کے طلباء نے یک آواز ہو کر جواب دیا۔

''اپنی چھڑیاں اندر رکھ دو......''

اس ہدایت پر کوئی ہلچل نہیں دکھائی دی کیونکہ کسی نے بھی اپنی چھڑی باہر نہیں نکالی تھی۔

''اپنی اپنی جادوئی دفاعی نظریات کی کتاب نکالو اور صفحہ نمبر چونتیس کھولو۔آج ہم تیسرا باب پڑھیں گے جس کا عنوان ہے، 'جادوئی حملے پر عدم جارحیت کا مظاہرہ' آپس میں گفتگو کرنے کی......''

''کوئی ضرورت نہیں......''ہیری، رون اور ہرمائنی نے آہستگی کے ساتھ ان کی آواز میں آواز ملائی۔

☆☆☆☆

''آج کیوڈچ کی کوئی مشقیں نہیں......''انجلینا نے کھوکھلی آواز کے ساتھ انہیں آگاہ کیا۔جب ہیری، رون اور ہرمائنی رات کے کھانے کے بعد گری فنڈر ہال میں داخل ہوئے۔

''مگر میں تو پوری طرح پرسکون رہا ہوں......''ہیری نے اس کی طرف سہمی ہوئی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔''انجلینا! میں نے انہیں بالکل اشتعال دلانے کی کوشش نہیں کی۔میرا یقین کرو کہ میں نے کچھ بھی نہیں کیا......''

''ٹھیک ہے......ٹھیک ہے، میں جانتی ہوں۔''انجلینا نے مایوسی بھرے لہجے میں کہا۔''میں جانتی ہوں کہ تم نے کچھ نہیں کیا......

انہوں نے تو بس یہی کہا ہے کہ وہ اس بارے میں تھوڑا سوچ بچار کرنے کے بعد فیصلہ کریں گی۔‘‘

’’کیسی سوچ بچار؟‘‘ رون یکدم غصے سے بھڑک اُٹھا۔’’انہوں نے سلے درن والوں کو تو بلا سوچے سمجھے فوراً اجازت دے ڈالی ......تو پھر ہمارے لئے ایسا کیوں نہیں؟‘‘

ہیری کو اچھی طرح معلوم تھا کہ امبریج کو گری فنڈر کی کیوڈچ ٹیم کو اجازت نہ دینے پر کس قدر لطف آ رہا ہوگا؟ وہ یہ بھی سمجھ سکتا تھا کہ وہ ان کی کیوڈچ ٹیم کو بحال کرنے میں اتنی جلدی رضامند نہیں ہونے والی ہیں۔ وہ کشمکش کی لٹکتی ہوئی تلوار کو اتنی آسانی سے ان کے سروں سے نہیں اتاریں گی۔

’’چلو ایک لحاظ سے یہ اچھا ہی ہوا۔‘‘ ہرمائنی نے سنجیدگی سے ہیری کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔’’اس کا مثبت پہلو دیکھنے کی کوشش کرو ہیری! کم از کم اب تمہارے پاس سنیپ کے دیئے ہوئے مقالے کو مکمل کرنے کا وقت تو ہے، ہے نا؟‘‘

’’بڑا عمدہ مثبت پہلو نکالا ہے؟‘‘ ہیری نے طنزیہ لہجے میں کہا جبکہ رون ہرمائنی کو زہر آلود نظروں سے گھورتا رہ گیا۔’’کوئی کیوڈچ مشقیں نہیں......جادوئی مرکبات کی بیزار کن پڑھائی؟‘‘

ہیری نڈھال ہو کر کرسی پر لڑھک گیا۔ کچھ لمحوں بعد اس نے اپنے بستے میں سے سامان باہر نکالا اور پھر بے دلی کے ساتھ مقوی بدن مرکب بنانے والا مقالہ لکھنے کی کوشش میں جت گیا۔ اس کیلئے اپنی توجہ پڑھائی پر مرتکز کرنا دوبھر ہو رہا تھا۔ وہ یہ بات اچھی طرح جانتا تھا کہ سیریس کی آگ میں آمد میں ابھی ڈھیر سارا وقت پڑا ہے مگر وہ لاشعوری انداز میں وقفے وقفے سے آگ کے بھڑکتے ہوئے شعلوں کے بیچ اسے تلاش ضرور کرتا تھا۔ ہال میں ہنگامہ خیز شور شرابہ برپا تھا۔ فریڈ اور جارج اپنی بیمار گھڑی ٹافیوں میں سے ایک قسم کی خاص ٹافی تیار کرنے میں بالآخر کامیاب ہو ہی گئے تھے۔ وہ اپنے گرد جمع لوگوں کے ہجوم کے سامنے باری باری اس ٹافی کی کارکردگی کا مظاہرہ پیش کر رہے تھے جو خوشی سے تالیاں بجا رہے تھے۔

فریڈ جونہی ایک ٹافی کا نارنجی حصہ منہ میں کاٹ کر چباتا تھا تو اگلے ہی لمحے اس پر قے کرنے کا دورہ پڑ جاتا تھا۔ وہ اپنے سامنے رکھی ہوئی بالٹی میں زور زور سے قے کرنے لگتا۔ اس کے بعد وہ جونہی ٹافی کا ارغوانی حصہ منہ میں ڈال کر چباتا تو قے فوراً بند ہو جاتیں۔ لی جارڈن، ویزلی بھائیوں کی بھرپور مدد کر رہا تھا۔ وہ تھوڑے تھوڑے وقفے سے قے سے بھری بالٹی کو اپنی چھڑی سے خالی کر دیتا تھا۔ وہ اسی اوجھل جادوئی کلمے کا استعمال کر رہا تھا جس کے استعمال سے سنیپ ہمیشہ ہیری کی کڑاہی خالی کر دیا کرتے تھے۔

زوردار اُبکائی کی آواز، قے کی ناگوار پھڑ پھڑاہٹ اور تالیوں کے شور سے ہیری کی توجہ مقالہ لکھنے پر بالکل قائم نہ رہ پائی۔ وہ بار بار چونک کر فریڈ اور جارج کی طرف دیکھنے لگتا جو کہ اب ہجوم کو بہلا پھسلا کر ان سے ایڈوانس بٹورنے میں مصروف تھے۔ مقوی بدن مرکب کے صحیح طریقے پر توجہ مرتکز رکھنا اس کے بس سے باہر ہو رہا تھا۔ ہرمائنی بھی اس گھمبیر صورت حال کو سدھارنے میں کوئی کوشش کرتی ہوئی دکھائی نہیں دے رہی تھی۔ فریڈ اور جارج کی قے جب بالٹی کی سطح سے ٹکراتی اور ہال میں زوردار تالیاں بجنے کا سلسلہ جب

کافی دیر تک یونہی جاری رہا تو ہرمائنی برا سا منہ بنا کر بے بسی سے آہیں بھرنے لگتی...... ہرمائنی کی آہوں کے اضافے نے تو ہیری کے دھیان کو کہیں کا نہیں چھوڑا تھا۔

''وہاں جا کر انہیں روکتی کیوں نہیں ہو؟'' ہیری نے بالآخر تنگ آ کر چڑ چڑے انداز میں کہا، جب اس نے چوتھی مرتبہ سیمرغ کے پنجوں کے سفوف کا غلط وزن کاٹا۔

''افسوس! میں ایسا بالکل نہیں کرسکتی۔'' ہرمائنی نے دانت پیستے ہوئے کہا۔'' وہ لوگ مروّجہ ضابطوں کے لحاظ سے کوئی غلط کام نہیں کر رہے ہیں، وہ لوگ بری سے بری چیز خود کھانا چاہیں تو اس بات کا انہیں پورا پورا اختیار حاصل ہے، اس کے علاوہ ایسا کوئی قانون موجود نہیں ہے جس کے تحت دوسرے گدھے ایسی گھٹیا چیزیں نہ خرید سکیں...... جب تک کہ یہ خطرناک ثابت نہ ہو جائیں اور مجھے ایسا بالکل نہیں لگتا کہ یہ ٹافیاں خطرناک ثابت ہوسکتی ہیں......''

ہیری، رون اور ہرمائنی نے دیکھا کہ ان کی نظروں کے سامنے جارج نے زوردار آواز کے ساتھ بالٹی میں قے کی، پھر ٹافی کا باقی حصہ نگلا اور اُٹھ کر سیدھا کھڑا ہو گیا۔ پھر اس نے اپنے بازو پھیلا کر ناظرین سے داد وصول کی اور تالیوں کی گونج دار آواز ہال میں سنائی دینے لگی۔

ہیری نے فریڈ، جارج اور لی جارڈن کو ٹافی کی افادیت سے مرعوب افراد سے سونے کے سکے اکٹھے کرتے ہوئے دیکھ کر کہا۔

''سنو! مجھے یہ سمجھ میں نہیں آ پایا کہ فریڈ اور جارج کو صرف تین تین او ڈبلیو ایل ہی کیوں ملے؟ وہ لوگ تو واقعی کمال کے فنکار ہیں۔''

''ہیری! خوش فہمی سے باہر آؤ......'' ہرمائنی نے تلخی سے کہا۔'' یہ کوئی کمال کی بات نہیں ہے، وہ لوگ تو محض مصنوعیت میں ڈوبے ہوئے ہیں، جن کی حقیقی زندگی میں کوئی حیثیت نہیں ہے اور نہ ہی کوئی کارآمد استعمال ہے......''

''تم یہ کیسے کہہ سکتی ہو کہ کوئی کارآمد استعمال نہیں ہے؟'' رون نے ہیجان انگیز انداز میں اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہرمائنی! وہ ہمارے دیکھتے ہی دیکھتے چھبیس گیلن کما چکے ہیں۔''

ویزلی جڑواں بھائیوں کے آس پاس جما ہوا ہجوم کچھ دیر چھٹنے لگا۔ اس کے بعد فریڈ، جارج اور لی جارڈن کافی دیر تک بیٹھ کر اپنے کمائے ہوئے سکوں کو الگ الگ کر کے شمار کرتے رہے۔ نصب شب ڈھلنے تک ہیری، رون اور ہرمائنی کو ہال خالی مل ہی گیا۔ بالآخر فریڈ نے جب اپنے عقب میں لڑکوں کے کمرے کی طرف جانے والا دروازہ بند کیا۔ وہ جاتے جاتے اپنے سکوں سے بھرے ہوئے ڈبے کی چھن چھناہٹ انہیں سنانا نہیں بھولا تھا۔ ہرمائنی نے اس کی بیہودہ حرکت پر تیوریاں چڑھا لی تھیں۔ ہیری ابھی تک اپنے مرکب کے مضمون میں الجھا ہوا تھا جس کی وہ صرف چند ہی سطریں لکھنے میں کامیاب ہو پایا تھا۔ اس نے تنگ آ کر اس کام کو یہیں ختم کرنے کا فیصلہ کیا اور اپنی کتاب کو بند کر کے ایک طرف اچھال دیا۔ رون ایک کرسی پر پڑا نیند کی جھپکی لے رہا تھا۔ کتاب گرنے کی آواز سن کر اس نے خوابیدہ کیفیت میں ایک گہری ہنکار بھری اور بیدار ہو گیا۔ اس نے اپنی آنکھیں مسلتے ہوئے آگ کے شعلوں میں

دیکھا اور بے اختیار بولا۔ ''سیریس......''

ہیری چونک کر آتشدان کی طرف پلٹا۔ سیریس کے بکھرے بالوں والا چہرہ آگ کے شعلوں میں ایک بار پھر نمودار ہو چکا تھا۔

''کیسے ہو تم لوگ؟'' اس نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

''اچھے ہیں!'' ہیری، رون اور ہرمائنی نے ایک ساتھ جواب دیا۔ وہ تینوں آتشدان کے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے تھے۔ کروک شانکس نے بھی سیریس کو دیکھ کر پیار بھرے انداز میں میاؤں کی۔ وہ حرارت کے باوجود آگ کے پاس جانے کی کوشش کرنے لگی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ سیریس کے چہرے پر اپنے نوکیلے پنجے سے محبت بھری چپت لگانا چاہتی ہو۔

''آج کل کیسا چل رہا ہے؟'' سیریس نے پوچھا۔

''کچھ اچھے حالات نہیں ہیں۔'' ہیری نے جلدی سے کہا۔ ہرمائنی نے کروک شانکس کو شعلوں سے پیچھے کھینچا، کہیں شعلوں کی حدت سے اس کا منہ نہ جل جائے۔ ''محکمے نے ایک اور قانونی ضابطہ جاری کیا ہے، جس کی رو سے ہمیں کیوڈچ ٹیم بنانے کی اجازت نہیں ہے......''

''اور تاریک جادو سے تحفظ کے فن سکھانے کیلئے خفیہ گروہ بنانے کی اجازت بھی نہیں ہے؟'' سیریس نے مسکرا کر کہا۔

تھوڑی دیر تک گہرا سکوت چھایا رہا۔

''تمہیں یہ سب کیسے معلوم ہوا؟'' ہیری نے تعجب بھرے لہجے میں پوچھا۔

''تمہیں اپنی ملاقات کیلئے جگہ کے انتخاب میں کافی احتیاط برتنا چاہئے تھی۔'' سیریس نے جواب دیا جس کا چہرہ اب زیادہ کھل کر مسکراتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ ''میرا سوال یہ ہے کہ تم لوگوں نے ہاگس ہیڈ کو ہی کیوں منتخب کیا؟''

''یہ تھری بروم سٹکس کے مقابلے میں زیادہ بہتر تھا کیونکہ وہاں ہر وقت ہجوم اور ہلا گلہ مچا رہتا ہے۔'' ہرمائنی نے دانشمندانہ انداز میں کہا۔

''اس کا مطلب یہی ہوا کہ دوسروں کو تمہاری بات چیت سننے میں زیادہ سے زیادہ آسانی میسر ہو سکے، ہے نا؟'' سیریس نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''تمہیں ابھی بہت کچھ سیکھنا ہوگا ہرمائنی!''

''مگر ہماری باتیں کس نے سنیں؟'' ہیری نے جلدی سے پوچھا۔

''منڈنگس نے......'' سیریس نے جواب دیا اور ان سب کے حیرت میں ڈوبے ہوئے چہروں کو دیکھ کر محظوظ ہوتا ہوا بولا۔ ''وہ وہاں سیاہ چوغے میں ملبوس جادوگرنی کے روپ میں بیٹھا ہوا تھا......''

''وہ منڈنگس تھا......'' ہیری بری طرح چونکتے ہوئے بولا۔ ''مگر وہ ہاگس ہیڈ میں کیا کر رہا تھا؟''

''وہ وہاں کیا کر رہا تھا؟'' سیریس نے عجیب انداز میں اس کا جملہ دُہرایا۔ ''صاف بات ہے کہ وہ وہاں تم لوگوں کی نگرانی کی ذمہ

داری انجام دے رہا تھا۔''

''میرے معاملات پر ابھی تک نظر رکھی جا رہی ہے؟'' ہیری آگ بگولا دکھائی دینے لگا۔

''بالکل......'' سیریس نے دوٹوک انداز میں کہا۔''اور یہ ایک حد تک بہتر ہے، ہے نا؟ اگر تم اپنے ہفتے کے اختتام کی پہلی سیر میں تفریح کے بجائے یہ کام کرتے ہو کہ کسی غیر قانونی گروپ بندی کو تشکیل دو......تو جاننا ہمارے لئے بہتر ہی ہوگا، ہے نا؟'' سیریس کے چہرے پر ناراضگی یا پریشانی کے کوئی آثار دکھائی نہیں دے رہے تھے بلکہ عجیب سا فخر جھلک رہا تھا۔

''مگر ڈنگ ہم سے چھپا کیوں رہا؟'' رون نے ناگواری کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔''ہم اسے دیکھ کر یقیناً خوش ہو جاتے......''

''بیس سال قبل ہی اس کے ہاگس ہیڈ میں آنے جانے پر پابندی عائد کر دی گئی تھی۔'' سیریس نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔ ''اس بار کے بوڑھے مالک کی یادداشت ابھی بھی بہت زیادہ اچھی ہے۔ سٹرگس کی گرفتاری کے باعث موڈی کا دوسرا غیبی چوغہ بھی ہاتھ سے نکل چکا ہے، اسی لئے ڈنگ کو گذشتہ کئی مہینوں سے جادوگرنی کے روپ میں ہی رہنا پڑ رہا ہے......خیر......سب سے پہلے تو رون......میں نے وعدہ کیا تھا کہ تمہیں تمہاری ماں کا پیغام ضرور دے دوں گا۔''

''اوہ......کہو......!'' رون نے کسی قدر خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔

''ان کا کہنا ہے کہ تم کسی بھی صورت میں تاریک جادو سے تحفظ والے کسی بھی غیر قانونی گروہ کا حصہ نہیں بنو گے۔ ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ اگر اس بات کی کسی کو بھنک پڑ گئی تو یقینی طور پر تمہیں سکول سے باہر نکال دیا جائے گا اور تمہارا مستقبل برباد ہو کر رہ جائے گا۔ ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ خود حفاظتی کا فن سیکھنے کیلئے تمہارے پاس کافی وقت ہے، یہ سب تم بعد میں بھی بآسانی سیکھ سکتے ہو۔ اس وقت تمہاری عمر اتنی کم ہے کہ تمہیں اس معاملے میں پریشان ہونے کی قطعی ضرورت نہیں ہے۔ وہ تو ہیری اور ہرمائنی کو بھی یہ صلاح دینا چاہتی ہیں (سیریس کی نگاہیں اب دونوں کی طرف اُٹھ گئیں) کہ وہ بھی ایسی کسی سرگرمی میں حصہ نہ لیں حالانکہ وہ یہ تسلیم کرتی ہیں کہ ان دونوں پر ان کا کوئی اختیار نہیں ہے، وہ تو صرف ان کے محفوظ مستقبل کے بارے میں فکر مند ہیں۔ وہ سچے دل سے تم دونوں کی بھلائی ہی چاہتی ہیں۔ وہ یقیناً یہ ساری باتیں خط میں لکھ کر بھیج دیتی مگر الّو کے بیچ میں پکڑے جانے کے خوف سے وہ ایسا نہیں کر پائیں۔ وہ یہ بھی نہیں چاہتی ہیں کہ ان کی وجہ سے تم لوگوں کو سکول میں کوئی مشکل درپیش ہو۔ آج رات کو وہ خود محض اس لئے نہیں آ پائیں کیونکہ وہ ڈیوٹی پر گئی ہوئی ہیں۔''

''کیسی ڈیوٹی پر......وہ کیا کرنے گئی ہیں؟'' رون جلدی سے بول پڑا۔

''پریشانی والی کوئی بات نہیں!'' سیریس نے مسکراتے ہوئے کہا۔''وہ ققنس کے گروہ کی ذمہ داری نبھا رہی ہیں۔ اسی لئے یہ پیغام مجھے دینے کیلئے کہہ گئی تھیں۔ تم انہیں ضرور بتا دینا کہ میں نے تمہیں ان کا پیغام سنا دیا تھا۔ میرا خیال ہے کہ انہیں مجھ پر کچھ زیادہ اعتماد نہیں ہے کہ میں واقعی ایسا کروں گا......''

ایک بار پھر ہال میں خاموشی چھا گئی۔ کروک شانکس نے ایک بار پھر میاؤں کرتے ہوئے سیریس کے سر پر پنجہ مارنے کی کوشش کی جبکہ رون خالی نظروں سے شعلوں کو گھورتا ہوا قالین کے جلے ہوئے سوراخ میں اپنی انگلی گھماتا رہا۔

''تو تم یہ چاہتے ہو کہ میں خود حفاظتی سکھانے والے گروہ کا حصہ نہ بنوں۔'' بالآخر ہیری نے آہستگی سے سکوت توڑتے ہوئے کہا۔

''میں...... یقیناً میں ایسا کچھ نہیں چاہتا۔'' سیریس نے دھیمی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔ ''میری نظر میں تو یہ نہایت عمدہ خیال ہے۔''

''تم واقعی ایسا ہی سوچتے ہو؟'' ہیری نے جذباتی انداز میں کہا۔ اس کے ڈگمگاتے اعتماد میں یکدم مضبوطی پیدا ہوگئی تھی۔

''ظاہر ہے کہ میں ایسا ہی سوچتا ہوں۔'' سیریس نے ہنس کر کہا۔ ''کیا تمہیں یہ اندازہ ہوتا ہے کہ تمہارے ڈیڈی اور میں دونوں چپ چاپ بیٹھ کر امبریج جیسی کھوسٹ بڑھیا کی زیادتیوں کو برداشت کرتے اور کوئی قدم نہ اُٹھاتے......''

''مگر...... گذشتہ سال تو تم مجھے یہ تلقین کرتے رہے ہو کہ میں محتاط رہوں اور کسی قسم کا خطرہ مول نہ لوں......؟''

''گذشتہ سال تمام ثبوت اس طرف اشارہ کر رہے تھے کہ کوئی ہوگورٹس کے اندر چھپا ہوا ہے اور تمہیں ہلاک کرنے کے درپے ہے، ہیری!'' سیریس نے تیزی سے کہا۔ ''اس برس میں ہم سب جانتے ہیں کہ ہوگورٹس کے باہر کوئی ہے جو ہم سب کو ہلاک کرنا زیادہ پسند کرے گا۔ اسی لئے میری رائے یہی ہے کہ درست اور کامل طریقے سے خود حفاظتی سے باخبر ہونا بالکل صحیح خیال ہے۔''

''اگر ہمیں سکول سے نکال دیا گیا تو......؟'' ہرمائنی نے تشویش بھرے انداز میں پوچھا۔ اس کے چہرے پر فکرمندی کی شکنیں پھیلی ہوئی تھیں۔

''ہرمائنی! اب کیا ہوا؟ ......ایسا کرنے کا پہلا مشورہ تو تم نے ہی دیا تھا۔'' ہیری نے ہرمائنی کی طرف گھورتے ہوئے کہا۔

''مجھے معلوم ہے کہ یہ تجویز میری ہی دی ہوئی ہے۔'' ہرمائنی نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔ ''میں تو بس یہ جاننا چاہتی ہوں کہ سیریس اس بارے میں کیا رائے رکھتا ہے؟''

''دیکھو ہرمائنی!'' سیریس سنجیدہ انداز میں بولا۔ ''کیا یہ زیادہ بہتر رہے گا کہ تم سکول سے نکال دیئے جاؤ اور خود حفاظتی سیکھنے والے گروہ کا حصہ بن جاؤ۔ برعکس اس کے کہ تم لوگ بغیر کچھ سیکھے اور جانے سکول میں محفوظ بیٹھے رہو......''

''بالکل صحیح کہا......'' ہیری اور رون ایک ساتھ چلا اُٹھے۔

''تم یہ گروہ بندی کیسے کر رہے ہو اور اگلی ملاقات کہاں کر رہے ہو؟'' سیریس نے پوچھا۔

''یہی تو حقیقی مشکل ہے۔'' ہیری نے گہری آہ بھرتے ہوئے کہا۔ ''ہم اب تک یہ طے نہیں کر پائے ہیں کہ اگلی ملاقات کہاں کی جائے؟''

''چیختی حویلی کیسی رہے گی؟'' سیریس نے تجویز دی۔

''ہاں! یہ خیال تو بہت اچھا ہے۔'' رون نے جوشیلے انداز میں کہا لیکن ہرمائنی نے اپنے حلق سے پریشان کن آواز نکالی تو وہ

تینوں اس کی طرف دیکھنے لگے۔

''دیکھو سیریس! جب تم سکول میں ہوا کرتے تھے تو صرف تم چار لوگ ہی چیخنی میں ملاقات کیا کرتے تھے۔'' ہرمائنی نے آہستگی سے کہا۔ ''تم سب بھیس بدل چوپائی جادوگر تھے، تم سب اپنے روپ بدل کر جانوروں کی شکل میں وہاں جایا کرتے تھے۔ یہ یقیناً آسان رہا ہوگا۔ اگر تم چاہتے تو غیبی چوغے کا استعمال کر کے وہاں پہنچ سکتے تھے مگر افسوس اس بات کا ہے کہ ہم میں سے کوئی بھی بھیس بدل چوپائی جادوگر نہیں ہے۔ اس لئے ہمیں وہاں جانے کیلئے غیبی چوغے کی نہیں بلکہ غیبی شامیانے کی ضرورت ہوگی......''

''تم نے صحیح کہا۔'' سیریس کے چہرے پر ناپسندیدگی کے جذبات پھیل گئے تھے۔ ''بہر کیف! مجھے یقین ہے کہ تم لوگ کوئی نہ کوئی محفوظ جگہ تلاش کر ہی لو گے۔ جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے کہ چوتھی منزل پر بڑے آئینے کے پیچھے ایک کافی بڑی خفیہ راہداری ہوا کرتی تھی۔ تمہیں وہاں جادوئی کلمات کی عملی مشقیں کرنے کیلئے محفوظ جگہ مل سکتی ہے......''

''فریڈ اور جارج نے مجھے اس بارے میں پہلے ہی بتا دیا ہے کہ وہ اب بند ہو چکی ہے۔'' ہیری نے اپنا سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ''وہاں مٹی دھنس چکی ہے یا پھر ایسا ہی کچھ ہو چکا ہے۔''

''اوہ......'' سیریس نے تیوریاں چڑھاتے ہوئے کہا۔ ''چلو ٹھیک ہے، میں اس بارے میں مزید سوچوں گا اور پھر تمہیں آگاہ کر......''

اس نے جملہ بیچ میں ہی ادھورا چھوڑ دیا تھا۔ اس کے چہرے پر اچانک ہیجان انگیز اضطراب پھیل گیا اور چہرے پر دہشت بھری شکنیں پھیل گئیں۔ وہ گھبرا کر اپنے اردگرد کا جائزہ لینے لگا۔ اس کی نظریں آتشدان کی عقبی سمت ٹٹول رہی تھیں۔

''سیریس......'' ہیری پریشانی کے عالم میں بولا۔ مگر وہ آنکھوں سے اوجھل ہو چکا تھا۔ ہیری ایک لمحے تک منہ پھاڑے شعلوں کو گھورتا رہا پھر وہ رون اور ہرمائنی کی طرف مڑا۔

''وہ اچانک کیوں......'' ہیری کے جملے اس کے حلق میں اٹک کر رہ گئے۔ ہرمائنی نے دہشت بھری سانس کھینچی اور اچھل کر کھڑی ہو گئی۔ وہ آتشدان کے شعلوں کو بری طرح دیکھ رہی تھی۔

شعلوں میں سے ایک ہاتھ باہر نکلتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ ہاتھ ادھر ادھر لہرا رہا تھا جیسے وہ کچھ پکڑنے کی کوشش کر رہا ہو۔ یہ چھوٹی گانٹھ دار انگلیوں والا ہاتھ تھا جس میں پرانے زمانے کی کئی بدصورت انگوٹھیاں دکھائی دے رہی تھیں۔

ان تینوں نے وہاں سے دوڑ لگا دی۔ لڑکوں والے کمرے کی طرف جانے والی سیڑھیوں کے دروازے پر پہنچ کر ہیری نے پلٹ کر پیچھے دیکھا۔ امبریج کا ہاتھ شعلوں کے درمیان کچھ ٹٹول رہا تھا جیسے انہیں اس بات کا علم ہو کہ کچھ دیر قبل اسی جگہ پر سیریس کے بال موجود رہے تھے اور اب وہ اسے پکڑنے کی پوری کوشش کر رہی ہوں......

☆☆☆☆

اٹھارہواں باب

# ڈمبل ڈور کے جانباز

''یہ صاف ظاہر ہو چکا ہے کہ امبرج تمہارے خطوط پڑھ رہی ہیں ہیری! عین وقت ان کا آتشدان پر دھاوا بولنے کا اور کوئی دوسرا مطلب نہیں ہوسکتا......''

''تمہارا خیال ہے کہ ہیڈوگ پر حملہ امبرج نے ہی کیا تھا؟'' ہیری بوکھلا کر بولا۔

''مجھے تو قریباً ایسا ہی لگتا ہے۔'' ہرمائنی نے بھر پور سنجیدگی سے کہا۔''اپنے مینڈک کو سنبھالو وہ بھاگ رہا ہے......'' ہیری نے اپنی چھڑی مینڈک کی طرف کی جو امید بھرے انداز سے میز کے دوسرے کنارے پر پھدکتا ہوا جا رہا تھا۔

''ایکوسم......''

مینڈک ہوا میں اُڑتا ہوا اس کے ہاتھ میں واپس لوٹ آیا۔ ہیری نے دیکھا کہ مینڈک کے منہ پر بے چارگی پھیلی ہوئی تھی۔ نجی گفتگو کا لطف لینے کیلئے جادوئی استعمالات کی یہ کلاس سب سے عمدہ ثابت ہوتی تھی۔ عموماً اس کلاس میں اتنی ہلچل اور تھرتھلی مچی ہوتی تھی کہ کسی دوسرے کی بات سن لینے کا اندیشہ بہت کم ہی رہتا تھا۔ آج کلاس روم میں ٹرٹراتے مینڈکوں اور کائیں کائیں کرتے ہوئے کوؤں کا شور بھرا ہوا تھا۔ اس کے علاوہ کلاس روم کی کھڑکیوں پر موسلا دھار بارش برس رہی تھی۔ جس کی سنسناتی ہوئی آواز کمرہ جماعت میں ہرسوں پھیلی ہوئی تھی۔ جب ہیری، رون اور ہرمائنی نے سرگوشی نما لہجے میں اس بابت اپنی بات چیت شروع کی کہ کیسے امبرج نے لگ بھگ سیریس کو اپنی گرفت میں پکڑ ہی لیا تھا تو کسی نے بھی ان کی طرف توجہ نہیں دی۔

''مجھے تو اس بارے میں اسی دن سے شک ہو گیا تھا جب فلیچ نے تم پر گوبر بموں کے آرڈر دینے کا الزام لگایا تھا۔ اس کا یہ الزام نہایت بچگانہ تھا اور سراسر بکواس محسوس ہو رہا تھا۔ میرا کہنے کا مطلب ہے کہ تمہارا خط پڑھنے کے بعد یہ صاف واضح ہو جاتا کہ تم گوبر بموں کا کوئی آرڈر نہیں دے رہے تھے۔ اس لئے تم کسی مشکل میں نہیں پھنس سکتے تھے...... یہ دراصل نہایت کمزور اور بھونڈا طریقہ تھا، ہے نا؟ مگر میں نے اس معاملے کو دوسرے رُخ سے جانچنے کی کوشش کی تو مجھے محسوس ہوا کہ کہیں ایسا تو نہیں تھا کہ وہ محض بہانہ بازی سے تمہارا خط پڑھنا چاہتا تھا۔ اگر واقعی ایسا ہی تھا تو امبرج کیلئے ایسا کرنا بے حد آسان تھا۔ وہ فلیچ کو من گھڑت خبر دے کر اس سے

تمہارا خط ضبط کرواسکتی تھی۔ پھر اسے فلیچ سے ہتھیانے کا کوئی بھی حربہ آزماسکتی تھی۔ وہ اس سے محض خط دیکھنے کیلئے مانگ کر پڑھ سکتی تھی ...... میرا خیال نہیں ہے کہ اس میں فلیچ کو کسی قسم کی مشکل کا سامنا کرنا پڑتا۔ وہ پہلے کب طلباء کے حقوق میں کبھی بولا ہے...... ہیری! تمہارا مینڈک بری طرح دب رہا ہے......''

ہیری نے سر جھکا کر اپنے مینڈک کی طرف دیکھا، جسے اس نے اتنی بری طرح شکنجے میں کس رکھا تھا کہ اذیت کے مارے اس کی آنکھیں باہر نکلتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ اس نے گھبرا کر جلدی سے اُسے میز پر واپس رکھ دیا۔

''گذشتہ رات کو پیش آنے والا یہ نہایت قریبی واقعہ تھا۔ معلوم نہیں کہ امبرتج کو معلوم ہے یا نہیں۔ یہ کتنا سنگین نوعیت کا معاملہ تھا؟'' ہرمائنی نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔ ''خاموشتم ......''

جس مینڈک پر وہ اپنے جادوئی کلمے کا استعمال کر رہی تھی، وہ ٹرٹرانے کیلئے اپنا منہ کھول رہا تھا، وہ اچانک گونگا ہو گیا۔ وہ اپنے کھلے ہوئے منہ سے ہرمائنی کو غصیلی نظروں سے گھورنے لگا۔

''اگر انہوں نے سنوفلس کو واقعی پکڑ لیا ہوتا تو......؟'' ہیری بمشکل بولا۔

''تو شاید وہ آج صبح اژقبان میں پہنچ چکا ہوتا......'' اس نے اپنی چھڑی بغیر کسی مشکل کے ہلائی اور پھر اس کا مینڈک کسی سبز غبارے کی طرح پھولتا چلا گیا اور زور زور سے سیٹی بجانے لگا۔

''خاموشتم ......'' ہرمائنی نے تیزی سے کہا اور سبز مینڈک کی طرف چھڑی کی نوک ہلائی جس سے وہ ایک بار پھر گونگا بن گیا اور سیٹی کی تیز آواز کے بغیر ہی چھوٹا ہو کر اپنی اصلی جسامت میں لوٹ آیا۔ ''سنو! اسے یہ خطرہ دوبارہ مول نہیں لینا چاہئے۔ میں نہیں جانتی کہ ہم یہ بات اسے کیسے بتا سکتے ہیں؟ ہم اسے اب الّو بھی نہیں بھیج سکتے ہیں......''

''میرا خیال نہیں ہے کہ وہ دوبارہ ایسا بڑا خطرہ مول لے گا۔'' رون نے جلدی سے کہا۔ ''وہ کوئی احمق نہیں ہے، وہ یقیناً جان چکا ہوگا کہ وہ بال بال بچا تھا...... خاموشتم ......!''

اس کے سامنے کھڑے بڑے اور سیاہ بدصورت کوے نے زور سے کائیں کائیں کی۔

''خاموشتم ......خاموشتم ......''

کوا اور زور زور سے کائیں کائیں کرنے لگا۔

''تم اپنی چھڑی غلط طریقے سے ہلا رہے ہو۔'' ہرمائنی نے رون کو سمجھانے والے انداز میں کہا۔ ''تم اسے لہرانے کے بجائے زور سے خفیف سا جھٹکا دو......''

''کوؤں پر جادو کا استعمال کرنا مینڈکوں کی بہ نسبت زیادہ مشکل ہوتا ہے۔'' رون نے اپنے دانت پیستے ہوئے کہا۔

''تو ٹھیک ہے، ہم آپس میں انہیں تبدیل کر لیتے ہیں۔ میرا مینڈک لے لو اور اپنا کوا مجھے دے دو۔'' ہرمائنی نے رون سے کہا اور

اس کے سامنے کھڑا کوا اپنی طرف کھینچ لیا۔ اس نے اس کی جگہ اپنا مینڈک رکھ دیا تھا۔ ''خاموشتم ......'' کوا اپنی نوکیلی چونچ کبھی کھولتا اور کبھی بند کرتا لیکن اس کے منہ سے اب کوئی آواز نہیں نکل رہی تھی۔

''بہت شاندار...... مس گرینجر!'' پروفیسر فلٹ وک کی چرچراتی ہوئی آواز سنائی دی۔ جسے سن کر وہ تینوں ہی اپنی جگہ اچھل پڑے۔ ''اب تم کوشش کرو مسٹر ویزلی!''

''کیا...... اوہ ہاں! ٹھیک ہے...... ٹھیک ہے!'' رون نے کافی سراسیمگی کے ساتھ جواب دیا اور اپنی چھڑی لہرا کر غرایا۔ ''خاموشتم......''

اس نے اپنی چھڑی مینڈک کے اتنے قریب لاکر جھٹکی کہ اس کی نوک سیدھی مینڈک کی آنکھ میں گھس گئی۔ مینڈک کان پھاڑ آواز میں ٹرٹرانے لگا اور میز سے جست لگا کر زمین پر جا پہنچا۔ ان میں سے کسی کو اس بات پر ذرا بھی حیرت نہیں ہوئی کہ ہیری اور رون کو ہوم ورک کیلئے جادوئی کلمے کی آخری مثبت نتیجے تک کی مشق دی گئی تھی۔

طوفانی بارش کے پیش نظر انہیں بریک کے دوران ایک کلاس روم میں رُکنے کی اجازت مل گئی تھی۔ انہیں پہلی منزل پر ایک شور وہنگامے سے بھرپور کلاس روم میں بیٹھنے کیلئے جگہ ملی، جہاں پیوس نامی شریر بھوت پہلے سے اپنی مستیوں کے ساتھ موجود تھا۔ وہ کلاس روم کی چھت پر لگے قیمتی فانوس کے گرد چکر کاٹ رہا تھا اور موقع پا کر وقفے وقفے سے طلباء و طالبات کے سروں پر سیاہی کی دوات انڈیل رہا تھا۔ وہ تینوں ابھی بمشکل بیٹھ پائے تھے کہ انجلینا جانسن پرہجوم کمرہ جماعت میں دھکم پیل کرتی ہوئی ان کے سروں پر آنازل ہوئی۔ اس کا چہرہ کافی کھلا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''اوہ ہیری! مجھے بالآخر اجازت مل ہی گئی۔'' اس نے خوشی سے چلاتے ہوئے کہا۔ ''ہماری کیوڈچ ٹیم کو بحال کر دیا گیا ہے۔''

''یہ تو زبردست خبر سنا رہی ہو......'' ہیری اور رون نے ایک ساتھ کہا۔

''واقعی یہ زبردست خبر ہی ہے۔'' انجلینا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''میں اس معاملے میں پروفیسر میک گوناگل کے پاس گئی تھی اور جہاں تک میرا خیال ہے کہ انہوں نے براہ راست ڈمبل ڈور سے ٹیم کی بحالی کی سفارش کی ہوگی۔ بہرحال، چاہے جو بھی ہوا ہو۔ امبرتج کو ہمیں اجازت جاری کرنا ہی پڑی، یہ اس کی یقیناً پہلی شکست ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ تم لوگ آج شام کو سات بجے میدان میں پہنچ جاؤ۔ اتنے دنوں کا جو نقصان ہوا ہے، ہمیں اسے چکانے کیلئے کڑی محنت کرنا پڑے گی۔ تم جانتے ہی ہو کہ ہمارے پہلے میچ میں صرف تین ہی ہفتے باقی رہ گئے ہیں؟''

وہ کیوڈچ کے نشے سے سرشار اپنی بات پوری کر کے وہاں سے دور چلی گئی۔ پیوس نے اس کی غفلت کا بھرپور فائدہ اُٹھایا اور اسے پر سیاہی کی پھوار پھینک دی مگر وہ بروقت ہوشیار ہوئی اور اس کی زد سے بچنے میں کامیاب ہوگئی۔ پیوس کا نشانہ خطا نہیں گیا تھا، اس پھوار سے پہلے سال کا ایک ننھا طالبعلم نہا گیا تھا، جسے دیکھ کر پیوس بری طرح قہقہے لگانے لگا۔

رون کی خوشی اس وقت کافور ہوگئی جب اس کی نگاہ کھڑکی سے باہر طوفانی موسم پر پڑی۔ کھڑکی کے باہر موسلا دھار طوفانی بارش کی وجہ سے کافی دھندلاہٹ پھیل چکی تھی اور کچھ دور کی اشیاء تو بالکل دکھائی نہیں دے رہی تھیں۔

''امید ہے کہ شام تک بارش تھم جائے گی۔'' رون نے ان دونوں کی طرف چہرہ گھماتے ہوئے کہا۔ ''تمہیں کیا ہوا ہے ہرمائنی......؟''

وہ بھی کھڑکی سے باہر جھانک رہی تھی مگر ایسا نہیں محسوس ہو رہا تھا کہ وہ واقعی کچھ دیکھ رہی ہو۔ وہ متفکرانداز سے کھوئی کھوئی خلا میں گھور رہی تھی، اس کا ایک پپوٹا اُٹھا ہوا تھا۔

''کچھ نہیں......بس میں کچھ سوچ رہی تھی۔'' ہرمائنی نے آہستگی سے جواب دیا۔ وہ بدستور بارش سے نہائی ہوئی کھڑکی کو ٹکٹکی باندھ کر دیکھتی رہی۔

''کیا......سنوفلس کے بارے میں؟'' ہیری نے چونک کر پوچھا۔

''نہیں......اس کے بارے میں تو نہیں......البتہ میں یہ سوچ رہی تھی......میرا خیال ہے کہ کیا ہم صحیح کام کر رہے ہیں؟......میرا نہیں خیال......ہے نا؟'' اس نے دبی ہوئی آواز میں کہا۔

ہیری اور رون نے حیرانگی سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

''تم نے اپنی بات ہمیں کتنے عمدہ طریقے سے سمجھائی ہے؟ اگر تم اسے اتنے شاندار طریقے سے نہ سمجھا پاتی تو ہمیں یقیناً بے حد برا لگتا......'' رون نے تنک کر کہا۔ ہرمائنی چونک کر اس کی طرف یوں دیکھنے لگی جیسے اسے ابھی ابھی یہ احساس ہوا ہو کہ وہ بھی وہاں موجود تھا۔

''میں تو صرف یہ سوچ رہی تھی کہ تاریک جادو سے تحفظ کے فن والے گروہ کی تشکیل دے کر ہم واقعی صحیح کام ہی کیا ہے یا نہیں؟'' ہرمائنی نے تھوڑی اونچی آواز میں کہا۔

''کیا مطلب......تم کیا کہنا چاہتی ہو؟'' ہیری نے الجھے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

''ہرمائنی! یہ خیال تمہارے دماغ کی ہی پیداوار تھا۔'' رون غصے سے تمتماتا ہوا بولا۔

''مجھے اس بات پر کوئی انکار نہیں ہے۔'' ہرمائنی اپنی انگلیوں کو مروڑتے ہوئے بولی۔ ''لیکن سنوفلس سے بات کرنے کے بعد......''

''مگر وہ تو یہی چاہتا ہے کہ ہم یہ کام ضرور کریں۔'' ہیری نے بیچ میں کودتے ہوئے بولا۔

''یہ صحیح ہے......'' ہرمائنی نے ایک بار پھر کھڑکی کی طرف گھورا۔ ''یہی اصل وجہ ہے جس کے باعث میں یہ سوچنے پر مجبور ہوئی ہوں کہ شاید یہ کام صحیح نہیں ہوگا......''

پیوس پیٹ کے بل ان کے اوپر تیر رہا تھا۔ وہ ہاتھوں میں دبے مٹر کے دانے ان پر برسانے کیلئے پوری طرح تیار تھا۔ ان تینوں کو اس کی موجودگی کا احساس ہوگیا، اسی لئے انہوں نے اپنے بستے سر کے اوپر رکھ کر خود کو ڈھانپ لیا۔ پیوس کو یہ دیکھ کر مایوسی ہوئی اور پھر وہ دوسری طرف اُڑتا ہوا چلا گیا۔

''اتنا گھما پھرا کر بات کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ تم اس بات کو سیدھی طرح سے بھی کہہ سکتی ہو۔'' ہیری نے غصیلے انداز میں غرا کر بولا۔ اس نے اپنا بستہ واپس فرش پر پھینک دیا تھا۔ ''چونکہ سیریس ہمارے ساتھ متفق ہے، اس لئے تمہارا خیال ہے کہ ہمیں یہ کام بالکل نہیں کرنا چاہئے، ہے نا؟''

ہرمائنی کے چہرے پر اضطرابی کیفیت کے ساتھ ساتھ تھوڑی اُداسی پھیل گئی۔ وہ اپنی مڑی ہوئی انگلیوں کی طرف نظریں جھکا کر دھیمی آواز میں بولی۔

''کیا تمہیں واقعی اس کے فیصلے پر پورا اعتماد ہے؟''

''ہاں بالکل......'' ہیری نے فوراً جواب دیا۔ ''اس نے ہمیں ہمیشہ صحیح مشورہ ہی دیا ہے۔''

سیاہی کی ایک پھوار ان کے قریب سے اڑتی ہوئی کیٹی بل کی گردن کے عقبی حصے پر جا پڑی۔ ہرمائنی نے کیٹی کو اپنی جگہ پر اچھلتے ہوئے اور غصے سے پیوس پر سامان پھینکتے ہوئے دیکھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دوبارہ گویا ہوئی، ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے وہ اپنے الفاظ کو بہت احتیاط سے چن رہی ہو۔

''کیا تمہیں یہ محسوس نہیں ہوتا ہے کہ وہ جب سے گیرم مالڈ پیلس میں قید ہے، تب سے......وہ......کسی قدر خود غرضی کا شکار ہو گیا ہے؟......میرا کہنے کا مطلب ہے کہ......کیا تمہیں ایسا نہیں لگتا ہے کہ......وہ......کسی ہاری ہوئے جواری کی طرح زندگی بسر کرنے پر مجبور ہے؟......وہ اب ہمارے کندھوں پر بندوق رکھنا چاہتا ہے؟''

''تمہاری بات کا کیا مطلب ہے کہ وہ ہمارے کندھوں پر بندوق رکھنا چاہتا ہے؟'' ہیری پلٹ کر غصیلے لہجے میں بولا۔

''اوہ! میرا کہنے کا مطلب یہ ہے کہ......سنو! جہاں تک میرا خیال ہے، اسے محکمے کے کسی بھی فرد کی ناک کے نیچے خفیہ سرگرمیوں کی انجام دہی نہایت دلچسپ لگتی ہے......میرا خیال ہے کہ وہ اس بات پر بے حد کڑھتا رہتا ہے کہ وہ جہاں موجود ہے، وہاں سے اسے یہ سب کرنے کا کتنا کم موقع مل پاتا ہے......اسی لئے مجھے محسوس ہوتا ہے کہ وہ ایک لحاظ سے......ہمیں اکسانا چاہتا ہے۔''

رون نے پریشانی کے عالم میں پہلو بدلا۔

''سیریس اپنی جگہ پر صحیح سوچتا ہے۔'' رون نے تلخی سے کہا۔ ''تم بھی میری ممی کی طرح ہی بات کر رہی ہو......''

ہرمائنی نے پریشانی سے اپنے ہونٹ کاٹ لئے اور کوئی جواب نہیں دے پائی۔ جیسے ہی گھنٹی کی آواز سنائی دی تو پیوس نیچے کی طرف اُڑتا ہوا نظروں سے اوجھل ہو گیا اور جانے سے قبل وہ کیٹی کے پاس آیا تھا اور اس نے اس بار تو سیاہی کی پوری دوات ہی اس

کے اوپر انڈیل ڈالی تھی۔

☆☆☆☆

دن کے اختتام تک موسم میں کوئی تبدیلی رونما نہ ہو پائی۔ بارش کا سلسلہ پورے زور وشور سے جاری رہا۔ سورج کے ڈھلنے کے بعد شام سات بجے جب ہیری اور رون مشقوں کیلئے جب سکول سے باہر نکل کر کیوڈچ کے کھلے میدان میں پہنچے تو وہ پوری طرح بارش سے بھیگ چکے تھے۔ ان کے کپڑے تر بہ تر ہو چکے تھے۔ ان کے پاؤں گیلی گھاس پر پھسل رہے تھے۔ آسمان گہرا بھورا دکھائی دے رہا تھا۔ کپڑے تبدیل کرنے والے کمرے میں پہنچ کر انہیں سکھ کا سانس ملا۔ وہاں کی حرارت اور روشنی میں ایسا لگا جیسے انہیں نئی زندگی مل گئی ہو۔ حالانکہ وہ اس بات سے بھی باخبر تھے کہ راحت کا یہ سامان کچھ لمحوں بعد چھننے والا تھا۔ کمرے میں انہیں فریڈ اور جارج ملے جو آپس میں اس بات پر بحث کر رہے تھے کہ اس طوفانی موسم میں مشقوں سے بچنے کیلئے اپنی بیمار گھڑی ٹافی کا استعمال کریں یا نہ کریں؟

''میں شرط لگا کر کہہ سکتا ہوں، وہ ایک پل میں حقیقت جان جائے گی۔'' فریڈ نے دھیمے لہجے میں کہا۔ ''کاش! کل رات اس کے سامنے قے آور ٹافی خریدنے کی پیشکش نہ کی ہوتی۔''

''ہم اس وقت بخار آور ٹافی کا بھی استعمال کر سکتے ہیں۔'' جارج نے بڑبڑا کر کہا۔ ''اس کے بارے میں ابھی تک کوئی بھی نہیں جانتا ہے۔''

''کیا یہ واقعی کام کرتی ہے؟'' رون نے امید بھرے لہجے میں پوچھا۔ اسی لمحے چھت پر بارش کی سنسناتی ہوئی بوچھاڑوں کی آواز شدید ہو گئی اور ہوا کے جھونکوں کی تیزی میں اضافہ ہو گیا۔

''بالکل...... اس سے تیزی سے بخار چڑھ جاتا ہے اور بدن سے آگ نکلنے لگتی ہے۔'' فریڈ نے جلدی سے بتایا۔

''مگر اس کے ساتھ ساتھ پیپ بھرے بڑے بڑے پھوڑے بھی نکل آتے ہیں، ہم ابھی تک یہ معلوم نہیں کر پائے ہیں کہ ان سے نجات کیسے پائی جا سکتی ہے؟'' جارج نے وضاحت کی۔

''مگر مجھے تو کوئی پھوڑا دکھائی نہیں دے رہا ہے!'' رون نے شک بھری نظروں سے ان دونوں کو گھورتے ہوئے کہا۔

''تم انہیں نہیں دیکھ پاؤ گے۔'' فریڈ پوری سنجیدگی سے بولا۔ ''وہ ایسی جگہ پر نکلتے ہیں جسے عام لوگ نہیں دیکھ سکتے ہیں......''

''مگر یہ بھی سچ ہے کہ ان کی وجہ بہاری ڈنڈے پر بیٹھنا واقعی محال ہو جاتا ہے۔'' جارج نے دردناک آہ بھرتے ہوئے کہا۔

''سبھی لوگ پہنچ چکے ہیں...... ٹھیک ہے، سنو!'' انجلینا کپتان کے دفتر سے نکلتے ہوئے زوردار آواز میں مخاطب ہوئی۔ ''مجھے معلوم ہے کہ آج موسم کچھ زیادہ موزوں نہیں ہے لیکن اس بات کا کافی امکان موجود ہے کہ ہم اسی طرح کے موسم میں ہی سلے درن کے ساتھ اپنا پہلا میچ کھیلیں گے۔ لہٰذا اس امر کیلئے خود کو تیار کرنا بے حد ضروری ہوگا کہ ہم ایسے موسم میں کامیابی سے کیسے کھیل سکتے ہیں؟ ہیری! کیا تمہیں یاد ہے کہ جب ہم اسی طرح کے طوفانی موسم میں ہفل پف کی ٹیم کے ساتھ کھیلے تو تم نے اپنی عینک کے ساتھ کچھ کیا

تھا، ہے نا؟ جس کی وجہ سے بارش عینک کے شیشوں کو دھندلا نہیں کر پائی تھی......''

''مجھے نہیں لگتا ہے کہ میں صحیح ڈھنگ سے اس جادوئی کلمے کا استعمال کر پاؤں کیونکہ وہ تو ہرمائنی نے کیا تھا......'' ہیری نے جواب دیا اور اپنی چھڑی باہر نکالی۔ اپنی عینک کو ٹھونکا اور بولا۔ ''امپوریسم ......''

''میرا خیال ہے کہ ہم سب لوگوں کو یہ کام کر لینا چاہئے۔'' انجلینا جلدی سے بولی۔ ''اگر بارش کی بوچھاڑ کو ہم اپنے چہروں سے دور رکھ پائیں تو اس سے ہمیں واقعی دور تک دیکھنے میں مدد مل پائے گی......ایک ساتھ سب لوگ بولو......امپوریسم ......ٹھیک ہے، چلو اب نکلتے ہیں......''

ان سب نے اپنی اپنی چھڑی اپنے چوغوں کی جیبوں میں منتقل کیں، بہاری ڈنڈے اپنے اپنے کندھوں پر ڈالے اور انجلینا کے پیچھے پیچھے چلتے ہوئے گرم کمرے میں باہر کھلے میدان میں پہنچ گئے۔ وہ گہرے کیچڑ میں چھپک چھپک کرتے ہوئے میدان کے وسطی حصے میں پہنچے۔ جادوئی کلمے کے استعمال کے باوجود انہیں کافی کم دکھائی دے رہا تھا۔ روشنی تیزی سے کم ہو رہی تھی اور بارش کے پانی کے بڑے ریلے میدان میں سیلاب کی طرح بہہ رہے تھے۔

''ٹھیک ہے، میری سیٹی بجتے ہی ہوا میں اُڑنا شروع کر دینا۔'' انجلینا چیختی ہوئی بولی۔

ہیری نے اپنے پاؤں سے زمین کو ٹھوکر ماری اور اوپر اُٹھا۔ میدان کی سطح پر بہتے کیچڑ کے چھینٹے دور تک اُڑ گئے تھے۔ تند اور زوردار ہواؤں کے جھونکوں کی وجہ سے وہ اوپر کی طرف پرواز کرتے ہوئے اپنی صحیح سمت سے بار بار بھٹک رہا تھا۔ اسے اس بات کا بالکل اندازہ نہیں ہو رہا تھا کہ اس طوفانی اور دھندلے موسم میں وہ سنہری گیند کو کیسے دیکھ پائے گا؟ اسے تو اس بالجر کو دیکھنے میں بھی کافی دشواری ہو رہی تھی جس کے ساتھ وہ اپنی مشقیں کر رہے تھے۔ مشقوں کے آغاز کے ایک منٹ بعد ہی وہ اپنے بہاری ڈنڈے سے گرتے گرتے بچا تھا۔ اس بالجر سے بروقت بچنے کیلئے اسے اپنا کسلمندی والا داؤ استعمال کرنا پڑا تھا۔ بدقسمتی سے اس کے عمدہ دفاع کا منظر انجلینا بالکل نہیں دیکھ پائی تھی۔ درحقیقت ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ وہ میدان میں کچھ بھی نہیں دیکھ پا رہی تھی۔ یہ بھی سچ تھا کہ ان میں کسی ایک کو بھی اس بات کا ذرا اندازہ نہیں تھا کہ دوسرا کھلاڑی فضا میں کیا کر رہا ہے؟ جھیل سے کافی فاصلے پر ہونے کے باوجود ہیری کو صاف سنائی دے رہا تھا کہ بارش جھیل کی آبی سطح پر زور زور سے مکے برسا رہی تھی اور پانی کا چیختا ہوا شور فضا میں ہرسوں پھیلا ہوا تھا۔

انجلینا نے بالآخر اپنی شکست کا اعلان کر دیا مگر اس احساس کے اجاگر ہونے میں پورا ایک گھنٹہ لگا تھا۔ وہ اور اس کے ساتھی ایک گھنٹے تک مسلسل تیز و تند ہواؤں سے نبرد آزما رہے۔ وہ بارش سے نچڑی اور کانپتی ہوئی ٹیم کو واپس لباس بدلنے والے کمرے میں لے آئی۔ اس نے اس بات پر گہرا زور دیا کہ آج کی مشقوں میں ان کا وقت بالکل برباد نہیں ہوا بلکہ ایسے طوفانی موسم کے ساتھ مقابلہ کرنے کی قوت میں اضافہ ہوا ہے۔ یہ الگ بات تھی کہ اس کی آواز میں اعتماد اور یقین کا فقدان جھلک رہا تھا۔ فریڈ اور جارج تو خصوصاً کافی چڑ چڑے دکھائی دے رہے تھے۔ وہ دونوں ہی لنگڑا لنگڑا کر آہستہ آہستہ چل رہے تھے۔ ہر قدم پر ان کے چہرے پر گہری اذیت

کے اثرات نمودار ہوتے تھے۔ ہیری جب اپنے گیلے بال تولئے سے سکھانے کی کوشش کر رہا تھا تو اس نے ان کی سرگوشی نما آواز میں شکایتیں سن لیں۔

''مجھے لگتا ہے کہ میرے پھوڑے پھٹ گئے ہیں!'' فریڈ کھوکھلی آواز میں بتا رہا تھا۔

''مگر میرے پھوڑے نہیں پھوٹے، البتہ ان میں گہری ٹیسیں اُٹھ رہی ہیں۔'' جارج نے اپنے دانت بھینچ کر کہا۔ ''میرا خیال ہے وہ پہلے زیادہ بڑے ہو گئے ہیں۔''

''اووچ......'' ہیری کے منہ سے آواز نکلی۔

اس نے تولئے کو اپنے چہرے اور سر پر مضبوطی سے باندھ لیا۔ اس کی آنکھیں درد کے مارے بند ہونے لگیں۔ اس کے ماتھے کا نشان ایک بار پھر بری طرح درد کرنے لگا تھا۔ کئی ہفتوں بعد ہی اس کے نشان میں اتنا شدید درد ہوا تھا۔

''تم ٹھیک تو ہو......کیا ہوا؟'' ہیری کو کسی کی آواز سنائی دی۔

ہیری نے تولئے کے اندر سے اپنا چہرہ باہر نکالا۔ کمرہ کافی دھندلا دھندلا سا دکھائی دے رہا تھا کیونکہ اس نے اپنی عینک نہیں لگائی ہوئی تھی مگر اس کے باوجود وہ یہ صاف دیکھ سکتا تھا کہ ہر چہرہ اسی کی طرف مڑا ہوا تھا اور پریشانی کے عالم میں اسے دیکھ رہا تھا۔

''اوہ کچھ نہیں!......بس منہ پونچھتے پونچھتے اپنی انگلی آنکھ میں گھس گئی تھی......بس اتنی ہی بات تھی......'' اس نے آہستگی کے ساتھ کہا، اسے لگا جیسے وہ کہیں دور سے بول رہا ہو۔

بہرحال، رون نے اس کی طرف مخصوص انداز سے دیکھا۔ جب ٹیم کے باقی کھلاڑی کمرے سے باہر نکل گئے تو وہ دونوں وہیں رُکے رہے۔ انہوں نے خود کو چوغوں میں لپیٹ رکھا تھا اور اپنی ٹوپیوں کو کانوں سے نیچے سرکا لیا تھا۔ جب انجلینا سب سے آخر میں کمرے کا دروازہ بند کر کے باہر نکل گئی تو رون نے ہیری کی طرف دیکھا۔

''کیا ہوا؟......نشان میں پھر درد ہوا تھا کیا؟''

ہیری نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''مگر......'' رون اُٹھ کر کھڑکی کے پاس پہنچا اور باہر برستی ہوئی طوفانی بارش میں گھور کر دیکھنے لگا۔ ''وہ......وہ اس وقت ہمارے اردگرد تو نہیں ہو سکتا......ہے نا؟''

''بالکل نہیں......'' ہیری نے سرگوشی نما لہجے میں کہا اور بینچ پر ٹیک لگا کر اپنا ماتھا مسلنے لگا۔ ''وہ تو شاید میلوں دور کہیں ہوگا......نشان میں درد اس لئے ہوا تھا کیونکہ......وہ......ناراض تھا۔''

ہیری اسے یہ نہیں بتانا چاہتا تھا مگر اپنے الفاظ سن کر اسے یوں محسوس ہوا جیسے وہ نہیں بلکہ کوئی اجنبی بات کر رہا ہو۔ بہرحال، وہ فوراً سمجھ گیا کہ یہ حقیقت تھی، وہ یہ بالکل نہیں سمجھ پایا تھا کہ اسے یہ بات کیونکر معلوم ہوئی تھی؟ مگر وہ یہ اچھی طرح جانتا تھا کہ والڈی مورٹ

بہت غصے میں تھا۔ چاہے وہ جہاں بھی چھپا ہو، چاہے وہ جو بھی کر رہا ہو...... مگر شدید غصے میں تھا۔

''کیا وہ تمہیں دکھائی دیا؟'' رون نے سہمی ہوئی نظروں سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ ''کیا تم نے...... کوئی خواب...... یا کوئی جھلک دیکھی؟''

ہیری بالکل خاموش بیٹھ کر مسلسل اپنے پیروں کو ٹکٹکی باندھ کر دیکھتا رہا۔ جیسے وہ درد کی شدید ٹیسوں کے بعد اپنے ذہن اور یادداشت کو طمانیت بخش رہا ہو۔ کافی سیاہ ہیولوں کی متحرک پرچھائیاں اور آوازوں کا عجیب سا شور......

''وہ اپنے لوگوں سے کوئی خاص مہم پوری کرنا چاہتا ہے مگر معاملات نہایت سست روی سے چل رہے ہیں......'' وہ دھیمے لہجے میں بولا۔ ایک بار پھر اسے اپنے منہ سے نکلتے ہوئے الفاظ سن کر اجنبیت کا احساس ہوا جو بڑا حیران کن تھا مگر اسے یقین تھا کہ یہ سب وہ ہی بولا تھا اور یہی سچ تھا۔

''مگر تم یہ بات کیسے جان سکتے ہو؟'' رون الجھے ہوئے لہجے میں بولا۔

ہیری نے نفی میں سر ہلایا اور اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر انہیں زور زور سے دبانے لگا۔ ان کے سامنے ننھے ننھے ستارے جھلملانے لگے۔ اسے یہ احساس ہوا کہ رون چلتا ہوا اس کے قریب آیا اور اس کے پہلو میں برابر بیٹھ گیا تھا اور وہ یہ بات بھی اچھی طرح جانتا تھا کہ وہ یقیناً اسے عجیب سی نظروں سے گھور رہا ہوگا۔

''کیا یہ اسی طرح کی درد...... احساس ہے، جیسا سابقہ مرتبہ ہوا تھا؟'' رون نے دھیمی آواز میں پوچھا۔ ''جب تمہارے نشان میں اس وقت درد ہوئی تھی جب تم امبریج کے دفتر میں موجود تھے؟ اس وقت 'تم جانتے ہو کون؟' کافی ناراض تھا؟''

ہیری نے ایک بار پھر سر ہلایا۔

''کیا مطلب؟...... میں سمجھا نہیں؟''

ہیری اپنے تخیل میں ان لمحات کو یاد کر رہا تھا جب وہ امبریج کی طرف دیکھ رہا تھا...... اس کے نشان میں اچانک درد ہونے لگا...... اور اسے اپنے پیٹ میں ایک عجیب سی کھلبلی محسوس ہوئی تھی...... ایک عجیب سا احساس...... خوشی کی لہر...... مگر وہ اسے صحیح طور پر سمجھ نہیں پایا تھا کیونکہ وہ خود کافی تکلیف میں تھا۔

''پچھلی مرتبہ نشان میں درد اس لئے ہوا تھا کیونکہ وہ نہایت خوش تھا۔ حقیقت میں بہت خوش تھا...... اسے محسوس ہو رہا تھا کہ کوئی بہتر معاملہ ہونے والا ہے...... اور ہمارے ہوگورٹس لوٹنے کی پہلی رات کو......'' اس نے ان لمحات کے بارے میں ذہن پر زور دیا جب گیرم مالڈ پیلس کے خفیہ مکان میں اور رون کے بیڈروم میں اس کے ماتھے میں شدید ٹیسیں اُٹھی تھیں۔ ''وہ بے حد ناراض تھا......''

اس نے آنکھیں کھول کر رون کی طرف دیکھا جو منہ پھاڑ کر سہمے انداز میں اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔

''دوست! مجھے لگتا ہے کہ تم تو ٹراؤلینی کی ملازمت ختم کروا سکتے ہو۔'' رون نے حیرت بھری آواز میں کہا۔

''میں کوئی مستقبل بینی یا پیش گوئی نہیں کر رہا ہوں۔'' ہیری نے جلدی سے کہا۔

''نہیں......تم دراصل کچھ اور کر رہے ہو!'' رون نے کہا۔ وہ تھوڑا خوفزدہ اور تھوڑا متعجب دکھائی دے رہا تھا۔ ''ہیری! تم درحقیقت 'تم جانتے ہو کون؟' کے دماغ کی باتیں پڑھ رہے ہو۔''

''نہیں! ایسی بات نہیں ہے۔'' ہیری نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ''میرا خیال ہے کہ میں صرف اس کے مزاج میں ہونے والی تبدیلیوں کا اندازہ لگا سکتا ہوں۔ مجھے تو صرف اس کے مزاج کی کیفیات کا اپنے اندر احساس ہو رہا ہے۔ ڈمبل ڈور نے کہا تھا کہ گذشتہ سال اسی طرح کا کچھ ہو رہا تھا۔ انہوں نے کہا تھا کہ جب والڈی مورٹ میرے پاس ہوتا تھا یا جب وہ نفرت محسوس کرتا تھا تو مجھے معلوم ہو جاتا تھا۔ اب میں اس کی خوشی کے احساس کو بھی محسوس کرنے لگا ہوں۔''

کچھ دیر تک کمرے میں خاموشی چھائی رہی۔ ہوا اور بارش کے زوردار تھپیڑے اس عمارت پر مسلسل ضربیں لگاتے رہے۔

''تمہیں اس بارے میں کسی نہ کسی کو تو بتانا ہی چاہئے۔'' رون نے کہا۔

''میں گذشتہ مرتبہ سیریس کو بتایا تھا......''

''تو اس مرتبہ بھی بتا دو......''

''اب ایسا نہیں ہو سکتا۔'' ہیری نے بے بسی کے عالم میں کہا۔ ''بھول گئے ہو کیا؟ امبریج الوؤں اور آتشدانوں پر گہری نظریں گاڑے بیٹھی ہیں......''

''اوہ ہاں! یہ تو ہے......تو پھر ڈمبل ڈور کے پاس جاؤ!''

''تمہیں ابھی ابھی تو بتایا ہے کہ ڈمبل ڈور یہ بات پہلے سے ہی جانتے ہیں۔'' ہیری نے منہ بسور کر کہا اور اُٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے کھونٹی سے اپنا گیلا چوغہ اتارا اور اسے اپنے بدن پر ڈال لیا۔ ''میرا خیال ہے کہ انہیں دوبارہ یہ سب بتانے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔''

رون نے اپنے چوغے کی ڈوری باندھتے ہوئے ہیری کی طرف متفکرانہ انداز میں دیکھا۔

''جہاں تک میں جانتا ہوں کہ وہ یہ بات جاننا چاہیں گے۔''

ہیری نے محض اپنے کندھے اچکا دیئے۔ ''چلو......ہمیں ابھی ہال میں جا کر جادوئی استعمالات کے جادوئی کلمے کی ریاضت بھی تو کرنا ہے۔''

وہ تیز رفتاری سے تاریک میدان میں چلنے لگے۔ کیچڑ بھری گھاس پر پھسلتے لڑھکتے ہوئے وہ سکول کی طرف جا رہے تھے۔ وہ اس دوران گہری سوچوں کے بھنور میں ڈوبا ہوا تھا۔ والڈی مورٹ بالآخر ایسا کیا کرنا چاہتا ہے جو تیزی سے نہیں ہو پا رہا ہے؟

'اس کی دوسری ترجیحات بھی ہیں......ایسی ترجیحات، جن پر وہ نہایت خفیہ انداز سے عمل کروانے کا خواہش مند ہے......ایسی چیز......جسے وہ صرف چرا کر ہی حاصل کر سکتا ہے......جیسے کوئی خفیہ ہتھیار......ایک ایسی چیز......جو اس کے پاس پچھلی مرتبہ موجود نہیں

تھی......'

ہیری نے گذشتہ ہفتوں سے ان الفاظ کے بارے میں بالکل نہیں سوچا تھا۔ وہ ہوگورٹس میں ہونے والی ہلچل اور امبریج کی کارستانیوں میں ایسا اُلجھا ہوا تھا، اس کے ساتھ شروع کئے ہوئے معرکے کو کامیاب بنانے میں کھویا ہوا تھا، جادوئی محکمے کی طرف سے اپنی ذات پر ہونے والے حملوں سے اتنا مضطرب تھا......مگر وہ الفاظ اب اسے یاد آ چکے تھے، وہ ان پر غور کرنے لگا......والڈی مورٹ کا غصہ اب اسے سمجھ میں آنے لگا تھا۔ اگر وہ ہتھیار تک نہیں پہنچ پا رہا ہے، چاہے وہ ہتھیار جو کچھ بھی ہو......کیا ققنس کا گروہ نے اس کے ارادوں کو ناکامی سے دوچار کر دیا ہے اور اسے ہتھیار حاصل کرنے سے روک ڈالا ہے؟ اس ہتھیار کو کہاں رکھا گیا تھا؟ وہ اس وقت کس کے قبضے میں موجود تھا؟

''ممبالس......'' رون کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی جس سے ہیری کے خیالوں کا سلسلہ ٹوٹ گیا اور وہ چونک کر سامنے دیکھنے لگا۔ وہ دونوں سکول کی راہداریوں کو طے کر کے گری فنڈر ہال کی فربہ عورت کی تصویر کے سامنے پہنچ چکے تھے۔

اندر پہنچ کر ایسا لگا کہ ہرمائنی جلدی اپنے کمرے میں سونے کیلئے چلی گئی تھی۔ کروک شانکس قریب پڑی ایک کرسی کی نرم گدی پر دبکی پڑی تھی اور آتشدان کے قریب میز پر گھریلو خرسوں کی کافی ساری ٹوپیاں رکھی ہوئی تھیں، جنہیں ہرمائنی نے اپنے ہاتھوں سے خود بُنا تھا۔ ہیری کو یہ دیکھ کر گہرا اطمینان ہوا کہ وہ اس کے آس پاس موجود نہیں تھی، ورنہ اسے اپنے ماتھے کے نشان کی درد کے بارے اسے بتانا پڑتا اور وہ اس کے تیکھے سوال جواب میں الجھنا نہیں چاہتا تھا۔ اسے یہ اندیشہ بھی لاحق تھا کہ کہیں وہ بھی اسے ڈمبل ڈور کے پاس جانے کا مشورہ نہ دے۔ رون اس کی طرف پریشان کن نظروں سے دیکھتا رہا مگر ہیری نے اپنے بستے میں سے جادوئی مرکبات کی کتاب باہر نکالی اور پھر اس مقالے کو لکھنے میں مصروف ہو گیا جو اسے پروفیسر سنیپ نے دیا تھا۔ درحقیقت وہ اپنے دھیان کو بھٹکنے سے روکنے کی اداکاری کر رہا تھا جب رون نے تھک ہار کر یہ کہا کہ وہ سونے کیلئے کمرے میں جا رہا ہے، تب تک وہ بہت ہی کم لکھ پایا تھا۔

نصف شب بیت گئی مگر ہیری ایک ہی پیہرے کو بار بار پڑھ رہا تھا۔ جس میں نباتاتی مصفی خون، اجمود اور کندس کے بارے میں بتایا گیا تھا۔ ہیری اسے بار بار پڑھ رہا تھا لیکن اس کے پلے کچھ بھی نہیں پڑ رہا تھا......

'یہ پودے دماغی بیماری میں زیادہ متاثر کن ثابت ہوتے ہیں، اور اس کی وجہ ان کا استعمال مخصہ اور قابو کیے جانے والے مرکبات میں زیادہ کیا جا سکتا ہے۔ جہاں جادوگر بے حد گرم درجہ حرارت اور دماغی بے حسابی پیدا کرنے کی کوشش کرنا چاہتے ہیں......'

ہرمائنی نے کہا تھا کہ گیرم مالڈ پیلس کے خفیہ مکان میں رہتے رہتے سیریس لاپرواہ ہو چکا ہے۔

'دماغی بیماری میں زیادہ متاثر کن ثابت ہوتے ہیں......'

اگر روزنامہ جادوگر کو معلوم ہو گیا کہ اس کا دماغ متورم ہو چکا ہے اور وہ والڈی مورٹ کے مزاج کی گرم جوشی اور ناگواری کو محسوس کرنے لگا ہے تو روزنامہ جادوگر کے لوگ یہی سوچیں گے کہ اس کے دماغی توازن میں یقیناً خلل پیدا ہو چکا ہے......

'ان کا استعمال مخمصہ پیدا کرنے اور قابو کیے جانے والے مرکبات میں زیادہ کیا جا سکتا ہے۔'

ہاں بالکل ٹھیک، مخمصہ...... یہ ہی صحیح لفاظ ہے۔ وہ یہ بات کیوں جانتا تھا کہ والڈی مورٹ کیسا محسوس کر رہا تھا؟ ان دونوں کے درمیان میں یہ کیسا عجیب وغریب تعلق قائم تھا جسے ڈمبل ڈور بھی کبھی تسلی بخش طریقے سے سمجھا نہیں پائے تھے؟

'جادوگر بے حد گرم درجہ حرارت......'

ہیری اب سونا چاہتا تھا۔

'دماغی بے حسابی......'

آتشدان کے سامنے پڑی کرسی پر گرمائی اور سکون مل رہا تھا جبکہ بارش کی بوچھاڑیں اب بھی کھڑکیوں پر زوردار آواز سے برس رہی تھیں۔ کروک شانکس گدی میں دبکی دھیمے دھیمے میاؤں کر رہی تھی۔ آتشدان میں لکڑیاں تڑک کر چنگاریاں اُڑا رہی تھیں۔ ہیری کی کمزور گرفت سے کتاب پھسل گئی اور ہلکی سی دھم کی آواز کرتے ہوئے نیچے قالین پر جا گری۔ اس کا سر کرسی کے ایک طرف ڈھلک گیا۔

وہ ایک بار پھر کھڑکیوں سے عاری راہداری میں پیدل چلا جا رہا تھا۔ اس کے قدموں کے چاپ کی گونج اس کے کانوں میں پڑ رہی تھی۔ جیسے ہی اسے راہداری کے اختتام پر ایک دروازہ دکھائی دیا...... اس کا دل عجیب سے احساس سے دھڑکنے لگا۔ کاش وہ اسے کھول سکتا...... اس کے دوسری طرف جا سکتا...... اس بند گلی سے چھٹکارا پا سکتا...... اس نے اپنا ہاتھ آگے کی طرف بڑھایا...... اس کی انگلیاں دروازے سے کچھ ہی انچ کے فاصلے پر تھیں۔

''ہیری پوٹر...... سر!''

وہ چونک اُٹھا اور بیدار ہو گیا۔ ہال کی تمام موم بتیاں بجھ چکی تھیں لیکن کوئی چیز اس کے قریب ہلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔

''کون ہے......؟'' ہیری نے خوابیدہ لہجے میں پوچھا اور اپنی کرسی پر سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔ آتشدان کی آگ آخری ہچکیاں لے رہی تھی اور شعلوں کا نام ونشان نہیں دکھائی دیتا تھا۔

''ڈوبی! آپ کی الّو لے کر آیا ہے سر!'' ایک تیکھی اشتیاق بھری آواز سنائی دی۔

''اوہ ڈوبی! تم ہو......'' ہیری بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔ اسے اپنی طبیعت میں بوجھل پن محسوس ہو رہا تھا۔ اس نے اندھیرے میں ڈوبی کی آواز کی سمت میں اپنی گردن گھمائی۔

ڈوبی نامی ایک گھریلو خرس اس میز کے پاس کھڑا تھا جس پر ہرمائنی نے نصف درجن ٹوپیاں چھپا رکھی تھیں۔ اس کے بڑے اور نوکیلے کان بہت ساری ٹوپیوں کے نیچے سے جھانک رہے تھے۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے اس نے ہرمائنی کی اب تک بنائی ہوئی تمام ٹوپیاں پہن رکھی ہوں۔ ایک کے اوپر ایک ٹوپیاں پہننے کی وجہ سے اس کا سر تین فٹ اونچا دکھائی دے رہا تھا اور سب اوپر والی ٹوپی پر سفید رنگ

کی ہیڈوگ بیٹھی ہوئی تھی۔ وہ پرسکون انداز میں چونچ کٹکٹا رہی تھی اور بالکل صاف دکھائی دے رہی تھی۔ وہ اب تندرست ہو چکی تھی، اس کے مڑے تڑے پر پہلے جیسے سیدھے اور ملائم تھے۔

''ہیری پوٹر کی الّو لوٹانے کیلئے ڈوبی بخوشی رضامند ہو گیا سر!'' گھریلو خرس نے جھک کر کہا اور اس کے چہرے پر فخریہ جذبات کی جھلک دکھائی دینے لگی۔ ''پروفیسر غروبلی پلانک کہتی ہیں کہ وہ اب بالکل تندرست ہے سر!'' اس نے کافی نیچے جھک کر تعظیمی سلام پیش کیا۔ اس کی پنسل جیسی باریک نوکیلی ناک قالین کی سطح کو چھونے لگی۔ ہیڈوگ نے ایک غصے بھری آواز نکالی اور بھڑ بھڑاتی ہوئی ہیری کی کرسی کے دستے پر آن بیٹھی۔

''تمہارا شکریہ ڈوبی......'' ہیری نے ہیڈوگ کا سر سہلاتے ہوئے کہا۔ وہ تیزی سے پلکیں جھپکا رہا تھا اور خواب والے دروازے کے غلبے سے نجات پانے کی کوشش کر رہا تھا...... وہ بہت واضح تھا۔ ڈوبی کو زیادہ غور سے دیکھنے پر اسے محسوس ہوا کہ گھریلو خرس کافی سارے سکارف اور متعدد موزے بھی پہنے ہوئے تھا۔ جس کی وجہ سے اس کے پاؤں بدن کے مقابلے میں بہت زیادہ موٹے اور سوجے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

''ار...... کیا تم ہرمائنی کے چھپائے ہوئے سارے کپڑے لے لیتے ہو؟''

''نہیں سر!'' ڈوبی نے خوش ہوتے ہوئی لہرا کر کہا۔ ''ڈوبی ان میں سے کچھ ونکی کیلئے بھی لے لیتا ہے...... سر!''

''اب ونکی کیسی ہے؟'' ہیری نے پوچھا۔

ڈوبی کے کان مرجھا کر نیچے گر گئے۔

''ونکی اب بھی بے تحاشا پیتی ہے سر!'' اس نے درد بھری آواز میں کہا۔ اس کی ٹینس کی گیند جیسی موٹی موٹی آنکھیں نیچے کی طرف جھکی ہوئی تھیں۔ ''وہ کپڑے نہیں لینا چاہتی ہے بلکہ یہاں موجود کوئی بھی گھریلو خرس کپڑے نہیں لینا چاہتا ہے۔ ان میں سے کوئی بھی اب گری فنڈر ہال کی صفائی نہیں کرتا ہے کیونکہ یہاں ہر جگہ ٹوپیاں، موزے اور اسکارف چھپے ہوتے ہیں۔ انہیں یہ سب کچھ نہایت ناگوار گزرتا ہے سر۔ ڈوبی اب یہاں کا تمام کام خود تنہا کرتا ہے سر لیکن ڈوبی کو اس میں کسی دشواری کا سامنا نہیں سر! کیونکہ یہاں اسے ہمیشہ ہیری پوٹر سے ملاقات کی توقع رہتی ہے۔ دیکھ لیجئے سر! بالاآخر آج رات کو ڈوبی کی یہ خواہش بھی بر آئی۔'' ڈوبی نے ایک بار پھر بہت زیادہ جھکتے ہوئے اسے سلام پیش کیا۔

''مگر ہیری پوٹر خوش نہیں دکھائی دے رہے ہیں۔'' ڈوبی نے اس کے چہرے کو بغور دیکھتے ہوئے کہا۔ وہ اب سیدھا کھڑا ہو چکا تھا اور باریک بینی سے اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھ رہا تھا۔ ''ڈوبی نے ہیری پوٹر کو نیند میں بڑبڑاتے ہوئے سنا تھا...... کیا ہیری پوٹر کوئی ڈراؤنا خواب دیکھ رہا تھا؟''

''یہ کچھ زیادہ برا نہیں تھا......'' ہیری نے زوردار جمائی لیتے ہوئے کہا۔ وہ ابھی تک اپنی آنکھیں مسل رہا تھا۔ ''مجھے تو اس سے

زیادہ ڈراؤنے خواب دکھائی دے چکے ہیں......''

گھریلوخرس نے اپنی بڑی بڑی گول مٹول آنکھیں گھما کر ہیری کا چہرہ دیکھا پھراس نے اپنے کان نیچے گراتے ہوئے نہایت سنجیدگی سے کہا۔''ڈوبی چاہتا ہے کہ وہ ہیری پوٹر کی مدد کرے سر! ہیری پوٹر نے ڈوبی کو آزاد کرایا تھا اور وہ یہ نعمت پا کر بے حد خوش ہے......سر!''

ہیری آہستگی سے مسکرایا۔

''ڈوبی! تم میری مدد نہیں کر سکتے لیکن پیشکش کرنے کیلئے تمہارا شکریہ!''

وہ قالین کی طرف جھکا اور اپنی مرکبات والی کتاب کو فرش سے اُٹھا لیا۔ اب اسے اس ادھورے مقالے کو مکمل کرنے کی کوشش اگلے دن ہی کرنا پڑے گی۔ اس نے کھلی کتاب کو بند کیا اور بستے میں ڈال دیا۔ اسی وقت آتشدان کی دھیمی روشنی میں اس کی نظر اپنے ہاتھ کی پشت پر سفید نشان پر پڑی جو امبریج کی مہربانی سے وجود میں آیا تھا۔ ہیری کو جیسے کچھ یاد آ گیا......

''ایک منٹ رکو ڈوبی! ......کیا تم میرا ایک کام کر سکتے ہو؟''

گھریلوخرس نے پلٹ کر اس کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا۔ اس کا چہرہ خوشی کے مارے دمک اُٹھا تھا۔''ایک بار کہہ کر تو دیکھئے؟......ہیری پوٹر سر!''

''مجھے ایک ایسی جگہ کی تلاش ہے جہاں اٹھائیس افراد ایک ساتھ تاریک جادو سے تحفظ کے فن کی عملی ریاضت کر سکیں اور کوئی دوسرا فرد انہیں پا نہ سکے، میرا مطلب ہے کہ کوئی استاد بھی ان پکڑ نہ پائے۔ خاص طور پر......'' ہیری نے بستے کو اپنے ہاتھوں میں سختی سے بھینچا جس سے سفید نشان اور واضح چمکنے لگا۔''پروفیسر امبریج......!''

اسے امید تھی کہ گھریلوخرس کی مسکراہٹ غائب ہو جائے گی اور اس کے کان حسب معمول لٹک جائیں گے۔ اسے یقین تھا کہ وہ جواب میں کہے گا کہ ایسی کوئی جگہ نہیں، کوئی پکڑ نہ پائے، یہ تو ناممکن ہے سر...... یا یہ کہہ کر جان چھڑا لے گا کہ وہ جلد ہی کوئی ایسی جگہ تلاش کرنے کی کوشش ضرور کر لے گا۔ یہ عجیب بات تھی کہ ہیری کو ڈوبی سے مدد ملنے کی کوئی زیادہ امید بالکل نہیں تھی، پھر بھی اس نے اپنی ضرورت اس کے سامنے رکھ دی تھی۔ اسے یہ امید بھی قطعی نہیں تھی کہ ڈوبی اپنی جگہ پر اچھلے گا اور خوشی کے مارے اس کے کان زور زور سے پھڑ پھڑائیں گے اور تالیاں بجانے لگے گا۔

''ڈوبی اس کام کیلئے بالکل صحیح اور پوشیدہ جگہ کے بارے میں جانتا ہے۔'' اس نے ہیری کی توقع کے برخلاف خوشی سے چہکتے ہوئے کہا۔''جب ڈوبی ہوگورٹس میں آیا تھا سر! تو دوسرے گھریلوخرسوں سے اس نے اس بارے میں سن لیا تھا۔ ہم اسے آمدورفتی کمرہ پکارتے ہیں سر! یا پھر کچھ لوگ اسے حاجتی کمرہ بھی پکارتے ہیں......''

''ایسا کیوں......؟'' ہیری نے ایک بار جمائی لیتے ہوئے پوچھا۔

''کیونکہ یہ ایک ایسی پوشیدہ جگہ ہے جس میں ہر کوئی فرد اس وقت تک داخل نہیں ہو سکتا جب تک اسے واقعی اس کی حقیقی ضرورت نہ ہو...... کئی بار یہ کمرہ وہیں موجود ہوتا ہے جہاں پہلی بار پایا جاتا ہے اور کئی بار یہ اس سے بہت دور کسی اور مقام پر دستیاب ہوتا ہے۔ لیکن جب بھی یہ نمودار ہوتا ہے تو یہ تلاش کرنے والے کی ضروریات اور توقعات کو فی الفور پورا کرنے کیلئے ہمیشہ تیار ملتا ہے......

ڈوبی خود کئی بار اس کا استعمال کر چکا ہے سر!'' گھریلو خرس نے تیزی سے کہا۔ اس نے اپنی آواز کافی پست کر لی تھی اور شکل سے ملزم دکھائی دینے لگا۔''جب ونکی بے تحاشا چڑھا لیتی ہے تو ڈوبی اسے ہمیشہ آمدورفتی کمرے میں لے جا کر چھپا دیتا تھا۔ وہاں پر ڈوبی کو بٹر بیئر کا نشہ اتارنے والی کئی ادویات میسر ہو گئی، اور تو اور وہاں گھریلو خرسوں کے آرام کی طرز کا عالی بستر بھی مل گیا تھا۔ جس پر وہ دیر تک سوئی رہ سکتی تھی سر!...... اور ڈوبی جانتا ہے مسٹر فلیچ کی صفائی کی اشیاء جب ختم ہونے کے قریب ہوتی ہیں تو انہیں وہ اسی جگہ سے میسر ہو جاتی ہیں سر......''

''اور اگر کسی کو باتھ روم کی حاجت ہو تو......'' ہیری نے تیزی سے کہا۔ اسے اچانک یاد آیا کہ ڈمبل ڈور نے گذشتہ سال کرسمس کے ژلبال رقص کی تقریب کے دوران کہا تھا کہ 'وہ خفیہ کمرہ تبھی دکھائی دیتا ہوگا جب آپ کے پیٹ میں شدید مروڑ اُٹھ رہے ہوں گے۔'

''ڈوبی کا خیال ہے کہ ایسا بھی ممکن ہے سر!'' اس نے سنجیدگی سے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔''وہ نہایت عجیب وغریب، گونا گوں خوبیوں والا کمرہ ہے سر!''

''کیا تم یہ بتا سکتے ہو کہ اس کے بارے میں کتنے لوگ جانتے ہیں؟'' ہیری نے اپنی کرسی پر سیدھے بیٹھتے ہوئے ہیجان انگیز لہجے میں پوچھا۔

''نہایت کم...... سر!'' ڈوبی اپنے بڑے بڑے کان ہلاتا ہوا بولا۔''زیادہ تر لوگ تو اسے اتفاقاً پاتے ہیں، جب انہیں اس کی واقعی شدت سے ضرورت محسوس ہوتی ہے سر! لیکن زیادہ وہ اسے دوبارہ تلاش کرنے میں ہمیشہ ناکام ہی رہتے ہیں کیونکہ وہ یہ نہیں جانتے ہیں کہ وہ ہمیشہ سے وہیں موجود رہتا ہے اور خود کو دعوت دینے والوں کا انتظار کرتا رہتا ہے...... سر!''

''یہ سب خوبیاں سننا کانوں کو کتنا بھلا لگتا ہے؟'' ہیری نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا اور اس کا دل بری طرح دھڑکنے لگا تھا۔ ''ڈوبی! تم مجھے وہ کمال کا کمرہ کب دکھا سکتے ہو؟''

''کسی بھی وقت ہیری پوٹر سر!'' ڈوبی نے کہا اور ہیری کے اشتیاق کو دیکھتے ہوئے کافی خوش دکھائی دینے لگا۔''اگر آپ چاہیں تو میں ابھی آپ کے ساتھ چل سکتا ہوں......''

ایک لمحے کیلئے تو ہیری کا دل اسی وقت ڈوبی کے ساتھ چلنے کیلئے للچا اُٹھا وہ اپنی کرسی سے کافی حد تک اُٹھ گیا تھا۔ وہ جلدی سے اوپر جا کر اپنا غیبی چوغہ لانا چاہتا تھا مگر اسی لمحے اس کے کانوں میں ہرمائنی جیسی ایک سرگوشی سنائی دی۔'لاپرواہ......' کافی دیر ہو چکی تھی اور وہ خود کو کافی تھکا ہوا محسوس کر رہا تھا۔ اسے سنیپ کا دیا ہوا مقالہ بھی تو پورا کرنا تھا۔

''آج رات نہیں ڈوبی!'' ہیری نے بے بسی کے عالم میں کہا اور دوبارہ اپنی کرسی میں دھنستا چلا گیا۔''یہ معاملہ نہایت اہمیت کا حامل ہے......میں اسے یوں اپنی بے تابی سے برباد نہیں کرنا چاہوں گا۔ مجھے اس کیلئے باقاعدہ لائحہ عمل بنانا پڑے گا......سنو! کیا تم مجھے اس پوشیدہ کمرے کے بارے میں تفصیل سے بتا سکتے ہو کہ وہ درحقیقت کیا ہے اور اس تک کیسے پہنچا جا سکتا ہے؟''

☆☆☆☆

جب وہ تینوں جڑی بوٹیوں کی کلاس میں دو پیریڈ پڑھنے کیلئے جانے کیلئے تیار ہوئے تو انہیں کیچڑ زدہ کیاریوں میں چھپک چھپک کر کے گزرنا پڑا۔ تیز ہوا کے باعث ان کے چوغے بری طرح اِدھر اُدھر لہرا رہے تھے۔ گرین ہاؤس کی ٹین والی چھت پر بارش کی بوندیں اولوں کی مانند گر رہی تھیں اور عجیب سی غراہٹ پیدا کر رہی تھیں۔ وہاں کی فضا میں ایسا شور برپا تھا کہ پروفیسر سپراؤٹ کی آواز بھی انہیں صحیح طرح سنائی نہیں دے رہی تھی۔ جادوئی جانداروں کی دیکھ بھال کی کلاس کو اس طوفانی موسم کے پیش نظر کھلے میدان سے ہٹا کر زیریں منزل کے ایک خالی کلاس روم میں منتقل کر دیا گیا تھا۔ اس خوشگوار تبدیلی کے سبب سب کے چہروں پر بشاشیت پھیل گئی تھی۔ جب انجلینا نے دوپہر کے کھانے کے دوران انہیں اس بات سے آگاہ کیا کہ تمام کیوڈچ مشقیں فی الحال مسترد کر دی گئی ہیں تو ہیری اور رون کے منہ سے گہری سانس نکل گئی۔

''یہ واقعی موزوں بات ہے کیونکہ ہمیں خود حفاظتی کی ملاقات کیلئے صحیح جگہ مل چکی ہے۔'' ہیری نے انجلینا کی بات مکمل ہونے پر کہا۔''آج رات ٹھیک آٹھ بجے ساتویں منزل پر احمق برنباس کی دیواروں کے سامنے، جس میں دیو برنباس کو پیٹ رہے ہیں۔ کیا تم کیٹی اور ایلیسا کو یہ پیغام پہنچا دو گی۔''

انجلینا کچھ حیران و پریشان دکھائی دی مگر اس نے باقی ساتھیوں کو آگاہ کرنے کا وعدہ کر لیا تھا۔ ہیری بھوک کی شدت کو برداشت نہ کر پایا اور خوشبودار گائے قیمے پر بری طرح ٹوٹ پڑا۔ کدو کے جوس کا گلاس اُٹھاتے وقت اس کی نظر ہرمائنی پر پڑی جو اسے عجیب سی نگاہوں سے دیکھ رہی تھی۔

''تمہیں کیا ہوا؟'' اس نے بھرائی ہوئی آواز میں پوچھا۔

''سنو! میں تمہاری دل آزاری نہیں چاہتی......مگر یہ سچ ہے کہ ڈوبی کی بتائی ہوئی چیزیں کبھی محفوظ ثابت نہیں ہوتی ہیں۔ کیا تم وہ حادثہ فراموش کر بیٹھے ہو کہ اس کی وجہ سے تمہارے ہاتھ کی تمام ہڈیاں غائب ہو گئی تھیں......'' ہرمائنی ایک ایک لفظ چبا کر ادا کر رہی تھی۔

''وہ جگہ ڈوبی کے احمقانہ تخیل سے وجود میں نہیں آتی......ڈمبل ڈور بھی اس کے بارے میں آگاہ ہیں......انہوں نے گذشتہ سال ژلبال رقص کے دوران اس کا تذکرہ کیا تھا۔''

ہرمائنی کے ماتھے پر پڑے بل غائب ہو گئے اور آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔

''ڈمبل ڈور نے تمہیں اس کے بارے میں خود بتایا تھا......؟''

''باتوں باتوں میں اس کا ذکر چھڑ گیا تھا......'' ہیری نے کندھے اچکا کر کہا۔ ''جب تم وکٹر سے گفتگو میں ڈوبی ہوئی تھی۔''

''اوہ! یہ تو اچھی خبر ہے، پھر تو سب کچھ یقیناً عمدہ ہی رہے گا۔'' ہرمائنی نے آہستگی سے کہا۔ اس کا چہرہ وکٹر کے ذکر پر کسی قدر گلابی پڑ گیا تھا۔ اس کے بعد ہرمائنی نے کوئی اور اعتراض نہیں کیا۔

رون کے ساتھ ان دونوں نے اپنا زیادہ تر وقت ان طلباء و طالبات کو تلاش کرنے میں صرف کیا جو ہاگس ہیڈ کی پہلی ملاقات میں شامل ہوئے تھے اور فہرست پر اپنے دستخط کر چکے تھے۔ انہوں نے ان سب کو فرداً فرداً سمجھایا کہ شام کو کہاں اور کس وقت آنا ہوگا؟ ہیری کو اس بات پر کسی قدر مایوسی کا سامنا ہوا کہ چوچینگ اور اس کی سہیلی کو جینی نے تلاش کر کے منصوبے کی خبر کی تھی۔ بہر حال رات کے کھانے کے بعد اسے یہ یقین ہو چکا تھا کہ دوسری ملاقات کی خبر تمام پچیس ممبران تک پہنچ چکی تھی جو ہاگس ہیڈ میں اکٹھے ہوئے تھے۔

ٹھیک ساڑھے سات بجے ہیری، رون اور ہرمائنی گری فنڈر کے ہال سے باہر نکلے اور اپنی منزل کی طرف بڑھنے لگے۔ ہیری اپنے ایک ہاتھ میں پرانا چرمئی کاغذ تھامے ہوئے تھا پانچویں سال کے طلباء کو رات کو نو بجے تک ہی راہداریوں میں موجود رہنے کی اجازت تھی مگر ساتویں منزل پر جاتے ہوئے وہ تینوں ہی کسی قدر گھبرائے ہوئے تھے۔ وہ بار بار چونک کر ارد گرد آنے جانے والے طلباء کو دیکھتے رہے۔

''یہیں ٹھہر جاؤ......'' ہیری نے خبردار کرتے ہوئے آخری سیڑھی پر ہی انہیں روک دیا اور اپنا پرانا چرمئی کاغذ کو کھول لیا جسے چھڑی سے ٹھونک کر وہ بڑبڑایا۔ ''میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں کوئی نیکی نہیں کروں گا......''

چرمئی کاغذ کی خالی سطح پر ہوگورٹس کا پورا نقشہ ابھر آیا تھا۔ اس میں ننھے ننھے سیاہ نقطے متحرک دکھائی دے رہے تھے جو مختلف راہداریوں میں آ جا رہے تھے۔ ان نقطوں کے ساتھ ساتھ ان کے نام بھی لکھے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ یہ میوارڈ کا نقشہ تھا جس سے انہیں معلوم ہو سکتا ہے کہ کون کہاں کہاں موجود ہے؟

''فلیچ دوسری منزل پر موجود ہے۔'' ہیری نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔ وہ اب نقشے کو کافی قریب سے دیکھ رہا تھا۔ ''اور مسز نورس چوتھی منزل پر بھٹک رہی ہے۔''

''امبریج کہاں ہیں......؟'' ہرمائنی نے تشویش بھرے لہجے میں پوچھا۔

''اپنے دفتر میں......'' ہیری نے اشارہ کرتے ہوئے بتایا۔ ''خیر چلو اب آگے بڑھتے ہیں، راستہ صاف ہے......''

وہ تیزی سے راہداری سے گزرتے ہوئے اس جگہ کی طرف چلنے لگے جس کی نشاندہی ڈوبی نے ہیری کے سامنے کی تھی۔ وہ اس جگہ پر پہنچ کر رک گئے۔ ان کے سامنے ایک خالی اور سپاٹ دیوار تھی، جس کے مدمقابل دیوار پر بڑی بڑی پینٹنگز منقش تھیں۔ جن میں احمق برناباس قد آور دیوؤں کو بیلے رقص سکھانے کی ناکام کوشش کر رہا تھا۔

''ٹھیک ہے......کوشش کرتے ہیں!'' ہیری نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔عین اسی وقت ایک دیمک زدہ پینٹنگ کا 'دیوٗان کے نگاہوں کے سامنے اپنے بیلے رقص سکھانے والے استاد کو اپنے بھاری بھرکم موگر سے پیٹتے پیٹتے رُک گیا اور ان کی طرف دیکھنے لگا۔

''ڈوبی نے کہا تھا کہ دیوار کے اس حصے کے سامنے سے تین بار گزرنا اور اس چیز پر توجہ مرتکز کرنا جس کی تمہیں اشد ضرورت ہے......''

انہوں نے ایسا ہی کیا۔ وہ اس جگہ کے سامنے سے تیزی سے پلٹے جو دیوار کے خالی حصے کے ٹھیک سامنے تھی۔ وہ دوسری طرف جا کر ایک انسانی جسم جتنے گلدان کے پاس سے واپس مڑ گئے۔ رون نے اپنی آنکھیں دھیان قابو میں رکھنے کیلئے سکیڑ رکھی تھیں۔ ہرمائنی بھی زیرلب کچھ بول رہی تھی جو کسی کو سنائی نہیں دے پا رہا تھا۔ ہیری کی مٹھی بھنچی ہوئی تھی اور چہرے پر زلزلے کے آثار تھے۔ وہ اپنے سامنے والے حصے کو یکبارگی سے دیکھ رہا تھا۔

وہ سوچ رہا تھا......ہمیں مقابلہ کرنا سیکھنا ہے،ہمیں بالکل صحیح اور موزوں جگہ کی ضرورت ہے۔ہمیں اپنی مشقیں کرنے کیلئے محفوظ جگہ فراہم کردو۔ جہاں کوئی بھی ہمیں تلاش نہ کر پائے۔

جب وہ تیسرا چکر کاٹ کر واپس پلٹے تو ہرمائنی تیکھی آواز میں چیخی۔ ''ہیری......''

دیوار کے سپاٹ اور خالی حصے میں ایک نہایت چمکدار دروازے نمودار ہو چکا تھا۔ رون عجیب سی نظروں سے اسے گھور گھور کر دیکھ رہا تھا۔ ہیری نے آگے بڑھ کر پیتل کے دستے کو گھمایا اور دروازہ کھول دیا۔ وہ ایک نہایت شاندار وسیع کمرے میں پہنچ گیا تھا جس میں مشعلیں جل رہی تھیں۔ وہ بالکل ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ آٹھ منزل نیچے کا کوئی تہہ خانہ ہو۔

دیواروں پر لکڑی کے شاندار شلف قطار میں لگے ہوئے تھے جن میں بڑی نفاست سے کتابیں رکھی گئی تھیں اور کرسیوں کی جگہ فرش پر ریشم کے مخملیں کشن پڑے ہوئے تھے۔ کمرے کی دوسری جانب لکڑی کی الماریوں میں عجیب وغریب جادوئی آلات اور اوزار بھرے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ ان میں سے کچھ تو ہیری کے دیکھے بھالے تھے جیسے مخبر لٹو، خفیہ خانوں والا صندوق اور ایک بڑا دشمن پکڑ آئینہ......جس کے بارے میں ہیری کو یقین تھا کہ وہ گذشتہ سال نقلی موڈی کے آفس میں لٹکا رہتا تھا۔

''ہیری! ذرا ان کتابوں کی طرف تو دیکھو......'' ہرمائنی مچلتے ہوئے لہجے میں چیخی۔ اس کا چہرہ تو خوشی سے سرخ پڑ چکا تھا، اس نے جلدی سے ایک موٹی چمڑے کی جلد والی کتاب کی پشت پر انگلی پھیر کر یقین کیا کہ کہیں وہ خواب تو نہیں دیکھ رہی ہے؟ ''عام مروجہ شیطانی کلمات اور ان سے دفاع کے حربے: ایک خلاصہ......تاریک جادو کو مات دینے والی رہنما کتاب......ذاتی دفاع کیلئے جادوئی کلمات کی عملی گائیڈ......واہ!'' اس نے دمکتے ہوئے چہرے کے ساتھ ہیری کی طرف دیکھا اور اسے یہ یقین ہو گیا کہ سینکڑوں کتابوں کی وہاں موجودگی نے ہرمائنی کے سب خدشات کو مٹا ڈالا تھا۔ اب وہ یہ یقین کر سکتی تھی کہ وہ جو کچھ کرنے جا رہے تھے، وہ بالکل صحیح اور درست قدم ہی تھا۔

''ہیری! یہ تو نہایت عجیب اور اچھی بات ہے کہ ہمیں جن جن چیزوں کی ضرورت پڑ سکتی ہے، وہ سبھی پہلے سے یہاں موجود

ہیں۔''

اس نے بغیر توقف کئے ایک شلف سے 'بدشگونی کیلئے بدشگونی سے مات' نامی کتاب باہر کھینچی اور سب سے نزدیک والے کشن پر بیٹھ کر بے تابی سے اسے پڑھنے لگی۔

دروازے پر آہستگی سے دستک سنائی دی اور ہیری نے مڑ کر دروازے کی طرف دیکھا۔ جینی، نیول، لیونڈر، پاروتی اور ڈین اندر آتے ہوئے دکھائی دیئے۔

''شاندار..... مگر یہ جگہ کون سی ہے، پہلے تو میں نے اسے نہیں دیکھا۔'' ڈین نے چاروں طرف نگاہیں دوڑاتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ کافی متاثر دکھائی دے رہا تھا۔

ہیری انہیں سمجھانے لگا مگر اس کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی مزید لوگ آ گئے جس وجہ سے اسے دوبارہ اپنی بات ازسرنو شروع کرنا پڑی۔ آٹھ بجے تک ہر کشن بھر چکا تھا۔ ہیری دروازے تک گیا اور اس کے تالے میں پڑی چابی تیزی سے گھما دی۔ اب کمرے کا ہر فرد خاموش ہو کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔ ہرمائنی نے بڑی احتیاط سے 'بدشگونی کیلئے بدشگونی سے مات' نامی کتاب کے صفحے پر چرمئی کاغذ کا مارک لگایا اور اسے بند کر کے ایک طرف رکھ دیا۔

''شاندار.....'' ہیری نے کسی قدر گھبرائے ہوئے انداز میں گفتگو کا سلسلہ شروع کیا۔ ''ہم نے اپنی عملی مشقوں کیلئے اس جگہ کو منتخب کیا ہے..... ظاہر ہے کہ تم لوگوں کو..... ار..... یہ جگہ پسند آئی ہو گی.....''

''یہ تو نہایت شاندار ہے.....'' چوچینگ نے جلدی سے کہا، اس کی بات کر کئی لوگوں نے اس کی حمایت میں سر ہلا دیئے۔ ہیری کا حوصلہ کافی بڑھ گیا۔

''یہ کچھ عجیب سی دکھائی دے رہی ہے۔'' فریڈ نے چاروں طرف تیوریاں چڑھا کر دیکھتے ہوئے کہا۔ ''ہم ایک بار فلیچ سے بچنے کیلئے یہاں چھپ چکے ہیں۔ یاد ہے نا، جارج! مگر اس وقت یہ جھاڑوؤں والی الماری میں ہوا کرتی تھی.....''

''ہیری! یہ کیا چیز ہے.....؟'' ڈین نے کمرے کے عقبی حصے میں پڑے شیطانی آلات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جہاں مخبر لٹو اور دشمن پکڑ آئینہ دکھائی دے رہا تھا۔

''یہ شیطانی قوتوں کی موجودگی سے ہمیں آگاہ کرتے ہیں۔ یہ سب شیطانی آلات ہیں۔'' ہیری نے وضاحت کی اور کشنوں کے درمیان سے گزرتا ہوا ان کے مدمقابل جا پہنچا۔ ''جب شیطانی جادوگر یا دشمن ہمارے آس پاس ہوتے ہیں تو یہ مختلف طریقوں سے ہمیں خبردار کرتے ہیں۔ جیسے یہ مخبر لٹو..... یہ تیزی چیخ و پکار کے ساتھ گھومنے لگتا ہے۔ اور یہ دشمن پکڑ آئینہ جس میں دکھائی دینے والے ہیولے دشمن کی شکل میں بدل جاتے ہیں..... لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ شیطانی آلات اعتماد کرنے لائق بالکل نہیں ہوتے ہیں۔ دشمن انہیں چکمہ دے کر ہمیں غلط راہوں پر دھکیل سکتا ہے.....''

وہ ایک لمحے تک اس چٹخے ہوئے دشمن پکڑ آئینے کی طرف دیکھتا رہا۔اس کے اندر ہیولوں کی پرچھائیاں گھومتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں لیکن ان میں سے کوئی بھی شناخت میں نہیں آپا رہی تھی۔ وہ اس کی طرف پیٹھ موڑ کر کھڑا ہوا گیا۔

''ٹھیک ہے...... میں اب سوچ رہا ہوں کہ ہمیں سب سے پہلے کیا کرنا چاہئے اور......ار'' اس نے دیکھا کہ ہوا میں ایک ہاتھ بری طرح اچھل رہا تھا۔''ہرمائنی! کیا بات ہے؟''

''میرا خیال ہے ہمیں سب سے پہلے اپنا لیڈر منتخب کر لینا چاہئے۔'' ہرمائنی نے کہا۔

''لیڈر...... یہ تو پہلے سے طے ہے کہ لیڈر ہیری ہی ہے۔'' چو چینگ نے فوراً کہا اور ہرمائنی کی طرف یوں دیکھا جیسے اس کا دماغ چل گیا ہو۔ چو چینگ کی بات سن کر ہیری کے پیٹ ایک بار پھر کھلبلی سی مچنے لگی۔

''میں جانتی ہوں!'' ہرمائنی نے بلاتردد کہا۔''مگر میرا خیال ہے کہ ہمیں اس معاملے پر رائے شماری کر لینا چاہئے تاکہ کوئی ابہام باقی نہ رہے......اس کے علاوہ یہ دستور کی کارروائی بھی رہے گی۔ ہیری کو اس گروپ میں ہر قسم کے فیصلے کرنے کی طاقت مل جائے گی......لہٰذا وہ تمام احباب اپنے ہاتھ اُٹھائیں جو یہ سوچتے ہیں کہ ہیری ہی ہمارا لیڈر ہونا چاہئے......''

سب لوگوں نے اپنے اپنے ہاتھ ہوا میں اُٹھا دیئے۔ حتیٰ کہ زکریاس سمتھ نے بھی اپنا ہاتھ ہوا میں لہرا دیا حالانکہ اس نے ایسا بے دلی سے ہی کیا تھا۔

''ار......سب ٹھیک ہے......آپ لوگوں کا شکریہ......'' ہیری ہکلاتا ہوا بولا جسے اب یہ محسوس ہو رہا تھا کہ اس کا چہرہ بری طرح جل رہا تھا۔''اور ہم......اب کیا ہے ہرمائنی؟''

ہرمائنی کا ہاتھ ایک بار ہوا میں جھولتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''میرا خیال ہے کہ ہمارا کوئی ایک نام بھی ہونا چاہئے، اس سے یکجہتی اور باہمی آہنگی کے جذبات کو جلا ملتی ہے، کیا تم لوگوں کو ایسا کچھ محسوس نہیں ہوتا؟''

''ہمیں اپنے گروپ کا نام 'اینٹی امبریج لیگ' رکھ لینا چاہئے۔'' انجلینا نے امید بھرے انداز میں اپنا مشورہ پیش کیا۔

''یا پھر جادوئی محکمہ احمق ہے کا گروہ......'' فریڈ نے چہک کر کہا۔

''جہاں تک میرا خیال ہے کہ......'' ہرمائنی نے فریڈ کی طرف تیوریاں چڑھا کر دیکھتے ہوئے کہا۔''ہمیں کوئی ایسا نام منتخب کرنا چاہئے، جس سے ہمارے ارادے بالکل ظاہر نہ ہو پائیں تاکہ ہم خاص ملاقاتوں کے علاوہ عام حالات میں بھی ایک دوسرے کے ساتھ اس کا بآسانی ذکر کر سکیں۔''

''ڈیفنس ایسوسی ایشن......مخفف کے طور پر ڈی اے۔ اس سے یقیناً کسی کو یہ معلوم نہیں ہو پائے گا کہ ہم کس بارے میں بات چیت کر رہے ہیں؟'' چو چینگ نے تجویز دی۔

''ڈی اے...... بالکل یہ اچھا رہے گا۔'' جینی نے چہک کر کہا۔''بس اس کا پورا نام 'ڈمبل ڈور آرمی' یعنی ڈمبل ڈور کے جانباز رکھ لیتے ہیں کیونکہ جادوئی محکمے کا سب سے برا خوف وہی تو ہیں، ہے نا؟''

یہ سن کر چہ میگوئیاں ہونے لگیں اور کچھ ہنسی کی آوازیں بھی سنائی دینے لگیں۔

''چلو! ایک بار پھر رائے شماری کر لیتے ہیں جو لوگ ڈی اے کے حق میں ہیں وہ اپنا ہاتھ اُٹھائیں۔'' ہرمائنی نے تیز آواز میں کہا اور اپنے کشن پر گھٹنوں کے بل بیٹھ کر اُٹھے ہوئے ہاتھ گننے لگی۔''اکثریتی رائے شماری کے ساتھ یہ معاملہ طے ہو گیا......''

اس نے واپس بیٹھ کر فہرست والا چرمئی کاغذ باہر نکالا اور دیوار سے لگا کر اس پر جلی حروف میں لکھا......

'ڈمبل ڈور آرمی یعنی ڈمبل ڈور کے جانباز!'

''ٹھیک ہے ہیری! اب تم ہمیں عملی مشقوں کے متعلق پڑھانا شروع کرو۔'' ہرمائنی نے اپنے کشن پر سیدھے بیٹھتے ہوئے کہا۔

''میرا خیال ہے کہ ہمیں سب سے پہلے نہتے کر دینے والے جادوئی کلمے کی مشق کرنا چاہئے۔ مجھے معلوم ہے کہ یہ ابتدائی کلمات میں سے ایک ہے لیکن میرے لحاظ سے یہ نہایت اہم اور ضروری ہے......''

''اوہ براہ کرم......'' زکریاس سمتھ نے اپنی آنکھیں گھماتے ہوئے اور اپنے ہاتھ باندھتے ہوئے کہا۔''میرا نہیں خیال ہے کہ نہتا کرنے والا جادوئی کلمہ 'تم جانتے ہو کون؟' سے مقابلہ کرنے میں ہماری کوئی خاص مدد کر پائے گا......تمہارا اس بارے میں کیا خیال ہے؟''

''میں نے اس کے خلاف اس جادوئی کلمے کا استعمال کیا ہے۔'' ہیری نے پرسکون لہجے میں بولا۔''اسی نے گذشتہ جون میں میری جان بچائی تھی......''

زکریاس نے احمقانہ انداز میں اپنا منہ کھولا، جبکہ باقی تمام لوگ خاموش بیٹھے رہے۔

''اگر تم اس نتیجے پر پہنچے ہو کہ اس سیکھنا تمہاری شان کے خلاف ہے تو تم بخوشی واپس جا سکتے ہو۔'' ہیری نے اپنی بات مکمل کرتے ہوئے کہا۔

مگر سمتھ اپنی جگہ سے ذرا بھی نہیں ٹس سے مس نہ ہوا، اور نہ ہی کوئی اور ہلا۔ ہیری کا منہ کچھ زیادہ ہی خشک ہو گیا تھا کیونکہ تمام لوگوں کی نگاہیں اسی پر جمی ہوئی تھیں۔ وہ آہستگی سے بولا۔''ٹھیک ہے، میرا خیال ہے کہ ہمیں اب اپنی اپنی جوڑیاں بنا کر عملی مشق کا آغاز کر دینا چاہئے۔''

اسے ان لوگوں پر حکم چلانا کافی عجیب لگ رہا تھا لیکن اس سے زیادہ عجیب بات یہ تھی کہ اس کی ہدایات پر واقعی عمل درآمد بھی ہو رہا تھا۔ تمام لوگ فوراً کھڑے ہو گئے اور جوڑیاں بنانے لگے۔ جیسا کہ یہ واضح طور پر اندازہ لگایا جا سکتا تھا کہ نیول کو کوئی بھی جوڑی دار نہیں مل پایا تھا۔

''تم میرے ساتھ مشق کر سکتے ہو۔'' ہیری نے اسے پیشکش کی۔ ''ٹھیک ہے، تین کی گنتی کے ساتھ......ایک......دو......تین!''

کمرے میں اچانک نہتے ہو جاؤ کے جادوئی کلمے کا شور وغل برپا ہو گیا۔ چھڑیاں ہر طرف ہوا میں اڑتی ہوئی دکھائی دینے لگیں۔ خطا ہونے والی کلمات کتابوں پر جا پڑے اور انہیں ہواؤں میں اچھالنے لگے۔ ہیری نیول کے مقابلے میں نہایت پھرتیلا تھا۔ اس کی چھڑی اس کے ہاتھ سے نکل کر ہوا میں اڑتی ہوئی چھت سے جا ٹکرائی اور پھر چنگاریاں برساتی ہوئی دھم کی آواز کے ساتھ ایک بک شلف پر جا گری۔ ہیری نے اسے جادوئی پرواز والے جادوئی کلمے سے واپس نیول کے ہاتھوں میں پہنچا دیا۔ چاروں طرف کا طائرانہ جائزہ لیتے ہوئے اس نے سوچا کہ اس کا فیصلہ واقعی صحیح تھا کہ انہیں سب سے پہلے ابتدائی کلمات کی ہی مشقیں کروانا چاہئے تھیں۔ وہاں کا ماحول کافی گڑبڑ والا تھا۔ ان میں سے کئی طلباء تو اپنے ساتھی کو نہتے کرنے میں بری طرح ناکام ثابت ہو رہے تھے۔ ان میں سے کئی کلمات کی کمزور ادائیگی کے باعث اپنے ساتھی کو چند انچ پیچھے دھکیلنے سے زیادہ نتیجہ نہیں دکھا پائے، کچھ تو محض چونکا ہی پائے تھے۔

''نہتے ہو جاؤ!'' اچانک نیول کی تیز آواز سنائی دی اور ہیری کا دھیان اس کی طرف بالکل بھی نہیں تھا، اس لئے اس کی چھڑی اس کے ہاتھوں سے نکل کر ہوا میں اچھل گئی۔

''اوہ! میں نے کر دکھایا...... میں کر دکھایا!'' نیول خوشی کے مارے کھل اُٹھا۔ ''میں یہ کام آج سے پہلے کبھی نہیں کر سکا تھا...... میں نے یہ کر دکھایا......''

''بہت شاندار نیول......بس ایسے ہی لگن کے ساتھ کرتے رہو۔'' ہیری نے اس کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کہا۔ اس نے اسے یہ بالکل نہیں بتایا تھا کہ حقیقی جنگ میں نیول کا مدمقابل کسی دوسری سمت میں نہیں دیکھ رہا ہوگا اور اپنی چھڑی کو اپنے پہلو میں ڈھیلا ڈھالے نہیں پکڑے ہوگا۔

''نیول! اب تم رون اور ہرمائنی کے ساتھ دومنٹ کیلئے باری باری مشق کرو۔ تب تک میں اردگرد گھوم کر صورت حال کا جائزہ لے لوں کہ باقی لوگ کیا کر رہے ہیں؟'' ہیری نے کہا۔

ہیری کمرے کے وسط میں پہنچ گیا اور وہاں زکریاس سمتھ کے ساتھ بڑی عجیب چیز پیش آ رہی تھی، وہ جب انتھونی گولڈسٹین کو نہتا کرنے کیلئے اپنا منہ کھولتا تھا تو ہر بار کلمہ پڑھنے سے پہلے ہی اس کی چھڑی خودبخود ہوا میں اُڑ جاتی تھی حالانکہ انتھونی کا منہ پوری طرح بند رہتا تھا۔ اس راز کو سلجھانے کیلئے ہیری کو کچھ زیادہ مشکل نہیں پیش آئی۔ فریڈ اور جارج اس سے چند ہی فٹ کے فاصلے پر کھڑے تھے اور باری باری اس کے پشت کے پیچھے سے اس کی چھڑی کی طرف اشارہ کر رہے تھے۔

''معاف کرنا ہیری!'' جارج نے جلدی سے کہا۔ جب ہیری کی نظر ان دونوں پر پڑی۔ ''ایسا بہترین موقع ہم بھلا کیسے چھوڑ سکتے تھے؟''

ہیری باقی جوڑیوں کے پاس بھی پہنچا اور غلط ادائیگی والوں کو ٹھہر کر سمجھانے لگا۔ جینی نے مائیکل کارنر کے ساتھ جوڑی بنائی تھی،

وہ کافی عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کر رہی تھی، جبکہ مائیکل کارنر یا تو نہایت کمزور حریف ثابت ہو رہا تھا یا پھر وہ جینی پر جادوئی کلمے کا استعمال ہی نہیں کرنا چاہتا تھا۔ ارنئی میک ملن اپنی چھڑی کو ضرورت سے زیادہ ہی لہرا رہا تھا اور اپنے حریف کو جادوئی کلمے سے بچنے کا پورا پورا موقع فراہم کر رہا تھا۔ کریوی بھائی کافی پر جوش دکھائی دے رہے تھے لیکن ان کے ساتھ گڑ بڑ چل رہی تھی۔ ان کے کلمات کی خطاؤں کی وجہ سے ہی ان کے ارد گرد موجود شلف سے کتابیں اُڑ اُڑ کر ہوا میں ادھر ادھر لڑھک رہی تھیں۔ لونا لوگڈ بھی ہر بار ایک جیسی کارکردگی نہیں دکھا پا رہی تھی۔ کبھی کبھار وہ جسٹن فلنچ کی چھڑی کو اُڑانے میں کامیاب ہو جاتی تھی لیکن باقی مرتبہ وہ اس کے محض بال ہی کھڑے کر پاتی تھی۔

''ٹھیک ہے، رُک جاؤ......رُک جاؤ......'' ہیری حلق کے بل چیخا۔ ''رُک جاؤ......''

اسے خیال آیا کہ مجھے ایسی صورت حال سے نبٹنے کیلئے سیٹی کی ضرورت ہے۔ اسی لمحے اسے سب سے قریبی بک شلف میں ایک کتاب پر ایک سیٹی پڑی ہوئی دکھائی دی۔ اس نے جلدی سے سیٹی اُٹھا کر بجائی۔ سب لوگوں نے اپنی چھڑیاں جھکا لیں۔

''یہ مشقیں کچھ زیادہ بری نہیں ہیں مگر جہاں تک میں سمجھتا ہوں ہمیں ان میں بہتری لانے کی ضرورت ہے۔ ان میں تیزی اور مہارت پیدا کرنے کی ابھی گنجائش باقی ہے......'' ہیری نے کہا۔ ''ہم دوبارہ کوشش کرتے ہیں مگر اس بار زیادہ دھیان اور کھلی آنکھوں کے ساتھ۔''

زکریا س سمتھ نے اس کی طرف غصیلی نظروں سے دیکھا۔ مگر وہ اس کی پرواہ کئے بغیر ایک بار پھر ان کے درمیان گھومنے لگا اور یہاں وہاں رُک کر انہیں ہدایات دیتا رہا۔ آہستہ آہستہ سب لوگوں کی کارکردگی میں نمایاں بہتری پیدا ہونے لگی۔ کچھ دیر تک وہ چو چینگ اور اس کی سہیلی کے قریب جانے سے گریز ہی کرتا رہا۔ بالآخر کمرے میں موجود ہر جوڑی کے پاس وہ دو دو بار جانے کے بعد اسے لگا کہ اب وہ انہیں دیر تک نظر انداز نہیں کر سکتا ہے۔

''اوہ نہیں!'' چو چینگ نے تیزی سے کہا جب وہ اس کے قریب پہنچا۔ وہ ہڑ بڑا سی گئی اور جادوئی کلمے کو الٹ پلٹ انداز میں دہرانے لگی۔ ''اوہ معاف کرنا میرتا!''

اس کی گھنگھریالے بالوں والی سہیلی کی آستین میں آگ لگ گئی تھی۔ میرتا نے اسے اپنی چھڑی سے بجھایا اور ہیری کی طرف غصے سے دیکھنے لگی جیسے یہ سب اسی کا قصور ہو۔

''اوہ! میں تمہیں دیکھ کر بری طرح بوکھلا گئی تھی......'' چو چینگ نے ہیری کو اُداسی بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ کافی شاندار تھا......'' ہیری نے مصنوعی تعریف کرنے کی کوشش کی مگر جونہی اس نے چو چینگ کی بھنوئیں اُٹھتی ہوئی دیکھیں تو جلدی سے مزید اضافہ کر دیا۔ ''نہیں...... یہ اچھا بالکل نہیں تھا لیکن میں جانتا ہوں کہ تم یہ کام صحیح طریقے سے ہی کر سکتی ہو...... بالکل! میں وہاں کھڑا دیکھ رہا تھا......''

وہ ہنس پڑی۔اس کی سہیلی میرتا نے ان کی طرف چڑ چڑی نظر ڈالی اور دوسری طرف مڑ گئی۔

''اس کا برا مت ماننا......'' چو چینگ نے آہستگی سے کہا۔''وہ دراصل یہاں آنا ہی نہیں چاہتی تھی مگر میں زبردستی اسے اپنے ساتھ لے آئی۔اس کے والدین نے اسے ایسا کوئی کام کرنے سے سختی سے منع کر رکھا ہے جس سے امبریج ناراض ہو جائے......اس کی ممی ڈیڈی محکمے میں کام کرتے ہیں......''

''اور تمہارے والدین......؟'' ہیری نے پوچھا۔

''انہوں نے بھی مجھے اس قسم کی حرکت سے منع کر رکھا ہے۔'' چو چینگ نے فخر سے گردن تانتے ہوئے کہا۔''مگر سیڈرک کے ساتھ جو کچھ ہوا ہے، اس کے بعد 'تم جانتے ہو کون؟' سے میں کیسے نہیں مقابلہ کروں گی......؟''

اس نے اپنی بات ادھوری چھوڑ دی تھی۔وہ کسی قدر پریشان دکھائی دینے لگی اور ان کے درمیان عجیب سی خاموشی چھا گئی۔ٹیری بوٹ کی چھڑی ہیری کے کان کے نزدیک سے اڑتی ہوئی نکل گئی اور اس کے عقب میں موجود ایلیسا سپن نٹ کے چہرے سے جا ٹکرائی۔

''میرے ڈیڈی تو محکمے کی مخالفت میں ہونے والے ہر کام کی بھرپور حمایت کرتے ہیں۔'' لونا لوگڈ نے فخریہ انداز میں ہیری کے عین پیچھے سے کہا۔یہ صاف ظاہر تھا کہ وہ ان دونوں کی باتیں سن رہی تھی جبکہ جسٹن فلنچ ان چوغوں سے باہر نکلنے کیلئے زور لگا رہا تھا جو اُڑ کر اس کے اوپر آن گرے تھے اور وہ ان کے بیچ بری طرح اُلجھ گیا تھا۔''وہ ہمیشہ کہتے ہیں کہ فج کچھ بھی کر سکتے ہیں۔میرا کہنے کا مطلب ہے کہ فج نے کتنے سارے غوبلن گروہوں کو ہلاک کیا ہے۔اور ظاہر ہے کہ وہ نئے نئے خطرناک زہر ایجاد کرنے کیلئے محکمے کے خفیہ شعبے کا استعمال کر رہے ہیں۔وہ یہ زہر اُس ہر فرد کو کھلانا چاہتے ہیں جو ان کی مخالفت پہ درپے رہتا ہے۔اس کے علاوہ ان کے پاس اَنگو بولر قاتلوں کا دستہ بھی موجود ہے......''

''کچھ مت پوچھنا......'' ہیری نے سرگوشی نما لہجے میں جلدی سے کہا جب چو چینگ نے حیرانگی سے اپنا منہ کھولا ہی تھا۔وہ ہیری کے چہرے کی کیفیت دیکھ کر ہنس پڑی۔

''سنو ہیری......کیا تم نے اپنی گھڑی پر وقت دیکھا؟'' ہرمائنی نے کمرے کے دوسرے کونے سے اسے آواز دے کر اپنی طرف متوجہ کیا۔اس نے اپنی کلائی پر بندھی گھڑی کی طرف دیکھا۔یہ دیکھ کر اس کی سٹی گم ہونے لگی کہ گھڑی نو بج کر دس منٹ کا وقت دکھا رہی تھی، جس کا مطلب یہی تھا کہ انہیں فی الفور اپنے اپنے ہالوں میں پہنچ جانا چاہئے۔اگر وہ اب بھی ایسا نہیں کریں گے تو فلیچ انہیں پکڑ کر سزا دے سکتا ہے۔اس نے سیٹی بجائی۔سب لوگ خاموش ہو کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔فضا میں آخری دو تین چھڑیاں اچھلتی ہوئی نیچے گر گئیں۔

''آج کی مشقی ریاضت کافی عمدہ رہی۔'' ہیری نے تیز آواز میں کہا۔''مگر چونکہ اب وقت ختم ہو چکا ہے، اس لئے اچھا یہی

رہے گا کہ ہم یہاں سے نکل کر اپنی اپنی صحیح جگہ پر پہنچ جائیں۔ اگلے ہفتے کو اسی وقت اور اسی جگہ دوبارہ ملاقات ہوگی...... شکریہ!''

''کیا ہم یہ ملاقات جلدی نہیں رکھ سکتے؟'' ڈین تھامس نے اشتیاق بھرے انداز میں کہا اور کئی طلباء نے اس کی حمایت میں اپنے سروں کو جنبش دی۔

''کیوڈچ کا موسم شروع ہو گیا ہے، ہماری ٹیم کو مشقیں کرنا ہیں۔'' انجلینا نے جلدی سے بیچ میں کہا جیسے اسے خدشہ ہو کہ کہیں ہیری اپنا ارادہ بدل نہ لے۔

''ٹھیک ہے، اب اگلے بدھ کی رات کو ہی ملاقات ہوگی۔'' ہیری نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔ ''ہم کسی بھی اضافی ملاقات کے بارے میں بعد میں طے کر سکتے ہیں۔ چلو اب ہمیں یہاں سے چل دینا چاہئے۔''

اس نے ہوگورٹس کا نقشہ دوبارہ باہر نکالا اور محتاط نظروں سے اس کا جائزہ لینے لگا۔ ساتویں منزل پر کوئی استاد موجود نہیں تھا۔ اس نے ان سب کو تین تین چار چار کی جوڑیاں بنا کر وہاں سے باہر نکالا۔ اور ان کے ننھے نقطوں کو تب تک ہیجان بھرے انداز سے دیکھتا رہا جب تک وہ اپنی اپنی راہداریوں میں محفوظ پہنچ نہیں گئے۔ ہفل پف والے لوگ اپنے تہہ خانے والی راہداری پر جو کہ باورچی خانے کی طرف جاتی تھی، ریون کلا کے لوگ سکول کے مغربی حصے کے کنارے والی راہداری میں اور گری فنڈر کے لوگ فربہ عورت کی تصویر تک جانے والی راہداری تک۔

جب آخر میں وہاں ہیری، رون اور ہر مائنی ہی بچے تو ہر مائنی بولی۔

''یہ سچ مچ میری توقع سے بھی زیادہ عمدہ رہا......''

''بالکل یہ نہایت اچھا تھا......'' رون نے پرجوش انداز میں کہا۔ جب وہ دروازے سے باہر نکلے اور اسے اپنے پیچھے دیوار میں اوجھل ہوتے ہوئے دیکھا۔ ''ہیری! تم نے دیکھا کہ میں نے ہر مائنی کو نہتا کر دیا تھا؟''

''صرف ایک ہی بار......'' ہر مائنی نے برا سا منہ بناتے ہوئے بولی۔ ''تم نے مجھے جتنی بار نہتا کیا، میں نے اس سے بیسوں مرتبہ تمہیں نہتا کر ڈالا تھا......''

''میں نے تمہیں صرف ایک بار نہیں، تین بار نہتا کیا تھا......''

''دیکھو! اُس میں تم اسے مت شمار کرو، جب تم پیر اُکھڑنے پر لڑکھڑا گئے تھے اور میری ہاتھ سے چھڑی گرا دی تھی......''

ہال کی طرف واپس لوٹتے ہوئے وہ پوری راستے ایک دوسرے سے بحث کرتے رہے لیکن ہیری ان کی باتیں بالکل نہیں سن رہا تھا۔ اس کی ایک آنکھ میوارڈ کے ہوگورٹس نقشے پر جمی تھی مگر وہ چو چینگ کے بارے میں بھی سوچ رہا تھا۔ جس نے کہا تھا کہ وہ اس کے پاس آنے پر بری طرح بوکھلا جاتی ہے......

☆☆☆☆

انیسواں باب

# شیر بمقابلہ سانپ

ہیری کو اگلے دو ہفتوں تک یوں محسوس ہوا کہ جیسے وہ اپنے سینے پر کسی طرح کا حفاظتی تعویذ باندھے گھوم رہا ہو۔ اس اسراریت کے باعث اسے امبریج کی کلاسوں میں بڑی تقویت میسر رہی۔ جب وہ اپنی باہر نکلتی آنکھوں سے اُسے گھور کر دیکھتیں تو وہ اسی قوت کی بدولت جواباً بوجھل سی مسکراہٹ چہرے پر سجا لیتا تھا۔ وہ اس بات پر کافی مطمئن تھا کہ وہ اور ڈی اے ان کی ناک کے عین نیچے اُن کے ہی وضع کردہ اصولوں کے خلاف کام کرنے میں مشغول تھے۔ وہ وہی کام سرانجام دے رہا تھا جس کا انہیں اور جادوئی محکمے کو ہر وقت دھڑکا لگا رہتا تھا۔ وہ اپنی گذشتہ ملاقات کی دلکش یادوں میں کھویا رہتا تھا۔ وہ اس لمحے کو یاد کر کے مسکرا دیتا تھا جب نیول نے چالاک اور ہوشیار ہرمائنی کو نہتا کر ڈالا تھا اور ہرمائنی کا منہ حیرانگی سے کھلا رہ گیا تھا۔ تین دیگر ملاقاتوں کے دوران کس طرح ننھے کریوی بھائیوں نے رکاوٹی جادوئی کلمات میں بھرپور لگن سے مہارت پالی تھی اور کیسے پاروتی پاٹیل نے کڑی محنت کے بعد تخفیفی کلمے کی ایسی عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کیا تھا کہ مخبرلٹو والی میز لمحہ بھر چور چور ہو کر رہ گئی تھی۔

ڈی اے کی خفیہ ملاقاتوں کیلئے کسی مخصوص دن کا تعین کرنا تقریباً ناممکن تھا کیونکہ تین الگ الگ کیوڈچ ٹیموں کی مشقوں کے شیڈول کو مدنظر رکھنا پڑتا تھا۔ جن کے شیڈول میں اکثر طوفانی موسم کے باعث تبدیلی رونما ہوتی رہتی تھی۔ بہرحال، ہیری کو اس بات پر کوئی رنج نہیں تھا۔ اسے محسوس ہو رہا تھا کہ ملاقاتوں کے اوقات کار میں تبدیلی کا یوں رونما ہوتے رہنا زیادہ مؤثر بات ہے، کیونکہ اگر کوئی ان کے روزمرہ معمول کی نگرانی کر رہا ہوگا تو اس کے لئے یہ سمجھنا خاصا مشکل رہے گا کہ درحقیقت کیا چل رہا ہے؟

ہرمائنی نے جلد ہی تمام جانبازوں کو اگلی ملاقات کی تاریخ اور وقت بتانے کا ایک نہایت محفوظ اور خفیہ طریقہ ڈھونڈ نکالا تھا۔ اس نے سب کے سامنے اس کی اہمیت اور افادیت کو کھل کر بیان کیا کہ یہ کیسے محفوظ اور دوسروں کی دسترس سے بالا ثابت ہوگا؟ اس نے کہا کہ ممکنہ حالات کے مطابق تاریخ اور وقت بدلنے کیلئے یہ نہایت مفید اور کارآمد رہے گا۔ اس نے یہ بھی وضاحت کی کہ اگر بڑے ہال میں جانباز ایک دوسرے کو وقت اور دن کی تبدیلی کے بارے بتانے کیلئے ایک دوسرے فریق کی میزوں پر یوں مسلسل آتے جاتے رہیں گے تو یہ معاملہ بگڑنے کا سبب بن سکتا ہے۔ دوسروں کو اس آمدورفت سے شک پیدا ہو جائے گا۔ ممکن ہے پوچھ گچھ کا سلسلہ شروع

ہوجائے یاان پرخصوصی نگرانی کاحکم جاری کردیا جائے۔ ہرمائنی نے ڈی اے کے ہر جانباز کوایک نقلی سونے کا سکہ یعنی گیلن دیا (رون تو گیلن سے بھری تھیلی کو دیکھ کرنہایت جوشیلا دکھائی دیا کیونکہ اسے یہ احساس ہوا کہ ہرمائنی واقعی ان سب میں سونا بانٹنے والی ہے)۔

چوتھی ملاقات کے اختتام پر ہرمائنی نے ایک گیلن کواوپر اُٹھایا اور بولی۔''تمام سکوں کے کناروں پر ننھے ہندسے دکھائی دے رہے ہیں؟'' سکے مشعلوں کی زرد روشنی میں کچھ زیادہ ہی چمک رہے تھے۔''آپ کومعلوم ہی ہوگا کہ اصلی سکوں پر یہ ڈھالنے والے غوبلن گروپس کے مخصوص سیریل نمبر ہوتے ہیں جوتمام سکوں پر پائے جاتے ہیں۔ان نقلی سکوں پر یہ ہندسے ہمیشہ ایک جیسے نہیں رہیں گے، یہ خودبخود تبدیل ہوتے رہیں گے۔ دراصل یہ آپ کو بتائیں گے کہ اگلی ملاقات کی تاریخ اور وقت کیا ہے؟ جب ناگزیر وجوہات کے باعث ملاقات کا وقت اور تاریخ تبدیل ہوگی تو یہ سکے آپ کے جیب میں گرم ہوجائیں گے،جس کی وجہ سے آپ کوفوراً معلوم ہوجائے گا کہ تبدیلی کی گئی ہے۔ہم سب کے پاس ایک ایک سکہ موجود رہے گا۔ جونہی ہیری اگلی ملاقات کی تاریخ طے کرے گا تو وہ اپنے سکے پر ہندسوں کوتبدیل کردے گا۔ میں نے ان سب سکوں پرتغیر پذیر کلمے کا سحر کردیا ہے،اس لئے یہ ایک مخصوص زنجیر میں بندھ گئے ہیں۔ جونہی کسی ایک سکے کے ہندسے تبدیل کئے جائیں گے تو اگلے چندلمحوں میں باقی جانبازوں کے سکے گرم ہوکر اپنے اپنے ہندسے تبدیل کرلیں گے۔یادرہے کہ سب سکوں پر دکھائی دینے والے ہندسے ایک جیسے ہی ہوں گے......''

جب ہرمائنی نے اپنی بات پوری کرلی تو ہیری نے دیکھا کہ تمام جانباز خاموشی اورغور سے اس کی بات ایسے سن رہے تھے جیسے وہ پریوں کی کوئی کہانی سنارہی ہو۔ ہرمائنی کی خاموشی پر کچھ چہرے تومتحیر دکھائی دیئے جبکہ کچھ چہروں پرعجیب سی گھبراہٹ پھیلی ہوئی تھی۔ ہرمائنی ان کی طویل خاموشی دیکھ کرکسی قدر رسٹپٹاسی گئی۔

''دیکھو! جہاں تک میرا خیال ہے کہ یہ طریقہ کارا چھا ثابت ہوگا۔اگرکسی مرحلے پر امبریج ہمیں اپنی جیبوں کی تلاشی دینے کا حکم دے دے تو اسے ہمارے پاس کوئی ایسی چیز نہیں ملے گی جو ڈی اے کے بارے میں اسے کچھ بتا پائے۔سونے کے سکے یا نقلی سونے کے سکے اپنی جیبوں میں رکھنا کسی طرح سے بھی جرم کے دائرے میں نہیں آتا......اگر تم لوگوں کوان کا استعمال پسند نہیں ہے تو کوئی بات نہیں...... یہ تومحض ایک تجویز تھی!'' ہرمائنی نے کندھے اچکا کر کہا۔

''کیا واقعی تم تغیر پذیر جادو کرسکتی ہو؟'' ٹیری بوٹ نے بے یقینی کے عالم میں پوچھا۔

''بالکل!'' ہرمائنی نے لاپروائی سے جواب دیا۔

''لیکن یہ تو...... یہ تو این ای ڈبلیو ڈی کے درجے کی کلاسوں میں سکھایا جاتا ہے۔'' ٹیری بوٹ نے دھیمے لہجے میں کہا۔

''اوہ!......شاید......ٹھیک ہے...... مجھے بھی ایسا ہی لگتا ہے۔'' ہرمائنی نے مصنوعی تعجب کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

''جب تم اتنی ذہین اور قابل ہوتو تم ریون کلا فریق میں کیوں نہیں منتخب ہوئیں؟'' اس نے حیرانگی سے منہ پھاڑ کر پوچھا۔

''سنو! فریق منتخب کرنے والی بولتی ٹوپی نے پوری سنجیدگی سے مجھے ریون کلا میں ہی بھیجنے کی تجویز دی تھی، مگر پھر اس نے اپنی

تجویز رد کر کے مجھے گری فنڈر میں بھیجنے کا فیصلہ سنایا...... بہرحال، ہم اصلی معاملے کی طرف واپس آتے ہیں، تو کیا ہم ان نقلی گیلن کے استعمال پر متفق ہیں؟'' ہرمائنی نے اپنے من میں پھوٹنے والی خوشی کو چھپاتے ہوئے کہا۔

کچھ لمحوں تک کمرے میں بڑبڑاہٹ سنائی دی اور پھر سب نے اپنی رضامندی کا اظہار کرتے ہوئے آگے بڑھ کر تھیلی میں سے ایک ایک سونے کا نقلی سکہ اُٹھالیا۔

''تم جانتی ہو کہ ان سکوں سے مجھے کس چیز کی یاد آتی ہے؟'' ہیری نے کنکھیوں سے ہرمائنی کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''کیا مطلب؟...... تم کیا کہنا چاہتے ہو؟''

''مرگ خوروں کی کلائیوں پر تاریکی کے نشان! جب والڈی مورٹ ان میں سے کسی ایک کے نشان کو چھوتا ہے تو تمام مرگ خوروں کے نشان میں گہری جلن ہوتی ہے اور وہ سمجھ جاتے ہیں کہ انہیں اس کے پاس پہنچنا ہے......'' ہیری نے دبی ہوئی آواز میں کہا۔

''تم صحیح کہتے ہو......'' ہرمائنی نے مسکرا کر دھیمے لہجے میں کہا۔ ''اسی بات سے تو میرے ذہن میں یہ خیال آیا تھا...... مگر تم اس چیز کو مدنظر رکھو کہ میں نے تاریخ اور وقت کو دھات پر منتقل کر دیا ہے، اپنے ساتھیوں کے ہاتھوں یا کلائیوں پر بالکل نہیں......''

''صحیح کہا...... مجھے تمہارا طریقہ زیادہ پسند آیا ہے۔'' ہیری نے مسکراتے ہوئے کہا اور اپنا نقلی گیلن اپنی جیب میں ڈال دیا۔ ''مجھے بس یہی اندیشہ ہے کہ کہیں یہ اصلی سکوں میں مل کر بے خبری میں ہم سے خرچ نہ ہو جائیں......!''

''مجھے ایسا کوئی اندیشہ نہیں ہے۔'' رون نے جلدی سے کہا جو ابھی تک اپنے نقلی سونے کے سکے کو اپنی انگلیوں میں پکڑے گھور گھور کر دیکھ رہا تھا۔ ''میری جیب میں تو کبھی ایک گیلن نہیں ہوتا ہے، اس لئے مجھے کبھی کسی الجھن کا شکار نہیں ہونا پڑے گا......''

جب سہ ماہی کا پہلا کیوڈچ میچ قریب آنے لگا جو گری فنڈر اور سلے درن کے درمیان ہونے والا تھا تو ڈی دے کی ملاقاتوں کا سلسلہ روکنا پڑا کیونکہ انجلینا روزانہ مشقیں کروانے لگی تھی، کیوڈچ کپ کا انعقاد کافی لمبے عرصے سے نہیں ہو پایا تھا اس لئے اس بار میچوں میں کافی گرم جوشی اور دلچسپی کا ماحول بن گیا تھا۔ ریون کلا اور ہفل پف فریق بھی اس میں کافی دلچسپی کا اظہار کر رہے تھے کیونکہ آئندہ دنوں میں انہیں بھی ان دونوں ٹیموں کے ساتھ اپنے میچ کھیلنا تھے۔ گری فنڈر کے سابق کپتان اولیور کی عدم موجودگی اور نئے راکھے رون کی شمولیت سے وہ ٹیم کی موجودہ کارکردگی کو اچھی طرح پرکھنا چاہتے تھے۔ ان کے علاوہ دونوں فریقوں کے منتظمین بھی میچ جیتنے کیلئے اپنی اپنی جگہ پر بے چین دکھائی دیتے تھے۔ یہ الگ بات تھی وہ دونوں ہی اس کھیل سے وابستہ اپنے اپنے جذبات کا ایک دوسرے کے سامنے کھل کر اظہار نہیں کرتے تھے مگر ان کے چہرے اصلیت کی چغلی کھا جاتے تھے۔ وہ دونوں اپنے اپنے فریق کی ٹیموں کو جیتتے ہوئے دیکھنے کے خواہشمند تھے۔ جب پروفیسر میک گوناگل نے میچ سے ایک ہفتہ قبل انہیں ہوم ورک نہیں دیا، تو ہیری کو محسوس ہوا کہ وہ بھی صدقِ دل سے سلے درن کی شکست کے متمنی ہیں۔

''جہاں تک میرا خیال ہے کہ تم لوگوں کو اس وقت کافی زیادہ محنت کرنے کی ضرورت ہے۔'' انہوں نے بلند آواز میں سب کو

مخاطب کیا۔ کسی کو بھی اپنی سماعت پر یقین نہیں ہو پایا جب انہوں نے ہیری اور رون کی طرف دیکھ کر نہایت سنجیدگی سے یہ کہا۔ ''لڑکو! مجھے کیوڈچ کپ اپنے دفتر میں دیکھنے کی عادت پڑ چکی ہے اور مجھے یہ بالکل اچھا نہیں لگے گا کہ میں اسے پروفیسر سنیپ کو سونپ دوں اس لئے اپنے خالی وقت کا استعمال مشقیں کرنے کیلئے کرو تو اچھا رہے گا۔ تم سمجھ گئے ہونا؟''

پروفیسر سنیپ بھی کوئی کم جانبداری کا مظاہرہ نہیں کر رہے تھے۔ انہوں نے سلے درن کی مشقوں کیلئے کیوڈچ میدان اتنی زیادہ مرتبہ حاصل کیا کہ گری فنڈر کو اپنی مشقیں کرنے میں خاصی دشواری پیش آئی۔ سلے درن کے کھلاڑیوں اور طلباء نے دیدہ دانستہ گری فنڈر کے کھلاڑیوں پر حملے بھی کئے لیکن سنیپ اس بارے میں کسی بھی شکایت کو سننے کیلئے ہرگز تیار نہیں تھے۔ ایلیسا سپن نٹ کو تو ہسپتال میں بھی داخل ہونا پڑا کیونکہ اس کی بھنوئیں اتنی تیزی سے بڑھ رہی تھیں کہ ان کے پیچھے اس کی آنکھیں چھپ گئی تھیں اور منہ میں بند ہو گیا تھا۔ لیکن اس کے باوجود سنیپ نے زور دے کر یہی کہا کہ اس نے خود بال بڑھانے والا جادو خود پر استعمال کیا ہوگا۔ سنیپ نے ان چودہ گواہیوں کو بھی صریحاً رد کر دیا جو یہ بات صاف کہہ رہے تھے کہ جب ایلیسا لائبریری میں بیٹھی پڑھ رہی تھی تو سلے درن کے راکھے مائلز بیلچ لے نے عقب سے اس پر جادوئی حملہ کیا تھا۔

ہیری گری فنڈر کے طلباء کی بندھی توقعات سے کافی تناؤ کا شکار تھا۔ یہ سچ تھا کہ وہ کبھی ملفوائے کی ٹیم سے نہیں ہارے تھے۔ یہ بھی حقیقت تھی کہ رون ابھی تک سابقہ راکھے ایلورڈ جیسی کارکردگی کا مظاہرہ نہیں کر پایا تھا مگر وہ اپنی خامیوں پر قابو پانے کیلئے دل لگا کر محنت کر رہا تھا۔ اس کی سب سے بڑی کمزوری یہی تھی کہ وہ ایک مرتبہ غلطی سرزد ہونے کے بعد اپنا اعتماد کھو بیٹھتا تھا اور محض ایک گول نہ بچا سکنے پر بری طرح بوکھلاہٹ کا شکار ہو جاتا تھا۔ اسی وجہ سے وہ قفلوں پر اگلے ہونے والے حملوں میں سے ایک کا بھی دفاع نہیں کر پاتا تھا۔ ہیری نے یہ بھی دیکھا تھا کہ جب وہ پورے اعتماد اور حوصلے سے کھیل رہا ہوتا تھا تو وہ ایسے سکور بھی بچا لیتا تھا جن کو بچائے جانے کی قطعی امید نہیں ہوتی تھی۔ ایک یادگار مشق کے دوران اس نے قفل کے سامنے ایک ہاتھ پر بہاری ڈنڈے سے لٹک کر قواف کو اتنی زوردار ٹھوکر لگائی تھی کہ وہ پورا میدان پار کرتا ہوا سیدھا مخالف قفل میں داخل ہو گیا تھا۔ ٹیم کے سب کھلاڑیوں نے اس زبردست دفاع کو بین الاقوامی کھیل کی طرز کا قرار دیا تھا۔ انہیں یاد آیا کہ آئرلینڈ کی ٹیم کے بین الاقوامی راکھے 'بیری ریان' نے پولینڈ کے خلاف میچ میں مہارت یافتہ نقاش 'لادیسلا زموجسکی' سے سکور بچانے کیلئے اسی قسم کی ضرب لگاتے ہوئے قواف کو میدان کی دوسری طرف پہنچا دیا تھا۔ یہاں تک کہ فریڈ اور جارج نے یہ کہہ اُٹھے تھے کہ وہ رون کا بھائی ہونے پر یقیناً فخر کر سکتے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ وہ اب سنجیدگی سے اس بات پر غور کر رہے ہیں کہ وہ سب کے سامنے یہ تسلیم کر لیں کہ رون واقعی ان کا ہی بھائی ہے جس سے وہ پچھلے چار سالوں سے مسلسل انکار کرنے کی کوشش کرتے چلے آ رہے تھے۔

صرف ایک ہی چیز ہیری کو مسلسل پریشان کر رہی تھی کہ کیوڈچ میدان میں پہنچنے سے پہلے ہی رون سلے درن کی ٹیم کی تمسخرانہ باتوں اور قہقہوں کے باعث بے چین ہونے لگا تھا اور اس کی قوت ارادی ڈگمگانے لگی تھی۔ یہ ظاہر تھا کہ ہیری پچھلے چار سالوں سے

ان کی طعنہ زنی اور طنزیہ کاٹ دار جملوں کے وار برداشت اور نظر انداز کرنے کا عادی ہو چکا تھا۔ ''ارے سنو پوٹی! میں نے سنا ہے کہ وریگوٹن نے قسم کھائی ہے کہ وہ اس ستمبر میں تمہیں سب کے سامنے تمہارے بھاری ڈنڈے سے گرا دے گا۔'' اب یہ بات سن کر اس کے خون میں کوئی حرارت پیدا نہیں ہوتی تھی بلکہ وہ یہ سن کر ہنس پڑا تھا اس نے پلٹ کر جواب دیا۔ ''وریگوٹن کا تو نشانہ ہی اتنا خراب ہے کہ اگر وہ میرے قریبی ساتھی پر نشانہ باندھ رہا ہو تو مجھے یقیناً اپنے بارے میں پریشانی ہونے لگتی ہے۔'' یہ سن کر رون اور ہرمائنی بھی کھلکھلا کر ہنس پڑے اور پینسی پارکنسن کے چہرے سے مسکراہٹ یوں غائب ہوگئی جیسے گدھے کے سر سے سینگ۔

یہ حقیقت تھی کہ رون کو اس سے پہلے کبھی دل جلانے والی لعن طعن، خون کھولانے والی تمسخرانہ ہنسی اور دھمکیوں بھری بے عزتی کے سلسلے سے پالا نہیں پڑا تھا۔ جب سلے درن کے طلباء، جن میں سے کچھ ساتویں سال کی پڑھائی کر رہے تھے اور اس کے مقابلے میں کافی مضبوط اور تگڑے دکھائی دیتے تھے، اس کے قریب سے گزرتے تو اکثر سرگوشیوں میں بڑبڑاتے یا آوازیں کستے تھے۔ ''ہسپتال میں اپنا بستر بک کروالیا ہے ویزلی؟'' تو وہ یہ سن کر بالکل نہیں ہنستا تھا، بلکہ اس کا چہرہ سبزی مائل سرخ ہو جاتا تھا۔ جب ڈریکو ملفوائے اس کے سامنے قواف کو گرانے کی نقل اتارتا تو رون کے کان تک سرخ ہو جاتے تھے۔ (وہ ہمیشہ رون کے سامنے آنے پر ایسا ہی کیا کرتا تھا) اس کے ہاتھوں میں ایسی کپکپاہٹ پیدا ہوتی کہ ہاتھ میں پکڑی ہوئی کوئی بھی چیز لاشعوری طور پر اس کے ہاتھوں سے نکل کر ہمیشہ نیچے گر جایا کرتی تھی۔

بالآخر اکتوبر کا مہینہ چنگھاڑتی ہوئی ہواؤں اور طوفانی بارشوں کے سلسلے کے ساتھ ختم ہوگیا۔ نومبر کا آغاز ہی یخ بستہ اور سرسراتی ہوئی سردی سے بھرپور تھا۔ ہر صبح شدید سردی اور برفیلی ہواؤں کے ساتھ شروع ہوتی تھی جو کھلے ہوئے ہاتھوں اور چہروں پر شدت سے چبھتی تھیں۔ بڑے ہال کی چھت کا منظر زردی مائل اور چاندی جیسے بھورے آسمان کی مانند ہو چکا تھا۔ ہوگورٹس کے گرد و جوار کی بلند چوٹیوں پر سفید برف جمنے لگی اور سکول کا درجہ حرارت اتنا کم ہو کر رہ گیا کہ طلباء و طالبات کو اپنی کلاسوں میں جانے اور راہداریوں میں سفر کرتے وقت ڈریگن کی کھال کے موٹے دستانوں کا استعمال کرنا پڑا۔

میچ کی صبح نہایت چمکدار اور سرد تھی۔ جب ھیری بیدار ہوا تو اس نے رون کے پلنگ پر نظر ڈالی۔ وہ اپنے بستر پر بالکل سیدھا اکڑوں بیٹھا ہوا دکھائی دیا۔ اس کے ہاتھ اس کے گھٹنوں پر پھیلے ہوئے تھے اور وہ اپنے سامنے خلاؤں کو گھورے جا رہا تھا۔

''تم ٹھیک تو ہو......؟'' ھیری نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

رون نے محض اپنا سر ہلا دیا مگر خاموش رہا۔ ھیری کو یاد آیا کہ ایک بار پہلے بھی رون نے خود پر غلطی سے گھونگھے اگلنے والا جادوئی وار کا استعمال کر لیا تھا تو اس کی حالت نہایت خستہ ہوگئی تھی۔ اب بھی ویسا ہی حال تھا۔ وہ اُس کیفیت میں جس قدر زرد اور پسینے سے شرابور دکھائی دیتا تھا، اتنا ہی آج بھی نحیف اور زرد دکھائی دے رہا تھا۔ اُس وقت کی مانند وہ آج بھی اپنا منہ کھولنے سے گریز کر رہا تھا کہ شاید اس میں سے گھونگھے نہ نکلنے لگیں۔

''میرا خیال ہے کہ تمہیں کچھ کھالینا چاہئے، چلو نیچے چل کر ناشتہ کرتے ہیں۔'' ہیری نے اس کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کہا۔

جب وہ نیچے بڑے ہال میں پہنچے تو وہاں ہر طرف چہل پہل دکھائی دی۔ ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا اور معمول سے زیادہ شوروغل برپا تھا۔ طلباء وطالبات کے چہروں پر جوش وخروش پھیلا ہوا تھا اور وہ میچ کے بارے میں قیاسی گھوڑے دوڑا رہے تھے۔ گرم جوشی اور ہلچل بھرے ماحول میں بھی رون کی طبیعت میں کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ جب وہ دونوں سلے درن کی میز کے قریب سے گزرے تو شورشرابے کا طوفان اٹھنے لگا۔ ہیری نے مسکرا کر چاروں طرف دیکھا۔ عام طور پر دکھائی دینے والے سبز نقرئی مائل رنگ کے سکارف، ٹوپیوں اور وردیوں کے علاوہ سلے درن کے لوگوں نے اپنے سینے پر ایک سفید بیج بھی لگا رکھا تھا جو تاج جیسے شکل کا تھا۔ نجانے کیوں ان میں کئی لوگوں نے رون کی طرف دیکھ خوب ہاتھ ہلائے اور زور زور سے قہقہے لگانے لگے۔ ہیری نے ان کے قریب سے گزرتے ہوئے یہ دیکھنے کی کوشش کی کہ اس بیج پر کیا لکھا ہے؟ مگر وہ کامیاب نہ ہو پایا کیونکہ وہ رون کو جلد وہاں سے ہٹا کر گری فنڈر کی میز پر لے جانا چاہتا تھا۔ اسی لئے وہ پڑھنے کیلئے وہاں زیادہ دیر تک رُک نہیں پایا تھا۔

گری فنڈر کی میز پر ان کا پرجوش استقبال کیا گیا۔ وہاں موجود ہر فرد، سرخ اور طلائی رنگ میں جھلملا رہا تھا مگر اس پرتپاک خیر مقدم سے رون کا اعتماد بڑھنے کے بجائے تیزی سے کم ہونے لگا اور اس کی بچی کھچی قوت ارادی بھی جواب دے گئی۔ اس کا چہرہ فق تھا اور ہاتھوں پیروں میں جان نہیں تھی۔ وہ نڈھال سا ہو کر اپنی نشست پر گر گیا جیسے وہ موت سے قبل اپنا آخری ناشتہ کرنے والا ہو۔

''میں سچ مچ اُس وقت اپنے حواس کھو بیٹھا تھا جب میں نے اس کام کو کرنے کا بیڑہ اُٹھایا تھا۔'' رون روہانسا ہو کر بولا۔

''بے وقوفوں جیسی باتیں مت کرو......'' ہیری نے جھنجھلاتے ہوئے کہا اور اس کی طرف ناشتے کی پلیٹ بڑھائی۔ ''ایسا کچھ نہیں ہے، تم آج عمدہ کھیل کا مظاہرہ پیش کرو گے۔ میچ شروع ہونے سے پہلے گھبراہٹ تو ہر کھلاڑی کو ہوتی ہے، یہ کوئی نئی بات نہیں......''

''میں جانتا ہوں کہ میں بے حد ناقص کھلاڑی ہوں۔'' رون جذباتی انداز میں بولا۔ ''میں تو کسی کام کا نہیں ہوں، میں تو اپنی زندگی بچانے کیلئے بھی نہیں کھیل سکتا ہوں۔ معلوم نہیں! میں نے کیا سوچ کر اس آگ میں کودنے کا فیصلہ کیا تھا؟''

''خود پر قابو رکھنا سیکھو!'' ہیری نے گھمبیر لہجے میں کہا۔ ''اپنی اس مشق کو یاد کرو جب تم نے شاندار دفاع کا مظاہرہ پیش کیا تھا۔ یہاں تک فریڈ اور جارج بھی یہ کہہ اُٹھے تھے تم شاندار راکھے بن چکے ہو......''

رون نے بڑے تکلیف دہ انداز سے ہیری کی طرف دیکھا۔

''وہ میری کوشش نہیں تھی، وہ تو محض ایک اتفاق تھا۔'' رون نے غمگین انداز میں کہا۔ ''میں تو ایسا کچھ کرنا ہی نہیں چاہتا تھا...... جب تم لوگوں کی توجہ میری طرف نہیں تھی تو میں اپنے بہاری ڈنڈے سے پھسل کر گر گیا تھا۔ جب میں اپنے بہاری ڈنڈے پر واپس چڑھنے کی کوشش کر رہا تھا تو قواف زور سے میری ٹانگ آ ٹکرایا اور خود ہی دوسری طرف چلا گیا۔ میں تو خود قواف کی چوٹ لگنے کی وجہ سے درد کے مارے بے حال ہو گیا تھا......''

ہیری اس بھیانک انکشاف سے لمحہ بھر کیلئے سکتے میں آ گیا۔

''اسی طرح کے کچھ اتفاق مزید ہو جائیں تو میچ سچ مچ ہماری گرفت میں آ جائے گا، ٹھیک ہے نا؟'' ہیری نے کھوئے کھوئے لہجے میں کہا تو رون سر اُٹھا کر عجیب نظروں سے اُسے دیکھنے لگا۔

اسی وقت ہرمائنی اور جینی ان کے ٹھیک سامنے آ کر بیٹھ گئیں۔ وہ سرخ اور سنہرے سکارف اور دستانے پہنے ہوئی تھیں اور ان کے چوغوں پر سرخ گلاب کی کلی لگی ہوئی تھی۔

''تمہیں کیسا لگ رہا ہے رون؟'' جینی نے چہکتے ہوئے انداز میں رون سے پوچھا۔ جو اپنے سامنے بچے کھچے دودھ کے گلاس کے پیندے کو یوں گھور کر دیکھ رہا تھا جیسے وہ اسی میں ڈوب مرنے کے بارے میں سوچ رہا ہو۔

''کچھ نہیں......بس تھوڑا گھبرایا ہوا ہے۔'' ہیری نے جلدی سے کہا۔

''یہ تو عمدہ بات ہے، میرا خیال ہے کہ گھبراہٹ کے بغیر تو کسی بھی امتحان میں صحیح صلاحیت کا مظاہرہ نہیں ہو پاتا ہے......'' ہرمائنی نے جوشیلے لہجے میں کہا۔

''کیسے ہو؟'' ان کے پیچھے ایک مبہم اور خوابیدہ سی آواز سنائی تھی۔ ہیری نے سر اوپر اُٹھا کر دیکھا۔ لونا لوگڈ ریون کلا کی میز سے اُٹھ کر ان کی طرف آ گئی تھی۔ کئی لوگ اس کی طرف دیکھ کر منہ پھاڑے ہوئے تھے تو کچھ کھلکھلا کر ہنس رہے تھے اور اس کی طرف ہاتھ اُٹھا اُٹھا کر اشارے کر رہے تھے۔ اس نے دیوہیکل شیر کے پتلے کی شکل کا بڑا ہیٹ اپنے سر پر پہن رکھا تھا جو اس کے سر جانے کیسے ٹک گیا تھا؟

''میں گری فنڈر کی حمایت اور یکجہتی کا اظہار کر رہی ہوں۔'' لونا نے اپنے ہیٹ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے وضاحت کی۔

''دیکھو تو سہی! یہ کیا کرتا ہے......؟''

اس نے اپنی چھڑی سے اپنے ہیٹ کو ٹھونکا تو شیر کا بڑا سر حرکت میں آ گیا اور اس نے ادھر دیکھ کر اپنا بڑا سا منہ کھولا اور بالکل حقیقی انداز میں اتنی زور سے دھاڑا کہ قریب بیٹھے ہوئے تمام طلباء اپنی نشستوں سے اچھل پڑے۔

''یہ کافی اچھا ہے، ہے نا؟'' لونا نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔''میں چاہتی تھی کہ وہ سلے درن کی نمائندگی کرنے والے سانپ کو چبانے کا مظاہرہ بھی کر کے دکھاتا مگر اسے بنانے کا وقت نہیں نکال پائی......نیک تمناؤں کے ساتھ جاؤ، رونالڈ!''

وہ دور چلی گئی۔ وہ لوگ ابھی لونا لوگڈ کے عجیب و غریب شیر والے ہیٹ کے سحر سے باہر نکل نہ پائے تھے کہ انجلینا تیزی سے ان کی طرف بڑھتی ہوئی دکھائی دی۔ اس کے ساتھ ایلیسا اور کیٹی بل بھی تھیں۔ میڈم پامفری نے ایلیسا کی بھنوؤں کا مسئلہ حل کر دیا تھا۔ وہ اب بالکل ٹھیک دکھائی دے رہی تھی۔

''تم لوگ تیار ہو جاؤ۔ ہم سیدھے میدان میں چلتے ہیں تاکہ صورت حال کا معائنہ کر سکیں اور اپنے لباس بدل لیں......'' انجلینا

نے تیز لہجے میں انہیں ہدایت کی۔

''تم چلو! ہم تھوڑی دیر میں وہاں پہنچ جائیں گے۔ رون کو تھوڑا ناشتہ کرنا ہے۔'' ہیری نے اسے یقین دہانی کرائی۔

بہر حال، دس منٹ بعد ہی یہ واضح ہو گیا کہ رون اب اور کچھ نہیں کھا پائے گا۔ ہیری کو لگا کہ اسے اس شور وغل بھرے ماحول سے ہٹا کر لباس تبدیل کرنے والے کمرے میں ہی لے جانا زیادہ مناسب رہے گا۔ جب وہ میز سے اُٹھ کھڑے ہوئے تو ہر مائنی بھی اُٹھ گئی اور اس نے ہیری کا ہاتھ پکڑ کر اسے ایک طرف کھینچا۔

''رون کو یہ دیکھنے مت دینا کہ سلے درن والوں نے اپنے بیج پر کیا لکھا ہے؟'' وہ سرگوشی کرتے ہوئی بڑبڑائی۔

ہیری کی اس کی طرف استفہامیہ انداز میں دیکھا لیکن اس نے تنبیہی انداز سے اپنی بھنوئیں ہلا دیں۔ رون بھی اب اُٹھ کر ان کی طرف آ گیا۔ اس کا چہرہ متوحش اور گھبراہٹ کے مارے فق ہوئے جا رہا تھا۔

''نیک تمناؤں کے ساتھ......رون!'' ہر مائنی نے اپنے پنجوں کے بل اُٹھتے ہوئے اس کے رخسار کا بوسہ لیتے ہوئے کہا۔ ''اور تمہارے لئے بھی ہیری......!''

بڑے ہال کو عبور کر لینے کے بعد رون کو کسی قدر ہوش آیا۔ اس نے اپنے رخسار کا وہ حصہ چھوا جہاں ہر مائنی نے اس کا بوسہ لیا تھا۔ وہ تھوڑا حیران دکھائی دے رہا تھا جیسے اسے یقین ہی نہیں ہو رہا ہو کہ ابھی ابھی کیا ہوا تھا؟ اس کی حالت ایسی بالکل نہیں تھی کہ وہ اپنے چاروں طرف زیادہ کچھ دیکھ پائے مگر ہیری نے سلے درن کی میز کے قریب سے گزرتے ہوئے تاج جیسے اس بیج پر اچٹتی نگاہ ڈالی اور اس مرتبہ وہ اس پر لکھے ہوئے الفاظ پڑھنے میں کامیاب رہا تھا۔

'کہتے ہیں ویزلی ہے ہمارا تاجدار!'

ہیری کو فوری طور پر یہ سنگین احساس ہو گیا کہ اس جملے کا چاہے جو بھی مطلب ہو، اچھا قطعی نہیں ہو سکتا ہے، اس لئے وہ رون کو کھینچتا ہوا جلدی سے بیرونی ہال کی طرف لے گیا اور پھر وہ پتھر کی سیڑھیاں اتر کر یخ بستہ میدان میں پہنچ گئے۔ ان کے پاؤں کے نیچے اوس میں بھیگی ہوئی گھاس کی چرچراہٹ گونجنے لگی۔ جب وہ ڈھلوانی صحن سے نکل کر سٹیڈیم کی طرف تیزی سے بڑھے تو انہیں احساس ہوا کہ ہوا بالکل نہیں چل رہی تھی اور آسمان بالکل سفید موتی کی طرح اُجلا دکھائی دے رہا تھا۔ اس کا سیدھا مطلب یہ تھا کہ دھوپ کی چمک براہ راست آنکھوں میں نہیں پڑے گی اور قواف، بالجر کو دیکھنے میں کسی قسم کی پریشانی نہیں ہو گی۔ ہیری نے سٹیڈیم کی طرف بڑھتے ہوئے رون کو کئی مفید چٹکلے بتائے جن سے وہ اپنی کارکردگی کو بہتر بنا سکتا تھا مگر اس کی صورت دیکھ کر ہیری کو یقین ہو گیا کہ اس نے ان میں سے کوئی چٹکلا بھی سنا تھا۔

انجلینا پہلے ہی کپڑے بدل کر تیار کھڑی تھی اور جب وہ لباس بدلنے والے کمرے میں داخل ہوئے تو وہ ٹیم کے باقی کھلاڑیوں سے باتیں کرنے میں مشغول تھی۔ ہیری اور رون نے اپنے جبے ایک کھونٹی پر ٹانگے اور لباس بدلنے لگے (رون نے کئی منٹ تک اسے

الٹا پہننے کی کوشش کی، پھر ایلیسا کو اس کی حالت پر ترس آ گیا اور اس نے آگے بڑھ کر اسے سیدھا چوغہ پہننے میں مدد کی) لباس بدلنے کے بعد وہ دائروی شکل میں اکٹھے بیٹھ گئے تاکہ میچ سے پہلے، طے کئے جانے والے لائحہ عمل کے بارے میں اپنی کپتان کی تقریر سن سکیں۔ یہ تقریر عموماً جذبات کو مشتعل کرنے والی اور جوش و خروش میں اضافہ کرتی تھی۔ کمرے کے باہر شور شرابہ بڑھتا جا رہا تھا اور ان گنت قدموں کی آوازیں گونج رہی تھیں۔ طلباء و طالبات میچ دیکھنے کیلئے تیزی سے سٹیڈیم میں جمع ہو رہے تھے۔

''ٹھیک ہے...... مجھے ابھی ابھی سلے درن کے کھلاڑیوں کی فہرست دی گئی ہے۔'' انجلینا نے ایک چرمئی کاغذ کی طرف دیکھتے ہوئے بلند آواز میں کہا۔ ''گزشتہ سال کے پٹاؤ، ڈریک اور باؤل ٹیم میں شامل نہیں ہیں، لیکن یوں محسوس ہوتا ہے کہ مونٹی گو نے ان کی جگہ عمدہ کھلاڑیوں کے بجائے ہمیشہ کی طرح گوریلوں کے انتخاب کو ترجیح دی ہے۔ نئے پٹاؤ کے نام یہ ہیں، کریب اور گوئل...... میں ان کے بارے میں کچھ زیادہ تو نہیں جانتی ہوں......''

''ہمیں اچھی طرح معلوم ہے کہ وہ کیسے ہیں؟'' ہیری اور رون نے ایک ساتھ کہا۔

''یہ اچھی بات ہے...... بہرکیف مجھے وہ دونوں کچھ زیادہ ماہر نہیں دکھائی دیتے ہیں کہ وہ بھاری ڈنڈے کے ایک سرے اور دوسرے سرے کے فرق کو بتا سکیں۔'' انجلینا نے اپنی ہاتھ میں پکڑے چرمئی کاغذ کو موڑ کر جیب میں ٹھونستے ہوئے کہا۔ ''لیکن میں تو ہمیشہ اسی بات پر حیران ہو جاتی تھی کہ ڈریک اور باؤل کے بغیر کسی بانس کے سہارے میدان میں کیسے اتر جایا کرتے تھے؟''

''تم فکر نہ کرو...... کریب اور گوئل بھی ویسے ہیں۔'' ہیری نے ہنستے ہوئے کہا۔

سٹیڈیم کے قطاروں پر ہزاروں قدموں کے چلنے کی گونج اور دھمک سنائی دے رہی تھی۔ کچھ لوگ زور زور سے کوئی گیت گا رہے تھے۔ ہیری کی کوشش کے باوجود گیت کے بول اس کے پلے نہیں پڑ رہے تھے۔ وہ خود بھی گھبراہٹ محسوس کر رہا تھا مگر وہ جانتا تھا کہ اس کی گھبراہٹ رون کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں تھی۔ رون تو اپنے ہیٹ کو کھینچ کر پکڑے ہوئے تھا اور خلاؤں میں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھے جا رہا تھا۔ اس کا جبڑا اکھنچا ہوا تھا اور چہرے کا رنگت پھیکی پڑ چکی تھی۔

''تیار ہو جاؤ...... وقت ہو گیا ہے۔'' انجلینا نے اپنی گھڑی کو دیکھتے ہوئے دھیمی آواز میں کہا۔ ''شاباش کھلاڑیوں...... ہمت اور جرأت دکھانے کا وقت آ چکا ہے...... ہمیں ان کے دانت کھٹے کرنا ہیں......''

تمام کھلاڑی اُٹھ کر کھڑے ہو گئے اور اپنے اپنے بھاری ڈنڈے کندھوں پر رکھ کر ایک قطار میں کمرے میں سے نکل کر باہر پھیکی دھوپ میں پہنچ گئے۔ شائقین نے ان کی آمد پر تالیاں بجا کر اور حلق پھاڑ نعروں سے استقبال کیا۔ پورا سٹیڈیم جوش و خروش میں اچھل کود رہا تھا۔ اس بے ہنگھم شور میں ہیری کو اب بھی گیت کی آواز سنائی دے رہی تھی مگر وہ اب بھی اس کے بول نہیں سن پایا تھا کیونکہ وہ تالیوں اور شور و غل کے نیچ میں دب کر رہ گیا تھا۔

میدان کے وسطی حصے میں سلے درن کے کھلاڑی ان کا انتظار کر رہے تھے۔ وہ بھی چاندی کے تاج کی شکل کے بیج پہنے ہوئے

تھے۔ان کا نیا کپتان مونٹی گو، ڈ ڈلی ڈرسلی کے قد کاٹھ کا تھا اور اس کی موٹے اور بڑے بازو کسی دیوہیکل بالوں والے سؤر جیسے دکھائی دیتے تھے۔اس کے بالکل پیچھے کریب اور گوئل منڈلا رہے تھے۔تین بھاری بھرکم اور گوریلے جیسے کھلاڑیوں کو دیکھ کر یوں لگتا تھا کہ وہ کیوڈچ کا میچ کھیلنے نہیں بلکہ کسی سانڈ کشتی میں حصہ لینے کیلئے وہاں آئے تھے۔کریب اور گوئل دھوپ میں احمقوں کی طرح آنکھیں جھپکاتے ہوئے اپنے ہاتھوں میں پٹاؤ والے نئے موٹے ڈنڈوں جیسے موگر ہوا میں گھما رہے تھے۔ملفوائے ان کے قریب ایک طرف کھڑا تھا۔اس کے نوکیلے چہرے پر سفید نقرئی بال دھوپ میں چمک رہے تھے۔اس کی نظریں ہیری سے ملیں اور وہ اپنے سینے پر لگے بیج کو ہاتھ سے تھپتھپانے لگا اور زہریلی مسکان کے ساتھ مسکرانے لگا۔

''کپتانو...... ہاتھ ملاؤ!'' ریفری میڈم ہوچ نے زور سے کہا۔انجلینا اور مونٹی گو نے ایک دوسرے کے مدمقابل پہنچے۔ہیری جانتا تھا کہ مونٹی گو، انجلینا کی انگلیوں کو توڑنے کی کوشش کر رہا تھا مگر اس نے درد کا کوئی تاثر چہرے پر ابھرنے نہیں دیا تھا۔

''چلو! اب سب کھلاڑی اپنے اپنے بہاری ڈنڈوں پر سوار ہو جاؤ......''

میڈم ہوچ نے اپنے منہ سے سیٹی لگائی اور بجادی۔میچ کا آغاز ہو گیا تھا۔ساری گیندیں ہوا میں اچھال دی گئیں اور چودہ کھلاڑیوں کے بہاری ڈنڈے ہوا میں اُڑتے ہوئے دکھائی دیئے۔ہیری نے کنکھیوں سے دیکھا کہ رون سر جھکائے قفلوں کی طرف جارہا تھا۔ہیری تھوڑا اوپر اُٹھا اور ایک بالجر کو چکمہ دیا۔سنہری گیند کی جھلک کیلئے اس نے پورے میدان کا طائرانہ جائزہ لیا۔سٹیڈیم کے دوسرے کنارے پر ڈریکو ملفوائے بھی ایسا ہی کرتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''اور یہ جانسن ہے...... جانسن کے پاس قواف ہے۔یہ لڑکی کتنی شاندار کھلاڑی ہے...... میں کئی سالوں سے یہ بات کہہ رہا ہوں مگر اس کے باوجود بھی وہ میرے ساتھ گھومنے کیلئے بالکل تیار نہیں ہوتی ہے......'' لی جارڈن نے کمنٹری کا مائک اپنے ہاتھوں میں لے لیا تھا۔

''جارڈن...... باز آجاؤ......'' پروفیسر میک گوناگل کی غراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

''معاف کیجئے پروفیسر...... میں تو صرف مذاق کر رہا تھا۔اس سے سننے والوں میں دلچسپی بڑھتی ہے......اور اس نے وریگوٹن کو شاندار چکمہ دیا، اس نے مونٹی گو کو پیچھے چھوڑا اور......اووچ......اس کے عقب میں کریب نے بالجر کو ضرب لگا کر مارا ہے......قواف اس کے ہاتھوں سے نکل چکا ہے......مونٹی گو نے قواف لے لیا اور اب قفلوں کی طرف بڑھ رہا ہے...... جارج ویزلی نے بروقت صحیح نشانہ لگایا......شاندار بالجر کی ضرب......وہ سیدھا مونٹی گو کے سر پر پڑا......ایک بار پھر قواف اس کے ہاتھوں سے پھسل گیا اور اب یہ کیٹی بل کے پاس ہے۔گری فنڈر کی کیٹی بل نے قواف کو سپن نٹ کی طرف بھیجا......اور سپن نٹ چل دی ہے......''

لی جارڈن کی کمنٹری پورے سٹیڈیم میں گونج رہی تھی اور ہیری اسے سننے کی پوری کوشش کر رہا تھا حالانکہ ہوا اس کے کان میں سیٹیاں بجانے لگی تھی اور نیچے شائقین حلق پھاڑ پھاڑ کر چلا اور گا رہے تھے۔

''......اور ویریگوٹن کو چکمہ دیا...... بالجر سے بچی......اوہ! بڑی عمدہ کوشش تھی......نہایت نزدیکی حملہ تھا...... بالکل شائقین پوری طرح لطف اندوز ہو رہے ہیں......مگر وہ لوگ کیا گا رہے ہیں؟'' جب لی جارڈن نے سننے کیلئے توقف کیا تو سٹیڈیم کے سلے درن والے سبز نقرئی حصے سے گونجنے والے گیت کے بول صاف اور واضح سنائی دینے لگے۔

ویزلی کبھی نہ بچا پایا ہے قفل پہ وار
قواف کو دیکھ کر ہوئی عقل بے کار
قفل یوں کھلا چھوڑ دینا ہے درکار
سلے درن کو اسی لئے ہے اصرار
کہتے ہیں ویزلی ہے ہمارا تاج دار
ویزلی کی پیدائش ہی ہے کوڑا کباڑ
قواف کو روکنا، سمجھتا ہے بے کار
سلے درن کو دے گا موقع بار بار
سلے درن کو اسی لئے ہے اصرار
کہتے ہیں ویزلی ہے ہمارا تاج دار

''......اور سپین نٹ نے واپس انجلینا کو قواف دیا۔'' لی جارڈن کی چیختی ہوئی آواز دوبارہ سنائی دی۔ گیت کے جملے سن کر ہیری کے تن بدن میں آگ لگ گئی تھی۔ وہ جانتا تھا کہ لی اپنی گونج دار آواز میں چیخ کر اس واہیات گیت کو دبانے کی کوشش کر رہا تھا تا کہ کھلاڑی اس گیت کو سن نہ پائیں۔ ''شاباس......انجلینا......اسے اب صرف راکھے کو ہی چکمہ دینے کی ضرورت ہے......اس نے قواف کو ضرب لگائی......اوہ نہیں......''

سلے درن کے راکھے بلیچ لے نے سکور ہونے بچا لیا تھا۔ اس نے قواف ویریگوٹن کی طرف اچھال دیا جو اسے لے کر تیزی سے آگے بڑھا۔ ایلیسا اور کیٹی بل کے درمیان سے نکلا اور قواف کی طرف بڑھا۔ ٹھیک اسی وقت نیچے سے گیت گانے کی آواز زیادہ تیز ہو گئی۔

ویزلی کبھی نہ بچا پایا ہے قفل پہ وار
قواف کو دیکھ کر ہوئی عقل بے کار
قفل یوں کھلا چھوڑ دینا ہے درکار

سلے درن کو اسی لئے ہے اصرار

کہتے ہیں ویزلی ہے ہمارا تاج دار

ہیری اب خود کو روک نہ پایا تھا۔ وہ سنہری گیند کی تلاش چھوڑ کر رون کی طرف دیکھنے لگا۔ بھاری بھرکم ویریگوٹن تیزی سے رون کی طرف بڑھ رہا تھا۔ رون اپنے تینوں قفلوں کے سامنے منڈلا رہا تھا۔

''......اور ویریگوٹن قواف کے ساتھ قفلوں کے سامنے بڑھ رہا ہے۔ بالجر کی پہنچ سے دور......اور سامنے صرف ایک ہی کھلاڑی یعنی راکھا ہے......''

اسی وقت سلے درن کے گروہ نے زوردار آواز میں گیت کا اگلا مصرعہ گایا......

ویزلی کی پیدائش ہی ہے کوڑا کباڑ

قواف کو روکنا، سمجھتا ہے بے کار

سلے درن کو دے گا موقع بار بار

''......تو گری فنڈر کے نئے راکھے رون ویزلی کا یہ پہلا امتحان ہے جو فریڈ اور جارج ویزلی نام کے پٹاؤوں کا بھائی ہے اور ٹیم کا نیا جوشیلا خون ہے......ہمت رکھو رون......''

لیکن خوشی کی آواز سلے درن کے سبز نقرئی حصے سے ہی سنائی دی تھی۔ رون نے پھرتی سے غوطہ لگایا مگر قواف اس کے دونوں پھیلے ہوئے ہاتھوں کے درمیان میں سے ہوتا قفل پار کر دیا۔ ہجوم کی تالیوں اور سیٹیوں کے بیچ خوشی بھری آوازیں گونجنے لگیں۔

''اور سلے درن نے میچ کا پہلا سکور کر دیا...... سلے درن دس صفر سے برتری پر آ گیا...... یہ بدقسمتی ہے رون......''

سلے درن کے شائقین اب اور تیز تیز گا رہے تھے۔

سلے درن کو دے گا موقع بار بار

سلے درن کو اسی لئے ہے اصرار

کہتے ہیں ویزلی ہے ہمارا تاج دار

''قواف ایک بار گری فنڈر کے پاس ہے اور کیٹی بل میدان کو تیزی سے عبور کر رہی ہے۔'' لی جارڈن بہادری سے بول رہا تھا حالانکہ گیت اب اتنا کان پھاڑ ہو چکا تھا کہ اس کی کمنٹری بمشکل ہی سنائی دے پا رہی تھی۔

سلے درن کو دے گا موقع بار بار

سلے درن کو اسی لئے ہے اصرار

کہتے ہیں ویزلی ہے ہمارا تاج دار

’’ہیری! تم یہ کیا کر رہے ہو؟‘‘ انجلینا چیخی اور اس کے قریب سے اُڑتی ہوئی کیٹی بل کی برابر پہنچ گئی۔ ہیری کو اسی وقت احساس ہوا کہ وہ ایک منٹ سے بھی زیادہ دیر تک ہوا میں ایک ہی جگہ پر تھما کھڑا تھا اور میچ کو یوں دیکھنے میں مگن تھا جیسے وہ کھیلنے نہیں بلکہ میچ دیکھنے آیا ہو...... اس کا سنہری گیند کی تلاش کی طرف تو ذرا سی توجہ نہیں تھی۔ اس نے خوف سے جھرجھری لیتے ہوئے ایک غوطہ لگایا اور ایک بار پھر پورے میدان پر چکر لگا کر سنہری گیند کو تلاش کرنے کی کوشش کرنے لگا۔ اس کی عقابی نظریں سنہری جھلک کو دیکھنے کی پوری کوشش کر رہی تھیں۔ وہ اب اس گیت کو پوری طرح نظر انداز کرنے کی کوشش کر رہا تھا جو پورے سٹیڈیم میں گونج رہا تھا۔

سلے درن کو دے گا موقع بار بار

سلے درن کو اسی لئے ہے اصرار

کہتے ہیں ویزلی ہے ہمارا تاج دار

اسے سنہری گیند دور دور تک دکھائی نہیں دے پائی۔ دوسری طرف ملفوائے بھی سٹیڈیم کے اوپر چکر کاٹ رہا تھا۔ وہ دونوں میدان کے اوپر ایک دوسرے کے قریب سے گزرتے ہوئے مخالف سمتوں میں چلے گئے۔ ہیری نے سنا کہ ملفوائے بھی زور زور سے وہی گیت گا رہا تھا......

ویزلی کی پیدائش ہی ہے کوڑا کباڑ

قواف کو روکنا، سمجھتا ہے بے کار

سلے درن کو دے گا موقع بار بار

’’......ایک بار پھر قواف ویریگوٹن کے پاس ہے۔ اس نے پیوسی کو قواف دیا۔ پیوسی نے سپن نٹ کو پچھاڑا...... شاباش انجلینا، تم اس سے چھین سکتی ہو...... لیکن وہ نہیں چھین پائی...... اوہ فریڈ ویزلی نے شاندار بالجر مارا...... شاید جارج ویزلی نے...... خیر وہ کوئی بھی ہو...... مجھے یہ قطعی پرواہ نہیں ہے کہ یہ کام ان دونوں میں سے کس نے کیا ہے؟...... اس بالجر کی وجہ قواف ویریگوٹن کے ہاتھ نکل چکا ہے اور کیٹی بل...... اوہ کیٹی بل سے بھی چھوٹ گیا ہے...... اب قواف مونٹی گو کے پاس آ گیا ہے...... سلے درن کا کپتان قواف کو لے کر میدان پار کر رہا ہے...... چلو گری فنڈر والو...... اسے روکو......‘‘

ہیری سٹیڈیم کے آخری کنارے پر سلے درن کے قفلوں کے پیچھے اُڑ رہا تھا۔ وہ یہ نہیں دیکھنا چاہتا تھا کہ رون والے حصے میں کیا ہو رہا تھا؟ جب وہ سلے درن کے راکھے کے قریب سے گزرا تو اس نے سنا کہ وہ پورے انہماک سے سٹیڈیم والوں کے ساتھ ساتھ گا رہا تھا۔

ویزلی کبھی نہ بچا پایا ہے قفل پہ وار

قواف کو دیکھ کر ہوئی عقل بے کار

قفل یوں کھلا چھوڑ دینا ہے درکار

''......اور پیوسی نے ایک بار پھر انجلینا کو چکمہ دے دیا اور وہ سیدھا قفلوں کی طرف بڑھ رہا ہے......اسے روکو رون......ہمت دکھاؤ......''

وہاں کیا ہوا تھا؟ یہ معلوم کرنے کیلئے ہیری کو اس طرف دیکھنے کی ضرورت قطعی نہیں پڑی۔ گری فنڈر کے شائقین کی گہری آہ گونجی اور سلے درن والے حصے میں کان پھاڑ شور مچ گیا۔ تالیوں اور نعروں سے صاف معلوم ہو چکا تھا کہ سلے درن ایک بار پھر سکور کرنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ ہیری نے نیچے کی طرف نگاہ دوڑائی تو اسے بدصورت چہرے والی پینسی پارکنسن دائیں طرف کی قطار میں دکھائی دی۔ وہ میدان کی طرف اپنی پیٹھ کئے، کسی موسیقار کی طرح اپنے سامنے بیٹھے لوگوں کو ہاتھ ہلا ہلا کر گیت گانے کی ہدایات دے رہی تھی جو سب اس کے اشاروں پر عمل کر گا رہے تھے۔

سلے درن کو دے گا موقع بار بار

سلے درن کو اسی لئے ہے اصرار

کہتے ہیں ویزلی ہے ہمارا تاج دار

مگر بیس صفر کی برتری کوئی معنی نہیں رکھتی تھی۔ گری فنڈر اب بھی ان سے آگے نکل سکتا تھا یا سنہری گیند پکڑ کر سلے درن کو چت کر سکتا تھا۔ ہیری نے خود کو سمجھایا کہ اگر کچھ سکور اور بھی ہو جائے تب بھی وہ ہمیشہ کی طرح سلے درن کو شکست دینے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ اسے ایک چمکتی ہوئی جھلک دکھائی دی تو وہ غوطہ کھا کر اس کی طرف بڑھا۔ وہ دوسرے کھلاڑیوں کے درمیان سے لہراتا ہوا نکلا مگر پاس جانے پر معلوم ہوا کہ وہ سنہری گیند نہیں تھی بلکہ وہ مونٹ گو کی چمکدار گھڑی کی چین تھی۔

رون نے اپنی بوکھلاہٹ میں دو گول مزید کروا لئے تھے، اس کا چہرہ ستا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ رون کی حالت دیکھ کر ہیری کسی قدر خوفزدہ ہو گیا تھا اور سنہری گیند کو پکڑنے کی خواہش میں عجیب سا دھڑکا ہونے لگا تھا۔ کاش وہ اسے جلد ہی پکڑنے میں کامیاب ہو جائے تاکہ میچ کا تناؤ بھرا سلسلہ ختم ہو جائے۔

''......اور گری فنڈر کی کیٹی بل پیوسی کو چکمہ دینے میں کامیاب رہی۔ مونٹ گو کو بھی......بہت اعلیٰ کیٹی......اس نے قواف جانسن کے حوالے کر دیا......انجلینا نے قواف کو پکڑا اور وہ آگے بڑھ رہی ہے......ویریگوٹن سے بچ کر وہ آگے نکل آئی ہے......وہ قفل کی طرف تیزی سے جا رہی ہے......شاباش انجلینا......اور پھر گری فنڈر نے سکور کر دیا......اب سلے درن چالیس، دس کی برتری پر آ گیا ہے......ایک بار پھر قواف پیوسی کے پاس......''

گری فنڈر کی تالیوں کے درمیان ہیری کولونا کے عجیب شیر کے دھاڑنے کی آواز سنائی دی جس سے اس کے اعتماد میں کافی بہتری پیدا ہونے لگی۔ان کے درمیان صرف تیس پوائنٹس کا فرق چل رہا تھا جو کچھ زیادہ نہیں تھا۔ وہ جلد ہی اسے برابر کر سکتے تھے۔اسی لمحے ہیری جھک کر اپنی طرف آتے ہوئے ایک بالجر سے بچا جو کریب نے اس کی سمت میں مارا تھا۔اس کی عقابی نگاہیں ایک بار پھر سنہری گیند کی تلاش میں میدان کے چاروں طرف گھومنے لگیں۔اس کی ایک آنکھ ملفوائے کا بھی جائزہ لے رہی تھی کہ شاید وہ سنہری گیند کو دیکھ کر اس کی معاونت کر پائے۔مگر ہیری کو جلد ہی محسوس ہو گیا کہ ملفوائے بلا وجہ سٹیڈیم کے اوپر چکر کاٹ رہا تھا۔ملفوائے محض اسے فریب دے رہا تھا کہ وہ سنہری گیند کو تلاش کر رہا تھا۔ ہیری نے سوچا کہ شاید اس کا لائحہ عمل یہ تھا کہ رون کی بوکھلاہٹ اور ناقص کارکردگی سے فائدہ اُٹھا کر سکور اس سطح تک پہنچا دیا جائے کہ سنہری گیند بھی گری فنڈر کو ہار سے نہ بچا پائے۔

''پیوسی نے قواف وریگوٹن کو دیا......وریگوٹن نے مونٹی گو کو......مونٹی گو نے دوبارہ پیوسی کو...... جانسن درمیان میں آ گئی...... جانسن نے قواف چھین لیا...... جانسن نے قواف بل کی طرف پھینکا...... یہ اچھی دکھائی دے رہی ہیں......میرا مطلب ہے کہ کچھ زیادہ اچھا نہیں دکھائی دے رہی ہیں...... سلے درن کے گوئل نے بالجر سے بل پر حملہ کیا......اب ایک بار پھر قواف پیوسی کے پاس پہنچ گیا ہے......''

ویزلی کی پیدائش ہی ہے کوڑا کباڑ

قواف کو روکنا، سمجھتا ہے بے کار

سلے درن کو دے گا موقع بار بار

بالآخر ہیری سنہری گیند کو دیکھنے میں کامیاب ہو گیا۔ یہ ننھی گیند اپنے سنہرے پنکھ پھڑ پھڑاتی میدان میں سلے درن کے حصے میں زمین سے کچھ ہی فٹ اوپر منڈلا رہی تھی۔ ہیری نے پھرتی سے غوطہ لگایا اور سنہری گیند کی طرف لپکا۔اگلے ہی پل ملفوائے بھی ہوا میں پلٹا اور ہیری کے بائیں طرف سے نیچے کی طرف بڑھتا ہوا دکھائی دینے لگا۔وہ اپنے بہاری ڈنڈے پر لیٹ کر آگے کی طرف جھکا ہوا تھا اور اس کی نگاہیں بھی سنہری گیند پر جمی ہوئی تھیں۔وہ کسی سبز نقرئی جھونکے کی مانند دکھائی دے رہا تھا۔

اسی لمحے سنہری گیند نے قفل کے زیریں حصے کا چکر لگایا اور شائقین کے دوسرے کنارے کی طرف اُڑنے لگی۔سمت کی یہ تبدیلی نہایت خطرناک ثابت ہوئی۔وہ ملفوائے کی پہنچ میں تھی جبکہ ہیری اور اس کے درمیان فاصلہ بڑھ چکا تھا۔ ہیری نے اپنے فائر بولٹ کو پھرتی سے موڑا اور پھر وہ دونوں ایک دوسرے کے برابر اُڑنے لگے۔زمین سے کچھ فٹ کے فاصلے پر ہیری نے اپنا دایاں ہاتھ بہاری ڈنڈے سے الگ کر کے ہوا میں بلند کر دیا۔وہ اپنے سامنے تیزی سے سفر کرتی ہوئی سنہری گیند کو دبوچ لینا چاہتا تھا۔اس کے دائیں طرف ملفوائے نے بھی اپنے بائیں ہاتھ کو سنہری گیند کی طرف بڑھایا۔اس کی انگلیاں ہوا میں تیز تیز حرکت کر رہی تھیں۔

اگلے دو متوحش سیکنڈوں میں ہی یہ ہو گیا جب سب کی سانسیں رُکی ہوئی تھیں۔ ہیری کی انگلیوں میں دبوچی ہوئی سنہری گیند اپنے

پنکھ پھڑ پھڑا رہی تھی۔ ملفوائے کی نوکیلے ناخون اس کے ہاتھ کی کھال ادھیڑ رہے تھے۔ اسی لمحے ہیری نے اپنا بہاری ڈنڈا اوپر کھینچا۔ اس نے ہاتھوں میں مچلتی ہوئی سنہری گیند سب کے سامنے کر دی۔ گری فنڈر کے شائقین کی تالیوں اور نعروں سے سٹیڈیم گونجنے لگا۔ وہ اپنی اپنی نشستوں پر اچھل رہے تھے......

وہ شکست سے بچ گئے تھے۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑا کہ رون نے سکور روکنے میں بری طرح ناکام رہا۔ رون کی ناقص کارکردگی کسی کو یاد نہیں رہی تھی......انہیں یاد تھا تو صرف یہی کہ وہ جیت گئے ہیں......

''اووچ......''

ایک بالجر زوردار ضرب کے ساتھ ہیری کی کمر میں لگا اور وہ اپنے بہاری ڈنڈے پر آگے کی طرف گر گیا۔ یہ تو اچھا رہا کہ وہ زمین سے پانچ فٹ ہی اونچا اُڑ رہا تھا کیونکہ سنہری گیند کو پکڑنے کیلئے وہ وہ کافی نیچے آ چکا تھا۔ اس کے باوجود اس کی ہوا نکل گئی تھی کیونکہ وہ میدان میں پیٹھ کے بل نیچے گرا تھا۔ اس نے میڈم ہوچ کی تیکھی سیٹی کی آواز سنی۔ سٹیڈیم میں احتجاجی شور بلند ہونے لگا۔ چیخیں اور غصے بھرے نعرے سٹیڈیم میں گونج رہے تھے۔ قریب ہی ایک دھم کی آواز سنائی دی۔ انجلینا زمین پر اتر آئی تھی۔

''تم ٹھیک تو ہو......؟''

''اوہ ہاں!'' ہیری نے سنجیدگی سے کہا اور اس کا ہاتھ تھام کر کھڑا ہوا گیا۔ میڈم ہوچ سلے درن کے ایک کھلاڑی کی طرف تیزی سے اُڑ کر بڑھتی ہوئی جا رہی تھیں۔ ہیری کو یہ دکھائی نہیں دیا کہ وہ کس کھلاڑی کی طرف جا رہی تھیں؟

''وہ کریب نام کا ایک کھلاڑی تھا......'' انجلینا نے غصے سے پھنکارتے ہوئے کہا۔ ''جیسے ہی اس نے دیکھا کہ تم نے سنہری گیند پکڑ لی ہے تو اس نے بالجر پوری قوت سے تمہارے طرف مار دیا تھا......لیکن ہم جیت چکے ہیں ہیری!''

ہیری کو اسی لمحے اپنے عقب میں کسی کی طنزیہ ہنسی کی آواز سنائی دی۔ اس نے پلٹ کر دیکھا۔ سنہری گیند اس کی مٹھی میں بند تھی۔ ڈریکو ملفوائے اس کے بالکل قریب زمین پر اتر آیا تھا۔ مسلسل کشمکش کے باعث اس کا چہرہ سفید پڑ گیا تھا مگر وہ اپنی خباثت بکھیرنے سے باز نہیں آیا۔

''دوستی کا حق ادا کر دیا پوٹر......آخر ویزلی کی گردن بچا ہی لی، ہے نا؟'' اس نے ہیری کی طرف دیکھ کر حقارت سے کہا۔ ''میں نے اپنی پوری زندگی میں اتنا ناقص راکھا آج تک نہیں دیکھا...... چونکہ اس کی پیدائش ہی ہے کوڑا کباڑ...... ویسے تمہیں میرا یہ گیت کیسا لگا پوٹر؟......اسے میں نے ہی لکھا تھا...... یقیناً تمہیں پسند آیا ہوگا پوٹر؟''

ہیری نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ اپنی ٹیم کے باقی کھلاڑیوں کو دیکھنے کیلئے مڑ گیا جواب ایک ایک کر کے اس کے پاس زمین پر اتر رہے تھے۔ وہ خوشی سے اپنی جیت کا اظہار ہوا میں مکے تان تان کر کر رہے تھے اور خوشی سے چلا رہے تھے۔ ان میں رون شامل نہیں تھا۔ وہ اپنے قفل کے قریب نیچے اترا اور تنہا سر جھکائے لباس بدلنے والے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

''ہم تو اس گیت میں اور بھی مصرعے لکھنا چاہتے تھے۔'' ملفوائے نے بلند آواز میں کہا، جب کیٹی بل اور ایلیسا نے آگے بڑھ کر ہیری کو گلے لگایا۔ ''لیکن ہم موٹی، پستہ قد بدصورت بڑھیا کے وزن میں کوئی صحیح مصرعہ نہیں ڈھونڈ پائے۔ ہم اس کی ماں کے بارے میں بھی کچھ بتانا چاہتے تھے......''

''انگور کھٹے ہیں...... ہے نا!'' انجلینا نے ملفوائے کی حقارت کو دیکھتے ہوئے کہا۔

''افسوس! ہم ناکارہ اور کاہل الوجود سرخ بالوں والے بوڑھے کا بھی ذکر نہیں کر پائے...... جو اس کا باپ ہے۔'' ملفوائے ڈھٹائی سے بولتا رہا۔

فریڈ اور جارج کو اس بات کا احساس ہو گیا کہ وہ کس بابت میں گفتگو کر رہا ہے۔ ہیری سے مصافحہ کرتے ہوئے انہوں نے خونخوار نظروں سے ملفوائے کی طرف دیکھا۔

''چھوڑو اسے......'' انجلینا نے فریڈ کے بازو کو پکڑتے ہوئے کہا۔ ''جانے دو فریڈ! اس کی بکواس پر دھیان مت دو...... وہ تو اپنی بھڑاس نکال رہا ہے، وہ سسک رہا ہے کہ وہ لوگ ہار چکے ہیں۔''

''مگر تم تو ویزلی لوگوں کو نہایت پسند کرتے ہو، ہے نا پوٹر؟'' ملفوائے نے طنز کا نشتر چلایا۔ ''وہاں پر اپنی گرمیوں کی چھٹیاں بھی گزارتے رہے ہو؟ معلوم نہیں...... تم اس غلاظت بھری جگہ میں کیسے سانس لے لیتے ہو؟ مجھے تو ایسا لگتا ہے کہ ماگلوؤں کے گھر میں پرورش پا کر تمہیں ویزلی گھرانے کی غلاظت کچھ زیادہ بدبودار نہیں لگتی ہو گی ہے نا پوٹر؟''

ہیری نے اسی لمحے جارج کو جکڑ لیا۔ اسی دوران انجلینا، کیٹی بل اور ایلیسا نے بھی فریڈ کو اپنی گرفت میں لے لیا تھا تاکہ وہ ملفوائے پر حملہ نہ کر دے۔ ملفوائے ان کی کیفیت پر محظوظ ہو کر اب کھل کر ہنسنے لگا۔ ہیری نے میڈم ہوچ کی تلاش میں ادھر ادھر نظر دوڑائی مگر وہ کافی دور کریب کو اس کی غلط اور غیر قانونی حرکت پر ڈانٹ ڈپٹ کرنے میں مصروف تھیں۔

''کہیں ایسا تو نہیں ہے......؟'' ملفوائے نے ایک قدم پیچھے ہٹتے ہوئے تمسخرانہ مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔ ''ویزلی کے غلیظ باڑے سے تمہیں اپنی گندگی میں ڈوبی ہوئی ماں کی گود کی بدبو کی یاد ستاتی ہو......''

ہیری کو اس بات کا احساس بالکل نہیں ہوا تھا کہ اس نے جارج کو چھوڑ دیا۔ وہ تو بس اتنا جانتا تھا کہ ایک سیکنڈ بعد وہ دونوں ہی ملفوائے پر چھلانگ لگا چکے تھے اور وہ یہ بات بالکل فراموش کر چکے تھے کہ کھچا کھچ بھرے ہوئے سٹیڈیم میں نہ صرف طلباء و طالبات انہیں دیکھ رہے تھے بلکہ تمام اساتذہ کی نظریں بھی اب ان پر ہی جمی ہوئی تھیں۔ دونوں کے بازو پوری رفتار سے چل رہے تھے اور ان گنت گھونسے ملفوائے کے بدن پر برس رہے تھے۔ ان کے پاس تو چھڑی باہر نکالنے کی فرصت بھی نہیں تھی۔ سنہری گینداس کی مٹھی میں ابھی تک دبی ہوئی تھی اور وہ مٹھی لگاتار ملفوائے کے پیٹ میں دھنس رہی تھی۔

''نہیں...... ہیری...... ہیری...... جارج...... جارج...... چھوڑو......''

ہیری کو لڑکیوں کی چیختی ہوئی آواز، ملفوائے کی چیخنے چلانے کی آہوں، جارج کی گالیاں بکنے کی آوازوں، سیٹی بجنے کی تیز آواز اور اپنے گرد بھیڑ کے گرجنے کی آواز بھی سنائی دی مگر اسے کسی کی کوئی پرواہ نہیں تھی۔ پھر کوئی ان کے قریب پہنچا اور اس کی تیز آواز سنائی دی۔ ''خلاصتم ......'' وہ دونوں اس جادوئی کلمے کے سحر سے الٹ کر پیچھے کی طرف جا گرے۔ ملفوائے مکوں کی برسات کے باعث زمین پر نڈھال گرا پڑا تھا۔ ہیری کے ہاتھ ابھی تک ہوا میں چل رہے تھے۔

جب ذہن پر چھائی ہوئی جنونیت کچھ کم ہوئی تو ہیری زمین سے اُٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے سامنے میڈم ہوچ کھڑی تھیں اور ان کے آنکھوں سے چنگاریاں برس رہی تھیں۔

''تم یہ کیا کر رہے تھے پوٹر؟'' وہ چیختی ہوئی غرائیں۔ انہوں نے ہی جادوئی کلمے سے اسے اُٹھا کر پیچھے پھینکا تھا۔ ان کے ایک ہاتھ میں سیٹی پکڑی تھی اور دوسرے میں چھڑی۔ وہ غصے کی شدت سے کانپ رہی تھیں۔ ان کا بہاری ڈنڈا کئی فٹ پیچھے زمین پر گرا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ ملفوائے زمین پر گرا پڑا تھا اور اب پھوٹ پھوٹ کر رو رہا تھا۔ اس کی ناک سے خون بہہ رہا تھا۔ جارج کا ہونٹ سوجا ہوا دکھائی دے رہا۔

''میں نے آج تک اتنا برا سلوک پہلے کبھی نہیں دیکھا ہے...... تم دونوں فوراً اپنے فریق کی منتظم کے پاس ان کے دفتر میں جاؤ...... اسی وقت!''

ہیری اور جارج دونوں ایڑیوں کے بل گھوم گئے اور سٹیڈیم سے باہر کی طرف جانے لگے۔ وہ دونوں ہانپ رہے تھے اور ان کی سانسیں اکھڑی ہوئی تھیں۔ انہوں نے ایک دوسرے سے کوئی بات نہیں کی۔ سٹیڈیم کے ہجوم کا شور اور لعن طعن کی آوازیں اب مدھم پڑ رہی تھیں۔ وہ گھاس کے میدان سے ہو کر ڈھلوانی صحن میں پہنچے اور پتھر کی سیڑھیاں چڑھ کر بیرونی ہال میں داخل ہوئے جہاں انہیں اپنے ہی قدموں کی آواز کے علاوہ کوئی کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا۔ ہیری کو اسی وقت احساس ہوا کہ کوئی چیز اس کے دائیں ہاتھ میں بری طرح جھٹپٹا رہی تھی۔ نیچے دیکھنے پر اسے یاد آیا کہ وہ سنہری گیند تھی جس کے سنہرے پنکھ اس کی انگلیوں میں پھڑ پھڑا رہے تھے اور گرفت سے نکلنے کی بھرپور کوشش کر رہے تھے۔

وہ لوگ پروفیسر میک گوناگل کے دفتر کے دروازے تک پہنچ گئے۔ اسی لمحے ان کے پیچھے راہداری میں دھڑ دھڑاتے ہوئے قدموں کی آواز سنائی دی۔ پروفیسر میک گوناگل گری فنڈر کی سرخ سکارف پہنے ہوئے تھیں لیکن قریب پہنچتے ہی انہوں نے جھٹکے سے سکارف اپنے گلے سے الگ کیا اور آگ بگولا انداز میں ان کی طرف دیکھنے لگیں۔

''اندر چلو......'' انہوں نے غصے سے تھوک اُڑاتے ہوئے کہا اور دروازے کی طرف اشارہ کیا تو وہ خود بخود کھل گیا۔ ہیری اور جارج خاموشی کے ساتھ دفتر میں داخل ہو گئے۔ وہ غصے سے دندناتی ہوئی اپنی میز کے پیچھے جا پہنچیں۔ انہوں نے ہاتھ میں پکڑا ہوا گری فنڈر کا سکارف ایک طرف زمین پر پھینکا۔

''افسوس صد افسوس!'' انہوں نے کرخت لہجے میں غراتے ہوئے کہا۔ ''میں نے اتنا شرمناک برتاؤ پہلے کبھی نہیں دیکھا...... ایک پر دو دو نے یک مشت حملہ کر دیا...... مجھے وجہ بتاؤ!''

''ملفوائے نے ہمیں جان بوجھ کر غصہ دلایا تھا......'' ہیری نے سخت لہجے میں کہا۔

''غصہ دلایا تھا؟'' پروفیسر میک گوناگل چیختے ہوئے بولیں اور اپنی میز پر اتنی زور سے مکا مارا کہ بسکٹوں کا ڈبہ اچھل کر زمین پر جا گرا۔ اس کا منہ کھل گیا اور فرش پر بسکٹ پھیل گئے۔ ''وہ اسی وقت تم سے ہارا تھا، ہے نا؟ ظاہر ہے، وہ تمہیں غصہ دلانا چاہتا تھا جس سے تم دونوں نے اس پر......''

''اس نے میرے ممی ڈیڈی اور ہیری کی ماں کو گالی دی اور ان پر کیچڑ اچھالا تھا......'' جارج طیش میں آتے ہوئے گرجا۔

''میڈم ہوچ کو اس بات کی شکایت کرنے کے بجائے تم دونوں نے اپنے تئیں ماگلوؤں کی طرح نورا کشتی کرنے کا فیصلہ کر لیا، ہے نا؟'' پروفیسر میک گوناگل گرجتی ہوئی بولیں۔ ''کیا تمہیں اندازہ ہے کہ تم لوگوں......''

''اونہہ ہونہہ......''

ہیری اور جارج کی گردنیں خود بخود دروازے کی طرف گھوم گئیں۔ ڈولرس امبریج دروازے کی چوکھٹ پر کھڑی تھیں۔ انہوں نے سبز چوغہ پہن رکھا تھا جس کی وجہ سے وہ کسی بڑے مینڈک جیسی دکھائی دے رہی تھیں۔ ان کے چہرے پر نہایت ہی بھیانک، ڈراؤنی اور خطرناک مسکان پھیلی ہوئی تھی کہ ہیری سمجھ گیا کہ وہ کچھ زیادہ ہی برا کام سرانجام دینے والی ہیں۔

''کیا میں کوئی مدد کر سکتی ہوں پروفیسر میک گوناگل؟'' امبریج نے بہت زہریلی اور کاٹ دار شیریں آواز میں پوچھا۔

پروفیسر میک گوناگل کے چہرے پر خون کی سرسراہٹ دوڑنے لگی۔

''مدد......؟'' انہوں نے کرخت آواز میں دہرایا۔ ''آپ کا کیا مطلب ہے...... مدد؟''

پروفیسر امبریج دھیمی چال سے چلتی ہوئی دفتر کے اندر داخل ہوئی اور وسطی حصے تک پہنچ گئیں۔ ان کے چہرے پر پھیلی شیطانی مسکراہٹ مزید گہری ہو گئی تھی۔

''میں نے سوچا کہ آپ زیادہ اختیارات کیلئے میری شکر گزار ہوں گی۔''

ہیری کو یہ دیکھ کر قطعاً حیرت نہ ہوتی کہ اگر پروفیسر میک گوناگل کے نتھنوں سے چنگاریاں پھوٹنے لگتیں۔

''مجھے افسوس ہے کہ آپ نے غلط سوچا ہے۔'' پروفیسر میک گوناگل نے تحمل کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر پیٹھ موڑ کر ان دونوں کی طرف متوجہ ہوئیں۔

''اب تم دونوں غور سے سنو! مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے کہ ملفوائے نے تمہیں کیا کہہ کر غصہ دلایا۔ مجھے یہ پرواہ نہیں ہے کہ اس نے تمہارے پورے خاندان پر کیچڑ اچھالا تھا۔ تمہارا رویہ نہایت شرمناک اور گھٹیا تھا اور میں اس کیلئے تم دونوں کو ایک ہفتے کی سزا دیتی

ہوں۔ میری طرف یوں مت دیکھو پوٹر! تمہیں یہ سزا ملنا ہی چاہئے اور اگر تم دونوں میں سے کسی نے کبھی ......‘‘

’’اونہہ ہونہہ......‘‘

پروفیسر میک گوناگل نے غصے کے عالم میں اپنی آنکھیں بند کر لیں جیسے وہ بردباری کیلئے دعا کر رہی ہوں۔ انہوں نے اپنا چہرہ گھما کر امبریج کی طرف سوالیہ انداز سے دیکھا۔

’’جی فرمایئے......‘‘

پروفیسر امبریج نے مزید گہری مسکان کو کھل کر چہرے پر سجا لیا۔

’’میرا خیال ہے کہ انہیں سزا سے کچھ زیادہ ملنا چاہئے......‘‘

پروفیسر میک گوناگل کی آنکھیں تعجب سے پھیل گئیں۔

’’مگر بدقسمتی سے......‘‘ انہوں نے بدلے میں مسکرانے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے کہا، جس سے ایسا لگا جیسے ان کا جبڑا جکڑا جا چکا ہو۔ ’’میرا فیصلہ ہی اہمیت رکھتا ہے کیونکہ یہ معاملہ میرے فریق سے وابستہ ہے......‘‘

’’دیکھو منروا!‘‘ پروفیسر امبریج نے سپاٹ لہجے میں کہا۔ ’’دراصل تمہیں جب یہ معلوم ہوگا کہ میرا فیصلہ ہی حتمی ہے تو کچھ زیادہ اچھا نہیں لگے گا...... وہ حکم نامہ کہاں چلا گیا؟ کارنیلوس نے جو ابھی ابھی مجھے بھیجا ہے...... میرا مطلب ہے کہ......‘‘ انہوں نے مصنوعی کھوکھلی ہنسی نکال کر اپنے ہینڈ بیگ میں ہاتھ ڈال کر کچھ ٹٹولا۔ ’’وزیر جادو نے ابھی ابھی تو بھیجا ہے...... اوہ ہاں یہ رہا!‘‘

انہوں نے ایک چرمئی کاغذ باہر نکالا۔ کھنکار کر اپنا گلا صاف کیا اور میں لکھی عبارت کو پڑھنے لگیں۔

’’اونہہ ہونہہ...... تدریسی ضابطہ، زیر دفعہ پچیس!‘‘

’’اوہ! ایک اور قانون نازل ہو گیا۔‘‘ پروفیسر میک گوناگل روہانسی ہو کر کرسی پر گر گئیں۔

’’ہاں!‘‘ پروفیسر امبریج نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ ’’دراصل منرواً تمہارے رویئے کی وجہ سے ہی ہمیں نئی ترمیم کی ضرورت پیش آئی...... تمہیں یاد ہوگا، میں گری فنڈر کی ٹیم کی بحالی کی اجازت بالکل نہیں دینا چاہتی تھی لیکن تم نے میری بات پر غور نہیں کیا؟ تم نے معاملے کو اچھالا اور ڈمبل ڈور کے پاس لے گئیں۔ جنہوں نے ٹیم کو بحال کرنے کی اجازت اپنے اختیارات استعمال کرتے ہوئے دے دی تھی۔ یہ تو سراسر دھونس والی بات تھی نا؟ میں بھلا یہ سب کیسے ہونے دے سکتی تھی؟ میں نے فوراً وزیر جادو سے رابطہ کیا اور اس من مانی کی شکایت کی۔ وہ مجھ سے متفق ہوئے کہ محتسب اعلیٰ کے پاس طلباء کے اختیارات کو کم یا زیادہ کرنے کا استحقاق ضرور ہونا چاہئے ورنہ اس کے...... میرا کہنے کا مطلب ہے کہ میرے...... پاس بااختیار اساتذہ کے مقابلے میں کم اختیار رہ جائے گا...... اور منروا! تم نے دیکھ لیا کہ میں کتنی صحیح تھی؟ جو گری فنڈر کی ٹیم کو دوبارہ بحال کرنے سے روک رہی تھی...... اونہہ ہونہہ...... محتسب اعلیٰ کو فوری طور پر ترمیم کے ذریعے ہوگورٹس کے طلباء سے متعلقہ تمام سزائیں، پابندیاں اور مراعات کی کمی بیشی پر خصوصی اور برتر

اختیار حاصل ہوگا اور سٹاف سے وابستہ کسی بھی فرد کی دی گئی سزاؤں، پابندیوں اور مراعات کی کمی بیشی کو ختم کر کے ضرورت کے مطابق بدلنے یا بڑھانے کا بھی اختیار حاصل ہوگا۔ دستخط کارنیلوس فج، جادوئی وزیر اعظم، آنر آف مارلن فرسٹ کلاس وغیرہ وغیرہ......''

انہوں چرمئی کاغذ کو تہہ کر کے واپس اپنے ہینڈ بیگ میں ڈالا اور پروفیسر میک گوناگل کی طرف زہریلی مسکراہٹ کے ساتھ دیکھا۔ پروفیسر میک گوناگل نے اپنا چہرہ دوسری طرف پھیر لیا۔

''درحقیقت میری رائے یہ ہے۔'' انہوں نے ہیری اور جارج کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''ان دونوں پر آئندہ کیوڈچ کھیلنے پر مکمل پابندی عائد کر دی جائے۔ ہمیشہ کیلئے...... یہ ٹھیک رہے گا......''

ہیری کو محسوس ہوا کہ سنہری گینداس کے ہاتھ میں بری طرح پھڑ پھڑا اُٹھی ہو۔ پروفیسر میک گوناگل بے اختیار اپنی کرسی سے اُٹھ کھڑی ہوئیں۔

''پابندی......'' ہیری کے منہ سے بے اختیار نکلا۔ اسے اپنی آواز کہیں دور سے آتی ہوئی محسوس ہوئی۔ ''کھیلنے پر پابندی...... ہمیشہ کیلئے......''

''بالکل مسٹر پوٹر! میرا خیال ہے کہ ہمیشگی کی پابندی کا کام اب ہو جانا چاہئے۔'' امبریج نے تلخی سے کہا۔ اس کی مسکان اور زیادہ پھیل گئی تھی۔ جب انہوں نے دیکھا کہ ان کی باتوں کو سمجھنے کیلئے اسے مشکل پیش آ رہی ہے تو وہ مزید بولیں۔ ''تم اور مسٹر ویزلی پر...... اور مجھے یہ بھی محسوس ہوتا ہے کہ احتیاط کے طور پر اس لڑکے کے ہم شکل بھائی پر بھی پابندی لگانا درست رہے گا...... اگر اس کی ٹیم کی ساتھیوں نے اسے نہ روکا ہوتا تو مجھے یقین ہے کہ وہ بھی مسٹر ملفوائے پر حملہ کر دیتا۔ یہ واضح رہے کہ میں ان سب لوگوں کے بہاری ڈنڈے ضبط کر کے اپنے دفتر میں رکھوں گی تاکہ میری لگائی ہوئی پابندی کی خلاف ورزی کی جا سکے۔ لیکن میں اتنی بھی نامعقول نہیں ہوں پروفیسر میک گوناگل!'' انہوں نے پروفیسر میک گوناگل کی طرف مڑتے ہوئے کہا جو اب کسی برف کے مجسمے کی طرف ساکت کھڑی تھیں۔ ''آپ کی باقی ٹیم کھیل سکتی ہے۔ مجھے ان میں سے کسی میں بھی متشدد رویئے کی جھلک نہیں دکھائی دی...... میری بات ختم ہوئی۔ اچھا دوپہر بخیر!''

چہرے پر فخر اور تکبر کے جذبات سجائے شیطانی مسکراہٹ کے ساتھ امبریج کمرے سے باہر نکل گئیں اور وہ اپنے پیچھے سنجیدہ خاموشی چھوڑ گئی تھیں۔

☆☆☆☆

''پابندی......'' انجلینا نے گری فنڈر ہال میں اُس رات کھوکھلی اور کمزور آواز میں کہا۔ ''ہمیشگی پابندی...... ٹیم میں متلاشی بھی نہیں...... پٹاؤ بھی نہیں...... اب ہم تنہا کیا کریں گے؟''

ہال میں ایسا بالکل نہیں لگ رہا تھا کہ وہ آج کا میچ جیتے تھے۔ جہاں تک ہیری کی نظر گئی، اسے اُداس اور ناراض چہرے ہی دکھائی

دیئے۔ٹیم کے کھلاڑی آتشدان کے قریب نڈھال گرے ہوئے تھے۔البتہ رون وہاں موجود نہیں تھا جو میچ کے بعد نجانے کہاں گم ہو گیا تھا۔رات ہو گئی تھی مگر اس کا کچھ پتہ نہیں تھا......

''یہ تو سراسر ناانصافی ہے۔''ایلیسا نے کہا۔''میرا مطلب ہے کہ کریب نے بھی تو سیٹی بجنے کے بعد بالجر مارا تھا۔کیا انہوں نے اس پر بھی ایسی پابندی عائد کی ہے......؟''

''ایسا کچھ نہیں ہوا؟''جینی نے یاسیت بھرے لہجے میں کہا۔وہ اور ہرمائنی ہیری کے دونوں پہلوؤں میں بیٹھی ہوئی تھیں۔''اسے صرف سطریں لکھنے کی سزا سنائی گئی ہے۔میں نے رات کے کھانے پر مونٹی گوکو یہ بات کرتے اور ہنسی اُڑاتے ہوئے سنا تھا۔''

''اور فریڈ پر بھی پابندی لگا دی گئی جبکہ اس نے تو کچھ بھی نہیں کیا تھا؟''ایلیسا نے غصے سے اپنے گھٹنوں پر مکا رسید کرتے ہوئے کہا۔

''یہ میری کوئی غلطی نہیں ہے کہ میں نے اس وقت کچھ نہیں کیا......''فریڈ نے اپنے چہرے پر ناگواری کی شکنیں پیدا کرتے ہوئے غرا کر کہا۔''اگر تم تینوں نے مجھے نہ پکڑ رکھا ہوتا تو میں اس بندر کا ایسا حشر کرتا کہ اس کی شکل نہ پہچانی جاتی......''

ہیری کھڑکی کے پار پھیلی ہوئی سیاہی کو اُداسی سے گھورنے لگا۔باہر برف باری ہو رہی تھی۔سنہری گینداس کی مٹھی سے آزاد ہو کر ہال میں چاروں طرف اُڑتی پھر رہی تھی۔کچھ طلباء بڑے انہماک سے اس کے پیچھے پیچھے اپنی آنکھیں گھما رہے تھے اور کروک شانکس تو اس کیلئے پاگل دکھائی دے رہی تھی۔وہ ایک کرسی سے دوسری کرسی پر چھلانگ لگا کر اچھل اچھل کر اس پر جھپٹنے کی کوشش کر رہی تھی۔

''میں سونے کیلئے جا رہی ہوں۔''انجلینا نے آہستگی سے کہا اور اُٹھ کھڑی ہوئی۔''شاید یہ کوئی ڈراؤنا خواب ثابت ہو......شاید کل صبح جب میں بیدار ہوں گی تو مجھے یہ معلوم ہوگا کہ میچ ابھی ہوا ہی نہیں......''

اس کے بعد ایلیسا اور کیٹی بل بھی چلی گئیں۔فریڈ اور جارج تھوڑی دیر غصے سے پیچ و تاب کھاتے رہے اور پھر وہ بھی سونے کیلئے چل دیئے۔وہ اپنے راستے میں آنے والے ہر طالبعلم کو خونخوار نظروں سے گھورتے گئے تھے۔جینی بھی جمائیاں لیتی ہوئی اُٹھ گئی۔پھر ہال خالی ہو گیا۔آتشدان کے پاس صرف ہرمائنی اور ہیری بھی بیٹھے رہ گئے۔

''کیا تم نے رون کو دیکھا؟''ہرمائنی نے دھیمی آواز میں پوچھا۔

ہیری نے نفی میں سر ہلا دیا۔

''میرا خیال ہے کہ وہ ہم سے منہ چھپاتا پھر رہا ہے۔''ہرمائنی نے کہا۔''تمہارا کیا خیال ہے کہ وہ......''

اسی لمحے ان کے پیچھے ایک چرر کی آواز سنائی دی۔فربہ عورت آگے کی طرف جھکی اور اس نے گری فنڈر کا دروازہ کھولا۔اگلے ہی پل رون دروازے سے اندر داخل ہوا۔اس کا چہرہ بے حد زرد دکھائی دے رہا تھا اور سر پر کافی برف جمی ہوئی تھی۔وہ ہیری اور ہرمائنی کو وہاں دیکھ کر ٹھٹک کر رُک گیا۔

''تم کہاں تھے؟'' ہرمائنی نے پریشانی کے عالم میں اُٹھتے ہوئے کہا۔

''باہر...... باہر ٹہل رہا تھا۔'' رون نے دبی ہوئی آواز میں کہا۔ وہ ابھی تک اپنی کیوڈچ کی وردی میں ہی ملبوس تھا۔

''تم برف میں جمے ہوئے دکھائی دے رہے ہو۔'' ہرمائنی نے کہا۔ ''آگ کے پاس آ کر بیٹھ جاؤ۔''

رون بوجھل قدموں سے چلتا ہوا آتشدان کے قریب پہنچا اور ہیری کی طرف دیکھے بغیر ان سب سے دور ایک کرسی میں دھنس گیا۔ سنہری گینداس کے اوپر منڈلا رہی تھی۔

''مجھے افسوس ہے......'' رون اپنے پیروں کی طرف دیکھتا ہوا بڑبڑایا۔

''کس بات پر......؟'' ہیری نے تلخی سے کہا۔

''یہ سوچنے کیلئے کہ میں کیوڈچ کھیل سکتا ہوں۔'' رون نے دبے ہوئے لہجے میں کہا۔ ''میں کل صبح ہی ٹیم سے استعفیٰ دے دوں گا۔''

''اگر تم بھی استعفیٰ دے دو گے تو پھر ٹیم میں صرف تین نقاش بھی باقی بچیں گے۔'' ہیری نے کڑواہٹ بھرے لہجے میں کہا۔ رون نے حیرانگی سے اس کی طرف دیکھا۔ ہیری نے اپنی بات جاری رکھی۔ ''مجھ پر ہمیشگی پابندی لگا دی گئی ہے اور فریڈ اور جارج پر بھی......''

''یہ کیا کہہ رہے ہو؟'' رون حیرت کے مارے اپنی کرسی سے اچھل پڑا۔

ہرمائنی نے اسے پوری کہانی سنائی۔ ہیری دوبارہ یہ حادثہ دہرانے کی ہمت نہیں کر پا رہا تھا۔ ہرمائنی کی بات ختم ہونے رون کا چہرہ اور لٹک گیا اور وہ زیادہ غمگین دکھائی دینے لگا۔

''یہ سب میری غلطی ہے......''

''تم نے تو مجھے ملفوائے کو مکے مارنے کیلئے نہیں کہا تھا......'' ہیری غصے سے گرجتا ہوا بولا۔

''اگر میں اتنے ناقص کھیل کا مظاہرہ نہ کرتا تو......''

''اس بات کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے......'' ہیری گرجا۔

''اس گیت کی وجہ سے میرے ہاتھ پیر پھول گئے تھے......''

''یہ کوئی انوکھی بات نہیں۔ اس وجہ سے کوئی بھی بوکھلا سکتا تھا......''

ہرمائنی ان کے بیچ میں سے اُٹھ کھڑی ہوئی اور کھڑکی سے ٹکراتی ہوئی برف دیکھنے لگی اور دھیمے دھیمے چلتی ہوئی کھڑکی کے پاس پہنچ گئی۔

''دیکھو! یہ رونی صورت بنا کر مجھے مت دکھاؤ......'' ہیری پھٹ پڑا۔ ''تم ہر چیز کیلئے خود کو قصوروار مت گردانو...... پہلے ہی حالات بے حد نازک ہو چکے ہیں۔''

رون کچھ نہیں بولا مگر سر جھکائے اپنے چوغے کے گیلے کنارے کو گھورتا رہا۔ کچھ دیر کے بعد وہ مری ہوئی آواز میں بولا۔ ''مجھے زندگی میں اتنا برا پہلے کبھی نہیں لگا......''

''تو پھر ہمارے ساتھ شامل ہو جاؤ......'' ہیری نے کڑوے لہجے میں کہا۔

''سنو!'' ہرمائنی نے اچانک کہا۔ اس کی آواز کسی قدر کانپ رہی تھی۔ ''میں ایک بات کہنا چاہتی ہوں جسے سن کر تم دونوں خوش ہو جاؤ گے۔''

''واقعی......'' ہیری نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''بالکل......'' ہرمائنی نے کہا۔ وہ برف سے ڈھکی کھڑکی کے پار کہیں دور دیکھ رہی تھی۔ وہ مسکراتے ہوئے بولی۔ ''وہ لوٹ آیا ہے......ہیگرڈ لوٹ آیا ہے......!''

☆☆☆☆

بیسواں باب

# ہیگرڈ کا قصہ

اپنے صندوق سے غیبی چوغہ اور ہوگورٹس کا نقشہ نکال کر لانے کیلئے ہیری لڑکوں کے کمرے کی طرف لپکا۔ وہ اتنی سرعت رفتاری سے واپس لوٹ آیا کہ ہرمائنی کے آنے سے پانچ منٹ پہلے ہی وہ اور رون باہر جانے کیلئے تیار ہو چکے تھے۔ ہرمائنی لڑکیوں کے کمرے سے جب باہر نکلی تو وہ سکارف، گرم موزے اور گھریلو خرسوں والی ایک ٹوپی سر پر پہنے ہوئے تھے، جسے اس نے خود بنایا تھا۔ اسے دیکھ کر رون نے بے صبری سے اپنی زبان چٹکائی تو ہرمائنی نے گھور کر اس کی طرف دیکھا اور بولی۔ ''باہر شدید سردی پڑ رہی ہے......''

وہ خاموشی کے ساتھ تصویر کے راستے باہر نکلے اور پھر انہوں نے پھرتی سے غیبی چوغے کے نیچے خود کو چھپا لیا۔ رون اب اتنا طویل قامت ہو گیا تھا کہ اسے اپنے پاؤں چھپانے کیلئے کافی جھک کر چلنا پڑ رہا تھا۔ وہ آہستہ آہستہ نہایت احتیاط سے چلتے ہوئے سیڑھیاں نیچے اترے۔ فلیچ یا مسز نورس کو دیکھنے کیلئے وہ راستے میں کئی بار رُک جاتے تھے اور راستہ صاف پا کر پھر چلنا شروع کر دیتے تھے۔ ان کی خوش قسمتی رہی کہ لگ بھگ سر کٹے بھوت نک کے علاوہ کوئی بھی اپنے راستے میں نہیں مل پایا جو ہوا میں اُڑتا ہوا ایک طرف جا رہا تھا اور کھوئے کھوئے انداز میں کوئی گیت گنگناتا ہوا جا رہا تھا جو سننے میں 'کہتے ہیں ویزلی ہے ہمارا تاجدار' سے ملتا جلتا ہی لگتا تھا۔

وہ بیرونی ہال سے باہر نکل کر یخ بستہ میدان میں پہنچ گئے جہاں ہر سوں برف پھیلی ہوئی تھی گہرا سناٹا تھا اور گہرا اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ ہیری کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا جب اسے ہیگرڈ کے جھونپڑے میں کئی دنوں بعد روشنی پھوٹتی ہوئی دکھائی دی۔ اس کی مردہ چمنی میں پھر سے جان پڑ چکی تھی۔ دھوئیں کے سفید مرغولے چمنی سے اُٹھتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ ہیری اب تیز تیز چل رہا تھا اور باقی دونوں اس کے پیچھے بار بار ٹکرا رہے تھے۔ وہ برف کی موٹی تہہ پر چرر چرر کرتے ہوئے بھاگے چلے جا رہے تھے۔ جب وہ جھونپڑے کے سامنے والے لکڑی کے دروازے تک پہنچ گئے تو انہوں نے اپنی مٹھی سے دروازے پر تین بار دستک دی۔ اندر سے کتے کے بھونکنے کی آواز سنائی دینے لگی۔

''ہیگرڈ دروازہ کھولو......ہم ہیں!'' ہیری نے ہانپتے ہوئے اسے آواز دی۔

''اوہ ہمیں معلوم ہونا چاہئے تھا......'' اندر سے ایک جھنجھلاتی ہوئی آواز سنائی دی۔

انہوں نے چوغے میں ایک دوسرے کی طرف مسکرا کر دیکھا۔ ہیگرڈ کی آواز سے انہیں معلوم ہو گیا تھا کہ اس بات سے وہ یقیناً خوش ہوا تھا۔ ''گھر پہنچے ابھی تین سیکنڈ بھی نہیں ہوئے......راستے سے ہٹو فینگ......راستے سے ہٹو، کاہل الوجود کتے......''

کنڈی کھلنے کی آواز آئی اور پھر گہرے سناٹے میں بھیانک آواز کے ساتھ دروازہ کھل گیا۔ ہیگرڈ کا سر باہر نمودار ہوا۔ اسی لمحے ہرمائنی کی چیخ نکل گئی۔

''ننھے شیطانو!......خاموش رہو!'' ہیگرڈ نے تیزی سے تینوں کے سر کے اوپر گھورتے ہوئے کہا۔ ''تم لوگ غیبی چوغہ پہنے ہوئے ہو، ہے نا؟ چلو اندر آ جاؤ......جلدی کرو......''

وہ تینوں ہیگرڈ کے قریب سے نکل کر اندر پہنچ گئے۔

''مجھے معاف کرنا ہیگرڈ! میری چیخ نکل گئی تھی......'' ہرمائنی نے جلدی سے کہا۔ جب انہوں نے اپنا غیبی چوغہ اتار کر ایک طرف رکھ دیا۔ ''ہیگرڈ یہ کیا......؟''

''کچھ نہیں ہے......کچھ نہیں ہے......'' ہیگرڈ نے تیزی سے کہا اور دروازہ بند کر دیا۔ پھر وہ جلدی سے کھڑکیوں پر پردے گرانے لگا۔ ہرمائنی اب بھی اس کی طرف دہشت بھری نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

ہیگرڈ کے بالوں پر خون جم چکا تھا اور اس کی بائیں آنکھ ایک پھولے ہوئے سوراخ میں بدل چکی تھی۔ اس کی دوسری آنکھ پر ارغوانی اور سیاہ نشان پڑے ہوئے تھے۔ اس کے چہرے اور ہاتھوں پر بے تحاشا زخم دکھائی دے رہے تھے جن میں سے کچھ سے اب بھی خون بہہ رہا تھا۔ وہ معمول سے ہٹ کر آہستہ آہستہ چل رہا تھا۔ جس سے ہیری کو اندیشہ ہوا کہ اس کی کچھ ہڈیاں بھی ٹوٹ چکی ہوں گی۔ یہ تو ظاہر تھا کہ وہ ابھی ابھی گھر واپس لوٹا تھا۔ ایک کرسی پر اس کا موٹا سیاہ سفری چوغہ پڑا تھا جس پر برف کے ٹکڑے چمک رہے تھے اور ایک بڑا گیلا تھیلا دیوار سے لٹکا ہوا تھا جو اس قدر بڑا تھا کہ اس میں کئی چھوٹے بچے سما جاتے۔ ہیگرڈ خود بھی عام صحت مند شخص کے مقابلے میں دوگنا بڑا تھا۔ وہ لنگڑاتا ہوا آتشدان کے قریب گیا اور اس کے اوپر ایک تابنے کی کیتلی رکھنے لگا۔

''تمہیں کیا ہوا ہیگرڈ؟'' ہیری نے تشویش بھرے لہجے میں پوچھا جبکہ فینگ ان کے چاروں طرف چکر کاٹ رہا تھا اور ان کے چہرے چاٹنے کی کوشش کر رہا تھا۔

''بتایا تو ہے کہ کچھ نہیں ہوا؟'' ہیگرڈ نے تلخی سے کہا۔ ''ایک کپ چائے پیو گے؟''

''جانے بھی دو......تمہاری خستہ حالت بتا رہی ہے کہ کچھ نہ کچھ تو ہوا ہے؟'' رون نے کہا۔

''ہم نے تم لوگوں سے کہا ہے نا......ہم بالکل ٹھیک ہیں!'' ہیگرڈ نے سیدھے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ وہ اب ان کی طرف دیکھ کر مسکرا رہا تھا، ایک بھیانک مسکراہٹ جس میں درد کی ہلکی سی کراہ بھی موجود تھی۔ ''بے شک قسم لے لو......تم لوگوں کو دوبارہ دیکھ کر بے حد اچھا لگا......یقیناً تمہاری گرمیوں کی چھٹیاں عمدہ گزری ہوں گی......''

''ہیگر ڈ! تم پر حملہ ہوا ہے، ہے نا؟'' رون نے دوبارہ کہا۔

''آخری بار کہہ رہا ہوں کہ کچھ نہیں ہوا.....'' ہیگر ڈ جھنجھلا کر بولا۔

''اگر ہم میں سے کوئی صحیح سلامت چہرے کے بجائے ایک پونڈ گوشت کے لوتھڑے کے ساتھ لوٹے تو کیا تم پھر بھی یہی کہو گے کہ کچھ نہیں ہوا؟'' رون نے منہ بسور کر کہا۔

''ہیگر ڈ!'' ہرمائنی کی تشویش بھری آواز کمرے میں گونجی۔ ''تمہیں فوری طور پر میڈم پامفری سے مل لینا چاہئے۔ تمہارے کچھ زخم تو نہایت گہرے دکھائی دے رہے ہیں۔''

''ہم ابھی ان کا انتظام کئے دیتے ہیں.....بس تم لوگ زیادہ بک بک مت کرو۔'' ہیگر ڈ نے انہیں خاموش کراتے ہوئے کہا۔

وہ لنگڑاتا ہوا بڑی میز کے پاس پہنچا جو اس کے جھونپڑے کے وسطی حصے میں رکھی ہوئی تھی۔ ہیگر ڈ نے اس پر پڑے میلے سے تولئے کو ہٹایا۔ اس کے نیچے خون سے لت پت سبز رنگت کا گوشت کا ٹکڑا پڑا تھا جو کسی کار کے پہئے سے کچھ ہی بڑا تھا۔

''کیا تم اسے کھانے لگے ہو ہیگر ڈ؟'' رون نے اس کے قریب پہنچ کر گوشت کو دیکھتے ہوئے حیرت سے پوچھا۔ ''مگر یہ تو زہریلا دکھائی دیتا ہے.....''

''فکر مت کرو! یہ ہمیشہ ایسا ہی دکھائی دیتا ہے..... یہ ڈریگن کا گوشت ہے۔'' ہیگر ڈ نے کہا۔ ''اور ہم اسے کھانے کیلئے بالکل نہیں لائے ہیں۔'' اس نے گوشت کا ٹکڑا اُٹھا کر اپنے چہرے کے بائیں حصے سے چپکا دیا۔ اس کی ڈاڑھی پر سبز خون کے لکیریں بہنے لگیں۔

''یہ نہایت کارآمد ہے.....اسے لگانے سے جلن کا احساس کم ہو گیا ہے۔''

''ٹھیک ہے.....اب ہمیں بتاؤ کہ تمہارے ساتھ کیا ہوا ہے؟'' ہیری نے پوچھا۔

''میں نہیں بتا سکتا ہیری..... بے حد راز کی بات ہے۔ ہماری ملازمت چلی جائے گی۔''

''کیا دیوؤں نے تمہیں مارا ہے ہیگر ڈ؟'' ہرمائنی نے آہستگی سے پوچھا۔

ہیگر ڈ کی انگلیاں ڈریگن کے گوشت سے پھسل گئیں اور گوشت کا ٹکڑا اس کے چہرے سے رینگ کر سینے پر جا پہنچا۔

''دیو.....'' ہیگر ڈ نے گوشت کے ٹکڑے کو بیلٹ تک پہنچنے سے پہلے ہی پکڑ لیا اور اسے دوبارہ اپنے چہرے پر چپکا دیا۔ ''دیوؤں کے بارے میں کس نے کہا؟ تمہیں یہ کہاں سے پتہ چلا؟ کس نے تمہیں بتایا کہ ہم..... کس نے کہا کہ ہم.....آہ؟''

''ہم نے اندازہ لگا لیا.....'' ہرمائنی نے معذرت خواہانہ لہجے میں جلدی سے کہا۔

''اوہ! تم نے اندازہ لگا لیا.....اندازہ؟'' ہیگر ڈ نے اسے اس آنکھ سے گھورتے ہوئے کہا جو کھلی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔

''یہ بات تو ایک طرح سے ظاہر ہے.....'' رون نے کہا اور ہیری نے بھی اثبات میں سر ہلایا۔

ہیگرڈ نے ان کی طرف غصے سے گھور کر دیکھا پھر ناک سے تیزی سے ہوا خارج کی۔اس نے گوشت کے ٹکڑے کو دوبارہ میز پر پھینک دیا اور کیتلی کے پاس چلا گیا جواب سیٹی بجا رہی تھی۔

''تم تینوں جیسے بچے......آج تک نہیں دیکھے، جو ہمیشہ ضرورت سے زیادہ جاننے کے چکر میں رہتے ہیں۔'' وہ بڑبڑایا اور اُبلتے ہوئے پانی کو کافی بڑے پیالوں میں انڈیلنے لگا۔''اور ہم تمہاری کوئی تعریف نہیں کر رہے ہیں، کچھ لوگ تو کہیں گے۔ پرائے معاملے میں ٹانگ اڑانے والے...... بلاوجہ دخل اندازی کرنے والے......''اس کی کھچڑی ڈاڑھی اب ہلتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔

''یعنی تم واقعی دیوؤں کی تلاش میں گئے تھے؟'' ہیری نے میز کے پاس بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

ہیگرڈ نے ان تینوں کے سامنے چائے کے بڑے پیالے رکھ دیئے اور خود ان کے سامنے بیٹھ گیا۔اس نے گوشت کا ٹکڑا دوبارہ اُٹھا کر اپنے چہرے پر چپکا دیا۔

''بالکل ہم گئے تھے؟''ہیگرڈ نے غرا کر جواب دیا۔

''اور وہ تمہیں مل گئے؟'' ہرمائنی نے آہستگی سے پوچھا۔

''دیکھو! اگر سچی بات کہوں تو انہیں تلاش کر لینا کوئی دشوار کن بات نہیں ہوتی۔''ہیگرڈ نے کہا۔''وہ کافی لمبے چوڑے ہیں، دور سے دکھائی دے جاتے ہیں...... ہے نا؟''

''وہ کہاں رہتے ہیں؟'' رون نے پوچھا۔

''اونچے پہاڑوں پر......''ہیگرڈ نے بے بسی سے کہا۔

''تو ماگلو انہیں کیوں نہیں دیکھ پاتے؟''

''وہ انہیں اکثر دیکھ لیتے ہیں۔''ہیگرڈ نے بجھے ہوئے لہجے میں کہا۔''مگر ان کی موت ہمیشہ کوہ پیمائی کے حادثات ہی قرار دی جاتی ہے......''

اس نے اپنے چہرے پر چپکائے گوشت کے ٹکڑے کو تھوڑا کھسکایا تاکہ یہ اس کی سب سے گہرے زخم تک پہنچ جائے۔

''خیر جانے دو ہیگرڈ!......تم ہمیں یہ بتاؤ کہ تم وہاں کیا کرنے گئے تھے؟'' رون نے متجسس لہجے میں پوچھا۔''ہمیں یہ بتاؤ کہ دیوؤں نے تم پر کیسے حملہ کیا اور اس کے بعد ہیری تمہیں یہ بتائے گا کہ اس پر روح کھچڑوں نے کیسے حملہ کیا تھا......؟''

ہیگرڈ کے حلق میں چائے کا گھونٹ اٹک کر رہ گیا اور اسی لمحے اس کے ہاتھ سے گوشت کا ٹکڑا بھی چھوٹ کر گر گیا۔ جب ہیگرڈ کھانسا اور گوشت کا ٹکڑا دھم کی سی آواز کے ساتھ پھسل کر نیچے گر گیا تو میز پر تھوک، چائے اور ڈریگن کے خون کی ملی جلی گندگی پھیل گئی۔

''اس بات کا کیا مطلب ہے کہ ہیری پر روح کھچڑوں نے حملہ کیا......؟'' وہ غرا کر بولا۔

''کیا واقعی تمہیں اس بارے میں کچھ علم نہیں ہیگرڈ؟'' ہرمائنی نے حیرانگی سے پوچھا۔

''ہمیں کچھ بھی معلوم نہیں کہ ہمارے یہاں سے جانے کے بعد یہاں کیا کچھ ہوا؟ ہم تو ایک خفیہ مہم کیلئے چلے گئے تھے۔ ہے نا؟ ہم یہ بالکل نہیں چاہتے تھے کہ الّو ہمارے تعاقب میں بھٹکتے رہیں.....خبیث روح کھچڑ.....کہیں تم مذاق تو نہیں کر رہے ہو؟''

''بالکل نہیں...... میں سچ کہہ رہا ہوں۔ وہ لٹل ونجنگ میں آئے تھے اور انہوں نے مجھ پر اور میرے خالہ زاد بھائی پر حملہ کر دیا تھا.....اس کے بعد جادوئی محکمے نے مجھے سکول سے نکال دیا.....'' ہیری نے وہ بھیانک لمحات یاد کرتے ہوئے بتایا۔

''کیا کہہ رہے ہو......؟''

''مجھے اس جرم میں جادوئی عدالت میں مقدمے کی سماعت کا بھی سامنا کرنا پڑا لیکن پہلے تم ہمیں دیوؤں کے بارے میں بتاؤ......'' ہیری نے پینترا بدلتے ہوئے کہا۔

''تمہیں سکول سے نکال دیا گیا تھا......؟''

''تم ہمیں اپنی گرمیوں کا قصہ سناؤ پھر میں تمہیں اپنی گرمیوں کا حال سناؤں گا۔''

ہیگرڈ اپنی کھلی ہوئی آنکھ سے انہیں غصے سے گھورتا رہا۔ ہیری بھی اپنے چہرے پر معصومیت سجائے اس کی طرف دیکھتا رہا۔

''ٹھیک ہے......مگر یہ ایک دم خفیہ ہے۔'' ہیگرڈ نے بالآخران کے سامنے ہار مان لی۔ وہ نیچے جھکا اور اس نے ڈریگن کے گوشت کا گرا ہوا ٹکڑا فینگ کے جبڑوں سے کھینچ کر باہر نکالا۔

''اوہ نہیں! ہیگرڈ یہ تو صحت کیلئے بالکل صحیح نہیں ہے۔ اس پر گندے جراثیم لگ چکے ہیں۔'' ہرمائنی ابھی بولنا ہی شروع ہوئی تھی مگر ہیگرڈ نے اس کی بات سنی ان سنی کرتے ہوئے وہ ٹکڑا دوبارہ اپنی سوجی ہوئی آنکھ کر واپس چپکا لیا تھا۔

''ٹھیک ہے سنو!'' ہیگرڈ نے چائے کا گھونٹ حلق سے اتارتے ہوئے کہا۔ ''جب سہ ماہی کا خاتمہ ہوا اور چھٹیاں ہو گئیں تو ہم یہاں سے چل پڑے......''

''میڈم میکسم بھی تمہارے ساتھ تھیں، ہے نا؟'' ہرمائنی نے جلدی سے کہا۔

''ہاں! وہ بھی میرے ساتھ ہی تھی۔'' ہیگرڈ نے اس کی طرف گھور کر دیکھتے ہوئے کہا۔ پھر اس کے چہرے پر گہری سلوٹیں پھیل گئی اور غصے اور بدمزاجی کا تاثر زائل ہونے لگا۔ ان تینوں کو ہیگرڈ کا نصف چہرہ ہی دکھائی دے رہا تھا جو گوشت کے ٹکڑے کے نیچے چھپا ہوا نہیں تھا۔ ''ہاں! ہم دونوں ہی اس مہم پر گئے تھے اور ہم تمہیں باخبر کر دیں کہ میڈم میکسم یعنی 'اولمپیائے' پرخطر مشکلات سے ہرگز نہیں گھبراتی ہیں۔ وہ ایک باذوق اور خوش لباس خاتون ہیں۔ ہمیں پوری آگاہی تھی کہ ہم کہاں جا رہے ہیں؟ اسی لئے ہمارے دماغ میں یہ خیال بار بار اُٹھتا رہا ہے کہ وہ بھلا پہاڑ پر کیسے چڑھ پائیں گی۔ بھاری بھرکم وجود اور مزاج کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے ہمیں یہ بھی فکر تھی کہ پہاڑ کی تھکا دینے والی چڑھائی، ناہموار اور گھٹن والے غاروں میں قیام...... یہ سب کیسے سہہ پائیں گی مگر اس نے ایک بار بھی شکایت کیلئے منہ نہیں کھولا تھا......''

''تم یہ تو جانتے تھے کہ تم کہاں جارہے ہو؟'' ھیری نے اپنا سوال دُہرایا۔ ''تم یہ جانتے تھے کہ دیو کہاں رہتے ہیں؟''

''ڈمبل ڈور اس بارے میں سب کچھ جانتے ہیں اور انہوں نے ہمیں بتا دیا تھا۔'' ہیگر ڈ نے بتایا۔

''کیا وہ پہاڑوں پر چھپے ہوئے ہیں؟ یعنی انہوں نے خود کو پہاڑوں کے غاروں میں چھپا رکھا ہے؟'' رون نے پوچھا۔

''سچ تو یہ ہے کہ ایسا نہیں ہے۔'' ہیگر ڈ نے اپنے کھچڑی جیسے بالوں والا بڑا سر انکار میں ہلایا۔ ''حقیقت تو یہ ہے کہ زیادہ تر جادوگروں کو اس بات سے کچھ لینا دینا نہیں ہے کہ وہ کہاں رہتے ہیں؟ انہیں تو بس یہ فکر لاحق ہوتی ہے کہ وہ ان سے زیادہ فاصلہ کیسے رکھ سکتے ہیں؟ لیکن جہاں وہ رہتے ہیں وہاں پہنچنا کافی دشوار ہوتا ہے۔ کم از کم ماگلوؤں کیلئے تو ناممکن ہی ہوتا ہے۔ اسی لئے ہمیں ڈمبل ڈور کی رہنمائی کی ضرورت تھی۔ وہاں پہنچنے میں ہمیں پورا ایک مہینہ لگ گیا......''

''ایک مہینہ......؟'' رون کا منہ حیرانگی سے پھٹے کا پھٹا رہ گیا۔ جیسے اس نے آج تک اتنی طویل مسافت کے بارے میں کبھی نہ سنا ہو۔ ''مگر تم نے وہاں پہنچنے کیلئے گھریری کنجی کا استعمال کیوں نہیں کیا ہیگر ڈ؟''

رون کی طرف دیکھتے ہوئے ہیگر ڈ کی کھلی آنکھ میں ناگواری کے تاثرات دکھائی دیئے۔

''ہمارا تعاقب کیا جارہا تھا، ہماری نگرانی ہو رہی تھی......'' وہ روکھے پن سے بولا۔

''تمہارا کون تعاقب کر رہا تھا ہیگر ڈ؟''

''کیا تم اس چھوٹی سی بات کو بھی سمجھ سکتے......'' ہیگر ڈ نے منہ بنا کر کہا۔ ''محکمہ ڈمبل ڈور کے ساتھ وابستہ تمام لوگوں پر نظر رکھے ہوئے ہے اور......''

''یہ تو ہمیں معلوم ہے۔'' ھیری نے فوراً کہا جو ہیگر ڈ کا باقی قصہ سننے کیلئے بے چین ہو رہا تھا۔ ''ہم جانتے ہیں کہ محکمہ ڈمبل ڈور اور ساتھیوں کی نگرانی کر رہا ہے......''

''تم یہ کہہ رہے ہو کہ تم وہاں پہنچنے کیلئے جادو کے استعمال بالکل نہیں کر پائے؟'' رون نے دہشت زدہ لہجے میں پوچھا۔ جیسے ایسا کرنا بے حد خوفناک تھا۔ ''تم نے تمام راستہ ماگلوؤں کی طرح طے کیا......؟''

''خیر! پورا راستہ تو نہیں۔'' ہیگر ڈ نے ہنس کر کہا۔ ''ہمیں تو صرف محتاط رہنا پڑا کیونکہ ہم اور اولمپیائے دونوں ہی عام لوگوں سے کچھ زیادہ ہی الگ دکھائی دیتے تھے......''

رون اس کی بات سن کر بے ساختہ ہنس پڑا اور جلدی سے چائے کا ایک گھونٹ پیا۔

''چونکہ ہمارا تعاقب کرنا زیادہ مشکل نہیں تھا اس لئے ہم یہ اداکاری کر رہے تھے کہ ہم دونوں ایک ساتھ تعطیلات گزارنے کیلئے جارہے ہیں۔ اس لئے ہم پہلے فرانس پہنچے اور ہم نے یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی کہ ہم اولمپیائے کے ہمراہ اس کا سکول دیکھنے کیلئے جا رہے ہیں۔ ہمیں یہ بات معلوم ہو چکی تھی کہ محکمے کا ایک جاسوس مسلسل ہماری نگرانی کر رہا ہے اور ہمیں اپنی آنکھوں سے اوجھل نہیں

ہونے دے رہا ہے۔اس لئے ہمیں اپنی رفتار کافی سست رکھنا پڑی۔تم لوگ تو جانتے ہی ہو کہ ہم پر جادو کا استعمال کرنے کی پابندی ہے۔اور ہمیں یہ اچھی طرح معلوم تھا کہ درحقیقت محکمہ ہمیں گرفتار کرنے کیلئے کوئی بہانہ ڈھونڈ رہا ہے، چاہے وہ معمولی سا کیوں نہ ہو؟ بالآخر ہم اپنی نگرانی اور تعاقب کرنے والے کو چکمہ دینے میں کامیاب ہوگئے، ڈیجون کے قریب......''

''واہ......ڈیجون؟'' ہرمائنی پرجوش لہجے میں بول اُٹھی۔''میں ایک بار گرمیوں کی چھٹیوں میں وہاں گئی تھی......'' مگر رون کے چہرے کا رنگ دیکھ کر وہ جلدی سے خاموش ہوگئی۔

''اس کے بعد ہم نے تھوڑا بہت جادو کا استعمال بھی کیا اور یہ سفر کچھ زیادہ برا نہیں تھا۔پولینڈ کی سرحد ہماری دوسرپھرے دیو سے مڈبھیڑ ہوگئی تھی۔بیلاروس کے دارالحکومت منسک کے ایک شراب خانے میں ہمارا سامنا ایک خوش آشام سے ہوا۔ان واقعات کے علاوہ باقی سب کچھ اچھا ہی رہا......''

''اس کے بعد ہم صحیح مقام تک پہنچ گئے۔اب ہمیں ان کی تلاش میں پہاڑ کی دشوار چڑھائی کرنا تھی۔'' ہیگرڈ نے لمحہ بھر ٹھہر کر چائے کا ایک اور گھونٹ حلق سے اتارا۔''ہمیں ان کے قریب پہنچنے کے بعد جادو کے استعمال کو بالکل خیرباد کہنا پڑا۔اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ جادوگروں کو پسند ہی نہیں کرتے ہیں اور ہم ان کے پاس سے خالی ہاتھ لوٹنا نہیں چاہتے تھے۔اس کی ایک دوسری وجہ بھی تھی کہ ہمیں ڈمبل ڈور نے خبردار کر رکھا تھا کہ 'تم جانتے ہو کون؟' بھی دیوؤں سے رابطے میں تھا اور وہ ان کی حمایت حاصل کرنے کی پوری پوری کوشش کر رہا تھا۔انہوں نے ہمیں یہ بھی بتا دیا تھا کہ ممکن ہے کہ ہمارے پہنچنے سے پہلے ہی مرگ خور قاصد بھی ان کے پاس پہنچ چکے ہوں۔ڈمبل ڈور نے ہمیں یہ ہدایت بھی کی تھی کہ ان کے پاس پہنچنے کے بعد ہمیں کافی محتاط رہنا ہوگا کیونکہ وہاں مرگ خور بھی موجود ہو سکتے ہیں......''

ہیگرڈ نے رُک کر چائے کا ایک اور بڑا گھونٹ پیا۔

''پھر کیا ہوا ہیگرڈ......؟'' ہیری بے تابی سے بولا۔

''بالآخر ہم ان تک جا پہنچے۔'' ہیگرڈ نے بغیر تمہید باندھے کہا۔''ایک رات ہم دونوں پہاڑ کی چوٹی پر پہنچے۔نیچے وادی میں دیوؤں کا جھنڈ لیٹا ہوا تھا۔وادی میں فاصلے فاصلے پر آگ کے الاؤ روشن تھے اور ان کے دیوہیکل ہیولے صاف دکھائی دے رہے تھے......انہیں دیکھ کر ایسا لگا جیسے وہ خود چھوٹے چھوٹے پہاڑ ہوں......''

''ہیگرڈ! وہ کتنے بڑے ہوتے ہیں؟'' رون نے آہستگی سے پوچھا۔

''تقریباً بیس فٹ......'' ہیگرڈ نے جواب دیا۔''کچھ تو پچاس فٹ تک بھی پہنچ جاتے ہیں۔''

''وہ کتنے تھے......؟'' ہیری نے پوچھا۔

''جہاں تک ہمارا خیال ہے......وہ ستر اسی ہوں گے......'' ہیگرڈ نے سوچ کر جواب دیا۔

''صرف اتنے......؟'' ہر مائنی چونک کر بولی۔

''بالکل!'' ہیگر ڈ نے اُداسی بھرے لہجے میں کہا۔''اب یہی زندہ بچے ہیں جبکہ ایک وقت ان کی آبادی بہت زیادہ ہوا کرتی تھی۔ دُنیا بھر میں ان کے سینکڑوں خاندان بکھرے ہوتے تھے۔افسوس! وہ کئی صدیوں سے مسلسل ختم ہو رہے ہیں۔جیسا کہ تمہیں معلوم ہی ہے کہ ان میں کچھ دیوؤں کو جادوگروں نے ہلاک کر ڈالا مگر ان کی اکثریت باہمی خانہ جنگی کا شکار ہوگئی۔اب تو وہ پہلے سے یادہ تیزی سے ختم ہوتے جا رہے ہیں۔انہیں ایک دوسرے سے اتنے قریب رہنے کیلئے نہیں بنایا گیا تھا۔ڈمبل ڈور کہتے ہیں کہ یہ درحقیقت ہماری غلطی ہے۔جادوگروں نے ہی انہیں خود الگ کرتے ہوئے انہیں دور دراز پہاڑوں پر رہنے کیلئے مجبور کیا ہے۔ان کی نسل تیزی سے معدوم ہو رہی ہے۔ان کے پاس اب خود کو مٹنے سے بچانے اتفاق اور یکجہتی کے علاوہ کوئی دوسرا حل باقی نہیں بچا۔اگر ہم ان سے اچھے روابط استوار رکھتے تو یقیناً ان کی نسل کو مٹنے بچایا جا سکتا ہے۔''

''اور تم نے انہیں دیکھ لیا پھر کیا ہوا؟'' ہیری نے کہا۔

''ہم نے صبح ہونے کا انتظار کیا......'' ہیگر ڈ نے کہا۔''ہم تاریکی میں ان کے پاس چوروں کی طرح بالکل نہیں جا سکتے تھے، اس طرح ہماری جان خطرے میں پڑ سکتی تھی۔رات کو تقریباً تین بجے تک وہ اپنی جگہ بیٹھے بیٹھے ہی سو جاتے ہیں۔انہیں دیکھ لینے بعد ہم میں سونے کی بالکل ہمت نہیں تھی۔ایک وجہ تو یہ بھی ہے کہ کوئی دیو بیدار ہو کر کہیں ہمارے پاس نہ پہنچ جائے؟ دوسری وجہ یہ بھی تھی کہ ان کے زوردار خراٹوں سے وادی میں اتنا شور اُٹھ رہا تھا کہ ہم بالکل سو نہ پاتے۔''

''خیر صبح کی روشنی میں ہم ان کے پاس ملنے کیلئے پہنچے......''

''یونہی منہ اُٹھا کر......'' رون نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔''تم براہ راست دیوؤں کے جھنڈ میں جا گھسے......؟''

''ڈمبل ڈور نے ہمیں پہلے ہی سمجھا دیا تھا کہ یہ کام کیسے کیا جائے گا؟'' ہیگر ڈ نے کہا۔''گرگ کو تحفے دو، اس کے سامنے تحمل اور بردباری کا مظاہرہ کرو، انہیں عزت بخشو......''

''کسے تحفے دو......؟'' ہیری نے کچھ نہ سمجھتے ہوئے پوچھا۔

''گرگ کو......یعنی ان کے سردار کو......''

''تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ ان میں سے کون سا دیو گرگ تھا؟'' رون نے سوال کیا۔

ہیگر ڈ اب ان کی حیرت اور بے خبری سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔

''اسے پہچاننے میں ہمیں کوئی دشواری نہیں ہوئی۔'' اس نے کہا۔''وہ سب سے بڑا، سب سے بدصورت اور سب سے کاہل الوجود دیو تھا۔وہ اپنی جگہ پر بیٹھے بیٹھے حکم چلا رہا تھا۔دوسرے دیو اس کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے اس کیلئے کھانا لا رہے تھے۔مردہ بکریاں، مردہ پہاڑی جانور اور اسی طرح کی چیزیں۔اس کا نام 'کارکروس' تھا۔میرا خیال ہے کہ وہ بائیس تئیس فٹ بلند ہوگا اور اس کا

وزن دو بڑے ہاتھیوں سے زیادہ ہی ہوگا۔اس کی کھال گینڈے جیسی موٹی اور خشک تھی۔''

''اور تم پہاڑ کے اوپر چڑھ کر اس کے پاس پہنچ گئے۔'' ہرمائنی منہ پر ہاتھ رکھے سانس روکتی ہوئی بولی۔

''نہیں......ہم پہاڑ سے نیچے اتر کر اس کے پاس گئے کیونکہ وہ ایک درّے میں لیٹا ہوا تھا۔ وہ لوگ چار بلند و بالا پہاڑوں کے بیچ کی گہری وادی میں رہتے تھے۔ وہاں قریب ہی ایک بڑی جھیل تھی جو پہاڑ میں پیالے جیسی دکھائی دیتی تھی۔ کارکروس اسی جھیل کے کنارے پر لیٹا ہوا باقی دیوؤں کو اپنی ہدایات دیتا رہتا تھا۔ دوسرے دیوا سے اور اس کی بیوی کو مختلف چیزیں لا کر دیتے تھے۔ اولمپیائے اور میں دونوں پہاڑ سے نیچے اترے اور......''

''تمہیں دیکھ کر انہوں نے تمہیں مارنے یا کھانے کی کوشش بالکل نہیں کی......؟'' رون حیرانگی سے بولا۔

''اس میں کوئی شک نہیں کہ کچھ دیوا ایسا ہی کرنا چاہتے تھے۔'' ہیگرڈ نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔ ''مگر ہم نے بالکل ویسا ہی کیا جیسا کہ ہمیں ڈمبل ڈور نے بتایا تھا۔ ہم نے اپنا تحفہ اونچا اُٹھا رکھا تھا اور اپنی نظروں کو گرگ پر جمائے رکھا۔ باقی دیوؤں کو نظرانداز کر دیا۔ یہ منظر دیکھ کر باقی دیو خاموش کھڑے رہے اور ہمیں غصے سے گھورتے بھی رہے......ہم سیدھا کارکروس کے پیروں کے پاس پہنچے اور اپنا سر جھکا کر اسے تعظیم دی پھر اپنا تحفہ اس کے سامنے پیش کیا......''

''دیوؤں کو کیا دیا جا سکتا ہے ہیگرڈ؟'' رون نے اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا۔ ''کھانا؟''

''اوہ نہیں!......کھانا تو وہ خود ہی تلاش کر لیتے ہیں۔'' ہیگرڈ نے جلدی سے کہا۔ ''ہم ان کے پاس جادو لے کر گئے تھے۔ دیو جادوئی چیزوں کو بہت پسند کرتے ہیں۔ صرف انہیں یہ احساس نہیں ہونے دینا چاہئے کہ ہم جادو کا استعمال ان کے خلاف کرنے والے ہیں، اس پر وہ بھڑک اُٹھتے ہیں۔ پہلے دن ہم ان کیلئے قیوم آتش کی ٹہنی لے کر گئے......''

ہرمائنی نے آہستگی سے 'واہ' کہا مگر رون اور ہیری کے پلے کچھ نہیں پڑا تھا۔

''کس کی ٹہنی......؟''

''قیوم آتش کی ٹہنی......'' ہرمائنی نے چڑچڑے انداز میں کہا۔ ''تم لوگوں کو اب اس کے بارے میں معلوم ہونا چاہئے تھا۔ پروفیسر فلٹ وک نے کلاس میں کم از کم دو بار اس کا ذکر کیا تھا......''

''چھوڑو اس بات کو......'' ہیگرڈ نے جلدی سے کہا اور رون کو کوئی جواب دینے روک دیا۔ ''ڈمبل ڈور نے اس شاخ پر جادو کر دیا تھا تاکہ وہ ہمیشہ جلتی رہے اور کبھی نہ بجھے۔ ایسا طاقتور جادو زیادہ تر جادوگر کر ہی نہیں سکتے ہیں۔ ہم نے وہ شاخ کارکروس کے قدموں میں برف پر رکھ دی تھی اور کہا کہ دیوؤں کے گرگ کیلئے ایلبس ڈمبل ڈور کی طرف سے ایک تحفہ، جو انہوں نے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے۔''

''کارکروس نے یہ دیکھ کر کیسا ردعمل دکھایا؟'' ہیری نے بے چینی سے پوچھا۔

''کچھ بھی نہیں...... کیونکہ اسے انگریزی نہیں آتی تھی!'' ہیگرڈ کندھے اچکا کر بولا۔

''تم مذاق کر رہے ہو۔'' رون نے جھینپتے ہوئے کہا۔

''مگر اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔'' ہیگرڈ نے بلاتردد اپنی بات آگے بڑھائی۔ ''ڈمبل ڈور نے ہمیں خبردار کر دیا تھا کہ ایسا بھی ممکن ہے۔ کارکروس جانتا تھا کہ کیا کرنا چاہئے؟ اس نے چیخ کر ایسے دیوؤں کو آواز دی جو انگریزی سمجھ سکتے تھے اور مترجم کا کام کر سکتے تھے۔''

''اسے تمہارا دیا تحفہ پسند آیا؟'' رون نے پوچھا۔

''بالکل! جب وہ سمجھ گیا کہ یہ کیا تھا؟ تو پھر طوفان برپا ہو گیا۔'' ہیگرڈ نے کہا اور ڈریگن کے گوشت کو اپنی سوجی ہوئی آنکھ کے سرد حصے پر رکھ کر دبایا۔ ''وہ اسے پا کر بے حد خوش ہوا۔ اس کے بعد ہم نے کہا کہ ڈمبل ڈور ان سے پرزور استدعا کرتے ہیں کہ وہ ان کے قاصد کی بات سن لیں اور ان کا قاصد اگلے روز ایک اور تحفہ ان کی خدمت میں پیش کرے گا......''

''تم نے گرگ سے اسی دن بات کیوں نہیں کی؟'' ہرمائنی نے تنک کر پوچھا۔

''ڈمبل ڈور چاہتے تھے ہم یہ کام نہایت سست روی کے ساتھ سرانجام دیں۔'' ہیگرڈ نے بتایا۔ ''انہیں یہ یقین کرنے کا موقع دیں کہ ہم اپنے وعدوں کو نبھانا جانتے ہیں۔ ہم کل پھر آئیں گے اور ایک نیا تحفہ ساتھ لائیں گے۔ وہ اس چیز کو ملاحظہ کریں۔ اگر ہم اگلے روز نیا تحفہ نہ دے پائیں تو تم سمجھ سکتے ہو کہ کیسا تاثر قائم ہوتا؟ ہے نا؟ ہم انہیں پہلے تحفے کی جانچ پڑتال کرنے کا موقع دیں اور یہ سمجھنے کا وقت دیں کہ وہ واقعی عمدہ اور کارآمد ہے۔ اس کے بعد وہ یقیناً مزید تحفے کیلئے بے تاب ہو جائیں گے اور ہمارے ساتھ بات چیت کرنا پسند کریں گے۔ ویسے بھی کارکروس جیسے دیوؤں کے ساتھ ایسا ہی ہوتا ہے کہ اگر ہم انہیں ضرورت سے زیادہ آگاہی دے دیں تو وہ اپنی آسانی کے حصول میں آپ کو ہلاک کرنے سے گریز نہیں کریں گے۔ اس لئے ہم سر جھکا کر ان کی راہ سے ہٹ گئے اور دور جا کر ایک چھوٹے ہوادار غار میں اپنی رات بسر کی۔ اگلی صبح ہم دوبارہ وہاں گئے۔ اس بار ہم نے محسوس کیا کہ کارکروس ہماری ہی راہ تک رہا تھا اور کسی قدر بے چین بھی تھا......''

''اور تم نے اس بات کی......؟''

''بالکل! پہلے تو ہم نے اسے تحفے میں شاندار جنگی 'خود' دیا۔ جسے خاص طور پر غوبلن نے تیار کیا تھا اور اس میں یہ خوبی تھی کہ اسے بالکل توڑا نہیں جا سکتا تھا۔ پھر ہم نے بیٹھ کر اس سے اپنی گفتگو چھیڑی......''

''اس نے کیا جواب دیا؟''

''کوئی زیادہ امید افزا نہیں......'' ہیگرڈ نے بتایا۔ ''زیادہ تر وہ ہماری باتیں سنتا ہی رہا مگر اس کے انداز سے ہمیں محسوس ہوا کہ حالات خوشگوار تھے۔ اس نے ڈمبل ڈور کے بارے میں پہلے سے سن رکھا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ ڈمبل ڈور نے برطانیہ میں دیوؤں کی

آخری نسل کے خاتمے کے خلاف آواز اُٹھائی تھی۔ وہ ڈمبل ڈور کا پیغام سننے میں کافی دلچسپی کا اظہار کر رہا تھا۔ کچھ اور دیو بھی حمایت میں تھے۔ جب ہم اس دن وہاں سے لوٹے تو ہمیں کامیابی کی پوری توقع ہوگئی تھی۔ ہم اگلی صبح ایک اور تحفے کے ساتھ آنے کا وعدہ کر کے لوٹ آئے تھے......لیکن اسی رات سب کچھ برباد ہو گیا......!''

''یہ کیا کہہ رہے ہو؟'' رون کے چہرے پر انجانے خوف کے سائے لرز اُٹھے۔

''جیسا کہ ہم نے تم لوگوں کو بتایا تھا کہ دیو نسل درحقیقت ایک ساتھ رہنے کیلئے نہیں بنائی گئی ہے۔'' ہیگرڈ نے گہری آہ بھرتے ہوئے کہا۔ ''کم از کم اتنے بڑے گروہ کے طور پر تو ہرگز نہیں۔ وہ نہایت خونخوار اور وحشی ہوتے ہیں۔ وہ کچھ ہی عرصے بعد ایک دوسرے کے خلاف اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں اور خوفناک تصادم کرتے ہیں۔ وہ ایک دوسرے کے ساتھ لڑ جھگڑ کر قتل و غارت کا طوفان مچاتے ہیں اور اپنی ہی نسل کو مٹا ڈالتے ہیں۔ قدیم نسلیں ایک دوسری سے یونہی لڑتی جھگڑتی آئیں ہیں۔ یہ تو طے ہے کہ ان جھگڑوں کی وجوہات کھانا، آگ یا جگہ کا حصول نہیں ہوتا ہے۔ طاقت اور اقتدار کا نشہ انہیں بے سدھ کر دیتا ہے۔ یہ سچ ہے کہ ان کی نسل اب معدوم ہونے کے کنارے تک پہنچ چکی ہے۔ بجائے اس کے کہ وہ خود کو ہمیشہ مٹنے سے بچانے کیلئے کوئی قدم اُٹھائیں اور باہمی ہم آہنگی اور یکجہتی کو فروغ دے پائیں......افسوس......''

ہیگرڈ نے رُک کر ایک اُداس آہ بھری۔

''اس رات ان کے درمیان جنگ چھڑ گئی۔ شور شرابہ سن کر ہم اپنے غار سے باہر نکلے اور اونچی پہاڑی پر بیٹھ کر ساری رات نیچے وادی میں خون خرابے کا کھیل دیکھتے رہے۔ یہ کافی طویل اور تھکا دینے والی لڑائی تھی۔ پوری وادی میں زلزلہ برپا تھا۔ جب صبح کی روشنی پھیلی تو ہم نے دیکھا کہ وادی میں پھیلی ہوئی برف خون سے سرخ ہو چکی تھی اور اس کا کٹا ہوا سر جھیل کے کنارے پر پڑا تھا۔''

''کس کا سر، ہیگرڈ؟'' ہرمائنی نے سہمی ہوئی آواز میں پوچھا۔

''کارکروس کا......'' ہیگرڈ نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔ ''اب اس کی جگہ ایک اور دیو نیا گرگ بن چکا تھا۔ اس کا نام 'گولگوماتھ' تھا۔'' اس نے گہری آہ بھری۔ ''ہمیں اس بات کا تصور تک نہیں تھا کہ پہلے گرگ کے ساتھ دوستانہ ماحول کے دو ہی دن بعد گرگ بدل جائے گا۔ ہمارے ذہن میں یہ خدشہ کھٹک رہا تھا کہ گولگوماتھ ہماری بات سننے میں اتنی دلچسپی کا اظہار نہیں کرے گا مگر ہمیں ہمت نہیں ہارنا تھی، اپنی کوشش جاری رکھنا تھی......''

''اور تم اس سے گفتگو کرنے کیلئے دوبارہ وہاں چلے گئے۔ حالانکہ تم نے اسے کارکروس کا سر کاٹتے ہوئے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا......اس کے باوجود!'' رون نے حیرانگی سے پوچھا۔

''اور کیا کرتے؟'' ہیگرڈ نے بھنوئیں سکیڑ کر کہا۔ ''ہم اتنی دور خطرات مول لے کر اس لئے تو نہیں گئے تھے کہ دو دن بعد ہار مان کر واپس لوٹ آتے۔ ہم اگلا تحفہ لے کر اس کے پاس پہنچے جو ہم پہلے اس کے بجائے کارکروس کو دینے والے تھے۔''

''ہمیں منہ کھولنے سے پہلے ہی اندازہ ہوگیا کہ ہماری کوشش کامیاب نہیں ہو پائے گی۔ وہ وہاں کارکروس کا آہنی خود پہنے بیٹھا تھا اور ہمارے قریب پہنچنے پر اس نے ہماری طرف خونخوار نظروں سے دیکھا۔ وہ بہت قدآور تھا، سب دیوؤں کے مقابلے میں بہت لمبا اور اونچا۔ اس کے بال سیاہ تھے، دانت پر سیاہی چڑھی ہوئی تھی اور اس کے گلے میں انسانی ہڈیوں کی مالا پڑی تھی۔ ہم نے ہمت باندھتے ہوئے اپنی کوشش کی......ہم نے اسے ڈریگن کی کھال کا ایک بڑا تھان پیش کیا اور کہا کہ دیوؤں کے گرگ کیلئے ایک تحفہ......مگر اگلے ہی لمحے اس کے دوساتھی دیوؤں نے ہمیں پکڑ کر ہوا میں اُلٹا لٹکا دیا......''

ہرمائنی نے اپنے منہ پر دونوں ہاتھ رکھ لئے۔

''تم ان سے بچ کیسے نکلے......؟'' ھیری نے پوچھا۔

''اگر ہمارے ساتھ اولمپیا ئے نہ ہوتی شاید ہمیں کبھی آزادی میسر نہ ہو پاتی۔'' ہیگرڈ نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔ ''اس نے خطرہ بھانپ کر فوراً اپنی چھڑی باہر نکالی اور سرعت انگیزی سے ان پر جادوئی وار کر دیا۔ ہم نے اتنا زبردست جادو اپنی زندگی میں پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ نہایت حیران کن اور موثر......جن دیوؤں نے ہمیں پکڑ رکھا تھا، اس نے ان کی آنکھوں پر بجلی کڑکڑانے والا جادوئی وار کیا جس سے وہ دونوں اپنی آنکھوں کی طرف متوجہ ہو گئے اور ہمیں فوراً چھوڑ دیا۔ لیکن اس کی وجہ سے ہم مشکل میں پھنس گئے تھے کیونکہ ہم نے ان کے مزاج کے برعکس ان کی مخالفت میں جادو کا استعمال کیا تھا۔ وہ بھڑک اُٹھے، وہ اسی وجہ سے جادوگروں سے میل جول کو ناپسند کرتے تھے۔ مگر ہماری مجبوری تھی کہ ہمیں ایسا کرنا ہی پڑا۔ اب یہ بات تو صاف ہو چکی تھی کہ ہم دوبارہ اس جھنڈ میں داخل نہیں ہو سکتے تھے۔''

''اوہ! یہ تو برا ہوا ہیگرڈ!'' رون نے دھیرے سے کہا۔

''اگر تم وہاں پر صرف تین ہی دن رُکے تو تمہیں گھر لوٹنے میں اتنا لمبا عرصہ کیوں بیت گیا؟'' ہرمائنی نے بے یقینی کے عالم میں پوچھا۔

''ہم تین دن میں ہار مان کر واپس نہیں لوٹ سکتے تھے۔'' ہیگرڈ نے پر اعتماد لہجے میں کہا۔ ''ڈمبل ڈور تو بھروسہ کئے ہماری کامیابی کی راہ دیکھ رہے تھے۔''

''مگر تم نے خود ہی کہا کہ تم دوبارہ اس وادی میں کسی طور واپس نہیں جا سکتے تھے؟''

''دن کی روشنی میں تو بالکل نہیں جا سکتے تھے۔'' ہیگرڈ بولا۔ ''ہمیں وہیں رُک کر اس معاملے کو سلجھانے کیلئے نیا لائحہ عمل ترتیب دینا پڑا۔ ہم اگلے چار دنوں تک اسی غار میں ٹھہر کر حالات کا جائزہ لیتے رہے۔ پھر جو کچھ ہمیں دکھائی دیا، وہ بالکل بھی مناسب نہیں تھا۔''

''کیا اس نے مزید قتل و غارت کی؟'' ہرمائنی نے خوفزدہ لہجے میں پوچھا۔

''نہیں......کاش ایسا کچھ ہو جاتا!'' ہیگرڈ نے سر جھکا کر کہا۔

''ہم سمجھے نہیں......''

''ہمارا مطلب ہے کہ ہمیں جلد ہی یہ معلوم ہو گیا کہ اسے تمام جادوگروں سے ملنا جلنا بالکل پسند نہیں تھا......صرف ہم سے ملنا جلنا ناپسند تھا۔''

''تمہارا اشارہ مرگ خوروں کی طرف تو نہیں......'' ہیری نے پوچھا۔

''صحیح کہا......'' ہیگرڈ نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔ ''ان میں سے دو ہر دن اس سے ملاقات کرتے تھے۔ اسے تحفے دیتے تھے اور وہ انہیں الٹا نہیں لٹکاتے تھے۔''

''تمہیں یہ کیسے معلوم ہوا کہ وہ مرگ خور ہی تھے۔'' رون نے پوچھا۔

''کیونکہ ہم ان میں سے ایک تو اچھی طرح پہچانتے تھے۔'' ہیگرڈ غرا کر بولا۔ ''میک نیئر! تمہیں یاد ہے نا؟ وہ جلاد جو بک بیک کو ہلاک کرنے کیلئے یہاں آیا تھا۔ وہ نہایت سفاک ہے، اسے بھی خون خرابہ اتنا ہی پسند تھا، جتنا کہ گولگو ماتھ کو تھا۔ اس میں کوئی حیرت نہیں کہ ان دونوں کی آپس میں خوب چھن رہی تھی۔''

''کیا میک نیئر نے دیوؤں کے گرگ کو رضامند کر لیا کہ وہ تم تم جانتے ہو کون؟ کی حمایت کریں؟'' ہرمائنی متوحش لہجے میں بولی۔ اس کا چہرہ دھواں دھواں ہو رہا تھا۔

''خاموش رہو گھڑ پنجرو!! ابھی ہم نے اپنی بات ختم نہیں کی ہے......'' ہیگرڈ نے غصے سے کہا۔ لطف کی بات تو یہ تھی کہ کہاں وہ ابتدا میں انہیں کچھ بتانے پر آمادہ نہیں دکھائی نہیں دے رہا تھا اور اب اسے اپنے عجیب سفر کی کہانی سنانے میں مزہ آ رہا تھا۔ ''ہم نے اس بگڑتی ہوئی صورت حال پر اولیمپیائے کے ساتھ کھل کر گفتگو کی۔ ہم اس نتیجے پر پہنچے کہ اگر گرگ گولگو ماتھ واقعی 'تم جانتے ہو کون؟' کی حمایت میں جھک رہا ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں ہو سکتا ہے، باقی دیو بھی اس سے پوری طرح متفق ہوں۔ ہم نے اپنے تئیں یہ فیصلہ کیا کہ ہمیں دوسرے دیوؤں سے رابطہ کر کے انہیں اپنی حمایت میں راضی کرنا چاہئے۔ اب ہمیں ایسے دیوؤں کی تلاش تھی جو گولگو ماتھ کی حکومت کو بالکل ناپسند کرتے تھے......''

''مگر تمہیں یہ کیسے معلوم ہوا کہ وہ دیو کون سے تھے؟'' رون نے پوچھا۔

''انہیں پہچاننا کچھ زیادہ مشکل نہیں تھا۔ ان کے جسموں اور چہروں پر گہرے زخموں کے نشان تھے، اور ان کے ساتھ بہیمانہ سلوک کیا جاتا تھا۔'' ہیگرڈ نے گلا کھنارتے ہوئے بتایا۔ ''ان میں سے جو دیو ذرا عقلمند تھے انہوں نے خود کو گولگو ماتھ کے راستے سے دور ہٹا لیا تھا اور حالات کی بہتری کے انتظار میں اونچی پہاڑیوں پر موجود غاروں میں جا چھپے تھے۔ ہم نے ان کی تلاش میں رات کی تاریکی میں ان غاروں میں چپکے چپکے جھانکنے کا فیصلہ کیا۔ ہم چاہتے تھے کہ ان میں کچھ دیوؤں کو اپنی حمایت کیلئے راضی کر ہی لیں......''

''تم رات کے اندھیروں میں دیوؤں کی تلاش میں تاریک غاروں میں گئے؟'' رون نے بے یقینی کے عالم میں پوچھا۔

''دیکھو! ہمیں دیوؤں سے کچھ زیادہ پریشانی نہیں تھی۔'' ہیگرڈ نے جواب دیا۔ ''ہماری اصلی پریشانی کا باعث تو مرگ خور تھے۔ ڈمبل ڈور نے ہمیں بتا دیا تھا کہ اس مہم کے دوران ہمیں ہر صورت اُن سے اُلجھنے سے بچنا ہوگا۔ اصل مصیبت یہ تھی کہ انہیں یہ معلوم ہو چکا تھا کہ ہم واپس نہیں لوٹے بلکہ ان کے آس پاس ہی موجود ہیں...... میرا خیال ہے کہ گولگو ماتھ نے انہیں ہمارے بارے میں سب کچھ بتا دیا تھا۔ رات کو جب دیو گہری نیند کی وادیوں میں اتر جاتے تو ہم غاروں میں جھانکنا چاہتے تھے تو میک نیئر اور اس کے ساتھی پہاڑوں میں ہماری ہی تلاش میں بھٹک رہے ہوتے تھے۔ ہمیں اولمپیائے کو کئی بار روکنا پڑا اور نہ وہ تو ان پر حملہ کرنے پر تلی بیٹھی تھی۔'' ہیگرڈ نے کہا اور اپنے منہ کے کناروں سے اپنی ڈاڑھی اوپر اُٹھائی۔ ''وہ تو انہیں ان سنگلاخ پہاڑوں میں ہی ہمیشہ کیلئے دفن کرنا چاہتی تھی۔ جب اسے غصہ آتا ہے تو یہ کافی دیکھنے کے لائق ہوتا ہے...... بالکل بھڑکتی ہوئی آگ کے شعلوں کی مانند......شاید فرانسیسی ہونے کی وجہ سے ایسا ہو......''

ہیگرڈ نم آلود آنکھوں سے آگ کی طرف دیکھنے میں مشغول تھا۔ ہیری نے اسے یادیں زندہ کرنے کیلئے تین سیکنڈ کا موقع دیا اور پھر زور سے اپنا گلا کھنکارا......

''پھر کیا ہوا ہیگرڈ؟...... کیا دوسرے دیوؤں سے ملاقات ہو پائی؟''

''کیا...... اوہ ہاں!'' ہیگرڈ چونک کر خیالوں سے باہر نکل آیا۔ ''اوہ ہاں! کارکروس کے مرنے کے بعد تیسری رات میں ہم اپنے غار میں سے باہر نکلے اور غاروں میں جھانکنے کا کام شروع کر دیا۔ کئی غاروں میں ہمیں کوئی نہیں ملا۔ چھٹی ساتویں پہاڑی کی غاروں میں جھانکنے پر ایک میں ہمیں وہ مل ہی گئے۔ وہ تین تھے اور اکٹھے اس غار میں چھپے ہوئے تھے......''

''وہ تو پھر غار میں ٹھسا ٹھس بھرے پڑے ہوں گے۔'' رون نے کہا۔

''وہاں پیر رکھنے تک کی جگہ نہیں تھی۔'' ہیگرڈ نے بتایا۔

''تمہیں دیکھتے ہی انہوں نے تم پر حملہ تو نہیں کر دیا تھا۔'' ہرمائنی نے متفکر لہجے میں کہا۔

''اگر ان کی حالت ٹھیک ہوتی یا حالات معمول کے مطابق ہوتے تو یقیناً ایسا ہی ہوتا۔'' ہیگرڈ نے کہا۔ ''وہ تینوں تو نہایت زخمی اور بری حالت میں وہاں رہ رہے تھے۔ گولگو ماتھ کے ساتھیوں نے انہیں مار مار کر ادھ مرا کر ڈالا تھا۔ جب انہیں ہوش آیا تو وہ رینگ رینگ کر وہاں سے نکلے اور یہاں پہنچ کر چھپ گئے تھے۔ ان میں سے ایک وہی تھا جو انگریزی جانتا تھا اور اس نے باقی دونوں دیوؤں کو ہماری بات سمجھائی۔ انہیں ہماری باتیں ناگوار نہیں گزرتی تھیں، اسی لئے ہم اکثر ان کے پاس چلے جاتے تھے اور گفتگو کرتے رہتے تھے۔ انہوں نے ہمیں اور بھی دیوؤں سے ملوایا۔ ہم انہیں اپنی حمایت کیلئے سمجھاتے رہے، ایک وقت تو ایسا بھی آیا کہ ان میں سے چھ سات ہمارے ہم خیال ہو گئے......''

’’چھ سات دیو...... یہ تو کافی حوصلہ کن نتیجہ ہے، ہے نا؟ کیا وہ ہمارے ساتھ گروہ میں شامل ہو جائیں گے اور تم جانتے ہو کون؟ کے خلاف لڑیں گے؟‘‘ رون نے خوش ہوتے ہوئے کہا

’’ہیگرڈ!......’ایک وقت‘ سے تمہارا کیا مطلب ہے؟‘‘ ہرمائنی نے ماتھے پر شکنیں ڈالتے ہوئے پوچھا۔

’’مرگ خوروں کو ہماری سرگرمیوں کا شاید علم ہو گیا تھا۔ گولگوماتھ کے ساتھی دیوؤں نے ان غاروں پر دھاوا بول دیا۔ اس کے بعد باقی ماندہ دیوؤں کو ایسا لگا کہ یہ ہمارا قصور ہے، وہ اب ہماری شکل دیکھنے کے بھی روادار نہیں تھے......‘‘

’’کیا مطلب؟......ایک بھی دیو ہماری مدد کیلئے نہیں آ رہا ہے۔‘‘ رون کا چہرہ اتر سا گیا۔

’’نہیں......‘‘ ہیگرڈ نے ایک گہری آہ بھرتے ہوئے کہا۔ ڈریگن کا گوشت تھوڑا سرکایا اور چہرے کے دوسرے سرد مقام پر رکھ دیا اور دھیمے انداز میں بولا۔ ’’لیکن ہمیں محسوس ہوتا ہے کہ ہمیں وہ کر دکھایا ہے جس کیلئے ہمیں وہاں بھیجا گیا تھا......ہم نے ان تک ڈمبل ڈور کے تمام پیغام پہنچا دیئے ہیں۔ ان میں کچھ دیوؤں نے انہیں اچھی طرح سنا اور دوسروں تک پہنچایا۔ جہاں تک مجھے محسوس ہوتا ہے کہ وہ انہیں فراموش نہیں کر پائیں گے۔ ممکن ہے کہ گولگوماتھ کو ناپسند کرنے والے دیو وہاں سے کہیں اور دور چلے جائیں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ انہیں یہ ہمیشہ یاد رہے کہ ڈمبل ڈور نے ایک وقت میں ان کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھایا تھا...... یہ بھی امکان ہے کہ آنے والے وقت میں وہ ہماری صفوں میں آن کھڑے ہوں......‘‘

کھڑکیوں پر اب کافی برف جمع ہو رہی تھی۔ ہیری کو احساس ہوا کہ اس کے چوغے کے گھٹنے بھیگ چکے تھے۔ فینگ ہیری کی گود میں سر رکھے رالیں ٹپکا رہا تھا جو ہیری کے گھٹنوں پر بہہ رہی تھیں۔ کمرے میں گہری خاموشی پھیلی ہوئی تھی۔

’’ہیگرڈ......!‘‘ ہرمائنی نے کچھ دیر بعد آہستگی سے کہا۔

’’کیا......؟‘‘

’’جب تم وہاں تھے تو کیا تم نے...... کیا تمہیں معلوم ہوا...... کیا تمہیں اپنی...... اپنی...... اپنی ماں کے بارے میں کچھ پتہ چلا......؟‘‘

ہیگرڈ نے اپنی کھلی ہوئی آنکھ سے ہرمائنی کو گھور کر دیکھا جس پر وہ گھبرا گئی۔

’’مجھے افسوس ہے......مم میں...... میں بھول گئی تھی......!‘‘

’’مر چکی ہے......انہوں نے مجھے بتایا تھا کہ وہ کئی برس پہلے مر گئی تھی۔‘‘ ہیگرڈ نے کہا۔

’’اوہ...... مجھے...... یہ سن کر سچ مچ افسوس ہوا......معاف کرنا!‘‘ ہرمائنی نے آہستگی سے سر جھکاتے ہوئے کہا۔ ہیگرڈ نے اپنے چوڑے کندھوں کو اچکایا۔

’’اس کی کوئی ضرورت نہیں۔‘‘ وہ سپاٹ لہجے میں بولا۔ ’’ہمیں ان کی زیادہ یاد نہیں آتی ہے۔ ویسے بھی وہ کوئی زیادہ اچھی ماں

نہیں تھیں......''

کمرے میں ایک بار پھر خاموشی چھا گئی اور ہرمائنی نے گھبرا کر ہیری اور رون کی طرف دیکھا۔ یہ عیاں تھا کہ وہ چاہتی تھی کہ اگلی بات وہ ہی شروع کریں۔

''ہیگرڈ! ان تمام باتوں میں تم نے یہ تو بتایا ہی نہیں کہ تمہاری یہ حالت کیسے ہوئی؟'' رون نے اس کے چہرے کی طرف انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے پوچھا۔

''اور یہ بھی نہیں کہ تم یہاں پہنچنے میں اتنا زیادہ وقت کیوں لگا؟'' ہیری نے کہا۔ ''اور ہمیں سیریس نے بتایا تھا کہ لیڈی میکسم تو بہت پہلے ہی واپس لوٹ چکی تھیں۔''

''تم پر کس نے حملہ کیا تھا؟'' رون نے پوچھا۔

''ہم پر کسی نے حملہ نہیں کیا تھا......'' ہیگرڈ گرجتا ہوا بولا۔ ''ہم......!''

مگر اس کے باقی الفاظ منہ میں دبے رہ گئے۔ اسی لمحے دروازے پر زوردار دستک گونج اُٹھی۔ ہرمائنی کی سانس گلے میں پھنس کر رہ گئی اور اس کے ہاتھوں سے چائے کا پیالہ نکل کر فرش پر جا گرا اور ٹوٹ گیا۔ فینگ بری طرح سے بھونکنے لگا۔ وہ سب دروازے کے پہلو والی کھڑکی کو دیکھ رہے تھے۔ ایک فربہ، پستہ قد اور نسوانی سایہ کھڑکی کے پردے پر دکھائی دے رہا تھا۔

''وہی ہیں......'' رون نے ان کی طرف دیکھتے ہوئے سرگوشی کی۔

''فوراً اس کے نیچے چھپ جاؤ۔ جلدی کرو۔'' ہیری نے اپنے غیبی چوغے کو پھیلاتے ہوئے کہا۔ رون میز کی دوسری سے گھوم کر ان کی طرف بھاگا اور چوغے میں گھس گیا۔ وہ تینوں وہاں سے ہٹ کر ایک کونے کی طرف بڑھ گئے۔

''ہیگرڈ ہمارے پیالے چھپا دو......'' ہرمائنی نے دبی ہوئی آواز میں کہا۔

ہیگرڈ نے ہیری اور رون کا پیالہ اُٹھایا اور زمین پر فینگ کے بستر کے پاس رکھ دیا اور ان پر فینگ کا کشن ڈال دیا۔ ہرمائنی کا پیالہ فرش پر پہلے سے ٹوٹا پڑا تھا۔ فینگ دروازے کے پاس اچھل کود کر رہا تھا اور بھونک رہا تھا۔ ہیگرڈ آگے بڑھا اور اپنے پاؤں سے اُسے ایک طرف دھکیلتے ہوئے دروازہ کھولا۔

پروفیسر امبریج اپنے سبز اونی فر والے کوٹ اور سبز رنگ کا پنکھ والی ہیٹ پہنے دروازے پر کھڑی تھیں۔ ان کے ہونٹ سردی کی شدت سے سکڑے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ اپنے سامنے دیو ہیکل ہیگرڈ کو دیکھ کر وہ ایک قدم پیچھے ہٹیں اور کمر کے بل جھکتے ہوئے اپنا چہرہ اوپر اُٹھایا تا کہ وہ ہیگرڈ کی شکل دیکھ سکیں۔ کیونکہ ان کا چہرہ بمشکل اس کی ناف تک آ پا رہا تھا۔

''اوہ......'' انہوں نے لمبی سانس کھینچتے ہوئے کہا۔ جیسے کسی اجنبی سے بات کر رہی ہوں۔ ''تو تم ہی ہیگرڈ ہو؟''

وہ کسی جواب کا انتظار کئے بغیر ہی جھونپڑے کے اندر داخل ہو گئیں اور ان کی چمکتی ہوئی آنکھیں کمرے کے کونے کونے تک پہنچ

کر باریک بینی سے جائزہ لینے لگیں۔

''پیچھے ہٹو واہیات کتے......'' انہوں نے فینگ کی طرف اپنے ہینڈ بیگ کو اچھالتے ہوئے کہا جو ان پر اچھل اچھل کر چھلانگیں لگا رہا تھا اور ان کا چہرہ چاٹنے کی کوشش کر رہا تھا۔

''دیکھئے! ہم آپ سے کوئی بدتمیزی نہیں کرنا چاہتے۔'' ہیگرڈ نے ان کی طرف دیکھتے ہوئے سرد لہجے میں کہا۔ اسے فینگ کو واہیات کہنے پر شاید غصہ آ گیا تھا۔ ''مگر آپ کون ہیں؟''

''میرا نام ڈولرس امبریج ہے......''

ان کی آنکھیں پورے جھونپڑے کا بدستور معائنہ کر رہی تھیں۔ دوبارہ ان کی نگاہ اس کونے پر بھی گئی جہاں وہ تینوں غیبی چوغے کے نیچے چھپے سینڈوچ بنے ہوئے تھے۔

''ڈولرس امبریج......؟'' ہیگرڈ نے دُہرایا۔ ''جہاں تک ہمیں یاد پڑتا ہے کہ آپ تو محکمے میں ملازمت کرتی ہیں...... کیا آپ فج کے ساتھ معاونت نہیں کرتی ہیں؟''

''میں وزیر جادو کی خصوصی نائب میر منشی کے فرائض انجام دیتی تھی۔'' پروفیسر امبریج نے جھونپڑے میں چاروں طرف چکر کاٹتے ہوئے کہا۔ ان کی نظریں دیوار پر لٹکے ہوئے بڑے تھیلے سے لیکر گیلے سفری چوغے تک تمام چھوٹی بڑی چیزوں کا مشاہدہ کر رہی تھیں۔ ''اب میں یہاں پر تاریک جادو سے تحفظ کے فن کی استاد مقرر ہوں......''

''آپ یقیناً دلیر خاتون ہیں۔'' ہیگرڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''اس عہدے پر کام کرنے کی خواہش کم ہی لوگ کرتے ہوں گے......''

''اس کے علاوہ میں ہوگورٹس میں محتسب اعلیٰ بھی مقرر کی گئی ہوں......'' امبریج نے کہا اور ایسا اظہار کیا جیسے انہوں نے ہیگرڈ کی بات سنی نہ ہو۔

''اس سے کیا مراد ہے؟ میں سمجھا نہیں......'' ہیگرڈ نے تیوریاں چڑھا کر کہا۔

''میں بھی تو یہی پوچھنا چاہ رہی ہوں......'' امبریج نے کہا اور فرش پر ٹوٹے ہوئے کپ کی طرف اشارہ کیا جو ہرمائنی کے ہاتھ سے چھوٹ کر ٹوٹ گیا تھا۔

''اوہ......'' ہیگرڈ نے چونک کر کہا اور بے بس نظروں سے اس کونے کی طرف دیکھا جہاں وہ تینوں غیبی چوغے کے نیچے چھپے ہوئے تھے۔ ''اوہ ہاں!...... فینگ نے ہم پر چھلانگ لگا دی، ہم چونکہ چائے پی رہے تھے، اس لئے وہ پیالہ ہمارے ہاتھ سے نکل کر ٹوٹ گیا۔ ظاہر ہے ہمیں دوسرے پیالے میں چائے پینا پڑی......'' ہیگرڈ نے اپنے ایک ہاتھ سے اس پیالے کی طرف اشارہ کیا جس میں وہ چائے پی رہا تھا۔ اس ایک ہاتھ ابھی تک اس کے چہرے پر ڈریگن کے گوشت کے ٹکڑے پر جما ہوا تھا جس نے اس کا نصف

چہرہ چھپا رکھا تھا۔ امبرتج اب اس کے مدمقابل آ کھڑی ہوئی تھیں۔ وہ اب جھونپڑے کے بجائے اس کی طرف متوجہ ہو گئیں۔ وہ اس کے بگڑے حلیئے پر شک بھری نظروں سے غور سے دیکھنے لگیں۔

''مجھے اندر سے کچھ آوازیں سنائی دی تھیں......؟'' انہوں نے آہستگی سے کہا۔

''ہم اپنے کتے فینگ سے باتیں کر رہے تھے۔'' ہیگرڈ نے تلخی سے جواب دیا۔

''اور......وہ بھی تم سے باتیں کر رہا تھا، ہے نا؟''

''بالکل......ایک طرح سے!'' ہیگرڈ نے تھوڑی بے چینی سے کہا۔ ''اسی لئے ہم یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ فینگ درحقیقت انسان جیسا ہی ہے مگر لوگ ہنستے ہیں......''

''سکول سے تمہارے جھونپڑے تک برف میں تین لوگوں کے آنے کے پاؤں کے نشان موجود ہیں؟'' امبرتج نے ریشمی ملائمیت سے کہا۔

ہرمائنی کے منہ سے آہ نکل گئی۔ ہیری نے سرعت سے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔ یہ تو خوش قسمتی رہی کہ اسی وقت فینگ پروفیسر امبرتج کے قریب پہنچ کر اس کے چوغے کو منہ لے کر اپنی طرف کھینچنے لگا۔ جس پر ان کی توجہ فینگ کی طرف بٹ گئی اور انہیں ہرمائنی کی دھیمی آہ کی آواز سنائی نہ دے پائی۔

''پیچھے ہٹو......'' انہوں نے فینگ کو ہینڈ بیگ مارتے ہوئے کہا۔

''اس بارے میں ہم کچھ نہیں کہہ سکتے کیونکہ ہم تو ابھی ابھی واپس لوٹے ہیں۔'' ہیگرڈ نے اپنے سفری چوغے اور گیلے تھیلے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ''ممکن ہے کہ کوئی ہم سے ملنے کیلئے یہاں آیا ہو مگر ہم اسے نہ مل پائے...... یہ بھی ممکن ہے کہ کچھ شرارتی بچے سکول سے اس طرف آئے ہوں۔''

''مگر تمہارے جھونپڑے سے واپس لوٹنے کے نشانات بالکل دکھائی نہیں دے رہے ہیں۔'' امبرتج نے شک بھری نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہم......ہم اس بارے میں کچھ نہیں جانتے کہ ایسا کیوں ہے، ممکن ہے کہ وہ جو کوئی بھی تھے، سکول کے بجائے کہیں اور چلے گئے ہوں......'' ہیگرڈ نے ہکلاتے ہوئے جواب دیا۔ اس کے چہرے پر گھبراہٹ پھیل گئی تھی اور اس نے لاشعوری پر اس کونے کی طرف دیکھا۔ جہاں ہیری، رون اور ہرمائنی موجود تھے، ایسا لگا جیسے وہ ان سے مدد مانگ رہا ہو......

امبرتج پیچھے ہٹی اور پورے جھونپڑے میں گھوم کر باریک بینی سے دوبارہ جائزہ لینے لگی۔ انہوں نے جھک کر پلنگ کے نیچے جھانک کر دیکھا اور پھر ہیگرڈ کی الماری کا کواڑ کھول کر اندر نظر ڈالی۔ وہ چلتی ہوئی اس کونے میں بھی آئیں جہاں وہ تینوں موجود تھے۔ صرف ایک ہی انچ کے فاصلے پر وہ واپس لوٹ گئیں۔ یہ الگ بات تھی، انہیں اپنے بالکل سامنے دیکھ کر ان تینوں کی سانسیں خشک ہو گئی

تھیں۔ ہیری کا پیٹ اندر کی طرف کھنچا ہوا تھا۔ ہیگرڈ عام طور پر کھانا بنانے کیلئے جس بڑی کڑاہی کا استعمال کرتا تھا، اس میں ہوشیاری سے دیکھنے کے بعد پروفیسر امبریج واپس مڑیں اور ہیگرڈ کی طرف دیکھتے ہوئے بولیں۔

''تمہیں کیا ہوا ہے...... یہ چوٹوں اور زخموں کے نشان کیسے ہیں؟''

ہیگرڈ کی گھبراہٹ مزید بڑھ گئی اور اس کے ہاتھ کی گرفت کمزور پڑ گئی۔ ڈریگن کے گوشت کا ٹکڑا اس کے چہرے سے ہٹ گیا جو ہیری کے خیال کے مطابق ایک سنگین غلطی تھی کیونکہ اب اس کی آنکھ کے چاروں طرف سوجی ہوئی جلد اور چوٹوں کے گہرے نشان زیادہ واضح دکھائی دینے لگے تھے۔ صرف یہی نہیں بلکہ اس کے چہرے کے تازہ زخم اور بہتا ہوا خون بھی صاف نظر آ رہا تھا۔ وہ نقاہت بھرے لہجے میں بولا۔ ''ہمارے ساتھ کچھ دیر پہلے ایک حادثہ پیش آ گیا تھا......''

''کس طرح کا حادثہ......؟''

''ہم گر گئے تھے......''

''تم گر گئے تھے......؟'' امبریج نے ٹھنڈی مگر سخت آواز میں پوچھا۔

''بالکل...... ہم ایک دوست کے اُڑن گھوڑے پر سوار تھے۔ ہم بھاری ڈنڈے پر نہیں اُڑ سکتے ہیں۔ آپ ہمارے ڈیل ڈول کو تو دیکھ ہی سکتی ہیں، ہمیں نہیں لگتا ہے کہ کوئی بھی بھاری ڈنڈا ہمارا وزن سنبھال سکتا ہو۔ ہمارا دوست اُڑن گھوڑوں کو پالتا ہے۔ مجھے معلوم نہیں کہ آپ نے انہیں دیکھا ہے یا نہیں...... وہ ہاتھی جتنے بڑے اور مضبوط پروں والے ہوتے ہیں۔ ہم ان کی سواری کا مزہ لینا چاہتے تھے اور ہمیں صحیح اندازہ نہیں......''

''مگر تم گئے کہاں تھے......؟'' ہیگرڈ کی تمہید کو بھانپتے ہوئے پروفیسر امبریج نے اس کی بات کاٹتے ہوئے پوچھا۔

''ہم گئے......'' ہیگرڈ گڑبڑا سا گیا۔

''کہاں تھے......؟'' امبریج نے اس کے ادھورے جملے کو مکمل کرتے ہوئے کہا۔ ''سہ ماہی کو شروع ہوئے دو مہینے گزر چکے ہیں۔ ایک عارضی نگران استاد کو تمہاری کلاسیں لینا پڑ رہی ہیں۔ تمہارا کوئی بھی ساتھی استاد مجھے تمہارے کسی ٹھکانے کے بارے میں بتا نہیں پایا اور نہ تم اپنا کوئی پتہ یہاں چھوڑ کر گئے تھے۔ ایسا کچھ بھی نہیں تھا کہ تم سے رابطہ ممکن ہو پاتا...... تم کہاں گئے تھے......؟''

کچھ دیر خاموشی چھائی رہی جس میں ہیگرڈ اپنی سوجی ہوئی آنکھ سے انہیں گھورتا رہا۔ ہیری کو اس کے دماغ کے تیزی سے کام کرنے کی سنسناہٹ کا احساس ہو رہا تھا۔

''شش...... شائد آپ کو عجیب لگے کہ ہم...... ہم اپنی صحت ٹھیک کرنے گئے تھے......''

''صحت ٹھیک کرنے......'' پروفیسر امبریج نے دہرایا۔ ان کی آنکھیں ہیگرڈ کے زخمی اور سوجن سے بھرے چہرے کو ٹٹولتی رہیں جس پر ڈریگن کا خون آہستہ آہستہ ٹپک کر اس کی میلی قمیض کو داغ دار کر رہا تھا۔ ''اوہ اچھا......''

''بالکل.....تھوڑی تازہ ہوا کھانے کیلئے.....''ہیگرڈ نے سنبھل کر کہا۔

''اوہ ہاں! میں تو بھول ہی گئی تھی کہ ہوگورٹس کی چابیوں اور کھلے میدان کے چوکیدار کو تازہ ہوا تو مشکل سے ہی میسر ہوتی ہوگی۔''امبریج نے شیریں انداز میں طنز کرتے ہوئے کہا۔ہیگرڈ کے چہرے کا وہ حصہ جو سیاہ یا ارغوانی نہیں تھا، غصے سے سرخ دکھائی دینے لگا۔

''میرا مطلب ہے کہ تبدیلی ہوا اور پانی تھا.....''

''تم پہاڑ پر گئے تھے.....''امبریج نے اس کی بات ان سنی کرتے ہوئے کہا۔

ہیری نے متوحش انداز میں سوچا کہ وہ حقیقت جانتی ہے......

''پہاڑ.....''ہیگرڈ نے دُہرایا وہ تیزی سے آگے کا جملہ سوچ رہا تھا۔''کیا یہاں پہاڑوں کی کمی ہے،ہمیں تو کھلی فضا کی ضرورت تھی، ہمارے لئے شمالی فرانس زیادہ موزوں تھا۔چلچلاتی دھوپ اور سمندر کی مرطوب آب و ہوا.....''

''ہونہہ.....''امبریج نے گہری سانس بھری۔''مگر تمہاری جلد تو سورج سے کی تمازت سے جھلسی ہوئی نہیں دکھائی دے رہی ہے۔''

''بالکل.....گرمیاں گزرے بھی عرصہ ہو چکا ہے......اس کے علاوہ ہماری جلد عام لوگوں کے مقابلے میں زیادہ حساس نہیں ہے۔''ہیگرڈ نے اپنے چہرے پر مسکراہٹ بکھیرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ہیری نے اب جا کر غور کیا کہ اس کے منہ میں سے دو دانت بھی غائب تھے۔امبریج نے اس کی طرف سرد نگاہوں سے دیکھا جس سے اس کی مسکراہٹ دھیمی پڑ گئی۔پھر انہوں نے اپنے ہینڈ بیگ کو اپنے کندھے پر تھوڑا اوپر کھسکایا اور بولیں۔''میں وزیر جادو کو تمہاری تاخیری واپسی کے بارے میں کل ہی مطلع کر دوں گی۔''

''مجھے کوئی اعتراض نہیں.....''ہیگرڈ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''تمہیں یہ معلوم ہو جانا چاہئے کہ ایک محتسب اعلیٰ ہونے کے ناطے یہ میرے بدقسمتی سے بنیادی فرائض میں شامل ہے کہ میں اپنے ساتھی اساتذہ کے معمولات کی چھان بین کروں،اس لئے میرا کہنا ہے کہ ہماری جلد ہی دوبارہ ملاقات ہوگی.....''امبریج نے کہا اور مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گئیں۔

''آپ ہماری چھان بین کر رہی ہیں.....؟''ہیگرڈ نے گم صم لہجے میں کہا۔اس کا چہرہ دیکھ کر محسوس ہوتا تھا کہ اسے انکوائری کا سن کر گہرا جھٹکا لگا تھا۔

''اوہ بالکل.....''امبریج نے آہستگی سے کہا اور پھر اپنا ہاتھ دروازے کے دستے پر رکھ اس کی طرف پلٹ کر دیکھتے ہوئے بولیں۔''محکمے نے یہ عزم کر لیا ہے کہ وہ ان تمام اساتذہ کو سکول سے رخصت کر دے گا جو اپنے اپنے عہدے کی قابلیت نہیں رکھتے...... شب بخیر ہیگرڈ!''

وہ باہر نکل گئیں اور اپنے عقب میں دروازے کو زور سے بند کر گئیں۔ ہیری اپنا غیبی چوغہ اتارنے ہی والا تھا کہ ہرمائنی نے جلدی سے اس کی کلائی پکڑ لی۔

''ابھی نہیں...... ہوسکتا ہے کہ وہ ابھی نہ گئی ہوں؟'' اس نے اس کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

ہیگرڈ بھی اسی معاملے میں ہی سوچ رہا تھا۔ وہ تیزی سے دروازے کے پہلو والی کھڑکی کی طرف بڑھا اور اس نے پردے میں اپنی انگلی ڈال کر اسے ایک انچ سرکا کر باہر کا جائزہ لیا۔

''وہ سکول کی طرف جا رہی ہے......'' ہیگرڈ نے آہستگی سے کہا۔ ''اوہ خدایا!...... یہ میں کیا سن رہا ہوں...... اساتذہ کی چھان بین ہو رہی ہے...... لیکن ایسا کس لئے؟''

''تم نے صحیح سنا ہیگرڈ!'' ہیری نے چوغہ کھینچتے ہوئے کہا۔ ''ٹراؤلینی تو پہلے ہی آزمائشی ملازمت پر ہیں، اگر وہ انہیں مطمئن نہ کر پائیں تو انہیں نکال دیا جائے گا......''

''ہونہہ......'' ہرمائنی نے گہری سانس لیتے ہوئے پوچھا۔ ''ہیگرڈ اب یہ بتاؤ کہ تم کلاس میں کیا کیا موضوعات پڑھانے کا منصوبہ بنا رہے ہو؟''

''اس کے بارے میں پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں۔ ہم نے بہت ساری چیزیں سوچ رکھی ہیں۔'' ہیگرڈ نے مسکراتے ہوئے کہا اور ڈریگن کے گوشت کو میز سے اُٹھا کر دوبارہ اپنی سوجی ہوئی آنکھ پر چپکا لیا۔ ''ہم نے تمہارے او ڈبلیو ایل کے امتحانات کیلئے دو تین خاص جادوئی جاندار بچا کر رکھے تھے۔ تم دیکھ لینا کہ وہ واقعی خاص اہمیت کے حامل ہیں......''

''اوہ...... کس نوعیت کے خاص جانور؟'' ہرمائنی نے جھجکتے ہوئے پوچھا۔

''اس بارے میں ہم ابھی کچھ نہیں بتائیں گے۔'' ہیگرڈ نے اپنی خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ ''ہم انہیں پہلے ہی بتا کر آنے والوں دنوں کی دلچسپی ختم نہیں کریں گے۔''

''دیکھو ہیگرڈ!'' ہرمائنی نے نہایت متفکرانہ انداز میں سنجیدگی سے کہا۔ اس کے چہرے پر کوئی ڈرامائی کیفیت موجود نہ تھی۔ ''اگر تم کلاس میں کسی خطرناک جانور کو لے آئے تو پروفیسر امبریج اس سے زیادہ خوش نہیں ہوں گی......''

''خطرناک......'' ہیگرڈ نے اسے محبت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ''بیوقوفوں والی باتیں مت کرو! میں تم لوگوں کو کوئی خطرناک چیز نہیں دوں گا۔ میرا مطلب ہے کہ وہ اپنا خیال خود رکھ سکتے ہیں......''

''ہیگرڈ! تمہیں امبریج کی انکوائری میں ہر قیمت پر کامیاب ہونا ہے۔'' ہرمائنی نے گہری سنجیدگی سے کہا۔ ''اور اس کامیابی کو حاصل کرنے کیلئے یہ زیادہ بہتر رہے گا، وہ کچھ ایسا دیکھیں کہ تم ہمیں گھڑ گارد اور تیندوی بلی کی دیکھ بھال کرنا پڑھا رہے ہو، اس کے علاوہ قربس اور نارلس کے درمیان فرق کرنا سکھا رہے ہو۔''

’’مگر ہرمائنی! یہ چیزیں کچھ زیادہ دلچسپ نہیں ہیں۔‘‘ ہیگرڈ نے احتجاج کرتے ہوئے کہا۔’’ہمارے پاس جو جانور ہیں، وہ زیادہ زبردست ہیں، ہم انہیں برسوں سے پال رہے ہیں۔ہمیں لگتا ہے کہ پورے برطانیہ میں صرف ہمارے پاس ہی ان کا خاص الخاص ریوڑ ہے۔‘‘

’’ہیگرڈ!...... حالات کی نزاکت کو سمجھو!‘‘ ہرمائنی نے ملتجانہ لہجے میں کہا۔ اب اس کے چہرے پر واقعی ہوائیاں اُڑی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔’’امبریج ہراس استاد کو باہر نکالنے کیلئے کوئی نہ کوئی بہانہ ڈھونڈ رہی ہے جسے وہ ڈمبل ڈور کا وفادار اور حمایتی سمجھتی ہے۔ براہ کرم ہیگرڈ! ہم کوئی غیر دلچسپ چیز پڑھاؤ جو ہمارے اوڈبلیوایل میں آنے کے لائق ہو......‘‘

مگر ہیگرڈ نے جمائی لیتے ہوئے اس کی بات کو نظرانداز کر دیا اور اس نے کونے میں پڑے ہوئے دیوہیکل بستر کی طرف حسرت زدہ نظر ڈالی۔

’’دیکھو! دن کافی طویل تھا اور اب رات کی کافی بیت چکی ہے۔‘‘ اس نے ہرمائنی کے کندھے کو شفقت بھرے انداز میں تھپتھپایا۔ جس سے ہرمائنی کے گھٹنے مڑ گئے اور وہ دھم سے فرش پر گر گئی۔’’اوہ معاف کرنا......‘‘ اس نے جلدی سے ہرمائنی کے چوغے کو پکڑ کر اسے اوپر کھینچ لیا۔’’دیکھو! ہمارے بارے میں بلاوجہ سوچ سوچ کر ہلکان مت ہونا۔ ہم تم یہ سے یہ وعدہ کرتے ہیں کہ تمہاری کلاس کیلئے ایک بہترین سبق لے کر آئیں گے......زیادہ بہتر یہی ہے کہ تم لوگ اب واپس لوٹ جاؤ اور ہاں......اپنے پیچھے پیروں کے نشان مٹانا مت بھولنا......‘‘

’’مجھے نہیں لگتا کہ اسے تمہاری بات سمجھ آئی ہو۔‘‘ رون نے کچھ دیر بعد کہا جب وہ لوگ یہ جائزہ لینے کے بعد کہ راستہ صاف ہے، وہ تیزی سے گرتی ہوئی برف کے بیچ چل رہے تھے اور سکول کی عمارت کی طرف بڑھتے جا رہے تھے۔ اب ان کے عقب میں قدموں کے نشان بالکل نہیں دکھائی دے رہے تھے کیونکہ ہرمائنی کی چھڑی جادو سے انہیں معدوم کر رہی تھی۔

’’میں اس کے پاس کل دوبارہ جاؤں گی۔‘‘ ہرمائنی نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔’’اگر ضرورت پڑی تو میں اسے پوری سہ ماہی کی مکمل منصوبہ بندی تیار کر کے دوں گی۔ اگر وہ ٹراؤلینی کو برخاست کر دیں تو مجھے کوئی پرواہ نہیں......مگر میں انہیں ہیگرڈ کو کم از کم برخاست کرنے نہیں دوں گی......‘‘

☆☆☆☆

اکیسواں باب

# سانپ کی آنکھ

اتوار کی صبح ہرمائنی ایک بار پھر دوفٹ اونچی برف میں سے گرتی پڑتی ہیگرڈ کے جھونپڑے کی طرف گئی۔ ہیری اور رون بھی اس کے ساتھ جانا چاہتے تھے مگر ان کے ہوم ورک کا بوجھ اب پہاڑ کی اونچائیوں کو چھونے لگا تھا۔ اسی لئے انہیں اپنی بے چینی پر ضبط کا دامن باندھتے ہوئے گری فنڈر ہال میں ہی رُکنا پڑا۔ انہیں کھڑکی کے پار میدان سے آنے والی آوازوں اور قہقہوں کونظرانداز کرنے میں کافی مشکل پیش آرہی تھی۔ ہوم ورک کے فارغ طلباء وہاں جمی ہوئی جھیل کی سطح پر سکیٹنگ کرتے ہوئے کلکاریاں بھر رہے تھے اور خوب موج مستی کا لطف اُٹھا رہے تھے۔ لکڑی کے پتلے تختوں سے بنی ہوئی برف گاڑیوں پر پھسل رہے تھے۔ کھیلنے کی حد تک تو یہ سب ٹھیک تھا مگر جو چیز زیادہ پریشانی کا باعث تھی، وہ یہ تھی کہ وہ لوگ برف کے گولے بنا کر ان جادو کر کے انہیں گری فنڈر کے مینار کی طرف اچھال رہے تھے جو زوردار چھناکے کی آواز کے ساتھ کھڑکیوں پر لگ رہے تھے۔

بالآخر جب رون کی قوت برداشت جواب دے گئی تو اُٹھ کر کھڑکی کے پاس آیا اور کھڑکی کھول کر باہر نکال کر چیخ کر بولا۔ ''او بدتمیزو! میں پری فیکٹ ہوں......اگر اب برف ایک بھی گولا کھڑکی سے ٹکرایا تو......اووچ!''

اس نے تیزی سے اپنا سر اندر کرلیا۔ اس کے چہرے پر برف کا رُواں چپکا ہوا دکھائی دے رہا۔ ''وہ فریڈ اور جارج ہیں......'' اس نے کھڑکی کے کواڑ بند کرتے ہوئے بے بسی کے عالم میں کہا۔ ''گدھے کہیں کے......''

ہرمائنی دوپہر کے کھانے سے کچھ دیر قبل ہیگرڈ کے جھونپڑے سے واپس لوٹی۔ وہ کسی قدر کانپ رہی تھی اور کا چوغہ گھٹنوں تک گیلا ہورہا تھا۔

''کیا رہا؟......کیا تم نے اس کی کلاسوں کی منصوبہ بندی کردی۔'' اسے اندر داخل ہوتے ہوئے دیکھ کر رون نے بے تابی سے پوچھا۔

''میں نے تو پوری کوشش کی تھی......'' ہرمائنی مایوسی کے عالم میں آہ بھرتی ہوئی بولی اور ہیری کے پہلو والی نشست پر نڈھال سی ہو کر گر گئی۔ اس نے اپنی چھڑی باہر نکالی اور جھلائے ہوئے انداز سے اسے لہرایا۔ اس کی نوک سے گرم ہوا نکل نکلی اور اس کے گیلے

چوغے کو سکھانے لگی۔ ’’جب میں وہاں پہنچی تو وہ جھونپڑے میں موجود نہیں تھا۔ میں پورا نصف گھنٹہ اس کا دروازہ بجاتی رہی پھر وہ جنگل سے نکل کر وہاں آیا......‘‘

ہیری نے تاریک جنگل کا ذکر سن کر گہری آہ بھری کیونکہ اسے معلوم تھا کہ تاریک جنگل عجیب وغریب اور بھیانک درندوں سے بھرا پڑا تھا جو یقینی طور پر اس کی ملازمت پر بجلی بن کر گر سکتے تھے۔ اس نے پوچھا۔ ’’اس نے وہاں کیا چھپایا ہوا ہے؟......کیا تمہیں کچھ معلوم ہو پایا؟‘‘

’’نہیں......‘‘ ہرمائنی نے غمگین انداز میں بولی۔ ’’وہ کہتا ہے کہ وہ ہمیں دم بخود کر دینا چاہتا ہے۔ میں نے اسے امبریج کے بارے میں بتانے کی کافی کوشش بھی کی مگر وہ تو کچھ بھی سننے کو تیار نہیں ہے۔ وہ تو یہی اصرار کرتا رہا کہ کوئی بھی صحیح الذہن شخص قربس کو دیکھ کر اسے نارلس سمجھنے کی غلطی کر ہی نہیں سکتا۔ میرا خیال نہیں ہے کہ اس کے پاس ’کیمر‘ ہے......‘‘ اس نے ہیری اور رون کے چہروں پر دہشت کی سیاہی دیکھتے ہوئے اپنی بات آگے بڑھائی۔ ’’لیکن اس کے بارے میں یہ کہنے میں مغالطہ نہیں ہے کہ اس نے کہا تھا کہ اس کے انڈوں کا حصول ناممکن ہے...... میں نے اس سے کئی بار کہا ہے کہ وہ غروبلی پلانک کے طرزِ عمل کو اختیار کر لے، یہی اس کیلئے بہتر ثابت ہوگا......مگر سچ کہوں تو مجھے نہیں لگتا ہے کہ اس نے نصف گفتگو بھی سنی ہوگی۔ وہ کچھ عجیب سا مزاج دکھا رہا تھا......وہ اب بھی یہ بات بتانے کو تیار نہیں ہے کہ اسے وہ زخم اور چوٹیں کیسے لگی ہیں؟‘‘

اگلے دن بڑے ہال میں ناشتے کے وقت جب ہیگرڈ کی واپسی کا اعلان کیا گیا تو طلباء کی اکثریت نے اس کا استقبال بجھے ہوئے انداز سے کیا البتہ گری فنڈر کی میز پر فریڈ، جارج اور لی جارڈن جیسے کچھ طلباء نے خوشی سے گرجتے ہوئے ہیگرڈ کیلئے محبت کا اظہار کیا۔ گری فنڈر کے علاوہ ہفل پف کی میز سے بھی کئی طلباء نے بھاگ کر اس کے بھاری بھرکم ہاتھ میں مصافحہ کیا تھا۔ طلباء کی اکثریت نے لیونڈر براؤن اور پاروتی پاٹیل جیسی اُداسی کا اظہار کرتے ہوئے ایک دوسرے کی طرف بے بسی سے دیکھ کر اپنے سر ہلا دیئے۔ ہیری کو یہ بات اچھی طرح معلوم تھی کہ ان میں زیادہ تر لوگوں کو پروفیسر غروبلی پلانک کے پڑھانے کا انداز زیادہ پسند تھا۔ اس سے بری چیز تو یہ تھی کہ خود اس کے منتشر دماغ کا ایک چھوٹا سا خانہ اس حقیقت کو ظاہر کرنے کے درپے تھا کہ ان کے پاس ایک بہتر وجہ موجود تھی کہ غروبلی پلانک کی دلچسپ کلاس کا ایک اچھوتا پہلو یہ بھی تھا کہ وہاں کسی کو چوٹ پہنچنے کے خطرات بالکل نہیں پائے جاتے تھے۔

کافی خدشات اور کشمکش کے عالم میں ہیری، رون اور ہرمائنی منگل والے دن ہیگرڈ کے جھونپڑے کی طرف گئے۔ یخ بستہ موسم کی تلخی سے بچنے کیلئے انہوں نے موٹے اونی کپڑے پہن رکھے تھے۔ ہیری کے ذہن میں یہ سوال کلبلا رہا تھا کہ ہیگرڈ نجانے انہیں کیا پڑھانے والا ہے؟ اس کے علاوہ اسے یہ تشویش بھی لاحق تھی کہ اگر امبریج اچانک چھان بین کیلئے وہاں پہنچ جاتی ہے تو باقی طلباء خاص طور پر ملفوائے اور اس کے وفادار چیلے کیسا برتاؤ پیش کریں گے؟

بہرحال، جب وہ برفیلے میدان میں گرتے پڑتے ہیگرڈ کے پاس جا رہے تھے تو ان کے اردگرد محتسب اعلیٰ کا دور دور تک نام و

نشان نہیں تھا۔ ہیگرڈ جنگل کے کنارے پر تنہا کھڑا ان کا انتظار کر رہا تھا۔ اسے دیکھ کر انہیں کچھ زیادہ خوشگوار احساس نہیں ہوا۔ ہفتے کی رات کو چوٹیں ارغوانی رنگت کی تھیں ان اب سبزی مائل زرد رنگ چڑھ چکا تھا اور کچھ زخموں سے تو ابھی تک خون نکل رہا تھا۔ ہیری اس بات کو سمجھ نہیں پایا...... کیا ہیگرڈ پر کسی ایسے جاندار نے حملہ کیا تھا جس کا زہر اس کے زخموں کو بھرنے ہی نہیں دیتا تھا؟ اگرچہ ہیگرڈ اس الٹی تصویر کو مکمل کرنے کیلئے اپنے کندھے پر آدھ مری گائے جیسی کوئی چیز اُٹھائے کھڑا تھا۔

''خوش آمدید کلاس! آج ہم وہاں چلیں گے۔'' ہیگرڈ نے مسرور لہجے میں آتے ہوئے طلباء و طالبات کو بتایا اور اپنے عقب میں موجود تاریک جنگل کے درختوں کی طرف اشارہ کیا۔ ''وہاں کچھ زیادہ درخت تو ہیں مگر یہ بات سچ ہے کہ وہ اندھیری جگہوں کو زیادہ پسند کرتے ہیں۔''

''کون اندھیری جگہوں کو پسند کرتے ہیں۔'' ہیری کو قریب سے ملفوائے کی دہشت میں ڈوبی ہوئی آواز سنائی دی جو اپنے وفادار ساتھیوں کریب اور گوئل سے پوچھ رہا تھا۔ ''اس نے کیا کہا، کون اندھیرا پسند کرتے ہیں...... کیا تم نے کچھ سنا؟''

ہیری کو یاد آیا کہ اس سے پہلے ملفوائے صرف ایک ہی بار تاریک جنگل میں گیا تھا۔ اس وقت اس نے بہت زیادہ دلیری کا مظاہر نہیں کیا تھا۔ اس کی کیفیت پر وہ زیر لب مسکرایا۔ کیوڈچ میچ کے بعد ہر وہ چیز، جس سے ملفوائے کی ٹانگیں کانپنے لگتی تھیں، اس کیلئے ہیری ہمہ تن تیار رہتا تھا۔

''سب لوگ تیار......'' ہیگرڈ نے طلباء کے سہمے اور ستے ہوئے چہرے دیکھ کر چہک کر کہا۔ ''ٹھیک ہے، ہم نے جنگل کی سیر کو تمہارے پانچویں سال کیلئے بچا رکھا تھا۔ ہمارا خیال ہے کہ ہم ان جانداروں کو ان کے قدرتی ماحول میں دیکھنے کیلئے چلتے ہیں۔ ہم تم لوگوں کو آج جس جاندار کے بارے میں بتانے جا رہے ہیں وہ نہایت ہی نایاب النسل ہیں۔ ہمارا یقین ہے کہ شاید پورے برطانیہ میں ہم ہی وہ اکلوتے فرد ہیں، جس نے انہیں پالتو بنانے میں بھرپور کامیابی حاصل کی ہے۔''

''تمہیں اس بات کا پورا یقین ہے کہ تم نے انہیں صحیح معنوں میں پالتو بنا لیا ہے؟'' ملفوائے نے پوچھا۔ جس کی آواز پہلے سے زیادہ خوف سے لرزتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔ ''دیکھو! ایسا پہلی بار نہیں ہوگا، جب تم بے لگام خطرناک جنگلی جانوروں کو کلاس میں لاؤ گے۔ ہے نا؟''

سلے درن کے طلباء اس کی حمایت میں بڑبڑانے لگے۔ گری فنڈر کے بھی کچھ طلباء کو دیکھ کر یہی محسوس ہوا کہ وہ بھی یہی سوچ رہے ہوں کہ ملفوائے کی بات کسی حد تک درست ہی تھی۔

''جب میں نے کہا کہ وہ پالتو ہیں تو وہ پالتو ہی ہیں......'' ہیگرڈ نے تیوریاں چڑھا کر کہا اور اپنے کندھے پر مردہ گائے کے جسم کو کچھ اونچا اُٹھایا۔

''یہ تمہارے چہرے کو کیا ہوا ہے؟'' ملفوائے نے گہرے لہجے میں پوچھا۔

''تمہیں اس سے کچھ سرکار نہیں ہونا چاہئے۔'' ہیگرڈ نے غصے سے کہا۔''اب اگر تم لوگوں کے سوال جواب ختم ہو گئے ہوں تو کیا ہم جنگل کی سیر پر چلیں...... ہمارے پیچھے آجاؤ......''

وہ گھوما اور سیدھا جنگل کی طرف چل پڑا۔اس کے پیچھے پیچھے جانے کیلئے کسی کے دل میں کوئی زیادہ خواہش نہیں دکھائی دیتی تھی۔ ہیری نے رون اور ہرمائنی کی طرف دیکھا۔جنہوں نے آہ بھرتے ہوئے اپنے سر ہلائے اور پھر وہ تینوں ہیگرڈ کے تعاقب میں چل پڑے۔باقی طلباء بھی نہ چاہتے ہوئے بھی ان کے پیچھے پیچھے چلنے لگے۔

وہ تقریباً دس منٹ تک جنگل میں چلتے رہے۔ بالآخر وہ ایسی جگہ پر پہنچ گئے جہاں گھپ اندھیرا پھیلا ہوا تھا اور زمین تک صحیح طرف سے نظر نہیں آرہی تھی۔ایک ہنکار بھرتے ہوئے ہیگرڈ نے مردہ گائے زمین پر پٹخ دی اور پیچھے ہٹ کر اس نے اپنا چہرہ طلباء کی طرف گھمایا۔زیادہ تر طلباء درختوں کے پیچھے سے اس کی طرف آتے ہوئے دکھائی دیئے۔وہ گھبرائے ہوئے انداز میں اپنے اردگرد دیکھ رہے جیسے انہیں دھڑکا لگا ہو کہ کوئی خطرناک درندہ ان پر حملہ آور نہ ہو جائے۔

''سب لوگ قریب آجاؤ...... اور قریب آجاؤ......'' ہیگرڈ نے انہیں حوصلہ دلاتے ہوئے کہا۔''دیکھو! وہ جاندار گوشت کی بو پاتے ہی اس طرف کھنچے چلے آنا شروع ہو جائیں گے مگر انہیں کچھ جلدی بلا لیتے ہیں۔انہیں یہ جان کر اچھا محسوس ہوگا کہ ہم انہیں بلا رہے ہیں......''

ہیگرڈ نے مڑ کر اپنے چہرے پر پھیلے بالوں کو پیچھے کی طرف ہٹایا اور سر ہلاتے ہوئے اس نے اپنے حلق سے ایک عجیب سی آواز نکالی۔جو ان اندھیرے درختوں کے بیچ میں ڈراؤنی چڑیوں کی چہچہاہٹ جیسی محسوس ہوئی۔اس شور کو سن کر کوئی بھی نہیں ہنس پایا۔گری فنڈر کے طلباء تو اتنے خوفزدہ تھے کہ ان کے منہ سے چوں چراں تک نہیں ہو رہی تھی۔ ہر کوئی اپنی اپنی جگہ سہا کھڑا تھا......

ہیگرڈ نے ایک بار پھر اسی طرح کی آواز نکالی۔ پھر ایک منٹ یونہی گزر گیا،جس کے دوران تمام طلباء اپنے اردگرد اور پیچھے مڑ کر دیکھتے رہے تاکہ جو بھی چیز آرہی ہو، وہ اس کی پہلی جھلک دیکھ سکیں اور پھر جب ہیگرڈ نے تیسری بار اپنے بالوں کی لٹوں کو پیچھے ہٹاتے ہوئے اپنے دیوہیکل سینے کو پھیلایا تو ہیری نے رون کو کہنی مار کر ان دو خمیدہ درختوں کے درمیانی حصے کی طرف اشارہ کیا۔

اندھیرے میں دو ویران، سفید، چمکتی ہوئی آنکھیں آہستہ آہستہ بڑی ہوتی جا رہی تھیں۔ کچھ ہی لمحوں بعد ڈریگن کے خدوخال جیسے چہرے اور گردن والے، بڑے بڑے سیاہ پنکھوں والے گھوڑے کا تاریک ڈھانچہ وہاں نمودار ہوا جس کے بدن ہڈیاں ہی ہڈیاں دکھائی دے رہی تھیں اور گوشت کا نام ونشان نہ تھا۔اس نے اپنے سامنے کھڑے ڈھیر سارے طلباء کی طرف گھور کر دیکھا اور اس نے اپنی لمبی سیاہ دُم لہرائی۔وہ آگے بڑھا اور جھک کر گائے کے مردہ جسم کو اپنے نوکیلے دانتوں سے بھنبھوڑنے لگا۔

ہیری کو اس وقت کافی اطمینان محسوس ہو رہا تھا کہ بالآخر یہ واقعی موجود ہی تھے،اس کا کوئی تخیل یا وہم نہیں تھے۔اس نے خواب میں بھی یہ نہیں سوچا تھا کہ ہیگرڈ بھی ان کے بارے میں جانتا ہوگا۔اس نے مسرت آمیز نظروں سے رون کی طرف دیکھا۔لیکن رون تو

ابھی تک درختوں کے بیچ چاروں طرف یوں دیکھ رہا تھا جیسے اسے انتظار ہو کہ وہ کب آئیں گے؟

''ہیگر ڈ انہیں بلانے کیلئے دوبارہ آواز کیوں نہیں لگا رہا ہے......؟'' اس نے الجھے ہوئے لہجے میں سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

ہیری نے چونک کر دوسرے لوگوں کی طرف دیکھا۔ زیادہ تر طلباء کے چہروں پر رون جیسی ہی کیفیت دکھائی دے رہی تھی اور کسی جانور کے نہ آنے پر گھبراہٹ کا شکار ہو رہے تھے۔ وہ اب بھی خود سے چند فٹ کے فاصلے پر کھڑے گھوڑے کے ڈھانچے کو دیکھنے کے بجائے ادھر ادھر دیکھ رہے تھے۔ صرف دو طلباء کو دیکھ کر ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ وہ واقعی انہیں دیکھ رہے ہوں۔ ان کی نگاہیں اس عجیب الخلقت جانور پر جمی ہوئی محسوس ہوتی تھی۔ ان میں سے ایک سلے درن کا دبلا پتلا لڑکا تھا جو گوئل کے ٹھیک پیچھے کھڑا اس گھوڑے کو گوشت بھنبھوڑتا ہوا دیکھ رہا تھا اور اس کے چہرے پر بدمزگی اور کراہیئت کے جذبات پھیلے ہوئے تھے۔ جبکہ دوسرا نیول تھا جس کی آنکھیں اس کی لمبی اور سیاہ لہراتی دُم کو دیکھ رہی تھیں۔

''اوہ یہ لو...... ایک اور بھی آ گیا۔'' ہیگر ڈ نے فخریہ انداز سے کہا۔ ہیری نے دیکھا کہ درختوں کے درمیان اندھیری جگہ سے دوسرا سیاہ ڈھانچہ نما گھوڑا نمودار ہوا۔ اس نے چمڑے جیسے کھردرے پنکھ اپنے پہلو میں سمیٹ رکھے تھے۔ وہ اپنے ساتھی کے پہلو میں آ کر مردہ گائے کا دوسرا حصہ ادھیڑنے لگا۔

''اب تم لوگ اپنے اپنے ہاتھ اُٹھا کر بتاؤ...... تم میں سے کون کون انہیں دیکھ سکتا ہے؟''

ہیری کے ذہن میں عجیب سی مسرت پھیلنے لگی کہ وہ بالآخر ان عجیب ڈھانچوں جیسے گھوڑوں کی اسراریت کو سمجھنے ہی والا ہے۔ اس نے اپنا ہاتھ اُٹھا دیا۔ ہیگر ڈ نے اس کی طرف دیکھا۔

''ہاں...... ہاں! ہم جانتے ہیں کہ تم انہیں دیکھ سکتے ہو ہیری!'' اس نے سنجیدگی سے کہا۔ ''اور تم بھی نیول؟...... اور......''

''معاف کرنا ہیگر ڈ!'' ملفوائے نے طنزیہ کاٹ دار لہجے میں کہا۔ ''یہ تو بتا دو کہ ہمیں کون سا جانور دیکھنا چاہئے؟''

ہیگر ڈ دھیما سا مسکرایا اور اس نے زمین پر پڑی ہوئی مردہ گائے کی طرف اشارہ کیا۔ تمام طلباء کی نظریں زمین پر پڑی ہوئی مردہ گائے کی طرف جھک گئیں۔ وہ کچھ سیکنڈ تو اسے گھورتے رہے، پھر کئی طلباء کے منہ سے آہ نکل گئی۔ پاروتی تو چیخ اُٹھی۔ ہیری فوراً سمجھ گیا کہ ایسا کیوں ہوا ہوگا؟ گائے کے مردہ جسم سے گوشت کے پارچے خود بخود ہوا میں اُٹھ کر غائب ہو رہے تھے اور یہ دیکھنا کافی عجیب اور خوفناک محسوس ہو رہا ہوگا......

''مگر یہ کون کر رہا ہے......؟ اسے کون کھا رہا ہے؟'' پاروتی لرزتی ہوئی آواز میں بولی۔ وہ سب سے پیچھے والے درخت کی اوٹ میں جا چھپی تھی۔

''اُڑن گھڑ پنجر......'' ہیگر ڈ نے فخریہ لہجے میں انہیں بتایا۔ اسی لمحے ہرمائنی کے منہ سے 'اوہ' کی آواز نکل گئی۔ جیسے وہ سمجھ چکی ہو۔

''اُڑن گھڑ پنجر...... ہوگورٹس میں ان کا پورا ریوڑ موجود ہے، تم میں سے اُڑن گھڑ پنجر کے بارے میں کون جانتا ہے......؟''

''لیکن...... وہ تو حقیقت میں...... سچ مچ منحوس ہوتے ہیں۔'' پاروتی میں نے دہشت زدہ لہجے میں کپکپاتی ہوئی آواز میں کہا۔

''جو لوگ بھی انہیں دیکھتے ہیں، ان کے ساتھ طرح طرح کے خوفناک حادثات ہوتے ہی رہتے ہیں...... پروفیسر ٹراؤلینی نے مجھے ایک بار ان کے بارے میں بتایا تھا......''

''نہیں...... نہیں ایسا کچھ نہیں ہے۔'' ہیگرڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''یہ تو محض من گھڑت توہمات ہیں۔ وہ کسی طرح سے منحوس نہیں ہوتے ہیں۔ وہ نہایت سمجھدار اور قابل استعمال ہوتے ہیں۔ یہ سچ ہے کہ اس ریوڑ کو کچھ زیادہ کام نہیں کرنا پڑتا ہے۔ ان کا استعمال تو خاص طور پر سکول کی بگھیوں کو کھینچنے کیلئے کیا جاتا ہے۔ ڈمبل ڈور تقاب اُڑان نہیں بھرنا چاہتے ہیں تو وہ کبھی کبھار ان پر سواری کرنے کا لطف اُٹھاتے ہیں۔ یہ کافی طویل مسافت کیلئے نہایت کارآمد ثابت ہوتے ہیں...... لو دیکھو! دو اور آگئے ہیں......''

ہیری نے دیکھا کہ دو گھڑ پنجر خاموشی سے چلتے ہوئے درختوں کے تاریک جھنڈ سے نمودار ہوئے۔ ان میں سے ایک تو پاروتی پاٹیل کے بالکل قریب سے ہی گزرا تھا جو دہشت سے کانپتی ہوئی درخت سے بری طرح لپٹ گئی تھی۔ ''میرا خیال ہے کہ مجھے کسی نادیدہ چیز نے چھوا ہے...... مجھے یقین ہے کہ وہ منحوس میرے پاس ہی کہیں موجود ہیں......''

''پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، وہ تمہیں چوٹ نہیں پہنچائیں گے۔'' ہیگرڈ نے اس کی ہمت بڑھاتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے، اب ہمیں کون یہ بتا سکتا ہے کہ کچھ لوگ تو انہیں دیکھ سکتے ہیں اور کچھ لوگوں کو یہ بالکل دکھائی نہیں دیتے ہیں، ایسا کیوں ہے؟''

ہرمائنی نے فوراً اپنا ہاتھ کھڑا کر دیا۔

''ہم جانتے تھے...... ہاں بتاؤ!'' ہیگرڈ نے اس کی طرف مسکرا کر دیکھتے ہوئے کہا۔

''اُڑن گھڑ پنجر کو صرف وہی لوگ دیکھ سکتے ہیں جنہوں نے اپنی آنکھوں کے سامنے کسی کو مرتے ہوئے دیکھا ہو......''

''بالکل صحیح کہا......'' ہیگرڈ نے بھرپور سنجیدگی سے کہا۔ ''گری فنڈر کو دس پوائنٹس!''

''اونہہ ہونہہ......''

اور بالآخر پروفیسر امبریج وہاں پہنچ ہی گئی تھیں۔ وہ ہیری سے کچھ ہی فٹ دور کھڑی تھیں۔ انہوں نے اپنا سبز اوور کوٹ اور سبز چوڑا ہیٹ پہن رکھا تھا۔ ان کے ہاتھوں میں ان کا کلپ بورڈ بالکل تیار دکھائی دیتا تھا۔ ہیگرڈ نے پہلے کبھی ان کی یہ مخصوص آواز کبھی نہیں سنی تھی۔ کچھ پریشان دکھائی دیا اور سب سے قریب گھڑ پنجر کو یوں غور سے دیکھنے لگا جیسے وہ آواز اسی میں سے نکلی ہو۔

''اونہہ ہونہہ......''

''اوہ آپ...... آیئے!'' ہیگرڈ نے مسکراتے ہوئے کہا جب اسے یہ معلوم ہو گیا کہ آواز دراصل کہاں سے آ رہی تھی؟

''تمہیں میرا وہ خط تو مل ہی گیا ہوگا جو میں نے آج صبح تمہارے جھونپڑے میں بھیجا تھا۔'' امبریج نے اسی تلخ اور دھیمے لہجے کا

استعمال کرتے ہوئے کہا جس کا استعمال وہ پہلے ہی اس کے ساتھ جھونپڑے میں کر چکی تھیں۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ کسی شخص سے بات کر رہی ہوں جو غیر ملکی ہو اور اس کے سوچنے کی صلاحیت میں سست روی غالب ہو۔ ''اپنے خط میں، میں نے اس بات کی اطلاع دے دی تھی کہ آج میں تمہاری کلاس کی انکوائری کروں گی......''

''اوہ ہاں!......'' ہیگرڈ نے آہستگی سے کہا۔ ''مجھے اس بات پر خوشی ہوئی کہ آپ کو کلاس کی صحیح جگہ تلاش کرنے میں کوئی مشکل پیش نہیں آئی...... جیسا کہ آپ دیکھ سکتی ہیں...... یا میں نہیں جانتا ہوں...... کیا آپ انہیں دیکھ سکتی ہیں؟...... ہم آج اُڑن گھڑ پنجر کی خصوصیات پڑھ رہے ہیں......''

''کیا کہا...... تم نے ابھی ابھی کیا کہا؟'' پروفیسر امبریج نے بلند آواز میں کہا اور اپنے کان پر ہاتھ رکھ کر سننے کی اداکاری کی۔ ان کی تیوریاں چڑھی ہوئی تھیں۔

ہیگرڈ کسی قدر مضطرب دکھائی دینے لگا۔

''ار...... اُڑن گھڑ پنجر......'' اس نے زیادہ بلند آواز میں کہا۔ ''دیوہیکل پنکھ دار مضبوط گھوڑے......'' اس نے اپنے بھاری بھرکم ہاتھ سے ان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

پروفیسر امبریج نے اپنی ٹھوڑی اُٹھا کر اس کے چہرے کی طرف دیکھا اور پھر سر جھکا کر کلپ بورڈ پر بڑبڑاتی ہوئی لکھنے لگیں۔ ''ناقص اشاروں...... کی زبان کا...... استعمال کرتا ہے۔''

''تو......'' ہیگرڈ نے طلباء کی طرف مڑ کر تھوڑی پریشانی محسوس کرتے ہوئے کہا۔ ''ہاں! تو ہم کیا کہہ رہے تھے......؟''

''بظاہر...... یادداشت...... کمزور...... لگتی ہے......'' امبریج اتنی تیز لہجے میں بڑبڑا رہی تھیں کہ اردگرد کے سب طلباء آسانی سے ان کی بات سن سکتے تھے۔ ڈریکو ملفوائے کو تو ایسا لگا کہ جیسے ایک مہینے پہلے ہی اس کی کرسمس آ گئی ہو۔ دوسری طرف ہرمائنی کا چہرہ غصے کی آگ میں دہک رہا تھا۔

''اوہ ہاں!'' ہیگرڈ نے امبریج کے کپ بورڈ کی طرف الجھی ہوئی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا وہ سنبھل کر دلیری سے اپنا سلسلہ جوڑنے میں کامیاب ہو گیا۔ ''ہاں! ہم تم لوگوں کو یہ بتا رہے تھے کہ یہ ریوڑ ہم نے کیسا بنایا؟ آغاز میں ہم نے ایک نر اور پانچ مادہ گھڑ پنجر حاصل کئے اور پھر ان سے ان کی نسل کر بڑھایا......'' وہ چند قدم آگے بڑھا اور سب سے پہلے نمودار ہونے والے گھڑ پنجر کے قریب پہنچا اور اس کی ہڈیوں پر تھپتھپاتے ہوئے بولا۔ ''اس کا نام ٹینی بریز ہے، یہ مجھے سب سے زیادہ عزیز ہے۔ اس جنگل میں یہ سب سے پہلے پیدا ہوا تھا......''

''کیا تمہیں اس بات کا اندازہ ہے کہ محکمے نے گھڑ پنجر کو 'خطرناک جانداروں' کی فہرست میں شامل کر رکھا ہے......؟'' امبریج نے اس کی بات اچکتے ہوئے تیز لہجے میں کہا۔

یہ سن کر ہیری کا دل بری طرح ڈوب گیا لیکن ہیگرڈ قہقہہ لگا کر ہنس پڑا۔

''گھڑ پنجر کسی بھی لحاظ سے خطرناک نہیں ہوتے ہیں، اس کا ثبوت آپ کے سامنے ہے۔انہوں نے ابھی تک ہم پر یا کسی اور پر حملہ نہیں کیا ہے......البتہ کوئی انہیں جان بوجھ کر تنگ کرنے کی کوشش کرے تو وہ ان کا تھوڑا بہت گوشت کاٹ کر چبا سکتے ہیں......''

''متشدد......احساسات کا مالک......خون خرابے......پرخوش......ہوتا ہے۔'' امبرتج بڑبڑائی اور اپنے کلپ بورڈ پر لکھنے لگی۔

''آپ یقیناً ہماری بات کا مطلب غلط سمجھی ہیں۔'' ہیگرڈ کے چہرے پر ایک رنگ آ کر گزر گیا۔''ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ اگر کوئی کسی کتے کو بلاوجہ پریشان کرتا ہے تو تو وہ بھی کاٹ لے گا۔ ہے نا؟......مگر یہ تو حقیقت ہے کہ گھڑ پنجر کے بارے میں جو برا نظریہ ہے وہ تو موت کی شبیہ کے باعث ہے۔ بلاشبہ لوگ انہیں منحوس قرار دیتے ہیں......لیکن وہ انہیں دکھائی دینے پر منحوس سمجھتے نہیں ہیں، ہے نا؟''

امبرتج نے اس کی بات کو کوئی جواب نہیں دیا۔انہوں نے اپنی آخری سطر مکمل کی اور ہیگرڈ کی طرف دیکھتے ہوئے دوبارہ بہت اونچی آواز میں مگر ٹھہر ٹھہر کر کہا۔

''تم اپنا پڑھانا جاری رکھو......میں ذرا چہل قدمی کرتی ہوں......'' انہوں نے چلنے کی اداکاری کی۔ (ملفوائے اور پینسی پارکنسن اپنا منہ دبا کر ہنسنے لگے) ''ان طلباء کے درمیان......'' (انہوں نے سب طلباء کی طرف اشارہ کیا) ''میں ان سے کچھ سوال جواب کروں گی۔'' انہوں نے بولنے کا اظہار کرتے ہوئے اپنے منہ کی طرف ہاتھ کا اشارہ کیا۔ جیسے وہ کسی گونگے کو سمجھا رہی ہوں۔ ہیگرڈ نے ان کی طرف سرد نظروں سے گھور کر دیکھا۔ وہ یہ نہیں سمجھ پا رہا تھا کہ وہ ایسا کیوں سوچ رہی تھیں کہ وہ معمول کی انگریزی نہیں سمجھ سکتا۔ ہرمائنی کی آنکھوں میں تو اب غضبناکی کے مارے آنسو بہنے لگے تھے۔

''ڈائن کہیں کی......شیطانی ڈائن......میں اچھی طرح جانتی ہوں کہ تم کیا کرنے جا رہی ہو؟ تم واقعی کسی گندی نالی کی گھٹیا ڈائن ہو......'' اس نے غصے سے تلملاتے ہوئے سرگوشی بھری۔اب امبرتج ٹہلتی ہوئی پینسی پارکنسن کے پاس پہنچ گئی تھی۔

''خیر......ٹھیک ہے......'' ہیگرڈ اپنی بھٹکتی ہوئی توجہ یکسو کرنے کی پوری کوشش کر رہا تھا۔''گھڑ پنجر......اوہ ہاں! میں کہہ رہا تھا کہ ان میں بے شمار عمدہ خصوصیات ہوتی ہیں......''

''کیا تم پروفیسر ہیگرڈ کا لہجہ اچھی طرح سے سمجھ سکتی ہو؟'' پروفیسر امبرتج نے بلند آواز میں پینسی پارکنسن سے سوال کیا۔

ہرمائنی کی طرح پینسی پارکنسن کی آنکھیں بھی بھیگی ہوئی تھیں، مگر اس کی وجہ غم نہیں بلکہ ہنسی تھی۔ ہنس ہنس کر اس کی آنکھوں میں آنسو امڈنے لگے تھے۔ وہ بولی تو ضرور تھی مگر اس کا جواب صحیح طور پر سمجھ میں نہیں آ پایا کیونکہ وہ اپنی ہنسی کو روکنے کی بھرپور کوشش کر رہی تھی۔ ''نہیں......کیونکہ......دیکھئے......یوں لگتا ہے......کہ وہ زیادہ تر......ہنکاریں بھرتے رہتے ہیں۔''

امبرتج نے سر جھکا کر اپنے کلپ بورڈ پر مزید سطریں لکھیں۔ ہیگرڈ کے چہرے کا زخموں سے پاک حصہ کسی قدر سرخ ہو گیا تھا، مگر

اس نے خود پر فوراً قابو پالیا اور یوں اداکاری کی کہ جیسے اس نے پینسی کا جواب سنا تک نہ ہو۔

''ار......ہاں......گھڑ پنجروں کی عمدہ خصوصیات...... جب انہیں پالتو بنالیا جاتا ہے، بالکل سامنے موجود ریوڑ کی طرح......تو پھر کوئی سمت بھٹک نہیں سکتا۔ ان میں سمت کو ذہن نشین رکھنے کی خداداد صلاحیت ہوتی ہے، بس انہیں صرف یہ کہہ دو کہ تمہیں کہاں جانا ہے؟......''

''ظاہر ہے کہ ایسا تو اسی وقت ہی ہوسکتا ہے جب وہ آپ کی بات کو سمجھ سکتے ہوں۔'' ملفوائے نے زور سے کہا اور پینسی پارکنسن اس بار خود پر قابو نہ رکھ پائی اور اپنی زور سے کھلکھلائی کہ وہ اپنا توازن ہی کھو بیٹھی اور زمین پر جا گری۔ پروفیسر امبریج نے ان دونوں کی طرف پیار بھری نظروں سے دیکھا اور پھر وہ نیول کی مڑ گئیں۔

''اُڑن گھڑ پنجر......کیا تم انہیں دیکھ سکتے ہو؟'' انہوں نے نیول سے پوچھا۔

نیول نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''تم نے کس کی موت دیکھی تھی؟'' انہوں نے حیرت بھری آواز میں دریافت کیا۔

''مم......میرے......دادا جی کی......'' نیول ہکلاتے ہوئے بولا۔

''اور......تم انہیں دیکھنے کے بعد ان کے بارے میں کیا سوچتے ہو؟'' امبریج نے اپنی بھنوئیں اُٹھاتے ہوئے پوچھا۔ ان کا گانٹھ دار ہاتھ گھڑ پنجروں کی طرف اشارہ کر رہا تھا جو ابھی تک گائے کا اس قدر گوشت کھا چکے تھے کہ اس کی ہڈیاں جھلکنے لگی تھیں۔

''اونہہ......'' نیول نے گھبرا کر ہیگرڈ کی طرف دیکھا اور پھر بولا۔ ''میرا خیال ہے کہ......وہ اچھے......ہوتے ہیں......''

''طلباء......اتنے......خوفزدہ...... ہیں کہ......وہ...... یہ بھی...... کہہ سکتے...... کہ انہیں ڈر......لگ......رہا ہے......!'' پروفیسر امبریج نے بڑبڑاتے ہوئے اپنے کلپ بورڈ پر مزید سطریں لکھیں۔

''نہیں......ایسا نہیں ہے......میں ان سے خوفزدہ بالکل نہیں ہوں......'' نیول نے کسی قدر پریشانی کے عالم میں بغلیں جھانکتے ہوئے کہا۔

''خیر......کوئی بات نہیں!'' پروفیسر امبریج نے نیول کے کندھے تھپتھپائے اور شفقت بھرے انداز میں مسکرا دیں، جو ہیری کو نہایت تمسخرانہ محسوس ہوا تھا۔ ''دیکھو ہیگرڈ......!'' وہ ایک بار پھر مڑ کر ہیگرڈ کی طرف متوجہ ہوئیں اور پہلے کی طرح بلند آواز میں سست روی کے ساتھ الفاظ رُک رُک کر بولنے لگیں۔ ''میرا خیال ہے کہ میں تمہارے بارے میں کافی چھان بین کر لی ہے۔ تمہیں...... (انہوں نے اپنے سامنے ہوا میں سے کچھ نکالنے کا ناٹک سا کیا) اس انکوائری کا نتیجہ (انہوں نے اپنے کلپ بورڈ کی طرف اشارہ کیا) دس دن کے اندر مل جائے گا۔'' وہ اپنی دس گانٹھ دار انگلیاں اوپر اُٹھا کر اسے دکھا رہی تھیں، اس کے بعد ایک گہری مسکراہٹ ان کے چہرے پر پھیل گئی۔ انہوں نے اپنا سبز ہیٹ صحیح کیا اور پہلے سے زیادہ مینڈک جیسی دکھائی دیتے ہوئے وہ پھدکتی ہوئی ان کے درمیان

سے گزر کر واپس چل پڑیں۔ ملفوائے اور پینسی پارکنسن بدستور تمسخرانہ انداز میں ہنسے جارہے تھے۔ ہرمائنی اس ہتک آمیز رویئے پر غصے کے مارے کانپ رہی تھی جبکہ نیول گم صم اور پریشان دکھائی دے رہا تھا۔

''گھٹیا...... دروغ گو...... عیار بڑھیا......'' ہرمائنی نے نصف گھنٹے بعد اپنا غبار نکالتے ہوئے کہا، جب وہ اس پگڈنڈی پر چلتے ہوئے سکول کی عمارت کی طرف بڑھ رہے تھے، جو کلاس میں آتے وقت ان کے قدموں کے نشان سے وجود میں آئی تھی۔ ''تم نے دیکھا کہ وہ کیا کہہ رہی تھی؟ وہ نصف انسان والی نسلوں کے بارے میں شدید تعصب کا اظہار کر رہی تھیں۔ وہ اپنی تئیں پوری کوشش کر رہی تھیں کہ کسی طرح ہیگرڈ کو وحشی اور درندہ ثابت کر دیں، محض اس لئے کہ اس کی ماں ایک دیونی تھی اور...... اوہ...... یہ بالکل ٹھیک نہیں ہے۔ یہ واقعی کوئی ڈراؤنا سبق نہیں تھا...... میرے کہنے کا مطلب ہے کہ دھماکے دار سقرط تو یقیناً بھیانک تھے لیکن اُڑن گھڑ پنجر ...... تو اچھے ہیں...... دراصل ہیگرڈ کی سوچ کے لحاظ سے تو یہ نہایت معصوم ہیں......''

''مگر امبرتج نے تو کہا تھا کہ وہ نہایت خوفناک ہوتے ہیں......'' رون نے کہا۔

''دیکھو! جیسا ہیگرڈ نے کہا تھا...... وہ اپنا خیال خود رکھ سکتے ہیں۔'' ہرمائنی نے درشت لہجے میں کہا۔ ''میرا خیال ہے کہ غروبلی پلانک جیسی استاد عام طور پر ان کے بارے میں کم از کم 'این ای ڈبلیوٹی' کے درجے سے پہلے تو ذکر تک نہیں کرتیں۔ بہرحال وہ کافی دلچسپ ہوتے ہیں، ہے نا؟ کچھ لوگ انہیں دیکھ سکتے ہیں اور کچھ بالکل نہیں دیکھ سکتے۔ کاش میں بھی ان کی جھلک دیکھ پاتی......!''

''کیا واقعی تم ایسا سوچتی ہو......'' ہیری نے آہستگی سے پوچھا۔

وہ دم بخود سی رہ گئی۔

''اوہ ہیری! مجھے افسوس ہے...... نہیں نہیں...... میں انہیں دیکھنا نہیں چاہتی ہوں...... میں نے بھی بلا سوچے سمجھے کتنی احمقانہ بات کہہ ڈالی...... معاف کرنا......''

''کوئی بات نہیں......'' ہیری نے تیزی سے کہا۔ ''پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے......''

''آج تو مجھے بے حد حیرانگی ہوئی......'' رون اچانک بولا۔ ''اتنے سارے لوگ انہیں دیکھ سکتے تھے۔ ایک کلاس میں صرف تین لوگ......''

''بالکل ویزلی! ہم بھی یہی سوچ رہے تھے......'' ایک طنزیہ آواز سنائی دی۔ میدان میں پھیلی ہوئی برف کی وجہ سے انہیں اپنے عقب میں ملفوائے، کریب، گوئل اور پینسی پارکنسن کے آنے کی آہٹ تک سنائی نہیں دی تھی جو اب ان کے بالکل پیچھے پہنچ چکے تھے۔ ''اگر وہ تمہیں دکھائی دے پاتے تو یقیناً تمہیں اس کا فائدہ ہی ہوتا، تم کم از کم قواف تو زیادہ آسانی سے دیکھ پاتے......''

وہ چاروں زور زور سے ہنسنے لگے اور اپنا پیٹ پکڑ کر لوٹ پوٹ ہوتے ہوئے ان تینوں سے نکل کر آگے چلے گئے۔ ہیری کو سنائی دیا کہ وہ تینوں بڑے بھدے انداز سے اپنا گیت گاتے ہوئے سکول کے صدر دروازے کی طرف جا رہے تھے۔

سلے درن کو اسی لئے ہے اصرار

کہتے ہیں ویزلی ہے ہمارا تاج دار

رون کے کانوں کی لوئیں ایک بار پھر سرخ پڑ چکی تھیں۔

''ان کی بکواس پر دھیان مت دو، رون!'' ہرمائنی نے تلخی سے غراتے ہوئے کہا۔''خود پر قابو پانا سیکھو......'' اس نے اپنی چھڑی باہر نکالی اور کوئی جادوئی کلمہ پڑھا، جس سے چھڑی کی نوک سے تیز گرم ہوا نکلنے لگی۔اس نے اس کا رُخ راستے میں پڑی برف کی طرف کر دیا۔ برف تیزی سے اچھل اچھل کر پہلوؤں میں ہٹنے لگی۔ وہ گرین ہاؤس تک جانے والے برفانی راستے میں کچھ آسانی پیدا کر رہی تھی۔

☆☆☆☆

اور دسمبر آ گیا...... برف باری میں شدت سے اضافہ ہو گیا تھا۔ پانچویں سال میں پڑھنے والے طلباء پر تو جیسے ہوم ورک کی صورت میں برف کا تودہ گر گیا تھا۔ جوں جوں کرسمس نزدیک آتی جا رہی تھی، توں توں رون اور ہرمائنی پر پری فیکٹ کی ذمہ داریاں بڑھتی چلی گئیں۔انہیں سکول کی تزئین و آرائش کی دیکھ بھال کیلئے بلایا گیا (رون نے کہا کہ تم چمکدار فیتے لگانے کی کوشش کر کے تو دیکھو جبکہ پیوس ان فیتوں کا دوسرا سرا پکڑ کر تمہارا گلہ گھونٹنے کی کوشش کر رہا ہو) انہیں ساتھ ساتھ پہلے اور دوسرے سال کے طلباء کی بھرپور نگرانی بھی کرنا پڑ رہی تھی جو یخ بستہ سردی کی وجہ سے وقفے کے دوران باہر کی بجائے اندر ہی رہ جاتے تھے (رون نے کہا کہ وہ بہت ہی آوارہ اور بدتمیز قسم کے بچے ہیں، ہم جب پہلے سال میں پڑھا کرتے تھے تو یقینی طور پر اتنے اکھڑ اور بدتمیز نہیں تھے) اس کے علاوہ انہیں آرگس فلیچ کے ہمراہ شفٹ میں سرد راہداریوں کی نگرانی بھی کرنا پڑتی تھی۔ جسے پورا پورا شک تھا کہ چھٹیوں میں شیطانی ارواح طلباء میں سرایت کر کے ہنگامہ انگیزی کریں گی (رون غصے سے بولا کہ اس کے دماغ میں تو بھوسہ بھر چکا ہے) وہ اس قدر مصروف ہو چکے تھے کہ ہرمائنی نے گھریلو خرسوں کی ٹوپیاں بننا بھی چھوڑ دی تھیں البتہ اسے یہ فکر کھائے جا رہی تھی کہ اس کے پاس صرف تین ہی ٹوپیاں بچی تھیں۔

''بیچارے گھریلو خرس! جنہیں میں ابھی تک آزادی نہیں دلوا پائی۔ٹوپیاں نہ بنانے کی وجہ انہیں کرسمس کی چھٹیوں میں اب یہیں رُکنا پڑے گا......''

ہیری اسے یہ حقیقت سے آگاہ کرنے میں ناکام رہا کہ اس کی بنائی ہوئی تمام چیزیں صرف ڈوبی ہی اُٹھا رہا ہے۔ وہ اپنے مقالے پر جھک گیا جو وہ جادوئی تاریخ ایک مطالعہ، کے مضمون پر لکھ رہا تھا۔ ویسے بھی وہ ابھی کرسمس کے بارے میں سوچنا نہیں چاہتا تھا۔ ہوگورٹس میں آنے کے بعد وہ پہلی بار یہاں سے کہیں دور چھٹیاں بسر کرنا چاہتا تھا۔ کیوڈچ پر لگی پابندی کافی تکلیف دہ تھی۔ اسے یہ فکر بھی ستا رہی تھی کہ کہیں ہیگرڈ کی ملازمت خطرے سے دوچار نہ ہو جائے، کہیں اسے آزمائشی عارضی ملازمت پر منتقل نہ کر دیا

جائے۔ یہ وہ تکلیف دہ دورانیہ تھا کہ اسے یہاں رُکنا نہایت ناگوار محسوس ہورہا تھا۔ وہ صرف ایک ہی چیز میں گہری دلچسپی لے رہا تھا جو اس کی امید کو دلاسہ دیئے ہوئے تھی...... وہ ڈی اے کی خفیہ کلاسیں تھیں۔ اسے یہ بھی قلق تھا کہ چھٹیوں میں ڈی اے کی ملاقاتی کلاسیں بھی نہیں ہو پائیں گی کیونکہ ڈی اے کے زیادہ تر ارکان اپنے اپنے والدین سے ملنے کیلئے گھر جارہے تھے۔ ہرمائنی بھی اپنے والدین کے ساتھ برفباری کا بھرپور لطف اُٹھانے کیلئے جارہی تھی۔ وہ اسکیٹنگ کرنا چاہتی تھی۔ یہ خبر پاکر رون کے چہرے پر کافی دلچسپی نمودار ہوگئی کیونکہ اسے بالکل معلوم نہیں تھا کہ ماگلوؤں میں اسکیٹنگ جیسا کھیل کیسے کھیلا جاتا تھا؟ اسے یہ جان کر کافی حیرت ہوئی کہ ماگلو لوگ اپنے پیروں پر لکڑی کے پتلے پتلے تختے باندھ کر برف پر پھسلتے ہوئے برق رفتاری سے ڈھلوانی راستہ طے کرتے ہیں۔ رون بھی اپنے گھر جارہا تھا۔ ہیری نے کئی دن تک اسے اشارے کنایئے کرتا رہا۔ بالآخر تھک کر اس نے پوچھ ہی لیا کہ وہ کرسمس پر گھر کیسے جارہا ہے؟ یہ سن کر رون نے کہا۔ ''تم بھی تو ساتھ چل رہے ہو...... کیا میں نے تمہیں بتایا نہیں ہے؟ ممی نے مجھے کئی ہفتے قبل الّو ڈاک سے خط بھیجا تھا...... اس میں انہوں نے تمہیں بھی گھر پر ساتھ لانے کی ہدایت کی تھی......''

یہ سن کر ہرمائنی نے اپنی آنکھیں گول گول انداز میں گھمائیں مگر ہیری کا دل بلیوں اچھلنے لگا۔ رون کے گھر کرسمس منانے کا خیال واقعی دلچسپ تھا حالانکہ ہیری کو اس بات کا ملال بھی ہورہا تھا کہ وہ سیریس کے ساتھ چھٹیاں نہیں منا پائے گا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ کیا وہ مسز ویزلی کو راضی کر سکے گا کہ وہ اس خاص دن کے موقع پر سیریس کو بھی وہاں آنے کی دعوت دیں؟ یہ الگ بات تھی کہ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ ڈمبل ڈور، سیریس کو گیرم مالڈ پیلس والے تاریک مکان سے باہر نکلنے کی ہرگز اجازت نہیں دیں گے اور تو اور...... مسز ویزلی بھی کسی صورت، اُسے اپنے ہاں مدعو کرنے پر راضی نہیں پائیں گی کیونکہ ان دونوں میں اکثر و بیشتر اختلافی نوک جھونک چلتی رہتی تھی۔ سیریس نے آخری بار آگ میں دکھائی دینے کے بعد، ہیری سے کوئی رابطہ قائم نہیں کیا تھا۔ ہیری یہ بات بھی بخوبی جانتا تھا کہ آتشی راہداری پر امبریج کی مسلسل نگرانی کے باعث سیریس کا اس سے رابطے کی کوشش کرنا نہایت ہی احمقانہ قدم ثابت ہوگا مگر اسے اپنا یہ خیال بھی ذرا پسند نہیں تھا کہ سیریس اپنی جھگڑالو ماں کے تاریک گھر میں تنہا دبکا رہے اور کریچر جیسے ناپسندیدہ گھریلو خرس کے ساتھ اپنا اکلوتا پٹاخہ پھاڑے......

کرسمس کی چھٹیوں سے قبل آخری ڈی اے کلاس کیلئے ہیری خفیہ حاجتی کمرے میں کچھ جلدی ہی پہنچ گیا تھا۔ مشعل روشن ہونے پر وہاں کا منظر دیکھ کر وہ خوش ہوئے بغیر نہیں رہ پایا تھا کیونکہ ڈوبی نے بغیر کہے ہی وہاں پر بھی کرسمس کی تزئین آرائش کردی تھی۔ ڈوبی کے علاوہ کوئی اور چھت پر سوسنہرے غبارے نہیں لٹکا سکتا تھا جن میں سے ہر ایک پر ہیری کی تصویر بنی ہوئی تھی اور جلی حروف میں لکھا ہوا تھا۔

'کرسمس کی نیک تمنائیں تمہارے لئے ہیری!'

ہیری نے جونہی آخری غبارہ اتارا، کمرے کا دروازہ کھلا اور لونا لوگڈ اندر داخل ہوئی۔ وہ ہمیشہ کی طرح کھوئی کھوئی سی دکھائی دے

رہی تھی۔

''کیسے ہو ہیری؟'' اس نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا اور سر اُٹھا کر بچی کھچی سجاوٹ کو دیکھا۔ ''غبارے بہت اچھے ہیں...... کیا تم نے انہیں لگایا تھا؟''

''اوہ نہیں! یہ کام تو ڈوبی نامی گھریلو خرس کا تھا......'' ہیری جلدی سے بولا۔

''اکاس بیل......'' لونا نے خوابیدہ لہجے میں کہا اور سفید جھاڑیوں کے بڑے جھرمٹ کی طرف اشارہ کیا جو تقریباً ہیری کے سر کے بالکل اوپر دکھائی دے رہی تھیں۔ ہیری تیزی سے نیچے کود کر ایک طرف ہٹ گیا۔ لونا نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے نہایت سنجیدگی سے کہا۔ ''یہ تم نے اچھا کیا کہ دور ہٹ گئے کیونکہ ان میں اکثر 'نارگلز' بھرے رہتے ہیں......''

ہیری کو یہ پوچھنے کی زحمت نہیں اُٹھانا پڑی کہ نارگلز کیا ہوتے ہیں؟ کیونکہ اسی لمحے انجلینا، کیٹی اور ایلیسا وہاں پہنچ گئی تھیں۔ وہ تینوں ہانپ رہی تھیں اور سردی کے مارے سفید دکھائی دے رہی تھیں۔

''یہ اچھا ہوا......'' انجلینا نے اپنا اوورکوٹ اتار کر ایک طرف کونے میں پھینکتے ہوئے کہا۔ ''بالآخر ہم نے تمہارا متبادل ڈھونڈ ہی لیا ہے......''

''میں سمجھا نہیں...... میرا متبادل ڈھونڈ لیا ہے؟'' ہیری نے اُلجھے ہوئے انداز میں پوچھا۔

''تمہارے، فریڈ اور جارج کے متبادل کھلاڑی......'' انجلینا نے اُمید بھری آواز میں کہا۔ ''ہمیں نئی متلاشی مل گئی ہے......''

''کون؟......'' ہیری بے تابی سے بول اُٹھا۔

''جینی ویزلی......؟'' کیٹی بل نے جواب دیا۔

ہیری منہ پھاڑے ان تینوں کی طرف بس دیکھتا ہی رہ گیا۔

''ہاں! میں جانتی ہوں......'' انجلینا نے چھڑی نکال کر ہاتھ لہرایا۔ ''مگر وہ واقعی اچھی کھلاڑی ہے۔ ظاہر ہے، تمہارے جتنی عمدہ تو نہیں ہے۔'' اس نے ہیری کو ناگوار نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ''چونکہ ہماری مجبوری ہے کہ ہم تمہیں نہیں رکھ سکتے......''

ہیری کا دل چاہا کہ وہ پلٹ کر اسے کرارا جواب دے دے۔ کیا وہ ایک لمحے کیلئے یہ تصور کر سکتی ہے کہ ٹیم سے نکالے جانے کے بارے میں ہیری کو انجلینا سے سو گنا زیادہ افسوس نہیں ہوا ہوگا؟

''اور پٹاؤ کیلئے کون؟......'' اس نے اپنی آواز کو معمول پر لانے کی کوشش کرتے ہوئے پوچھا۔

''اینڈریو کارک اور جیک سلوپر......'' انجلینا نے بلا جھجک بتایا۔ ''وہ دونوں کچھ زیادہ اچھے کھلاڑی نہیں ہیں مگر جو لوگ آزمائشی مشقوں پر آئے تھے، ان میں سے باقی تو نہایت گدھے تھے......''

رون، ہرمائنی اور نیول کے آنے پر یہ تکلیف دہ گفتگو ختم ہوگئی تھی۔ پانچ منٹ کے اندر ہی کمرہ اتنا بھر گیا کہ ہیری انجلینا کی غصیلی

حقارت بھری نگاہوں کو دیکھنے سے محفوظ ہو گیا تھا۔

''ٹھیک ہے......'' اس نے تمام لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہوئے کہا۔ ''میرا خیال ہے کہ آج کی شام ہمیں ان تمام جادوئی کلمات کی دہرائی کر لینا چاہئے جو ہم نے اب تک سیکھ لی ہیں کیونکہ چھٹیوں سے قبل یہ ہماری آخری ملاقات ہوگی۔ مجھے لگتا ہے کہ تین ہفتوں کے طویل وقفے کے باعث ہمیں کسی نئی چیز کی شروعات کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔''

''یعنی تم آج کچھ نیا نہیں سکھا رہے ہو؟'' زکریاس سمتھ نے چڑ چڑے انداز میں کہا۔ اس کی آواز اتنی بلند تھی کہ پورے کمرے میں گونج اُٹھی۔ ''اگر مجھے یہ پہلے معلوم ہوتا تو میں یہاں آتا ہی نہیں......''

''ہمیں واقعی افسوس ہے کہ ہیری نے تمہیں یہ بات نہیں بتائی۔'' فریڈ نے زور سے کہا۔

کئی طلباء کھی کھی کر کے ہنسنے لگے۔ ہیری نے دیکھا کہ چو چینگ بھی ہنس رہی تھی اور پھر اسے اپنے پیٹ میں جانی پہچانی سی کھلبلی اُٹھتی ہوئی محسوس ہونے لگی جیسے وہ سیڑھیاں اترتے ہوئے ایک زینے پر پاؤں رکھنا بھول گیا ہو۔

''ار......ہم جوڑیاں بنا کر اپنی مشق شروع کرتے ہیں۔'' ہیری بولا۔ ''ہم پہلے دس منٹ تک مزاحمتی جادوئی کلمے کی مشق کریں گے پھر ہم کشن باہر نکال کر ششدر جادوئی کلمے کی مشق کریں گے۔''

ہیری کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے ان سب لوگوں نے اپنی اپنی جوڑیاں بنالیں۔ ہیری ہمیشہ کی طرح نیول کا ساتھی بن گیا۔ جلدی ہی کمرے میں مزاحمتی جادوئی کلمے کا شور گونجنے لگا۔ طلباء ایک منٹ کیلئے ساکت ہو جاتے تھے، اس دوران دوسرا ساتھی باقی لوگوں کی مشقوں کو دیکھتا رہتا تھا پھر وہ ہوش میں آ کر دوبارہ جادوئی کلمہ پڑھنے لگتے۔

نیول میں اس قدر نکھار آ چکا تھا کہ وہ پہچانا نہیں جا رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد جب ہیری لگاتار تین بار 'دم ساکت' ہونے کے بعد ہوش میں آیا تو اس نے نیول کو رون اور ہرمائنی کے ساتھ مشقیں کرنے کی ہدایت کی تاکہ وہ کمرے میں چاروں طرف گھوم کر باقی لوگوں کی مشقوں کا جائزہ لے سکے۔ جب وہ چو چینگ کے قریب سے گزرا تو وہ اس کی طرف دیکھ کر مسکرا دی۔ ہیری نے اس کے نزدیک سے بار بار گزرنے کی خواہش کو دبانے کی بھرپور کوشش کی۔

دس منٹ تک مزاحمتی جادوئی کلمہ کی مشقیں کرنے کے بعد انہوں نے پورے کمرے کے فرش پر کشن پھیلا دیئے۔ اب وہ ششدر جادوئی کلمے کی مشقیں کرنے لگے۔ جگہ چونکہ کافی کم تھی، اس لئے تمام طلباء ایک ساتھ اس جادوئی کلمے کی مشقیں نہیں کر سکتے تھے لہٰذا ان میں نصف طلباء ایک طرف کھڑے ہو کر اپنے ساتھیوں کو ششدر جادوئی کلمے کی مشقیں کرتے ہوئے دیکھتے رہتے اور جونہی ساتھی ششدر ہو کر کشن پر گر جاتا تو وہ ان کی جگہ پر آ کر اپنے ساتھی پر ششدر جادوئی کلمہ آزماتے۔ ان سب کو مشقیں کرتے ہوئے دیکھ کر ہیری کا سینہ فخر سے پھول گیا تھا۔ یہ سچ تھا کہ نیول نے ڈین پر نشانہ باندھتے ہوئے جب جادوئی وار کیا تھا تو اس کے وار سے پدما پاٹیل ششدر ہو کر کشن پر گر گئی تھی بہرکیف نیول کا ایسا کر گزرنا بھی کوئی کم بات نہیں تھی۔ سب لوگوں نے بہت کچھ سیکھ لیا تھا۔

ایک گھنٹہ گزرنے کے بعد ہیری نے سیٹی بجا کر انہیں روک دیا۔

''تم سب لوگ واقعی کافی ماہر ہوتے جا رہے ہو۔'' ہیری نے ان کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔ ''جب ہم کرسمس کی چھٹیوں کے بعد واپس یہاں لوٹیں گے تو کچھ بڑی چیزوں کے بارے میں سیکھنے کی کوشش کریں گے......شاید پشت بان جادو بھی!''

اس کی بات سن کر تعجب بھری چہ مگوئیاں ہونے لگیں۔ ہمیشہ کی طرح طلباء دو تین تین کی ٹولی میں وہاں سے رخصت ہونے لگے۔ زیادہ تر ساتھی رخصت لیتے ہوئے اسے کرسمس کی نیک تمنائیں دینا نہیں بھولے تھے۔خوشی میں جھومتے ہوئے اس نے رون اور ہرمائنی کے ساتھ مل کر کشن اکٹھے کرنا شروع کر دیئے تھے۔ وہ اب انہیں سلیقے سے واپس رکھ رہے تھے۔ رون اور ہرمائنی اس سے پہلے ہی وہاں سے نکل گئے تاکہ راہداریوں میں اپنی پری فیکٹ ذمہ داریاں نبھاتے ہوئے ساتھیوں کو ان کے فریقی ہال تک پہنچنے میں مدد کر سکیں۔ ہیری تھوڑی دیر وہیں رُکا رہا کیونکہ چوچینگ ابھی تک وہیں موجود تھی۔ جانے کیوں ہیری کو یہ امید بندھ گئی تھی کہ وہ بھی اسے کرسمس کی مبارکباد ضرور دے گی۔

''نہیں......تم جاؤ!'' اس نے سنا کہ چوچینگ اپنی سہیلی میرتا سے کہہ رہی تھی۔اس کا دل اچھل کر اس کے حلق میں آن اٹکا۔ وہ کشنوں کو درست کرنے کی اداکاری کرتا رہا۔اسے پورا یقین تھا کہ وہ دونوں اب اس کمرے میں تنہا رہ گئے تھے۔ وہ اس کے بولنے کا انتظار کرنے لگا۔ کسی جملے کے بجائے اُسے ایک زوردار سسکی سنائی دی۔ وہ متعجب انداز میں مڑا اور اس نے دیکھا کہ چوچینگ کمرے کے وسط میں کھڑی تھی اور اس کے چہرے پر آنسوؤں کے جھرنے بہہ رہے تھے۔

''یہ کیا......؟''

اسے معلوم نہیں تھا کہ ان حالات میں وہ کیا کرے؟ وہ وہاں کھڑی چپکے چپکے سبک رہی تھی۔

''کیا ہوا؟'' اس نے آہستگی سے پوچھا۔

چوچینگ نے اپنا سر نفی میں ہلایا اور پھر آستین سے اپنی آنکھیں پونچھنے لگی۔

''مجھے افسوس ہے......'' اس نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔ ''مجھے لگتا ہے...... مجھے لگتا ہے کہ یہ ساری چیزیں سیکھنے کے بعد...... مجھے لگتا ہے......اگر وہ یہ سب جانتا تو......شاید وہ اب بھی زندہ ہوتا......''

ہیری کو محسوس ہوا کہ اس کا دل اپنی حقیقی جگہ سے کھسک کر اس کی ناف کے پہلو میں کہیں جا پہنچا تھا۔اسے یہ معلوم ہونا چاہئے تھا کہ وہ سیڈرک ڈیگوری کے بارے میں بات کرنا چاہتی تھی۔

''اسے یہ سب کچھ آتا تھا......'' ہیری نے بھاری آواز میں کہا۔ ''وہ جادوئی کلمات کے استعمال میں کافی مہارت رکھتا تھا ورنہ وہ کبھی اس بھول بھلیوں کے آخر تک پہنچ نہیں پاتا لیکن......اگر والڈی مورٹ کسی کو ہلاک کرنا چاہتا ہو تو اس کے بچنے کا کوئی امکان باقی نہیں رہتا......''

والڈی مورٹ کا نام سنتے ہی چو چینگ نے ہچکی لی لیکن بغیر کسی ہچکچاہٹ کے وہ ہیری کو بس گھورتی رہی۔

''تم تو بچپن سے ہی اس سے بچ گئے تھے، ہے نا؟'' وہ آہستگی سے بولی۔

''یہ سچ ہے۔'' ہیری نے تھکے ہوئے بوجھل انداز میں کہا۔ ''مگر مجھے اس کی صحیح وجہ معلوم نہیں ہے...... کسی اور کو بھی معلوم نہیں ہے، اس لئے اس پر فخر کرنا محض خود فریبی ہی ہوگی......''

وہ بوجھل قدموں کے ساتھ دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔

''اوہ مت جاؤ......'' چو چینگ نے رونی صورت بناتے ہوئے کہا۔ ''مجھے واقعی افسوس ہے کہ میں اس طرح پریشان ہو رہی ہوں...... میں نہیں چاہتی ہوں......''

اس نے ایک بار پھر ہچکی لی۔ اس کی آنکھیں سرخ اور سوجی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں مگر اس کے باوجود وہ بہت خوبصورت دکھائی دے رہی تھی۔ ہیری کی خوشی جانے کہاں گم ہو چکی تھی، غم کی لہروں نے اسے جکڑ لیا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ کاش وہ اسے صرف کرسمس کی مبارکباد ہی دیتی تو وہ کتنا مسرور ہوتا؟

''میں جانتی ہوں کہ تمہیں یہ سب نہایت بھیانک لگ رہا ہوگا۔'' اس نے اپنی آنکھیں اپنی آستین سے دوبارہ پونچھتے ہوئے کہا۔ ''میں تو سیڈرک کی محض بات کر رہی ہوں جبکہ تم نے اسے اپنی آنکھوں کے سامنے مرتے ہوئے دیکھا تھا...... مجھے لگتا ہے کہ تم اُس بات کو فراموش کرنا چاہتے ہو۔''

ہیری نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔ یہ حقیقت تھی کہ وہ بالکل صحیح کہہ رہی تھی مگر اس بات کا اقرار کرنا شاید ٹھیک نہ ہوتا۔

''تم واقعی بہترین استاد ہو۔'' چو چینگ نے کمزور مسکراہٹ سجانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ ''میں پہلے کبھی کسی کو ششدر نہیں کر پائی تھی......''

''تعریف کا شکریہ......'' ہیری نے عجیب سے انداز میں کہا۔

وہ کافی دیر تک ایک دوسرے کو یونہی دیکھتے رہے۔ ہیری کے دل و دماغ پر یہ احساس بری طرح دستک دے رہا تھا کہ وہ فوراً وہاں بھاگ جائے۔ دوسری طرف وہ اپنے پاؤں تک ہلا نہیں پا رہا تھا۔

''اکاس بیل؟......'' چو نے آہستگی کے ساتھ کہا اور اس کے سر کے اوپر چھت کی طرف اشارہ کیا۔

''ہاں!'' ہیری نے اثبات میں جواب دیا۔ اس کا منہ بے حد سوکھ گیا تھا۔ ''ویسے شاید اس میں نارگلز کا بسیرا ہوگا......''

''نارگلز کیا ہوتے ہیں؟''

''معلوم نہیں......'' ہیری نے کہا۔ وہ اب قریب آ گئی تھی۔ ہیری کا دماغ سن ہونے لگا۔ ''تمہیں لونی سے پوچھنا ہوگا...... میرا مطلب ہے کہ لونا سے......''

چو چینگ نے ایک عجیب سی آواز نکالی جو سسکی اور ہنسی کی آمیزش محسوس ہو رہی تھی۔ وہ اب اس کے اور زیادہ قریب آ چکی تھی۔ وہ اس قدر نزدیک تھی کہ ہیری اس کی ناک پر بھورے تلوں کو آسانی سے گن سکتا تھا۔

''تم مجھے سچ مچ اچھے لگتے ہو ہیری......''

وہ ایسی کسی بات کا تصور نہیں کر سکتا تھا، اس کے دماغ میں عجیب سی سرسراہٹ پھیل رہی تھی جو اس کے ہاتھ پیر کو سن کئے جا رہے تھی۔ وہ اتنا زیادہ قریب تھی، وہ اس کی پلکوں پر چپکا ہوا ایک ایک آنسو صاف دیکھ سکتا تھا......

☆☆☆☆

وہ نصف گھنٹے بعد گری فنڈر کے ہال میں واپس لوٹا۔ ہرمائنی اور رون آتشدان کے پاس اپنی پسندیدہ نشستوں پر دھنسے بیٹھے تھے۔ زیادہ تر طلباء سونے کیلئے اپنے اپنے کمروں میں جا چکے تھے۔ ہال میں گنتی کے لوگ موجود تھے۔ ہرمائنی میز پر جھکی ہوئی ایک چرمئی کاغذ کے طویل رول پر پر دھڑا دھڑ کچھ لکھ رہی تھی، وہ نصف سے زیادہ رول لکھ چکی تھی جو میز سے جھولتا ہوا اب فرش کو چھو رہا تھا۔ رون آتشدان کے پاس قالین پر پیٹ کے بل لیٹا ہوا تھا اور تبدیلی ہیئت کا ہوم ورک پورا کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ جب ہیری ہرمائنی کے پہلو والی کرسی میں دھنس گیا تو رون نے گردن موڑ کر سوالیہ انداز میں اس کی طرف دیکھا۔

''تمہیں اتنی دیر کیوں ہو گئی......؟''

ہیری نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ ابھی تک گومگوئی کی کیفیت میں مبتلا تھا۔ اس کی نصف خواہش بری طرح سے جوش مار رہی تھی کہ وہ رون اور ہرمائنی کو صاف صاف بتا دے کہ کچھ دیر پہلے اس کے ساتھ کیا ہوا تھا؟ لیکن باقی نصف خواہش اس جوشیلے جذبے کا گلا گھونٹ رہی تھی کہ اس بھیانک راز کو وجود کی ہی کسی تاریک کھائی میں دفن ہو جانا چاہئے۔

''تم ٹھیک تو ہو...... ہیری؟'' ہرمائنی نے اپنی پنکھ والی قلم کے اوپر سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

ہیری نے ادھورے من سے اپنے کندھے اچکا دیئے۔ سچ تو یہ تھا کہ وہ یہ خود بھی نہیں جانتا تھا کہ وہ واقعی ٹھیک تھا یا نہیں......

''کیا ہوا؟'' رون نے پوچھا اور کہنی کے سہارے اپنا چہرہ اونچا کر لیا تاکہ ہیری کو اچھی طرح سے دیکھ سکے۔ ''تم بتا کیوں نہیں رہے ہو......؟''

ہیری یہ نہیں جانتا تھا کہ انہیں کیسے بتایا جائے؟ اسے تو یہ بھی یقین نہیں تھا کہ وہ انہیں واقعی یہ بات بتانا چاہتا تھا۔ جیسے ہی اس نے یہ فیصلہ کیا کہ وہ انہیں کچھ نہیں بتائے گا تو ہرمائنی نے صورت حال کو بھانپتے ہوئے معاملہ اپنے ہاتھوں میں لینے کا فیصلہ کر لیا۔

''چو چینگ......؟'' اس نے ہیری کو سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔ ''کیا ملاقات کے اختتام پر اس نے تمہیں روک لیا تھا......؟''

ہرمائنی کی گہری سنجیدگی اور دل کی بات جان لینے پر ہیری بھونچکا رہ گیا، اس کا سر لاشعوری طور پر اثبات میں حرکت کرنے لگا۔

رون ھیری کی اُڑتی ہوئی ہوائیاں دیکھ کر محظوظ ہورہا تھا، وہ ہنس پڑا۔اس کی ہنسی ٹھیک اُسی وقت رُک گئی جب ہرمائنی نے اس کی طرف خونخوار نظروں سے گھورا۔

''تو......وہ......تم سے کیا چاہتی تھی؟'' رون نے خود سنبھالتے ہوئے سنجیدہ ہونے کی کوشش کی مگر اس کا چہرہ صاف بتا رہا تھا کہ وہ اپنی ہنسی زیادہ دیر تک روک نہ پائے گا۔

''وہ......ار......وہ......'' ھیری نے خوابیدہ کیفیت میں بتانے کی کوشش کی مگر اس کا منہ پوری طرح خشک ہو چکا تھا اور الفاظ اس کی گرفت سے نکلے جا رہے تھے۔اس نے کھنکار کر اپنا گلا صاف کیا اور دوبارہ بولنے کی کوشش کی مگر اس کی آواز حلق میں ہی کہیں دب کر رہ گئی۔

''کیا تم نے اس کا بوسہ لیا؟'' ہرمائنی نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

رون برق رفتاری سے اپنی جگہ پر اُٹھ بیٹھا۔اس کی عجلت بازی نے اس کی سیاہی کی دوات کو الٹ دیا تھا جو قالین پر اپنی سیاہی کو پھیلا رہی تھی مگر رون کو اس کی کوئی پرواہ نہیں تھی۔ وہ اشتیاق بھری نظروں سے ھیری کی طرف دیکھ رہا تھا جیسے وہ کوئی دھماکہ خیز خبر سنانے والا ہو......

''تم چپ کیوں ہو؟......اب بتا بھی دو!'' اس نے بچوں کی طرح منہ بنا کر کہا۔

ھیری نے سر اُٹھا کر رون کے اصرار کی شکنوں سے آلودہ متجسس چہرے کی طرف دیکھا پھر اس نے ہرمائنی کی طرف گردن گھمائی اور اس کی تیوریاں چڑھی صورت پر نظر ڈالی۔ وہ ان دونوں کے دباؤ کے سامنے خود کو بے بس سا محسوس کر رہا تھا اور پھر اس نے آتشدان کی آگ میں دیکھتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''واہ......ہوُرے......''

رون اپنا مکا ہوا میں فاتحانہ انداز میں لہراتا ہوا اپنی جگہ سے کئی انچ اوپر اچھل گیا تھا اور اس نے اتنی زور سے قہقہہ لگایا کہ کھڑکی کے پاس بیٹھے ہوئے دوسرے سال میں پڑھنے والے طلباء دہشت سے اچھل پڑے۔ ھیری کے چہرے پر شرمیلے پن کی سرخی چھا گئی اور وہ جھینپے جھینپے انداز میں مسکرانے لگا۔ جب اس نے رون کو دری پر واپس لڑھکتے ہوئے دیکھا تو ہرمائنی نے حقارت بھری نظروں سے اسے گھورتے ہوئے اپنی توجہ دوبارہ خط کی طرف مبذول کر لی۔ وہ سر جھکا کر دوبارہ چرمئی کاغذ کے رول پر اپنی پنکھ والی قلم گھسیٹنے لگی۔

''تو......پھر تمہیں یہ کیسا لگا؟'' رون نے اپنے چہرے پر شرارت بھری مسکان سجالی۔

ھیری نے ایک لمحے کیلئے اس کے سوال پر غور کیا۔

''گیلا......'' اس نے سادگی سے کہہ دیا۔

رون کے منہ سے ایک آواز نکل گئی مگر یہ کہنا مشکل تھا کہ یہ جوش وخروش کا اشارہ تھا یا نہیں۔

''کیونکہ وہ رو رہی تھی......'' ہیری نے سنجیدگی سے کہا۔

''اوہ......'' رون نے ہلکے سے تاسف سے کہا۔اس کے چہرے پر پھیلی مسکراہٹ ماند پڑ چکی تھی۔''کیا تم اتنے اناڑی ثابت ہوئے ہو......''

''معلوم نہیں......'' ہیری نے کھوئے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔ایسا لگ رہا تھا کہ اس نے اس معاملے پر پہلے کبھی غور ہی نہیں کیا تھا،اس کے چہرے پر سراسیمگی سی پھیلنے لگی۔''شاید میں ایسا ہی ہوں......''

''ایسا کچھ نہیں ہے،جیسا تم دونوں سوچ رہے ہو۔'' ہرمائنی نے دھیمی آواز میں کہا،اس کے چہرے پر شرمیلی مسکان پھیلی ہوئی تھی مگر وہ بدستور سر جھکائے اپنے خط پر قلم چلا رہی تھی۔

''تمہیں کیسے معلوم؟'' رون نے تیکھے لہجے میں غراتے ہوئے پوچھا۔

''ظاہر ہے ہر کوئی یہ بات جانتا ہے کہ ان دنوں چو چینگ اپنا زیادہ تر وقت آنسو بہانے میں ہی صرف کر رہی ہے۔'' ہرمائنی نے تلخی سے کہا۔''وہ کھانا کھاتے ہوئے روتی ہے، باتھ روم میں جا کر دیر تک روتی رہتی ہے،سب کہتے ہیں کہ وہ ہر جگہ روتی ہی رہتی ہے......''

''تمہارا کیا خیال ہے کہ بوسہ لینے سے وہ خوش ہوگئی ہوگی؟'' رون نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

''رون! میں نے آج تک تم سے زیادہ چغد اور بے شرم شخص نہیں دیکھا۔'' ہرمائنی نے اپنی دوات میں قلم ڈبوتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں کڑواہٹ سے کہا۔

رون کے کانوں پر سرخی پھیلنے لگی۔

''ایسا کیا کہا؟'' رون نے خفا ہوتے ہوئے کہا۔''ذرا کھل کر بتاؤ تو سہی...... بوسہ لینے سے بھلا کوئی روتا ہے؟''

''بالکل!......ایسا بھلا کون کرتا ہے؟'' ہیری متوحش لہجے میں بول اُٹھا۔ہرمائنی نے اپنا سر اُٹھا کر ان دونوں کی طرف دیکھا،اس کے چہرے پر غصے کی جھلک دکھائی دی۔

''کیا تمہاری عقل میں یہ بات نہیں بیٹھ پا رہی ہے کہ ان لمحات میں وہ کیسا محسوس کر رہی ہے؟'' وہ تلخی سے بولی۔

''کچھ سمجھا نہیں......'' ہیری نے جلدی سے کہا۔رون نے بھی تائید میں سر ہلایا۔

ہرمائنی نے گہری آہ بھری اور پھر اپنی قلم میز پر ایک طرف رکھ دی۔

''یہ بات تو واضح ہے کہ وہ سیڈرک کی موت کی وجہ سے نہایت غمگین ہے۔اس کے علاوہ وہ مخمصے کا شکار بھی ہوگی کیونکہ پہلے اسے سیڈرک پسند تھا اور اب وہ ہیری کو پسند کرنے لگی ہے...... وہ اب یہ فیصلہ نہیں کر پا رہی ہوگی کہ اسے ان دونوں میں کون زیادہ پسند

ہے؟ اس کے علاوہ اسے اپنے اندر احساس جرم کی صدا بھی ستا رہی ہوگی۔ اسے یقیناً یہ چبھن بھی ہو رہی ہوگی کہ ہیری کا بوسہ کہیں سیڈرک کی یادوں کی بے حرمتی تو نہیں...... اسے یہ فکر بھی کھائے جا رہی ہوگی کہ اگر وہ ہیری کے ساتھ سر عام گھومے پھرے گی تو اس کے ساتھی اور سکول کے دوسرے طلباء اس کی ذات پر طرح طرح کی انگلیاں اُٹھائیں گے۔ وہ شاید یہ طے ہی نہیں کر پا رہی ہوگی کہ ہیری کیلئے اس کے دل میں اٹڈنے والے جذبات درحقیقت کیا ہیں؟ کیونکہ یہ کڑوا سچ ہے کہ جب سیڈرک کی موت واقع ہوئی تو اس وقت ہیری بھی وہیں موجود تھا۔ یہ ساری کشمکش اس کی شخصیت پر متصادم ہے اور یہ کافی تکلیف دہ صورت حال ہے۔ اس کے علاوہ اسے یہ خوف بھی لاحق ہوگا کہ اسے ریون کلا کی کیوڈچ ٹیم سے نکال دیا جائے گا کیونکہ آج کل اس کا کھیل نہایت ناقص ہے......''

ہرمائنی کی بات جب مکمل ہوئی تو پھر وہاں گہری خاموشی چھا گئی۔ رون منہ پھاڑے ہرمائنی کی طرف دیکھ رہا تھا۔

''کوئی اتنے سارے احساسات اور جذبات کو ایک ساتھ کیسے محسوس کر سکتا ہے؟ اس کا تو دماغ ہی پھٹ جائے گا؟'' رون نے آہستگی سے بولا۔ اس کا چہرہ فق پڑ گیا تھا۔

''تمہارے جذبات اور احساسات چائے کے ایک ننھے چمچے میں سما سکتے ہیں تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ باقی لوگوں کے ساتھ بھی ایسی ہی کیفیت ہوگی؟'' ہرمائنی نے طنزیہ لہجے میں کہا اور اپنی قلم دوبارہ میز سے اُٹھا لی۔ اس کا چہرہ بسورا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''اُسی نے یہ سب شروع کیا تھا......'' ہیری صفائی دیتے ہوئے بولا۔ ''میں تو ایسا بالکل نہیں کرنا چاہتا تھا...... وہ تو اچانک میرے نزدیک آ گئی تھی......اور پھر وہ رونے لگی...... مجھے تو سمجھ میں ہی نہیں آ پایا کہ میں کیا کروں......؟''

''دوست! ہم تمہیں قصوروار نہیں ٹھہرا رہے ہیں۔'' رون نے ہیری کے چہرے کی بدلتی ہوئی کیفیت پر خوفزدہ ہوتے ہوئے جلدی سے کہا۔

''تمہیں اس صورت حال میں اس کی دلجوئی کرنا چاہئے تھی۔'' ہرمائنی نے متفکر انداز میں اس کا چہرہ دیکھتے ہوئے کہا۔ ''میرا خیال ہے کہ تم نے یقیناً اس کی ڈھارس بندھائی ہوگی، ہے نا؟''

''دیکھو! میں نے...... میں نے اس کی کمر تھپتھپائی تھی......'' ہیری نے جلدی سے کہا۔ اسے اب اپنے چہرے پر حرارت کی شدت محسوس ہونے لگی۔

ہرمائنی کا چہرہ کچھ ایسا دکھائی دے رہا تھا جیسے وہ بمشکل اپنی ہنسی روک پا رہی ہو۔

''میرا خیال ہے کہ معاملہ اس سے زیادہ گھمبیر ہو سکتا تھا۔'' اس نے جلدی سے کہا۔ ''کیا تم دوبارہ اس سے ملاقات کرو گے......؟''

''ملاقات تو ہوتی ہی رہے گی۔'' ہیری نے جواب دیا۔ ''وہ جب ڈی اے کی کلاسوں میں آئے گی تو ملاقات تو ہوگی، ہے نا؟''

''تم میری بات بخوبی سمجھ رہے ہو؟'' ہرمائنی نے اکھڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

ہیری نے کوئی جواب نہیں دیا۔ ہرمائنی کے الفاظ نے اس کے دل و دماغ میں خوفناک خدشات کا ایک نیا طوفان برپا کر ڈالا تھا۔ اس نے تخیل کی آنکھ سے اس منظر پر نگاہ ڈالی کہ وہ چوچینگ کے ہمراہ کہیں جا رہا ہے......شاید ہاگس میڈ......اوراس کے ساتھ دیر تک تنہائی میسر رہی ہے۔ ظاہر تھا کہ بوسہ لینے کے بعد اس کے دل میں یہ توقع اُٹھ رہی ہو گی کہ ہیری اب اسے اپنے ساتھ باہر گھمانے پھرانے کی فرمائش تو ضرور کرے گا......اس خیال سے ہی اس کے پیٹ میں دردناک مروڑ اُٹھنے لگے تھے۔

''تمہیں اسے اپنے ساتھ باہر لے جانے کے کئی مواقع ملیں گے۔'' ہرمائنی نے ایک بار پھر اپنے خط میں دھیان لگاتے ہوئے آہستگی سے کہا۔ ہیری نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

''اگر وہ اسے باہر لے جانا چاہے گا تو ہی؟'' رون نے کہا اس کے چہرے پر غیر معمولی زیرک کے جذبات پھیلے ہوئے تھے اور وہ ہیری کو غور سے دیکھ رہا تھا۔

''گدھوں جیسی باتیں مت کرو۔'' ہرمائنی نے تلخی سے کہا۔ ''ہیری بھی اسے گذشتہ سالوں سے پسند کرتا ہے، ہے نا ہیری؟''

ہیری نے اس کی بات پر کوئی ردعمل ظاہر نہیں کیا۔ وہ چوچینگ کو واقعی کافی عرصے سے پسند کرتا آ رہا تھا مگر وہ جب بھی اپنے تخیل کی آنکھ سے اپنے اس تعلق کو ٹٹولتا تھا تو اسے چوچینگ ہمیشہ ہنستی مسکراتی ہوئی دکھائی دیتی تھی۔ اس کے خیالوں کے مدوجزر میں چوچینگ کہیں بھی بے اختیار ہو کر اس کے کندھے پر اپنا سر رکھ کر سسکتی نہیں تھی۔

''ویسے تم یہ طویل تاریخی مقالہ کسے لکھ رہی ہو؟'' رون نے ہرمائنی کے لٹکتے ہوئے چرمئی کاغذ کے رول کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جواب فرش پر گھسٹ رہا تھا۔ ہرمائنی نے اس کا چہرہ دیکھتے ہی اپنا چرمئی کاغذ کا رول فوراً اوپر کھینچ لیا تاکہ رون اس میں سے کچھ پڑھ نہ پائے۔

''وکٹر کو......''

''کیرم......؟''

''ہم اور کون سے وکٹر کو جانتے ہیں؟''

رون نے فوری طور پر کوئی جواب نہیں دیا البتہ وہ اب متذبذب سا دکھائی دینے لگا تھا۔ وہ اگلے بیس منٹ تک بالکل خاموش بیٹھے رہے۔ رون نے بالآخر اکھڑے ہوئے انداز میں کاٹ چھانٹ کر کے اپنا تبدیلی ہیئت والا مقالہ مکمل کر ہی لیا تھا۔ ہرمائنی اپنے سامنے پھیلے چرمئی کاغذ کے آخری کنارے تک مسلسل لکھتی رہی۔ لکھنے سے فراغت پا کر اس نے اپنی چرمئی رول کو نفاست سے تہہ لگائی اور اپنی چھڑی لہرا کر اسے سیل بند کر دیا۔ ہیری اس تمام عرصے میں آتشدان کے شعلوں کو ہی گھورتا رہا۔ وہ اس خیال میں ڈوبا ہوا تھا کہ کاش اس وقت سیریس کا سر وہاں نمودار ہو جائے اور اسے لڑکیوں کے احساسات و جذبات سے نمٹنے کے بارے میں کوئی مشورہ دے مگر آتشدان کی آگ دھیمی رفتار سے سرد پڑتی جا رہی تھی، سرخ دہکتے ہوئے انگارے اس کے دیکھتے ہی دیکھتے راکھ بنتے جا رہے تھے۔

ہیری نے چاروں طرف نظر دوڑائی تو یہ معلوم ہوا کہ وہ اس وقت ہال میں اکیلے ہو چکے تھے۔

''اچھا تو پھر شب بخیر.....'' ہرمائنی نے زوردار جمائی لیتے ہوئے کہا۔ پھر وہ لڑکیوں کے کمروں کی طرف جانے والی سیڑھیوں کی طرف چل دی۔

''اسے کیرم میں آخر کیا دلچسپی ہوسکتی ہے؟'' رون نے آہستگی سے پوچھا۔ وہ اب اپنا سامان سمیٹ کر لڑکوں کے کمرے کی طرف جانے والی سیڑھیاں چڑھ رہے تھے۔

''جہاں تک میرا خیال ہے، اس کی عمر کچھ زیادہ ہے، ہے نا؟.....اور وہ بین الاقوامی کیوڈچ کا مقبول کھلاڑی بھی ہے.....'' ہیری نے سوچتے ہوئے جواب دیا۔

''ہاں! یہ تو میں بھی جانتا ہوں، اس کے علاوہ کچھ اور......؟'' رون نے کسی قدر الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔ ''جہاں میں سوچتا ہوں، وہ کافی حد تک اکھڑ مزاج اور احمق ہے.....''

''ہاں! کسی حد تک وہ اکھڑ مزاج تو ہے ہی.....'' ہیری نے اس کی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے کہا مگر یہ سچ تھا کہ اس کا دل و دماغ ابھی تک چوچینگ کے اردگرد ہی کہیں گھوم رہا تھا۔

انہوں نے کمرے میں پہنچ کر خاموشی سے اپنے کپڑے تبدیل کئے اور پاجامے پہنے۔ ڈین، سمیس اور نیول تو پہلے ہی سو چکے تھے۔ ہیری نے اپنی عینک اتار کر پلنگ کے پہلو میں پڑی تپائی پر رکھ دی اور پھر اپنے بستر پر چڑھ گیا۔ اس نے اپنی مسہری کے بیرونی پردے بالکل نہیں گرائے تھے۔ وہ اپنے بستر پر سیدھا لیٹ گیا اور نیول کے پلنگ کے پاس والی کھڑکی سے باہر آسمان پر پھیلے ہوئے ستاروں کو دیکھنے لگا۔ اس کے دماغ میں یہ بات بری طرح کھٹک رہی تھی کہ کاش اسے کل رات یہ اندازہ ہو جاتا کہ اگلے چوبیس گھنٹوں میں وہ چوچینگ کا بوسہ لے لے گا۔

''شب بخیر ہیری!'' اس کے دائیں پلنگ سے رون کی دھیمی سی آواز سنائی دی۔

''شب بخیر.....'' ہیری نے آہستگی سے جواب دیا۔

شاید اگلی مرتبہ.....اگر ایسا اگلی مرتبہ ہو تو.....وہ تھوڑا زیادہ خوش رہے گی۔ اسے اس سے گھومنے پھرنے کیلئے پوچھنا چاہئے تھا۔ وہ شاید یہی امید کر رہی ہوگی اور اب اس سے سچ مچ خفا ہو چکی ہوگی..... یا شاید وہ بستر پر لیٹے لیٹے اب بھی سیڈرک کی یاد میں ہچکیاں بھر رہی ہوگی؟ وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ اسے تخیل کی آنکھ سے کیا دیکھنا چاہئے؟ ہرمائنی کی تفصیلی وضاحت سے تمام معاملہ آسانی سے سمجھ میں آنے کے بجائے اب پہلے سے کہیں زیادہ پیچیدہ ہوتا جا رہا تھا......

اس نے کروٹ بدلتے ہوئے سوچا۔ اُنہیں ہمیں یہ بھی تو سکھانا چاہئے تھا کہ لڑکیوں کے دماغ کیسے کام کرتے ہیں؟..... یہ تو علم جوتش سے بھی کہیں اہم اور کارآمد مضمون ثابت ہوگا!

اسی لمحے نیول میں نیند میں سوں سوں کی سی آواز نکالی۔ رات کی گہری تاریکی میں کہیں دور الّو کے بولنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔

ہیری نیند کی آغوش میں اترنے لگا۔ اس کے ذہن پر خواب قبضہ جمانے لگے۔ وہ دیکھ رہا تھا کہ ایک بار پھر وہ ڈی اے کے خفیہ حاجتی کمرے میں پہنچ چکا تھا۔ چو چینگ اس پر الزام تراشی کر رہی تھی کہ وہ جھوٹے قول قرار کر کے اسے وہاں لے آیا ہے۔ چو چینگ زور زور سب کو بتا رہی تھی کہ ہیری اسے ڈیڑھ سو چاکلیٹی مینڈک کارڈ دینے کی لالچ دے کر اسے وہاں لے آیا تھا۔ ہیری یہ یقین دلانے کی کوشش کر رہا تھا کہ ایسا کچھ نہیں ہے...... چو چینگ چیخنے چلانے لگی۔ 'سیڈرک نے مجھے ڈھیر سارے چاکلیٹی مینڈک کارڈ دیئے تھے، یہ دیکھو!' اس نے اپنے چوغے میں سے مٹھی بھر کارڈ باہر نکال کر اسے دکھائے اور پھر غصے سے انہیں ہوا میں اچھال دیا۔

مگر یہ کیا؟ وہ ایک دم ہرمائنی میں بدل گئی تھی جو اسے تیز لہجے میں کہہ رہی تھی۔ 'دیکھو ہیری! تم نے اسے بھرپور یقین دہانی کرائی تھی...... میرا خیال ہے کہ اچھا یہی رہے گا کہ تم اسے اس کے بجائے کوئی اور چیز دے دو...... چلو اپنا فائر بولٹ ہی اسے دے دو' ہیری ایک بار پھر انکار کرنے لگا، وہ تیز تیز لہجے میں چیخ رہا تھا کہ وہ چو چینگ کو کسی صورت اپنا فائر بولٹ نہیں دے سکتا کیونکہ وہ تو امبریج کے پاس قید پڑا ہے۔ وہ خود سے اُلجھ رہا تھا کیونکہ اسے یہ سارا معاملہ ہی عجیب اور احمقانہ محسوس ہو رہا تھا۔ وہ تو ڈی اے کے حاجتی کمرے میں کرسمس کے کچھ غبارے ہی لگانے آیا تھا جو بالکل ڈوبی کے سر جیسے دکھائی دے رہے تھے۔

پھر منظر میں نمایاں تبدیلی ہوگئی۔

اس کا بدن نہایت ملائم، طاقتور اور لچکیلا محسوس ہو رہا تھا۔ وہ تاریک، یخ بستہ اور سرد پتھریلے فرش پر لوہے کی چمکتی ہوئی چھڑیوں کے درمیان آہستہ آہستہ رینگ رہا تھا...... وہ فرش پر پیٹ کے بل رینگتا جا رہا تھا...... ہر طرف گہرا اندھیرا چھایا ہوا تھا مگر وہ اپنے اردگرد کی اشیاء کو عجیب سے رنگ میں ڈوبا ہوا صاف دیکھ سکتا تھا...... وہ اپنا سر گھما کر ادھر ادھر کا جائزہ لے رہا تھا...... پہلی نظر میں اسے وہ راہداری خالی دکھائی دی...... اوہ نہیں...... ایک آدمی آگے فرش پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی ٹھوڑی اس کے سینے پر ڈھلکی ہوئی تھی، وہ شاید سو رہا تھا...... اس کا ہیولا گہری تاریکی میں عجیب انداز میں چمک رہا تھا۔

ہیری نے اپنی زبان باہر نکالی...... اسے ہوا میں اس آدمی کی بو محسوس ہو رہی تھی...... وہ آدمی اونگھ رہا تھا...... وہ اس راہداری کے کنارے پر ایک دروازے کے بالکل سامنے بیٹھا ہوا تھا......

ہیری کا دل چاہا کہ وہ آگے بڑھ کر اس آدمی کو کاٹ لے...... مگر اسے اپنی خواہش پر قابو پانا ہی ہوگا...... اسے زیادہ اہم کام سرانجام دینا تھا......

یہ کیا؟ وہ آدمی اب حرکت کر رہا تھا...... جب وہ اچھل کر سیدھا کھڑا ہو گیا تو اس کے پیروں سے چاندی کی رنگت کا چمکتا ہوا چوغہ ہٹ گیا۔ ہیری نے اس کے اوپر اس کا دھندلا عکس دیکھا...... اس نے دیکھا کہ وہ تیزی سے اپنی بیلٹ سے اپنی چھڑی باہر نکال رہا

تھا......اب اس کے پاس کوئی اور چارہ نہیں باقی بچا......اس نے فرش سے اپنا سر اُٹھایا اور ایک بار...... دو بار...... تین بار......اپنے نوکیلے دانت اس آدمی کے بدن میں گہرائی تک گاڑ دیئے۔ اسے اپنے جبڑوں کے نیچے اس کی پسلیاں ٹوٹنے اور گرم خون بہنے کا احساس ہو رہا تھا...... وہ آدمی درد سے چلانے لگا...... پھر وہ خاموش ہو کر فرش پر گر گیا...... وہ دیوار سے ٹیک لگائے بے ہوش ہو چکا تھا......فرش پر خون بہہ رہا تھا......اس کا ماتھا بری طرح جلنے لگا۔ درد کی تیز ٹیس دماغ میں گھسنے لگی۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ اب ہیری کا دماغ کسی غبارے کی طرح پھٹ ہی جائے گا۔

''ہیری......ہیری......''

اس نے اپنی آنکھیں کھول لیں۔ اس کے پورے بدن پر برف جیسا پسینہ پھیلا ہوا تھا۔ اس کے بستر کی چادر اس کے بدن کے گرد لپٹی ہوئی تھی۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے ماتھے پر دہکتی ہوئی گرم سلاخیں رکھ دی گئی ہوں اور گرم کھولتے خون کی بپھری موجیں پوری شدت سے ضربیں لگا رہی ہوں۔

''ہیری......''

رون اس کے پاس کھڑا تھا اور اس کا چہرہ برف جیسا سفید پڑ چکا تھا۔ پلنگ کے اطراف میں ہیری کو کئی ہیولے کھڑے دکھائی دیئے۔ اس نے پوری قوت سے اپنے سر کو دبایا کیونکہ درد کے مارے وہ اپنی آنکھیں تک نہیں کھول پا رہا تھا...... پھر وہ پلٹ گیا اور اس نے اپنے پلنگ کے دوسری طرف جھک کر زوردار قے کر دی......

''وہ بیمار ہے......'' اسے کسی کی سہمی ہوئی آواز سنائی دی۔ ''کیا ہمیں فوری طور پر کسی کو بلا لینا چاہئے؟''

''ہیری......ہیری......''

اسے رون کو فوراً بتانا ہوگا۔ اسے بتانا نہایت ضروری تھا...... گہری سانس لیتے ہوئے ہیری پلنگ پر سیدھا ہوا اور دوبارہ قے نہ کرنے کا تہیہ کرنے لگا مگر درد کی شدت اسے اوندھے کئے جا رہی تھی۔

''تمہارے ڈیڈی......'' اس نے بمشکل ہانپتے ہوئے کہا۔ اس کا سینہ تیزی پھول پچک رہا تھا۔ ''تمہارے ڈیڈی...... پر حملہ ہوا ہے......''

''کیا......؟'' رون کو کچھ بھی سمجھ میں نہیں آ پایا۔

''تمہارے ڈیڈی......انہیں کاٹ لیا گیا ہے...... یہ بے حد خوفناک ہے...... ہر طرف خون ہی خون پھیلا ہوا تھا......''

''میں مدد لینے کیلئے جا رہا ہوں۔'' وہ سہمی ہوئی آواز دوبارہ بولی اور پھر ہیری کو سنائی دیا کہ کوئی بھاگتا ہوا کمرے سے باہر جا رہا تھا......

''ہیری...... میرے دوست!'' رون نے اسے دلاسہ دیتے ہوئے بولا۔ ''تم......تم تو بس کوئی ڈراؤنا خواب دیکھ رہے

تھے......''

''بالکل نہیں......'' ہیری نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ یہ نہایت ضروری تھا کہ رون اس حقیقت کو سمجھ لے......''یہ خواب بالکل نہیں تھا...... یہ کوئی عام سا خواب نہیں تھا...... میں وہاں تھا، میں نے اُنہیں دیکھا تھا...... میں نے ہی یہ کیا تھا......''

اب اسے سمیس اور ڈین کی بڑبڑاہٹ سنائی دے رہی تھی مگر اسے ان کی کوئی پرواہ نہیں تھی۔ اس کے ماتھے کا درداب کم ہونے لگا تھا حالانکہ وہ اب بھی پسینے سے شرابور ہو رہا تھا اور بری طرح کانپ رہا تھا۔ اس نے ایک بار پھر قے کر دی، رون بچتا ہوا فوراً پیچھے کی طرف اچھل گیا۔

''ہیری! تمہاری طبیعت بالکل ٹھیک نہیں ہے...... نیول مدد کیلئے کسی کو بلانے گیا ہے۔'' رون نے اس کے گرد چکر کاٹتے ہوئے بے چینی سے کہا۔

''میں ٹھیک ہوں......'' ہیری نے رندھے ہوئے حلق سے آواز نکالی۔ اس نے پاجامے سے اپنا منہ پونچھ لیا۔ وہ اب بھی بری طرح کانپ رہا تھا۔''میرے ساتھ کوئی گڑبڑ نہیں ہے۔ تمہیں اپنے ڈیڈی کے بارے میں فکر کرنا چاہئے۔ ہمیں یہ معلوم کرنا ہوگا کہ وہ اس وقت کہاں ہیں؟......ان کے بدن سے بری طرح خون بہہ رہا تھا...... یہ میں نے......ایک ایک بڑے سانپ نے کیا تھا......''

اس نے پلنگ سے اترنے کی کوشش کی مگر رون نے اسے واپس دھکیل دیا۔ ڈین اور سمیس اب بھی اس کے پاس کہیں آپس میں سرگوشیاں کر رہے تھے۔ ہیری کو اس بات کا قطعی احساس نہیں ہو پا رہا تھا کہ ایک منٹ بیت گیا تھا یا پھر دس منٹ......وہ بری طرح کانپتا ہوا اپنی ہی جگہ پر دبکا بیٹھا رہا...... پھر سیڑھیوں کے اوپر کسی کے چڑھنے کی آواز سنائی دی اور نیول کی تیکھی آواز دوبارہ سنائی دی۔

''اس طرف پروفیسر......''

پروفیسر میک گوناگل اپنے چوخانے اونی ڈریس گاؤن میں کمرے میں تیزی سے داخل ہوئیں۔ ان کی ناک پر عینک تھوڑی ترچھی دکھائی دے رہی تھی۔

''کیا ہوا پوٹر؟......کہاں درد ہو رہا ہے؟''

انہیں دیکھ کر اسے اتنی خوشی پہلے کبھی نہیں ہوئی تھی، اسے اس وقت ققنس کے گروہ کے کسی رکن کی ضرورت واقعی محسوس ہو رہی تھی۔ کسی ایسے فرد کی جو اس کے بارے میں فکرمند نہ ہو اور نہ ہی اسے کڑوے کسیلے شربتی مرکب پلانے کی ضد کر رہا ہو۔

''رون کے ڈیڈی......'' اس نے اُٹھ کر بیٹھتے ہوئے کہا۔''ان پر ایک سانپ نے حملہ کر دیا ہے اور معاملہ کافی تشویش ناک ہے، میں نے یہ سب اپنی آنکھوں کے سامنے ہوتے دیکھا ہے۔''

''تمہارا کیا مطلب ہے؟......تم نے اسے ہوتے ہوئے دیکھا ہے؟'' پروفیسر میک گوناگل نے اپنی سیاہ بھنوئیں سکیڑتے ہوئے

پوچھا۔

’’مجھے معلوم نہیں...... میں سویا ہوا تھا اور پھر میں وہاں پہنچ گیا......‘‘

’’تمہارا مطلب ہے کہ تم یہ سب خواب میں دیکھا تھا؟‘‘

’’نہیں......‘‘ ہیری غصے سے آگ بگولا ہوتے ہوئے بولا۔ کیا کوئی بھی اس کی بات نہیں سمجھے گا؟ ’’میں پہلے تو کسی بالکل الگ قسم کی چیز کے بارے میں...... کسی ضروری چیز کے بارے میں خواب دیکھ رہا تھا...... اور اچانک اس کی جگہ پر یہ سب منظر دکھائی دینے لگا۔ یہ کوئی خواب نہیں، حقیقت کا عکس تھا۔ یہ کوئی من گھڑت بات نہیں ہے پروفیسر! ...... مسٹر ویزلی فرش پر سوئے ہوئے تھے اور ان پر ایک بہت بڑے سانپ نے حملہ کر دیا۔ ان کے بدن سے بہت خون بہہ رہا تھا...... وہ گر گئے، کسی کو یہ معلوم کرنا ہوگا کہ وہ اس وقت کہاں ہیں؟......‘‘

پروفیسر میک گوناگل اپنی ترچھی عینک سے اسے محض گھورتی رہ گئیں، یوں لگا جیسے وہ اس کی حالت دیکھ کر واقعی دہشت میں آ چکی ہوں۔

’’میں جھوٹ نہیں بول رہا ہوں اور میں کوئی پاگل دیوانہ نہیں ہوں...... میں نے آپ کو بتایا ہے نا...... کہ میں نے یہ سب کچھ ہوتے ہوئے خود دیکھا ہے......‘‘

’’مجھے تمہاری بات پر پورا یقین ہے پوٹر!‘‘ پروفیسر میک گوناگل نے آہستگی سے کہا۔ ’’اپنا ڈریسنگ گاؤن پہن لو...... ہم اسی وقت پروفیسر ڈمبل ڈور کے پاس جا رہے ہیں......‘‘

☆☆☆☆

بائیسواں باب

# سینٹ مونگوز ہسپتال

برائے طبی حادثات ومعالجاتِ جادوئی عوارض

ہیری کو اس بات پر کافی اطمینان نصیب ہوا تھا کہ پروفیسر میک گوناگل نے اس کی بات پر سنجیدگی کا اظہار کیا تھا۔ وہ بغیر کسی جھجک کے تیزی سے اپنے پلنگ سے نیچے اترا اور اس نے عجلت میں اپنا ڈریسنگ گاؤن چڑھایا اور تپائی پر رکھی ہوئی عینک اُٹھا کر اپنی ناک پر جمادی۔

''ویزلی! تمہیں بھی ساتھ چلنا چاہئے۔'' پروفیسر میک گوناگل نے کہا۔

نیول، ڈین اور سمیس کے الجھے ہوئے چہروں کے قریب سے گزر کر وہ دونوں پروفیسر میک گوناگل کے پیچھے پیچھے کمرے سے باہر نکل گئے۔ بل دار سیڑھیوں سے نیچے اترے اور گری فنڈر کے ہال میں پہنچے۔ تصویر کے راستے سے نکل کر وہ تینوں چاندنی میں نہائی راہداریوں میں چلنے لگے۔ ہیری کو محسوس ہو رہا تھا کہ اس کے اندر چھپی ہوئی دہشت کسی بھی لمحے باہر نکل سکتی ہے۔ وہ دوڑنا چاہتا تھا۔ وہ ڈمبل ڈور کو چلا چلا کر بتانا چاہتا تھا۔ ان لوگوں کی سست روی سے چلنے کی وجہ سے مسٹر ویزلی کے بدن سے خون تیزی سے بہتا جا رہا ہوگا اور اگر وہ دانت زہریلے ہوئے (ہیری نے کافی کوشش کی کہ وہ یہ نہ کہے کہ میرے دانت...... ) تو کتنا بڑا نقصان ہو سکتا ہے؟ وہ تینوں مسز نورس کے قریب سے گزرے، جس نے اپنی چراغ جیسی زرد آنکھوں سے انہیں گھور کر دیکھا اور دھیمی سی میاؤں کی آواز نکالی۔ پروفیسر میک گوناگل نے شوں کی سی آواز دی تو مسز نورس تیزی سے دور چل دی۔ وہ تیزی سے چلتے ہوئے بالآخر اس راہداری میں داخل ہو گئے جہاں ڈمبل ڈور کا دفتر موجود تھا۔ وہ پروں والے عفریتی جانور کے مجسمے کے سامنے پہنچ گئے۔

''کاکروچ کا خوشہ......'' پروفیسر میک گوناگل نے کہا۔

عفریتی جانور کا مجسمہ ایک طرف کھسک کر ہٹ گیا اور اس کے پیچھے دکھائی دینے والی دیوار دو حصوں میں بٹ گئی۔ ان کے سامنے دراڑ نمودار ہو گئی تھی جس پر بل دار سیڑھیاں دکھائی دے رہی تھیں جو متحرک تھیں اور بل کھا کر اوپر کی طرف جا رہی تھیں۔ وہ تینوں آگے بڑھ کر سیڑھیوں کے زینوں پر کھڑے ہو گئے۔ ان کے عقب میں دیوار دھم کی سی آواز کے ساتھ دوبارہ جڑ چکی تھی اور بل کھاتے ہوئے

اوپر کی طرف سیڑھیاں چڑھنے لگے۔ بالآخر وہ بلوط کی لکڑی کے چمکدار دروازے کے سامنے پہنچ ہی گئے۔ اس دروازے پر عنقا کے چہرے کی شکل کا بڑا سا قفل پڑا دکھائی دے رہا تھا۔

نصف رات سے زیادہ گزر جانے کے باوجود اندر سے گفتگو کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ کافی لوگوں کی ملی جلی آوازیں۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے ڈمبل ڈور کم از کم ایک درجن لوگوں سے بات چیت کر رہے ہوں۔

پروفیسر میک گوناگل نے عنقاء کی شکل والے کنڈے کو پکڑ کر تین بار مخصوص انداز میں دستک دی۔ اندر کی آواز یکلخت رُک گئیں۔ یوں لگتا تھا جیسے کسی نے اُٹھ کر ٹیلی ویژن کا بٹن بند کر دیا ہو۔ اگلے لمحے دروازہ خود بخود کھل گیا اور پروفیسر میک گوناگل ان دونوں کو اپنے ساتھ لئے دفتر میں داخل ہو گئیں۔

دفتر میں نیم تاریکی چھائی ہوئی تھی۔ چاندی کے عجیب اوزار میزوں پر خاموش کھڑے تھے اور ابھی تک ان میں دھوئیں کی باریک لہریں اُٹھتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں جیسا کہ وہ ہمیشہ کیا کرتے تھے۔ دیواروں پر قدیمی ہیڈ ماسٹروں اور ہیڈ مسٹرسوں کی تصویروں کے فریم لگے ہوئے تھے جن میں وہ وفات شدہ لوگ آنکھیں بند کئے ہوئے اونگھتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ دروازے کے پہلو میں ہنس کی مانند دکھائی دینے والا شاندار سرخ پرندہ اونگھ رہا تھا اور اس کا سر اس کے پروں کے نیچے دبا ہوا تھا۔

''اوہ پروفیسر میک گوناگل..... یہ آپ ہیں.....اور.....اوہ!''

ڈمبل ڈور اپنی بڑی میز کے پیچھے اونچی کمر والی کرسی میں دھنسے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ وہ اس موم بتی کی روشنی کے ہالے کسی قدر آگے جھک گئے جو ان کے سامنے بکھرے ہوئے کاغذات پر اپنی روشنی پھیلائے ہوئے تھی۔ وہ ایک شاندار کڑھائی والا ارغوانی سنہرے رنگ کا ڈریسنگ گاؤن پہنے ہوئے تھے۔ گاؤن کے نیچے سفید نائٹ سوٹ دکھائی دے رہا تھا مگر وہ پوری طرح ہشاش بشاش دکھائی دے رہے تھے، نیند کے آثار ان سے کوسوں دور تھے۔ ان کی آسمانی رنگت والی باریک بین آنکھیں پروفیسر میک گوناگل کے چہرے پر سوالیہ انداز میں جمی ہوئی تھیں۔

''پروفیسر ڈمبل ڈور! پوٹر نے ایک.....نہایت عجیب اور ڈراؤنا خواب دیکھا تھا.....'' پروفیسر میک گوناگل نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔ ''وہ کہتا ہے کہ.....''

''یہ کوئی خواب نہیں تھا.....'' ھیری جلدی سے بیچ میں کودتا ہوا بولا۔

پروفیسر میک گوناگل نے گردن گھما کر ھیری کو غصیلی نظروں سے دیکھا اور ان کی تیوریاں چڑھ گئیں۔

''ٹھیک ہے پوٹر! اب ہیڈ ماسٹر کو اس کے بارے میں تم خود ہی بتا دو.....''

''دیکھئے!.....میں سو رہا تھا.....'' ھیری نے بولنا شروع کیا۔ ڈمبل ڈور کو سمجھاتے ہوئے وہ بدحواسی اور دہشت کے ملے جلے جذبات میں بھی اس بات پر چڑ سا گیا کہ وہ اس کی طرف نہیں دیکھ رہے تھے بلکہ اپنی جڑی ہوئی انگلیوں کو گھور رہے تھے۔ ''مگر یہ کوئی

معمول کا خواب نہیں تھا...... یہ سچائی بھرا منظر تھا...... میں اسے ہوتے ہوئے دیکھا تھا......'' اس نے ایک گہری سانس کھینچی۔ ''رون کے ڈیڈی......مسٹر ویزلی...... پر ایک بڑے سانپ نے حملہ کر دیا ہے......''

اس کے منہ سے نکل کر الفاظ دفتر کی فضا میں گونجنے لگے۔ وہ کچھ تشویش ناک بلکہ کسی حد مضحکہ خیز لگ رہے تھے۔ ایک خاموشی چھا گئی جس کے دوران ڈمبل ڈور کرسی پر پیچھے کی طرف ٹیک لگائے بیٹھے رہے۔ رون فق چہرے کے ساتھ کبھی ہیری کو اور کبھی ڈمبل ڈور کو دیکھ رہا تھا۔

''تم نے یہ کیسے دیکھا؟'' ڈمبل ڈور نے آہستگی سے سوال کیا۔ وہ اب بھی ہیری کی طرف نہیں دیکھ رہے تھے۔

''دیکھئے...... مجھے معلوم نہیں ہے۔'' ہیری نے کسی قدر غصے سے کہا۔ آخر اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟'' مجھے لگتا ہے کہ میرے دماغ میں......''

''تم میری بات کا مطلب نہیں سمجھ پائے۔'' ڈمبل ڈور نے اس کی بات کاٹتے ہوئے طمانیت بھرے انداز میں کہا۔ ''میرا مطلب ہے کہ...... کیا تم یاد کر سکتے ہو؟...... ار...... کہ حملہ کے وقت تم کہاں پر تھے؟ تم شکار ہونے والے فرد کے قریب کھڑے تھے یا کہیں اوپر کسی مقام سے یہ حادثہ ہوتے ہوئے دیکھ رہے تھے؟''

یہ اتنا عجیب سوال تھا کہ ہیری کچھ لمحات تک منہ پھاڑے ڈمبل ڈور کی طرف دیکھتا رہ گیا۔ اسے یوں محسوس ہوا جیسے ڈمبل ڈور سب کچھ پہلے سے جانتے تھے۔

''وہ سانپ میں ہی تھا......'' اس نے آہستگی سے جواب دیا۔ ''میں نے یہ تمام منظر سانپ کی آنکھ سے دیکھا تھا۔''

ایک لمحے تک کوئی کچھ بھی نہیں بولا۔ رون کا چہرہ پیلا پڑ چکا تھا۔ ڈمبل ڈور نے رون کی طرف دیکھتے ہوئے زیادہ تیکھی آواز میں پوچھا۔ ''کیا آرتھر بری طرح سے زخمی ہوا ہے؟''

''بالکل......'' ہیری نے زور دیتے ہوئے کہا۔ وہ لوگ سمجھنے میں اتنی دیر کیوں لگا رہے تھے؟ کیا انہیں یہ احساس نہیں ہے کہ دانت کافی دیر پہلے بدن میں گاڑے گئے تھے اور اب تک ان کا کتنا سارا خون بہہ چکا ہوگا؟ اور ڈمبل ڈور اس کی طرف براہ راست دیکھنے کا تکلف کیوں نہیں کر رہے تھے؟ لیکن اگلے ہی لمحے ڈمبل ڈور اپنی کرسی سے اُٹھ کھڑے ہوئے۔ وہ اتنی عجلت سے کھڑے ہوئے تھے کہ ہیری اپنی جگہ پر چونک گیا۔ ڈمبل ڈور نے چھت کے قریب لٹکتی ہوئی ایک پرانی سی تصویر کی طرف دیکھتے ہوئے عجیب سا اشارہ کیا۔

''ایورڈ؟......اور ڈیلیس، آپ بھی......''

پیشانی پر سامنے کی طرف لٹکتے ہوئے بالوں اور زرد چہرے والا جادوگر اور اس کے پہلو میں موجود ایک دوسرے فریم میں لمبے سفید گھنگھریالے بالوں والی بوڑھی جادوگرنی جو کہ نیند میں ڈوبے ہوئے دکھائی دے رہے تھے، انہوں نے ڈمبل ڈور کی آواز سنتے ہی

جھٹ سے آنکھیں کھول دیں۔

''آپ لوگ سن رہے تھے؟'' ڈمبل ڈور نے سوالیہ انداز میں پوچھا۔

جادوگر نے اپنا سر اثبات میں ہلایا جبکہ بوڑھی جادوگرنی کرخت لہجے میں بولی۔ ''بالکل!''

''اس آدمی کے بالوں کی رنگت سرخ ہے اور اس نے عینک لگا رکھی ہے۔ ایورڈ! آپ اس کے بارے میں دوسروں کو خبردار کر دیں۔ یہ کوشش کریں کہ اسے صحیح لوگ ہی تلاش کر پائیں......''

دونوں سر ہلا کر اپنے اپنے فریم میں سے چلے گئے۔ بہرحال قریبی تصویروں میں نمودار ہونے کی بجائے (جیسا کہ ہوگورٹس میں عام طور پر ہوا کرتا تھا) وہ بالکل اوجھل ہو چکے تھے۔ ایک فریم تو اب سیاہ پردے کے سوا اور کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا جبکہ دوسرے فریم میں چمڑے کی ایک قدیمی منقش کرسی باقی رہ گئی تھی۔ ہیری نے دیکھا دیواروں پر لٹکی ہوئی تصویروں میں کئی ہیڈ ماسٹر اور ہیڈ مسٹرس نیند میں ڈوبے ہوئے خراٹے بھر رہے تھے مگر وہ اپنی پلکوں کے نیچے سے چپکے چپکے اسے ہی دیکھ رہے تھے۔ پھر اچانک اسے سمجھ میں آنے لگا کہ ان کے دروازے پر دستک دینے سے قبل کمرے میں اتنا شور کیونکر مچا ہوا تھا؟ ڈمبل ڈور کس سے باتیں کر رہے تھے؟

''ایورڈ اور ڈیلیس ہوگورٹس کے سب سے زیادہ مقبول ہیڈ ماسٹروں میں سے ہیں۔'' ڈمبل ڈور نے آہستگی سے کہا۔ وہ اب ہیری، رون اور پروفیسر میک گوناگل کے قریب سے گزر کر سیدھے سرخ پرندے کی طرف جا رہے تھے جو دروازے قریب ایک اونچے پائیدان پر پر سمیٹے بیٹھا ہوا تھا۔ ''ان کی مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ ان دونوں کی تصویروں کے فریم جادوگروں کے اہم تعلیمی اور سرکاری مراکز پر لگے ہوئے ہیں، چونکہ وہ اپنی تصویروں میں آسانی سے آ جا سکتے ہیں، اس لئے ہمیں یہ آسانی سے باخبر کر سکتے ہیں کہ دوسری جگہ پر کیا معاملہ چل رہا ہے؟......''

''مگر مسٹر ویزلی کہیں بھی ہو سکتے ہیں!'' ہیری نے جلدی سے کہا۔

''آپ تینوں براہ کرم بیٹھ جائیں۔'' ڈمبل ڈور نے نرم لہجے میں کہا۔ ایسا لگا جیسے انہوں نے ہیری کی بات سنی ہی نہ ہو۔ ''ایورڈ اور ڈیلیس ابھی کچھ دیر میں واپس لوٹ آئیں گے۔ پروفیسر میک گوناگل! مہربانی کر کے کچھ کرسیوں کا بندوبست کر لیجئے......''

پروفیسر میک گوناگل نے ڈریسنگ گاؤن کی جیب میں سے اپنی چھڑی باہر نکال کر لہرائی۔ ہوا میں سے تین کرسیاں نمودار ہو گئیں۔ یہ کرسیاں لکڑی کی تھیں اور ان کی کمر بالکل سیدھی تھی۔ یہ اس طرح کی آرام دہ گدی والی کرسیاں بالکل نہیں تھیں جو ڈمبل ڈور نے ہیری کے مقدمے کی سماعت کے دوران ہوا میں سے نمودار کی تھیں۔ ہیری کرسی پر بیٹھ گیا اور چبھتی ہوئی نظروں سے ڈمبل ڈور کو دیکھنے لگا۔ ڈمبل ڈور اب ایک انگلی سے فاکس نامی ققنس کے روئیں دار سنہری سر کو سہلا رہے تھے۔ ققنس فوراً بیدار ہو گیا اور اس نے اپنا خوبصورت سر اُٹھا کر اپنی چمکتی ہوئی آنکھوں سے ڈمبل ڈور کو دیکھنے لگا۔

''ہمیں خبردار رہنے کی ضرورت ہے؟'' ڈمبل ڈور نے بہت دھیمی آواز میں ققنس سے کہا۔

آگ کا ایک شعلہ ہوا میں چمکا اور ققنس وہاں سے چلا گیا۔

ڈمبل ڈور چلتے ہوئے چاندی کے ایک نفیس اور نازک اوزار کے پاس پہنچ گئے تھے۔ ہیری کو کچھ اندازہ نہیں تھا کہ اس جادوئی اوزار کا کیا استعمال تھا؟ انہوں نے اس نفیس اوزار کو اُٹھایا اور پھر اپنی میز کی طرف بڑھ گئے۔ وہ ان لوگوں کے بالکل سامنے بیٹھ گئے اور اپنی چھڑی کی نوک سے اسے ہلکا سا ٹھونک دیا۔

اس عجیب سے اوزار میں اچانک جان پڑ گئی تھی، اس میں سے سریلی آواز سنائی دینے لگی۔ اس کی بالائی چھوٹی سی چاندی کی بنی ہوئی نلکی سے زرد دُھواں نکلنے لگا۔ ڈمبل ڈور اپنی بھنوئیں تان کر اس دھوئیں کو بغور دیکھنے لگے۔ کچھ سیکنڈ بعد دھواں بڑھ گیا اور ہوا میں دائروی چھلے بنانے لگا...... اس کے ایک کنارے پر ایک سانپ کا سر بن گیا۔ جس کا منہ چوڑا اور کھلا ہوا تھا۔ ہیری سوچنے لگا کہ کیا وہ چاندی کا اوزار اس کے خواب کو واضح کر رہا تھا۔ اس نے متجسس نظروں سے ڈمبل ڈور کے چہرے کی طرف دیکھا تاکہ ان کی کسی کنائیے سے وہ اس بات کو سمجھ پائے مگر ڈمبل ڈور نے اپنا سر اوپر نہیں اُٹھا کر دیکھا تھا۔

''فطری بات ہے......'' ڈمبل ڈور جیسے خود کلامی کرتے ہوئے بولے اور کسی حیرانگی کے بغیر دھوئیں کی لکیر کو دیکھتے رہے۔ ''مگر جوہر میں تقسیم......''

ہیری کو اس سوال کا کوئی سر پیر سمجھ میں نہیں آ پایا تھا۔ بہرحال، دھوئیں کا سانپ فوراً دو الگ الگ سانپوں میں منقسم ہو گیا اور اب دونوں ہی ہوا میں منڈلانے لگے۔ تھوڑے سنگین اطمینان کے ساتھ ڈمبل ڈور نے چاندی کے اوزار کو دوبارہ اپنی چھڑی سے ٹھونک دیا۔ اس کی سریلی دھن مدھم پڑ گئی اور پھر بالکل ختم ہو گئی۔ دھوئیں کے سانپ فضا میں تحلیل ہونے لگے اور دھند کی سی صورت میں گم ہو کر رہ گئے۔

ڈمبل ڈور نے چاندی کا اوزار اُٹھایا اور اسے اس کی حقیقی جگہ پر واپس رکھ دیا۔ ہیری نے دیکھا کہ تصویروں سے کئی قدیمی ہیڈ ماسٹر یہ تماشہ غور سے دیکھ رہے تھے مگر جونہی انہیں اس بات کا احساس ہوا کہ ہیری انہیں دیکھ رہا ہے تو وہ فوراً سونے کی اداکاری کرنے لگے۔ ہیری کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ یہ سوال کرے کہ یہ عجیب سا چاندی کا کھلونا آخر کس کام آتا تھا لیکن اس سے پہلے کہ وہ پوچھ پاتا، ان کے دائیں جانب دیوار کے بالائی حصے میں سے ایک آواز سنائی دی۔ ایورڈ نامی جادوگر اپنی تصویر میں واپس لوٹ چکا تھا اور تھوڑا ہانپ رہا تھا......

''ڈمبل ڈور......''

''کیا خبر لائے ہو؟'' ڈمبل ڈور نے فوراً اس سے دریافت کیا۔

''میں اس وقت تک چیختا رہا جب تک کوئی بھاگتا ہوا وہاں پہنچ نہیں گیا تھا۔'' ایورڈ نے ہانپتے ہوئے کہا جو اپنے عقب میں لٹکے ہوئے پردے سے اپنا ماتھا پونچھ رہا تھا۔ ''میں نے اس سے کہا کہ میں نے نچلی منزل پر کسی کی آواز سنی ہے۔ وہ یہ فیصلہ نہیں کر پا رہا تھا

کہ اسے میری بات پر یقین کرنا چاہئے یا نہیں۔ مگر وہ جائزہ لینے کیلئے نچلی منزل پر چلا گیا...... آپ تو جانتے ہی ہیں کہ وہاں نیچے تصویریں نہیں لگائی گئی ہیں۔ اس لئے میں وہاں بالکل نہیں جا سکتا تھا۔ خیر! کچھ منٹ بعد وہ اسے اُٹھا کر لے آئے۔ اس کی حالت کچھ اچھی نہیں دکھائی دے رہی تھی۔ وہ خون میں لت پت تھا۔ ان کے جاتے ہوئے میں اسے اچھی طرح سے دیکھنے کیلئے الفرڈ اکریگ کی تصویر تک تعاقب میں بھاگتا رہا......''

''اچھی بات ہے۔'' ڈمبل ڈور نے پرسکون لہجے میں کہا۔ ''میرا خیال ہے کہ ڈیلیس نے اسے آتے ہوئے دیکھ لیا ہوگا پھر......''

اور پھر اسی لمحے سفید گھنگھریالے بالوں والی بوڑھی جادوگرنی بھی اپنی تصویر میں واپس لوٹ آئی تھی۔ وہ بری طرح کھانستے ہوئے اپنی کرسی میں دھنس گئی اور کراہتی ہوئی آواز میں بولی۔ ''ہاں ڈمبل ڈور! وہ اسے سینٹ مونگوز میں لے گئے ہیں...... وہ اسے اُٹھا کر میری تصویر کے بالکل قریب سے گزرے تھے...... اس کی حالت بے حد نازک دکھائی دے رہی تھی......''

''شکریہ......'' ڈمبل ڈور نے کہا۔ انہوں نے مڑ کر پروفیسر میک گوناگل کو دیکھا۔

''منروا! میں چاہتا ہوں کہ آپ جا کر باقی ویزلی بچوں کو جگا دیں۔''

''ٹھیک ہے......''

پروفیسر میک گوناگل اُٹھ کر کھڑی ہوئیں اور تیزی سے دروازے تک پہنچیں۔ ہیری نے رون کی طرف کنکھیوں سے دیکھا جو کافی دہشت میں آ چکا تھا۔

''اور ڈمبل ڈور! ماؤلی کو خبر کون دے گا؟'' پروفیسر میک گوناگل نے دروازے پر رُک کر پلٹتے ہوئے پوچھا۔

''وہ کام فاکس کر دے گا۔ جب وہ کسی کی آمد سے خبردار کرنے کی ذمہ داری پوری کر دے گا تو یہ اس کیلئے مشکل نہیں ہوگا۔'' ڈمبل ڈور نے دھیمے لہجے میں کہا۔ ''مگر یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ یہ خبر پہلے ہی جان چکی ہو...... اس کی گھڑی واقعی کمال کی ہے......''

ہیری کو اچھی طرح معلوم تھا کہ ڈمبل ڈور اسی گھڑی کا ذکر کر رہے تھے جو وقت نہیں بلکہ ویزلی خاندان کے افراد کا پتہ ٹھکانہ اور ان کی کیفیت کی خبر دیتی تھی۔ ایک اذیت بھری آہ کے ساتھ اس نے سوچا کہ مسٹر ویزلی والا کانٹا اس وقت جانی خطرے کے سرخ نشان پر پہنچ کر رُک گیا ہوگا۔ لیکن رات کافی زیادہ ہو چکی تھی، ممکن تھا کہ مسز ویزلی اب سو چکی ہوں گی اور اب وہ گھڑی کے کانٹے بالکل نہیں دیکھ پا رہی ہوں گی۔ یہ خیال آنے پر ہیری کے بدن پر جھرجھری سی پھیلنے لگی کہ مسز ویزلی کا چھلاوہ مسٹر ویزلی کے بے جان جسم میں بدل گیا تھا...... ان کی عینک ناک پر پھسل کر ترچھی ہو گئی تھی اور ناک سے خون بہہ رہا تھا...... لیکن مسٹر ویزلی نہیں مریں گے...... وہ مر ہی نہیں سکتے تھے......

ڈمبل ڈور اب ہیری اور رون کے عقب میں موجود الماری میں سے کوئی چیز تلاش کر رہے تھے۔ انہوں نے اس میں سے ایک پرانی سیاہ کیتلی نکالی اور اسے نہایت احتیاط سے اپنی میز پر لا کر رکھ دیا۔ انہوں نے اپنی چھڑی اس کی طرف کرتے ہوئے کوئی جادوئی

کلمہ منہ میں بڑبڑایا۔ ایک لمحے کیلئے کیتلی اپنی جگہ پر کانپ اُٹھی اور ایک عجیب سی نیلی روشنی میں نہا گئی پھر وہ پرسکون ہوکر پہلے جیسی سیاہ دکھائی دینے لگی۔

ڈمبل ڈور ایک اور تصویر کے پاس پہنچ گئے۔ اس میں ایک چالاک دکھائی دینے والا جادوگر سو رہا تھا، جس کی ڈاڑھی نوکیلی تھی اور وہ سلے درن کے سبز نقرئی لباس پہنے ہوئے تھا۔ وہ اتنی گہری نیند میں ڈوبا ہوا دکھائی دے رہا تھا کہ جب ڈمبل ڈور نے اسے بیدار کرنے کی کوشش کی تو اس نے بالکل حرکت نہیں کی...... ''فنیس...... فنیس؟''

تصویروں میں موجود جادوگر اور جادوگرنیاں اب سونے کی اداکاری بالکل نہیں کر رہے تھے۔ وہ اپنے فریموں میں ادھر ادھر سرک رہے تھے تاکہ حادثے کو زیادہ اچھے طریقے سے دیکھ سکیں۔ جب چالاک دکھائی دینے والا جادوگر مسلسل سونے کا ڈرامہ رچائے رہا تو ان میں سے کچھ لوگ بھی اس کا نام لے کر چیخنے چلانے لگے۔

''فنیس...... فنیس...... فنیس......''

وہ اب اپنی اداکاری کو جاری نہیں رکھ سکتا تھا، اس نے نہایت ڈرمائی انداز میں اپنی آنکھیں کھول دیں اور کسمساتے ہوئے ادھر ادھر دیکھ کر بولا۔

''کسی نے میرا نام پکارا......؟''

''مجھے تمہاری ضرورت ہے فنیس! میں چاہتا ہوں کہ تم اپنی دوسری تصویر میں جاؤ۔'' ڈمبل ڈور نے اسے کہا۔ ''میں ایک اور پیغام بھیجنا چاہتا ہوں......''

''اپنی دوسری تصویر میں......؟'' فنیس نے تھکی ہوئی آواز میں کہا اور ایک طویل مصنوعی جمائی لینے کی اداکاری کی (اس کی آنکھیں دفتر میں چاروں طرف گھوم گئیں اور پھر ہیری کے چہرے پر پہنچ کر ٹھہر گئیں) ''اوہ نہیں ڈمبل ڈور! آج رات تو میں بے حد تھکا ہوا ہوں......''

فنیس کی آواز ہیری کو جانی پہچانی سی لگی۔ وہ سوچنے لگا کہ اس نے اس سے پہلے اسے کہاں سنا تھا؟ اس سے پہلے کہ وہ اپنے دماغ پر کچھ زور ڈال پاتا، ارد گرد لگی ہوئی تصویروں کے جادوگر بے ہنگم انداز میں شور شرابا مچانے لگے۔

''حکم عدولی کی جرأت!'' سرخ ناک والے بھاری بھرکم جادوگر نے گرجتے ہوئے کہا اور ہوا میں اپنا مکا لہرایا۔ ''فرائض سے کوتاہی......''

''ہم ہوگورٹس کے معزز ہیڈ ماسٹر کے احکامات کی تعمیل کرنے کے پابند ہیں۔'' ایک نحیف دکھائی دینے والے بوڑھے جادوگر نے چیختے ہوئے کہا، جنہیں دیکھتے ہی ہیری فوراً پہچان گیا تھا کہ وہ ڈمبل ڈور سے پہلے والے ہیڈ ماسٹر 'ارمانڈو ڈی پٹ' تھے۔ ''فنیس! آپ کو شرم آنی چاہیے۔''

''کیا میں اُسے سیدھا کروں ڈمبل ڈور؟'' ایک بارُعب جادوگرنی نے اپنی کرسی کے پاس رکھی ہوئی موٹی لاٹھی ہاتھ میں پکڑتے ہوئے کہا جو ہاون دستے کے ڈنڈے جتنی موٹی تھی۔

''اوہ نہیں!......ٹھیک ٹھیک ہے......'' فنیس نامی جادوگر کچھ سہمے ہوئے انداز میں بوکھلاتا ہوا بولا۔ ''ممکن ہے کہ اب تک اس نے میری تصویر والا فریم پھینک دیا ہو۔ اس نے زیادہ تر قدیمی اشیاء کو پہلے باہر پھینک دیا......''

''سیریس اچھی طرح جانتا ہے کہ اُسے ابھی تمہاری تصویر کی ضرورت ہے۔'' ڈمبل ڈور نے اس کی بات قطع کرتے ہوئے کہا اور ہیری اسی لمحے جان گیا کہ اس نے فنیس کی آواز کہاں سنی تھی؟ گیرم مالڈ پیلس والے تاریک مکان کے اس خالی فریم میں جو اس کے بیڈروم میں ہمیشہ لٹکا رہتا تھا۔ ''آپ کو اسے پیغام دینا ہوگا کہ آرتھر نہایت بری طرح زخمی ہو گئے ہیں اور آرتھر کی بیوی، بچے اور ہیری پوٹر فوراً آپ کے گھر میں پہنچنے والے ہیں۔ آپ سمجھ چکے ہیں نا؟''

''اوہ ہاں! آرتھر ویزلی زخمی، بیوی بچے اور ہیری پوٹر رہنے کیلئے آ رہے ہیں۔'' فنیس نے مایوسی کے عالم میں ٹوٹا پھوٹا جملہ دہرایا۔ ''ٹھیک ہے...... میں سمجھ گیا ہوں۔'' اس نے کنکھیوں سے موٹی لاٹھی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو ابھی تک اُس جادوگرنی کے ہاتھوں میں تھی۔

وہ تصویر میں سے ایک طرف ہٹا اور پھر فریم میں سے اوجھل ہو گیا۔ اسی لمحے دروازہ ایک بار پھر کھلا اور پروفیسر میک گوناگل، فریڈ، جارج اور جینی کو لے کر اندر داخل ہوئیں۔ وہ تینوں بدحواس اور صدمے کی کیفیت میں دکھائی دے رہے تھے اور ابھی تک سونے کے لباس میں ملبوس تھے۔

''ہیری! کیا ہوا؟'' جینی نے تیز لہجے میں پوچھا جو کافی خوفزدہ دکھائی دے رہی تھی۔ ''پروفیسر میک گوناگل بتا رہی تھیں کہ تم نے ڈیڈی کو زخمی ہوتے ہوئے دیکھا؟''

''تم لوگوں کے ڈیڈی ققنس کے گروہ کی ذمہ داری نبھاتے ہوئے زخمی ہو گئے ہیں۔'' ڈمبل ڈور نے ہیری کے جواب دینے سے قبل ہی بتا دیا۔ ''انہیں فوری طور پر سینٹ مونگوز ہسپتال میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ میں تم سب کو فوری طور پر سیریس کے گھر میں بھیج رہا ہوں جو ہسپتال آنے جانے کے لحاظ سے تمہارے گھر کی بہ نسبت زیادہ آرام دہ ثابت ہوگا۔ وہاں پر تمہیں تمہاری ممی بھی مل جائیں گی۔''

''ہم وہاں کیسے جائیں گے......سفوف انتقال کے ذریعے؟'' فریڈ نے جلدی سے پوچھا جو سکتے کی سی کیفیت میں مبتلا دکھائی دے رہا تھا۔

''بالکل نہیں......'' ڈمبل ڈور نے ہاتھ کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ''سفوف انتقال کا استعمال اس وقت قابل بھروسہ نہیں ہے۔ ویسے بھی سفوف انتقال کے نیٹ ورک پر کڑی نگاہ رکھی جا رہی ہے۔ تم لوگ گھریری کنجی سے جاؤ گے۔'' انہوں نے میز پر پڑی ہوئی

پرانی سیاہ کیتلی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔سب کی نظریں اس سیاہ پرانی جلی ہوئی کیتلی کی طرف اُٹھ گئیں۔''مجھے صرف فنیس نائجلس کی واپسی کا انتظار ہے......تم لوگوں کو بھیجنے سے پہلے یہ پڑتال کرنا ضروری ہے کہ کیا راستہ واقعی محفوظ ہے......؟''

ٹھیک اسی وقت دفتر کے وسطی حصے میں ایک شعلہ بھڑکا اور ایک سنہرا پنکھ ہوا میں لہراتا ہوا فرش پر جا گرا۔

''اوہ...... یہ فاکس کی تنبیہ ہے!'' ڈمبل ڈور نے تیزی سے پنکھ کو جھپٹتے ہوئے کہا۔''پروفیسر امبریج کو خبر ہوگئی ہے کہ تم لوگ اپنے بستروں پر موجود نہیں ہو......منروا! جا کر انہیں روکو! انہیں کوئی بھی کہانی سنا دو......''

پروفیسر میک گوناگل اتنی سرعت سے گئیں کہ ان کے گاؤن کی ایک جھلک ہی دکھائی دی تھی۔

''وہ کہتا ہے کہ اسے خوشی ہوگی!'' ڈمبل ڈور کے عقب سے ایک بیزار کن آواز سنائی دی۔فنیس نامی جادوگر اپنے فریم میں سلے درن کے بینر کے سامنے نمودار ہو چکا تھا۔''میرے پڑپوتوں کے پڑپوتے کی دلچسپی عجیب مہمانوں میں خاصی دکھائی دیتی ہے۔''

''سب یہاں آ جاؤ......'' ڈمبل ڈور نے ہیری اور ویزلی گھرانے کے بچوں کو اشارہ کرتے ہوئے کہا۔''جلدی کرو، اس سے پہلے کہ کوئی یہاں پہنچ جائے......''

ہیری اور باقی لوگ ڈمبل ڈور کی میز کے چاروں طرف اکٹھے ہو گئے۔

''کیا تم سب پہلے گھریری کنجی کا استعمال کر چکے ہو؟'' ڈمبل ڈور نے دریافت کیا۔سب لوگوں نے اپنے سر ہلا دیئے اور سیاہ کیتلی کو چھونے کیلئے اپنے اپنے ہاتھ آگے بڑھا دیئے۔''یہ اچھی بات ہے، تین کی گنتی کے ساتھ سب تیار......ایک......دو......''

یہ بس ایک سیکنڈ میں ہی ہو گیا تھا۔ڈمبل ڈور جب تین بولنے سے پہلے ایک لمحے کیلئے ٹھہرے تو ہیری نے ان کی طرف دیکھا......وہ بے حد قریب تھے......اور اسی پل ڈمبل ڈور کی شفاف نیلی آنکھیں ہیری کے چہرے پر پڑیں۔

ہیری کے ماتھے کا نشان میں آگ بھڑک اُٹھی اور اس کا چہرہ یکدم سفید پڑ گیا۔اسے یوں لگا جیسے پرانے زخم کے ٹانکے کھل گئے ہوں۔ہیری کے اندر نفرت کی اتنی شدید لہر اُٹھی جس کی اسے رتی بھر توقع تک نہیں تھی۔وہ ایسا کچھ نہیں چاہتا تھا......نہ ہی ایسے کسی رویے کو پسند کرتا تھا......مگر عجیب بات تو یہ تھی کہ وہ ان پر حملہ کرنا چاہتا تھا......وہ انہیں اپنے نوکیلے دانتوں سے ادھیڑ دینا چاہتا تھا......ان کے بدن سے بہنے والے لہو کا ذائقہ چکھنا چاہتا تھا......

''تین......''

ہیری کی گدی کے عقب میں ایک زوردار جھٹکا لگا۔اس کے پیروں کے نیچے سے فرش کھسک کر اوجھل ہو گیا۔اس کی ہاتھ کیتلی سے چپک چکا تھا۔وہ دوسروں سے ٹکرا رہا تھا جب وہ رنگوں کے حلقے اور ہوا کے تیز و تند جھونکوں کے درمیان تیزی سے اُڑ رہا تھا......کیتلی انہیں آگے کی سمت میں کھینچتی چلی جا رہی تھی......اور پھر اس کے پاؤں زمین سے اتنی زور سے ٹکرائے کہ اس کے گھٹنے مڑ گئے۔کیتلی اس کے ہاتھ سے الگ ہو کر زمین پر جا گری۔کہیں قریب سے ہی ایک پھٹی ہوئی آواز سنائی دی۔

''یہ دوبارہ آ گئے...... بدذات بچے! کیا یہ سچ ہے کہ ان کا باپ مر گیا ہے؟......''

''باہر دفع ہو جاؤ کریچر......'' ایک دوسری آواز غصے سے گرجی۔

ہیری زمین سے اُٹھ کر کھڑا ہوا اور اپنے چاروں طرف دیکھنے لگا۔ وہ لوگ گیرم مالڈ پیلس والے کھنڈر مکان نمبر بارہ کے نیم تاریک اور کائی زدہ باورچی خانے میں پہنچ چکے تھے۔ روشنی صرف آتشدان کی آگ اور ایک چھوٹی سی موم بتی سے ہو رہی تھی۔ وہاں کا منظر صاف دکھائی دے رہا تھا کہ سیریس تنہا رات کا کھانا کھا رہا تھا جو اس نے ادھورا چھوڑ دیا تھا۔ کریچر اپنی کمر سے تکیے جیسا گندا غلاف اوپر اُٹھائے دروازے سے باہر نکلتا ہوا دکھائی دے رہا تھا جو اگلے ہی لمحے نظروں سے اوجھل ہو چکا تھا۔ سیریس پریشانی کے عالم میں ان کی طرف تیزی سے بڑھ رہا تھا۔ اس کی داڑھی بے ترتیب تھی اور خاصی بڑھی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ اس نے دن والا لباس پہن رکھا تھا۔ اس کے پاس سے منڈنگس جیسی شراب کی بدبو کے بھپھولے اُٹھ رہے تھے۔

''کیا ہوا؟'' اس نے جینی کی مدد کیلئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے پوچھا۔ ''فنیس نائجلس نے بتایا کہ آرتھر بری طرح زخمی ہو گیا ہے......؟''

''ہیری سے پوچھو......'' فریڈ نے جلے کٹے انداز سے کہا۔

''بالکل! میں بھی پوری بات سننا چاہتا ہوں!'' جارج نے جلدی سے کہا۔

جڑواں بھائی اور جینی تینوں ہیری کو عجیب سی نظروں سے گھور رہے تھے۔ کریچر کے قدموں کی آہٹ باہر کی سیڑھیوں پر تھم سی گئی۔

''دیکھو!'' ہیری نے کہنا شروع کیا مگر یہ تو میک گوناگل اور ڈمبل ڈور کو بتانے سے زیادہ مشکل محسوس ہو رہا تھا۔ ''مجھے ایک...... ایک طرح کا...... خواب دکھائی دیا......''

اور پھر اس نے انہیں بتایا کہ اس نے کیا کیا دیکھا؟ حالانکہ اس نے جان بوجھ کر خواب کے حادثے میں تبدیلی کر دی تھی۔ اس نے انہیں اس طرح بتایا جیسے اس نے سانپ کو حملہ کرتے ہوئے دور سے دیکھا تھا۔ اس نے یہ بالکل نہیں بتایا کہ اس نے خود سانپ کی آنکھوں سے یہ حملہ ہوتے ہوئے دیکھا تھا۔ رون کا چہرہ اب بھی بہت سفید دکھائی دے رہا تھا۔ اس نے ہیری پر ایک سرسری نظر ڈالی، مگر کچھ نہیں بول پایا۔ جب ہیری نے اپنی بات مکمل کر لی تو فریڈ، جینی اور جارج کچھ لمحوں تک اسے شعلہ بار نظروں سے گھورتے رہے۔ ہیری کو معلوم نہیں تھا کہ یہ اس کا وہم تھا یا نہیں۔ مگر اسے محسوس ہوا کہ ان کی نگاہ میں قصوروار ٹھہرانے کی جھلک عیاں تھی۔ اگر وہ اسے حملہ ہوتے ہوئے دیکھنے کیلئے اسے قصوروار ٹھہرا رہے تھے تو یہ بات اس کیلئے باعث مسرت تھی کہ اس نے انہیں یہ نہیں بتایا تھا کہ وہ سانپ درحقیقت وہ خود ہی تھا......

''کیا ہماری ممی یہاں ہیں؟'' فریڈ نے سیریس کی طرف مڑتے ہوئے پوچھا۔

''مجھے لگتا ہے کہ انہیں تو شاید ابھی تک یہ بات معلوم بھی نہیں ہوئی ہوگی کہ کیا ہوا ہے؟'' سیریس نے آہستگی سے کہا۔ ''اہم بات

تو یہ تھی کہ امبر تج کے پہنچنے سے پہلے ہی تم لوگوں کو وہاں سے نکال دیا جائے۔ مجھے امید ہے کہ ڈمبل ڈور اب ماؤلی کو اس حادثے کی خبر دے رہے ہوں گے۔''

''ہمیں فوری طور پر سینٹ مونگوز پہنچنا ہوگا۔'' جینی نے بے تابی سے مچلتے ہوئے کہا۔ اس نے اپنے بھائیوں کی طرف دیکھا جو ابھی تک پاجاموں میں ملبوس دکھائی دے رہے تھے۔ ''سیریس! کیا تم ہمیں دوسرے کپڑے دے سکتے ہو؟''

''ذرا دم لو! تم یوں بھاگتے ہوئے سینٹ مونگوز نہیں جا سکتے ہو۔'' سیریس نے کہا۔

''یہ کیا بات ہوئی؟...... ہم سینٹ مونگوز نہیں جا سکتے ہیں؟...... وہ ہمارے ڈیڈی ہیں؟'' فریڈ نے احتجاج کرتے ہوئے کہا۔

''اور تم وہاں کیا وضاحت دو گے کہ تمہیں آرتھر پر ہوئے حملے کے بارے میں کیسے خبر ہوئی؟ جبکہ ابھی تک ہسپتال والوں نے خود ان کی بیوی تک کو اطلاع نہیں بھیجی ہے......''

''اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟'' جارج نے غصے سے گرجتے ہوئے کہا۔

''اس سے فرق پڑتا ہے!'' سیریس نے اس کی نادانی پر تاؤ کھاتے ہوئے کہا۔ ''کیونکہ ہم ان کا اس طرف دھیان بالکل لانا چاہتے ہیں کہ ہیری کو سینکڑوں میل دور ہونے والے حادثے کی جھلک دکھائی دے رہی تھی...... کیا تمہیں اس بات کا اندازہ ہے کہ محکمہ اس خبر کو پاکر کیسا ردعمل کرے گا؟''

فریڈ اور جارج کے چہرے دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا جیسے انہیں اس بات کی قطعی پرواہ نہیں تھی کہ محکمہ کسی بھی خبر پر کیسا ردعمل ظاہر کرتا ہے۔ رون کا چہرہ ابھی تک راکھ جیسا سفید تھا لیکن وہ خاموش رہا۔

''ضروری نہیں ہیری ہی...... کوئی اور بھی تو ہمیں یہ بات بتا سکتا ہے...... ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمیں یہ خبر کسی اور ذریعے سے ملی ہے۔'' جینی نے جلدی سے بولی۔

''مثلاً...... کس ذریعے سے؟'' سیریس نے تلخی سے پوچھا۔ ''دیکھو! تھوڑا صبر سے کام لو۔ تمہارے ڈیڈی ققنس کے گروہ کیلئے کام کرتے ہیں اور اسی سلسلے میں زخمی ہو گئے ہیں۔ حالات کی سنگینی کو محسوس کرو جو کافی نازک ہو چکے ہیں۔ حادثے سے کچھ ہی لمحوں بعد ان کے بچوں کو یقینی مصدقہ خبر مل جاتی ہے کہ کیا ہوا ہے؟ ایسی جلد بازی سے حالات ہاتھ سے نکل سکتے ہیں۔ تم بالکل اندازہ نہیں کر سکتے کہ ایسی نادانی سے ققنس کے گروہ کو کتنا بڑا نقصان اُٹھانا پڑے گا......''

''ہمیں کسی گروہ سے کچھ لینا دینا نہیں ہے......'' فریڈ چیختا ہوا بولا۔

''ہم اپنے ڈیڈی کے بارے میں بات کر رہے ہیں جو اس وقت موت کے منہ میں پہنچ چکے ہیں۔'' جارج نے فریڈ کا بھرپور ساتھ دیتے ہوئے کہا۔

''تمہارے ڈیڈی کوئی دودھ پیتے بچے نہیں ہیں!'' سیریس اتنی ہی بلند آواز میں گرجتا ہوا بولا۔ ''وہ اچھی طرح سے جانتے تھے

کہ اس کا انجام کیا ہوسکتا ہے؟ ققنس کے گروہ کیلئے مشکلات پیدا کرنے کیلئے وہ تمہارے شکر گزار نہیں ہوں گے۔ چونکہ تم لوگ گروہ کا حصہ نہیں ہو، اس لئے تم پیچیدگی کو سمجھ نہیں سکتے ہو...... ایسے حادثات ہوتے ہی رہتے ہیں، مقصد کی تکمیل کیلئے جان دینے سے بھی دریغ نہیں کرنا چاہئے......''

''تمہارے لئے یہ سب کہنا بے حد آسان ہے کیونکہ تم یہاں چار دیواری میں بالکل محفوظ ہو۔'' فریڈ گرجتا ہوا بولا۔ ''مجھے صاف دکھائی دے رہا ہے کہ تم خود کسی خطرے میں نہیں پڑنا چاہتے ہو۔''

سیریس کے چہرے کا رنگ بدل سا گیا اور چہرے کے عضلات میں کھنچاؤ دکھائی دینے لگا۔ ایک لمحے کیلئے تو ایسا لگا جیسے وہ فریڈ کے منہ پر تھپڑ مارنے والا ہو مگر پھر اس نے خود کو سنبھال لیا اور سرد لہجے میں بولا۔ ''میں جانتا ہوں کہ یہ خاصا مشکل مرحلہ ہے مگر ہم سب کو اس طرح کا طرز عمل اختیار کرنا چاہئے جیسے ہمیں ابھی کچھ بھی معلوم نہیں ہوا ہے۔ ہم سب کو یہیں رُکنا ہے، جب تک کہ ہمیں تمہاری ممی سے کچھ معلوم نہ ہو جائے، ٹھیک ہے؟''

فریڈ اور جارج ابھی تک جارحانہ انداز میں بحث پر آمادہ دکھائی دے رہے تھے، بہر حال جینی ان کے پاس سے ہٹی اور چند قدم چلتی ہوئی میز کی کرسیوں کی طرف بڑھ گئی اور ایک کرسی پر جا بیٹھی۔ ہیری نے سر گھما کر رون کی طرف دیکھا جس نے سر جھکانے اور کندھے اچکانے کے بیچ ایک عجیب سی حرکت کی اور پھر وہ دونوں بھی کرسیوں کی طرف بڑھ گئے اور پاس پاس بیٹھ گئے۔ جڑواں بھائی کچھ لمحوں تک سیریس کو شعلہ بار نگاہوں سے گھورتے رہے اور پھر وہ بھی جینی کے پاس جا کر کرسیوں میں دھنس گئے۔

''یہ ہوئی نا بات......'' سیریس نے چہرے پر مسکان سجاتے ہوئے کہا۔ ''ٹھیک ہے، اب ہم...... اب ہم انتظار کرتے ہوئے کسی چیز سے خود کو بہلانے کی کوشش کرتے ہیں......'' سیریس نے اپنی چھڑی ہوا میں لہرائی۔ ''ایکوسم بٹر بیئر......''

نصف درجن بوتلیں لکڑی کی پیٹی میں باہر نکلیں اور ہوا میں اُڑتی ہوئی ان کی طرف بڑھیں، انہوں نے میز پر پھسلتے ہوئے سیریس کے بچے کھچے کھانے کو تتر بتر کر ڈالا اور ان کے سامنے آ کر ایسے جم گئیں جیسے انہیں بڑے سلیقے سے رکھا گیا ہو۔ وہ سبھی بٹر بیئر اُٹھا کر پینے لگے۔ کچھ دیر تک تو باورچی خانے میں صرف آتشدان کی سلگتی ہوئی لکڑیوں کے تڑکنے اور میز پر بوتلوں کی گھسٹوں کی آوازیں ہی گونجتی رہیں۔

ہیری محض اس لئے بٹر بیئر کی چسکیاں بھر رہا تھا تا کہ وہ خود کو کسی چیز میں مصروف رکھ سکے کیونکہ اس کے دل و دماغ میں ملزمانہ ندامت کا سمندر موجزن تھا، جس نے اس کے پیٹ میں عجیب سی کھلبلی مچا رکھی تھی۔ اگر ایسا کچھ نہ ہوا ہوتا تو وہ یقیناً اس وقت یہاں موجود نہ ہوتے۔ وہ سب اس وقت ہوگورٹس کے آرام دہ اور گرم بستروں میں خواب خرگوش کے مزے اُٹھا رہے ہوتے۔ خود کو بہلانے کا بھی کوئی فائدہ نہیں تھا کہ اس نے بروقت سب کو خبردار کر کے مسٹر ویزلی کا پتہ ٹھکانہ معلوم کر لیا تھا۔ یہ بھی سچ تھا کہ وہ اس حقیقت سے پوری طرح آگاہ تھا کہ اسی نے تو سانپ کی صورت میں مسٹر ویزلی کی یہ حالت کر ڈالی تھی۔

اس کا بٹر بیئر والا ہاتھ ابھی تک کانپ رہا تھا مگر اس نے پرسکون ہونے کی کوشش کرتے ہوئے سوچا کہ نادان مت بنو،تمہارے دانت زہریلے نہیں ہیں،تم تو اپنے بستر پر لیٹے ہوئے تھے،تم اتنی دور جا کران پر کیسے حملہ کر سکتے تھے......؟ اگلے ہی لمحے اس نے خود سے سوال کیا کہ ڈمبل ڈور کے دفتر میں کچھ ہی دیر پہلے کیا ہوا تھا؟ کیا یہ سچ نہیں تھا کہ تم ڈمبل ڈور پر بھی حملہ کرنا چاہتے تھے،ان کے بدن میں اپنے نوکیلے دانت گاڑنا چاہتے تھے؟'

اس نے گھبرا کر بوتل زور سے میز پر رکھ دی جس سے بٹر بیئر میز پر چھلک گئی مگر یہ اچھا ہی ہوا کہ اس طرف کسی کا بھی دھیان نہیں گیا۔اسی لمحے فضا میں آگ کا شعلہ بھڑکا جس سے ان کے سامنے رکھی ہوئی گندی پلیٹ چمک اُٹھی۔گہری خاموشی میں صدمے کی کیفیت میں مبتلا وہ لوگ بے ساختہ چیخ اُٹھے۔ایک چرمئی کاغذ ہلکی سی آواز کے ساتھ میز پر دھم سے گر گیا۔اس کے ساتھ ہی ققنس کی سنہری دُم کا ایک پنکھ بھی تھا۔

''فاکس ڈاک!'' سیریس نے تیزی سے کہا اور چرمئی کاغذ کو جھپٹ کو اُٹھا لیا۔''یہ ڈمبل ڈور کی لکھائی نہیں ہے......لگتا ہے کہ تمہاری ممی نے کوئی پیغام بھیجا ہوگا......ذرا دیکھو تو سہی!''

اس نے خط جارج کے ہاتھ میں تھما دیا۔اس نے لفافہ پھاڑ کر اندر سے خط نکالا اور زور زور سے پڑھنے لگا۔

''ڈیڈی اب بھی زندہ ہیں۔میں سینیٹ مونگوز جارہی ہوں،جہاں ہو،وہیں رُکے رہو۔جتنی جلدی ہو سکے گا میں خبر بھیج دوں گی۔تمہاری ممی!''

جارج نے میز پر سب کی جانب نگاہ دوڑائی۔

''اب بھی زندہ ہیں......'' اس نے آہستگی سے کہا۔''لیکن اس سے تو ایسا لگتا ہے کہ......''

اسے بات مکمل کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔اس سے ہیری کو بھی یہی محسوس ہوا جیسے مسٹر ویزلی زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا تھے۔زرد چہرے والے رون نے عجیب سی نظروں سے اپنی ماں کے خط کے پشت والے حصے کو گھور کر دیکھا جیسے اسے یہ امید ہو کہ وہاں کچھ حوصلہ افزا جملے لکھے ہوں گے۔فریڈ نے جارج کے ہاتھوں سے خط کھینچ کر دوبارہ پڑھا اور پھر اس نے نگاہیں اُٹھا کر ہیری کی طرف دیکھا۔جس کے ہاتھ میز پر رکھی ہوئی بٹر بیئر کی بوتل پر کپکپانے لگے تھے۔اپنی کپکپاہٹ کو چھپانے کیلئے اس نے بوتل پر اپنی گرفت کس دی۔

ہیری نے آج سے پہلے کبھی اتنی لمبی رات بیٹھ کر نہیں بسر کی تھی۔سیریس نے ایک آدھ مرتبہ انہیں بے اعتنائی سے یہ مشورہ دیا تھا کہ وہ سب بستر پر چلے جائیں مگر ویزلی جڑواں بھائیوں کی آنکھوں میں جھلکنے والی حقارت سے اسے اپنی بات کا جواب مل گیا تھا۔وہ میز کے گرد اپنی اپنی کرسیوں پر بیٹھے رہے اور آہستہ آہستہ اپنے انجام کو پہنچتی ہوئی موم بتی کی تھرکتی لو کو بلا مقصد گھورتے رہے۔یہ سلسلہ بالآخر اپنے انجام کو پہنچ ہی گیا کیونکہ موم بتی مکمل طور پر جل کر آخری ہچکی لیتے ہوئے بجھ چکی تھی۔اس دوران وہ کبھی کبھار بوتل کو اپنے

ہونٹوں سے لگا کر بٹر بیئر کی ایک آدھ چسکی لگا لیتے تھے۔ ہو محض وقت گزاری کیلئے ایک دوسرے سے کوئی بات کر لیتے تھے۔ وہ اندازے باندھ رہے تھے کہ وہاں کیا ہو رہا ہوگا؟ وہ ایک دوسرے کی حوصلہ افزائی کر رہے تھے کہ اگر وہاں کچھ برا ہوا ہوتا تو فوراً اس کی خبر پہنچ چکی ہوتی۔ انہیں یقین تھا کہ مسز ویزلی کافی دیر پہلے وہاں پہنچ چکی ہوں گی۔

فریڈ کی آنکھ لگ گئی اور اس کا سر کندھے پر ڈھلک گیا۔ جینی کرسی پر بلی کی مانند سمٹے دبکی بیٹھی تھی مگر اس کی آنکھیں پوری کی پوری کھلی ہوئی تھیں۔ ہیری کو ان میں بھڑکتی ہوئی آگ کی جھلک دکھائی دے رہی تھی۔ رون اپنے دونوں ہاتھوں میں سر چھپائے بیٹھا تھا۔ یہ اندازہ لگانا دشوار تھا کہ وہ جاگ رہا تھا یا پھر سو چکا تھا۔ ہیری اور سیریس بار بار ایک دوسرے کی طرف دیکھ لیتے تھے۔ وہ دونوں ہی ویزلی خاندان کے افراد نہیں تھے مگر وہ ان کے دُکھ میں برابر کے شریک تھے۔ وہ سبھی انتظار کی مشکل گھڑیاں کاٹتے رہے...... انتظار کا سلسلہ صدیوں جیسا طویل محسوس ہو رہا تھا۔

رون کی گھڑی میں جب صبح کے پانچ بج کر دس منٹ ہوئے تو باورچی خانے کا دروازہ کھل گیا۔ مسز ویزلی تیزی سے اندر داخل ہوتی ہوئی دکھائی دیں۔ وہ کافی بے رونق دکھائی دے رہی تھیں، جونہی سب کی نظر ان پر پڑی تو وہ بے ساختہ اپنی کرسیوں سے اُٹھ گئے۔ مسز ویزلی نے پھیکی مسکان کے ساتھ ان سب کی طرف دیکھا۔

''آرتھر اب خطرے سے باہر ہیں، وہ جلد ہی ٹھیک ہو جائیں گے۔'' انہوں نے کسی کے بولنے سے پہلے ہی کمزور لہجے میں بتایا۔ ان کی آواز میں تھکن کے آثار نمایاں تھے۔ ''وہ اب آرام کر رہے ہیں۔ ہم سب بعد میں ان سے مل سکیں گے۔ بل اس وقت ان کے پاس پہنچ چکا ہے۔ وہ اپنے دفتر سے صبح کیلئے چھٹی لے رہا ہے......''

فریڈ اپنی کرسی میں دوبارہ دھنس گیا اور اس نے اپنے چہرے پر ہاتھ رکھ لیا۔ جارج اور جینی آگے بڑھ کر اپنی ماں سے گلے لگ گئے۔ رون نے کانپتی ہوئی ہنسی سے اپنے اطمینان کا اظہار کیا اور اپنی باقی ماندہ بٹر بیئر ایک ہی گھونٹ میں چڑھا گیا۔

''ناشتہ......'' سیریس نے تھوڑا اچھلتے ہوئے آواز لگائی اور اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ ''وہ گھٹیا گھریلو خرس کہاں مر گیا...... کریچر...... کریچر......''

مگر کریچر نے اس کی آواز پر کوئی جواب نہیں دیا تھا۔

''دفع کرو اسے......'' سیریس نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اپنے سامنے لوگوں کو شمار کرنے لگا۔ ''ٹھیک ہے، سات لوگوں کیلئے ناشتہ...... میرا خیال ہے کہ بھنا ہوا گوشت اور انڈے...... اس کے علاوہ چائے اور ٹوسٹ......''

ہیری جلدی سے اس کی معاونت کرنے کیلئے چولہے کے پاس پہنچ گیا۔ وہ ویزلی گھرانے کے افراد کی خوشی میں مخل نہیں ہونا چاہتا تھا اور وہ اس لمحے سے سہا ہوا تھا کہ جب مسز ویزلی اس سے خواب دہرانے کی فرمائش کریں گی۔ بہرحال، اس نے ابھی الماری سے پلیٹیں نکالی ہی تھیں کہ مسز ویزلی نے وہاں آ کر پلیٹیں اس کے ہاتھ سے لے لیں اور اسے بھینچ کر گلے لگا لیا۔

''اوہ ہیری!'' وہ رندھی ہوئی آواز میں بولیں۔''اگر تم نہ ہوتے تو جانے کیا ہو جاتا؟ انہیں کئی گھنٹوں تک آرتھر کی خبر نہ ہو پاتی اور تب تک تو بہت دیر ہو چکی ہوتی۔ صرف تمہاری بدولت آرتھر آج زندہ ہیں...... ڈمبل ڈور نے ان کی وہاں موجودگی کے بارے میں ایک عمدہ کہانی گھڑ لی ہے، تمہیں اندازہ ہی نہیں ہے کہ ایسا نہ ہونے کی وجہ سے کتنی بڑی مشکل پیدا ہو جاتی...... بیچارے سٹرگس کو ہی دیکھ لو......''

ہیری سے ان کی شفقت بھری سخت جکڑ برداشت نہیں ہو رہی تھی، ایسا لگ رہا تھا کہ اس کی سانس رُکنے ہی والی ہے مگر یہ خوش قسمتی رہی کہ انہوں نے خود ہی اسے جلد ہی چھوڑ دیا تھا۔ وہ سیریس کی طرف مڑ کر اس کا شکریہ ادا کرنے لگیں کہ اس نے رات بھر ان کے بچوں کا خیال رکھا۔ سیریس نے کہا کہ اسے ان کی مدد کر کے نہایت مسرت ہوئی تھی اور اس نے یہ تجویز بھی پیش کی کہ جب تک مسٹر ویزلی مکمل طور پر صحت یاب نہیں ہو جاتے، وہ سب لوگ وہیں رُک سکتے ہیں۔

''اوہ سیریس! میں تمہاری بے حد شکر گزار ہوں...... میرا خیال ہے کہ انہیں ابھی کچھ دنوں تک وہیں ہسپتال میں ہی رکھا جائے گا۔ یہاں ٹھہرنے کی وجہ سے ہمیں ان کے پاس آنے جانے میں زیادہ آسانی رہے گی...... ظاہر ہے کہ اس کا مطلب ہے کہ ہم کرسمس یہیں منائیں گے......''

''جتنے زیادہ لوگ ہوں گے مجھے اتنا ہی بھلا لگے گا!'' سیریس نے گرم جوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ مسز ویزلی اس کی طرف دیکھ کر مسکرائیں اور ایپرن پہن کر ناشتہ بنانے لگیں۔

''سیریس......'' ہیری نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا کیونکہ اب اس سے لمحہ بھر بھی برداشت نہیں ہو رہا تھا۔''کیا میں تم سے ضروری بات کر سکتا ہوں...... ار...... اسی وقت؟''

وہ سیریس کے آگے آگے چلتا ہوا اندھیرے توشہ خانے میں پہنچ گیا۔ ہیری نے بغیر کسی مسکراہٹ کے اپنے قانونی سرپرست کو اپنے خواب کی تمام حقیقت سنا دی، جس میں یہ راز بھی شامل تھا کہ وہ خود ہی وہ سانپ تھا، جس نے مسٹر ویزلی پر حملہ کیا تھا۔

جب وہ سانس لینے کیلئے رُکا تو سیریس نے پوچھا۔''کیا تم نے ڈمبل ڈور کو یہ بات بتائی تھی؟''

''ہاں!'' ہیری نے درشت لہجے میں کہا۔''لیکن انہوں نے مجھے اس کا مطلب نہیں سمجھایا۔ سنو! آج کل وہ مجھے کچھ بھی نہیں بتاتے بلکہ صاف کنی کترا جاتے ہیں۔''

''فکر مت کرو...... اگر کوئی پریشانی والی بات ہوتی تو وہ تمہیں ضرور متنبہ کر دیتے۔'' سیریس نے پرسکون لہجے میں کہا۔

''لیکن اتنی بات نہیں ہے......'' ہیری جلدی سے بولا اس کی آواز ہلکی سی سرگوشی جیسی تھی، جیسے وہ کوئی رازدارانہ بات کر رہا ہو۔ ''سیریس مم...... میرا خیال ہے کہ میں پاگل ہو رہا ہوں۔ ڈمبل ڈور کے دفتر میں گھریری کنجی کو چھونے سے لمحہ بھر پہلے...... ایک پل کیلئے تو مجھے ایسا محسوس ہوا جیسے میں کوئی سانپ تھا۔ میں خود میں سانپ جیسی کیفیت محسوس کر رہا تھا...... ڈمبل ڈور کی طرف دیکھتے ہی

میرا نشان سلگنے لگا......سیریس! میں ان پر بھی حملہ کرنا چاہتا تھا......''

اسے سیریس کا تھوڑا سا چہرہ دکھائی دے رہا تھا جبکہ باقی چہرے گہرے اندھیرے میں چھپا ہوا تھا۔

''یہ تمہارے خواب کا ہیجان ہوگا، بس اتنی سی بات ہے۔تم یقیناً اس وقت تک خواب کے خوفناک سحر میں گرفتار رہے ہو گے......''سیریس نے دھیمے لہجے میں کہا۔

''یہ سچ نہیں ہے......'' ہیری نے اپنا سر نفی میں ہلاتے ہوئے کہا۔''ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جیسے میرے بدن میں کوئی اور چیز گھس گئی ہو، وہ اپنی کیفیات سے میرے ذہن پر قبضہ جمانا چاہتی ہو جیسے کہ کوئی سانپ......''

''تمہیں اس وقت نیند کی ضرورت ہے۔'' سیریس نے تلخی سے کہا۔''تم ناشتہ کرو اور سیدھے اپنے بستر پر پہنچ جاؤ۔ دوپہر کے کھانے کے بعد تم باقی لوگوں کے ساتھ آرتھر سے ملاقات کیلئے جا سکتے ہو۔ ہیری! تمہیں یہ برداشت کرنا ہوگا۔ میں جانتا ہوں کہ تم اس وقت شدید صدمے کا شکار ہو۔تم خود کو ایک ایسے حادثے کیلئے ملزم ٹھہرا رہے ہو جسے تم نے صرف دیکھا تھا۔ ویسے یہ ان کے حق میں بہت اچھا رہا کہ تم نے بروقت دیکھ لیا......ورنہ آرتھر وہیں دم توڑ چکا ہوتا۔بس اس بارے میں مزید سوچنا چھوڑ دو......''

اس نے ہیری کا کندھا تھپتھپایا اور ہیری کو اندھیرے میں تنہا چھوڑ کر توشہ خانے سے باہر نکل آیا۔

☆☆☆☆

ہیری کے علاوہ باقی سب لوگ بستروں پر پہنچتے ہی سو گئے تھے۔ ہیری اس بیڈروم تک تو گیا جہاں گرمیوں کی تعطیلات کے آخری کچھ ہفتے اس نے اور رون نے وہاں گزارے تھے۔ رون تو بستر پر لیٹتے ہی چند منٹوں میں سو گیا مگر ہیری اپنے کپڑے پہنے بستر کے ایک کونے پر بیٹھا رہا۔ پلنگ کی سرد ڈنڈی سے ٹیک لگائے وہ خیالوں کے مدوجزر میں بھٹکتا رہا۔ وہ خود پر جان بوجھ کر ظلم کر رہا تھا تاکہ اسے کہیں نیند نہ آجائے۔ اسے یہ خوف دامن گیر تھا کہ کہیں وہ سو گیا تو ہوسکتا ہے کہ نیند کے عالم میں وہ دوبارہ سانپ بن جائے۔ ہو سکتا ہے کہ بیدار ہونے پر اسے یہ معلوم ہو کہ اس نے رون کو یا گھر میں رینگتے ہوئے کسی اور فرد کو کاٹ لیا ہے......

جب رون نیند سے بیدار ہوا تو ہیری نے یوں اداکاری کی جیسے وہ تو اپنی نیند پوری کر چکا ہو۔ جب وہ دوپہر کا کھانا کھا رہے تھے، اسی وقت ہوگورٹس سے ان کے صندوق وہاں پہنچ گئے۔ یہ اچھا ہوا تھا کیونکہ سینیٹ مونگوز ہسپتال جانے کیلئے ان کے پاس کپڑے نہیں تھے۔ سب کچھ تو صندوقوں میں ہی بھرا رکھا تھا۔ ہیری کے علاوہ سب لوگ خوش دکھائی دے رہے تھے اور آپس میں کھل کر بات چیت کر رہے تھے۔ جب انہوں نے اپنے چوغوں کی جگہ جینز اور شرٹس پہنیں تو اسی وقت باہر کا دروازہ کھلا اور میڈ آئی موڈی اور ٹونکس اندر چلے آئے۔ وہ انہیں بحفاظت ہسپتال پہنچانے کیلئے وہاں آئے تھے۔ سب نے ہنستے مسکراتے ہوئے ان کا استقبال کیا۔ وہ ان کے اس عجیب سے زاویے والے ہیٹ پر ہنسنے لگے جو میڈ آئی موڈی نے اپنی جادوئی آنکھ کو چھپانے کیلئے کافی نیچا اوڑھ رکھا تھا۔ انہوں نے یہ تسلی بھی دی کہ چھوٹے اور چمکدار گلابی بالوں والی ٹونکس کی بہ نسبت زیر زمین اسٹیشن پر بہت کم ہی لوگوں کا دھیان اپنی طرف متوجہ

کرے گا۔

ہیری کے خواب میں ٹونکس نے ضرورت سے زیادہ ہی دلچسپی کا مظاہرہ کیا۔ وہ یہ جاننا چاہتی تھی کہ مسٹر ویزلی پر حملے والا خواب درحقیقت کیسا تھا؟ مگر اس بارے میں گفتگو کو طول دینے میں ہیری نے ذرا بھر بھی دلچسپی کا اظہار نہیں کیا تھا۔

''تمہارے خاندان میں کوئی علم جوتش کا ماہر تو نہیں گزرا تھا؟'' اس نے متجسس انداز میں ہیری سے پوچھا، جب وہ شہر کے وسطی حصے کی طرف جانے والی دھڑ دھڑاتی ہوئی ریل گاڑی میں قریب قریب بیٹھے ہوئے تھے۔

''نہیں......'' ہیری نے کہا اور اسی لمحے اسے پروفیسر ٹراؤلینی کی بات یاد آ گئی جس پر اسے اپنی ہتک سی محسوس ہوئی۔

''نہیں......'' ٹونکس نے سوچتے ہوئے کہا۔ ''میرا خیال ہے کہ تم کوئی آنے والے حالات کی پیش گوئی نہیں کر رہے تھے، ہے نا؟ میرا کہنے کا مطلب ہے کہ تم مستقبل میں نہیں دیکھ رہے تھے......تم تو حال میں ہی جھانک رہے تھے...... یہ بڑی عجیب بات ہے، ہے نا؟ ویسے یہ خوبی کافی کام کی بھی ہے......''

ہیری نے اس کی باتوں کا کچھ جواب نہیں دیا۔ خوش قسمتی سے وہ اگلے سٹیشن پر اتر گئے۔ یہ سٹیشن لندن کے بیچوں بیچ واقع تھا۔ ریل گاڑی سے اترنے کی ہلڑ بازی میں اس نے اپنے اور سب سے آگے پیدل چلنے والی ٹونکس کے درمیان فریڈ اور جارج کو شامل ہونے کا موقعہ دیا۔ وہ سب ٹونکس کے تعاقب میں چلتے ہوئے زیر زمین سٹیشن سے سیڑھیاں چڑھ کر اوپر پہنچے۔ مسٹر موڈی ان سب کے پیچھے تھے۔ ان کا ہیٹ ترچھے زاویے سے نیچے جھکا ہوا تھا اور ان کا گانٹھ دار ہاتھ کوٹ کی جیب میں تھا۔ ہیری جانتا تھا کہ ان کے ہاتھ جادوئی چھڑی پر گرفت جمائے ہوئے ہوں گے اور ان کی ہیٹ کے نیچے چھپی ہوئی جادوئی آنکھ ہر طرف گھور رہی ہوگی۔ اسے یہ خدشہ تھا کہ کوئی اور اس سے خواب کے بارے میں کوئی الٹا سیدھا سوال نہ کر دے، شاید اسی لئے اس نے سب کی توجہ خود سے ہٹانے کیلئے میڈ آئی موڈی سے خود ہی ایک انوکھا سوال پوچھ لیا کہ سینیٹ مونگوز ہسپتال کہاں چھپا ہوا ہے؟

''یہاں سے کچھ زیادہ دور نہیں ہے۔'' سردیوں کی خنک ہوا میں سڑک پر پہنچتے ہوئے مسٹر موڈی نے آہستگی میں جواب دیا۔ وہ ایک ایسی بڑی شاہراہ پر پہنچ گئے تھے جہاں بڑے بڑے ڈیپارٹمینٹل سٹورز دکھائی دے رہے تھے اور کرسمس کی خریداری میں مشغول لوگوں کا ہجوم بھرا پڑا تھا۔ انہوں نے ہیری کو تھوڑا اپنے آگے دھکیلا اور خود ٹھیک اس کے پیچھے پیچھے چلنے لگے۔ ہیری جانتا تھا کہ جھکے ہوئے ہیٹ کے نیچے ان کی جادوئی آنکھ ہر کسی کی حرکات و سکنات کو ٹٹول رہی ہوگی۔ مسٹر موڈی نے خود ہی بات شروع کر دی۔

''ہسپتال کیلئے عمدہ جگہ کا انتخاب کرنا کوئی آسان بات نہیں تھی۔ جادوئی بازار میں کہیں بھی اتنی بڑی جگہ موجود نہیں تھی اور ہم اسے محکمے کی طرح زیر زمین پوشیدہ بھی نہیں رکھ سکتے تھے......ایسا ماحول صحت کیلئے مفید ثابت نہ ہوتا۔ ہمیں کسی کھلی ہوادار جگہ کی ضرورت تھی۔ بالآخر ان لوگوں نے یہاں ایک بڑی عمارت پر قبضہ جمالیا۔ سب سے اچھی چیز یہ تھی کہ یہاں ہجوم کے باعث بیمار جادوگروں کو لانا اور لے جانا آسان تھا۔ اس کے علاوہ تیمارداری کیلئے آنے والوں کی کثرت سے بھی کوئی فرق نہیں پڑتا تھا......جادوگر اس بھیڑ میں آسانی

سے شامل ہو سکتے تھے۔''

انہوں نے جلدی سے ہیری کا کندھا پکڑ لیا تا کہ خریداری کرنے والے ماگلوؤں کے ہجوم میں وہ کہیں الگ الگ نہ ہو جائیں جو تیزی سے الیکٹرونکس کی بڑی دکان میں جا رہا تھا۔

''ٹھیک ہے اب چلو!'' انہوں نے گھمبیر آواز میں کہا جب سامنے تھوڑی سی جگہ خالی دکھائی دینے لگی۔ وہ ایک بڑی، قدیم اور سرخ اینٹوں سے بنی عمارت کے سامنے پہنچ گئے۔ اس کے صدر دروازے کے عین اوپر ایک بڑا سائن بورڈ لگا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ جس پر پرانے زمانے کی تحریر میں 'پرج اینڈ ڈاؤز لمیٹڈ' لکھا ہوا تھا۔ اس ڈیپارٹمینٹل سٹور کی حالت نہایت خستہ اور آفت زدہ دکھائی دیتی تھی۔ دھول زدہ شیشوں کی الماریوں میں کچھ چینی مٹی کی ڈمیاں سجی ہوئی تھیں، جن کے سروں پر قدیمی زمانے کی وگیں آڑی ترچھی پڑی ہوئی تھیں۔ وہ بے ترتیب اور بے ڈھنگے انداز میں کھڑی ہوئیں تھیں۔ کم از کم وہ سب دس سال پرانے سامان کو اپنے بدن پر سجائے اس کی تشہیر کرتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ اس عمارت کے دھول سے اٹے ہوئے میلے گندے دروازوں پر جگہ جگہ سرخ رنگ کی تختیاں لگی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ ''مرمت کیلئے بند ہے!'' ہیری نے سنا کہ پلاسٹک کے شاپنگ بیگوں سے لدی ہوئی ایک موٹی عورت اپنی ساتھی خاتون کو بتا رہی تھی کہ ''یہ سٹور تو کبھی کھلتا ہی نہیں...... نہ ہی اس کی مرمت کا کام کیا جاتا ہے۔''

''ٹھیک ہے......'' ٹونکس نے دھندلے شیشے کے خستہ دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ جہاں ایک بدصورت عورت کی مصنوعی ڈمی کھڑی دکھائی دے رہی تھی۔ اس کے چہرے پر نقلی بھنوئیں اکھڑ کر نیچے لٹکتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ وہ ایک سبز نائیلون کے لباس کی تشہیر کر رہی تھی۔ ''سب لوگ تیار ہو؟''

سب نے اپنے سر ہلا دیئے اور اس کے آس پاس پہنچ گئے۔ موڈی نے ہیری کو آگے دھکیلنے کیلئے اس کے کندھوں کے بیچوں بیچ دھپّہ لگایا۔ ٹونکس شیشے کے اس قدر نزدیک پہنچ گئی جیسے وہ اندر جھانکنے کی کوشش کر رہی ہو۔ اس کی گرم سانسیں شیشے پر دھند جمانے لگیں۔ اس کی نگاہیں بدصورت ڈمی پر جمی ہوئی تھیں اور پھر وہ آہستگی سے بولی۔ ''ہم یہاں آرتھر ویزلی کو دیکھنے کیلئے آئے ہیں۔''

ہیری نے دل میں سوچا کہ ٹونکس بھی نہایت احمقانہ امید کر رہی ہے کہ شیشے کی دبیز دیوار کے پار کھڑی بدصورت عورت کی ڈمی اس کی بات بھلا کیسے سن سکتی ہے؟ ان کے پیچھے چلتی ہوئی بسوں کا شور تھا اور خریداری کرنے والے لوگوں کی بھانت بھانت کی آوازوں نے ہر طرف کہرام مچا رکھا تھا۔ پھر اسے یہ بات بھی یاد آ گئی کہ مصنوعی ڈمی تو ویسے بھی کسی کی بات نہیں سن سکتی۔ مگر اگلے ہی پل اس کے سب اندازے دھرے کے دھرے رہ گئے، جب ڈمی نے آہستگی سے اپنا سر ہلایا اور اپنی بے جان انگلی سے قریب آنے کا اشارہ کیا۔

ٹونکس نے جینی اور مسز ویزلی کی کہنی پکڑی اور شیشے کی دوسری طرف جا کر نظروں سے اوجھل ہو گئی۔ فریڈ، جارج اور رون ان کے تعاقب میں اندر چلے گئے۔ ہیری نے اسی وقت مڑ کر بھیڑ کی طرف نظر دوڑائی۔ ان میں سے کوئی بھی پرج اینڈ ڈاؤز لمیٹڈ کی بدصورت

سجاوٹی ڈمیوں کی طرف متوجہ نہیں تھا۔ان میں سے کسی کا دھیان اس بات کی طرف نہیں گیا تھا کہ اس پرانی خستہ عمارت کے پاس چھ لوگ اچانک کہیں غائب ہو گئے تھے،

''اب چلو......جلدی کرو!'' مسٹر موڈی نے غرا کر کہا اور اس کی پشت پر اپنی کہنی چبھو دی۔ وہ دونوں ایک ساتھ آگے بڑھے۔ ہیری کو یوں محسوس ہوا جیسے وہ ٹھنڈے پانی میں گزر رہا ہو لیکن دوسری طرف پہنچتے ہی ماحول کی حرارت اسے اپنے بدن میں اترتی ہوئی محسوس ہوئی۔

وہاں پر بدصورت ڈمی یا کھنڈر جیسی عمارت کا نام ونشان تک نہیں تھا۔جس جگہ وہ اس وقت کھڑے تھے وہاں کچھ فاصلے پر استقبالیے کے لمبے کاؤنٹر دکھائی دے رہے تھے اور ان کے سامنے سینکڑوں جادوگروں کی قطاریں کھڑی تھیں۔وسطی حصے میں لکڑیوں کی کرسیاں رکھی تھیں جن پر جادوگر اور جادوگرنیاں بیٹھی تھیں۔ان میں کچھ تو بالکل معمول کی حالت میں دکھائی دے رہے تھے اور مختلف اخبار ورسائل پڑھنے میں مشغول تھے۔باقی لوگوں کی حالت کچھ زیادہ بہتر نہیں دکھائی دے رہی تھی، وہ نہایت بھیانک شکلیں بنا رہے تھے اور عجیب وغریب حرکتیں کر رہے تھے۔ان میں سے کچھ ایسے بھی تھے جن کے پیر ہاتھی کے پاؤں جیسے اور سینے سے باہر نکلتے ہوئے انسانی ہاتھ کی ہیئت دکھائی دے رہی تھیں۔ یہاں بھی باہر سڑک جتنا ہی کہرام برپا تھا کیونکہ کئی مریض تو عجیب وغریب آوازیں نکال رہے تھے۔سامنے دکھائی دینے والے ایک قطار میں ایک جادوگرنی پسینے سے شرابور دکھائی دے رہی تھی اور ہاتھ میں روزنامہ جادوگر اخبار سے خود کو ہوا دینے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔اس کے منہ سے بھاپ اور تیز سیٹی جیسی آواز نکل رہی تھی۔ایک گندا اور مریض دکھائی دینے والا جادوگر ایک کونے میں دبکا بیٹھا تھا۔وہ جب حرکت کرنے کی کوشش کرتا تو گھنٹی جیسی آواز گونجنے لگتی۔گھنٹی کی ہر آواز کے ساتھ اس کا سر اتنی بری طرح کانپنے لگتا کہ اسے روکنے کیلئے اسے اپنے دونوں کان پکڑنے پڑتے تھے۔

لیموں جیسے سبز چوغوں میں ملبوس جادوگر اور جادوگرنیاں آجا رہے تھے۔وہ لوگوں سے سوال پوچھتے وقت امبریج کی طرح جھک کر اپنے کلپ بورڈ پر کچھ لکھ رہے تھے۔ ہیری نے دیکھا کہ ان کے سینے پر ایک مخصوص شبیہ کنندہ تھی۔''ایک چھڑی اور ہڈی کا کانٹا......''

''کیا یہ ڈاکٹر ہیں؟''اس نے رون کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے پوچھا۔

''ڈاکٹر؟......'' رون نے حیرت سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔''وہ جو ماگلوؤں کی چھری کانٹوں سے چیر پھاڑ کرتے ہیں......نہیں یہ تو مرہمکار ہیں......!''

اسی وقت کونے والا جادوگر دوبارہ گھنٹی بجانے لگا۔اس کی کھنکتی ہوئی آواز کے بیچ میں مسز ویزلی کی تیکھی آواز سنائی دی۔''یہاں آؤ......'' وہ ان کے تعاقب میں ایک قطار میں کھڑے ہو گئے، جہاں ایک سنہری بالوں والی موٹی جادوگرنی بیٹھی ہوئی تھی۔ ہیری نے سر اُٹھا کر کاؤنٹر کی طرف دیکھا جہاں 'تفتیش کار' کے جلی حروف لکھے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔کاؤنٹر کی عقبی دیوار مختلف پوسٹرز اور

تراشوں سے بھری پڑی تھی۔ جن پر لکھا تھا......

**صاف کڑاھیاں کو غذاؤں کو زھریلا بننے سے روکتی ھیں ...... صحت بخش ادویات ، ھی صحت کی دشمن ثابت ھو سکتی ھیں جب تک کہ وہ کسی ماھر مرھمکار سے منظورشدہ نہ ھوں......**

وہاں پر لمبے سفید گھنگھریالے بالوں والی ایک جادوگرنی کی ایک بڑی تصویر چسپاں تھی جس پر لکھا تھا......

ڈیلیس ڈیرونٹ

سابق سینئر مرہمکار سینیٹ مونگوز ہسپتال (1722-1741ء)

سابق ہیڈ مسٹرس ہوگورٹس سکول برائے جادوئی تعلیم و مخفی علوم (1741-1768ء)

ڈیلیس ڈیرونٹ آدھ کھلی سنکھیوں سے ققنس کے گروہ کے لوگوں کو یوں دیکھ رہی تھیں جیسے وہ انہیں شمار کر رہی ہوں۔ جب ہیری سے ان کی نگاہیں ملیں تو انہوں نے غیر محسوس انداز میں اسے آنکھ ماردی تھی۔ وہ اپنی تصویر میں ایک طرف کھسکیں اور پھر نظروں سے اوجھل ہو گئیں۔

ہیری کی نظریں اس جوان جادوگر پر جا ٹھہریں جو کاؤنٹر کے سامنے عجیب انداز میں ناچتا ہوا دکھائی دے رہا تھا اور درد بھری کراہوں کے ساتھ کاؤنٹر کے پیچھے بیٹھی ہوئی موٹی جادوگرنی کو اپنی اذیت بھری بپتا سنانے کی کوشش کر رہا تھا۔

''یہ جوتے......اووچ......میرے بھائی نے مجھے دیئے تھے......آہ......وہ میرے......اووچ...... پاؤں ادھیڑ رہے ہیں...... ان کی طرف دیکھئے......میرا خیال ہے کہ ان پر کسی طرح کا......اووچ......شیطانی جادو کیا گیا ہے اور انہیں......آ آ آہ......میں اتار نہیں پا رہا ہوں......'' وہ ایک پیر سے دوسرے پیر پر اچھلتا رہا جیسے اس کے پاؤں دہکتے ہوئے کوئلوں پر پڑ گئے ہوں۔

''جوتوں سے آپ کو پڑھنے میں تو کوئی دقت نہیں آ رہی ہوگی، ہے نا؟'' سنہری بالوں والی جادوگرنی نے چڑچڑے انداز میں ایک بڑے سائن بورڈ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جو اس کے کاؤنٹر کے بائیں طرف آویزاں تھا۔ ''جادوئی کلمات کے نقصانات......چوتھی منزل پر تشریف لے جایئے۔ جس میں آپ کی رہنمائی کی گئی ہے کہ کون سی منزل پر جانا چاہیئے؟......اگلا......''

جب وہ جوان جادوگر لنگڑاتا ہوا اور ناچتا ہوا ایک طرف ہٹا تو ویزلی لوگ ایک قدم آگے بڑھ گئے۔ اسی وقت ہیری نے سائن بورڈ پر لکھی ہوئی رہنمائی کو پڑھنا شروع کیا۔

مصنوعی حادثات......گراؤنڈ فلور

(کڑاہی کے پھٹنے، جادوئی چھڑی کے الٹ وار، بھاری ڈنڈوں کے تصادم وغیرہ کیلئے)

جادوئی مخلوق کے حادثات......پہلی منزل

(کاٹنے یا ڈسنے، زہریلے ڈنکوں کیلئے، جھلسنے، ریڑھ کی ہڈی میں سرایت وغیرہ کیلئے)

جادوئی جلدی بیماریاں......دوسری منزل

(متضاد ادویہ کا ردعمل، ڈریگن کی کھال بننا، ملائمیت کا خاتمہ، کائی زدہ آبلوں وغیرہ کیلئے)

مرکباتی اور نباتاتی زہروں کی بیماریاں......تیسری منزل

(جلدی خراشوں، نہ بند ہونے والی قے کیلئے، بے قابو قہقہوں وغیرہ کیلئے)

جادوئی کلمات کے نقصانات......چوتھی منزل

(غیر اکساہٹ والے جادوئی کلمات، جادوئی مہلک وار، غلطی سے ہوئی جادوئی پکڑ کیلئے)

مہمانوں کیلئے چائے خانہ اور ہسپتال کی ادویہ کی دکان......پانچویں منزل

نوٹ: اگر آپ کو یہ سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ کہاں جانا ہے؟ یا آپ قوت گویائی سے محروم ہیں یا آپ کو یاد نہیں رہا کہ آپ یہاں کیوں آئے ہیں تو ہماری استقبالیہ جادوگرنی کو آپ کی مدد کرتے ہوئے نہایت خوشی ہوگی۔

اب قطار میں سب سے آگے کاؤنٹر پر ایک خمیدہ کمر بوڑھا جادوگر کھڑا دکھائی دے رہا تھا۔ اس نے اپنے کانوں پر عجیب سا غبارہ لگا رکھا تھا، ہیری نے اندازہ لگایا کہ اس کی قوت سماعت یقیناً کمزور ہوگی۔ وہ کھانستی ہوئی آواز میں کپکپاتا ہوا بولا۔ ''میں یہاں بورڈریک بوڈ سے ملاقات کرنے کیلئے آیا ہوں۔''

''وارڈ نمبر انچاس میں جایئے......لیکن میرا خیال ہے کہ آپ کو محض وقت ضائع کرنے کی زحمت اُٹھانا پڑے گی۔'' جادوگرنی نے سر جھکائے طنزیہ انداز میں بولی۔ ''آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ اس کا دماغ پوری طرح سے الٹ چکا ہے......وہ اب بھی خود کو چائے کی کیتلی سمجھ رہا ہے......اگلا......''

ایک پریشان حال جادوگر آگے بڑھا جو اپنی ننھی بیٹی کو ٹخنوں سے پکڑے ہوئے تھا۔ لڑکی اپنے سر کے چاروں طرف بلند قامت لچکیلے پنکھ کو فضا میں لہرا اٹھی جو اس کی چڈی پر اُگ آئے تھے۔

''چوتھی منزل پر جایئے......'' جادوگرنی نے بوریت بھری آواز میں بنا کچھ پوچھے کہا۔ وہ آدمی کاؤنٹر کے قریبی دوہرے دروازے سے دوسری طرف نکل گیا۔ وہ اپنی ننھی بیٹی کو عجیب انداز سے غبارے کی مانند پکڑ کر لے جا رہا تھا۔ جادوگرنی نے آواز لگائی۔ ''اگلا......''

مسز ویزلی کاؤنٹر پر آگے بڑھیں۔

''سنئے! میرے شوہر آرتھر ویزلی کو آج صبح کسی دوسرے وارڈ میں منتقل کیا جانا تھا......کیا آپ بتا سکتی ہیں......؟'' انہوں نے اپنی بے چینی کو دباتے ہوئے پوچھا۔

''آرتھر ویزلی......'' جادوگرنی نے اپنے سامنے رکھی لمبی فہرست پر انگلی پھیرتے ہوئے کہا۔ ''اوہ ہاں! پہلی منزل......دائیں طرف کا دوسرا دروازہ......ڈائی لیولین وارڈ!''

''شکریہ......'' مسز ویزلی نے آہستگی سے کہا۔ ''سب لوگ ادھر آجاؤ!''

وہ سب دوہرے دروازے سے ان کے تعاقب میں چل دیئے۔ وہ ایک تنگ راہداری میں پہنچ گئے تھے جس میں مشہور مرہمکاروں کی تصویریں لگی ہوئی تھیں۔ فضا میں شفاف بلبلوں میں تیرتی ہوئی موم بتیاں چھت پر روشنی کے ہالے بنا رہی تھیں جن کے عکس صابن کے بڑے بڑے بلبلوں جیسے دکھائی دیتے تھے۔ راہداری کا راستہ طے کرتے ہوئے ان کے قریب سے کئی لیموں جیسے سبز چوغے پہنے جادوگر اور جادوگرنیاں اندر باہر گزرے۔ جب وہ راہداری کے آخر میں موجود دروازے سے باہر نکلے تو انہیں اگلی راہداری میں بدبودار زرد گیس کے مرغولے اُڑتے ہوئے ملے۔ راستہ طے کرتے ہوئے انہیں کہیں دور کراہنے اور رونے کی آوازیں بھی سنائی دیتی رہیں۔ وہ راہداری کے وسطی حصے میں موجود سیڑھیوں پر چڑھ گئے۔ پھر وہ جادوئی مخلوقات کے حادثات والی راہداری میں داخل ہوئے۔ وہاں انہیں دائیں طرف دوسرے دروازہ پر لگا ہوا سائن بورڈ صاف دکھائی دے رہا تھا جس پر لکھا تھا۔ ''انتہائی نگہداشتی ڈائی لیولین وارڈ: سنگین کٹنے والوں کیلئے۔'' اس کے نیچے پیتل کے کھونٹی پر ایک کارڈ آویزاں تھا۔ جس پر ہاتھ کی لکھائی سے لکھا تھا۔ 'وارڈ انچارج: ہپوکریٹس سمتھ۔ درجہ اوّل......معاون مرہمکار: اگسٹس پائی۔'

''ماؤلی! ہم لوگ باہر انتظار کرتے ہیں۔'' ٹونکس نے کہا۔ ''آرتھر ایک ساتھ بہت سے افراد سے ملنا نہیں چاہے گا۔ پہلے خاندان کے افراد کو ہی جانا چاہئے......''

میڈ آئی موڈی نے ہلکی سی غراہٹ کے ساتھ اُس کی بات کی تائید کر دی اور راہداری کی عقبی دیوار سے ٹیک لگا کر کھڑے ہو گئے۔ ان کی جادوئی آنکھ تمام سمتوں میں حالات کا جائزہ لے رہی تھی۔ ہیری بھی پیچھے ہٹ کر دیوار سے ٹیک لگانے کیلئے مڑا تو مسز ویزلی نے اس کا بازو پکڑ لیا اور اسے دروازے کی طرف کھینچا۔ ''احمق مت بنو ہیری! آرتھر تمہارا شکریہ ادا کرنا چاہتے ہیں۔''

وہ ان کے ساتھ وارڈ میں داخل ہو گیا۔ وارڈ چھوٹا، گندا اور سیلن زدہ تھا۔ پورے وارڈ میں ایک ہی مختصر کھڑکی موجود تھی جو دروازے کے مدمقابل دیوار کی اونچائی پر لگی ہوئی تھی۔ زیادہ تر روشنی چھت کے وسطی حصے میں اکٹھے بلبلوں کے بگولوں سے پھوٹ رہی تھی۔ وارڈ کی دیواریں لکڑی کے تختوں کی بنی ہوئی تھیں، دیوار پر ایک مکار اور عیار دکھائی دینے والے جادوگر کی تصویر آویزاں تھی جس کے زیریں حصے پر لکھا تھا۔ 'ایرک ہارٹ ریک ہارو۔ (1612-1697ء) مہلک واروں کے داخلی اخراج کا بانی۔'

ھیری نے دیکھا کہ وارڈ میں صرف تین ہی مریض داخل تھے۔ مسٹر ویزلی وارڈ کے آخری کنارے پر موجود ایک بستر پر تھے، جو وارڈ کے واحد چھوٹی کھڑکی کے بالکل قریب تھا۔ ھیری کو یہ دیکھ کر بڑی مسرت ہوئی اور ڈھارس بندھی کہ وہ کئی تکیوں سے ٹیک لگائے اپنے بستر پر پڑنے والی دھوپ سے لطف اندوز ہوتے ہوئے روزنامہ جادوگر اخبار کو سامنے پھیلائے پڑھ رہے تھے۔ جب وہ لوگ ان کے قریب پہنچے تو انہوں نے چونک کر اپنا سر اُٹھایا اور ان سب کو اپنے سامنے پا کر مسکرا دیئے۔

''خوش آمدید......'' انہوں نے روزنامہ جادوگر ایک طرف ڈالتے ہوئے چہک کر کہا۔ ''ماؤلی! بل ابھی ابھی گیا ہے۔ اسے دفتر پہنچنا تھا لیکن وہ بعد میں یہاں آجائے گا......''

''اب کیسی طبیعت ہے آرتھر؟'' مسز ویزلی نے ان کے رخسار چومنے کیلئے جھک کر پوچھا اور ان کے چہرے کو متفکر نظروں سے دیکھا۔ ''تم اب بھی کچھ زرد دکھائی دے رہے ہو آرتھر!''

''میں بالکل ٹھیک ہوں!'' مسٹر ویزلی نے بے تابی سے کہا اور اپنا تندرست ہاتھ پھیلا کر جینی کی طرف بڑھایا تا کہ وہ اس سے لپٹ سکے۔ ''اگر وہ یہ پٹیاں اتار سکیں تو میں آج ہی گھر لوٹ سکتا ہوں۔''

''وہ لوگ پٹیاں کیوں نہیں اتار سکتے، ڈیڈی؟'' فریڈ نے پوچھا۔

''وہ جب بھی ایسا کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو خون بری طرح بہنے لگا ہے۔'' مسٹر ویزلی نے چہکتے ہوئے بتایا۔ اس کے بعد انہوں نے بستر کے پہلو میں رکھی تپائی سے اپنی چھڑی اُٹھا کر لہرائی۔ چھ کرسیاں ہوا میں سے نمودار ہو کر ان کے بستر کے گرد ٹک گئیں۔ وہ سب آگے بڑھ کر کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ مسٹر ویزلی نے ان سب کے چہروں کا جائزہ لیتے ہوئے کہا۔ ''لگتا ہے کہ اس سانپ کے دانتوں میں کوئی مہلک قسم کا زہر چھپا ہوا تھا جو زخم کو بھرنے ہی نہیں دیتا ہے۔ مرہمکاروں کو پورا یقین ہے کہ وہ کوئی نہ کوئی تریاق ڈھونڈ نکالیں گے......ان کا دعویٰ ہے کہ انہوں نے مجھ سے بھی خراب حال مریضوں کو اچھا کر دیا ہے۔ مجھے ہر گھنٹے بعد خون کو معمول پر لانے والا محلول پینا پڑتا ہے مگر اس بستر والا مریض......'' انہوں نے اپنی آواز دھیمی کر کے سامنے والے پلنگ کی طرف اشارہ کیا۔ جس پر ایک شخص سبزی مائل رنگت میں بیمار سا دکھائی دے رہا تھا۔ وہ خالی نظروں سے چھت کو گھور رہا تھا۔ ''اسے ایک بھیڑیائی انسان نے کاٹ لیا ہے۔ بیچارا......اس کا تو کوئی علاج ہی نہیں ہے......''

''بھیڑیائی انسان نے؟'' مسز ویزلی تھرتھراتی ہوئی آواز میں بولیں۔ ''کیا اسے عام لوگوں کے وارڈ میں یوں رکھنا محفوظ ہے؟ اسے تو کسی الگ کمرے میں ہونا چاہئے تھا......''

''ماؤلی! ابھی اماوس کی رات میں دو ہفتے باقی ہیں۔'' مسٹر ویزلی نے گہری آہ بھرتے ہوئے کہا۔ ''مرہمکار آج صبح بھی اس سے بات کر رہے تھے اور اسے یہ باور کرانے کی کوشش کر رہے تھے کہ وہ قریباً معمول کی زندگی گزار سکے گا...... میں نے بھی اس سے یہی کہا......ظاہر ہے کہ میں نے کسی کا نام نہیں لیا......مگر میں نے اسے بتایا کہ میں ذاتی طور پر ایسے ایک بھیڑیائی انسان کو جانتا ہوں۔ وہ

نہایت عمدہ شخص ہے اور اپنی حیواناتی کیفیت کو اچھی طرح سے سنبھال سکتا ہے۔''

''تو اس نے کیا جواب دیا؟'' جارج نے متجسس لہجے میں پوچھا۔

''اس نے کہا کہ اگر میں خاموش نہیں رہا تو وہ مجھے کاٹ لے گا۔'' مسٹر ویزلی نے تاسف بھرے لہجے میں کہا۔ ''اور وہ خاتون مریضہ......'' انہوں نے دروازے کے پہلو والے تیسرے بستر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ''مرہمکاروں کو یہ بات نہیں بتا رہی ہے کہ اسے کس چیز نے کاٹا ہے؟ اس سے ہم سب کو ایسا لگتا ہے کہ ضرور یہ کوئی غیر قانونی جانور ہی ہوگا جو اس نے پال رکھا ہوگا۔ خیر جو بھی ہو......اس نے اس کے پاؤں کا ایک بڑا حصہ کھا لیا ہے۔ جب بھی وہ اس کے پیروں کی پٹیاں کھولتے ہیں تو نہایت گندی بدبو پورے وارڈ میں پھیل جاتی ہے۔''

فریڈ نے اپنی کرسی بستر سے زیادہ قریب کر لی۔

''تو ڈیڈی! ہمیں بتائیں کہ کیا ہوا تھا؟'' وہ مسکراتے ہوئے بولا۔

''میرا خیال ہے کہ تم پہلے سے ہی جانتے ہو، ہے نا؟'' مسٹر ویزلی نے ہیری کی طرف دیکھتے ہوئے مبہم مسکراہٹ سے جواب دیا۔ ان کی آنکھوں میں شکریئے کے جذبات جھلک رہے تھے۔ ''یہ بہت سادہ سی بات ہے......میں نے دن بھر کافی کام نبٹائے تھے، شاید اسی وجہ سے میں اونگھنے لگا۔ میری آنکھ لگ گئی اور سانپ نے آ کر مجھے ڈس لیا......''

''کیا آپ پر ہوئے اس حملے کے بارے میں روزنامہ جادوگر نے کوئی خبر شائع کی ہے؟'' فریڈ نے اس اخبار کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا جسے مسٹر ویزلی نے ان کی آمد پر ایک طرف پھینک دیا تھا۔

''بالکل نہیں......ظاہر ہے شائع نہیں ہونا چاہئے تھی۔'' مسٹر ویزلی نے تھوڑے کڑوے لہجے سے کہا۔ اس کے چہرے پر تلخ سی مسکان پھیل گئی۔ ''محکمہ کبھی نہیں چاہے گا کہ کسی کو یہ بھنک پڑے کہ گندا بڑا اژدہا......''

''آرتھر......'' مسز ویزلی نے بیچ میں اچانک ٹوک دیا۔

''مجھ تک......پہنچ گیا......'' مسٹر ویزلی نے جلدی سے اپنی بات پوری کی۔ ہیری کو یقین ہونے لگا کہ انہوں نے اپنی بات پلٹ دی ہے۔

''ڈیڈی! جس وقت یہ حادثہ رونما ہوا، اس وقت آپ کہاں تھے؟'' جارج نے پوچھا۔

''یہ ذاتی نوعیت کا سوال ہے۔'' مسٹر ویزلی نے فوراً کہا حالانکہ وہ ساتھ ہی مسکرا بھی رہے تھے۔ انہوں نے روزنامہ جادوگر اُٹھایا اور اپنے سامنے پھیلاتے ہوئے بولے۔ ''جب تم لوگ یہاں آئے تھے، تو اس وقت میں ویلی ویڈریسن کی گرفتاری کے بارے میں پڑھ رہا تھا۔ تم جانتے ہو، یہ معلوم ہوا تھا کہ گذشتہ گرمیوں میں ان آفت زدہ قے کرنے والے ٹوائلٹوں کے پیچھے ویلی کا ہی ہاتھ تھا؟ اس کا جادوئی کلمہ اُلٹ گیا تھا جس سے ٹوائلٹ میں دھماکے ہونے لگے اور وہ انہی کے ملبے میں بیہوش ملا، وہ ٹوائلٹ کی غلاظت میں سر

سے پاؤں تک لتھڑا ہوا تھا......''

''آپ کا کہنا ہے کہ آپ ڈیوٹی انجام دے رہے تھے، مگر آپ وہاں کر کیا رہے تھے؟'' فریڈ نے سرگوشی نما لہجے میں پوچھا۔

''تم نے اپنے ڈیڈی کی بات سن لی تھی نا؟'' مسز ویزلی نے غراتی ہوئی آواز میں کہا۔ ''اس بات کو رہنے دو آرتھر! ویلی ویڈریسن کے بارے آگے بتاؤ......''

''مجھ سے یہ مت پوچھنا کہ یہ کیسے ہوا؟'' مسٹر ویزلی نے گہری سنجیدگی سے کہا۔ ''مگر یہ سچ ہے کہ وہ ٹوائلٹ کے الزام سے باعزت بری ہوگیا تھا۔ دراصل میرا اندازہ ہے کہ یہ سوداگیلن کی بڑی مقدار میں ہوا ہوگا......''

''آپ یقیناً اس چیز کی حفاظت کے فرائض انجام دے رہے تھے، ہے نا؟'' جارج نے آہستگی سے کہا۔ ''وہی خفیہ ہتھیار جیسی......اس چیز کی جس کے پیچھے 'تم جانتے ہو کون؟' پڑا ہے؟''

''اپنا منہ بند رکھو جارج!'' مسز ویزلی نے اسے جھڑکتے ہوئے کہا۔

''خیر......'' مسٹر ویزلی نے کافی بلند آواز میں کہا۔ ''اس بار ویلی کو دروازوں کے کاٹنے والے ہینڈلز کی غیر قانونی فروخت کرتے ہوئے گرفتار کیا گیا ہے جو وہ ماگلوؤں کو بیچ رہا تھا۔ میرا خیال نہیں کہ وہ اس الزام سے آسانی سے چھوٹ پائے گا کیونکہ اس خبر کے مطابق دو ماگلوؤں کی انگلیاں کٹ کر ضائع ہو چکی ہیں اور وہ اس وقت سینیٹ مونگوز ہسپتال کے انتہائی نگہداشت کے ایمرجنسی وارڈ میں داخل ہیں جہاں ان کی ہڈیوں کو دوبارہ اُگایا جائے گا اور اس برے حادثے کی یادداشت مٹانے کا کام کیا جائے گا......ذرا تصور تو کرو......سینیٹ مونگوز میں ماگلوؤں کو داخل کیا گیا ہے، میں یہ سوچ رہا ہوں کہ انہیں کس وارڈ میں رکھا گیا ہوگا......؟''

انہوں اشتیاق بھری نظروں سے چاروں طرف دیکھا جیسے وہ کسی سائن بورڈ کو دیکھنے کی توقع کر رہے ہوں۔

''کیا تم نے یہ نہیں بتایا تھا کہ 'تم جانتے ہو کون؟' کے پاس ایک سانپ ہے ہیری؟'' فریڈ نے آہستگی سے پوچھا اور اپنے باپ کے ردعمل کیلئے ان کے چہرے کو غور سے دیکھنے لگا۔ ''ایک بہت بڑا سانپ؟ تم نے اسے اُس رات کو دیکھا تھا جب وہ واپس لوٹا تھا، ہے نا؟''

''بس بہت ملاقات ہوگئی آرتھر!'' مسز ویزلی نے چڑچڑے انداز میں کہا۔ ''میڈ آئی موڈی اور ٹونکس باہر کھڑے انتظار میں سوکھ رہے ہیں۔ وہ بھی تمہاری عیادت کیلئے آئے ہیں اور تم لوگ......چلو باہر جا کر انتظار کرو۔'' انہوں نے ہیری اور اپنے بچوں کو کرسیوں سے زبردستی اُٹھایا اور بیرونی دروازے کی طرف دھکیلنے لگیں۔ ''تم لوگوں کو واپسی پر الوداعی سلام کیلئے دوبارہ بلا لیا جائے گا......''

وہ سب چپ چاپ واپس راہداری میں آ گئے تھے۔ میڈ آئی موڈی اور ٹونکس اندر چلے گئے تھے۔ انہوں نے اندر سے وارڈ کا دروازہ بند کر دیا تھا تاکہ وہ ان کے پیچھے نہ آسکیں۔ فریڈ نے اپنی بھنوئیں اُٹھا کر سب کی طرف دیکھا،

''ٹھیک ہے......جیسی آپ کی مرضی! بے شک ہمیں کچھ مت بتائیں۔'' اس نے آہستگی سے کہا اور پھر اپنی جیبیں ٹٹولنے لگا۔

''تم انہیں تلاش کر رہے ہو؟'' جارج نے اپنے ہاتھ میں ایک چیز اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا جو گوشت کی رنگت کے الجھے ہوئے دھاگوں کے گچھے جیسی دکھائی دے رہی تھی۔

''تم میرے دل کی بات فوراً سمجھ جاتے ہو۔'' فریڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''چلو دیکھتے ہیں کہ سینیٹ مونگوز کے وارڈ کے دروازے پر کوئی حفاظتی جادو کیا گیا ہے یا نہیں؟''

اس نے اور جارج نے اس گچھے کو سیدھا کیا اور پانچ وسیع سماعتی کان کو ان میں سے الگ کیا۔ پھر فریڈ اور جارج سب کو وسیع کان بانٹنے لگے۔ ہیری انہیں لینے سے جھجک سا گیا۔

''اوہ پکڑو ہیری!...... لے بھی لو...... تم نے ڈیڈی کی جان بچائی ہے۔ اگر کسی کو ان کی باتیں چھپ کر سننے کا حق ہے تو وہ بے شک تمہیں ہے......''

ایک جھینپی سی مسکراہٹ کے ساتھ ہیری نے دھاگے کا ایک سرا لے کر اپنے کان پر چپکا لیا بالکل جیسا جڑواں بھائیوں نے کیا تھا۔

''ٹھیک ہے شروع کرتے ہیں......'' فریڈ نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

گوشت کی رگ جیسا دھاگہ لمبے دبلے پتلے کیچوے کی مانند کسمسایا اور دروازے کے نیچے سے رینگتا ہوا اندر داخل ہو گیا۔ پہلے تو ہیری کو کچھ سنائی نہیں دیا۔ مگر پھر اسے حیرت کا زوردار جھٹکا لگا جب اس کے کانوں میں ٹونکس کی سرگوشیاں سنائی دینے لگیں جو اگلے ہی پل میں اتنی صاف اور واضح آواز میں سنائی دینے لگیں جیسے ٹونکس اس کے سامنے بیٹھ کر بات چیت کر رہی ہو۔

''......انہوں نے پورا علاقہ چھان مارا مگر سانپ کا کوئی نام ونشان تک نہیں ملا۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وہ تم پر حملہ کرنے کے فوراً بعد وہاں سے غائب ہو گیا تھا۔ آرتھر...... مگر تم جانتے ہو کون؟'' کو یہ توقع کیسے ہوئی کہ سانپ اس کے اندر جا سکتا ہے؟''

''مجھے لگتا ہے کہ اس نے اسے ٹوہ لینے کیلئے بھیجا ہوگا۔'' مسٹر موڈی کی غراہٹ بھری آواز سنائی دی۔ ''وہ اب تک کوئی کامیابی نہیں حاصل کر پایا، ہے نا؟...... شاید نہیں! میرا خیال ہے کہ وہ زیادہ واضح انداز میں یہ جاننے کی کوشش کر رہا ہوگا کہ اس کے سامنے کیا ہے؟ اگر آرتھر وہاں نہیں موجود ہوتا تو اس سانپ کو چاروں طرف اچھی طرح جائزہ لینے کا موقع میسر ہو پاتا...... پوٹر کا کہنا ہے کہ اس نے وہاں اس تمام حادثے کو ہوتے ہوئے دیکھا ہے؟''

''بالکل!'' مسز ویزلی نے پریشانی کے عالم میں ہاتھ مسلتے ہوئے کہا۔ ''سنو! ڈمبل ڈور کو تو جیسے پہلے سے یہ اُمید بندھی تھی کہ ہیری اس طرح کی کوئی نہ کوئی چیز ضرور دیکھے گا......''

''ہاں صحیح کہتی ہو......'' موڈی نے کہا۔ ''ہم سب یہ جانتے ہیں کہ پوٹر تھوڑا مختلف بچہ ہے!''

''جب میں نے آج صبح ڈمبل ڈور سے بات کی تو وہ ہیری کے معاملے میں کافی پریشان دکھائی دے رہے تھے۔'' مسز ویزلی نے سرگوشی نما لہجے میں کہا۔

''کھلی بات ہے، وہ پریشان ہوں گے ہی!'' موڈی نے غراتے ہوئے کہا۔ ''وہ لڑکا 'تم جانتے ہو کون؟' کے سانپ کی آنکھوں سے وہ حادثہ دیکھ رہا تھا...... یہ تو طے ہے کہ پوٹر اس بات کا مطلب بالکل نہیں سمجھتا ہے لیکن اگر 'تم جانتے ہو کون؟' اس پر قابو کر رہا ہے......''

ہیری نے وسیع سماعتی کان کا دھاگہ کھینچ کر اپنے کان سے فوراً ہٹا دیا۔ اس کا دل بری طرح دھڑک رہا تھا اور اس کے چہرے پر حرارت کا احساس شدید ہوتا جا رہا تھا۔ ایسا لگتا جیسے پورے بدن کا خون اڈ کر چہرے پر ہی آ گیا ہو۔ اس نے سر اُٹھا کر ان سب کی طرف دیکھا جو اسے عجیب سی نظروں سے گھور رہے تھے۔ ان کے کانوں میں وسیع سماعتی کان ابھی تک چپکے ہوئے تھے، اگلے ہی لمحے ان کے چہروں پر خوف کی واضح جھلک نمایاں ہو گئی تھی......

☆☆☆☆

تیئسواں باب

# بند وارڈ میں کرسمس

کیا اسی لئے ڈمبل ڈور ہیری سے نظریں نہیں ملا رہے تھے؟ کیا انہیں یہ خدشہ تھا کہ ہیری کی آنکھوں سے والڈی مورٹ جھانکنے لگے گا؟ یا انہیں یہ خوف تھا کہ شاید اس کی آنکھوں کی سبز رنگت اچانک سرخ ہو جائے گی اور اس کی پتلیوں کی جگہ بلی جیسے سوراخ ہو جائیں گے۔ ہیری کو یاد آیا کہ والڈی مورٹ کا سانپ جیسا چہرہ ایک بار پروفیسر کیوریئل کے سر کے عقبی حصے پر بھی نمودار ہوا تھا۔ لاشعوری طور پر اس نے اپنے سر کے عقبی حصے کو ہاتھ ٹٹولا۔ وہ سوچ میں پڑ گیا کہ اگر والڈی مورٹ اس کی کھوپڑی میں سے باہر نکل آیا تو اسے یہ کیسا محسوس ہوگا؟

وہ خود کو ناپاک اور آلودہ تصور کرنے لگا۔ اسے محسوس ہو رہا تھا کہ وہ دشمن اور مہلک جراثیموں سے بھرا ہوا ہے اور ہسپتال سے لوٹتے ہوئے وہ معصوم اور بے گناہ لوگوں کے ساتھ ریل گاڑی میں بیٹھنے کے قابل ہی نہیں ہے جن کا تن من والڈی مورٹ کی بدنامی سے پاک تھا۔ وہ اب یہ بات جان چکا تھا کہ اس نے صرف سانپ کو دیکھا ہی نہیں...... وہ خود سانپ ہی تھا......

اسی وقت اس کے ذہن میں ایک خوفناک وسوسے نے جنم لیا۔ اس کے ذہن کے پردوں پر ایک یاد ابھر آئی جس سے اس کی آنتیں سوت کے الجھے ہوئے دھاگوں کی طرف گڈمڈ اور لہراتی ہوئی محسوس ہونے لگیں۔

والڈی مورٹ کو ساتھیوں کے علاوہ بھی کسی چیز کی تلاش تھی؟

ہتھیار جیسی کوئی چیز جسے وہ صرف پوشیدہ طور پر ہی حاصل کرنا چاہتا تھا!

کوئی ایسی چیز جو گزشتہ عروج کے وقت اس کے پاس نہیں تھی!

ہیری نے دھڑکتے ہوئے دل کے ساتھ سوچا کہ میں ہی وہ ہتھیار ہوں۔ اندھیری سرنگ سے گزرتی ہوئی ریل گاڑی میں ہچکولے کھاتے ہوئے اسے یہی محسوس ہوا، یہ سچ تھا کہ اس کی رگوں میں زہر بہہ رہا تھا جو اسے پسینے سے شرابور کئے جا رہا تھا۔ والڈی مورٹ میرا ہی استعمال کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اس لئے ڈمبل ڈور نے میرے آس پاس محافظ تعینات کر رکھے ہیں۔ وہ محافظ میری حفاظت کیلئے نہیں ہیں بلکہ دوسروں کی حفاظت کیلئے مقرر ہیں مگر ڈمبل ڈور کامیاب نہیں ہو پا رہے ہیں۔ وہ ہوگورٹس میں ہر

وات میری نگرانی نہیں کروا سکتے...... میں نے ہی کل رات کو مسٹر ویزلی پر حملہ کیا تھا۔ وہ میں ہی تھا۔ والڈی مورٹ نے مجھ سے یہ کام کروایا اور ہوسکتا ہے کہ وہ میرے وجود میں ہی کہیں چھپا ہو۔ ہوسکتا ہے کہ وہ اس وقت بھی میرے خیالات کو پڑھ رہا ہو۔

جب ریل گاڑی سرنگ میں دھڑ دھڑاتی ہوئی چل رہی تھی تو مسز ویزلی نے جینی کے اوپر سے جھکتے ہوئے اس سے دریافت کیا۔ ''ہیری بیٹا! تم ٹھیک تو ہو؟ تمہاری طبیعت خراب دکھائی دے رہی ہے۔ کیا تم کسی قسم کی کمزوری محسوس کر رہے ہو؟''

تمام لوگ اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔ اس نے جلدی سے اپنا نفی میں ہلایا اور گھروں کی انشورنس والے پوسٹر کو گھورنے لگا جو ریل گاڑی کے کمپارٹمنٹ کی دیوار پر چسپاں تھا۔

گیرم مالڈ پیلس میں گھاس کے ایک قطعے پر چلتے ہوئے مسز ویزلی اس کی متغیر کیفیت کو دیکھتے ہوئے متفکر لہجے میں دوبارہ بولیں۔ ''ہیری بیٹا! تمہیں یقین ہے کہ تم بالکل صحت مند ہو؟ تمہارا چہرہ بہت زیادہ زرد پڑ گیا ہے...... کیا آج صبح تمہیں صحیح طرح سے نیند نہیں آئی؟ میرا خیال ہے کہ تم گھر پہنچتے ہی سیدھے اپنے بستر پر پہنچ جاؤ...... رات کے کھانے سے دو گھنٹے پہلے میں تمہیں جگا دوں گی۔ ٹھیک ہے؟''

اس نے اثبات میں سر ہلا کر ہامی بھری۔ یہ ایک عمدہ بہانہ ثابت ہوسکتا تھا جس سے وہ تمام لوگوں کے سوالات کا نشانہ بننے سے بچ سکتا تھا۔ اسے اسی طرح کی پیشکش کی ہی تو ضرورت تھی۔ اس لئے جیسے ہی مسز ویزلی نے مکان نمبر بارہ کا دروازہ کھولا تو وہ عفریت کے پاؤں والے چھتری سٹینڈ کے قریب سے ہو کر عجلت میں سیڑھیاں چڑھتا چلا گیا اور اپنے اور رون والے بیڈروم میں گھس گیا۔ وہاں پہنچ کر وہ دونوں مسہریوں اور فنیس نائجلس کی تصویر کے خالی فریم کے درمیان بری طرح چکر کاٹنے لگا۔ اس کے دماغ میں ڈھیر سارے سوالات کا طوفان اُٹھ رہا تھا اور اس سے کہیں زیادہ بھیانک یہ تھا کہ ان کے خود ساختہ جوابات اسے پاگل کئے جا رہے تھے۔

وہ سانپ کیسے بن گیا؟ شاید وہ بھیس بدل چوپائی جادوگر تھا...... نہیں ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا۔ اگر ایسا ہوتا تو اسے یہ بات پہلے سے معلوم ہوتی...... شاید والڈی مورٹ بھیس بدل چوپائی جادوگر تھا...... ہاں! ہیری نے غور کیا۔ یہ بات سچ ہوسکتی ہے! ظاہر ہے کہ وہ سانپ میں بدل سکتا ہے...... چونکہ وہ مجھ پر گرفت جما رہا ہے اسی لئے ہم دونوں ہی روپ بدل لیتے ہیں...... مگر پھر بھی اس سے یہ بات واضح نہیں ہوتی ہے کہ میں پانچ منٹ میں ہی لندن پہنچ جاتا ہوں اور پھر اپنے پلنگ پر واپس بھی لوٹ آتا ہوں...... یہ کیسے ممکن ہے؟...... مگر یہ بھی تو سچ ہے کہ والڈی مورٹ، ڈمبل ڈور کے بعد دنیا کا سب سے طاقتور جادوگر ہے...... شاید لوگوں کو اتنی تیزی سے لے جانا اور واپس لوٹانا اس کیلئے کوئی بڑی بات نہیں ہوگی......

اور پھر ایک اور بھیانک وسوسے نے سر اُٹھایا تو اس کی رُوح تک کانپ گئی...... اگر والڈی مورٹ مجھ پر واقعہ قابو پا رہا ہے تو میں اُسے اس وقت ققنس کے گروہ کے ہیڈکوارٹر کے بھرپور مناظر دکھانے کا ارتکاب کر رہا ہوں۔ وہ آسانی سے جان جائے گا کہ گروہ میں کون کون شامل ہے اور سیریس بھی وہیں چھپا ہوا ہے...... اور میں نے ایسی ڈھیر ساری باتیں جانتا ہوں جنہیں مجھے جاننا نہیں چاہئے

تھا......وہ ہر بات جو سیریس نے مجھے اپنی پہلی ملاقات کو بتائی تھی......

اب ایک ہی راستہ باقی رہ گیا تھا کہ اسے جلد از جلد گیرم مالڈ پیلس چھوڑ کر چل دینا چاہئے۔ وہ باقی لوگوں کے بغیر ہوگورٹس میں کرسمس کی چھٹیاں منا سکتا تھا۔ ہاں یہ صحیح ہے میری عدم موجودگی میں یہاں سب لوگ محفوظ رہیں گے......لیکن نہیں...... یہ تو نہایت گھمبیر ہو جائے گا۔ ہوگورٹس میں بھی بہت سارے طلباء ہوں گے، جنہیں وہ کسی بھی وقت زخمی کر سکتا ہے۔ اگر اگلا شکار سمیس، ڈین یا نیول ہوا تو پھر......کیا ہوگا؟ وہ سکتے کی سی کیفیت میں مبتلا ہو گیا۔ لاشعوری طور پر اس کے قدم رُک گئے اور فنیس نائج لس کے خالی فریم کے سامنے کھڑا خلا میں گھورنے لگا۔ اس کے پیٹ کی گہرائیوں میں سیسے کے وزنی بلبلے اُٹھ رہے تھے۔ اُس کے پاس اس پریشانی کا کوئی حل نہیں تھا۔ وہ پرائیویٹ ڈرائیولوٹ جائے گا اور باقی سب جادوگروں سے لاتعلق ہو جائے گا......

اس کے تخیل کے گھوڑے سرپٹ بھاگتے رہے۔ اگر یہ کام کرنا ہی ہے تو دیر کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اس نے پوری قوت سے یہ خیال اپنے دماغ کے دریچوں سے نکالنے کی سعی کی کہ ڈرسلی گھرانے میں کیسا کہرام مچے گا؟ جب وہ ان کی امید سے چھ مہینے پہلے ہی ان کی دہلیز پر کھڑا دکھائی دے گا۔ بالآخر وہ فیصلہ تک پہنچ ہی گیا تھا۔ وہ تیزی سے اپنے صندوق کی طرف بڑھا اور اس کا ڈھکن کس کر بند کیا۔ صندوق پر تالا لگایا، اس کے بعد اس نے ہیڈوگ کی تلاش میں ادھر ادھر نظر دوڑائی۔ اچانک اسے یاد آ گیا کہ ہیڈوگ تو ابھی تک ہوگورٹس میں ہی تھی۔ اس نے مسرت سے سوچا کہ یہ اچھا ہی ہوا کیونکہ اس کا پنجرہ نہیں لے جانا پڑے گا۔ اس نے اپنے صندوق کا کنڈا پکڑا اور اسے دروازے کی طرف گھسیٹنے لگا۔ وہ ابھی کمرے کا نصف فاصلہ ہی طے کر پایا تھا کہ اسے اپنے عقب میں ایک حقارت بھری آواز سنائی دی۔

''بھاگ رہے ہو......؟''

اس پلٹ کر پیچھے دیکھا۔ فنیس نائج لس اپنی تصویر والے فریم میں کھڑا دکھائی دے رہا تھا جو کسی قدر جھک کر ہیری کی طرف دیکھ رہا تھا۔

''نہیں...... بھاگ نہیں رہا ہوں!'' ہیری نے کہا اور صندوق کو گھسیٹ کر کچھ فاصلہ اور طے کیا۔

''میرا خیال ہے کہ گری فنڈر فریق میں صرف بہادر لوگ ہی پہنچ پاتے ہیں؟'' فنیس نائج لس نے اپنی پتلی ڈاڑھی کو سہلاتے ہوئے کہا۔ ''میں سمجھتا ہوں کہ تمہیں میرے فریق میں ہونا چاہئے تھا۔ ہم سلے درن والے بہادر تو ہوتے ہی ہیں مگر احمق قطعی نہیں ہوتے۔ کم از کم ذات کے معاملے میں، جب انتخاب کی آزادی موجود ہو تو ہم ہمیشہ اپنی گردن بچانے کا فیصلہ منتخب کرتے ہیں۔''

''میں اپنی گردن بچانے کی کوشش نہیں کر رہا ہوں۔'' ہیری نے تلخی سے کہا اور صندوق کو دیمک زدہ غالیچے کے ٹکڑے کے اوپر سے اُٹھا کر دروازے کے ٹھیک سامنے پہنچ گیا۔

''اوہ تو یہ بات ہے!'' فنیس نائج لس نے اپنی ڈاڑھی میں انگلیاں پھنساتے ہوئے کہا۔ ''میں سمجھ گیا کہ تم بزدلوں کی طرح

بھاگ نہیں رہے ہو...... بلکہ تم تو اپنی عظمت کے جھنڈے گاڑنا چاہتے ہو۔''

ہیری نے اس کی بات کو سنی ان سنی کر دیا۔اس کا ہاتھ دروازے کے ہینڈل کی طرف اُٹھ گیا۔جونہی اس نے ہینڈل پکڑ کر گھمانا چاہا تو فنیس نائجلس عجلت میں کہا۔''میں تمہارے لئے ایلبس ڈمبل ڈور کا ایک پیغام لایا ہوں......''

ہیری گھوم کر اسے دیکھنے لگا۔''کیا؟......''

''جہاں ہو وہیں رہو......!''

''میں تو ہلا تک نہیں ہوں۔'' ہیری نے منہ بگاڑ کر کہا۔اس کا ہاتھ اب بھی دروازے کے ہینڈل پر جما ہوا تھا۔''پیغام بتاؤ......''

''تم پورے گدھے ہو! وہی تو میں نے تمہیں ابھی ابھی بتایا ہے۔''فنیس نائجلس نے ناک بھوں چڑھاتے ہوئے کہا۔''جہاں ہو وہیں رہو......!''

''مگر کیوں رہوں؟'' ہیری نے ہونٹ چباتے ہوئے لہجے میں کہا اور اپنے صندوق کے کنڈے کو چھوڑ دیا۔''وہ مجھے یہاں کیوں روکنا چاہتے ہیں؟ انہوں نے اور کیا کہا ہے؟''

''اور کچھ بھی نہیں......''فنیس نائجلس نے اپنا باریک سیاہ پپوٹا اُٹھاتے ہوئے کہا، جیسے انہیں ہیری جاہل گنوار لگا ہو۔

ہیری کا غصہ آسمان کو چھونے لگا۔اسے بالکل ایسا محسوس ہوا جیسے کوئی لمبا سانپ گھاس پر پھن پھیلائے اُٹھ چکا ہو۔وہ بے حد تھکا ہوا تھا، اس کا صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا تھا، گذشتہ بارہ گھنٹوں کے اعصاب شکن لمحات نے اسے جھنجوڑ کر رکھ دیا تھا۔خوف کے بھنور میں ہچکولے کھانا، پھر بچ نکلنا اور ایک بار اس سے شدید خوف میں مبتلا ہو جانا......اس نے اذیت کی کیفیت کو جھیلا تھا مگر اس کے باوجود ڈمبل ڈور اس سے کھل کر بات کرنا نہیں چاہتے تھے۔

''تو یہ بات ہے، ہے نا؟'' اس نے غصیلے لہجے میں کہا۔''جہاں ہو وہیں رہو؟ جب مجھ پر رُوح کھچڑوں نے حملہ کیا تھا تو بھی ہر کوئی مجھ سے یہی بات کہہ رہا تھا کہ جہاں ہو وہیں رہو! تب تک بڑے لوگ اس معاملے کو سلجھاتے ہیں۔ہم تمہیں کچھ نہیں بتائیں گے کیونکہ تمہارا ننھا سا دماغ ان سب چیزوں کو برداشت نہیں کر پائے گا......''

''اسی لئے تو مجھے ہمیشہ استاد بننے سے سخت نفرت تھی۔''فنیس نائجلس نے زیادہ گرجتی ہوئی آواز میں کہا۔''لڑکوں کو خود پر اتنا زیادہ اعتماد ہو جاتا ہے کہ وہ ہر چیز کے بارے میں بالکل صحیح سوچتے ہیں اور سمجھتے ہیں۔شیخی بگھارتے اور اتراہٹ کے شکار لڑکے! کیا تمہیں یہ بات سمجھ میں نہیں آتی ہے کہ ہوگورٹس کے ہیڈ ماسٹر اپنے لائحہ عمل کی ہر چھوٹی بات تمہیں بتا نہیں رہے ہیں تو یقیناً اس کے پیچھے گہری مصلحت چھپی ہوگی؟ تمہیں ایسے سلوک پر نہایت اذیت محسوس ہو رہی ہے مگر کیا تمہیں یہ احساس نہیں ہے کہ ڈمبل ڈور کا کہنا ماننے سے تمہیں کبھی نقصان نہیں ہوا ہے؟ نہیں نہیں! باقی لڑکوں کی طرح تمہیں بھی پورا یقین ہے کہ تم تنہا ہی سوچتے اور محسوس کرتے ہو۔تم تنہا ہی خطرات کو بھانپ سکتے ہو۔تم تنہا ہی اتنے ہوشیار ہو کہ تاریکیوں کے شہنشاہ کی منصوبہ بندیوں کا اندازہ لگا سکتے ہو......''

''یعنی تمہارا مطلب ہے کہ وہ میرے بارے میں کوئی لائحہ عمل ترتیب دے رہے ہیں؟''

''کیا میں نے ایسی کوئی بات کہی؟''فنیس نائج لس نے اپنے ریشمی دستانوں کو الٹتے پلٹتے ہوئے تلخی سے کہا۔''اب مجھے بخشو! میرے پاس تم جیسے نوجوان لڑکوں کے دکھڑے سننے سے زیادہ اچھے کام ہیں......دن بخیر!''

وہ اپنے فریم کے کونے میں ٹہلتا ہوا چلا گیا اور پھر نظروں سے اوجھل ہو گیا۔

''ٹھیک ہے...... بھاڑ میں جاؤ!''ہیری خالی فریم کے سامنے گرجتا ہوا بولا۔''اور ڈمبل ڈور سے کہہ دینا کہ اس بری خبر کیلئے میں ان کا مشکور ہوں......''

خالی فریم خاموش رہا۔طیش کے عالم میں لمبی لمبی سانسیں لیتا ہوا ہیری صندوق کو واپس اپنے بستر کے پائیدان کی طرف گھسیٹتا ہوا لایا اور نڈھال ہو کر دیمک زدہ ڈھکن پر چہرے کے بل لڑھک گیا۔اس کی آنکھیں بند تھیں۔اس کا بدن بھاری ہو رہا تھا اور درد سے ٹوٹ رہا تھا۔

اسے محسوس ہوا جیسے وہ میلوں لمبا سفر طے کر کے آیا ہو۔اسے اب اس بات پر یقین نہیں ہو رہا تھا کہ چوبیس گھنٹے سے بھی مختصر وقت پہلے چو چینگ آ کاس بیل کے بکھری شاخوں کے نیچے اس کے قریب آئی تھی۔مگر وہ بات نہیں جانتا تھا کہ وہ نیند سے کتنی دیر تک مقابلہ کر سکتا ہے......ڈمبل ڈور نے اس سے کہا تھا کہ وہ یہیں پر رُکے......اس کا مطلب یہ ہے کہ اسے سونے کی اجازت ہے......مگر وہ دل ہی دل میں سہا ہوا تھا......کہیں وہ منظر دوبارہ نہ دکھائی دینے لگے......

اس کا دل و دماغ دھندلکوں میں ڈوب رہا تھا۔

ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے وہ اپنے دماغ کے پردوں پر کسی فلم کے چلنے کا منتظر ہو۔وہ ایک ویران راہداری میں چل کر ایک سپاٹ سیاہ دروازے کی طرف جا رہا تھا۔کھردری پتھریلی دیواریں،جلتی ہوئی مشعلیں اور ایک کھلے دروازے سے ہوتا ہوا وہ پتھر کی سیڑھیاں اتر گیا جو نیچے جا کر کئی سمتوں میں مڑ گئی تھیں۔

وہ سیاہ دروازے تک پہنچ گیا مگر اسے کھول نہیں پایا......وہ اسے کھڑا محض گھورتا رہا۔وہ اس کے اندر جانے کیلئے بے تاب تھا......اس کے پیچھے جو بھی پوشیدہ تھا اسے وہ شدت سے حاصل کرنے کا متمنی تھا......وہ تحفہ اس کیلئے نہایت اہمیت کا حامل تھا......کاش اس کا ماتھے کا نشان اذیت دینا بند کر دے......پھر وہ زیادہ اچھے طریقے سے سوچ سکے گا......

اسی وقت کہیں دور سے رون کی آواز سنائی دی۔''ممی کہہ رہی ہیں کہ کھانا تیار ہے......اگر تم سونا چاہتے ہو تو وہ تمہارے لئے الگ نکال کر رکھ لیں گی......''

ہیری نے کسمسا کر آنکھیں کھول دیں مگر رون تب تک وہاں سے باہر جا چکا تھا۔

اسے اذیت بھرا احساس ڈنک مارنے لگا۔'وہ میرے ساتھ اکیلا رہنا بھی نہیں چاہتا۔موڈی کی بات سننے کے بعد آخر بھلا وہ

کیوں رہنا پسند کرے گا؟'

اسے یہ شدت سے محسوس ہونے لگا کہ ان میں سے کوئی بھی اس سے ملنا نہیں چاہتا ہوگا کیونکہ اب وہ جان چکے ہیں کہ اس کے اندر کون چھپا ہوا ہے؟

وہ رات کا کھانا کھانے کیلئے نیچے نہیں اترنا چاہتا تھا۔ وہ خود کو زبردستی ان کے سر تھوپنا نہیں چاہتا تھا۔ اس نے کروٹ بدلی اور کچھ دیر بعد دوبارہ نیند کی وادیوں میں کھو گیا۔ وہ کافی دیر سے بیدار ہوا۔ اس وقت صبح کا آغاز کا دورانیہ چل رہا تھا۔ بھوک کی شدت سے اس کی آنتیں بری طرح اکڑ رہی تھیں اور درد کے مارے جان نکلی جا رہی تھی۔ اس نے سر گھما کر دیکھا رون گہری نیند میں ڈوبا خراٹے لے رہا تھا۔ کمرے میں چاروں طرف دیکھتے ہوئے اسے فنیس نائجلس کے فریم میں اس کی ہلکا سا عکس محسوس ہوا۔ جونہی اس نے اس پر صحیح طرح سے نظر جمائی تو فریم خالی ہو چکا تھا۔ وہ ایک بار پھر جا چکا تھا۔ ہیری کو یہ خیال آیا کہ ڈمبل ڈور نے یقیناً اُسے اس کی نگرانی کیلئے بھیجا ہوگا تا کہ وہ کسی اور پر حملہ نہ کر دے......

خود کو ناپاک اور آلودہ سمجھنے کے احساس نے ایک بار پھر شدت اختیار کر لی تھی۔ اس کے اندر کشمکش چلنے لگی جو اسے یہ باور کرا رہی تھی کہ اسے ڈمبل ڈور کی بات بالکل نہیں ماننا چاہئے تھی......اگر گیرم مالڈ پیلس میں اس کی زندگی یونہی بسر ہونا تھی تو اس سے زیادہ بہتر یہ رہتا کہ وہ پرائیویٹ ڈرائیو میں جا چکا ہوتا......

☆☆☆☆

اگلی صبح باقی لوگ کرسمس کی سجاوٹ کرتے رہے۔ ہیری کو آج سے پہلے سیریس اتنا خوشگوار کبھی نہیں دکھائی دیا تھا۔ وہ بلند آواز میں کرسمس کی خوشی کے گیت گا رہا تھا اور نہایت خوش دکھائی دے رہا تھا کہ کرسمس کے موقع پر اس کا گھر مہمانوں سے بھرا ہوا تھا۔ اس کی آواز سرد ڈرائنگ روم کے فرش کے پار سے گونجتی ہوئی بالائی منزل تک پہنچ رہی تھی جہاں ہیری اس وقت تنہا بیٹھا ہوا تھا۔ کھڑکیوں کے باہر آسمان بالکل سفید ہو چکا تھا۔ یہ دیکھ کر ہیری کو اندیشہ ہوا کہ شاید برفباری ہونے والی ہو۔ تمام وقت ہیری اس سنگین احساس کا شکار رہا کہ وہ اپنے بارے میں دوسرے لوگوں کو چہ میگوئیاں کرنے موقعہ خود فراہم کر رہا تھا۔ جب دوپہر کے کھانے کے وقت اس نے سیڑھیوں کے نیچے سے مسز ویزلی کو اپنا نام پکارتے ہوئے سنا تو وہ وہاں سے نکل مزید بالائی منزلوں پر چلا گیا اور ان کی آوازوں کو نظر انداز کرتا رہا۔

شام کو قریباً چھ بجے صدر دروازے کی گھنٹی بج اُٹھی اور مسز بلیک کی چیخ پکار کہرام مچانے لگی۔ ہیری نے دھیرے سے سوچا کہ منڈنگس ہوگا یا پھر ققنس کے گروہ کا کوئی اور فرد آیا ہوگا۔ وہ بک بیک نامی قشنگر کے کمرے میں دیوار سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا جہاں وہ چھپا ہوا تھا۔ بک بیک کو مرے ہوئے چوہے کھلاتے ہوئے وہ اس بات کو فراموش کرنے کی کوشش کر رہا تھا کہ وہ خود کس قدر بھوکا تھا؟ جب کچھ منٹ بعد کسی نے دروازے پر دستک دی تو وہ خوف اور وسوسوں سے لرز اُٹھا۔

''میں جانتی ہوں کہ تم اندر ہو......'' ہرمائنی کی آواز سنائی دی۔ ''باہر آجاؤ۔ میں تم سے بات کرنا چاہتی ہوں......''

''تم یہاں کیا کر رہی ہو؟'' ہیری متعجب لہجے میں دروازہ کھولتے ہوئے بولا۔ بک بیک اب بھی بھوسے میں سے مرے ہوئے چوہوں پر اپنے پنجے مار رہا تھا تاکہ اگر چوہے کا کوئی ٹکڑا باقی رہ گیا ہو تو وہ اسے اُٹھا کر کھا سکے۔ ''تم تو اپنی ممی پاپا کے ساتھ اسکیٹنگ کرنے کیلئے گئی ہوئی تھی؟''

''سچی بات کہوں تو مجھے اسکیٹنگ میں ذرا سی دلچسپی نہیں۔ میں انہیں اپنی بوریت دکھا کر ان کا مزہ خراب نہیں کرنا چاہتی تھی اسی لئے میں تو کرسمس کی چھٹیاں منانے یہاں چلی آئی۔'' ہرمائنی نے جھینپی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔ اس کے بالوں میں برف کا رُواں پھنسا ہوا دکھائی دے رہا تھا اور چہرہ ٹھنڈا گلابی ہو رہا تھا۔ ''لیکن تم یہ بات رون کو مت بتانا، میں نے اسے بتایا ہے کہ اسکیٹنگ واقعی ایک مزیدار کھیل ہوتا ہے کیونکہ ایسی تفصیلات سن کر کافی مزہ آتا ہے۔ ممی ڈیڈی میرے اس فیصلے پر تھوڑے ناراض دکھائی دیئے لیکن میں نے انہیں بتا دیا کہ انتہائی سنجیدہ نوعیت کے امتحانات کی تیاری کرنے کیلئے مجھے ہوگورٹس میں ہی رُکنا ہوگا۔ وہ چاہتے ہیں کہ میں امتحانات میں اعلیٰ درجات حاصل کروں۔ وہ میری بات سمجھ جائیں گے۔ خیر اس قصے کو چھوڑو......'' اس نے جلدی سے کہا۔ ''چلو ہم تمہارے بیڈروم میں چلتے ہیں۔ رون کی ممی نے وہاں آتشدان جلا دیا ہے اور ہمارے لئے سینڈوچز بھی بھیج دیئے ہیں۔''

ہیری چپ چاپ اس کے پیچھے پیچھے دوسری منزل پر پہنچ گیا۔ بیڈروم میں داخل ہونے پر اسے یہ دیکھ کر بڑی حیرت ہوئی کہ رون اور جینی بھی وہاں بیٹھ کر اس کا انتظار کر رہے تھے۔

اس سے پہلے ہیری کچھ بول پاتا۔ ہرمائنی نے اپنی جیکٹ اتار کر ایک طرف جما دی اور جوشیلے انداز میں بتانے لگی۔ ''میں نائٹ بس کے ذریعے یہاں آئی ہوں۔ ڈمبل ڈور نے مجھے اگلے ہی دن ساری تفصیل بتا دی تھی مگر وہاں سے نکلنے سے پہلے مجھے سہ ماہی ختم کا انتظار کرنا پڑا۔ امبریج تو اسی بات پر چراغ پا ہو رہی تھی کہ تم لوگ ان کی ناک کے نیچے سے غائب کیسے ہو گئے؟ حالانکہ ڈمبل ڈور نے انہیں واضح بتا دیا تھا کہ مسٹر ویزلی سینیٹ مونگوز ہسپتال میں داخل ہو چکے ہیں، انہوں نے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے تم لوگوں کو ان کی تیمارداری کیلئے جانے کی اجازت دے دی ہے تو......''

وہ جینی کے ساتھ بستر پر بیٹھ گئی۔ دونوں لڑکیاں اور رون ہیری کا نڈھال زرد چہرہ دیکھنے لگے۔

''تمہیں کیسا لگ رہا ہے؟'' ہرمائنی نے بلاجھجک پوچھا۔

''ایک دم شاندار......'' ہیری کرخت لہجے میں بولا۔

''اوہ ہیری! جھوٹ مت بولو!'' ہرمائنی متفکر لہجے میں بولی۔ ''رون اور جینی بتا رہے تھے کہ سینیٹ مونگوز سے واپس آنے کے بعد تم سب سے چھپتے پھر رہے ہو......''

''اچھا یہ سب ایسا کہہ رہے تھے......؟'' ہیری نے غصے سے رون اور جینی کو دیکھا۔ رون اپنے پیروں کی طرف سر جھکا کر دیکھنے

لگا، البتہ جینی کے چہرے پر کسی قسم کا تاثر نہیں بدلا۔

''اس میں غصہ کرنے والی کون سی بات ہے؟ تم ایسا ہی تو کر رہے ہو اور تم ہم سے کسی کی طرف بھی نہیں دیکھ رہے ہو......'' جینی نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

''تم لوگ ہی میری طرف نہیں دیکھ رہے ہو!'' ہیری غصے سے بھڑکتا ہوا بولا۔

''شاید تم لوگ الگ الگ وقت میں ایک دوسرے کی طرف دیکھتے رہے ہو۔'' ہرمائنی نے تھوڑا مسکراتے ہوئے کہا۔ ''اسی وجہ سے سب ایک جیسا ہی لگ رہا ہوگا......''

''بڑی مزیدار تشریح کی ہے......'' ہیری غصے سے تاؤ کھاتا ہوا بولا۔

''اپنے دماغ میں سے یہ غلط فہمی نکال دو کہ سب لوگ تمہیں قصوروار سمجھ رہے ہیں۔'' ہرمائنی اب تھوڑی تیکھی آواز میں بولی۔ ''دیکھو! باقی لوگوں نے مجھے تمام حقیقت بتادی ہے جو تم نے کل وسیع سماعتی کانوں سے سنی تھی......''

''اوہ زبردست......'' ہیری غرا کر گرجا۔ اس کے ہاتھ جیبوں میں تھے اور وہ کھڑکی سے باہر جمی ہوئی طرف کی موٹی برف کو دیکھنے لگا۔ ''سب لوگ صرف میری ہی بات کر رہے ہیں ہے نا؟ دیکھو! مجھے اس کی عادت پڑ رہی ہے......''

''ہم واقعی تم سے بات چیت کرنا چاہتے تھے ہیری!'' جینی تلملا کر بولی۔ ''مگر جب سے ہم واپس لوٹے ہیں، تم سب سے چھپتے پھر رہے ہو......''

''مگر میں کسی سے بات نہیں کرنا چاہتا ہوں۔'' ہیری نے تلخی سے کہا جواب اور زیادہ پریشانی محسوس کر رہا تھا۔

''یہ تو کھلی حماقت ہے......'' جینی نے غصے سے کہا۔ ''کیونکہ تم میرے علاوہ کسی دوسرے فرد کو نہیں جانتے جس پر 'تم جانتے ہو کون؟' نے قبضہ جما لیا تھا۔ صرف میں ہی تمہیں بتا سکتی ہوں کہ اس وقت کیسی کیفیت طاری ہوتی ہے؟......''

ہیری بالکل لاپرواہ کھڑا رہا مگر جونہی اسے اس کی بات کا مطلب سمجھ میں آیا تو وہ گھوم کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

''اوہ...... میں یہ بات بھول گیا تھا......'' وہ آہستگی سے بولا۔

''تم کتنے خوش نصیب ہو؟'' جینی سرد لہجے میں بولی۔

''مجھے واقعی اپنے رویئے پر افسوس ہے......'' ہیری نے ندامت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ ''تو...... تو کیا تمہیں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وہ مجھ پر قبضہ جمانے کی کوشش کر رہا ہے؟''

''کیا تمہیں وہ سب باتیں اور عمل یاد رہتے ہیں جو تم انجام دیتے رہتے ہو؟'' جینی نے پوچھا۔ ''یعنی کیا ایسا بھی وقت آتا ہے کہ جس کے بارے میں تم یہ نہیں جانتے ہو کہ اس وقت کیا کر رہے تھے؟''

ہیری نے اپنے ذہن پر زور ڈالا پھر آہستگی سے بولا۔ ''میرے ساتھ ایسا نہیں ہوا۔''

''تو پھر تم جانتے ہو کون؟ نے تم پر کبھی قبضہ نہیں جمایا ہے۔ جب اس نے مجھے اپنے قابو میں کیا تھا تو مجھے یہ یاد ہی نہیں رہتا تھا کہ کئی گھنٹوں تک میں کرتی رہی تھی۔ میں خود کو جب کہیں اور پاتی تھی تو مجھے یہ یاد نہیں آتا تھا کہ میں وہاں کب اور کیسے پہنچ گئی تھی؟''

ہیری میں اتنی سکت بھی پیدا نہ ہو پائی کہ وہ اس کی بات پر یقین کر لے مگر اس کے باوجود اس کے دل و دماغ سے کوئی بوجھ اتر گیا تھا۔ اسے اپنے وجود میں عجیب سا ہلکا پن محسوس ہونے لگا۔

''میں نے تمہارے ڈیڈی اور سانپ کے بارے میں جو خواب دیکھا تھا وہ......''

''ہیری!'' ہرمائنی نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔ ''تم نے اس طرح کے خواب پہلے بھی دیکھے ہیں۔ گزشتہ سال بھی تمہیں اس بات کی جھلک مل گئی تھی کہ والڈی مورٹ کیا کر رہا ہے؟''

''مگر یہ خواب ان سے بہت الگ تھا۔'' ہیری نے اپنا سر سہلاتے ہوئے کہا۔ ''میں سانپ کے اندر موجود تھا...... مجھے یہی احساس ہو رہا تھا کہ جیسے میں ہی سانپ ہوں...... ہو سکتا ہے والڈی مورٹ مجھے بستر سے کسی طرح لندن لے گیا ہو......''

''میں پھر کہتی ہوں کہ کسی دن تم وقت نکال کر ہوگورٹس ایک تاریخ نامی کتاب کو ضرور پڑھ لینا......'' ہرمائنی اس کی بات پر چڑ کر بولی۔ ''شاید تمہیں اس کے بعد یہ سمجھنے میں آسانی ہو جائے کہ ہوگورٹس کے اندر کوئی ثقاب اُڑان نہیں بھر سکتا اور نہ ہی نمودار ہو سکتا ہے۔ یہاں تک کہ والڈی مورٹ بھی تمہیں تمہارے کمرے سے باہر اُڑا کر نہیں لے جا سکتا تھا ہیری......''

''اس وقت تم اپنے بستر پر ہی موجود تھے۔'' رون اچانک بولا۔ ''بیدار ہونے سے پہلے میں نے تمہیں کم از کم ایک منٹ تک نیند میں بری طرح کسمساتے ہوئے دیکھا تھا۔''

ہیری کمرے میں ادھر سے ادھر چکر کاٹنے لگا اور سوچنے لگا۔ وہ لوگ جو کہہ رہے تھے، وہ نہ صرف حوصلہ افزا تھا بلکہ حقیقت پر مبنی لگ رہا تھا۔ پھر لاشعوری طور پر اس نے پلنگ پر رکھی ہوئی پلیٹ میں سے ایک سینڈوچ اُٹھا لیا اور منہ میں رکھ کر چبانے لگا۔ اس کا ذہن بجلی کی مانند دوڑ رہا تھا۔ اس نے سوچا کہ یہ بات تو کسی حد تک غلط ثابت ہو ہی گئی کہ والڈی مورٹ کو جس ہتھیار کی ضرورت ہے وہ میں ہی تھا...... جب اس کے کانوں میں سیریس کی آواز پڑی جو ان کے کمرے کے قریب سے گزر کر بک بیک کے کمرے کی طرف جا رہا تھا اور بلند آواز میں کرسمس کا خوشی کا گیت گنگنا رہا تھا تو اس کے دل میں مسرت اور سرشاری کے سرچشمے پھوٹنے لگے۔ اس کا دل چاہا کہ وہ بھی اس کے ساتھ مل کر اس گیت کو چیخ چیخ کر گائے۔

☆☆☆☆

کرسمس پر وہ پرائیویٹ ڈرائیو لوٹنے کی بات وہ بھلا سوچ بھی کیسے سکتا تھا؟ سیریس اس بات سے خوش تھا کہ گھر میں خوب رونق تھی۔ خاص طور پر ہیری کی وہاں موجودگی سے وہ پھولے نہیں سما رہا تھا۔ اس کی خوشی کا عالم ہر سوں دکھائی دیتا تھا۔ وہ اب گرمیوں والا اُداس میزبان نہیں دکھائی دیتا تھا۔ اب یوں لگتا تھا کہ جیسے اس نے عزم کر لیا ہو کہ سب لوگوں کو وہاں کم از کم اتنا ہی لطف آئے جتنا

ہوگورٹس میں آ سکتا تھا۔ اسی لئے وہ ان سب کے ساتھ مل کر جوش وخروش سے کرسمس تک صفائی ستھرائی میں مشغول رہا اور تزئین و آرائش کرتا رہا۔ بالآخر اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ جب وہ کرسمس سے قبل رات کو اپنے بستروں پر سونے کیلئے گئے تو وہ تاریک مکان پہچانا نہیں جا رہا تھا۔ گرد آلود میلے فانوس پر اب مکڑی کے جالے نہیں لٹک رہے تھے، سیاہ تاریک دیواروں کی صفائی سے ان کا رنگ نکھر آیا تھا۔ رنگ برنگی اور سنہری ونقرئی جھنڈیوں سے پورا گھر سج گیا تھا۔ جادوئی برف جھاڑے ہوئے غالیچوں پر چمکتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ منڈنگس ایک بڑا کرسمس کا درخت کہیں سے لے آیا تھا۔ سجاوٹی قمقموں اور پریوں کے دلکش پتلوں سے سجے ہوئے درخت کو دیکھ سیریس کی خوشی دوچند ہوگئی تھی۔ ہال کی دیواروں پر آویزاں گھریلوخرسوں کے کٹے ہوئے سروں پر ہولی فادر کی ٹوپیاں اوڑھا دی گئی تھی اور ان کی ٹھوڑیوں پر نقلی ڈاڑھیاں لگا دی گئی تھیں۔

جب کرسمس کی صبح ھیری بیدار ہوا تو اس کے بستر کے پائیدان کے پاس رنگ برنگے کاغذوں میں لپٹے تحفوں کا ڈھیر دکھائی دیا۔ رون تو پہلے سے جاگ کر اپنے تحفوں کا پوسٹ مارٹم کر رہا تھا۔ اس کا ڈھیر ھیری کے مقابلے میں کچھ اونچا دکھائی دے رہا تھا۔

''اس بار مجھے اچھا سامان ملا ہے......'' اس نے ھیری کو پھٹے ہوئے کاغذوں کے ڈھیر کے بیچ میں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ''بہاری ڈنڈے کے قطب نما کیلئے تمہارا شکریہ! یہ نہایت شاندار ہے۔ ہرمائنی کے تحفے سے تو کم از کم اچھا ہے......اس نے مجھے ہوم ورک پلانر دیا ہے......''

ھیری نے اپنے تحفوں کی طرف دیکھا۔ ایک تحفے پر اسے ہرمائنی کی تحریر دکھائی دی۔ اس نے اسے بھی ایک کتاب دی تھی، جو ڈائری جیسی دکھائی دیتی تھی۔ بہرحال جب بھی وہ اس کا صفحات پلٹتا تھا تو زور سے ایسی باتیں کہتی تھی۔ 'ہوم ورک آج کر لو ورنہ کل تمہیں پچھتاوا ہوگا......'

سیریس اور لوپن نے ھیری کو بہت اچھی کتابوں کا سیٹ دیا تھا۔ جن کے عنوان یہ تھے۔ ''عملی دفاعی جادو کے کلمات'' اور ''تاریک جادو کے خلاف صحیح جادوئی واروں کا استعمال''۔ ان کتابوں میں تمام جادوئی کلمات اور دفاعی ہتھکنڈوں کے استعمال کے متحرک رنگین خاکے دیئے تھے۔ ھیری نے پہلے باب کو جلدی سے پلٹ کر دیکھا۔ اسے سمجھ میں آ گیا کہ یہ کتابیں ڈی اے کی خفیہ مشقوں کیلئے نہایت کارآمد اور قابل استعمال تھیں۔ ہیگرڈ نے اسے بالوں والی کھال کا موٹا پرس بھیجا تھا جس میں نقلی دانت لگے ہوئے تھے۔ یہ چوری چکاری سے بچنے کیلئے مفید تھا مگر بدقسمتی سے ھیری اس پرس میں پیسے نہیں رکھ سکتا تھا کیونکہ ایسا کرنے میں اس کی اپنی انگلیاں چبائی جا سکتی تھیں۔ ٹونکس نے اسے ایک کھلونا نما ننھا سا فائر بولٹ بہاری ڈنڈے کا ماڈل دیا تھا جسے وہ اس وقت پورے بیڈروم میں چکر کاٹتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔

وہ یاسیت بھرے انداز میں سوچ رہا تھا کہ اس کے پاس حقیقی فائر بولٹ بھی موجود ہوتا تو کتنا اچھا رہتا۔ رون نے اسے ہر ذائقے کی ٹافیوں کا ایک بڑا ڈبہ دیا تھا۔ مسٹر اور مسز ویزلی نے ہمیشہ کی طرح اپنے ہاتھ سے بنے ہوئے سوئیٹر اور قیمے کے چٹ پٹے رولز

دیئے تھے۔ ڈوبی نے ایک بہت خوفناک قسم کی پینٹنگ بھیجی تھی جسے دیکھ کر ہیری کو یقین ہو گیا کہ یہ یقیناً اس نے خود بنائی ہو گی۔ وہ اس پینٹنگ کو ہر زاویے سے الٹ پلٹ کر دیکھ رہا تھا کہ وہ آخر کیا چیز ہے؟ اس کا خیال تھا کہ شاید اس نے پینٹنگ ہی الٹی پکڑ رکھی ہو۔ اسی لمحے زوردار کھٹاک کی آواز کے ساتھ فریڈ اور جارج وہاں آن دھمکے۔ ہیری پائیدان کے پاس ان کے شرارتی چہروں کو دیکھ کر مسکرا دیا۔

''کرسمس کی نیک تمنائیں......'' جارج نے کہا۔ ''ابھی کچھ دیر نیچے مت جانا۔''

''وہ کیوں......؟'' رون نے تنک کر پوچھا۔

''ممی دوبارہ رو رہی ہیں......'' فریڈ نے جلدی سے بتایا۔ ''پرسی نے کرسمس کا تحفہ یعنی روایتی ویزلی سوئیٹر واپس بھجوا دیا ہے۔''

''اور وہ بھی بغیر کسی خط یا پیغام کے......'' جارج نے بات پوری کرتے ہوئے کہا۔ ''اس نے تو یہ تک پوچھنا گوارا نہیں کیا کہ ڈیڈی اب کیسے ہیں؟ اور نہ ہی وہ ان سے ملنے آیا ہے......''

فریڈ نے پلنگ کے قریب آتے ہوئے ہیری کے ہاتھوں میں پکڑی پینٹنگ کو غور سے دیکھا۔ ''ہم نے انہیں تسلی دینے کی کوشش کی۔ ہم نے تو اُن سے یہ بھی کہہ ڈالا کہ پرسی تو چوہے کی مینگنیوں سے بھی گیا گزرا ہے......''

''لیکن اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوا۔'' جارج نے ایک چاکلیٹ مینڈک منہ میں ڈالتے ہوئے کہا۔ ''اب لوپن انہیں سمجھا رہے ہیں۔ ان کی بات سے ممی کا مزاج کافی بہتر ہو جائے گا۔ اس کے بعد ہی ہمارا ناشتے کیلئے نیچے جانا مناسب رہے گا......''

''ویسے یہ ہے کیا چیز؟'' فریڈ نے ڈوبی کی بھیجی ہوئی پینٹنگ کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔ ''ایسا لگتا ہے جیسے یہ کوئی افریقی بندر ہو جس کی دو کالی کالی آنکھیں ہوں......''

''فریڈ تم بھی کمال کرتے ہو...... یہ ہیری ہے!'' جارج نے پینٹنگ کے عقبی حصے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ''اس کی پشت پر اس کا نام صاف لکھا ہوا ہے......''

''اوہ! واقعی بالکل ہو بہو تصویر بنائی ہے۔'' فریڈ نے شرارت بھری مسکراہٹ سے کہا۔ اس بات پر چڑ کر ہیری نے فریڈ پر اپنی نئی ہوم ورک ڈائری کھینچ کر دے ماری۔ فریڈ تیزی سے ایک طرف ہو گیا اور ڈائری ہوا میں اچھلتی ہوئی سامنے والی دیوار پر جا لگی پھر فرش پر نیچے جا گری۔ وہ فرش پر گری ہوئی چہکتی ہوئی بول اُٹھی۔ ''اگر تم نے ہر......ی...... پر نشان لگایا ہے اور ہر......ٹ...... کو کاٹ دیا ہے تو پھر تم جو چاہو کر سکتے ہو......''

ہیری اُٹھ کھڑا ہوا اور جلدی سے اپنا لباس بدلنے لگا۔ انہیں صاف سنائی دے رہا تھا کہ گھر میں سب لوگ ایک دوسرے کو کرسمس کی مبارکباد دے رہے تھے۔ نیچے جانے سے قبل ہی سیڑھیوں پر ہرمائنی آتی ہوئی دکھائی دی۔

''کتاب کیلئے بے حد شکریہ ہیری!'' اس نے خوشی سے کہا۔ ''میں تو کافی عرصے سے کتاب 'علم الاعداد کے نئے نظریات، ہر عمر کیلئے' پڑھنے کی خواہشمند تھی......اور رون! تمہاری بھیجی ہوئی عطر والی خوشبو تو واقعی لاجواب ہے......''

''مجھے خوشی ہے کہ تمہیں پسند آئی۔'' رون نے جلدی سے کہا۔ ''ویسے یہ کس کیلئے ہے؟'' اس نے اس تحفے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا جو وہ ہاتھ میں پکڑے ہوئے تھی۔

''یہ کریچر کیلئے ہے......'' ہرمائنی نے آب وتاب سے کہا۔

''یہ بہتر رہے گا کہ اس میں کپڑے نہ ہوں۔'' رون نے اسے تنبیہ کرتے ہوئے کہا۔ ''تم جانتی ہی ہو کہ سیریس نے کیا کہا تھا کہ کریچر ہمارے بارے میں ضرورت سے کچھ زیادہ ہی جانتا ہے اور ہم اسے آزاد نہیں کر سکتے ہیں۔''

''اس میں کپڑے نہیں ہیں......'' ہرمائنی نے منہ بنا کر کہا۔ ''اگر میرا زور چلتا تو میں یقینی طور پر اسے ان گندے سے چیتھڑے کی جگہ پر کوئی نیا اور بہتر لباس ضرور پہنا دیتی......نہیں! یہ تو ہاتھ سے بنا ہوا دوزی لحاف ہے۔ میں نے سوچا کہ اس کا بیڈروم کچھ چمک اُٹھے گا۔''

''بیڈروم......وہ کہاں ہے؟'' ہیری نے حیرانگی سے پوچھا اور اپنی آواز سرگوشی جیسی کر لی کیونکہ وہ اب مسز بلیک کے ڈھکی ہوئی تصویر کے سامنے سے گزر رہے تھے۔

''سیریس نے بتایا تھا کہ وہ کوئی بیڈروم جیسا بالکل نہیں ہے بلکہ ایک قسم کی کھوہ ہے۔ وہ باورچی خانے میں جوش دان سے دور والی ڈولی الماری کے نیچے سوتا ہے۔''

جب وہ لوگ باورچی خانے میں پہنچے تو وہاں انہیں مسز ویزلی تنہا ہی ملیں۔ وہ چولہے کے پاس کھڑی تھیں اور انہوں نے ان سب کی طرف دیکھتے ہوئے کرسمس کی مبارکباد دی۔ ان کی بھرائی ہوئی آواز سے یوں محسوس ہوتا تھا جیسے انہیں ٹھنڈ کا بخار ہو گیا ہو۔ تمام لوگوں نے اپنی نظریں ان کے چہرے سے ہٹا لی۔ وہ ایک کونے کی طرف بڑھے جہاں برتنوں والی الماری دکھائی دے رہی۔ اس کے پہلو میں ایک میلا اور پرانا دروازہ دکھائی دے رہا تھا جسے ہیری نے پہلے کبھی کھلا نہیں دیکھا تھا۔

''تو یہ کریچر کا بیڈروم ہے......؟'' رون نے دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''بالکل!'' ہرمائنی نے جوشیلے انداز میں کہا مگر وہ تھوڑی گھبرائی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ ''ار......میرا خیال ہے کہ ہمیں دروازے پر دستک دے کر ہی اندر جانا چاہئے۔''

رون نے آگے بڑھ کر اپنی انگلیوں کے عقبی جوڑوں سے دروازے پر دستک دی مگر انہیں اندر سے کوئی جواب نہیں ملا۔

''وہ یقیناً بالائی کسی منزل پر چوروں کی طرح چھپا بیٹھا ہوگا۔'' اس نے کہا اور پھر کھٹاک سے دروازہ کھول دیا۔ ''اوہ......''

ہیری نے اندر جھانکا۔ اندر وسیع حصے پر پرانے زمانے کا بہت بڑا جوش دان (گیزر) رکھا تھا مگر اس سے نکلنے والے پائپوں کے نیچے والی جگہ پر کریچر نے اپنے لئے ایک گھونسلے جیسا بیڈروم بنا رکھا تھا۔ فرش پر بہت سے چیتھڑے اور پرانے بدبودار لحافوں کا ڈھیر پڑا تھا۔ ان کے وسط میں ایک چھوٹی سی جگہ سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ کریچر ہر رات کہاں ہوتا تھا؟ خالی جگہ پر باسی روٹیوں کے اور پنیر کے

پھپھوندی لگے ٹکڑے بکھرے ہوئے تھے۔ دور والے ایک کونے میں چھوٹی چھوٹی اشیاء اور چمکدار سکے چمک رہے تھے۔ ہیری کو اس کا اندازہ ہو چکا تھا کہ کریچر نے جدی پشتی مکان کی صفائی کے دوران ان چیزوں کو سیریس کی نظر سے بچا کر یقیناً چرا لیا ہوگا۔ وہ وہاں چاندی کے فریم میں جڑی بلیک خاندان کی کئی تصویریں لانے میں بھی کامیاب ہو گیا تھا جسے سیریس نے گذشتہ گرمیوں میں خود اپنے ہاتھوں سے کوڑے دان میں پھینک دیا۔ ان کے شیشے بھلا ٹوٹ چکے تھے مگر ان کے اندر اب بھی سیاہ فام اور سفید فام لوگوں کی متحرک تصویریں سلامت تھیں جو نخوت بھرے انداز میں اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔ اسے اپنے پیٹ میں ایک جھٹکا سا محسوس ہوا...... وہ وزنی پلکوں والی سانولی عورت بھی ان تصویروں میں شامل تھی جس کا عدالتی مقدمہ اس نے گذشتہ سال ڈمبل ڈور کے دفتر میں تیشہ یادداشت میں دیکھا تھا۔ بیلاٹرکس سٹرینج...... ایسا لگ رہا تھا جیسے اس کی تصویر کریچر کو سب سے زیادہ پسندیدہ تھی۔ اس نے اسے باقی تصویروں کے اوپر نمایاں انداز میں سجا رکھا تھا اور اس کے ٹوٹے ہوئے شیشے کو سیلوٹیپ سے جوڑ دیا تھا......

''میرا خیال ہے کہ مجھے اس کیلئے کرسمس کے تحفے کو یہیں چھوڑ دینا چاہئے۔'' ہرمائنی نے اپنا پیکٹ چیتھڑوں اور بدبودار لحافوں کے وسط میں رکھتے ہوئے کہا پھر وہ آہستگی سے دروازہ بند کرتے ہوئی دوبارہ بولی۔ ''یہ اسے بعد میں مل جائے گا، یہ زیادہ اچھا رہے گا۔''

دروازہ بند کرتے ہی انہیں سیریس کی صورت دکھائی دی جو برتنوں کی الماری میں سے ایک بڑا ٹوکرا لے آ رہا تھا۔

''میرے دماغ میں ایک بات کھٹکی ہے، کیا کسی نے کریچر کو پچھلے دنوں میں دیکھا ہے؟'' اس نے ان کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''جب سے ہم یہاں آئے ہیں، وہ اس رات کے بعد ہم سے میں کسی کو بھی دکھائی نہیں دیا۔'' ہیری نے چونک کر کہا۔ ''اس وقت تم اسے باورچی خانے سے باہر نکلنے کا حکم دے رہے تھے۔''

''ہاں ایسا ہی تھا......'' سیریس نے تیوریاں چڑھا کر کہا۔ ''میرا خیال ہے کہ میں نے بھی اسے آخری بار اس وقت ہی دیکھا تھا...... وہ بالائی منزل پر کہیں چھپا بیٹھا ہوگا؟''

''وہ گھر چھوڑ کر تو نہیں چلا گیا؟...... میرے کہنے کا مطلب ہے کہ جب تم نے اسے کہا تھا کہ باہر نکلو...... تو ہو سکتا ہے اس نے سوچا ہو کہ تم اسے گھر سے باہر نکل جانے کا حکم دے رہے ہو۔'' ہیری نے کہا۔

''نہیں...... نہیں! گھریلو خرس تب تک نہیں جا سکتے، جب تک انہیں کپڑے دے کر آزادی نہ دی جائے۔ وہ خاندان کے بندھن سے جڑے رہتے ہیں......'' سیریس نے جواب دیا۔

''اگر وہ واقعی ایسا کرنا چاہیں تو انہیں کوئی روک نہیں سکتا۔'' ہیری نے سیریس کے موقف کی مخالفت کرتے ہوئے کہا۔ ''ڈوبی نامی گھریلو خرس نے ایسا ہی کیا تھا۔ تین سال پہلے وہ ملفوائے کا گھر چھوڑ کر مجھے تنبیہ دینے کیلئے پرائیویٹ ڈرائیو چلا آیا تھا۔ بعد میں اسے خود کو نافرمانی کے جرم میں سزا بھی دینا پڑی تھی مگر پھر بھی اس نے نافرمانی کرنے میں ہچکچاہٹ کا مظاہرہ نہیں کیا۔''

سیریس ایک لمحے کیلئے پریشان دکھائی دیا۔

''میں اس معاملے کو بعد میں دیکھوں گا جہاں تک میرا خیال ہے کہ وہ یقیناً بالائی منزل پر میری ماں کے کسی پرانے پاجامے یا ایسی کسی چیز میں چھپا بیٹھا آنسو بہا رہا ہوگا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ وہ دم گھٹ الماری میں گھس کر ہلاک ہو چکا ہو......ویسے مجھے خوش گمانی کی زیادہ توقع نہیں کرنا چاہئے۔'' فریڈ، جارج اور رون کھلکھلا کر ہنس پڑے۔ بہرحال، ہرمائنی کے چہرے پر ناپسندیدگی کے جذبات کی جھلک صاف دکھائی دی۔

جب انہوں نے کرسمس کی دوپہر ڈھیر ساری چیزیں پیٹ میں ٹھونس لیں تو ویزلی افراد، ہیری اور ہرمائنی سب مل کر مسٹر ویزلی سے ملاقات کی منصوبہ بندی کرنے لگے۔ میڈ آئی موڈی اور لوپن بھی ہمراہ چلنے کیلئے تیار ہو گئے۔ منڈنگس کرسمس کے روایتی کھانوں کی لالچ میں وقت پر ہی پہنچ گیا تھا۔ وہ اس موقعے کیلئے کار 'ادھار' مانگ کر لے آیا تھا کیونکہ کرسمس والے دن شہر میں ریل گاڑیاں نہیں چلتی تھیں۔ ہیری کو اس بات پر شک تھا کہ وہ کار اس کے مالک کی لاعلمی میں چرا لایا ہوگا۔ بہرحال اس نے کسی خاص جادوئی کلمے کا استعمال کرتے ہوئے کار کو اس قدر وسیع کر لیا تھا جتنی ویزلی خاندان کی اکلوتی ملکیتی کار 'فورڈ انگلیا' ہوا کرتی تھی۔ یہ الگ بات تھی کہ باہر سے دیکھنے پر وہ ایک عام کار جیسی ہی دکھائی دیتی تھی۔ کار چلانے والے منڈنگس کے علاوہ اس میں دس افراد اطمینان سے بیٹھ سکتے تھے۔ مسز ویزلی اس میں بیٹھنے سے پہلے ہچکچا رہی تھیں۔ ہیری جانتا تھا کہ وہ منڈنگس کو ناپسند کرتی ہیں مگر وہ جادو کے بغیر سفر کرنا بھی پسند نہیں کرتی تھیں۔ ان کی ناپسندیدگی میں ان دنوں کافی بھنگ پڑ رہا تھا۔ بالآخر باہر کی یخ بستہ ہواؤں اور بچوں کی ضد نے کام کر دکھایا۔ وہ پیچھے والی نشست پر فریڈ اور بل کے درمیان میں بیٹھ ہی گئیں۔

سینیٹ مونگوز کا راستہ کافی جلدی ہی طے ہو گیا تھا کیونکہ سڑکوں پر بے حد کم ٹریفک تھی۔ جادوگروں اور جادوگرنیوں کے چھوٹے چھوٹے گروہ پرج اینڈ ڈاؤز لمیٹڈ کے سامنے پریشان انداز میں ٹہلتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ بند سٹوروں کے درمیان ان کی موجودگی اچنبھے کا باعث بن سکتی تھی۔ وہ ہسپتال میں داخل ہونے کیلئے بے قرار تھے اور اپنے چاروں طرف ماگلوؤں کا جائزہ لے رہے تھے۔ یہ بھی سچ تھا کہ سڑک سنسان پڑی تھی۔ ہیری اور باقی لوگ کار سے باہر نکلے۔ منڈنگس ایک کونے میں کار کھڑی کر کے وہیں ان کے انتظار کیلئے ٹھہر گیا۔ وہ معمول کے انداز میں ٹہلتے ہوئے داخلی دروازے تک پہنچ گئے جہاں نائیلون والا لباس پہنے بدصورت عورت کی ڈمی کھڑی تھی پھر ایک ایک کر کے وہ اندر داخل ہوتے چلے گئے۔

استقبالیہ کاؤنٹرز پر جشن کا سماں بندھا ہوا تھا۔ چھت کے پاس جن آتشی قمقموں سے دھیمی زرد روشنی نکلا کرتی تھی ان پر اب سرخ اور سنہرا رنگ کر دیا گیا تھا جس سے وہ چمک کر کرسمس کے بلبلوں جیسے دکھائی دینے لگے تھے۔ ہر دروازے پر گل ذخیرہ کی شاخیں آویزاں تھیں۔ جادوئی برف سے ڈھکے ہوئے کرسمس کے درخت ہر کونے میں چمکتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ ہر ایک درخت کے اوپر چمکدار سونے کا ستارہ لگا ہوا تھا۔ یہاں پچھلی بار کے لحاظ سے کم بھیڑ تھی۔ استقبالیہ کاؤنٹر کی طرف نصف فاصلہ کرنے کے بعد

ایک جادوگرنی نے ہیری کو دھکا دے کر ایک طرف کیا۔ ہیری نے غصے سے اس کی طرف دیکھا مگر اگلے ہی لمحے اس کا غصہ کافور ہو گیا کیونکہ اس جادوگرنی کے بائیں نتھنے میں کوئی برتن پھنسا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''اوہ گھریلو ناچاقی......'' کاؤنٹر کے پیچھے بیٹھی ہوئی سنہرے بالوں والی جادوگرنی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''آپ تیسری فرد ہیں جو آج مجھے دکھائی دی ہیں...... جادوئی کلمات کے نقصانات، چوتھی پر تشریف لے جائیے......''

جب وہ 'انتہائی نگہداشتی ڈائی لیولین وارڈ' میں داخل ہوئے تو مسٹر ویزلی کئی تکیوں پر ٹیک لگائے بیٹھے دکھائی دیئے۔ ان کی گود میں ایک تھال رکھا ہوا تھا جس میں ترکی مرغ کے ٹکڑے اور شوربے کا پیالہ تھا، وہ اپنا دوپہر کا کھانا کھا رہے تھے۔ ان کے چہرے پر کسی قدر شرمساری پھیلی ہوئی تھی۔

جب سب لوگوں نے انہیں کرسمس کی مبارکباد دی اور پھر اپنے اپنے تحفے ان کی طرف بڑھائے تو مسز ویزلی نے تھوڑا پریشان ہوتے ہوئے پوچھا۔ ''سب کچھ ٹھیک ہے نا آرتھر؟''

''ایک دم شاندار......'' مسٹر ویزلی نے کچھ زیادہ جوشیلے انداز میں کہا۔ ''تم مرہمکار یا معاون مرہمکار سے تو نہیں ملی، ہے نا؟''

''نہیں...... مگر کیا کوئی بات ہے؟'' مسز ویزلی نے تشویش بھرے لہجے میں پوچھا۔

''کچھ نہیں...... کچھ نہیں!'' مسٹر ویزلی نے بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا اور اپنے تحفوں کی طرف متوجہ ہو گئے جنہیں وہ اب کھول کھول کر دیکھ رہے تھے۔ ''بہترین...... سب کا دن تو خوب مزے میں گزرا؟ تم لوگوں کو کرسمس پر کیا کچھ ملا؟...... اوہ ہیری! یہ تو سچ مچ کمال کا تحفہ ہے۔'' انہوں نے ابھی ابھی فیوز وائر اور ایک پیچ کس کھلے پیکٹ میں سے باہر نکالا تھا...... جو انہیں ہیری نے دیا تھا۔

مسز ویزلی اپنے شوہر کے جواب اور رویئے سے پوری طرح مطمئن نہیں دکھائی دے رہی تھیں۔ جب مسٹر ویزلی ہیری سے ہاتھ ملانے کیلئے کچھ آگے کی طرف جھکے تو مسز ویزلی نے ان کے نائٹ سوٹ کے نیچے پٹیوں کی طرف غور سے دیکھا۔

''آرتھر!'' انہوں نے تیز لہجے میں کہا۔ ''تمہاری پٹیاں بدل گئیں۔ تمہیں ایک دن پہلے ہی اپنی پٹیاں کیوں بدلوانا پڑیں؟ مرہمکار نے مجھے بتایا تھا کہ وہ کل پٹیاں بدلنے والے ہیں۔''

''کیا......؟'' مسٹر ویزلی سٹپٹائے ہوئے دکھائی دیئے۔ انہوں نے سہم کر اپنی چادر سینے سے اونچی کر لی۔ ''نہیں...... نہیں! یہ کچھ نہیں ہے...... یہ تو...... مم میں......''

مسز ویزلی کی باریک بین گھورتی ہوئی آنکھوں کے سامنے وہ بے بس دکھائی دیئے۔

''سنو! پریشان ہونے والی کوئی بات نہیں ہے ماؤلی! آگسٹس پائی کے دل میں ایک خیال آیا تھا...... تم تو جانتی ہی ہو، وہ کافی سمجھدار اور تجربہ کار مرہمکار ہے۔ بہت شاندار نوجوان ہے اور طبی تکمیلی ادویات میں اس کی گہری دلچسپی ہے...... میرے کہنے کا مطلب ہے کہ...... ماگلو نسخہ جات میں...... انہیں ٹانکے کہتے ہیں۔ ماؤلی! اور وہ ماگلو زخموں پر نہایت عمدہ اثرات مرتب کرتے ہیں۔''

مسز ویزلی کے منہ سے ایک عجیب سی آواز نکلی جو سہمی ہوئی چیخ اور غصے بھری غراہٹ کی آمیزش لگی۔ لوپن صورتحال کو سمجھ کر بستر دور ٹہلنے لگے اور اس بھیڑیائی انسان کے پاس پہنچ گئے جو اکیلا لیٹا ہوا تھا اور مسٹر ویزلی کے گرد جمع ہجوم کو حسرت بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ بل بڑبڑاتا ہوا بولا کہ وہ چائے پینے کیلئے جا رہا ہے، فریڈ اور جارج بھی موقع کی نزاکت بھانپ کر اپنی مسکراہٹ کو چھپانے کی کوشش کرتے ہوئے اس کے ساتھ کھسک گئے۔

''کیا تم مجھے یہ بتانا چاہتے ہو کہ تم اب ماگلو نسخہ جات سے خود پر تجربات کر رہے ہو؟'' مسز ویزلی نے کرخت لہجے میں کہا۔ ان کی آواز ہر لفظ کے ساتھ زیادہ بلند ہوتی چلی گئی۔ انہیں اس بات کا خیال بھی نہیں رہا کہ ان کے ساتھ آئے ہوئے لوگ اب کنی کترانے لگے تھے۔

''تجربات نہیں کر رہے ہیں ماؤلی!'' مسٹر ویزلی معذرت خواہانہ انداز میں گڑگڑاتے ہوئے کہا۔ ''یہ تو ایک ایسی چیز تھی...... جس کے بارے میں آگسٹس پائی اور میں نے مشترکہ سوچا کہ ہم کوشش کر کے دیکھتے ہیں...... مگر بدقسمتی سے...... اس طرح کے زخموں میں...... یہ طریقہ علاج کچھ زیادہ کامیاب نہیں ہو پایا، جتنی ہمیں امید تھی......''

''کیا مطلب؟''

''ٹھیک ٹھیک ہے...... مجھے معلوم نہیں ہے کہ تم ٹانکوں کے بارے میں جانتی ہو یا نہیں!''

''مجھے تو ایسا لگتا ہے کہ جیسے تم اپنی کھال دوبارہ سلوانے کی کوشش کر رہے تھے۔'' مسز ویزلی نے مذاق اُڑاتے ہوئے کہا۔ ''مگر آرتھر! تم اتنے احمق تو نہیں ہو سکتے ہو......''

''میرا خیال ہے کہ مجھے ایک کپ چائے پی لینا چاہئے۔'' ہیری نے کھڑے ہو کر کہا۔

ہرمائنی، رون اور جینی اس کے ساتھ لپکتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھے۔ جونہی دروازہ جھول کر ان کے پیچھے بند ہوا تو انہیں مسز ویزلی کے چیخنے کی آواز سنائی دی۔ ''تمہارے کہنے کا کیا مطلب ہے، یہ کوئی اچھا خیال تھا؟......''

''بالکل ڈیڈی جیسی حرکت......'' جینی نے اپنا سر ہلاتے ہوئے کہا جب وہ راہداری میں پہنچ چکے تھے۔ ''ٹانکے...... میں پوچھتی ہوں......''

''اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ماگلو زخموں کو بہت جلدی بھر دیتے ہیں۔'' ہرمائنی نے سمجھاتے ہوئے کہا۔ ''میرا خیال ہے کہ اس سانپ کے زہر میں کوئی چیز انہیں گلا دیتی ہوگی، معلوم نہیں...... یہ چائے کا کیفے کہاں ہے؟''

ہیری نے استقبالیہ کاؤنٹر پر لگے ہوئے سائن بورڈ کو یاد کرتے ہوئے فوراً کہا۔ ''پانچویں منزل پر......''

وہ راہداری میں چلنے لگے۔ دہرے دروازے سے نکل کر وہ ایک لچکیلی سیڑھی پر چڑھنے لگے جو ادھر ادھر رسی کی مانند ہل رہی تھی۔ سیڑھیوں کے دونوں طرف دیواروں پر بھنوروں جیسی آنکھوں والے متعدد مرہمکاروں کی تصاویر لگی ہوئی تھیں۔ تصویروں میں کھڑے

مرہمکاروں انہیں آوازیں لگا کر آگاہ کیا کہ انہیں عجیب وغریب بیماریاں لاحق ہیں۔ یہاں تک کہ انہوں نے ان امراض کے گھمبیر نتائج بھی بتا ڈالے تھے۔ جب ایک وسطی زمانے کے مرہمکار نے رون کو یہ بتایا کہ اسے 'بداغی جذام' لاحق ہو گیا ہے تو وہ اس پر آگ بگولا ہو گیا۔

''یہ کیا بلا ہوتی ہے؟'' رون نے غصے سے کانپتے ہوئے پوچھا۔ جب مرہکار چھ مختلف تصویروں میں بھاگتا ہوا ان کے پیچھے پیچھے چلا آ رہا تھا اور باقی تصویروں کے مالکوں کو راستے سے ہٹانے کیلئے دھکے مار رہا تھا۔

''یہ جلد کا انتہائی موذی مرض ہے کم سن نوجوان! یہ بہت جلد ہی تمہارے چہرے پر چیچک کے بدنما داغ بنا دے گا، اس وقت تمہارا چہرہ جتنا بدصوت ہے، آنے والے دنوں میں اس سے زیادہ بھیانک ہو جائے گا......''

رون کے کان سرخ ہونے لگے اور بگڑتے ہوئے غرایا۔

''کس کا چہرہ بدصورت ہے؟''

''......اس کا ایک ہی علاج ہے کہ مینڈک کا جگر اپنے گلے میں مضبوطی سے باندھ لو اور اماوس کی رات بھر سانپ مچھلی کی آنکھوں سے بھرے برتن میں ننگے کھڑے رہو......''

''سنو! مجھے بداغی جذام نہیں ہوا ہے۔''

''مگر کم سن نوجوان! تمہارے چہرے پر بدنما داغ......''

''یہ جھائیاں ہیں......'' رون نے غصے سے کہا۔ ''اب تم اپنی تصویر میں واپس چلے جاؤ اور مجھے بلا وجہ تنگ مت کرو۔''

وہ دوسرے لوگوں کی طرف متوجہ ہو گیا جو جان بوجھ کر سنجیدگی کا اظہار کر رہے تھے۔

''یہ کون سی منزل ہے......؟''

''میرا خیال ہے کہ ہم پانچویں منزل پر پہنچ چکے ہیں۔'' ہرمائنی نے کہا۔

''نہیں! یہ چوتھی ہے......ایک اور......'' ہیری نے ہنس کر بتایا۔

مگر جیسے ہی وہ اس منزل کی راہداری میں داخل ہوئے تو ٹھٹک کر رُک گئے۔ وہ دُہرے دروازے میں لگی ایک کھڑکی میں جھانکتے ہوئے گھور رہے تھے۔ جس پر راہداری کے آغاز پر ہی ایک تختی لگی ہوئی تھی۔ 'جادوئی کلمات کے نقصانات' ایک آدمی کھڑکی کے سامنے شیشے پر اپنا نام بتا رہا تھا اور اس کی نگاہیں ان تینوں پر جمی ہوئی تھیں۔ اس کے لہراتے ہوئے بکھرے سنہری بال، چمکیلی نیلگوں آنکھیں اور چہرے پر چوڑی مسکراہٹ پھیلی ہوئی تھی، جس میں نہایت سفید دانت دکھائی دے رہے تھے۔

''اوہ خدایا......کیا یہ سچ ہے؟'' رون اُس آدمی کی طرف گھورتے ہوئے بے ساختہ بولا۔

''اوہ یہ کیا......؟'' ہرمائنی نے اچانک چونک کر کہا۔ ''پروفیسر لک ہارٹ......''

ان کے تاریک جادو سے تحفظ کے فن کے پرانے استاد نے دوہرا دروازہ دھکیلا۔ لمبا آتشی ڈریسنگ گاؤن پہنے ہوئے وہ ان کی طرف بڑھے۔

''خوش آمدید!'' انہوں نے خوش اخلاقی سے کہا۔ ''مجھے امید ہے کہ آپ لوگوں کو میرا آٹوگراف چاہئے ہوگا۔ ہے نا؟''

''کچھ زیادہ نہیں بدلے ہیں، ہے نا؟'' ہیری نے جینی سے سرگوشی کرتے ہوئے کہا جو مسکرا دی۔

''آپ کیسے ہیں پروفیسر؟'' رون نے خفت بھرے لہجے میں کہا۔ رون کی چٹخی ہوئی چھڑی نے ہی تو پروفیسر لک ہارٹ کی یادداشت کو اتنی زیادہ منفی قوت سے جھنجوڑ دیا تھا کہ انہیں سینیٹ مونگوز ہسپتال میں داخل ہونا پڑا تھا حالانکہ پروفیسر لک ہارٹ اس وقت اپنے جادوئی کلمے سے ہیری اور رون کی یادداشت ہمیشہ کیلئے مٹانے کی کوشش کر رہے تھے۔ رون کی بہ نسبت ہیری کی ہمدردی کا اظہار محض واجبی سا تھا۔

''میں بالکل ٹھیک ہوں، خیریت پوچھنے کیلئے شکریہ!'' پروفیسر لک ہارٹ نے خوش ہوتے ہوئے کہا اور اپنی جیب سے مور کے پنکھ والا تھوڑا پرانا اور گھسا پٹا قلم نکال لیا۔ ''تمہیں کتنے آٹوگراف چاہئیں۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ اب میں لفظ ملا کر لکھ سکتا ہوں؟......''

''ہمیں اس وقت کچھ نہیں چاہئے پروفیسر......شکریہ!'' رون نے جان چھڑاتے ہوئے کہا اور ہیری کی طرف پپوٹا اُٹھا کر دیکھا۔

''پروفیسر! کیا آپ کو یوں راہداریوں میں گھومنا چاہئے؟ کیا آپ کو اپنی وارڈ میں نہیں ہونا چاہئے تھا؟'' ہیری نے عجیب سے لہجے میں پوچھا۔

لک ہارٹ کے چہرے سے مسکراہٹ آہستہ آہستہ ماند پڑ گئی۔ کچھ لمحوں تک وہ ہیری کو مسلسل دیکھتے رہے اور پھر الجھے ہوئے لہجے میں بولے۔ ''کیا ہم پہلے بھی کہیں مل چکے ہیں؟''

''ار......بالکل! ہم مل چکے ہیں۔'' ہیری نے کہا۔ ''آپ ہمیں ہوگورٹس میں پڑھایا کرتے تھے۔ کیا آپ کو یہ بات یاد ہے؟''

''میں پڑھاتا تھا؟'' لک ہارٹ نے دہرایا اور تھوڑی الجھن کا شکار دکھائی دیئے۔ ''کیا......میں......سچ مچ؟'' اور پھر ان کے چہرے پر مسکراہٹ اتنی سرعت سے لوٹ آئی کہ اسے دیکھ کر انہیں خوف محسوس ہونے لگا۔ ''میرا خیال ہے کہ میں نے اپنا سب علم تمہیں سونپ دیا ہوگا، ہے نا؟......اچھا تو پھر آٹوگراف چاہئے؟......میرا خیال ہے کہ ایک درجن تو ٹھیک رہیں گے، تم اپنے سارے دوستوں کو بانٹ سکتے ہو......کوشش کرنا کوئی رہ نہ جائے!''

اچانک راہداری میں دور ایک دروازہ کھلا اور ایک سر باہر نکلتا ہوا دکھائی دیا۔ ساتھ ہی انہیں ایک آواز سنائی دی۔ ''گلڈرائے! شرارتی لڑکے، تم کہاں چل دیئے ہو؟'' ماں جیسی دکھائی دینے والی ایک مشفق مرہمکار، جو اپنے بالوں میں ایک جھلملاتا ہوا ہار لگائے تھی۔ وہ راہداری میں تیزی سے چلتی ہوئی ان لوگوں کی طرف بڑھتی چلی آئی۔ وہ قریب پہنچ کر دھیمے انداز میں مسکرائی۔

''اوہ گلڈرائے! تم سے ملنے کیلئے لوگ آئے ہیں، یہ کتنا شاندار ہے اور آج کرسمس بھی تو ہے۔'' پھر وہ ان کی طرف دیکھ کر سرگوشی

کرتی ہوئی بولیں۔ ''تم لوگوں کو معلوم نہیں کہ اس سے ملنے کیلئے کبھی کوئی نہیں آیا ہے۔ بے چارا! خیر اس کی حالت کی حقیقی وجہ تو مجھے معلوم نہیں۔ وہ بہت پیارا ہے، ہے نا؟''

''ہم انہیں آٹوگراف دے رہے ہیں۔'' گلڈرائے لک ہارٹ نے مرہمکار کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔ ''انہیں ڈھیر سارے آٹوگراف چاہئیں۔ منع کرنے کے باوجود بھی نہیں مان رہے ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ ہمارے پاس ڈھیر ساری تصویریں تو ہوں گی؟''

''ذرا اس کی بات تو سنو!'' مرہمکار نے لک ہارٹ کا بازو پکڑ لیا اور اس کی طرف دیکھ کر یوں مسکرائی جیسے لک ہارٹ کوئی دو سال کا ننھا بچہ ہو۔ ''کچھ سال پہلے وہ بہت مشہور تھا۔ ہمیں امید ہے کہ آٹوگراف دینے کی یہ خواہش اس بات کا اشارہ کرتی ہے کہ اس کی یادداشت میں تبدیلی پیدا ہو رہی ہے۔ کیا تم لوگ ہمارے ساتھ اس طرف چلو گے؟'' تم جانتے ہو گے کہ وہ طویل عرصے سے ایک سیل بند وارڈ میں رہتا ہے۔ جب میں کرسمس کے تحفے اندر لے جا رہی تھی تو وہ باہر نکل گیا ہو گا۔ عام طور پر دروازے پر تالا لگا رہتا ہے...... ویسے وہ کوئی خطرناک مریض نہیں ہے۔'' انہوں نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔ ''وہ تو اپنی ذات کیلئے خطرہ ہے...... وہ نہیں جانتا کہ وہ کون ہے؟ ادھر ادھر بھٹکتا رہتا ہے اور اسے معلوم ہی نہیں ہوتا کہ وارڈ میں کیسے لوٹنا ہے...... تم لوگوں نے یہ اچھا کیا جو اس سے ملنے چلے آئے......''

''ار......'' رون نے تیزی سے بالائی منزل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کچھ کہنے کی کوشش کی۔ ''دراصل ہم لوگ تو...... ار!''

مگر مرہمکار بڑی امید بھری نگاہوں سے ان کی طرف دیکھ کر مسکرا رہی تھی اور اسے 'چائے پینے جا رہے تھے' کی رون کی کمزور سی بڑبڑاہٹ سنائی ہی نہیں دی۔ انہوں نے بے بسی کے عالم میں ایک دوسرے کو دیکھا اور پھر نڈھال قدموں سے راہداری میں مرہمکار اور لک ہارٹ کے تعاقب میں چلنے لگے۔

''ہم زیادہ دیر تک نہیں رُک پائیں گے......'' رون نے جلدی سے کہا۔

وہ مرہمکار کے پیچھے پیچھے اس وارڈ کے دروازے پر پہنچ گئے جس پر ایک تختی لگی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ ''جانیوس ٹھکائی وارڈ'' مرہمکار نے اپنی چھڑی لہرائی اور بڑبڑائی۔ ''کھل سم......'' دروازہ فوراً کھل گیا۔ وہ اندر داخل ہوئے اور مرہمکار نے لک ہارٹ کا بازو پکڑ کر اسے بستر کے قریب رکھی ہوئی ایک کرسی پر بٹھا دیا۔

''اس وارڈ میں ہمارے طویل معیادی مریض مقیم ہیں۔'' مرہمکار نے ہیری، رون، ہرمائنی اور جینی کو بتایا۔ ''مکمل طور پر جادوئی کلمات کے نقصانات کے شکار۔ ظاہر ہے کہ انتہائی تجربہ کار مرہمکاروں کے مرکبات، جادوئی کاریگری اور تھوڑی سی قسمت سے ہم کسی حد تک تو انہیں صحت مند بنا سکتے ہیں مگر یقینی علاج شاید ممکن نہ ہو...... بہر حال گلڈرائے کے طرز عمل میں تھوڑی سی تبدیلی رونما ہو گئی ہے اور ہمیں مسٹر بوڈ ریک میں بھی بہتری کے آثار دکھائی دینے لگے ہیں، اُن کی قوت سماعت آہستہ آہستہ لوٹ رہی ہے حالانکہ وہ ابھی

تک ایسی زبان نہیں بول پائے ہیں جسے ہم سمجھ سکیں۔ اچھا تو مجھے کرسمس کے تحفے پہنچانے کا کام پورا کرنا ہے۔ میں اب تم لوگوں کو باہمی گفتگو کیلئے تنہا چھوڑ دیتی ہوں......''

ہیری نے چاروں طرف دیکھا۔ وارڈ کو دیکھ کر محسوس ہو رہا تھا کہ یہ اس کے باسیوں کیلئے مستقل گھر کی حیثیت اختیار کر چکا تھا۔ مسٹر ویزلی کے وارڈ کی بہ نسبت اس وارڈ میں بستروں کے آس پاس زیادہ ضروریات زندگی کا سامان موجود تھا۔ گلڈرائے کی قریبی دیوار پر ان کی مسکراتی ہوئی متحرک تصویریں لگی ہوئی تھیں جن میں وہ اپنے دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے مسکرا رہے تھے اور اپنے پرستاروں کی طرف دیکھ کر ہاتھ ہلا رہے تھے۔ ان میں کئی تصویروں پر بچوں جیسی لکھائی میں آٹوگراف دیئے گئے تھے۔ جب مرہمکار نے گلڈرائے کو ان کی کرسی پر بٹھایا۔ انہوں نے اپنی طرف تصویروں کا ایک ڈھیر کھینچ لیا اور ایک قلم لے کر تیزی سے ان پر دستخط کرنے لگے۔

''تم انہیں لفافوں میں بھی رکھ سکتے ہو۔'' انہوں نے جینی سے کہا اور دستخط شدہ تصویریں ایک ایک کر کے اس کی گود میں پھینکنے لگے۔ ''لوگ مجھے بھولے نہیں ہیں۔ مجھے ابھی تک بہت سارے پرستاروں کے خطوط ملتے ہیں۔ گلیڈس گجین تو ہر ہفتے خط بھیجتا رہتا ہے۔ کاش مجھے یہ معلوم ہوتا کہ وہ ایسا کیونکر کرتا ہے......'' وہ تھوڑے متحیر دکھائی دیتے ہوئے مسکرائے اور نئے ولولے کے ساتھ ایک بار پھر دستخط کرنے لگے۔ ''میرا خیال ہے کہ میرے حسن کی بدولت......''

سامنے والے بستر پر زرد جلد والا ایک اُداس جادوگر لیٹے لیٹے چھت کو گھورے جا رہا تھا، وہ منہ میں کچھ بڑبڑا بھی رہا تھا اور اسے اس بات کا قطعی احساس ہی نہیں تھا کہ اس کے آس پاس کوئی موجود تھا۔ دو بستروں کے فاصلے پر ایک عورت لیٹی ہوئی تھی جس کا پورا چہرہ گھنے بالوں سے بھرا ہوا تھا۔ ہیری کو فوراً یاد آیا کہ اسی طرح کا ایک حادثہ ہرمائنی کے ساتھ دوسرے سال کی پڑھائی میں پیش آیا تھا۔ خوش قسمتی سے اسے بالوں سے جلد ہی چھٹکارا مل گیا تھا اور کچھ زیادہ نقصان نہیں اُٹھانا پڑا تھا۔ وارڈ کے دوسرے کنارے پر دو بستروں کے گرد پھولوں والے پردے لگے ہوئے تھے تا کہ ان مریضوں کو علیحدگی مل سکے اور ان سے ملنے جلنے والوں کو بھی تنہائی میسر رہے۔

''یہ لو اگنس!'' مرہمکار نے چہرے پر گھنے بالوں والی عورت سے نرم لہجے میں کہا اور اس کی طرف کرسمس کے تحفوں کا ایک چھوٹا ڈھیر بڑھا دیا۔ ''دیکھا! تمہیں کوئی بھی نہیں بھولا ہے، ہے نا؟ اور تمہارے بیٹے نے یہ بتانے کیلئے الّو بھی بھیجا ہے کہ وہ آج رات کو آ رہا ہے تو یہ اچھی خبر ہے، ہے نا؟''

اگنس نے کئی بار زور زور سے بھونک کر اپنی خوشی کا اظہار کیا۔

''اور تم بوڈریک! تمہارے لئے گملے میں ایک پودا آیا ہے اور ایک پیارا کیلنڈر بھی......جس میں ہر مہینے کیلئے ایک الگ قشنگر کی تصویر ہے۔ اس سے وارڈ میں کافی رونق رہے گی، ہے نا؟'' مرہمکار نے بڑبڑاتے ہوئے آدمی کے پاس جاتے ہوئے کہا۔ پھر مرہمکار نے اس کے بستر کے پاس تپائی پر لمبے، لہراتے کانٹوں والا ایک تھوڑا بھدا پودا رکھ دیا اور اپنی چھڑی سے دیوار پر کیلنڈر چسپاں کر دیا۔ ''اوہ مادام لانگ باٹم! کیا آپ ابھی جا رہی ہیں......''

ہیری کا سر لاشعوری طور پر گھوم گیا۔ وارڈ کے کنارے پر موجود بستروں کے پردوں ہٹ گئے چکے تھے اور دو ملاقاتی پلنگوں کے بیچ سے اسی طرف آ رہے تھے۔ ان میں ایک بارعب سی بڑھیا تھی جو لمبا سبز چوغہ اور لومڑی کے بالوں کا دیمک خوردہ نوکیلا ہیٹ پہنے ہوئے تھیں جو ایک گدھ کے پنجے کی سجاوٹ سے عجیب سا لگ رہا تھا اور ان کے عقب میں یاسیت بھرے چہرے والا 'نیول' تھا۔

ہیری کے دماغ میں زوردار جھماکہ ہوا اور پھر اسے معلوم ہو گیا کہ ان آخری بستروں پر کون لوگ ہو سکتے ہیں؟ اس نے رون، ہرمائنی اور جینی کا دھیان بھٹکانے کیلئے کوئی ترکیب سوچنے کی کوشش کی تاکہ نیول کی طرف کسی کا بھی دھیان نہ جائے اور کوئی اس سے سوال جواب نہ کر پائے۔ مگر رون بھی لانگ باٹم کا نام سن کر چونک اُٹھا تھا اور مڑ کر اسی طرف دیکھنے لگا تھا اور اس سے قبل ہیری اسے روک پاتا اس نے حلق پھاڑ آواز لگا دی...... ''نیول!''

نیول اپنی جگہ پر یوں اچھلا اور نیچے کی طرف جھک گیا جیسے اس پر کسی نے فائر کھول دیا ہو۔

''نیول اِدھر...... ہم ہیں!'' رون نے جوشیلے انداز میں اُٹھتے ہوئے کہا۔ ''کیا تم نے دیکھا لانگ باٹم بھی یہیں ہے۔ تم یہاں کس سے ملنے آئے ہو نیول؟''

''اوہ تمہارے دوست ہیں نیول!'' اس کی دادی نے سوالیہ انداز میں پوچھا اور پھر وہ ان سب کی طرف بڑھ آئی۔ نیول کو دیکھ کر صاف دکھائی دے رہا تھا کہ وہ وہاں رُکنا ہی نہیں چاہ رہا تھا اور اس کے موٹے چہرے پر بینگنی رنگت جھلکنے لگی تھی اور وہ کسی سے بھی نظریں نہیں ملا پا رہا تھا۔

''اوہ ہاں!'' مادام لانگ باٹم نے ہیری کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا اور اس سے ہاتھ ملانے کیلئے جھریوں بھرا استخوانی پنجے جیسا ہاتھ بڑھایا۔ ''ہاں ہاں! ظاہر ہے کہ میں جانتی ہوں کہ تم کون ہو؟ نیول تمہاری بہت تعریف کرتا ہے۔''

''ار...... شکریہ!'' ہیری نے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا۔ نیول نے اس کی طرف بالکل نہیں دیکھا بلکہ اپنے پاؤں میں نظریں گاڑے کھڑا رہا اور وقت بیتنے پر اس کے چہرے کی رنگت مزید گہری ہوتی جا رہی تھی۔

''اور تم دونوں یقینی طور پر ویزلی ہو گے۔'' مادام لانگ باٹم نے کہا اور اپنا ہاتھ شاہانہ انداز میں رون اور جینی کی طرف بڑھا دیا۔ انہوں نے باری باری ان سے ہاتھ ملایا۔ ''ہاں! میں تمہارے والدین کو جانتی ہوں...... ظاہر ہے زیادہ قریبی طور پر تو نہیں...... مگر وہ اچھے لوگ ہیں، اچھے لوگ ہیں...... اور تم یقیناً ہرمائنی گرینجر ہی ہو گی؟''

ہرمائنی تھوڑی متعجب دکھائی دی کہ مادام لانگ باٹم اس کے نام سے کیسے واقف ہو گئیں؟ مگر اس نے جلدی سے ہاتھ ملا لیا۔

''ہاں! نیول نے مجھے تمہارے بارے میں کافی کچھ بتایا ہے۔ تم نے کئی بار اس کی مشکل لمحوں میں مدد کی تھی، ہے نا؟ یہ اچھا لڑکا ہے۔'' انہوں نے نیول کی طرف اپنی پتلی ناک موڑتے ہوئے اس کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کہا۔ ''مگر مجھے کہتے ہوئے افسوس ہو رہا ہے کہ یہ اپنے باپ جیسا ہوشیار اور ذہین نہیں ہے۔'' انہوں نے اپنا سر وارڈ کے کنارے والے بستروں کی طرف گھما کر اشارہ

کرتے ہوئے کہا۔جس سے ان کے ہیٹ پر لگا گدھ کا پنجہ بری طرح کپکپانے لگا۔

''کیا مطلب؟'' رون نے حیرانگی سے کہا۔(ہیری رون کے پیر پر اپنا پاؤں مارنا چاہتا تھا مگر جب اپنے چوغے کے بجائے ٹانگوں پر کسی ہوئی جینز کی پینٹ دیکھی تو وہ رُک سا گیا کیونکہ اس طرح کی حرکت کو سب سے پوشیدہ نہیں رکھا جا سکتا تھا) ''نیول! اس نکڑ والے بستر پر تمہارے ڈیڈی ہیں؟''

''یہ کیا بات ہوئی؟...... نیول! کیا تم نے اپنے دوستوں کو اپنے والدین کے بارے میں کچھ نہیں بتایا؟'' مادام لانگ باٹم نے تیکھی آواز میں غراتے ہوئے پوچھا۔

نیول نے ایک گہری سانس کھینچی اور سر اُٹھا کر چھت کی طرف گھورتے ہوئے اپنا سر اثبات میں ہلا دیا۔ہیری کو یاد نہیں تھا کہ اسے اس سے زیادہ افسوس پہلے کبھی کسی کیلئے ہوا تھا مگر اسے کوئی ترکیب نہیں سوجھ رہی تھی کہ وہ اس مشکل کیفیت سے نیول کو کیسے باہر نکال پائے؟

''دیکھو! اس میں شرم والی کوئی بات نہیں ہے۔'' مادام لانگ باٹم نے غصے سے کہا۔''نیول تمہیں تو فخر ہونا چاہئے۔انہوں نے اپنی صحت اور ذہنی توازن اس لئے نہیں کھویا ہے کہ ان کے اکلوتے بیٹے کو ان پر شرمساری اُٹھانا پڑے......''

''میں شرمسار نہیں ہوں......'' نیول نے نہایت آہستگی سے جواب دیا۔وہ ابھی تک ہیری اور دوسرے لوگوں کی طرف آنکھ اُٹھا کر نہیں دیکھ پا رہا تھا۔رون پنجوں کے بل اُٹھ اُٹھ کر بستروں پر لیٹے ہوئے افراد کو دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

''یہ بتانے کا تمہارا بڑا عجیب انداز ہے۔'' مادام لانگ باٹم نے تلخی سے کہا اور وہ ان سب کی طرف گھوم کر فخریہ انداز میں بولیں۔''تم جانتے ہو کون؟' کے چیلوں نے میرے بیٹے اور بہو کو شدید ترین تشدد کا نشانہ بنایا جس کی وجہ سے وہ ہمیشہ کیلئے اپنا ذہنی توازن کھو بیٹھے......''

ہرمائنی اور جینی نے دہشت سے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لئے۔رون نے نیول کے ماں باپ کی جھلک دیکھنے کی کوشش میں اپنی گردن اُٹھانا یکلخت چھوڑ دی اور عجیب سے خوف کا شکار دکھائی دینے لگا۔

''وہ ایرور تھے اور جادوگری میں نہایت معزز اور بہادر مشہور تھے۔'' مادام لانگ باٹم نے مزید بتایا۔''وہ نہایت خوش نصیب جوڑا تھا جو قسمت سے ہی بن پاتا ہے......اوہ ہاں ایلس! کیا بات ہے؟''

نیول کی ماں نائٹ سوٹ میں ملبوس وہاں آ گئی تھی۔ان کا چہرہ اب اتنا تروتازہ اور شاداب نہیں دکھائی دے رہا جتنا ہیری نے موڈی کی ققنس کے گروہ کی پرانی تصویر میں دیکھا تھا۔اب ان کی چہرہ دبلا پتلا اور نحیف دکھائی دے رہا تھا۔تھکن اور بیماری کے ملے جلے تاثرات کا ملغوبہ۔ان کے سیاہ چمکدار بال اب سفید اور پھیکے دکھائی دے رہے تھے۔ان کی آنکھیں بے جان اور سونی تھیں۔وہ کچھ بولنا نہیں چاہتی تھیں یا پھر بولنے کی قوت ہی نہیں رکھتی تھیں۔بہرحال انہوں نے نیول کی طرف اشارہ کیا اور اپنے ہاتھ میں پکڑی

ہوئی کوئی چیز اسے دکھائی۔

''ایلس......دوبارہ وہی......چلوٹھیک ہے......نیول جاؤاس سے لے لو!'' مادام لانگ باٹم تھکے ہوئے انداز میں بولیں۔

مگر نیول تو اپنی دادی کی ہدیت سے پہلے ہی اپنا ہاتھ ان کی طرف بڑھا چکا تھا۔جس میں اس کی ماں نے ڈربلس بلوئنگ چیونگم کا خالی ریپر تھما دیا تھا۔

''بہت شاندار میری جان!'' مادام لانگ باٹم نے مصنوعی خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا اور نیول کی ماں کا کندھا تھپتھپایا۔

''شکریہ ممی......'' نیول آہستگی سے بولا۔

اس کی ماں ڈگمگاتی ہوئی اپنے بستر کی طرف واپس لوٹ گئی۔ نیول نے ان لوگوں کی طرف دلیرانہ انداز میں دیکھا۔جیسے انہیں کہہ رہا ہو کہ ذرا ہنسی اُڑا کر تو دیکھو۔مگر ہیری کو محسوس ہوا کہ اس نے زندگی میں اس سے شدید صدمے کو پہلے کبھی نہیں جھیلا ہوگا۔

''اچھا تو ہم اب چلتے ہیں۔'' مادام لانگ باٹم نے آہ بھرتے ہوئے کہا اور اپنے لمبے سبز دستانے کھینچے۔''تم لوگوں سے مل کر نہایت خوشی ہوئی۔ نیول اس ریپر کو کوڑے دان میں ڈال دو۔اب تک اس نے تمہیں اتنے ریپر دے دیئے ہیں کہ تمہارے پورے بیڈروم انہیں میں بچھایا جاسکتا ہے۔'' مگر نیول نے چپکے سے اس ریپر کو اپنی جیب میں منتقل کرلیا تھا۔

ان کے باہر نکلتے ہی دروازہ ایک بار پھر بند ہوگیا۔

''مجھے معلوم نہیں تھا......'' ہرمائنی روہانسی ہوکر بولی۔

''مجھے بھی نہیں......'' رون نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔

''مجھے بھی کبھی پتہ نہیں چلا۔'' جینی نے سرگوشی جیسی آواز میں کہا۔

انہوں نے ہیری کی طرف دیکھا۔

''مگر مجھے یہ معلوم تھا۔'' ہیری نے اُداس بھرے لہجے میں کہا۔''ڈمبل ڈور نے مجھے بتایا تھا مگر انہوں نے مجھ سے وعدہ لیا تھا کہ یہ بات کسی کو بھی نہ بتاؤں......تم لوگوں کو بھی نہیں!اسی جرم کیلئے بیلاٹرکس لسٹرینج کو اژقبان بھیجا گیا تھا۔اس نے نیول کے ماں باپ پر سفاک کٹ وار کا استعمال اس وقت تک کیا تھا، جب تک ان کا ذہن مکمل طور مفلوج نہیں ہوگیا......''

''یہ کام بیلاٹرکس لسٹرینج نے کیا تھا؟'' ہرمائنی دہشت سے بڑبڑائی۔''وہ عورت، جس کی تصویر کریچر نے اپنی کھوہ میں سجا رکھی ہے......''

ہیری نے سر ہلا دیا۔ایک لمبی خاموشی چھائی رہی جو لک ہارٹ کی غصے بھری آواز سے ختم ہوگئی۔''دیکھو!میں نے حرف جوڑ جوڑ کر لکھنا بلاوجہ نہیں سیکھا ہے......''

☆☆☆☆

چوبیسواں باب

# جذب پوشیدی جادو

سیریس کو کریچر بالائی منزل پر توشہ خانے میں مل گیا تھا۔ وہ دُھول میں اَٹا ہوا تھا۔ اس لئے اس نے قیاس کیا کہ وہ اپنی الماری میں چھپنے کیلئے یقیناً بلیک خاندان کی گم گشتہ باقیات کی تلاش کر رہا ہوگا۔ سیریس کریچر کی سنائی ہوئی کہانی پر کسی حد تک مطمئن دکھائی دے رہا تھا مگر ہیری کے ذہن میں کوئی انجان چیز کھٹک کر اسے پریشان کر رہی تھی۔ کریچر دوبارہ دکھائی دینے کے بعد کافی بدلا ہوا لگ رہا تھا۔ اس کے مزاج میں بھی کچھ بہتری پیدا ہوگئی تھی۔ اس کی نفرت انگیز بڑبڑاہٹ میں بھی کمی واقع ہوگئی تھی۔ وہ اب معمول کے برخلاف دوسروں کے احکامات کی بجا آوری بھی کرنے لگا تھا۔ ایک دوبار ہیری نے دیکھا کہ کریچر اسے دلچسپ نظروں سے گھور رہا تھا مگر جیسے ہی اسے یہ احساس ہوا کہ ہیری کی توجہ اس کی طرف جمی ہوئی ہے تو وہ فوراً رُخ پھیر کر دوسری چیزوں میں مشغول ہوگیا۔

ہیری نے اپنے احساسات اور خدشوں کا ذکر سیریس سے کرنا مناسب نہیں سمجھا کیونکہ کرسمس کے فوراً بعد ہی سیریس کی خوشی میں نمایاں کمی واقع ہوگئی تھی۔ جب ہوگورٹس واپس لوٹنے کی تاریخ تیزی سے قریب آنے لگی تو مسز ویزلی کے الفاظ میں 'اسے اُداسی کے دورے پڑ رہے ہیں۔' صحیح دکھائی دینے لگے۔ اس کا مزاج گم صم اور چڑچڑے پن کا ملا جلا برتاؤ پیش کر رہا تھا۔ وہ اب زیادہ تر گھنٹوں تک بک بیک کے کمرے میں تنہا بند رہتا تھا۔ اس کی اُداسی کی لہریں کسی گیس کی مانند دروازے کی دہلیز سے نکل کر آہستہ آہستہ پورے گھر میں پھیلنے لگی تھی، جس سے تمام لوگ متاثر دکھائی دینے لگے۔

ہیری سیریس کو دوبارہ کریچر کے ساتھ تنہا نہیں چھوڑنا چاہتا تھا۔ حقیقت تو یہ تھی کہ زندگی میں پہلی بار وہ ہوگورٹس نہیں لوٹنا چاہتا تھا۔ سکول جانے کا مطلب صاف تھا کہ وہ ایک بار پھر ڈولرس امبریج کی تمسخرانہ نظروں اور معنی خیز جملوں کا نشانہ بن جائے، اسے یقین تھا کہ ان لوگوں کی غیر موجودگی میں یقیناً انہوں نے ایک درجن سے زائد نئے تدریسی ضابطے متعارف کرا دیئے ہوں گے اور گھٹن اور پابندیوں کا پہلے سے زیادہ برا ماحول پیدا کر دیا ہوگا۔ اس کی کیوڈچ پر تو پہلے ہی پابندی لگ چکی تھی، اس لئے اب کیوڈچ کھیل کر طبیعت کو ہلکا پھلکا کر لینے کا دور تک کوئی امکان نہیں تھا۔ البتہ اس بات کی پورا امکان موجود تھا کہ ان پر ہوم ورک کا بوجھ پہلے سے زیادہ بڑھ جائے گا کیونکہ امتحانات اب اور قریب آ رہے تھے۔ ڈمبل ڈور پہلے جتنا ہی فاصلہ برقرار رکھے ہوئے تھے۔ سچ تو یہ تھا

کہ اگر ڈی اے کی خفیہ ملاقاتوں کا سہارا نہ ہوتا تو ہیری شاید سیریس سے کھل کر استدعا کر لیتا کہ اسے ہوگورٹس نہ بھیجنے اور گیرم مالڈ پیلس میں ہی رُکے رہنے کی اجازت دے دی جائے۔

چھٹیوں کے آخری دن ایک ایسا واقعہ رونما ہوا جس نے ہیری کے سکول لوٹنے کے ارادے کو بری طرح ڈگمگا ڈالا تھا۔

ہیری اور رون جادوئی شطرنج کھیلنے میں مگن تھے، ہرمائنی اور جینی، کورک شانکس کے ساتھ ان کے کھیل سے لطف اندوز ہو رہی تھیں۔اچانک اسی لمحے مسز ویزلی دروازے سے اندر جھانکتے ہوئے آواز لگائی۔

''ہیری! باورچی خانے میں آؤ۔ پروفیسر سنیپ تم سے کچھ بات کرنا چاہتے ہیں۔''

ہیری کا دھیان کھیل میں اتنا زیادہ تھا کہ وہ ان کی بات کو سمجھ ہی نہیں پایا۔اس کا ایک فیل رون کے پیادے کے ساتھ نازک مقابلہ کر رہا تھا اور وہ اس کی توجہ کو اپنے اوپر مرتکز ہوئے تھا۔

''اسے روند ڈالو...... بچنے نہ پائے، وہ محض پیادہ ہی ہے احمق فیل!......اوہ معاف کیجئے مسز ویزلی! آپ نے مجھ سے کچھ کہا......'' ہیری نے پلٹ کر جلدی سے ان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''پروفیسر سنیپ...... باروچی خانے میں......انہیں تم سے کچھ بات کرنا ہے۔''

ہیری کا منہ تعجب سے کھلا رہ گیا اور اس نے جلدی سے رون اور ہرمائنی کی طرف گردن گھما کر دیکھا۔کھیل یکدم رُک گیا۔ ہرمائنی پچھلے پندرہ منٹ سے کروک شانکس کو بمشکل قابو کئے ہوئے تھی جو شطرنج کی بساط پر جھپٹنے کیلئے پر تول رہی تھی، جیسے ہی ہرمائنی کا دھیان بٹا تو کروک شانکس کی گرفت ڈھیلی پڑ گئی اور پھر اگلے ہی لمحے وہ اس کے ہاتھوں سے نکل کر بساط پر کود گئی۔شطرنج کے مہرے اس ناگہانی آفت کو دیکھ کر چیختے ہوئے دم دبا کر ادھر ادھر بھاگنے لگے۔

''سنیپ......؟'' ہیری نے شکستہ لہجے میں کہا۔

''پروفیسر سنیپ...... بیٹا!'' مسز ویزلی نے فوراً اس کی تصحیح کرتے ہوئے کہا۔''اب اُٹھ جاؤ......جلدی کرو......ان کا کہنا ہے کہ ان کے پاس رُکنے کیلئے زیادہ وقت نہیں ہے۔''

جب مسز ویزلی لوٹ گئیں تو رون نے گھبرائے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

''وہ تم سے کیا بات کرنا چاہتے ہیں؟ تم نے کوئی شرارت تو نہیں کی، ہے نا؟''

''نہیں......'' ہیری نے غصے سے کہا اور اپنے دماغ پر زور ڈالنے لگا کہ اس سے کہیں انجانے میں کوئی غلطی تو سرزد نہیں ہوئی تھی، جس کیلئے سنیپ اس کا تعاقب کرتے ہوئے گیرم مالڈ پیلس تک آدھمکے ہیں۔کیا آخری ہوم ورک میں اسے ٹی تو نہیں مل گیا تھا؟

دومنٹ بعد اس نے باورچی خانے کا دروازہ کھولا۔اندر سیریس اور سنیپ باورچی خانے کی لمبی میز پر بیٹھے ہوئے دکھائی دیئے۔ وہ حسب عادت ایک دوسرے کو خونخوار نظروں سے گھور رہے تھے۔ وہاں چھائی ہوئی خاموشی کے باعث ان کی گہری نفرت صاف

جھلک رہی تھی۔ سیریس کے سامنے میز پر ایک خط کا لفافہ پڑا ہوا تھا۔

''ار......'' ہیری نے اپنے آنے کا اشارہ دیتے ہوئے آواز نکالی۔

سنیپ نے مڑ کر اس کی طرف دیکھا مگر ان کا چہرہ چیچپے سیاہ بالوں کے پردوں کے درمیان کسی تصویری فریم کا منظر پیش کر رہا تھا۔

''بیٹھ جاؤ...... پوٹر!''

سیریس نے پیچھے ہٹتے ہوئے اپنی نشست سے ٹیک لگا لی اور خالی نظروں سے چھت کی طرف گھورنے لگا۔ ''دیکھو سنیپ! مجھے کافی خوشی ہوگی، اگر تم یہاں پر تحکمانہ لہجے میں بات مت کرو، کیونکہ یہ میرا گھر ہے۔''

سنیپ نے زرد چہرے پر ایک بدصورت سی چمک پیدا ہوئی اور پھر ہیری سنیپ کے سامنے سیریس کے پہلو والی کرسی پر خاموشی سے بیٹھ گیا۔

''مجھے تم سے تنہائی میں ملاقات کرنا تھی، پوٹر...... لیکن بلیک......'' سنیپ نے جانی پہچانی تمسخرانہ مسکراہٹ کے ساتھ گفتگو کا آغاز کیا۔

''تم اچھی طرح جانتے ہو کہ میں اس کا قانونی سرپرست ہوں۔'' سیریس نے پہلے سے زیادہ تیز لہجے میں غراتے ہوئے کہا۔

''میں یہاں صرف ڈمبل ڈور کی ہدایت پر آیا ہوں۔'' سنیپ نے تلخی سے کہا جن کی آواز حیرت انگیز طور پر دھیمی ہوتی جا رہی تھی۔ ''لیکن بلیک! تم یہیں ٹھہرے رہو۔ میں جانتا ہوں کہ تم...... شامل رہنا پسند کرتے ہو۔''

''تمہاری بات کا کیا مطلب ہے؟'' سیریس نے غصے سے پوچھا اور اپنی کرسی دھماکے سے پیچھے اُلٹ دی۔

''یہی کہ تمہیں اس بات پر بڑی تکلیف ہو رہی ہوگی کہ تم ققنس کے گروہ کیلئے کوئی قابل ستائش ذمہ داری انجام دینے سے معذور ہو۔'' سنیپ نے اپنے الفاظ پر زور دیتے ہوئے کہا۔

سیریس اس کی بات سن کر جھینپ سا گیا جس پر سنیپ کے ہونٹ فاتحانہ انداز میں سکڑ گئے اور پھر وہ ہیری کی طرف متوجہ ہوئے۔ ''پوٹر! ہیڈ ماسٹر نے مجھے تمہیں یہ آگاہ کرنے کیلئے بھیجا ہے کہ اس سہ ماہی میں تم جذب پوشیدی کی تعلیم حاصل کرو گے......''

''میں کس کی تعلیم حاصل کروں گا؟'' ہیری نے یاسیت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''جذب پوشیدی، پوٹر! بیرونی رسائی یعنی دخل اندازی کے خلاف ذہنی استطاعت کا جادوئی دفاع۔ یہ جادوئی تعلیم کی نہایت مبہم شاخ ہے مگر بے حد کارآمد......''

ہیری کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا۔ بیرونی رسائی یا دخل اندازی کے خلاف دفاع؟ مگر وہ سب تو اس نتیجے پر پہنچے تھے کہ اس پر قبضہ جمایا نہیں جا رہا ہے......

''مجھے اس پوشیدہ چیز کی تعلیم کیوں حاصل کرنا ہے؟'' اس کے منہ سے لاشعوری طور پر نکل گیا۔

''کیونکہ ہیڈ ماسٹر کا خیال ہے کہ یہ تمہارے لئے بہتر رہے گا۔'' سنیپ نے جواب دیا۔ ''تم ہفتے میں ایک بار اس کی تعلیم حاصل کرو گے مگر تم یہ بات کسی کو بھی نہیں بتاؤ گے کہ تم کیا کر رہے ہو؟ ڈولس امبریج سے تو اس کا ذکر بالکل نہیں...... سمجھ گئے؟''

''ٹھیک ہے...... مگر مجھے یہ تعلیم کون دے گا؟'' ہیری نے سر ہلاتے ہوئے پوچھا۔

سنیپ کے ہونٹ سکڑ گئے اور وہ دھیمے انداز میں بولے۔ ''میں......''

ہیری کے دل و دماغ میں عجیب سا دہشت انگیز احساس جنم لینے لگا جیسے اس کے اندرونی عضلات پگھلتے جا رہے ہوں۔ سنیپ کے ساتھ ایک عجیب سی چیز کی تعلیم کا حصول؟ کیا اس کی تقدیر اتنی خراب ہو گئی تھی؟ اس نے جلدی سے مدد کیلئے سیریس کی طرف دیکھا۔

''ڈمبل ڈور خود ہیری کو کیوں نہیں سکھا سکتے؟ تم ہی کیوں سکھاؤ گے؟'' سیریس نے کڑوے لہجے میں لفظ چباتے ہوئے پوچھا۔

''میرا خیال ہے کہ یہ ڈمبل ڈور کا استحقاق ہے کہ وہ غیر دلچسپ کام ہمیشہ دوسروں کو سونپ سکتے ہیں۔ میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ میں یہ کام حاصل کرنے کیلئے ان کے پاس جا کر گڑ گڑایا نہیں تھا۔'' وہ اپنی نشست سے اُٹھ کھڑے ہوئے۔ ''پوٹر! میں پیر کی شام چھ بجے تمہارا انتظار کروں گا...... اپنے دفتر میں...... اگر تمہیں کوئی روکے یا پوچھے تو کہہ دینا کہ تم جادوئی مرکبات کی اضافی پڑھائی (ٹیوشن) لے رہے ہو، جس نے بھی تمہیں میری کلاس میں دیکھا ہے، وہ اس بات سے انکار نہیں کر سکتا ہے کہ تمہیں واقعی اضافی پڑھائی کی ضرورت ہے۔'' انہوں نے چلنے کیلئے قدم اُٹھائے، ان کا سیاہ چوغہ ان کے عقب میں لہراتا ہوا دکھائی دینے لگا۔

''ایک منٹ رُکو......'' سیریس نے کہا اور اپنی کرسی پر تن کر بیٹھ گیا۔

سنیپ مڑ کر تمسخرانہ مسکراہٹ کے ساتھ اس کی طرف دیکھنے لگے۔

''میں تھوڑا جلدی میں ہوں، بلیک! تمہارے پاس تو فراغت ہی فراغت ہے، مگر میرے پاس اتنی فرصت نہیں ہے......''

''تو پھر میں تمہاری معاونت پر آ جاتا ہوں، سیورس!'' سیریس نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ وہ سنیپ سے کچھ لمبا دکھائی دے رہا تھا۔ ہیری نے دیکھا کہ سنیپ کی مٹھی چوغے کی اندرونی جیب میں تھی۔ ہیری کو یقین تھا کہ انہوں نے اپنی چھڑی پکڑ رکھی ہوگی۔ سیریس نے آگے کہا۔ ''اگر مجھے یہ معلوم ہوا کہ تم جذب پوشیدی سکھانے کی آڑ میں ہیری کو تنگ کرتے رہے ہو تو تمہیں اس کا جواب مجھے دینا پڑے گا۔''

''کتنی انسیت ہے؟'' سنیپ نے طنزیہ لہجے میں کہا۔ ''مگر یقینی طور پر تمہیں اس طرف توجہ دینا ہوگی کہ پوٹر کافی حد تک اپنے باپ کا پرتو ہے......''

''میں جانتا ہوں......'' سیریس نے فخریہ انداز میں کہا۔

''تو پھر تم یہ بھی جانتے ہی ہو گے کہ یہ اتنا ہی متکبر ہے، سرزنش کا اس پر کچھ اثر نہیں ہوتا ہے۔'' سنیپ نے ریشمی لہجے میں کہا۔

سیریس نے لات مار کر اپنی کرسی ایک طرف پھینک دی اور غصے سے سنیپ کی طرف بڑھا۔ چلتے ہوئے اس نے اپنی چھڑی باہر نکال لی تھی۔ اسی لمحے سنیپ نے بھی اپنی چھڑی باہر نکال لی اور وہ دونوں ہی ایک دوسرے کی طرف بڑھنے لگے۔ سیریس بہت آگ بگولہ دکھائی دے رہا تھا۔ سنیپ اس کی طرف سے کسی بھی حرکت کے منتظر دکھائی دے رہے تھے، ان کی نگاہیں سیریس کی چھڑی اور چہرے کے اتار چڑھاؤ پر جمی ہوئی تھیں۔

''سیریس......'' ہیری نے زور سے کہا مگر ایسا لگا جیسے سیریس نے اس کی بات سنی نہ ہو۔

''میں تمہیں خبردار کر رہا ہوں سنی ویلس!'' سیریس نے سخت لہجے میں کہا۔ اس کا چہرہ سنیپ کے چہرے سے محض ایک فٹ کے فاصلے پر تھا۔ ''ڈمبل ڈور بھلے ہی ایسا سوچتے ہوں کہ تم سدھر چکے ہو مگر سچائی، میں اچھی طرح جانتا ہوں......''

''اوہ! تو پھر تم یہ بات انہیں بتا کیوں نہیں دیتے ہو؟'' سنیپ نے بڑبڑاہٹ سے کہا۔ ''یا پھر تمہیں اس بات کا خوف ہے کہ وہ اس آدمی کی بات کو زیادہ سنجیدگی سے نہیں لیں گے جو کئی مہینوں سے اپنی ماں کی آغوش میں چھپا بیٹھا ہے......''

''تم مجھے یہ بتاؤ کہ لوپیس ملفوائے آج کل کہاں ہے؟ وہ تو نہایت مسرور ہوگا کہ اس کا پالتو کتا آج کل ہوگورٹس میں کام کر رہا ہے۔'' سیریس خوفناک انداز میں غرایا۔

''اوہ اتفاق سے کتے کا ذکر نکل ہی آیا ہے تو میں ضروری سمجھتا ہوں کہ تمہیں اس بات سے باخبر کر دوں۔'' سنیپ نے دھیمی آواز میں کہا۔ ''کیا تمہیں معلوم ہے کہ جب تم نے پچھلی مرتبہ باہر نکلنے کا خطرہ مول لیا تھا تو لوپیس ملفوائے تمہیں پہچان گیا تھا۔ تم نہایت کامیابی سے ایک محفوظ سٹیشن کے پلیٹ فارم پر دکھائی دے گئے......اس سے تمہیں اچھا بہانہ ہاتھ لگ گیا ہوگا کہ تم مستقبل میں اپنی بل سے باہر نہ نکلو، ہے نا؟''

سیریس کی آنکھوں سے آگ برسنے لگی اور اس نے اپنی چھڑی بلند کر لی۔

''نہیں......سیریس ایسا مت کرو!'' ہیری نے چیخ کر کہا اور جست لگا کر ان دونوں کے بیچ میں آنے کی کوشش کرنے لگا۔ ''مت کرو......''

''کیا تم مجھے بزدل کہہ رہے ہو؟'' سیریس نے گرجتے ہوئے کہا اور ہیری کو بیچ میں سے پرے دھکیلنے کی کوشش کی مگر ہیری اپنی جگہ سے پیچھے ہٹنے کو بالکل تیار نہیں تھا۔

''بالکل......کہہ رہا ہوں......'' سنیپ نے جواب دیا۔

''ہیری......بیچ......میں......ہٹ......جاؤ......'' سیریس بری طرح غرایا اور اسے اپنے دوسرے ہاتھ سے ایک طرف دھکیلنے لگا۔

اسی لمحے باورچی خانے کا دروازہ کھلا اور پورا ویزلی خاندان اور ہرمائنی اندر داخل ہو گئے۔ وہ سب کافی خوش دکھائی دے رہے

تھے،مسٹر ویزلی ان کے درمیان میں فخر یہ انداز میں موجود دکھائی دے رہے تھے۔انہوں نے دھاریوں والا پاجامہ پہن رکھا تھا اور برساتی اوڑھ رکھی تھی۔

''میں ٹھیک ہو گیا ہوں......میں بالکل ٹھیک ہو گیا ہوں۔'' وہ سیریس کی طرف دیکھتے ہوئے خوشی سے چہکے مگر اگلے ہی لمحے ان کی خوشی کافور ہو کر رہ گئی۔

مسٹر ویزلی اور خاندان کے سب افراد دروازے کی دہلیز پر ٹھٹک کر رُک گئے، جب اپنے سامنے کا منظر دیکھ کر انہیں سمجھ میں آ گیا جو ہوا کے بیچ ساکت ہو کر رہ گیا تھا۔ سیریس اور سنیپ نے اپنی اپنی چھڑیاں ایک دوسرے کی طرف تان رکھی تھیں اور ان کی گردنیں لاشعوری طور پر دروازے کی طرف مڑ چکی تھیں اور ان کی آنکھیں اُن لوگوں کو دیکھ رہی تھیں اور ہیری ان دونوں کے بیچ میں کھڑا تھا جس کے دونوں بازو مخالف سمتوں میں اُٹھے ہوئے تھے، وہ انہیں الگ کرنے کی کوشش کرتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''اوہ خدایا......'' مسز ویزلی لرزتی ہوئی آواز میں چیخ اُٹھیں۔ ''یہاں کیا ہو رہا ہے؟''

''سیریس......سنیپ!'' مسٹر ویزلی کا کھلا ہوا چہرہ پھیکا پڑ چکا تھا۔

سیریس اور سنیپ دونوں ہی اپنی اپنی چھڑیاں نیچے جھکا دیں۔ ہیری نے کبھی ایک کو اور کبھی دوسرے کو متوحش نظروں سے دیکھا۔ دونوں کے چہروں پر گہری ناپسندیدگی اور نفرت کے جذبات امڈتے دکھائی دے رہے تھے۔ اتنے سارے لوگوں کے اچانک وہاں آ جانے سے وہ دونوں ہی سنبھل گئے۔ سنیپ نے اپنی چھڑی چوغے کی جیب میں واپس رکھ لی اور تیزی سے مڑ کر بغیر کچھ کہے تیزی سے باورچی خانے سے باہر جانے کیلئے بڑھے۔ دروازے پر رُک کر انہوں نے پلٹ کر دیکھا۔

''پوٹر! پیر والے دن، شام چھ بجے......''

پھر وہ اپنا چوغہ پیچھے لہراتے ہوئے وہاں سے چلے گئے۔ سیریس نے خونخوار نظروں سے ان کو جاتے ہوئے دیکھا۔ اس کی چھڑی اب اس کی بغل میں تھی۔

''یہاں کیا ہو رہا تھا......؟'' مسٹر ویزلی نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''کچھ نہیں، آرتھر!'' سیریس نے تلخی سے کہا جو اتنی تیز تیز سانسیں لے رہا تھا جیسے وہ کوئی لمبی مسافت دوڑ کر طے کر آیا ہو۔ ''سکول کے دو پرانے دوستوں کے درمیان دوستانہ گفتگو چل رہی تھی......'' اس نے مسکرانے کی پوری کوشش کرتے ہوئے کہا۔ ''اوہ!......تم تندرست ہو گئے ہو؟ یہ تو بڑی خوشی کی خبر ہے......واقعی ایک عمدہ خوشی کی خبر!''

''بالکل، ہے نا؟'' مسز ویزلی نے چہکتے ہوئے کہا۔ پھر وہ اپنے شوہر کو سہارا دے کر ایک کرسی کی طرف لے گئیں۔ ''مرہم کاروں کا جادو بالآخر کامیاب ہو ہی گیا۔ سانپ کے دانتوں میں جو زہر تھا، اس کا تریاق انہوں تلاش کر لیا اور آرتھر نے مگلونسخوں میں ٹانگ اڑانے کا سبق بھی سیکھ لیا، ہے نا آرتھر؟'' ان کا لہجہ آخری جملوں میں کافی خطرناک ہو گیا تھا۔

''بالکل ماؤلی!'' مسٹر ویزلی نے غمگین آواز میں جواب دیا۔

اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ اس رات کی دعوت واقعی خوشنما اور بھرپور ہونا چاہئے تھی کیونکہ مسٹر ویزلی تندرست ہو کر لوٹے تھے۔ ہیری جانتا تھا کہ سیریس ماحول کو بہتر بنانے کی پوری کوشش کر رہا تھا مگر جب فریڈ جارج کی مسخریوں پر وہ زبردستی نہیں مسکراتا تھا یا سب سے خوش دکھائی دینے کی کوشش نہیں کرتا تھا تو اس کے چہرے پر اُداسی اور پریشانی جھلکنے لگتی تھی۔ ہیری اور سیریس کے درمیان منڈنگس اور میڈ آئی موڈی بیٹھے ہوئے تھے جو مسٹر ویزلی کو صحت یابی کی مبارکباد دینے آئے تھے۔ ہیری، سیریس سے بات کرنا چاہتا تھا کہ اسے سنیپ کی باتوں کو توجہ نہیں دینا چاہئے۔ وہ اسے بتانا چاہتا تھا کہ سنیپ جان بوجھ کر اسے اکسا رہے تھے، ان کے علاوہ باقی سب لوگ اسے بزدل نہیں سمجھتے تھے۔ سبھی یہ تسلیم کرتے تھے کہ سیریس گیرم مالڈ پیلس کے اس تاریک مکان میں رہ کر دراصل ڈمبل ڈور کے احکامات کی تعمیل کر رہا تھا۔ مگر یہ سن کہنے کا اسے کوئی موقعہ نہیں مل پایا۔ سیریس کا اُداس چہرہ دیکھ کر ہیری نے کئی بار سوچا کہ کاش اسے اس سے گفتگو کرنے کا کوئی موقعہ میسر آ جاتا۔ فرض کیا جائے کہ اگر ایسا ہو بھی جاتا تو کیا ہیری یہ سب کہنے کی واقعی ہمت رکھتا تھا؟ اس نے سیریس سے بات کرنے کے بجائے دبی ہوئی سرگوشی میں رون اور ہرمائنی کو بتا دیا کہ سنیپ اسے جذب پوشیدی کی تعلیم دینا چاہتے ہیں۔

''اوہ! ڈمبل ڈور چاہتے ہیں کہ تم والڈی مورٹ کے بارے میں خواب دیکھنا بند کر دو۔'' ہرمائنی نے فوراً کہا۔ ''دیکھو! اگر یہ خواب دکھائی دینا واقعی بند ہو جائیں تو تمہیں افسوس تو نہیں ہوگا، ہے نا؟''

''سنیپ کے ساتھ اس عجیب چیز کی تعلیم؟'' رون پہلو بدلتے ہوئے تاسف بھرے لہجے میں بولا۔ ''اس کے بجائے تو میں ڈراؤنے خواب دیکھنا زیادہ پسند کروں گا......''

ان لوگوں کو اگلے دن نائٹ بس کے ذریعے ہوگورٹس پہنچنا تھا۔ ایک بار پھر ٹونکس اور لوپن انہیں ہوگورٹس تک پہنچانے کیلئے وہیں رُک گئے تھے۔ جب اگلی صبح ہیری، رون اور ہرمائنی سیڑھیاں اتر کر نیچے پہنچے تو وہ دونوں باورچی خانے میں ناشتہ کر رہے تھے اور دبے ہوئے لہجے میں کسی اہم معاملے پر بحث کرنے میں مشغول تھے۔ جیسے ہی ہیری نے باورچی خانے کا دروازہ کھولا تو انہوں نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا اور پھر وہ یکدم خاموش ہو گئے۔

جلدی جلدی ناشتہ کرنے کے بعد انہوں نے جنوری کی یخ بستہ برفانی صبح سے نبرد آزما ہونے کیلئے اپنی اپنی جیکٹ اور سکارف پہن لئے۔ ہیری کو اپنے سینے میں کھنچاؤ سا محسوس ہو رہا تھا۔ وہ سیرس سے رخصت لینے پر بالکل آمادہ نہیں تھا۔ اس مرتبہ تو سیریس کو خیرباد کہنا اسے بے حد برا لگ رہا تھا۔ اسے معلوم نہیں تھا کہ اگلی مرتبہ وہ کب ایک دوسرے کی صورت دیکھ پائیں گے؟ اس نے دل میں سوچا کہ اسے سیریس سے کوئی نہ کوئی تسلی بھری بات کر دینا چاہئے تاکہ وہ کوئی احمقانہ کام نہ کر بیٹھے۔ ہیری کو اس بات کی پریشانی ستا رہی تھی کہ سنیپ کے بزدلی والے طعنے کے باعث سیریس کو اتنا رنج پہنچا تھا کہ اس کا چہرہ اتر گیا تھا۔ کہیں وہ گیرم مالڈ پیلس والے

مکان نمبر بارہ سے باہر نکل کر کوئی نادانی کرنے کی منصوبہ بندی نہ کر رہا ہو۔ بہر حال، اس سے پہلے کہ وہ یہ سوچ پاتا کہ اسے کیا کہنا ہے، سیریس نے سے اشارہ کر کے اپنے قریب بلالیا۔

اس نے ہیری کے ہاتھ میں ایک کاغذ میں لپٹا ہوا پیکٹ تھمایا جو کسی کتاب جیسا دکھائی دے رہا تھا۔ نہایت بے ڈھنگے انداز میں لپیٹے ہوئے اس پیکٹ کو دیتے ہوئے وہ دھیمی آواز میں بولا۔ ''میرا خیال ہے کہ تم اسے اپنے پاس رکھو......''

''یہ کیا ہے؟'' ہیری نے تعجب سے پوچھا۔

''اگر سنیپ تمہیں پریشان کرے تو تم اس کے ذریعے مجھے آگاہ کر سکتے ہو۔ نہیں نہیں! اسے یہاں مت کھولو۔'' سیریس نے مسز ویزلی کی طرف محتاط نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا جو جڑواں بھائیوں کو ہاتھ سے بنے ہوئے دستانے پہنانے کیلئے منا رہی تھیں۔ ''میرا خیال ہے کہ ماؤلی اس سے خوش نہیں ہوگی......لیکن اگر تمہیں کبھی میری ضرورت پڑے تو اس کا استعمال کر لینا......ٹھیک ہے؟''

''ٹھیک ہے؟'' ہیری نے پیکٹ کو اپنی جیکٹ کی اندرونی جیب میں رکھتے ہوئے کہا۔ مگر وہ جانتا تھا کہ چاہے جو بھی ہو، وہ اس کا استعمال ہرگز نہیں کرے گا۔ سنیپ جذب پوشیدی کی تعلیم میں اس کے ساتھ جیسا بھی برا سلوک کر گزریں، ہیری کسی صورت میں بھی سیریس کو گیرم مالڈ پیلس کے اس تاریک مکان سے باہر نکلنے کا موقع نہیں فراہم کرے گا......

''ٹھیک ہے، اب جاؤ!'' سیریس نے ہیری کو کندھے پر تھپکی دیتے ہوئے مسکرا کر کہا۔ اس سے پہلے کہ ہیری کچھ اور بول پاتا۔ وہ بالائی منزل کی طرف جانے والی سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا اور مسز ویزلی انہیں دھکیل کر بیرونی دروازے کی طرف لے گئیں۔ وہ سب دروازے کے سامنے رُک گئے جس پر بھاری بھرکم زنجیریں اور بے شمار کنڈے لگے دکھائی دے رہے تھے۔ ویزلی بہن بھائی ہیری کے چاروں طرف پھیل گئے۔

''الوداع ہیری! اپنا دھیان رکھنا......'' مسز ویزلی نے اسے گلے سے لگاتے ہوئے کہا۔

''پھر ملاقات ہوگی ہیری!'' مسٹر ویزلی نے اس سے ہاتھ ملاتے ہوئے مسکرا کر کہا۔ ''مجھ پر حملہ کرنے والے سانپوں پر آئندہ بھی نگاہ رکھنا......''

''ایسا ہی کروں گا......'' ہیری نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ سیریس کچھ فاصلے پر کھڑا ان کی طرف دیکھ رہا تھا۔ اسے خبردار کرنے کا یہ آخری موقع تھا۔ وہ مڑا اور اس نے اپنے قانونی سرپرست کی آنکھوں میں جھانکا اور کچھ بولنے کیلئے اپنا منہ کھولا لیکن اس سے قبل کہ وہ کچھ بول پاتا۔ سیریس نے اسے آگے بڑھ کر ایک ہاتھ سے اسے اپنے گلے لگا لیا اور روکھے لہجے میں بولا۔ ''اپنا دھیان رکھنا ہیری!'' اگلے ہی پل ہیری برف جیسی سرد ہوا میں باہر پہنچ گیا تھا۔ آج ٹونکس نے لوہے جیسی رنگت والے لمبے بال بنا رکھے تھے جس میں وہ مہذب عورت دکھائی دے رہی تھی۔ وہ اسے سیڑھیوں سے نیچے اتار لے گئی۔

مکان نمبر بارہ کا دروازہ ان کے باہر نکلتے ہی پیچھے تیز کھٹاک سی آواز میں بند ہو گیا۔ وہ لوپن کے پیچھے پیچھے بیرونی سیڑھیاں

اترے۔فٹ پاتھ پر پہنچ کر ہیری نے چاروں طرف دیکھا۔ بارہ نمبر کا مکان تیزی سے سکڑ رہا تھا۔اس کے دونوں طرف کے مکان اسے اپنے درمیان بھینچتے ہوئے دکھائی رہے تھے اور پھر وہ دیکھتے ہی دیکھتے ان کی نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ایک لمحے بعد اس کا وجود مکمل طور پر مٹ چکا تھا۔

''چلو سب لوگ جلدی کرو......'' ٹونکس نے گھبرائے ہوئے انداز میں چوک کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔''ہم جتنی جلدی بس میں بیٹھ جائیں، اتنا ہی بہتر رہے گا۔'' لوپن نے اپنا بازو اُٹھایا۔

''دھڑاک......''

ایک شوخ ارغوانی رنگت کی تین منزلہ بس ہوا میں سے نکل کر ان کے سامنے نمودار ہوگئی۔رُکنے سے قبل بس قریبی کھمبے سے ٹکراتی ٹکراتی بچی جو اچھل کر اس کے راستے سے فوراً ہٹ گیا تھا۔

ارغوانی رنگت کا یونیفارم پہنے ہوئے ایک دبلا پتلا، مہاسوں سے بھرے چہرے اور جگ جیسے کانوں والا جوان فٹ پاتھ پر کودا اور مسکراتا ہوا بولا۔''نائٹ بس میں آپ کو خوش آمدید......''

''ٹھیک ہے......ٹھیک ہے......ہم جانتے ہیں۔'' ٹونکس نے جلدی سے کہا۔''چلو چلو......سب لوگ اندر بیٹھو......''

اس نے جلدی سے ہیری کو بس کے دروازے کی طرف دھکیلا اور کنڈیکٹر سے آگے بڑھا دیا جو اسے غور غور سے دیکھ رہا تھا۔

''ار...... یہ تو ہیری ہے......''

''اگر تم نے زور سے اس کا نام لیا تو میں تمہیں بھلکڑ پن کے وار کا نشانہ بنا دوں گی، سمجھے!'' ٹونکس نے خونخوار لہجے میں اسے گھورتے ہوئے کہا پھر اس نے جینی اور ہرمائنی کو بھی آگے چڑھا دیا۔

''میں تو ہمیشہ سے اس بس میں سفر کرنے کی تمنا کرتا تھا۔'' وہ بس کی سیڑھیاں چڑھتا ہوا ہیری کے قریب پہنچ کر بولا۔وہ چاروں طرف کا جائزہ لے رہا تھا۔

پچھلی مرتبہ ہیری نے اس بس میں رات کے وقت سفر کیا تھا اور اس کی تینوں منزلوں پر پیتل کے پلنگ بھرے پڑے تھے۔مگر آج صبح کے وقت ان کی جگہ کھڑکیوں کے پاس مختلف اقسام کی بہت زیادہ کرسیاں بے ترتیب انداز میں پڑی تھیں۔گیرم مالڈ پیلس کی سڑک پر بس کے رُکنے کی وجہ سے کچھ خالی کرسیاں کمر کے بل فرش پر گری ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔کچھ جادوگر اور جادوگرنیاں بھی گر گئے تھے اور اب اُٹھ کر کھڑے ہو رہے تھے اور اپنا بدن سہلا رہے تھے۔ان میں سے کئی بڑبڑا رہے تھے اور کچھ لوگوں کے شاپنگ بیگ سے سامان نکل کر بس کے فرش پر ادھر ادھر لڑھک رہا تھا جس کی وجہ سے بس کے فرش پر مینڈک کے انڈے، کاکروچ اور کسٹرڈ کریم پھیل گئی تھی۔

''میرا خیال ہے کہ ہمیں الگ الگ بیٹھنا پڑے گا۔'' ٹونکس نے عجلت سے کہا اور چاروں طرف خالی جگہ کی تلاش میں نگاہیں

گھمانے لگی۔ ''فریڈ، جارج اور جینی...... تم لوگ پیچھے والی ان کرسیوں پر بیٹھ جاؤ...... ریمس تمہارے ساتھ بیٹھیں گے۔''

وہ ہیری، رون اور ہرمائنی سب سے بالائی منزل پر پہنچ گئے۔ جہاں سب سے آگے دو خالی کرسیاں تھیں اور دو سب سے آخر میں تھیں۔ کنڈیکٹر سٹین شانپائیک متجسس انداز میں ہیری اور رون کے تعاقب میں چلا آیا تھا۔ ہیری جب خالی کرسیوں کی طرف بڑھا تو اردگرد کے لوگ اپنا سر گھما کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔ اس کے بیٹھنے کے بعد تمام چہرے معمول کے انداز میں گھوم گئے۔ جب ہیری اور رون نے سٹین کو گیارہ گیارہ سکل دیئے تو بس خطرناک طریقے سے جھٹکا کھا کر چلنے لگی۔ یہ گیرم مالڈ پیلس کے چاروں طرف گرجی، فٹ پاتھ پر چڑھی اور پھر زوردار کھٹاک کی آواز کے ساتھ آگے بڑھ گئی جس نے سب کو پیچھے کی طرف پھینک دیا۔ رون کی کرسی بھی اُلٹ گئی تھی اور اس کی گود میں بیٹھا ہوا پگ وجیون تیزی سے اُڑتا ہوا بس کے سامنے والے حصے پر پہنچ گیا، وہاں جا کر وہ ہرمائنی کے کندھے پر جا بیٹھا۔ ایک موم بتی سٹینڈ کو پکڑ لینے کی وجہ سے ہیری گرنے سے بال بال بچا تھا۔ اس نے کھڑکی کے باہر جھانک کر دیکھا۔ اس وقت وہ ایک بڑی شاہراہ پر تیز رفتاری سے سفر کر رہے تھے۔

''ہم برمنگھم سے تھوڑا باہر پہنچ چکے ہیں......'' سٹین نے خوشی سے کہا اور ہیری کے پوچھے بغیر ہی اس کے سوال کا جواب دے دیا۔ جب رون فرش سے اُٹھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ ''تم ٹھیک تو ہو، ہیری؟ میں نے تمہارا نام گرمیوں میں اخبار میں متعدد بار پڑھا تھا مگر اس میں تمہارے متعلق بہت اچھی باتیں نہیں لکھی تھیں۔ میں نے ارنئی سے کہا، میں کہا کہ جب ہم اس سے ملے تھے تب تو وہ بالکل ٹھیک ٹھاک دکھائی دے رہا تھا...... یہ سب باتیں بکواس ہی ہیں، ہے نا؟''

اس نے انہیں ٹکٹ تھما دیئے اور فارغ ہو کر ہیری کو یوں ٹٹولتا رہا جیسے اخبار کی خبروں کی صداقت تلاش کر رہا ہو۔ یہ عیاں تھا کہ سٹین کو اس بات کی قطعی پرواہ نہیں تھی کوئی کتنا پاگل ہے؟ بشرطیکہ وہ اتنا مشہور ہو کہ اخبار میں اس کا نام چھپتا رہے۔ نائٹ بس خطرناک انداز میں لہراتی رہی، ہچکولے اور جھٹکے لگاتی رہی۔ ایک بار تو وہ کاروں کی قطار سے الٹی طرف نکل گئی۔ ہیری نے سامنے کی طرف نظر دوڑائی۔ ہرمائنی نے اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیا تھا اور پگ وجیون اس کے کندھے پر خوشی سے کلکاریاں بھر رہا تھا۔

''کھٹاک......''

کرسیاں دوبارہ پیچھے کی طرف پھسل گئیں۔ اب نائٹ بس برمنگھم کی شاہراہ سے اچھل کر ایک سنسان اور ویران سڑک پہنچ گئی تھی جس میں بے شمار بل دار موڑ اور نشیب وفراز تھے۔ جب وہ موڑ پر مڑنے کیلئے بے قابو ہو جاتی تھی تو سڑک کے دونوں کناروں کی باڑھ ان کے آگے سے اچھل کر دور ہٹ جاتی تھی۔ اس کے بعد وہ ایک گنجان شہر کی ایک مصروف سڑک پر جا پہنچے، پھر اونچے پہاڑیوں سے گھرے ہوئے ایک پل سے گزرے۔ پھر بلند فلیٹس کی وسطی ہوادار سڑک کو عبور کرنے لگے، ہر بار جگہ بدلنے پر کھٹاک کی زوردار آواز سنائی دیتی رہی......

''میں نے اپنا ارادہ بدل ڈالا ہے......'' رون نے چھٹی بار فرش سے اُٹھتے ہوئے بڑبڑا کر کہا۔ ''میں اب کبھی اس بکواس بس میں

بیٹھنے کی خواہش نہیں کروں گا......''

''سنو! اس کے بعد اگلا سٹاپ ہوگورٹس کا ہے۔'' سٹین نے جھکتے ہوئے انہیں آگاہ کیا۔''تمہارے ساتھ والی اس سخت گیر عورت نے جلدی پہنچانے کیلئے ہمیں تھوڑی سی ٹپ دی تھی۔ ویسے سب سے پہلے ہم میڈم مارش کو پہنچائیں گے۔'' نیچے کی منزل پر اوں اوں کی تیز آواز سنائی دی اوراس کے بعد کسی کے قے کرنے جیسی آواز گونجی۔''ان کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں، ہے نا؟''

کچھ منٹ بعد نائٹ بس ایک چھوٹے کیفے بار کے باہر چیں کی طویل آواز نکالتے ہوئے رُک گئی جو بس کی ٹکر سے بچنے کیلئے ایک طرف دبک گیا تھا۔ سٹین نیچے جا کر بدقسمت مارش کو بس سے نیچے اتارنے لگا۔ دوسری منزل کے مسافروں کی اطمینان بھری چہ میگوئیاں سنائی دے رہی تھیں۔ بس ایک بار پھر چل پڑی اور رفتار پکڑنے لگی۔ وقت بیت رہا تھا اور باہر کے مناظر تیزی سے بدلتے جا رہے تھے اور پھر......

''کھٹاک......''

وہ لوگ اب برف سے ڈھکے ہاگس میڈ کی مرکزی سڑک سے گزر رہے تھے۔ ہیری کو دور ہاگس ہیڈ کی جھلک دکھائی دی جس کے باہر سر کٹے خنزیر کا بڑا سائن بورڈ سرد ہوا میں جھولتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ برف کے گالے اب بس کی کھڑکیوں اور سامنے والی ونڈ سکرین سے ٹکرانے لگے اور پھر وہ بالآخر ہوگورٹس کے بیرونی بڑے دروازے کے سامنے ایک زوردار جھٹکے کے ساتھ جا رُکی۔

لوپن اور ٹونکس نے بس سے ان کا سامان اتارنے میں معاونت کی۔ اس کے بعد وہ ان سے رخصت لینے کیلئے نیچے اتر آئے۔ ہیری نے نائٹ بس کی تینوں منزلوں کی طرف دیکھا۔ تمام مسافر کھڑکیوں پر آنکھیں ٹکائے اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔

''میدان میں پہنچنے کے بعد تم لوگ محفوظ ہو جاؤ گے۔'' ٹونکس نے ویران سڑک پر جائزہ لیتے ہوئے کہا۔''امید ہے سہ ماہی عمدہ رہے گی......ٹھیک ہے، اب جاؤ!''

لوپن نے سب کے ساتھ ہاتھ ملاتے ہوئے کہا۔''تم لوگ اپنا دھیان رکھنا......'' جب باقی سب لوگ ٹونکس کو الوداع کہہ رہے تھے تو لوپن ہیری کے قریب ہو کر دھیمی آواز میں بولے۔

''ہیری! میں جانتا ہوں کہ تم سنیپ کو پسند نہیں کرتے ہو مگر وہ ایک عمدہ استاد ہیں، بیرونی رسائی اور دخل اندازی کے علم میں کمال رکھتے ہیں اور ہم سب......جس میں سیرس بھی شامل ہے، چاہتے ہیں کہ تم اپنی حفاظت کرنا سیکھ لو، اس لئے بڑی محنت کرنا......ٹھیک ہے!''

''ہاں......ٹھیک ہے!'' لوپن کے ضرورت سے زیادہ جھریوں سے بھرے چہرے کو دیکھتے ہوئے ہیری نے بھرائی ہوئی آواز میں جواب دیا۔''پھر ملاقات ہوگی......''

وہ چھ افراد سکول جانے والے پھسلن والے راستے پر بمشکل چلنے لگے اور اپنے صندوقوں کو کھینچنے میں انہیں کافی دشواری ہو رہی

تھی۔ ہرمائنی انہیں بتا رہی تھی کہ وہ سونے سے قبل گھریلو خرسوں کیلئے مزید ٹوپیاں بننے کا کام ضرور کرے گی۔ بلوط کی لکڑی کے سامنے والے دروازے پر پہنچ کر ہیری نے پلٹ کر دیکھا۔ نائٹ بس کب کی اپنے مسافروں کو لے کر جا چکی تھی۔ اگلی شام کو جو ہونے والا تھا اس کے بارے میں سوچتے ہوئے اس کا دل یہی کہہ رہا تھا کہ اگر وہ اس وقت بھی اس میں ہی سوار ہوتا تو یہ کتنا اچھا رہتا......؟

☆☆☆☆

ہیری کا اگلا پورا دن، شام کو ہونے والی خصوصی کلاس کی دہشت میں گزر گیا۔ صبح جادوئی مرکبات کے دو پیریڈ لینے کے باوجود اس کی دہشت میں کوئی کمی نہیں آئی تھی کیونکہ پروفیسر سنیپ ہمیشہ جتنے تندمزاج ہی ثابت ہوئے۔ اسے اس بات پر مزید کوفت اُٹھانا پڑی، جب ڈی اے کے ممبران نے کلاسوں کے درمیان اور راہداریوں میں اس کے پاس آ کر اس پر سوالات کی بوچھاڑ کر دی کہ کیا 'ڈی اے' کی خفیہ ملاقات آج رات کو ہوگی؟

''جب ملاقات کا وقت ہوگا تو میں خود تمہیں مروّجہ طریقے سے باخبر کر دوں گا۔'' ہیری کو یہ جملہ بار بار دہرانا پڑا۔ ممبران نے جب اس کی وجہ دریافت کی تو وہ بمشکل یہ کہہ پایا۔ ''آج رات کو ملاقات اس لئے نہیں ہوسکتی کیونکہ آج مجھے...... ار...... جادوئی مرکبات کی اضافی پڑھائی کیلئے پروفیسر سنیپ کے پاس جانا ہے......''

''تمہیں جادوئی مرکبات کیلئے اضافی پڑھائی کی ضرورت ہے؟'' زکریاس سمتھ نے اس کا تمسخر اُڑاتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر فخریہ تاثرات جھلک رہے تھے، جب اس نے دوپہر کے کھانے کے بعد ہیری کو بیرونی ہال میں جا پکڑا تھا۔ ''اف خدایا! میں یہ سوچ بھی نہیں سکتا کہ تم جادوئی مرکبات میں اس قدر کمزور واقع ہو سکتے ہو گے۔ سنیپ عام طور پر اضافی ٹیوشن کی کلاسیں بالکل نہیں لیتے ہیں...... ہے نا؟''

جب سمتھ اس کی حالت پر تمسخرانہ انداز میں قابل رحم نظریں ڈالتا ہوا دور چلا گیا تو رون غصے بھری نگاہوں سے اسے دور تک گھورتا رہا۔ اس نے اپنی چھڑی نکال کر سمتھ کے کندھوں کے بیچ نشانہ باندھتے ہوئے خونخوار انداز میں کہا۔ ''کیا اسے اس گھمنڈ کیلئے سزا دے دوں، مجھے یقین ہے کہ میں اب بھی یہاں سے جادوئی وار کا اچھا استعمال کر سکتا ہوں......''

اسی لمحے ان کے پیچھے سے ایک جانی پہچانی آواز سنائی دی۔

''کیسے ہو ہیری......؟''

ہیری نے جلدی سے پلٹ کر دیکھا۔ وہاں چو چینگ کھڑی دکھائی دی۔

''اوہ! میں اچھا ہوں......'' ہیری نے دبے ہوئے لہجے میں کہا۔ حالانکہ چو چینگ کی صورت دیکھتے ہی اس کے پیٹ کے نچلے خانوں میں عجیب کھلبلی جیسی حرکت شروع ہوگئی تھی۔

''ہم لائبریری میں جا رہے ہیں......'' ہرمائنی نے درشت لہجے میں کہا اور رون کو کہنی سے پکڑ کر سنگ مرمر کی سیڑھیوں کی طرف

کھینچتی لے گئی۔

''کرسمس اچھی رہی؟'' چوچینگ نے پوچھا۔

''ہاں......کچھ زیادہ بری بھی نہیں تھی......'' ہیری نے جواب دیا۔

''مجھے تو تھوڑا خوشنما ہی لگی......'' چوچینگ نے کہا۔ کسی وجہ سے وہ تھوڑا شرما رہی تھی۔ ''سنو!......اگلے مہینے ہاگس میڈ کی ایک اور سیر مقرر ہے، کیا تم نے نوٹس بورڈ دیکھا......؟''

''کیا......؟ اوہ نہیں واپس لوٹنے کے بعد میری اب تک نوٹس بورڈ پر نظر نہیں پڑسکی۔''

''کوئی بات نہیں......وہ ویلن ٹائن ڈے پر ہے......''

''ٹھیک ہے......'' ہیری نے کہا اور سوچنے لگا کہ وہ اسے یہ کیوں بتا رہی ہے؟ ''اوہ! میرا خیال ہے کہ تم یہ پوچھنا چاہ رہی ہو کہ......''

''اگر تمہیں کوئی اعتراض نہ ہوتو......'' چوچینگ نے تیکھی آواز میں کہا۔

ہیری اس کی طرف گھور کر دیکھنے لگا۔ وہ یہ کہنے والا تھا کہ' مجھے لگتا ہے تم شاید یہ پوچھنا چاہتی ہو کہ ڈی اے کی اگلی ملاقات کب ہو گی؟' لیکن چوچینگ کی سوچ کے تانے بانے اس سے میل نہیں کھا رہے تھے۔

''میں......ار......'' ہیری کو جواب سوجھ نہیں پا رہا تھا۔

''اوہ......اگر تم چلنا نہیں چاہتے ہوتو کوئی بات نہیں!'' چوچینگ نے تاسف بھرے لہجے میں کہا۔ ''پریشان ہونے کی ضرورت نہیں......اچھا تو بعد میں ملاقات ہو گی۔''

وہ اسے ہکا بکا چھوڑ کر دور چلی گئی۔ ہیری اس کے عقب سے اسے گھورتا رہا۔ اس کا دماغ بہت رفتار سے دوڑ رہا تھا اور پھر اسے چوچینگ کی بات کا صحیح مطلب سمجھ آ گیا......

''چو......ٹھہرو......چو!''

وہ اس کے تعاقب میں بھاگنے لگا اور اسے سنگ مرمر کی سیڑھی پر نصف فاصلے پر ہی پکڑ لیا۔

''کیا تم......ار......تم میرے ساتھ ویلن ٹائن ڈے پر ہاگس میڈ چلو گی؟''

''اوہ......ہاں!'' چوچینگ کا چہرہ شرم سے سرخ ہو گیا اور وہ اس کی طرف دیکھ مسکرانے لگی۔

''تو ٹھیک ہے......اچھا تو یہ طے رہا......'' ہیری نے کہا۔ اسے محسوس ہوا کہ آخر یہ دن مکمل طور پر بھی برا ثابت نہیں ہوا تھا۔ وہ تیز رفتاری سے اچھلتا کودتا ہوا لائبریری کی طرف چل پڑا۔ وہ اپنی اگلی کلاس کیلئے رون اور ہرمائنی کو اپنے ساتھ لے لینا چاہتا تھا۔

بہرحال چوچینگ کے ساتھ کامیابی سے اگلی ملاقات طے کر لینے کی خوشی کا تاثر بھی شام چھ بجے تک اس کے دل ودماغ پر چھائی

ہوئی دہشت کو کم کرنے میں ناکام رہا۔ سنیپ کے دفتر کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے اس کے دل ودماغ پر ہیجان انگیز ضربوں نے حملہ کر دیا تھا۔ دروازے کے پاس پہنچ کر وہ رُک گیا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ کاش وہ اس وقت کسی دوسری جگہ پر ہوتا۔ پھر اس نے ایک گہری سانس کھینچی اور دھڑکتے ہوئے دل کے دروازہ کھٹکھٹا کر اندر چلا گیا۔

تاریکی میں ڈوبے ہوئے کمرے میں الماریاں قطاروں میں لگی ہوئی تھیں، ان میں شیشے کی سینکڑوں چھوٹی بڑی بوتلیں رکھی ہوئی تھیں۔ ان بوتلوں اور مرتبانوں میں جانوروں اور پودوں کے چھچھے ٹکڑے کئی رنگوں کے مرکبات میں نصف ڈوبے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ ایک کونے میں ایک بند دروازے والی بڑی الماری تھی، جس میں مرکبات بنانے کا سامان بھرا پڑا تھا۔ سنیپ نے ایک بار اسی الماری میں سے سامان چرانے کا الزام لگایا تھا جو عدم ثبوت کی وجہ سے کھٹائی میں پڑ گیا تھا حالانکہ سچ تو یہ تھا کہ وہ سامان کوئی اور چرا رہا تھا۔ بہرحال ہیری کی توجہ سنیپ کی میز کی طرف پڑی جہاں موم بتیوں کی دھیمی روشنی میں پتھر کا ایک کھوکھلا طاس رکھا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے بیرونی حصے پر قدیمی تحریر کے عجیب علامتیں، حروف اور اعداد کندہ تھے جو موم بتیوں کی روشنی میں واضح طور نظر آ رہے تھے۔ ہیری اسے دیکھتے ہی پہچان گیا...... یہ ڈمبل ڈور کا خاص 'تیشہ یادداشت' تھا۔ اس کے ذہن میں یہ سوال ابھرا کہ وہ یہاں کیوں موجود تھا؟ اور پھر تاریکی میں پروفیسر سنیپ کی سرد آواز گونجتے ہی وہ بری طرح اچھل پڑا۔

''پوٹر......دروازہ بند کر دو۔''

ہدایت پر عمل کرتے ہوئے اس کے دماغ میں یہ خوفناک احساس اجاگر ہوا کہ وہ خود کو قید کر رہا تھا۔ جب تک وہ مڑ کر کمرے کے وسطی حصے میں پہنچا تو سنیپ تاریکی کی اوٹ میں سے نکل کر سامنے آ چکے تھے۔ انہوں نے ہیری کو اپنی میز کے سامنے پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ ہیری چپ چاپ بڑھا اور کرسی پر بیٹھ گیا۔ سنیپ چلتے ہوئے میز کے پیچھے پہنچے اور اپنی کرسی پر دھنس گئے۔ ان کی سیاہ چمکدار آنکھیں ہیری پر جمی ہوئی تھیں اور جھپک نہیں رہی تھیں۔ ان کے چہرے پر پھیلی ہوئی شکنوں میں اس کیلئے ناپسندیدگی کا اظہار صاف جھلک رہا تھا۔

''ہونہہ...... پوٹر! کیا تم جانتے ہو کہ تمہیں یہاں کیوں بلایا گیا ہے؟'' انہوں نے سرد لہجے میں کہا۔ ہیری نے کوئی جواب نہیں دیا۔ ''ہیڈ ماسٹر نے مجھ سے کہا کہ میں تم جذب پوشیدی پڑھاؤں، میں یہاں صرف یہ امید کر سکتا ہوں کہ تم اس میں جادوئی مرکبات کی بہ نسبت کچھ زیادہ قابلیت کا مظاہرہ کرو گے......''

''جی......'' ہیری نے مختصراً کہا۔

''پوٹر! میں روزمرہ کی نصابی کلاس میں تو نہیں ہوں۔'' انہوں نے تلخی سے آنکھیں سکیڑتے ہوئے کہا۔ ''مگر میں اب بھی تمہارا استاد ہوں، اس لئے تم مجھے ہر وقت سر یا پروفیسر کہہ کر ہی مخاطب کرو گے تو اچھا رہے گا۔''

''جی......سر!'' ہیری نے ناگواری سے کہا۔

سکڑی ہوئی آنکھوں سے چند پل ہیری کو دیکھنے کے بعد سنیپ نے بولنے کا سلسلہ دوبارہ جوڑا۔ ’’اب...... جذب پوشیدی! جیسا کہ میں نے تمہارے شفیق قانونی سرپرست کے باورچی خانے میں تمہیں آگاہ کیا تھا کہ یہ جادو کی یہ قسم، ذہن کو بیرونی دخل اندازی کو روکنے اور متاثر کرنے سے بچاتی ہے......‘‘

’’ڈمبل ڈور یہ کیوں سوچتے ہیں کہ مجھے اس کی ضرورت ہے سر؟‘‘ ہیری نے براہ راست ان کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ سنیپ اس بات کا جانے کی جواب دیں؟ پروفیسر سنیپ نے ایک لمحے کیلئے اس کی طرف دیکھا اور پھر نفرت بھرے لہجے میں بولے۔

’’یہ بات تو تمہاری جیسی موٹی عقل والا آدمی بھی اب تک آسانی سے سمجھ چکا ہوتا، پوٹر!...... مگر افسوس...... تاریکیوں کا شہنشاہ، کسی کے بھی دماغ کو اپنے قبضے میں لینے پر اعلیٰ پائے کی دسترس رکھتا ہے۔ قریب سے بھی اور دور سے بھی...... وہ جذب انکشافی کا بہترین ماہر ہے۔‘‘

’’یہ کیا چیز ہوتی ہے...... سر؟‘‘

’’جذب انکشافی...... اس سے مدمقابل کے جذبات، خیالات اور ماضی کی بھولی بھٹکی یادوں کو جگا کر باہر نکالا جاتا ہے۔‘‘

’’یعنی وہ دل میں چھپی ہوئی باتیں پڑھ سکتا ہے؟‘‘ ہیری نے جلدی سے پوچھا۔ اسے محسوس ہو رہا تھا کہ اس کا سب سے برا ڈر سچ تھا۔

سنیپ کی سیاہ آنکھیں چمکنے لگیں۔

’’تم نزاکتیں اور لطافتیں نہیں سمجھ پاتے ہو پوٹر! تم ان میں باریک بینی سے امتیاز کرنے کی کوشش نہیں کرتے، یہی وہ خاص کمی ہے جس کی وجہ سے تم کلاس میں اتنے ناقص مرکبات بناتے ہو۔‘‘ انہوں نے کڑوے لہجے میں کہا۔ سنیپ ایک پل کیلئے رُکے اور مزید کچھ کہنے سے قبل وہ ہیری کے تمسخر اُڑانے کی مسرت سے محظوظ ہوتے رہے۔

’’صرف ماگلو لوگ ہی ’دل کی باتیں‘ پڑھنے کی بات کرتے ہیں۔ دل کوئی کتاب نہیں ہے، جسے کوئی بھی آسانی سے کھول کر فرصت سے پڑھ سکے۔ انسان کے خیالات اور یادیں دماغ کے اندر ایک جگہ اکٹھے نہیں رہتے ہیں کہ جسے کوئی بھی جذب انکشافی کے ذریعے صفحہ وار پڑھتا چلا جائے۔ یہ ایک پیچیدہ سلسلہ ہے جو مختلف یادوں، خیالوں اور محسوسات کی تہہ در تہہ پرتیں سجاتا ہے۔ ذہن کے اندر انہیں الگ الگ نہیں کیا جا سکتا پوٹر! کم از کم...... زیادہ تر دماغ ایسے ہی ہوتے ہیں۔‘‘ وہ رُک کر مسکرائے۔ ’’بہر حال، یہ سچ ہے کہ جو لوگ جذب انکشافی میں مہارت رکھتے ہیں، وہ کچھ خاص قسم کے حالات میں اپنے متاثرین کے دماغ میں پہنچ سکتے ہیں اور ان کے خیالات کی صحیح تفسیر پانے میں کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔ اس کی مثال یوں بھی دی جا سکتی ہے کہ جب کوئی تاریکیوں کے شہنشاہ کے سامنے جھوٹ بولتا ہے تو انہیں ہمیشہ سچ معلوم ہو جاتا ہے، صرف جذب پوشیدی میں مہارت یافتہ لوگ ہی ان محسوسات اور یادوں

میں ان کی دخل اندازی کو روک سکتے ہیں یا تردید کر سکتے ہیں، جس سے ان کا جھوٹ پکڑا نہیں جا سکتا ہے، اس لئے وہ ان کے سامنے بھی کامیابی کے ساتھ جھوٹ بول سکتے ہیں......''

پروفیسر سنیپ کی وضاحتی تقریر سے سمجھانے کے باوجود بھی ہیری کو یہ محسوس ہو رہا تھا کہ جذب انکشافی سے مراد 'دل کی باتیں پڑھ لینا' ہی ہوتا ہے۔ اسے یہ بالکل پسند نہیں آ رہا تھا۔

''تو وہ یہ جان سکتا ہے کہ ہم اس وقت کیا سوچ رہے ہیں، سر؟''

''تاریکیوں کے شہنشاہ کافی دور ہیں۔'' سنیپ نے کہا۔ ''اس کے علاوہ ہوگورٹس کی دیواریں اور میدان کئی قدیمی جادوئی حصاروں اور نامعلوم جادوئی کلمات کی وجہ سے جکڑے ہوئے ہیں۔ یہ سب ان لوگوں کی یقینی حفاظت کیلئے کیا گیا ہے جو اس کے اندر موجود رہتے ہیں۔'' وہ لمحہ بھر ٹھہرے۔ ''پوٹر! جادو میں وقت اور فاصلہ کی بڑی اہمیت ہوتی ہے۔ جذب انکشافی کیلئے آنکھوں میں آنکھیں ڈالنا یا آنکھوں سے رابطہ رکھنا بے حد ضروری ہوتا ہے۔''

''ٹھیک ہے...... مگر میرے لئے جذب پوشیدی کیوں سیکھنا ضروری ہے؟''

سنیپ نے ہیری کی طرف دیکھا اور اپنے چہرے پر ایک لمبی پتلی انگلی گھمانے لگے۔

''پوٹر! تم پر عام لوگوں والے قوانین لاگو کئے نہیں جا سکتے ہیں، جو جادوئی کلمہ تمہیں ہلاک کرنے میں کامیاب نہیں ہو پایا تھا، اس سے تمہارے اور تاریکیوں کے شہنشاہ کے مابین ایک عجیب سی ڈور بندھ گئی ہے۔ گذشتہ مختلف واقعات سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ جب تمہاری ذہنی حالت کمزور اور بے حد تھکی ہوئی ہوتی ہے یا پھر ضرورت سے زیادہ راحت آمیز اور اثر پذیر ہوتی ہے...... جیسے جب تم سو رہے ہوتے ہو...... تو تمہیں تاریکیوں کے شہنشاہ کے خیالات اور جذبات کی خبر ہو جاتی ہے۔ ہیڈ ماسٹر کا خیال ہے کہ اب ایسا ہونا بالکل صحیح نہیں ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں تمہیں تاریکیوں کے شہنشاہ کے مابین اس جڑے سلسلے کو بند کرنا سکھاؤں......''

ہیری کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔ اس میں سے کوئی بھی چیز اسے صحیح نہیں لگ رہی تھی۔

''لیکن پروفیسر ڈمبل ڈور اس سلسلے کو بند کیوں کروانا چاہتے ہیں؟'' اس نے بے ساختہ پوچھ لیا۔ ''مجھے بھی یہ زیادہ پسند نہیں ہے مگر یہ فائدہ مند ثابت ہوا ہے، ہے نا؟ میرے کہنے کا مطلب ہے کہ...... میں نے سانپ کو مسٹر ویزلی پر حملہ کرتے دیکھا تھا۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو پروفیسر ڈمبل ڈور انہیں شاید نہیں بچا پاتے، ہے نا؟...... سر!''

سنیپ ہیری کو کچھ دیر تک گھورتے رہے۔ وہ اب بھی اپنے چہرے پر انگلی گھما رہے تھے۔ دوبارہ بولتے ہوئے انہوں نے آہستہ آہستہ اور ایک ایک لفظ جدا کر کے ادا کیا جیسے اپنے ہر لفظ کو پوری طرح تول رہے ہوں۔

''ایسا لگتا ہے کہ تاریکیوں کے شہنشاہ کو کچھ عرصہ پہلے تک تمہارے اور ان کے باہمی بندھن کی کوئی خبر نہیں تھی۔ ایسا لگتا ہے کہ اب تک تم ان کے علم میں لائے بغیر ہی ان کے جذبات اور خیالات تک رسائی پا رہے تھے۔ بہر حال، کرسمس سے پہلے جو خواب تم نے

دیکھا تھا......''

''سانپ اور مسٹر ویزلی والا......''

''بیچ میں مت بولو...... پوٹر!'' سنیپ نے زہر خند انداز میں گھورتے ہوئے کہا۔'' جیسا کہ میں کہہ رہا تھا کہ کرسمس سے پہلے تم نے جو خواب دیکھا تھا، وہ تاریکیوں کے شہنشاہ کے خیالات میں اتنی زبردست رسائی ثابت ہوئی......''

''مگر میں تو سانپ کے سر کے اندر موجود تھا، اس کے سر کے اندر تو نہیں تھا......''

''پوٹر! میں نے تم سے کہا کہ بیچ میں مت بولو......کیا تم نے سنا نہیں؟''

مگر ہیری کو پروفیسر سنیپ کے غصے کی قطعاً کوئی پرواہ نہیں تھی کیونکہ بالآخر وہ سارا قضیہ اب اسے سمجھ میں آتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ وہ کرسی پر اتنا کھسک کر آگے ہو چکا تھا کہ اسے معلوم ہی نہیں ہو پایا کہ وہ پوری کرسی چھوڑ کر آخری سرے پر پہنچ چکا تھا، جیسے وہ دوڑنے کیلئے تیار بیٹھا ہو۔

''اگر میں والڈی مورٹ کے خیالوں کو محسوس کر سکتا ہوں تو ایسا کیسے ہو گیا کہ میں نے سانپ کی آنکھوں سے دیکھا......؟''

''تاریکیوں کے شہنشاہ کا نام مت لو......'' سنیپ نے اسے ڈانٹتے ہوئے کہا۔

ایک ڈراؤنا سکوت چھا گیا۔ وہ دونوں تیشہ یادداشت کے دوسرے کنارے سے ایک دوسرے کو غصے بھری نظروں سے گھور کر دیکھتے رہے۔

''پروفیسر ڈمبل ڈور بھی تو اس کا نام لیتے ہیں۔'' ہیری نے آہستگی سے کہا۔

''ڈمبل ڈور نہایت طاقتور جادوگر ہیں......'' سنیپ نے بڑبڑاہٹ سے کہا۔'' وہ اُن کا نام لینے میں محفوظ احساس محسوس کر سکتے ہیں...... باقی لوگوں......'' انہوں نے لاشعوری طور پر اپنے بازو کی کلائی کو سہلایا۔ ہیری جانتا تھا کہ سنیپ کے بازو میں کلائی کے اوپر تاریکی کا نشان کھدا ہوا تھا جسے براہ راست والڈی مورٹ سے منسوب کیا جاتا تھا۔

''میں تو بس یہ جاننا چاہتا تھا کہ ایسا کیونکر ہوا؟'' ہیری نے مؤدب لہجے میں بولنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

''تم سانپ کے سر کے اندر صرف اس لئے گھس پائے تھے کیونکہ اس وقت تاریکیوں کے شہنشاہ بھی وہاں پر موجود تھے۔ وہ اس وقت سانپ پر قابو پائے ہوئے تھے، اس لئے تم نے خواب میں یہ دیکھا کہ تم بھی اس کے سر کے اندر موجود ہو......'' سنیپ نے لفظ چباتے ہوئے کہا۔

''اور وال......ار......اُسے احساس ہو گیا کہ میں بھی وہاں موجود ہوں۔''

''کچھ ایسا ہی لگتا ہے۔'' سنیپ نے سرد لہجے میں کہا۔

''یہ بات آپ کو کیسے معلوم؟'' ہیری نے متعجب لہجے میں پوچھا۔'' یہ پروفیسر ڈمبل ڈور کا اندازہ ہے یا......''

''میں نے تم سے کہا تھا......''سنیپ نے اپنی کرسی پر اکڑ کر بیٹھتے ہوئے کہا اور ان کی آنکھیں تاریکی میں سوراخ جیسی دکھائی دینے لگیں۔''کہا تھا کہ مجھے سر کہو......!''

''جی سر!''ہیری نے درشت لہجے میں کہا۔''مگر آپ کو یہ کیسے معلوم......؟''

''تمہارے لئے اتنا ہی جان لینا کافی ہے کہ ہمیں معلوم ہے۔''سنیپ نے ڈانٹتے ہوئے کہا۔''ضروری بات یہ ہے کہ تاریکیوں کے شہنشاہ کو اب معلوم ہو چکا ہے کہ تم ان کے خیالات اور محسوسات تک رسائی پا لیتے ہو۔انہوں نے یہ نتیجہ بھی اخذ کر لیا ہے کہ یہی بندھن متضاد رُخ میں بھی کام کر سکتا ہے۔یعنی وہ یہ بات سمجھ چکے ہیں کہ تمہارے خیالات اور محسوسات بھی ان تک پہنچ سکتے ہیں......''

''اور وہ مجھ سے کچھ بھی کروانے کی کوشش کر سکتا ہے؟''ہیری نے بے تابی سے پوچھا پھر اگلے لمحے سنیپ کے چہرے کے بگڑتے تاثرات دیکھ کر اسے یاد آ گیا، وہ جلدی سے بولا۔''سر!''

''بالکل......''سنیپ نے سرد لہجے اور لاپروائی سے جواب دیا۔''اسی وجہ سے ہم تمہیں جذب پوشیدی کی تعلیم دے رہے ہیں۔''

سنیپ نے چوغے کی جیب میں سے اپنی چھڑی باہر نکالی جس سے ہیری کے چہرے پر ہیجان پھیل گیا۔مگر سنیپ نے چھڑی صرف اپنے ماتھے سے لگائی اور اس کی نوک اپنے چپچپے بالوں کی جڑوں میں گھسا دی۔جب انہوں نے اسے وہاں سے ہٹایا تو اس کے ساتھ ایک چاندی کی تار جیسا لچکیلا دھاگہ کھنچتا ہوا باہر نکل آیا۔یہ نقرئی دھاگہ اسی وقت ٹوٹا جب چھڑی ان کے ماتھے سے بہت دور ہٹ چکی تھی۔انہوں نے وہ دھاگہ اپنے سامنے رکھے ہوئے تیشہ یادداشت میں گرا دیا۔وہ اس کھوکھلے پتھر کے طاس میں پہلے سے موجود چمکدار مائع محلول میں گر کر چاندی جیسی رنگت سے بدل کر سفید ہو کر جذب ہو گیا۔وہ چمکدار محلول مائع اور گیس کی آمیزش جیسا دکھائی دے رہا تھا۔سنیپ نے چھڑی کو دوبارہ اپنے بالوں کی جڑوں میں لگایا اور ایک اور نقرئی دھاگہ باہر کھینچ کر تیشہ یادداشت میں گرایا۔پھر انہوں نے یہی عمل تیسری بار کیا۔ہیری خاموشی سے بیٹھا یہ تماشہ دیکھتا رہا، انہوں نے اپنے اس طرزِ عمل کی کوئی وضاحت کئے بغیر محتاط انداز میں تیشہ یادداشت اُٹھایا اور دور والی الماری میں احتیاط سے رکھ دیا۔پھر وہ اپنی چھڑی کو اپنے سینے کے سامنے تانتے ہوئے ہیری کے مدمقابل پہنچ گئے۔

''پوٹر! اُٹھ کر کھڑے ہو جاؤ اور اپنی چھڑی باہر نکال لو......''

ہیری گھبرا کر کھڑا ہو گیا۔وہ ایک دوسرے کے مدمقابل موجود تھے اور ان کے درمیان صرف میز موجود تھی۔

''تم مجھے نہتا کرنے والے جادوئی کلمے کا استعمال کرو یا پھر کسی دوسرے طریقے سے اپنا دفاع کرنے والے جادوئی کلمے کا بھی استعمال کر سکتے ہو......''سنیپ نے آہستگی سے کہا۔

ہیری نے سنیپ کی چھڑی کو خوفزدہ نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔''مگر آپ کیا کرنے والے ہیں؟''

''میں تمہارے دماغ کے اندر رسائی پانے کی کوشش کروں گا۔''سنیپ نے دھیمی آواز میں کہا۔''اب دیکھتے ہیں کہ تم اس کے

خلاف کتنی مزاحمت کا مظاہرہ کر سکتے ہو؟ میں نے سنا ہے کہ تم نے جبر کٹ وار کا سامنا نہایت جرأت اور حوصلہ مندی سے کیا تھا۔ جذب پوشیدی میں بھی اسی طرح کی قوت کی ضرورت درپیش ہوتی ہے......خود کو تیار کر لو...... ابھی ...... خفیہ رسائی پر مزاحمت کیلئے...... انکشافتم!''

اس سے پہلے کہ ہیری خود کو صورت حال نمٹنے کیلئے تیار کر پاتا اور مزاحمتی قوت کو بروئے کار لاتا، اسے محسوس ہوا کہ سنیپ نے اس پر جادوئی وار کر دیا تھا۔۔ دفتر اس کی آنکھوں کے سامنے ہوا میں تیرنے لگا اور پھر اوجھل ہو گیا۔ اس کے ذہن میں بھولی بھٹکی یادیں کسی فلم کی مانند دھڑ دھڑاتی ہوئی نمودار ہونے لگیں، جس میں اردگرد کے شوخ منظر نے اس کی بصارت چھین لی تھی۔

'وہ پانچ سال کی عمر میں ڈڈلی کو نئی سرخ سائیکل کی سواری کرتے ہوئے دیکھ رہا تھا اور اس کا دل حسد کے مارے سلگ رہا تھا...... وہ نو سال کا تھا اور سپر نامی بلڈاگ کتا اس کے تعاقب میں دوڑ رہا تھا، وہ ایک درخت پر چڑھ گیا جبکہ ڈرسلی گھرانے کے افراد نیچے صحن میں کھڑے ہو کر اس پر ہنس رہے تھے...... وہ بولتی ٹوپی کے نیچے سٹول پر بیٹھا ہوا تھا اور وہ اس سے کہہ رہی تھی کہ اسے سلے درن فریق میں بھیجنا اچھا رہے گا...... ہرمائنی ہسپتال میں لیٹی ہوئی تھی اس کا چہرہ موٹے سیاہ بالوں سے ڈھکا ہوا دکھائی دے رہا تھا......سورُوح کیچڑ کالی جھیل کے پاس اس کی طرف بڑھ رہے تھے...... چو چینگ آکاس بیل کے نیچے اس کے قریب آرہی تھی......'

جب چو چینگ کی یاد زیادہ قریب آئی تو ہیری کے دماغ کے اندر ایک آواز گونجی۔ 'نہیں! تم اسے نہیں دیکھو گے، تم اسے نہیں دیکھو گے، یہ نہایت نجی معاملہ ہے......'

پھر اسے اپنے گھٹنے میں شدید ٹیسیں اُٹھتی ہوئی محسوس ہوئیں اور سنیپ کا دفتر دوبارہ دکھائی دینے لگا۔ اسے احساس ہوا کہ وہ فرش پر گر گیا تھا۔ اس کا ایک گھٹنا سنیپ کی میز کے پائے سے ٹکرا گیا تھا۔ اس نے نظر اُٹھا کر سنیپ کی طرف دیکھا جن کی چھڑی اب نیچے جھک گئی تھی اور وہ اس وقت اپنی کلائی مسل رہے تھے۔ وہاں جلنے کا نشان پڑ چکا تھا۔

''کیا تم ڈنک مارنے والا جادوئی کلمہ پڑھنا چاہتے تھے؟'' سنیپ نے آہستگی سے پوچھا۔

''نہیں......'' ہیری نے تلخی سے کہا اور فرش سے اُٹھنے لگا۔

''مجھے بھی یہی محسوس ہوا تھا۔'' سنیپ نے کہا اور اسے غور سے دیکھا۔ ''تم نے مجھے بہت زیادہ گہرائی تک گھسنے دیا۔ تم اپنی مزاحمت کھو بیٹھے تھے......''

''کیا آپ نے وہ ہر چیز دیکھی جو میں نے دیکھی تھی؟'' ہیری نے پوچھا۔ یہ سچ تھا کہ وہ اس سوال کا جواب بالکل سننا نہیں چاہتا تھا۔

''بالکل! ان چیزوں کی جھلک دیکھی......وہ کتا کس کا تھا؟'' سنیپ نے ہونٹ سکوڑ کر کہا۔

''وہ میری مارج آنٹی کا تھا......'' ہیری نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس وقت اس کے دل میں سنیپ کیلئے گہری نفرت کا طوفان

موجزن تھا۔

’’ہونہہ...... پہلی کوشش کے لحاظ سے یہ کچھ زیادہ برا نہیں تھا‘‘ سنیپ اپنی چھڑی ایک بار پھر اوپر اُٹھاتے ہوئے کہا۔ ’’تم نے بالآخر مجھے روکنے میں کامیابی پالی تھی حالانکہ تم نے چیخنے میں وقت اور اپنی قوت کو بری طرح ضائع کیا تھا۔ تمہیں اپنا دھیان یکسو کرنا ہوگا۔ اپنے دل و دماغ کو ایک نقطے پر مرتکز کرو...... تمہیں چھڑی کے استعمال کی ضرورت نہیں پڑے گی۔‘‘

’’میں کوشش کررہا ہوں......‘‘ ہیری نے غصے سے کہا۔ ’’لیکن آپ مجھے یہ نہیں بتارہے ہیں کہ یہ کام کیسے کرتا ہے؟‘‘

’’ذرا تہذیب سے بولو، پوٹر!‘‘ سنیپ نے خطرناک لہجے میں غراتے ہوئے کہا۔ ’’اب میں چاہتا ہوں کہ تم اپنی آنکھیں بند کر لو......‘‘

ہیری نے انہیں حقارت بھری نظروں سے دیکھا اور پھر اپنی آنکھیں بند کرلیں۔ ویسے اسے یہ طریقہ کار اچھا نہیں لگا تھا کہ جب سنیپ اس کے سامنے چھڑی تان کر کھڑے ہوں تو وہ اپنی آنکھیں بند کرلے......

’’اپنے دماغ کو خالی کرلو، پوٹر!‘‘ سنیپ کی سرد آواز سنائی دی۔ ’’تمام محسوسات کو خود سے الگ کر کے خود کو پُرسکون کرو......‘‘

مگر ہیری کے دل و دماغ پر اُن سے نفرت اور غصے کی گرفت اتنی زیادہ تھی کہ ناراضگی کا بہاؤ کسی سیلاب کی طرح بہہ رہا تھا۔ اس غصیلے غبار کو نکل جانے دو؟ یہ تو اتنا ہی دشوار تھا جتنا کہ پیروں کو بدن سے الگ کردینا......

’’تم یہ کام نہیں کررہے ہو پوٹر!...... تمہیں اس سے زیادہ نظم و ضبط کی ضرورت پڑے گی...... اب اپنا دھیان مرتکز کرو......‘‘

ہیری نے اپنا دماغ خالی کرنے کی کوشش کی اور یہ کوشش کی کہ وہ کچھ نہ سوچ پائے، کچھ بھی یاد نہ کرے اور کسی کیفیت کو محسوس نہ کرے......

’’چلو ایک بار پھر کوشش کرتے ہیں...... تین کی گنتی پر...... ایک دو تین...... انکشافتم!......‘‘

اس کے سامنے ایک بڑا سیاہ ڈریگن دھاڑ رہا تھا...... اس کے ممی ڈیڈی ایک جادوئی آئینے میں سے اس کی طرف دیکھ کر ہاتھ ہلا رہے تھے...... سیڈرک ڈیگوری اپنی بے جان آنکھوں سے اسے گھورتا ہوا زمین بوس ہوتا جارہا تھا......

’’نہیں...... ہی ہی ہی...... نہیں‘‘

ہیری دوبارہ گھٹنے کے بل فرش پر جا گرا۔ اس کا چہرہ اس کے ہاتھوں میں چھپا ہوا تھا۔ اس کا سر شدید درد کرنے لگا جیسے کسی نے اس کی کھوپڑی کو پھاڑ ڈالنے کی کوشش کی ہو......

’’کھڑے ہو جاؤ، پوٹر!‘‘ سنیپ نے تیکھی آواز میں کہا۔ ’’کھڑے ہو جاؤ...... تم مزاحمت کی کوشش ہی نہیں کررہے ہو۔ تم رتی بھر بھی کوشش نہیں کررہے ہو...... تم مجھے ان یادوں تک بھی رسائی پانے کا موقع فراہم کررہے ہو جن سے تم انتہائی خوفزدہ ہو...... تم خود اپنے ہاتھوں سے مجھے اپنی کمزوریاں سونپ رہے ہو۔‘‘

ہیری ایک بار پھر اُٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا جیسے اس نے ابھی ابھی حقیقت میں سیڈرک کو اس سنسان قبرستان میں مرتے ہوئے دیکھا ہو۔ سنیپ پہلے کی بہ نسبت اب کچھ زیادہ ہی ناراض دکھائی دے رہے تھے مگر ان کی شدت ہیری کے مقابلے میں کم ہی تھی۔

''میں......کوشش......کر......رہا......ہوں!'' وہ دانت بھینچ کر بولا۔

''میں نے تم سے کہا تھا کہ تم محسوسات کو اپنے دماغ سے پوری طرح نکال دینا......''

''دیکھئے! مجھے ایسا کرنے میں ابھی کافی دشواری ہو رہی ہے۔'' ہیری غراتے ہوئے بولا۔

''پھر تو تم تاریکیوں کے شہنشاہ کیلئے آسان شکار ثابت ہو گے!'' سنیپ نے وحشی انداز میں بپھرتے ہوئے کہا۔ ''جو احمق لوگ دل کو کھلی آستین میں لے کر چلتے ہیں، جو اپنے جذبات کی رو میں بہہ کر اپنے احساسات پر قابو نہیں رکھ سکتے، جو دکھ بھری یادوں میں ڈوبے رہتے ہیں اور بہت جلدی یاسیت کا شکار ہو جاتے ہیں......آسان الفاظ میں جو لوگ کمزور واقع ہوتے ہیں، وہ ان کی بھرپور قوتوں کا مقابلہ ہرگز نہیں کر سکتے......وہ تمہارے دماغ میں بڑی آسانی سے رسائی پا لیں گے پوٹر! اور اُن کیلئے دخل اندازی کرنا بھی مشکل نہیں ہو گا......''

''میں کمزور نہیں ہوں......'' ہیری آہستگی سے بولا۔ اب وہ اتنا طیش میں آ چکا تھا کہ سنیپ پر بس حملہ کرنا چاہتا تھا۔

''تو پھر اسے ثابت کر کے دکھاؤ!'' سنیپ نے لفظ چباتے ہوئے کہا۔ ''خود پر فتح پا کر دکھاؤ۔ اپنے غصے پر قابو رکھو......اپنے دماغ کو حاضر کرو......ہم دوبارہ کوشش کرتے ہیں......تیار ہو جاؤ ابھی......انکشافتم!''

'وہ ورنن انکل کو لیٹر بکس بند کرتے ہوئے دیکھ رہا تھا......سوروح کھچڑ جھیل کے دوسرے کنارے سے اُڑتے ہوئے اس کی طرف آ رہے تھے......وہ کھڑکیوں کے بغیر ایک تنگ راہداری میں مسٹر ویزلی کے ساتھ بھاگتا ہوا جا رہا تھا......وہ لوگ کونے کے سیاہ دروازے کے قریب پہنچ رہے تھے......ہیری کو محسوس ہوا کہ انہیں اسی دروازے کے اندر ہی جانا ہو گا......مگر مسٹر ویزلی اسے بائیں طرف لے گئے......پتھر کی سیڑھیوں سے نیچے......'

''مجھے معلوم ہو گیا ہے......مجھے معلوم ہو گیا ہے......''

وہ ایک بار پھر سنیپ کے دفتر میں فرش پر گھٹنے کے گر چکا تھا۔ اس کا نشان اب بری طرح درد کرنے لگا تھا۔ مگر ابھی ابھی اس کے منہ سے فاتحانہ انداز میں جملے پھسل گئے تھے۔ اس نے دوبارہ کھڑے ہو کر سنیپ کو اپنی طرف گھورتے ہوئے پایا۔ ان کی چھڑی بدستور اُٹھی ہوئی تھی، جیسے اس بار وہ ہیری کو زیر کرتے ہوئے بیچ میں ہی اپنا جادوئی کلمہ بھول بیٹھے ہوں۔

''پوٹر! کیا ہوا تھا؟'' انہوں نے ہیری کو غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''میں نے دیکھا......مجھے یاد آیا......'' ہیری نے ہانپتے ہوئے کہا۔ ''مجھے ابھی ابھی احساس ہوا......''

''کیسا احساس ہوا؟'' سنیپ نے تیکھی آواز میں پوچھا۔

ہیری نے فوری طور پر کوئی جواب نہیں دیا۔ اس نے اپنا سر مسلتے ہوئے اِس اچانک ہونے والے احساس سے خوشی محسوس کر رہا تھا......

وہ بند دروازے پر اچانک ختم ہونے والے ادھورے منظر کو اور خود کو بغیر کھڑکیوں کی راہداریوں میں بھٹکتے ہوئے کئی مہینوں سے خواب میں دیکھتا چلا آ رہا تھا اور اسے اب تک ایک بار بھی یہ محسوس نہیں ہو پایا تھا کہ ایسی کوئی جگہ واقعی کہیں موجود تھی۔ بہرحال، اپنی یاد میں دوبارہ جھانکنے کے بعد اسے یہ معلوم ہو گیا تھا کہ وہ محکمے کی اس زریں راہداری کو ہی اپنے خوابوں میں دیکھتا رہا تھا جس میں وہ مسٹر ویزلی کے ساتھ اپنی سماعت کیلئے عدالت کی طرف جاتے ہوئے بارہ اگست کو دوڑ لگا رہا تھا۔ یہ شعبہ اسراریات جادو کی طرف جانے والی راہداری تھی......اور جب والڈی مورٹ کے سانپ نے مسٹر ویزلی کو ڈس لیا تھا تو وہ اسی دروازے کے قریب موجود تھے۔

اس نے سنیپ کی طرف غور سے دیکھا۔

''شعبہ اسراریات جادو میں کیا ہے؟''

''تم نے کیا پوچھا......؟'' سنیپ نے آہستگی سے کہا۔ ہیری کو یہ دیکھ کر بہت راحت ملی کہ سنیپ کا چہرہ کسی قدر پریشان دکھائی دینے لگا تھا۔

''میں نے پوچھا کہ شعبہ اسراریات میں کیا ہے......سر؟'' ہیری نے دہراتے ہوئے کہا۔

''کیوں؟......'' سنیپ نے آہستگی سے پوچھا۔ ''تم یہ کیوں پوچھ رہے ہو؟''

''کیونکہ جس راہداری کو میں نے ابھی ابھی دیکھا تھا......'' ہیری نے ان کے چہرے پر نظریں گاڑتے ہوئے جواب دیا۔ ''میں گذشتہ کئی مہینوں سے وہاں خود کو خوابوں میں بھٹکتے ہوئے دیکھ رہا ہوں......مگر میں نے ابھی ابھی اسے پہچان لیا...... یہ راہداری شعبہ اسراریات جادو کی طرف جاتی ہے......اور مجھے محسوس ہوتا ہے کہ والڈی مورٹ اس میں سے کوئی چیز نکالنا چاہتا ہے۔''

''میں نے تم سے کہا تھا کہ تم تاریکیوں کے شہنشاہ کا نام مت لیا کرو......''

وہ دونوں ایک دوسرے کو غصیلی نگاہوں سے گھورتے رہے۔ ہیری کے نشان میں دوبارہ درد کی ٹیسیں اُٹھنے لگی تھیں مگر اسے اس کی پرواہ نہیں تھی۔ سنیپ کافی مضطرب دکھائی دے رہے تھے مگر جب وہ دوبارہ گویا ہوئے تو پرسکون اور لاتعلق دکھائی دینے کی کوشش کر رہے تھے۔

''شعبہ اسراریات جادو میں بہت ساری چیزیں ہیں، پوٹر!'' انہوں نے کہا۔ ''ان میں سے چند ایک کو ہی تم سمجھ پاؤ گے اور ان میں کوئی بھی تمہارے ڈھنگ کی نہیں ہے۔ میری بات سمجھ میں آ گئی......''

''ہاں......'' ہیری نے اب بھی اپنے دُکھتے ہوئے نشان کو سہلاتے ہوئے کہا جواب کچھ زیادہ ہی درد کرنے لگا تھا۔

''میں چاہتا ہوں کہ تم بدھ والے دن کو اسی وقت دوبارہ آؤ...... ہم اپنی تعلیم کا سلسلہ دوبارہ جوڑیں گے۔'' سنیپ نے سرد لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔'' ہیری نے کہا۔ وہ اب سنیپ کے دفتر سے باہر نکلنے اور ان دونوں کے پاس جانے کیلئے بے تاب ہو رہا تھا۔

''تمہیں ہر رات کو سونے سے پہلے اپنے ذہن کو تمام محسوسات سے خالی کرنا ہوگا، اپنے دل و دماغ کو پرسکون رکھنا اور وسوسوں سے خود کو بچانا ہے، سمجھ گئے؟''

''جی ہاں!'' ہیری نے کہا جو ان کی بات سن ہی نہیں رہا تھا۔

''اور یہ بات یاد رکھنا پوٹر!...... اگر تم نے یہ ساری باتیں نہ مانیں اور میری ہدایات پر عمل نہ کیا تو مجھے بآسانی معلوم ہو جائے گا......''

''ٹھیک ہے......'' ہیری نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس نے اپنا بستہ اُٹھا کر کندھے پر ڈالا اور تیزی سے دفتر کے دروازے کی طرف لپکا۔ دروازہ کھولتے ہوئے اس نے سنیپ کی طرف پلٹ کر دیکھا جو اب اس کی طرف پیٹھ کئے کھڑے تھے اور اپنی چھڑی کی نوک سے تیشہ یادداشت سے یادوں کے نقرئی دھاگے نکال کر واپس اپنے سر میں ڈال رہے تھے۔ ہیری کوئی سوال جواب کئے بغیر وہاں سے باہر نکل آیا اور اپنے عقب میں دروازے کو محتاط انداز میں بند کر دیا۔ اس کا نشان اب بھی درد کے مارے دھڑک رہا تھا۔

ہیری کو رون اور ہرمائنی لائبریری میں مل گئے جہاں وہ امبریج کا دیا ہوا ہوم ورک پورا کرنے میں مصروف تھے۔ وہاں موجود قریباً سب طلباء و طالبات پانچویں سال کے ہی تھے جو قریبی لالٹین کی روشنی میں پڑھائی کرنے میں مشغول تھے۔ ان کی ناک کتابوں کے اوراق سے لگی ہوئی تھی اور سامنے پھیلائے چرمئی کاغذوں پر قلمیں سرپٹ گھسٹ رہی تھیں۔ پردے لگی کھڑکیوں کے باہر آسمان دھیرے دھیرے سفید ہوتا جا رہا تھا۔ صرف میڈم پینس کے جوتوں کی چوں چوں کرتی ہوئی آواز سنائی دے رہی تھی جو طلباء کے اردگرد خطرناک انداز میں منڈلا رہی تھیں اور اپنی قیمتی کتابیں چھونے والوں کو ان کی گردن کے عقب سے جھانکتی تھیں۔

ہیری کی کپکپی چھوٹ گئی تھی۔ اس کا نشان اب بھی درد کئے جا رہا تھا۔ اسے یوں محسوس ہونے لگا جیسے اسے بخار چڑھ رہا ہو۔ جب وہ رون اور ہرمائنی کے سامنے بیٹھ گیا تو اس نے سامنے والی کھڑکی کے شیشے میں اپنا عکس دیکھا۔ اس کا چہرہ بہت سفید ہو چکا تھا اور اس کا نشان پہلے سے زیادہ واضح دکھائی دے رہا تھا۔

''کیسا رہا......؟'' ہرمائنی نے سرگوشی نما لہجے میں پوچھا اور پھر تھوڑی متفکر دکھائی دینے لگی۔ ''تم ٹھیک تو ہو ہیری؟''

''ہاں!...... میں ٹھیک ہوں...... شاید معلوم نہیں!'' ہیری نے بے چینی سے کہا اور آہیں بھرنے لگا کیونکہ ایک بار پھر اس کے نشان میں دھڑکنے کا احساس ہو رہا تھا اور درد اسے نڈھال کئے جا رہا تھا۔ ''سنو! مجھے ابھی ابھی ایک بات معلوم ہوئی ہے......'' اس نے انہیں وہ سب بتا دیا جو اس نے کچھ دیر پہلے دیکھا تھا اور یہ بھی بتا دیا کہ وہ کس نتیجے پر پہنچا تھا۔

''اس کا مطلب ہے کہ تم یہ کہہ رہے ہو......'' رون نے سرگوشی نما لہجے میں کہا جب میڈم پینس ان کے قریب سے چوں چوں کرتی ہوئی دور گئیں۔ ''کہ وہ ہتھیار...... یا وہ چیز جس کے پیچھے تم جانتے ہو کون؟ اپنی پوری قوت استعمال کر رہا ہے...... جادوئی محکمے میں چھپا ہوا ہے......''

''بالکل......شعبہ اسراریات جادو میں......اسے وہاں ہی ہونا چاہئے۔ جب تمہارے ڈیڈی عدالتی سماعت کیلئے مجھے وہاں لے جا رہے تھے تو میں نے وہ دروازہ اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا اور یہ یقینی طور پر وہی دروازہ ہے جس کی حفاظت کرتے ہوئے انہیں سانپ نے ڈس لیا تھا۔'' ہیری نے وضاحت کرتے ہوئے انہیں بتایا۔

ہرمائنی نے ایک طویل دھیمی آہ بھری اور بولی۔ ''تم صحیح ہو......''

''کیا صحیح ہے......؟'' رون نے تھوڑا اکھڑتے ہوئے پوچھا۔

''رون اس کے بارے میں دھیان دو......سٹرگس پوڈمور جادوئی محکمے میں ایک دروازے کے اندر داخل ہونے کی کوشش کرتے ہوئے گرفتار ہوا تھا...... یہ یقیناً وہی دروازہ ہوگا۔ اتنی ساری خبریں محض اتفاق نہیں ہو سکتیں......'' ہرمائنی نے جلدی جلدی اپنی بات مکمل کرتے ہوئے کہا۔

''مگر یہ کیا بات ہوئی کہ سٹرگس ہماری جانب ہونے کے باوجود اس دروازے کے اندر گھسنے کی کوشش کر رہا تھا؟...... بات کچھ سمجھ میں نہیں آئی!'' رون نے بے یقینی سے کہا۔

''میں نہیں جانتی!'' ہرمائنی نے جواب دیا۔ ''مگر یہ بات تھوڑی عجیب سی ہے۔''

''شعبہ اسراریات جادو میں کیا ہو سکتا ہے؟'' ہیری خود کلامی میں بڑبڑایا۔ ''کیا تمہارے ڈیڈی نے اس کے بارے میں کبھی کوئی ذکر کیا ہو؟''

''میں تو بس صرف اتنا ہی جانتا ہوں کہ وہاں پر کام کرنے والے جادوگروں کو 'گونگا' کہا جاتا ہے۔'' رون نے تیوریاں چڑھاتے ہوئے بتایا۔ ''کوئی بھی دراصل یہ نہیں جانتا ہے کہ وہ وہاں کیا کرتے ہیں؟ یہ ہتھیار رکھنے کیلئے کافی عجیب جگہ ہے......''

''یہ کوئی عجیب جگہ بالکل نہیں ہے۔'' ہرمائنی نے جلدی سے کہا۔ ''یہ تو ایک طرح کی پوشیدہ یا غیبی جگہ ہے۔ میرا خیال ہے کہ محکمہ وہاں کوئی نہایت خفیہ چیز تشکیل دے رہا ہوگا...... ہیری! تم ٹھیک تو ہو؟''

ہیری نے اسی وقت اپنا دایاں ہاتھ ماتھے پر رکھ کر اس طرح دبا رہا تھا جیسے وہ کسی چیز کو باہر نکلنے سے روکنے کی کوشش کر رہا ہو۔

''ممکن ہے......ممکن ہے کہ مجھے جذب پوشیدی کی پڑھائی زیادہ راس نہ آئی ہو۔'' اس نے اپنے لرزتے ہوئے ہاتھ کو نیچے کرتے ہوئے کہا۔

''میرا خیال ہے کہ اگر کسی کے دماغ پر بار بار حملہ کیا جائے تو وہ اپنی جگہ پر ہل کر رہ جاتا ہوگا۔ دیکھو! اب ہمیں ہال میں چلنا

چاہئے۔ہمیں وہاں تھوڑا زیادہ آرام محسوس ہوگا۔'' ہرمائنی نے اپنا فلسفہ بگھارتے ہوئے کہا۔ وہ اس کی بات سے کسی حد تک متفق دکھائی دیتی تھی۔

مگر یہ سچ تھا کہ گری فنڈر ہال میں تو قہقہوں اور جوش وخروش کا ہنگامہ برپا تھا۔سکون اور آرام نام کی کوئی چیز وہاں میسر نہیں تھی۔ فریڈ اور جارج وہاں اپنی جوک شاپ کی نئی نویلی چیز کی نمائش کر رہے تھے۔

''سرکٹی ٹوپی!'' جارج نے جوشیلے انداز میں چیختے ہوئے کہا جب فریڈ نے طلباء کو ایک نوکیلی جادوئی ٹوپی دکھائی جو ملائم گلابی پروں سے سجی ہوئی تھی۔''قیمت صرف دو گیلن!......سب لوگ فریڈ کو دیکھو ابھی......''

فریڈ نے مسکراتے ہوئے سرکٹی ٹوپی اپنے سر پر پہن لی۔ایک ہی پل کیلئے وہ عجیب خوفناک کارٹون دکھائی دینے لگا۔اس کا سر اور ٹوپی دونوں ہی غائب ہو چکے تھے۔سرکٹا دھڑ سب کو سامنے دکھائی دے رہا تھا۔کئی لڑکیوں کے منہ سے بے ساختہ چیخیں نکل گئیں مگر زیادہ تر طلباء ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہونے لگے۔

''اور یہ سلسلہ ختم!'' جارج نے خوشی سے چہکتے ہوئے کہا۔فریڈ کا ہاتھ اپنے کندھے سے اوپر اُٹھا اور ایک پل کیلئے اس نے ہوا میں کچھ ٹٹولا۔پھر جونہی وہاں سے گلابی پروں والی ٹوپی ہٹ کر اس کے ہاتھوں میں آئی تو اس کا سر اور ٹوپی دونوں سب کو دکھائی دینے لگے۔وہ پہلے جیسا ہو چکا تھا۔ہرمائنی نے اپنے ہوم ورک سے نظریں اُٹھا کر فریڈ اور جارج کی طرف غور سے دیکھا۔

''یہ ٹوپی کیسے کام کرتی ہوگی؟ میرے کہنے کا مطلب ہے کہ یہ تو واضح ہے کہ یہ کسی طرح کا غیبی جادو ہے مگر یہ بہت عیارانہ ہے، اگر غیبی جادوئی کلمے کی حدود کے میدان کو وسیع کرتے ہوئے اس کی سرحدوں سے دور تک پھیلا دیا جائے......میرا خیال ہے کہ یہ جادوئی حصار زیادہ دیر تک برقرار نہیں رہ پائے گا......''

ہیری نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔اس کی طبیعت اتھل پتھل سی ہو رہی تھی۔اس نے جن کتابوں کو ابھی ابھی اپنے بستے سے باہر نکالا تھا،انہیں واپس ٹھونستے ہوئے بولا۔''میں اسے کل کرلوں گا......''

''ٹھیک ہے! تو پھر اس بات کو اپنے ہوم ورک پلانر میں لکھ لو تاکہ تم یہ بات بھول نہ جاؤ۔'' ہرمائنی نے دلچسپی لیتے ہوئے کہا۔

ہیری اور رون نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا پھر ہیری نے اپنے بستے میں سے ہوم ورک پلانر باہر نکالا اور جب اس نے اس میں امبریج کے ہوم ورک کی تفصیل لکھی اور یہ جملہ شامل کیا کہ میں اسے کل پورا کروں گا تو پلانر نے اسے بری طرح جھڑک دیا۔

''اسے کل کیلئے مت چھوڑو،احمق لڑکے!''

ہرمائنی اس کی طرف شرارتی نظروں سے دیکھ کر آہستگی سے مسکرا دی۔

''میں سونے جا رہا ہوں۔'' ہیری نے ہوم ورک پلانر کو واپس بستے میں ڈالتے ہوئے کہا۔وہ اب سوچ رہا تھا کہ پہلی ہی فرصت میں موقع پاتے ہی وہ اس خبیث پلانر کو آتشدان کی آگ میں جھونک دے گا......

ہال سے گزر کر سیڑھیوں تک جاتے ہوئے جارج نے اسے گھیرنے کی کوشش کی ، جس سے وہ بمشکل بچ پایا۔ وہ اس کے سر پر سرکٹی ٹوپی پہنانے کی کوشش کر رہا تھا۔ پھر وہ لڑکوں کے کمرے کی طرف جانے والی سیڑھیوں کی سرد اور پرسکون فضا میں پہنچ گیا۔ اس کا جی دوبارہ بالکل اسی طرح متلانے لگا جیسے اس رات کو متلایا تھا جب اس نے سانپ کا خواب دیکھا تھا مگر اس نے قیاس کیا کہ کچھ دیر بستر پر لیٹنے کے بعد اس کا جی بہل جائے گا۔

اس نے اپنے کمرے کا دروازہ کھولا۔ ابھی اس نے اندر ایک قدم ہی رکھا تھا کہ اسی وقت اس کے نشان میں اتنا شدید درد اُٹھا جیسے کسی نے اس کے سر کے بالائی حصے کو دو ٹکڑوں میں منقسم کر ڈالا ہو۔ وہ درد کی شدت سے دوہرا ہو کر رہ گیا۔ انہیں بالکل معلوم نہیں تھا کہ وہ کہاں تھا؟ وہ کھڑا تھا یا پھر لیٹا ہوا تھا، اسے تو اپنا نام تک یاد نہیں تھا......

اس کے کانوں میں دیوانوں جیسی ہنسی گونج رہی تھی...... وہ آج جتنا خوش تھا، اتنا پہلے کبھی نہیں ہوا تھا...... شادمانی، وجد آفرین، فاتحانہ احساس...... ایک نہایت حیرت انگیز واقعہ رونما ہو چکا تھا...... اس کی توقع سے کہیں زیادہ حیرت انگیز!

''ہیری...... ہیری......''

کسی نے اس کے منہ پر زوردار تھپڑ رسید کیا تھا۔ دیوانگی کی سرشاری اور ہنسی میں تیز جلن کی تکلیف مل گئی تھی۔ پھر خوشی کی کیفیت اس سے دور ہٹنے لگی۔ آہستہ آہستہ خوشی کا احساس ماند پڑتا جا رہا تھا اور جنونی ہنسی ابھی بھی گونج رہی تھی۔

اس نے اپنی آنکھیں کھولیں اور ایسا کرنے کے بعد اسے احساس ہوا کہ وہ وحشیانہ ہنسی اس کے اپنے منہ سے ہی نکل رہی تھی۔ جونہی اسے اس بات کا احساس ہوا تو ہنسی یکلخت تھم گئی۔ ہیری فرش پر گرا ہوا بری طرح ہانپ رہا تھا۔ اور خالی نظروں سے چھت کو گھورتا رہا۔ اس کے ماتھے کا نشان شدید درد کی گرفت میں تھا اور بری طرح جل رہا تھا۔ رون نہایت پریشانی کے عالم میں اس کے اوپر جھکا ہوا تھا۔

''ہیری! کیا ہوا......؟'' اس نے جلدی سے پوچھا۔

''معلوم نہیں......'' ہیری نے ہانپتے ہوئے جواب دیا۔ وہ فرش سے اُٹھ کر بیٹھ گیا۔ ''وہ واقعی خوش ہے...... بے حد خوش......''

''تم جانتے ہو کون؟''

''کوئی نہایت خوشگوار واقعہ ہوا ہے۔'' ہیری نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ اتنی بری طرح کانپ رہا تھا جتنا مسٹر ویزلی پر سانپ کے حملے کو دیکھنے کے بعد کانپ رہا تھا اور اس کا جی شدت سے متلا رہا تھا، وہ قے کرنا چاہتا تھا۔ ''کوئی ایسا واقعہ رونما ہو چکا ہے جس کا اُسے قرار واقعی انتظار تھا......''

یہ الفاظ بالکل اسی طرح اس کے منہ سے برآمد ہوئے جیسے کیوڈچ کے کپڑے بدلنے والے کمرے میں ہوئے تھے۔ اسے محسوس ہوا کہ جیسے اس کے منہ سے کوئی اجنبی باتیں کر رہا ہو مگر وہ جانتا تھا کہ یہ حقیقت تھی۔ اس نے بیٹھے بیٹھے گہری سانسیں لیں اور اپنی اس

خواہش کو بمشکل دبایا تا کہ وہ رون پر تے نہیں کرے گا۔اسے یہ دیکھ کر بھی بڑا اطمینان ملا کہ ڈین اور سمیس بھی اس وقت اس کی حالت دیکھنے کیلئے کمرے میں موجود نہیں تھے۔

''ہرمائنی نے مجھے کہا تھا کہ میں پیچھے جا کر تمہیں دیکھ لوں!'' رون نے دھیمی آواز میں کہا اور ہیری کو سہارا دے کر اُٹھایا۔''اس نے کہا تھا کہ تمہاری ذہنی حالت اس وقت نہایت کمزور ہو رہی ہوگی کیونکہ سنیپ تمہارے ذہن کے ساتھ چھیڑ خانی کر رہے تھے......پھر بھی مجھے لگتا ہے کہ آگ جلا کر اس سے راحت ملے گی ہے نا؟''

اس نے ہیری کی طرف امید بھری نظروں سے دیکھا اور پلنگ تک جانے میں اس کی مدد کی۔ ہیری نے بغیر کسی یقین کے سر اثبات میں ہلایا اور پھر اپنے تکیے پر گر گیا۔اس شام کو بار بار گرنے کے باعث اس کا پورا وجود درد سے اینٹھ رہا تھا اور ماتھے کے نشان میں ٹیسیں چل رہی تھیں۔ وہ یہ احساس کئے بغیر نہ رہ پایا کہ جذب پوشیدی کے پہلے دن کی مشقوں کے بعد اس کی ذہنی قوت مضبوط ہونے کے بجائے پہلے سے زیادہ کمزور پڑ گئی تھی پھر وہ دہشت کے عالم میں یہ سوچنے لگا کہ آخر ایسا کیا رونما ہوا تھا کہ لارڈ والڈی مورٹ چودہ سال بعد انتہائی خوشی سے جھوم اُٹھا تھا؟

☆☆☆☆

پچیسواں باب

# خلیج میں بھونرا

اگلی صبح ہی ہیری کو اپنے سوال کا جواب مل گیا تھا۔ ناشتے کے وقت گری فنڈر کی میز پر جب ہر مائنی نے اپنے روزنامہ جادوگر کو کھول کر اس کے پہلے صفحے پر نظر ڈالی تو اس کی بے ساختہ چیخ نکل گئی، جسے سن کر ارد گرد بیٹھے کئی طلباء نے تیوریاں چڑھا کر اس کی طرف گھورا۔

''کیا ہوا......؟'' ہیری اور رون نے چونک کر ایک ساتھ پوچھا۔

جواب میں اُس نے اخبار میز پر پوری طرح پھیلا دیا، جس میں دس بڑی بلیک اینڈ وائٹ تصویریں نمایاں دکھائی دے رہی تھیں۔ پورا صفحہ انہی سے بھرا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ ہر مائنی کی انگلی اُٹھی ہوئی ان کی طرف اشارہ کر رہی تھی۔ ان تصویروں میں نو جادوگر اور ایک جادوگرنی دکھائی دے رہے تھے۔ تصویروں میں کچھ جادوگر طنزیہ انداز میں مسکرا رہے تھے۔ کچھ تکبر بھرے انداز میں فریم پر اپنی انگلیاں ٹھونکتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ ہر تصویر کے نیچے جادوگر کا نام اور جرم کی تفصیل لکھی ہوئی تھی جس کے لئے انہیں اژقبان کے زندان خانے میں بھیجا گیا تھا۔

انتونین ڈولوہاف۔ اس نام کے اوپر ایک طویل قامت، خمدار ناک اور زرد چہرے والے جادوگر کی تصویر تھی جو ناک بھوں چڑھائے ہیری کی طرف دیکھ رہا تھا۔ اس کے نیچے لکھا تھا۔ 'گیڈون اور فوبین پری وٹ کے وحشیانہ قتل کیلئے مقید۔'

آگسٹس راکوڈ۔ اس نام کے اوپر چپچپے بالوں اور چیچک زدہ چہرے والے ایک جادوگر کی تصویر دکھائی دے رہی تھی جو اپنی تصویر کے فریم سے ٹیک لگائے ہوئے تھا اور بیزار کن نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ اس کے نیچے لکھا تھا۔ 'جادوئی محکمے کے خفیہ راز 'تم جانتے ہو کون؟' تک پہنچانے کے جرم میں مقید۔'

مگر ہیری کی نظریں تو اس جادوگرنی کی تصویر پر چپک کر رہ گئی تھیں، جیسے ہی اس نے صفحے پر نظر ڈالی، جادوگرنی کا چہرہ اسی پل اس کی نظروں کے سامنے ابھر آیا۔ اس کے لمبے بال تصویر میں بکھرے ہوئے اور روکھے دکھائی دے رہے تھے حالانکہ ہیری نے جب اسے گذشتہ مرتبہ دیکھا تو وہ چکنے اور چمکدار دکھائی دیتے تھے۔ اس نے اپنی بھاری پلکوں والی آنکھوں سے ہیری کی طرف غصیلی نگاہوں

سے دیکھا اور اس سے پتلے چہرے پر ایک وحشیانہ اور جنگلی مسکراہٹ سج سی گئی۔ سیریس کی طرح اس کے خدوخال بھی عمدہ دکھائی دے رہے تھے مگر کسی چیز نے......شاید اژقبان نے......اس کا تمام حسن پامال کر ڈالا تھا۔

بیلاٹرکس لسٹرینج، تصویر کے نیچے لکھا ہوا تھا۔ 'فرینک اور ایلس لانگ باٹم پر غیر قانونی جادوئی کلمات سے تشدد کرنے اور انہیں ذہنی طور پر اپاہج بنانے کے جرم میں مقید۔'

ہر مائنی نے کہنی مار کر تصویروں کے اوپر جلی حروف میں لکھی ہوئی سہ سرخی کی طرف اشارہ کیا۔ بیلاٹرکس پر متوجہ ہونے کی وجہ سے ہیری کا دھیان شہ سرخی کی طرف بالکل مبذول نہ ہوا تھا۔

## اژقبان زندان خانے سے خطرناک قیدی فرار

جادوئی محکمے کو خدشہ ہے کہ بلیک، ان پرانے مرگ خور قیدیوں کے فرار کا محرک ہے۔

''بلیک......؟'' ہیری متعجب لہجے میں زور سے غرایا۔

''ششش......'' ہر مائنی نے متوحش لہجے میں بڑبڑائی۔ ''اتنا زور سے مت بولو......اسے پڑھ تو لو......'' پھر وہ پڑھنے لگے۔

جادوئی محکمے نے کل رات گئے یہ خبر فراہم کی ہے کہ اژقبان سے کئی قیدی ایک ساتھ فرار ہونے میں کامیاب ہو چکے ہیں۔ وزیر جادو کارنیلوس فج نے اپنے نجی دفتر میں نامہ نگاروں سے بات چیت کی اور اس خبر کی تصدیق کی کہ دس انتہائی کڑی نگرانی والے حساس ترین قیدی کل شام اژقبان سے فرار ہو چکے ہیں۔ ان قیدیوں کے سابقہ خطرناک جرائم کے بارے میں ماگلوؤں کے وزیر اعظم کو بھی تفصیل فراہم کی جا چکی ہے۔

فج نے کل رات بتایا کہ ''بہت بدقسمتی کی بات ہے کہ ہم ڈھائی سال پہلے کی ہی تشویش ناک صورت حال پر واپس آ چکے ہیں جب اژقبان کی جیل سے خونی سر پھرا قاتل بلیک فرار ہوا تھا۔ ہمیں اس بات پر یقین ہے کہ قیدیوں کے فرار ہونے کے یہ دونوں واقعات ایک دوسرے سے مربوط ہیں۔ اتنے منظّم طریقے سے فرار ہونے کی اس واردات کے بارے میں ہم اس بات سے قطعی انکار نہیں کر سکتے ہیں کہ اس میں کسی نہ کسی بیرونی معاونت کا عمل دخل موجود نہیں ہے۔ ہمیں اس بات کو بھی فراموش نہیں کرنا چاہئے کہ بلیک اژقبان سے فرار ہونے والا پہلا قیدی تھا اور اس کام کیلئے دوسروں کی مدد کر سکتا ہے۔ فرار ہونے والوں میں بلیک کی کزن بیلاٹرکس لسٹرینج بھی شامل ہے اور ہمارا خیال ہے کہ یہ تمام مجرم بلیک کو اپنا سرغنہ تسلیم کرتے ہوں گے، ہم مجرموں کو گرفتار کرنے کیلئے اپنی بھرپور طاقت کا استعمال کرتے ہوئے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیں گے۔ ہم تمام جادونگری کے باسیوں کو ہوشیار رہنے اور محتاط رہنے کی درخواست کرتے ہیں۔ کسی قسم کی صورت حال میں بھی ان مجرموں سے کوئی رابطہ نہ کیا جائے اور نہ ہی ان کو کسی

قسم کی معاونت دی جائے۔''

''اوہ ہیری!......اسی لئے کل رات وہ بہت خوش تھا!'' رون نے متعجب لہجے میں کہا۔

''میں یہ خواب میں بھی سوچ نہیں سکتا کہ وہ احمق فج ان تمام مفروروں کیلئے سیریس کو موردوالزام ٹھہرا رہا ہے۔'' ہیری نے غصے سے غراتے ہوئے کہا۔

''ان کے پاس کوئی اور چارہ بھی تو نہیں ہے......'' ہرمائنی نے درشت لہجے میں کہا۔ ''وہ یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ 'معاف کرنا ڈمبل ڈور نے مجھے خبردار کر رکھا تھا کہ ایسا ہوسکتا ہے۔ ڈمبل ڈور نے کہا تھا کہ اژقبان کے محافظ روح کھچڑ لارڈ والڈی مورٹ کے گروہ میں شامل ہوسکتے ہیں'......اس نام سے ڈرنا چھوڑ دو رون!......'اور اب والڈی مورٹ کے سب سے چہیتے چیلے بھاگ چکے ہیں'۔ میرا مطلب ہے کہ فج گذشتہ چھ مہینوں سے سب کو یہی بتا رہا ہے کہ تم اور ڈمبل ڈور جھوٹ بولتے ہو، ہے نا؟''

ہرمائنی نے اخبار کے اندرونی صفحات کو پلٹا اور پھر دوسری خبریں اور اداریئے پڑھنے لگی۔ جبکہ ہیری بڑے ہال میں چاروں طرف جائزہ لینے لگا۔ وہ اس بات کا اندازہ نہیں لگا پایا کہ اس کے ساتھی طلباء اس معاملے پر تبصرہ کیوں نہیں کر رہے تھے؟ وہ اخبار کے صفحہ اوّل پر چھپی اس بھیانک خبر پر کسی قسم کے ردِعمل کا اظہار کیوں نہیں کر رہے تھے؟ وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ بہت کم طلباء ہرمائنی کی طرح روزانہ اخبار لیتے اور خبریں پڑھا کرتے تھے۔ اسی لئے وہ سب ہوم ورک اور کیوڈچ جیسے موضوعات پر ہی باتیں کر رہے تھے جبکہ ان دیواروں کے باہر دس تجربہ کار اور خطرناک مرگ خور والڈی مورٹ کے دست راست بن چکے تھے۔

ہیری نے اساتذہ کی میز پر نظر دوڑائی۔ وہاں پر کہانی کچھ اور رنگ جمائے ہوئے تھی۔ ڈمبل ڈور، پروفیسر میک گوناگل کے ساتھ گہری گفتگو میں ڈوبے ہوئے تھے اور کافی سنجیدہ دکھائی دے رہے تھے۔ پروفیسر سپراؤٹ روزنامہ جادوگر کو اپنے سامنے کیچپ کی بوتل سے ٹکائے ہوئے اتنے غور سے پڑھ رہی تھیں کہ انہیں دنیا مافیہا کی خبر نہ تھی۔ انہیں اس بات تک کا احساس نہیں تھا کہ ان کے ہاتھ میں پکڑے ہوئے چمچ کا رُخ مڑ چکا تھا اور اس میں سے انڈے کی نیم پکی ہوئی زردی بہہ کر ان کے کپڑوں پر ٹپک رہی تھی۔ ہیری کی نظریں گھومتی ہوئی میز کے دوسرے سرے پر جا پہنچیں۔ جہاں پروفیسر امبریج دلیا کھانے میں مشغول تھیں۔ آج ان کی باہر اُبلتی ہوئی مینڈک جیسی آنکھیں ہال میں بیٹھے ہوئے طلباء کے غلط رویوں اور شرارتوں کی نگرانی نہیں کر رہی تھیں۔ دلیا نگلتے ہوئے ان کی تیوریاں چڑھی ہوئی تھیں اور بیچ بیچ میں وہ اس طرف بھی خونخوار نظروں سے دیکھ لیتی تھیں، جہاں ڈمبل ڈور اور پروفیسر میک گوناگل انہاک سے بات چیت کر رہے تھے۔

''اوہ یہ کیا......؟'' ہرمائنی نے اخبار کو گھورتے ہوئے کہا۔

''اب کیا ہوا؟'' ہیری نے جلدی سے پوچھا۔ وہ اب کافی بے چینی محسوس کر رہا تھا۔

''یہ تو......اور بری خبر ہے۔'' ہرمائنی نے جلدی سے کہا۔ وہ سکتے کی سی کیفیت میں دکھائی دے رہی تھی۔ اس نے اخبار کا دسواں

صفحہ موڑ کر ہیری کے سامنے پھیلا دیا جہاں ایک چھوٹی سی خبر چھپی ہوئی تھی۔

## جادوئی محکمے کے ایک ملازم کی دردناک موت

سینیٹ مونگوز ہسپتال میں کل رات جادوئی محکمے کے ایک ملازم، انچاس سالہ 'بوڈ ریک بوڈ' کا انتقال ہو گیا۔ وہ اپنے بستر پر مردہ پائے گئے، ایک گملے میں لگے پودے نے ان کا گلا گھونٹ کر انہیں ہلاک کر دیا۔ جائے حادثہ پر پہنچنے والے مرہمکاروں مسٹر بوڈ کو بچانے کی نہایت کوشش کی مگر وہ ناکام رہے۔ وہ اپنی موت سے کچھ ہفتے قبل دفتر میں ہوئے ایک حادثے میں شدید زخمی ہو گئے تھے۔ ہسپتال کے منتظمین نے اس حادثے کی تفتیش کرنے کیلئے کمیٹی تشکیل دے دی ہے۔

مرہمکار میریم سٹراؤٹ، حادثے کے وقت مسٹر بوڈ کے وارڈ کی انچارج تھیں، انہیں پوری تنخواہ کے ساتھ معطل کر دیا گیا ہے۔ وہ حادثے کے بارے میں کوئی صفائی نہیں دے پائیں مگر ہسپتال کے ایک ترجمان جادوگر نے ہمیں بتایا ہے کہ ''سینیٹ مونگوز کو مسٹر بوڈ کی ناگہانی موت پر گہرا افسوس ہے، ان کی صحت اس ناخوشگوار حادثے سے پہلے بڑی تیزی سے سنبھل رہی تھی۔ ہم وارڈ کی تزئین و آرائش کے معاملے میں خاصے محتاط رہتے ہیں اور نامناسب اشیاء کو وارڈ تک پہنچنے سے سختی سے روکتے رہتے ہیں، مرہمکار اور عملہ بھی ہسپتال کے قوانین پر عمل درآمد رکھتے ہیں مگر یوں محسوس ہوتا ہے کہ مرہمکار میریم سٹراؤٹ نے کرسمس کی رنگارنگ سرگرمیوں میں کھو کر مسٹر بوڈ کے سرہانے پر رکھے ہوئے سجاوٹی پودے کے خطرے کو بھانپنے میں غفلت برتی ہے۔ جب مسٹر بوڈ کے بولنے اور ہلنے جلنے کی قوت بحال ہوتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی تو مرہمکار نے انہیں تجویز دی کہ وہ اس پودے کی دیکھ بھال کی ذمہ داری خود اُٹھائیں۔ انہیں یہ احساس تک نہیں ہو پایا کہ اس گملے میں موجود پودا درحقیقت دلکش فلٹر بلوم نہیں تھا بلکہ وہ تو جھگڑالو درخت کی ایک قلم تھی، جیسے ہی مسٹر بوڈ نے اسے چھوا تو اس نے فوراً ان کے گلے کو جکڑ لیا اور اس وقت نہ چھوڑا جب تک ان کی موت واقع نہ ہو گئی۔''

سینٹ مونگوز ابھی تک یہ معلوم نہیں کر پایا کہ مسٹر بوڈ کے انتہائی نگہداشت کے اس وارڈ میں وہ خطرناک پودا کس نے پہنچایا؟ جادونگری کے باسیوں سے درخواست ہے کہ وہ اگر اس بارے میں کسی قسم کی کوئی معلومات رکھتے ہوں تو سینیٹ مونگوز کی تفتیشی کمیٹی سے رابطہ کریں۔

''بوڈ؟'' رون نے سر کھجاتے ہوئے کہا۔ ''یوں لگتا ہے جیسے یہ نام کہیں پہلے سنا ہے؟''

''ہم نے انہیں ہسپتال میں دیکھا تھا۔'' ہرمائنی نے جلدی سے بتایا۔ ''جب ہم لک ہارٹ کے پاس گئے تھے تو وہاں سامنے والے پلنگ پر وہ لیٹے ہوئے تھے اور چھت کی طرف گھور رہے تھے، اس کے علاوہ ہم نے اس گملے کو بھی وارڈ میں آتے ہوئے دیکھا تھا

جس میں جھگڑالو درخت کے قلم لگی ہوئی تھی۔ مرہمکار نے انہیں بتایا تھا کہ یہ کرسمس کا تحفہ ہے......''

ہیری نے اس خبر کی طرف دوبارہ دیکھا۔ اس کی گردن پر دہشت بھری سرسراہٹ ہوتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔

''مگر یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ہم جھگڑالو درخت کے پودے پہچان نہیں پائے؟ ہم نے اسے پہلے بھی تو دیکھا تھا؟......ہم اس حادثے کو روک سکتے تھے!''

''یہ کسے امید تھی کہ جھگڑالو درخت گملے میں پودے کے روپ میں چھپ کر ہسپتال میں آ سکتا ہے؟'' رون نے تیکھی آواز میں کہا۔ ''بہرحال، یہ ہماری غلطی نہیں ہے، جس کسی نے بھی اسے یہ پودا بھجوایا تھا، سراسر غلطی اسی کی تھی...... وہ یقیناً کوئی احمق شخص ہی ہوگا، جسے اتنا بھی احساس نہیں تھا وہ انجانے میں کیسی سنگین غلطی کر رہا ہے؟......''

''اوہ...... جانے دو، رون!'' ہرمائنی نے پہلو بدلتے ہوئے کہا۔ ''میرا خیال نہیں ہے کہ کوئی جھگڑالو درخت کی قلم گملے میں لگا دے اور اسے یہ معلوم نہ ہو کہ یہ چھونے والے فرد کو ہلاک کرنے کی پوری کوشش کر سکتا ہے...... یہ تو سیدھی سادی قتل کی واردات ہے...... بہت چالاکی سے کی گئی قتل کی واردات...... اگر پودے کو واقعی گمنام طریقے سے بھیجا گیا تھا تو کیسے معلوم ہو پائے گا کہ یہ کام کس کی ایماء پر کیا گیا ہے؟''

ہیری جھگڑالو درخت کے بارے میں ہرگز نہیں سوچ رہا تھا۔ وہ تو اس دن کو یاد کر رہا تھا جب وہ عدالت کی سماعت والے دن جادوئی محکمے میں زیریں راہداری میں جانے کیلئے لفٹ میں سوار تھے اور ایک زرد چہرے والا آدمی جوف سے اندر داخل ہوا تھا۔

''میں بوڈ سے ملا تھا......'' ہیری آہستگی سے بولا۔ ''میں نے انہیں محکمے میں تمہارے ڈیڈی کے ساتھ دیکھا تھا......''

رون کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔

''اوہ یاد آیا، میں نے ڈیڈی کے منہ سے ان کے بارے میں سنا تھا...... وہ تو گونگے تھے......یعنی شعبہ اسراریات جادو میں کام کرتے تھے......'' وہ چونکتے ہوئے بولا۔

انہوں نے ایک لمحے تک ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ ہرمائنی نے اخبار اپنی طرف کھینچ کر لپیٹ دیا۔ صفحہ اوّل پر مفرور مرگ خوروں کی چھپی ہوئی دس تصویریں لمحہ بھر کیلئے دکھائی دیں جواب انہیں غصے بھری نظروں سے گھور رہے تھے اور اپنی جگہوں سے اچھل کر کھڑے ہو گئے تھے۔

''ارے تم کہاں چل دی......؟'' رون نے حیرت بھری آواز میں پوچھا۔

''ایک خط بھیجنے کیلئے......'' ہرمائنی نے اپنا بستہ کندھے پر لٹکاتے ہوئے کہا۔ ''یہ اچھا رہے گا......شاید میں نہیں جانتی......مگر یہ کوشش تو کرنا ہی چاہئے......اور یہ کام میں ہی کر سکتی ہوں۔''

''اس کی انہی حرکتوں سے مجھے ہمیشہ چڑ ہوتی ہے۔'' رون نے بھڑکتے ہوئے کہا جب وہ اور ہیری میز سے اُٹھ کر بڑے ہال

سے باہر نکل رہے تھے۔ ''وہ کیا کرنے والی ہے؟...... یہ بتانے سے اُسے موت تو نہیں آجائے گی۔ اس کام میں اسے محض دس سیکنڈ ہی تو لگتے......اوہ ہیگرڈ!''

ہیگرڈ بیرونی ہال کے قریب کھڑا تھا اور ریون کلا کے طلباء کے ہجوم کے نکل جانے کا انتظار کر رہا تھا۔ وہ اب بھی اتنا ہی شدید زخمی دکھائی دے رہا تھا جتنا کہ دیوؤں کے سفر سے لوٹتے وقت دکھائی دیا تھا۔ آج اس کی ناک پر ایک اور نیا زخم بن چکا تھا۔

''اوہ......تم دونوں ٹھیک ہو؟'' ہیگرڈ نے مسکرانے کی کوشش کرتے ہوئے پوچھا مگر اس کے چہرے پر درد بھرے جذبات جھلکنے لگے۔

''ہاں! مگر تم نے یہ کیا حالت بنا رکھی ہے؟ تم ٹھیک تو ہو، ہیگرڈ؟'' ہیری نے متفکر لہجے میں پوچھا اور اس کے اردگرد چلنے لگا۔ اب ہیگرڈ ریون کلا کے طلباء کے پیچھے پیچھے باہر کی طرف جا رہا تھا۔

''ہاں! تم پریشان مت ہونا......ہم بالکل ٹھیک ہیں......ٹھیک ہیں!'' ہیگرڈ نے لاپرواہ دکھائی دیتے ہوئے کہا۔ اس نے اپنا ایک ہوا میں ہاتھ لہرایا جس سے قریب سے گزرتے ہوئے پروفیسر وکٹر سہم کر ایک طرف سمٹ گئے کیونکہ ان کا سر بال بال بچا تھا۔

''میں ذرا مصروف تھا...... ہمیشہ کے جھنجٹ...... پڑھائی کی تیاری...... سلے مینڈر چھپکلیوں کی کھال جل گئی تھی......اور ہم آج کل آزمائشی ملازمت پر بھی تو ہیں......'' وہ بڑبڑاتے ہوئے بولا۔

''تم آزمائشی نوکری پر ہو؟'' رون نے بہت بلند آواز سے کہا جس سے قریب گزرنے والے کئی طلباء چونک کر اسے عجیب نظروں سے دیکھنے لگے۔ رون جھینپ سا گیا۔ ''معاف کرنا......میرے کہنے کا مطلب ہے کہ...... پروفیسر آپ آزمائشی ملازمت پر ہیں......''

''بالکل......'' ہیگرڈ نے سپاٹ لہجے میں کہا۔ ''حقیقت تو یہ ہے کہ ہمیں اسی کی امید تھی۔ تم لوگوں نے شاید غور نہیں کیا ہوگا مگر ہم جانتے ہیں کہ ہماری انکوائری بہت اچھی نہیں رہی تھی......خیر تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے......'' اس نے ٹھنڈی آہ بھری۔

''اوہ اچھا رہے گا کہ ہم جا کر سلے مینڈر چھپکلیوں کی کھال پر تیز مرچوں کا سفوف لگا دیں ورنہ ان کی دُم لٹک کر الگ ہو جائے گی۔ بعد میں ملاقات ہوگی ہیری......رون!''

وہ سامنے والے دروازے سے نکلا اور پتھر کی سیڑھیاں اتر کر نم آلود میدان کی طرف چلا گیا۔ ہیری اسے جاتے ہوئے دیکھتا رہا اور یہ سوچتا رہا کہ اس جانے ابھی اور کتنی المناک اور دل دہلا دینے والی خبریں سننا پڑے گی؟

☆☆☆☆

ہیگرڈ آزمائشی نوکری پر تھا، یہ بات اگلے چند دنوں میں پورے سکول میں گردش کرنے لگی اور ہر کسی کو معلوم ہو چکی تھی۔ ہیری کو اس بات پر سخت غصہ آ رہا تھا کہ کوئی بھی اس سے متفکر دکھائی نہیں دیتا تھا۔ دراصل کچھ طلباء تو اس خبر کو پا کر بے حد خوش ہو گئے تھے، جس میں ڈریکو ملفوائے کا نام سرفہرست تھا۔ جہاں تک سینیٹ مونگوز میں شعبہ اسراریات کے ملازم کی ناگہانی موت کا سوال تھا، تو صرف

ہیری، رون اور ہرمائنی ہی اس معاملے میں جانتے تھے اوراس کے بارے میں فکر مند تھے۔ راہداریوں میں اب گفتگو کا صرف ایک ہی موضوع تھا۔ دس مفرور مرگ خور...... جن کی کہانی اخبار پڑھنے والے کچھ طلباء کی وساطت سے بالآخر پورے سکول میں پھیل ہی چکی تھی۔ ہر کسی نے اس خبر میں مرچ مسالہ لگا کر نہایت سنسنی خیز بنا ڈالا تھا۔ اس طرح کی افواہیں بھی زوروں پر تھیں کہ کچھ مفرور قیدی ہاگس میڈ میں دکھائی دیئے ہیں۔ کچھ ایسی آراء بھی سننے کو ملیں کہ وہ سب قیدی دراصل چیختے بنگلے میں چھپے ہوئے ہیں اور ہوگورٹس میں گھسنے کی منصوبہ بندی کررہے ہیں، جیسا کہ سیریس بلیک نے ایک بار کیا تھا......

جادوگر گھرانوں کے بچوں ان مرگ خوروں کا نام بچپن سے ہی سنتے آرہے تھے، ان کا نام والڈی مورٹ جتنی دہشت سے ہی لیا جاتا تھا۔ والڈی مورٹ کی دہشت کے دور میں انہوں نے جو جرم سرانجام دیئے تھے، وہ بے حد سنسنی خیز اور ڈراؤنے تھے۔ انہوں نے ہوگورٹس میں پڑھنے والے کئی طلباء کے رشتے داروں کو ہلاک کر ڈالا تھا۔ راہداریوں میں گزرتے ہوئے ایسے طلباء کو نہایت دلچسپی سے دیکھا جانے لگا تھا، حالانکہ وہ اس رویئے کو سخت ناپسند کرتے تھے۔ سوزن بونز کے انکل اور آنٹی اور کزن کو انہی دس مجرموں میں سے ایک نے ہلاک کیا تھا۔ اس نے ایک دن جڑی بوٹیوں کی کلاس میں مغموم لہجے میں اس بات کا برملا اعتراف کیا کہ اسے اب شدت سے احساس ہورہا ہے کہ ہیری کیسا محسوس کرتا ہوگا؟

''میں نہیں سمجھ پائی کہ تم یہ سب کیسے برداشت کرلیتے ہو؟ یہ تو نہایت اذیت ناک ہے!'' اس نے صاف الفاظ میں کہہ دیا اور اپنے سکریچ نیپ کے بیجوں کی ٹرے میں بہت زیادہ ڈریگن کا فضلہ ڈال دیا جس سے وہ بے چین ہوکر چیخنے چلانے لگے تھے۔

یہ سچ تھا کہ ان دنوں طلباء راہداریوں میں ہیری کی طرف دیکھ کر کچھ زیادہ ہی سرگوشیاں اور اشارے کرنے لگے تھے، بہرحال ان کا نا پھوسیوں کے انداز میں کچھ فرق پایا جاتا تھا۔ وہ اب معاندانہ نہیں تھیں بلکہ ان میں متجسس جھلک دکھائی دیتی تھی۔ ایک آدھ مرتبہ اس کے کانوں میں ان سرگوشیوں کی آواز پہنچ پائی، جس سے اسے یہ اندازہ ہوگیا کہ طلباء روزنامہ جادوگر میں شائع کردہ وضاحتوں سے کچھ زیادہ مطمئن نہیں دکھائی دیتے تھے کہ وہ دس خطرناک مجرم مرگ خور اژقبان کی قید سے کیسے اور کیوں فرار ہوئے تھے؟ اضطراب اور خوف کی وجہ سے ان کے دل و دماغ میں اندیشے سر اُٹھانے لگے تھے۔ وہ اب یہ حقیقت تسلیم کرنے لگے تھے کہ ہیری اور ڈمبل ڈور گذشتہ سال سے جو کچھ انہیں بتارہے تھے، وہ شاید سچ ہی تھا۔

صرف طلباء و طالبات کے رویوں میں ہی تبدیلی رونما نہیں ہوئی تھی بلکہ یہ معمول بن گیا تھا کہ دو تین استاد جب راہداریوں میں اکٹھے چل رہے ہوتے تھے تو وہ بھی دھیمی آواز میں ان سنگین معاملات کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے دکھائی دیتے تھے مگر جونہی طلباء ان کے قریب سے گزرتے تھے تو وہ جلدی سے سنبھل کر خاموش ہوجاتے تھے۔

''یہ تو سچ بات ہے کہ وہ اب سٹاف روم میں کھل کر بات چیت نہیں کرسکتے ہیں کیونکہ وہاں تو امبرج موجود ہوتی ہے۔'' ہرمائنی نے آہستگی سے کہا جب وہ ہیری اور رون کے ساتھ ایک دن پروفیسر میک گوناگل، پروفیسر فلٹ وک اور پروفیسر سپراؤٹ کے قریب

سے گزرے۔ جو جادوئی استعمالات کی کلاس کے باہر دروازے پر کھڑے گفتگو کر رہے تھے۔

''میرا خیال ہے کہ انہیں کوئی نئی بات معلوم ہوئی ہے۔'' رون نے پیچھے پلٹ کران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''اگر انہیں کچھ نیا معلوم ہو بھی گیا ہے تو وہ یقیناً ہمیں نہیں بتائیں گے، ہے نا؟'' ہیری نے غصیلے لہجے میں کہا۔''اس تدریسی ضابطے کے بعد تو بالکل ہی نہیں......جس کا نمبر معلوم نہیں کیا ہے؟''

اژقبان سے خطرناک قیدیوں کے فرار ہونے کی خبر کے بعد اگلی ہی صبح تمام فریقوں کے نوٹس بورڈ پر ایک نئے تدریسی ضابطے کی تفصیل بتائی گئی تھی۔

## ہوگورٹس کی محتسب اعلیٰ کا حکم

تمام معزز اساتذہ کو خبردار کیا جاتا ہے کہ وہ طلباء کو ایسی کوئی تفصیل نہیں بیان کرنے گے جو ان کی نصابی سرگرمیوں سے ہٹ کر ہو۔

یہ پابندی تدریسی ضابطہ نمبر چھبیس کے تحت نافذ کی گئی ہے۔

دستخط۔ ڈولرس جین امبریج محتسب اعلیٰ ہوگورٹس سکول

اس حکم نامے کا طلباء نے کافی تمسخر اُڑایا تھا۔ لی جارڈن نے امبریج کی توجہ اس طرف دلائی کہ نئے قانون کے تحت وہ فریڈ اور جارج کو کلاس کے پچھلی نشستوں پر بیٹھ کر دھماکہ خیز تاش کھیلنے سے نہیں روک سکتی تھیں۔

''دھماکے دار تاش کا تاریک جادو سے تحفظ کے فن سے کوئی تعلق نہیں پروفیسر! آپ کے متعلقہ مضمون سے ایسی کوئی وضاحت نہیں ہوتی ہے۔''

جب ہیری نے اگلی بار لی جارڈن کو دیکھا تو اس کے ہاتھ کی پشت سے بری طرح خون بہہ رہا تھا۔ ہیری نے اسے مرٹلاپ کا مرہم لگانے کا مشورہ دیا تھا۔

ہیری کا خیال تھا کہ اژقبان سے خطرناک قیدیوں کے فرار کے بعد امبریج کے رویئے میں کسی قدر نرمی دیکھنے میں آئے گی اور وہ کڑوی سچائی کو تسلیم کرلیں گی۔ اسے محسوس ہوا تھا کہ انہیں اس خوفناک واردات پر شرمندگی محسوس ہوگی جو ان کے چہیتے فج کے ناک کے نیچے رونما ہوئی تھی مگر ان کے رویئے سے یوں محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے وہ اس واردات سے ان کی خواہش اور شدت اختیار کر چکی تھی کہ وہ کسی نہ کسی طرح پورے سکول پر اپنی دسترس قائم کرلیں۔ ایسا لگ رہا تھا کہ وہ اب کسی ایک نہ ایک استاد کو تو برطرف کرنے کا فیصلہ کر ہی چکی تھیں۔ اب یہ اہم سوال تھا کہ سب سے پہلے کون ان کا نشانہ بنے گا۔ پروفیسر ٹراؤلینی یا پھر ہیگرڈ؟

علم جوتش اور جادوئی جانداروں کی دیکھ بھال کی قریباً ہر کلاس میں ہی پروفیسر امبریج اور ان کا کلپ بورڈ دیکھنے کو مل رہا تھا۔ وہ

بلند مینار کے خوشبودار دھوئیں کے درمیان آتشدان کے اردگرد منڈلاتی رہتی تھیں اور پڑھائی کے دوران پروفیسر ٹراؤلینی کو ٹوک دیتی تھیں۔ پروفیسر ٹراؤلینی کے مجنونانہ باتوں کے درمیان وہ ان سے علم طیوریات اور علم حیوانات کے بارے میں مشکل سوالات پوچھنے لگتیں۔ وہ تو اس بات پر بھی زور دیتی تھی کہ طلباء کے جواب دینے سے پہلے ہی وہ ان کے جوابوں کے بارے میں پیشین گوئی کریں کہ وہ کیا جواب دینے والے ہیں؟ وہ پروفیسر ٹراؤلینی سے مستقبل بینی کے گولے، چائے کی پتیوں اور راس نگینوں میں ان کی مہارت ثابت کرنے کا بھی تقاضا کرتے رہتیں۔ ہیری کو اندازہ ہو رہا تھا کہ پروفیسر ٹراؤلینی اس قدر شدید دباؤ کا شکار ہو کر جلد ہی شکستہ دل ہو جائیں گی۔ اس نے انہیں عجیب سی کیفیت میں چلتے ہوئے راہداریوں میں کئی بار دیکھا تھا۔ یہ بات معمول سے ہٹ کر تھی کیونکہ وہ تو زیادہ تر اپنے مینار والے کمرے میں بند رہا کرتی اور کبھی کبھار ہی باہر نکلا کرتی تھی۔ وہ بے حد حواس باختہ اور ہر وقت زیر لب کچھ نہ کچھ بڑبڑاتی ہوئی دکھائی دیتی تھیں۔ وہ اپنے ہاتھ بری طرح مسلتی ہوئی بار بار مڑ کر پیچھے دہشت بھری نظروں سے دیکھا کرتی تھیں اور ان کے لباس سے سرکے کی تیز بدبو اُٹھتی رہتی تھی۔ اگر ہیری ہیگرڈ کے بارے میں اس قدر پریشان نہ ہوتا تو اسے ان کی حالت پر ترس آ جاتا۔ مگر اگر ان میں سے کسی ایک نوکری سے ہاتھ سے دھونا ہی تھے تو ہیری کی حمایت بالکل واضح تھی کہ ہوگورٹس میں کسے رہنا چاہئے؟

بدقسمتی سے ہیگرڈ کی کلاسوں کی حالت بھی پروفیسر ٹراؤلینی سے بہتر نہیں تھی حالانکہ وہ اب ہرمائنی کی تجویزوں پر عمل کر رہا تھا اور کرسمس کے پہلے سے اس نے انہیں کاغذی کتے 'کرپ' جو کہ ناقابل شناخت جادوئی جانور تھا، کے علاوہ اور کوئی ڈراؤنا جاندار نہیں دکھایا تھا۔ مڑی ہوئی دوشاخہ دُم کو چھوڑ کر یہ جانور جیک رسل ٹیریئر نامی نسل کے کتے جیسا ہی تھا...... مگر ہیگرڈ کی قوت ارادی جواب دیتی جا رہی تھی، وہ بری طرح سے حواس باختہ تھا اور کلاس کے دوران سہما سہما دکھائی دیتا تھا۔ وہ اکثر اپنی باتوں کا تسلسل کھو بیٹھتا تھا اور بیچ میں سے کچھ نہ کچھ بھول جاتا تھا۔ وہ طلباء کے سوالات کے غلط جواب دیتا تھا اور ہر وقت کنکھیوں سے پروفیسر امبریج اور ان کے کلپ بورڈ کو بے چارگی کے عالم میں دیکھتا رہتا تھا۔ اس نے ہیری، رون اور ہرمائنی کو خود سے دور کر لیا تھا اور اندھیرے پھیلنے کے بعد جھونپڑے میں ملنے کیلئے آنے پر پابندی عائد کر دی تھی۔

اس نے انہیں صاف لفظوں میں بتا دیا تھا کہ "اگر اس نے تمہیں رنگے ہاتھوں پکڑ لیا تو ہم سبھی مشکل میں پھنس جائیں گے۔" اسی لئے وہ لوگ اس کی ملازمت کو خطرے میں ڈالنے والا کوئی کام نہیں کرنا چاہتے تھے اور وہ شام کو کے جھونپڑے کی طرف جانے سے گریز کرتے تھے۔

ہیری کو ایسا لگ رہا تھا کہ امبریج آہستہ آہستہ اس کی ہر دلچسپی والی چیز کو چھینتی جا رہی تھی اور اسے تنہائی کی دلدل میں دھکیلنا چاہتی تھی۔ یہی تو وہ چند دلچسپیاں تھیں، جن کیلئے وہ ہوگورٹس میں رہنا پسند کرتا تھا اور اسے اپنا گھر سمجھتا تھا...... ہیگرڈ کی قربت کا احساس، سیریس کے تسلی بھرے خطوط، اس کا پسندیدہ فائربولٹ بہاری ڈنڈا اور کیوڈچ...... اس کے پاس خود کو سہارا دینے کیلئے بس ایک ہی چیز

باقی رہ گئی تھی، اور وہ تھی ڈی اے کی خفیہ ملاقاتیں...... ہیری نے سب چیزوں کے بارے میں کڑھنے کے بجائے اپنی تمام توجہ ڈی اے پر مرتکز کر دی اور اس میں محنت کرنے لگا۔

ہیری کو یہ دیکھ کر خوشی ہوئی کہ اژقبان سے دس مرگ خوروں کے فرار کی خبر کے بعد سب ساتھی دل لگا کر محنت کرنے لگے تھے۔ یہاں تک کہ زکریا سمتھ بھی پیچھے نہیں رہا۔ مگر سب سے بڑی تبدیلی نیول میں رونما ہوئی تھی۔ اس کے والدین پر ستم ڈھانے والے مرگ خوروں کے فرار کی خبر نے اسے جھنجوڑ کر رکھ دیا تھا۔ اس پر عجیب اور دہشت بھرے احساس کا غلبہ دکھائی دیتا تھا۔ اس نے ایک بار بھی اس بات کا ذکر نہیں کیا کہ وہ سینیٹ مونگوز کے انتہائی نگہداشت کے وارڈ میں ہیری، رون اور ہرمائنی سے کبھی ملا تھا۔ اس کے نازک احساسات کا تحفظ کرتے ہوئے ان تینوں نے بھی اس معاملے پر چپ سادھ رکھی تھی۔ اس کے علاوہ نیول نے بیلاٹرکس اور اس کے سفاک ساتھیوں کے فرار ہونے کی خبر پر بھی کچھ تبصرہ نہیں کیا تھا۔ حقیقت تو یہ تھی نیول ڈی اے کی خفیہ ملاقاتوں میں بے حد کم گفتگو کیا کرتا تھا مگر وہ ہیری کے سکھائے ہوئے نئے جادوئی کلمات پر دل و جان سے محنت کرنے لگا۔ اس کا گول مٹول چہرہ تن بدن میں اُٹھنے والے طوفان کے باعث بھینچ جاتا اور وہ خود کو لگنے والی چوٹوں اور ناگوار حادثوں کی قطعی پرواہ نہیں کرتا تھا۔ وہ اتنی تیزی سے ترقی کی منزلیں طے کرنے لگا تھا کہ اسے دیکھ کر خوف پیدا ہونے لگا تھا۔ جب ہیری نے ششدر کرنے والے جادوئی حملے کے خلاف سپر جادوئی کلمے کے سکھانے کا آغاز کیا تو اسے یہ دیکھ کر حیرت کا جھٹکا لگا کہ صرف اسے ہرمائنی ہی نیول سے پہلے سیکھ پائی تھی۔

نیول ڈی اے کی خفیہ کلاسز میں جس قدر کڑی محنت کر رہا تھا، اتنی کڑی محنت ہیری جذب پوشیدی سیکھنے میں نہیں کر پا رہا تھا۔ سنیپ کے ساتھ جذب پوشیدی کی مشقیں ابتدا سے ناکام چل رہی تھیں اور وہ اپنی تمام تر کوشش کے باوجود اس میں کوئی درستگی پیدا نہیں کر پایا تھا۔ بہت جلد ہیری کو یہ اندازہ ہونے لگا کہ ہر سبق کے بعد اس کی حالت پہلے سے زیادہ خستہ اور قوت برداشت جواب دیتی جا رہی تھی۔

جذب پوشیدی سیکھنے سے پہلے اس کے ماتھے کا نشان کبھی کبھار ہی ٹیسیں مارتا تھا، ایسا عام طور پر اس کے ساتھ رات کو سوتے وقت ہی ہوتا تھا یا پھر اس وقت جب والڈی مورٹ کے بکھرے جذبات، منتشر خیالات، اس کی ازحد خوشی یا بے تحاشا غصہ اور خفیہ ارادوں کی جھلک اسے دکھائی دے جایا کرتی تھی۔ بہر حال، اب تو اس کے ماتھے کا نشان ہر وقت ہی اذیت دیتا رہتا تھا۔ اکثر اسے عجیب سی چڑ چڑاہٹ یا مسرت کا احساس ہوتا رہتا تھا، جس کا اس کے ساتھ ہونے والے تناؤ بھرے واقعات سے کوئی تعلق نہیں ہوتا تھا۔ وقت بے وقت اس کے ماتھے کے نشان میں درد کی لہریں اُٹھتی رہتیں۔ اسے یہ بھیانک احساس ہو رہا تھا کہ وہ آہستہ آہستہ ایک طرح کا روگ بنتا جا رہا تھا جو والڈی مورٹ کے مزاج میں ہونے والی چھوٹی موٹی تبدیلیوں کو گرفت میں لینے لگا تھا۔ اسے یقین تھا کہ اس کی حساسیت میں اضافے کا سبب جذب پوشیدی کی وہ مشقیں ہی تھیں، جن کے پہلے دن کے آغاز سے ہی اس پر ذہنی کمزوری کے اثرات مرتب ہونے لگے تھے۔ صرف یہی نہیں، وہ اب قریباً ہر رات ہی خوابوں میں شعبہ اسراریات کی تنگ و تاریک راہداریوں میں

جانے لگا تھا۔خوابوں کے آخر میں وہ ہمیشہ اس سیاہ دروازے کو حسرت بھری نگاہوں سے دیکھتا تھا۔

جب ہیری نے یہ بات ہرمائنی اور رون کو بتائی تو ہرمائنی کافی فکرمند دکھائی دینے لگی۔

''شاید یہ کسی طرح کا مرض ہے، بخار یا ایسی ہی کوئی چیز ہوسکتی ہے جو پہلے بگڑتی ہو اور پھر اس کے بعد ٹھیک ہو جاتی ہو......'' اس نے اپنا فلسفہ بگھارتے ہوئے کہا۔

''سنیپ کے ساتھ جذب پوشیدی کی مشقوں کے بعد تو میری حالت بگڑتی ہی جا رہی ہے۔'' ہیری نے اپنا خدشہ بتاتے ہوئے کہا۔''میں اپنے ماتھے کے نشان کے روز روز کی تکلیف سے عاجز آ گیا ہوں اور ہر رات اس اندھیری راہداری میں خود کو بھاگتے دوڑتے دیکھ کر بیزار ہو چکا ہے۔'' اس نے غصے کے عالم میں اپنا ماتھا زور سے مسلا۔''کاش وہ دروازہ کھل جائے۔ میں اسے بند دیکھ دیکھ پریشانی محسوس کرنے لگا ہوں۔''

''یہ کوئی مذاق والی بات نہیں ہیری!'' ہرمائنی نے تیکھی آواز میں جھڑکتے ہوئے کہا۔''ڈمبل ڈور نہیں چاہتے ہیں کہ تم راہداری کے بارے میں رات بھر خواب دیکھو، ورنہ وہ سنیپ سے جذب پوشیدی سکھانے کی بات نہ کرتے۔ تمہیں اس میں تھوڑی زیادہ محنت کرنا پڑے گی۔''

''میں محنت ہی تو کر رہا ہوں۔'' ہیری نے متفکر لہجے میں کہا۔''تم اسے کبھی کر کے تو دیکھو...... جب سنیپ تمہارے دماغ کے اندر داخل ہونے کی کوشش کر رہے ہوں تو...... یہ کوئی عام سی بات نہیں ہے۔''

''شاید......'' رون نے آہستگی سے کہا۔

''شاید سے تمہاری کیا مراد ہے؟'' ہرمائنی نے تیز لہجے میں کہا۔

''شاید یہ ہیری کی غلطی نہ ہو کہ وہ اپنا دماغ بند نہیں کر پا رہا ہے۔'' رون نے پراسرار لہجے میں کہا۔ ہیری نے عجیب سے انداز سے اسے دیکھا۔

''تم کیا کہنا چاہتے ہو، کھل کر کہو؟'' ہرمائنی نے تنک کر کہا۔

''سنو! شاید سنیپ ہیری کی صحیح طرح سے مدد کرنا ہی نہ چاہتے ہوں......''

ہیری اور ہرمائنی نے اس کی ادھوری بات پر اسے گھور کر دیکھا۔ رون ان کی طرف معنی خیز نظروں سے دیکھ رہا تھا جیسے وہ اس کی بات کا مطلب جائیں گے۔

''شاید......'' وہ دھیمے لہجے میں وضاحت کرتا ہوا بولا۔''وہ ہیری کے دماغ کو تھوڑا غیر محفوظ بنانے کی سعی کر رہے ہو...... تاکہ 'تم جانتے ہو کون؟' اسے آسانی سے قابو......''

''اپنی بکواس بند رکھو، رون!'' ہرمائنی غصیلے لہجے میں چیخ کر بولی۔''تم نے سنیپ پر پہلے بھی ہزار مرتبہ شک کیا ہے مگر تمہارے

شکوک ہمیشہ بے بنیاد ہی نکلے ہیں، یہ بات کافی ہونا چاہئے کہ ڈمبل ڈور کو ان پر پورا اعتماد ہے اور وہ ققنس کے گروہ میں اپنی ذمہ داریاں نبھا رہے ہیں۔''

''تم بھی یہ مت بھولو کہ سنیپ کبھی مرگ خور تھے اور ہمیں ابھی تک کوئی ٹھوس ثبوت نہیں ملا ہے کہ انہوں نے واقعی اپنی راہ بدل لی ہے......'' رون ڈھٹائی سے بولتا چلا گیا۔

''ڈمبل ڈور کو ان پر گہرا اعتماد ہے اور اگر ہم ڈمبل ڈور کی بات پر بھروسہ نہیں کر سکتے تو پھر ہمیں کسی کی بات پر بھی اعتماد نہیں ہو سکتا......'' ہرمائنی نے تلخی سے جواب دیا۔

☆☆☆☆

ڈھیر ساری پریشانیاں اور ادھورے کام ان سے جڑ چکے تھے۔ ہوم ورک کا بوجھ تیزی سے بڑھتا چلا گیا۔ پانچویں سال میں پڑھنے والے طلباء اکثر و بیشتر نصف رات سے دیر تک اپنا اپنا ہوم ورک کرتے ہوئے دکھائی دیتے تھے۔ ہوم ورک کے علاوہ ڈی اے کی خفیہ ملاقاتوں اور سنیپ سے جذب پوشیدی کی خصوصی کلاسیں لیتے لیتے جنوری کا مہینہ ختم ہو گیا۔ ہیری کو احساس ہو پاتا، اس سے پہلے ہی فروری کا آغاز ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی زیادہ گرم موسم کے جھونکے بھی محسوس ہونے لگے۔ اسے یہ یاد نہ رہا کہ اس سہ ماہی میں ہاگس میڈ کی دوسری سیر کی تاریخ مقرر تھی۔ چو چینگ کے سامنے ہاگس میڈ ایک ساتھ چلنے کی تجویز رکھنے کے بعد ہیری کو اس سے گفتگو کرنے کا کوئی زیادہ موقع نہیں مل پایا تھا مگر اب اس کے سامنے یہ سوال کھڑا تھا کہ وہ اس کے ساتھ پورا ویلن ٹائن ڈے کیسے گزارے گا؟ چودہ فروری کی صبح وہ بھرپور انداز میں تیار ہوا۔ اس نے خود کو کئی بار ٹٹول کر دیکھا کہ کوئی کمی باقی نہ رہ گئی ہو۔ وہ جب رون کے ساتھ نیچے اتر کر بڑے ہال میں پہنچا تو وہاں الّو ڈاک لے کر آ رہے تھے۔ ہیڈوگ وہاں کہیں دکھائی نہیں دی......اور ہیری کو اس کے آنے کی کوئی امید بھی نہیں تھی۔ میز پر نشست سنبھالتے ہوئے انہوں نے دیکھا کہ ہرمائنی ایک بھورے نامانوس الّو کی چونچ سے ایک خط الگ کر رہی تھی۔

''چلنے کا وقت بھی ہو چکا تھا......اگر یہ آج بھی نہیں پہنچ پاتی تو......'' اس نے جلدی سے کہا اور بے تابی سے لفافہ پھاڑ کر اس میں سے ایک چھوٹا چرمئی کاغذ باہر نکالا۔ اس کی آنکھیں تیزی سے پیغام پر دوڑنے لگیں اور پھر اس کے چہرے پر خوشی کی جھلک پھیل گئی۔

''سنو ہیری! یہ واقعی ایک ضروری معاملہ ہے۔'' ہرمائنی نے چرمئی کاغذ کو لپیٹتے ہوئے ہیری کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''کیا تم مجھ سے دوپہر کے وقت تھری بروم سٹکس بار میں مل سکتے ہو؟''

''کچھ کہہ ہی نہیں سکتا......'' ہیری نے بے یقینی کے عالم میں کہا۔ ''چو چینگ یقیناً یہ امید کر رہی ہوگی کہ میں پورا دن اس کے ساتھ گھوم کر گزاروں۔ ہمارے درمیان کوئی واضح بات چیت نہیں ہوئی ہے کہ ہمیں وہاں کیا کرنا ہوگا؟''

''ٹھیک ہے، اگر اسے ساتھ لانا پڑے تو بے شک لے آنا مگر تم لازمی طور پر آنا......ٹھیک ہے!'' ہرمائنی نے زور دیتے ہوئے

کہا۔

''چلوٹھیک ہے.....مگر وجہ تو بتادو؟'' ہیری نے کہا۔

''میرے پاس ابھی وضاحت کیلئے وقت نہیں ہے، مجھے فوری طور پر اس کا جواب دینا ہوگا۔'' ہر مائنی نے اُٹھتے ہوئے کہا اور تیزی سے بڑے ہال سے باہر نکل گئی۔اس کے ایک ہاتھ میں خط تھما ہوا تھا اور دوسرے ہاتھ میں ٹوسٹ کاٹکڑا تھا۔

''تو تم ہاگس میڈ چل رہے ہو۔'' ہیری نے رون کی طرف دیکھ کر پوچھا۔اس نے اُداسی کے عالم میں اپنا سرنفی میں ہلا دیا۔

''میں ہاگس میڈ بالکل نہیں جاسکتا۔انجلینا آج پورا دن کیوڈچ کی مشقیں کرنا چاہتی ہے، جیسے اس سے کوئی فائدہ ہو پائے گا۔ ہماری ٹیم جتنی کمزور ہے، اتنی تو میں اپنی زندگی میں پہلے کبھی نہیں دیکھی۔تمہیں جیک سلوپر اور اینڈریو کارک کا کھیل دیکھنا چاہئے۔وہ نہایت چغد ہیں، مجھ سے کہیں زیادہ.....'' اس نے گہری آہ بھرتے ہوئے کہا۔''معلوم نہیں انجلینا مجھے استعفیٰ پیش کرنے پر کیوں رضامند نہیں ہے؟''

''ایسا صرف اس لئے ہے کہ جب تم ہوش میں رہ کر کھیلتے ہو تو واقعی کمال کا کھیلتے ہو۔'' ہیری نے منہ بسورتے ہوئے جواب دیا۔ رون کے معاملے میں کسی قسم کی ہمدردی کا اظہار کرنا اس کیلئے کافی دشوار تھا، کیونکہ وہ ہفل پف کے خلاف ہونے والے آسان سے میچ میں کھیلنے کیلئے کوئی بھی قیمت دینے پر تیار بیٹھا تھا۔رون، ہیری کے جذبات کو سمجھ چکا تھا، اسی لئے اس نے ناشتے کے دوران دوبارہ کیوڈچ کا کوئی ذکر نہیں کیا۔ناشتہ کرنے کے بعد دونوں نے ایک دوسرے سے رخصت لی۔رون بوجھل قدموں کے ساتھ کیوڈچ کے میدان کی طرف بڑھ گیا اور ہیری چائے کے چمچے کے عقبی حصے میں اپنا عکس دیکھ کر اپنے بال سیدھے کرتے ہوئے اُٹھ کھڑا ہوا۔وہ چوچینگ سے ملنے کیلئے اکیلا بیرونی ہال کی طرف بڑھ گیا۔وہ کافی گھبرایا ہوا تھا اور یہ سوچ رہا تھا کہ وہ اس سے آخر کس موضوع پر گفتگو کر پائے گا؟

چوچینگ بلوط کی لکڑی کے سامنے والے دروازے کے پاس کھڑی اس کی منتظر تھی۔وہ بے حد حسین دکھائی دے رہی تھی، اس کے چکنے بال ایک لمبی چٹیا میں بندھے ہوئے تھے، جب ہیری اس کی طرف بڑھا تو اسے اپنے پاؤں اپنے بدن سے زیادہ لمبے محسوس ہو رہے تھے۔اسے اچانک یہ احساس بھی ہوا کہ اس کے جھولتے ہوئے ہاتھ کتنے بدنما دکھائی دے رہے ہوں گے۔

''کیسے ہو؟'' چوچینگ نے آہستگی سے ہانپتے ہوئے کہا۔

''اچھا ہوں!'' ہیری نے جواب دیا۔

وہ ایک دوسرے کو لمحہ بھر دیکھتے رہے، پھر جیسے ہیری کو احساس ہو گیا اور وہ جھینپ سا گیا۔

''تو پھر.....چلیں؟''

''اوہ......ہاں!''

وہ ان لوگوں کی قطار میں شامل ہو گئے جنہیں فلیچ دستخط کر کے باہر جانے کی اجازت دے رہا تھا۔ وہ ایک دوسرے کو دیکھ دیکھ کر مسکراتے رہے مگر کوئی بات نہ کر پائے۔ کھلی فضا میں پہنچ کر ہیری نے سکون کی سانس لی۔ ایک جگہ کھڑے کھڑے عجیب سا دکھائی دینے کے بجائے خاموشی سے ساتھ ساتھ چلنا زیادہ آسان تھا۔ جب وہ کیوڈچ کے میدان کے قریب سے گزرے تو ہیری نے دیکھا کہ رون اور جینی سٹیڈیم کے اوپر اپنے بہاری ڈنڈوں پر بیٹھ کر مشقیں کر رہے تھے۔ ہیری کے سینے میں کسک سی اُٹھی کہ وہ وہاں ان کے ساتھ کیوں نہیں ہے؟

''تمہیں کیوڈچ کی بہت یاد آتی ہوگی، ہے نا؟'' چو چینگ نے اس کے چہرے کے متغیر تاثرات کو دیکھتے ہوئے کہا۔ ہیری نے پلٹ کر اس کی طرف دیکھا جس کی آنکھیں اس کے چہرے پر جمی ہوئی تھیں۔

''ہاں......آتی ہے!'' اس نے آہ بھرتے ہوئے کہا۔

''تمہیں یاد ہے کہ تیسرے سال کی پڑھائی میں ہم پہلی بار ایک دوسرے کے خلاف کھیلے تھے۔'' چو چینگ نے مسکرا کر ہیری سے پوچھا۔

''اوہ ہاں!'' ہیری نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ ''تم نے میرا راستہ روک لیا تھا......''

''اور وُڈ نے تمہیں چیخ کر کہا کہ تمہیں شرافت دکھانے کی کوئی ضرورت نہیں اور مجھے بہاری ڈنڈے سے گرا دو۔'' چو چینگ نے کہا اور یادوں میں ڈوبتی ہوئی ہنس دی۔ ''میں نے سنا ہے کہ وہ آج کل پرائڈ آف پورٹری نامی ٹیم میں کھیل رہا ہے، کیا یہ صحیح بات ہے؟''

''اوہ نہیں! وہ تو پڈل میری یونائیٹڈ نامی ٹیم میں کھیل رہا ہے۔ گذشتہ سال ورلڈ کپ کے موقع پر ہماری ملاقات ہوئی تھی، تب اس نے بتایا تھا۔''

''اوہ! میں نے بھی تمہیں وہاں دیکھا تھا، یاد ہے؟'' ہم لوگ ایک ہی خیمہ بستی میں تھے۔ ورلڈ کپ بے حد اچھا تھا، ہے نا؟

کیوڈچ ورلڈ کپ کا موضوع کچھ دیر چلتا رہا اور انہیں بیرونی دروازے تک پہنچانے میں کامیاب رہا۔ ہیری کو اس بات پر یقین نہیں ہو رہا تھا کہ چو چینگ سے گفتگو کرنا کتنا آسان تھا؟ بالکل اتنا ہی آسان تھا جتنا کہ رون اور ہرمائنی سے بات چیت کرنا۔ وہ ابھی سرشاری کے جھونکوں میں اپنی بانہیں پھیلا نہ پایا تھا کہ اسی وقت سلے درن کی لڑکیوں کی ایک بڑی ٹولی ان کے قریب سے گزرا، جس میں پینسی پارکنسن بھی شامل تھی۔

''ارے یہ کیا...... پوٹر اور چو؟'' لڑکیوں کی ٹولی میں سے پینسی پارکنسن کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ سب لڑکیاں کھی کھی کرنے لگیں۔ ''اوہ مس چینگ! مجھے تمہارے انتخاب پر افسوس ہے......کم از کم اس کے مقابلے میں ڈیگوری تو خوش شکل تھا......''

لڑکیوں میں زوردار قہقہہ بلند ہوا اور پھر وہ دھڑ دھڑاتی ہوئی آگے نکل گئیں۔ وہ پیچھے مڑ مڑ کر ان دونوں کی طرف بھی دیکھتی جا

رہی تھیں اوران کی کھی کھی اور جوشیلی چیخوں کی دھیمی آوازیں سنائی دیتی تھیں۔ چوچینگ اور ہیری کے درمیان خاموشی کی عجیب چادرتن گئی۔ ہیری کو کیوڈچ کے بارے میں اور کوئی بات نہیں سوجھ پائی۔ ادھر چوچینگ کا چہرہ بھی سرخ ہو گیا تھا اور وہ محض اپنے پیروں کی طرف دیکھتی رہی۔

''تو پھر...... کہاں چلیں؟'' ہاگس میڈ کی بڑی شاہراہ پر پہنچ کر ہیری نے پوچھا۔ بڑی شاہراہ طلباء سے کھچا کھچ بھری ہوئی دکھائی دے رہی تھی جو فٹ پاتھ پر چلتے ہوئے دکانوں کے اندر جھانک رہے تھے۔

''اوہ! کہیں بھی چلتے ہیں۔'' چوچینگ نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔ ''ہونہہ...... پہلے دکانوں پر نظر ڈال لیتے ہیں......''

وہ درویش اینڈ بینجس کی طرف بڑھ گئے۔ اس کی کھڑکی پر ایک بڑا اشتہار لگا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ جسے ہاگس میڈ کے کچھ لوگ دلچسپی سے دیکھ رہے تھے۔ چوچینگ اور ہیری کے پاس پہنچنے پر وہ ایک طرف ہٹ گئے۔ سامنے دس مفرور مجرم مرگ خوروں کی تصویریں لگی ہوئی دکھائی دیں۔ جادوئی محکمے کی طرف سے شائع کردہ اشتہار میں یہ اعلان کیا گیا تھا کہ جو جادوگر یا جادوگرنی ان میں سے کسی کو بھی گرفتار کرنے میں مدد کرے گا، اسے ایک ہزار گیلن کا انعام دیا جائے گا۔

''یہ کچھ عجیب ہے، ہے نا؟'' چوچینگ نے ان مرگ خوروں کی تصویروں کو دیکھتے ہوئے کہا۔ ''تمہیں یاد ہے کہ سیریس بلیک جب فرار ہوا تھا تو اس کی تلاش میں پورے ہاگس میڈ پر روح کھچڑ منڈلا رہے تھے اور اب دس مرگ خوروں کے فرار ہونے کے باوجود ایک بھی روح کھچڑ یہاں دکھائی نہیں دے رہا ہے......''

''ہاں یہ تو ہے!'' ہیری نے کہا اور اپنی نظریں بیلاٹرکس لسٹرینج کے چہرے سے ہٹا کر بڑی شاہراہ پر گھمائیں۔ ''یہ واقعی عجیب ہے......!''

اسے روح کھچڑوں کو ہاگس میڈ میں موجود نہ ہونے پر تو کوئی افسوس نہیں تھا مگر اچانک یہ خیال عود کر آیا کہ ان کی عدم موجودگی بھی قابل غور بات تھی، انہوں نے نہ صرف مرگ خوروں کو اژقبان سے فرار ہونے دیا بلکہ وہ انہیں تلاش کرنے میں بھی کوئی زیادہ دلچسپی نہیں دکھا رہے تھے...... ایسا محسوس ہوتا تھا کہ جیسے وہ اب واقعی جادوئی محکمے کے احکامات کو کوئی اہمیت نہیں دیتے تھے۔

ہیری اور چوچینگ نے چلتے ہوئے دیکھا کہ ان مفروروں کی تصویروں والا اشتہار ہر دکان کے بیرونی شیشے پر چسپاں تھا۔ جب وہ سکریون شافٹ کی دکان کے قریب پہنچے تو موسلا دھار اور سرد بارش شروع ہو گئی۔ ہیری کو اپنے چہرے اور گردن پر ٹھنڈی موٹی بوندیں گرنے کا احساس ہونے لگا۔

''تم کافی پینا پسند کرو گے......؟'' چوچینگ نے پوچھا جب بارش کی رفتار تیزی سے بڑھتی جا رہی تھی۔

''اوہ ہاں!...... یہ اچھا رہے گا۔'' ہیری نے اردگرد دیکھتے ہوئے کہا۔ ''مگر کہاں......؟''

''اوہ! یہاں نزدیک ہی ایک اچھی جگہ ہے، تم کبھی میڈم پیوڈی فٹ کے قہوہ خانے میں گئے ہو؟'' اس نے دلچسپی سے پوچھا اور

اسے ایک پہلو والی سڑک پر لے گئی۔ وہاں پر ایک چھوٹا سا قہوہ خانہ دکھائی دے رہا تھا جسے ہیری نے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ یہ ایک سنہری اور دھند بھری جگہ تھی جہاں پر ہر چیز جھالروں یا ڈوریوں سے سجی ہوئی تھی۔ ہیری کو امبریج کا دفتر یاد آنے لگا۔

''اچھی جگہ ہے نا؟'' چوچینگ نے جوشیلے انداز میں پوچھا۔

''ار...... ہاں...... بالکل!'' ہیری نے جھوٹ موٹ کہا۔

''دیکھو تو سہی! انہوں نے ویلن ٹائن ڈے کی مناسبت سے خاص طور پر سجایا ہے۔'' چوچینگ نے فضا میں اُڑتے ہوئے سنہری کروبوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جو ہر چھوٹی سی گول میز کے اوپر اپنے پنکھ پھڑ پھڑاتے ہوئے ہوا میں پپوں کی طرح غوطے کھا رہے تھے اور نیچے بیٹھے ہوئے لوگوں پر تھوڑی تھوڑی دیر بعد گلابی کاغذ کی پرچیاں پھینک رہے تھے۔

''واؤ وؤ وؤ وؤ...... خوبصورت ہے، ہے نا؟'' چوچینگ نے چہکتے ہوئے کہا۔

وہ آخری خالی میز پر جا بیٹھے جو دھند بھری کھڑکی کے نزدیک تھی۔ ریون کلا کی کیوڈچ ٹیم کا کپتان روجر ڈیوس سنہرے بالوں والی ایک لڑکی کے ساتھ ڈیڑھ فٹ کے فاصلے پر بیٹھا ہوا تھا۔ ان دونوں نے ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ رکھا تھا۔ ہیری انہیں دیکھ کر کسی قدر پریشان ہو گیا۔ قہوہ خانے میں چاروں طرف جوڑے ہی بیٹھے ہوئے تھے، جو ایک دوسرے کے ہاتھ پکڑ کر باتیں کر رہے تھے۔ ہیری نے دھڑکتے ہوئے دل کے ساتھ سوچا، چوچینگ بھی شاید اس سے ایسی ہی کوئی امید کر رہی ہو گی کہ وہ بھی اس کا ہاتھ تھام لے......

''بچو! میں تمہارے لئے کیا لاؤں؟'' میڈم پیوڈی فٹ نے قریب آ کر پوچھا۔ وہ کافی فربہ خاتون تھیں۔ اس لئے انہیں ان دونوں تک پہنچنے کیلئے روجر ڈیوس کی میز کے قریب سے نکلنے میں تھوڑی دشواری پیش آئی تھی۔

''دو کپ کافی......'' چوچینگ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

جب تک کافی آئی تب تک روجر ڈیوس اور اس کی ساتھی لڑکی شکر دان کے اوپر جھک گئے اور ان کے چہروں میں بہت کم فاصلہ رہ گیا۔ وہ اب ایک دوسرے کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر میٹھی میٹھی باتیں کر رہے تھے۔ ہیری سوچنے لگا کہ کاش وہ اس سے بڑھ کر آگے کچھ نہ کریں تو اچھا رہے گا۔ اسے یہ بھی محسوس ہوا کہ روجر دراصل ایک مثال پیش کر رہا تھا کہ ویلن ٹائن ڈے پر اپنی ساتھی لڑکی کو کیسے متاثر کیا جاتا ہے؟ کیا چوچینگ بھی اس سے ایسی ہی حرکتیں کرنے کی امید باندھے بیٹھی ہے؟ اس کے پیٹ میں عجیب سی اینٹھن ہوئی۔ اسے اپنا چہرہ گرم ہوتا ہوا محسوس ہونے لگا۔ اس نے کھڑکی سے باہر دیکھنے کی کوشش کی مگر وہاں پر اتنی زیادہ دھند کے بادل منڈلا رہے تھے کہ باہر کی جھلک تک نہیں دکھائی دی۔ وہ چوچینگ سے نظریں ملانے سے بچنے کیلئے چھت کی طرف دیکھنے لگا جیسے وہ اس کی رنگ و روغن کا جائزہ لینے آیا ہو۔ اوپر ہوا میں تیرتا ہوا کروب مسکرایا اور اس نے مٹھی بھر گلابی کاغذ کی پرچیاں اس پر پھینک دیں۔

اسی خاموشی میں چند منٹ بیت گئے۔ چوچینگ نے پروفیسر امبریج کا ذکر چھیڑ دیا۔ ہیری کو اطمینان کی سانس نصیب ہوئی۔ وہ ذرا کھل کر اس موضوع پر گفتگو کرنے لگا۔ دونوں نے ہی انہیں خوب برا بھلا کہہ کر اپنے دل کی بھڑاس نکالی۔ اس بے معنی گفتگو میں کچھ

وقت گزر گیا۔ بہرحال ڈی اے کی ملاقاتوں میں اس موضوع پر اتنی تفصیلی بات چیت ہو چکی تھی کہ اس کا سلسلہ جلد ہی ختم ہو گیا۔ ایک بار پھر ان دونوں میں خاموشی کی فضا قائم ہوگئی۔ ہیری کے نزدیکی میز پر چومنے کی آواز سنائی دی تو وہ بدحواس سا ہو گیا۔ اس نے لاشعوری طور پر ادھر دیکھا تو روجر اب اس سنہری بالوں والی لڑکی کے رخسار پر بوسہ لے رہا تھا...... ہیری کو خود کو مصروف رکھنے کیلئے کسی نہ کسی موضوع کی تلاش تھی جو اسے اب بالکل سمجھ میں نہیں آ رہا تھا......

''سنو! کیا تم میرے ساتھ دوپہر کو تھری بروم سٹکس چلو گی؟ میں وہاں پر ہرمائنی گرینجر سے ملنے جا رہا ہوں......'' ہیری کو جب کچھ نہ سوجھا تو اس نے یہی ذکر چھیڑنا ضروری سمجھا۔

چوچینگ نے اپنی بھنوئیں اُٹھا کر اس کی طرف دیکھا۔

''تم ہرمائنی گرینجر سے ملنے جاؤ گے......آج؟''

''اوہ ہاں! دیکھو، اس نے مجھے آج ملنے کیلئے کہا تھا، اسی لئے میں نے سوچا کہ میں اس سے مل ہی لوں۔ کیا تم میرے ساتھ چلنا پسند کرو گی؟ ویسے اس نے مجھے کہا تھا کہ اگر نہیں بھی آؤ گی تو بھی چلے گا......'' ہیری نے جلدی سے بتایا۔

''واہ!...... یہ تو اس نے بڑی شاندار بات کہی، ہے نا؟''

چوچینگ کی آواز سے ایسا نہیں لگ رہا تھا کہ اسے یہ بہت شاندار لگا تھا۔ اس کی بیزاری اور بات کرنے کا انداز سرد اور کڑوا سا محسوس ہوا۔ اچانک اس کے چہرے پر سختی پھیل گئی۔ کچھ منٹ اور خاموشی کی نظر ہو گئے۔ ہیری نے اپنی کافی اتنی جلدی ختم کر لی کہ اسے جلد ہی اپنے لئے دوسرا کپ منگوانا پڑا۔ اس نے لاشعوری طور پر روجر کی طرف دیکھا جو اپنی ساتھی لڑکی کے گالوں کو تھپتھپا کر باتیں کر رہا تھا، دونوں بے حد خوش دکھائی دے رہے تھے۔

ہیری کی نظر چپکے سے اس کے ہاتھ پر پڑی جو کافی کے کپ کے پاس میز پر رکھا ہوا تھا۔ ہیری اسے پکڑنے کیلئے اپنے اندر عجیب سا دباؤ محسوس کرنے لگا۔ وہ مضطرب انداز میں خود سے نبردآزما تھا۔ اس کے اندر سے ایک آواز اُٹھ رہی تھی۔ 'اسے یہ کام اب کر دینا چاہئے' دہشت اور جوش ملے جلے جذبات کی لہریں اس کے سینے میں اُٹھنے لگیں۔ اس نے سوچا کہ بس ہاتھ ہی تو بڑھانا اور پھر اس کا ہاتھ تھام لینا ہے، بس اتنی سی تو بات تھی۔ تعجب کی بات یہ تھی کہ اپنے ہاتھ بارہ انچ کے فاصلے تک بڑھا کر چوچینگ کو چھونا بہت مشکل کام محسوس ہو رہا تھا۔ اس کی بہ نسبت تو ہوا میں تیزی سے اُڑتی ہوئی سنہری گیند کو پکڑنا آسان بات تھی۔

اس نے اپنا ہاتھ کھسکایا ہی تھا کہ چوچینگ نے اپنا ہاتھ میز کے نیچے کر لیا۔ وہ اب اس سنہری بالوں والی لڑکی کو دلچسپی سے دیکھ رہی تھی جو روجر کے بائیں بازو کے نیچے اپنا سر اس کے سینے پر ٹکائے بیٹھی تھی۔

''دو ہفتے پہلے روجر نے مجھے اپنے ساتھ چلنے کی پیشکش کی تھی مگر میں نے اسے منع کر دیا۔'' چوچینگ نے ان کی طرف دیکھتے ہوئے آہستگی سے کہا۔

ہیری نے میز کے دوسری طرف بڑھتے ہوئے ہاتھ کو جھینپتے ہوئے شکر دان کی طرف موڑ دیا۔ اسے یہ بات سمجھ میں نہیں آ رہی تھی کہ وہ اسے یہ بات کیوں بتا رہی تھی؟ اگر وہ یہ چاہتی تھی کہ وہ نزدیکی میز پر اس وقت بیٹھی ہوتی اور روجر اسے اپنے بانہوں میں بھر کر بوسہ لے رہا ہوتا تو پھر وہ اس کے ساتھ چلنے کیلئے کیوں تیار ہوگئی تھی؟

ہیری گومگوئی کے عالم میں کھویا خاموش رہا اور کوئی جواب نہیں دیا۔ ان کے اوپر ہوا میں تیرتے کروب نے ایک بار پھر مٹھی بھر گلابی پرچیاں ان کے اوپر اچھال دیں۔ چند پرچیاں ٹھنڈی ہوگئی کافی کے کپ میں جا گریں جسے ہیری پینے کا ارادہ کر رہا تھا۔

''میں گذشتہ سال سیڈرک کے ساتھ یہاں آئی تھی۔'' چو چینگ نے دھیمی آواز میں کہا۔

اس کی بات جب ہیری کو سمجھ آئی تو اس کا دل برف کی مانند یخ بستہ ہو کر رہ گیا۔ اسے یقین نہیں ہو رہا تھا کہ وہ اس وقت سیڈرک کے بارے میں بات کرنا چاہتی تھی جبکہ آس پاس پیار محبت کا ماحول تھا اور جوڑے سر جوڑے ایک دوسرے کو اپنی محبت کی یقین دہانی کرا رہے تھے اور ان کے سروں پر محبت کے کروب پرچیاں پھینک کر ماحول کو رنگین بنا رہے تھے۔

''میں تم سے کافی عرصے سے ایک بات پوچھنا چاہتی تھی......'' جب وہ دوبارہ بولی تو اس کی آواز کافی بلند تھی۔ ''کیا...... کیا سیڈرک نے اپنے مرنے سے پہلے میرا...... میرا...... ذک...... ذکر کیا تھا؟''

ہیری بھونچکا رہ گیا۔ یہ دنیا کا آخری موضوع تھا جس پر ہیری بالکل گفتگو نہیں کرنا چاہتا تھا۔ چو چینگ کے ساتھ اس دلکش ماحول میں تو بالکل بھی نہیں......

''ار...... نہیں!'' اس نے آہستگی سے کہا۔ ''دیکھو! اس کے پاس کچھ کہنے کی مہلت ہی نہیں تھی...... کیا تم نے تعطیلات میں کیوڈ چ میچ دیکھے۔ تم تو ٹورناڈوز کی حمایتی تھیں نا؟''

اس کے لہجے میں کافی مصنوعیت جھلک رہی تھی۔ وہ سچ مچ دہشت میں آ چکا تھا، جب اس نے دیکھا کہ چو چینگ کی آنکھوں میں دوبارہ آنسو تیرنے لگے ہیں تو اس کو اپنا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہوا۔ یہ بالکل ویسا ہی منظر تھا جب کرسمس سے پہلے آخری ڈی اے ملاقات کے وقت رونما ہوا تھا۔ اُس وقت بھی چو چینگ رو رہی تھی۔

''سنو!'' ہیری کا رنگ اُڑ گیا اور متوحش لہجے میں بولا۔ وہ جھک کر اس کے اتنے قریب آ گیا تھا کہ اس کی بات کوئی دوسرا نہ سن پائے۔ ''ہم یہاں پر سیڈرک کی بات کرنے کیلئے نہیں آئے ہیں...... تم کسی اور موضوع پر بات کیوں نہیں کرتی ہو......؟''

آخر کار اس کے منہ سے غلط بات نکل ہی گئی تھی جس نے چو چینگ پر بہت برا اثر ڈالا۔

''میرا خیال تھا......'' چو چینگ نے جھک کر میز پوش کی جھالر سے اپنے آنسو پونچھتے ہوئے کہا۔ ''میرا خیال تھا تم...... تم سمجھ جاؤ گے۔ مجھے اسی بارے میں بات کرنے کی ضرورت ہے۔ میرا کہنے کا مطلب ہے کہ...... تم نے...... تم نے یہ سب ہوتے دیکھا تھا...... ہے نا؟''

ہر چیز کسی ڈراؤنے خواب کی مانند غلط ثابت ہو رہی تھی۔ روجر ڈیوس کی ساتھی لڑکی اب تک اس کے سینے پر سر ٹکائے حیرت بھری نظروں سے روتی ہوئی چو چینگ کی طرف دیکھ رہی تھی۔

''دیکھو! میں اس بارے میں رون اور ہرمائنی سے پہلے ہی بات کر چکا ہوں مگر......''

ایک اور غلط بات......

''اوہ! میں بھول گئی تھی کہ تم ہرمائنی گرینجر سے تو ضرور بات کرو گے۔'' چو چینگ تیکھی آواز میں غراتی ہوئی بولی۔ اس کا چہرہ اب آنسوؤں سے چمکنے لگا۔ اس کی تیز آواز سن کر کئی جوڑے اب ان کی طرف متوجہ ہو گئے تھے۔ ''مگر تم مجھ سے بات نہیں کرو گے......شاید سب سے اچھا یہی رہے گا کہ ہم......ہم اب اپنا بل چکا دیں اور تم جا کر ہرمائنی گرینجر سے مل لو......جس کیلئے تم مرے جا رہے ہو۔''

ہیری مبہوت ہو کر رہ گیا۔ وہ خالی نگاہوں سے اسے گھور رہا تھا اور وہ جھک کر جھالر والے نیپکن سے اپنا چہرہ صاف کر رہی تھی۔

''چو......سنو تو سہی!'' وہ ہڑبڑا کر بولا۔ اس کی نظریں لاشعوری پر روجر پر اُٹھ گئیں جو اب ان دونوں کی طرف گھور کر دیکھ کر رہا تھا۔ ہیری نے تلخی سے سوچا کہ وہ اپنی ساتھی لڑکی کے رخساروں پر بوسے کیوں نہیں لینا شروع کر دیتا؟

''بس جانے دو......'' اس نے کہا اور پھر وہ نیپکن کے نیچے دوبارہ رونے لگی۔ ''جب تمہیں میرے بعد دوسری لڑکیوں سے ہی ملنا جلنا تھا تو پھر تم مجھ سے ملے ہی کیوں؟......ہرمائنی کے بعد تم اور کتنی لڑکیوں سے ملنے والے ہو؟''

''چو......ایسی کوئی بات نہیں ہے!'' ہیری نے جلدی سے صفائی پیش کرنے کی کوشش کی اور پھر اسے یہ سمجھ کر تھوڑا سکون ملا کہ وہ کس بات کیلئے اتنا بگڑ رہی تھی۔ وہ بے اختیار ہنس پڑا۔ ایک ہی پل بعد اسے سمجھ میں آ گیا تھا کہ یہ تو محض غلط فہمی تھی۔

چو چینگ اچھل کر کھڑی ہو گئی اور پورے قہوہ خانے میں گہری خاموشی چھا گئی۔ اب سب لوگ سر گھما کر انہیں کی طرف دیکھ رہے تھے۔ ہیری سٹپٹا کر رہ گیا۔

''میں تم سے بعد ملوں گی، ہیری!'' چو چینگ نے ڈرامائی انداز میں کہا اور پھر ہچکیاں لیتی ہوئی دروازے کی طرف بھاگ کھڑی ہوئی اور اس نے پوری قوت سے دروازہ کھولا اور باہر تیز بارش میں اوجھل ہو گئی۔

''چو......میری بات تو سنو!'' ہیری نے پیچھے سے آواز لگائی مگر خالی جھولتا ہوا دروازہ وہاں اسے منہ چڑا رہا تھا۔ قہوہ خانے میں عجیب سی خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ سب کی نظریں ہیری کے چہرے پر جمی ہوئی تھیں۔ اس نے میز پر ایک گیلن کا سکہ پھینکا اور گلابی پرچیوں کو اپنے بالوں سے ہٹایا پھر وہ چو چینگ کے تعاقب میں باہر نکل آیا۔ اب بارش میں کافی تیزی آ چکی تھی اور چو چینگ کا دور تک نام ونشان نہیں تھا۔ ہیری کو کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ آخر گڑبڑ کہاں ہوئی تھی؟ نصف گھنٹہ پہلے تک دونوں میں کوئی ناراضگی موجود نہیں تھی۔

''لڑکیاں......'' وہ غصیلے انداز میں بڑبڑایا اور جیب میں ہاتھ ڈال کر بارش میں ڈوبی سڑک پر چھپ چھپ کرتا ہوا چلنے لگا۔ ''آخر

وہ سیڈرک کے بارے میں ہی کیوں بات کرنا چاہتی تھی؟ وہ ہمیشہ ایسی تکلیف دہ موضوع کیوں تلاش کرتی رہتی ہے؟ جس سے وہ نیل کی طرح آنسو بہا سکے۔''

وہ دائیں طرف مڑا اور چھپ چھپ کرتے ہوئے بھاگنے لگا۔ وہ کچھ ہی منٹ بعد تھری بروم سٹکس بار کے دروازے پر پہنچ گیا۔ وہ جانتا تھا کہ ہرمائنی اتنی جلدی تو نہیں آنے والی ہے مگر اس نے سوچا کہ وہاں اسے کوئی نہ کوئی تو ملے گا ہی! جس کے ساتھ وہ کچھ دیر بات چیت کر کے وقت گزار لے گا۔ اس نے اپنی آنکھیں کھچا کھچ ہجوم میں دوڑائیں۔ اور پھر اسے ہیگرڈ ایک کونے میں بیٹھا ہوا دکھائی دے گیا۔

''کیسے ہو ہیگرڈ!'' ہیری نے بھری ہوئی میزوں کے درمیان سے نکلتے ہوئے اس کے قریب پہنچ کر کہا۔ اس نے کرسی کھینچی اور اس پر جم کر بیٹھ گیا۔

ہیگرڈ اس کی آواز سن کر چونک پڑا۔ اس نے ہیری کی طرف یوں دیکھا جیسے وہ اسے بمشکل پہچان پا رہا ہو۔ ہیری نے دیکھا کہ اس کے چہرے پر دو نئے زخم اور بڑھ چکے تھے اور کئی نئی چوٹیں بھی جھلک رہی تھیں۔

''اوہ یہ تم ہو ہیری!'' ہیگرڈ نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔ ''تم ٹھیک تو ہو؟''

''ہاں! میں تو ٹھیک ہوں......'' ہیری نے اپنی خفت چھپاتے ہوئے کہا جو اسے پیوڈی فٹ کے قہوہ خانے میں اُٹھانا پڑی تھی۔ ہیگرڈ بے حد اُداس دکھائی دے رہا تھا، ہیری اب اسے اپنی پریشانی کے بارے میں بالکل نہیں بتانا چاہتا تھا...... ''ار......تم ٹھیک تو ہو؟''

''ہم......!'' ہیگرڈ کھوئے کھوئے لہجے میں بولا۔ ''اوہ ہاں! ہم ٹھیک ہیں...... ہیری! بہت زیادہ ٹھیک ہیں۔''

اس نے اپنے بڑے ڈول جتنے گلاس کی گہرائی میں جھانکا اور پھر گہری آہ بھری۔ ہیری کو سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ اس سے کیا بات کرے؟ وہ چند لمحوں تک خاموشی سے ایک دوسرے کو دیکھتے رہے۔

''ہم اور تم ایک ہی کشتی میں سوار ہیں، ہے نا ہیری؟'' اچانک ہیگرڈ نے کہا۔

''کک......کیا مطلب؟'' ہیری ہکلا گیا۔

''ہاں!......ہم نے یہ بات پہلے بھی کہی تھی......ہم دونوں ہی اجنبی لوگ ہیں۔'' ہیگرڈ نے پھیکی مسکراہٹ کے ساتھ سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ''اور دونوں ہی یتیم بھی ہیں، ہاں!......ہم دونوں ہی یتیم ہیں......''

اس نے اپنا ڈول جتنا بڑا گلاس اُٹھا کر اس میں سے ایک گھونٹ بھرا۔

''ایک اچھا خاندان ہونے سے بہت فرق پڑتا ہے۔'' اس نے مزید کہا۔ ''ہمارے والد اچھے انسان تھے اور تمہارے ممی ڈیڈی بھی......اگر وہ آج زندہ ہوتے تو ہم دونوں کی زندگی کچھ مختلف ہوتی...... ہے نا؟''

''ہاں!......کچھ ایسا ہی ہوتا!'' ہیری نے محتاط لہجے میں کہا۔ وہ ہیگر ڈ کو مزید مغموم نہیں کرنا چاہتا تھا، جیسے وہ کچھ دیر پہلے چو چینگ کو کر چکا تھا۔

''خاندان......'' ہیگر ڈ اُداسی بھرے لہجے میں بولا۔ ''چاہے تم جو بھی سوچو، خون بڑی اہمیت رکھتا ہے۔'' اس کی آنکھیں چھلک گئیں اور اس نے آستین سے اپنے آنسو پونچھے۔ ہیری کو اب واقعی الجھن ہونے لگی تھی۔

''ہیگر ڈ! تمہارے چہرے پر یہ چوٹیں کیسی لگیں؟'' ہیری نے منہ سے بے اختیار نکل گیا۔

''آہ......کون سی چوٹیں؟'' ہیگر ڈ نے یکدم خود کو سنبھال کر مصنوعی حیرانگی سے پوچھا۔

''یہ سب......!'' ہیری نے اس کے چہرے کی طرف انگلی لہراتے ہوئے کہا۔

''اوہ ہو ہو ہو ہو......'' ہیگر ڈ نے اس کی بات کو ہوا میں اُڑاتے ہوئے کہا۔ ''یہ تو معمول کی باتیں ہیں ہیری! ہمارا کام ہی کچھ ایسا ہے، ہے نا؟''

اس نے جلدی سے اپنا ڈول جتنا بڑا گلاس خالی کیا اور پھر اُٹھ کھڑا ہوا۔

''سکول میں ملاقات ہو گی ہیری!......اپنا دھیان رکھنا......ٹھیک ہے!''

وہ کافی غمگین دکھائی دیتا ہوا بار سے باہر نکل گیا۔ ہیری ناسمجھی کی کیفیت میں اسے دیکھتا رہا، باہر بارش اب پورے زوروں پر تھی۔ جانے کیوں ہیری کے وجود میں دُکھ بھری لہر اُٹھی۔ ہیگر ڈ غمگین تھا اور وہ کوئی دُکھ اس سے چھپا رہا تھا اور اس نے کسی سے بھی مدد نہ لینے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ کیا وہ واقعی اس کیلئے کچھ کر سکتا تھا؟ مگر اس سے پہلے کہ ہیری اس بارے میں مزید گہرائی تک پہنچ پاتا، اس نے کسی کو اپنا نام پکارتے ہوئے سنا۔ اس نے گردن گھما کر اس سمت میں دیکھا۔

''ہیری! ادھر......ہم یہاں ہیں......ادھر آ جاؤ!''

ہر مائنی دور بیٹھی اس کی طرف ہاتھ ہلا رہی تھی۔ وہ اُٹھ کر کھڑا ہوا اور بھیڑ بھری میزوں سے بچتا بچاتا بار کے دوسرے کنارے کی طرف بڑھا جہاں ہر مائنی اسے بلا رہی تھی۔ نزدیک پہنچ کر اسے اس بات کا احساس ہوا کہ ہر مائنی وہاں تنہا نہیں تھی۔ میز پر اس کے ساتھ دو اور لوگ بھی موجود تھے۔ ہیری کی نظر میں ہر مائنی کو ان لوگوں کے ساتھ بیٹھ کر بٹر بیئر پیتے ہوئے دکھائی دینے کا امکان تو کم از کم بالکل ہی نہیں تھا۔ ان میں سے ایک تو 'لونا لوگڈ' تھی جس کے بارے میں ہر مائنی کے خیالات کافی برے تھے اور دوسری 'ریٹا سٹیکر' تھی جس کا تو ہر مائنی خون پی جانا چاہتی تھی......ریٹا سٹیکر روز نامہ جادوگر کی کالم نگار اور نامہ نگار تھی، اس کی گمراہ کن صحافت پر ہر مائنی کو اس سے سخت نفرت تھی......

''تم کافی جلدی آ گئے......'' ہر مائنی نے کہا اور تھوڑا مسکراتے ہوئے اسے بیٹھنے کیلئے جگہ دی۔ ''مجھے تو لگ رہا تھا کہ تم چو چینگ کے ساتھ ہی رہو گے۔ مجھے کم از کم ایک گھنٹے تک تمہاری آنے کی کوئی امید نہیں تھی......''

''چو......'' ریٹا سٹیکر کی آنکھیں چمک اُٹھیں اور اس نے اپنی کرسی سے گردن گھما کر ہیری کی طرف دلچسپی سے دیکھا۔''لڑکی کے ساتھ......''

اس نے مگر مچھ کی کھال والا اپنا ہینڈ بیگ کھینچا اور اس میں سے کچھ ٹٹولنے لگی۔

''اگر ہیری سو لڑکیوں کے ساتھ بھی گھومتا رہے تو تمہیں اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑنا چاہئے۔'' ہرمائنی نے ریٹا کی طرف دیکھ کر سرد لہجے میں کہا۔''بہتر ہوگا کہ تم اس وقت اسے اندر ہی رہنے دو۔''

ریٹا سٹیکر اپنے ہینڈ بیگ سے سبز قلم باہر نکالنے ہی والی تھی۔ ہرمائنی کی بات سن کر اس نے جھٹکے سے اپنا بیگ بند کر دیا اور اتنا برا منہ بنایا جیسے اسے زبردستی ناپسندیدہ مشروب پلا دیا گیا ہو۔

''تم لوگ یہاں کیا کر رہے ہو؟'' ہیری نے ان تینوں کی طرف ہونقوں کی طرح آنکھیں پھاڑے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''جب تم یہاں آئے تھے تو کم سن مس کامل مجھے تمہارے ہی بارے میں بتا رہی تھی۔'' ریٹا سٹیکر نے اپنی گلاس سے بٹر بیئر کا ایک گھونٹ پیتے ہوئے کہا۔''مجھے اس سے بات کرنے کی تو اجازت ہے نا؟'' اس نے ہرمائنی کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''بالکل......'' ہرمائنی نے سنجیدگی سے کہا۔

بے روزگاری ریٹا سٹیکر کو راس نہیں آئی تھی جو بال بڑے بڑے گھنگھریالے رہا کرتے تھے، وہ اب بکھرے ہوئے دکھائی دیتے تھے اور اس کے چہرے کے اردگرد مرجھائے ہوئے لٹک رہے تھے۔اس کے دو انچ لمبے ناخنوں سے سرخ رنگ اکھڑ چکا تھا اور اس کے پنکھ دار عینک سے دو نقلی نگینے بھی غائب تھے۔اس نے گلاس اُٹھا کر ایک بڑا گھونٹ حلق سے اتارا۔

''چو......خوبصورت ہے، ہے نا ہیری؟'' اس نے بے ڈھنگی مسکراہٹ سے پوچھا۔

''ہیری کی داستانِ محبت کے بارے میں اگر تم نے ایک بھی لفظ منہ سے نکالا تو ہمارا سمجھوتہ ختم ہو جائے گا۔'' ہرمائنی چڑ چڑے انداز میں کہا۔

''کیسا سمجھوتہ......؟'' ریٹا سٹیکر نے اپنے ہاتھ کی پشت سے اپنا منہ صاف کرتے ہوئے کہا۔''تم نے ابھی تک کسی بھی سمجھوتے کا ذکر نہیں کیا ہے، مس کامل! تم نے تو بس مجھے یہاں بلایا تھا۔اوہ ایک نہ ایک دن تو......'' اس نے ایک گہری کانپتی ہوئی سانس کھینچی۔

''بالکل! ایک نہ ایک دن تو تم میرے اور ہیری کے بارے میں گمراہ کن اداریئے تو لکھو گی۔'' ہرمائنی نے تلخی سے کہا۔''مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔جیسے ہو، اسے تلاش کر لو۔''

''انہوں نے تو اس سال میری معاونت کے بغیر ہی ہیری کے بارے میں کافی خوفناک خبریں شائع کر لی ہیں......'' ریٹا نے کہا اور اس نے گلاس کے اوپر سے اس کی طرف کنکھیوں سے دیکھا۔ پھر وہ سرگوشی نما لہجے میں مزید بولی۔''اس سے تمہیں کیسا لگا، ہیری؟......الجھن ہوئی؟......غلط سمجھے جانے کا احساس جاگا؟''

''وہ شدید ناراض ہے کیونکہ اس نے وزیر جادو کو سچائی بتائی مگر وہ اتنے احمق ثابت ہوئے کہ وہ ابھی تک اس کی بات پر یقین نہیں کر رہے ہیں.....'' ہرمائنی نے سخت لہجے میں کہا۔

''اوہ! تو تم ابھی تک اسی بات پر بضد ہو کہ 'تم جانتے ہو کون؟' واپس لوٹ آیا ہے۔'' ریٹا نے اپنا گلاس میز پر رکھتے ہوئے ہیری کو باریک بین نظروں سے ٹٹولا جبکہ اس کی لمبی انگلی حسرت بھرے احساس سے مگرمچھ کی کھال والے ہینڈ بیگ کے بٹن پر جم گئی۔ ''تم اس واہیات دعویٰ پر ابھی تک اڑے ہوئے ہو؟ جو ڈمبل ڈور تم جانتے ہو کون؟ کے بارے میں سب لوگوں کو بتا رہے ہیں، جسے صرف تم نے واپس لوٹتے ہوئے دیکھا تھا.....''

''صرف یہ منظر میں نے ہی نہیں دیکھا!'' ہیری نے غراتے ہوئے کہا۔ ''وہاں ایک درجن سے زیادہ مرگ خور بھی موجود تھے۔ ان کے نام جاننا چاہتی ہو.....''

''یہ تو میرے لئے کافی خوشی کی بات ہوگی۔'' ریٹا نے کہا جو ایک بار پھر اپنے ہینڈ بیگ کو کھول کر اس میں سے قلم ٹٹولنے لگی تھی اور اس کی طرف ایسی نظروں سے دیکھ رہی تھی جیسے اس نے آج تک اس سے خوبصورت چیز نہ دیکھی ہو..... ''ایک شاندار عنوان..... پوٹر کے الزمات..... ایک ذیلی سرخی ..... ہیری پوٹر کے مطابق مرگ خور اب بھی ہمارے درمیان آزاد موجود ہیں!.....اور تمہاری بڑی ساری تصویر کے نیچے..... 'تم جانتے ہو کون؟' کے حملے سے بچنے والے پندرہ سالہ نوجوان ہیری پوٹر نے پوری جادوگری کے سب سے معزز اور معاشرتی خدمتگاروں پر مرگ خور ہونے کا الزام لگا کر سنسنی پھیلا دی.....واہ'' سرعت رفتار قلم اس کے ہاتھوں میں تھی اور اس کے ہونٹوں سے تھوڑے ہی فاصلے پر موجود تھی، اسی وقت اس کی ساری خوشی غارت ہو کر رہ گئی۔ اس نے اپنی قلم نیچے جھکا کر ہرمائنی کی طرف قہرآلود نظروں سے دیکھا۔ ''مگر ظاہر ہے کہ کم سن مس کامل، مجھے یہ اداریہ بالکل لکھنے نہیں دینا چاہتی ہوں گی، ہے نا؟''

''حقیقت تو یہ ہے کہ مس کامل ایسا ہی چاہتی ہیں!'' ہرمائنی نے ٹھنڈے پن سے کہا۔

ریٹا سٹیکر نے اس کی طرف گھور کر دیکھا۔ ہیری نے بھی ایسی ہی نظروں سے ہرمائنی کی طرف دیکھا۔ دوسری طرف لونا لوگڈ اپنے مشروب کو ہاتھ میں تھامے سر جھکائے گنگنا رہی تھی۔ 'کہتے ہیں ویزلی ہے ہمارا تاجدار۔' اس نے اپنا گلاس کے کنارے پر لگے ہوئے باریک سرکنڈے پر پیاز کی قاش کو بٹر بیئر میں ڈبویا۔

''یعنی تم چاہتی ہو کہ وہ جو کچھ کہتا ہے کہ تم جانتے ہو کون؟ لوٹ آیا ہے، میں اس کے بارے میں اداریہ لکھوں.....؟'' ریٹا سٹیکر نے متحیر انداز میں ہرمائنی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں! میں یہی چاہتی ہوں!'' ہرمائنی نے سنجیدگی سے کہا۔ ''ایک سچا اداریہ! تمہاری زبانی..... وہ جو ہیری خود بتاتا ہے..... وہ تمہیں ساری تفصیل سے بتائے گا، وہ تمہیں ان مرگ خوروں کے نام بھی بتائے گا جنہیں اس نے وہاں دیکھا تھا..... وہ تمہیں بتائے گا کہ والڈی مورٹ اب کیسا دکھائی دیتا ہے؟..... خود کو سنبھالو!'' ہرمائنی کے چہرے پر حقارت کے جذبات پھیلے ہوئے تھے اس نے

ایک نیپکن اُٹھا کر اس کی طرف اچھال دیا جبکہ ریٹا سٹیکر والڈی مورٹ کا نام سن کر اتنی بری طرح اچھلی تھی کہ اس کی بٹر بیئر کا نصف گلاس اس کے کپڑوں پر چھلک گیا تھا۔ ریٹا نے اپنی گندی برساتی کا سامنے کا حصہ صاف کیا۔ وہ اب بھی ہرمائنی کو غصیلی نظروں سے گھور رہی تھی۔

''روزنامہ جادوگر تو اسے کبھی نہیں شائع کرے گا، شاید تم نے اس کی طرف توجہ نہیں دی ہے۔ مگر یہ بھی سچ ہے کہ کوئی بھی اس کی من گھڑت کہانی پر یقین نہیں کرے گا۔ سب اس بات پر یقین کرتے ہیں کہ وہ دیوانگی کے عالم میں اول فول بکتا رہتا ہے......اب اگر تم مجھے اپنے انداز سے یہ اداریہ لکھنے کی اجازت دو تو......''

''ہمیں ایسے کسی اداریے کی ضرورت نہیں ہے جس میں یہ لکھا گیا ہو کہ ہیری کا دماغی توازن کیسے بگڑ چکا ہے؟'' ہرمائنی غصے سے بھرتی ہوئی غرائی۔ ''تمہاری مہربانی سے ایسے اداریے پہلے ہی بہت شائع ہو چکے ہیں۔ میں اسے سچائی بیان کرنے کا موقع دینا چاہتی ہوں......''

''اس طرح کی خبر کیلئے بازار میں کوئی گنجائش نہیں ہے۔'' ریٹا سٹیکر نے ٹھنڈے پن سے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تمہارے کہنے کا مطلب ہے کہ روزنامہ جادوگر اسے محض اس لئے نہیں شائع کرے گا کہ اسے فج ایسا کرنے کی اجازت نہیں دیں گے......؟'' ہرمائنی نے چڑچڑے انداز میں کہا۔

ریٹا سٹیکر ہرمائنی کی طرف کافی دیر تک غور سے دیکھتی رہی پھر وہ اس کی طرف جھکتے ہوئے رازدارانہ انداز میں بولی۔ ''یہ سچ ہے کہ فج روزنامہ جادوگر کو پوری طرح اپنی گرفت میں لے چکے ہیں، مگر بات اسی جگہ پر کھڑی ہے کہ وہ کوئی ایسی چیز اخبار میں چھپنے نہیں دیں گی جو ہیری کا کوئی الگ یا روشن پہلو نمایاں کرے۔ کوئی بھی طرح کی خبر نہیں پڑھنا چاہے گا۔ یہ جادونگری کے باسیوں کے مزاج کے برعکس ہے۔ اژقبان سے قیدیوں کے فرار کے معاملے میں وہ پہلے ہی کافی خوفزدہ ہیں، لوگ تو یہ یقین ہی نہیں کرنا چاہتے ہیں کہ 'تم جانتے ہو کون؟' واقعی لوٹ آیا ہے!''

''تم یہ کہنا چاہ رہی ہو کہ روزنامہ جادوگر لوگوں کو صرف وہی بتاتا ہے جو وہ سننا چاہتے ہیں۔ ہے نا؟'' ہرمائنی نے اس کی طرف چبھتی ہوئی نظر ڈالتے ہوئے کہا۔

ریٹا سٹیکر اپنی کرسی سے اُٹھ کھڑی ہوئی۔ اس نے اپنی بھنوئیں اُٹھائیں اور ایک ہی گھونٹ میں گلاس خالی کر ڈالا۔

''ناسمجھ لڑکی! روزنامہ جادوگر صرف کمائی کیلئے شائع ہوتا ہے!'' اس نے سرد لہجے میں کہا۔

''میرے ڈیڈی کہتے ہیں کہ وہ نہایت واہیات اخبار ہے۔'' لونا لوگڈ نے غیر متوقع طور پر چپکے سے بحث میں حصہ لیتے ہوئے کہا۔ اس نے پیاز کی قاش کو بٹر بیئر میں بھگو کر چوسا اور پھر اپنی باہر نکلی ہوئی بڑی بڑی آنکھوں سے ریٹا سٹیکر کے سراپے کا جائزہ لیا۔ ''وہ ہمیشہ اہمیت کی حامل اور سچی خبروں کو ہی پیش کرتے ہیں جو ان کے لحاظ سے لوگوں کو معلوم ہونا چاہئیں۔ انہیں پیسے کمانے سے کوئی

دلچسپی نہیں ہے......''

ریٹا سٹیکر نے اس کی طرف ناگواری سے دیکھا۔

''میرا خیال ہے کہ تمہارے ڈیڈی کسی چھوٹے موٹے قصبے کا ترجمان اخبار نکالتے ہوں گے جو وہیں مفت بٹ جاتا ہوگا۔'' وہ تلخی سے بولی۔ ''شاید ماگلوؤں کے ساتھ میل ملاپ کے پچپس شاندار طریقے جیسے مضمون شائع کرتے ہوں گے۔ وہ یقیناً اپنے اخبار میں گھڑ دوڑ میں گھوڑوں پر شرط لگانے والوں کو نمبر بتاتے ہوں گے۔''

''نہیں ایسا کچھ نہیں ہے......'' لونا نے آہستگی سے کہا اور اپنی پیاز کی قاش کو دوبارہ بٹر بیئر میں ڈبوتے ہوئے مزید کہا۔ ''وہ 'حیلہ سخن' شائع کرتے ہیں......وہ اس کے مدیر بھی ہیں!''

ریٹا سٹیکر نے منہ سے اتنا بلند قہقہہ نکالا کہ قریبی میزوں پر بیٹھے ہوئے لوگ چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

''اہمیت کے حامل اور سچی خبریں...... جو لوگوں کو معلوم ہونا چاہئے۔'' وہ تمسخرانہ انداز میں ہنستی ہوئی بولی۔ ''میں اس چیتھڑے کے اوراق کو اپنے باغیچے کی کھاد میں ڈال سکتی ہوں......''

''دیکھو! یہ تمہارے لئے سر اُٹھانے کا ایک سنہرا موقع ہے، ہے نا؟'' ہرمائنی نے خوش اخلاقی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔ ''لونا کا کہنا ہے کہ اس کے ڈیڈی کو ہیری کے انٹرویو سے کافی خوشی محسوس ہوگی۔ وہ اسے شائع بھی کریں گے۔''

ریٹا سٹیکر نے ان دونوں کے چہروں کو غور سے دیکھا اور پھر کھلکھلا کر ہنسنے لگی۔

''حیلہ سخن......'' اس نے اپنی ہنسی کو دباتے ہوئے کہا۔ ''تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر حیلہ سخن میں اس کا انٹرویو شائع ہوگا تو لوگ اس کی بتائی ہوئی باتوں کو سنجیدگی سے لیں گے، ہرگز نہیں!''

''میں جانتی ہوں کہ کچھ لوگ بالکل یقین نہیں کریں گے......'' ہرمائنی نے لاپروائی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ ''مگر اژقبان کے قیدیوں کے فرار ہونے کی جو داستان روزنامہ جادوگر میں بتائی جا رہی ہے اس میں کئی سراغ ہیں جو ہیری کی کہانی کی تصدیق کریں گے۔ میرا خیال ہے کہ بہت سے لوگ اس بات پر متحیر ہوئے ہوں گے کہ آخر ہوا کیا تھا؟ جو کچھ ہوا ہے، اس کی عمدہ وضاحت کیوں نہیں کی گئی ہے؟ اگر کوئی متبادل کہانی ان کے سامنے پیش کی جائے گی جو سچے حقائق کو کھول کر بیان کرے، جو چاہے ایک...... کسی ایسے رسالے میں شائع ہوئی ہو...... میرا خیال ہے کہ لوگ اسے ضرور پڑھنا چاہیں گے!'' ہرمائنی نے آخری جملوں میں لونا کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

ریٹا سٹیکر کچھ دیر تک خاموش رہی اور ایک طرف سر ڈھلکائے ہرمائنی کو باریک بین نظروں سے تولتی رہی۔

''ٹھیک ہے، ایک منٹ کیلئے یہ فرض کر لیتے ہیں کہ میں یہ کام کر دوں گی، مجھے اس کا معاوضہ کیا ملے گا؟'' اس نے اچانک ہرمائنی سے پوچھا۔

''مجھے نہیں لگتا ہے کہ میرے ڈیڈی اپنے رسالے میں چھپنے والے مضمونوں کیلئے کسی کو پیسے دیتے ہیں۔ لوگ اس لئے لکھتے ہیں کیونکہ یہ بڑے اعزاز کی بات ہے، ظاہر ہے وہ اپنے خیالات اور اپنا نام شائع ہوتا ہوا دیکھنا چاہتے ہیں......'' لونا نے ہنکارتے ہوئے آہستگی سے کہا۔

ریٹا سٹیکر کو دیکھ کر ایسے لگا جیسے اس کے منہ میں بدذائقہ مشروب ڈال دیا گیا ہو۔

''تمہارا خیال ہے کہ میں یہ کام بلا معاوضہ ہی کروں گی؟''

''بالکل!'' ہرمائنی نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔ اس نے اپنی بٹر بیئر کی چسکی لی۔ ''ورنہ تم بہت اچھی طرح سے جانتی ہو کہ میں عہدیداروں کو باخبر کر دوں گی کہ تم ایک غیر قانونی بھیس بدل چوپائی جادوگرنی ہو جو بھونرے کے روپ میں منڈلاتی رہتی ہو۔ ظاہر ہے، روزنامہ جادوگر تمہیں اژقبان کے ان دیکھے حالات لکھنے کیلئے کافی معاوضہ ادا کرے گا۔''

ریٹا کا چہرہ دیکھ کر ایسا لگا جیسے وہ ہرمائنی کے گلاس پر ڈھکی نمائشی چھتری کا سرکنڈا نکال کر اس کی ناک میں گھسانا چاہتی ہو۔

''مجھے نہیں لگتا ہے کہ میرے پاس کوئی اور فیصلہ کرنے اختیار باقی رہ گیا ہے، ہے نا؟'' وہ تھوڑی کانپتی ہوئی نڈھال آواز میں بولی۔ اس نے ایک بار پھر مگرمچھ کی کھال والے ہینڈ بیگ کو کھولا اور اس میں ایک چرمئی کاغذ اور اپنا سرعت رفتار قلم باہر نکالا اور کرسی پر واپس بیٹھ گئی۔

''ڈیڈی تمہارا مضمون پا کر بے حد خوش ہوں گے۔'' لونا نے چہکتے ہوئے کہا۔ ریٹا سٹیکر کے جبڑے بری طرح سے بھنچے ہوئے دکھائی دیئے۔

''ٹھیک ہے ہیری! میں چاہتی ہوں کہ تم لوگوں کو سب سچائی بتا دو۔ کیا تم تیار ہو؟'' ہرمائنی نے ہیری کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔'' ہیری نے سنبھلتے ہوئے کہا۔

ہرمائنی نے اپنے گلاس کی تہہ سے چیری کا ٹکڑا نکالتے ہوئے کہا۔

''تو......ریٹا......اب تم شروع ہو جاؤ......''

☆☆☆☆

چھبیسواں باب

# توقع اور غیر متوقع

لونا کو صحیح طور پر معلوم نہیں تھا کہ ہیری کا ریٹا سٹیکر کو دیا ہوا انٹرویو 'حیلہ سخن' میں کب شائع ہوگا؟ اس کا کہنا تھا کہ اس کے ڈیڈی اگلے شمارے میں خمدار سینگوں والے سنارکیکوں کے حال میں ہی دکھائی دیئے جانے پر ایک اہم مضمون شائع کرنے والے ہیں۔

''......اور ظاہر ہے کہ وہ انتہائی اہم تحقیقی مضمون ہے، اس لئے شاید ہیری کا انٹرویو والا اداریہ اس سے اگلے ہی شمارے میں چھپنا ممکن ہوگا......'' لونا نے کھوئے ہوئے لہجے میں بتایا۔

لارڈ والڈی موورٹ کی واپسی والی رات کے بارے میں کھل کر بتانا ہیری پوٹر کیلئے کوئی آسان بات نہیں تھی۔ ریٹا سٹیکر نے اس سے کرید کرید کر ہر چھوٹی بات پوچھی تھی۔ ہیری نے اس کے ہر سوال کا جواب بڑے تحمل اور تفصیل سے دیا تھا۔ وہ بخوبی جانتا تھا کہ یہ دُنیا کو سچائی بتانے کا ایک آسان راستہ تھا۔ اسے معلوم تھا کہ شاید اس سے اچھا موقع اسے دوبارہ نہ مل پائے۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اس اداریے کی اشاعت کے بعد لوگوں کا ردعمل کیسا ہوسکتا ہے؟ اسے محسوس ہو رہا تھا کہ اسے پڑھنے کے بعد بے شمار لوگوں کو یہ بالکل یقین دہانی ہو جائے گی کہ وہ واقعی مکمل طور پر پاگل ہو چکا ہے اور اس کی ذہنی حالت درست نہیں ہے۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ اس کے انٹرویو والا اداریہ خمدار سینگوں والے سنارکیکوں والے بکواس مضمون کے ہمراہ شائع ہوگا جو جادوئی دُنیا میں محض من گھڑت اور خیالی جانوروں کے سوا اور کچھ نہیں تھے۔ بیلاٹرکس لسٹرینج اور اس کے ساتھی مرگ خوروں کے فرار کے بارے میں حالات کا تجزیہ کرتے ہوئے ہیری کے دل میں کچھ کر دکھانے کی امنگ زوروں پر تھی، خواہ اس کی خواہش پوری طرح کامیاب ہو یا نہ ہو......

''ہیری! تم ذرا یہ تو تصور کرو کہ تمہارا انٹرویو چھپنے کے بعد امبریج کی حالت کیا ہوگی؟'' ڈین تھامس نے پیر کی رات کو کھانے کی میز پر اسے کہا۔ جب سمیس ان لوگوں کے سامنے بیٹھ کر اپنی پلیٹ میں کافی مقدار میں چکن اور پشت ران کا شوربہ ڈال رہا تھا۔ ہیری کو معلوم تھا کہ اس کا پورا دھیان انہی کی طرف جما ہوا ہے۔

''ہیری! تم بالکل صحیح فیصلہ کیا......'' سمیس کی بغل میں بیٹھے ہوئے نیول نے کہا۔ اس کا چہرہ تھوڑا زرد تھا مگر اس نے دھیمی سرگوشی میں مزید کہا۔ ''یہ خاصا مشکل رہا ہوگا......اس کے بارے میں بات کرنا...... ہے نا؟''

''ہاں! کچھ ایسا ہی تھا...... مگر لوگوں کو سچائی معلوم ہونا چاہئے کہ والڈی موورٹ کیا کر سکتا ہے، ہے نا؟'' ہیری نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

''صحیح کہتے ہو۔'' نیول نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ''اور اس کے مرگ خور بھی...... لوگوں کو واقعی معلوم ہونا چاہئے......''

نیول نے اپنی بات ادھوری چھوڑ دی اور اپنے بھنے ہوئے آلو کی طرف متوجہ ہو گیا۔ سمیس نے نظر اُٹھا او پر دیکھا مگر ہیری سے نظر ملتے ہی اس نے جلدی سے اپنی نگاہ پلیٹ پر واپس جما دی۔ کچھ دیر بعد سمیس، ڈین اور نیول گری فنڈر ہال کی طرف چلے گئے۔ ہیری اور ہرمائنی میز پر رون کا انتظار کرنے لگے جو کیوڈچ کی مشقوں کی وجہ سے اب تک کھانے کیلئے نہیں پہنچ پایا تھا۔

چو چینگ اپنی سہلی میرتا کے ساتھ ہال میں داخل ہوئی۔ اس کی صورت دیکھتے ہی ہیری کے پیٹ میں اتھل پتھل اُٹھنے لگی مگر چو چینگ نے گری فنڈر کی میز کی طرف نظر ڈالے بغیر ہی اپنی نشست سنبھالی اور اس کی طرف کمر کر کے بیٹھ گئی۔

''اوہ! میں تو تم سے یہ پوچھنا ہی بھول گئی تھی۔'' ہرمائنی نے متجس لہجے میں ریون کلا کی میز کی دیکھتے ہوئے پوچھا۔ ''چو چینگ کے ساتھ تمہاری ہاگس میڈ کی سیر کیسی رہی تھی؟ تم اتنی جلدی کیسے لوٹ آئے تھے؟''

''ار...... وہ...... ہاں!'' ہیری نے ایک پکوان کا ڈونگا اپنی طرف کھینچتے ہوئے ہکلاتے ہوئے کہا۔ ''دیکھو! ...... وہ بس ایک بکواس ملاقات ہی ثابت ہوئی......''

پھر اس نے میڈم پیوڈی فٹ کے قہوہ خانہ کا سارا حال ہرمائنی کو سنا دیا۔

''پھر وہ باہر بھاگ کھڑی ہوئی......'' اس نے کچھ منٹ بعد اپنی بات مکمل کرتے ہوئے کہا۔ اس کی پلیٹ میں موجود پکوان کا آخری ٹکڑا بھی غائب ہو گیا تھا۔ ''ہیری! میں تم سے بعد میں ملوں گی۔ اور وہ باہر بھاگ گئی۔'' ہیری نے اپنا چمچہ نیچے رکھ کر ہرمائنی کی طرف دیکھا۔ ''میرا مطلب ہے کہ اس نے ایسا کیوں کیا؟...... آخر ہوا کیا تھا؟''

ہرمائنی نے گہری آہ بھرتے ہوئے چو چینگ کی کمر پر نظر ڈالی اور پھر ہیری کی طرف دیکھا

''اوہ ہیری تم بھی......'' وہ تاسف بھری لہجے میں بولی۔ ''مجھے یہ افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ تم واقعی پھوہڑ ہو......''

''میں...... پھوہڑ؟'' ہیری نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔ ''ایک منٹ پہلے تک ہم لوگ اچھے انداز میں بات چیت کر رہے تھے مگر پھر اگلے ہی پل وہ مجھے یہ بتانے لگی کہ روجر ڈیوس نے اس کے سامنے ویلن ٹائن ڈے اکٹھے منانے کی پیشکش رکھی تھی اور یہ بھی کہ وہ سیڈرک کے ساتھ گذشتہ سال ملاقات میں کیا کیا کرتی رہی تھی...... تم خود ہی سوچو کہ اس کے بارے میں مجھے کیسا محسوس ہونا چاہئے؟''

''اوہ ہیری!'' ہرمائنی نے اطمینان بھرے انداز میں کہا جیسے کسی ننھے منے بچے کو یہ سبق پڑھا رہی ہو کہ دو اور دو چار ہوتے ہیں۔ ''تمہیں اسے یہ بتانا نہیں چاہئے تھا کہ تم اپنی خوبصورت ملاقات کو چھوڑ کر میرے ساتھ ملنا چاہتے ہو......''

''مگر......مگر!'' ہیری نے اسے گھور کر دیکھتے ہوئے کہا۔ ''تم نے ہی تو کہا تھا کہ دوپہر کے وقت ملنا ہے اور اسے بھی ساتھ لے آنا، میں بھلا اسے بتائے بغیر یہ کام کیسے کر سکتا تھا؟''

''تمہیں اسے دوسرے طریقے سے یہ بات بتانا چاہئے تھی۔'' ہرمائنی نے سپاٹ چہرے کے ساتھ اس کی طرف دیکھتے ہوئے سمجھاتے ہوئے کہا۔ ''تمہیں یہ واضح کرنا چاہئے تھا کہ تمہیں یہ ملاقات بے حد عزیز ہے اور اس کے بیچ، تھری بروم سٹکس میں جانا بالکل اچھا نہیں لگ رہا ہے مگر کیا کیا جائے؟ تم نے وہاں جانے کا وعدہ کر لیا تھا۔ تمہیں یہ کہنا چاہئے تھا کہ تم مجھ سے بالکل نہیں ملنا چاہتے ہو اور پورا دن اسی کے ساتھ ہی گزارنے کے خواہشمند ہو۔ تمہیں اسے یہ بتانا چاہئے تھا کہ اگر وہ تمہارے ساتھ آئے گی تو تمہیں مجھ سے جلدی چھٹکارا مل جائے گا۔ یہ بھی زیادہ موزوں رہتا کہ تم چو چینگ کو یہ کہتے کہ اس کے مقابلے میں، میں کافی بدصورت ہوں......''

''مگر تم بدصورت بالکل نہیں ہو۔'' ہیری نے جلدی سے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

ہرمائنی کے منہ سے بے ساختہ ہنسی نکل گئی۔

''اوہ ہیری! تم تو رون سے بھی گئے گزرے ہو......نہیں، بالکل نہیں...... مجھے لگتا ہے کہ یہ عاشقی واشقی تمہارے بس میں نہیں ہے......تم تو بالکل کورے ہو!''

ہرمائنی نے اپنی ہنسی کو روکتے ہوئے گہری آہ بھری۔ اسی لمحے ان کی نظر رون پر پڑی جو کافی چڑ چڑا دکھائی دے رہا تھا اور کیچڑ میں لت پت پاؤں چھپڑ چھپڑ فرش پر مارتا ہوا اور ہر طرف چھینٹے اُڑاتا ہوا گری فنڈر کی میز کی طرف بڑھا۔

''ذرا صورتحال کو سمجھنے کی کوشش کرو ہیری! جب تم نے چو چینگ کو یہ بتایا کہ تم مجھ سے ملنے کیلئے جا رہے ہو تو وہ بے چین سی ہو گئی، اس لئے اس نے تمہیں جلانے کی کوشش کی اور بتایا کہ روجر اُسے ملاقات کیلئے لے جانا چاہتا تھا...... وہ دراصل یہ معلوم کرنا چاہتی تھی کہ تم اسے کتنا پسند کرتے ہو؟'' ہرمائنی نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

''اچھا......تو وہ یہ چاہتی تھی؟'' ہیری نے منہ پھاڑ کر کہا۔ رون ان کے سامنے والی نشست پر بیٹھ چکا تھا اور اردگرد کے پکوانوں کی طشتریاں اپنی طرف کھینچنے لگا۔ ''اس نے یہ بات مجھ سے سیدھے طریقے سے کیوں نہیں پوچھ لی کہ کیا میں اسے واقعی پسند کرتا ہوں؟ کیا یہ زیادہ آسان طریقہ نہیں تھا......؟''

''لڑکیاں اکثر سیدھے سوال نہیں پوچھتی ہیں، ہیری!'' ہرمائنی نے تیزی سے کہا۔

''انہیں ایسے ہی پوچھنا چاہئے۔'' ہیری نے زور دیتے ہوئے کہا۔ ''اگر وہ ایسا کرتی تو میں اسے آسانی سے بتا سکتا تھا کہ میں اس کا کتنا دیوانہ ہوں؟ پھر شاید اُسے سیڈرک کے بارے میں ٹپ ٹپ آنسو بہانے کی نوبت پیش نہ آتی......''

''میں یہ بالکل نہیں کہہ رہی ہوں کہ اس نے جو کچھ کیا، وہ کوئی سمجھداری والی بات تھی۔'' ہرمائنی نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔ اب جینی بھی وہاں پہنچ گئی تھی اور ان کے سامنے بیٹھ چکی تھی۔ وہ رون کی طرح بھیگی ہوئی اور کیچڑ سے بھری پڑی تھی۔ ''میں تمہیں بس یہ

بتانے کی کوشش کر رہی ہوں کہ وہ اس وقت کیسی کیفیت محسوس کر رہی تھی؟''

''تمہیں تو ایک کتاب لکھنا چاہئے، ان بیوقوف لڑکیوں کی دیوانگی بھرے امور کی نشاندہی کرنا چاہئے تا کہ لڑکے ان کے بارے میں آسانی سے سمجھ پائیں......'' رون نے اپنے بھنے ہوئے آلو کو چھری کانٹے سے ادھیڑتے ہوئے کہا۔

''بالکل...... میں متفق ہوں۔'' ہیری نے جوشیلے انداز میں کہا اور ریون کلا کی میز کی طرف نظر اُٹھا کر دیکھا۔ چوچینگ اسی وقت اُٹھ کھڑی ہوئی تھی۔ وہ اس کی طرف دیکھے بغیر ہی اپنی سہیلی کے ساتھ بڑے ہال سے باہر نکل گئی۔ تھوڑی سی افسردگی محسوس کرتے ہوئے ہیری نے رون اور جینی کی طرف دیکھا۔ ''تمہاری کیوڈچ کی مشقیں کیسی رہیں؟''

''بالکل ڈراؤنے خواب جیسی......'' رون نے بدمزاجی سے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اوہ رہنے دو، رون!'' ہرمائنی نے جینی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''مجھے یقین ہے کہ یہ اتنی خراب نہیں رہی ہوں گی......''

''یہ واقعی اتنی ہی خراب تھیں۔'' جینی نے نوالہ چباتے ہوئے کہا۔ ''وہ کافی اعصاب شکن تھیں، انجلینا تو آخر میں روہانسی ہوگئی تھی۔''

رون اور جینی کھانا کھانے کے بعد نہانے کیلئے چلے گئے۔ ہرمائنی اور ہیری بھی اُٹھ کھڑے ہوئے اور گری فنڈر ہال میں پہنچ کر اپنی اپنی کتابیں کھول کر ہوم ورک کے پہاڑ سے نبرد آزما ہوگئے۔ ہیری نصف گھنٹے تک علم فلکیات کے چارٹ میں نئے ستاروں کی سمتوں کے تعین پر مغز کھپائی کرتا رہا۔ پھر جارج اور فریڈ وہاں نمودار ہوئے۔

''رون اور جینی یہاں نہیں ہیں؟'' فریڈ نے چاروں طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ ہیری نے چونک کر سر اُٹھایا اور ان دونوں کی طرف دیکھا۔ وہ دونوں کرسیاں کھینچ کر بیٹھ گئے۔ ''اچھی بات ہے، ہم نے ان کی مشقیں دیکھی تھیں، ان کی شکست تو یقینی بات ہے۔ ہمارے بغیر ان کی حالت بہت پتلی ہے......''

''خیر جانے دو...... جینی اتنی بھی بری نہیں ہے۔'' جارج نے اس سے اختلاف کرتے ہوئے کہا اور فریڈ کے پہلو میں کرسی پر پیچھے ٹیک لگالی۔ ''سچ تو یہ ہے کہ مجھے اس بات کا ذرا بھی اندازہ نہیں تھا کہ وہ اتنا اچھا کھیل سکتی ہے، جبکہ ہم نے اسے کبھی اپنے ساتھ کھیلایا نہیں تھا......''

''تمہیں واقعی معلوم نہیں! وہ تو چھ سال کی عمر سے ہی باغیچے کے جھاڑو خانے سے تمہارے بہاری ڈنڈے باری باری چرا کر چوری چھپے مشقیں کرتی رہی ہے۔'' ہرمائنی نے قدیمی علم الحروف کی ضخیم کتابوں کے ڈھیر کے عقب سے بتایا۔

''اوہ! ایسا ہی ہوگا...... تمہاری بات سے یہ سمجھ میں آتا ہے۔'' جارج تھوڑا مطمئن دکھائی دیتے ہوئے بولا۔

''کیا رون نے ایک بھی سکور بچایا؟'' ہرمائنی نے قدیم مصری تصویری اور علامتی تحریر کی تشریح والی موٹی کتاب کے اوپر سے جھانکتے ہوئے پوچھا۔

فریڈ نے یہ سن کر اپنی آنکھیں اوپر نیچے دائروی انداز میں گھما دیں۔

''اگر اسے کوئی نہ دیکھ رہا ہو تو وہ اچھے انداز سے سکور بچا لیتا ہے۔ میں تو سوچا ہے کہ ہفتے والے دن ہونے والے میچ کے موقع پر جب بھی نقاش قفلوں کے پاس جانے لگے تو ہم سب شائقین کو فوراً یہ کہنا شروع کر دیں کہ تم لوگ دوسری طرف پیٹھ موڑ آپس میں گفتگو کرنا شروع کر دو، کیونکہ رون سکور بچانے والا ہے۔'' فریڈ نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔ وہ اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑا ہوا اور بے چینی سے کھڑکی کے پاس پہنچ کر تاریکی میں ڈوبے میدان کو دیکھنے لگا۔ ''تمہیں معلوم ہے کہ کیوڈچ ہی وہ اکلوتی دلچسپی تھی جس کی وجہ سے ہمارے لئے یہ جگہ واقعی رُکنے کے لائق تھی۔''

ہرمائنی نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔ اس کے چہرے کے عضلات کھنچ گئے۔

''تمہارے امتحانات قریب آ رہے ہیں۔'' وہ سخت لہجے میں بولی۔

''تم بھول گئی ہو کہ ہم نے تمہیں پہلے ہی بتایا تھا کہ ہمیں این ای ڈبلیو ٹی کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔'' فریڈ نے گردن گھما کر کہا۔ ''بیمار گھڑ ٹافیوں اب تیار ہو چکی ہیں۔ ہم نے معلوم کر لیا ہے کہ ان پھوڑوں سے نجات کیسے پائی جا سکتی ہے۔ مرٹلاپ مرہم کی دو بوندوں سے وہ بالکل غائب ہو جاتے ہیں اور اس خیال کی طرف لی جارڈن نے نشاندہی کی تھی......''

جارج نے منہ پھاڑ کر جمائی لی اور کھڑکی سے باہر بادلوں سے گھرے تاریک آسمان کی طرف امید بھری نظروں سے دیکھا۔ ''میں یہ میچ بالکل نہیں دیکھنا چاہتا۔ اگر زکریاس سمتھ نے ہمیں ہرا دیا تو میں یقیناً خودکشی کر لوں گا۔''

''اس سے بہتر تو یہ رہے گا کہ تم اسے ہی مار ڈالو......'' فریڈ نے تلخی سے کہا۔

ہرمائنی ایک بار پھر قدیمی علم الحروف کے تشریحی مقالے پر جھک چکی تھی، اس نے جھکی نظروں سے کہا۔ ''کیوڈچ کے ساتھ یہی تو مسئلہ ہے، اس سے فریقوں کے درمیان ناپسندیدگی کے جذبات، نفرت اور ہیجان میں اضافہ ہوتا ہے......''

اس نے اپنی سپلمینز کی صوتی اجزا و علامات کے جدول والی کتاب کی تلاش میں اوپر نظریں اُٹھائیں تو اسے اس بات کا احساس ہوا کہ فریڈ، جارج اور ہیری اس کی طرف ناگوار انداز میں گھور رہے تھے۔

''ہاں! یہی سچائی ہے، تم لوگ یہ تسلیم کیوں نہیں کر لیتے کہ کھیل صرف کھیل ہی ہوتا ہے۔''

''ہرمائنی!'' ہیری نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ''تم جذبات کو سمجھنے اور پڑھائی میں واقعی لائق ہو مگر تم کیوڈچ کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتی ہو......''

''شاید تم ٹھیک کہتے ہو!'' ہرمائنی نے عقل سے کام لیتے ہوئے بجھے ہوئے انداز میں کہا۔ ''مگر کم از کم میری خوشی کا انحصار رون کے سکور بچانے کی کامیابی پر منحصر نہیں ہے......''

یہ سچ تھا کہ ہیری، ہرمائنی کے سامنے یہ بات تسلیم کرنے کے برعکس علم فلکیات کے مینار سے چھلانگ لگا دینا زیادہ پسند کرتا مگر

اگلے ہفتے کا میچ دیکھنے کے بعد وہ بھی یہی چاہتا تھا کہ اسے کیوڈچ کی پرواہ نہیں کرنا چاہئے۔

میچ کے بارے میں جو سب سے اچھی بات کہی جا سکتی تھی وہ یہ تھی کہ یہ بہت جلدی ہی ختم ہو گیا تھا۔ گری فنڈر کے شائقین کو صرف بائیس منٹ تک ہی اذیت اُٹھانا پڑی تھی۔ یہ کہنا کافی دشوار تھا کہ اس میں کون سی چیز سب سے بھدی تھی؟ ہیری کو محسوس ہوا کہ یہ فیصلہ کرنا کافی مشکل تھا۔ اس کے نزدیک کئی چیزوں میں کڑا مقابلہ دکھائی دیا۔ رون کا چودھواں کامیاب دفاع، سلوپر کا بالجر کے بجائے انجلینا کے چہرے پر ڈنڈا مار دینا، زکریا س سمتھ کے قواف کو لے کر بڑھنے پر کارک کا چیخ کر اپنے ہی بہاری ڈنڈے پر پیچھے کی طرف الٹ کر گر جانا۔ یہ شاید معجزہ ہی تھا کہ گری فنڈر صرف دس پوائنٹس ہی ہارا تھا۔ جینی نے ہفل پف فریق کی کیوڈچ ٹیم کے متلاشی سمر بی کی ناک کے نیچے سے سنہری گیند پکڑنے میں کامیاب ہو گئی تھی، جس سے سکور پوائنٹس 230-240 ہو گئے تھے۔

''تم نے عمدگی سے سنہری گیند کو جھپٹا!'' ہیری نے ہال میں پہنچ کر جینی سے کہا جہاں کا ماحول کافی افسردہ دکھائی دے رہا تھا جیسے وہاں کسی کا جنازہ اُٹھنے والا ہو۔

''بس میری قسمت اچھی رہی، سنہری گیند کی رفتار زیادہ نہیں تھی اور سمر بی کو زکام ہوا تھا جس کی وجہ سے اسے چھینک آ گئی اور اس کی آنکھیں بالکل غلط موقع پر بند ہو گئیں۔ ویسے بھی جب تم ٹیم میں واپس لوٹ آؤ گے تو......'' جینی کندھے اچکاتے ہوئے بول رہی تھی۔

''جینی......مجھ پر ہمیشگی پابندی عائد کر دی گئی ہے۔'' ہیری نے اس کی تصحیح کرتے ہوئے کہا

''جب تک امبریج سکول میں ہے، یہ پابندی اسی وقت تک ہی ہے۔'' جینی نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔ ''یہ دونوں باتیں الگ الگ ہیں، ویسے بھی جب تم لوٹ آؤ گے تو میں نقاش بننا پسند کروں گی۔ انجلینا اور ایلیسا دونوں ہی اگلے سال اپنی پڑھائی مکمل کر کے سکول سے جا رہی ہیں۔ اس کے علاوہ مجھے سنہری گیند کے پیچھے دھکے کھانے سے سکور کرنے سے زیادہ دلچسپی ہے۔''

ہیری نے گردن گھما کر رون کی طرف دیکھا جو ایک کونے میں کندھے لٹکائے بیٹھا تھا اور اپنے گھٹنوں کے درمیان نظریں گڑائے ہوئے تھا۔ اس کے ہاتھ میں بٹر بیئر کی ایک بوتل تھی۔

''انجلینا اسے اب بھی استعفیٰ کیوں نہیں دینے دے رہی ہے؟'' جینی نے جھنجلائے ہوئے انداز میں کہا جیسے اس نے ہیری کے دل کی بات سمجھ لی ہو۔ ''وہ ابھی تک بضد ہے کہ اس میں اعلیٰ کارکردگی کے گن چھپے ہوئے ہیں......''

ہیری کو یہ سن کر کافی اچھا لگا کہ انجلینا کے خیالات رون کے بارے میں مثبت تھے اور وہ اس پر بھروسہ کرتی تھی مگر اسے یہ بھی خیال آیا کہ انجلینا کو رون پر ترس کھا کر ٹیم چھوڑ دینے کی اجازت دے دینا چاہئے تھی۔ رون جب جب میدان سے واپس لوٹتا تھا تو سلے درن فریق کے طلباء پورے زور و شور سے اپنا نغمہ گنگنانے لگتے تھے۔ 'کہتے ہیں، ویزلی ہے ہمارا تاج دار۔' یہ صاف ہو چکا تھا کہ اب سلے درن فریق کیوڈچ کپ جیتنے کی پوزیشن میں آ چکا تھا۔

''مجھ میں تو اتنی ہمت نہیں ہے کہ اسے تسلی ہی دے دوں!'' فریڈ نے قریب آتے ہوئے رون کے جھکے ہوئے سر کو تاسف بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ''بہر حال، جب اس نے چودھویں سکور پر قفل خالی چھوڑ دیا تھا......''

فریڈ نے اپنے ہاتھ یوں پھیلا کر لہرائے جیسے کوئی ننھا بچہ ہوا میں پتنگ پکڑ رہا ہو۔

''میں اسے تقریبات کیلئے بچا کر رکھتا ہوں۔ ہے نا؟''

اس کے بعد کچھ ہی دیر بعد رون خود کو گھسیٹ کر اپنے پلنگ تک لے گیا۔ رون کے جذبات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہیری نے ہال میں ہی کچھ دیر ٹھہرنے کا فیصلہ کیا تا کہ اگر رون چاہے تو اس کے سامنے سونے کی بھرپور اداکاری کر سکے۔ کچھ ایسا ہی ہوا تھا، جونہی ہیری کمرے میں داخل ہوا تو رون کچھ زیادہ ہی زور سے خراٹے بھرنے لگا جو بالکل حقیقی نہیں لگ رہے تھے۔

ہیری پلنگ پر پہنچ گیا اور میچ کے بارے میں سوچنے لگا۔ باہر شائقین کے ساتھ بیٹھ کر میچ دیکھنا نہایت مشکل کام تھا۔ وہ جینی کی صلاحیت سے کافی حد تک متاثر تھا مگر وہ جانتا تھا کہ اگر وہ وہاں موجود ہوتا تو وہ سنہری گیند اس کے مقابلے میں کچھ زیادہ جلدی پکڑ سکتا تھا...... میچ میں ایک لمحہ ایسا بھی آیا تھا جب سنہری گیند کارک ٹخنوں کے پاس پھڑ پھڑا رہی تھی۔ اگر جینی بروقت اسے پکڑ لیتی تو وہ گری فنڈر کو جیت دلوا سکتی تھی......

پروفیسر امبریج، ہیری اور ہرمائنی سے کچھ قطار ہی نیچے بیٹھی ہوئی تھیں۔ ایک دو بار انہوں نے مڑ کر ہیری کی طرف دیکھا۔ مینڈک جیسا ان کا چوڑا چہرہ کھنچا ہوا تھا اور چوڑی تمسخرانہ مسکراہٹ ان کے چہرے پر پھیلی ہوئی تھی۔ جونہی یہ منظر اس کے ذہن کے پردوں پر نمودار ہوا تو ہیری کے اندر غصے اور نفرت کا لاوا پھوٹنے لگا۔ کچھ دیر تک کڑھنے کے بعد اسے یاد آیا کہ سونے سے پہلے اسے اپنے ذہن سے تمام جذبات اور محسوسات کو خالی کر دینا چاہئے۔ جیسا کہ سنیپ جذب پوشیدگی کے ہر دورانئے کے آخر میں کہا کرتے تھے۔

اس نے اپنے تئیں کوشش کرنا شروع کی مگر جب امبریج کے تمسخرانہ چہرے کے بعد سنیپ کی زہر خند مسکراہٹ اس کے ذہن میں نمودار ہوئی تو اس کیلئے ذہن کو خالی کرنا واقعی دشوار ہو کر رہ گیا۔ ان دونوں سے نفرت اور ناپسندیدگی کے جذبات ذہن میں اٹڈنے لگے۔ اب رون کے تیز تیز خراٹوں کی آواز بند ہو چکی تھی اور اس کی جگہ سانس لینے کی دھیمی اور گہری آواز سنائی دے رہی تھی، جس کا مطلب تھا کہ وہ واقعی سو گیا تھا۔ ہیری کو نیند میں وادیوں میں پہنچنے میں کافی مشکل پیش آ رہی تھی......اس کا بدن تھکا ہوا تھا مگر ذہن کافی تیزی سے دوڑ رہا تھا جسے پرسکون کرنے میں اسے کافی مشکل پیش آئی۔

وہ نیند میں اترتے ہی خواب کی وادیوں میں بھٹکنے لگا۔ وہ دیکھ رہا تھا کہ نیول اور پروفیسر سپراؤٹ خفیہ حاجتی کمرے میں رقص کر رہے تھے جبکہ پروفیسر میک گوناگل منہ سے پائپ لگائے ایک بڑا باجہ بجا رہی تھیں۔ وہ کچھ دیر انہیں ایسا کرتے ہوئے دیکھ کر خوش ہوتا رہا پھر اس نے ڈی اے کے دوسرے ممبران کو وہاں بلانے کا فیصلہ کیا۔ وہ تیزی سے نیچے گیا اور واپس لوٹ کر دیوانے برناباس کے مجسمے

کے پاس پہنچا تو وہاں سامنے والی دیوار ہی نہیں تھیں بلکہ وہاں پہلو کی پتھریلی دیوار پر مشعلیں جل رہی تھیں۔اس نے آہستگی سے اپنا سر بائیں طرف گھما کر دیکھا تو وہاں بغیر کھڑکیوں والی راہداری کے آخری سرے پر ایک سیاہ دروازہ دکھائی دے رہا تھا۔

وہ اس کی طرف متجسس انداز میں بڑھنے لگا۔اسے یہ عجیب احساس ہو رہا تھا کہ آخر وہ اس بار یقیناً کامیاب ہو جائے گا اور اسے کھولنے کا کوئی نہ کوئی طریقہ ضرور تلاش کر لے گا......وہ اس سے کچھ فٹ کے فاصلے پر موجود تھا۔تجسس اور اشتیاق بھری نظروں سے اس نے دیکھا کہ دائیں طرف نیلی روشنی کا ایک چمکدار احاطہ پھیلا ہوا تھا۔اس کا دل اچھلنے لگا۔دروازہ کھلا ہوا تھا......اس نے اسے مزید چوڑا کھولنے کیلئے اپنا آگے بڑھایا اور......

اسی وقت رون نے ایک زوردار خراٹا لیا جس سے ہیری کی آنکھ کھل گئی۔اس کا دایاں ہاتھ اندھیرے میں اس کے سامنے عجیب سے انداز میں پھیلا ہوا تھا۔اس دروازے کو کھولنے کیلئے جو سینکڑوں میل دور زمین کی گہرائیوں میں موجود تھا۔افسردگی اور پچھتاوے کے عالم میں اس نے اپنا اُٹھا ہوا ہاتھ نیچے کر لیا۔وہ جانتا تھا کہ اسے وہ دروازہ نہیں دیکھنا چاہئے تھا مگر اس کا تجسس اسے شہ دے رہا تھا کہ اس کے پیچھے آخر کیا تھا؟ اس نے رون کی طرف غصیلے انداز میں دیکھا......کاش وہ ایک منٹ بعد ہی خراٹا لے لیتا تو کتنا اچھا ہوتا......

☆☆☆☆

پیر کی صبح وہ لوگ جس وقت ناشتے کیلئے میز پر پہنچے تو اسی وقت الّو ڈاک لے کر بڑے ہال میں داخل ہونے لگے۔صرف ہرمائنی کو ہی اس دن روزنامہ جادوگر کا انتظار نہیں تھا بلکہ بے شمار طلباء اژقبان کے مفرور قیدیوں کے بارے میں مزید تفصیلات جاننے کیلئے بے قرار دکھائی دیتے تھے۔حالانکہ وہ کئی لوگوں کے مطابق کہیں بھی دکھائی نہیں دیئے تھے مگر وہ ابھی تک محکمے کی گرفت میں بھی نہیں آ پائے تھے۔ہرمائنی نے حسب معمول کڑیل الّو کو ایک نٹ دے کر اشتیاق بھرے انداز میں اخبار اپنی طرف کھینچا اور اسے کھول کر صفحہ اوّل پر نگاہ ڈالی۔ہیری نے مالٹے کا جوس گلاس میں بھر لیا اور پھر چسکیاں لے کر پینے لگا۔وہ سوچ رہا تھا کہ اسے پورے سال میں صرف ایک ہی خط ملا تھا مگر جونہی اس کے بالکل سامنے ایک اجنبی الّو دھم کی آواز سے اس کے سامنے آ بیٹھا تو اسے احساس ہوا کہ وہ یقیناً غلط جگہ اتر گیا ہوگا۔

''تمہیں کس کے پاس جانا ہے؟'' ہیری نے الّو کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور اپنے مالٹے کے جوس کے گلاس کو اس کی چونچ کے نیچے سے سستی سے دوسری طرف ہٹایا۔لاشعوری طور پر اس کی نظریں الّو کی چونچ میں دبے ہوئے لفافے پر جا پڑیں جس پر کسی کا نام لکھا ہوا دکھائی دے رہا تھا

*ہیری پوٹر...... بڑا ہال......ہوگورٹس سکول*

تیوریاں چڑھاتے ہوئے اس نے الّو سے لفافہ لینے کیلئے اپنا ہاتھ جونہی آگے بڑھایا تو اس سے پہلے وہ لفافہ لے پاتا، تین، چار،

پانچ اورالّو اپنے پنکھ پھڑ پھڑاتے ہوئے اس کے سامنے آ اُترے۔ بعد میں آنے والے الّو اچھی جگہ بیٹھنے کیلئے پہلے والے الّو سے الجھنے لگے۔ اسی کشمکش میں ایک اورالّو وہاں پہنچ گیا جس نے مکھن کے پیالے میں اپنی پنجے دھنسا لئے تھے۔ ایک اورالّو جس نے نیچے اترتے ہی نمک دانی کواُلٹ دیا۔تمام الّو ھیری کوسب سے پہلے اپنے اپنے خطوط دینے کی کوشش کررہے تھے۔

''یہ سب کیا ہورہا ہے؟'' رون نے دہشت زدہ ہوکر پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔ گری فنڈر کی میز پر تقریباً سبھی طلباءاپنے سر جھکا کر ان کی طرف دیکھنے لگے جہاں الّوؤں کا اچھا خاصا میلہ لگا ہوا تھا۔ اگلے ہی پل سات مزید الّو وہاں اتر آئے۔ الّوؤں نے عجیب ہنگامہ مچا رکھا تھا۔ ان کی چیخوں اور کلکاریوں کا شور ہر طرف پھیلا ہوا تھا۔ وہ بری طرح اپنے پر پھڑ پھڑا رہے تھے۔ ہرمائنی نے پھڑ پھڑاتے ہوئے پروں کے درمیان ہاتھ ڈال کر ایک لمبے اور بڑے پیکٹ کو باہر نکالا۔

''میں جانتی ہوں کہ اس کا کیا مطلب ہے؟......تم سب سے پہلے اسے کھولو۔''

ھیری نے بھورے چرمئی کاغذ کے پیکٹ کو جلدی سے کھولا اور وہ یہ دیکھ کر دنگ رہ گیا۔ اس میں سے ماہنامہ 'حلیہ سخن' کا مارچ کا شمارہ برآمد ہوا تھا۔ اس کے سرورق پر اس کا چہرہ مسکرا رہا تھا۔تصویر کے نیچے جلی حروف میں لکھے ہوئے الفاظ دکھائی دے رہے تھے۔

## ھیری پوٹر نے بالآخر خاموشی توڑ ھی دی!

'تم جانتے ہو کون؟' کے بارے میں آنکھوں دیکھی سچائی

اور اس رات کا قصہ، جب میں نے اسے واپس لوٹتے ہوئے دیکھا!

ہیری پوٹر کی زبانی چشم دید حقائق کی دل دہلا دینے والی داستان

''یہ اچھا ہے، ہے نا؟'' لونا لوگڈ کی آواز سنائی دی جو گری فنڈر کی میز کے پاس آ چکی تھی۔ وہ آگے بڑھ کر فریڈ اور رون کے درمیان سکڑ کر بیٹھ گئی۔ ''شمارہ کل ہی بازار میں آیا ہے، میں نے ڈیڈی کو کہہ دیا تھا کہ وہ تمہیں رسالے کی ایک کاپی ضرور بھجوا دیں۔'' اس نے وہاں جمع ہوتے ہوئے الّوؤں کی طرف ہاتھ لہراتے ہوئے کہا جو ابھی تک ھیری کے سامنے میز پر کھڑے تھے اور امید کر رہے تھے کہ وہ اس سے خطوط لے لے۔ ''مجھے امید ہے کہ ان کے پاس قارئین کی آرائ کے خطوط ہی ہوں گے۔''

''مجھے بھی ایسا ہی لگ رہا تھا۔'' ہرمائنی نے دلچسپی بھرے لہجے میں کہا۔ ''ھیری اگر تم برا نہ مانو تو کیا ہم......''

''ضرور......ضرور......'' ھیری چہکتا ہوا بولا۔

رون اور ہرمائنی تیزی سے الّوؤں سے لفافے لے کر انہیں کھولنے لگے۔

''یہ ایک جادوگر کا خط ہے، جو یہ کہتا ہے کہ تمہارے دماغ کے پرزے ڈھیلے ہوگئے ہیں۔'' رون نے اپنے ہاتھ میں پکڑے ہوئے خط کی طرف دیکھ کر کہا۔ ''مجھے تو اس کے دماغ پر شک ہے......''

''یہ خاتون مشورہ دے رہی ہیں کہ تمہیں سینیٹ مونگوز میں بجلی جھٹکے دینا چاہئیں۔'' ہرمائنی نے افسردگی بھرے لہجے میں کہا اور اس خط کو ہاتھوں میں چرمرکر ڈالا۔

''یہ صحیح دکھاتی دیتی ہے۔'' ہیری نے آہستگی سے کہا اور پیس لی کی رہائشی ایک جادوگرنی کے طویل خط کا جائزہ لیا۔''اوہ سنو! اس کا کہنا ہے کہ اسے مجھ پر یقین ہے......!''

''یہ کچھ گومگوئی کے عالم میں ہے۔'' فریڈ نے کہا جو اشتیاق بھرے انداز میں خطوط کھولنے والوں میں خود ہی شامل ہو گیا تھا۔''اس خط والا جادوگر کہتا ہے کہ تم پاگل نہیں لگتے ہو مگر وہ درحقیقت اس بات پر یقین ہی نہیں کرنا چاہتا ہے کہ تم جانتے ہو کون؟ واپس لوٹ آیا ہے۔اس لئے وہ نہیں جانتا ہے کہ اب کیا سوچ پائے؟......اوہ چرمئی کاغذ کی کس قدر بربادی کی ہے اس نے......!''

''یہ ایک اور جادوگر ہے جسے تمہاری باتوں پر یقین ہو گیا ہے، ہیری!'' ہرمائنی نے جوشیلے انداز میں کہا۔''تمہارے انٹرویو کو پڑھنے کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں اور یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ روزنامہ جادوگر واقعی تمہارے ساتھ بہت غیر منصفانہ برتاؤ برت رہا ہے......حالانکہ میں ایسا قطعی نہیں سوچنا چاہتا ہوں کہ تم جانتے ہو کون؟ لوٹ آیا ہے لیکن مجھے مجبوراً یہ تسلیم کرنا پڑ رہا ہے کہ تم سچ بول رہے ہو......اوہ یہ تو کافی اچھا خط ہے...... ہے نا؟''

''یہ جادوگرنی سوچتی ہے کہ تم پاگل کتے کی مانند بلاوجہ بھونک رہے ہو۔'' رون نے منہ بسورتے ہوئے کہا اور وہ خط اپنے سر کے اوپر سے پیچھے اچھال دیا۔''مگر یہ عورت کہتی ہے کہ تم نے سنسنی پھیلا کر میرے بدن میں بلند فشار خون پیدا کر دیا ہے اور وہ تمہیں اصلی ہیرو تسلیم کرتی ہے۔واؤ! اس نے تو تمہیں اپنی تصویر بھی بھیجی ہے ہیری!''

''یہاں کیا ہو رہا ہے؟'' ایک لڑکی جیسی شیریں آواز ان کے پیچھے سنائی دی۔

ہیری نے سر اُٹھا کر اوپر دیکھا۔اس کے دونوں ہاتھ لفافوں سے بھرا ہوئے تھے۔پروفیسر امبریج فریڈ اور لونا کے ٹھیک پیچھے ان کے سر پر کھڑی ہوئی تھیں۔ان کی مینڈک جیسی باہر نکلی ہوئی آنکھیں الوؤں اور ہیری پر جمی ہوئی تھیں۔اسی وقت دو اور الّو میز پر پھڑ پھڑاتے ہوئے اتر گئے۔اب پورے ہال کے طلباء دلچسپی سے انہیں دیکھ رہے تھے۔

''مسٹر پوٹر! اتنے سارے خطوط کیوں آئے ہیں؟'' انہوں نے دھیمی آواز میں پوچھا۔

''کیا اب یہ بھی جرم ہو گیا ہے، خطوط کا آنا؟'' فریڈ نے بلند آواز میں کہا۔

''میں تمہیں خبردار کرتی ہوں، مسٹر ویزلی!'' امبریج نے سخت لہجے میں کہا۔''ایسا نہ ہو کہ مجھے تمہیں سزا دینا پڑے......تو پوٹر! تم نے کوئی جواب نہیں دیا؟''

ہیری جھجک سا گیا اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ اس کا کیا جواب دے مگر یہ تو سچ تھا کہ وہ اپنے اس کارنامے کو چھپا بھی تو نہیں سکتا تھا۔کچھ ہی دیر کی تو بات تھی، ماہنامہ حیلہ سخن کے بارے میں خبر کہیں نہ کہیں سے تو ان تک پہنچ ہی جائے گی۔

''جادوئی دنیا کے لوگوں نے مجھے اپنی آراء کے خطوط بھیجے ہیں کیونکہ میں نے گذشتہ جون میں جو حادثہ ہوا تھا، اس کے بارے میں تفصیلی انٹرویو دیا تھا......'' ہیری نے آہستگی سے کہا۔ لاشعوری طور پر یہ کہتے ہوئے اس کی نظریں اساتذہ کی میز کی طرف اُٹھ گئیں۔ ہیری کو یہ عجیب احساس ہوا کہ ایک لمحہ پہلے ڈمبل ڈور اس کی طرف ہی دیکھ رہے تھے، مگر جیسے ہی ہیری نے ان کی طرف دیکھا تو انہوں نے تیزی سے اپنا سر گھما کر پروفیسر فلٹ وک کے ساتھ گفتگو چھیڑ دی۔

''انٹرویو......؟'' امبریج نے بے یقینی کے عالم میں دہرایا۔ ان کی آواز معمول سے زیادہ باریک اور بلند ہو گئی تھی۔ ''تمہاری اس بات سے کیا مراد ہے، پوٹر؟''

''انٹرویو...... یعنی ایک نامہ نگار نے مجھ سے سوال جواب کئے اور میں نے اسے وہ سب بتا دیا جو سچ تھا...... یہ دیکھئے!'' ہیری نے اعتماد بھرے لہجے میں کہا اور حیلہ سخن کا تازہ شمارہ ان کی طرف پھینک دیا۔

امبریج نے کچھ دیر حیلہ سخن کے سرورق کو آنکھیں پھاڑ کر گھورا اور غصے سے کانپتی ہوئی آواز میں بولیں۔ ''تم نے یہ کام کب کیا، پوٹر؟''

''گذشتہ ہاگس میڈ کی سیر کے موقع پر......'' ہیری نے سچائی بتا دی۔

''مسٹر پوٹر! اب تمہارا ہاگس میڈ کا سیر سپاٹا بند......!'' وہ بڑبڑاتی ہوئی بولیں۔ ''تمہاری یہ سب کرنے کی ہمت کیسے ہوئی؟...... تم نے یہ سب......'' انہوں نے ایک گہری سانس کھینچی۔ ''میں نے بار بار تمہیں یہ سمجھانے کی کوشش کی کہ تمہیں جھوٹ نہیں بولنا چاہئے، ظاہر ہے کہ میرا سبق ابھی زیادہ گہرائی تک نہیں پہنچ پایا ہے۔ گری فنڈر کے پچاس پوائنٹس کم کئے جاتے ہیں اور پوٹر! ایک ہفتے کی مسلسل سزا......!''

وہ غصے سے تھرتھراتی ہوئی دور چلی گئی۔ ماہنامہ حیلہ سخن کا تازہ شمارہ ان کے سینے سے چپکا ہوا تھا اور کئی طلباء پہلو بدل بدل کر اور سر اُٹھا اُٹھا کر اسے دیکھنے کی کوشش کر رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد ہی سکول میں بڑے بڑے نوٹس چسپاں کر دیئے گئے، یہ صرف فریقوں کے ہال میں ہی نہیں بلکہ راہداریوں اور کلاس رومز میں بھی لگائے جا چکے تھے۔

## بحکم محتسب اعلیٰ ہوگورٹس سکول

جس طالب علم یا طالبہ کے پاس ماہنامہ حیلہ سخن کا رسالہ پایا گیا، اسے فوراً سکول سے باہر نکال دیا جائے گا اور اس کا نام ہمیشہ کیلئے خارج کر دیا جائے گا۔

یہ حکم تدریسی ضابطہ، زیر دفعہ ستائیس کے تحت جاری کیا گیا ہے۔

دستخط۔ ڈولرس جین امبریج۔ محتسب اعلیٰ ہوگورٹس سکول۔

جب بھی ہرمائنی کی نگاہ اس نوٹس پر پڑتی تو وہ جانے کیوں مسکرانے لگتی تھی؟

''تمہیں کس بات پر اتنی خوشی ہورہی ہے؟'' بالآخر ہیری چڑ کر بول ہی پڑا۔

''اوہ ہیری! کیا تمہیں یہ بات سمجھ میں نہیں آپائی؟'' ہرمائنی جوشیلے انداز میں بولی۔ ''اگر وہ واقعی یہ حماقت کرنا چاہتی ہیں کہ اس سکول کا ہرفرد اس انٹرویو کو لازمی پڑھ لےتو اس پر پابندی لگا کر اسے سب تک پہنچانے کیلئے اس سے اچھا کوئی اور طریقہ نہیں تھا......''

ہرمائنی کی بات بالکل درست ثابت ہوئی تھی۔ یہ بھی سچ تھا کہ ہیری کو پورے سکول میں کسی کے پاس بھی حیلہ سخن کا رسالہ نہیں دکھائی دیا تھا مگر شام تک ہرجگہ طلباء اسی کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے دکھائی دیئے۔ وہ انٹرویو کی باتیں ایک دوسرے کو سنارہے تھے۔ کلاسوں سے باہر قطاروں میں، دوپہر اور رات کے کھانے کے وقفے میں اور کلاسوں کے پچھلی نشتوں پر سب اس کے بارے میں سرگوشیاں اور چہ میگوئیاں کرتے ہوئے دکھائی دیئے۔ ہرمائنی نے اسے بتایا کہ جب وہ قدیم علم الحروف کی کلاس میں جانے سے پہلے لڑکیوں کے باتھ روم میں گئی تو وہاں بھی اس بارے میں باتیں چل رہی تھیں۔

''انہوں نے مجھے دیکھ لیا۔ سب کو معلوم ہے کہ میں تمہاری دوست ہوں، اس لئے انہوں نے مجھ پر سوالات کی بارش کر دی...... اور ہیری میرا خیال ہے کہ انہیں تم پر یقین ہے، میں واقعی ایسا ہی سوچتی ہوں۔ مجھے یہ احساس ہورہا ہے کہ بالآخر لوگ تمہاری باتوں کو تسلیم کرنے لگے ہیں......'' ہرمائنی نے جوشیلے میں کہا۔ اس کی آنکھیں چمک رہی تھیں۔

اس دوران پروفیسر امبریج پورے سکول میں چھان بین کرتی رہیں۔ وہ راہداریوں میں، کلاسوں میں طلباء و طالبات کو پکڑ پکڑ کر ان کے بستوں کی تلاشی لیتی رہیں۔ ہیری اچھی طرح جانتا تھا کہ وہ حیلہ سخن کا رسالہ تلاش کررہی تھیں۔ یہ الگ بات تھی کہ طلباء ان کے بھی استاد نکلے۔ ہیری کے انٹرویو والے صفحات پر انہوں نے جادوئی کلمات کا استعمال کر دیا تھا تاکہ کسی دوسرے فرد کو وہ نصابی کتابوں کے صفحات جیسے ہی دکھائی دیں اور صرف ان کے پڑھتے ہوئے ہی وہ اصلی روپ میں دکھائی دے پائیں یا پھر وہ جادوئی روپ سے خالی دکھائی دیں۔ جب وہ اسے دوبارہ پڑھنا چاہیں تب ہی وہ انہیں دکھائی دیں۔ جلد ہی یہ محسوس ہوگیا کہ سکول کا ہر طالب علم اسے پڑھ چکا تھا......

ظاہر ہے کہ تدریسی ضابطہ، زیر دفعہ چھبیس کے تحت اساتذہ پر انٹرویو کا ذکر کرنے کی کڑی ممانعت عائد تھی مگر اس کے باوجود انہوں نے اپنے جذبات ظاہر کرنے کیلئے کئی دوسرے طریقے تلاش کر لئے تھے۔ پروفیسر سپراؤٹ نے اپنی خوشی کا اظہار گری فنڈر کو بیس پوائنٹس دے کر کیا تھا جب ہیری نے انہیں پانی بھری بالٹی تھمائی تھی۔ مسکراتے ہوئے پروفیسر فلٹ وک نے جادوئی استعمالات کی کلاس کے آخر میں اسے چیختی ہوئی شکر والے چوہیا کا ڈبہ تھمایا اور 'شش' کہہ کر جلدی سے چل دیئے۔ پروفیسر ٹراؤلینی نے جوتش کی کلاس میں سب کے سامنے سسکیاں لینے لگیں اور انہوں حیرانگی میں ڈوبے طلباء اور بہت ہی ناراض دکھائی دیتی ہوئی پروفیسر امبریج کے سامنے یہ پیش گوئی کر دی کہ 'ہیری جلد نہیں مرے گا بلکہ اس کی عمر بہت لمبی ہوگی۔ وہ جادوئی وزیر اعظم بنے گا اور اس کے ایک درجن

بچے ہوں گے۔'

مگر ہیری کو سب سے زیادہ خوشی اس بات پر ہوئی کہ جب وہ اگلے دن تبدیلی ہیئت کی کلاس میں جا رہا تھا تو چو چینگ بھاگتی ہوئی اس کے پاس آ گئی۔ اس سے پہلے کہ وہ سمجھ پاتا کہ کیا ہوا ہے؟ چو چینگ نے بڑھ کر اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور اس کے کان کے قریب منہ لاتے ہوئے سرگوشی کی۔ ''مجھے واقعی ...... واقعی نہایت افسوس ہے...... وہ انٹرویو دینا واقعی بڑی بہادری والا کام تھا...... اسے پڑھ کر میں بے تحاشا روئی......!''

اسے یہ جان کر بے حد تاسف ہوا کہ چو چینگ نے اس بات پر بھی آنسو بہائے تھے مگر وہ بہت خوش تھا کہ اس نے ناراضگی ختم کر کے دوبارہ گفتگو شروع کر دی تھی۔ اس کی خوشی اس وقت دو چند ہو گئی جب چو چینگ نے اس کے رخسار پر بوسہ لیا اور شرما کر تیزی سے ایک طرف چلی گئی۔ جیسے ہی وہ تبدیلی ہیئت کی کلاس کے دروازے پر پہنچا تو ایک اور اچھی بات رونما ہوئی۔ سمیس قطار میں نکل کر اس کے مدمقابل آن کھڑا ہوا۔

''میں تو بس یہ کہنا چاہتا تھا، مجھے تمہاری بات پر یقین ہے۔ میں نے وہ رسالہ اپنی ممی کو بھجوا دیا ہے۔'' وہ ہیری کے بائیں گھٹنے کی طرف دیکھتے ہوئے ندامت بھرے لہجے میں بولا۔

ملفوائے، کریب اور گوئل کے ردعمل سے تو ہیری کی خوشی بام عروج کو چھونے لگی۔ وہ لوگ دوپہر کے وقت لائبریری میں اپنے جوڑے بیٹھے تھے۔ ان کے ساتھ ایک بدشکل اور عام سے کپڑوں والا لڑکا بھی موجود تھا جس کے بارے میں ہرمائنی نے ہیری کو سرگوشی سے بتایا تھا کہ اس کا نام 'تھیوڈور نوٹ' تھا۔ انہوں نے ہیری کی طرف گردن گھما کر دیکھا جب ہیری ایک شلف میں سے 'جزوی معدومی' پر کتاب تلاش کر رہا تھا۔ گوئل نے اسے دیکھ کر اپنی انگلیاں خطرناک طریقے سے چٹخیں اور ملفوائے نے یقینی طور پر جھک کر کریب کے کان میں کوئی بیہودہ بات کہی تھی۔ ہیری اچھی طرح جانتا تھا کہ وہ لوگ ایسے رویے کا اظہار کیوں کر رہے تھے؟

'آخر اس نے ان سب کے باپوں کے نام بطور مرگ خور اپنے انٹرویو میں بتائے تھے۔'

''اور سب سے مزے کی بات تو یہ ہے کہ وہ تمہاری بات کی تردید ہرگز نہیں سکتے ہیں، کیونکہ اس کیلئے انہیں یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ انہوں نے حیلہ سخن کے شمارے میں تمہارا انٹرویو پڑھ لیا ہے......'' ہرمائنی نے چہکتے ہوئے کہا جب وہ دونوں لائبریری سے باہر نکل رہے تھے۔

اس سے بھی عمدہ بات لونا نے رات کے کھانے پر انہیں بتائی۔ اس نے کہا کہ حیلہ سخن کا یہ شمارہ جتنی تیزی سے فروخت ہوا ہے، اس سے پہلے کوئی دوسرا شمارہ فروخت نہیں ہو پایا تھا۔

''ڈیڈی اس کی دوسری اشاعت کیلئے بھاگ دوڑ کر رہے ہیں۔'' جب وہ ہیری کی طرف دیکھ کر بولی تو اس کی آنکھیں جوش وخروش سے کچھ زیادہ باہر نکلی ہوئی دکھائی دیں۔ ''انہیں تو یقین ہی نہیں ہو رہا ہے، وہ کہتے ہیں کہ لوگ خمدار سینگوں والے سنارکیکوں

کے بجائے اس میں زیادہ دلچسپی لے رہے ہیں......''

اس رات کو ہیری گری فنڈر کے ہال کا ہیرو بن چکا تھا۔ فریڈ اور جارج نے جانے کہاں سے حیلہ سخن کا سرورق ڈھونڈ نکالا تھا اور اس پر جادو کر کے اسے کئی گنا بڑا کر کے دیوار پر چپکا دیا تھا۔ تاکہ ہیری کا بڑا چہرہ پورے ہال میں نمایاں دکھائی دیتا رہے اور درمیان درمیان میں تیز آواز میں کہتا رہے۔ ''محکمے والے احمق ہیں......امبر تیج کے منہ میں گوبر!''

ہرمائنی کو یہ کچھ زیادہ مزیدار نہیں لگا تھا۔ اس نے احتجاج کیا کہ ان جملوں کی تکرار سے اس کا ارتکاز نہیں قائم ہو پا رہا ہے۔ بالآخر وہ چڑ کر لڑکیوں کے کمرے کی طرف سونے کیلئے چلی گئی۔ ہیری کو بھی کچھ دیر بعد یہ تسلیم کرنا ہی پڑا کہ یہ اشتہار اتنا مزیدار نہیں رہ گیا تھا کیونکہ جب بولنے والا سحر دھیما ہو گیا تو ہیری کو لگا کہ اس کے سیل کمزور پڑ گئے ہیں۔ بولتے ہوئے اس کے جملہ ٹوٹ چکا تھا اور اب وہ بس گوبر اور امبر تیج کے لفظ بھی بلند آواز میں کہتا تھا۔ باقی سب الفاظ غائب ہو چکے تھے۔ دراصل اس سے اس کا سر درد ہونے لگا تھا اور اس کے ماتھے کا نشان ایک بار پھر سلگنے لگا تھا۔ اسے بے شمار طلباء نے گھیر رکھا تھا اور اس سے انٹرویو کے بارے میں متعدد سوالات کر رہے تھے۔ وہ چاہتے تھے کہ وہ اپنا واقعہ دوبارہ انہیں سنائے۔ ان لوگوں کے منہ سے اس وقت بے اختیار آہیں نکل گئیں جب ہیری نے یہ اعلان کیا کہ وہ اب سونے کیلئے جا رہا ہے، وہ بہت تھک چکا ہے۔

جب وہ کمرے میں پہنچا تو وہاں کوئی موجود نہیں تھا۔ اس نے اپنا ماتھا ایک لمحے کیلئے پلنگ کی قریبی کھڑکی کے شیشے سے ٹکا دیا۔ جس سے اس کے نشان میں کافی ٹھنڈک پہنچنے لگی۔ پھر وہ کپڑے بدل کر اپنے بستر پر پہنچ گیا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ کاش اس کا سر درد تھم جائے تاکہ وہ کچھ دیر سو سکے۔ ایک بار پھر درد کی شدت سے اس کا جی متلانے لگا اور یوں لگا جیسے قے آ رہی ہو۔ اس نے تیزی سے کروٹ لی اور اپنی آنکھیں بند کر کے خود کو پرسکون رکھنے کی کوشش کی۔

وہ ایک تاریک کمرے میں پہنچ گیا تھا۔ جہاں ہر طرف پردے لگے ہوئے تھے۔ وہاں صرف ایک قطار میں لگی ہوئی موم بتیاں ہی جل رہی تھیں۔ وہ کھڑا تھا اس کے ہاتھ سامنے رکھی ہوئی کرسی کی کمر پر بھینچے ہوئے تھے۔ اس کے ہاتھوں کی انگلیاں بے حد لمبی اور سفید ہو چکی تھیں۔ جیسے ان پر برسوں سے دھوپ نہ پڑی ہو۔ کرسی کے گہرے رنگ کی مخملیں پشت پر اس کی انگلیاں بڑی بڑی اور کسی زرد مکڑی جیسی دکھائی دیتی تھیں۔

کرسی کے سامنے فرش پر ایک سیاہ چوغے میں لپٹا ہوا آدمی سر جھکائے ہوا بیٹھا تھا۔

''ایسا لگتا ہے کہ مجھے غلط راہ پر لگا دیا گیا تھا......'' ہیری کو اپنے منہ سے اجنبی سی آواز نکلتی ہوئی محسوس ہوئی۔ جو نہایت یخ بستہ اور غصے سے بھری ہوئی تھی۔

''آقا......میرے آقا!'' فرش پر جھکے ہوئے آدمی نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔ ''میں معافی چاہتا ہوں۔'' موم بتی کی روشنی میں اس کے سر کا عقبی حصہ چمکتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ وہ کانپ رہا تھا۔

’’میں تمہیں قصوروار نہیں سمجھ رہا ہوں، راکوڈ!‘‘ ہیری نے اسی قہر آلود یخ بستہ آواز میں کہا۔ اس نے کرسی کی پشت پر سے ہاتھ ہٹا لئے اور پھر دھیمی چال سے چلتا ہوا اس کے قریب پہنچ گیا۔ وہ اب اس کے بالکل سر پر کھڑا تھا اور معمول کی اونچائی سے نیچے دیکھ رہا تھا۔

’’تمہارا یہ خیال ہے کہ یہی سچائی ہے، راکوڈ؟‘‘ یخ بستہ آواز میں ہیری نے پوچھا۔

’’بالکل آقا...... بالکل! آخر میں اسی شعبے میں تو کام کرتا تھا......‘‘

’’ایوری نے مجھے بتایا تھا کہ بوڈ اسے لا سکتا تھا......‘‘

’’آقا! بوڈ اسے ہرگز نہیں لا سکتا تھا...... بوڈ کو اچھی طرح معلوم ہوگا کہ وہ ایسا بالکل نہیں کر سکتا تھا...... بلا شبہ...... وہ ملفوائے کے سفاک کٹ وار سے اتنی مزاحمت سے لڑا ہوگا کہ......‘‘

’’کھڑے ہو جاؤ، راکوڈ!‘‘ ہیری نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

حکم کی تعمیل کرنے کی بوکھلاہٹ میں جھکا ہوا آدمی گرتے گرتے بچا۔ اس کے چہرے پر چیچک کے داغ تھے جو موم بتیوں کی روشنی میں واضح دکھائی دے رہے تھے۔ کھڑے ہونے کے باوجود اس کے کندھے جھکے ہوئے تھے، جیسے وہ تعظیم پیش کر رہا ہو۔ بیچ بیچ میں وہ دہشت بھری نظروں سے ہیری کے چہرے کو دیکھتا جا رہا تھا۔

’’تم نے مجھے یہ بتا کر اچھا کیا، راکوڈ!‘‘ ہیری کے منہ سے نکلا۔ ’’ٹھیک ہے...... ایسا لگتا ہے کہ میں نے بلاوجہ ہی اس منصوبہ بندی میں اپنی توانائی اور وقت برباد کیا...... مگر کوئی بات نہیں...... اب ہم اس کھیل کو دوبارہ سے شروع کرتے ہیں۔ راکوڈ! لارڈ والڈی موورٹ تمہارا مشکور ہے۔‘‘

’’آقا...... میرے آقا! بہت بہت شکریہ!‘‘ راکوڈ نے جلدی سے کہا اور اس کی آواز میں طمانیت کی جھلک محسوس ہوئی۔

’’مجھے تمہاری مدد کی ضرورت پڑے گی۔ مجھے اس ساری معلومات کی ضرورت پڑے گی جو تم مجھے دے سکتے ہو!‘‘

’’بالکل میرے آقا!...... ہر طرح سے حاضر...... میرے آقا بس حکم کیجئے!‘‘

’’بہت شاندار...... تم جا سکتے ہو، ایوری کو میرے پاس اندر بھیج دو۔‘‘

راکوڈ کمرے میں ہیری کو تنہا چھوڑ کر باہر نکل گیا۔ وہ دیوار کی طرف مڑا۔ تاریک حصے میں ایک روشنی چمکی، دیوار پر ایک قدیمی آئینہ لٹکا ہوا دکھائی دینے لگا۔ ہیری کے قدم خود بخود اس کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ اس کا عکس تاریکی میں زیادہ بڑا اور صاف دکھائی دینے لگا۔ اس کا چہرہ مردے سے کہیں زیادہ سفید تھا...... اس کی سرخ دہکتی ہوئی آنکھوں میں پتلیوں کی جگہ گڑھے دکھائی دے رہے تھے۔

’’نہی ہی ہی ہی یں......‘‘

''کیا ہوا؟......'' اس کے قریب سے ایک آواز سنائی دی۔

ہیری دہشت سے بری طرح ہاتھ پیر چلا رہا تھا۔ وہ جانے کب اور کیسے مسہری کے پردوں میں الجھ گیا اور ان کو اپنے ساتھ لے کر فرش پر جا گرا۔ کچھ لمحوں تک اسے یہ تک خبر نہیں تھی کہ وہ کہاں ہے؟ اور کس مصیبت میں گرفتار ہے؟ اسے یقین تھا کہ وہ دوبارہ اس مردے جیسے سفید چہرے کو آئینے میں دیکھے گا مگر اسی وقت اسے بہت قریں سے رون کی آواز سنائی دی۔

''اگر تم پاگلوں کی طرح اپنے ہاتھ پیر چلانا بند کروگے تو ہی میں تمہیں ان میں سے باہر نکال پاؤں گا۔''

رون نے جب پردے کھینچ کر اس کے بدن سے الگ کئے تو ہیری کی جان میں جان آئی اور وہ چاندنی بھرے فرش پر گھور کر دیکھا۔ وہ پیٹ کے بل زمین پر لیٹا ہوا تھا اور اس کے ماتھے کا نشان درد کے مارے پھٹا جا رہا تھا۔ رون کو دیکھ کر اسے ایسا لگا جیسے وہ سونے کی تیاری کر رہا تھا۔ اس کا ایک بازو ابھی تک چوغے سے باہر دکھائی دے رہا تھا۔

رون نے اسے سہارا دے کر کھڑا کرتے ہوئے بدحواسی کے عالم میں پوچھا۔

''کیا پھر کسی پر حملہ ہوا ہے؟......کہیں ڈیڈی پر تو نہیں......پھر سانپ نے کچھ کر دیا......''

''ایسا کچھ نہیں......سب سلامت ہیں۔'' ہیری نے ہانپتے ہوئے کہا جس کا ماتھا آگ کے شعلوں میں جلتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔

''بس ایوری کی خیریت نہیں ہے......وہ مشکل میں پڑ گیا ہے......اس نے غلط معلومات دی تھیں......والڈی مورٹ واقعی شدید غصے میں تھا۔''

ہیری کراہتے ہوئے اپنے ماتھے کو مسلنے لگا اور پھر پلنگ پر لڑھک گیا۔

''لیکن اب راکوڈ والڈی مورٹ کی مدد کرنے والا ہے......وہ دوبارہ صحیح راستے پر آ گیا ہے......''

''یہ تم کس کے بارے میں بات کر رہے ہو؟'' رون نے سہمی ہوئی آواز میں پوچھا۔ ''کیا تمہارا کہنے کا مطلب ہے کہ......کیا تم نے ابھی 'تم جانتے ہو کون؟' کو دیکھا ہے؟''

''میں ہی تم جانتے ہو کون؟ تھا۔'' ہیری نے کسمساتے ہوئے کہا اور اس نے اپنے ہاتھ اندھیرے میں پھیلا کر سامنے کر لیا تاکہ یہ تسلی کر سکے کہ وہ سفید اور لمبی انگلیوں والے تو نہیں۔ ''وہ راکوڈ کے ساتھ تھا۔ یاد ہے، راکوڈ وہی مرگ خور ہے جو اژقبان سے فرار ہوا ہے! راکوڈ نے اسے ابھی ابھی بتایا ہے کہ بوڈ وہ کام نہیں کر سکتا تھا......''

''کیا نہیں کر سکتا تھا......''

''کسی چیز کو لانا تھا......اس نے بتایا کہ بوڈ جانتا ہوگا کہ وہ یہ کام نہیں کر سکتا تھا......بوڈ دراصل سفاک کٹ وار کے زیر اثر تھا......اس نے کہا کہ ملفوائے کے ڈیڈی نے اس پر یہ وار کیا تھا......'' ہیری نے کہا۔ اب اس نے ہانپنا کم کر دیا تھا۔

''بوڈ پر کسی چیز کو لانے کیلئے سفاک کٹ وار کا استعمال کیا گیا تھا؟'' رون نے جلدی سے پوچھا۔ ''مگر ہیری! یہ تو......یہ تو......''

''وہی ہتھیار ہی ہوگا......'' ہیری نے اس کے ادھورے جملے کو پورا کرتے ہوئے کہا۔''میں جانتا ہوں......''

اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا۔ ڈین اور سمیس اندر داخل ہوگئے۔ ہیری نے تیزی سے اپنے پاؤں اچھال کر بستر پر چھپا لئے۔ وہ اپنی اس حالت کو ان پر منکشف نہیں کرنا چاہتا تھا کہ جیسے کوئی عجیب بات رونما ہوئی ہو۔ یہ سچ تھا کہ سمیس نے ابھی ابھی تو یہ رائے بدلی تھی کہ ہیری کا دماغ صحیح ہے اور وہ پاگل نہیں ہے......

''کیا تم یہ کہہ رہے ہو کہ تم ہی 'تم جانتے ہو کون؟' تھے؟'' رون نے سرگوشی نما لہجے میں پلنگ کے پہلو میں پڑی ہوئی تپائی پر پانی کے جگ کو پکڑتے ہوئے جھک کر پوچھا۔ اس کا سر ہیری کے کافی نزدیک آ گیا تھا۔

''ہاں!'' ہیری نے دھیمے لہجے میں کہا۔

رون نے پانی کا ایک بڑ گھونٹ اپنے حلق سے اتارا جو اس کے حلق سے سیدھا سینے تک پہنچ چکا تھا۔ جب ڈین اور سمیس باتیں کرتے ہوئے ادھر ادھر گھومنے لگے اور چوغے اتار کر کپڑے بدلنے لگے تو رون نے جلدی سے کہا۔''تمہیں یہ بات ڈمبل ڈور کو بتا دینا چاہئے......''

''مجھے کسی کو یہ بتانے کی ضرورت نہیں۔'' ہیری نے تلخی سے کہا۔''اگر میں جذب پوشیدی میں ماہر ہو جاؤں تو یہ سب کبھی نہیں دیکھ پاؤں گا۔ مجھے اب تک اس چیز کو باہر رکھنا سیکھ لینا چاہئے تھا......وہ یہی سوچتے ہیں!''

'وہ' سے اس کی مراد ڈمبل ڈور ہی تھے۔ اس نے اپنے بستر پر کروٹ لی اور رون کی طرف پیٹھ موڑ کر لیٹ گیا۔ کچھ لمحوں بعد اسے رون کے پلنگ کی چرچراہٹ سنائی دی۔ وہ سمجھ گیا کہ رون بھی اپنے بستر پر لیٹ گیا تھا۔ ہیری کے ماتھے کا نشان دوبارہ جلنے لگا۔ اس نے اپنی آواز کو دبانے کیلئے اپنے منہ میں تکیے کا کونا گھسا دیا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ وہ اب اس کمرے میں ایوری کو سزا دے رہا ہوگا......

☆☆☆☆

ہیری اور رون نے ہرمائنی کو سارا واقعہ بتانے کیلئے اگلے دن صبح کے وقفے تک انتظار کیا۔ وہ اچھی طرح یہ تصدیق کر لینا چاہتے تھے کہ کوئی ان کی باتیں سن تو نہیں رہا تھا۔ سرد اور ہوادار کونے میں کھڑے کھڑے ہیری نے اسے اپنے خواب کی ہر بات بتائی۔ ہرمائنی، ہیری کی بات مکمل ہونے کے بعد کچھ دیر تک بالکل خاموش رہی۔ وہ فریڈ اور جارج کی طرف تاسف بھری نظروں سے دیکھتی رہی اور ان کے خلاف کوئی کارروائی نہ کر پانے پر کڑھتی رہی، وہ دونوں نہایت ہوشیاری سے احاطے کے دوسرے کونے میں طلباء کو اپنے چوغوں کے اندر سے سرکٹی ٹوپیاں نکال نکال کر فروخت کر رہے تھے۔ بالآخر ہرمائنی نے اپنی نظریں ان دونوں سے ہٹا لیں۔

''تو انہوں نے اسے اس لئے مارا تھا...... جب بوڈ وہ ہتھیار چرانے کی کوشش کی تو اس کے ساتھ کوئی عجیب حادثہ ہو گیا تھا، جس کے باعث وہ معذور ہو کر رہ گیا۔ میرا خیال ہے کہ اس ہتھیار پر یقیناً کوئی مضبوط حفاظتی جادوئی کلمہ پڑھا گیا ہوگا تاکہ لوگ اسے چھو نہ پائیں۔ اسے چھونے کی وجہ سے ہی بوڈ کو سینیٹ مونگوز میں داخل ہونا پڑا۔ اس کا دماغی توازن بگڑ گیا تھا اور وہ بولنے سے بھی معذور ہو

گیا تھا۔مگر یاد ہے کہ مرہمکار نے ہمیں کیا بتایا تھا؟ کہ وہ ٹھیک ہو رہا تھا اور یقیناً اس کے پیچھے چھپے ہوئے مجرم اسے تندرست ہونے کا خطرہ تو مول نہیں لے سکتے تھے، ہے نا؟ میرا کہنے کا مطلب ہے کہ جب بوڈ نے اس ہتھیار کو چھوا ہوگا تو جو بھی عجیب چیز ہوئی ہوگی، اس کے صدمے سے شاید جادوئی سفاک کٹ وار کا اثر ختم ہو گیا ہوگا...... اگر اس کی آواز لوٹ آتی تو وہ بیان دے سکتا تھا کہ وہ کیا کر رہا تھا، ہے نا؟ تب سب کو یہ بات معلوم ہو جاتی کہ اسے ہتھیار چرانے کیلئے بھیجا گیا تھا۔ ظاہر ہے لوسیس ملفوائے کیلئے اس پر سفاک کٹ وار کا استعمال کرنا آسان رہا ہوگا۔ وہ ہمیشہ جادوئی محکمے میں ہی تو موجود رہتا ہے......'' ہرمائنی نے تفصیلی وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

''ہاں! مجھے یاد ہے کہ وہ میری سماعت والے دن بھی تو وہیں گھوم رہا تھا۔'' ہیری نے جلدی سے کہا۔ ''ار...... ذرا ٹھہرو!...... وہ اس دن شعبہ اسراریات والی اسی راہداری میں ہی تو تھا۔ تمہارے ڈیڈی نے کہا تھا کہ شاید چوری سے یہ معلوم کرنے کی کوشش کر رہا تھا کہ میری سماعت میں کیا ہوا تھا؟ مگر فرض کرو کہ......''

''سٹرگس!'' ہرمائنی نے گم صم دکھائی دیتے ہوئے کہا۔

''اس کا ذکر یہاں کہاں آ گیا......؟'' رون نے حیرانگی سے پوچھا۔

''سٹرگس پوڈمور!'' ہرمائنی نے دہرایا۔ ''کسی دروازے کے اندر داخل ہونے کی کوشش کرتے ہوئے گرفتار ہوا تھا۔ لوسیس ملفوائے نے اس پر سفاک کٹ وار کا استعمال کیا ہوگا؟ میں پورے وثوق سے کہتی ہوں کہ اسی دن تم نے اسے وہاں دیکھا ہوگا۔ ہیری! سٹرگس کے پاس موڈی کا غیبی چوغہ تھا۔ ٹھیک ہے؟ اگر وہ غائب ہو کر دروازے پر پہرہ دے رہا ہوگا تو ہو سکتا ہے کہ ملفوائے نے اس کے ہلنے جلنے کی آواز سن لی ہو...... یا پھر یہ اندازہ لگا لیا ہو کہ کوئی نہ کوئی وہاں پر موجود ہوگا...... یا پھر اس نے اپنے اندازے سے ہی سفاک کٹ وار کا استعمال کیا ہوگا کہ وہاں پر جو کوئی بھی موجود ہے، اس کے قبضے میں آ جائے...... شاید اس دن اس کی ہی ڈیوٹی کی باری ہوگی...... اس کے بعد سٹرگس کو جب اپنی ڈیوٹی کرتے ہوئے موقع ملا ہوگا تو وہ...... لارڈ والڈی مورٹ کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے شعبہ اسراریات کے دروازے سے اندر داخل ہونے کی کوشش کی ہوگی...... رون! خدا کیلئے مت ڈرا کرو...... مگر اسے گرفتار کر لیا گیا اور اژقبان بھیج دیا گیا......'' ہرمائنی نے ہیری کی طرف دیکھا۔ ''اور اب راکوڈ نے والڈی مورٹ کو بتایا ہے کہ ہتھیار تک کیسے پہنچا جا سکتا ہے؟''

''میں چونکہ پوری بات نہیں سن پایا مگر کچھ ایسا ہی لگ رہا تھا۔'' ہیری نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ''راکوڈ وہاں ملازمت کرتا تھا...... شاید والڈی مورٹ نے اب راکوڈ کو یہ کام کرنے کیلئے بھیجا ہوگا؟''

ہرمائنی نے سر ہلایا اور کچھ دیر وہ گہری سوچ میں ڈوبی رہی پھر اچانک اس نے سر اُٹھا کر تشویش بھرے لہجے میں کہا۔ ''مگر ہیری! تمہیں یہ سب نہیں دیکھنا چاہئے تھا۔''

''کیا مطلب؟'' ہیری نے متحیر لہجے میں پوچھا۔

''تم یہی تو سیکھ رہے ہو کہ تمہیں اس طرح کے اجنبی مناظر کو اپنے دماغ میں دکھائی دینے سے کیسے روکنا ہے...... ہے نا؟''
ہرمائنی سنجیدگی سے اس کی طرف دیکھتی ہوئی بولی۔

''اوہ! میں جانتا ہوں......مگر!'' ہیری نے صفائی پیش کرنا چاہی۔

''سنو! میری رائے ہے کہ ابھی ابھی جو کچھ تم نے دیکھا، اسے ہمیں فراموش کرنے کی ضرورت ہے۔'' ہرمائنی نے تھوڑا درشت لہجے میں کہا۔''اگر تمہیں اچھا لگے تو میری بات مانو اور جذب پوشیدی کی مشقیں کرنے میں ذرا اور زیادہ محنت کرو۔''

ہیری غصے میں آکر ہرمائنی سے بگڑ گیا اور پھر اس نے رات گئے تک اس نے کوئی بات نہیں کی۔ اس کا پورا دن نہایت خراب گزرا۔ راہداریوں میں گزرتے ہوئے طلباء جب اژقبان کے مفرور مرگ خوروں کے موضوع سے اکتا گئے تو ان کی گفتگو کا رُخ ہفل پف اور گری فنڈر کے درمیان ہوئے کیوڈچ میچ کی طرف مڑ گیا۔ وہ گری فنڈر کی ناقص اور بری کارکردگی کو نشانہ بنانے لگے۔ وہ گری فنڈر کی ٹیم کا مذاق اُڑاتے اور پھر دل کھول کر ہنستے۔ سلے درن کے طلباء کو جیسے موقع مل گیا تھا، وہ ایک بار پھر راہداریوں میں مل کر' کہتے ہیں ویزلی ہے ہمارا تاج دار' کا راگ الاپتے ہوئے دکھائی دیئے۔ یہ سلسلہ اتنے زور وشور سے شام گئے تک جاری رہا کہ چوکیدار فلیچ نے چڑتے ہوئے اس گیت کو گانے پر ہی پابندی لگا دی۔

اس پورے ہفتے میں حالات میں کوئی نمایاں بہتری پیدا نہ ہو پائی تھی۔ ہیری کو جادوئی مرکبات کی کلاس میں دو اور 'ڈی' مل گئے۔ اسے یہ پریشانی کھائے جا رہی تھی کہ ہیگرڈ کو ملازمت سے نکالا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ وہ اسے خواب کے بارے میں متفکر رہا جس میں وہ والڈی مورٹ بن گیا تھا...... اس نے رون اور ہرمائنی سے دوبارہ اس موضوع پر بات نہیں کی تھی کیونکہ وہ ہرمائنی کی ایک اور ڈانٹ سننے کا متحمل نہیں ہو سکتا تھا۔ اس کے دل میں اب یہ خواہش سر اُٹھا رہی تھی کہ وہ سیریس سے اس خواب کا تفصیلی ذکر کرے مگر اس کا تو سوال ہی نہیں پیدا ہوتا تھا لہٰذا اس نے نہ چاہتے ہوئے بھی اپنی خواہش کو پس پشت ڈال دیا تھا۔

بدقسمتی سے اس کے دماغ کا پچھلا حصہ بھی کچھ زیادہ محفوظ نہیں تھا جتنا کہ پہلے ہوا کرتا تھا۔

''اُٹھ جاؤ پوٹر......!''

راکوڈ کے خواب کے دو ہفتے بعد ہیری ایک بار پھر سنیپ کے دفتر میں فرش پر گھٹنوں کے بل بیٹھا ہوا تھا اور اپنے دماغ میں سے یادوں کو مٹانے کی ناکام کوشش کر رہا تھا۔ ایک بار پھر بہت پرانی یادیں اس کے دماغ میں زندہ ہو گئی تھیں، جنہیں وہ واقعی فراموش کر چکا تھا۔ ان میں سے زیادہ تر اس ہتک آمیز رویئے سے منسلک تھیں جو ڈڈلی اور اس کا گینگ ماگلو سکول کے زمانے میں اس کے ساتھ کیا کرتے تھے۔

''وہ آخری یاد...... وہ کیا تھی پوٹر؟'' سنیپ نے دلچسپی لیتے ہوئے کہا۔

''مجھے صحیح طرح یاد نہیں......'' ہیری نے کہا اور پھر اُٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اب اسے ماضی کے گم گشتہ دھندلکوں سے یادوں کے انبار کو

سلجھاتے ہوئے انہیں الگ الگ کرنے میں کافی دشواری پیش آنے لگی تھی۔ ''آپ کا اشارہ اس طرف ہے، جب میرے خالہ زاد بھائی نے مجھے ٹوائلٹ میں کھڑا کرنے کی کوشش کی تھی......؟''

''نہیں......'' سنیپ نے آہستگی سے پوچھا۔ ''وہ، جس میں ایک تاریک کمرے میں ایک آدمی سر جھکائے بیٹھا تھا......''

''یہ کچھ......نہیں تھا!'' ہیری نے نظریں چراتے ہوئے کہا۔

سنیپ کی سیاہ آنکھیں ہیری کی آنکھوں سے ٹکرائیں، ہیری کو ان کی یہ بات یاد آ گئی کہ آنکھوں کا رابطہ خارجی قوتوں کیلئے ذہنی رسائی پانے میں مددگار رہتا ہے، اس لئے وہ پلکیں جھپک کر دوسری طرف دیکھنے لگا۔

''وہ آدمی اور وہ کمرہ تمہارے دماغ کے اندر کیسے پہنچا، پوٹر؟'' سنیپ نے پوچھا۔

''یہ...... یہ تو......'' ہیری نے سنیپ کو چھوڑ کر باری باری ہر چیز کو دیکھتے ہوئے کہا۔ ''یہ تو......ایک خواب تھا...... جو میں نے دیکھا تھا......''

''خواب......؟'' سنیپ نے دہرایا۔

چند لمحوں تک خاموشی چھائی رہی جس دوران ہیری ایک بڑے مرتبان میں پڑے ہوئے مینڈک کو گھورتا رہا جو جامنی رنگت کے محلول میں ڈوبا ہوا تھا۔

''تم جانتے ہو کہ ہم یہاں کیا کر رہے ہیں، ہے نا پوٹر؟'' سنیپ نے دھیمی مگر خطرناک آواز میں کہا۔ ''تم جانتے ہو کہ میں اس ناگوار کام کیلئے اپنی شامیں کیوں برباد کر رہا ہوں؟''

''جی سر!'' ہیری نے جواب دیا۔

''تو پھر مجھے بتاؤ کہ ہم یہاں کیوں موجود ہیں، پوٹر؟''

''تاکہ میں جذب پوشیدگی کی تعلیم حاصل کر سکوں۔'' ہیری نے کہا جواب ایک مری ہوئی سانپ مچھلی کو گھور رہا تھا۔

''بالکل صحیح کہا پوٹر!......کیونکہ تم کند ذہن ہو......'' ہیری نے سنیپ کی طرف نفرت بھرے انداز سے گھورا۔ ''میرا خیال تھا کہ دو مہینے کی محنت کے بعد تم نے تھوڑا بہت تو سمجھ ہی لیا ہوگا، تاریکیوں کے شہنشاہ کے بارے میں تم نے اور کتنے خواب دیکھے ہیں...... پوٹر؟''

''بس یہی دیکھا تھا......'' ہیری نے صاف جھوٹ بول دیا۔

''شاید تمہیں ان خوابوں کو دیکھنے میں لطف آتا ہوگا پوٹر!......'' سنیپ نے اپنی سرد اور سیاہ آنکھوں کو سکوڑتے ہوئے تمسخرانہ لہجے میں کہا۔ ''شاید ان سے تم خود کو بے حد اہم......خاص الخاص......ہیرو......یا پھر اونچی چیز سمجھتے ہو گے، ہے نا؟''

''نہیں بالکل نہیں......ایسا کچھ نہیں ہے!'' ہیری نے جلدی سے کہا۔ اس کے جبڑے بھنچ گئے اور اس کی انگلیاں اپنی چھڑی کے

دستے پر سخت ہو گئیں۔

''ٹھیک ہے پوٹر!'' سنیپ نے سرد آواز میں کہا۔ ''چونکہ تم نہ تو خاص الخاص ہو اور نہ ہی کوئی بے حد اہم شخصیت ہو......اور یہ معلوم کرنا بھی تمہارا کام نہیں ہے کہ تاریکیوں کے شہنشاہ اپنے مرگ خوروں کو کیا ہدایات دیتے ہیں؟''

''نہیں...... یہ تو آپ کا کام ہے، ہے نا؟'' ہیری نے منہ سے بے اختیار نکل گیا۔

وہ یہ بات بالکل کہنا نہیں چاہتا تھا۔ یہ تو غصے کے عالم میں اس کے منہ سے خود بخود نکل گیا تھا۔ ایک طویل خاموشی چھا گئی اور وہ دونوں ایک دوسرے کو ناگواری سے گھورتے رہے۔ ہیری جانتا تھا کہ اس نے کچھ زیادہ ہی بدتمیزی کی حد پار کر دی تھی مگر سنیپ کے چہرے پر ایک عجیب متجسس اور طمانیت بھرا تاثر پھیلا ہوا تھا۔

''صحیح کہا پوٹر!'' وہ خونخوار انداز میں بولے اور ان کی آنکھیں چمکنے لگیں۔ ''یہ میرا کام ہے۔ اب اگر تم تیار ہو تو دوبارہ شروع کرتے ہیں۔''

انہوں نے اپنی چھڑی دوبارہ تان لی۔ ''ایک دو تین......انکشافتم!''

''سو روح کھچڑ میدان میں جھیل کی دوسری طرف سے اُڑتے ہوئے ہیری کی طرف بڑھ رہے تھے......اس نے اپنا چہرہ مصیبت زدگی کے عالم میں سکوڑ لیا......وہ اب قریب آ رہے تھے......اسے ان کے نقاب کے نیچے سے گڑھے دکھائی دے رہے تھے......مگر اسے اب اپنے سامنے کھڑے سنیپ بھی دکھائی دے رہے تھے......ان کی آنکھیں ہیری کے چہرے پر جمی ہوئی تھی اور آہستہ آہستہ کچھ بڑبڑا رہے تھے......اور نجانے کیوں سنیپ زیادہ واضح ہوتے جا رہے تھے اور روح کھچڑ دھندلے پڑتے جا رہے تھے......''

ہیری نے اپنی چھڑی اُٹھا لی۔

''مزاحمتم......!''

سنیپ لڑکھڑا گئے اور ان کی چھڑی اوپر اُٹھ گئی اور وہ ہیری سے کچھ دور چلے گئے۔ اچانک ہیری کے دماغ میں ایسی یادیں بھر گئیں جو اس کی اپنی نہیں تھیں۔ مڑی ہوئی ناک والا آدمی ایک جھکی ہوئی عورت پر چیخ رہا تھا جبکہ کالے بالوں والا ایک چھوٹا لڑکا ایک کونے میں کھڑا رو رہا تھا......ایک چپچپے بالوں والا نوجوان تاریک بیڈروم میں تنہا بیٹھا ہوا تھا اور اپنی چھڑی چھت کی طرف لہرا کر مکھیاں مار رہا تھا......ایک لڑکی ہنس رہی تھی جب ایک دبلا پتلا لڑکا جادوئی بہاری ڈنڈے پر چڑھنے کی کوشش کر رہا تھا......

''بس...... بہت ہو گیا!''

ہیری کو محسوس ہوا کہ جیسے کسی نے اس کے سینے پر زوردار گھونسہ مار دیا ہو۔ وہ لڑکھڑاتے ہوئے قدموں سے بے اختیار پیچھے ہٹتا چلا گیا اور اپنا توازن برقرار نہ رکھتے ہوئے سنیپ کے دفتر کی دیوار سے لگے ایک شلف سے جا ٹکرایا۔ اسی لمحے اسے کسی چیز کے تڑکنے کی آواز سنائی دی۔ سنیپ تھوڑا کانپتے ہوئے دکھائی دیئے اور ان کا چہرہ بے حد سفید ہو رہا تھا۔ ہیری کے چوغے کا پچھلا حصہ گیلا ہو گیا

تھا۔ٹکراتے کی وجہ سے پیچھے الماری میں رکھا ہوا ایک مرتبان ٹوٹ گیا تھا اور اس میں موجود چپچپا محلول بہہ کر ہیری کے چوغے پر لگ چکا تھا۔

''مرمتم......''سنیپ کے منہ سے ایک آواز نکلی اور ٹوٹا مرتبان ایک بار پھر صحیح دکھائی دینے لگا۔''یہ کچھ ٹھیک تھا پوٹر!......اس بار تم نے صحیح کوشش کی تھی......'' ہلکے ہلکے انداز میں ہانپتے ہوئے سنیپ نے اس تیشہ یادداشت کو سیدھا کیا جس میں انہوں نے جذب پوشیدی کی مشقیں شروع کرنے سے پہلے ایک بار پھر اپنی یادیں منتقل کر دی تھیں۔ تیشہ یادداشت سنیپ کی لڑکھڑاہٹ کے دوران ترچھا ہوا گیا تھا۔ وہ اب یہ جائزہ لیتے ہوئے دکھائی دیئے کہ تیشہ یادداشت کو کوئی نقصان تو نہیں پہنچا اور ان کی یادیں ابھی تک اس میں صحیح سلامت ہی موجود تھیں؟''مجھے یاد نہیں ہے میں نے تمہیں بتایا تھا کہ حفاظتی خول والے جادوئی کلمے کا استعمال کرنا ہے......مگر اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ یہ مؤثر تھا......''

ہیری کچھ نہیں بولا۔اسے یہ محسوس ہو رہا تھا کہ اس وقت کچھ بھی بولنا خطرناک ثابت ہو سکتا تھا۔اسے یقین تھا کہ اس نے ابھی ابھی سنیپ کی یادوں تک رسائی پالی تھی۔سنیپ کا مزاحمتی حصار توڑ کر وہ اس کے ذہن میں گھس گیا تھا۔اس نے ان کے بچپن کی جھلک دیکھی تھی، جو چھوٹا بچہ اپنے ماں باپ کو لڑتے ہوئے دیکھ کر رو رہا تھا، وہی اپنی آنکھوں میں نفرت کا لاوا لئے اس کے سامنے کھڑا تھا۔

''ہم دوبارہ کوشش کرتے ہیں......ٹھیک ہے پوٹر!''سنیپ نے کہا۔

ہیری بری طرح سہم گیا تھا، اسے پورا یقین تھا کہ ابھی ابھی جو ہوا تھا، اب اسے اس کی قیمت چکانا پڑے گی۔سنیپ یقیناً اسے سبق سکھانے کی کوشش کریں گے۔وہ دوبارہ اسی حالت میں کھڑے ہو گئے تھے کہ میزان کے درمیان موجود تھی۔ہیری کو محسوس ہوا کہ اس بار دماغ خالی کرنا پہلے سے زیادہ دشوار کام ثابت ہو گا......

''تین کی گنتی پر پوٹر......''سنیپ نے اپنی چھڑی اُٹھاتے ہوئے کہا۔''ایک دو......''

ہیری کے پاس سنبھلنے اور دماغ خالی کرنے کا ذرا بھی وقت نہیں تھا۔اس سے پہلے سنیپ کی سرد آواز اس کے کانوں میں پڑی۔

''انکشافتم......''

اس کا ذہن ڈوبتا چلا گیا......وہ نیم تاریک راہداری میں شعبہ اسراریات کی طرف بڑھتا چلا جا رہا تھا۔پتھریلی دیواروں کے بیچ سے گزرتا ہوا۔مشعلوں کی زرد پھیکی روشنی میں سے ہوتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا......سیاہ دروازہ اب تیزی سے بڑا ہوتا جا رہا تھا۔وہ اتنی تیز چل رہا تھا کہ لگتا تھا کہ اگلے ہی پل دروازے سے جا ٹکرائے گا۔وہ چند قدم کے فاصلے پر تھا......تبھی اسے ایک بار پھر نیلی روشنی دکھائی دینے لگی، دروازہ کھلا ہوا تھا......وہ آگے بڑھا اور پھر بالآخر وہ سیاہ دروازے کو عبور کر کے اندر داخل ہونے میں کامیاب ہو چکا تھا۔اس کے سامنے ایک سیاہ دیواروں والا گولائی دار لمبا کمرہ تھا، جہاں نیلی روشنی والی سینکڑوں موم بتیاں جل رہی تھیں، سیاہ دیواروں میں درجنوں دروازے دکھائی دے رہے تھے۔وہ سوچ رہا تھا اسے کس دروازے کے اندر جانا چاہئے؟

''پوٹر......''

ہیری کی آنکھیں یکدم کھل گئیں۔ وہ ایک بار پھر میز سے کچھ فاصلے پر زمین پر چت لیٹا ہوا تھا اور اسے یہ ذرا بھی یاد نہیں تھا کہ وہ وہاں کیسے پہنچ گیا تھا؟ وہ ایسے ہانپ رہا تھا جیسے وہ حقیقت میں شعبہ اسراریات تاریک راہداری سے دوڑتا ہوا اس نیلی روشنی والے کمرے میں جا پہنچا ہو۔

''اس کی وجہ بتاؤ پوٹر......؟'' سنیپ کی آواز غصے سے کانپ رہی تھی۔

''مجھے واقعی معلوم نہیں کہ کیا ہوا تھا؟'' ہیری نے ایک بار پھر کھڑے ہوتے ہوئے سچ بولا۔ زمین پر ٹکرانے کے باعث اس کے سر کے پیچھے ایک بڑا گومڑا ابھر آیا تھا اور اسے خود میں بخار جیسی کیفیت محسوس ہو رہی تھی۔ ''میں نے یہ پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ میرے کہنے کا مطلب ہے کہ میں نے آپ کو بتایا تھا، میں دروازے کو بار بار اپنے خوابوں میں دیکھتا تھا......مگر یہ پہلے کبھی نہیں کھلا تھا......''

''اس کا مطلب ہے کہ تم واقعی پوری دیانتداری سے محنت نہیں کر رہے ہو!''

کسی نامعلوم وجہ کے باعث سنیپ پہلے سے بھی زیادہ غصے میں دکھائی دے رہے تھے حالانکہ جب ہیری نے ان کی یادوں میں جھانکا تھا تو وہ اتنے زیادہ غصے میں نہیں تھے۔ ''پوٹر! تم اتنے سست اور لاپرواہ ہو کہ مجھے کوئی حیرت نہیں ہوگی کہ تاریکیوں کے شہنشاہ......''

''کیا آپ مجھے ایک بات بتا سکتے ہیں، سر؟'' ہیری نے طیش میں آتے ہوئے ان کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔ ''آپ بار بار اسے تاریکیوں کا شہنشاہ کیوں کہتے ہیں؟ میں نے یہ الفاظ صرف اس کے مرگ خوروں کے منہ سے سنے ہیں۔''

سنیپ نے غراتے ہوئے اپنا منہ ابھی کھولا ہی تھا کہ اسی وقت دفتر سے باہر کسی عورت کی بھیانک چیخ کی آواز سنائی دی۔ سنیپ کا سر اوپر کی طرف اُٹھ گیا اور وہ چھت کو گھورنے لگے۔

''کیا ہوا؟'' وہ آہستگی سے بڑبڑائے۔

ہیری کو کہیں دبا ہوا شور سنائی دیا جو شاید بیرونی ہال کی طرف سے اُٹھ رہا تھا۔ سنیپ نے تیوریاں چڑھا کر اس کی طرف دیکھا۔

''پوٹر! جب تم یہاں آرہے تھے تو کیا تم نے کوئی غیر معمولی چیز دیکھی تھی......؟''

ہیری نے اپنا سر انکار میں ہلا دیا۔ ان کے اوپر کہیں پر وہ عورت دوبادہ چیخی۔ سنیپ اپنے دفتر کے دروازے تک گئے اور انہوں نے اپنی چھڑی تان لی۔ وہ باہر نکلے اور پھر نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ ہیری ایک لمحے کیلئے جھجکا اور پھر وہ بھی ان کے تعاقب میں دفتر سے باہر نکل گیا۔

چیخ کی آواز واقعی بیرونی ہال کی طرف سے ہی آرہی تھی۔ جب ہیری تہہ خانے سے اوپر جانے والی پتھر کی سیڑھیوں کی طرف گیا تو چیخنے کی آواز تیز سنائی دینے لگی۔ اوپر پہنچ کر اس نے دیکھا کہ بیرونی ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ بڑے ہال میں رات کا کھانے کا دور چل

رہا تھا اور بے شمار طلباء باہر نکل کر وہاں ماجرا دیکھنے کیلئے اکٹھے ہوتے دکھائی دے رہے تھے۔طلباء کی بڑی تعداد سنگ مرمر کی سیڑھیوں پر موجود تھی، وہاں تل دھرنے کی جگہ تک نہ تھی۔ ہیری سلے درن کے طلباء کے ہجوم کو دھکیلتا ہوا آگے بڑھا۔اس نے دیکھا کہ طلباء کی ایک بڑی بھیڑ ایک دائروی شکل میں باہر کھڑی تھی۔ان میں سے کچھ تو سکتے میں آچکے تھے اور کچھ بے حد سہمے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ پروفیسر میک گوناگل ہیری کے سامنے ہال کے دوسرے سرے پر موجود تھیں۔انہیں دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا جیسے اس منظر کو دیکھ کر انہیں گھن آرہی ہو۔

دائرے کی خالی جگہ کے وسط میں پروفیسر ٹراؤلینی کھڑی تھیں۔ان کے ایک ہاتھ میں چھڑی تھی اور دوسرے میں جوس کی خالی بوتل تھمی ہوئی تھی۔ وہ بری طرح حواس باختہ دکھائی دے رہی تھیں، ان کے بال عجیب انداز میں کھڑے تھے اور ان کی عینک ناک پر ترچھی تھی جس میں ایک آنکھ کافی بڑی اور دوسری بہت زیادہ چھوٹی دکھائی دے رہی تھی۔ان کی کئی شالیں اور سکارف ان کے کندھے پر بے ترتیب جھولتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے جس سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ بے قابو ہو چکے تھے۔ان کے پاس فرش پر دو بڑے صندوق رکھے تھے جن میں ایک الٹا پڑا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے ان صندوقوں کو کسی نے ان کے پیچھے نیچے پھینک دیا ہو۔ پروفیسر ٹراؤلینی دہشت زدہ نظروں سے سیڑھیوں کے اوپر کسی چیز کو دیکھ رہی تھیں جو ہیری کو دکھائی نہیں دے رہی تھی۔

''نہیں......'' وہ دوبارہ چیخیں۔''نہیں ایسا نہیں ہوسکتا...... یہ تو سراسر غلط ہے...... میں اسے تسلیم کرنے سے انکار کرتی ہوں......''

''تمہیں اس کے ہونے کا پہلے سے علم نہیں تھا؟'' ایک لڑکیوں جیسی تیز آواز وہاں گونجی جس میں طنزیہ اور مسرت آمیز ملے جلے احساسات جھلک رہے تھے۔ ہیری کھسک کر دائیں طرف بڑھ گیا۔ پھر اسے دکھائی دیا کہ ٹراؤلینی دہشت بھری نظروں سے جس چیز کو دیکھ رہی تھی، وہ اور کوئی نہیں بلکہ پروفیسر امبریج ہی تھیں۔''اس میں کوئی شک نہیں ہے تم کل کے موسم کی پیش گوئی بھی نہیں کرسکتی ہو مگر تمہیں غیر معمولی طور پر اس بات کا اندازہ تو ہو ہی جانا چاہئے تھا کہ میری انکوائری میں تمہاری ناقص قابلیت ظاہر ہو چکی تھی اور تم نے آزمائشی مدت میں بھی اسے سدھارنے میں کوئی کوشش نہیں کی تھی لہٰذا تمام صورتحال دیکھنے کے بعد یہ بات یقینی تھی کہ تمہیں کسی بھی وقت ملازمت سے نکال دیا جائے گا......''

''آپ ایسا نہیں...... ایسا بالکل نہیں کرسکتیں......'' پروفیسر ٹراؤلینی نے چیختے ہوئے کہا اور ان کی موٹے شیشوں والی عینک کے پیچھے سے آنسو بہہ کر چہرے پر رینگنے لگے۔''آپ مجھے نہیں نکال سکتیں...... میں یہاں پر...... سولہ سال سے ہوں...... ہوگ...... ہوگورٹس میرا گھر ہے۔''

''بالکل...... یہ تمہارا گھر تھا......'' پروفیسر امبریج نے زہریلے لہجے میں کہا۔ ہیری نے نفرت سے ان کے مینڈک جیسے چہرے پر مسرت پھوٹتے ہوئے دیکھی، جب وہ پروفیسر ٹراؤلینی سسکیاں بھرتے ہوئے دیکھ رہی تھیں۔ وہ اب اپنے ایک صندوق پر دہری ہو کر بیٹھ گئی تھیں۔''ایک گھنٹے پہلے تک یہ واقعی تمہارا گھر تھا، جب وزیر جادو نے تمہاری برخاستگی کے حکم نامے پر اپنے دستخط ثبت کئے، تو یہ

تمہارا گھر نہیں رہا......اب مہربانی کر کے اپنا سامان اُٹھاؤ چلتی بنو اور ہمیں مزید شرمندہ مت کرو۔''

پروفیسر امبریج صورت حال سے بے حد محظوظ دکھائی دے رہی تھی، ندامت کا تو دور دور تک نام ونشان تک نہ تھا۔ جب پروفیسر ٹراؤلینی اپنی جگہ پر لرزتی ہوئی کانپیں اور صندوق پر آگے پیچھے پہلو بدلنے لگیں تو ہیری کو اپنی بائیں طرف کسی کے سسکنے کی آواز سنائی دی۔ اس نے سر گھما کر وہاں دیکھا، لیونڈر براؤن اور پاروتی پاٹیل بھی انہی کی طرح سسک رہی تھیں اور ایک دوسرے کو تسلی دے رہی تھیں۔ پھر وہاں پھیلی ہوئی عجیب سی خاموشی میں کسی کے قدموں کی آہٹ سنائی دی۔ پروفیسر میک گوناگل ہجوم کے درمیان سے نکل کر پروفیسر ٹراؤلینی کی طرف بڑھ رہی تھیں۔ انہوں نے قریب جا کر ان کی کمر کو تھپتھپایا اور حوصلہ دینے کی کوشش کی۔ انہوں نے اپنے چوغے سے ایک بڑا رومال نکال کر ان کی طرف بڑھایا۔

''دیکھو سبیل! پرسکون ہو جاؤ......اس سے اپنی ناک صاف کر لو...... یہ سب اتنا برا نہیں ہے جتنا تم سوچ رہی ہو......تمہیں ہوگورٹس سے نہیں جانا پڑے گا......''

''کیا واقعی پروفیسر میک گوناگل؟'' امبریج نے زہر خند لہجے میں غراتے ہوئے کہا۔ وہ کچھ قدم چلتے ہوئے آگے بڑھ آئیں۔ ''آپ کو ایسا کہنے کا اختیار کیسے ہے؟''

''یہ اختیار یقیناً میرے پاس ہے؟'' ایک گہری آواز سنائی دی۔

بلوط کی لکڑی کے سامنے والا بیرونی دروازہ کھل گیا۔ دروازے کے قریب کھڑے طلباء تیزی سے سمٹ گئے۔ راستہ پا کر ڈمبل ڈور آگے بڑھے۔ ہیری کے دماغ میں یکدم یہ سوال اُٹھا کہ ڈمبل ڈور باہر میدان میں کیا کر رہے تھے؟ وہ کسی نتیجے پر پہنچ نہیں پایا۔ دروازے پر عجیب سی گہری دھند کی روشنی دکھائی دے رہی تھی جس میں سے ان کا بھرپور عکس دکھائی دینا کافی دشوار تھا۔ دروازے کو اپنے عقب میں کھلا چھوڑ کر وہ طلباء کے بیچ میں سے نکلتے ہوئے خالی دائرے کے وسط میں پروفیسر ٹراؤلینی کے پاس پہنچ گئے جو ابھی تک ہچکیاں لے کر آنسو بہا رہی تھیں، انہوں نے پرامید نظروں سے ڈمبل ڈور کی طرف دیکھا۔

''آپ کے پاس پروفیسر ڈمبل ڈور؟'' پروفیسر امبریج نے تمسخرانہ ہنسی کے ساتھ قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔ ''میرا خیال ہے کہ آپ کو صورت حال کی صحیح سمجھ نہیں آپائی ہے۔ میرے پاس......'' انہوں نے اپنے چوغے سے ایک چرمئی کاغذ نکال کر ان کے نظروں کے سامنے لہرایا۔ ''برخاستگی کا یہ حکم نامہ موجود ہے جس پر میرے اور وزیر جادو کے دستخط ہیں...... تدریسی ضابطہ کی دفعہ تیئس کے تحت ہوگورٹس کی محتسب اعلیٰ یعنی مجھے کسی بھی ایسے استاد کی انکوائری کرنے، اسے آزمائشی موقع دینے یعنی عارضی ملازمت پر بحال رکھنے اور اسے ملازمت سے سبکدوش کرنے کا پورا پورا اختیار ہے۔ اس میں صاف صاف لکھا ہے کہ جو کوئی استاد بھی وزیر جادو کے مقرر کردہ معیار پر پورا نہ اتر پائے، اسے ملازمت سے نکال دیا جائے گا۔ میں نے پوری تفتیش کے بعد یہ فیصلہ لیا کہ پروفیسر ٹراؤلینی کی قابلیت محکمے کے مقرر کردہ اصولوں پر پوری نہیں اترتی ہے لہٰذا اسے نکال دیا جائے......''

ھیری یہ دیکھ کر بے حد حیران ہوا کہ یہ سب سننے کے بعد بھی پروفیسر ڈمبل ڈور کے چہرے پر دھیمی مسکراہٹ تیر رہی تھی۔ انہوں نے پروفیسر ٹراؤلینی کی طرف دیکھا جو اب بھی صندوق پر بیٹھی سبک رہی تھیں۔

''آپ بلاشبہ درست فرما رہی ہیں، پروفیسر امبریج! محتسب اعلیٰ ہونے ناطے آپ میرے اساتذہ میں کسی کو بھی ملازمت سے برطرف کرنے کا پورا پورا اختیار رکھتی ہیں، بہرحال، آپ کو انہیں سکول سے باہر نکالنے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ایسا فیصلہ کرنے کی طاقت اب بھی یہاں کے ہیڈ ماسٹر کے پاس ہے، اور میں یہ چاہتا ہوں کہ پروفیسر ٹراؤلینی ہوگورٹس میں ہی رہیں۔'' پروفیسر ڈمبل ڈور نے اپنا سر خم کرتے ہوئے امبریج سے کہا۔

یہ سن کر پروفیسر ٹراؤلینی کے منہ سے ایک دیوانگی بھری ہنسی نکلی۔

''نہیں ...... نہیں میں چلی جاؤں گی ڈمبل ڈور۔ میں ہوگورٹس چھوڑ دوں گی ...... میں کہیں اور اپنی قسمت آزمالوں گی ......''

''بالکل نہیں!'' ڈمبل ڈور نے تیکھی آواز میں کہا۔ ''یہ میری خواہش ہے کہ تم یہیں رکو، سبیل!'' وہ پروفیسر میک گونا گل کی طرف مڑے۔ ''پروفیسر میک گونا گل! کیا آپ سبیل کو بالائی منزل پر پہنچانے میں مدد کریں گی؟''

''ظاہر ہے ...... چلو اُٹھو سبیل، اوپر چلتے ہیں ......'' پروفیسر میک گونا گل نے کہا۔

پروفیسر سپراؤٹ ہجوم میں سے نکل کر تیزی سے ان کی طرف آئیں اور انہوں نے پروفیسر ٹراؤلینی کو دوسری طرف سے پکڑ کر سہارا دیا۔ وہ دونوں انہیں سہارا دے کر پروفیسر امبریج کے سامنے سے سنگ مرمر کی سیڑھیوں کی طرف بڑھا لے گئیں۔ پروفیسر فلٹ وک نے اپنی چھڑی نکال کر لہرایا تو دونوں صندوق ہوا میں بلند ہو گئے۔ وہ صندوقوں کو ہوا میں اُڑاتے ہوئے ان کے پیچھے پیچھے چل دیئے۔ ان کے چہرے پر خوشی پھوٹ رہی تھی۔ انہوں نے جاتے ہوئے ھیری کو آنکھ ماری تھی۔ پروفیسر امبریج اپنی جگہ بالکل ساکت کھڑی تھیں اور مسکراتے ہوئے ڈمبل ڈور کو خونخوار نظروں سے گھور رہی تھیں۔

''تو آپ اس وقت کیا کریں گے جب میں علم جوتش کیلئے نئے استاد کو تعینات کر دوں گی اور انہیں رہنے کیلئے ایک کمرے کی ضرورت پڑے گی، ڈمبل ڈور؟'' انہوں نے منمناتے ہوئے کہا۔ انہوں نے اپنی آواز کو دھیما رکھنے کی کوشش کی تھی مگر یہ الگ بات تھی کہ ان کی آواز پورے بیرونی ہال میں گونجتی ہوئی سنائی دی۔

''اوہ اس میں کوئی دشواری نہیں ہے۔'' ڈمبل ڈور نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔ ''دیکھئے! میں نے پہلے ہی علم جوتش کیلئے ایک نئے استاد کا بندوبست کر لیا ہے اور انہیں بالائی منزل کی نسبت زیریں احاطے پر ہی رہنا پسند ہے ......''

''آپ نے بندوبست کر لیا ہے؟'' امبریج پھنکارتی ہوئی تیکھی آواز میں غرائیں۔ ''آپ نے بندوبست کیسے کر لیا ڈمبل ڈور؟ کیا میں آپ کو یاد دلا سکتی ہوں کہ تدریسی ضابطہ کی دفعہ بائیس کے تحت ......''

''میں جانتا ہوں۔'' ڈمبل ڈور نے ان کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔ ''کہ محکمے کو کسی مستحق امیدوار کو تعینات کرنے کا حق حاصل

ہے مگر اس وقت...... جب ہیڈ ماسٹر کوئی معقول استاد تلاش کرنے میں ناکام رہیں......اور مجھے آپ کو یہ بتاتے ہوئے بے حد مسرت ہورہی ہے کہ اس بار میں کامیاب ہو گیا ہوں۔ کیا میں آپ کا تعارف علم جوتش کے نئے استاد سے کرواسکتا ہوں؟''

انہوں نے مڑ کر کھلے بیرونی دروازے کی طرف دیکھا جہاں سے رات کی گہری دھند تیرتی ہوئی اندر داخل ہو رہی تھی۔ ہیری کو ٹاپوں کی آواز سنائی دی۔ ہال میں موجود سب طلباء صدماتی کیفیت میں مبتلا ہو گئے اور چپکے چپکے چہ میگوئیاں کرنے لگے۔ دروازے کے قریب موجود طلباء تیزی سے پیچھے ہٹ گئے اور آنے والے فرد کیلئے راستہ خالی کرنے لگے۔

دھند سے ایک پتھریلے نقوش والا بڑا چہرہ نمودار ہوا۔ ہیری اسے دیکھتے ہی پہچان گیا کیونکہ اس نے اسے کئی سال پہلے تاریک جنگل میں دیکھا تھا۔ سفید سنہرے بال اور بالکل نیلی آنکھیں، بالائی دھڑ انسانوں جیسا اور زیریں دھڑ گھوڑے جیسا۔

''ان سے ملئے ...... یہ فائرنز ہیں......'' ڈمبل ڈور نے چہکتے ہوئے انداز میں بتایا۔ ''مجھے پوری امید ہے کہ یہ آپ کو اس ملازمت کیلئے موزوں لگیں گے......''

پروفیسر امبریج اپنی جگہ پر سکتے کے عالم میں کھڑی تھیں جیسے ان کے بدن سے پورا لہو نچڑ گیا ہو۔

☆☆☆☆

ستائیسواں باب

# قنطورس اور راز فروش

''ہرمائنی! اب تمہیں یقیناً احساس ہو رہا ہوگا کہ تمہیں علم جوتش کی کلاس نہیں چھوڑنا چاہئے تھی، اگر ایسا فیصلہ نہ کیا ہوتا تو اچھا رہتا...... ہے نا؟'' پاروتی پاٹیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

یہ صبح ناشتے کا وقت تھا۔ پروفیسر ٹراؤلینی کی برطرفی والے واقعے کو دو دن بیت چکے تھے۔ پاروتی پاٹیل چھڑی سے پلکیں گھما رہی تھی اور چمچے کے پچھلے حصے میں اپنا عکس دیکھ رہی تھی۔ اس صبح ان کی فائرنز کے ساتھ پہلی کلاس ہونے والی تھی۔

ہرمائنی پورے انہماک سے روزنامہ جادوگر اخبار پڑھ رہی تھی۔

''مجھے گھوڑے بالکل پسند نہیں ہیں......'' اس نے مختصراً کہا۔

اس نے اخبار کے اندرونی صفحات موڑ کر اداریوں پر نظر ڈالی۔

''وہ گھوڑا نہیں...... قنطورس ہیں!'' لیونڈر براؤن کی صدمے بھری آواز میں بولی۔

''بے حد خوبصورت قنطورس......!'' پاروتی پاٹیل نے لقمہ دیتے ہوئے کہا۔

''چاہے کچھ بھی ہوں...... پھر بھی میں جانتی ہوں کہ ان کے چار کھر ہیں۔'' ہرمائنی نے ٹھنڈے پن سے کہا۔ ''میرا خیال تھا کہ تم لوگوں کو پروفیسر ٹراؤلینی کی برطرفی کا شدید رنج ہوگا؟''

''ہمیں اب بھی ہے!'' لیونڈر براؤن نے اس کی طرف گھور کر دیکھتے ہوئے کہا۔ ''ہم ان سے ملنے کیلئے ان کے دفتر میں گئی تھیں۔ ان کیلئے خصوصی طور پر نرگس کے زرد پھولوں گلدستہ بھی بنایا تھا...... بالکل تر و تازہ مرجھائے ہوئے بالکل نہیں...... مگر وہ انہیں دیکھ کر مرجھا گئیں......''

''وہ اب کیسی ہیں؟'' ہیری نے پوچھا۔

''ان کی حالت کچھ زیادہ اچھی نہیں دکھائی دی۔'' لیونڈر نے افسردہ لہجے میں بتایا۔ ''وہ روئے جا رہی تھیں اور کہہ رہی تھیں کہ وہ سکول چھوڑ کر جانا چاہتی ہیں اور امبریج کو آس پاس دیکھنا تک پسند نہیں کرتی ہیں۔ میں انہیں قصوار نہیں سمجھتی ہوں، امبریج نے ان

کے ساتھ بے حد ناروا سلوک کیا ہے......''

''میرا خیال ہے کہ امبریج کے برے سلوک کا ابھی صرف آغاز ہی ہوا ہے۔'' ہرمائنی نے سنجیدگی سے کہا۔

''یہ تمہاری خام خیالی ہے، ہرمائنی!'' رون جلدی سے بولا۔ جو انڈوں اور قیمے سے بھری پلیٹ صاف کرنے میں جتا ہوا تھا۔'' وہ بھلا اسے زیادہ اور بری چیز اور کیا کر سکتی ہیں......؟''

''تم میری یہ بات لکھ کر رکھ لو!'' ہرمائنی نے اپنا اخبار لپیٹتے ہوئے کہا۔'' وہ بہت جلد ڈمبل ڈور سے بدلہ ضرور لیں گی۔ وہ خود میں بری سلگ رہی ہیں کیونکہ ڈمبل ڈور نے ان کے مشورے سے بالا بالا سکول میں ایک نئے استاد کو تعینات کر دیا ہے اور وہ بھی ایک جادوئی جاندار کو...... جو نصف گھوڑا اور نصف انسان ہے۔ شاید تم لوگوں نے غور نہیں کیا کہ فائرنز کو دیکھ کر ان کے چہرے پر کتنی حقارت اور نفرت پھیلی ہوئی تھی۔''

ناشتے سے فارغ ہو کر ہرمائنی حسب معمول اپنی قدیمی علم الحروف کی کلاس میں روانہ ہو گئی۔ ہیری اور رون، پاروتی پاٹیل اور لیونڈر براؤن کے پیچھے پیچھے بیرونی ہال کی طرف بڑھ گئے، وہ آج علم جوتش کے نئے استاد سے پہلی کلاس لینے کیلئے جا رہے تھے۔

جب پاروتی سنگ مرمر کی سیڑھیاں چڑھنے کے بجائے ان کے پہلو سے دوسری طرف نکل گئی تو رون کے چہرے پر حیرت کے آثار جھلکنے لگے۔

''کیا ہم شمالی مینار کی طرف نہیں جائیں گے؟''

پاروتی نے چڑچڑے انداز میں اس کی طرف گھور کر دیکھا۔

''تم فائرنز سے وہ عمودی سیڑھی چڑھنے کی امید کیسے رکھ سکتے ہو؟ علم جوتش کی کلاس اب گیارہ نمبر کے کمرے میں لگے گی۔ کل نوٹس بورڈ پر یہ بات صاف صاف لکھی تھی......''

رون جھینپ کر اپنے سر پر پھیرنے لگا۔

کلاس روم نمبر گیارہ زمینی منزل پر ہی تھا۔ یہ بیرونی ہال میں آخری سرے پر واقع تھا جو کہ بڑے ہال سے بالکل متضاد سمت پر تھا۔ اس کلاس روم عموماً استعمال نہیں ہوتا تھا، اس لئے اس کا ماحول کسی بند گودام جیسا تھا جہاں ٹوٹی پھوٹی کرسیاں، ڈیسک اور الماریاں بھری پڑی تھی۔ ہیری کو یاد تھا کہ وہ ایک بار اس کلاس روم میں چھپنے کیلئے داخل ہوئے تھے۔ جب ہیری اور رون اس کلاس روم میں داخل ہوئے تو وہاں کا منظر ہی بالکل الگ تھا جسے دیکھ کر ان کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ انہیں لگا کہ وہ کسی جنگل میں بھٹک آئے ہیں۔

''یہ سب کیا ہے......؟''

کلاس روم کا فرش کائی زدہ تھا اور اس میں تھوڑے تھوڑے فاصلے پر درخت لگے ہوئے تھے۔ ان کی بلند و بالا شاخیں چھت اور

کھڑکیوں سے چھوتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ کمرے میں سبز روشنی بھری ہوئی تھی۔ جس میں سبز پتے اور درخت عجیب ڈرامائی منظر پیش کرر ہے تھے۔ وہاں پر پہلے پہنچنے والے طلباء کائی زدہ فرش پر سرکنڈوں کی چٹائیوں پر آلتی پالتی مار کر بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کے بازو ان کے گھٹنوں یا سینے پر بندھی ہوئی تھیں۔ وہ حیرت زدہ نظروں سے ادھر ادھر دیکھ رہے تھے، ان کے چہروں پر گھبراہٹ اور پریشانی دکھائی دیتی تھی۔ ایک طرف خالی جگہ پر جہاں درخت نہیں تھے، فائرنزا اپنی چار ٹانگوں پر کھڑے ہوئے تھے۔

''ہیری پوٹر!'' فائرنز نے اسے کلاس روم میں داخل ہوتے دیکھ کر چونکتے ہوئے کہا۔

''ار......آپ کیسے ہیں؟'' ہیری نے قنطورس سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔ فائرنز نے اسے اپنی نیلی آنکھوں سے دلچسپی سے دیکھا مگر وہ ذرا بھی مسکرایا نہیں تھا۔ ''ار......آپ کو دیکھ کر اچھا لگا۔''

''مجھے بھی......'' قنطورس نے اپنے سفید اور سنہرے بالوں کو جھٹکتے ہوئے کہا۔ ''یہ تقدیر میں لکھا تھا کہ ہم دوبارہ ملیں گے......!''

ہیری کی نظر اس کے بدن پر پڑی، فائرنز کے سینے پر ایک کھر کی کھرونچ جیسا نشان دکھائی دے رہا تھا۔ جب وہ فرش پر دوسرے طلباء کے پاس بیٹھنے کیلئے مڑا تو اسے دکھائی دیا کہ ان میں سے بیشتر اس کی طرف تعجب اور متاثر کن نظروں سے دیکھ رہے تھے۔ وہ اس بات پر بے حد متحیر تھے کہ وہ فائرنز کے ساتھ بے تکلفی سے گفتگو کر سکتا تھا جو انہیں کسی قدر ڈراؤنے محسوس ہو رہے تھے۔

جب کلاس روم کا دروازہ بند ہوا اور آخری آنے والا طالبعلم بھی چٹائی پر بیٹھ گیا تو فائرنز نے کمرے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اپنی گفتگو کا آغاز کیا۔

''پروفیسر ڈمبل ڈور نے خصوصی مہربانی کرتے ہوئے اس کلاس روم کو ہماری منشاء جیسا تیار کروایا ہے، اس کیلئے ہم ان کے شکر گزار ہیں۔ یہ میرے مزاج اور ماحول سے کافی مشابہت رکھتا ہے۔ میں تو تم لوگوں کو تاریک جنگل میں ہی پڑھانا زیادہ پسند کرتا...... جو گذشتہ پیر تک میرا حقیقی گھر تھا......مگر اب ایسا ممکن نہیں رہا!''

''مگر کیوں سر؟'' پاروتی سہمے ہوئے انداز میں بولی اور اپنا ہاتھ ہوا میں اوپر اُٹھا دیا۔ ''وہاں کیوں نہیں......ہم ہیگر ڈ کے ساتھ وہاں جا چکے ہیں اور ہمیں ذرا سا خوف نہیں محسوس ہوتا......''

''یہ تمہاری بہادری کا نہیں بلکہ میری ذات کا سوال ہے......'' فائرنز نے سپاٹ لہجے میں کہا۔ ''میں اب جنگل میں واپس نہیں لوٹ سکتا کیونکہ ہمارے ریوڑ نے مجھے باہر نکل دیا ہے۔''

''ریوڑ......؟'' لیونڈر براؤن نے حیرانگی سے کہا۔ ہیری فوراً سمجھ گیا کہ وہ گائے بھینسوں کے ریوڑ کے بارے میں سوچ رہی ہوگی پھر لیونڈر کے چہرے پر سمجھ جانے کا تاثر دکھائی دیا اور وہ ہکا بکا ہوتے ہوئے بولی۔ ''کیا آپ جیسے اور بھی ہیں......؟''

''کیا ہیگر ڈ نے اُڑن گھڑ پنجر کی طرح آپ کو بھی پالا ہے؟'' ڈین نے اشتیاق سے پوچھا۔

فائرنز نے اپنا سر نہایت سستی سے ڈین کی طرف گھمایا۔ ان کے انداز سے صاف اندازہ ہو چکا تھا کہ ڈین واقعی کوئی غلط بات کہہ

دی تھی۔

''میر مطلب تھا......میرا مطلب......اوہ سوری سر!'' وہ آہستگی سے ہکلاتا ہوا بولا۔

''قنطورس انسانوں کے غلام یا من پسند کھلونے نہیں ہوتے ہیں۔'' فائرنز نے دھیمی آواز میں کہا۔ پوری کلاس میں سناٹا چھا گیا اورطلباء کے چہروں پر ہراس پھیل گیا۔ پاروتی نے ایک بار پھر اپنا ہاتھ ہوا میں بلند کر دیا۔

''براہ مہربانی سر!......ہمیں بتایئے کہ آپ کو دوسرے قنطورسوں نے کیوں نکال دیا؟''

''کیونکہ میں پروفیسر ڈمبل ڈور کیلئے اس عہدے کو قبول کرنے کیلئے رضامند ہو گیا تھا۔'' فائرنز نے جواب دیا۔ ''ان کا کہنا ہے کہ میں نے اپنی قدیمی نسل کے اصولوں کو توڑا ہے اور انہیں دھوکہ دیا ہے......''

ہیری کو اپنی پہلی ملاقات کی رات یاد آ گئی جب قریباً چار سال پہلے بین نامی ایک قنطورس نے فائرنز پر محض اس لئے غصہ جھاڑا تھا کیونکہ اس نے ہیری کو محفوظ جگہ پر پہنچانے کیلئے اپنی پیٹھ پر سوار کر لیا تھا۔ اس نے طیش میں آ کر فائرنز کو 'معمولی خچر' کا طعنہ دیا تھا۔ اسے یہ خیال بھی آیا کہ کہیں دوبارہ آگ بگولا ہوتے ہوئے بین نے ہی تو فائرنز کے سینے پر اپنا کھر دے مارا ہو، جس کا نشان اسے دکھائی دے رہا تھا۔

''باتیں بہت ہو گئیں......چلو اب پڑھائی شروع کرتے ہیں!'' فائرنز نے کہا اور اپنی لمبی سنہری دُم لہرائی۔ اس نے اپنا ہاتھ پتوں سے بھری چھت کی طرف اُٹھایا اور جب وہ واپس نیچے آیا تو کمرے میں روشنی خود بخود مدھم ہوتی چلی گئی۔ رات کی مدھم چاندنی جیسا منظر بن گیا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ واقعی کسی خوابناک جنگل میں بیٹھے ہوں۔ چھت پر ستارے چمکتے ہوئے دکھائی دینے لگے۔

''واؤ......'' کئی آوازیں کلاس روم میں ابھریں، جن میں رون کی آواز کچھ نمایاں تھی۔

''سب لوگ فرش پر لیٹ جاؤ اور آسمان کو باریک بینی سے دیکھو۔'' فائرنز نے ہدایت کی۔ ''وہاں پر ہماری نسلوں اور سب لوگوں کی تقدیر لکھی ہوئی ہے، مگر اسے صرف وہی سمجھ پاتا ہے جسے علم جوتش پر خاص مہارت حاصل ہوتی ہے۔''

ہیری کمر کے بل زمین پر لیٹا ہوا مصنوعی آسمان کو گھور رہا تھا جہاں ایک سرخ ستارہ ٹمٹما رہا تھا، اسے محسوس ہوا جیسے وہ اسے دیکھ کر آنکھیں مار رہو۔

''میں جانتا ہوں کہ تم لوگوں نے علم فلکیات کی کلاس میں سیاروں اور ان کے چاندوں کے نام سیکھ لئے ہوں گے۔'' فائرنز نے پرسکون لہجے میں کہا۔ ''اور تم آسمان کے ذریعے ستاروں کی پیش رفت کا جدول بنانا بھی سیکھ لیا ہے۔ قنطورس صدیوں سے ان ستاروں کی پیش رفت کے اسرار سمجھتے آئے ہیں۔ ہمارے اجداد ہمیں آگاہ کرتے ہیں کہ آسمان میں مستقبل کی جھلک کیسے دیکھی جا سکتی ہے؟''

''پروفیسر ٹراؤلینی نے ہمیں علم البروج پڑھایا ہے سر۔'' پاروتی نے جوشیلے انداز میں بتایا اور لیٹے لیٹے اپنا ہاتھ ہوا میں بلند کر دیا۔ ''مریخ کے قران کے باعث حادثات اور آگ لگنے کے واقعات رونما ہوتے ہیں اور جب مریخ زحل کے ساتھ تسدیس بناتا ہے تو اس

کا مطلب ہوتا ہے کہ لوگوں کو گرم چیزوں سے محتاط رہنا چاہئے......'' اس نے فضا میں ایک زاویے سے خاکہ بنایا۔

''یہ سب انسانوں کے قیاسات ہیں......'' فائرنز نے ناگواری سے کہا۔

پاروتی کا ہاتھ تیزی سے نیچے گر گیا اور اس کے چہرے پر عجیب سے جذبات دکھائی دیئے۔

''چھوٹی چھوٹی توقعات، معمولی معمولی انسانی حادثات، اس وسیع کائنات میں یہ سب چیزیں چیونٹیوں سے بڑھ کر کچھ اہمیت نہیں رکھتیں۔'' فائرنز نے کائی زدہ فرش پر اپنا کھر مارتے ہوئے کہا۔ ''اس لئے سیاروں کے قران یا تسدیس جیسی معمولی باتوں کا اس وسیع کائناتی نظام پر کچھ خاص اثر نہیں پڑتا ہے۔''

''مگر پروفیسر ٹراوَلینی......'' پاروتی نے غصے کے عالم میں بھڑکتے ہوئے کہنا چاہا۔

''وہ بھی ایک انسان ہیں......'' فائرنز نے اس کی بات پوری کرتے ہوئے کہا۔ ''اور وہ تمہاری نسل کے مسائل اور پریشانیوں سے بندھی ہوئی ہیں......''

ہیری نے اپنا سر گھما کر پاروتی کی طرف دیکھا۔ پاروتی، لیونڈر براؤن اور ان کے ہم خیال طلباء کافی ناراض دکھائی دے رہے تھے۔ فائرنز ان کے سامنے چہل قدمی کرنے لگے اور ہیری کو ان کی دُم کی سرسراہٹ سنائی دی۔

''ہوسکتا ہے کہ سیبل ٹراوَلینی مستقبل میں جھانکنے کی صلاحیت رکھتی ہوں، مجھے اس بارے میں کچھ یقینی معلوم نہیں ہے، بہرحال وہ اپنا زیادہ تر وقت ان فضول امور میں ضائع کر دیتی ہیں جنہیں انسان مستقبل بینی کہتے ہیں......بہرکیف میں یہاں پر تم لوگوں کو قنطورس کے قدیمی فن اور وسیع کائناتی پرکھ کی ذہانت سمجھانے کیلئے آیا ہوں جو بے لاگ اور غیر جانبدارانہ ہے۔ ہم آسمان میں شر کی بڑی علامات اور لہروں کے کوائف جمع کرتے ہیں اور ان سے نبرد آزما خیر کی قوتوں کے نشان ڈھونڈتے ہیں جو اکثر آسمان کے وسیع سمندر میں دکھائی دے جاتے ہیں۔ ہم جو کچھ دیکھتے ہیں، اس کے بارے پختہ یقین کرنے میں کافی زیادہ مدت خرچ ہوتی ہے، کئی بار تو دس دس سال بھی لگ جاتے ہیں......''

فائرنز نے ہیری کے ٹھیک اوپر چمکتے ہوئے سرخ ستارے کی طرف اشارہ کیا۔

''گذشتہ دہائی سے اس قسم کا اشارہ دکھائی دے رہا ہے کہ جادونگری میں دو ہولناک جنگوں کے درمیانی مدت کا مختصر سکون پایا جاتا ہے۔ جنگ برپا کرنے والا مریخ تیزی سے چمک رہا ہے اور یہ اشارہ دیتا ہے کہ جنگ جلد ہی دوبارہ شروع ہو جائے گی۔ کتنی مدت تک......؟ اس بات کا اندازہ لگانے کیلئے قنطورس جڑی بوٹیاں اور پتے جلا کر ان کے دھوئیں اور شعلوں کا مشاہدہ کرتے ہیں۔''

ہیری آج تک اس سے زیادہ عجیب کلاس میں نہیں بیٹھا تھا۔ انہوں نے کلاس روم کے کائی زدہ فرش پر ساگ کے اور میٹھے شہتوت کے پتے جلائے۔ فائرنز نے انہیں ثقیف دھوئیں کے بادل میں سے مخصوص علامات اور شکلوں کی مدد سے سمجھنے کا طریقہ سکھایا۔ مگر اسے اس بات کی کوئی پرواہ نہیں دکھائی دیتی تھی کہ اس کے بتائے ہوئے طریقے پر عمل کرتے ہوئے ایک بھی طالبعلم کو

متعلقہ علامتیں دکھائی دی تھیں یا نہیں۔ ان کا دعویٰ تھا کہ انسانوں میں ایسی حس ہی نہیں پائی جاتی ہے کہ وہ ان باریکیوں کو کڑی محنت کے بعد بھی سمجھنے میں کامیاب نہیں ہو پائیں اور قنطورسوں کو بھی اس کام میں کامیابی کے حصول کیلئے برس ہا برس لگ جاتے ہیں۔ آخر میں انہوں نے کہا کہ ویسے بھی اس طرح کی باتوں پر زیادہ بھروسہ کرنا احمقانہ فعل ہے کیونکہ یہاں کہ قنطورس بھی کئی بار ان علامات کی تشریح میں غلطی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ہیری کو اب تک جتنے بھی اساتذہ نے پڑھایا تھا، فائرنز ان سب میں بالکل الگ تھلگ تھا۔ اس کی مکمل گفتگو کا لب لباب یہ ثابت کرتا تھا کہ علم جوتش کی کوئی بھی چیز یہاں تک قنطورسوں کا علم بھی مکمل طور پر قابل اعتماد نہیں تھا۔

جب انہوں نے ساگ اور میٹھے شہتوتوں کے پتوں کی آگ جلائی تو رون نے دھیمی آواز میں کہا۔ ''وہ کسی بھی چیز کے بارے میں ٹھوس رائے نہیں دے پائے ہیں، ہے نا؟ میرے کہنے کا مطلب ہے کہ میں اس جنگ کے بارے میں مزید جاننے کی خواہش رکھتا ہوں جو ہمارے درمیان رونما ہونے والی ہے اور تم......؟''

اسی وقت کلاس روم کے باہر گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی اور تمام طلباء چونک کر اچھل پڑے۔ ہیری یہ بات بالکل ہی فراموش کر بیٹھا تھا کہ وہ ابھی تک سکول کے اندر ہی موجود ہیں۔ اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ وہ جنگل کے کسی گوشے میں بیٹھے پڑھائی کر رہے تھے۔ کلاس کے تمام طلباء تھوڑا پریشان دکھائی دیتے ہوئے باہر نکل آئے۔ ہیری اور رون بھی طلباء کے پیچھے پیچھے کلاس روم کے دروازے کی طرف بڑھے مگر فائرنز کی آواز نے ان کے قدم روک لئے۔

''ہیری پوٹر! ذرا بات سننا......''

ہیری مڑا، فائرنز اس کی طرف بڑھ آیا۔ رون جھجکتا ہوا رُک گیا۔

''تم بھی رُک سکتے ہو......مگر دروازہ بند کر دو!'' فائرنز نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

رون نے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے جلدی سے دروازہ بند کر دیا۔

''ہیری پوٹر! تم ہیگرڈ کے دوست ہو، ہے نا؟'' فائرنز نے پوچھا۔

''بالکل......آپ تو جانتے ہیں!'' ہیری نے جلدی سے جواب دیا۔

''تو پھر اسے میری طرف سے خبردار کر دینا۔ اس کی کوششیں کامیاب نہیں ہو پا رہی ہیں، اچھا یہی رہے گا کہ وہ اب اسے چھوڑ دے۔'' فائرنز نے آہستگی سے کہا۔

''میں کچھ سمجھا نہیں......کیسی کوششیں کامیاب نہیں ہو رہی ہیں؟'' ہیری الجھے ہوئے لہجے میں بولا۔ وہ قنطورس کے چہرے کو غور سے دیکھ رہا تھا۔

''یہی بہتر ہوگا کہ وہ اپنی کوششیں ترک کر دے۔'' فائرنز نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ''میں خود ہی ہیگرڈ کو اس بارے میں خبردار کر دیتا مگر مجھے جنگل سے باہر نکال دیا گیا ہے۔ اب یہ عقلمندی نہیں ہے کہ میں جنگل کے قریب جانے کا خطرہ مول لوں۔ ہیگرڈ پہلے ہی

کافی مشکلات میں گھرا ہوا ہے۔اس لئے قنطورسوں سے لڑائی مول لینا ٹھیک نہیں ہے......''

''مگر ہیگرڈ کیا کرنے کی کوشش کر رہا ہے؟'' ہیری نے گھبرا کر بے تابی سے پوچھا۔

فائرنز نے اس کی طرف مشکوک نگاہوں سے دیکھا۔

''ہیگرڈ نے حال ہی میری کافی مدد کی ہے۔ میں بھی ایک عرصے سے اس کی عزت کرتا ہوں کیونکہ وہ تمام جانداروں کی دیکھ بھال نہایت عمدگی اور دل سے کرتا ہے۔ میں اس کا راز تمہیں نہیں بتاؤں گا مگر اسے ہوش میں لانا ہی ہوگا۔اس کی کڑی محنت رائیگاں جا رہی ہے، بس تم اسے میرا پیغام پہنچا دینا ہیری پوٹر!......دن بخیر!''

☆☆☆☆

ماہنامہ حیلہ سخن میں انٹرویو والا اداریہ چھپنے کے بعد ہیری کو جس قدر خوشی ہوئی تھی، وہ بہت پہلے ہی مٹ چکی تھی۔ جب یاسیت بھرا مارچ شروع ہوا اور اس کی تیز گرم ہواؤں کا سلسلہ شروع ہوا تو اسے ایک بار پھر اپنی زندگی میں پریشانیوں اور مشکلات کی تکلیف دستک کا احساس ہونے لگا۔

پروفیسر امبریج اب جادوئی جانداروں کی دیکھ بھال کی روزانہ کلاسوں میں آنا شروع ہوگئی تھی، وہ آخری پل تک وہیں جمی رہتیں جس کی وجہ سے ہیری کو ہیگرڈ کو فائرنز کا پیغام دینے کا کوئی موقع نہیں مل پایا۔ بہر حال، ہیری نے بہانہ بنا کر اس کام کو پایہ تکمیل تک پہنچا ڈالا۔اس نے یہ اداکاری کی کہ وہ اپنی نصابی کتاب 'مافوق الفطرت جاندار اور ان کی تلاش' ہیگرڈ کی کلاس میں بھول آیا ہے، وہ سکول لوٹتے ہوئے واپس پلٹا اور ہیگرڈ کی طرف چل دیا۔ جب اس نے ہیگرڈ کے سامنے فائرنز کے الفاظ دہرائے تو ہیگرڈ نے چونک کر اپنی سوجی ہوئی آنکھوں سے لمحہ بھر دیکھا۔وہ یقینی طور پر حیرت زدہ دکھائی دے رہا تھا اور پھر اس نے خود کو سنبھال لیا۔

''فائرنز عمدہ قنطورس ہے مگر اسے کچھ معلوم نہیں ہے، میری کوشش اچھی طرح کامیاب ہو رہی ہے۔'' وہ روکھے پن سے منہ بسورتا ہوا بولا۔

''ہیگرڈ! تم کیا کر رہے ہو؟'' ہیری نے سنجیدگی سے پوچھا۔ ''تمہیں بے حد ہوشیار رہنا ہوگا۔امبریج پہلے ہی ٹراؤلینی کو برطرف کر چکی ہے اور اگر میں اپنی رائے بتاؤں تو وہ آج کل بے حد بھڑکی ہوئی ہے اور اگر تم کوئی ایسا کام کرو گے جو تمہیں نہیں کرنا چاہئے تو نتیجہ......''

''کچھ چیزیں ملازمت جیسی چیزوں سے زیادہ اہم ہوتی ہیں، ہیری!'' ہیگرڈ نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔ یہ الگ بات تھی کہ یہ کہتے ہوئے اس کے ہاتھ تھوڑے کانپ اُٹھے، جس کی وجہ سے اس کے ہاتھوں میں پکڑی ہوئی نارلس کے فضلے کی ٹوکری چھوٹ کر زمین پر جا گری اور غلاظت زمین پر پھیل گئی۔ ''میری فکر کرنا چھوڑ دو، ہیری! اور بس تم اب واپس چل دو......فوراً''

ہیری کے پاس وہاں زیادہ رُکنے کا موقع نہیں تھا، وہ ہیگرڈ کو زمین سے غلاظت سمیٹتے ہوئے چھوڑ کر سکول کی طرف واپس بڑھنے

لگا۔ وہ اپنے وجود میں افسردگی اور خدشات کے ہچکولوں کو محسوس کئے بنا نہیں رہ پایا تھا۔

اساتذہ اور ہرمائنی تمام طلباء کو بار بار یہ یاد دلانے کی کوشش کر رہے تھے کہ ان کے اوڈبلیوایل امتحانات اب قریب آ رہے تھے۔ پانچویں سال کے تمام طلباء ہیجانی کیفیت کا شکار تھے مگر ہائنا ایبٹ پہلی طالبہ ثابت ہوئی جسے شدید تناؤ اور دباؤ کی وجہ پر میڈم پامفری کو مسکن آور مرکب پلانا پڑا۔ وہ جڑی بوٹیوں کی کلاس میں بے تحاشا رونے لگی تھی اور یہ تکرار کرنے لگی کہ وہ نہایت نالائق طالبہ ہے، وہ امتحانات میں نہیں بیٹھے گی اور سکول چھوڑ کر جانا چاہتی ہے......

اگر ڈی اے کی مشقوں کا سلسلہ نہ ہوتا تو شاید ہیری کی حالت بھی ہائنا جیسی ہی ہو جاتی۔ اسے کئی بار محسوس ہوا کہ وہ خفیہ حاجتی کمرے میں کڑی محنت کرنے اور سیکھنے سکھانے کی خوشی محسوس کرنے کی بدولت ہی زندہ تھا۔ وہ جب بھی ڈی اے کے ممبران پر نظر ڈالتا تو اس کا سینہ یہ دیکھ کر فخریہ انداز میں پھول جاتا تھا کہ انہوں نے کتنی مہارت حاصل کر لی تھی۔ ہیری کئی بار سوچ میں پڑ جاتا تھا کہ ڈی اے کے تمام ساتھی جب تاریک جادو سے تحفظ کے فن میں غیر معمولی ذہانت کے درجات حاصل کر پائیں گے تو امبریج کا ردعمل کیسا دکھائی دے گا؟

وہ اب انہیں پشت بان جادو سکھا رہا تھا جس کی مشقیں کرنے میں سب کی گہری دلچسپی تھی۔ حالانکہ ہیری نے بار بار یاد دلایا کہ روح کھچڑوں کے خطرات کے بغیر عمدہ روشنی والے اس کلاس روم میں پشت بان کا تخیل تشکیل دینا بہت علیحدہ چیز ہے۔

''اوہ رنگ میں بھنگ مت ڈالو، ہیری!'' چوچینگ نے جوشیلے انداز میں منہ بنا کر کہا۔ ایسٹر سے قبل آخری ڈی اے ملاقات میں وہ خفیہ حاجتی کمرے میں اپنے تخیل کی روشنی کو نقرئی رنگت کے 'ہنس' کی شکل کے پشت بان جادو کو چاروں طرف اچھلتا ہوا دیکھ کر بے حد مسرور دکھائی دے رہی تھی۔ ''اف! یہ کتنی خوبصورت ہے، ہے نا؟''

''اس کا محض خوبصورت ہونا ہی کافی نہیں ہے، اہم بات یہ ہے کہ وہ تمہاری کتنی حفاظت کر سکتی ہے۔ ہمیں درحقیقت ایک چھلاوے یا پھر ایسی ہی کسی چیز کی ضرورت ہے۔ میں نے اسی طرح سے سیکھا تھا۔ چھلاوا بآسانی روح کھچڑ میں تبدیل ہو جاتا تھا اور میں اس پر اپنے پشت بان جادو کو استعمال کرتا تھا......''

''مگر وہ تو واقعی بھیانک دکھائی دیتا ہوگا؟'' لیونڈر براؤن نے کہا جس کی چھڑی کی نوک سے چاندی جیسا دھواں نکل رہا تھا۔

''میں روح کھچڑ کے بغیر بھی...... یہ نہیں...... پا رہی ہوں۔'' وہ جھنجلاتی ہوئی غصے میں آگ بگولا ہو رہی تھی۔

نیول بھی مشکل میں گھرا دکھائی دیتا تھا۔ اس کا چہرہ پوری شدت سے بھنچا ہوا دکھائی دے رہا تھا مگر یہ سچ تھا کہ اس کی چھڑی کی نوک سے بھی چاندی کی لکیر نکلتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔

''تمہیں کسی خوشگوار واقعے یا خوشی کے بارے میں سوچنا چاہئے، نیول!'' ہیری نے کہا۔

''میں پوری کوشش کر رہا ہوں۔'' نیول نے افسردگی بھرے لہجے میں کہا۔ وہ اتنی زیادہ کوشش کر رہا تھا کہ اس کا گول مٹول چہرہ

پسینے سے پوری طرح بھیگ چکا تھا۔

سمیس بھی کافی جوش وخروش کا مظاہرہ کر رہا تھا جو ڈین کے ساتھ پہلی بار ڈی اے کی خفیہ ملاقات میں شامل ہوا تھا۔ وہ بولا۔

''ہیری! مجھے لگتا ہے کہ کچھ کچھ ہو رہا ہے......اوہ......وہ چلا گیا......مگر یقینی طور پر کوئی بالوں والی چیز محسوس ہو رہی تھی، ہے نا ہیری؟''

ہرمائنی کا پشت بان جادو کا تخیل ایک چمکیلا 'اود بلاؤ' تھا جو اس کے گرد چکر کاٹ رہا تھا۔

''پشت بان جادو کے تخیل کتنے حسین ہوتے ہیں، ہے نا؟'' وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے چہک کر بولی۔

خفیہ حاجتی کمرے کا دروازہ اچانک کھلا اور پھر بند ہو گیا۔ ہیری یہ دیکھنے کیلئے مڑا کہ اندر کون داخل ہوا ہے؟ مگر اسے وہاں کوئی دکھائی نہیں دیا۔ کچھ لمحوں بعد اسے عجیب سا احساس ہوا کہ دروازے کے پاس کھڑے تمام طلباء خاموش ہو گئے تھے اور انہوں نے مشق کرنا چھوڑ دی تھی۔ اگلے ہی پل کسی نے اس کا چوغہ نیچے کی طرف کھینچا۔ اس نے چونک کر نیچے دیکھا۔ اس کے چہرے تعجب کے سائے لرزنے لگے۔ ڈوبی نامی گھریلو خرس اپنے سر پر رکھی ڈھیر ساری ٹوپیوں کے نیچے سے اسے دیکھ رہا تھا۔

''کیسے ہو ڈوبی؟'' اس نے حیرت اور خوشی کے ملے جلے جذبات میں پوچھا۔ ''تم یہاں کیسے آئے......کیا کوئی گڑبڑ ہے؟''

گھریلو خرس کی آنکھیں دہشت کے مارے پھیلتی چلی گئیں اور وہ کانپنے لگا۔ ہیری کے قریب کھڑے ڈی اے ممبران خاموشی سے ان دونوں کی طرف دیکھ رہے تھے۔ زیادہ افراد کی نگاہیں تو عجیب وغریب لباس میں ملبوس گھریلو خرس پر ٹکی ہوئی تھیں۔ فضا میں جو جو پشت بان کے جادوئی تخیل منڈلا رہے تھے، وہ اب آہستہ آہستہ چاندی جیسی دھند میں بدل کر ہوا میں تحلیل ہو رہے تھے، جس کے باعث کمرے میں پہلے سے زیادہ اندھیرا چھانے لگا۔

''ہیری پوٹر......سر!'' گھریلو خرس سر سے پاؤں تک کانپتا ہوا بولا۔ ''ہیری پوٹر سر! ڈوبی آپ کو خبردار کرنا چاہتا ہے......مگر گھریلو خرسوں پر کسی قسم کی تنبیہ دینے پر پابندی عائد ہے......''

وہ سر پکڑ کر سامنے والی دیوار کی طرف بھاگا۔ ہیری کو معلوم تھا کہ ڈوبی غلط کام کرنے پر خود کو سزا دیتا ہے، اس لئے وہ اسے پکڑنے کیلئے لپکا۔ مگر ڈوبی اپنا سر پہلے ہی دیوار سے ٹکرا چکا تھا۔ یہ الگ بات تھی کہ اسے کوئی چوٹ نہیں پہنچی تھی کیونکہ سر آٹھ اونی ٹوپیوں کی وجہ سے اس کا سر دیوار سے ٹکرا کر پیچھے کی طرف اچھل گیا تھا۔ ڈوبی کی دیوانگی اور پاگل پن دیکھ کر ہرمائنی سمیت کئی لڑکیوں کے منہ سے بے ساختہ چیخ نکل گئی۔

''ہوا کیا......ڈوبی......؟'' ہیری نے جلدی سے پوچھا اور اس کا ننھا منا ہاتھ پکڑ کر اسے ہر چیز سے دور ہٹا لے گیا جس سے وہ خود کو کوئی نقصان پہنچا سکتا تھا۔

''ہیری پوٹر......وہ......وہ......''

ڈوبی نے اچانک اپنی آزاد ہاتھ سے اپنی ناک پر گھونسہ رسید کر لیا۔ ہیری نے اس کا دوسرا ہاتھ بھی قابو میں کر لیا۔

''وہ کون؟......ڈوبی، کون؟''

مگراس کے جواب دینے سے پہلے ہی ہیری کو سمجھ میں آ گیا کہ یقینی طور صرف ایک ہی فرد 'وہ' ہوسکتی تھیں، جو ڈوبی میں اتنا شدید ہراس پیدا کرسکتی تھیں۔ گھریلوخرس نے اس کی طرف تھوڑے بھینگے انداز میں دیکھا اور بولنے کیلئے اپنا منہ کھولا مگر اس کے منہ سے کوئی لفظ برآمد نہیں ہوا

''امبریج......؟'' ہیری نے دہشت زدہ ہوتے ہوئے پوچھا۔

ڈوبی نے اپنا سر ہلا دیا اور ہیری کے گھٹنوں میں اپنا سر پٹخنے کی کوشش کی۔ ہیری نے اسے پکڑ کر خود سے کچھ دور کر دیا۔

''انہوں نے کیا کیا؟......انہیں اس کے بارے میں خبر تو نہیں ہوگئی......ہمارے بارے میں......ان خفیہ ڈی اے ملاقاتوں کے بارے میں......؟''

گھریلوخرس کے گھبرائے ہوئے چہرے سے اسے جواب مل گیا تھا۔ ہیری نے اس کے ہاتھ مضبوطی سے پکڑ رکھے تھے لیکن اس نے خود کو لات مارنے کی کوشش کی اور پھر وہ زمین پر جا گرا۔

''کیا وہ اسی طرف ہی آ رہی ہیں؟'' ہیری نے گرے ہوئے ڈوبی سے پوچھا۔

ڈوبی نے سسکی لی اور پھر زور سے اپنا سر فرش پر دے مارا اور چیختے ہوئے بولا۔

''ہاں......ہیری پوٹر......ہاں!''

ہیری نے تمام ساکت کھڑے لوگوں کی طرف سر اُٹھا کر دیکھا جن کے چہرے دہشت سے فق ہو چکے تھے اور سہمی ہوئی نظروں سے ڈوبی کو گھور رہے تھے۔

''تم لوگ کس چیز کا انتظار کر رہے ہو؟'' ہیری گرجتا ہوا بولا۔ ''بھاگو......فوراً......''

وہ سب ایک ساتھ باہر نکلنے کیلئے دروازے کی طرف بڑھے جس سے دروازے پر ہجوم ہو گیا۔ کچھ ہی دیر میں وہ سب خفیہ حاجتی کمرے سے نکل چکے تھے۔ ہیری کو بیرونی راہداری میں ان کے بھاگنے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ وہ یہ توقع لگائے بیٹھا تھا کہ وہ لوگ اگر بھاگتے ہوئے اپنے ہال کی طرف جانے کی کوشش نہ ہی کریں تو زیادہ مناسب رہے گا۔ ابھی نو بج کر دس منٹ ہوئے تھے، کاش وہ لائبریری یا الّو گھر میں جا چھپیں جو وہاں سے زیادہ قریب تھیں۔

''ہیری......اب تم بھی نکلو......جلدی کرو......'' ہرمائنی ان لوگوں کے درمیان میں سے چیختی ہوئی بولی جو باہر نکلنے کیلئے دروازے کی طرف بڑھ چکی تھی۔

اس نے ڈوبی کو اوپر اُٹھایا جو اب بھی خود کو شدید ایذا پہنچانے کی بھرپور کوشش کر رہا تھا۔ وہ اسے اپنے بازوؤں میں سمیٹے طلباء کے تعاقب میں باہر دوڑ لگا دی۔

''ڈوبی! تمہیں یہ میرا حکم ہے...... باورچی خانے میں اپنے ساتھیوں کے پاس چلے جاؤ اور اگر تم سے کوئی سوال جواب کرے کہ تم نے مجھے خبردار کیا ہے تو یہ جھوٹ بول دینا کہ تم نے ایسا کچھ نہیں کیا ہے......اور میں تمہیں کڑا حکم دیتا ہوں کہ تم خود کو کوئی چوٹ نہیں پہنچاؤ گے۔'' یہ کہہ کر اس نے ڈوبی کو دروازے کی دہلیز پر چھوڑ دیا اور خود باہر نکلنے کے بعد دروازہ بند کر دیا۔

''شکریہ...... ہیری پوٹر سر!'' ڈوبی چیخا اور ایک طرف دوڑ لگا دی۔ ہیری نے ادھر ادھر جائزہ لیا۔ باقی لوگ اتنی تیزی سے بھاگ کھڑے ہوئے تھے کہ اس راہداری میں اب کوئی دکھائی نہیں دے رہا تھا، صرف دور ہٹتے ہوئے قدموں کی چاپ سنائی دے رہی تھی۔ وہ دائیں جانب بھاگنے لگا۔ سامنے لڑکوں کا باتھ روم دکھائی دے رہا تھا۔ اگر وہ اس کے اندر داخل ہونے میں کامیاب ہو جائے تو وہ بآسانی یہ کہہ سکتا ہے کہ وہ باتھ روم استعمال کر رہا تھا۔

''اوووچ......''

کسی چیز نے اس کے ٹخنے پکڑ لئے، جس کے باعث وہ بری طرح زمین پر جا گرا۔ وہ چھ فٹ تک سینے کے بل گھسٹنے کے بعد ہی رُک پایا تھا۔ پیچھے کوئی ہنستا ہوا سنائی دے رہا تھا۔ ہیری نے پلٹ کر دیکھا کہ ڈریکو ملفوائے ڈریگن کی شکل والے بدصورت ٹوائلٹ کے پہلو میں چھپا ہوا تھا۔

''شکنجہ جادوئی کلمہ، پوٹر!'' اس نے چہکتے ہوئے کہا۔ ''سنئے پروفیسر...... پروفیسر! میں نے ایک کو پکڑ لیا ہے......''

امبریج دور والے کنارے سے بھاگتی ہوئی آتی دکھائی دیں۔ وہ ہانپ رہی تھیں مگر ان کے چہرے پر خوشی رقص کرتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔

''وہی ہے......'' انہوں نے فرش پر گرے ہوئے ہیری کو دیکھ کر جوشیلے انداز میں کہا۔ ''بہت شاندار ڈریکو...... بہت خوب!...... سلے درن کو پچاس پوائنٹس! میں اسے یہاں سے لے جاتی ہوں......چلو اُٹھ کر کھڑے ہو جاؤ، پوٹر!''

انہوں نے اپنی چھڑی لہرائی تو ہیری کے ٹخنے آزاد ہو گئے۔ وہ کھڑا ہو کر ان دونوں کو غصے بھری نظروں سے گھورنے لگا۔ اس نے پہلے کبھی امبریج کے چہرے پر ایسی بشاشیت نہیں دیکھی جواب دکھائی دے رہی تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ کوئی چیز حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئی تھیں، جسے وہ پانے کی عرصے سے متمنی ہوں۔ انہوں نے ہیری کا بازو مضبوطی سے پکڑ لیا اور سرشاری کے عالم میں ڈریکو ملفوائے کی طرف مڑیں۔

''ڈریکو! تم جا کر مزید لوگوں کو پکڑنے کی کوشش کرو۔ ہر طرف تلاشی لو۔ سب ساتھیوں سے کہو کہ وہ لائبریری، باتھ روم اور راہداریوں کو اچھی طرح دیکھیں۔ جو کوئی ہانپتا ہوا دکھائی دے، اسے پکڑ لو۔ ہر باتھ روم کو اچھی طرح دیکھنا اور مس پارکنسن سے کہو کہ وہ لڑکیوں کے باتھ روم کی بھی اچھی طرح تلاشی لے۔ چلو اب تم اپنا کام شروع کر دو......اور تم......'' ملفوائے کو دور بھاگتے ہوئے دیکھ کر وہ ہیری کی مڑ کر سب سے تیکھی اور خطرناک آواز میں غرائیں۔ ان کے چہرے پر غصے اور خوشی کے ملے جلے جذبات پھیلے ہوئے تھے۔

''پوٹر! تم میرے ساتھ ہیڈ ماسٹر کے دفتر میں چلو۔''

وہ تھوڑی میں پتھریلی راہداریوں میں پہنچ گئے۔ ہیری یہ سوچنے میں مصروف تھا کہ باقی کتنے لوگ پکڑے گئے ہوں گے؟ اس نے رون کے بارے میں سوچا......مسز ویزلی تو اس کی جان ہی نکال دیں گی......اور ہرمائنی کو کیسا لگے گا کہ اگر او ڈبلیو ایل سے پہلے سے ہی اسے سکول سے نکال دیا جائے گا۔ اور پھر سمیس، جس کی یہ پہلی ہی شمولیت تھی......اور نیول تو اتنی سرعت رفتاری سے ترقی کی منزلیں طے کر رہا تھا......

''کاکروچ کا خوشہ......'' اسے امبریج کی آواز نے چونکا دیا۔ پتھر کا عفریتی مجسمہ ایک طرف ہٹ گیا اور دیوار دو حصوں میں چاک ہوگئی۔ وہ دونوں خمدار سیڑھیوں پر چڑھے اور پھر اوپر جانے لگے۔ وہ عنقاء کے چمکتے ہوئے پیتل کے دستے والی کنڈی کے سامنے پہنچ گئے۔ امبریج نے دروازے پر دستک دینے کی زحمت گوارا نہیں کی۔ وہ ہیری کو ساتھ لئے دروازہ کھول کر دھڑ دھڑاتی ہوئی اندر داخل ہوگئیں۔

دفتر میں کئی لوگ موجود تھے۔ ڈمبل ڈور اپنی میز کے پیچھے خاموش بیٹھے تھے۔ ان کے چہرے پر گہری طمانیت چھائی ہوئی تھی اور ان کی استخوانی انگلیاں آپس میں مربوط دکھائی دے رہی تھیں۔ پروفیسر میک گوناگل ان کے قریب تن کر کھڑی تھیں اور ان کا چہرہ بہت مضطرب دکھائی دے رہا تھا۔ وزیر جادو کارنیلوس فج آتشدان کے پاس کھڑے اپنے پنجوں کو آگے پیچھے کر رہے تھے اور بے چینی سے پہلو بدل رہے تھے۔ ان کے چہرے کو دیکھ کر لگ رہا تھا کہ جیسے وہ حالات کی سنگین نوعیت پر کافی مسرور ہوں۔ دروازے کے پہلوؤں میں دو جادوگر پہرے داری کے فرائض انجام دے رہے تھے۔ ان میں سے ایک تو 'کنگ سلے شکیلبوٹ' تھا جبکہ دوسرا ایک کرخت چہرے کا مالک جادوگر تھا جس کے نہایت چھوٹے بال تھے۔ ہیری اسے نہیں پہچانتا تھا۔ دیوار کے پاس پرسی ویزلی کا چہرہ دکھائی دیا۔ چہرے پر گہرے رنگ کی عینک لگائے وہ ادھر سے ادھر چہل قدمی کر رہا تھا۔ اس کے ہاتھوں میں قلم اور طویل چرمئی کاغذ والا کلپ بورڈ موجود تھا اسے دیکھ کر ایسا لگا جیسے وہ کارروائی لکھنے کیلئے پوری طرح تیار ہو۔

تصویروں والے پرانے ہیڈ ماسٹر اور ہیڈ مسٹریسیں آج رات سونے کی اداکاری بالکل نہیں کر رہے تھے بلکہ وہ سب اپنے اپنے فریموں میں چوکس دکھائی دے رہے تھے اور معاملے کی سنگینی کا جائزہ لینے کیلئے نیچے دیکھ رہے تھے۔ جب ہیری اندر داخل ہوا تو وہ اسے دیکھنے کیلئے اپنی پڑوسی تصویروں میں پہنچ گئے اور ان کے ساتھ کانا پھوسی کرنے لگے۔

دروازہ بند ہونے کے بعد ہیری نے خود کو امبریج کی گرفت سے چھڑا لیا۔ کارنیلوس کے چہرے پر ناگواری جھلک اور گہری ہوگئی تھی اور وہ اس کی طرف غصے گھورنے لگے۔

''اوہ! ٹھیک ہے......واہ......بہت شاندار!''

ہیری نے ان پر کھا جانے والی نگاہ ڈالی۔ اس کا دل بہت تیزی سے دھڑک رہا تھا مگر اس کا دماغ غیر معمولی طور ٹھنڈا اور تیزی

سے چل رہا تھا۔

''وہ گری فنڈر کے مینار کی طرف بھاگا جا رہا تھا......'' امبریج نے کہا۔ان کی آواز میں زہریلی کڑواہٹ اور شدید مسرت پھوٹ رہی تھی۔ ہیری نے پہلے بھی انہیں بھی ایسا ہی زہریلا لطف لیتے دیکھا تھا جب وہ بیرونی ہال میں پروفیسر ٹراؤلینی کو تکلیف سے تڑپتے ہوئے دیکھ رہی تھیں۔''ملفوائے نامی لڑکے سے اسے دبوچ لیا......''

''اوہ......اچھا اس نے اسے پکڑا؟'' فج نے معترف انداز میں کہا۔''مجھے یہ بات لوسیس کو بتانا پڑے گی۔خیر تو...... پوٹر!...... مجھے امید ہے کہ تم جانتے ہی ہو کہ تمہیں یہاں کیوں لایا گیا؟''

ہیری تلخی سے ہاں کہنے ہی والا تھا، اس کا منہ کھل گیا تھا اور لفظ اس کے ہونٹوں سے نکلنے ہی والے تھے کہ اسی وقت اس کی نگاہ ڈمبل ڈور کے چہرے پر جا پڑی۔ڈمبل ڈور براہ راست ہیری کی طرف نہیں دیکھ رہے تھے......ان کی نگاہ اس کے کندھے کے پیچھے کسی چیز پر ٹکی ہوئی تھی مگر جیسے ہی ہیری نے ان کی طرف دیکھا تو انہوں نے اپنا سر دونوں پہلوؤں میں ہلکا سا ہلایا۔

''ہونہہ......نہیں!'' ہیری نے اپنے الفاظ کو پھرتی سے بدل ڈالا۔

''تم نے کیا کہا......؟'' فج سراسیمگی سے بولے۔

''نہیں......'' ہیری نے درشت لہجے میں کہا۔

''تم یہ کہہ رہے ہو کہ تم نہیں جانتے ہو کہ تمہیں یہاں کیوں لایا گیا ہے؟''

''نہیں...... مجھے معلوم نہیں ہے۔'' ہیری نے تلخی سے کہا۔

فج نے حیرت بھری نظروں سے ہیری کو ٹٹولا اور پھر گردن گھما کر پروفیسر امبریج کی طرف دیکھنے لگے۔اس دلچسپ صورت حال کا لطف لیتے ہوئے ہیری نے ایک بار پھر ڈمبل ڈور کی طرف نظر گھمائی جنہوں نے قالین کی طرف سر جھکاتے ہوئے اپنی ایک آنکھ دبا دی تھی۔

''تو تمہیں ذرا بھی معلوم نہیں ہے۔'' فج نے طنزیہ انداز میں دوبارہ کہا۔''پروفیسر امبریج تمہیں اس دفتر میں کیوں پکڑ کر لائی ہیں۔تو پھر تمہیں یقیناً اس بارے میں بھی معلوم نہیں ہوگا کہ تم نے سکول کے قوانین توڑے ہیں......''

''سکول کے قوانین......میں نے......مگر کب توڑے؟'' ہیری نے نفی سر ہلاتا ہوا بولا۔

''یہ جادوئی محکمے کی طرف سے جاری کئے گئے تھے پوٹر!'' فج غصے سے غراہوئے بولے۔

''جہاں تک مجھے یاد ہے، میں ایسا کچھ بھی نہیں کیا۔'' ہیری نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

اس کا دل اب بھی تیزی سے دھڑک رہا تھا۔اسے خوشی ہو رہی تھی کہ اس کے جھوٹ سے فج پر ہیجانی کیفیت طاری ہونے لگی تھی اور ان کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا تھا مگر اسے ابھی تک یہ سمجھ میں نہیں آ پایا تھا کہ وہ اس جرم سے کیسے بچ پائے گا؟ اگر کسی نے امبریج کو

ڈی اے کے بارے میں اطلاع پہنچائی تھی تو اس کا سرغنہ ہونے کے ناطے اسے فوراً اپنا بوریا بستر باندھ لینا چاہئے تھا۔

''کیا تم یہ بھی نہیں جانتے ہو کہ اس سکول میں طلباء کا غیر قانونی گینگ پکڑا گیا ہے؟'' فج کی آواز اب غصے کی وجہ سے بھرائی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔

''مجھے معلوم نہیں، آپ کس گینگ کا ذکر کر رہے ہیں؟'' ہیری نے اپنے چہرے پر معصومیت سجاتے ہوئے حیرانگی سے کہا۔

''وزیر جادو! میرا خیال ہے کہ اگر اطلاع دھندہ کو یہاں یہیں بلا لیا جائے تو زیادہ بہتر رہے گا۔'' امبرتج نے کٹیلے انداز میں کہا۔

''بالکل...... آپ ایسا ہی کیجئے......'' فج نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور امبرتج کے باہر نکلتے ہوئے انہوں نے ڈمبل ڈور کی طرف بڑی ناگواری سے دیکھا۔ ''ڈمبل ڈور! ایک صحیح گواہ سے تو کچھ اور اچھا نہیں ہوتا ہے، ہے نا؟''

''بلاشبہ کارنیلوس!'' ڈمبل ڈور نے سنجیدگی سے کہا اور اپنا سر تھوڑا ہلایا۔

وہ لوگ کچھ دیر امبرتج کی واپسی کا انتظار کرتے رہے۔ اس دوران کسی نے بھی ایک دوسرے کی طرف نہیں دیکھا۔ کچھ پل بعد ہیری کو اپنے پیچھے دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی۔ امبرتج اس کے قریب سے گزر کر کمرے میں داخل ہوئی۔ انہوں نے چو چینگ کی گھنگھریالے بالوں والی سہیلی میرتا کا کندھا پکڑ رکھا تھا جس نے اپنا چہرہ ہاتھوں کے پیچھے چھپا رکھا تھا۔

''ڈرو مت لڑکی...... بالکل مت ڈرو!'' پروفیسر امبرتج نے آہستگی سے اس کی کمر تھپتھپاتے ہوئے کہا۔ ''اب سب کچھ ٹھیک ہو چکا ہے، تم نے صحیح کام کیا ہے۔ وزیر جادو تم سے بے حد خوش ہیں۔ وہ تمہاری ممی کو بتا دیں گے کہ تم کتنی اچھی اور بہادر لڑکی ہو...... وزیر جادو! آپ!'' انہوں نے اپنا چہرہ فج کی طرف موڑتے ہوئے کہا۔ ''میرتا کی ممی 'میڈم ایج کومبے' محکمے کے شعبہ آمد و رفت میں سفوف انتقال کے دفتر میں کام کرتی ہیں...... آپ تو جانتے ہی ہیں کہ وہ ہوگورٹس کے آتشدانوں کی نگرانی کرنے میں ہماری مدد کر رہی ہیں......''

''لاجواب...... بہت لاجواب!'' فج خوشی سے چلا اُٹھے۔ ''جیسی ماں، ویسی ہی بیٹی، ہے نا؟ چلو بیٹی! اب ہماری طرف دیکھو...... بالکل مت شرماؤ، ہمیں بتاؤ کہ تمہیں کیا کہنا ہے...... اوہو...... یہ کیا ہے امبرتج؟''

جب میرتا نے اپنا سر اُٹھا کر وزیر جادو کی طرف دیکھا تو وہ شدید صدمے کا شکار ہو کر پیچھے کی طرف اچھل گئے اور آتشدان میں گرتے گرتے بچے۔ ان کے منہ سے بے ساختہ گالی نکل گئی اور پھر وہ اپنے چوغے کے نچلے کنارے پر زور زور سے پاؤں مارنے لگے کیونکہ وہ آتشدان کی آگ پکڑ چکا تھا اور اب اس میں دھواں اُٹھتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ میرتا کو اپنی حالت کا اندازہ ہو گیا تھا اسی لئے اس کے منہ سے گہری چیخ نکلی۔ اس نے جلدی سے چوغے کے پلو میں میں اپنا چہرہ چھپا لیا تھا مگر سب لوگ اس کی طرف دیکھ چکے تھے۔ اس کا چہرہ بری طرح مسخ ہو چکا تھا۔ اس کی ناک اور رخساروں پر چھوٹے چھوٹے بے شمار جامنی رنگت کے مہاسے نمودار ہو چکے تھے جن میں سے سیاہ بدبودار پیپ بہہ رہی تھی۔ اس کے ماتھے پر مہاسے ایک لفظ بنائے رہے تھے۔ ہیری نے آسانی سے وہ لفظ

'رازفروش' پڑھ لیا تھا۔

''فی الوقت ان مہاسوں پر دھیان مت دو لڑکی۔'' امبریج نے سخت لہجے میں کہا۔ ''اپنے چوغے کو منہ پر اچھی طرح لپیٹ لو اور وزیر جادو کو سچائی بتاؤ......''

مگر میرتا کے منہ سے ایک اور گھٹی گھٹی چیخ نکلی اور وہ انکار میں سر ہلانے لگی۔

''ٹھیک ہے بزدل لڑکی...... میں ہی ساری تفصیل بتا دیتی ہوں۔'' امبریج نے غصے سے کہا اور پھر انہوں نے سب کی طرف دیکھتے ہوئے اپنے چہرے زہریلی مسکان سجالی۔ وہ گلہ کھنکار کر بولیں۔ ''وزیر جادو! معاملہ کچھ یوں ہوا کہ مس ایج کو مبے رات کو کھانے کے کچھ دیر بعد میرے پاس میرے دفتر میں پہنچیں، انہوں نے مجھے ڈرتے ڈرتے یہ کہا کہ وہ کوئی رازداری والی بات بتانا چاہتی ہیں۔ پھر انہوں نے مجھ سے کہا کہ اگر میں ساتویں منزل پر خفیہ کمرے کی طرف جاؤں، جسے کئی بار حاجتی کمرے کے نام سے بھی جانا جاتا ہے تو مجھے ایک اچھی خبر میسر ہوگی۔ میں نے اس سے چند ایک سوال کئے، بدقسمتی سے اسی لمحے یہ جادوئی کلمہ......'' انہوں نے میرتا کے چوغے کے پیچھے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے ہاتھ کا اشارہ کیا۔ ''فعال ہوگیا، آئینے میں اپنا چہرہ دیکھنے کے بعد یہ لڑکی اس قدر ہراساں ہوئی کہ آگے کچھ بھی بتانے پر تیار نہ ہوئی......''

''اوہ......'' فج نے کہا اور میرتا کی طرف نہایت شفقت بھرے لہجے میں دیکھا۔ ''یہ تو بہت بہادری کا کام تھا کہ تم نے پروفیسر امبریج کو بتا ڈالا۔ تم نے بالکل صحیح کام کیا۔ اب کیا تم مجھے بتاؤ گی کہ اس خفیہ ملاقات میں کیا ہوا؟ اس گینگ کے ارادے کیا تھے؟ وہاں اور کون کون تھا؟''

مگر میرتا کچھ بھی نہیں بولی۔ اس نے نفی میں اپنا سر ہلا دیا۔ اس کی باہر جھانکتی ہوئی آنکھوں میں بڑی اذیت کے آثار دکھائی دے رہے تھے۔

''کیا ہمارے پاس اس جادوئی کلمے کا کوئی توڑ موجود نہیں ہے؟'' فج نے میرتا کے چہرے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پریشانی کے عالم میں امبریج سے کہا۔ ''تاکہ وہ کچھ کھل کر بتا سکے۔''

''میں ابھی تک اس کا توڑ تلاش کرنے میں کامیاب نہیں ہو پائی۔'' امبریج نے افسردگی سے تسلیم کیا۔ یہ سن کر ہیری کو ہرمائنی کی جادوئی قابلیت پر سچ مچ فخر محسوس ہوا۔ ''مگر...... اگر وہ نہیں بتا سکتی ہے تو بھی کوئی پریشانی نہیں ہے۔ میں یہاں سے آگے کی کہانی سنا دیتی ہوں......''

''وزیر جادو! آپ کو یقیناً یاد ہوگا کہ میں نے اکتوبر میں ایک رپورٹ بھجوائی تھی کہ پوٹر ہاگس میڈ کی ابتدائی سیر میں ہاگس ہیڈ نامی بار میں کچھ طلباء کے ساتھ ملا تھا......''

''اور تمہارے اس دعویٰ کا کیا ثبوت ہے امبریج؟'' پروفیسر میک گوناگل نے تیکھی آواز میں پوچھا۔

''منروا! میرے پاس ویلی ویڈرسن کی گواہی ہے جو اس وقت بار میں موجود تھا۔ یہ سچ ہے کہ اس کے چہرے پر بہت ساری پٹیاں بندھی ہوئی تھیں مگر اس کے کان بالکل صحیح طریقے سے کام کر رہے تھے۔ اس نے پوٹر کا کہا ایک ایک لفظ سنا اور سیدھے سکول آ کر مجھے بتا دیا......'' امبرتج نے کڑواہٹ بھرے لہجے میں لفظ چباتے ہوئے کہا۔

''اوہ میں اب سمجھی! اسی لئے اُسے غلاظت اگلتے ہوئے شیطانی ٹوائلٹوں والے معاملے میں سزا نہیں دی گئی تھی۔'' پروفیسر میک گوناگل نے اپنی بھنوئیں اُٹھاتے ہوئے کہا۔ ''ہمارے انصاف کی پختگی کا یہ کیسا دلچسپ معیار ہے؟......''

''افسوس ناک بدعنوانی......'' سرخ ناک والے موٹے جادوگر نے تاسف بھرے لہجے میں کہا جس کی تصویر ڈمبل ڈور کی عقبی دیوار پر لٹکی ہوئی تھی۔ ''جادوئی محکمہ ہمارے دور میں چھوٹے موٹے ملزمان سے کبھی سمجھوتہ نہیں کیا کرتا تھا۔ وزیر جادو! مجھے یہ سن کر بے حد رنج ہوا۔ ہم لوگ کم از کم اتنے گری ہوئی حرکتیں نہیں کرتے تھے......''

''شکریہ فورٹی سکیو! بس اب جانے دیں!'' ڈمبل ڈور نے آہستگی سے کہا۔

''بہرکیف، پوٹر کا ان طلباء کے ساتھ ملاقات کا مقصد انہیں ایک غیر قانونی گینگ میں شامل ہونے کیلئے تیار کرنا تھا۔ وہ ان لوگوں کو ایسے جادوئی کلمات سکھانا چاہتا تھا جن کے بارے میں محکمے کا خیال تھا کہ یہ ان کی عمر کے لحاظ سے موزوں نہیں ہیں......'' امبرتج نے آگے بتایا۔

''میرا خیال ہے کہ یہاں پر آپ کسی غلط فہمی کا شکار ہو گئی ہیں، ڈولرس!'' ڈمبل ڈور نے پرسکون لہجے میں کہا اور اپنے نصف چاند کی صورت والی عینک کے اوپر سے ان کی طرف دیکھا، جو ان کی خمدار ناک کے کونے پر اٹکی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔

ہیری نے ان کی طرف گھور کر دیکھا، اسے یہ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ ڈمبل ڈور اس اُلجھی ہوئی صورت حال سے کیسے بچا پائیں گے؟ اگر ویلی ویڈرسن نے واقعی ہاگس ہیڈ میں اس کا ہر ایک لفظ سنا تھا تو وہ کسی بھی طرح نہیں بچ سکتا......

''اوہو!......'' فج نے بے چینی اپنے پاؤں دوبارہ ہوا میں چلاتے ہوئے کہا۔ ''ڈمبل ڈور! اب ہمیں اپنی سب سے تازہ من گھڑت کہانی سنائیں گے جو انہوں نے اپنے چہیتے پوٹر کو اس مشکل سے بچانے کیلئے گھڑ لی ہے۔ چلو ڈمبل ڈور، اب یہ کہہ ڈالو کہ ویلی ایڈرسن جھوٹ بول رہا تھا، ہے نا؟ یا پھر یہ کہ اس دن ہاگس ہیڈ میں پوٹر تو گیا ہی نہیں تھا بلکہ اس کا کوئی ہم شکل تھا جو ہو بہو پوٹر جیسا ہی دکھائی دیتا تھا؟ یا پھر کوئی غیر معمولی وقت کی سادہ سی وضاحت دے دو کہ کچھ مرے ہوئے آدمی دوبارہ زندہ ہو گئے ہیں، اس کہانی میں دو نادیدہ روح کھچڑوں کو شامل کرنا مت بھولنا......''

فج کی بات سن کر پرسی ویزلی نے زوردار قہقہہ لگایا۔

''واہ وزیر جادو...... کیا خوب کہا...... واقعی سن کر لطف آ گیا......''

ہیری کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ آگے بڑھ کر پرسی کے پیٹھ کر کس کر ایک لات مارے۔ اسے یہ دیکھ کر بے حد حیرانگی ہوئی کہ ڈمبل

ڈور بھی یہ بکواس سن کر آہستہ آہستہ مسکرا رہے تھے۔

’’کارنیلوس! مجھے اس بات سے قطعی انکار نہیں ہے......اور مجھے یقین ہے کہ ہیری کو بھی نہیں ہے، کہ وہ اس دن ہاگس ہیڈ میں تھا۔ نہ ہی اس بات سے انکار کیا جا سکتا ہے کہ وہ تاریک جادو سے تحفظ کے فن کے دفاعی گروہ میں طلباء کو شامل کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ میں تو صرف یہ بات کہہ رہا ہوں کہ ڈولرس کا یہ دعویٰ بالکل غلط ہے کہ اس وقت ایسا کوئی گروہ تشکیل دینا غیر قانونی تھا۔ اگر آپ کو یاد ہوگا کہ تمام طلباء کلب، کیوڈچ ٹیمیں، ہر طرح کے گروہ بنانے پر پابندی لگانے والا محکمے کا حکم ہیری کی ہاگس ہیڈ کی ملاقات کے دو دن بعد عمل میں لایا گیا تھا، اس لئے وہ اس وقت ہاگس ہیڈ میں کسی قسم کا قانون نہیں توڑ رہا تھا......‘‘

پرسی کا چہرہ اتنی جلدی لٹک گیا تھا کہ یوں لگتا تھا کہ کسی نے اس کے چہرے پر کوئی بھاری بھرکم چیز دے ماری ہو۔ فج اپنی جگہ پر اچھلتے اچھلتے رُک گئے وران کی مونچھ لٹک گئی۔

امبرتج نے سب سے پہلے خود کو سنبھالا۔

’’ہیڈ ماسٹر! آپ کا یہ نکتہ واقعی تعریف کے قابل ہے۔‘‘ امبرتج شیریں لہجے میں مسکراتے ہوئے بولیں۔ ’’مگر اب تو تدریسی ضابطہ کی دفعہ چوبیس کو نافذ ہوئے تقریباً چھ ماہ ہو چکے ہیں۔ اگر پہلی ملاقات غیر قانونی نہیں تھی تو اس کے بعد ہونے والی ملاقاتیں تو یقینی طور پر غیر قانونی ہی ہیں......‘‘

فج کا چہرہ دوبارہ کھل اُٹھا۔

’’دیکھئے!‘‘ ڈمبل ڈور نے اپنی جڑی ہوئی انگلیوں کے اوپر سے انہیں تھوڑا دلچسپی سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ’’وہ یقیناً غیر قانونی ہوں گی، اگر وہ دفعہ چوبیس نافذ ہونے کے بعد ہوئی ہوں تو......کیا آپ کے پاس اس بات کا کوئی ثبوت ہے کہ اس طرح کی کوئی ملاقات ہوئی تھی؟‘‘

جب ڈمبل ڈور یہ کہہ رہے تھے تو ہیری نے اپنے پیچھے کوئی ہلکی سی آواز سنائی دی، اسے لگا کہ کنگ سلے نے بڑبڑا کر کچھ کہا تھا۔ وہ پورے یقین سے کہہ سکتا تھا کہ چڑیوں کے پروں جیسی کوئی چیز اسے چھوتی ہوئی نکلی تھی مگر نیچے دیکھنے پر اسے کچھ بھی نہیں دکھائی نہیں دیا۔

’’ثبوت!‘‘ امبرتج نے اپنی مینڈک جیسی بھانک مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔ ’’ڈمبل ڈور! کیا آپ سن نہیں رہے تھے؟ آپ کیا سوچتے ہیں کہ مس میرتا یہاں کیوں موجود ہیں؟‘‘

’’اوہ! کیا وہ ہمیں گذشتہ چھ مہینوں کی ملاقاتوں کی تفصیل بتا سکتی ہیں؟‘‘ ڈمبل ڈور نے اپنی بھنوئیں اُٹھاتے ہوئے کہا۔ ’’مجھے تو یہ ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ انہوں نے تو صرف آج رات کو ہونے والی کسی ملاقات کا ذکر کیا ہوگا......‘‘

’’مس اتیج کو مبے!‘‘ امبرتج فوراً بولیں۔ ’’تم ہمیں بتاؤ کہ یہ خفیہ ملاقاتیں کتنے لمبے عرصے سے چل رہی ہیں؟ بتاؤ لڑکی، تمہیں

صرف ہاں یا نہ میں اپنے سر کو جنبش دیا ہوگی۔ مجھے یقین ہے کہ اس سے مہاسے اور نہیں نکلیں گے۔ کیا ملاقاتیں گذشتہ چھ مہینوں سے لگاتار ہوتی رہی ہیں؟''

ہیری کے پیٹ میں بھیانک کھلبلی برپا ہونے لگی۔ اب کچھ نہیں ہوسکتا تھا۔ ان لوگوں کو اب ایسا ٹھوس ثبوت مل جائے گا جسے ڈمبل ڈور بھی نہیں رد کر پائیں گے۔

''بیٹی! بس ہاں یا نہ میں اپنا سر ہلا دو......'' امبریج نے میرتا کو اکساتے ہوئے کہا۔ ''چلو شاباش! یہ جادوئی کلمہ مزید پریشان نہیں کرے گا......''

کمرے میں ہر فرد میرتا کے چہرے کو دیکھ رہا تھا۔ اوپر اُٹھے ہوئے چوغے اور اس کے گھنگھریالے بالوں کی لٹ کے درمیان اس کی صرف آنکھیں ہی دکھائی دے رہی تھیں۔ شاید یہ آگ کی روشنی کا باعث تھا مگر اس کی آنکھیں عجیب طرح سے سونی سونی سی لگ رہی تھیں اور پھر ہیری کو یہ دیکھ کر حیرت کا بھرپور جھٹکا لگا کہ میرتا نے اپنا سر انکار میں ہلا دیا۔

امبریج نے فوراً فج کی طرف دیکھا اور پھر میرتا کو گھورنے لگیں۔

''میرا خیال ہے کہ تم سوال کو صحیح طرح سمجھ نہیں پائی ہو؟ میں تم سے یہ پوچھ رہی ہوں کہ کیا تم ان ملاقاتوں میں گذشتہ چھ ماہ سے شامل ہوتی رہی ہو؟ تم ان میں جا رہی ہو، ہے نا؟''

ایک بار پھر میرتا نے اپنا سر نفی میں ہلا دیا۔

''تم اپنا سر اس طرح سے کیوں ہلا رہی ہو، لڑکی؟'' امبریج طیش بھری آواز میں غرائیں۔

''میرا خیال ہے کہ اس کا مطلب بالکل صاف ہے ڈولرس!'' پروفیسر میک گوناگل چڑچڑے انداز میں بولیں۔ ''یعنی گذشتہ چھ مہینوں سے کسی قسم کی کوئی ملاقات عمل میں نہیں آئی...... کیا یہ بات صحیح ہے مس ایج کومبے؟''

میرتا نے اپنا سر اثبات میں ہلایا۔

''مگر آج رات کو ایسی ملاقات ہوئی ہے۔'' پروفیسر امبریج نے یقینی انداز میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ''مس ایج کومبے! آج رات کو ایک ملاقات طے تھی، تم نے مجھے خود بتایا تھا کہ یہ خفیہ حاجتی کمرے میں ہونے والی ہے اور پوٹر اس کا سرغنہ تھا، ہے نا؟ پوٹر نے یہ ملاقات منعقد کی تھی، ہے نا؟...... تم اپنا سر انکار میں کیوں ہلا رہی ہو لڑکی؟''

''دیکھئے!'' پروفیسر میک گوناگل نے سرد لہجے میں کہا۔ ''عام طور پر جب کوئی اس طرح سر ہلاتا ہے تو اس کا سیدھا سادا مطلب 'نہیں' ہوتا ہے۔ جب تک کہ مس کومبے کوئی ایسی عام فہم زبان نہ بول رہی ہوں جو انسان بآسانی سمجھ سکیں......''

پروفیسر امبریج کا پارہ ساتویں آسمان پر جا پہنچا۔ انہوں نے میرتا کو پکڑ لیا اور اپنی طرف جنونیت میں جھنجوڑنے اور کھسوٹنے لگی۔ ڈمبل ڈور فوراً اپنی کرسی سے اُٹھ کھڑے ہوئے اور انہوں نے اپنی چھڑی بلند کر لی۔ کنگ سلے تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے میرتا کو

امبرتج کے چنگل سے چھڑا کر ایک طرف ہٹایا اور پھر اپنے ہاتھ یوں ہوا میں لہرانے لگا جیسے وہ جل گئے ہوں۔

''ڈولرس!'' ڈمبل ڈور غصیلے لہجے میں بولے۔ ''میں آپ کو اپنے طلباء وطالبات کے ساتھ ایسا برتاؤ کرنے کی ہرگز اجازت نہیں دے سکتا'' وہ پہلی بار غصے میں دکھائی دیئے تھے۔

''خود کو پرسکون رکھئے پروفیسر امبرتج!'' کنگ سلے نے اپنی گہری اور دھیمی آواز میں کہا۔ ''میرا خیال ہے کہ آپ خود کو کسی مصیبت میں نہیں مبتلا کرنا چاہیں گی؟''

''بالکل نہیں!'' امبرتج نے ہانپتے ہوئے کہا اور کنگ سلے کی اونچی صورت کو دیکھنے لگیں۔ ''اوہ میرا ذرا جذباتی ہوگئی تھی...... تم ٹھیک کہہ رہے ہوں شکیلبوٹ! مجھے خود پر قابو رکھنا چاہئے تھا''

میرتا اب بھی وہیں کھڑی تھی جہاں امبرتج نے اسے چھوڑا تھا۔ وہ امبرتج کے اچانک حملے سے ذرا بھی بدحواس نہیں دکھائی دے رہی تھی اور نہ ہی اپنے مہاسوں سے کوئی اذیت محسوس کر رہی تھی، وہ تو گم صم سی تھی۔ وہ اب بھی اپنے چوغے میں چہرہ چھپائے ہوئے سونی نظروں سے سیدھے سامنے خلا میں دیکھ رہی تھی۔

اچانک ہیری کو شک ہوا کہ کنگ سلے کچھ دیر پہلے کیوں بڑبڑایا ہوگا اور اسے کون سی چیز چھو کر گزری ہوگی؟

''ڈولرس!'' فج نے کہا جیسے وہ کسی چیز کو آخری بار صحیح کرنے کی کوشش کر رہے ہوں۔ ''بات آج رات کی ملاقات کے بارے میں ہو رہی تھی...... جس کے بارے میں ہم جانتے ہیں کہ یہ یقینی طور پر منعقد ہوئی تھی......''

''اوہ ہاں!'' امبرتج نے خود کو سنبھالتے ہوئے کہا۔ ''ٹھیک ہے...... دیکھئے مس اتج کو مبے کی اطلاع ملتے ہی میں فوری طور پر ساتویں منزل کی طرف چل دی۔ میرے ساتھ کچھ معاون طلباء بھی تھے تاکہ میں انہیں غیر قانونی ملاقات میں رنگے ہاتھوں پکڑ لوں۔ ایسا لگتا ہے کہ انہیں میری آمد کی خبر ہوگئی تھی۔ کیونکہ جب میں ساتویں منزل پر پہنچی تو طلبا ہر سمت میں بھاگتے ہوئے دکھائی دیئے۔ بہرحال، اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے، میرے پاس ان سبھی کے نام موجود ہیں۔ مس پارکنسن میری ہدایت پر خفیہ حاجتی کمرے میں بھاگ کر یہ دیکھنے کیلئے پہنچیں کہ وہاں کوئی اور تو چھپا ہوا نہیں ہے یا وہ اپنے پیچھے کوئی ایسی چیز تو نہیں چھوڑ گئے جس سے ہمیں کوئی مدد مل سکے۔ ہمیں جس قسم کے ثبوت کی ضرورت تھی، اس کمرے نے ہمیں ایسا پکا ثبوت خود ہی فراہم کر دیا......''

ہیری کے چہرے پر دہشت سی چھا گئی جب انہوں نے اپنے چوغے کی جیب سے ناموں کی وہ فہرست نکال کر دکھائی جو ہرمائنی نے حفظ ماتقدم حاجتی کمرے کی دیوار پر چسپاں کر دی تھی۔

''جب میں نے فہرست میں ہیری پوٹر کا نام دیکھا تو میں فوراً سمجھ گئی کہ وہاں کیا معاملہ چل رہا ہوگا؟'' پروفیسر امبرتج فاتحانہ انداز میں بولیں اور انہوں نے وہ فہرست فج کے ہاتھوں میں تھما دی۔

''بہت خوب ڈولرس!...... بہت خوب...... یہ رہا پکا ثبوت!'' فج ساختہ بول اُٹھے اور ان کے چہرے پر بھرپور مسکراہٹ پھیل

گئی۔''یہ تو کمال ہی ہوگیا اور......ارے یہ کیا......''

انہوں نے سراُٹھا کر ڈمبل ڈور کی طرف دیکھا جواب میرتا کے پاس کھڑے دکھائی دے رہے تھے اوران کے ہاتھوں میں چھڑی ڈھیلے انداز میں پکڑی ہوئی تھی۔

''دیکھوتو ذرا!......انہوں نے اپنے گینگ کا نام کیا رکھا ہے......ڈمبل ڈور آرمی یعنی ڈمبل ڈور کے جانباز!'' فج نے فہرست کے عنوان کو دیکھتے ہوئے آہستگی سے کہا۔

ڈمبل ڈور اپنی جگہ سے بڑھے اور انہوں نے فج کے ہاتھوں سے فہرست والا چرمئی کاغذ پکڑ لیا اور اس نام کو دیکھنے لگے جو ہرمائنی کئی مہینے پہلے اس پر لکھا تھا۔ایک پل کیلئے ان کے منہ سے نہیں کا لفظ نکلا پھران کے چہرے پر ایک دھیمی مسکراہٹ پھیل گئی۔انہوں نے سراوپر اُٹھایا اور مسکرا کر ان کی طرف دیکھا۔فج ان کی مسکراہٹ دیکھ کر جھنجلا سا گیا۔

''اوہ بدقسمتی سے کھیل شروع ہونے سے پہلے ہی ختم ہوگیا......''انہوں نے آہستگی سے کہا۔''کارنیلوس! کیا آپ مجھ سے تحریری اقرار لینا پسند کریں گے یا پھران گواہوں کے سامنے بیان دینے سے گزارا ہو جائے گا؟''

ہیری نے دیکھا کہ کنگ سلے اور پروفیسر میک گوناگل ایک دوسرے کی طرف عجیب انداز سے دیکھ رہے تھے۔ دونوں کے چہروں پر ایک عجیب سا خوف دوڑ رہا تھا۔ ہیری یہی بات نہیں سمجھ پایا کہ کیا ہو رہا ہے؟ ظاہر ہے معاملہ فج کی عقل میں بھی نہیں بیٹھ پایا تھا۔

''بیان؟......'' فج حیرانگی سے بولے۔''میں کچھ سمجھا نہیں ڈمبل ڈور!''

''کارنیلوس! آپ نے شاید غور نہیں کیا کہ یہاں پر لکھا ہے، ڈمبل ڈور آرمی یعنی ڈمبل ڈور کے جانباز!......'' ڈمبل ڈور نے گہری مسکراہٹ کے ساتھ کہا اور فہرست فج کے چہرے کے سامنے کر دی۔''یہاں ہیری پوٹر آرمی نہیں لکھا ہے، یہ تو ڈمبل ڈور کے جانباز ہیں......''

''مگر......مگر......''

اچانک فج کے چہرے پر سمجھ جانے کے تاثرات پھیل گئے۔ وہ خوفزدہ ہو کر کئی قدم پیچھے ہٹتے چلے گئے۔ بدحواسی میں وہ ایک بار پھر آتشدان کی آگ کی لپیٹ میں آ گئے۔ان کا چوغہ پھر جلنے لگا جسے انہوں نے بدحواسی میں بجھایا۔

''آپ......؟''انہوں نے ممیائے ہوئے لہجے میں کہا اور لاشعوری طور پر اپنے دھواں چھوڑتے چوغے پر پاؤں مارتے چلے گئے۔

''صحیح سمجھے کارنیلوس!'' ڈمبل ڈور نے چہکتے ہوئے کہا۔

''یہ گینگ آپ نے بنایا تھا......؟''

''بالکل!'' ڈمبل ڈور نے مسکرا کر کہا۔

''آپ ان طلباء کو اپنی فوج میں شامل کر رہے تھے؟''

''افسوس! آج ان کی پہلی ملاقات تھی......'' ڈمبل ڈور نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ''صرف یہ دیکھنے کیلئے کہ کیا وہ میری فوج کا حصہ بننے کیلئے واقعی تیار ہیں اور کتنی دلچسپی رکھتے ہیں؟ اب میں جان چکا ہوں کہ ہم نے مس ایج کو ببے کو دعوت دے کر سخت غلطی کی تھی......''

میرتا نے اپنا سر ہلا دیا۔ فج نے کبھی اس کی طرف اور کبھی ڈمبل ڈور کی طرف دیکھا اور پھر ان کا سینہ فخر سے پھولنے لگا۔

''تو آپ میرے خلاف سازش رچا رہے تھے؟''

''اب بھی کوئی شک باقی رہ گیا ہے......'' ڈمبل ڈور خوشی سے بولے۔

''نہیں......'' ہیری چیخا۔

کنگ سلے نے اس کی طرف تنبیہی نظروں سے گھور کر دیکھا۔ ہیری نے مڑ کر پروفیسر میک گوناگل کی طرف دیکھا جن کی آنکھیں خطرناک انداز میں پھیلی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں اور ان کا سر ہلکا سا نفی میں جنبش کر رہا تھا مگر اچانک ہیری کو یہ سمجھ میں آ گیا کہ ڈمبل ڈور کیا کرنے جا رہے تھے اور وہ اسے نہیں ہونے دینا چاہتا تھا۔

''نہیں...... پروفیسر ڈمبل ڈور......''

''بس اب اپنا منہ بند رکھو ہیری! ورنہ میں تمہیں اپنے دفتر سے باہر نکلوا دوں گا۔'' ڈمبل ڈور نے تنبیہی انداز میں جھڑکتے ہوئے کہا۔

''تم چپ رہو پوٹر......'' فج نے بھی غصے سے گرجتے ہوئے اسے جھڑکا جو ابھی تک ڈمبل ڈور کو دہشت بھری نظروں سے گھور رہے تھے۔ ''اوہ اوہ اوہ...... میں تو آج رات سکول سے ہیری پوٹر کو نکالنے کیلئے آیا تھا مگر اس کے بجائے......''

''بالکل...... اس کے بجائے تمہیں مجھے گرفتار کرنے کا کھلا موقع مل گیا، ہے نا؟'' ڈمبل ڈور نے اس کا تمسخر اُڑاتے ہوئے کہا۔

''یہ تو ویسی ہی بات ہوئی کہ پیتل کی تلاش میں نکلے تھے مگر سونا ہاتھ لگ گیا...... ہے نا؟ یا یوں کہہ لو کہ نٹ گر جائے اور زمین پر اسے ٹٹولتے ٹٹولتے ہاتھ میں گیلن لگ جائے......''

''ویزلی......'' فج چیخ کر بولے جو اب خوشی کے مارے اچھلنے لگے تھے۔ ''ویزلی! کیا تم نے یہ سب لکھ لیا، ان کی ہر بات، ان کا اعتراف جرم...... تم یہ سب لکھ لیا ہے نا؟''

''بالکل سر! میں نے سب کچھ لکھ لیا ہے!'' پرسی نے جوشیلے انداز میں کہا جس کی ناک سرعت رفتاری سے لکھنے کے باعث سیاہی میں لت پت دکھائی دے رہی تھی۔

''یہ بھی لکھا کہ وہ کس طرح محکمے کے خلاف نئی فوج تیار کرنے کوشش کر رہے تھے؟ کس طرح مجھے میرے عہدے سے معزول کرنے کی سازش تیار کر رہے تھے؟''

''بالکل سر! یہ بھی لکھ لیا ہے!'' پرسی نے کلپ بورڈ کی طرف دیکھتے ہوئے جلدی سے کہا۔

''بہت شاندار......'' فج نے تیزی سے کہا جن کا چہرہ اب بری طرح دمک رہا تھا۔''ویزلی اپنے نوٹس کی نقل تیار کر لو۔ایک نقل روزنامہ جادوگر کو فوراً ارسال کر دو۔اگر ہم تیز اُڑنے والا الّو بھیج سکیں تو یہ خبر صفحہ اوّل پر نمایاں شائع ہو سکتی ہے۔'' پرسی ہدایت پاتے ہی دفتر سے بھاگتا ہوا باہر نکل کھڑا ہوا۔اس نے جاتے ہوئے اپنے عقب میں دروازہ دھڑام سے بند کیا۔فج، ڈمبل ڈور کی طرف متوجہ ہوئے۔

''آپ کو محکمے میں لے جایا جائے گا جہاں پر آپ پر قانون کے مطابق مقدمہ چلایا جائے گا اور فرد جرم عائد کرنے کے بعد آپ کو اژقبان بھیج دیا جائے گا جب تک مقدمے کا مکمل طور پر فیصلہ نہ ہو جائے، آپ کو وہیں رہنا ہوگا۔''

''اوہ مجھے محسوس ہو رہا تھا۔'' ڈمبل ڈور نے آہستگی سے سر ہلاتے ہوئے کہا۔''ہمارے درمیان اس قسم کی رکاوٹ ضرور پیش آئے گی۔''

''کیسی رکاوٹ؟'' فج نے ہنس کر کہا۔خوشی کے مارے ان کی آواز کانپ رہی تھی۔''مجھے تو اس سارے معاملے میں کوئی رکاوٹ دکھائی نہیں دیتی ہے، ڈمبل ڈور!......''

''مگر مجھے دکھائی دے رہی ہے۔'' ڈمبل ڈور نے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔

''کیا واقعی......؟''

''دیکھئے!...... میرا خیال ہے کہ آپ اس بھرم کا شکار ہو گئے ہیں کہ میں...... وہ کیا محاورہ ہے؟...... اپنے ہی پیروں کلہاڑی مار لوں گا...... مجھے اندیشہ ہے کہ میں خود کو آپ کے حوالے بالکل نہیں کروں گا۔کارنیلوس! اژقبان جانے کا میرا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ظاہر ہے، میں وہاں سے بھاگ سکتا ہوں مگر اس میں وقت برباد ہو جائے گا...... سچی بات کہوں تو ایسے بہت سارے کام ہیں جو میں اس دوران کرنا چاہوں گا......''

امبریج کا چہرہ مسلسل سرخ ہوتا جا رہا تھا۔وہ اس طرح دکھائی دے رہی تھیں جیسے ان میں کھولتا ہوا پانی بھرتا جا رہا ہو۔فج ہونقوں کی طرح ڈمبل ڈور کی طرف دیکھ رہے تھے جیسے انہیں کسی زوردار سحر کے ذریعے گم صم کر دیا گیا ہو اور انہوں خبر ہی نہ ہو کہ درحقیقت کیا ہوا تھا؟ ان کے منہ سے ایک ہلکی سی آواز نکلی اور انہوں نے مڑ کر کنگ سلے اور چھوٹے بھورے بالوں والے آدمی کی طرف دیکھا۔بھورے بالوں والا آدمی اب تک بالکل خاموش کھڑا رہا تھا۔اس نے فج کو تسلی بھرا اشارہ کیا اور پھر دیوار سے تھوڑا آگے بڑھا۔ہیری نے دیکھا کہ اس کے ہاتھ آہستہ آہستہ چوغے کی جیب کی طرف بڑھ رہے تھے۔

''حماقت مت کرو، ڈولش!'' ڈمبل ڈور نے اسے خبردار کرتے ہوئے کہا۔ ''میں جانتا ہوں کہ تم بہت اچھے ایرور ہو۔ مجھے یاد ہے کہ تمہیں اپنے این ای ڈبلیوٹی امتحانات میں غیرمتوقع اعلیٰ کارکردگی کے درجات ملے تھے۔ اگر تم مجھے اپنے ساتھ بزورقوت ساتھ لے جانے کی کوشش کرو گے تو پھر مجھے تمہیں زخمی کرنا پڑے گا......''

ڈولش نامی جادوگر تھوڑا احمقانہ انداز میں اپنی پلکیں جھپکانے لگا۔ اس نے ایک بار پھر فج کی طرف دیکھا مگر اس بار وہ اس اشارے کا منتظر دکھائی دے رہا تھا کہ وہ اب کیا کرے؟

''تو تم ڈولش، شکیلبوٹ، ڈولرس اور میرا تنہا مقابلہ کرنے کا ارادہ کر رہے ہو، ڈمبل ڈور؟'' فج نے خود کو سنبھالتے ہوئے زوردار آواز میں کہا۔

''ارے نہیں!'' ڈمبل ڈور نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''اس وقت تک بالکل نہیں، جب تک کہ آپ مجھے اس قسم کی حماقت کرنے کیلئے مجبور نہ کر دیں......''

''وہ تنہا نہیں ہیں۔'' پروفیسر میک گونا گل نے زور سے کہا اور اپنے چوغے میں ہاتھ ڈالا۔

''ہاں منروا...... تنہا!'' ڈمبل ڈور نے تیکھی آواز میں کہا۔ ''ہوگورٹس کو آپ کی ضرورت ہے۔''

''بس بہت بکواس ہوگئی......'' فج نے اپنی چھڑی باہر نکالتے ہوئے کہا۔ ''ڈولش...... شکیلبوٹ...... انہیں حراست میں لے لو......''

کمرے میں چاروں طرف چاندی جیسی روشنی بکھر گئی۔ بندوق چلنے جیسا دھماکہ ہوا اور فرش کانپنے لگا۔ ایک ہاتھ ہیری کی گردن پر پڑا جس نے چاندی جیسی دوسری چمک ہوتے ہی اسے فرش پر جھکا دیا تھا۔ کئی تصویروں سے چیخنے چلانے کی آوازیں سنائی دیں۔ ققنس کی چیخ گونجی اور دھوئیں کا ایک ثقیف بادل پورے دفتر میں بھر گیا۔ دھول میں کھانستے ہوئے ہیری نے دیکھا کہ اس کے سامنے ایک کالا ہیولا دھڑام سے زمین پر گرتا چلا گیا۔ ایک چیخنے کی آواز سنائی دی اور کسی اور کے دھم سے گرنے کے بعد کوئی چلایا...... ''نہیں!'' پھر شیشہ ٹوٹنے کی آواز زور سے سنائی دی۔ کسی کے تیز قدموں کے کودنے کی آواز...... ایک گہری کراہ...... اور پھر خاموشی چھا گئی۔

ہیری یہ دیکھنے کیلئے مڑا کہ اس کا گلا کون دبائے ہوئے تھا۔ اس نے دیکھا کہ پروفیسر میک گونا گل اس کے پاس اکڑوں بیٹھی ہوئی تھی اور انہوں نے اسے اور میرتا کو جھکا کر کسی نقصان سے بچا لیا تھا۔ دھول اب بھی ہوا میں تیرتی ہوئی نیچے آ رہی تھی۔ ہیری نے تھوڑا ہانپتے ہوئے دیکھا کہ ایک بہت لمبا ہیولا نیچے کی طرف آ رہا تھا۔

''تم سب ٹھیک ہو؟'' پروفیسر ڈمبل ڈور نے قریب آ کر پوچھا۔

''بالکل!'' پروفیسر میک گونا گل نے کھڑے ہو کر کہا وہ اب ہیری اور میرتا کو ایک طرف کھینچ رہی تھیں۔

دھول چھٹ رہی تھی اور دفتر کا ملبہ ہر طرف بکھرا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ ڈمبل ڈور کی بڑی میز الٹ گئی تھی اور اس پر رکھا ہوا

چاندی کا عجیب سا جادوئی آلہ ٹوٹ کر کرچی کرچی ہو گیا تھا۔ تمام دبلی تپائیاں فرش پر بکھری ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ فج، امبریج، ڈولش اور کنگ سلے سب فرش پر بیہوش گرے پڑے تھے۔ فاکس نامی ققنس دفتر کی فضاؤں میں دائروی انداز میں چکر کاٹ رہا تھا اور دھیمی آواز میں گنگنا رہا تھا۔

''مجبوراً مجھے کنگ سلے کو بھی بیہوش کرنا پڑا ورنہ معاملہ مشکوک دکھائی دیتا۔'' ڈمبل ڈور نے دھیمی آواز میں کہا۔ ''وہ بے حد سمجھدار ہے، جب باقی لوگوں کا دھیان دوسری طرف تھا تو اس نے مس ایج کومبے کی یادداشت چٹکیوں میں مٹا ڈالی تھی۔ منروا! اسے میری طرف سے شکریہ ادا کر دینا۔ ٹھیک ہے، ہے نا؟''

انہوں نے رُک کر بیہوش لوگوں پر نظر ڈالی۔

''دیکھو! وہ لوگ بہت جلد ہوش میں آ جائیں گے، یہ زیادہ اچھا رہے گا کہ انہیں یہی معلوم ہو کہ ہمارے پاس اس دوران باہمی گفتگو کا وقت نہیں تھا۔ تمہیں یہ ثابت کرنا ہے کہ جیسے ابھی لمحہ بھر ہی گزرا ہو۔ جیسے وہ سبھی بیہوش نہیں ہوئے بلکہ محض زمین پر ہی گرے تھے۔ انہیں یاد نہیں رہے گا......''

''مگر آپ کہاں جائیں گے ڈمبل ڈور؟'' پروفیسر میک گوناگل نے جلدی سے پوچھا۔ ''گیرم مالڈ پیلس؟''

''اوہ نہیں!'' ڈمبل ڈور نے سنجیدہ مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔ ''میں پوشیدہ رہنے کیلئے نہیں جا رہا ہوں، مجھے معلوم ہے، وہ وقت زیادہ دور نہیں ہے جب فج کے ہوش ٹھکانے آ جائیں گے اور وہ تاسف سے ہاتھ مسلتے دکھائی دیں گے کہ کاش انہوں نے مجھے ہوگورٹس سے نہ ہٹایا ہوتا......''

''پروفیسر ڈمبل ڈور......'' ہیری نے بولنے کی کوشش کی۔

وہ فیصلہ نہیں کر پا رہا تھا کہ وہ کون سی بات پہلے شروع کرے۔ اسے اس بات پر شدید رنج ہو رہا تھا کہ اس نے ڈی اے شروع کیا تھا اور اسی کی وجہ سے یہ بکھیڑا پیدا ہو گیا تھا یا اسے کتنا برا محسوس ہو رہا تھا کہ اسے نقصان سے بچانے کیلئے ڈمبل ڈور ہوگورٹس چھوڑ کر جا رہے تھے؟ مگر اس کے کچھ بولنے سے پہلے ہی ڈمبل ڈور ہاتھ کے اشارے سے اسے خاموش کر دیا۔

''میری بات دھیان سے سنو، ہیری!'' وہ زور دیتے ہوئے بولے۔ ''تمہیں پوری محنت کے ساتھ جذب پوشیدی پر عبور پانا ہو گا۔ سمجھ گئے؟ ہر وہ کام کرو جو پروفیسر سنیپ کہتے ہیں۔ خاص طور پر رات کو سونے سے پہلے اس کی مشقیں ضرور کرو تاکہ تم اپنے ذہن کو ان بھیانک خوابوں سے بچا سکو۔ تمہیں اس کی وجہ جلد ہی سمجھ میں آ جائے گی مگر تمہیں مجھ سے یہ وعدہ کرنا ہو گا......''

ڈولش نامی جادوگر کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی۔ ڈمبل ڈور نے ہیری کی کلائی پکڑ لی۔

''یاد رکھنا......اپنے ذہن کو مکمل طور پر محفوظ کر لینا، ہیری!......''

جونہی ڈمبل ڈور کی انگلیاں ہیری کے جسم سے چھو گئیں اس کے ماتھے کا نشان بھڑک اُٹھا اور ایک بار پھر اس کے وجود میں وہی

بھیانک، سانپ جیسی ڈس لینے کی خواہش بیدار ہوگئی۔ وہ ڈمبل ڈور پر حملہ کرنے کے بارے میں سوچنے لگا۔ انہیں ڈسنے کے بارے میں......انہیں نقصان پہنچانے کے بارے میں......

''تم سمجھ جاؤ گے......'' ڈمبل ڈور نے دوبارہ سرگوشی کی۔

فاکس نامی ققنس نے دفتر کا چکر کاٹا اور تیزی سے ان کی طرف بڑھا۔ ڈمبل ڈور نے اس کی دُم پکڑی اور پھر......آگ کے شعلے جیسی چمک ہوئی اور وہ دونوں ہی غائب ہوگئے۔

''وہ کہاں ہیں؟'' فج کی دھیمی مگر چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ ''وہ کہاں ہیں؟''

''معلوم نہیں......'' فج نے کراہ کر اُٹھتے ہوئے کہا۔

''وہ یہاں ثقاب اُڑان تو نہیں بھر سکتے ہیں......'' امبریج چیختے ہوئے بولی۔ ''اس سکول کی حدود میں کوئی بھی ثقاب اُڑان نہیں بھر سکتا......!''

''سیڑھیوں پر دیکھتے ہیں......وہ زیادہ دور نہیں گئے ہوں گے!'' ڈولش نے چلا کر کہا اور دروازے کی طرف دوڑ لگا دی۔ اس نے جھٹکے سے دروازہ کھولا اور نظروں سے اوجھل ہوگیا۔ اس کے پیچھے پیچھے کنگ سلے اور امبریج بھی چلے گئے۔ فج جھجکے، پھر آہستگی سے کھڑے ہو کر انہوں نے چھڑی لہرا کر اپنے چوغے کو دھول سے صاف کیا۔ ایک لمبی اور تاسف بھری خاموشی چھا گئی۔

''منروا!'' فج نے منہ بگاڑتے ہوئے کہا اور اپنی پھٹی ہوئی قمیض کی آستین کو ٹھیک کیا۔ ''مجھے اندیشہ ہے کہ اب تمہارے دوست ڈمبل ڈور کا انجام زیادہ دور نہیں ہے۔''

''کیا آپ کو واقعی اس بات پر یقین ہے......'' پروفیسر میک گوناگل نے ناگواری سے کہا۔

ایسا لگا جیسے فج نے ان کی بات سنی ہی نہ ہو۔ انہوں نے دفتر کے ملبے کی طرف دیکھا۔ کچھ تصویریں ان کی طرف تف کی آوازیں لگا رہی تھیں۔ ایک دو نے تو ہاتھ سے ناپسندیدہ اشارے تک کر دیئے تھے۔

''بہتر ہوگا کہ تم ان دونوں کو بستر پر پہنچا دو۔'' فج نے ہیری اور میرتا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

پروفیسر میک گوناگل نے کوئی تبصرہ کرنا مناسب نہیں سمجھا بلکہ وہ ہیری اور میرتا کو لے کر دروازے کی طرف بڑھ گئیں۔ جب دروازہ ان کے پیچھے بند ہونے لگا تو ہیری نے فنیس نائج لس کی آواز سنائی دی۔

''وزیر جادو! میں کئی معاملوں میں ڈمبل ڈور سے اختلاف رائے رکھتا ہوں......مگر آپ اس بات سے انکار نہیں کر سکتے ہیں کہ وہ واقعی کمال کے جادوگر ہیں......''

☆☆☆☆

اٹھائیسواں باب

# سنیپ کی بدترین یاد

## بحکم محکمہ جادو

آج سے ایلبس ڈمبل ڈور کی جگہ ڈولرس جین امبریج (محتسب اعلیٰ) ہوگورٹس سکول برائے جادوگری و مخفی علوم کی ہیڈ مسٹرس ہوں گی۔

یہ حکم نامہ تدریسی ضابطہ زیر دفعہ اٹھائیس کے تحت نافذ کیا گیا ہے۔

دستخط۔ کارنیلوس اوسوالڈ فج، وزیر جادو

نوٹس راتوں رات پورے سکول میں لگ چکے تھے مگر یہ واضح نہیں ہو پایا کہ سکول کے اندر رہنے والے ہر طالبعلم کو یہ بات کیسے معلوم ہوگئی کہ ڈمبل ڈور، دو قابل ایرورز، محتسب اعلیٰ، وزیر جادو اور ان کے مشیر معاون کو شکست دے نکلنے میں کامیاب ہوگئے تھے۔ ہیری سکول کے جس حصے میں جہاں بھی پہنچا، وہیں ڈمبل ڈور کے مقابلے کے بارے میں چہ میگوئیاں ہوتی ہوئی دکھائی دیں، حالانکہ ایک منہ سے دوسرے منہ تک پہنچنے پر بات کی ہیئت بدل چکی تھی۔ (ہیری نے سنا کہ دوسرے سال میں پڑھنے والی ایک لڑکی اپنی سہیلی کو بتا رہی تھی کہ فج اس حملے کے بعد سینیٹ مونگوز ہسپتال میں داخل ہو چکے ہیں کیونکہ ان کا سر اب ایک بڑا کدو بن گیا ہے) اچنبھے کی بات تو یہ تھی کہ افواہوں کے بیچ میں دفتر کے اندر ہونے والے حادثے کے کئی حقائق بالکل سچ تھے۔ مثال کے طور سب لوگ اس بات سے باخبر تھے کہ حادثے کے وقت طلباء میں سے صرف ہیری اور میرتا ہی نے یہ سب کچھ ہوتے ہوئے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا چونکہ میرتا اس وقت ہسپتال میں داخل تھی، اس لئے طلباء و طالبات بار بار ہیری سے سچائی بھرے حقائق بتانے کی درخواست کرتے تھے۔

''ڈمبل ڈور جلدی ہی لوٹ آئیں گے۔ ہمارے دوسرے سال کی پڑھائی میں بھی وزیر جادو انہیں زیادہ عرصے تک سکول سے باہر نہیں رکھ پائے تھے اور تم دیکھ لینا کہ اس بار بھی ایسا ہی ہوگا۔ موٹے راہب نے یہ خود مجھے بتایا ہے......'' ہیری سے پوری تفصیل سننے کے بعد ارنی میکملن نے جڑی بوٹیوں کی کلاس سے لوٹتے ہوئے اعتماد بھرے انداز میں کہا۔ اس نے اپنی آواز دھیمی کرتے ہوئے

گفتگو جاری رکھی جیسے وہ کسی کی چغلی کر رہا ہو۔ ہیری، رون اور ہرمائنی کو اس کی بات سننے کیلئے آگے جھکنا پڑا۔ ''سکول اور میدان کی اچھی طرح تلاشی لینے کے بعد امبریج نے کل رات ڈمبل ڈور کے دفتر میں داخل ہونے کی بھی کوشش کی تھی۔ وہ پتھر کے عفریتی مجسمے کو ہی عبور نہ کر سکی۔ ہیڈ ماسٹر کا دفتر خود بخود سیل ہو چکا ہے۔'' ارنئی کے چہرے پر دھیمی سی مسکراہٹ دوڑ گئی۔ ''ظاہر ہے کہ اس سے وہ بے حد چڑ چڑی ہو گئی ہوں گی......''

''اوہ! میرا خیال ہے کہ وہ ہیڈ ماسٹر کے دفتر میں بیٹھنا چاہتی تھیں۔'' ہرمائنی نے کہا جب وہ لوگ سیڑھیاں چڑھ کر بیرونی ہال کی طرف بڑھ رہے تھے۔ ''باقی اساتذہ پر رعب جھاڑنے کی خواہشمند ہوں گی، احمق، شیخی باز، اختیارات کی بھوکی بڑھیا......''

''گرینجر!......کیا تم واقعی اپنا ادھورا جملہ پورا کرنا چاہتی ہو؟''

ڈریکو ملفوائے اچانک دروازے کی اوٹ سے نکل کر سامنے آ گیا۔ اس کے پیچھے کریب اور گوئل بھی تھے۔ ملفوائے کا زرد نوکیلا چہرہ زہر خند مسکراہٹ سجائے ہوئے تھا۔ وہ لاپروائی سے تھوڑا آہستگی سے بولا۔ ''میرا خیال ہے کہ مجھے گری فنڈر اور ہفل پف کے کچھ پوائنٹس کم کرنا ہوں گے......''

''ملفوائے! یہ اختیار صرف اساتذہ کو ہی حاصل ہے کہ وہ کسی فریق کے پوائنٹس کم یا زیادہ کر سکیں۔'' ارنئی نے اس کا تمسخر اُڑاتے ہوئے کہا۔

''شاید تم بھول رہے ہو کہ ہم بھی پری فیکٹ ہیں۔'' رون نے منہ بنا کر کہا۔

''ویزلی تاج دار!'' ملفوائے نے اس کا مذاق اُڑاتے ہوئے کہا۔ ''مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ پری فیکٹ کسی بھی فریق کے پوائنٹس نہیں کم کر سکتے ہیں۔'' کریب اور گوئل اس کی بات پر کھی کھی کر کے ہنسنے لگے۔ ''مگر افسوس تم صرف نام کے ہی تاج دار ہو، تفتیشی دستے کے سربراہ کو ایسا کرنے کا پورا پورا اختیار ہے......''

''کس دستے کے سربراہ کو؟'' ہرمائنی نے تیکھی آواز میں پوچھا۔

''تفتیشی دستہ، گرینجر!'' ملفوائے نے اپنے پری فیکٹ کے بیج کے ٹھیک نیچے اپنے چوغے پر چاندی کے ایک چھوٹے بیج کی طرف اشارہ کیا جس پر انگریزی حرف آئی (I) چمکتا ہوا دکھائی دے رہے تھا۔ ''جادوئی محکمے کی معاونت کرنے والے چند منتخب طلباء و طالبات کو پروفیسر امبریج نے ان کی کارکردگی کی بنا پر خود منتخب کیا ہے اور ایک تفتیشی دستہ تشکیل دیا ہے، جس کا سربراہ مجھے بنایا گیا ہے......خیر مختصر بات یہ ہے کہ تفتیشی دستے کے سربراہ کے پاس یہ خصوصی اختیارات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ کسی بھی فریق کے پوائنٹس کم کر سکتا ہے......اس لئے گرینجر، میں ہوگورٹس کی نئی ہیڈ مسٹرس کیلئے بدزبانی پر تمہارے فریق گری فنڈر کے پانچ پوائنٹس کم کر رہا ہوں۔ میک ملن! میری مخالفت اور مذاق اُڑانے کے جرم میں پانچ پوائنٹس ہفل پف کے کم کئے جاتے ہیں۔ پوٹر! تمہاری وجہ سے بھی گری فنڈر کے پانچ پوائنٹس کم ہوں گے کیونکہ میں تمہیں پسند نہیں کرتا ہوں اور ویزلی، تم بھی پانچ پوائنٹس گنوا چکے ہو کیونکہ تمہاری

شرٹ پاجامے سے باہر نکلی ہوئی ہے۔اوہ ہاں گرینجر! میں تو یہ بات بھول ہی گیا تھا کہ تم تو بدذات ہو،اس لئے دس پوائنٹس اس کیلئے بھی کم ہو گئے ہیں......''

رون نے غصے میں آتے ہوئے اپنی چھڑی باہر نکال لی مگر ہرمائنی نے اسے تیزی سے دوسری طرف کھینچ لیا اور سرگوشی میں ڈانٹتی ہوئی بولی۔''احمق مت بنو......''

''گرینجر! تم نے عقلمندی کا کام کیا۔'' ملفوائے زہریلے لہجے میں غرایا۔''نئی ہیڈ مسٹرس، نیا زمانہ......ٹھیک ہے پوٹی!......ویزلی تاج دار......''

وہ واپس مڑ گیا اور اس کے پیچھے پیچھے کریب اور گوئل بھی کھی کھی کرتے ہوئے لپکے۔

''میرا خیال ہے کہ وہ یقیناً مذاق کر رہا ہوگا؟'' ارنی نے پریشانی کے عالم میں کہا۔''اسے پوائنٹس کم کرنے کی اجازت نہیں ہو گی......ایسا کیا جانا تو سراسر حماقت ہوگا......اس سے تو پری فیکٹ کا پورا نظام مفلوج ہو کر رہ جائے گا......''

جب ھیری، رون اور ہرمائنی بیرونی ہال میں پہنچے اور ان کی نظر پوائنٹس کا اعداد و شمار رکھنے والی دیوہیکل جام ساعت نما یعنی ریت گھڑی پر پڑی جو دیوار میں بلندی پر نصب تھی تو انہیں حقیقت کا اندازہ ہو گیا۔صبح تک گری فنڈر اور ریون کلا کے پوائنٹس قریباً برابری کی سطح پر جا رہے تھے اور دوسرے فریقوں کے مقابلے میں زیادہ تھے۔ان کے دیکھتے ہی دیکھتے گری فنڈر کے پوائنٹس کی سطح تیزی نیچے گری اور یہ صرف گری فنڈر کا ہی حال نہیں تھا۔انہیں صاف دکھائی دے رہا تھا کہ ہفل پف اور ریون کلا کی سطح بھی نیچے گر رہی تھی البتہ سلے درن کی ریت گھڑی واحد تھی جس کی سطح میں استحکام واضح دکھائی دے رہا تھا۔

''پھر تمہیں خود ہی اندازہ ہو گیا، ہے نا؟'' اس نے قریب فریڈ کی آواز سنائی دی۔

وہ اور جارج ابھی ابھی سنگ مرمر کی سیڑھیاں اترے تھے۔ریت گھڑی کو دیکھتے ہوئے وہ ھیری، رون اور ہرمائنی کے قریب آ گئے۔

''ملفوائے نے ہمارے تقریباً پچاس پوائنٹس کم کر دیئے ہیں۔'' ھیری نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔ جب وہ گری فنڈر کی سطح مزید گرتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔

''ہاں! میں جانتا ہوں، مونٹی گو نے وقفے کے دوران ہمارے بھی پوائنٹس کم کرنے کی کوشش کی تھی......'' جارج نے بتایا۔

''تمہارا اس سے کیا مطلب ہے کہ......کوشش کی تھی؟'' رون نے جلدی سے پوچھا۔

''اسے الفاظ منہ سے نکالنے کی مہلت ہی نہیں ملی!'' فریڈ نے ہنستے ہوئے کہا۔''ہم نے اسے ششدر کر کے پہلی منزل کی غیبی سفری الماری میں سر کے بل اندر دھکیل دیا تھا......''

ہرمائنی یہ سن کر سکتے میں آ گئی تھی۔

''اس طرح تو تم لوگ بہت بڑی مصیبت میں پھنس جاؤ گے......؟''

''کم از کم اس وقت تک تو کچھ نہیں ہوگا جب تک مونٹی گو واپس نہ لوٹ پائے۔'' فریڈ نے چہک کر کہا اس کے چہرے پر کسی قسم کی پریشانی کے آثار نہیں تھے۔ ''ہم جانتے ہیں کہ اس میں کئی ہفتے بیت سکتے ہیں۔ مجھے تو خود بھی معلوم نہیں کہ وہ اب کہاں پہنچ چکا ہو گا؟......ویسے بھی ہم یہ فیصلہ کر چکے ہیں کہ اب ہمیں مشکلات کا شکار ہونے کی کوئی پرواہ نہیں ہونی چاہئے......''

''تمہیں پہلے کب پرواہ تھی؟'' ہرمائنی نے تیکھی آواز میں کہا۔

''پرواہ تھی......بالکل تھی!'' جارج نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ''ہمیں کبھی سکول سے نکالا گیا......بالکل نہیں، ہے نا؟''

''ہمیں شروع سے ہی معلوم تھا کہ آخری حد کہاں تک ہے؟'' فریڈ نے کہا۔

''یہ الگ بات ہے کہ ہم کبھی کبھار خود پر اعتماد کر کے اس سے باہر نکل جاتے رہے ہیں۔'' جارج نے کہا۔

''مگر ہم ہمیشہ حقیقی ہڑبونگ مچنے سے پہلے ہی واپس لوٹ آتے تھے۔'' فریڈ بولا۔

''لیکن......اب کیا ہوا؟'' رون نے تنک کر پوچھا۔

''اب......'' جارج بولتے ہوئے جھجکا۔

''ڈمبل ڈور کے جانے کے بعد......'' فریڈ نے جملہ آگے بڑھایا۔

''ہمارا خیال ہے کہ کچھ ہنگامہ تو......'' جارج نے آنکھ دباتے ہوئے کہا۔

''ہونا ہی چاہئے۔ ہماری ہر دلعزیز نئی ہیڈ مسٹرس کی شایاں شان میں کچھ تو نیا ہونا ہی چاہئے، ہے نا؟'' فریڈ نے ہنستے ہوئے کہا۔

''میں تمہیں خبردار کرتی ہوں کہ ایسا کچھ مت کرنا۔'' ہرمائنی نے اپنی آواز دباتے ہوئے کہا۔ ''تمہیں واقعی ایسا کچھ نہیں کرنا چاہئے۔ انہیں تو تمہیں باہر نکالنے کا بس بہانہ چاہئے......''

''ہرمائنی! تم ابھی نا سمجھ ہو۔'' فریڈ نے اس کی طرف مسکراتے ہوئے دیکھ کر کہا۔ ''اب ہمیں یہاں رہنے کی کوئی پرواہ بھی نہیں ہے۔ اگر ہم نے ڈمبل ڈور کے لئے کچھ کرنے کا فیصلہ نہ کر لیا ہوتا تو ہم اسی وقت سکول کو خیر باد کہہ کر چل دیتے۔ ویسے بھی......'' اس نے اپنی چھڑی دیکھتے ہوئے کہا۔ ''پہلے دور کا آغاز بس ہونے ہی والا ہے۔ اگر میں تمہاری جگہ ہوتا تو دوپہر کا کھانا کھانے کیلئے اسی وقت بڑے ہال میں پہنچ گیا ہوتا تاکہ سب اساتذہ دیکھ لیتے کہ اس سے تمہارا کوئی تعلق جڑا ہوا نہیں ہے......''

''یہ تم کیا کہہ رہے ہو؟......کس سے ہمارا تعلق جڑا نہ ہوتا؟'' ہرمائنی کا رنگ اُڑ گیا۔

''تمہیں معلوم ہو جائے گا۔'' جارج نے ہنس کر کہا۔ ''اب یہاں سے بھاگو......جلدی!''

فریڈ اور جارج مڑے اور طلباء کے اس ہجوم میں شامل ہو گئے جو سیڑھیاں اتر کر دوپہر کے کھانے کیلئے بڑے ہال میں جا رہا تھا۔ پریشان حال ارنئی نے سنگ مرمر کی سیڑھیاں اترتے ہوئے اپنے ڈھیر سارے ادھورے ہوم ورک کا ذکر کیا اور تیزی سے ایک طرف

چلا گیا۔

''میرا خیال ہے کہ ہمیں یہاں سے فوراً نکل جانا چاہئے......'' ہرمائنی نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔ ''ان دونوں کا پتہ نہیں کہ کہیں سچ مچ ہی کچھ گڑبڑ نہ ہو جائے......''

ھیری دوڑ لگاتے ہوئے چھت کے سفید بادلوں کی طرف ابھی دیکھ ہی رہا تھا کہ اسی وقت کسی نے اس کا کندھا تھپتھپایا۔ اس نے مڑ کر دیکھا، چوکیدار فلیچ اس کے ٹھیک پیچھے کھڑا تھا۔ ھیری ہڑبڑا کر ایک قدم پیچھے ہٹ گیا۔ وہ فلیچ سے فاصلہ رکھنا ہی بہتر سمجھتا تھا......

''پوٹر! ہیڈ مسٹرس نے تمہیں اپنے دفتر میں بلوایا ہے......'' اس نے طنز بھری مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

ھیری سوچنے لگا کہ فریڈ اور جارج نے جانے کون سا شرارت کی منصوبہ بندی کی ہوگی؟

''میں نے یہ کام نہیں کیا......'' گھبراہٹ کی وجہ سے اس کے منہ سے لاشعوری طور پر نکل گیا۔ فلیچ کے جبڑے ہلنے لگے اور وہ مرجھایا ہوا قہقہہ لگا کر ہنس پڑا۔

''چور کی ڈاڑھی میں تنکا......!'' اس نے بلغم زدہ آواز میں کہا۔ ''میرے پیچھے آؤ، پوٹر!''

ھیری نے رون اور ہرمائنی کی طرف نظر ڈالی جو کافی پریشان دکھائی دے رہے تھے۔ پھر وہ کندھے اچکا کر فلیچ کے پیچھے پیچھے بیرونی ہال کی طرف بڑھ گیا جبکہ متضاد سمت سے بھوکے طلباء کا سیلاب اُمڈتا چلا آ رہا تھا۔ فلیچ کافی خوشگوار مزاج میں دکھائی دے رہا تھا۔ سنگ مرمر کی سیڑھیاں چڑھتے ہوئے وہ ہولے ہولے گنگناتا رہا۔

''پوٹر! یہاں کے حالات بدل رہے ہیں!'' پہلی منزل کی سیڑھیوں پر پہنچ کر وہ بولا۔

''بالکل! مجھے دکھائی دے رہا ہے!'' ھیری نے ٹھنڈے لہجے میں جواب دیا۔

''میں نے ڈمبل ڈور سے گذشتہ سالوں میں ہزار ہا بار کہا تھا کہ وہ لوگوں کے معاملے میں کافی نرم رویہ اختیار کئے ہوئے ہیں۔'' فلیچ نے سفاکانہ مسکراہٹ سے ہنستے ہوئے کہا۔ ''تم وحشی شیطان کبھی بھی ان بدبودار گوبر بموں کی جان نہیں چھوڑتے ہو۔ اگر تمہیں یہ معلوم ہوتا کہ میرے پاس تم پر کوڑے برسانے اور تمہاری چمڑی ادھیڑ دینے کا اختیار ہوتا تو......تم میں سے کوئی بھی راہداریوں میں ممنوعہ گوبر بموں کو پھینکنے کی جرأت نہ کرتا۔ اگر میں تمہیں ٹخنوں کے بل زنجیر سے باندھ کر اپنے دفتر میں الٹا لٹکا دیتا تو تم شرارت کرنے سے پہلے سو بار سوچتے، ہے نا؟ مگر پوٹر! تدریسی ضابطہ کی دفعہ انتیس کے نفاذ کے بعد مجھے یہ اختیار بھی مل جائے گا......اور انہوں نے وزیر جادو سے خبیث پیوس کو سکول بدر کرنے کے حکم پر دستخط کرانے کا بھی وعدہ کیا ہے......ان کے ہیڈ مسٹرس بننے کے بعد یہاں کی صورت حال یکسر بدل کر رہ جائے گی......''

ھیری نے سوچا کہ امبریج نے فلیچ کو اپنا ہم خیال بنانے کیلئے بھرپور کوشش کی تھی۔ سب سے تشویشناک بات تو یہ تھی کہ وہ ان کیلئے نہایت قیمتی ہتھیار ثابت ہو سکتا تھا کیونکہ سکول کے تمام خفیہ راستوں کے بارے میں جانتا تھا۔ یہ الگ بات تھی کہ اس کے علم کی وسعت

ویزلی جڑواں بھائیوں کے مقابلے کچھ کم ہی تھی......

''لو پہنچ گئے......'' اس نے ہیری کی طرف دیکھ کر استہزائیہ مسکان کے ساتھ کہا۔ اس نے امبریج کے دفتر کے دروازے پر تین بار دستک دی اور پھر اسے کھول دیا۔ ''مادام! پوٹر حاضر ہے۔''

ہیری امبریج کے دفتر کو خوب اچھی طرح پہچانتا تھا۔ وہ یہاں کئی بار سزا کاٹنے کیلئے آ چکا تھا۔ یہ پہلے جیسا ہی دکھائی دے رہا تھا۔ فرق صرف اتنا تھا کہ اب امبریج کی میز پر لکڑی کی ایک بڑی تختی رکھی ہوئی تھی، جس پر سنہرے الفاظ میں 'ہیڈ مسٹرس' لکھا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے علاوہ اس نے بڑی حسرت بھری نظروں سے اس طرف دیکھا جہاں اس کا فائر بولٹ اور ویزلی جڑواں بھائیوں کا کلین سویپ نامی بہاری ڈنڈے عقبی دیوار پر لوہے کی موٹی کھونٹیوں پر زنجیروں سے بندھے ہوئے تھے۔

امبریج اپنی میز کے پیچھے بیٹھی ہوئی تھیں اور گلابی چرمئی کاغذ پر کچھ تحریر کر رہی تھیں۔ انہوں نے سر اُٹھا کر اوپر دیکھا اور مینڈک جیسی چوڑی مسکراہٹ ان کے چہرے پر پھیل گئی۔

''آرگس...... تمہارا شکریہ!'' انہوں نے ریشمی آواز میں کہا۔

''شکریہ ادا کرنے کی کوئی ضرورت نہیں مادام! میں تو آپ کا خادم ہوں۔'' فلیچ نے کہا اور اپنا سر اتنا نیچے جھکا دیا جتنا کہ وہ گنٹھیے کے مرض کے باعث جھکا سکتا تھا، پھر وہ باہر نکل گیا۔

''بیٹھ جاؤ پوٹر!'' امبریج نے ایک کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ہیری خاموشی سے بیٹھ گیا۔ امبریج کچھ دیر تک گلابی چرمئی کاغذ پر جھکی کچھ لکھتی رہیں۔ ہیری نے دیکھا کہ بلیوں کے کچھ گندے بچے ان کے سر کے اوپر لگی پلیٹوں کی تصویروں میں ادھر ادھر اچھل کود رہے تھے۔ اس نے دل میں وسوسہ اُٹھا کہ جانے کونسی بھیانک سزا شروع ہونے والی ہے؟

''ٹھیک ہے......'' انہوں نے اپنی گلابی چرمئی کاغذ کو ایک طرف ہٹاتے ہوئے کہا اور اپنی قلم میز پر واپس رکھ دی۔ وہ اب سر اُٹھا کر اس کی طرف گہری نظروں سے دیکھ رہی تھیں۔ ہیری کو بالکل ایسا ہی لگا جیسے کسی شاخ پر بیٹھی ہوئی مکھی پر جھپٹنے سے پہلے مینڈک اسے نشانہ بناتا ہو۔

''تو...... تم کیا پینا پسند کرو گے، پوٹر؟'' وہ رسیلی آواز میں بولیں۔

''کک...... کیا؟'' ہیری بوکھلا سا گیا۔ اسے اپنی سماعت پر یقین نہیں ہو رہا تھا۔

''میں پوچھ رہی ہوں کہ تم کیا پینا پسند کرو گے، مسٹر پوٹر؟'' وہ تھوڑا کھل کر مسکراتی ہوئی بولیں۔ ''چائے...... کافی...... یا پھر کدو کا جوس؟''

ہر مشروب کا نام لیتے ہوئے انہوں نے اپنی چھڑی ہوا میں لہرائی۔ لفظوں کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ میز پر ہوا میں سے کپ اور گلاس نمودار ہو گئے۔

''کچھ بھی نہیں......شکریہ!'' ہیری نے جلدی سے کہا۔

''میری خواہش ہے کہ تم میرے ساتھ یہاں بیٹھ کچھ تو ضرور پیو!'' انہوں نے کہا اوران کی آواز خطرناک حد تک شیریں ہوتی چلی گئی۔ ہیری کے دماغ میں گھنٹیاں بجنے لگیں۔ ''کسی ایک تو منتخب کرنا ہی پڑے گا...... پوٹر!''

''اوہ......ٹھیک ہے......چائے!'' ہیری نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

وہ کھڑی ہوگئیں اور خالی کپ میں کیتلی سے قہوہ ڈالنے کیلئے کیتلی کی طرف بڑھیں، انہوں نے دو کپوں میں چائے کا قہوہ انڈیلا اور دودھ ملایا۔ ہیری ان کی مڑی پشت پر نظریں جمائے ان کے جھکے ہوئے کندھوں کو دیکھ رہا تھا جو واقعی کسی مینڈک کی طرح آگے کی طرف جھکے ہوئے دکھائی دیتے تھے۔ پھر وہ چائے کے کپ لے کر واپس مڑیں اور سست انداز میں چلتے ہوئے اس کے قریب پہنچیں۔ ان کے چہرے پر پھیلی ہوئی مسکراہٹ میں عجیب سی سفاکی کی جھلک تھی۔

''یہ لو......اسے گرم گرم پی لو!'' انہوں نے ہیری کے ہاتھ میں ایک کپ تھماتے ہوئے کہا۔ ''ٹھیک ہے......تو مسٹر پوٹر!...... میرا خیال ہے کہ ہمیں کل رات کے اذیت بھرے واقعہ پر تھوڑی بہت گفتگو کر لینا چاہئے......''

ہیری نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ اپنا کپ ہاتھ میں پکڑے اس بات کا انتظار کرنے لگا کہ وہ آگے کیا کہنے والی ہیں؟...... جب کئی پل گہری خاموشی میں بیت گئے تو وہ خوش نما آواز میں مسکرا کر بولیں۔ ''پوٹر! تم چائے نہیں پی رہے ہو......!''

اس نے اپنا کپ ہونٹوں تک اُٹھایا اور پھر اتنی ہی تیزی سے واپس نیچے لے گیا۔ اس کی نگاہ امبرج کے پیچھے دیوار پر لگی ایک پلیٹ پر جا پڑی جس میں بلی کے ایک بچے کی آنکھیں ویسے ہی گول اور نیلی تھیں...... جیسے میڈ آئی موڈی کی جادوئی آنکھ۔ اسی لمحے اس کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ اگر مسٹر میڈ آئی موڈی کو یہ معلوم ہو گیا کہ اس نے کسی دشمن کی دی ہوئی کوئی چیز پی تھی تو وہ اسے کتنا ڈانٹیں گے؟ کیونکہ انہوں نے سختی سے ایسا کرنے سے اسے روک رکھا تھا۔

''کیا ہوا؟......کیا چائے میں میٹھا کم ہے؟'' امبرج نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا

''نہیں......'' ہیری جلدی سے بولا۔

''''اس نے کپ دوبارہ اپنے ہونٹوں تک اُٹھایا اور چسکی لینے کی اداکاری کی حالانکہ اس نے اپنا منہ کس کر بند کر لیا تھا۔ امبرج کے چہرے پر مسکراہٹ پھیلتی چلی گئی۔

''اچھی بات ہے......!'' وہ آہستگی سے بڑبڑائیں۔ ''بہت عمدہ بات!......تو اب یہ بتاؤ کہ......'' وہ تھوڑا سا آگے کی طرف جھک گئیں۔ ''ایلبس ڈمبل ڈور کہاں ہے؟''

''مجھے معلوم نہیں!'' ہیری نے فوراً جواب دیا۔

''اوہ! چائے پیو......اور پیو!'' وہ ابھی تک مسکرا رہی تھیں۔ ''سنو پوٹر! ہم اب کوئی بچکانہ کھیل نہیں کھیلیں گے۔ میں جانتی ہوں کہ

تمہیں معلوم ہے کہ وہ کہاں گئے ہیں۔تم اور ڈمبل ڈور اس معاملے میں ابتدا سے ایک ساتھ ہو۔اپنے خیالات پر نظر ثانی کرو، پوٹر!''

''مجھے بالکل معلوم نہیں ہے کہ وہ کہاں ہیں؟'' ہیری نے دہرایا۔

اس نے دوبارہ چائے کا کپ ہونٹوں سے لگا کر چائے پینے کی اداکاری کی۔وہ اب اس کا نہایت باریک بین نظروں سے جائزہ لے رہی تھیں۔

''بہت شاندار......'' انہوں نے خطرناک انداز میں کہا۔وہ مسکرا رہی تھیں مگران کے چہرے پر پھیلی ہوئی ناخوشگواری صاف عیاں تھی۔''تو...... مجھے بتاؤ کہ سیریس بلیک کہاں ہے؟''

ہیری لمحہ بھر کیلئے بھونچکا رہ گیا۔اس کے پیٹ میں عجیب سا مروڑ اُٹھا اور اس ہاتھ میں پکڑا ہوا کپ اتنی زور سے کانپا کہ چائے چھلکتے چھلکتے بچی حالانکہ اس نے اپنے دونوں ہونٹ کس کر بند کر رکھے تھے مگر اس نے کپ اُٹھا کر جلدی سے منہ سے لگا دیا تاکہ کچھ چائے اس کے چوغے پر چھلک جائے۔

''میں نہیں جانتا......'' اس نے پراعتماد لہجے بنانے کی بھرپور کوشش کی۔

''مسٹر پوٹر!'' امبریج نے اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے خطرناک لہجے میں کہا۔''میں تمہیں یاد دلانا چاہتی ہوں کہ میں نے اکتوبر کے مہینے میں گری فنڈر ہال کے آتشدان میں مفرور قاتل سیریس بلیک کو تقریباً پکڑ ہی لیا تھا۔میں یہ بات اچھی طرح جانتی ہوں کہ وہ تم سے ہی ملاقات کیلئے وہاں آیا تھا اور اگر میرے پاس کوئی پختہ ثبوت ہوتا تو آج تم دونوں میں سے کوئی بھی آزاد نہ گھوم رہا ہوتا، پوٹر!......اب سیدھی طرح بتا دو کہ سیریس بلیک کہاں ہے؟''

''معلوم نہیں......'' ہیری نے تھوڑی بلند آواز میں کہا۔''مجھے اس کے بارے میں کچھ بھی اندازہ نہیں ہے۔''

دونوں ایک دوسرے کو ناگوار نظروں سے اتنی دیر تک گھورتے رہے کہ آنکھوں میں پانی اتر آیا۔بالآخر امبریج اپنی کرسی سے اُٹھ کھڑی ہوئی۔

''اچھی بات ہے پوٹر!'' وہ خطرناک لہجے میں غرائیں۔''اس بار تو میں تمہاری بات پر یقین کر لیتی ہوں مگر ہوشیار رہنا......میری پشت پر محکمے کا پورا پورا ہاتھ ہے۔اس سکول کے تمام تر مراسلاتی نظام پر میری کڑی نگرانی ہے۔ہوگورٹس کے آتشدان پر گہری نظر رکھی جا رہی ہے،سفوف انتقال کے استعمال پر اور پورے ملک میں انتقالی نظام پر محکمے کا کنٹرول ہے،صرف میرے آتشدان کو استثنیٰ حاصل ہے۔میرا تفتیشی دستہ پورے سکول کی نگرانی کر رہا ہے،الّوؤں کے ذریعے آنے اور جانے والی ہر ایک چیز، ہر ایک خط، ہر ایک پیکٹ کی پڑتال کر رہا ہے اور مسٹر فلیچ تمام خفیہ راستوں پر خصوصی نظر رکھ رہے ہیں۔اگر مجھے ذرا سی بھنک پڑی کہ تم......''

''ڈزن ٹھاہ ڈزن......''

دفتر کا پورا فرش کانپ اُٹھا۔امبریج لاشعوری پر پھسل گئیں،سہارے کیلئے انہوں نے اپنی میز کا کونا پکڑ لیا۔وہ سکتے کی سی کیفیت

میں مبتلا دکھائی دے رہی تھیں۔

''یہ کیا ہوا تھا......؟''

وہ گردن موڑ کر دروازے کی طرف گھورنے لگیں، ہیری نے موقع پا کر سرعت رفتاری سے اپنا بھرا ہوا چائے کا کپ قریبی رکھے ہوئے گلدان میں الٹ دیا جس میں سوکھے پھول سجے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ وہ خالی کپ لئے جونہی سیدھا ہوا تو اسی وقت نچلی منزل پر لوگوں کے بھاگنے اور چیخنے چلانے کا شور سنائی دینے لگا۔ امبریج کا چہرہ بگڑنے لگا۔

''تم دوپہر کا کھانا کھانے جاؤ، پوٹر!'' امبریج نے سخت لہجے میں کہا اور اپنی چھڑی اُٹھا کر دفتر سے باہر نکل گئیں۔ ہیری نے کچھ سیکنڈ تک انتظار کیا کہ وہ کچھ دور نکل جائیں، پھر وہ بھی اپنی کرسی سے اُٹھ کھڑا ہوا اور جلدی سے دفتر سے نکل کر زیریں منزل کی سیڑھیوں کی طرف بھاگا۔ وہ دھڑکتے ہوئے دل کے سوچ رہا تھا کہ نیچے جانے کیا ہو رہا ہوگا؟

اسے حالات جاننے میں کچھ زیادہ زحمت نہیں اُٹھانا نہیں پڑی۔ نیچے پہنچتے ہی اسے دکھائی دیا کہ وہاں ایک بڑا صندوق موجود تھا اور اس میں سے دھماکے دار پٹاخے نکل نکل کر پھٹ رہے تھے۔ کسی نے (ہیری کو بخوبی اندازہ تھا کہ ویزلی جڑواں بھائیوں نے ہی) جادو کے زور پر اسے بے قابو کر دیا تھا۔

سبز اور سنہری چنگاریاں اُڑاتے ہوئے دیوہیکل ڈریگن راہداریوں میں ادھر ادھر اُڑتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ ان کے منہ سے اصلی آگ کے شعلے نکل رہے تھے اور جگہ جگہ دھماکے ہو رہے تھے۔ پانچ فٹ لمبے گلابی اور نارنجی شعلے اُڑاتے ہوئے ڈریگن اور اڑن طشتریاں خوفناک دھاڑیں نکال رہی تھی جس سے سکول کے در دیوار تک کانپ جاتے تھے۔ ان کے شعلوں سے جگہ جگہ آگ بھڑک رہی تھی، سکول کے طلباء ان کے درمیان چیختے چلاتے ہوئے ادھر ادھر بھاگ رہے تھے۔ نقرئی ستاروں کی لمبی دُم والے راکٹ نما پٹاخے راہداریوں کے دیواروں سے ٹکرا کر واپس مڑ رہے تھے اور خوفناک گڑگڑاہٹ پیدا کر رہے تھے۔ عجیب وغریب انار فضا میں پہنچ کر دھماکے دار آواز میں پھٹ جاتے اور فضا میں طنزیہ جملے لکھتے رہے۔ جہاں تک ہیری کی نظر پہنچ پائی، اسے ہر طرف چنگاریوں اور روشنی کی جھلملاہٹ دکھائی دی۔ کان پھاڑ دھماکوں کا سلسلہ چلتا ہوا سنائی دیا۔ بجھنے، تھمنے یا اوجھل ہونے کے بجائے یہ جادوئی پٹاخے ہر گزرتے ہوئے لمحے میں مزید طاقتور ہوتے جا رہے تھے۔ ان کی تعداد بڑھتی جا رہی تھی۔

فلیچ اور امبریج دہشت بھری نظروں سے سیڑھیوں کے بیچوں بیچ کھڑے انہیں دیکھ رہے تھے۔ ہیری نے دیکھا کہ ایک بڑی چکردار اُڑن طشتری کو اپنے کرشمے دکھانے کی زیادہ جگہ کی ضرورت محسوس ہو رہی تھی پھر جیسے اس نے فیصلہ کر لیا کہ وہ ان دونوں کو اپنی قوت کا مظاہرہ دکھائے گی۔ وہ خطرناک انداز میں ہاہاہاہا ہی ہی کی آواز نکالتی ہوئی ان دونوں کی طرف بڑھنے لگی۔ وہ دونوں سہمی ہوئی چیخ سے چلا اُٹھے اور انہوں نے شعلوں اور چنگاریوں سے بچنے کیلئے اپنے سر نیچے جھکا لئے۔ چکردار اُڑن طشتری چیختی چلاتی ہوئی کھڑکی سے باہر نکلی اور کھلے میدان میں پہنچ گئی اور پھٹ کر ایک خونخوار اُڑن طشتری میں بدل گئی۔ ایک دیوہیکل اُڑن طشتری جو شاید

میدان کے ایک چوتھائی حصے جتنی بڑی تھی۔اسی لمحے ایک اور بڑا ڈریگن ہال کا کھلا دروازہ دیکھ کر آگے بڑھا اور میزوں پر آگ برساتا ہوا باہر نکل گیا۔ایک بڑی سرخ رنگ کی چمگاڈر خطرناک انداز میں دھواں اُگلتے ہوئے اس کے تعاقب میں بڑھی اور باہر نکل گئی۔سکول کے اندر اور باہر ہر طرف ڈریگن، چمگادڑیں، اُڑنے والے خوفناک سانپ اور جانے کیا کچھ بھرتا جارہا تھا۔شور شرابے سے کان پھٹے جا رہے تھے۔ بڑا ہال، بیرونی ہا، راہداریاں اور تمام منزلیں ان جادوئی پٹاخوں والے جانوروں سے بھر چکی تھیں۔

''جلدی کرو فلیچ ...... اگر ہم نے کچھ نہ کیا تو یہ پورے سکول میں پھیل جائیں گے اور انہیں قابو کرنا مشکل ہو جائے گا...... ششدرم......''

انہوں نے ایک راکٹ کی طرف اپنی چھڑی کرتے ہوئے لہرائی۔ چھڑی کی نوک سے سرخ رنگ کی روشنی کی لہر نکل کر اس پر پڑی۔ بیچ ہوا میں وہ ششدر ہو کر رُکنے کے بجائے اس میں اس قدر زوردار دھما کہ ہوا کہ اپنی رفتار سے کئی گنا تیز ہو کر دیوار میں لگی ہوئی ایک تصویر سے جاٹکرایا۔تصویر کے بیچوں بیچ ایک بڑا سوراخ دکھائی دینے لگا جس میں سے دُھواں نکل رہا تھا۔تصویر میں باغیچے کا منظر دکھائی دے رہا تھا جہاں ایک ارغوانی رنگت والے لباس میں ملبوس جادوگرنی بیٹھی ہوئی تھی۔وہ جادوگرنی راکٹ کے حملے کو دیکھ کر بدحواسی سے بھاگ کھڑی ہوئی اور کچھ لمحوں بعد دوسری تصویر والے فریم میں نمودار ہوئی، جہاں تاش کھیلنے والوں جادوگروں نے سمٹ کر اپنے درمیان اُسے بیٹھنے کیلئے جگہ دی۔تصویروں میں موجود جادوگر اور جادوگرنیاں اس ناگہانی آفت پر چیخ رہے اور امبرج کی طرف ہاتھ اُٹھا اُٹھا کر اسے کچھ یہ ہنگامہ بند کرنے کیلئے کہہ رہے تھے۔

''انہیں ششدرمت کرو فلیچ ......'' امبرج غصے سے چیخیں جیسے یہ کام واقعی فلیچ نے کیا ہو۔

''اوہ! آپ صحیح کہہ رہی ہیں، ہیڈ مسٹرس!'' فلیچ بدحواسی میں بولا۔سب لوگ جانتے تھے کہ فلیچ گھنا چکر تھا اور وہ پٹاخوں پر کسی قسم کا جادو نہیں کر سکتا تھا۔ بدحواسی کے عالم میں اسے کچھ سجھائی نہیں دے رہا تھا۔وہ اپنی جگہ سے بھاگا اور تیزی سے جھاڑوؤں کی الماری میں سے ایک جھاڑو نکال لایا اور ان پٹاخوں کو بجھانے کی کوشش کرنے لگا۔وہ انہیں بری طرح پیٹ رہا تھا۔کچھ ہی پل میں اس کے جھاڑو کے اگلے سرے میں آگ لگ گئی۔

ہیری کافی دیر سے یہ تماشا دیکھ رہا تھا اور ہنس ہنس کر دوہرا ہوئے جارہا تھا۔جب ایک پٹاخے نے اس کا رُخ کیا تو وہ بھاگ کھڑا ہوا ایک خفیہ دروازے کے پاس پہنچ گیا۔اسے معلوم تھا کہ یہ دروازہ ایک منقش پردے کے عقب میں چھپا ہوا تھا۔ جیسے ہی وہ دروازے کے دوسری طرف پہنچا تو اسے فریڈ اور جارج وہاں دکھائی دیئے جو وہاں چھپ کر فلیچ اور امبرج کی چیخیں سن رہے تھے اور اپنی ہنسی کو دبانے کی کوشش میں پہلو بدل رہے تھے۔

''لاجواب......'' ہیری نے ہنستے ہوئے آہستگی سے کہا۔''بہت کمال کا کارنامہ ہے...... میرا دعویٰ ہے کہ تم ڈی فلب سٹرز کی مصنوعات کو پیچھے چھوڑ جاؤ گے...... یہ ذرا بھی مشکل نہیں ہوگا......''

''تعریف کا شکریہ ہیری!'' جارج نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اپنی آنکھوں میں ہنسی کے مارے نکلتے ہوئے آنسوؤں کو آستین سے پونچھ ڈالا۔ ''مجھے توقع ہے کہ وہ انہیں اوجھل کرنے کی کوشش کریں گی مگر اس طرح تو وہ دس گنا بڑھ جائیں گے......''

پٹاخے جلتے رہے اور سہ پہر تک پورے سکول میں ادھر ادھر اُڑتے رہے۔ یہ بات سچ تھی کہ ان پٹاخوں نے ماحول میں کافی ہلچل اور بدمزگی پیدا کر دی تھی مگر اساتذہ کو دیکھ کر ایسا نہیں لگتا تھا کہ انہیں اس بھیانک شرارت پر کوئی غصہ ہو یا وہ کسی پریشانی میں مبتلا ہوں۔

جب ایک سنہری دُم والا بڑا ڈریگن پروفیسر میک گونا گل کی کلاس میں گھس آیا اور خوفناک غراہٹ کے ساتھ ان کی کلاس میں چکر کاٹنے لگا تو انہوں نے چڑچڑے انداز میں طلباء کی طرف دیکھا اور بولیں۔ ''اوہ مس براؤن! ذرا بھاگ کر ہیڈ مسٹرس کو یہ بتا آؤ کہ ہماری کلاس میں ایک خطرناک پٹاخہ گھس آیا ہے......''

اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہیڈ مسٹرس بننے کے بعد پروفیسر امبریج کا پہلا دن نہایت برا گزرا۔ انہیں خفت کے ساتھ ساتھ خواری اُٹھانا پڑی۔ دوپہر کے بعد تمام وقت پورے سکول میں ادھر سے ادھر بھاگنے میں بیت گیا۔ تمام اساتذہ نے اپنے کمروں یا کلاس رومز میں سے ان پٹاخوں کو نکالنے کی رتی بھر کوشش نہیں کی تھی۔ وہ بار بار مدد کیلئے پروفیسر امبریج کو ہی آواز دیتے رہے۔ جب طلباء کی آخری کلاس پر گھنٹی بجی تو اپنے اپنے بستے اُٹھائے طلباء کلاس رومز میں سے باہر نکلے۔ ہیری نے دیکھا کہ پروفیسر امبریج جادوئی استعمالات کی کلاس سے باہر نکل رہی تھی، پروفیسر فلٹ وک ان کے پیچھے ان کا شکریہ ادا کر رہے تھے۔ امبریج کا حلیہ بے حد خراب تھا۔ راکھ ان کے بالوں اور کپڑوں پر لگی ہوئی تھی اور چوغہ بھی کئی جگہ سے جل چکا تھا۔

''آپ کا بے حد شکریہ پروفیسر!'' پروفیسر فلٹ وک کی چوں چوں کرتی ہوئی آواز سنائی دی۔ ''میں خود بھی ان شرارتی پٹاخوں سے نمٹ سکتا تھا مگر مجھے اس بارے میں معلوم نہیں تھا کہ تدریسی ضابطہ کے تحت مجھے ایسا کرنے کا اختیار تھا یا نہیں......!''

پروفیسر امبریج کے ہونٹوں سے خوفناک غراہٹ برآمد ہوئی، اس سے پہلے وہ کوئی سخت جواب دے پاتیں، پروفیسر فلٹ وک نے مسکراتے ہوئے اپنے کلاس روم کا دروازہ بند کر دیا۔

اس رات گری فنڈر کے ہال میں جشن کا سا سماں تھا۔ فریڈ اور جارج کسی مشہور ہیرو کی طرح ان سب میں نمایاں تھے۔ ہر کوئی ان کی تعریف میں قلابے ڈھا رہا تھا۔ یہاں تک ہرمائنی بھی اتنی خوش تھی کہ وہ جوش وخروش سے ٹھٹھا لگاتی ہوئی بھیڑ میں گھس کر ان دونوں کے پاس جا پہنچی

''لاجواب!...... بڑے کمال کے پٹاخے تھے۔ واقعی تم لوگوں کا جواب نہیں!'' وہ خوشی سے نہال ہوتے ہوئے زور سے بولی۔

''شکریہ ہرمائنی!'' جارج نے جواب دیا جو اس کے منہ سے تعریف سن کر بے حد حیران دکھائی دے رہا تھا۔ وہ خوشی سے مسکرا دیا۔ ''ویزلی کے ہنگامہ خیز آتشی بم...... بس! ایک چھوٹا سا مسئلہ ہے کہ اس کارروائی میں ہمارا پورے کا پورا مال خرچ ہو گیا۔ ہمیں اب

نئے سرے سے دوبارہ انہیں بنانا پڑے گا......''

''ویسے ہمیں اس نقصان کا ذرا بھی افسوس نہیں ہے۔'' فریڈ نے مسکراتے ہوئے کہا جو گری فنڈر کے طلباء سے پیشگی پیسے اکٹھے کرنے میں مصروف تھا۔'' ہرمائنی! اگر تم چاہو تو اپنا نام اس فہرست میں لکھوا سکتی ہو، ہم تمہاری باری پر پٹاخے پوری ایمانداری سے پہنچا دیں گے۔ عام پنڈورا بکس کی قیمت صرف پانچ گیلن ہے اور خصوصی پنڈورا بکس کی قیمت بیس گیلن ہے......''

ہرمائنی نے ہنستے ہوئے منہ بنایا اور پھر ہیری اور رون کی میز کی طرف واپس لوٹ آئی۔ اس نے اپنے بستے کی طرف گھور کر دیکھا۔ ہیری اور رون کو یہ امید ہونے لگی کہ پٹاخوں کی طرح اس کا ہوم ورک بھی خود بخود اچھل کر باہر نکل آئے گا اور خود بخود ہونے لگے گا۔

''اوہ میرا خیال ہے کہ کیوں نہ ہم ایک رات پڑھائی سے چھٹی کر لیں؟'' ہرمائنی نے جوشیلے انداز میں ان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے نقرئی ستاروں والا ایک تیز رفتار راکٹ گری فنڈر مینار کی کھڑکی کے قریب سے اُڑتا ہوا دور نکل گیا۔'' آخر ایسٹر کی چھٹیاں بھی جمعہ سے شروع ہو رہی ہیں۔ ان میں ہمارے پاس ہوم ورک کرنے کیلئے کافی وقت ہوگا، ہے نا؟''

''تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے؟'' رون نے حیرانگی سے آنکھیں پھاڑ کر دیکھتے ہوئے کہا۔

''اگر تم پوچھنا ہی چاہتے ہو تو میں بتا دیتی ہوں کہ......میں بھی اب بغاوت پر آمادہ ہو چکی ہوں۔'' ہرمائنی نے چہکتے ہوئے کہا۔

''پھر تو تمہاری طبیعت سچ مچ ٹھیک نہیں ہے، میرا خیال ہے کہ تمہیں نیند کی ضرورت ہے؟'' رون نے اس کی طرف دیکھ کر سر ہلاتے ہوئے کہا۔

جب ہیری اور رون سونے کیلئے اپنے کمرے میں پہنچے تو بھی انہیں دور دور پٹاخوں کے زوردار دھماکوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ جب ہیری اپنے کپڑے بدل رہا تھا تو ایک تیز رفتار انار گری فنڈر کے مینار کے قریب دھماکے سے پھٹا اور تاریک آسمان پر 'پوں' کا لفظ بنانے لگا۔ بستر پر لیٹتے ہوئے ہیری نے گہری جمائی لی، اس نے اپنی عینک اتار کر پہلو والی تپائی پر رکھی اور کھڑکی کی طرف رُخ پھیر کر لیٹ گیا۔ اسے کبھی کبھار مینار کے باہر تاریک آسمان پر پٹاخوں کی تھرکتی ہوئی چمک دھندلی سی دکھائی دیتی تھی اور شوں شوں کی آواز سنائی دیتی رہیں۔ سارا دن کان پھوڑ دھماکوں اور روح فرسا آوازیں کے سننے میں ہی گزر گیا تھا اور لگتا تھا کہ یہ سلسلہ ابھی تک قابو میں نہیں آ پایا تھا۔ اب پٹاخے چمکتے ہوئے بادلوں کی طرح دکھائی دے رہے تھے اور تاریک آسمان میں کافی خوبصورت اور پراسرار محسوس ہو رہے تھے۔ ہیری نے کروٹ بدل کر یہ سوچا کہ امبریج کو پہلے ہی دن ڈمبل ڈور کی ذمہ داری نبھانے میں کیسی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا ہوگا؟ وہ اس کے محسوسات کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ اس کے ذہن میں یہ بات بھی موجود تھی کہ جب فج کو سکول کے بارے میں معلوم ہوگا کہ وہاں پڑھائی کے بجائے تمام دن ہنگاموں کی نظر ہو چکا ہے تو ان کا ردعمل کیسا ہوگا؟ فج کا غضبناک چہرہ اپنی نظروں کے سامنے دیکھ کر اس کے چہرے پر دھیمی سی مسکراہٹ رینگنے لگی اور پھر اس نے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔

باہر کھلے میدان میں پٹاخوں کا شوراب دور دور جاتا ہوا محسوس ہورہا تھا...... یا پھر شاید وہ نیند کی وادیوں میں اترتا جارہا تھا......وہ ایک بار پھر شعبہ اسراریات کے دروازے کی طرف جانے والی راہداری میں پہنچ گیا تھا......وہ تیز تیز قدم اُٹھاتے ہوئے سیاہ دیوہیکل دروازے کی طرف بڑھ رہا تھا......کھل جاؤ......کھل جاؤ!......اور وہ واقعی کھل چکا تھا۔ وہ اس کے اندر داخل ہو کر ایک بار پھر اس لمبوترے گولائی دار کمرے میں پہنچ گیا جہاں بے شمار دروازے دکھائی دے رہے تھے اور نیلی روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ وہ آگے چلتا رہا اور لمبوترے کمرے کے دوسرے کنارے تک پہنچ گیا۔ وہاں بھی ایک سیاہ دروازہ دکھائی دے رہا تھا جو نیلگوں روشنی میں نہایا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ ہیری نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور اسے دھکا دے کر کھولا۔ وہ ایک اور لمبوترے ہال کمرے میں پہنچ گیا جہاں لوہے کی رگڑ کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ دیواروں پر روشنی کافی نیچے پڑ رہی تھی۔ وہ رُکا اور ادھر ادھر کا جائزہ لینے لگا۔ اسے خیال آیا کہ اسے اور آگے جانا ہوگا اور پھر وہ آگے بڑھ گیا......

کچھ دور ایک اور دروازہ دکھائی دے رہا تھا۔ وہ اس کے قریب پہنچ گیا جونہی اس نے اسے چھوا تو وہ خود بخود کھلتا چلا گیا......وہ اب ایک کم روشنی والے کمرے میں پہنچ گیا تھا۔ جو کسی پرانے گرجے کے ہال جیسا دکھائی دے رہا تھا۔ چھت کافی اونچی تھی اور چوڑائی بھی ضرورت سے زیادہ دکھائی دے رہی تھی۔ وہاں چھت جتنی اونچی الماریاں قطاروں میں لگی ہوئی تھی۔ ان کے درمیان چھوٹا سا راہداری کی طرح راستہ تھا۔ ہر طرف الماریاں ہی الماریاں دکھائی دے رہی تھیں۔ ایسا لگتا تھا جیسے وہ کوئی بھول بھلیاں بنا رہی ہوں۔ الماریوں کے شلف پر دُھول سے اَٹے ہوئے ٹینس بال جتنے بلوری گولے رکھے ہوئے تھے۔ گرد کی موٹی تہہ کی وجہ سے ان کی چمک ماند پڑ چکی تھی۔

ہیری کا دل جوشیلے انداز میں دھڑکنے لگا......وہ جانتا تھا کہ اسے کہاں جانا ہے؟......وہ تیزی سے آگے کی طرف دوڑنے لگا مگر اس کے قدموں سے اس بڑے ہال نما سنسان کمرے میں کوئی آہٹ پیدا نہیں ہو رہی تھی۔ کسی قسم کی کوئی آواز نہیں گونج رہی تھی...... خاموشی......گہری خاموشی......اس کمرے میں کچھ ایسا تھا جسے وہ حاصل کرنا چاہتا تھا......اس کے حصول کیلئے وہ اپنے دل میں عجیب سی کشش اُٹھتی ہوئی محسوس کر رہا تھا......اسے وہاں کسی چیز کی تلاش تھی......یا پھر کسی اور کو اس چیز کی چاہت تھی......اس کے ماتھے کے نشان میں شدید ٹیسیں اٹھ رہی تھیں......''ڈزن......ٹھاہ......''

ہیری کی آنکھ کھل گئی۔ اسے اپنی طبیعت میں اضطراب اور غصے کی ملی جلی کیفیت کا احساس ہونے لگا۔ اسی لمحے تاریکی میں ڈوبا کمرہ ہنسی کی آوازوں سے گونجنے لگا۔

''کمال کی ٹکر تھی، ہے نا؟'' سمیس کی مچلتی ہوئی آواز سنائی دی جو کھڑکی کے پاس کھڑا اشتیاق بھرے انداز میں باہر میدان میں جھانک رہا تھا۔ ''ایک اُڑن طشتری اور راکٹ میں تصادم واقعی مزیدار ہے۔ ایسا لگتا ہے جیسے وہ آپس میں جڑ چکے ہیں۔ تم لوگ بھی یہاں آ کر دیکھو!''

ہیری کومحسوس ہوا کہ رون اورڈین اس تماشے کودیکھنے کیلئے اپنے بستروں سے اتر گئے تھے۔وہ خاموشی سے اپنے بستر پرساکت پڑا رہا۔اس کے ماتھے کے نشان میں درد کچھ کم ہوتا جارہا تھا۔اس کے دل ودماغ پرعجیب سی افسردگی کا غلبہ چھایا ہوا تھا۔اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے کوئی من پسند چیز بالکل آخری لمحوں میں اس کے ہاتھوں سے پھسل گئی ہو......وہ اس بار واقعی بہت قریب پہنچ چکا تھا۔

گری فنڈر کے مینار کی کھڑکیوں کے قریب ابھی تک چمکتے ہوئے گلابی اورنقرئی پروں والے پٹاخے اُڑ رہے تھے۔ ہیری کو بستر پر لیٹے لیٹے دوسرے طلباء کی جوش بھری آوازیں سنائی دے رہی تھیں جو مینار کے زیریں کمروں میں اپنی کھڑکیوں سے باہر دیکھ کر تبصرے کررہے تھے۔ پھراچانک اس کے پیٹ میں کھلبلی سی مچ گئی۔اسے یاد آ گیا کہ اگلی شام کووہ سنیپ کے دفتر میں جذب پوشیدی کی مشقوں کیلئے جانے والا تھا۔وہ سب کچھ جواس نے ابھی ابھی خواب میں دیکھا تھا،کیا وہ سنیپ کوبھی دکھائی دے جائے گا؟ ایک دہشت کی لہراس کے وجود میں دوڑنے لگی۔

ہیری کا اگلا پورا دن خوف کی لپٹوں میں گزرا۔اندیشوں اور وسوسوں نے اسے خوفزدہ کئے رکھا۔اگر سنیپ کومعلوم ہو گیا کہ وہ خواب میں شعبہ اسراریات میں مزید اندر تک جا چکا ہے تو ان کا ردعمل کیسا ہوگا؟ اسے افسوس ہوا کہ اس نے گذشتہ مشقوں کے بعد جذب پوشیدی کا ذرا سا بھی سبق نہیں دہرایا تھا۔ڈمبل ڈور کے جانے کے بعد حالات کی صورتحال ایسی ڈرامائی انداز میں بدلتی چلی گئی کہ اسے احساس تک باقی نہ رہا۔ یہ الگ بات تھی کہ اسے پورا یقین تھا کہ اگر وہ تھوڑی بہت کوشش بھی کرتا تو بھی اپنے دماغ کو خالی کرنے میں ناکام ہی رہتا۔ بہرحال اُسے پورا یقین نہیں تھا کہ پروفیسر سنیپ اس کے اس بہانے کوتسلیم کرلیں گے۔

اس نے اس دن تمام کلاسوں میں جذب پوشیدی کی مشق کرنے کی پوری کوشش کی مگراس سے کچھ خاطرخواہ فائدہ نہیں ہوا۔جب وہ خاموشی سے اپنے تمام خیالات اورمحسوسات کو باہر نکالنے کی کوشش کرتا تھا تو ہر مائنی اسے کہنی مار کر دریافت کرتی کہ اس کے ساتھ کیا معاملہ چل رہا ہے،وہ ٹھیک تو ہے؟ ویسے بھی دماغ کوخالی کرنے کیلئے وہ وقت بالکل غیرموزوں تھا،کیونکہ اساتذہ طلباء سے دہرائی کیلئے سوالات کی بوچھاڑ کئے ہوئے تھے۔

مایوسی اورافسردگی کے عالم میں ہیری رات کے کھانے کے بعدسنیپ کے دفتر کی طرف چل دیا۔اس نے خودکوحالات کے سپرد کر دیا تھا۔بہرحال،اس نے ابھی بیرونی ہال کا نصف فاصلہ ہی طے کیا تھا کہ اچانک چو چینگ کا چہرہ اس کے سامنے نمودار ہوگیا۔وہ اپنے خیالوں کی بھول بھلیوں سے چونک کر باہر نکل آیا،اس نے اس کی طرف عجیب سی نظروں سے دیکھا۔وہ رُک گیا اورسنیپ کے ساتھ ہونے والی بدمزہ ملاقات کے کچھ دیر تک ٹل جانے پراسے خوشی محسوس ہوئی۔اس نے بیرونی ہال کے کونے کی طرف اشارہ کیا جہاں ریت گھڑیاں تیزی سے اوپر نیچے چلتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔گری فنڈر والی ریت گھڑی قریباً خالی دکھائی دے رہی تھی یعنی اب گری فنڈر کے پاس پوائنٹس نہ ہونے کے ہی برابر تھے۔

''ہاں کہو......'' ہیری تیزی سے بولا۔''تم ٹھیک تو ہو؟ امبرج تم سے ڈی اے کے بارے میں پوچھ گچھ تو نہیں کررہی تھیں؟''

''نہیں، ایسا کچھ نہیں ہے!'' چو چینگ نے بوکھلائے انداز میں جواب دیا۔''نہیں...... میں تو صرف...... میں تو صرف یہ کہنا چاہتی تھی...... ہیری! مجھے خواب میں بھی امید نہیں تھی کہ میر تا ایسا کچھ کر دے گی......''

''ہونہہ......'' ہیری نے ناگواری سے ہنکار بھری۔ اسے محسوس ہو رہا تھا کہ چو چینگ کو اپنی سہیلیوں کو راز دار بنانے میں ہوشیاری اور عقل سے کام لینے کی ضرورت تھی۔ اس کا انتخاب بالکل ناقص ثابت ہوا تھا۔ یہ بات اس کیلئے کافی دلچسپ تھی کہ میر تا ابھی تک ہسپتال میں ہی تھی اور میڈم پامفری کو اس کے مہاسے ختم کرنے میں مسلسل ناکامی ہو رہی تھی۔

''وہ دراصل بہت اچھی ہے......'' چو چینگ ہچکچاتے ہوئے بولی۔''اس سے......اس سے بس ذرا سی غلطی ہوگئی تھی......''

''بہت اچھی ہے!'' ہیری تنک کر بولا۔''جس سے ذرا سی غلطی ہوگئی؟ اس نے تو ہمارا ستیاناس کر ڈالا۔ اگر خوش قسمتی بروقت ساتھ نہ دیتی تو اس وقت ہم سب سکول سے باہر ہوا کھا رہے ہوتے، جن میں تم بھی شامل ہوتی......''

''سنو!......ہم سب بچ تو گئے ہیں، ہے نا؟'' چو چینگ روہانسی ہو کر بولی۔''دیکھو! اس کی ممی محکمے میں کام کرتی ہیں، اس کیلئے یہ واقعی مشکل کام تھا......''

''رون کے ڈیڈی بھی محکمے میں ہی کام کرتے ہیں۔'' ہیری نے غصے سے کہا۔''اور اگر تم نے ذرا سا بھی غور کیا ہو تو تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ اس کے چہرے پر 'راز فروش' نہیں لکھا ہوا دکھائی دیتا ہے......''

''یہ سب ہرمائنی گرینجر کا قصور ہے!'' چو چینگ طیش میں آتے ہوئے بولی۔''اس نے فہرست پر خبیث جادو کر رکھا تھا۔ اسے ہمیں اس کے بارے میں بتا دینا چاہئے تھا۔''

''جہاں تک میرا خیال ہے، اس نے یہ سب سے اچھا کام کیا تھا۔'' ہیری نے سرد لہجے میں جواب دیا۔''اس طرح حقیقت کھل کر سامنے آ گئی، ہے نا؟''

''اوہ...... میں تو بھول ہی گئی تھی کہ......اگر یہ پیاری ہرمائنی کا کام تھا تو......''

''دیکھو!......اب رونا دھونا نہ شروع کر دینا!'' ہیری نے چڑ کر اسے خبردار کیا۔

''میں بالکل نہیں روؤں گی......'' چو چینگ چیخ کر بولی۔ اس کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔

''اوہ......تو پھر ٹھیک ہے......'' ہیری نے جلدی سے کہا۔''فی الوقت مجھے کچھ دوسری الجھنوں سے نمٹنا ہے......تم اس وقت جاؤ!''

''ٹھیک ہے......تم بھاڑ میں جاؤ!'' وہ غصے سے پاؤں پٹختی ہوئی مڑی اور دوسری طرف کی سیڑھیوں میں جا کر اس کی نظروں سے اوجھل ہوگئی۔

چو چینگ کی بدتمیزی پر ہیری جل بھن کر رہ گیا تھا۔ غصے کے عالم میں دہکتا ہوا وہ سنیپ کے تہہ خانے کی طرف جانے والی

سیڑھیاں اترنے لگا۔ وہ یہ بات اچھی طرح جانتا تھا کہ اس کے دماغ میں غصہ اور زہر بھرا ہوگا تو سنیپ کیلئے اس کے دماغ تک رسائی بے حد آسان ثابت ہوگی مگر وہ اپنی سی کوشش کے باوجود اپنے احساسات پر قابو نہیں رکھ پایا۔ وہ اپنا دماغ خالی کرنے کے بجائے سرعت رفتاری سے یہ سوچ رہا تھا کہ اسے چو چینگ سے اس کی سہیلی میرتا کے بارے اور کیا کیا ملفوظات بکنے چاہئے تھے؟ بالآخر وہ دفتر کے دروازے پر پہنچ گیا۔

ہیری نے دستک دے کر دروازہ کھولا اور پھر اسے بند کر کے مڑا۔

''تمہیں دیر ہوگئی، پوٹر؟'' سنیپ نے روکھے پن سے دریافت کیا۔ وہ اس کی طرف پشت کئے کھڑے تھے اور ہمیشہ کی طرح اپنے خیالات اور یادوں کو اپنے ذہن سے نکال کر ڈمبل ڈور کے تیشہ یادداشت میں ڈال رہے تھے۔ انہوں نے چاندی جیسا آخری دھاگہ اپنی کنپٹی سے کھینچ کر باہر نکالا اور پتھر کے طاس میں ڈال دیا اور پھر وہ ہیری کی طرف مڑے......

''تم نے سونے سے پہلے مشق کی، پوٹر؟'' انہوں نے پوچھا۔

''جی......سر!'' ہیری نے میز کے پائے کی طرف دیکھتے ہوئے سفید جھوٹ بول دیا۔

''ٹھیک ہے......تم تو جانتے ہی ہو کہ مجھے پتہ چل جائے گا، ہے نا؟'' سنیپ نے زہرخند ملائم لہجے کے ساتھ کہا۔ ''اپنی چھڑی باہر نکال لو، پوٹر!''

ہیری ہمیشہ کی طرح تیار ہو کر سنیپ کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ ان دونوں کے درمیاں بس میز ہی موجود تھی۔ چو چینگ پر غصے کی وجہ سے اس کا دل بری طرح دھڑک رہا تھا اور وہ اس بات پر بھی پریشان تھا کہ سنیپ اس کے دماغ سے کتنی یادیں کھنگالنے والے تھے؟

''تین کی گنتی پر......'' سنیپ نے سست روی سے کہا۔ ''ایک دو......''

اسی وقت سنیپ کے دفتر کے دروازے پر زوردار آواز سنائی دی اور پھر اگلے ہی لمحے دروازہ کھل گیا۔ ڈریکو ملفوائے دھڑ دھڑاتا ہوا دفتر کے اندر داخل ہو گیا۔

''پروفیسر سنیپ......سر......اوہ! مجھے افسوس ہے......'' وہ تھوڑا حیرانگی کا شکار دکھائی دیا اور ہیری کی طرف دیکھنے لگا۔

''کوئی بات نہیں ڈریکو!'' پروفیسر سنیپ نے اپنی چھڑی نیچے جھکاتے ہوئے کہا۔ ''پوٹر یہاں جادوئی مرکبات کی اضافی پڑھائی یعنی ٹیوشن کیلئے آیا ہے۔''

ملفوائے کے چہرے پر بشاشیت سی پھیل گئی۔ جب امبریج نے ہیگرڈ کی آزمائشی ملازمت کا اعلان کیا تھا تو اس کے بعد سے ہیری نے ملفوائے کو پہلے کبھی اتنا خوش نہیں دیکھا تھا۔

''اوہ! مجھے معلوم نہیں تھا!'' ڈریکو نے ہیری کی طرف تمسخرانہ نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ہیری کے تن بدن میں آگ لگ گئی۔ وہ ملفوائے کو سچائی بتانے کیلئے بے تاب ہو کر مچلنے لگا یا پھر اس سے کہیں اچھا یہ رہتا کہ وہ اسے کوئی خطرناک جادوئی وار کر کے

ڈھیر کر دیتا......

''ٹھیک ہے ڈریکو!......اب بتاؤ کیا بات ہے؟''سنیپ نے پوچھا۔

''اوہ ہاں سر!...... پروفیسر امبریج کو آپ کی مدد کی ضرورت ہے!''ملفوائے نے جلدی سے بتایا۔''سر! انہیں مونٹی گومل گیا ہے۔ اس کا سر چوتھی منزل کے ایک ٹوائلٹ کے اندر پھنسا ہوا ہے......''

''وہ وہاں کیسے پہنچ گیا؟''سنیپ نے لفظ چباتے ہوئے پوچھا۔

''معلوم نہیں سر!''ملفوائے نے کہا۔''وہ بری طرح سے گھبرایا ہوا ہے۔''

''بہت اچھی خبر ہے۔''سنیپ نے چڑچڑے انداز میں کہا۔''پوٹر! ہم اپنا سبق کل شروع کریں گے۔''

وہ مڑے اور دفتر سے باہر نکل گئے۔ملفوائے نے ان کے تعاقب میں مڑتے ہوئے گردن گھما کر ہیری کی طرف دیکھا اور سرگوشی نما لہجے میں بولا۔

''اوہ پوٹی! ٹیوشن کی پڑھائی، چچ چچ چچ......''

اور پھر وہ ان کے عقب میں چلا گیا۔راہداری میں تیز تیز قدموں کی آواز گونج رہی تھی۔

ہیری نے آگ بگولا ہوتے ہوئے اپنی چھڑی واپس چوغے میں رکھ دی اور باہر جانے کیلئے اپنے قدم دروازے کی طرف بڑھائے۔وہ سوچ رہا تھا کہ جذب پوشیدی کی مشقیں کرنے کیلئے کم از کم چوبیس گھنٹے اس کے پاس موجود تھے۔وہ یہ بھی جانتا تھا کہ اس بار بال بال بچنے کیلئے اسے ملفوائے کا شکریہ ادا کرنا چاہئے تھا جو سراسر ناممکن تھا مگر یہ بھی سچ تھا کہ ملفوائے کلی میں پھندنا لگا کر اب پورے سکول کو یہ بتاتا پھرے گا کہ ہیری بہت نالائق طالبعلم ہے کیونکہ اسے جادوئی مرکبات کی اضافی پڑھائی کیلئے رات کو ٹیوشن بھی لینا پڑتی ہے......

وہ جونہی دفتر کے دروازے پر پہنچا تو اچانک کسی چیز نے اس کے قدم جکڑ لئے۔کانپتی ہوئی روشنی کا عکس جو اس کے سامنے دروازے کے چمکدار روغن پر تھرتھرا رہا تھا۔وہ حیرت بھری نظروں سے اسے دیکھنے لگا اور سوچنے لگا کہ یہ کیسی روشنی ہے؟......اور پھر اسے یاد آ گیا کہ یہ بالکل اسی طرح کی روشنی تھی جو اسے کل خواب میں دکھائی دی تھی۔شعبہ اسراریات کے دوسرے نیم تاریک کمرے میں موجود روشنی......!

اس نے تیزی سے پلٹ کر دیکھا۔روشنی سنیپ کی میز پر رکھے ہوئے پتھر کے طاس میں سے پھوٹ رہی تھی۔وہ مقناطیسی انداز میں تیشہ یادداشت کے پاس چلا آیا۔تیشہ یادداشت میں چاندی جیسی لہریں دائروی انداز میں گھوم رہی تھیں...... یہ سنیپ کی یادیں تھیں، جنہیں وہ ہیری کو دیکھنے نہیں دینا چاہتے تھے۔اگر وہ اتفاق سے ان کے حفاظتی خول کو توڑ کر ان کے دماغ میں گھس جائے تو وہ ان کی جھلک تک نہ دیکھ پائے......

ہیری نے تیشہ یادداشت کو گھورتے ہوئے دیکھا اور پھر اس کے ذہن کے کسی کونے میں تجسس کی حس بیدار ہوگئی اور وہ سوچنے لگا...... آخر ایسی کون سی چیز ہے جو سنیپ اس سے چھپانے کیلئے ہر مشق کے موقع پر اتنا جتن کرتے دکھائی دیتے ہیں؟

چاندی جیسی روشنی دیواروں پر کانپتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ ہیری سوچتے ہوئے تیشہ یادداشت کے مزید قریب پہنچ گیا۔ اس کے دماغ میں اب نئی بات پیدا ہوئی تھی، کیا سنیپ شعبہ اسراریات کے اس راز کے بارے میں جانتے ہیں جو ہیری کے خوابوں میں ہمیشہ ادھورا رہ جاتا تھا؟...... کیا وہ اسی راز کو اس سے چھپانے کی کوشش کر رہے ہیں؟

ہیری نے اپنے عقب میں مڑ کر دیکھا۔ اس کا دل پہلے کی بہ نسبت اور زیادہ زور زور سے دھڑک رہا تھا۔ سنیپ مونٹی گو کو ٹوائلٹ سے باہر نکالنے کیلئے گئے تھے، انہیں اس کام میں کتنا وقت لگے گا؟ وہ اسے ٹوائلٹ سے نکالنے کے بعد سیدھے دفتر لوٹ آئیں گے یا پھر اسے ساتھ لے کر ہسپتال جائیں گے؟ یقینی طور پر وہ اسے ہسپتال چھوڑنے جائیں گے کیونکہ وہ سلے درن کا طالبعلم تھا اور سلے درن کی کیوڈچ ٹیم کا کپتان بھی...... سنیپ سلے درن فریق کے سربراہ بھی تو تھے۔ وہ یقیناً یہ تسلی کر لینا چاہیں گے کہ وہ پوری طرح سے ٹھیک ہو......!

وہ تیشہ یادداشت کے اور نزدیک چلا گیا۔ اب وہ اس کی گہرائی میں جھانک سکتا تھا۔ وہ دھڑکتے ہوئے دل کے ساتھ کسی قسم کی آواز سننے کی کوشش کر رہا تھا، اس نے اپنی چھڑی ایک بار پھر باہر نکال لی۔ دفتر کے بیرونی راہداری میں مکمل خاموشی چھائی ہوئی تھی اور کہیں کوئی کھٹکا سنائی نہیں دے رہا۔ اس نے جھجکتے ہوئے پتھریلے طاس کے اندر تیرتے ہوئے مائع اور گیس جیسے محلول کو اپنی چھڑی سے کریدا۔

چاندی جیسا وہ محلول بہت سرعت رفتاری سے گھومنے لگا۔ ہیری اپنی متجسس طبیعت کے غلبے کا شکار ہو چکا تھا اور وہ اس چاندی جیسے محلول پر جھکتا چلا گیا۔ اس کے آنکھوں کے سامنے سے پردہ ہٹنے لگا اور اسے ایک کمرہ دکھائی دینے لگا جسے وہ اوپر چھت سے جھانک کر دیکھ رہا تھا۔ بالکل اسی طرح جیسے اس نے ڈمبل ڈور کے دفتر میں عدالت کو اوپر سے دیکھا تھا۔ وہ کسی گول کھڑکی سے اندر جھانک رہا تھا۔ وہ کوئی بڑا کمرہ نہیں تھا...... درحقیقت اسے سمجھنے میں غلطی نہ ہو رہی ہو تو وہ یقیناً بڑا اہال ہی تھا جس میں وہ اس وقت جھانک رہا تھا۔ اس کی بے ترتیب سانسیں پتھریلے طاس کے محلول کی سطح سے پھیلتی ہوئی دیواروں سے ٹکرائیں اور اس کا دماغ سن ہونے لگا۔ اس یاد میں گھسنے کیلئے اس کے دل میں عجیب سی خواہش مچلنے لگی، مگر ایسا کرنا سراسر حماقت ہوگی...... وہ اپنی جگہ پر کھڑا کانپ رہا تھا...... سنیپ کسی بھی وقت واپس لوٹ سکتے تھے...... مگر ہیری کے دماغ میں اسی لمحے چوچینگ کا غصے سے دہکتا ہوا چہرہ اور ملفوائے کی طنزیہ مسکان نے نفرت کی آگ لگا دی، جس کی وجہ سے تمام خوف اور وسوسے اس کے ذہن میں محو ہو کر رہ گئے تھے۔

اس نے ایک گہری سانس کھینچی اور پھر اس کا چہرہ سنیپ کی یادوں سے بھرے طاس میں ڈوبتا چلا گیا۔ اسی لمحے دفتر کا فرش کانپ گیا اور اس کے قدم اکھڑ گئے۔ ہیری سر کے بل تیشہ یادداشت کی تہہ میں گرنے لگا......

وہ سرد دھند کے درمیان گرتا چلا جا رہا تھا اور پھر......

وہ بڑے ہال کے وسطی حصے میں کھڑا تھا مگر وہاں چاروں طرف فریقی میزیں موجود نہیں تھیں بلکہ وہاں تھوڑے تھوڑے فاصلے پر سو سے زائد چھوٹے چھوٹے ڈیسک قطار وار لگے ہوئے تھے۔ ہر ڈیسک پر ایک ایک طالبعلم بیٹھا تھا اور ان سب کا رُخ ایک ہی طرف تھا۔ سب لوگوں کے سر نیچے جھکے ہوئے تھے اور وہ اپنے چرمئی کاغذوں پر کچھ لکھ رہے تھے۔ قلموں کے گھسٹنے کی آواز گونج رہی تھی یا پھر چرمئی کاغذوں کی سرسراہٹ سنائی دے رہی تھی۔ وہ سمجھ گیا کہ امتحانات ہو رہے تھے۔

بلند کھڑکیوں سے دھوپ کی سنہری کرنیں چھن چھن کر اندر آ رہی تھیں۔ چمکتی ہوئی روشنی میں طلباء کے سر بادامی اور سنہرے دکھائی دے رہے تھے۔ ہیری نے محتاط نظروں سے چاروں طرف نگاہ ڈالی۔ سنیپ یہیں کہیں بیٹھے ہوں گے؟......آخر وہ ان کی ہی تو یاد تھی!

وہ ہیری کے بالکل پیچھے والے ڈیسک پر موجود تھے۔ ہیری نے گھور کر انہیں دیکھا۔ اپنے لڑکپن کی عمر میں سنیپ بالکل دبلے پتلے تھے اور ان چہرہ کچھ زیادہ ہی پتلا تھا جیسے اندھیرے میں رکھا ہوا ہوا کوئی پودا۔ ان کے سیدھے بال چپچپے تھے اور میز کی سطح کو چھو رہے تھے۔ لکھتے ہوئے ان کی خمدار ناک چرمئی کاغذ سے بمشکل نصف انچ ہی دور ہو گی۔ ہیری نے سنیپ کی پشت پر جا کر ان چرمئی کاغذ پر نظر ڈالی۔ 'تاریک جادو سے تحفظ کا فن...... پرچہ برائے اوڈبلیوایل امتحان!'

ہیری نے سوچا کہ سنیپ اس وقت پندرہ سولہ کے ہی ہوں گے یعنی وہ ہیری کی عمر کے لگ بھگ آس پاس ہیں۔ ان کا ہاتھ چرمئی کاغذ پر بہت رفتار سے چل رہا تھا۔ انہوں نے اپنے اردگرد بیٹھے ہوئے ساتھیوں کی بہ نسبت ایک فٹ طویل چرمئی کاغذ لکھ لیا تھا حالانکہ ان کی تحریر کافی چھوٹی اور پاس پاس تھی۔

''صرف پانچ منٹ باقی ہیں......!''

یہ آواز سن کر ہیری ایک جھٹکے سے اچھل پڑا تھا۔ اس نے اپنا سر اُٹھایا اور پلٹ کر آواز کی طرف دیکھا۔ پروفیسر فلٹ وک کے سر کا صرف بالائی حصہ ہی ڈیسک کی قطاروں کے درمیان کچھ فاصلے پر چلتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ پروفیسر فلٹ وک ایک بکھرے ہوئے سیاہ بالوں والے لڑکے کے قریب سے گزر رہے تھے...... بہت ہی بکھرے ہوئے بے ترتیب بال......

ہیری اتنی بدحواسی میں ڈگمگایا کہ اگر وہ واقعی ٹھوس ہوتا تو یقیناً اپنے ساتھ ساتھ کئی ڈیسک گرا چکا ہوتا۔ وہ اس طرف اتنی تیزی سے بڑھا کہ خواب کی مانند اُڑتا ہوا دو قطاروں پھلانگ کر تیسری قطار میں پہنچ گیا۔ سیاہ بالوں والے لڑکے کے سر کا عقبی حصہ قریب آیا اور پھر......وہ اپنی کمر سیدھی کرتے ہوئے ڈیسک سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔ چرمئی کاغذ اب اس کے ہاتھوں میں تھما ہوا تھا۔ وہ شاید اپنی تحریر مکمل کرنے کے بعد اسے ایک بار پھر سے پڑھ رہا تھا......

ہیری ڈیسک کے سامنے پہنچ گیا اور مبہوت نظروں سے اپنے پندرہ سولہ سالہ ڈیڈی کو دیکھنے لگا۔ اس کے پیٹ میں حیرت بھرے دھماکے ہونے لگے۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ کسی آئینے میں خود کو ہی دیکھ رہا تھا۔ حالانکہ کچھ خدوخال الگ طرح کے تھے۔ جیمس پوٹر کی

آنکھوں کا رنگ گہرا بادامی تھا اور ان کی ناک ہیری کی بہ نسبت کچھ زیادہ لمبی دکھائی دیتی تھی۔ ان کے ماتھے پر کسی قسم کا کوئی نشان نہیں تھا مگر ہیری کی طرح ان کا چہرہ بھی کچھ پتلا تھا۔ وہی صورت اور ویسی ہی بھنوئیں...... ہیری کی طرح جیمس کے بال بھی بکھرے ہوئے اور عقب میں کھڑے دکھائی دیتے تھے۔ ان کے ہاتھ بالکل ہیری جیسے تھے اور پھر ان کے کھڑے ہونے پر ہیری کو معلوم ہو گیا کہ ان کا قد بھی اسی کے برابر ہی تھا محض ایک آدھ انچ کا فرق ہوگا۔

جیمس نے زوردار انداز میں جمائی لی اور پھر اپنے بالوں پر ہاتھ پھیرا۔ شاید وہ اپنے پچھلے حصے کے بالوں کو بٹھانے کی کوشش کر رہے تھے مگر ان کی اس کوشش سے بال کچھ اور زیادہ کھڑے ہو گئے تھے۔ جیمس نے اچٹتی ہوئی نظر پروفیسر فلٹ وک پر ڈالی اور پھر مڑ کر چار نشستیں پیچھے بیٹھے ہوئے ایک لڑکے کی طرف دیکھ کر مسکرائے۔

ہیری کو حیرت کا ایک اور جھٹکا لگا۔ جب اس نے دیکھا کہ سیریس بلیک نے اپنا انگوٹھا اوپر اُٹھا کر جیمس کو فاتحانہ انداز میں اشارہ کیا۔ سیریس اپنی کرسی پر جم کر بیٹھا ہوا تھا اور اسے پچھلے دو پایوں پر جھلا رہا تھا۔ وہ نہایت خوش شکل دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے سیاہ گھنے لمبے بال اس کی آنکھوں پر اتنے دلکش انداز سے لہرا رہے تھے کہ بالکل ویسے ہیری یا جیمس کے بال کبھی نہیں لہرا سکتے تھے۔ سیریس کے پیچھے بیٹھی ہوئی لڑکی حسرت بھری نگاہوں سے انہیں دیکھ رہی تھی۔ البتہ سیریس کا دھیان اس کی طرف بالکل بھی نہیں تھا۔ اس لڑکی سے دو نشستیں پیچھے نظر دوڑاتے ہوئے ہیری کو ایک اور حیرت جھٹکا برداشت کرنا پڑا۔ وہاں ریمس لوپن کا چہرہ دکھائی دے رہا تھا۔ وہ کسی قدر زرد دکھائی دے رہے تھے (کیا اماوس کی رات قریب تھی؟) وہ سر جھکائے اپنے پرچے کو حل کرنے میں مگن تھے۔ اپنے جواب کو پڑھتے ہوئے لوپن نے قلم کے پچھلے سرے سے اپنی ٹھوڑی کھجائی اور پھر ان کی تیوریاں چڑھنے لگیں۔

تو پھر اس کا مطلب یہ ہوا کہ وارم ٹیل کو بھی یہیں کہیں موجود ہونا چاہئے!......اور پھر حیرت انگیز طور پر کچھ ہی سیکنڈ بعد ہیری کو وہ بھی دکھائی دے گیا۔ ایک چھوٹا، چوہے کے بالوں والا لڑکا، جس کی نوکیلی ناک تھی۔ وارم ٹیل کسی قدر پریشان دکھائی دے رہا تھا اور بے اختیار اپنے ناخن چبا رہا تھا۔ وہ اپنے چرمئی کاغذ کو گھورتے ہوئے پاؤں کے انگوٹھے کے ناخن سے فرش کو کھرچ رہا تھا۔ کبھی کبھار وہ حسرت بھری نظروں سے اپنے قریبی ساتھیوں کے چرمئی کاغذوں پر بھی نظر ڈال لیتا تھا۔ ہیری نے ایک لمحے تک وارم ٹیل کی کیفیت ملاحظہ کی اور پھر وہ جیمس کی طرف دوبارہ متوجہ ہو گیا جواب بچے ہوئے چرمئی کاغذ کے ٹکڑے کو اب ہلاتا ہوا دکھائی دیا۔ جیمس نے اپنی جیب سے ایک سنہری گیند نکالی اور پھر اس پر ایک لفظ 'ایل ای' لکھ دیا۔ ان حروف کا کیا معنی ہوسکتا تھا؟

''سب لوگ اپنی قلمیں نیچے رکھ دیں۔'' پروفیسر فلٹ وک کی چوں چوں کرتی ہوئی آواز سنائی دی۔ ''تم بھی سٹیبنز! ابھی سب لوگ اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے رہو۔ میں تمہارے چرمئی کاغذ اکٹھے کرلوں......ایکوسم چرمئی کاغذ......!''

سو سے زائد چرمئی کاغذ ہوا میں بلند ہوئے اور اُڑتے ہوئے پروفیسر فلٹ وک کے پاس جانے لگے۔ وہ انہیں اپنے بازو میں جمع کر رہے تھے۔ وہ چرمئی کاغذ کا بوجھ بڑھنے اور جھٹکوں سے کئی قدم پیچھے ہٹتے چلے گئے اور پھر لڑکھڑا کر زمین پر گر گئے۔ بڑے ہال میں

ہنسی کا شور اُٹھا۔ اگلی ڈیسکوں سے دو تین طلباء جلدی سے اُٹھے اور بھاگ کر ان کی مدد کرنے لگے۔ انہوں نے ان کے چوغے کو پکڑ کر انہیں سیدھا کھڑا کر دیا۔

''شکریہ...... بہت بہت شکریہ!'' پروفیسر فلٹ وک نے ہانپتے ہوئے کہا۔ ''بہت شاندار! اب تم لوگ باہر جا سکتے ہو......''

ہیری نے چونک کر اپنے والد کی طرف دیکھا جو اب تیزی سے اپنے لکھے ہوئے ایل ای کے حروف سنہری گیند سے مٹا رہے تھے۔ وہ اچھل کر کھڑے ہوئے اور قلم اور خالی کاغذ اپنے بستے میں ڈالنے لگے۔ پھر انہوں نے اپنا بستہ اپنے کندھے پر لٹکایا اور سیریس کے قریب آنے کا انتظار کرنے لگے۔

ہیری نے اپنے ارد گرد چاروں طرف نظر ڈالی۔ اسے کچھ فاصلے پر سنیپ کی جھلک دوبارہ دکھائی دی جو میزوں کے درمیان سے چلتے ہوئے بیرونی ہال کی طرف جا رہے تھے۔ وہ ابھی تک اپنے امتحانی سوالات کے پرچے کو ہاتھوں میں لئے کھوئے کھوئے سے دکھائی دے رہے تھے۔ گول کندھوں والے سنیپ مکڑی کی طرح جھٹکے کھاتے ہوئے چل رہے تھے اور ان کے چپچپے بال ان کے چہرے کے چاروں طرف لہرا رہے تھے۔

باتونی لڑکیوں کی ایک بڑی ٹولی سنیپ کو جیمس اور سیریس سے کافی دور کئے ہوئے تھی۔ خود کو ان کے درمیان میں رکھتے ہوئے ہیری سنیپ پر بھی نظر رکھے ہوئے تھا۔ وہ جیمس، سیریس اور لوپن کی باتیں سننے کی بھی پوری کوشش کر رہا تھا۔

''مونی! تمہیں سوال نمبر دس تو یقیناً پسند آیا ہوگا؟'' بیرونی ہال میں پہنچ کر سیریس نے پوچھا

''بے حد پسند آیا!'' لوپن نے جلدی سے کہا۔ ''بھیڑیائی انسان کو پہنچاننے کی پانچ علامتیں بتائیے؟ بہت مزیدار سوال تھا......''

''تو پھر تم نے تمام نشانیاں بتا دی ہوں گی؟'' جیمس نے مصنوعی پریشانی سے پوچھا۔

''اور کیا......؟'' لوپن نے نہایت سنجیدگی سے جواب دیا۔ وہ اب بیرونی دروازے کے سامنے کھڑے ہجوم میں شامل ہو چکے تھے جو دھوپ بھرے میدان میں پہنچنے کیلئے بے تاب دکھائی دے رہا تھا۔ ''نمبر ایک، وہ میری کرسی پر بیٹھا تھا، نمبر دو، اس نے میرے کپڑے پہن رکھے تھے، نمبر تین، اس کا نام ریمس لوپن ہے......''

صرف وارم ٹیل نہیں ہنسا تھا......

''میں نے تھوتھنی جیسی صورت، آنکھوں کی پتلیاں اور مڑی ہوئی دُم لکھا تھا۔'' وہ پریشانی کے عالم میں گھبرا کر بولا۔ ''مگر میں کوئی کسی اور علامت کے بارے میں یاد نہیں کر پایا......''

''اوہ وارم ٹیل تم کتنے احمق ہو؟'' جیمس نے درشت لہجے میں کہا۔ ''تم مہینے میں ایک مرتبہ بھیڑیائی انسان کے ساتھ گھومتے ہو......؟''

''اپنی آواز کو قابو میں رکھو......'' لوپن پریشانی سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے بولا۔

ہیری نے جلدی سے مڑ کر پیچھے دیکھا۔ سنیپ اس کے پیچھے ہی کھڑے تھے۔ وہ ابھی تک اپنے ہاتھ میں پکڑے ہوئے امتحانی سوالات کے پرچے میں کھوئے ہوئے تھے...... مگر یہ تو سنیپ کی ہی یاد تھی، اور ہیری اچھی طرح جانتا تھا کہ اگر میدان میں پہنچنے کے بعد اگر سنیپ کسی دوسری سمت میں مڑ جائیں گے تو ہیری جیمس اور سیریس کے پیچھے ہرگز نہیں جا پائے گا۔ درحقیقت اسے یہ دیکھ کر نہایت طمانیت کا احساس ہوا کہ جب جیمس اور ان کے تینوں دوست میدان سے ہوتے ہوئے جھیل کے کنارے پر پہنچ گئے اور سنیپ بھی ان کے عقب میں چلتا ہوا جھیل کی طرف بڑھ گیا۔ وہ ابھی تک اپنے سوالات والے کاغذ پر ہی نظریں جمائے ہوئے تھے اور شاید انہیں اس بات کا قطعی احساس نہیں تھا کہ وہ کس طرف جا رہے ہیں؟ ان سے کچھ قدم دور ہیری کی نظریں جیمس، سیریس اور لوپن پر ٹکی ہوئی تھیں۔

''دیکھو! مجھے تو یہ پرچہ گڑ کی ڈلی کی طرح لگا۔'' ہیری نے سیریس کی آواز سنی۔ ''مجھے بے حد حیرت ہوگی کہ اگر مجھے کم از کم 'توقع سے بڑھ کر' کا درجہ نہ ملے!''

''مجھے بھی......'' جیمس نے کہا۔ انہوں نے اپنے ہاتھ جیب میں ڈالے اور اس میں سے ایک پھڑ پھڑاتی ہوئی سنہری گیند باہر نکال لی۔

''تمہیں یہ کہاں سے ملی؟''

''بس اُڑا لی......'' جیمس نے لاپروائی سے کہا۔ وہ سنہری گیند کے ساتھ کھیلنے لگے۔ وہ اسے ایک فٹ تک دور جانے دیتے اور پھر جھپٹ کر دبوچ لیتے۔ ہیری کو محسوس ہوا کہ ان میں بھانپ لینے کی قوت کافی غضب کی تھی۔ وارم ٹیل ان کی طرف نہایت تعجب اور حسرت سے دیکھتا رہا۔ وہ جھیل کے کنارے اسی درخت کی چھاؤں میں جا ٹھہرے جس کے نیچے ہیری، رون اور ہرمائنی نے ایک بار اتوار کے دن اپنا ہوم ورک پورا کیا تھا۔ وہ سب درخت کی چھاؤں میں گھاس پر بیٹھ گئے۔ ہیری نے ایک بار پھر پلٹ کر دیکھا۔ اسے یہ دیکھ کر خوشی ہوئی کہ سنیپ بھی کچھ فاصلے پر جھاڑیوں کی چھاؤں میں گھاس پر بیٹھ چکے تھے۔ وہ حسب معمول اپنے امتحانی پرچے میں کھوئے کھوئے دکھائی دے رہے تھے۔ اس کا فائدہ یہ ہوا کہ ہیری درخت اور جھاڑیوں کے درمیان کہیں بھی بیٹھ کر ان چاروں لوگوں کو بآسانی دیکھ اور سن سکتا تھا۔ سنہری کھلکھلاتی ہوئی دھوپ جھیل کے پانی کی سطح پر چمک رہی تھی۔ اس نے دیکھا کہ بڑے ہال سے نکل کر لڑکیوں کی ایک ٹولی جھیل کنارے آ بیٹھا اور وہ پانی سے شرارتیں کرتے ہوئے ہنسی ٹھٹھا کرنے لگیں۔ وہ اپنے جوتے اور موزے اتار کر اپنے پیروں کو پانی میں غوطے دے رہی تھی، شاید وہ ٹھنڈک حاصل کر رہی ہوں۔

لوپن نے ایک کتاب باہر نکالی اور پھر اسے پڑھنے میں محو ہو گئے۔ سیریس گھاس پر بیٹھے ہوئے طلباء کا جائزہ لینے میں مصروف ہو گئے۔ وہ تھوڑا بیزار اور افسردہ مگر بہت دلکش دکھائی دیتے تھے۔ جیمس ابھی تک اپنی سنہری گیند سے کھیلنے میں مگن تھے۔ اب وہ اسے کچھ زیادہ فاصلے تک جانے دیتے اور پھر لپک کر پکڑ لیتے تھے۔ ہیری ان کی مہارت پر داد دیئے نہ رہ پایا کہ وہ جان بوجھ کر اسے کافی دور نکل

جانے دیتے اور پھر آخری ساعت میں ہی اسے پکڑ لیتے تھے۔ وارم ٹیل بے چارگی کے عالم میں منہ پھاڑے ان کی طرف دیکھ رہا تھا۔ جب بھی جیمس کوئی مشکل لمحے میں فرار ہوتی ہوئی سنہری گیند کو جھپٹ کر دبوچتے تھے تو وارم ٹیل گہری آہ بھر کر بچوں کی طرح تالیاں بجانے لگتا تھا۔ جب یہ سلسلہ قریباً پانچ منٹ تک یونہی چلتا رہا تو ہیری چڑ کر یہ سوچنے لگا کہ جیمس اس ہڑبڑی مچانے والے وارم ٹیل کو ڈانٹ کیوں نہیں دیتے ہیں؟ مگر شاید جیمس کو ایسا کرنا اور دیکھنا اچھا لگ رہا تھا۔ ہیری کو پہلی بار یہ محسوس ہوا کہ اس کے والد اپنے بالوں کو زبردستی بکھیر لیتے تھے اور جھیل کنارے بیٹھی ہوئی لڑکیوں کو بار بار مڑ کر دیکھتے تھے۔

''اسے اب اندر رکھ لو......'' سیریس نے بالآخر کہہ دیا۔ جب جیمس نے ایک بہت اچھی جست کے ساتھ سنہری گیند کو دبوچا تھا اور وارم ٹیل کی تالیاں ایک بار پھر فضا میں گونجنے لگی تھیں۔ ''کہیں جوش وخروش میں وارم ٹیل کا چوغہ پھر سے گیلا نہ ہو جائے......''

وارم ٹیل کا چہرہ تھوڑا گلابی ہونے لگا جس پر جیمس مسکرا دیا۔

''اگر تمہیں یہ پسند نہیں ہے تو میں اسے رکھ لیتا ہوں۔'' جیمس نے سنہری گیند کو جیب میں واپس ٹھونستے ہوئے کہا۔ ہیری پر یہ عیاں ہو گیا کہ صرف سیریس کیلئے ہی جیمس اپنی شان جھاڑنا چھوڑ سکتے تھے۔

''میں بوریت محسوس کر رہا ہوں، کاش آج اماوس کی رات ہوتی؟'' سیریس نے کہا۔

''تمہاری ایسی ہی خواہش ہو سکتی ہے۔'' لوپن نے اپنی کتاب کے پیچھے سے آواز لگائی۔ ''ہمیں ابھی تبدیلی ہیئت کا امتحان بھی دینا ہے۔ اگر تم بیزار ہو گئے تو مجھ سے سوال پوچھنا شروع کر دو۔ یہ لو......'' انہوں نے اپنی کتاب اس کی طرف بڑھا دی۔

''مجھے اس بکواس کی طرف دیکھنے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔'' سیریس نے ہنستے ہوئے کہا۔ ''مجھے سب کچھ ازبر ہو چکا ہے......''

''اس سے تمہاری بوریت بھی جاتی رہے گی پیڈ فٹ!'' جیمس نے آہستگی سے کہا۔ ''ارے دیکھو تو سہی! ......وہاں کون بیٹھا ہوا ہے؟''

سیریس نے اپنا سر گھمایا پھر وہ بہت ہوشیار دکھائی دینے لگا جیسے کوئی کتا خرگوش کی بو سونگھنے پر چوکنا دکھائی دیتا ہے۔

''بہت اعلیٰ......سنی ویلیوس!'' اس نے آہستگی سے کہا۔

ہیری مڑ کر اس طرف دیکھنے لگا جہاں سیریس کی نگاہیں جمی ہوئی تھیں۔

سنیپ جو کچھ دیر پہلے تک اپنے او ڈبلیو ایل امتحانی پرچے میں گم دکھائی دے رہے تھے، اب اسے لپیٹ کر اپنے بستے میں ڈال رہے تھے۔ جب وہ جھاڑیوں کی چھاؤں سے نکل کر گھاس پر دور جانے لگے تو سیریس اور جیمس اچانک اپنے جگہ سے اُٹھ کھڑے ہوئے۔ لوپن اور وارم ٹیل وہیں بیٹھے رہے۔ لوپن ابھی تک اپنی کتاب کو گھور رہے تے حالانکہ ان کی آنکھیں بالکل ایک ہی جگہ پر ساکت تھیں اور ان کے بھنوؤں کے درمیان ایک گہری شکن نمودار ہو چکی تھی۔ وارم ٹیل دلچسپی کے عالم میں کبھی سیریس کو اور کبھی جیمس کو اور کبھی دور جاتے ہوئے سنیپ کو دیکھ رہا تھا۔

''سب کچھ ٹھیک ہے نا، سنی ویلیوس؟'' جیمس نے سنیپ کی طرف زوردار آواز لگائی۔

سنیپ نے اتنی تیزی سے مڑ کر دیکھا جیسے انہیں کسی حملے کی توقع ہو رہی ہو۔ انہوں نے لمحہ بھر ضائع کئے بغیر اپنا بستہ گھاس پر پٹخ دیا اور اپنے چوغے کے اندر ہاتھ ڈال کر اپنی چھڑی باہر نکال لی مگر اسی لمحے ان کے ہاتھوں سے چھڑی نکل کر بارہ فٹ اوپر اچھلی اور پیچھے کی طرف دور گھاس پر جا گری۔ ہیری کی سماعت میں جیمس کی آواز گونج رہی تھی جس نے نہتے کرنے والا جادوئی کلمہ بولا تھا۔ سیریس کا زوردار قہقہہ فضا میں گونجنے لگا۔

''بند ہو تم......'' سیریس نے اپنی چھڑی سیریس کی طرف لہرا کر کہا، جواب اپنی گری ہوئی چھڑی کی طرف چھلانگ لگا چکے تھے مگر جادوئی کلمے کی وجہ سے وہ بیچ ہوا میں سے گھاس پر گر گئے۔

چاروں طرف طلباء کی گفتگو کا سلسلہ تھم گیا۔ ان میں کچھ اپنی جگہوں سے اُٹھ کھڑے ہوئے اور ان کے قریب آنے لگے۔ ان میں کچھ تو خوفزدہ دکھائی دے رہے تھے اور کچھ صورت حال سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔

سنیپ ہانپتے ہوئے زمین پر پڑے رہے اور ان کی اُٹھنے کی کوشش ناکام ثابت ہوتی دکھائی دی۔ جیمس اور سیریس اپنی چھڑی ان پر تانے ہوئے قریب آ گئے تھے۔ جیمس کی گردن بار بار گھوم کر جھیل کنارے بیٹھی ہوئی لڑکیوں کی طرف مڑ جاتی تھی۔ وارم ٹیل اب اپنی جگہ پر کھڑا ہو چکا تھا اور بھوکے شکاری بھیڑیئے کی مانند ان کی طرف دیکھ رہا تھا۔ اس مزیدار واقعے کو دیکھنے کیلئے وہ آگے بڑھ رہا تھا جس کی وجہ سے لوپن اس کے عقب میں چھپ کر رہ گئے تھے۔

''امتحان کیسا رہا، سنی ویلیوس؟'' جیمس نے پوچھا۔

''میں نے اسے دیکھا تھا، اس کی ناک چرمئی کاغذ کے ساتھ گھسٹ کھا رہی تھی۔ چرمئی کاغذ پر چیچپے تیل کے کافی سارے نشان پڑ چکے ہوں گے۔ پرچے دیکھنے والے کو ایک لفظ بھی صحیح طرح سے دکھائی نہیں دے گا......''

اردگرد کے کئی طلباء زور زور سے ہنسنے لگے۔ ہیری کو محسوس ہوا کہ سنیپ اپنے ساتھیوں میں کچھ زیادہ پسندیدہ شخصیت نہیں رہے تھے۔ وارم ٹیل کے چہرے پر چوڑی مسکراہٹ پھیل گئی۔ سنیپ لگاتار اُٹھنے کی کوشش کر رہے تھے مگر ان پر جادوئی کلمے کی گرفت پوری طرح قائم تھی۔ وہ یوں ہاتھ پاؤں چلا رہے تھے جیسے انہیں غیبی رسیوں میں باندھ دیا گیا ہو......

''ذرا ٹھہر جاؤ...... ذرا ٹھہر جاؤ......'' انہوں نے ہانپتے ہوئے کہا اور جیمس کو بے حد نفرت بھری نظروں سے دیکھا۔ ''ذرا ٹھہرو......''

''کس چیز کیلئے ٹھہر جاؤں، سنی ویلیوس؟'' سیریس نے سرد لہجے میں کہا۔ ''تم کیا کرنے والے ہو؟...... کیا اپنی گندی ناک ہمارے چوغوں سے پونچھو گے......؟''

سنیپ کے منہ سے گالیوں اور جادوئی کلمات کی برسات ہونے لگی مگر ان کی چھڑی دس فٹ کے فاصلے پر گری ہوئی تھی، اس لئے

جادوئی کلمات سے کچھ بھی نہیں ہو پایا۔

''اوہ اتنی ساری غلاظت نے تو تمہارا منہ گندا کر دیا ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ تمہیں اپنا منہ دھو لینا چاہئے......دھلوائریم......'' جیمس نے سرد لہجے میں غراتے ہوئے کہا۔

سنیپ کے منہ سے صابن کے گلابی بلبلے باہر نکلنے لگے۔ جھاگ ان کے ہونٹوں سے نیچے بہنے لگی۔ جس کی وجہ سے وہ بول بھی نہیں پا رہے تھے اور ان کا گلا رندھا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔

''اسے تنہا چھوڑ دو......'' ایک تیکھی آواز ان کے عقب میں گونجی۔

جیمس اور سیریس نے مڑ کر پیچھے دیکھا۔ جیمس کا خالی ہاتھ لاشعوری طور پر بالوں کو سنوارنے لگا۔ ہیری بھی اب اسے گھور گھور کر دیکھ رہا تھا۔ جھیل کنارے پر بیٹھی ہوئی لڑکیوں کی ٹولی میں سے ایک لڑکی اُٹھ کر وہاں آ چکی تھی۔ اس کی آنکھیں سبز اور بادام کی سی ہیئت جیسی تھیں۔ بالکل ہیری کی آنکھوں جیسی......ہیری کو حیرت کا ایک اور جھٹکا لگا......وہ تو ہیری کی ممی تھیں......

''جیسا آپ کہیں......ایونس؟'' اور جیمس کی آواز اچانک مسرت آمیز، گہری اور متانت بھری ہو گئی تھی۔

''میں نے کہا کہ اسے تنہا چھوڑ دو......'' للّی ایونس نے اپنی بات دہرائی۔ وہ جیمس کی طرف نہایت ناپسندیدگی سے دیکھ رہی تھیں۔ ''آخر اس نے تمہارا کیا بگاڑا ہے؟''

''ٹھیک ہے......'' جیمس نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔ ''حقیقت یہ ہے کہ وہ ابھی تک زندہ ہے، اگر تم میری بات کا مطلب سمجھ پاؤ تو......''

اردگرد کھڑے کئی طلباء ایک بار پھر ہنسنے لگے، جن میں اب سیریس اور وارم ٹیل بھی شامل ہو چکے تھے۔ ہیری نے دیکھا کہ کچھ دور گھاس پر بیٹھے ہوئے لوپن بالکل نہیں ہنسے تھے اور نہ ہی للّی ہنسی تھی۔

''اوہ تمہیں یہ محسوس ہوتا ہے کہ تمہاری حرکتیں نہایت دلچسپ ہیں؟'' للّی نے ٹھنڈے پن سے کہا۔ ''مگر مجھے معلوم ہے کہ تم محض مغرور اور دوسروں کو ستانے والے لفنگے کے سوا اور کچھ نہیں ہو......اسے چھوڑ دو، پوٹر!''

''ایونس! اگر تم میرے ساتھ گھومنے کا وعدہ کرو تو میں اسے ابھی چھوڑ دوں گا۔'' جیمس نے فوراً کہا۔ ''اور یہ وعدہ رہا کہ اگر تم میرے ساتھ باہر گھومنے کیلئے چلو گی تو میں سنی ویلی پر کبھی اپنی چھڑی نہیں اُٹھاؤں گا......''

ادھر سنیپ پر جادوئی کلمے کا اثر کم ہوتا جا رہا تھا۔ سنیپ اب گھسٹتے ہوئے آہستہ آہستہ اپنی چھڑی کی طرف کھسکتے جا رہے تھے۔ وہ رینگتے ہوئے منہ سے نکلنے والے صابن کی جھاگ کو تھوکتے جا رہے تھے۔

''اگر مجھے تم میں اور دیوہیکل ہشت پا میں سے کسی ایک کو منتخب کرنا پڑ جائے تو میں پھر بھی تمہارے ساتھ نہیں جاؤں گی......''

''قسمت خراب ہے، پرنگس!'' سیریس نے تیزی سے کہا اور سنیپ کی طرف مڑا۔ ''اوہ......بچو!''

مگر کافی دیر ہو چکی تھی، سنیپ بالآخر اپنی چھڑی پکڑنے میں کامیاب ہو سکے تھے اور اس کا رُخ جیمس کی طرف تھا۔ روشنی کا ایک تیز جھما کا ہوا اور جیمس کے چہرے پر ایک رخسار زخمی ہو گیا۔ خون بہہ کر ان کا چوغہ رنگین کرنے لگا۔ جیمس تیزی سے مڑے اور اگلے ہی لمحے روشنی کا ایک اور تیز جھماکا ہوا۔ سنیپ اپنی جگہ سے اچھل کر ہوا میں الٹا لٹک گئے۔ ان کا چوغہ ان کے جسم پر پھسلتا ہوا نیچے کی طرف گرتا چلا گیا اور سر سے ہوتا ہوا ہوا میں لہرانے لگا۔ ان کے کمزور پاؤں اور مریل زرد رنگت والا جسم ننگا دکھائی دینے لگا۔ ان کے جسم پر بس ایک میلی کچیلی چڈی باقی رہ گئی تھی۔

کئی طلباء ہنستے ہوئے تالیاں بجانے لگے۔ سیریس، جیمس اور وارم ٹیل ہنسی کے مارے دوہرے ہو رہے تھے۔ للّی کے غصے بھرے چہرے پر ایک پل ایسا بھی آیا کہ جیسے وہ ہنسنے ہی والی ہو پھر اس نے کرخت لہجے میں کہا۔ ''میں کہتی ہوں، اسے نیچے اتارو!''

''کیوں نہیں ایونس!'' جیمس نے مسکراتے ہوئے کہا اور اپنی چھڑی اوپر کی طرف لہرائی۔ سنیپ زمین پر اوندھے منہ گر گئے۔ وہ اپنی جھولتے ہوئے چوغے سے خود کو آزاد کرانے کے چکر میں مزید الجھ گئے تھے۔ پھر چند ہی ساعتوں میں وہ اپنی چھڑی تانتے ہوئے ایک بار پھر جیمس کے سامنے تن کر کھڑے ہو چکے تھے۔ اسی لمحے سیریس نے ششدر کر دینے والا جادوئی کلمہ بولا اور پھر سنیپ لکڑی کے تختے کی مانند زمین بوس ہو گئے۔

''میں کہتی ہوں، اسے تنہا چھوڑ دو......'' للّی غصے سے آگ بگولا ہوتے ہوئے چیخی اور اس نے اپنی چھڑی باہر نکال لی۔ سیریس اور جیمس نے محتاط انداز میں اس کی طرف دیکھا۔

''دیکھو ایونس! ایسا کچھ مت کرنا جس کی وجہ سے مجھے تم پر جوابی حملہ کرنا پڑ جائے!'' جیمس نے سنجیدگی سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''تو پھر تم اپنا وار واپس پلٹاؤ......'' للّی نے غصے بھرے لہجے میں کہا۔ جیمس نے ایک گہری آہ بھری اور پھر اپنی چھڑی لہرا کر اسے ششدر جادوئی کلمے سے آزاد کر دیا۔

''یہ لو ہو گیا......'' انہوں نے بے بسی سے کہا۔ سنیپ اپنے قدموں پر دوبارہ کھڑا ہونے کی کوشش کر رہا تھا۔ ''سنی ویلیوس! تم خوش قسمت ہو کہ ایونس یہاں موجود تھی......''

''مجھے اس جیسی بدذات لڑکی کی مدد کی کوئی ضرورت نہیں ہے......'' سنیپ غرائے۔

للّی نے پلکیں جھپک کر ان کی طرف دیکھا۔

''ٹھیک ہے......'' انہوں نے ٹھنڈے لہجے میں کہا۔ ''میں آئندہ کبھی تمہاری فکر نہیں کروں گی اور سنی ویلیوس! اگر میں تمہاری جگہ ہوتی تو اپنی چڈی ضرور دھو لیتی......''

''ایونس سے معافی مانگو...... ابھی اسی وقت!'' جیمس نے سنیپ کی طرف دیکھ کر دہاڑتے ہوئے کہا اور اپنی چھڑی خطرناک

انداز میں اس پر دوبارہ تان لی۔

''میں نہیں چاہتی ہوں کہ تم اس سے میرے لئے زبردستی معافی منگواؤ۔'' للّی ایک بار چیختی ہوئی غرائی۔ ''تم بھی اتنے ہی غلط ہو جتنا کہ وہ ہے...... سمجھے!''

''کیا مطلب؟'' جیمس بری طرح سے چونکتے ہوئے چیخا۔ ''میں تمہیں اس نام (یعنی بدذات) سے...... کبھی نہیں بلا سکتا ایونس......''

''تم اپنے بالوں پر ہاتھ پھیرتے ہو، تمہیں لگتا ہے کہ تم بکھرے ہوئے بالوں میں بہت شاندار دکھائی دیتے ہو۔ تمہیں ایسا کرنے سے یقیناً یہی محسوس ہوتا ہوگا کہ تم ابھی ابھی اپنے بہاری ڈنڈے سے نیچے اترے ہو، ہے نا؟ تم راہداریوں میں اپنی احمقانہ سنہری گیند کے ساتھ اتراتے پھرتے ہو اور ہر اس طالبعلم کو اپنے جادوئی کلمات کا شکار بناتے ہو جو تمہیں تمہاری اصلی حقیقت بتاتا ہے، تم ایسا کر سکتے ہو...... مجھے حیرت ہے کہ تمہارے اتنے بڑے بالوں بھرے سر کی موجودگی میں بہاری ڈنڈا کیسے تمہارا وزن اُٹھا لیتا ہوگا...... تمہیں لگتا ہے کہ تمہیں دیکھ کر تو میں پاگل ہو جاتی ہوں......'' وہ مڑیں اور ایک طرف چلی گئیں۔

''ایونس...... ذرا سنو تو...... ایونس......'' جیمس نے ان کے پیچھے زوردار آواز لگائی۔ مگر وہ واپس پلٹ کر نہیں آئی تھی۔ ''اسے کیا ہوا؟'' جیمس نے سیریس کی طرف دیکھ کر پوچھا۔ ان کا چہرہ یہ تاثر دکھانے کی کوشش کر رہا تھا جیسے یہ معمول کا سوال تھا جو ان کیلئے کسی طور پر اہمیت نہیں رکھتا تھا۔

''جہاں تک میری رائے ہے، وہ تمہیں کچھ مغرور سمجھتی ہے، دوست!'' سیریس نے اپنے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے...... ٹھیک ہے......'' جیمس اب کسی قدر خفا دکھائی دے رہے تھے۔

ایک اور روشنی کا جھما کا ہوا اور پھر یاد بدل گئی۔

سنیپ ایک بار پھر ہوا میں الٹے لٹک رہے تھے۔ ''کون چاہتا ہے کہ میں سنی ویلیوس کی پینٹ اتار دوں؟......'' جیمس کی چہکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

مگر جیمس نے سنیپ کی پینٹ اتاری تھی یا نہیں۔ یہ ہیری کو کبھی معلوم نہ ہو پایا۔ ایک ہاتھ اس کے کندھے پر شکنجے کی طرح کس گیا اور کراہتے ہوئے ہیری یہ دیکھنے کیلئے مڑا کہ اسے کس نے پکڑ لیا تھا۔ دہشت بھری نظروں کے ساتھ اس نے دیکھ کہ سنیپ اس کے سر کے اوپر کھڑے تھے۔

''بہت لطف آ رہا ہے، پوٹر؟''

ہیری نے خود کو ہوا میں قلابازی کھاتے ہوئے محسوس کیا۔ گرمی بھرا دن اس کے چاروں طرف سے اوجھل ہو گیا اور وہ سرد دھند کے درمیان اوپر اُٹھتا ہوا آسمان کی طرف جا رہا تھا۔ سنیپ کا ہاتھ اسے مضبوطی سے جکڑے ہوئے تھا۔ پھر اسے یوں لگا جیسے وہ بیچ ہوا

میں الٹا ہو گیا ہو۔ اس کے پیر سنیپ کے تہہ خانے کے فرش پر جم گئے اور وہ ایک بار پھر سنیپ کے دفتر میں میز پر رکھے ہوئے تیشہ یادداشت کے اوپر کھڑا تھا۔ سنیپ نے اس کا بازو اتنی سختی سے پکڑ رکھا تھا کہ اس کے پورے بازو کا خون رُک گیا اور وہ سن ہونے لگا۔

''تو...... بہت لطف آیا، ہے نا پوٹر؟''

''نن......نہیں......'' ہیری نے اپنا بازو چھڑانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

یہ نہایت بھیانک منظر تھا۔ سنیپ کے ہونٹ غصے سے کپکپا رہے تھے، ان کا چہرہ پوری طرح سفید ہو چکا تھا اور دانت بری طرح کٹکٹاتے ہوئے بج رہے تھے۔

''تمہارے ڈیڈی، کافی دلچسپ شخص تھے، ہے نا؟'' سنیپ نے کرختگی سے کہا اور ہیری کو اتنی بری طرح جھنجوڑ ڈالا کہ اس کی عینک اتر کر ناک پر پھسلنے لگی۔

''میں......نہیں......''

سنیپ نے ہیری کو پوری طاقت سے دور اچھال دیا۔ ہیری ہوا میں پٹخنیاں کھاتا ہوا فرش پر جا گرا۔

''تم نے جو دیکھا ہے، وہ دوسروں کو بتانے کی غلطی ہرگز مت کرنا......'' سنیپ نے غراتے ہوئے اسے کہا۔

''نہیں......'' ہیری نے جلدی سے کہا اور اُٹھ کر سنیپ سے زیادہ دور ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔

''باہر نکل جاؤ...... باہر نکل جاؤ! میں دوبارہ اس دفتر میں تمہاری شکل بھی دیکھنا نہیں چاہتا...... دفع ہو جاؤ......'' سنیپ بری طرح گرجتے ہوئے دہاڑے۔

جب ہیری دروازے کی طرف لپکا تو کیکڑوں بھرا ڈبہ اس کے سر سے ٹکرایا۔ اس نے جھٹکے سے دروازہ کھولا اور پھر پوری رفتار سے راہداری میں بھاگ کھڑا ہوا۔ سنیپ کے دفتر سے تین منزل دور پہنچنے کے بعد وہ دم لینے کیلئے رُکا اور دیوار سے ٹیک لگا کر ہانپنے لگا۔ اس کا دل بری طرح سے تیز تیز دھڑک رہا تھا۔ وہ اپنا بازو زور زور سے مسلنے لگا جو ایسا لگ رہا تھا جیسے زخمی ہو چکا ہو......

گری فنڈر ہال کی طرف واپس لوٹنے کی اسے کوئی جلدی نہیں تھی۔ اس نے ابھی ابھی جو کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا، وہ منظر رون اور ہرمائنی کو ہرگز نہیں بتا سکتا تھا۔ ہیری کے چہرے پر دہشت اور اذیت کے آثار اس لئے بالکل نہیں تھے کہ وہ پکڑا گیا اور سنیپ نے اسے بری طرح جھڑک دیا تھا یا پھر اس پر کیکڑوں بھرا ڈبہ دے مارا تھا...... بلکہ وہ اس لئے تکلیف محسوس کر رہا تھا کہ وہ یہ بات اچھی طرح جانتا تھا کہ بڑے ہجوم کے سامنے ہتک آمیزی اور جگ ہنسائی کیسی لگتی تھی؟ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ جب اس کے ڈیڈی نے سنیپ کی بے حرمتی کی تھی تو سنیپ کے محسوسات کیسے ہوں گے؟ اور ابھی ابھی جو کچھ اس نے دیکھا تھا، اس کے لحاظ سے تو اس کے ڈیڈی اتنے ہی مغرور اور بدتمیز تھے جتنا کہ سنیپ انہیں ہمیشہ کہا کرتے تھے......

☆☆☆☆

انتیسواں باب

# طرزِ حیات کی تجویز

’’تم اب جذب پوشیدی سیکھنے کیلئے کیوں نہیں جاتے ہو؟‘‘ ہرمائنی نے تیوریاں چڑھا کر پوچھا۔

’’اوہ! میں نے تمہیں بتایا تو تھا۔‘‘ ہیری نے آہستگی سے بولا۔’’سنیپ کا خیال ہے کہ اب مجھے تمام ضروری باتیں معلوم ہو چکی ہیں، لہٰذا آگے کی مشقیں مجھے خود ہی انجام دینا ہوں گی......‘‘

’’اس کا مطلب یہ ہوا کہ اب تمہیں وہ عجیب خواب دکھائی نہیں دیتے ہیں؟‘‘ ہرمائنی نے مشکوک نظروں سے اسے ٹٹولتے ہوئے پوچھا۔

’’کافی حد تک......‘‘ ہیری نے اس سے نظریں چراتے ہوئے جواب دیا۔

’’سنو! میرا خیال نہیں کہ سنیپ کو تمہیں جذب پوشیدی پڑھانا چھوڑ دینا چاہئے۔‘‘ ہرمائنی غصے سے لال بھبھوکا ہو کر بولی۔ ’’جب تک تمہیں کامل یقین نہ ہو جائے کہ تم اپنے خوابوں کو خود سے دور رکھ سکتے ہو۔ ہیری! میرا خیال ہے کہ تمہیں ان سے یہ بات کہنا چاہئے......‘‘

’’ہرمائنی! اس بات کو یہیں ٹھپ کر دو......ٹھیک ہے!‘‘ ہیری نے پرزور لہجے میں کہا۔

یہ ایسٹر کی چھٹیوں کا پہلا دن تھا۔ جیسا کہ ہرمائنی کی فطرت تھی، اس نے ان تینوں کیلئے دہرائی کا ایک جدول بنانے کیلئے اپنے پورے دن کا بیشتر حصہ اسی میں گزار دیا تھا۔ ہیری اور رون نے اس کی مصروفیت میں کوئی خلل نہیں ڈالا۔ اس کے ساتھ بحث وتکرار کرنے سے کہیں زیادہ آسان یہ تھا کہ وہ اپنی مصروفیت میں ڈوبی رہے۔ شاید وہ جدول بعد میں ان کے کام بھی آ سکتا تھا۔ رون جدول میں سے یہ پڑھ کر حیران رہ گیا کہ امتحانات میں صرف چھ ہفتے باقی رہ گئے تھے۔

’’اس میں حیرانگی والی کون سی بات ہے؟‘‘ ہرمائنی نے چڑ کر پوچھا۔ جب اس نے رون کے دہرائی والے جدول کے ہر چار خانے کو اپنی چھڑی سے ٹھونک دیا تا کہ ہر مضمون کا رنگ الگ الگ دکھائی دے۔

’’احساس تک نہیں ہو پایا......اردگرد اتنا کچھ تو چل رہا تھا۔‘‘ رون نے افسردگی سے کہا۔

''یہ لو......اگر تم اس کے مطابق دہرائی کرتے رہو گے تو تمہیں کسی قسم کی پریشانی نہیں ہوگی۔'' ہرمائنی نے اس کا جدول واپس اس کے ہاتھ میں تھماتے ہوئے کہا۔

رون نے دہرائی کے شیڈول پر اُداسی سے نگاہ ڈالی اور پھر اس کا چہرہ چمکنے لگا۔

''تم نے مجھے ہر ہفتے ایک شام کی چھٹی بھی دی ہے......'' وہ چہک کر بولا۔

''وہ تمہاری کیوڈچ کی مشقوں کیلئے ہے......'' ہرمائنی نے فوراً جواب دیا۔

رون کے چہرے سے بشاشیت یکدم غائب ہوگئی۔

''اس سے کوئی فائدہ نہیں ہو پائے گا!'' وہ اُداسی کے عالم میں بولا۔ ''ہمارے پاس اس سال کیوڈچ کپ جیتنے کا اتنا ہی موقع ہو سکتا ہے، جتنا کہ ڈیڈی کے پاس محکمے کا وزیر جادو بننے کا ہو......''

ہرمائنی نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ ہیری کی طرف دیکھ رہی تھی جو ہال کے سامنے والی دیوار کو سونی نظروں سے گھورے جا رہا تھا۔ کروک شانکس نامی بلی ہیری کے ہاتھ پر اپنا پنجہ رکھنے کی کوشش کر رہی تھی تاکہ وہ اپنا ہاتھ اُٹھا کر اس کے کان کے پیچھے کھجائے۔

''تم ٹھیک تو ہو، ہیری؟''

''کک...... کیا...... اوہ کچھ نہیں...... میں ٹھیک ہوں۔'' ہیری نے چونکتے ہوئے کہا۔ اس نے 'جادوئی دفاعی نظریات' نامی کتاب اُٹھائی اور اس کی فہرست کھول کر اس میں سے کچھ تلاش کرنے کی اداکاری کرنے لگا۔ کروک شانکس نے اپنی کوشش ترک کر دی اور ہرمائنی کی کرسی کے نیچے دبک کر بیٹھ گئی۔

''سنو! مجھے چوچینگ دکھائی دی تھی۔'' ہرمائنی نے اچانک کہا۔ ''وہ کافی پریشان لگ رہی تھی...... کیا تم دونوں میں پھر کوئی تنازعہ ہو گیا ہے......؟''

''کیا......اوہ! ہاں ہو گیا ہے۔'' ہیری نے جلدی سے کہا اور اس عذر کو پا کر غنیمت جانا۔

''اب کیا ہوا؟''

''وہ اپنی راز فروش سہیلی میرتا کی صفائی دینا چاہتی تھی......'' ہیری نے تلخی سے کہا۔

رون نے اپنا دہرائی کا جدول نیچے رکھ دیا اور غصے بھرے لہجے میں بھڑک گیا۔

''میں اس میں تمہیں قصوروار نہیں سمجھتا ہوں، اگر وہ نہ ہوتی تو......''

رون میرتا اتیج کو بہت دیر تک برا بھلا کہتا رہا جس سے ہیری کو سوچنے میں کافی مدد ملی۔ رون جب بھی سانس لینے کیلئے رُکتا تھا تو ہیری کو بس صرف غصے دلانے کی ضرورت پڑتی تھی۔ وہ محض سر ہلا دیتا، 'ہاں' کہہ دیتا یا پھر اسے 'تم نے صحیح کہا' جیسے الفاظ کہنا پڑے تھے۔ اس طرح ہیری کا ذہن اس واقعے کے بارے میں اچھی طرح سوچ سکتا تھا جو اس نے تیشہ یادداشت میں دیکھا تھا۔

اسے لگا کہ وہ یاد اسے اندر ہی اندر سے کھائے جا رہی تھی۔اسے دیکھنے سے پہلے اسے یقین تھا کہ اس کے ممی ڈیڈی نہایت بہترین لوگ تھے۔اسی وجہ سے سنیپ جب بھی اس کے سامنے اس کے ڈیڈی کو لعن طعن کرتے تھے تو اسے ان کی باتوں کا یقین نہیں آتا تھا اور وہ ان کی ملامت سے کبھی پریشان نہیں ہوتا تھا۔ہیگرڈ اور سیریس جیسے لوگوں نے اسے ہمیشہ یہی یقین دہانی کرائی تھی کہ اس کے ڈیڈی بہت بہترین انسان تھے (ہیری کے دماغ کی گہرائیوں میں ایک ملامت کرنے والی آواز سنائی دی: ذرا دیکھو تو سہی سیریس خود کیسا شخص تھا؟ وہ خود بھی برائیوں کا منبع تھا، ہے نا؟) اس نے ایک بار پروفیسر میک گوناگل کو بھی یہ کہتے سنا تھا کہ اس کے ڈیڈی اور سیریس سکول میں ہمیشہ مشکلات پیدا کیا کرتے تھے مگر انہوں نے اس بات کا ذکر ویزلی جڑواں بھائیوں کی شرارتوں کے پس منظر میں کیا تھا۔ ہیری یہ تصور نہیں کر سکتا تھا کہ فریڈ اور جارج صرف شرارت کے تناظر میں کسی کو ہوا میں الٹا لٹکا سکتے تھے...... جب تک کہ وہ اس سے واقعی نفرت نہ کرتے ہوں......شاید ملفوائے یا کسی اس جیسے اور کو جو اسی قابل ہو......

ہیری نے خود کو یہ دلیل دینے کی بھی کوشش کی کہ سنیپ واقعی جیمس کے ہاتھوں ذلیل ہونے کے ہی قابل تھے مگر اس کی ماں للّی نے تو بھی یہ پوچھا کہ 'اس نے آخر تمہارا کیا بگاڑا ہے؟' اور جیمس یہ جواب دیا تھا کہ 'حقیقت یہ ہے کہ وہ زندہ ہے اگر تم میری بات کا مطلب سمجھ سکو!' تو کیا یہ سب جیمس نے محض سیریس کی بوریت دور کرنے کیلئے ہی شروع نہیں کیا تھا؟ ہیری کو یاد آیا کہ لوپن نے گیرم مالڈ پیلس کے تاریک مکان میں یہ کہا تھا کہ ڈمبل ڈور نے انہیں اس امید میں پری فیکٹ بنایا تھا کہ وہ جیمس اور سیریس کو سنبھال سکے......مگر تیتشہ یادداشت میں تو ہیری نے خود دیکھا تھا کہ لوپن اس تمام کھیل میں چپ چاپ دور بیٹھے تھے اور وہ سب کچھ دیکھ رہے تھے مگر کچھ نہیں کر رہے تھے۔

ہیری نے خود یاد دلایا کہ للّی نے تو معاملے کو رفع دفع کرنے کی کوشش کی تھی، اس کی ممی ایک اچھی خاتون تھیں۔ بہر حال، جیمس پر چیخنے چلانے کے دوران ان کے چہرے کے موجود تاثرات پر غور کرتے ہوئے وہ کافی بے قرار ہو گیا۔صاف دکھائی دے رہا تھا کہ وہ جیمس سے نفرت کرتی تھیں اور ہیری کو یہ سمجھ میں نہیں آ پا رہا تھا کہ آخر ان دونوں کی شادی کیسے ہو گئی ہو گی؟ ایک آدھ مرتبہ اسے یہ خیال بھی آیا کہ کہیں جیمس نے انہیں شادی کیلئے مجبور تو نہیں کر دیا تھا......

گذشتہ پانچ سالوں سے جیمس پوٹر کا تصور اس کیلئے بڑی طمانیت اور فخر کا ذریعہ تھا جو اسے نہایت متاثر کیا کرتا تھا، اس کیلئے خوشیوں کا باعث تھا، جب بھی کوئی اس سے کہتا تھا کہ وہ جیمس جیسا دکھائی دیتا ہے تو اس کے اندر خود اعتمادی کے چشمے پھوٹنے لگتے تھے اور اس کا سینہ فخر سے پھول جایا کرتا تھا مگر......اب وہ یہ سوچ کر دہل جاتا تھا اور اس وجود میں دکھ کے سوتے پھوٹنے لگتے تھے کہ حقیقت اس کے تصور سے کس قدر برعکس تھی؟

ایسٹر کی چھٹیوں میں موسم زیادہ ہوادار، روشن دھوپ سے مزین اور کچھ گرم ہو چکا تھا مگر ہیری پانچویں سال اور ساتویں سال میں پڑھنے والے کے طلباء و طالبات کے ساتھ سکول کے چار دیواری کے اندر ہی مقید ہو کر رہ گیا تھا۔اسے اپنی نصابی دہرائی کرنے کے

باعث بار بار لائبریری میں آنا جانا پڑ رہا تھا۔ ہیری نے ایسا ظاہر کیا کہ پڑھائی کے بوجھ اور امتحانات کی فکر کی وجہ سے اس کے مزاج پر پژمردگی اور یاسیت کا غلبہ ہے، دوسری کوئی بات نہیں......اس کی اداکاری قابل قبول رہی اور سب یہی سمجھنے لگے کہ معاملہ ایسا ہی ہوگا جبکہ اس کے وجود میں کچوکے لگانے والی یادیں اسی بہانے کے پردے کی اوٹ میں چھپ گئی تھیں۔اس کے علاوہ گری فنڈر ہال میں موجود اس کے ساتھی طلباء خود پڑھ پڑھ کر ہلکان ہو رہے تھے،اس لئے انہوں نے بھی ہیری کی یاسیت پر کچھ زیادہ دھیان نہیں دیا تھا۔

''ہیری! میں تم سے بات کر رہی ہوں، کیا تم میری طرف توجہ دو گے؟''

''اوہ!......کیا؟''

اس نے سر اُٹھا کر دیکھا تو بکھرے بالوں والی جینی ویزلی لائبریری کی میز پر اس کے پاس بیٹھی ہوئی دکھائی دی جو جانے کب وہاں آ کر بیٹھ گئی تھی؟ وہ اس وقت لائبریری میں تنہا بیٹھا اپنی سوچوں میں کھویا ہوا تھا۔ یہ اتوار کی شام تھی۔ ہرمائنی قدیمی علم الحروف کی دہرائی کرنے کیلئے گری فنڈر ہال میں ہی بیٹھی تھی اور رون کیوڈچ کی مشقوں کیلئے سٹیڈیم میں گیا تھا۔

''کیسی ہو جینی؟'' ہیری نے اپنی کتاب اپنی طرف سرکاتے ہوئے پوچھا۔''کیا تم مشقیں کرنے کیلئے نہیں گئی؟''

''مشقیں تو کب کی ختم ہو گئی ہیں۔رون جیک سلوپر کو ہسپتال چھوڑنے کیلئے گیا ہے۔'' جینی نے بوجھل انداز میں کہا۔

''اسے کیا ہوا؟''

''صحیح طرح تو معلوم نہیں مگر جہاں تک میرا خیال ہے،اس نے اپنے ڈنڈے کو گھما کر خود پر مار کر زخمی کر لیا ہے۔'' جینی نے گہری آہ بھرتے ہوئے کہا۔''خیر! ابھی ابھی ایک پیکٹ آیا ہے۔یہ امبریج کی جانچ پڑتال سے گزر کر پہنچا ہے۔''

جینی نے میز پر بھورے کاغذ میں لپٹا ہوا ایک پیکٹ اس کے سامنے رکھ دیا۔ یہ صاف دکھائی دے رہا تھا کہ اسے کھولنے کے بعد دوبارہ پھوہڑ پن سے لپیٹنے کی کوشش کی گئی تھی۔ سرخ سیاہی سے اس پر ایک سطر لکھی ہوئی صاف دکھائی دے رہی تھی۔

'اسے ہوگورٹس کی محتسب اعلیٰ کی جانچ پڑتال کے بعد پاس کیا گیا ہے۔'

''ممی نے ایسٹر کے انڈے بھیجے ہیں۔'' جینی نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔''ایک تمہارے لئے بھی ہے...... یہ لو!''

اس نے پیکٹ میں سے ایک چاکلیٹ والا انڈہ نکال کر اس کی طرف بڑھا دیا جو چھوٹا، برف والی سنہری ڈوریوں سے سجا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ پیکٹ پر لکھی تفصیل کے مطابق اس میں ہر ذائقے والی ٹافیوں کا ایک ڈبہ بھی موجود تھا۔ ہیری نے ایک لمحے کیلئے اس کی طرف دیکھا اور پھر اسے خود پر حیرت ہوئی کہ اس کا حلق جانے کیوں رندھ گیا تھا۔

''تم ٹھیک تو ہو ہیری؟'' جینی نے آہستگی سے پوچھا۔

''اوہ ہاں!......میں ٹھیک ہوں!'' ہیری نے جلدی سے کہا۔اس کے حلق میں کانٹے چبھ رہے تھے، وہ یہ نہیں سمجھ پایا کہ ایسٹر کے چاکلیٹی انڈے سے اسے ایسی چبھن کیوں ہو رہی تھی؟

''تم کچھ دنوں سے کافی اُداس دکھائی دے رہے ہو۔'' جینی نے متفکرانداز میں کہا۔''میرا خیال ہے کہ اگر تم چو چینگ سے بات کرلو تو......''

''میں اس سے کوئی بات نہیں کرنا چاہتا!'' ہیری نے دوٹوک انداز میں کہا۔

''تو پھر تم کس سے کرنا چاہتے ہو؟'' جینی نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''میں......'' وہ ہکلا کر رہ گیا۔

اس نے گردن گھما کر چاروں طرف دیکھا کہ کہیں کوئی ان کی باتیں سن تو نہیں رہا تھا۔میڈم پینس کئی الماریاں دور کھڑی تھیں اور غصے سے دیوانی دکھائی دے رہی تھیں، وہ ہائنا ایبٹ کی نکالی ہوئی کتابوں کا اندراج کرتے ہوئے ان پر مہر ثبت کررہی تھیں۔

''کاش میں سیریس سے بات کرپاتا......مگر میں جانتا ہوں کہ میں ایسا بالکل نہیں کرسکتا۔''

جینی کچھ لمحے اس کی طرف غور سے دیکھتی رہی اور کسی سوچ میں ڈوبی رہی۔ ہیری سر جھکا کر ایسٹر کے انڈے کے خول سے کھیلنے لگا۔ وہ ایسا اس لئے نہیں کررہا تھا کہ وہ واقعی اس سے کھیلنا چاہتا تھا بلکہ اس لئے کررہا تھا کیونکہ وہ خود کو مصروف رکھنا چاہتا تھا۔اس نے اس کا ایک بڑا ٹکڑا توڑ کر اپنے منہ میں ڈال لیا اور چبانے لگا۔

''سنو!'' جینی نے کچھ پل بعد آہستگی سے کہا اور اپنے چاکلیٹی انڈے کا ٹکڑا توڑ کر اپنے منہ میں ڈال لیا۔''اگر تم واقعی سیریس سے گفتگو کرنا چاہتے ہو تو مجھے امید ہے کہ ہم کوئی نہ کوئی راہ ضرور نکال لیں گے......''

''جانے دو جینی! جب امبریج تمام آتشدانوں کی کڑی نگرانی کررہی ہوں اور ہمارے تمام خطوط کو پڑھ رہی ہوں تو ایسی کوئی راہ نکالنا دشوار ہوگا......'' ہیری نے مایوسی کے عالم میں کہا۔

''فریڈ اور جارج کے ساتھ نشوونما پانے کا یہی تو فائدہ ہے!'' جینی سوچتے ہوئے بولی۔''انسان یہ سوچنے پر مجبور ہوجاتا ہے کہ اگر اس کے اندر ذرا سی دلیری موجود ہو تو سب کچھ ممکن لگنے لگتا ہے۔''

ہیری نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔شاید یہ چاکلیٹ کا کوئی اثر تھا......لوپن نے اسے روح کھچڑ کے ساتھ ہوئی مڈبھیڑ کے بعد ہمیشہ چاکلیٹ کھانے کی تجویز ہی دی تھی......یا صرف اس لئے کہ اس نے زور دے کر ایک ایسی اچھی بات کہہ دی تھی جو اس کے وجود میں ایک ہفتے سے اضطراب پیدا ہوئے تھے۔ بہرحال، وجہ چاہے جو بھی ہو، اس کے من میں امید کی ایک ننھی کرن جگمگا اُٹھی تھی۔

''تم لوگ یہ کیا کررہے ہو؟'' ایک کرخت آواز سنائی دی۔

''اوہ! میں تو یہ بھول ہی گئی تھی......'' جینی اچھل کر اُٹھ کھڑی ہوئی۔

میڈم پینس ان کی طرف دھڑ دھڑاتی ہوئی اور ان کے سکڑے ہوئے ہونٹ غصے سے تھرتھرا رہے تھے۔

''لائبریری میں چاکلیٹ......'' وہ زور سے دہاڑیں۔''باہر......چلو باہر نکلو......ابھی!''

انہوں نے اپنی چھڑی لہرائی اور ہیری کی کتابیں، بستہ، سیاہی کی دوات اور باقی سامان ان دونوں کے پیچھے لائبریری سے باہر پہنچا دیا تھا۔ وہ ان کے بھاگنے کے دوران مسلسل ان پر چھڑی کی ضربیں لگاتی رہیں......

☆☆☆☆

چھٹیوں کے اختتام سے تھوڑی دیر پہلے گری فنڈر ہال کی میزوں پر بہت سارے کتابچے اور نوٹس پہنچ گئے تھے۔ ان میں آنے والے امتحانات کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا تھا، اس کے علاوہ ان میں جادوگری میں عملی زندگی گزارنے کیلئے مختلف رجحانات اور شعبوں کی تفصیل دی گئی تھی جس کیلئے انہیں آئندہ سالوں میں مختلف مضامین کو منتخب کرنے کی تجاویز دی گئی تھیں۔ ہال کے مرکزی تختے پر ایک بڑا نوٹس بھی آویزاں کر دیا گیا تھا۔

## طرزحیات کی تجویز

پانچویں سال کے تمام طلباء موسم گرما کی سہ ماہی میں اپنے اپنے فریقی منتظم اساتذہ سے مستقبل کیلئے طرز حیات کی تجویز پر مباحثہ کیلئے ملاقات کریں گے، ذیل میں تمام طلباء کی فرداً فرداً ملاقاتوں کا جدول دیا گیا ہے۔ براہ کرم اسے نوٹ کر لیجئے۔

ہیری نے دی گئی فہرست میں اپنا نام تلاش کیا۔ اسے معلوم ہوا کہ اس کی ملاقات پروفیسر میک گوناگل کے ساتھ ان کے دفتر میں پیر والے دن دوپہر ڈھائی بجے طے کی گئی تھی۔ اس کا سیدھا سادہ مطلب تھا کہ اس کی علم جوتش کی کلاس کا زیادہ تر وقت نکل جائے گا۔ اس نے اپنے باقی ساتھیوں یعنی پانچویں سال کے طلباء کے ساتھ مل کر ایسٹر کی چھٹیوں کا اختتامی وقت ان کتابچوں کو پڑھنے میں گزارا جن میں مستقبل کے لائحہ عمل کے بارے میں تفصیل دی گئی تھی۔

''مجھے تو مرہم کار بننا زیادہ پسند ہے۔'' رون نے چھٹیوں کی آخری شام گری فنڈر ہال میں اپنی مخصوص نشست پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ اس کے ہاتھ میں ایک کتابچہ تھما ہوا تھا اور وہ اس کے صفحات کو الٹ پلٹ کر دیکھ رہا تھا۔ اس کتابچے کے سرورق پر سینیٹ مونگوز ہسپتال کی تصویر چھپی ہوئی تھی اور وسطی حصے میں ایک چھڑی اور ایک انسانی ہڈی کا کانٹا بنا ہوا تھا جو کہ مخصوص جادوئی طبی نشان تھا۔ ''اس میں لکھا ہے کہ اس کیلئے جادوئی مرکبات، جڑی بوٹیوں کا علم، تبدیلی ہیئت کا علم، جادوئی استعمالات اور تاریک جادو سے تحفظ کے فن میں این ای ڈبلیو ٹی امتحانات میں کم ازکم درجہ 'ای' کی ضرورت ہے۔ میرا کہنے کا مطلب ہے کہ...... وہ ہم سے کتنی زیادہ امیدیں باندھے ہوئے ہیں، ہے نا؟''

''سنو! یہ نہایت ذمہ داری والا شعبہ ہے، سمجھے؟'' ہرمائنی نے جلدی سے کہا۔ وہ ایک گلابی اور نارنجی کتابچے کو سامنے پھیلا کر پڑھ رہی تھی۔ جن پر عنوان صاف دکھائی دے رہے تھے۔

'آپ کا خیال ہے کہ شعبہ ماگلو تعلقات واستحکام جادونگری میں کام کرنا چاہئے!'

''ماگلوؤں سے تعلقات استوار کرنے کیلئے کچھ زیادہ اونچے درجات کی ضرورت نہیں پڑتی ہے۔'' ہرمائنی نے اپنے کتابچے کو دیکھتے ہوئے کہا۔''اس کیلئے تو انہیں بس ماگلوؤں کی نفسیات اور ماگلوؤں کے تصادم کے موضوع پر اوڈبلیوایل امتحان میں اچھا نتیجہ ملنا کافی رہتا ہے۔ یہاں لکھا ہے کہ 'اس میں زیادہ اہم آپ کا صبر، حوصلہ افزائی اور تفریح کا اچھا احساس ہے'......''

''میرے انکل سے تعلقات استوار کرتے وقت تمہیں صبر کے ساتھ ساتھ اعلیٰ درجے کے حوصلے سے زیادہ اس بات کی ضرورت پیش آئے گی کہ کب کب جھک کر خود کو بچانا چاہئے؟'' ہیری نے گہرے لہجے میں کہا۔ وہ جادونگری کے مالیاتی نظام کے بارے میں پکڑے اپنے کتابچے کو نصف سے زیادہ پڑھ چکا تھا۔''ذرا اسے تو دیکھو! کیا آپ کو ایسے طرز حیات کی تلاش ہے جس میں غیر ملکی سفر، ولولہ انگیزی اور خطرات کے ساتھ ساتھ خزانوں کا حصول ممکن ہو؟ اگر ایسا ہے تو آپ کو جادوگروں کے گرنگوٹس بینک میں ملازمت کرنے کے بارے میں سوچنا چاہئے جو بیرون ممالک میں اپنی برانچوں میں اضافہ کرنے کے ساتھ ساتھ جرائم پیشہ جادوئی واروں کے توڑ میں دن بہ بدن اضافہ کرتے رہتے ہیں...... ہرمائنی! انہیں عجیب وغریب قدیمی علم الحروف کی شناختیں اور محفوظ حل کے امور کی ضرورت ہے، میرا خیال ہے کہ تمہیں اس شعبے میں سوچنا چاہئے......''

''مجھے بینک کے مالیاتی نظام میں مغز کھپائی کرنا زیادہ اچھا نہیں لگتا ہے۔'' ہرمائنی منہ بسور کر کہا جواب ایک دوسرے کتابچے میں کھوئی ہوئی تھی جس کا عنوان تھا کہ 'کیا آپ میں دیوؤں کی محفوظ تربیت کرنے کی صلاحیت پائی جاتی ہے؟'

''کیسے ہو ہیری؟'' اس کے کان میں کسی کی آواز پڑی۔ اس نے سر اُٹھا کر دیکھا تو سامنے فریڈ اور جارج کا چہرہ دکھائی دیا۔ وہ ان کے قریب پہنچ کر خالی نشستوں پر جم گئے۔ فریڈ نے اپنی ٹانگیں میز پر پھیلا دی جس سے جادوئی محکمے کے کئی طرز حیات والے کتابچے زمین پر گر گئے۔ ہرمائنی نے ناگواری سے اس کی طرف دیکھا۔ فریڈ کے چہرے پر لاپروائی دکھائی دی۔

''جینی نے تمہارے بارے میں ہم سے بات کی تھی، وہ کہتی ہے کہ تم سیریس سے بات کرنا چاہتے ہو؟'' فریڈ نے لاپروائی سے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''یہ کیا کہہ رہے ہو؟'' ہرمائنی بدحواسی میں اپنے کتابچے کو ایک طرف ہٹاتے ہوئے تیکھی آواز میں بولی۔'جادوئی محکمے میں حادثاتی اور آفاتی دھماکوں کا فن حاصل کریں۔' کے عنوان والا ایک کتابچہ اس کی گود سے نیچے گر گیا۔

''اوہ ہاں!......'' ہیری نے اپنی آواز کو معمول کے مطابق سنبھالتے ہوئے جلدی سے کہا۔''میرا خیال تھا کہ اگر ایسا ہو جاتا تو کافی اچھا رہے گا......''

''احمقوں جیسی باتیں مت کرو، ہیری!'' ہرمائنی نے اس کی طرف آنکھیں نکال کر دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کی کیفیت دیکھ کر ایسا لگتا تھا جیسے اسے اپنی سماعت پر بالکل یقین نہیں آ رہا تھا۔''تم اچھی طرح جانتے ہو کہ امبریج تمام آتشدانوں کی کڑی نگرانی کر رہی

ہیں اور الّو ڈاک بھی بالکل غیر محفوظ ہے......''

''ہمارا خیال ہے کہ ہم اس کا حل تلاش کر سکتے ہیں!'' جارج نے سنجیدگی سے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''بس تھوڑا سا دھیان بھٹکانے کی ضرورت پڑے گی۔ دیکھو! تم نے اس بات پر غور کیا ہوگا کہ ہم نے ایسٹر کی چھٹیوں میں کسی قسم کا کوئی ہنگامہ برپا نہیں کیا ہے......!''

''ہم نے خود سے سوال کیا کہ چھٹیوں میں ہنگامہ خیزی کا کیا فائدہ ہو سکتا ہے؟'' فریڈ نے آنکھیں گھماتے ہوئے کہا۔ ''اور پھر ہم نے خود ہی اس کا جواب تلاش کر لیا کہ ایسا کرنے کا کوئی فائدہ نہیں......ظاہر ہے کہ اس سے طلباء کی دہرائی میں بھی خلل پڑ سکتا تھا جو ہم کسی بھی صورت میں نہیں چاہتے تھے......'' اس نے ہرمائنی کی طرف دیکھتے ہوئے اپنا سر جھکایا۔

انہیں دوسروں کی پرواہ ہو سکتی ہے؟ یہ سن کر ہرمائنی لمحہ بھر کیلئے دنگ رہ گئی تھی۔

''مگر ہم کل سے ہنگامہ خیزی شروع کرنے والے ہیں۔'' فریڈ نے جلدی سے کہا۔ ''اور اگر ہم ہنگامہ کرنے ہی والے ہیں تو پھر کیوں نہ ہم اسے اس انداز سے تشکیل دیں کہ ہیری آسانی سے سیریس سے گفتگو کر پائے...... ہے نا؟''

''یہ تو ٹھیک ہے مگر......'' ہرمائنی نے ایسے کہا جیسے وہ کسی کند ذہن فرد کو بہت آسان چیز سمجھانے کی کوشش کر رہی ہو۔ ''اگر تم ہنگامہ کر بھی دو تو ہیری سیریس سے گفتگو کیسے کر سکتا ہے؟''

''امبریج کے دفتر سے......'' ہیری نے آہستگی سے کہا۔

وہ اس کے بارے میں گذشتہ پندرہ دنوں سے سوچ رہا تھا اور اس کا کوئی حل اس کی سمجھ میں نہیں آ پایا تھا۔ امبریج نے خود اسے بتایا تھا کہ صرف اس کے آتشدان کی نگرانی نہیں کی جا رہی تھی۔

''کیا تم......پاگل تو......نہیں......ہو......گئے......ہو؟'' ہرمائنی متوحش لہجے میں بولی۔

رون نے کھمبیوں کی افزائش والا کتابچہ نیچے کرتے ہوئے ان کی طرف دیکھا۔

''مجھے تو ایسا کچھ نہیں لگتا......'' ہیری نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

''تم وہاں گھسو گے کیسے؟''

''سیریس کے چاقو سے......!'' ہیری نے آہستگی سے کہا۔

''میں کچھ سمجھی نہیں......''

''دو سال پہلے سیریس نے مجھے کرسمس پر چاقو تحفے میں دیا تھا۔'' ہیری نے جواب دیا۔ ''اس سے کسی بھی قسم کا تالا کھل سکتا ہے، اگر انہوں نے دروازے پر کوئی جادوئی حصار کر رکھا ہو، جس سے دروازہ کھولنے والا جادوئی کلمہ کام نہ کرے تو بھی میں اندر پہنچ سکتا ہوں۔ ویسے میں یہ دعویٰ کر سکتا ہوں کہ انہوں نے ایسا ہی کچھ ہوگا......''

''تمہارا اس کے بارے میں کیا خیال ہے؟'' ہرمائنی نے بوکھلائے ہوئے انداز میں رون کی طرف دیکھ کر پوچھا۔ اس کی اس

ہر حرکت پر اسے مسز ویزلی یاد آ گئیں جو گیرم مالڈ پیلس کے تاریک مکان میں ہیری کی پہلی رات کے کھانے پر اپنے شوہر سے رائے مانگتی ہوئی دکھائی دی تھیں۔

''مجھے معلوم نہیں!'' رون کے چہرے پر عجیب سی دہشت چھائی ہوئی تھی، شاید وہ کوئی بھی رائے دینے سے گریز کرنا چاہتا تھا۔ ''اگر ہیری یہ کام کرنا چاہتا ہے تو یہ اس کا نجی معاملہ ہے......''

''سچے دوست کی نشانی...... ویزلی روایات کے بالکل مطابق جواب!'' فریڈ نے رون کی کمر تھپتھپاتے ہوئے کہا۔ ''تو پھر ٹھیک ہے...... ہم لوگ کل کلاس کے بعد کام کرنے کا سوچ رہے ہیں کیونکہ اگر تمام طلباء و طالبات راہداریوں میں موجود ہوں گے تو اس کا امکان زیادہ وسیع ہو جائے گا۔ ہیری! ہم لوگ یہ ہنگامہ سکول کے شرقی حصے میں کریں گے...... انہیں ان کے دفتر سے کھینچ کر کافی دور لے جائیں گے۔ میرا خیال ہے کہ ہم تمہیں بیس منٹ تک کا وقت دینے کی ضمانت دے سکتے ہیں۔'' فریڈ نے جارج کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

''بڑی آسانی سے......'' جارج نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''مگر تم لوگ سب کا دھیان کیسے بھٹکاؤ گے؟'' رون نے خالی نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔ فریڈ اور جارج اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑے ہوئے۔

''تم خود ہی دیکھ لینا چھوٹے بھائی!'' فریڈ نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''کل شام کو پانچ بجے خوشامدی گریگوری کے مجسمے والی راہداری میں تمہیں سب دکھائی دے جائے گا۔''

☆☆☆☆

ہیری اگلے دن بہت جلدی بیدار ہو گیا تھا۔ وہ آج خود میں اتنی ہی بے چینی اور پریشانی محسوس کر رہا تھا جتنی کہ جادوئی محکمے میں عدالتی سماعت والی صبح اس میں موجود تھی۔ یہ صرف امبریج کے دفتر میں چوری چھپے داخل ہونے کی ہی بات نہیں تھی۔ یہ صرف ان کے آتشدان کو استعمال کرتے ہوئے سیریس سے گفتگو کرنے کا معاملہ بھی نہیں تھا حالانکہ یہ دونوں امور بھی گھبراہٹ اور بے چینی پیدا کرنے کیلئے اپنی جگہ پر بھرپور اہمیت رکھتی تھیں۔ آج ہیری اور سنیپ کا آمنا سامنا بھی ہونے والا تھا۔ جس رات سنیپ نے ہیری کو اپنے دفتر سے باہر نکالا تھا، اس کے بعد کوئی ایسا موقعہ نہیں آیا تھا کہ اسے ان کا سامنا کرنا پڑتا...... مگر آج تو جادوئی مرکبات کی کلاس میں ان سے واسطہ پڑنے والا تھا۔

ہیری بستر پر لیٹے لیٹے کچھ دیر تک آنے والے دن کے بارے میں غور و فکر کرتا رہا پھر وہ خاموشی سے بستر سے اترا اور نیول کے پلنگ کے قریبی کھڑکی میں جا کھڑا ہوا اور باہر جھانکنے لگا۔ صبح کافی سہانی تھی، آسمان بالکل صاف اور نیلا دکھائی دے رہا تھا۔ ہیری کو اپنے سامنے تاریک جنگل کے بلند و بالا درختوں کے جھنڈ دکھائی دے رہے تھے، جن کی شاخیں آہستہ آہستہ لہرا کر اس بات کا پتہ دے

رہی تھیں کہ دھیمی دھیمی ہوا چل رہی تھی۔ اس کی نظر گھومتی ہوئی جھیل کنارے اس درخت پر جا ٹھہری جس کے نیچے اس کے ڈیڈی نے سنیپ کو تنگ کیا تھا۔ اسے یہ بالکل معلوم نہیں تھا کہ سیرس اسے ناخوشگوار واقعے کے بارے میں کس طرح تسلی دے پائے گا؟ مگر وہ اس واقعے کے بارے میں سیریس کے خیالات سننے کیلئے کافی بے تاب دکھائی دیتا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ وہ ایسی کوئی بات ضرور کہے گا جس سے اس کے ذہن میں اپنے باپ کے بارے میں پیدا ہونے والا منفی تاثر زائل ہو سکے گا۔

ہیری کا دھیان کسی چیز کی طرف مبذول ہوا۔ تاریک جنگل کے کنارے پر کوئی ہلچل سی ہوئی تھی۔ سورج کی چمکتی ہوئی کرنوں کی وجہ سے ہیری کو وہاں کا منظر دیکھنے کیلئے اپنی آنکھیں سکوڑنا پڑیں۔ اس نے دیکھا کہ تاریک جنگل میں سے درختوں کے درمیان سے ہیگرڈ باہر نمودار ہوا تھا۔ وہ کافی لنگڑا کر چل رہا تھا۔ ہیری کے دیکھتے ہی دیکھتے ہیگرڈ لنگڑاتے ہوئے اپنے جھونپڑے کی طرف بڑھا اور پھر اس میں داخل ہو کر او جھل ہو گیا۔ ہیری کئی منٹ تک جھونپڑے کو دیکھتا رہا۔ ہیگرڈ دوبارہ باہر نہیں نکلا تھا مگر جھونپڑے کی چمنی سے دھواں اُٹھتا ہوا دیکھ کر اس نے یہی قیاس کیا کہ ہیگرڈ اتنی بری طرح زخمی نہیں ہوا تھا کہ وہ آتشدان میں آگ بھی نہ جلا پائے۔

ہیری کھڑکی سے ہٹ کر اپنے صندوق کی طرف آ گیا اور پھر کپڑے بدلنے لگا۔ امبریج کے دفتر میں داخل ہونے کی امید کے باعث ہیری کو یہ معلوم نہیں تھا کہ اس کا دن کیسا گزرے گا؟ وہ اپنے اندر اُٹھنے والے ہیجان اور بے قراری کو کیسے قابو رکھ پائے گا؟ مگر اسے یہ قطعی اندازہ نہیں تھا کہ پانچ بجے وہ جو کام کرنے کی منصوبہ بندی بنائے بیٹھا تھا، اس سے ہرمائنی اُسے بار بار ڈگمگانے کیلئے کی بھرپور کوشش کرتی رہے گی۔ پروفیسر بینز کی جادوئی تاریخ ایک مطالعہ والی کلاس میں پہلی بار ہرمائنی بھی ہیری اور رون کی طرح اپنے نوٹس بنانے پر بالکل دھیان نہیں دے رہی تھی۔ وہ لگا تار سرگوشی نما لہجے میں ہیری کو اس کام سے باز رہنے کی تنبیہ دیتی رہی، جسے ہیری مسلسل نظر انداز کرنے کی بھرپور کوشش کرتا رہا......

''......اگر وہ تمہیں پکڑ لیں گی تو تمہیں سکول سے نکال دیا جائے گا۔ اس کے علاوہ......وہ اندازہ بھی لگا لیں گی کہ تم سنوفلس سے بات کر رہے تھے۔ اس بار وہ تمہیں زبردستی صدقیال پلا دیں گی اور وہ سچائی اگلوا لیں گی......''

''ہرمائنی! تم ہیری کو بار بار خبردار کرنا چھوڑ دو!'' رون نے آہستگی میں غصیلی آواز میں کہا۔ ''تم بینز کی بات پر توجہ دو، ورنہ مجھے مجبوراً اپنے نوٹس خود لکھنا پڑیں گے......''

''کبھی کبھار تم خود لکھ لو گے تو اس سے تمہیں کوئی موت نہیں پڑ جائے گی......''

جب تک وہ جادوئی مرکبات کی کلاس کیلئے تہہ خانے میں نہیں پہنچے، ہیری اور رون دونوں نے ہی ہرمائنی سے کوئی بات نہیں کی تھی مگر اس سے بھی ہرمائنی کو کوئی فرق نہیں پڑا تھا۔ وہ ان دونوں کی خاموشی کا فائدہ اُٹھا کر مسلسل انہیں خطرناک نتائج کیلئے تنبیہ دینے کا فریضہ انجام دیتی رہی۔ وہ اتنے خطرناک انداز میں سانسیں لے رہی تھی کہ سمیس پانچ منٹ تک یہ جائزہ لیتا تھا کہ کہیں اس کا محلول کڑاہی سے رس تو نہیں رہا ہے۔

اس دوران سنیپ نے اس طرح کا برتاؤ کرنے کا فیصلہ کرلیا تھا جیسے ہیری کلاس میں موجود ہی نہ ہو۔ ظاہر ہے کہ ہیری کو اس طرز عمل سے نمٹنے کا بہت اچھی طرح سے تجربہ حاصل تھا، یہ تو انکل ورنن کی طرح کا طرز سلوک تھا جو وہ ہیری کونظرانداز کرنے کیلئے اکثر اختیار کیا کرتے تھے۔ بہر حال، ان سب حالات کا ایک اچھا نتیجہ یہ رہا کہ کوئی بدمزہ احساس برداشت کرنے کی نوبت نہیں پیش آئی۔ سچ تو یہ تھا کہ سنیپ کے جلے کٹے جملوں اور تمسخرانہ رویئے کی وجہ سے اسے جو اذیت برداشت کرنا پڑتی تھی، اس کی بہ نسبت یہ طرز عمل لاکھ گنا آرام دہ محسوس ہورہا تھا۔ اسے یہ دیکھ کر مسرت کا احساس ہوا کہ جب سنیپ نے اسے تنگ کرنے کا ارداہ ترک کردیا تھا تو وہ اپنے مقوی بدن مرکب کو بڑی آسانی سے بنانے میں کامیاب ہوگیا تھا۔ کلاس کے اختتامی دورانئے میں اس نے مقوی بدن مرکب کا نمونہ چھوٹی بوتل میں بھرا اور ڈھکن لگایا۔ لیبل پر اپنا نام لکھا اور اسے سنیپ کی میز پر رکھ کر خاموشی سے واپس مڑا۔ اس کا خیال تھا کہ اسے اس مرکب کو صحیح بنانے کیلئے کم از کم درجہ 'ای' تو مل ہی جائے گا۔

وہ ابھی سنیپ کی میز سے پلٹ کر ایک ہی قدم طے کر پایا تھا کہ اسے اپنے عقب میں کچھ ٹوٹنے کی چھناکے دار آواز سنائی دی۔ ملفوائے کا قہقہہ کلاس روم میں گونجا۔ ہیری نے پلٹ کر پیچھے دیکھا تو اس کے مقوی بدن مرکب کی چھوٹی بوتل فرش پر گر چکنا چور ہو چکی تھی اور سنیپ زہریلی مسکراہٹ کے ساتھ اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔

''اوہ پوٹر! تمہارے لئے ایک اور صفر......'' وہ آہستگی سے بولے۔

ہیری اس صورت حال پر اس قدر ناراض تھا کہ اس کے منہ سے ایک لفظ بھی نہیں نکل پایا۔ وہ واپس اپنی کڑاہی کے پاس پہنچا۔ وہ ایک اور بوتل بھر کر سنیپ سے زبردستی اس کی جانچ کروانے پر اڑ گیا تھا مگر یہ دیکھ کر اس کا رنگ اُڑ گیا کہ اس کی کڑاہی بالکل خالی ہو چکی تھی۔

''معاف کرنا ہیری!'' ہرمائنی نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھتے ہوئے متوحش لہجے میں کہا۔ ''مجھے واقعی افسوس ہے، مجھے محسوس ہوا کہ تمہارا کام پورا ہو چکا تھا، اس لئے میں نے اسے صاف کرڈالا......''

ہیری ایک لفظ بھی نہیں بول پایا۔ گھنٹی بجتے ہی وہ اپنے پیچھے دیکھے بغیر تیزی سے تہہ خانے سے باہر نکل آیا۔ دوپہر کے کھانے کے وقت وہ نیول اور سمیس کے درمیان جا بیٹھا تا کہ ہرمائنی اسے دوبارہ امبرتج کے دفتر میں چوری چھپے داخل ہونے پر تنبیہ نہ کرنا شروع کر دے۔

جب وہ علم جوتش کی کلاس میں جارہا تھا تو اس کا مزاج اس قدر بگڑ چکا تھا کہ اسے یہ بات بالکل یاد نہ رہی کہ اسے تو پروفیسر میک گوناگل کے پاس طرز حیات کی تجویز کے مباحثے کیلئے پہنچنا تھا۔ اسے یہ بات اس وقت یاد آئی جب رون نے حیرانگی سے اس سے دریافت کیا کہ وہ پروفیسر میک گوناگل کے دفتر میں کیوں نہیں گیا؟ وہ واپس مڑا اور سرعت رفتاری سے سیڑھیاں عبور کرتا ہوا پروفیسر میک گوناگل کے دفتر کی طرف بھاگ کھڑا ہوا۔ وہ ہانپتا ہوا دفتر میں داخل ہوا۔

''معاف کیجئے پروفیسر...... میرے ذہن سے نکل گیا تھا!'' اس نے دروازہ بند کرتے ہوئے اپنی سانسیں درست کرتے ہوئے جلدی سے کہا۔

''کوئی بات نہیں، پوٹر!'' انہوں نے لاپروائی سے کہا مگران کے بولتے ہوئے ہیری کو کونے میں سے سوں سوں کی آواز سنائی دی۔ ہیری نے گردن گھما کر چاروں طرف دیکھا۔ پروفیسر امبریج ایک طرف بیٹھی ہوئی تھیں۔ ان کے گھٹنوں پر کلپ بورڈ تھا۔ ان کی گردن کے چاروں طرف ایک چھوٹی جھالر تھی اوران کے چہرے پر ایک سنجیدہ فخریہ مسکراہٹ تیر رہی تھی۔

''بیٹھ جاؤ، پوٹر!'' پروفیسر میک گوناگل نے آہستگی سے کہا۔ میز پر رکھے ہوئے کتابچوں کو درست کرتے ہوئے ان کا ہاتھ کسی قدر کانپ رہا تھا۔ ہیری پروفیسر امبریج کی طرف پشت کر کے بیٹھ گیا اوراس نے یہ اداکاری کرنے کی پوری کوشش کی کہ اسے کلپ بورڈ پر چلنے والی ان کی قلم کی کوئی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی۔

''ٹھیک ہے، پوٹر! یہ ملاقات آئندہ مستقبل میں طرز حیات کے بارے میں ہے، تمہیں یہ طے کرنا ہے کہ تم آگے چل کر کس شعبے میں کام کرنا پسند کرو گے۔ کیا تمہارے ذہن میں کوئی فیصلہ موجود ہے؟ اگر ایسا ہے تو ہم اس پر تفصیلی بات چیت کریں گے اور یہ طے کرنے کی کوشش کریں گے کہ تمہیں چھٹے اور ساتویں سال کی پڑھائی میں کن مضامین کا انتخاب کرنا چاہئے؟ کیا تم نے اس بارے میں کچھ سوچا ہے کہ تم ہوگورٹس کی پڑھائی مکمل کرنے کے بعد کیا کرنا چاہو گے؟''

''ار......'' ہیری نے کچھ کہنا چاہا۔ اس کے پیچھے قلم گھسٹنے کی تیکھی آواز سنائی دی، جس سے اس کا دھیان بالکل بھٹک گیا تھا۔

''ہاں ہاں...... بولو، پوٹر!'' پروفیسر میک گوناگل نے اپنی طرف متوجہ کرتے ہوئے کہا۔

''دیکھئے! میں نے سوچا تھا کہ مجھے شاید ایرور بننا چاہئے......'' ہیری بڑبڑا کر بولا۔

''اس کیلئے تمہیں عمدہ درجات کی ضرورت پڑے گی۔'' پروفیسر میک گوناگل نے کہا اوراپنی میز پر رکھے ہوئے کتابچوں کے ڈھیر میں سے ایک چھوٹا سا گہرے رنگ کا کتابچہ باہر نکالا۔ اسے کھول کر اپنے سامنے رکھتے ہوئے وہ دوبارہ بولیں۔ ''اس کیلئے تمہیں کم از کم پانچ این ای ڈبلیو ٹی درجات کی ضرورت ہوگی۔ یعنی توقع سے متجاوز 'ای' سے تو بالکل کم نہیں ہونا چاہئیں۔ اس کے بعد تمہیں ایرور دفتر میں کردار شناسی، استعدادی اور مہارت کے امتحانات سے بھی گزرنا پڑے گا۔ پوٹر! یہ مستقبل کا سب سے دشوار ترین انتخاب ہوگا۔ اس میں صرف ذہین اور لائق طلباء کو ہی لیا جاتا ہے۔ درحقیقت، میرا اندازہ ہے کہ انہوں نے گذشتہ تین سالوں میں کسی کو بھی ایرور بھرتی نہیں کیا ہے۔'' اسی لمحے پروفیسر امبریج آہستگی سے کھانسیں جیسے وہ یہ دیکھنے کی کوشش کر رہی ہوں کہ وہ یہ کام کتنی خاموشی سے کرسکتی ہیں؟ پروفیسر میک گوناگل نے انہیں بالکل نظرانداز کر دیا۔

''میرا خیال ہے کہ تم یہ جاننا چاہو گے کہ اس شعبے کیلئے تمہیں کیسے مضامین لینا چاہئیں؟'' پروفیسر میک گوناگل نے سلسلہ کلام آگے بڑھایا، ان کی آواز پہلے کی بہ نسبت زیادہ بلند تھی۔

''میرا اندازہ ہے کہ تاریک جادو سے تحفظ کا فن؟'' ہیری نے کہا۔

''یہ تو یقینی بات ہے۔'' پروفیسر میک گوناگل نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ''میں......''

پروفیسر امبریج ایک بار پھر کھانسیں۔ اس بار ان کی کھانسی کچھ زیادہ ہی زوردار تھی۔ پروفیسر میک گوناگل نے ایک لمحے کیلئے اپنی آنکھیں بند کر لیں اور گہری سانس لے کر دوبارہ کھول لیں جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔

''میں تبدیلی ہیئت کے مضمون کی تجویز دوں گی کیونکہ ایرورز کو اکثر اپنے کام میں روپ بدلنے کی ضرورت پیش آتی ہے۔ پوٹر! اس کے علاوہ میں تمہیں یہ بھی آگاہ کرنا چاہوں گی کہ میں اپنی این ای ڈبلیوٹی کلاس میں طلبا کو تب تک نہیں لیتی ہوں جب تک کہ وہ او ڈبلیو ایل امتحان میں کم از کم توقع سے متجاوز یعنی درجہ ای کے حامل نہ ہوں۔ میرا خیال ہے کہ اس وقت تم قابل قبول کے درجہ پر ہو۔ اس لئے تمہیں امتحان سے پہلے کڑی محنت کی ضرورت ہوگی تا کہ تم آگے بھی یہی مضمون پڑھ سکو۔ اس کے علاوہ تمہیں جادوئی استعمالات بھی سیکھنے کی ضرورت ہے۔ یہ ہمیشہ فائدہ مند رہتے ہیں اور جادوئی مرکبات...... ہاں پوٹر! جادوئی مرکبات بھی!'' انہوں نے دھیمی سی مسکراہٹ کے ساتھ آگے کہا۔ ''ایرور بننے کیلئے زہروں اور ان کے تریاق کا علم بھی ضروری مرحلہ ہے اور مجھے تمہیں یہ بتانا ہوگا کہ پروفیسر سنیپ ان طلباء کو لینے سے بالکل انکار کر دیتے ہیں جنہیں ان کے او ڈبلیو ایل میں غیر متوقع درجہ سے کم درجہ ملا ہو، اس لئے......''

پروفیسر امبریج نے پہلے کی بہ نسبت اور زور سے کھانسا۔

''کیا میں آپ کو کھانسی کی گولی دوں، ڈولرس؟'' پروفیسر میک گوناگل نے امبریج کی طرف دیکھے بغیر روکھے لہجے میں پوچھا۔

''اوہ نہیں...... بہت بہت شکریہ!'' وہ اسی شیریں انداز میں ہنس رہی تھیں جس سے ہیری کو سخت نفرت تھی۔ ''منروا! میں سوچ رہی تھی کہ کیا میں اس معاملے میں اپنی رائے دوں؟''

''جہاں تک میرا خیال ہے کہ آپ کہے بغیر تو نہیں ٹلیں گی۔'' پروفیسر میک گوناگل نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

''میں یہ سوچ رہی تھی کہ کیا مسٹر پوٹر میں ایرور بننے کی قابلیت ہے؟'' پروفیسر امبریج نے شیریں لہجے میں مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ! آپ ایسا سوچ سکتی ہیں!'' پروفیسر میک گوناگل نے تلخی سے کہا پھر وہ اس طرح آگے بولنے لگیں جیسے ان کی گفتگو میں کوئی خلل نہ پڑا ہو۔ ''دیکھو پوٹر! اگر تم مستقبل میں اس شعبے میں جانے کیلئے واقعی سنجیدہ ہو تو میں تجھے یہ مشورہ دوں گی کہ تم تبدیلی ہیئت اور جادوئی مرکبات کے مضامین میں اپنی قابلیت کو مطلوبہ درجات تک لاؤ۔ میں نے تمہارے سابقہ نتائج میں دیکھا ہے کہ پروفیسر فلٹ وک نے جادوئی استعمالات کی کلاس میں گزشتہ دو سال سے تمہیں قابل قبول اور توقع سے متجاوز درجات کے درمیان میں ہی رکھا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اس مضمون میں تم زیادہ نالائق نہیں ہو مگر مزید محنت کی ضرورت ہے۔ جہاں تک تاریک جادو سے تحفظ سے فن کا تعلق ہے، اس میں تمہارے درجات ہمیشہ سب سے بلند رہتے ہیں۔ گذشتہ سالوں کے نتائج کو سامنے رکھتے ہوئے خاص طور پر پروفیسر

لوپن کا یہ خیال تھا...... کیا آپ کو پورا یقین ہے کہ آپ کو کھانسی کی شکایت نہیں ہے اور کھانسی کی گولی نہیں چاہئے، ڈولرس؟''

''اوہ نہیں...... بہت بہت شکریہ...... اس کی ضرورت نہیں ہے منروا!'' پروفیسر امبریج نے جلدی سے کہا جو پہلے سے بھی زیادہ زور سے کھانس اُٹھی تھیں۔ ''میں تو صرف یہ واضح کرنا چاہ رہی تھی کہ آپ نے شاید مسٹر پوٹر کے تاریک جادو سے تحفظ کے فن کے موجودہ نمبروں پر نظر نہیں ڈالی ہے، جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے، میں نے ایک چرمئی ٹکڑے پر اس ضمن میں لکھ کر آگاہ کر دیا تھا۔''

''اوہ...... وہ ٹکڑا!!!'' پروفیسر میک گوناگل نے لاپروائی سے کہا۔ ہیری کو محسوس ہوا جیسے ان کے لہجے میں حقارت کی جھلک ہو۔ انہوں نے ہیری کی فائل کھول کر اس میں سے ایک گلابی چرمئی کاغذ باہر نکالا۔ سرسری انداز میں نظر ڈالی اور ان کی بھنوئیں تن سی گئیں۔ اس کے بعد انہوں نے کسی قسم کا کوئی تبصرہ کئے بغیر وہ گلابی ٹکڑا واپس فائل میں لگا دیا۔

''ہاں جیسا کہ میں کہہ رہی تھی کہ پروفیسر لوپن کی رائے ہے کہ تم اس مضمون میں بہت زیادہ کامیاب ہو اور ظاہر ہے کہ ایک ایرور بننے کیلئے یہ ایک ضروری فن بھی......''

''کیا آپ میرے تجزیئے کو صحیح طرح سمجھ نہیں پائیں منروا؟'' پروفیسر امبریج نے ان کی بات قطع کرتے ہوئے شہد جیسے میٹھے لہجے میں کہا۔ وہ اب کھانسنا بھول گئی تھیں۔

''جب میں نے اسے پڑھا تو مجھے لگا کہ میں اسے سمجھ چکی ہوں۔'' پروفیسر میک گوناگل نے کہا۔ اس کے دانت ایک بار پھر بھنچ گئے تھے جس سے لفظ کسی قدر کرخت محسوس ہوئے۔

''تو پھر میں کشمکش میں ہوں...... میں یہ نہیں سمجھ پا رہی ہوں کہ آپ مسٹر پوٹر کو یہ جھوٹا دلاسہ کیوں دلا رہی ہیں کہ......؟''

''جھوٹا دلاسا؟'' پروفیسر میک گوناگل نے تلخی سے دہرایا۔ انہوں نے پروفیسر امبریج کی طرف دیکھے بغیر کہا۔ ''اسے تاریک جادو سے تحفظ کے فن کے تمام ٹیسٹوں میں پورے پورے نمبر ملے ہیں......''

''منروا! مجھے تمہاری بات کاٹتے ہوئے افسوس ہے مگر جیسا کہ تم نے میرے تجزیئے میں پڑھ لیا ہے کہ مسٹر پوٹر کو میری تمام کلاسوں میں نہایت ناقص نمبر مل رہے ہیں......''

''معاف کرنا مجھے اپنی بات کو زیادہ واضح کر دینا چاہئے تھا۔'' پروفیسر میک گوناگل نے سرد لہجے میں کہا اور بالآخر اپنی گردن گھما کر پروفیسر امبریج کی طرف مڑیں۔ وہ تیکھے انداز سے انہیں دیکھ رہی تھیں۔ ''اسے تاریک جادو سے تحفظ کے فن کے مضمون میں اپنے تمام ٹیسٹوں میں اچھے نمبر ملے ہیں جو کسی بھی قابل استاد نے لئے ہیں......''

پروفیسر امبریج کے چہرے پر چھائی ہوئی میٹھی مسکراہٹ یکدم غائب ہوگئی۔ ہیری کو محسوس ہوا کہ یہ کچھ ویسا ہی تھا جیسے بجلی کا بلب فیوز ہونے پر اس سے روشنی غائب ہو جاتی تھی۔ وہ اپنی کرسی پر پیچھے ٹیک لگا کر بیٹھ گئیں اور کلپ بورڈ پر ایک چرمئی کاغذ پلٹ کر اس پر سرعت رفتاری سے کچھ لکھنے لگیں۔ ان کی باہر نکلی ہوئی آنکھیں بہت تیزی سے ادھر سے اُدھر گھومتی جا رہی تھیں۔ پروفیسر میک گوناگل

دوبارہ ہیری کی طرف مڑیں اور ہیری نے دیکھا کہ ان کی نتھنے پھول پچک رہے تھے اور آنکھوں میں سے شعلے برستے دکھائی دے رہے تھے۔

''کوئی سوال مسٹر پوٹر؟''

''جی!'' ہیری نے جلدی سے سنبھلتے ہوئے کہا۔''اگر نتائج این ای ڈبلیو ٹی میں کافی ہوں تو محکمہ کردار اور استعداد کے امتحانات میں کیسے جانچ کرے گا؟''

''دیکھو! اچھی طرح سے ردعمل کی صلاحیت کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔'' پروفیسر میک گوناگل نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔''اس کے علاوہ لگن اور صبر وتحمل کی ضرورت ہوگی کیونکہ ایرور کی پڑھائی کا سلسلہ تین سال تک چلتا ہے۔اس کے علاوہ عملی دفاع میں بھی انتہائی مہارت کی ضرورت پیش آئے گی۔اس کا مطلب صاف ہے کہ سکول کی پڑھائی مکمل کرنے کے بعد بھی نہایت صبر وتحمل کے ساتھ مزید پڑھائی میں جت جانا پڑے گا۔اگر تم ان سب کیلئے تیار نہ ہوتو......''

''میرا خیال ہے کہ محکمہ ایرور بننے والے تمام لوگوں کے سابقہ اندراجات کو ملاحظہ کرے گا خاص طور پر ان کے مجرمانہ اندراجات کو......'' پروفیسر امبریج نے نہایت ٹھنڈے لہجے میں کہا۔

''اور اگر تم ہوگورٹس کی پڑھائی مکمل کر لینے کے بعد مزید امتحانات کا سامنا کرنے کیلئے تیار نہیں ہوتو تمہیں کسی دوسرے طرز حیات کے بارے میں سوچنا چاہئے......''

''اس لڑکے کے ایرور بننے کی اتنی ہی امید کی جاسکتی ہے جتنی کہ ڈمبل ڈور کے دوبارہ ہوگورٹس کے ہیڈ ماسٹر بن جانے کی......'' امبریج نے استہزائیہ لہجے میں کہا۔

''اوہ! تب تو بہت زیادہ امکانات ہیں!'' پروفیسر میک گوناگل نے مسکرا کر کہا۔

''پوٹر کے مجرمانہ اندراجات موجود ہیں......'' امبریج نے زور دیتے ہوئے کہا۔

''آپ بھول رہی ہیں کہ پوٹر کو تمام الزامات سے باعزت بری کیا جا چکا ہے۔'' پروفیسر میک گوناگل نے بلند آواز میں کہا۔

پروفیسر امبریج اپنی کرسی سے جھٹکے سے اُٹھ کھڑی ہوئیں۔وہ اس قدر پستہ قد تھیں کہ کچھ زیادہ اثر نہیں پڑا۔بہرحال، ان کے چہرے پر پہلے سے موجود شیریں مسکراہٹ کی جگہ اب غصہ پھیل چکا تھا۔جس کی وجہ سے ان کا موٹا اور چوڑا چہرہ عجیب انداز میں خطرناک دکھائی دے رہا تھا

''پوٹر کسی بھی صورت میں ایرور نہیں بن سکتا ہے۔''

پروفیسر میک گوناگل بھی اپنی کرسی سے اُٹھ کھڑی ہوئیں، لیکن اس کا خاطر خواہ اثر پڑا تھا کیونکہ وہ امبریج کے مقابلے میں خاصی اونچی اور لمبی تھیں۔

''پوٹر! میں ایرور بننے میں تمہاری پوری مدد کروں گی۔'' انہوں نے بلند آواز میں کہا۔ ''بے شک یہ میرا آخری کام ہی ثابت ہو۔ اگر مجھے تمہیں رات کو بھی پڑھانا پڑے تو بھی میں تمہیں عمدہ درجات حاصل کرنے کیلئے تمہاری پوری پوری مدد کروں گی......''

''جو چاہے کرلو! جادوئی محکمہ کبھی ھیری پوٹر کو ملازمت نہیں دے گا۔'' امبریج نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔ ان کی آواز فرط جوش سے بلند اور کانپتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔

''جب تک پوٹر ایرور بننے کیلئے تیار ہو پائے گا تب تک جادوئی محکمے کے حالات بدل چکے ہوں گے اور وہاں کوئی نیا وزیر جادو موجود ہوگا......'' پروفیسر میک گوناگل نے چیختے ہوئے کہا۔

''اوہ ہو!'' پروفیسر امبریج آنکھیں باہر نکالتی ہوئی چلائیں اور انہوں نے پروفیسر میک گوناگل کی طرف اپنی گانٹھ دار انگلی اُٹھا کر لہرائی۔ ''ہاں ہاں! ظاہر ہے تم یہی تو چاہتی ہو، ہے نا؟ منروا میک گوناگل! تم چاہتی ہو کہ کارنیلوس فج کی جگہ ایلبس ڈمبل ڈور حاصل کرلیں۔ تم سوچتی ہو کہ تم میری جگہ پر پہنچ جاؤ، ہے نا؟ تم وزیر جادو کی قابل اعتماد مشیر اور ہوگورٹس سکول کی ہیڈ مسٹرس بن جاؤ!''

''یہ آپ کی ہوس چیخ رہی ہے......'' پروفیسر میک گوناگل نے حقارت بھرے لہجے میں کہا۔ ''پوٹر! تمہارا طرز حیات کی تجویز کا مباحثہ ختم ہو چکا ہے!''

ھیری نے اپنا بستہ تیزی سے اپنے کندھے پر لٹکایا اور تیزی سے دفتر کا دروازہ کھول کر باہر نکل آیا۔ اس کی پروفیسر امبریج کی طرف دیکھنے کی ہمت بھی نہیں ہو پائی تھی۔ راہداری میں چلتے ہوئے اسے پروفیسر میک گوناگل اور پروفیسر امبریج کے تیز و تند جملوں کی آوازیں سنائی دیتی رہیں۔ پروفیسر امبریج جب اس دوپہر تاریک جادو سے تحفظ کے فن کی کلاس لینے کیلئے آئیں، تب بھی وہ ہانپتی ہوئی دکھائی دیں جیسے وہ دوڑ لگا کر کلاس میں پہنچی ہوں۔

جب انہوں نے اپنی نصابی کتاب 'دفاعی جادو کے نظریات' کا چونتیسواں باب 'غیر جوابی کارروائی اور مذاکرات' کھولا تو ہرمائنی سرگوشی نما لہجے میں بولی۔ ''مجھے امید ہے کہ ھیری تم جس کام کی منصوبہ بندی کئے ہوئے ہو، اس کا خیال اب ترک کر چکے ہو گے۔ امبریج کو دیکھ کر لگتا ہے کہ ان کا مزاج واقعی اکھڑا ہوا ہے......''

ھیری نے کوئی جواب نہیں دیا۔ امبریج پڑھائی کے دوران ھیری کی طرف غصیلی نظروں سے دیکھتی رہیں مگر وہ اپنا سر نیچے جھکائے 'دفاعی جادو کے نظریات' کے صفحات کو گھورتا رہا۔ حالانکہ وہ اسے پڑھ نہیں رہا تھا بلکہ کچھ سوچ رہا تھا......

وہ پروفیسر میک گوناگل کے ردعمل کا تصور کرسکتا تھا۔ اگر وہ ان کی جانبداری کے کچھ ہی گھنٹے بعد پروفیسر امبریج کے دفتر میں چوری چھپے گھستے ہوئے پکڑا گیا...... اگر وہ یہ بھیانک خطرہ مول نہ لے تو وہ بغیر کسی رکاوٹ کے گری فنڈر ہال میں واپس لوٹ سکتا ہے اور اگلی گرمیوں کی چھٹیوں میں سیریس سے اس ناخوشگوار واقعے کے بارے میں تفصیلی بات چیت کرسکتا ہے۔ مشکل تو یہ تھی کہ عقلمندی کی راہ پر چلنا اس کیلئے ایسا تھا کہ ایک بھاری بھر کم بوجھ کمر پر لاد کر اگلے کئی مہینے تک جینا...... اس کے علاوہ فریڈ اور جارج کا معاملہ بھی تو تھا

جو اپنے ہنگامے کی منصوبہ بندی ترتیب دے چکے تھے۔اس کے علاوہ سیریس کا چاقو بھی تھا جو اس وقت اس کے بستے کے خفیہ خانے میں اس کے ڈیڈی کے غیبی چوغے کے ساتھ رکھا ہوا تھا......

مگر حقیقت تو یہ تھی کہ اگر وہ پکڑا گیا تو......

''ہیری! تمہیں سکول سے نکالے جانے سے بچانے کیلئے ڈمبل ڈور نے قربانی دی ہے۔'' ہرمائنی نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا اور کتاب کو اپنے چہرے کے سامنے اُٹھا کر امبریج سے اپنا چہرہ چھپا لیا۔''اگر تمہیں آج یہاں سے نکال دیا گیا تو ان کی وہ قربانی رائیگاں چلی جائے گی......''

وہ اپنا ارادہ بدل سکتا تھا اور اس یاد کے ساتھ جینا سیکھ سکتا تھا کہ اس کے باپ نے بیس سال سے زائد عرصہ پہلے ایک دن کیا کیا تھا؟......

پھر اسے گری فنڈر کے آتشدان کی آگ میں سیریس کی بات یاد آ گئی۔'تم اپنے ڈیڈی جیسے نہیں ہو جیسا کہ میں سوچا تھا......جیمس کو تو اس خطرے میں پڑ کر لطف محسوس ہوتا......'

مگر کیا وہ اب بھی اپنے باپ جیسا ہی بننا چاہتا تھا؟

''ہیری! یہ کام مت کرو، براہ مہربانی ایسا کچھ مت کرو!'' جب کلاس ختم ہونے کی گھنٹی بجی تو ہرمائنی روہانسی ہو کر بولی۔

رون نے شاید جیسے یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ اس وقت اپنی کوئی رائے یا مشورہ نہیں دے گا اور نہ ہی اسے منع کرنے کی کوئی کوشش کرے گا۔وہ ہیری کی طرف دیکھنے سے بھی گریز کر رہا تھا مگر جب ہرمائنی نے ایک بار ہیری کو روکنے کیلئے کوشش کرتے ہوئے اپنا منہ کھولنا چاہا تو رون نے اس کی طرف غصے سے دیکھتے ہوئے کہا۔''اب بس کرو ہرمائنی! وہ خود فیصلہ کر سکتا ہے......''

کلاس روم سے باہر نکلتے ہوئے ہیری کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔وہ راہداری کا نصف فاصلہ ہی طے کر پایا تھا کہ اسی لمحے دور کہیں ایک زوردار دھماکے کی آواز سنائی دی۔فریڈ اور جارج نے اپنا کام شروع کر دیا تھا۔کہیں دور چیخ و پکار مچ گئی اور پھر اور ایک دھماکہ ہوا۔ایسا لگ رہا تھا کہ یہ سب چھت کے اوپر کہیں ہو رہا تھا۔طلباء کلاس رومز سے نکل کر ہیری کے گرد جمع ہونے لگے اور سہمی ہوئی نظروں سے چھت کی طرف دیکھنے لگے۔

امبریج اپنے کلاس روم سے اتنی تیزی سے باہر نکل آئیں جتنی کہ ان کی چھوٹی چھوٹی ٹانگیں اجازت دے سکتی تھیں۔انہوں نے اپنی چھڑی باہر نکال لی تھی اور وہ غصے سے بپھری ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔وہ ان کی نظروں کے سامنے سے دوسری سمت میں بھاگتی چلی گئیں۔

ابھی یا پھر کبھی نہیں......ہیری نے سر جھکا کر سوچا۔

''ہیری! مت کرو......براہ کرم مت کرو!'' ہرمائنی کمزور لہجے میں گڑگڑائی، دہشت کے مارے اس کا چہرہ فق ہو چکا تھا۔

اور پھر وہ فیصلہ کن نتیجے پر پہنچ گیا تھا۔اس نے اپنے بستے کو کمر پر محفوظ طریقے سے کس لیا اور پوری رفتار سے دوڑ لگا دی۔ ہر مائنی کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔ رون بھی تشویش بھری نظروں سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔ وہ شرقی حصے کی طرف جانے والے طلباء کی بھیڑ کو کاٹتا ہوا تیزی سے نکل رہا تھا جو یہ دیکھنے کیلئے جا رہے تھے کہ شرقی حصے میں کون سی آفت ٹوٹ پڑی تھی؟

ہیری امبریج کے دفتر والی راہداری میں پہنچ گیا۔ وہ بالکل ویران وسنسان پڑی تھی۔ وہ ایک بڑے آہنی لباس والے پتلے کے عقب میں بھاگا جو اسے دیکھنے کیلئے مڑ گیا تھا۔اس کے خود سے چوں چوں کی آواز سنائی دی۔ ہیری نے سرعت سے اپنا بستہ کھولا اور سیریس کا چاقو باہر نکالا اور غیبی چوغہ نکال کر پہننے لگا۔اچھی طرح تسلی کر لینے کے بعد وہ محتاط انداز میں آہنی لباس والے پتلے کے عقب سے نکلا اور راہداری میں آہستہ آہستہ چلتا ہوا دفتر کے دروازے کے سامنے پہنچ گیا۔اس نے گردن گھما کر چاروں طرف دیکھا۔

اس نے اپنے جادوئی چاقو کی نوکیلی موٹی تار تالے کی درز میں گھسا دی اور اسے آہستہ آہستہ اوپر نیچے گھمانے لگا۔ پھر اس نے ہلکا سا جھٹکا دیا تو کلک کی سی آواز سنائی دی اور دروازہ کھل گیا۔ وہ تیزی سے دفتر کے اندر گھس گیا۔اس نے احتیاط سے دروازہ بند کیا اور چاروں طرف کا جائزہ لینے لگا۔کوئی بھی چیز متحرک نہیں تھی۔صرف بلیوں کے بچے ضبط شدہ بہاری ڈنڈوں کے اوپر دیوار پر لگی پلیٹوں میں مستی کر رہے تھے۔

ہیری نے اپنا غیبی چوغہ اتار کر ایک کرسی پر رکھا اور آتشدان کے قریب پہنچ گیا۔اسے جس چیز کی تلاش تھی وہ اسے اگلے چند سیکنڈوں میں دکھائی دے گئی تھی۔ وہ سفوف انتقال تھا۔ جب وہ خالی آتشدان کے سامنے جھکا تو اس کے ہاتھ بری طرح کانپ رہے تھے۔اس نے یہ کام پہلے کبھی نہیں کیا تھا مگر وہ یہ اچھی طرح جانتا تھا کہ یہ کام کیسے کیا جا سکتا تھا؟اس نے اپنا سر آتشدان میں ڈالتے ہوئے سفوف انتقال کی بڑی چٹکی لی اور ان شعلوں پر ڈال دی جو اس کے نیچے بھڑک رہے تھے۔سفوف انتقال پڑتے ہی سبز شعلے اُٹھنے لگے۔

''گیرم مالڈ پیلس کا مکان نمبر بارہ......'' ہیری نے زوردار اور صاف آواز میں کہا۔

اس کے وجود میں ایک عجیب احساس کی لہر دوڑنے لگی، ایسا احساس اسے پہلے کبھی نہیں ہوا تھا۔ یہ الگ بات تھی کہ وہ پہلے بھی سفوف انتقال کے ذریعے سفر کر چکا تھا مگر اس وقت اس کا پورا جسم ہی شعلوں کے اندر داخل ہو گیا تھا اور کئی آتشی چمنوں میں سے ہوتا ہوا آگے بڑھا تھا۔اس مرتبہ اس کے گھٹنے امبریج کے سرد فرش پر جمے ہوئے تھے اور صرف اس کا سر ہی سبز شعلوں میں گھسا ہوا تھا۔ پھر جلد ہی وہ سب شروع ہو گیا اور اتنی ہی جلدی رُک بھی گیا۔ ہیری کو محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے اس نے اپنے سر پر بہت گرم مفلر لپیٹ رکھا ہو۔اسے اپنے بدن میں نقاہت سی محسوس ہو رہی تھی جیسے وہ بخار میں مبتلا ہو۔اس نے پوری کوشش کرتے ہوئے اپنی آنکھیں کھول دی اور دیکھا کہ وہ اب گیرم مالڈ پیلس کے مکان نمبر بارہ کے باورچی خانے کے آتشدان سے جھانک رہا تھا۔سامنے پڑے ہوئے لکڑی کے ایک لمبے سٹول پر کوئی آدمی بیٹھا ہوا چرمئی کاغذ پر کچھ پڑھ رہا تھا۔

''سیریس......''

وہ آدمی اپنی جگہ سے بری طرح اچھل پڑا اور چاروں طرف دیکھنے لگا۔ وہ سیریس نہیں بلکہ لوپن تھے۔

''اوہ ہیری!'' انہوں سکتے کے عالم میں آتشدان کی طرف دیکھا۔ ''تم یہاں......کیا ہوا؟ سب کچھ ٹھیک تو ہے؟''

''ہاں!'' ہیری نے کہا۔ ''میں تو بس سوچ رہا تھا......میرا کہنے کا مطلب ہے کہ میں تو بس......بس سیریس سے بات کرنا چاہتا تھا۔''

''تم ٹھہرو...... میں اسے بلا لاتا ہوں۔'' لوپن نے تیزی سے اُٹھتے ہوئے کہا حالانکہ وہ ابھی تک حیرانگی کے صدمے کا شکار دکھائی دے رہے تھے۔ ''وہ کریچر کو ڈھونڈنے اوپر گیا ہے، میرا خیال ہے کہ وہ ایک بار پھر کسی الماری میں چھپ گیا ہے......''

ہیری نے لوپن کو تیزی سے باورچی خانے سے باہر نکلتے ہوئے دیکھا۔ اب اس کے پاس دیکھنے کیلئے صرف کرسیاں اور میزیں بھی بچی تھیں۔ وہ سوچنے لگا کہ سیریس نے یہ پہلے کیوں بتایا تھا کہ آگ میں سر رکھ کر باتیں کرنا کتنا مشکل کام ہوتا ہے؟ اس کے گھٹنے امبرج کے دفتر کے سخت فرش پر خم کھائے درد ہونا شروع ہو گئے تھے۔

کچھ ہی پل بعد لوپن اور سیریس بھاگتے ہوئے باورچی خانے میں داخل ہوئے۔

''کیا ہوا؟'' سیریس نے بے قراری سے پوچھا۔ اس نے جلدی سے اپنی آنکھوں کے سامنے سے سیاہ بالوں کی لمبی لٹ پیچھے ہٹائی۔ اور آتشدان کے سامنے زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا تاکہ اس کا اور ہیری کا سر زیادہ قریب ہو جائے۔ لوپن بھی اس کے گھٹنوں کے بل بیٹھتے ہوئے جھک گئے۔ وہ بھی سیریس جتنے ہی پریشان دکھائی دے رہے تھے۔

''تم ٹھیک تو ہو؟ کیا تمہیں میری مدد کی ضرورت ہے؟'' سیریس نے جلدی سے پوچھا۔

''نہیں......ایسی کوئی بات نہیں ہے!'' ہیری نے جواب دیا۔ ''میں تو تم سے......تم سے اپنے ڈیڈی کے بارے میں بات کرنا چاہتا تھا......''

سیریس اور لوپن نے حیرانگی سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ مگر ہیری کے پاس زیادہ طویل وقت نہیں تھا۔ اس کے گھٹنے ہر پل زیادہ شدت سے اکڑتے جا رہے تھے اور ٹیسیں اُٹھنے لگی تھیں۔ اس کے علاوہ اسے اندازہ ہو رہا تھا کہ ہنگامہ شروع ہوئے پانچ منٹ بیت چکے ہیں اور جارج اور فریڈ نے اسے صرف بیس منٹ کی ہی ضمانت دی تھی۔ اس لئے وہ بلا رُکے تیزی سے اس ناخوشگوار واقعہ بیان کرنے لگا جو اس کے دماغ میں کئی ہفتوں سے کچوکے لگا رہا تھا۔ اس نے تیشہ یادداشت میں دیکھی سب باتیں بتا دیں۔ جب وہ اپنی بات مکمل کر چکا تو سیریس اور لوپن دونوں ہی ایک لمحے تک کچھ نہ بول پائے۔

''ہیری! میں نہیں چاہوں گا کہ تم اس واقعہ کیلئے اپنی ممی ڈیڈی کو موردالزام ٹھہراؤ۔ تب تو ان کی عمر صرف پندرہ سال ہی تھی......'' لوپن نے دھیمے لہجے میں سمجھاتے ہوئے کہا۔

''میں بھی تو پندرہ سال کا ہی ہوں۔'' ہیری نے ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

''دیکھو ہیری!'' سیریس نے اس کی ڈھارس بندھانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ ''جیمس اور سنیپ نے جب ایک دوسرے کو پہلی بار دیکھا تھا، اسی وقت سے ہی وہ ایک دوسرے سے نفرت کرنے لگے تھے۔ سمجھ گئے؟ میرا خیال ہے کہ سنیپ جس منزل کو پانا چاہتا تھا، وہ سب خصوصیات جیمس کے پاس تھیں...... وہ لوگوں میں مقبول تھا، ہر دلعزیز تھا، وہ کیوڈچ کا قابل کھلاڑی تھا...... تقریباً ہر چیز میں ہی عمدہ تھا جبکہ اس کے مقابلے میں سنیپ ایک عام سالڑکا تھا جو ہر وقت تاریک جادو کے حصول میں کھویا رہتا تھا اور ہیری یاد رکھنا کہ جیمس تمہیں چاہے جیسا بھی دکھائی دے، وہ ہمیشہ تاریک جادو سے نفرت کرتا تھا......''

''وہ تو ٹھیک ہے مگر انہوں نے جان بوجھ کر سنیپ کو ہی نشانہ بنایا تھا۔ صرف اس لئے کیونکہ تم اس وقت بوریت محسوس کر رہے تھے......'' اس کا لہجہ معذرت خواہانہ ہو گیا تھا۔

''مجھے اس ناخوشگوار واقعہ پر کوئی خوشی نہیں ہے۔'' سیریس نے تیزی سے جواب دیا۔

''دیکھو ہیری!'' لوپن نے سیریس کو کنکھیوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ''تمہیں یہ سمجھ لینا چاہئے کہ تمہارے ڈیڈی اور سیریس سکول میں ہر معاملے میں ذہین اور لائق تھے...... سب ہی ان کی تعریف کے گن گاتے تھے۔ اگر وہ کبھی کبھار حد پار کر جاتے تھے......''

''اگر ہم کبھی کبھار شرارتی اور مغرور ہو بھی گئے تو اس سے کچھ فرق نہیں پڑتا ہے۔'' سیریس نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ لوپن اس کی بات سن کر مسکرا دیئے۔

''وہ لڑکیوں کو دیکھ کر اپنے بالوں پر ہاتھ پھیرتے رہتے تھے۔'' ہیری نے شرمساری سے کہا۔

سیریس اور لوپن بے ساختہ ہنس پڑے۔

''اوہ! میں تو یہ بھول ہی گیا تھا کہ وہ ایسا کیا کرتا تھا۔'' سیریس نے محبت سے کہا۔

''کیا وہ اس وقت سنہری گیند سے بھی کھیل رہا تھا؟'' لوپن نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا

''ہاں!'' ہیری نے آہستگی سے کہا اور بنا سوچے سمجھے انہیں دیکھنے لگا۔ سیریس اور لوپن پرانی یادوں کو تازہ کرتے ہوئے مسکرا رہے تھے۔ ''مجھے تو وہ کچھ احمق دکھائی دیئے تھے......''

''تم صحیح کہتے ہو، وہ تھوڑا احمق تھا۔'' سیریس نے اس کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کہا۔ ''بلکہ ہم سب احمق تھے۔ شاید مونی اتنا زیادہ گدھا نہیں تھا۔'' اس نے لوپن کی طرف دیکھتے ہوئے معنی خیز لہجے میں کہا۔

''کیا میں نے تمہیں سنیپ پر حملہ کرنے سے منع کیا تھا؟'' لوپن نے اپنا سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ''کیا میری کبھی تم سے یہ کہنے کی ہمت ہوئی کہ میرے لحاظ سے تم لوگ غلط کام کر رہے تھے؟''

''مگر سچ تو یہ ہے کہ کئی بار ہم تمہاری وجہ سے شرمندگی محسوس کیا کرتے تھے...... یہ بھی ہمارے لئے کوئی کم بات نہیں تھی......''

سیریس نے کہا۔

ہیری نے تہیہ کرلیا تھا کہ وہ آج اپنے دل ہر ایک بات کہہ کر ہی دم لے گا۔

''وہ جھیل کے پاس لڑکیوں کی طرف دیکھتے رہتے تھے اور امید کرتے تھے کہ وہ بھی انہیں دیکھیں......'' ہیری نے ناخوش لہجے میں کہا۔

''دیکھو!'' سیریس نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔''جب کبھی للّی اس کے آس پاس موجود ہوتی تھی تو وہ ایسی ہی حماقتیں کیا کرتا تھا۔ جب بھی وہ اسے اپنے قریب دیکھتا تھا تو شان جھاڑنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتا تھا......''

''تو پھر میری ممی نے ان سے شادی کیوں کی تھی؟'' ہیری نے غمگین لہجے میں پوچھا۔''وہ تو ان سے سخت نفرت کرتی تھیں۔''

''ایسا کچھ نہیں تھا......وہ اس سے نفرت نہیں کرتی تھی۔'' سیریس نے نفی میں سر ہلا کر کہا۔

''للّی نے ساتویں سال کی پڑھائی میں اس کے ساتھ گھومنا شروع کر دیا تھا۔'' لوپن بولے

''اس وقت تک جیمس نے خود کو کافی حد تک سدھار لیا تھا۔'' سیریس نے لقمہ دیا۔

''ہاں! اس نے محض دل لگی کیلئے لوگوں پر جادو کرنا بھی چھوڑ دیا تھا۔'' لوپن نے کہا۔

''سنیپ پر بھی......'' ہیری نے امید بھری آواز سے پوچھا۔

''دیکھو! سنیپ کا معاملہ کچھ الگ تھا۔'' لوپن نے آہستگی سے بولے۔''میرا خیال ہے کہ وہ کبھی بھی جیمس پر تاریک جادو سے حملہ کرنے کا موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتا تھا، اس لئے تم جیمس سے برداشت یا مزاحمت نہ کرنے کی امید تو نہیں کر سکتے ہو، ہے نا؟''

''اور میری ممی کو کبھی ان سب سے کوئی مسئلہ پیدا نہیں ہوا؟''

''اگر میں حقیقت بتاؤں تو للّی کو اس کے بارے میں کچھ زیادہ معلوم نہیں ہو پایا تھا۔'' سیریس نے سوچتے ہوئے کہا۔''میرا کہنے کا مطلب ہے کہ جیمس جب للّی کو باہر گھمانے کیلئے لے جاتا تھا تو سنیپ کو ساتھ لے کر تو جاتا نہیں تھا۔ وہ اتنی احتیاط برتتا تھا کہ للّی کے سامنے کبھی سنیپ پر کوئی جادوئی وار نہ کرتا تھا......'' جب سیریس نے یہ دیکھا کہ ہیری کے چہرے پر بے یقینی چھائی ہوئی ہے تو اس کی تیوریاں چڑھ گئیں۔ وہ مزید بولا۔''دیکھو! تمہارے ڈیڈی میرے سب سے اچھے دوست ہونے کے ساتھ ساتھ ایک اچھے انسان بھی تھے۔ پندرہ سال کی عمر میں بہت سے لوگ شرارتیں اور حماقتیں کیا کرتے ہیں۔ بعد میں دوسروں کی طرح انہوں نے بھی ایسا کرنا چھوڑ دیا تھا......''

''ٹھیک ہے......'' ہیری نے سنجیدگی سے کہا۔''میں نے کبھی یہ تصور نہیں کیا تھا کہ مجھے سنیپ کیلئے کبھی افسوس ہوگا۔''

''اب تم نے یہ بات چھیڑ ہی دی ہے تو......'' لوپن نے کہا اور ان کے ماتھے پر ہلکی سی شکن نمودار ہوگئی تھی۔''تو یہ بتاؤ کہ جب اسے معلوم ہوا کہ تم نے یہ سب دیکھ لیا ہے تو اس کا ردعمل کیسا تھا؟''

''انہوں نے مجھے دفتر سے باہر نکال دیا اور صاف کہہ دیا کہ میں پھر کبھی جذب پوشیدی سیکھنے کیلئے ان کے دفتر نہ آؤں۔'' ہیری نے درشت لہجے میں کہا۔ ''جیسے یہ بات بڑی اہمیت کی حامل ہو؟''

''اس نے کیا کیا؟'' سیریس کے منہ سے بے ساختہ چیخ نکل گئی جس سے ہیری اپنی جگہ پر بیٹھے بیٹھے اچھل پڑا۔

''کیا تم یہ سچ کہہ رہے ہو، ہیری؟ اس نے تمہیں جذب پوشیدی سکھانا چھوڑ دی ہے۔'' لوپن تشویش بھرے لہجے میں بولے۔

''بالکل!'' ہیری نے ان کی بگڑتی ہوئی حالت دیکھ کر حیرانگی سے کہا۔ ''مگر یہ اچھا ہی ہوا۔ مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔ دل کی بات کہوں تو اس سے مجھے کافی طمانیت ملی ہے......''

''میں خود وہاں آ کر سنیپ سے بات کرتا ہوں۔'' سیریس نے بھڑکتے ہوئے کہا اور سچ مچ اُٹھنے لگا مگر لوپن نے اس کا ہاتھ کھینچ کر نیچے بیٹھا دیا۔

''اگر کوئی سنیپ سے بات کرے تو وہ میں کروں گا؟'' لوپن نے تلخی سے کہا۔ ''مگر ہیری! سب سے پہلے تو تم سنیپ کے پاس جاؤ اور اسے کہو کہ انہیں کسی بھی قیمت پر جذب پوشیدی سکھانا نہیں چھوڑنا چاہے...... جب ڈمبل ڈور یہ سنیں گے تو......''

''میں ان سے یہ سب نہیں کہہ سکتا...... وہ تو مجھے جان سے مار ڈالیں گے۔'' ہیری نے حیرانگی سے ان کی طرف دیکھتے ہوئے جواب دیا۔ ''جب انہوں نے مجھے تیشہ یادداشت سے باہر نکالا تھا تو آپ نے ان کا چہرہ نہیں دیکھا تھا......''

''اوہ ہیری! جذب پوشیدی کا تمہارے لئے سیکھنا جتنا ضروری ہے، اتنی ضروری اور کوئی بھی بات نہیں ہے!'' لوپن نے تیکھے لہجے میں غراتے ہوئے کہا۔ ''تم میری بات سمجھ گئے ہو، اس کے علاوہ کوئی دوسری چیز زیادہ اہمیت نہیں رکھتی ہے......''

''ٹھیک ہے......ٹھیک ہے! میں ان سے بات کروں گا۔'' ہیری نے جلدی سے کہا جواب ان دونوں کے اصرار پر چڑ سا گیا تھا۔ ''میں ان سے بات کرنے کی کوشش کروں گا......مگر یہ ہو نہیں......''

وہ یکدم خاموش ہو گیا کیونکہ اسے کسی کے قدموں کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

''کیا کریچر آ رہا ہے؟'' ہیری نے جلدی سے پوچھا۔

''نہیں...... یقیناً تمہاری طرف کوئی ہوگا۔'' سیریس نے اپنے پیچھے دیکھتے ہوئے کہا۔

ہیری کا دل بری طرح دھڑکنے لگا۔

''اوہ! تو میں اب چلتا ہوں۔'' اس نے تیزی سے کہا اور اپنے سر کو گیرم مالڈ پیلس کے مکان نمبر بارہ کے آتشدان کی آگ سے پیچھے کی طرف کھینچنے کی کوشش کی۔ ایک لمحے کیلئے اس کا سر بری طرح گھوما اور اس کے آنکھوں کے سامنے ستارے چمکنے لگے۔ اسے ایسا لگا جیسے اس سر کندھے سے الگ ہو گیا ہو۔ پھر اسے جونہی ہوش آیا تو اس نے دیکھا کہ وہ امبرتج کے دفتر میں تھا اور آتشدان کے سامنے جھکا بیٹھا تھا۔ اس کے سامنے سبز شعلوں تیزی سے ماند پڑ رہے تھے۔

''جلدی جلدی......ارے یہ کیا انہوں نے دفتر کا دروازہ کھلا چھوڑ دیا ہے؟'' اسے اپنے عقب میں کسی کی بلغم زدہ آواز سنائی دی۔

ہیری نے جست لگائی اور کرسی سے اپنا غیبی چوغہ اُٹھا کر تیزی سے اپنے بدن پر ڈالا۔ وہ دروازے کھلنے سے پہلے خود کو چھپا لینے میں کامیاب ہو ہی گیا تھا۔ دروازہ کھلا اور فلیچ ہانپتا ہوا دفتر میں داخل ہو گیا۔ اس کا چہرہ کھلا ہوا تھا، وہ کسی بات پر نہایت مسرور دکھائی دیا۔ وہ دفتر میں آگے بڑھتے ہوئے خود کلامی میں بڑبڑا رہا تھا۔ وہ امبریج کی میز کی طرف گیا اور پھر ایک دراز کھولی۔ وہ کسی چیز کی تلاش میں دراز کی چیزیں الٹ پلٹ کرنے لگا۔

''چابک چلانے کی اجازت...... چابک چلانے کی اجازت......اب میں واقعی یہ کام کر پاؤں گا......انہیں برسوں سے اس خوراک کی ضرورت تھی......اوہ یہ رہا اجازت نامہ!''

اس نے خوش ہوتے ہوئے ایک چرمئی کاغذ باہر نکالا اور اسے ہونٹوں سے لگا کر چوما پھر اسے اپنے سینے سے لگا کر گہری سانس لیتے ہوئے وہ دروازے کی طرف بڑھا۔ اس نے دروازہ کھولا اور تیزی سے باہر نکل گیا۔ ہیری اپنی جگہ سے اچھل کر کھڑا ہوا اور یہ یقین دہانی کی کہ اس کا بستہ اس کے کندھے پر ہی موجود تھا اور غیبی چوغے نے اسے پوری طرح ڈھانپ لیا تھا۔ اس نے آہستگی سے دروازہ کھولا اور فلیچ کے تعاقب میں دفتر سے باہر نکلا اور دبے پاؤں چلنے لگا۔ فلیچ اتنی مستی میں تیز تیز جا رہا تھا کہ اسے اردگرد کی کوئی خبر نہیں تھی۔ ہیری نے اسے پہلے کبھی اس رفتار سے چلتے ہوئے نہیں دیکھا تھا۔

امبریج کے دفتر سے ایک منزل نیچے پہنچ کر ہیری نے سوچا کہ وہ اب بالکل محفوظ ہے اور اسے غیبی چوغے میں چھپنے کی ضرورت نہیں تھی۔ اس نے اردگرد دیکھ کر تیزی سے اپنا چوغہ اتارا اور اسے لپیٹ کر بستے میں چھپا لیا۔ بیرونی ہال سے کافی چیخنے چلانے کی آواز سنائی دے رہی تھیں۔ وہ تیزی سے دوڑتا ہوا اس طرف بھاگا۔ وہ سنگ مرمر کی سیڑھیاں اتر کر وہاں پہنچا۔ اس نے دیکھا کہ طلباء کی بڑی تعداد وہاں موجود تھی۔ یہ اسی رات جیسا ماحول دکھائی دے رہا جب پروفیسر ٹراؤلینی کو ملازمت سے برطرف کیا گیا تھا۔ اس نے دیکھا کہ طلباء و طالبات ایک بڑا دائرہ بنائے دیواریوں کے پاس اردگرد کھڑے تھے۔ (ان میں کچھ تو بدبودار کیچڑ میں لت پت دکھائی دیتے تھے) اس ہجوم میں سکول کے اساتذہ کے علاوہ بھوت بھی شامل دکھائی دے رہے تھے۔ امبریج کے خصوصی تفتیشی دستے کے لوگ ان طلباء کے سامنے موجود تھے اور کافی خوش دکھائی دے رہے تھے۔ شریر پیوس نامی بھوت ان کے اوپر منڈلا رہا تھا۔ دائرے کے وسطی حصے میں فریڈ اور جارج کھڑے تھے جو پیوس کی طرف مسکرا کر دیکھ رہے تھے۔ وہ ایک ایسے گھیرے میں موجود تھے جہاں سے ان کیلئے بچ نکلنا دشوار دکھائی دیتا تھا۔

''ہونہہ......'' پروفیسر امبریج کی ہنکار بھری آواز گونجی۔ ان کے چہرے پر فاتحانہ احساس جھلک رہا تھا۔ ہیری کو معلوم ہو گیا کہ وہ اس سے کچھ سیڑھیوں کے فاصلے پر کھڑی تھیں اور اپنے مجرموں کو دیکھ کر خونخوار انداز میں غرا رہی تھیں۔ ''تم لوگوں نے سوچا کہ سکول کی

راہداریوں کو دلدلوں کے ڈھیر بنانا بہت مزیدار کام ہے، ہے نا؟''

''بالکل...... یہ واقعی مزیدار کام تھا!'' فریڈ نے دلیرانہ انداز میں دیکھتے ہوئے جواب دیا۔

اسی لمحے فلیچ امبریج کے قریب پہنچ گیا اور اس کی شکل دیکھ کر ایسا لگا جیسے وہ خوشی کے مارے اگلے ہی لمحے رونے لگے گا۔

''میں اجازت نامے کا فارم لے آیا ہوں، ہیڈ مسٹرس!'' اس نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا اور اس چرمئی کاغذ کو لہرا کر دکھایا جسے ہیری نے میز کی دراز سے نکالتے ہوئے دیکھا تھا۔ ''میں فارم لے آیا ہوں اور میری چابک ان کی کھال ادھیڑنے کا انتظار کر رہی ہے...... اوہ آپ مجھے یہ کام کرنے کا موقع تو دیں ہیڈ مسٹرس!''

''وہ وقت آ گیا ہے آرگس!'' انہوں نے فارم پکڑتے ہوئے کہا اور فریڈ اور جارج کی طرف خونخوار نظروں سے دیکھا۔ ''تم دونوں اب یہ سیکھو گے کہ میرے سکول میں غلط کام کرنے والوں کا کیا حشر ہوتا ہے؟......''

''ہمیں نہیں لگتا کہ ہم ایسا کچھ سیکھ پائیں گے!'' فریڈ نے تمسخر اُڑاتے ہوئے کہا۔ اس نے گردن گھما کر اپنے جڑواں بھائی کی طرف دیکھا۔ ''جارج! میرا خیال ہے کہ اب ہم سکول کی پڑھائی سے کچھ زیادہ ہی دور نکل چکے ہیں، ہے نا؟''

''بالکل! میرا بھی یہی خیال ہے!'' جارج نے چہکتے ہوئے کہا۔

''اب حقیقی دنیا کو اپنی مہارت کا ثبوت دکھانے کا وقت آ چکا ہے، تمہارا کیا خیال ہے؟'' فریڈ نے پوچھا۔

''یقیناً......!'' جارج نے ہنس کر سر ہلا کر کہا۔

اس سے پہلے امبریج اپنے منہ سے ایک لفظ بھی نکال پاتی، انہوں نے اپنی چھڑیاں باہر نکالیں اور ایک ساتھ گرجتے ہوئے کہا۔ ''ایکوسم کلین سویپ......''

ہیری کو دور کہیں زوردار دھماکے کی آواز سنائی دی۔ اسے جادوئی کلمے کا مطلب سمجھ آ چکا تھا۔ وہ پوری طاقت سے بائیں طرف جھکتا چلا گیا۔ فریڈ اور جارج کے کلین سویپ بہاری ڈنڈے راہداریوں کو طے کرتے ہوئے اپنے مالکوں کے پاس آ رہے تھے۔ ان میں سے ایک پر ابھی تک بھاری زنجیر اور لوہے کی موٹی کھونٹی بندھی ہوئی دکھائی دے رہی تھی جو راہداری کے فرش سے گھسٹتی ہوئی خوفناک آواز پیدا کر رہی تھی۔ امبریج نے اسی زنجیر اور لوہے کی کھونٹی سے ان بہاری ڈنڈوں کو اپنے دفتر میں باندھ رکھا تھا۔ بہاری ڈنڈے بائیں طرف چکر کاٹ کر سیڑھیوں سے نیچے آئیں اور ہیری کے پہلو سے نکلتی ہوئی بیرونی ہال میں پہنچ گئیں۔

''آپ ہمیں نہیں دیکھ پائیں گی!'' فریڈ نے پروفیسر امبریج کی طرف دیکھ کر کہا اور اپنے بہاری ڈنڈے پر پاؤں ڈال کر سوار ہو گیا۔

''اور ہاں! ہمیں پکڑنے کی زحمت بھی مت کرنا'' جارج نے بھی اپنے بہاری ڈنڈے پر سوار ہوتے ہوئے آواز لگائی۔

فریڈ نے سر گھما کر طلباء اور طالبات کے ہجوم کی طرف دیکھا۔

’’اگر کسی کو اعلیٰ کوالٹی کی سفری دلدل خریدنے کی خواہش ہو، جس کا عملی مظاہرہ ہم اوپر والی منزل پر دکھا چکے ہیں تو وہ جادوئی بازار میں دکان نمبر ترانوے پر آ سکتا ہے۔ یاد رکھئے، ہماری دکان کا نام ہے...... ویزلیز ہنگامہ مستی شاپ!...... عمدہ مال کی ضمانت کے ساتھ! ہم آپ کو خوش آمدید کہیں گے۔‘‘

’’ہوگورٹس کے ان تمام طلباء کیلئے خصوصی رعایت...... جو یہ وعدہ کریں گے کہ وہ ہماری مصنوعات کا استعمال اس خبیث بڑھیا سے نجات پانے کیلئے کریں گے۔‘‘ جارج نے پروفیسر امبریج کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

’’انہیں پکڑو......‘‘ امبریج نے چیخ کر اپنے تفتیشی دستے کو ہدایت کی مگر بہت دیر ہو چکی تھی، جونہی تفتیشی دستے کے لوگ ان کے قریب جانے کیلئے آگے بڑھے، فریڈ اور جارج نے فرش پر پاؤں مارا اور ان کے بھاری ڈنڈے ہوا میں پندرہ فٹ بلند ہو گئے۔ لوہے کی کھونٹی خطرناک انداز میں نیچے جھول رہی تھی۔ فریڈ نے ہجوم کے اوپر منڈلاتے ہوئے بھوت کی طرف دیکھا۔

’’پیوس! تمہیں ہماری طرف سے کھلی اجازت ہے، ان کی زندگی اجیرن کر کے رکھ دو۔‘‘

ہیری نے پیوس کو پہلے کبھی کسی طلباء کا حکم یوں مانتے ہوئے نہیں دیکھا تھا۔ ہیری نے دیکھا کہ اس نے اپنا ہیٹ سر سے اتار کر ان دونوں کو مؤدب انداز میں سلام پیش کیا۔ فریڈ اور جارج تیزی سے مڑے تو نیچے کھڑے طلباء کی بھیڑ نے جم کر تالیاں بجائیں جیسے وہ کوئی کیوڈچ کا سکور کر چکے ہوں۔ ان کے بھاری ڈنڈے لہرائے اور وہ دونوں صدر دروازے سے باہر نکل کر آزاد جگمگاتی دھوپ میں پہنچ گئے جہاں امبریج کا بھی زور نہیں چلتا تھا......

☆☆☆☆

تیسواں باب

# گراپ کا قصہ

پروفیسر امبریج کی فریڈ اور جارج کے ہاتھوں زچ اُٹھانے اوران کی آزادی کی کہانی اگلے کئی دنوں تک سکول میں بار بار سنائی دیتی رہی۔ ہیری کو جلد ہی یقین ہو گیا کہ وہ دونوں ہوگورٹس کی تاریخی یادگاری شخصیات کے طور پر ہمیشہ یادرکھے جائیں گے۔ ایک ہفتے کے اندر ہی عینی شاہدین کو اس بات پر نصف یقین ہو گیا تھا کہ جڑواں بھائیوں نے باہر نکلنے سے پہلے اپنے بہاری ڈنڈوں پر بیٹھے ہوئے پروفیسر امبریج پر گوبر بم پھینک کر انہیں زخمی کر دیا تھا۔ ان کے جانے کے بعد ہی ہر طرف ان کی نقالی کی لہر دوڑ چکی تھی۔ ہیری نے بار بار طلباء کو ایسی باتیں کرتے سنا...... ’سچ کہوں تو مجھے بھی ایسا لگتا ہے کہ میں کسی دن اپنے بہاری ڈنڈے پر بیٹھ کر یہاں سے باہر نکل جاؤں گا‘...... ’اس طرح ایک اور کلاس ہوئی تو ہوسکتا ہے کہ میں بھی ویزلی بھائیوں کے نقشِ قدم پر چل پڑوں گا‘

فریڈ اور جارج نے اپنے گہرے نقوش پیچھے چھوڑے تھے کہ کوئی انہیں جلدی بھلا نہ پائے، ایک بات اور بھی تھی کہ انہوں نے اس دلدلی ڈھیر کو صاف کرنے کا کوئی طریقہ بھی نہیں بتایا تھا جو کہ پانچویں منزل کے شرقی حصے کی راہداریوں میں بھرا پڑا تھا۔ امبریج اور فلیچ نے اسے ہٹانے کیلئے کئی حربے آزمائے مگر وہ بری طرح ناکام رہے تھے۔ بالآخر تھک ہار کر اس تمام حصے کو سیل بند کر دیا گیا اور طلباء کا وہاں جانا ممنوع قرار پایا۔ غصے سے دانت کٹکٹاتے ہوئے فلیچ کو وہاں پھنسے طلباء اوران کے سامان کو باہر نکالنے کی ذمہ داری سونپ دی گئی۔ ہیری کو پورا یقین تھا کہ میک گوناگل اور فلٹ وک جیسے قابل اساتذہ اس دلدلی ڈھیر کو وہاں سے ایک ہی پل میں ہٹانے کی طاقت رکھتے تھے مگر انہوں نے فریڈ اور جارج کے پٹاخوں کی واردات کی طرح اس بار بھی کسی قسم کی مدد نہ کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ اس بار بھی انہیں امبریج کی پریشانی اور الجھن سے خاصا لطف آ رہا تھا۔

امبریج کے دفتر کے دروازے کو فریڈ اور جارج کے بہاری ڈنڈوں نے پھاڑ ڈالا تھا۔ وہاں دو بڑے بڑے سوراخ دکھائی دے رہے تھے۔ اس کے علاوہ وہ دیوار جہاں انہیں لوہے کے کھونٹے سے باندھا گیا تھا، وہ بھی بری طرح ادھڑ چکی تھی۔ فلیچ نے ہیڈ مسٹرس کی ہدایت پر وہاں نیا دروازہ لگا دیا تھا اور دیوار کی بھی مرمت کر دی تھی۔ اس نے حفظ ماتقدم کے طور پر ہیری کے فائر بولٹ کو وہاں سے ہٹا کر تہہ خانے میں پہنچا دیا تھا۔ ہوگورٹس میں یہ افواہ بھی پھیل گئی تھی کہ فائر بولٹ کی پہرہ داری کیلئے امبریج نے ایک مسلح عفریت کو

تعینات کر دیا تھا۔ بہر حال، امبریج کی مشکلات کسی بھی طور پر کم ہوتی ہوئی دکھائی نہیں دے رہی تھیں۔ لگتا تھا کہ پورے سکول کے شرارتی طلباء نے ان کے خلاف محاذ کھول دیا تھا۔

فریڈ اور جارج کے سکول چھوڑ جانے کے بعد بے شمار طلباء ان سے متاثر تھے اور کئی تو 'سب سے شریر خرافاتی طلباء' کے خالی عہدے کو حاصل کرنے کیلئے بے تاب دکھائی دے رہے تھے۔ نیا دروازہ لگنے کے باوجود کچھ شرارتی طلباء امبریج کے دفتر میں ایک طلاشرفی گھسانے میں کامیاب ہوگئے تھے۔ بالوں بھری تھوتھنی والے اس طلاشرفی نے چمکدار اشیاء کی تلاش میں پورا دفتر درہم برہم کر ڈالا تھا۔ جب امبریج نے اپنے دفتر کا دروازہ کھولا تو طلاشرفی ان پر بری طرح جھپٹ پڑا اور ان کی گانٹھ دار انگلیوں سے جگمگاتی انگوٹھیوں حاصل کرنے کیلئے اس نے انہیں کترنے کی کوشش کی۔ اب راہداریوں میں گوبر بم اور بدبودار کیچڑ والے بم پھٹنا معمول کی بات بن چکا تھا۔ یہ شرارتیں اس قدر بڑھ چکی تھیں کہ طلباء اپنے کلاسوں سے باہر نکلتے ہوئے خود پر بلبلہ جادو کرنے پر مجبور ہو گئے تھے تاکہ انہیں بدبودار ہوا کے بجائے تازہ ہوا میں سانس لینے کا موقع مل پائے۔ یہ الگ بات تھی کہ وہ سر کے اوپر بلبلہ چڑھائے کافی عجیب بدنما دکھائی دیتے تھے۔ ایسا لگتا تھا جیسے انہوں نے اپنی سروں کو سنہری مچھلی کا پیالہ الٹا ڈھانپ رکھا ہو۔

فلیچ دیوانگی کے عالم میں اپنے ہاتھوں میں چابک لئے راہداریوں میں گھومتا رہتا تھا اور ان شرارتی طلباء کو پکڑنے کیلئے گھات لگائے رکھتا تھا۔ مصیبت یہ تھی کہ شرارتی طلباء کی تعداد اتنی کثیر ہو چکی تھی کہ اسے سمجھ میں نہیں آپاتا تھا کہ اسے کس طرف جانا چاہئے؟ تفتیشی دستہ ہر طرح سے اس کی مدد کرنے کی کوشش کر رہا تھا مگر اس دستے میں شامل افراد کے ساتھ بھی عجیب عجیب حادثات ہو رہے تھے۔ سلے درن کی کیوڈچ ٹیم کا نقاش ویریگوٹن کو ہسپتال میں داخل ہونا پڑا تھا کیونکہ اسے عجیب سا جلدی مرض لاحق ہو چکا تھا۔ اسے دیکھ کر ایسا لگتا تھا جیسے کسی نے اس کی جلد پر دلیے کی تہہ چڑھا دی ہو۔ ہرمائنی کو یہ جان کر بڑی مسرت ہوئی کہ پینسی پارکنسن کو اگلے دن اپنی تمام کلاسوں سے رخصت لینا پڑی تھی کیونکہ اس کے سر پر سینگ نکل آئے تھے۔

اس دوران یہ بات بھی کھل کر سامنے آچکی تھی کہ سکول چھوڑنے سے پہلے فریڈ اور جارج نے بہت بڑی مقدار میں بیمار گھڑ ٹافیاں فروخت کر دی تھیں۔ امبریج کے کلاس روم میں داخل ہوتے ہی وہاں موجود طلباء الٹیاں کرنا شروع کر دیتے تھے، کئی بیہوش ہو جاتے تھے، انہیں تیز ترین بخار ہو جاتا تھا...... یا پھر ان کے ناک سے خون کے فوارے بہنے لگتے تھے۔ غصے اور پریشانی کے عالم میں چیختی چلاتی پروفیسر امبریج نے اس پراسرار بیماری کا راز تلاش کرنے سرتوڑ کوشش کی مگر طلباء نے انہیں صاف الفاظ میں بتا دیا کہ وہ 'امبریجائنا' نامی موذی بیماری کا شکار ہو گئے ہیں۔ پوری پوری کلاس کو چار بار سزا دینے کے باوجود جب انہیں وہ پراسرار راز معلوم نہ ہو پایا تو انہیں مجبوراً شکست تسلیم کرنا پڑی۔ بالآخر انہیں خود پر ضبط کر کے خون بہاتے، بیہوش ہوتے، پسینے سے نہاتے ہوئے اور الٹیاں کرنے والے طلباء کو مجبوراً اپنی کلاس سے باہر جانے کی اجازت دینا ہی پڑا۔

مگر یہ بھی سچ تھا کہ بیمار گھڑ ٹافیوں کا استعمال کرنے والے طلباء بھی ہنگامہ مچانے کے شوقین شریر پیوس کا مقابلہ نہ کر پائے تھے،

جس نے فریڈ کے آخری الفاظ کو سختی پلے سے باندھ لیا تھا۔ پاگلوں کی طرح قہقہے لگاتا ہوا وہ ہر وقت سکول کی راہداریوں اور کلاس رومز میں اُڑتا رہتا تھا۔ میزوں کو الٹنا اس کا پسندیدہ مشغلہ تھا۔ وہ اچانک تختہ سیاہ سے نمودار ہو جاتا تھا اور مجسموں اور گل دانوں کو اُٹھا کر پٹخ دیتا تھا۔ دو بار اس نے مسز نورس نامی بلّی کو آہنی لباس والے پتلے میں بند کر ڈالا تھا۔ جب مسز نورس وہاں قید ہو کر وزور سے رونے لگیں تو ناراض فلیچ کو اسے نکالنے کیلئے وہاں آنا پڑا تھا۔ پیوس سے بے شمار لالٹینیں توڑ ڈالی تھیں اور گزرتے ہوئے موم بتیوں کو بجھا دیتا تھا۔ اس نے چیختے ہوئے طلباء کے سروں پر جلتی ہوئی مشعلیں پھینک دی تھیں، جن سے ان کے چرمئی کاغذ جل گئے یا پھر کھڑکی سے باہر پہنچ گئے تھے۔ پیوس نے دوسری منزل کے باتھ رومز کے تمام نلکے کھول دیئے جس کی وجہ سے وہاں راہداریوں میں سیلابی کیفیت پیدا ہوگئی تھی۔ فلیچ کو پورا دن لگا کر پانی نکالنا پڑا۔ اس نے بڑے ہال میں ناشتہ کرتے ہوئے طلباء پر زہریلی مکڑیوں کا بڑا تھیلا گرا دیا۔ وہ جب آرام کرنے کا ارادہ کرتا تھا تو وہ ہوا میں امبریج کے تعاقب میں اُڑتا رہتا تھا۔ امبریج غصے سے کھولتی ہوئی اس پر کوئی جادوئی کلمہ پڑھنا چاہتیں تو وہ لپک کر ان کے منہ رس بھری ٹھونس دیتا تھا جس سے ان کا منہ بند ہو جاتا تھا اور آنکھیں باہر نکل پڑتی تھی......

فلیچ کے علاوہ سٹاف کا کوئی بھی استاد، امبریج کی مدد کرنے پر آمادہ نہیں دکھائی دیتا تھا۔ فریڈ اور جارج کے بھاگ نکلنے کے ایک ہی ہفتہ بعد ہیری نے دیکھا کہ پیوس چھت پر لگے شیشے کے ایک فانوس کے پیچ ڈھیلے کر رہا تھا تو وہاں سے پروفیسر میک گوناگل گزریں، ہیری پورے وثوق سے کہہ سکتا تھا کہ اس نے پروفیسر میک گوناگل کو پیوس کو آہستگی سے یہ کہتے ہوئے سنا تھا۔

''یہ دوسری طرف کھلتا ہے......''

اس سے بڑی بات تو یہ تھی کہ سلے درن کی کیوڈچ ٹیم کا کپتان مونٹی گو ابھی تک ٹوائلٹ کے سفر سے گلوخلاصی نہیں پا سکا تھا۔ وہ ہیجانی کیفیت اور ہوش وحواس کے اختلال میں مبتلا تھا۔ پھر ایک منگل والے دن اس کے والدین وہاں آدھمکے جو نہایت ناراض دکھائی دے رہے تھے۔

''کیا ہمیں انہیں کچھ بتا دینا چاہئے؟'' ہرمائنی نے پریشانی کے عالم میں کہا اور اپنے رخسار کو گری فنڈر ہال کی کھڑکی کے شیشے سے چپکا کر انہیں دیکھنے کی کوشش کی جب مسٹر اینڈ مسز مونٹی گو سکول میں داخل ہو رہے تھے۔ ''میرا خیال ہے کہ ہمیں انہیں بتا دینا چاہئے کہ اس کے ساتھ کیا ہوا تھا؟ شاید اس طرح میڈم پامفری کو اس کے علاج میں کچھ سہولت میسر ہو پائے......''

''کوئی ضرورت نہیں! وہ خود ہی ٹھیک ہو جائے گا۔'' رون نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

''ویسے بھی یہ امبریج کیلئے ایک اور مصیبت تو ہے، ہے نا؟'' ہیری نے خوشگوار لہجے میں کہا اور رون کی طرف دیکھ کر مسکرا دیا۔

اس نے اور رون نے اپنے چائے کے کپ کو اپنی چھڑی کی نوک سے ٹھونکا۔ وہ اس وقت اپنے تبدیلی ہیت کی پڑھائی کی مشق کر رہے تھے۔ ہیری کے کپ کے چار پاؤں نکل آئے، وہ نہایت مختصر ہونے کی وجہ سے میز کی سطح تک نہیں پہنچ پا رہے تھے اور ہوا میں ہی لاتیں چلا رہے تھے۔ رون کے کپ کے دبلے پتلے اور کمزور پیر برآمد ہوئے تھے جو کپ کو میز کی سطح پر گرنے سے بمشکل بچا پا رہے

تھے۔ کچھ دیر تک کپکپانے کے بعد وہ مڑ گئے جس کی وجہ سے کپ کے دو ٹکڑے ہو گئے۔

''مرمتم......'' ہرمائنی نے جلدی سے کہا اور اپنی چھڑی لہرا کر رون کے کپ کو دوبارہ پہلے جیسا کر دیا۔ ''چلو تمہاری بات مان لوں......اگر مونٹی گو کبھی ٹھیک نہ ہو پایا تو......؟''

''چھوڑو بھی......کسے پرواہ ہے!'' رون نے چڑتے ہوئے کہا جب اس کا کپ دوبارہ لڑکھڑانے لگا تھا۔ اب کپ کے گھٹنے بری طرح کانپ رہے تھے۔ ''مونٹی گو کو گری فنڈر کے پوائنٹس کم کرنے کی کوشش بالکل نہیں کرنا چاہئے تھی، ہے نا؟ ہرمائنی! اگر تم کسی کے بارے میں فکر کرنا ہی ہے تو صرف میرے بارے میں فکر کرو......''

''تمہارے بارے میں......کیوں؟'' ہرمائنی نے اپنے کپ کو پکڑتے ہوئے کہا جب وہ اپنے مضبوط لکڑی جیسے چار پیروں کے ساتھ بھاگنے لگا تھا، ہرمائنی نے اسے اپنے سامنے رکھتے ہوئے رون کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا۔ ''میں بھلا تمہارے بارے میں فکر کیوں کروں؟''

رون نے ہاتھ بڑھا کر اپنا کپ اُٹھا لیا کیونکہ وہ اب اپنا وزن اُٹھا نہیں پا رہا تھا اور بس گرنے ہی والا تھا۔ ''جب امبریج کی نگرانی کے بعد ممی کا اگلا خط آئے گا تو میں نہایت گھمبیر مشکل کا شکار ہو جاؤں گا۔ اگر وہ ایک بار پھر غل غپاڑہ بھیج دیں گی تو مجھے کوئی حیرت نہیں ہو گی......''

''مگر......''

''وہ یقیناً یہ شکوہ کریں گی کہ فریڈ اور جارج میری غفلت کی وجہ سے چلے گئے۔ وہ کہیں گی کہ مجھے انہیں روکنا چاہئے تھا، مجھے بہاری ڈنڈوں کی دُم پکڑ کر لٹک جانا چاہئے تھا...... بالکل! یہ سب میری ہی غلطی قرار پائے گی......'' رون درشت لہجے میں بگڑتا ہوا بولا۔

''دیکھو اگر وہ سارا الزام تمہارے تھوپ دیتی ہیں تو یہ سراسر ناانصافی ہو گی۔'' ہرمائنی نے کہا۔ ''تم کچھ بھی تو نہیں کر سکتے تھے مگر مجھے یقین ہے کہ وہ ایسا کچھ نہیں کریں گی۔ میرا کہنے کا مطلب ہے کہ اگر انہوں نے جادوئی بازار میں دکان لے لی ہے تو وہ طویل عرصے سے اس کی منصوبہ بندی کر رہے ہوں گے......''

''ہاں تم صحیح کہتی ہو مگر یہ بات اچنبھے کی ہے کہ انہوں دکان حاصل کیسے کر لی؟'' رون نے سوچتے ہوئے کہا اور کپ پر چھڑی اتنی زور سے ٹھونکی کہ اس کے پاؤں دوبارہ گر گئے اور وہ اس کے سامنے پڑا کانپتا رہا۔ ''معاملہ کچھ پراسرار سا ہے، ہے نا؟ جادوئی بازار میں کرائے کی دکان لینے کیلئے انہیں ڈھیر سارے سونے کے سکوں کی ضرورت پڑی ہو گی؟ ممی یہ ضرور جاننا چاہیں گی کہ آخر میرے بھائیوں کے پاس اتنا پیسہ کہاں سے آیا؟ انہوں نے ایسا کیا کام کیا ہے، جس کے وجہ سے وہ اتنے امیر ہو گئے......؟''

''ہاں! یہ خیال مجھے بھی آیا تھا!'' ہرمائنی نے اپنے کپ کو ہیری کے کپ کے چاروں طرف چکر کاٹنے کی اجازت دیتے ہوئے

کہا۔ ہیری کے کپ کے چھوٹے چھوٹے پاؤں کوشش کے باوجود میز کی سطح تک نہیں پہنچ پا رہے تھے۔ ''میں سوچ رہی تھی کہ کیا منڈنگس نے انہیں چوری کا سامان فروخت کرنے یا کوئی اور غیر قانونی دھندا کرنے کیلئے رضامند کرلیا ہو......؟''

''ایسا کچھ نہیں ہے......'' ہیری اچانک بولا۔

''یہ تم کیسے کہہ سکتے ہو؟'' رون اور ہرمائنی نے ایک ساتھ اس سے پوچھا۔

''بات دراصل یہ ہے کہ......'' ہیری جھجکا مگر اس نے سوچا کہ اس حقیقت کو تسلیم کرنے کا وقت آن پہنچا ہے۔ اب رازداری رکھنے کا کوئی فائدہ نہیں تھا ورنہ لوگ یہ شک کرتے رہیں گے کہ فریڈ اور جارج نے یقیناً کوئی غیر قانونی کام کر کے ہی اتنی ساری رقم حاصل کی ہوگی۔ ''انہیں سونے کے سکے میں ہی دیئے تھے۔ میں نے گذشتہ جون میں سہ فریقی ٹورنامنٹ میں انعام کی رقم انہیں دے دی تھی......''

''کیا......؟؟؟''

رون اور ہرمائنی کے چہرے صدمے سے کھلے رہ گئے تھے اور پھر عجیب سی خاموشی چھا گئی۔ ہرمائنی کا کپ اس کی بے دھیانی کا فائدہ اُٹھا کر میز کے کنارے تک پہنچ گیا اور پھر اگلے ہی لمحے وہ فرش پر گر کر چکنا چور ہوگیا۔

''اوہ ہیری!......تم نے ایسا کیا؟'' وہ بے یقینی کے عالم میں سر ہلاتی ہوئی بولی۔

''بالکل! میں نے ہی ایسا کیا!'' ہیری ڈھٹائی کے انداز میں اکڑ کر بولا۔ ''اور مجھے اپنے فعل پر کسی قسم کا کوئی افسوس نہیں ہے۔ مجھے ان پیسوں کی کوئی ضرورت نہیں تھی اور تم دیکھ لینا کہ ان کی جوک شاپ بہت عمدہ منافع حاصل کرے گی۔''

''یہ تو نہایت شاندار بات ہوئی!'' رون جوشیلے انداز میں بولا۔ ''یعنی میری جان بچ گئی، یہ سب تمہاری غلطی تھی، ہیری! فریڈ اور جارج کے بارے میں ممی مجھے قصوروار نہیں ٹھہرا سکتی ہیں۔ کیا میں انہیں یہ بات بتا سکتا ہوں ہیری؟''

''ہاں! میری رائے ہے کہ یہ اچھا رہے گا۔'' ہیری یاسیت بھرے لہجے میں بولا۔ ''ہوسکتا ہے کہ وہ یہی سوچیں کہ فریڈ اور جارج چوری کی کڑاہیاں بیچنے لگے ہیں یا کوئی اور ایسا ہی غیر قانونی دھندہ کرنے لگے ہیں......''

ہرمائنی کو ہیری کی بات سن کر اتنا شدید دھچکا لگا تھا کہ وہ اگلی کلاسوں تک ہیری سے ناراض رہی۔ ہیری کو یقین تھا کہ یہ تسلسل زیادہ دیر تک برقرار نہیں رہ پائے گا اور پھر ایسا ہی ہوا۔ جب وہ وقفے کے دوران سکول کی طرف آ رہے تھے اور مئی کے مہینے کی ہلکی دھوپ میں تھے تو اس نے ہیری پر اپنی نظر جمائی اور فیصلہ کن انداز میں کچھ کہنے کیلئے اپنا منہ کھولا۔ مگر اس کے کچھ بولنے سے پہلے ہی ہیری بول اُٹھا۔

''اب مجھ پر بھڑاس نکالنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ یہ کام ہو چکا ہے، فریڈ اور جارج کو سونے کے سکے مل چکے ہیں اور جہاں تک میرا خیال ہے کہ انہوں نے اس میں سے دو تہائی سے زیادہ خرچ بھی کر ڈالا ہوگا...... میں ان سے سونے کے سکے واپس نہیں لے سکتا

اور نہ ہی لینے کی مجھے کوئی خواہش ہے۔اس لئے مغز کھپائی کرنے کی زحمت مت کرنا، ہر مائنی!''

''میں فریڈ اور جارج کے بارے میں کچھ نہیں کہنا چاہ رہی تھی......'' ہر مائنی نے تلخی سے کہا۔

رون نے حیرت بھری نظروں سے اسے دیکھا اور پھر اس کا بگڑا ہوا چہرہ دیکھ کر ہنسنے لگا۔ ہر مائنی نے کھا جانے والی نظروں سے اسے گھورا۔

''میں واقعی ان کا قصہ نہیں چھیڑنا چاہتی تھی۔'' ہر مائنی نے ناراضگی کے عالم میں کہا۔''میں تو درحقیقت یہ سوال کرنا چاہ رہی تھی کہ ہیری، پروفیسر سنیپ کے پاس جا کر جذب پوشیدی کی پڑھائی دوبارہ شروع کرنے کی درخواست کب کرے گا؟''

یہ سنتے ہی ہیری کا دل ڈوب گیا۔فریڈ اور جارج کے ڈرامائی کارنامے پر کئی گھنٹوں کی بحث کرنے کے بعد یہ موضوع ختم ہو چکا تھا۔اب رون اور ہر مائنی سیریس کی خبر سننا چاہتے تھے۔ چونکہ ہیری نے انہیں سیریس سے ہوئی گفتگو کا حقیقی مقصد بالکل نہیں بتایا تھا لہٰذا اس کیلئے یہ کافی دشوار ثابت ہوا کہ وہ انہیں سیریس سے بات چیت کرنے کی ضد کی وجہ کیا بتائے؟ جس کیلئے فریڈ اور جارج نے اپنا سب کچھ داؤ پر لگا دیا تھا۔ بالآخر اس نے اپنی گفتگو کا آخری حصہ انہیں بتا ہی دیا جس میں سیریس اور لوپن نے اسے جذب پوشیدی کی تعلیم دوبارہ شروع کرنے کا حکم دیا تھا اور کہا تھا کہ وہ خود پروفیسر سنیپ کے پاس جا کر ان مشقوں کو جاری رکھنے کی استدعا کرے۔ یہ الگ بات تھی کہ ہیری یہ بتا کر خود ہی مصیبت میں پھنس گیا تھا کیونکہ ہر مائنی اس موضوع کو چھوڑنے کا نام ہی نہیں لیتی تھی۔ ہیری کو جب اس بات کی بالکل بھی امید نہیں ہوتی تھی، وہ یہ موضوع چھیڑ دیا کرتی تھی۔

''میں جانتی ہوں کہ تم اب یہ بالکل نہیں کہہ سکتے ہو کہ تمہیں اب وہ عجیب خواب بالکل دکھائی نہیں دیتے ہیں۔رون نے مجھے خود بتایا تھا کہ تم کل رات بھی نیند میں ایک بار پھر بڑبڑا رہے تھے۔'' ہر مائنی نے ماتھے پر بل ڈالتے ہوئے اسے کہا۔ ہیری نے شعلہ بار نظروں سے رون کی طرف گھور کر دیکھا تو اس نے فوراً سر جھکا کر ندامت کی اداکاری کا مظاہرہ کیا۔

''اوہ تم صرف بڑبڑا ہی رہے تھے۔'' وہ معذرت خواہانہ لہجے میں گڑگڑایا۔''تم بس یہی کہہ رہے تھے کہ......بس تھوڑی دور...... بس تھوڑا اور......''

''اوہ! وہ تو میں خواب میں تم لوگوں کو کیوڈچ کھیلتا ہوا دیکھ رہا تھا......'' ہیری نے صفائی سے جھوٹ بولتے ہوئے کہا۔''میں تمہیں یہ کہہ رہا تھا کہ قواف کو پکڑنے کیلئے تمہیں تھوڑا اور دور جانا چاہئے...... بالکل یہی بات تھی!''

کیوڈچ کا ذکر سنتے ہی رون کے کان سرخ ہو گئے۔ ہیری کے من میں مسرت کے سوتے پھوٹنے لگے۔ یہ حقیقت تھی کہ اس نے خواب میں ایسی کوئی چیز نہیں دیکھی تھی۔ پچھلی رات اس نے خواب میں ایک بار پھر شعبہ اسراریات کی راہداریوں کا سفر کیا تھا۔ وہ راہداری طے کرتا ہوا لمبوترے کمرے میں پہنچ گیا تھا اور پھر رقص کرتی ہوئی نیلی چاندی جیسی روشنی میں ڈوبے اس کمرے میں پہنچ گیا تھا جہاں سے ہو کر وہ گرجے کے ہال جیسے الماریوں والے کمرے میں داخل ہوا جہاں لاتعداد گول شیشے کے دھول بھرے گولے رکھے

ہوئے تھے۔

وہ تیزی سے اپنے ہاتھ پھیلائے ہوئے قطار نمبر ستانوے کی طرف بڑھا اور پھر بائیں جانب مڑ گیا......شاید اسی جگہ پر پہنچ کر اس نے کہا ہوگا......بس تھوڑی دور......بس تھوڑا اور......اسی پل اسے احساس ہوا تھا کہ اس کے دماغ کے کسی گوشے سے یہ صدا اُٹھ رہی تھی کہ اسے بیدار ہو جانا چاہئے۔ دماغ کی اسی کشمکش میں وہ جب اس قطار کے آخری سرے کی طرف بڑھا تو اسے یہ احساس ہوا کہ وہ اپنے بستر پر لیٹا ہوا تھا اور اپنی مسہری کی تاریک چھت کو گھور رہا تھا

''تم اپنے دماغ کو محفوظ رکھنے کی کوشش تو کر رہے ہو، ہے نا؟'' ہرمائنی نے ہیری کو نکھیوں سے بغور دیکھتے ہوئے پوچھا۔''تم جذب پوشیدی کی مشقیں تو صحیح طرح کر رہے ہو؟''

''اس میں شک والی کون سی بات ہے؟ میں کر رہا ہوں......'' ہیری نے اس انداز میں جواب دینے کی کوشش کی جیسے اس کا سوال ذرا سا بھی ہتک آمیز نہ ہو مگر اس نے جان بوجھ کر اس سے آنکھیں ملانے سے گریز کیا تھا۔ وہ جاننا چاہتا تھا کہ دھول سے اَٹے ہوئے ان شیشے کے گولوں والے اس کمرے میں آخر ایسا کیا چھپا ہوا تھا؟ اسی لئے وہ یہ چاہتا تھا کہ خوابوں کا یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہے......

مشکل تو یہ تھی کہ اب امتحانات میں صرف ایک ہی مہینہ بچا تھا۔ اب ان کا تمام فارغ وقت دہرائی کی نظر ہو جاتا تھا۔ بستر تک پہنچنے پر اس کے دماغ میں اس قدر خیالات کا ہجوم ہوتا تھا کہ وہ صحیح طرح سے سوبھی نہیں پا رہا تھا۔ رات کے آخری پہر میں اس کی آنکھ لگتی تو بھی اس کے دماغ میں امتحانات، پڑھائی اور دہرائی کا سلسلہ ہی چلتا رہتا تھا۔ اسے خود پر شک ہونے لگا تھا کہ اس کے دماغ کا ایک حصہ جو ہمیشہ ہرمائنی کے انداز میں سوچتا اور صدائیں لگاتا تھا، وہ ہمیشہ اسے آخری لمحے میں خواب سے بیدار کر دیا کرتا تھا، یقیناً اس نے اس کے راہداری والے خواب کا راستہ روک رکھا تھا۔ جونہی ہیری خواب میں نیم تاریک راہداری میں چلتا ہوا سیاہ دروازے کی طرف بڑھتا تھا تو دماغ کا یہ حصہ اس کے قدموں کو روکنے کیلئے پوری طرح مستعد ہو جاتا تھا اور ہر اُٹھنے والے قدم پر بھرپور مزاحمت کرتا تھا اور پھر جلد ہی اسے بیدار کر دیتا تھا۔

''تمہیں معلوم ہے کہ اگر مونٹی گو سلے درن اور ہفل پف والے میچ سے پہلے تندرست نہ ہوا تو ہم کپ جیتنے میں کامیاب ہو سکتے ہیں......'' رون نے تیزی سے کہا جس کے کان ابھی تک سرخ دکھائی دے رہے تھے۔

جذب پوشیدی کے موضوع سے چھٹکارا پا کر گفتگو کا کیوڈچ کی طرف مڑ جانا ہیری کیلئے سچ مچ خوشنما ثابت ہوا تھا۔

''ہاں! مجھے بھی اب ایسا ہی لگتا ہے......میرا کہنے کا مطلب ہے کہ اگر ہم ایک میچ جیت جائیں اور ایک ہار جائیں......اور سلے درن اگلے ہفتے میں ہونے والا میچ ہار جائیں تو......''

''تم صحیح سوچ رہے ہو......'' ہیری کہا حالانکہ اسے یہ معلوم نہیں تھا کہ وہ کس بات کیلئے ہاں کہہ رہا تھا۔ چو چینگ اسی لمحے احاطے

کے قریب آئی تھی اور ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے وہ اس کی طرف نہ دیکھنے کا فیصلہ کر چکی تھی......

☆☆☆☆

کیوڈچ کا آخری میچ گری فنڈرار ریون کلا کے درمیان تھا۔ یہ مئی کے آخری ہفتے میں ہونے والا تھا۔ اس سے پہلے والے میچ میں ہفل پف کی ٹیم نے سلے درن کی ٹیم کو بہت کم سکور کے ساتھ ہرا دیا تھا مگر اس کے باوجود گری فنڈر کو اپنی جیت کی امید بالکل نہیں تھی۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ رون کا سکور بچانے کا سابقہ مظاہرہ بے حد خراب تھا۔ بہر حال، اب رون میں ایک نیا جوش اور ولولہ دکھائی دینے لگا تھا۔

''اوہ ہیری! میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اب میری کارکردگی اس سے زیادہ تو خراب نہیں ہو سکتی، اب کھونے کیلئے ہمارے پاس کچھ نہیں بچا ہے، ہے نا؟'' میچ کی صبح کو ناشتے کی میز پر رون نے سر ہلاتے ہوئے اپنے عزم کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

جب تھوڑی دیر بعد ہرمائنی اور ہیری جوش و خروش سے باتیں کرتے ہوئے طلباء کے ہجوم میں پہنچے تو ہرمائنی نے آہستگی سے کہا۔

''میرا خیال ہے کہ فریڈ اور جارج کی عدم موجودگی کے باعث رون کچھ اچھے کھیل کا مظاہرہ کر سکتا ہے۔ وہ لوگ اس کی خود اعتمادی کو کمزور کرتے رہتے تھے، ہے نا؟''

اسی وقت لونا لوگڈ ان کے قریب سے گزری۔ اس کے سر پر ایک زندہ چیل بیٹھی ہوئی تھی، جو ریون کلا کی نمائندگی کر رہی تھی۔ سلے درن کے طلباء نے لونا کی مضحکہ خیز سجاوٹ دیکھ کر قہقہے لگائے اور استہزائیہ جملے بھی کسے۔ وہ ہاتھ جھلا کر اس کی طرف اشارہ کر رہے تھے۔

''اوہ! میں تو یہ بات بھول گئی تھی، آج چو چینگ بھی تو کھیل رہی ہے، ہے نا؟'' ہرمائنی نے لونا لوگڈ کی پر پھڑ پھڑاتی ہوئی چیل کو دیکھ کر اچانک کہا۔

ہیری یہ بات بالکل نہیں بھولا تھا، اسی لئے اس نے سر جھکا کر خاموشی سے ہاں کی۔

انہیں سٹیڈیم میں شائقین کی صفوں میں سب سے اوپر والی قطار میں جگہ ملی تھی۔ دن کافی سہانا تھا۔ رون اس سے زیادہ عمدہ موسم کی امید نہیں کر سکتا تھا۔ ہیری نے سوچا کہ کاش رون آج سلے درن کو مذاق اُڑانے کی نوبت نہ آنے دے اور وہ انہیں 'کہتے ہیں ویزلی ہے ہمارا تاج دار' والا گیت گانے کا موقع نہ فراہم کرے۔

لی جارڈن ہمیشہ کی طرح آج کے میچ کی بھی کمنٹری کر رہا تھا۔ فریڈ اور جارج کے چلے جانے کی وجہ سے اس کا چہرہ کافی اترا ہوا دکھائی دیتا تھا، جب دونوں کیوڈچ ٹیمیں میدان میں اتریں تو اس نے ہمیشہ کی طرح ان کا تعارف کرایا مگر آج اس کے لہجے میں پہلے والا دم خم نہیں دکھائی دے رہا تھا۔

''بریڈلی......ڈیوس......مس چینگ!'' لی جارڈن بجھے ہوئے لہجے میں بولا۔ چو چینگ کا نام سنتے ہی ہیری کو لگا جیسے اس کا پیٹ

میں ہلکی سی ہلچل اُٹھی ہو۔ جب چو چینگ میدان میں چلتی ہوئی آئی اوراس کے سیاہ بال دھیمی ہوا میں لہرانے لگے تو اسے سمجھ میں نہیں آ پا رہا تھا کہ وہ درحقیت کیا چاہتا تھا؟ وہ اب مزید لڑائی جھگڑوں کی الجھن برداشت کرنے کی ہمت نہیں کر پا رہا تھا۔ یہاں تک کہ جب اس نے بہاری ڈنڈوں پر سوار ہوتے وقت روجر ڈیوس اور چو چینگ کو آپس میں ہنس ہنس کر باتیں کرتے ہوئے دیکھا تو بھی اس کے دل پر ہلکی سی چوٹ لگی۔

''اورانہوں نے زمین چھوڑ کر ہوا کا سفر شروع کر دیا ہے۔'' لی جارڈن کی آواز سنائی دی۔ ''ڈیوس نے قواف لے لیا ہے۔قواف اس وقت ریون کلا کی ٹیم کے کپتان روجر ڈیوس کے پاس ہے۔ اس نے جانسن کو چکمہ دیا......اور بل کو بھی چکمہ دینے میں کامیاب ہوا......اوہ! سپین نٹ بھی اسے روک نہیں پائی......اب وہ سیدھا قفلوں کی طرف جا رہا ہے......اور وہ مارنے والا ہے......اوراور...... ''لی نے زور سے کہا۔ ''اوراس نے سکور کر دیا......''

ہیری اور ہرمائنی دوسرے تمام گری فنڈر کے طلباء وطالبات کے ساتھ کراہ اُٹھے۔ جیسا کہ اندیشہ تھا، دوسری طرف بیٹھے ہوئے سلے درن کی صفوں سے کان پھاڑ آواز گونج اُٹھی، وہ لہک لہک کر اپنا پسندیدہ گیت گا رہے تھے۔

ویزلی کبھی نہ بچا پایا ہے قفل پہ وار

قواف کو دیکھ کر ہوئی عقل بے کار

قفل یوں کھلا چھوڑ دینا ہے درکار

سلے درن کو اسی لئے ہے اصرار

کہتے ہیں ویزلی ہے ہمارا تاج دار

''ہیری...... ہرمائنی......'' اس کے کانوں میں ایک بھرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

ہیری نے چونک کر پلٹ کر دیکھا۔ نشستوں کے درمیان ہیگرڈ کا بھاری اور چوڑا چہرہ ان کی طرف دیکھ رہا تھا جو یقیناً پچھلے قطار میں سے جگہ بنا کر وہاں پہنچا ہوگا۔ کیونکہ وہ پہلے اور سال میں پڑھنے والے جن طلباء کے درمیان نیچا ہو کر بیٹھا ہوا تھا، ان کے چہروں پر عجیب تاثرات تیر رہے تھے۔ ہیری سمجھ نہیں پایا کہ وہ کس وجہ سے اتنا جھکا ہوا تھا؟ ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے وہ کسی کو یہ باور کرانے کی کوشش کر رہا تھا کہ وہ وہاں پر موجود نہیں ہے۔ یہ الگ بات تھی کہ وہ اب بھی طلباء سے چار فٹ اونچا دکھائی دے رہا تھا۔

''سنو! کیا تم لوگ ہمارے ساتھ چل سکتے ہو؟'' ہیگرڈ نے دبی ہوئی آواز میں سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔ ''اسی وقت...... جب دوسرے موج مستی میں ڈوبے ہوئے ہیں!''

''ار......کیا بعد میں نہیں جا سکتے ہیگرڈ؟......میچ ختم ہونے کے بعد؟'' ہیری جھنجلا کر بولا۔

''نہیں ابھی چلنا ہوگا......اسی وقت!'' ہیگرڈ نے زور دیتے ہوئے کہا۔ ''ہیری! ابھی سب لوگوں کا دھیان دوسری طرف

ہے......ہمیں چوری چھپے جانا ہوگا...... براہ مہربانی!''

ہیگرڈ کی ناک سے خون ٹپک رہا تھا، اس کی دونوں آنکھیں سیاہ پڑ چکی تھیں۔ سکول لوٹنے کے بعد سے ہیری نے پہلی بار اسے اتنے قریب اور روشن دن میں دیکھا تھا۔ اس کی حالت کافی خستہ دکھائی دے رہی تھی۔

''ٹھیک ہے......ٹھیک ہے! ہم چلتے ہیں......'' ہیری نے جلدی سے جواب دیا۔

وہ اور ہرمائنی اپنی قطار سے آہستہ آہستہ نکلے اور بیرونی راستے کی طرف بڑھے۔ انہیں کئی ناراض طلباء کی بڑبڑاہٹ سنائی دی جو میچ میں مداخلت پر چوں چراں کر رہے تھے اور انہیں راستہ دینے کیلئے اپنی نشستوں سے کھڑا ہونا پڑا تھا۔ ہیگرڈ کی قطار کے طلباء کوئی زیادہ احتجاج نہیں کر رہے کیونکہ ہیگرڈ خود ہی نیچا ہو کر انہیں پھلانگ رہا تھا۔

''ہمیں تم دونوں کی یہ بات نہایت بھلی لگی......ایک دم شاندار لگی!'' ہیگرڈ نے کہا جب وہ سیڑھیوں تک جا پہنچے تھے۔ ڈھلان سے نیچے اترتے ہوئے ہیگرڈ گھبراہٹ کے عالم میں چاروں طرف دیکھتا رہا۔ ''ہم صرف یہی توقع کر سکتے ہیں کہ وہ ہمیں جاتے ہوئے نہ دیکھ لیں......''

''تمہارا اشارہ امبریج کی طرف ہے، ہے نا؟'' ہیری نے تیزی سے کہا۔ ''وہ نہیں دیکھ پائیں گی۔ کیا تمہیں دکھائی نہیں دے رہا ہے کہ ان کا پورا تفتیشی دستہ ان کے گرد جما بیٹھا ہے؟ انہیں تو یقیناً میچ میں کسی ہنگامے کے برپا ہونے کا اندیشہ ہو رہا ہوگا......''

''اوہ ہاں! یہ اچھا رہے گا......تھوڑا بہت ہنگامہ ہونے سے کوئی نقصان نہیں ہوگا۔'' ہیگرڈ نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور شائقین کے آخری سرے سے جھانک کر باہر کی طرف دیکھا اور پوری طرح تسلی کی کہ اس کے جھونپڑے تک کا راستہ بالکل محفوظ ہے؟ ''ایسا ہوا تو اس سے ہمیں زیادہ وقت مل پائے گا......''

''آخر معاملہ کیا ہے ہیگرڈ؟'' ہرمائنی نے جھنجلائے ہوئے لہجے میں پوچھا اور پریشان کن نظروں سے اس کا چہرہ ٹٹولا، جب وہ تیزی سے چلتے ہوئے میدان کے پار جھونپڑے کی طرف جا رہے تھے۔

''اوہ! تم لوگوں کو کچھ ہی دیر میں معلوم ہو جائے گا۔'' ہیگرڈ نے پیچھے پلٹ کر دیکھتے ہوئے کہا جب انہیں اپنے عقب میں شائقین کے شور کی گونج سنائی دی۔ ''اوہ کسی نے سکور کر دیا ہے۔''

''ریون کلا نے ہی کیا ہوگا......'' ہرمائنی نے سنجیدگی سے جواب دیا۔

''اچھی بات ہے......اچھی بات ہے......'' ہیگرڈ عجیب سے انداز سے تکرار کرنے لگا۔

انہیں اس کے برابر چلنے کیلئے آہستہ آہستہ دوڑنا پڑ رہا تھا۔ یہ الگ بات تھی کہ وہ ہر دوسرا قدم اُٹھانے کے بعد پیچھے مڑ کر ضرور دیکھتا تھا۔ جب وہ اس کے جھونپڑے کے قریب پہنچے تو ہرمائنی کے قدم خودبخود سامنے والے دروازے کی طرف گھوم گئے مگر ہیگرڈ اپنے جھونپڑے کی طرف نہیں جا رہا تھا۔ وہ اسے پیچھے چھوڑتا ہوا تاریک جنگل میں جا رہا تھا۔ وہ جنگل کے کنارے پر درختوں کے

سائے میں پہنچ چکا تھا۔اس نے جھک کر درخت کے پہلو میں سے ایک بڑی کمان اور تیر کش اُٹھالیا اور اسے اپنے کندھے پر ڈالنے لگا۔ جب اسے یہ محسوس ہوا کہ ہیری اور ہرمائنی اس کے پاس موجود نہیں ہیں تو اس نے مڑ کر پیچھے دیکھا۔

''ہم لوگ جنگل میں جارہے ہیں!'' اس نے اپنے کھچڑی بالوں کو پیچھے ہٹاتے ہوئے کہا۔

''جنگل میں......مگر کیوں؟'' ہرمائنی یکدم پریشان ہوکر بولی۔

''بعد میں......بعد میں......چلو جلدی کرو......ورنہ کوئی ہمیں دیکھ لے گا!'' ہیگرڈ بولا۔

ہیری اور ہرمائنی نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور پھر بھاگ کر درختوں کی اوٹ میں ہیگرڈ کے پاس جا پہنچے تاکہ کوئی انہیں دیکھ نہ پائے۔ ہیگرڈ سبز درختوں کی تاریکی کے درمیان ان سے پہلے ہی پہنچ چکا تھا اور اس کا بھاری بھرکم تیر کش اس کے کندھے پر جما ہوا تھا۔ ہیری اور ہرمائنی کو اس کے نزدیک پہنچنے کیلئے کافی تیزی سے بھاگنا پڑا۔

''ہیگرڈ! تم مسلح کیوں ہو؟'' ہیری نے تیر کمان کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''بس کچھ احتیاط کیلئے......'' ہیگرڈ نے اپنے وزنی شانے اچکاتے ہوئے کہا۔

''جب تم نے ہمیں اُڑن گھڑ پنجر دکھائے تھے تو اس وقت یہ تیر کمان تم ساتھ نہیں لائے تھے؟'' ہرمائنی نے اُلجھے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

''اس وقت ضرورت نہیں تھی......تب ہم جنگل میں زیادہ دور تک نہیں گئے تھے۔'' ہیگرڈ نے بتایا۔ ''اور ویسے بھی......اس وقت تک فائرنز نے جنگل کو خیر باد نہیں کہا تھا، ہے نا؟''

''فائرنز کے جنگل چھوڑنے سے اس بات کا کیا تعلق ہے؟'' ہرمائنی نے تجسس سے پوچھا۔

''یوں سمجھو کہ اس کی وجہ سے دوسرے قنطورس ہمارے ساتھ سخت ناراض ہیں۔'' ہیگرڈ نے آہستگی سے کہا اور ایک بار پھر مڑ کر پیچھے دیکھا۔ ''دیکھو! اس سے پہلے وہ لوگ......میرا کہنے کا مطلب ہے کہ انہیں دوستانہ برتاؤ تو نہیں کہا جا سکتا ہے......مگر ہمارے تعلقات ٹھیک ہی چل رہے تھے۔ وہ ہمیشہ اپنے کام سے مطلب رکھتے تھے، اور جب ہمیں ان سے کوئی بات کرنا ہوتی تھی تو وہ فوراً حاضر ہوجاتے تھے......مگر اب ایسا نہیں ہے......''

ہیگرڈ نے ایک ٹھنڈی آہ بھری۔

''فائرنز نے بتایا تھا کہ وہ محض اس لئے بگڑے بیٹھے ہیں کیونکہ وہ ڈمبل ڈور کی فرمائش نہ ٹال سکا اور اس نے سکول کی ملازمت کیلئے ہامی بھرلی۔'' ہیری نے اپنا اندازہ لگاتے ہوئے کہا۔ وہ ایک درخت کی باہر نکلی ہوئی جڑوں میں الجھ کر گرتے گرتے بچا تھا۔ اس کا پورا دھیان زمین کے بجائے ہیگرڈ کی طرف تھا۔

''صحیح کہا......'' ہیگرڈ نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔ ''اس معاملے کیلئے غصہ بہت چھوٹا اور کمزور لفظ ہے، وہ لوگ تو آگ بگولا

ہیں، اگر ہم درمیان میں نہ پڑتے تو یہ یقینی بات تھی کہ وہ لاتیں مار مار کر فائرنز کو ہلاک کر چکے ہوتے......''

''کیا انہوں نے اس پر حملہ کیا؟'' ہرمائنی نے سکتے کی سی کیفیت میں پوچھا۔

''ہاں! اس کے اوپر آدھا ریوڑ ٹوٹ پڑا تھا......'' ہیگرڈ نے روکھے پن سے کہا اور سامنے جھولتی ہوئی شاخوں کو ایک طرف ہٹا کر راستہ بنایا۔

''اور تم نے انہیں ایسا کرنے سے روکا؟'' ہیری نے متعجب لہجے میں پوچھا۔ وہ اس کی ہمت کی داد دیئے بغیر نہ رہ پایا۔ ''وہ بھی بالکل تنہا......''

''ظاہر ہے...... ہم اسے اپنی نظروں کے سامنے مرتا ہوا تو نہیں دیکھ سکتے تھے۔'' ہیگرڈ نے کہا۔ ''قسمت اچھی رہی کہ ہم اسی وقت وہیں سے گزر رہے تھے، ہم نے سوچا تھا کہ فائرنز کو یہ احسان یاد رہے گا...... مگر وہ ہمیں احمقانہ نصیحتیں کرنے پر تل گیا......'' ہیگرڈ کا لہجہ شکایت بھرا ہو گیا۔

ہیری اور ہرمائنی نے حیرت سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا مگر ہیگرڈ نے تیوریاں چڑھا کر انہیں گھورا اور پھر وہ مزید کچھ نہیں بولا۔

وہ خاموشی سے چلتا رہا اور وہ دونوں اس کے تعاقب میں بھاگتے رہے۔

''اسی دن سے قنطورس کا پورا ریوڑ شدید غصے میں ہے۔'' پھر اس نے خود ہی اس قصے کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔ ''مصیبت کی بات یہ ہے کہ جنگل میں ان کا رعب داب بہت زیادہ ہے...... وہ اس جنگل میں رہنے والے جانداروں میں سب سے زیادہ عقلمند اور چالاک ہیں!''

''کیا ہم اسی معاملے کیلئے یہاں آئے ہیں...... قنطورس کی وجہ سے؟'' ہرمائنی نے پوچھا۔

''اوہ نہیں...... ایسا نہیں ہے۔'' ہیگرڈ نے اپنا سر زور سے جھلاتے ہوئے کہا۔ ''نہیں! ہم قنطورس کے معاملے میں نہیں آئے، یہ سچ ہے کہ وہ مشکل کو مزید دشوار بنانے کی اہلیت رکھتے ہیں مگر تم لوگ کچھ ہی دیر میں ہماری بات کا مطلب سمجھ جاؤ گے......''

اس ادھوری بات کے بعد خاموشی چھا گئی۔ ہیگرڈ تیز تیز چلتا ہوا ان دونوں سے کچھ آگے نکل گیا۔ یہ سچ تھا کہ اس کا ایک قدم ان کے تین قدموں کے برابر تھا جس کی وجہ سے انہیں اس کے قریب رہنے میں کافی دشواری ہو رہی تھی۔ جب وہ جنگل کی گہرائی میں پہنچ گئے تو چلنے کیلئے راستہ کافی تنگ ہو گیا تھا، یہاں درختوں کے تنے اتنے قریب قریب تھے کہ شام جیسا اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ جلدی ہی وہ لوگ اس خالی جگہ سے کافی دور پہنچ گئے جہاں ہیگرڈ نے انہیں گھڑ پنجر دکھائے تھے۔ ہیری کو اس وقت تک کسی قسم کی پریشانی نہ ہوئی جب تک کہ ہیگرڈ اس کے جانے پہچانے راستے پر چلتا رہا۔ جب ہیگرڈ کے قدم نامانوس سمت میں اُٹھے تو غیر معمولی طور پر ہیری کا بری طرح دل دھڑکنے لگا۔ ہیگرڈ درختوں کے درمیان آسانی سے راستہ بناتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا جبکہ ہیری اور ہرمائنی کیلئے ایسا کرنا بہت

مشکل تھا۔

''ہیگرڈ سنو!'' ہیری نے موٹی شاخوں سے الجھتے ہوئے کہا جن کے اوپر ہیگرڈ بڑی آسانی سے پیر رکھ کر آگے نکل گیا تھا۔ ہیری کو یاد آیا کہ جب وہ گذشتہ مرتبہ تاریک جنگل کے راستے سے دور گیا تھا تو اس کے ساتھ کیا ہوا تھا۔ ''بتاؤ تو سہی......ہم کہاں جا رہے ہیں؟''

''بس تھوڑا سا آگے......'' ہیگرڈ نے گردن گھما کر جلدی سے کہا۔ ''چلو ہیری! ہمیں اب زیادہ ساتھ ساتھ رہنا چاہئے......''

ہیگرڈ کے ساتھ ساتھ نہایت کٹھن کام تھا۔ شاخوں اور کانٹے دار جھاڑیوں کے درمیان سے چلنا بہت زیادہ مشکل تھا حالانکہ ہیگرڈ ان کے بیچ میں سے بآسانی گزر جاتا تھا، جیسے وہ اس کیلئے محض مکڑی کا جالا ہوں۔ بہرحال، ہیری اور ہرمائنی کے چوغے ان جھاڑیوں میں اتنی بار الجھ رہے تھے کہ انہیں چھڑانے میں کئی منٹ لگ جاتے تھے۔ ہیری کے ہاتھ پیر جلد ہی چھل گئے اور کئی جگہ خراشیں لگ گئیں۔ وہ جنگل کی گہرائی میں اتنے دور نکل آئے تھے وہاں روشنی کی مقدار نہ ہونے کے برابر ہی تھی۔ ہیگرڈ کا دیوہیکل جسم محض متحرک ہیولا سا دکھائی دیتا تھا۔ اس گھمبیر خاموشی میں کئی بار دور سے آتی ہوئی آواز بہت ڈراؤنی لگتی تھی۔ حتیٰ کہ ٹہنی کے ٹوٹنے کی گونج بھی کافی زیادہ تیز لگتی تھی۔ اگر کوئی دھیمی رفتار سے بھی چلتا تھا جیسے کسی معصوم چڑیا کا پھدکنا...... ہیری بری طرح چونک جاتا تھا اور آواز پیدا کرنے والے ملزم کی تلاش میں ادھر ادھر دیکھتا تھا۔ اس نے سوچا کہ جنگل میں اب تک اسے کوئی جانور کیوں نہیں دکھائی دیا حالانکہ ایسا ہونا لازمی بات تھی، وہ پہلے کبھی اتنی دور تک بغیر کسی سے ٹکرائے نہیں پہنچا تھا۔ کسی بھی جانور کا موجود نہ ہونا اور عجیب سی خاموشی سے وہ کافی گھبرایا ہوا تھا۔ ہلکا سا خوف بھی اس کے بدن میں دوڑ رہا تھا......

''ہیگرڈ! کیا یہ مناسب رہے گا کہ ہم اپنی چھڑیوں سے کچھ روشنی کر لیں؟'' ہرمائنی نے آہستگی سے پوچھا۔

''ار......ٹھیک ہے......دراصل......'' ہیگرڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کچھ کہنا چاہا۔ وہ اچانک رُک گیا اور پھر تیزی سے ان کی طرف گھوما۔ ہرمائنی چلتی ہوئی اس سے ٹکرا کر پیچھے گر گئی۔ ہیری نے ہاتھ بڑھا کر اسے کانٹے دار جھاڑیوں پر گرنے سے بچایا۔

''ہمیں لگتا ہے کہ یہ اچھا رہے گا کہ ہم ایک منٹ کیلئے یہاں رُک جائیں......تاکہ ہم تمہیں معاملے سے اچھی طرح آگاہ کر سکیں......وہاں پہنچنے سے پہلے......'' ہیگرڈ بولا۔

''شاید یہ صحیح رہے گا!'' ہرمائنی نے کہا جب ہیری نے اسے دوبارہ اس کے پیروں پر کھڑا کر دیا تھا۔ ان دونوں نے جادوئی کلمہ پڑھ کر اپنی چھڑیوں سے روشنی کر لی تھی۔ ان کی چھڑیوں کی نوک پر جگنو جیسا ستارہ ٹمٹمانے لگا۔ ہیگرڈ کا زخمی چہرہ ناچتی ہوئی روشنیوں میں بے حد ڈراؤنا لگ رہا تھا۔ ہیری نے غور سے دیکھا تو ہیگرڈ کافی گھبرایا ہوا لگ رہا تھا اور اس کے چہرے پر غمگین مسکراہٹ تیر رہی تھی۔

''ٹھیک ہے......دیکھو......بات یہ ہے......'' اس نے ایک گہری سانس کھینچی اور دوبارہ بولا۔ ''سنو! اس بات کا کافی امکان ہے

کہ اب ہمیں کسی بھی دن ملازمت سے جواب مل جائے۔''

ہیری اور ہرمائنی نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور پھر اس کی طرف متوجہ ہوئے۔

''مگر یہ بھی تو سچ ہے کہ پروفیسر ٹراؤلینی کے بعد تم اتنے مہینوں سے یہاں ٹکے ہوئے ہو اور امبرتج نے تمہارے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی ہے......'' ہرمائنی نے اس کا دل رکھتے ہوئے کہا۔

''اب امبرتج کو شک ہو گیا ہے کہ اس کے دفتر میں وہ طلاشرفی ہم نے چھوڑا تھا......''

''کیا واقعی......تم نے ہی ایسا کیا تھا؟'' ہیری کے منہ سے لاشعوری طور پر نکل گیا۔ اگلے لمحے اسے احساس ہوا کہ اسے اس جملے کو روکنا چاہئے تھا۔

''نہیں! ہم ایسا بالکل نہیں کر سکتے۔'' ہیگرڈ نے غصے سے منہ پھلاتے ہوئے کہا۔ ''ہمارا جادوئی جانداروں کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ اس لئے انہیں یہ شک ہوا ہے کہ شاید ہم نے ہی ایسا کیا ہوگا۔ تم لوگ تو جانتے ہی ہو کہ وہ ہمارے لوٹنے کے بعد سے ہی ہمیں برطرف کرنے کے بہانے تلاش کر رہی ہیں۔ یہ سچ ہے کہ ہم یہاں سے جانا نہیں چاہتے ہیں، اگر یہ خاص وجہ نہ ہوتی......ہم تم لوگوں کو جو خاص راز بتانے جا رہے ہیں۔ اگر وہ بیچ میں نہ ہوتا تو ہم اسی دن یہ ملازمت چھوڑ جاتے، جس دن ڈمبل ڈور یہاں سے گئے تھے۔ اس سے پہلے کہ وہ سارے سکول کے سامنے ہمارا تماشا بنانے کی کوشش کر پاتی جیسا اس نے ٹراؤلینی کے ساتھ کیا تھا......''

ہیری اور ہرمائنی نے تاسف بھری آواز نکالی اور کچھ کہنا چاہا مگر ہیگرڈ نے ہاتھ کا اشارہ کرتے ہوئے انہیں روک دیا۔

''یاد رکھنا......یہیں پر دُنیا ختم نہیں ہو جاتی ہے۔ یہاں سے باہر نکلنے کے بعد ہم ڈمبل ڈور کا ہاتھ بٹا سکتے ہیں۔ ہم ققنس کے گروہ کیلئے کارآمد ثابت ہو سکتے ہیں اور تم لوگوں کو غروبلی پلانک پڑھا دیں گی۔ تم لوگ......تم لوگ امتحان میں اچھی طرح پاس ہو جاؤ گے......''

اس کی آواز کانپی اور ٹوٹنے لگی۔

''تم لوگ ہمارے بارے میں زیادہ فکر نہ کرو۔'' ہیگرڈ نے تیزی سے کہا جب ہرمائنی اس کے بازو کو تھپتھپانے کی کوشش کر رہی تھی۔ اس نے قمیص کی جیب ایک بڑا میز پوش جتنا دھاری دار رومال نکالا اور اپنی آنکھوں میں بھرے آنسو صاف کئے۔ ''سنو! اگر مجبوری نہ ہوتی تو ہم تم لوگوں کو یہ راز کبھی نہ بتاتے مگر ہم یہاں چلے گئے......تو ہم کسی کو یہ بات بتائے بغیر کیسے جا سکتے ہیں......کیونکہ ہمیں......ہمیں تم دونوں کی مدد کی ضرورت ہے اور رون کی بھی......اگر اعتراض نہ ہو تو......''

''تم جانتے ہو کہ ہم تمہاری مدد ضرور کریں گے مگر تم بتاؤ تو سہی کہ آخر تم ہم سے کیا چاہتے ہو؟'' ہیری نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔ ہیگرڈ دھیما سا مسکرایا اور ہیری کو آگاہ کئے بغیر ہی اس کے کندھے پر اتنی زور سے تھپکی دی کہ وہ لہرا کر درخت کے تنے سے جا ٹکرایا۔

''ہم جانتے تھے......ہم جانتے تھے کہ تم ضرور ہماری مدد کرنے کیلئے راضی ہو جاؤ گے۔'' ہیگرڈ نے اپنے چہرے پر رکھے ہوئے رومال کے پیچھے سے کہا۔ ''ہم تمہارا...... احسان کبھی......نہیں بھولیں گے......بس یہاں سے تھوڑا ہی دور اور چلنا ہوگا......اب اپنا دھیان رکھنا...... یہاں زہریلے کانٹے ہیں......''

وہ تینوں پندرہ منٹ تک خاموشی سے چلتے رہے۔ ہیری نے ابھی اپنا منہ کھولا ہی تھا کہ وہ یہ پوچھے کہ ابھی اور کتنا دور جانا ہوگا؟ کہ ہیگرڈ اچانک رُک گیا اور اپنے دائیں ہاتھ سے انہیں رُکنے کا اشارہ کیا۔

''بہت آرام سے...... بالکل خاموشی کے ساتھ......'' وہ آہستگی سے بولا۔

چند قدم مزید آگے پہنچ کر ہیری نے دیکھا کہ سامنے مٹی کا ایک بہت بڑا چکنا ٹیلہ دکھائی دے رہا تھا جو ہیگرڈ سے کچھ فٹ اونچا ہی ہوگا۔ اس نے دہشت سے یہ سوچا کہ یہ یقیناً کسی خونخوار دیوہیکل جانور کا عجیب ہیئت منہ ہوگا۔ اسے ٹیلے کے چاروں طرف کے درخت جڑوں سے اکھڑے ہوئے دکھائی دیئے۔ جس سے وہ جگہ اس قدر خالی ہوگئی تھی کہ وہ ٹیلہ وہاں آسانی سے رہ سکتا تھا۔ اس کے چاروں طرف تنے اور ٹوٹی شاخوں کے ڈھیر لگے ہوئے تھے۔ ایسا لگتا تھا کہ جیسے وہ کوئی اس کے گرد باڑھ بنی ہو۔ ہیگرڈ، ہیری اور ہرمائنی اس مٹی کے ٹیلے کے قریب کھڑے تھے۔

''سو رہا ہے......'' ہیگرڈ کے لہجے میں چاشنی بھر گئی۔

غیر معمولی طور پر ہیری کو مٹی کے ڈھیر کے پاس کسی کے سانس لینے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے دو بڑے پہاڑ زلزلے سے گڑگڑا رہے ہوں۔ اس نے کنکھیوں سے ہرمائنی کی طرف دیکھا جو اپنا منہ پھاڑے اس ٹیلے کو دہشت بھری نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

''ہیگرڈ!'' وہ اتنی آہستگی سے بڑبڑا کر بولی کہ اس کی آواز سوئے ہوئے اس جاندار کی سانسوں کی آواز کی وجہ بمشکل ہی سنائی دے پائی۔ ''وہ کون ہے؟''

ہیری کو اس کا یہ سوال کچھ عجیب سا لگا۔ وہ تو یہ پوچھنے والا تھا کہ 'یہ کیا چیز ہے؟' اس نے ہرمائنی کی طرف دیکھا جس کے ہاتھ میں چھڑی اب کانپ رہی تھی۔

''ہیگرڈ! تم نے تو ہمیں بتایا تھا......تم نے ہمیں بتایا تھا کہ ان میں سے کوئی بھی آنا نہیں چاہتا تھا......؟'' وہ سہمی ہوئی آواز میں بولی۔

ہیری نے ہرمائنی کو اور کبھی ہیگرڈ کو دیکھا اور پھر اسے اس بات کی حقیقت کا احساس ہوگیا۔ اس نے یکدم دہشت بھری نظروں سے اس چکنے ٹیلے کو ٹٹولا۔ مٹی کا وہ ٹیلہ جس پر وہ تینوں آسانی سے کھڑے ہو سکتے تھے، اب اسے آہستہ آہستہ اوپر نیچے ہوتا ہوا دکھائی دیا۔ وہ سویا ہوا تھا اور گہری سانسیں لے رہا تھا۔ اور یہ کوئی مٹی کا ٹیلہ نہیں تھا بلکہ مڑے ہوئے کولہے تھے جو واضح طور پر دکھائی دے

رہے تھے۔

''نہیں! وہ آنا نہیں چاہتا تھا۔'' ہیگرڈ نے متوحش لہجے میں بتایا۔ ''مگر ہرمائنی! ہمیں اسے ساتھ لانا ہی تھا...... اسے ساتھ لانا ہی تھا......''

''مگر کیوں ہیگرڈ؟ ...... ایسی بھی کیا مجبوری تھی؟'' ہرمائنی نے بدحواسی میں اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ اس کی آواز سے ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ کچھ ہی دیر میں رو پڑے گی۔

''ہمیں معلوم تھا کہ اگر ہم اسے ساتھ لے آئیں!'' ہیگرڈ نے کہا جو خود آنسوؤں میں ڈوبتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ ''اور...... اور تھوڑی تہذیب سکھا دیں تو...... ہم اسے باہر لے جا کر سب کے سامنے پیش کر سکتے ہیں کہ وہ کتنا غیر نقصان دہ ہے؟......''

''غیر نقصان دہ؟'' ہرمائنی جنون میں تیکھی آواز میں چیخی۔ ہیگرڈ نے جلدی سے ہاتھ کا اشارہ کرتے ہوئے اسے چپ رہنے کا اشارہ کیا۔ اسی لمحے ان کے سامنے لیٹے ہوئے دیوہیکل جاندار نے ایک گہری ہنکار بھری تھی اور نیند میں اپنی کروٹ بدلی۔ ''وہ اتنے دنوں سے تمہیں مسلسل زخمی کر رہا تھا، ہے نا؟ اسی لئے تمہیں اتنی ساری چوٹیں لگیں ہیں......''

''سچ تو یہ ہے کہ وہ اپنی طاقت سے پوری طرح آگاہ نہیں ہے۔'' ہیگرڈ سنجیدگی سے بولا۔ ''مگر وہ کافی حد تک سدھر چکا ہے اور وہ اب پہلے جتنا جھگڑالو نہیں ہے......''

''اب سمجھی...... اسی لئے تم لوٹنے میں دو مہینے لگ گئے تھے۔'' ہرمائنی نے کہا۔ ''اوہ ہیگرڈ! اگر وہ تمہارے ساتھ نہیں آنا چاہتا تھا تو پھر تم اسے ساتھ لے کر کیوں آئے؟ ...... کیا وہ اپنے جیسے لوگوں کے ساتھ زیادہ خوش نہیں رہ سکتا تھا؟''

''ہرمائنی! وہ سب اسے بہت تنگ کرتے تھے کیونکہ وہ بہت چھوٹا ہے......'' ہیگرڈ نے کہا۔

''چھوٹا...... تم اسے چھوٹا کہتے ہو!'' ہرمائنی بدحواس ہو کر بولی۔

''ہرمائنی! ہم اسے وہاں چھوڑ کر نہیں آ سکتے تھے۔'' ہیگرڈ منمنا کر بولا۔ جس کے زخمی چہرے پر اب آنسو بہہ کر اس کی ڈاڑھی کو تر کر رہے تھے۔ ''دیکھو! وہ ہمارا بھائی ہے۔''

ہرمائنی منہ پھاڑے اس کی طرف دیکھتی رہ گئی۔

''ہیگرڈ...... بھائی...... یعنی......'' ہیری ہکلاتا ہوا آہستگی سے بولا۔

''ہاں! سوتیلا بھائی......'' ہیگرڈ نے اپنی بات کی تصحیح کرتے ہوئے کہا۔ ''ہماری ماں نے ہمارے باپ کو چھوڑنے کے بعد ایک اور دیو سے شادی کر لی تھی جس سے گراپ پیدا ہوا۔''

''گراپ......؟'' ہیری نے چونک کر کہا۔

''ہاں! جب وہ اپنا نام لیتا ہے تو ہمیں ایسی ہی آواز سنائی دیتی ہے۔'' ہیگرڈ نے پریشانی کے عالم میں بتایا۔ ''وہ زیادہ انگریزی

نہیں بول سکتا ہے...... ہم اسے سکھانے کی پوری کوشش کر رہے ہیں...... ویسے بھی ہماری ماں اسے ہم سے زیادہ پیار نہیں کر سکتی تھی...... دیکھو! دیوؤں کیلئے بڑا بچہ کی پیدائش ہی اہمیت رکھتی ہے...... اور پھر دیوؤں کے لحاظ سے وہ قد میں بونے جیسا دکھائی دیتا تھا...... اس کا قد صرف سولہ فٹ تو ہی ہے......''

''اوہ ہاں! بالکل ننھا منا...... بہت چھوٹا سا دیو!'' ہرمائنی چڑتے ہوئے بولی۔

''وہ سب دیو اسے ستاتے تھے، مارتے تھے...... ہم بھلا اسے وہاں کیسے چھوڑ سکتے تھے؟''

''کیا مادام میکسم بھی اسے ساتھ لانے پر راضی تھیں۔'' ہیری نے پوچھا۔

''وہ...... وہ یہ جان سکتی تھیں کہ وہ ہمارے لئے کتنا اہم تھا......؟'' ہیگرڈ نے اپنے بڑے بڑے ہاتھوں کو بے چینی سے مروڑتے ہوئے کہا۔ ''مگر ہمیں یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ وہ کچھ ہی دنوں میں اس سے کافی تنگ آ گئی تھیں۔ اسی لئے ہم واپس لوٹتے وقت ایک دوسرے سے الگ ہو گئے تھے۔ ویسے اس نے ہم سے وعدہ کیا تھا کہ وہ یہ بات کسی کو بھی نہیں بتائے گی......''

''تم اسے سب لوگوں کی نظروں سے چھپا کر یہاں لائے کیسے؟'' ہیری نے پوچھا۔

''اسی وجہ سے تو ہمارا اتنا زیادہ وقت خرچ ہو گیا۔'' ہیگرڈ نے کہا۔ ''ہم صرف نصف رات کو ہی سفر کر سکتے تھے اور وہ بھی گھنے جنگلوں کے درمیان...... ظاہر ہے کہ جب وہ چاہتا تھا تو کافی تیز چلتا تھا مگر زیادہ تر وہ واپس جانے کی ضد کرنے لگتا اور اڑ جاتا تھا......''

''اوہ ہیگرڈ! تم نے اسے واپس لوٹنے کیوں نہیں دیا۔ تم ایک خونخوار دیو کے ساتھ کیا کرو گے؟ جو یہاں رہنا ہی نہیں چاہتا ہے......'' ہرمائنی نے کہا اور ایک اکھڑے ہوئے درخت کے ہموار تنے پر بیٹھ کر اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپا لیا۔

''ہرمائنی! اسے خونخوار کہنا تو سراسر زیادتی ہے۔'' ہیگرڈ نے کہا جو اب بھی اضطراب کے عالم میں اپنے ہاتھ مسل رہا تھا۔ ''ہم اس بات سے انکار نہیں کرتے ہیں کہ وہ جب بدمزاج ہوتا ہے تو دو چار ہاتھ ہمیں رسید کر دیتا ہے مگر وہ تہذیب سیکھ رہا ہے۔ کافی حد تک مہذب ہو رہا ہے۔ وہ جلد ہی اچھے لوگوں کی طرح رہنے لگے گا......''

''تو پھر تم نے اسے رسیوں سے کیوں باندھ رکھا ہے؟'' ہیری نے پوچھا۔ اس نے اسی وقت دیکھا تھا کہ ٹہنیوں سے زیادہ موٹی رسیاں اس کے قریب سے ہی بڑے درختوں کی طرف جا رہی تھیں جن کی طرف گراپ اپنی پیٹھ موڑے لیٹا ہوا تھا۔

''تمہیں اسے رسیوں سے باندھ کر رکھنا پڑ رہا ہے، ہے نا؟'' ہرمائنی نے آہستگی سے کہا۔

''ہاں! جیسا ہم نے تمہیں بتایا تھا کہ اسے اپنی طاقت کا صحیح اندازہ نہیں ہے......''

ہیری کو اب سمجھ میں آ چکا تھا کہ جنگل کے اس حصے میں کوئی دوسرا جاندار کیوں دکھائی نہیں دیا تھا۔

''تو تم ہیری، رون اور مجھ سے کس قسم کی مدد چاہتے ہو؟'' ہرمائنی نے سہمے ہوئے لہجے میں پوچھا۔ ہیگرڈ نے سر اُٹھا کر اس کی طرف امید بھری نظروں سے دیکھا۔

''ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے جانے کے بعد تم لوگ اس کی دیکھ بھال کرنا......'' وہ شکستہ لہجے میں بولا۔ ہیری اور ہرمائنی نے ایک دوسرے کی طرف بے یقینی سے دیکھا۔ ہیری کو اس بات پر شدید پشیمانی ہو رہی تھی کہ اس نے بنا سوچے سمجھے ہیگرڈ سے اس کی مدد کرنے کا وعدہ کیوں کیا تھا؟ اسے ذرا سی توقع نہیں تھی کہ ہیگرڈ کے ارادے کتنے خوفناک ثابت ہو سکتے ہیں؟

''مگر اس معاملے میں......ہمیں کیا کرنا ہوگا؟'' ہرمائنی نے بے چینی سے پوچھا۔

''دیکھو! کھانے پینے کے معاملے میں اسے کوئی پریشانی نہیں ہے۔'' ہیگرڈ نے مشتاق نظروں سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔'' وہ اپنے کھانے پینے کا بندوبست خود کر لیتا ہے۔ پرندے، ہرن اور ایسے چھوٹے موٹے جانور......کوئی زیادہ پریشانی والی بات نہیں ہے، اسے میل ملاپ کی ضرورت ہے۔ اگر ہمیں یہ یقین دہانی ہو جائے کہ کوئی اس کی تھوڑی بہت مدد کر رہا ہے......اسے تہذیب سکھا رہا ہے......''

ہیری نے کوئی جواب نہیں دیا بلکہ اس دیو کے بے ہنگم بدن کو گھورنے لگا جو اس کے سامنے زمین پر پڑا سو رہا تھا۔ ہیگرڈ تو صرف بڑی جسامت کا ایک انسان ہی دکھائی دیتا تھا مگر گراپ تو عجیب ہیئت کا بھدا اور بدصورت گوشت کا پہاڑ لگتا تھا۔ ہیری مٹی کے اس بڑے ٹیلے کے بائیں طرف جس چیز کو ایک بڑی کائی زدہ چٹان سمجھ رہا تھا، اسے اب سمجھ میں آیا تھا کہ وہ گراپ کا بڑا سر تھا۔ عام انسان کے سر کے لحاظ سے گراپ کا سر بے حد بڑا تھا کم از کم ہیری کے قد کے برابر۔ یہ بالکل گول تھا اور جلد کے ساتھ چپکے ہوئے گھنگھریالے سیاہ بالوں سے ڈھکا ہوا تھا۔ اس کے سر کے اوپر گوشت کے تودے کی طرح کان کی گولائی دکھائی دے رہی تھی۔ اس کا سر بالکل ورنن انکل کی طرح سیدھا کندھے میں دھنسا ہوا محسوس ہوتا تھا۔ سر اور کندھوں کے درمیان گردن کا کوئی نام ونشان نہیں تھا۔ اس کی پیٹھ جسم کے مقابلے میں بہت زیادہ چوڑی تھی، جس کے نیچے ایک بھورے رنگ کی ایک گندی لنگوٹ جیسا بر پوش تھا۔ جسے دیکھ کر محسوس ہوتا تھا کہ جیسے کئی جانوروں کی کھالیں ملا کر سی دی گئی ہوں۔ جب گراپ سو رہا تھا تو اس کی ٹانگیں جسم کے نیچے دبی ہوئی تھیں۔ ہیری کو اب اس کے گنواروں جیسے موٹے موٹے پاؤں بھی دکھائی دیئے جو کسی برف گاڑی جتنے بڑے تھے۔ اس کے دونوں پیر ایک دوسرے کے اوپر تھے اور جنگل کی کچی زمین پر ٹکے تھے۔ وہ دراصل کروٹ کے بل سو رہا تھا۔

''تم چاہتے ہو کہ ہم اسے تہذیب سکھائیں......!'' ہیری نے کھوکھلی آواز میں کہا۔ اب وہ فائرنز کی تنبیہ کا مطلب اچھی طرح سمجھ گیا تھا......'اس کی کوشش کامیاب نہیں ہو رہی ہے، اچھا رہے گا کہ وہ اس کام کو چھوڑ دے!'......اسے اندازہ ہونے لگا کہ جب ہیگرڈ اسے انگریزی سکھانے کی کوشش کر رہا ہوگا تو جنگل میں رہنے والے دوسرے جادوئی جانداروں کو یہ بات معلوم ہوگئی ہوگی۔

''ہم چاہتے ہیں کہ......تم بس اس سے تھوڑی بہت بات کر لیا کرو۔ ہمیں محسوس ہوتا ہے کہ اگر وہ لوگوں سے بات کر سکے تو وہ سمجھ جائے گا کہ ہم سب واقعی اسے پسند کرتے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ وہ یہیں رہے......'' ہیگرڈ امید بھرے لہجے میں بولا۔

ہیری نے ایک بار پھر ہرمائنی کو دیکھا جو اپنے چہرے پر رکھے ہوئے ہاتھ کی انگلیوں کے جھروکوں سے ہیگرڈ کو دیکھ رہی تھی۔

''میرا خیال ہے کہ تم یہ سوچتے ہو کہ ہم نار بٹ کو واپس لے آتے، ہے نا؟'' ھیری نے کہا۔ یہ سن کر ہر مائنی خوف میں ڈوبنے کے باوجود ہنس پڑی۔

''تو تم لوگ یہ کام کرو گے؟'' ہیگر ڈ نے کہا جسے ھیری کی طنز بالکل سمجھ میں نہیں آئی تھی۔

''ہم لوگ......ہم لوگ کوشش کریں گے ہیگر ڈ!'' ھیری نے کہا جو وعدے میں بندھا تھا۔

''ھیری! ہم جانتے تھے کہ ہم تم پر آنکھیں بند کر کے اعتماد کر سکتے ہیں۔'' ہیگر ڈ نے کہا۔ وہ ہلکا سا مسکرایا اور رومال سے اپنا چہرہ پونچھنے کے بعد دوبارہ گویا ہوا۔ ''ہم یہ نہیں چاہتے ہیں کہ تم لوگ اس کام کیلئے زیادہ وقت خرچ کرو......ہمیں اچھی طرح معلوم ہے کہ تمہارے امتحانات سر پر آ چکے ہیں......اگر تم لوگ اپنے غیبی چوغے میں یہاں ہفتے میں ایک آدھ مرتبہ آ کر اس سے بات چیت کر لیا کرو تو یہ کافی خوشگوار رہے گا......اب ہم اسے جگا دیتے ہیں......تم لوگوں کا تعارف بھی تو کروانا ہے، ہے نا؟''

''اوہ نہیں ہیگر ڈ!'' ہر مائنی کا یکلخت رنگ اُڑ گیا تھا اور وہ اپنی جگہ سے اچھل کر اُٹھ کھڑی ہوئی۔ ''نہیں......اسے مت جگاؤ......اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے، ہیگر ڈ!''

مگر ہیگر ڈ کو اس کی آواز تک سنائی نہیں دی تھی۔ اس نے ان کے سامنے اپنے بھاری بھرکم تیر کش کو ایک درخت کے تنے کے ساتھ جما دیا اور لمبے ڈگ بھرتا ہوا گراپ کے بھدے جسم کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ قریباً دس فٹ کے فاصلے پر وہ رُکا اور اس نے ایک لمبی موٹی شاخ اُٹھائی اور پلٹ کر ھیری اور ہر مائنی مسکراہٹ بھری نظروں سے دیکھ کر تسلی دی۔ پھر اس نے مڑ کر شاخ کی موٹی نوک گراپ کے پہاڑ جیسے بدن میں پوری قوت سے چبھو دی۔ دیوا تنی زور سے دہاڑا کہ اس کی آواز پورے جنگل میں گونجنے لگی۔ دور درختوں کی گھنی شاخوں میں چھپے ہوئے پرندے گھبرا کر گھونسلوں سے نکل کر کھلے آسمان میں شور مچانے لگے اور اس ناگہانی مصیبت سے دور بھاگنے لگے، ھیری اور ہر مائنی کے دیکھتے ہی دیکھتے وہ سولہ فٹ اونچا گراپ نامی دیو، زمین سے اُٹھ کھڑا ہوا۔ جب اس نے اُٹھنے کیلئے اپنا ایک ہاتھ زمین پر رکھا تو زمین کانپ اُٹھی۔ اس نے اپنا سر موڑ کر یہ دیکھا کہ اس کی نیند کس نے خراب کی ہے؟

''کیسے ہو گراپی؟......اچھی نیند آئی تھی، ہے نا؟'' ہیگر ڈ نے خوشی بھری آواز میں کہا۔ وہ لمبی ٹہنی سے گراپ کو ایک اور چبھن دینے کیلئے تیار کھڑا تھا۔

ھیری اور ہر مائنی کو دہشت زدہ ہو کر اتنے پیچھے چلے گئے جہاں تک پہنچ جانا ممکن تھا۔ گراپ ان دو درخت کے درمیان جھک گیا جنہیں وہ ابھی تک اکھاڑ نہیں پایا تھا۔ ان لوگوں نے اس کے متعجب چہرے کی طرف دیکھا اس خالی جگہ پر کسی بھورے چاند کی مانند دکھائی دے رہا تھا۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے کسی بڑی چٹان کو تراش کر اس کا چہرہ بنا دیا گیا ہو۔ ناک عجیب بھدی اور موٹی تھی، منہ ایک طرف زیادہ ڈھلکا ہوا تھا، موٹے ہونٹوں کے درمیان بھدے اور ملے پیلے دانت آدھے انڈوں کی شکل کے تھے۔ اس کی آنکھیں قریب قریب اور دیوؤں کے لحاظ سے کافی چھوٹی تھیں۔ پتلیوں کی رنگت کیچڑ جیسے سبز بھوری تھی۔ اس کی خوابیدہ آنکھوں میں نیند کا خمار

ابھی تک باقی دکھائی دیتا تھا۔اس نے اپنی انگلیوں کے موٹے جوڑ اوپر اُٹھائے جو کرکٹ کی گیند جتنے موٹے تھے۔اس نے جوڑوں کی پشت سے اپنی آدھ کھلی آنکھوں کو تیزی سے مسلا اور بغیر کچھ کہے سیدھا کھڑا ہو گیا۔

''نہیں......'' ہرمائنی کے منہ سے بے ساختہ چیخ نکل گئی۔

گراپ کے ٹخنے اور کلائیاں جن درختوں سے رسیوں سے بندھی تھیں، وہ بری طرح چرچرانے لگے۔ جیسا کہ ہیگرڈ نے بتایا تھا، وہ سولہ فٹ اونچا ہو گا۔ چاروں طرف دھندلی نگاہوں سے دیکھتے ہوئے گراپ نے چھتری کی مانند اپنا ہاتھ بڑھایا اور چیڑ کے ایک اونچے درخت کی بالائی شاخوں کو اپنی مٹھی میں دبوچ لیا۔ اور پھر اس میں ایک بڑا گھونسلا نکال کر زمین پر پٹخ دیا۔ وہ گھونسلا خالی تھا اور اس میں کوئی پرندہ نہیں تھا۔ وہ اس بات پر بے حد ناراض دکھائی دیا اور وہ زور سے دہاڑ کر اپنے غصے کا اظہار کرنے لگا۔ البتہ اس گھونسلے میں کچھ انڈے ضرور تھے جو زمین پر کسی بم کی طرح گر گئے تھے۔ ہیگرڈ نے خود کو بچانے کیلئے اپنے دونوں ہاتھ سر پر رکھ لئے تھے۔

''گراپی!...... بات سنو گراپی!'' ہیگرڈ ایک بار پھر زور سے چلایا۔ وہ خوفزدہ نظروں سے اوپر دیکھ رہا تھا کہ کہیں اور انڈے تو نہیں گرنے والے ہیں۔ ''ہم تم سے ملوانے کیلئے کچھ دوستوں کو ساتھ لائے ہیں۔ یاد ہے، ہم نے تم سے کہا تھا کہ ہم ایسا کریں گے؟ یاد ہے ہم نے کہا تھا کہ ہمیں ایک چھوٹا سا سفر کرنا پڑے گا؟ اس دوران وہ تمہارا خیال رکھیں گے۔ یاد ہے نا گراپی؟''

مگر گراپی ایک بار پھر دھیمے انداز میں دہاڑنے لگا۔ یہ کہنا مشکل تھا کہ وہ ہیگرڈ کے الفاظ سن بھی رہا تھا یا پھر اس کی آواز کا مطلب نہیں سمجھ پا رہا تھا۔ اب وہ چیڑ کے درخت کو اوپر کی طرف سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچنے لگا۔ وہ یہ دیکھ کر ہوش ہونا چاہتا تھا کہ اسے چھوڑنے پر وہ کتنی دور تک جائے گا؟

''گراپی ایسا مت کرو......اسی مشغلے کی وجہ سے تم نے اتنے سارے درخت اکھاڑ دیئے ہیں۔'' ہیگرڈ نے چیخ کر کہا۔ ہیری نے دیکھا کہ درخت کی جڑوں کے پاس زمین چٹخنے لگی تھی۔

''ہم تم سے لوگوں کو ملوانے لائے ہیں۔'' ہیگرڈ دوبارہ چلایا۔ ''تمہارے دوست! ادھر دیکھو!...... نیچے دیکھو! گدھے کہیں کے......ہم تم سے کچھ دوستوں کو ملوانے لائے ہیں......''

''اوہ ہیگرڈ جانے دو......'' ہرمائنی بے ساختہ کراہنے لگی مگر ہیگرڈ نے موٹی شاخ کی نوک اُٹھا کر گراپ کے گھٹنے کے پاس گوشت میں زور سے چبھو دی۔ بھاری بھرکم دیو نے درخت کی بالائی شاخوں کو چھوڑ دیا جو خطرناک انداز میں لہرائیں اور ہیگرڈ پر چیڑ کے پتوں کی برسات ہونے لگی۔ پھر دیو نے نیچے کی طرف دیکھا اور اسے ہیگرڈ دکھائی دے گیا۔

''ہاں ادھر دیکھو!'' ہیگرڈ نے ہنس کر اسے کہا اور اس طرف بڑھا جہاں وہ دونوں پیچھے ہٹ کر کھڑے تھے۔ ''یہ دیکھو! یہ ہیری ہے، ہیری پوٹر! جب ہمیں باہر سفر پر جانا پڑے گا تو یہ تم سے ملنے کیلئے آئے گا۔ تم سمجھ گئے نا؟''

دیو کو اب اس بات کا احساس ہو چکا تھا کہ ہیگرڈ وہاں اکیلا نہیں تھا۔ اس کے ساتھ دو افراد اور بھی تھے۔ جب اس نے اپنا چٹان

جیسا سر نیچے جھکایا اور اپنی آنکھیں جھپکا کر ان کی طرف دیکھا تو وہ دونوں خوفزدہ ہو گئے۔

''اور دیکھو! یہ ہرمائنی ہے......'' ہیگرڈ ایک لمحے کیلئے جھجکا اور پھر ہرمائنی کی طرف مڑتے ہوئے بولا۔ ''اگر وہ تمہیں صرف 'ہرما' کہہ لے تو تمہیں برا تو نہیں لگے گا ہرمائنی؟ اس کیلئے پورا نام یاد رکھنا خاصا مشکل ہو گا......''

''برا نہیں لگے گا......'' ہرمائنی نے دہشت بھرے لہجے میں ہیگرڈ کا جملہ دہرایا۔

''گراپی! یہ ہرما ہے اور وہ بھی یہاں تم سے ملنے کیلئے آئے گی، کتنی پیاری ہے، ہے نا؟ تمہارے دو دوست...... اوہ نہیں گراپی...... نہیں!''

گراپ کا ہاتھ اچانک ہرمائنی کی طرف بڑھ گیا اور اسی لمحے ہیری نے ہرمائنی کو پکڑ کر درخت کے تنے کے پیچھے کھینچ لیا تھا۔ گراپ کی بند مٹھی تنے کو چھوتی رہی مگر ہرمائنی اس کی گرفت میں آ پائی۔

''گندے بچے گراپی!'' انہوں نے ہیگرڈ کے چلانے کی آواز سنی، جب کانپتی ہوئی ہرمائنی درخت کی اوٹ میں ہیری سے چپک کر سسکیاں بھر رہی تھی۔ ''بہت گندہ بچہ...... تم اسے مت پکڑو...... اووچ......''

ہیری نے ہلکا سا سر تنے کی اوٹ سے باہر نکال کر اس طرف دیکھا۔ ہیگرڈ پیٹھ کے بل زمین پر گرا ہوا دکھائی دیا۔ اس کے دونوں ہاتھ اس کی ناک پر جمے ہوئے تھے، ایسا لگتا تھا کہ اب گراپ کی دلچسپی ختم ہو کر رہ گئی تھی اور وہ دوبارہ کھڑے کھڑے ایک بار پھر چیڑ کے درخت کی بالائی شاخیں پکڑ کر اسے کھینچنے لگا تھا تا کہ وہ یہ دیکھ سکے کہ وہ اسے کس قدر دور تک کھینچ سکتا ہے......؟

''ٹھیک ہے......'' ہیگرڈ نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔ اس کا ایک ہاتھ خون بہتی ہوئی ناک پر تھا اور دوسرے ہاتھ سے اس نے نتھنوں کو دبا رکھا تھا۔ وہ آگے بولا۔ ''اچھا تو دیکھو...... تم اس سے مل چکے ہو...... اور اب جب تم دوبارہ یہاں آؤ گے تو وہ تمہیں یقیناً پہچان لے گا...... ٹھیک ہے...... ہاں......''

اس نے ایک بار پھر مڑ کر گراپ کی طرف دیکھا جو اب اپنے چٹان جیسے چہرے پر بے پناہ خوشی سجائے ہوئے اس چیڑ کے درخت کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ وہ اسے جڑ سے اکھاڑنے کی پوری کوشش کر رہا تھا۔ جب اس نے کچھ زیادہ زور لگایا تو درخت کی جڑیں بری طرح چیخنے چلانے لگیں

''ہمیں معلوم ہے کہ ایک دن کیلئے اتنی ملاقات کافی ہے۔'' ہیگرڈ نے کہا۔ ''ار...... ہم...... ہم واپس سکول چلتے ہیں...... لگتا ہے کافی دیر ہو گئی ہے......''

ہیری اور ہرمائنی نے فوراً سر ہلایا اور تیزی سے پیچھے ہٹنے لگے۔ ہیگرڈ نے اپنا بھاری بھرکم تیر کش دوبارہ اُٹھایا اور اپنے کندھے پر رکھ لیا۔ وہ ایک ہاتھ سے اپنی ناک دبائے درختوں کے بیچ چلنے لگا۔ کچھ دیر تک کوئی بھی کچھ نہیں بولا۔ جب انہوں نے کچھ دور پہنچ کر اپنے عقب میں زوردار دھماکے کی آواز سنی تو وہ سمجھ گئے کہ بالآخر گراپ نے چیڑ کے درخت کو جڑوں سے اکھاڑ ہی ڈالا تھا۔ ہرمائنی کا

چہرہ پیلا پھٹک اور کافی سخت دکھائی دے رہا تھا۔ ہیری کو وقت گزارنے کیلئے کہنے کو کوئی بات نہیں سوجھ رہی تھی۔ اگر کسی کو یہ معلوم ہو گیا کہ ہیگرڈ نے تاریک جنگل کی گہرائی میں ایک دیو کو چھپا رکھا تھا تو کیا ہو گا؟ اور اس نے تو وعدہ بھی کر لیا تھا کہ وہ، رون اور ہرمائنی اس وحشی جنگلی دیو کو مہذب بنانے میں ہیگرڈ کی احمقانہ کوشش میں پوری پوری مدد کریں گے۔ یہ الگ بات تھی کہ ہیگرڈ میں خود کو احمق بنانے کا یہ حد سے بڑھا ہوا اعتماد کافی تھا کہ دیو بھی مہذب بن سکتے ہیں؟ ہیگرڈ کی کوششیں اپنی جگہ مگر کیا وہ اس بات پر یقین کر سکتا تھا کہ گراپ مستقبل میں انسانوں کے ساتھ گھل مل کر رہنا سیکھ جائے گا......؟

''ذرا رُکنا......'' ہیگرڈ نے اچانک کہا، جب ہیری اور ہرمائنی لمبی گھاس میں الجھے ہوئے تھے۔ اس نے اپنے کندھے پر پڑی بھاری بھرکم کمان کو اتارا اور تیر کش سے ایک تیر نکال کر کمان پر چڑھایا۔ ہیری اور ہرمائنی نے جلدی سے اپنی چھڑیاں تان لیں۔ رکنے کے بعد انہوں نے بھی قریب ہلچل سنی۔

''اوہ......'' ہیگرڈ نے آہستگی سے سانس چھوڑتے ہوئے کہا۔

''ہیگرڈ! ہم نے تمہیں بتا دیا تھا کہ اب یہاں پر تمہارا استقبال نہیں کیا جائے گا۔'' ایک گہری ناراض آواز سنائی دی۔

ایک سخت گیر چہرے والا ننگے دھڑ والا آدمی پل بھر کیلئے سبز روشنی میں ان کی طرف بڑھتا ہوا دکھائی دیا پھر انہوں نے دیکھا کہ اس کی کمر ایک بادامی رنگت والے گھوڑے کے دھڑ سے پیوستہ تھی۔ اس کے چہرے پر رعونت ٹپک رہی تھی اور اس کے رخساروں کی ہڈیاں ابھری ہوئی تھیں۔ اس کے سیاہ لمبے بال شانوں تک بکھرے ہوئے تھے۔ وہ بھی مسلح دکھائی دے رہا تھا، اس کے کندھے پر ایک کمان اور تیر کش رکھا تھا۔

''میگورئین! سناؤ کیسی گزر رہی ہے؟'' ہیگرڈ نے اس کی طرف مسکرا کر دیکھتے ہوئے کہا۔

قنطورس کے پیچھے درختوں میں سرسراہٹ کی آواز سنائی دی اور پھر چار پانچ قنطورس اور نکل کر سامنے آ گئے۔ ہیری نے سیاہ بدن اور ڈاڑھی والے بین کو دیکھتے ہی پہچان لیا تھا، جس سے وہ قریباً چار سال پہلے اسی رات ملاقات ہوئی تھی جب فائرنز نے اسے والڈی مورٹ سے بچایا تھا۔ بین نے ہیری کے چہرے پر اچٹتی نگاہ ڈالی اور اس کے چہرے پر کوئی ایسا تاثر دکھائی نہ دیا کہ وہ ہیری کو پہچان چکا تھا۔ وہ سپاٹ چہرے سے ہیگرڈ کو گھور رہا تھا۔

''میں نے انہیں خبردار کیا تھا میگورئین!'' بین نے میگورئین کے پلٹنے سے پہلے ہی ناگوار لہجے میں کہا۔ ''یاد ہے نا...... کہ اگر اس انسان کی صورت دوبارہ اس جنگل میں دکھائی دی تو ہمیں اس کے ساتھ کیسا سلوک کرنا چاہئے؟''

''آہا...... اب ہم 'یہ انسان' ہو گئے ہیں، ہے نا؟'' ہیگرڈ نے ملامت کرتے ہوئے کہا۔ ''صرف اس لئے کہ ہم نے تم لوگوں کو ایک ساتھی کو قتل کرنے سے روک دیا تھا......''

''ہیگرڈ! تمہیں ہمارے معاملے میں دخل اندازی نہیں کرنا چاہئے تھی!'' میگورئین نے خشک لہجے میں کہا۔ ''تم اچھی طرح

جانتے ہو کہ تمہارے طور طریقے ہماری نسل کے طور طریقوں سے الگ ہیں اور ہمارے قوانین بھی...... فائرنز نے ہمیں دھوکا دیا ہے اور ہماری نسل کے قوانین کی دھجیاں اڑائی ہیں......''

''ہمیں معلوم نہیں کہ تمہیں یہ احساس کیوں ہوتا ہے؟'' ہیگرڈ نے درشت لہجے میں کہا۔ ''اس نے تو صرف ڈمبل ڈور کی مدد کرنے کے علاوہ کچھ اور نہیں کیا ہے، جانے کیوں تم اس چھوٹی سی بات کو سنگین گناہ بنانے پر تلے ہوئے ہو؟''

''فائرنز نے انسانوں کی غلامی کو ترجیح دی ہے...... یہ نا قابل معافی بات ہے۔'' ایک دوسرا قنطورس اکھڑے ہوئے لہجے میں غرا کر بولا۔ اس کا چہرہ کافی گہرا اور شکنوں سے بھرا پڑا تھا۔

''غلامی......؟'' ہیگرڈ تیکھی آواز میں کہا۔ ''وہ تو ڈمبل ڈور پر احسان کر رہا ہے بس......''

''وہ ہمارے آباؤ اجداد کا فن اور قیمتی اسرار انسانوں کو منتقل کر رہا ہے، یہ نا قابل معافی جرم ہے، اس سے بڑھ کر ہماری اور کیا ہتک ہوگی؟'' میگورئین نے آہستگی سے کہا۔

''ممکن ہے کہ تم لوگوں کو ایسا محسوس ہوتا ہو!'' ہیگرڈ نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔ ''مگر جہاں تک میرا خیال ہے کہ تم لوگ غیر معمولی طور پر غلط فہمی کا شکار ہو چکے ہو، یہ صحیح نہیں ہے......''

''تم بھی ایسا ہی کر رہے ہو انسان!'' بین نے حقارت بھرے لہجے میں کہا۔ ''تم ہماری تنبیہ کو پس پشت ڈال کر ہمارے اس جنگل میں گھس آئے ہو......''

''اب کان کھول کر ہماری بات سن لو!'' ہیگرڈ نے غصیلے لہجے میں کہا۔ ''اگر تم لوگوں کو یہ برا محسوس نہ ہو تو 'ہمارا جنگل' کی رٹ لگانا چھوڑ دو۔ یہ طے کرنا تمہارا کام نہیں ہے کہ یہاں کون آتا ہے اور کون جاتا ہے؟''

''اور نہ ہی یہ تمہارا کام ہے ہیگرڈ!'' میگورئین نے آہستگی سے کہا۔ ''ہم آج تو تمہیں یہاں سے صحیح سلامت جانے کی اجازت دے رہے ہیں کیونکہ تم اپنے بچوں کے ساتھ ہو......''

''یہ اس کے بچے نہیں ہیں...... میگورئین!'' بین ہتھے سے اکھڑتا ہوا غرایا۔ ''یہ تو سکول کے طلباء ہیں، مجھے لگتا ہے کہ انہیں یقیناً باغی فائرنز نے پڑھایا ہوگا......''

''اس سے کچھ فرق نہیں پڑتا!'' میگورئین نے آہستگی سے پر سکون لہجے میں کہا۔ ''چاہے جو بھی ہوں، مگر میمنوں کو ہلاک کرنا ایک سنگین گناہ ہے...... ہم معصوموں کو چھونا بھی گناہ سمجھتے ہیں۔ ہیگرڈ! آج تم یہاں سے جا سکتے ہو، بہر حال! آج کے بعد تم اس جگہ سے دور ہی رہنا، یہی تمہارے حق میں بہتر رہے گا۔ جس دن تم نے باغی فائرنز کو ہمارے قوانین سے بچا کر اس کی مدد کی تھی، اسی دن سے ہماری اور تمہاری دوستی کا دور تمام ہو گیا تھا......''

''تم بھی کان کھول کر سن لو کہ تم جیسے خچروں کے ریوڑ کے خوف سے ہم اس جنگل میں آنا جانا بالکل نہیں چھوڑیں گے......'' ہیگرڈ

نے بے خوف لہجے میں زور سے بولا۔

''ہیگر ڈ!......چلواب یہاں سے چلتے ہیں!'' ہرمائنی تیکھی اور دہشت بھری آواز میں چیخی۔ بین اور دوسرے قنطورس غصے کے عالم میں اپنے کھر زمین پر پٹخ رہے تھے،ان کے ارادے کچھ اچھے نہیں لگ رہے تھے۔ ہیگرڈ ایک قدم آگے بڑھ گیا۔اس کی کمان کا رُخ ان کی طرف تھا۔ وہ ان سب قنطورسوں کو کھا جانے والی نظروں سے گھور رہا تھا۔

''ہیگر ڈ! ہم جانتے ہیں کہ تم نے جنگل میں کیا چھپا رکھا ہے؟'' میگورئین نے ان کے عقب میں بلند آواز میں کہا۔ ''یہ سن لو کہ ہماری قوت برداشت جواب دے رہی ہے......''

ہیگر ڈ نے ایک قدم اور آگے بڑھایا، ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے وہ میگورئین کے پاس پہنچنا چاہتا ہو۔

''وہ جب تک یہاں رہے گا، تمہیں اسے برداشت کرنا پڑے گا۔ یہ جنگل جتنا تمہارا ہے، اتنا ہی اس کا بھی ہے۔'' ہیگر ڈ غصے سے چلاتا ہوا بول رہا تھا۔ اس دوران ہیری اور ہرمائنی اپنی طاقت سے ہیگر ڈ کے چھچھوندر کی کھال والے اوورکوٹ کو پکڑ کر پیچھے کی جانب کھینچ رہے تھے تاکہ وہ مزید آگے نہ بڑھ پائے۔ جب ہیگر ڈ کی تیوریاں چڑھی نگاہ نیچے پڑی تو اسے دکھائی دیا کہ وہ دونوں اس سے زور آزمائی کر رہے تھے۔ یہ منظر دیکھ کر اس کی آنکھوں میں حیرت دوڑنے لگی کیونکہ اسے تو ایسا کچھ بھی محسوس نہیں ہو رہا تھا کہ کوئی اس سے الجھا ہوا ہے۔ قنطورس اپنے سردار میگورئین کی ہدایت پر وہاں سے اوجھل ہو گئے۔ میگورئین بھی اس پر کڑی نظر ڈال کر واپس لوٹ گیا۔

ہیگر ڈ ایک بار پھر سکول کی طرف چلنے لگا اور وہ دونوں اس کے پیچھے پیچھے ہانپتے ہوئے بھاگتے رہے۔ ہرمائنی کا سہما ہوا چہرہ دیکھ کر ہیگر ڈ نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

''تم دونوں خود کو سنبھالو، ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں، وہ تو صرف واہیات خچر ہیں......''

''ہیگر ڈ! اگر قنطورس جنگل میں انسانوں کا داخلہ پسند نہیں کرتے ہیں تو ایسی صورت حال میں، میں اور ہیری وہاں کیسے جا سکتے ہیں؟'' ہرمائنی نے ہانپتے ہوئے کہا۔ وہ ان کانٹے دار جھاڑی سے بچ کر نکلنے کی کوشش کر رہی تھی، جسے آتے ہوئے انہوں نے عبور کیا تھا۔

''اوہ! تم نے سنا نہیں کہ انہوں نے کیا کہا تھا؟'' ہیگر ڈ نے اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔ ''وہ میمنوں کو......یعنی کہ بچوں کو چوٹ نہیں پہنچاتے ہیں۔ ویسے بھی......ہم ان سر پھرے لوگوں کی وجہ سے اپنے فرائض اور مشغلے کیونکر چھوڑ دیں......؟''

یہ سن کر ہرمائنی کا منہ لٹک گیا۔

''عمدہ کوشش تھی......'' ہیری نے ہرمائنی کی طرف دیکھ کر سرگوشی کرتے ہوئے معترف لہجے میں کہا۔ ہرمائنی کچھ نہ بولی۔ اس کا چہرہ بجھا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

بالآخر وہ جنگل کی تاریک بھول بھلیوں سے نکل کر اس راہ پر پہنچ گئے جو ان کی دیکھی بھالی تھی۔ دس منٹ کی مسافت طے کرنے کے بعد درختوں کی تعداد میں کمی ہونے لگی اور انہیں اپنے اوپر نیلا آسمان دکھائی دینے لگا۔ جونہی وہ تاریک جنگل کے کنارے پر پہنچے تو انہیں دور کہیں چیخنے چلانے اور خوشیاں منانے کا شور سنائی دینے لگا۔ اب درختوں کی اوٹ سے سٹیڈیم جھلک دکھائی دے رہی تھی۔

''کیا ایک اور سکور ہو گیا ہے یا پھر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ شاید میچ ختم ہو چکا ہے......'' ہیگرڈ نے کہا۔ جب وہ اپنے جھونپڑے کے پاس پہنچ چکا تھا۔

''معلوم نہیں......'' ہرمائنی نے دُکھ بھری آواز میں کہا۔

ہیری نے دیکھا کہ تھکان کے مارے ہرمائنی کا برا حال تھا۔ اس کے بالوں میں شاخیں اور پتے بھرے پڑے تھے۔ اس کا چوغہ کئی جگہ سے پھٹ چکا تھا اور کہیں کہیں کانٹے دار ٹہنیوں کے ٹکڑے پھنسے ہوئے تھے۔ چہرے اور ہاتھوں پر خراشیں تھیں اور اس کا چہرہ زرد دکھائی دے رہا تھا۔ ہیری جانتا تھا کہ اس کی حالت بھی ہرمائنی سے زیادہ اچھی نہیں ہوگی۔

''میرا خیال ہے کہ میچ ختم ہو چکا ہے۔'' ہیگرڈ نے کہا جو اب بھی سٹیڈیم کی طرف گھور رہا تھا۔ ''سنو! طلباء باہر نکل رہے ہیں اگر تم دونوں جلدی کرو تو ہجوم میں شامل ہو سکتے ہو اور کسی کو یہ اندازہ ہی نہیں ہو پائے گا کہ تم میچ میں موجود نہیں تھے......''

''اچھی تجویز ہے......'' ہیری نے جلے کٹے انداز میں کہا۔ ''ٹھیک ہے، بعد میں ملاقات ہوگی۔'' جب ہیری اور ہرمائنی ڈھلان کی طرف بڑھنے لگے اور ہیگرڈ سے اتنی دور نکل آئے کہ وہ ان کی بات نہ سن پائے تو ہرمائنی کپکپاتے ہوئے لہجے میں بولی۔ ''مجھے تو اس بات پر یقین نہیں آ رہا ہے...... یہ کوئی ڈراؤنا خواب لگتا ہے...... واقعی مجھے اس پر یقین نہیں آ رہا ہے......''

''خود کو سنبھالو ہرمائنی!'' ہیری جلدی سے بولا۔

''خود کو سنبھالوں؟'' ہرمائنی نے تلخی سے غراتے ہوئے کہا۔ ''دیو...... جنگل میں ایک لمبا چوڑا دیو ہے اور ہمیں اسے انگریزی سکھانا ہے۔ بشرطیکہ راہ روکنے والے وہ خونخوار وحشی قنطورس ہمیں اس کے پاس پہنچنے دیں...... مجھے اس پر یقین نہیں آ رہا ہے......''

''دیکھو! ہمیں فوری طور پر کچھ نہیں کرنا ہے، ہے نا؟'' ہیری پرسکون آواز میں اس کی ڈھارس بندھاتے ہوئے بولا۔ وہ اب ہفل پف کے طلباء کے ہجوم کے ساتھ مل چکے تھے اور سکول کی طرف جا رہے تھے۔ ''ہمیں تب تک کچھ نہیں کرنا ہے جب تک اسے سکول سے نکال نہ دیا جائے اور ممکن ہے کہ اسے نکالنے کی نوبت ہی پیش نہ آئے۔''

''جانے دو ہیری!'' ہرمائنی نے غصے سے کہا اور ایک دم رُک گئی۔ ان کے پیچھے چلنے والے طلباء کو فوری طور پر خود کو ان سے ٹکرانے سے بچانا پڑا اور پھر وہ ان کے پہلوؤں سے نکلنے لگے۔ ''یہ بات تو طے ہے کہ اسے ملازمت سے برطرف کیا جانے والا ہے، ورنہ وہ ہمیں اس راز سے کبھی آگاہ نہ کرتا...... اگر میں حقیقت کہوں تو جو منظر ہم نے آج اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے، اس کے بعد امبرج کو کون موردِ الزام ٹھہرا سکتا ہے......''

ہیری نے کوئی جواب نہیں دیا بلکہ وہ خاموش ہو کر اپنے اردگرد کا جائزہ لینے لگا۔اس کی نظر جب دوبارہ ہرمائنی پر پڑی تو وہ چونک گیا کیونکہ اس کی آنکھوں میں آنسو چمک رہے تھے۔

''کہیں تم واقعی ایسا تو نہیں سوچ رہی ہو؟'' ہیری نے آہستگی سے پوچھا۔

''نہیں......سنو......ٹھیک ہے......میں نہیں!'' اس نے اپنی آنکھوں سے آنسو پونچھتے ہوئے غصے سے کہا۔''مگر وہ اپنے لئے زندگی اتنی دشوار بنانے پر کیوں تلا ہے......اور ہمارے لئے بھی......!''

''معلوم نہیں......'' ہیری سر جھکا کر دھیمے سے بولا۔

سچ کہتے ہیں ویزلی ہے ہمارا تاج دار
سچ کہتے ہیں ویزلی ہے ہمارا تاج دار
قواف پہ کیا ایسا وار، نہ جا پائی قفل کے پار
غشی پڑ گئی، نڈھال ہوا سلے درن بیمار

''کاش وہ اس واہیات گیت کو گانا چھوڑ دیں......'' ہرمائنی نے غمگین لہجے میں کہا۔''کیا انہیں پہلے ہی اتنی خوشی نہیں مل چکی ہے؟''

طلباء کا ایک بڑا ریلا میدان سے نکل کر ڈھلان طے کرتا ان کی طرف بڑھتا چلا آ رہا تھا۔

''اوہ نکلو یہاں سے...... سلے درن کے لوگوں کے آنے سے پہلے چلو!'' ہرمائنی نے گھبرا کر کہا۔گیت کی آواز اب زیادہ جوشیلی اور بلند ہو گئی تھی۔

سچ کہتے ہیں ویزلی ہے ہمارا تاج دار
سچ کہتے ہیں ویزلی ہے ہمارا تاج دار
قواف پہ کیا ایسا وار، نہ جا پائی قفل کے پار
غشی پڑ گئی، نڈھال ہوا سلے درن بیمار

''ہرمائنی......'' ہیری نے آہستگی سے کہا۔

گیت کا شور زیادہ بڑھ رہا تھا مگر ہیری کو محسوس ہوا کہ اب اس گیت کو سبز نقرئی رنگت والے سلے درن کے چوغوں میں ملبوس بھیڑ نہیں گا رہی تھی بلکہ سرخ سنہری یونیفارم میں ملبوس لوگوں کا ریلا گا رہا تھا جو آہستہ آہستہ سکول کی طرف بڑھتا چلا آ رہا تھا۔ان کے کندھوں پر کوئی تھا، پھر وہ دونوں حیرت بھری نظروں سے اسے دیکھنے لگے کیونکہ وہ اسے پہچان چکے تھے۔وہ رون ویزلی ہی تھا۔

سچ کہتے ہیں ویزلی ہے ہمارا تاج دار

سچ کہتے ہیں ویزلی ہے ہمارا تاج دار

قواف پہ کیا ایسا وار، نہ جا پائی قفل کے پار

غشی پڑ گئی، نڈھال ہوا سلے درن بیمار

''اوہ نہیں...... ہیری! گیت کے جملے بدل گئے ہیں...... کیا واقعی؟'' ہرمائنی آہستگی سے بولی۔

''ہاں! یہ سچ ہی لگتا ہے!'' ہیری بڑبڑایا اور اس طرف دیکھنے لگا۔

''اوہ ہیری...... ہرمائنی!'' رون دور سے چیخ کر چلایا اور ہاتھ میں پکڑے ہوئے چاندی کے کپ کو ہوا میں لہرا کر انہیں دکھانے لگا۔ ''ہم نے یہ کر دکھایا...... ہم جیت گئے ہیری!''

ان دونوں نے مسکرا کر ان کی طرف دیکھا جب رون گری فنڈر کے طلباء کے کندھوں پر سوار وہاں گزرا۔ ہیری نے دو انگلیوں سے فتح کا نشان بنایا تھا۔ رون جب بیرونی ہال کے دروازے پر پہنچا تو وہ اتنا اونچا اُٹھا ہوا تھا کہ اس کا سر چوکھٹ سے بری طرح ٹکرا گیا جسے دیکھ کر ہرمائنی نہ چاہتے ہوئے بھی ہنس پڑی۔ ہجوم خوشی سے اتنا سرشار تھا کہ کسی کو رون کا ماتھا ٹکرانے کی کوئی پرواہ نہیں تھی، وہ تو گیت گنگنانے میں محو تھی اور کوئی اسے نیچے اتارنے پر رضا مند نہیں تھا۔ رون نے خود پہلو کے بل لٹک کر دروازہ پار کیا۔ ہیری اور ہرمائنی ہجوم کو بیرونی ہال میں داخل ہوتا ہوا دیکھ کر مسکرانے لگے۔ طلباء کے ریلے اندر جاتے رہے اور وہ دونوں وہیں رُک کر یہ منظر دیکھتے رہے، جب گیت کی آواز مدھم پڑ گئی اور طلباء کی تعداد بھی کم ہونے لگی تو ان دونوں کی مسکراہٹ پھیکی پڑ گئی۔

''میرا خیال ہے کہ ہمیں اسے کل تک یہ سب نہ ہی بتائیں تو زیادہ اچھا رہے گا، ہے نا؟'' ہیری نے ہرمائنی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں! تم صحیح کہتے ہو!'' ہرمائنی نے نڈھال لہجے میں کہا۔ ''مجھے بھی کوئی خاص جلدی نہیں ہے۔''

وہ ایک ساتھ سیڑھیاں چڑھنے لگے۔ دروازے کی چوکھٹ پر جا کر انہوں نے پلٹ کر تاریک جنگل کی طرف دیکھا۔ ہیری کو بھی خود پر یقین نہیں ہو رہا تھا کہ وہ کوئی خواب تھا یا حقیقت؟ مگر اسے محسوس ہو رہا تھا کہ دور جنگل کے درختوں کے جھنڈ کے اوپر پرندے ہوا میں ایسے اُڑ رہے تھے، جیسے جس درخت پر ان کا گھونسلا تھا، اسے ابھی ابھی جڑوں سے اکھاڑ پھینک دیا گیا ہو۔

☆☆☆☆

اکتیسواں باب

# اوڈبلیوایل امتحانات

گری فنڈر کیلئے کیوڈچ کپ کی جیت کے معاملے میں اپنی حیرت انگیز کارکردگی کا ذکر چھیڑنے میں رون کچھ ایسا دیوانگی کا اظہار کرتا ہوا دکھائی دیا کہ وہ اگلے دن بھی نہایت سرشار دکھائی دیا۔ سابقہ میچوں میں جتنا وہ منہ چھپائے پھرتا تھا، اب وہ اتنا ہی لہک لہک کر کیوڈچ کی باتیں کر رہا تھا۔ وہ ہر وقت میچ کے بارے میں ہی بولنا چاہتا تھا۔ اس کی بے قراری اور اڈتی ہوئی خوشی کو دیکھ کر ہیری اور ہرمائنی گراپ کے بارے میں اسے کچھ بھی نہیں بتا پائے۔ یہ بات بھی سچ تھی کہ وہ اس بارے میں بات کرنے کی کوئی خاص کوشش بھی نہیں کر رہے تھے۔ وہ اس خوفناک منظر کا ذکر چھیڑ کر رون کے مسرور چہرے پر خوف کے سائے لرزتے دیکھنا نہیں چاہتے تھے مگر وہ اس حقیقت کو زیادہ دیر تک چھپا بھی تو نہیں سکتے تھے۔ دن کافی سہانا تھا اور گری فنڈر کا ہال خوشیوں کا مسکن بنا ہوا تھا۔ ہیری اور ہرمائنی نے رون کو بمشکل اس بات پر راضی کیا کہ وہ سب باہر کھلی فضا میں بیٹھیں کیونکہ بھرے ہال میں ان کی باتوں کو سن لئے جانے کا خدشہ تھا۔ وہ بیرونی ہال سے نکل کر باہر کھلے میدان میں پہنچے اور پھر جھیل کے کنارے لگے درخت کے نیچے آ بیٹھے۔ رون پہلے تو یہاں آنا ہی نہیں چاہتا تھا کیونکہ ہال میں ہر کوئی اس کے پاس آ کر اس کی تعریفوں کے پل باندھ رہا تھا اور وہ اس بات پر بے حد خوش تھا۔ اسے گری فنڈر کے لوگوں کا آ کر اس کی کمر تھپکنا اچھا لگ رہا تھا۔ وہ دھن جسے سن کر اس کے کان تک سرخ ہو جایا کرتے تھے، اب یکدم پسندیدہ بن چکی تھی۔ ہیری اور ہرمائنی کی ضد کے سامنے وہ تھوڑی ہی دیر میں ہار مان گیا اور منہ بسور کر بولا کہ ٹھیک ہے تازہ ہوا میں بیٹھنا اچھا رہے گا......

درخت کی چھاؤں تلے وہ تینوں اپنی اپنی کتابیں نکال کر بیٹھ گئے۔ رون غالباً نہیں بارہویں مرتبہ بتا رہا تھا کہ اس نے میچ کا پہلا سکور کیسے روکا تھا؟

''دیکھو! میں یہ کہنا چاہ رہا ہوں کہ میں چونکہ کیوڈچ کا پہلا سکور نہیں بچا پایا تھا اس لئے مجھ میں اعتماد کا فقدان پیدا ہو گیا تھا مگر جب بریڈلی اچانک میری طرف آیا تو میں لمحہ بھر میں خود کو یقین دلایا کہ تم یہ کام کر سکتے ہو......اور میرے پاس ایک سیکنڈ سے بھی کم وقت تھا جس میں مجھے یہ فیصلہ کرنا تھا کہ کس طرف کا قفل بچاؤں؟ اسے دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا کہ دائیں طرف کے قفل کو نشانہ بنانے کی

کوشش کر رہا ہے......یعنی میری دائیں طرف اور اس کی بائیں طرف......مگر اسی وقت مجھے عجیب سا احساس ہوا کہ وہ مجھے چکمہ دینے کی کوشش کر رہا ہے، اس لئے میں نے خطرہ مول لیتے ہوئے بائیں طرف جست لگا دی۔یعنی میرے کہنے کا مطلب ہے کہ اس کی دائیں طرف......اور باقی تو تم نے خود ہی دیکھا تھا......''اس نے اپنے بالوں کو فخریہ انداز میں ماتھے سے پیچھے ہٹاتے ہوئے کہا۔ہوا کے جھونکے بالوں کو دوبارہ اُڑا کر ماتھے پر لا رہے تھے۔اس نے چاروں طرف نظر دوڑائی کہ کون کون اس کی باتیں سن رہا تھا......اسے یہ دیکھ کر اچھا لگا کہ قریبی پودوں میں بیٹھا ہوا ہفل پف کے تیسرے سال میں پڑھنے والے طلباء کا گروہ اس کی باتیں سن کر خاصا متاثر دکھائی دے رہا تھا۔''اور پھر جب چیمبر پانچ منٹ کے وقفے کے بعد میری طرف بڑھا تو جانتے ہو کیا ہوا......؟''رون نے ہیری کے چہرے کی طرف حیرت بھری نظروں سے دیکھ کر اپنی بات ادھوری چھوڑ کر پوچھا۔''تم ہنس کیوں رہے ہو؟''

''میں ہنس نہیں رہا ہوں!''ہیری نے جلدی سے کہا اور پھر وہ تبدیلی ہیئت کے مقالے کی طرف متوجہ ہو گیا اور چہرے پر سنجیدگی سجانے کی کوشش کرنے لگا۔حقیقت تو یہ تھی کہ رون کا انداز دیکھ کر اسے گری فنڈر کے ایک اور کیوڈچ کھلاڑی کی یاد آ گئی تھی جو اسی درخت کے نیچے بیٹھ کر اپنے بال بکھیرتے ہوئے شیخی بگھار رہا تھا۔

''میں بہت خوش ہوں کیونکہ ہم جیت چکے ہیں!''ہیری نے رون کی سوالیہ نظروں کو بھانپ کر جواب دیا۔

''ہاں! ہم جیت گئے......''رون نے آہستگی سے کہا اور سرشاری کی کیفیت میں ڈوب کر لطف اُٹھانے لگا۔''جب جینی نے چو چینگ کی ناک کے نیچے سے سنہری گیند پکڑی تھی کیا تم نے اس وقت چو چینگ کا چہرہ دیکھا تھا؟......''

''میرا خیال ہے کہ وہ یقیناً رو پڑی ہو گی؟''ہیری نے تلخی سے کہا۔

''بالکل......غصے سے آگ بگولا ہو کر!''رون نے اپنی تیوریاں چڑھاتے ہوئے کہا۔''وہ جب زمین پر اتری تھی تو تم نے اسے اپنا بہاری ڈنڈا دور پھینکتے ہوئے دیکھا تھا، ہے نا؟''

''ار......''ہیری گڑبڑا سا گیا، اسے سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا جواب دے؟

''ہم نے نہیں دیکھا......رون دراصل......''ہرمائنی نے ایک گہری آہ بھرتے ہوئے کہا اور اپنی کتاب نیچے رکھ دی۔وہ معذرت خواہانہ انداز میں بول رہی تھی۔''سچ بات تو یہ ہے کہ ہیری اور میں نے صرف اس وقت تک کا ہی میچ دیکھا تھا جب پہلا سکور ہوا تھا۔''

رون کا بالوں کو درست کرنے والا ہاتھ اچانک رُک گیا اور بال ایک بار پھر ہوا میں بے ترتیب ہو کر اُڑنے لگے۔

''اس کے بعد کا میچ تم نے نہیں دیکھا......کیا مطلب؟''اس نے آہستگی سے پوچھا اور وہ ان دونوں کی طرف باری باری دیکھنے لگا۔''یعنی تم لوگوں نے مجھے ایک بھی سکور بچاتے ہوئے نہیں دیکھا؟''

''نہیں......''ہرمائنی نے دوٹوک انداز میں کہا اور اسے پرسکون رہنے کا اشارہ کرتے ہوئے آگے کہا۔''رون! دراصل ہم جانا نہیں چاہتے تھے......مگر ہمیں مجبوراً جانا پڑا......''

''واہ......ایسا کیا ہوا تھا، ذرا مجھے بھی تو بتاؤ؟'' رون نے غصیلے انداز میں آنکھیں گھماتا ہوا غرایا اور اس کا چہرہ سرخ دکھائی دینے لگا۔

''ہیگرڈ کی وجہ سے......'' ہیری نے جلدی سے کہا۔ ''اس نے ہمیں یہ بتانے کا فیصلہ کرلیا تھا کہ جب سے وہ اپنے سفر سے واپس لوٹا تھا، اسے چوٹیں اور زخم کیوں لگ رہے تھے؟ وہ ہمیں تاریک جنگل میں ساتھ لے جانا چاہتا تھا...... ہمارے پاس اور کوئی چارہ نہیں تھا۔ تم تو اسے جانتے ہی ہو، ہے نا؟''

رون کا چہرہ غصے اور تجسس کے ملے جلے جذبات میں مبتلا دکھائی دیا اور پھر ہیری اور ہرمائنی نے اگلے پانچ منٹ تک اسے وہ تمام روئیداد سنا دی جو تاریک جنگل میں ان کے ساتھ بیتی تھی۔ رون کے چہرے سے غصہ کافور ہوتا گیا اور حیرت کے مارے اس کا منہ کھلتا چلا گیا۔

''اس نے ایک دیو کو وہاں جنگل میں چھپا رکھا ہے؟''

''بالکل......'' ہیری نے سنجیدگی سے جواب دیا۔

''اوہ نہیں!'' رون نے بے یقینی کے عالم میں سر ہلایا اور یوں دیکھنے لگا جیسے اس کے نہ ماننے سے یہ بات واقعی غلط ثابت ہو جائے گی۔ ''وہ ایسا نہیں کرسکتا ہے...... بالکل نہیں کرسکتا!''

''وہ ایسا کر چکا ہے۔'' ہرمائنی درشت لہجے میں بولی۔ ''گراپ قریباً سولہ فٹ اونچا ہے، چیڑ کے بیس فٹ اونچے درختوں کو اکھاڑنے میں اسے مزہ آتا ہے۔'' وہ دھیما سا ہنسی۔ ''اور وہ مجھے 'ہرما' کے نام سے جانتا ہے......''

رون کے گھبرائے ہوئے منہ سے بے ساختہ ہنسی نکل گئی۔

''اور ہیگرڈ چاہتا ہے کہ ہم......'' ہرمائنی بولتے ہوئے جھجکی۔

''اسے وہاں جا کر انگریزی پڑھائیں......'' ہیری نے اس کی بات مکمل کر دی۔

''وہ تو سچ مچ پاگل ہو گیا ہے......'' رون نے سہمی ہوئی آواز میں چیخ کر کہا۔

''صحیح کہا......'' ہرمائنی نے چڑ چڑے انداز میں کہا۔ اس نے وسطی درجہ کی تبدیلی ہیئت کی کتاب کا ایک صفحہ پلٹ کر چرمئی کاغذ پر متحرک خاکے کی طرف دیکھا جس میں ایک الو دوربین کی شکل میں بدل رہا تھا۔ اس نے سر اُٹھایا اور بولی۔ ''میں سوچ رہی ہوں کہ وہ واقعی سٹھیا چکا ہے مگر یہ ہماری بدقسمتی رہی کہ اس نے ہیری اور مجھ سے ایسا کرنے کا وعدہ لے لیا ہے......''

''تب تو تم لوگوں کو اپنا وعدہ توڑنا ہی پڑے گا۔ بس اتنی سی بات ہے!'' رون نے درشتگی سے کہا۔ ''میرے کہنے کا مطلب ہے کہ...... ہمارے امتحانات سر پہ آ چکے ہیں اور ہم لوگ......'' اس نے اپنا ہاتھ سامنے پھیلا کر دکھایا جس میں انگوٹھے اور اس کے ساتھ والی انگلی پر ٹھینگ کا نشان دکھائی دے رہا تھا۔ ''ویسے ہی سکول سے نکالے جانے سے بال بال بچے ہیں اور...... ناربٹ کو بھول

گئے؟...... ایراگاگ کو بھول گئے؟......ہیگرڈ کے بھیانک پالتوؤں کے ساتھ رہنے سے ہمیں ہمیشہ برے نتائج ہی بھگتنا پڑے ہیں ...... ہے نا؟''

''میں جانتی ہوں مگر بات یہ ہے کہ ہم نے اس سے وعدہ کرلیا ہے!'' ہرمائنی بے بسی سے بولی۔اس کا سر جھکا ہوا تھا۔رون نے اپنے بالوں پر دوبارہ ہاتھ پھیرا اور انہیں درست کرنے کی کوشش کی ،اس کا چہرہ بتا رہا تھا جیسے وہ کچھ سوچ رہا تھا۔

''ٹھیک ہے!'' اس نے گہری آہ بھرتے ہوئے کہا۔''ہیگرڈ کو اب تک برطرف تو نہیں کیا گیا ہے، ہے نا؟ وہ اتنے لمبے عرصے سے یہاں ٹکا ہوا ہے۔ممکن ہے کہ وہ سہ ماہی کے اختتام تک مزید ٹک جائے اور ہمیں اس وحشی دیو کے پاس جانے کی نوبت نہ آئے!''

☆☆☆☆

ہوگورٹس کے وسیع میدان میں دھوپ چمک رہی تھی، جیسے اس پر تازہ رنگ و روغن کیا گیا ہو۔سفید بدلیوں کے ساتھ نیلگوں آسمان اُجلی مسکراہٹ کے ساتھ جھیل کو جھلملا رہا تھا۔بھینی بھینی خوشگوار ہوا میں ریشمی گھاس لہک لہک کر لہرانے لگتی تھی۔جون کا مہینہ شروع ہو چکا تھا مگر پانچویں سال میں پڑھنے والے طلباء کیلئے اس کا صرف ایک ہی مطلب تھا......ان کے اوڈبلیوایل کے امتحانات اب سر پر آ چکے تھے۔

ان کے اساتذہ انہیں اب ہوم ورک نہیں دے رہے تھے۔کلاسوں میں صرف دہرائی پر زور دیا جا رہا تھا۔اساتذہ ان سوالوں کو دہرا رہے تھے جن کے بارے میں توقع تھی کہ وہ امتحانات میں یقینی طور پر آ سکتے تھے۔پڑھائی کے اس مسلسل ماحول میں ہیری کا دماغ صرف اور صرف اوڈبلیوایل کے گرد ہی چکر کاٹ رہا تھا، باقی تمام چیزیں نکل چکی تھیں۔وہ جادوئی مرکبات کی کلاس کے دوران کبھی کبھار یہ سوچتا تھا کہ کیا لوپن نے سنیپ سے کہا ہوگا کہ انہیں ہیری کو جذب پوشیدی سکھانا چاہئے؟ اگر انہوں نے ایسا کیا بھی تھا تو بھی سنیپ نے لوپن کی ہدایت کو نظرانداز کر دیا ہوگا بالکل اسی طرح جیسے وہ وقت ہیری کو نظرانداز کئے ہوئے تھے۔بہرحال، یہ رویہ ہیری کیلئے نہایت خوش کن تھا، وہ سنیپ کی اضافی پڑھائی کے بغیر ہی کافی مصروف اور تناؤ کا شکار تھا۔اسے یہ دیکھ کر طمانیت ملی کہ ہرمائنی بھی ان دنوں اتنی مصروف تھی کہ اب اسے جذب پوشیدی سیکھنے کے بارے میں تنگ کرنا بھول چکی تھی۔وہ زیادہ تر آہستہ آہستہ زیرلب بڑبڑاتی ہوئی دکھائی دیتی تھی جیسے اپنا سبق رٹ رہی ہو۔اس نے گذشتہ کچھ عرصے سے گھریلو خرسوں کیلئے کپڑے رکھنا بھی چھوڑ دیئے تھے۔

اوڈبلیوایل کے امتحانات سر پر آنے پر عجیب اظہار کرنے والی وہ اکلوتی فرد نہیں تھی۔ارنئی میک ملن ایک چڑانے والی عادت کا شکار ہو چکا تھا۔وہ ہر ایک سے دریافت کرتا رہتا تھا کہ وہ لوگ کتنی دیر تک پڑھائی کرتے رہتے ہیں؟ ایک دن علم المفردات یعنی جڑی بوٹیوں کی کلاس کے باہر قطار میں وہ رون اور ہیری کے پاس آ دھمکا۔

''تم لوگ دن میں کتنے گھنٹے تک پڑھائی کرتے ہو؟'' اس نے پوچھا اور اس کی آنکھیں فخر سے چمکنے لگیں۔

''کچھ کہہ نہیں سکتے......شاید کچھ گھنٹے!'' رون نے کندھے اچکا کر جواب دیا۔

''آٹھ گھنٹے سے کم یا زیادہ؟''

''کم ہی ہوں گے۔'' رون نے سہمے ہوئے انداز میں بتایا۔

''میں روزانہ آٹھ گھنٹے پڑھتا ہوں۔'' ارنئی نے اپنا سینہ پھیلاتے ہوئے کہا۔ ''آٹھ یا نو...... ہر دن ناشتے سے پہلے ایک گھنٹہ ضرور پڑھتا ہوں۔ آٹھ گھنٹے کی میری اوسط پڑھائی ہے۔ خوشگوار ہفتے میں نو گھنٹے بھی لگا لیتا ہوں۔ پیر کو میں نے ساڑھے نو گھنٹے تک پڑھائی کی تھی۔ منگل کو زیادہ اچھا نہیں رہا صرف سوا سات گھنٹے پڑھ پایا۔ بدھ والے دن......''

ہیری نے شکر کا کلمہ ادا کیا جب اسی لمحے پروفیسر سپراؤٹ نے گردن باہر نکالتے ہوئے انہیں گرین ہاؤس نمبر تین میں داخل ہونے کی ہدایت کی، جس سے ارنئی کی ڈھینگیں مارنے کا بیزار سلسلہ رُک گیا تھا۔

ان دنوں میں ڈریکو ملفوائے نے باہمی گفتگو کے دوران عجیب دہشت بھری فضا قائم کرنے کا طریقہ ڈھونڈ نکالا تھا۔ امتحانات کے آغاز سے کچھ ہی دن قبل ملفوائے جادوئی مرکبات کی کلاس کے باہر کریب اور گوئل کو بتا رہا تھا۔ ''دیکھو! اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے کہ آپ کیا جانتے ہیں؟ فرق تو اس بات سے پڑتا ہے کہ آپ کیسے جانتے ہیں؟ دیکھو! ڈیڈی اور شعبہ جادوگری امتحانات کی عمر رسیدہ سربراہ 'گرسلیڈا مارچ بنک' پرانی جاننے والی ہیں۔ وہ ہمارے ہاں رات کے کھانے پر مدعو تھیں......''

''کیا تمہیں یقین ہے کہ وہ جو کہہ رہا ہے، وہ واقعی سچ ہے؟'' ہرمائنی نے دہشت بھرے لہجے میں ہیری اور رون کی دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''اگر بالفرض مان لیا جائے کہ وہ سچ ہے تو بھی ہم اس کے بارے میں کچھ نہیں کر سکتے ہیں، ہے نا؟'' رون نے افسردگی سے جواب دیا۔

''جہاں تک میرا خیال ہے کہ یہ سچ نہیں ہے۔'' نیول نے ان کے عقب سے آہستگی سے کہا۔ ''گرسلیڈا مارچ بنک میری دادی کی سہیلی ہیں اور انہوں نے کبھی ملفوائے گھرانے کا ذکر نہیں کیا تھا......''

''وہ کیسے مزاج کی مالک ہیں، نیول؟'' ہرمائنی نے اچانک پوچھا۔ ''کیا سخت گیر ہیں؟''

''اگر سچ کہوں تو وہ میری دادی جیسی ہی ہیں!'' نیول نے تھوڑے دبے ہوئے لہجے میں کہا

''ویسے ان سے جان پہچان ہونے سے تمہیں تو فائدہ ہوگا، ہے نا؟'' رون نے اس کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کہا۔

''اوہ! مجھے ایسا محسوس نہیں ہوتا کہ اس سے کچھ فرق پڑے گا۔'' نیول نے اُداسی کے عالم میں کہا۔ ''دادی ہمیشہ پروفیسر مارچ بنک سے کہتی رہتی ہیں کہ میں اپنے والد جیسا بالکل نہیں ہوں...... اوہ ہاں!...... تم نے سینیٹ مونگوز ہسپتال میں دیکھا ہی تھا کہ میری دادی کیسی ہیں؟......''

نیول کی نگاہیں فرش پر جمی ہوئی تھیں۔ ہیری، رون اور ہرمائنی نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا مگر انہیں سمجھ میں نہیں آیا کہ وہ

اسے کیا جواب دیں۔ نیول نے پہلی بار ان کے سامنے اس بات کا ذکر چھیڑا تھا کہ وہ لوگ جادوگروں کے ہسپتال میں مل چکے تھے......

انہی دنوں میں پانچویں سال اور ساتویں سال کے طلباء کے درمیان اشتہار بازی کی عجیب وبا پھیل گئی تھی، جس میں انہیں دلچسپ اور معنی خیز پیرائے میں ترغیب دی گئی تھی کہ وہ اپنی ذہنی استعداد اور قابلیت کو سوگنا بڑھا سکتے ہیں اور امتحانات میں حیرت انگیز درجات پا سکتے ہیں۔ کئی طلباء اس کالے دھندے میں ملوث ہو چکے تھے، وہ اپنے اردگرد سادہ لوح طلباء کی جیبیں جھاڑنے میں بھرپور کامیاب تھے۔ جادوئی مرکبات فروخت کرنے کا یہ خفیہ کاروبار دن بہ دن پھیلتا جا رہا تھا حتیٰ کہ ہیری اور رون بھی اس کے سحر کا شکار ہو گئے تھے۔ وہ بھینس کے دماغ کے اکسیر مرکب کی بوتل پر رالیں ٹپکانے لگے، جو دماغ کی قوت کو سوگنا بڑھا دیتا تھا۔ اس اکسیر مرکب کی بوتلیں ریون کلا فریق کا ساتویں سال میں پڑھنے والا ایڈی کارمچل چوری چھپے بیچ رہا تھا اور اس نے انہیں ایک بوتل دینے کا وعدہ بھی کیا تھا۔ اس نے قسم کھا کر کہا تھا کہ اسی وجہ سے اسے گذشتہ گرمیوں میں او ڈبلیو ایل امتحانات می ں غیر متوقع درجات حاصل ہوئے تھے۔ وہ صرف بارہ گیلن میں ڈیڑھ پاؤ مقدار لینے کیلئے انہیں راضی کر رہا تھا۔ رون تو اتنا متوالا ہو گیا تھا کہ اس نے ہیری کو یقین دہانی کرائی کہ ہوگورٹس سے فارغ ہو جانے کے بعد جیسے ہی اسے کوئی ملازمت ملے گی تو وہ اس کا ادھار چکا دے گا مگر اس سے پہلے کہ وہ اپنا سودا پکا کر پاتے، ہرمائنی نے کارمچل کی بوتل ضبط کر کے اسے ایک ٹوائلٹ میں بہا دیا تھا۔

''اوہ ہرمائنی! ہم اسے خریدنا چاہتے تھے!'' رون نے چیخ کر احتجاج کیا۔

''گدھے مت بنو رون!'' وہ غرا کر بولی۔ ''اس کے بجائے تو تم ہیرالڈ ڈنگل کا ڈریگنی پنجے کے ناخن کا سفوف لے لو......''

''کیا ڈنگل کے پاس واقعی ڈریگن کے ناخن کا سفوف ہے؟'' رون متجسس لہجے میں بولا۔

''اب نہیں ہے!'' ہرمائنی نے لاپرواہی سے سر جھٹک کر کہا۔ ''میں نے اسے ضبط کر کے ضائع کر دیا ہے۔ اس میں موجود اجزاً بالکل ناکارہ اور غلیظ تھے۔''

''یہ کیا کیا ہرمائنی؟'' رون بے بسی سے تڑپتا ہوا بولا۔ ''ڈریگن کے پنجوں کے ناخن کا سفوف واقعی مفید اور اعلیٰ جادوئی درجے کا حامل ہوتا ہے۔ اس سے دماغ کو تقویت ملتی ہے اور کچھ گھنٹوں کیلئے دماغ کی صلاحیت انتہائی درجے پر جا پہنچتی ہے...... ہرمائنی مجھے تھوڑا لینے دو، چلو! اس سے کوئی نقصان نہیں ہوگا...... میں جانتا ہوں کہ وہ ابھی تمہارے پاس ہے!''

''میں جانتی ہوں کہ سفوف سے دماغ تیز ہو سکتا ہے۔'' ہرمائنی نے سنجیدگی سے جواب دیا۔ ''مگر جب میں نے اس کی پڑتال کی تو مجھے معلوم ہوا کہ وہ ناخن کا سفوف نہیں بلکہ ڈوکسی کی خشک کی گئی مینگنیاں پسی ہوئی تھیں......''

اس انکشاف کے بعد تو ہیری اور رون کا سارا جذبہ ہی ماند پڑ گیا تھا۔ وہ اب دماغ کو تیز کرنے والی اشیاء کی طرف دیکھنا بھی پسند نہیں کر رہے تھے۔ تبدیلی ہیئت کی کلاس میں انہیں اپنے او ڈبلیو ایل امتحانات کے اوقات کار اور ترتیب کا جدول بتا دیا گیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی ضروری معلومات کا کتابچہ بھی تھا۔

جب طلباء تختہ سیاہ سے مضامین، تاریخ اور وقت اپنے اپنے چرمئی کاغذوں پر اتار رہے تھے تو پروفیسر میک گوناگل نے انہیں سنجیدگی سے آگاہ کیا۔

''جیسا کہ تم لوگ دیکھ سکتے ہو کہ تمہارے اوڈبلیوایل امتحانات کا سلسلہ دو ہفتوں پر پھیلا ہوا ہے۔ تم لوگ اپنے تحریری پرچہ جات صبح کے اوقات میں دو گے جبکہ مشقی مظاہروں کے امتحانات دوپہر کے بعد ہوں گے۔ اسی طرح عملی امتحانات رات کو ہوں گے جن میں علم فلکیات شامل ہے...... اب میں تم لوگوں کو یہ تنبیہ دینا چاہوں گی کہ امتحانات میں خصوصی نقل کش سحر کا اہتمام کیا گیا ہے۔ امتحان بڑے ہال میں ہوگا اور خود بخود جواب لکھنے والے خودکار قلموں کے استعمال پر پابندی عائد کی گئی ہے۔ اسی طرح بھول نہ جانے والے شیشے کے گولے اور املاء درست کرنے والی سیاہی کے استعمال پر بھی پابندی ہوگی۔ مجھے نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ ہر سال کم از کم ایک طالبعلم یہ بات ضرور سوچتا ہے کہ وہ امتحانات کے جادوئی قوانین کو توڑ کر ممنوعہ اشیاء کا استعمال کر سکتا ہے۔ مجھے امید ہے کہ گری فنڈر کا کوئی طالبعلم یا طالبہ ایسی کوئی حرکت نہیں کرے گا۔ ہماری نئی ہیڈ مسٹرس......'' پروفیسر میک گوناگل اس لفظ پر زور دیتے ہوئے اپنے چہرے پر ایسا تاثر لائیں جیسے پٹونیہ آنٹی گندے داغ کو دیکھتے ہوئے منہ بسورتی تھیں۔'' ...... نے تمام فریقوں کے منتظمین کو متنبہ کیا ہے کہ وہ طلباء کو خبردار کر دیں کہ نقل کرنے پر بہت سنگین سزا دی جائے گی...... کیونکہ یہ بات ظاہر ہے کہ تم لوگوں کے امتحانات کے نتائج اور ذہانت کے لحاظ سے ہی ہیڈ مسٹرس کے نئے نظام کی تقرری پر غور کیا جائے گا......''

پروفیسر میک گوناگل نے آہستگی سے آہ بھری۔ ہیری نے دیکھا کہ ان کی ناک کے نتھنے کسی قدر پھول گئے تھے۔

''بہر حال یہ کوئی ایسی وجہ نہیں ہے کہ تم لوگ اپنی عمدہ حسن سلوک کا مظاہرہ نہ کرو۔ تمہیں سکول کے نظام کے بجائے اپنے مستقبل کی فکر کرنا چاہئے جو نہایت اہم ہے......''

''پروفیسر!'' ہرمائنی نے اپنا ہاتھ ہوا میں بلند کرتے ہوئے کہا۔ ''ہمیں اپنے امتحانی نتائج کب تک مل جائیں گے......؟''

''جولائی میں تمہارے پاس ایک الّو بھیج دیا جائے گا۔'' پروفیسر میک گوناگل نے بتایا۔

''یہ تو بہت اچھا رہے گا کہ چھٹیوں تک ہمیں ان کے بارے میں کوئی پریشانی نہیں ہوگی۔'' ڈین تھامس نے بڑبڑا کر سرگوشی کی۔ ہیری نے تصور کیا کہ وہ چھ ہفتوں کا یہ وقت پرائیویٹ ڈرائیو میں ہی بسر کرے گا۔ وہ اپنے بیڈروم میں بیٹھ کر ہی اوڈبلیوایل امتحانی نتائج کا انتظار کر رہا ہوگا۔ اس نے مایوسی کے عالم سوچا کہ چلو اچھی بات ہے ان گرمیوں میں کم از کم ایک خط تو اس کے پاس ضرور آئے گا۔

ان کا پہلا امتحانی پرچہ جادوئی استعمالات پر تحریری تھا جو پیر کی صبح ہونے والا تھا۔ ہیری اتوار کی دوپہر کھانے سے فارغ ہو کر ہرمائنی سے سوال پوچھنے کیلئے تیار ہو گیا مگر جلد ہی اسے اس بات پر افسوس ہوا۔ کیونکہ وہ نہایت بے چین روح ثابت ہوئی تھی۔ وہ بار بار اس سے کتاب کھینچ کر یہ دیکھنے کی کوشش کرتی تھی کہ کیا واقعی اس نے پورا جواب صحیح طور پر دے دیا ہے یا نہیں۔ بالآخر 'جادوئی ارتقائی منازل' نامی کتاب کو چھینتے ہوئے اس کی جلد کا ایک کونا ہیری کے ناک سے ٹکرا گیا جس پر ہیری کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔

''تم خود ہی یہ کام کیوں نہیں کر لیتی ہو؟'' اس نے غصے سے کتاب ہرمائنی کے ہاتھ میں تھماتے ہوئے درشتگی سے کہا۔اس دوران رون اپنے انگلیوں کانوں میں گھسا کر اپنے جادوئی نوٹس پڑھنے میں مشغول تھا۔اس کے ہونٹ بغیر کسی آواز کے تیزی سے ہل رہے تھے۔سمیس فنی گن پیٹھ کے بل فرش پر لیٹا ہوا تھا اور جادوئی استعمالات کے ایک اہم باب کی دہرائی کر رہا تھا جبکہ ڈین تھامس 'جادوئی کلمات کی نصابی کتاب درجہ پنجم' سے اس کے جواب کی جانچ کر رہا تھا۔ پاروتی پاٹیل اور لیونڈر براؤن اپنے سرعت رفتاری جادو کی مشقوں میں مصروف تھیں۔وہ اپنی پنسلوں کو میز کے ایک سرے سے دوسرے تک مقابلے کی دوڑ لگوا رہی تھیں۔

اس رات کے کھانے پر میزوں پر کچھ زیادہ ہلچل نہیں تھی۔ ہیری اور رون نے بھی آپس میں زیادہ بات چیت نہیں کی مگرانہوں نے جم کر کھایا تھا کیونکہ وہ تمام دن زوردار پڑھائی کی وجہ سے خود میں نقاہت محسوس کر رہے تھے۔ان دونوں کے برعکس ہرمائنی کی حالت کچھ زیادہ ہی پتلی دکھائی دے رہی تھی۔وہ کھانے کے دوران بار بار ہاتھ روک لیتی تھی اور اپنی گود میں رکھے ہوئے بستے میں کوئی کتاب نکال کر اس کے ابواب پلٹی اور پھر خاص پہروں کو پڑھنے لگتی تھی۔اس کا دھیان کھانے کی طرف نہ ہونے کے برابر تھا۔رون نے اسے کئی بار بتایا کہ اسے تسلی سے کھانا کھانا چاہئے کیونکہ بھوکے پیٹ سونے سے نیند اچھی نہیں آتی ہے اور اگلے تمام دن جمائیاں لینا پڑتی ہیں۔اسی لمحے ہرمائنی کا کانٹا اس کی بے جان انگلیوں سے پھسل کر پلیٹ میں جا گرا۔

''اوہ خدایا......'' وہ بیرونی ہال کے دروازے کی طرف دیکھتی ہوئی بولی۔''وہ لوگ آ گئے ہیں......کیا یہی ممتحن ہیں؟''

ہیری اور رون نے اپنی نشستوں پر گھوم کر پیچھے کی طرف دیکھا۔ بڑے ہال کے داخلی دروازے پر انہیں امبریج ایک نہایت بڑھیا جادوگرنی اور جادوگروں کے وفد کے ساتھ کھڑی دکھائی دیں۔ ہیری کو یہ دیکھ کر مسرت بھرا احساس ہوا کہ امبریج ان کے درمیان کچھ گھبرائی ہوئی تھیں۔

''چلو! ذرا قریب سے دیکھتے ہیں!'' رون نے متجسس لہجے میں کہا۔

ہیری اور ہرمائنی نے اپنا سر اثبات میں ہلایا اور وہ جلدی سے دروازے سے نکل کر بیرونی ہال میں جا پہنچے۔قریب پہنچنے پر انہوں نے جان بوجھ کر اپنی چال دھیمی کر لی تھی تاکہ وہ ممتحن وفد کی باتیں سن پائیں۔ ہیری کا خیال تھا کہ پروفیسر مارچ بنک پستہ قد خاتون ہوں گی، جن کی کمر میں کبڑا پن نمودار ہو چکا تھا اور چہرے پر اتنی زیادہ جھریاں پھیلی ہوئی تھیں جیسے مکڑی کا گنجان جالا ہو۔امبریج ان کے ساتھ نہایت مؤدبانہ انداز میں گفتگو کر رہی تھیں۔ پروفیسر مارچ بنک شاید اونچا سنتی تھیں، اسی لئے پروفیسر امبریج کو بلند آواز میں انہیں جواب دینا پڑ رہا تھا حالانکہ وہ ان سے صرف ایک فٹ کے فاصلے پر کھڑی تھیں۔

''سفر عمدہ رہا۔ہم یہاں پہلے بھی کئی بار آ چکے ہیں۔'' انہوں نے محبت بھرے انداز میں کہا۔''اور کافی عرصہ ہوا ڈمبل ڈور کی طرف سے کوئی خط موصول نہیں ہوا۔'' انہوں نے ہال کی طرف نظریں دوڑاتے ہوئے کہا جیسے وہ امید کر رہی ہوں کہ کسی جھاڑو کی الماری کے عقب میں سے وہ اچانک نمودار ہو جائیں گے۔''میرا خیال ہے کہ ان کے ٹھکانے کے بارے میں ابھی تک کوئی خاص

بات معلوم نہیں ہو پائی ہوگی؟''

''بالکل نہیں!'' امبریج نے ہیری، رون اور ہرمائنی کی طرف بری نظر ڈالتے ہوئے جواب دیا۔ جواب سیڑھیوں کے نیچے منڈلا رہے تھے اور رون اپنے جوتوں کے تسمے باندھنے کی اداکاری کر رہا تھا۔ ''مگر مجھے امید ہے کہ جادوئی محکمہ انہیں جلد ہی حراست میں لے لے گا۔''

''میرے خیال میں ایسا کچھ نہیں ہوگا!'' پستہ قد پروفیسر مارچ بنک نے زور دیتے ہوئے کہا۔ ''جب تک ڈمبل ڈور خود سامنے نہ آنا چاہیں۔ میں جانتی ہوں کہ جب وہ این ای ڈبلیوٹی میں پڑھا کرتے تھے تو میں نے تبدیلی ہیئت اور جادوئی استعمالات کا ان سے امتحان لیا تھا...... وہ اپنی چھڑی سے ایسے ایسے کمالات کر دکھاتے تھے جنہیں میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا اور سنا نہیں تھا......''

''ٹھیک ہے!'' پروفیسر امبریج نے ناگواری سے جواب دیا۔ ہیری، رون اور ہرمائنی اس وقت سنگ مرمر کی سیڑھیوں پر اتنی دھیمی رفتار سے چل رہے تھے جتنا ممکن ہوسکتا تھا۔ ''اوہ! میں آپ لوگوں کو سٹاف روم میں لے چلتی ہوں، میرا خیال ہے کہ طویل سفر کے بعد آپ ایک ایک گرم پیالی چائے پینا ضرور پسند کریں گے......''

یہ ایک جوش بھری شام تھی۔ تمام طلباء اپنی آخری دہرائی کی جان توڑ کوشش کر رہے تھے مگر کوئی بھی اپنی کوششوں میں زیادہ کامیاب نہیں ہو پایا تھا۔ ہیری کچھ جلدی ہی اپنے پلنگ پر جا پہنچا مگر نینداس کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔ وہ کئی گھنٹے جاگ کر کروٹیں بدلتا رہا۔ اسے اپنی طرز حیات کی تجویز والی ملاقات یاد آ گئی جس میں پروفیسر میک گونا گل نے جذبات کی رو بہہ کر یہ دعویٰ کر دیا تھا کہ وہ ایرور بننے میں اس کی ہر لحاظ سے مدد کریں گی چاہے یہ کام ان کیلئے زندگی کا آخری کام ہی کیوں نہ ثابت ہو۔ امتحان کی گھڑی نزدیک آنے پر وہ سوچنے لگا کہ کیا یہ اچھا ہوتا کہ وہ کسی چھوٹے موٹے طرز حیات کا انتخاب کر لیتا۔ اسے یہ بھی معلوم تھا کہ بستر پر لیٹنے والا وہ فرد واحد نہیں ہے جو جاگ رہا ہے مگر کمرے میں عجیب سی خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ کوئی بھی بات چیت کرنے پر آمادہ نہ تھا اور بالآخر وہ سب ایک ایک کر کے نیند کی آغوش میں چلے گئے۔

اگلے دن ناشتے کے وقت پانچویں سال میں پڑھنے والے طلباء میں سے کسی بھی زیادہ گفتگو نہیں کی تھی۔ ہیجان اور تناؤ کے اثرات سب کے چہروں پر جھلک رہے تھے۔ پاروتی پاٹیل آہستگی سے جادوئی کلمات کی مشقیں کر رہی تھی۔ اس کے سامنے پڑی نمک دانی تھرکتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ ہرمائنی جادوئی کلمات کی ارتقائی منازل کی تشریح اتنی زور زور سے دوبارہ پڑھ رہی تھی کہ اس کی آنکھیں دھندلی دکھائی دے رہی تھیں۔ نیول پر بدحواسی سب سے زیادہ اثر دکھائی دیتا تھا کیونکہ وہ بار بار چھری کانٹے گرا رہا تھا اور مربہ اس کے ٹوسٹ کے بجائے کلائی پر پھیل جاتا تھا۔ ناشتہ ختم ہونے کے بعد پانچویں اور ساتویں سال کی کلاسوں کے طلباء بیرونی ہال کے نزدیک ہی ٹھہرے رہے جبکہ باقی طلباء اپنی اپنی کلاسوں میں پہنچ گئے۔

ساڑھے نو بجے ان دونوں کلاسوں کے طلباء کو بڑے ہال میں دوبارہ بلایا گیا۔ بڑے ہال کا منظر بالکل ویسا ہی دکھائی دے رہا تھا

جیسا ہیری نے سنیپ کے دفتر میں تیشہ یادداشت میں دیکھا تھا۔ جب اس کے ڈیڈی، سیریس اور لوپن اپنے او ڈبلیو ایل کے امتحان کا تحریری پرچہ دے رہے تھے۔ بڑے ہال میں دکھائی دینے والی چاروں فریقوں کی طویل کھانے والی میزیں اب ہٹا دی گئی تھیں اور ان کی جگہ تھوڑے تھوڑے فاصلے پر چھوٹے ڈیسک رکھ دیئے گئے تھے۔ ان تمام ڈیسکوں کا رُخ اونچے چبوترے کی طرف تھا جہاں اساتذہ کی میزیں لگی ہوئی تھی۔ اونچے چبوترے پر پروفیسر میک گوناگل ان کے سامنے کھڑی تھیں۔ جب تمام طلباء اپنے اپنے ڈیسک پر بیٹھ گئے اور خاموشی سے ان کی طرف دیکھنے لگے تو انہوں نے بلند آواز میں کہا۔ ''تم لوگ اب شروع کر سکتے ہو۔'' اور پھر انہوں نے اپنے قریب میز پر رکھے ہوئے ایک بڑے ریت گھڑیال کا بٹن دبا دیا۔ گھڑیال کی ریت گرنے لگی۔ ان کے ڈیسکوں پر عام استعمال ہونے پنکھ کے قلم، سیاہی دواتین اور چرمئی کاغذ رکھے ہوئے تھے۔

ہیری اپنے پرچے کی طرف متوجہ ہوا۔ اس کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا۔ اس کے دائیں جانب تین قطار دور اور چار ڈیسک آگے ہرمائنی بیٹھی ہوئی تھی جس کا قلم تیزی سے چرمئی کاغذ پر چلنا شروع ہو چکا تھا۔ ہیری نے پرچے کے پہلے سوال پر نظر ڈالی۔

(الف) ان جادوئی کلمات کی وضاحت کریں جن سے اشیاء کی پرواز ممکن ہوتی ہے۔

(ب) جادوئی چھڑی کی تحریک کی وجوہات کی تشریح کریں۔

ہیری کو اسی لمحے ہوا میں اُڑنے والے اس موٹے ڈنڈے کی یاد آئی جو ایک دیو کے کھوپڑی پر زور سے پڑا تھا...... آہستگی سے مسکراتے ہوئے وہ اپنے چرمئی کاغذ پر جھکا اور پھر تیزی سے لکھنے لگا۔

☆☆☆☆

''پرچہ اتنا مشکل نہیں تھا، ہے نا؟'' ہرمائنی نے دو گھنٹے بعد بیرونی ہال میں داخل ہوتے ہوئے متفکر لہجے میں کہا۔ وہ ابھی تک پرچے کو پڑھنے میں مصروف تھی۔ ''میرا خیال ہے کہ میں اتنا ہی جادوئی کلمے کے ساتھ کچھ انصاف نہیں کر پائی۔ اس کی تشریح کیلئے تو وقت ختم ہو گیا، کیا تم نے ہچکی روکنے والے جادوئی کلمے کی تشریح لکھی تھی؟ مجھے یقین نہیں تھا کہ مجھے یہ کرنا چاہئے۔ یہ خاصا طویل لگ رہا تھا اور سوال نمبر تئیس تو......''

''ہرمائنی!'' رون نے ترش لہجے میں کہا۔ ''ہم یہ سزا ایک بار پہلے ہی بھگت چکے ہیں...... ہم ہر امتحان کو دو دو بار نہیں دے سکتے۔ ایک بار ہی دینا دل دہلا دیتا ہے......''

پانچویں سال کی کلاس کے طلباء نے دوسرے طلباء کے ساتھ دوپہر کا کھانا کھایا۔ (چاروں فریقوں کی میزیں دوبارہ اپنی پرانی جگہ پر لگا دی گئی تھیں) پھر وہ بڑے ہال کے پہلو میں موجود چھوٹے کمرے کی طرف چل دیئے۔ جہاں انہیں اس وقت تک انتظار کرنا پڑا جب تک عملی امتحان کیلئے بلایا نہیں گیا۔ طلباء کو چھوٹے چھوٹے گروپس کی صورت میں باہر بلایا گیا جو حروف تہجی کے اعتبار سے تشکیل دیئے گئے تھے۔ جونہی ایک گروپ باہر نکلتا تو پیچھے رہ جانے والے طلباء زیر لب اپنے اپنے جادوئی کلمات کی مشقیں کرنا شروع

کر دیتے۔ حالانکہ کبھی کبھاران کی چھڑی غلطی سے کسی کی آنکھ یا کمر میں چبھ جاتی تھی۔

جب ہرمائنی کا نام پکارا گیا تو وہ لرزتی ہوئی انتھونی گولڈسٹین، گریگوری ڈنگل اور ڈیفنی گرینگس کے ساتھ کمرے سے باہر چلی گئی۔ جن طلباء کا عملی امتحان لیا جاتا تھا، وہ واپس پلٹ کر اس کمرے میں نہیں آتے تھے۔ اس لئے ہیری اور رون کو یہ علم ہی نہ پایا کہ ہرمائنی کا عملی امتحان کیسا رہا تھا؟

''جہاں تک میں جانتا ہوں، اس کا عملی مظاہرہ بہترین ہی ثابت ہوگا۔'' رون نے اس کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔ ''یاد ہے کہ اسے جادوئی استعمالات کے ایک ٹیسٹ میں ایک سو بارہ نمبر ملے تھے......''

دس منٹ بعد پروفیسر فلٹ وک کی چوں چوں کرتی آواز دوبارہ سنائی دی۔

''مس پارکنسن پینسی، مس پاٹیل پاروتی، مس پاٹیل پدما، مسٹر پوٹر ہیری!''

''تمہارے لئے نیک تمنائیں......'' رون نے آہستگی سے کہا۔ ہیری بڑے ہال میں داخل ہوا۔ اس نے اپنی چھڑی اتنی مضبوطی سے پکڑ رکھی تھی کہ اس کا ہاتھ کپکپانے لگا۔

''پروفیسر ٹوفٹی فارغ ہیں پوٹر!'' پروفیسر فلٹ وک کی چوں چوں کرتی ہوئی آواز سنائی دی جو دروازے میں کچھ اندر کھڑے ہوئے تھے۔ انہوں نے ہیری کو نہایت ضعیف العمر اور بالوں سے عاری ممتحن کی طرف جانے کا اشارہ کیا جو دوسری طرف کے کنارے پر ایک چھوٹی میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ ان سے تھوڑے فاصلے پر پروفیسر مارچ بنک بیٹھی ہوئی تھی جو ڈریکو ملفوائے کا آدھا امتحان لے چکی تھیں۔

''پوٹر...... ہیری پوٹر!'' پروفیسر ٹوفٹی نے اپنے نوٹس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور ہیری کو اپنے سامنے پا کر اپنے چشمے کو درست کرتے ہوئے اسے دیکھا۔ ''......مشہور پوٹر؟''

ہیری نے ترچھی نظروں سے ملفوائے کی طرف دیکھا جو ناگوار اور غصیلی نظروں سے اسے گھور رہا تھا۔ جس شربت بھرے گلاس کو ملفوائے ہوا میں اُڑا رہا تھا وہ اس کی عدم توجہ سے فرش پر گر کر چکنا چور ہو گیا۔ ہیری کے چہرے پر دھیمی سی مسکراہٹ پھیل گئی جسے وہ کوشش کے باوجود روک نہیں پایا تھا۔ پروفیسر ٹوفٹی نے مسکرا کر اس کی حوصلہ افزائی کی جس سے امتحان کا خوف جاتا رہا۔

''کوئی بات نہیں!'' انہوں نے اپنی کپکپاتی ہوئی بوڑھی آواز میں کہا۔ ''گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اب شروع کرتے ہیں، تم یہ انڈوں والا پیالہ اُٹھاؤ اور اسے ہوا میں قلابازیاں لگواؤ...... کتنے انڈے سالم بچتے ہیں، یہ دیکھ لیتے ہیں؟''

ہیری کو یہ جان کر خوشی ہوئی کہ مجموعی طور پر اس کا جادوئی پرواز والا امتحان ملفوائے کی بہ نسبت عمدہ ہی رہا تھا۔ البتہ وہ یہ سوچ کر کچھ افسردہ ہوا کہ کاش وہ اپنے رنگ بدلنے والے جادوئی کلمات کو جسامت بدلنے والے جادوئی کلمات کے ساتھ گڈمڈ نہ کرتا تو زیادہ اچھا رہتا۔ جس کی وجہ سے اس کا چوہا نارنجی رنگت میں بدلنے کے بجائے اپنے حجم میں اس قدر پھول کر کپا ہو گیا کہ وہ بجّو جیسا دکھائی

دینے لگا تھا۔ یہ الگ بات ہے کہ ہیری نے اپنی غلطی کو فوری طور پر درست کرنے کی سعی کی تھی۔ اسے یہ دیکھ کر بھی نہایت مسرت ہوئی کہ اس وقت ہرمائنی بڑے ہال میں موجود نہیں تھی۔ اس نے بعد میں یہ بات جان بوجھ کر اسے نہیں بتائی تھی البتہ اس کا ذکر رون کے ساتھ کرنے میں اسے کوئی مسئلہ درپیش نہیں تھا کیونکہ رون نے بھی تو کھانے کی ایک بڑی پلیٹ کو کھمبی میں بدل ڈالا تھا اور اسے یہ بالکل سمجھ میں نہیں آ پایا کہ یہ کیسے ہو گیا تھا؟

اس رات آرام کرنے کا کسی کے پاس بھی وقت نہیں تھا۔ رات کے کھانے سے فارغ ہو کر وہ سیدھے اپنے ہال میں پہنچ گئے اور اگلے دن میں ہونے والے تبدیلی ہیئت کے پرچے کی تیاری میں جت گئے۔ وہ دیر تک دہرائی کرتے رہے۔ ہیری جب بستر پر گیا تو اس کے دماغ میں کئی پیچیدہ جادوئی کلمات کی گونج سنائی دے رہی تھی۔

اگلی صبح تحریری پرچہ دیتے ہوئے وہ دو جادوئی کلمات کے انضمام کی تشریح کرنا بھول گیا تھا مگر اس نے خود کو تسلی دی کہ اس کا عملی امتحان اس کی امید سے کہیں زیادہ بہتر ہو گیا تھا۔ کم از کم وہ اپنے جانور کو مکمل طور نظروں سے اوجھل کرنے کامیاب ہو ہی گیا تھا جبکہ اگلی میز پر بیچاری ہائنا ایبٹ کا دماغ پوری طرح چکرا گیا تھا اور اس نے اپنے نیولے کو پرندوں میں بدل دیا تھا، جنہیں ہال سے باہر نکالنے کیلئے امتحان کا سلسلہ دس منٹ تک روکنا پڑا تھا۔

بدھ والے دن ان کے علم المفردات یعنی جڑی بوٹیوں کا امتحان تھا (اس میں کٹیلے دانتوں والے ایک گل شمعدانی پودے نے اسے کاٹ لیا، اس کے علاوہ ہیری نے باقی اچھا مظاہرہ کیا تھا) اور جمعرات کو تاریک جادو سے تحفظ کے فن کا امتحان ہوا تھا۔ پہلی بار ہیری کو بھرپور یقین ہوا کہ وہ اس مضمون میں کامیاب ہو گیا ہے۔ اسے کسی بھی تحریری سوال میں کوئی پریشانی نہیں ہوئی اور عملی امتحان کے دوران اسے پروفیسر امبریج کی موجودگی میں جادوئی کلمات کو پلٹنے اور دفاعی جادوئی کلمات کا مظاہرہ کرنے میں خاص لطف آیا تھا۔ امبریج امتحانی ہال کے دروازے پر کھڑی اسے خونخوار نظروں سے دیکھتی رہی۔

جب ہیری نے چھلاوے پر بدری جادوئی کلمے کا بہترین استعمال کیا تو پروفیسر ٹوفٹی خوشی و حیرانگی کے ملے جلے جذبات سے جھوم اُٹھے تھے جو ایک بار پھر اس کا عملی امتحان لے رہے تھے۔

''واہ شاباش! بہت اعلیٰ...... اتنا ہی کافی ہے...... میرا خیال ہے کہ......'' وہ تھوڑا سا آگے کی طرف جھکے۔ ''میں نے اپنے دوست ٹائبریس اوگڈن سے سنا ہے کہ تم پشت بان جادو کر سکتے ہو۔ میں اس کیلئے اضافی پوائنٹس دوں گا......''

ہیری نے مسکرا کر اپنی چھڑی اُٹھائی اور سیدھی امبریج پر نظر ڈالی اور اپنے ذہن میں یہ تخیل ابھارا کہ جیسے انہیں ہیڈ مسٹرس کے عہدے سے برخاست کیا جا رہا ہے، ایک خوشی کا احساس بیدار ہوا۔

''پشت بان نمودارم......''

اس کی چھڑی کی نوک سے نقرئی دھوئیں کا ایک بادل نکلا جو لمحہ بھر میں ایک قبطی ہرن کی شکل میں ڈھل گیا۔ ایک مکمل اور پوری

جسامت کا قبطی ہرن......جس کے خدوخال اور چمکتے ہوئے بال تک صاف دکھائی دے رہے تھے۔ چاندی کے شفاف ہرن نے ہوا میں چوکڑی بھری اور بڑے ہال میں بھاگنے لگا۔ ہال میں موجود تمام طلباء اور ممتحن سر اُٹھا کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔ جب اس کا چاندی جیسا قبطی ہرن سفید دھند میں ڈھل کر نظروں سے اوجھل ہو گیا تو پروفیسر ٹوفٹی کافی متاثر دکھائی دیئے اور انہوں نے خوشی کے عالم میں باقاعدہ تالیاں بجائیں۔

''بہت اعلیٰ......شاندار......بہت خوب پوٹر!......اب تم جا سکتے ہو!'' انہوں نے کہا۔

جب ہیری دروازے کے پاس کھڑی پروفیسر امبریج کے قریب سے گزرا اور ان کی نگاہیں آپس میں ملیں تو ہیری نے دیکھا کہ ان کے چوڑے، پھولے ہوئے چہرے پر ایک زہریلی مسکراہٹ پھیلی ہوئی تھی مگر اسے ان کی کوئی پرواہ نہیں تھی۔ اگر اس کا اندازہ صحیح تھا تو اسے ابھی ابھی ایک 'توقع سے متجاوز' اوڈبلیو ایل درجہ تو مل ہی چکا تھا۔ (اسے یہ اندیشہ تھا کہ وہ یہ بات کسی کو نہیں بتائے گا)

جمعہ کے روز ہیری اور رون کا کوئی پرچہ نہیں تھا جبکہ ہرمائنی قدیمی علم الحروف کا امتحان دینے کیلئے گئی تھی۔ چونکہ اگلے دو روز تک امتحان کا وقفہ تھا اس لئے انہوں نے فوری طور پر دہرائی کرنے کے بجائے کچھ دیر تفریح کرنے کا فیصلہ کیا۔ وہ جمائیاں لیتے ہوئے کھلی کھڑکی کے پاس کہنیوں کے بل لیٹ گئے اور جادوئی شطرنج سامنے پھیلا لی۔ کھڑکی سے موسم گرما کی گرم ہوا اندر آ رہی تھی کچھ فاصلے پر انہیں ہیگرڈ کا جھونپڑا دکھائی دے رہا تھا۔ جس کے قریب ہی تاریک جنگل کے کنارے ہیگرڈ ایک کلاس کو پڑھانے میں مشغول تھا۔ وہ یہ اندازہ لگانے کی کوشش کر رہے تھے کہ کون کے جادوئی جاندار کی پڑھائی چل رہی ہوگی۔ ہیری نے سوچا کہ یقیناً یہ یک سنگھوں کی پڑھائی ہوگی کیونکہ لڑکے تھوڑا پیچھے کھڑے تھے۔ اسی وقت تصویر کا دروازہ کھلا اور ہرمائنی اندر داخل ہوتی ہوئی دکھائی دی۔ اس کے چہرے پر بارہ بج رہے تھے اور نتھنے پھولے ہوئے تھے۔

''امتحان کیسا رہا؟'' رون نے انگڑائی لیتے ہوئے زوردار جمائی لے کر پوچھا۔

''میں نے اہواز کی تشریح غلط لکھ دی۔'' ہرمائنی غصے سے تلملاتے ہوئے بولی۔ ''اس کا معنی حفاظت کرنا نہیں بلکہ عقلمندی ہوتا ہے۔ میں نے اسے ایہواز کے ساتھ گڈمڈ کر ڈالا......''

''اوہ! یہ تو صرف ایک ہی غلطی ہے، ہے نا؟'' رون نے کاہلی سے منہ بناتے ہوئے کہا۔ ''تمہیں تو پھر بھی کافی نمبر ملے ہوں گے......''

''تم اپنا منہ بند رکھو!'' ہرمائنی نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔ ''ایک غلطی سے ہی پاس اور فیل کا نتیجہ بدل جاتا ہے اور اتنا ہی نہیں کسی نے امبریج کے دفتر میں ایک بار پھر طلاشرفی چھوڑ دیا ہے۔ مجھے معلوم نہیں ہے کہ اس نے اُس نئے مضبوط دروازے کو کیسے کھول لیا ہوگا؟ مگر جب میں وہاں سے نکل رہی تھی تو امبریج زور زور سے چیخ کر غصے کا اظہار کر رہی تھیں۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ طلاشرفی نے اس بار ان کے پاؤں کو ادھیڑنے کی کوشش کی تھی......''

''بہت اعلیٰ......'' ہیری اور رون نے خوشی سے ایک ساتھ کہا۔

''یہ کوئی اعلیٰ بات نہیں ہے......'' ہرمائنی نے چراغ پا ہوتے ہوئے کہا۔''کیا تم یہ بات بھول گئے ہو کہ ان کا خیال ہے کہ یہ کام ہیگرڈ کرتا ہے؟ اور ہم یہ بالکل نہیں چاہتے ہیں کہ ہیگرڈ کو یہاں سے نکال دیا جائے......''

''دیکھو وہ تو اس وقت کلاس کو پڑھا رہا ہے، وہ اسے بالکل قصوروار نہیں ٹھہرا سکتی ہیں!'' ہیری نے کھڑکی کے باہر میدان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''اوہ ہیری! تم بھی بہت بھولے ہو!'' ہرمائنی نے چڑ چڑے انداز میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔''کیا تمہیں اس بات کی توقع ہے کہ امبرج کسی ثبوت کا انتظار کریں گی؟''

ہرمائنی کا مزاج اس قدر بگڑا ہوا تھا کہ لگتا نہیں تھا کہ وہ جلد ہی درست ہو پائے گا۔ وہ غصے سے پیر پٹختی ہوئی لڑکیوں کے کمروں والی سیڑھیوں کی طرف بڑھی اور دھڑام کی آواز سے دروازہ بند کرتے ہوئے سیڑھیوں میں اوجھل ہوگئی۔

''وہ غصے میں بپھری ہوئی لڑکی کتنی پیاری لگتی ہے، ہے نا؟'' رون نے نہایت آہستگی سے کہا اور ہیری کے گھوڑے کو پیٹنے کیلئے اپنا وزیر آگے کی طرف بڑھا دیا۔

ہرمائنی کی بدمزاجی کا عالم اگلے دو روز تک برقرار رہا۔ یہ الگ بات ہے کہ ہیری اور رون کو اسے نظر انداز کرنے میں کوئی زیادہ زحمت اُٹھانا نہیں پڑی تھی۔ انہوں نے ہفتے اور اتوار کے دن کا بیشتر حصہ پیر کو ہونے والے جادوئی مرکبات کے امتحان کی تیاری میں گزارا تھا۔ جادوئی مرکبات کے امتحان کے بارے میں ہیری کا جوش ولولہ کچھ زیادہ نہیں تھا۔ اسے صاف دکھائی دے رہا تھا کہ اس کے ایرور بننے کی امنگ پر جادوئی مرکبات کا یہ امتحان یقیناً بربادی کا موجب ثابت ہوگا۔ اسے اپنا تحریری پرچہ خاصا مشکل محسوس ہوا تھا حالانکہ اس نے سوچا کہ بھیس بدل جادوئی مرکب میں تو اسے پورے نمبر مل ہی جائیں گے۔ وہ اس کے ردعمل اور نقصانات کے بارے میں اس لئے آسانی سے بیان کرسکتا تھا کیونکہ اس نے دوسرے سال کی پڑھائی میں اسے غیر قانونی طور پر بنایا اور استعمال کیا تھا......

دوپہر کو ہونے والا عملی امتحان اتنا زیادہ برا نہیں تھا جتنا اسے اندیشہ ہو رہا تھا۔ چونکہ پروفیسر سنیپ وہاں موجود نہیں تھے، اس لئے ہیری جادوئی مرکب کو پکانے کے دوران خود کو کافی پرسکون محسوس کر رہا تھا۔ نیول ہیری کے کافی قریب موجود تھا۔ وہ ہمیشہ جادوئی مرکبات کی کلاس میں نہایت مغموم اور افسردہ دکھائی دیتا تھا مگر آج وہ کافی خوش دکھائی دے رہا تھا۔ جب پروفیسر مارچ بنک نے کہا۔ ''اب تمام لوگ اپنی اپنی کڑاہیوں سے دور ہٹ جائیں، امتحان کا وقت ختم ہو چکا ہے۔'' تو ہیری نے اپنی سادہ صراحی کے منہ پر کارک لگاتے ہوئے سوچا کہ بھلے ہی اسے عمدہ درجہ نہ مل پائے اگر قسمت نے ساتھ دیا تو وہ کم از کم فیل تو نہیں ہوگا......

''اب صرف چار پرچے باقی رہ گئے ہیں!'' پاروتی نے تھکے ہوئے لہجے میں کہا۔ جب وہ لوگ گری فنڈر کے ہال کی طرف واپس لوٹ رہے تھے۔

''صرف......!!؟'' ہرمائنی نے بھنوئیں کھینچتے ہوئے کہا۔ ''مجھے تو ابھی جادوئی علم الاعداد کے امتحان پر بھی وقت صرف کرنا پڑے گا۔ یہ شاید پورے امتحان کا سب سے مشکل پرچہ ہو!''

کسی نے بھی اس کی بات پر تبصرہ کرنے کی حماقت نہیں کی تھی، اس لئے وہ اپنا غصہ کسی پر بھی نکال نہ پائی لہٰذا اس نے ہال میں سب سے زیادہ زور سے کھی کھی کرنے والے پہلے سال میں پڑھنے والے طلباء کو ڈانٹ ڈپٹ کر اپنی بھڑاس نکالی۔

ہیری نے فیصلہ کرلیا تھا کہ وہ منگل کو ہونے والے جادوئی جانداروں کی دیکھ بھال کے امتحان میں عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کرے گا تاکہ ہیگرڈ کا سر فخر سے اونچا ہو سکے۔ عملی امتحان دوپہر کے بعد تاریک جنگل کے کنارے پر بنے ایک بڑے صحن میں رکھا گیا تھا۔ جہاں طلباء کو ایک درجن خارپشتوں میں سے ایک نرل کو تلاش کرنے کیلئے کہا گیا تھا۔ (ترتیب کچھ یوں تھی کہ سبھی کو باری باری دودھ پلانے کیلئے دیا جائے۔ نرلس کی دم کے پروں میں کئی جادوئی خصوصیات ہوتی تھیں مگر وہ عام طور پر نہایت حساس اور شکی مزاج واقع ہوئے تھے، وہ دودھ پلانے کی کوشش پر ناراض ہو جاتے تھے کیونکہ انہیں خدشہ رہتا تھا کہ دودھ کی شکل میں انہیں زہر دینے کی کوشش کی جارہی ہے) اس کے بعد انہیں برطِ شجر کو درست طریقے سے خوراک کھلانے اور سنبھالنے کا ہدف دیا گیا۔ اگلا کام ایک آتشی کیکڑے کو شعلہ اگلنے سے روکنا تھا اور خود کو جھلسنے سے بچا کر اس کے جسم کی صفائی کرنا تھی۔ اس کے علاوہ بیمار یک سنگھے کیلئے کھلانے پلانے کیلئے دی گئی اشیاء میں صحیح اور موزوں خوراک کا انتخاب کرنا تھا۔

ہیری نے دیکھا کہ ہیگرڈ اپنے جھونپڑے کی کھڑکی سے متفکر نظروں سے ان کی طرف دیکھ رہا تھا۔ جب پستہ قد جادوگرنی پروفیسر مارچ بنک نے ہیری کی طرف مسکرا کر دیکھا اور کہا کہ ''وہ اب جا سکتا ہے۔'' تو ہیری نے سکول کی طرف مڑنے سے پہلے پریشان ہیگرڈ کو انگوٹھا اونچا کرتے ہوئے دکھایا تھا۔ ہیگرڈ نے پھیکی مسکراہٹ کے ساتھ سر ہلا دیا۔

بدھ کی صبح علم فلکیات کا تحریری پرچہ کافی اچھا ثابت ہوا۔ ہیری کو صحیح طور پر یقین نہیں تھا کہ اس نے سیارہ مشتری کے تمام چاندوں کے نام درست لکھ دیئے تھے مگر اسے یہ بات اچھی طرح معلوم تھی کہ ان میں کسی پر بھی چوہے نہیں رہتے ہیں۔ انہیں علم فلکیات کے عملی امتحان کیلئے رات کی تاریک کا انتظار کرنا تھا۔ اس لئے دوپہر کو علم جوتش کے امتحان کیلئے جانا پڑا۔

یہ بات سچ تھی کہ ہیری علم جوتش میں کافی کمزور واقع ہوا تھا مگر اس کا امتحان تو نہایت برا ثابت ہوا۔ اس کے بجائے تو وہ ویران شیشے کے دودھیا گولے میں متحرک تصویریں دیکھنے کی کوشش کرسکتا تھا۔ چائے کی پتیوں کو پڑھنے کے دوران تو اس کا سر ہی چکرا گیا۔ اس نے کہا کہ پروفیسر مارچ بنک جلد ہی ایک فربہ، سانولی رنگت والے ایک بھیگے اجنبی سے ملنے والی ہیں۔ اس نے اس پورے گھپلے کو ختم کرتے ہوئے دست شناسی کے مضمون میں ان کی ہتھیلی میں زندگی اور دماغ کی لکیروں کو آپس میں گڈمڈ کر ڈالا اور حیران ہوتے ہوئے انہیں بتایا کہ لکیروں کے لحاظ سے تو انہیں گذشتہ منگل کو ہی مر جانا چاہئے تھا......

''دیکھو! ہمیں اس مضمون میں پاس ہونے کی کوئی زیادہ امید نہیں رکھنا چاہئے!'' رون نے سنگ مرمر کی سڑھیاں چڑھتے ہوئے

اداسی اور افسردگی کے عالم میں کہا۔ اس کی بات سن کر ہیری کو کافی حوصلہ ہوا کہ اس کشمکش میں وہ تنہا ہی مبتلا نہیں تھا۔ رون نے اپنے ممتحن کو بلا جھجک یہ بتا دیا تھا کہ اسے مستقبل بین گولے میں ایک بدصورت شخص کا چہرہ دکھائی دے رہا ہے جس کی ناک پر ایک بڑا مسّہ موجود ہے۔ جب اس نے اوپر سر اُٹھا کر دیکھا تو اسے یہ بھیانک احساس ہوا کہ وہ درحقیقت اپنے ممتحن کے حلیہ کا عکس ہی شیشے کے گولے میں دیکھ کر بیان کر رہا تھا......

''ہمیں تو اس واہیات مضمون کا انتخاب ہی نہیں کرنا چاہئے تھا۔'' ہیری نے جل بھن کر کہا۔

''خیر کوئی بات نہیں! کم از کم ہم اب اسے خیر باد کہہ سکتے ہیں۔'' رون نے ہنس کر کہا۔

''ہاں! ہمیں اب یہ ٹامک ٹوئیاں مارنے کی ضرورت نہیں ہے کہ جب مشتری اور یورینس زیادہ دوستانہ تسدیس بناتے ہیں تو کیا حالات پیش آتے ہیں......''

''بالکل! مجھے مستقبل میں اس بات کی کوئی پرواہ نہیں رہے گی کہ میری چائے کی پیالی میں پتیاں موت کی علامت دکھا رہی ہے۔ میں انہیں اُٹھا کر فوراً کوڑے دان میں ڈال دوں گا جوان کی اصلی جگہ ہے، ہے نا؟''

ہیری ہنسنے لگا۔ اسی لمحے ہرمائنی ان کے عقب میں بھاگتی ہوئی پہنچ گئی۔ ہیری نے فوراً اپنی ہنسی پر قابو پالیا، اسے خدشہ تھا کہ کہیں وہ یہ دیکھ کر برا ہی نہ مان جائے۔

''میرا خیال ہے کہ میں نے جادوئی علم الاعداد کا تحریری امتحان بالکل صحیح دے دیا ہے۔'' وہ تھوڑا کھوئے ہوئے لہجے میں بولی۔ یہ سن کر ہیری اور رون نے سکون کی سانس لی اور اپنے وجود میں فرحت انگیز طمانیت کا احساس ہوا۔

''بس اب رات کے کھانے سے پہلے ستاروں کے جدول پر ایک نظر ڈالنے کا کام باقی رہ گیا ہے۔'' وہ متفکر انداز میں بولی۔

جب وہ رات گیارہ بجے علم فلکیات کا عملی امتحان دینے کیلئے بلند مینار پر جا پہنچے تو انہیں ستاروں کا مشاہدہ کرنے کیلئے صاف رات ملی کیونکہ آسمان پر ایک بھی بادل دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ نیچے میدان چاندنی میں نہایا ہوا تھا اور ہوا میں ہلکی سی خنکی موجود تھی۔ سب طلباء نے اپنے اپنے ٹیلی سکوپ سنبھال لئے اور پروفیسر مارچ بنک کے اشارے پر ستاروں کا خالی جدول بھرنے لگے۔

جب انہوں نے ستاروں اور چاند کی منازل کو جدول میں لکھا تو پروفیسر مارچ بنک اور پروفیسر ٹوفٹی ان کے درمیان چہل قدمی کرتے رہے۔ رات کے اس سناٹے میں چرمئی کاغذوں کی سرسراہٹ کی آواز کے علاوہ کوئی دوسری آواز سنائی نہیں دے رہی تھی۔ کبھی کبھار ٹیلی سکوپ کو گھمانے کی چرچراہٹ کی آواز بھی سنائی دیتی تھی۔ اس کے علاوہ چرمئی کاغذ پر قلم کے گھسٹنے کی آواز بھی نمایاں ہو جاتی تھی۔ نصف گھنٹہ گزر چکا تھا۔ سکول کی بلند و بالا عمارت کی کھڑکیوں کی بتیاں گل ہونے لگیں تو زمین پر دکھائی دینے والے سنہری روشنی کے ننھے ننھے چہار خانوں کا عکس مٹنے لگا۔

بہر حال جب ہیری نے اپنے چارٹ پر ستاروں کے جھرمٹ میں جوزا کی نشاندہی لکھی تو سکول کا بیرونی دروازہ کھلا۔ دروازہ

اس منڈیر کے عین نیچے تھا جہاں وہ اس وقت موجود تھا۔ دروازہ کھلنے کی وجہ سے سیڑھیوں سے لے کر گھاس تک روشنی کا ایک ہالہ بکھر گیا تھا۔ ہیری نے اپنے ٹیلی سکوپ کی سمت کو معمولی سا بدلا اور اس کی آڑ میں نیچے نیم تاریک میدان میں دیکھنے لگا۔ چمکتی ہوئی گھاس پر پانچ چھ سائے چل رہے تھے، پھر دروازہ بند ہو گیا اور گھاس پر ایک بار پھر اندھیرا چھا گیا۔

ہیری نے اپنی آنکھ ایک بار پھر ٹیلی سکوپ کے عدسے سے لگا دی اور کھلے آسمان میں سیارہ زہرہ کو تلاش کرنے لگا۔ اس نے نظر ہٹا کر نیچے جدول میں دیکھا جہاں اسے اس کی صحیح سمت کی تلاش کی علامتیں دیکھنا تھیں مگر کسی چیز نے اس کی توجہ اپنی طرف مبذول کر لی۔ اس نے لاشعوری طور پر اندھیرے میں ڈوبے صحن کی طرف دیکھا۔ وہاں اسے چھ ہیولے چلتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ اگر وہ متحرک نہ ہوتے اور ان پر چمکتی ہوئی چاندنی نہ پڑ رہی ہوتی تو وہ یقیناً اندھیرے میں ڈوبے ہوئے میدان میں بالکل دکھائی نہ دیتے۔ اتنی اونچائی پر موجود ہونے کے باوجود ہیری ان چلتے ہوئے ہیولوں میں ایک پستہ قامت ہیولے کو دیکھ کر پہچان گیا تھا کہ وہ امبرج ہی ہوں گی، وہ سب سے آگے آگے چل رہی تھیں۔

اسے یہ بات بالکل سمجھ میں نہیں آئی کہ نصف شب کو امبرج ان لوگوں کے ساتھ تاریک میدان میں کیوں چہل قدمی کر رہی تھیں اور اسے یہ تو بالکل سمجھ میں نہیں آ پایا کہ ان کے ساتھ پانچ لوگ کیونکر موجود تھے؟ اسی لمحے کوئی اس کے عقب میں کھانسا اور اسے یاد آیا کہ ابھی نصف امتحان باقی تھا۔ وہ ایک بار پھر سیارہ زہرہ کی سمت تلاش کرنے لگا کیونکہ وہ اسے فراموش کر چکا تھا۔ اس نے ایک بار پھر اپنی آنکھ ٹیلی سکوپ پر جمائی اور زہرہ کی تلاش شروع کر دی۔ وہ اس کی سمت کا زاویہ لے کر جونہی اپنے جدول کی طرف مڑا تاکہ اسے لکھ پائے، تو اسے دور کہیں زوردار دستک کی آواز سنائی دی، جس کی آواز خاموش ویرانے میں کافی زیادہ گونجی تھی۔ اسی لمحے کسی کتے کے بھونکنے کی آواز بھی آئی۔

اس نے دھڑکتے ہوئے دل سے کھلے میدان کی طرف دیکھا۔ ہیگرڈ کے جھونپڑے کی کھڑکی پر روشنی ہوئی اور جن لوگوں کو اس نے صحن عبور کرتے ہوئے دیکھا تھا، اب ان کے ہیولے کھڑکی کی روشنی میں وہاں کھڑے دکھائی دے رہے تھے۔ دروازہ کھلا اور پھر وہ چھ ہیولے چوکھٹ پار کر کے اندر چلے گئے۔ دروازہ ایک بار پھر بند ہو گیا اور میدان میں گہری خاموشی چھا گئی۔

ہیری کے وجود میں عجیب سی بے چینی دوڑنے لگی اور وہ متفکر دکھائی دینے لگا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ جو کچھ اس نے دیکھا تھا کیا رون اور ہرمائنی نے بھی دیکھا تھا؟ مگر اسی لمحے پروفیسر مارچ بنک اس کے عقب میں پہنچ گئی تھیں۔ وہ ان کے سامنے ادھر ادھر تاک جھانک تو نہیں کر سکتا تھا ورنہ وہ یہ سوچتیں کہ وہ کسی کی نقل کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ وہ تیزی سے اپنے ستاروں کے جدول پر دوبارہ جھک گیا اور ان پر لکھنے کی اداکاری کرنے لگا۔ درحقیقت وہ منڈیر کی اوٹ سے ہیگرڈ کے جھونپڑے کو ہی دیکھے جا رہا تھا۔ اب جھونپڑے کے اندر ہلتے ہوئے ہیولوں کے سائے کھڑکیوں کے پردوں پر دکھائی دے رہے تھے جو کبھی کبھار کسی کے سامنے آ جانے پر روشنی بالکل غائب بھی ہو جاتی تھی۔

اسے اپنی گردن پر پروفیسر کی چبھتی ہوئی نگاہ کا احساس ہو رہا تھا۔اس نے ایک بار پھر اپنی آنکھ ٹیلی سکوپ میں جمائی اور چاند کی طرف بے معنی انداز میں دیکھا۔حالانکہ وہ نصف گھنٹہ پہلے ہی اس کی منزل کو جدول میں اتار چکا تھا۔جیسے ہی پروفیسر مارچ بنک وہاں سے ہٹیں تو اسے دور اندھیرے میں ڈوبے ہوئے جھونپڑے میں کسی کے گرجنے کی آواز سنائی دی جو اندھیرے میں ڈوبے ہوئے اس بلند مینار تک گونجتی ہوئی پہنچ گئی تھی۔اب ہیری کے اردگرد کئی طلباء اپنی اپنی ٹیلی سکوپ سے نظر ہٹا کر ہیگرڈ کے جھونپڑے کی طرف دیکھنے لگے تھے۔

پروفیسر ٹوفٹی ایک بار پھر کھانسے۔

''سب لوگ اپنا دھیان امتحان کی طرف رکھئے!'' انہوں نے آہستگی سے کہا۔

زیادہ تر طلباء اپنی اپنی ٹیلی سکوپ کی طرف متوجہ ہو چکے تھے۔ہیری نے اپنی بائیں طرف دیکھا۔ہرمائنی ہیگرڈ کے جھونپڑے کی طرف ٹکٹکی باندھے دیکھ رہی تھی۔

''ہونہہ......صرف بیس منٹ باقی رہ گئے ہیں!'' پروفیسر ٹوفٹی دوبارہ بولے۔

ہرمائنی چونک پڑی اور تیزی سے اپنے ستاروں کے جدول کو بھرنے لگی۔ہیری نے اپنے جدول پر نظر ڈالی۔اس کی توجہ اس امر کی طرف مبذول ہوئی کہ اس نے زہرہ کی جگہ مریخ لکھ دیا تھا۔وہ اسے درست کرنے کیلئے جھکا۔اسی وقت میدان کی طرف ایک زوردار دھاکہ گونج اُٹھا۔اس غیر متوقع دھاکے کی آواز سن کر تمام طلباء چونک گئے۔کئی طلبا کی ناک ٹیلی سکوپ سے ٹکرا گئی تھی اور ان کے منہ سے بے ساختہ 'اووچ' کی آواز نکل گئی۔اب سن کی گردنیں نیچے میدان کی طرف جھک گئی تھیں اور وہ یہ دیکھنے کی کوشش کر رہے تھے کہ وہاں کیا ہوا تھا؟

ہیگرڈ کے جھونپڑے کا دروازہ کھل چکا تھا اور باہر نکلتی ہوئی روشنی میں وہ اپنے مدمقابل لوگوں کو صاف دکھائی دے رہا تھا۔دیوہیکل ہیگرڈ غصے سے گرج رہا تھا اور ہوا میں اپنی مٹھیاں لہرا رہا تھا۔اسے چھ لوگوں نے گھیرے میں لے رکھا تھا اور اس کی طرف سرخ روشنیاں پھینک کر اسے ششدر کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔

''نہیں......'' مینار پر ہرمائنی کی چیخ گونج گئی۔

''اوہ......یہ امتحان ہے......!'' پروفیسر ٹوفٹی نے بے چینی سے پہلو بدلتے ہوئے کہا۔

ایسا لگ رہا تھا جیسے کسی نے ان کی بات سنی ہی نہ ہو۔کسی کا دھیان اب ستاروں کی طرف نہیں تھا، وہ سب خوفزدہ اور متحیر نظروں سے میدان کا تماشا دیکھنے میں مگن تھے۔سرخ روشنیوں کی لپٹیں ہیگرڈ کے جھونپڑے سے ٹکرا کر اسے تہس نہس کر رہی تھیں۔یہ بڑی عجیب بات تھی جو روشنی ہیگرڈ کے جسم سے ٹکراتی تھی وہ اچھل کر اور پلٹ کر دوسری طرف نکل جاتی تھی۔وہ ابھی تک جم کر ان کا مقابلہ کر رہا تھا۔چیخیں اور بلند آواز میں جادوئی کلمات بولنے کی گونج میدان میں صاف سنائی دے رہی تھی۔

''سمجھداری سے کام لو، ہیگرڈ!'' کوئی آدمی زور سے چلایا۔

''سمجھداری گئی چولہے میں، ڈولش! تم لوگ ہمیں اس طرح سے نہیں لے جاسکتے ہو!'' ہیگرڈ دہاڑتا ہوا گرجا۔

ہیری کو فینگ کی ننھا سا ہیولہ بھی دکھائی دے رہا تھا جو ہیگرڈ کو بچانے کیلئے ان لوگوں کر چھلانگیں لگا رہا تھا۔ وہ ان لوگوں کا گھیرا توڑنے کیلئے جست لگا کر حملہ کر رہا تھا اور پھیکی آواز میں بھونک رہا تھا۔ اس کی کوشش اس وقت تک جاری رہی جب تک وہ ایک ششدر کرنے والی سرخ روشنی کی زد میں نہیں آ گیا۔ ہیری کو اس کا جسم بے جان ہو کر زمین پر گرتا ہوا دکھائی دیا۔ ہیگرڈ دیوانگی سے گرجا اور اس نے آگے بڑھ کر فینگ پر حملہ کرنے والے شخص کو اُٹھا کر زمین پر پٹخ دیا۔ وہ آدمی ہوا میں دس فٹ اچھلا اور زمین پر گرتے ہی ساکت ہو گیا۔ ہرمائنی کے منہ سے آہ نکل گئی اور اس کے دونوں ہاتھ منہ پر پہنچ گئے۔ ہیری نے رون کی طرف مڑ کر دیکھا، وہ بھی خاصا گھبرایا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ ان میں سے کسی نے بھی ہیگرڈ کو آج تک اتنے غصے میں نہیں دیکھا تھا۔

''اوہ نہیں...... وہ کون ہے؟'' پاروتی چیختی جو منڈیر پر جھک کر سکول کے نیچے کی طرف اشارہ کر رہی تھی۔ ہیری نے دیکھا کہ داخلی دروازہ ایک بار پھر کھل چکا تھا اور اندھیری گھاس دوبارہ روشنی میں نہا اُٹھی تھی۔ اس بار ایک لمبا سایہ گھاس پر بھاگتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''براہ کرم توجہ دیجئے...... اب صرف سولہ منٹ باقی رہ گئے ہیں!'' پروفیسر ٹوفٹی پریشانی کے عالم میں پہلو بدلتے ہوئے بولے۔

مگر کوئی بھی اپنی جگہ سے ٹس سے مس نہ ہوا۔ وہ تو اب اس دوڑتے ہوئے لمبے ہیولے کو دیکھ رہے تھے جو سرعت رفتاری سے ہیگرڈ کے جھونپڑے کی طرف چلا جا رہا تھا۔

''تمہاری یہ کرنے کی ہمت کیسے ہوئی؟'' وہ ہیولا بھاگتا ہوا چیخ رہا تھا۔ ''تمہاری ہمت کیسے ہوئی؟...... رُک جاؤ...... تمہاری ہمت کیسے ہوئی......؟''

''وہ پروفیسر میک گوناگل ہیں......'' ہرمائنی نے بڑبڑا کر بتانے کی کوشش کی۔

''اسے چھوڑ دو...... میں کہتی ہوں اسے چھوڑ دو!'' پروفیسر میک گوناگل کی چیختی ہوئی آواز سنائی دے رہی تھی۔ ''تم کس وجہ سے اس پر حملہ کر رہے ہو؟ اس نے کچھ نہیں کیا ہے جو تم لوگ اسے اس طرح......''

اور پھر ہرمائنی، پاروتی اور لیونڈر کے منہ سے زوردار چیخ نکل گئی۔ جھونپڑے کے گرد پھیلے ہوئے لوگوں نے مڑ کر پروفیسر میک گوناگل پر چار سرخ روشنیاں دے ماریں۔ جھونپڑے کی طرف پوری رفتار سے بڑھتی ہوئی پروفیسر میک گوناگل سنبھل نہ پائیں اور چاروں روشنیاں سیدھی ان کی چھاتی پر پڑی۔ وہ ہوا میں اچھلی اور ان کا پورا بدن سرخ روشنی میں جھلملا اُٹھا۔ وہ پیٹھ کے بل دھڑام سے گھاس پر گرتی چلی گئیں اور ان کا جسم بے جان ہو گیا۔

''ستیاناس......'' پروفیسر ٹوفٹی زور سے چلائے۔ وہ بھی اب امتحانی سلسلے کو پوری طرح فراموش کر چکے تھے۔ ''انہوں نے بے

خبری میں حملہ کر دیا......افسوس صد افسوس!''

''بزدلو......!'' ہیگرڈ اتنی زور سے گرجا کہ اس کی آواز مینار پر صاف سنائی دی اور اگلے ہی لمحے سکول میں بے شمار روشنیاں جل اُٹھیں۔ ''ڈرپوک کہیں کے......یہ لو......اور یہ بھی لو......''

''اوہ......'' ہرمائنی کے منہ سے سسکاری نکل گئی۔

ہیگرڈ نے اپنے قریبی حملہ پر دو بھاری بھرکم ہاتھ جڑ دیئے، اس کے زمین بوس ہو جانے کے بعد معلوم ہوا کہ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ ہیری نے ہیگرڈ کو نیچے کی طرف جھکتے ہوئے دیکھا، اس کا دل ڈوبنے لگا کہ کہیں ہیگرڈ کسی ششدر جادوئی کلمے کے وار کا شکار تو نہیں ہو گیا ہے مگر اگلے ہی لمحے وہ تیزی سے سیدھا کھڑا ہوا گیا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے اس نے اپنی کمر پر ایک بورا لادر کھا تھا۔ پھر اگلے ہی لمحے ہیری کو محسوس ہوا کہ اس کے کندھے پر بے جان فینگ کا جسم پڑا تھا۔

''اسے پکڑو......اسے پکڑ لو......'' امبریج کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ مگر ان کا اکلوتا بچا ہوا جادوگر ہیگرڈ کے قریب جانے کی ہمت نہیں کر پا رہا تھا۔ وہ اتنی تیزی سے پیچھے ہٹ گیا تھا کہ وہ اپنے ہی ایک بیہوش ساتھی کے بدن سے ٹکرا کر پیچھے اُلٹ گیا۔ ہیگرڈ تیزی سے مڑا اور کتے کو کمر پر لادے بیرونی دروازے کی طرف بھاگنے لگا۔ امبریج نے اپنی چھڑی لہرائی اور اس پر آخری سرخ روشنی کا وار کیا لیکن گھبراہٹ اور بدحواسی کی وجہ سے ان کا نشانہ چوک گیا تھا۔ ان کے دیکھتے ہی دیکھتے ہیگرڈ کا بھاری بھرکم جسم مجسموں والے دروازے کی طرف گیا اور اندھیرے میں گم ہو گیا۔

ایک منٹ تک گہری خاموشی چھائی رہی۔ سبھی لوگ منہ پھاڑے تاریک میدان کی طرف دیکھے جا رہے تھے۔ اچانک پروفیسر ٹوفٹی کی بوجھل آواز سنائی دی۔

''سب لوگ سن لو......اب صرف پانچ ہی منٹ کا وقت باقی بچا ہے!''

حالانکہ ان کے دو تہائی جدول ہی مکمل ہو پائے تھے مگر ہیری کے دماغ میں بس یہی چل رہا تھا کہ اب امتحان ختم ہو جانا چاہئے۔ جب امتحان کا وقت ختم ہو گیا تو ہیری، رون اور ہرمائنی نے ٹیلی سکوپ سمیٹ کر ان پر بمشکل غلاف چڑھائے۔ وہ بے قراری سے بل دار سیڑھیوں سے نیچے اترے اور جلد ہی گری فنڈر ہال کی طرف بھاگ کھڑے ہوئے۔

لگتا تھا جیسے پورا سکول ہی جاگ گیا تھا۔ جب وہ سیڑھیوں کے نچلے حصے پر پہنچے تو وہاں طلباء کی بڑی تعداد موجود تھی جو اندازہ لگانے کی کوشش کر رہی تھی کہ دھما کہ کیوں اور کہاں ہوا تھا؟ اپنے پاجاموں اور سونے والے گاؤن پہنے ہر کسی کے چہرے پر حیرت چھائی ہوئی تھی۔

''گھٹیا عورت......'' ہرمائنی آگ بگولا ہوتی ہوئی غرائی، وہ اتنی شدید غصے میں تھی کہ اس کے منہ الفاظ تک نہیں نکل پا رہے تھے۔ ''رات کے اندھیرے میں چوری چھپے ہیگرڈ کو گرفتار کرنا چاہتی تھی......خبیث بڑھیا!''

''یہ تو واضح ہو گیا ہے کہ وہ اس بار یقیناً ایسا کچھ نہیں ہونے دینا چاہتی تھی جیسا کہ پروفیسر ٹراؤلینی کی مرتبہ اس کے ساتھ ہوا تھا۔'' ارنئی میک ملن نے ان کی طرف بڑھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

''ہیگر ڈ نے انہیں اچھا سبق سکھایا، ہے نا؟'' رون نے جلدی سے کہا جو متحیر کم پریشان زیادہ دکھائی دے رہا تھا۔''مگر جادوئی وار اس سے ٹکرا ٹکرا کر دور کیوں جھٹک رہے تھے؟''

''میرا خیال ہے کہ اس کے دیونسل سے تعلق کے باعث ایسا ہوا ہوگا؟'' ہرمائنی نے کپکپاتی ہوئی آواز میں کہا۔''دیوؤں کو ششدر کر دینا کافی مشکل کام ہوتا ہے۔ وہ نہایت سخت جان اور موٹی چمڑی کے مالک ہوتے ہیں۔ واقعی سخت کھال...... مگر بیچاری پروفیسر میک گوناگل...... ایک ساتھ چار ششدر جادوئی کلمات سیدھے ان کی چھاتی پر پڑے اور تو اور وہ کوئی جوان عورت بھی نہیں تھیں...... ہے نا؟''

''بہت برا ہوا...... سچ مچ بہت برا!'' ارنئی نے سر ہلاتے ہوئے تاسف بھرے لہجے میں کہا۔''خیر! مجھے نیند آ رہی ہے، میں تو سونے جا رہا ہوں...... سب کو شب بخیر!''

ان کے چاروں طرف طلباء اب اپنے اپنے ہالوں کی طرف لوٹنے لگے۔ وہ چلتے ہوئے ابھی تک جوشیلے انداز میں اس حادثے کے متعلق باتیں کرتے جا رہے تھے جو کچھ ہی دیر پہلے ان کی نظروں کے سامنے رونما ہوا تھا۔

''اچھا ہوا...... وہ کم از کم ہیگر ڈ کو اژقبان تو نہیں لے جا پائے۔ میرا خیال ہے کہ وہ شائد ڈمبل ڈور کے پاس چلا گیا ہوگا، ہے نا؟'' رون نے کہا۔

''میرا بھی یہی خیال ہے!'' ہرمائنی نے دھیمی آواز میں کہا۔ اس کی آنکھیں بھر آئی تھیں اور آنسوؤں کی چمک صاف دکھائی دے رہی تھی۔''یہ تو سچ مچ بہت برا ہوا...... میں تو یہ سوچ رہی تھی کہ ڈمبل ڈور جلد لوٹ آئیں گے مگر اب تو ہیگر ڈ بھی یہاں سے چلا گیا ہے......''

وہ لوگ جب گری فنڈر ہال میں واپس پہنچے تو وہ کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ میدان میں ہوئے ہنگامے کی وجہ سے کئی طلباء تو بیدار ہو گئے تھے اور پھر انہوں نے اپنے ساتھیوں کو بھی جگا دیا تھا۔ ڈین اور سمیس ان لوگوں سے پہلے ہی ہال میں پہنچ چکے تھے، اس لئے وہ جوشیلے انداز میں سب کو بتا رہے تھے کہ انہوں نے علم فلکیات کا امتحان دیتے ہوئے بالائی مینار سے نیچے کیا دیکھا اور سنا تھا؟

''مگر ہیگر ڈ کو اب کیوں نکالا؟'' انجلینا جانسن نے حیرانگی سے پوچھا اور سر ہلا کر آگے بولی۔''یہ سلوک ٹراؤلینی جیسا نہیں ہے، وہ تو اس سال زیادہ اچھے انداز سے پڑھا رہا تھا......؟''

''امبرتج نصف انسانوں سے شدید نفرت کرتی ہیں۔'' ہرمائنی نے تلخی سے کہا اور ایک کرسی پر نڈھال ہو کر لڑھک گئی۔''وہ ہمیشہ سے ہیگر ڈ کو سکول سے باہر نکالنے کی کوشش کرتی رہی تھی۔''

''میرا خیال ہے کہ وہ یقیناً یہ سوچ رہی ہوگی کہ ہیگرڈ نے اس کے دفتر میں طلاشرفی چھوڑ دیا تھا......'' کیٹی بل نے آہستگی سے کہا۔

''اوہ بیڑہ غرق!......'' لی جارڈن نے اپنا منہ دونوں ہاتھوں سے چھپاتے ہوئے کہا۔ ''اس کے دفتر میں تو طلاشرفی میں نے چھوڑا تھا۔ فریڈ اور جارج جانے سے پہلے مجھے دو طلاشرفی دے گئے تھے۔ میں تو کھڑکی کے ذریعے انہیں اندر پہنچا رہا تھا......''

''اسے تو ہیگرڈ کو نکالنے کیلئے بس بہانہ ہی چاہئے تھا۔ ہیگرڈ، ڈمبل ڈور کا بہت قریبی اور قابل اعتماد تھا......'' ڈین نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''یہی سچی بات ہے......'' ہیری نے تاسف بھرے لہجے میں کہا اور ہرمائنی کے پہلو والی کرسی میں دھنس گیا۔

''میں تو بس اس بات پر فکرمند ہوں کہ پروفیسر میک گوناگل تندرست تو ہو جائیں گی؟'' لیونڈر براؤن نے آنسو بہاتے ہوئے کہا۔

''ہم نے اپنے کمرے کی کھڑکی سے دیکھا تھا کہ کچھ پروفیسر انہیں سٹریچر پر ڈال کر سکول کی طرف لا رہے تھے، اس کی حالت کافی خراب دکھائی دے رہی تھی۔'' کولن کریوی نے بتایا۔

''فکر مت کرو، میڈم پامفری انہیں بھلا چنگا کر دیں گی، وہ کبھی اپنے مریض سے مایوس نہیں ہوئی ہیں۔'' ایلیسا سپن نٹ نے کاٹ دار لہجے میں کہا۔

اس رات گری فنڈر ہال بیدار ہی رہا۔ صبح چار بجے کہیں ہال خالی ہوا۔ ہیری کی آنکھوں میں نیند کا نام ونشان نہیں تھا۔ ہیگرڈ کا رات کی تاریکی میں سکول سے فرار اسے مسلسل ستا رہا تھا۔ وہ امبرج پر اتنا برہم تھا کہ وہ یہ تک سوچ نہیں پایا کہ اس خبیث بڑھیا کیلئے آخر کون سی سزا سب سے زیادہ بری ثابت ہوگی؟ حالانکہ رون نے تجویز دی تھی کہ اسے بھوک سے تڑپتے ہوئے دھماکے دار سقرطوں کے آگے ڈال دینا چاہئے۔ کسی بھیانک سزا کے بارے میں سوچتا ہوا وہ نیند کی آغوش میں اتر گیا۔ تین گھنٹے سونے کے بعد جب وہ دوبارہ بیدار ہوا تو اسے محسوس ہوا کہ اس کی نیند صحیح طرح سے پوری نہیں ہو پائی تھی۔

ان کا آخری امتحان جادوئی تاریخ ایک مطالعہ نامی مضمون کا تھا جو ہیری کیلئے نہایت بوریت والا مضمون تھا اور اس کا وقت دوپہر کے بعد کا تھا۔ ہیری کا دل یہ چاہ رہا تھا کہ وہ ناشتہ کرنے کے بعد کچھ دیر اور سو جائے مگر دہرائی کا خوف اس کے دماغ پر ایسا چھایا ہوا تھا کہ وہ اپنے سر کو ہاتھوں میں دبائے کھڑکی کے پاس بیٹھ گیا اور دہرائی کرنے لگا۔ جب وہ ہرمائنی کے دیئے ہوئے ساڑھے تین فٹ اونچے ڈھیر کو پڑھنے لگا تو اسے بہت زیادہ کوشش کرنا پڑی کہ اسے نیند نہ آ جائے۔

پانچویں سال کی کلاس کے طلباء وطالبات دو بجے بڑے ہال میں داخل ہوئے اور اپنی اپنی جگہوں پر جم کر بیٹھ گئے۔ امتحان کے تحریری پرچے ان کے سامنے الٹے رکھے ہوئے تھے۔ ہیری اپنے وجود میں کافی تھکان محسوس کر رہا تھا۔ اس کی خواہش تھی کہ یہ امتحان

جلدی سے ختم ہوجائے اور وہ اپنے کمرے میں جا کر چین کی نیند سو جائے۔ کل وہ اور رون دونوں کیوڈچ میدان میں جائیں گے اور دہرائی کی مصیبت سے نجات پر خوب تفریح کریں گے۔

''سب لوگ اپنے اپنے پرچے سیدھے کرلو...... اب تم لوگ شروع ہو سکتے ہو!'' پروفیسر مارچ بنک نے ہال کے اونچے چبوترے پر کھڑے ہوکر کہا اور بڑے گھڑیال پر وقت کا بٹن دبا دیا۔ گھڑیال کی سوئی آگے کی طرف تھرکنے لگی۔

ہیری نے اپنے پہلے سوال کو گھور کر دیکھا۔ چند سیکنڈ تک پوری توجہ سے دیکھنے کے باوجود اسے اس کا ایک بھی لفظ سمجھ میں نہ آ پایا۔ ایک اونچی کھڑکی پر ایک شہد کی مکھی کی بھنبھناہٹ سنائی دے رہی تھی۔ آہستہ آہستہ وہ کافی مشکل سے خود کو سنبھالتے ہوئے جواب لکھنے لگا۔

اسے نام یاد کرنے میں کافی مشکل ہو رہی تھی اور وہ تاریخوں کو بھی گڈمڈ کر رہا تھا۔ اس نے سوال نمبر چار تو بالکل ہی چھوڑ دیا تھا (آپ کی رائے میں کیا جادوئی چھڑی کی قانون سازی نے اٹھارہویں صدی کی غوبلن بغاوت کو فرو کرنے میں بھرپور معاونت کی تھی؟) اس نے سوچا کہ اگر آخری لمحات میں اس کے پاس وقت بچا تو وہ اس بارے میں جواب ضرور لکھے گا۔ اس نے سوال نمبر پانچ کرنے کی کوشش کی۔ (1749ء میں مجسمہ رازداری کو توڑنے کی خلاف ورزی کیسے عمل میں آئی تھی، اسے دوبارہ روکنے کیلئے کن کن اقدامات کو اُٹھایا گیا تھا؟) اس نے جواب تو لکھ لیا مگر اسے محسوس ہو رہا تھا کہ اس نے کئی اہم نکات چھوڑ دیئے تھے۔ اسے یہ احساس بھی تھا کہ کہانی میں کہیں پر خونخوار غوبلن گروہ کا ذکر بھی کیا گیا تھا۔

اس نے پرچے میں کسی ایسے سوال کی تلاش کی جس کا وہ صحیح جواب دینے پر قادر ہو۔ سوال نمبر دس دیکھ کر اس کی آنکھوں میں چمک آئی۔ (ان حالات کو تفصیل سے بیان کریں جن میں بین الاقوامی جادوگروں کی ریاستوں کا اتحاد وجود میں آیا اور یہ بھی واضح کریں کہ لیکٹن سٹائن کے جادوگروں نے اس میں شامل ہونے سے انکار کیوں کیا تھا؟)

''اس کا جواب مجھے معلوم ہے!'' ہیری خود کلامی میں بڑبڑایا۔ حالانکہ اس کا دماغ طرح تھکا ہوا تھا اور نیند کی اونگھ کی طرف مائل تھا۔ اسے ہرمائنی کے لکھائی میں ایک عنوان دکھائی دے رہا تھا۔ 'بین الاقوامی جادوگروں کے ریاستی اتحاد کا تصور......' اس نے اس مقالے کو آج صبح ہی تو دہرائی میں پڑھا تھا۔ وہ لکھنے لگا۔ وہ بیچ بیچ میں نظر اُٹھا کر اس بڑے ریت گھڑیال کی گرتی ہوئی ریت کی طرف بھی دیکھتا جا رہا تھا جو سست روی سے آگے کھسک رہی تھیں۔ وہ پاروتی پاٹیل کے ٹھیک پیچھے بیٹھا ہوا تھا جس کے لمبے سیاہ بال کرسی کی پشت پر جھول رہے تھے۔ جب وہ اپنا سر ہلاتی تھی تو ہیری کی آنکھیں تھوڑی چندھیا سی جاتی تھیں اور صاف دیکھنے کیلئے اسے اپنا سر جھٹکنا پڑتا تھا۔

'بین الاقوامی ریاستی اتحاد کے پہلی عالمی کابینہ کے پہلے منتخب سربراہ مسٹر پیراے بوناکورڈ تھے مگر لیکٹن سٹائن کی جادوئی مجلس نے ان کے تقرر کی بھرپور مخالفت کی تھی کیونکہ......'

ہیری کے چاروں طرف قلمیں چرمئی کاغذوں پر گھسٹ رہی تھیں اور کرچ کرچ کی سی تیز بھنبھناہٹ گونج رہی تھی۔ دھوپ اس کے دماغ کو تپا رہی تھی۔ بونا کورڈ نے لیکٹن سٹائن کی جادوئی مجلس کو اپنی حمایت میں آمادہ کرنے کیلئے کیا قدم اُٹھایا تھا؟ جانے کیوں ہیری کو یہ محسوس ہو رہا تھا کہ اس کا دیوؤں کی نسل سے کوئی گہرا تعلق وابستہ رہا تھا۔ اس نے ایک بار پھر پاروتی کے جھلملاتے ہوئے بالوں کی طرف سونے پن سے دیکھا۔ کاش وہ جذب انکشافی کر سکے اور اس کے دماغ کی کھڑکی عقب میں کھول کر اندر جھانک سکے کہ دیوؤں کے بارے میں ایسا کیا تعلق چھپا ہوا تھا جس کی وجہ سے پیرائے بونا کورڈ اور لیکٹن سٹائن کی جادوئی کابینہ کے درمیان ٹکراؤ جیسی کیفیت پیدا ہو گئی تھی۔

ہیری نے لمحہ بھر کیلئے اپنی آنکھیں بند کر لیں اور دونوں ہاتھوں میں اپنا چہرہ چھپا لیا تا کہ اس کی آنکھوں کی جلنے والی پتلیوں کو کچھ ٹھنڈک مل پائے...... بونا کورڈ دراصل دیوؤں کا شکار ممنوع قرار دینا چاہتا تھا، وہ انہیں بنیادی حقوق دینا چاہتا تھا مگر لیکٹن سٹائن کے وحشی اور پہاڑی دیوؤں کی نسل کی وجہ سے اس کی قانون سازی خطرے میں پڑ گئی تھی۔ ہاں! یہی بات تھی......

اس نے اپنی آنکھیں کھول لیں جواب کافی جلن محسوس کر رہی تھیں۔ چمکتے ہوئے سفید چرمئی کاغذ کو دیکھتے ہی ان میں پانی بھر آیا۔ آہستہ آہستہ اس نے لیکٹن سٹائن کے دیوؤں کے بارے میں دو سطریں لکھیں۔ اس کے بعد وہ اپنے جواب کو دوبارہ پڑھنے لگا۔ وہ اس بارے میں کافی کم لکھ پایا تھا حالانکہ اسے معلوم تھا کہ ریاستی اتحاد پر ہرمائنی کا دیا ہوا کئی صفحات پر مشتمل مقالہ کافی طویل تھا۔ اس نے دوبارہ اپنی آنکھیں بند کی اور اس مقالے کو یاد کرنے کی کوشش کرنے لگا...... بین الاقوامی ریاستی اتحاد کی پہلی ملاقات فرانس میں ہوئی تھی۔ ہاں ہاں یہ بات تو وہ پہلے لکھ چکا ہے......غوبلن برادری نے اس کابینہ میں شامل ہونے کی کوشش کی تھی مگر انہیں باہر نکال دیا گیا تھا۔ وہ یہ بات بھی پہلے لکھ چکا تھا......اور لیکٹن سٹائن سے اس میں شامل ہونے کیلئے کوئی بھی نہیں آنا چاہتا تھا......

سوچو......اس نے خود کو ہدایت کی۔ اس کا چہرہ ہاتھوں میں چھپا ہوا تھا جبکہ اس کے چاروں طرف قلمیں لگاتار جوابات لکھ رہی تھیں اور بڑے گھڑیال میں ریت تیزی سے نیچے گرتی جا رہی تھی اور سوئی تھرکتی ہوئی خاتمے کی طرف بڑھ رہی تھی۔

وہ ایک بار پھر سرد اور نیم تاریک راہداری میں چل رہا تھا۔ شعبہ اسراریات کے سیاہ بڑے دروازے کی طرف اس کی قدم اُٹھ رہے تھے۔ اسے محسوس ہوا کہ اس کی چال میں پہلے کی بہ نسبت کافی اعتماد اور عزم کی جھلک تھی۔ وہ درمیان میں کچھ قدم دوڑ کر بھی اُٹھا لیتا تھا۔ وہ اپنی منزل تک پہنچنے کیلئے بری طرح مچل رہا تھا......سیاہ دروازہ ہمیشہ کی طرح اس کیلئے کھل گیا تھا اور وہ ایک لمبوترے کمرے میں پہنچ گیا جس میں کئی دروازے دکھائی دے رہے تھے......

پتھر کے فرش پر چلتے ہوئے وہ دوسرے دروازے کی طرف بڑھا۔ دروازے کی زیریں درز سے فرش پر روشنی جھلملاتی ہوئی دکھائی دی اور عجیب سی مشینی آواز سنائی دینے لگی۔ مگر اس کے پاس جائزہ لینے کا وقت بالکل نہیں تھا۔ اسے جلدی تھی......وہ آخری کچھ فٹ دوڑ کر اگلے دروازے پر جا پہنچا۔ جو باقی دروازوں کی طرح کھل گیا تھا......وہ ایک بار پھر گرجے جیسے کھلے ہال میں پہنچ گیا تھا جو

الماریوں اور شیشے کے چھوٹے گولوں سے بھرا پڑا تھا۔اس کا دل بہت تیز تیز دھڑک رہا تھا......وہ اس بار وہاں تک پہنچنے ہی والا تھا......ستانوے نمبر تک پہنچ کر وہ بائیں طرف مڑ گیا اور دو قطاروں کے درمیان تیزی سے چلنے لگا۔

دور فرش پر کوئی ہیولا دکھائی دے رہا تھا۔ایک سیاہ ہیولا فرش پر کسی زخمی جانور کی طرح چل رہا تھا...... ہیری کے پیٹ میں خوف کی لہر دوڑ گئی......متجسس نظروں سے......اس کی پتلیاں سکڑنے لگیں۔اس کے منہ سے ایک عجیب سی بلند اور یخ بستہ آواز نکلی جس میں رحم کا کوئی عنصر نہیں موجود تھا۔

''تم اسے اُٹھا کر مجھے دے دو!......اسے اُٹھا لو ابھی!......میں اسے نہیں چھو سکتا.....مگر تم اسے چھو سکتے ہو!''

فرش پر گرے ہوئے ہیولے میں کچھ حرکت پیدا ہوئی، ہیری نے دیکھا کہ لمبی سفید انگلیوں والے اس کے ہاتھ میں ایک چھڑی موجود تھی۔اس نے اپنی یخ بستہ آواز میں کہا۔''اینگوریسم!''

فرش پر گرا ہوا ہیولا اب بری طرح تڑپنے اور چیخنے لگا۔اس نے فرش پر اُٹھنے کی کوشش کی مگر وہ ایک بار پھر گر گیا اور بری طرح تڑپنے لگا۔ہیری عجیب سنگدلی سے ہنسنے لگا۔اس نے اپنی چھڑی اوپر اُٹھالی جس سے جادوئی وار کی اذیت رُک گئی اور وہ ہیولا لمبے لمبے سانس لے کر کراہنے لگا۔

''لارڈ والڈی مورٹ انتظار کر رہے ہیں......''

زمین پر گرا ہوا آدمی آہستہ آہستہ اپنے کانپتے ہوئے ہاتھوں کے بل کچھ انچ اونچا اُٹھا اور اس نے اپنا سر نفی میں ہلایا۔اس کا چہرہ خون سے لت پت تھا اور تکلیف کی شدت سے کانپ رہا تھا مگر غصے کے مارے اس کے چہرے پر سختی دکھائی دے رہی تھی۔ہیری اسے پہچان گیا تھا، وہ سیریس تھا۔اس کا قانونی سرپرست!

''اس سے پہلے میں اپنی جان دے دوں گا!''سیریس نے مضبوط لہجے میں کہا۔

''یہ تو طے ہے کہ آخر میں میں تمہاری جان ضرور لے لوں گا۔''یخ بستہ آواز نے طنزیہ لہجے میں کہا۔''مگر اس سے پہلے تمہیں مجھے وہ چیز اُٹھا کر دینا ہی ہوگی بلیک! تم شاید یہ سوچتے ہو کہ تم اذیت برداشت کر سکتے ہو؟ اس بارے میں نظر ثانی کر لو...... ہمارے پاس کافی وقت ہے اور کسی کو بھی تمہاری چیخیں نہیں سنائی دیں گی......''

مگر جونہی والڈی مورٹ نے اپنی چھڑی سیریس کی طرف تانی، اسی وقت کوئی زور سے چیخا اور ڈیسک سے جھولتا ہوا سخت فرش پر جا گرا۔زمین پر گرتے ہی ہیری کا دماغ ہڑبڑا کر بیدار ہو گیا، اسے احساس ہوا کہ وہ اب بھی چیخ رہا تھا۔جب اس کی آنکھیں کھلیں تو اسے محسوس ہوا کہ وہ بڑے ہال میں تھا اور اس کے ماتھے کے نشان میں بہت شدید درد ہو رہا تھا۔

☆☆☆☆

بتیسواں باب

# آگ سے باہر

''میں ہسپتال نہیں جاؤں گا...... مجھے وہاں جانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے...... میں وہاں نہیں جانا چاہتا ہوں......''

ہیری یہ باتیں بڑبڑاتا ہوا جا رہا تھا اور پروفیسر ٹوفٹی سے اپنا ہاتھ چھڑانے کی کوشش کر رہا تھا۔ پروفیسر ٹوفٹی ہیری کو بیرونی ہال میں لے جاتے ہوئے اس کی طرف پریشان نظروں سے دیکھ رہے تھے اور چاروں طرف بیٹھے ہوئے طلباء حیرانگی سے ان دونوں کی طرف دیکھ رہے تھے۔

''مم...... میں ٹھیک ہوں سر! دراصل...... مجھے جواب لکھتے ہوئے نیند آ گئی تھی......اور میں ایک ڈراؤنا خواب دیکھنے لگا......'' ہیری نے اپنے ماتھے سے پسینہ پونچھتے ہوئے کہا۔

''امتحان کا شدید دباؤ......'' بوڑھے جادوگر نے خوشگوار انداز میں ہیری کا شانہ تھپتھپایا اور کہا۔ ''ایسا ہو جاتا ہے لڑکے! اب جا کر ٹھنڈا پانی پی لو اور دوبارہ بڑے ہال میں جا کر اپنا پرچہ مکمل کر لو۔ وقت بس کچھ ہی دیر میں ختم ہونے والا ہے مگر تم شاید اپنا آخری جواب پورا ضرور کر لو گے۔''

''جی نہیں...... میرا کہنے کا مطلب ہے کہ میں لکھ چکا ہوں...... مجھے جتنا لکھنا تھا، میں اتنا لکھ چکا ہوں...... مجھ میں مزید لکھنے کی سکت نہیں ہے۔'' ہیری نے جلدی سے کہا۔

''اچھی بات ہے......اچھی بات ہے!'' بوڑھے جادوگر نے آہستگی سے کہا۔ ''میں تمہارا چرمئی کاغذ اپنے پاس جمع کر لیتا ہوں، میرا مشورہ مانو تو کچھ دیر جا کر سو جاؤ......سکون ملے گا!''

''جی! میں ایسا ہی کروں گا......آپ کا بہت بہت شکریہ سر!'' ہیری نے تیزی سے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

جب پروفیسر ٹوفٹی بڑے ہال کے دروازے کے پیچھے اوجھل ہوئے، اسی وقت ہیری نے سنگ مرمر کی سیڑھیوں کی طرف دوڑ لگا دی۔ وہ راہداریوں میں سے اتنی بدحواسی سے بھاگتا ہوا نکلا کہ دیوار پر لٹکی ہوئی تصویروں کے جادوگر اسے برا بھلا کہنے لگے۔ وہ ان سے سب کو نظر انداز کرتا ہوا طوفانی رفتار سے سیڑھیاں پھلانگتا چلا گیا اور پھر ہسپتال کے دُہرے دروازے پر پہنچ کر اسے بری طرح

پیچھے دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا۔ایک وارڈ میں میڈم پامفری بستر پر لیٹے ہوئے مونٹی گو کے کھلے منہ میں چمچ کے ذریعے چمکدار نیلی دوا انڈیل رہی تھیں۔ ہیری کی اس ہنگامی آمد کو دیکھ کر اس کی تیوریاں چڑھ گئیں اور وہ دہشت بھری آواز میں چیخ اُٹھیں۔

''پوٹر!تم یہاں کیا کر رہے ہو؟''

''مجھے پروفیسر میک گونا گل سے ملنا ہے۔'' ہیری نے ہانپتے ہوئے کہا۔سانس پھیپھڑوں کو چیرتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔''بہت ضروری ہے......''

''وہ یہاں نہیں ہیں!'' میڈم پامفری نے تاسف بھرے لہجے میں کہا۔''انہیں آج صبح سینیٹ مونگوز ہسپتال منتقل کر دیا گیا ہے۔ اس عمر میں چار شدید وار چھاتی پر پڑنا؟......یہی کیا کم حیرانگی والی بات ہے کہ وہ ابھی تک زندہ ہیں......''

''وو......وہ یہاں نہیں ہیں؟'' ہیری نے گھٹے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

اسی وقت گھنٹی کی آواز سنائی دی۔ ہیری کو طلباء کے شور شرابے اور راہداریوں میں پہنچنے کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ وہ کسی بت کی مانند ساکت کھڑا میڈم پامفری کی طرف دیکھتا رہ گیا۔ وہ اب واقعی دہشت کی جھپٹ کا شکار دکھائی دے رہا تھا۔ وہ یہ بات کسی اور کو بھی نہیں بتا سکتا تھا۔ ڈمبل ڈور جا چکے تھے، ہیگرڈ تو کل رات ہی فرار ہوا تھا، مگر اسے یہ امید ہمیشہ رہتی تھی کہ کم از کم پروفیسر میک گونا گل کا ساتھ تو اسے حاصل ہی تھا۔ بلاشبہ وہ کچھ چڑچڑی اور سخت گیر خاتون تھیں پھر بھی ان پر پورا بھروسہ کیا جا سکتا تھا لیکن وہ تو کہیں جانے والی نہیں تھیں، سچ تو یہ تھا کہ اب تو وہ بھی سینیٹ مونگوز جا چکی تھیں۔

''مجھے کوئی حیرت نہیں کہ تمہیں اس بات سے صدمہ پہنچا ہے۔'' میڈم پامفری اپنے چہرے پر افسردگی کا جھلک بکھیرتے ہوئے بولیں۔''ان میں سے کوئی بھی دن کے اجالے میں منروا میک گونا گل سے مقابلہ کرنے کی ہمت نہیں رکھتا تھا...... یہ سراسر بزدلی کا مظاہرہ تھا......اگر مجھے اس بات کی پریشانی نہ ہوتی کہ میرے بغیر سکول کے طلباء کا کیا حال ہوگا؟ تو میں اس بزدلی کے ردعمل میں یقیناً استعفٰی دے چکی ہوتی......''

''ٹھیک ہے......'' ہیری نے گم صم لہجے میں کہا۔

وہ مڑا اور اندھوں کی طرح ہسپتال سے باہر نکلا۔ وہ ایک بار پھر راہداریوں میں پہنچ چکا تھا جہاں طلباء کا ہجوم اسے مخالف سمت میں دھکیل رہا تھا۔اس کے وجود میں دہشت کا احساس کسی زہریلے سانپ کی مانند ڈنک مار رہا تھا۔اب اس کا دماغ چکرانے لگا تھا اور وہ یہ فیصلہ نہیں کر پا رہا تھا کہ اسے کیا کرنا چاہئے؟

اسی وقت اس کے دماغ کے کسی گوشے سے صدا اُٹھی!......رون...... ہرمائنی!

وہ ایک بار پھر بھاگنے لگا۔ وہ سامنے آنے والے طلباء کو کو بری طرح دھکیلتا ہوا جا رہا تھا اور ان کے ردعمل کو نظر انداز کرتا جا رہا تھا۔ سنگ مرمر کی سیڑھیوں پر رون اور ہرمائنی دکھائی دیئے جو تیزی سے اسی کی طرف ہی آ رہے تھے۔

''ہیری! خیریت ہے......تم ٹھیک تو ہو...... مجھے تو تم بیمار دکھائی دے رہے ہو؟'' ہر مائنی سہمے ہوئے لہجے میں بولی۔

''تم کہاں چلے گئے تھے؟'' رون نے جلدی سے پوچھا۔

''یہاں نہیں!......میرے ساتھ آؤ!'' ہیری نے تیزی سے کہا۔''میں کچھ بتانا چاہتا ہوں''

وہ انہیں پہلی منزل کی راہداری میں لے گیا۔ وہ وہاں ہر دروازے کے اندر جھانک جھانک کر دیکھتا رہا۔ بالآخر اسے ایک خالی کلاس روم مل گیا جس میں وہ تیزی سے داخل ہو گیا۔ رون اور ہر مائنی کے اندر داخل ہونے کے بعد اس نے دروازہ بند کر دیا اور اس سے ٹیک لگا کر لمبے لمبے سانس لینے لگا۔

''والڈی مورٹ نے سیریس کو پکڑ لیا ہے!''

''کیا کہہ رہے ہو؟''

''تمہیں کیسے معلوم ہوا؟''

''میں نے ابھی ابھی دیکھا ہے، جب میں امتحانی پرچہ لکھتے لکھتے سو گیا تھا۔''

''مگر......مگر کہاں؟......کیسے؟'' ہر مائنی نے خوفزدہ انداز میں پوچھا۔ اس کا چہرہ اب بالکل فق پڑ چکا تھا۔

''مجھے نہیں معلوم یہ کیسے ہوا؟'' ہیری نے ہانپتے ہوئے کہا۔''مگر میں جانتا ہوں کہ وہ کہاں ہے؟ شعبہ اسراریات میں ایک کمرہ ہے جس میں بہت ساری الماریاں ہیں، ان الماریوں پر شیشے کے چھوٹے چھوٹے گولے رکھے ہوئے ہیں اور وہ لوگ ستانوے نمبر کی قطار کے دوسرے سرے پر موجود ہیں۔ وہ سیریس سے وہ چیز نکلوانا چاہتا ہے جو اسے ایک عرصے سے چاہئے تھی......وہ اس پر تشدد کر رہا ہے......اس نے کہا ہے کہ وہ اسے کام ہو جانے پر ہلاک کر دے گا......''

ہیری کو محسوس ہوا کہ اس کی آواز کانپ رہی تھی اور اس کی ٹانگیں بھی......وہ جا کر ایک ڈیسک پر ڈھیر ہو گیا اور خود کو سنبھالنے کی کوشش کرنے لگا۔

''ہم وہاں کیسے جائیں گے؟'' اس نے آہستگی سے پوچھا۔

لمحہ بھر کیلئے خاموشی چھا گئی۔

''کہاں جائیں گے؟'' رون نے حیرت بھری آواز میں پوچھا۔

''شعبہ اسراریات......سیریس کو بچانے کیلئے......'' ہیری نے جھنجلا کر کہا۔

''مگر......ہیری......'' رون اس کی بات سن کر سکتے میں آ گیا تھا۔

''مگر کیا......مگر کیا......؟'' ہیری چیختا ہوا بولا۔

وہ یہ سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ وہ دونوں اس کی طرف ایسے کیوں دیکھ رہے تھے جیسے وہ ان سے کوئی احمقانہ کام کرنے کیلئے کہہ رہا ہو۔

''ہیری!'' ہرمائنی تھوڑی سہمی ہوئی آواز میں بولی۔ ''ار...... والڈی مورٹ...... والڈی مورٹ جادوئی محکمے میں بغیر کسی کی نظروں میں آئے کیسے پہنچ گیا ہوگا......؟''

''مجھے معلوم نہیں ہے!'' ہیری گرجتا ہوا بولا۔ ''سوال یہ ہے کہ ہم لوگ وہاں کیسے پہنچیں گے؟''

ہرمائنی نے اس کی طرف ایک قدم بڑھایا۔

''ہیری! ذرا دماغ پر زور دو۔'' وہ آہستگی سے بولی۔ ''شام کے پانچ بج رہے ہیں...... جادوئی محکمے میں سینکڑوں ملازمین موجود ہوں گے...... والڈی مورٹ اور سیریس بغیر کسی کو دکھائی دیئے وہاں کیسے گھس سکتے ہیں؟ ہیری!...... پوری دنیا میں محکمہ انہی دونوں کو پکڑنے کیلئے سب سے زیادہ کارروائیاں کر رہا ہے...... تمہیں کیا لگتا ہے کہ وہ ایرورز سے بھری عمارت میں بغیر کسی کے نظروں میں آئے گھس سکتے ہیں؟''

''کہا ہے کہ مجھے معلوم نہیں ہے!'' ہیری زور چلایا۔ ''شاید والڈی مورٹ نے کوئی غیبی چوغہ پہن رکھا ہو یا اس جیسی کوئی اور چیز...... چاہے جو بھی ہو، جب جب میں نے اسے دیکھا ہے، مجھے شعبہ اسراریات ہمیشہ خالی ہی ملا ہے......''

''ہیری! تم کبھی وہاں نہیں گئے ہو......'' ہرمائنی نے دبی ہوئی آواز میں کہا۔ ''تم نے تو وہ جگہ صرف خواب میں ہی دیکھی ہے، صرف خواب میں ہی...... ہے نا؟''

''تم جانتی ہو کہ میرے خواب غیر حقیقی نہیں ہوتے ہیں!'' ہیری اور زور سے چیخا اور اس کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے بولا، جیسے وہ اسے پکڑ کر جھنجوڑ دینا چاہتا ہو۔ ''تم رون کے ڈیڈی والے خواب کے بارے میں کیا کہو گی؟ وہ کیسے سچ ثابت ہو گیا؟ ایسا کیسے ہو گیا کہ ان کے ساتھ ہونے والا حادثہ ٹھیک اسی وقت میرے خواب میں آ گیا......؟''

''ہرمائنی! یہ صحیح کہہ رہا ہے......'' رون نے آہستگی سے ہیری کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔

''مگر یہ تو...... یہ تو بڑی ناممکن سی بات ہے۔'' ہرمائنی متوحش لہجے میں بولی۔ ''ہیری! جب سیریس ہمیشہ ہی گیرم مالڈ پیلس کے تاریک مکان میں رہتا ہے تو والڈی مورٹ نے اسے کیسے پکڑ لیا؟''

''ممکن ہے کہ سیریس کی قوت برداشت جواب دے گئی ہو اور وہ تازہ ہوا کھانے کیلئے باہر نکل گیا ہو...... وہ تو باہر نکلنے کیلئے ایک عرصے سے تڑپ رہا تھا، ہے نا؟''

''سوچنے کی بات یہ ہے کہ کیوں؟'' ہرمائنی نے زور دیتے ہوئے کہا۔ ''آخر والڈی مورٹ اس ہتھیار کو پانے کیلئے سیریس کا استعمال کیوں کرنا چاہتا ہے؟ یہ کچھ عجیب بات ہے!''

''میں اس بارے میں کچھ نہیں جانتا...... ہوسکتا ہے کہ کئی وجوہات ہوں!'' ہیری نے موقع کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے ہرمائنی کے فلسفے پر تاؤ کھاتے ہوئے کہا۔ ''شاید والڈی مورٹ کو سیریس کو اذیت پہنچانے سے کوئی پرواہ نہیں ہوگی......''

''اوہ یاد آیا!'' رون بہت آہستگی سے سوچتا ہوا بولا۔ ''میرے دماغ میں ابھی ابھی ایک خیال آیا ہے، سیریس کا بھائی بھی تو مرگ خور تھا، ہے نا؟ ممکن ہے کہ اس نے سیریس کو اس ہتھیار کو نکالنے کی کوئی ترکیب بتادی ہوگی......''

''ہاں! ایسا ممکن ہے......شاید اسی لئے ڈمبل ڈور اسے ہمیشہ گھر میں قید رہنے پر ضد کرتے رہتے ہوں گے......!'' ہیری نے رون کی بات کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

''مجھے افسوس سے یہ کہنا پڑ رہا ہے!'' ہرمائنی اب غصے میں دکھائی دے رہی تھی۔ ''تم دونوں کی باتیں بے سروپا اور ٹامک ٹوئیوں پر مشتمل ہیں، یہ کوئی عقلمندی والی بات نہیں ہے اور ہمارے پاس اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ہے......ایک بھی ثبوت نہیں ہے کہ والڈی مورٹ اور سیریس اس وقت شعبہ اسراریات میں موجود ہیں......''

''ہرمائنی! ہیری نے خود انہیں وہاں دیکھا ہے!'' رون نے اس کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے......مجھے یہی کہنا تھا کہ......'' ہرمائنی مبہم مگر فیصلہ کن لہجے میں بولی۔

''کیا......؟''

''ہیری! میں کوئی تنقید نہیں کر رہی ہوں۔'' ہرمائنی نے سنبھل کر کہا۔ ''مگر تم......ایک طرح سے......میرا کہنے کا مطلب ہے کہ ......کیا تمہیں یہ محسوس نہیں ہوتا ہے کہ تمہارے اندر لوگوں کو بچانے کی کوئی سیج ملتی ہے؟''

ہیری نے غصے سے اس کی طرف گھورا۔

''اور بچانے کی سیج سے تمہارا کیا مطلب ہے؟'' وہ لفظ چبا کر بولا۔

''دیکھو......تم......'' وہ پہلے سے زیادہ خوفزدہ دکھائی دے رہی تھی۔ ''میرا کہنے کا مطلب ہے کہ تشویش مندی کیلئے گذشتہ سال......جھیل میں......ٹورنامنٹ کے دوران تمہیں، میرا مطلب ہے کہ تمہیں ڈیلا کور لڑکی کو بچانے کی ضرورت نہیں تھی......مگر تم تھوڑے جذباتی ہو گئے تھے؟''

ہیری کے دماغ میں غصے کی تیز لہر اُٹھنے لگی۔ وہ اسے اس وقت اس کی غلطی کی یاد کیسے دلا سکتی تھی؟

''میرا کہنے کا مطلب ہے کہ وہ یقیناً بہت بہادری کا کام تھا......'' ہرمائنی نے فوراً سنبھلتے ہوئے کہا جو ہیری کے چہرے پر پھیلے ہوئے غصیلے تاثرات کو دیکھ کر واقعی خوفزدہ ہو گئی تھی۔ ''تمام لوگوں کو یہ کام نہایت شاندار لگا تھا......''

''بڑی عجیب بات ہے!'' ہیری نے دانت پیستے ہوئے کہا۔ ''مجھے یاد ہے کہ رون بھی یہی بولا تھا کہ میں نے ہیرو بننے میں وقت برباد کر دیا تھا......کیا تم سوچتی ہو کہ اس بار بھی میں کچھ ایسا ہی کر رہا ہوں؟ تمہیں محسوس ہوتا ہے کہ میں ایک بار پھر ہیرو بننے کی کوشش کر رہا ہوں؟''

''نہیں نہیں......'' ہرمائنی بے قرار ہو کر کہا۔ ''میرا مطلب ایسا قطعی نہیں تھا......''

''تو ٹھیک ہے، تم جو بھی کہنا چاہتی ہو...... جلدی سے آسان الفاظ میں کہہ ڈالو تا کہ مجھے سمجھ آ جائے۔'' ہیری نے غصے سے جھنجھناتے ہوئے کہا۔ ''مجھے لگتا ہے کہ ہم یہاں ہرگز رتے ہوئے پل میں وقت برباد کر رہے ہیں۔''

''دراصل میں یہ کہنے کی کوشش کر رہی ہوں...... والڈی مورٹ تمہیں جانتا ہے ہیری! وہ تمہیں للچانے کیلئے جینی کے پیچھے پیچھے خفیہ تہہ خانے میں لے گیا تھا۔ وہ اسی طرح سے کام نکالتا ہے، وہ جانتا ہے کہ تم سیریس...... کی مدد کرنے کیلئے بے قرار ہو کر وہاں ضرور پہنچو گے...... یہ بھی ہوسکتا ہے کہ وہ بس تمہیں کسی بھی طرح شعبہ اسراریات میں بلانے کی کوشش کر رہا ہو......''

''ہرمائنی اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے کہ اس نے مجھے وہاں لے جانے کیلئے یہ کام کیا ہے یا نہیں...... میک گوناگل سینیٹ مونگوز ہسپتال میں منتقل کی جا چکی ہیں۔ اب ہوگورٹس میں ققنس کے گروہ کا کوئی رکن نہیں بچا ہے جسے ہم جا کر یہ بتاسکیں کہ وہاں کیا ہوا ہے؟ اگر ہم وہاں نہیں جائیں گے تو سیریس کی موت یقینی ہے......''

''پھر بھی ہیری! اگر تمہارا خواب محض خواب ہی ثابت ہوا تو......'' ہرمائنی نے کہنا چاہا۔

ہیری اتنی زور سے بھڑکتا ہوا گرجا کہ ہرمائنی بری طرح سہم گئی اور ایک قدم پیچھے ہٹ گئی۔

''تم بات کو سمجھ کیوں نہیں رہی ہو؟'' ہیری طیش کے عالم چلا کر بولا۔ ''مجھے کوئی ڈراؤنے خواب نہیں آ رہے ہیں۔ میں صرف خواب نہیں دیکھ رہا ہوں۔ تمہیں کیا محسوس ہوتا ہے کہ جذب پوشیدی کا دباؤ کیوں ڈالا جا رہا تھا؟ تمہیں کیا لگتا ہے کہ ڈمبل ڈوران ساری چیزوں کو دیکھنے کیلئے مجھے کیوں روکنا چاہتے تھے؟...... کیونکہ وہ سب سچ ہوتی ہیں، ہرمائنی! سیریس پھنس چکا ہے، میں نے اسے دیکھا تھا۔ والڈی مورٹ نے اسے اپنے قبضے میں کر رکھا ہے اور یہ بات ابھی تک کسی کو معلوم نہیں ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ صرف ہم لوگ ہی اسے بچا سکتے ہیں اور اگر تم یہ کام نہیں کرنا چاہتی ہو تو مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا...... بس یہ سن لو کہ میں وہاں جا رہا ہوں، سمجھ گئی؟ اور اگر تمہاری یادداشت درست کام کر رہی ہو تو تمہیں میرے لوگوں کو بچانے کی سیج پر اس وقت کیوں تکلیف نہیں ہوئی تھی جب میں تمہیں روح کھچڑوں سے بچا رہا تھا......'' وہ رون کی طرف مڑا۔ ''جب میں تمہاری بہن کو اس دیوہیکل اژدھے سے بچا رہا تھا......''

''میں نے تو کبھی نہیں کہا کہ مجھے کوئی تکلیف ہے۔'' رون نے تاؤ کھاتے ہوئے کہا۔

''مگر ہیری!'' ہرمائنی نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔ ''ڈمبل ڈور یہی چاہتے ہیں کہ تم ان چیزوں کو اپنے دماغ سے باہر رکھنا سیکھ لو۔ اگر تم نے صحیح طریقے سے جذب پوشیدی کی مشقیں کی ہوتیں تو اس طرح کا خواب تمہیں کبھی دکھائی نہ دیتا......''

''تو کیا اب میں یہ اداکاری کر کے دکھاؤں کہ میں نے کچھ نہیں دیکھا ہے......''

''سیریس نے بھی تمہیں یہی کہا تھا کہ اپنے دماغ کو بند کرنا سیکھنا تمہارے لئے سب سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے......''

''دیکھو! اگر اسے معلوم ہوتا کہ میں کیا دیکھنے والا ہوں تو وہ شاید ایسا کبھی نہیں کہتا......''

کلاس روم کا دروازہ اچانک کھل گیا۔ ہیری، رون اور ہرمائنی نے پلٹ کر دروازے کی طرف دیکھا۔ جینی اندر داخل ہو چکی تھی۔

وہ تھوڑی متجسس دکھائی دے رہی تھی۔اس کے پیچھے لونا لوگڈ بھی تھی جو ہمیشہ کی طرح ایسی دکھائی دے رہی تھی جیسے وہ کسی اتفاق سے ادھر آنکلی ہو۔

''کیا چل رہا ہے؟'' جینی نے سنجیدگی سے پوچھا۔''ہم نے باہر ہیری کے چیخنے کی آواز سن لی تھی۔تم کیوں چلا رہے تھے، ہیری؟''

''تم سے کوئی تعلق نہیں ہے؟'' ہیری نے روکھے لہجے میں اکھڑ کر کہا۔

جینی نے اپنی بھنوئیں تان لیں۔

''مجھ سے اس طرح بات کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔'' وہ پرسکون لہجے میں بولی۔''میں تو بس یہ سوچ کر ادھر آ گئی تھی کہ شاید میں تمہاری کوئی مدد کرسکوں!''

''بالکل نہیں!......تم میری کوئی مدد نہیں کرسکتی ہو۔'' ہیری نے غصے سے کہا۔

''کیا تمہیں احساس ہے کہ تم بدتمیزی کررہے ہو؟'' لونا لوگڈ نے سرد لہجے میں کہا۔

ہیری نے دل میں اسے ایک گالی دی۔وہ اس وقت لونا سے الجھنے کی حالت میں نہیں تھا۔

''ٹھہرو!'' ہرمائنی نے اچانک کہا۔''ٹھہرو! ہیری وہ لوگ مدد کرسکتے ہیں۔''

ہیری اور رون نے اس کی طرف گھور کر دیکھا۔

''دیکھو!'' وہ کھوئے ہوئے انداز میں بولی۔''ہیری! ہمیں یہ معلوم کرنا ہوگا کہ سیریس واقعی ہیڈکوارٹر سے غائب ہے......''

''میں نے تمہیں بتایا ہے کہ میں نے خود دیکھا تھا......''

''اوہ ہیری! مہربانی کرکے میری بات سن لو۔'' ہرمائنی نے متوحش لہجے میں کہا۔''میں تم سے درخواست کرتی ہوں کہ تم لندن جانے سے پہلے اس بات کی تحقیق کرلو کہ سیریس گھر پر ہے یا نہیں......اگر ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ گھر پر نہیں ہے تو پھر میں قسم کھا کر کہتی ہوں کہ میں تمہیں روکنے کی کوئی کوشش نہیں کروں گی۔میں بھی تمہارے ساتھ چلوں گی اور جو کچھ اسے بچانے کیلئے مجھ سے بن پڑا......وہ سب کروں گی۔''

''تم سمجھ نہیں رہی ہو......سیریس کو اس وقت تشدد کا نشانہ بنایا جارہا ہے۔ہمارے پاس برباد کرنے کیلئے ذرا سا وقت نہیں ہے......'' ہیری ہتھے سے اکھڑتا ہوا بولا۔

''اگر یہ والڈی مورٹ کی چال ثابت ہوئی تو...... ہیری! ہمیں اس کی مکمل جانچ کرنا چاہئے......بغیر سوچے سمجھے اندھے کنوئیں میں چھلانگ لگانا کوئی عقلمندی نہیں ہے......''

''مگر ہم یہ جانچ کیسے کریں گے؟'' ہیری تنک کر بولا۔''کس ذریعے سے؟''

''ہمیں امبرتج کے آتشدان کا دوبارہ استعمال کرنا ہوگا۔'' ہرمائنی نے کہا۔ ''ہمیں سفوف انتقال کے ذریعے اس سے رابطہ کرنے کی کوشش کرنا ہوگی۔'' ہرمائنی اپنی منصوبہ بندی کے بارے سوچ کر کانپ اُٹھی تھی۔ ''ہم ایک بار پھر امبرتج کو وہاں سے نکالنے کی کوشش کریں گے مگر ہمیں پہرہ دینے کیلئے کسی نہ کسی کی ضرورت تو پڑے گی، اس کام کیلئے جینی اور لونا ہماری مدد کر سکتی ہیں۔''

جینی ابھی تک معاملے کی تہہ تک نہیں پہنچ پائی تھی مگر اس نے فوراً ہامی بھر لی۔

''ہاں! ہم یہ کام کر دیں گے۔''

''سیریس سے تمہارا مطلب سٹوبی بورڈمین ہے، ہے نا؟''

کسی نے اس کی بات کا جواب نہیں دیا۔

''ٹھیک ہے۔'' ہیری نے ہرمائنی کی طرف دیکھ کر تھکے ہوئے لہجے میں کہا۔ ''ٹھیک ہے، اگر تم یہ کام جلدی سے کرنے کا کوئی طریقہ سوچ سکتی ہو تو میں تمہارے ساتھ ہوں۔ ورنہ میں اسی وقت شعبہ اسراریات کی طرف نکلنے کی کوشش کرتا ہوں......''

''شعبہ اسراریات......؟'' لونا لوگڈ نے کچھ حیرانگی سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ''مگر تم وہاں جاؤ گے کیسے؟''

ایک بار پھر ہیری نے اس کی بات کو نظر انداز کر دیا تھا۔

''ٹھیک ہے......'' ہرمائنی نے اپنے ہاتھ باندھتے ہوئے کہا۔ وہ اب ڈیسکوں کے درمیان چہل قدمی کر رہی تھی۔ ''ٹھیک ہے......ہم میں سے کوئی ایک امبرتج کے پاس جائے گا اور انہیں غلط سمت میں روانہ کر دے گا اور انہیں ان کے دفتر سے دور رکھے گا۔ وہ انہیں بتا سکتا ہے کہ......میں نہیں جانتی......کہ پیوس نے ہمیشہ کی طرح اس بار بھی کوئی بھیانک کارنامہ انجام دیا ہو!''

''تم فکر نہ کرو۔ میں یہ کام کر دوں گا!'' رون نے فوراً کہا۔ ''میں ان سے کہہ دوں گا کہ پیوس تبدیلی ہیئت کے شعبے میں توڑ پھوڑ کر رہا ہے۔ یہ ان کے دفتر سے کافی دور ہے۔ ویسے اگر مجھے پیوس راستے میں مل گیا تو میں اس سے ایسا کرنے کی درخواست کرلوں گا......''

صورتحال اتنی پیچیدہ تھی کہ ہرمائنی نے تبدیلی ہیئت کے شعبے میں توڑ پھوڑ کی یہ منصوبہ بندی خاموشی سے قبول کر لی تھی اور کسی قسم کا کوئی اعتراض نہیں کیا تھا۔

''ٹھیک ہے......'' ہرمائنی نے بھنوئیں تانتے ہوئے کہا۔ ''وہاں داخل ہوتے وقت ہمیں طلباء کو ان کے دفتر سے دور رکھنے کی کوشش بھی کرنا ہوگی ورنہ سلے درن کا کوئی بھی طالبعلم جا کر انہیں ضرور خبردار کر دے گا۔''

''لونا اور میں راہداری کے دونوں سروں پر کھڑی ہو جائیں گی اور طلباء کو اس طرف نہ جانے کی تنبیہ جاری کریں گی۔'' جینی نے تیزی سے کہا۔ ''ہم یہ افواہ اُڑا دیں گی کہ وہاں بیہوش کر دینے والی زہریلی گیس پھیل گئی ہے۔'' ہرمائنی اس کی بات سن کر دنگ رہ گئی کہ جینی نے اتنا بڑا جھوٹ اتنی جلدی کیسے سوچ لیا تھا؟ جینی نے اس کا چہرہ بھانپ لیا تھا، وہ کندھے اچکا کر بولی۔ ''فریڈ اور جارج جانے

سے پہلے کچھ ایسا ہی کرنے کی منصوبہ بندی کر رہے تھے......''

''ٹھیک ہے......'' ہرمائنی نے منصوبے کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔ ''ہیری! تم اور میں غیبی چوغے میں چھپ کر دفتر کے قریب ٹھہریں گے۔ امبرتج کے وہاں سے نکلتے ہی ہم دفتر میں گھس جائیں گے اور آتشدان میں سیریس سے بات کر سکتے ہو......''

''وہ وہاں موجود نہیں ہے، ہرمائنی!''

''میرا کہنے کا مطلب ہے کہ تم اس بات کی تصدیق کر سکتے ہو کہ سیریس گھر پر ہے یا نہیں! میں باہر نظر رکھوں گی، میرا خیال ہے کہ تمہیں اکیلا نہیں ہونا چاہئے۔ لی جارڈن نے دوبارہ وہاں طلاشرفی چھوڑ کر یہ بات ثابت کر دی ہے کہ کھڑکی ایک کمزور جگہ ہے......''

اگرچہ ہیری بے حد ناراض اور بے صبری کا شکار تھا مگر اسے محسوس ہو رہا تھا کہ امبرتج کے دفتر میں جانے کا ہرمائنی کا مشورہ یک جہتی اور وفاداری کی علامت تھی۔

''میں......چلو ٹھیک ہے......شکریہ!'' وہ بڑبڑایا۔

ہرمائنی کو کافی طمانیت محسوس ہوئی کہ ہیری نے اس کی بات مان لی تھی۔

''تو ٹھیک ہے......اگر ہم یہ سارا منصوبہ ترتیب سے کامیاب کر بھی لیں تو بھی مجھے نہیں محسوس ہوتا کہ ہمیں پانچ منٹ سے زیادہ وقت مل پائے گا کیونکہ فلیچ اور بدمعاش تفتیشی دستے کے لوگ بھی تو راہداریوں میں گھوم رہے ہوں گے......''

''پانچ منٹ میرے کافی ہیں......'' ہیری نے کہا۔ ''چلو اب شروع ہو جاتے ہیں!''

''اس وقت......'' ہرمائنی کے چہرے پر ایک بار پھر دہشت پھیل گئی۔

''تو اور کب؟'' ہیری غصے سے غرایا۔ ''تمہارا کیا خیال ہے کہ ہم رات کے کھانے کے بعد تک انتظار کریں گے؟ ہرمائنی! سیریس کو اس وقت بھی تشدد کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے......''

''میں......'' ہرمائنی نے کچھ کہنا چاہا مگر وہ رُک گئی اور پھر بولی۔ ''تو پھر ٹھیک ہے، تم جا کر اپنا غیبی چوغہ لے آؤ۔ ہم تمہیں امبرتج کے دفتر والی راہداری کے کنارے پر ملیں گے، ٹھیک ہے؟''

ہیری نے کوئی جواب نہیں دیا بلکہ کمرے سے جست لگا کر باہر نکل گیا۔ وہ باہر موجود طلباء کے ہجوم میں سے راستہ بناتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا۔ دو منزل اوپر اسے سمیس اور ڈین تھامس ملے۔ انہوں نے اسے بتانے لگے کہ انہوں نے امتحانات کے ختم ہونے کی خوشی میں رات سے صبح تک جشن منانے کے اہتمام کا فیصلہ کیا ہے مگر ہیری نے ان کی بات پر کوئی توجہ نہیں دی، وہ تصویر کے راستے سے اندر پہنچا اور وہ جب اپنے صندوق سے غیبی چوغہ نکال کر واپس نیچے سیڑھیاں اترا تو ہال میں لوگ اس بات پر بحث کر رہے تھے کہ انہیں ہاگس میڈ سے کتنی بٹر بیئر لانا چاہئے؟ اس سے پہلے کہ وہ ہیری کو بھی اپنی بحث میں شامل کر پاتے۔ ہیری سرعت رفتاری سے تصویر کے راستے باہر نکل چکا تھا۔ اس نے تسلی کر لی تھی کہ اس کے بستے میں غیبی چوغے کے ساتھ سیریس کا چاقو بھی موجود تھا۔ سمیس اور ڈین کو اس

کے اندر جانے اور باہر نکلنے کا پتہ تک نہیں چل پایا تھا۔

''ہیری! کیا تم دو گیلن کا چندا دینا چاہو گے؟ ہیرالڈ ڈنگل ہمیں تھوڑی فائر وہسکی بیچنے پر آمادہ ہو چکا ہے......''

مگر تب تک ہیری راہداری میں دوڑ لگا چکا تھا اور دو منٹ بعد وہ سیڑھیاں پھلانگ رہا تھا۔ ہرمائنی، جینی اور لونا امبریج کے دفتر والی راہداری کے کنارے پر اکٹھی کھڑی تھیں۔

''لو میں آ گیا......'' اس نے ہانپتے ہوئے کہا۔ ''تو اب شروع ہونے کیلئے تیار ہو؟''

''بالکل!'' ہرمائنی نے آہستگی سے کہا جب ساتویں سال میں پڑھنے والے طلباء کی ایک ٹولی زور زور سے باتیں کرتی ہوئی ان کے پاس سے گزری۔ ''تو رون! تم جا کر امبریج کو وہاں سے ہٹاؤ......جینی اور لونا......تم دونوں راہداری کو سنبھالو اور طلباء کو اس طرف آنے سے روکو......میں اور ہیری چوغہ راستہ صاف ہونے تک چوغہ نکال کر یہیں انتظار کریں گے۔''

رون تیزی سے چلا گیا اور اس کے چمکتے ہوئے سرخ بال راہداری کے ہجوم میں الگ ہی دکھائی دیتے رہے۔ اسی دوران لونا اور جینی دونوں الگ الگ سمتوں میں چلی گئیں۔ وہ طلباء کے ہجوم میں شامل ہو کر اپنے اپنے ہدف کی طرف جا رہی تھیں۔ جینی کے سرخ بال اور لونا کے سنہری بال ہوا میں لہراتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

''وہاں چلو!'' ہرمائنی نے ہیری کی کلائی پکڑ کر اسے ایک خالی جگہ پر کھینچ لیا جہاں ایک دورِ وسطیٰ کے مضحکہ خیز جادوگر کا بدصورت سر ایک لاؤڈ سپیکر پر کچھ بڑبڑا رہا تھا۔ ہرمائنی نے ہیری کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا۔ ''کیا......کیا تمہیں یقین ہے کہ تم ٹھیک ہو، ہیری؟ تمہارا چہرہ بہت زیادہ زرد ہو رہا ہے......''

''میں بالکل ٹھیک ہوں!'' ہیری نے اپنی سانسیں درست کرتے ہوئے کہا اور اپنے بستے میں غیبی چوغہ باہر نکال لیا۔ سچ تو یہ تھا کہ اس کے ماتھے کا نشان نہایت شدت سے درد کر رہا تھا مگر اتنی بھی شدت سے نہیں کہ وہ یہ سمجھ لے کہ والڈی مورٹ نے سیریس کو مار ڈالا ہے۔ جب والڈی مورٹ ایوری کو سزا دے رہا تھا تب نشان میں زیادہ تیزی سے درد اُٹھا تھا جو ناقابل برداشت تھا۔

''یہ لو......نیچے آ جاؤ!'' اس نے کہا اور غیبی چوغہ پھیلا کر دونوں پر ڈال لیا۔ ان کے سر کے اوپر جادوگر کے مجسمے سے لاطینی زبان میں بڑبڑانے کی آواز ابھی سنائی دے رہی تھی۔

''تم لوگ وہاں سے نہیں جا سکتے ہو۔'' دوسری طرف جینی طلباء کے بڑھتے ہوئے ہجوم کو کہہ رہی تھی۔ ''تمہیں دوسری طرف والی بل دار سیڑھیوں سے جانا پڑے گا، کسی نے اس راہداری میں دم گھٹ گیس پھیلا دی ہے......''

انہیں طلباء کی شکایت بھری آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔

''مجھے تو کوئی گیس نہیں دکھائی دے رہی ہے......'' ایک چڑچڑی آواز آئی۔

''احمق! وہ بے رنگ گیس ہے!'' جینی نے برا سا منہ بنا کر کہا تاکہ اسے اس بات پر یقین آ جائے۔ ''اگر تم اس تنبیہ کے باوجود

وہاں جانا چاہتے ہو تو شوق سے جا سکتے ہو، تا کہ تمہارے بے جان لاشے کو دیکھ کر دوسرے احمقوں کو ہماری بات پر یقین آ جائے......''

آہستہ آہستہ اس طرف آنے والوں کی تعداد کم ہونے لگی، ایسا لگ رہا تھا جیسے دم گھٹ گیس کی افواہ کافی تیزی سے ان میں پھیل گئی تھی۔ اب طلباء کی آمد و رفت اس راہداری میں بالکل رُک گئی تھی۔ جب ارد گرد کا علاقہ کافی حد تک خالی ہو گیا تو ہرمائنی بولی۔ ''میرا خیال ہے کہ راستہ اس سے زیادہ خالی نہیں ہو پائے گا۔ ہیری! چلو اب وہ کام کر دیتے ہیں......''

وہ غیبی چوغے کو اوڑھ کر آگے کی طرف چل دیئے۔ لونا راہداری کے دور دوسرے کنارے پر ان کی طرف پشت کئے کھڑی دکھائی دے رہی تھی۔

''اچھا کام کیا ہے......اشارہ مت بھولنا!'' جینی کے قریب سے گزرتے ہوئے ہرمائنی آہستگی سے بڑبڑائی۔

''مگر اشارہ کیا ہے......؟'' ہیری نے سرگوشی سے پوچھا جب وہ دونوں امبریج کے دفتر کے دروازے پر پہنچ گئے تھے۔

''امبریج کو آتے دیکھ کر زور زور سے' کہتے ہیں ویزلی ہے ہمارا تاج دار' گانے لگیں گے۔'' ہرمائنی نے تیزی سے جواب دیا اور ہیری نے سیریس کا چاقو نکال کر دروازے اور دیوار کے درمیان درز میں پھنسا کر جھٹکے دینے لگا۔ دروازہ کھل گیا اور وہ دونوں امبریج کے دفتر میں داخل ہو گئے۔ دفتر میں سجی پلیٹوں میں بلی کے بلونگڑے بڑی شان سے لیٹ کر دھوپ سینک رہے تھے جو روشندان سے سیدھی ان کی پلیٹوں پر پڑ رہی تھی۔ دگتر پچھلی مرتبہ کی طرح اب بھی بالکل خالی تھا۔ ہرمائنی نے یہ دیکھ کر سکون کی سانس لی۔

''میرا خیال تھا کہ دوسرے طلاشرفی کے گھسنے کے بعد انہوں نے یہاں کا حفاظتی نظام کافی سخت کر دیا ہوگا......'' اس نے آہستگی سے کہا۔

انہوں نے چوغہ اتار دیا اور ہرمائنی تیزی سے کھڑکی کے پاس پہنچ کر کھڑی ہو گئی جہاں اسے اشارہ ملنے کی توقع تھی۔ اس نے اپنی چھڑی باہر نکال لی تھی اور کھلے میدان کا جائزہ لینے لگی۔ ہیری آتشدان میں جھانکنے لگا۔ اس نے سفوف انتقال کا ڈبہ اُٹھایا اور ایک چٹکی سفوف آتشدان کے شعلوں میں ڈالا۔ اسی لمحے شعلوں کی رنگت سبز ہو گئی اور وہ تیزی سے نیچے جھکا اور گھٹنوں کے بل بیٹھ کر اپنا سر سبز شعلوں میں ڈال دیا اور زور سے چیخا۔ ''گیرم مالڈ پیلس مکان نمبر بارہ......''

اگلے ہی لمحے اس کا سر گھومنے لگا جیسے وہ ابھی ابھی کسی جھولے سے نیچے اترا ہو حالانکہ اس کے گھٹنے دفتر کے سرد فرش پر سختی سے جمے ہوئے تھے۔ اُڑتی ہوئی راکھ سے بچنے کیلئے اس نے اپنی آنکھیں بند کر لی تھیں۔ جب اس کا سر چکرانا رُک گیا تو اس نے اپنی آنکھیں کھول کر دیکھا۔ وہ بارہ نمبر مکان گیرم مالڈ پیلس کے باورچی خانے سے جھانک رہا تھا۔ وہاں کوئی بھی موجود نہیں تھا۔ اسے اسی بات کی امید تھی مگر خالی باورچی خانے کو دیکھ کر اس کے پیٹ میں اتھل پتھل ہونے لگی تھی۔ خوف کے سرد لہر اس کے پورے وجود میں دوڑ رہی تھی، وہ اس کیفیت سے نبٹنے کیلئے بالکل تیار نہیں تھا۔

''سیریس......'' وہ زور سے چلایا۔ ''سیریس! تم کہاں ہو؟''

اس کی آواز پورے باورچی خانے میں گونج اُٹھی مگر کوئی جواب نہیں ملا۔صرف آگ کے دائیں طرف ایک عجیب سی چیں چیں کی آواز سنائی دی۔

''وہاں کون ہے؟......''ہیری نے دوبارہ چیخ کر پوچھا۔اسے محسوس ہوا جیسے وہاں کوئی چوہا چل رہا ہوگا......مگر اسی لمحے کریچر نامی گھریلوخرس اچھل کر اس کے سامنے آ گیا۔وہ نہایت خوش دکھائی دے رہا تھا۔اس کے دونوں ہاتھوں پر کسی تازہ چوٹ کا نشان دکھائی دے رہا تھا اور ان پر پٹیاں بندھی ہوئی تھیں۔

''اوہ! آگ میں تو پوٹر لڑکے کا سر ہے......''کریچر نے خالی باورچی خانے ادھر ادھر دیکھتا ہوا بولا۔ہیری کو اس کی آنکھوں میں عجیب سی فاتحانہ جھلک کا احساس ہوا۔''کریچر مخمصے کا شکار ہے کہ وہ وہاں کیوں آیا ہے؟''

''کریچر......سیریس کہاں ہے؟''ہیری نے سختی سے پوچھا۔

''مالک......مالک تو باہر گئے ہیں، ہیری پوٹر!''کریچر نے جواب دیا اور کھلکھلا کر ہنسا۔

''وہ کہاں گیا ہے؟......جلدی بتاؤ کریچر!......وہ کہاں گیا ہے؟''ہیری چیخ کر بولا۔

کریچر ایک بار پھر ہنسنے لگا۔

''میں تمہیں خبردار کر رہا ہوں کریچر! یوں ہنسنا بند کر دو!''ہیری نے کرخت لہجے میں کہا۔وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ وہ ایسی حالت میں نہیں تھا کہ وہ کریچر کو اس کے فعل پر کوئی سزا دے پاتا۔''سیدھی طرح بتاؤ......لوپن کہاں ہیں؟......میڈ آئی موڈی؟......ان میں کوئی بھی......کیا یہاں کوئی موجود ہے؟''

''یہاں کریچر کے علاوہ اور کوئی بھی نہیں ہے!''گھریلوخرس نے خوشی سے جھومتے ہوئے کہا اور ہیری سے دور مڑ گیا۔وہ دھیرے دھیرے باورچی خانے کے دروازے کی طرف جا رہا تھا۔''کریچر سوچتا ہے کہ اب وہ اپنی مالکن کے ساتھ تھوڑی بات چیت کر لے، اوہ ہاں! اسے یہ کافی لمبے عرصے سے موقع نہیں ملا ہے......کریچر کے مالک اسے اُن سے دور رکھ رہے تھے......''

''کریچر! سیریس کہاں گیا ہے؟''ہیری نے اس کی طرف دیکھ کر چیخ کر پوچھا۔''کریچر! کیا وہ شعبہ اسراریات میں گیا ہے......؟''

کریچر کے قدم یکدم رُک گئے۔ہیری کو اس کے سامنے کی کرسیوں کے پاؤں کے درمیان میں سے اس کے گندے سر کی جھلک دکھائی دے رہی تھی۔

''مالک! غریب کریچر کو کبھی بتا کر نہیں جاتے ہیں کہ وہ کہاں جا رہے ہیں، ہیری پوٹر!''اس نے پرسکون لہجے میں جواب دیا۔

''مگر تم جانتے ہو!''ہیری دوبارہ چیخا۔''مجھے معلوم ہے کہ تم جانتے ہو، ہے نا؟ تم جانتے ہو کہ وہ کہاں گیا ہے؟''

ایک پل کیلئے خاموشی چھا گئی پھر گھریلوخرس زور سے کھلکھلا کر ہنسا......

''مالک......شعبہ اسراریات سے کبھی نہیں لوٹ پائیں گے۔ کریچر اور اس کی مالکن ایک بار پھر تنہا ہی رہیں گے...... ہیری پوٹر!'' وہ بے حد خوش دکھائی دے رہا تھا۔ وہ تیزی سے آگے گیا اور ہال تک جانے والے دروازے میں داخل ہو کر غائب ہو گیا۔

''تم......'' ہیری نے چیخ کر کچھ کہنا چاہتا۔

اس سے پہلے کہ وہ اسے کوئی گالی نکال پاتا یا جو بات کہتا...... ہیری کو اپنے سر کے بالائی حصے شدید درد کا احساس ہونے لگا۔ اس کا منہ لاشعوری پر کھل گیا اور اس میں کافی ساری راکھ بھر گئی پھر اس کا دم گھٹنے لگا۔ کوئی اسے شعلوں میں پیچھے کی طرف کھینچ رہا تھا۔ ایک درد بھرے احساس کے ساتھ اس نے اپنی آنکھیں بند کر لیں جب وہ دوبارہ کھلیں تو اسے اپنے سامنے پروفیسر امبریج کا چوڑا زرد چہرہ دکھائی دیا جو اپنی گانٹھ دار انگلیوں میں اس کے بال دبوچ کر اسے آتشدان سے باہر کھینچ رہی تھیں۔ انہوں نے ہیری کی گردن یوں مروڑ رکھی تھی جیسے وہ اس کا گلا کاٹنے والی ہوں۔ انہوں نے ہیری کی گردن کو اوپر کی مروڑا جس سے اس کا منہ چھت کی طرف گھوم گیا۔

''تمہارا کیا خیال تھا کہ دفتر میں دو طلاشرفیوں کے گھسنے کے بعد میں تیسرے طلاشرفی کو بغیر اطلاع کے یوں آسانی سے گھسنے دوں گی؟'' وہ غصے سے غراتی ہوئی بولی۔ ''احمق لڑکے! اس کے بعد میں سے ہی میں نے دروازے کے گرد متنبہ کرنے والے خفیہ تاریک جادوئی کلمے کا حصار باندھ دیا تھا......اس کی چھڑی لے لو!'' انہوں نے کسی کو کہا جسے وہ بالکل نہیں دیکھ پایا تھا۔ اسے محسوس ہوا کہ کسی نے ہاتھ ڈال کر اس کے چوغے کی جیب میں سے اس کی چھڑی باہر کھینچ لی تھی۔

''اور اس کی بھی......'' انہوں نے دوبارہ کہا۔

ہیری کو دروازے کے پاس سے جھنجلاتی ہوئی آہ سنائی دی اور وہ سمجھ گیا کہ ہرمائنی سے بھی اس کی چھڑی چھین لی گئی ہے......

''میں جاننا چاہتی ہوں کہ تم میرے دفتر میں کیوں گھسے تھے؟ سچ اور صرف سچ!'' امبریج نے غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے بالوں کو زور زور سے جھٹکا دیا جس سے وہ لڑکھڑا سا گیا۔

''میں اپنا فائر بولٹ لینے کی کوشش کر رہا تھا!'' ہیری نے فوراً بات بنانے کی کوشش کی۔

''بکواس بند کرو!'' انہوں نے اس کے سر کو دوبارہ زور سے جھٹکا۔ ''تم یہ بات اچھی طرح جانتے ہو پوٹر کہ تمہارا فائر بولٹ یہاں نہیں ہے بلکہ وہ کڑی نگرانی میں نیچے تہہ خانے میں رکھا جا چکا ہے۔ تمہارا سر میرے آتشدان میں تھا......سیدھی طرح سے بتاؤ! تم کس سے بات کر رہے تھے؟''

''کسی سے نہیں!'' ہیری نے اپنا سر چھڑانے کی کوشش کرتے ہوئے تلخی سے کہا۔ اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے اس کے کچھ بال جڑوں سے اکھڑ چکے ہوں۔

''جھوٹ مت بولو!'' امبریج نے سخت لہجے میں غرا کر کہا۔ انہوں نے اسے دور پھینک دیا جس سے وہ لڑکھڑا کر پیچھے والے میز سے جا ٹکرایا۔ اب اسے دفتر کا ماحول صاف دکھائی دے رہا تھا۔ ہرمائنی کو میلی سینٹ بل سٹورڈ نے دیوار کے ساتھ لگا رکھا تھا۔ ملفوائے

کھڑکی کی چوکھٹ سے ٹیک لگا کر اس کی طرف طنزیہ مسکراہٹ سے دیکھ رہا تھا اور ہیری کی چھڑی کو ہوا میں اچھال کر اس سے کھیل رہا تھا۔ اسی لمحے باہر ہلچل سی سنائی دی اور سلے درن کے کچھ لمبے تڑنگے طلباء دروازہ کھول کر اندر چلے آئے۔ انہوں نے رون، جینی، لونا اور...... نیول کو پکڑ رکھا تھا۔ ہیری کو نیول کا چہرہ دیکھ کر حیرت ہوئی۔ کریب نے نیول کو گردن سے پکڑ رکھا تھا اور ایسا لگ رہا تھا کہ اس کا دم گھٹنے ہی والا ہو۔ ان چاروں کے منہ میں کپڑا اٹھونسا ہوا تھا......

''ہم نے ان سب کو پکڑ لیا ہے پروفیسر!'' وریگوٹن نے فاتحانہ لہجے میں کہا۔ اس نے رون کو پشت سے آگے کی طرف دھکا دیا۔ پھر وہ نیول کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا۔ ''اِس نے مجھے اُسے پکڑنے میں رکاوٹ ڈالی تھی۔'' پھر اس نے جینی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جو خود کو سلے درن کی نوجوان لڑکی سے چھڑانے کیلئے اس کی ٹانگوں پر ایڑیاں مار رہی تھی۔ ''اسی لئے میں اسے بھی ساتھ لے آیا ہوں!''

''صحیح کیا...... بہت اچھا کیا!'' امبریج نے جینی کی طرف خونخوار نظرں سے دیکھتے ہوئے کہا جو ابھی تک خود کو چھڑانے کیلئے پر تول رہی تھی۔ ''میرا خیال ہے کہ اب ہوگورٹس میں ایک بھی ویزلی باقی نہیں بچ پائے گا، ہے نا؟''

ملفوائے نے چاپلوسی کے انداز میں زور سے قہقہہ لگایا جس امبریج شفقت بھرے انداز میں اس کی طرف دیکھ کر مسکرا دیں اور پھر آگے بڑھ کر ایک خوشنما غلاف میں لپٹی ہوئی کرسی پر بیٹھ گئیں۔ ایسا لگا جیسے کسی پھولوں سے بھری ہوئی کیاری میں ایک مینڈک بیٹھا ہوا ہو جو اپنے سامنے ملزموں کی بھیڑ دیکھ کر آنکھیں ادھر سے ادھر گھماتی رہیں۔

''ہونہہ...... پوٹر! تو تم میرے دفتر کے گرد اپنے وفادار پہرے دار تعینات کر رکھے تھے۔'' انہوں نے رون کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ''اور یہ گدھا ویزلی...... جسے تم نے مجھے یہ اطلاع دینے کیلئے بھیجا تھا۔'' ملفوائے ویزلی کے خطاب پر ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑا۔ ''کہ پیوس تبدیلی ہیئت کے شعبے میں ہنگامہ برپا کئے ہوئے ہے، جبکہ سچ تو یہ تھا کہ مجھے پیوس کے بارے میں سچائی معلوم تھی کہ وہ شمالی مینار پر سکول کے ٹیلی سکوپس کی ناب پر سیاہی ڈال کر ان کی عدسوں کو دھندلا کرنے میں مصروف تھا۔ مسٹر آرگس نے اس گدھے کی آمد سے کچھ ہی سیکنڈ پہلے مجھے اس بات کی اطلاع دے دی تھی...... میں سمجھ گئی تھی کہ تم میرے دفتر میں گھس کر کسی سے بات کرنا چاہتے ہو، ہے نا؟ ایلبس ڈمبل ڈور سے...... یا پھر واہیات نصف انسان ہیگرڈ سے؟...... یا پھر منروا میک گوناگل سے؟ ...... حالانکہ میں نے سنا ہے کہ وہ اب بھی منجمد سحر میں جکڑی ہوئی ہے اور کسی سے بھی بات کرنے کی حالت میں نہیں ہے......''

ملفوائے اور تفتیشی دستے کے دوسرے ارکان استہزائیہ انداز میں ہنسنے لگے۔ ہیری کے دل و دماغ میں اس قدر غصہ بھر چکا تھا کہ وہ نفرت اور طیش میں بری طرح کانپنے لگا۔

''میں جس سے بھی بات کر رہا تھا، اس کا آپ سے کوئی تعلق واسطہ نہیں ہے۔ آپ میرے نجی معاملے میں دخل اندازی نہیں کر سکتی ہیں!'' ہیری نے غراتے ہوئے کہا۔

امبریج کا ڈھیلا چہرہ سخت ہونے لگا۔

’’ٹھیک ہے......‘‘ انہوں نے اپنی خونخوار اور شیریں نوکیلی آواز میں اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔’’میرا خیال ہے کہ بہت ہو گیا مسٹر پوٹر!......میں نے تمہیں شرافت سے ساری بات بتانے کا پورا پورا موقع دیا تھا......مگر افسوس تم نے میری شرافت اور شفقت کو غلط سمجھا اور کچھ بھی بتانے سے انکار کر دیا۔ اب میرے پاس تمہارے اندر سے حقیقت اگلوانے کیلئے کوئی دوسرا راستہ نہیں بچا ہے۔ ڈریکو! تم جلدی سے پروفیسر سنیپ کو بلا کر لاؤ......‘‘

ملفوائے نے ہیری کی چھڑی اپنے چوغے میں رکھی اور مسکراتا ہوا دفتر سے باہر نکل گیا مگر ہیری کا دھیان اس کی طرف بالکل نہیں تھا۔ اسے اسی لمحے ایک انہونی بات کا احساس ہوا تھا۔ اسے خود پر یقین ہی نہیں آ رہا تھا کہ وہ اتنا بیوقوف کیسے ہو گیا تھا؟ جو اس بات کو بالکل ہی فراموش کر بیٹھا تھا کہ ققنس کے گروہ کا کوئی بھی ممبر اب ہوگورٹس میں نہیں بچا تھا جو سیریس کو بچانے کیلئے اس کی مدد کر سکتے تھے؟ وہ یقیناً غلطی پر تھا......کیونکہ ہوگورٹس میں اب بھی ققنس کے گروہ کا ایک اہم ممبر موجود تھا اور وہ ’سنیپ‘ تھے......

دفتر میں گہری خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ صرف رون اور باقی پکڑے گئے لوگ ہی خود کو گرفت سے چھڑانے کیلئے دھکا مشتی کر رہے تھے۔ ویریگوٹن کے رسید کئے ہوئے مکے کی وجہ سے اس کے ہونٹ سے خون ٹپک کر امبریج کے قالین کو داغدار کر رہا تھا۔ جینی اب بھی ساتویں سال میں پڑھنے والی سلے درن کی لڑکی کے پیروں کو اپنے پاؤں سے کچلنے کی کوشش کر رہی تھی جس نے اس کے دونوں ہاتھ پیچھے کی طرف مروڑ کر مضبوطی سے پکڑ رکھے تھے۔ کریب کی گرفت سے آزاد ہونے کی کوشش میں نیول بری طرح تڑپ رہا تھا، اس کا چہرہ لمحہ بہ لمحہ ارغوانی رنگت میں بدلتا جا رہا تھا۔ ہرمائنی میلی سینٹ بل سٹوروڈ کے شکنجے سے نکلنے کی ناکام سی کوشش کر رہی تھی۔ البتہ لونا لوگڈ اپنے گرفت کنندہ کے حصار میں خاموش اور کھوئی کھوئی سی کھڑی تھی اور کھڑکی سے باہر کی فضا کا جائزہ لے رہی تھی۔ ایسا لگتا تھا کہ جیسے اس کمرے میں ہونے والے گفتگو سے کچھ لینا دینا نہیں تھا

ہیری نے سر اُٹھا کر امبریج کی طرف دیکھا جو اسے غور غور سے دیکھ رہی تھیں۔ اس نے اپنے چہرے کو پرسکون رکھنے کی پوری کوشش کی۔ اسی لمحے بیرونی راہداری میں کسی کے قدموں کی آہٹ سنائی دی۔ دروازہ کھلا اور ڈریکو ملفوائے اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے پیچھے سنیپ میں اندر آ گئے۔ سنیپ نے دفتر میں چاروں طرف نظر گھما کر اپنے فریق کے طلباء کو دیکھا جنہوں نے گری فنڈر کے لوگوں کو شکنجے میں جکڑ رکھا تھا۔

’’آپ نے مجھے بلایا...... ہیڈ مسٹرس؟‘‘ انہوں ے دھیمی آواز میں کہا۔

’’ہاں پروفیسر سنیپ!‘‘ امبریج نے اپنے چہرے پر چوڑی مسکراہٹ پھیلاتے ہوئے جلدی سے کہا۔’’مجھے صدقیال کی ایک اور بوتل چاہئے......اسی وقت!‘‘

سنیپ نے اپنے سیاہ چپچپے بالوں کی اوٹ سے امبریج کی طرف سپاٹ انداز میں دیکھا۔

''گذشتہ مہینوں میں آپ نے پوٹر سے پوچھ گچھ کیلئے مجھ سے صدقیال کی آخری بوتل بھی لے لی تھی ہیڈ مسٹرس! میرا خیال ہے کہ یقینی طور پر آپ نے اس پوری بوتل کا استعمال نہیں کیا ہوگا؟ میں نے آپ کو آگاہ کیا تھا کہ صرف تین ہی بوندیں کافی ہوتی ہیں......''

امبریج کا چہرہ یکدم سرخ دکھائی دینے لگا۔

''آپ تھوڑا اور صدقیال بنانے کی تکلیف تو کر سکتے ہیں، ہے نا؟'' انہوں نے کہا اور ان کی آواز میں لڑکیوں جیسی لوچ جھلکنے لگی جو اس بات کی علامت تھی کہ وہ اپنے اندر اُٹھنے والے طوفانی غصے کو بمشکل روک پا رہی ہیں۔

''کیوں نہیں......'' سنیپ نے کہا اور ان کے ہونٹ عجیب انداز میں سکڑ گئے۔ ''اس کی پکائی کیلئے نئے چاند کے نکلنے سے لے کر اس کے خاتمے تک کا دورانیہ لگتا ہے، اس لئے مجھے صدقیال تیار کرنے کیلئے کم از کم ایک مہینے کی مہلت تو چاہئے۔''

''ایک مہینہ......؟'' لمحہ بھر کیلئے امبریج کا منہ کھلا رہ گیا اور پھر مینڈک کی طرح ان کے نتھنے پھولنے لگے۔ ''ایک مہینہ؟......لیکن مجھے تو فوری طور پر صدقیال چاہئے تھا سنیپ! ابھی ابھی مجھے معلوم ہوا ہے کہ پوٹر کسی شخص یا کسی گروہ سے بات کرنے کیلئے میرے آتشدان کا استعمال کر رہا تھا......اور مجھے حقیقت جاننا ہے!''

''کیا واقعی......؟'' سنیپ نے معاملے میں اپنی دلچسپی کے اظہار کرتے ہوئے کہا اور پھر مڑ کر ہیری کی طرف دیکھا۔ ''اوہ مزیدار بات! ویسے مجھے یہ جان کر زیادہ حیرت نہیں ہوئی کیونکہ پوٹر نے کبھی سکول کے قوانین کا احترام کرنے میں کوئی خاص نمونہ پیش نہیں کیا ہے۔''

ان کی سرد، سیاہ آنکھیں باریک بینی سے ہیری کی آنکھوں میں جھانک رہی تھیں۔ ہیری ان کی طرف بغیر پلکیں جھپکائے ہوئے دیکھتا رہا۔ اس نے خواب میں جو منظر دیکھا تھا، اس پر اپنی توجہ مبذول کر لی تھی، وہ یہ توقع کر لیا تھا کہ سنیپ اس کے دماغ میں جھانک کر اس بھیانک حقیقت کو جان لیں اور سیریس کی کوئی مدد کریں۔

''میں اس سے فوری تفتیش کرنا چاہتی ہوں!'' امبریج نے غصے سے آگ بگولا ہوتے ہوئے کہا۔ سنیپ نے ہیری کے چہرے پر سے اپنی نظریں ہٹالیں اور تشویش بھرے انداز سے امبریج کی طرف دیکھا جو فرطِ طیش سے اب کانپ رہی تھیں۔ ''میں چاہتی ہوں کہ آپ مجھے فوری طور پر کوئی ایسی دوا دیں، جس سے میں اس سے زبردستی سچائی اگلوا سکوں......''

''میں آپ کو پہلے ہی بتا چکا ہوں کہ اب میرے صدقیال کی ایک بوند بھی موجود نہیں ہے۔'' سنیپ نے ملائم لہجے میں آہستگی سے کہا۔ ''البتہ اگر آپ پوٹر کو اعلیٰ درجے کا زہر دینا چاہیں تو میں آپ کی مدد کرنے میں بے حد خوشی محسوس کروں گا ورنہ میں خود کو مدد سے قاصر سمجھوں گا......مگر میں آپ کو اس بات سے خبردار کرنا چاہوں گا کہ اس معاملے میں مصیبت یہ ہے کہ زیادہ تر زہر اتنی تیزی سے سرایت کر جاتے ہیں کہ وہ اپنے شکار کو سچ بتانے کا وقت نہیں بخشتے ہیں......''

سنیپ نے ایک بار پھر ہیری کی طرف دیکھا جو انہیں لگاتار دیکھے جا رہا تھا، وہ الفاظ کے بجائے اپنے دل کی بات ان تک

پہنچانے کیلئے بے حد بے قرار تھا۔ وہ متوحش انداز میں یہ جملہ اپنے دماغ میں دہرا رہا تھا کہ والڈی مورٹ سیریس کو شعبہ اسراریات میں لے گیا ہے......والڈی مورٹ سیریس کو لے گیا ہے......

''تمہیں آزمائشی ملازمت پر منتقل کیا جاتا ہے......'' پروفیسر امبریج نے غصے سے چیختے ہوئے کہا اور سنیپ نے اپنی بھنوئیں اُٹھا کر ان کی طرف دیکھا۔ ''میں جانتی ہوں کہ تم جان بوجھ کر میری مدد کرنے سے انکار کر رہے ہو۔ مجھے تم سے زیادہ تعاون کی امید تھی، لوسیس ملفوائے ہمیشہ تعریف کیا کرتا ہے۔ میرے دفتر میں سے دفع ہو جاؤ......اسی وقت!''

سنیپ نے طنزیہ انداز میں اپنا سر جھکایا اور واپس جانے کیلئے مڑ گئے۔ ہیری اچھی طرح سے جانتا تھا کہ یہ ققنس کے گروہ تک اطلاع پہنچانے کا قطعی آخری موقع تھا اور وہ موقع اس کے نظروں کے سامنے سے پھسل کر دروازے کی طرف بڑھتا جا رہا تھا......اور پھر وہ چیخا۔

''وہ پیڈ فٹ کو لے گیا......وہ پیڈ فٹ کو اسی جگہ لے گیا ہے، جہاں وہ چیز چھپی ہوئی ہے۔''

سنیپ کا دروازے کے دستے پر بڑھتا ہوا ہاتھ یکدم رُک گیا۔

''پیڈ فٹ......؟'' پروفیسر امبریج نے زور سے چیختے ہوئے کہا اور مشکوک نظروں سے ہیری کی دیکھا اور پھر سنیپ کی طرف گھورا۔ ''یہ پیڈ فٹ کون ہے؟......کون سی چیز، کہاں چھپی ہے سنیپ؟......مجھے فوراً بتاؤ! اس کی بات کا کیا مطلب ہے؟''

سنیپ نے پلٹ کر ہیری کے چہرے کی طرف دیکھا۔ ان کے چہرے پر کسی قسم کوئی تاثر دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ ہیری یہ بات نہیں سمجھ پا رہا تھا کہ سنیپ اس کا اشارہ سمجھ چکے ہیں یا نہیں! مگر وہ امبریج کی موجودگی میں اس سے زیادہ واضح الفاظ میں بولنے کی ہمت نہیں کر پا رہا تھا۔

''مجھے کچھ سمجھ میں نہیں آیا ہے۔'' سنیپ نے انجان انداز میں کہا۔ ''پوٹر! اگر مجھے بے معنی اور فضول بکواس سننے کی تمنا ہوگی تو ضروری نہیں ہے کہ میں تم سے ہی سنوں! میں کسی کو بھی دوا کی دو بوندیں پلا کر لطف اندوز ہو سکتا ہوں......اور کریب! اپنی گرفت تھوڑی سی ڈھیلی کر دو۔ اگر دم گھٹنے کی وجہ سے مسٹر لانگ باٹم کی موت واقع ہوگئی تو مجھے بے شمار فالتو کاغذات کو بھرنا پڑے گا......اس کے علاوہ اگر تم کہیں ملازمت کیلئے درخواست جمع کراؤ گے تو مجھے اس بات کا ذکر کرنا پڑے گا۔''

انہوں نے باہر نکلنے کے فوراً بعد دروازہ ایک زوردار جھٹکے سے بند کر دیا تھا۔ اب ہیری پہلے سے بھی زیادہ سنگین صورت حال کا شکار ہو چکا تھا۔ سنیپ اس کی آخری امید تھی۔ اس نے امبریج کی طرف دیکھا۔ وہ بھی کچھ ایسا ہی محسوس کر رہی تھیں۔ ان کا سینہ غصے اور ناکامی کے غم میں بری طرح پھول پچک رہا تھا......

''ٹھیک ہے......'' وہ بولیں اور اپنی چھڑی باہر نکال لی۔ ''بہت خوب!......سب ملے ہوئے ہیں......اب میرے پاس کوئی دوسرا راستہ نہیں بچا ہے......یہ سکول کی سطح سے اونچا معاملہ دکھائی دیتا ہے......یہ یقیناً جادوئی محکمے کی حفاظت کے زمرے میں آتا ہے......

ہاں کچھ ایسا ہی ہے!...... بالکل مجھے کچھ ایسا ہی لگتا ہے......''

ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ سخت سراسیمگی کا شکار تھی اور کوئی بڑا اقدام اُٹھانے کیلئے خود کو تیار کر رہی تھیں، وہ اپنے وزن کو ایک پاؤں سے دوسرے پاؤں کو منتقل کر رہی تھیں اور پہلو بدل رہی تھیں۔ وہ ہیری کی طرف خونخوار نظروں سے گھورتے ہوئے اپنی خالی ہتھیلی پر آہستہ آہستہ اپنی چھڑی مار رہی تھیں۔ ان کی سانسیں تیزی سے چلتی ہوئی سنائی دے رہی تھی۔ ان کی کیفیت کا اندازہ لگاتے ہوئے ہیری خود کو بغیر چھڑی کے کافی کمزور محسوس کر رہا تھا۔

''تم مجھے مجبور کر رہے ہو پوٹر!...... حالانکہ سچ تو یہ ہے کہ میں ایسا بالکل نہیں کرنا چاہتی ہوں۔'' امبریج نے تلخی سے کہا جواب بھی اپنی جگہ پر بار بار پاؤں اٹھا اور نیچے رکھ رہی تھیں۔ ''مگر صورت حال کی پیچیدگی اور تمہاری پراسرار خاموشی مجھے اس کے استعمال پر اکسا رہی ہیں...... حالات قطعی موافق نہیں ہیں...... میرا خیال ہے کہ وزیر جادو میری مجبوری اور بے بسی کو سمجھ جائیں گے، کہ میرے پاس ایسا کرنے کے علاوہ کوئی دوسرا راستہ نہیں بچا تھا......''

ملفوائے ہونقوں کی طرح ان کے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھنے میں مشغول تھا۔

''مجھے پوری امید ہے کہ سفاک کٹ وار سے تمہاری زبان کے پیچ ضرور ڈھیلے پڑ جائیں گے پوٹر!'' امبریج نے آہستگی سے اسے گھور کر دیکھتے ہوئے کہا۔

''نہیں...... پروفیسر امبریج!'' ہرمائنی اچانک چیخ اُٹھی۔ ''یہ سراسر غیر قانونی ہے......''

مگر امبریج نے ہرمائنی کی طرف ذرا سی توجہ نہیں دی تھی۔ ان کے چہرے پر ایک عجیب سا خوفناک جوش وخروش جھلک رہا تھا جو ہیری نے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ ان کی چھڑی اُٹھنے لگی۔

''پروفیسر امبریج! وزیر جادو یہ کبھی نہیں چاہیں گے کہ آپ قانونی شکنی کریں؟'' ہرمائنی نے دوبارہ چیختے ہوئے کہا۔

''کارنیلوس کو جب بات معلوم ہی نہیں ہو پائے گی تو اس سے انہیں کوئی پریشانی لاحق نہیں ہو سکتی۔'' امبریج نے چمکتی ہوئی آنکھوں سے کہا۔ ان کے ہونٹ بری طرح لرز رہے تھے اور ہانپ رہی تھیں۔ وہ ہیری کے بدن کے مختلف حصوں کی طرف اپنی چھڑی لہرا کر شاید یہ فیصلہ کرنے کی کوشش کر رہی تھیں کہ سفاک کٹ جادوئی وار کی سب سے زیادہ تکلیف کس حصے پر محسوس ہوتی ہے؟ ''انہیں تو اس بات کا آج تک علم نہیں ہو پایا کہ گذشتہ گرمیوں میں پوٹر پر روح کھچڑوں کا حملہ کس نے کروایا تھا؟...... وہ تو پوٹر کو سکول سے باہر نکلوانے کا موقع پا کر سب کچھ بھول بیٹھے تھے۔''

''تو وہ کام آپ نے کیا تھا...... آپ نے میرے پیچھے روح کھچڑوں کا لگایا تھا۔'' ہیری اس انکشاف پر لمحہ بھر کیلئے بھونچکا رہ گیا تھا۔

''کسی نہ کسی کو تو کچھ کرنا ہی تھا پوٹر!'' امبریج نے کہا جب ان کی چھڑی ہیری کے ماتھے کی طرف آ کر رُک گئی تھی۔ ''وہ تمام لوگ

کسی نہ کسی طرح تمہیں خاموش رکھنے کے...... تمہیں نا قابل اعتبار بنانے کے بارے میں باتیں کر رہے تھے مگر میں ہی تنہا ایسی تھی جس نے ان کے منصوبے میں واقعی عملی نمونہ پیش کر دیا تھا...... مگر بد قسمتی سے تم اس سے بچ نکلے، ہے نا؟...... پوٹر! مگر آج ایسا کچھ نہیں ہونے والا ہے...... اب بالکل نہیں......'' ان کی چھڑی ہوا میں اوپر اُٹھنے لگی جیسے وہ لہرا کر کربناک سفاک کٹ وار کرنے والی تھیں۔

''نہیں!'' ہرمائنی نے میلی سینٹ کی بازوؤں میں بری طرح مچلتی ہوئی چیخی۔ ''نہیں...... ھیری!...... ہمیں انہیں سچائی بتا دینا چاہئے......''

''کبھی نہیں...... تم اپنا منہ بند رکھو!'' ھیری نے غصے سے چیختے ہوئے زور سے کہا۔ وہ ہرمائنی کو حقارت بھری نظروں سے دیکھنے لگا۔

''ھیری! پاگل پن مت دکھاؤ......'' ہرمائنی نے جلدی سے بولی۔ ''ھیری! ہمیں ایسا کرنا ہی ہوگا۔ وہ تمہیں مجبور کر دیں گی۔ اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا...... بات چھپی نہیں رہ پائے گی۔''

''بکواس بند کرو!'' ھیری زور سے گرجا۔

ہرمائنی میلی سینٹ کے چوغے کے پیچھے منہ چھپا کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ میلی سینٹ نے اسے دیوار سے لگانے کی کوشش ترک کر دی تھی اور اب تحقیر بھری نظروں سے اسے گھور رہی تھی

''واہ واہ...... بڑا عجیب معاملہ ہے!'' امبریج نے فاتحانہ نظروں سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''ہمیشہ سوال پوچھنے والی لڑکی آج جواب دینا چاہ رہی ہے...... چلو شروع ہو جاؤ لڑکی!''

''ارمانی...... نی ایں......'' رون اپنے منہ میں ٹھونسے کپڑے کے عقب میں چیخا۔ اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔ جینی ہرمائنی کی طرف ایسے انداز میں گھور رہی تھی جیسے اس نے اسے پہلے کبھی نہیں دیکھا ہو۔ نیول کا دم گھٹا جا رہا تھا مگر وہ بھی غیر یقینی انداز میں اس کی طرف دیکھے جا رہا تھا۔ بہرحال، ھیری نے دیکھا کہ بری طرح سسکنے کے باوجود ہرمائنی کی آنکھوں میں آنسوؤں کا نام و نشان تک نہیں تھا۔ اسے شک ہوا کہ ہرمائنی، امبریج کو کوئی نہ کوئی جل دے رہی ہے۔

''تم لوگ...... مجھے معاف کرنا۔'' ہرمائنی نے سسکتے ہوئے کہا۔ ''مگر...... اب یہ...... مجھ سے قطعی برداشت نہیں ہو رہا ہے......''

''صحیح کہا...... بالکل سچ کہا لڑکی!'' امبریج نے ہرمائنی کو کندھے سے پکڑ کر ایک خالی کرسی پر بٹھاتے ہوئے کہا اور اس کے اوپر جھکتے ہوئے بولی۔ ''سفاک کٹ کو سہنا اور اس کی تکلیف کو دیکھنا کسی عذاب سے کم نہیں ہوتا...... تو پھر مجھے بتاؤ! پوٹر ابھی ابھی کس سے باتیں کر رہا تھا؟''

''بات یہ ہے......'' ہرمائنی نے ھیری کی طرف کنکھیوں سے دیکھتے ہوئے جھجک کر کہا۔ ''دراصل بات یہ ہے کہ...... ھیری پروفیسر ڈمبل ڈور سے بات کرنے کی کوشش کر رہا تھا......''

رون اس کی بات سن کر ہکا بکا رہ گیا۔ اس کی آنکھیں حیرانگی سے باہر نکلتی ہوئی دکھائی دیں، جینی نے اب سلے درن کی نوجوان لڑکی کے پیروں کو کچلنے کی کوشش ترک کر دی تھی۔ یہاں تک کہ لونا لوگڈ کے چہرے پر بھی حیرانگی کی لہر دوڑ گئی تھی۔ خوش قسمتی سے امبریج کی توجہ ان میں سے کسی کی طرف مبذول نہ ہو پائی۔ وہ تو باریک بیں نگاہوں سے ہرمائنی کے چہرے پر سچائی کو ٹٹولنے میں مگن تھیں۔ اسی لئے وہ اپنے اردگرد پھیلی ہوئی حیرانگی کی فضا کو نہ دیکھ پائیں۔

''ڈمبل ڈور......؟'' امبریج نے متجسس انداز میں کہا۔ ''یعنی اس کا مطلب ہے کہ تم لوگ جانتے ہو کہ ڈمبل ڈور کہاں ہے؟''

''ایسا نہیں ہے!'' ہرمائنی نے جلدی سے کہا۔ ''ہم انہیں جادوئی بازار کے لیکی کالڈرن میں اور تھری بروم سٹکس میں......اور ہاگس ہیڈ میں تلاش کر رہے تھے......''

''مجھے احمق بنانے کی کوشش مت کرو لڑکی!'' امبریج غصے سے غرائیں۔ ''جب پورا محکمہ اس کی تلاش میں ہر جگہ مارا مارا پھر رہا ہے تو وہ کسی گھٹیا شراب خانے میں کھلم کھلا کیسے بیٹھ سکتے ہیں؟'' امبریج کی آنکھوں میں شعلے دکھائی دینے لگے اور ماتھے پر شکنیں گہری ہو گئیں۔

''وہ کسی بھی بہروپ میں وہاں ہو سکتے ہیں، ہمیں بس خفیہ شناخت بولنا تھی......اور وہ سمجھ جاتے......'' ہرمائنی نے جلدی سے کہا۔

''خفیہ شناخت......کیسی خفیہ شناخت؟'' امبریج نے سخت گیر میں پوچھا۔

''ڈی اے......یعنی ڈمبل ڈور آرمی!'' ہرمائنی نے بتایا۔

''اوہ ہاں! مجھے اس کا خیال پہلے کیوں نہیں آیا......'' امبریج کی آنکھیں چمک اُٹھیں۔ ''یہ بتاؤ! ڈمبل ڈور سے کون سی بات کرنا تھی؟''

''وہ......وہ ہم......انہیں بتانا چاہتے تھے......'' ہرمائنی جھکتی ہوئی بولی۔

''ہاں ہاں......بتاؤ!'' امبریج بے صبری سے بولیں۔ ان کے چہرے کو دیکھ کر ایسا لگتا تھا جیسے وہ کوئی بہت بڑا انکشاف پانے والی ہیں۔ ہرمائنی نے ایک بار پھر اپنے چہرے پر ہاتھ رکھ لیا۔ ہیری جانتا تھا کہ وہ ایسا کسی غم کے باعث نہیں کر رہی تھی بلکہ وہ اپنی آنکھوں میں آنسوؤں کی کمی کو چھپانے کیلئے کر رہی تھی......

''ہاں شاباش!'' امبریج نے دوبارہ متجسس لہجے میں پوچھا۔ ''تم لوگ انہیں کیا اطلاع پہنچانا چاہتے تھے......؟''

''ہم......ہم انہیں یہ بتانا چاہتے ہیں کہ وہ......وہ تیار ہو چکا ہے!'' وہ جھجکتے ہوئے بولی۔

''کیا تیار ہو چکا ہے......؟'' امبریج نے اُلجھے ہوئے لہجے میں پوچھا اور انہوں نے ہرمائنی کے کندھوں کو پکڑ کو اسے زور سے جھنجوڑ ڈالا۔ ''لڑکی! سیدھے طریقے سے بتاؤ......کیا تیار ہو چکا ہے؟''

''خفیہ ہتھیار......'' ہرمائنی آہستگی سے بولی۔

ہیری کو اس کی بات سمجھ میں نہیں آ پائی تھی مگر اسے زیادہ دیر تک انتظار نہیں کرنا پڑا۔

''خفیہ ہتھیار......؟'' امبریج کی آنکھیں حیرت اور جوش کے ملے جلے جذبات سے باہر اُمڈ پڑیں۔ ''تم لوگ کسی طرح کا ہتھیار بنا رہے تھے؟ کوئی ایسا ہتھیار جسے جادوئی محکمے کے خلاف بغاوت میں استعمال کیا جا سکے؟...... یقیناً یہ ڈمبل ڈور کی شیطانی ہدایت کا شاخسانہ ہوگا......''

''ہاں!......مگر اس کی تیاری کے دوران انہیں یہاں سے جانا پڑ گیا تھا!'' ہرمائنی نے آہ بھرتے ہوئے کہا۔ ''اور اب ہم نے ان کی ہدایات پر عمل کر کے اسے مکمل کر لیا ہے اور ہم اس کی اطلاع ان تک پہنچانا چاہتے تھے، لیکن اس سے پہلے وہ ہمیں مل پاتے......''

''وہ خفیہ ہتھیار کیا چیز ہے......؟'' امبریج نے دلچسپی لیتے ہوئے وضاحت دریافت کی۔ ان کے ہاتھوں نے ابھی تک ہرمائنی کے کندھوں کو اپنی گرفت میں کس رکھا تھا۔

''ہم درحقیقت...... یہ بالکل جانتے ہیں کہ وہ...... وہ کیا چیز ہے؟ وہ دراصل مختلف چھوٹے چھوٹے پرزوں سے بنا ہوا ہے اور کافی پیچیدہ ہے......'' ہرمائنی نے زور سے کہا۔ ''ہم نے تو بس وہی کیا...... جو...... جو ہمیں پروفیسر ڈمبل ڈور نے کہا تھا......''

امبریج کے چہرے پر چمک بکھر گئی اور وہ کرسی سے اُٹھ کر سیدھی کھڑی ہو گئیں۔

''مجھے اس خفیہ ہتھیار کے لے چلو لڑکی!'' وہ جوشیلے انداز میں بولیں۔

''مگر میں ان لوگوں کو وہ ہتھیار نہیں دکھاؤں گی!'' ہرمائنی نے تیکھی آواز میں کہا اور اپنی انگلیوں سے سلے درن کے تفتیشی دستے کی طرف اشارہ کیا۔

''تم کسی قسم کی شرط رکھنے کی حالت میں نہیں ہو لڑکی!'' امبریج نے تیکھے لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے...... میں نے آپ کا بھلا سوچا تھا!'' ہرمائنی نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔ ''اگر آپ ایسا نہیں چاہتی ہیں تو مجھے اعتراض نہیں، آپ ان کے علاوہ اور لوگوں کو بھی ساتھ لے جا سکتی ہیں......!''

''کھل کر کہو......تم کیا کہنا چاہتی ہو لڑکی؟'' امبریج کے ماتھے پر شکنیں نمودار ہو گئیں۔

''سیدھی سی بات ہے، ان میں کوئی بھی اس خفیہ ہتھیار کے بارے میں اپنے دوستوں کو بتانے سے نہیں ہچکچائے گا۔ چند ہی گھنٹوں میں پورا اسکول جان جائے گا کہ کہاں کیا چھپا ہوا ہے؟ یہ بات تو ہمارے لئے زیادہ فائدہ مند ہے کہ آپ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو وہاں لے جائیں، تاکہ فریڈ اور جارج جیسے طلباء موقع پا کر اسے چرا لیں اور پھر سب ناخوش طلباء مل کر اس کا استعمال آپ پر کر کے اس بات کو یقینی بنا دیں کہ ہمیں آپ سے ہمیشہ کیلئے چھٹکارا مل چکا ہے......''

ہرمائنی کی اس عجیب وغریب منطق کا کچھ زیادہ ہی اثر ہوا تھا، امبریج کا چہرہ کسی گہری سوچ میں ڈوب گیا۔ انہوں شک بھری

نظروں سے تفتیشی دستے کے ایک ایک فرد کو ٹٹولا۔ ان کی باہر نکلی ہوئی آنکھیں ایک پل کیلئے ملفوائے پر پڑیں جس کے چہرے پر تجسس اور طمع انگیز جذبات بکھرے ہوئے تھے، جنہیں وہ بالکل بھی چھپا نہیں پایا تھا......

''ٹھیک ہے لڑکی!'' امبریج فیصلہ کن لہجے میں بولی۔ ''صرف میں اور تم ہی وہاں جائیں گے...... نہیں نہیں!...... میں پوٹر کو بھی ساتھ رکھوں گی۔ یہ پیچھے کوئی گڑبڑ کرسکتا ہے......''

''پروفیسر امبریج...... پروفیسر!'' ملفوائے بے تابی سے بول اُٹھا۔ ''میرا خیال ہے کہ آپ کی حفاظت کیلئے تفتیشی دستے کے کچھ لوگوں کو تو ساتھ جانا ہی چاہئے، ہے نا؟''

''حفاظت......؟'' پروفیسر امبریج کے چہرے پر اچنبھے کی لہر دوڑ گئی۔ ''میں محکمے کی اہم اور معتبر عہدیدار ہوں، ملفوائے! کیا تمہارا خیال یہ ہے کہ میں چھڑی کی عدم موجودگی والے دو کم سن بچوں کو تنہا سنبھالنے کی اہلیت نہیں رکھتی ہوں؟'' وہ تیکھی آواز میں کڑک دار لہجے میں بولیں۔ ''ویسے بھی...... میرا خیال ہے کہ سکول کے بچے ہتھیار قسم کی کوئی چیز نہ ہی دیکھیں تو زیادہ بہتر ہوگا...... تم لوگ میری واپسی تک یہیں رکو گے اور ان میں کوئی بھی یہاں سے بھاگ نہ پائے......'' امبریج نے رون، جینی، لونا اور نیول کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''مگر پروفیسر! وہ آپ کو چکمہ دے سکتی ہے!'' ملفوائے نے جلدی سے کہا۔

''ملفوائے! شاید تم نے میری بات سنی نہیں ہے۔'' امبریج نے تلخی سے کہا۔ ان کے چہرے پر ایسا تاثر دکھائی دے رہا جیسے وہ ملفوائے کے رویے سے کچھ کھٹک گئی ہوں۔ ''اگر ایسا کچھ ہوا تو پوٹر کے ساتھ مس گرینجر بھی مجھے کبھی بھول نہ پائیں گی۔''

''جیسا آپ کا حکم پروفیسر......'' ملفوائے نے مایوسی کے عالم میں چڑ چڑے لہجے میں کہا۔

''چلو اُٹھو......'' امبریج نے اپنی چھڑی ھیری اور ہرمائنی کی طرف لہرا کہا۔ ''تم دونوں میرے آگے آگے چلو گے اور راستہ دکھاؤ گے...... ہوشیاری کرنے کی کوشش بھی مت کرنا، سمجھے!''

☆☆☆☆

تینتیسواں باب

# تصادم اور پرواز

ہیری کو رتی بھر اندازہ نہیں ہو پا رہا تھا کہ ہرمائنی آخر کیا کرنا چاہتی ہے؟ اس کا لائحہ عمل کیا تھا؟ وہ تو یہ سوچ سوچ کر پریشان ہو رہا تھا کہ اس کے پاس کوئی لائحہ عمل تھا بھی یا نہیں...... جب وہ امبریج کے دفتر سے باہر نکل کر راہداری میں پہنچے تو ہیری ہرمائنی کے پیچھے پیچھے چلنے لگا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اگر امبریج کو ذرا سا شبہ ہو گیا کہ ہیری کو راستے کی کچھ خبر نہیں ہے تو سارا معاملہ بگڑ جائے گا۔ ہرمائنی سے کچھ پوچھنے کی بھی ہمت بھی نہیں ہو رہی تھی۔ امبریج ان دونوں کے اس قدر قریب تھیں کہ ان کی تیز تیز سانسوں کی آواز تک انہیں صاف سنائی دے رہی تھی، ان کی ہلکی سی سرگوشی بھی ان کے کان میں پڑ سکتی تھی۔

ہرمائنی سیڑھیاں اتر کر بیرونی ہال میں پہنچ گئی۔ بڑے ہال میں موجود طلباء اب رات کا کھانا کھانے میں مشغول تھے۔ پلیٹوں میں چھری کانٹے چلنے کا شور کافی واضح سنائی دے رہا تھا۔ ہیری کو یقین نہیں ہو رہا تھا کہ بیس فٹ کے فاصلے پر ایسے بھی لوگ موجود تھے جو ہر چیز سے بے خبر کھانے کی لذت کا مزہ اُٹھا رہے تھے۔ امتحانات ختم ہونے کا جشن منایا جا رہا تھا اور جنہیں باہر کی دنیا کی ذرا سی پریشانی نہیں تھی......

ہرمائنی بیرونی ہال میں سے ہو کر بلوط کی لکڑی والے دروازے سے باہر نکلی اور پتھر کی سیڑھیاں اترتی چلی گئی۔ شام کی سہانی ہوا چل رہی تھی۔ سورج اب تاریک جنگل کے اونچے درختوں کے عقب میں اتر کر ڈھلنے لگا تھا۔ ہرمائنی گھاس کے میدان میں تیزی سے چلتی ہوئی آگے بڑھ رہی تھی۔ امبریج کو ان کے برابر رہنے کیلئے تھوڑا بھاگنا پڑ رہا تھا۔ ان کے طویل سائے ان کے عقب میں گھاس پر پڑ رہے تھے اور دھیمی ہوا میں ان کے چوغے لہرا رہے تھے۔

''یہ ہیگرڈ کے جھونپڑے میں چھپایا گیا ہوگا، ہے نا؟'' امبریج نے بے تابی سے پوچھا۔

''نہیں...... وہاں وہ محفوظ نہیں رہ سکتا تھا۔ ہیگرڈ کوئی بھی حماقت کر سکتا تھا!'' ہرمائنی نے تیکھی آواز میں کہا۔ ہیری نے اس کی تائید میں سر ہلا دیا۔

''اس سے کسی بھی حماقت کی توقع کی جا سکتی ہے، وہ واہیات نصف انسان ہی تو ہے۔'' امبریج نے اپنی نفرت کا اظہار کرتے

ہوئے کہا۔ان کے چہرے استہزائیہ مسکراہٹ دوڑنے لگی۔

ہیری کا دل چاہا کہ وہ ایک ہاتھ گھما کر ان کا گلا دبوچ لے مگر اس نے خود کو سنبھال کر کوئی نادانی کرنے کی کوشش نہیں کی۔اس کے ماتھے کا نشان شام کی سہانی ہوا میں ایک بار پھر پھڑ کنے لگا مگر اب اس میں کوئی جلن نہیں ہو رہی تھی اور نہ ہی اس کی رنگت سرخ تھی۔ اس لئے وہ جانتا تھا کہ والڈی مورٹ نے ابھی تک کسی کو بھی نہیں ہلاک نہیں کیا تھا......

اب ہر مائنی کے قدم تیزی سے تاریک جنگل کی طرف اُٹھنے لگے۔

''لڑکی! سیدھی طرح بتاؤ......وہ کہاں چھپایا گیا ہے؟''امبریج نے کرخت لہجے میں پوچھا

''وہاں جنگل کی گہرائی میں......'' ہر مائنی نے اندھیرے میں ڈوبتے ہوئے درختوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔''اسے ایسی جگہ پر رکھا گیا ہے کہ کوئی طالبعلم غلطی سے بھی وہاں پہنچ نہ پائے......''

''اور کیا......ایسے ہتھکنڈوں کیلئے ایسا ہی کیا جاتا ہے...... مجھے پہلے ہی سمجھ جانا چاہئے تھا۔تم دونوں میرے آگے آگے چلو...... کوئی چالا کی مت کرنا۔''اامبریج نے اپنی چھڑی کولہراتے ہوئے انہیں خبر دار کیا اوران کا چہرہ فاتحانہ انداز میں جگمگانے لگا۔

''اگر ہمیں آگے چلنا ہے تو کیا آپ ہمیں اپنی چھڑی دے سکتی ہیں، جنگل میں کافی اندھیرا ہوگا......'' ہیری نے مڑ کر ان سے پوچھا۔

''بالکل نہیں پوٹر!......''امبریج نے اپنی چھڑی اس کی کمر میں چبھوتے ہوئے شیریں آواز میں کہا۔''میرا خیال ہے کہ محکمے کی نظر میں میری جان تم دونوں کی جان سے زیادہ قیمتی ہے۔ جہاں ضرورت پڑے گی میں روشنی کر دوں گی......''

جب وہ جنگل کے درختوں کی ٹھنڈی فضا میں پہنچ گئے تو ہیری نے ہر مائنی سے نظریں ملانے کی کوشش کی۔جنگل میں بغیر چھڑیوں کے جانا اسے کافی احمقانہ فعل محسوس ہو رہا تھا۔اسے شدت سے احساس ہو رہا تھا کہ اس منحوس شام سے اس نے ایک بھی عقل مندی والا کام نہیں کیا تھا۔ بہر حال، ہر مائنی نے امبریج پر ایک حقارت بھری نظر ڈالی اور درختوں کے درمیان آگے آگے چلنے لگی۔ وہ اتنی تیزی سے چل رہی تھی کہ امبریج کو اپنے چھوٹے چھوٹے پیروں کو زیادہ مشقت میں ڈالنا پڑ رہا تھا۔جنگل کی خاموشی میں چرر کی آواز گونجی۔ ہیری نے چونک کر دیکھا۔امبریج کا چوغہ ایک کانٹے دار جھاڑی میں پھنس کر پھٹ گیا تھا۔

''کیا یہ بہت زیادہ گہرائی میں ہے......؟''امبریج نے پریشانی کے عالم میں پوچھا۔

''ہاں! میں نے آپ کو بتایا تھا کہ اسے سب کی نظروں سے محفوظ رکھنے کیلئے ایسا ہی کرنا پڑا تھا۔'' ہر مائنی نے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

ہیری کے دل و دماغ پر خوف کا غلبہ ہونے لگا۔ ہر مائنی اس راستے پر نہیں جارہی تھی جس پر چل کر وہ گراپ سے ملنے کیلئے گئے تھے۔ وہ تو اس راہ پر چلی جارہی تھی جس پر وہ تین سال پہلے رون کے ساتھ ایراگاگ نامی دیوہیکل بھیانک مکڑی سے ملنے کیلئے اس کی

کھوہ میں گیا تھا۔اس وقت ہر مائنی اس کے ساتھ بالکل نہیں تھی۔ ہیری کومحسوس ہور ہا تھا کہ ہر مائنی کو بھی اس ان دیکھے خطرے کی کچھ خبر نہیں تھی۔

''ار......کیا تمہیں پورا یقین ہے کہ یہی صحیح راستہ ہے؟''اس نے ہر مائنی سے پوچھا۔

''اوہ ہاں!''ہر مائنی نے پراعتماد لہجے میں کہا اور ایک جھاڑی پر زور سے پاؤں مارا۔ایک تیز آواز گونجی۔ ہیری کو محسوس ہوا کہ وہ جان بوجھ کر جھاڑیوں کو چیخ رہی تھی۔ان کے عقب میں امبریج ایک گرے ہوئے درخت کے تنے سے ٹکرا کر گر گئیں۔ان میں سے کسی نے بھی انہیں اُٹھانے زحمت نہیں کی تھی اور نہ ہی وہ رُکے۔ ہر مائنی نے آگے بڑھتے ہوئے بلند آواز میں بولی۔

''بس اب تھوڑا ہی دور ہے......''

''ہر مائنی! اپنی آواز پست رکھو!''ہیری نے اس کے قریب پہنچ کر سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔''تم نہیں جانتی ہو......کوئی تمہاری آواز سن لے گا!''

''میں یہی تو چاہتی ہوں کہ کوئی ہماری آواز سن لے......''اس نے آہستگی سے جواب دیا۔ جب امبریج بھاگتی ہوئی ان کے قریب پہنچنے کی کوشش کر رہی تھی۔''تم ذرا دیکھتے جاؤ......''

وہ لوگ کافی دیر تک خاموشی سے چلتے رہے۔وہ اب اتنے گہرے جنگل میں پہنچ چکے تھے گھنے درختوں کی وجہ سے روشنی غائب ہو گئی تھی۔ ہیری کو اب یہ احساس شدت سے ہونے لگا تھا کہ اندھیرے میں چھپی ہوئی کئی خونخوار آنکھیں انہیں للچائی نظروں سے دیکھ رہی تھیں۔

''اور کتنا دور ہے......؟''امبریج نے ان کے عقب میں غصیلی آواز میں چیختے ہوئے کہا۔

''اب کچھ زیادہ دور نہیں ہے۔''ہر مائنی نے بھی اسی طرح بلند آواز میں جواب دیا۔وہ اب ایک دھندلی اور نم آلود جگہ پر پہنچ چکے تھے۔''ہم بس قریب پہنچنے ہی والے ہیں۔''

اسی لمحے ایک تیر سنسناتا ہوا آیا اور ہر مائنی کے سر کے ٹھیک اوپر سے گزرتا ہوا خوفناک آواز کے ساتھ ایک درخت میں پیوست ہو گیا۔جنگل میں اچانک ہر طرف گھوڑے کی ٹاپوں کی آواز گونجنے لگی۔ ہیری کو اپنے پاؤں تلے زمین کانپتی ہوئی محسوس ہونے لگی۔ امبریج ہلکا سا چیخی اور ہیری کو اپنے سامنے ڈھال بنا کر کھڑی ہو گئی۔

ہیری کسمسا کر ان کی گرفت سے آزاد ہو کر ایک طرف جھک گیا۔قریباً پچاس سے زائد قنطورس ان کے گرد گھیرا ڈالے کھڑے تھے۔ان کی کمانوں میں تیر تیار تھے اور ان کا رُخ ان کی طرف تھا۔ ہیری، ہر مائنی اور امبریج ان کے نشانے پر تھے۔وہ آہستہ آہستہ اس خالی صاف جگہ پر پہنچ گئے۔امبریج کے منہ سے دہشت زدہ کراہ نکل گئی۔ ہیری نے کنکھیوں سے ہر مائنی کی طرف دیکھا جس کے چہرے پر اب فاتحانہ مسکراہٹ تیر رہی تھی۔

''تم کون ہو؟'' ایک کھڑکھڑاتی ہوئی آواز گونجی۔

ہیری نے اپنی بائیں طرف دیکھا۔ میگورئین نامی بادامی رنگت والا قنطورس گھیرے سے نکل کر دو قدم آگے بڑھا۔ دوسرے قنطورسوں کی طرح اس نے بھی اپنی کمان میں تیر لگا رکھا تھا۔

''ہم اس چیز کے پاس جا رہے ہیں جو جنگل میں چھپائی گئی ہے......'' ہرمائنی نے کہا۔

ہیری نے چونک کر ہرمائنی کی طرف دیکھا جس کے چہرے پر اعتماد پھیلا ہوا تھا اور وہ بے خوف دکھائی دے رہی تھی۔ ہیری کی نظر لاشعوری طور پر دائیں طرف گھوم گئی جہاں امبریج کا بگڑا ہوا چہرہ قنطورسوں کو گھور رہا تھا اور ان کے ہاتھ میں چھڑی کانپ رہی تھی۔ وہ آگے بڑھنے والے قنطورس کی طرف اس کا رُخ موڑتے ہوئے خود کو سنبھالنے کی کوشش کی۔

''یہ میرے سوال کا جواب نہیں ہے، میں نے پوچھا ہے کہ تم کون ہو، انسان؟'' میگورئین نے کڑک دار لہجے میں غراتے ہوئے پوچھا۔

''میں ڈولرس امبریج ہوں۔'' امبریج نے اپنی دہشت پر قابو پاتے ہوئے تیکھی آواز میں کہا۔ ''وزیر جادو کی خصوصی مشیر معاون اور ہوگورٹس سکول کی ہیڈ مسٹرس اور محتسب اعلیٰ......''

گھیرا ڈالے ہوئے قنطورسوں میں بے چینی دوڑ گئی اور وہ اپنے پہلو بدلنے لگے۔

''تم جادوئی محکمے سے آئی ہو؟'' میگورئین نے حقارت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں! ایسا ہی ہے!'' امبریج نے تھوڑی زیادہ تیکھی آواز میں کہا۔ ''لہٰذا تمہیں ذرا محتاط رہنا ہوگا......شعبہ قواعد وضوابط برائے قابو جادوئی جاندار کے تحت بنائے گئے قوانین کے مطابق تم جیسے نصف انسان نسل کے لوگوں کا کسی بھی انسان پر حملہ کرنا غیر قانونی ہے......''

''تم نے ہمیں کیا کہا......انسان؟'' ایک خطرناک دکھائی دینے والے سیاہ قنطورس نے تلخی سے پوچھا۔ ہیری اسے ایک ہی پل میں پہچان چکا تھا کہ وہ بین تھا۔ چاروں طرف غصے کی بڑبڑاہٹ گونجنے لگی اور کمانوں کے تار کھنچ گئے۔

''انہیں اس نام سے مت پکاریں پروفیسر!'' ہرمائنی نے تشویش بھری آواز میں کہا مگر ایسا لگا کہ جیسے امبریج نے اس کی بات سننے کی زحمت ہی نہ کی ہو۔ وہ اپنی کانپتی ہوئی چھڑی میگورئین کی طرف تان کر اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھتی رہیں۔

''قانون کی دفعہ پندرہ ب میں واضح طور پر لکھا ہے کہ انسانوں سے ملتے جلتے حلیے اور ذہانت والے کسی بھی جادوئی جاندار کا انسان پر حملہ کرنا......اسے اپنے ہر فعل کا ذمہ دار سمجھا جاتا ہے اور وہ محکمے کو جواب دہ ہوتا ہے......''

''انسانوں سے ملتا جلتا حلیہ اور ذہانت؟'' میگورئین نے اس کا جملہ دہرایا جب بین اور کئی دوسرے قنطورس غصے سے دھاڑنے لگے اور زمین پر اپنے کھر مارنے لگے تھے۔ ''انسان! ہم اس طرح کے جملوں کو اپنی تضحیک تصور کرتے ہیں۔ خوش قسمتی سے ہماری

ذہانت تم جاہل انسانوں کے مقابلے میں بہت زیادہ اونچی ہے......''

''تمہاری ہمارے جنگل میں گھسنے کی جرأت کیسے ہوئی؟'' ایک سخت چہرے والے بھورے قنطورس نے چلا کر کہا جسے ہیری اور ہرمائنی نے پچھلی مرتبہ ہیگرڈ کے ساتھ دیکھا تھا۔ ''تم یہاں کیوں آئی ہو؟''

''تمہارا جنگل......'' امبریج نے طنزیہ انداز میں کہا۔ اب وہ خوف کے باعث نہیں بلکہ غصے کی شدت سے کانپ رہی تھیں۔ ''میں تمہیں یاد دہانی کرا دوں کہ تم یہاں صرف اس لئے رہتے ہو کہ جادوئی محکمے نے تمہیں رہنے کیلئے یہ مخصوص علاقہ دے رکھا ہے......''

ٹھیک اسی لمحے ایک سنسناتا ہوا تیر ان کے سر کے اتنے قریب سے گزرا کہ اس نے ان کے چوہیا جیسے بالوں کو بکھیر ڈالا۔ وہ زور سے چیخیں اور اپنے ہاتھ سر پر رکھ لئے۔ کچھ قنطورسوں نے عجیب انداز میں ہنہناہٹ بھری اور زور زور سے ہنسنے لگے۔ ان کی جنگلی اور وحشیانہ ہنسی اس خاموش جنگل میں بری طرح گونج رہی تھی۔ ان کے کھروں کی ٹاپیں کان پھاڑے جا رہی تھیں۔

''اب یہ جنگل کس کا ہے، انسان؟'' بین نے گرجتے ہوئے پوچھا۔

''تم غلیظ......نصف انسان...... بے لگام خچرو...... مجھے دھمکاتے ہو!'' امبریج چیخیں اور ان کے ہاتھ ابھی تک ان کے سر پر ہی جمے ہوئے تھے۔

''خاموش رہیں......'' ہرمائنی تیزی سے چیخی مگر اب بہت دیر ہو چکی تھی۔ امبریج تو آپے سے باہر ہو گئی تھیں اور انہوں نے اپنی چھڑی لہرا کر میگورئین کی طرف گھمائی۔ ''بندھو تم......''

رسیوں کے موٹے سانپ ہوا میں نمودار ہوئے اور قنطورس کے دھڑ اور ہاتھوں کی طرف بڑھے، اگلی ساعت میں میگورئین کی اگلی ٹانگیں اور ہاتھ رسیوں میں جکڑ گئے۔ وہ لڑکھڑایا اور اپنی پچھلی ٹانگوں پر کھڑا ہو گیا۔ وہ خود کو آزاد کروانے کی کوشش کر رہا تھا جبکہ اسی لمحے باقی قنطورس تیزی سے آگے بڑھے۔ ہیری نے ہرمائنی کو پکڑ کر جلدی سے زمین پر گرا دیا۔ وہ چہروں کے بل زمین پر لیٹ گئے تھے۔ اسے دہشت کا احساس ہوا جب اس کے چاروں طرف کھروں کی ٹاپیں گونجیں۔ اس نے خوف سے آنکھیں بند کر لیں۔ کھروں کچلے جانے کا خوف لمحہ بہ لمحہ بڑھنے لگا مگر قنطورس انہیں کچلنے کے بجائے اوپر سے پھلانگتے رہے۔

''نہیں ایں ایں......'' انہیں امبریج کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ ''نہیں...... میں وزیر جادو کی خصوصی مشیر معاون ہوں......تم لوگ میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے......میرے ہاتھ چھوڑو......تم غلیظ جنگلی جانورو...... مجھے چھوڑو......نہیں نہیں نہیں......''

اسی لمحے ہیری نے سر اُٹھا کر اوپر دیکھا، اسے سرخ روشنی کی چمک دکھائی دی۔ وہ سمجھ گیا کہ امبریج نے کسی قنطورس پر ششدر جادوئی وار کا حملہ کیا تھا۔ امبریج کی ایک اور زوردار چیخ سنائی دی۔ ہیری نے مزید کچھ انچ اپنا سر اوپر اُٹھایا اور دیکھا کہ بین نے امبریج کو پکڑ کر ہوا میں اُٹھا ڈالا تھا وہ دہشت اور غصے سے تڑپ رہی تھیں اور خود کو اس کی گرفت سے آزاد کرانے کی کوشش کر رہی تھیں۔ ان کی

چھڑی ان کے ہاتھ سے نکل کر کہیں گر چکی تھی۔ یہ دیکھ کر ہیری کا دل بلیوں اچھلنے لگا۔کاش وہ چھڑی کے قریب پہنچ پائے......

وہ تیزی سے کھسکتا ہوا چھڑی کی طرف رینگا مگر جونہی اس کا ہاتھ چھڑی کی طرف بڑھا، اسی وقت اس کے اوپر کسی قنطورس نے اپنا کھر زمین پر مارا اور چھڑی کو دوٹکڑوں میں توڑ ڈالا۔

ہیری کو اپنے قریب کسی کی آہٹ محسوس ہوئی اور پھر اگلے لمحے کسی نے پکڑ کر اسے بالکل سیدھا کھڑا کر دیا۔ ہیری نے گھما کر دیکھا۔ ایک بالوں بھرے بھورے ہاتھ نے اسے پکڑ رکھا تھا۔ ہرمائنی کو بھی کھڑا کر دیا گیا تھا۔ کچھ فاصلے پر کئی رنگوں والی پیٹھ والے قنطورس دکھائی دے رہے تھے جو جنگل کے اندر جا رہے تھے، ان کے آگے سیاہ فام بین تھا جو امبریج کو دبوچ کر بھاگے چلا جا رہا تھا۔ان کی دور ہٹتی ہوئی چیخیں اب بھی جنگل میں گونج رہی تھیں۔ وہ بری طرح چلا رہی تھیں اور انہیں برا بھلا کہہ رہی تھیں۔ کچھ دیر تک ان کی آوازیں سنائی دیتی رہی اور پھر جنگل میں گہری خاموشی چھا گئی۔

''اور ان کا کیا کریں؟'' سخت چہرے والے بھورے قنطورس نے پوچھا جس نے ہرمائنی کو پکڑ رکھا تھا۔

''یہ بچے ہیں......ہم میمنوں پر حملہ نہیں کرتے ہیں۔'' ان کے عقب میں ایک اُداس آواز سنائی دی۔

''رونن! وہ اسے یہاں لائے تھے؟'' ہیری کو کس کر پکڑنے والے قنطورس نے احتجاج کرتے ہوئے کہا۔'' اور یہ اتنے بھی چھوٹے نہیں ہیں...... یہ والا تو بس جوان ہونے والا ہے......''

اس نے ہیری کے چوغے کو گردن کے پیچھے سے پکڑ کر جھنجوڑ دیا۔

''براہ مہربانی ہم پر حملہ مت کیجئے۔'' ہرمائنی نے ہانپتے ہوئے کہا۔'' ہم ان کی طرح بالکل نہیں سوچتے ہیں، ہم جادوئی محکمے کے ملازمین بھی نہیں ہیں۔ ہم تو یہاں صرف اس لئے آئے تھے کہ ہمیں آپ سے مدد کی امید تھی......صرف آپ ہی ہمیں ان کے چنگل سے چھڑا سکتے تھے......''

جس بھورے قنطورس نے ہرمائنی کو پکڑ رکھا تھا، اس کے چہرے پر بدلتے ہوئے رنگ دیکھ کر ہیری فوراً سمجھ گیا کہ ہرمائنی نے یہ سب کہہ کر بھیانک غلطی کر ڈالی تھی۔ بھورے سر والے قنطورس نے اپنا سر پیچھے کی طرف جھٹکا اور اپنے پچھلے کھروں سے زمین کریدنے لگا۔

''دیکھا رونن! ان میں پہلے سے ہی اپنی عقلمندی کے فخر کا اظہار ہو رہا ہے۔تو تم نے اپنے مذموم عزائم کی تکمیل کیلئے ہمیں استعمال کیا، ہے نا؟ انسانی لڑکی! تم نے ہم لوگوں کو اپنا غلام سمجھ رکھا ہے جو وفادار کتوں کی مانند دُم ہلاتے پھریں اور تمہیں تمہارے دشمنوں سے محفوظ رکھیں......''

''ہرگز نہیں......'' ہرمائنی نے دہشت زدہ ہوتے ہوئے کہا۔'' معاف کیجئے......میرا کہنے کا مطلب ہرگز ایسا نہیں تھا...... مجھے تو بس یہ امید تھی کہ آپ لوگ ہماری مدد کریں گے......''

مگر ہرمائنی کے تکرار کی وجہ سے حالات اور زیادہ مخدوش ہوگئے تھے۔

''ہم انسانوں کی مدد نہیں کرتے ہیں۔'' ہیری کو پکڑنے والے قنطورس نے غرا کر حقارت بھری آواز میں کہا۔ اس نے ہیری پر اپنی گرفت اور سخت کر دی تھی۔ اسی لمحے وہ عجیب انداز میں ہنہنا اُٹھا جس کی وجہ سے ہیری کے پاؤں کچھ لمحوں کیلئے زمین سے اوپر ہوا میں اُٹھ گئے۔ ''ہم بالکل الگ نسل سے تعلق رکھتے ہیں اور ہمیں ایسا ہونے پر فخر ہے۔ ہم تمہیں یہاں سے واپس لوٹنے کے بعد ایسی ڈینگیں ہانکنے کی نوبت ہرگز نہیں آنے دیں گے کہ تم نے عیاری و مکاری سے ہمیں اپنی غلامی میں لے کر ذاتی کام نکلوا لیا تھا......''

''ہمیں اس طرح کی کوئی بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔'' ہیری نے زور سے کہا۔ ''ہم جانتے ہیں کہ آپ نے یہ کام اس لئے نہیں کیا ہے کہ ہم نے آپ کو ایسا کرنے کیلئے کہا تھا اور نہ ہی ہمیں آپ سے یہ کام کروانے کی خواہش تھی......''

مگر اب ان میں سے کوئی بھی اس کی بات سننے پر تیار نہیں تھا۔

''وہ یہاں بلا اجازت گھس آئے ہیں، انہیں اب اس کا خمیازہ تو بھگتنا ہی پڑے گا۔'' ایک لمبی ڈاڑھی والے قنطورس نے چیخ کر کہا۔ وہ دوسرے قنطورسوں کے پیچھے کھڑا تھا۔ اس کے ہم خیال قنطورس شور شرابہ مچانے لگے۔

''انہیں بھی اسی عورت کے پاس لے جانا چاہئے......'' ایک قنطورس چیخ کر بولا۔

''مگر آپ نے تو کہا تھا کہ آپ میمنوں کو چوٹ نہیں پہنچاتے ہیں۔'' ہرمائنی احتجاج کرتی ہوئی بولی۔ اب اس کے چہرے پر واقعی اصلی آنسو بہہ رہے تھے۔ ''ہم نے تو آپ کو کوئی نقصان بھی نہیں پہنچایا ہے۔ ہم نے چھڑیوں یا دھمکیوں کا استعمال بھی نہیں کیا ہے۔ ہم تو بس واپس اپنے سکول جانا چاہتے ہیں۔ براہ کرم ہمیں واپس جانے دیں......''

''ہم اس باغی فائرنز کی طرح بالکل نہیں سوچتے ہیں، انسانی لڑکی!'' بھورے قنطورس نے غصے سے کہا جس پر اس کے ساتھیوں نے ایک بار تائید کیلئے شور مچایا۔ ''شاید تم ہمیں بولنے والے خوبصورت گھوڑے سمجھ بیٹھی ہو؟ ہم نہایت قدیم النسل ہیں۔ ہم جادوگروں کے حملوں اور تضحیک کو برداشت نہیں کرتے ہیں۔ ہم تمہارے فرسودہ قانون کو بھی نہیں مانتے ہیں اور نہ ہی تمہاری حاکمیت ہمیں قابل قبول ہے، ہم لوگ تو......''

مگر وہ یہ سن نہیں پائے کہ قنطورس نے اپنی شان میں اور کیا کیا قصیدہ پڑھا؟ کیونکہ اسی لمحے اس خالی جگہ پر ایک دل دہلا دینے والی چنگھاڑ سنائی دی تھی۔ ہیری، ہرمائنی اور پچیس سے زائد قنطورسوں نے گردنیں گھما کر پیچھے کی طرف دیکھا۔ اگلے ہی لمحے قنطورس نے ہیری کو چھوڑ دیا اور اپنی کمان سیدھی کر لی۔ اس کا ایک ہاتھ تیزی سے تیر کش میں جا گھسا۔ دوسری طرف ہرمائنی کو بھی چھوڑ دیا گیا تھا۔ ہیری جست لگا کر اس کے پاس پہنچ گیا۔ اسی وقت دو گھنے اونچے درختوں کے تنے پہلو میں خطرناک انداز میں جھک کر الگ ہو گئے اور اگلے ہی لمحے وہاں ہیگرڈ کے سوتیلے بھائی گراپ نامی دیو کا بھاری بھرکم وجود دکھائی دیا۔

گراپ کو دیکھ کر قنطورسوں کے چہرے پر عجیب سی پریشانی پھیلی اور وہ پچھلی ٹانگوں سے سرکتے ہوئے کچھ پیچھے ہٹ گئے۔ ان کی

کمانیں سامنے کی طرف تیار تھیں اور تیروں کی ڈوریاں کھنچ چکی تھی۔ کمانوں سے نکلنے کیلئے تیر بے چین دکھائی دے رہے تھے اور ان کا نشانہ گراپ کا کئی فٹ پر پھیلا ہوا بدصورت چہرہ تھا جو اب گھنی شاخوں کو چیر کر ان سب کو دیکھ رہا تھا۔ گراپ کا بڑا منہ احمقانہ انداز میں ایک طرف لٹکا ہوا تھا۔ انہیں اس کے اینٹ جیسے زرد کائی زدہ دانت نیم تاریکی میں چمکتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ اس کی میلی رنگت کی بے جان آنکھیں عجیب انداز میں سکڑی ہوئی تھی اور اس نے اپنے پیروں کے پاس موجود ننھے ننھے ہیولوں کی طرف دیکھا۔ ٹوٹی ہوئی رسیاں ان کے ٹخنوں پر ابھی تک بندی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ اس نے اپنا تھوڑا اور چوڑا کیا۔

''ہیگر ......''

ہیری سمجھ نہیں پایا کہ اس 'ہیگر' سے اس کا مطلب کیا تھا؟ یا وہ کس زبان کا لفظ تھا؟ اس ءاس بات کی زیادہ پرواہ نہیں تھی۔ وہ تو گراپ کے پیروں کو دیکھے جا رہا تھا جو ہیری کے پورے جسم کے برابر دکھائی دے رہے تھے۔ ہرمائنی نے دہشت بھرے انداز میں ہیری کا بازو مضبوطی سے جکڑ لیا تھا جیسے اسے یہی خدشہ ہو کہ گراپ دوبارہ اسے پکڑنے کی کوشش نہ کرے۔ قنطورس بالکل خاموش کھڑے تھے اور دیو کو دیکھ کر غصیلی نظروں سے گھور رہے تھے۔ دیو کا بڑا اور گول سر ادھر سے ادھر گھوم گیا جب اس نے ان کی طرف دوبارہ دیکھا تو ہیری کو محسوس ہوا کہ جیسے وہ کسی کو تلاش کر رہا ہو۔

''ہیگر!'' اس نے ایک بار پھر شدت سے پکارا۔

''دیو......تم یہاں سے چلے جاؤ!'' میگورئین نے چلا کر کہا۔ ''ہمارے ہاں تمہارا استقبال بالکل نہیں کیا جائے گا۔''

ان الفاظ کا گراپ پر کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔ وہ تھوڑا نیچے کی طرف جھکا (قنطورسوں کے ہاتھ کمانوں کی ڈوریوں پر سخت ہو گئے) وہ پھر گرجتا ہوا بولا۔ ''ہیگر ......''

کچھ قنطورس ابھی تک پریشان دکھائی دے رہے تھے۔ بہرحال، ہرمائنی کے منہ سے اچانک آہ نکل گئی۔ اس نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔ ''ہیری! میرا خیال ہے کہ وہ شاید 'ہیگر ڈ' کہنے کی کوشش کر رہا ہے......''

ٹھیک اسی لمحے گراپ کی نظر ان پر آ ٹکی جو قنطورسوں کے ریوڑ میں اکلوتے انسان تھے۔ اس نے اپنا سر ایک فٹ مزید نیچے جھکایا اور انہیں گھور کر دیکھنے لگا۔ ہیری محسوس کر سکتا تھا کہ ہرمائنی اپنا سر نفی میں ہلا رہی تھی، جب گراپ نے اپنا چوڑا منہ ایک بار پھر کھولا اور ایک گہری گونج دار آواز میں بولا...... ''ہرما......!''

''اوہ خدایا......'' ہرمائنی نے سہمی ہوئی آواز میں کہا اور ہیری کا بازو اس قدر کس کر پکڑ لیا کہ ہیری کو اپنا بازو سن ہوتا ہوا محسوس ہونے لگا۔ ہرمائنی کو دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ بس بیہوش ہو کر گرنے ہی والی تھی۔ ''اسے......اسے میرا نام یاد ہے......''

''ہرما......ہیگر......کہاں؟'' گراپ گرجتا ہوا بولا۔

''میں نہیں جانتی......'' ہرمائنی دہشت زدہ آواز میں زور سے چیخی۔

اور پھر وہی ہوا جس کا ہرمائنی کو خوف تھا۔ دیو کا بھاری بھرکم ہاتھ ہوا میں نیچے کی طرف آیا۔ ہرمائنی چیختی ہوئی کچھ پیچھے بھاگی مگر وہ کسی جھاڑی میں الجھ کر زمین پر جا گری۔ چھڑی کی عدم موجودگی میں ہیری نے خود کو تیار کیا کہ وہ دیو کے ساتھ ہر ممکن مزاحمت کرے گا۔ وہ اسے مکے مارے گا، لاتیں چلائے گا، دانتوں سے کاٹ ڈالے گا یا جو بھی اسے سمجھ میں آئے گا وہ کر گزرے گا...... دیو کا ہاتھ اس کی طرف بڑھا اور اس نے ایک سفید قنطورس کو نیچے گرا دیا۔

قنطورسوں کا ریوڑ شاید اسی لمحے کا منتظر دکھائی دے رہا تھا۔ گراپ کی کھلی ہوئی انگلیاں ہیری سے ایک فٹ کے فاصلے پر تھیں اسی وقت پچیس سے زائد تیر ہوا میں اُڑے اور دیو کے وسیع چہرے میں گڑ گئے۔ جس سے گراپ درد اور غصے سے بلبلا اُٹھا۔ وہ تن کر سیدھا کھڑا ہو گیا اور اس نے اپنے بھاری بھرکم ہاتھ سے اپنا وسیع چہرہ مسل ڈالا۔ تیر ٹوٹ گئے اور ان کی نوکیں اور گہرائی میں اتر گئیں۔ وہ بری طرح چیخا اور اپنے بھاری بھرکم پاؤں زمین پر پٹخنے لگا۔

قنطورس اس کے پاؤں کے نیچے آ کر کچلے جانے کے اندیشے سے تیزی سے تتر بتر ہو گئے۔ گراپ کے خون کا ایک بڑا قطرہ نیچے گرا اور ہیری کے چوغے کو تر بہ تر کر گیا جب وہ ہرمائنی کو اُٹھا کر اس کے پیروں پر کھڑا کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اس کے بعد وہ دونوں گھنے درختوں کی طرف بھاگ کھڑے ہوئے کیونکہ خالی جگہ پر ان کے کچلے جانے کا امکان بھی موجود تھا۔ وہ ہانپتے ہوئے ایک موٹے تنے کی اوٹ میں رُکے اور انہوں نے مڑ کر دیکھا۔ گراپ اندھوں کی طرح قنطورسوں کو پکڑنے کی کوشش کر رہا تھا اور اس کے چہرے پر خون بہہ رہا تھا۔ قنطورس پیچھے کی طرف ہٹتے چلے جا رہے تھے اور بکھر کر اس پر تیر برسانے کی کوشش کر رہے تھے۔ وہ دوسری جانب درختوں کے پیچھے چھپنے کی کوشش کر رہے تھے۔ ہیری اور ہرمائنی نے دیکھا کہ گراپ غصے سے ایک بار پھر گرجا اور ان کے پیچھے پیچھے جانے لگا۔ چلتے چلتے وہ راستے کے درختوں کو اکھاڑتا چلا جا رہا تھا۔

''اوہ خدایا...... اوہ نہیں!'' ہرمائنی نے لرزتے ہوئے کہا جو اتنی بری طرح کانپ رہی تھی کہ اس کے گھٹنے خم کھا گئے تھے۔ ''اوہ یہ بہت بھیانک تھا، وہ ان سب کو مار ڈالے گا......''

''سچ کہوں تو مجھے اس بات کی ذرا سی بھی پرواہ نہیں ہے۔'' ہیری نے تلخی سے کہا۔

قنطورسوں کے کھروں کی ٹاپیں اور دیو کے گرجنے کی ہولناک آواز اب آہستہ آہستہ دھیمی ہوتی جا رہی تھی۔ جب ہیری ان مدھم پڑتی آوازوں کو سننے کی کوشش کر رہا تھا اسی وقت اس کے ماتھے کے نشان میں عجیب سی پھڑک اُٹھی۔ وہ سکتے کے عالم میں شدید خوفزدہ ہو گیا۔

بہت زیادہ وقت برباد ہو چکا تھا...... جب اس نے خواب دیکھا تھا تو وہ سیریس کو بچانے کیلئے جس قدر فاصلے پر تھا اب وہ فاصلہ مزید بڑھ چکا تھا۔ نہ صرف ہیری اپنی چھڑی سے محروم ہو چکا تھا بلکہ وہ نہتا تاریک جنگل کی گہرائیوں میں پھنسا ہوا تھا۔ جہاں سے فوری طور پر بچ نکلنے کی پختہ امید بھی نہیں تھی......

''بڑا عقلمندانہ منصوبہ تھا، ہے نا؟'' اس نے ہرمائنی کی دیکھ کر غصے سے کھولتے ہوئے کہا۔ وہ تو بس اپنی بھڑاس نکالنا چاہتا تھا۔

''واقعی بہت عیارانہ منصوبہ تھا......اب ہم کہاں جائیں گے؟''

''ہمیں واپس سکول جانا ہوگا......'' ہرمائنی سر جھکا کر آہستگی سے کہا۔

''جب تک ہم ایسا کرنے میں کامیاب ہوں گے، اتنی دیر تک سیریس شاید مر چکا ہوگا'' ہیری غصیلے لہجے میں غراتا ہوا بولا اور قریبی درخت کے تنے پر غصے سے لات رسید کی۔ اسے اپنے سر کے اوپر ایک تیکھی کٹر کٹر کی سی آواز سنائی دی۔ اس نے چونک کر اوپر دیکھا تو اسے وہاں ایک ناراض برطِ شجر دکھائی دیا جو اس کی طرف اپنی لمبی ٹہنی جیسی انگلیاں گھما کر اسے متنبہ کر رہا تھا۔

''دیکھو! ہم چھڑیوں کے بغیر تو کچھ بھی نہیں کر سکتے ہیں، ہے نا؟'' ہرمائنی یاسیت بھری آواز میں کہا اور زمین اُٹھ کر کھڑی ہوگئی۔ ''وہ سب تو ٹھیک ہے، مگر ہیری تم لندن جانے کیلئے کون سا طریقہ اختیار کرو گے؟......''

''ہاں! ہم بھی یہی سوچ رہے تھے......؟'' ان کے عقب میں سے ایک آواز سنائی دی۔

ہیری اور ہرمائنی یکدم اپنی جگہ پر اچھل پڑے اور گھنے درختوں کے درمیان دیکھنے لگے۔

انہیں رون کا چہرہ دکھائی دیا جس کے ٹھیک پیچھے جینی، نیول اور لونا تھی۔ وہ سبھی بری حالت میں دکھائی دے رہے تھے۔ جینی کے گالوں پر لمبی خراشیں تھیں، نیول کی دائیں آنکھ کے اوپر ارغوانی رنگ کا بڑا دھبّا سوجا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ رون کے ہونٹ پر بری طرح خون بہہ رہا تھا مگر وہ کافی خوش دکھائی دے رہے تھے،

''تو پھر تم نے کیا سوچا؟'' رون نے نیچے لٹکتی ہوئی ایک شاخ کو پیچھے ہٹاتے ہوئے پوچھا۔ اس نے ایک ہاتھ بڑھا کر ہیری اور ہرمائنی کی چھڑیاں ان کے حوالے کیں۔

''تم لوگ تفتیشی دستے کے ہاتھوں سے کیسے نکل آئے......؟'' ہیری نے تعجب بھرے لہجے میں پوچھا۔ اپنی چھڑی اس کے ہاتھ سے پکڑ اس کا جائزہ لینے لگا۔

''دو ششدر جادوئی کلمے، ایک نہتا کرنے والا جادوئی کلمہ...... نیول نے بہت عمدہ مزاحمتی وار استعمال کیا تھا'' رون نے کچھ زیادہ ہی فخریہ انداز میں کہا اور ہرمائنی کی چھڑی اس کے ہاتھ تھما دی۔ ''مگر جینی تو چھپی رستم نکلی، اس نے ملفوائے پر سنگین چمگادڑ بھروپ وار سے حملہ کیا۔ یہ نہایت شاندار تھا ہیری! اس کا پورا چہرہ بدہیئت پروں اور روئی کے کائی زدہ گالوں سے بھر گیا تھا۔ ہم نے کھڑکی سے دیکھ لیا تھا کہ تم لوگ تاریک جنگل میں جا رہے ہو، اس لئے ہم تمہیں ڈھونڈتے ہوئے یہاں تک آ پہنچے......تم لوگ کچھ زیادہ ہی دور نہیں نکل آئے ہو......وہ کھوسٹ بڑھیا کہاں ہے؟''

''انہیں جنگلی قنطورس پکڑ کر لے گئے ہیں!'' ہیری نے آہستگی سے کہا۔

''اور انہوں نے تمہیں چھوڑ دیا؟'' جینی حیرانگی سے ان کی طرف دیکھتی ہوئی بولی۔

''نہیں انہیں گراپ نے بھگا دیا اور ہم بچ نکلے......'' ہیری نے بتایا۔

''یہ گراپ کون ہے؟'' لونا لوگڈ نے بے تابی سے پوچھا۔

''ہیگر ڈ کا چھوٹا بھائی......'' رون نے کسی جھمیلے سے بچنے کیلئے فوراً جواب دیا۔''بہر حال، اس وقت ہمیں ان باتوں کی فکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ ہیری! تمہیں آگ میں کیا معلوم ہوا تھا؟ کیا سیریس واقعی 'تم جانتے ہو کون' ہے پاس ہے یا......؟''

''ہاں! کریچر نے یہی بتایا تھا۔'' ہیری نے جلدی سے کہا۔ اسی لمحے اس کے نشان میں ایک بار پھر درد کی لہر اُٹھی۔''اور مجھے یقین ہے کہ سیریس ابھی تک زندہ ہے مگر مجھے یہ سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ ہم اس کی مدد کیسے کر پائیں گے؟''

جنگل میں گہری خاموشی چھا گئی۔ وہ کسی قدر خوفزدہ بھی تھے۔ ان کے سامنے جو پیچیدہ معاملہ کھڑا تھا اسے سلجھانا ناممکن دکھائی دے رہا تھا۔ فوری طور پر لندن پہنچنا آسان بات نہیں تھی۔

''ہمیں وہاں اُڑ کر جانا ہوگا...... ہے نا؟'' اچانک لونا کی آواز خاموشی کو چیرتی ہوئی سنائی دی۔ اس وقت اس کی آواز سانپ جیسی پھنکار بھری نہیں تھی بلکہ معمول کے مطابق تھی۔

''اچھی بات ہے......'' ہیری نے چڑ چڑے انداز میں اس کی طرف مڑ کر کیا۔''پہلی بات تو یہ ہے کہ 'ہم' کچھ بھی نہیں کر رہے ہیں کیونکہ تم لوگ اس میں شامل نہیں ہو اور دوسری بات یہ ہے کہ صرف رون کے پاس بہاری ڈنڈا ہے جس کی حفاظت کوئی عفریت نہیں کر رہا ہے، اس لئے......''

''میرے پاس بھی بہاری ڈنڈا ہے......'' جینی نے تیزی سے کہا۔

''میں جانتا ہوں......مگر تم نہیں جا رہی ہو، سمجھی!'' رون نے غصیلے لہجے میں اسے جھڑکا۔

''معاف کرنا! مگر مجھے بھی سیریس کی اتنی ہی پرواہ ہے جتنی کہ تم لوگوں کو ہے......'' جینی نے برا سا منہ بنا کر بولی۔ اس کے بھنچے ہوئے جبڑے صاف دکھائی دے رہے تھے کہ وہ فریڈ اور جارج کی ہی بہن ہے......

''تم ابھی بہت چھوٹی ہو......'' ہیری نے کچھ کہنے کی کوشش کی مگر جینی غصے سے بھڑک اُٹھی۔

''جب تم پارس پتھر کو بچانے کیلئے 'تم جانتے ہو کون؟' سے ٹکرائے تھے تب تمہاری عمر جتنی تھی، میں اس سے تین سال بڑی ہوں۔ اس کے علاوہ میں تمہیں یہ بتا دوں کہ میری وجہ سے ملفوائے امبریج کے دفتر میں جکڑا پڑا ہے اور اُڑنے والا بڑا چمگادڑ ابھی تک اس پر حملہ کر رہا ہوگا......''

''ہاں! یہ سب ٹھیک ہے مگر......''

''ہم سب 'ڈی اے' میں ایک ساتھ تھے ہیری!'' اچانک نیول آہستگی سے بولا۔''ہم نے ڈی اے صرف اور صرف 'تم جانتے ہو کون؟' سے مقابلہ کرنے کیلئے ہی بنایا تھا، ہے نا؟ اور ہمیں پہلی بار واقعی کچھ کر دکھانے کا موقع مل رہا ہے...... یا پھر وہ سب محض کھیل

ہی تھا؟''

''نہیں......وہ کوئی کھیل نہیں تھا۔'' ہیری ہیجان انگیز لہجے میں بولا۔

''تو پھر ہم سب چلیں گے......ہم تمہاری مدد کرنا چاہتے ہیں۔'' نیول نے ٹھوس لہجے میں کہا۔

''بالکل سچ کہا......'' لونا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ہیری نے پریشانی کے عالم میں رون کی طرف دیکھا۔ وہ جانتا تھا کہ رون بھی اسی کی طرح سوچ رہا تھا۔ اگر اسے سیریس کو بچانے کے لئے رون اور ہرمائنی کے علاوہ کسی اور کو منتخب کرنا ہوتا تو بھی وہ جینی، نیول یا لونا کو تو کبھی نہ منتخب کرتا......

''خیر! اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے۔'' ہیری نے دانت پیستے ہوئے کہا۔ ''کیونکہ ہم ابھی تک یہ فیصلہ نہیں کر پائے کہ ہم وہاں کیسے پہنچ سکتے ہیں؟''

''میرا خیال ہے کہ ہم اس بارے میں متفق ہو چکے ہیں۔'' لونا نے چنچل آواز میں کہا۔ ''ہم وہاں اُڑ کر جائیں گے......''

''سنو!'' رون نے بمشکل اپنے غصے پر قابو پاتے ہوئے کہا۔ ''شاید تم بہاری ڈنڈے کے بغیر اُڑ سکتی ہو مگر ہم میں سے باقی لوگوں کے اچانک پر نہیں نکل آئیں گے......''

''بہاری ڈنڈوں کے علاوہ بھی تو اُڑنے کے دوسرے طریقے ہو سکتے ہیں۔'' لونا نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''میرا خیال ہے کہ ہمیں کیکی نارگلز یا ایسی ہی کسی چیز کی پیٹھ پر سواری کرنا پڑے گی؟'' رون نے تلخی سے کہا۔

''خمدار سینگوں والے نارگلز اُڑ نہیں سکتے ہیں۔'' لونا نے انہیں سمجھاتے ہوئے بتایا۔ ''مگر یہ جانور تو ایسا کر سکتے ہیں اور ہیگرڈ نے کہا ہے کہ ان کے سوار کس جگہ جانا چاہتے ہوں، یہ انہیں وہاں تک پہنچانے میں نہایت ماہر ہوتے ہیں، ہے نا؟''

ہیری نے لونا کے اشارے کی طرف پلٹ کر دیکھا۔ دو درختوں کے درمیان دو گھڑ پنجر کھڑے ہوئے دکھائی دے رہے تھے جن کی سفید آنکھیں عجیب انداز میں چمک رہی تھیں۔ وہ اس گفتگو کو یوں سن رہے تھے جیسے انہیں ایک ایک لفظ کا مطلب سمجھ میں آ رہا ہو......

''ہاں...... یہ صحیح لگتا ہے......!'' ہیری بڑبڑاتا ہوا بولا۔ وہ آہستگی سے ان کی طرف بڑھا۔ انہوں نے اپنے سر اُٹھائے اور گردن کے لمبے سیاہ بالوں کو جھٹکا۔ ہیری نے جوشیلے انداز میں ان کی طرف ہاتھ بڑھا کر سب سے قریبی گھڑ پنجر کی گردن سہلائی۔ اسے عجیب سا احساس ہوا کہ اس نے انہیں پہلے بدصورت کیوں سمجھا تھا؟

''وہ ڈراؤنے گھوڑے جیسی چیزیں ہیں کیا؟'' رون نے پریشانی کے عالم میں پہلو بدلتے ہوئے کہا۔ وہ اس گھڑ پنجر کے بائیں طرف خلا میں گھور رہا تھا جسے ہیری تھپتھپا رہا تھا۔ ''وہ چیزیں جنہیں تم تب تک نہیں دیکھ سکتے ہو جب تک کہ کسی کی موت نہ دیکھ لو، ہے نا؟''

''ہاں! وہی ہیں!'' ھیری نے آہستگی سے کہا۔

''کتنے ہیں؟''

''صرف دو......''

''دیکھو ہمیں تین کی ضرورت ہے؟'' ہرمائنی نے کہا جو اب بھی تھوڑی کھسکی ہوئی دکھائی دے رہی تھی مگر اس کے باوجود فیصلہ کن کیفیت کا شکار دکھائی دے رہی تھی۔

''تین کی نہیں چار کی......'' جینی تیوریاں چڑھا کر چڑچڑے انداز میں بولی۔

''میرا خیال ہے کہ ہم دراصل چھ لوگ ہیں!'' لونا نے نہایت تحمل سے کہا۔

''نادانی مت کرو......ہم سب نہیں جا سکتے ہیں۔'' ھیری نے غصیلے انداز میں کہا۔''دیکھو تم تینوں، اس میں شامل نہیں ہو......تم تینوں......'' اس نے جینی، لونا اور نیول کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہنا چاہا......مگر وہ کھل کر مزاحمت کرنے لگے۔ایک بار پھر مختلف دلیلیں سامنے آنے لگیں۔اسی لمحے ھیری کو ایک بار پھر ماتھے میں درد کا احساس ہوا۔ایک ایک پل ضائع کرنا مہنگا پڑ سکتا تھا، اس کے پاس ان سے بحث کرنے کیلئے بالکل وقت نہیں تھا......

''ٹھیک ہے......ٹھیک ہے!'' وہ غراتا ہوا بولا۔''یہ تمہارا ذاتی فیصلہ ہے، مگر جب ہمارے پاس مزید گھڑ پنجر نہیں آجاتے ہیں، تم بالکل نہیں چل سکتے ہو۔''

''ان کی فکر مت کرو، وہ اور آجائیں گے۔'' جینی نے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔ جو رون کی طرح غلط سمت میں دیکھ رہی تھی حالانکہ اسے ایسا لگ رہا تھا کہ وہ ان غیبی جانوروں کو دیکھ رہی تھی۔

''تمہیں اتنا یقین کیسے ہے؟''

''وجہ صاف ہے، اگر تمہاری توجہ اس طرف نہ گئی ہو تو میں بتا دیتی ہوں کہ تم اور ہرمائنی اس وقت خون نے لت پت ہو۔'' جینی نے پرسکون لہجے میں کہا۔''ہم جانتے ہیں کہ ہیگرڈ نے گھڑ پنجروں کو کچے گوشت کی طرف للچایا تھا۔شاید تمہارے جسم پر خون کی بو پا کر ہی یہ دونوں یہاں پہنچے ہیں......''

ھیری کو اسی پل اپنے چوغے میں ایک ہلکا سا جھٹکا محسوس ہوا۔اس نے نیچے دیکھا تو سب سے قریبی گھڑ پنجر اس کی آستین چاٹ رہا تھا جو گراپ کے خون سے لت پت تھی۔

''تو ٹھیک ہے۔'' اس نے کہا اور اس کے دماغ میں ایک عمدہ خیال آیا۔''رون اور میں دونوں پر سوار ہو کر آگے چلتے ہیں، ہرمائنی تم تینوں کے ساتھ رہے گی۔اس کے خون کی بو سے اور گھڑ پنجر آجائیں گے۔''

''میں پیچھے نہیں رکوں گی......'' ہرمائنی غصے سے بپھرتی ہوئی غرائی۔

''اس کی کوئی ضرورت نہیں۔''لونا نے مسکراتے ہوئے کہا۔''وہاں اور آ گئے ہیں......تم دونوں کے پاس سے خون کی بہت زیادہ بو اُٹھ رہی ہوگی، ہے نا؟''

ہیری نے مڑ کر دیکھا۔ چھ سات گھڑ پنجر درختوں کے درمیان راستہ بناتے ہوئے ان کی طرف بڑھ رہے تھے۔ ان کے بڑے بڑے پنکھ ان کے بدن کے ساتھ سمٹے ہوئے تھے۔ ان کی آنکھیں اندھیرے میں چمک رہی تھیں اور اب ہیری کے پاس واقعی کوئی اور بہانہ نہیں بچا تھا۔

''ٹھیک ہے......''اس نے غصے میں تلملاتے ہوئے کہا۔''تو پھر اپنے اپنے گھڑ پنجر منتخب کر لو اور ان پر سوار ہو جاؤ......''

☆☆☆☆

چونتیسواں باب

# محکمے کا شعبہ اسراریات

ہیری نے سب سے قریبی گھڑ پنجر کی گردن پر ہاتھ ڈالا اور نزدیکی درخت کی اُٹھی ہوئی جڑ پر پاؤں رکھ کر اس کی ریشمی پیٹھ پر عجیب انداز سے بیٹھ گیا۔ گھڑ پنجر نے کسی قسم کی ناراضگی کا اظہار نہیں کیا بلکہ اس نے اپنا سر گھمایا جس سے اس کے دانت واضح دکھائی دینے لگے۔ وہ ایک بار پھر ہیری کے چوغے کو چاٹنے کی کوشش کر رہا تھا۔

ہیری نے پروں کے جوڑ کے پیچھے گھٹنے کو آڑ دینے کا طریقہ تلاش کر لیا، جس سے وہ زیادہ محفوظ محسوس کرنے لگا۔ پھر اس نے باقی لوگوں کی طرف گردن گھما کر دیکھا۔ نیول بھی اچھل کر اگلے گھڑ پنجر پر سوار ہو چکا تھا اور اب وہ اپنے پاؤں اس کے پیٹ میں کہیں مناسب جگہ پر ڈالنے کی کوشش کر رہا تھا۔ لونا پہلے ہی سوار ہو چکی تھی، وہ بیٹھ کر اپنا چوغہ یوں درست کر رہی تھی جیسے وہ روزانہ گھڑ پنجر کی سواری کرتی رہی ہو۔ بہرحال رون، ہرمائنی اور جینی اب بھی اسی جگہ پر ساکت کھڑے تھے اور وہ منہ پھاڑے ان کی طرف دیکھ رہے تھے۔

''کیا ہوا......؟'' ہیری نے ان کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

''ہمیں تو کچھ بھی دکھائی نہیں دے رہا ہے، ہم کس چیز پر سوار ہوں اور کیسے ہوں؟'' رون نے آہستگی سے جواب دیا۔

''اوہو! یہ آسان ہے...... یہاں آؤ! میں تمہاری مدد کرتی ہوں!'' لونا اپنے گھڑ پنجر سے نیچے اتر گئی اور وہ ہرمائنی، جینی اور رون کے قریب آ گئی۔ اس نے انہیں چاروں طرف کھڑے گھڑ پنجروں کی طرف کھینچا اور پھر ایک ایک کر کے ان کی پیٹھ پر سوار کروا دیا۔ وہ تینوں بے حد گھبرائے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ اس نے ان کے ہاتھ گھڑ پنجر کی گردن میں ڈلوائے اور کس کر پکڑنے کی ہدایت کی۔ پھر لونا دوبارہ اپنے گھڑ پنجر پر سوار ہو گئی۔

''یہ سراسر دیوانگی ہے......'' رون نے اپنے نیچے کسی چیز کو محسوس کرتے ہوئے بڑبڑا کر کہا۔ ایک ایسی چیز جسے وہ دیکھ نہیں سکتا محض محسوس کر سکتا تھا۔ وہ زمین سے کچھ فٹ اوپر ہوا میں معلق تھا۔ اس نے گھڑ پنجر کی استخوانی گردن پر ہاتھ پھیرتے ہوئے دوبارہ کہا۔ ''ایک دم پاگل پن...... کاش میں اسے دیکھ سکتا......''

''شکر ادا کرو کہ یہ نظروں سے صرف اوجھل ہیں۔'' ہیری نے کڑوے لہجے میں کہا۔ ''ٹھیک ہے، سب چلنے کیلئے تیار ہیں......''

سب نے اپنے اپنے سر اثبات میں ہلا دیئے۔ ہیری نے پانچ جوڑی گھٹنوں کو چوغوں کے نیچے لرزتے ہوئے دیکھا۔

''تو پھر ٹھیک ہے......''

اس نے اپنے گھڑ پنجر کے چمکدار سیاہ سر کے پچھلے حصے کو دیکھا اور تھوک نگلا۔

''جادوئی محکمہ، مہمانوں والا دروازہ، لندن......'' اس نے غیر یقینی انداز میں کہا۔ ''ار...... اگر تمہیں معلوم ہے کہ وہ کہاں ہے تو ......پھر چلو!''

ایک پل کیلئے ہیری کا گھڑ پنجر ساکت کھڑا رہا اور ہیری کو محسوس ہوا کہ شاید یہ طریقہ غلط ثابت ہو گیا ہے مگر وہ اچانک تیزی سے ہلا، جس کے باعث ہیری گرتے گرتے بمشکل بچا۔ اس کے دونوں پنکھ ہوا میں کھل گئے۔ گھڑ پنجر آہستگی سے نیچے جھکا اور اتنی سرعت رفتاری سے سیدھا اوپر اُڑتا چلا گیا کہ ہیری کو اس کی پیٹھ پر اپنے ہاتھ مضبوطی سے جمانا پڑے کیونکہ وہ پیچھے کی طرف بری طرح ڈول رہا تھا۔ وہ پوری کوشش کر رہا تھا کہ اس کی پیٹھ پر پیچھے کی طرف پھسل نہ جائے۔ اس نے خوف کے مارے اپنی آنکھیں بند کر لی تھیں اور گھڑ پنجر کے ریشمی بالوں میں اپنا چہرہ چھپا لیا۔ وہ درختوں کی سب سے اونچی شاخوں کے درمیان اُڑنے لگا۔ اب وہ خون جیسی سرخ سورج غروب ہونے والی سمت میں اڑا چلا جا رہا تھا۔ ہیری کو محسوس ہوا کہ وہ پہلے کبھی اتنی تیز رفتاری سے نہیں اُڑا تھا۔ فائر بولٹ کی رفتار بھی اس کے سامنے ہیچ دکھائی دیتی تھی۔ گھڑ پنجر سکول کی عمارت کے اوپر پہنچے مگر اس کے چوڑے پر ہوا میں کسی کپڑے کی مانند پھیلے ہوئے تھے اور پھڑ پھڑانا تو دور کی بات ہے، وہ ذرا سا تھرک بھی نہیں رہے تھے۔ ٹھنڈی ہوا ہیری کے چہرے پر پڑ رہی تھی، تیز ہوا کے باعث آنکھیں کھول کر رکھنا کافی دشوار ہو رہا تھا۔ اس نے پیچھے مڑ کر آدھ کھلی آنکھوں سے دیکھا۔ اس کے پانچوں ساتھی اُڑتے ہوئے اس کے تعاقب میں چلے آ رہے تھے۔ پیچھے پھسلنے کے خوف سے وہ سب نے اپنے اپنے گھڑ پنجروں کی گردن کی طرف جس قدر جھک سکتے تھے، جھکے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

اب وہ ہوگورٹس کے میدان کے بالکل اوپر تھے۔ وہ ہاگس میڈ کو عبور کر کے آگے نکل آئے۔ ہیری کو نیچے پہاڑ اور سڑکیں دکھائی دے رہی تھیں۔ دن کا اجالا تیزی سے مٹتا جا رہا تھا۔ ہیری کو نیچے روشنیوں کا چھوٹا سمندر دکھائی دینے لگا۔ وہ سمجھ گیا کہ وہ کسی قصبے کے اوپر سے گزر رہے ہیں۔ پھر اسے ایک بل دار سڑک دکھائی دی جس پر پہاڑیوں کے درمیان ایک کار چلتی ہوئی جا رہی تھی۔

''یہ کافی عجیب ہے......'' ہیری کو اپنے عقب میں رون کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ اس نے تخیل کی آنکھ سے جائزہ لیا کہ اتنی اونچائی پر تیزی سے اُڑنے میں کیسا محسوس ہوتا ہوگا جبکہ اپنے نیچے کوئی سواری دکھائی ہی نہ دے رہی ہو......؟

دھندلکا چھا گیا۔ آسمان پر ستارے نمودار ہونے لگے۔ کچھ لمحوں بعد صرف ماگلوؤں کے شہروں کی روشنیوں سے ہی انہیں اس بات کا اندازہ ہوتا رہا کہ وہ سطح زمین سے کس قدر اونچائی پر تھے؟ یا پھر وہ کس رفتار سے اُڑے جا رہے تھے؟ ہیری کا بازو گھڑ پنجر کی

گردن کے چاروں طرف لپٹا ہوا تھا اور وہ سوچ رہا تھا کہ کاش یہ کچھ اور زیادہ تیزی سے اُڑے......؟

جب اس نے سیریس کو شعبہ اسراریات کے فرش پر گرے ہوئے دیکھا تھا، تب سے اب تک ڈھیر سارا وقت اس کے ہاتھوں سے پھسل چکا تھا۔ سیریس اور کتنی دیر تک والڈی مورٹ کی اذیت برداشت کر پائے گا؟ ہیری کو بس اس بات پر ابھی تک پوری تسلی تھی کہ اس کے قانونی سرپرست نے والڈی مورٹ کی فرمائش ابھی تک پوری نہیں کی تھی، نہ ہی وہ ہلاک ہوا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اگر اس میں سے کچھ بھی ظہور پذیر ہوتا تو والڈی مورٹ بے حد خوش یا نہایت ناخوش ضرور ہو گیا ہوتا...... ایسا ہونے پر ہیری کو غیر معمولی طور پر علم ہو جاتا کیونکہ اس کا نشان اتنی شدت سے تکلیف پیدا کرتا...... جتنی تکلیف مسٹر ویزلی پر ہوئے حملے کی رات کو ہوئی تھی......

وہ لوگ تاریکی میں اُڑتے رہے۔ ہیری کا چہرہ سخت اور ٹھنڈا ہو چکا تھا۔ اس کے پاؤں گھڑ پنجر کے دونوں پہلو میں مضبوطی کی جکڑ کی وجہ سے سن ہو گئے تھے مگر وہ ذرا سی بھی ہلنے کی ہمت نہیں کر سکتا تھا۔ اسے خدشہ تھا کہ کہیں وہ پھسل کر نیچے نہ جا گرے۔ اس کے کانوں پر سنسناتی ہوئی ہوا کے تھپیڑے اتنی تیزی سے پڑ رہے تھے کہ اسے کچھ بھی سنائی نہیں دے رہا تھا۔ رات کی سرد ہوا کے باعث اس کا منہ خشک ہو گیا تھا۔ اسے اس بات کا قطعی احساس نہیں تھا کہ وہ کتنی دور پہنچ چکا ہے؟ اسے تو بس اپنے نیچے موجود اس غیبی جانور پر بھروسہ رکھنا پڑ رہا تھا جو اب بھی اپنے حال میں مست اور اندھیرے میں نامعلوم منزل کی طرف اُڑا جا رہا تھا۔ وہ اُڑتے ہوئے اپنے پر بے حد کم پھڑ پھڑاتا تھا......

اگر انہیں دیر ہو گئی...... وہ ابھی تک زندہ ہے، وہ اب بھی بچنے کیلئے مزاحمت کر رہا ہے، میں اس بات کو محسوس کر سکتا ہوں...... مجھے معلوم ہو جائے گا......

ہیری کے پیٹ کو جھٹکا سا لگا۔ گھڑ پنجر اب زمین کی طرف جھکنے لگا تھا۔ ہیری اس کی گردن پر کچھ انچ آگے پھسل گیا۔ وہ آخر کار نیچے اتر رہے تھے۔ اسے اپنے عقب میں کسی کی چیخ سنائی دی۔ ہیری نے خطرہ مول لیتے ہوئے گردن گھما کر پیچھے کی طرف دیکھا مگر اسے کوئی گرتا ہوا بدن دکھائی نہیں دیا۔ شاید سمت بدلتے ہوئے انہیں بھی ویسا ہی جھٹکا لگا ہو جیسے ہیری کو لگا تھا......

اب چمکدار نارنجی روشنیاں بڑی اور گول مٹول ہوتی جا رہی تھیں۔ اسے عمارتوں کا بالائی حصہ دکھائی دینے لگا۔ ہیڈ لائٹس کی قطاریں کیڑے مکوڑوں کی چمکتی آنکھوں جیسی دکھائی دے رہی تھیں۔ زرد چہار خانے دکھائی دینے لگے، جو عمارتوں کی کھڑکیاں تھیں۔ وہ لوگ ایک فٹ پاتھ کے قریب پہنچ رہے تھے۔ ہیری نے پوری قوت سے گھڑ پنجر کی گردن دبوچ لی اور زمین پر لگنے والے زوردار جھٹکے کیلئے خود کو تیار کر لیا۔ مگر گھڑ پنجر زمین پر سائے جیسے ہلکے پن سے اتر گیا تھا۔ اس کے رُکتے ہی ہیری اس کی پیٹھ سے نیچے کود گیا۔ اس نے سڑک پر چاروں طرف دیکھا جہاں ایک بڑا کوڑے دان اب بھی ایک ٹوٹے پھوٹے ٹیلی فون بوتھ سے کچھ دور تک بکھرا پڑا تھا۔ دونوں کی اصل رنگت اُڑ چکی تھی۔ وہ سڑک کے کھمبے کی نارنجی روشنی میں صاف دکھائی دے رہا تھا۔

رون تھوڑی دور اترا تھا، وہ اپنے گھڑ پنجر سے اُلجھ کر فٹ پاتھ پر گر گیا تھا۔

''اب میں ایسی کوئی بیہودہ حرکت کبھی نہیں کروں گا......'' وہ کھڑے ہو کر بڑبڑایا۔ نیچے اترنے کی کوشش میں اس کے پاؤں گھڑ پنجر کی پیٹھ سے ٹکرا گئے تھے جس کے باعث وہ دھڑام سے نیچے گر گیا تھا۔ ''اب یہ کام کبھی بھی نہیں کروں...... ہاں! میں قسم کھاتا ہوں......''

ہرمائنی اور جینی اس کے آس پاس اتری۔ دونوں اپنے گھڑ پنجروں سے رون کے مقابلے میں تھوڑا احتیاط سے اتریں حالانکہ زمین پر پہنچ کر ان کے چہروں پر کافی اطمینان کی جھلک دکھائی دینے لگی تھی۔ نیول کانپتا ہوا زمین پر کود گیا جبکہ لونا بے حد سکون کے ساتھ نیچے اتری۔

''ہم یہاں سے اب کہاں جائیں گے؟'' اس نے ہیری کی طرف دیکھتے ہوئے دلچسپی سے پوچھا جیسے یہ کوئی تفریح انگیز سیر ہو۔

''وہاں!'' ہیری نے جلدی سے کہا۔ اس اپنے گھڑ پنجر کو محبت بھرے انداز میں تھپتھپایا۔ پھر وہ ٹوٹے پھوٹے ٹیلی فون بوتھ کے قریب جا پہنچا اور اس نے اس کا دروازہ جھٹ سے کھول دیا۔ جب باقی سب لوگ جھجکتے ہوئے اسے دیکھنے لگے تو بولا۔ ''یہاں آ جاؤ......''

اس کی بات مانتے ہوئے رون اور جینی فون بوتھ میں گھس گئے۔ ہرمائنی، نیول اور لونا بھی جیسے تیسے کر کے ان کے پیچھے داخل ہو گئے۔ ہیری نے گھڑ پنجروں پر آخری نگاہ ڈالی جو کوڑے دان کے اندر کھانے پینے کی کوئی چیز تلاش کر رہے تھے۔ پھر وہ لونا کے پیچھے فون بوتھ میں گھس گیا اور دروازہ بند کر لیا۔ وہ سب اس کے اندر ٹھونسے بھرے تھے۔

''جو کوئی بھی ریسیور کے نزدیک ہے، وہ ذرا چھ دو چار چار دو نمبر ڈائل کر دے۔'' وہ بولا۔

رون نے تھوڑی مشکل کے بعد یہ کام کر دیا۔ اس کا ہاتھ ڈائل تک پہنچنے کیلئے عجیب طریقے سے جھکا۔ جب یہ واپس اپنی جگہ پر آیا تو بوتھ کے اندر کسی خاتون کی آواز سنائی دی۔

''جادوئی محکمے میں آپ کو خوش آمدید کہا جاتا ہے۔ براہ مہربانی اپنا نام اور کام بتائیے۔''

''ہیری پوٹر، رون ویزلی، ہرمائنی گرینجر......'' ہیری نے تیزی سے کہا۔ ''جینی ویزلی، نیول لانگ باٹم، لونا لوگڈ......ہم یہاں کسی کو بچانے کیلئے آئے ہیں بشرطیکہ آپ کا محکمہ ہم پہلے ہی یہ کام نہ کر چکا ہو......''

''شکریہ......'' خاتون کی پرسکون آواز سنائی دی۔ ''معزز مہمانو! براہ مہربانی اپنے بیجز اُٹھا کر اپنے چوغوں پر لگا لیجئے......''

چھ عدد بیجز لوہے کی اس درز میں سے باہر نکلے جہاں سے عام طور پر سکے واپس لوٹتے تھے۔ ہرمائنی نے انہیں اُٹھا کر جینی کے سر کے اوپر سے ہیری کی طرف بڑھا دیا۔ اس نے سب سے اوپر والے بیج کی طرف دیکھا جس پر لکھا تھا۔ ''ہیری پوٹر......دفاعی دستہ!''

''محکمے کے معزز مہمانو! آپ کو چیکنگ ڈیسک پر اپنی اپنی تلاشی دینا ہو گی اور اپنی اپنی چھڑیوں کی رجسٹریشن کروانا ہو گی۔ چیکنگ ڈیسک داخلے کے دوسرے کنارے پر واقع ہے......''

''ٹھیک ہے......'' ہیری نے زور سے کہا۔ اس کا نشان ایک بار پھر پھڑک اُٹھا۔ ''ٹھیک ہے، اب چلو......''

ٹیلی فون بوتھ کا فرش لرزنے لگا اور شیشے کی کھڑکیوں کے باہر فٹ پاتھ اوپر اُٹھنے لگا۔ کوڑے دان میں کھانا تلاش کرتے ہوئے گھڑ پنجر نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ اس کے سروں کے اوپر اندھیرا چھا گیا اور ایک گڑگڑاتی ہوئی آواز کے ساتھ وہ جادوئی محکمے کی گہرائیوں میں اترتے چلے گئے۔ سنہری روشنی کی ایک باریک لکیر ان کے پیروں پر پڑی اور پھر آہستہ آہستہ چوڑی ہونے لگی۔ وہ ان کے بدن پر تیزی سے پھیل رہی تھی۔ ہیری نے ہلکے سے گھٹنے خم کئے اور اپنی چھڑی باہر نکال لی۔ جس قدر اچھی طرح سے وہ اس جکڑی ہوئی حالت میں حرکت کر سکتا تھا، اس نے جھکتے ہوئے شیشے کی کھڑکی کے دوسری طرف جھانک کر دیکھا۔ وہ جائزہ لینا چاہتا تھا کہ دوسری طرف کوئی چھپ کر ان کا استقبال کرنے کیلئے پہلے سے موجود تو نہیں تھا۔ لیکن وہاں کا ماحول بالکل ہی مختلف تھا۔ داخلے والا ہال بالکل خالی دکھائی دے رہا تھا۔ وہ یہاں پہلے دن کے اجالے میں آ چکا تھا مگر اس وقت دن کے مقابلے میں روشنی خاصی کم تھی۔ دیواروں پر لگے آتشدانوں میں آگ نہیں جل رہی تھی۔ مگر ٹیلی فون بوتھ کے رکتے ہی اس نے دیکھا کہ گہری نیلی چھت پر سنہرے دائرے مدو جزر کی طرف گھوم رہے تھے۔

''جادوئی محکمے کی طرف معزز مہمانو کو خوش آمدید!'' خاتون کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

ٹیلی فون بوتھ کا دروازہ کھل گیا۔ ہیری باہر نکل گیا۔ نیول اور لونا اس کے ٹھیک پیچھے تھے۔ جوف میں صرف سنہرے فوارے کے بہتے ہوئے پانی کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ جہاں جادوگر اور جادوگرنی کے چھڑیوں، قنطورس کے کھروں، غوبلن کی ٹوپی کی نوک سے اور گھریلو خرس کے کانوں سے پانی کے جھرنے لگاتار چاروں طرف کے حوض میں گر رہے تھے۔

''چلو!'' ہیری نے آہستگی سے کہا۔ وہ سب ہال میں تیزی سے بھاگنے لگے۔ ہیری سب سے آگے تھا۔ وہ لوگ فوارے کے پاس سے گزرتے ہوئے اس چیکنگ ڈیسک کی طرف پہنچے جہاں گذشتہ مرتبہ ایک جادوگر بیٹھا ہوا تھا اور جس نے ہیری کی چھڑی کا وزن کیا تھا اور اس کی رجسٹریشن بھی کی تھی۔ اب وہ ڈیسک بالکل خالی تھا......

ہیری کو محسوس ہوا کہ وہاں کسی نہ کسی محافظ جادوگر کو تو موجود ہونا ہی چاہئے تھا اور اس کی عدم موجودگی یقیناً کسی بڑے خطرے کی علامت تھی۔ سنہرے دروازے سے نکل کر لفٹ کی طرف بڑھتے ہوئے اس کے اندیشے مزید گہرے ہونے لگے، اس کا ماتھا ٹھنکا۔ اس نے سب سے قریب والی لفٹ کا زیریں والا بٹن دبا دیا۔ اسی لمحے ایک لفٹ کھڑکھڑاتی ہوئی آواز میں تیزی سے ان کے سامنے نمودار ہوگئی۔ اس کی سنہری جالی ایک زوردار گونج کے ساتھ کھل گئی۔ وہ سب سرعت رفتاری سے اندر گھس گئے۔ اس قدر شور شرابہ ہوا تھا مگر کوئی بھی اس طرف نہیں آیا تھا۔ ہیری نے دھڑکتے دل کے ساتھ نو نمبر کا بٹن دبا دیا۔ سنہری جالی کا دروازہ دھماکے کے ساتھ خود بخود بند ہو گیا اور لفٹ کھڑکھڑاتی ہوئی آواز کے ساتھ زیریں حصے میں اترنے لگی۔ وہ زمین کی گہرائی میں جا رہے تھے۔ ہیری جب مسٹر ویزلی کے ساتھ یہاں دن کی روشنی میں آیا تھا تو اسے اس شور وغل مچاتی لفٹ کا اتنا بھیانک احساس صحیح طور پر نہیں ہو پایا تھا۔ اسے

اندازہ تھا کہ عمارت کے اندر موجود حساس جادوئی نظام ان کی موجودگی پر دوسروں کو خبردار کر دے گا مگر ایسا کچھ بھی نہیں تھا۔ لفٹ رکنے پر اسی خاتون کی آواز ایک بار پھر سنائی دی۔

''شعبہ اسراریات......''

سنہرا جالی دار دروازہ کھل گیا اور وہ سب لفٹ سے نکل کر راہداری میں آ گئے۔ وہاں قریبی مشعل کے علاوہ کوئی اور حرکت محسوس نہیں ہو رہی تھی۔ جو لفٹ سے آنے والے جھونکے کے باعث لرز رہی تھی۔

''چلو اس طرف......'' ہیری نے آہستگی سے کہا اور آگے بڑھ گیا۔ لونا اس کے ٹھیک پیچھے تھی اور وہ حیرانگی میں ڈوبی تھوڑا کھوئے ہوئے انداز میں چاروں طرف نظریں دوڑا رہی تھی۔ ہیری راہداری میں بھاگنے لگا اور وہ اسی سمت میں جا رہا تھا جہاں وہ بڑا سیاہ دروازہ موجود تھا۔ وہ سیاہ دروازے کی طرف مڑا۔ کئی مہینوں تک اسے اپنے خوابوں میں دیکھنے کے بعد بالآخر وہ وہاں پہنچ ہی گیا تھا۔

''ٹھیک ہے......'' ہیری نے دروازے سے چھ فٹ دور رکتے ہوئے کہا۔ ''شاید......شاید دو لوگوں کو یہاں رُکنا چاہئے...... پہرہ دینے کیلئے اور......''

''اور ہم تمہیں یہ کیسے بتائیں گے کہ کوئی آ رہا ہے؟'' جینی تیوریاں چڑھا کر تیکھی آواز میں بولی۔ ''ہو سکتا ہے کہ تم ہم سے میلوں فاصلے پر موجود ہو......''

''ہیری! ہم تمہارے ساتھ ساتھ ہی رہیں گے۔'' نیول نے پختہ لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے......اب جلدی سے چلو!'' رون نے کڑھتے ہوئے کہا۔

ہیری اب بھی تمام لوگوں کو اپنے ساتھ بالکل نہیں لے جانا چاہتا تھا مگر ایسا لگ رہا تھا کہ اس کے پاس کوئی اور چارہ نہیں تھا۔ وہ مڑ کر دروازے کی طرف چلا گیا......جس طرح اس نے خواب میں دیکھا تھا، یہ ویسے ہی کھلا ملا اور وہ سب سے آگے چلتا ہوا چوکھٹ کے دوسری طرف پہنچ گیا۔ وہ لوگ ایک بڑے دائروی کمرے میں کھڑے تھے۔ یہاں کی ہر چیز سیاہی میں ڈوبی ہوئی تھی، فرش اور چھت بھی۔ سیاہ دیواروں پر ایک جیسے سیاہ دروازے نصب تھے۔ جن پر کوئی نام یا دستہ نہیں موجود تھا۔ وہاں پر موم بتیوں کے ٹکڑے جل رہے تھے جو نیلی روشنی پھینک رہے تھے۔ ان کی ٹھنڈی، جھلملاتی روشنی چمکتے سنگ مرمر کے فرش پر اپنے سائے کو لرزا رہی تھی اور ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے ان کے پیروں کے نیچے فرش پر نیلی رنگت کا پانی بہہ رہا ہو۔

''دروازہ بند کر دو......'' ہیری نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

مگر جب نیول نے اس کی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے دروازہ بند کر دیا تو ہیری کو افسوس ہونے لگا کہ اس کی ایسی حماقت کیوں کی تھی۔ مشعلوں والی راہداری سے آنے والی روشنی جیسے ہی غائب ہوئی، کمرے میں اتنا اندھیرا چھا گیا کہ ایک پل کیلئے تو انہیں دیوار پر کانپتی ہوئی مدہم نیلی روشنی اور فرش پر ان کا بہتا ہوا عکس ہی دکھائی دیا۔

خواب میں ہیری ہمیشہ اس کے کمرے کے دوسرے کنارے پر ٹھیک سامنے والے دروازے تک جاتا تھا اور آگے بڑھتا رہتا تھا مگر اب وہاں پر چاروں طرف درجنوں دروازے تھے۔ جب وہ اپنے خواب والے دروازے کی طرف دیکھ رہا تھا اور یہ فیصلہ کرنے کی کوشش کر رہا تھا کہ صحیح دروازہ کون سا ہے؟ اسی وقت ایک زوردار گڑگڑاہٹ ہوئی اور موم بتیاں ایک طرف ہو کر ہلنے لگیں، راہداری کی دیوار گھوم رہی تھی۔

ہرمائنی نے سہم کر ہیری کا ہاتھ پکڑ لیا جیسے اسے خدشہ ہو کہ ان کے پیروں کے نیچے کا فرش بھی کھسک جائے گا۔ دیوار کے گھومتے ہوئے کچھ پل کیلئے ان کے چاروں طرف کی نیلی روشنی دھندلی ہوگئی اور مدہم لالٹینوں کی قطاروں کی طرف محسوس ہوئی پھر گڑگڑاہٹ جتنی تیزی سے شروع ہوئی تھی، اتنی ہی تیزی سے ختم ہوگئی اور ہر چیز ایک بار پھر ٹھہر گئی۔ ہیری کی آنکھوں میں نیلی روشنی کا عکس جھلملا رہا تھا اور اسے صرف اتنا ہی دکھائی دے رہا تھا۔

''ایسا کیوں ہوا؟'' رون نے سہمے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

''شاید اس لئے کہ ہمیں یہ معلوم نہ ہو پائے کہ ہمیں کس دروازے سے اندر داخل ہو پائے تھے۔'' جینی نے دھیمی آواز میں اندازہ لگاتے ہوئے کہا۔

ہیری فوراً سمجھ گیا کہ جینی صحیح کہہ رہی تھی کیونکہ وہ اب باہر جانے والے دروازے کو صحیح طور پہچان نہیں پا رہا تھا، جس طرح وہ سیاہ فرش پر چلتی ہوئی چیونٹی کو نہیں پہچان سکتا تھا۔ جس دروازے سے انہیں مخصوص مقام تک پہنچنا تھا، وہ چاروں طرف موجود درجنوں دروازوں میں سے کوئی ایک ہو سکتا تھا۔

''ہم لوگ واپس کیسے نکل پائیں گے؟'' نیول نے پریشانی کے عالم میں پوچھا۔

''اس وقت یہ بات زیادہ اہم نہیں ہے۔'' ہیری نے زور دیتے ہوئے کہا اور اس اپنی پلکیں جھپکا کر نیلی روشنی کو مٹانے کی کوشش کی اور چھڑی کو مضبوطی سے پکڑ لیا۔ ''جب تک ہمیں سیریس نہیں مل جاتا، تب تک ہمیں باہر نکلنے کی کوئی ضرورت نہیں پڑے گی......''

''میرا مشورہ ہے کہ تم اسے گلا پھاڑ کر آوازیں مت لگانا......'' ہرمائنی نے سمجھانے والے لہجے میں کہا۔ مگر ہیری کو اس کے مشورے کی کوئی ضرورت نہیں تھی، وہ تو خود زیادہ سے زیادہ خاموش رہنا چاہتا تھا۔

''اب ہم کہاں جائیں گے، ہیری؟'' رون نے آہستگی سے پوچھا۔

''شاید میں نہیں جانتا......'' ہیری نے بے بسی کے عالم میں کہا اور تھوک نگلا۔ ''خوابوں میں میں لفٹ سے نکل کر راہداری کے کنارے پر سیاہ دروازے تک جاتا تھا اور ایک اندھیرے کمرے میں پہنچ جاتا تھا...... یعنی اسی کمرے میں...... پھر میں ایک دروازے سے ہو کر ایک دوسرے کمرے میں پہنچتا تھا جو ایک مخصوص انداز میں چمکتا تھا...... ہمیں کچھ دروازے کھول کر اندر جھانکنا پڑے گا۔'' اس نے جلدی سے کہا۔ ''میں اس کمرے کو دیکھتے ہی پہچان جاؤں گا کہ ہمیں آگے کس طرف جانا ہوگا؟ ...... چلو اب شروع کرتے ہیں۔''

وہ سیدھا اپنے سامنے والے دروازے تک گیا۔ باقی سب اس کے ٹھیک پیچھے تھے۔ ہیری نے اپنے دائیں ہاتھ میں چھڑی اُٹھا رکھی تھی تاکہ دروازہ کھلتے ہی ہنگامی صورت حال سے نبٹ سکے پھر اس نے اپنا بایاں ہاتھ دروازے کی سرد اور چمکدار سطح پر رکھ کر اسے دھکیلا۔

یہ آسانی سے کھل گیا۔

پہلے کمرے میں اندھیرا تھا مگر اس کمرے کی چھت پر سنہری زنجیر والا فانوس لٹک رہا تھا۔ اس سے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے اس مستطیل شکل کے کمرے میں کچھ زیادہ ہی روشنی تھی حالانکہ وہاں پر چمکتی اور جھلملاتی روشنی بالکل نہیں تھی جیسی ہیری نے اپنے خوابوں میں دیکھی تھی۔ اندر صرف کچھ میزیں رکھی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ اس کے علاوہ کمرے کے بیچوں بیچ شیشے کا ایک بڑا صندوق رکھا ہوا تھا جس میں گہرا سبز رنگ کا محلول بھرا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ یہ صندوق اتنا بڑا تھا کہ سبھی لوگ اس میں آسانی سے تیر سکتے تھے۔ اس میں سفید موتی جیسی کوئی چیز تیر رہی تھی۔

''اس میں یہ کیا چیز ہے؟'' رون نے سرگوشی کرتے ہوئے پوچھا۔

''معلوم نہیں......'' ہیری نے اکتاہٹ سے کہا۔

''کیا یہ مچھلیاں ہیں؟'' جینی نے دلچسپی سے پوچھا۔

''یہ مچھلی نما جراثیمی سنڈی ہے!'' لونا نے جوشیلے انداز میں کہا۔ ''ڈیڈی نے مجھے بتایا تھا کہ محکمہ خفیہ طور پر ان کی افزائش کر رہا ہے......''

''بالکل نہیں......'' ہرمائنی نے جلدی سے کہا۔ اس کی آواز اس کمرے میں عجیب انداز میں گونج اُٹھی تھی۔ وہ شیشے کے صندوق کو قریب سے دیکھنے کیلئے آگے بڑھی۔ ''یہ انسانی دماغ ہیں......''

''دماغ......؟''

''بالکل مگر میں یہ نہیں جانتی ہوں کہ وہ لوگ ان کا کیا استعمال کر رہے ہیں؟''

ہیری بھی ہرمائنی کی طرف قدم بڑھا کر شیشے کے اس دیوہیکل صندوق کے پاس پہنچ گیا۔ انہیں قریب سے دیکھنے پر لگا کہ اس بات میں غلطی کی کوئی گنجائش نہیں تھی۔ عجیب انداز میں چمکتے ہوئے انسانی دماغ سبز محلول کی گہرائیوں میں ڈوبتے اور ابھرتے ہوئے لیس دار پھول گوبھی کی طرح دکھائی دے رہے تھے۔

''چلو یہاں سے باہر نکلو، یہ صحیح کمرہ نہیں ہے، ہمیں دوسرے کمرے میں دیکھنا ہوگا۔'' ہیری نے ان کی دلچسپی کو بھانپتے ہوئے کہا۔

''مگر یہاں بھی کافی سارے دروازے ہیں؟'' رون نے دیواروں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ہیری کا دل ڈوب سا گیا،

آخر یہ جگہ کتنی بڑی ہوسکتی تھی؟

''خواب میں میں ہمیشہ اس اندھیرے کمرے سے دوسرے کمرے میں پہنچ جاتا تھا۔'' اس نے کہا۔ ''مجھے لوٹ کر وہاں سے دوبارہ کوشش کرنا چاہئے۔''

وہ جلدی سے اسی اندھیرے سیاہ کمرے میں واپس لوٹ آئے۔ ہیری کی نگاہوں کے سامنے نیلگوں موم بتیوں کی روشنی کے بجائے گہرے سبز محلول میں چمکتے ہوئے دماغ کی شبیہ ابھی بھی تیر رہی تھی۔

''ٹھہرو......'' ہرمائنی نے تیکھی آواز میں کہا جب لونا باہر نکلنے کے بعد شیشے کے صندوق والے کمرے کا دروازہ بند کرنے لگی تھی۔ ''ٹیگورسم......''

اس نے اپنی چھڑی ہوا میں لہرائی۔ دروازے پر فوراً نارنجی شعلے سے کانٹے کا نشان بن گیا۔ جیسے ہی وہ دروازہ بند ہوا۔ دیواروں میں ایک بار پھر گڑگڑاہٹ پیدا ہوئی۔ ایسا لگا جیسے دیواریں گھوم رہی ہوں مگر اب مدہم نیلی روشنی میں ایک نارنجی شعلہ بھی ساتھ گھومتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ جب ایک بار پھر سب کچھ ساکت ہو گیا تو انہیں ایک پہلو میں وہ شعلے کا کانٹا چمکتا ہوا دکھائی دینے لگا۔ یہ وہی دروازہ تھا جس کے اندر وہ چکر لگا کر جائزہ لے چکے تھے۔

''شاندار خیال تھا ہرمائنی......میری طرف سے دس پوائنٹس!'' ہیری نے مسکرا کر کہا جس پر سب کھلکھلا کر ہنس پڑے۔ ''چلو اب دوسرے دروازے کا جائزہ لیتے ہیں۔''

ایک بار پھر وہ اپنے ٹھیک سامنے والے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اسے دھکا دے کر کھولا۔ اس کی چھڑی کسی بھی ہنگامی صورت حال سے نبٹنے کیلئے تیار تھی اور باقی سب لوگ ٹھی اس کے پیچھے تھے۔

یہ کمرہ پچھلے کمرے کی بہ نسبت زیادہ بڑا تھا۔ اس مستطیل کمرے میں مدھم روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ اس کا وسطی حصہ زمین میں دھنسا ہوا تھا اور وہاں پتھر کا قریباً بیس فٹ گہرا گڑھا دکھائی دے رہا تھا۔ وہ لوگ اس کمرے میں چاروں طرف بنے ہوئے پتھر کی چوڑی سیڑھیاں نما دائرے کے بالکل اوپر کھڑے ہوئے تھے۔ اس میں چوڑی چوڑی زینہ نما سیڑھیوں کی دائرے میں بنی ہوئی قطاریں تھیں جو کسی سٹیڈیم جیسی دکھائی دے رہی تھیں یا پھر کسی قدیمی عدالت کا منظر پیش کر رہی تھیں جس میں گذشتہ سال کی گرمیوں میں ہیری نے اپنے مقدمے کی سماعت کی پیروی کی تھی۔ بہر حال، اس کے وسطی حصے میں زنجیروں والی کوئی کرسی موجود نہیں تھی۔ اس کے بجائے اس کے درمیان میں پتھر کا ایک بڑا چبوترا بنا ہوا تھا۔ جس پر پتھر کا بنا ہوا ایک قدیمی محرابی دروازہ تھا۔ ہیری کو وہ زمانہ قدیم کی کوئی یادگار لگ رہا تھا۔ وہ محرابی دروازہ اس قدر بوسیدہ تھا کہ اس کی حالت بے حد خستہ تھی، جگہ جگہ پتھر میں دراڑیں پڑ چکی تھیں اور ہیری کو اسے دیکھ کر بڑی حیرت ہو رہی تھی کہ وہ ابھی تک کھڑا کیسے تھا؟ اس کے اردگرد کوئی دیوار نہ ہونے کے باوجود اس کے درمیان ایک بڑا سیاہ پرانا پھٹا ہوا پردہ لٹکا ہوا تھا جو ہوا کی عدم موجودگی کے باوجود آہستہ آہستہ لہرا رہا تھا۔ جیسے اسے کسی نے ابھی ابھی ہلا دیا ہو۔

''وہاں کون ہے؟'' ہیری نے نیچے والے زینے پر کودتے ہوئے پوچھا۔ جواب میں کوئی آواز نہیں آئی مگر پردہ پھڑ پھڑاتا اور ہلتا رہا۔

''ہیری! احتیاط سے......'' ہرمائنی نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

ہیری ایک ایک کر کے زینے طے کرتا گیا اور پھر وہ گڑھے کی تہہ میں جا پہنچا۔ جب وہ حیرت بھری نظروں سے اس قدیمی محرابی دروازے کی طرف بڑھا تو اس کے قدموں کی چاپ کچھ زیادہ ہی زور سے کمرے میں گونجنے لگی۔ نوکیلا محرابی دروازہ اوپر کی بہ نسبت یہاں پر زیادہ بڑا اور پھیلا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ اب بھی وہ بڑا پھٹا ہوا پردہ آہستہ آہستہ پھڑ پھڑا رہا تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے ابھی ابھی کوئی اس میں سے باہر نکلا ہوا۔

''سیریس......'' ہیری نے ایک بار پھر پوچھا مگر اس مرتبہ کچھ سرگوشی نما لہجے میں کیونکہ وہ اس کے بہت زیادہ قریب تھا۔

اسے یہ بہت عجیب احساس ہوا کہ کوئی محرابی دروازے کی دوسری طرف اس پردے ٹھیک پیچھے کھڑا تھا۔ اپنی چھڑی کو مضبوطی سے پکڑتے ہوئے وہ چبوترے کے چاروں طرف گھوم گیا مگر وہاں تو کوئی بھی نہیں تھا۔ وہاں بس پھٹے ہوئے پردے کا دوسرا رُخ بھی دکھائی دے رہا تھا۔

''چلو واپس چلیں...... یہ صحیح جگہ نہیں ہے، ہیری!'' ہرمائنی نے پتھر کے زینے کے نصف میں پہنچ کر جلدی سے کہا۔ ''ہمیں کسی اور کمرے میں جانا چاہئے......''

وہ خوفزدہ دکھائی دے رہی تھی۔ وہ اس کمرے میں اتنی نہیں خوفزدہ ہوئی تھی جہاں شیشے کے صندوق میں انسانی دماغ تیر رہے تھے۔ بہرحال، ہیری نے سوچا کہ محرابی دروازے ایک لحاظ سے کافی دیدہ زیب دکھائی دیتا تھا حالانکہ یہ کافی قدیمی دکھائی دیتا تھا۔ وہ پردے کی خود بخود لہرانے کی وجہ سے کچھ الجھا ہوا تھا۔ اس کے دل میں عجیب سی آرزو انگڑائیاں لے رہی تھی کہ وہ چبوترے پر چڑھ جائے اور اس پردے کو ہٹا کر اس کے اندر داخل ہو جائے۔

''ہیری! واپس آ جاؤ...... یہاں سے چلیں!'' ہرمائنی نے تھوڑا زیادہ زور دیتے ہوئے کہا

''ٹھیک ہے......'' اس نے ہرمائنی کو جواب تو دے دیا تھا مگر اپنی جگہ سے ایک انچ بھی نہیں ہلا۔ اسے ابھی ابھی کچھ سنائی دیا تھا۔ پردے کی دوسری طرف سے سرگوشیوں جیسی آوازیں آ رہی تھیں۔

''تم کیا کہہ رہے ہو؟'' اس نے کافی بلند آواز میں پوچھا جس سے اس کی آواز اس بڑے خالی کمرے میں ہر طرف پھیل کر گونجنے لگی۔

''ہیری! کوئی بھی تو نہیں بول رہا ہے، تم کس سے بات کر رہے ہو؟'' ہرمائنی نے جلدی سے پوچھا جو اب اس کے بالکل قریب پہنچ گئی تھی۔ اس کا چہرہ سہا ہوا تھا۔

''کوئی پردے کے پیچھے کھڑا بڑبڑا رہا ہے!'' ہیری نے اس کی گرفت سے دور ہٹتے ہوئے کہا۔اور پردے کو گہری نظروں سے گھورنے لگا۔''کیا وہاں تم ہو، رون؟''

''میں تو یہاں ہوں!'' رون نے محرابی دروازے کے پہلو میں نکل کر کہا۔

''کیا یہاں کسی اور کو کچھ سنائی نہیں دے رہا ہے؟'' ہیری نے ان کی طرف گردن گھما کر دیکھتے ہوئے پوچھا۔ بڑبڑانے اور سرگوشیوں کی آوازیں اب کچھ زیادہ تیز سنائی دینے لگی تھیں۔لاشعوری طور پر اس کے پاؤں چبوترے پر پہنچ گئے۔

''مجھے بھی وہ آوازیں سنائی دے رہی ہیں!'' لونا نے آہستگی سے کہا جو محرابی دروازے کے پہلو سے نکل کر ان کے قریب پہنچ گئی تھی اور ہلتے ہوئے پردے کو غور غور سے دیکھ رہی تھی۔''میرا خیال ہے کہ اس کے اندر لوگ موجود ہیں......''

''اندر......اندر سے تمہارا کیا مطلب ہے؟'' ہرمائنی نے چونک کر پوچھا جو نیچے والے زینے سے کود گئی تھی اور ضرورت سے زیادہ غصے میں دکھائی دے رہی تھی۔''یہاں پر 'اندر' جیسی کوئی چیز موجود نہیں ہے۔ یہ تو ایک سیدھا سادا محرابی دروازہ ہے، یہاں پر کسی کے اندر موجود ہونے کیلئے کوئی جگہ نہیں ہے...... ہیری اسے چھوڑو...... چلو پیچھے ہٹو!'' اس نے ہیری کا ہاتھ پکڑ کر پیچھے کھینچا مگر ہیری نے مزاحمت کرتے ہوئے ہاتھ چھڑانے کی کوشش کی۔

''سیریس؟'' ہیری نے ایک بار پھر دہرایا، وہ اب مبہوت ہو کر اس ہلتے ہوئے پردے کو ٹکٹکی لگا کر دیکھے جا رہا تھا۔اچانک کوئی چیز اس کے دماغ میں گھس گئی۔سیریس اذیت میں ہوگا اور تشدد برداشت کر رہا ہوگا جبکہ وہ اس محرابی دروازے کے اسرار تلاش کرنے میں مصروف تھا۔وہ چبوترے سے کچھ قدم پیچھے ہٹا اور اس نے اپنی نظریں اس پردے سے ہٹالی۔

''ہاں چلو......!'' وہ آہستگی سے بولا۔

''یہی تو میں کہنے کی کوشش کر رہی تھی......اب چلو!'' ہرمائنی نے کہا اور وہ چبوترے کے پہلو سے واپس لوٹنے لگے۔ دوسری طرف جینی اور نیول مبہوت ہو کر اس پردے کو گھور رہے تھے۔بغیر کوئی بات کئے ہرمائنی نے جینی کا ہاتھ پکڑ لیا اور رون نے نیول کا ہاتھ پکڑا اور وہ کافی کوشش کرتے ہوئے انہیں گہرائی کے پہلے زینے کی طرف لے گئے۔پھر وہ پتھر کے زینوں کو پھلانگتے ہوئے اوپر کھلے دروازے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔بالآخر وہ واپس اسی سیاہ کمرے میں پہنچ گئے

''تمہارا کیا خیال ہے کہ وہ محرابی دروازہ درحقیقت کیا تھا؟'' ہیری نے آہستگی سے پوچھا۔

''مجھے معلوم نہیں! مگر وہ جو کچھ بھی تھا نہایت خطرناک تھا۔'' اس نے درشتگی سے کہا اور ایک بار پھر اس دروازے پر نارنجی شعلے سے کانٹے کا نشان بنادیا۔

ایک بار پھر دیواریں اپنی جگہ سے ہلیں اور دروازے آپس میں ادل بدل گئے۔جس کمرے کی فضا میں ٹھہراؤ ہوا تو ہیری بلا سوچے سمجھے ایک دروازے کی طرف بڑھ گیا۔اس نے اسے جب دھکا دیا وہ اپنی جگہ سے ہلا تک نہیں......

''کیا ہوا؟'' ہرمائنی متفکر لہجے میں پوچھا۔

''یہ تو شاید اندر سے بند ہے!'' ہیری نے دروازے پر پوری طاقت آزمائی مگر وہ ٹس سے مس نہ ہوا۔

''تو پھر یہی ہوگا، ہے نا؟'' رون نے جوشیلے انداز میں کہا اور دروازے کو دوسری طرف دھکیلنے میں ہیری کی مدد کرنے لگا۔ ''یہی ہونا چاہئے!''

''راستے سے ہٹ جاؤ......'' ہرمائنی نے تیکھی آواز میں کہا۔ اس نے اپنی چھڑی ہوا میں بلند کی اور دروازے کی طرف تانتے ہوئے اسے لہرا کر جادوئی کلمہ پڑھا۔

مگر کچھ بھی نہیں ہوا......

''میرا خیال ہے کہ مجھے سیریس کے چاقو سے کوشش کرنا چاہئے۔'' ہیری نے کہا اور اپنے چوغے میں ہاتھ ڈال کر چاقو باہر نکالا۔ اس نے چاقو کی باریک تار کو دروازے اور دیوار کی درز میں پھنسایا اور اسے اوپر نیچے گھمانے لگا۔ باقی تمام لوگ اس کی طرف دلچسپی اور اشتیاق سے دیکھنے لگے۔ وہ اسے اوپر سے نیچے تک لایا اور پھر باہر نکال کر دروازے کو ایک بار پھر دھکیلا۔ کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔ دروازہ پہلے جتنا ہی مضبوط اور جادو بند تھا۔ اوہ نہیں! جب ہیری نے اپنے چاقو کی سخت باریک تار کی طرف دیکھا تو اسے دکھائی دیا کہ وہ پگھل کر غائب ہو چکی تھی۔

''ٹھیک ہے، ہم اس کمرے کو چھوڑ دیتے ہیں!'' ہرمائنی نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

''اگر یہی ہوا تو......'' رون نے اس دروازے پر حسرت بھری نظر ڈال کر کہا۔

''یہ نہیں ہوسکتا ہے، ہیری کو اپنے خواب میں تمام دروازوں کے اندر داخل ہو جاتا تھا۔ کوئی بند نہیں ملتا تھا......'' ہرمائنی نے دروازے پر نارنجی شعلے کا کانٹا بناتے ہوئے کہا۔ ہیری نے سیریس کے ضائع ہوجانے والے چاقو کو دوبارہ جیب میں رکھ لیا۔

''اس کے اندر کیا ہوسکتا ہے؟'' لونا نے تجسس سے پوچھا۔ جب دیوار ایک بار پھر گھومنے لگی تھی۔

''اس میں بھی کوئی بڑ بڑا رہا ہوگا شاید!'' ہرمائنی نے آہستگی سے کہا۔ یہ سن کر نیول گھبراہٹ کے باوجود ہنس پڑا۔

دیوار ایک بار پھر ساکت ہوگئی اور نارنجی شعلوں میں دروازے اب مختلف جگہ پر دکھائی دے رہے تھے۔ ہیری نے متوحش انداز میں ایک اور دروازے کو دھکا دے کر کھولنا چاہا جو آسانی سے کھل گیا تھا۔

''یہی ہے......''

ہیری اس خوبصورت، تھرکتی ہوئی اور چمکتی روشنی کو لمحہ بھر میں پہچان گیا تھا۔ جونہی اس کی آنکھیں اس تیز چمک میں دیکھنے کے قابل ہوئیں تو اس نے دیکھا کہ ہر چیز ہیرے کی مانند چمک رہی تھی۔ وہاں چھوٹی بڑی زنجیر میں لٹکی ہوئی جیبی گھڑیاں ہوا میں معلق دکھائی دے رہی تھیں جو مختلف جسامت کی اور کافی پرانی تھیں۔ کچھ گھڑیاں میز پر قطاروں میں سجی ہوئی تھیں اور کچھ صندوقوں کے

درمیان عجیب انداز میں لٹکی ہوئی تھیں۔ ان میں سے ٹک ٹک کی ہزاروں آوازیں ایک ساتھ سنائی دے رہی تھیں۔ ہیرے جیسی چمکتی ہوئی روزنی ایک اونچے شیشے کے بنے ہوئے فانوس سے پھوٹ رہی تھی جو کمرے کے دوسرے کنارے پر لگا ہوا تھا۔

''ہاں......اس طرف......''

ہیری کا دل اب بہت تیز تیز دھڑکنے لگا کیونکہ وہ جان چکا تھا کہ وہ صحیح راستے پر پہنچ گیا تھا۔ وہ میزوں کے درمیان تنگ راستے سے سب سے آگے جا رہا تھا۔ وہ اس شیشے کے دیوہیکل فانوس کی طرف جا رہا تھا جو اتنا اونچا تھا جتنا کہ وہ کسی میز پر چڑھ کر کھڑے ہونے کے بعد ہاتھ اُٹھا کر اسے چھو سکتے تھے۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے اس میں بل کھاتی ہوئی چمکدار دودھیا گیس بھری ہوئی تھی۔

''اوہ یہاں دیکھو......'' جینی نے اچانک کہا جب وہ قریب پہنچے اور اس نے نیچے سے شیشے کے فانوس کے بالکل وسطی حصے کی طرف اشارہ کیا۔

اس کے اندر ایک چھوٹا سا چمکدار جواہر جیسا انڈہ دکھائی دے رہا تھا۔ فانوس میں اوپر اُٹھتے وقت یہ خود بخود کھل اُٹھتا تھا اور اس کی کھلی ہوئی پتیوں میں سے ایک غن غن چڑیا باہر نکل کر سب سے اوپر والے کنارے پر پہنچ جاتی تھی مگر جونہی وہ نیچے کی طرف گرتی تھی تو اس کے پنکھ ٹوٹ کر بکھر جاتے تھے اور اس کا بدن گیلا دکھائی دیتا جیسے وہ پگھل رہا ہو۔ حتیٰ کہ وہ فانوس کی تہہ تک پہنچتے پہنچتے بالکل موم بتی کی طرف پگھل جاتی تھی اور اس کا مائع تہہ میں اکٹھا ہو کر دوبارہ انڈے جیسی صورت اختیار کر لیتا تھا۔

''اسے چھوڑو......آگے بڑھو!'' ہیری نے تیکھی آواز میں کہا کیونکہ جینی کے رکنے کی وجہ سے وہ بھی مڑ کر کھڑا ہو گیا تھا اور انڈے اور پرندہ بننے کا عمل دیکھنے لگا تھا۔

''تم نے بھی اس قدیمی محرابی دروازے پر کافی دیر رُک کر وقت ضائع کیا تھا، ہے نا؟'' وہ چڑ کر بولی مگر اگلے ہی لمحے وہ اس فانوس کے سحر سے نکل کر اس کے پیچھے پیچھے آگے بڑھ چکی تھی۔ اب وہ سب ایک ساتھ قطار کی صورت میں اس کے تعاقب میں ایک دروازے کی طرف بڑھ رہے تھے۔

''یہی ہے......'' ہیری نے ایک بار پھر کہا اور اس کا دل اب بہت تیزی سے دھڑکنے لگا۔ ''یہیں سے ہمیں اگلے کمرے میں جانا ہے......''

اس نے ان سب کی طرف دیکھا۔ سب لوگوں کی چھڑیاں باہر تھیں اور وہ اب زیادہ سنجیدہ اور ہوشیار دکھائی دے رہے تھے۔ اس نے دروازے کی طرف دیکھا اور پھر اسے دھکیلا۔ وہ آسانی سے کھل گیا تھا......

وہ وہاں پہنچ چکے تھے، انہیں صحیح جگہ مل چکی تھی، گرجے کی طرح وسیع وعریض ہال جیسا کمرہ، جس میں ہر طرف اونچی چھت والی الماری بھری ہوئی تھیں۔ آگے پیچھے قطاروں کی شکل میں اور درمیان چلنے کیلئے مختصر راستہ۔ الماریوں کے خانوں میں چھوٹے چھوٹے کرکٹ کی گیند جتنے شیشے کے گولے تھے، جن پر صدیوں کی دھول اَٹی ہوئی تھی۔ ان پر فاصلے پر لگی ہوئی مشعلوں سے روشنی پڑ رہی تھیں

اور وہ مدہم مدہم جگمگا رہے تھے۔ پچھلے گولائی والے کمرے کی طرح یہاں بھی ہلکی نیلی روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ وہ کمرہ کافی سرد تھا۔

ہیری آگے بڑھا اور الماریوں کی دو قطاروں کے درمیانی تنگ راستے کے دہانے پر ٹھہر کر اس میں جھانکنے لگا۔ الماریوں کا زیریں حصہ سائے کی لپیٹ میں تھا اور صاف دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ اس نے کان لگا کر سننے کی کوشش کی مگر وہاں کسی کی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی، کہیں کسی قسم کی ہلچل یا حرکت نہیں تھی۔

''تم نے ستانوے نمبر والی قطار کا ذکر کیا تھا، ہے نا؟'' ہرمائنی نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

''ہاں! مجھے یاد ہے۔'' ہیری نے کہا اور سب سے قریبی قطار کے آخری سرے کی طرف دیکھا۔ نیلی چمکتی ہوئی موم بتیوں کی روشنی میں اسے نقرئی رنگت میں 93 کا ہندسہ لکھا ہوا دکھائی دیا۔

''میرا خیال ہے کہ ہمیں دائیں طرف جانا ہوگا۔'' ہرمائنی نے آہستگی سے کہا اور اگلی قطار کی طرف دیکھنے لگی۔ ''یہ تو 54 نمبر والی ہے......''

''سب لوگ اپنی اپنی چھڑی تیار رکھو......'' ہیری نے آہستگی سے کہا۔

وہ لوگ آگے کی سمت بڑھنے لگے اور پیچھے مڑ مڑ کر دیکھتے رہے۔ وہ الماریوں کے طویل تنگ راستے سے گزرتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے جس کا دوسرا کنارے گہرے اندھیرے میں ڈوبا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ الماریوں کے خانوں میں ترتیب سے رکھے ہوئے شیشے کے گولوں کے نیچے پیلاہٹ کا شکار ہونے والے کاغذ کے ٹکڑوں کے لیبل لگے ہوئے تھے۔ جن پر شاید کچھ لکھا بھی تھا۔ ان میں سے کچھ میں مائع جیسی کوئی چیز چمکتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ زیادہ تر گولے سیاہ اندھیرے میں ڈوبے ہوئے تھے۔ ایسا لگتا تھا جیسے وہ بجلی کے بلب ہوں جو فیوز ہو چکے ہوں۔

وہ قطار نمبر چوراسی اور پچاسی کے درمیان چلتے ہوئے دوسری طرف جا پہنچے۔ ہیری ابھی تک پورے غور سے کسی قسم کی آواز کو سننے کی کوشش کر رہا تھا۔ ہوسکتا ہے کہ انہوں نے سیریس کے منہ میں کپڑا ٹھونس رکھا ہو یا پھر وہ اذیت کو برداشت نہ کرنے پر بیہوش ہو چکا ہو۔ پھر اس کے دماغ میں ایک ان چاہی آواز گونجنے لگی۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ وہ مر چکا ہو......

مجھے اس بات کا علم ہو چکا ہوتا۔ اس نے خود کو کہا اور اس کا دل اب حلق میں اٹکا ہوا محسوس ہونے لگا۔ مجھے اس بارے میں علم ہو چکا ہوتا۔

''یہ ستانوے ہے......'' ہرمائنی نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

وہ لوگ ایک ساتھ قطار کے ابتدائی حصے پر کھڑے تھے اور اس کے درمیانی تنگ راستے میں جھانک رہے تھے جہاں کوئی بھی موجود نہیں تھا۔

''اسے وہاں آخر میں ہونا چاہئے......'' ہیری نے جلدی سے کہا مگر اس کا منہ اب بری طرح سوکھ گیا تھا۔ ''تمہیں یہاں سے

ٹھیک طرح دکھائی نہیں دے پائے گا۔''

وہ شیشے کی گیندوں سے بھری الماریوں کے درمیان تنگ راستے پر سب سے آگے بڑھتا چلا گیا۔ شلف میں رکھے ہوئے گولے ان کے گزرنے پر آہستہ آہستہ جھلملائے۔

''وہ یہیں آس پاس ہی ہوگا......'' ہیری نے بے چینی سے پہلو بدلتے ہوئے کہا۔ جسے یقین تھا کہ کسی بھی قدم پر اندھیرے میں ڈوبے فرش پر سیریس کا بدن دکھائی دے جائے گا۔ ''یہاں کہیں پر......واقعی یہاں کہیں قریب ہی......''

''ہیری!'' ہرمائنی نے آہستگی سے کہا مگر وہ جواب نہیں دینا چاہتا تھا اس کا منہ بالکل خشک ہو گیا تھا۔

''یہیں پر......یہیں کہیں ہونا چاہئے......''

وہ اب قطار کے آخری سرے پر پہنچ چکے تھے اور وہاں پر موم بتی کی ہلکی سی روشنی تھی مگر وہاں کوئی بھی نہیں تھا۔ صرف گونجتی، دھول بھری خاموشی تھی۔

''ہوسکتا ہے......'' ہیری بھرائی ہوئی آواز میں اگلی راہداری کے دہانے کی طرف دیکھتا ہوا بولا۔ ''......یا پھر شائد......'' اس نے ایک بار پھر تیزی سے دوسرے کنارے کی طرف دیکھا۔

''ہیری......'' ہرمائنی نے ایک بار پھر کہا۔

''کیا بات ہے؟'' وہ غراتے ہوئے بولا۔

''میرا خیال نہیں......کہ سیریس یہاں موجود ہے!''

کوئی کچھ بھی نہیں بولا۔ ہیری ان میں سے کسی کی طرف بھی دیکھنا نہیں چاہتا تھا۔ اسے متلی سی ہونے لگی تھی۔ وہ یہ نہیں سمجھ پایا کہ سیریس یہاں کیوں نہیں تھا؟ اسے یہاں ہونا چاہئے تھا۔ یہیں پر تو ہیری نے اسے دیکھا تھا......

وہ قطاروں کے آخری سرے تک بھاگتا ہوا گیا اور اس نے ادھر ادھر کا جائزہ لیا۔ ہر تنگ راستہ بالکل خالی ہی تھا۔ وہ ایک بار پھر اپنے ساتھیوں کے پاس واپس پہنچا جو اسے عجیب نظروں سے گھور رہے تھے۔ وہ ان کے قریب سے نکل کر دوسری طرف والے تنگ راستے میں بھاگنے لگا۔ وہاں بھی سیریس کا کوئی نام ونشان نہیں تھا۔ نہ ہی کسی طرح کے تصادم کی کوئی جھلک وہاں دکھائی دے رہی تھی۔

''ہیری......'' رون نے اسے پکارا۔

''کیا ہوا؟''

وہ رون کی بات بالکل بھی نہیں سننا چاہتا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ رون یہی کہے گا کہ اسے غلط فہمی ہوئی تھی یا یہ مشورہ دے گا کہ انہیں ہوگورٹس واپس لوٹ جانا چاہئے مگر اس کا چہرہ شدید گرم ہونے لگا اور اسے محسوس ہوا کہ وہ اسی اندھیری جگہ میں دبکا رہے تا کہ اسے ان سب کی تضحیک آمیز نظروں کا نشانہ نہ بننا پڑے۔ وہ اس اندھیرے سے باہر نکلنے کیلئے ہرگز تیار نہیں ہو پا رہا تھا۔

''کیا تم نے اسے دیکھا ہے؟'' رون نے ایک بار پھر کہا۔

''کیا چیز......؟'' ہیری نے اس سے متجسس لہجے میں پوچھا۔ اس کے دماغ میں خیال کوندا، یہ یقیناً کوئی نشانی ہوگی کہ سیریس وہاں موجود رہا تھا۔ کوئی سراغ...... وہ بھاگتا ہوا اس جگہ پر پہنچا جہاں وہ سب لوگ کھڑے تھے۔ وہ سب ستانوے نمبر کی قطار سے کچھ دور ہٹ کر موجود تھے مگر اسے وہاں پر کچھ دکھائی نہیں دیا۔ رون شلف میں رکھی ہوئی شیشے کی گیندوں میں سے کسی ایک گیند کی طرف گھور کر دیکھ رہا تھا۔

''کیا ہے......؟'' ہیری نے مایوسی کے عالم میں پوچھا۔

''اس پر...... اس پر تمہارا نام لکھا ہوا ہے......'' رون نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

ہیری چونک اُٹھا اور اس کے قریب پہنچا۔ رون شیشے کی ایک چھوٹی سی گیند جیسے گولے کی طرف انگلی سے اشارہ کر رہا تھا۔ جس کے اندر روشنی جگمگا رہی تھی حالانکہ اس پر کافی دھول جمی ہوئی تھی اور ایسا محسوس ہوتا تھا کہ اسے برس ہا برس سے کسی نے چھوا تک نہیں تھا۔

''میرا نام؟......'' ہیری نے سونی آواز میں کہا۔

وہ آگے بڑھا اور وہاں دیکھنے لگا۔ وہ رون جتنا لمبا نہیں تھا اس لئے اسے اپنی گردن اونچی کرنا پڑی تاکہ اسے پیلاہٹ زدہ لیبل کو دیکھ کر پڑھ سکے جو دھول میں اَٹے ہوئے شیشے کے گولے کے ٹھیک نیچے شلف کے کنارے پر چسپاں تھا۔ مکڑی جیسی تحریر میں سولہ سال قبل کی کوئی تاریخ درج تھی اور اس کے نیچے کچھ سطریں لکھی ہوئی تھیں۔

ایس پی ٹی کی جانب سے اے پی ڈبلیو بی ڈی کیلئے

تاریکیوں کا شہنشاہ...... اور...... (؟) ہیری پوٹر

ہیری اسے پڑھ کر دنگ رہ گیا۔

''یہ کیا ہے؟...... تمہارا نام یہاں کیوں...... اور کس نے لکھا ہے؟'' رون گھبرائی ہوئی آواز میں بولا۔ اس نے شلف کے کنارے پر چسپاں دوسرے لیبلوں پر نظر ڈالی اور پریشان سا دکھائی دینے لگا۔ ''یہاں تو میرا بھی نام نہیں ہے...... بلکہ ہم میں سے کسی کا نام بھی نہیں ہے......''

ہیری نے جیسے ہی گولہ اُٹھانے کیلئے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا تو وہاں ہرمائنی کی تیکھی آواز گونج اُٹھی۔ ''ہیری! مجھے نہیں لگتا ہے کہ تمہیں اسے چھونا چاہئے......''

''مگر کیوں نہیں؟'' ہیری نے اس کی طرف گردن موڑ کر کہا۔ ''اس پر میرا نام لکھا ہوا ہے، ہے نا؟''

''ایسا مت کرو ہیری......'' نیول نے اچانک کہا، ہیری نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔ نیول کا گول مٹول چہرہ پسینے سے شرابور دکھائی دے رہا تھا۔ اسے دیکھ کر ایسا محسوس ہوا تھا جیسے اس سے اسراریت کا یہ لمحہ مزید برداشت نہیں ہو پا رہا تھا۔

''اس پر میرا نام لکھا ہے......'' ہیری نے پھر کہا۔

بے خوفی سے اس نے اپنی انگلیاں شیشے کے دھول بھرے گولے پر جما دیں۔ اسے امید تھی کہ وہ سرد ہو گا مگر ایسا کچھ نہیں تھا۔ اس کی سطح سے کچھ ایسا احساس ہو رہا تھا جیسے اسے کئی گھنٹوں سے مسلسل دھوپ میں رکھا گیا ہو۔ ہیری نے سوچا کہ شاید اس کے اندر کی روشنی کی حرارت کی وجہ سے یہ گرم رہتا ہو گا۔ وہ اس امید سے، اس احساس سے، اس بھروسے پر اسے اُٹھانا چاہتا تھا کہ وہ کوئی یقیناً کوئی دلچسپ اور حیرت انگیز چیز ہو گی۔ جس سے ان کا طویل اور کٹھن سفر بالآخر بامقصد ثابت ہو جائے گا۔ ہیری نے شیشے کا گولہ شلف میں اُٹھا لیا اور اپنے ہاتھ میں لے کر اس کے اندر جھانکنے لگا۔

مگر کچھ بھی تو نہیں ہوا تھا۔ جب اس نے اس پر چڑھی ہوئی دھول صاف کی تو تمام لوگ ہیری کے بالکل قریب پہنچ گئے تھے اور اس کا جائزہ لینے لگے۔

اور پھر ان کے ٹھیک پیچھے ایک دھیمی آواز سنائی دی۔

''بہت اعلیٰ پوٹر!......اب گھوم کر وہ شیشے کا گولہ مجھے دے دو......''

☆☆☆☆

پینتیسواں باب

# پردے کے پیچھے

ان کے چاروں طرف سیاہ ہیولے فضا میں نمودار ہو گئے تھے۔ انہوں نے ہر طرف سے ان کا راستہ روک رکھا تھا۔ ان ہیولوں کے چہروں پر نقاب پڑے ہوئے تھے اور ان کے سوراخوں میں سے صرف ان کی آنکھیں ہی چمک رہی تھیں۔ ایک درجن چھڑیاں ان سب کی طرف تنی ہوئی تھی۔ جینی نے دہشت زدہ ہو کر اپنی سانس کھینچی۔ باقی سب کے رنگ بھی اُڑ چکے تھے۔

''شاباش! لاؤ...... یہ مجھے دے دو پوٹر!'' ہیری کو لوسیس ملفوائے کی دھیمی آواز سنائی دی اور اس نے آگے بڑھ کر اپنی ہتھیلی کھول کر ہیری کے سامنے پھیلا دی۔ ہیری کا دل یکلخت ڈوب سا گیا کہ وہ بری طرح پھنس چکے تھے اور حملہ آوروں نے ہر طرف سے راستہ روک رکھا جن کی تعداد ان سے دوگنا زیادہ تھی۔

''یہ مجھے دے دو!'' ملفوائے نے دوبارہ اپنا جملہ دہرایا۔

''سیریس کہاں ہے؟'' ہیری نے کپکپاتی ہوئی آواز میں پوچھا۔

کئی مرگ خور قہقہہ لگا کر ہنس پڑے۔ ہیری کو اپنے بائیں طرف ہیولوں کے درمیان کسی عورت کی تیکھی ہنسی کی آواز سنائی دی جو فاتحانہ انداز میں بولی۔

''تاریکیوں کے شہنشاہ ہمیشہ جانتے ہیں۔''

''ہمیشہ......'' لوسیس ملفوائے نے آہستگی سے دہرایا۔ ''چلو اب وہ پیش گوئی والا گولہ مجھے دے دو پوٹر!''

''میں جاننا چاہتا ہوں کہ سیریس کہاں ہے؟'' ہیری نے چیختے ہوئے کہا۔

''میں جاننا چاہتا ہوں کہ سیریس کہاں ہے!'' بائیں طرف کھڑی عورت نے اس کی نقل اتارتے ہوئے حقارت سے کہا۔

وہ اور اس کے ساتھی مرگ خور اب اتنے قریب آ چکے تھے کہ ان کے اور ہیری کے ساتھیوں کے درمیان کچھ ہی فٹ کا فاصلہ باقی رہ گیا تھا۔ ان کی چھڑیوں کی تیز روشنی میں ہیری کی آنکھیں چندھیا رہی تھیں۔ ستانوے نمبر کی قطار میں آنے کے بعد جس بھیانک چیز کا اندیشے سے وہ جھنجلایا ہوا تھا وہ اب ابھر کر سامنے آ چکا تھا۔ اس نے اپنے سینے میں اُٹھتی دہشت کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔ ''تم

لوگوں نے اسے پکڑ لیا ہے، وہ یہیں کہیں ہے، میں جانتا ہوں کہ وہ یہیں موجود ہے۔''

''چھوٹا بچہ ڈر کر بیدار ہو چکا ہے اور سوچتا ہے کہ اس کا دیکھا ہوا خواب درحقیقت سچ ہے۔'' عورت نے بچے جیسی تیکھی مصنوعی آواز میں کہا۔

ہیری کے پہلو میں رون کے بدن میں حرکت پیدا ہوئی۔

''کچھ مت کرنا......ابھی بالکل نہیں!'' ہیری نے بڑبڑا کر کہا۔

جس عورت نے اس کی نقل اتاری تھی اس نے زور سے استہزائیہ انداز چیختی ہنسی کی سی آواز نکالی۔ ''تم نے اس کی بات سنی؟...... تم نے اس کی بات سنی؟ باقی بچوں کو حکم دے رہا ہے...... جیسے وہ ہم سے مقابلہ کرنے کیلئے سوچ رہے ہوں؟''

''اوہ بیلاٹرکس! تم پوٹر کو اتنا نہیں جانتی ہو جتنا کہ میں جانتا ہوں!'' لوسیس ملفوائے نے آہستگی سے کہا۔ ''جوانمردی کا مظاہرہ کرنا اس کی کمزوری ہے۔ تاریکیوں کے شہنشاہ اس کی اس کمزوری سے اچھی طرح واقف ہیں...... پوٹر! بہت ہوا! اب پیش گوئی والا گولہ خاموشی سے ہمارے حوالے کردو......''

''مجھے معلوم ہے کہ سیریس یہیں موجود ہے۔'' ہیری نے اپنی بات دہرائی حالانکہ دہشت کی اُٹھتے ہوئے مدوجزر کے باعث اس کا سینہ گھٹ رہا تھا۔ اور اسے اس بات کا احساس ہو رہا تھا کہ وہ صحیح طریقے سے سانس نہیں لے پا رہا ہے۔ ''میں جانتا ہوں کہ تم نے اسے قید کر رکھا ہے!''

کئی مرگ خور ایک بار پھر ہنسنے لگے مگر وہ عورت کچھ زیادہ ہی زور سے ہنس رہی تھی۔

''اب وقت آ چکا ہے کہ پوٹر! تم حقیقت اور خوابوں کے درمیان فرق کو سمجھ جاؤ۔'' لوسیس ملفوائے نے کہا۔ ''وہ پیش گوئی والا گولہ مجھے دے دو ورنہ ہمیں چھڑیوں کا استعمال کرنا پڑے گا۔''

''تو پھر کرلو......'' ہیری نے اپنی چھڑی سیدھا اوپر اُٹھا کر اس پر تانتے ہوئے کہا جیسے ہی اس نے ایسا کیا۔ رون، ہرمائنی، جینی اور لونا کی چھڑیاں بھی ان کی طرف تن گئیں۔ ہیری کے پیٹ میں اُٹھنے والا مروڑ کچھ زیادہ ہلچل مچانے لگا۔ اگر سیریس واقعی یہاں نہیں ہے تو وہ اپنے دوستوں کو بلاوجہ موت کے منہ میں کھینچ لایا تھا......

مگر مرگ خوروں نے ان پر حملہ نہیں کیا۔

''پوٹر! پیش گوئی والا گولہ میرے حوالے کر دو تو کسی کو بھی کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔''

اب ہنسنے کی باری ہیری کی تھی۔

''ہاں! بالکل صحیح کہا...... میں اگر تمہیں یہ پیش گوئی والا گولہ تھما دوں تو اس کے بعد تم لوگ ہمیں چپ چاپ گھر جانے دو گے، ہے نا؟'' وہ استہزائیہ انداز میں بولا۔

ابھی وہ اپنی بات پوری کرہی پایا تھا کہ تبھی عورت مرگ خور نے چیخ کر کہا۔

''ایکوسم پیش گوئی......''

ھیری اس کیلئے پہلے سے تیار تھا۔ مرگ خور عورت کے جادوئی کلمہ کے مکمل ہونے سے پہلے ہی وہ چلایا۔ ''خولستم......'' حالانکہ شیشے کا گولا اس کی انگلیوں سے تھوڑا پھسلا مگر اس نے اسے پکڑے رکھنے میں کامیابی پالی تھی۔

''اوہ! ننھا منا چوزہ پوٹر تو کھیلنا بھی جانتا ہے......'' عورت نے کہا اور اس کی آنکھیں نقاب کے سوراخوں میں سے غصے سے گھورتی ہوئی دکھائی دیں۔ ''یہ مزیدار بات ہے، ہے نا؟''

''میں نے تم سے کہا......نہیں!'' لوسیس ملفوائے اس مرگ خور عورت کی طرف مڑ کر گرجا۔ ''اگر وہ ٹوٹ جاتا تو......''

ھیری کا دماغ تیزی سے دوڑ رہا تھا۔ مرگ خوروں کو یہ دھول میں اَٹا ہوا گولہ ہی چاہئے تھا۔ اس کی اس میں کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ وہ تو اپنے سبھی دوستوں کو اس مصیبت میں سے صحیح سلامت بچا کر واپس لے جانا چاہتا تھا اور اس بات کو یقینی بنانا چاہتا تھا کہ اس کے دوست اس کی حماقت بھری غلطی کی کوئی سنگین قیمت نہ چکائیں۔

مرگ خور عورت اپنے دوسرے ساتھیوں سے ہٹ کر کچھ قدم آگے بڑھی اور اس نے اپنا نقاب اتار دیا۔ اژقبان نے بیلاٹرکس لسٹرینج کے چہرے کو کھوکھلا کر ڈالا تھا۔ اب اس کا منہ پوپلا اور استخوانی ڈھانچے جیسا دکھائی دیتا تھا مگر اس پر اب بھی ایک دیوانی چمک دکھائی دے رہی تھی۔

''میرا خیال ہے کہ تمہیں منانے کی کوشش کرنا پڑے گی؟'' بیلاٹرکس نے کہا اور اس کا سینہ سے پھولنے پچکنے لگا۔ ''بہت خوب! سب سے چھوٹی والی لڑکی کو لیتے ہیں۔'' اس نے اپنے قریب موجود ایک مرگ خور کو اشارہ کیا۔ ''ہم اب اس چھوٹی لڑکی پر تھوڑا سا تشدد کرکے اسے ستاتے ہیں......اور یہ کام میں کروں گی......''

ھیری کو محسوس ہوا کہ باقی مرگ خور جینی کے قریب پہنچنے والے ہیں۔ وہ تھوڑا ایک طرف ہو گیا تاکہ وہ سیدھا اس کے سامنے ہی ڈھال بن کر کھڑا رہے۔ اس نے پیش گوئی والا گولہ اب اپنے سینے سے چپکا رکھا تھا......

''ہم میں سے کسی پر بھی حملہ کرنے سے پہلے تمہیں اسے توڑنا پڑے گا۔ میرا خیال ہے کہ اگر تم لوگ خالی ہاتھ اپنے آقا کے پاس جاؤ گے تو وہ یقیناً زیادہ خوش نہیں ہوگا، ہے نا؟'' ھیری نے بیلاٹرکس کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

وہ ساکت کھڑی رہی اور ھیری کو گھور کر دیکھتی رہی۔ اس کی زبان کا نوکیلا سرا اس کے پتلے ہونٹوں کو گیلا کرتا ہوا دکھائی دیا۔

''ویسے تم لوگ کس طرح کی پیش گوئی کے بارے میں بات کر رہے ہو؟'' ھیری نے پوچھا

اس کے دماغ میں آیا کہ اسے یونہی بولتے رہنا چاہئے تاکہ اسے زیادہ سے زیادہ وقت مل سکے۔ نیول کا بازو اس کے جسم سے لگا ہوا تھا۔ اسے نیول کے کانپنے کا احساس ہو رہا تھا۔ اس کے علاوہ اسے سر کے عقب میں کسی کے تیز تیز سانس لینے کا احساس ہو رہا تھا

جس کی گرم ہوا اس کے سر کے پچھلے حصے سے ٹکرا رہی تھی۔ اسے امید تھی کہ اس کے تمام ساتھی اس مشکل گھڑی میں سے بچ نکلنے کیلئے کچھ نہ کچھ سوچ رہے ہوں گے۔ یہ الگ بات تھی کہ اس کا دماغ بالکل سن ہو کر رہ گیا تھا، اسے کوئی سجھاؤ نہیں سوجھ رہا تھا۔

''کس طرح کی پیش گوئی؟'' بیلاٹرکس نے اس کا جملہ دہرایا اور اس کے چہرے پر پھیلی ہوئی مسکراہٹ یکلخت غائب ہو گئی۔ ''تم یقیناً مذاق کر رہے ہو...... ہیری پوٹر!''

''بالکل نہیں! میں کوئی مذاق نہیں کر رہا ہوں!'' ہیری نے جواب دیا۔ وہ اب مرگ خوروں کے درمیان کسی کمزور کڑی کو تلاش کر رہا تھا۔ اس نے ان کو ایک ایک کر کے ان سبھی کو ٹٹولا تاکہ وہ بچ کر بھاگنے کی کوئی راہ نکال سکے۔ ''اور والڈی مورٹ یہ سب کیسے جانتا ہے؟''

کچھ مرگ خوروں کے منہ سے سسکاری نکل گئی۔

''تمہاری اتنی جرأت کہ تم ان کا نام پکارو؟......'' بیلاٹرکس نے لفظ چباتے ہوئے کہا۔

''بالکل!......'' ہیری نے بے خوفی سے کہا اور شیشے کے گولے کو مضبوطی سے پکڑ لیا۔ اسے اندیشہ تھا کہ کوئی نہ کوئی ایک بار پھر اسے جھپٹنے کی کوشش کر سکتا ہے۔ ''ہاں! مجھے والڈی مورٹ کا نام لینے میں کوئی حرج نہیں محسوس ہوتا......''

''اپنا منہ بند رکھو گھٹیا لڑکے!'' بیلاٹرکس چیختی ہوئی غرائی۔ ''تم اپنے گندے منہ سے ان کا نام لینے کی جرأت کر رہے ہو...... تم اپنی آدھی ماگلو زبان سے ان کا نام کو ناپاک کرنے کی حماقت کر رہے ہو......''

''کیا تمہیں یہ بات معلوم ہے کہ وہ بھی نصف ماگلو ہے...... وہ آدھ خالص ہے؟'' ہیری نے بے خوفی سے کہا۔ ہرمائنی کی دھیمی کراہ اس کے کان میں آہستگی سے سنائی دی۔ ''والڈی مورٹ! یاں اس کی ماں جادوگرنی تھی مگر اس کا باپ ایک ماگلو تھا...... یا وہ تم لوگوں کو یہ بتا رہا ہے کہ وہ خالص خون کا ہے......''

''اینگور......''

''نہیں......''

بیلاٹرکس کی چھڑی کی نوک سے سرخ روشنی کی تیز چمک نمودار ہوئی مگر لوسیس ملفوائے نے پھرتی سے اسے دوسری طرف موڑ دیا۔ ملفوائے کے جادوئی کلمے کی وجہ سے بیلاٹرکس کا جادوئی وار مڑ کر ہیری سے ایک فٹ کے فاصلے پر شلف سے جا ٹکرایا جس سے کئی شیشے کے گولے ٹوٹ گئے۔

فرش پر ٹوٹے ہوئے شیشے کے گولے کے ٹکڑوں میں سے بھوت جیسی سفید اور دھوئیں کے بادلوں جیسی ثقیف پرچھائیاں اُٹھیں اور بولنے لگیں۔ وہ ایک ساتھ بول رہی تھیں۔ اس لئے ان کے کچھ الفاظ ملفوائے اور بیلاٹرکس کی چیخ و پکار کے اوپر سنائی دیئے۔ ایک داڑھی والا بوڑھا کا بھوت جیسا عکس بول رہا تھا۔ ''وہ زمانہ جب سورج خط استوا سے زیادہ قریب ہوگا تو ایک نئی......''

''کوئی حملہ مت کرنا...... ہمیں پیش گوئی صحیح سلامت چاہئے!''

''اس کی اتنی جرأت......اس کی اتنی جرأت......'' بیلاٹرکس ہذیانی انداز میں چیخ رہی تھی۔ ''وہ وہاں پر کھڑے کھڑے......وہ گندا نصف ماگلو......''

''پیش گوئی ملنے تک صبر کرو......'' لوسیس ملفوائے گرجتا ہوا بولا۔

''اوراس کے بعد کوئی بھی نہیں......'' ایک جوان عورت کی آواز سنائی دی۔ ٹوٹے ہوئے شیشے کے گولوں سے نکلنے والے وہ دونوں سفید دھوئیں کے ہیولے ہوا میں تحلیل ہوگئے۔ شیشے کے گولے کی جگہ اب صرف کانچ کے چند ٹکڑے فرش پر پڑے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ بہرحال، اس واقعے کے رونما ہونے سے ہیری کے دماغ میں ایک ترکیب سوجھ گئی تھی۔ مشکل یہ تھی کہ اسے دوسروں تک کیسے پہنچایا جائے؟

''تم نے مجھے اب تک یہ نہیں بتایا ہے کہ اس پیش گوئی میں ایسی کیا خاص بات ہے جس کی وجہ سے تمہیں اس کی ضرورت ہے۔'' ہیری نے وقت ضائع کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ اس نے اپنا پاؤں سرکایا اور کسی دوسرے پاؤں کی تلاش کرنے کی کوشش کی۔

''پوٹر! ہمارے ساتھ کھیل کھیلنے کی کوشش مت کرو۔'' لوسیس ملفوائے غصے سے بولا۔

''کیا؟'' ہرمائنی کی سرگوشی اس کے کانوں میں پڑی۔

''کیا ڈمبل ڈور نے تمہیں کبھی نہیں یہ بتایا کہ تمہارے نشان کے دردکرنے کی وجہ شعبہ اسراریات میں چھپی ہوئی ہے؟'' لوسیس ملفوائے نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''میں......کک......کیا؟'' ہیری نے ہکلا کر پوچھا اور ایک لمحے کیلئے وہ اپنے دماغ میں آنے والی ترکیب کو فراموش کر بیٹھا تھا۔ ''میرے نشان کی کیا......؟''

''کیا ہے؟'' ہرمائنی نے تھوڑا بے صبری سے بڑبڑا کر کہا۔

''کیا ایسا ممکن ہے؟'' ملفوائے نے زہریلی ہنسی کے ساتھ کہا۔ کچھ مرگ خور دوبارہ ہنسنے لگے۔ اس موقع کا فائدہ اُٹھا کر ہیری نے اپنے ہونٹ کم سے کم ہلاتے ہوئے ہرمائنی کی طرف سرگوشی کی۔ ''شلف توڑ دینا......''

''ڈمبل ڈور نے تمہیں کبھی نہیں بتایا؟'' ملفوائے نے دہرایا۔ ''ٹھیک ہے پوٹر! اس صورت حال میں ہمیں یہ سمجھ میں آگیا ہے کہ تم پہلے کیوں نہیں آئے تھے؟ تاریکیوں کے شہنشاہ سوچ رہے تھے کہ......''

''جب میں کہوں......'ابھی!'......تب کرنا۔'' ہیری دوبارہ پھسپھسایا۔

''جب انہوں نے خوابوں میں وہ جگہ دکھائی، جہاں یہ چیز چھپی ہوئی تھی تو تم فوراً کیوں نہیں پہنچے؟ انہیں محسوس ہوا کہ فطری تجسس کے باعث تم پوری بات سننا چاہو گے......''

''شاید ایسا ہو!'' ہیری نے سر ہلا کر کہا۔ اسے محسوس ہوا کہ ہرمائنی اس کی ہدایت اب دوسروں کو دے رہی تھی۔ وہ مرگ خوروں کا

دھیان دوسری طرف بھٹکانے کیلئے گفتگو کو جاری رکھنا چاہتا تھا......''تو اس لئے وہ چاہتا تھا کہ میں خود یہاں آؤں اور اسے لے لوں مگر کیوں؟''

''کیوں؟''لوسیس ملفوائے کی آواز میں بے یقینی کی خوشی محسوس ہوئی۔''کیونکہ شعبہ اسراریات سے صرف وہی لوگ پیش گوئی کو حاصل کر سکتے ہیں جن کے بارے میں یہ ہوتی ہیں۔تاریکیوں کے شہنشاہ کو یہ بات اس وقت معلوم ہوئی جب انہوں نے اسے چرانے کیلئے دوسروں کا استعمال کرنے کی کوشش کی تھی......''

''اور وہ میرے بارے میں کی گئی پیش گوئی کو کیوں چرانا چاہتا ہے؟''

''تمہارے نہیں......تم دونوں کے بارے میں......صحیح بات یہ ہے کہ تم دونوں کے بارے میں کی گئی پیش گوئی......کیا تم نے یہ کبھی سوچا کہ تاریکیوں کے شہنشاہ نے تمہیں بچپن میں ہی ہلاک کرنے کی کوشش کیوں کی تھی؟''

ہیری نے ان دو سوراخوں میں گھور کر دیکھا جس میں سے لوسیس ملفوائے کی بھوری آنکھیں چمک رہی تھیں۔کیا اسی پیش گوئی کی وجہ سے ہی ہیری کے والدین کی موت واقع ہوئی تھی۔کیا اسی کی وجہ سے اس کے ماتھے پر بجلی گرنے جیسا نشان وجود میں آیا تھا؟ کیا اب سب باتوں کا جواب اس کے ہاتھ موجود تھا؟

''یعنی کسی نے میرے اور والڈی موورٹ کے بارے میں سولہ سال پہلے ہی پیش گوئی کی تھی؟''اس نے آہستگی سے پوچھا۔وہ لوسیس ملفوائے کو گھور کر دیکھ رہا تھا۔اس نے اپنے ہاتھ کی انگلیاں اس شیشے کے گولے پر اور زیادہ مضبوط کر لیں جواب اسے سنہری گیند سے کچھ زیادہ بڑا نہیں محسوس ہو رہا تھا۔فرق صرف اتنا تھا کہ اس کی سطح پر پرانی دُھول جمی ہوئی تھی۔''اور وہ چاہتا تھا کہ میں اسے یہاں سے اُٹھا لوں تا کہ وہ اسے مجھ سے چھین لے؟ وہ یہاں آ کر اسے خود کیوں نہیں لے جا سکتا تھا؟''

''خود لے جا سکتے تھے؟''بیلاٹرکس زوردار ٹھوکا لگا کر چیخی۔''تاریکیوں کے شہنشاہ جادوئی محکمے میں خود چل کر آتے جبکہ محکمہ تو ان کی واپسی کی خبر کو نظر انداز کر رہا ہے؟ تاریکیوں کے شہنشاہ ایرورز کے سامنے خود نمودار ہوتے جبکہ اس پل وہ لوگ میرے پیارے کزن بھائی کو تلاش کرنے میں اپنا سارا وقت اور توانائی برباد کر رہے ہیں؟''

''اوہ سمجھا!''ہیری نے اطمینان سے کہا۔''تو وہ اپنے گندے کام تم لوگوں سے کروا رہا ہے، ہے نا؟ جس طرح اس نے اسے چرانے کیلئے پہلے سٹرگس......پھر مسٹر بوڈ کا استعمال کرنے کی کوشش کی؟''

''بہت اعلیٰ......بہت اعلیٰ پوٹر!''لوسیس ملفوائے نے آہستگی سے کہا۔''مگر تاریکیوں کے شہنشاہ جانتے ہیں کہ تم احمق نہیں ہو......''

''ابھی!''ہیری نے چیخ کر کہا۔

''بربادتم......''اس کے عقب میں پانچ الگ الگ آوازیں گونجیں۔پانچ جادوئی وار الگ الگ سمتوں میں اُڑے اور سامنے

والی الماری کے شلفوں سے ٹکرائے جس سے شیشے کے کم ازکم سوزائد گولے دھماکے کے ساتھ پھٹ گئے۔سفید دھوئیں کے مرغولے نمودار ہونے لگے اور سینکڑوں ہیولے نمودار ہوکران کے درمیان لہراتے ہوئے اُٹھنے لگے۔ وہ سب بول رہے تھے، ان کی آوازیں آپس میں گڈ مڈ ہورہی تھیں۔ عجیب سا ہنگامہ برپا ہو چکا تھا۔شیشے کے ٹکڑے ٹوٹ کر ہوا میں ادھراُڑرہے تھے، الماریوں کی لکڑیاں چیخ گئیں تھیں فرش پر مختلف اطراف سے ٹکڑوں کی بارش سی ہورہی تھی۔

''بھاگو......'' ہیری نے چیخ کر جب الماری بری طرح جھولتی ہوئی ان کے اوپر خطرناک طریقے سے گرنے ہی والی تھی اور سینکڑوں شیشے کے دھول بھرے گولے پھسل کر نیچے گرنے لگے۔نیم تاریک کمرے میں گردوغبار کے مرغولے پھیل گئے اور مزید اندھیرا چھا گیا۔اس نے ہرمائنی کا چوغہ کھینچا اور اسے کھینچتا ہوا آگے کی طرف لے گیا۔اس نے اپنا ایک ہاتھ اپنے سر پر رکھ لیا تھا کیونکہ شلف اور شیشے کے ٹکڑے ان پر گررہے تھے۔ایک مرگ خور دھول کے بادلوں میں نکل کران کی طرف بڑھا مگر ہیری نے اس کے نقاب والے چہرے پر پوری قوت سے کہنی کا وار کر دیا۔ درد سے چیخنے چلانے کی آوازیں آرہی تھیں۔شلفوں کے دھڑ ادھڑ گرنے سے زوردار دھماک ہورہے تھے اور شیشے کے گولوں کے ٹوٹنے کے بعد پیش گوئیوں کی بلند آواز سنائی دے رہی تھیں۔

ہیری کو سامنے والا راستہ خالی دکھائی دیا۔اس نے دیکھا کہ رون، جینی اور لونا بھی اپنے سروں پر ہاتھ رکھے اس کے قریب پہنچ کر آگے نکل گئے تھے۔کوئی بھاری چیز اس کے چہرے سے ٹکرائی۔مگر اس نے فوری جھکائی دیتے ہوئے آگے کی طرف دوڑ لگا دی۔کسی نے اس کا کندھا پکڑ لیا، اسی لمحے اسے ہرمائنی کی آواز سنائی دی۔''ششدرم......'' کندھے کی گرفت ڈھیلی پڑ کر چھوٹ گئی۔

وہ لوگ اب ستانوے نمبر والی قطار کے کنارے پر پہنچ چکے تھے۔ ہیری دائیں طرف مڑ کر تیزی سے دوڑنے لگا۔اسے اپنے ٹھیک پیچھے قدموں کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ ہرمائنی نیول کو آگے بڑھانے کیلئے کوشش کررہی تھی۔ٹھیک سامنے وہ دروازہ تھوڑا کھلا تھا جس سے وہ اندر آئے تھے۔ ہیری کو چمکدار فانوس کی چمکیلی روشنی دکھائی دے رہی تھی۔ وہ دروازے سے بھاگا۔پیش گوئی والا گولہ ابھی تک اس کے ہاتھ میں ہی محفوظ تھا۔اس نے اپنے ساتھیوں کے چوکھٹ پار کرنے کا انتظار کیا اور پھر دھڑام سے دروازہ بند کر دیا۔

''سلجتم......'' ہرمائنی نے چلا کر اپنی چھڑی لہرائی اور دروازہ عجیب سی آواز کرتے ہوئے سیل بند ہوگیا۔

''باقی لوگ کہاں ہیں؟'' ہیری نے ہانپتے ہوئے پوچھا۔

اس نے سوچا تھا کہ رون، لونا اور جینی ان کے آگے نکلے تھے، وہ اس سے پہلے ہی اس کمرے میں پہنچ کر اس کا انتظار کررہے ہوں گے مگر وہاں ان تینوں کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا۔

''میرا خیال ہے کہ وہ لوگ کسی غلط دروازے کو پار کر گئے ہوں گے۔'' ہرمائنی نے پریشانی کے عالم میں کہا، اس کے چہرے پر دہشت چھائی ہوئی تھی۔

''سنو! یہاں کچھ آوازیں آرہی ہیں۔'' نیول نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

جس دروازے کو انہوں نے ابھی ابھی بند کیا تھا اس کے پیچھے سے قدموں کی آہٹیں اور چیخنے چلانے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ ہیری نے اندر کی صورت حال سمجھنے کیلئے اپنا کان دروازے کے ساتھ لگا دیا۔ اسے لوسیس ملفوائے کے گرجنے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

''ناٹ کو چھوڑ دو، میں نے کہا اسے چھوڑ دو!......اس کی چوٹیں تاریکیوں کے شہنشاہ کیلئے کوئی معنی نہیں رکھتیں......اس پیش گوئی کا ہاتھوں سے نکل جانا اہم چیز ہے...... جاگسن تم یہاں واپس آؤ......ہمیں لائحہ عمل بنانا ہوگا......ہم لوگ دو دو تین تین کی شکل میں انہیں تلاش کریں گے......اور یہ بات بالکل مت بھولنا کہ پیش گوئی ہاتھ لگنے تک پوٹر کے ساتھ نرمی سے پیش آنا......وہ چالاکی سے تمہیں بھڑکانے کی کوشش کرے گا......خود پر قابو رکھنا اور اس کے فریب میں مت آنا......البتہ اگر ضرورت پڑے تو باقی لوگوں کو بے دریغ مار ڈالنا...... بیلاٹرکس، روڈلفس! تم لوگ بائیں طرف جاؤ۔ کریب اور رابرسٹن، تم لوگ دائیں طرف کو سنبھالو۔ جگسن اور ڈولوہاف سامنے والے دروازے سے جاؤ......میک نیئر اور ایوری یہاں سے جاؤ......راکوڈ تم ادھر سے جاؤ......میل سبر تم میرے ساتھ آؤ......''

''اب ہم کیا کریں؟'' ہرمائنی نے سر سے پاؤں تک کانپتے ہوئے پوچھا۔

''پہلا نکتہ تو یہ ہے کہ ہم یہاں رُک کر ان کے باہر نکلنے کا انتظار بالکل نہیں کریں گے۔ ہم اس دروازے سے باہر نکلنے کی کوشش کرتے ہیں......'' ہیری نے تیزی سے کہا۔

وہ خاموشی سے دوسری طرف بھاگنے لگے۔ وہ چمکتے ہوئے فانوس کے قریب سے گزرے جہاں چھوٹا انڈہ بار بار کھل رہا تھا اور بند ہو رہا تھا۔ وہ کمرے کے اس کنارے کی طرف بھاگے جہاں گول کمرے میں جانے والا راستہ تھا۔ وہ لوگ اس راستے کے قریب ہی پہنچے تھے لیکن اسی وقت کوئی بڑی اور بھاری چیز اس دروازے سے ٹکرائی جس ہرمائنی نے سیل بند کر دیا تھا۔

''پیچھے ہٹ جاؤ......'' ایک روکھی آواز سنائی دی۔ ''ایلوموہرا......''

دروازہ کھلتے ہی ہیری، ہرمائنی اور نیول نے میزوں کے نیچے غوطہ لگا دیا۔ انہیں دو مرگ خوروں کے سیاہ چوغوں کے نچلے حصے قریب آتے ہوئے دکھائی دیئے۔ جن کے پاؤں تیزی سے اُٹھ رہے تھے۔

''ہوسکتا ہے کہ وہ بھاگ کر ہال میں پہنچ چکے ہوں!'' روکھی آواز نے کہا۔

''پہلے میزوں کے نیچے دیکھو!'' دوسری آواز نے اسے کہا۔

ہیری نے مرگ خوروں کے گھٹنوں کو مڑتے ہوئے دیکھا اور میز کے نیچے سے اپنی چھڑی لہراتے ہوئے چلایا۔ ''ششدرم......''

سرخ روشنی کی چمک سب سے قریبی مرگ خور سے ٹکرائی اور وہ پیٹھ کے بل پرانی گھڑیوں پر گرتا چلا گیا، جس سے اس کی چھڑی بھی ہاتھ سے نکل گئی۔ بہرحال، دوسرا مرگ خور ہیری کے جادوئی وار سے بچنے کیلئے اچھل کر ایک طرف ہو گیا تھا اور اس وقت اپنی

چھڑی ہرمائنی پر تان رہا تھا جو بہتر نشانہ بنانے کیلئے میز کے نیچے سے کھسکتے ہوئے اُٹھ رہی تھی۔

''ششد......''

اس کا منہ کھلتے ہی ہیری نے جست لگائی اور اس کے گھٹنے پکڑ لئے جس سے وہ لڑکھڑا کر نیچے گر گیا اور اس کا نشانہ چوک کر دوسری طرف نکل گیا۔ نیول نے مدد کرنے کیلئے ایک میز اس پر الٹ دی اور اپنی چھڑی ان دونوں کی طرف تانتے ہوئے زور سے بولا۔

''دنہتم......''

ہیری اور مرگ خور کی چھڑیاں ان کے ہاتھوں سے نکل گئیں۔ چھڑیاں اچھل کر پیش گوئیوں والے کمرے کے دروازے کی طرف جانے لگیں۔ وہ دونوں ہی اپنی اپنی چھڑیوں کے پیچھے بھاگے۔ مرگ خور ہیری سے آگے بھاگ رہا تھا۔ ہیری ٹھیک اس کے پیچھے تھا اور سب سے پیچھے نیول تھا جو اپنے اس کارنامے پر بری طرح سہم چکا تھا۔

''راستے سے ہٹ جاؤ ہیری!'' نیول چیخا اور صاف دکھائی دے رہا تھا کہ وہ نقصان کا ازالہ کرنے کیلئے بے قرار تھا۔ ہیری نے فوراً ایک طرف چھلانگ لگا دی۔ جب نیول نے نشانہ باندھا اور زور سے چلایا...... ''ششدرم......!''

سرخ روشنی کی چمکتی ہوئی لہر مرگ خور کے کندھے کے اوپر سے نکلی اور دیوار پر لگی ایک شیشے کی الماری سے جا ٹکرائی۔ جس میں کئی قسموں کی گھڑیاں بھری ہوئی تھیں۔ الماری فرش پر پڑ گر کر ٹوٹ گئی۔ ہر طرف کانچ کی بارش ہونے لگی لیکن اگلے لمحے الماری فرش سے اچھلی اور دیوار کی طرف اُٹھی اور دوبارہ فرش پر گر کر ساکت ہو گئی۔ اس کے ٹکڑے فرش پر پھیل گئے۔

مرگ خور نے تیزی سے اپنی چھڑی اُٹھائی۔ جو چمکتے ہوئے فانوس کے قریب پڑی ہوئی تھی۔ مرگ خور کے پلٹتے ہوئے ہیری ایک میز کے نیچے چھپ چکا تھا۔ مرگ خور کا نقاب اپنی جگہ سے ہٹ چکا تھا جس کی وجہ سے اسے کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ اس نے اپنے دوسرے ہاتھ سے نقاب اتار کر سامنے دیکھا اور تیزی سے چیخا۔ ''ششد......''

''ششدرم......'' مگر ہرمائنی اس سے پہلے ہی اپنی چھڑی لہرا چکی تھی جو اسی وقت ان کے قریب پہنچ گئی تھی۔ سرخ روشنی کی چمکتی لہر مرگ خور کے سینے سے ٹکرائی اور وہ بے جان ہو کر پیچھے کی طرف لڑکھڑایا۔ اس کا ہاتھ ابھی ہوا میں اُٹھا ہوا تھا۔ اس کی چھڑی بے جان ہاتھ نکل کھٹ کی آواز کے ساتھ فرش پر جا گری۔ وہ لہرا کر فانوس کے ٹھیک نیچے پہنچ کر ہوا میں اوپر اُٹھتا چلا گیا۔ ہیری کو محسوس ہوا کہ فانوس کے پچھلے حصے ٹوٹی ہوئی الماری کے ٹھوس شیشے کے ٹکڑے اس کی کمر میں دھنس گئے ہوں گے۔ ہیری کو یہ بھی اندازہ ہو رہا تھا کہ مزید شیشہ ٹوٹنے کی آواز گونجے گی کیونکہ وہ بچے ہوئے شیشے سے ٹکرایا تھا مگر ایسا کچھ نہیں ہوا تھا۔ مرگ خور کا سر اچھل کر فانوس سے بھی ٹکرایا تھا جس سے خدشہ ہونے لگا تھا کہ فانوس کہیں نیچے نہ آ گرے۔ مگر منظر کچھ عجیب سا دکھائی دینے لگا۔ مرگ خور کا سر فانوس کے وسطی خلا میں گھس گیا اور وہ بالکل ساکت ہوا میں لٹک گیا تھا جیسے وہ بھی فانوس کا ہی حصہ ہو۔

''ایکوسم چھڑی......'' ہرمائنی کے منہ سے جادوئی کلمہ نکلا اور اگلے ہی لمحے دروازے کے کونے میں پڑی ہوئی ہیری کی چھڑی

اچھل کر ہرمائنی کے ہاتھوں میں پہنچ گئی۔ ہرمائنی نے اسے ہیری کی طرف اچھال دیا۔

''شکریہ!'' ہیری نے چھڑی کو سنبھالتے ہوئے کہا۔ ''ٹھیک ہے اب ہمیں یہاں سے باہر نکلنے کی کوشش......''

''ہیری، ادھر دیکھو!'' نیول کی دہشت بھری آواز سنائی دی۔ وہ خوفزدہ نظروں سے فانوس میں مرگ خور کے سرکو دیکھ رہا تھا۔ ان تینوں نے اپنی اپنی چھڑیاں اس کی طرف دوبارہ تان لیں مگر ان میں سے کسی نے اس پر وار نہیں کیا تھا۔ وہ منہ پھاڑے دہشت بھری نظروں کو اس آدمی کے سر کو دیکھ رہے تھے۔ سر بہت تیزی سے سکڑ رہا تھا۔ وہ بالکل گنجا ہوتا جا رہا تھا۔ سیاہ بال واپس اس کی کھوپڑی میں پیوست ہونے لگے۔ اس کے گال چکنے ہو رہے تھے، اس کی کھوپڑی گول اور کیچڑ زدہ چیز میں ڈھک چکی تھی...... اُٹھنے کیلئے تڑپتے ہوئے مرگ خور کی گوشت سے بھری ہوئی موٹی گردن کے اوپر ایک بچے کا سر دکھائی دے رہا تھا۔ مگر ان کے دیکھتے ہی دیکھتے وہ سر پھول کر پہلے جیسا ہونے لگا۔ سیاہ بال سر اور ٹھوڑی پر نکلنے لگے......

''وہ وقت چکر ہے......'' ہرمائنی نے حیرت بھری آواز میں کہا۔ ''وقت چکر!''

مرگ خور نے اپنا بدصورت سر دوبارہ اوپر اُٹھایا اور اسے فانوس کے خلا سے باہر نکالنے کی کوشش کی اس سے پہلے کہ وہ کامیاب ہو پاتا اس کا سر دوبارہ بچپن کی طرف لوٹ گیا۔ اسی لمحے ان کے قریبی کمرے میں سے کسی کے چیخنے چلانے کی آوازیں سنائی دیں۔ پھر ایک دھماکے ہوا اور ایک چیخ سنائی دی۔

''رون!'' ہیری زور سے چلایا اور اس نے اپنے سامنے ہونے والی بدترین تغیر کے کھیل اپنی نظریں ہٹا لیں...... ''جینی...... لونا؟''

''ہیری......'' ہرمائنی چیخی۔

مرگ خور نے اپنا سر فانوس کے خلا سے باہر نکال لیا تھا مگر اس کا حلیہ کافی عجیب وغریب ہو چکا تھا اس کا چھوٹے بچے والا سر تیزی سے ادھر ادھر ہو رہا تھا جبکہ اس کے موٹے ہاتھ خطرناک انداز میں تمام سمتوں میں لہرا رہے تھے۔ اس کے ہاتھ ہیری سے ٹکراتے ٹکراتے بچے تھے مگر اس نے سر ایک طرف جھکا کر خود کو بچا لیا تھا۔ ہیری نے اپنی چھڑی اُٹھائی مگر اگلے ہی لمحے اسے حیرت کا سامنا کرنا پڑا کیونکہ ہرمائنی نے فوراً اس کا ہاتھ پکڑ لیا تھا۔

''بچے پر حملہ مت کرو......''

اس معاملے پر بحث کرنے کیلئے ان کے پاس وقت نہیں تھا۔ ہیری کو پیشگوئیوں والے ہال کمرے کی طرف سے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ وہ اب اس بات پر پشیمان ہو رہا تھا کہ اس نے لاشعوری طور پر چیخ کر اپنے کمین گاہ کو ظاہر کر ڈالا تھا۔

''جلدی نکلو......'' اس نے کہا۔ وہ لوگ بدصورت بچے کی شکل والے مرگ خور کو پیچھے چھوڑ کر اس دروازے کی طرف بھاگے جو

اندھیرے سیاہ کمرے کی طرف کھلتا تھا۔ وہ لوگ ابھی نصف فاصلہ ہی طے کر پائے تھے کہ ہیری نے گردن گھما کر دیکھا کہ پیشگوئیوں والے کمرے کے کھلے دروازے سے نکل کر دو مرگ خور ان کی طرف بھاگے چلے آ رہے تھے۔ وہ فوراً بائیں طرف مڑ گیا اور ایک دروازہ کھول کر اندھیرے سامان بھرے دفتر جیسے کمرے میں گھس گیا۔ ہرمائنی اور نیول کے داخل ہوتے ہی اس نے جلدی سے دروازہ بند کر لیا۔

''سل......''

ہرمائنی کے جادوئی کلمہ پڑھنے سے پہلے ہی دروازہ کھل گیا اور وہ دونوں مرگ خور دھڑ دھڑاتے ہوئے اندر گھس آئے۔ فاتحانہ احساس لئے وہ اکٹھے چیخے۔ ''ششدرم......''

ہیری، ہرمائنی اور نیول پیچھے کی طرف الٹ گئے۔ نیول میز کے پیچھے گر کر نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ ہرمائنی ایک کتابوں والی الماری سے جا ٹکرائی اور اس پر وزنی کتابوں کی بارش ہو گئی، جن کے نیچے وہ دب گئی تھی۔ ہیری کا سر پتھر کی دیوار سے جا ٹکرایا اور اس کی آنکھوں کے سامنے ستارے چمکنے لگے۔ ایک لمحے کیلئے وہ پوری طرح چکرا گیا تھا۔

''ہم نے اسے پکڑ لیا......'' ہیری کو سب قریب والے مرگ خور کے چلانے کی آواز سنائی دی۔ ''اس دفتر میں ہے جو......''

''خاموشتم!'' ہرمائنی نے آواز سنائی دی اور بولنے والا مرگ خور یکدم خاموش ہو گیا۔ اس نے اپنے نقاب کے سوراخوں میں بولنے کی کوشش کی مگر کوئی آواز نہیں نکل پائی۔ اس کے ساتھی مرگ خور نے تیزی سے اسے ایک طرف ہٹایا جب دوسرے مرگ خور نے اپنی چھڑی اُٹھائی تو ہیری زور سے چیخا۔ ''بندھو تم......''

اگلے لمحے اس کے ہاتھ پاؤں رسیوں میں بندھ گئے اور وہ آگے کی طرف لہرا کر گر گیا۔ وہ ہیری کے ٹھیک قدموں کے پاس منہ کے بل قالین پر گر گیا تھا۔ اس کا بدن لکڑی کے تختے کی طرح سخت ہو گیا تھا اور وہ اب ہل بھی نہیں پا رہا تھا۔

''شاباش ہیر......''

مگر ہرمائنی کو اپنا جملہ پورا کرنے کی مہلت نہیں ملی۔ جس مرگ خور کو اس نے خاموش کرنے والے جادوئی وار کا نشانہ بنایا تھا۔ اس کی چھڑی لہرائی اور اس میں ایک ارغوانی لہرا نکل کر سیدھی ہرمائنی کے سینے پر پڑی۔ اس کے منہ سے ہلکی سی اوہ کی آواز نکلی جیسے وہ اس بات پر حیران ہوئی ہو اور پھر وہ لہرا کر فرش پر بے جان لاشے کی طرح گر گئی۔

''ہرمائنی......''

ہیری اس کے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔ نیول میز کے پیچھے سے نکل کر رینگتا ہوا اس کے پاس پہنچا۔ اس کی چھڑی اس کے سامنے تنی ہوئی تھی۔ نیول کے باہر نکلتے ہی مرگ خور نے اس کے منہ پر کھینچ کر ٹھوکر ماری۔ نیول کی چھڑی کو دو ٹکڑوں میں توڑتے ہوئے اس کا پاؤں نیول کے چہرے پر پڑا۔ نیول تکلیف سے بلبلا اُٹھا اور منہ اور ناک پر دونوں ہاتھ رکھتا ہوا پیچھے الٹ گیا۔ ہیری

مڑااور سیدھا کھڑا ہوا گیا۔ اس نے اپنی چھڑی اونچی کرتے ہوئے دیکھا کہ مرگ خور نے اپنا نقاب اتار دیا تھا اور وہ اپنی چھڑی سیدھے ہیری پر تانے ہوئے تھا۔ اس لمبے، زرد اور بل دار چہرے والے شخص کی تصویر ہیری نے روزنامہ جادوگر کے صفحے پر دیکھی تھی، وہ اسے پہچان چکا تھا۔ وہ انتونین ڈولوہاف تھا جس نے پریویٹس گھرانے کو قتل کیا تھا......

ڈولوہاف مسکرایا۔ اس نے اپنے خالی ہاتھ سے پیش گوئی والے گولے کی طرف اشارہ کیا جو ابھی تک ہیری کے ہاتھ میں جکڑا ہوا تھا پھر اس نے اپنے اور ہرمائنی کی طرف اشارہ کیا۔ حالانکہ وہ بول نہیں سکتا تھا مگر اس کا مطلب بہت واضح تھا کہ مجھے پیش گوئی والا گولہ دے دو ورنہ تمہارا حال بھی اسی جیسا ہو جائے گا۔

''مجھے معلوم ہے کہ جیسے ہی تمہیں یہ گولہ ملے گا تو تم ہم سب کو جان سے مارنے میں لمحہ بھر تاخیر نہیں کرو گے......'' ہیری نے کہا۔ اس کے دماغ میں بھری ہوئی دہشت اسے کچھ بھی سوچنے کا موقع نہیں دے رہی تھی۔ اس کا ایک ہاتھ ہرمائنی کے کندھے پر تھا جو اب بھی گرم تھی، حالانکہ وہ اس کی طرف دیکھنے کی ہمت نہیں کر پا رہا تھا۔

'کاش وہ زندہ ہو۔ کاش وہ زندہ ہو......اگر وہ مر گئی تو یہ سراسر میری غلطی ہوگی......'

''ہیری تمب چاہے جو کرو، اسے بت دینا!'' نیول نے میز کے نیچے سے غصے سے کہا۔ ہیری کو اس کی ٹوٹی ہوئی ناک اور اس کے منہ اور ٹھوڑی پر بہتا ہوا خون دکھائی دینے لگا۔ وہ سمجھ گیا کہ نیول کے منہ پر لات پڑنے کی وجہ سے وہ صحیح طرح نہیں لفظ ادا نہیں کر پا رہا تھا۔

پھر دروازے پر دھماکے کی آواز ہوئی اور ڈولوہاف نے لاشعوری طور پر پیچھے مڑ کر دیکھا۔ بچے کے سر والا مرگ خور دروازے پر نمودار ہو گیا تھا اس کا سر ادھر ادھر لہرا رہا تھا اور اس کی بڑی بڑی مٹھیاں بے قابو ہو کر چاروں طرف لہرا رہی تھیں......

''بند ہو تم......''

ڈولوہاف کے روکنے سے پہلے ہی یہ جادوئی وار اس پر پڑا اور وہ اپنے ساتھی کے ٹھیک اوپر ڈھیر ہو گیا۔ وہ دونوں ہی تختوں کی طرح سخت ہو چکے تھے اور وہ ایک انچ بھی ہل نہیں سکتے تھے۔

جب بچے کے سر والا مرگ خور دوسری طرف چلا گیا تو ہیری نے فوراً ہرمائنی کو جھنجوڑتے ہوئے کہا۔ ''ہرمائنی...... ہرمائنی اُٹھو!''

''اس نے ہرمائنی کو کیا کیا؟'' نیول نے پوچھا جو میز کے نیچے سے باہر رینگ کر ہرمائنی کی دوسری طرف گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا تھا۔ اس کی تیزی سے سوجتی ہوئی ناک سے اب بھی خون بہہ رہا تھا۔

''مجھے معلوم نہیں......'' ہیری نے جواب دیا۔

نیول نے ہرمائنی کی نبض ٹٹولی۔

''نبض تو چل رہی ہے ہیری! و جھے یقین ہے کہ وہ زندہ ہے!''

ایک لمحے کیلئے ہیری کے وجود میں فرحت کا احساس بیدار ہو گیا اور وہ خود کو ہلکا محسوس کرنے لگا۔ ''وہ زندہ ہے......''

''ہاں! وجھے تو ایسا ہی لگتا ہے۔''

پھ کمرے میں خاموشی چھا گئی جس دوران ہیری نے کان لگا کر قدموں کی آہٹ سنی مگر اسے اگلے کمرے میں بچے کے سر والے مرگ خور کے ڈگمگانے اور چیزوں سے ٹکرانے کے علاوہ کوئی دوسری آواز سنائی نہیں دی۔

''نیول! ہم لوگ باہر نکلنے والے دروازے کے کافی قریب ہیں۔ وہ کچھ زیادہ دور نہیں ہے۔'' ہیری نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔ ''ہم لوگ اس گول کمرے کے ٹھیک پاس ہیں...... اگر ہم کسی مرگ خور کے آنے سے پہلے وہاں پہنچ جائیں اور صحیح دروازہ تلاش کر لیں تو تم ہرمائنی کو راہداری تک اور پھر لفٹ میں لے جا سکتے ہو۔ پھر تم کسی کو وہاں تلاش کر لینا...... شور مچا دینا!''

''اور تمب کیا کرنے والے ہو؟'' نیول نے پوچھا اور اپنی آستین سے ناک سے خون کو پونچھنے لگا۔ وہ تیوریاں چڑھا کر ہیری کی طرف دیکھ رہا تھا۔

''میں اس دوران باقی لوگوں کو تلاش کرنے کی کوشش کروں گا!''

''تو ویں بھی تمہارے ساتھ چل کر انہیں تلاش کروں گا۔'' نیول نے ضدی لہجے میں کہا۔

''مگر ہرمائنی......''

''اسے ہمب اپنے ساتھ لے جا سکتے ہیں!'' نیول نے پرعزم لہجے میں کہا اور اُٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے ہرمائنی کا ایک ہاتھ پکڑ کر ہیری کی طرف گھور کر دیکھا۔ ہیری لمحہ بھر کیلئے جھجکا اور اور پھر اس نے ہرمائنی کا دوسرا ہاتھ پکڑ لیا اور اس کا بیہوش جسم نیول کے کندھے پر لادنے میں مدد کی۔

''ٹھہرو......'' ہیری نے کہا اور فرش پر پڑی ہوئی ہرمائنی کی چھڑی اُٹھا کر نیول کے ہاتھ میں تھما دی۔ ''اچھا رہے گا کہ تم اسے بھی ساتھ لے جاؤ!''

وہ جب آہستہ آہستہ دروازے کی طرف بڑھے تو نیول نے اپنی ٹوٹی ہوئی چھڑی پر پاؤں مارتے ہوئے کہا۔ ''ویری دادی وجھے جان سے وار ڈالیں گی...... یہ ویرے ڈیڈی کی پرانی چھڑی تھی۔'' بولتے ہوئے اس کی ناک سے مسلسل خون بہہ رہا تھا۔

ہیری نے اپنا سر دروازے سے باہر نکالا اور محتاط انداز میں چاروں طرف دیکھا۔ بچے کے سر والا مرگ خور چیخ رہا تھا اور مختلف اشیاء سے ٹکرا رہا تھا۔ بڑی بڑی گھڑیاں گرا رہا تھا میزیں الٹ پلٹ کر رہا تھا۔ وہ شور مچا رہا تھا اور سب کچھ تہس نہس کئے جا رہا تھا۔

''وہ ہماری طرف دھیان نہیں دے پائے گا چلو ٹھیک پیچھے پیچھے چلنا!'' ہیری نے سرگوشی کی۔

وہ لوگ دفتر سے نکلے اور اندھیرے کمرے والے دروازے کی طرف چلنے لگے جو اب پوری طرح سے خالی دکھائی دے رہا تھا۔ وہ کچھ قدم آگے بڑھے۔ ہرمائنی کے وزن کی وجہ سے نیول تھوڑا دہرا ہو گیا تھا۔ وقت کی گھڑیوں والا دروازہ ان کے پیچھے بند ہو گیا اور

گڑگڑاہٹ کے ساتھ دیوار گھومنے لگی۔ ہیری کے سر کے پیچھے ابھی ابھی جو چوٹ لگی تھی اس سے اس کا توازن لڑکھڑا سا گیا۔اس نے جلدی سے اپنی آنکھیں سکوڑ لیں اور تھوڑا سا لہرانے لگا۔ جب دیوار گھومنا بند ہوگئی تو ہیری نے دروازوں کی طرف دیکھا۔ ہرمائنی کے نارنجی شعلوں والے کانٹے کے نشان دروازوں سے مٹ چکے تھے۔

''تو تمہارا کیا خیال ہے کہ کس......''

مگران کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی کچھ اور ہوگیا تھا۔ وہ ابھی یہ فیصلہ بھی نہیں کر پائے تھے کہ انہیں کس دروازے سے باہر نکلنا چاہئے۔ان کے دائیں جانب ایک دروازہ کھلا اور اس میں تین لوگ برآمد ہوئے۔

''رون......'' ہیری اس کی طرف بھاگتا ہوا بولا۔''جینی،لونا......تم لوگ ٹھیک تو......''

''اوہ ہیری!'' رون نے ہلکا سا ہنستے ہوئے آگے بڑھ کر اس کے چوغے کا دامن پکڑ لیا۔ پھر وہ سونی نگاہوں سے اس کی طرف دیکھنے لگا۔''یہ لو...... ہاہاہا...... ہیری تم مضحکہ خیز دکھائی دے رہے ہو......تم تو گڑبڑ دکھائی دے رہے ہو!''

رون کا چہرہ بہت زیادہ سفید ہو چکا تھا اور اس کے منہ کے ایک کونے سے سیاہ مائع سا بہہ رہا تھا۔ اگلے ہی پل اس کے گھٹنے جواب دے گئے مگر وہ اب بھی ہیری کا چوغہ پکڑے ہوئے تھا اس لئے ہیری بھی اس کے ساتھ نیچے جھک گیا۔

''جینی......کیا ہوا؟'' ہیری نے خوفزدہ انداز میں اس کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

جینی نے اپنا سر ہلایا اور پھر وہ دیوار کا سہارا لیتے ہوئے پھسل کر فرش پر بیٹھ گئی۔ وہ ہانپتے ہوئے اپنا دایاں ٹخنا تھامے ہوئے تھے۔

''میرا خیال ہے کہ اس کا ٹخنا ٹوٹ گیا ہے!'' لونا نے جینی کی طرف جھکتے ہوئے تھکی آواز میں کہا۔''میں نے کسی چیز کے چٹخنے کی آواز سنی تھی...... ان چاروں نے ہمیں سیاروں والے اندھیرے کمرے تک بھگایا۔ وہ بہت عجیب جگہ تھی، کچھ دیر تک تو ہم جیسے اندھیرے میں تیر رہے تھے......'' ہیری نے اس کی طرف دیکھا۔ان میں سے صرف لونا ہی صحیح سلامت تھی اور زخمی نہیں ہوئی تھی۔

''ہیری! ہم نے یورنیس کو بہت قریب سے دیکھا تھا۔'' رون نے چہکتے ہوئے کہا جو اب بھی عجیب لفنگے انداز میں ہنس رہا تھا۔

''کیا سمجھے ہیری! ہم نے یورنیس کو کھلی آنکھوں سے پاس دیکھا تھا...... ہاہاہا!''

اسی لمحے خون کا ایک بلبلہ رون کے منہ کے کونے سے باہر نکلا اور پھٹ گیا۔

''تاہم! ایک مرگ خور نے جینی کا پیر پکڑ لیا۔ میں نے اس پر مزاحمتی وار کا استعمال کیا اور پلوٹو میں دھماکہ کرکے اس کے چہرے پر دے مارا مگر......'' لونا نے جینی کی طرف مایوسانہ اشارہ کرتے ہوئے کہا جو کافی نڈھال انداز میں سانس لے رہی تھی اور اس کی آنکھیں اب بھی بند تھیں۔

''رون کے ساتھ کیا ہوا؟'' ہیری نے ڈرتے ہوئے اس سے پوچھا۔ جب رون ہنسنے لگا۔ وہ اب بھی ہیری کے چوغے کا دامن پکڑے ہوئے لٹک سا گیا تھا۔

''مجھے معلوم نہیں کہ اسے کون سا جادوئی وار لگا تھا؟'' لونا نے تاسف بھرے لہجے میں بتایا۔ ''مگر وہ کچھ عجیب ہو گیا ہے، میں بڑی مشکل سے اسے یہاں تک ساتھ لائی ہوں!''

''ہیری!'' رون نے ہیری کے کان کو پکڑ کر اپنے منہ کے سامنے لاتے ہوئے کہا۔ ''ہیری! تم جانتے ہو، یہ لڑکی کون ہے؟ یہ لونا ہے......لونا لوگڈ...... ہاہاہا!''

''ہمیں یہاں سے باہر نکلنا ہے۔'' ہیری نے تلخی سے کہا۔ ''لونا! کیا تم جینی کو چلنے میں مدد کر سکتی ہو؟''

''بالکل!'' لونا نے کہا اور چھڑی محفوظ کرتے ہوئے اسے اپنے کان کے پیچھے لگا دیا پھر اس نے جینی کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اوپر کھینچا۔

''صرف میرے ٹخنے میں ہی چوٹ لگی ہے، میں خود کھڑی ہو سکتی ہوں!'' جینی نے بگڑتے ہوئے کہا مگر اگلے ہی لمحے وہ ایک طرف لڑکھڑا کر گرنے لگی اور اسے سہارے کیلئے لونا کو پکڑنا پڑا۔ ہیری نے رون کا بازو کا حلقہ بنا کر اپنی گردن پر ڈالا۔ یہ بالکل ویسا ہی منظر تھا جیسے گذشتہ گرمیوں میں ہیری نے اپنے خالہ زاد ڈڈلی کا بھاری بھرکم بازو اپنے کندھے پر ڈالا تھا۔ اس نے چاروں طرف نگاہ دوڑائی۔ پہلی کوشش میں ہی صحیح دروازے سے باہر نکلنے کا امکان بارہ سے ایک تھا......

وہ رون کو ایک دروازے کی طرف لے گیا۔ وہ اس سے کچھ ہی فٹ کے فاصلے پر تھا کہ اسی وقت ایک دوسرا دروازہ کھل گیا۔ تین مرگ خور تیزی سے اندر داخل ہوئے، جن میں بیلاٹرکس سب سے آگے تھی۔

''وہ رہے پکڑو......'' وہ زور چیخی۔

کمرے میں ششدر جادوئی واروں کا سیلاب آ گیا تھا۔ سرخ روشنیاں ہر طرف چمکنے لگیں۔ ہیری سامنے والا دروازہ کھولتے ہوئے دوسری طرف نکلا۔ رون کو دوسری طرف دھکیلا، پھر ہرمائنی کو اندر کھینچنے میں نیول کی مدد کرنے کیلئے غوطہ کھایا۔ وہ لوگ ابھی چوکھٹ پر ہی تھے اور ان کے پاس صرف اتنی مہلت تھی کہ وہ بیلاٹرکس کے اندر داخل ہونے سے پہلے دروازہ بند کر لیں۔

''سلتم......'' ہیری چیخا۔ اسی وقت اسے دوسری طرف تین جسم زوردار دھماکے کے ساتھ دروازے سے ٹکرائے۔

''اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا...... اندر جانے کے اور طریقے بھی ہیں!'' ایک آدمی کی آواز سنائی دی۔ ''سب سنو! وہ ہمیں مل گئے ہیں، وہ یہاں چھپے ہوئے ہیں!''

ہیری واپس مڑا۔ وہ لوگ اس وقت انسانی دماغوں والے کمرے میں آ گئے تھے جہاں ایک بڑے شیشے کے صندوق میں سبز محلول میں دماغ اوپر نیچے تیر رہے تھے۔ انہیں وہاں دیواروں میں کئی دروازے دکھائی دے رہے تھے۔ اسے پچھلے ہال میں مزید قدموں کی آہٹ سنائی دے رہی تھی جس کا مطلب صاف تھا کہ وہاں مزید مرگ خور بھی پہنچ گئے تھے۔

''لونا......نیول......میری کچھ مدد کرو!''

وہ تینوں بھاگ بھاگ کر تمام دروازوں کو سیل بند کرنے لگے۔ دوسرے دروازے تک پہنچنے کی عجلت میں ہیری ایک میز سے ٹکرا کر فرش پر گر گیا۔

''سلتم ......''

دروازے کے پیچھے سے بھاگتے ہوئے قدموں کی آوازیں آ رہی تھیں۔ کبھی کبھار کسی دروازے پر کسی بھاری بھرکم جسم کے ٹکرانے کی آوازیں بھی آ رہی تھیں جس سے دروازے بری طرح کانپنے اور چرچرانے لگتے تھے۔ لونا اور نیول اب دوسری طرف کے دروازے پر جادوئی سیل لگا رہے تھے جیسے ہی وہ کمرے کے بالائی حصے پر پہنچے، اسے لونا کی چیخ سنائی دی۔

''سل ......اواواووچ!''

ہیری نے پلٹ کر دیکھا لونا ہوا میں اڑتی ہوئی دکھائی دی۔ لونا بروقت جس دروازے پر نہیں پہنچ پائی تھی وہاں سے پانچ مرگ خور اندر داخل ہو چکے تھے۔ لونا ایک میز سے ٹکرائی، اس کی سطح پر پھسلی اور پھر دوسری طرف فرش پر جا گری۔ وہ بھی ہرمائنی کی طرح بے جان ہو چکی تھی۔

''پوٹر کو پکڑو......'' بیلاٹرکس اس کی طرف دوڑتی ہوئی چیخی۔ ہیری اسے چکمہ دے کر کمرے میں ایک طرف بھاگا۔ وہ جانتا تھا کہ وہ صرف اسی وقت تک ہی محفوظ تھا جب تک اس کے ہاتھ میں پکڑا ہوا گولہ محفوظ تھا۔ مرگ خوروں کو یہ اندیشہ بھی تھا کہیں ان کے حملے کے چکر میں پیش گوئی والے گولے کو نقصان نہ پہنچ جائے۔

''سنو ہیری!'' اسے رون دکھائی دیا جو فرش سے دوبارہ اُٹھ کھڑا ہوا تھا اور بے ہنگم انداز میں ہنس رہا تھا۔ وہ تیزی سے ہیری کی طرف بڑھا اور بولا۔ ''اوہ ہیری! یہاں پر انسانی دماغ ہیں...... ہاہاہا...... یہ کتنی عجیب بات ہے نا؟...... ہے نا ہیری؟''

''رون پیچھے ہٹ جاؤ اور اپنی چھڑی نیچے کر لو......''

مگر رون اس سے پہلے ہی اپنی چھڑی شیشے کے دیوہیکل صندوق کی طرف تان چکا تھا۔

''واقعی ہیری...... یہ انسانی دماغ ہی ہیں ہے نا؟...... ایکوسم دماغ!''

بھگدڑ اچانک رُک گئی۔ ہیری، جینی، نیول اور تمام مرگ خور لاشعوری طور پر مڑ کر شیشے کے صندوق کی طرف دیکھنے لگے۔ صندوق کے بالائی حصے ایک چمکتا ہوا دماغ سبز محلول میں اچھل کر مچھلی کی طرح باہر نکل آیا۔ وہ ایک لمحہ تک ہوا میں ٹھہرا اور پھر وہ رون کی طرف اُڑنے لگا۔ وہ بڑی تیزی سے گھوم رہا تھا اور اس میں سے اس میں ایک سنہری فیتہ کسی فلم رول کی طرف کھلتا جا رہا تھا جس میں سینکڑوں متحرک تصویری مناظر ہوا میں بکھرتے جا رہے تھے۔

''ہاہاہا...... ہیری! ذرا اس کی طرف تو دیکھو!'' رون بچوں کی طرح خوش ہوتا ہوا بولا جو اس فیتے میں سے نکلتی ہوئی تصویروں اور مناظر کو دیکھ کر تالیاں بجانے لگا تھا۔ ''ہیری! آؤ...... ذرا اسے چھو کر تو دیکھیں...... یہ بہت عجیب چیز ہے، ہے نا؟''

''نہیں رون......ایسا مت کرنا!''

ہیری کو اندازہ نہیں تھا کہ اگر رون نے انسانی دماغ کے پیچھے دم دار ستارے کی طرح اُڑتے ہوئے خیالوں اور یادوں کو چھوا تو اس سے کیا ہوگا؟ مگر اسے اس بات کا یقین ضرور تھا کہ کچھ اچھا نتیجہ ہرگز نہیں نکلے گا۔ وہ اسے روکنے کی آگے بڑھا مگر اس سے پہلے ہی رون اس انسانی دماغ کو اپنی کھلی ہتھیلی میں پکڑ چکا تھا۔ جونہی فیتوں نے اس کے بدن کو چھوا، وہ رون کے ہاتھوں پر رسیوں کی طرح تیزی سے لپٹنے لگے۔

''ہیری دیکھو تو سہی! کیا ہو...... اوہ نہیں...... نہیں...... یہ مجھے بالکل پسند نہیں ہے......نہیں رک جاؤ...... میں کہتا ہوں رُک جاؤ......''

مگر وہ فیتے سینکڑوں کی تعداد میں رون کے سینے پر لپٹتے جا رہے تھے، اس نے انہیں کھینچ کر خود سے جدا کرنے کی کوشش کی وہ دماغ تو کسی جونک کی مانند اس کے ساتھ چپک چکا تھا۔

''الگتم......'' ہیری نے چیخ کر چھڑی لہرائی اور رون پر چمٹنے والے فیتوں کو جسم سے جدا کرنے کی کوشش کی مگر اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ رون ہڑبڑاہٹ میں فرش پر گر گیا اور بری طرح تڑپنے لگا۔

''ہیری! یہ اس کا گلا گھونٹ دیں گے، کچھ کرو!'' جینی چیختے ہوئے بولی جو اپنے ٹوٹے ہوئے ٹخنے کی وجہ سے ایک دیوار سے ٹیک لگائے فرش پر بیٹھی ہوئی تھی۔ اسی لمحے ایک مرگ خور کی چھڑی سے ایک سرخ چمک نکل کر اس کے چہرے پر ٹکرائی اور وہ ایک طرف لہرا کر فرش پر گر گئی۔ وہ بھی ہرمائنی اور لونا کی طرح بیہوش ہو چکی تھی۔

''ششدرمب!'' نیول پوری زور سے چلایا اور ہرمائنی کی چھڑی ایک مرگ خور کی طرف لہرائی۔ ''ششدرمب...... ششدرمب......''

مگر کچھ نہیں ہوا۔

اسی لمحے ایک مرگ خور نے اس کی طرف متوجہ ہو کر اپنی چھڑی لہرائی جس سے سرخ روشنی کی لہر اس کی طرف لپکی۔ نیول نے جھکائی لینے کی کوشش کی مگر خوش قسمتی سے مرگ خور کا نشانہ چوک گیا تھا اور سرخ روشنی کی چمک اس کے چہرے سے کچھ ہی انچ دور سے دوسری طرف نکل گئی۔ اب صرف نیول اور ہیری ہی باقی بچے تھے۔ نیول اپنے منہ پر لگی چوٹ کے باعث صحیح طرح سے تلفظ نہیں ادا کر پا رہا تھا اور اس کی ناک سے بدستور خون بہہ رہا تھا۔ وہ دونوں ان مرگ خوروں سے مسلسل مقابلہ کر رہے تھے۔ دو مرگ خوروں نے اپنی چھڑیاں لہرا سفید روشنی کی تیر جیسی دو لہریں ان کی طرف ماریں جو ان کے قریب سے نکل کر پیچھے دیوار میں جا ٹکرائیں۔ دیوار میں گہرا شگاف پڑ گیا۔ ہیری نے لمحہ بھر میں فیصلہ کیا اور پوری رفتار سے شگاف کی طرف بھاگا مگر اس کی کوشش رائیگاں گئی کیونکہ بیلاٹرکس لسٹرینج لپکتی ہوئی شگاف کے عین سامنے پہنچ چکی تھی۔ وہ ہیری کو پکڑنے کیلئے دونوں ہاتھ پھیلائے ہوئے تھے۔ ہیری نے پیش گوئی

والا گولہ اپنے سر کے اوپر ہاتھ سے جما رکھا تھا۔ ہیری کو بھاگتے ہوئے غوطہ کھانا پڑا اور وہ پھسلتے پھسلتے بچا۔ وہ سرعت رفتاری سے واپس مڑا اور کمرے کے وسطی حصے کی طرف بھاگا۔ وہ اب ایسا کچھ کرنے کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ مرگ خور اس کے دوستوں سے دور رہیں تاکہ وہ محفوظ رہ پائیں۔

اور پھر کام بن گیا۔ وہ لوگ کرسیوں اور میزوں کو لاتیں مارتے ہوئے اس کے پیچھے لپکے مگر وہ اس کسی بھی جادوئی وار کا استعمال کرنے کی ہمت صرف اس لئے نہیں کر پا رہے تھے کہ اس کے قبضے میں پیش گوئی والا گولہ تھا اور وہ اسے کسی قیمت پر نقصان نہیں پہنچنے دینا چاہتے تھے۔ ہیری اس اکلوتے دروازے کی طرف بھاگا جو اب بھی کھلا ہوا تھا۔ اسی دروازے سے مرگ خور کمرے میں داخل ہوئے تھے۔ وہ اپنے دل میں یہ دعا کر رہا تھا کہ نیول اس کے تعاقب میں نہ آئے بلکہ رون اور دوسرے لوگوں کے پاس ٹھہر کر ان کی مدد کر پائے۔ وہ شاید کسی طریقے سے انہیں ہوش میں لے آئے اور وہ سب اس مصیبت سے جلد چھٹکارا پا سکیں۔ بالآخر وہ دروازے پار کرنے میں کامیاب ہو گیا اور اندھا دھند نئے کمرے میں بھاگنے لگا۔ کچھ فٹ بعد اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے پیروں تلے فرش غائب ہو گیا تھا۔ اس کی ٹانگیں ہوا میں چل رہی تھیں۔

وہ پتھر کی سیڑھیوں پر پہنچ چکا تھا جو نیچے کی طرف جا رہی تھیں، وہ اپنا توازن نہ سنبھال پایا اور پھر زینوں سے نیچے پھسلنے لگا۔ وہ ہر سیڑھی پر کچھ اچھل جاتا تھا، یہ سلسلہ کچھ دیر یونہی چلا اور پھر وہ ایک دھما کے ساتھ اچھل کر نیچے گر گیا۔ یہ چند لمحے اتنے خطرناک تھے کہ اس کی ہوا نکل چکی تھی۔ وہ اسی گہرے گڑھے میں پیٹھ کے بل پڑا تھا جہاں چبوترے پر ایک پتھر کا قدیمی محرابی دروازہ نصب تھا۔ پورے کمرے میں استہزائیہ ہنسی گونج رہی تھی۔ اس نے سر اُٹھا کر اوپر دیکھا تو سٹیڈیم جیسے اس کمرے میں وہ پانچوں مرگ خور قہقہے لگاتے ہوئے تیزی سے زینہ اتر رہے تھے اور اس کی طرف بڑھتے چلے آ رہے تھے۔ کچھ مرگ خور ایک دوسرے دروازے سے اندر داخل ہو رہے تھے۔ وہ تیزی سے زینے اترتے جا رہے تھے، ہیری کے پاس اب کوئی دوسرا راستہ باقی نہیں بچا تھا۔ وہ بری طرح گھر چکا تھا۔ ہیری نے خود کو سنبھالا اور پھر تیزی سے اُٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے پورے جسم میں درد کی ٹیسیں اُٹھ رہی تھیں اور اس کی ٹانگیں بری طرح کانپ رہی تھیں۔ اس کیلئے اپنے وزن کو ٹانگوں پر سنبھالے رکھنا دوبھر ہو رہا تھا۔ حیرت کی بات تھی کہ اس کے بائیں ہاتھ میں پکڑا ہوا پیش گوئی والا گولہ اب بھی صحیح سلامت تھا۔ اس کی چھڑی اس کے دائیں ہاتھ میں کپکپا رہی تھی۔ اس نے پیچھے ہٹ کر چاروں طرف نظر دوڑائی اور تمام مرگ خوروں کو اپنی نظروں کے حصار میں رکھنے کی کوشش کی۔ اس کے پیروں کا پچھلا حصہ کسی ٹھوس چیز سے ٹکرایا۔ وہ اس چبوترے تک پہنچ گیا تھا جہاں محرابی دروازہ کھڑا تھا۔ وہ چبوترے پر جلدی سے چڑھ گیا۔

تمام مرگ خور رُک کر اسے دیکھنے لگے، کچھ تو اسی کی طرح شدت سے ہانپ رہے تھے۔ ان میں سے ایک کے جسم سے بری طرح خون بہہ رہا، تھا ڈولو ہاف بدن پر بندھی ہوئی رسیوں کی جکڑ سے نجات پا چکا تھا۔ اس کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ دوڑ رہی تھی اور اس نے اپنی چھڑی ہیری کے چہرے کی طرف تان رکھی تھی۔

''پوٹر! تمہارا کھیل اب ختم ہو چکا ہے!'' لوسیس ملفوائے نے اپنے چہرے سے نقاب نوچ کر ایک طرف پھینکتے ہوئے کہا۔ ''اب شرافت کے ساتھ وہ پیش گوئی والا گولہ مجھے دے دو!''

''میرے دوستوں کو بحفاظت باہر جانے دو پھر میں پیش گوئی دے دوں گا۔''

کچھ مرگ خور جم کر ہنسنے لگے۔

''تم کسی قسم کی شرط رکھنے کی حالت میں نہیں ہو، پوٹر!'' لوسیس ملفوائے نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کا زرد چہرہ اب خوشی سے سرخ ہو رہا تھا۔ ''دیکھو! ہم دس ہیں اور تم تنہا ہو...... یا پھر ڈمبل ڈور تمہیں گنتی سکھانا بھول گئے ہیں؟''

''وہ اکیلا نہیں ہے......'' اوپر سے ایک آواز سنائی دی۔ ''میں اب بھی اس کے ساتھ ہوں......''

''نیول نہیں......تم رون کے پاس جاؤ!'' ہیری چیخا۔

''ششدرمب!'' نیول نے چیخا اور باری باری اپنی چھڑی تان کر ان سب مرگ خوروں کی طرف لہرائی مگر جادوئی کلمہ غلط تلفظ کے باعث کچھ نہیں کر پایا۔ ''ششدرمب!''

ایک بھاری جسامت کے مرگ خور نے آگے بڑھ کر نیول کو گردن کے پیچھے پکڑ لیا اور اس کے ہاتھ باندھ ڈالے۔ وہ بری طرح سے جھنجلا گیا اور اسے ٹھوکر مارنے کی کوشش کرنے لگا۔

''یہ لانگ باٹم ہے، ہے نا؟'' لوسیس ملفوائے نے طنزیہ لہجے میں کہا۔ ''دیکھو! تمہاری دادی کو ہماری وجہ سے خاندان کے افراد کو کھونے کی عادت پڑ چکی ہے......تمہاری موت سے انہیں کچھ زیادہ صدمہ نہیں اُٹھانا پڑے گا۔''

''اوہ لانگ باٹم!'' بیلاٹرکس نے دلچسپی سے دہرایا۔ اس کے دبلے پتلے چہرے پر ایک زہریلی مسکراہٹ پھیل گئی۔ ''لڑکے! اتفاق سے مجھے تمہارے ماں باپ سے ملاقات کا شرف حاصل ہو چکا ہے۔''

''ویں جانتا ہوں!'' نیول نے گرجتے ہوئے کہا۔ وہ خود کو مرگ خور کی گرفت سے چھڑانے کیلئے اتنی زیادہ جدوجہد کر رہا تھا کہ مرگ خور بھی اس کے ساتھ ہل رہا تھا کہ وہ مجبوراً چیخ اُٹھا۔ ''کوئی اسے ششدر کر دے......''

''نہیں نہیں نہیں......'' بیلاٹرکس زہر خند لہجے میں بولی۔ اس نے ہیری کی طرف دیکھا اور پھر مسکرا کر نیول کی طرف دیکھنے لگی۔ اب اس کے چہرے پر شیطانیت ٹپک رہی تھی۔ وہ کسی اہم نتیجے پر پہنچ چکی تھی۔ ''ہم یہ چیز دیکھنا چاہیں گے کہ لانگ باٹم کتنی دیر تک زندہ رہ پائے گا......ہوسکتا ہے کہ اس کا حال اس کے والدین جیسا ہی ہو جائے...... جب تک کہ پوٹر ہمیں خود پیش گوئی والا گولہ نہیں تھما دے گا......''

''اسے وت دینا ہیری!'' نیول گرج کر بولا جو ابھی تک اپنی ٹانگوں کو مرگ خور کے پیروں پر مارنے کی جدوجہد کر رہا تھا۔ جب بیلاٹرکس نے اپنی چھڑی اوپر اُٹھائی اور اس مرگ خور کی طرف بڑھی جس نے نیول کو پکڑ رکھا تھا۔ ''اسے پیش گوئی بالکل وت دینا

ہیری!''

''اینگوریسم ......'' بیلاٹرکس نے اپنی چھڑی لہرا کر کہا۔

نیول بری طرح چیخا۔اس کے پاؤں اس کے سینے کی طرف اُٹھ گئے جس سے اسے پکڑنے والے مرگ خور پر اس کا سارا بوجھ آ گیا تھا،مرگ خور نے اسے چھوڑ دیا جس نیول فرش پر گر کر لوٹیاں بھرنے لگا۔وہ اذیت سے بری طرح تڑپ رہا تھا اور چیخ رہا تھا......

''یہ تو ایک چھوٹا سا نمونہ تھا پوٹر!'' بیلاٹرکس نے اپنی چھڑی نیچے کرتے ہوئے کہا،جس سے نیول کی چیخیں رُک گئیں اور وہ اس کے پیروں کے پاس فرش پر پڑے سبکیاں لینے لگا۔

''اب پوٹر!...... یا تو تم پیش گوئی والا گولہ خاموشی سے ہمارے حوالے کر دو...... یا پھر مزے سے اپنے دوست لانگ باٹم کو موت کے گھاٹ اترتے ہوئے دیکھو!......فیصلہ کرنے میں دیر مت لگانا پوٹر!''

اب ہیری کو کوئی دوسری چیز سوچنے کی ضرورت باقی نہیں رہی تھی۔اس کے پاس اس کی بات ماننے کے علاوہ کوئی دوسرا چارہ نہیں تھا۔وہ نیول پر تشدد نہیں دیکھ سکتا تھا اور نہ ہی یہ چاہتا تھا کہ وہ بے موت مر جائے......اس نے اپنا بایاں ہاتھ آہستگی سے آگے کی طرف پھیلا دیا جس میں شیشے کا دھول اَٹا گولہ پکڑا ہوا تھا۔لوسیس ملفوائے کے چہرے پر خوشی کی لہر دوڑ گئی اور وہ اسے لینے کیلئے تیزی سے آگے کی طرف لپکا......

ٹھیک اسی لمحے زینوں کے اوپر کا ایک دروازہ دھماکے کے ساتھ کھلا اور پانچ لوگ چھلانگیں لگاتے ہوئے زینوں پر کود گئے۔ سیریس،لوپن،میڈ آئی موڈی،ٹونکس اور کنگ سلے!

لوسیس ملفوائے کی گردن لاشعوری طور پر اوپر کی طرف گھوم گئی،اس نے اپنی چھڑی سیدھی کرنا چاہی مگر ٹونکس اس پر پہلے ہی ششدر جادوئی وار کر چکی تھی۔ ہیری نے یہ دیکھنے کا انتظار بالکل نہیں کیا کہ سرخ روشنی کی چمکتی ہوئی لہر لوسیس ملفوائے سے ٹکرائی تھی یا نہیں۔وہ چبوترے پر غوطہ کھا کر راستے سے ایک طرف ہٹ گیا۔ققنس کے گروہ کے جانبازوں کی آمد پر مرگ خور بوکھلاہٹ کا شکار ہو گئے تھے۔گروہ کے لوگ ان پر تابڑ توڑ جادوئی واروں کی بوچھاڑ کر رہے تھے۔وہ سیڑھیوں سے کودتے ہوئے نیچے کی طرف بڑھتے چلے آ رہے تھے۔ادھر ادھر بھاگتے ہوئے مرگ خوروں اور روشنی کی تیز چمکتی لہروں کے درمیان ہیری رینگتا ہوا گرے ہوئے نیول کی طرف بڑھ گیا۔وہ سرخ روشنی کی ایک لہر سے بال بال بچا تھا۔وہ نیول تک پہنچنے کیلئے فرش پر پھسلتا جا رہا تھا۔

''تم ٹھیک تو ہو؟'' ہیری نے چڑ چڑے انداز میں پوچھا۔اسی لمحے ایک چمکتی ہوئی لہرا اس کے سر سے کچھ انچ اوپر سے گزر گئی۔

''ہاں! میں ٹھیک ہوں!'' نیول نے کانپتی ہوئی آواز میں کہا اور ایک بار دوبارہ کھڑے ہونے کی کوشش کرنے لگا۔

''اور رون......؟''

''میرا کیال ہے کہ وہ بھی ٹھیک ہے...... جب ویں نے اسے چھوڑا تھا تو وہ انسانی دواغ کے ساتھ الجھ کر مقابلہ کر رہا تھا......''

نیول نے بتایا۔ ہیری نے اس کے بندھے ہاتھ کھول دیئے۔

ایک چمکتی ہوئی روشنی کی لہران کے درمیان فرش پر پڑی جس سے ایک دھما کہ ہوااور جہاں کچھ دیر پہلے نیول کا ہاتھ تھا، وہاں ایک گہرا گڑھا ہو چکا تھا۔ وہ دونوں اس سے جگہ سے دور ہٹ گئے۔ اچانک ہیری کو اپنی گردن پر ایک موٹے ہاتھ کی گرفت محسوس ہوئی۔ اس سے پہلے ہیری کچھ کر پاتا، اس ہاتھ نے اسے زمین سے اُٹھا کو ہوا میں معلق کر ڈالا۔ ہیری کے پیر کی انگوٹھے بمشکل زمین کو چھو رہے تھے۔

''پیش گوئی مجھے دے دو پوٹر!'' اس کے کانوں میں ایک بھرائی ہوئی آواز سنائی دی۔ ''جلدی کرو......پیش گوئی مجھے دے دو!''

اس مرگ خور کی انگلیوں کا دباؤ اس کے نرخرے پر بڑھ رہا تھا جس سے وہ سانس لینے میں دشواری محسوس کرنے لگا۔ اس کی آنکھوں میں پانی بھر آیا اور نم آلود نظروں سے اس نے دیکھا کہ دس فٹ کے فاصلے پر سیریس مرگ خوروں کے واروں سے خود کو بچا رہا تھا۔ کنگ سلے ایک ساتھ دو مرگ خوروں کو سنبھالے ہوئے تھا۔ ٹونکس ابھی تک زینے کے وسطی حصے پر ہی تھی اور اپنی مدمقابل بیلاٹرکس پر جادوئی واروں کی بوچھاڑ کئے جا رہی تھی۔ کسی کو بھی اس بات کا احساس نہیں تھا کہ ہیری کا دم نکلا جا رہا تھا۔ اس نے اپنی چھڑی پیچھے کر کے اس آدمی کی طرف کی مگر وہ کوئی جادوئی کلمہ نہیں بول پا رہا تھا۔ وقت کم تھا اور اسے کچھ نہ کچھ تو کرنا ہی تھا۔ مرگ خور کا دوسرا ہاتھ تیزی سے ہیری کے بائیں ہاتھ کو قابو کرنے کی کوشش کر رہا تھا جو ہیری نے اس کی پہنچ سے دور ہٹا رکھا تھا جس میں اس نے پیش گوئی والا گولہ مضبوطی سے پکڑ رکھا تھا۔

''اووچ......آہ ہ ہ ہ......''

نیول نجانے کہاں سے وہاں پہنچ گیا تھا چونکہ وہ تلفظ صحیح نہ ہونے کی وجہ سے جادوئی کلمہ نہیں پڑھ سکتا تھا اس لئے اس نے بروقت یہی فیصلہ کیا کہ ہرمائنی کی چھڑی کی نوک کا صحیح استعمال کیا جائے۔ اس نے پوری قوت سے چھڑی کو مرگ خور کے نقاب کے سوراخ میں گھسا دیا۔ مرگ خور کی شاید آنکھ پھوٹ گئی تھی، وہ درد سے بلبلا اُٹھا اور ہیری کے نرخرے سے اس کی گرفت چھوٹ گئی۔ ہیری زمین پر لڑکھڑایا اور گلے ہی لمحے ہیری نے وقت ضائع کئے بغیر اپنی چھڑی اس کی طرف لہرائی۔

''ششدرم......''

مرگ خور پیچھے کی طرف ہٹ گیا اور اس کا نقاب چہرے پھسل گیا۔ ہیری فوراً پہچان گیا، وہ میک نیئر تھا جو دو سال پہلے ہیگرڈ کے بک بیک کو ہلاک کرنے کیلئے ہوگورٹس آیا تھا۔ اس کی ایک آنکھ کافی سوج گئی تھی اور اس میں خون بھر چکا تھا۔

''شکریہ......'' ہیری نے نیول سے کہا اور اسے ایک طرف ہٹایا جب سیریس اور ایک مرگ خور ان کے پاس سے گزرے۔ وہ دونوں اتنی پھرتی سے مقابلہ کر رہے تھے کہ ان کی چھڑیاں کی محض جھلک ہی دکھائی دے رہی تھی۔ اچانک ہیری کا پیر کسی گول سخت چیز سے ٹکرایا اور وہ سنبھل نہ سکا اور پھسل گیا۔ ایک پل کیلئے تو اسے یہ محسوس ہوا کہ شاید اس کے ہاتھ سے پیش گوئی والا گولہ نکل کر گر گیا تھا

مگراس کی نظر میڈ آئی موڈی کی جادوئی آنکھ پر پڑی جو زمین پر گر کر تیزی سے گھوم رہی تھی۔

جادوئی آنکھ کا مالک کچھ ہی فاصلے پر فرش پر گرا پڑا تھا۔اس کے سر سے خون بہہ رہا تھا اوراس کا حملہ آور ہیری اور نیول کی طرف بڑھتا چلا آ رہا تھا۔ یہ ڈولوہاف تھا جس کا لمبا زرد چہرہ خوشی کے مارے چمک رہا تھا۔

''ٹرا ینگولڈم......''اس نے زور سے گرجتے ہوئے اپنی چھڑی نیول کی طرف لہرائی،اس کے دونوں پیر اس کے اختیار سے نکل کر رقص کرنے لگے، نیول انہیں روکنے کی کوشش نہیں کر پایا۔

''اب پوٹر......''

اس نے اپنی چھڑی اس کی بالکل ویسے لہرائی، جیسے اس نے ہرمائنی کی طرف لہرائی تھی مگر اسی وقت نے چلا کر کہا۔''دفاتم خولم......''

ہیری کو گھومتے ہوئے خنجر جیسی کوئی چیز اپنے چہرے کے پاس سے نکلتی ہوئی محسوس ہوئی جس سے بچنے کیلئے وہ اپنا توازن کھو بیٹھا اور نیول کے اچھلتے پیروں کے پاس گر گیا۔مگر دفاعی جادوئی خول کی وجہ سے وہ بھیانک نقصان سے بچ گیا تھا۔ڈولوہاف کا چہرہ سخت ہو گیا اوراس نے دوبارہ اس کی طرف چھڑی لہرانا چاہی مگر ٹھیک اسی وقت سیریس اس کے اوپر چھلانگ لگا کر پہنچ گیا تھا۔سیریس کی ٹکر سے وہ کئی قدم لڑکھڑا کر پیچھے ہٹ گیا۔شیشے کا گولہ ایک بار پھراس کی ہتھیلی سے نکل کر انگلیوں میں جا پہنچا تھا مگر ہیری نے اسے اپنے ہاتھ سے نکلنے نہیں دیا اور جلدی سے اسے ہتھیلی سے چپکا کر مضبوطی سے پکڑ لیا۔اب سیریس اور ڈولوہاف آپس میں لڑ رہے تھے۔ان کی چھڑیاں تلواریوں کی طرح ایک دوسرے پر چوٹ لگانے کی کوشش کر رہی تھی اوران کی نوکوں سے چنگاریاں نکل رہی تھیں......

ڈولوہاف نے اپنی چھڑی پیچھے ہٹائی تا کہ وہ اسے لہرا کر اسی جادوئی وار کا استعمال کر سکے جو اس نے ہیری اور ہرمائنی پر کیا تھا۔ ہیری فوراً اچھل کر کھڑا ہوا اوراس نے اپنی چھڑی لہرا کر کہا۔''بندھو تم......''

ایک بار پھر ڈولوہاف کے ہاتھ پیر رسیوں میں مضبوطی سے بندھ گئے اور وہ لکڑی کے تختے کی طرح پیچھے کی طرف گرتا چلا گیا۔

''بہت شاندار ہیری!''سیریس نے خوشی سے چیختے ہوئے کہا۔''میں سوچ رہا ہوں کہ تمہیں یہاں سے باہر......'' وہ بولتا ہوا رک گیا اوراس نے لپک کر ہیری کا سر نیچے کی طرف جھکایا کیونکہ اسی لمحے دو سرخ چمکتی ہوئی لہریں اس کی طرف بڑھی تھی، وہ ہیری کو ششدرم کے وار سے بچانے میں کامیاب رہا۔چمکتی لہریں بالکل اس کے سر کے اوپر سے نکل گئیں۔

ہیری نے دیکھا کہ ٹونکس پتھر کی سیڑھیوں پر گر گئی تھی اوراس کا نڈھال جسم نیچے لڑھکنے لگا جبکہ بیلاٹرکس فاتحانہ انداز میں اب ان کی طرف بڑھتی چلی آ رہی تھی۔

''ہیری پیش گوئی سنبھالو، نیول کو پکڑو اور یہاں سے بھاگ جاؤ! جلدی کرو......'' سیریس نے چیخ کر کہا اور بیلاٹرکس کو روکنے کیلئے اس کی طرف بھاگا۔ ہیری نے یہ نہیں دیکھا کہ اس کے بعد کیا ہوا اس کی آنکھوں کے سامنے کنگ سلے آ گیا تھا۔ وہ راکوڈ سے

نبرد آزما تھا، جس کے چہرے سے نقاب جانے کب ہٹ چکا تھا اور اس کے چیچک کے نشان صاف دکھائی دے رہے تھے۔ جب وہ نیول کی طرف بڑھنے لگا تو سبز روشنی کی ایک اور تیز لہر ہیری کے سر کے اوپر سے اُڑ کر نکلی......

''کیا تم کھڑے ہو سکتے ہو؟'' ہیری نے نیول کے کان میں چلا کر کہا جب نیول اپنے بے قابو پیروں پر اچھلتا ہوا ایک طرف ہٹ رہا تھا۔ ''اپنا ہاتھ میری گردن میں ڈال دو......''

نیول نے ایسا ہی کیا۔ ہیری نے اسے سنبھالا، نیول کے پیر اب بھی مختلف سمتوں میں مڑ رہے تھے اور اس کے وزن کو نہیں سنبھال رہے تھے اسی وقت اچانک ایک مرگ خور نے ان پر چھلانگ لگا دی۔ دونوں پیچھے کی گر گئے۔ نیول کے پاؤں ہوا میں کسی پاگل پرندے کی مانند پھڑ پھڑانے لگے۔ ہیری کا بایاں ہاتھ اوپر اُٹھا ہوا تھا تاکہ وہ شیشے کے گولے کو فرش سے ٹکرانے سے بچا سکے۔

''پیش گوئی مجھے دے دو پوٹر!'' لوسیس ملفوائے کی کانپتی ہوئی آواز اس کے کانوں میں پڑی اور اسے اپنی پسلیوں کے درمیان چھڑی کی نوک کی چبھن اترتی ہوئی محسوس ہوئی۔

''نہیں......دور ہٹو......اسے پکڑلو نیول......''

ہیری نے شیشے کا گولہ فرش پر لڑھکا دیا، نیول نے زمین پر گرے گرے خود کو تیزی سے گھمایا اور شیشے کے گولے کو اپنی سینے پر روک لیا، لوسیس ملفوائے نے جلدی سے اپنی چھڑی نیول کی طرف اُٹھائی مگر ہیری اپنی چھڑی اپنے کندھے کے اوپر سے نکال کر چیخا۔

''اینگوریسم ......''

ایک دھماکے کے ساتھ لوسیس ملفوائے اس کے اوپر سے اچھلا اور کچھ دور جا گرا۔ ہیری نے دوبارہ کھڑے ہوتے ہوئے گھوم کر دیکھا۔ لوسیس ملفوائے اس چبوترے سے جا ٹکرایا تھا جس پر سیریس اور بیلاٹرکس اب بھی لڑ رہے تھے۔ لوسیس ملفوائے نے سنبھل کر اپنی چھڑی سیدھی کی اور ایک بار پھر ہیری اور نیول کو نشانہ بنایا مگر اس سے پہلے وہ جادوئی وار کر پاتا۔ لوپن بیچ میں آ گئے۔

''ہیری، باقی لوگوں کو لے کر یہاں سے نکل جاؤ......''

ہیری نے نیول کے چوغے کا کندھا پکڑا اور اسے اُٹھا کر پتھر کی سیڑھیوں کی طرف لے گیا۔ نیول کے پیر ابھی تک تھرک رہے تھے اور اس کا وزن سنبھالنا دوبھر ہو رہا تھا۔ ہیری نے اپنی پوری قوت اور کوشش کے ساتھ نیول کو ایک زینہ اوپر چڑھایا۔ اسی وقت ایک چمکتی ہوئی سفید روشنی ان کے پیروں کے پاس زینے سے ٹکرائی اور زینہ ٹوٹ گیا، وہاں گڑھا بن گیا تھا۔ ہیری لہرا کر نیچے گر گیا اور نیول بھی اس کے ساتھ فرش پر آن گرا۔ اس کے پاؤں ابھی تک تھرک رہے تھے۔ اس نے پیش گوئی والا گولہ اپنی جیب میں ٹھونس لیا۔

''چلو......'' ہیری نے نیول کے چوغے کو پکڑتے ہوئے متوحش لہجے میں کہا۔ ''اپنے پیروں سے دھکا دینے کی کوشش کرو، نیول!''

اس نے کوشش کرتے ہوئے خود کو دھکا دیا۔ نیول کا چوغہ بائیں طرف سے پھٹ گیا اور جیب میں ٹھونسا ہوا شیشے کا گولہ باہر نکل کر

نیچے گر گیا۔اس سے پہلے کہ ان میں سے کوئی اسے پکڑ پاتا، نیول کے تھرکتا ہوا بے قابو پیر شیشے کے گولے پر پڑا اور وہ پھسل کر تیزی سے دائیں طرف دس فٹ دور پہنچ گیا اور زینے سے نیچے جا گرا اور ایک چھناکے سے چکنا چور ہو گیا۔ وہ دونوں ہی مبہوت ہو کر اس طرف دیکھتے رہ گئے جہاں شیشے کا گولہ ٹوٹ کر بکھر چکا تھا۔ اسی لمحے بڑی بڑی آنکھوں والا ایک سفید ہیولا ہوا میں لہراتا ہوا اُٹھا جو ان کے علاوہ کسی دوسرے کو دکھائی نہیں دے پایا تھا۔ ہیری کو اس کا منہ حرکت کرتا ہوا دکھائی دیا لیکن چاروں طرف چیخیں، دھماکے اور زینے ٹوٹنے کا شور اتنا زیادہ تھا کہ وہ پیش گوئی کا ایک لفظ بھی نہیں سن پایا۔ ہیولے نے بولنا بند کر دیا اور پھر ہوا میں تحلیل ہو گئی۔

''اوہ ہیری! وجھے افسوس ہے!'' نیول تاسف بھرے لہجے میں بولا اور اس کے چہرے پر ندامت جھلکنے لگی۔ اس کے پاؤں اب بھی تھرک رہے تھے۔ ''وجھے افسوس ہے ہیری! ویں ایسا بالکل نہیں کرنا چاہتا تھا......''

''خیر کوئی بات نہیں!'' ہیری نے افسردگی سے کہا۔ ''بس کھڑے ہونے کی کوشش کرو۔ ہم یہاں سے باہر......''

''ڈوبل دور......'' نیول کے منہ سے عجیب سا لفظ نکلا۔ اس کا پسینے سے شرابور چہرہ یکدم دمک اُٹھا اور وہ سر اونچا کر کے ہیری کے کندھے سے اوپر دیکھنے لگا۔

''کیا......؟''

''ڈوبل دور......''

ہیری نے تیزی سے سر گھما کر اوپر دیکھا جہاں نیول گھور رہا تھا۔ ان کے ٹھیک اوپر انسانی دماغ والے کمرے کے کھلے دروازے پر ایلبس ڈمبل ڈور کھڑے تھے۔ ان کی چھڑی اُٹھی ہوئی تھی اور ان کا چہرہ غصے سے دہک رہا تھا۔ ہیری کے بدن میں سرشاری کی بجلیاں دوڑنے لگی۔

''وہ......بچ......گئے......تھے!''

ڈمبل ڈور تیزی سے نیول اور ہیری کے قریب سے سیڑھیاں اترے۔ ہیری خاموشی سے انہیں دیکھتا رہا، اس کے دل میں ان کے پیچھے جانے کی کوئی تمنا نہیں تھی۔ وہ مسلسل لڑائی اور بھاگم دوڑ سے بری طرح تھک چکا تھا۔ اس کے دیکھتے ہی دیکھتے ڈمبل ڈور نے پورا زینہ عبور کر لیا اور وہ نیچے کی گہرائی میں پہنچ گئے۔ وہاں موجود قریبی مرگ خوروں کو ان کی موجودگی کا احساس ہوا تو وہ چیخ کر سر پر منڈلانے والے خطرے سے دوسرے ساتھیوں کو آگاہ کرنے لگے۔ ایک مرگ خور پوری رفتار سے بھاگا اور زینے چڑھ کر بندر کی طرح کودتا ہوا اوپر کی طرف جانے کی کوشش کرنے لگا۔ ڈمبل ڈور نے اس کی طرف چھڑی لہرائی اور وہ ہوا میں یوں واپس اُڑتا ہوا آیا جیسے اس کی ڈور پکڑ کر کسی نے کھینچ لی ہو۔

اب صرف ایک ہی جوڑا ڈمبل ڈور کی موجودگی سے بے خبر چبوترے کے اوپر آپس میں نبرد آزما تھا۔ ہیری نے دیکھا کہ سیریس نے بیلاٹرکس کی سرخ چمکتی ہوئی لہر سے بچ گیا تھا اور وہ ہنس کر اس کا مذاق اُڑا رہا تھا۔

''کیا تمہیں اس سے بہتر دوسرا کوئی جادوئی وار نہیں آتا ہے......'' وہ چیختا ہوا بولا اور اس کی آواز گہرے غار جیسے اس کمرے میں گونجنے لگی۔

ٹھیک اسی وقت روشنی کی دوسری لہر اس کے سینے سے ٹکرائی۔ ہنسی اچانک رُک گئی اور اس چہرہ حیرت سے پھیل گیا۔ صدمے جیسی کیفیت اس کی آنکھوں میں جھلکنے لگی۔

ہیری کے بدن میں جیسے بجلی بھر گئی۔ اس نے نیول کو چھوڑ دیا حالانکہ اسے خود بھی اس بات کا احساس نہیں ہو پایا۔ وہ زینے سے نیچے چھلانگیں لگاتا ہوا اترنے لگا۔ اس نے اپنی چھڑی باہر کھینچ کر نکال لی تھی۔ ڈمبل ڈور بھی تیزی سے چبوترے کی طرف بڑھے۔

سیریس کو گرنے میں جیسے کافی وقت لگا، اس کا بدن مڑا اور آہستہ آہستہ محرابی دروازے پر لٹکے ہوئے پردے سے ٹکرایا اور اس کے پیچھے جا گرا۔ ہیری کو اپنے قانونی سرپرست کے تروتازہ چہرے پر خوف اور حیرانگی کے ملے جلے جذبات کا عکس دکھائی دیا۔ جب وہ قدیمی محرابی دروازے کے پردے سے ٹکراتا ہوا اس کے پیچھے گر کر نظروں سے اوجھل ہو گیا جو ایک پل کیلئے یوں پھڑ پھڑایا جیسے ہوا چل رہی ہو لیکن پھر واپس اپنی جگہ پر لوٹ آیا۔

ہیری کو بیلاٹرکس کی فاتحانہ کلکاری سنائی دی مگر وہ جانتا تھا کہ اس کا کوئی مطلب نہیں تھا...... سیریس محرابی دروازے کے اندر تو ضرور گرا تھا وہ کسی بھی پل دوسری طرف سے نمودار ہو سکتا تھا......

مگر سیریس دوبارہ واپس نہیں آپایا......

''سیریس......'' بے اختیار اس کے منہ سے چیخ نکلی۔ ''سیریس......''

وہ فرش پر پہنچ چکا تھا۔ اس کی سانسیں اکھڑ رہی تھیں۔ سیریس اس پردے کے پیچھے ہی ہوگا۔ وہ اسے کھینچ کر باہر نکال لے گا......

وہ زمین سے جست لگا کر چبوترے پر جا پہنچا۔ اس سے پہلے اس کے قدم محرابی دروازے کی طرف بڑھ پاتے کسی نے اچھل کر اسے دبوچ لیا اور چبوترے سے واپس کھینچ لیا۔ وہ لوپن تھے۔

''ہیری! تم اب کچھ نہیں کر سکتے......خود کو سنبھالو!'' لوپن کی دور سے آتی ہوئی آواز سنائی دی۔

''اسے بچالو! وہ صرف اس کے اندر ہی تو گیا ہے......'' وہ صدمے کی شدت سے چیخا۔

''اب بہت دیر ہو چکی ہے......ہیری!''

''ہم اب بھی اس کے پاس پہنچ سکتے ہیں......'' ہیری نے خود کو لوپن کی گرفت سے چھڑانے کیلئے پورا زور لگایا مگر لوپن کی آہنی گرفت کافی مضبوط تھی۔

''ہیری! تم کچھ بھی نہیں کر سکتے......کچھ بھی نہیں......وہ چلا گیا ہے!''

☆☆☆☆

چھتیسواں باب

# وہی ہوا جس کا خدشہ تھا!

''وہ کہیں نہیں گیا ہے......'' ہیری بری طرح سے چیخا۔

اسے اس بات پر یقین نہیں تھا۔ وہ اس بات پر یقین ہی نہیں کرنا چاہتا تھا۔ وہ پوری طاقت سے لوپن سے آزاد ہونے کی جدوجہد کرر ہا تھا۔ لوپن نہیں جانتے تھے کہ اس پھٹے پرانے پردے کے پیچھے لوگ چھپے ہوئے تھے۔ ہیری جب پہلی بار اس کمرے میں داخل ہوا تھا تو اسے اس کے پیچھے سرگوشیوں اور بڑبڑاہٹ کی آوازیں سنائی دی تھیں۔ سیریس تو بس اس کے پیچھے چھپا ہوا تھا اور اسے نظر نہیں آرہا تھا۔

''سیریس......سیریس......'' وہ دوبارہ چیخا۔

''وہ واپس نہیں لوٹ سکتا ہے، ہیری!'' لوپن نے شکستہ آواز میں کہا اور ہیری کو روکنے کی کوشش کرتے رہے۔ ''وہ اب کبھی واپس نہیں لوٹ سکتا...... کیونکہ وہ مر......''

''وہ نہیں مرا ہے......سیریس...... باہر آؤ!'' ہیری گرجتے ہوئے بولا۔

ان کے چاروں طرف ابھی جنگ کا میدان گرم تھا۔ جادوئی واروں کی چمک لگاتار دکھائی دے رہی تھی۔ ہیری کیلئے یہ شور شرابہ کوئی معنی نہیں رکھتا تھا۔ اسے اپنے قریب سے گزرنے والی چمکتی لہروں کی بھی کوئی پرواہ نہیں تھی۔ اسے اب کسی بھی بات کی کوئی پرواہ نہیں تھی۔ سوائے اس کے کہ لوپن وہ ڈرامہ کرنا بند کردیں کہ سیریس...... جو اس قدیمی محرابی دروازے کے پیچھے ان سے کچھ فٹ دور کھڑا تھا...... کبھی نہیں لوٹے گا اور اپنے سیاہ بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے لڑائی میں دوبارہ جوش وخروش نہیں پیدا کرے گا۔

لوپن ہیری کو کھینچتے ہوئے چبوتر سے دور ہٹالے گئے تھے۔ ہیری ابھی تک قدیمی محرابی دروازے کے پھٹے پرانے پردے کو گھور رہا تھا۔ اسے اس بات پر غصہ آرہا تھا کہ سیریس اسے اور کتنا انتظار کروانا چاہتا تھا......

جب وہ لوپن کی گرفت سے خود کو چھڑانے کیلئے جھنجلائے ہوئے انداز میں تڑپ رہا تھا تو اسی وقت اس کے دل کی گہرائیوں میں سے ایک احساس پیدا ہوا کہ سیریس نے اس سے پہلے اسے کبھی انتظار نہیں کروایا تھا...... سیریس نے اس کی مدد کرنے کیلئے ہمیشہ

خطرات مول لئے تھے......اگر ہیری کے شدت سے پکارنے کے باوجود سیریس اس قدیمی محرابی دروازے سے باہر نہیں نکل پا رہا تھا تو اس کا ایک ہی مطلب تھا کہ وہ اب نہیں آ سکتا تھا......وہ سچ مچ مر چکا تھا......

ڈمبل ڈور نے بچے ہوئے مرگ خوروں میں سے زیادہ تر کو کمرے کے وسطی حصے میں گھیر رکھا جو غیبی رسیوں میں بندھے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ میڈ آئی موڈی رینگتے ہوئے بیہوش ٹونکس کے قریب پہنچ چکے تھے اور اسے ہوش میں لانے کی کوشش کر رہے تھے۔ چبوترے کے عقبی حصے پر اب بھی روشنیاں چمک رہی تھیں، چیخنے اور چلانے کی آوازیں گونج رہی تھیں۔ سیریس کی جگہ اب کنگ سلے، بیلاٹرکس کا مقابلہ کر رہا تھا۔

''ہیری......!''

نیول ایک ایک کر کے پتھر کا زینہ پھسلتا ہوا اتر آیا تھا اور ابھی تک زمین پر گرے گرے اپنے پاؤں تھرکا رہا تھا۔ وہ اس کے پیروں کے قریب تھا اور نیچے سے اس کا چوغہ کھینچ رہا تھا۔ ہیری نے اب لوپن سے خود کو چھڑانے کی جدوجہد ختم کر دی تھی اور ساکت صدمے میں کھڑا محرابی دروازے کو گھورے جا رہا تھا۔ لوپن نے حفظ ماتقدم اسے پکڑ رکھا تھا کہ کہیں وہ دوبارہ محرابی دروازے کی طرف جانے کی کوشش نہ کرے۔

''ہیری! وجھے سچ مچ افسوس ہے......'' نیول دوبارہ بولا۔ اس کے پاؤں اب بھی بے قابو ہو کر ہوا میں تھرک رہے تھے۔ ''کیا وہ آدوی......وہ سیریس بلیک تمہارا دوست تھا......؟''

ہیری نے نڈھال انداز میں سر ہلا دیا۔

''اوہ ٹھہرو......'' لوپن نے آہستگی سے کہا اور اپنی چھڑی نیول کے پیروں کی طرف کرتے ہوئے بولے۔ ''رکوترم......'' جادوئی کلمے کا اثر فوراً ختم ہو گیا اور نیول کے پاؤں ہوا میں ہی رُک گئے۔ وہ سکون کی سانس لیتا ہوا ہیری کے سہارے اُٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اب اس کے پاؤں زمین پر بالکل صحیح جمے ہوئے تھے البتہ کچھ کانپ رہے تھے۔

''چلو......چل کر تمہارے باقی ساتھیوں کو تلاش کرتے ہیں۔'' لوپن نے سانس کھینچتے ہوئے کہا۔ اس کا رنگ پیلا پڑ چکا تھا۔ ''تمہارے باقی ساتھی کہاں ہیں نیول......؟'' وہ ہیری اور نیول کو کھینچتے ہوئے محرابی دروازے والے چبوترے سے دور ہٹ گئے۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے ہر لفظ بولنے کیلئے اسے کافی مشکل پیش آ رہی تھی۔

''وہ سب وہاں ہیں!'' نیول نے اوپر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ''ایک انسانی دواغ نے رون پر حملہ کر دیا تھا لیکن وجھے لگتا ہے کہ وہ ٹھیک ہے۔ اور ہروائنی بیہوش ہے لیکن اس کی نبض چل رہی ہے......''

ایک زوردار دھماکہ ہوا اور چبوترے کے عقبی حصے پر چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ ہیری نے مڑ کر دیکھا کہ کنگ سلے درد کی شدت سے چیختا ہوا زمین پر گر گیا تھا۔ بیلاٹرکس فاتحانہ انداز میں اپنی نظریں گھمائیں جیسے ہی اس نے ڈمبل ڈور کو اپنی طرف متوجہ ہوتے دیکھا

تو وہ تیزی سے بھاگ کھڑی ہوئی۔ڈمبل ڈور نے اس پر ایک جادوئی روشنی پھینکی لیکن بیلاٹرکس نے بروقت اس روشنی کو روک کر دوسری طرف موڑ ڈالا۔وہ اب نصف زینہ چڑھ چکی تھی۔

''ہیری......نہیں!''لوپن چیختے رہ گئے اور ہیری ان کے بازو کے ڈھیلے حلقے سے نکل کر اس کے تعاقب میں لپکا۔

''اس نے سیریس کو مار ڈالا......''ہیری گرجتا ہوا غرایا۔''اس نے اسے مار ڈالا......میں اسے زندہ نہیں چھوڑوں گا......''

پھر وہ پتھر کی سیڑھیوں پر لڑکھڑاتے ہوئے انداز سے چڑھنے لگا۔اس کے پیچھے لوگ چیخ رہے تھے، چلا رہے تھے مگر اسے ان کی کوئی پرواہ نہیں تھی۔اس کی آنکھوں کے سامنے بیلاٹرکس کے سیاہ چوغے کا آخری سرا اوپر والے دروازے میں غائب ہو گیا۔وہ پوری طاقت سے بھاگتا ہوا اس کے پیچھے اس کمرے میں پہنچ گیا جہاں انسانی دماغ ایک بڑے شیشے کے صندوق اب بھی تیر رہے تھے۔بیلاٹرکس اس سے کچھ ہی فاصلے پر موجود تھی، اس نے اپنے کندھے کے اوپر سے چھڑی لہرائی اور سبز محلول سے بھرے صندوق پر جادوئی روشنی کا وار مارا۔شیشے کا صندوق ہوا میں کافی اوپر اچھلا اور دھڑام سے نیچے گر گیا۔سبز بدبودار محلول تیزی سے فرش پر پھیل گیا اور اس میں تیرنے والے دماغ آزاد ہو کر ہوا میں اُڑنے لگے۔ان میں رنگین متحرک تصویروں اور مناظر والے فیتے نکل کر ہوا میں بکھر گئے۔ہیری کے ان کے نیچے سے بچتا ہوا آگے نکلا۔وہ اس بدبودار محلول سے بھی خود کو بچا رہا تھا۔پھر اسے لگا جیسے انسانی دماغ اسے پکڑنے کیلئے لپک رہے ہیں۔اس نے جلدی سے چھڑی لہرائی اور انہیں منجمد والا جادوئی کلمہ پڑھا۔چھڑی سے تیز سفید روشنی ان پر پڑی اور وہ سب ہوا میں ساکت ہو کر جم گئے مگر ان کے فیتے میں سے تصویر اور مناظر دکھائی دیتے رہے۔ہیری فرش پر پھسلتے پھسلتے آگے بڑھا اور اس دروازے کی طرف بھاگا جس میں سے بیلاٹرکس دوسری طرف نکل گئی تھی۔وہ فرش پر کراہتی ہوئی لونا کو پھلانگ کر نکلا، پھر وہ جینی کے قریب سے گزرا جس نے چونک کر اس سے پوچھا۔''ہیری کیا ہوا؟''مگر جواب دینے کا وقت بالکل نہیں تھا۔وہ رون کے نزدیک سے نکلا جو اب بھی پاگلوں کی طرح ہنس کر رہا تھا پھر اس نے ہرمائنی پر اچٹتی نظر ڈالی جو ابھی تک بیہوش پڑی تھی۔وہ کھلے ہوئے دروازے کو عبور کر کے اسی سیاہ گول کمرے میں پہنچ گیا تھا جہاں سے وہ اندر داخل ہوئے تھے۔اس نے دیکھا کہ بیلاٹرکس کمرے کی دوسری طرف ایک دروازے سے باہر نکل رہی تھی۔ جہاں مشعلیں جل رہی تھیں۔ وہ بالکل دروازے سے باہر نکل گئی تھی، کیونکہ وہ آسانی سے راہداری سے لفٹ تک پہنچ سکتی تھی......

وہ اس کے تعاقب میں دوڑا مگر اس نے بیلاٹرکس نے اپنے پیچھے دھڑام سے دروازہ بند کر دیا تھا۔اسی لمحے دیواریں گھومنے لگیں اور دروازوں کی جگہیں آپس میں بدلنے لگیں۔ جب یہ سلسلہ رُکا اور ایک بار پھر نیلی روشنی کمرے میں دکھائی دینے لگی تو ہیری نے دیوانگی کے عالم میں سب دروازوں کی طرف دیکھا۔

''باہر نکلنے کا راستہ کہاں ہے؟''وہ متوحش انداز میں چیخ اُٹھا۔''باہر نکلنے کا راستہ کہاں ہے''

اسی لمحے دیوار رُک گئی اور کمرہ جیسے اس کے پوچھنے کا ہی انتظار کر رہا تھا۔اس کے ٹھیک پیچھے ایک دروازہ زوردار آواز میں کھل گیا

اور مشعلوں کی روشنی کمرے میں داخل ہونے لگی۔ ہیری پلٹ کر اس کی طرف بھاگا۔ وہ دروازے سے باہر نکل کر راہداری میں بھاگنے لگا۔ اس سے پہلے کہ وہ آخری سرے تک جا پہنچتا، اسے لفٹ کی کھڑکھڑاتی ہوئی آواز سنائی دی۔ وہ پوری قوت سے لفٹ کی طرف دوڑا۔ وہ اس کونے پر مڑا جہاں لفٹ کا سنہرا جوف دکھائی دے رہا تھا۔ اس نے جلدی سے لفٹ نیچے بلانے والے بٹن پر مکا رسید کیا۔ اسے زیادہ دیر انتظار نہیں کرنا پڑا لفٹ نیچے پہنچی اور جالی والا دروازہ کھل گیا۔ ہیری نے اندر گھستے ہی فوراً استقبالیہ ہال والا بٹن دبایا۔ جالی والا دروازہ کھڑکھڑاہٹ کے ساتھ بند ہوا اور پھر لفٹ اوپر اُٹھنے لگی۔

اس سے پہلے کہ جالی والا دروازہ پوری طرح کھل پاتا، ہیری لفٹ میں چھلانگ لگا کر باہر نکلا اور وسیع ہال میں پہنچ گیا جہاں وسطی حصے میں ایک بڑا سنہرا فوارہ لگا ہوا تھا۔ اس نے چاروں طرف نظر گھما کر دیکھا۔ بیلاٹرکس ہال کے دوسرے کونے پر ٹیلی فون بوتھ والی لفٹ کی طرف بھاگتی ہوئی دکھائی دی۔ ہیری اس کے تعاقب میں بھاگنے لگا۔ خالی ہال میں قدموں کی آواز گونجنے لگی۔ بیلاٹرکس نے مڑ کر اسے دیکھا اور پھر پلٹ کر اس کی طرف چھڑی لہرائی اور وار مارا۔ ہیری چھلانگ لگا کر فوارے کے پیچھے جا چھپا۔ تیزی چمکتی ہوئی روشنی اس کے قریب سے نکل گئی اور ہال کے دوسرے سرے پر ایک سنہری دروازے پر جا ٹکرائی جو گھنٹیوں جیسی آواز میں بجنے لگا۔ اب قدموں کی آواز نہیں آ رہی تھی۔ بیلاٹرکس نے بھاگنا بند کر دیا تھا۔ ہیری ان مجسموں کے پیچھے چھپ کر سوچ رہا تھا کہ اسے اب کیا کرنا چاہئے؟

''تم میرے پیچھے کیوں آئے تھے؟ مجھے اندازہ ہو رہا ہے کہ تم یہاں میرے پیارے کزن بھائی کی موت کا بدلہ لینے کیلئے آئے تھے، ہے نا؟'' بیلاٹرکس نے بچوں جیسی چنچل آواز میں کہا جو چمکتے ہوئے لکڑی کے فرش سے ٹکرا کر ہال میں گونجنے لگی۔

''بالکل! میں اسی لئے آیا ہوں!'' ہیری نے چلا کر کہا اور اس کی آواز بہت ساری گونجوں کے ساتھ کمرے میں سنائی دینے لگی۔ ''آیا ہوں......آیا ہوں......آیا ہوں......''

''اوہ ہو......کیا تم اس سے بہت پیار کرتے تھے، ننھے منے چوزے پوٹر؟''

ہیری کے دل و دماغ میں نفرت کی شدید لہریں اُٹھنے لگیں۔ اسے ایسا لگا کہ نفرت کے دباؤ کے باعث اس کا سر پھٹ جائے گا۔ وہ غصے کے عالم میں اچھل کر فوارے کی اوٹ سے باہر نکلا اور زور سے چیخا...... ''اینگوریسم......''

بیلاٹرکس کے منہ سے چیخ نکل گئی اور وہ جادوئی وار کی شدت سے اچھل کر زمین پر جا گری، مگر وہ درد سے اس طرح چیخ اور تڑپ نہیں رہی تھی جیسے نیول کے ساتھ ہوا تھا۔ وہ دوبارہ زمین سے اُٹھ کھڑی ہوئی اور ہانپتی ہوئی اسے گھورنے لگی مگر اب وہ ہنس نہیں رہی تھی۔ ہیری نے موقع پا کر تیزی سے دوبارہ فوارے کے پیچھے پناہ لینا مناسب سمجھا۔ اسی لمحے بیلاٹرکس کا جادوئی وار جادوگر کے سر سے ٹکرایا۔ مجسمے کا سر گردن سے ٹوٹ کر بیس فٹ دور جا گرا اور لکڑی کے فرش پر گھسٹتا ہوا دور تک نشان چھوڑ گیا۔

''تم نے پہلے کبھی ناقابل معافی وار کا استعمال نہیں کیا...... ہے نا لڑکے؟'' وہ زور سے چلائی۔ اس نے اب اپنی شوخ چنچل آواز

میں بات کرنا چھوڑ دی تھی۔''پوٹر! اس کیلئے بخیل ہونا پڑتا ہے......اس کیلئے واقعی درد پہنچانے کی تمنا کا غلبہ ہونا چاہئے......اس کا لطف اُٹھانے کی خواہش دل و دماغ میں ہونی چاہئے......تمہارا نام نہاد غصہ مجھے زیادہ دیر تک نقصان نہیں پہنچا سکتا ہے......میں تمہیں دکھانا چاہتی ہوں کہ یہ کام کیسے کیا جاتا ہے،ٹھیک ہے؟......میں تمہیں اس کا حقیقی سبق سکھانا چاہتی ہوں......''

ہیری جھک کر فوارے کی دوسری طرف چلا گیا،اسی وقت اسے بیلاٹرکس کی چیخ سنائی دی۔

''اینگوریسم......''

ہیری کو ایک بار پھر جھکنے کیلئے مجبوراً نیچے ہونا پڑا۔ جب قنطورس کا کمان والا ہاتھ اُڑ کر فرش پر سنہرے جادوگر کے سر کے پاس پہنچ گیا۔

''پوٹر! تم مجھ سے جیت نہیں سکتے!'' وہ چلا کر غصے سے بولی۔

اسے بیلاٹرکس کے قدموں کی چاپ اپنی دائیں جانب سنائی دی۔ یہ واضح تھا کہ وہ اس کا نشانہ باندھنے کیلئے اسے ٹھیک طرح سے دیکھنے کی کوشش کر رہی تھی۔ وہ اس طرف والے مجسمے سے دور ہٹ گیا اور اپنے سر کو گھریلو خرس کے برابر لاتے ہوئے قنطورس کے پیروں کے پاس اکڑوں بیٹھ گیا تھا۔

''میں تاریکیوں کے شہنشاہ کی سب سے وفادار خدمت گزار تھی اور ہوں......میں نے ان سے ہی تاریک جادو کا فن سیکھا ہے اور میں ایسے طاقتور جادوئی کلمات جانتی ہوں کہ تم جیسا ننھا اور کمزور لڑکا مجھ سے مقابلہ کرنے کی امید نہیں کر سکتا ہے......''

''ششدرم......'' ہیری نے چیخ کر کہا۔ وہ وہاں آ گیا تھا جہاں غوبلن سر کٹے جادوگر کی طرف مسکرا کر دیکھ رہا تھا۔ اس نے ناقابل معافی وار کا استعمال تب کیا تھا جب بیلاٹرکس فوارے کے چاروں طرف جھانک کر دیکھ رہی تھی۔ اس کی پشت ہیری کی طرف تھی۔ بیلاٹرکس نے اتنی پھرتی سے ردعمل کا اظہار کیا کہ ہیری بمشکل بروقت اس سے بچ پایا۔

''خولستم......''

سرخ روشنی کی لہر کے ساتھ اس کا ششدر جادوئی کلمہ پلٹ کر اسی کی طرف لپکا۔ ہیری چھلانگ لگا کر فوارے کے عقبی حصے میں پہنچ گیا۔ اسی لمحے غوبلن کا ایک کان ٹوٹ کر ہوا میں اُڑ گیا۔

''پوٹر! میں تمہیں آخری موقع دے رہی ہوں!'' بیلاٹرکس نے چیختے ہوئے کہا۔''مجھے پیش گوئی والا گولہ دے دو!......اسے اسی وقت میری طرف لڑھکا دو......میں تمہاری جان بخش سکتی ہوں!''

''پھر تو تمہیں مجھے مارنا ہی پڑے گا کیونکہ وہ ٹوٹ کر ضائع ہو چکا ہے۔'' ہیری نے گرجتے ہوئے لہجے میں کہا۔ جیسے ہی اس نے یہ بات کہی، اسی لمحے اس کے ماتھے میں درد کی ایک تیز لہر اُٹھی اور اس کا نشان بری طرح جلنے لگا۔ اس نے اپنے اندر شورش کا ایک طوفان اُٹھتا ہوا محسوس ہوا جس کا اس کے غصے سے کوئی تعلق نہیں تھا۔

''اور وہ جانتا ہے......'' ہیری نے بیلاٹرکس جیسی پاگل ہنسی ہنستے ہوئے کہا۔'' تمہارا آقا والڈی مورٹ جان چکا ہے کہ گولہ ٹوٹ چکا ہے، وہ اس سے خوش نہیں ہوگا، ہے نا؟''

''کیا مطلب؟......تم کیا کہنا چاہتے ہو؟'' وہ چیخی اور پہلی بار اس کی آواز میں خوف کی جھلک سنائی دی۔

''جب میں نیول کو اُٹھا کر زینے پار کرنے کی کوشش کر رہا تھا تو پیش گوئی والا گولہ ٹوٹ گیا تھا۔تمہیں کیا لگتا ہے کہ والڈی مورٹ اس کے بارے میں تم سے کیا کہے گا؟''

اس کا نشان بری طرح دکھ رہا تھا اور اس میں آگ لگ چکی تھی۔ درد کی وجہ سے اس کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے تھے۔

''یہ بالکل جھوٹ ہے......'' وہ چیخی مگر اس کے غصے کے پیچھے اب دہشت کا عنصر بھی موجود تھا۔''پوٹر! وہ تمہارے پاس ہی ہے اور تم اسے مجھے ابھی دو گے......ایکوسم پیش گوئی......ایکوسم پیش گوئی......''

ہیری دوبارہ ہنسنے لگا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اس سے وہ آگ بگولہ ہو جائے گی۔ اس کے سر میں اتنی تیزی سے درد ہو رہا تھا جیسے اس کی کھوپڑی پھٹ جائے گی۔ اس نے ایک کان والے غوبلن کے مجسمے کے پیچھے سے ہاتھ اُٹھا کر لہرایا اور فوراً واپس کھینچ لیا کیونکہ اسی وقت بیلاٹرکس نے اس پر سبز روشنی کا جھماکا دے مارا تھا۔

''وہاں کچھ نہیں ہے، جب کوئی چیز ہے ہی نہیں تو ایکوسم کہنے سے کیسے آ جائے گی۔ وہ ٹوٹ چکا ہے اور کوئی بھی اس کی بات نہیں سن پایا۔تم جا کر اپنے آقا سے یہ بات کہہ دینا......''

''نہیں یہ بکواس ہے......'' وہ حلق پھاڑ کر چیخی۔''یہ سچ نہیں ہے، تم جھوٹ بول رہے ہو۔ آقا! میں نے پوری کوشش کی تھی...... میں نے پوری کوشش کی تھی...... مجھے سزا مت دینا!''

''یوں چیخ چیخ کر اپنی توانائی برباد مت کرو......'' ہیری نے فوارے کی اوٹ سے چیخ کر کہا۔اب اس کی آنکھیں بند ہو رہی تھیں کیونکہ اس کا نشان اب خطرناک انداز میں تکلیف دے رہا تھا اور اس کا سر پوری طرح گھوم رہا تھا۔''وہ یہاں سے تمہاری آواز نہیں سن پائے گا......''

''کیا سچ مچ پوٹر......؟''

ایک تیکھی اور یخ بستہ آواز اس کے کانوں میں سنائی دی۔

ہیری نے فوراً اپنی آنکھیں کھول دیں۔

دبلا پتلا اور لمبی قد و قامت والا والڈی مورٹ ہال کے وسطی حصے میں نمودار ہو چکا تھا۔ اس نے اپنے سانپ جیسے خوفناک چہرے پر سیاہ نقاب لگا رکھا تھا۔ اس کی سرخ سوراخوں جیسی پتلیوں والی آنکھیں گھور رہی تھیں۔ اس کی چھڑی ہیری کی طرف اُٹھی ہوئی تھی جو مبہوت ہو کر اس کی طرف کھڑا دیکھے جا رہا تھا۔ وہ اپنی جگہ سے ہل بھی نہیں پا رہا تھا۔

''تم نے میری پیش گوئی والا گولہ توڑ ڈالا؟'' والڈی مورٹ نے آہستگی سے پھنکار بھری آواز میں کہا اور اپنی بے رحم نظروں سے ہیری کو گھور کر دیکھا۔''نہیں بیلا! وہ جھوٹ نہیں بول رہا ہے...... مجھے اس کے ناقص دماغ کی تہہ میں سچائی کی جھلک صاف دکھائی دے رہی ہے...... کئی مہینوں کی لگاتار محنت...... لگاتار کوشش...... لگاتار تیاری...... اور میرے وفادار نکمے مرگ خوروں نے ایک بار پھر ہیری پوٹر کو میرے منصوبوں پر پانی پھیرنے کا پورا پورا موقع فراہم کیا......''

والڈی مورٹ جب دھیمی چال سے چلتا ہوا ان کے قریب آیا تو بیلاٹرکس سسکیاں لیتی ہوئی اس کے قدموں میں گر گئی۔

''آقا! مجھے واقعی افسوس ہے!'' وہ سسکیوں کے ساتھ بولی۔''میں یہ بات نہیں جانتی تھی، میں تو اس بھیس بدل چوپائی جادوگر سے لڑ رہی تھی۔ آقا! آپ کو معلوم ہونا چاہئے......''

''اپنا منہ بند رکھو بیلا!'' والڈی مورٹ نے خطرناک لہجے میں کہا۔''میں تم سے بعد میں نمٹوں گا۔ کیا تمہیں یہ محسوس ہوتا ہے کہ میں جادوئی محکمے میں تمہاری معافیاں تلافیاں اور رحم کی بھیک کی تکرار سننے کیلئے آیا ہوں......''

''آقا...... وہ یہیں ہے...... وہ نیچے ہے!''

والڈی مورٹ نے اس کی بات پر ذرا سا بھی دھیان نہیں دیا۔

''مجھے اب تم سے کچھ نہیں کہنا ہے پوٹر!'' اس نے یخ بستہ آواز میں کہا۔''تم نے مجھے بے حد مشتعل کیا ہے...... تم نے مجھے بار بار زچ کیا ہے...... کافی عرصے سے تم میرے غضب کو للکار رہے ہو...... ایوداکوداسم......''

والڈی مورٹ کی چھڑی سے سبز چمکتی ہوئی روشنی کی جانی پہچانی لہر نکلی، وہی لہر جس نے ہیری کو جھولنے میں ماتھے کا بجلی جیسا نشان دیا تھا...... ہیری نے بچنے کیلئے اپنا منہ تک نہیں کھولا تھا۔ اس کا دماغ بالکل سن ہو چکا تھا اور اس کی چھڑی فرش پر نیچے گر چکی تھی۔

لیکن فوارے میں کھڑے سر کٹے جادوگر کا سنہرا مجسمہ اچانک زندہ ہو گیا اور اپنے ستون سے اچھل کر ہیری اور والڈی مورٹ کے درمیان دھم سے فرش پر آ گرا۔ مجسمے نے ہیری کو بچانے کیلئے اپنے ہاتھ پھیلا لئے اور والڈی مورٹ کے جھٹ کٹ وار کو اپنے سینے پر برداشت کیا۔

''یہ کیا؟......'' والڈی مورٹ حیرانگی سے چیخا اور وہ چاروں طرف گردن گھما کر دیکھنے لگا اور پھر اس کے منہ سے بے اختیار نکلا......''ڈمبل ڈور!''

ہیری نے جب پیچھے پلٹ کر دیکھا تو اس کا دل دھڑکنے لگا۔ سنہرے دروازے کے سامنے ڈمبل ڈور کھڑے تھے۔

والڈی مورٹ نے اپنی چھڑی تان لی پھر اس نے ڈمبل ڈور کی طرف سبز روشنی کی ایک اور لہر ماری جو اپنی جگہ سے ہٹے اور غائب ہو گئے، اگلے ہی پل وہ والڈی مورٹ کے بالکل پیچھے نمودار ہوئے اور انہوں نے اپنی چھڑی فوارے کی طرف کرتے ہوئے لہرائی۔ فوارے کے بیچوں بیچ ستون پر کھڑے مجسمے متحرک ہو گئے۔ جادوگرنی والا مجسمہ تیزی سے بیلاٹرکس کی طرف بھاگا جو چیخی اور اپنی چھڑی

لہرا کر اس پر جادوئی واروں کی بوچھاڑ کرنے لگی مگر اس کی کوشش بیکار ثابت ہوئی، جادوئی وار اس کے ٹھوس سینے ٹکرا کر ادھر ادھر پلٹ گئے۔ اس نے بیلاٹرکس پر چھلانگ لگائی اور اسے فرش پر گرا کر اپنے شکنجے میں کس لیا۔ اسی وقت غوبلن اور گھریلو خرس دیوار والے آتشدانوں کی طرف بڑھ گئے۔ ایک ہاتھ والا قنطورس والڈی موورٹ کی طرف لپکا جو وہاں سے غائب ہو کر اب فوارے کے بیچوں بیچ ستون پر دوبارہ نمودار ہو چکا تھا۔ سر کٹے جادوگر کے مجسمے نے ہاتھ بڑھا کر ہیری کو ایک بار پھر اپنے عقب میں کر لیا اور اسے لے کر پیچھے ہٹتا ہوا خطرے سے دور ہو گیا۔ ڈمبل ڈور اب والڈی موورٹ کی طرف بڑھے اور ہاتھ کٹا سنہرا قنطورس ان کے دونوں کے چاروں طرف گھومنے لگا۔

''ٹام! آج رات یہاں آنا تمہاری سب سے بڑی غلطی ہے!'' ڈمبل ڈور نے پرسکون لہجے میں کہا۔ ''ایرورز بس کچھ دیر میں پہنچنے والے ہیں......''

''ان کے آنے سے قبل ہی میں یہاں سے نکل جاؤں گا اور آپ کا قصہ ہمیشہ کیلئے ختم ہو جائے گا ڈمبل ڈور......'' والڈی موورٹ نے غصیلی آواز میں کہا۔ اس نے ڈمبل ڈور پر ایک اور جادوئی وار کیا مگر وہ چوک گیا تھا۔ وار چیکنگ ڈیسک سے جا ٹکرایا اور وہ آگ کے بلند شعلوں میں دھڑ ادھڑ جلنے لگا۔

ڈمبل ڈور نے اپنی چھڑی لہرائی۔ اس سے نکلنے والے جادوئی وار کی قوت اس قدر شدید تھی کہ جب وہ سنہری مجسمے کے پیچھے کھڑے ہیری کے قریب سے گزرا تو اس کے بال اوپر کھڑے ہو گئے۔ اسے وار کو پلٹنے کیلئے والڈی موورٹ کو چاندی کی چمکتی ہوئی ڈھال نمودار کرنا پڑی۔ چمکتی ہوئی تیز روشنی ڈھال کے ساتھ جا ٹکرائی اور زائل ہو گئی۔ ڈھال کو کوئی نقصان نہیں پہنچا تھا۔ حالانکہ اس میں گھنٹی بجنے جیسی گہری آواز سنائی دی تھی جو کچھ عجیب تھی......

''ڈمبل ڈور! آپ مجھے مارنا نہیں چاہتے؟'' والڈی موورٹ نے کہا اور اس کی سرخ آنکھیں سکڑ سی گئیں۔ ''آپ اس طرح کے وحشیانہ پن سے بلند تر ہیں، ہے نا؟''

''ہم دونوں ہی یہ بات جانتے ہیں ٹام کہ انسان کو نیست و نابود کرنے کے کئی دوسرے طریقے موجود ہیں۔'' ڈمبل ڈور نے پرسکون انداز میں کہا اور وہ والڈی موورٹ کی طرف بڑھنے لگے جیسے انہیں دنیا میں کوئی خوف نہ ہو، جیسے ہال میں ان کے چھوٹے چھوٹے اُٹھتے قدموں میں کسی کو دخل اندازی کی جرأت نہ ہو۔ ''میں جانتا ہوں کہ صرف تمہاری جان لینے سے مجھے خوشی نہیں ملے گی......''

''ڈمبل ڈور موت سے برا کوئی چیز نہیں ہوتی!'' والڈی موورٹ نے غرا کر کہا۔

''تم غلط سوچتے ہو ٹام!'' ڈمبل ڈور نے کہا جو اب والڈی موورٹ کے قریب پہنچ رہے تھے اور اتنے ہلکے پھلکے انداز میں گفتگو کر رہے تھے جیسے وہ دونوں چائے کی میز پر دوستانہ بات چیت کر رہے ہوں۔ ہیری کو اندیشہ ہونے لگا کہ وہ والڈی موورٹ کی طرف تنہا،

بغیر کسی حفاظتی اقدام کے، بغیر کسی حصار کے بڑھے جا رہے ہیں۔ وہ انہیں خبردار کرنا چاہتا تھا مگر اس کے محافظ سر کٹے مجسمے نے اسے دیوار کی طرف پیچھے دھکیل دیا تھا۔ وہ اسے اپنی گرفت سے باہر نکلنے کا کوئی موقع نہیں دے رہا تھا۔ ''موت سے بھی زیادہ بری چیزیں ہوتی ہیں، اس بات کو صحیح طرح سے نہ سمجھ پانا ہی تمہاری سب سے بڑی کمزوری ہے......''

چاندی کی ڈھال کے پیچھے سے سبز روشنی کا جھما کا ہوا۔ روشنی کی ایک اور لہر نکلی۔ اس بار ایک ہاتھ والا سنہری قنطورس اچھل کر ڈمبل ڈور کے سامنے کود آیا۔ روشنی کی لہر اس ٹکرائی اور اگلے ہی لمحے اس کا بدن سینکڑوں ٹکڑوں میں بدل کر فرش پر بکھر گیا مگر اس سے پہلے کہ اس کے ٹکڑے فرش پر گر پاتے، ڈمبل ڈور نے اپنی چھڑی اس طرح لہرائی جیسے چابک مارتے ہیں۔ اس کی نوک سے ایک لمبا پتلا شعلہ نکلا جو والڈی موورٹ اور ڈھال کے چاروں طرف بندھتا چلا گیا۔ ایک لمحے کیلئے ایسا لگا کہ ڈمبل ڈور جیت گئے ہیں مگر اگلے ہی لمحے وہ آگ کی رسی ایک سانپ میں بدل گئی جس نے والڈی موورٹ پر فوراً اپنی گرفت ڈھیلی کر دی اور وہ سانپ غصے سے پھنکارتا ہوا ڈمبل ڈور کے سامنے آ گیا۔

والڈی موورٹ اپنی جگہ سے غائب ہو گیا۔ سانپ نے فرش سے اپنا پھن اُٹھالیا اور ڈمبل ڈور پر وار کرنے کیلئے تیار ہو گیا۔ ڈمبل ڈور کے اوپر ہوا میں ایک شعلہ دکھائی دیا۔ والڈی موورٹ دوبارہ نمودار ہو گیا۔ وہ فوارے کے بیچوں بیچ اس ستون پر کھڑا تھا جہاں کچھ دیر پہلے پانچ سنہری مجسمے کھڑے تھے۔

''اُدھر دیکھئے......'' ہیری اپنی جگہ پر زور سے چیخا۔

مگر اس کے بولنے سے پہلے ہی والڈی موورٹ کی چھڑی سے ڈمبل ڈور کی طرف سبز روشنی کی ایک اور لہر نکلی اور سانپ کے پھن سے ہوتی ہوئی ڈمبل ڈور کی طرف بڑھی۔ فاکس نامی ققنس اچانک ڈمبل ڈور کے بالکل سامنے آ گیا اور اس نے اپنی چونچ کھول کر اس سبز روشنی کی لہر کو نگل لیا۔ اگلے ہی لمحے اس کے بدن میں آگ لگ گئی اور وہ جل کر راکھ بن کر زمین کر گر گیا۔ چھوٹا، جھریوں والا اور بے جان...... اسی لمحے ڈمبل ڈور نے اپنی چھڑی لہرائی جو سانپ اپنا پھن اُٹھائے انہیں ڈسنے والا تھا، وہ ہوا میں اچھلا اور دھواں بن کر تحلیل ہو گیا۔ فوارے کا پانی اچھلا اور اس نے والڈی موورٹ کو اپنے حصار میں قید کر لیا۔ وہ نرم اور شفاف شیشے کی مانند دکھائی دے رہا تھا جس میں والڈی موورٹ کسی شوپیس کی مانند قید دکھائی دے رہا تھا۔ ایک پل کیلئے والڈی موورٹ سیاہ، مائع صورت اور بغیر چہرے والی پرچھائی کی طرح دکھائی دیا جو اس دم گھٹ قید سے نجات پانے کیلئے پوری جدوجہد کر رہا تھا...... پھر وہ اس میں کہیں گم ہو گیا اور پانی ایک چھنا کے دار آواز کے ساتھ فوارے پر گر گیا اور بری طرح چھلک کر ارد گرد فرش پر پھیل گیا۔

''آقا......'' بیلاٹرکس متوحش انداز سے چیخ اُٹھی۔

حیرت انگیز طور پر یہ ختم ہو چکا تھا۔ حیرت انگیز طور پر والڈی موورٹ نے بھاگنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ ہیری سنہری مجسمے کے حفاظتی حصار سے باہر نکلنا چاہتا تھا۔

''ہیری! جہاں ہو، وہیں ٹھہرے رہو......'' ڈمبل ڈور نے بلند آواز میں کہا۔

اسے پہلی بار ڈمبل ڈور کی آواز میں خوف کی جھلک محسوس ہوئی تھی۔ ہیری کو اس کی کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آ پائی۔ ہال بالکل خالی تھا۔ وہاں ان کے علاوہ اب اور کوئی نہیں تھا۔ سسکیاں بھرتی ہوئی بیلاٹرکس ابھی تک جادوگرنی کے مجسمے کے نیچے قید تھی۔ اور ننھا ققنس فاکس اب بھی فرش پر بیٹھا دھیمی آواز میں گنگنا رہا تھا۔

ہیری کے ماتھے کے نشان میں دھماکے کے ساتھ درد کی لہر اُٹھی، اسے محسوس ہوا کہ وہ مر جائے گا۔ اتنی شدید درد جس کا تصور کرنا بھی محال تھا، جسے برداشت کرنا اس کے بس سے باہر تھا۔

ہیری سرخ آنکھوں والے ایک مرغولے نما عفریت کے شکنجے میں تھا جس کا شکنجہ اتنا مضبوط تھا کہ اسے یہ معلوم نہیں ہو پا رہا تھا کہ اس کا اپنا بدن کہاں ختم ہوتا ہے اور اس مرغولے نما عفریت کا بدن کہاں سے شروع ہوتا ہے؟ وہ دونوں ایک ہو چکے تھے۔ اس درد سے منتھی ہو چکے تھے اور بچ نکلنے کی کوئی راہ نہیں سوجھ رہی تھی۔

پھر ہیری کو احساس ہوا کہ اس مرغولے نما عفریت نے اپنی بات کہنے کیلئے ہیری کا منہ استعمال کیا جس سے اس ناقابل برداشت درد میں اسے اپنا جبڑا ہلتا ہوا محسوس ہوا۔

''ڈمبل ڈور......اب مجھے مار کر دکھاؤ!''

اندھوں جیسی حالت میں اور خود کو موت کے کنارے پر محسوس کرتے ہوئے اس کا ہر حصہ نجات کیلئے تڑپ رہا تھا۔ ہیری کو ایک بار پھر احساس ہوا کہ وہ مرغولہ نما عفریت اس کا استعمال کر رہا تھا......

''ڈمبل ڈور! اگر موت کوئی بڑی چیز نہیں ہوتی ہے تو اس لڑکے کو مار ڈالو......''

ہیری نے سوچا، وہ اپنے درد کو روک دے...... مجھے مار ڈالو......اس اذیت کو ختم کر دو......ڈمبل ڈور......اس کے مقابلے میں موت کچھ بھی نہیں ہے......

'اور میں سیریس سے دوبارہ مل پاؤں گا......'

جب ہیری کا دل آرزوؤں سے شرابور ہو گیا تو مرغولہ نما عفریت کا شکنجہ ڈھیلا پڑنے لگا اور درد غائب ہو گیا۔ ہیری منہ کے بل فرش پر گرا پڑا تھا۔ اس کی عینک گر چکی تھی۔ وہ اس طرح کانپ رہا تھا جیسے لکڑی کے فرش پر نہیں بلکہ برف کی سل پر لیٹا ہوا ہو......

ہال میں آوازیں گونجنے لگی تھیں۔ بہت ساری آوازیں سنائی دے رہی تھیں جو وہاں نہیں ہونا چاہئے تھیں...... ہیری نے اپنی آنکھیں کھولیں۔ اس نے دیکھا کہ اس کی عینک سر کٹے مجسمے کے پیروں کے پاس پڑی تھی۔ اس سر کٹے مجسمے نے اس کی حفاظت کی تھی مگر اب وہ تڑکا ہوا اور ساکت کھڑا تھا۔ ہیری نے عینک اُٹھائی اور اپنی آنکھوں پر لگائی اور پھر اپنا سر تھوڑا اوپر اُٹھایا۔ ڈمبل ڈور کی خمدار ناک اس کی ناک سے کچھ ہی فاصلے پر دکھائی دی۔

''تم ٹھیک ہو، ہیری؟''

''ہاں!'' ہیری نے نحیف آواز میں جواب دیا۔ وہ اتنی بری طرح سے کانپ رہا تھا کہ اپنے سر کو بھی سنبھال نہیں پا رہا تھا۔ ''ہاں! میں ٹھیک ہوں...... والڈی مورٹ کہاں ہے؟...... یہ لوگ کون ہیں...... کیا......؟''

استقبالیہ ہال لوگوں سے بھر چکا تھا۔ فرش پر ان سبز شعلوں کا عکس صاف دکھائی دے رہا تھا جو ایک بار پھر بے جان اور خاموش آتشدانوں میں بھڑک اُٹھے تھے۔ وہاں سے لگاتار لوگ نکل نکل کر ہال میں آ رہے تھے۔ جیسے ہی ڈمبل ڈور نے اسے اُٹھا کر کھڑا کیا، ہیری نے گھریلو خرس اور غوبلن کے سنہرے مجسموں کی طرف دیکھا جو مبہوت کھڑے کارنیلوس فج کو کھینچ کر آگے لا رہے تھے۔

''وہ وہاں پر تھا......'' سر پر پونی ٹیل بندھے ہوئے ایک سرخ لباس والے جادوگر نے چیخ کر کہا۔ وہ ہال کی دوسری طرف سنہری ملبے کی طرف اشارہ کر رہا تھا جہاں کچھ ہی لمحے پہلے تک بیلاٹرکس قید تھی۔

''میں نے اسے دیکھا تھا مسٹر فج! میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ 'تم جانتے ہو کون؟' ہی تھا۔ اس نے ایک عورت کو پکڑا اور میری نظروں کے سامنے اوجھل ہو گیا......''

''میں جانتا ہوں ویلیم سن!...... میں جانتا ہوں...... میں نے بھی اسے دیکھا تھا!'' فج لرزتی ہوئی آواز میں بولے جو اپنا دھاری دار چوغہ پہنے ہوئے تھے اور اس طرح ہانپ رہے تھے جیسے انہوں نے میلوں کی مسافت دوڑ کر طے کی ہو۔ ''ستیاناس ہو...... وہ یہاں...... یہاں جادوئی محکمے میں...... اوہ خدایا...... یہ ممکن نہیں لگتا ہے...... یقین نہیں آتا...... اوہ...... ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟''

ڈمبل ڈور اب ہر طرح سے تسلی کر چکے تھے کہ ہیری پوری طرح ٹھیک ٹھاک ہے۔

''کارنیلوس! نیچے شعبہ اسراریات میں چلئے!'' انہوں نے طمانیت بھری آواز میں کہا۔

ڈمبل ڈور کی آواز سن کر لوگوں کو پہلی بار اس بات کا احساس ہوا کہ وہ بھی وہاں موجود تھے (ان میں سے کچھ نے اپنی چھڑیاں تیزی سے ان پر تان لی تھیں۔ باقی لوگ حیرانگی کا شکار دکھائی دینے لگے۔ گھریلو خرس اور غوبلن کے مجسموں نے خوشی سے تالیاں بجائیں۔ فج اپنی جگہ اچھل پڑے جس سے ان کے نرم چکنے جوتوں وال پاؤں زمین سے اُٹھتا چلا گیا)

''وہاں موت گھر میں آپ کو کئی مفرور مرگ خور ملیں گے جنہیں غیبی رسیوں میں باندھ ڈالا گیا ہے اور وہ اس فیصلے کے منتظر ہیں کہ آپ ان کے ساتھ کیسا سلوک کرنا چاہیں گے......''

''ڈمبل ڈور...... تم یہاں...... میں میں......'' فج حیرت کے مارے گنگ سے ہو گئے تھے۔

انہوں نے ایرورز کے دستے کی طرف گھوم کر دیکھا جسے وہ اپنے ساتھ لائے تھے۔ یہ صاف عیاں تھا کہ وہ پہلا جملہ یہی کہنا چاہتے تھے کہ اس آدمی کو اپنی حراست میں لے لو!

''کارنیلوس! میں ایک بار پھر تمہارے آدمیوں کا مقابلہ کرنے اور انہیں زمین بوس کرنے کیلئے تیار ہوں......'' ڈمبل ڈور نے

گرج دار آواز میں کہا۔ ''مگر کچھ ہی لمحات پہلے آپ نے خود اپنی آنکھوں سے سچائی دیکھ لی ہے، جو آپ پچھلے ایک سال سے جھٹلاتے آ رہے ہیں۔ جو کچھ میں آپ کو ہوگورٹس میں بتایا تھا، اس کا ثبوت آپ کے سامنے آ چکا ہے۔ لارڈ والڈی مورٹ واپس لوٹ آیا ہے۔ آپ بارہ مہینوں تک ایک غلط آدمی کے پیچھے بھاگتے رہے...... آپ کی سمجھ میں اب تو آ ہی چکا ہوگا...... بہتر یہی ہوگا کہ اب ہوشمندی کا ثبوت دیں اور میری بات غور کریں!''

''میں...... نہیں...... ٹھیک ہے!'' فج چکراتے ہوئے بولے اور اپنے چاروں طرف یو دیکھنے لگے جیسے امید ہو کہ کوئی انہیں یہ بتائے گا کہ کیا کرنا چاہئے؟ جب کوئی کچھ نہیں بولا تو وہ افسردگی سے گویا ہوئے۔ ''ٹھیک ہے...... ڈولش، ولیم سن! شعبہ اسراریات میں جا کر دیکھو!...... ڈمبل ڈور! تمہیں...... تمہیں مجھے پوری بات بتانا ہوگی...... مجسمات جادوئی اخوت کے فوارے کے ساتھ...... کیا ہوا؟ '' انہوں نے طرح کی سسکاری بھرتے ہوئے کہا۔ ان کی نظریں فرش پر بکھرے ہوئے سونے کے ٹکڑوں پر جمی ہوئی تھی جو جادوگر، جادوگرنی اور قنطورس کے مجسموں کی ٹوٹ پھوٹ سے وجود میں آئے تھے۔

''ہم اس بارے میں تھوڑی دیر میں بات کریں گے، مجھے پہلے ہیری کو واپس ہوگورٹس پہنچانا ہوگا......'' ڈمبل ڈور نے تیزی سے کہا۔

''ہیری...... ہیری پوٹر!''

فج نے بے یقینی انداز میں مڑ کر ہیری کی طرف گھور کر دیکھا جواب بھی دیوار سے ٹک لگائے اسی گرے ہوئے مجسمے کے پاس کھڑا تھا جس نے ڈمبل ڈور اور والڈی مورٹ کے مقابلے کے دوران اس کی حفاظت کی تھی۔

''وہ...... یہاں؟'' فج نے ہیری کو گھورتے ہوئے کہا۔ ''کیوں؟ یہ سب کیا ہو رہا ہے؟''

''ہیری کے سکول لوٹنے کے بعد میں آپ کو پوری تفصیل بتا دوں گا۔'' ڈمبل ڈور بولے۔

وہ فوارے سے ہو کر اس جگہ پر پہنچے جہاں سنہرے جادوگر کا سر زمین پر پڑا تھا۔ انہوں نے اپنی چھڑی اس کی طرف تانی اور کچھ بڑبڑائے۔ سر کی رنگت چمکتی ہوئی نیلی ہوگئی۔ وہ لکڑی کے فرش پر کچھ سیکنڈ کیلئے کانپا اور پھر ساکت ہوگیا۔

جب ڈمبل ڈور اس سر کو اُٹھا کر ہیری کے پاس لائے تو فج بولے۔ ''دیکھو ڈمبل ڈور! تمہیں اس گھریری کنجی کی اجازت نہیں ہے، تم وزیر جادو کے سامنے اس طرح کا کام نہیں کر سکتے ہو...... تم...... تم......''

ان کی آواز ٹوٹ گئی جب ڈمبل ڈور نے انہیں اپنے نصف چاند کی شکل والی عینک سے متحکم نظروں سے دیکھا۔

''آپ ڈولرس امبریج کی تقرری کی منسوخی کا فوری حکم جاری کریں گے۔'' ڈمبل ڈور نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔ ''آپ اپنے ایرورز کو میرے جادوئی جانداروں کی دیکھ بھال والے استاد کی تلاش کرنے سے منع کریں گے تاکہ وہ وہ واپس لوٹ کر اپنے فرائض ادا کر پائے۔ میں آپ کو......'' ڈمبل ڈور نے اپنی جیب سے ایک گھڑی نکالی جس میں بارہ کانٹے دکھائی دے رہی تھے، اس میں وقت

دیکھا۔''......آج رات میں اپنے قیمتی وقت میں سے نصف گھنٹہ آپ کو دے رہا ہوں جس میں یہاں پر ہوئے اس سنگین حادثے کے تمام اہم نکات سے باخبر کروں گا۔اس کے بعد مجھے اپنے سکول لوٹنا ہوگا۔اگر آپ کو میری کسی بھی قسم کی مدد کی ضرورت محسوس ہو تو ظاہر ہے کہ آپ ہوگورٹس میں مجھ سے رابطہ کر سکتے ہیں۔ ہیڈ ماسٹر کے نام بھیجے گئے خطوط سیدھے مجھ تک پہنچ جائیں گے......''

فج پہلے کی بہ نسبت مزید پریشان اور چکرائے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ان کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا اور ان کے گول چہرہ ان کے بکھرے ہوئے بالوں کے نیچے گلابی ہو رہا تھا۔

''میں......آپ......''

ڈمبل ڈور نے ان کی طرف پیٹھ موڑ لی اور ہیری کی طرف دیکھا۔

''اس گھریری کنجی کو پکڑ لو ہیری......!''

انہوں نے مجسمے کے سنہرے سر کو آگے بڑھا دیا اور ہیری نے اس پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔اب اسے اس بات کی کوئی پریشانی نہیں تھی کہ وہ کیا کرتا ہے یا کہاں جاتا ہے؟

''میں تم سے نصف گھنٹے بعد وہاں آ کر ملوں گا۔''ڈمبل ڈور نے آہستگی سے کہا۔

''ایک......دو......تین......''

ہیری کو اپنی ناف کے نیچے کچھ پیٹ میں جانا پہچانا کھنچاؤ محسوس ہوا۔لکڑی کا فرش اس کے پیروں کے نیچے سے کھسک کر غائب ہو چکا تھا۔محکمے کا چمکتا دمکتا ہال،ڈمبل ڈور اور فج اس کی نظروں سے اوجھل ہو گئے تھے۔وہ رنگوں اور آوازوں کے بھنور میں آگے......اور آگے کی طرف بڑھتا چلا جا رہا تھا......

☆☆☆☆

سینتیسواں باب

# گمشدہ پیش گوئی

ہیری کے پاؤں ٹھوس زمین سے جاٹکرائے، جس سے اس کے گھٹنے خم کھا گئے۔سنہرے مجسمے کا سر ایک چھنا کے کے ساتھ فرش پر جا گرا۔ ہیری نے سنبھل کر اپنے اردگرد کا جائزہ لیا۔ وہ ڈمبل ڈور کے دفتر میں پہنچ چکا تھا۔

ہیڈ ماسٹر کے دفتر کی ہر چیز پہلے جیسی ہو چکی تھی۔ چاندی کے نفیس اور نازک آلات ایک مرتبہ پھر منقش پایوں والی تپائی پر عجیب انداز میں کھڑے تھے اور ان میں کوئی عمل متحرک تھا کیونکہ ان کے ننھے پایوں میں سے آہستہ آہستہ دھوئیں کے مرغولے اُٹھ رہے تھے۔ ریل گاڑی کی چھک چھک جیسی دھیمی باریک آواز بھی سنائی دے رہی تھی۔ ہوگورٹس کے سابقہ ہیڈ ماسٹر اور ہیڈ مسٹرس دیواروں پر اپنی اپنی تصویروں میں اونگھ رہے تھے اور ان کے سر کرسیوں کی پشت پر یا پھر تصویروں کے فریم کے کناروں سے لگے ہوئے تھے۔ ہیری نے دفتر کی کھڑکیوں میں باہر نظر ڈالی۔ مشرق کی طرف آسمان کے زیریں کنارے پر زرد اور سبزی مائل لکیر نمودار ہوتی دکھائی دے رہی تھی۔ صبح صادق کا اجالا پھوٹتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔

دفتر کی گہری خاموشی میں کئی تصویروں کی تیز سانسوں کی پھنکار اور دھیمے خراٹوں کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ ہیری کے دل و دماغ پر عجیب سی وحشت طاری تھی، اسے یہ خاموشی بالکل اچھی نہیں لگ رہی تھی۔ اگر اس کے اردگرد کا ماحول اس کے جذبات کی عکاسی کر رہا ہوتا تو تصویریں غم واندوہ سے چیخ رہی ہوتیں۔ وہ اس پرسکون اور خوبصورت دفتر میں بے چینی سے ادھر ادھر ٹہلنے لگا۔ رات کے حالات نے اس کی طبیعت میں ہیجان برپا کر رکھا تھا۔ وہ بے ترتیب سانسوں کا شکار تھا جو کبھی تیز تیز ہو جاتیں اور کبھی ضرورت سے زیادہ مدہم ...... وہ بار بار کوشش کر رہا تھا کہ وہ کچھ نہ سوچے مگر خیال تو بلا ارادہ اس کے ذہن کے کھڑکیوں پر دستک دے رہے تھے۔ وہ ان سے کسی بھی طور پر محفوظ نہیں رہ سکتا تھا۔

اسی کی حماقت کی وجہ سے سیریس اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھا تھا۔ یہ سب اسی کا قصور تھا۔ اگر ہیری والڈی مورٹ کی چال میں پھنسنے کی حماقت نہ کرتا، اگر اسے اتنا یقین نہ ہوتا کہ اس کا دیکھا ہوا خواب سچ تھا، اگر وہ ہر مائنی کی تجویز قبول کر کے حالات کو صحیح طور پر ٹٹولتا کہ والڈی مورٹ ہیری کے جوانمردی بننے کی عادت سے فائدہ اُٹھا رہا ہے......

یہ نا قابل برداشت تھا۔ وہ اس کے بارے میں کچھ نہیں سوچے گا، وہ اسے جھیلنے کی قطعی تیار نہیں تھا......اس کے اندر ایک عجیب کھوکھلا پن تھا جسے وہ محسوس نہیں کر سکتا تھا، جس کا جائزہ لینے کیلئے وہ آمادہ نہیں تھا۔ وہ ایک گہرا خلا تھا جہاں سیریس بستا تھا، جہاں سیریس اب غائب ہو چکا تھا۔ وہ اس بڑی اور خاموش جگہ پر تنہا نہیں رہنا چاہتا تھا۔ وہ یہ ڈھیر سارا وزن نہیں اُٹھا سکتا تھا۔ اس کے عقب میں ایک تصویر نے زور سے گلا کھنکار کر صاف کیا اور پھر خراٹا لینے لگی۔

''اوہ...... ہیری پوٹر!'' ایک ٹھنڈی آواز دفتر کی خاموشی میں گونجی۔ فینس نائج لس نے ایک لمبی جمائی کی، اپنا بازو آگے کی طرف پھیلایا اور اپنی عیارانہ چھوٹی چھوٹی آنکھوں سے ہیری کے سراپے کا جائزہ لیا۔

''تم اتنی صبح صبح یہاں کیا کر رہے ہو، پوٹر؟'' فینس نے بالآخر خاموشی توڑتے ہوئے پوچھا۔ ''اس دفتر نے حقیقی ہیڈ ماسٹر کے علاوہ کسی بھی دوسرے فرد کا داخلہ خودکار نظام سے بند کر دیا ہے۔ کیا ڈمبل ڈور نے یہاں بھیجا ہے؟ اوہ مجھے مت بتاؤ......'' اس نے ایک اور زوردار جمائی لی۔ ''شاید میرے اس نا ہنجار پڑ، پڑپوتے کو ایک اور پیغام بھجوانا پڑے؟''

ہیری اسے بتانے کی ہمت نہیں کر پایا، فینس نائج لس کو یہ معلوم ہی نہیں تھا کہ اس کے خاندان کا آخری چشم و چراغ بھی اب اس دنیا میں نہیں رہا۔ وہ اسے بتانا بھی نہیں چاہتا تھا، سیریس کی موت کے بارے میں بولنے کا مطلب مطلقاً نا قابل تلافی صدمے میں مبتلا ہونا تھا۔

کچھ اور بھی تصویریں بھی اب بیدار ہو چکی تھیں اور وہ ہیری کی طرف غور غور سے دیکھ رہی تھیں۔ ان کے سوالات سے بچنے کیلئے ہیری دفتر کے دروازے کی طرف چلا گیا اور اس نے دروازے کی ناب پر ہاتھ رکھ کر اسے گھمانے کی کوشش کی۔ مگر ناب بالکل نہیں گھوم پائی، وہ منجمد تھی، دفتر کو اندر کی طرف سے سیل کر دیا گیا تھا۔

''اس کا مطلب صاف ہے کہ کچھ ہی دیر میں ڈمبل ڈور دفتر میں لوٹ کر نمودار ہو جائیں گے۔'' ہیڈ ماسٹر کی میز کی عقبی دیوار پر لگی ہوئی ایک تصویر میں سے سرخ ناک والے ایک فربہ جادوگر نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

ہیری نے گھوم کر اس کی طرف دیکھا۔ جادوگر نے اسے بڑی دلچسپی سے دیکھا۔ ہیری نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس نے اپنی پشت کے پیچھے ایک بار پھر دروازے کی ناب گھمائی مگر وہ ہلی تک نہیں۔

''اوہ یہ تو اچھا رہے گا......'' جادوگر نے جلدی سے کہا۔ ''ان کے بغیر تو یہاں بے حد بوریت ہو رہی تھی......ضرورت سے زیادہ بوریت!'' وہ تصویر میں دکھائی دینے والی ایک منقش کرسی پر جم کر بیٹھ گیا اور ہیری کی طرف دیکھ کر مسکرانے لگا۔

''میرا خیال ہے کہ تمہیں یہ بات معلوم ہی ہو گی کہ ڈمبل ڈور تمہارے بارے میں بہت اچھی رائے رکھتے ہیں؟'' اس نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔ ''اوہ ہاں! وہ تمہاری بہت زیادہ عزت کرتے ہیں......''

ہیری کے دل و دماغ میں احساس جرم کسی امر بیل کی طرح رگ و پے میں پھیلا ہوا تھا جس میں اب بری طرح کسمساہٹ

ہونے لگی تھی۔ ہیری اسے برداشت نہیں کر پا رہا تھا۔ وہ خود میں اپنی ہی ذات سے اکتاہٹ محسوس کر رہا تھا...... اسے اپنے ذہن اور بدن کے درمیان ایک الگ طرح کا وجود محسوس ہو رہا تھا جسے وہ قبول کرنے کو بالکل تیار نہیں تھا۔ وہ اس زندگی کو بے معنی سمجھنے لگا۔ اس نے پہلے کبھی ایسی خواہش محسوس نہیں کی تھی کہ وہ، وہ نہ ہوتا بلکہ کچھ اور ہی ہوتا......

خالی آتشدان میں سبز شعلے دکھائی دینے لگے، جس سے ہیری چونک پڑا اور پھر وہ لاشعوری طور پر دروازے سے دور ہٹتا چلا گیا۔ وہ اب آتشدان کے سبز شعلوں کو گھور کر دیکھ رہا تھا جس میں سے کسی شخص کا ہیولا متحرک دکھائی دے رہا تھا جو آہستہ آہستہ واضح ہوتا جا رہا تھا۔ جونہی ڈمبل ڈور کا لمبا جسم شعلوں سے باہر نکلا تو قریبی دیواروں کے تصویریں اپنے سوئے ہوئے ساتھیوں کو ہلا ہلا کر جگانے لگیں اور ان کی طرف اشارہ کرنے لگیں۔ بے شمار تصویروں کے لوگوں نے ان کی آمد پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے انہیں واپسی پر مبارکباد دی۔

''آپ کی محبت کا شکریہ!'' ڈمبل ڈور نے مسکرا کر ان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

انہوں نے براہ راست ہیری کی طرف نہیں دیکھا بلکہ دھیمی چال سے فاکس نامی ققنس کی میز پر پہنچے اور سونے کے چوکھٹے کے قریب رُک گئے جو دروازے کے پہلو میں رکھا ہوا تھا۔ انہوں نے اپنے چوغے کے اندر ہاتھ ڈالا اور کسی جیب میں سے ایک ننھے بدصورت چوزے کو باہر نکالا جس کے جسم پر جھریاں دکھائی دے رہی تھیں۔ انہوں نے اسے آہستگی کے ساتھ اس سنہری چوکھٹے پر لگی ہوئی ایک چوڑی پلیٹ میں بٹھا دیا۔ ہیری کو یاد تھا کہ اس سنہری کھونٹے پر سرخ سنہری رنگت والا ققنس بیٹھ کر اپنی موٹی موٹی آنکھوں سے اس کی طرف دیکھا کرتا تھا۔

''ٹھیک ہو گیا...... تو ہیری!'' ڈمبل ڈور نے آخر کار ننھے ققنس سے دور ہٹتے ہوئے مڑ کر کہا۔ ''تمہیں یہ جان کر خوشی ہو گی کہ رات کے دلخراش حادثات کے باعث تمہارے کسی بھی ساتھی کو ناقابل تلافی نقصان نہیں پہنچا ہے......''

ہیری نے طنزیہ انداز میں ہونہہ کرنے کی کوشش کی مگر اس کے منہ سے ہنکار تک نہ نکل پائی، اسے لگا کہ ڈمبل ڈور اسے یاد دلا رہے ہیں کہ اس نے کتنا نقصان کیا ہے؟ حالانکہ ڈمبل ڈور اب ایک بار پھر اس کی طرف دیکھ رہے تھے اور ان کے تاثرات ملتزم نہ ہوتے ہوئے ملتزم دکھائی دے رہے تھے مگر ہیری ان سے نگاہ نہیں ملا پایا۔

''میڈم پامفری ہسپتال میں سب کا علاج کر رہی ہیں۔'' ڈمبل ڈور نے کہا۔ ''نمفا ڈورا ٹونکس کو کچھ عرصے کیلئے سینٹ مونگوز ہسپتال میں داخل رہنا پڑے گا مگر وہ بالکل تندرست ہو جائیں گی۔''

ہیری نے قالین کی طرف دیکھتے ہوئے سر ہلا دیا، اس نے دیکھا کہ باہر آسمان پر زیادہ زردی پھیلنے کی وجہ سے دھیمے رنگت کا دکھائی دے رہا تھا۔ اسے یقین تھا کہ دفتر میں موجود تمام تصویروں کے افراد ڈمبل ڈور کے ایک ایک لفظ کو غور سے سن رہے تھے۔ وہ یقیناً اس معاملے پر بھی سوچ بچار کر رہے ہوں گے کہ ڈمبل ڈور اور ہیری کہاں گئے تھے اور کیسا حادثات رونما ہوئے ہیں؟ ہیری کے

ساتھی کیسے زخمی ہوئے ہوں گے، جن کی وجہ سے انہیں ہسپتال میں داخل ہونا پڑا ہے؟

''مجھے معلوم ہے کہ تم اس وقت کیسے جذبات محسوس کر رہے ہو گے ہیری؟'' ڈمبل ڈور دھیمے انداز میں آہستگی سے کہا۔

''نہیں آپ کو معلوم نہیں ہے!'' ہیری بولا۔ اس کی آواز اچانک تیز اور گستاخانہ ہو گئی تھی۔ اس کے دل و دماغ پر چھایا ہوا غصہ بھڑک اُٹھا تھا۔ ڈمبل ڈور اس کے جذبات کے بارے میں کچھ بھی نہیں جان سکتے ہیں!

''دیکھو ڈمبل ڈور!''، فینس نائج لس نے اچانک دخل اندازی کرتے ہوئے کہا۔ ''کبھی بھی طلباء کے جذبات کو سمجھنے کی غلطی مت کیا کرو، اس سے وہ چڑ جاتے ہیں جنہیں تو یہی اچھا لگتا ہے کہ انہیں غلط سمجھا جائے، وہ انتہائی بدقسمتی سے خود رحمی میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور اپنے بنائے بھنور میں بہنے لگتے ہیں......''

''بس بہت ہو گیا فینس!'' ڈمبل ڈور نے انہیں سختی سے روک دیا۔

ہیری نے اپنی پشت ڈمبل ڈور کی طرف موڑ لی اور کھڑکی سے باہر دیکھنے لگا۔ اسے کیوڈچ سٹیڈیم صاف دکھائی دے رہا تھا۔ ہیری کا کھیل دیکھنے کیلئے سیریس کھڑے بالوں والے کتے کے روپ میں ایک بار وہاں آیا تھا...... وہ شاید یہ دیکھنے کیلئے آیا تھا کہ کیا ہیری، جیمس جیسا ہی اچھا کھیلتا تھا...... ہیری اس سے کبھی نہیں یہ پوچھ پایا کہ کیا وہ واقعی ایسا تھا......؟

''ہیری! تم جو محسوس کر رہے ہو، اس میں کوئی ندامت کی بات نہیں ہے۔'' ڈمبل ڈور کی آواز سنائی دی۔ ''اس کے برعکس...... تم تکلیف کو اس طرح محسوس کر سکتے ہو کہ یہی تمہاری سب سے بڑی طاقت ہے!''

ہیری کو ایک بار پھر اپنے غصے کا الاؤ بھڑکتا ہوا محسوس ہوا، جو اس کے خوفناک ادھورے پن میں دہک رہا تھا۔ اس میں یہ تمنا کروٹیں لے رہی تھی کہ وہ ڈمبل ڈور کے سکون کو تباہ کر ڈالے اور ان کے کھوکھلے الفاظ کیلئے انہیں کڑی سزا دے۔

''میری سب سے بڑی طاقت، ہے نا؟'' ہیری نے بمشکل خود سنبھالتے ہوئے طنزیہ انداز میں کہا۔ اس کی آواز کانپ رہی تھی جب اس نے دوبارہ کیوڈچ سٹیڈیم کی طرف گھور کر دیکھا حالانکہ اب وہ اسے دیکھ نہیں رہا تھا۔ ''آپ کو ذرا بھی خبر نہیں ہے...... آپ کچھ بھی نہیں جانتے؟''

''میں کیا نہیں جانتا؟'' ڈمبل ڈور نے طمانیت سے پوچھا۔

یہ بہت زیادہ ہو چکا تھا۔ ہیری فرطِ طیش سے کانپنے لگا۔

''میں کیسا محسوس کرتا ہوں، اس کے بارے میں میں کوئی بات نہیں کرنا چاہتا، ٹھیک ہے؟''

''ہیری اس طرح اذیت جھیلنے سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ تم اب بھی انسان ہو۔ یہ اذیت انسانیت موجود ہونے کی ایک دلیل......''

''......تو پھر میں انسان نہیں بننا چاہتا ہوں!'' ہیری گرجتا ہوا بولا اور اس نے اپنے قریب منقش تپائی پر رکھے ہوئے نفیس و نازک

چاندی کے آلات کو اُٹھا کر دیوار پر دے مارا۔ وہ عجیب سا چاندی کا آلہ سینکڑوں ٹکڑوں میں ٹوٹ کر فرش پر بکھر گیا۔ کئی تصویروں میں سے غصے اور خوف کی سی غراہٹیں گونج اُٹھیں۔

''کیا واقعی؟'' آرمانڈ وڈی پٹ نے اپنی تصویر میں چونکتے ہوئے کہا۔

''مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے!'' ہیری نے چیختے ہوئے کہا اور ایک دیدہ زیب ٹیلی سکوپ کو اُٹھا کر آتشدان میں جھونک دیا۔ ''میں نے بہت برداشت کرلیا، میں نے بہت کچھ دیکھ لیا، اب میں نجات پانا چاہتا ہوں، میں چاہتا ہوں یہ سب ختم ہو جائے، اب مجھے کسی چیز کی کوئی پرواہ نہیں ہے......''

اس نے اس منقش تپائی کو دونوں ہاتھوں سے اُٹھایا جس پر کچھ پہلے چاندی کے نفیس آلات سجے ہوئے تھے اور اپنی نلکیوں سے دھوئیں کے بادل چھوڑ رہے تھے، اس نے اسے پوری طاقت کے ساتھ زمین پر پٹخ دیا جس سے اس کے پتلے پتلے پائے ٹوٹ کر الگ الگ سمتوں میں دور لڑھک گئے۔

''تمہیں پرواہ ہے!'' ڈمبل ڈور نے پرسکون انداز میں کہا۔ وہ بے چین اور مضطرب بالکل نہیں تھے۔ ہیری کی توڑ پھوڑ کو روکنے کیلئے انہوں نے کچھ نہیں کیا تھا، ان کا چہرہ اطمینان اور دلچسپی سے مزین تھا جیسے انہیں یہ توڑ پھوڑ دیکھ کر لطف آ رہا ہو۔ ''تمہیں اتنی زیادہ پرواہ ہے کہ تمہیں محسوس ہوتا ہے جیسے تم اس کے درد کے باعث مر جاؤ گے......''

''مجھے......نہیں ہے!'' ہیری نے اتنی زور سے چیخ کر کہا کہ اسے خود محسوس ہوا کہ اس کا حلق پھٹ جائے گا۔ ایک پل کیلئے وہ ڈمبل ڈور کی طرف بھاگنا چاہتا تھا اور ان کو ٹکر مار کر ان کے عمر رسیدہ پرسکون چہرے کو بے سکون کر دینا چاہتا تھا۔ وہ انہیں بھنبھوڑ دینا چاہتا تھا، انہیں چوٹ پہنچانا چاہتا تھا، انہیں اپنے وجود میں دوڑتی ہوئی وحشت کا احساس دلانا چاہتا تھا۔

''بالکل......تمہیں پرواہ ہے!'' ڈمبل ڈور نے پرسکون لہجے میں سنجیدگی سے کہا۔ ''تم نے اپنی ممی کو کھو دیا......اپنے ڈیڈی کو کھو دیا......اور سرپرست کے روپ میں آج سب سے قریبی عزیز کو کھو دیا......ظاہر ہے کہ تمہیں پرواہ ہے......''

''آپ ہرگز نہیں جانتے ہیں کہ میں کیسا محسوس کرتا ہوں؟'' ہیری ایک بار پھر گرجا۔ ''آپ......تو وہاں اتنے پرسکون کھڑے ہیں......آپ......''

مگر الفاظ کافی نہیں تھے۔ چیزوں کو توڑنے سے بھی مدد نہیں مل رہی تھی۔ وہ دوڑنا چاہتا تھا۔ وہ لگاتار دوڑنا چاہتا تھا اور پلٹ کر نہیں دیکھنا چاہتا تھا۔ وہ کسی ایسی جگہ چلے جانا چاہتا تھا، جہاں وہ ان پرسکون نیلی آنکھوں کو اپنی طرف گھورتے ہوئے نہ دیکھ پائے۔ اس بیہودہ پرسکون چہرے کو نہ دیکھ پائے۔ وہ مڑا اور دروازے کی طرف بھاگا۔ اس نے دروازے کی ناب کو زور سے گھمانے کی کوشش کی اور دروازہ کھولنا چاہا......

مگر دروازہ بالکل نہیں کھلا۔ ہیری نے پلٹ کر ڈمبل ڈور کی طرف دیکھا۔

''مجھے باہر جانا ہے......'' اس نے کہا۔ وہ سر سے پاؤں تک بری طرح کانپ رہا تھا۔

''ابھی نہیں......'' ڈمبل ڈور نے کہا۔

کچھ لمحوں تک وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھتے رہے۔

''مجھے باہر جانے دیں!'' ہیری نے ایک بار پھر ضد کرتے ہوئے کہا۔

''بالکل نہیں!'' ڈمبل ڈور نے نفی میں سر کو جنبش دی۔

''اگر آپ ایسا نہیں کریں گے......اگر آپ یہی سلوک کریں گے......اگر آپ مجھے باہر نہیں جانے دیں گے......''

''میری چیزوں کو شوق سے توڑو!'' ڈمبل ڈور نے تحمل سے کہا۔ ''مجھے ویسے بھی یہ محسوس ہوتا ہے کہ میرے پاس ضرورت سے کچھ زیادہ ہی چیزیں اکٹھی ہو چکی ہیں......''

وہ دھیمے انداز میں چلتے ہوئے اپنی میز کی طرف بڑھے اور اس کے پیچھے کرسی پر بیٹھ کر ہیری کی طرف دیکھنے لگے۔

''مجھے باہر جانے دیں!'' ہیری نے ایک بار پھر کہا۔ اب اس کی آواز سرد اور ڈمبل ڈور جتنی ہی پرسکون ہو گئی تھی۔

''تب تک نہیں...... جب تک میں اپنی بات مکمل طور پر تمہیں کہہ نہ لوں!'' ڈمبل ڈور نے کہا۔

''کیا آپ کو ایسا لگتا ہے؟'' ہیری ایک بار پھر گرجتے ہوئے چیخا۔ ''کیا آپ کو یہ یقین ہے کہ میں آپ کی کوئی بات سننا چاہتا ہوں......کیا آپ کو لگتا ہے کہ مجھے ذرا بھی......ذرا بھی پرواہ نہیں ہے......کہ آپ کو کیا کہنا ہے؟ میں آپ کی کوئی بھی بات نہیں سننا چاہتا ہوں۔''

''مگر تمہیں یہ سب سننا پڑے گا!'' ڈمبل ڈور نے مضطرب انداز میں کہا۔ ''کیونکہ تم مجھ سے اتنے ناراض نہیں ہو جتنا تمہیں ہونا چاہئے تھا۔ اگر تم مجھ پر حملہ کرتے جیسا کہ میں جانتا ہوں کہ تم کرنا چاہتے ہو......تو میں اسی کا ہی حقدار تھا......''

''آپ یہ کیا کہہ رہے ہیں......؟''

''میری ہی غلطی کے باعث سیریس کی موت ہوئی ہے۔'' ڈمبل ڈور نے واضح انداز میں کہا۔ ''یا پھر مجھے یہ کہنا چاہئے کہ زیادہ تر غلطی میری ہی تھی......میں اتنا مغرور نہیں ہوں کہ تمام حادثات کی ذمہ داری خود لے لوں۔ سیریس بہادر، چالاک اور منچلا شخص تھا......عام طور پر ایسے لوگوں کو گھر میں چھپ کر بیٹھنا پسند نہیں ہوتا ہے، خاص طور پر تب جب دوسرے خطرے میں ہوں۔ بہر حال، تمہیں ایک پل کیلئے بھی یہ سوچنا نہیں چاہئے تھا کہ آج رات کو تمہارے شعبہ اسراریات میں جانے کی کوئی ضرورت تھی۔ ہیری! اگر میں تمہارے ساتھ کھل کر بات کرتا......جیسا مجھے کرنا چاہئے تھی تو تمہیں بہت عرصہ پہلے ہی یہ معلوم ہو جاتا کہ والڈی مورٹ تمہیں کبھی بھی شعبہ اسراریات میں لے جانے کا لالچ دے سکتا ہے۔ پھر تم آج رات کو وہاں جانے کی اس کی چال میں کبھی نہیں پھنستے۔ سیریس تمہارے پیچھے وہاں نہیں گیا ہوتا۔ یہ قصور میرا ہے اور صرف میرا ہے۔''

ہیری اب بھی دروازے کی ناب پر اپنا ہاتھ رکھ کر کھڑا تھا مگر اسے اس کا احساس بالکل نہیں تھا۔ وہ ڈمبل ڈور کو ٹکٹکی باندھے گھور رہا تھا۔ تیزی سے سانس لے رہا تھا اور ان کی بات سن رہا تھا حالانکہ وہ سنی ہوئی باتوں کا مطلب نہیں سمجھ پا رہا تھا۔

''سکون سے بیٹھ جاؤ......'' ڈمبل ڈور نے کہا، ان کا لہجہ تحکمانہ نہیں بلکہ ملتجیانہ تھا۔

ہیری لمحہ بھر جھجکا پھر آہستگی سے چلتا ہوا کمرے کے دوسرے کنارے پر پہنچ کر میز کے سامنے پڑی ہوئی کرسی پر خاموشی سے بیٹھ گیا۔ کمرے کے فرش پر چاندی کے آلات کے ٹوٹے ہوئے ٹکڑے، منقش میز کے اکھڑے ہوئے پائے اور دوسری چیزیں بکھری ہوئی تھیں۔

''کیا میں اس بات پر یقین کرلوں کہ......'' فینس نائج لس نے ہیری کی بائیں طرف لگی تصویر میں بے یقینی کے انداز میں کہا۔ ''کہ میرا پڑپڑپوتا، بلیک خاندان کا آخری وارث......مر چکا ہے......''

''مجھے افسوس ہے کہ یہ سچ ہے، فینس!'' ڈمبل ڈور نے آہستگی سے کہا۔

''مجھے یقین نہیں ہو رہا ہے......'' فینس نے پھٹی ہوئی آواز میں کہا۔

ہیری نے سر گھما کر فینس کی تصویر کی طرف دیکھا۔ وہ اپنے فریم میں سے ایک طرف جاتا ہوا دکھائی دیا۔ ہیری جانتا تھا کہ وہ گیرم مالڈ پیلس کے تاریک مکان نمبر بارہ میں لگی اپنی تصویر کے فریم میں جا رہا تھا۔ شاید وہ ایک تصویر سے دوسری تصویر تک بھاگ بھاگ کر پورے گھر میں سیریس کو آوازیں لگا رہا ہوگا......

''ہیری! میں تمہیں کچھ وضاحتیں دینا چاہتا ہوں۔'' ڈمبل ڈور نے کہا۔ ''ایک بوڑھے آدمی کی بے شمار غلطیوں کی وضاحتیں...... کیونکہ اب میں دیکھ سکتا ہوں کہ تمہارے معاملے میں میں نے جو کچھ کیا ہے اور جو نہیں کر پایا ہوں، وہ میرے بڑھاپے کی علامت ہے۔ جوان لوگ کبھی نہیں سمجھ سکتے ہیں کہ بوڑھے کیا سوچتے ہیں اور کیسا محسوس کرتے ہیں؟ مگر بوڑھے لوگ قصوروار ہیں، اگر وہ یہ بھول جائیں کہ جوانی کیسی بے لگام ہوتی ہے......اور کچھ عرصے کیلئے میں بھی شاید یہ بھول گیا تھا......''

سورج اب پوری طرح نکلنے کیلئے اپنا سر باہر نکال چکا تھا۔ پہاڑوں کے اوپر چمکتی نارنجی سطح دکھائی دینے لگی تھی ان کے اوپر آسمان اجلا اور چمکیلا ہو چکا تھا۔ روشنی کی کرنیں ان کی بھنوؤں، ڈاڑھی اور چہرے کی جھریوں پر پڑتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔

''پندرہ سال پہلے مجھے تمہارے ماتھے پر یہ نشان دیکھ کر اندازہ ہو گیا تھا کہ اس کا کیا مطلب ہو سکتا ہے؟'' ڈمبل ڈور، دوبارہ بولے۔ ''میں نے اندازہ لگا لیا تھا کہ یہ تمہارے اور والڈی مورٹ کے درمیان ایک بندھن کی علامت ہو سکتا ہے......''

''یہ بات آپ مجھے پہلے بھی بتا چکے ہیں، پروفیسر!'' ہیری نے خشک لہجے میں کہا۔ اسے اپنے روکھے پن کی قطعی پرواہ نہیں تھی۔ دراصل اب اسے کسی بھی چیز کی زیادہ پرواہ نہیں تھی۔

''اوہ ہاں!'' ڈمبل ڈور نے معذرت خواہانہ انداز میں کہا۔ ''بالکل......مگر دیکھو! تمہارے نشان سے بات شروع کرنا ضروری

ہے کیونکہ تمہارے جادوئی دنیا میں قدم رکھنے کے بعد یہ زیادہ واضح ہو گیا تھا کہ میں صحیح سوچ رہا تھا، جب بھی والڈی مورٹ تمہارے قریب ہوتا تھا تو یہ طاقتور حساسیت کا اظہار کرتا تھا، اس سے تمہیں فوراً خبر ہو جاتی تھی کہ قریب کیا ہے؟''

''میں یہ بات جانتا ہوں!'' ہیری نے تھکے ہوئے انداز میں کہا۔

''اور والڈی مورٹ کی موجودگی کو بھانپ لینے کی تمہاری قابلیت...... بھلے ہی وہ کہیں پوشیدہ کیوں نہ ہو؟......آہستہ آہستہ بڑھتی چلی گئی، جب والڈی مورٹ نے اپنے بدن اور قوتوں کو دوبارہ پا لیا تو اس کی بنتی بگڑتی کیفیات کو محسوس کرنے کی تمہاری قابلیت میں تیزی سے اضافہ ہوتا چلا گیا......''

ہیری نے سر ہلانے کی ذرا سی بھی زحمت نہیں کی۔ وہ یہ باتیں پہلے سے ہی جانتا تھا۔

''تھوڑا عرصہ پہلے ہی مجھے ایک پریشانی نے آ گھیرا......'' ڈمبل ڈور بولے۔ ''مجھے یہ بات ستانے لگی کہ والڈی مورٹ اور تمہارے درمیان موجود اس بندھن کا احساس اسے بھی ہو چکا ہے، بے شک ایک ایسا بھی وقت آیا جب تم اس کے دماغ اور خیالات میں دور تک نکل گئے کہ اسے تمہاری موجودگی کا علم ہو گیا۔ ظاہر ہے میں اس رات کی بات کر رہا ہوں جب مسٹر ویزلی پر ہونے والے حملے کو تم نے دیکھا تھا......''

''ہاں! سنیپ نے مجھے بتایا تھا......'' ہیری نے بڑبڑا کر کہا۔

''ہیری!...... پروفیسر سنیپ!'' ڈمبل ڈور نے اس کی تصحیح کرتے ہوئے کہا۔ ''مگر تم نے یہ کبھی نہیں سوچا کہ میں نے تمہیں یہ بات کیوں نہیں بتائی؟ میں نے تمہیں جذب پوشیدی خود کیوں نہیں سکھائی تھی؟ میں نے تمہاری طرف مہینوں سے کیوں نہیں دیکھا تھا؟......''

ہیری نے نظریں اُٹھا کر ان کی طرف دیکھا۔ ڈمبل ڈور غمگین اور نڈھال دکھائی دے رہے تھے۔

''ہاں! میں نے یہ بات شدت سے محسوس کی تھی......'' ہیری نے آہستگی سے کہا۔

''مجھے یہ احساس ہو رہا تھا کہ والڈی مورٹ جلد ہی تمہارے ذہن تک رسائی پانے کی کوشش کرے گا اور تمہارے خیالات کو غلط سمتوں میں بھٹکانے کی کوشش کرے گا۔'' ڈمبل ڈور نے آہستگی سے کہا۔ ''میں اسے ایسا کرنے کیلئے زیادہ ترغیب نہیں دینا چاہتا تھا۔ مجھے یقین تھا کہ اگر اسے یہ احساس ہو گیا کہ ہمارے درمیان کا تعلق استاد اور شاگرد کے علاوہ کچھ اور ہے تو وہ اس کا فائدہ اُٹھائے گا اور وہ تم سے میری جاسوسی کروانے کی کوشش بھی کر سکتا ہے۔ مجھے خدشہ تھا کہ وہ تم سے جانے کیا کیا کروائے گا اور مجھے یہ خوف بھی تھا کہ وہ تم پر قبضہ کر لے گا۔ ہیری! میرا اندازہ صحیح تھا کہ والڈی مورٹ تمہارا استعمال کر سکتا ہے، اس سال جب بھی ہم قریب ہوئے یا ہماری نظریں آپس میں ملی تھیں تو تب میں نے تمہاری آنکھوں کے پیچھے اس کی پوشیدہ آنکھوں کو دیکھا تھا......''

ہیری کو فوراً یاد آیا کہ جب اس کی اور ڈمبل ڈور کی نظریں تھیں تو اس کے اندر ایسا عجیب سا احساس پیدا ہوا تھا، اس کے اندر

سانپ کروٹیں لینے لگا تھا اور وہ ان پر حملہ کرنے کیلئے خود میں تڑپ سی محسوس کرنے لگا تھا......

''جیسا کہ والڈی مورٹ نے آج رات اس عملی مظاہرہ بھی کیا تھا۔ تم پر قبضہ کر کے وہ میرا خاتمہ نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اس کا ارادہ تو تمہارا خاتمہ کرنا تھا۔ جب کچھ دیر پہلے وہ تم پر غلبہ پا چکا تھا تو وہ یہ امید کر رہا تھا کہ اسے مارنے کیلئے میں تمہاری قربانی دوں گا تو تم نے دیکھا ہیری! خود کو تم سے دور کر کے میں درحقیقت تمہاری حفاظت کی کوشش کر رہا تھا۔ ایک بوڑھے آدمی کی غلطی......''

انہوں نے ایک گہری آہ بھری۔ ہیری نے ان الفاظ ہر زیادہ دھیان نہیں دیا۔ کچھ مہینے قبل ان تمام باتوں کو جاننے کیلئے اس میں زیادہ دلچسپی ہوتی مگر اب یہ سب اس کیلئے بے معنی تھا کیونکہ اس کے اندر سیریس کے نقصان کی گہری کھائی وجود میں آ چکی تھی۔ اب کسی چیز سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا......

''سیریس نے مجھے بتایا تھا کہ جس رات تم نے آرتھر ویزلی پر ہونے والے حملے کو خواب میں دیکھا تھا، اس رات تمہیں یہ احساس ہوا تھا کہ تم ہی سانپ بن گئے ہو۔ میں فوراً سمجھ گیا کہ میرا سب سے بڑا اندیشہ صحیح ثابت ہوا تھا۔ والڈی مورٹ کو یہ احساس ہو گیا تھا کہ وہ تمہارا استعمال کر سکتا ہے۔ والڈی مورٹ کے خلاف تمہارے دماغ کو مضبوط کرنے کیلئے میں پروفیسر سنیپ سے تمہیں جذب پوشیدی سکھانے کی درخواست کی تھی......''

وہ سانس لینے کیلئے رُکے۔ ہیری نے دھوپ میں دیکھا جواب ڈمبل ڈور کی میز کی سطح پر چمک رہی تھی اور آہستہ آہستہ پھسلتی ہوئی چاندی جیسی دوات اور خوبصورت سرخ قلموں کو چمکانے لگی تھی۔ ہیری جانتا تھا کہ اس کے چاروں طرف لگی تصویروں کے لوگ بیدار تھے اور ڈمبل ڈور کی اس وضاحتی تقریر کو نہایت غور سے سن رہے تھے۔ اسے چوغے کے سرکنے کی اور کسی کے گلا کھنکارنے کی دھیمی آواز بھی سنائی دے رہی تھی۔ فینس نائجلس ابھی تک واپس نہیں لوٹا تھا۔

''پروفیسر سنیپ کو جب یہ معلوم ہوا کہ تم کئی مہینوں سے شعبہ اسراریات کے دروازے تک پہنچنے کا خواب دیکھ رہے ہو۔'' ڈمبل دوبارہ بولے۔ ''ظاہر ہے کہ والڈی مورٹ نے اپنے بدن کو دوبارہ حاصل کیا تھا، وہ پیش گوئی کو سننے کیلئے بری طرح بے چین تھا۔ اس لئے جب وہ دروازے پر پہنچ کر رُک جاتا تھا تو تم بھی رُک جاتے تھے، اس لئے تم اس کا مطلب نہیں سمجھ پائے تھے......''

''اور پھر تم نے راکوڈ کو دیکھا جو اپنی گرفتاری سے پہلے شعبہ اسراریات میں ملازمت کرتا تھا' اس نے والڈی مورٹ کو بتایا جو ہم شروع سے ہی جانتے تھے کہ جادوئی محکمے میں رکھی گئی تمام پیش گوئیاں نہایت کڑی حفاظت میں رکھی جاتی ہیں۔ صرف وہی لوگ انہیں شلف میں سے اُٹھا سکتے ہیں جن کے بارے میں وہ کی گئی ہوتی ہیں۔ کسی غیر متعلقہ فرد کی پیش گوئی کو اُٹھانے والا اپنے دماغی توازن کو کھو سکتا ہے۔ اس معاملے میں اب دو ہی راستے باقی رہ گئے تھے۔ پہلا یہ کہ والڈی مورٹ خود جادوئی محکمے میں نمودار ہو کر یہ خطرہ مول لے، اگر وہ ایسا کرتا تو ظاہر سب کو اس کی واپسی کا علم ہو جاتا، جو وہ ابھی نہیں ظاہر کرنا چاہتا تھا...... دوسرا راستہ یہ تھا کہ وہ یہ کام تم سے کروائے، جو کافی آسان اور اس کی پوشیدگی کو برقرار رکھتا تھا، یہ بھی اس کے حق میں ہی جاتا تھا کہ لوگ ہیری پوٹر کو دروغ گو اور شہرت کا

دیوانہ سمجھتے تھے، اگر ہیری جادوئی محکمے میں گرفتار بھی ہو جاتا تو لوگ یہی سمجھتے کہ وہ پیش گوئی کے ذریعے افواہ پھیلانا چاہتا ہے...... میرے لئے یہ مزید اہم ہو چکا تھا کہ تم جذب پوشیدی میں اچھی طرح مہارت حاصل کرو......''

''مگر میں نے ایسا نہیں کیا!'' ہیری نے صاف گوئی سے کام لیا۔ اس نے یہ بات اونچی آواز میں کہی تا کہ اس کے اندر بڑھتے ہوئے احساس جرم کی اذیت کم ہو سکے۔ اپنی غلطی کو تسلیم کر لینے سے اس کے دل و دماغ پر منڈلانے والے ہیجان میں غیر معمولی طور پر کچھ تو کمی واقع ہو جائے گی۔ ''میں نے اس کی مشق اور ریاضت بالکل نہیں کی۔ درحقیقت میں نے اس کی کوشش ہی نہیں کی...... میں اب خوابوں کو روک سکتا تھا، ہرمائنی نے بار بار مجھے ایسا کرنے کیلئے کہا۔ اگر میں نے ایسا کیا ہوتا تو وہ مجھے ایسی کوئی چیز نہ دکھا پاتا کہ مجھے کہاں جانا ہے؟ اور...... سیریس بھی...... سیریس بھی......'' ہیری کے دماغ میں کوئی چیز ابلنے لگی۔ اسے خود کو صحیح ثابت کرنے کی ضرورت تھی...... واضح کرنے کی ضرورت تھی۔

''میں نے اس بات کی تحقیق کرنے کی بھی کوشش کی تھی کہ وہ سیریس کو واقعی لے گیا تھا یا نہیں! اس لئے میں امبریج کے دفتر میں گیا تھا۔ میں نے آتشدان میں کریچر سے بات کی تھی۔ اس نے مجھے بتایا تھا کہ سیریس وہاں نہیں تھا۔ اس نے کہا تھا کہ وہ چلا گیا ہے......''

''کریچر نے جھوٹ بولا تھا......'' ڈمبل ڈور نے پرسکون لہجے میں کہا۔ ''تم اس کے مالک نہیں ہو، اس لئے وہ خود کو سزا دیئے بغیر تم سے جھوٹ بول سکتا تھا۔ کریچر تو یہی چاہتا تھا کہ تم جادوئی محکمے میں جاؤ......''

''یعنی...... اس نے...... اس نے مجھے جان بوجھ کر وہاں بھیجا تھا......؟''

''اوہ ہاں! میرا اندازہ ہے کہ کریچر کئی مہینوں سے اپنے مالک کے علاوہ کسی اور کی ہدایات پر عمل کر رہا تھا......''

''یہ آپ کیسے کہہ سکتے ہیں؟'' ہیری نے خالی لہجے میں کہا۔ ''وہ تو برسوں سے گیرم مالڈ پیلس سے باہر نہیں نکل پایا ہے......''

''جب سیریس نے کرسمس سے پہلے کریچر کو چیخ کر یہ کہا کہ 'باہر نکل جاؤ'...... تو کریچر نے اس موقع کا فائدہ اُٹھا کر سیریس کے الفاظ کا خود ساختہ مطلب نکال لیا کہ یہ اسے گھر سے باہر نکلنے کا حکم ملا ہے۔ وہ بلیک خاندان کے اس اکلوتے فرد کے پاس پہنچ گیا جس کا وہ نہایت احترام کرتا تھا...... سیریس کی کزن نارسیسہ، جو بیلاٹرکس کی سگی بہن اور لوسیس ملفوائے کی بیوی تھی......''

''آپ یہ سب کیسے جانتے ہیں؟'' ہیری نے پوچھا۔ اس کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔ اس کا جی مچلنے لگا۔ اسے یاد آیا کہ کرسمس پر کریچر کے عجیب رویئے کو دیکھ کر اس کے دل میں کھٹکا پیدا ہوا تھا۔ اسے یاد آیا کہ کریچر کئی دنوں بعد ایک پرانے توشہ خانے میں ملا تھا......

''کریچر نے کل رات ہی مجھے بتایا تھا'' ڈمبل ڈور نے کہا۔ ''جب تم نے پروفیسر سنیپ کو اشارے سے آگاہ کیا کہ تم نے کیا دیکھا ہے تو انہیں فوراً احساس ہو گیا کہ تم نے یقیناً خواب میں سیریس شعبہ اسراریات میں پھنسے ہوئے دیکھ لیا تھا۔ بالکل تمہاری طرح

انہوں نے بھی فوراً سیریس سے رابطہ کرنے کی کوشش کی۔ مجھے یہ بھی واضح کرنا ہوگا کہ ققنس کے گروہ کے تمام لوگوں کے پاس رابطہ کرنے کے لئے ڈولرس کے آتشدان سے کہیں زیادہ محفوظ اور قابل بھروسہ ذرائع موجود ہیں۔لہٰذا پروفیسر سنیپ کو خبر ہوگئی کہ سیریس نہ صرف گیرم مالڈ پیلس کے مکان نمبر بارہ میں موجود ہے بلکہ وہ پوری طرح محفوظ بھی ہے...... بہرحال، جب تم ڈولرس امبریج کے ساتھ جنگل سے واپس نہیں لوٹے تو پروفیسر سنیپ کو پریشانی ہونے لگی، وہ یہ سمجھ گئے کہ تم اس خواب کو سچ سمجھ بیٹھے ہو کہ سیریس کو لارڈ والڈی موورٹ نے پکڑ لیا ہے۔انہوں نے فوراً گروہ کے لوگوں کو اس کی ہنگامی خبر کردی......''

ڈمبل ڈور نے ایک گہری آہ بھری اور دوبارہ بولے۔

''جب پروفیسر سنیپ نے رابطہ کیا تو الوسٹر موڈی، نمفا ڈورا ٹونکس، کنگ سلے شکیلبوٹ اور ریمس لوپن ہیڈکوارٹر میں ہی موجود تھے۔وہ فوراً تمہاری خبر گیری اور حفاظت کیلئے جانے کو تیار ہوگئے۔پروفیسر سنیپ نے سیریس کو ہیڈکوارٹر میں ہی رکنے کی درخواست کی تھی تاکہ وہ مجھے ان تمام باتوں کی خبر دے۔میں بھی کچھ دیر میں وہاں پہنچنے والا تھا، اس دوران پروفیسر سنیپ جنگل میں تمہارے تلاش میں بھی گئے...... مگر سیریس نہیں چاہتا تھا کہ باقی سب لوگ تو تمہاری تلاش میں جائیں اور وہ ہاتھ باندھے ہیڈکوارٹر میں بیٹھا رہے۔ اس نے اس تمام واقعے کی خبر کریچر کو دی اور اسے حکم دیا کہ وہ میرے پہنچنے پر اس کی خبر مجھے دے دے۔اس طرح جب میں کچھ دیر بعد ہیڈکوارٹر میں پہنچا تو وہ سب لوگ جادوئی محکمے میں تمہاری تلاش میں جا چکے تھے اور گھریلو خرس نے مجھے ہنستے ہوئے بتایا کہ سیریس کہاں گیا ہے......؟''

''وہ ہنس رہا تھا......'' ہیری نے بجھی ہوئی آواز میں پوچھا۔

''بالکل!'' ڈمبل ڈور نے کہا۔''دیکھو! کریچر ہمیں پوری طرح دھوکا نہیں دے پایا تھا، وہ ققنس کے گروہ کا خفیہ محافظ نہیں تھا، اس لئے وہ ملفوائے کو اس کا ٹھکانہ نہیں بتا پایا۔وہ اسے گروہ کی وہ خفیہ باتیں بھی نہیں بتا پایا جنہیں بتانے کیلئے اسے واضح طور پر ممانعت کا حکم دیا گیا تھا۔وہ اپنی نسل کے اصولوں میں بندھا ہوا تھا، جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے مالک سیریس کے کسی واضح حکم کی خلاف ورزی نہیں کر سکتا تھا مگر اس نے نارسیسہ کو ایسی معلومات ضرور دے دی جو والڈی موورٹ کیلئے بہت اہمیت کی حامل تھی لیکن سیریس کو وہ اتنی غیر اہم اور معمولی محسوس ہو رہی تھی کہ وہ اس کیلئے کریچر کو منع نہیں کر پایا......''

''مثلاً......!'' ہیری نے پوچھا۔

''مثال کے طور پر یہ کہ سیریس دنیا میں سب سے زیادہ تمہاری فکر کرتا تھا۔'' ڈمبل ڈور نے آہستگی سے کہا۔''مثلاً! یہ کہ تم سیریس کو باپ اور بھائی کے ملے جلے روپ سے دیکھتے تھے۔ظاہر ہے کہ والڈی موورٹ یہ بات پہلے ہی سے جانتا تھا کہ سیریس ققنس کے گروہ کا حصہ ہے اور یہ بھی کہ تمہیں اس کا پتہ ٹھکانہ معلوم ہے، مگر کریچر کی دی گئی معلومات سے والڈی موورٹ کو یہ احساس ہو گیا کہ اگر تم کسی کو بچانے کیلئے کسی بھی حد کو پار کر سکتے ہو تو وہ 'سیریس بلیک' ہے......''

ھیری کے ہونٹ سرد اور خشک ہو گئے۔

''تو...... جب میں نے کل شام کریچر سے پوچھ گچھ کی کہ تو کیا سیریس وہاں تھا؟''

''غیر معمولی طور پر والڈی مورٹ نے ملفوائے گھرانے کے ذریعے کریچر کو پہلے سے آگاہ کر دیا تھا کہ تم سیریس کے بارے میں کوئی خواب دیکھو گے۔ اس کے بعد کریچر کو ایسا کوئی انتظام کرنا تھا تاکہ تم سیریس سے براہ راست رابطہ نہ کر سکو۔ اس طرح وہ یہ بھی ممکن بنانا چاہتا تھا کہ جب تم اس سے سیریس کے گھر پر ہونے کی جانچ کرو تو کریچر آسانی سے یہ اداکاری کر سکے کہ وہ وہاں نہیں ہے۔ کریچر نے بک بیک نامی ققشنگر کو کل ہی زخمی کر دیا تھا اور جس لمحے تم آتشدان میں ظاہر ہوئے تو اس وقت سیریس بالائی منزل پر ققشنگر کی دیکھ بھال کرنے میں مصروف تھا......''

ھیری کے پھیپھڑوں میں گھٹن سی محسوس ہونے لگی، اس کی سانسیں اکھڑنے لگیں۔

''کریچر نے آپ کو یہ سب کچھ بتا دیا...... اور ہنسا؟'' اس نے رندھی ہوئی آواز میں پوچھا

''وہ یقیناً مجھے ایسا کچھ بتانا نہیں چاہتا تھا......'' ڈمبل ڈور نے کہا۔ ''مگر مجھے یہ اقرار کرنا پڑے گا کہ میں جذب انکشافی کا ایک اچھا ماہر بھی ہوں اور یہ جان جاتا ہوں کہ مجھ سے کب جھوٹ بولا جا رہا ہے، اس لئے میں نے...... اسے اس بات کیلئے تیار کیا کہ وہ مجھے پوری کہانی سچ سچ بتائے، اس کے بعد ہی میں شعبہ اسراریات کی طرف گیا......''

''اور ہرمائنی ہمیشہ ہم سب کو یہی تلقین کرتی رہی کہ ہمیں اس کے ساتھ عمدہ سلوک کرنا چاہئے۔'' ھیری نے آہستگی سے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کے ہاتھ گھٹنوں پر رکھے ہوئے مٹھیوں میں بھنچ گئے تھے۔

''اس نے بالکل صحیح کہا تھا ھیری!'' ڈمبل ڈور نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔ ''جب ہم نے گیرم مالڈ پیلس کے مکان نمبر بارہ کو اپنا ہیڈ کوارٹر بنایا تھا، اسی وقت میں نے سیریس کو خبردار کیا تھا کہ اسے کریچر کے ساتھ مہربانی اور احترام کے ساتھ پیش آنا چاہئے۔ میں نے اس پر یہ بھی واضح کر دیا تھا کہ کریچر ہمارے لئے خطرناک بھی ثابت ہو سکتا ہے۔ جہاں تک میرا اندازہ ہے کہ اس نے کبھی کریچر کے جذبات کو احترام کے قابل نہیں سمجھا......''

''اس بارے میں آپ سیریس کو قصوروار نہ ٹھہرائیں...... آپ سیریس کے بارے میں...... اس طرح کی کوئی بات نہ کریں...... جیسے......'' ھیری کی سانس اکھڑ گئی۔ وہ صحیح طور پر الفاظ نہیں ادا کر پا رہا تھا، وہ ڈمبل ڈور کو سیریس کی برائی نہیں کرنے دینا چاہتا تھا مگر جونہی اس نے خود کو کچھ سنبھالا تو اس نے مزید کہا۔ ''کریچر...... دراصل جھوٹا اور اوّل نمبر کا بدمعاش گھریلو خرس ہے...... وہ اسی سلوک کے ہی قابل تھا......''

''کریچر کو جادوگروں نے ہی ایسا بنایا ہے، ھیری!'' ڈمبل ڈور نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔ ''بالکل! اس پر رحم کھانا چاہئے۔ اس کا دل و دماغ اتنا ہی زخمی ہے جتنا تمہارے دوست ڈوبی کا تھا۔ اسے سیریس کے احکامات کو مجبوراً ماننا پڑتا تھا کیونکہ سیریس

اس خاندان کا آخری وارث تھا مگر اسے اس کے لئے کبھی سچی وفاداری نبھانے پر آمادہ نہیں ہو پایا اور کریچر کی غلطیاں چاہے جو بھی ہوں، یہ تو تسلیم کرنا پڑے گا کہ سیریس نے کریچر کی مجبوری کو آسان بنانے کیلئے کچھ نہیں کیا تھا......''

''آپ سیریس کے بارے میں کوئی ایسی بات نہ کریں......'' ہیری غصے سے گرج اُٹھا۔ وہ ایک بار پھر کرسی سے اُٹھ کھڑا ہوا، اس کے دل و دماغ میں ایک بار پھر خون جوش مار رہا تھا اور وہ ڈمبل ڈور پر حملہ کرنے کیلئے تیار ہو چکا تھا جو یقینی طور سے سیریس کو بالکل نہیں سمجھ پائے تھے۔ وہ کتنا بہادر تھا اور اس نے کتنی تکلیفیں اُٹھائی تھیں۔

''اور سنیپ......؟'' ہیری نے نفرت بھرے لہجے میں پھنکارتے ہوئے کہا۔ ''آپ ان کے بارے میں کچھ نہیں بول رہے ہیں، ہے نا؟ جب میں نے انہیں بتایا تھا کہ والڈی مورٹ نے سیریس کو پکڑ لیا ہے تو انہوں نے ہمیشہ کی طرح مجھے طعنے تشنے کا نشانہ بنایا تھا......''

''ہیری! ڈولرس امبریج کے سامنے پروفیسر سنیپ کے پاس کوئی اور چارہ نہیں تھا......'' ڈمبل ڈور نے پرسکون لہجے میں کہا۔ ''اس وقت ان کیلئے یہ اداکاری کرنا ضروری تھا کہ وہ تمہاری بات کو سنجیدگی سے نہیں لے رہے ہیں مگر جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ تم نے جو کہا تھا، اس کے بارے میں انہوں نے ققنس کے گروہ کو ذمہ داری کے ساتھ اطلاع دے دی تھی، جب تم جنگل سے واپس نہیں لوٹے تو انہوں نے ہی یہ اندازہ لگایا کہ تم کہاں جا سکتے ہو؟ جب پروفیسر امبریج تمہیں سیریس کا ٹھکانہ بتانے کیلئے مجبور کر رہی تھی تو انہوں نے ہی امبریج کو نقلی صدقیال دیا تھا......''

ہیری نے اس بات کو بالکل نظر انداز کر دیا۔ اسے سنیپ کو قصوروار ٹھہرانے میں مسرت کا احساس ہونے لگا جو اس کی بھڑکتی ہوئی نفرت کو تسکین کا سامان پہنچا رہا تھا۔ وہ ڈمبل ڈور کو اپنے نظریئے سے متفق کرنا چاہتا تھا۔

''سنیپ......سنیپ نے سیریس کو گھر پر چھپے رہنے پر لعن طعن کی تھی......انہوں نے یہاں تک کہہ دیا تھا کہ وہ ڈرپوک اور بزدل ہے......''

''جہاں تک مجھے یقین ہے کہ سیریس اتنا بڑا اور سمجھدار تھا کہ اسے اس طرح کی معمولی چیزوں سے زک نہیں پہنچنا چاہئے تھی۔'' ڈمبل ڈور نے آہستگی سے کہا۔

''سنیپ نے مجھے جذب پوشیدگی سکھانے سے انکار کر دیا۔'' ہیری غرا کر بولا۔ ''انہوں نے مجھے اپنے دفتر میں سے دھکا دے کر باہر نکال دیا......''

''مجھے معلوم ہے!'' ڈمبل ڈور نے نہایت سنجیدگی سے کہا۔ ''میں پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ یہ میری غلطی تھی کہ میں نے تمہیں جذب پوشیدگی خود کیوں نہیں سکھائی حالانکہ مجھے اس وقت یقین تھا کہ اس سے زیادہ خطرناک اور کچھ نہیں تھا کہ میں تمہارے دماغ کو والڈی مورٹ کے مقابلے میں تھوڑا کھول دوں جبکہ میرے لحاظ سے......''

''مگر سنیپ نے اس میں مزید بگاڑ پیدا کر دیا......ان سے سیکھنے کے بعد ہر مرتبہ میرے نشان میں پہلے سے کہیں زیادہ تکلیف ہوتی تھی۔'' ہیری کو اس معاملے پر رون کی بات یاد آ گئی اور اس نے مزید کہا۔'' آپ یہ بات کیسے جانتے ہیں کہ وہ والڈی مورٹ کیلئے میرے دماغ کو ناقص نہیں بنا رہے تھے، اس کیلئے میرے دماغ میں گھسنے اور میرے احساسات تک رسائی کو آسان نہیں بنا رہے تھے......''

''مجھے سیورس سنیپ پر بھروسہ ہے۔'' ڈمبل ڈور نے اطمینان سے کہا۔'' مگر میں یہ بھول گیا تھا...... بوڑھے انسان کی ایک اور غلطی...... کہ کچھ زخم اتنے گہرے ہوتے ہیں کہ وہ کبھی مندمل نہیں ہو پاتے۔ میں نے سوچا تھا کہ پروفیسر سنیپ تمہارے والد کے بارے میں اپنے جذبات کی شدت سے باہر نکل سکتے ہیں......مگر میں غلط تھا!''

''مگر وہ تو ٹھیک ہیں، ہے نا؟'' ہیری چیختا ہوا بولا۔ اس نے دیواروں پر لٹکی ہوئی تصویروں کے اہانت بھرے چہرے اور متفرق بڑبڑاہٹ کو پوری طرح نظرانداز کر دیا۔'' یہ ٹھیک ہے کہ سنیپ میرے ڈیڈی سے نفرت کریں مگر یہ ٹھیک نہیں ہے کہ سیریس کریچر سے نفرت نہ کرے......''

''سیریس کریچر سے نفرت نہیں کرتا تھا......'' ڈمبل ڈور نے تحمل سے کہا۔'' وہ تو اسے ایک ایسا غلام سمجھتا تھا جس میں زیادہ دلچسپی لینے یا جس کی طرف دھیان دینے کی اسے ضرورت ہی نہیں تھی۔ بے التفاتی اور نظرانداز ی کا رویہ اکثر ناپسندیدگی سے زیادہ نقصان دہ ثابت ہوتا ہے...... آج رات جس فوارے کو تباہ و برباد کیا گیا، وہ درحقیقت ایک کھلا جھوٹ تھا......فوارہ جادوئی اخوت ...... ہم جادوگروں نے اپنے ساتھیوں یعنی جادوئی مخلوق کے ساتھ بہت طویل عرصے سے غیرانسانی سلوک کیا ہے، کھلواڑ کیا ہے اور ان کی تضحیک کی ہے، یہی وجہ ہے کہ ہم انہی تشکیل دیئے رویوں کا نتیجہ بھگت رہے ہیں......''

''تو سیریس کے ساتھ جو کچھ ہوا، وہ اسی کا حقدار تھا، ہے نا؟'' ہیری پہلے سے زیادہ چیخا۔

''میں نے ایسا تو نہیں کہا...... نہ ہی تم مجھے ایسا کہتا ہوا کبھی سنو گے!'' ڈمبل ڈور نے آہستگی سے جواب دیا۔'' سیریس کٹھور نہیں تھا، وہ عام طور پر گھریلو خرسوں کے معاملے میں کافی رحم دل واقع ہوا تھا......اسے کریچر سے لگاؤ نہیں تھا کیونکہ کریچر اس گھرانے کی جیتی جاگتی یاد تھی جس سے سیریس ہمیشہ نفرت کرتا تھا......''

''یہ صحیح ہے کہ وہ اس گھر سے نفرت کرتا تھا۔'' ہیری نے کہا۔ اس کی آواز شکستہ ہو گئی۔ اس نے ڈمبل ڈور کی طرف پشت کر لی اور کھڑکی کی طرف چلا گیا۔ دھوپ اب کمرے کے اندر پوری آب و تاب سے چمک رہی تھی اور تمام تصویروں کی نگاہیں اسی پر جمی ہوئی تھیں۔ اسے اس بات کا کوئی اندازہ نہیں تھا کہ وہ کیا کر رہا تھا؟ اسے دفتر بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔'' آپ نے اسے اس گھر میں قید کیے رکھا جس وہ ہمیشہ نفرت کیا کرتا تھا، اسی لئے وہ کل رات وہاں سے باہر نکلنا چاہتا تھا......''

''میں تو درحقیقت سیریس کو زندہ رکھنے کا متمنی تھا۔'' ڈمبل ڈور نے اطمینان سے کہا۔

''لوگوں کو گھروں میں قید ہونا اچھا نہیں لگتا۔'' ہیری نے تلخی سے مڑ کر ان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''آپ نے میرے ساتھ بھی تو گذشتہ گرمیوں میں یہی سلوک کیا تھا......''

ڈمبل ڈور نے اپنی آنکھیں بند کر لیں اور اپنا چہرہ اپنی لمبی انگلیوں والے ہاتھ میں چھپا لیا۔ ہیری نے انہیں دیکھا مگر ڈمبل ڈور کی تھکن یا مغموم دکھائی دینے پر اس کے دل میں کوئی نرم گوشہ نہیں پیدا ہو پایا۔ اس کے برعکس وہ اس بات پر اور چڑ گیا کہ ڈمبل ڈور کمزوری کا مظاہرہ کر کے اپنی مظلومیت دکھا رہے تھے۔ جب ہیری ان پر ناراضگی اور بھڑاس نکالنے کا خواہش مند تھا تو انہیں اس طرح کی مظلومیت کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہئے تھا۔

ڈمبل ڈور نے ہاتھ نیچے کئے اور نصف چاند کی شکل کی عینک سے ہیری کو دیکھا۔

''ہیری! اب وقت آ گیا ہے کہ میں تمہیں وہ بات بتا دوں جو مجھے تمہیں پانچ سال پہلے بتا دینا چاہئے تھی۔ براہ کرم! بیٹھ جاؤ۔ میں تمہیں پوری بات بتانے والا ہوں۔ بس تھوڑا قابو رکھنا...... جب میری بات ختم ہو جائے تو تمہیں مجھ پر اپنی ناراضگی جھاڑنے...... یا جو بھی تم چاہتے ہو...... کا پورا حق ملے گا۔ میں تمہیں منع نہیں کروں گا......''

ہیری نے ایک لمحہ تک انہیں غصیلی نظروں سے گھورا پھر ڈمبل ڈور کے سامنے والی کرسی پر جھپٹ کر بیٹھ گیا اور ان کی بات کا انتظار کرنے لگا۔ ڈمبل ڈور نے ایک پل کیلئے کھڑکی سے باہر دھوپ بھرے میدان کو غور سے دیکھا اور پھر ہیری کی طرف متوجہ ہوئے۔

''ہیری! پانچ سال قبل تم ہوگورٹس آئے تھے، محفوظ اور صحیح سلامت...... جیسا کہ میں نے منصوبہ بندی کی تھی اور جیسا میں چاہتا تھا حالانکہ اس دوران تم نے بہت اذیتیں اُٹھائی تھیں، جب میں نے تمہیں تمہارے انکل اور آنٹی کی دہلیز پر چھوڑا تھا تب میں جانتا تھا کہ تم تکلیفیں اُٹھاؤ گے۔ میں جانتا تھا کہ میں تمہیں دس تاریک اور مشکلات سے بھرپور سالوں کی سزا دے رہا ہوں......''

وہ رُکے مگر ہیری نے کچھ بولنے کی کوشش نہیں کی۔

''تم پوچھ سکتے ہو...... اگر تمہارے پاس یہ پوچھنے کی عمدہ وجہ ہے...... کہ ایسا کیوں ضروری تھا؟ تمہیں کسی جادوگر گھرانے میں کیوں نہیں رکھا گیا؟ کئی جادوگر گھرانے بخوشی اس کیلئے رضا مند ہو جاتے۔ تمہاری بیٹے کے روپ میں پرورش کرنا ان کیلئے فخر اور مسرت کی بات ہوتی......''

''میرا جواب ہے کہ تمہیں زندہ رکھنا ہی میری اولین ترجیح تھی۔ تم کتنے خطرے میں تھے، یہ بات میرے علاوہ شاید کوئی دوسرا نہیں جانتا تھا۔ والڈی مورٹ کی تاریک طاقتیں کچھ ہی گھنٹے پہلے بھسم ہوگئی تھیں مگر اس کے وفادار چیلے، اس کے حمایتی گروہ...... اور ان میں سے کئی تو اسی کی پائے کے خطرناک اور تاریکی کی قوتوں سے بھرپور تھے۔ وہ نہایت غصے سے بھرے ہوئے، بے حد ناراض، متشدد اور انتقام کی آگ میں جھلس رہے تھے۔ اس کے علاوہ مجھے آنے والے وقت کو دھیان میں رکھتے ہوئے مثبت نتائج پانا تھے۔ کیا مجھے یقین تھا کہ والڈی مورٹ ہمیشہ کیلئے جا چکا ہے؟ نہیں...... میں یہ تو نہیں جانتا تھا کہ وہ دس، بیس یا پچاس سال بعد لوٹ آئے گا مگر

مجھے یہ یقین ضرور تھا کہ وہ ایک نہ ایک دن لوٹ آئے گا۔ میں اسے اچھی طرح جانتا ہوں کہ وہ تب تک چین سے نہیں بیٹھے گا جب تک وہ تمہیں جان سے نہ مار ڈالے......''

''میں اچھی طرح جانتا تھا کہ والڈی مورٹ کی تاریک جادو میں مہارت، موجودہ دور میں کسی بھی زندہ جادوگر سے کہیں زیادہ طاقتور ہے، میں یہ بات بھی جانتا تھا کہ اگر وہ دوبارہ زندہ ہو کر طاقتور بن گیا تو وہ میرے سب سے کٹھن اور خدمت گزار حفاظتی جادوئی کلمات اور جادوئی سحر کو بھی توڑ سکتا ہے......مگر میں والڈی مورٹ کی کمزوری سے اچھی طرح واقف تھا۔ اس لئے میں نے یہ فیصلہ کیا کہ تم پر ایک قدیمی جادو کا حصار چڑھا دیا جائے، جس کے بارے میں تو وہ اچھی طرح سے جانتا تھا مگر وہ اسے نہایت ناقص خیال کرتا تھا اور اس کے نتائج کو بے معنی اور کم حیثیت گردانتا تھا۔ یہ اس کی متکبرانہ فطرت کا خاصہ تھا...... بہر حال، اسے اسی کا نتیجہ بھگتنا پڑا۔ ظاہر ہے کہ میں اس حادثے کے بارے میں بتا رہا ہے جب تمہاری ماں نے تمہیں بچانے کیلئے اپنی جان کی قربانی دے دی تھی۔ تمہاری ماں نے تمہیں ایسا دیرپا حفاظتی خول دے دیا تھا جس کی اُسے قطعاً امید نہیں تھی، ایک ایسا حفاظتی خول جو آج تک تمہارے خون میں دوڑ رہا ہے۔ اسی لئے میں نے تمہاری ماں کے خون پر بھروسہ کیا۔ میں نے تمہیں اس کی بہن کو سونپ دیا......ایک طرح سے زندہ رشتے دار کے پاس پہنچا دیا......''

''انہیں مجھ سے کبھی لگاؤ نہیں تھا......انہیں میری ذرا پرواہ نہیں تھی۔'' ہیری بھڑک کر بولا۔

''مگر انہوں نے تمہیں اپنے پاس رکھ لیا......'' ڈمبل ڈور نے اس کی بات نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔ ''ہوسکتا ہے کہ انہوں نے تمہیں اپنی فطرت کے خلاف، غصے سے، بلا خواہش، مجبوراً رکھا ہو......مگر اس سب چیزوں کے باوجود انہوں نے تمہیں اپنے گھر میں پناہ دے دی اور ایسا کر کے انہوں نے اس قدیمی جادو کی طاقت کو دوچند کر دیا جو میں نے تم پر کر رکھا تھا۔ تمہاری ماں کی قربانی کی بدولت خون کے اس بندھن کو وہ سب سے مضبوط بندھن بنا ڈالا تھا جو تمہیں دے سکتا تھا۔''

''مجھے آپ کی بات بالکل سمجھ میں نہیں......''

''جب تک تم اس جگہ کو اپنا گھر کہہ سکتے تھے، جہاں تمہاری ماں کا خون رہتا ہو۔ تب تک والڈی مورٹ تمہیں ہاتھ نہیں لگا سکتا تھا یا نقصان نہیں پہنچا سکتا تھا۔ اس نے تمہاری ماں کا خون بہایا تھا مگر یہ تم میں اور ان کی بہن میں ابھی تک زندہ دوڑ رہا تھا۔ ان کا خون تمہاری ڈھال بن گیا۔ تمہیں ہر سال وہاں ایک بار لوٹنا ہوگا مگر جب تک تم اسے گھر کہہ سکتے ہو، جب تک تم وہاں رہتے ہو، تب تک وہ تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکتا ہے......تمہاری آنٹی یہ بات جانتی ہیں، میں نے اس خط میں انہیں ساری بات بتا دی تھی جو میں تمہارے ساتھ ان کی دہلیز پر چھوڑ آیا تھا۔ وہ بخوبی جانتی ہیں کہ تمہیں اپنے گھر میں رکھنے کی وجہ سے ہی تم گذشتہ پندرہ سالوں سے زندہ ہو......''

''ایک منٹ رُکئے!'' ہیری نے اچانک کہا۔ وہ اپنی کرسی پر تن کر بیٹھ گیا تھا اور ڈمبل ڈور کو گھور کر دیکھنے لگا۔ ''وہ غل غپاڑہ آپ نے بھیجا تھا، آپ نے انہیں کچھ یاد رکھنے کیلئے کہا تھا۔ وہ آپ کی آواز تھی......؟''

''میں نے سوچا کہ انہیں ہمارے درمیان ہوئے اس اقرار کی یاد دلا دینا چاہئے۔'' ڈمبل ڈور نے اپنا سر تھوڑا جھکاتے ہوئے کہا۔ ''جو انہوں نے تمہیں گھر میں رکھ کر مستحکم کیا تھا۔ مجھے شک تھا کہ روح کھچڑوں کے حملے کے بعد انہیں تمہیں گھر میں مزید رکھنے پر خطرے کا خدشہ لاحق ہو سکتا ہے لہٰذا ایسا کرنا ضروری تھا......''

''ہاں! ایسا ہی ہوا تھا۔'' ہیری آہستگی سے بولا۔ ''آنٹی سے زیادہ انکل کو یہ محسوس ہوا تھا کہ میں ان کیلئے خطرہ بن گیا ہوں، وہ تو مجھے گھر سے باہر نکالنے کیلئے بضد تھے مگر غل غپاڑے کی آمد کے بعد آنٹی نے......آنٹی نے مجھے گھر میں ٹھہرنے کا حکم دیا تھا......''

اس نے ایک پل کیلئے فرش کی طرف دیکھ کر گھورا۔

''مگر اس کا اس بات سے کیا تعلق ہے......؟'' وہ براہ راست سیریس کا نام نہیں لینا چاہتا تھا۔

''تو پانچ سال پہلے......'' ڈمبل ڈور نے آگے کہا جیسے وہ اپنی کہانی بیان کرنے کے دوران کہیں رُکے ہی نہیں تھے۔ ''تم ہوگورٹس پہنچ گئے۔ تم اتنے خوش باش یا صحت مند تو نہیں تھے جتنا میں پسند کرتا تھا مگر تم زندہ تھے، صحیح سلامت تھے۔ تم لاڈ پیار میں بگڑے ہوئے ضدی شہزادے بھی نہیں تھے بلکہ اتنے ہی معمولی بچے تھے جتنا کہ میں ان گزرے ہوئے سالوں میں امید کر سکتا تھا۔ اب تک میری منصوبہ بندی بالکل صحیح خطوط پر گامزن تھی......''

''اور پھر......تمہیں ہوگورٹس میں اپنے پہلے ہی سال میں ہونے والے حادثہ اتنا ہی اچھی طرح یاد ہوگا جتنا کہ مجھے ہے......تم نے اپنے سامنے آنے والے خطرے کا سامنا پوری ہمت اور عقلمندی سے کیا......اور میری امید سے پہلے......بلکہ بہت پہلے......تمہارا والڈی مورٹ سے ٹکراؤ ہو گیا۔ تم ایک بار پھر بچ گئے......تم نے اس سے بھی بڑا کام کر دکھایا۔ تم نے اس کی واپسی کے عمل کو مزید تاخیر سے دوچار کر ڈالا۔ تم اس کے ساتھ جوانمرد کی طرح لڑے، مجھے تم پر اتنا فخر محسوس ہوا کہ میں تمہیں بتا نہیں سکتا......''

''مگر میری اس پوری منصوبہ بندی میں ایک خامی تھی۔'' ڈمبل ڈور نے آہستگی سے کہا۔ ''ایک ایسی خامی، جو میری پوری منصوبہ بندی کو لمحہ بھر میں چوپٹ کر سکتی تھی۔ میں یہ بات اچھی طرح جانتا تھا کہ میری منصوبہ بندی کی کامیابی کتنی اہمیت کی حامل ہے؟ اس لئے میں نے سوچا کہ میں اس خامی سے اپنی منصوبہ بندی کو برباد نہیں ہونے دوں گا۔ صرف میں ہی اسے روک سکتا تھا۔ اس لئے صرف مجھے ہی مضبوط بننا تھا اور میرا پہلا امتحان تب ہوا جب تم والڈی مورٹ کے ساتھ مقابلہ کرنے کے بعد لاچاری کے عالم میں ہسپتال میں پڑے تھے۔''

''میں سمجھ نہیں پا رہا ہوں کہ آپ مجھے کیا بتانا چاہ رہے ہیں؟'' ہیری نے الجھے لہجے میں کہا

''تمہیں یاد نہیں ہے کہ تم نے ہسپتال میں مجھ سے پوچھا تھا کہ والڈی مورٹ نے تمہیں بچپن میں ہلاک کرنے کی کوشش کیوں کی تھی؟''

ہیری نے سر ہلا دیا۔

''کیا مجھے تمہیں اسی وقت بتا دینا چاہئے تھا؟''

ہیری نے ان کی نیلی آنکھوں میں جھانک کر دیکھا حالانکہ وہ کچھ نہیں بولا لیکن اس کا دل دوبارہ سرپٹ دوڑنے لگا تھا۔

''تمہیں اب تک منصوبہ بندی کی خامی نہیں دکھائی دے پائی؟ نہیں شاید نہیں...... خیر جیسا تم جانتے ہی ہو، میں نے اس بات کا جواب نہیں دیا۔ میں نے سوچا کہ گیارہ سال کی عمر کم ہوتی ہے اور اس وقت یہ بتانا درست نہیں رہے گا۔ میں تمہیں کبھی بھی اس عمر میں یہ بات نہیں بتانا چاہتا تھا۔ اتنی کم عمر میں اتنی بڑی بات کو برداشت کرنا آسان کام نہیں ہوتا ہے......''

''مجھے اسی وقت آنے والے خطرے کے سایوں کو پہچان لینا چاہئے تھا۔ مجھے خود سے یہ پوچھنا چاہئے تھا کہ جب تم نے مجھ سے یہ سوال کیا تھا تو مجھے زیادہ جذباتی یا خودغرض نہیں ہونا چاہئے تھا بلکہ اس سوال کا جواب اسی وقت دے دینا چاہئے تھا۔ میں جانتا تھا کہ ایک نہ ایک دن مجھے یہ خوفناک جواب دینا ہی ہوگا...... مجھے یہ پہچان لینا چاہئے تھا کہ میں اس دن جواب نہ دینے کیلئے بہانہ تراش رہا تھا اور یہ کہہ رہا تھا کہ تمہاری عمر کم ہے......تم چھوٹے کم سن بچے ہو......''

''اور پھر ہوگورٹس میں تمہارا دوسرا سال شروع ہوگیا۔ ایک بار پھر تم نے ناموزوں حالات کا سامنا کیا۔ ایسے حالات، جن کا بڑے بڑے جادوگر بھی سامنا نہیں کر پائے۔ ایک بار پھر تم نے میری امید سے زیادہ بڑھ کر جوانمردی کا مظاہرہ کیا۔ مجھے چونکا ڈالا...... بہر حال، تم نے مجھ سے دوبارہ یہ نہیں پوچھا کہ والڈی مورٹ نے تمہارے ماتھے پر یہ نشان کیوں چھوڑا تھا؟ ہم نے تمہارے نشان کے بارے میں گفتگو تو کی...... ہم اس موضوع کے بہت قریب پہنچ گئے تھے، میں تمہیں اسی وقت سب کچھ کیوں نہیں بتا دیا......؟''

''مجھے محسوس ہوا کہ آخر بارہ سال کی عمر بھی تو گیارہ سے کچھ زیادہ نہیں ہوتی ہے جو اس اطلاع کو برداشت کر سکے۔ میں نے تمہیں اپنے سامنے سے خون سے لت پت، تھکن سے چور مگر خوش لوٹ جانے دیا۔ مجھے تھوڑی پریشانی تو اُٹھانا پڑی کہ شاید مجھے تمہیں سب کچھ بتا دینا چاہئے تھا مگر میں نے اسے خود ہی کچل ڈالا۔ تم اب بھی بہت چھوٹے تھے اور میں اس رات تمہاری فتح کا لطف بے مزہ نہیں کرنا چاہتا تھا......''

''تم نے دیکھا، ہیری؟ تم نے اب میری شاندار منصوبہ بندی کی خامی دکھائی دی؟ میں خود اسی جال میں پھنس گیا تھا جسے میں نے پہلے ہی تھوپ لیا تھا جس کے بارے میں، میں نے سوچا تھا کہ میں اس سے بچ سکتا ہوں، جس سے مجھے بچنا تھا......''

''نہیں......''

''میں تمہاری بہت زیادہ فکر کرتا تھا۔'' ڈمبل ڈور نے کہا۔ ''تمہیں سچائی بتانے کے بجائے مجھے تمہاری خوشی زیادہ عزیز ہوگئی تھی۔ اپنی منصوبہ بندی کی بہ نسبت مجھے تمہارا فطری سکون زیادہ ضروری دکھائی دیا۔ میں جانتا تھا کہ میری منصوبہ بندی کی کامیابی پر کئی جانیں جا سکتی تھیں مگر ان کے بجائے مجھے تمہاری جان کی زیادہ فکر تھی۔ دوسرے الفاظ میں میں نے ٹھیک وہی کام کیا جس کی والڈی مورٹ ہم

جیسے نادانوں سے امید کرتا ہے......''

''کیا اس بات کا کوئی جواب ہے؟ مجھے نہیں لگتا کہ کسی اور نے تم پر اتنی گہری نظر رکھی ہو؟ تم تو اس بات کا تصور بھی نہیں کر سکتے ہو کہ میں نے تم پر کتنی گہری نظر رکھی ہے۔تم جتنی تکلیف میں مبتلا رہے تھے، میں تمہیں اس سے زیادہ تکلیف نہیں دینا چاہتا تھا۔کیا مجھے اس بات کی فکر تھی کہ بے نام اور معزز لوگ اور بہت ساری جادوئی مخلوق آنے والے مبہم مستقبل میں بیدردی سے موت کے گھاٹ اتار دیئے جائیں گے؟ مجھے تو محض یہ پرواہ تھی کہ تم زندہ، محفوظ اور خوش رہو۔ میں نے کبھی خواب میں بھی نہیں سوچا تھا کہ میں ایسا کرسکتا ہوں؟''

''پھر تم تیسرے سال میں پہنچ گئے، میں نے تمہیں دور سے دیکھا جب تم روح کھچڑوں کو خود سے دور رکھنے کیلئے جدوجہد کررہے تھے، جب تمہیں سیریس ملا، جب تمہیں اس کی حقیقت معلوم ہوئی اور جب تم سے بچایا۔ جب تم نے فاتحانہ انداز میں اپنے قانونی سرپرست کو محکمے کی گرفت سے بچایا تھا، کیا میں تمہیں اسی پل سب کچھ بتا دیتا؟ مگر اب تیرہ سال کی عمر میں میرے بہانے دم توڑ رہے تھے،تم چھوٹے ضرور تھے مگر تم نے یہ ثابت کر دیا تھا کہ تم غیر معمولی ہو۔ ہیری! میری روح کی گہرائیوں میں پریشانی دوڑ رہی تھی۔ میں جانتا تھا کہ وہ وقت جلد ہی آجائے گا......''

''مگر تم گذشتہ سال پھول بھلیوں سے نکل آئے، تم نے سیڈرک ڈیگوری کو مرتے ہوئے دیکھا اور خود بھی موت کے منہ سے بال بال بچے...... پھر بھی میں نے تمہیں نہیں بتایا حالانکہ میں جانتا تھا کہ والڈی مورٹ کے لوٹنے کے بعد مجھے یہ کام فوری طور کر نمٹا دینا چاہئے تھا......اور اب آج، میں جانتا ہوں کہ تم کافی عرصے سے اس پوشیدہ امر سے آگاہ ہونے کیلئے تیار ہو چکے ہو، جو میں نے اتنے طویل عرصے سے تمہیں بتانے سے گریز کررہا تھا۔ میرا اکلوتا عذر یہ ہے کہ میں جانتا تھا کہ تم پر سکول کے باقی طلباء کی بہ نسبت زیادہ بوجھ اور دباؤ تھا، اس لئے میں ایک اور سب سے بڑے اور تکلیف دہ بوجھ......کو تم پر لادنا نہیں چاہتا تھا۔''

ہیری نے کچھ دیر انتظار کیا کہ ڈمبل ڈور آگے کچھ کہیں گے مگر وہ خاموش رہے۔

''میں ابھی تک آپ کی بات نہیں سمجھ پایا......''

''والڈی مورٹ نے تمہیں بچپن میں ہی ہلاک کرنے کی کوشش صرف اس لئے کی تھی کیونکہ تمہاری پیدائش سے قبل ایک پیش گوئی وجود میں آچکی تھی۔ وہ جانتا تھا کہ پیش گوئی کی جا چکی ہے مگر وہ کی تفصیل سے پوری طرح لاعلم تھا۔تم جب بچے ہی تھے، اسی وقت وہ تمہیں مارنے کیلئے نکل پڑا تھا......اسے یہ پورا یقین تھا کہ وہ پیش گوئی کی شرائط کو پورا کررہا ہے، جب تمہیں مارنے والا جادوئی کلمہ اسی پر پلٹ گیا اور اس کا وجود اور تمام طاقتیں بھسم ہوگئی تو اسے اس بات کا احساس ہو گیا کہ وہ سراسر غلطی پر تھا، اس لئے اپنا بدن دوبارہ پانے کے بعد اور خاص طور پر گذشتہ سال اس کے ہاتھوں سے حیرت انگیز طور پر تمہارے بچ نکلنے کے بعد وہ اس پیش گوئی کی پوری تفصیل جاننے کیلئے بے قرار ہو گیا۔ یہی وہ خفیہ ہتھیار تھا جسے وہ اپنی واپسی کے بعد اتنی شدت سے تلاش کررہا تھا۔ وہ اس چیز کا علم

حاصل کرنا چاہتا تھا کہ وہ تمہیں کس طرح اپنی راہ سے ہمیشہ کیلئے نیست و نابود کر سکتا تھا؟......''

سورج اب پوری طرح طلوع ہو چکا تھا۔ ڈمبل ڈور کے دفتر میں دھوپ کی تیز روشنی ہر طرف پھیل چکی تھی۔ جس شیشے کے صندوق میں گوڈریک گری فنڈر کی تلوار رکھی ہوئی تھی، وہ سپیدی سے دمک رہا تھا اور اس کے اندر کا منظر دھندلا گیا تھا۔ ہیری نے فرش پر چاندی کے جو آلات پھینک کر توڑ ڈالے تھے، ان کے ٹکڑے شبنم کی طرح چمک رہے تھے اور اسکے عقب میں رکھا ہوا فاکس نامی ققنس کا سنہرا اسٹینڈ بھی چندھیا دینے روشنی پیدا کر رہا تھا۔ اس کے پلیٹ نما گھونسلے میں ننھا ققنس چوزہ دھیمے دھیمے انداز میں گیت گنگنا رہا تھا۔

''مگر پیش گوئی والا گولہ تو ٹوٹ گیا......'' ہیری نے بجھے ہوئے لہجے میں کہا۔ ''میں جب محرابی دروازے والے کمرے میں سے نیول کو سیڑھیوں پر اوپر چڑھا رہا تھا اسی وقت وہ پیش گوئی والا گولہ نیول کے پھٹے چوغے سے باہر نکل گیا اور زینے پر گر کر ٹوٹ گیا......''

''وہاں جو گولہ ٹوٹا تھا، وہ صرف شعبہ اسراریات میں رکھی ہوئی پیش گوئیوں کا ایک ریکارڈ تھا مگر وہ پیش گوئی کسی کے سامنے کی گئی تھی اور اس فرد کو وہ پیش گوئی بہت اچھی طرح سے یاد تھی۔''

''اسے کس نے سنا تھا......؟'' ہیری نے چونک کر پوچھا حالانکہ وہ جواب کا اندازہ لگا سکتا تھا۔

''میں نے......'' ڈمبل ڈور نے دھیمے انداز میں کہا۔ ''سولہ سال قبل ایک سرد اور بارش بھری رات کو ہاگس ہیڈ کے شراب خانے کے بالائی منزل پر واقع ایک کمرے میں میں نے یہ پیش گوئی سنی تھی۔ میں وہاں پر علم جوتش کی ایک ماہر جوتشی سے ملاقات کیلئے گیا تھا جسے میں اپنے سکول میں تعینات کرنا چاہتا تھا حالانکہ میری کبھی ایسی خواہش نہیں رہی تھی کہ سکول میں علم جوتش کا مضمون بھی پڑھایا جائے۔ بہر حال، وہ ہستی ایک بہت مشہور، ممتاز، روشن ضمیر خاتون کی پڑپوتی کی پڑپوتی تھیں۔ اس لئے میں سوچا کہ شائستگی کا تقاضا ہے کہ انہیں اصلی عزت اور حقوق دیئے جائیں مگر اس سے ملاقات کے بعد مجھے سخت مایوسی ہوئی۔ مجھے محسوس ہوا کہ ان میں کسی قسم کی قابلیت موجود نہیں ہے، میں نے انہیں صاف صاف بتا دیا کہ میری رائے میں وہ اس عہدے کیلئے موزوں نہیں رہیں گی، پھر میں واپس چلنے کیلئے اُٹھ کھڑا ہوا۔''

ڈمبل ڈور کھڑے ہو گئے اور ہیری کے پاس سے گزر کر فاکس کے سنہری سٹینڈ کے قریب رکھی ہوئی سیاہ الماری تک گئے۔ انہوں نے الماری کا کواڑ کھولا اور اس کے اندر سے پتھر کا ایک خالی طاس باہر نکالا۔ اس جادوئی طاس کے کناروں پر قدیمی علم الحروف اور ہندسے منقش تھے۔ ہیری اس پتھر کے طاس کو اچھی طرح پہچانتا تھا۔ اسی میں تو اس نے اپنے والد کو سنیپ کی تضحیک کرتے ہوئے دیکھا تھا۔ ڈمبل ڈور اس طاس کو اُٹھائے واپس اپنی میز کی طرف لوٹ آئے۔ تیشہ یادداشت میز کی سطح پر رکھا اور اپنی چھڑی باہر نکال کر اسے اپنے ماتھے کی لہرایا۔ چھڑی کی نوک کنپٹی کے ساتھ لگا کر انہوں نے اپنے سر میں ایک یاد کا بہت باریک چاندی جیسا دھاگہ باہر کھینچا اور پھر اسے لہرا کر تیشہ یادداشت میں ڈال دیا۔ وہ مڑے اور دوبارہ اپنی میز کے پیچھے موجود اونچی کمر والی کرسی پر اطمینان سے

بیٹھ گئے۔ وہ ایک پل تک پتھر کے طاس میں اپنے خیال کو گھومتے ہوئے دیکھتے رہے پھر ایک آہ بھر کر انہوں نے اپنی چھڑی کا رخ اس کی طرف کیا اوراس کی نوک سے چاندی جیسے اس مائع اور گیس کی آمیزش والے محلول کو ہلایا۔

اس میں سے تھرکتا ہوا ایک ہیولا باہر نکلا جو کئی شالوں میں لپٹا ہوا تھا۔ موٹے عدسے والی عینک کے سیبل ٹراؤلینی کی آنکھیں بہت بڑی بڑی دکھائی دے رہی تھیں۔ وہ آہستہ سے گھومیں اور ان کے پاؤں تپنشہ یاداشت میں تھے۔ وہ جب بولیں تو وہ ان کی معمول بھری آواز بالکل نہیں تھی بلکہ عجیب، سخت اور بھرائی ہوئی تھی۔ ہیری کو یاد آ گیا کہ ایسے ہی لہجے میں اس نے انہیں بولتے ہوئے سنا تھا جب انہوں نے وارم ٹیل کے فرار ہونے اور والڈی مورٹ کی واپسی کی پیش گوئی کی تھی۔ وہ بول رہی تھیں۔

''تاریکیوں کے شہنشاہ کو شکست سے دوچار کرنے کی غیر معمولی قوتوں بھرا شخص آنے والا ہے...... وہ ان لوگوں کے گھر میں پیدا ہوگا جنہوں نے تین بار تاریکیوں کے شہنشاہ کا مقابلہ کیا ہوگا۔ جب ساتواں مہینہ ختم ہوگا، وہ تب پیدا ہوگا...... اور تاریکیوں کے شہنشاہ اسے اپنا ہم پلہ تسلیم کریں گے...... مگر اس میں ایسی قوتیں چھپی ہوں گی جن کے بارے میں تاریکیوں کے شہنشاہ کو ہرگز معلوم نہیں ہو پائے گا...... اور ان میں سے ایک دوسرے کے ہاتھوں مارا جائے گا...... کیونکہ ایک کی موجودگی میں دوسرے کا زندہ رہنا ممکن نہیں ہے...... تاریکیوں کے شہنشاہ کو شکست دینے والا ساتویں مہینے کے اختتام سے پہلے ہی پیدا ہو جائے گا......''

پروفیسر ٹراؤلینی کا عکس لرزا اور پھر آہستگی سے گھومتا ہوا طاس کی تہہ میں جا کر غائب ہو گیا۔

دفتر میں گہری خاموشی چھا گئی۔ ڈمبل ڈور، ہیری اور کسی بھی تصویر نے کوئی آواز نہیں نکالی۔ یہاں تک کہ فاکس نے بھی اپنا گیت گانا بند کر دیا تھا......

''پروفیسر ڈمبل ڈور!'' ہیری نے بہت آہستگی سے کہا۔ وہ اب بھی پتھر کے طاس کی گہرائیوں میں جھانک رہے تھے اور پوری طرح خیالوں میں کھوئے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ ''یہ...... یہ...... اس کا مطلب ہے...... اس کا مطلب ہے......''

''اس کا مطلب یہ تھا......'' ڈمبل ڈور نے دھیمی آواز میں کہا۔ ''لارڈ والڈی مورٹ کے شیطانی ارادوں کو لگام ڈالنے اور اس کے عزائم کو نیست و نابود کرنے والا فرد تقریباً سولہ سال پہلے جولائی کے آخر میں پیدا ہوگا۔ یہ بچہ ان والدین کے گھر میں پیدا ہوگا جنہوں نے والڈی مورٹ کا تین بار مقابلہ کیا ہوگا......''

ہیری کو محسوس ہوا جیسے کوئی چیز اسے جکڑ رہی تھی، اسے ایک بار پھر سانس لینے میں دشواری ہونے لگی۔

''اس کا مطلب ہے...... میں......؟''

ڈمبل ڈور نے اپنی عینک کے عدسوں سے ایک پل کیلئے غور سے دیکھا۔

''ہیری! پیش گوئی میں ایک مبہم اشارہ ہے، اس کا مطلب پوری طرح یہ نہیں تھا کہ وہ 'لڑکا' تم ہی ہو...... سبیل کی یہ پیش گوئی دو جادوگر لڑکوں کی طرف اشارہ کر سکتی تھی کیونکہ وہ دونوں لڑکے اس سال جولائی کے اختتام پر ہی پیدا ہوئے تھے۔ حیرت انگیز بات یہ تھی

کہ دونوں کے والدین ققنس کے گروہ کا حصہ تھے اور وہ دونوں ہی والڈی مورٹ کے ساتھ مقابلے میں تین بار بمشکل بچے تھے۔ ظاہر ہے کہ ایک تو تم ہی تھے اور دوسرا...... نیول لانگ باٹم تھا!''

''مگر......مگر شعبہ اسراریات کے شلف پر پیش گوئی کے گولے کے نیچے میرا نام کیوں تھا، نیول کا کیوں نہیں تھا؟'' ہیری الجھے ہوئے لہجے میں بولا۔

''والڈی مورٹ نے تم پر شیر خوارگی کے عمر میں حملہ کیا تھا اور وہ اپنا آپ گنوا بیٹھا، اس واقعے کے بعد پیش گوئی ریکارڈ میں دوبارہ نیا لیبل لگایا گیا تھا۔ پیش گوئی کے شعبے کے منتظم کو یہ اندازہ ہوا کہ والڈی مورٹ نے تمہیں ہلاک کرنے کی کوشش محض اس لئے کی تھی کہ اسے معلوم تھا کہ سیبل کی پیش گوئی کا اشارہ تمہاری طرف تھا......''

''تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ......ہوسکتا ہے کہ وہ فرد میں نہ ہوں!'' ہیری نے کہا۔

ڈمبل ڈور نے آہستگی سے کہا جیسے وہ بولنے سے پہلے اپنے اپنے ایک لفظ پوری طرح تول رہے ہوں اور انہیں ان کی ادائیگی میں کافی مشکل پیش آرہی ہو۔ ''میرا خیال ہے کہ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ وہ لڑکے تم ہی ہو......!''

''مگر ابھی تو آپ نے کہا تھا کہ نیول بھی جولائی کے آخر میں پیدا ہوا اور اس کے ممی ڈیڈی بھی والڈی مورٹ سے......''

''تم نے پیش گوئی کے دوسرے حصے کو فراموش کر دیا ہے۔ تم اس لڑکے کی ایک اہم علامت کی پہچان چھوڑ رہے ہو کہ جو والڈی مورٹ کو شکست سے دوچار کرسکتا ہے...... والڈی مورٹ خود اسے اپنا ہم پلہ تصور کرے گا......اور اس نے ایسا ہی کیا ہے ہیری! اس نے نیول کو نہیں تمہیں خود منتخب کیا۔ اس نے تمہیں ایک ایسا نشان دیا جو خود میں ایک تحفہ اور سزا بھی تھا......''

''ممکن ہے کہ اس نے غلطی کی ہو اور ایک غلط لڑکے کو منتخب کرلیا ہو۔'' ہیری نے جلدی سے کہا۔ ''ہوسکتا ہے کہ وہ تقدیر کا لکھا صحیح طور پر نہ پڑھ پایا ہو......''

''اس نے اس لڑکے کا انتخاب کیا جو اس کے لحاظ سے سب سے زیادہ خطرناک ثابت ہوسکتا تھا......'' ڈمبل نے سوچتے ہوئے کہا۔ ''اور ہیری! اس بات پر دھیان دو کہ اس نے خالص خون والے لڑکے نہیں منتخب کیا (جو اس کے اندازے کے مطابق اصلی جادوگر ہونے کا حقدار تھا) بلکہ اس نے اپنی ہی طرح کے ایک آدھ خالص خون والے لڑکے کو منتخب کیا۔ اس نے تمہیں دیکھنے سے پہلے ہی تم میں عکس دیکھ لیا۔ تمہیں یہ نشان دیتے وقت وہ تمہیں ہلاک کرنے میں بری طرح ناکام رہا جیسا کہ اس کا پکا عزم تھا بلکہ اس نے تمہیں ایسی قوتیں اور ایسا مستقبل دے دیا جس کی وجہ سے تم اس سے ایک بار نہیں بلکہ چار بار بچنے میں کامیاب ہوگئے ہو......تمہارے یا نیول کے والدین بھی ایسا نہیں کر پائے تھے......''

''تو پھر اس نے ایسا کیوں کیا؟'' ہیری نے کہا جو اپنے وجود میں سکتہ اور یخ بستگی کا احساس محسوس کرر ہا تھا۔ ''اس نے مجھے بچپن میں ہی ہلاک کرنے کی کوشش کیوں کی؟ اسے یہ دیکھنے کا انتظار کرنا چاہئے تھا کہ بڑا ہونے پر نیول یا مجھ میں سے کون زیادہ خطرناک

دکھائی دیتا ہے؟ اسی تجزیئے کے بعد ہی اسے ہم میں سے کسی ایک کو ہلاک کرنے کی کوشش کرنا چاہئے تھی......''

''بالکل...... یہ زیادہ دانشمندانہ قدم ہوتا......'' ڈمبل ڈور نے آہ بھرتے ہوئے کہا۔ ''مگر پیش گوئی کے بارے میں والڈی مورٹ کی معلومات ادھوری تھیں، سیبل نے ہاگس ہیڈ میں قیام صرف اس لئے کیا تھا کیونکہ وہ دوسرے شراب خانوں کی بہ نسبت سستا تھا۔ وہاں تھری بروم سٹکس کی بہ نسبت زیادہ عجیب اور پراسرار لوگ آتے تھے۔ جیسا کہ تمہیں اور تمہارے دوستوں کو بعد میں معلوم ہوا اور جیسے اس رات مجھے پتہ چلا۔ یہ ایک ایسی جگہ ہے، جہاں کوئی بھی کسی کی بھی گفتگو آسانی سے سن سکتا تھا۔ ظاہر ہے کہ سیبل ٹراؤلینی سے ملاقات کے وقت میں نے خواب میں بھی نہیں سوچا تھا کہ وہاں پر ایسا کوئی واقعہ پیش آ سکتا ہے، جسے سننے سے دوسروں کو بھی فرق پڑے گا۔ اوہ!...... مگر خوش قسمتی یہ رہی کہ پیش گوئی کا مختصر حصہ سننے والے کو پکڑ لیا گیا اور بروقت بار میں سے باہر نکال دیا گیا......''

''تو اس نے صرف......''

''اس نے صرف ابتدائی بات ہی سنی تھی۔ وہ حصہ جس میں جولائی کے آخر میں پیدا ہونے والے لڑکے کا ذکر ہوا تھا، جس کے والدین کا تین بار والڈی مورٹ سے سامنا ہوا تھا۔ نتیجتاً وہ اپنے آقا کو یہ تنبیہ نہیں دے سکتا تھا کہ تم پر حملہ کرنے اور تمہیں اپنا ہم پلہ تسلیم کرنے کا مطلب یہ تھا کہ وہ تمہیں اپنی خفیہ طاقتیں دے دے گا۔ درحقیقت والڈی مورٹ یہ کبھی نہیں جان پایا تھا کہ تم پر حملہ کرنے میں خطرہ ہوسکتا ہے یا انتظار کرنے اور زیادہ معلومات حاصل کرنے میں ہی سمجھداری ہوسکتی ہے۔ اسے معلوم نہیں تھا کہ تم میں ایسی قوتیں پوشیدہ ہوں گی جن کے بارے میں تاریکیوں کے شہنشاہ کو بھی خبر نہیں ہوگی......''

''مگر مجھ میں ایسی کوئی قوتیں نہیں موجود ہیں!'' ہیری نے گھٹی ہوئی آواز میں کہا۔ ''مجھ میں ایسی کوئی طاقت نہیں ہے جو اس میں نہیں ہے، میں اس طریقے سے نہیں لڑ سکتا جس طریقے سے وہ آج رات لڑ رہا تھا۔ میں لوگوں کے جسم پر قبضہ نہیں کر سکتا...... یا انہیں ہلاک نہیں کر سکتا......''

''شعبہ اسراریات میں ایک کمرہ ایسا بھی ہے۔'' ڈمبل ڈور نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''جس پر ہر وقت تالا لگا رہتا ہے۔ اس میں ایک ایسی طاقت بند ہے...... وہ ایک ایسی طاقت ہے جو انسانی ذہانت کی بجائے فطرت کے مقابلے میں موت سے بھی زیادہ حیرت انگیز اور خطرناک ہے۔ میرا خیال ہے کہ یہ وہاں موجود تمام بھیانک اور اذیت ناک قوتوں کے مقابلے میں زیادہ اہم ہے۔ اس کمرے میں موجود قوت تم میں بہت زیادہ ہے اور والڈی مورٹ میں بالکل نہیں ہے۔ وہی قوت تمہیں آج رات سیریس کو بچانے کیلئے وہاں لے گئی تھی۔ اسی قوت نے تمہیں والڈی مورٹ کے قبضے سے بچایا تھا کیونکہ وہ جس قوت کو حقارت کی نظروں سے دیکھتا ہے، اس سے بھرے ہوئے وجود میں رہنا برداشت نہیں کر سکتا ہے...... بالآخر اس سے کوئی فرق نہیں پڑا کہ تم اپنے دماغ کو بند نہیں کر پائے۔ تمہارے دل نے تمہیں بچا لیا......''

ہیری نے کرسی کی پشت سے ٹیک لگا کر اپنی آنکھیں موند لیں۔ اگر وہ سیریس کو بچانے نہیں گیا ہوتا تو سیریس اب بھی زندہ

ہوتا......سیریس کے بارے میں دوبارہ سوچنے کے پل کونظرانداز کرنے کیلئے ھیری نے پوچھا حالانکہ اسے جواب کی کوئی پرواہ نہیں تھی۔

''پیش گوئی کے آخر میں......ایسا کہا گیا تھا......ایک کی موجودگی میں......''

''دوسرا زندہ نہیں سکتا ہے......'' ڈمبل ڈور کی اس کی بات مکمل کی۔

''یعنی......'' ھیری نے بمشکل اپنے منہ سے الفاظ ادا کرنے کی کوشش کی جو اس کے وجود کی گہرائیوں میں سے نکلتے ہوئے محسوس ہورہے تھے۔ ''تو کیا اس سے یہ مراد ہے کہ......کہ ہم میں سے ایک کو دوسرے کو مارنا ہی ہوگا......آخر میں......؟''

''بالکل......!'' ڈمبل ڈور نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

کافی دیر گہری خاموشی چھائی رہی کوئی بھی کچھ نہیں بولا۔ دفتر کی دیواروں سے بہت دور ھیری کو آوازوں کا شور سنائی دے رہا تھا۔ طلباء ناشتے کیلئے بڑے ہال میں جارہے تھے۔ یہ ناممکن سا لگ رہا تھا کہ اس دُنیا میں ایسے لوگ بھی رہتے ہیں جو کھانا کھانا چاہتے ہیں اور خوشی سے ہنستے بھی ہیں جو نہ تو کچھ جانتے ہیں اور نہ ہی انہیں اس بات کی کوئی پرواہ تھی کہ سیریس بلیک ہمیشہ کیلئے چلا گیا ہے۔ سیریس پہلے ہی لاکھوں میل کے فاصلے پر لگ رہا تھا حالانکہ اب بھی ھیری کو اس بات پر افسوس ہو رہا تھا کہ اگر وہ آگے بڑھ کر پردہ کھینچ دیتا تو اسے سیریس اپنی طرف دیکھتا ہوا اور شاید مسکراتا ہوا مل جاتا......

''مجھے تمہیں ایک اور وضاحت بھی دینا ہے، ھیری!'' ڈمبل ڈور نے جھجکتے ہوئے کہا۔ ''شاید تمہیں اس بات کا افسوس ہوا ہوگا کہ تمہیں پری فیکٹ کیوں نہیں بنایا گیا؟ میرا خیال تھا......تمہارے گرد پہلے ہی بہت ساری ذمہ داریوں کا جال بکھرا ہوا تھا......مزید بوجھ ڈالنا مناسب نہیں رہے گا......''

ھیری نے ان کی طرف سر اُٹھا کر دیکھا۔ ڈمبل ڈور کے چہرے پر ایک آنسو پھسلتا ہوا ان کی لمبی سفید ڈاڑھی میں جذب ہو رہا تھا......

☆☆☆☆

اڑتیسواں باب

# دوسری جنگ کا آغاز

## 'تم جانتے ہوکون؟' واپس لوٹ آیا ہے!

وزیر جادو کارنیلوس فج نے جمعہ کی رات کو اخبار نویسوں اور نامہ نگاروں سے گفتگو سے بات چیت کرتے ہوئے اس بات کا سرکاری طور پر اعتراف کیا ہے کہ 'تم جانتے ہوکون؟' اس ملک میں واپس لوٹ آیا ہے اور وہ اپنی شیطانی سرگرمیوں میں دوبارہ فعال ہو چکا ہے۔

فج نے کہا ہے کہ ''بڑے افسوس کے ساتھ مجھے یہ اعلان کرنا پڑ رہا ہے کہ جو جادوگر خود کو شہنشاہ کہلواتا ہے، آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ میرا اشارہ کس کی طرف ہے؟ وہ ایک بار پھر ہمارے درمیان زندہ اور فعال ہوگیا ہے۔'' تھکے ہوئے اور پریشان حال فج نے نامہ نگاروں کو خطاب کرتے ہوئے کہا۔ ''اتنے ہی افسوس کے ساتھ ہمیں یہ بھی اعلان کرنا پڑ رہا ہے کہ اژقبان کے پہریدار روح کھچڑوں نے بغاوت کر دی ہے اور وہ محکمے کے زیر سیادت رہنے کیلئے تیار نہیں ہیں۔ ہمیں پورا یقین ہے کہ روح کھچڑ درحقیقت اس وقت تاریکیوں کے شہنشاہ کے اشاروں پر چل رہے ہیں۔''

''ہم تمام جادونگری کے باسیوں سے پرامن رہنے کی درخواست کرتے ہیں۔ محکمے کے تجربہ کار اور موقعہ شناس اعلیٰ جادوگر مل کر اس صورت حال سے نپٹنے کیلئے لائحہ عمل تیار کر رہے ہیں، جس میں ابتدائی گھریلو حفاظت کی رہنمائی اور ذاتی دفاع کے بارے میں ضروری ہدایات پر مشتمل کتابچہ شائع کیا جائے گا اور وہ تمام جادوگر گھرانوں تک مفت تقسیم کیا جائے گا۔''

وزیر جادو کے اعترافی بیان کے بعد جادونگری کے باسیوں میں انتہائی افسردگی اور خوف کی فضا پیدا ہوگئی ہے۔ جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ پچھلے بدھ تک ہمیں لگاتار ایسے اشارے دیئے جا رہے تھے کہ ان من گھڑت افواہوں

میں ذرا بھی سچائی نہیں ہے کہ 'تم جانتے ہوکون؟' لوٹ آیا ہے۔

جادوئی محکمے کی اچانک اس بدلے رجحان سے ابھی تک کچھ واضح نہیں ہوا ہے۔ ان مبہم واقعات کی تفصیل جس میں محکمے کے اچانک رُخ پلٹنے سے تشویش ناک صورت حال پیدا ہو چکی ہے، باخبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ 'تم جانتے ہوکون؟' اور اس کے حمایتی چیلے (جنہیں مرگ خور کے نام سے بھی جانا جاتا ہے) جمعرات کی رات کو نہایت دیدہ دلیری سے جادوئی محکمے میں گھس گئے تھے۔

ایلبس ڈمبل ڈور جنہیں ایک بار پھر ہوگورٹس سکول برائے جادو ومخفی علوم کے ہیڈ ماسٹر کی تقرری دی جا چکی ہے، اور ان کی بین الاقوامی جادوئی کونسل میں سربراہ کی رکنیت بحال کر دی ہے، اس کے علاوہ ان کی جادوئی عدالت عظمٰی کی سابقہ حیثیت بھی لوٹا دی گئی ہے، اس بارے میں تفصیل بتانے کیلئے ہمیں دستیاب نہیں ہو پائے ہیں۔ وہ گذشتہ ایک سال سے اس بات پر اصرار کر رہے تھے کہ 'تم جانتے ہوکون؟' ہلاک نہیں ہوا ہے، جیسا کہ بڑے پیمانے پر یہ امید کی جاتی تھی اور ایسا یقین دلایا گیا تھا کہ وہ اقتدار پر قابض ہونے کی کوشش میں جادوگروں کو تیزی سے بھرتی کر رہے تھے، اس دوران 'لڑکا جو بچ گیا'......

''ہیری! مجھے پورا یقین تھا کہ وہ تمہارا نام اس میں ضرور شامل کریں گے......'' ہرمائنی نے کہا اور اس نے روزنامہ جادوگر اخبار کے بالائی حصے کی نظر دوڑائی۔

وہ ہسپتال میں تھی۔ ہیری، رون کے پلنگ کے کنارے پر بیٹھا ہوا تھا اور وہ دونوں خبر سن رہے تھے جبکہ ہرمائنی روزنامہ جادوگر کے اتوار کی خصوصی اشاعت کے صفحہ اوّل پر چھپی ہوئی خبر سنا رہی تھی۔ جینی، جس کے ٹوٹے ہوئے ٹخنے کو میڈم پامفری نے ایک ہی پل میں ٹھیک کر دیا تھا، ہرمائنی کے پلنگ کے کنارے پر موجود تھی۔ نیول جس کی ناک ایک بار پھر پہلے جیسی ہو چکی تھی، دونوں پلنگوں کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا اور لونا ان سے ملنے کیلئے آئی تھی، ماہنامہ حیلہ سخن کا تازہ شمارہ الٹا کر کے پڑھنے میں مشغول تھی اور ہرمائنی کی بات بالکل نہیں سن رہی تھی۔

''ہیری! ایک بار پھر 'وہ لڑکا جو زندہ بچ گیا' جی اُٹھا ہے، ہے نا؟'' رون نے ہنستے ہوئے کہا۔ ''اب وہ جھوٹا، دروغ گو اور فریبی پاگل نہیں رہا......''

اس نے اپنے پہلو میں رکھی ہوئی تپائی سے مٹھی بھر مینڈک کی چاکلیٹ اُٹھائے، ان میں سے کچھ ہیری، جینی اور نیول کی طرف اچھال دیئے اور پھر دانتوں سے اپنے چاکلیٹ کا ریپر پھاڑ لیا۔ اس کے بازوؤں پر اب بھی گہرے نشان دکھائی دے رہے تھے جہاں انسانی دماغ کے رنگین فیتوں نے کس کر شکنجہ ڈالا تھا۔ میڈم پامفری نے بتایا تھا کہ خیالات کی خطرناک لہریں کسی دوسری چیز کی بہ نسبت زیادہ گہرے نشان چھوڑ سکتی ہیں حالانکہ جب سے انہوں ڈی ابلیس کا نشان اور داغ دھبے غائب کر دینے والا مرہم لگانا شروع کیا تھا

تب سے کچھ بہتری کے آثار دکھائی دے رہے تھے۔

''ہاں ہیری! اب تو وہ تمہاری تعریفوں میں زمین آسمان ایک کر رہے ہیں۔'' ہرمائنی نے ایک اداریے پر نیچے کی طرف نظریں ڈالتے ہوئے کہا۔ ''سچائی کی واحد آواز...... من گھڑت اور دیوانہ سمجھے جانے کے باوجود کبھی اپنے موٴقف سے پیچھے نہیں ہٹا...... اسے متشدد اور ہتک آمیز رویہ برداشت کرنا...... مگر وہ ڈٹا رہا...... ہونہہ!'' ہرمائنی نے تیوریاں چڑھا کر کہا۔ ''انہوں نے اس بات کا ذکر تو نہیں کیا کہ وہ تو خود روزنامہ جادوگر میں تشدد آمیز رویے اختیار کئے ہوئے تھے اور لگاتار تضحیک اُڑاتے رہے تھے......''

اچانک کراہتے ہوئے اس اپنی پسلیوں پر ہاتھ رکھ لیا۔ ڈولوہاف نے ہرمائنی پر جو وار کیا تھا، خاموشی سے کئے جانے کی وجہ سے اس کی قوت کم ضرور ہوگئی تھی مگر اس کے باوجود میڈم پامفری کے الفاظ میں 'کافی حد نقصان ہوا تھا' ہرمائنی کو روزانہ دس مختلف مرکبات پینے پڑ رہے تھے۔ اس کی حالت کافی حد تک بہتر ہو چکی تھی اور اب وہ ہسپتال میں بستر پر پڑے پڑے بوریت کا شکار ہو چکی تھی۔

''تم جانتے ہو کون؟' کے قابض ہونے کی آخری کوشش، صفحہ دو سے چار تک...... محکمے کو ہمیں کیا بتانا چاہئے تھا؟ صفحہ نمبر پانچ...... کسی نے ایلبس ڈمبل ڈور کی بات کیوں نہیں سنی؟ صفحہ چھ سے آٹھ تک...... ہیری پوٹر کا تازہ ترین انٹرویو صفحہ نو پر...... ار!'' ہرمائنی نے اخبار موڑ کر ایک طرف پھینکتے ہوئے کہا۔ ''اس سے انہیں لکھنے کا کافی مرچ مسالہ مل گیا ہے، اور ہیری کے ساتھ والا انٹرویو تازہ ترین نہیں ہے۔ وہ تو حیلہ سخن میں کئی مہینوں پہلے چھپ چکا ہے......''

''ڈیڈی نے انہیں وہ انٹرویو فروخت کر دیا ہے۔'' لونا نے حلیہ سخن کے تازہ شمارے کا ورق اُلٹتے ہوئے پرسکون لہجے میں کہا۔ ''انہیں اس کی پرکشش قیمت مل گئی ہے، اس لئے ہم ان گرمیوں میں سویڈن کی سیر پر جا رہے ہیں تاکہ ہم خمدار سینگوں والے سنارکیکس کو پکڑ سکیں......''

ایسا محسوس ہوا جیسے ایک لمحے کیلئے ہرمائنی اس کی بات سن کر جھنجلا اُٹھی ہو۔

''یہ تو شاندار بات ہے......'' اس نے خود سنبھالتے ہوئے آہستگی سے کہا۔

جینی کی نگاہ ہیری کے آنکھوں سے ٹکرائی اور پھر وہ مسکراتی ہوئی دوسری طرف دیکھنے لگی۔

''ٹھیک ہے!'' ہرمائنی نے تھوڑا سیدھا ہو کر بیٹھتے ہوئے دوبارہ منہ بسورا، وہ اپنی تکلیف کو چھپانے میں ناکام رہی تھی۔ ''سکول میں کیا صورت حال چل رہی ہے؟......''

''پروفیسر فلٹ وک نے پانچویں منزل پر فریڈ اور جارج کے دلدلی ملبے کو ہٹا دیا ہے۔'' جینی نے بتایا۔ ''انہوں نے یہ کام صرف تین سیکنڈ میں کر دکھایا مگر انہوں نے کھڑکی کے نیچے ایک چھوٹا سا حصہ چھوڑ دیا ہے اور اس کے آس پاس رسیوں کی باڑھ لگا دی ہے......''

''وہ کیوں؟'' ہرمائنی نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''اوہ! انہوں نے بس اتنا ہی کہا ہے کہ یہ واقعی شاندار جادو تھا......'' جینی نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

''مجھے لگتا ہے کہ انہوں نے اُسے فریڈ اور جارج کی یادگار کے طور پر محفوظ کرلیا ہوگا۔'' رون نے چاکلیٹ سے بھرے ہوئے منہ سے بھرائی آواز نکال کر کہا۔ ''انہوں نے ہی تو مجھے چاکلیٹ بھیجے ہیں۔'' اس نے اپنے ہونٹوں کی طرف مینڈ کی چاکلیٹ کے ایک ٹکڑے کو دانتوں سے کاٹتے ہوئے اشارہ کیا۔ پھر وہ ہیری کی طرف مڑ کو بولا۔ ''میرا خیال ہے کہ ان کی جوک شاپ عمدہ چل رہی ہو گی، ہے نا؟''

''کیا ڈمبل ڈور کے واپس لوٹنے کے بعد ساری مشکلیں ختم ہو گئی ہیں؟'' ہرمائنی نے کہا جو تھوڑا ناراض دکھائی دے رہی تھی۔

''بالکل! تمام چیزیں اور حالات معمول پر آ چکے ہیں!'' نیول نے کہا۔

''میرا خیال ہے کہ فلیچ بھی خوش ہو گیا ہوگا، ہے نا؟'' رون نے چاکلیٹی مینڈک والے ایک کارڈ کو اپنے پہلو میں پڑے پانی کے جگ کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑا کر دیا، جس پر ڈمبل ڈور کی مسکراتی ہوئی تصویر دکھائی دے رہی تھی۔

''بالکل نہیں......'' جینی نے منہ بنا کر کہا۔ ''دراصل وہ تو بہت زیادہ غمگین ہو گیا ہے۔'' اس نے جلدی سے اپنی آواز آہستہ کر لی اور بڑبڑاتی ہوئی بولی۔ ''وہ تو یہ کہتا پھرتا ہے کہ ہوگورٹس میں امبریج کے آنے سے زیادہ خوشگوار حادثہ کبھی ہوا ہی نہیں تھا......''

ان چھ بچوں نے مڑ کر ایک کونے کی طرف دیکھا۔ پروفیسر امبریج وہاں ایک پلنگ پر لیٹی لیٹی چھت کو گھور رہی تھیں۔ ڈمبل ڈور کو جب ان کے بارے میں خبر ملی تھی تو وہ تنہا ہی جنگل میں گئے تھے اور انہوں نے قنطورسوں سے مذاکرات کر کے انہیں رہائی دلوائی تھی جو کسی بھی طور پر انہیں چھوڑنے پر آمادہ نہیں تھے۔ وہ سب حیران تھے کہ انہوں نے یہ کام کیسے کر لیا تھا؟...... وہ امبریج کو سہارا دے کر درختوں اور کانٹے دار جھاڑیوں سے بچا کر بغیر کسی خراش کے کیسے نکال لائے تھے؟ یہ بات تو کوئی نہیں جانتا تھا اور امبریج عجیب صدماتی کیفیت میں مبتلا تھیں اور وہ بھی کچھ بتانے پر آمادہ نہیں تھیں۔ وہ جب سے سکول واپس لوٹی تھیں، تب سے جہاں تک انہیں معلوم تھا، وہ ایک لفظ تک نہیں بولی تھیں۔ کوئی بھی یہ نہیں جانتا تھا کہ ان کے ساتھ کیا حادثہ پیش آیا تھا؟ ان کے عام طور پر صاف رہنے والے چوہے جیسے بال اب بے حد گندے دکھائی دیتے تھے اور ان میں اب بھی ٹہنیوں اور پتوں کے خشک ٹکڑے پھنسے ہوئے دکھائی دے رہے تھے مگر ان کے بدن پر کوئی چوٹ نہیں دکھائی دیتی تھی......

''میڈم پامفری کہتی ہیں کہ انہیں شدید صدمہ پہنچا ہے۔'' ہرمائنی نے سرگوشی میں کہا۔

''اس سے کہیں زیادہ تو وہ اُداس دکھائی دیتی ہیں۔'' جینی نے کہا۔

رون اپنی زبان موڑ کر زور سے گھوڑے کی طرح ہنہنایا اور بولا۔

''ہاں! اگر ایسی آواز نکالو تو وہ فوراً چونک جاتی ہیں اور ان میں زندگی کے آثار دکھائی دیتے ہیں۔'' رون کی بات مکمل ہونے سے

پہلے ہی امبرتج اپنی بستر پر جم کر بیٹھ گئیں اور گھبرائی ہوئی نظروں سے چاروں طرف دیکھنے لگیں۔

''کوئی پریشانی ہے پروفیسر......؟''اسی وقت میڈم پامفری نے اپنے دفتر کے دروازے سے سر نکال کر جھانکتے ہوئے بلند آواز میں کہا۔

''نہیں نہیں......نہیں میں شاید کوئی خواب دیکھ رہی تھی......''امبرتج نے اپنے تکیے میں دوبارہ دھنستے ہوئے کہا۔

ہرمائنی اور جینی میں منہ پر چادر دبا کر اپنی ہنسی کو روکنے کی کوشش کی۔

''اوہ قنطورسوں کی بات چھڑ ہی گئی ہے تو اب ہمیں علم جوتش کی کلاس میں کون پڑھائے گا؟ کیا فائرنز یہیں رُکیں گے؟''ہرمائنی نے پوچھا جس نے ان خود کو ہنسی کے دورے سے سنبھال لیا تھا۔

''اسے رُکنا ہی پڑے گا......''ہیری نے جلدی سے کہا۔''باقی قنطورس اب اسے اپنے ریوڑ میں کبھی بھی شامل نہیں کریں گے، ہے نا؟''

''میرا خیال ہے کہ وہ اور پروفیسر ٹراؤلینی، اب دونوں ہی مل کر پڑھائیں گے۔''جینی نے اپنا مفروضہ پیش کیا۔

''میں پورے دعویٰ سے کہتا ہوں کہ ڈمبل ڈور یقیناً ٹراؤلینی سے نجات پانا چاہتے ہوں گے۔''رون نے ہاتھ نچاتے ہوئے کہا جو چودھواں چاکلیٹی مینڈک کھا رہا تھا۔''ویسے اگر مجھ سے پوچھا جائے تو یہ پورا مضمون ہی بکواس ہے، فائرنز بھی کوئی اچھا استاد نہیں ہے......''

''تم یہ بات کیسے کہہ سکتے ہو؟''ہرمائنی نے پوچھا۔''جبکہ تمہیں اب یہ معلوم ہو چکا ہے کہ حقیقت میں بھی پیش گوئیاں ہوتی ہیں؟''

اس نے رون، ہرمائنی یا کسی بھی فرد کو یہ بات اب تک نہیں بتائی تھی کہ پیش گوئی میں کیا کہا گیا تھا؟ اس کا دل تیز تیز دھڑکنے لگا اور سانسیں بے ترتیب محسوس ہونے لگیں۔ نیول نے انہیں بتا دیا تھا کہ موت گھر میں کے زینوں پر جب ہیری اسے کھینچ رہا تھا تو شیشے کا گولہ اس کے چوغے کے پھٹنے پر نکل کر ٹوٹ گیا تھا اور ہیری نے ابھی تک نیول کی بات کی تصحیح کرنے کی کوئی کوشش نہیں کی تھی۔ وہ ان کے چہروں پر پھیلنے والے ناپسندیدہ جذبات دیکھنے کیلئے بالکل تیار نہیں تھا جو سچائی بتانے کے بعد ان کے چہروں پر اُمڈ آتے کہ وہ انہیں یہ حقیقت بتا دیتا کہ آنے والے وقت میں وہ یا تو قاتل بنے گا یا پھر مقتول......کیونکہ بیچ میں کوئی دوسرا راستہ موجود نہیں تھا۔

''یہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ وہ ٹوٹ گیا!''ہرمائنی نے تاسف بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں!''رون نے اس کی تائید میں بولا۔''مگر تم جانتے ہو کون؟ کو بھی معلوم نہیں ہو پایا کہ اس میں دراصل کیا چھپا ہوا تھا، ہے نا؟......تم کہاں جا رہے ہو ہیری؟''اس نے ہیری کو اُٹھتے دیکھ کر حیرانگی سے پوچھا۔

''ار......ہیگرڈ کے پاس!''ہیری نے جھجکتے ہوئے کہا۔''وہ ابھی ابھی واپس لوٹ آیا ہے اور میں نے اس سے وعدہ کیا تھا کہ میں

اسے تم دونوں کی طبیعت کے بارے ضرور مطلع کروں گا......''

''اوہ ہاں!......ٹھیک ہے......کاش ہم بھی اس سے ملنے جا پاتے!'' رون نے کمرے کی کھڑکی سے چمکتے ہوئے نیلے آسمان کو دیکھتے ہوئے حسرت بھرے لہجے میں کہا۔

جب ہیری ہسپتال کی وارڈ سے باہر نکلنے لگا تو ہرمائنی نے کہا۔''ہماری طرف سے اس کا حال چال پوچھ لینا اور اس سے یہ بھی دریافت کرنا کہ اس کے چھوٹے......دوست کا کیا حال ہے؟'' ہیری نے وارڈ سے باہر نکلتے ہوئے اپنا ہاتھ لہرا کر اشارہ کیا کہ اس نے ہرمائنی کی بات سن لی ہے اور وہ سمجھ چکا ہے کہ اسے کیا پوچھنا ہے؟

سکول میں اتوار کے لحاظ سے کافی خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ یہ واضح تھا کہ تمام طلباء دھوپ بھرے میدان میں تھے اور امتحانات ختم ہونے کا لطف اُٹھا رہے تھے۔ اب وہ سہ ماہی کے ان آخری دنوں میں کسی قسم کی دہرائی یا ہوم ورک کی پریشانی سے پوری طرح آزاد ہو چکے تھے۔ ہیری آہستہ آہستہ چلتا ہوا ویران راہداری کے پار جا رہا تھا۔ وہ چلتے ہوئے کھڑکیوں سے باہر دیکھتا جا رہا تھا۔ اسے کیوڈچ سٹیڈم میں کی بالائی قطاروں پر مٹرگشت کرتے ہوئے طلباء کے پھڑ پھڑاتے ہوئے چوغوں والے ہیولے دکھائی دے رہے تھے۔ کچھ طلباء مستی میں جھیل کے پانی میں اتر کر تیراکی کا مزہ لے رہے تھے اور ان کے ساتھ ساتھ پانی کے حقیقی جاندار دیوہیکل ہشت پا بھی جھیل کے پانی میں اچھل اچھل کر اپنی خوشی کا اظہار کر رہے تھے۔

ہیری کیلئے یہ طے کرنا بے حد مشکل ہو گیا تھا کہ وہ لوگوں کے ساتھ رہنا چاہتا ہے یا نہیں! وہ نہیں جانتا تھا کہ درحقیقت وہ کیا چاہتا تھا؟ جب وہ لوگوں کے ہجوم میں ہوتا تھا تو اس کے دل میں تنہا رہنے کی تمنا سر اُٹھانے لگتی تھی اور جب وہ تنہائی میں ہوتا تھا تو وہ اس سے اکتا کر لوگوں کے ہجوم میں پہنچ جانا چاہتا تھا۔ اس نے سوچا کہ اسے جا کر ہیگرڈ سے ضرور ملنا چاہئے کیونکہ وہ جب سے لوٹ آیا تھا، ہیری اس سے مل کر ٹھیک طرح سے بات نہیں کر پایا تھا۔

ہیری ابھی سنگ مرمر کی سیڑھیاں اتر کر بیرونی ہال میں پہنچا ہی تھا کہ اسی وقت دائیں طرف کا دروازہ کھلا اور اس میں سے ڈریکو ملفوائے، کریب اور گوئل کے چہرے نمودار ہوئے۔ ہیری کو اچھی طرح معلوم تھا کہ اس دروازے کے دوسری طرف موجود راستہ سلے درن کے تہہ خانے کی طرف جاتا تھا۔ ہیری لاشعوری طور پر رُک گیا۔ ملفوائے اور اس کے ساتھی بھی ہیری کو دیکھ کر ٹھٹک گئے۔ ہر کوئی اپنی اپنی جگہ پر خاموش کھڑا تھا۔ صرف کھلے میدان کی طرف سے ہی شور و غل، ہنسنے اور اچھل کود کی سی آوازیں آ رہی تھیں۔

ملفوائے نے چاروں طرف نظر دوڑا کر دیکھا۔ ہیری جانتا تھا کہ وہ یہ جائزہ لے رہا ہے کہ آس پاس کوئی استاد تو موجود نہیں ہے۔ پھر اس نے ہیری کی طرف طنز بھری نظروں سے دیکھا۔

''پوٹر! اب تمہاری موت فیصلہ کن طے ہو چکی ہے!'' وہ آہستگی سے بولا۔

''یہ کچھ عجیب بات نہیں ہے کہ تم نے یہ سوچا ہو گا کہ میں خوفزدہ ہو جاؤں گا۔'' ہیری نے اپنی بھنوئیں اُٹھا کر ہلکے پھلکے انداز میں

کہا۔

ہیری نے پہلے کبھی ڈریکو کو اتنے زیادہ غصے اور ناراضگی کی کیفیت میں نہیں دیکھا تھا۔ جانے کیوں ملفوائے کی حالت دیکھ کر اس کے وجود کے کسی گوشے میں فرحت اور طمانیت کا احساس جاگ اُٹھا تھا؟ اس نے اس کے زرد، نوکیلے چہرے کو غصے سے بگڑتے ہوئے دیکھا۔

''تمہیں اس کی قیمت چکانا پڑے گی پوٹر!'' ملفوائے نے بڑبڑا کر دھمکی آمیز لہجے میں کہا۔ ''تم نے میرے ڈیڈی کے ساتھ جو سلوک کیا ہے، اس کی قیمت میں تم سے پوری پوری وصول کروں گا۔''

''ار...... اب تو واقعی مجھے ڈر لگنے لگا ہے۔'' ہیری نے بناوٹی خوف کا مظاہرہ کرتے ہوئے طنز کیا۔ ''مجھے لگتا ہے کہ تم تینوں کے مقابلے میں والڈی سے مقابلہ کرنا تو بہت زیادہ آسان تھا...... اوہ کیا ہوا؟'' ہیری نے سر اُٹھا کر پوچھا۔ کیونکہ والڈی موورٹ کا نام سن کر ملفوائے، کریب اور گوئل سہم کر چونک گئے تھے۔ ''وہ تمہارے ڈیڈی کا دست ہے، ہے نا؟ تم اس کے نام سے تو نہیں ڈر گئے، کیوں؟''

''پوٹر! تمہیں لگتا ہے کہ تم بہت بڑے آدمی بن گئے ہو؟'' ملفوائے نے تلخ لہجے میں لفظ چباتے ہوئے کہا۔ کریب اور گوئل اس کے اردگرد سنجیدگی سے کھڑے ہیری کو گھور رہے تھے۔ ''تم ذرا ٹھہرو تو سہی، میں تمہیں بتا دوں کہ تم میرے ڈیڈی کو اژقبان نہیں پہنچا سکتے......''

''میرا اندازہ ہے کہ وہ اب تک وہاں پہنچ بھی چکے ہوں گے!'' ہیری نے ہنس کر کہا۔

''روح کھچڑا اژقبان سے جا چکے ہیں، میرے ڈیڈی اور ان کے ساتھی پلک جھپکتے ہی باہر نکل آئیں گے......'' ملفوائے نے آہستگی سے شیخی بگھارتے ہوئے کہا۔

''بالکل! میرا خیال یہی ہے کہ وہ باہر نکل آئیں گے۔'' ہیری نے کہا۔ ''اس سے کیا فرق پڑے گا؟ کم از کم لوگ ان کی حقیقت تو جان ہی چکے ہیں کہ وہ کس قدر گھٹیا شخص ہیں......''

ملفوائے کا ہاتھ اپنی چھڑی کی طرف بڑھ گیا مگر ہیری اس سے کہیں تیز نکلا۔ ملفوائے کی انگلیاں ابھی جیب تک ہی پہنچ پائی تھیں کہ ہیری نے اپنی چھڑی باہر نکال کر اس پر تان لی تھی۔

''پوٹر......''

بیرونی ہال میں ایک آواز گونجی۔ پروفیسر سنیپ اپنے دفتر تک جانے والی سیڑھیوں پر آ چکے تھے۔ انہیں دیکھتے ہی ہیری کے دل و دماغ میں نفرت کا لاوا ابلنے لگا۔ وہ ملفوائے کو دیکھ کر اتنا نہیں بھڑکا تھا جتنا کہ سنیپ کو دیکھ کر بھڑک گیا تھا۔ چاہے ڈمبل ڈور جو بھی کہیں، جو بھی دلیل دیں مگر ہیری انہیں معاف کرنے کیلئے ہرگز تیار نہیں تھا...... کبھی نہیں!

سنیپ ان چاروں کی طرف دھڑ دھڑاتے ہوئے آئے اور انہوں نے انہیں ٹٹولا۔

''تم کیا کر رہے ہو، پوٹر؟'' انہوں نے ہمیشہ کی طرح سرد اور دھیمی آواز میں پوچھا۔

''میں یہ فیصلہ کرنے کی کوشش کر رہا ہوں کہ ملفوائے کو کس جادوئی وار سے سزا دوں، سر!'' ہیری نے بے دھڑک انداز میں کہا۔

سنیپ نے اس کی طرف گھور کر دیکھا اور کئی لمحوں تک کچھ نہیں بولے۔

''چھڑی فوراً اندر رکھ لو، پوٹر!'' وہ سرد آواز میں غرا کر بولے۔ ''گری فنڈر کے دس پوائنٹس کم......'' سنیپ نے دیوار پر لگی دیوہیکل ریت گھڑی کی طرف دیکھا اور پھر طنزیہ انداز میں مسکرا کر بولے۔ ''اوہ! گری فنڈر کے پاس تو ایک بھی پوائنٹ بھی نہیں بچا ہے، پوٹر! اس لحاظ سے تو ہمیں......''

''گری فنڈر کو کچھ اور پوائنٹس دینا ہوں گے، ہے نا؟''

ان کے عقب سے ایک تیکھی آواز گونجی۔ پروفیسر میک گوناگل ابھی ابھی پتھر کی سیڑھیوں پر چڑھ کر سکول میں داخل ہوئی تھیں۔ ان کے ایک ہاتھ میں چہار خانے والا ہینڈ بیگ تھا اور دوسرے ہاتھ میں لاٹھی تھی، جس کی ٹیک کے سہارے وہ چل رہی تھیں مگر اس کے علاوہ ان کی حالت کافی اچھی دکھائی دے رہی تھی......

''پروفیسر میک گوناگل!'' سنیپ نے ان کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہا۔ ''آپ سینیٹ مونگوز سے لوٹ آئیں......''

''بالکل پروفیسر سنیپ!'' پروفیسر میک گوناگل نے اپنا سفری چوغہ اتارتے ہوئے کہا۔ ''اب میں بالکل نئی ہوگئی ہوں۔ تم دونوں......کریب......گوئل!''

انہوں نے شاہانہ انداز میں ان دونوں کو اپنے پاس بلایا۔ وہ اپنے بڑے بڑے پیر اُٹھاتے ہوئے عجیب انداز میں ان کے قریب پہنچ گئے۔ پروفیسر میک گوناگل نے کریب کے ہاتھوں میں اپنا چہار خانوں والا بیگ تھما دیا اور اپنا سفری چوغہ لپیٹ کر گوئل کے سینے پر رکھتے ہوئے کہا۔ ''انہیں میرے دفتر میں رکھ آؤ......''

وہ دونوں بے چارگی کے عالم میں سنگ مرمر کی سیڑھیاں چڑھنے لگے۔

''تو پھر ٹھیک ہے!'' پروفیسر میک گوناگل نے دیوار پر لگی ہوئی دیوہیکل ریت گھڑی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''میرا خیال ہے کہ پوٹر اور اس کے دوستوں میں سے ہر ایک کو پچاس پچاس پوائنٹس تو ملنا چاہئیں کیونکہ انہوں نے بڑی ہمت و جرأت کے ساتھ 'تم جانتے ہو کون؟' کے آنے کے بارے میں جادونگری کے باسیوں کو خبردار کیا ہے۔ اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے، پروفیسر سنیپ؟''

''کیا؟'' پروفیسر چونک کر بولے، حالانکہ ہیری کو معلوم تھا کہ انہوں نے یہ بات اچھی طرح سے سن لی تھی۔ ''اوہ ہاں!......میرا خیال ہے کہ......''

''تو پوٹر، دونوں ویزلی بہن بھائی، لانگ باٹم اور مس گرینجر کو پچاس پچاس پوائنٹس۔'' پروفیسر میک گوناگل نے پروفیسر سنیپ کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔ ان کے بولتے ہی گری فنڈر کی ریت گھڑی کی سطح تیزی سے بڑھنے لگی۔ ''اوہ! میرا خیال ہے کہ پچاس پوائنٹس مس لوگڈ کو بھی ملنا چاہئیں۔'' انہوں نے مزید کہا جس پر ریون کلا کی ریت گھڑی میں کئی نیلے نیلم گر گئے۔ ''پروفیسر سنیپ! مجھے اندازہ ہے کہ آپ مسٹر پوٹر کے دس پوائنٹ کم کرنا چاہتے تھے، تو اس لئے......''

گری فنڈر کی ریت گھڑی کی سطح میں ہلکا سا فرق پڑ گیا۔

''ٹھیک ہے، پوٹر اور ملفوائے! میرا خیال ہے کہ اتنے سہانے دن میں تم لوگوں کو باہر میدان میں ہونا چاہئے......'' پروفیسر میک گوناگل نے تیزی سے کہا۔

ہیری کو دوبارہ یاد دلانے کی نوبت ہی نہیں پیش آئی تھی، اس نے اپنی چھڑی واپس اپنے چوغے میں رکھ لی تھی اور سیدھے سامنے والے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے سنیپ اور میک گوناگل کی طرف پلٹ کر دیکھا تک نہیں تھا۔

جب وہ گھاس پر چلتا ہوا ہیگرڈ کے جھونپڑے کی طرف جانے لگا تو اس پر گرم دھوپ پڑی۔ طلباء گھاس پر لیٹ کر دھوپ سینکنے کا لطف اُٹھا رہے تھے۔ کئی روزنامہ جادوگر کی خصوصی اشاعت والا میگزین پڑھ رہے تھے اور چاکلیٹ کا مزہ اُٹھا رہے تھے۔ ہیری کے وہاں سے گزرتے ہوئے انہوں نے سر اُٹھا کر اس کی طرف دلچسپ نظروں سے دیکھا، کچھ نے تو اسے آواز بھی لگائی یا ہاتھ ہلا کر قریب آنے کا اشارہ کیا۔ وہ یہ اظہار کرنے کیلئے متمنی دکھائی دے رہے تھے کہ انہوں نے بھی روزنامہ جادوگر کی طرح اسے اپنا ہیرو تسلیم کر لیا ہے۔ ہیری نے ان میں سے کسی کو کچھ نہیں کہا۔ اسے معلوم نہیں تھا کہ وہ سب تین دن پہلے ہونے والے دلخراش حادثے کے بارے میں کتنا جانتے تھے؟ مگر وہ اب تک سوالات کی بوچھاڑ سے محفوظ تھا اور وہ آئندہ کیلئے بھی ایسا ہی چاہتا تھا۔

جب اس نے ہیگرڈ کے جھونپڑے کا دروازہ کھٹکھٹایا تو اسے لگا کہ وہ باہر گیا ہوگا مگر اسی وقت ایک کونے سے فینگ بھونکتا ہوا اس کی طرف لپکا اور اپنی لگاوٹ کا اتنا شدید اظہار کیا کہ ہیری گرتے گرتے بمشکل بچا۔ اسے معلوم ہو گیا کہ ہیگرڈ اندر نہیں تھا بلکہ عقبی باغیچے میں سبزیاں چن رہا تھا۔ جب ہیری باغیچے کی باڑھ کی طرف بڑھا تو ہیگرڈ نے اسے آتا ہوا دیکھ لیا۔

''آؤ ہیری! اندر آجاؤ......اندر آجاؤ۔ ہم ایک ایک کپ ککروندے کا جوس پیتے ہیں!'' ہیگرڈ نے اس کی طرف مسکرا کر دیکھتے ہوئے کہا۔

''اب تمہارا اور تمہارے دوستوں کا حال کیسا ہے؟'' ہیگرڈ نے پوچھا جب وہ جھونپڑے کے اندر پہنچ کر لکڑی کے میز کے گرد بیٹھ چکے تھے اور ان کے سامنے برف سے ٹھنڈا ایک ایک گلاس ککروندے کا جوس آچکا تھا۔ ''اوہ ہاں! ٹھیک ہی لگ رہا ہے...... کیوں؟''

ہیگرڈ کے چہرے کو دیکھ کر ہیری نے اس کی پریشانی بھانپ لی تھی کہ وہ ہیری کے بدن کو صحیح سلامت دیکھ کر یہ بات نہیں کر رہا تھا۔

''میں بالکل ٹھیک ہوں!'' ہیری نے جلدی سے کہا کیونکہ وہ اس موضوع پر کوئی بات چیت نہیں کرنا چاہتا تھا جو اس وقت ہیگرڈ کے دماغ میں چل رہا تھا۔ ''تم یہاں سے کہاں گئے تھے؟''

''میں اوپر والی پہاڑیوں میں چھپ گیا تھا۔'' ہیگرڈ نے بتایا۔ ''ایک غار میں پناہ لے لی تھی، بالکل ویسے ہی جیسے سیریس نے لی تھی جب وہ......''

ہیگرڈ نے اچانک اپنی بات ادھوری چھوڑ دی اور پھر اپنا گلا کھنکار کر ہیری کی طرف دیکھا پھر اس نے جوس کا ایک لمبا گھونٹ لیا۔ ''خیر جو کچھ بھی ہوا، ہم واپس لوٹ آئے ہیں!'' اس نے کمزور سی آواز میں کہا۔

''تم......تم پہلے کی بہ نسبت زیادہ بہتر دکھائی دے رہے ہو۔'' ہیری نے خاموش نہ رہنے کا فیصلہ کرتے ہوئے کہا کیونکہ وہ بات چیت کو سیریس کے تکلیف ذکر کی طرف مڑنے نہیں دینا چاہتا تھا۔

''کیا مطلب؟'' ہیگرڈ نے ناسمجھی سے پوچھا پھر جیسے اسے ہیری کی بات سمجھ میں آ گئی تھی، اس نے اپنا بھاری بھرکم ہاتھ اُٹھا کر اپنے چہرے پر پھیرا اور بولا۔ ''اوہ......اوہ ہاں! گراپی اب کافی حد تک سنبھل چکا ہے، تم جانتے ہو، جب ہم واپس لوٹے تو وہ ہمیں دیکھ کر بے حد خوش ہوا تھا۔ وہ واقعی ایک اچھا لڑکا ہے......ویسے ہم سوچ رہے ہیں کہ اس کیلئے جلد ہی ایک اچھی لڑکی ڈھونڈنے کیلئے جائیں......''

ہیری عام حالات میں شاید ہیگرڈ کے دماغ میں سے یہ خیال نکالنے کی کوشش کرتا کہ جنگل میں ایک اور دیونی کے آنے کا اندیشہ جو شاید گراپ سے بھی زیادہ وحشی اور جنگلی ہو سکتی تھی۔ یقینی طور پر نہایت ڈراؤنا اور ہیبت ناک تھا مگر جانے کیوں ہیری اس معاملے پر کوئی بحث کرنے کیلئے خود میں ہمت نہیں پیدا کر پایا تھا۔ اس کے دل میں اچانک یہ خواہش جوش مارنے لگی کہ کاش اسے تنہائی میسر ہوتی۔ وہ جلدی واپس لوٹنے کیلئے ککروندے کے جوس کے بڑے بڑے گھونٹ حلق سے اتارنے لگا اور نصف گلاس ختم کرنے میں کامیاب ہو گیا......

''ہیری! اب پوری جادونگری یہ جان چکی ہے کہ تم واقعی سچ بول رہے تھے۔'' ہیگرڈ نے آہستگی سے نرم لہجے میں اور غیر متوقع طور پر کہا اور وہ ہیری کو غور غور سے دیکھتا رہا۔ ''یہ اچھا ہوا، ہے نا؟''

ہیری نے محض کندھے اچکا دیئے۔

''سنو!'' ہیگرڈ نے میز پر اس کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔ ''ہم سیریس کو تمہاری پیدائش سے بھی پہلے جانتے تھے......وہ بھرپور مقابلہ کرتے ہوئے مر گیا اور یہی وہ موت تھی جو اسے ہمیشہ سے پسند تھی......''

''وہ وہاں جانے کا بالکل خواہش مند نہیں تھا......'' ہیری نے غصیلے لہجے میں کہا۔

ہیگرڈ نے کھچڑی بالوں سے بھرے ہوئے بڑے سر کو آہستگی سے ہلایا۔

''نہیں، ہمیں ایسا نہیں لگتا ہے کہ وہ جانا چاہتا تھا مگر پھر بھی...... وہ کبھی گھر کی چار دیواری میں بیٹھ کر اپنے سامنے دوسروں کو لڑتے ہوئے نہیں دیکھنا چاہتا تھا...... اگر وہ اس لمحے مدد کیلئے باہر نہ نکلتا تو وہ اس کیلئے ساری زندگی خود کو معاف نہ کر پاتا......''

ہیری اچانک اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

''مجھے رون اور ہرمائنی کو دیکھنے کیلئے ہسپتال جانا ہے۔'' وہ سپاٹ مشینی انداز میں بولا۔

''اوہ!'' ہیگرڈ نے تھوڑا پریشان دکھائی دیتے ہوئے کہا۔''اوہ ہاں!...... ٹھیک ہے ہیری!...... اپنا دھیان رکھنا اور جب بھی موقع ملے تو چلے آنا...... ٹھیک ہے؟''

''ہاں!...... ٹھیک ہے!''

ہیری تیزی سے دروازے تک گیا اور اسے زور سے کھینچ کر کھولا۔ ابھی الوداعی الفاظ ہیگرڈ کے منہ میں ہی تھے کہ ہیری جھونپڑے سے نکل کر دھوپ میں پہنچ چکا تھا۔ وہ تیز تیز قدموں سے چلتا ہوا میدان عبور کر رہا تھا۔ ایک بار پھر میدان سے گزرتے ہوئے طلباء نے اسے آوازیں دی اور قریب آنے کے اشارے کئے، اس نے کچھ لمحات تک اپنی آنکھیں بند کر لی تھیں۔ وہ سوچ رہا تھا کہ کاش وہ سب اس کی راہ سے غائب ہو جائیں اور جب وہ اپنی آنکھیں دوبارہ کھولے تو وہ وہاں اکیلا ہی ہو......

امتحانات ختم ہونے اور والڈی مورٹ کے دکھائے ہوئے خواب سے پہلے کی بات کچھ اور تھی، تب تو اس کی سب سے اہم خواہش یہی تھی کہ جادوئی دنیا یہ جان لے کہ وہ سچ بول رہا ہے، یہ جان لے کہ والڈی مورٹ لوٹ آیا ہے اور یہ تسلیم کر لے کہ وہ نہ تو جھوٹا ہے اور نہ ہی اس کے دماغ میں کوئی خلل واقع ہوا ہے مگر اب......

وہ جھیل کے کنارے پر چلتا ہوا دور نکل آیا اور پھر ایک کنارے پر بیٹھ گیا۔ الجھی ہوئی جھاڑیوں کی اوٹ میں بیٹھنے کی وجہ سے وہ آنے جانے والوں کی نگاہوں سے بالکل چھپ گیا تھا۔ وہ چمکتے ہوئے پانی کی سطح کو دیکھتا ہوا سوچوں کے بھنور میں ڈوب گیا۔

شاید وہ اس لئے تنہا رہنا چاہتا تھا کیونکہ ڈمبل ڈور سے ہوئی گفتگو کے بعد وہ خود کو باقی سب لوگوں سے الگ تھلگ محسوس کر رہا تھا۔ ایک غیبی ہاتھ اسے پکڑ کر باقی دنیا سے الگ کر رہا تھا، وہ ہمیشہ سے سب سے الگ ہی ثابت ہوا تھا۔ اصلی بات تو یہ تھی کہ وہ کبھی اس کیفیت کا مطلب نہیں سمجھ پایا تھا......

جھیل کے کنارے بیٹھتے وقت دکھ کا ناقابل برداشت بوجھ اسے اپنے تلے کچل رہا تھا۔ سیریس کے جانے کا احساس اتنا تازہ تھا کہ اسے بہت زیادہ ڈر نہیں لگ رہا تھا۔ دھوپ کھلی ہوئی تھی، میدان میں چاروں طرف ہنستے ہوئے طلباء بھرے پڑے تھے اور وہ خود کو ان سے اسی طرح الگ تھلگ محسوس کر رہا تھا جیسے وہ کسی الگ نسل سے تعلق رکھتا ہو مگر پھر بھی وہاں بیٹھے ہوئے یہ یقین کر لینا بہت مشکل تھا کہ زندگی میں آگے چل کر وہ کسی کو قتل کر دے گا یا پھر کوئی اس کی زندگی کا چراغ بجھا ڈالے گا......

وہ وہاں بیٹھ کر دیر تک پانی کے بہاؤ کو ٹکٹکی باندھے دیکھتا رہا۔ وہ کوشش کرتا رہا کہ اپنے قانونی سرپرست کے بارے میں نہ

سوچے یا یہ یاد نہ کرے کہ اسی جگہ کے ٹھیک سامنے دوسرے کنارے پر سیریس ایک بار سوروح کھچڑوں سے بچنے کی کوشش میں نڈھال ہو کر گر گیا تھا......

سورج ڈھلنے کے بعد اسے احساس ہوا کہ اسے سردی لگ رہی تھی۔ وہ اُٹھ کر کھڑا ہوا اور سکول کی طرف لوٹنے لگا۔ چلتے چلتے وہ اپنی آستین سے بار بار اپنا چہرہ پونچھ رہا تھا۔

☆☆☆☆

رون اور ہرمائنی سہ ماہی کے اختتام سے تین دن پہلے ہسپتال سے پوری طرح صحت یاب ہو کر واپس آ چکے تھے۔ ہرمائنی سیریس کے بارے میں بات کرنے میں دلچسپی لے رہی تھی مگر جب بھی وہ اس کا نام لیتی تھی تو رون آہستگی سے کوئی آواز نکال کر اسے خاموش کر دیتا تھا۔ ھیری کو اب بھی یقین نہیں ہو رہا تھا کہ وہ اپنے قانونی سرپرست کے بارے میں باتیں کرنا چاہتا تھا۔ اس کی خواہش اس کے مزاج کے لحاظ سے بدلتی رہتی تھی۔ بہرحال، وہ ایک بات اچھی طرح جانتا تھا حالانکہ اس پل وہ بہت زیادہ دکھی تھا مگر پرائیویٹ ڈرائیو کے مکان نمبر چار میں پہنچنے کے بعد اسے ہوگورٹس کی بہت زیادہ یاد آئے گی۔ وہ سمجھ چکا تھا کہ اسے ہر سال گرمیوں میں وہاں کیوں لوٹنا پڑتا تھا مگر اس کے باوجود اسے یہ سب خوشگوار نہیں محسوس ہو رہا تھا۔ سچ تو یہ تھا کہ وہاں جانے کا خیال اسے پہلے کبھی اتنا بھیانک نہیں لگا تھا......

سہ ماہی ختم ہونے کے ایک دن پروفیسر امبریج ہوگورٹس سے چلی گئیں۔ ایسا لگ رہا تھا کہ رات کے کھانے کے دوران وہ ہسپتال سے چوری چھپے فرار جانا چاہتی تھیں۔ شاید انہیں یہ امید تھی کہ وہ چپکے سے ہوگورٹس کو خیرباد کہہ جائیں گی مگر بدقسمتی سے وہ راستے میں پیوس سے ٹکرا گئیں۔ پیوس نے فریڈ کی ہدایت کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کیلئے اس آخری موقع کا بھی پورا پورا لطف اُٹھایا تھا۔ اس نے خوشی میں جھومتے ہوئے انہیں سکول کی حدود سے باہر بھگایا تھا۔ وہ ایک چھڑی اور چاک کے سفوف سے بھرا موزہ لے کر ان کے پیچھے پیچھے لپکتا رہا اور ان پر سفید سفوف کی بارش کرتا رہا۔ وہ انہیں اپنے آگے آگے دوڑاتا رہا۔ کئی طلباء تو تماشہ دیکھنے کیلئے دوڑ کر بیرونی ہال میں آ پہنچے اور سکول سے نکل کر آگے آگے دوڑتا ہوا دیکھ کر خوشی سے ہنسنے لگے۔ فریقوں کے سربراہوں نے بھی انہیں رسمی طور پر روکنے کی کوشش کی۔ پیوس کو کچھ کمزور دھمکیاں دینے کے بعد پروفیسر میک گوناگل تھک ہار کر اساتذہ والی میز پر آ بیٹھیں اور تاسف کا اظہار کرنے لگیں، انہوں نے اپنے ساتھی اساتذہ کو بتایا کہ وہ خود امبریج کے پیچھے اس لئے نہیں بھاگ سکیں کیونکہ پیوس ان کی چھڑی لے گیا تھا......

بالآخر سکول میں ان کی آخری شام آ گئی۔ زیادہ تر طلباء اپنے سامان کی پیکنگ کر چکے تھے اور نصابی سہ ماہیوں کی آخری الوداعی تقریب میں شرکت کیلئے نیچے بڑے ہال میں پہنچ چکے تھے۔ ھیری اس جشن تقریب میں نہ تو جانا چاہتا تھا اور نہ ہی اس نے ابھی تک اپنے سامان کی پیکنگ کا کام شروع کیا تھا۔

''اسے کل کر لینا......'' رون نے کہا جو کمرے کے دروازے کے پاس اس کا انتظار کر رہا تھا۔''اب چلو بھی......میں بھوک کے مارے دہرا ہوا جا رہا ہوں۔''

''تم جاؤ......میں تمہارے پیچھے آ رہا ہوں!'' ہیری نے دھیمے انداز میں کہا۔

رون کے جانے کے بعد جب کمرے کا دروازہ بند ہو گیا تو ہیری نے پیکنگ کرنے کے معاملے میں کوئی پیش رفت نہیں کی، وہ الوداعی جشن کی تقریب میں تو قطعی نہیں جانا چاہتا تھا۔ اسے اس بات کی فکر کھائے جا رہی تھی کہ ڈمبل ڈور اپنے الوداعی خطاب میں اس کا ذکر ضرور کریں گے۔ وہ لازمی طور پر والڈی مورٹ کی واپسی کے بارے میں بتائیں گے، انہوں نے پچھلے سال بھی تو یہ بات بتائی تھی......

ہیری نے اپنے صندوق کے بالکل تہہ سے کچھ گڈمڈ چوغے نکالے تا کہ وہ تہہ کئے ہوئے کپڑوں کیلئے جگہ بنا سکے۔ ایسا کرتے ہوئے اسے ایک کونے میں ایک بری طرح سے لپٹا ہوا پیکٹ دکھائی دیا۔ اسے سمجھ میں نہیں آ پایا کہ وہ پیکٹ وہاں کیسے پہنچ گیا تھا؟ وہ نیچے جھکا اور اپنے جوتوں کے نیچے سے اسے کھینچ کر باہر نکالا اور اس کا جائزہ لینے لگا۔

کچھ ہی سیکنڈ میں اسے معلوم ہوا گیا کہ وہ کیا تھا۔ سیریس نے اسے یہ پیکٹ سب کی نظروں سے بچا کر گیرم مالڈ پیلس کے مکان نمبر بارہ سے چلتے وقت یہ کہتے ہوئے تھمایا تھا۔'اگر تمہیں میری ضرورت پڑے تو اس کا استعمال کرنا، ٹھیک ہے!'

ہیری نے پلنگ پر بیٹھ کر پیکٹ کھولا۔ اس میں سے ایک چھوٹا چوکور جیبی آئینہ نکل کر اس کی جھولی میں گر گیا۔ یہ کافی پرانا دکھائی دے رہا تھا۔ یہ حیرت انگیز طور پر میلا اور گندہ تھا۔ ہیری نے اسے اپنے چہرے تک اُٹھایا، اسے اس میں اپنا چہرہ دکھائی دیا۔ اس نے آئینے کو پلٹ کر دیکھا۔ دوسری طرف سیریس کے ہاتھ سے لکھی ہوئی ایک عبارت دکھائی دے رہی تھی۔

> *یہ دو طرفی آئینہ ہے، میرے پاس اس کا جوڑی دار آئینہ ہے، اگر تمہیں مجھ سے بات کرنے کی کبھی ضرورت پڑے تو بس اسے سامنے کر کے میرا نام لینا۔ تم فوراً میرے آئینے میں دکھائی دو گے اور میں تم سے تمہارے آئینے میں بات کر سکوں گا۔ جیمس اور میں الگ الگ سزا کاٹتے وقت اس کا استعمال کیا کرتے تھے۔*

ہیری کا دل تیز تیز دھڑکنے لگا۔ اسے یاد تھا کہ اس نے چار سال پہلے اپنے ماں باپ کو ایرائز کے آئینے میں دیکھا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ وہ اسی وقت سیریس سے دوبارہ بات کر سکے گا......

اس نے چاروں طرف دیکھ کر یہ تسلی کی کہ کوئی وہاں موجود تو نہیں تھا۔ کمرہ بالکل خالی تھا۔ اس نے آئینے کو پلٹا اور کانپتے ہوئے ہاتھوں سے اسے اپنے چہرے کے مقابل اُٹھایا اور بلند اور صاف آواز میں پکارا......''سیریس......''

اس کی بے ترتیب سانس سے آئینے کی سطح پر دھندسی پھیل گئی۔ اس نے آئینے کو مزید چہرے کے نزدیک کر لیا۔ اس کا دل اچھل کر

حلق میں آن اٹکا اور ہاتھ ایک بارلرز اُٹھا۔ جو آنکھیں اس دھند کے درمیان اس کی طرف دیکھ رہی تھیں، وہ حیرت انگیز طور پر اسی کی تھیں۔

اس نے دوبارہ آئینے کو اپنے چوغے کو صاف کیا اور دوبارہ اس کا نام پکارا تا کہ اس کے الفاظ کمرے میں گونج سکیں۔ ''سیریس بلیک......''

مگر کچھ نہیں ہوا۔ آئینے میں دکھائی دینے والا چہرہ حیرت انگیز طور اب بھی اسی کا ہی تھا......

ہیری کے دماغ میں ایک خیال کوندا کہ جب سیریس محرابی دروازے کے پردے کے پیچھے گیا تھا تو اس کے پاس یہ آئینہ نہیں تھا، اسی لئے یہ کام نہیں کررہا ہے......

ہیری ایک پل کیلئے بالکل ساکت بیٹھا رہا پھر اس نے آئینے کو واپس صندوق میں پھینک دیا جس سے وہ چھناکے سے ٹوٹ گیا۔ ایک منٹ تک تو اسے یقین ہو چکا تھا کہ وہ سیریس کو دیکھ سکتا ہے، اس سے بات کررہا ہے......

مایوسی کے گھن گھور سائے اس کے وجود پر مکڑی کے جالے کی طرح پھیل چکے تھے۔ وہ کھڑا ہو گیا اور اپنے صندوق میں ٹوٹے ہوئے آئینے کے اوپر بے ترتیب انداز میں سامان پھینکنے لگا۔ مگر اسی وقت اس کے دل میں ایک اور خیال پیدا ہوا...... آئینے سے بھی عمدہ خیال...... ایک بہت بڑا اور اہم خیال...... اس نے اس بارے میں تو پہلے کبھی نہیں سوچا تھا...... اس نے پہلے کبھی کیوں نہیں پوچھا؟

وہ کمرے سے بھاگ کر بل دار سیڑھیوں سے نیچے اترنے لگا۔ بھاگتے ہوئے وہ بری طرح دیواروں سے ٹکرا رہا تھا۔ وہ گری فنڈر ہال میں پہنچا، تصویر کے راستے باہر نکلا اور راہداری میں تیز تیز بھاگنے لگا۔ اس نے فربہ عورت کو بھی نظر انداز کر دیا جس نے اس کے عقب میں چلاتے ہوئے کہا۔ ''جشن شروع ہونے والا ہے اور تم بہت شاندار دکھائی دے رہے ہو......''

مگر ہیری کا تو جشن میں جانے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔

ایسا کیسے ہو سکتا تھا کہ یہاں پر بہت سارے بھوت منڈلاتے رہتے تھے، جب آپ کو ان کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی تھی، لیکن اس وقت......

وہ سیڑھیوں اور راہداریوں میں بھاگا مگر اسے کوئی زندہ یا مردہ شخص نہیں ملا۔ ظاہر ہے کہ وہ سب تو بڑے ہال میں تھے۔ وہ جادوئی استعمالات کے کلاس روم کے باہر رُک گیا۔ وہ ہانپتے ہوئے سوچنے لگا کہ اسے جشن ختم ہونے کا انتظار کرنا ہوگا......

مگر جونہی اس کی امید ٹوٹی، اسے اچانک ایک بھوت دکھائی دے گیا۔ راہداری کے کنارے پر ایک شفاف سفید ہیولا ہوا میں تیر رہا تھا۔

''سنو...... سنو...... نک...... نک!''

اس بھوت نے اپنا سر دیوار میں سے باہر نکالا۔ اس کا پنکھ والا بھڑکیلا ہیٹ دکھائی دیا۔ اس کے بعد سر نکولس ڈی ممسی پورپینگ ٹنکا

خطرناک طریقے سے جھولتا ہوا سر نمودار ہوا۔

''شام بخیر......!'' اس نے سلام کرتے ہوئے اپنے پورے بدن کو دیوار میں سے باہر نکال لیا اور پھر ہیری کی طرف دیکھ کر مسکرایا۔ ''یعنی صرف مجھے ہی دیر نہیں ہوئی ہے؟'' اس نے گہری آہ بھرتے ہوئے کہا۔ ''حالانکہ یہ کچھ الگ معاملہ ہے کہ......''

''نک! کیا تم سے کچھ پوچھ سکتا ہوں؟''

لگ بھگ سر کٹے نک کے چہرے پر ایک عجیب سا تاثر ابھر آیا۔ جب اس نے اپنی انگلی اپنی گردن کے سفید گلوبند میں ڈال کر اسے تھوڑا سیدھا کیا۔ یقینی طور پر اس نے یہ حرکت سوچنے کیلئے وقت حاصل کرنے کیلئے ہی کی تھی۔ اس نے یہ کام کرنا اس وقت بند کیا جب اس کا غیر معمولی طور پر کٹا ہوسر پوری طرح گرنے ہی والا تھا۔

''ار......اس وقت ہیری؟'' نک نے پریشانی کے عالم میں اسے دیکھتے ہوئے کہا۔ ''کیا یہ جشن کے بعد نہیں ہوسکتا؟''

''نہیں......نک......مہربانی ہوگی......'' ہیری نے جلدی سے کہا۔ ''مجھے تم سے واقعی ضروری بات کرنا ہے، کیا ہم ایک ساتھ وہاں چل سکتے ہیں؟'' جب ہیری نے سب سے قریبی کلاس روم کی طرف اشارہ کیا اور لپک کر اس کا دروازہ کھول دیا تو لگ بھگ سر کٹے نک نے ایک گہری آہ بھری۔

''اوہ ٹھیک ہے!......اگر میں دل کی بات کہوں تو مجھے اسی کی امید تھی!''

ہیری اس کیلئے دروازہ کھولے کھڑا رہا مگر وہ دیوار میں سے ہوتا ہوا اندر پہنچ گیا۔

''کس بات کی امید؟'' ہیری نے دروازہ بند کرتے ہوئے پوچھا۔

''یہی کہ تم جلد ہی مجھے تلاش کرو گے۔'' نک نے کہا جواب ہوا میں تیرتا ہوا کھڑکی کے پاس چلا گیا تھا اور اندھیرے میں ڈوبتے میدان کو دیکھ رہا تھا۔ ''ایسا ہوتا ہے......کئی بار......جب کسی کا کوئی چلا جاتا ہے......''

''ہاں!......تم نے ٹھیک کہا۔'' ہیری نے اس کے خم کھاتے ہیولے کو نظر انداز کر دیا اور بغیر کسی جھجک سے کہا۔ ''میں تمہیں ہی تلاش کر رہا تھا......''

نک نے کوئی جواب نہیں دیا۔

''دیکھو نک!......'' ہیری نے کہا جسے اپنی بات صحیح طور پر کہنے میں دشواری پیش آرہی تھی۔ ''نک......تم مر چکے ہو مگر اس کے باوجود تم یہاں ہو، ہے نا؟''

نک نے ایک گہری آہ بھری اور میدان کی طرف بدستور دیکھتا رہا۔

''یہ صحیح ہے نا؟'' ہیری نے اسے اپنی طرف متوجہ کرتے ہوئے کہا۔ ''تم مر چکے ہو مگر پھر بھی تم بات کر رہے ہو......تم ہوگورٹس میں گھوم سکتے ہو، ہے نا؟''

''ہاں!'' لگ بھگ سر کٹے نک نے آہستگی سے کہا۔ ''ہاں! میں چل سکتا ہوں اور بات چیت بھی کر سکتا ہوں......''

''تم واپس لوٹ آئے، ہے نا؟'' ہیری نے بے تابی سے پوچھا۔ ''لوگ واپس لوٹ سکتے ہیں، ہے نا؟ بھوتوں کے روپ میں انہیں پوری طرح غائب ہونے کی ضرورت نہیں ہوتی، ٹھیک ہے نا؟'' اس نے تھوڑا سخت لہجے میں کہا جب نک نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔

''ہر کوئی......بھوت بن کر واپس نہیں لوٹ سکتا ہے۔'' لگ بھگ سر کٹے نک نے تھوڑا جھجکتے ہوئے کہا۔

''تمہاری اس بات کا کیا مطلب ہے؟'' ہیری نے بے قراری سے پوچھا۔

''صرف جادوگر......صرف......''

''اوہ!'' ہیری نے کہا اور اسے اپنے اطمینان کا گہرا احساس ہوا۔ وہ تھوڑا سا ہنسا۔ ''تو یہ ٹھیک ہے، جس شخص کے بارے میں میں بات کر رہا ہوں، وہ ایک جادوگر ہی ہے تو وہ واپس لوٹ سکتا ہے، ہے نا؟''

نک کھڑکی سے پیچھے ہٹ کر مڑا اور ہیری کی طرف دُکھ بھری نظروں سے دیکھنے لگا۔

''مگر وہ واپس نہیں لوٹے گا......''

''کون......؟''

''سیریس بلیک......'' نک نے دھیمے لہجے میں کہا۔

''لیکن تم تو لوٹ آئے ہو؟'' ہیری نے غصیلے لہجے میں کہا۔ ''تم تو لوٹ آئے......مرنے کے بعد بھی تم غائب نہیں ہوئے......''

''جادوگر جہاں رہتے ہیں، وہاں بھوت بن کر رہ سکتے ہیں!'' نک نے غمگین آواز میں سر جھکاتے ہوئے کہا۔ ''بشرطیکہ وہ اپنی کوئی نشانی چھوڑ دیں لیکن بہت کم جادوگر اس راستے کا انتخاب کرتے ہیں......''

''کیوں نہیں؟'' ہیری نے کہا۔ ''ویسے......اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا......اگر یہ غیر معمولی بات تھی تو بھی سیریس کو اس سے فرق نہیں پڑے گا۔ وہ واپس لوٹ آئے گا، میں جانتا ہوں کہ وہ واپس لوٹ آئے گا۔''

اس کا یقین اس قدر پختہ تھا کہ ہیری نے اپنا سر گھما کر دروازے کی طرف دیکھا۔ ایک پل کیلئے تو اسے لگا کہ وہ سیریس کو دیکھنے والا ہے، موتی کی طرح سفید و شفاف اور اس کی طرف مسکرا کر بڑھتا ہوا......

''وہ نہیں لوٹے گا......'' نک نے دہرایا۔ ''وہ......آگے چلا گیا ہوگا......''

''تم کیا کہنا چاہتے ہو؟......آگے چلا گیا ہوگا!'' ہیری نے تیزی سے پوچھا۔ ''آگے کہاں چلا گیا ہوگا؟ دیکھو! ویسے جب موت واقع ہوتی ہے تو کیا ہوتا ہے؟ انسان کہاں جاتے ہیں؟ ہر انسان واپس کیوں نہیں لوٹتا ہے؟ یہ جگہ بھوتوں سے بھری ہوئی کیوں نہیں ہے؟......کیوں؟''

''میں اس کا جواب نہیں دے سکتا ہوں!'' نک نے نڈھال لہجے میں کہا۔

''تم تو مر چکے ہو، ہے نا؟'' ہیری تلخی سے بولا۔ ''بھلاتم سے زیادہ اچھی طرح جواب کون دے سکتا ہے؟''

''میں موت سے ڈرتا تھا، اسی لئے میں نے پیچھے رہنے کا فیصلہ کیا۔'' نک نے آہستگی سے پژمردہ لہجے میں کہا۔ ''میں کئی بار سوچتا ہوں کہ مجھے شاید آگے چلے جانا چاہئے تھا...... دیکھو! یہ نہ تو یہاں ہے اور نہ وہاں ہے...... دراصل میں نہ یہاں ہوں اور نہ ہی وہاں ہوں......'' اس نے دُکھ بھرے لہجے میں کہا اور مغموم ہنسی ہنسا۔ ''ہیری! میں موت کے اسرار کے بارے میں کچھ نہیں جانتا ہوں، میں نے اس کے بجائے زندگی کا کمزور عکس کو منتخب کر لیا تھا۔ مجھے یقین ہے کہ شعبہ اسراریات میں ماہرین جادوگر اس معاملے میں مطالعاتی غور وخوص کرتے ہیں......''

''مجھ سے اس منحوس جگہ کے بارے میں کوئی بات نہ کرو!'' ہیری فرطِ طیش سے چیختا ہوا بولا۔

''مجھے افسوس ہے کہ میں تمہاری زیادہ مدد نہیں کر پایا......'' نک نے تاسف بھرے لہجے میں کہا اور اپنا ندامت سے جھکا لیا۔

''اچھا تو اب مجھے معاف کرنا، مجھے جشن میں شامل ہونا ہے......''

اور وہ کمرے سے باہر نکل گیا۔ ہیری وہاں تنہا کھڑے کھڑے اس دیوار کو سونی نظروں سے گھورتا رہا جہاں سے نک نکل کر اوجھل ہو چکا تھا۔

ہیری کو ایسا محسوس ہوا جیسے اس نے اپنے قانونی سرپرست کو دوبارہ کھو دیا ہو۔ اس کی یہ آخری امید بھی چلی گئی تھی کہ وہ اسے دوبارہ دیکھ پائے گا، اس سے بات کر پائے گا۔ وہ غموں سے نڈھال کلاس روم سے باہر نکلا اور آہستہ آہستہ چلنے لگا۔ وہ راہداری میں کھوئے ہوئے انداز میں چلتا رہا اور اس خیال میں ڈوبا رہا کہ کیا وہ دوبارہ کبھی خوش ہو پائے گا......؟

وہ فربہ عورت کی راہداری کے کونے پر مڑا۔ وہاں سے اس نے دیکھا کہ سامنے دیوار پر کوئی نوٹس چسپاں تھا۔ دوسری نظر میں اسے یہ دکھائی دیا کہ وہ لونا تھی جو دیواروں پر نوٹس لگا رہی تھی۔ آس پاس چھپنے کیلئے کوئی بہتر جگہ نہیں تھی۔ لونا کو اس کے قدموں کی چاپ سنائی دے گئی تھی۔ ویسے بھی ہیری میں اب اتنا دم باقی نہیں رہا تھا کہ وہ اس پل کسی کی نظروں سے بچ پاتا۔

''کیسے ہو ہیری؟'' لونا نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا اور نوٹس سے دور ہٹتے ہوئے اس کی طرف دیکھا۔

''تم جشن کی دعوت میں کیوں نہیں گئی؟'' ہیری نے پوچھا۔

''دیکھو! میرا زیادہ تر سامان کھو گیا ہے۔'' لونا آہستگی سے بولی۔ ''طلباء اسے چھپا دیتے ہیں۔ آج آخری رات ہونے کی وجہ سے مجھے اپنا سامان واپس چاہئے، اسی لئے میں یہ نوٹس لگا رہی ہوں۔''

اس نے نوٹس والے چرمئی کاغذ کی طرف اشارہ کیا جس پر اس نے اپنی تمام گمشدہ کتابوں اور کپڑوں کی فہرست بنا کر لوگوں سے درخواست کی تھی کہ وہ اس کی چیزیں اسے لوٹا دیں...... ہیری کے دل میں ایک عجیب سا احساس پیدا ہوا۔ یہ احساس غصے اور دُکھ سے

بالکل مختلف تھا جو سیریس کی موت کے بعد سے اس میں بھر چکا تھا۔ کچھ پل بعد اسے احساس ہوا کہ وہ لونا کیلئے افسوس کر سکتا تھا۔

''لوگ تمہارا سامان کیوں چھپا دیتے ہیں؟'' اس نے تیوریاں چڑھا کر پوچھا۔

''اوہ دیکھو!......انہیں محسوس ہوتا ہے کہ میں تھوڑی عجیب ہوں۔ کچھ لوگ تو دراصل مجھے پاگل لونا بھی کہہ کر پکارتے ہیں۔'' اس نے کندھے اچکاتے ہوئے جواب دیا۔

ہیری نے اس کی طرف دیکھا اور اس کے ذہن میں افسوس کا نیا احساس شدت پکڑنے لگا۔

''یہ تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ وہ تمہارا سامان اُٹھا لیتے ہیں۔ کیا تمہیں اپنا سامان تلاش کرنے میں میری مدد درکار ہے؟......'' ہیری نے تاسف بھرے لہجے میں کہا۔

''اوہ نہیں!'' اس نے ہیری کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔ ''سامان واپس آجائے گا، وہ ہمیشہ ہی واپس آجاتا ہے۔ بات صرف اتنی ہے کہ میں آج رات کو سامان پیک کر لینا چاہتی تھی......خیر کوئی بات نہیں!......تم دعوت میں کیوں نہیں گئے؟''

''بس میرا دل نہیں چاہ رہا تھا!'' ہیری نے نظریں چراتے ہوئے کہا۔

لونا نے ایک عجیب ہنکار بھری۔ باہر نکلتی ہوئی آنکھوں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔ ''میں سمجھ سکتی ہوں، جس آدمی کو مرگ خوروں نے مار ڈالا تھا، وہ تمہارا سرپرست تھا، ہے نا؟ جینی نے مجھے بتایا تھا......''

ہیری نے آہستگی سے سر ہلا دیا مگر اس نے یہ محسوس کیا کہ اسے لونا کے ساتھ سیریس کے بارے میں بات کرنے میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں ہو رہی تھی۔ اسے اسی لمحے یاد آیا کہ وہ بھی تو گھڑ پنجروں کو دیکھ سکتی تھی۔

''کیا تم نے......'' وہ جھجکتے ہوئے بولا۔ ''میرا کہنے کا مطلب ہے کہ......تم نے کس کی موت دیکھی تھی؟''

''اپنی ممی کی......'' لونا نے آسانی سے کہہ دیا۔ ''وہ نہایت قابل اور غیر معمولی جادوگرنی تھیں مگر انہیں جادوئی تجربات کرنے کا بڑا شوق تھا اور ان کا ایک جادوئی کلمہ ایک دن بری طرح الٹ گیا......میں اس وقت صرف نو سال کی تھی۔''

''مجھے افسوس ہے......'' ہیری دھیمے لہجے میں بڑبڑایا۔

''ہاں! یہ سب دیکھنا بہت بھیانک تھا۔'' لونا نے کہا۔ ''میں کئی بار اس کے بارے میں نہایت غمگین ہو جاتی ہوں مگر میرے پاس ڈیڈی ہیں اور ویسے بھی......ایسا نہیں ہے کہ میں ممی کو دوبارہ کبھی نہیں دیکھ نہیں پاؤں گی، ہے نا؟''

''ار......کیا ایسا ممکن ہے؟'' ہیری نے بےیقینی کے عالم میں پوچھا۔

اس نے پورے اعتماد کے ساتھ اپنا سر اثبات میں ہلا دیا۔

''اوہ! تم نے بھی اس پردے کے پیچھے ان لوگوں کی آوازیں سنی تھیں، ہے نا؟''

''تمہارا مطلب ہے......''

''موت گھر والے کمرے میں جہاں محرابی دروازہ تھا، وہ لوگوں کی نظروں سے دور وہیں منڈلا رہے تھے، تم نے ان کی آوازیں سنی تھیں۔''

انہوں نے ایک دوسرے کے چہروں کی طرف دیکھا۔ لونا تھوڑا مسکرا رہی تھی۔ ہیری کو کچھ سمجھ نہیں آیا کہ وہ اس کی بات کا کیا جواب دے؟ یا پھر اس کی بات پر غور و خوص کرے؟ وہ جانتا تھا کہ لونا بہت ساری غیر معمولی چیزوں پر یقین رکھتی تھی...... مگر یہ سچ تھا کہ پردے کے پیچھے اس نے خود آوازیں سنی تھیں۔

''کیا تمہیں پورا یقین ہے کہ تمہیں اپنا سامان ڈھونڈنے کیلئے میری مدد کی ضرورت نہیں ہے۔'' ہیری نے فوراً بات پلٹتے ہوئے کہا۔

''اوہ نہیں!......'' لونا نے جلدی سے کہا۔ ''نہیں...... میرا خیال ہے کہ مجھے نیچے جا کر تھوڑی سی پڈنگ کھا لینا چاہئے، سامان کے واپس لوٹنے کا انتظار کرنا چاہئے...... یہ ہمیشہ لوٹ آتا ہے...... مجھے امید ہے کہ ہیری تمہاری چھٹیاں اچھی گزریں گی۔''

''ہاں...... تمہاری بھی......''

وہ اس سے دور چلی گئی اور جب وہ اسے جاتے ہوئے دیکھتا رہا تو اس نے محسوس کیا کہ اس کے سینے پر موجود بھاری بوجھ اب کافی ہلکا ہو گیا تھا......

☆☆☆☆

دوسرے دن ہوگورٹس ایکسپریس سے گھر جانے والا سفر کئی لحاظ سے حادثاتی ثابت ہوا۔ پہلی بات تو یہ تھی کہ ملفوائے، کریب اور گوئل نے ریل گاڑی میں ٹوائلٹ سے لوٹتے ہوئے ہیری پر حملہ کر دیا تھا۔ وہ لوگ پورے ہفتے سے اساتذہ کی عدم موجودگی میں اس پر حملہ کرنے کی منصوبہ بندی کرتے رہے تھے جو سکول میں تو پوری نہ ہو پائی۔ ریل گاڑی میں انہیں موقع مل گیا۔ ان کی منصوبہ بندی یقیناً کامیابی سے ہمکنار ہو گئی ہوتی مگر یہ ان کی بدقسمتی رہی کہ انہوں نے انجانے میں اس پر حملہ اس کمپارٹمنٹ کے باہر کیا جس میں اتفاق سے 'ڈی اے' کے ممبران بھرے ہوئے تھے۔ انہوں نے کمپارٹمنٹ کی شیشے کی کھڑکی سے باہر رونما ہونے والا حادثہ دیکھ لیا تھا۔ وہ ایک ساتھ ہیری کی مدد کرنے کیلئے اُٹھ کھڑے ہوئے۔ ارنی میک ملن، ہائنا ایبٹ، سوزن بونز، جسٹن فنچ، انتھونی گولڈسٹین اور ٹیری بوٹ نے ہیری کے سکھائے ہوئے متعدد جادوئی کلمات ان کی طرف مار دیئے۔ لمحہ بھر میں ملفوائے، کریب اور گوئل انسانی قد کے برابر بدصورت گھونگھوں میں بدل چکے تھے جنہوں نے ہوگورٹس کا یونیفارم پہن رکھا تھا۔ ہیری، ارنی اور جسٹن نے انہیں سامان رکھنے والے جالی دار شلف میں رکھ دیا جہاں ان کا خون ٹپکتا رہا۔

''میں تو انتظار کر رہا ہوں کہ جب ملفوائے ٹرین سے نیچے اترے گا تو اس کی ماں اس کا چہرہ دیکھ کر کیا کہے گی؟'' ارنی نے تھوڑا اطمینان بھرے لہجے میں کہا، جب اس نے اسے اپنے اوپر شلف میں ملفوائے کے گھونگھے نما جسم کو بری طرح پیچ و تاب ہوئے دیکھا۔

جب ملفوائے کچھ عرصے کیلئے تفتیشی دستے کا سرغنہ بنا تھا اوراس نے ہفل پف فریق کے پوائنٹس کم کئے تھے، اسی وقت سے ارنئی اس سے خار کھائے بیٹھا تھا، وہ اس بات کو بالکل نہیں بھولا تھا۔

''گوئل کی ممی تو سچ مچ خوش ہو جائیں گی۔'' رون نے کمپارٹمنٹ میں جھانکتے ہوئے کہا جو ہلچل دیکھ کر اس طرف جائزہ لینے کیلئے آیا تھا۔ حالات کو جاننے کے بعد وہ کافی خوش دکھائی دے رہا تھا۔ ''وہ اب زیادہ خوبصورت دکھائی دے رہا ہے...... اچھا ہیری! اگر تمہیں کچھ چاہئے ہو تو ٹرالی بس ابھی ابھی آئی ہے......''

ہیری نے باقی لوگوں کا شکریہ ادا کیا اور رون کے ساتھ واپس اپنے کمپارٹمنٹ میں پہنچ گیا۔ اس نے ڈھیر سارے کڑاہی کیک اور کدو کی میٹھی ٹکڑیاں لے لیں۔ ہرمائنی ایک بار پھر روزنامہ جادوگر کے تازہ اخبار میں کھوئی ہوئی دکھائی دی۔ جینی ماہنامہ حیلہ سخن میں ایک سوالاتی معمہ بھر رہی تھی اور نیول اپنے ممبالس نامی پودے کو تھپتھپا رہا تھا جو سال بھر میں کافی بڑا ہو گیا تھا اور اب چھونے پر عجیب سی آوازیں نکالنے لگا تھا......

ہیری اور رون نے زیادہ تر سفر جادوئی شطرنج کھیل کر کاٹا جبکہ ہرمائنی اخبار کے چھوٹے بڑے تمام اداریے پڑھنے میں مشغول رہی۔ اب ان میں اس طرح کے مضامین کثیر تعداد میں چھپے ہوئے تھے کہ روح کھچڑوں کو کیسے بھگایا جائے؟ جادوئی محکمے کے ایرورز مرگ خوروں کو گرفتار کرنے کیلئے کیا سرگرمیاں کر رہے ہیں؟ اس میں دہشت اور خوف بھرے خطوط بھی شامل تھے جن میں مرد و خواتین جادوگروں نے یہ دعویٰ کیا تھا کہ انہوں نے لارڈ والڈی موورٹ کو اسی صبح اپنے گھر کے باہر سڑک پر چہل قدمی کرتے ہوئے دیکھا تھا۔

''اس طرح کی سرگرمیوں کا آغاز ابھی تو نہیں ہوا......'' ہرمائنی نے اخبار کو تہہ لگا کر اُداسی سے کہا۔ ''مجھے لگتا ہے کہ وہ وقت زیادہ دور نہیں ہے، جب ایسا واقعی دکھائی دیا کرے گا......''

''ذرا دیکھنا ہیری!'' رون نے آہستگی سے اسے کہنی مارتے ہوئے کہا اور کمپارٹمنٹ کی شیشے کی کھڑکی سے باہر راہداری کی طرف اشارہ کیا۔

ہیری نے سر گھما کر باہر دیکھا، وہاں چوچینگ کا چہرہ دکھائی دیا جو اپنی سہیلی میرتا کے ساتھ تھی، میرتا ایج کومبے نے ایک اونی کنٹوپ سر پر چڑھا رکھا جس سے اس کا چہرہ چھپ گیا تھا۔ ہیری اور چوچینگ کی نگاہیں ایک پل کیلئے آپس میں ملیں، چوچینگ جھینپ کر آگے بڑھ گئی۔ ہیری نے پلٹ کر شطرنج کی بساط کی طرف دیکھا کہ رون کا گھوڑا اس کے ایک پیادے کو اس کے چوخانے میں بھگا رہا تھا۔

''تمہارے اور اس کے درمیان اب کیسا تعلق ہے؟'' رون نے آہستگی سے پوچھا۔

''کچھ بھی نہیں!'' ہیری نے صاف گوئی سے کام لیتے ہوئے کہا۔

''میں نے ......ار......سنا تھا کہ وہ اب کسی اور کے ساتھ گھومنے لگی ہے......'' ہرمائنی بولی۔

ہیری کو یہ محسوس کر کے حیرت ہوئی کہ اس اطلاع سے اس کی صحت پر کوئی اثر نہیں ہوا تھا، اس کے پیٹ میں کوئی کھلبلی نہیں مچی تھی۔ چو چینگ کو چاہنے یا متاثر کرنے کی خواہش ایک ایسے ماضی سے وابستہ تھی جس کا اب اس سے کوئی واسطہ نہیں رہا تھا۔ سیریس کی موت سے پہلے کی اس کی بے شمار خواہشیں اب دم توڑ چکی تھیں۔ سیریس کے جانے کے بعد جو ایک جو ایک ہفتہ گزر را تھا، وہ بہت زیادہ طویل لگ رہا تھا۔ یہ دو کائناتوں کی دوری پر محیط دکھائی دیتا تھا۔ ایک وہ جس میں سیریس رہتا تھا اور ایک وہ جہاں سیریس موجود نہیں تھا......

''دوست! تم نے اچھا فیصلہ کیا جو اس چکر سے باہر نکل گئے۔'' رون نے پرزور انداز میں کہا۔ ''میرا کہنے کا مطلب ہے کہ وہ خوبصورت دکھائی دیتی ہے مگر تمہیں تھوڑا اور خوش مزاج لڑکی کی ضرورت ہے......''

''وہ شاید کسی اور لڑکے کے ساتھ زیادہ خوش مزاجی برت رہی ہوگی۔'' ہیری نے لاپروائی سے کہا۔

''کیا تمہیں معلوم ہے کہ وہ اب کس کے ساتھ گھوم رہی ہے؟'' رون نے ہرمائنی کی طرف دیکھ کر پوچھا مگر ہرمائنی کے بجائے جینی نے جلدی سے جواب دیا۔

''مائیکل کارنر کے ساتھ......''

''مائیکل کارنر......مگر!'' رون نے اپنی گردن گھما کر اسے گھورا۔ ''مگر اس کے ساتھ تو تم گھومتی تھی، ہے نا؟''

''اب نہیں!'' جینی نے درشتگی سے کہا۔ ''جب کیوڈچ میچ میں گری فنڈر نے ریون کلا کو ہرا دیا تو اسے یہ بہت ناگوار گزرا تھا۔ وہ بہت چڑچڑے پن کا اظہار کرنے لگا۔ اس لئے میں نے اسے چھوڑ دیا۔ وہ فوراً چو چینگ کے پاس پہنچ کر اسے تسلی دینے لگا۔'' جینی نے اپنی ناک قلم کی نوک کی کھجائی۔ حیلہ سخن کو الٹا کیا اور اپنے جواب لکھنے لگی۔ رون نے اس کے فیصلے پر کافی خوش دکھائی دیا۔

''اچھا کیا...... میں ہمیشہ سے سوچتا تھا کہ وہ انتہائی احمق ہے۔'' اس نے اپنے وزیر کو ہیری کے کانپتے ہوئے فیل کی طرف اکسایا۔ ''تمہارے لئے اچھا ہے، بس اگلی بار کسی ......اچھے فرد کا ہی انتخاب کرنا......'' یہ کہتے ہوئے اس نے ہیری کی طرف عجیب سی مخفی نظروں سے دیکھا۔

''دیکھو! میں نے ڈین تھامس کو منتخب کرلیا ہے......وہ تو اچھا ہے، ہے نا؟'' جینی نے کہا۔

''کیا کہا؟......'' رون اتنی بری طرح اچھلا کہ شطرنج کی بساط الٹ گئی۔ کروک شانکس مہروں کے پیچھے لپکی، ہیڈوگ اور پگ وجیون اوپر اپنے پنجروں میں غصے سے چیخنے چلانے لگے۔

جب ریل گاڑی کنگ کراس سٹیشن کے قریب پہنچ کر سست پڑنے لگی تو ہیری کا دل اترنے پر بالکل نہیں چاہ رہا تھا۔ اس نے تو یہاں تک سوچا کہ کیا ہو جائے گا؟ اگر وہ سٹیشن نہ اترے بلکہ یکم ستمبر تک وہ وہیں بیٹھا رہے تاکہ یہ اسے واپس ہوگورٹس لے جائے۔ بہرحال جب ریل گاڑی بالآخر رُک گئی تو اس نے ہیڈوگ کا پنجرہ اُٹھایا اور اپنے صندوق کو ہمیشہ کی طرح کھینچنے کی تیاری کرنے لگا۔

جب ٹکٹ چیکر نے ہیری، رون اور ہرمائنی کواشارہ کرکے بتایا کہ پلیٹ فارم نمبر نو اور دس کا وسطی ستون والا راستہ محفوظ ہے تو وہ دوسری طرف پہنچ کر اسے حیرت کا شدید جھٹکا لگا۔ لوگوں کا ایک ہجوم وہاں اس کا استقبال کرنے کیلئے موجود تھا، جس کی اسے قطعی امید نہیں تھی۔

وہاں میڈ آئی موڈی تھے جنہوں نے اپنی جادوئی آنکھ کو ڈھانپنے کیلئے ہیٹ کافی ترچھے انداز میں نیچا کر رکھا تھا۔ وہ اس کے باوجود بھی اتنے ہی خطرناک دکھائی دے رہے تھے جتنا کہ اس کے بغیر دکھائی دیتے تھے۔ ان کے گانٹھ دار ہاتھ میں ایک لمبی چھڑی تھی۔ ان کا جسم بھاری جسم کے چوغے میں لپٹا ہوا تھا۔ ٹونکس ان کے ٹھیک عقب میں کھڑی تھی، اس کے چمکیلے بال چیونگم جیسے گلابی تھے جو دھوپ میں کچھ زیادہ ہی شوخ چمک رہے تھے جو سٹیشن کے گندے آئینے میں سے چھن کر ان پر پڑ رہی تھی۔ وہ بے تحاشا پیوند لگی جینز اور چمکیلی جامنی رنگ کی ٹی شرٹ پہنے ہوئی تھی۔ جس پر بڑے حروف میں 'وریڈ سسٹرز' لکھا ہوا تھا۔ ٹونکس کے پاس ہی لوپن کھڑے تھے۔ ان کا چہرہ ہمیشہ کی طرح زرد تھا اور ان کے بالوں میں تیزی سے بڑھتی ہوئی سفیدی جھلک رہی تھی۔ ایک لمبا اور چھلنی ہوا اوورکوٹ ان کے گندے سوئیٹر اور ان کی بوسیدہ پینٹ کو ڈھانپے ہوئے تھا۔ اس ہجوم میں سب سے آگے مسٹر ویزلی اور مسز ویزلی ماگلوؤں کے سب سے عمدہ کپڑوں میں کھڑے تھے۔ اس کے علاوہ فریڈ اور جارج بھی وہاں تھے جنہوں نے بھڑکیلی طوطیائی رنگت کی کھال والی نئی نویلی جیکٹ پہن رکھی تھی۔

''اوہ رون...... جینی!'' مسز ویزلی چلا کر بولیں اور جلدی سے آگے بڑھ کر انہوں نے اپنے بچوں کو گلے لگا لیا۔ ''اور...... اوہ ہیری! تم کیسے ہو؟''

''اچھا ہوں!'' ہیری نے جھوٹ سے کام لیا۔ انہوں اسے بھی بھینچ کر گلے لگایا۔ ان کے کندھوں کے اوپر سے ہیری نے دیکھا کہ رون اپنے جڑواں بھائیوں کی نئی جیکٹ کو حسرت بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

''یہ کس کی کھال کی ہیں؟'' اس نے جیکٹوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بالآخر پوچھ ہی لیا۔

''یہ سب سے اعلیٰ ڈریگن کی کھال کی ہیں، چھوٹے بھائی!'' فریڈ نے اسے جلانے کی کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی، اس نے اپنی جیب کو سہلاتے ہوئے کہا۔ ''بزنس اچھا چل رہا ہے، اس لئے ہم نے سوچا کہ ہم خود پر بھی تھوڑا خرچہ کر ہی لیں، ہے نا جارج؟''

''ہیری! کیسے ہو؟'' لوپن نے کہا جب مسز ویزلی نے اسے چھوڑ کر ہرمائنی کی طرف قدم بڑھائے تھے۔

''اچھا ہوں!'' ہیری نے سر ہلا کر کہا۔ ''مجھے امید نہیں تھی کہ...... مگر آپ سب یہاں کیا کر رہے ہیں؟''

''دیکھو!'' لوپن نے دھیمے انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔ ''ہم نے سوچا کہ ہم تمہارے انکل اور آنٹی سے تھوڑی بہت بات چیت کر لیں، اس کے بعد ہی تمہیں ان کے ساتھ گھر جانے دیں......''

''جہاں تک میرا خیال ہے کہ آپ کا ارادہ کچھ زیادہ اچھا نہیں ہے!'' ہیری نے فوراً کہا۔

''یہ بالکل اچھا ہے، پوٹر!'' موڈی نے غراتے ہوئے کہا جو لنگڑاتے ہوئے تھوڑا قریب آ گئے تھے۔ ''یہ لوگ وہی ہوں گے، ہے نا؟'' انہوں نے اپنے انگوٹھے سے اپنی پشت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا۔ ان کی جادوئی آنکھ ان کے سر کے پچھلے حصے اور ہیٹ کے باوجود پیچھے دیکھ رہی تھی۔ ہیری نے ایک آدھ انچ بائیں طرف جھک کر دیکھا کہ میڈ آئی کا اشارہ کس طرف تھا؟ حیرت انگیز طور پر ڈرسلی گھرانے تینوں افراد وہیں کھڑے تھے، وہ ہیری کے استقبال کرنے والے ایک عجیب وغریب ہجوم کو دیکھ کر کافی دہشت زدہ دکھائی دے رہے تھے۔

''اوہ ہیری!'' مسٹر ویزلی نے ہرمائنی کے والدین سے فارغ ہو کر اس کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔ جن کا انہوں نے کافی جوش و خروش سے استقبال کیا تھا اور جواب باری باری سے ہرمائنی کو گلے لگا رہے تھے۔ ''ٹھیک ہے، تو ہم یہ کام کر دیں؟''

''بالکل آرتھر! مجھے بھی یہی محسوس ہوتا ہے۔'' موڈی نے کہا۔

وہ اور مسٹر ویزلی سب سے آگے چل کر ڈرسلی میاں بیوی کی طرف بڑھ گئے جو انہیں اپنی طرف آتا دیکھ کر سہم کر فرش پر جم گئے تھے۔ ہرمائنی نے اپنی ماں سے کو آہستگی سے چھڑایا اور وہ بھی اس ہجوم میں شامل ہو گئی۔

''دوپہر بخیر!'' مسٹر ویزلی نے ورنن انکل کی طرف دیکھتے ہوئے خوش اخلاقی سے کہا۔ جب وہ ان کے ٹھیک سامنے پہنچ گئے تھے۔ ''آپ کو شاید یاد ہو گا کہ ہم مل چکے ہیں، میرا نام آرتھر ویزلی ہے......''

مسٹر ویزلی نے دو سال پہلے ڈرسلی گھرانے کا لیونگ روم کا زیادہ تر حصہ توڑ پھوڑ ڈالا تھا اور ڈڈلی کی زبان باہر لٹک آئی تھی، اس لئے ہیری کو پورا یقین تھا کہ وہ کبھی بھی انہیں بھول نہیں پائیں گے۔ اگر وہ ایسا کرتے تو یقیناً ہیری کو اس پر حیرت ہوتی۔ ورنن انکل کے چہرے پر بھوری رنگت والی مونچھیں غصے سے پھڑ پھڑانے لگیں اور انہوں نے مسٹر ویزلی کو گھور کر کڑی نگاہوں سے دیکھا۔ بہرحال، وہ کچھ نہیں بولے۔ شاید اس لئے کیونکہ ان لوگوں کے افراد کی تعداد ان کے مقابلے میں کئی گنا زیادہ تھی۔ پٹونیہ آنٹی خوفزدہ اور پریشان دکھائی دے رہی تھیں، اس دوران ڈڈلی چھوٹا دکھائی دینے کی کوشش کر رہا تھا حالانکہ اس کوشش میں وہ کبھی بھی کامیاب نہیں ہو سکتا ہے۔

''ہم لوگ آپ سے ہیری کے متعلق کچھ بات کرنا چاہتے ہیں؟'' مسٹر ویزل نے اب بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

''بالکل!'' مسٹر موڈی نے غرا کر کہا۔ ''اس بارے میں کہ وہ جب آپ کے ہاں رہے گا تو اس کے ساتھ کیسا برتاؤ کیا جانا چاہئے؟''

ورنن انکل کی مونچھ ایک بار پھر غصے سے کانپتی ہوئی دکھائی دی۔ ہیٹ کی وجہ سے انہیں یہ غلط فہمی ہو گئی کہ وہ اپنے جیسے ہی کسی انسان سے گفتگو کر رہے ہیں، اسی وجہ سے وہ بلاخوف مسٹر موڈی پر برس پڑے۔ ''مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ میرے گھر میں کیا ہوتا ہے اور کیا ہونا چاہئے؟ اس معاملے کا آپ سے کوئی تعلق نہیں ہے......اور نہ ہی ہونا چاہئے؟''

''ڈرسلی! تمہیں جن چیزوں کی خبر نہیں ہے، ان سے کئی کتابیں بھری جا سکتی ہیں!'' مسٹر موڈی نے غراتے ہوئے کہا۔

''دیکھئے، معاملہ یہ نہیں ہے۔'' ٹونکس نے بیچ میں دخل اندازی کرتے ہوئے کہا۔ جس کے شوخ بادامی بالوں سے پٹونیہ آنٹی کو سب سے زیادہ الجھن ہورہی تھی کیونکہ انہوں نے اس کی طرف دیکھنے کے بجائے اپنی آنکھیں بند کرلی تھیں۔ ''معاملہ یہ ہے کہ اگر ہمیں یہ معلوم ہوا کہ آپ نے ہیری کے ساتھ بدسلوکی کی ہے......''

''اور کسی غلط فہمی نہ رہئے گا کہ ہمیں اس کے بارے میں خبر نہیں ہو پائے گی......'' لوپن نے خوشی سے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ ہاں!'' مسٹر ویزلی نے کہا۔ ''اگر آپ نے ہیری کو فیلی ٹن کا استعمال نہیں کر دیا تب بھی......''

''ٹیلی فون......'' ہرمائنی نے جلدی سے تصحیح کرتے ہوئے کہا۔

''اور ہاں......اگر ہمیں ذرا اشارہ ملا کہ آپ نے پوٹر کے ساتھ کسی طرح کی زیادتی یا بدسلوکی برتی ہے تو آپ کو اس کیلئے جواب دہ ہونا پڑے گا......'' مسٹر موڈی نے کہا۔

ورنن انکل ان سب کے جملوں کی بوچھاڑ پر خطرناک انداز میں پھول گئے، ان کا غصہ عجیب لوگوں کے ڈر سے زیادہ بھرا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''کیا آپ مجھے دھمکی دے رہے ہیں، سر؟'' انہوں نے اتنی زور سے کہا کہ آس پاس گزرنے والے لوگ مڑ کر ان کی طرف دیکھنے لگے۔

''بالکل! میں تمہیں دھمکی ہی دے رہا ہوں!'' مسٹر موڈی نے خطرناک انداز میں کہا جو اس بات پر خوش دکھائی دے رہے تھے کہ ورنن انکل ان کی بات جلدی ہی سمجھ گئے تھے۔

''کیا میں اس طرح کا انسان لگتا ہوں جسے دھمکایا جا سکتا ہو؟'' ورنن انکل نے بلند آواز میں پھنکارتے ہوئے کہا۔

''یہ لو دیکھو!'' مسٹر موڈی نے کہا اور اپنا ترچھا ہیٹ تھوڑا پیچھے سرکاتے ہوئے اپنی خطرناک گھومتی ہوئی جادوئی آنکھ کو ظاہر کیا۔ ورنن انکل دہشت زدہ ہوکر اتنی تیزی سے اچھل کر پیچھے ہٹے کہ سامان والی ٹرالی سے دردناک انداز میں جا ٹکرائے۔ ''ہاں ڈرسلی! تم اسی فطرت کے دکھائی دیتے ہو......''

وہ ورنن انکل کو چھوڑ کر ہیری کی طرف گھوم گئے۔

''پوٹر!......اگر تمہیں ہماری ضرورت محسوس ہو تو صرف آواز لگا دینا......اگر تین دن بعد تمہارا خط ہمارے پاس نہ پہنچا تو ہم یہاں کسی کو بھی بھیج دیں گے......''

پٹونیہ آنٹی لاچاری کے عالم میں دردناک کیں کیں کرنے لگیں۔ یہ عیاں تھا کہ وہ یہ سوچ رہی تھیں کہ اگر پڑوسیوں نے باغیچے کے راستے پر ان جیسے لوگوں کو ٹہلتے دیکھ لیا تو وہ کیا کہیں گے؟

''ٹھیک ہے پوٹر! اب ہم چلتے ہیں!'' مسٹر موڈی نے ایک لمحے کیلئے ہیری کا کندھا اپنی گانٹھ دار انگلیوں میں پکڑ کر ہلاتے ہوئے

کہا۔

’’اپنا خیال رکھنا ہیری!‘‘ لوپن نے آہستگی سے مسکرا کر کہا۔’’رابطے میں رہنا......‘‘

’’ہیری! ہم تمہیں جلد از جلد ان کے یہاں سے بلوالیں گے۔‘‘ مسز ویزلی نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا اور اسے ایک بار گلے لگا کر اچھی طرح بھینچ ڈالا۔

’’جلد ہی ملاقات ہوگی، دوست!‘‘ رون نے پریشانی سے اس سے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا۔

’’تمہیں زیادہ انتظار نہیں کرنا پڑے گا۔ہم وعدہ کرتے ہیں!‘‘ ہرمائنی نے سنجیدگی سے کہا۔

ہیری نے سر ہلا کر ان سب سے الوداع لی۔ اسے ان لوگوں کو یہ کہنے کیلئے الفاظ نہیں مل رہے تھے کہ آخر اس سب ڈرامے کا کیا مطلب تھا؟ ان سبھی لوگوں کو اپنے حق میں دیکھنے کا کیا مطلب تھا؟......اس کے بجائے وہ مسکرایا، اپنا ایک ہاتھ رخصت کیلئے اُٹھا کر مڑا اور سٹیشن سے سب سے آگے باہر نکل کر کھلی دھوپ میں نہائی ہوئی سڑک کی طرف بڑھنے لگا۔ ورنن انکل، پٹونیہ آنٹی اور ڈڈلی اس کے پیچھے پیچھے تیزی سے چلے آرہے تھے......

☆☆☆☆

# ہیری پوٹر اور
# آدھ خالص شہزادہ

مصنفہ: جے کے رولنگ

ترجمہ: معظم جاوید بخاری

شہرہ آفاق جادوگر ہیری پوٹر کے کارنامے (چھٹی کتاب کا ترجمہ)

''ہیری پوٹر اینڈ دی ہاف بلڈ پرنس''

# ہیری پوٹر

اور

# آدھ خالص شہزادہ

......مصنفہ......

جے کے رولنگ

......مترجم......

معظم جاوید بخاری

............انٹرنیٹ ایڈیشن............

# فہرست ابواب

پہلا باب

# ایک اور وزیر جادو

قریباً نصف شب ہونے والی تھی۔ برطانوی وزیراعظم اپنے دفتر میں تنہا بیٹھے ایک طویل دستاویز کا مطالعہ کر رہے تھے، جو انہیں صحیح طرح سمجھ میں نہیں آ رہی تھی۔ بات دراصل یہ تھی ان کی توجہ کا محور کچھ اور تھا، وہ دوسرے ملک کے صدر کے ٹیلی فون کال کا بے چینی سے انتظار کر رہے تھے، اور اس سوچ میں ڈوبے ہوئے تھے کہ جانے وہ کب فون کریں گے؟ اس دوران وہ ذہن سے ان سنگین حادثات کو زائل کرنے کی کوشش کر رہے تھے جن کی طرف بار بار ان کا دھیان بھٹک رہا تھا۔ یہ سچ تھا کہ ان کا گذشتہ ہفتہ بے حد طویل، کرب آمیز اور دشوار ثابت ہوا تھا۔ انہیں ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے ان کے ذہن میں گذشتہ ہفتے میں برپا ہونے والے سنگین واقعات کے علاوہ کسی دوسری چیز پر تشویش کرنے کیلئے کچھ نہیں بچا تھا۔ انہوں نے ایک بار پھر اپنی سامنے کھلی دستاویز پر اپنی توجہ مرتکز کرنے کی کوشش کی مگر انہیں سامنے پھیلی ہوئی دستاویز کے سپاٹ کاغذ پر اپنے حریف سیاسی رہنما کے استہزائیہ انداز میں ہنستے ہوئے چہرے کے سوا کچھ دکھائی نہیں دے پایا، جس نے اسی شام کے خبرنامے میں جوشیلے اور اشتعال انگیز انداز میں ان پر کڑی تنقید کی تھی۔ اس نے نہ صرف گذشتہ ہفتے میں ہونے والے بھیانک واقعات کو ایک ایک کر کے گنوایا تھا (جیسے وہ سب لوگوں کو یاد دلانے کی ضرورت تھی) بلکہ واضح طور پر حکومت پر الزام لگایا تھا کہ وہ تمام دلخراش واقعات محض حکومت کی غلطیوں کا پیش خیمہ تھے۔

سیاسی حریف کی طرف سے لگائے گئے سنگین الزامات کے بارے میں سوچتے ہی وزیراعظم کے دل کی دھڑکن تیز ہونے لگی کیونکہ وہ الزامات نہ تو درست تھے اور نہ ہی حقیقت تھے۔ انہیں سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ آخر ان کی حکومت اس پل کو گرنے سے کیسے روک سکتی تھی؟ کوئی یہ دعویٰ کیسے کر سکتا ہے کہ حکومت پلوں کی دیکھ بھال اور ٹوٹ پھوٹ کی مرمت پر مناسب اخراجات نہیں فراہم کرتی ہے؟ اس پل کی تعمیر کو ابھی دس سال بھی نہیں پورے ہوئے تھے۔ بہرحال، ماہرین تعمیرات بھی چکرا کر رہ گئے تھے کہ آخر تعمیر میں ایسی کون سی خامی تھی، جس کی وجہ سے وہ پل بالکل درمیان میں سے ٹوٹ کر دو ٹکڑوں میں بٹ گیا تھا۔ جس کی وجہ سے درجنوں کاریں لڑھک کر دریا میں جا گری تھیں۔ بھلا کوئی یہ الزام تراشی کرنے کی جرأت کیسے کر سکتا تھا کہ پولیس فورس کی کمی کے باعث دو سنسنی خیز اور خوفناک قتل ہو گئے تھے؟ اور تو اور حکومت ملک کے مغربی حصے میں آئے بھونچالی طوفان کا قبل از وقت اندازہ کیسے لگا سکتی تھی جس

کے باعث لوگوں کو جان و مال کا شدید نقصان اُٹھانا پڑا تھا؟ اور کیا یہ بھی ان کی ہی کوتاہی تھی کہ ان کا ایک ذاتی مشیر مسٹر ہربٹ کورئلی بھی اسی ہفتے میں عجیب وغریب حرکت کا مرتکب ہوا تھا اور اب اپنے گھر میں خاندان کے ساتھ زیادہ تر وقت گزار کر رہا تھا؟

''...... پورا ملک یاسیت اور پژمردگی کا شکار ہے!'' سیاسی حریف نے اپنے چہرے پر پھیلی ہوئی مسکراہٹ کو چھپاتے ہوئے کہا تھا۔

بدقسمتی سے یہ بات تو بالکل سچ تھی کہ خود وزیراعظم کو بھی کچھ ایسا ہی لگ رہا تھا۔ ان دنوں لوگوں کے چہرے عام ایام کے برعکس کچھ زیادہ ہی مرجھائے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ یہاں تک کہ موسم پر بھی عجیب سی اداسی طاری تھی۔ جولائی کے وسط میں یخ بستہ ہوائیں چل رہی تھیں، دھند اور کہر کے مرغولے چھائے ہوئے تھے، یہ سب ٹھیک نہیں تھا...... یہ عام موسم اور عام دنوں جیسا بالکل نہیں تھا۔

انہوں نے لاشعوری طور پر سامنے کھلی دستاویز کا دوسرا صفحہ پلٹا۔ پھر ہلکی سی گردن جھکاتے ہوئے دستاویز کی ضخامت کا جائزہ لیا۔ اس کی طوالت اور ضخامت کو دیکھتے ہوئے ان پر بے بسی چھانے لگی اور انہوں نے عدم توجہ اور پریشانی کے باعث اس کا جائزہ لینے کا فیصلہ مؤخر کرتے ہوئے اپنا سر اُٹھایا اور دونوں بازوسر کے اوپر اُٹھاتے ہوئے دفتر کے اندر چاروں طرف اچٹتی نگاہ دوڑائی۔ دفتر خاصا نفیس اور دیدہ زیب تھا۔ ایک کونے میں لمبی چوکھٹ والا سنگ مرمر کا آتشدان بنا ہوا تھا جس میں دھیمی آنچ میں آگ روشن تھی۔ باہر پڑنے والی بے موسم سردی کے باعث دفتر کی تمام کھڑکیاں بند تھیں۔ ہلکی سی کپکپی کے ساتھ وزیراعظم اپنی نشست سے اُٹھے اور آہستگی سے قدم اُٹھاتے ہوئے کھڑکی کے قریب جا پہنچے۔ انہوں نے کھڑکی کے شیشے سے باہر چھائی ہلکی دھند کو دیکھا، جس نے باہر کے منظر کو دھندلا دیا تھا۔ وہ دفتر میں پیٹھ موڑے باہر کا جائزہ لینے میں مصروف تھے، اسی وقت انہیں اپنے عقب میں کسی کے کھانسنے کی آواز سنائی دی۔

وہ گم صم کھڑے کھڑکی کے سیاہ شیشے میں میں اپنا دھندلا عکس دیکھتے رہے، ان کے چہرے پر خوف کی ہلکی سی لہر دوڑنے لگی۔ وہ اس کھانسی کو بخوبی پہچانتے تھے، انہوں نے یہ پہلے بھی کئی بار سنی تھی، وہ بے حد سست روی سے مڑے اور کمرے میں نظر دوڑائی۔ خالی کمرے میں کسی کی موجودگی کا احساس ان کے سراپے میں پھیل رہا تھا۔ یہ سچ تھا کہ وہ خود کو ایسے ماحول میں ذرا سا دلیر نہیں محسوس کر رہے تھے مگر پھر بھی انہوں نے مصنوعی دلیری کا مظاہرہ کرنے کی پوری کوشش کی۔

''آپ کیسے ہیں؟'' وہ آہستگی سے بولے۔

ایک لمحے کیلئے ان کی امید بندھی کہ شاید کوئی جواب نہیں ملے گا۔ بہرحال انہیں فوراً نادیدہ آواز سنائی دے گئی۔ ایک سخت اور جذبات سے عاری آواز...... جسے سن کر ایسا لگا جیسے وہ کوئی رٹا ہوا متن پڑھ رہی ہو۔ جیسا کہ وزیراعظم یہ بات جانتے تھے کہ کھانسنے کی آواز دفتر کے کمرے میں ایک دور والے کونے میں ایک چھوٹی اور میلی آئل پینٹنگ میں سے آ رہی تھی۔ جس میں مینڈک جیسی شباہت

والا ایک پستہ قد آدمی کھڑا دکھائی دے رہا جس نے ایک لمبی سفید وگ پہن رکھی تھی۔ یہ کھانسی کی آواز اسی شخص کی تھی جواب رٹے رٹائے انداز میں کہہ رہا تھا۔

''ماگلوؤں کے وزیراعظم کیلئے پیغام......فوری ملاقات کیلئے وقت چاہئے......جلدی جواب دیں۔منجانب کارنیلوس فج......''

پینٹنگ والے پستہ قد شخص کی سوالیہ نظریں وزیراعظم کے چہرے پر جمی ہوئی تھیں۔

''ار......'' وزیراعظم ہکلائے اور کہا۔''معاف کیجئے، میرے پاس وقت نہیں...... مجھے کسی کے اہم فون کا انتظار ہے...... دوسرے ملک کے صدر مملکت مجھ سے خاص معاملات پر گفتگو کرنے والے ہیں......''

''فکر مت کیجئے،اس کا انتظام کیا جا سکتا ہے......'' تصویر والے شخص نے فوراً کہا۔ یہ سن کر وزیراعظم کا دل بیٹھنے لگا جیسے انہیں اسی بات کا اندیشہ تھا۔

''دیکھئے! مجھے واقعی ان سے ضروری گفتگو کرنا تھی......''

''آپ پریشان مت ہوں، ہم ایسا بندوبست کر دیں گے کہ وہ صدر مملکت آج فون کرنا بھول جائیں گے۔ وہ آج کے بجائے کل رات کو خود آپ سے فون پر رابطہ کر لیں گے۔ براہ مہربانی فوری پر مسٹر فج کو جواب دیں......'' پستہ قد شخص نے خبریں سنانے والے کے انداز میں کہا۔

''میں......اوہ......چلیں،ٹھیک ہے!'' وزیراعظم نے بے بسی کے عالم میں کمزور لہجے میں کہا۔''انہیں خبر کر دیجئے کہ میں ان سے ملاقات کیلئے تیار ہوں......''

وہ اپنی میز کی طرف تیزی سے بڑھے اور انہوں نے چلتے چلتے اپنی ٹائی کی گرہ درست کی۔ وہ دھم سے اپنی کرسی پر بیٹھ گئے اور اپنے چہرے پر اطمینان اور بے خوفی قائم رکھنے کی کوشش کرنے لگے۔اسی وقت ایک قدیمی نوادر کے شلف کے نیچے سنگ مرمر کے خوبصورت آتشدان کی دھیمی آگ میں سبز رنگ کے شعلے بھڑکنے لگے۔وزیراعظم نے اس بات کی پوری کوشش کی کہ ان کے چہرے پر حیرت اور خوف کا کوئی تاثر نہ پیدا ہو پائے۔انہوں سبز شعلوں کے درمیان سے ایک بھاری جسامت والے شخص کو دیکھا جو بھونرے کی طرح تیز تیز گھوم رہا تھا۔ کچھ ہی لمحوں بعد وہ ان کے دفتر کے شاندار قالین پر اتر گیا اور اپنے لمبے دھاری دار چوغے کی آستین سے راکھ اُڑانے لگا۔اس کے ہاتھ میں لیموں جیسی سبز رنگت کا ایک ہیٹ پکڑا ہوا تھا......

''کیسے ہیں آپ وزیراعظم؟'' کارنیلوس فج نے خوش اخلاقی سے کہا اور اپنا ہاتھ آگے بڑھا کر میز کی طرف بڑھے۔''آپ سے دوبارہ ملاقات کرنا اچھا لگا......''

یہ سچ تھا کہ وزیراعظم کو اس ملاقات پر کسی قسم کی خوشی نہیں ہو پائی تھی لہٰذا انہوں نے خاموش رہنا بہتر سمجھا۔انہیں فج سے ہونے والی ملاقاتوں پر کبھی خوشی نہیں ہوتی تھی بلکہ وہ تو دہشت زدہ ہو جاتے تھے۔ عام طور پر ان ملاقاتوں کا ایک ہی مطلب ہوتا تھا کہ انہیں

کسی نہ کسی بری خبر کا صدمہ اُٹھانا پڑے گا۔ اس کے علاوہ اس وقت فج کے چہرے پر گہری پریشانی اور تاسف ٹپک رہا تھا جو انہیں مزید خوفزدہ کیئے ہوئے تھا۔ وہ اب پہلے سے زیادہ کمزور، بالوں سے عاری اور بوڑھے دکھائی دے رہے تھے، چہرے پر شکنیں کچھ زیادہ نمایاں ہوگئی تھیں۔ ان کا چہرہ تھوڑا افق پڑ چکا تھا اور رنج والم کے سائے لرزتے ہوئے صاف دکھائی دے رہے تھے۔ وزیراعظم سیاسی امور میں اس طرح کے تاثرات کا پہلے بھی مشاہدہ کر چکے تھے اور اس حقیقت سے بخوبی واقف تھے کہ یہ علامت اچھے حالات کی طرف ہرگز اشارہ نہیں کرتی تھی۔

انہوں نے بے دلی سے فج کے ساتھ مصافحہ کیا اور اپنا ہاتھ جلدی سے واپس کھینچ لیا۔

''کہیے میں آپ کی کیا مدد کر سکتا ہوں؟'' انہوں نے متفکر لہجے میں پوچھا اور اپنی میز کے سامنے رکھی ہوئی سب سے کم آرام دہ کرسی کی طرف اشارہ کیا۔

''سمجھ میں نہیں آتا کہ کہاں سے شروع کروں؟'' فج نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ کرسی کھینچ کر اس پر نڈھال انداز میں بیٹھ گئے۔ انہوں نے اپنا طوطیائی ہیٹ گھٹنوں کے اوپر رکھ لیا۔ ''بہت برا ہفتہ تھا...... بلکہ بدترین ہفتہ گزرا......''

''آپ کا ہفتہ بھی برا گزرا؟'' وزیراعظم نے سخت لہجے میں کہا۔ وہ یہ جاننے کی کوشش کر رہے تھے کہ ان کے پاس پہلے ہی سے پریشانیوں اور الجھنوں کا انبار لگا ہوا تھا، فج ان میں اور کتنا اضافہ کرنے والے ہیں؟

''بالکل......توقع سے بدترین!'' فج نے گہری آہ بھرتے ہوئے کہا اور تھکن سے چور آنکھوں کو مسلنے لگے جن میں گہری اُداسی اور پشیمانی جھلک رہی تھی۔ ''وزیراعظم! آپ یقین کیجئے کہ میرا ہفتہ بھی آپ کے ہفتے جیسا ہی برا تھا۔ بروکڈل کا پل...... بونز اور وینس کے لرزہ خیز قتل......اس کے علاوہ مغربی حصے کی ہولناک تباہی......اُف......''

''آپ کا...... ار...... آپ کا مطلب...... میرا کہنے کا مطلب ہے کہ ان حادثات میں ......آپ کے لوگ ملوث تھے......'' وزیراعظم کا چہرہ حیرت سے بگڑ سا گیا۔

فج نے وزیراعظم کی طرف کرخت نگاہوں سے دیکھا۔

''ظاہر ہے......غیر معمولی طور پر اب تک آپ کو یہ بات سمجھ آ چکی ہوگی کہ کیا ہوا ہے؟'' فج نے آہستگی سے کہا۔

''میں کچھ سمجھا نہیں......'' وزیراعظم نے جھجکتے ہوئے کہا۔

اسی قسم کے خشک اور تلخ رویے کی وجہ سے وزیراعظم کو فج سے ملاقات کرنا ناگوار گزرتا تھا اور ہمیشہ یہی خواہش کرتے تھے کہ اس کی نوبت نہ ہی آئے۔ بالآخر وہ وزیراعظم تھے اور انہیں یہ قطعی پسند نہیں تھا کہ کوئی ان کے ساتھ ناسمجھ طالبعلم جیسا برتاؤ کرے مگر ظاہر ہے کہ فج سے ان کی پہلی ملاقات سے لے کر اب تک یہی سلسلہ چلا آ رہا تھا۔ جس دن وہ وزیراعظم منتخب ہوئے تھے، اسی رات کو ان کی فج سے پہلی بار ملاقات ہوئی تھی۔ انہیں وہ ملاقات اتنی اچھی طرح سے یاد تھی جیسے کل ہی کی بات ہو اور وہ اچھی طرح جانتے تھے کہ وہ

ناخوشگوار واقعہ وہ مرتے دم تک نہیں فراموش نہیں کر پائیں گے۔

ان کے ذہن کے پردوں پر ماضی کی وہ گھڑی کسی فلم کی طرح چلنے لگی......

اُس دن وہ اسی دفتر میں تنہا کھڑے تھے اور اپنی کامیابی و کامرانی پر پھولے نہ سمارہے تھے جو ان کی سالہا سال کی محنت، لگن اور استقامت کی بدولت حاصل ہوئی تھی۔ ان کا خواب حقیقت کا روپ دھار چکا تھا۔ وہ اپنی سرشاری میں ایسے مست تھے کہ انہیں اپنے عقب میں کسی کے کھانسنے کی آواز سنائی دی، بالکل ویسے ہی جیسے آج سنائی دی تھی۔ انہوں نے چونک کر عقب میں دیکھا تو پینٹنگ میں موجود بدصورت پستہ قد شخص نے انہیں آگاہ کیا کہ جادوئی دنیا کے وزیر جادو ان سے ملاقات کرنا چاہتے ہیں تاکہ ان کا باہمی تعارف ہو جائے اور وہ ان کو کامیابی کی مبارکباد بھی دے سکیں......

ظاہر تھا کہ ان کے ذہن میں جو پہلی بات آئی تھی، وہ یہی تھی کہ انتخابات کی طویل تھکا دینے والی مصروفیت اور شدید دباؤ کے باعث وہ اتنے تھک چکے تھے کہ پینٹنگ والا قصہ ان کے دماغ کی اختراع کے سوا اور کچھ نہیں تھا۔ انہوں نے سوچا شاید وہ کوئی خواب دیکھ رہے ہیں اور اس بات سے ہی دہشت زدہ ہو گئے کہ ایک تصویر ان کے ساتھ باتیں کر رہی تھی۔ بہرحال، انہیں اس سے زیادہ دہشت اس وقت ہوئی جب خود کو جادوگر کہنے والا ایک شخص ان کے دفتر کے آتشدان سے اچھلتا ہوا نمودار ہو گیا اور اس نے باقاعدہ ان سے مصافحہ کیا۔ وہ مبہوت کھڑے فج کی باتیں سنتے رہے جو انہیں یہ سمجھا رہے تھے کہ دنیا بھر کے جادوگر اور جادوگرنیاں اب روپوشی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ انہوں نے وزیراعظم کو تسلی دی کہ انہیں اس ضمن میں پریشان ہونے کی قطعی ضرورت نہیں ہے کیونکہ پوشیدہ جادوئی محکمہ پورے جادوئی معاشرے کی ذمہ داری اُٹھاتا ہے اور غیر جادوئی معاشرے کو اپنی موجودگی کی بھنک تک نہیں پڑنے دیتا ہے۔ فج نے بتایا کہ یہ کام کافی دشوار تھا کیونکہ ان میں اُڑنے والے عام بہاری ڈنڈوں کے محتاط استعمال کے قوانین بنانے سے لے کر خوفناک ڈریگن اور دیگر جادوئی مخلوق کو قابو میں رکھنے تک ہر چیز شامل تھی (وزیراعظم کو آیا کہ ڈریگن کا نام سنتے ہی انہوں نے گھبرا کر اپنی میز پر گرفت مضبوط کر لی تھی) فج نے شفقت بھرے انداز سے وزیراعظم کا کندھا تھپتھپایا تھا۔

''پریشان ہونے والی کوئی بات نہیں، ممکن ہے کہ آپ اپنی میعاد میں میری صورت دوبارہ دیکھ نہ پائیں۔'' فج نے انہیں تسلی دیتے ہوئے کہا تھا۔ ''میں آپ کو صرف اسی وقت زحمت دیا کروں گا جب ہماری جادوئی دُنیا میں کوئی خاص حادثہ رونما ہوگا۔ کوئی ایسا واقعہ جس میں ماگلو......یعنی غیر جادوئی افراد متاثر ہو سکتے ہوں گے...... ورنہ ہم جیو اور جینے دو والے اصول کی پاسبانی کریں گے۔ ویسے میں آپ پر یہ واضح کر دینا چاہوں گا کہ آپ اس خبر کو سابقہ وزیراعظم کی بہ نسبت زیادہ تحمل اور بردباری سے سن رہے ہیں، وہ تو اتنا گھبرا گئے تھے کہ انہوں نے مجھے کھڑکی سے باہر پھینکنے کی کوشش کی تھی، ان کا خیال تھا کہ مجھے یہاں ان کے کسی مخالف حریف نے کسی خفیہ طریقے سے جھانسا دینے کیلئے بھیجا تھا......''

تب وزیراعظم نے نحیف سی آواز میں بمشکل دریافت کیا تھا۔

’’آپ......آپ کہیں واقعی کوئی جھانسا تو نہیں ہیں......؟‘‘

یہ ان کی آخری مایوس کن امید ثابت ہوئی تھی۔

’’بالکل نہیں!‘‘ فج نے آہستگی سے کہا۔ ’’میں کسی قسم کا جھانسا نہیں ہوں! میں جادوئی معاشرے کا وزیر جادو ہوں، بالکل آپ کی طرح میرا اپنے معاشرے میں عزت اور مقام ہے۔ میں آپ کو معمولی سا مظاہرہ دکھاتا ہوں، ملاحظہ کیجئے......‘‘ انہوں نے اپنی چھڑی لہرا کر وزیراعظم کے ہاتھ میں پکڑے ہوئے کپ کو چوہے میں بدل ڈالا، یہ بدقسمتی رہی کہ وہ چوہا اچھل کر وزیراعظم کے ہونٹوں کو کترنے کی کوشش کرنے لگا۔ جس سے وہ بے حد خوفزدہ ہو گئے تھے۔

’’مگر......مگر مجھے اس بارے میں پہلے کچھ بھی نہیں بتایا گیا؟‘‘ وزیراعظم نے بے ترتیب سانسوں کو سنبھالنے کی کوشش کرتے ہوئے پوچھا۔

’’یاد رکھئے کہ وزیر جادو صرف حاضر ماگلو وزیراعظم کے سامنے ہی نمودار ہوتا ہے۔‘‘ فج نے اپنی چھڑی اپنی جیکٹ میں رکھتے ہوئے بتایا۔ ’’ہمارا خیال ہے کہ اپنے خاص جادوئی معاشرے کی پوشیدگی اور اس سے منسلک ضروری معاملات کو خفیہ رکھنے کا یہ سب سے عمدہ طریقہ ہے......‘‘

’’اگر یہ سچ ہے تو سابقہ وزیراعظم نے اس ضمن میں مجھے خبردار کیوں نہیں کیا؟‘‘ وزیراعظم نے متفکر انداز میں بے یقینی کے عالم میں پوچھا۔

ان کی بات سن کر فج کی بتیسی دکھائی دینے لگی اور وہ کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

’’محترم وزیراعظم! کیا آپ یہ بات کسی دوسرے کو بتانے کی کوشش کر سکتے ہیں؟‘‘

ان کی بدحواسی اور دہشت زدگی سے لطف اندوز ہوتے ہوئے فج نے تھوڑا سا سفوف انتقال آتشدان کی آگ میں جھونکا جس سے شعلوں کی رنگت بدل گئی اور وہ سبز مگر زیادہ اونچے ہو گئے تھے، فج نے ہنستے ہنستے ان میں قدم رکھا اور اگلے ہی پل کھٹاک کی آواز کے ساتھ ان شعلوں میں کہیں گم ہو کر رہ گئے۔ اگلی سی ساعت میں شعلے معمول پر آ گئے اور ان کی رنگت نارنجی ہو گئی تھی۔

وزیراعظم اس غیر متوقع صورتحال کو دیکھ کر گم صم کسی بت کی مانند کھڑے رہ گئے تھے۔ وہ اچھی طرح جانتے تھے کہ وہ مرتے دم تک کسی کو بھی اس عجیب ملاقات کے بارے میں کچھ بھی بتانے کی ہمت نہیں کر پائیں گے کیونکہ اس بات پر کوئی بھی یقین نہیں کرے گا بلکہ الٹا ان کی ذہنی حالت کو مشکوک قرار دے کر ایک نئی مصیبت کھڑی کر دی جائے گی۔

اس صدماتی کیفیت سے سنبھلنے میں انہیں تھوڑا وقت لگا تھا۔ کچھ عرصے تک تو انہوں نے خود کو یہ دلاسہ دینے کی کوشش کی تھی کہ فج سے ہوئی ملاقات درحقیقت ان کا وہم ہی تھی۔ انتخابات کی طویل سرگرمیوں اور دن رات کی انتھک محنت کے سبب ان کی نیند پوری نہیں ہوئی تھی، شاید یہ ملاقات اسی بوجھل پن کا شاخسانہ تھی۔ مگر اس غیر دلچسپ ملاقات کا جیتا جاگتا ثبوت وہ چوہا تھا جو ان کے کپ کی جگہ

نمودار ہوا تھا، انہوں نے اس کی یاد بھلانے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے وہ چوہا اپنی بھتیجی کو دے دیا تھا جو اسے پا کر کچھ خوش ہوگئی تھی۔ اس کے بعد انہوں نے اپنے ذاتی مشیر منشی کو یہ ذمہ داری سونپ دی کہ وہ اس بدصورت پستہ قامت شخص کی بھدی پینٹنگ کو دفتر کی دیوار سے اتار کر باہر پھینک دے، جس نے وزیر جادو کی آمد کی اطلاع بہم پہنچائی تھی۔ بہرحال، اس پینٹنگ کو دیوار سے ہلایا تک نہ جا سکا جس پر وزیراعظم کو گہری مایوسی کا سامنا کرنا پڑا۔ جب کئی بڑھئی، دو چار ماہر تعمیرات، ایک تاریخی نوادرات کا مصور اور وزیر مالیات کی بھرپور کوششیں بھی اس پینٹنگ کو دیوار سے الگ نہیں کر پائیں تو وزیراعظم نے اسے دیوار سے ہٹانے کا ارادہ ترک کر دیا۔ اب انہیں بس یہی توقع تھی کہ ان کی وزارتی مدت کے دوران یہ پینٹنگ ساکت اور خاموش ہی رہے گی۔ کبھی کبھار وہ کنکھیوں سے اس چیز کا جائزہ لیتے رہتے تھے کہ پینٹنگ میں موجود بدصورت شخص منہ پھاڑ کر جماہیاں لے رہا ہے یا اپنی ناک کھجا رہا ہے۔ ایک دو بار تو وہ اپنی تصویر میں غائب بھی ہوگیا تھا اپنی جگہ پر کیچڑ جیسی بھوری رنگت والی خالی کینوس چھوڑ گیا تھا۔ بہرحال، کچھ عرصے بعد ہی وزیراعظم نے خود کو اس بات کا عادی بنا لیا تھا کہ وہ تصویر کی طرف بہت زیادہ توجہ نہ دیا کریں، جب بھی پینٹنگ کے حوالے سے کوئی انہونی اور عجیب بات دکھائی دیتی تھی تو وہ اسے ہمیشہ فریب نظر گردانتے، کہ شدید تھکن کے باعث ان کا دماغ چکرا گیا ہے۔

اور پھر تین سال قبل وہ ایک دفعہ دوبارہ دہشت کی لپیٹ میں آ گئے۔ جب آج کی رات کی مانند وزیراعظم اپنے دفتر میں تنہا موجود تھے کہ بدصورت پستہ قد شخص نے فوری طور پر ملاقات کیلئے وقت دینے کی استدعا کی اور وزیر جادو کی آمد کا اعلان کیا۔ بھیگے ہوئے فج آتشدان سے تیزی سے باہر نکلے۔ وہ بری طرح ہانپ رہے تھے اور کافی خوفزدہ دکھائی دے رہے تھے۔ اس سے قبل کہ وزیراعظم ان سے یہ کہہ پاتے کہ وہ قیمتی قالین کو اپنے ٹپکتی ہوئی بوندوں سے کیوں خراب کرنے پر تلے ہیں؟ فج نے انہیں ایک ایسی جیل کی بابت بتایا، جس کا نام وزیراعظم نے آج تک کبھی نہیں سنا تھا۔ انہوں نے سیریس بلیک نامی ایک شخص کا نام بتایا، پھر ہوگورٹس نامی کسی جگہ کا ذکر کیا اور کسی نوعمر لڑکے 'ہیری پوٹر' کے بارے میں کچھ کہا۔ فج کی بے ربط گفتگو اور انجان الفاظ کے باعث وزیراعظم کے پلے کچھ بھی نہیں پڑ سکا۔

''......میں ابھی ابھی اژقبان سے سیدھا یہیں آ رہا ہوں۔'' فج نے ہانپتے ہوئے کہا اور پھر ہیٹ پر جمع شدہ پانی کو احتیاط سے اپنی جیب میں ڈالنے لگے۔ ''یہ جیل شمالی سمندر کے بیچوں بیچ ایک چھوٹے سے جزیرے پر بنائی گئی ہے، نہایت ہولناک اور دل دہلا دینے والی جگہ ہے......جیل کے محافظ روح کھچڑ بری طرح بوکھلا اُٹھے ہیں......'' فج روح کھچڑوں کی سفاکی کے تصور اور سردی کے باعث کانپنے لگے۔ ''آج تک وہاں سے کوئی فرار نہیں ہو پایا تھا...... مجھے آپ کے پاس آنا ہی تھا، کہہ لیجئے کہ میری مجبوری تھی...... بلیک پہلے بھی کئی ماگلو یعنی غیر جادوئی لوگوں کا سفاکی سے قتل کر چکا ہے، اس بات کا بھی قوی امکان ہے کہ وہ 'تم جانتے ہو کون؟' کے ساتھ دوبارہ رابطے کی منصوبہ بندی کر رہا ہو...... مگر ظاہر ہے کہ آپ تو 'تم جانتے ہو کون؟' کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتے ہوں گے؟'' انہوں نے ایک لمحے کیلئے وزیراعظم کو مایوسی بھری نظروں سے دیکھا اور بولے۔ ''سکون سے بیٹھ جائیے......بیٹھ جائیے! بہتر

یہی رہے گا کہ میں آپ کو تھوڑا سا پس منظر بتا دوں...... میرا خیال ہے کہ وہسکی سے تھوڑی حرارت ملے گی، آپ بھی وہسکی پیجئے......''

وزیراعظم کو یہ بات کچھ ناگوار گزری کہ انہیں انہی کے دفتر میں بیٹھنے کیلئے کہا جا رہا ہے اور وہسکی پینے کی ہدایت بھی دی جا رہی ہے، بہرحال وہ خاموشی سے اپنی نشست پر بیٹھ گئے۔ فج نے اپنی چھڑی باہر نکالی اور لہرا کر ہوا میں سے دو بھرے ہوئے بڑے جام نمودار کئے۔ انہوں نے ایک وزیراعظم کی طرف بڑھایا اور پھر ایک کرسی کھینچ کر خود بھی بیٹھ گئے۔

فج ایک گھنٹے سے بھی زائد وقت تک وزیراعظم کو جادوئی دنیا کے اہم معاملات سے آگاہ کرتے رہے، اس دوران انہوں نے ایک جادوگر کا نام لینے سے انکار کر دیا اور اس کے بجائے اس کا نام ایک چرمئی کاغذ پر لکھ کر ان کے اس ہاتھ میں تھما دیا جس میں وہسکی کا جام نہیں تھا۔ آخرکار جب فج اپنی گفتگو کو مکمل کرتے ہوئے چلنے کیلئے کھڑے ہوئے تو وزیراعظم بھی ان کے ساتھ اُٹھ کھڑے ہوئے۔

''تو آپ کا خیال ہے کہ......'' وزیراعظم نے چرمئی کاغذ پر لکھے ہوئے نام پر نظر ڈالتے ہوئے کہا۔ ''کہ لارڈ وال......''

''تم جانتے ہو کون؟......'' فج نے فوراً سخت لہجے میں غراتے ہوئے کہا۔

''اوہ معاف کیجئے......تو آپ کا خیال ہے کہ تم جانتے ہو کون؟ اب بھی زندہ ہے؟''

''دیکھئے! ہمیں وہ ابھی تک نہیں مل پایا ہے۔'' فج نے اپنے چوغے کی ڈوری تھوڑی کے نیچے باندھتے ہوئے کہا۔ ''مگر ڈمبل ڈور کا کہنا ہے کہ وہ واقعی زندہ ہے۔ میری رائے میں وہ اس وقت تک خطرناک نہیں ہو سکتا جب تک اس کے چیلے اس کے پاس نہیں پہنچ جاتے، اسی لئے ہمیں بلیک کی اتنی زیادہ پریشانی ہو رہی ہے...... خیر آپ وہ انتباہ جاری کروا دیں گے، ہے نا؟ بہت اعلیٰ، اب مجھے اجازت دیجئے، وزیراعظم! مجھے توقع ہے کہ ہمیں ایک دوسرے سے دوبارہ نہیں ملنا نہیں پڑے گا......شب بخیر!''

مگر فج کی بات صحیح ثابت نہ ہو پائی، انہیں دوبارہ ملاقات کرنا پڑی تھی۔ کچھ ہی مہینوں بعد فج ایک بار پھر پریشان حال کابینہ کے خصوصی ملاقاتی کمرے میں ہوا میں سے اچانک نمودار ہو گئے اور انہوں نے وزیراعظم کو یہ اطلاع دی کہ کیوڈچ ورلڈ کپ (یہ نجانے کونسا ورلڈ کپ تھا) میں تھوڑی سی الجھن پیدا ہو گئی تھی اور اس میں کچھ ماگلو افراد جنونی جادوگروں کا نشانہ بنے تھے مگر وزیراعظم کو پریشان ہونے کی قطعی ضرورت نہیں تھی۔ انہوں نے یہ خبر بھی دی کہ تم جانتے ہو کون؟ کا تاریکی کا نشان بھی دوبارہ آسمان پر دکھائی دیا تھا مگر اس سے کوئی مسئلہ نہیں تھا۔ فج کے لحاظ سے یہ دونوں حادثات الگ الگ نوعیت کے تھے، جنہیں باہمی طور پر ایک دوسرے کے ساتھ پیوست کرنا مناسب نہیں تھا۔ انہوں نے واضح کیا کہ شعبہ ماگلو فروغ تعاون و رابطہ امور (برطانوی دفتر) کے جادوئی دستے کے ممبران، ان سب ماگلوؤں کی یادداشت کو مٹانے کی کوششیں کر رہے ہیں، جنہوں نے جادوئی علامات و واقعات کو دیکھ لیا تھا۔

''اوہ معاف کیجئے! میں اصلی بات تو بتانا ہی بھول گیا تھا......'' فج نے جلدی سے کہا۔ ''ہم جادوگری کے سہ فریقی ٹورنامنٹ کیلئے اس ملک میں تین ڈریگن اور ایک ژکیست برآمد کر رہے ہیں، ویسے تو یہ خاصی غیر اہم بات تھی مگر شعبہ قواعد و ضوابط برائے قابو جادوئی جاندار نے مجھے خبردار کیا ہے کہ جادوئی دستور میں یہ بات درج کی گئی ہے کہ ملک میں کسی بھی خطرناک جاندار کو لانے سے قبل اس کے

متعلق آپ کو مطلع کرنا ضروری ہوگا......''

''یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں......ڈریگن؟'' وزیراعظم ان کی بات سن کر بوکھلا گئے تھے۔

''بالکل......تین عدد ڈریگن!'' فج نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''اور ایک عدد ژ کیست! تو اب میں چلوں گا، امید ہے کہ آپ کا دن عمدہ گزرے گا......''

وزیراعظم کو یہ توقع بندھنے لگی تھی کہ ڈریگن اور ژ کیست کے بارے میں آگاہ کرنے کے بعد ان کی صورت دوبارہ دکھائی نہیں دے گی مگر یہ ان کی خام خیالی ثابت ہوئی۔ ان سے پہلی ملاقات کو ابھی دو سال بھی پورے نہیں ہوئے تھے کہ فج ایک بار پھر آتشدان سے نکل کر ان کے سامنے آن کھڑے ہوئے۔ اس بار انہوں نے ایک اور پریشان کن خبر سنائی کہ اژقبان کی جیل سے خطرناک قیدیوں کا گروہ جیل توڑ کر فرار ہونے میں کامیاب ہوگیا تھا۔

''جیل توڑ کر فرار......؟'' وزیراعظم نے گھبرائی ہوئی آواز میں دہرایا۔

''آپ کو پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں...... بے فکر رہئے......ہم انہیں جلد ہی گرفتار کر لیں گے......بس آپ ان کی خبر ماگلو خبر نامہ میں چلوا دیں!'' فج نے چیختے ہوئے انہیں تسلی دی اور اگلے ہی لمحے سبز شعلوں میں قدم رکھ کر نظروں سے اوجھل ہوگئے۔

''ذرا ایک منٹ ٹھہریئے!'' وزیراعظم کے منہ میں جملہ اٹکا رہ گیا اور فج وہاں سے جا چکے تھے۔

اخبار نویس اور مخالف سیاستدان چاہے جو بھی کہیں، وزیراعظم نادان نہیں تھے۔ انہیں اچھی طرح احساس تھا کہ پہلی ملاقات میں فج نے انہیں دوبارہ نہ ملنے کا جو عندیہ دیا تھا، اس کے باوجود وہ نہ صرف ایک دوسرے کے ساتھ بار بار ملاقات کر رہے تھے بلکہ ہر ملاقات میں فج پہلے سے زیادہ پریشان اور بدحواس دکھائی دے رہے تھے۔ البتہ وزیراعظم، وزیر جادو (ویسے وہ انہیں دل ہی دل میں ایک اور وزیر کہا کرتے تھے) کے بارے میں زیادہ سوچ بچار کرنا بالکل پسند نہیں کرتے تھے مگر انہیں ہمیشہ یہی خدشہ لگا رہتا تھا کہ اگلی ملاقات پر فج یقیناً زیادہ ہولناک خبر کے ساتھ ہی تشریف لائیں گے۔

ان کے خیالوں کا سلسلہ اس خیال پر آکر ٹوٹ گیا کہ فج ایک بار پھر پہلے سے زیادہ اُداس اور پریشان کن حال میں آتشدان سے باہر نکلے تھے اور ان کی رنگت بھی اُڑی اُڑی دکھائی دے رہی تھی۔ وزیراعظم نے سوچا کہ یہ اس بدترین ہفتے کی سب سے بدترین بات تھی جو ظہور میں آئی تھی۔ وزیراعظم کو اس سے بھی زیادہ اس بات پر الجھن ہو رہی تھی کہ فج کے لحاظ سے وزیراعظم کو ان کی آمد کا مقصد تو معلوم ہونا چاہئے تھا......

''مجھے تو اس بارے میں ذرا خبر نہیں ہے کہ جادوئی معاشرے میں آج کل کیا حالات ہیں؟ میں تو اپنے ملک نظم و نسق میں اتنی بری طرح الجھا ہوا ہوں کہ آپ کے علاوہ بھی میرے پاس اس وقت پریشانیوں کا انبار لگا ہوا ہے......'' وزیراعظم نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''ہماری اور آپ کی پریشانیاں دراصل ایک ہی ہیں!'' فج ان کی بات کو قطع کرتے ہوئے کہا۔ ''بروکڈل کا پل خود بخود نہیں ٹوٹ

گیا تھا اور وہ حقیقی سمندری طوفان نہیں تھا۔ وہ لرزہ خیز قتل ماگلوؤں نے نہیں کئے تھے۔ ہربٹ کورٹلی کا خاندان اس کے بغیر زیادہ محفوظ رہے گا۔ ہم لوگ اس وقت اسے سینیٹ مونگوز ہسپتال برائے طبی حادثات و معالجات جادوئی عوارض بھجوانے کا بندوبست کر رہے ہیں۔ یہ کام آج رات کو ہو جائے گا......''

''آپ کیا کہہ رہے ہیں...... مجھے کچھ سمجھ میں......'' وزیراعظم نے ناسمجھی کے عالم میں کہا۔

''وزیراعظم! مجھے آپ کو یہ بتاتے ہوئے بے حد افسوس ہے۔'' فج نے گہری سانس لیتے ہوئے بوجھل لہجے میں کہا۔ ''وہ واپس لوٹ آیا ہے۔ 'تم جانتے ہو کون؟' واپس لوٹ آیا ہے......''

''لوٹ آیا ہے......اس کا مطلب یہ ہوا کہ...... وہ زندہ ہے؟...... میرا کہنے کا مطلب ہے کہ......'' وزیراعظم ان کی بات سن کر گڑبڑا سا گئے۔

وزیراعظم نے تین سال قبل کی بھیانک بات چیت کو یاد کرنے کی کوشش کی جب فج نے انہیں بتایا تھا کہ تم جانتے ہو کون؟ نامی ایک جادوگر ان گنت خوفناک جرائم کا مرتکب ہوا تھا، اس کی شیطانی قوتوں سے پورا جادوئی معاشرہ ہراساں اور ڈرتا تھا اور وہ پندرہ سال قبل اچانک پراسرار طور پر کہیں غائب ہو گیا تھا......

''بالکل...... وہ زندہ ہے!'' فج نے نڈھال انداز میں جواب دیا۔ ''اگر کوئی مر نہ پائے تو اسے زندہ ہی کہنا ہوگا، ہے نا؟ میں درحقیقت اسے صحیح طور پر سمجھ نہیں پایا ہوں اور ڈمبل ڈور صحیح طریقے سے سمجھانے کو بالکل تیار نہیں ہیں...... مگر چاہے جو بھی حقیقت ہو......اب اس کے پاس ایک بدن موجود ہے، لہٰذا ہماری گفتگو میں اسے زندہ ہی تسلیم کرنا مجبوری ہوگی......''

وزیراعظم کو کچھ سمجھ میں نہیں آ پایا کہ وہ اس کیا تبصرہ کریں؟ بہرحال، وہ اپنے سامنے پیش کئے جانے والے تمام موضوعات پر دسترس رکھنے کے عادی تھے، اسی لئے انہوں نے فج کی پرانی باتیں یاد کرنے کی پوری کوشش کی......

''کیا سیریس بلیک بھی 'تم جانتے ہو کون؟' کے ساتھ ہے......؟''

''بلیک...... بلیک!'' فج کھوئے ہوئے لہجے میں بولے اور اپنے ہیٹ کو گھٹنوں سے اُٹھا کر اپنی انگلیوں پر تیزی سے گھمایا۔ ''آپ کا مطلب ہے کہ...... سیریس بلیک؟...... اوہ نہیں! بالکل نہیں...... بلیک تو مر چکا ہے۔ ہمیں یہ بات اس کے مرنے کے بعد معلوم ہوئی کہ اس کے معاملے میں ہم سراسر غلط فہمی کا شکار ہو گئے تھے...... وہ تو بے گناہ نکلا۔ وہ 'تم جانتے ہو کون؟' کے گروہ کا بھی حصہ بالکل نہیں تھا۔'' انہوں نے محتاط انداز میں آگے کہا اور اپنے ہیٹ کو پہلے سے کہیں زیادہ تیز تیز گھمانے لگے۔ ''یہ الگ بات ہے کہ تمام ثبوت اور واقعات اسے مجرم ہی ثابت کر رہے تھے، ہمارے پاس پچاسی چشم دید گواہان تھے۔ خیر! چاہے جو بھی ہو، جیسا میں نے بتایا کہ وہ مر چکا ہے۔ سچائی تو یہ ہے کہ اسے قتل کیا گیا ہے اور وہ بھی محکمہ جادو کے احاطے میں...... اس معاملے کی تفتیش کا معاملہ بھی شروع ہونے والا ہے......''

وزیراعظم کو یہ سن کر بے حد حیرت ہوئی کہ سرکاری احاطے میں کسی شخص کا قتل ہو جانا بے حد لاپروائی برتنے والا اور خطرناک فعل تھا۔ ان کے ذہن میں فج کی شخصیت کا تصور کچھ متزلزل سا ہو گیا۔ بہر حال، جلد ہی انہیں اس بات فخر محسوس ہونے لگا کہ تمام سرکاری محکمہ جات میں کبھی ایسی نوبت پیش نہیں آئی تھی کہ سرکاری ملازمین کی موجودگی میں کسی بھی بے گناہ شخص کو موت کے گھاٹ اتار دیا جائے...... کم از کم ابھی تک تو ایس کچھ نہیں ہوا تھا۔ اپنے خیالوں کے مدوجزر میں ڈبکیاں کھاتے ہوئے وزیراعظم نے آہستگی سے اپنا ہاتھ لکڑی کی میز کی سطح پر رکھا۔

''بلیک تو اب مر چکا ہے......'' فج نے متفکر انداز میں اپنی بات کو آگے بڑھایا۔ ''وزیراعظم! اصل معاملہ تو یہ ہے کہ جنگ کا آغاز ہو چکا ہے اور اب ہمیں قدم اُٹھانا ہی پڑے گا۔''

''جنگ......؟'' وزیراعظم نے گھبراہٹ بھرے لہجے میں دہرایا۔ ''غیر معمولی طور پر یہ لفظ استعمال کرنا تھوڑی زیادتی نہیں ہو جائے گی......''

''تم جانتے ہو کون؟ کے ساتھ اب اس کے چیلے مل چکے ہیں اور تو اور اسے حمایتی گروہ بھی میسر ہو چکے ہیں۔'' فج نے تیزی سے اپنی بات کو واضح کرنے کی کوشش کی۔ اب وہ اتنی تیزی سے اپنے ہیٹ کو گھما رہے تھے کہ طوطیائی رنگت والا ہیٹ محض لیموں جیسی رنگت کا جھونکا بن کر رہ گیا تھا۔ ''جب سے وہ لوگ کھل کر سامنے آئے ہیں، تب سے لگاتار ہر طرف تباہی و بربادی مچی ہوئی ہے۔ دھند بھرا موسم، طوفانی جھکڑ اور بے موسم کی بارشیں...... بروکڈل کے پل کو توڑنے کا کام بھی اسی کا تھا۔ وزیراعظم! آپ سوچ نہیں سکتے کہ اس نے براہ راست مجھے دھمکی دی تھی کہ اگر میں اس کیلئے اپنا عہدہ نہیں چھوڑوں گا تو وہ ہر طرف ماگلوؤں کی لاشوں کے ڈھیر لگا دے گا......''

''اُف خدایا! تو یہ سب آپ کی غلطیوں کا نتیجہ تھا جس کی وجہ سے بے شمار لوگوں کی جانیں ضائع ہو گئیں، اور ہمیں خمیازہ بھگتنا پڑ رہا ہے...... پل کے گھسے پٹے ستونوں، زنگ آلود جوڑوں اور ناقص سامان کے استعمال، بدعنوانی اور دھاندلی کے الزامات کی صفائیاں ہمیں دینا پڑ رہی ہیں؟'' وزیراعظم نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''کیا مطلب...... آپ کہنا چاہتے ہیں کہ یہ سب میری غلطی ہے؟'' فج بھی بھڑک اُٹھے۔ ''یعنی آپ مجھے یہ کہنا چاہتے ہیں کہ میں ایسی صورتحال میں بلیک میلر کے سامنے ہتھیار ڈال دیتا، کیا آپ ایسا کرنا پسند کرتے؟''

''جہاں تک میری بات ہے تو شاید نہیں!'' وزیراعظم اپنی نشست سے اُٹھ کھڑے ہوئے اور دفتر کے کھلے حصے میں بے چینی سے ٹہلنے لگے۔ ''مگر اس سے پہلے بلیک میلر اتنے وسیع پیمانے پر تباہی و بربادی پھیلا پاتا...... ہم اس سے پہلے ہی اسے کی مشکیں کسنے کیلئے زمین و آسمان ایک کر دیتے......''

''کیا آپ کا خیال ہے کہ میں اپنی کوششوں میں کوئی غفلت برت رہا ہوں گا؟'' فج نے پہلو بدلتے ہوئے کہا اور ان کا چہرہ بینگنی

ہو گیا۔ ''محکمے کا ایک ایک ایرور (جادوئی پولیس کا اہلکار) اسے اور اس کے چیلوں کو پکڑنے کیلئے دن رات ایک کئے ہوئے تھا......اور اب بھی کر رہا ہے۔ مگر ہم دنیا کے سب سے بڑے طاقتور اور شیطانی قوتوں سے بھرپور جادوگر کے بارے میں بات کر رہے ہیں جو گذشتہ تین دہائیوں کی جدوجہد کے باوجود ہمارے ہاتھ نہیں لگ پایا ہے......''

''میرا خیال ہے کہ شاید آپ مجھ سے یہ بھی کہنا چاہتے ہیں کہ برطانیہ کے مغربی حصے میں جو سمندری طوفان آیا ہے، وہ بھی اسی کی شیطانی قوتوں کا پیش خیمہ تھا؟'' وزیراعظم نے سخت لہجے میں کہا جن کا غصہ ہر لمحے کے ساتھ ساتھ بڑھتا جا رہا تھا۔ انہیں اس بات پر طیش آ رہا تھا کہ انہیں ان ہولناک اور لرزہ خیز تباہیوں کا حقیقی محرک تو معلوم ہو چکا تھا مگر وہ یہ بات عوام کے سامنے بالکل نہیں رکھ سکتے تھے۔ یہ تو حکومت کی غلطی سے بھی کہیں زیادہ دہشت ناک ثابت ہوتا......

''مجھے افسوس ہے کہ وہ دراصل طوفان تھا ہی نہیں!'' فج نے غمگین لہجے میں کہا۔

''یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟'' وزیراعظم اپنی جگہ پر ٹھٹک کر اچھل پڑے اور چیختے ہوئے بولے۔ ''معاف کیجئے! درخت جڑوں سے اکھڑ گئے تھے، چھتیں اُڑ گئی تھیں، برقی قمقموں کے کھمبے اوندھے زمین پر جا پڑے تھے......لوگ سنگین حادثوں کا شکار ہو گئے اور زخمیوں سے ہسپتال......''

''یہ سب مرگ خوروں نے......یعنی تم جانتے ہو کون؟ کے وفادار چیلوں کا کیا دھرا تھا اور......اور ہمیں کچھ اس قسم کے اشارے بھی ملے ہیں کہ ان میں وحشی دیوؤں کا ہاتھ بھی ہوسکتا ہے!''

''کن کا ہاتھ ہوسکتا ہے؟''

وزیراعظم چہل قدمی کرنا بھول چکے تھے اور ان کی آنکھیں لمحہ بھر کیلئے دہشت زدہ دکھائی دینے لگی۔ وہ سوچ رہے تھے شاید انہوں نے فج کی بات صحیح طور پر سنی نہیں ہو۔

''گذشتہ مرتبہ 'تم جانتے ہو کون؟' نے ایسے سنگین اور وسیع پیمانے پر کئے جانے والے کاموں میں دیوؤں کا بے دریغ استعمال کیا تھا۔'' فج نے بے جان سی مسکراہٹ کے ساتھ بتایا۔ ''محکمہ سدباب افواہ سازی کے ملازمین چوبیس گھنٹے کام کر رہے ہیں۔ ہمارے قابل ماہرین ان حادثات کو دیکھنے والے تمام ماگلوؤں کی یادداشت کو محو کرنے میں مصروف ہیں۔ محکمہ قواعد وضواعد برائے قابو جادوئی جاندار کے تمام تر دستے سمرسٹ کے آس پاس دوڑ دھوپ کر رہے ہیں مگر ہمیں اب تک ایک بھی دیو کی موجودگی کے شواہد نہیں مل پائے ہیں...... یہ نہایت بدترین صورتحال ہے۔''

''یہ آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں؟'' وزیراعظم ان کی مایوسی بھری باتیں سن کر ایک بار پھر بھڑک کر غرائے۔ ''یعنی آپ کے بس میں اب کچھ بھی نہیں رہا؟''

''میں اس بات سے کم از کم انکار نہیں کروں گا کہ موجودہ گھمبیر صورتحال میں محکمہ جادو کی حوصلہ افزائی بے حد کم ہے۔'' فج نے

آہستگی سے کہا۔ ''اور ہمیں امیلیا بونز کی ہلاکت کا بھی بے حد افسوس ہے......''

''کس کی ہلاکت کا؟''

''امیلیا بونز کی ہلاکت کا...... وہ جادوئی قوانین کے نفاذ وعمل درآمد کے شعبے کی سربراہ تھیں۔ ہمارا خیال ہے کہ تم جانتے ہوکون؟ نے ان کا قتل خود کیا ہوگا کیونکہ وہ بہت پائے کی جادوگرنی تھیں...... اور سارے ثبوت یہی بتاتے ہیں کہ انہوں نے جم کر مقابلہ کیا تھا......'' فج نے اپنا گلا صاف کیا اور ایسا محسوس ہوا کہ جیسے اپنے ہیٹ کو گھومنے سے روکنے کیلئے انہیں کافی کوشش کرنا پڑی تھی۔

''مگر اس قتل کی خبر تو اخبارات میں شائع ہوئی تھی۔'' وزیراعظم کا غصہ اب حیرت میں بدل گیا تھا۔ ''ہمارے اخبارات میں...... امیلیا بونز...... اخبارات میں تو لکھا تھا کہ وہ ایک ادھیڑ عمر خاتون تھیں جو تنہا رہتی تھیں۔ یہ سفاکانہ قتل تھا، ہے نا؟ اس سے کافی سنسنی پھیلی تھی۔ پولیس بھی دم بخود ہے کہ......''

''بالکل...... ظاہر ہے کہ پولیس کو حیرت ہی ہوگی!'' فج نے گہری آہ بھرتے ہوئے کہا۔ ''جس کمرے میں یہ قتل ہوا تھا، وہ اندر سے بند تھا حالانکہ ہم جانتے ہیں کہ یہ قتل کس نے کیا ہے؟ مگر ہم قاتل کو گرفتار کرنے میں بری طرح ناکام رہے ہیں۔ اس کے علاوہ ایملن وینس بھی تھی مگر شاید آپ نے اس کے بارے میں نہیں سنا ہوگا......''

''اوہ ہاں! میں نے سنا ہے......'' وزیراعظم نے پہلو بدلتے ہوئے کہا۔ ''حقیقت تو یہ ہے کہ وہ واردات یہیں قریب میں ہی ہوئی تھی۔ اخبار والوں نے اسے خوب جم کر اچھالا تھا...... 'وزیراعظم کی ناک کے نیچے قانون شکنی کا تماشا'...... اُف!''

''پے در پے مشکلات ہی ہمارے لئے کافی نہیں تھیں کہ ایک اور ہولناک مصیبت نے بھی ہمیں آ گھیرا ہے۔'' فج نے ان کی باتوں کو نظر انداز کرتے ہوئے کھوئے ہوئے لہجے میں کہا۔ ''ہمیں معلوم ہوا ہے کہ اب تو روح کھچڑ بھی چاروں طرف گھوم رہے ہیں اور ہر جگہ لوگوں کو اپنا نشانہ بنا رہے ہیں......''

پہلے شاید وزیراعظم اس بات کو صحیح طور پر نہ سمجھ پاتے مگر مسلسل ملاقاتوں کے باعث وہ جادوئی دنیا کے بیشتر راز جان چکے تھے۔ ان کے چہرے پر خوف سا پھیل گیا۔

''جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے، روح کھچڑ تو اژقبان جیل میں قیدیوں کی پہریداری کا فرض نبھاتے ہیں۔'' انہوں نے محتاط انداز میں کہا۔

''نبھاتے تھے!'' فج نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے تھکے ہوئے انداز میں کہا۔ ''مگر اب وہ ایسا نہیں کر رہے ہیں...... انہوں نے پہرےداری چھوڑ دی ہے اور 'تم جانتے ہوکون؟' کے شیطانی گروہ میں شامل ہو چکے ہیں۔ میں اس بات سے قطعی انکار نہیں کروں گا کہ یہ انکشاف ہمارے لئے ایک شدید سنگین دھچکا تھا......''

''کہیں آپ یہ بتانا تو نہیں چاہ رہے ہیں کہ یہ نادیدہ مخلوق ہی لوگوں کی امیدوں اور خوشیوں کو چھین کر انہیں مایوسیوں اور اُداسی

کی دلدل میں دھکیل رہی ہے......؟'' وزیر اعظم نے دہشت زدہ لہجے میں کہا۔

'' آپ نے بالکل صحیح کہا۔'' فج نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔'' وہ دن بہ دن بڑھتے جا رہے ہیں اور یہ کہر آلود موسم، خنکی اور دھند بھرا موسم انہی کی بدولت چھایا ہوا ہے......''

وزیر اعظم کے گھٹنے شل ہو چکے تھے وہ نزدیک پڑی کرسی کو گھسیٹ کر اس پر بیٹھ گئے اور انہیں یہ سوچ سوچ کر وحشت ہو رہی تھی کہ ایک منحوس نادیدہ مخلوق شہروں کی شاہراہوں پر اور دیہاتوں کے کھلیانوں پر منڈلاتی پھر رہی تھی۔ وہاں کے مکینوں اور ان کے حمایتی کارکنوں میں مایوسی اور نا اُمیدی کی فضا پھیلا رہی تھی۔

'' دیکھئے مسٹر فج! آپ کو جلد ہی کچھ نہ کچھ کرنا ہی ہوگا۔ وزیر جادو ہونے کی وجہ سے یہ آپ کی ذمہ داری ہے کہ......''

'' محترم وزیر اعظم!'' فج نے ان کی بات اچک کر کہا۔'' کیا آپ کو محسوس ہوتا ہے کہ اتنے سارے ناگوار جھمیلے کے بعد بھی میں وزیر جادو کے عہدے پر قائم رہ سکتا ہوں؟ مجھے تین دن پہلے اس عہدے سے معزول کر دیا گیا ہے۔ پورا جادوئی معاشرہ ہم آواز ہو کر میرے استعفیٰ کی مانگ کر رہا تھا۔ میں نے انہیں اپنی وزارت کے تمام دورانئے میں کبھی ایسا متحد نہیں دیکھا تھا۔'' انہوں نے مسکرا کر اپنی دلیری دکھانے کی ناکام سی کوشش کی۔

وزیر اعظم کچھ لمحوں تک گم صم بیٹھے رہ گئے۔ اپنے مسائل اور سیاسی دباؤ پر وہ کافی ناراض تھے مگر اس کے باوجود انہیں اپنے سامنے بیٹھے ہوئے مایوس اور اُداس شخص کیلئے اپنے دل میں ہمدردی محسوس ہونے لگی۔'' یہ سن کر مجھے بے حد افسوس ہوا ہے...... کیا میں آپ کیلئے کچھ کر سکتا ہوں؟'' وہ بالآخر بولے۔

'' مدد کی پیشکش کیلئے میں آپ کا مشکور ہوں وزیر اعظم! مگر آپ میرے لئے کچھ بھی نہیں کر سکتے ہیں۔ مجھے آج رات آپ کے پاس صرف اسی لئے بھیجا گیا ہے تاکہ میں آپ کو تازہ صورت حال کے بارے میں صحیح طور پر آگاہ کر سکوں اور اپنی جگہ منتخب نئے وزیر جادو سے آپ کا تعارف کروا سکوں۔ میرے خیال میں انہیں اب تک یہاں پہنچ جانا چاہئے تھا۔ لیکن یہ عیاں ہے کہ وہ معاملات کو قابو میں کرنے کیلئے بے حد مصروف ہوں گے کیونکہ اتنا سب کچھ تو ہو ہی چکا ہے......''

فج نے گردن گھما کر دیوار پر لگی پینٹنگ کی طرف دیکھا جس میں سفید بالوں کی مصنوعی وگ لگائے بدصورت پستہ قد شخص ایک پنکھ قلم سے اپنے کان کی میل نکالنے میں مصروف تھا۔

'' وہ بس آنے ہی والے ہیں، وہ اس وقت ڈمبل ڈور کو خط لکھ رہے ہیں!'' بدصورت آدمی نے فج کو اپنی طرف متوجہ دیکھ کر جلدی سے کہا۔

'' میری نیک تمنائیں ان کے ساتھ ہیں!'' فج نے کہا اور پہلی بار ان کی آواز میں کڑواہٹ کی جھلک محسوس ہوئی۔'' میں گذشتہ پندرہ دن سے ڈمبل ڈور کو دو دو خطوط لکھ رہا تھا مگر وہ جواب دینے پر قطعی تیار نہیں ہوئے۔ اگر وہ اس لڑکے کو رضامند کر لیتے تو میں اب

بھی وزیر جادو رہتا......خیر! شاید سکرمگوئیر مجھ سے زیادہ خوش قسمت ثابت ہوں......''

مغموم فج پہلو بدل کر خاموش ہو گئے تھے بہرحال کچھ ہی دیر بعد پینٹنگ کے بدصورت شخص نے دفتر میں چھائی ہوئی خاموشی توڑ دی اور سخت اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''ماگلوؤں کے وزیراعظم کیلئے پیغام! وزیر جادو کی طرف سے ملاقات کی استدعا...... براہ کرم فوری طور پر جواب دیں۔ روفس سکرمگوئیر، وزیر جادو!''

''ٹھیک ہے، انہیں مطلع کر دو...... میں تیار ہوں!'' وزیراعظم نے لاشعوری طور پر کہا اور ابھی وہ گھومے ہی تھے کہ آتشدان کی آگ میں سبز شعلے اُٹھنے لگے۔ کچھ ہی لمحوں بعد دفتر کے قیمتی قالین پر ایک دوسرا گھومتا ہوا جادوگر نمودار ہوا۔ اسے دیکھ کر فج اپنی کرسی سے اُٹھ کھڑے ہوئے، ایک پل کیلئے جھجکتے ہوئے وزیراعظم بھی اپنی کرسی سے اُٹھ گئے۔ نوارد شخص قالین پر سیدھا کھڑا ہوا اور اردگرد کا جائزہ لیتے ہوئے اپنے لمبے سیاہ چوغے سے راکھ جھاڑنے لگا۔

انہیں دیکھتے ہی وزیراعظم کے ذہن میں سب سے پہلا تاثر یہی قائم ہوا کہ روفس سکرمگوئیر تھکے ہوئے شیر ہیں۔ ان کے ہلکے نارنجی بالوں اور گھنی مونچھوں میں سفیدی کی لکیریں دکھائی دے رہی تھیں۔ ان کی آنکھیں زرد تھیں جن پر تار کے فریم والی عینک سجی ہوئی تھی، حالانکہ وہ تھوڑا لنگڑا کر چل رہے تھے مگر ان کی چال میں شاہی وقار اور بردباری کی جھلک دکھائی دیتی تھی۔ ان کے چہرے کے خدوخال سے پہلا تاثر یہی پڑتا تھا کہ وہ نہایت سخت مزاج اور عیار شخص ہوں گے۔ وزیراعظم کو سمجھ میں آنے لگا کہ مشکلات کے اس بدترین دور میں جادوئی معاشرے نے نرم خو فج کی جگہ پر سخت گیر سکرمگوئیر کو کیوں منتخب کیا تھا؟......

''آپ سے مل کر خوشی ہوئی، مزاج کیسے ہیں؟'' وزیراعظم نے شائستگی سے کہا اور مصافحہ کیلئے اپنا ہاتھ ان کی طرف بڑھایا۔ سکرمگوئیر نے نہایت مختصر انداز میں ہاتھ ملایا اور فوراً پیچھے کھینچ لیا۔ انہوں نے دفتر میں چاروں طرف نظر دوڑائی اور پھر اپنے چوغے کی جیب میں سے چھڑی باہر نکال لی۔

''میرا خیال ہے کہ فج نے آپ کو تمام حالات بتا دیئے ہوں گے؟'' سکرمگوئیر نے لاپروائی سے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گئے، انہوں نے اپنی چھڑی سے کی ہول کو ہلکا سا ٹھونک دیا۔ دفتر میں کلک کی سی آواز گونج گئی۔ وزیراعظم چونک پڑے۔

''ار...... دیکھئے!'' وزیراعظم جلدی سے گویا ہوئے۔ ''اگر آپ کو برا نہ محسوس ہو تو میں اپنے دفتر کے دروازے کا تالا کھلا رکھنا پسند کرتا ہوں......''

''میں ایسا بالکل نہیں چاہتا ہوں کہ ہماری گفتگو کے دوران کوئی مداخلت کر پائے اور نہ ہی ہمیں دیکھے!'' سکرمگوئیر نے خشک لہجے میں کہا اور اگلے ہی لمحے ان کی چھڑی لہرائی۔ کھلی کھڑکیاں بند ہو گئیں اور ان پر دبیز پردے تن گئے۔ دفتر کا اندرونی ماحول گھٹ سا گیا تھا۔ ''اب ٹھیک ہے، خیر! اس وقت میں بے حد مصروف ہوں، اس لئے ہم براہ راست کام کی بات کی طرف بڑھتے ہیں۔ سب سے

پہلے تو ہمیں آپ کی حفاظت کے بارے میں گفتگو کرنا ہوگی......''

''شکریہ!'' وزیراعظم اپنی قامت کے لحاظ سے پوری طرح تن کر کھڑے ہو گئے اور مسکرا کر بولے۔ ''میں اپنے محافظ دستے کی کارکردگی سے پوری طرح مطمئن ہوں اور......''

''مگر ہم مطمئن نہیں ہیں!'' سکرمگوئیر نے سختی سے کہا۔ ''یہ ماگلوؤں کیلئے نہایت خطرناک ثابت ہوگا کہ ان کا منتخب وزیراعظم کسی طاقتور سحر سے مسخر ہو کر اپنی ذمہ داریاں نبھانے لگے۔ آپ کے دفتر کے پہلو والے کمرے میں جو نیا سیکرٹری آیا ہے......''

''آپ چاہے جو بھی کہیں!'' وزیراعظم نے گرم جوشی سے ان کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔ ''میں مسٹر کنگ سلے شکیلبوٹ کو ہرگز ملازمت سے الگ نہیں کروں گا۔ وہ بے حد محنتی اور لگن کے ساتھ کام کرنے والے شخص ہیں۔ وہ باقی لوگوں کی بہ نسبت دوگنا کام کرتے ہیں......''

''ایسا صرف اس لئے ہے کیونکہ وہ ایک جادوگر ہے!'' سکرمگوئیر نے بغیر کسی مسکراہٹ کے کہا۔ ''وہ نہایت قابل اور عمدہ ایرور ہے، جسے خصوصی طور پر آپ کی حفاظت کیلئے یہاں تعینات کیا گیا ہے......''

''ایک منٹ رُکیئے!'' وزیراعظم نے جلدی سے کہا۔ ''آپ لوگ اپنے لوگوں کو میرے دفتر میں تعینات نہیں کر سکتے۔ دیکھئے! میرے پاس کون کام کرے گا اور کون نہیں کرے گا، اس کے بارے میں فیصلہ کرنے کا اختیار صرف میرے پاس ہے......''

''ابھی تو آپ کہہ رہے تھے کہ آپ شکیلبوٹ کے کام سے بے حد خوش ہیں!'' سکرمگوئیر نے ٹھنڈے لہجے میں کہا۔

''میں خوش ہوں...... میرے کہنے کا مطلب ہے کہ میں خوش تھا......''

''تو پھر آپ کو اس بات کیلئے کوئی مسئلہ نہیں ہونا چاہئے، ہے نا؟'' سکرمگوئیر نے کہا۔

''ٹھیک ہے...... میں...... جب تک مسٹر شکیلبوٹ کا کام تسلی بخش......''

وزیراعظم کا لہجہ کافی کمزور پڑ چکا تھا، وہ ان کی بھرپور شخصیت کے سامنے خود کو کمزور نہیں دیکھنا چاہتے تھے مگر ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے سکرمگوئیر نے ان کی بات سنی تک نہ تھی۔

''اب ہم آپ کے ذاتی مشیر ہربٹ کورلی کے بارے میں بات کرتے ہیں۔'' انہوں نے تیز تیز لہجے میں کہا۔ ''جو بطخ کی نقالی کرتے ہوئے لوگوں کو لبھانے کی کوشش کر رہا ہے......''

''اس کے بارے میں کیا بات......؟'' وزیراعظم یکدم پینترا بدلنے پر جز بز ہو گئے۔

''یہ بات تو طے ہے کہ اس پر غلط طریقے سے ایک خطرناک سحر کا استعمال کیا گیا تھا، جس کی وجہ سے اس کی دماغی حالت بگڑ چکی ہے، وہ عام ماگلو لوگوں کیلئے خطرہ بن چکا ہے......'' سکرمگوئیر نے دوٹوک انداز میں کہا۔

''وہ محض بطخ جیسی آوازیں ہی تو نکال رہا ہے؟'' وزیراعظم نے کمزور لہجے میں کہا۔ ''جہاں تک میرا خیال ہے کہ وہ کچھ دن تک

آرام کرنے کے بعد......شاید پینے میں بھی کمی کرنے سے تندرست ہوسکتا ہے......''

''سینیٹ مونگوز ہسپتال برائے طبی حادثات و معالجات جادوئی عوارض میں مرہمکاروں کا ایک خصوصی دستہ اس وقت اس کی دماغی حالت کا جائزہ لے رہا ہے۔ اب وہ تین مرہمکاروں کا گلا گھونٹنے کی کوشش کر چکا ہے۔ میرا خیال ہے کہ سب سے اچھا یہی رہے گا کہ ہم اسے کچھ عرصے کیلئے ماگلوؤں کے درمیان سے علیحدہ کر دیں......'' سکرمگوئیر نے تیزی کے ساتھ کہا۔

''اوہ نہیں...... میں...... وہ تندرست تو ہو جائے گا، ہے؟'' وزیراعظم نے پریشانی کے عالم میں ہکلاتے ہوئے پوچھا۔ سکرمگوئیر نے اپنے کندھے اچکائے اور اگلے لمحے آتشدان کی طرف بڑھنے لگا۔

''مجھے آپ سے محض اتنا ہی کہنا تھا وزیراعظم!'' سکرمگوئیر نے پلٹے بغیر کہا۔ ''میں آپ کو آنے والے دنوں میں حادثات اور اپنی حکمت عملیوں کے بارے میں آگاہ کرتا رہوں گا۔ اگر بالفرض اپنی دیگر مصروفیات کے باعث میں نہ آ پاؤں تو میری جگہ پر مسٹر فج یہ ذمہ داری نبھائیں گے...... مسٹر فج نے ماگلو وزیراعظم رابطہ تعاون کمیٹی کی سفارت قبول کرنے پر رضامندی ظاہر کر دی ہے......''

فج نے مسکرانے کی کوشش کی مگر وہ کامیاب نہیں ہو پائے تھے۔ وہ اس طرح نظر آ رہے تھے جیسے ان کے دانتوں میں شدید درد اُٹھ رہا ہو۔ سکرمگوئیر اپنے چوغے کی جیب میں سے سفوف انتقال کی تھیلی ٹٹول رہے تھے جس سے آگ کے شعلے سبز ہو جاتے تھے۔ وزیراعظم نے ایک لمحے کیلئے دونوں جادوگروں کو مایوسی بھری نظروں سے گھور کر دیکھا پھر تمام ملاقات میں وہ جن الفاظ کو بمشکل دبانے کی کوشش کر رہے تھے، وہ لاشعوری طور پر ان کے منہ سے نکل گئے۔

''سنیے! آپ جادوگر ہیں...... آپ جادو کا استعمال بخوبی کر سکتے ہیں...... غیر معمولی طور پر آپ ہر چیز کو معمول پر لا سکتے ہیں......''

سکرمگوئیر آہستگی سے پلٹے اور انہوں نے حیرت بھری نظروں سے فج کی طرف دیکھا جو آخر کار مسکرانے میں کامیاب ہو ہی گئے تھے اور پھر وہ آہستگی سے بولے۔

''اصل مصیبت تو یہ ہے وزیراعظم!...... مدمقابل بھی جادو کا ہی استعمال کر رہے ہیں!''

اتنا کہنے کے بعد وہ دونوں جادوگر ایک ایک کر کے آتشدان کے سبز شعلوں میں داخل ہو گئے اور دفتر میں سے اوجھل ہو گئے۔

☆☆☆☆

دوسرا باب

# سپنرز اینڈ سڑک

جو سرد اور خنکی زدہ دھند وزیراعظم کی کھڑکیوں کے باہر دکھائی دے رہی تھی، وہ کئی میل دور ایک گندگی بھرے دریا کے اوپر بھی پھیلی ہوئی تھی۔ اس دریا کے دونوں کنارے گلے سڑے کوڑے کرکٹ کے ڈھیروں سے ڈھکے ہوئے دکھائی دے رہے تھے جس میں بدبودار سڑانڈ اُٹھ رہی تھی۔ کچرے کے ڈھیر کے پہلو میں ایک بند مل کی بلند و بالا چمنی دکھائی دیتی تھی جو تاریکی میں کسی ڈراؤنے دیو جیسی دکھائی دیتی تھی۔ وہاں صرف پانی بہنے کے علاوہ اور کوئی دوسری آواز سنائی نہیں دیتی تھی۔ وہاں آس پاس مل کی دیوار کے نیچے ایک مریل اور دبلی پتلی سی لومڑی کے علاوہ کوئی دوسرا دکھائی نہیں دیتا تھا۔ وہ لومڑی اونچی گھاس میں سونگھ کر کنارے پر مری ہوئی کسی پرانی مچھلی یا کھانے پینے کے سامان کی تلاش میں ادھر ادھر گھوم رہی تھی۔

ٹھیک اسی وقت گہری خاموشی میں کھٹاک کی دھیمی سی آواز سنائی دی۔ ایک دبلا پتلا نقاب پوش ہیولا ہوا میں سے دریا کے گندے کنارے پر نمودار ہو گیا۔ لومڑی نے چونک کر اپنی جھکی ہوئی تھوتھنی اوپر اُٹھائی اور منجمد ہو کر فضا میں نمودار ہونے والے اس پراسرار ہیولے کی طرف دیکھنے لگی۔ نقاب پوش نے محتاط نظروں سے گرد و پیش کا جائزہ لیا اور کچھ لمحوں تک ادھر ادھر جھانکا تانکی کرنے کے بعد وہ ہیولا تیز تیز قدموں سے ایک طرف بڑھنے لگا۔ اس کا طویل چوغہ جنگلی گھاس کے ساتھ ٹکرا کر سرسراہٹ پیدا کر رہا تھا۔

اگلے ہی لمحے فضا میں ایک اور کھٹاک کی سی دھیمی آواز سنائی دی اور دوسرا نقاب پوش ہیولا نمودار ہو گیا۔

''ٹھہرو......'' بعد والے نقاب پوش ہیولے چیخ کر کہا۔

چیخنے والی اس کی کرخت اور تیکھی آواز سے لومڑی چونک اُٹھی۔ اب تک وہ گھاس میں ہی دبکی ہوئی تھی مگر چیخنے کی آواز سے وہ اچھلی اور ہیولے کے دوسری طرف کنارے پر جست لگا کر دور بھاگنے لگی۔ سبز روشنی کی چمکتی ہوئی لہر ہوا میں تیزی سے تیری اور اگلے لمحے قلانچیاں بھرتی ہوئی لومڑی ہوا میں بری طرح سے اچھلی اور اگلے لمحے گھاس میں گر کر ساکت ہو گئی۔ وہ مر چکی تھی......

دوسرے نقاب پوش نے اپنے پاؤں کے ساتھ اس مردہ لومڑی کو پلٹ کر اس کا جائزہ لیا۔

''بس یہ لومڑی ہی تھی!'' نقاب کے نیچے سے کسی خاتون کی آواز سنائی دی۔ ''مجھے محسوس ہوا کہ شاید کوئی ایرور ہو گا...... میری

بہن! رُک جاؤ......''

اس کے آگے جانے والی نقاب پوش خاتون سبز روشنی کی چمک دیکھ کر رُک گئی تھی مگر اب وہ اس کنارے پر اوپر کی طرف جا رہی تھی جہاں لومڑی ابھی ابھی گری تھی۔

''نرسیسہ میری بہن......میری بات تو سنو!''

دوسری عورت نے لپک کر پہلی عورت کا ہاتھ پکڑ لیا مگر اس نے اگلے ہی لمحے جھٹکے سے اپنا ہاتھ چھڑا لیا تھا۔

''واپس لوٹ جاؤ بیلا......''

''نہیں! تمہیں میری بات سننا ہی ہوگی!''

''میں پہلے ہی تمہاری بات سن چکی ہوں۔ میں نے فیصلہ کر لیا ہے، مجھے تنہا چھوڑ دو......''

نرسیسہ نامی خاتون اب کنارے کے بالائی حصے پر پہنچ چکی تھی جہاں ایک پرانا بوسیدہ جنگلا دریا کو اس تنگ سڑک سے الگ کر رہا تھا جو کنارے سے ہوتی پرانی مل کی طرف جا رہی تھی۔ بیلا نامی خاتون تیز رفتاری سے اس کے پیچھے پیچھے چلنے لگی۔ وہ چلتے ہوئے محتاط نظروں سے سڑک کے کنارے پر بنے ہوئے اینٹوں کے کھنڈر نما مکانات کو ٹٹول رہی تھی جس کی کھڑکیاں تاریکی میں ڈوبی ہوئی تھیں۔

''وہ یہاں رہتا ہے؟......یہیں......اس ماگلو گندگی میں؟ اس جگہ پر قدم رکھنے والے یقیناً ہم پہلے جادوگر ہوں گے؟'' بیلا نے حقارت بھری آواز میں کہا۔

مگر نرسیسہ تو اس کی کوئی بات سن ہی نہیں رہی تھی۔ وہ تو زنگ آلود باڑھ کی ایک دراڑ میں نکل کر تیزی سے سڑک کی طرف جا رہی تھی۔

''میری بہن! سنو تو سہی......رکو!''

بیلا نرسیسہ کے تعاقب میں چلتی رہی۔ اس کا چوغہ پیچھے کی طرف لہرا رہا تھا۔ اس نے دیکھا کہ نرسیسہ مکانوں کے بیچ میں سے ہو کر گلی کے راستے دوسری طرف پہنچ گئی تھی جو پہلے والی سڑک سے کافی حد مشابہ تھی۔ وہاں کے کچھ برقی قمقمے ٹوٹے ہوئے تھے۔ دونوں خواتین روشنی کے ہالوں اور اندھیرے کی سیاہی میں سے تیز تیز چلتی ہوئی آگے بڑھتی جا رہی تھیں۔ اگلے موڑ پر بیلا نے نرسیسہ کو جا پکڑا، اس بار وہ اس کا ہاتھ پکڑنے میں کامیاب ہوگئی تھی اور اس نے اُسے اپنی طرف گھما دیا تاکہ وہ دونوں آمنے سامنے ہو کر بات کر سکیں۔

''نرسیسہ بہن! تمہیں یہ کام نہیں کرنا چاہئے، تم اس پر بھروسہ نہیں کر سکتی......''

''تاریکیوں کے شہنشاہ بھی اس پر بھروسہ کرتے ہیں، ہے نا؟'' وہ تلخی سے بولی۔

''میرا خیال ہے......تاریکیوں کے شہنشاہ......غلط بھروسہ کرتے ہیں!'' بیلا نے ہانپتے ہوئے کہا اور اس کی آنکھیں نقاب کے نیچے سے چاروں طرف گھوم کر دیکھنے لگیں کہ کہیں کوئی ان کی بات سن تو نہیں رہا تھا۔ ''چاہے جو بھی ہو۔ ہمیں پہلے سے خبردار کر دیا گیا ہے کہ ہم اس منصوبہ بندی کی بھنک تک کسی کو نہ لگنے دیں......ایسا کرنا تاریکیوں کے شہنشاہ کے حکم کی خلاف ورزی ہوگی۔''

''تم مجھے تنہا چھوڑ دو، بیلا!'' نرسیسہ غرائی اور اس نے اپنے چوغے کے نیچے سے چھڑی نکال کر بیلا کے چہرے کی طرف تان لی۔ بیلا یہ دیکھ کر ہنس پڑی۔

''تم اپنی بہن پر وار کرو گی؟......تم ایسا نہیں کر سکتی......''

''اس وقت میں کچھ بھی کر سکتی ہوں!'' نرسیسہ نے بوکھلاہٹ بھرے لہجے میں کہا اور اپنی چھڑی چاقو کی مانند نیچے کر لی، جس سے روشنی کی ایک اور چمک برآمد ہوئی۔ بیلا نے اپنی بہن کا ہاتھ اس طرح چھوڑ دیا جیسے اس کا ہاتھ جل گیا ہو......

''نرسیسہ......'' وہ حیرت بھرے انداز میں چیخی۔

مگر نرسیسہ تو اگلے ہی پل میں اس سے دور جا چکی تھی۔ اپنے ہاتھ کو مسلتے ہوئے بیلا ایک بار پھر اس کے پیچھے پیچھے چلنے لگی۔ اب وہ اس سے کچھ فاصلے پر چل رہی تھی۔ وہ اینٹوں سے بنے ہوئے پرانے مکانوں کی ویران بھول بھلیوں میں اور گہرائی تک پہنچ چکی تھیں۔ آخر کار نرسیسہ سپنرز اینڈ نامی ایک سڑک پر پہنچ گئی جہاں سے بند مل کی زنگ آلود اور پرانی دیوہیکل چمنی کسی عفریت کی کھڑی انگلی جیسی دکھائی دے رہی تھی۔ بند اور ٹوٹی ہوئی کھڑکیوں کے قریب سے گزرتے ہوئے سڑک پر اس کے قدموں کی چاپ کچھ زیادہ ہی گونج رہی تھی۔ بالآخر وہ چلتے چلتے سڑک کے آخری کنارے پر بنے ہوئے ایک پرانے مکان کے پاس پہنچ گئی جہاں نچلی منزل کی کھڑکیوں میں ہلنے والے پردوں کی اوٹ میں دھیمی روشنی دکھائی دے رہی تھی۔

اس نے دروازے پر دھیمی سی دستک دی۔ اس دوران بیلا خود کلامی میں بڑبڑاتے ہوئے اس کے قریب پہنچ چکی تھی۔ وہ دونوں دروازہ کھلنے کے انتظار میں ہانپ رہی تھیں۔ دریا کے کناروں پر گندگی کے ڈھیر کی بدبودار سڑاند فضا میں گھلی ملی تھی جو رات کی نم آلود تاریکی میں کچھ زیادہ تازہ محسوس ہو رہی تھی۔ کچھ لمحوں بعد انہیں دروازے کے عقب میں کسی قسم کی ہلچل محسوس ہوئی اور پھر دروازہ بہت تھوڑا سا کھلا۔ دروازے کی روشن درز میں سے ایک آدمی کی جھلک دکھائی دی جس کے لمبے سیاہ بال زرد چہرے اور کالی آنکھوں کے اوپر پردے کی مانند جھول رہے تھے۔

نرسیسہ نے اپنا نقاب پیچھے کی طرف الٹ دیا۔ اس کا چہرہ اتنا پتلا تھا کہ اندھیرے میں دمک رہا تھا۔ اس کے پیچھے لہراتے ہوئے سنہری بالوں کی وجہ سے وہ پانی میں ڈوبی ہوئی عورت کی طرح دکھائی دے رہی تھی۔

''نرسیسہ......'' اس آدمی نے چہرے کو دیکھ حیرت بھرے لہجے میں کہا اور تیزی سے دروازہ اور کھول دیا۔ اندر کی روشنی اندھیری گلی میں پھیل گئی اور دونوں بہنیں روشنی کی زد میں آ گئیں۔ ''اوہ! کس قدر تکلیف دہ حیرت ہے......''

’’سیورس! کیا میں تم سے بات کرسکتی ہوں؟ بہت ضروری بات ہے......‘‘ نرسیسہ دبے ہوئے لہجے میں کانپتی ہوئی آواز میں بولی۔

’’ہاں...... ہاں! کیوں نہیں!‘‘

سنیپ دروازے میں ایک طرف ہٹ گئے اور انہیں اندر داخل ہونے کی جگہ دی۔ نرسیسہ تیزی سے خود کو سنبھالتی ہوئی دروازے سے اندر چلی گئی جبکہ نقاب پوش بیلا بغیر کسی دعوت کے اس کے پیچھے پیچھے دروازے کی طرف بڑھی اور سنیپ کے برابر پہنچ کر روکھے پن سے بولی۔

’’کیسے ہو سنیپ؟‘‘

’’اوہ بیلاٹرکس......؟‘‘ سنیپ دھیمی آواز میں بولے، ان کا پتلا چہرہ استہزائیہ مسکراہٹ کے ساتھ کسی قدر سکڑ سا گیا۔ پھر انہوں نے دروازہ دھڑام کی سی آواز کے ساتھ بند کر دیا۔

وہ سب چلتے ہوئے ایک چھوٹے سے کمرے میں پہنچ گئے جہاں ایک کرسی اور پرانا صوفہ لگا ہوا تھا۔ وہ کسی اندھیری کوٹھڑی جیسا دکھائی دے رہا تھا۔ اس کی دیواریں پوری طرح کتابوں سے ڈھکی ہوئی تھیں۔ زیادہ تر کتابوں پر چمڑے کے پرانی سیاہ یا بھوری جلدیں چڑھی ہوئی تھیں۔ کمرے کے پہلو میں ایک چھوٹا پرانا صوفہ رکھا ہوا تھا۔ ایک طرف ایک پرانی لکڑی کی میز تھی جس کے سامنے ایک میلی کرسی رکھی ہوئی تھی۔ وہ دونوں زمانہ قدیم کی نشانیاں دکھائی دیتی تھیں۔ ان کی حالت نہایت بوسیدہ اور بدصورت تھی۔ چھت کے وسط میں لٹکے ہوئے لیمپ سے زرد رنگت کی ہلکی روشنی کمرے میں آرہی تھی۔ ایسا لگتا تھا جیسے یہ جگہ طویل عرصے تک بند پڑی رہی تھی اور یہاں عام طور پر کوئی بھی نہیں رہتا تھا۔

سنیپ نے نرسیسہ کو صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ نرسیسہ نے اپنا سفری سیاہ چوغہ اتار کر ایک طرف پھینک دیا اور صوفے پر بیٹھ گئی۔ اس نے اپنے کانپتے ہوئے سفید ہاتھ اپنی گود میں رکھ لئے تھے۔ بیلاٹرکس نے آہستگی سے اپنا نقاب ہٹایا، وہ اپنی بہن کی بہ نسبت کچھ سانولی رنگت کی تھی جبکہ نرسیسہ دودھ کی طرح اجلی دکھائی دیتی تھی۔ بیلا کی پلکیں بھاری اور گھنی تھیں اور اس کے جبڑے کی ہڈی خاصی ابھری ہوئی تھی۔ وہ دھیمے قدموں سے چلتی ہوئی نرسیسہ کے پیچھے جا کھڑی ہوئی، اس دوران اس نے اپنی نظریں ایک پل کیلئے بھی سنیپ کے چہرے سے نہیں ہٹائی تھیں۔

’’میں تمہارے لئے کیا کرسکتا ہوں؟‘‘ سنیپ نے سوالیہ نظروں سے پوچھا اور ان دونوں کے سامنے کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئے۔

’’کیا ہم یہاں تنہا ہیں...... ہے نا؟‘‘ نرسیسہ نے آہستگی سے پوچھا۔

’’ہاں! ظاہر ہے...... وارم ٹیل بھی یہیں موجود ہے مگر ہم کیڑے مکوڑوں کی پرواہ نہیں کرتے ہیں، ہے نا؟‘‘ سنیپ نے دبے ہوئے انداز میں ناگوار آواز میں کہا۔

انہوں نے اپنی چھڑی اپنے عقب کی دیوار کی طرف لہرائی، فوراً ایک دھماکہ سا ہوا اور اس کتابوں بھری دیوار کے پیچھے چھپا ہوا ایک دروازہ پورے زور سے کھل گیا۔ وہاں ایک تنگ سیڑھی دکھائی دے رہی تھی جس پر ایک پستہ قد شخص کھڑا ہوا دکھائی دیا۔

''وارم ٹیل! جیسا کہ تم یہ جان ہو چکے ہو کہ ہمارے یہاں مہمان آئے ہیں!'' سنیپ نے سست روی سے اسے دیکھے بغیر کہا۔

پستہ قد شخص جھک کر آخری کچھ سیڑھیاں اترا اور کمرے میں داخل ہو گیا۔ اس کی آنکھیں چھوٹی اور آبدار تھیں۔ اس کی ناک نوکیلی تھی اور اس کے چہرے پر چاپلوسی بھری مسکراہٹ پھیلی ہوئی تھی۔ اس کا بایاں ہاتھ، دائیں ہاتھ کی بہ نسبت غیر فطری دکھائی دیتا تھا۔ وہ اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ سے سہلا رہا تھا۔ اسے دیکھ کر ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے کسی نے اس پر چاندی کی باریک تہہ چڑھا دی ہو۔

''اوہ نرسیسہ......اور بیلاٹرکس......واہ......دونوں کو ایک ساتھ دیکھ کر خوشی ہوئی!'' اس نے اپنی چوں چوں کرتی ہوئی آواز میں کہا۔

''وارم ٹیل ہمارے لئے مشروب لے کر آئے گا اور پھر اس کے بعد خاموشی سے اپنے بیڈروم میں چلا جائے گا......'' سنیپ نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

وارم ٹیل نے ایسے درد بھری آہ بھری جیسے سنیپ نے اسے کوئی چیز اُٹھا کر دے ماری ہو۔

''دیکھو! میں تمہارا نوکر نہیں ہوں!'' وارم ٹیل نے چوں چوں کرتی ہوئی آواز میں کہا۔

''واقعی؟...... مجھے تو محسوس ہو رہا تھا کہ تاریکیوں کے شہنشاہ نے تمہیں یہاں میری مدد کیلئے بھیجا ہے؟'' سنیپ کے چہرے پر زہرخند مسکراہٹ پھیل گئی۔

''ہاں ہاں......تمہاری مدد کرنے کیلئے بھیجا ہے......تمہارے مشروب بنانے......اور تمہارے گھر کی صفائی ستھرائی کیلئے نہیں بھیجا ہے......''

''وارم ٹیل! مجھے معلوم نہیں تھا کہ تم اس سے زیادہ خطرناک کاموں میں بھی دلچسپی رکھتے ہو'' سنیپ نے ریشمی لہجے میں کہا۔ ''اس کا آسانی سے انتظام کیا جا سکتا ہے۔ میں تاریکیوں کے شہنشاہ سے بات کر لوں گا......''

''اگر میں چاہوں تو میں خود بھی ان سے بات کر سکتا ہوں......''

''بالکل صحیح کہا......تم ایسا کر سکتے ہو!'' سنیپ نے طنز کا نشتر چلاتے ہوئے کہا۔ ''مگر اس سے پہلے تم مشروب کا بندوبست کرو......گھریلو خرسوں کی بنائی ہوئی شراب اچھی رہے گی، ہے نا؟''

وارم ٹیل ایک پل کیلئے جھجکا۔ ایسا لگا جیسے وہ بحث کرنے کا ارادہ رکھتا ہو مگر پھر وہ مڑا اور ایک دوسرے چھپے ہوئے دروازے سے باہر نکل گیا۔ انہیں دروازہ بھڑ بھڑانے اور گلاسوں کے چھنکنے کی آواز سنائی دی۔ کچھ ہی لمحوں بعد وہ واپس لوٹ آیا۔ اس کے ہاتھ میں

ایک ٹرے تھی جس پر ایک دھول اَٹی بوتل اور تین گلاس رکھے تھے۔ اس نے ٹرے پرانی میز پر زور سے پٹخی اور تیزی سے باہر چلا گیا۔ جاتے جاتے اس نے اپنے پیچھے کتابوں سے ڈھکا دروازہ دھڑام سے بند کر دیا۔

سنیپ نے اُٹھ کر خون جیسی سرخ شراب تینوں گلاسوں میں ڈالی اور دونوں بہنوں کی طرف ایک ایک گلاس بڑھا دیا۔ نرسیسہ نے بڑبڑاہٹ میں شکریہ ادا کیا جبکہ بیلاٹرکس کچھ کہے بغیر بدستور سنیپ کو غصے بھری نظروں سے گھورتی رہی۔ اس کے اس انداز سے سنیپ کے چہرے پر کسی قسم کی کوئی پریشانی دکھائی نہیں دی اور کوئی ردعمل ابھرا بلکہ ان کے چہرے پر خوشی بھری مسکان دوڑ رہی تھی۔

''تاریکیوں کے شہنشاہ کے نام......'' سنیپ نے اپنا گلاس اُٹھا کر ہوا میں لہرایا اور پھر ہونٹوں سے لگا کر اسے خالی کر دیا۔ دونوں بہنوں نے بھی ایسا ہی کیا۔ سنیپ نے آگے بڑھ کر ان کے دونوں کے گلاس دوبارہ بھر دیئے۔

''سیورس! مجھے یہاں یوں چلے آنے پر افسوس ہے!'' نرسیسہ اپنا دوسرا گلاس ختم کرتے ہوئے آہستگی سے کہا۔ ''مگر مجھے تم سے ملاقات کرنا ہی تھی۔ میرا خیال ہے کہ صرف تم ہی میری مدد کر سکتے ہو......''

سنیپ نے اسے رُکنے کا اشارہ کیا اور اپنی چھڑی کتابوں میں چھپے ہوئے دروازے کی لہرائی۔ وہاں دھماکے کی آواز سے دروازہ کھل گیا اور اگلے ہی لمحے دروازے سے کان لگائے وارم ٹیل کی بوکھلاہٹ بھری چیخ سنائی دی۔ وہ تیزی سے سیڑھیاں چڑھ کر اوپر چلا گیا تھا۔ اس کے قدموں کی دھمک کمرے میں گونجنے لگی۔

''معافی چاہتا ہوں!'' سنیپ نے آہستگی سے کہا اور پھر چھڑی لہرا کر دروازہ ایک بار پھر بند کر دیا۔ ''گذشتہ کچھ عرصے سے وہ چھپ چھپ کر باتیں سننے کی کوشش کرنے لگا ہے...... میں نہیں جانتا ہوں کہ اس کے ایسا کرنے کی کیا وجہ ہو سکتی ہے؟...... بہرحال، تم مجھے کچھ کہہ رہی تھی۔''

نرسیسہ نے ایک گہری کپکپاتی ہوئی سانس کھینچی۔

''سیورس! میں جانتی ہوں کہ مجھے یہاں نہیں آنا چاہئے تھا۔ مجھے کہا گیا تھا کہ میں یہ بات کسی کو بھی نہ بتاؤں مگر......'' نرسیسہ دبے لہجے میں بولی۔

''تب تو تمہیں کچھ بھی نہیں کہنا چاہئے!'' بیلاٹرکس نے غصے سے غراتے ہوئے کہا۔ ''خاص طور پر اس کے سامنے......''

''اس کے سامنے؟...... اس بات سے تمہارا کیا مطلب ہے بیلاٹرکس؟'' سنیپ نے طنزیہ لہجے میں مسکراتے ہوئے پوچھا۔

''اس بات کا سیدھا سادا مطلب ہے کہ مجھے تم پر قطعی اعتماد نہیں ہے سنیپ! جیسا کہ تم خود بھی اچھی طرح جانتے ہو......'' بیلاٹرکس غراتے ہوئے بولی۔

نرسیسہ نے سبکنے جیسی آواز نکالی اور اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپا لیا۔ سنیپ نے میز پر اپنا گلاس رکھا اور دوبارہ ان کے سامنے کرسی پر بیٹھ گئے۔ ان کے ہاتھوں نے کرسی کے دستے پکڑ رکھے تھے اور وہ بیلاٹرکس کے غصے بھرے چہرے کو دیکھ کر دھیمے انداز میں

مسکرا رہے تھے۔

''نرسیسہ! میرا خیال ہے کہ ہمیں پہلے وہ سن لینا چاہئے جو بیلاٹرکس کہنے کیلئے بے تاب ہوئے جا رہی ہے۔اس سے وہ بار بار گفتگو میں رکاوٹ نہیں ڈال پائے گی......ٹھیک ہے بیلاٹرکس! تمہیں مجھ پر اعتماد کیوں نہیں ہے......؟'' سنیپ نے ملائم لہجے میں پوچھا۔

''اس کی ان گنت وجوہات ہیں!'' بیلاٹرکس نے زور سے چیختے ہوئے کہا اور صوفے کے عقب میں نکل کر وہ میز کی طرف بڑھی اور اپنا خالی گلاس دھم سے میز کی سطح پر رکھ دیا۔''سمجھ میں نہیں آتا کہ کہاں سے شروع کروں؟...... جب تاریکیوں کے شہنشاہ پر مصیبت ٹوٹی تھی تو تم اس وقت کہاں تھے؟ جب وہ زمانے کی نظروں سے پوشیدہ ہوگئے تھے تو تم نے انہیں تلاش کرنے کی کوشش کیوں نہیں تھی تم اتنے سالوں تک کیا کرتے رہے؟ جب تم ڈمبل ڈور کی جیب میں رہ رہے تھے؟ تم نے تاریکیوں کے شہنشاہ کو پارس پتھر حاصل کرنے سے کیونکر روکا؟ جب تاریکیوں کے شہنشاہ کا ازسرنو پیدائش ہوئی تو تم ان کے پاس فوراً کیوں نہیں لوٹ آئے؟ تم کچھ ہفتوں پہلے کہاں تھے جب ہم نے تاریکیوں کے شہنشاہ کیلئے پیش گوئی کا گولہ حاصل کرنے کیلئے جنگ کی؟ اور سنیپ ...... ہیری پوٹر اب بھی زندہ ہے جبکہ وہ گذشتہ پانچ سال سے تمہارے رحم وکرم پر پڑا ہے......؟''

وہ ہنکار بھرتی ہوئی خاموش ہوگئی۔اس کا سینہ دھونکنی کی طرح تیز تیز اچھل رہا تھا۔اس کے رخساروں پر غصے کی سرخی چھا چکی تھی اور اس کے پیچھے نرسیسہ ساکت بیٹھی ہوئی جس کا چہرہ ابھی تک اس کے ہاتھوں کے پیچھے چھپا ہوا تھا۔

سنیپ دھیمے انداز میں مسکرائے۔

''تمہارے سوالوں کا جواب دینے سے پہلے......اوہ ہاں! بیلاٹرکس......میں ان کے جواب ضرور دوں گا۔تم میرے یہ الفاظ ان لوگوں تک ضرور پہنچا دینا جو میری پیٹھ کے پیچھے مجھ پر انگلیاں اُٹھاتے رہتے ہیں اور میری وفاداری پر شک کرتے ہیں۔ وہ پیٹھ پیچھے تاریکیوں کے شہنشاہ کے سامنے میری چغلیاں کھاتے ہیں اور انہیں میرے خلاف بھڑکانے کی پوری کوشش کرتے رہتے ہیں۔ میں ان کا منہ بند کرنے کیلئے تمہارے ان سب سوالوں کا جواب ضرور دوں گا اور امید کروں گا کہ تم میری باتیں ان تک ضرور پہنچا دو گی...... بہرحال، تمہارے سوالوں کا جواب دینے سے پہلے میں تم سے ایک سوال پوچھنا چاہوں گا کہ کیا تم واقعی ایسا سمجھتی ہو کہ تاریکیوں کے شہنشاہ نے مجھ سے یہ تمام سوالات نہیں پوچھے ہوں گے؟ اور اگر میں انہیں قابل اطمینان جوابات نہ دے پایا ہوتا تو کیا میں تمہارے سامنے بات کرنے کیلئے یہاں بیٹھا ہوتا؟''

وہ جھجک کر پیچھے ہٹی۔

''میں جانتی ہوں کہ وہ تم پر یقین کرتے ہیں مگر......''

''کیا تمہیں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وہ کچھ غلط کر رہے ہیں؟ یا یہ کہ میں نے انہیں کسی قسم کا چکمہ دے دیا ہے؟ تاریکیوں کے شہنشاہ

کو الّو بنا دیا ہے جو دُنیا کے سب سے بڑے جادوگر ہیں، جو جادوئی دُنیا کے سب سے اعلیٰ ذہنوں کو پڑھ لینے کے فن میں کمال کے ماہر ہیں......''

بیلاٹرکس نے کوئی جواب نہیں دیا مگر وہ پہلی بار تھوڑا پریشان دکھائی دی۔ سنیپ نے اس بات پر زیادہ زور نہیں دیا۔ انہوں نے اپنا گلاس دوبارہ اُٹھا کر اس میں سے ایک گھونٹ پیا اور آگے بولے۔ ''تم نے پوچھا ہے کہ جب تاریکیوں کے شہنشاہ پر مصیبت ٹوٹی تو اس وقت میں کہاں تھا؟ میں وہیں تھا جہاں رہنے کا انہوں نے مجھے حکم دیا تھا...... ہوگورٹس سکول برائے جادوئی تعلیم و مخفی علوم میں...... کیونکہ وہ مجھ سے ایلبس ڈمبل ڈور کی حرکات وسکنات پر نظر رکھوانا چاہتے تھے، شاید تمہیں یاد نہیں رہا کہ میں انہی کے حکم پر ہی وہاں گیا تھا......''

بیلاٹرکس نے دھیمے انداز میں سر کو جنبش دی اور کچھ کہنے کیلئے اپنا منہ کھولا مگر سنیپ نے اسے کچھ بھی بولنے کا موقع نہیں دیا۔

''تم نے مجھ سے پوچھا ہے کہ جب وہ پوشیدہ ہوگئے تو میں نے انہیں تلاش کرنے کی کوشش کیوں نہیں کی تھی۔ اس کی وجہ صاف ہے، جس وجہ سے ایوری، یکسلے، کیری میاں بیوی، گرے بیک، لوسیس......'' انہوں توقف کرتے ہوئے اپنا سر نرسیسہ کی طرف گھمایا۔ ''اور کئی دوسرے لوگوں نے انہیں تلاش کرنے کی کوشش نہیں کی۔ مجھے یقین تھا کہ وہ ختم ہو چکے ہیں۔ مجھے اس بات پر فخر نہیں ہے، میں غلطی پر تھا مگر حقیقت یہی تھی...... اگر انہوں نے ہم جیسے کھوئے اعتبار کے لوگوں کو معاف نہ کیا ہوتا تو آج ان کے پاس بہت کم وفادار ہی بچ پاتے......''

''میں ہمیشہ ان کے ساتھ تھی...... میں نے ان کی خاطر اژقبان جانا قبول کیا اور اپنی زندگی کی کئی سال وہاں اجاڑ دیئے۔'' بیلاٹرکس نے جوشیلے انداز میں کہا۔

''بالکل...... واقعی تمہارا جذبہ قابل ستائش ہے!'' سنیپ نے بیزاری سے کہا۔ ''یہ بات عیاں ہے کہ تم جیل کی کوٹھڑی میں بندان کیلئے کچھ خاص کارآمد نہیں رہ گئی تھی، مگر تمہارا دکھاوا بلاشبہ وفاداری کی طرف اشارہ کر رہا تھا......''

''دکھاوا......؟'' بیلاٹرکس طیش کے عالم چیخ اُٹھی، اس کے چہرے پر دیوانگی چھا چکی تھی۔ ''جب میں روح کھچڑوں کے تشدد کو برداشت کر رہی تھی تو تم اس وقت ہوگورٹس میں ڈمبل ڈور کے پالتو کتے بن کر ان کے تلوے چاٹ رہے تھے......''

''ایسا کچھ نہیں تھا......'' سنیپ نے اطمینان بھرے انداز میں جواب دیا۔ ''انہوں نے مجھے کافی اصرار کے باوجود تاریک جادو سے حفاظت کے فن کے استاد کا عہدہ کبھی نہیں دیا۔ انہیں یہ محسوس ہو رہا تھا کہ شاید میں اس عہدے کی بدولت پرانی روش اختیار کر لوں گا...... اپنے پرانے طور طریقوں کی لالچ میں مبتلا ہو جاؤں گا۔''

''تو اپنے پسندیدہ مضمون کو پڑھا نہ پانا ہی وہ کارنامہ تھا جو تم نے تاریکیوں کے شہنشاہ کیلئے سرانجام دیا تھا ہے نا؟'' بیلاٹرکس طنز کرتے ہوئے کہا۔ ''تم وہاں اس تمام عرصہ تک کیوں ٹھہرے رہے سنیپ؟ کیا تم تب بھی وہاں اس آقا کیلئے ڈمبل ڈور کی جاسوسی کر

رہے تھے جسے تم نے مردہ تصور کرلیا تھا......؟''

''نہیں!'' سنیپ نے مسکرا کر کہا۔ ''یہ الگ بات ہے کہ تاریکیوں کے شہنشاہ اس بارے میں مسرور تھے کہ میں نے وہ جگہ نہیں چھوڑی۔ جب وہ لوٹے تو میں نے انہیں ڈمبل ڈور کے بارے میں سولہ سال کی کارگزاری کے بارے میں بھرپور انداز میں معلومات دے سکتا تھا جو ان کیلئے کہیں زیادہ عمدہ اور پرکشش تحفے سے کم نہیں تھیں، بہ نسبت ان یادوں کے کہ اژقبان کتنی تکلیف دہ جگہ ثابت ہوئی تھی......''

''مگر تم نے اس جگہ کو چھوڑنے کی زحمت نہیں کی......''

''بالکل بیلاٹرکس! میں وہیں ٹھہرا رہا۔'' سنیپ کے لہجے میں پہلی بار ہلکی سی درشتگی کا عنصر جھلکا۔ ''میرے پاس ایک آرام دہ روزگار تھا، جسے میں اژقبان جانے سے کہیں زیادہ پسند کرتا تھا۔ تم تو جانتی ہی ہو کہ محکمے کے لوگ مرگ خوروں کو گرفتار کررہے تھے۔ ڈمبل ڈور کی محفوظ پناہ گاہ کے باعث میں جیل جانے سے بچ گیا۔ وہ پناہ گاہ میرے لئے نہایت اہمیت کی حامل تھی اور میں نے اپنی عقل کا استعمال کرتے ہوئے بھرپور فائدہ اُٹھایا...... میں اپنی بات دہرا دیتا ہوں کہ تاریکیوں کے شہنشاہ میرے وہاں قیام سے ناخوش نہیں ہیں، اس لئے میں یہ سمجھ نہیں پا رہا ہوں کہ تمہیں کس بات کی جلن ہو رہی ہے......؟''

بیلاٹرکس کا چہرہ ناگواری سے بگڑ سا گیا۔ اس نے ایک بار کچھ کہنے کیلئے اپنا منہ کھولنے کی کوشش کی مگر سنیپ نے اسے اس کا موقع بالکل نہیں دیا۔

''میرا خیال ہے کہ اس کے بعد تم مجھ سے یہ دریافت کرنا چاہتی تھی کہ میں تاریکیوں کے شہنشاہ اور پارس پتھر کے درمیان میں کیوں رکاوٹ بن گیا تھا؟'' سنیپ نے تھوڑا بلند آواز میں کہا۔ بیلاٹرکس کا کھلا ہوا منہ دوبارہ بند ہو گیا اور وہ شعلہ بار نظروں سے انہیں گھورتی رہ گئی۔ ''اس کا جواب بڑی آسانی سے دیا جا سکتا ہے، اس وقت انہیں مجھ پر اعتماد نہیں رہا تھا...... بالکل تمہاری طرح انہوں نے بھی یہی سوچا تھا کہ میں ان کے وفادار مرگ خوروں کی فہرست سے نکل کر ڈمبل ڈور کی کٹھ پتلی بن کر رہ گیا تھا۔ وہ اس وقت قابل رحم حالت میں تھے، بہت کمزور تھے اور ایک گھٹیا جادوگر کے بدن میں چھپے ہوئے تھے۔ ان میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ اپنے ایک وفادار کے سامنے خود کو منکشف کر دیتے، کیونکہ انہیں یہ خوف لاحق تھا کہ کہیں ان کا وہ وفادار انہیں ڈمبل ڈور یا محکمے کے ہاتھوں پکڑوا نہ دے۔ مجھے اس بات کا ہمیشہ گہرا دُکھ رہے گا کہ انہوں نے مجھے اعتماد کے قابل نہیں سمجھا تھا۔ اگر وہ ایسا نہ کرتے تو تین سال پہلے ہی وہ طاقتور بن چکے ہوتے۔ بہرحال، میں نے صرف لالچی اور گھٹیا کیورئیل کو پارس پتھر چرانے کی کوشش کرتے ہوئے دیکھا تھا اور میں نے اس کا راستہ روکنے کی کوشش کی تھی......''

بیلاٹرکس کا منہ یوں سکڑ گیا جیسے کسی نے اس کے منہ میں زبردستی کڑوی دوا ڈال دی ہو۔

''مگر جب وہ واپس لوٹ آئے تو تم ان کے پاس نہیں پہنچے۔ جب تمہاری کلائی میں بلاوے کی جلن محسوس ہوئی تو تم تب بھی

فوری طور پر ان کے حضور میں نہیں پہنچے تھے......''

''بالکل صحیح کہا...... میں دو گھنٹے بعد وہاں پہنچا تھا۔ میں ڈمبل ڈور کے حکم پر وہاں گیا تھا۔''

''ڈمبل ڈور کے......؟'' اس نے غصیلے لہجے میں ابھی کہنا ہی شروع کیا تھا۔

''کم عقلی کا مظاہرہ مت کرو...... سوچو! ذرا خود غور کرو۔'' سنیپ نے ایک بار پھر درشتگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ ''صرف دو گھنٹے انتظار کرتے ہوئے میں نے اس بات کو ہمیشہ کیلئے یقینی بنا لیا کہ میں مستقبل میں بھی ہوگورٹس میں رہ کر اُن کیلئے اپنے فرائض کو بخوبی انجام دے سکتا تھا۔ میں نے ڈمبل ڈور کو یہ یقین کرنے کا پورا موقع دیا کہ صرف ان کے حکم کی وجہ سے ہی میں تاریکیوں کے شہنشاہ کے پاس جا رہا ہوں۔ اس کے بعد سے ہی میں لگاتار ڈمبل ڈور اور ققنس کے گروہ کے بارے میں انہیں مسلسل معلومات فراہم کر رہا ہوں۔ سوچو، ذرا غور سے سوچو، بیلاٹرکس! تاریکی کا نشان کئی مہینوں سے گہرا ہوتا جا رہا تھا۔ میں جانتا تھا کہ تاریکیوں کے شہنشاہ لوٹنے والے ہیں، یہ بات تمام مرگ خور جان چکے تھے اور میرے پاس یہ سوچنے کی کافی مہلت تھی کہ مجھے کیا کرنا ہوگا؟ میرے پاس اگلا قدم اُٹھانے کی منصوبہ بندی کرنے کیلئے پورا پورا وقت موجود تھا۔ میں بھی تو کارکروف کی طرح فرار کی راہ اختیار کر سکتا تھا، ہے نا؟''

''میں نے تاریکیوں کے شہنشاہ کو صاف بتا دیا تھا کہ میں ان ہی کا وفادار تھا اور ہوں! حالانکہ ڈمبل ڈور ہمیشہ مجھے اپنا ہی آدمی تسلیم کرتے تھے۔ میں تمہیں یہ یقین دہانی کرا دوں کہ میری بات سننے کے بعد تاریکیوں کے شہنشاہ کا سارا غصہ جاتا رہا اور انہوں نے میری کامیاب منصوبہ بندی کو سراہا...... یہ بات سچ ہے کہ انہیں یہ یقین ہو چکا تھا کہ میں انہیں ہمیشہ کیلئے چھوڑ چکا ہوں مگر انہوں نے خود تسلیم کیا کہ وہ غلطی پر تھے......''

''مگر تم بھلا کس کام کے ہو؟ تم نے آج تک ہمیں کون سی کام کی خبر پہنچائی ہے؟'' بیلاٹرکس نے طنزیہ لہجے میں تمسخر اُڑاتے ہوئے کہا۔

''میں اپنی تمام معلومات صرف تاریکیوں کے شہنشاہ کے سامنے ہی پیش کرتا ہوں، اگر وہ تم لوگوں کو نہیں بتاتے ہیں تو......''

''وہ مجھے ہر بات بتاتے ہیں۔'' بیلاٹرکس نے تاؤ کھاتے ہوئے سنیپ کی بات کاٹ دی اور غراتی ہوئی بولی۔ ''وہ مجھے اپنی سب سے وفادار اور سب سے کارآمد مرگ خور سمجھتے ہیں۔''

''کیا واقعی؟'' سنیپ نے آہستگی سے کہا۔ اس کی آواز میں بے یقینی کی جھلک تھی۔ ''کیا تمہارے خیال میں جادوئی محکمے میں تمہاری ناکامی اور نادانی کے بعد بھی وہ ایسا ہی سمجھتے ہیں؟''

بیلاٹرکس کا چہرہ غصے سے ٹماٹر کی طرح سرخ ہو گیا۔

''وہ میری غلطی نہیں تھی!'' وہ زور سے چیخی۔ ''تاریکیوں کے شہنشاہ نے مجھے ماضی میں سب سے اہم ترین کام سونپے تھے......

اگر لوسیس نادانی سے کام نہ لیتا تو......''

''میرے شوہر کی طرف انگلی مت اُٹھانا بیلا!'' نرسیسہ نے اپنی بہن کی طرف دیکھتے ہوئے خطرناک لہجے میں غراتے ہوئے کہا۔''تم میرے شوہر کو قصوروار ٹھہرانے کی غلطی مت کرنا......''

''اب کسی کو بھی قصوروار ٹھہرانے کا کوئی فائدہ نہیں۔''سنیپ نے ملائم لہجے میں کہا۔''جو ہونا تھا وہ ہو چکا ہے...... ہاتھ سے نکلا ہوا وقت واپس نہیں لایا جا سکتا......''

''بالکل......مگر تم نے کچھ نہیں کیا، ہے نا؟'' بیلاٹرکس تلخی سے بولی۔''نہیں!تم ایک بار پھر منظر سے غائب تھے جبکہ ہم سب لوگ خطرات میں گھرے ہوئے کڑا مقابلہ کر رہے تھے، ہے نا سنیپ؟''

''مجھے پیچھے رُکنے کا حکم ملا تھا بیلاٹرکس!'' سنیپ نے پرسکون انداز میں کہا۔''شاید تم تاریکیوں کے شہنشاہ کے ساتھ متفق نہیں ہو۔شاید تمہیں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اگر میں مرگ خوروں کے گروہ میں شامل ہو کر ققنس کے جانبازوں سے مقابلہ کر رہا ہوتا تو ڈمبل ڈور کی توجہ کبھی اس امر کی طرف نہ جا پاتی؟......بہرحال، مجھے معاف کرنا......تم جانے کن خطرات کی بات کر رہی ہو......تم لوگوں کے سامنے تو صرف چھ بچے ہی تو تھے، جن کا مقابلہ تم لوگ کر رہے تھے، ہے نا؟''

''تم یہ بات اچھی طرح جانتے ہو کہ تھوڑی ہی دیر میں ققنس کا آدھا گروہ انہیں بچانے کیلئے وہاں پہنچ گیا تھا۔'' بیلاٹرکس نے غراتے ہوئے کہا۔''اور جب ہم ققنس کے گروہ کے بارے میں بات کر رہے ہیں تو کیا تم اب بھی یہ دعویٰ کرتے ہو کہ تم اس کے ہیڈ کوارٹر کا پتہ ٹھکانہ نہیں بتا سکتے، ہے نا؟''

''میں خفیہ محافظ نہیں ہوں۔ میں اس جگہ کا نام نہیں بتا سکتا۔تم تو اچھی طرح جانتی ہو کہ یہ جادو کیسے کام کرتا ہے؟ میں نے تاریکیوں کے شہنشاہ کو ققنس کے گروہ کے بارے جو جو معلومات دی ہیں، وہ ان سے پوری طرح مطمئن ہیں۔جیسا کہ تم نے اندازہ لگایا ہوگا کہ انہی معلومات کی وجہ سے امیلیا بونز پر تھوڑا عرصہ پہلے ہی پکا ہاتھ ڈالا گیا تھا اور اس کا قصہ تمام کر دیا گیا تھا۔انہی معلومات کے باعث ہی سیریس بلیک کو بھی موت کے گھاٹ اتارنے میں مدد ملی تھی، حالانکہ اس کی موت کیلئے میں تمہیں مبارکباد پیش کرتا ہوں......''

سنیپ نے مسکرا کر اپنا سر جھکایا اور گلاس اُٹھا کر اس کے نام کا ایک گھونٹ حلق سے اتارا۔مگر بیلاٹرکس کے چہرے پر چھائی ہوئی سختی میں کوئی کمی واقع نہیں ہو پائی تھی۔

''تم یقیناً میرے آخری سوال سے بچنا چاہ رہے ہو، ہے نا سنیپ؟'' وہ غراتی ہوئی بولی۔''گذشتہ پانچ سال سے تم اسے کبھی بھی، کسی بھی بہانے کے ساتھ موت کے گھاٹ اتار سکتے تھے مگر تم نے ایسا کچھ نہیں کیا......کیوں؟''

''کیا تم نے یہ بات تاریکیوں کے شہنشاہ سے پوچھی تھی؟'' سنیپ نے آہستگی سے کہا۔

''وہ کچھ عرصے سے ہمیں......مگر میں یہ سوال تم سے پوچھ رہی ہوں، سنیپ؟''

''اگر میں بالفرض پوٹر کو ہلاک کر چکا ہوتا تو تاریکیوں کے شہنشاہ ازسرنو زندہ ہونے کیلئے اور دوبارہ طاقتور بننے کیلئے اس کے خون کا استعمال نہیں کر پاتے......''

''اوہ ہو! اب تمہارا دعویٰ یہ بھی ہے کہ تم نے اس لڑکے کی اہمیت اور استعمال کا بہت پہلے ہی اندازہ لگا لیا تھا، ہے نا؟'' بیلاٹرکس نے طنزیہ انداز میں تمسخر اُڑاتے ہوئے کہا۔

''میں ایسا کوئی دعویٰ نہیں کرتا ہوں!'' سنیپ نے پرسکون انداز میں کہا۔ ''مجھے اُن کی منصوبہ بندیوں کی کوئی خبر نہیں تھی کہ وہ ازسرنو زندہ ہونے کیلئے کیا کرنا چاہتے تھے؟ چونکہ میں پہلے ہی یہ تسلیم کر چکا ہوں کہ دوسروں کی طرح میری رائے میں تاریکیوں کے شہنشاہ ہمیشہ کیلئے مردہ ہو چکے تھے، میں تو صرف یہ واضح کرنے کی کوشش کر رہا ہوں کہ تاریکیوں کے شہنشاہ کو پوٹر کے بچنے پر افسوس کیوں نہیں ہوا تھا؟ کم از کم ایک سال پہلے تک تو......''

''مگر تم نے اسے زندہ ہی کیوں رہنے دیا؟'' وہ بیچ میں چیخ کر چلائی۔

''کیا تم نے میری پچھلی بات پر غور نہیں کیا ہے بیلاٹرکس؟'' سنیپ نے زہر خند لہجے میں کہا۔ ''صرف ڈمبل ڈور کی پناہ گاہ اور اعتماد کی وجہ سے ہی میں اژقبان نہیں بھیجا گیا تھا۔ کیا تمہیں اس بات کا ذرا احساس نہیں ہے کہ ان کے عزیز طالب علم کی ہلاکت کے بعد وہ پوری طرح مجھ سے بدظن ہو جاتے اور میری حمایت ترک کر دیتے..... مگر بات اس سے بھی کہیں آگے جاتی ہے، میں تمہیں یاد دلانا چاہوں گا کہ جب پوٹر پہلی بار ہوگورٹس میں آیا تھا تو اس کے بارے میں کئی کہانیاں گردش کر رہی تھیں۔ اس طرح کی افواہیں بھی تھیں کہ وہ خود ایک بڑا تاریک جادوگر ہے، اسی لئے تو وہ تاریکیوں کے شہنشاہ کے حملے سے بچ گیا تھا۔ دراصل تاریکیوں کے شہنشاہ کے کئی وفادار پرانے ساتھیوں نے یہ سوچا کہ پوٹر وہ سیڑھی ثابت ہو سکتا ہے جس کے گرد ہم ایک بار پھر اکٹھے ہو سکتے ہیں۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ میرے من میں بھی ایسی ہی طمع بھر گئی تھی، اس لئے اس کے سکول میں قدم رکھتے ہی اسے ہلاک کر دینا حماقت سمجھتا تھا......''

''ظاہر ہے کہ بہت جلد ہی میں اس حقیقت سے آگاہ ہو گیا تھا کہ اس میں کوئی باصلاحیت خوبی موجود نہیں تھی۔ وہ اتنے سارے خطرات میں گھرنے کے باوجود محض اس لئے کامیابی سے بچ نکلنے میں کامیاب ہو گیا تھا کیونکہ اس کی قسمت اس پر مہربان تھی اور اس کے دوست اس کے ساتھ مخلص تھے۔ وہ نہایت اوسط درجے کا لڑکا ثابت ہوا ہے۔ حالانکہ وہ اپنے باپ کی مانند ہی مغرور خود غرض اور قابل نفرت ہے۔ میں نے اسے ہوگورٹس سے نکلوانے کی بھرپور کوشش کی ہے کیونکہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ وہاں اس کیلئے کوئی جگہ نہیں ہے مگر اسے ہلاک کرنا یا اسے اپنے سامنے مرنے دینا؟ یہ خطرہ مول لینا سب سے بڑی حماقت ہی ہوتی کیونکہ ڈمبل ڈور وہیں موجود تھے......''

''اور اس دوران ڈمبل ڈور کو تم پر کبھی شک نہیں ہوا؟ انہیں تمہاری من گھڑت سچائی کی حقیقت کا کبھی پتہ نہ چل پایا؟ وہ اب بھی تم پر اعتماد کرتے ہیں؟'' بیلاٹرکس نے تلخی سے پوچھا۔

’’میں نے اپنے کردار کو نہایت شاندار طریقے سے نبھایا ہے۔‘‘ سنیپ نے مسکر کر کہا۔ ’’اور تم ڈمبل ڈور کی سب سے بڑی کمزوری کو نظر انداز کر رہی ہو...... وہ لوگوں کے اندر چھپی ہوئی اچھائی اور ان کی پشیمانی پر یقین کرتے ہیں۔ جب میں ان کے سٹاف میں شامل ہوا تو میں نے گہری ندامت اور پچھتاوے کا اظہار کیا اور ان پر ایسا ظاہر کیا کہ میں اپنے اندر کی سچائی اگل رہا ہوں، میں نے مرگ خور کے روپ میں بسر کیئے ہوئے دنوں کی تکلیف دہ گھڑیوں کا حال سنایا تو انہوں نے اپنی فطرت کے مطابق اپنے بازو پھیلا کر میرا استقبال کیا...... جیسا کہ میں نے تمہیں پہلے بتایا کہ انہوں نے جان بوجھ کر مجھے تاریک جادو سے تحفظ کے فن کا مضمون پڑھانے نہیں دیا۔ ڈمبل ڈور نہایت گھاگ جادوگر ہیں...... اوہ ہاں! بہت زیادہ طاقتور (بیلاٹرکس نے یہ سن کر ایک طنزیہ ہنکار بھری) تاریکیوں کے شہنشاہ خود بھی یہ بات تسلیم کرتے ہیں۔ بہر حال، مجھے یہ کہتے ہوئے مسرت ہو رہی ہے کہ ڈمبل ڈور اب بوڑھے ہو چکے ہیں۔ گذشتہ مہینوں میں تاریکیوں کے شہنشاہ کے ساتھ نبرد آزمائی نے انہیں جھنجوڑ ڈالا ہے، وہ اندر سے بری طرح سے ہل چکے ہیں۔ اس کے علاوہ انہیں ایک سنگین نوعیت کی چوٹ بھی لگ چکی ہے، جس کے باعث ان کا ایک ہاتھ پہلے جیسی پھرتی اور مہارت سے نہیں کام نہیں کر پاتا ہے مگر ان بیتے سالوں میں انہوں نے سیورس سنیپ پر بھروسہ کرنا کبھی نہیں چھوڑا ہے اور یہی بات تاریکیوں کے شہنشاہ کیلئے سب سے زیادہ اہمیت کی حامل ہے......‘‘

بیلاٹرکس کا منہ لٹک سا گیا حالانکہ اسے یہ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ سنیپ پر اگلا حملہ کس ضمن میں کرے تاکہ وہ اسے نیچا دکھا سکے، اس کے سب حملوں کو سنیپ نے بڑے اطمینان کے ساتھ ناکام بنا دیا تھا۔ اس کی خاموشی کا فائدہ اُٹھاتے ہوئے سنیپ اس کی بہن کی طرف متوجہ ہوئے۔

’’تو تم...... مجھ سے کسی قسم کی مدد مانگنے کیلئے آئی تھی، نرسیسہ؟‘‘

نرسیسہ نے اپنا جھکا ہوا سر اُٹھا کر سنیپ کی طرف متوحش انداز میں دیکھا۔

’’ہاں سیورس! مجھے...... مجھے محسوس ہوا ہے کہ صرف تم ہی وہ شخص ہو جو میری مدد کر سکتے ہو...... میں کہیں اور جا نہیں سکتی ہوں...... لوسیس جیل میں بند ہے اور......‘‘ اس نے اپنی آنکھیں کرب سے بھینچ لیں اور اس کے رخساروں پر دو موٹے آنسو پھسل گئے۔ ’’تاریکیوں کے شہنشاہ نے مجھے یہ بات کسی کو بھی بتانے سے منع کیا ہے۔‘‘ نرسیسہ بے چینی سے پہلو بدلتے ہوئے بولی۔ اس کی آنکھیں ابھی تک بند تھیں۔ ’’وہ چاہتے ہیں کہ ان کا لائحہ عمل کسی کو بھی معلوم نہ ہو...... یہ نہایت خفیہ ہے مگر......‘‘

’’اگر انہوں نے منع کیا ہے تو تمہیں اس بارے میں ایک لفظ بھی منہ سے نہیں نکالنا چاہئے۔‘‘ سنیپ نے فوراً ہاتھ اُٹھا کر اسے روکتے ہوئے کہا۔ ’’تم اچھی طرح سے جانتی ہو کہ تاریکیوں کے شہنشاہ کا ایک ایک لفظ ہمارے لئے قانون کا درجہ رکھتا ہے۔‘‘

نرسیسہ نے یوں آہ بھری جیسے سنیپ نے اس پر یخ بستہ پانی الٹ دیا ہو۔ وہاں پہنچنے کے بعد پہلی بار بیلاٹرکس کے چہرے پر خوشی کی کرن نمودار ہوئی۔

''دیکھ لیا میری بہن!'' وہ فاتحانہ انداز میں کلکاری مارتے ہوئی بولی۔ ''یہاں تک کہ سنیپ کا بھی یہی کہنا ہے کہ تمہیں اپنا منہ بند رکھنا چاہئے......''

سنیپ خاموشی سے کرسی سے اُٹھ کھڑے ہوئے اور دھیمے قدموں سے چلتے ہوئے کھڑکی کے پاس پہنچے۔ انہوں نے پردے ہٹا کر ویران سڑک پر طائرانہ نظر ڈالی اور پھر جھٹکے سے پردوں اچھی طرح بند کر دیا۔ وہ انہی قدموں پر گھومے اور نرسیسہ کی طرف تیوریاں چڑھا کر دیکھا۔

''مجھے ان کے منصوبے کے بارے میں اچھی طرح معلوم ہے۔'' انہوں آہستگی کے ساتھ کہا۔ ''میں ان خاص گنے چنے لوگوں میں سے ایک ہوں جنہیں تاریکیوں کے شہنشاہ نے خود یہ بات بتائی ہے، بہرحال نرسیسہ! اگر مجھے یہ خفیہ بات معلوم نہ ہوتی تو مجھے بتانے سے نہ صرف تاریکیوں کے شہنشاہ کی حکم عدولی ہو جاتی بلکہ تم کسی بڑی مصیبت میں پھنس جاتی۔''

''مجھے پورا یقین تھا کہ تمہیں اس بارے میں ضرور معلوم ہوگا۔'' نرسیسہ نے راحت بھری سانس لیتے ہوئے کہا۔ ''وہ تم پر بے حد اعتماد کرتے ہیں سیورس!''

''تمہارا کیا مطلب ہے کہ تم منصوبے کے بارے میں جانتے ہو؟'' بیلاٹرکس نے کہا اور مسرت آمیز تاثرات کی جگہ چہرے پر چڑچڑاپن پھیل گیا۔ ''......تم جانتے ہو؟''

''یقیناً میں جانتا ہوں!'' سنیپ نے دوٹوک انداز میں کہا۔ ''مگر میں تمہاری کیا مدد کر سکتا ہوں، نرسیسہ؟ اگر تم یہ تصور کر رہی ہو کہ میں تاریکیوں کے شہنشاہ کا فیصلہ بدلوانے کی سکت رکھتا ہوں تو یہ تمہاری خام خیالی سے بڑھ کر کچھ نہیں ہے کیونکہ ایسا کچھ نہیں ہو سکتا......ایسی کوئی امید رکھنا بھی محال ہے......''

''سیورس!'' اس نے منمناتے ہوئے کہا اور اس کے زرد چہرے پر آنسو بہنے لگے۔ ''وہ میرا بیٹا ہے......میرا اکلوتا بیٹا......''

''ڈریکو کو تو اس بات پر فخر ہونا چاہئے۔'' بیلاٹرکس نے فخریہ انداز میں کہا۔ ''تاریکیوں کے شہنشاہ اسے اس کی اوقات سے زیادہ عزت افزائی بخش رہے ہیں۔ میں ڈریکو کی طرف سے یہ بات ضرور کہوں گی کہ وہ اپنے فرض میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں برت رہا ہے۔ اسے خوشی ہے کہ اپنی قابلیت ثابت کرنے کا آسان موقع مل رہا ہے۔ وہ اس معاملے میں خاصا جوشیلا ہے......''

نرسیسہ اب سبکیاں لے کر رونے لگی اور ملتجیانہ نظروں سے سنیپ کو دیکھنے لگی۔

''جوشیلے پن کی وجہ صرف یہی ہے کہ وہ صرف سولہ سال کا ہے اور اسے ذرا بھی اندازہ نہیں ہے کہ آگے چل کر کیسے حالات کا سامنا کرنا پڑے گا...... کیوں سیورس؟ میرا بیٹا ہی کیوں؟ یہ کام بے حد خطرناک ہے، میں جانتی ہوں کہ یہ صرف لوسیس کی غلطی کی سزا ہے......''

سنیپ نے کوئی جواب نہیں دیئے، انہوں نے اپنی نگاہیں اس کے آنسوؤں سے بھرے چہرے سے ہٹا لیں جیسے وہ انہیں دیکھ کر

بے چین ہوگئے ہوں۔ بہرحال وہ اس موقع پر کسی قسم کی اداکاری نہیں کر سکتے تھے کہ انہوں نے اس کی بات سنی ہی نہیں تھی۔

''یعنی انہوں نے ڈریکو کو اسی لئے منتخب کیا ہے، ہے نا؟ لوسیس کی کوتاہی کی سزا دینے کیلئے...... یہی سچ ہے، ہے نا؟'' نرسیسہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

''مگر ڈریکو اس معاملے میں کامیاب ہو جاتا ہے تو اسے دوسروں کی نسبت زیادہ عزت اور اونچا مقام حاصل ہو جائے گا......'' سنیپ نے دوسری طرف دیکھتے ہوئے آہستگی سے کہا۔

''مگر میں جانتی ہوں کہ وہ کامیاب نہیں ہوگا۔'' نرسیسہ نے روتے ہوئے کہا۔ ''وہ کیسے کامیاب ہو سکتا ہے جبکہ تاریکیوں کے شہنشاہ خود......؟'' بیلاٹرکس نے اسی لمحے زور سے سانس کھینچی۔ نرسیسہ اگلے الفاظ ادا کرنے کی ہمت نہیں کر پائی تھی۔ ''میرے کہنے کا مطلب یہ تھا کہ کوئی بھی اب تک کامیاب نہیں ہو پایا ہے...... سیورس...... براہ کرم...... تم ہمیشہ سے ڈریکو کے سب سے پسندیدہ استاد رہے ہو...... تم لوسیس کے بھی پرانے دوست ہو...... میں تم سے فریاد کرتی ہوں...... تم تاریکیوں کے شہنشاہ کو عزیز ہو، ان کے سب سے قابل اعتماد صلاح کار ہو...... کیا تم ان سے بات کرو گے...... انہیں رضامند کرو گے......؟''

''تاریکیوں کے شہنشاہ کبھی اس پر راضی نہیں ہوں گے اور میں اتنا نادان نہیں ہوں کہ انہیں راضی کرنے کی کوئی کوشش کروں؟'' سنیپ نے سپاٹ لہجے میں کہا۔ ''میں یہ اداکاری بالکل نہیں کروں گا کہ تاریکیوں کے شہنشاہ لوسیس سے ناراض نہیں ہیں۔ لوسیس اس مہم کا سربراہ تھا، اس نے نہ صرف خود کو گرفتار کروالیا بلکہ اپنے ساتھ دوسروں کو بھی پکڑوا کر سب کیلئے مشکلات میں اضافہ کر دیا اور سب سے سنگین بات یہ رہی کہ وہ پیش گوئی کے گولے کی حفاظت نہیں کر پایا...... ہاں نرسیسہ! یہ سچ ہے کہ تاریکیوں کے شہنشاہ اس سے واقعی بے حد ناراض ہیں...... تمہارے تصور سے کہیں زیادہ ناراض!''

''تو میرا اندازہ درست تھا کہ انہوں نے ڈریکو کو انتقامی طور پر ہی منتخب کیا ہے!'' نرسیسہ نے رندھی ہوئی آواز میں کہا۔ ''وہ یہ نہیں چاہتے ہیں کہ وہ کامیاب ہو۔ وہ تو صرف یہ چاہتے ہیں کہ وہ اس کوشش میں اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے، ہے نا؟''

جب سنیپ نے اس بات کا کوئی جواب نہیں دیا تو نرسیسہ کی بچی کھچی ہمت بھی جواب دے گئی۔ وہ لڑکھڑاتے ہوئے انداز میں آگے بڑھی اور اس نے سنیپ کا چوغہ پکڑ لیا۔ اس کا چہرہ سنیپ کے چہرے کے قریب آ گیا تھا اور اس کے بہتے ہوئے آنسو ان کے سینے پر ٹپک رہے تھے۔

''تم یہ کام کر سکتے ہو، سیورس! ڈریکو کی جگہ تم یہ کام کر سکتے ہو...... تم کامیاب ہو جاؤ گے۔ تم ضرور کامیاب ہو جاؤ گے اور وہ تمہیں سب سے زیادہ عزت دیں گے......''

سنیپ نے اس کی دونوں کلائیاں پکڑ کر اسے خود سے دور ہٹایا۔

''جہاں تک میرا اندازہ ہے، وہ آخر میں یہ کام مجھ سے ہی کروانا چاہتے ہیں مگر وہ تہیہ کر چکے ہیں کہ پہلی کوشش ڈریکو کو ہی کرنا

ہوگی۔''سنیپ نے اس کے آنسوؤں سے تر بہ تر چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔''دیکھو! اگر ڈریکو کامیاب ہو جاتا ہے، جس کی مجھے بھی بے حد کم توقع ہے تو میں ہوگورٹس میں تھوڑا زیادہ عرصے تک ٹکا رہ سکتا ہوں اور اپنی مخبر والی حیثیت کو مزید کچھ عرصے تک جاری رکھ سکتا ہوں......''

''دوسرے الفاظ میں اگر ڈریکو ہلاک ہو جاتا ہے تو انہیں اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔''

''تاریکیوں کے شہنشاہ بے حد ناراض ہیں، وہ پیش گوئی کو ہر قیمت پر سننا چاہتے تھے مگر ایسا بالکل نہیں ہو پایا، نرسیسہ! میری طرح تم بھی اچھی طرح جانتی ہو کہ وہ آسانی سے معاف نہیں کرتے ہیں۔''

نرسیسہ اگلے لمحے سنیپ کے قدموں میں جا گری اور بری طرح رونے لگی۔

''میرا اکلوتا بیٹا......میرا اکلوتا بیٹا......''

''تمہیں اس پر فخر ہونا چاہئے۔'' بیلاٹرکس نے بے رحمی کے ساتھ کہا۔''اگر میرے بیٹے ہوتے تو میں ان سب کو خوشی خوشی تاریکیوں کے شہنشاہ کے حضور خدمت کیلئے پیش کر دیتی......''

نرسیسہ نے متوحش انداز میں چیخ ماری اور اپنے لمبے سنہری بالوں کو پکڑ کر نوچا۔ سنیپ نے جھک کر اسے اپنے قدموں میں سے اُٹھایا اور واپس صوفے کی طرف لے گئے۔ پھر انہوں نے اس کے گلاس میں اور شراب انڈیلی اور گلاس اس کے ہاتھوں میں تھما دیا۔

''نرسیسہ! بہت ہو گیا، اسے پی لو اور میری بات سنو!''

وہ تھوڑی پرسکون ہوگئی اور اپنے چوغے پر شراب چھلکا کر اس نے کانپتے ہاتھوں سے ایک گھونٹ حلق سے اتارا۔

''ہوسکتا ہے کہ......میں......میں ڈریکو کی مدد کر دوں!''سنیپ نے آہستگی سے کہا۔

نرسیسہ کا چہرہ کاغذ کی طرح سفید پڑ گیا اور اس نے پھٹی آنکھوں سے سنیپ کی طرف دیکھا اور کپکپاتے لہجے سے بولی۔

''سیورس......اوہ سیورس......تم اس کی مدد کرو گے؟......تم اس کا دھیان رکھو گے؟......یہ دیکھو گے کہ اسے کوئی نقصان نہ ہو جائے؟''

''میں کوشش کروں گا......''

نرسیسہ نے بدحواسی میں اپنا گلاس دور پھینک دیا جو میز کی سطح پر پھسلتا چلا گیا۔ وہ ایک بار پھر صوفے سے پھسل کر سنیپ کے قدموں میں گر گئی اور اس نے اپنے دونوں ہاتھوں سے سنیپ کا ہاتھ پکڑ کر اسے عقیدت بھرے انداز میں چوم لیا۔

''اگر تم اس کی حفاظت کا وعدہ کرو......سیورس! کیا تم قسم کھانے کو تیار ہو؟ کیا تم نہ توڑی جانے والی اٹوٹ قسم کھانے کو تیار ہو......؟''

''اٹوٹ قسم......؟''سنیپ کا چہرہ بالکل سپاٹ تھا جس پر کوئی تاثر موجود نہیں تھا کہ اندازہ لگ پاتا کہ اس کے دل و دماغ میں کیا چل رہا ہے؟ بہرحال، بیلاٹرکس فاتحانہ انداز میں کھلکھلائی۔

''تم نے سنا نہیں نرسیسہ بہن!......وہ کوشش کرے گا...... بڑا ہی کھوکھلا وعدہ......کام سے خود کو بچانے اور آسانی سے اپنے دامن کو بچانے اور پھسل جانے والا دلاسہ......اوہ ظاہر ہے کہ تاریکیوں کے شہنشاہ کے حکم پر......''

سنیپ نے بیلاٹرکس کی طرف بالکل نہیں دیکھا، ان کی سیاہ آنکھیں نرسیسہ کے آنسو بھری نیلی آنکھوں پر جمی ہوئی تھیں جس نے اب تک سنیپ کا ہاتھ نہیں چھوڑا تھا۔

''یقیناً......نرسیسہ!'' وہ دھیمے انداز میں بولے۔ ''میں اٹوٹ قسم کھانے کیلئے تیار ہوں، شاید تمہاری بہن ہمارے بندھن کی معاون بننے کو تیار ہو جائے......''

بیلاٹرکس کا منہ حیرت سے کھل گیا۔ سنیپ نیچے جھکے اور نرسیسہ کے مدمقابل گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے۔ بیلاٹرکس کے متحیر آنکھوں کے سامنے ان دونوں نے اپنے اپنے دائیں ہاتھ ایک دوسرے ہاتھ میں دے دیئے۔

''تمہیں چھڑی کی ضرورت پڑے گی، بیلاٹرکس!'' سنیپ نے سرد لہجے میں غرائے۔

بیلاٹرکس ابھی تک حیرت کے سمندر میں ڈوبی ہوئی تھی، اس نے لاشعوری طور پر اپنی چھڑی باہر نکالی۔

''اور تمہیں تھوڑا قریب بھی آنا پڑے گا......'' سنیپ نے دوبارہ کہا۔

بیلاٹرکس مقناطیسی انداز میں آگے بڑھ گئی تاکہ وہ ان کے اوپر کھڑی رہے۔ اس نے ان کے جڑے ہوئے ہاتھوں پر اپنی چھڑی کی نوک جما دی۔

''سیورس!'' نرسیسہ دھیمے لہجے میں بولی۔ ''میرا بیٹا ڈریکو جب تاریکیوں کے شہنشاہ کی ہدایات پوری کرنے کی کوشش کرے گا تو کیا تم اس پر نگاہ رکھو گے......''

''رکھوں گا......'' سنیپ نے صاف آواز میں کہا۔

چھڑی سے ایک پتلی سی روشنی کی لہر نکلی اور چمکتی شوخ سرخ تار کی مانند ان دونوں کے ہاتھوں کے گرد لپٹتی چلی گئی۔

''اور کیا تم اپنی پوری قوت کو بروئے کار لاتے ہوئے اسے کسی بھی نقصان سے بچاؤ گے؟''

''بچاؤں گا......'' سنیپ نے کہا۔

چھڑی سے ایک اور روشنی کی سرخ لہر نکلی اور پہلی لہر سے پیوست ہو کر دونوں کے ہاتھ کو باندھتی چلی گئی جس سے ایک چمکتی ہوئی زنجیر بن گئی تھی۔

''اور اگر ضرورت پڑے......اگر ایسا لگے کہ ڈریکو ناکام ہو جائے گا......'' نرسیسہ بڑبڑا کر بولی (سنیپ کے ہاتھ میں لمحہ بھر کپکپی دوڑ گئی مگر انہوں نے اسے روکنے یا سنبھالنے کی کوشش بالکل نہیں کی) ''تو کیا تم وہ کام کرو گے جو تاریکیوں کے شہنشاہ نے ڈریکو کو کرنے کا حکم دیا ہے......''

کچھ لمحوں تک خاموشی چھا گئی۔ بیلاٹرکس آنکھیں پھاڑے اس کی طرف دیکھتی رہ گئی، اس کی چھڑی کی نوک بندھے ہاتھوں پر لرزی۔

''کروں گا......''سنیپ نے آنکھیں بند کرتے ہوئے کہا۔

بیلاٹرکس کی چھڑی کی نوک سے نکلی سرخ روشنی کی تیسری شعاع کی چمک میں اس کا حیرانگی سے پھٹا ہوا منہ صاف دکھائی دے رہا تھا۔ یہ لہر پہلی دونوں لہروں کے ساتھ مل گئی اور اس نے بل کھا کر زنجیر کو موٹی رسی میں بدل ڈالا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے دونوں کے ہاتھوں کے گرد آگ سے بنا ہوا سانپ بل کھا کر لپٹ گیا ہو......

☆☆☆☆

تیسرا باب

# متزلزل ارادہ

ہیری پوٹر اپنی کرسی میں لڑھکا پڑا زور زور سے خراٹے لے رہا تھا۔ وہ پچھلے چار گھنٹے میں سے زیادہ تر وقت اپنے بیڈروم کی کھڑکی کے پاس والی کرسی پر بیٹھ کر اندھیرے میں ڈوبی سڑک کو دیکھتا رہا تھا اور بالآخر وہیں پڑے پڑے سو گیا تھا۔ اس کے چہرے کا ایک حصہ کھڑکی کے سرد شیشے سے ٹکا ہوا تھا۔ اس کی عینک ناک پر ترچھی ہوگئی تھی اور منہ کھلا پڑا تھا۔ اس کی سانس کی بھاپ سے شیشے پر ایک بڑا حلقہ دھندلا ہو چکا تھا جو باہر چمکتی ہوئی سٹریٹ لائٹس کی روشنی میں واضح دکھائی دے رہا تھا۔ باہر کی نارنجی روشنی نے اس کے چہرے کا ایک حصہ بالکل تاریک کر دیا تھا۔ باہر سے دیکھنے والے کو یہی دکھائی دیتا کہ کوئی اپنے نصف چہرے اور سیاہ بکھرے بالوں کے ساتھ کھڑکی سے گال چپکائے سو رہا تھا۔ کمرے میں بہت سارا سامان اور ادھر ادھر بکھرا پڑا تھا۔ فرش پر الّو کے پنکھ، سیب کی بیچ والی ڈنٹھل اور چاکلیٹ کے خالی ریپرز پھیلے ہوئے تھے۔ پلنگ پر جادوئی کلمات کی کئی کتابیں، چوغوں کے درمیان میں بے ترتیب پڑی ہوئی تھیں اور میز پر روشنی کے نیچے اخباروں کا انبار لگا ہوا تھا...... ان میں ایک پر ایک خبر کی جلی سرخی صاف دکھائی دے رہی تھی۔

### ہیری پوٹر...... کیا واقعی ایک نجات دہندہ جادوگر؟

(نامہ نگار) جادوئی محکمے میں پچھلے عرصہ میں ہوئے پراسرار ہنگاموں کے بارے میں کئی اندازے اور اٹکل پچو لگائے جا رہے ہیں، جن کے دوران 'تم جانتے ہو کون؟' کو ایک طویل عرصے کے بعد دوبارہ دیکھا گیا تھا۔

'براہ کرم! مجھ سے کچھ نہ پوچھا جائے کیونکہ ہمیں اس کے بارے میں کچھ بھی بتانے کی اجازت نہیں ہے۔' ایک پریشان حال محکماتی اہلکار نے ہمارے نامہ نگار کو بتایا جس نے کل رات محکمے سے واپس گھر جاتے ہوئے اپنا نام بتانے سے صاف انکار کر دیا تھا۔

اس کے باوجود انتہائی اندرونی ذرائع کے مطابق محکمہ وزارت نے اس بات کی تصدیق کی ہے کہ یہ ہنگامے دراصل محکمے کے حساس ترین حصے شعبہ اسراریات کے پیش گوئی ریکارڈ روم میں رونما ہوئے تھے۔ البتہ محکمے کے سرکاری

ترجمان اب تک وہاں موجود کسی ایسی پراسرار جگہ کے وجود سے ہی صاف انکار کر رہے ہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ جادوئی دنیا کے بیشتر جادوگر اس بات کو پورے یقین کے ساتھ تسلیم کرتے ہیں کہ ایسی جگہ واقعی موجود ہے، ان کا کہنا ہے کہ گذشتہ مہینوں میں جو جومرگ خور گرفتار ہوئے ہیں اور وہ چوری چھپے اور غیر قانونی طور پر محکمے میں دخل اندازی کے جرم میں اژقبان میں سزا کاٹنے کیلئے بھیجے گئے ہیں، وہ درحقیقت ایک پیش گوئی کو چرانے کی کوشش کر رہے تھے۔ حالانکہ اس پیش گوئی کی نوعیت کے بارے میں محض افواہوں کے سوا کچھ سامنے نہیں آپایا مگر حالات وسکنات کو دیکھتے ہوئے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں ہے کہ اس کا ہیری پوٹر کے ساتھ کوئی نہ کوئی تعلق ضرور جڑا ہوا ہے۔ جو سنگین جھٹ کٹ وار سے بچنے والا جادوئی دنیا کا واحد فرد ہے۔ یہ بھی بات سننے میں آئی ہے کہ وہ خود بھی اس رات جادوئی محکمے میں ہی موجود تھا۔ جادوئی معاشرے کے کچھ افراد اب ہیری پوٹر کو برملا اپنا 'نجات دہندہ' کہنے لگے ہیں اور ان کے مطابق پیش گوئی میں یہ کہا گیا ہے کہ وہی ہمیں تم جانتے ہو کون؟ سے ہمیشہ کیلئے نجات دلائے گا......
جیسا کہ یہ پیش گوئی نامعلوم فرد کی طرف سے کی گئی ہے اور اس کے موجودہ مقام کا تعین بھی دشوار ہے حالانکہ ......(بقیہ صفحہ۲ پر کالم ۵ میں ملاحظہ کریں)

اس اخبار کے قریب ہی ایک اور اخبار پڑا تھا جس میں کچھ اس طرح کی سرخی دکھائی دے رہی تھی۔ پہلے صفحے پر زیادہ تر جگہ ایک بڑی بلیک اینڈ وائٹ تصویر نے گھیر رکھی تھی۔ اس میں ایک آدمی دکھائی دے رہا تھا جس کے شیر کی ایال جیسے موٹے بال تھے اور کسی قدر منتشر چہرہ ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔ تصویر متحرک تھی، وہ آدمی اوپر کی طرف دیکھ کر اپنا ہاتھ ہلا رہا تھا۔ نیچے جلی سرخی تھی۔

## فج کی جگہ سکرمگوئیر کی بطور وزیر جادو کی نامزدگی

(نامہ نگار) شعبہ نفاذ جادوئی قانون میں ایرورز دستے کے سربراہ اعلیٰ مسٹر روفس سکرمگوئیر اب کارنیلوس فج کی جگہ اگلے نئے وزیر جادو منتخب کر لیے گئے ہیں۔ اس نئی تقرری کا جادوئی معاشرے نے جوشیلے انداز میں خیر مقدم کیا ہے۔ بہرحال، نئے وزیر جادو کی تقرری کے چند ہی گھنٹوں بعد ایسی افواہیں گردش کرنے لگی ہیں کہ ان کی ایلبس ڈمبل ڈور کے ساتھ کسی قسم کی مڈبھیڑ ہوئی ہے جو کہ حال ہی میں جادوئی جادوگر نمنٹ کی اعلیٰ کونسل اور عدالت عظمیٰ کی سابقہ رکنیت پر بحال کئے گئے ہیں۔ سکرمگوئیر کے ترجمان نے اس بات کی تصدیق کی ہے کہ وزیر جادو بننے کے فوراً بعد ہی سکرمگوئیر نے ڈمبل ڈور سے تفصیلی ملاقات کی تھی، مگر انہوں نے گفتگو میں زیر بحث موضوع کے بارے میں کسی قسم کی رائے دینے سے اجتناب کیا ہے، ایلبس ڈمبل ڈور ہمیشہ سے (بقیہ صفحہ۳ پر کالم ۲ میں ملاحظہ کریں)

اس اخبار کے دائیں پہلو میں ایک اور اخبار رکھا ہوا تھا جو اس طرح مڑا ہوا تھا کہ اس کا ایک مضمون دکھائی دے رہا تھا جس پر سرخی میں لکھا ہوا تھا۔

## جادوئی محکمے نے طلباء کی حفاظت کی ضمانت دی!

(نامہ نگار) مسٹر رفس سکرمگوئیر نے اپنا نیا عہدہ سنبھالنے کے بعد آج نامہ نگاروں کو بتایا ہے کہ محکمے نے کچھ سخت اقدامات اُٹھائے ہیں تاکہ اس ستمبر میں ہوگورٹس سکول برائے جادوئی تعلیم ومخفی علوم میں زیرِتعلیم طلباء کی روانگی اور سکول میں موجودگی کو زیادہ سے زیادہ محفوظ بنایا جا سکے۔

وزیرِجادو نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ 'ظاہر ہے کہ حفظ ماتقدم ہم اپنے اُٹھائے گئے حفاظتی اقدامات کی تفصیل کے بارے کھل کر نہیں بتائیں گے۔' بہرحال ایک اندرونی ذرائع سے ہمیں خبر ملی ہے کہ ان نئے حفاظتی اقدامات میں دفاعی جادوئی کلمات، جادوئی حفاظتی حصار اور شناخت کیلئے کچھ مشکل جادوئی کلمات کا استعمال کیا جائے گا اس کے علاوہ یہ خبر بھی ہے کہ سکول کے اردگرد حفاظت کے پیش نظر ماہر ایرورز کا دستہ بھی تعینات کیا جائے گا۔

طلباء کے نئے حفاظتی اقدامات کے بارے میں متفکر والدین اب نئے وزیرِجادو سے کافی مطمئن دکھائی دے رہے ہیں۔ مسز آگسٹسا لانگ باٹم نے کہا ہے کہ 'میرا پوتا نیول، جو ہیری پوٹر کا قریبی دوست بھی ہے اور اس کے ساتھ گذشتہ جون میں محکمے میں مرگ خوروں سے نبرد آزما ہوا تھا اور.....'

اس اداریے کا باقی حصہ ایک بڑے پنجرے سے ڈھک گیا تھا جو اس کے اوپر رکھا ہوا تھا۔ اس پنجرے میں ایک خوبصورت اور دیدہ زیب الّو بیٹھی ہوئی تھی، اس کی آنکھیں بڑی شان سے کمرے کو گھور رہی تھیں۔ وہ کبھی کبھار زور زور سے خراٹے لیتے ہوئے اپنے مالک کو دیکھنے کیلئے اپنا سر اس کی طرف گھما لیتی تھی۔ ایک دوبار تو اس نے ناپسندیدگی سے اپنی چونچ بھی کٹکٹائی تھی مگر ہیری اتنی گہری نیند میں ڈوبا ہوا تھا کہ اسے اس کی کٹکٹاہٹ کا ذرا بھی احساس نہیں ہو پایا تھا۔

کمرے کے وسطی حصے میں ایک بڑا صندوق کھلا پڑا تھا جو اندر سے قریباً خالی دکھائی دے رہا تھا۔ اس کی تہہ میں میں صرف پرانے انڈرویئرز، چاکلیٹ کے ٹکڑے، خالی دواتیں اور ٹوٹی ہوئی پنکھ قلمیں پڑی تھیں۔ صندوق کے قریب ایک جامنی رنگت والا ایک اشتہار نما کتابچہ پڑا تھا جس پر کچھ اس قسم کی تحریر دکھائی دے رہی تھی۔

## محکمہ جادو کی طرف سے باضابطہ جاری کردہ ہدایت نامہ

شیطانی قوتوں سے اپنے گھروں اور خاندان کی حفاظت کیسے کریں؟

جادوئی معاشرے کو موجودہ حالات میں ان لوگوں اور گروہوں سے خطرات لاحق ہیں جو خود کو مرگ خور کہلاتے ہیں۔ ذیل میں دی گئی اہم ہدایات پر عمل درآمد کرنے کی صورت میں آپ خود کو، اپنے گھرانے کے افراد کو اور اپنے گھر کو شیطانی قوتوں کے حملوں اور ناگزیر نقصانات سے محفوظ رکھنے میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔

1۔ آپ کو ہدایت دی جاتی ہے کہ آپ اپنے گھر سے تنہا باہر مت نکلیں۔

2۔ اندھیرا پھیلنے کی صورت میں باہر نکلنے میں خصوصی احتیاط برتیں، جہاں تک ممکن ہو سکے تو سورج ڈھلنے کے پاس پاس اپنے گھروں میں واپس لوٹ جائیں۔

3۔ اپنے گھر کے اردگرد حفاظتی انتظامات کا باریک بینی سے جائزہ لیں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ آپ کے گھرانے کے سبھی افراد حفاظتی انتظامات کے بارے اچھی طرح جانتے ہوں۔ جیسے جادوئی حصار کے حلقے کا پھیلاؤ، مخصوص شناختی الفاظ، اس کے علاوہ گھرانے کے نابالغ افراد کو مشترکہ طور پر ثقاب اُڑان کی مشقیں بھی کرائیں اور اس کے نتائج سے آگاہ کریں۔

4۔ امدادی جادوئی کلمات استعمال کریں اور گھرانے کے افراد کے ساتھ حفظ ماتقدم خفیہ سوال طے کریں جن کے جوابات صرف آپ کے گھرانے کے افراد ہی جانتے ہوں۔ اس طرح آپ ان مرگ خوروں کو آسانی سے پہچان لیں گے جو بھیس بدل جادوئی مرکب کا استعمال کر کے دوسروں کا بہروپ اختیار کر سکتے ہیں (مزید تفصیل کیلئے صفحہ ۲ ملاحظہ کریں)

5۔ اگر آپ کو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ گھرانے کا کوئی فرد، رشتے دار، دوست یا پڑوسی عجیب یعنی خلاف معمول حرکات کا مرتکب ہو رہا ہے تو فوری طور جادوئی نفاذ قانون کے دستے سے رابطہ کر کے اطلاع دیں۔ ممکن ہے کہ وہ فرد کسی تاریک جادوئی کلمے کے سحر میں مسخر ہو چکا ہو۔ (مزید تفصیل کیلئے صفحہ ۴ ملاحظہ کریں)

6۔ اگر کسی گھر یا عمارت کے اوپر تاریکی کا نشان دکھائی دے تو اس میں خود داخل ہونے کی کوشش مت کیجئے بلکہ فوری طور ایرورز دستے کے ارکان سے رابطہ کر کے انہیں مطلع کیجئے۔

7۔ کچھ خفیہ ذرائع سے ایسی خبریں ملی ہیں کہ مرگ خور اب زندہ لاشوں کا استعمال بھی کر رہے ہیں (مزید تفصیل صفحہ ۱۰ پر ملاحظہ کریں) کسی زندہ لاش کو دیکھنے کی صورت میں اس کے قریب مت جائیں بلکہ فوری طور پر محکمے کو خبر دیں۔

ہیری نیند میں بڑبڑایا اور اس کا کھڑکی کے شیشے سے ٹکا ہوا چہرہ پھسل کر کچھ انچ نیچے چلا گیا۔ اس سے اس کی عینک کچھ اور ترچھی ہو گئی تھی مگر حیرت انگیز طور پر اس کی نیند میں کوئی خلل نہیں پڑا اور وہ بدستور گہری نیند سویا رہا۔ ہیری نے جس الارم گھڑی کو کچھ سال قبل صحیح کیا تھا، وہ کھڑکی کی چوکھٹ پر پڑی ٹک ٹک کرتی ہوئی چل رہی تھی۔ گیارہ بجنے میں ایک منٹ باقی تھا۔ ہیری کے لٹکے ہوئے ہاتھ میں ایک چرمئی کاغذ کا ٹکڑا ابھی تک دبا ہوا تھا جس پر باریک اور ترچھی تحریر دکھائی دے رہی تھی۔ یہ خط جب تین دن پہلے موصول ہوا تھا تو نلکی کی شکل میں لپٹا ہوا تھا مگر ہیری اسے اتنی زیادہ مرتبہ پڑھ چکا تھا کہ اب چرمئی کاغذ بالکل سیدھا ہو چکا تھا۔

پیارے ہیری!

اگر تمہیں کسی قسم کی رکاوٹ نہ ہو تو میں اس جمعہ کی شب گیارہ بجے پرائیویٹ ڈرائیو کے مکان نمبر چار میں آؤں گا۔ میں یہاں سے تمہیں رون کے گھر منتقل کر دوں، جہاں تمہیں سکول کی باقی ماندہ چھٹیاں گزارنے کیلئے مدعو کیا گیا ہے۔ اگر تمہیں کوئی اعتراض نہ ہو تو میں ایک اور ضروری کام میں تمہاری معاونت لینا چاہوں گا جو مجھے راستے میں سر انجام دینا ہے۔ ملاقات پر اس کام کے بارے میں تفصیلی گفتگو ہو گی۔

اپنا جواب اسی الّو کے ہاتھ بھیج دینا۔ اس جمعہ کی شب کو ملاقات کی امید رکھتا ہوں۔

تمہارا

ایلبس ڈمبل ڈور

حالانکہ ہیری کو یہ خط اب تک زبانی یاد ہو چکا تھا مگر شام کو سات بجے کے بعد ہر کچھ منٹ بعد اس خط کو چپکے چپکے دیکھ رہا تھا۔ وہ سات بجے سے ہی اپنے بیڈروم کی کھڑکی کے پاس بیٹھا ہوا تھا جہاں سے پرائیویٹ ڈرائیو کے دونوں سرے اچھی طرح سے دکھائی دیتے تھے۔ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ ڈمبل ڈور کے خط کو دوبارہ پڑھنا فضول کام ہے مگر پھر بھی وہ خود کو باز نہیں رکھ پایا تھا۔ اس نے اسی الّو کے ہاتھ اپنے اقرار کا جواب لکھ کر بھجوا دیا تھا، اس پل کے بعد سے ہی وہ انتظار جیسی بیزار کن کیفیت میں مبتلا ہو چکا تھا۔ وہ مسلسل یہی سوچ رہا تھا کہ ڈمبل ڈور وہاں آئیں گے یا پھر وہ نہیں آئیں گے......؟

یہ الگ بات تھی کہ اس نے اپنے سامان کو اکٹھا کرنے اور پیک کرنے کی ذرا سی زحمت نہیں کی تھی۔ اسے یقین نہیں ہو پایا تھا کہ ایسا دلچسپ اور خوشگوار لمحہ آنے کا کوئی امکان ہو سکتا ہے۔ ڈرسلی افراد کے ساتھ محض پندرہ دن کے قلیل قیام کے بعد وہ اتنی جلدی وہاں سے کیسے آزاد ہو سکتا تھا؟ وہ اس خدشے کو خود سے دور نہیں رکھ پایا کہ کہیں نہ کہیں ضرور کوئی خرابی ظہور میں آ سکتی تھی۔ ڈمبل ڈور کے خط کا جواب تو اس نے دے دیا تھا مگر وہ ان تک پہنچنے سے پہلے راستے میں کہیں اور بھی تو پہنچ سکتا تھا؟ یہ بھی تو ہو سکتا تھا کہ وہ ڈمبل ڈور تک صحیح طور پر پہنچ ہی نہیں پایا ہو یا وہ اسے لینے ہی نہ آ پائے ہوں۔ یہ بھی تو ہو سکتا تھا کہ درحقیقت یہ خط ڈمبل ڈور نے لکھا ہی نہ ہو۔ یہ دشمن کی کوئی چال، جھانسا یا فقط مذاق ہی ہو۔ ہیری کو محسوس ہو رہا تھا کہ اگر اس نے ان کے خط کے پیش نظر اپنا سامان سمیٹ لیا اور صندوق تیار کر لیا اور پھر وہ اسے لینے کیلئے نہ آئے تو اسے سخت مایوسی کا سامنا ہو گا اور ایک بار پھر سارے سامان کو کھول کر ضرورت کی اشیاء باہر نکالنا پڑیں گی۔ اسی وجہ سے اس نے سامان کو سمیٹنے کی ذرا سی بھی زحمت نہیں کی تھی۔ اس نے اس غیر متوقع سفر کیلئے صرف ایک ہی تیاری کی تھی اور وہ یہ تھی کہ اس نے حفظ ماتقدم اپنی سفیدہ مادہ الّو کو پنجرے میں بند کر لیا تھا۔

جس وقت الارم گھڑی کی سوئی تھرکتے ہوئے بارہ کے ہندسے پر پہنچی، اسی لمحے کھڑکی کے دوسری طرف کی سڑک پر سٹریٹ

لائٹس یکلخت گل ہوگئیں۔

ہیری کی آنکھیں لاشعوری طور پر کھل گئیں جیسے اچانک چھانے والا اندھیرا ہی الارم گھڑی کی آواز بن گیا ہو۔اس نے تیزی سے اپنی عینک درست کی اور اپنا چہرہ شیشے سے پیچھے ہٹا کر کھڑکی کے باہر اندھیرے میں آنکھیں پھاڑ کر دیکھا۔ نیچے ایک فٹ پاتھ پر ایک لمبا ہیولا اپنے لہراتے ہوئے چوغے کے ساتھ چلتا ہوا دکھائی دیا جو باغیچے میں داخل ہو کر مکان نمبر چار کے صدر دروازے کی طرف بڑھ رہا تھا۔

ہیری یوں اچھل کر سیدھا کھڑا ہوا جیسے اسے بجلی کا جھٹکا لگا ہوا۔اس کی کرسی ٹھوکر لگتے ہی الٹ کر پیچھے جا گری۔ وہ پھرتی سے کمرے کے وسطی حصے کی طرف بڑھا اور فرش پر دکھائی دینے والی ہر چیز کو اُٹھا اُٹھا کر تیزی سے صندوق کی تہہ میں پھینکنے لگا۔ابھی وہ دو چوغے، جادوئی کلمات کی چند کتابیں اور چپس کا ایک پیکٹ ہی صندوق میں رکھ پایا تھا کہ اسے نیچے دروازے کی گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی۔

''آدھی رات کو کون کم بخت آ گیا ہے؟'' نیچے لیونگ روم میں ورنن انکل کے بولنے اور قدموں کی چاپ سنائی دی۔

ہیری لمحہ بھر کیلئے بت کی مانند ساکت کھڑا رہ گیا۔اس کے ایک ہاتھ میں دبلی پتلی ٹیلی سکوپ تھی اور دوسرے ہاتھ میں جوتے تھے۔وہ ڈرسلی میاں بیوی کو تو یہ بتانا ہی بھول گیا تھا کہ آج ڈمبل ڈور کی آمد متوقع ہے۔ایک طرف اسے اس بات پر وحشت ہو رہی تھی اور دوسری طرف عجیب سی ہنسی بھی پھوٹتی محسوس رہی تھی۔اس نے دونوں چیزیں صندوق میں پھینکنے کے بجائے اسے پھلانگ کر اپنے بیڈروم کا دروازہ کھولا۔

''شام بخیر!'' اسے ایک بھرائی ہوئی آواز سنائی دی۔'' آپ یقیناً مسٹر ڈرسلی ہوں گے۔شاید ہیری نے آپ کو بتا دیا ہوگا کہ میں اسے لینے کیلئے آ رہا ہوں؟''

ہیری ایک جست میں دو دو سیڑھیاں پھلانگتا ہوا نیچے اترا اور پھر اچانک آخری سیڑھی پر رُک کر کھڑا ہو گیا۔ ماضی کے مختلف واقعات سے اسے یہ سبق حاصل ہو چکا تھا کہ جہاں تک ممکن ہو سکے، اسے اپنے انکل کے بھاری بھرکم ہاتھوں کی پہنچ سے دور ہی رہنا چاہئے۔

دروازے کی دہلیز پر ایک لمبا اور دبلا پتلا شخص کھڑا دکھائی دے رہا تھا جس کے سفید لمبے بال اور ڈاڑھی ناف تک پہنچ رہی تھی۔ ان کی خمیدہ ناک پر نصف چاند کی شکل کی پتلی سی عینک ٹکی ہوئی تھی۔ان کے بدن پر ایک سیاہ سفری چوغہ تھا اور ان کے سر پر جادوگروں والی نوکیلی ٹوپی رکھی تھی۔ ورنن انکل کی مونچھیں بھی ان جتنی ہی گھنی اور پھیلی ہوئی تھیں البتہ وہ سیاہ تھیں۔انہوں نے عمدہ ارغوانی نائٹ گاؤن پہن رکھا تھا۔وہ دروازے پر کھڑے اجنبی کو یوں گھور گھور کر دیکھ رہے تھے جیسے انہیں اپنی بصارت پر یقین نہ آ رہا ہو۔

''آپ کے چہرے پر پھیلی ہوئی حیرت کو دیکھ کر مجھے قطعی اندازہ ہو رہا ہے کہ ہیری نے میرے آنے کی خبر آپ کو نہیں دی ہو

گی۔'' ڈمبل ڈور نے چہکتی ہوئی آواز میں کہا۔'' بہرحال، ہم یہ فرض کر لیتے ہیں کہ آپ نے مجھے پوری گرم جوشی کے ساتھ اپنے گھر میں خوش آمدید کہا ہے۔ ان پیچیدہ اور مشکل حالات میں دروازے کی دہلیز پر زیادہ دیر کھڑے رہنا دانشمندی نہیں ہوگی۔''

وہ دروازے سے نکل کر اندر پہنچ گئے اور انہوں نے بیرونی دروازے کو بند کر دیا۔

''جب میں گذشتہ مرتبہ یہاں آیا تھا تو اس بات کو ایک زمانہ بیت چکا ہے، مجھے یہ کہنے میں کوئی دشواری نہیں ہوگی کہ آپ کے باغیچے میں سوسن کے پودے اب پہلے کی بہ نسبت بہت زیادہ خوبصورت دکھائی دے رہے ہیں۔'' ڈمبل ڈور نے اپنی خمیدہ ناک کے اوپر سے ورنن انکل کی طرف بغور دیکھتے ہوئے کہا۔

ورنن انکل نے کوئی جواب نہیں دیا۔ ہیری کو اس بارے میں کوئی شک نہیں تھا کہ اس کے انکل کا پارہ بس کچھ ہی دیر میں چڑھنے والا ہے اور پھر وہ ضرورت سے زیادہ ہی بولیں گے کیونکہ ان کے ماتھے کی پھڑکتی ہوئی رگ تیزی سے خطرے کے نشان کی طرف بڑھتی جا رہی تھی۔ بہرحال، ڈمبل ڈور کی شخصیت میں کچھ ایسا رعب داب تھا کہ کچھ لمحوں کیلئے ورنن انکل کی بولتی بند ہو چکی تھی۔ ممکن تھا کہ یہ ان کے خالص جادوئی حلیے کے باعث ہو یا پھر ورنن انکل یہ بھانپ چکے ہوں کہ اس شخص پر رعب ڈالنا ان کیلئے خاصا دشوار ثابت ہو سکتا ہے......

''اوہ ہیری! شام بخیر......'' ڈمبل ڈور نے آخری سیڑھی پر کھڑے ہیری کی طرف مسرت آمیز نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔'' تم سے ایک بار پھر مل کر بڑی خوشی ہوئی۔''

یہ سن کر ورنن انکل کے چہرے پر ناگواری کی شکنیں مزید نمایاں ہو گئیں۔ یہ عیاں تھا کہ جو شخص ہیری کو دیکھ کر خوشی کا اظہار کر رہا ہو، اس کے ساتھ ان کی طبیعت کسی صورت میل نہیں کھا سکتی تھی۔

''میں بدتمیزی نہیں کرنا چاہتا ہوں......'' انہوں نے ایک ایسے انداز میں بولنا شروع کیا جس میں بدتمیزی کا عنصر کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔

''مگر افسوس کی بات ہے کہ بدتمیزی اکثر ہوتی رہتی ہے۔'' ڈمبل ڈور نے سنجیدگی کے ساتھ ان کی بات کو مکمل کرتے ہوئے کہا۔ ''اس لئے خاموش رہنا ہی زیادہ بہتر رہے گا......اور آپ یقیناً پٹونیہ ہی ہوں گی......''

باورچی خانے کا دروازہ کھل چکا تھا اور وہاں ہیری کی آنٹی پٹونیہ کا چہرہ دکھائی دے رہا تھا۔ انہوں نے ہاتھوں میں ربڑ کے دستانے پہن رکھے تھے اور ان کے نائٹ ڈریس کے اوپر ایک ہاؤس کوٹ پڑا دکھائی دے رہا تھا۔ یہ صاف دکھائی دے رہا تھا کہ وہ ہمیشہ کی طرح بستر میں جانے سے پہلے باورچی خانے کی ہر چیز کی جھاڑ پونچھ کرنے کی مہم پر جتی ہوئی تھیں۔ ان کے گھوڑے جیسے لمبے چہرے پر اس وقت صدماتی کیفیت چھائی ہوئی تھی۔

''میرا نام ایلبس ڈمبل ڈور ہے، اور میں آپ کو پہلے بھی خط لکھ چکا ہوں۔'' وہ آہستگی سے بولے کیونکہ ورنن انکل کسی بھی قسم کے

تعارف کی نوبت ہی نہیں اُٹھا رہے تھے۔ ہیری کو محسوس ہوا کہ یہ پتونیہ آنٹی کو یاد دلانے کا کوئی عجیب طریقہ تھا کہ انہوں نے انہیں ایک بار خط لکھا تھا جس میں انہوں نے مخدوش حالات پر روشنی ڈالتے ہوئے ہیری کو انہیں سونپا تھا یا پھر وہ غل غپاڑہ جو پڑھے جانے سے پہلے ہی دھماکے کے ساتھ پھٹ گیا تھا۔ پتونیہ آنٹی نے ان کی بات سے انکار نہیں کیا بلکہ خاموش ساکت کھڑی رہیں۔ ''اور یہ آپ کا بیٹا ڈڈلی ہوگا......''

ڈڈلی اسی لمحے لیونگ روم میں نکل کر دروازے پر پہنچ کر بیرونی کمرے میں جھانکنے کیلئے آ گیا تھا۔ اس کا سنہری بالوں سے بھرا بڑا سر کرتے کے اونچے کالر کے درمیان سے نکلا ہوا دکھائی دے رہا تھا اور اس کا منہ حیرت اور دہشت کے ملے جلے انداز میں پھٹا پڑا تھا۔ ڈمبل ڈور نے ایک دو پل تک ان کے جواب کا انتظار کیا۔ ظاہر ہے کہ وہ یہ دیکھنا چاہتے تھے کہ ڈرسلی گھرانے کا کوئی بھی فرد کچھ کہنا تو نہیں چاہتا تھا مگر جب خاموشی پھیلی رہی تو وہ مسکرائے۔

''کیا میں یہ فرض کرلوں کہ آپ نے مجھے اپنے لیونگ روم میں آنے کی اجازت دے دی ہے؟''

ڈمبل ڈور جب لیونگ روم کی طرف بڑھے تو قریب سے گزرتے ہوئے ڈمبل ڈور کو دیکھ کر ڈڈلی تیزی سے ان کے راستے سے ایک طرف ہٹ گیا تھا۔ ہیری کے ہاتھ میں ابھی تک ٹیلی سکوپ اور جوتے پکڑے ہوئے تھے۔ وہ آخری سیڑھی سے نیچے کودا اور ان کے تعاقب میں لیونگ روم میں داخل ہوگیا۔ ڈمبل ڈور نزدیک پڑی ہوئی ایک کرسی پر بیٹھ گئے اور دلچسپ نظروں سے کمرے کا جائزہ لینے لگے۔ یہ الگ بات تھی کہ وہ اس جگہ پر ان کی شخصیت کچھ زیادہ ہی عجیب دکھائی دے رہی تھی۔

''سر!......کیا......کیا ہم لوگ روانہ نہیں ہو رہے ہیں؟'' ہیری نے چونک کر پوچھا۔

''یقیناً......ہم روانہ ہو رہے ہیں! مگر اس سے قبل مجھے کچھ ضروری معاملات پر تم سے بات کرنا ہوگی۔'' ڈمبل ڈور نے پرسکون لہجے میں کہا۔ ''اور میں ان معاملات کو کھلی جگہ پر چھیڑنا نہیں چاہتا ہوں۔ ہم تمہارے انکل اور آنٹی کی مہمان نوازی سے کچھ دیر تک اور محظوظ ہونا چاہیں گے۔''

''کیا آپ ایسا کریں گے؟''

ورنن انکل کمرے میں ان کے پیچھے داخل ہو چکے تھے، پتونیہ آنٹی بھی ان کے پیچھے پیچھے آ چکی تھیں اور ڈڈلی ان کے عقب میں منڈلا رہا تھا۔

''بالکل......میں ایسا ہی کروں گا۔'' ڈمبل ڈور نے پرسکون لہجے میں کہا۔

انہوں نے اپنی چھڑی اتنی تیزی سے باہر نکالی کہ ہیری اسے مشکل سے ہی دیکھ پایا تھا۔ انہوں نے ہلکے انداز میں چھڑی کو حرکت دی۔ صوفہ اپنی جگہ سے سرک کر آگے بڑھا اور ڈرسلی گھرانے کے تینوں افراد کے گھٹنوں کے پیچھے ٹکرایا، جس وہ تینوں پیچھے کی طرف گر کر اس پر لڑھک گئے۔ ڈمبل ڈور نے ایک بار پھر چھڑی لہرائی، جس سے وہ صوفہ سرکتا ہوا واپس اپنی جگہ پر پہنچ گیا۔

''اب سکون سے بیٹھ کر گفتگو کر سکتے ہیں۔'' ڈمبل ڈور نے چہکتے ہوئے کہا۔

جب ڈمبل ڈور نے اپنی چھڑی واپس چوغے کی جیب میں ڈالی تو ہیری کی نظر ان کے ہاتھ پر جا پڑی جو سیاہ اور سکڑا سا دکھائی دے رہا تھا۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ کسی آگ سے جھلس گیا ہو۔

''ار...... سر! آپ کے ہاتھ کو کیا ہوا؟''

''اس کے بارے میں بعد میں بات کریں گے ہیری!...... تم بیٹھ جاؤ!'' انہوں نے کہا۔

ہیری ایک کرسی پر جم کر بیٹھ گیا۔ وہ ڈرسلی افراد کی طرف بالکل نہیں دیکھ رہا تھا جو صوفے پر خاموش، گم صم اور دہشت زدہ بیٹھے ہوئے تھے۔

''آپ کی مہمان نوازی کا انداز دیکھتے ہوئے مجھے یقین ہے کہ آپ کھانے پینے کے تکلفات میں پڑنا نہیں چاہیں گے۔'' ڈمبل ڈور نے ورنن انکل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''اب تک پیش آنے والے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اس طرح توقع رکھنا محض حماقت ہی ہوگی......''

چھڑی تیسری بار ہوا میں لہرائی اور ایک دھول سے اَٹی ہوئی بوتل اور پانچ گلاس ہوا میں سے نمودار ہوگئے۔ اگلے ہی لمحے بوتل کا کارک اچھل کر کھل گیا اور وہ ترچھی ہو کر ہوا میں پانچوں گلاسوں میں شہد کی رنگت والا مشروب انڈیلنے لگی۔ پھر گلاس ہوا میں تیرتے ہوئے کمرے کے تمام افراد کے پاس پہنچ گئے۔ پتونیہ آنٹی کے حلق سے کراہ نکل گئی۔

''مادام روزمیرتا کے بار کی سب سے عمدہ اور پرانی بٹر بیئر!'' ڈمبل ڈور نے کہا اور ہیری کی طرف دیکھ کر اپنا گلاس ہوا میں اوپر اُٹھایا اور پھر اپنے گلاس کو ہونٹوں سے لگا کر اس میں ایک گھونٹ حلق میں اتارا۔ ہیری نے بھی ان کی تقلید کی۔ جب بٹر بیئر اس کے منہ میں رس گھولتی ہوئی حلق سے اتری تو اسے اندازہ ہوا کہ اس نے اس سے پہلے اتنی شاندار اور اعلیٰ قسم کی بٹر بیئر کبھی نہیں چکھی تھی، وہ بٹر بیئر کے کیف میں سرشار ہونے لگا۔ بہر حال، ڈرسلی گھرانے کے افراد نے ایک دوسرے کی طرف گھبراہٹ بھری نظروں سے دیکھا اور وہ ہوا میں تیرتے گلاسوں کو نظر انداز کرنے کی کوشش کرنے لگے۔ ایسا کرنا ان کیلئے محال تھا کیونکہ گلاس بار بار ان کے ماتھے کو آہستگی سے ٹھونک ٹھونک کر اپنی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ ہیری کو اس بات پر کوئی شک نہیں تھا کہ ڈمبل ڈور خود بھی ان کی بدحواسی کو کنکھیوں سے دیکھ کر لطف اندوز ہو رہے تھے۔

''دیکھو ہیری!'' ڈمبل ڈور نے اس کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔ ''ایک پیچیدگی پیدا ہوگئی ہے، تم ہماری اس الجھن کو سلجھانے میں معاونت کر سکتے ہو۔ ہم سے میری مراد ققنس کا گروہ ہے۔ مگر سب سے پہلے مجھے تمہیں یہ بتانا ہوگا کہ ایک ہفتہ قبل ہمیں سیریس کی وصیت ملی ہے اور اس نے تمہیں اپنی ہر چیز کا اکلوتا وارث بنا دیا ہے......''

صوفے پر بیٹھے ہوئے ورنن انکل کی گردن تیزی سے ان کی طرف گھوم گئی مگر ہیری نے ان کی طرف دیکھنے کی کوشش نہیں کی اور

نہ ہی اس کے سوا کچھ اور کہنے کا سوچ پایا۔ ''اوہ......''

''یہ بالکل واضح ہے۔'' ڈمبل ڈور نے اپنی بات آگے بڑھائی۔ ''اس سے گرنگوٹس کی تمہاری تجوری میں سونے کی مقدار کچھ بڑھ گئی ہے اور تمہیں سیریس کی تمام ذاتی اشیاء اور جائیداد بھی وراثت میں ملی ہے۔ وراثت کا پیچیدہ پہلو یہ ہے کہ......''

''اس کا قانونی سرپرست مر گیا ہے......'' ورنن انکل نے بلند آواز میں پوچھا۔ ڈمبل ڈور اور ہیری دونوں نے سر گھما کر ان کی طرف دیکھا۔ اب بھی بٹر بیئر کے گلاس ان کے ماتھے کے قریب ہوا میں تیر رہے تھے اور خود کر پکڑنے کیلئے ان کے ماتھے پر دستک دے رہے تھے، جسے وہ خود سے دور ہٹانے کی کوشش کر رہے تھے۔ ''وہ مر چکا ہے......اس کا قانونی سرپرست؟''

''ہاں!'' ڈمبل ڈور نے مختصراً کہا۔ انہوں نے ہیری سے یہ سوال نہیں کیا تھا کہ اس نے یہ بات مسٹر ڈرسلی کو پہلے کیوں نہیں بتائی تھی۔ وہ دوبارہ ہیری کی طرف متوجہ ہو گئے، جیسے درمیان میں کسی نے کوئی مداخلت ہی نہ کی ہو۔ ''ہماری مشکل یہ ہے کہ سیریس نے گیرم مالڈ پیلس کا مکان نمبر بارہ بھی تمہارے نام کر دیا ہے......''

''اسے وراثت میں ایک مکان بھی ملا ہے؟'' ورنن انکل نے اگلے ہی لمحے چونک کر پوچھا۔ ان کی آنکھوں میں لالچ کی چمک نمایاں دکھائی دے رہی تھی جو اپنی جگہ پر کافی حد تک سکڑ سی گئی تھیں مگر کسی نے ان کی بات کا جواب دینا ضروری نہیں سمجھا۔

''آپ بطور ہیڈ کوارٹر اس کا استعمال جاری رکھ سکتے ہیں۔'' ہیری نے جلدی سے کہا۔ ''مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں ہے، آپ چاہیں تو اسے مستقل رکھ سکتے ہیں۔ میں اسے بالکل رکھنا نہیں چاہتا ہوں۔'' ہیری اب مکان نمبر بارہ میں دوبارہ کبھی قدم بھی نہیں رکھنا چاہتا تھا۔ اس نے سوچا کہ اسے اس بات کی ہمیشہ یاد ستاتی رہے گی کہ سیریس تنہا ان تاریک کمروں میں قیدیوں کی سی زندگی بسر کیا کرتا تھا، جس کی دیواروں سے وہ ہمیشہ باہر نکلنے کیلئے تڑپتا اور سلگتا رہتا تھا۔

''یہ تمہاری بڑائی ہے مگر ہم نے کچھ عرصہ پہلے ہی وہ عمارت خالی کر دی ہے۔'' ڈمبل ڈور نے آہستگی سے کہا۔

''مگر کیوں......؟''

''معزز بلیک خاندان کی صدیوں پرانی روایت یہی رہی تھی کہ وہ مکان ہمیشہ خاندان کے وارث افراد کے حوالے ہی کیا جاتا تھا۔'' ڈمبل ڈور نے اسے سمجھانے کے انداز میں کہا۔ وہ ورنن انکل کی بڑبڑاہٹ کو مسلسل نظر انداز کر رہے تھے، جن کے ماتھے پر گلاس اب کچھ زیادہ اصرار کے ساتھ ٹکرانے لگے تھے۔ ''وہ وارث ہمیشہ بلیک خاندانی نام کو اپنے ساتھ جوڑ کر اس خاندان کے سلسلے کو آگے بڑھاتا رہتا تھا۔ سیریس اس خاندان کا آخری مرد تھا کیونکہ اس کا چھوٹا بھائی ریگولس بلیک اس سے پہلے ہی مر گیا تھا اور وہ دونوں غیر شادی شدہ تھے، ان کی کوئی اولاد نہیں تھی، سیریس نے اپنی وصیت میں یہ بات صاف طور پر لکھی ہے کہ وہ تمہیں اس گھر کا مالک بنانا چاہتا ہے مگر یہ بھی ممکن ہے کہ اس مکان پر کوئی ایسا جادوئی کلمہ یا قدیمی حصار ہو جس کی وجہ سے خالص خون والے جادوگر کے علاوہ کوئی دوسرا فرد اس کا مالک نہ بن پائے......''

ہیری کے ذہن میں گیرم مالڈ پیلس کا مکان نمبر بارہ کے تاریک ہال کا عکس ابھر آیا جہاں سیریس کی ماں کی چیختی اور تھوک اُڑاتی ہوئی تصویر ہذیان بکتی رہتی تھی۔

''مجھے بھی ایسا ہی لگتا ہے.....'' ہیری نے آہستگی سے کہا۔

''بالکل!'' ڈمبل ڈور نے کہا۔''اور اگر ایسا کوئی جادوئی کلمہ موجود ہے تو اس مکان پر سیریس کے بعد عمر میں سب سے بڑے رشتہ دار کا حق ہوگا، جس کا سیدھا سادا مطلب یہی ہے کہ اس کی کزن بہن بیلاٹرکس لسٹرینج کا.....''

ہیری کو خبر ہی نہ ہو پائی کہ وہ کب اپنی کرسی سے اچھل کر کھڑا ہوا گیا تھا اور اس کی گود میں رکھی ہوئی ٹیلی سکوپ اور جوتے فرش پر لڑھک گئے تھے۔ سیریس کی قاتل بیلاٹرکس لسٹرینج کو وہ مکان وراثت میں مل جائے گا..... یہ خبر بڑی اذیت ناک تھی۔

''نہیں.....ایسا نہیں ہوسکتا!'' اس کے منہ سے لاشعوری طور پر نکل گیا۔

''دیکھو! ہم سب لوگوں کی بھی پہلی خواہش یہی ہے کہ وہ گھر اسے کسی صورت میں نہ مل پائے۔'' ڈمبل ڈور نے آہستگی سے کہا۔ ''مگر معاملہ کافی کٹھن ہے، ہم نہیں جانتے ہیں کہ ہم اسے نظروں سے اوجھل کرنے کیلئے جو سحر کیا ہے، وہ اب بھی قائم رہ پائے گا یا نہیں کیونکہ اب سیریس اس مکان کا مالک نہیں رہا ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ کسی بھی پل بیلاٹرکس اس مکان کی دہلیز پر آجائے۔ ظاہر ہے کہ جب تک صورت حال واضح نہ ہو جائے، تب تک ہمیں اسے خالی کر دینا ہی زیادہ موزوں لگا.....''

''مگر آپ یہ کیسے معلوم کریں گے کہ اس کا مالک میں ہوں یا نہیں؟''

''خوش قسمتی سے اس کی تحقیق بڑی آسانی سے کی جاسکتی ہے!'' ڈمبل ڈور نے مسکرا کر کہا۔

انہوں نے اپنا خالی گلاس اپنی کرسی کی پہلو والی تپائی پر رکھ دیا مگر اس سے پہلے وہ کچھ اور کر پاتے، ورنن انکل کی غصیلی آواز انہیں سنائی دی۔''کیا آپ ان بیہودہ چیزوں کو ہمارے سروں کے پاس سے ہٹائیں گے؟''

ہیری نے مڑ کر دیکھا۔ تینوں ڈرسلی افراد اب اپنے سروں پر ہاتھ رکھ کر ایک طرف جھکے ہوئے تھے اور گلاس ان کا پیچھا چھوڑنے کو ہرگز تیار نہیں تھے۔ وہ ان کے سروں کے گرد اوپر نیچے سے دستک دینے کی کوشش کر رہے تھے اور ان میں سے بٹر بیئر چھلک کر ان کے کپڑوں پر گر رہی تھی۔

''اوہ! مجھے افسوس ہے۔'' ڈمبل ڈور نے شائستگی سے کہا اور پھر انہوں نے اپنی چھڑی لہرائی، تینوں گلاس اگلے ہی لمحے ہوا میں غائب ہوگئے۔''مگر تہذیب کا یہ تقاضا تھا کہ آپ لوگوں کو انہیں پی لینا چاہئے تھا.....''

ایسا محسوس ہوا جیسے ورنن انکل اس بات کا بہت کڑوا جواب دینے کیلئے بیتاب تھے مگر وہ پتونیہ آنٹی اور ڈڈلی کے ساتھ صوفے میں ہی دبکے رہ گئے اور کچھ نہیں بول پائے۔ ان کی گینڈے جیسی چھوٹی چھوٹی آنکھیں ڈمبل ڈور کی چھڑی پر جمی ہوئی تھیں۔

''دیکھو!'' ڈمبل ڈور نے ہیری کی طرف مڑتے ہوئے کہا جب انہوں نے دیکھا کہ ورنن انکل مزید کچھ نہیں بولنا چاہتے تھے۔

’’اگر تمہیں واقعی وہ مکان وراثت میں مل چکا ہے تو تمہیں وراثت میں یہ چیز بھی ملی ہے......‘‘

انہوں نے پانچویں بار اپنی چھڑی لہرائی۔ کھٹک کی زوردار آواز کے ساتھ ایک گھریلوخرس وہاں نمودار ہوگیا۔ اس کی ناک کی جگہ پر لمبی تھوتھنی دکھائی دے رہی تھی۔ اس کے کان کسی بڑی چمگادڑ جیسے تھے اور اس کی بڑی بڑی سرخ آنکھیں تھیں۔ گندے چیتھڑے میں لپٹا ہوا وہ گھریلوخرس ڈرسلی گھرانے کے قیمتی قالین پر اکڑوں بیٹھا ہوا تھا۔ اسے دیکھ کر پٹونیہ آنٹی کی بھیانک چیخ نکل گئی۔ اتنی گندی چیز ان کے گھر میں پہلے کبھی نہیں آپائی تھی۔ ڈڈلی نے گھبرا کر اپنے بڑے بڑے گلابی پاؤں فوراً فرش سے اُٹھا کر صوفے پر رکھ لئے تھے اور سر جھکا کر گھٹنوں کے بیچ میں دبا لیا تھا۔

’’یہ گندی سی چیز کیا ہے؟‘‘ ورنن انکل زوردار آواز دہاڑے۔

’’یہ کریچر ہے......‘‘ ڈمبل ڈور نے اطمینان سے جواب دیا۔

’’کریچر ایسا نہیں کرے گا...... کریچر ایسا نہیں کرے گا...... کریچر ایسا نہیں کرے گا......‘‘ گھریلوخرس نے اپنے گانٹھ دار پاؤں زور زور سے قالین پر پٹختے ہوئے اور اپنے دونوں لمبے کانوں کو ہاتھوں سے نوچتے ہوئے ورنن انکل جتنی بلند آواز میں چیختے ہوئے کہا۔ ’’کریچر مس بیلاٹرکس کے احکامات ہی مانے گا...... اوہ ہاں! کریچر صرف بلیک خاندان کے احکامات ہی مانے گا...... کریچر اپنی نئی مالکن کے پاس جانا چاہتا ہے...... کریچر، پوٹر لڑکے کے پاس نہیں رہے گا...... کریچر ایسا ہرگز نہیں کرے گا...... کریچر یہ نہیں کرے گا...... نہیں کرے گا!‘‘

’’جیسا کہ تم خود دیکھ سکتے ہو......‘‘ ڈمبل ڈور نے بلند آواز میں کہا تاکہ کریچر کی ’نہیں کرے گا‘ والی تکرار کچھ دب جائے۔ ’’کریچر تمہاری ملکیت میں آنے پر قطعی رضامند نہیں ہے۔‘‘

’’مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں ہے!‘‘ ہیری نے کانپتے اور پاؤں پٹختے ہوئے گھریلوخرس کی طرف حقارت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ’’مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں ہے، سچ تو یہ ہے کہ میں اسے اپنے پاس رکھنا ہی نہیں چاہتا ہوں......‘‘

’’کریچر ایسا نہیں کرے گا...... کریچر ایسا نہیں کرے گا...... کریچر ایسا نہیں کرے گا......‘‘

’’تو کیا تم ایسا چاہتے ہو کہ وہ بیلاٹرکس لسٹرینج کی ملکیت میں چلا جائے؟ یہ دھیان میں رکھتے ہوئے کہ وہ گذشتہ ایک سال سے ققنس کے گروہ کے ساتھ ہیڈ کوارٹر میں رہتا رہا ہے......‘‘

’’کریچر ایسا نہیں کرے گا...... کریچر ایسا نہیں کرے گا...... کریچر ایسا نہیں کرے گا......‘‘

ہیری نے ڈمبل ڈور کی طرف گھور کر دیکھا۔ وہ جانتا تھا کہ کریچر کو بیلاٹرکس کے پاس جا کر رہنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی تھی مگر اس کا مالک بننے کا خیال...... سیریس کو دھوکا دینے والے جادوئی جاندار کی ذمہ داری لینے کا خیال بے حد تکلیف دہ تھا۔

’’اسے کوئی بھی حکم دو......‘‘ ڈمبل ڈور نے کہا۔ ’’اگر وہ تمہاری ملکیت میں آچکا ہے تو اسے حکم ماننا ہی پڑے گا۔ اگر ایسا نہ ہوا تو

ہمیں اسے اس کی وارث مالکن سے دور رکھنے کیلئے کوئی دوسرا طریقہ سوچنا پڑے گا......''

''کریچر ایسا نہیں کرے گا......کریچر ایسا نہیں کرے گا......کریچر ایسا نہیں کرے گا......''

کریچر کی بلند آواز اب چیخ وپکار میں بدل گئی تھی جو وہاں موجود سب لوگوں کو دہلا رہی تھی۔

''کریچر! خاموش ہو جاؤ!'' ھیری نے کہا۔ وہ موقع کی مناسبت سے کوئی اور بات نہیں سوچ پایا تھا۔

ایک لمحے کیلئے تو ایسا محسوس ہوا جیسے کریچر کا دم گھٹنے والا ہو۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنا گلا پکڑ لیا، اس کا منہ اب بھی تیزی سے حرکت کر رہا تھا اور اس کی آنکھیں باہر نکلی پڑی تھیں۔ کچھ دیر تک وہ تلخی سے تھوک نگلنے کے بعد وہ منہ کے بل قالین پر گر گیا اور ہانپنے لگا۔ (پٹونیہ آنٹی نے گہری سسکاری بھری) وہ اب فرش پر گرے گرے اپنے ہاتھ پیر زور زور سے پٹخ رہا تھا۔ اس طرح وہ خود پر تشدد کرتے ہوئے خاموش احتجاج کر رہا تھا۔

''بہت خوب! اس سے ایک معاملہ تو آسانی سے حل ہو گیا ہے۔'' ڈمبل ڈور نے خوش ہو کر کہا۔ ''ایسا محسوس ہوتا ہے کہ سیریس واقعی یہ بات جانتا تھا کہ وہ کیا کر رہا تھا؟ یہ بات طے ہو گئی ہے کہ تم گیرم مالڈ پیلس کے مکان نمبر بارہ......اور کریچر کے قانونی مالک بن چکے ہو......''

''کیا مجھے......کیا مجھے اسے اپنے ساتھ رکھنا پڑے گا؟'' ھیری نے سہمے ہوئے انداز میں پوچھا۔ (اسی لمحے پٹونیہ آنٹی کی ایک اور سسکاری سنائی دی) اب کریچر بے حال ہو کر اس کے قدموں میں لوٹیاں لگا رہا تھا۔

''اگر تم ایسا نہیں کرنا چاہتے ہو تو اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔'' ڈمبل ڈور نے آہستگی سے کہا۔ ''میں ایک مشورہ دوں......تم اسے ہوگورٹس سکول کے باورچی خانے میں کام کرنے کیلئے بھیج دو۔ اس طرح وہاں دوسرے گھریلو خرس اس پر کڑی نظر رکھ سکتے ہیں......''

''ہاں! یہ ٹھیک رہے گا۔'' ھیری نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اطمینان کی ایک لہر اس کے وجود میں دوڑنے لگی۔ ''ار......کریچر......میں چاہتا ہوں کہ تم ہوگورٹس جاؤ اور وہاں باورچی خانے میں دوسرے گھریلو خرسوں کے ساتھ کام کرو......''

کریچر اس وقت پیٹھ کے بل قالین پر لیٹا ہوا تھا اور اس کے ہاتھ پاؤں ہوا میں اوپر اُٹھے ہوئے تھے۔ اس نے ھیری کے سراپے کو اوپر سے نیچے تک حقارت بھری نظروں سے دیکھا اور پھر کھٹک کی سی آواز کے ساتھ وہاں سے غائب ہو گیا......

''یہ معاملہ بھی سلجھ گیا۔'' ڈمبل ڈور نے مسکرا کر کہا۔ ''بک بیک نامی ایک ققشنگر کا معاملہ بھی ہے۔ سیریس کی موت کے بعد ہیگرڈ اس کی دیکھ بھال کر رہا ہے مگر قانونی طور پر بک بیک اب تمہاری ملکیت ہے، اس لئے اگر تم اس کا کوئی انتظام کرنا چاہو تو......''

''نہیں......وہ ہیگرڈ کے ساتھ رہ سکتا ہے۔ مجھے محسوس ہوتا ہے کہ بک بیک کو ہیگرڈ کا ساتھ زیادہ اچھا لگے گا......'' ھیری نے فوراً اپنا فیصلہ سنا دیا۔

''اس سے ہیگرڈ کو بے حد خوشی ہوگی!'' ڈمبل ڈور نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''بک بیک سے دوبارہ ملاقات کر کے وہ خاصا جوشیلا اور مچلا ہوا ہے۔ ویسے بک بیک کی حفاظت کے پیش نظر ہم نے کچھ عرصے کیلئے اس کا نام 'ویدرونگز' رکھ دیا ہے، جہاں تک میرا خیال ہے کہ محکمہ شاید یہ اندازہ کبھی نہیں لگا پائے گا کہ اس نے اسی قشنگر کو موت کی سزا سنائی تھی۔ اب ہیری...... کیا تمہارا صندوق تیار ہو چکا ہے......''

''ار......اوہ......''

''تمہیں بھروسہ نہیں تھا کہ میں آؤں گا؟'' ڈمبل ڈور نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

''میں بس ابھی چند منٹ میں جا کر اپنی چیزیں سمیٹ کر صندوق تیار کر لیتا ہوں۔'' ہیری نے جلدی سے کہا اور فرش پر گری ہوئی ٹیلی سکوپ اور جوتے پکڑ کر کرسی سے اُٹھ کھڑا ہوا۔

اپنی ضرورت کا سارا سامان اکٹھا کرنے اور صندوق میں رکھنے میں اسے دس منٹ سے تھوڑا زیادہ وقت لگا۔ آخر میں اس نے بستر کے نیچے سے اپنا غیبی چوغہ باہر نکالا۔ رنگ بدلنے والی سیاہی کی دوات پر مضبوطی سے ڈھکن لگایا اور اسے صندوق میں ڈال کر اس کا ڈھکن بند کرنے کی کوشش کی۔ اس کی کڑاہی صندوق کے ڈھکن کو بند ہونے میں رکاوٹ ڈال رہی تھی مگر اس نے زبردستی دھینگا مشتی کر کے صندوق کا ڈھکن بند کر ہی لیا تھا۔ ایک ہاتھ سے صندوق کا کنڈا پکڑ کر اسے کھینچا اور دوسرے ہاتھ میں ہیڈوگ کا پنجرہ دبائے وہ سیڑھیوں سے نیچے اترنے لگا۔

لیونگ روم میں گہری خاموشی چھائی ہوئی تھی اور کوئی بات چیت نہیں کر رہا تھا۔ کافی پرسکون ماحول محسوس ہو رہا تھا۔ بہرحال، یہ سچ تھا کہ ماحول میں تناؤ اور اضطراب کی فضا قائم تھی۔ ہیری خود میں مسٹر ڈرسلی کی طرف دیکھنے کی ہمت پیدا نہیں کر پایا تھا۔

''پروفیسر...... میں تیار ہوں!'' وہ مختصراً بولا۔

''اچھی بات ہے۔'' ڈمبل ڈور نے دھیمے انداز میں کہا۔ ''بس ایک بات اور کہنا ہے......'' وہ ایک بار پھر ڈرسلی خاندان کے تینوں افراد کی طرف متوجہ ہوئے۔ ''جیسا کہ آپ جانتے ہی ہوں گے کہ ہیری ایک سال بعد بالغ ہو جائے گا......''

''نہیں......'' پیٹونیہ آنٹی بیچ میں بول اُٹھیں۔ ڈمبل ڈور کی آمد کے بعد وہ پہلی بار مخاطب ہوئی تھیں۔

''کیا کہنا چاہتی ہیں؟'' ڈمبل ڈور نے شائستگی سے پوچھا۔

''نہیں! وہ بالغ نہیں ہوگا...... وہ ڈڈلی سے ایک ماہ چھوٹا ہے اور ڈڈلی دو سال بعد اٹھارہ سال کا ہوگا......''

''مگر جادوئی معاشرے میں لوگ سترہ سال کی عمر میں ہی بالغ شمار کئے جاتے ہیں۔'' ڈمبل ڈور نے چہکتے ہوئے کہا۔

''بیہودہ بات......'' ورنن انکل نے بڑبڑا کر کہا مگر ڈمبل ڈور نے انہیں پوری طرح نظرانداز کر دیا۔

''جیسا کہ آپ یہ جانتے ہی ہوں گے کہ لارڈ والڈی مورٹ نامی ایک جادوگر اس ملک میں واپس لوٹ آیا ہے، جادوئی دُنیا میں

ایک کھلی جنگ برپا ہے۔ لارڈ والڈی مورٹ، ہیری کو کئی بار پہلے بھی ہلاک کرنے کی کوشش کر چکا ہے۔ جب میں اسے پندرہ سال پہلے آپ کی چوکھٹ پر چھوڑ گیا تھا تب وہ جتنا خطرے میں تھا، آج وہ اس سے بھی کہیں زیادہ بڑے خطرے میں ہے۔ اُس وقت میں نے ایک خط بھی اس کے ساتھ چھوڑا تھا جس میں میں نے اس کے والدین کے قتل کے بارے میں آپ کو تفصیل سے بتایا تھا اور یہ امید کی تھی کہ آپ لوگ اس کی بھی، اپنے بچے کی طرح ہی پرورش کریں گے۔''

ڈمبل ڈور نے توقف کیا۔ حالانکہ غصے کی کوئی علامت نہیں دکھائی دے رہی تھی مگر ہیری کو ان کے پاس سے ایک طرح کی سرد لہر نکلتی ہوئی محسوس ہوئی۔ اس نے دیکھا کہ ڈرسلی میاں بیوی اب تھوڑے قریب ہو گئے تھے۔ ڈمبل نے دھیمی مگر پرسکون آواز میں اپنی بات آگے بڑھائی۔

''افسوس! آپ لوگوں نے میری بات کو کوئی اہمیت نہیں دی، آپ نے کبھی ہیری کے ساتھ بیٹے جیسا سلوک نہیں رکھا۔ اسے آپ کے پاس صرف نظر انداز کئے جانے اور اکثر و بیشتر ظلم و ستم سہنے کے سوا اور کچھ نہیں مل پایا۔ اس کے بارے میں بس ایک ہی اچھی بات کہی جا سکتی ہے کہ کم از کم وہ اس تباہ کن نقصان سے محفوظ رہا جو آپ نے اپنے درمیان میں بیٹھے اس بدقسمت لڑکے کو پہنچایا ہے......''

پٹونیہ آنٹی اور ورنن انکل نے چونک کر اپنی گردن گھمائی اور اپنے درمیان میں بیٹھے لڑکے کو گھور کر دیکھا جیسے انہیں وہاں پر ڈڈلی کے علاوہ کسی اور بچے کی موجودگی کا اندیشہ ہو گیا ہو۔

''ہم......ڈڈلی کا نقصان کریں گے......آپ یہ کیا کہہ رہے......؟'' ورنن انکل نے تلخی سے کچھ کہنا چاہا مگر ڈمبل ڈور نے اپنی انگلی اُٹھا کر انہیں خاموش کر دیا۔ ایسے لگا جیسے انہوں نے جادو سے ورنن انکل کو گونگا کر ڈالا ہو۔

''میں نے پندرہ برس پہلے جو جادو کیا تھا، اس کا یہ مطلب تھا کہ جب تک ہیری اس مکان کو اپنا گھر کہہ سکتا ہے، تب تک اسے مضبوط حفاظت دستیاب رہے گی۔ وہ یہاں کتنا ہی مغموم رہ رہا ہو، اس کے ساتھ یہاں پر کتنی بدسلوکی کی جا رہی ہو، اسے ناک منہ بسور کر ہی کیوں نہ بلایا گیا ہو۔ کم از کم آپ لوگوں نے خود پر جبر کرتے ہوئے سہی......اسے اپنے گھر میں رہنے دیا۔ جب ہیری سترہ برس کا ہو جائے گا تو یہ جادو خود بخود ختم ہو جائے گا۔ دوسرے الفاظ میں، اس کے بالغ مرد ہونے پر یہ جادو خود بخود کام کرنا بند کر دے گا۔ میں آپ سے صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آپ ہیری کو اس کے سترہویں برس سے پہلے ایک بار پھر اس گھر میں لوٹنے کی اجازت دیں تاکہ اس وقت تک اس کا حفاظتی حصار برقرار رہ سکے......''

ڈرسلی گھرانے کے افراد کوئی جواب نہیں دے پائے۔ ڈڈلی کی تیوریاں تھوڑی چڑھی ہوئی تھیں جیسے وہ سوچ رہا ہو کہ اس کے والدین نے اسے کب نقصان پہنچایا تھا؟ ورنن انکل کو دیکھ کر ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے ان کے گلے میں کوئی چیز اٹک گئی ہو۔ بہرحال، پٹونیہ آنٹی کا چہرہ تھوڑا سرخ ہو چکا تھا......

''تو ٹھیک ہے ہیری......میرا خیال ہے کہ ہماری روانگی کا وقت ہو چکا ہے۔'' ڈمبل ڈور نے ہیری کی طرف مڑ کر کہا اور کرسی

سے اُٹھ کھڑے ہوئے۔انہوں نے اپنے سفری چوغے کی شکنیں درست کیں اور ایک بار پھر ڈرسلی افراد کی طرف دیکھا۔

’’آپ کی مہمان نوازی کا بہت بہت شکریہ...... پھر ملاقات ہوگی!‘‘ انہوں نے دھیمی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔ ڈرسلی میاں بیوی کی صورت دیکھ کر ایسا لگا کہ وہ ان سے دوبارہ کبھی ملنا نہیں چاہتے تھے۔اپنی نوکیلی ٹوپی کو چھو کر انہوں نے انہیں سلام کیا اور لیونگ روم سے باہر نکل گئے۔

’’الوداع!‘‘ ہیری نے ان کی طرف اچٹتی نظر ڈال کر جلدی سے کہا اور ڈمبل ڈور کے تعاقب میں نکل آیا۔ڈمبل ڈور نے مڑ کر ہیری کے صندوق کی طرف دیکھا جس پر ہیڈوگ کا پنجرہ پڑا دکھائی دے رہا تھا۔

’’ہم ان چیزوں کا بوجھ اُٹھا کر ساتھ نہیں چل سکتے۔‘‘انہوں نے اپنی چھڑی دوبارہ باہر نکالتے ہوئے کہا۔’’میں انہیں مسٹر ویزلی کے گھر بھیج دیتا ہوں، بہر حال! میں چاہوں گا کہ تم اپنا غیبی چوغہ باہر نکال لو...... تاکہ ضرورت پڑنے پر اسے استعمال کیا جا سکے......‘‘

ہیری نے تھوڑی دشواری کے ساتھ اپنے صندوق سے چوغہ باہر نکالا اور پوری کوشش کی کہ ڈمبل ڈور اندر پڑے بے ترتیب سامان کو نہ دیکھ پائیں۔ جب اس نے چوغہ اپنی جیکٹ کی جیب میں لپیٹ کر رکھ لیا تو ڈمبل ڈور کی چھڑی لہرائی۔صندوق اور چوغہ دونوں نظروں سے اوجھل ہو چکے تھے۔(تینوں ڈرسلی افراد لیونگ روم کے دروازے پر سہمی ہوئی نظروں سے یہ تماشا دیکھ رہے تھے) ڈمبل ڈور نے چھڑی دوبارہ لہرائی تو سامنے والا دروازہ خود بخود کھل گیا۔(پٹونیہ آنٹی نے منہ پر ہاتھ رکھ کر اپنی چیخ کو بمشکل روکا) باہر گہرا اندھیرا اور خنکی چھائی ہوئی تھی۔

’’اور اب ہیری! ہم رات کے اندھیرے میں باہر نکلتے ہیں اور ایک جوش بھری مہم کی تلاش میں پرواز بھرتے ہیں......‘‘

☆☆☆☆

چوتھا باب

# ہورث سلگ ہارن

ہیری گذشتہ کئی دنوں سے یہ امید باندھے بیٹھا تھا کہ ڈمبل ڈور اسے لینے کیلئے آئیں گے۔ اس کے باوجود اسے پرائیویٹ ڈرائیو میں سے ڈمبل ڈور کے ہمراہ باہر نکلتے ہوئے تھوڑا عجیب احساس ہو رہا تھا۔ اس سے پہلے وہ اپنے ہیڈ ماسٹر سے ہوگورٹس سے باہر کم ہی مل پایا تھا۔ عام طور پر ان کے درمیان ہمیشہ ایک میز حائل رہتی تھی۔ ہیری کو ان کے ساتھ ہوئی آخری ملاقات کی یاد بار بار ستاتی رہی، جس سے اس کی ندامت بھری الجھن مزید گھمبیر ہونے لگی۔ اس نے اس ملاقات میں بہت زیادہ چیخ و پکار والی بدتمیزی کی تھی اور ڈمبل ڈور کے دفتر میں بہت ساری قیمتی چیزوں کو توڑنے پھوڑنے کی بھرپور کوشش کی تھی۔

بہرحال، ڈمبل ڈور بالکل پرسکون دکھائی دے رہے تھے۔

''اپنی چھڑی تیار رکھنا ہیری......!'' انہوں نے ہلکے پھلکے انداز میں کہا۔

''مگر سر! مجھے تو سکول سے باہر کسی قسم کا جادو کرنے کی اجازت نہیں ہے۔'' ہیری بولا۔

''اگر کوئی حملہ ہو جائے تو تمہیں اس بات کی کھلی اجازت ہے کہ تم اپنے ذہن میں آنے والے کسی بھی دفاعی جادوئی کلمے یا جادوئی وار کا بخوبی استعمال کر سکتے ہو...... بہرحال، جہاں تک میرا اندازہ ہے، آج کوئی حملہ ہونے کا امکان نہیں ہے اور نہ ہی تم کوئی پریشانی اُٹھانا پڑے گی۔'' ڈمبل نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ وہ اس کی طرف نہیں دیکھ رہے تھے۔

''ایسا کیوں......سر؟''

''کیونکہ تم میرے ساتھ ہو!'' ڈمبل ڈور نے مسکرا کر کہا۔ ''بس اتنا ہی کافی ہے، ہیری!''

وہ پرائیویٹ ڈرائیو کے دوسرے کنارے پر جا رُک گئے۔

''جہاں تک میرا خیال ہے، تم نے ابھی نقاب اُڑان کا امتحان تو پاس نہیں کیا ہوگا؟'' انہوں نے ہیری کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''نہیں سر!'' ہیری نے چونک کر کہا۔ ''اس کیلئے تو سترہ سال کی عمر ہونا شرط ہے۔''

''ٹھیک ہے!'' ڈمبل ڈور نے سنجیدگی سے کہا۔''تب تو تمہیں میرا بازو پوری مضبوطی کے ساتھ پکڑ لینا چاہئے......اگر تمہیں کوئی مشکل نہ ہوتو میرا بایاں بازو پکڑنا زیادہ بہتر رہے گا۔ جیسا کہ تم یہ دیکھ ہی چکے ہو کہ میرا دایاں بازو آج کل تھوڑی نازک حالت میں ہے......''

ہیری گھوم کر ان کی بائیں طرف پہنچ گیا اور اس نے دونوں ہاتھوں سے ڈمبل ڈور کا بایاں بازو اچھی طرح مضبوطی سے پکڑ لیا۔

''بہت خوب......تو اب ہمیں چلنا چاہئے......تیار ہو!'' ڈمبل ڈور نے کہا۔

اگلے ہی پل ہیری کو ڈمبل ڈور کا بازو آگے کی طرف کھنچتا ہوا محسوس ہوا، اس نے اپنی گرفت دوگنا کس لی۔ ہر چیز فوراً سیاہی کے پردوں میں چھپ گئی تھی۔ اس پر تمام اطراف سے گہرا دباؤ پڑ رہا تھا جیسے فضا کی نادیدہ دیواریں اسے اپنے اندر بھینچ ڈالنا چاہتی ہوں۔ اس کے پھیپھڑے جامد ہو گئے تھے، سانس کی آمد ورفت معدوم ہو چکی تھی، ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ اس کے سینے پر لوہے کی تاریں اپنا شکنجہ کستی چلی جا رہی تھی۔ اس کی آنکھوں کی پتلیاں دماغ کے اندر کہیں دھنس رہی تھی۔ اس کے کان کے پردوں کی طرف بدن کا سارا خون جا چکا تھا جواب سائیں سائیں کی آواز کو برداشت کرنے پر ذرا بھی آمادہ نہیں تھے۔ کھوپڑی کے اندر بھیجا بری طرح گھوم رہا تھا اور پھر

اس نے رات کی خنکی بھری ہوا کی کثیر مقدار اپنے پھیپھڑوں میں بھر لی اور اپنی آنسو بھری آنکھیں کھول کر دیکھا۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ ابھی ابھی کسی تنگ نلکی میں باہر نکلے ہوں۔ کچھ لمحات کے بعد اسے احساس جاگا کہ پرائیویٹ ڈرائیو غائب ہو چکی تھی، وہ ڈمبل ڈور کے ساتھ کسی قصبے کے ویران چوک میں کھڑا تھا۔ جہاں بیچوں بیچ کسی جنگ کی کوئی پرانی یادگار نصب تھی اس کے گرد چند پتھریلے بینچ لگے ہوئے تھے۔ اس کی انتڑیوں کے ساتھ ساتھ اس کی ذہنی صلاحیت بھی حرکت میں آنے لگی اور پھر اسے عجیب سا احساس ہوا کہ وہ زندگی میں پہلی بار نقاب اُڑان کے ذریعے لمحہ بھر میں کسی دوسری جگہ پر پہنچ چکا تھا۔

''تم ٹھیک تو ہو؟'' ڈمبل ڈور نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔''اس کی عادت پڑنے میں تھوڑا وقت لگ سکتا ہے......''

''میں ٹھیک ہوں سر!'' ہیری نے دونوں ہاتھوں سے اپنے کان مسلتے ہوئے جواب دیا۔ جن کی حالت کچھ ایسی محسوس ہو رہی تھی جیسے انہوں نے پرائیویٹ ڈرائیو بمشکل چھوڑا ہو۔''جہاں تک میرا خیال ہے کہ میں اس کے مقابلے میں بہاری ڈنڈے کی اُڑان زیادہ پسند کروں گا۔''

ڈمبل ڈور اس کی طرف دیکھ کر دھیما سا مسکرائے اور پھر انہوں نے اپنے چوغے کی ڈوری کو گلے کے اوپر تھوڑا اور تنگ کر لیا۔

''اس طرف......'' انہوں نے اشارہ کیا۔

وہ تیز رفتاری سے چل رہے تھے اور وہ ایک سنسان راستے سے ہوتے ہوئے چند تاریکی میں ڈوبے ہوئے مکانوں کے قریب

سے آگے بڑھے۔ ہیری نے دیکھا کہ قریبی چرچ پر نصب گھڑی کے مطابق رات کا خاصا حصہ ڈھل چکا تھا۔

''ہیری! مجھے بتاؤ کہ تمہارے ماتھے کے نشان میں اب بھی درد کی ٹیسیں اُٹھتی ہیں؟'' ڈمبل ڈور نے چلتے چلتے اچانک سوال کیا۔ ہیری کا ہاتھ لاشعوری طور پر ماتھے کی طرف اُٹھ گیا اور وہ اپنے بجلی کے شکل کے خراش نما نشان کو آہستگی سے مسلنے لگا۔

''آج کل ایسا نہیں ہے......'' ہیری نے دھیمے لہجے میں کہا۔ ''میں خود اس بات پر بے حد حیران ہوں۔ مجھے محسوس ہو رہا تھا کہ والڈی مورٹ کے طاقتور بننے کے بعد تو اس میں اور شدت سے تکلیف ہوگی؟'' اس نے چلتے ہوئے ڈمبل ڈور کے چہرے کی طرف دیکھا جس پر مسرت کے آثار جھلک رہے تھے۔

''بہرحال، اس ضمن میں میری سوچ کچھ اور تھی......'' ڈمبل ڈور نے آہستگی سے کہا۔ ''میرا خیال ہے کہ لارڈ والڈی مورٹ کو اس بات کا احساس ہو چکا ہے کہ تم اس کے خیالات اور جذبات کو بھانپ رہے ہو...... جو اس کیلئے بے حد خطرناک ثابت ہوسکتا ہے۔ میرا اندازہ ہے کہ وہ اب تمہارے خلاف طاقتور جذب پوشیدی کا استعمال کر رہا ہے......''

''یہ تو اچھی بات ہے، مجھے اس سے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔'' ہیری نے سکون کی سانس لیتے ہوئے کہا۔ وہ والڈی مورٹ کے خیالات کی پریشان کن جھلک اور مضطرب کر دینے والے خوابوں سے نجات پا کر بے حد خوش تھا۔

وہ ایک موڑ مڑ کر ایک ٹیلی فون بوتھ اور بس سٹاپ کے قریب سے گزرے، ہیری نے کنکھیوں سے ڈمبل ڈور کی طرف دوبارہ دیکھا۔

''پروفیسر......؟''

''کہو ہیری......''

''ار......ہم اس وقت کہاں ہیں؟''

''اوہ ہیری! یہ بڈلی ببرٹنگ نامی خوبصورت قصبہ ہے۔''

''اور ہم یہاں کیا کر رہے ہیں؟''

''اوہ ہاں! میں تمہیں یہ بات تو بتانا ہی بھول گیا تھا......'' ڈمبل ڈور نے چونک کر کہا۔ ''میں نے گذشتہ کچھ سالوں سے یہ جملہ اتنی بار دہرایا ہے کہ میں اب اس کا شمار بھی بھول چکا ہوں مگر تم تو جانتے ہی ہوگے کہ ایک بار پھر ہمارے سٹاف میں ایک فرد کی کمی ہو چکی ہے۔ ہم یہاں ایک پرانے ساتھی کو رضامند کرنے کیلئے آئے ہیں تا کہ وہ اپنی ریٹائرمنٹ کو خیر باد کہتے ہوئے ہوگورٹس میں دوبارہ پڑھانے پر آمادہ ہو جائے......''

''مگر سر......اس کام میں، میں آپ کی کیا مدد کر سکتا ہوں؟''

''اوہ! میرا خیال ہے کہ تمہاری مدد کی ضرورت پیش آئے گی۔'' ڈمبل ڈور نے پرزور انداز میں کہا۔ ''ادھر...... بائیں طرف،

ہیری!''

وہ اب اوپر کی طرف جاتی ہوئی تنگ سڑک پر چل رہے تھے جس کے دونوں طرف ریل گاڑی کے ڈبوں کی طرح اونچے نیچے مکانوں کی قطار دکھائی دے رہی تھی۔ تمام کھڑکیوں میں تاریکی نے قبضہ جمایا ہوا تھا۔ گذشتہ دو ہفتوں سے پرائیویٹ ڈرائیو پر چھائی ہوئی خنکی اور ٹھنڈک کا احساس یہاں بھی بالکل ویسا ہی تھا۔ اسی لمحے ہیری کے ذہن میں روح کھچڑوں کا احساس اجاگر ہو گیا، اس نے تیزی سے پلٹ کر پیچھے دیکھا اور اپنی جیب میں رکھی ہوئی چھڑی کے دستے پر اپنی گرفت مضبوط کر لی۔

''پروفیسر! ہم نے ثقاب اُڑان کا استعمال تو کیا ہی ہے، ہم سیدھے آپ کے دیرینہ دوست کے گھر کے اندر کیوں نہیں پہنچ گئے؟'' ہیری نے تجسس سے پوچھا۔

''کیونکہ یہ اتنی ہی بدتمیزی والی حرکت ہوتی جتنی کہ سامنے والے دروازے کو لات مار کر توڑ دینا۔'' ڈمبل ڈور نے شائستگی سے کہا۔'' شرافت اور اخلاقیات کا تقاضا یہی ہے کہ ہم اپنے دوست جادوگر کو پورا پورا موقع فراہم کریں کہ وہ خود کو ملاقات کیلئے تیار کر سکے یا پھر انکار کر سکے۔ ویسے ان حالات میں زیادہ تر جادوگروں کے مکانوں پر جادوئی حصار اور کئی طرح کے جادوئی کلمات کا استعمال کیا گیا ہے جس کی وجہ سے ثقاب اُڑان کے ذریعے وہاں داخل ہونا ممکن نہیں رہا البتہ اگر کوئی زبردستی کی کوشش کرے تو شاید اسے الٹا کسی نقصان کا سامنا بھی ہو سکتا ہے۔ اس کی کھلی مثال ہوگورٹس ہے......''

''......کوئی بھی عمارتوں یا مکانوں کے اندر ثقاب اڑان کے ذریعے براہ راست داخل نہیں ہو سکتا...... ہرمائنی گرینجر نے مجھے یہ بات بتائی تھی......'' ہیری نے فوراً پوچھا۔

''اس نے درست بتایا ہے......ہمیں ایک بار پھر بائیں طرف جانا ہے!''

ان کے عقب میں چرچ کی گھڑی نے بارہ بجے کا اعلان کرتے ہوئے بارہ گھنٹیاں بجائیں۔ ہیری نے دل میں سوچا کہ ڈمبل ڈور کو اس بات میں بدتمیزی کیوں دکھائی نہیں دیتی کہ وہ رات کے بارہ بجے اپنے دیرینہ دوست کے گھر میں ملاقات کیلئے جا رہے ہیں؟ چونکہ اب گفتگو کا سلسلہ چل نکلا تھا تو وہ غیر ضروری سوالات کے بجائے کچھ ضروری نوعیت کی باتیں پوچھنے کا خواہش مند تھا۔

''سر! میں نے روزنامہ جادوگر میں پڑھا تھا کہ فج کو ان کے عہدے سے معزول دیا گیا ہے......؟''

''تم نے صحیح پڑھا ہے......'' ڈمبل ڈور نے آہستگی سے کہا جو اب گلی میں مڑ رہے تھے۔'' مجھے یقین ہے کہ تم نے یہ بھی پڑھ لیا ہو گا کہ اب ان کی جگہ پر روفس سکرمگوئیر کو وزیر جادو بنا دیا گیا ہے جو پہلے ایرورز دستے کے سربراہ اعلیٰ ہوا کرتے تھے۔''

''کیا وہ......آپ کو محسوس ہوتا ہے کہ وہ واقعی قابل شخص ہیں؟'' ہیری نے پوچھا۔

''کافی دلچسپ سوال ہے۔'' ڈمبل ڈور دھیمے لہجے میں کہا۔'' وہ یقیناً اہل جادوگر ہیں، ان کے پاس کارنیلوس کی بہ نسبت کڑا فیصلہ لینے اور درست خطوط کو پرکھنے کی اہلیت زیادہ ہے۔''

''مگر میں یہ پوچھنا چاہ رہا تھا کہ......''

''مجھے معلوم ہے کہ تم کیا پوچھنا چاہ رہے ہو۔ رُوفس سکرمگوئیر ایک چوکنے اور عملی شخص ہیں، چونکہ ان کی زندگی پر کثیر حصہ شیطانی جادوگروں سے نبرد آزمائی میں ہی گزرا ہے، اس لئے وہ لارڈ والڈی مورٹ اور اس کے چیلوں کو ہلکے انداز میں نہیں لے رہے ہیں......''

ہیری نے کچھ دیر تک انتظار کیا کہ وہ مزید کچھ بتائیں گے مگر ڈمبل ڈور نے سکرمگوئیر کے ساتھ ہونے والے اختلاف کے بارے ایک بھی لفظ نہیں کہا جس کے بارے میں ہیری نے روزنامہ جادوگر میں پڑھا تھا۔ ہیری خود میں اتنی ہمت نہیں جمع کر پا رہا تھا کہ وہ اس موضوع پر کچھ اور بھی پوچھ پائے، پھر اس نے موضوع بدلنے کا فیصلہ کر لیا۔

''اور سر...... میں نے مادام بونز کے بارے میں خبر پڑھی تھی......''

''اوہ ہاں! بے حد تکلیف دہ حادثہ تھا!'' ڈمبل ڈور نے کمزور لہجے میں کہا۔ ''وہ بہت عمدہ جادوگرنی تھیں۔ میرا خیال ہے کہ یہاں سے اوپر چلنا ہوگا...... اووچ!''

انہوں نے اپنے زخمی ہاتھ کی طرف اشارہ کیا۔

''اوہ پروفیسر!...... آپ نے بتایا نہیں کہ آپ کے ہاتھ کو کیا ہوا؟''

''میرے پاس ابھی اس بارے میں پوری بات بتانے کی فرصت نہیں ہے، یہ ایک دلچسپ کہانی ہے۔ میں اس کے ساتھ پورا پورا انصاف کرنا چاہتا ہوں......'' ڈمبل ڈور نے کہا۔

وہ ہیری کی طرف دیکھ کر دھیما سا مسکرائے جس سے اس کی ہمت بڑھ گئی۔ وہ سمجھ گیا کہ اسے ڈانٹا نہیں جا رہا ہے اس لئے وہ ان سے مزید سوالات بھی کر سکتا ہے۔

''سر!...... ایک الّو محکمہ جادو کا ایک کتابچہ لایا تھا، اس میں وہ احتیاطی تدابیر بیان کی تھی، جو ہم سبھی مرگ خوروں سے محفوظ رہنے کیلئے اختیار کر سکتے ہیں......''

''بالکل! وہ مجھے بھی ملا تھا......'' ڈمبل ڈور نے مزید مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا۔ ''کیا وہ تمہیں مفید اور قابل استعمال محسوس ہوا؟''

''جہاں تک میرے دل کی بات ہے تو وہ مجھے بالکل فائدہ مند نہیں لگا......''

''میری رائے بھی کچھ ایسی ہی ہے۔ مثال کے طور پر میں کوئی بھیس بدل جادوگر نہیں بلکہ واقعی ڈمبل ڈور ہی ہوں، اس بات کی تحقیق کرنے تم نے مجھ سے یہ خفیہ سوال نہیں پوچھا کہ میرا پسندیدہ جام کونسا ہے؟''

''میں نے نہیں پوچھا سر......!'' ہیری سٹپٹا سا گیا۔ اسے یہ خبر نہیں تھی کہ وہ یہ بات محض مذاق میں کر رہے ہیں یا پھر اسے ڈانٹ

رہے ہیں۔

’’ہیری!......آئندہ کیلئے یہ بات اچھی طرح یاد رکھنا کہ میرا پسندیدہ جام رس بھری کا ہے......ویسے اگر میں کوئی مرگ خور ہوتا تو میں غیر معمولی طور ڈمبل ڈور کا بھیس اختیار کرنے سے پہلے اپنے من پسند جام کے بارے یقیناً معلوم کر چکا ہوتا۔‘‘

’’ار......ٹھیک ہے!‘‘ ہیری نے جھجکتے ہوئے کہا۔’’سر! اس کتابچے میں زندہ لاشوں کا بھی ذکر کیا گیا ہے، یہ کیا چیز ہوتی ہیں؟ کتابچے میں ان کے بارے میں کچھ وضاحت نہیں کی گئی ہے۔‘‘

’’زندہ لاشیں!‘‘ ڈمبل ڈور دھیمے انداز میں بولے۔’’ماگلو انہیں زومبی کے نام سے جانتے ہیں، وہ دراصل ایسے مردے ہوتے ہیں، جن پر شیطانی جادوگر قدیمی تاریک طاقتور جادو کا استعمال کر کے ان کا بدن اپنے بس میں کر لیتے ہیں، ان میں روح موجود نہیں ہوتی ہے، وہ جادو کے سہارے حرکت کرتے ہیں اور ان سے خوف وہراس کی فضا قائم کی جاتی ہے۔ وہ زندہ لوگوں کو بھنبھوڑ کر ہلاک کر دیتے ہیں چونکہ وہ پہلے سے ہی مردہ ہوتے ہیں، اس لئے انہیں جادوئی واروں سے ہلاک نہیں کیا جا سکتا۔ ان کو ختم کرنے کیلئے طاقتور جادوئی کلمات کا استعمال کیا جاتا ہے۔ بہرحال، زندہ لاشیں کافی طویل عرصے سے دکھائی نہیں دی ہیں۔ والڈی مورٹ کی روپوشی کے بعد سے ہی انہیں دیکھا نہیں گیا ہے......وہ اب تک اتنے زیادہ افراد کو ہلاک کر چکا ہے کہ اگر وہ چاہے تو وہ ان سے زندہ لاشوں کی پوری فوج تشکیل دے سکتا ہے۔ اوہ یہی جگہ ہے ہیری!‘‘

وہ پتھر سے بنے ہوئے ایک چھوٹے مکان کے قریب پہنچ چکے تھے جس کے چاروں طرف چھوٹا سا باغیچہ بنا ہوا تھا۔ ہیری زندہ لاشوں کے بھیانک خیال میں اس قدر ڈوبا ہوا تھا کہ اس کا دھیان کسی دوری طرف نہیں جا سکا مگر وہ جونہی سامنے والے گیٹ تک پہنچے تو ڈمبل ڈور اچانک ٹھٹک کر رُک گئے۔ ہیری بے خیالی میں ان سے ٹکرا گیا۔

’’اوہ......اوہ......‘‘

ہیری نے سر اُٹھا کر اس طرف دیکھا جس طرف ڈمبل ڈور دیکھ رہے تھے۔ مکان کی حالت دیکھتے ہی اس کا دل ڈوب سا گیا۔ سامنے والا دروازہ اکھڑا پڑا تھا اور قبضوں پر جھول رہا تھا۔ ڈمبل ڈور نے سڑک کے دونوں کناروں کا جائزہ لیا۔ سڑک بالکل ویران اور سنسان تھی۔

’’ہیری! اپنی چھڑی باہر نکال لو اور میرے پیچھے پیچھے آؤ......‘‘ انہوں نے آہستگی سے کہا۔

انہوں نے گیٹ کو دھکیل کر کھولا اور دبے پیروں کے ساتھ باغیچے میں بنے ہوئے راستے پر چلنے لگے۔ وہ محتاط نظروں سے اردگرد کا جائزہ لیتے رہے۔ ہیری ان کے عقب میں تھا۔ ڈمبل ڈور سامنے والے دروازے کو نہایت آہستگی کے ساتھ دھکیلتے ہوئے اندر داخل ہو گئے۔

’’اجالا ہو......‘‘

ڈمبل ڈور کی چھڑی کی نوک پر روشنی کی تیز کرن ٹمٹمانے لگی اور تاریکی میں ڈوبا ہوا تنگ کمرہ سامنے دکھائی دینے لگا۔ بائیں طرف ایک دروازہ کھلا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ اپنی چمکتی ہوئی چھڑی کو سر سے اوپر اُٹھا کر ڈمبل ڈور لیونگ روم میں پہنچ گئے۔ ہیری ان کے ٹھیک پیچھے پیچھے چلتا رہا۔ ان کی نگاہوں کے سامنے تباہ حال کمرہ تھا۔ ایک دیواری گھڑیال ان کے پیروں کے پاس چکنا چور پڑا تھا جس کے فریم کا شیشہ ٹوٹ کر بکھرا ہوا تھا اور اس کا پنڈولم بھی گھڑیال سے نکل کر دور گرا پڑا تھا۔ ایک بڑا پیانو الٹ کر اوندھے منہ زمین پر پڑا تھا اور اس کی تاریں فرش پر بکھری پڑی تھیں۔ ایک گرے ہوئے فانوس کا چکنا چور ملبہ کمرے کے وسط میں پڑا جگمگا رہا تھا۔ کشن پچکے اور پھٹے ہوئے تھے اور ان کے کناروں سے نرم پنکھ باہر نکل کر اُڑ رہے تھے۔ کانچ اور چینی مٹی کے ٹکڑے پاؤڈر کی طرح ہر چیز کے اوپر بکھرے ہوئے تھے۔ ڈمبل ڈور نے اپنی چھڑی کو مزید اونچا کر لیا تاکہ اس کی روشنی دیواروں پر بھی پڑ سکے۔ جہاں کوئی گہری سرخ چیز دیوار کے سجاوٹی کاغذ پر پھیلی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ ہیری نے آہستگی سے اپنی سانس کھینچی جس پر ڈمبل ڈور نے مڑ کر اس کی طرف دیکھا۔

''یہ کچھ اچھی علامات نہیں ہیں، ہے نا؟'' انہوں نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔ ''بالکل! یہاں کوئی خوفناک حادثہ ہوا ہے......''

ڈمبل ڈور محتاط انداز میں کمرے کے وسطی حصے میں جا پہنچے اور اپنے پیروں کے پاس پڑے ملبے کا جائزہ لینے لگے۔ ہیری بھی ان کے پیچھے پیچھے وہاں پہنچ گیا اور سہمی ہوئی نظروں سے کمرے میں نظر دوڑانے لگا۔ اسے اس بات کا اندیشہ تھا کہ الٹے ہوئے پیانو یا گرے ہوئے صوفے کے نیچے سے اسے کوئی نہ کوئی لاش ضرور دکھائی دے گی مگر ایسا کچھ نہیں دکھائی دیا۔

''ممکن ہے کہ یہاں لڑائی ہوئی ہو...... اور انہیں گھسیٹ کر لے جایا گیا ہو، پروفیسر؟'' ہیری نے اپنا اندازہ لگاتے ہوئے کہا۔

ہیری نے سوچا کہ جس شخص کے خون سے دیواریں رنگین دکھائی دے رہی تھیں، وہ کتنا زیادہ زخمی ہو چکا ہوگا؟

''مگر مجھے ایسا کچھ نہیں لگتا......'' ڈمبل ڈور نے آہستگی سے کہا اور ایک پھولی ہوئی کرسی کے عقب میں جھانک کر دیکھا جو ایک طرف لڑھکی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔

''اس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ......؟''

''اب بھی یہیں کہیں موجود ہیں؟...... بالکل!''

اور پھر بغیر کسی انتباہ کے ڈمبل ڈور نے اپنی چھڑی کی نوک اس پھولی ہوئی کرسی میں گاڑ دی۔ کرسی اپنی جگہ پر کپکپائی اور کسی کے چلانے کی آواز سنائی دی۔ ''اووچ......''

''شب بخیر، ہورث!'' ڈمبل ڈور نے سیدھے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

ہیری کا منہ لٹک گیا۔ پل بھر پہلے جہاں گری ہوئی کرسی پڑی تھی، اب وہاں ایک بہت موٹا اور گنجا بوڑھا آدمی کھڑا تھا جو اپنے پیٹ کو بری طرح مسل رہا تھا اور نم آلود آنکھوں سے ڈمبل ڈور کی طرف دیکھ کر اپنی پلکیں جھپک رہا تھا۔

''اتنے زور سے چھڑی چبھونے کی کیا ضرورت تھی؟'' اس آدمی نے روکھے پن سے چیختے ہوئے کہا اور اُٹھ کر سیدھا کھڑا ہو گیا۔ ''ایسا لگ رہا ہے کہ پیٹ ہی پھٹ گیا ہو......''

چھڑی کی روشنی میں ان کی چمکدار پیشانی، ابھری ہوئی آنکھیں، بڑی سفید مونچھیں اور مخملیں کلیجی رنگت کی جیکٹ کے بٹن چمکتے ہوئے دکھائی دیئے۔ زیریں دھڑ پر ہلکے ارغوانی رنگ کا ریشمی پاجامہ پہن رکھا تھا۔ ان کے سر کا بالائی بمشکل ہی ڈمبل ڈور کی ٹھوڑی تک پہنچ پا رہا تھا۔

''تمہیں کس بات سے اندازہ ہوا؟'' لڑکھڑا کر سیدھے ہوئے انہوں بڑبڑا کر پوچھا۔ وہ ابھی تک اپنا پیٹ مسل رہے تھے اور اس بات پر ذرا بھی شرمندہ نہیں دکھائی دے رہے تھے کہ انہیں کچھ ہی لمحے پہلے کرسی بننے کی اداکاری کرتے ہوئے پکڑ لیا گیا تھا۔

''عزیز ہورث! اگر مرگ خوروں نے یہاں واقعی حملہ کیا ہوتا تو مکان کے اوپر تاریکی کا نشان یقیناً بنا ہوا دکھائی دیتا......'' ڈمبل ڈور نے مسرت آمیز لہجے میں جواب دیا۔

جادوگر نے اپنے چوڑے ماتھے پر اپنا بھاری ہاتھ مارا۔

''تاریکی کا نشان!'' وہ بڑبڑا کر بولے۔ ''جانتا تھا کہ کوئی نہ کوئی کمی ضرور رہ گئی تھی...... خیر کوئی بات نہیں، ویسے بھی میرے پاس زیادہ وقت نہیں تھا۔ میں ابھی فرنیچر کو ہی الٹ پلٹ کر رہا تھا کہ تم کمرے کے دروازے پر آن ٹپکے تھے......''

انہوں نے ایک گہری آہ بھری جس کے باعث ان کے منہ کے کنارے پھڑک اُٹھے۔

''کیا تم اپنے سامان کی دوبارہ درستگی کیلئے میری معاونت پسند کرو گے؟'' ڈمبل ڈور نے بھنوئیں اُٹھا کر ان سے پوچھا۔

''بالکل......'' جادوگر نے بلاتکلف کہا۔

وہ دونوں ایک دوسرے کی طرف پشت کر کے کھڑے ہو گئے۔ لمبے اور دُبلے ڈمبل ڈور اور پستہ قد گول مٹول بوڑھے جادوگر نے اپنی چھڑیاں ایک جیسے انداز میں لہرائیں۔ کمرے کی تمام چیزیں خود بخود حرکت میں آ گئیں۔ الٹ پلٹ فرنیچر سیدھا ہو کر اپنی اپنی جگہوں پر واپس پہنچ گیا۔ آرائشی سامان کے ٹکڑے ہوا میں اُڑے اور جڑتے چلے گئے۔ ہوا میں بکھرے پنکھ واپس کشن میں داخل ہونے لگے اور کشن کا منہ بند ہو گیا۔ پھٹی ہوئی کتابوں کے اوراق واپس جلدوں میں جم گئے اور کتابیں اُڑ اُڑ کر اپنے اپنے شلفوں میں ترتیب سے پہنچ گئیں۔ مٹی کے تیل سے جلنے والی لالٹین اُڑ کر میز کی سطح پر پہنچ گئی اور خود بخود دوبارہ جل اُٹھی۔ تصویروں کے چاندی کے ٹوٹے ہوئے فریم درست ہو کر پورے کمرے میں لہراتے ہوئے ایک اونچی میز کی طرف بڑھے اور اپنی اپنی جگہ پر آویزاں ہو گئے۔ وہ بالکل صحیح سلامت دکھائی دے رہے تھے۔ چٹخی، ٹوٹی اور پھٹی ہوئی چیزیں اور بکھرا سامان واپس ٹھیک ہو چکا تھا اور اپنی اپنی جگہ پر پہنچ چکا تھا۔ دیواروں کی آرائش بحال ہو گئی اور خون کے دھبے غائب ہو چکے تھے۔

پرانا دیواری گھڑیال واپس جڑ چکا تھا اور اس کا پنڈولم دوبارہ متحرک ہو گیا۔

''ویسے یہ خون کس کا تھا؟'' ڈمبل ڈور نے دیوار گھڑی کے پنڈولم کے شور میں پوچھا۔

''دیواروں پر؟......اوہ ہاں ڈریگن کا خون تھا'' ہورٹ نامی جادوگر نے بلند آواز میں جواب دیا۔''یہ میری آخری بوتل تھی اور اس وقت اس کی قیمت آسمان سے باتیں کر رہی ہے، خیر! کوئی بات نہیں، یہ دوبارہ کام میں آسکتا ہے......''

وہ سائن بورڈ پر رکھی ہوئی شیشے کی چھوٹی بوتل کے پاس پہنچ گئے اور اسے اُٹھا کر روشنی میں لے آئے اور ترچھا کر کے اس کے بھرے سرخ گاڑھے محلول کا جائزہ لینے لگے۔

''ہاں! اس میں تھوڑی دُھول شامل ہوگئی ہے!''

انہوں نے بوتل دوبارہ اسی سائن بورڈ پر واپس رکھ دی اور گہری آہ بھری۔ اسی وقت ان کی نگاہ ہیری پر پڑی۔

''اوہ ہو......'' ان کے منہ سے بے ساختہ نکلا اور پھر ان کی نگاہیں ہیری کے چہرے پر گھومتی ہوئی اس کے ماتھے کے نشان پر جا ٹھہریں جو بجلی کے شکل کا تھا۔''اوہ ہو......اوہ ہو!''

''میں تعارف کروانا تو بھول ہی گیا......'' ڈمبل ڈور نے مصنوعی پریشانی کا اظہار کرتے ہوئے کہا اور وہ چند قدم بڑھ کر آگے آ گئے۔''ہورٹ! یہ ہیری پوٹر ہے اور ہیری! یہ میرے دیرینہ دوست اور ہم پیشہ ساتھی مسٹر ہورٹ سلگ ہارن ہیں...... ہوگورٹس کے سابقہ استاد بھی ہیں۔''

سلگ ہارن کے چہرے پر ایک عجیب سا تاثر ابھرا جیسے وہ سب کچھ سمجھ گئے ہوں، وہ تیزی سے ڈمبل ڈور کی طرف مڑے اور تلخی سے بولے۔''تو تمہارا خیال ہے کہ تم مجھے اس طرح راضی کرنے میں کامیاب ہو جاؤ گے، ہے نا؟ میرا جواب ابھی بھی نہ ہی ہے، ایلبس!''

وہ ہیری کے قریب گزرے تو ہیری نے دیکھا کہ ان کا چہرہ فیصلہ کن انداز میں سخت تھا جیسے وہ کسی کڑی آزمائش سے بچنے کی کوشش کر رہے ہوں۔

''میرا خیال ہے کہ ایک ایک جام کا دور تو چلنا ہی چاہئے۔'' ڈمبل ڈور نے آہستگی سے کہا۔''بیتے دنوں کی سنہری یاد میں......''

سلگ ہارن جھجکے۔

''چلو میں تمہاری یہ بات مان لیتا ہوں مگر یاد رکھنا صرف ایک ہی جام......بس!'' انہوں نے روکھے پن سے جواب دیا۔

ڈمبل ڈور ہیری کی طرف دیکھ کر مسکرائے اور انہوں نے اسے اس کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا جس کی ہیئت کی سلگ ہارن کرسی بننے کی اداکاری کرتے ہوئے پکڑے گئے تھے۔ وہ کرسی آتشدان کی جلتی ہوئی آگ کے نزدیک اور میز پر ٹمٹماتی ہوئی لالٹین کے قریب رکھی ہوئی تھی۔ اس پر بیٹھتے ہوئے ہیری کو اس بات کا صاف اندازہ ہو گیا کہ کوئی نہ کوئی وجہ ضرور تھی جس کیلئے ڈمبل ڈور اسے اس جادوگر کے بالکل سامنے بٹھانا چاہتے تھے اور ایسا ہی ہوا۔ جب سلگ ہارن ہاتھ بوتل اور گلاس لئے کمرے میں واپس مڑے تو ان کی

سیدھی نظر ہیری کے چہرے سے جاٹکرائی۔

''ہونہہ.....'' انہوں نے اتنی تیزی سے پلٹتے ہوئے ہنکار بھری جیسے انہیں خدشہ ہونے لگا ہو کہ کہیں ہیری کی طرف دیکھنے سے ان کی آنکھوں میں چوٹ لگ جائے گی۔

''یہ لو.....'' انہوں نے ایک گلاس میں مشروب ڈال کر ڈمبل ڈور کی طرف بڑھایا جو بلا تکلف بیٹھ چکے تھے۔ اس کے بعد سلگ ہارن نے مشروب کا ایک گلاس ہیری کی طرف بڑھا دیا اور سنوارے ہوئے صوفے کے کشن پر دھنس کر بیٹھ گئے۔ وہ بالکل خاموش تھے، ہیری نے دیکھا کہ وہ اتنے پستہ قد تھے کہ صوفے پر بیٹھنے کے بعد ان کے پاؤں صحیح طور پر زمین پر نہیں پہنچ پا رہے تھے۔

''تو سناؤ ہورث! آج کل کیسی بسر ہو رہی ہے؟'' ڈمبل ڈور نے جان بوجھ کر بات چیت چھیڑتے ہوئے کہا۔

''کچھ زیادہ اچھی نہیں ہے!'' سلگ ہارن نے فوراً کہا۔ ''سینہ کافی کمزور ہو چکا ہے، سانس جلدی پھول جاتی ہے، گنٹھیا کی شکایت بھی لاحق ہوگئی ہے، پرانے دنوں کی طرح اب نہیں چل پاتا ہوں مگر یہ تو ایک دن ہونا ہی تھا...... بڑھاپا.....تھکان!''

''اور تم نے ان سب کے باوجود قلیل وقت میں ہمارے پرتپاک استقبال کی تیاری بھی کر لی ہے نا؟'' ڈمبل ڈور نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''یقیناً تمہیں کافی پھرتی سے یہ سب کرنا پڑا ہوگا۔ ہماری آمد کے احساس کے بعد تمہیں تین منٹ سے زیادہ وقت نہیں مل پایا ہوگا، ہے نا؟''

''تین نہیں صرف دو منٹ ملے تھے!'' سلگ ہارن نے کچھ چڑ چڑے اور کچھ فخریہ لہجے میں منہ بنا کر کہا۔ ''میں دراصل اپنے مخبر الارم کی آواز بروقت نہیں سن پایا تھا مگر جونہی مجھے اندازہ ہوا تو بہت کم ہی وقت باقی رہ گیا تھا پھر بھی.....'' انہوں نے سنجیدگی سے دوبارہ سنبھلتے ہوئے کہا۔ ''حقیقت تو یہ ہے کہ میں بوڑھا ہو چکا ہوں ایلبس! ایک تھکا ہوا بوڑھا جو اب ایک پرسکون زندگی گزارنے کا اور آرام طلبی کا خواہش مند ہے.....''

ہیری نے کمرے میں چاروں طرف نظر دوڑا کر جائزہ لیا کہ غیر معمولی طور پر وہ جگہ ان کے لحاظ سے آرام دہ ہی تھی۔ سامان کی بھرمار تھی مگر کوئی یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ یہ آرام دہ نہیں تھا۔ نرم کرسیاں اور گدی دار سٹول تھا۔ مشروبات اور کتابیں تھیں، چاکلیٹ کے بڑے پیکٹس اور موٹے کشن تھے۔ اگر ہیری کو یہ معلوم نہ ہوتا کہ وہ ایک جادوگر ہیں اور یہاں مقیم ہیں تو وہ یقیناً یہی اندازہ لگاتا کہ یہ گھر کسی صاحب حیثیت، سلیقہ شعار اور گھر گرہستی والی بڑھیا کا ہی ہوگا۔

''ہورث! تم ابھی اتنے بوڑھے نہیں ہوئے ہو، جتنا کہ میں ہو چکا ہوں!'' ڈمبل ڈور نے دھیمے لہجے میں کہا۔

''شاید تمہیں بھی اب ریٹائرمنٹ کے بارے میں سوچ لینا چاہیئے۔'' سلگ ہارن نے روکھے پن سے کہا۔ ان کی زرد آنکھیں ڈمبل ڈور کے زخمی ہاتھ پر جاٹھہریں تھیں۔ ''میں دیکھ رہا ہوں کہ اب تمہارے ہاتھ بھی پہلے جتنی سرعت رفتاری کا مظاہر نہیں کر پا رہے ہیں......''

''تم بالکل سچ کہا ہورث!'' ڈمبل ڈور اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور اپنی آستین ہٹا کر جلے ہوئے سیاہ ہاتھ کو کنکھیوں سے دیکھا۔ ہاتھ کی تشویش ناک حالت دیکھ کر ہیری کو رونگٹے کھڑے ہو گئے۔''بلاشبہ میں اب پہلے کی بہ نسبت کچھ سست پڑ گیا ہوں لیکن میرا دوسرا ہاتھ......''

انہوں نے کندھے اچکائے اور اپنا ہاتھ آگے کی طرف پھیلا لیا۔ جیسے وہ یہ اشارہ دے رہے ہوں کہ عمر کے اپنے اثرات ہوتے ہیں۔ ہیری نے دیکھا کہ ان کے صحیح سلامت ہاتھ کی ایک انگلی میں انگوٹھی موجود تھی۔ اس نے ڈمبل ڈور کے ہاتھ میں یہ انگوٹھی پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی۔ انگوٹھی کافی چوڑی اور بڑی تھی اور سونے کی لگ رہی تھی۔ اس میں ایک بھاری سیاہ نگینہ جڑا ہوا تھا جو درمیان میں سے چیخ چکا تھا۔ سلگ ہارن کی آنکھیں بھی ایک پل کیلئے اس انگوٹھی پر پڑیں اور ان کے چوڑے ماتھے پر مختصر لمحے کیلئے بل سا پڑ گیا جسے انہوں نے گم کرتے ہوئے خود کو سنبھال لیا۔

''ہورث! بیرونی دخل اندازی کیلئے اتنے حفاظتی انتظامات...... یہ سب مرگ خوروں کیلئے ہی تھے یا پھر میرے لئے......؟'' ڈمبل ڈور نے طمانیت بھرے انداز سے پوچھا۔

''بھلا مرگ خور مجھ جیسے غریب ناتواں بوڑھے کیلئے کیوں خوار ہوں گے؟'' سلگ ہارن نے الٹا سوال کر دیا۔

''جہاں تک میرا اندازہ ہے، وہ لوگوں کو ستانے، متشدد ہراس پھیلانے اور قتل کرنے میں تمہاری قابل ذکر مہارت کا استعمال تو کر ہی سکتے ہیں۔ کیا تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ وہ ابھی تک تم تک رسائی ہی حاصل نہیں کر پائے ہیں؟'' ڈمبل ڈور نے کہا۔

سلگ ہارن نے ایک پل کیلئے ڈمبل ڈور کی طرف گھور کر دیکھا اور پھر بڑبڑائے۔

''میں نے انہیں خود تک پہنچنے کا موقع ہی نہیں دیا۔ میں ایک سال سے مسافت میں ہوں، کبھی بھی ایک ہفتے سے زیادہ ایک جگہ پر نہیں جم کر رہتا ہوں۔ ایک ماگلو گھر سے دوسے ماگلو گھر میں قیام کر رہا ہوں۔ اس مکان کے ماگلو مالک کینری آئی لینڈ میں تعطیلات منانے کیلئے گیا ہوا ہے، بہرحال یہ گھر خاصا آرادم دہ ہے، اسے چھوڑتے ہوئے مجھے کافی تاسف ہوگا۔ ماگلوؤں کے گھر میں رہنا کافی آسان رہتا ہے، اگر آپ اس کا طریقہ سیکھ لیں۔ وہ لوگ مخبر جادوئی کلمے کے بجائے مشینی نقب زن الارم کا استعمال کرتے ہیں، بس اس پر ایک آسان سادستری سحر کر دو اور یہ دھیان میں رہے کہ پڑوسی آپ کو پیانو لاتے ہوئے نہ دیکھ پائے......''

''بہت خوب!'' ڈمبل ڈور نے کہا۔''مگر یہ تو آرام دہ زندگی کی تلاش کرنے والے بوڑھے کیلئے کافی تھکا دینے والا کام ہے۔ دیکھو! اگر تم ہوگورٹس میں واپس لوٹتے......''

''ڈمبل ڈور!'' سلگ ہارن نے فوراً ان کی بات قطع کرتے ہوئے کہا۔''اگر تم مجھے یہ سمجھانے کی کوشش کر رہے ہو کہ اس گھٹیا سکول میں میری زندگی زیادہ آرام دہ رہ سکتی ہے تو کوشش کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے، ایلبس! میں بھلے ہی مسافت میں زندگی بسر کر رہا ہوں مگر ڈولرس امبرج کے جانے کے بعد کچھ عجیب سی افواہیں میرے کانوں تک پہنچی ہیں۔ اگر تم اساتذہ کے ساتھ آج کل اس

طرح کا سلوک کرتے ہوتو......''

''پروفیسر امبریج نے میری عدم موجودگی میں قنطورسوں کے ریوڑ کو مشتعل کر ڈالا تھا۔'' ڈمبل ڈور نے فوراً کہا۔ ''میرا خیال ہے کہ اگر کوئی تاریک جنگل میں جا کر غصیلے اور سر پھرے قنطورسوں کو ان کے منہ پر یہ کہے کہ تم تو گندی نصف انسان نسل سے تعلق رکھتے ہو......تو وہ عقلمندی بھری بات نہیں کہلائے جائے گی......''

''اس نے ایسا کہا......؟'' سلگ ہارن کا منہ حیرت سے بگڑ گیا۔ ''احمق جادوگرنی! ویسے حقیقت تو یہ ہے کہ وہ مجھے کبھی پسند نہیں تھی......''

ہیری کھلکھلا کر ہنس پڑا، جس پر ڈمبل ڈور اور سلگ ہارن نے مڑ کر اس کی طرف دیکھا۔

''معافی چاہتا ہوں!'' ہیری جلدی سے کھسیانا ہو کر بولا۔ ''سچائی تو یہ ہے کہ میں بھی انہیں زیادہ پسند نہیں کرتا ہوں......''

ڈمبل ڈور اچانک اُٹھ کھڑے ہوئے۔

''کیا تم جا رہے ہو؟'' سلگ ہارن نے فوراً امید بھرے لہجے میں پوچھا۔

''ابھی نہیں! میرا خیال ہے کہ مجھے تمہارے باتھ روم کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے!'' ڈمبل ڈور نے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

یہ سن کر سلگ ہارن کے چہرے پر مایوسی سی پھیل گئی۔

''ادھر بائیں طرف......دوسرا دروازہ ہے!'' وہ آہستگی سے بولے۔

ڈمبل ڈور تیزی سے اس طرف بڑھ گئے اور جب ان کے دروازے بند کرنے کی آواز سنائی دی تو کمرے میں خاموشی چھا گئی۔ کچھ لمحوں بعد سلگ ہارن اپنی نشست سے اُٹھ کھڑے ہوئے اور بے چینی سے ادھر ادھر دیکھنے لگے۔ یوں محسوس ہوتا تھا جیسے انہیں سمجھ میں نہ آ رہا ہو کہ وہ کیا کریں؟ انہوں نے ہیری کی طرف کنکھیوں سے دیکھا اور پھر آتشدان کے پاس پہنچ گئے۔ انہوں نے آتشدان کی طرف پشت کی اور اپنی کمر کی سینکائی کرنے لگے۔

''میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ وہ تمہیں یہاں کس مقصد کیلئے لائے ہیں؟'' اچانک انہوں نے ہیری کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

ہیری نے کوئی جواب نہیں دیا بس خاموشی سے سلگ ہارن کی طرف دیکھتا رہا۔ سلگ ہارن کی آبدار آنکھیں ہیری کے چہرے سے پھسل کر اس کے ماتھے کے نشان پر جا ٹھہریں۔ اس مرتبہ انہوں نے اس کے چہرے کا بغور جائزہ لیا تھا۔

''تم بالکل اپنے باپ جیسے دکھائی دیتے ہو......''

''جی ہاں! مجھے ان کے دوستوں نے بتایا ہے۔'' ہیری نے کہا۔

''تمہاری آنکھوں کے علاوہ......تمہاری آنکھیں......''

''میری ماں جیسی ہیں، بالکل!'' ہیری یہ بات اتنی بار سن چکا تھا کہ اب اسے اس بات سے اکتاہٹ ہونے لگی تھی۔

''اوہ ہاں بالکل...... ویسے تو اساتذہ کو کبھی اپنے پسندیدہ شاگرد نہیں رکھنا چاہئیں مگر وہ میری خاص پسندیدہ طالبہ تھی......'' سلگ ہارن نے ہیری کی سوالیہ نظروں کو بھانپتے ہوئے کہا۔ ''تمہاری ماں للّی ایوانس...... بہت ہی ذہین طالبہ تھی۔ ایک جوشیلی اور خوش شکل لڑکی...... میں اس سے اکثر کہا کرتا تھا کہ اسے تو میرے فریق میں ہونا چاہئے تھا۔ وہ نہایت نپا تلا جواب دیتی تھی۔''

''آپ کا فریق کون سا تھا؟''

''میں سلے درن کا منتظم ہوا کرتا تھا۔'' سلگ ہارن نے کہا۔ پھر ہیری کے چہرے کا تاثر دیکھ کر وہ اس کی طرف اپنی انگلی زور سے ہلاتے ہوئے بولنے لگے۔ ''محض اس بات پر میرے خلاف مت ہو جانا۔ جہاں تک میرا خیال ہے، تم بھی اپنی ماں کی طرح یقیناً گری فنڈر میں ہی ہو گے؟ ہاں! عام طور پر خاندان کے افراد ایک ہی فریق میں جایا کرتے ہیں۔ ویسے ہمیشہ ایسا نہیں ہوتا ہے۔ کبھی سیریس بلیک کا نام سنا ہے، تم نے سنا ہی ہوگا۔ دو سالوں سے اخبارات میں چھپتا رہا ہے۔ وہ کچھ ہفتے پہلے ہی مر گیا ہے......''

ایسا لگا جیسے کسی نادیدہ ہاتھ نے ہیری کی انتڑیوں کو مروڑ ڈالا ہو اور انہیں شکنجے میں جکڑ لیا ہو۔

''وہ سکول میں تمہارے باپ کا بے حد اچھا دوست تھا۔ پورا بلیک خاندان میرے فریق میں تھا مگر سیریس گری فنڈر میں چلا گیا۔ افسوس کی بات ہے! وہ نہایت قابل لڑکا تھا۔ جب اس کا بھائی ریگولس بلیک ہوگورٹس میں آیا تو وہ مجھے مل گیا مگر مجھے پورا خاندان اپنے فریق میں اکٹھا دیکھنا زیادہ پسند تھا۔''

ایسا لگ رہا تھا جیسے کسی نیلامی میں کسی دوسرے نے اونچی بولی لگا کر قیمتی چیز ہتھیا لی ہو جس سے جوشیلی اور منچلی خواہش کا گلا گھٹ کر رہ گیا ہو۔ سلگ ہارن یادوں میں گم سامنے والی دیوار کو گھور رہے تھے اور اس جگہ پر تھوڑا گھومے تاکہ ان کی پشت پر یکساں حرارت پھیل سکے۔

''تمہاری ماں ماگلو تھی...... جب مجھے اس بات کا علم ہوا تو مجھے رتی بھر یقین نہیں آیا۔ وہ اتنی بہترین جادوگرنی تھی کہ میں نے سوچا تھا کہ وہ یقیناً خالص خون سے تعلق رکھتی ہوگی۔''

''میرے سب سے اچھے دوستوں میں سے ایک لڑکی ماگلو ہی ہے اور وہ ہمارے گروپ کی سب سے اعلیٰ اور ذہین طالبہ ہے۔'' ہیری نے بتایا۔

''یہ تھوڑا عجیب لگتا ہے مگر ایسا کئی بار ہوا ہے، ہے نا؟'' سلگ ہارن نے کہا۔

''میرے خیال میں تو اس میں کوئی عجیب بات نہیں ہے۔'' ہیری نے پرسکون لہجے میں کہا

''اوہ تمہیں یہ نہیں سوچنا چاہئے کہ میں متعصب فطرت کا مالک ہوں۔'' سلگ ہارن نے چونکتے ہوئے کہا اور پھر زمین کی طرف دیکھنے لگے۔ ''نہیں نہیں...... ایسا بالکل نہیں ہے، میں نے ابھی ابھی بتایا تھا کہ تمہاری ماں میری سب سے پسندیدہ شاگردوں میں سے

ایک تھی؟ اوراس کے بعدوالے سال کے گروپ میں ڈِرک کریسول بھی تھا، وہ اب محکمے میں غوبلن رابطہ کمیٹی کا سربراہ ہے۔ وہ بھی ماگلو خاندان میں پیدا ہوا تھا بہت ہی خداداد صلاحیتوں سے مالا مال تھا۔ وہ اب مجھے گرنگوٹس بینک کے اندرونی خفیہ خبروں کے متعلق بے لوث انداز میں مطلع کرتا رہتا ہے......''

وہ کسی قدر اوپر نیچے اچھلے اور تسلی بخش انداز میں مسکرا دیئے۔ انہوں نے اونچی میز پر رکھے ہوئے چمکتے دمکتے فریموں کی طرف اشارہ کیا جن میں کئی لوگوں کی تصویریں دکھائی دے رہی تھیں۔ وہ ادھر ادھر حرکت کررہے تھے۔

''یہ سب میرے پرانے شاگرد ہیں، انہوں نے اپنی تصویروں پر دستخط کر کے مجھے دی تھیں۔ ان میں تمہیں روزنامہ جادوگر کا مدیراعلیٰ برنباس کیف بھی دکھائی دے گا۔ وہ اخبار کی پالیسی کے بارے میں میری رائے سننے میں ہمیشہ دلچسپی رکھتا ہے۔ اورہنی ڈیوکس کا امبریوسس فلیوم...... ہر سالگرہ پر ایک شاندار تحفہ ضرور بھیجتا ہے صرف اس لئے کہ میں نے اس کا تعارف سیرون ہاکرس سے کروایا تھا جس نے اسے اس کی پہلی ملازمت دی تھی اور پیچھے کی طرف......اگر تم اپنی گردن تھوڑی سی جھکا کر دیکھو تو تمہیں وہاں گیونگ جونز بھی دکھائی دے گا جو ہیلی ہیڈ ہارپیز کا کپتان ہے۔ لوگ ہمیشہ یہ سن کر حیران رہ جاتے ہیں کہ ہارپیز کی ٹیم کے ساتھ میرے دوستانہ مراسم ہیں اور میں جب چاہتا ہوں تو مجھے مفت ٹکٹ بھی مل جاتے ہیں......''

اس خیال سے وہ کافی مسرور دکھائی دے رہے تھے۔

''اور یہ سب لوگ جانتے ہیں کہ آپ کہاں ہیں تا کہ وہ آپ کو تحائف اور دیگر سامان بھیج سکیں؟'' ہیری نے حیرانگی سے پوچھا جو یہ سوچ رہا تھا کہ اگر چاکلیٹ کے ڈبے، کیوڈچ کے ٹکٹ دینے اور مشورہ لینے کیلئے ان کے چاہنے والے ان تک رسائی حاصل کر سکتے تھے تو پھر مرگ خور اب تک ان کے پاس کیوں نہیں پہنچ پائے تھے؟

سلگ ہارن کے چہرے سے مسکراہٹ یوں غائب ہوگئی جیسے دیوار پر سے خون کے دھبے غائب ہوئے تھے۔

''ظاہر ہے کہ اب ایسا نہیں ہے۔ قریباً ایک سال سے میرا، ان سب سے رابطہ منقطع ہو چکا ہے۔'' انہوں نے ہیری کو دیکھتے ہوئے جواب دیا۔

ہیری کو احساس ہوا کہ ان الفاظ کی ادائیگی کے بعد سلگ ہارن پر سکتہ سا طاری ہو گیا تھا۔ وہ ایک لمحے کیلئے کافی بیتاب دکھائی دیئے اور پھر انہوں نے اس احساس کو کندھے اچکا کر جھٹک دیا۔

''ظاہر ہے......کوئی بھی عقلمند جادوگر ایسے کڑے حالات میں سر جھکا کر چلنا ہی پسند کرتا ہے۔ ڈمبل ڈور کیلئے یہ کہنا آسان ہے مگر ہوگورٹس میں ملازمت کرنے کا سیدھا سادا مطلب یہی ہے کہ ایسا مرگ خوروں کے مدمقابل ققنس کے گروہ میں اپنی شمولیت کا برملا اعلان کرنے کے مترادف ہے، حالانکہ مجھے یقین ہے کہ گروہ کے جانباز قابل ستائش اور جرأت مندانہ کام کررہے ہیں مگر ان کی موت کا خوف......''

''ہوگورٹس میں پڑھانے کیلئے آپ کو ققنس کے گروہ میں براہ راست شامل ہونے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔'' ہیری نے تیزی سے کہا جو اپنی آواز میں ناپسندیدگی کو چھپانے میں بری طرح ناکام رہا تھا۔سلگ ہارن کی آرام دہ زندگی کے فلسفے سے ہم آہنگ رہنا کافی دشوار تھا۔ جب اسے سیریس کی یاد آئی جو ایک غار میں پناہ لئے تھا اور زندہ رہنے کیلئے چوہے کھانے پر مجبور تھا۔''ہوگورٹس کے زیادہ تر اساتذہ ققنس کے گروہ کا حصہ نہیں ہیں اور ان میں سے کوئی بھی آج تک ہلاک نہیں ہوا ہے...... جب تک آپ کیوریئل کو بیچ میں شمار نہ کریں اور ان کے ساتھ جو کچھ ہوا، وہ اسی کے لائق تھے کیونکہ وہ والڈی موورٹ کے ساتھ غیر قانونی سرگرمیوں میں ملوث تھے......''

ہیری کو یقین تھا کہ سلگ ہارن ان جادوگروں میں سے ایک ہوں گے جو والڈی موورٹ کا نام سننے کے بعد خود کو لرزنے سے روک نہیں پاتے ہوں گے اور اسے یہ دیکھ کر قطعاً مایوسی نہیں ہوئی کہ سلگ ہارن اپنی جگہ پر کانپ اُٹھے اور احتجاج کیلئے ان کے حلق سے غراہٹ نمودار ہوئی مگر ہیری نے ان کے ردعمل کو سراسر نظرانداز کر دیا۔

''جہاں تک میرا خیال ہے۔'' ہیری نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا۔''جب تک ڈمبل ڈور ہوگورٹس میں ہیڈ ماسٹر ہیں، تب تک تو سٹاف باقی جادوگروں کے مقابلے میں نہایت محفوظ ہے۔والڈی موورٹ صرف ان سے ہی خوفزدہ ہے، ہے نا؟''

سلگ ہارن ایک دو پل کیلئے خلا میں گھورتے رہے اور ہیری کے الفاظ پر غور کرتے رہے۔

''ہاں...... بالکل! یہ سچ ہے کہ تم جانتے ہو کون؟ نے کبھی ڈمبل ڈور سے الجھنے کی کوشش نہیں کی ہے۔'' وہ بے دھیانی میں بولے۔''اور میرا ابھی یہی خیال ہے کہ اگر میں مرگ خوروں کے شامل نہیں ہوتا ہوں تو تم جانتے ہو کون؟ مجھے کبھی اپنا دوست تصور نہیں کرے گا......ایسی صورت حال میں ایلبس ڈمبل ڈور کے قریب رہنے میں زیادہ محفوظ احساس ملتا ہے کہ میں کم از کم زندہ تو رہوں گا...... میں یہ اداکاری بالکل نہیں کروں گا کہ میں امیلیا بونز کی وحشیانہ موت سے پریشان نہیں ہوا ہوں......اگر محکمے کے ڈھیر سارے سپاہیوں اور حفاظتی اقدامات کے باوجود اس کے ساتھ ایسا ہو سکتا ہے تو......''

ٹھیک اسی لمحے ڈمبل ڈور کمرے میں داخل ہو گئے اور سلگ ہارن یوں اچھل پڑے جیسے وہ یہ قطعی فراموش کر بیٹھے ہوں کہ ڈمبل ڈور ابھی تک وہیں موجود تھے۔

''ایلبس! کافی دیر لگا دی...... پیٹ کی حالت کچھ زیادہ اچھی نہیں ہے کیا؟'' انہوں نے کہا۔

''نہیں......ایسی بات نہیں! میں دراصل ان ماگلو رسالوں کو دیکھنے میں مگن ہو گیا تھا، مجھے بنائی کے نئے نئے ڈیزائن دیکھنا کافی دلچسپ لگتا ہے۔اچھا تو ہیری! ہم چونکہ ہورث کا کافی وقت برباد کر چکے ہیں،اس لئے میرا خیال ہے کہ ہمیں اب چلنا چاہئے......''

ہیری کو اس ہدایت کا بے تابی سے منتظر تھا۔وہ اچھل کر کھڑا ہو گیا اور سلگ ہارن متعجب دکھائی دینے لگے۔

''تم جا رہے ہو؟''

’’بالکل! جب میں ناکام ہوجاتا ہوں تو تہہ دل سے اپنی شکست قبول کرلیتا ہوں!‘‘

’’شکست......؟‘‘

سلگ ہارن کافی بے چین دکھائی دیئے۔ انہوں نے اپنا موٹا انگوٹھا چٹخا اور تھوڑا کسمسائے۔ انہوں نے دیکھا کہ ڈمبل ڈور نے اپنا سفری چوغہ پہن کر اس کی ڈوری کس لی اور ہیری نے اپنی جیکٹ کی زپ چڑھالی۔

’’تو ٹھیک ہے...... بہرحال مجھے اس بات کا ہمیشہ قلق رہے گا کہ تم ہوگورٹس میں کام کرنے کیلئے رضامند نہیں ہو پائے۔‘‘ ڈمبل ڈور نے اپنے صحیح ہاتھ سے تنظیمی سلام کرتے ہوئے کہا۔ ’’تمہاری واپسی پر ہوگورٹس میں خوشی کی لہر پھیل جاتی، ہمارے عمدہ حفاظتی اقدامات کے باوجود اگر تم وہاں نہیں پڑھانا چاہتے ہو تو مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ ویسے تم جب چاہو، وہاں آسکتے ہو، ہم تمہارا خوشی سے استقبال کریں گے......‘‘

’’ہاں......ٹھیک ہے......جیسا کہ میں نے کہا......‘‘

’’تو پھر الوداع......!‘‘

’’الوداع......‘‘ ہیری نے کہا۔

وہ جب سامنے والے دروازے سے باہر نکل رہے تو اسی وقت ان کے عقب میں سے سلگ ہارن کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

’’ٹھیک ہے......ٹھیک ہے......میں یہ کام کرنے کیلئے تیار ہوں!‘‘

ڈمبل ڈور نے مڑ کر ان کی طرف دیکھا۔ سلگ ہارن لیونگ روم کے دروازے کی دہلیز پر کھڑے ہانپتے ہوئے دکھائی دیئے۔

’’تم ریٹائرمنٹ سے دستبردار ہو جاؤ گے......؟‘‘

’’ہاں ہاں!‘‘ سلگ ہارن نے تلخی سے کہا۔ ’’میں جانتا ہوں کہ میں دیوانگی بھرا فیصلہ کر رہا ہوں......مگر پھر بھی ہاں! میں دستبردار ہو رہا ہوں......‘‘

’’بہت خوب!‘‘ ڈمبل ڈور نے دھیمی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔ ’’تو پھر ہورث! ہماری یکم ستمبر کو ملاقات ہوگی......‘‘

’’ہاں! ضرور ملاقات ہوگی!‘‘ سلگ ہارن نے ہنکار بھرتے ہوئے کہا۔

جب وہ باغیچے کے راستے چل رہے تھے تو پیچھے سے سلگ ہارن کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

’’میں اس بار زیادہ تنخواہ لوں گا، ڈمبل ڈور!‘‘

ڈمبل ڈور ہنس دیئے۔ باغیچے کا ٹوٹا ہوا گیٹ ان کے عقب میں جھولتا ہوا بند ہوگیا اور وہ ہر طرف چھائی ہوئی خنکی بھری دھند میں تاریک راستے پر چلنے لگے۔

’’بہت شاندار ہیری!‘‘ ڈمبل ڈور نے مسکرا کر کہا۔

''مگر میں نے تو کچھ بھی نہیں کیا سر؟'' ہیری نے حیرت بھری آواز میں کہا۔

''اوہ ہاں! تم نے کر دیا..... تم نے ہورث کو یہ بتا دیا کہ ان کا ہوگورٹس میں لوٹنا کتنا فائدہ مند رہے گا؟ کیا وہ تمہیں پسند آئے؟''

''ار.....'' ہیری ہکلا سا گیا۔

ہیری کو اندازہ نہیں ہو پایا کہ وہ سلگ ہارن کو پسند کرتا ہے یا نہیں۔ اسے محسوس ہو رہا تھا کہ وہ ایک طرح سے خوش اخلاق اور شائستہ تھے مگر کسی قدر فضول شخص تھے۔ چاہے وہ کتنا بھی اختلاف رکھتے ہوں مگر اس بات پر کافی متحیر دکھائی دیتے تھے کہ ماگلو خاندان میں پیدا ہونے والی لڑکی ایک اچھی جادوگرنی کیسے بن سکتی تھی؟ ڈمبل ڈور نے خود ہی بات کا سلسلہ آگے بڑھایا جس سے ہیری جواب دینے کی زحمت سے بچ گیا۔

''ہورث کافی آرام پسند شخص ہیں۔ انہیں مشہور، کامیاب اور طاقتور لوگوں کو اپنے اردگرد رکھنا کافی دلچسپ لگتا ہے۔ انہیں لوگوں کے اثر ورسوخ تک رسائی پانے کی آرزو بے قرار رکھتی ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ ان میں کبھی اونچے عہدے پر بیٹھنے کی خواہش نہیں پیدا ہوئی۔ وہ ہمیشہ عقبی نشست پر براجمان رہنے کو ہی فوقیت دیتے ہیں، اس سے کامیابی اور اطمینان کی زیادہ گنجائش رہتی ہے۔ وہ ہوگورٹس میں اپنے پسندیدہ طلباء کا انتخاب کرتے تھے، کئی باران کی قابلیت، بلند حوصلگی اور ذہانت کے باعث اور کئی باران کی اعلیٰ جادوئی صلاحیت کے باعث۔ ہورث میں صحیح طلباء کے انتخاب کی عمدہ صلاحیت کا گن پایا جاتا تھا۔ اسی لئے اس کے منتخب کردہ طلباء آگے چل کر مختلف شعبوں میں کافی کامیاب ثابت ہوئے۔ ہورث نے اپنے پسندیدہ طلباء کا ایک طرح کا گروپ بنا دیا جس کی مرکزیت ہمیشہ انہی کے پاس رہی۔ وہ مختلف افراد کا باہمی تعارف کروایا کرتے اور ان میں قابل عمل رابطوں کا ذریعہ بھی بنتے اور بدلے میں ہمیشہ کسی نہ کسی قسم کی افادیت کی تمنا کیا کرتے تھے۔ چاہے یہ ان کی پسندیدہ شفاف اناسی ٹافیوں کا مفت ڈبہ ہو یا پھر اپنے کسی دوسرے پسندیدہ شاگرد کو غوبلن رابطہ کمیٹی میں بھرتی کروانے کی سفارش کا قبول کئے جانے موقع ہو!''

ہیری کے ذہن میں اچانک ایک بڑی مکڑی کا تصور ابھر آیا جو اپنے چاروں طرف ایک جال بن رہی ہو اور ہر طرف لہراتے ہوئے ریشمی دھاگے پھیلا رہی ہوتا کہ بڑی اور رس دار مکھیاں زیادہ سے زیادہ اس کے قریب آجائیں......

''میں تمہیں یہ سب باتیں اس لئے نہیں بتا رہا ہوں کہ تم ہورث کے مخالف ہو جاؤ!'' ڈمبل ڈور نے اچانک کہا، ہیری کو محسوس ہوا جیسے وہ اس کے دل کی بات جان چکے ہوں۔ ''بلکہ اب ہمیں یوں کہنا چاہئے کہ پروفیسر سلگ ہارن کے مخالف ہو جاؤ...... میں تمہیں قبل از وقت آگاہ کرنے کیلئے یہ سب بتا رہا ہوں، ہیری! تم ان کے گروپ کے سب سے نایاب نگینہ ہو جسے وہ سب سے پہلے اپنے گروپ میں شامل کرنا چاہیں گے۔ 'وہ لڑکا جو زندہ بچ گیا!' ...... یا پھر جو تمہیں آج کل کہا جا رہا ہے......'وہ لڑکا جو جادوگروں کا نجات دہندہ ہے!' ......''

ان الفاظ سے ہیری کو اپنے وجود میں عجیب سی ٹھنڈک کا احساس ہوا جس کا اردگرد چھائی ہوئی خنکی اور دھند سے کچھ واسطہ نہیں

تھا۔اسے کچھ ہفتے پہلے سنائی دینے والے الفاظ یاد آ گئے جن کا مطلب اس کیلئے سنگین اور ہوش اُڑا دینے والا تھا......

’ایک کی موجودگی میں دوسرا زندہ نہیں رہ سکتا......‘

اچانک ڈمبل ڈور رُک گئے۔وہ لوگ اب اسی چرچ کے سامنے پہنچ چکے تھے جہاں سے وہ پہلے گزر رہے تھے۔

’’کافی چل لیا ہیری!اب تم میرا بازو پکڑ لو......‘‘

اس بار ہیری ذہنی طور پر ثقاب اُڑان کیلئے پہلے سے تیار تھا مگر اس کے باوجود اسے یہ طریقہ پسند نہیں آیا تھا۔جب دباؤ کا سلسلہ ختم ہو گیا اور وہ دوبارہ سانس لینے کے قابل ہو گیا تو اس نے دیکھا کہ وہ ڈمبل ڈور کے ہمراہ ایک دیہاتی سڑک پر موجود تھا۔وہ اپنے سامنے دنیا کی دوسری عزیز ترین عمارت کا ہیولا دیکھ سکتا تھا۔رون کا بھٹ دیکھ کر اس کے دل و دماغ میں سرشاری اور بشاشیت کا احساس بڑھنے لگا۔کچھ لمحات قبل جو دہشت اور پریشانی کا احساس اس کی طبیعت پر حاوی ہو رہا تھا، وہ اب کافی کم ہو چکا تھا۔وہاں رون تھا اور مسز ویزلی بھی جو اتنا عمدہ کھانا تیار کرتی تھیں جتنا اس نے کسی اور کے ہاں کبھی نہیں کھایا تھا......

’’اگر تمہیں برا محسوس نہ ہو تو الوداع لینے سے پہلے کچھ کہنا چاہوں گا ہیری!تنہائی میں......شاید یہاں؟‘‘ڈمبل ڈور نے گیٹ سے اندر داخل ہوتے مسکرا کر کہا۔

ڈمبل ڈور نے پتھر کی بنی ہوئی چھوٹی سی کٹیا کی طرف اشارہ کیا جہاں ویزلی گھرانے کے افراد اپنے اُڑنے والے بہاری ڈنڈے،جھاڑو اور دیگر چھوٹا موٹا سامان رکھتے تھے۔ہیری تھوڑا متحیر انداز میں ڈمبل ڈور کے تعاقب میں چوں چوں کرتا ہوا دروازہ پار کر کے اندر پہنچ گیا۔وہ ایک ایسی جگہ پر موجود تھا جو الماری سے بھی چھوٹی تھی۔ڈمبل ڈور نے اپنی چھڑی لہرائی،جس کی نوک پر روشنی کا جگنو جگمگا اُٹھا۔وہ ہیری کی طرف دیکھ کر دھیما سا مسکرائے۔

’’مجھے امید ہے ہیری!تم اس وقت مجھے اس بات کو چھیڑنے کیلئے معاف کرو گے......بہرحال!محکمے میں ہوئے حادثے کے بعد تم نے نازک حالات میں ہر چیز کو جس طرح برداشت کیا ہے،اس پر مجھے خوشی اور فخر ہے۔مجھے کہنا ہوگا کہ سیریس کو بھی تم پر یقیناً فخر ہوتا۔‘‘

ہیری نے بمشکل تھوک نگلا۔ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ اچانک اس کی آواز اس کا ساتھ چھوڑ چکی ہو۔اسے لگا کہ وہ سیریس کے بارے میں مزید کوئی بات برداشت نہیں کر پائے گا۔ورنن انکل کے منہ نکلا ہوا جملہ کافی تکلیف دہ ثابت ہوا تھا جب انہوں نے منہ پھاڑ کر کہا تھا کہ کیا اس کا قانونی سرپرست مر گیا ہے؟اس سے سنگین یہ بات ہوئی تھی کہ سلگ ہارن نے سیریس کا ذکر کچھ بھونڈے انداز میں کر کے اس کے جذبات کو ٹھیس پہنچائی تھی۔

’’یہ بات کافی افسوس ناک ہے کہ تمہارا اور سیریس کا ساتھ قلیل مدت تک ہی برقرار رہ پایا جو ایک طویل،خوشنما اور پائیدار تعلق ثابت ہو سکتا تھا مگر مجھے دُکھ ہے کہ اس کا انجام بے رحم ثابت ہوا۔‘‘

ہیری نے آہستگی سے سر ہلایا۔ اس کی آنکھیں اس وقت اس مکڑی پر جمی ہوئی تھیں جو اب ڈمبل ڈور کی نوکیلی ٹوپی پر چڑھ رہی تھی۔ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ ڈمبل ڈور حقیقت جانتے ہیں، وہ سمجھ چکے تھے کہ ان کے خط کے ملنے تک ہیری ڈرسلی گھرانے میں اپنا تقریباً سارا وقت بستر پر ہی لیٹے لیٹے گزارتا رہا تھا۔ وہ جانتے تھے کہ وہ ٹھیک سے کھانا نہیں کھاتا تھا اور دھند سے بھری کھڑکی کو بلاوجہ تکتا رہتا تھا۔ یہ دھند اس کے سرد کھوکھلے پن میں بھر چکی تھی جسے ہیری خود کو بہلانے کیلئے روح کھچڑوں سے منسلک قرار دینے کی کوشش کرتا تھا۔

''میرے لئے بات تسلیم کر لینا نہایت دشوار ہے کہ وہ مجھے اب دوبارہ کبھی خط نہیں لکھے گا۔'' ہیری نے دھیمی آواز سر جھکاتے ہوئے کہا۔

اس کی آنکھوں میں تیز جلن کا احساس ہوا جس پر اس نے اپنی پلکیں کئی بار جھپکیں۔ ایسی بات کو تسلیم کرنا ایک طرح کی حماقت تھی مگر اپنے قانونی سرپرست کے بارے میں اسے سب سے اچھی بات یہی لگی تھی کہ اس کی وجہ سے ہیری کو یہ تسلی تھی کہ ہوگورٹس سے باہر کوئی تھا جسے اس کی فکر تھی۔ قریباً شفیق باپ کی طرح...... اب الّو کی ڈاک اسے اس سکون کا احساس کبھی نہیں دل پائے گی۔

''سیریس تمہارے لئے وہ سب کچھ تھا جسے تم پہلے کبھی اپنے اندر محسوس نہیں کیا تھا۔'' ڈمبل ڈور نے آہستگی سے کہا۔ ''فطری طور پر یہ خاصی تباہ کن اذیت ہے......''

''مگر جب میں ڈرسلی گھر میں تھا......'' ہیری نے درمیان میں سے بات اچکتے ہوئے کہا، اس کی آواز میں تلخی کی کڑواہٹ جھلکنے لگی۔ ''تو مجھے یہ احساس ہو گیا تھا کہ میں کمرے میں بند نہیں رہ سکتا تھا...... یا اپنا ذہنی توازن قابو میں نہیں رکھ سکتا تھا، سیریس ایسا تو کبھی نہیں چاہتا، ہے نا؟ اور ویسے بھی زندگی بہت چھوٹی ہوتی ہے...... مادام بونز کو ہی لیجئے! امیلیا بونز کو دیکھئے...... اگلی باری میری بھی ہو سکتی ہے، ہے نا؟ مگر...... اگر ایسا ہوا......'' اس نے خونخوار انداز میں کہا اور ڈمبل ڈور کی نیلی آنکھوں میں جھانکا جو چھڑی کی روشنی میں چمک رہی تھیں۔ ''تو میں اپنے ساتھ زیادہ سے زیادہ مرگ خوروں کو لے جاؤں گا اور اگر میں یہ کر پایا تو والڈی مورٹ کو بھی......''

''تم نے اپنی ماں باپ کی اچھی اولاد اور سیریس کے حقیقی وارث ہونے کا پورا ثبوت دیا ہے۔'' ڈمبل ڈور نے اس کی کمر پر ہلکی ضرب کے ساتھ شاباشی کی دھول جماتے ہوئے کہا۔ ''میں تمہاری سوچ پر یقیناً اپنی ٹوپی اتار کر سلام پیش کرتا مگر مجھے اندیشہ ہے کہ ایسا کرنے پر تم پر مکڑیوں کی بارش ہو جائے گی......''

''خیر! اب اسی سے پیوستہ ایک دوسرے معاملے کی طرف چلتے ہیں۔ جہاں تک میرا اندازہ ہے، تم گذشتہ دو ہفتوں سے روزنامہ جادوگر مسلسل لے رہے ہو؟''

''ہاں یہ سچ ہے!'' ہیری نے کہا اور اس کا دل تھوڑا تیز تیز دھڑکنے لگا۔

''تو تم نے یہ بات خصوصاً دیکھی ہو گی کہ پیش گوئیوں کے ریکارڈ روم میں تمہاری موجودگی کے حوالے سے جڑی خبروں کا سیلاب

آ گیا ہے۔‘‘

’’بالکل......‘‘ ہیری نے سر ہلا کر کہا۔’’اب ہر کوئی یہ جان چکا ہے کہ میں ہی......‘‘

’’نہیں......کوئی نہیں جانتا ہے۔‘‘ ڈمبل ڈور نے اسے درمیان میں ٹوکتے ہوئے کہا۔’’دُنیا میں صرف دو لوگ ہی اس پیش گوئی کی مکمل حقیقت کو صحیح معنوں میں جانتے ہیں جو تمہارے اور والڈی موورٹ کے درمیان کی گئی تھی اور وہ دونوں ہی اس وقت مکڑیوں سے بھرے بدبودار جھاڑوؤں کی الماری میں کھڑے ہیں۔ بہر حال، یہ سچ ہے کہ کئی لوگوں نے صحیح اندازہ لگا لیا ہے کہ والڈی مورٹ نے ایک پیش گوئی کو چرانے کیلئے ہی مرگ خوروں کو وہاں بھیجا تھا اور اس پیش گوئی کا تعلق تم سے جڑا ہوا تھا...... جہاں تک میرا اندازہ ہے کہ تم نے پیش گوئی کے محرکات کے بارے میں ابھی تک کسی سے بھی ذکر نہیں کیا ہوگا......؟‘‘

’’نہیں......‘‘ ہیری نے کہا۔

’’مجموعی طور پر یہ دانشمندانہ فیصلہ کہا جا سکتا ہے۔‘‘ ڈمبل ڈور نے سنجیدگی سے کہا۔’’حالانکہ مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ تمہیں یہ بات اپنے دوستوں رونالڈ ویزلی اور مس ہرمائنی گرینجر کو بتا دینا چاہئے تھی......‘‘ ہیری ان کی بات سن کر بھونچکا رہ گیا۔ وہ مسکرائے اور بولے۔’’ہاں! میرا خیال ہے کہ انہیں یہ بات معلوم ہونا چاہئے، اتنی اہم بات سے انہیں لاعلم رکھنا یقیناً ان کی دوستی کی تضحیک ہوگی۔‘‘

’’مگر میں ایسا نہیں چاہتا تھا......‘‘

’’وہ پریشان ہو جائیں گے یا پھر ڈر جائیں گے؟‘‘ ڈمبل ڈور نے اپنے نصف چاند کی شکل والی عینک کے اوپر سے ہیری کو دیکھتے ہوئے کہا۔’’یا شاید اصل بات یہ ہے کہ تم یہ تسلیم ہی نہیں کرنا چاہتے ہو کہ تم خود اس بات سے پریشان اور خوفزدہ ہو چکے ہو؟ ہیری! تمہیں اپنے دوستوں کی ضرورت ہے۔ جیسا کہ تم بالکل صحیح کہا تھا کہ سیریس یہ کبھی نہیں چاہے گا کہ تم خود کو خوف اور صدمے کے خول میں بند کر لو......‘‘

ہیری نے ان کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا مگر شاید ڈمبل ڈور اس سے کسی جواب کی توقع نہیں رکھتے تھے اسی لئے انہوں نے خود بات کا سلسلہ بڑھایا۔’’اور اب اسی سے پیوستہ مگر ایک الگ موضوع کی بات کریں۔ میری خواہش ہے کہ تم اس سال مجھ سے علیحدہ تعلیم حاصل کرو......‘‘

’’علیحدہ......نصابی پڑھائی سے ہٹ کر؟‘‘ ہیری نے چونک کر پوچھا۔ وہ متعجب ہو کر اپنی پریشانی کے حصار سے باہر نکل آیا تھا۔

’’بالکل! میرا خیال ہے کہ اب وقت آ گیا ہے کہ میں تمہاری پڑھائی پر زیادہ توجہ دوں!‘‘

’’آپ مجھے کیا سکھائیں گے......جذب پوشیدی؟‘‘

’’اوہ کچھ ادھر کی باتیں ہیں تو کچھ اُدھر کی......‘‘ ڈمبل ڈور نے گول مول جواب دیا۔

ہیری نے امید بھری نظروں سے وضاحت کیلئے انتظار کیا مگر ڈمبل ڈور نے اس موضوع کی تفصیل بتانے کی کوشش نہیں کی، اس

لئے اس نے ایک اور چیز کے بارے میں پوچھ لیا جو اسے کچھ پریشان کئے ہوئے تھی۔

''اگر میں آپ سے پڑھوں گا تو مجھے سنیپ سے جذب پوشیدی سیکھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، ہے نا؟''

''پروفیسر سنیپ، ہیری!'' ڈمبل ڈور نے تصحیح کی۔ ''نہیں! تمہیں ان سے سیکھنے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔''

''اچھی بات ہے!'' ہیری نے اطمینان سے کہا۔ ''کیونکہ وہ......''

وہ کہتے کہتے رُک گیا۔ وہ اپنی دل میں چھپی ہوئی ان کیلئے نفرت کو اجاگر کرنا نہیں چاہتا تھا۔

''میرا خیال ہے کہ تمہارے ادھورے جملے کیلئے بھیانک کا لفظ موزوں رہے گا۔'' ڈمبل ڈور نے اپنا سر جھکاتے ہوئے کہا۔

ہیری بے اختیار ہنس پڑا۔

''ٹھیک ہے! اس کا مطلب یہ ہوا کہ اب پروفیسر سنیپ سے میرا زیادہ پالا نہیں پڑے گا۔'' اس نے کہا۔ ''کیونکہ وہ مجھے آگے جادوئی مرکبات کی پڑھائی نہیں کرنے دیں گے، جب تک کہ مجھے اوڈبلیو ایل میں غیر متوقع نتائج نہ مل جائیں جو میں جانتا ہوں کہ مجھے نہیں مل پائیں گے......''

''اپنے اوڈبلیو ایل امتحانات کے نتائج کے بارے کوئی اندازہ مت لگاؤ جب تک وہ تمہیں مل نہ جائیں۔'' ڈمبل ڈور نے سنجیدگی سے کہا۔ ''اب چونکہ ان کی بات چھڑ ہی گئی ہے تو میں تمہیں آگاہ کردوں کہ میرا خیال ہے کہ نتائج آج صبح پہنچ جائیں گے۔ اب رخصت لینے سے قبل دو باتیں اور ہو جائیں......پہلی بات تو یہ ہے کہ میں چاہتا ہوں کہ تم آئندہ دنوں میں غیبی چوغہ ہر وقت اپنے پاس رکھو۔ ہوگورٹس میں بھی......تا کہ بوقت ضرورت کام آسکے، سمجھ گئے ہو......''

ہیری نے اثبات میں سر ہلایا۔

''اور دوسری بات یہ ہے کہ تمہارے قیام کے دوران محکمہ جادو نے رون کے گھر کو خصوصی اعلیٰ درجے کے حفاظتی خول سے ڈھانپ دیا ہے جس کی وجہ سے آرتھر اور ماؤلی کو تھوڑی پریشانی اُٹھانا پڑ رہی ہے۔ خصوصاً آمدورفت کے معاملے میں۔ ان کی تمام تر ڈاک محکمے کی خصوصی تفتیش کے بعد ان کے پاس پہنچتی ہے۔ بہرحال انہیں اس تمام نظام پر کوئی مسئلہ نہیں ہے کیونکہ انہیں تمہاری حفاظت کی سب سے زیادہ تشویش ہے۔ بہرحال، اگر تم نے ان کے ہاں رہتے ہوئے ان کی گردن کسی خطرے میں ڈالی تو یہ ان کی قربانی کا اچھا صلہ نہیں ثابت ہوگا۔''

''میں سمجھ گیا ہوں......'' ہیری نے فوراً جواب دیا۔

''تو پھر ٹھیک ہے......'' ڈمبل ڈور نے جھاڑو گھر کا دروازہ دھکیل کر کھولتے ہوئے کہا۔ وہ صحن میں پہنچ گئے۔ ''مجھے باورچی خانے میں روشنی جلتی ہوئی دکھائی دے رہی ہے، اب ہم ماؤلی کو موقع دیتے ہیں کہ وہ تمہیں دیکھ کر یہ کہہ سکے کہ تم کتنے دُبلے ہوگئے ہو؟''

☆☆☆☆

پانچواں باب

# بلغم زدہ حسینہ

ہیری اور ڈمبل ڈور رون کے گھر کے عقبی دروازے کی طرف بڑھ گئے، جس کے چاروں طرف ربڑ کے پرانے جوتوں اور زنگ لگی کڑاہیوں کا جانا پہچانا انبار پڑا ہوا تھا۔ ہیری کو دور والے ڈربے میں سے مرغیوں کی ہلکی ہلکی کٹ کٹ کی مسرور آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ ڈمبل ڈور نے تین بار دستک دی اور ہیری کو باورچی خانے کے پیچھے اچانک ہلچل محسوس ہوئی۔

''کون ہے؟'' مسز ویزلی کی گھبراہٹ بھری آواز سنائی دی۔ ''اپنا تعارف کروائیے؟''

''میں ڈمبل ڈور ہوں اور ہیری کو ساتھ لایا ہوں......''

دروازہ فوراً کھل گیا۔ وہاں پستہ قد اور کسی قدر فربہ مسز ویزلی کھڑی تھیں جو سبز رنگ کا پرانا ڈریسنگ گاؤن پہنے ہوئے تھیں۔

''اوہ ہیری...... ڈمبل ڈور! آپ نے تو مجھے ڈرا ہی ڈالا تھا۔ آپ نے تو کہا تھا کہ صبح سے پہلے آپ کی آمد کی امید نہ رکھوں......''

''ہماری قسمت اچھی رہی!'' ڈمبل ڈور نے ہیری کو دروازے کے اندر دھکیلتے ہوئے کہا۔ ''سلگ ہارن میری توقع سے بھی کہیں جلدی رضامند ہو گیا، یہ محض ہیری کی وجہ سے ہوا...... اوہ نمفاڈورا کیسی ہو؟''

ہیری نے چاروں طرف کمرے کا جائزہ لیا۔ وہاں مسز ویزلی تنہا نہیں موجود تھیں بلکہ ایک نوجوان جادوگرنی بھی میز کے قریب بیٹھی ہوئی دکھائی دی جس کے دل کی شکل والے چہرے پر زردی چھائی ہوئی تھی۔ اس کے چوہے جیسے بال تھے اور اس کے ہاتھوں میں ایک بڑا چائے کا کپ پکڑا ہوا تھا۔

''آپ کیسے ہیں ڈمبل ڈور؟'' وہ بجھے لہجے میں بولی۔ ''اوہ ہیری! تم سناؤ؟''

''اچھا ہوں ٹونکس!''

ہیری نے سوچا کہ وہ تھوڑی پریشان اور بیمار دکھائی دے رہی تھی۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے مسکرانے کیلئے بھی اسے اپنے ساتھ زبردستی کرنا پڑ رہی ہے۔ غیر معمولی طور پر اس کا حلیہ کم رنگین تھا کیونکہ اس کے بالوں کا رنگ عام طور پر دکھائی دینے والے چیونگم جیسے گلابی پن سے ہٹ کر مٹیالا سیاہ دکھائی دے رہا تھا۔

''اچھا تو میں اب چلتی ہوں!'' اس نے تیزی سے کہا اور کھڑے ہو کر اپنے چوغے کو کندھوں پر کھینچ کر درست کیا۔ ''ماؤلی! چائے اور ہمدردی کیلئے شکریہ!''

''تمہیں میری وجہ سے جانے کی ضرورت نہیں ہے۔'' ڈمبل ڈور نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''میں یہاں رکنے کا ارادہ بالکل نہیں رکھتا کیونکہ مجھے تھوڑی دیر تک روفس سکرمگوئیر کے ساتھ کچھ اہم معاملات پر گفتگو کرنا ہے......''

''نہیں ایسی کوئی بات نہیں...... مجھے ویسے بھی جانا ہی تھا۔'' ٹونکس نے ڈمبل ڈور سے نظریں چراتے ہوئے کہا۔ ''شب بخیر!''

''تم ہفتے کے اختتام پر رات کے کھانے پر کیوں نہیں آ جاتی؟ ریمس اور میڈ آئی بھی آ رہے ہیں......'' مسز ویزلی نے اصرار کرتے ہوئے کہا۔

''نہیں شکریہ ماؤلی!......سب کو شب بخیر!''

ٹونکس، ڈمبل ڈور اور ہیری کے قریب سے تیزی سے گزری اور صحن میں پہنچ گئی۔ وہ اپنی جگہ گھومی اور ثقاب اُڑان بھر گئی۔ ہیری نے محسوس کیا کہ مسز ویزلی بھی کچھ پریشان دکھائی دے رہی تھیں۔

''اچھا تو ہیری! اب ہوگورٹس میں ملاقات ہوگی! اپنا دھیان رکھنا اور ماؤلی اب چلتا ہوں، شب بخیر!'' ڈمبل ڈور نے کہا اور مسز ویزلی کی طرف دیکھ کر اپنا سر جھکایا پھر وہ بھی ٹونکس کی طرح صحن میں اسی جگہ پر پہنچ کر کھٹک کی آواز کے ساتھ نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ جونہی صحن خالی ہوا تو مسز ویزلی نے آگے بڑھ کر فوراً دروازہ بند کر لیا۔ وہ مڑیں اور ہیری کا کندھا پکڑ کر اسے میز کے قریب لے گئیں جہاں رکھی ہوئی لالٹین کی نارنجی روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ وہ اس کے حلیے کا بغور جائزہ لے رہی تھیں۔

''تم بھی بالکل رون کی طرح ہی ہو!'' انہوں نے اسے اوپر سے نیچے تک گھور کر دیکھتے ہوئے آہ بھر کر کہا۔ ''تم دونوں کو دیکھ کر لگتا ہے کہ جیسے کسی نے تم پر کھنچاؤ جادوئی کلمے کا استعمال کر دیا ہو۔ جب میں نے رون کو نئے چوغے دلوائے تھے، وہ اب ان سے بھی چار انچ لمبا ہو گیا ہے۔ تمہارا ابھی کچھ ایسا حال دکھائی دیتا ہے...... خیر! تمہیں بھوک تو لگی ہوگی، ہے نا ہیری؟''

''اوہ ہاں! میں بھی سوچ رہا تھا کہ پیٹ میں کھنکنے کی آواز کیوں آ رہی ہے؟'' ہیری نے جلدی سے کہا اور اسے اچانک احساس ہوا کہ وہ کتنی دیر سے بھوکا گھوم رہا تھا؟

''اوہ ٹھیک ہے...... یہاں بیٹھ جاؤ! میں کچھ بنا دیتی ہوں!''

جونہی ہیری کرسی پر بیٹھا، اسی وقت ایک چپٹے منہ والی بلی اچھل کر اس کے گھٹنوں پر چڑھی اور دھیمی آواز میں میاؤں میاؤں کرتی ہوئی اس کی گود میں بیٹھ گئی۔

''اوہ! ہرمائنی بھی یہاں آئی ہوئی ہے!'' اس نے خوشی سے پوچھا اور کروک شانکس کے کانوں کے پیچھے کھجانے لگا۔

''اوہ ہاں! وہ پرسوں ہی پہنچی ہے۔'' مسز ویزلی نے جواب دیا اور اپنی چھڑی سے سٹیل کے ایک بڑے برتن کو ضرب لگائی۔ برتن

تیز دھماکے کے ساتھ اچھلا اور چولہے پر جا پہنچا۔اس کے اندر موجود چیز ابلتی ہوئی محسوس ہوئی۔'' ظاہر ہے،اس وقت سب لوگ نیند میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ دراصل ہمیں ابھی کئی گھنٹوں تک تمہاری آمد کی کوئی امید نہیں تھی...... یہ لو!''

انہوں نے برتن کو دوبارہ ضرب لگائی اور وہ چولہے کے اوپر ہوا میں اُڑا اور تھرتھراتا ہوا ہیری کے پاس پہنچ گیا۔مسز ویزلی نے اپنی چھڑی لہرائی اور الماری میں سے ایک پلیٹ نکل کر میز کی سطح پر آن ٹکی۔ برتن ہوا میں ہی ترچھا ہوا اور اس میں پیاز کے سوپ کی دھار نکل کر پلیٹ میں جمع ہونے لگی۔اس میں دھواں اُٹھ رہا تھا۔

''ساتھ روٹی لوگے ہیری!''

''بالکل!مسز ویزلی شکریہ!''

انہوں نے اپنی چھڑی کندھے کے عقب میں لہرائی۔ڈبل روٹی اور چاقو اُڑ کر میز پر پہنچ گئے۔جب ڈبل روٹی اپنے آپ کٹنے لگی تو سوپ والا برتن واپس چولہے پر پہنچ گیا۔مسز ویزلی نے کرسی کھینچی اور اس کے مدمقابل بیٹھ گئیں۔

''تو تم نے ہورث سلگ ہارن کو ہوگورٹس واپس لوٹنے کیلئے رضامند کر ہی لیا؟''

ہیری نے محض سر ہلا دیا کیونکہ اس کا منہ گرم سوپ اور روٹی کے ٹکڑوں سے اتنا بھرا ہوا تھا کہ وہ صحیح طور پر بول نہیں سکتا تھا۔

''انہوں نے مجھے اور آرتھر کو بھی پڑھایا تھا۔'' مسز ویزلی مسکراتی ہوئی بولیں۔''انہوں نے ہوگورٹس میں کئی سالوں تک تعلیم دی ہے،میرا خیال ہے کہ وہ بھی ڈمبل ڈور جتنے ہی قدیم استاد ہیں،کیا وہ تمہیں پسند آئے؟''

ہیری کے منہ میں اتنا کھانا بھرا ہوا تھا کہ اس نے محض کندھے اچکا دیئے اور یونہی سر جھٹک دیا۔

''میں تمہارا مطلب سمجھ گئی ہوں!'' انہوں نے سمجھداری سے سر ہلاتے ہوئے کہا۔''ظاہر ہے کہ جب وہ چاہیں تو دلکش ہوسکتے ہیں مگر وہ آرتھر کو کبھی بھی زیادہ پسند نہیں رہے۔ محکمے میں سلگ ہارن کے پسندیدہ طلباء بھرے پڑے ہیں۔ وہ ہمیشہ طلباء کی معاونت کرنے میں پیش پیش رہے تھے مگر ان کے پاس آرتھر کیلئے کبھی فرصت نہیں ہو پائی......انہیں محسوس ہوتا تھا کہ آرتھر زیادہ بہتر مقام تک نہیں پہنچ پائیں گے مگر اس سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ سلگ ہارن سے غلطیاں ہوسکتی ہیں۔ میں نہیں جانتی کہ رون نے تمہیں کسی خط میں یہ بات بتائی ہے یا نہیں...... یہ تھوڑے دن پہلے ہی ہوا ہے......آرتھر کی ترقی ہوگئی ہے......''

یہ واضح تھا کہ مسز ویزلی ہیری کو یہ بات بتانے کیلئے کافی بیتاب دکھائی دے رہی تھیں۔ ہیری نے جلدی سے ڈھیر سارا سوپ حلق میں سے نیچے اتارا،جس سے اس کی آنکھوں میں پانی بھر آیا۔

''اوہ! یہ تو بڑی خوشی کی بات ہے......'' اس نے گہری سانس چھوڑتے ہوئے کہا۔اس کی آنکھوں میں پانی کو دیکھ کر مسز ویزلی نے یہی اندازہ لگایا کہ یہ خوشی کے آنسو ہیں۔

''تم ہمارے لئے بڑے خوش قسمت ہو!'' مسز ویزلی بھرائی ہوئی آواز میں بولیں۔''روفس سکرمگوئیر نے مخدوش حالات سے

نمٹنے کیلئے کئی نئے شعبے قائم کئے ہیں۔آرتھر حفاظتی امور میں جعلسازی اورنوسر بازی، اس کے علاوہ نقلی حفاظتی سامان کی تلاش اور ضبطگی کے شعبے کے سربراہ بنادیئے گئے ہیں۔ یہ کافی معزز عہدہ ہے، ان کے نیچے دس اہلکار کام کرتے ہیں......''

''اب ان کی ذمہ داریاں کیا ہیں؟''

''دیکھو! 'تم جانتے ہوکون؟' کے بارے میں اتنی زیادہ دہشت چھائی ہوئی ہے کہ ہر جگہ عجیب وغریب سامان بکنے لگا ہے جس کے بارے میں 'تم جانتے ہوکون' اور مرگ خوروں سے محفوظ رکھنے کا دعویٰ کیا جاتا ہے۔تم شاید اس نوسر بازی کا تصور نہیں کر سکتے ہو۔ چیچپے جادوئی حفاظتی مرکبات...... جو دراصل املبوند کے املبورس میں پانی ملائے شوربے کے سوا اور کچھ نہیں ہے یا پھر حفاظتی جادوئی کلمات کی الٹی سیدھی تشریحی کتابچے، ان کی ہدایات پرعمل کرنے سے درحقیقت کان لٹک جاتے ہیں......مجموعی طور پر اس مصیبت زدہ دور میں منڈنگس جیسے بے شمار لٹیرے متحرک ہو چکے ہیں، جنہوں نے پوری زندگی ایک بھی دن محنت سے کام کرنا گوارا نہیں کیا ہے اور وہ لوگوں کے ہراس کا بھرپور فائدہ اُٹھارہے ہیں مگر کبھی کبھار کوئی سچ مچ خطرناک چیز بھی نمودار ہو جاتی ہے۔ کچھ ہی دنوں پہلے آرتھر نے منحوس مخبر لٹوؤں کا ایک پورا صندوق ضبط کیا تھا جسے یقیناً کسی مرگ خور نے ہی بازار میں رکھوایا ہوگا۔اگر دیکھا جائے تو یہ غیر معمولی طور پر نہایت اہم عہدہ ہے، میں نے آرتھر کو صاف صاف کہہ دیا ہے کہ صرف پلگ،ٹوسٹر اور باقی ماگلو سامان کو یاد کر کے آہیں بھرنا حماقت کے سوا اور کچھ نہیں ہے......'' مسز ویزلی نے اپنی بات سخت لہجے میں یوں ختم کی، جیسے ہیری نے انہیں یہ تجویز دی ہو کہ برقی پلگ کی سپارکنگ کو یاد کرنا اچھی بات ہو......

''کیا مسٹر ویزلی ابھی تک دفتر میں ہی ہیں؟'' ہیری نے پوچھا۔

''اوہ ہاں! حقیقت تو یہ ہے کہ انہیں آج کچھ زیادہ ہی دیر ہوگئی ہے......انہوں نے کہا تھا کہ نصف شب تک لوٹ آئیں گے......'' مسز ویزلی نے مڑ کر ایک بڑی دیواری گھڑیال کی طرف دیکھا جو میز کے کنارے پر رکھی ہوئی دھونے والی ٹوکری میں بھری ہوئی چادروں کے ڈھیر پر عجیب انداز میں رکھا ہوا تھا۔ ہیری اس گھڑی کو دیکھتے ہی فوراً سمجھ گیا۔اس میں نو کانٹے تھے جس میں ہر ایک کانٹے پر گھرانے کے ایک ایک فرد کا نام لکھا ہوا تھا۔ عام طور پر یہ گھڑی ویزلی گھرانے کے لیونگ روم کی دیوار پر ہی لٹکی رہتی تھی حالانکہ اس کی موجودہ صورت حال سے ہیری کو محسوس ہورہا تھا کہ مسز ویزلی آج کل اسے اپنے ساتھ ساتھ لئے پوری گھر میں گھومتی رہتی ہوں گی۔اس کے تمام کانٹے اس وقت جان کے خطرے کی طرف اشارہ کررہے تھے۔

''آج کل تو اس میں بس یہی دکھائی دیتا ہے۔'' مسز ویزلی نے اپنی آواز کی کپکپاہٹ کو چھپانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ ''ایسا تب سے ہے، جب سے تم جانتے ہوکون؟ واپس لوٹ آیا ہے۔ میرا خیال ہے کہ اب ہر فرد کو ہی جان کا خطرہ لاحق ہو چکا ہے......میں یہ نہیں سمجھتی ہوں کہ صرف ہمارا گھرانا ہی خطرے کی زد میں ہے مگر ایسی گھڑی کسی اور کے پاس نہیں ہے، اس لئے میں اس کی تحقیق نہیں کرسکتی ہوں......اوہ!''

اچانک انہوں نے تعجب انگیز آواز کے ساتھ گھڑیال کی طرف اشارہ کیا۔ مسٹر ویزلی کا کانٹا سفر والے نشان کی طرف جا چکا تھا۔

''وہ آ رہے ہیں!......''

ایک لمحے بعد ہی پچھلے دروازے پر دستک سنائی دی۔ مسز ویزلی اچھل کر جلدی سے دروازے کے پاس پہنچیں۔ ان کا ایک ہاتھ دروازے کی ناب پر جما ہوا تھا اور کان دروازے کی لکڑی کی سطح کے ساتھ چپکا ہوا تھا۔

''آرتھر......تم ہو؟'' انہوں نے آہستگی سے پوچھا۔

''ہاں!'' مسٹر ویزلی کی تھکی ہوئی آواز سنائی دی۔ ''اگر میں مرگ خور ہوتا، تب بھی یہی بات کہتا ماؤلی! تم سوال پوچھو......''

''اوہ رہنے دیں......''

''ماؤلی!......''

''ٹھیک ہے......ٹھیک ہے......تمہاری سب سے عزیز ترین تمنا کیا ہے؟''

''یہ معلوم کرنا کہ ہوائی جہاز ہوا میں کیسے اُڑتا ہے؟''

مسز ویزلی نے سر ہلایا اور دروازے کی ناب گھما دی مگر یہ واضح تھا کہ مسٹر ویزلی دوسری طرف سے دروازہ اپنی طرف کھینچے ہوئے تھے کیونکہ دروازہ نہیں کھل رہا تھا۔

''ماؤلی! ابھی مجھے تم سے تمہارا سوال پوچھنا باقی رہ گیا ہے۔''

''آرتھر! تم واقعی ہی بہت احمق ہو......''

''وہ کون سا نام ہے جو تم تنہائی میں مجھ سے سننا چاہتی ہو؟''

مگر دھیمی روشنی میں ہیری کو یہ دکھائی دے گیا کہ مسز ویزلی کا چہرہ شرم سے سرخ ہو گیا تھا۔ اسے بھی اپنے کان اور گلے پر اچانک حرارت کا احساس ہونے لگا۔ اس نے گرم گرم سوپ کا ایک بڑا گھونٹ منہ میں بھر کر نگلنے کی کوشش کی۔

''ڈگمگاتی ماؤلی!'' مسز ویزلی نے شرماتے ہوئے دروازے کی درز میں آہستگی سے کہا۔

''بالکل ٹھیک......'' مسٹر ویزلی نے کہا۔ ''اب تم مجھے اندر آنے دے سکتی ہو!''

مسز ویزلی نے دروازہ کھولا۔ باہر ان کے شوہر کھڑے تھے۔ وہ دبلے، نصف گنجے اور سرخ بالوں والے جادوگر تھے جو سینگ کے فریم والی عینک لگائے ہوئے تھے اور انہوں نے ایک لمبا اور دھول میں اَٹا ہوا سفری چوغہ پہن رکھا تھا۔

مسز ویزلی کا چہرہ شرم کے مارے ابھی تک گلابی دکھائی دے رہا تھا۔ انہوں نے سفری چوغہ اتارنے کیلئے اپنے شوہر کی معاونت کی۔

''مجھے سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ تمہارے گھر لوٹنے پر ہر بار ہمیں یہ سب کیوں کرنا پڑتا ہے؟ میرا کہنے کا مطلب ہے کہ مرگ خور

تمہارا بھیس بدلنے سے پہلے تم سے زبردستی یہ سب جواب اگلوا سکتے ہیں۔'' مسز ویزلی نے جھجکتے ہوئے کہا۔

''میں اچھی طرح جانتا ہوں ماؤلی!'' مسٹر ویزلی نے جواب دیا۔ ''مگر یہ محکمے کی خصوصی ہدایات ہیں اور مجھے ان پر عمل درآمد کیلئے تیار رہنا پڑتا ہے کیونکہ وہ ہم پر نظر رکھے ہوئے ہیں...... خیر! کسی عمدہ چیز کی مہک آرہی ہے...... اوہ پیاز کا سوپ بنا ہے!''

مسٹر ویزلی کی نظریں گھومتی ہوئی میز پر پڑیں جہاں ہیری بیٹھا سوپ نگلنے کی کوشش کر رہا تھا۔

''اوہ ہیری! ہمیں صبح تک تمہارے آنے کی امید نہیں تھی!''

مسٹر ویزلی نے آگے بڑھ کر مصافحہ کیا اور ہیری کے قریب رکھی ہوئی کرسی پر نڈھال ہو کر بیٹھ گئے۔ مسز ویزلی نے جلدی سے سوپ کا پیالہ تیار کر کے ان کے سامنے رکھ دیا۔

''شکریہ ماؤلی!'' مسٹر ویزلی نے پیالہ اپنی طرف کھینچتے ہوئے کہا۔ ''کافی مشکل رات تھی، کوئی نوسر باز 'بھیس بدل میڈل' بازار میں فروخت کرنے لگا تھا...... بس انہیں اپنی گردن میں لٹکاؤ اور اپنی خواہش کے مطابق جس کا روپ چاہو بدل لو...... اس کی مدد سے ایک لاکھ اقسام کے بہروپ بدلنے جا سکتے ہیں وہ بھی صرف دس گیلن میں...... گدھا کہیں کا!''

''اور اسے پہننے پر کیا نتیجہ نکلتا تھا؟''

''زیادہ تر لوگوں میں یہ دیکھا گیا ہے کہ ان کے چہرے کی رنگت بدل کر نارنجی ہو جاتی تھی مگر کچھ لوگوں کے بدن پر کانٹے دار مسّے نکل آئے تھے۔ یوں لگتا ہے کہ جیسے سینیٹ مونگوز کے مرہمکاروں کے پاس پہلے ہی مصروفیت کم پڑ گئی ہے......''

''میرا خیال ہے کہ فریڈ اور جارج اس طرح کی شرارتوں پر زیادہ لطف اُٹھاتے ہیں۔'' مسز ویزلی نے جھجکتے ہوئے کہا۔ ''کیا تمہیں یقین ہے کہ......''

''بالکل مجھے یقین ہے......'' مسٹر ویزلی نے سپاٹ لہجے میں کہا۔ ''جب لوگ اپنی حفاظت کیلئے اتنی سنجیدگی سے فکر مند ہو رہے ہوں تو وہ ایسا کوئی غیر قانونی کام نہیں کریں گے۔''

''تو تمہیں بھیس بدل میڈلز کی وجہ سے اتنی دیر ہو گئی؟''

''نہیں ہمیں ایلفنٹ اینڈ کیسل کے علاقے میں ایک خطرناک پلٹم جادوئی کلمے کی بھنک پڑ گئی تھی مگر خوش قسمتی سے جب تک ہم وہاں پہنچے، تب تک شعبہ نفاذ قانون کا دستہ اس معاملے کو سلجھا چکا تھا......''

ہیری نے اپنا ہاتھ منہ پر رکھ کر جمائی روکنے کی کوشش کی۔

''تمہیں بستر پر جانا چاہئے!'' مسز ویزلی نے فوراً کہا جنہوں نے اسے جمائی لیتے دیکھ لیا تھا۔ ''میں نے تمہارے لئے فریڈ اور جارج والا کمرہ تیار کر دیا ہے، تم اس کمرے میں تنہا ہو گے!''

''وہ لوگ کہاں ہیں؟'' ہیری نے جلدی سے پوچھا۔

''اوہ! وہ آج کل جادوئی بازار میں رہ رہے ہیں۔ وہ اتنے مصروف ہیں کہ اپنی جوک شاپ کے اوپر والے چھوٹے فلیٹ میں ہی سو جاتے ہیں۔ مجھے کہنا ہوگا کہ میں پہلے تو اس بات پر بالکل خوش نہیں تھی مگر اب ایسا لگتا ہے کہ ان میں اچھی خاصی کاروباری سمجھ بوجھ ہے۔ چلو! تمہارا صندوق پہلے ہی وہاں پہنچ چکا ہے......''

''شب بخیر مسٹر ویزلی!'' ہیری نے کہا اور اپنی کرسی پیچھے دھکیلی۔ کروک شانکس اس کی گود میں سے ہلکے انداز میں کود گئی اور میاؤں میاؤں کرتی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئی۔

''شب بخیر ہیری!'' مسٹر اینڈ مسز ویزلی نے مسکرا کر کہا۔

ہیری نے باورچی خانے سے نکلتے ہوئے دیکھا کہ مسز ویزلی نے محتاط نظروں سے کپڑوں کے ڈھیر پر رکھی ہوئی گھڑی کو مڑ کر دیکھ رہی تھی جس میں ایک بار پھر تمام کانٹے جان کے خطرے پر جمع ہو چکے تھے۔

فریڈ اور جارج کا بیڈروم دوسری منزل پر تھا۔ مسز ویزلی نے اپنی چھڑی سے پلنگ کے پاس تپائی پر رکھی ہوئی لالٹین کی طرف اشارہ کیا جو اگلے ہی لمحے جل اُٹھی تھی اور پورا کمرہ سنہری روشنی سے نہا گیا۔ پھولوں کا ایک بڑا گلدان چھوٹی سی کھڑکی کے سامنے والی میز پر رکھا ہوا تھا مگر پھولوں کی خوشبو سے بھی وہ تیز بو ختم نہیں ہو پائی تھی جو ہیری کو جلے ہوئے بارود جیسی محسوس ہو رہی تھی۔ کمرے کا بیشتر حصہ اوپر تلے رکھے ہوئے کارٹنوں نے گھیر رکھا تھا۔ ہیری کو انہی کے درمیان اپنا سکول کا صندوق پڑا دکھائی دیا۔ ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے آج کل اس کمرے کا استعمال گودام کے طور پر ہی کیا جا رہا تھا۔

ہیڈوگ نے ایک بڑی الماری کے اوپر اپنی جگہ بنالی تھی اور وہ ہیری کی طرف دیکھ کر خوشی سے کٹکٹائی پھر وہ کھڑکی سے اُڑ کر باہر نکل گئی۔ ہیری سمجھ گیا کہ وہ شکار پر جانے سے پہلے اسے دیکھنے کا انتظار کر رہی تھی۔ ہیری نے مسز ویزلی کو شب بخیر کہا اور اپنا پاجامہ نکالنے لگا۔ وہ پاجامہ پہن کر خاموشی سے اپنے پلنگ پر لیٹ گیا۔ تکیے کے غلاف کے اندر کسی چیز کی چبھن محسوس ہونے پر اس نے اس کے اندر ہاتھ ڈال کر وہ سخت چیز باہر نکالی جو ایک چپچپائی ارغوانی اور نارنجی رنگ کی ٹافی تھی۔ وہ اسے اچھی طرح پہچانتا تھا کہ یہ بیمار گھڑ ٹافی تھی۔ مسکراتے ہوئے اس نے کروٹ بدلی اور پھر فوراً نیند کی آغوش میں اتر گیا......

ہیری کو سوتے ہوئے محسوس ہوا جیسے قریب ہی کہیں زوردار دھما کہ ہوا ہے، وہ بیدار ہو گیا۔ اس کے حواس کچھ سنبھلے تو اسے اندازہ ہوا کہ یہ دروازہ کھلنے کی آواز تھی جو دھڑام سے کھولا گیا تھا۔ وہ اُٹھنے کی کوشش کرنے لگا۔ اسی لمحے پلنگ کے گرد لگے ہوئے پردے کھنچ گئے۔ تیز چمکتی ہوئی دھوپ ہیری کے چہرے پر پڑی تو اس کی آنکھیں خودبخود موندنے لگیں۔ آنکھوں میں چبھن کا احساس ہوا۔ اس نے ایک ہاتھ سے اپنی آنکھوں کو دھوپ کی چمک سے بچاتے ہوئے دوسرے ہاتھ سے تپائی پر اپنی عینک تلاش کرنے کی کوشش کی۔

''کیا ہو رہا ہے؟''

اگلے ہی پل اسے کوئی چیز اپنے سر پر ضرب لگاتی ہوئی محسوس ہوئی۔

''ہم یہ معلوم ہی نہیں ہو پایا کہ تم یہاں پہنچ چکے ہو؟'' ایک تیکھی جوشیلی اور شکوہ بھری آواز سنائی دی۔ وہ رون تھا ایک تکیے سے ہیری کو پیٹنے کی کوشش کر رہا تھا۔

''اوہ! رون یوں مت مارو!'' ایک نسوانی آواز کمرے میں گونجی جو رون کو جھڑک رہی تھی۔

ہیری کے ہاتھ کو تپائی پر ٹٹولتے ٹٹولتے عینک مل ہی گئی، اس نے پھرتی سے عینک اپنی آنکھوں پر لگائی، دھوپ کی چمک میں اتنی شدت تھی کہ عینک لگانے کے باجود اس کی آنکھوں کے سامنے عجیب سی سفید چادر تنی رہی اور دیکھنے میں مشکل پیش آئی۔

ایک لمحے کیلئے ایک لمبا ہیولا اس کی نگاہوں کے سامنے تھرتھرایا اور ہیری نے تیزی سے اپنی پلکیں جھپکائیں۔ اسے رون ویزلی دکھائی دینے لگا جو اس کی طرف دیکھ کر مسکرا رہا تھا اور اس کے ہاتھ میں تکیہ پکڑا ہوا تھا۔

''تم ٹھیک تو ہو؟'' رون کی آواز میں سراسیمگی کا عنصر پھیلتا ہوا محسوس ہوا۔

''اوہ! ایک دم شاندار......'' ہیری نے اپنے سر کے بالائی حصے کو مسلتے ہوئے جواب دیا اور پھر دوبارہ اپنے تکیے پر لڑھک گیا۔ ''تم اپنی سناؤ......''

''بس ٹھیک ہی ہوں!'' رون نے ایک کارٹن کو کھینچ کر اسے بیٹھتے ہوئے کہا۔ ''تم کب پہنچے؟ ممی نے ہمیں ابھی ابھی بتایا تھا......''

''رات کو ایک ڈیڑھ بجے......!''

''ماگلوؤں کی سناؤ! انہوں نے تمہیں تنگ تو نہیں کیا......ان کا برتاؤ کیسا رہا؟''

''پہلے جیسا ہی رہا......'' ہیری نے بیزاری سے کہا۔ ہر مائنی اس کے پلنگ کے کنارے پر آ کر بیٹھ گئی تھی۔ ''انہوں نے مجھے منہ لگانا زیادہ بہتر نہیں سمجھا مگر مجھے ان کا یہ انداز زیادہ پسند ہے......تم سناؤ ہر مائنی! تم کیسی ہو؟''

''اوہ! میں بالکل ٹھیک ہوں!'' ہر مائنی سنجیدگی سے بولی وہ ہیری کو تشویش بھری نظروں سے ٹٹول رہی تھی جیسے وہ لاغر و نڈھال ہو۔

ہیری اس کی تشویش بھری نظروں کی وجہ اچھی طرح جانتا تھا اور وہ اس وقت سیریس کی موت کا ذکر یا کسی اور غمگین صورت حال میں ملوث ہونے کا بالکل ارادہ نہیں رکھتا تھا۔ اس لئے اس نے فوراً گفتگو کا رُخ بدلتے ہوئے پوچھا۔ ''کیا وقت ہو چکا ہے، کیا ناشتے کا وقت نکل گیا؟''

''تم ناشتے کی فکر بالکل مت کرو!'' رون نے اپنی آنکھیں دائروی انداز میں گھماتے ہوئے کہا۔ ''ممی تمہارے ناشتے کا تھال لے کر بس پہنچنے ہی والی ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ ماگلوؤں کے ہاں تمہیں صحیح طور پر کھانے کو کچھ نہیں ملا ہے......تو آج کل کیا مصروفیت ہے؟''

''کچھ خاص نہیں......میں تو اپنے انکل آنٹی کے ہاں بوریت سے نبرد آزما رہتا تھا، ہے نا؟'' ہیری نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

''انہیں دفع کرو!'' رون نے منہ بنا کر کہا۔''یہ بتاؤ کہ تم ڈمبل ڈور کے ساتھ یہاں آئے تھے؟''

''وہ سفر کچھ زیادہ دلچسپ نہیں تھا۔'' ہیری نے بیزاری سے کہا۔''وہ تو بس یہ چاہتے تھے کہ میں ایک پرانے استاد کو ریٹائرمنٹ ترک کر کے ہوگورٹس کی ذمہ داری سنبھالنے کیلئے رضامند کرلوں۔ان کا نام ہورث سلگ ہارن ہے......''

''اوہ......ہم نے سوچا تھا کہ......'' رون نے مایوسی کے عالم میں کچھ کہنا چاہا مگر ہرمائنی نے اسی لمحے اس کی طرف تنبیہی نظر ڈال کر اسے روک دیا جس سے رون فوراً اگلا لفظ نگل گیا۔''......ہم نے سوچا تھا کہ ایسی ہی کوئی بات ہوگی!''

''اوہ! کیا واقعی تم نے پہلے سے ہی سوچ لیا تھا؟'' ہیری نے دلچسپی لیتے ہوئے پوچھا۔

''ہاں...... ہاں! اب امبریج جا چکی ہیں۔ یقیناً ہمیں تاریک جادو سے تحفظ کے فن کیلئے کسی نئے استاد کی ضرورت ہوگی، ہے نا؟ ......تو پھر تم نے انہیں کیسا پایا؟''

''وہ کسی حد تک فیل البحر (والرس) کی طرح لگتے ہیں، وہ سلے درن کے سابقہ منتظم بھی رہ چکے ہیں۔'' ہیری نے بتایا۔''خیریت ......کوئی تشوش ناک بات ہے، ہرمائنی؟''

ہرمائنی کافی دیر سے ہیری کو یوں ٹکٹکی باندھے دیکھ رہی تھی جیسے وہ کسی بھی لمحے کوئی انہونی چیز کے وجود میں آنے کی امید کر رہی ہو۔ اس نے ہیری کو اپنی طرف متوجہ پا کر خود کو فوراً سنبھالا اور اپنے چہرے پر پھیلے ہوئے جذبات کو سمیٹ کر مسکرانے کی کوشش کرنے لگی۔

''اوہ نہیں......گھبرانے والی کوئی بات نہیں!'' وہ جلدی سے بولی۔''میں بس سوچ رہی تھی، کیا سلگ ہارن کو دیکھنے کے بعد تمہیں محسوس ہوا کہ وہ اچھے استاد ثابت ہوں گے؟''

''کچھ کہہ نہیں سکتا!'' ہیری نے کہا۔''وہ امبریج سے بڑھ کر تو برے نہیں ہو سکتے، ہے نا؟''

''میں ایسی ایک اور فرد کو بھی جانتی ہوں جو امبریج سے بھی زیادہ بری ہے!'' دروازے کی طرف سے ایک شوخ چنچل آواز سنائی دی۔رون کی چھوٹی بہن جینی کمرے میں داخل ہوتی دکھائی دی۔اس کے چہرے پر چڑچڑاپن چھایا ہوا تھا۔''ہیری! کیسے ہو؟''

''تمہیں اب کیا ہوا؟'' رون نے منہ بسور کر پوچھا۔

''وہی...... مجھے لگتا ہے کہ وہ یقیناً میرا دماغ خراب کر ڈالے گی۔'' جینی نے خود کو ہیری کے پلنگ پر پھینکتے ہوئے کہا۔ ہیری کا گدا اچھل گیا تھا۔

''اب اس نے کیا کر دیا؟'' ہرمائنی نے اسے گھورتے ہوئے گھمبیر لہجے میں کہا۔

''وہ میرے ساتھ اس انداز سے پیش آ رہی ہے جیسے میں کوئی تین سال کی ننھی بچی ہوں؟'' جینی نے چبھتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''اوہ! میں جانتی ہوں!'' ہرمائنی نے اپنی آواز پست کرتے ہوئے کہا۔''وہ تو ہمیشہ خود پسندی کے بھنور میں ہچکولے بھرتی رہتی ہے......''

ہیری یہ سن کر دنگ رہ گیا کہ ہرمائنی مسز ویزلی کے بارے میں کس قسم کے خیالات کا اظہار کر رہی تھی۔ وہ رون کو قصوروار نہیں ٹھہرا پایا جو غصیلے انداز میں فوراً بول اُٹھا۔

''کیا تم دونوں پانچ سیکنڈ تک بھی اس کے بارے میں باتیں کئے بغیر نہیں رہ سکتیں؟''

''واہ کیا بات ہے؟ تم اس کی طرف داری کر سکتے ہو!'' جینی غرا کر بولی۔ ''مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ تم ہمیشہ اس کے گرد ہی منڈلایا کرتے تھے......''

ہیری کا دماغ چکرانے لگا کہ مسز ویزلی کے متعلق ان لوگوں کی تکرار اور بدتمیزی والا پہلو کچھ زیادہ ہی عجیب ہوتا جا رہا تھا۔ ہیری کو اچانک احساس ہوا کہ اسے یقیناً کوئی غلط فہمی ہو رہی تھی، اس نے ہکلاتے ہوئے پوچھنا چاہا۔ ''تم لوگ کس کے بارے میں......؟''

مگر سوال پورا ہونے سے پہلے ہی ہیری کو اس کا جواب مل چکا تھا۔

اسی لمحے بیڈروم کا دروازہ کھلا اور جو صورت ہیری کو دکھائی دی، اسے دیکھتے ہی ہیری کا دل اچھل کر حلق میں آن اٹکا۔ اس نے سرعت رفتاری سے اپنی چادر کو پوری طاقت سے کھینچا اور اپنا منہ اس کے اندر چھپا لیا۔ ہیری کی حرکت سے جینی اور ہرمائنی دونوں اپنی اپنی جگہ سے پھسل گئیں اور دھڑام سے فرش پر جا گریں۔

دروازے کی دہلیز پر ایک خوبرو دوشیزہ کھڑی تھی۔ وہ اتنی خوبصورت تھی کہ ایسا محسوس ہوا کہ اچانک کمرے میں اجالا پھیل گیا ہو۔ وہ طویل قامت تھی اور اس کے شانوں پر سنہری لمبے بال لہرا رہے تھے جس میں چاندنی جیسی ہلکی ہلکی شعاعیں نکلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں۔ اس کے دلفریب حسن کی تاب لانا کافی محال دکھائی دیتا تھا۔ اس کمال کے فریب نظر کے عکس کو دوچند کرنے کیلئے اس کے اپنے مرمریٰ ہاتھوں میں ناشتے کا چاندی کا تھال اُٹھا رکھا تھا۔

وہ فرانسیسی موہنی تھی۔ ہیری اسے اچھی طرح پہچانتا تھا۔ سہ فریقی ٹورنامنٹ میں وہ بیاوکس بیٹن کی طرف سے چمپئن تھی۔ ہیری نے دوسرے ہدف کے موقع پر اس کی بہن کو جھیل کی تہہ میں نکالا تھا۔ وہ فلیور ڈیلا کور تھی......

''اوہ ہیری!'' اس نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔ ''تم سے ملے ہوئے کتنا عرصہ بیت گیا، ہے نا؟''

جب وہ دہلیز پار کر کے اس کی طرف بڑھی تو اس کے عقب میں مسز ویزلی بھی نمودار ہو گئیں جو اس کا تعاقب کرتی ہوئی وہاں پہنچی تھیں اور کسی قدر ناراض دکھائی دے رہی تھیں۔

''تمہیں ناشتے کا تھال لانے کی کوئی ضرورت نہیں تھی، میں خود اسے لانے والی تھی!''

''کوئی بات نہیں!'' فلیور ڈیلا کور نے کہا۔ پھر اس نے تھال ہیری کے گھٹنوں پر رکھ دیا اور نیچے جھکتے ہوئے باری باری ہیری کے دونوں گالوں پر محبت بھرے انداز میں بوسہ لیا۔ ہیری کے رخساروں پر جہاں فلیور کے ہونٹ ثبت ہوئے تھے، وہاں اسے حرارت پھوٹنے کا احساس ہونے لگا۔ ''میں تم سے ملنے کیلئے کافی بے قرار تھی۔ اوہ! تمہیں میری چھوٹی بہن گبریئل تو یاد ہے، ہے نا؟ وہ ہمیشہ

ہیری پوٹر کی باتیں کرتی رہتی ہے۔ وہ تم سے دوبارہ مل کر نہایت خوش ہوگی......''

''اوہ......کیا وہ بھی یہیں موجود ہے؟'' ہیری نے بوکھلائے ہوئے انداز میں پوچھا۔

''ارے نہیں بیوقوف! وہ یہاں نہیں ہے۔'' فلیور نے کھلکھلاتے ہوئے کہا۔ ''میرا کہنے کا مطلب ہے کہ اگلی گرمیوں میں جب ہماری......کیا تمہیں کچھ معلوم نہیں ہے؟''

فلیور نے اپنی بڑی بڑی نیلی آنکھوں سے پلٹ کر مسز ویزلی کی طرف سوالیہ انداز میں دیکھا۔ مسز ویزلی نے اکتائے ہوئے لہجے میں کہا۔ ''ہم ابھی تک اسے یہ بات بتا نہیں پائے ہیں۔''

''اوہ......'' فلیور ڈیلا کور ہیری کی طرف متوجہ ہوئی اور اپنے لمبے سنہری بالوں کو چادر کی مانند سامنے لہرایا۔ بال اچھل کر پیچھے کی طرف مسز ویزلی کے چہرے کو چھوتے ہوئے جا گرے۔

''بل اور میں عنقریب شادی کرنے والے ہیں......''

''سن کر اچھا لگا۔'' ہیری نے سونی آواز میں کہا۔ اس کا دھیان اس طرف مبذول ہوا کہ مسز ویزلی، ہرمائنی اور جینی ایک دوسرے سے نظریں ملانے سے کترا رہی تھیں۔ ''واقعی! شاندار خبر سنائی تم نے......بہت خوب......بہت بہت مبارک ہو!''

فلیور اس کی مبارکباد پر اتنی مسرور ہوئی کہ اس نے اُٹھ کر دوبارہ اس کے گال پر بوسہ لے لیا۔

''بل آج کل کافی مصروف رہتا ہے۔ وہ کڑی محنت کر رہا ہے۔ میں اپنا انگریزی کا تلفظ سنوارنے کیلئے گرنگوٹس بینک میں پچھلے وقت میں ملازمت کر رہی ہوں، اس لئے وہ مجھے کچھ دنوں کیلئے یہاں لے آیا ہے تاکہ میں پورے گھرانے کے افراد سے اچھی طرح گھل مل جاؤں......مجھے یہ سن کر بے حد خوشی ہوئی کہ تم بھی یہاں آ رہے ہو۔ یہاں کرنے کیلئے کچھ زیادہ کام تو نہیں ہے، جب تک کہ خود میں کھانا بنانے اور مرغیاں پالنے کی دلچسپی نہ ہو......خیر! تم اپنے ناشتے کا مزہ لو ہیری!''

ان الفاظ کے ساتھ ہی وہ ایک ادا سے اتراتی ہوئی گھومی اور پھریوں کمرے سے باہر نکل گئی جیسے وہ ہوا میں تیرتی ہوئی جا رہی ہو۔ جاتے ہوئے وہ آہستگی سے دروازہ بند کر گئی تھی۔ مسز ویزلی کے منہ سے ہونہہ جیسی ہنکار نکلی جیسے وہ تف کر رہی ہوں۔

''ممی اس سے چڑ جاتی ہیں......'' جینی نے آہستگی سے ہیری کو بتایا۔

''مجھے اس سے چڑ نہیں ہوتی ہے۔'' مسز ویزلی نے چڑ چڑے انداز میں کہا، ان کی تیز سماعت نے جینی کی بڑبڑاہٹ سن لی تھی۔ ''میں تو صرف یہ سوچتی ہوں کہ انہوں نے جلد بازی سے کام لیتے ہوئے منگنی کر لی ہے۔ قول و قرار کر ڈالے ہیں......بس اتنی سی بات ہے!''

''ممی وہ ایک دوسرے کو سال بھر سے جانتے ہیں!'' رون نے جلدی سے کہا جو عجیب طریقے سے بوکھلایا ہوا دکھائی دے رہا تھا اور بند دروازے کو بدستور ٹکٹکی باندھے دیکھ رہا تھا۔

''مجھے اچھی طرح سے معلوم ہے مگر اتنا وقت ایک دوسرے کو سمجھنے کیلئے کافی نہیں ہوتا ہے۔'' مسز ویزلی تلخی سے بولیں۔ ''میں اچھی طرح جانتی ہوں کہ یہ سب کیونکر ہوا ہے؟ یہ سب تم جانتے ہو کون؟' کے لوٹنے کے سبب پیدا ہوئی صورتحال کے باعث ہوا ہے۔ لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ ممکن ہے کہ آنے والا کل ان کا آخری دن ثابت ہو، جذباتیت اور حماقت کی وجہ سے وہ عجلت میں بہت سارے اہم فیصلے کر رہے ہیں، عام حالات میں وہ ایسے فیصلے کرنے کیلئے کافی وقت غور وفکر میں خرچ دیا کرتے ہیں۔ گذشتہ مرتبہ بھی کچھ ایسی صورتحال دیکھنے میں آئی تھی جب وہ نہایت طاقتور تھا۔ ہر طرف لوگ جلد بازی میں شادیاں کر رہے تھے......''

''جن میں آپ اور ڈیڈی بھی شامل تھے ہے نا؟'' جینی نے مکارانہ انداز میں کہا۔

''ہماری بات الگ تھی، ہم دونوں ایک دوسرے کیلئے ہی پیدا ہوئے تھے۔ اس لئے بلاوجہ انتظار کرنے کا کچھ فائدہ نہ ہوتا۔'' مسز ویزلی نے بڑی صفائی سے اپنا دامن بچاتے ہوئے کہا۔ ''جبکہ بل اور فلیور...... دیکھو تو...... ان کا جوڑ ہی بھلا کیا جچتا ہے؟ وہ ایک محنتی، پرخلوص اور حقیقت پسند نوجوان ہے جبکہ اس کے مقابلے میں وہ لڑکی......''

''......سنہری بالوں والے سفید گائے ہے!'' جینی نے لپک کر اپنی ممی کے جملے میں لقمہ دیا۔ ''مگر بل اتنا بھی حقیقت پسند نہیں ہے۔ وہ جادوئی حصار توڑنے والا ہے، ہے نا؟ وہ بھی جوشیلے اور بھڑکتے ہوئے جذبات رکھتا ہے...... مجھے پورا یقین ہے کہ وہ درحقیقت اسی لئے ہی اس 'بلغم زدہ حسینہ' کا دیوانہ ہوا ہوگا......''

''جینی!'' مسز ویزلی تیکھی آواز میں غرائیں۔ ہیری اور ہرمائنی کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ ''میں نے تمہیں کتنی مرتبہ کہا ہے کہ اسے اس نام سے مت مخاطب کیا کرو...... خیر! میں نیچے جا رہی ہوں وہاں اور بھی کام ہیں، ہیری! جلدی سے انڈے کھالو، یہ ابھی گرم ہی ہیں......''

وہ جب کمرے سے باہر نکلیں تو کافی مضطرب دکھائی دے رہی تھیں۔ رون ابھی تک تھوڑا بدحواس سا دکھائی دے رہا تھا۔ وہ اپنا سر ایسے ہلا جلا رہا تھا جیسے کوئی کتا اپنے کانوں سے پانی نکالنے کی کوشش کر رہا ہو۔

''اگر وہ اب تک اسی گھر میں مقیم ہے تو تمہیں اس کے تاباں حسن کی عادت کیوں نہیں پڑی؟'' ہیری نے رون کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''دراصل وہ اچانک نظروں کے سامنے یوں نمودار ہو جاتی ہے جیسے وہ ابھی ابھی آئی ہو......'' رون کھسیانا ہو کر بولا۔

''یہ تو بڑی دل سوز بات ہے!'' ہرمائنی نے کڑوے لہجے میں کہا اور اگلے ہی لمحے وہ رون کی پہنچ سے اتنی دور جا کھڑی ہوئی جتنا کہ وہ جا سکتی تھی۔ دیوار کے پاس پہنچ کر وہ اپنی بازو سمیٹ کر اس کی طرف دھیان سے دیکھنے لگی۔

''تم واقعی ہمیشہ اس کے ارد گرد تو نہیں رہنا چاہتے ہو؟'' جینی نے حیرانگی سے رون کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ رون نے جواب میں محض کندھے اچکا دیئے تو وہ آگے بولی۔ ''میں پورے وثوق سے کہہ سکتی ہوں کہ ممی اسے روکنے کی ہر ممکن کوشش کریں

گی......''

''مگر وہ ایسا کیونکر کریں گی؟'' ہیری نے حیرت بھری آواز میں پوچھا۔

''وہ ٹونکس کو رات کے کھانے پر اکثر بلانے کی کوشش کرتی رہتی ہیں۔ جہاں تک میرا خیال ہے کہ وہ یہ امید باندھے بیٹھی ہیں کہ بل، فلیور کے بجائے ٹونکس کی طرف متوجہ ہو جائے گا۔ کاش ایسا ہو جائے، مجھے اپنے گھرانے میں ٹونکس کی موجودگی زیادہ بھلی لگے گی......''

''بالکل...... جیسے ان کا یہ طور طریقہ کامیابی کو چھو لے گا......'' رون نے جل بھن کر کہا۔ ''جس کا بھی دماغ صحیح طور پر کام کر رہا ہو گا، وہ فلیور کی ارد گرد موجودگی کے وقت ٹونکس کی محبت میں مبتلا نہیں ہو سکتا ہے۔ میرا کہنے کا مطلب ہے کہ ٹونکس جب اپنے بالوں اور ناک کے ساتھ احمقانہ مستیاں نہیں کرتی ہے تو وہ ٹھیک ٹھاک دکھائی دیتی ہے لیکن......''

''وہ اس بلغم زدہ حسینہ کے مقابلے میں زیادہ خوبصورت دکھائی دیتی ہے۔'' جینی چڑ کر بولی۔

''میرے خیال میں وہ زیادہ عقلمند ہے اور وہ ایک ایرور بھی ہے!'' ہرمائنی نے دیوار کے پاس کھڑے کھڑے جینی کی حمایت کی۔

''فلیور بھی کوئی بیوقوف اور نادان نہیں ہے۔'' ہیری نے کہا۔ ''وہ اتنی عقلمند اور سمجھدار تھی کہ اسے شعلوں کے پیالے نے سہ فریقی ٹورنامنٹ میں منتخب کر لیا تھا......''

''تو تم بھی اسی کے حمایتی بن رہے ہو؟'' ہرمائنی نے تلخی سے کہا۔

''میرا خیال ہے کہ وہ تمہیں لگاوٹ کے ساتھ ہیری پکارتی ہے، وہ تمہیں باغ باغ کر جاتا ہوگا، ہے نا؟'' جینی نے طنزیہ انداز میں اس پر حملہ کرتے ہوئے کہا۔

''نہیں ایسی بات نہیں ہے۔'' ہیری جھینپتے ہوئے بولا۔ وہ اس وقت کو پچھتا رہا تھا کہ اس نے ان کی گفتگو میں شمولیت ہی کیوں کی تھی؟ ''میں تو کہہ رہا تھا کہ بلغم زدہ حسینہ...... میرا مطلب ہے کہ فلیور......''

''میں اپنے خاندان میں ٹونکس کی رشتہ داری کو زیادہ ترجیح دوں گی......'' جینی نے دوٹوک انداز میں کہا۔ ''کم از کم وہ خوش مزاج تو ہے......''

''مگر کچھ عرصے سے اس کی خوش مزاجی کو گرہن لگ چکا ہے، میں نے اسے جب بھی دیکھا ہے کہ تو وہ مجھے غمگین مائرٹل جیسی ہی لگی ہے......'' رون نے آہستگی سے کہا۔

''ایسا کہنا قطعی درست نہیں ہے۔'' ہرمائنی نے سخت لہجے میں غرا کر کہا۔ ''وہ ابھی تک صدمے سے باہر نہیں نکل پائی ہے...... میرا کہنے کا مطلب ہے کہ وہ آخر اس کا کزن بھائی تھا......''

ہیری کا دل تیزی سے ڈوبنے لگا۔ وہ گھوم کر سیریس کے موضوع پر آ چکے تھے۔ اس نے کانٹے سے انڈے کا ٹکڑا اُٹھایا اور جلدی

جلدی اسے اپنے منہ میں بھرنے لگا تا کہ اس ناپسندیدہ گفتگو میں شامل ہونے سے بچ پائے۔

''ٹونکس اور سیریس ایک دوسرے کو اچھی طرح سے جانتے تک نہیں تھے......'' رون نے ہاتھ ہلاتے ہوئے کہا۔ ''ٹونکس کی نصف زندگی تک تو سیریس اژقبان میں قید رہا تھا اور اس سے پہلے ان کے گھرانوں میں بھی آپس میں کوئی میل جول نہیں تھا......''

''بات یہ نہیں تھی......'' ہرمائنی نے اس کی تصحیح کرتے ہوئے کہا۔ ''دراصل اسے یہ محسوس ہوتا ہے کہ اس کی کوتاہی کی وجہ سے سیریس اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھا تھا۔''

''اسے ایسا کیونکر محسوس ہوا؟'' ہیری نہ چاہتے ہوئے بھی بیچ میں بے اختیار بول پڑا۔

''اس کا کہنا ہے کہ وہ بیلاٹرکس لسٹرینج سے مقابلہ کر رہی تھی، اس کا خیال ہے کہ اگر وہ اسے پوری سنجیدگی سے ہلاک کر دیتی تو بیلاٹرکس کو سیریس کو مارنے کی نوبت ہی نہ آپاتی......''

''یہ تو سراسر احمقانہ خیال ہے......'' رون نے منہ بنا کر کہا۔

''یہ محض زندہ بچ جانے کی ندامت ہے!'' ہرمائنی نے سمجھاتے ہوئے کہا۔ ''مجھے معلوم ہے کہ لوپن نے اسے کئی بار سمجھانے بجھانے کی کوشش کی ہے مگر وہ اب بھی گہرے صدمے میں ہے، دراصل اسے تو اب اپنی گرگٹنی صلاحیت میں بے حد دشواری کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔''

''کونسی صلاحیت میں......؟''

''گرگٹنی صلاحیت، یعنی خواہش کے مطابق حلیہ بدلنا...... وہ اب اپنا حلیہ پوری طرح سے بدلنے میں ناکام ہو رہی ہے جبکہ وہ پہلے ایسا بڑی آسانی سے کر لیا کرتی تھی۔'' ہرمائنی نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔ ''جہاں تک میرا اندازہ ہے، گہرے صدمے کی وجہ اس کی صلاحیت ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو کر رہ گئی ہے......''

''میں نہیں جانتا تھا کہ ایسا بھی ہو جاتا ہے؟'' ہیری نے آہستگی سے کہا۔

''مجھے بھی معلوم نہیں تھا۔'' ہرمائنی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ''مگر ایسا لگتا ہے کہ اگر کوئی واقعی غمگین ہو تو......''

ٹھیک اسی لمحے دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی۔ سب نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا۔ وہاں مسز ویزلی کا سر نمودار ہوتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''جینی! نیچے آ کر دوپہر کے کھانے کی تیاری کیلئے میری مدد کرو۔'' مسز ویزلی نے کہا۔

''میں یہاں ضروری بات چیت کر رہی ہوں!'' جینی نے غصیلے لہجے میں چیخ کر کہا۔

''فوراً نیچے آؤ......'' مسز ویزلی نے تحکمانہ انداز میں کہا اور جواب سنے بغیر واپس لوٹ گئیں۔

''وہ مجھے محض اس لئے نیچے بلا رہی ہیں تا کہ انہیں تنہائی میں بلغم زدہ حسینہ کے ساتھ نہ رہنا پڑے......'' وہ چڑ چڑے انداز میں چیخی

ہوئی بولی پھر اس نے فلیور کے انداز میں نقالی کرتے ہوئے لمبے سرخ بالوں کو ایک ادا سے جھٹکا اور اپنے بازو کسی رقاصہ کی مانند لہراتی ہوئی پھدکتی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئی۔

''تم لوگ بھی جلدی سے فارغ ہو کر نیچے آ جانا......'' دروازے کے باہر سے اس کی آواز سنائی دی۔ ہیری نے کچھ لمحوں کی خاموشی کا بھرپور فائدہ اُٹھایا اور ناشتے کے کچھ چیزیں اپنے پیٹ میں بھرنے میں کامیاب ہوگیا۔ ہرمائنی خاموشی سے فریڈ اور جارج کے سامان والے کارٹن کو گھور کر دیکھتی رہی۔ حالانکہ وہ درمیان میں کنکھیوں سے ہیری کی طرف دیکھ لیتی تھی۔ رون ہیری کی مدد کرتے ہوئے اس کے ٹوسٹ پر ہاتھ صاف کر رہا تھا مگر اس کی نظریں کمال ہوشیاری سے دروازے کا جائزہ لے رہی تھیں جیسے کسی کی غیر متوقع آمد کا منتظر ہو۔

''یہ کیا چیز ہے؟'' ہرمائنی نے بالآخر خاموشی کو توڑتے ہوئے کہا۔ اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹی دوربین جیسی چیز پکڑی ہوئی تھی۔

''مجھے معلوم نہیں!'' رون نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔ ''اگر فریڈ اور جارج اسے یہیں چھوڑ گئے ہیں تو اس کا صاف مطلب یہی ہے کہ یہ ابھی ان کی جوک شاپ کیلئے پوری طرح تیار نہیں ہو پائی ہے......اس لئے تم ذرا محتاط رہنا!''

''تمہاری ممی مجھے بتا رہی تھیں کہ ان کی دکان کافی اچھی چل رہی ہے؟'' ہیری نے پوچھا۔ ''انہوں نے یہ بھی کہا کہ فریڈ اور جارج میں بہت زیادہ کاروباری سوجھ بوجھ ہے؟''

''انہوں نے کم بتایا ہے!'' رون نے جلدی سے کہا۔ ''وہ لوگ تو گیلن ہی گیلن میں کھیل رہے ہیں۔ میں خود بھی ان کی دکان دیکھنے کیلئے کافی بے قرار ہوں۔ ہم لوگ ابھی تک جادوئی بازار نہیں جا پائے ہیں کیونکہ ممی کا کہنا ہے کہ وہ ڈیڈی کے ساتھ حفاظتی انتظامات کی موجودگی میں ہی وہاں جانا چاہتی ہیں اور جہاں ڈیڈی کا معاملہ ہے تو انہیں تو دفتری کام سے پل بھر کی فرصت نہیں ملتی ہے۔ ویسے ان کی دکان کے بارے میں کافی دلچسپ باتیں سننے کو مل رہی ہیں......''

''اور پرسی کا کیا ہوا؟'' ہیری نے پوچھا۔ ویزلی گھرانے میں پرسی تیسرے نمبر کا بھائی تھا جو گذشتہ سال باقی لوگوں کو چھوڑ کر الگ رہنے لگا تھا۔ ''کیا اس کی تمہارے ممی ڈیڈی سے دوبارہ بول چال بحال ہوگئی ہے؟''

''نہیں ایسا کچھ نہیں ہے......'' رون آہستگی سے بولا۔

''مگر اب وہ تو حقیقت جان چکا ہے کہ والڈی مورٹ کی واپسی کے بارے میں تمہارے ممی ڈیڈی سچائی پر تھے......؟'' ہیری نے حیرانگی سے پوچھا۔

''ڈمبل ڈور کہتے ہیں کہ لوگ دوسری کی سچائی جاننے کے بجائے غلطی کیلئے انہیں زیادہ آسانی سے معاف کر دیتے ہیں۔'' ہرمائنی نے دھیمی آواز میں کہا۔ ''رون! میں نے انہیں تمہاری ممی کو یہ کہتے ہوئے سنا تھا......''

''مجھے معلوم ہے کہ ڈمبل ڈور اس طرح کی عجیب باتیں کہہ سکتے ہیں۔'' رون نے کہا۔

’’وہ اس سال مجھے علیحدہ تعلیم دینے کا ارادہ رکھتے ہیں......‘‘ ہیری نے انہیں بتایا۔

رون کا ٹوسٹ اس کے حلق میں پھنس گیا اور ہرمائنی نے لاشعوری طور پر گہری سانس لی۔

’’تم نے ہمیں یہ بات پہلے کیوں نہیں بتائی؟‘‘ رون نے شکوہ کرتے ہوئے کہا۔

’’مجھے اس کا خیال ابھی ابھی آیا تھا...... انہوں نے مجھے کل رات ہی تمہارے جھاڑو گھر میں یہ بات بتائی تھی......‘‘ ہیری نے صاف گوئی سے کام لیتے ہوئے کہا۔

’’واہ...... ڈمبل ڈور کے ساتھ الگ سے پڑھائی!‘‘ رون نے ردعمل دیکھتے ہوئے کہا۔ ’’معلوم نہیں کہ وہ ایسا کیوں......؟‘‘ اس کی آواز ماند پڑ گئی۔ ہیری نے دیکھا کہ وہ اور ہرمائنی ایک دوسرے کی طرف دیکھ رہے تھے۔ ہیری نے اپنا چھری کانٹا پلیٹ میں واپس رکھ دیا۔ اس کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا حالانکہ وہ اپنے بستر پر اطمینان سے بیٹھا ہوا تھا۔ ڈمبل ڈور نے ہی اسے یہ بات انہیں بتا دینے کی ہدایت کی تھی...... اس نے سوچا تو کیوں نہ وہ بات ابھی بتا دی جائے؟ اس نے اپنی نگاہیں پلیٹ میں جما دیں جو اس کی گود میں پڑی ہوئی دھوپ سے چمک رہی تھی۔

’’میں یہ تو نہیں جانتا ہوں کہ وہ مجھے کیا سکھائیں گے؟ مگر مجھے یہ معلوم ہے کہ وہ یقیناً پیش گوئی کی وجہ سے ایسا کریں گے۔‘‘ وہ آہستگی سے بولا۔

رون اور ہرمائنی نے اس کی بات پر کوئی تبصرہ نہیں کیا۔ ہیری کو محسوس ہوا کہ وہ احمقوں کی طرح ساکت بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ اب بھی اپنی پلیٹ میں پڑے چھری کانٹے کو گھور رہا تھا۔

’’تم لوگ تو جانتے ہی ہو، وہ پیش گوئی جسے وہ لوگ محکمے کے خفیہ شعبے سے چرانے کی کوشش کر رہے تھے۔‘‘ وہ دھیمی آواز میں بولا۔

’’یہ تو کوئی بھی نہیں جانتا ہے کہ پیش گوئی میں کیا کہا گیا تھا؟ وہ تو ٹوٹ گئی تھی......‘‘ ہرمائنی نے جلدی سے کہا۔

’’جبکہ روزنامہ جادوگر یہ دعویٰ کرتا ہے کہ......‘‘ رون نے کچھ کہنا چاہا مگر ہرمائنی نے شش کر کے اسے خاموش کر دیا۔

’’روزنامہ جادوگر صحیح کہتا ہے۔‘‘ ہیری نے بمشکل سر اُٹھا کر ان دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ہرمائنی کا چہرہ خوف سے فق پڑ چکا تھا اور رون حیرانگی سے اسے گھور رہا تھا۔ ’’ٹوٹنے والا شیشے کا وہ گولہ پیش گوئی کا اکلوتا ریکارڈ نہیں تھا...... میں نے ڈمبل ڈور کے دفتر میں پوری پیش گوئی سنی تھی۔ پیش گوئی انہی کے سامنے کی گئی تھی، اس لئے مجھے وہ بتا سکتے تھے کہ اس میں درحقیقت کیا کہا گیا تھا؟‘‘ ہیری نے رُک کر گہرا سانس لیا۔ ’’یہ سچ ہے کہ مجھے ہی والڈی مورٹ کو ہلاک کرنا ہوگا...... کم از کم اس میں یہ کہا گیا ہے کہ جب تک ایک زندہ ہے، تب تک دوسرا زندہ نہیں رہے گا!‘‘

کمرے میں ایک بار پھر خاموشی چھا گئی اور وہ تینوں ایک دوسرے کی طرف ساکت نظروں سے دیکھنے لگے پھر اچانک ایک

زوردار دھماکہ ہوا اور ہرمائنی سیاہ دھوئیں کے بادلوں میں گھر گئی۔

''ہرمائنی......'' ہیری اور رون اچھل کر اس کی طرف لپکے۔ ناشتے کا تھال ہیری کی گود میں سے پھسل کر فرش پر گر گیا اور چھنا کے کی آواز سے سب کچھ بکھر گیا۔ ہرمائنی بری طرح کھانستے ہوئے دھوئیں کے بادلوں میں باہر نکلی۔ اس کے ہاتھ میں وہی دوربین پکڑی ہوئی تھی اور اس کی آنکھیں ارغوانی سیاہ ہو چکی تھی۔

''میں نے اسے بے دھیانی میں دبا ڈالا تھا......اور اس مجھے زوردار مکا مار دیا۔'' وہ بولی۔

انہوں نے دیکھا کہ دوربین کے سرے پر لگے لمبے سپرنگ پر ایک چھوٹا سا مکہ جھول رہا تھا

''خیر پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔'' رون نے جلدی سے کہا جواب واضح طور پر آنے والی ہنسی کو دبانے کی پوری کوشش کر رہا تھا۔ ''ممی اسے ٹھیک کر دیں گی۔ وہ ایسی چوٹوں کو پلک جھپکتے میں ٹھیک کرنے کی ماہر ہیں......''

''اس وقت اس کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔'' ہرمائنی نے جلدی سے کہا۔ ''ہیری......اور ہیری!'' وہ ایک بار پھر ہیری کے پلنگ کے کونے پر چڑھ کر بیٹھ گئی۔

''جب ہم جادوئی محکمے سے واپس لوٹ آئے تھے تو ہم سوچ رہے تھے......ظاہر ہے، ہم تم سے کوئی بات نہیں کرنا چاہتے تھے مگر لوسیس ملفوائے نے پیش گوئی کے بارے میں جو کہا تھا اس کے مطابق یہ تمہارے اور والڈی موورٹ کے بارے میں ہی تھی، اس لئے ہم نے یہی قیاس کیا کہ یہ اسی طرح کی کوئی گھمبیر بات ہو سکتی ہے......اوہ ہیری!......'' ہرمائنی نے ہیری کی طرف دیکھا پھر سرگوشی جیسے لہجے میں پوچھا۔ ''کیا تم خوفزدہ ہو گئے ہو؟''

''اب خوف کی شدت اتنی زیادہ نہیں رہی جتنی کہ پہلے دل و دماغ پر چھائی ہوئی تھی۔'' ہیری نے صاف گوئی سے کہا۔ ''جب میں نے اسے پہلی بار سنا تھا تو بہت زیادہ ڈر گیا تھا......لیکن اب ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جیسے میں یہ بات ہمیشہ سے جانتا تھا کہ مجھے آخر میں اس کا سامنا کرنا ہی ہوگا......''

''جب ہم نے یہ بات سنی کہ ڈمبل ڈور تمہیں لینے کیلئے خود ماگلوؤں کے ہاں جا رہے ہیں تو ہم نے یہی تصور کیا کہ وہ پیش گوئی سے متعلقہ تمہیں کوئی بات بتانے والے یا کچھ ایسا ہی دکھانے والے ہیں۔'' رون نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔ ''اور مجھے لگتا ہے کہ ہم نے ایک طرح سے صحیح ہی سوچا تھا، ہے نا؟ اگر انہیں ایسا لگتا ہے کہ تم کامیاب نہیں ہو سکتے تو وہ تمہیں سکھانے کا لائحہ عمل کبھی تشکیل نہ دیتے۔ وہ اپنا قیمتی وقت تم پر برباد نہیں کرتے......ان کے لحاظ سے تم کامیاب ہو سکتے ہو......!''

''یہی سچائی ہے!'' ہرمائنی نے فوراً حمایت کرتے ہوئے کہا۔ ''میں سوچ رہی تھی کہ وہ تمہیں جانے کیا سکھائیں گے ہیری؟ واقعی اعلیٰ درجے کا حفاظتی جادو......شاید طاقتور جوابی حملے کا طریق کار......یعنی تاریک جادوئی واروں کو بیکار کرنے کا فن!''

مگر حقیقت تو یہ تھی کہ ہیری ان کی باتیں اب بالکل نہیں سن رہا تھا، اس کے وجود کے اندر ایسی حرارت پھیلتی جا رہی تھی جس کا

دھوپ سے کچھ لینا دینا نہیں تھا۔اس کے سینے میں لگی ایک سخت گانٹھ اب کھلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔ وہ جانتا تھا کہ رون اور ہرمائنی بہت صدماتی کیفیت میں مبتلا ہیں۔ وہ اپنے جذبات کا برملا اظہار کرنے سے جھجک رہے ہیں مگر اس کیلئے اتنا ہی کافی تھا کہ وہ اب بھی اس کے ساتھ یکجہتی کا اظہار ضرور کر رہے تھے۔ وہ اس کے ڈگمگاتے ہوئے جذبات کے سیلاب پر تسلی بھرے الفاظ کے بند باندھ رہے تھے۔ وہ اس سے اس طرح دامن چھڑانے کی ہرگز کوشش نہیں کر رہے تھے جیسے وہ کوئی خطرناک اور منحوس فرد بن چکا ہو۔ اسے ان کے بے لوث ساتھ پر اتنا خوشگوار احساس ہو رہا تھا جسے وہ اپنے الفاظ میں بتانے میں قاصر دکھائی دیتا تھا۔

پھر اسے ہرمائنی کی آواز سنائی دینے لگی جو کہہ رہی تھی۔

''......یعنی عام طور پر اعلیٰ مہارت کا دفاعی جادو......کم از کم تم یہ جانتے ہو کہ اس سال تم ایک ایسا سبق سیکھو یا پڑھو گے جو رون اور مجھ سے ہٹ کر زیادہ ہوگا......اوہ! میں سوچ رہی ہوں کہ ہمارے او ایل ڈبلیو امتحانات کے نتائج کب تک آ جائیں گے؟'' ہرمائنی کھوئے لہجے میں بولی۔

''اب زیادہ دیر نہیں لگے گی کیونکہ ایک مہینہ تو بیت چکا ہے......'' رون نے کہا۔

''اوہ رُکو!'' ہیری نے تیزی سے کہا جسے ابھی ابھی گذشتہ رات کی گفتگو کا ایک اور ٹکڑا یاد آ گیا تھا۔ ''جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے کہ ڈمبل ڈور نے کہا تھا کہ او ڈبلیو ایل کے نتائج آج آنے والے ہیں......!''

''آج......'' ہرمائنی بوکھلائے ہوئے انداز میں چیخی۔ ''آج؟ مگر تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا......اوہ خدایا......تمہیں پہلے ہی بتا دینا چاہئے تھا......''

وہ اچھل کر کھڑی ہوگئی۔

''میں نیچے دیکھنے جا رہی ہوں کہ الّو ڈاک پہنچی ہے یا نہیں......؟''

ہیری نے اُٹھ کر اپنا لباس تبدیل کیا اور جب وہ پورے دس منٹ بعد سیڑھیاں نیچے اتر رہا تھا تو اس کے ہاتھ میں ناشتے والا خالی تھال تھا۔ وہ باورچی خانے میں داخل ہوا تو اس نے کی نظر ہرمائنی پر پڑی جو ایک میز کے گرد پریشان حال بیٹھی ہوئی تھی جبکہ مسز ویزلی اس کی چوٹ کو صحیح کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ ہیری نے اپنی ہنسی بمشکل دبالی کیونکہ ہرمائنی بالکل پانڈے سے مشابہہ دکھائی دے رہی تھی۔

''یہ کوئی چوٹ والا معاملہ نہیں ہے؟'' مسز ویزلی نے فکرمند لہجے میں کہہ رہی تھیں۔ وہ اپنی چھڑی ہاتھ میں لئے ہرمائنی کے پاس کھڑی تھیں اور ان کے دوسرے ہاتھ میں 'مرہمکاروں کی طبی معاون' نامی کتاب تھی جس میں 'چوٹ، زخم اور نیل' کے عنوان والا باب کھلا ہوا تھا۔ ''اس سے قبل تو یہ طریقہ کار ہمیشہ کارگر ثابت ہوتا رہا ہے۔ مجھے کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ یہ کام کیوں نہیں کر رہا ہے؟''

''یہ فریڈ اور جارج کا دلچسپ خیال ہوگا، انہوں نے یقیناً کوئی ایسا اڑیل جادو کیا ہوگا کہ یہ چوٹ ٹھیک نہ ہو پائے!'' جینی نے

مسکراتے ہوئے کہا۔

''اسے ٹھیک ہونا پڑے گا۔ میں ایسا منہ لے کر تو ہمیشہ نہیں رہ سکتی ہوں؟'' ہرمائنی نے احتجاج کرتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا۔

''تم ہمیشہ ایسی نہیں رہو گی، لڑکی! زیادہ خود کو ہلکان مت کرو۔ ہم اس کا علاج جلد ہی تلاش کر لیں گے۔'' مسز ویزلی نے اسے دلاسہ دیتے ہوئے کہا۔

''بل نے مجھے بتایا تھا کہ فریڈ اور جارج بڑے شرارتی ہیں۔'' فلیور نے مسکرا کر کہا۔

''اوہ ہاں! میں اپنی ہنسی روک نہیں پا رہی ہوں۔'' ہرمائنی نے چڑچڑے لہجے میں غرا کر کہا۔ وہ اچھل کر کھڑی ہو گئی اور پورے باورچی خانے میں بے چینی سے چاروں طرف گھومتی ہوئی اپنے انگلیاں چٹخانے لگی۔

''مسز ویزلی! آپ کو پورا یقین ہے کہ آج صبح سے کوئی بھی الّو ڈاک لے کر نہیں آیا ہے؟''

''بالکل! مجھے فوراً معلوم ہو جاتا۔'' مسز ویزلی نے تحمل بھرے لہجے میں کہا۔ ''ابھی تو صرف نو ہی بجے ہیں، ان کے آنے میں کافی وقت باقی ہے......''

''میں جانتی ہوں کہ قدیمی علم الحروف کے پرچے میں مجھ سے غلطی ہو گئی تھی۔'' ہرمائنی نے تلخی سے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ ''میں نے یقینی طور پر تشریح میں ایک سنگین غلطی کر دی تھی اور تاریک جادو سے تحفظ کے فن کے عملی امتحان میں میرا مظاہرہ کچھ زیادہ اچھا نہیں رہا تھا۔ اس وقت مجھے محسوس ہوا تھا کہ تبدیلی ہیئت کا پرچہ صحیح ہو گیا ہے لیکن اب مجھے لگتا ہے کہ......''

''اوہ خدا کیلئے ہرمائنی! کیا تم چپ نہیں رہ سکتی ہو؟'' رون نے چیختے ہوئے کہا۔ ''گھبراہٹ صرف تمہیں ہی نہیں ہو رہی ہے...... اور جب تمہیں گیارہ غیر متوقع نتائج ملیں گے تو......''

''نہیں نہیں...... ایسا نہیں ہوگا!'' ہرمائنی نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور اپنا ہاتھ لہرانے لگی۔ ''مجھے معلوم ہے کہ میں اس بار ہر مضمون میں فیل ہو جاؤں گی......''

''اگر ہم فیل ہو گئے تو پھر کیا ہوگا؟'' ہیری نے یونہی پوچھ لیا۔

ہرمائنی کی گہری سسکی بھری اور جلدی سے بولی۔ ''ہم اپنے فریق منتظم کے پاس جا کر اپنے طرز حیات کی تجویز کے فیصلے پر نظر ثانی کریں گے، میں نے گذشتہ سہ ماہی میں پروفیسر میک گوناگل سے اس ضمن میں پوچھ لیا تھا۔''

ہیری کے وجود میں سردی کی لہر دوڑ گئی اور اسے اپنا بدن کپکپاتا ہوا محسوس ہوا۔ اس نے سوچا کہ کاش اس نے طرز حیات کے بارے میں کوئی نیچی چھلانگ لگائی ہوتی۔

''بیاوکس بیٹن میں ہمارے یہاں مختلف انداز میں یہ کام ہوتا ہے۔'' فلیور نے فخریہ انداز میں کہا۔ ''جہاں تک میرا خیال ہے کہ ہمارا طریقہ زیادہ موزوں رہتا ہے۔ ہم پانچ نہیں بلکہ چھ سال کی پڑھائی کے بعد ہی امتحانات دیتے ہیں اور پھر......''

''اوہ......!'' ہرمائنی کی تیزی چیخ باورچی خانے میں گونج اُٹھی، جس میں فلیور کی بات گم ہوکر رہ گئی تھی۔ ہرمائنی ہاتھ لہرا لہرا کر باورچی خانے کی کھڑکی کے باہر اشارہ کرر ہی تھی۔ وہاں دور آسمان پر تین سیاہ نقطے صاف دکھائی دے رہے تھے جو لگاتار بڑے ہوتے جا رہے تھے۔

''وہ یقیناً الّو ہی ہیں!'' رون نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا اور کھڑکی پر ہرمائنی کے قریب جانے کیلئے تیزی سے اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

''اور وہ تین ہی ہیں......'' ہیری بھی بے صبری سے ہرمائنی کی دوسری طرف پہنچ گیا تھا۔

''اوہ ہم میں سے ہر ایک کیلئے ایک الّو!'' ہرمائنی نے سہمی ہوئی آواز میں کہا اس کا چہرہ فق پڑ چکا تھا۔ ''اوہ نہیں...... بالکل نہیں...... بالکل نہیں......''

اس نے ہیری اور رون کی کہنیاں مضبوطی سے پکڑ لیں۔

الّو سیدھے ان ہی کے گھر کی طرف اُڑتے چلے آ رہے تھے۔ وہ تین تھے اور وہ گھر کی طرف آنے والے راستے میں کچھ نیچے کی طرف بڑھے تو یہ واضح طور دکھائی دینے لگا کہ ان میں سے آگے والا الّو ایک ایک بڑا چوکور لفانہ لا رہا تھا۔

''اوہ نہیں......'' ہرمائنی ہذیانی انداز میں چیخی۔

مسز ویزلی ان کی بنی دیوار کے بیچ میں سے جیسے تیسے ہوکر آگے بڑھیں اور پھر انہوں نے کھڑکی کا کواڑ کھول دیا۔ ہلکی ہوا کا جھونکا ان تینوں کے چہرے پر پڑا۔ تینوں الّو ان کے سر کے اوپر سے اُڑتے ہوئے باورچی خانے میں داخل ہوگئے اور سیدھے میز کی سطح پر جا اترے۔ ان تینوں نے اپنا دایاں پنجہ آگے کی طرف بڑھا دیا۔

ہیری تیزی سے آگے بڑھا اور اس کے نام والا لفافہ درمیان والے الّو کے پنجے پر بندھا ہوا تھا۔ اس نے کانپتی انگلیوں سے اسے کھولا۔ اس کی دائیں جانب رون بھی اپنا لفافہ کھولنے کی کوشش کرر ہا تھا۔ ہرمائنی کے ہاتھ تو اتنی بری طرح کپکپا رہے تھے کہ الّو بھی اپنی جگہ پر کانپنے لگا۔

باورچی خانے میں کوئی بھی بات نہیں کرر ہا تھا۔ بالآخر ہیری اپنا لفافہ کھولنے میں کامیاب ہو ہی گیا۔ اس نے فٹافٹ اس میں سے چرمئی کاغذ باہر نکالا اور اس پر نظر ڈالی۔

عمومی جادوگری امتحانات کے درجاتی تشریح

| کامیابی کے درجات | ناکامی کے درجات |
| --- | --- |
| غیر متوقع (او) | کمزور (پی) |

| توقع سے متجاوز (ای) | حد سے زیادہ کمزور (ڈی) |
|---|---|
| قابل قبول (اے) | کند ذہن (ٹی) |

نتیجہ برائے ہیری جیمس پوٹر

| علم فلکیات | اے |
|---|---|
| جادوئی جانداروں کی دیکھ بھال | ای |
| جادوئی استعمالات | ای |
| تاریک جادو سے تحفظ کا فن | او |
| علم جوتش | پی |
| علم المفردات جادوئی جڑی بوٹیاں | ای |
| جادوئی تاریخ ایک مطالعہ | ڈی |
| جادوئی مرکبات | ای |
| تبدیلی ہیئت | ای |

ہیری نے چرمئی کاغذ پر لکھی ہوئی تحریر کو کئی بار پڑھا اور ہر بار اس کے وجود میں فرحت وسکون کا احساس اجاگر ہوتا چلا گیا۔ نتیجہ اس کی امنگ کے مطابق ہی تھا۔ اسے ہمیشہ سے یہ یقین تھا کہ وہ علم جوتش میں کامیاب نہیں ہو پائے گا اور جادوئی تاریخ میں کامیابی کی ذراسی توقع نہیں تھی کیونکہ وہ نصف امتحان میں ہی لڑھک گیا تھا اور اس وقت نیند سے بے حد بوجھل ہورہا تھا مگر وہ باقی سب مضامین میں پاس ہو چکا تھا۔ اس نے اپنی انگلی درجاتی تشریح والے حصے پر گھمائی۔ وہ جڑی بوٹیوں کے مضمون میں اور تبدیلی ہیئت کے مضمون میں اچھے درجے میں پاس ہو گیا تھا۔ یہاں تک کہ اسے جادوئی مرکبات میں بھی ای درجہ مل چکا تھا اور سب سے اچھی بات یہ تھی کہ اسے تاریک جادو سے تحفظ کے فن میں غیر متوقع درجہ ملا تھا۔

اس نے گردن گھما کر چاروں طرف دیکھا۔ ہر مائنی کی پشت اس کی طرف تھی اور اس کا سر چرمئی کاغذ پر جھکا ہوا تھا مگر رون کا چہرہ چہکتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''صرف علم جوتش اور جادوئی تاریخ ایک مطالعہ میں ناکام ہوا ہوں مگر ان کے بارے میں بھلا کسے پرواہ ہوگی؟'' اس نے خوشی سے ہیری کو بتایا۔ ''اب ایک دوسرے کے نتائج دیکھتے ہیں۔''

ہیری نے رون کی درجہ بندی نظر ڈالی۔ اسے کسی بھی مضمون میں او نہیں ملا تھا۔

''مجھے معلوم تھا کہ تم تاریک جادو سے تحفظ کے فن میں اوّل ہی رہو گے۔'' رون نے ہیری کے کندھے پر مکا مارتے ہوئے کہا۔ ''ہم نے بالکل ٹھیک کیا ہے، ہے نا؟''

''بہت شاندار!'' مسز ویزلی نے فخریہ لہجے میں کہا اور اپنی محبت کا اظہار کرتے ہوئے رون کے بالوں میں ہاتھ پھیر کر انہیں بکھیر ڈالا۔ ''سات اوڈبلیو ایل...... فریڈ اور جارج نے مل کر بھی اتنے درجات حاصل نہیں کئے تھے......''

''ہرمائنی؟'' جینی نے کہا کیونکہ ہرمائنی ابھی تک اپنے چرمئی کاغذ میں ہی کھوئی ہوئی تھی۔ ''تمہارے نتائج کیسے رہے ہیں؟''

''ہونہہ...... کچھ برے نہیں ہیں!'' ہرمائنی نے دھیمی آواز میں کہا۔

''ارے جانے دو ہرمائنی!'' رون نے اس کے قریب پہنچ کر اس کے ہاتھ سے نتیجے والا چرمئی کاغذ جھپٹتے ہوئے کہا۔ ''واہ! دس غیر متوقع اور ایک توقع سے متجاوز درجہ...... تاریک جادو سے تحفظ کے فن میں!'' اس نے اس کی طرف دلچسپی اور الجھن کے ملے جلے جذبات سے دیکھا۔ ''سچ تو یہ ہے کہ تمہیں اس سے سخت مایوسی ہوئی ہے، ہے نا؟''

ہرمائنی نے جلدی سے انکار میں سر ہلا دیا اور ہیری اس کی حالت دیکھ کر ہنسنے لگا۔

''ٹھیک ہے...... اب ہم این ای ڈبلیو ٹی کے طلباء بن جائیں گے۔'' رون نے مسکرا کر کہا۔ ''ممی کھانے کیلئے اور کباب ہیں، ہے نا؟''

ہیری نے اپنے نتیجے کی طرف دوبارہ دیکھا۔ وہ اتنے ہی عمدہ تھے جتنا کہ وہ امید کر سکتا تھا۔ اسے بس ایک ہی افسوس ہو رہا تھا کہ یہ اس کے ایرور بننے کی آرزو اپنے انجام کو پہنچ چکی تھی۔ اسے جادوئی مرکبات میں مطلوبہ درجہ نہیں مل پایا تھا۔ وہ ہمیشہ سے یہ بات جانتا تھا کہ وہ جادوئی مرکبات پر دسترس نہیں پا سکے گا مگر پھر بھی اسے اپنے پیٹ میں ہلچل کا احساس ہونے لگا جب اس نے وہاں پر ایک ننھے سیاہ ای کو دیکھا......

دراصل یہ عجیب بات تھی کیونکہ ایک مرگ خور نے بھیس بدل کر ہیری کو پہلی بار یہ بات بتائی تھی کہ وہ ایک اچھا ایرور بن سکتا ہے مگر نجانے کیوں یہ خیال اس پر کیونکر غالب ہو گیا تھا اور وہ درحقیقت کسی اور طرز حیات کے انتخاب کی طرف بالکل راغب نہیں ہو پایا تھا۔ صرف یہی نہیں اسے تب سے بھی یہ اپنا درست مستقبل محسوس ہو رہا تھا جب سے اس نے پیش گوئی کے جملے سنے تھے۔

'ایک کے زندہ رہتے ہوئے دوسرا زندہ نہیں رہ سکتا......'

اگر وہ ایک اچھے مہارت یافتہ جادوگروں کے گروہ میں شامل ہو جائے جس کا کام ہی والڈی مورٹ کو پکڑنا تھا تو شاید وہ اس پیش گوئی کی تکمیل کا باعث بن پائے گا اور خود کو زندہ رکھنے کا اہم موقعہ بھی حاصل کر سکے گا......

☆☆☆☆

چھٹا باب

# ڈریکو کا گھن چکر

ہیری اگلے کچھ ہفتوں تک رون کے گھر میں باغیچے کی چاردیواری کے اندر ہی مقیم رہا۔ دن میں اس کا زیادہ تر وقت ویزلی گھرانے کے باغیچے میں کیوڈچ کھیلنے میں گزرنے لگا۔ (وہ اور ہرمائنی ایک طرف ہو جاتے تھے اور رون اپنی بہن جینی کے ساتھ دوسری طرف۔ ہرمائنی کیوڈچ کے معاملے میں بہت ناقص کھلاڑی ثابت ہوئی تھی جبکہ اس کے مقابلے میں جینی بہترین کھلاڑی تھی۔ اس لئے ان لوگوں کا توازن قریباً صحیح رہتا تھا) شام کے اوقات میں مسز ویزلی اکثر و بیشتر ہیری کو ٹھونس ٹھونس کر کھانا کھلاتی رہتی تھی تاکہ وہ کمزور نہ دکھائی دے۔

تعطیلات اور بھی پرسکون اور آرام دہ ثابت ہو سکتی تھیں اگر روزنامہ جادوگر میں قریباً روزانہ کی بنیاد پر لوگوں کی پراسرار گمشدگی، عجیب و غریب حادثات کے برپا ہونے، یہاں تک کہ قتل و غارت کی خبریں تسلسل سے شائع نہ ہو رہی ہوتی۔ کئی بار تو بل اور مسٹر ویزلی اخبار میں شائع ہونے سے پہلے ہی ناگہانی خبریں اپنے گھر میں بتا دیا کرتے تھے۔ مسز ویزلی کے چہرے پر اضطراب کی جھلک صاف دکھائی دے رہی تھی جب ریمس لوپن نے بری خبروں کی بھرمار کرتے ہوئے ہیری کی سولہویں سالگرہ کا سارا مزہ چوپٹ کر کے رکھ دیا تھا۔ لوپن دُبلے اور نقاہت زدہ دکھائی دے رہے تھے، ان کے بھورے بالوں کے درمیان سفید بالوں کے چمکتے گچھے صاف دکھائی دیتے تھے اور ان کے کپڑوں کا حال پہلے سے زیادہ برا ہو چکا تھا۔ چھلنی ہوئے اور پیوندوں سے بھرے لباس کو دیکھ کر کسی بھکاری کا احساس ہوتا تھا۔

جب مسز ویزلی نے لوپن کو سالگرہ کیک کا ایک بڑا ٹکڑا دیا تو وہ سنجیدگی سے بولے۔ ''روح کھچڑوں نے دو حملے اور کر دیئے ہیں اور ایگور کارکروف کی لاش شمالی جانب کی ایک جھونپڑی میں مل چکی ہے۔ اس کے اوپر تاریکی کا نشان منڈلا رہا تھا...... اگر میں سچ کہوں تو مجھے اس پر بڑی حیرت ہوئی ہے کہ مرگ خوروں کے خونخوار دستے سے کنارہ کشی اختیار کرنے کے ایک سال بعد تک وہ زندہ کیسے رہ پایا ہوگا؟ جہاں تک مجھے یاد ہے کہ سیریس کا بھائی ریگولس بلیک تو مرگ خور کی زندگی ترک کرنے کے بعد صرف کچھ ہی دن نکال پایا تھا......''

''دیکھو لوپن! ہم لوگوں کو یہاں کسی اور معاملے پر بات چیت کرنا چاہئے تھی......'' مسز ویزلی نے تیوریاں چڑھاتے ہوئے انہیں خبردار کیا مگران کی تنبیہ کا کچھ اثر ہو پاتا، بل ویزلی نے گفتگو کا سلسلہ ٹوٹنے ہی نہ دیا تھا۔

''ریمس! کیا تم نے فلورین فورٹسکیو کے بارے میں کچھ سنا؟'' بل نے جلدی سے کہا۔ فلیوراس کے سامنے مشروب کا ایک جام بھر رہی تھی۔ ''وہی آدمی جو......''

''......جو جادوئی بازار میں آئس کریم والا ٹھیلا لگایا کرتا تھا۔'' ہیری نے جلدی سے بیچ میں بول پڑا اور اسے اپنے پیٹ میں عجیب سے خالی پن کا احساس ہوا۔ ''وہ مجھے اکثر مفت آئس کریم کھلایا کرتا تھا......مگر اسے کیا ہوا؟''

''اس کے آئس کریم والے ٹھیلے کی حالت دیکھ کر یوں لگتا ہے کہ جیسے اسے زبردستی گھسیٹ کر لے جایا گیا ہو!''

''ایسا کیوں کیا گیا؟'' رون نے جلدی سے پوچھا۔ جبکہ مسز ویزلی چبھتی ہوئی نگاہوں سے بل کو گھور رہی تھیں۔

''معلوم نہیں! شاید اس نے انہیں ناراض کر دیا ہوگا۔ ویسے فلورین اچھا آدمی تھا......''

''جادوئی بازار کا ذکر چھڑ گیا ہے تو مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ بوڑھا اولوینڈر بھی جا چکا ہے!'' مسٹر ویزلی نے سر اُٹھا کر کہا۔

''وہ چھڑیاں بنانے والا؟'' جینی نے حیرانگی سے پوچھا۔

''بالکل وہی!......اس کی دکان خالی پڑی تھی۔ کسی قسم کے لڑائی جھگڑے کا کوئی نشان دکھائی نہیں دے پایا۔ کوئی بھی نہیں جانتا ہے کہ وہ خود اپنی مرضی سے کہیں چلا گیا ہے یا پھر اسے چالاکی سے اغوا کر لیا گیا ہے......؟''

''مگر چھڑیاں......اب لوگ چھڑیوں کی خریداری کہاں سے کریں گے؟''

''فی الوقت انہیں دوسرے چھڑی سازوں کی خدمات پر بھروسہ کرنا پڑے گا۔'' لوپن نے جواب دیا۔ ''بہر حال یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ اولوینڈر نہایت تجربہ کار اور اعلیٰ پائے کا کاریگر تھا اگر کسی مرگ خور نے اس پر قبضہ جما لیا ہے تو یہ یقیناً ہمارے لئے کوئی اچھی خبر نہیں ثابت ہوگی!''

ہیری کی سالگرہ کے اس اُداس دن سے اگلے ہی روز ہوگورٹس سے ان کی نئی کتب کی فہرستیں، ضروری سامان کی تفصیل اور ہدایت نامے نما خط موصول ہو گئے تھے۔ ہیری کے لفافے میں سے ایک چونکا دینے والا چرمئی کاغذ اور چمکتا ہوا بیج بھی نکلا تھا جس کی رو سے ہیری کو گری فنڈر کی کیوڈچ ٹیم کا کپتان مقرر کر دیا گیا تھا۔

''اوہ ہیری! اس کے بعد تو تمہیں پری فیکٹس کے برابر کی حیثیت حاصل ہو گئی ہے۔'' ہرمائنی نے خوشی سے چلاتے ہوئے کہا۔ ''تم اب ہمارے خصوصی باتھ روم اور دیگر سہولیات سے پورا پورا فائدہ اُٹھا سکتے ہو......''

''واہ...... مجھے جہاں تک یاد ہے کہ چارلی کو بھی ایسا ہی بیج ملا تھا۔'' رون نے چمکتے ہوئے بیج کو دیکھ کر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ ''ہیری! یہ تو بہت بڑے اعزاز کی بات ہے، تم اب میرے کپتان بن چکے ہو......ویسے کیا تم مجھے اپنی ٹیم میں شامل رکھو گے، ہے

نا؟''

اس کی بات سن کر کئی قہقہے گونج اُٹھے۔

''کتابوں اور سامان کی فہرستیں آجانے کے بعد ہم جادوئی بازار جانے والے معاملے پر مزید تاخیر نہیں کر سکتے ہیں۔'' مسز ویزلی نے تشویش بھرے انداز میں کہا اور رون کی کتابوں کے ناموں کی طوالت کی طرف دیکھ کر گہری آہ بھری۔ ''ہم ہفتے والے دن جادوئی بازار جائیں گے بشرطیکہ تمہارے ڈیڈی کو اس دن کسی مصروفیت نے نہ آن گھیرا۔ میں ان کے بغیر وہاں بالکل نہیں جاؤں گی!''

''ممی! کیا آپ کو ایسا لگتا ہے کہ 'تم جانتے ہو کون؟' فلوریش اینڈ بلورٹس کی دکان میں کتابوں کے کسی الماری کے پیچھے چھپا کھڑا ہوگا؟'' رون نے ہنستے ہوئے کہا۔

''پورٹسکیو اور اولویںڈر تو پکنک منانے کیلئے گئے ہیں ہے نا؟'' مسز ویزلی نے طیش بھرے لہجے میں کہا۔ ''اگر تم حفاظتی اقدامات کو ہنسی مذاق تسلیم کرتے ہو تو پھر تم یہیں گھر میں ہی رہنا۔ میں خود تمہارا سامان بازار سے خرید لاؤں گی......''

''اوہ نہیں!'' رون جلدی سے چیختا ہوا بولا۔ ''میں بھی ساتھ جاؤں گا۔ میں فریڈ اور جارج کی دکان دیکھنا چاہتا ہوں......''

''تو پھر تمہیں اپنے دماغ کو درست رکھنا ہوگا، ورنہ میں یہی فیصلہ کروں گی کہ تم اتنے لاپرواہ ہو کہ تمہیں ہمارے ساتھ جانا نہیں چاہئے۔'' مسز ویزلی نے غصیلے لہجے میں غرا کر کہا۔ انہوں نے اپنی گھڑی اُٹھالی جس کے تمام نو کانٹے اب بھی خطرۂ جان کے نشان کے سامنے تھرتھرا رہے تھے۔ انہوں نے آگے بڑھ کر اسے دُھلے ہوئے تولیوں کے ڈھیر پر جما دیا۔

''اور یہی فیصلہ تمہارے ہوگورٹس جانے کے بارے میں بھی اٹل ہوگا سمجھے!''

جونہی تولیوں سے بھری ٹوکری اور گھڑی کو دونوں ہاتھوں میں لئے مسز ویزلی کمرے سے باہر نکلیں تو رون نے ہیری کی طرف حیرت بھری نظروں سے دیکھا۔

''اوہ......اب تو اس گھر میں کوئی مذاق بھی نہیں کر سکتا، ہے نا؟''

مگر اگلے کچھ دنوں تک رون نے محتاط رہنا ہی ضروری سمجھا اور اس نے والڈی مورٹ کے بارے میں کسی قسم کا بھی مذاق کرنے سے احتراز برتا۔ ہفتے کی صبح تک وہ دوبارہ مشتعل دکھائی نہیں دیں حالانکہ اس صبح وہ ناشتے کے وقت کافی مضطرب اور ہیجان زدہ دکھائی دے رہی تھیں۔ بل ویزلی نے فلیور کے ساتھ گھر پر رُکنے کا عندیہ دیا تھا (جس سے ہرمائنی اور جینی کافی خوش ہوئی تھیں) بل نے میز کی دوسری طرف بیٹھے ہوئے ہیری کی طرف سکوں سے بھری تھیلی پھینکی۔

''اور میری تھیلی......؟'' رون نے آنکھیں پھاڑ کر فوراً حیرانگی سے پوچھا۔

''یہ تو ہیری کے ہی پیسے ہیں گدھے!'' بل نے ہنستے ہوئے کہا۔ ''ہیری! میں انہیں تمہاری تجوری سے تمہارے اخراجات کیلئے نکال کر لایا ہوں کیونکہ آج کل لوگوں کو اپنے پیسوں کے حصول کیلئے اوسطاً پانچ سے چھ گھنٹے کا وقت لگ رہا ہے۔ غوبلن لوگوں نے

بینک کے حفاظتی اقدامات بے حد سخت کر دیئے ہیں۔ دو دن پہلے ہی انہوں نے ایرکی فلپورٹ کو پکڑا ہے جس کے بدن میں ایک خطرناک مزاحمتی جادو چھپایا گیا تھا...... میرا یقین کرو، یہ طریقہ زیادہ آسان ہے!''

''شکریہ بل!'' ہیری نے سونے کی سکوں بھری تھیلی کو اپنی جیب میں رکھتے ہوئے کہا۔

''وہ سب کا بے حد دھیان رکھتا ہے!'' فلیور نے محبت بھرے انداز سے بل کی ناک کو پکڑ کر ہلاتے ہوئے کہا۔ جینی جو اس کے عقب بیٹھی ہوئی تھی، اس نے اپنے کپ میں اُلٹی کرنے کا ڈرامہ کیا۔ ہیری نے دلیا کھاتے ہوئے جینی کی حرکت پر گہری سانس لی۔ جس سے اس کے حلق میں دلیا پھنس گیا اور اسے زوردار اچھو لگ گیا۔ رون نے جلدی سے اس کی کمر پر دھول جمائی اور اسے دوبارہ ٹھیک کیا۔

یہ بادلوں سے بھرا ہوا ایک سرمئی دن تھا۔ جب وہ اپنے چوغے سنبھالتے ہوئے گھر کی دہلیز سے باہر نکلے تو محکمہ جادو کی ایک خصوصی کار (جس میں ہیری ایک مرتبہ پہلے بھی بیٹھ چکا تھا) بیرونی احاطے میں کھڑی ان کی منتظر تھی۔

''یہ تو بہت شاندار ہوا کہ ڈیڈی سفر کیلئے کار لے آئے!'' رون نے خوشی سے کہا اور اندر گھس کر پھیل کر بیٹھ گیا۔ بل اور فلیور باورچی خانے کی کھڑکی سے ان کی طرف دیکھ کر ہاتھ ہلا رہے تھے۔ رون، ہیری، جینی اور ہرمائنی عقبی نشست پر آرام سے بیٹھ گئے تھے۔ پھر کار اسٹارٹ ہوئی اور رون کے گھر سے دور جانے لگی۔

''اس کی عادت مت ڈالو! یہ تو بس ہیری کی بدولت ہی ملی ہے۔'' مسٹر ویزلی نے پیچھے مڑ کر کہا۔ وہ اور مسز ویزلی محکمے کے ڈرائیور کے ساتھ آگے والی نشست پر بیٹھے ہوئے تھے جو دو نشستی صوفے جیسی دکھائی دے رہی تھی۔ ''اسے اعلیٰ درجے کی حفاظتی سہولتیں ملی ہیں اور لیکی کالڈرن میں بھی خاص مہارت یافتہ محافظوں کی تعیناتی عمل میں لائی گئی ہے......''

ہیری کچھ نہیں بولا البتہ اسے یہ ذرا بھی اچھا نہیں لگا کہ جادوئی بازار میں اسے ایرورز کے دستے کی نگرانی میں خریداری کرنا پڑے گی۔ اس نے اپنا غیبی چوغہ اپنی کمر پر بندھے ہوئے بستے میں چھپا رکھا تھا۔ اسے محسوس ہو رہا تھا کہ اگر یہ ڈمبل ڈور کیلئے مناسب ہے تو محکمے کیلئے بھی قابل قبول ہونا چاہئے حالانکہ اسے یہ یاد آیا کہ محکمے کو تو شاید اس کی خبر تک نہیں تھی کہ ہیری کے پاس ایک غیبی چوغہ بھی موجود ہو سکتا ہے......

''لیجئے...... ہم پہنچ گئے!'' ڈرائیور نے تمام سفر کے بعد پہلی بار اپنا منہ کھولا تھا جس سے سب لوگ حیران رہ گئے۔ اس نے چیئرنگ کراس روڈ پر لیکی کالڈرن کے بار اپنی کار دھیمی کرتے ہوئے کار روک لی تھی۔ ''مجھے یہیں آپ کا انتظار کرنا ہوگا۔ ویسے آپ کو تقریباً کتنی دیر لگے گی؟''

''جہاں تک میرا اندازہ ہے، دو گھنٹے تو لگ ہی جائیں گے!'' مسٹر ویزلی نے سوچتے ہوئے کہا۔ ''یہ اچھا رہے گا کہ آپ یہیں موجود رہیں گے......''

ہیری نے بھی مسز ویزلی کی مانند اپنا سر کھڑکی میں باہر نکال کر جائزہ لیا اور پھر اس کا دل بلیوں اچھلنے لگا کیونکہ وہاں اس کی آمد کے منتظر ایرورز اس کی نگرانی کیلئے کہیں بھی دکھائی نہیں دے رہے تھے بلکہ اس کے انتظار تو ایک بھاری بھر کم ڈیل ڈول والا دیوہیکل شخص کر رہا تھا جس کی کھچڑی ڈاڑھی اور بال ہوا میں لہرا رہے تھے۔ وہ ہوگورٹس کی چابیوں اور میدانوں کا چوکیدار روبیس ہیگرڈ تھا۔ اس نے اود بلاؤ کی کھال کا موٹا اوورکوٹ پہن رکھا تھا۔ اردگرد سے گزرتے ہوئے ماگلو اسے حیرت بھری نظروں سے دیکھ رہے تھے مگر ہیگرڈ ان کی طرف ذرا سا بھی متوجہ نہیں تھا۔ وہ تو ہیری کو دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔

''اوہ ہیری!'' ہیگرڈ نے گونجتی ہوئی آواز میں اسے پکارا اور ہیری کو کار میں سے اترتے ہوئے اتنی زور سے بھینچ کر گلے سے لگایا کہ ہیری کو محسوس ہوا کہ آج تو یقیناً اس کی ہڈیاں ٹوٹ ہی جائیں گی۔ ''بک بیک......اوہ ہمارا مطلب ہے کہ ویڈرونگز......تمہیں اسے دیکھنا چاہئے ہیری! وہ کھلی آب و ہوا میں دوبارہ پہنچ کر بے حد خوش ہوا ہے......''

''مجھے یہ سن کر اچھا لگا کہ وہ خوش ہے!'' ہیری نے جلدی سے کہا اور اس نے مسکراتے ہوئے اپنی پسلیاں مسلیں۔ ''مجھے معلوم نہیں تھا کہ حفاظتی انتظام سے مراد تم تھے......؟''

''ہم جانتے تھے، یہ پرانے وقت جیسا ہی لگ رہا ہے، ہے نا؟ محکمہ تو ایرورز کی فوج بھیجنے پر اصرار کر رہا تھا مگر ڈمبل ڈور نے کہا کہ اس کام کیلئے ہماری موجودگی ہی کافی ہوگی۔'' ہیگرڈ نے فخریہ لہجے میں کہا اور اپنا سینہ پھیلاتے ہوئے اپنے انگوٹھے جیب میں ڈال لئے۔ ''چلو! اب ہمیں اندر چلنا چاہئے......پہلے مالی، آرتھر اور آپ لوگ چلیں......''

ہیری کی زندگی میں یہ پہلی بار ہوا تھا کہ لکی کالڈرن نامی شراب خانہ پوری طرح سے خالی تھا۔ صرف وہاں بار کا مالک ٹام ہی موجود تھا جو کافی بوڑھا اور پوپلے منہ والا کبڑا شخص تھا۔ ان کے اندر داخل ہوتے وقت اس نے امید بھری نظروں سے سر اُٹھا کر دیکھا مگر اس سے پہلے کہ وہ کوئی بات کہہ پاتا، ہیگرڈ نے سنجیدہ انداز میں اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''ٹام! آج کچھ نہیں......ہم بس نکل رہے ہیں، امید ہے کہ تم سمجھ جاؤ گے۔ ہوگورٹس کا ضروری کام ہے......''

ٹام نے اُداسی سے اپنا سر ہلایا اور گلاسوں کی صفائی کے کام میں دوبارہ مصروف ہو گیا۔ ہیری، ہیگرڈ، ہرمائنی اور ویزلی گھرانے کے افراد بار کے ہال کو عبور کر کے عقبی سرد چھوٹے سے احاطے میں پہنچ گئے تھے جہاں ایک طرف کوڑے دان پڑا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ ہیگرڈ نے اپنی گلابی چھتری اُٹھائی اور اس کی نوک سے سامنے والی دیوار پر مخصوص انداز میں ضربیں لگانے لگا۔ دیوار کی اینٹیں اپنی جگہ سے کھسکنے لگیں اور ان کے دیکھتے ہی دیکھتے دیوار میں ایک محرابی دروازہ نمودار ہو گیا۔ دروازے کی دوسری طرف اینٹوں کی سیلنگ والی سڑک دکھائی دے رہی تھی جو ایک طرف مڑ رہی تھی۔ وہ محرابی دروازے کے دوسری طرف پہنچ کر رُک گئے اور اردگرد کے ماحول کا جائزہ لینے لگے۔

جادوئی بازار کی حالت بالکل بدل چکی تھی۔ رنگا رنگ چیزوں کی سجی اور کھلکھلاتے چہروں والی بھیڑ کہیں دکھائی نہیں دے رہی

تھی۔اب دکانوں میں جادوئی کلمات کی کتابوں کے شلف، جادوئی مرکبات کا اجزاء کے رنگ برنگے مرتبان اور کڑاہیوں کی سجاوٹی الماریاں دکھائی نہیں دے رہی تھیں بلکہ ہر دکان کے سامنے محکمہ جادو کی طرف سے جاری کردہ بدنما اور دیوہیکل اشتہارات نے ان کی خوبصورتی کو ڈھانپ دیا تھا۔زیادہ تر اشتہارات ارغوانی رنگ کے تھے اور ان میں حفاظتی تجاویز درج کی گئی تھیں جو محکمے نے گرمیوں میں اشتہاری کتابچوں کی شکل میں بھی جادوئی دُنیا میں تقسیم کی تھیں۔ بہرحال، کچھ اشتہارات میں بلیک اینڈ وائٹ تصاویر بھی بنی ہوئی تھیں، یہ ان مرگ خوروں کی تھیں جو ابھی تک محکمے کی گرفت سے آزاد گھوم پھر رہے تھے۔سب سے قریبی پنساری کی دکان پر بیلاٹرکس لسٹرینج کا دیوہیکل اشتہار لگا ہوا تھا جس میں وہ طنزیہ انداز میں دیکھنے والوں کا تمسخر اُڑا رہی تھی۔زیادہ تر دکانیں بند دکھائی دے رہی تھیں، جن میں سے فلورین پورٹسکیو کا آئس کریم والا ٹھیلا بھی شامل تھا۔ہیری نے دیکھا کہ دوسری طرف سڑک کے کنارے پر کچھ گندے اور میلے کچیلے ٹھیلوں کے سٹال لگے ہوئے تھے، ایسا ہی ایک گندا ٹھیلا فلوریش اینڈ بلوٹس نامی کتابوں کے دکان کے باہر بھی انہیں دکھائی دیا۔ میلے پیوند لگے پٹ سن کے ٹاٹ کے نیچے عجیب وغریب سامان رکھا ہوا تھا اور ایک چھوٹا سا بینر اس کے سامنے لہرا رہا تھا۔

## پُر اثر اور کارآمد تعویذات

بھیڑیائی انسانوں، روح کھچڑوں اور زندہ لاشوں کے حملوں سے بچانے کیلئے لاجواب

انہیں پہننے والے لوگوں کے سامنے وہ سب اندھے ہو جائیں گے! (شرطیہ دعویٰ)

ایک بدحال اور میلے کپڑوں والا پستہ قد جادوگر چاندی جیسی دکھائی دینے والی اشیاء کو چھنکا چھنکا کر قریب سے گزرنے والے لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

جب وہ اس کے قریب سے گزرے تو اس نے نظریں اُٹھا کر جینی کو بڑے غور سے دیکھا۔

''محترمہ! یہ ایک آپ کی ننھی لڑکی کیلئے......اس کی خوبصورت گردن میں نادیدہ حفاظت کیلئے لاجواب!'' وہ مسز ویزلی کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہوئے بلند آواز میں بولا۔

''اگر میں اس وقت ڈیوٹی پر ہوتا تو تمہاری اچھی خبر لیتا......'' مسٹر ویزلی نے غصیلے انداز میں غراتے ہوئے کہا۔ٹھیلے والا بدحال جادوگر لمحہ بھر کیلئے سہم سا گیا۔

''اوہ اس وقت کسی کو گرفتار کرنے کے چکر میں مت پڑ جانا......'' مسز ویزلی نے گھبرائے ہوئے انداز میں فہرست کے سامان پر نظر ڈالتے ہوئے کہا۔''مجھے محسوس ہوتا ہے کہ ہمیں سب سے پہلے میڈم میلکین کی دکان میں چلنا چاہئے۔ ہرمائنی کو نئے ڈریس چوغے کی اشد ضرورت ہے اور رون کے سکول یونیفارم والے چوغے بھی ان کے ٹخنوں سے کافی اوپر چڑھ گئے ہیں اور ہیری! تمہیں بھی یقیناً

نئے چوغوں کی ضرورت پڑے گی، تم بھی کافی لمبے ہوگئے ہو۔ چلو! سب لوگ اس طرف......''

''اوہ ماؤلی!'' مسٹر ویزلی نے ٹوکتے ہوئے کہا۔ ''میڈم میلکن کی دکان میں ایک ساتھ چلنا کوئی سمجھداری نہیں ہے۔ میرا خیال ہے کہ یوں کرتے ہیں کہ ہیگرڈ کے ساتھ ان تینوں کو وہاں بھیج دیتے ہیں، اس دوران ہم لوگ فلوریش اینڈ بلوٹس کی دکان سے سب لوگوں کی سکول کی کتب کی خریداری کر لیتے ہیں۔ ٹھیک ہے، ہے نا؟''

''میں کیا کہہ سکتی ہوں؟'' مسز ویزلی نے فکرمندی سے کہا۔ ان کے دماغ میں دو ہی باتیں سمائی ہوئی تھیں، ایک یہ کہ جلد از جلد خریداری کا کام مکمل کر لیا جائے جس کیلئے مسٹر ویزلی کی تجویز کافی حد تک درست محسوس ہو رہی تھی جبکہ دوسری یہ کہ حفاظت کے پیش نظر سب لوگوں کا ایک ساتھ ہی رہنا زیادہ بہتر رہے گا۔ انہوں نے ہیگرڈ کی طرف دیکھا۔ ''ہیگرڈ! تمہارا کیا خیال ہے؟''

''پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے ماؤلی! وہ تینوں ہمارے ساتھ بالکل محفوظ رہیں گے۔'' ہیگرڈ نے یقین دہانی کراتے ہوئے کہا اور کوڑے دان جتنا بڑا ہاتھ ہوا میں لہرایا۔ مسز ویزلی کا چہرہ دیکھ کر ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ وہ پوری طرح مطمئن نہیں ہو پائی تھیں۔ بہرحال، وہ مسٹر ویزلی کی بات مانتے ہوئے الگ الگ ہو جانے پر رضامند ہوگئیں۔ وہ اپنے شوہر اور جینی کے ساتھ فلوریش اینڈ بلوٹس کی دکان کی طرف چل دیں جبکہ ہیری، رون اور ہرمائنی، ہیگرڈ کے ساتھ میڈم میلیکن کی دکان کی طرف بڑھ گئے۔ ہیری نے دیکھا کہ ان کے اردگرد سے گزرنے والے لوگوں کے چہروں پر پریشانی اور خوف و ہراس کے وہی جذبات پھیلے ہوئے تھے جو اسے مسز ویزلی کے چہرے پر دکھائی دیئے تھے۔ کوئی بھی اب دوسروں سے گفتگو کرنے کیلئے رُکنے کی زحمت نہیں اُٹھا رہا تھا۔ خریداری کرنے والے لوگ اپنے اپنے گروہ کے ساتھ ہی چل رہے تھے اور صرف اپنی ضرورت کا سامان لینے پر ہی توجہ دے رہے تھے۔ ہیری کو وہاں کوئی بھی تنہا خریداری کرتا ہوا دکھائی نہیں دیا تھا......

''ہمارے اندر جانے سے کافی جگہ رُک جائے گی، اس لئے ہم دروازے کے باہر ہی کھڑے ہو کر نگرانی کریں گے۔ ٹھیک ہے؟'' ہیگرڈ نے میڈم میلیکن کی دکان کے باہر رُکتے ہوئے ان تینوں سے کہا۔

ہیری، رون اور ہرمائنی اس چھوٹی سی دکان میں داخل ہوگئے۔ پہلی نگاہ میں تو دکان خالی دکھائی دی مگر جونہی ان کے عقب میں دروازہ بند ہوا تو انہیں سبز اور نیلے چوغوں والے ایک شلف کے پیچھے ایک جانا پہچانا سا چہرہ دکھائی دے گیا۔

''......میں کوئی بچہ نہیں ہوں، شاید آپ کا دھیان نہیں ہوا کہ میں تنہا ہی اپنی تمام خریداری کرنے کی صلاحیت رکھتا ہوں!''

ہیری کو میڈم میلیکن کی آواز سنائی دی جو اسے سمجھا رہی تھیں۔

''بیٹا! تمہاری ممی بالکل صحیح کہہ رہی ہیں۔ آج کل کسی کو بھی تنہا نہیں گھومنا چاہئے، اس بات کا بچہ ہونے سے کوئی تعلق نہیں ہے......''

''آپ صرف اس طرف دھیان دیں کہ آپ یہ پنیں کہاں لگا رہی ہیں؟''

شلف کے عقب میں سے ایک نوجوان باہر نکلا جس کا چہرہ پتلا اور نوکیلا تھا اور بال چاندی جیسے سفید نقرئی تھے۔ اس نے گہرے سبز رنگ کا خوبصورت چوغہ پہن رکھا تھا۔ جس کی آستین اور کناروں پر چاندی چمکتی ہوئی پنیں دکھائی دے رہی تھیں۔ نوجوان نے آئینے کے سامنے کھڑے ہوکر اپنے سراپے کا بغور جائزہ لیا۔ پھر اچانک اس کا دھیان آئینے میں دکھائی دینے والے عکس کے اس حصے کی طرف مبذول ہوا جہاں ہیری، رون اور ہرمائنی دکھائی دے رہے تھے۔ اس کی پھیکی بھوری آنکھیں سکڑ سی گئیں۔

''ممی! اگر آپ اس بات پر حیران ہو رہی ہوں گی کہ بدبو کے بھپھولے کہاں سے اُٹھ رہے ہیں تو میں آپ کو آگاہ کر دیتا ہوں کہ ایک بدذات ابھی ابھی دکان کے اندر داخل ہوئی ہے۔'' ڈریکو ملفوائے نے منہ بسور کر کہا۔

''میرا خیال نہیں ہے کہ یہاں پر کسی کو ایسی زبان استعمال کرنے کی ضرورت ہے؟'' میڈم میلیکن نے ناپسندیدگی سے کہا جو کپڑوں کے شلف کے قریب سے ایک پیمائشی فیتہ اور چھڑی ہاتھ میں لئے ہوئے باہر نکلی تھیں۔ ''اور مجھے یہ بھی نہیں لگتا ہے کہ میری دکان میں ایک دوسرے کی طرف چھڑیاں تاننے کی کوئی ضرورت ہے۔'' انہوں نے جلدی سے کہا کیونکہ وہ دیکھ چکی تھیں کہ ہیری، اور رون نے اپنی اپنی چھڑیاں باہر نکال کر ڈریکو کی طرف تان لی تھیں۔

''جانے دو! یہاں کوئی فائدہ نہیں ہوگا......'' ہرمائنی نے ان دونوں کے پیچھے سے دھیمے انداز میں سرگوشی کی۔

''اوہ کیا واقعی؟ تم لوگ سکول سے باہر چھڑیوں کا استعمال کرنے کی ہمت رکھتے ہو!'' ملفوائے نے تمسخرانہ لہجے میں مسکراتے ہوئے کہا۔ ''تمہاری آنکھیں کس نے سیاہ کر دیں گرینجر؟ مجھے اس کا نام بتاؤ...... میں اسے پھولوں کا گلدستہ بھیجنا چاہتا ہوں!''

''بس بہت ہوگیا۔'' میڈم میلیکن تیکھی آواز میں غرائیں اور سہارے کیلئے دوسری طرف دیکھنے لگیں۔ ''اوہ مادام! براہ کرم......!''

نرسیسہ ملفوائے کپڑوں کے شلف کے عقب سے باہر نکل آئی۔

''اپنی چھڑیاں اندر واپس رکھ لو!'' نرسیسہ نے ہیری اور رون کی طرف دیکھتے ہوئے سرد لہجے میں کہا۔ ''اگر تم نے میرے بیٹے پر حملہ کرنے کی ذرا سی بھی کوشش کی تو یاد رکھنا کہ میں یہ یقین دہانی کرا دوں کہ یہ تم دونوں کی زندگی کا آخری کام ثابت ہوگا۔''

''کیا واقعی؟'' ہیری نے ہنستے ہوئے کہا جو ایک قدم مزید آگے بڑھ آیا تھا اور اس مغرور چہرے کو دیکھ رہا تھا جو زرد نقاہت کے باوجود اس کی بہن بیلاٹرکس کے چہرے سے میل کھا رہا تھا۔ وہ اب اس خاتون جتنا ہی لمبا ہو چکا تھا۔ ''اپنے مرگ خور دوستوں کی مدد سے ہمیں دن میں تارے دکھا دیں گی ہے نا؟''

میڈم میلکن نے چیختے ہوئے اپنے سینے پر ہاتھ رکھ لیا۔

ہیری نے اپنی چھڑی نیچے کرنے کی کوشش نہیں کی تھی۔ نرسیسہ ملفوائے اس کی طرف دیکھ کر طنزیہ انداز میں مسکرائی۔

''میں دیکھ رہی ہوں کہ ڈمبل ڈور کے ہردلعزیز طالبعلم ہونے کے باعث تم میں اپنی حفاظت کا جھوٹا احساس کچھ ضرورت سے

زیادہ ہی بڑھ چکا ہے، ہیری پوٹر! مگر یاد رکھو کہ ڈمبل ڈور ہمیشہ تمہاری حفاظت کیلئے موجود نہیں رہیں گے......''

ہیری نے طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ دکان میں چاروں طرف نظر دوڑا کر دیکھا۔

''اوہ اچھا...... دیکھ لیں...... وہ اس وقت تو یہاں موجود نہیں ہیں، ہے نا؟ تو کیوں نہ اسی وقت کوشش کر لی جائے؟ ہوسکتا ہے کہ آپ بھی اپنے شکست خوردہ مجرم شوہر کے پاس جیل کی اندھیری کوٹھڑی میں پہنچ ہی جائیں......''

نرسیسہ غصیلے انداز میں ہیری کی طرف بڑھیں مگر وہ اپنے ہی لمبے چوغے میں الجھ کر لڑکھڑا گئیں جس پر رون بے ساختہ ہنس پڑا۔

''میری ماں سے اس لہجے میں بات کرنے کی جرأت مت کرنا، پوٹر!'' ملفوائے غرایا۔

''کوئی بات نہیں ڈریکو!'' نرسیسہ نے اس کے کندھے پر اپنی مخروطی سفید انگلیاں رکھ کر اسے روکا۔ ''مجھے امید ہے کہ میرے لوسیس کے پاس پہنچنے سے پہلے ہی پوٹر، سیریس کے پاس پہنچ جائے گا......''

ہیری نے اپنی چھڑی مزید اوپر اُٹھالی۔

''ہیری...... نہیں...... رُک جاؤ!'' ہرمائنی نے چیخ کر کہا اور اس کا بازو پکڑ کر اس کی چھڑی نیچے کرنے کی کوشش کی۔ ''اپنے دماغ کو ٹھنڈا رکھو...... تمہیں ایسا کچھ نہیں کرنا ہے...... تم مشکل میں پھنس جاؤ گے......''

میڈم میلیکن ایک پل کیلئے اپنی جگہ پر کانپنے لگیں پھر انہوں نے اس طرح کے برتاؤ کرنے کا فیصلہ کیا جیسے وہاں کچھ ہوا ہی نہیں تھا۔ وہ امید کر رہی تھیں کہ کچھ غلط نہ ہی ہو تو اچھا ہے۔ وہ تیزی سے ملفوائے کے پاس آ کر جھکیں جواب بھی ہیری کو شعلہ بار نظروں سے گھور رہا تھا۔

''میرا خیال ہے کہ یہ بائیں آستین تھوڑا زیادہ اوپر ہونا چاہئے۔ بیٹا! اسے تھوڑا اوپر اُٹھاؤ......''

''اووچ......'' ملفوائے عجیب انداز میں گرجا اور اس نے میڈم میلیکن کے ہاتھ کو پیچھے دھکیلتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا۔ ''بڑھیا...... ذرا دھیان سے پن لگاؤ۔ ممی! میرا خیال نہیں ہے کہ مجھے اب اس چوغے کی کوئی ضرورت ہے......''

اس نے تیزی سے چوغے کو اپنے سر کے اوپر سے کھینچتے ہوئے جھٹک کر میڈم میلیکن کے قدموں کے پاس فرش پر پھینک دیا۔

''تم ٹھیک کہہ رہے ہو ڈریکو!'' نرسیسہ نے ہرمائنی کی طرف حقارت بھرے نظر ڈالتے ہوئے کہا۔ ''مجھے اب معلوم ہو چکا ہے کہ اس دکان پر کتنے گھٹیا لوگ خریداری کیلئے آتے ہیں...... ہم ٹوِلفٹس اینڈ ٹیٹنگ پر چلتے ہیں، ہم وہاں سے تمہارے لئے شاندار چوغہ خرید سکتے ہیں۔''

اسی لمحے وہ دونوں ایک ساتھ دکان سے دھڑ دھڑاتے ہوئے باہر نکل گئے۔ ملفوائے نے جاتے جاتے رون کو دھکا مارنے کی پوری کوشش کی تھی۔

''ارے ارے......'' میڈم میلیکن نے گرے ہوئے چوغے کو فرش سے اُٹھایا اور اس کی دھول صاف کرنے کیلئے ان کے اوپر اپنی

چھڑی کی نوک پھیری جس سے ہوا کا تیز مرغولہ نکل کر اس کی دھول جھاڑنے لگا۔

رون اور ہیری کے نئے چوغوں کی سلائی کرتے ہوئے میڈم میلیکن کا دھیان بھٹک گیا تھا۔انہوں نے ہرمائنی کو جادوگرنی کے بجائے جادوگر والا چوغہ پہنانے کی کوشش کی۔آخر کار جب وہ اپنے کام سے فارغ ہوگئیں اور ان لوگوں کو اپنی دکان سے باہر نکلتے ہوئے دیکھا تو ان کے چہرے پر اطمینان اور خوشی سی پھیل گئی۔

''کیا سب کچھ مل گیا ہے؟''ہیگرڈ نے جوشیلے انداز میں دریافت کیا۔

''تقریباً......''ہیری نے جواب دیا۔''کیا تم نے ملفوائے اور اس کی ماں کو جاتے ہوئے دیکھا؟''

''بالکل!''ہیگرڈ نے بغیر کسی پریشانی کے مسکرا کر کہا۔''وہ لوگ جادوئی بازار میں کسی قسم کا ہنگامہ کرنے کی ہمت نہیں کریں گے، ہیری!ان کے بارے میں فکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں!''

ہیری، رون اور ہرمائنی نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا مگر اس سے پہلے کہ وہ ہیگرڈ کی غلط فہمی کو دور کر پاتے ،مسٹر ویزلی،مسز ویزلی اور جینی کتابوں کے پیکٹوں سے لدے بھرے وہاں پہنچ چکے تھے۔

''سب کچھ ٹھیک ہے نا؟ ...... نئے چوغے مل گئے؟''مسز ویزلی نے ہانپتے ہوئے پوچھا۔''تو پھر ٹھیک ہے،اب ہم پنساری اور جادوئی حیوانات کی دکانوں میں چلیں گے اس کے بعد فارغ ہوکر ہم فریڈ اور جارج کی دکان پر بھی نظر ڈال سکتے ہیں......اب سب لوگ ساتھ ساتھ چلو!''

ہیری اور رون نے پنساری کی دکان سے کچھ نہیں خریدا کیونکہ انہیں محسوس ہو رہا تھا کہ جادوئی مرکبات کی پڑھائی وہ اس سال نہیں کر پائیں گے مگر انہوں نے جادوئی حیوانات کی دکان سے ہیڈوگ اور پگ وجیون کیلئے غذائی طاقت کی دوا اور گریوں کے بڑے ڈبے ضرور خرید لئے تھے۔مسز ویزلی ہر دو منٹ بعد اپنی گھڑی کو دیکھتی جارہی تھیں پھر وہ سڑک پر 'ویزلیز جوک شاپ' کی تلاش میں نکل پڑے۔

''ہمارے پاس کچھ زیادہ وقت نہیں بچا ہے۔''مسز ویزلی نے خبردار کرتے ہوئے کہا۔''لہٰذا جلدی سے ایک نظر ڈال کر ہمیں کار تک لوٹنا ہوگا......دکان یہیں کہیں ہونا چاہئے ، یہ بانوے ہے اور یہ چورانوے......''

''واہ......''رون نے رُکتے ہوئے منہ پھاڑ کر کہا۔

چاروں طرف دکانوں پر اشتہاروں کی بھرمار کے درمیان فریڈ اور جارج کی دکان کسی پھلجھڑی پٹاخے جیسی رنگین اور جگمگاتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔اردگرد سے گزرنے والے لوگ مڑ مڑ کر اسے دیکھ رہے تھے۔کچھ لوگ تعجب بھرے انداز سے رُک کر اسے گھور رہے تھے۔اس کی شیشے کی الماریوں میں بہت دلچسپ اور چمکیلا سامان دیکھنے والوں کو اپنی طرف کھینچنے پر مجبور کر رہا تھا۔کچھ چیزیں گھوم رہی تھیں، کچھ روشنیاں بکھیر رہی تھیں، کچھ اپنی جگہ پر اچھل کود کر رہی تھیں اور کچھ عجیب سی آواز نکال کر چیخ رہی تھیں......اس کی طرف

دیکھتے ہی ہیری کی آنکھوں میں پانی جھلملانے لگا۔ دائیں طرف کے شیشے پر ایک بڑا رنگین اشتہار آویزاں تھا جو کسی حد تک محکمے والے ارغوانی اشتہار سے ہی مشابہہ لگتا تھا مگر اس پر چمکتے ہوئے سنہری الفاظ میں لکھا ہوا تھا۔

آپ لوگ 'تم جانتے ہو کون؟' کے بارے میں کیوں تشویش کر رہے ہو؟

آپ کو تو 'ہم منواتے ہیں کون؟' کے بارے میں تشویش کی ضرورت ہے!

جو قبض کا احساس پوری قوم کو جکڑے ہوئے ہے، اسے توڑنے کی ضرورت ہے!

ہیری اشتہار پڑھ کر بے ساختہ ہنسنے لگا۔ اسے اپنے پیچھے کسی کے کراہنے کی آواز سنائی دی۔ اس نے مڑ کر دیکھا۔ مسز ویزلی آبدیدہ ہو کر اشتہار کی طرف دیکھ رہی تھیں، ان کے ہونٹ یوں لرزتے ہوئے ہل رہے تھے جیسے وہ اس تحریر کو زیر لب پڑھ رہی ہوں۔

''کسی دن وہ دونوں خود کو ہلاکت میں ڈال لیں گے!'' وہ دھیمے لہجے میں بولیں۔

''نہیں کچھ نہیں ہوگا...... ویسے یہ بہت شاندار چیز ہے!'' رون نے کہا جو ہیری کی طرح ہنس رہا تھا۔

رون اور ہیری سب سے پہلے لپک کر دکان میں داخل ہوگئے۔ وہاں گاہکوں کا کافی ہجوم دکھائی دے رہا تھا۔ ہیری کوشش کے باوجود الماریوں کے نزدیک نہیں پہنچ پایا۔ اس نے چاروں نظر دوڑا کر جائزہ لیا۔ ڈبے چھت تک لگے ہوئے تھے۔ یہاں بیمار گھڑ ٹافیاں بھی موجود تھیں جنہیں جڑواں بھائیوں نے ہوگورٹس میں اپنے آخری ادھورے سال میں بنایا تھا۔ ہیری کو احساس ہوا کہ وہاں نکسیر پھوڑ ٹافیاں سب سے زیادہ مقبول تھیں، شلف میں اس کا صرف ایک ہی ڈبہ باقی بچا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ نقلی چھڑیوں کے کارٹن بھرے ہوئے تھے۔ سب سے سستی چھڑی کو لہرانے پر یہ ربڑ کے مرغی میں یا پھر زیریں پوش نیکر میں بدل جاتی تھی جبکہ سب سے مہنگی والی نقلی چھڑی غلط استعمال پر صارف کی گردن اور سر پر پٹائی کرنے لگتی تھی۔ وہاں رنگ برنگی قلموں کے ڈبے بھی رکھے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ جن میں خود بخود سیاہی چھوڑنے والے، غلط الفاظ کو بھانپنے والے اور خود کار طریقے سے جوابات لکھنے والے قلموں کی شاندار انواع دکھائی دے رہی تھیں۔ ہجوم میں ایک چھوٹا سا خلا دیکھ کر ہیری کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا جہاں دس سال کے مسرور بچے کاٹھ کے ایک پستہ قامت پتلے کو پھانسی کے تختے کی طرف دھیرے دھیرے چڑھتے ہوئے دیکھ رہے تھے۔ کاٹھ کا پتلا اور پھانسی کا تختہ ایک ہی فریم میں موجود تھے جس پر لکھا ہوا تھا۔

پھانسی کا تختہ...... املاء درست لکھو ورنہ پھانسی پر لٹکا دیئے جاؤ گے!

(محکمے سے منظور شدہ...... دن کے اجالے میں خواب دیکھنے والا جادو)

ہرمائنی بھی کاؤنٹر کے قریب پہنچنے میں کامیاب ہوگئی تھی۔ وہ اب اس ڈبے کے پیچھے لکھے ہوئے جملوں کو پڑھ رہی تھی جس کے افقی جانب بحری جہاز کے عرشے پر کھڑے ایک خوبرو نوجوان اور غش کھا کر گری ہوئی لڑکی کی رنگین تصویر بنی ہوئی تھی۔

## اپنے خوابوں میں حقیقی سیر کیجئے

ایک آسان جادوئی کلمہ......جس کے استعمال کے بعد آپ نصف گھنٹے کیلئے نہایت شاندار اور حقیقت سے قریب تر دن کے اُجلے خوابوں میں پہنچ جائیں گے۔ اسے سکول کی کسی بھی کلاس میں آسانی سے آزمایا جاسکتا ہے، اسے پکڑ پانا قریباً ناممکن ہے۔

(مضر اثرات: بے رنگ اور سوئی سوئی آنکھیں اور منہ سے ہلکی پھلکی رال بہنا)

نوٹ: سولہ سال سے کم عمر خریداروں کو اس مصنوع کی فروخت پر پابندی ہے۔

''تم جانتے ہو! یہ واقعی ایک کامیاب اور شاندار جادو ہے!'' ہرمائنی نے معترف انداز میں ہیری کی طرف دیکھتے ہوئے بتایا۔

''اس تعریف کیلئے شکریہ! تم اس کے بدلے میں اسے مفت لے جاسکتی ہو، ہرمائنی!'' ان کے عقب میں سے چہکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

انہوں نے فوراً مڑ کر دیکھا، وہاں مسکراتا ہوا فریڈ کھڑا دکھائی دیا۔ وہ گلابی رنگ کا بھڑکیلا چوغہ پہنے ہوئے تھا، جو اس کے سرخ بالوں کے ساتھ کچھ زیادہ ہی عجیب دکھائی دے رہا تھا۔

''تم کیسے ہو، ہیری؟'' فریڈ نے اس سے جوشیلے انداز میں ہاتھ ملاتے ہوئے کہا۔ ''اور یہ تمہاری آنکھ کو کیا ہوا، ہرمائنی؟''

''تمہاری خبیث مکے برسانے والی دوربین کا کارنامہ!'' ہرمائنی نے مغموم لہجے میں کہا۔

''اوہ! میں تو اس کے بارے میں بھول ہی گیا تھا۔'' فریڈ چہکتا ہوا بولا۔ ''خیر یہ لے لو!''

اس نے اپنی جیب میں سے ایک مرہم کی ڈبیا نکال کر اس کی طرف بڑھائی۔ ہرمائنی نے جھجکتے ہوئے آہستگی سے اس کا ڈھکن کھولا۔ اس کے اندر زرد مرہم دکھائی دے رہا تھا۔

''ڈرومت! اسے لگا لو، نشان ایک گھنٹے تک بالکل غائب ہوجائے گا۔'' فریڈ نے کہا۔ ''ہم چوٹ کے نشان کو ہٹانے کا آزمودہ طریقہ تلاش کرنا چاہتے تھے۔ دیکھو! ہم اپنی تمام مصنوعات فروخت کرنے سے پہلے خود پر ہی آزما کر ان کی تسلی کرتے ہیں......''

''یہ محفوظ تو رہے گا، ہے نا؟'' ہرمائنی نے تشویش بھری آواز میں پوچھا۔

''ظاہر ہے!'' فریڈ نے اس کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کہا۔ ''آؤ ہیری! میں تمہیں باقی دکان دکھاتا ہوں......''

ہرمائنی وہیں ٹھہر کر اپنی آنکھ کے گرد سیاہ حلقے پر مرہم لگانے لگی اور ہیری فریڈ کے تعاقب میں دکان کے پچھلے حصے کی طرف بڑھ گیا۔ جہاں اسے تاش کے پتوں جیسے کارڈز اور رسیوں کے کھیلوں کا سامان ایک سٹینڈ پر لگا ہوا دکھائی دیا۔

''ماگلوؤں کی شعبدہ بازیاں!'' فریڈ نے مسکراتے ہوئے ان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ''ڈیڈی جیسے شوقین مزاج

جادوگروں کیلئے جو ماگلوؤں کی اشیاء کو تجسس اور اشتیاق سے پسند کرتے ہیں۔ ان چیزوں کی فروخت کچھ زیادہ نہیں ہوتی اور نہ ہی آمدن پر اثر پڑتا ہے مگر یہ تھوڑی تھوڑی مقدار میں ہمیشہ بکتی رہتی ہیں۔ جادوئی دنیا میں یہ معاملہ ذرا نیا ہے......اوہ لو! جارج بھی آ گیا......''

فریڈ کے جڑواں بھائی نے جوشیلے انداز میں ہیری سے مصافحہ کیا۔

''دکان دکھا رہے ہو فریڈ؟'' جارج نے ہنستے ہوئے پوچھا۔ ''ہیری! عقبی حصے میں چلو، اصل سامان تو وہاں رکھا ہے جو ہماری حقیقی آمدن کا ذریعہ ہے......اگر تم نے اپنی جیب میں کچھ ڈالا تو تمہیں اس کی قیمت گیلن سکوں میں چکانا پڑے گی، سمجھے چھوٹے پٹاخہ؟'' جارج نے اپنے قریب کھڑے ایک چھوٹے بچے کو تنبیہ کی جس نے جلدی سے اپنا ہاتھ اس ٹب میں سے باہر نکال لیا جس کے باہر ایک لیبل لگا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

'کھانے والے تاریکی کے نشان! وہ کسی کو بھی بیمار کر دیں گے!'

جارج نے ماگلو شعبدہ بازی کے سامان کے قریب لگا ہوا ایک پردہ ہٹایا۔ ہیری کو وہاں ایک اور کمرہ دکھائی دیا جہاں بھیڑ نسبتاً کم تھی۔ اس کمرے میں نیم تاریکی چھائی ہوئی تھی اور شلفوں پر رکھا ہوا سامان سلیقے وقرینے سے لپٹا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''ہم ابھی ابھی سنجیدگی کے ساتھ اس میدان میں اترے ہیں، عجیب بات ہے کہ یہ جانے کیسے ہو گیا......'' فریڈ نے کہا۔

''تمہیں یقین نہیں آئے گا کہ کتنے سارے لوگ جن میں محکمے کے تجربہ کار اہلکار بھی شامل ہیں، وہ سب صحیح طور پر حصار خول جادو کرنے سے معذور ہیں۔ ہمیں ان کا اعتراف سن کر بڑی حیرت ہوئی۔'' جارج نے کہا۔ ''ویسے حقیقت یہ ہے ہیری کہ انہوں نے یہ سب تم سے نہیں سیکھا۔''

''بالکل صحیح کہا......'' فریڈ نے جلدی سے کہا۔ ''ہم نے سوچا کہ حفاظتی ٹوپیاں بہت دلچسپ ثابت ہوں گی۔ دیکھو! اسے پہن کر اپنے دوست سے کوئی بھی جادوئی وار کرنے کیلئے کہو اور جب جادوئی کلمہ آپ کی طرف بڑھے گا تو حصار خول جادو کے باعث وہ پلٹ کر اسی پر حملہ کر دے گا۔ ہمیں اس بات کا اندازہ ہی نہیں تھا کہ محکمہ اس معاملے میں خصوصی دلچسپی لے گا۔ وہ اب تک اپنے ملازمین کیلئے پانچ سو ٹوپیاں کی خریداری کر چکے ہیں۔ ہمیں ابھی تک ان کے بڑے بڑے آرڈر مل رہے ہیں۔''

''اسی وجہ سے ہم اب حفاظتی چوغہ اور حفاظتی دستانوں جیسی چیزیں بنانے کے بارے میں بھی سوچ رہے ہیں۔ یہ میدان کافی وسیع اور بھرپور فائدہ مند ہے......'' جارج نے بتایا۔

''اس کا حقیقی مطلب یہ ہے کہ وہ سنگین جادوئی واروں سے تو نہیں بچ پائیں گے مگر چھوٹے موٹے نوسر بازوں کے جادوئی کلمات سے خود کو محفوظ رکھنے میں کامیاب رہیں گے......''

''اس کے علاوہ ہم نے فیصلہ کیا کہ ہم تاریک جادو سے تحفظ کے میدان میں بھی قدم جمائیں کیونکہ اس میں پیسہ بہت ہے۔''

جارج نے جوشیلے انداز میں کہا۔'' یہ میدان نہایت شاندار ثابت ہوگا۔ یہ دیکھو! بنیادی حفاظتی سنکونا درخت کی چھال کا سفوف...... یہ تاریک جادوئی وار سے بچنے کیلئے بڑا کام آیا ہے، حملہ آور چند ساعتوں کیلئے اندھا ہو جاتا ہے۔ ہم شروع سے ہی اس کی تکمیل کیلئے جان توڑ محنت کر رہے تھے۔ اگر حملہ آور سے فوری طور پر بچنا ہو تو یہ نہایت کارآمد چیز ثابت ہوتا ہے......''

''اور ہماری فریبی دھماکہ خیز سیٹیوں کے شلف تیزی سے خالی ہوتے جا رہے ہیں۔ یہ دیکھو!'' فریڈ نے کہا اور سیاہ ہارن جیسی عجیب سی دکھائی دینے والی چیزوں کی طرف اشارہ کیا جوان کے سامنے سے اوجھل ہونے کی کوشش کر رہی تھیں۔'' گھیرا پڑنے کی صورت میں ایک سیٹی کو چپکے سے گرا دیا جائے تو یہ دوڑنے لگی گی اور کچھ فاصلے پر پہنچ کر دھماکہ خیز آواز نکالے گی۔ اگر کسی کی توجہ خود سے ہٹانے کی ضرورت پڑے تو یہ اس کام کیلئے نہایت مفید ثابت ہوتی ہے......''

''بہت شاندار......'' ہیری متاثر کن نظروں سے انہیں دیکھتا ہوا بولا۔

''یہ لو......'' جارج نے دو سیاہ ہوٹر جیسی سیٹیاں شلف سے اُٹھا کر ہیری کی طرف اچھال دیں۔ اسی لمحے ایک چھوٹے سنہری بالوں والی ایک نوجوان لڑکی نے پردہ ہٹا کر اپنی گردن اندر کی۔ ہیری نے دیکھا کہ اس نے جارج اور فریڈ کی طرح گلابی رنگ کا بھڑکیلا چوغہ پہن رکھا تھا۔

''مسٹر ویزلی! ایک گاہک مضحکہ خیز کڑاہی کی خوبیاں جاننا چاہتا ہے!'' وہ لڑکی بولی۔

ہیری کو یہ سن کر تھوڑا عجیب احساس ہوا کہ فریڈ اور جارج کو مسٹر ویزلی کہا جا رہا تھا مگر انہوں نے اس بات کو معمول کے انداز میں لیتے ہوئے توجہ نہیں دی تھی۔

''ٹھیک ہے تم چلو وریٹی! میں آ رہا ہوں۔'' جارج نے اس کی طرف دیکھ کر فوراً کہا۔'' ہیری! تمہیں جو چیز بھی پسند آئے بلا دھڑک شلفوں میں اُٹھا لینا اور پیسے ادا کرنے کی کوشش بھی نہ کرنا سمجھے!''

''میں ایسا بالکل نہیں کر سکتا......'' ہیری نے انکار کرتے ہوئے کہا جو فریبی دھماکہ خیز سیٹیوں کے پیسے ادا کرنے کی نیت سے جیب میں ہاتھ ڈال کر سکوں والی تھیلی باہر نکال چکا تھا۔

''ہم تم سے ایک سکہ بھی نہیں لیں گے۔'' فریڈ تلخی سے بولا اور ہیری کے ہاتھ کو خود سے دور ہٹا دیا جس میں سکے پکڑے ہوئے تھے۔

''مگر......''

''ہم تمہارے اس احسان کو فراموش نہیں کر سکتے ہیں کہ تم نے ہماری ابتدائی مدد کی تھی۔'' جارج نے سخت لہجے میں کہا۔'' جو چاہے لے لو۔ بس لوگوں کے دریافت کرنے پر انہیں ہماری دکان کا پتہ ضرور بتا دینا کہ تم نے یہ سامان کہاں سے لیا ہے؟''

جارج گاہکوں کی مدد کرنے کیلئے تیزی سے پردہ ہٹا کر باہر چلا گیا۔ فریڈ ہیری کو لے کر دکان کے مرکزی حصے کی طرف لوٹ آیا

جہاں ہرمائنی اور جینی ابھی تک اُجلے خوابوں کی سیر والے کاؤنٹر پر جھکی ہوئی اس کے بارے میں گفتگو کر رہی تھیں۔

''کیا تم لڑکیوں کو ابھی تک ہماری خاص جادوگرنی والی دلچسپ مصنوعات دکھائی نہیں دے پائی ہیں۔'' فریڈ نے چہکتے ہوئے کہا۔ ''ادھر میرے پیچھے پیچھے آؤ......لڑکیو!''

کھڑکی کے قریب والی الماری میں گلابی رنگ کے عجیب وغریب مصنوعات کا ڈھیر دکھائی دے رہا تھا جس کے چاروں طرف نوجوان لڑکیاں جمع تھیں اور ایک دوسرے کو کہنی مار مار کر کھی کھی کر رہی تھیں۔ ہرمائنی اور جینی محتاط انداز میں ان سے کچھ دور ہی ٹھہر گئیں۔

''یہ دیکھو! دنیا کے سب سے عمدہ پرکشش جادوئی مرکب......'الفتال'!'' فریڈ نے فخریہ انداز میں بتایا۔ ''چند بوندوں سے بندہ دیوانگی کی انتہا کو چھونے لگتا ہے، ایسے کہیں نہیں مل پائیں گے۔''

''کیا یہ کچھ اثر بھی کرتے ہیں یا بس یونہی......؟'' جینی نے بھنوئیں تان کر پوچھا۔

''غیر معمولی طور پر کرتے ہیں، ان کا اثر چوبیس گھنٹے تک قائم رہتا ہے جو اس لڑکے کے وزن پر منحصر ہے، جسے یہ پلائے جائیں۔'' فریڈ نے مسکرا کر کہا۔

''......اور پلانے والی اس لڑکی کے حسن پر بھی۔'' جارج نے جلدی سے کہا جو فارغ ہو کر وہاں پہنچ گیا تھا۔ ''مگر ہم یہ الفتال مرکب اپنی بہن کو نہیں فرخت کریں گے۔'' اس نے اچانک سنجیدہ لہجے میں کہا۔ ''ان حالات میں تو کبھی بھی نہیں جب وہ پانچ لڑکوں کے ساتھ دل لگی کر چکی ہو، جیسا کہ ہم نے سنا ہے......''

''تم نے رون کے منہ سے جو کچھ سنا ہے، وہ سراسر جھوٹ ہے۔'' جینی نے پرسکون لہجے میں کہا اور آگے کی طرف شلف میں جھک کر ایک گلابی رنگ کی شیشے کی بوتل اُٹھالی۔ ''یہ کیا ہے؟''

''دس سیکنڈ میں چہرے سے مہاسوں کا خاتمہ......ضمانت شدہ دوا!'' فریڈ نے بتایا۔ ''پھوڑے پھنسیوں سے لے کر مسّوں تک، ہر ایک کیلئے نہایت کارآمد اور مفید ہے......مگر بات پلٹنے کی کوشش مت کرنا۔ میں نے سنا ہے کہ آج کل تم ڈین تھامس نامی لڑکے ساتھ گھوم رہی ہو؟''

''بالکل گھوم رہی ہوں!'' جینی نے منہ بسور کر کہا۔ ''مگر آخری بار جب میں اس سے ملی تھی تو وہ غیر معمولی طور پر ایک ہی لڑکا تھا...... پانچ نہیں...... یہ کیا ہے؟'' وہ گول روئیں دار گیندوں کی طرف اشارہ کر رہی تھی جو گلابی اور ارغوانی رنگ کی تھیں اور سب ایک بڑے پنجرے میں بند چاروں طرف تیزی سے لڑھکتی ہوئی تیز تیز آوازیں نکال رہی تھیں۔

''بونی اسفنج!'' جارج نے کہا۔ ''چہرے پر گرد وغبار اور ناپسندیدہ بالوں کو جڑوں سے نکال لیتی ہیں۔ اتنی تیزی سے فروخت ہو رہی ہیں کہ ہم انہیں اتنی تیزی سے حاصل نہیں کر رہے ہیں......تو مائیکل کارنر کے بارے میں کیا ہوا؟''

''میں نے اسے چھوڑ دیا کیونکہ اس میں شکست تسلیم کرنے کا حوصلہ بالکل نہیں تھا۔'' جینی نے لاپروائی سے کہا۔ اس نے پنجرے کی سلاخوں میں اپنی انگلی گھسا دی۔ بونی اسفنج تیزی سے اس کے انگلی کے گرد جمع ہونا شروع ہوگئیں۔ ''یہ واقعی بہت خوبصورت ہیں......''

''ہاں! یہ گلے لگانے کے قابل ہیں!'' فریڈ نے سنجیدگی سے کہا۔ ''کیا یہ سچ نہیں ہے کہ تم بوائے فرینڈز بہت تیزی سے بدل رہی ہو، ہے نا؟''

جینی اپنے پہلو پر ہاتھ رکھ کر تیزی سے اس کی طرف مڑی۔ اس کے چہرے پر مسز ویزلی جیسا چڑ چڑا پن اور غصہ جھلک رہا تھا۔ ہیری اس بات پر حیران ہوا کہ جارج اور فریڈ اپنی جگہ سے پیچھے کیوں نہیں ہٹے تھے؟

''ان باتوں سے تمہارا کوئی لینا دینا نہیں ہے۔'' وہ غصیلے انداز میں غرا کر بولی اور اس نے شعلہ بار نظروں سے رون کی طرف دیکھا جو کافی سارا سامان اکٹھا کر کے اسی لمحے جارج کے پہلو میں پہنچ چکا تھا۔ جینی رون کی طرف دیکھتے ہوئے بھڑک کر بولی۔ ''اور میں تمہاری بے حد شکر گزار رہوں گی اگر تم ان دونوں کو آئندہ میرے بارے میں من گھڑت کہانیوں نہیں سناؤ گے۔''

''ان کی قیمت تین گیلن، نوسکل اور ایک نٹ بنی ہے!'' فریڈ نے رون کے ہاتھوں میں موجود سامان کا جائزہ لیتے ہوئے کہا۔ ''چلو اب پیسے نکالو......''

''میں تمہارا بھائی ہوں......''

''تم ہمارا سامان لے جا رہے ہو۔ تین گیلن نوسکل۔ میں نٹ تمہیں رعایت کر دیتا ہوں۔''

''مگر میرے پاس تو پیسے بالکل نہیں ہیں!'' رون بیچارگی سے بولا۔

''تو پھر شرافت سے تمام سامان اپنی اپنی جگہ پر واپس رکھ دو۔ خیال رہے کہ صحیح شلف میں ہی رکھنا۔'' جارج نے روکھے لہجے میں کہا۔

رون نے کئی ڈبے وہیں گرا دیئے اور فریڈ کی طرف انگلی تان کر بیہودہ اشارہ کیا۔ بدقسمتی سے مسز ویزلی نے رون کو ایسا کرتے ہوئے دیکھ لیا تھا جو اتفاق سے انہی کی طرف آ رہی تھیں۔

''اگر میں نے تمہیں دوبارہ ایسا کرتے ہوئے دیکھا تو میں تمہیں ساری انگلیاں توڑ کر رکھ دوں گی، سمجھے!'' وہ تیکھی آواز میں کھا جانے والے انداز میں رون پر برس پڑیں۔

''ممی! کیا میں ایک بونی اسفنج لے لوں؟'' جینی نے لاڈ بھرے لہجے میں بولی۔

''وہ کیا چیز ہے؟'' مسز ویزلی نے مشکوک انداز میں دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''ادھر دیکھئے تو سہی...... کتنے خوبصورت ہیں، ہے نا؟''

مسز ویزلی بونی اسفنج کوغور سے دیکھنے پنجرے کے اوپر جھکیں۔اس سے ہیری، رون اور ہرمائنی کو چند لمحوں کیلئے کھڑکی کے باہر دیکھنے کا موقع مل گیا۔انہوں نے دیکھا کہ سڑک پرڈریکوملفوائے تیزی سے تنہا جا رہا تھا۔ویزلی جوک شاپ کے قریب گزرتے ہوئے اس نے محتاط انداز میں مڑ کر اپنے پیچھے یوں دیکھا جیسے کوئی اس کا تعاقب کر رہا ہو۔کچھ لمحوں تک تسلی کرنے کے بعد وہ سیدھا ہوا اور تیزی سے آگے کی طرف جانے لگا۔ان کے دیکھتے دیکھتے ہی وہ کھڑکی کے زاویے سے باہر نکل کران کی نظروں سے اوجھل ہو گیا۔

''معلوم نہیں،اس کی ماں کہاں رہ گئی ہے؟'' ہیری نے تیوریاں چڑھا کر آہستگی سے کہا۔

''مجھےتو ایسا لگتا ہے کہ وہ اپنی ماں کو چکمہ دے کر آیا ہے،اس کی عجیب حرکتیں تو یہی بتا رہی ہیں۔'' رون نے جلدی سے کہا۔

''لیکن وہ ایسا کیوں کرے گا؟'' ہرمائنی نے حیرت سے کہا۔

ہیری نے کوئی تبصرہ نہیں کیا مگر اس کا دماغ تیزی سے سوچوں کے گھوڑے دوڑا رہا تھا۔نرسیسہ ملفوائے کسی طور پر بھی اپنے لاڈلے بیٹے کو اپنی نظروں سے دور نہیں ہونے دے گی۔ملفوائے نے اپنی ماں سے جان چھڑانے کیلئے واقعی کوئی عمدہ کوشش ضرور کی ہوگی۔ہیری ملفوائے کی فطرت سے بخوبی واقف تھا۔وہ اس سے نفرت کرتا تھا اور اسے یقین تھا کہ ملفوائے کی اس کوشش کی حقیقی وجہ عامیانہ نہیں ہوسکتی ہے۔اس نے چاروں طرف کا جائزہ لیا۔مسز ویزلی اور جینی پنجرے پر جھکی ہوئی بونی اسفنج کا معائنہ کر رہی تھیں۔مسٹر ویزلی پرمسرت انداز میں ماگلوؤں کے نشانات والے تاش کے پتوں کی گڈی کو اوپر نیچے سے دیکھ رہے تھے۔فریڈ اور جارج گاہکوں کی مدد کرنے میں مصروف تھے۔کھڑکی کی دوسری طرف ہیگرڈ ان کی طرف پیٹھ موڑے سڑک پر آمدورفت کا جائزہ لے رہا تھا۔

''جلدی سے اس کے نیچے آ جاؤ!'' ہیری نے اپنی کمر پر لٹکے ہوئے بستے سے غیبی چوغہ نکالتے ہوئے کہا۔

''اوہ......ہیری......میرا نہیں خیال......؟'' ہرمائنی مسز ویزلی کی طرف فکرمند نظروں سے دیکھتی ہوئی جھجکی۔

''چلو بھی،جلدی کرو......'' رون نے اسے کھینچتے ہوئے کہا۔

ایک پل کیلئے ہچکچانے کے بعد ہرمائنی بھی غیبی چوغے میں پہنچ گئی۔کسی کو بھی ان کے نظروں سے اوجھل ہونے کی خبر تک نہ ہوئی۔سب لوگ فریڈ اور جارج کی بنائی ہوئی مصنوعات میں دلچسپی لے رہے تھے۔ہیری، رون اور ہرمائنی خالی جگہ سے ہوتے ہوئے تیزی سے دروازے کے پاس پہنچے اور باہر نکل آئے۔جب تک وہ سڑک پر پہنچے تو ملفوائے اتنی کامیابی سے غائب ہونے میں کامیاب ہو چکا تھا جتنی کامیابی کے ساتھ وہ تینوں غائب ہو گئے تھے۔

''وہ اس سمت میں جا رہا تھا'' وہ سرگوشی میں بڑبڑایا تاکہ قریب کھڑا ہیگرڈ اُن کی بات نہ سن پائے۔

وہ اردگرد کی دکانوں کی کھڑکیوں اور دروازوں میں سے جھانکتے ہوئے تیز تیز چلنے لگے۔اچانک ہرمائنی سامنے کی طرف ہاتھ اُٹھا کر اشارہ کیا۔

''وہ رہا......ہے نا؟......وہ بائیں طرف مڑ رہا ہے!'' ہرمائنی نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

''بڑی حیرانگی والی بات ہے۔'' رون نے آہستگی سے کہا۔

چاروں طرف محتاط انداز میں دیکھنے کے بعد ملفوائے جادوئی بازار سے نکل کر شیطانی بازار کی طرف مڑ گیا۔

''جلدی چلو! ورنہ ہم اسے دیکھ نہیں پائیں گے۔'' ہیری نے اپنی رفتار بڑھاتے ہوئے کہا

''کوئی ہمارے پاؤں نہ دیکھ لے؟'' ہرمائنی نے تشویش بھری آواز میں کہا جب چوغہ ان کے قدموں کے پاس تھوڑا پھڑ پھڑا رہا تھا۔ اب ان تینوں کو ایک ساتھ چوغے میں چھپنے میں کافی دشواری ہونے لگی تھی کیونکہ وہ تیزی سے لمبے ہوتے جا رہے تھے۔

''اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ بس جلدی جلدی چلو!'' ہیری نے تلخی سے کہا۔

شیطانی بازار بالکل ویران دکھائی دے رہا تھا، یہاں صرف تاریک جادو سے متعلق عجیب اور خطرناک سامان ہی بکتا تھا۔ انہوں نے گزرتے ہوئے کھلی دکانوں کی کھڑکیوں میں سے اندر جھانکا مگر کسی بھی دکان میں ایک بھی گاہک دکھائی نہیں دیا۔ ہیری کو محسوس ہوا کہ ان حالات میں شیطانی بازار سے کسی بھی قسم کا سامان خریدنا خطرے کی علامت ہوسکتی تھی کیونکہ اس سے لوگوں کو خریداروں کے بارے میں شک وشبہ پیدا ہو جائے گا یا پھر ان کی خریداری کو محکمے کے ایرور ضرور دیکھ لیں گے۔

اچانک ہرمائنی نے اس کے بازو پر چٹکی بھری۔

''اووچ......''

''ششش......دیکھو! وہ وہاں ہے۔'' اس نے ہیری کے کان میں سرگوشی کی۔

وہ لوگ شیطانی بازار کی اس گلی کے سامنے پہنچ گئے جس میں ہیری پہلے بھی ایک بار جا چکا تھا۔ وہ جس دکان کے سامنے پہنچے تھے اس کے ماتھے پر قدیم دور کا ایک سائن بورڈ لگا ہوا دکھائی دے رہا تھا......'بورگن اینڈ بروکس'...... ہیری جانتا تھا کہ اس دکان میں بہت سارا غیر قانونی اور شیطانی سامان بھرا پڑا تھا۔ انسانی کھوپڑیوں اور پرانی بوتلوں سے بھری ہوئی شیشے کی الماری کے درمیان ڈریکو ملفوائے کا ہلتا ہوا ہیولا دکھائی دے رہا تھا۔ وہ ان کی طرف پشت کئے کھڑا تھا۔ وہ اس بڑی سیاہ الماری کے عقب میں بمشکل ہی دکھائی دے پا رہا تھا جس میں ہیری ایک بار ملفوائے اور اس کے ڈیڈی کی نظروں سے بچنے کیلئے جا چھپا تھا۔ ملفوائے کے ہاتھ ہاتھ ہلانے کے انداز سے معلوم ہو رہا تھا کہ وہ کافی جوشیلے انداز میں باتیں کر رہا تھا۔ دکان کے مالک مسٹر بورگن کے بال چپچپے تھے اور کمر میں خم پڑ چکا تھا۔ وہ ملفوائے کے سامنے کھڑا تھا اور اس کے چہرے پر حیرانگی اور کسی قدر خوف کا ملا جلا ردعمل دکھائی دے رہا تھا۔

''کاش ہم ان کی باتیں سن پاتے؟'' ہرمائنی نے پہلو بدلتے ہوئے کہا۔

''اوہ! ہم ایسا کر سکتے ہیں۔'' رون نے اچانک جوشیلی آواز میں کہا۔ ''ذرا ٹھہرو......''

اس نے اپنے ہاتھ سے دو ڈبے نیچے پھینک دیئے اور پھر سب سے بڑے ڈبے میں ہاتھ ڈال کر کچھ نکالنے کی کوشش کی۔

''یہ رہے......وسیع سماعتی کان!''

''بہت خوب رون!'' ہرمائنی نے معترف انداز میں کہا۔ رون نے جلد جیسی رنگت والے لمبے دھاگوں کو جلدی سے سلجھایا اور انہیں دروازے کے نیچے کی درز میں ڈالنے کی کوشش کی۔

''اوہ! مجھے امید ہے کہ دروازہ کسی سحر حصار سے بندھا نہیں ہوگا۔'' ہرمائنی جلدی سے بولی۔

''بالکل نہیں ہے......لو سنو!'' رون نے خوشی سے لہراتا ہوا بولا۔

انہوں نے اپنے سر پاس پاس جوڑ لئے اور ڈوریوں کے سرے پر کان لگا سننے کی کوشش کرنے لگے۔ ملفوائے کی آواز اتنی صاف اور واضح سنائی دے رہی تھی جیسے ان کے پاس ریڈیو چل رہا ہو۔

''......تو تم جانتے ہو کہ اسے کیسے ٹھیک کیا جا سکتا ہے؟''

''شاید......'' بورگن نے ایسے انداز میں جواب دیا جیسے وہ کوئی وعدہ نہیں کرنا چاہتا ہو۔ ''پہلے مجھے اس کا جائزہ لینا پڑے گا......تم اسے یہاں دکان میں کیوں نہیں لے آتے ہو؟''

''میں ایسا نہیں کر سکتا ہوں!'' ملفوائے نے دوٹوک انداز میں کہا۔ ''وہ چیز وہیں رہے گی، بہر حال مجھے تم سے پوچھنا ہے کہ یہ دراصل کام کیسے کرتا ہے؟''

ہیری نے شلف کے درمیان نظر ڈالی۔ بورگن کافی گھبرایا ہوا دکھائی دے رہا تھا اور وہ اپنے خشک ہونٹوں پر بار بار زبان پھیر رہا تھا۔

''بغیر اسے دیکھے یہ بتانا کافی مشکل بات ہوگی بلکہ میں کہوں گا کہ ناممکن ہوگی، میں کسی بھی چیز کی ضمانت نہیں دے سکتا ہوں۔'' وہ بدحواسی کے عالم میں بولا۔

''یہ سچ نہیں ہے!'' ملفوائے نے کہا۔ ہیری کو اس کے انداز میں تمسخرانہ جھلک محسوس ہوئی، وہ اس پر طنز کر رہا تھا۔ ''شاید اس سے تمہیں زیادہ بھروسہ ہو جائے گا......''

وہ بورگن کی طرف بڑھا اور الماری کی وجہ سے ان تینوں کی نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ ہیری، رون اور ہرمائنی اسے دیکھنے کیلئے ایک طرف تھوڑا کھسک گئے مگر انہیں صرف بورگن ہی دکھائی دے پایا جو نہایت سنجیدہ دکھائی دے رہا تھا۔

''اگر کسی کو خبر کرنے کی کوشش کی تو پوری قیمت چکانا پڑے گی۔ تم فینریئر گرے بیک کو جانتے ہو؟ وہ ہمارے خاندان کا حصہ ہے۔ وہ وقتاً فوقتاً یہ جائزہ لینے کیلئے یہاں آتا رہے گا کہ تم اس اسرار پر پوری توجہ دے رہے ہو یا نہیں......!'' ملفوائے نے سنجیدگی سے کہا۔

''اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے......''

''اس بات کا فیصلہ میں کروں!'' ملفوائے نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔ ''ٹھیک ہے، میں اب چلتا ہوں اور اس چیز کی

حفاظت کرنے کے بارے میں غفلت مت کرنا۔ مجھے اس کی ضرورت پڑے گی۔''

''آپ اسے ابھی کیوں نہیں لے سکتے؟''

''نہیں! میں اسے ابھی نہیں لے سکتا احمق آدمی! میں اسے سڑک پر لے جاتا ہوا کیسا دکھائی دوں گا۔ بس اسے بیچنا مت......!'' ملفوائے کڑوے لہجے میں بولا۔

''آپ فکر نہ کیجئے میں اسے بالکل نہیں بیچوں گا......''

بورگن نے اسے کافی جھکتے ہوئے سلام کیا۔ وہ تعظیم میں اتنا جھک گیا تھا کہ ہیری نے اُسے لوسیس ملفوائے کیلئے ہی ایسا کرتے ہوئے دیکھا تھا۔

''کسی کے سامنے اس کا ذکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، میری ماں سے بھی نہیں، سمجھ گئے ہو؟'' ملفوائے نے تاکیدی لہجے میں تنبیہ کرتے ہوئے کہا۔

''بالکل...... بالکل! آپ پورا اطمینان رکھئے۔'' بورگن نے بڑبڑاتے ہوئے ایک بار پھر سر خم کر دیا۔

اگلے ہی لمحے دروازے کی گھنٹی زور سے بجی جب ملفوائے بڑا مسرور دکھائی دیتا ہوا دکان سے باہر نکل آیا۔ وہ ہیری، رون اور ہرمائنی کے اتنے نزدیک سے گزرا کہ انہیں ایک بار پھر اپنا چوغہ ٹخنوں کے پاس پھڑ پھڑاتا ہوا محسوس ہوا۔ دکان کے اندر بورگن گم صم کھڑا دروازے کو گھور رہا تھا۔ اس کے چہرے پر پھیلی چکنی چپڑی مسکراہٹ غائب ہو چکی تھی اور اس کی جگہ فکر مندی کے جھلک غالب آ چکی تھی۔

''وہ کس معاملے پر باتیں کر رہے تھے؟'' رون نے اپنی پھیلی ہوئی کہنیوں کو سمیٹتے ہوئے پوچھا۔

''معلوم نہیں!'' ہیری نے سنجیدگی سے سوچتے ہوئے جواب دیا۔ ''وہ کسی چیز کی مرمت کروانا چاہتا ہے...... اور کسی چیز کو یہاں سے بحفاظت خرید کر لے جانا چاہتا ہے، کیا تم میں سے کسی نے یہ دیکھا کہ وہ 'اس چیز' کو کہتے ہوئے کس طرف اشارہ کر رہا تھا؟''

''نہیں! وہ اس وقت اس بڑی الماری کی اوٹ میں تھا......''

''تم دونوں یہیں رک کر میرا انتظار کرو......'' اچانک ہرمائنی نے کہا۔

''تم کیا کرنا چاہتی ہو......؟''

مگر اس وقت تک ہرمائنی چوغے کے نیچے سے باہر چکی تھی۔ اس نے شیشے میں اپنے بالوں کا جائزہ لیا پھر اگلے لمحے دکان کے اندر گھستی چلی گئی۔ ایک بار پھر گھنٹیاں جھنجھنا اُٹھیں۔ رون نے جلدی سے ایک بار پھر وسیع سماعتی کانوں کی ڈوری دروازے کی درز میں سے اندر سرکائی اور اس کا دوسرا سرا ہیری کے ہاتھ میں تھما دیا۔

''اوہ کیسے ہیں آپ؟...... کتنی عجیب صبح ہے، ہے نا؟'' ہرمائنی نے دوستانہ انداز میں بورگن کی طرف دیکھتی ہوئی بولی جس نے

اسے عجیب انداز سے دیکھا اور کوئی جواب نہیں دیا۔ اس کی آنکھوں میں شکوک کے سائے جھلک رہے تھے۔ خوشی سے گنگناتی ہوئی ہرمائنی سامنے والے کاؤنٹر پر پڑی چیزوں کا جائزہ لینے لگی۔

''کیا یہ ہار فروخت کیلئے ہے؟'' اس نے شیشے کے ایک بند ڈبے کے قریب رُکتے ہوئے پوچھا۔

''اگر تمہارے پاس ڈیڑھ ہزار گیلن کے سکے ہوں تو......'' بورگن نے سرد لہجے میں کہا۔

''اوہ......ار......نہیں! میرے پاس اتنے زیادہ نہیں ہیں۔'' ہرمائنی نے جلدی سے کہا اور وہاں سے آگے بڑھ گئی۔ ''اور یہ...... پیاری سی......آہ...... یہ کھوپڑی؟''

''سولہ گیلن......''

''تو یہ برائے فروخت ہے؟ یہ کسی کیلئے......رُکی ہوئی نہیں ہے، ہے نا؟''

بورگن نے اس کی طرف گھور کر دیکھا۔ ہیری کے دماغ میں خطرے کی گھنٹیاں بجنے لگیں کہ بورگن کو ہرمائنی کے ارادوں کی بھنک پڑ چکی تھی۔ ظاہر ہے کہ ہرمائنی کو بھی اس بات احساس ہو چکا تھا کیونکہ اس نے اچانک تمام احتیاط پس پشت ڈال دی تھی۔

''دراصل بات یہ ہے کہ وہ لڑکا جو ابھی ابھی یہاں آیا تھا، ڈریکو ملفوائے! وہ میرا دوست ہے اور میں اسے سالگرہ کے موقع پر کوئی شاندار تحفہ دینا چاہتی ہوں اگر اس نے پہلے ہی یہاں کوئی چیز اپنے لئے روک رکھی ہو تو میں بلا جھجک اسے خریدنا چاہوں گی کیونکہ اسے وہ تحفے میں دے کر میں اسے چونکا دینا چاہتی ہوں، اس لئے......''

ہیری کے خیال میں یہ بہت کمزور اور واہیات کہانی تھی اور غیر معمولی طور پر بورگن کو بھی کچھ ایسا ہی احساس ہوا تھا۔

''باہر......'' اس نے گرجتی ہوئی آواز میں کہا۔ ''فوراً باہر نکل جاؤ لڑکی!''

ہرمائنی کو اپنی بات پر اصرار کرنے کی نوبت ہی نہیں پڑی تھی، وہ دہشت زدہ سی ہو کر تیزی سے دکان سے باہر نکل آئی۔ جونہی ہرمائنی دروازے سے باہر نکلی تو گھنٹیاں بجنے لگیں اور بورگن ٹھیک اس کے عقب میں دکھائی دیا۔ اس نے پورے زور سے دھڑام کی سی آواز کے ساتھ دروازہ بند کر دیا اور اگلے ہی لمحے دروازے پر 'دکان بند ہے' کا سائن بورڈ لگا دیا۔

''اوہ تمہاری کوشش اچھی تھی مگر تمہارے ارادے صاف دکھائی دے گئے تھے......'' رون نے جلدی سے کہا اور اس کے اوپر چوغہ ڈال کر اسے اندر سمیٹ لیا۔

''ٹھیک کہا، تم جاسوسی کے استاد جو ٹھہرے، اگلی مرتبہ تم مجھے کر کے دکھا دینا کہ یہ کام کیسے کیا جاتا ہے۔'' ہرمائنی چڑ کر سخت لہجے میں غرائی۔

ویزلی جوک شاپ تک آتے آتے ان دونوں کی خوب نوک جھونک ہوتی رہی۔ ہیری اس دوران ملفوائے کے بارے میں سوچتا رہا۔ جب وہ جوک شاپ کے قریب پہنچے تو ہیری نے کہنی مار کر انہیں خبردار کیا جس پر وہ دونوں سامنے دیکھ کر پوری طرح خاموش ہو

گئے۔دکان کے باہر مسز ویزلی نہایت پریشانی کے عالم میں ہیگرڈ کے ساتھ کھڑی تھیں۔وہ محتاط انداز میں چلتے ہوئے ان دونوں کے درمیان میں نکل کر دکان کے اندر داخل ہونے میں کامیاب ہوگئے۔انہیں معلوم ہو چکا تھا کہ مسز ویزلی کو ان کی عدم موجودگی کا علم ہو چکا تھا اور وہ ہیگرڈ کو اس بارے میں بتا رہی تھیں۔

ایک ایک کر کے رون اور ہر مائنی چوغے سے باہر نکل گئے اور ہیری عقبی کمرے کی طرف چلا آیا۔اس نے اردگرد کا جائزہ لے کر چوغہ اتارا اور جلدی سے لپیٹ کر اپنے بستے میں محفوظ کر لیا۔جب وہ واپس مرکزی حصے میں پہنچا تو اس نے دیکھا کہ مسز ویزلی رون اور ہر مائنی کو گھیرے کھڑی تھیں جبکہ وہ دونوں انہیں صفائیاں دے رہے تھے کہ وہ دکان کے عقبی حصے میں ہی تھے،انہوں نے وہاں صحیح طور پر دیکھا نہیں ہوگا......

☆☆☆☆

ساتواں باب

# سلگ کلب کی دعوت

چھٹیوں کے آخری ہفتے تک ہیری کا زیادہ تر وقت اسی شش و پنج میں گزر گیا کہ شیطانی بازار میں ملفوائے کے رویے کا درحقیقت کیا مطلب ہوسکتا ہے؟ اسے سب سے زیادہ پریشانی اس بات پر ہو رہی تھی کہ ملفوائے دکان سے نکلتے ہوئے بے حد خوش دکھائی دے رہا تھا۔ اگر ملفوائے کسی بات پر ضرورت سے زیادہ خوش تھا تو یقیناً وہ کوئی اچھی بات نہیں ہوسکتی تھی۔ بہر حال، وہ اس بات پر کچھ چڑ چڑا دکھائی دے رہا تھا کہ رون اور ہرمائنی کو ملفوائے کے رویے پر کوئی خاص پریشانی نہیں تھی جتنا کہ وہ پریشان ہو رہا تھا۔ ایسا لگتا تھا کہ جیسے وہ دونوں اس موضوع پر مسلسل بحث کرنے کے بعد اب اکتا چکے تھے۔

''ہاں ہیری! میں پہلے ہی یہ بات تسلیم کر چکی ہوں کہ ملفوائے کے ارادے ٹھیک دکھائی نہیں دیتے ہیں۔'' ہرمائنی نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔ وہ فریڈ اور جارج کے کمرے میں کھڑکی کی چوکھٹ پر پاؤں پھیلائے بیٹھی تھی۔ اس کے پیر ایک بڑے کارٹن پر رکھے ہوئے تھے۔ اس نے ابھی ابھی اپنی کتاب 'قدیمی علم الحروف کا مہارت یافتہ درجہ' کا پہلا صفحہ ہی پلٹ کر دیکھا تھا۔ ''مگر کیا ہم پہلے ہی اس بات پر متفق نہیں ہو چکے ہیں کہ اس کی بہت ساری وجوہات ہوسکتی ہیں؟''

''شاید اس کا وہ دست مقدس جو سکڑا اور مرجھایا ہوا دکھائی دیتا ہے، وہ ٹوٹ گیا ہو؟ یاد ہے نا وہی ہاتھ جو ملفوائے کے پاس ہوا کرتا تھا......'' رون نے اپنے بہاری ڈنڈے کی دُم کے تنکے سیدھے کرتے ہوئے کہا۔

''ہاں ہاں مجھے یاد ہے، مگر اس نے تو کہا تھا کہ 'اس چیز کو بحفاظت رکھنا مت بھولنا؟'' ہیری نے اس جملے کو پچاسویں مرتبہ دہرایا۔ ''اس سے مجھے اندازہ ہوتا ہے کہ بورگن کے پاس ایک اور ٹوٹی ہوئی چیز ہے اور ملفوائے ان دونوں کو ہی حاصل کرنا چاہتا ہے۔''

''کیا واقعی؟'' رون نے کہا جو ابھی تک اپنے بہاری ڈنڈے کے دستے پر جمی ہوئی دھول ہٹانے کی کوشش کر رہا تھا۔

''بالکل!'' ہیری نے کہا۔ جب رون اور ہرمائنی اس موضوع پر کوئی بات نہیں کی تو وہ خود ہی آگے بولا۔ ''ملفوائے کا باپ اژقبان میں بند ہے، کیا تمہیں ایسا محسوس نہیں ہوتا ہے کہ ملفوائے اس بات کا انتقام لینا چاہتا ہے......؟''

رون کی اس کی طرف پلکیں جھپکا کر حیرت سے دیکھا۔

''ملفوائے اور انتقام......وہ کر ہی کیا سکتا ہے؟'' رون نے منہ بنا کر کہا۔

''یہی تو میں جاننے کی کوشش کر رہا ہوں!'' ہیری نے تلخ لہجے میں کہا۔'' مگر وہ کچھ نہ کچھ تو کر ہی رہا ہے اور مجھے لگتا ہے کہ ہمیں اس بات کو سنجیدگی سے لینا چاہئے۔اس کا باپ ایک مرگ خور ہے اور......''

ہیری اچانک بات کرتے ہوئے رُک گیا،اس کی آنکھیں ہرمائنی کی عقبی کھڑکی میں جمی ہوئی تھیں۔وہ خلا میں گھور رہا تھا اور اس کا منہ حیرت سے کھل گیا۔اس کے ذہن میں ایک تعجب انگیز خیال دوڑ رہا تھا۔

''ہیری......کیا ہوا؟'' ہرمائنی یکدم پریشان ہوتے ہوئے بولی۔

''کہیں تمہارا نشان......دوبارہ تو نہیں درد کر رہا ہے؟'' رون نے سراسیمگی سے پوچھا۔

''وہ بھی مرگ خور بن گیا ہے......'' ہیری نے آہستگی سے کہا۔'' وہ اپنے باپ کی جگہ پر مرگ خور بن چکا ہے......!''

تھوڑی دیر تک گہری خاموشی چھائی رہی پھر رون کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

''ملفوائے......؟ وہ تو محض سولہ سال کا ہے ہیری!'' رون نے بات ہوا میں اُڑاتے ہوئے کہا۔'' تمہارا کیا خیال ہے کہ 'تم جانتے ہو کون؟' ملفوائے کو مرگ خور بنا لے گا؟''

''اس بات کے نہایت کم امکانات ہیں ہیری!'' ہرمائنی نے دبی ہوئی آواز میں کہا۔''تمہیں کس بات سے ایسا محسوس ہوا؟''

''میڈم میلیکن کی دکان میں دیکھا تھا،ان کے چھونے سے پہلے ہی وہ چیخ پڑا تھا اور جب وہ اس کی آستین اوپر چڑھانا چاہ رہی تھیں تو اس نے اپنا ہاتھ جھٹک کر چھڑا لیا تھا۔یہ اس کا بایاں بازو ہی تھا، یقیناً اس کے بائیں بازو پر تاریکی کا نشان کندہ کیا گیا ہو گا......''

رون اور ہرمائنی نے ایک دوسرے کی طرف معنی خیز نظروں سے دیکھا۔

''واقعی؟'' رون نے کہا حالانکہ اس کے چہرے کو دیکھ کر صاف معلوم ہو رہا تھا کہ اسے ہیری کی بات پر بالکل یقین نہیں آیا تھا۔

''ہیری! جہاں مجھے لگتا ہے کہ وہ ہم لوگوں کی موجودگی کو برداشت نہیں کر پا رہا تھا اسی لئے وہ بہانہ بنا کر وہاں سے جانا چاہتا تھا......'' ہرمائنی نے اپنا خیال پیش کرتے ہوئے کہا۔

''اس نے بورگن کو کچھ دکھایا تھا جسے ہم نہیں دیکھ پائے۔'' ہیری نے جلدی سے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔'' کوئی ایسی چیز جس سے بورگن بری طرح دہل گیا تھا۔میں جانتا ہوں کہ وہ اسے نشان ہی دکھا رہا تھا۔وہ بورگن کو جتا رہا تھا کہ وہ کس سے بات کر رہا تھا۔تم نے غور کیا کہ بورگن نے اس کی بات کتنی سنجیدگی سے سنی تھی......''

رون اور ہرمائنی نے ایک بار پھر ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھا۔

''مگر مجھے یقین نہیں ہے ہیری......''

''مجھے اب بھی نہیں لگتا ہے کہ تم جانتے ہو کون؟ اس جیسے کمزور اور اناڑی لڑکے کو اپنے گروہ میں شامل کرے گا......'' رون نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

ہیری ان دونوں کی ڈھٹائی پر چڑ چڑا سا ہو گیا مگر اسے پورا یقین تھا کہ اس کا اندازہ بالکل صحیح ہے۔ وہ اپنے میلے کیوڈچ چوغوں کا ڈھیر اُٹھا کر کمرے سے باہر نکل آیا۔ مسز ویزلی ان سے کئی دنوں سے یہ کہہ رہی تھیں کہ وہ اپنے کپڑوں کی دھلائی اور پیکنگ کا کام آخری وقت کیلئے بالکل نہ چھوڑیں۔ سیڑھی کے نچلے زینوں پر وہ بے خیالی میں جینی سے ٹکرا گیا جو استری کئے ہوئے کپڑے لے کر اپنے کمرے میں جا رہی تھی۔

''اس وقت باورچی خانے میں جانا خطرے سے خالی نہیں ہے۔'' اس نے ہیری کو خبردار کرتے ہوئے کہا۔'' وہاں پر ڈھیر ساری بلغم موجود ہے۔''

''تم فکر نہ کرو، میں پوری طرح ہوشیار رہوں گا کہ اس پر سے پھسل نہ جاؤں۔'' ہیری نے مسکراتے ہوئے جواب دیا جس پر جینی کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

جب وہ باورچی خانے میں داخل ہوا تو فلیور ڈیلا کور ایک میز کے پاس بیٹھی ہوئی جوش و خروش سے اپنی شادی کی تیاریوں کے منصوبوں کا ذکر چھیڑے ہوئے تھی جبکہ مسز ویزلی نہایت اکتائی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں اور اپنے سامنے بند گوبھی کی پرتیں خود بخود کھلتی ہوئی دیکھ رہی تھیں

''......بل اور میں یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ دلہن کی دو سہیلیاں کون بنیں گی؟ جینی اور گبریل ...... ایک ساتھ وہ دونوں نہایت خوبصورت دکھائی دیں گی۔ میں انہیں سنہرے زرد لباس پہنانے کے بارے میں سوچ رہی ہوں۔ ظاہر ہے کہ گلابی رنگ کے لباس میں جینی کے بالوں کی رنگت کے ساتھ عمدہ جوڑ نہیں بن پائے گا اور وہ کافی مضحکہ خیز دکھائی دے گی......''

''آؤ ہیری!'' مسز ویزلی نے فلیور کی بات قطع کرتے ہوئے زور سے کہا۔'' اچھا ہوا تم یہاں آ گئے، میں کل ہوگورٹس جانے کیلئے کئے گئے انتظامات کے بارے میں کچھ بتانا چاہتی تھی۔ ہمیں محکمے کی کاریں مل گئی ہیں اور سٹیشن پر ایرور ہمارے منتظر ہوں گے......''

''کیا ٹونکس بھی وہاں موجود ہوگی؟'' ہیری نے انہیں اپنے کیوڈچ کے میلے چوغوں کا ڈھیر دیتے ہوئے پوچھا۔

''اوہ نہیں...... میرا خیال ہے کہ وہ وہاں نہیں پہنچ پائے گی، آرتھر نے مجھے بتایا تھا کہ اسے کسی اور جگہ پر تعینات کر دیا گیا ہے، وہ وہیں اپنی ڈیوٹی سرانجام دے گی......''

''ٹونکس نے تو اب اپنی فکر کرنا ہی چھوڑ دی ہے، خود پر ذرا بھی توجہ نہیں دیتی ہے۔'' فلیور نے سوچتے ہوئے کہا اور چائے کے چمچے کے عقبی حصے میں اپنے دلکش حسن کے عکس پر نظر ڈالی۔'' اگر مجھ سے پوچھا جائے تو میں یہی کہوں گی کہ یہ بڑی نازک غلطی ہے

جو......''

''بالکل......تمہارا بہت شکریہ!'' مسز ویزلی نے روکھے پن سے تیزی سے کہا اور ایک بار پھر فلیور کی بات بیچ میں ہی کاٹ ڈالی۔ ''چلو ہیری! تیار ہو جاؤ۔ اگر ہو سکے تو میں آج رات کو ہی سب لوگوں کے صندوق تیار دیکھنا چاہتی ہوں تا کہ ہم آخری منٹ کی بھاگ دوڑ سے بچ سکیں جو عام طور پر اکثر دیکھنے کو ملتی ہے......''

اور واقعی اگلی صبح ان کی روانگی معمول سے ہٹ کر زیادہ آرام دہ اور پرسکون ثابت ہوئی۔ محکمے کی بھیجی گئی کاریں گھر کے سامنے ان کا انتظار کر رہی تھیں۔ تمام صندوق سمٹ کر بند ہو چکے تھے۔ ہرمائنی کی بلی کروک شانکس اپنی ٹوکری میں بحفاظت بیٹھی ہوئی تھی۔ ہیری کی مادہ الّو ہیڈوگ، رون کا ننھا چیختا ہوا الّو پگ وجیون اور جینی کا نیا ارغوانی رنگ کا بونی اسفنج جس کا نام اس نے 'آرنالڈ' رکھا تھا، اپنے اپنے پنجروں میں بند ہو چکے تھے۔

''جلد ہی ملاقات ہو گی، ہیری!'' فلیور نے اس کے گال پر بوسہ لے کر رخصت کرتے ہوئے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔ رون بھی جلدی سے آگے کی طرف بڑھا، اس کے چہرے پر امید بھری جھلک صاف عیاں تھی مگر ٹھیک اسی وقت جینی نے اپنا پیر آگے کر کے اڑا دیا جس کی وجہ سے رون منہ کے بل زمین پر جا گرا اور فلیور کے قدموں میں دھول چاٹنے لگا۔ سرخ چہرے والا رون دھول میں لت پت سا ہو گیا اور غصے سے پاؤں پٹختا ہوا بغیر الوداع لئے ہی جھنجھناتا ہوا کار میں بیٹھ گیا۔ کنگز کراس سٹیشن پر ہر دلعزیز ہیگرڈ ان کا انتظار نہیں کر رہا تھا، اس کی جگہ کاروں کے رُکتے ہی سنجیدہ چہروں والے دو جادوگر آگے بڑھے جن کے چہروں پر ڈاڑھی تھی اور انہوں نے ماگلوؤں کے گہرے رنگ والے صاف ستھرے اور عمدہ کوٹ پینٹ پہن رکھے تھے۔ وہ سٹیشن جانے والے اس گروہ کے دونوں طرف محتاط انداز میں چل رہے تھے۔

''جلدی جلدی ستون کی دوسری طرف چلے جاؤ!'' مسز ویزلی نے بے چینی سے کہا جو اس سنجیدہ ماحول سے تھوڑا پریشان دکھائی دے رہی تھی۔ ''بہتر رہے گا کہ ہیری سب سے پہلے جائے ......'' انہوں نے ایرور کی طرف استفہامیہ نظروں سے دیکھا جس نے آہستگی سے سر ہلایا اور ہیری کا بازو پکڑ کر اسے پلیٹ فارم نمبر نو اور دس کے درمیانی ستون کی طرف دھکیلنے کی کوشش کی۔

''میں خود چل سکتا ہوں، شکریہ!'' ہیری نے چڑ چڑے انداز میں کہا اور جھٹک کر اپنا بازو اس کی گرفت سے چھڑا لیا۔ اس نے اپنی سامان والی ٹرالی کا رُخ ستون کی طرف سیدھا کیا اور اسے دھکیلنے لگا۔ اپنے قریب کھڑے خاموش ایرور کو پوری طرح نظرانداز کیا اور ایک سیکنڈ بعد وہ ستون کے اندر گم ہو گیا۔ اس نے خود کو پلیٹ فارم نمبر پونے دس پر کھڑا پایا جہاں سرخ رنگ کے انجن والی ہوگورٹس ایکسپریس اس کے سامنے کھڑی تھی اور پلیٹ فارم پر دھواں اُڑا رہی تھی۔

ہرمائنی اور ویزلی افراد بھی اگلی ساعتوں میں اس کے قریب پہنچ گئے تھے۔ اُداس چہرے والے ایرور کا مشورہ لئے بغیر ہی ہیری نے رون اور ہرمائنی کو اشارہ کیا کہ وہ کسی خالی کمپارٹمنٹ کی تلاش کرنے کیلئے پلیٹ فارم پر اس کے تعاقب میں آ جائیں۔

''اوہ ہیری! ہم ایسا نہیں کر سکتے ہیں۔'' ہرمائنی نے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔ ''رون اور مجھے پہلے پری فیکٹ والے کمپارٹمنٹ میں جانا ہوگا اور پھر ریل ڈبوں کی راہداریوں کی پہرہ داری کرنا ہوگی......''

''اوہ ہاں! میں تو یہ بات بھول ہی گیا تھا۔'' ہیری نے آہستگی سے کہا۔

''تم سب جلدی سے ریل گاڑی میں چڑھ جاؤ......ریل گاڑی روانہ ہونے میں اب کچھ ہی منٹ باقی رہ گئے ہیں۔'' مسز ویزلی نے اپنی گھڑی کو دیکھتے ہوئے چیخ کر کہا۔ ''دعا کرتی ہوں کہ تم لوگوں کی سہ ماہی اچھی رہے......''

ہیری کے ذہن میں اچانک ایک خیال کوندا اور پھر اس نے فوری طور پر اس پر عمل کرنے کا فیصلہ کر لیا۔

''مسٹر ویزلی! کیا میں آپ سے جلدی سے کچھ بات کر سکتا ہوں؟''

''ہاں ہاں......کیوں نہیں؟'' مسٹر ویزلی نے کہا جو تھوڑا حیران دکھائی دے رہے تھے، بہرحال وہ ہیری کے پیچھے پیچھے چل دیئے تاکہ باقی لوگوں کو ان کی گفتگو معلوم نہ ہو پائے۔

کافی سوچ بچار کے بعد ہیری اس نتیجے پر پہنچا تھا کہ اگر اسے کسی کو بتانا ہی ہے تو مسٹر ویزلی ہی سب سے صحیح فرد ثابت ہوں گے۔ پہلی بات تو یہ تھی کہ وہ محکمے میں کام کرتے تھے، اس لئے وہ تفتیش کرنے کی سب سے عمدہ حالت میں تھے اور دوسری بات یہ تھی کہ اسے اس بات کا بہت کم اندیشہ تھا کہ مسٹر ویزلی اس کی بات سنتے ہی غصے سے بھڑک اُٹھیں گے۔ دور جاتے ہوئے اس نے دیکھا کہ مسز ویزلی اور سنجیدہ چہرے والے ایرو ران دونوں کی طرف پریشان کن نظروں سے دیکھ رہے تھے۔

''جب ہم جادوئی بازار میں گئے تھے......'' ہیری نے ابھی بولنا ہی شروع کیا تھا کہ مسٹر ویزلی نے مسکرا کر اسے بیچ میں ہی روک دیا۔

''کیا مجھے یہ معلوم ہونے والا ہے کہ تم، رون اور ہرمائنی درمیان کہاں غائب ہو گئے تھے جبکہ تمہیں فریڈ اور جارج کی دکان کے عقبی حصے والے کمرے میں ہی ہونا چاہئے تھا؟''

''آپ کو یہ کیسے معلوم ہوا؟''

''ہیری! تم اس آدمی سے بات کر رہے ہو جس نے فریڈ اور جارج کو پال پوس کر جوان کیا ہے!'' مسٹر ویزلی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''ار......ٹھیک ہے، ہم عقبی کمرے میں نہیں تھے۔''

''بہت خوب......تو اب جلدی سے وہ بری خبر بھی سن لیتے ہیں......''

''ہم ڈریکو ملفوائے کا تعاقب کرنے کیلئے گئے تھے، ہم نے غیبی چوغہ پہن رکھا تھا۔''

''کیا تمہارے پاس ایسا کرنے کا کوئی خاص جواز تھا یا پھر تم نے یونہی یہ مہم جوئی کی؟''

''مجھے ایسا محسوس ہوا کہ ملفوائے کچھ نہ کچھ کرنے کی فکر میں ہے۔'' ہیری نے کہا۔ اس کا دھیان مسٹر ویزلی کے چہرے پر آئے بیزار کن اور دلچسپی کے ملے جلے جذبات پر نہیں گیا تھا۔'' وہ اپنی ماں کو چکمہ دے کر آیا تھا اور میں اس کی وجہ جاننا چاہتا تھا......''

''مجھے معلوم ہے کہ تم ایسا ہی کرنا چاہتے تھے۔'' مسٹر ویزلی نے گہری سانس خارج کرتے ہوئے کہا۔'' ٹھیک ہے! تو پھر کیا تمہیں اس کی وجہ معلوم ہو پائی؟''

''وہ بورگن اینڈ بروکس کی دکان میں گیا اور مسٹر بورگن کو دھمکانے لگا کہ وہ کسی چیز کی مرمت میں اس کی معاونت کرے اور اس نے مسٹر بورگن کو ہدایت کی کہ وہ کوئی چیز اس کیلئے روک کر رکھے اور اسے فروخت نہ کرے۔ اس کی بات سے کچھ ایسا اندازہ ہوا کہ روکی جانے والی چیز ٹھیک ویسی ہی چیز ہوگی جس کی وہ مرمت کرانے کا خواہش مند تھا، جیسے ان کی جوڑی ہو اور......''

ہیری نے ایک گہری سانس لی۔

''ایک بات اور بھی ہے، ہم نے یہ بھی دیکھا کہ جب میڈم میلیکن نے ملفوائے کے بائیں بازو کی آستین چڑھانے کی کوشش کی تو ملفوائے قریباً ایک فٹ اونچا اچھل گیا۔ مجھے محسوس ہوا کہ اس کے بازو پر تاریکی کا نشان بن چکا ہے، مجھے محسوس ہوتا ہے کہ وہ اپنے باپ کی جگہ مرگ خور بن چکا ہے......''

مسٹر ویزلی کا چہرہ حیرانگی سے بگڑ گیا۔

''ہیری...... مجھے شک ہے کہ تم جانتے ہو کون؟ محض سولہ سال کے لڑکے کو......''

''کیا کوئی یہ حقیقت واقعی جانتا ہے کہ تم جانتے ہو کون؟ کیا کر سکتا ہے اور کیا نہیں کر سکتا ہے؟'' ہیری غصیلے لہجے میں بولا۔

''مسٹر ویزلی! مجھے افسوس ہے، مگر کیا معاملہ تفتیش کرنے کے قابل نہیں ہے؟ اگر ملفوائے کسی چیز کی مرمت کروانا چاہتا ہے اور وہ اس کام کو کرنے کیلئے بورگن کو دھمکی دیتا ہے تو شاید یہ کوئی تاریک جادو سے جڑی خطرناک چیز ہی ہوگی، ہے نا؟''

''حقیقت بتاؤں تو مجھے اس میں شک ہے۔'' مسٹر ویزلی نے آہستگی سے کہا۔'' جب لوسیس ملفوائے گرفتار ہوا تھا تو ہم نے اس کے گھر پر چھاپہ مارا تھا اور ہر خطرناک چیز کو ضبط کر لیا تھا''

''جہاں تک میرا اندازہ ہے کہ آپ سے کوئی نہ کوئی چیز ضرور رہ گئی ہوگی۔'' ہیری نے ضد کرتے ہوئے اپنی بات پر زور دینے کی کوشش کی۔

''ہاں! ایسا ممکن ہو سکتا ہے!'' مسٹر ویزلی نے کہا مگر ہیری جانتا تھا کہ وہ صرف اسے دلاسہ دینے کیلئے ہی ایسا کہہ رہے ہیں۔

اسی لمحے ان کے عقب میں ریل گاڑی کا بگل سنائی دیا۔

''ہیری جلدی کرو......'' مسز ویزلی زور سے چلائیں۔

وہ جلدی سے ریل گاڑی کی طرف مڑا۔ مسز ویزلی اور مسٹر ویزلی نے اس کا صندوق ریل گاڑی کے کمپارٹمنٹ میں چڑھانے

میں اس کی مدد کی۔

''دیکھو ہیری! کرسمس کی چھٹیوں میں تم ہمارے ہاں چلے آنا۔ ڈمبل ڈور سے اس معاملے پر بات چیت ہو چکی ہے، اس لئے تمہارے جلد ہی ملاقات ہو سکے گی۔'' مسز ویزلی نے کھڑکی میں سے کہا جب ہیری اپنے عقب میں دروازہ بند کر لیا تھا اور ریل گاڑی رینگنے لگی تھی۔ ''تم اپنا پورا دھیان رکھنا اور......''

ریل گاڑی کی رفتار تیز ہو چکی تھی۔

''پرسکون انداز میں وہاں رہنا......''

اب مسز ویزلی کو ریل گاڑی کے ساتھ ساتھ بھاگنا پڑ رہا تھا۔

''محفوظ رہنا......''

ہیری کھڑکی میں سے ہاتھ باہر نکال کر اس وقت تک لہراتا رہا جب تک ریل گاڑی اگلے موڑ پر مڑ نہیں گئی اور مسز اینڈ مسٹر ویزلی اس کی نظروں سے اوجھل نہیں ہو گئے تھے۔ پھر وہ کھڑکی سے پیچھے ہٹا اور یہ دیکھنے کی کوشش کرنے لگا کہ باقی لوگ کہاں تھے؟ اس نے سوچا کہ رون اور ہر مائنی تو پری فیکٹ والے کمپارٹمنٹ والے ڈبے میں ہوں گے مگر اسے جینی راہداری میں کچھ دور چلنے کے بعد دکھائی دے گئی جو اپنی کچھ سہیلیوں کے ساتھ گپیں ہانک رہی تھی۔ وہ راستہ بنا کر صندوق کو کھینچتے ہوئے اس کے پاس پہنچ گیا۔ ریل گاڑی میں موجود لوگ اسے ٹکٹکی باندھ کر گھورے جا رہے تھے۔ وہ اپنے کمپارٹمنٹ کی شیشے والی کھڑکی سے چہرے لگا لگا کر اسے دیکھ رہے تھے۔ روزنامہ جادوگر کی طرف سے اسے 'نجات دہندہ' قرار دیئے جانے کی افواہوں کے بعد اسے پوری امید تھی کہ اس سہ ماہی میں وہ ہوگورٹس کے طلباء کی نگاہوں کا نشانہ بنے بغیر نہیں رہ پائے گا۔ اسے اونچے چبوترے کی تیز جگمگاتی روشنی میں کھڑا رہنے میں کوئی خاص لطف نہیں آ رہا تھا، اسی لئے اس نے جلدی سے جینی کا کندھا تھپتھپایا۔

''کوئی خالی کمپارٹمنٹ تلاش کرو......''

''ہیری! میں تمہارے ساتھ بالکل نہیں جا سکتی ہوں کیونکہ میں نے ڈین تھامس سے ملنے کا وعدہ کر لیا تھا۔ تم خود ہی تلاش کر لو......ٹھیک ہے، بعد میں ملیں گے۔'' جینی نے چہکتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔'' ہیری نے آہستگی سے کہا۔ جب جینی اپنے لمبے سرخ بال پیچھے اچھالتے ہوئے وہاں سے چلی گئی تو ہیری کو عجیب سے چڑچڑے پن کا احساس ہوا۔ گرمیوں کی چھٹیوں میں وہ اس کے آس پاس رہنے کا اس قدر عادی ہو گیا تھا کہ وہ یہ فراموش کر بیٹھا تھا کہ سکول میں جینی اس کے، رون اور ہر مائنی کے ساتھ بالکل نہیں رہا کرتی تھی پھر اس نے اپنی پلکیں جھپکائیں اور چاروں طرف دیکھنے لگا۔ اس نے خود کو مبہوت لڑکیوں کے درمیان گھرا ہوا پایا۔

''کیسے ہو ہیری؟'' اس اپنے عقب میں ایک جانی پہچانی ہوئی آواز سنائی دی۔

''اوہ نیول......'' ہیری نے فرحت بھری سانس کھینچی اور مڑ کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔ایک گول مٹول چہرے والا لڑکا بھیڑ سے الجھتا ہوا اس کی طرف آنے کی کوشش کر رہا تھا۔

''کیسے ہو ہیری؟'' لمبے بالوں اور بڑی بڑی آنکھوں والی ایک لڑکی نے مسکرا کر کہا جو نیول کے ٹھیک پیچھے پیچھے آ رہی تھی۔

''اچھا ہوں......تم کیسی ہو لونا؟''

''مزے میں ہوں، شکریہ!'' لونا نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔اس نے ایک رسالہ اپنے سینے سے چپکا رکھا تھا۔جس پر جلی حروف میں لکھا ہوا دکھائی دے رہا تھا کہ اس کے اندر ایک بھوتوں کو دیکھنے والی عینک مفت موجود ہے۔

''حیلہ سخن اب کافی ترقی پا چکا ہے، ہے نا؟'' ہیری نے مسکرا کر پوچھا۔اسے اس رسالے سے اب تھوڑی انسیت ہوگئی تھی کیونکہ گذشتہ سال اسی میں تو اس کا انٹرویو شائع ہوا تھا۔

''اوہ ہاں!......خریدار کافی بڑھ چکے ہیں۔'' لونا نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

''چلو کوئی خالی جگہ تلاش کرتے ہیں!'' ہیری نے کہا اور وہ تینوں گھورنے والے طلباء کے درمیان سے جگہ بناتے ہوئے آگے بڑھنے لگے۔آخر کار اس کی تلاش بر آئی اور انہیں ایک خالی کمپارٹمنٹ مل ہی گیا، ہیری جلدی سے اس میں داخل ہوگیا۔

''سب لوگ ہمیں بھی گھور رہے تھے؟'' نیول نے اپنی اور لونا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔''کیونکہ ہم تمہارے ساتھ ہیں، ہے نا؟''

''وہ لوگ تمہیں اس لئے گھور رہے تھے کہ کیونکہ تم محکمے میں موجود تھے، تم لوگوں نے بھی وہاں مقابلہ کیا تھا۔تم نے دیکھا ہی ہوگا کہ ہماری موجودگی اور کارنامے کے بارے میں روزنامہ جادوگر نے کیا کچھ شائع کیا تھا؟......'' ہیری نے کہا جب وہ اپنے صندوق کو کھینچ کر سامان رکھنے والے خانے میں رکھ رہا تھا۔

''ہاں! مجھے محسوس ہو رہا تھا کہ دادی اس واقعے پر شدید ناراض ہوں گی۔'' نیول نے کہا۔''مگر وہ تو خوشی سے پھولے نہیں سما رہی تھیں، انہوں نے کہا کہ بالآخر میں اپنے ڈیڈی کے نقش قدم پر چلنے ہی لگا ہوں۔۔انہوں نے مجھے نئی چھڑی بھی لے کر دی ہے، یہ دیکھو!''

اس نے اپنے چوغے میں سے ایک چھڑی باہر نکال کر ہیری کو دکھائی۔

''چیری کی لکڑی اور یک سنگھے کے بال والی!'' اس نے فخریہ لہجے میں کہا۔''جہاں تک میرا اندازہ ہے کہ یہ اولیونڈر کی دکان پر فروخت کی گئی آخری چھڑیوں میں سے ایک ہے۔وہ اگلے ہی دن غائب ہوگیا تھا......اوہ، واپس آؤ ٹریور!''

اس نے نشست کے نیچے غوطہ لگا کر اپنے مینڈک کو جھپٹ لیا جو اکثر اچھل کر آزاد ہونے کی کوشش کرتا رہتا تھا۔

''کیا اس سال بھی ڈی اے کی ملاقاتیں جاری رہیں گی، ہیری؟'' لونا نے پوچھا جو اب حیلہ سخن کے اندرونی صفحات سے اپنی

بھوت دیکھنے والی عینک کو باہر نکال رہی تھی۔

''امبرتیج کے جانے کے بعداس کی ضرورت باقی نہیں رہی!'' ہیری نے نشست پر بیٹھتے ہوئے کہا۔اسی لمحے نشست کے نیچے سے باہر نکلتے ہوئے نیول کا سرزور سے نشست کے کنارے سے ٹکرا گیا جس پر وہ کافی غمگین دکھائی دیا۔

''مجھے ڈی اے کی ملاقاتیں بہت پسند تھیں، میں نے سچ مچ تم سے بہت کچھ سیکھا!''

''مجھے بھی یہ سلسلہ کافی پسند تھا!'' لونا لوگڈ نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔''یہ دوستانہ ماحول میں ایک ساتھ رہنے کا اچھا بہانہ تھا۔''

لونا اکثر اس طرح کی اوٹ پٹانگ مگر سچائی بھری بات کر جایا کرتی تھی۔اس سے ہیری کو ہمدردی اور ندامت کا ملا جلا احساس ہوا۔بہرحال،اس سے پہلے کہ وہ اس کے بارے میں کوئی جواب دے پاتا،ان کے کمپارٹمنٹ کے دروازے کے باہر کسی قسم کی ہلچل سنائی دی۔شیشے کی کھڑکی کے دوسری طرف چوتھے سال کی کچھ لڑکیاں دکھائی دیں جن کے بڑبڑانے اور ہنسنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔

''تم اس سے دریافت کرو!''

''نہیں یہ کام تم کرو......''

''ٹھیک ہے، میں کر دیتی ہوں......''

بڑی بڑی آنکھوں،ابھری ہوئی ٹھوڑی اور لمبے سیاہ بالوں والی ایک باہمت لڑکی نے دروازہ کھول کر اندر قدم رکھا۔

''کیسے ہو ہیری؟......میں رومیلڈا......رومیلڈا ابین!'' اس نے زور سے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔''تم ہمارے کمپارٹمنٹ میں آ کر ہمارے ساتھ کیوں بیٹھتے ہو؟تمہیں ان کے ساتھ بیٹھنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔'' اس نے تمسخرانہ انداز میں نشست کے نیچے جھکے ہوئے نیول کی طرف اشارہ کیا جو ایک بار پھر ٹریور کی تلاش میں نشست کے نیچے گھس چکا تھا۔پھر اس نے ہنسی بھری نگاہ لونا لوگڈ پر ڈالی جو مفت بھوت عینک اپنی آنکھوں پر لگائے اس کی طرف دیکھ رہی تھی،وہ رنگ برنگی عینک پہن کر کسی مضحکہ خیز الّو جیسی دکھائی دے رہی تھی۔

''یہ میرے دوست ہیں......'' ہیری نے ٹھنڈے لہجے میں جواب دیا۔

''اوہ!'' لڑکی نے حیرانگی بھری نظروں سے ان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔''اوہ!تو پھر ٹھیک ہے......''

وہ جاتے ہوئے اپنے عقب میں کمپارٹمنٹ کا دروازہ بند کر گئی تھی۔

''لوگ توقع کرتے ہیں کہ تم ہم سے زیادہ عمدہ لوگوں سے دوستی کرو۔'' لونا نے ایک بار پھر صاف گوئی سے کام لیتے ہوئے کہا۔

''میرے لئے تم ہی اچھے لوگ ہو۔'' ہیری نے فوراً کہا۔''ان میں سے کوئی بھی میرے ساتھ محکمے کے تہہ خانوں میں موجود نہیں

تھااور نہ ہی اس لڑائی میں میری مدد کی تھی......''

''یہ تمہارا بڑاپن ہے......''لونا نے مسکرا کر کہااور اپنی بھوت عینک ناک پر ٹکا کر حیلہ سخن پڑھنے میں مصروف ہوگئی۔

نیول بالآخر نشست کے نیچے سے باہر نکل آیا۔ اس کے بالوں پر دھول لگ چکی تھی اور اس کے ہاتھ کی مٹھی میں ٹریور نامی مینڈک دبا ہوا تھا جو اب نیول کے سامنے اپنی شکست تسلیم کر چکا تھا۔

''ہم نے اس کا سامنا نہیں کیا تھا، اس کا سامنا تو صرف تم نے ہی کیا تھا'' نیول نے آہستگی سے کہا۔''تمہیں میری دادی کی باتیں سننا چاہئیں تھی جو انہوں نے تمہارے بارے میں کہی تھیں...... ہیری پوٹر میں پورے محکمہ جادو سے کہیں زیادہ ہمت ہے......تم جیسا پوتا پانے کیلئے وہ کچھ بھی قربان کرنے کو تیار ہوسکتی تھیں......''

ہیری کھسیانا ہوکر ہنس پڑا اور موضوع بدل کر او ڈبلیو ایل کے نتائج کے بارے باتیں کرنے لگا۔ جب نیول اسے اپنے درجات کی تفصیل بتا رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ اسے صرف قابل قبول کے باوجود این ای ڈبلیو ٹی کی تبدیلی ہیئت کی کلاس میں داخلہ مل پائے گا تو ہیری اس کی بات سنے بغیر اس کی طرف دیکھتا رہا۔

والڈی مورٹ کی وجہ سے نیول کا بچپن بھی اتنا ہی برباد ہوا تھا جتنا کہ ہیری کا ہوا تھا مگر نیول کو اس بات کا ذرا احساس نہیں تھا کہ وہ ہیری جیسا بننے کے کتنے قریب تھا؟ پیش گوئی ان دونوں میں سے کسی ایک کی طرف اشارہ کرتی تھی مگر والڈی مورٹ کو نجانے کیوں یہ یقین ہو چکا تھا کہ اس پیش گوئی کا اشارہ صرف اور صرف ہیری کی ہی طرف تھا۔

اگر والڈی مورٹ نے بچپن میں نیول کو ہی منتخب کر لیا ہوتا تو اس وقت نیول ہیری کے سامنے بجلی گرنے جیسے نشان کے ساتھ بیٹھا ہوتا اور پیش گوئی کا تمام بوجھ اس کے کندھوں پر موجود ہوتا......مگر کیا واقعی ایسا ہی ہوتا؟ کیا نیول کی ماں اسے بچانے کیلئے اپنی جان قربان کر دیتی؟ جیسا کہ للّی نے اپنے بیٹے کیلئے کیا تھا۔ غیر معمولی طور پر وہ بھی ایسا ہی کرتی......مگر کیا ہوتا؟ اگر وہ اپنے بیٹے اور والڈی مورٹ کے درمیان میں ڈھال بن کر کھڑی نہ ہو پاتیں، تو اس صورت حال میں کوئی بھی نجات دہندہ جادوگر موجود نہ ہوتا؟ جہاں اس وقت نیول بیٹھا ہوا تھا کیا وہ جگہ خالی ہوتی؟ شاید وہاں ہیری بیٹھا ہوتا جس کے ماتھے پر نشان موجود نہیں ہوتا اور جسے رون کی نہیں بلکہ اس کی اپنی سگی ماں شفقت بھرے انداز سے چوم کر رخصت کرتی......

''تم ٹھیک تو ہو؟ تم کچھ عجیب دکھائی دے رہے ہو'' نیول نے گھبرا کر پوچھا۔

ہیری چونک اُٹھا۔

''اوہ معافی چاہتا ہوں، میں......''

''تم پر وہمی گھن چکر ہوائی نے حملہ کر دیا تھا، ہے نا؟''لونا نے ہمدردی بھرے لہجے میں کہا جو اپنے رنگین عینک میں سے ہیری کو بغور دیکھ رہی تھی۔

''مجھ پر کس نے......؟''

''وہمی گھن چکر ہوائی...... وہ ہمیشہ نادیدہ ہوتی ہیں۔ وہ چپکے سے کان کے اندر گھس جاتی ہیں اور پھر انسان کا دماغ چکرا کر رکھ دیتی ہیں۔ مجھے محسوس ہوتا ہے کہ میں نے ابھی ابھی یہاں پر کسی وہمی گھن چکر ہوائی کے منڈلانے کی بھنبھناہٹ سنی تھی......'' لونا نے پراسرار لہجے میں کہا۔

اس نے اپنے ہاتھ ہوا میں لہرائے اور یوں پرے دھکیلنے لگی جیسے وہ کوئی ہوا میں اڑتی ہوئی نادیدہ ایت جیسی چیز کو خود سے دور ہٹا رہی ہو۔ ہیری اور نیول نے ایک دوسرے کی طرف معنی خیز انداز میں دیکھا اور پھر وہ جلدی سے کیوڈچ کے بارے میں بات چیت کرنے لگے۔

ریل گاڑی کی کھڑکیوں کے پار موسم اتنا ہی خراب تھا جتنا کہ گرمیوں سے چلا آ رہا تھا۔ وہ سرد خنکی زدہ دھند کی لمبی چادر سے نکل کر ہلکی کھلی دھوپ میں پہنچ چکے تھے جب سورج قریباً ان کے سروں پر پہنچ گیا تو کہیں جا کر رون اور ہرمائنی کی صورت دکھائی دی۔ وہ دونوں ہانپتے ہوئے کمپارٹمنٹ میں داخل ہوئے۔

''کاش کھانے کی ٹرالی جلدی سے پہنچ جائے؟ میں تو بھوک کے مارے بے حال ہو رہا ہوں۔'' رون نے حسرت بھرے لہجے میں کہا اور ہیری کے ساتھ والی نشست پر لڑھکتا ہوا بیٹھ گیا۔ وہ اپنا پیٹ مسل رہا تھا۔ ''نیول کیسے ہو؟ اور لونا تم کیسی ہو؟'' اس نے ہیری کی طرف گھومتے ہوئے کہا۔ ''ملفوائے پری فیکٹ کی ذمہ داری انجام نہیں دے رہا ہے۔ وہ تو سلے درن کے طلباء کے ساتھ کمپارٹمنٹ میں چوڑا ہو کر بیٹھا ہوا ہے، ہم نے وہاں سے گزرتے ہوئے اسے دیکھا تھا۔''

ہیری کی دلچسپی بیدار ہوگئی اور تن کر سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔ ملفوائے کی فطرت کا یہ خاصہ تو ہرگز نہیں تھا کہ وہ پری فیکٹ کے طور پر اپنی طاقت اور رعب جمانے کا یہ آسان موقع چھوڑ دیتا، جیسا کہ اس نے گذشتہ سال میں کر دکھایا تھا۔

''تمہیں دیکھ کر اس نے کیسا ردعمل ظاہر کیا؟''

''وہی ہمیشہ کی طرح تمسخر اور بدتمیزی......'' رون نے تلخی سے کہا اور ہاتھ سے ایک بھونڈی علامت کی تشکیل دی۔ ''البتہ وہ عام معمول کی حرکتیں نہیں کر رہا تھا، ہے نا؟ حالانکہ معمول میں تو وہ ایسا ہوتا۔'' اس نے ایک بار پھر ہاتھ سے بھونڈی علامت کا اشارہ کر کے دکھایا۔ ''مگر وہ پہلے سال کے بچوں کو تنگ کیوں نہیں کر رہا ہے؟''

''معلوم نہیں!'' ہیری نے کہا مگر اس کا دماغ ایک بار پھر سرپٹ گھوڑے کی مانند دوڑ رہا تھا۔ اسے محسوس ہو رہا تھا کہ ملفوائے کے دماغ میں اس وقت ننھے بچوں کو تنگ کرنے سے کہیں زیادہ اہم پوشیدہ بات گھوم رہی ہوگی۔

''ممکن ہے کہ اسے تفتیشی دستے کے اختیارات زیادہ پسند ہوں؟'' ہرمائنی نے کہا۔ ''شاید اس کے بعد اسے پری فیکٹ بننے میں ہتک محسوس ہو رہی ہو!''

’’جہاں تک میرا اندازہ ہے، ایسی کوئی بات نہیں ہے۔‘‘ ہیری نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ’’جہاں تک میرا خیال ہے کہ وہ......‘‘

مگر اس سے پہلے کہ وہ رائے کا کھل کر اظہار کر پاتا کمپارٹمنٹ کا دروازہ دوبارہ کھل گیا اور تیسرے سال کی کلاس میں پڑھنے والی ایک لڑکی ہانپتی ہوئی اندر داخل ہوئی۔

’’مجھے یہ خط نیول لانگ باٹم اور ہیری پو...... پوٹر کو دینا ہیں۔‘‘ وہ نجانے کیوں پوٹر کے نام پر اٹک گئی تھی جب اس کی نظریں ہیری سے ملی تھیں۔ لڑکی کا چہرہ سرخ پڑ چکا تھا۔ وہ لپٹے ہوئے چرمئی کاغذ پکڑے ہوئے تھی جو ارغوانی رنگ کے ربن میں بندھے ہوئے تھے۔ پریشانی کے عالم میں ہیری اور نیول نے اپنے اپنے ہاتھ بڑھا کر اس سے خط لے لئے۔ لڑکی لڑکھڑاتے ہوئے انداز میں کمپارٹمنٹ سے باہر نکل گئی۔

’’یہ کیا ہے؟‘‘ رون نے حیرت لہجے میں پوچھا جب ہیری ربن اتار کر چرمئی کاغذ کو کھول رہا تھا۔

’’دعوت نامہ......!‘‘ ہیری نے مختصراً بتایا۔ وہ پڑھنے لگا۔

***ہیری!***

***اگر تم میرے ساتھ میرے کمپارٹمنٹ سی (C) میں آکر دوپہر کا کھانا پسند کرو گے تو مجھے اس پر نہایت خوشی ہو گی۔***

***پروفیسر ایچ ای ایف سلگ ہارن***

’’یہ پروفیسر سلگ ہارن کون ہیں؟‘‘ نیول نے پوچھا اور دعوت نامے کو الجھی ہوئی نظروں سے ٹٹولنے لگا۔

’’نئے استاد ہیں!‘‘ ہیری نے بتایا۔ ’’دیکھو! میرا خیال ہے کہ ہمیں وہاں جانا ہوگا، ہے نا‘‘

’’مگر انہوں نے مجھے کیوں بلایا ہے؟‘‘ نیول نے گھبرائے ہوئے انداز میں پوچھا جیسے وہ کوئی سزا ملنے کی امید کئے بیٹھا ہو۔

’’کچھ کہہ نہیں سکتا......‘‘ ہیری نے کہا جو حقیقت بھی تھی حالانکہ اس کے پاس بات کا پورا ثبوت نہیں تھا کہ اس کا اندازہ صحیح تھا۔ اس کے ذہن میں اچانک یہ خیال ابھرا اور اس نے کہا۔ ’’سنو! ہم غیبی چوغے میں چھپ کر چلتے ہیں، اس سے ہم راستے میں ملفوائے کو اچھی طرح دیکھ سکتے ہیں، شاید ہم اس بات کا علم ہو جائے کہ اس کے ارادے کیا ہیں؟‘‘

بہر حال، اس کا خیال بلانتیجہ ثابت ہوا۔ راہداری میں دوپہر کے کھانے والی ٹرالی پہنچ چکی تھی جس کے گرد طلباء کی بھیڑ لگی ہوئی تھی۔ اس لئے غیبی چوغہ پہن کر وہاں سے نکلنا قریباً ناممکن بات تھی۔ طلباء ڈبے کی راہداریوں پر کھچا کھچ جمع ہو رہے تھے لہٰذا اس نے بے دلی اور تاسف بھرے انداز سے اپنا چوغہ واپس اپنے بستے میں ٹھونس لیا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اگر وہ غیبی چوغے کے نیچے چل پاتا تو یقیناً اسے لوگوں کی گھورتی ہوئی نظروں کا سامنا بالکل نہیں کرنا پڑتا۔ طلباء اسے اچھی طرح سے دیکھنے کیلئے لپک لپک کر اپنے اپنے

کمپارٹمنٹ میں باہر نکل رہے تھے۔صرف چو چینگ ہی وہ واحد طالبہ تھی جو ہیری کو آتا ہوا دیکھ کر جلدی سے واپس اپنے کمپارٹمنٹ میں جا گھسی تھی۔ جب ہیری اس کے کمپارٹمنٹ کے قریب سے گزرا تو اس نے شیشے کی کھڑکی میں جھانک کر نظر ڈالی۔ چو چینگ اپنی سہیلی میرتا سے زبردستی بات چیت کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ میرتا کے چہرے پر میک اپ کی موٹی پرت چڑھی ہوئی تھی مگر اس کے باوجود اس کے بدصورت مہاسوں کے نشانات پوری طرح چھپ نہیں پائے تھے۔ ہیری اس کی حالت دیکھ کر دھیما سا مسکرایا اور پھر آگے بڑھ گیا۔

جب وہ کمپارٹمنٹ سی میں پہنچے تو انہیں فوری طور پر یہ دکھائی دیا کہ پروفیسر سلگ ہارن نے صرف انہیں ہی تنہا مدعو نہیں کیا تھا۔ ویسے انہوں نے جس پرتپاک انداز میں ہیری کا استقبال کیا تھا اس سے صاف ظاہر تھا کہ ہیری ہی اس محفل کا خاص مہمان تھا جس کا شدت سے انتظار ہو رہا تھا۔

''ہیری، اوہ میرے بچے!'' سلگ ہارن نے تیزی سے کہا اور اپنی جگہ سے یوں اچھل پڑے جس سے مخملیں چوغے سے ڈھکی ہوئی ان کی توند کمارپٹمنٹ کی باقی تمام جگہ کو گھیرتی ہوئی محسوس ہوئی۔ اس کا چمکدار گنجا سر اور بڑی سفید مونچھیں دھوپ میں چمک رہی تھیں اور ان کی سنہری واسکٹ کے بٹن بھی جگمگا رہے تھے۔ ''تمہیں دیکھ کر نہایت اچھا لگا...... تمہیں دیکھ کر نہایت اچھا لگا...... اور تم یقیناً لانگ باٹم ہی ہو، ہے نا؟''

نیول نے سہمے ہوئے انداز میں اپنا سر اثبات میں ہلایا۔ سلگ ہارن کے اشارے پر وہ دروازے کے ساتھ والی خالی دو نشستوں پر ایک دوسرے کے آمنے سامنے بیٹھ گئے۔ ہیری نے وہاں موجود دوسرے افراد کی طرف سر گھما کر دیکھا۔ اسے دکھائی دیا کہ ان کے سال میں ہی پڑھنے والا سلے درن فریق کا ایک لمبا سیاہ فام لڑکا بھی وہاں موجود تھا جس کے رخساروں کی ہڈیاں کافی ابھری ہوئی تھیں اور اس کی لمبی ترچھی آنکھیں تھیں۔ ساتویں سال میں پڑھنے والے دولڑکے بھی وہاں موجود تھے جن کے نام ہیری کو معلوم نہیں تھے۔ سلگ ہارن کے قریب ہی ایک کونے میں جینی بھی بیٹھی ہوئی تھی جسے یہ پوری طرح یقین نہیں ہو پا رہا تھا کہ وہ وہاں کیسے پہنچ گئی تھی؟

''ٹھیک ہے اب...... کیا تم سب لوگوں کو جانتے ہو؟'' سلگ ہارن نے ہیری اور نیول کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ ''بلیس زبینی تو تمہارے سال میں ہی پڑھتا ہے......''

زبینی کے چہرے پر شناسائی یا استقبال کرنے جیسا کوئی تاثر دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ ہیری یا نیول نے بھی ایسا ہی رویہ ظاہر کیا۔ گری فنڈر اور سلے درن کے طلباء حقیقت میں ایک دوسرے سے نفرت کیا کرتے تھے۔

''یہ کارمک میکلی گن ہے۔ شاید تم ایک دوسرے سے مل چکے ہو...... اوہ نہیں؟''

کارمک تار جیسے بالوں والا ایک بھاری بھرکم نوجوان تھا۔ اس نے ایک ہاتھ اُٹھا کر خوش آمدید کہا اور ہیری اور نیول نے اس کی طرف دیکھ کر سر جھکایا۔

''یہ مرقس بیلبی ہے، مجھے نہیں لگتا ہے کہ......''

دبلا اور گھبرایا ہوا دکھائی دینے والا مرقس دھیمے انداز میں مسکرایا۔

''اور اس دلکش دکھائی دینے والی لڑکی نے مجھے بتایا کہ وہ تمہیں جانتی ہے......'' سلگ ہارن نے مسکرا کر اپنی بات مکمل کی۔ سلگ ہارن کے پیچھے بیٹھی ہوئی جینی، ہیری اور نیول کی طرف دیکھ کر مسکرا دی۔

''یہ تو بہت اچھا رہا، تم سب کو زیادہ اچھی طرح جاننے کا شاندار موقع ہے۔'' سلگ ہارن نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔ ''یہ لو، سب لوگ نیپکن لگا لو۔ میں نے اپنا کھانا خود پیک کیا ہے، جہاں تک مجھے یاد ہے، ٹرالی میں عموماً ملٹھی، قلچی اور چٹ پٹی چیزیں بھری رہتی ہیں اور ایک عمر رسیدہ شخص کا معدہ انہیں ہضم کرنے کی سکت نہیں رکھتا ہے......بیلبی تم مرغی لینا پسند کرو گے؟''

مرقس بیلبی چونک اُٹھا اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر ٹھنڈی مرغی کا ٹکڑا اُٹھا لیا۔

''میں مرقس کو بتا رہا تھا کہ مجھے اس کے انکل 'ڈوم کلس' کو پڑھانے کا موقع مل چکا ہے۔'' سلگ ہارن نے ہیری اور نیول کو بتایا اور ان کی طرف لپٹے ہوئے رولز کی پلیٹ بڑھائی۔ ''ایک بہترین جادوگر...... واقعی بہترین! وہ اس آنرز آف مارلن کا حقیقی مستحق تھا جو اسے ملا تھا۔ مرقس کیا تم اپنے انکل سے اکثر و بیشتر ملتے رہتے ہو؟''

بدقسمتی سے اسی وقت مرقس اپنے منہ میں مرغی کا ایک بڑا نوالہ بھر چکا تھا۔ سلگ ہارن کے سوال کا جواب دینے کی غرض سے اس نے عجلت میں اپنا نوالہ زبردستی نگلنے کی کوشش کی جس کی وجہ سے اس کا چہرہ بینگنی دکھائی دینے لگا اور اس کا دم گھٹنے لگا۔

''ڈورستم......'' سلگ ہارن نے مرقس کی طرف اپنی چھڑی کرتے ہوئے کہا جس سے اس کے حلق میں لگا ہوا پھندا نکل گیا اور اس کی سانس کی نالی میں طمانیت کا احساس ہوا۔

''نہیں......زیادہ نہیں مل پایا......نہیں!'' مرقس نے ہانپتے ہوئے جواب دیا اور اس کی آنکھوں میں پانی بھر آیا تھا۔

''ظاہر ہے کہ وہ کافی مصروف رہتے ہوں گے۔'' سلگ ہارن نے مرقس کی طرف سوالیہ نظریں ڈالتے ہوئے کہا۔ ''جہاں تک میرا خیال ہے کہ کڑی محنت کے بنا وہ بھیڑیائی انسانوں کیلئے مسکن آور مرکب کی دریافت تو نہیں کر سکتے تھے؟''

''معافی چاہتا ہوں، میرا خیال ہے کہ......'' مرقس نے ہکلاتے ہوئے کہا جس نے اب مرغی کھانے کا ارادہ اس وقت تک کیلئے مؤخر کر دیا تھا جب تک سلگ ہارن کی بات چیت مکمل نہیں ہو جاتی۔ ''میرا خیال ہے کہ......ار......ان کی اور میرے ڈیڈی کی آپس میں زیادہ نہیں بنتی ہے، اس لئے میں دراصل ان کے بارے میں زیادہ کچھ نہیں جانتا ہوں......''

اس کی آواز تھوڑی پست پڑ گئی جب سلگ ہارن ٹھنڈے پن سے مسکراتے ہوئے کارمک میکلی گن کی طرف مڑ گئے۔

''اور تم مکلی گن!'' سلگ ہارن نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''میں جانتا ہوں کہ تم اپنے انکل ٹائی بیرس سے کافی ملتے جلتے رہے ہو۔ میں نے ان کے پاس تم دونوں کی ناگتلی کے شکار کی بہترین تصویر دیکھی تھی، شاید نارفوک میں......؟''

''اوہ ہاں! وہ شکار کافی دلچسپ رہا تھا!'' کارمک نے جواب دیا۔ ''ہم بارٹی ہاگس اور روفس سکرمگوئیر کے ساتھ گئے تھے...... یہ تب کی بات تھی جب وہ وزیر جادو نہیں بنے تھے......''

''واہ......تم بارٹی ہاگس اور روفس کو بھی جانتے ہو!'' سلگ ہارن نے مسکرا کر کہا جواب چٹنی کا چھوٹا تھال ان سب کی طرف گھما رہے تھے۔ نجانے کیوں انہوں نے مرقس کی طرف تھال کیوں نہیں کی تھی۔ ''اور اب مجھے بتاؤ......''

ہیری کو ایسا محسوس ہوا کہ یہاں سب کو محض اس لئے مدعو کیا گیا تھا کیونکہ وہ کسی نہ کسی مشہور یا معزز ہستی سے وابستہ تھے...... سوائے جینی کے! کارمک کے بعد زبینی سے سوال جواب کئے گئے، اس کی ماں اپنے حسن و جمال کیلئے نہایت مشہور تھی (ہیری کو یہ معلوم ہوا کہ انہوں نے سات بار شادی کی تھی، ان کا ہر شوہر پراسرار حالات کا شکار ہو کر مر چکا تھا اور ان کے نام ڈھیر سارا سونا چھوڑ گیا تھا) پھر نیول کی باری آ گئی، یہ دس منٹ کا عرصہ بہت دشواری سے بیت پایا کیونکہ نیول کے والدین (جو مشہور ایرور تھے) کو بیلاٹرکس اور اس کے دو ساتھی مرگ خوروں نے تشدد دے کر نا قابل علاج ذہنی مریض بنا ڈالا تھا۔ نیول سے ہونے والی گفتگو کے اختتام پر ہیری کو یہ اندازہ ہوا کہ سلگ ہارن جان بوجھ کر نیول سے ہونے والی گفتگو کو طول دے رہے تھے تا کہ وہ اس بات کا اندازہ کر پائیں کہ کیا واقعی نیول میں والدین والی خوبیاں موجود ہیں یا نہیں؟

''اور اب ہیری پوٹر!'' سلگ ہارن نے اپنی نشست سے کھسکتے ہوئے کہا جیسے کسی ٹی وی پروگرام کا میزبان اپنے سب سے بڑے ستارے کی آمد کا اعلان کر رہا ہو۔ ''کہاں سے شروع کروں؟ میرا خیال ہے کہ جب ہم گرمیوں میں ملے تھے تو میں نے صرف سطحی طور پر ہی تمہیں دیکھا تھا......'' انہوں نے ایک لمحے کیلئے ہیری کو یوں دیکھا جیسے وہ کوئی بڑا لذیذ مرغ ہو۔ پھر وہ آگے بولے۔ ''جادوئی معاشرے میں آج کل تمہیں 'نجات دہندہ' کہہ کر پکارا جا رہا ہے، ہے نا؟''

ہیری کچھ نہیں بولا۔ اس نے دیکھا کہ مرقس، کارمک اور زبینی اسے گھور کر دیکھ رہے تھے۔

''میں اچھی طرح جانتا ہوں، برسوں سے افواہیں پھیلی ہوئی ہیں!'' سلگ ہارن نے ہیری کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ''مجھے یاد ہے...... جب اس بھیانک رات کے بعد...... جب للّی......جیمس......تم بچ گئے تھے......اور یہ افواہ پھیل گئی تھی کہ تم میں معمول کی بہ نسبت زیادہ قوتیں چھپی ہوئی ہیں......''

زبینی آہستگی سے کھانسا جس سے اس کی بے یقینی اور تمسخر بھری جھلک صاف دکھائی دینے لگی۔ اسی لمحے سلگ ہارن کے عقب میں سے ایک غصیلی آواز سنائی دی۔

''بالکل زبینی......تم میں بھی کافی قوتیں چھپی ہوئی ہیں......اداکاری کرنے کی!''

''آہا آہا......'' سلگ ہارن نے ہنس کر جینی کی طرف دیکھا جو سلگ ہارن کی توند کے پہلو میں سے زبینی کو شعلہ بار نگاہوں سے گھور رہی تھی۔ ''تمہیں کافی محتاط رہنا پڑے گا بیلیس! میں نے اس لڑکی کو نہایت اعلیٰ درجے کا چمگادڑ بہروپ جادوئی کلمے کا استعمال

کرتے ہوئے دیکھا تھا۔اس وقت میں اس کے کمپارٹمنٹ کے پاس سے گزر رہا تھا۔اسے غصہ مت دلانا......''

زبینی اس کے باوجود حقارت بھری نظروں سے انہیں دیکھتا رہا۔

''خیر......'' سلگ ہارن نے ہیری کی طرف دوبارہ متوجہ ہوتے ہوئے کہا۔''اس مرتبہ گرمیوں میں بہت ساری افواہوں کا بازار گرم رہا ہے،ظاہر ہے کہ کسی کو معلوم نہیں ہے کہ کس کی بات پر بھروسہ کیا جائے......روزنامہ جادوگر بے سروپا اور من گھڑت خبریں شائع کرنے کیلئے کافی شہرت یافتہ ہے......مگر گواہوں کی حیثیت کو دیکھتے ہوئے اس بات میں کوئی شک باقی نہیں رہتا ہے کہ محکمہ جادو میں کافی ہنگامہ خیزی ہوئی تھی......اور تم اس وقت وہیں موجود تھے؟''

ہیری کی سمجھ میں نہیں آیا کہ وہ بغیر جھوٹ بولے اس بات سے کیسے انکار کرسکتا تھا۔اس نے محض سر ہلانے پر ہی اکتفا کیا مگر بولنے سے گریز کیا،سلگ ہارن نے اس کی طرف مسکرا کر دیکھا۔

''اس قدر انکساری......اس قدر سادگی! کوئی حیرت کی بات نہیں کہ ڈمبل ڈور تمہیں اتنا پسند کرتے ہیں......تو تم وہاں تھے؟ مگر باقی کہانیاں......اتنی سنسنی خیز خبریں......ظاہر ہے کہ کوئی نہیں جانتا ہے کہ کس بات پر یقین کرے؟......مثال کے طور پر وہ پیش گوئی......''

''ہم پیش گوئی نہیں سن پائے!'' نیول نے اچانک کہا جس کا چہرہ نہایت گلابی ہو چکا تھا۔

''یہی سچ ہے......'' جینی نے تلخی سے کہا۔''نیول اور میں وہیں تھے اور یہ نجات دہندہ کا فسانہ صرف روزنامہ جادوگر کی اختراع کے سوا اور کچھ نہیں ہے......''

''اوہ تم دونوں بھی وہیں پر تھے!'' سلگ ہارن نے بڑی دلچسپی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان کی طرف مسکرا کر دیکھا۔وہ دونوں ان کی حوصلہ افزا مسکان کو دیکھ کر خاموش ہو گئے تھے۔''ہاں!...... یہ بات سچ ہے کہ روزنامہ جادوگر اکثر و بیشتر باتوں کو مرچ مسالہ لگا کر شائع کرتا رہتا ہے۔ظاہر ہے......'' سلگ ہارن نے کہا اور ان کے چہرے پر افسردگی سی پھیل گئی۔''مجھے یاد ہے کہ گیونگ نے مجھے بتایا تھا......میرا مطلب ہے کہ ہیلی ہیڈ ہارپرز کے کپتان گیونگ جونس نے......''

وہ ایک پرانی یاد کے تصور میں کافی دیر تک کھوئے دکھائی دیئے۔مگر ہیری جانتا تھا کہ سلگ ہارن کی بات ابھی پوری نہیں ہوئی ہے اور انہوں نے نیول اور جینی کی بات پر یقین نہیں کیا تھا۔

اس کے بعد انہوں نے ان مشہور جادوگروں کے مزید قصے بھی سنائے جنہیں انہوں نے ریٹائرمنٹ سے پہلے سابقہ دور میں پڑھایا تھا۔وہ سب ہوگورٹس میں ان کے 'سلگ کلب' میں بخوشی شامل ہو گئے تھے۔ہیری اب وہاں سے رخصت ہونے کیلئے کافی بے قرار تھا مگر وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ مروت کے باعث وہ ایسا کیسے کرسکتا تھا۔بالآخر ریل گاڑی دھند بھرے طویل میدان سے ہوتی ہوئی سرخ غروب آفتاب میں پہنچ گئی اور سلگ ہارن نے چاروں طرف پھیلتے ہوئے دھندلکے کو دیکھ کر اپنی پلکیں جھپکائیں۔

''اوہ خدایا! اتنی جلدی اندھیرا چھا گیا ہے، میرا تو اس طرف دھیان ہی نہیں گیا تھا کہ لالٹینیں جل چکی ہیں۔ اب بہتر یہی ہوگا کہ سب لوگ جا کر اپنے چوغے پہن لو۔ کارمک! تم آنا اور ناگتلی والی کتاب مجھ سے لے لینا۔ ہیری، بیلیس...... جب بھی تمہیں فرصت ملے، تب میرے پاس آ جانا، یہی میں تم سے بھی کہنا چاہتا ہوں لڑکی......'' انہوں نے جینی کی طرف مسکرا کر دیکھتے ہوئے کہا۔ ''ٹھیک ہے اب تم لوگ فوراً چل دو......فوراً چلے جاؤ!''

زبینی تاریک ہوتی ہوئی راہداری میں ہیری کو دھکا مارتا ہوا گزرا اور اس نے ہیری پر ناپسندیدہ نظر ڈالی جسے ہیری نے سود سمیت لوٹا دیا تھا۔ وہ جینی اور نیول، زبینی کے پیچھے پیچھے چل رہے تھے۔

''مجھے خوشی ہوئی کہ یہ ملاقات آخر کار ختم ہو ہی گئی!'' نیول نے آہستگی سے کہا۔ ''وہ کچھ عجیب آدمی ہیں، ہے نا؟''

''ہاں! تھوڑے عجیب تو ہیں!'' ہیری نے زبینی پر نظریں جماتے ہوئے کہا۔ ''جینی! تم وہاں کیسے پہنچ گئی؟''

''انہوں نے مجھے زکریاس سمتھ پر جادوئی وار کرتے ہوئے دیکھ لیا تھا'' جینی نے بتایا۔ ''تمہیں یاد ہے، ہفل پف کا وہ احمق لڑکا جو ڈی اے میں بھی تھا؟ وہ مجھ سے بار بار پوچھ رہا تھا کہ محکمے میں کیا ہوا تھا؟ آخر مجھے اتنا شدید غصہ آ گیا کہ میں نے اس پر جادوئی کلمہ پڑھ ڈالا......اسی وقت سلگ ہارن وہاں پہنچ گئے۔ میں نے سوچا کہ وہ مجھے سزا دیں گے مگر وہ اس حرکت سے کافی متاثر ہو گئے تھے اور انہوں نے مجھے دوپہر کے کھانے کی دعوت دے دی، وہ مجھے تو سنکی لگے، وہ ایسے ہی ہیں، ہے نا؟''

''جہاں تک میرا خیال ہے کہ کسی کو مدعو کرنے کی یہ عمدہ وجہ ہو سکتی ہے، اس کے برعکس کہ اس کی ماں مشہور تھی......یا پھر اس کے انکل محکمے سے تمغہ یافتہ......!'' ہیری نے زبینی کے سر کی طرف دیکھ کر تیوریاں چڑھاتے ہوئے کہا۔

اس نے اچانک اپنی بات ادھوری چھوڑ دی، اس کے ذہن میں ایک عجیب، مضحکہ خیز اور خطرناک خیال کوندا تھا......ایک منٹ بعد ہی زبینی سلے درن کے چھٹے سال میں پڑھنے والے طلباء کے کمپارٹمنٹ میں داخل ہونے والا تھا۔ ملفوائے وہاں بیٹھا ہوگا اور یہ سوچ رہا ہوگا کہ سلے درن کے ساتھی طلباء کے علاوہ کوئی اس کی بات نہیں رہا ہوگا......اگر ہیری بغیر کسی کو دکھائی دیئے زبینی کے تعاقب میں کمپارٹمنٹ میں داخل ہو جائے تو اسے وہاں سننے کیلئے کافی کچھ مل سکتا ہے۔ یہ سچ ہے کہ سفر بہت کم باقی رہ گیا تھا......ہوگورٹس سٹیشن بمشکل نصف گھنٹے کے فاصلے پر تھا کیونکہ اب کھڑکیوں کے باہر جنگلی درختوں کی قطاریں دکھائی دینے لگی تھیں......مگر کوئی دوسرا ہیری کے ذہن میں پھیلے ہوئے خدشات کو سنجیدگی سے لینے کیلئے تیار نہیں تھا، اس لئے اب ان اندیشوں کو صحیح ثابت کرنے کی ذمہ داری اسی کے کندھوں پر آ چکی تھی۔

''میں تم دونوں سے بعد میں آ کر ملتا ہوں!'' ہیری نے آہستگی سے کہا اور اپنا غیبی چوغہ پھرتی سے نکال کر اوڑھ لیا۔ وہ ان کی نظروں سے غائب ہو چکا تھا۔

''لیکن تم کیا کرنے والے......؟'' نیول کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے تھے۔

''بعد میں بتاؤں گا......'' ہیری نے سرگوشی کرتے ہوئے اسے تسلی دی اور پوری احتیاط برتتے ہوئے زبینی کے تعاقب میں چل پڑا۔ حالانکہ ریل گاڑی کی کھڑکھڑاہٹ کی وجہ سی کسی قسم کی احتیاط کی ضرورت باقی نہیں تھی۔

ریل گاڑی کے ڈبوں کی راہداری اب خالی دکھائی دے رہی تھیں کیونکہ زیادہ تر طلباء اپنے اپنے کمپارٹمنٹ میں سکول یونیفارم پہننے اور کھلا ہوا سامان سمیٹنے کی کوشش کر رہے تھے۔ ہیری حالانکہ زبینی کے بے حد قریب چل رہا تھا مگر زبینی کے دروازہ کھولنے کے بعد وہ پھرتی سے کمپارٹمنٹ میں داخل نہیں ہو پایا۔ جونہی زبینی اندر پہنچنے کے بعد کمپارٹمنٹ کا دروازہ کھسکا کر بند کرنے لگا تو ہیری نے جلدی سے اس میں اپنا پاؤں اڑا دیا۔

''اسے کیا ہوا؟'' زبینی نے غصے سے کہا اور پھسلنے والے دروازے کو بار بار ہیری کے اڑائے ہوئے پاؤں پر کھینچ کر دوبارہ مارا۔ ہیری کے پاؤں میں درد کی ٹیس اُٹھی۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر دروازہ پکڑا اور پوری قوت سے کھول دیا۔

ہیری نے مضبوطی سے دروازہ پکڑا اور جھٹکے سے کھول دیا۔ زبینی کا ہاتھ دروازے کے دستے پر جما ہوا تھا اس لئے وہ اس جھٹکے کی تاب نہ لاتے ہوئے ایک طرف بیٹھے ہوئے گریگوری گوئل کی گود میں جا گرا۔ اس دوران پھیلنے والی افراتفری کا فائدہ اُٹھا کر ہیری تیزی سے کمپارٹمنٹ میں داخل ہو گیا اور زبینی کی خالی نشست پر چڑھ کر سامان رکھنے والے شلف میں جا پہنچا۔ اس نے خود کو سکیڑ لیا اور الماری پر پھنس کر بیٹھ گیا۔ خوش قسمتی رہی کہ گوئل اور زبینی ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر غرا رہے تھے جس کی وجہ سے تمام لوگوں کی توجہ ان دونوں پر مبذول ہو چکی تھی۔ ہیری کو لمحہ بھر کیلئے احساس ہوا کہ اس کا غیبی چوغہ ہوا میں بری طرح لہرایا تھا اور اس کے پاؤں اور ٹخنے دکھائی دے گئے تھے۔ ایک پل کیلئے اسے یہ گھمبیر احساس بھی ہوا تھا کہ ملفوائے کی آنکھیں اس کے اوپر اُٹھتے ہوئے جوتوں کا تعاقب کر رہی تھیں جب وہ سامان رکھنے والے شلف میں نہیں پہنچ پایا تھا۔ گوئل نے دروازہ دھڑام سے بند کر دیا اور زبینی کو خود سے دور اچھال ڈالا تھا۔ زبینی کافی پریشان اور غصے سے تاؤ کھاتا ہوا اپنی نشست پر پہنچ کر لڑھک سا گیا۔ ونسٹ کریب سب سے غافل ہو کر اپنی کامک کہانی پڑھنے میں مشغول ہو گیا اور ملفوائے دو نشستیں دور پینسی پارکنسن کی گود میں سر رکھ کر لیٹا ہوا تھا اور مسکرا رہا تھا جبکہ پینسی رغبت بھرے انداز میں اس کے ماتھے اور سنہری بالوں کو سہلا رہی تھی اور دھیمے انداز میں مسکرا رہی تھی۔ ہیری شلف میں سکڑ کر اور اپنے چوغے کو پوری طرح سمیٹ پر محتاط انداز میں بیٹھ چکا تھا۔ اس کی پوری کوشش تھی کہ اس کا تمام بدن چوغے کی آڑ میں چھپا رہے۔ پینسی پارکنسن کے چہرے کو دیکھ کر ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ ملفوائے کی خدمت کرنا زیادہ پسند کرتی تھی۔ لالٹینیں کمپارٹمنٹ کی چھت پر لٹک رہی تھیں اور اپنی چمک دار روشنی سے ماحول کو روشن کئے ہوئے تھیں۔ اس تیز روشنی میں ہیری اپنے ٹھیک نیچے بیٹھے ہوئے کریب کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی کامک کہانی کا ایک ایک لفظ بآسانی پڑھ سکتا تھا۔

''زبینی! سلگ ہارن کے بلانے کا مقصد کیا تھا؟'' ملفوائے نے اس کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

''میرے خیال میں وہ اچھے اور معزز حیثیت والے لوگوں کو اکٹھا کر کے ان میں دوستی کی فضا پیدا کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔''

زبینی نے بتایا جواب بھی گوئل کو غصے سے گھور رہا تھا۔ ’’ویسے وہ زیادہ لوگوں کی تلاش میں کامیاب نہیں ہو پائے ہیں!‘‘

اس اطلاع پر ملفوائے کے چہرے پر کسی قسم کی خوشی دکھائی نہیں دی۔

’’انہوں نے اور کسے بلایا تھا؟‘‘ ملفوائے نے پوچھا۔

’’گری فنڈر سے میکلی گن کو......‘‘ زبینی نے کہا۔

’’اوہ ہاں! اس کے انکل محکمے میں شاندار عہدے پر ہیں......‘‘ ملفوائے نے کہا۔

’’کوئی بیلبی نامی طالبعلم بھی تھا، ریون کلا فریق سے......‘‘

’’اوہ نہیں! وہ تو بڑا شیخی باز اور بڑبولا ہے۔‘‘ پینسی پارکنسن نے جلدی سے کہا۔

’’اور لانگ باٹم، پوٹر اور ویزلی لڑکی کو......‘‘ بیلبی نے اپنی بات مکمل کی۔

ملفوائے اچانک اُٹھ کر کھڑا ہو گیا اور اس نے پینسی پارکنسن کا ہاتھ پرے جھٹک دیا۔

’’انہوں نے لانگ باٹم کو بھی بلایا......؟‘‘

’’ہاں! ایسا ہی محسوس ہوتا ہے کیونکہ لانگ باٹم بھی وہیں موجود تھا۔‘‘ زبینی نے بیزاری سے جواب دیا۔

’’مگر لانگ باٹم میں ایسی کیا خوبی ہے جس سے سلگ ہارن کو دلچسپی ہو سکتی ہے؟‘‘

زبینی نے کندھے اچکا کر سر جھٹکا۔

’’پوٹر......بیش قیمت پوٹر! ظاہر ہے کہ وہ نجات دہندہ کو تو ضرور دیکھنا چاہتے ہوں گے۔‘‘ ملفوائے تمسخرانہ انداز میں کہا۔ ’’مگر ویزلی لڑکی......اس میں ایسی کیا خصوصیت ہو سکتی ہے؟‘‘

’’بے تحاشا لڑکے اس کے حسن کے گرویدہ ہو چکے ہیں۔‘‘ پینسی پارکنسن نے ہنس کر کہا اور ملفوائے کے ردعمل کو کنکھیوں سے دیکھنے لگی۔ ’’بلیس! تم بھی تو اسے باکمال تسلیم کرتے ہو اور ہم سب جانتے ہیں کہ تمہیں خوش کرنا کتنا دشوار کام ہے؟‘‘

’’وہ چاہے جتنی حسین دکھائی دے، میں اس کے جیسی گندی اور خون کی غدار نسل کو چھونا بھی نہیں پسند کرتا ہوں۔‘‘ زبینی نے سرد لہجے میں کہا جس سے پینسی کافی خوش دکھائی دینے لگی۔ ملفوائے اس کی گود میں ایک بار پھر سکون سے لیٹ گیا اور پینسی اپنا ہاتھ دوبارہ اس کے سنہرے چکنے بالوں میں چلانے لگی۔

’’مجھے سلگ ہارن کے انتخاب پر رحم آ رہا ہے، شاید وہ تھوڑے سٹھیا چکے ہیں۔‘‘ ملفوائے ڈینگ مارتا ہوا بولا۔ ’’افسوس میرے ڈیڈی ہمیشہ کہتے ہیں تھے کہ اپنے زمانے میں وہ اچھے جادوگر تھے۔ میرے ڈیڈی اپنے زمانے میں ان کے پسندیدہ شاگرد بھی رہے تھے۔ سلگ ہارن کو شاید یہ معلوم نہیں ہوگا کہ میں بھی ریل گاڑی میں سفر کر رہا ہوں ورنہ......‘‘

’’میرا خیال ہے کہ اگر انہیں معلوم ہوتا تو تمہیں تب بھی دعوت نامہ نہ بھیجا گیا ہوتا۔‘‘ زبینی نے کہا۔ ’’جب میں سب سے پہلے

وہاں پہنچا تھا تو انہوں نے مجھ سے ناٹ کے ڈیڈی کے بارے میں پوچھا تھا اور بتایا تھا کہ وہ ان کے دیرینہ دوست تھے مگر جب انہوں نے یہ سنا کہ انہیں محکمے میں گرفتار کر لیا تھا تو وہ کچھ زیادہ خوش نہیں ہوئے اور انہوں نے ناٹ کو بھی مدعو نہیں کیا تھا...... جہاں تک میرا خیال ہے کہ مرگ خوروں کی اولاد میں انہیں کوئی دلچسپی نہیں ہے......''

ملفوائے کا چہرہ یکلخت سرخ ہو گیا مگر اگلے ہی لمحے اس نے خود کو سنبھال لیا اور ایک بے معنی سا قہقہہ لگا کر اپنے ہیجان کو زائل کیا۔

''بھلا کسے پرواہ ہے کہ انہیں کس چیز میں دلچسپی ہے اور کس میں نہیں؟'' ملفوائے نے لمبی جمائی لیتے ہوئے کہا۔ ''ویسے اگر تم ان کی طرف ذرا غور کرو تو ان کی حیثیت ہی کیا ہے، محض ایک احمق اور سنکی استاد؟ میرا کہنے کا مطلب ہے کہ ممکن ہے کہ آئندہ سال میں ہوگورٹس میں واپس نہ لوٹوں، اس سے مجھے کیا فرق پڑتا ہے کہ کوئی موٹا بوڑھا مجھے پسند کرتا ہے یا نہیں؟''

''تمہاری بات کا کیا مطلب ہے کہ تم آئندہ برس ہوگورٹس میں نہیں لوٹو گے؟'' پینسی پارکنسن طیش میں آتے ہوئے کہا اور ملفوائے کے بالوں میں سہلاتا ہوا اپنا ہاتھ اچانک روک لیا۔

''معلوم نہیں!'' ملفوائے نے ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔ ''ممکن ہے کہ میں ہوگورٹس کی پڑھائی سے زیادہ اونچے اور دلچسپ کام کرنے لگوں......''

سامان والے شلف میں غیبی چوغے میں دبکے ہوئے ہیری کا دل سنسنا کر تیز تیز دھڑکنے لگا۔ رون اور ہرمائنی اس بات کو سن کر کیا تبصرہ کریں گے؟ کریب اور گوئل، اب ملفوائے کی طرف منہ پھاڑے دیکھ رہے تھے۔ ہیری سمجھ گیا کہ انہیں ملفوائے کے بڑے اور دلچسپ کاموں کی منصوبہ بندی کے بارے میں ذرا سی بھنک نہیں پڑی تھی یہاں تک کہ زبینی کے بگڑے ہوئے چہرے پر بھی تعجب بھرا تاثر پھیل چکا تھا۔ پینسی سکتے کی حالت میں دکھائی دے رہی تھی مگر اس کا ہاتھ لاشعوری پر ملفوائے کے بالوں میں دوبارہ سہلانے کا کام کرنے لگا تھا۔

''تمہارا کیا مطلب ہے کہ...... تم جانتے ہو کون؟''

ملفوائے نے لاپرواہی سے اپنے کندھے جھٹک دیئے۔

''ممی چاہتی ہیں کہ میں اپنی پڑھائی پوری کر لوں مگر حالات کی حقیقت کو دیکھتے ہوئے میں یہ بات تسلیم کرتا ہوں کہ ان ایام میں پڑھائی کی کوئی حیثیت باقی نہیں رہی ہے، میرا کہنے کا مطلب ہے کہ ذرا غور کرو...... جب تاریکیوں کے شہنشاہ اقتدار پر قابض ہو جائیں گے تو کیا انہیں یہ پرواہ ہو گی کہ کسے کتنے او ڈبلیو ایل...... یا...... این ای ڈبلیو ٹی کے درجات ملے ہیں؟ ظاہر ہے کہ انہیں ایسی چیزوں کی کوئی پرواہ نہیں ہو گی...... اس لئے حقیقی پیمانہ تو یہ ہو گا کہ انہیں کس طرح کی خدمت گزاری دستیاب ہوئی ہے، کس قسم کی وفاداری ملی ہے......''

''اور تمہیں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ تم ان کی خدمت گزاری میں کچھ کر پاؤ گے؟'' زبینی نے سخت لہجے میں پوچھا۔ ''تمہاری عمر محض

سولہ سال ہے اور تم ابھی بلوغت کی سرحد بھی نہیں عبور کر پائے ہو؟''

''میں نے ابھی کیا کہا؟'' ملفوائے نے آہستگی سے کہا۔ ''شاید انہیں یہ پرواہ نہیں ہوگی کہ میں بالغ نہیں ہوں، شاید وہ مجھ سے ایسا کام کروانے کے خواہشمند ہوں جس کیلئے انہیں بالغ جادوگر کی ضرورت ہی نہ ہو؟''

کریب اور گوئل دونوں اب میزاب جیسا منہ پھاڑے بیٹھے تھے۔ پینسی پارکنسن کے چہرے پر ایسے جذبات رقص کر رہے تھے جیسے اس کیلئے دنیا میں ملفوائے سے شاندار شخص کوئی اور نہ ہو۔

''ہوگورٹس کی جھلک دکھائی دینے لگی ہے!'' ملفوائے نے اپنے چہرے پر سرشاری سجاتے ہوئے کہا۔ اس کا اُٹھا ہوا ہاتھ کھڑکی کی دوسری طرف اشارہ کر رہا تھا۔ ''بہتر رہے گا کہ ہم لوگ اپنے اپنے یونیفارم پہن لیں......''

ہیری ملفوائے کو گھورنے میں اتنا مصروف تھا کہ اس کی توجہ اس طرف نہ جا پائی کہ گوئل اپنا صندوق کھینچ رہا تھا۔ جب اس نے صندوق اُٹھایا تو یہ ہیری کے ماتھے پر زور سے ٹکرا گیا جس کے باعث غیر ارادی طور پر اس کے منہ سے درد بھری کراہ نکل گئی۔ ملفوائے نے تیوریاں چڑھا کر شلف کے حصے کو گھورا جہاں ہیری موجود تھا۔

ہیری کو ملفوائے سے کسی قسم کا خوف محسوس نہیں ہو رہا تھا مگر اس کے باوجود اسے ناپسندیدہ سلے درن کے طلباء کے سامنے غیبی چوغے کی اوٹ میں پکڑا جانا بھی گوارہ نہیں تھا۔ ماتھے کی تکلیف سے اس کی آنکھوں میں پانی بھر آیا تھا اور اس کا سر صندوق کے ڈھکن کے ساتھ چپکا ہوا تھا۔ اس نے حفظ ماتقدم طور پر اپنی چھڑی باہر نکال لی۔ وہ پوری احتیاط برت رہا تھا کہ اس کا چوغہ اس کے بدن سے ہٹ نہ جائے۔ اسے یہ دیکھ کر اطمینان نصیب ہوا کہ ملفوائے کو اس کی کراہ کی آواز اپنا وہم لگی تھی۔ ملفوائے نے باقی لوگوں کی طرح اپنا صندوق کھولا اور اس میں اپنا سکول والا چوغہ نکال کر پہننے لگا۔ اس نے جب اپنا صندوق واپس بند کیا تو ریل گاڑی کی رفتار دھیمی ہونا شروع ہوگئی۔ ملفوائے نے اپنے یونیفارم کے اوپر ایک موٹا سفری چوغہ پہن کر اس کی ڈوری کو گردن کے نیچے کس لیا۔

ہیری دیکھ سکتا تھا کہ راہداری دوبارہ بھرنے لگی تھی، اسے امید تھی کہ ہرمائنی اور رون پلیٹ فارم پر اس کا سامان اتار لیں گے۔ وہ جہاں تھا، اسے تب تک ہی وہیں جمے رہنا تھا جب تک کہ کمپارٹمنٹ پوری طرح خالی نہ ہو جائے۔ آخرکار ایک جھٹکے کے ساتھ ریل گاڑی رُک گئی۔ گوئل نے دروازہ کھول دیا اور مکے برساتا ہوا دوسرے سال میں پڑھنے والے طلباء کے درمیان میں سے راستہ بنانے لگا۔ کریب اور زبینی اس کے عقب میں تھے۔

''تم لوگ چلو......'' ملفوائے نے پینسی پارکنسن سے کہا جو اپنا ہاتھ آگے بڑھا کر اس کا انتظار کر رہی تھی اور یہ امید کر رہی تھی کہ وہ اسے پکڑ لے گا۔ ''میں کسی چیز کا جائزہ لینا چاہتا ہوں!''

پینسی کے باہر نکلنے کے بعد کمپارٹمنٹ میں ہیری اور ملفوائے ہی باقی رہ گئے تھے۔ ملفوائے شیشے کی کھڑکی میں باہر دیکھتا رہا۔ ڈبے کی راہداری میں لوگ گزرتے رہے اور اندھیرے پلیٹ فارم پر اترتے چلے گئے۔ ملفوائے نے کمپارٹمنٹ کے دروازے کی شیشے

والی کھڑکی کا پردہ نیچے گرادیا تاکہ باہر موجود لوگ اندر نہ جھانک پائیں۔ پھر وہ اپنے صندوق کی طرف بڑھا اوراس پر جھک گیا۔ اس نے صندوق دوبارہ کھولا۔

ہیری تجسس کے مارے شلف کے کنارے پر سر جھکا کر نیچے جھانکنے لگا۔ اس کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا۔ ملفوائے پینسی پارکنسن سے کیا چیز چھپانا چاہتا تھا؟ کیا وہ اس پراسرار ٹوٹی چیز کی جھلک دیکھ پائے گا جسے ملفوائے مرمت کروانے کیلئے بے تاب تھا؟

''ششدررم انگوریم......''

ملفوائے نے بغیر کسی تنبیہ کے ہیری کی طرف چھڑی تانتے ہوئے جادوئی کلمہ پڑھ دیا۔ ہیری اپنی جگہ پر ہی ساکت ہوکر رہ گیا۔ اس کا سارا وزن آگے کی طرف جھکا ہوا تھا، جس کی وجہ سے وہ آہستگی سے آگے کی لڑھکنے لگا۔ ہیری نے پوری کوشش کی کہ وہ خود کو روک پائے مگر اب کچھ بھی اس کے بس میں نہیں تھا۔ اس کا پورا بدن بے جان ہو چکا تھا اور پھر اگلے لمحے وہ دھڑام سے نیچے گر گیا۔ اس کا غیبی چوغہ اس کے جسم سے پھسل کر اس کے نیچے دب گیا۔ اب اس کا پورا بدن دکھائی دے رہا تھا، اس کے پاؤں ابھی تک اسی طرح مڑے ہوئے تھے جیسے وہ سامان والے شلف پر موڑے بیٹھا تھا۔ وہ اپنی پوری کوشش کے باوجود خود کو ہلا جلا نہیں سکتا تھا۔ وہ صرف ملفوائے کی طرف دیکھ سکتا تھا جو اب کھل کر مسکرا رہا تھا۔

''میں نے یہی سوچا تھا......'' اس نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔ ''جب گوئل کا صندوق تمہیں لگا تھا تو میں نے تمہاری آواز سن لی تھی، اس کے علاوہ جب زبینی اندر آیا تھا مجھے کسی سفید چیز کی جھلک بھی دکھائی دی تھی......'' اس کی نظریں گھومتی ہوئی ہیری کے پیروں کی طرف پڑیں۔ ''تو زبینی کے اندر داخل ہوتے ہوئے تم دروازے میں کھڑے تھے، ہے نا؟''

اس نے ہیری کی طرف دیکھتے ہوئے ایک پل کیلئے توقف کیا۔

''تم نے ایسی کوئی بات نہیں سنی، جس کیلئے مجھے فکر مند ہونا پڑے، پوٹر! مگر چونکہ اب تم پھنس ہی چکے ہو......''

اس نے اپنی ٹانگ گھمائی اور پوری قوت سے ہیری کے چہرے کے اپنا چمڑے کا سخت بوٹ کھینچ کر رسید کیا۔ ہیری کو ایسا لگا جیسے کسی نے اس کے ناک کو توڑ ڈالا ہو۔ خون کی دھار بہہ کر کمپارٹمنٹ کا فرش رنگین کرنے لگی۔

''یہ میرے ڈیڈی کی طرف سے تھا اور اب یہ لو......''

ملفوائے نے ہیری کے بے جان جسم کے نیچے سے غیبی چوغہ کھینچ کر باہر نکالا اور اسے اس کے اوپر ڈال دیا۔

''جہاں تک میرا اندازہ ہے کہ ریل گاڑی کے واپس لندن پہنچنے تک وہ لوگ تمہیں نہیں ڈھونڈ پائیں گے...... پھر ملاقات ہوگی پوٹر!...... یا پھر نہیں ہوگی؟'' اس نے آہستگی سے کہا۔

وہ جان بوجھ کر ہیری کی انگلیوں کے اوپر پاؤں رکھ کر کمپارٹمنٹ میں باہر نکل آیا۔

☆☆☆☆

آٹھواں باب

# سنیپ کی فتح

ہیری کی حالت ایسی ہو چکی تھی کہ وہ میز پوش کا کنارا تک نہیں ہلا سکتا تھا۔ وہ غیبی چوغے کے نیچے بے جان پڑا رہا۔ اسے یہ احساس ہو رہا تھا کہ اس کی ناک سے گرم گرم اور چپچپا خون نکل کر چہرے پر بہہ رہا تھا۔ اسے شیشے کی کھڑکی کے پار دھیمی آوازیں اور قدموں کی چاپ سنائی دیتی رہیں۔ اس نے فوراً سوچا کہ کوئی نہ کوئی تو ریل گاڑی کی روانگی سے پہلے کمپارٹمنٹس کا جائزہ لینے تو ضرور آئے گا مگر...... پھر اس کے ذہن میں یہ دل دہلا دینے والا خیال بھی اجاگر ہوا کہ اگر کسی نے اس کمپارٹمنٹ میں جھانک کر دیکھا تو وہ اسے بالکل دکھائی نہیں دے پائے گا، وہ نہ ہی اس کی آواز سن پائے گا۔ سب سے اچھی امید یہی تھی کہ کوئی چل کر اندر آ جائے اور اس کے غیبی چوغے میں پوشیدہ جسم پر اپنا پاؤں رکھ دے......

اس وقت وہ فرش پر ساکت پڑے ملفوائے کے خلاف جس قدر نفرت محسوس کر رہا تھا، اتنی نفرت اس سے پہلے کبھی اس کے من میں نہیں بیدار ہوئی تھی۔ وہ کسی مضحکہ خیز کچھوے کی طرح پیٹھ کے بل پڑا ہوا تھا اور اس کے کھلے منہ سے خون بہہ رہا تھا۔ اس نے خود کو کتنی احمقانہ صورت حال سے دوچار کر ڈالا تھا؟...... اور پھر قدموں کی چاپ سنائی دینا بھی بند ہو گئی۔ اب اسے باہر اندھیرے میں ڈوبے پلیٹ فارم پر لوگوں کے چلنے پھرنے اور صندوق گھسیٹنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ پلیٹ فارم پر عجیب سا شور پھیلا ہوا تھا اور لوگ اپنا اپنا سامان جلدی سے باہر لے جانے کی کوشش کر رہے تھے۔

رون اور ہرمائنی سوچیں گے کہ وہ ان کے بغیر ہی ریل گاڑی سے اتر کر ہوگورٹس چلا گیا ہے۔ ہوگورٹس پہنچنے پر اور بڑے ہال میں گری فنڈر کی میز پر اپنی نشستیں سنبھالنے کے بعد ادھر ادھر کا جائزہ لینے کے بعد ہی انہیں اس بات کا احساس ہوگا کہ وہ وہاں موجود نہیں ہے مگر تب تک ریل گاڑی لندن کی طرف جانے والا نصف راستہ طے کر چکی ہوگی۔

اس نے اپنی آواز نکالنے یا ہنکارا بھرنے کی بھی پوری کوشش کی مگر یہ ممکن نہیں تھا پھر اسے یاد آیا کہ ڈمبل ڈور جیسے کچھ جادوگر بنا منہ ہلائے جادوئی کلمہ پڑھ سکتے تھے، اس لئے اس نے اپنی چھڑی کی طرف اپنی توجہ مرتکز کرنے کی کوشش کی جو اس کے ہاتھ سے نکل کر کہیں گر چکی تھی۔ اس نے اپنے ذہن میں 'ایکوسم چھڑی' کہنے کی کوشش کی مگر کوئی فائدہ نہیں مل پایا......

اسے جھیل کے درختوں کی سرسراہٹ سنائی دی اور کہیں دور الّو کے بولنے کی آواز بھی کانوں میں پڑی مگر ابھی تک کوئی بھی فرد کمپارٹمنٹس کا جائزہ لینے کیلئے وہاں نہیں پہنچا تھا۔ (یہ امید کرتے ہوئے وہ خود سے تھوڑی نفرت محسوس کررہا تھا) تشویش بھری آوازیں یقیناً یہ سوچ رہی ہوں گی کہ ہیری پوٹر نجانے کہاں چلا گیا ہے؟ مایوسی کا غلبہ اس پر حاوی ہونے لگا جب اس نے تصور کی آنکھ سے دیکھا کہ گھڑ پنجر سے کھینچی جانے والی بگھیوں کا کارواں اب سکول کی طرف چل پڑا ہوگا۔ ان میں سے کسی ایک بگھی کے اندر ملفوائے بیٹھا ہوا تمسخرانہ انداز میں اس کی بے بسی کا مذاق اُڑا رہا ہوگا کہ اس نے کیسے کھینچ کر ہیری کے چہرے پر ٹھوکر ماری تھی؟

اسی وقت ریل گاڑی کو جھٹکا لگا جس سے ہیری نشست کی طرف لڑھک گیا۔ اب وہ چھت کے بجائے نشستوں کے دھول بھرے زیریں حصے کو دیکھ رہا تھا۔ دور اسے انجن کے جاگنے کی گڑگڑاہٹ سنائی دی۔ ریل گاڑی کے ڈبوں میں ہلکا سا ارتعاش پیدا ہوا۔ ہوگورٹس ایکسپریس واپس لوٹ رہی تھی اور کسی کو خبر تک نہیں تھی کہ اس کا ایک مسافر ابھی تک اندر ہی موجود تھا......

اچانک اسے محسوس ہوا کہ کسی نے اس کے بدن سے غیبی چوغہ کھینچ کر اتار دیا ہو۔ اسے کسی کی آواز سنائی دی۔ ''اوہ ہیری......''

سرخ روشنی میں کسی کی جھلک سی دکھائی دی اور پھر ہیری کو محسوس ہوا کہ اس کا بدن کسی شکنجے سے آزاد ہو گیا ہو۔ درد کی تیز ٹیس اسے اپنے بدن میں دوڑتی ہوئی محسوس ہوئی، وہ ہلکا سا کراہا اور پھر بیٹھنے کی حالت میں سیدھا ہوتا چلا گیا۔ انجن کے بیدار ہونے سے کمپارٹمنٹ کی چھت کانپتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔ ہیری نے جلدی سے اپنے ہاتھ کی پشت سے اپنے چہرے پر بہنے والے خون کو پونچھ ڈالا اور سر اُٹھا کر ہیولے کی طرف دیکھا، وہ ٹونکس تھی جس کے ہاتھ میں اس کا غیبی چوغہ پکڑا ہوا تھا جو اس نے کچھ ہی لمحے پہلے اس کے بدن سے کھینچ لیا تھا۔

''بہتر رہے گا کہ ہم یہاں سے فوراً نکل جائیں......'' ٹونکس نے کہا، جب ریل گاڑی کی کھڑکیاں باہر موجود دھند کی وجہ سے دھندلی ہوتی ہوئی دکھائی دیں۔ ریل گاڑی آہستگی سے چل پڑی تھی اور سٹیشن سے باہر جانے والی تھی۔ ''چلو......ایک ساتھ کودتے ہیں!''

ہیری سرعت رفتاری سے اس کے تعاقب میں کمپارٹمنٹ سے باہر نکلا، راہداری سے ہوتا ہوا دروازے تک پہنچا۔ ٹونکس دروازہ کھول چکی تھی اور پھر اگلے لمحے وہ دونوں باہر چھلانگ لگا چکے تھے۔ ریل گاڑی کی رفتار کافی تیز ہو چکی تھی اور پلیٹ فارم تیزی سے پیچھے کی طرف کھسکتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ جب ہیری کے پاؤں پلیٹ فارم کی سخت زمین سے ٹکرائے تو وہ لڑکھڑا گیا مگر جلد ہی وہ اپنے توازن کو سنبھالنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ وہ اپنے سامنے چمکتے ہوئے سرخ انجن کو تیز رفتاری سے دور والا موڑ کاٹتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔ اگلے چند لمحوں میں دیکھتے ہی دیکھتے ریل گاڑی اس کی نظروں سے سامنے اوجھل ہو چکی تھی۔

رات کی سرد ہوا کے جھونکے اس کی زخمی ناک کو پرسکون کر رہے تھے جس سے درد کا احساس کم ہو رہا تھا۔ ٹونکس اس کی طرف دیکھ رہی تھی۔ ہیری کو اس بات پر ندامت اور غصہ محسوس ہو رہا تھا کہ ٹونکس نے اسے کس قدر مضحکہ خیز صورت حال میں گرفتار دیکھا تھا۔

ٹونکس نے خاموشی سے غیبی چوغہ اس کی طرف بڑھا دیا جسے اس نے پکڑ لیا تھا۔

''ایسا کس نے کیا؟''

''ڈریکو ملفوائے نے ......'' ہیری نے تلخی سے کہا۔ ''مدد کیلئے شکریہ!''

''کوئی بات نہیں!'' ٹونکس نے مسکرائے بغیر کہا۔ اندھیرے میں بھی ہیری کو دکھائی دے رہا تھا کہ اب بھی اس کے بال چوہے جیسی رنگت کے ہی تھے اور وہ اب بھی اتنی ہی غمگین دکھائی دے رہی تھی جتنا کہ وہ رون کے گھر میں ہونے والی سابقہ ملاقات پر دکھائی دی تھی۔ ''اگر تم کچھ دیر ساکت کھڑے رہو تو میں تمہاری ناک ٹھیک کر سکتی ہوں ......''

ہیری کو اس کی بات زیادہ بھلی نہیں لگی۔ وہ سیدھا میڈم پامفری کے پاس پہنچنا چاہتا تھا جن کے معالجاتی جادوئی کلمات واقعی قابل بھروسہ تھے مگر اس وقت ٹونکس کو انکار کرنا بدتمیزی والی بات ہی ہوتی، اس لئے وہ خاموشی سے ساکت کھڑا رہا اور اس نے اپنی آنکھیں بند کر لیں ......

''ڈورستم ......'' ٹونکس نے کہا۔

ہیری کی ناک پہلے بہت زیادہ گرم ہوئی اور پھر سرد ہوتی چلی گئی۔ اس نے ایک ہاتھ اُٹھا کر اس کا جائزہ لیا۔ خون بہنا بند ہو گیا اور زخم بھی مندمل ہو چکا تھا۔

''بہت بہت شکریہ ......''

''بہتر رہے گا کہ تم دوبارہ اپنا چوغہ پہن لو ...... ہم اب سکول تک پیدل ہی جائیں گے۔'' ٹونکس نے آہستگی سے کہا۔ وہ اب بھی نہیں مسکرا رہی تھی جیسے ہی ہیری نے خود پر چوغہ ڈالا، ٹونکس نے اپنی چھڑی ہوا میں لہرائی۔ چاندی جیسی رنگت کا ایک بڑا سا چار پیروں والا جانور اس میں سے نمودار ہوا اور اندھیرے میں اُڑنے لگا۔

''کیا یہ پشت بان کا جادوئی تخیل تھا؟'' ہیری نے دریافت کیا اسے یاد آ گیا کہ بالکل اسی طرح ڈمبل ڈور نے بھی ایک بار ہیگرڈ کو پیغام بھیجا تھا۔

''ہاں! میں سکول میں یہ پیغام بھیج رہی ہوں کہ تم میرے ساتھ ہو ورنہ وہ لوگ پریشان ہو جاتے۔ چلو! بہتر رہے گا کہ ہم یہاں رُک کر مزید وقت برباد نہ کریں ......''

وہ سٹیشن سے باہر نکل کر اس سڑک پر چلنے لگے جو سکول کی طرف جاتی تھی۔

''تم نے مجھے کیسے تلاش کیا؟'' ہیری نے چلتے ہوئے پوچھا۔

''میں نے یہ بات جان چکی تھی کہ تم ریل گاڑی سے نیچے نہیں اترے ہو اور میں یہ بھی جانتی تھی کہ تمہارے پاس غیبی چوغہ ہے۔ میں نے سوچا کہ تم کسی وجہ سے پوشیدہ ہو گئے ہو۔ جب میں ریل گاڑی کا اندر سے جائزہ لے رہی تھی تو مجھے اس کمپارٹمنٹ کی گرے

ہوئے پردے دیکھ کر شک پیدا ہوا اور میں نے اس کا جائزہ لینے کا فیصلہ کیا......''

''مگر تم یہاں کیا کر رہی تھی؟'' ہیری نے پوچھا۔

''مجھے سکول کی نگرانی اور حفاظت کا کام سونپا گیا ہے اور میں ہاگس میڈ میں تعینات کی گئی ہوں۔ طلباء کی مبہم سرگرمیوں اور بیرونی مداخلت پر نظر رکھنا میری ڈیوٹی ہے!''

''کیا تم یہاں اکیلی ہی تعینات کی گئی ہو یا پھر کوئی اور بھی......؟''

''میں اکیلی نہیں ہوں، پراؤڈفٹ، سیویج اور ڈولش بھی یہیں تعینات ہیں!''

''ڈولش؟......وہ ایرور جس نے گذشتہ سال ڈمبل ڈور پر حملہ کیا تھا؟'' ہیری چونک کر بولا۔

''ہاں وہی......!''

وہ اس ویران وسنسان اور تاریک سڑک پر چلتے رہے جس پر بگھیوں کے کچھ دیر پہلے نشان ڈال دیئے تھے۔ ہیری نے اپنے چوغے کی اوٹ میں سے ٹونکس کی طرف کنکھیوں سے دیکھا۔ گذشتہ مرتبہ وہ کافی جوشیلی اور سرگرم دکھائی دیتی تھی (اتنی زیادہ کہ کئی بار وہ اس کی موجودگی سے چڑ چڑے پن کا شکار ہو گیا تھا) وہ کھلکھلا کر ہنسا کرتی تھی اور ہنسی مذاق تو جیسے اس کی رگ رگ میں دوڑتا تھا۔ اب وہ عمر دار، سنجیدہ اور بردبار سی دکھائی دے رہی تھی۔ کیا یہ سب محکمے میں ہونے والے سنگین حادثے کی ہی بدولت تھا؟ اسے ہرمائنی کی بتائی ہوئی بات یاد آ گئی کہ وہ خود کو سیریس کی موت کا ذمہ دار ٹھہرا رہی تھی۔ اسے محسوس ہوا کہ اسے کسی طرح سے ٹونکس کو دلاسہ دینا چاہئے کہ اس میں اس کی کوئی لغزش نہیں تھی مگر وہ اپنے ارادے کو عملی جامہ پہنانے میں ناکام رہا۔ وہ سیریس کی موت کیلئے اسے قطعی قصوروار نہیں سمجھتا تھا، اس کی موت دراصل کسی بھی غلطی نہیں تھی (اگر کسی کی غلطی تھی تو وہ صرف ہیری کی ہی تھی) مگر سچ تو یہ تھا کہ وہ سیریس کے بارے میں کوئی بھی بات نہیں کرنا چاہتا تھا اس لئے وہ سرد رات میں خاموشی سے چلتا رہا۔ ٹونکس کا لمبا چوغہ اس کے پیچھے پیچھے زمین پر گھسٹتا رہا۔

ہمیشہ بگھیوں پر سفر کرنے کے باعث ہیری کو پہلے کبھی یہ اندازہ نہیں ہو پایا تھا کہ ہاگس میڈ سٹیشن سے ہوگورٹس سکول کتنی دور تھا؟ اسے اطمینان کی سانس نصیب ہوئی جب اس نے بالآخر سکول کے بیرونی داخلی دروازے کی جھلک دیکھی جس کے بلند ستون دور سے ہی دکھائی دیتے تھے، ان ستونوں پر پنکھ والے بارہ بڑے مجسمے نصب تھے۔ اسے اپنے بدن میں سردی کی لہریں سرایت کرتی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں۔ وہ اس نئی طرز کی اُداس ٹونکس سے گھبرا رہا تھا اور اس سے جلد ہی الگ ہونے کیلئے بیتاب تھا۔ جب ہیری نے بند گیٹ کو کھولنے کیلئے ہاتھ سے دھکیلا تو اسے معلوم ہوا کہ گیٹ اندر سے بند کر دیا گیا تھا۔ گیٹ پر لگی ہوئی زنجیر چھنکنے کی آواز خاموش فضا میں گونج اُٹھی

''کھل جاؤ......'' اس نے اپنی چھڑی ہوا میں لہراتے ہوئے کہا۔ چھڑی سے ایک لہر نکل کر بند گیٹ کے ساتھ ٹکرائی اور گم ہوگئی۔

کچھ بھی نہیں ہوا دروازہ نہیں کھلا تھا۔

''اس پر عمومی جادوئی کلمات ہرگز اثر نہیں کریں گے۔'' ٹونکس نے کہا۔ ''گیٹ کو سیل بند کرنے کیلئے ڈمبل ڈور نے خود جادو کیا ہے، جسے توڑنا آسان کام نہیں ہے......''

ہیری نے پریشان نظروں سے چاروں طرف دیکھا۔

''میرا خیال ہے کہ میں دیوار پر چڑھ کر پھلانگ جاتا ہوں۔'' وہ سر ہلا کر بولا۔

''نہیں! تم ایسا بالکل نہیں کر سکتے ہو!'' ٹونکس نے سپاٹ لہجے میں کہا۔ ''تمام دیواروں پر مداخلت بند سحر کا حصار چڑھا ہوا ہے، ان گرمیوں میں حفاظتی اقدامات سو گنا بڑھا دیئے گئے ہیں۔''

''تو پھر کیا کیا جائے؟'' ہیری نے اب اس بات پر چڑ چڑا ہونے لگا تھا کہ وہ بالکل بھی مدد کرنے کو تیار دکھائی نہیں دے رہی تھی۔ ''میرا خیال ہے کہ مجھے یہیں سونا پڑے گا اور صبح ہونے کا انتظار کرنا ہوگا، ہے نا؟''

''کوئی تمہیں لینے کیلئے آ رہا ہے......قدموں کی چاپ سنائی دے رہی ہے۔'' ٹونکس بولی۔

گیٹ کے دریچوں سے ہیری نے دیکھا کہ سکول کے قریب ایک لالٹین کی ننھی روشنی ٹمٹما رہی تھی۔ ہیری کے دل میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ اسے محسوس ہونے لگا کہ دیر میں پہنچنے کی وجہ سے وہ فلیچ کی بیہودہ بکواس کو برداشت کر لے گا جس وقت فلیچ بھدی غراتی آواز میں اسے یہ کہے گا کہ یقیناً سزا کے دروانئے کے بعد ہیری کے دماغ میں یہ بات اچھی طرح بیٹھ جائے گی کہ سکول وقت پر ہی آنا چاہئے۔ جب ٹمٹماتی ہوئی زرد روشنی ان سے صرف دس فٹ دور رہ گئی تو ہیری نے اپنا غیبی چوغہ اتار کر لپیٹ لیا۔ گیٹ کے دوسرے طرف دیکھنے پر اسے اپنے وجود میں شدید نفرت کا احساس ہوا، اس نے دیکھا کہ آنے والا فرد کوئی اور نہیں تھا بلکہ وہ سیاہ چوغے میں ملبوس، لمبے چپچپے بالوں اور خمدار ناک والے پروفیسر سیورس سنیپ تھے۔

''آہا آہا آہا......'' سنیپ نے اس کی طرف دیکھ کر تمسخرانہ انداز میں دبی ہوئی صدا لگائی۔ اس کے بعد انہوں نے اپنی چھڑی کو تالے پر ٹھونک دیا۔ تالا جھٹکے سے کھل گیا اور زنجیر خود بخود ہوا میں لہراتی ہوئی پیچھے ہٹ گئی۔ اگلے لمحے چرر کی آواز کے ساتھ گیٹ کھل گیا۔ ''اچھا ہوا تم پہنچ گئے پوٹر! جہاں تک میرا خیال ہے کہ تم نے واضح طور پر یہ تہیہ کر لیا ہے کہ سکول آنے کیلئے مروّجہ طریقے سے ہٹ کر اپنے الگ انداز اپناؤ گے اور سکول کی یونیفارم پہننے کے بجائے عام کپڑوں سے لوگوں کی توجہ اپنی مبذول کرانے میں کامیاب رہو گے، ہے نا؟''

''میں چوغہ صرف اس لئے نہیں پہن پایا کیونکہ میں......'' ہیری نے وضاحت دینے کی کوشش کی مگر سنیپ نے اس کی بات بیچ میں ہی کاٹ دی۔

''نمفا ڈورا! اب تمہیں یہاں رُک کر مزید انتظار کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، پوٹر میرے ہاتھوں میں......آہ...... بالکل محفوظ

ہے!''

''میں نے اپنا پیغام ہیگرڈ کی طرف بھیجا تھا......؟'' ٹونکس نے تیوریاں چڑھا کر کہا۔

''افسوس! پوٹر کی طرح ہیگرڈ کو بھی سہ ماہی کی استقبالیہ دعوت میں پہنچنے میں دیر ہوگئی تھی، اس لئے وہ پیغام میں نے وصول کرلیا تھا۔'' سنیپ نے ایک طرف ہو کر ہیری کو اندر داخل ہونے کی جگہ دیتے ہوئے کہا۔ ''ویسے مجھے تمہارے نئے پشت بانی تخیل کو دیکھ کو کافی حیرت ہوئی تھی!''

انہوں نے زوردار دھماکے کے ساتھ گیٹ کا کواڑ ٹونکس کے چہرے کے سامنے بند کر دیا اور اپنی چھڑی لہرائی۔ زنجیر دوبارہ حرکت کرتی ہوئی بندھنے لگی اور اپنی جگہ پر آ کر جڑ گئی اور تالا ایک بار پھر بند ہوگیا۔

''میرا خیال ہے کہ تمہارا سابقہ پشت بانی تخیل اس کی نسبت زیادہ عمدہ تھا۔'' سنیپ نے کہا اور ان کی آواز میں تمسخر کافی نمایاں تھا۔ ''یہ نیا پشت بانی تخیل کافی حد تک کمزور واقع ہوا تھا۔''

جب سنیپ نے ہیری کی طرف لالٹین لہرائی تو ہیری نے ایک نظر میں دیکھ لیا کہ ٹونکس کے چہرے پر غصے اور حیرانگی کے ملے جلے آثار پھیل چکے تھے پھر وہ اندھیرے میں کہیں گم ہوگئے۔

''شب بخیر!...... تمہارا شکریہ!...... ہر مدد کیلئے......!'' ہیری نے ٹونکس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جب وہ مڑ کر سنیپ کے ہمراہ کھلے میدان کی طرف بڑھنے لگا۔

''ٹھیک ہے، پھر ملاقات ہوگی، ہیری!'' عقب میں سے ٹونکس کی آواز سنائی دی۔

سنیپ ایک منٹ تک بالکل خاموش رہے۔ ہیری کو ایسا محسوس ہوا جیسے اس کے وجود میں نفرت کی زبردست لہریں جوش مارنے لگی ہوں۔ یہ غیر یقینی بات تھی کہ سنیپ کو اس کے اندر پنپنے والی نفرت اور غصے کا احساس نہیں ہو رہا تھا۔ پہلی ملاقات سے ہی وہ سنیپ سے گہری نفرت کرتا چلا آیا تھا۔ سنیپ کو وہ کبھی معاف نہیں کر سکتا تھا کیونکہ سیریس کے معاملے میں ان کی سوچ نہایت بیہودہ اور غلط تھی۔ ڈمبل ڈور چاہے جو بھی کہیں، ہیری تمام تعطیلات میں گہری غور وفکر کے بعد اس نتیجے پر پہنچا تھا کہ سنیپ کی لعن طعن اور تمسخرانہ رویے کی وجہ سے سیریس دلبرداشتہ ہو کر اس رات محکمے کے شعبہ اسراریات میں جا پہنچا تھا جہاں اس کی موت واقع ہوئی تھی۔ ہیری کے سامنے ہی سنیپ نے سیریس کو طعنہ دیا تھا کہ وہ اطمینان سے محفوظ پناہ گاہ میں چھپا بیٹھا ہے جبکہ اس کے مقابلے میں ققنس کے گروہ کے جانباز پوری بہادری اور جانفشانی سے والڈی موورٹ سے نبرد آزما ہیں۔ ہیری نے اپنے دل و دماغ میں اس رائے کو اتنا پختہ کر لیا تھا کہ وہ اب بڑی آسانی سے سنیپ کو قصوروار ٹھہرا سکتا تھا۔ یہ خیال نہایت تسلی آمیز تھا کیونکہ وہ یہ بات بھی اچھی طرح جانتا تھا کہ اگر کسی کو سیریس کی موت کا کوئی افسوس نہیں ہوا ہے تو وہ صرف یہی آدمی ہی ہے جو اندھیرے میں اس وقت اس کے ساتھ چل رہا تھا......

''دیر سے سکول پہنچنے کی وجہ سے گری فنڈر کے پچاس پوائنٹس کم کئے جاتے ہیں!'' سنیپ نے دھیمی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

''اور بیس پوائنٹس تمہارے ماگلولباس کیلئے بھی کم...... مجھے یاد نہیں ہے کہ کسی فریق نے اپنی پہلی سہ ماہی کا آغاز منفی پوائنٹس کے ساتھ کیا ہو......ابھی تو پڈنگ کھانا بھی شروع نہیں ہو پایا ہے، پوٹر! تم نے تو نیا ریکارڈ قائم کر دیا ہے، ہے نا؟''

ہیری کے تن بدن میں نفرت کا لاوا اُمڈتا جا رہا تھا، وہ اب دہکنے لگا۔ بہرحال، وہ یہ بات سنیپ کو ہرگز نہیں بتانا چاہتا تھا کہ اسے دیر کس وجہ سے ہو گئی تھی؟ اس کے بجائے تو وہ لندن تک پورے راستے ساکت و ششدر پڑے رہ کر واپس لوٹ جانا زیادہ پسند کرتا!

''مجھے لگتا ہے کہ تم دھماکے دار انداز میں اپنی آمد کا اظہار کرنا چاہتے تھے، ہے نا؟'' سنیپ نے دبے ہوئے لہجے میں کہا۔ ''اور تمہیں اس بار کوئی اُڑنے والے کار نہیں مل پائی، اس لئے تم نے فیصلہ کر لیا کہ بڑے ہال میں آدھی دعوت گزر جانے کے بعد داخل ہونا کافی دلچسپ اور دھماکے دار رہے گا اور دوسروں پر بڑا اثر پڑے گا؟''

ہیری نے خاموش رہنا ہی بہتر سمجھا حالانکہ اسے محسوس ہو رہا تھا کہ اس کا سینہ دہکتی ہوئی نفرت سے پھٹنے والا ہو۔ وہ جانتا تھا کہ سنیپ محض اسی لئے اسے لینے کیلئے وہاں پہنچے تھے تا کہ لوگوں کی نظروں سے دور رہ کر وہ اسے خوب زچ کر سکیں...... ذہنی طور پر مضطرب کر سکیں!

وہ دونوں بالآخر سکول کی سیڑھیوں تک پہنچ گئے ان کے سامنے بلوط کی لکڑی والا بڑا دروازہ کھل گیا۔ بیرونی ہال میں باتوں اور ہنسی کا شور سنائی دے رہا تھا جو بڑے ہال کے کھلے دروازے سے باہر آ رہا تھا۔ پلیٹوں اور گلاسوں کے کھنکنے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ ہیری نے سوچا کہ کیا اسے اپنا غیبی چوغہ دوبارہ پہن لینا چاہئے تا کہ وہ کسی کا دھیان اپنی طرف متوجہ کئے بغیر ہی گری فنڈر کی میز تک پہنچ جائے (مشکل امر یہ تھا کہ گری فنڈر فریقی میز بیرونی ہال والے دروازے سے سب سے زیادہ فاصلے پر موجود تھی)

بہرحال اگلے ہی لمحے ایسا محسوس ہوا جیسے سنیپ نے اس کے دل کی بات پڑھ لی تھی۔ ''کوئی چوغہ نہیں......ایسے ہی اپنی میز پر جاؤ تا کہ سب لوگ تمہیں اچھی طرح سے دیکھ سکیں جو میرے خیال میں تم چاہتے بھی ہو، ہے نا؟''

ہیری مڑا اور سیدھا کھلے دروازے کی طرف چل دیا۔ وہ سنیپ کے سائے سے بھی دور جانے کیلئے کچھ بھی کر سکتا تھا۔ بڑے ہال میں چار لمبی فریقی میزوں دکھائی دے رہی تھیں اور سامنے والے اونچے چبوترے پر اساتذہ کی میز موجود تھی۔ بڑے ہال میں ہمیشہ کی طرح ہوا میں تیرتی ہوئی موم بتیاں سجی ہوئی تھیں، جن کی روشنی میں نیچے پلیٹیں چمکتی دمکتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ بہرحال، ہیری کیلئے یہ چمک دمک دھندلی پڑ چکی تھی کیونکہ وہ اتنی سرعت رفتاری سے چلتا ہوا گری فنڈر کی میز کی طرف بڑھا کہ طلباء کو اس کی طرف دیکھنے کا صحیح طرح سے موقعہ ہی نہیں مل پایا تھا۔ وہ ہفل پف کی میز کے قریب سے گزرتا ہوا آگے بڑھا اور جب طلباء اسے اچھی طرح سے دیکھنے کیلئے اُٹھ کھڑے ہوئے، تب تک وہ اس نے رون اور ہرمائنی کو دیکھ لیا تھا۔ وہ نشستوں کے درمیان سے تیزی سے چلتا ہوا ان کی طرف گیا اور ان کے درمیان جگہ بنا کر بیٹھ گیا۔

''تم کہاں تھے......اوہ! یہ تمہارے چہرے کو کیا ہوا؟'' رون نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔ آس پاس کے سب لوگ بھی اسی کی

طرف دیکھ رہے تھے۔

''کیا ہوا؟ میرے چہرے میں کوئی گڑبڑ دکھائی دے رہی ہے؟'' ہیری نے پریشان ہوتے ہوئے پوچھا اور میز پر سے ایک چمچہ اُٹھا کر اس کی پشت میں اپنا عکس دیکھنے لگا۔

''تم خون میں لت پت ہو...... یہاں آ جاؤ......'' ہرمائنی نے تشویش بھرے لہجے میں بولی، اس نے اپنی چھڑی نکال کر اس کی طرف لہرائی۔ ''ڈورستم......'' اگلے ہی لمحے اس کے چہرے، گردن اور کپڑوں پر سوکھا ہوا خون غائب ہو گیا۔

''شکریہ!'' ہیری نے اپنے صاف ہوئے چہرے کو چھوتے ہوئے کہا۔ ''اور میری ناک کیسی دکھائی دے رہی ہے؟''

''معمول کے مطابق ہی ہے!'' ہرمائنی نے متفکر لہجے میں کہا۔ ''تمہارے خیال میں یہ کیسی دکھائی دینا چاہئے تھی؟...... ہیری! کیا ہوا تھا، ہم تو بے حد پریشان ہو گئے تھے؟''

''میں اس بارے میں بعد میں بات کروں گا؟'' ہیری نے روکھے لہجے میں کہا۔ اسے معلوم تھا کہ جینی، نیول، ڈین اور سمیس بھی اس کی باتیں غور سے سن رہے تھے۔ یہاں تک کہ گری فنڈر کا بھوت لگ بھگ سر کٹا نک بھی چپکے سے اس کی بات سننے کیلئے اُڑ کر نشست کے قریب پہنچ گیا تھا۔

''مگر......'' ہرمائنی نے کچھ بولنا چاہا۔

''کہا ہے کہ ابھی نہیں!'' ہیری نے زور دیتے ہوئے کہا۔ اسے پوری امید تھی کہ سب لوگ سوچ رہے ہوں گے کہ وہ یقیناً کوئی بڑا کارنامہ سرانجام دے کر ہی وہاں پہنچا ہے، جس میں مرگ خور اور روح کھچڑوں سے مڈبھیڑ شامل ہوں گے۔ ظاہر ہے کہ ملفوائے اس کہانی کو خوب مرچ مسالہ لگا کر پیش کر رہا ہوگا مگر اس بات کا کافی حد امکان تھا کہ اس کی استہزائیہ کہانی گری فنڈر کے زیادہ تر طلباء و طالبات تک نہیں پہنچ پائے گی۔

اس نے رون کے دوسری طرف پڑے ہوئے ڈونگوں میں سے مرغی کی ٹانگ اور مٹھی بھر چپس اُٹھانے کی کوشش کی مگر اس سے پہلے کہ وہ انہیں پکڑ پاتا، وہ غائب ہو گئے اور ان کی جگہ پر میٹھے پکوان نمودار ہو گئے۔

''تم انتخاب کا دور نہیں دیکھ پائے۔'' ہرمائنی نے کہا۔ رون اسی وقت ایک بڑے چاکلیٹی حلوے کی طشت کی طرف جھپٹا۔

''بولتی ٹوپی نے کوئی دلچسپ بات کہی؟'' ہیری نے شیر قند کا ایک ٹکڑا لیتے ہوئے پوچھا۔

''وہی گھسی پٹی باتیں......ہمیں دشمنوں کے سامنے یک جہتی اور متحد رہنے کی تجویز دی۔''

''ڈمبل ڈور نے والڈی مورٹ کا کوئی ذکر کیا؟''

''ابھی تک تو نہیں مگر وہ اپنی اہم تقریر کھانے سے فراغت کے بعد ہی کیا کرتے ہیں، ہے نا؟ وہ اب کچھ ہی دیر میں اپنا خطاب شروع کرنے ہوں گے......''

''سنیپ نے بتایا کہ ہیگرڈ کو دعوت میں شامل ہونے میں تاخیر ہوگئی تھی......''

''تم نے سنیپ کو دیکھا تھا؟......کیسے؟......'' رون نے اپنے منہ میں چاکلیٹی حلوہ ٹھونستے ہوئے حیرت سے پوچھا۔

''میرا اُن سے سامنا ہوگیا تھا......'' ہیری نے بات کو پلٹتے ہوئے جلدی سے کہا۔

''ہیگرڈ کو چند ہی منٹ کی دیر ہوئی ہوگی۔'' ہرمائنی نے جواب دیا۔'' ذرا دیکھو تو ہیری! وہ تمہاری طرف ہاتھ ہلا رہا ہے......''

ہیری نے اساتذہ کی میز کی طرف دیکھا اور ہیگرڈ کو دیکھ کر مسکرا دیا جو واقعی اس کی طرف دیکھ کر اپنا بھاری بھرکم ہاتھ ہلا رہا تھا۔ ہیگرڈ کبھی بھی گری فنڈر کی سربراہ پروفیسر میک گوناگل جتنا بردبار اور سنجیدہ دکھائی دینے میں کامیاب نہیں ہو پایا تھا جن کے سر کا بالائی حصہ ہیگرڈ کی کہنی اور کندھے کے درمیانی حصے تک ہی پہنچ پاتا تھا۔ پروفیسر میک گوناگل ہیگرڈ کے پہلو میں ہی بیٹھی ہوئی تھی اور اس کے احمقانہ رویے کو ناپسندیدہ نظروں سے دیکھ رہی تھیں۔ ہیری کو یہ دیکھ کر بڑی حیرت ہوئی کہ علم جوتش کی پروفیسر ٹراؤلینی بھی وہاں پر موجود تھیں جو ہیگرڈ کی دوسری طرف بیٹھی ہوئی تھیں اور پڈنگ کھانے میں مصروف تھیں۔ وہ اپنے تاریک، خوشبودار اور دھوئیں سے بھرے مینار والے کمرے سے بہت کم باہر نکلتی تھیں۔ ہیری نے انہیں استقبالیہ دعوت میں انہیں پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ وہ ہمیشہ جتنی عجیب دکھائی دے رہی تھیں۔ ان کے گلے میں پہنی ہوئی موٹے منکوں والی مالا روشنی میں چمک رہی تھی، جسم کے ساتھ بری طرح سے لپیٹی گئی شال کا ایک پلو پیچھے کی طرف بے ہنگم انداز میں لہرا رہا تھا اور ان کی آنکھوں پر لگی ہوئی موٹے عدسوں والی عینک میں ان کی آنکھیں ضرورت سے کچھ زیادہ ہی بڑی بڑی دکھائی دے رہی تھیں۔ انہیں ہمیشہ دھوکے باز سمجھنے والے ہیری پر گذشتہ سال کی آخری سہ ماہی کے اختتام پر پہلی بار یہ حقیقت آشکارا ہوئی تھی، جس پر وہ صدمے جیسی کیفیت میں مبتلا ہوگیا تھا کہ وہ ہی وہ پیشین گو تھیں جنہوں نے اس کی پیدائش سے قبل والڈی مورٹ کے بارے میں پیش گوئی کی تھی جو اس کے والدین کی موت کا سبب بن گئی اور ہیری کے ماتھے پر ہمیشہ کا نشان چھوڑ گئی تھی۔ اس بات کی خبر پا کر ہیری ان کے ساتھ کم سے کم وقت گزارنے کا خواہشمند تھا مگر اچھی بات یہ تھی کہ اس سال وہ علم جوتش کی کلاس چھوڑ دے گا۔ اتفاق سے اُن کی جلتے ہوئے چراغ جیسی بڑی بڑی آنکھیں اس کی طرف گھوم گئیں، انہوں نے ہیری کو دیکھ کر عجیب سی گھبراہٹ کا اظہار کیا اور جلدی سے سلے درن کی میز کی طرف دیکھنے لگیں۔ ہیری نے ان کی نگاہوں کے تعاقب میں سلے درن کی میز کی طرف دیکھا جہاں ملفوائے ناک ٹوٹنے والے حادثے کی نقل کرتا ہوا دکھائی دیا جو یقیناً ہیری کے ساتھ کئے گئے سلوک کے بارے میں اپنے ساتھیوں کو بتا رہا تھا اور اس کے گرد بیٹھے ہوئے تمام لوگ کھلکھلا کر ہنس رہے تھے۔ ہیری نے اپنی نگاہ جھکا کر اپنے شیر قند پر جمالی۔ اسے اپنے وجود میں حرارت کے بڑھنے کا احساس ہونے لگا۔ وہ ملفوائے سے دوبدو لڑائی کرنے کیلئے خود میں بے قراری محسوس کرنے لگا......

''تمہیں پروفیسر سلگ ہارن نے مدعو کیا تھا، وہ تم سے کیا چاہتے تھے؟'' ہرمائنی نے پوچھا۔

''وہ جاننا چاہتے تھے کہ محکمے میں اس رات کیا ہوا تھا؟'' ہیری نے آہستگی سے کہا۔

''اوہ! باقی لوگ بھی یہی جاننا چاہتے تھے،'' ہر مائنی نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔ ''ریل گاڑی میں بھی لوگ ہم سے اس ضمن میں سوال جواب کرتے رہے، ہے نا.....رون؟''

''بالکل!'' رون نے نوالہ نگلتے ہوئے کہا۔ ''سب لوگ یہ جاننا چاہتے تھے کہ کیا تم واقعی 'نجات دہندہ' ہو......''

''اس موضوع پر بھوتوں کے درمیان بھی کافی زورشور کی بحث ہوئی ہے۔'' لگ بھگ سر کٹے نک نے درمیان میں دخل اندازی کرتے ہوئے کہا اور اپنا سر ہیری کی طرف جھکایا۔ اس وجہ سے اس کا سر اس کی گردن کے گلوبند پر سرک کر خطرناک انداز میں جھولنے لگا۔ ''مجھے پوٹر کا قریبی رازدار تسلیم کیا جاتا ہے، سبھی بھوت جانتے ہیں کہ میرے اور پوٹر کے درمیان دوستانہ مراسم ہیں۔ بہرحال، میں نے بھوتوں کے گروہ کو کھلے الفاظ میں آگاہ کر دیا ہے کہ میں کسی بھی طرح کی معلومات حاصل کرنے کیلئے ہیری کو تنگ نہیں کروں گا، میں نے ان سے کہا کہ ہیری پوٹر جانتا ہے کہ وہ مجھ پر پورا اعتماد کرسکتا ہے اور مجھے رازدارانہ باتیں بھی بتا سکتا ہے۔ میں اس کے اعتماد کو ٹھیس پہنچانے کے بجائے مرنا زیادہ پسند کروں گا......''

''یہ تو کوئی بڑا دعویٰ نہیں ہے، سب جانتے ہو کہ تم تو پہلے ہی مر چکے ہو۔'' رون نے منہ بسور کر کہا۔

''ایک بار پھر تم نے کند کلہاڑی جتنی بے حسی کا مظاہرہ کیا ہے، لڑکے!'' سر کٹے نک نے توہین آمیز لہجے پر بھڑکتے ہوئے کہا اور ہوا میں اچھل کر گری فنڈر کی میز کے دوسرے کنارے کی طرف چلا گیا۔ اسی وقت ڈمبل ڈور اساتذہ والی میز کے سامنے اُٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ ہال میں پھیلا ہوا شور تھمنے لگا اور ہنسی مذاق کا سلسلہ رُک گیا۔

''شام بخیر!'' انہوں نے پھیلی ہوئی مسکراہٹ کے ساتھ کہا اور اپنی بھنوئیں یوں پھیلا دیں جیسے پورے ہال کو اپنے گلے لگانا چاہتی ہوں۔

''اوہ! ان کے ہاتھ کو کیا ہوا؟'' ہر مائنی نے آہ بھرتے ہوئے کہا۔

ان کے جلے ہوئے ہاتھ کی طرف صرف ہر مائنی کا ہی نہیں ہال میں بیٹھے بے شمار طلباء کا بھی دھیان مبذول ہوا تھا۔ ڈمبل ڈور کا دایاں ہاتھ اتنا سیاہ اور استخوانی دکھائی دے رہا تھا جتنا ہیری کو اس رات کو دکھائی دیا تھا جب وہ ہیری کو ڈرسلی گھرانے سے لے کر ویزلی گھرانے چھوڑنے کیلئے آئے تھے۔ پورے ہال میں کھسر پھسر سی گونجنے لگی۔ ڈمبل ڈور کو صورت حال کا صحیح اندازہ ہو چکا تھا، اس لئے انہوں نے مسکراتے ہوئے اپنی سنہری ارغوانی آستین کو ہلا کر اپنی چوٹ کو چھپا لیا۔

''پریشان ہونے والی کوئی بات نہیں۔'' انہوں نے بات ہوا میں اُڑاتے ہوئے کہا۔ ''اب ......ہم اپنے نئے طالبعلموں کو خوش آمدید کہتے ہیں، اور اپنے سابقہ طلباء و طالبات کو ایک مرتبہ پھر سے خوش آمدید کہا جاتا ہے۔ جادوئی پڑھائی کا ایک اور سال آپ کا منتظر ہے......''

''جب میں گرمیوں میں ان سے ملا تھا تب بھی ان کا ہاتھ ایسا ہی تھا۔'' ہیری نے ہر مائنی کی طرف دیکھ کر سرگوشی کرتے ہوئے

کہا۔ ’’کچھ زخم کبھی مندمل نہیں ہو پاتے ہیں...... پرانے گھاؤ......اور کچھ زہروں کا کوئی تریاق نہیں ہوتا ہے......‘‘

ڈمبل ڈور کی آواز سنائی دے رہی تھی جو کہہ رہے تھے۔

’’اور ہمارے چوکیدار مسٹر فلیچ نے مجھ سے کہا ہے کہ ویزلی جوک شاپ سے خریدے گئے ہر قسم کے جادوئی سامان پر کڑی پابندی عائد کی گئی ہے......اور جو لوگ اپنے اپنے فریق کی کیوڈچ ٹیم میں کھیلنے میں دلچسپی رکھتے ہیں، وہ ہمیشہ کی طرح اپنے فریقی منتظم کو اپنا نام دے سکتے ہیں۔ ہم لوگ ایک نئے کمنٹریٹر کی تلاش بھی کر رہے ہیں جو لوگ کمنٹری کرنا چاہیں، وہ بھی اپنے فریقی منتظم کو اپنا نام پیش کر سکتے ہیں......ہمیں اساتذہ میں اس سال ایک نئے استاد کا استقبال کرتے ہوئے خوشی محسوس ہو رہی ہے۔ پروفیسر سلگ ہارن!‘‘

سلگ ہارن اپنی نشست سے اُٹھ کر کھڑے ہو گئے اور ان کا گنجا سر موم بتیوں کی روشنیوں میں چمکنے لگا۔ بڑی واسکٹ والی تو ند کی وجہ سے نیچے کی میز کا منظر اندھیرے میں ڈوب چکا تھا۔

’’پروفیسر سلگ ہارن، میرے دیرینہ دوست اور ہوگورٹس کے سابق استاد بھی ہیں جو بطور جادوئی مرکبات کے استاد اپنے سابقہ عہدے پر کام کرنے کیلئے تیار ہو گئے ہیں......‘‘

’’جادوئی مرکبات......؟‘‘

’’جادوئی مرکبات......؟‘‘

یہ الفاظ پورے ہال میں گونجنے لگے جیسے طلباء کو اپنی سماعت پر یقین نہ آرہا ہو کہ انہوں نے جو کچھ سنا تھا کیا وہ واقعی صحیح تھا؟

’’جادوئی مرکبات؟‘‘ رون اور ہرمائنی نے ایک ساتھ ہیری کی طرف گھور کر دیکھا۔ ’’مگر تم تو کہہ رہے تھے کہ......‘‘

’’اور اس دوران پروفیسر سنیپ......‘‘ ڈمبل ڈور نے اپنی آواز بلند کرتے ہوئے کہا تاکہ طلباء کی بڑبڑاہٹ کے باوجود صاف سنائی دے سکے۔ ’’تاریک جادو سے تحفظ کے فن کے استاد کے طور پر اپنے فرائض انجام دیں گے......‘‘

’’نہیں......‘‘ ہیری اتنی زور سے بولا کہ کئی طلباء کے سر اس کی طرف گھوم گئے۔ اسے ان کی ذرا پرواہ نہیں تھی۔ وہ غصیلی نظروں سے اساتذہ کی میز کی طرف گھور رہا تھا۔ اتنے عرصے بعد بالآخر سنیپ کو تاریک جادو سے تحفظ کا استاد بنانے کی بھلا کیا تک تھی؟ کیا سالہا سال سے سب کو معلوم نہیں تھا کہ اس کام کیلئے ڈمبل ڈور کو ان پر بھروسہ نہیں تھا؟

’’مگر ہیری تم نے کہا تھا کہ سلگ ہارن ہمیں تاریک جادو سے تحفظ کے فن کا مضمون پڑھائیں گے؟‘‘ ہرمائنی نے حیرانگی سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

’’مجھے تو یہی اندازہ ہوا تھا......‘‘ ہیری نے کہا اور اس نے ڈمبل ڈور کی باتیں یاد کرنے کی کوشش کرتے ہوئے اپنے دماغ پر زور ڈالا۔ اسے یاد آیا کہ ڈمبل ڈور نے اسے یہ کبھی نہیں بتایا تھا کہ سلگ ہارن درحقیقت کس شعبے کے استاد تھے اور وہ انہیں کیا پڑھائیں گے؟

ڈمبل ڈور کے دائیں طرف بیٹھے ہوئے سنیپ اپنے نام کے ذکر پر اپنی نشست سے نہیں اُٹھے تھے بلکہ انہوں نے صرف ہاتھ ہلا کر سلے درن کی میز پر گونجنے والی زوردار تالیوں پر ان کا شکریہ ادا کیا۔ بہرحال، ہیری کو اس بات پر پورا یقین تھا کہ اسے ان کے سپاٹ چہرے پر فاتحانہ فخر کا تاثر جھلکتا ہوا دکھائی دے رہا تھا جس سے وہ ہمیشہ نفرت کیا کرتا تھا۔

''ایک لحاظ سے یہ اچھا ہی ثابت ہوا ہے!'' اس نے اپنے خونخوار غصے کو دباتے ہوئے کہا۔''سنیپ اس سال کے بعد یہاں سے ہمیشہ کیلئے رخصت ہو جائیں گے......''

''تم کیا کہنا چاہتے ہو؟'' رون نے الجھے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

''یہ عہدہ منحوسیت کا شکار ہے۔کوئی بھی سال سے زیادہ اس عہدے پر براجمان نہیں رہ پایا ہے...... کیورئیل اسی عہدے پر موت کے گھاٹ اتر گیا تھا۔ میں تو اسی بات کا خواہشمند ہوں کہ اب اس مضمون کا ایک اور استاد موت کے گھاٹ اتر جائے......''

''ہیری......!'' ہرمائنی سکتے کی کیفیت میں ناپسندیدگی سے ہکلائی۔

''ممکن ہے کہ اس سال کے بعد وہ دوبارہ اپنے سابقہ مضمون جادوئی مرکبات کے عہدے پر لوٹ جائیں۔'' رون نے بے یقینی کے عالم میں کہا۔''ہوسکتا ہے کہ سلگ ہارن زیادہ عرصہ تک پڑھانے کا ارادہ نہ رکھتے ہوں جیسا کہ موڈی نہیں چاہتے تھے......''

ڈمبل ڈور نے کھنکار کر اپنا گلا صاف کیا۔ ہال میں صرف ہیری، رون اور ہرمائنی ہی باتیں نہیں کر رہے تھے۔سنیپ کی دیرینہ آرزو بالآخر پوری ہو چکی تھی۔ یہ خبر سن کر پورے ہال میں چہ میگوئیوں کا سلسلہ چل نکلا تھا۔ادھر ڈمبل ڈور کو جیسے یہ معلوم ہی نہیں تھا کہ انہوں نے کتنی سنسنی خیز خبر سنا دی تھی، انہوں اساتذہ کی تعیناتی کے بارے میں مزید کوئی اعلان نہیں کیا مگر انہوں نے کئی سیکنڈ تک خاموش رہ کر اس بات کا انتظار کیا کہ ان کے مزید بولنے سے قبل ہال میں سکوت چھا جائے اور پھر وہ دوبارہ بول اُٹھے......

''......اب جیسا کہ ہال میں بیٹھا ہوا ہر فرد یہ بات جان چکا ہے کہ لارڈ والڈی مورٹ اور اس کے خونخوار چیلے ایک بار پھر سیاہ کرتوتوں کا آغاز کر چکے ہیں اور دن بہ دن طاقت ور بنتے جا رہے ہیں۔''

ڈمبل ڈور کے جملے سن کر ہال میں بیٹھا ہوا ہو فرد مضطرب اور تناؤ کا شکار دکھائی دینے لگا۔ ہیری نے ملفوائے کی طرف دیکھا جو ڈمبل ڈور کی طرف بالکل نہیں دیکھ رہا تھا بلکہ اپنی چھڑی سے اپنے چھری کانٹے کو پلیٹ سے اوپر بلند کر کے گھمانے میں مشغول تھا جیسے اس کی نگاہ میں ہیڈ ماسٹر کی گفتگو کوئی معنی نہیں رکھتی تھی۔

''میں اس بات پر زور دینا چاہتا ہوں کہ موجودہ صورت حال میں حالات کافی حد تک خطرناک ہو چکے ہیں اور ہوگورٹس میں ہم سب کو حفاظتی اقدامات کا خاص طور پر خیال رکھنا چاہئے۔ گرمیوں میں سکول کا جادوئی حصار مزید مضبوط کر دیا گیا ہے۔ نئے اور زیادہ سودمند جادوئی حفاظتی اقدامات اُٹھائے گئے ہیں مگر ہمیں اس کے باوجود کسی طالبعلم یا استاد سے سرزد ہونے والی ہر لاپروائی سے ہوشیار رہنے کی ضرورت ہوگی۔ اس لئے میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ کے اساتذہ آپ کو جو بھی حفاظتی تدابیر کی تجاویز

دیں، ان پر پوری طرح عمل درآمد کیجئے۔ چاہے اس معاملے میں آپ کو کیسی بھی مشکل پیش آئے؟......خصوصاً اس قانون کی مثال دیتا ہوں کہ آپ کو رات کے اوقات میں اپنے اپنے کمروں سے باہر نہیں نکلنا چاہئے۔ میں آپ سے دوبارہ درخواست کرتا ہوں کہ اگر آپ کی نظر میں سکول کے اندر یا باہر کسی غیر معمولی چیز یا واقعے کی طرف مبذول ہو جائے تو اسے جانچنے کیلئے اپنی کوئی کوشش کرنے کے بجائے اپنے اساتذہ میں کسی کو بھی فوری طور آگاہ کریں۔ مجھے بھروسہ ہے کہ آپ اپنی اور سب کی حفاظت کی خاطر بروقت اور صحیح اقدامات ہی اُٹھانا پسند کریں گے......''

ڈمبل ڈور کی نیلی آنکھوں ہال میں موجود طلباء کے چہروں پر گھومیں اور وہ ایک بار پھر دھیمے انداز میں مسکرا دیئے۔

''مگر اب چونکہ آپ کے بستر آپ کا انتظار کر رہے ہیں اور وہ اتنے ہی گرم اور آرام دہ ہیں جتنی آپ امید لگائے بیٹھے ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ آپ سبھی کل کی کلاسوں میں پہنچنے سے پہلے اچھی طرح سے آرام کرنا چاہتے ہیں، اس لئے اب شب بخیر کہنے کا وقت آن پہنچا ہے......!''

ہمیشہ کی طرح کان پھاڑ شور سنائی دیا۔ کرسیاں کھسکنے، گھسٹنے اور جوتوں کی چاپ سنائی دی۔ سینکڑوں طلباء ایک ساتھ چہ میگوئیاں کرتے ہوئے بڑے ہال سے باہر نکل کر اپنے اپنے فریقی ہالوں کی طرف جانے لگے۔ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اپنی طرف دیکھتے ہوئے ہجوم کے ہمراہ جانے کی ہیری کو کوئی جلدی نہیں تھی۔ اس کے علاوہ وہ ملفوائے کے زیادہ قریب بھی نہیں جانا چاہتا تھا تاکہ وہ اسے ناک پر ٹھوکر مارنے پر کوئی تمسخرانہ جملے نہ کس پائے یا کوئی نقل اتارنے کا موقع پا سکے۔ اس لئے وہ پیچھے رہ کر اپنے جوتوں کے تسمے باندھنے کی اداکاری کرنے لگا۔ اس نے زیادہ تر گری فنڈر کے طلباء کو اپنے سامنے سے نکل جانے دیا۔ ہرمائنی پہلے ہی اُٹھ کر اپنی پری فیکٹ کے فرائض نبھا رہی تھی اور پہلے سال کے بچوں کو سمیٹ کر گری فنڈر ہال کی طرف لے جا رہی تھی مگر رون ہیری کے پاس ہی رُکا رہا......

''تمہاری ناک کو کیا ہوا تھا؟'' اس نے آہستگی سے پوچھا جب وہ ہال سے باہر نکلتے ہوئے ہجوم کے پیچھے پیچھے چل رہے تھے۔ وہ دوسرے لوگوں سے اتنے دور تھے کہ کوئی ان کی بات بمشکل ہی سن سکتا تھا۔

ہیری نے اسے صاف صاف بتا دیا۔ یہ ان کی دوستی کی مضبوطی کا ثبوت تھا کہ رون اس کی بات سننے کے بعد بالکل ہنسا۔

''اوہ ہاں! میں نے ملفوائے کو ناک کے بارے میں کسی کی نقل اتارتے ہوئے دیکھا تھا۔'' رون نے تلخ لہجے میں غرا کر کہا۔

''میں نے بھی دیکھا تھا۔ خیر! اس کی پرواہ مت کرو۔'' ہیری نے سخت لہجے میں کہا۔ ''ذرا سنو تو سہی، وہ وہاں میری موجودگی کا علم ہونے سے قبل کیا کہہ رہا تھا......''

ہیری نے کو امید تھی کہ ملفوائے کی باتیں سن کر رون دنگ رہ جائے گا۔ ہیری کو رون کا ردعمل اس کے کند ذہن کی علامت محسوس ہوا کیونکہ رون کے چہرے پر ذرا سی بھی پریشانی نہیں جھلکی تھی۔

''چھوڑو ہیری! وہ تو پینسی پارکنسن کے سامنے اپنی شان جھاڑنے کی کوشش کر رہا تھا......'تم جانتے ہو کون؟' بھلا اسے کیا کام

دے سکتا ہے؟'' رون نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''تمہیں یہ بات کیسے معلوم کہ والڈی مورٹ کو ہوگورٹس میں کس کام کیلئے کس کی ضرورت ہے؟ ایسا پہلی بار نہیں ہوگا......''

''ہمارا خیال ہے کہ تمہیں یہ نام بار بار نہیں لینا چاہئے، ہیری!'' ان کے عقب میں سے ایک جھڑکی نما آواز سنائی دی۔ ہیری نے مڑ کر دیکھا۔ ہیگرڈ اپنا سر ہلاتا ہوا دکھائی دیا۔

''ڈمبل ڈور بھی تو یہ نام لیتے ہیں......'' ہیری نے ضد سے اڑتے ہوئے کہا۔

''دیکھو! وہ ڈمبل ڈور ہیں، ہے نا؟'' ہیگرڈ نے پراسرار انداز میں کہا۔ ''تمہیں دیر کیسے ہوگئی ہیری؟ ہم تو کافی پریشان ہو گئے تھے......''

''میں ریل گاڑی میں رُکا رہ گیا تھا۔'' ہیری نے کہا۔ ''مگر تمہیں دیر کیسے ہوگئی؟''

''اوہ ہم...... گراپ کے ساتھ تھے۔'' ہیگرڈ نے چہکتے ہوئے لہجے میں کہا۔ ''وقت کا خیال ہی نہیں رہا۔ اسے اب پہاڑ میں نیا گھر مل گیا ہے۔ ڈمبل ڈور نے اس معاملے کو طے کر دیا تھا...... عمدہ اور بڑا ہوادار غار ہے۔ وہ وہاں جنگل کی بہ نسبت زیادہ خوش ہے۔ ہم کافی شاندار گفتگو کر رہے تھے......''

''کیا واقعی؟'' ہیری نے چونک کر پوچھا، اس نے رون کی طرف دیکھنے کی ذرا سی بھی کوشش نہیں کی تھی۔ ہیری کو یاد تھا کہ جب وہ ہیگرڈ کے سوتیلے بھائی کے ساتھ آخری بار ملا تھا تو وہ نہایت خونخوار دیو تھا جو درختوں کو ان کی جڑوں سے اکھاڑنے میں کافی مہارت رکھتا تھا۔ اس کی زبان پر محض پانچ ہی لفظ چڑھے تھے جن میں دو الفاظ کا تو وہ صحیح طور پر تلفظ بھی ادا نہیں کر پاتا تھا۔

''بالکل! وہ واقعی سنور چکا ہے۔'' ہیگرڈ نے فخریہ انداز میں بتایا۔ ''تم لوگوں کو یہ جان کر حیرانگی ہوگی کہ ہم یہ سوچ رہے ہے کہ اسے اپنے معاون کے طور پر سکول میں بھرتی کروالیں......''

رون نے ہکا بکا انداز میں سانس کھینچی مگر اگلے ہی پل اس نے یوں اداکاری کی جیسے اسے چھینک آ رہی ہو۔ وہ لوگ اب بلوط کی لکڑی والے دروازے کے بالکل سامنے کھڑے تھے۔

''بہر کیف...... تم سے کل ملاقات ہوگی۔ دوپہر کے کھانے کے ٹھیک بعد ہماری پہلی کلاس ہے، جلدی آ جاؤ گے تو بک...... میرا مطلب ہے کہ ویڈرونگز...... سے سلام دعا ہو سکتی ہے۔''

الوداع لینے کیلئے مسرت انگیز انداز میں ہاتھ ہلا کر ان کی دیکھا اور پھر اگلے لمحے وہ بیرونی دروازے سے نکل کر تاریکی میں ڈوبے کھلے میدان میں گم ہوگیا۔

ہیری اور رون نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ ہیری سمجھ گیا کہ رون کے دھڑکتے ہوئے دل میں بھی وہی ڈوبتا ہوا احساس پیدا ہو رہا تھا جو اس کے دل میں تھا۔

''کیا تم جادوئی جانداروں کی دیکھ بھال والا مضمون لے رہے ہو؟''

رون نے جلدی سے اپنا سر انکار میں ہلا دیا۔

''اور تم......؟''

ہیری نے بھی اپنا سر نفی میں ہلا دیا۔

''اور ہرمائنی بھی شاید نہیں......'' رون نے بجھے ہوئے انداز میں کہا۔

ہیری نے اپنا سر ایک بار پھر نفی میں ہلا دیا۔ اسے یہ سوچنا بالکل بھلا نہیں لگ رہا تھا کہ جب ہیگرڈ کو یہ معلوم ہوگا کہ اس کے تین پسندیدہ شاگرد نے اس بوریت بھرے مضمون کو خیرباد کہہ دیا ہے تو اس پر کیا بیتے گی؟

☆☆☆☆

نواں باب

# آدھ خالص شہزادہ

اگلی صبح ناشتے سے قبل ہیری اور رون، گری فنڈر ہال میں ہرمائنی سے ملے۔ ہیری اپنی بات منوانے کیلئے بضد دکھائی دیا، اسی لئے اس نے ہرمائنی کو فوراً تمام تفصیل بتادی کہ ملفوائے نے ہوگورٹس ایکسپریس میں کیا کیا کہا تھا؟

''وہ تو محض پینسی پارکنسن کو متاثر کرنے کیلئے شان جھاڑنے کی کوشش کررہا ہے، ہے نا؟'' ہرمائنی کے جواب دینے سے پہلے ہی رون جلدی سے بیچ میں بول اُٹھا۔

''میں کچھ کہہ نہیں سکتی!'' ہرمائنی نے بے یقینی کے عالم میں کہا۔ ''ملفوائے کی یہ عادت تو ہے کہ وہ خود کو زیادہ سے زیادہ اہم بنا کر پیش کرنے کی کوشش کرتا ہے مگر وہ اتنا بڑا جھوٹ کیسے بول سکتا ہے؟''

''بالکل......'' ہیری نے فوراً اس کی ہاں میں ہاں ملائی مگر وہ اس سے آگے اور کچھ نہیں کہہ پایا کیونکہ بہت سارے لوگ اب اس کی گفتگو سننے کی کوشش کررہے تھے۔ یہی نہیں، وہ اسے گھور کر دیکھ بھی رہے تھے اور کئی منہ پر ہاتھ رکھ کر سرگوشیاں بھی کررہے تھے۔

''کسی کی طرف انگلی اُٹھانا بری بات ہے!'' رون نے پہلے سال میں پڑھنے والے ننھے لڑکے کو ڈانٹ دیا۔ جب وہ تصویر کے راستے باہر نکلنے کیلئے قریب پہنچے تو وہ لڑکا منہ پر ہاتھ رکھ کر اپنے ساتھی سے ہیری کے بارے میں کچھ سرگوشی کررہا تھا۔ رون کی ڈانٹ پر اس کا چہرہ یکدم فق پڑ گیا اور وہ دہشت زدہ ہوکر تصویر سے الجھ کر نیچے گر گیا، یہ دیکھ کر رون بے ساختہ ہنس پڑا۔

''مجھے چھٹے سال کی پڑھائی کافی پسند ہے کیونکہ اس سال ہمیں بے شمار خالی پیریڈ ملیں گے، ہم ان کے دوران یہاں سکون سے آرام کرسکتے ہیں۔'' رون نے خوش ہوکر کہا۔

''ہمیں اس وقت پڑھائی کی طرف دھیان دینا ہوگا۔'' ہرمائنی نے تنک کر کہا جب وہ راہداری میں پہنچ چکے تھے۔

''ہاں مگر آج تو بالکل نہیں!'' رون نے کہا۔ ''میرا خیال ہے کہ آج تو واقعی آرام کا دن ہے۔''

''اے تم رُکو!'' ہرمائنی سخت لہجے میں بولی۔ اس نے ہاتھ پھیلا کر قریب سے گزرنے والے چوتھے سال کے ایک طالبعلم کو روک دیا جو ایک زردی مائل سبز پلیٹ لے جانے کی کوشش کررہا تھا۔ وہ پلیٹ اس کے ہاتھ میں مضبوطی سے تھمی ہوئی تھی۔ ہرمائنی نے اس کی

طرف دیکھتے ہوئے بھرپور سنجیدگی سے کہا۔ ''تمہیں معلوم ہے کہ زہریلے دانت والی فابیز کو سکول میں رکھنا منع ہے، لاؤ ادھر دو!''
تیوریاں چڑھاتے ہوئے اس لڑکے نے غراتا ہوا فابیز ہرمائنی کی طرف بڑھایا جسے ہرمائنی نے فوراً پکڑ لیا۔ ہرمائنی نے تیز نظروں سے اسے گھورا تو وہ خاموشی سے اس کے پہلو میں سے نکل کر اپنے ساتھی کے ساتھ آگے بڑھ گیا۔ جونہی وہ راہداری کے موڑ پر نظروں سے اوجھل ہوئے تو رون نے جھپٹا مار کر ہرمائنی کے ہاتھ سے فابیز اچک لیا۔

''بہت شاندار! مجھے ہمیشہ سے اس کی ضرورت تھی......''

ہرمائنی کا چہرہ سرخ ہو گیا، اس سے پہلے کہ وہ اسے لعن طعن کر پاتی، انہیں قریب سے کسی کی تیز ہنسی کی آواز سنائی دی۔ ان کے پہلو سے گزرتے ہوئے لیونڈر براؤن کو رون کی حرکت خاصی دلچسپ لگی تھی، وہ ان کے قریب سے گزرتے ہوئے مسلسل ہنستی رہی اور مڑ مڑ کر رون کی طرف دیکھتی رہی۔ رون اپنے کارنامے پر کافی خوشی محسوس کر رہا تھا۔

جب وہ بڑے ہال میں پہنچے تو وہاں انہیں چھت پرسکون نیلگوں ملی، جس میں ہلکے ہلکے بادل بھی دکھائی دے رہے تھے۔ یہ بالکل ویسا ہی منظر تھا جیسا کہ پردے لگی کھڑکیوں کے باہر کا آسمان دکھائی دے رہا تھا۔ دلیا، انڈے اور قتلوں کا ناشتہ کرتے ہوئے ہیری اور رون نے ہرمائنی کو بتا دیا کہ گذشتہ رات کو ہیگرڈ سے ان کیا گفتگو ہوئی تھی؟

''مگر اس نے یہ بات کیسے سوچ لی کہ ہم آئندہ بھی جادوئی جانداروں کی دیکھ بھال والا مضمون پڑھیں گے؟'' اس نے مغموم لہجے میں کہا۔ ''میرا کہنے کا مطلب ہے کہ ہم میں سے کسی نے بھی......کبھی ایسی دلچسپی کا اظہار نہیں کیا تھا، ہے نا؟''

''بالکل یہی بات ہے!'' رون نے ایک تلا ہوا انڈہ سالم منہ میں ڈالتے ہوئے کہا۔ ''ہم لوگ تو ہیگرڈ کی کلاس میں سب سے زیادہ کوشش محض اسی لئے کرتے تھے کہ ہم اسے پسند کرتے تھے مگر وہ سوچتا ہے کہ ہم اسے نہیں، اس کے احمقانہ مضمون میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ کیا تمہیں محسوس ہوتا ہے کہ کوئی طالبعلم این ای ڈبلیوٹی میں یہ مضمون بھی رکھ سکتا ہے؟''

ہیری اور ہرمائنی نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔ اس کی کوئی ضرورت بھی نہیں تھی۔ وہ بخوبی جانتے تھے کہ ان کے چھٹے سال کی پڑھائی میں کوئی بھی جادوئی جانداروں کی دیکھ بھال والا مضمون نہیں لینا چاہے گا۔ جب ہیگرڈ دس منٹ بعد اساتذہ کی میز سے اُٹھ کر چلا گیا تو وہ جان بوجھ کر اس سے نگاہیں چراتے رہے اور اس کے خوشی سے ہاتھ ہلانے پر انہوں نے ادھورے من سے ہاتھ ہلا کر جواب دیا۔

ناشتے سے فارغ ہونے کے بعد وہ اپنی نشستوں پر ہی جمے رہے اور اس بات کا انتظار کرنے لگے کہ پروفیسر میک گونا گل، اساتذہ والے چبوترے سے نیچے اتر کر انہیں ان کی کلاسوں کیلئے ٹائم ٹیبل فراہم کریں۔ اس سال ٹائم ٹیبل باٹنے کا کام زیادہ سست روی کا شکار تھا کیونکہ پروفیسر میک گونا گل پہلے یہ جائزہ لیتی تھی کہ طلباء کو اپنے منتخب کردہ این ای ڈبلیوٹی کے مضامین کو لینے کے لائق او ڈبلیو ایل ملے بھی ہیں یا نہیں!

ہرمائنی کو جادوئی استعمالات، تاریک جادو سے تحفظ کے فن، تبدیلی ہیئت، علم المفردات یعنی جڑی بوٹیوں کا علم، جادوئی علم الاعداد، جادوئی تاریخ ایک مطالعہ، قدیمی علم الحروف اور جادوئی مرکبات کے مضامین لینے کی فوراً اجازت مل گئی تھی اور وہ لپک کر قدیمی علم الحروف کی پہلی کلاس لینے کیلئے فوراً چلی چلی گئی تھی۔ نیول کیلئے مضامین کے انتخاب پر کافی وقت خرچ ہو گیا۔ اس کا گول چہرہ کافی پریشان اور مضطرب دکھائی دے رہا تھا جب پروفیسر میک گوناگل نے اس کے طرز حیات کے انتخاب کی طرف دیکھا اور اس کے لحاظ سے اس کے او ڈبلیو ایل نتائج کا جائزہ لیا۔

''علم المفردات، کافی اچھا ہے۔'' انہوں نے سنجیدگی سے کہا۔ ''پروفیسر سپراؤٹ تمہیں 'غیر متوقع' او ڈبلیو ایل درجے کے ساتھ دیکھ کر نہایت مسرور ہوں گی اور تم تاریک جادو سے تحفظ کے فن میں 'توقع سے متجاوز' درجہ لے کر اپنی قابلیت کی کامیابی حاصل کر لی ہے مگر حقیقی مسئلہ تبدیلی ہیئت کے مضمون کا تھا، مجھے افسوس ہے، لانگ باٹم! این ای ڈبلیو ٹی امتحانات کیلئے 'قابل قبول' سے کم درجہ نہیں چل سکتا۔ جہاں تک میرا اندازہ ہے کہ تم اس سال اس مضمون کی پڑھائی نہیں کر پاؤ گے۔''

نیول کا منہ لٹک گیا۔ پروفیسر میک گوناگل نے اپنی چوکور عینک کے عقب سے اسے گھور کر دیکھا۔ ''تم تبدیلی ہیئت کا مضمون کیوں لینا چاہتے ہو؟ جہاں تک میں جانتی ہوں کہ تمہیں اس میں کبھی کوئی خاص دلچسپی نہیں رہی ہے۔''

''مگر میری دادی ایسا چاہتی ہیں......'' نیول آہستگی سے بڑبڑاتا ہوا بولا۔ اس کا چہرہ کافی غمگین دکھائی دے رہا تھا۔

''اوہ!'' پروفیسر میک گوناگل ہنس پڑیں۔ ''اب وقت آ گیا ہے کہ تمہاری دادی خیالی پوتے کے بجائے اس حقیقی پوتے پر فخر کرنا سیکھ لیں جو انہیں ملا ہے...... خاص طور پر محکمے میں ہوئے مقابلے کے بعد!'' نیول کا چہرہ یکدم گلابی پڑ گیا اور وہ کشمکش میں پلکیں جھپکنے لگا۔ پروفیسر میک گوناگل نے اس سے پہلے کبھی اس کی تعریف نہیں کی تھی۔

''بہرحال، مجھے افسوس ہے لانگ باٹم! مگر میں تمہیں اپنی این ٹی ڈبلیو ٹی کی کلاس میں نہیں لے سکتی ہوں۔ میں دیکھ رہی ہوں کہ تمہیں جادوئی استعمالات میں توقع سے متجاوز کا درجہ ملا ہے، تم جادوئی استعمالات کا مضمون کیوں نہیں لے لیتے ہو؟''

''میری دادی کا خیال ہے کہ جادوئی استعمالات کافی کمزور مضمون ہوتا ہے۔'' نیول نے کہا۔

''تم جادوئی استعمالات کی کلاس لے لو۔ میں آگسٹا کو خط لکھ کر یاد دلا دوں گی کہ وہ اپنے جادوئی استعمالات کے این ای ڈبلیو ٹی امتحان میں فیل ہو گئی تھی۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ مضمون ہی بیکار ہے۔'' نیول کے چہرے پر خوشی اور امید کے ملے جلے جذبات دیکھ کر پروفیسر میک گوناگل دھیمے انداز میں مسکرائیں۔ اس کے بعد انہوں نے خالی چرمئی کاغذ کو اپنی چھڑی سے ٹھونک دیا جس سے اس پر نیول کیلئے نئی کلاسوں کا جدول ابھر آیا تھا۔

اس کے بعد پروفیسر میک گوناگل پاروتی پاٹیل کی طرف متوجہ ہوئیں۔ جس کا پہلا سوال یہی تھا کہ کیا حسین وجمیل قنطورس مسٹر فائرنز اس سال بھی علم جوتش پڑھائیں گے؟

''اس سال وہ اور پروفیسر ٹراؤلینی مل کر کلاسیں لے رہے ہیں۔'' انہوں نے اپنی آواز میں سنجیدگی برقرار رکھتے ہوئے جواب دیا۔سب یہ بات اچھی طرح جانتے تھے کہ وہ علم جوتش کو کافی ناپسند کرتی تھیں۔ وہ آگے بولیں۔ ''چھٹے سال میں پروفیسر ٹراؤلینی پڑھا رہی ہیں!''

پانچ منٹ بعد پاروتی کسی قدر مایوسی کے عالم میں علم جوتش کی کلاس کیلئے چلی گئی۔

''اور تم پوٹر......'' پروفیسر میک گوناگل نے ہیری کی طرف گھومتے ہوئے کہا اور اپنے نوٹس کی طرف دیکھا۔''جادوئی استعمالات، تاریک جادو سے تحفظ کا فن، علم المفردات، تبدیلی ہیئت......سب شاندار ہے۔ مجھے کہنا ہوگا کہ میں تمہارے تبدیلی ہیئت کے درجہ سے خوش ہوں پوٹر! بہت خوش مگر تم نے جادوئی مرکبات کیلئے درخواست کیوں نہیں دی......تم تو ایرور بننا چاہتے تھے؟''

''بننا تو چاہتا تھا پروفیسر! مگر آپ نے مجھے آگاہ کیا تھا کہ مجھے اس مضمون کو پڑھنے کی اجازت اسی وقت ملے گی جب میں او ڈبلیو ایل میں غیر متوقع درجہ حاصل کر پاؤں گا۔''

''ایسا میں نے اس وقت کہا تھا جب یہ مضمون پروفیسر سنیپ پڑھا رہے تھے، بہرحال پروفیسر سلگ ہارن ان طلباء کو بھی اپنے این ای ڈبلیو ٹی میں خوشی خوشی لے لیتے ہیں جنہیں او ڈبلیو ایل میں 'توقع سے متجاوز' کا درجہ ملا ہو۔ کیا تم جادوئی مرکبات کا مضمون لینا چاہتے ہو؟''

''لینا تو چاہتا ہوں مگر میں نے کتابیں اور جڑی بوٹیوں کا سامان نہیں خریدا تھا۔'' ہیری بولا۔

''مجھے یقین ہے کہ پروفیسر سلگ ہارن تمہیں کچھ عرصے کیلئے ضروری اشیاء فراہم کر دیں گے۔'' پروفیسر میک گوناگل نے کہا۔ ''بہت عمدہ پوٹر! یہ رہا تمہارا ٹائم ٹیبل......اوہ ایک بات اور...... پچاس طلباء نے گری فنڈر کیوڈچ ٹیم کیلئے اپنے نام دیئے ہیں۔ میں وقت آنے پر تمہیں ان کی فہرست دے دوں گی اور تم اپنی سہولت کے ساتھ ان کی آزمائشی مشقیں رکھ سکتے ہو۔''

تھوڑی دیر کے بعد رون کو بھی وہ مضامین مل گئے جو ہیری کو ملے تھے۔ وہ دونوں ایک ساتھ میز سے اُٹھ کر چل دیئے۔

''ذرا دیکھو تو سہی!'' رون نے خوشی سے اپنے ٹائم ٹیبل کا جائزہ لیتے ہوئے کہا۔''ہمارے پاس ابھی ایک خالی پیریڈ ہے......اور ایک خالی پیریڈ وقفے کے بعد ہے اور ایک دوپہر کے کھانے کے بعد...... یہ نہایت شاندار بات ہے، ہے نا؟''

وہ گری فنڈر کے ہال میں لوٹ آئے جو اب خالی ہو چکا تھا۔ وہاں چھٹے سال میں پڑھنے والے کچھ طلباء بیٹھے تھے، جن میں کیٹی بل بھی شامل تھی۔ وہ گری فنڈر کی اس کیوڈچ ٹیم کی آخری اور اکلوتی کھلاڑی بچی تھی جس ٹیم میں ہیری اپنے پہلے سال میں شامل ہوا تھا۔

''مجھے پہلے سے ہی اندازہ ہو گیا تھا کہ یہ اعزاز تمہیں ہی ملے گا...... بہت اعلیٰ!'' اس نے ہیری کے سینے پر لگے کپتان کے بیج کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔''جب تم آزمائشی مشقیں لینے لگو تو مجھے بھی بتا دینا......''

''احمقوں جیسی باتیں مت کرو۔ تمہیں آزمائشی مشقوں میں حصہ لینے کی کیا ضرورت ہے؟ میں تمہیں پانچ سال سے کھیلتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔'' ہیری درشت لہجے میں بولا۔

''تمہیں اپنی کپتانی کا دور شروع کرنے میں ایسی کوتاہی بالکل نہیں کرنا چاہئے ہیری!'' اس نے تنبیہی انداز میں اسے خبردار کرتے ہوئے کہا۔ ''میں نہیں جانتی ہوں...... ممکن ہے کہ آزمائشی مشقوں میں تمہیں مجھ سے زیادہ بہتر اور عمدہ کھلاڑی مل جائے؟ یاد رکھو کئی عمدہ ٹیمیں محض اس لئے برباد ہوگئی ہیں کہ ان کے کپتان نے ٹیم میں پرانے کھلاڑیوں کو ہی کھیلایا ہے یا پھر اس نے اپنے من پسند دوستوں کو ترجیح دی ہے......''

رون تھوڑا پریشان دکھائی دیا، وہ اپنی کیفیت کو چھپانے کیلئے زہریلے دانت والی فابیز کے ساتھ کھیلنے لگا۔ جسے ہرمائنی نے چوتھے سال کے طالبعلم سے ضبط کیا تھا۔ فابیز کٹ کٹ کی آواز کے ساتھ ہال میں چاروں طرف اُڑنے لگی اور غراہٹ بھری آواز کے ساتھ دیوار پر لگے سجاوٹی پردوں کو کترنے کی کوشش کرتی رہی۔ کروک شانکس کی زرد آنکھیں اس پر جمی ہوئی تھیں اور جب بھی فابیز اس کے نزدیک پہنچتی تو وہ غصے سے غرانے لگتی۔

ایک گھنٹے بعد وہ دھوپ سے چمکتے ہوئے ہال سے نکل کر چار منزل نیچے تاریک جادو سے تحفظ کے فن کی پہلی کلاس لینے کیلئے کلاس روم کی طرف چل پڑے۔ ہرمائنی وہاں پہلے ہی قطار میں کھڑی تھی، اس کے ہاتھ میں بہت ساری ضخیم کتابیں دبی ہوئی تھیں اور وہ کافی تھکی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ ہیری اور رون تیزی سے اس کے پاس پہنچ گئے۔

''ہمیں قدیمی علم الحروف میں ڈھیر سارا ہوم ورک ملا ہے۔ پندرہ انچ لمبا مقالہ لکھنا ہے، دو طویل ترجمے کرنا ہیں اور ان سب کتابوں کو بدھ سے پہلے پڑھنا بھی ہے......'' وہ متفکر لہجے میں بولی۔

''بڑی شرم کی بات ہے!'' رون نے جمائی لیتے ہوئے کہا۔

''فکر مت کرو!'' ہرمائنی نے غصیلے لہجے میں کہا۔ ''میں پورے وثوق سے کہہ سکتی ہوں کہ سنیپ بھی ہمیں اتنا ڈھیر سارا ہوم ورک دینے والے ہیں!''

اسی وقت کلاس روم کا دروازہ کھلا اور سنیپ راہداری میں آ گئے۔ ان کا زرد چہرہ ہمیشہ کی طرح چپچپے بالوں کے پہلوی پردوں کے درمیان دکھائی دیا۔ تمام طلباء انہیں دیکھ کر فوراً خاموش ہوگئے۔

''اندر چلو......'' انہوں نے آہستگی سے کہا۔

ہیری نے اندر داخل ہوتے وقت چاروں طرف دیکھا۔ پروفیسر سنیپ نے کلاس روم میں اپنے مخصوص انداز کی چھاپ لگانے میں کوتاہی نہیں کی تھی۔ کلاس روم میں پہلے کی بہ نسبت زیادہ تاریکی چھائی ہوئی تھی، کھڑکیوں پر دبیز پردے پڑے ہوئے تھے اور کلاس میں صرف موم بتیوں کی روشنی ہی پھیلی ہوئی تھی۔ دیواروں پر کچھ نئی تصاویر لگ چکی تھیں، ان میں کچھ لوگ تکالیف، گہرے زخم یا عجیب و

غریب انداز میں تڑے مڑے دکھائی دے رہے تھے۔ بیٹھتے ہوئے تمام طلباء کی نظریں ان عجیب اور ڈراؤنی تصویروں کا جائزہ لیتی رہیں، وہ سب بالکل خاموش تھے۔

''میں نے تم لوگوں کو کتابیں باہر نکالنے کیلئے نہیں کہا ہے۔'' سنیپ نے دروازہ بند کرنے کے بعد ان کے درمیان سے گزر کر اپنی میز کے سامنے پہنچ کر کہا۔ ہرمائنی نے جلدی سے 'بے چہرہ جادوگروں کا سامنا' نامی کتاب دوبارہ اپنے بستے میں واپس رکھ دی اور بستے کو کرسی کے نیچے ایک طرف جما دیا۔ ''میں تم لوگوں سے کچھ اہم امور پر گفتگو کرنا چاہتا ہوں اور مجھے تم لوگوں کی مکمل توجہ اپنی طرف مبذول چاہئے۔''

ان کی سیاہ آنکھیں اوپر اُٹھے چہروں کو ٹٹولنے لگیں۔ باقی لوگوں کی بہ نسبت ہیری پر کچھ دیر زیادہ رُکی رہیں۔ ''جہاں تک میرا خیال ہے کہ تم لوگوں کو یہ مضمون پانچ اساتذہ پڑھا چکے ہیں۔''

ہیری نے استہزائیہ انداز میں سوچا۔ 'آپ کا خیال ہے...... سنیپ آپ نے جیسے ان سب اساتذہ کو آتے جاتے نہ دیکھا ہو اور یہ امید نہ کی ہو کہ اگلی بار اس مضمون کے استاد آپ ہی بنیں گے۔'

''ظاہر ہے کہ ان سب اساتذہ کے اپنے اپنے انداز اور ترجیحات تھیں۔ اس ملی جلی کیفیت کو دیکھتے ہوئے مجھے حیرت ہے کہ تم میں سے اتنے سارے لوگوں کو اس مضمون میں او ڈبلیو ایل کے درجات مل گئے ہیں۔ مجھے مزید حیرانگی تب ہو گی اگر تم سب این ای ڈبلیو ٹی کی پڑھائی بھی اسی انداز میں مکمل کر لو گے جو پہلے کی بہ نسبت کافی دشوار ثابت ہو گی......''

سنیپ کمرے کے کنارے کی طرف چلے گئے۔ وہ اب آہستگی سے بول رہے تھے، تمام طلباء نے ان کی طرف دیکھنے کیلئے اپنی اپنی گردنیں موڑ لی تھیں۔

''تاریک جادو......'' سنیپ نے پراسرار لہجے میں کہا۔ ''جس کی بہت سی مختلف اقسام ہیں، ایک دوسرے سے بالکل مختلف، متغیر کیفیت کی حامل...... یہ ہر لمحے رنگ بدلنے والی اندرونی قوت کا نام ہے۔ اس کا جم کر مقابلہ کرنا کئی سروں والے دیو کے ساتھ مقابلہ کرنے کے مترادف ہوتا ہے۔ جس کا ایک سر کٹ جانے کے بعد نیا نمودار ہونے والا سر پہلے سے زیادہ خطرناک، چالاک اور خونخوار ہوتا ہے۔ تم اس قوت سے لڑ رہے ہو جس کے واضح خدوخال نہیں ہیں، جو نظریہ ضرورت کے تحت اپنی ترجیحات کو تبدیل کر لیتی ہے، وہ کبھی فنا نہیں ہونے والی ہے......''

ہیری عجیب انداز سے سنیپ کو دیکھنے لگا۔ غیر معمولی طور پر خطرناک دشمن کی طرح تاریک جادو کی اہمیت اور طاقت کو اجاگر کرنا تو الگ بات تھی مگر سنیپ کے لہجے میں تو تاریک جادو کیلئے اپنائیت اور گہری حرص کا شائبہ ہو رہا تھا۔

''لہٰذا تم لوگوں کے جوابی کارروائی بھی اتنی ہی سرعت انگیز اور لچکدار ہونا چاہئے جتنی کہ تاریک جادو کے فن میں پائی جاتی ہے، اور جن لوگوں سے تم مقابلہ کرنا چاہتے ہو۔ یہ تصویریں......'' انہوں نے قریب سے گزرتے ہوئے ہاتھ لہرا کر تصویروں کی طرف اشارہ

کیا۔''ہمیں واضح طور پر بتاتی ہیں کہ ان لوگوں کی کیا حالت ہوتی ہے، جن پر سفاک کٹ جادوئی وار استعمال کیا گیا تھا؟ (انہوں نے ایک جادوگرنی کی تصویر کی طرف اشارہ کیا جو غیر معمولی درد کے باعث بری طرح چیخ رہی تھی) اور روح کھچڑ کی چبھن کیسی محسوس ہوتی ہے؟ (ایک دوسری تصویر کی طرف اشارہ کیا جس میں ایک سونی آنکھوں والا شخص دیوار کے ٹیک لگائے بے جان اور لڑھکا ہوا دکھائی دے رہا تھا) یا زندہ لاش کا بھنبھوڑ دینے والی اذیت برداشت کرنا پڑتی ہے (کھلے میدان میں خون سے لت پت کٹی پھٹی لاش پڑی ہوئی دکھائی دے رہی تھی)......''

''کیا کوئی زندہ لاش دکھائی دی ہے؟'' پاروتی نے تیکھی آواز میں پوچھا۔''کیا سچ مچ......کیا وہ ان کا استعمال کر رہا ہے؟''

''تاریکیوں کے شہنشاہ ماضی میں زندہ لاشوں کا کامیابی سے استعمال کر چکے ہیں۔'' سنیپ نے جواب دیا۔''وہ ان کا دوبارہ بھی استعمال کر سکتے ہیں......اور اب......''

وہ کلاس روم کے دوسری طرف گھوم کر اپنی میز کی طرف واپس لوٹ آئے۔ ایک بار پھر تمام طلباء کی گردنیں گھوم کر ان کی طرف مڑ گئیں۔ وہ ان کے گہری رنگت کے چوغے کی پھڑ پھڑاہٹ کو بآسانی سن سکتے تھے۔

''میرا اندازہ ہے کہ تم لوگ زیرلب جادوئی کلمات کے معاملے میں بالکل کورے ہو! کیا کوئی جانتا ہے کہ زیرلب جادوئی کلمے سے کیا مراد ہوتا ہے؟''

ہرمائنی کا ہاتھ ہوا میں اچھلنے لگا۔ سنیپ نے چاروں طرف نگاہ دوڑا کر دیکھا کہ کوئی اور طالبعلم جواب دینے کی کوشش تو نہیں کر رہا ہے، بہرحال، جب انہیں کوئی امید نہیں دکھائی دی تو انہوں نے روکھے لہجے سے کہا۔''بہت خوب! مس گرینجر......بتاؤ!''

''ان کے استعمال میں دشمن کو کسی طرح سے خبردار نہیں کیا جاتا ہے کہ آپ اس پر کون سا جادوئی حملہ کرنے والے ہیں۔'' ہرمائنی نے سنبھلتے ہوئے کہا۔''جس سے آپ کو پل بھر میں متوقع افادیت مل جاتی ہے......''

''یہ جواب 'جادوئی کلمات درجہ ششم' کی نصابی کتاب سے رَٹا ہوا ہے۔'' سنیپ نے ہرمائنی کی تشریح کو مسترد کرتے ہوئے کہا (کونے میں بیٹھا ہوا ملفوائے کھی کھی کر کے ہنس پڑا) ''مگر نصابی اعتبار سے یہ جواب صحیح ہی ہے، جو لوگ جادوئی کلمات کو بلند آواز میں ادا کئے بغیر جادوئی حملے کرتے ہیں، ان کے اچانک حملہ آور ہونے پر دشمن ہکا بکا رہ جاتا ہے، ظاہر ہے کہ تمام جادوگر یہ کام عمدگی کے ساتھ انجام نہیں دے سکتے ہیں۔ یہ درحقیقت بروقت سوچ اور ذہنی استعداد کے بھرپور یکجا استعمال کرنے کی اہلیت ہے جو کچھ لوگوں میں تو......'' ان کی چبھتی ہوئی نگاہ گھومتی ہوئی ایک بار پھر ہیری کے چہرے پر آ کر ٹھہر گئی۔''...... بالکل نہیں ہوتی ہے!''

ہیری بخوبی جانتا تھا کہ سنیپ گذشتہ سال کی جذب پوشیدگی کی ناکام مشقوں کے بارے میں سوچ رہے تھے۔ اس نے اپنی نگاہیں بالکل نہیں جھکائیں بلکہ وہ سنیپ کی طنزیہ مسکراہٹ کو کینہ توز نظروں سے گھورتا رہا، سنیپ نے خود ہی اپنی نگاہ ہٹا کر دوسری طرف کر لی۔

''اب تم لوگ آپس میں جوڑیاں بنالو''سنیپ نے اپنی بات آگے بڑھائی۔''ایک ساتھی اپنے مدمقابل پر بغیر بولے جادوئی کلمے سے وار کرنے کی کوشش کرے گا جبکہ دوسرا بغیر آواز نکالے اس وار کو روکنے کی کوشش کرے گا......چلو اب شروع ہو جاؤ!''

حالانکہ سنیپ یہ بات نہیں جانتے تھے مگر ہیری نے گذشتہ سال کم از کم نصف کلاس (یعنی ڈی اے کے ہر فرد) کو حفاظتی خول بنانے کا طریقہ سکھا دیا تھا۔ بہرحال، یہ بات اپنی جگہ پر سچ تھی کہ ان میں سے کسی نے بھی اب تک زیرلب جادوئی کلمات کی مشق نہیں کی تھی۔ کچھ دھکم چوکڑی مچی، کچھ لوگ زور سے بولنے کے بجائے بڑبڑانے لگے، دس منٹ بعد ہرمائنی نے نیول کے بڑبڑائے ہوئے پاؤں بندش وار کو زیرلب جادوئی کلمے کی مدد سے روک ڈالا تھا۔ ہیری نے تلخی سے سوچا کہ سنیپ کی جگہ اگر کوئی دوسرا استاد ہوتا تو وہ یقیناً ہرمائنی کی اس قابلیت کو دیکھ گری فنڈر کو بیس پوائنٹس ضرور دے دیتا مگر سنیپ نے لاپروائی کے ساتھ اسے نظرانداز کر دیا تھا۔ طلباء کی مشقوں کے دوران سنیپ کسی بڑی چمگادڑ کی مانند ان کے درمیان منڈلاتے رہے۔ وہ ہیری اور رون کو دیکھتے رہے جو واضح طور پر ہدف پانے کیلئے زور لگا رہے تھے۔

رون زیرلب جادوئی کلمہ پڑھنا چاہتا تھا مگر یکسوئی اور ارتکاز باندھنے کیلئے اسے کافی دشواری پیش آ رہی تھی جس کی وجہ سے اس کا چہرہ جامنی نیلا ہو گیا تھا۔ اس نے اپنے ہونٹ مضبوطی سے بھینچ رکھے تھے تاکہ وہ جادوئی کلمہ بڑبڑانے سے پوری طرح محفوظ رہ پائے۔ ہیری نے اپنی چھڑی اُٹھا رکھی تھی اور پوری ہوشیاری اور تناؤ کے ساتھ رون کے جادوئی کلمے کا استعمال کرنے کا انتظار کر رہا تھا جو اس کے بس سے باہر دکھائی دیتا تھا۔

''بہت ناقص مظاہرہ ہے، ویزلی!''سنیپ نے کچھ دیر کے بعد کہا۔''اب غور سے دیکھو! میں تمہیں اس کا مظاہرہ کر کے دکھاتا ہوں......''

انہوں نے اپنی چھڑی ہیری کی طرف زور سے لہرائی، ہیری نے فوری طور پر ردعمل دکھایا۔ وہ زیرلب جادوئی کلمے کے بارے میں بالکل بھول چکا تھا، وہ چیختا ہوا بولا۔''خولتم......''

اس کا حفاظتی خول اتنا مضبوط اور طاقتور تھا کہ سنیپ اپنے قدموں پر لڑکھڑا گئے اور ایک ڈیسک سے ٹکرا گئے۔ پوری کلاس نے مڑ کر ان کی طرف دیکھا جب سنیپ تیوریاں چڑھا کر خود کو سنبھال رہے تھے۔

''تمہیں شاید یاد نہیں رہا پوٹر! میں نے کیا کیا کہا تھا کہ ہم زیرلب جادوئی کلمات کی مشق کر رہے ہیں؟''

''ہاں......''ہیری کڑواہٹ بھرے لہجے میں غرایا۔

''ہاں...... ہاں سر کہنا چاہئے پوٹر!''

''مجھے 'سر' کہنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، پروفیسر!''

ہیری نے یہ جملہ لاشعوری طور پر کہہ دیا تھا حالانکہ وہ ارادی طور پر ایسا نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اس کا جواب سن کر کئی طلباء نے زور سے

سانس کھینچا جس میں ہرمائنی سرفہرست تھی۔ بہرحال، سنیپ کے عقب میں رون، ڈین اور سمیس کے چہروں پر دھیمی مسکراہٹ جھلک رہی تھی۔

''بدتمیزی پر سزا پوٹر...... ہفتے کی رات کو میرے دفتر میں!'' سنیپ نے حقارت بھرے لہجے میں کہا۔ ''میں کسی قسم کی بدتمیزی برداشت نہیں کرتا ہوں پوٹر!...... کسی 'نجات دہندہ' کی بھی نہیں!''

''بہت عمدہ مظاہرہ تھا ہیری......'' رون نے چہکتے ہوئے کہا جب وہ لوگ کچھ دیر بعد وقفے کیلئے واپس لوٹ رہے تھے۔

''تمہیں ایسی بات نہیں کرنا چاہئے رون!'' ہرمائنی نے تیوریاں چڑھا کر رون کی دیکھتے ہوئے کہا۔ ''ہیری! تم نے ایسا کیونکر کیا؟''

''تم نے دیکھا نہیں، انہوں نے مجھ پر جادوئی وار کرنے کی کوشش کی تھی۔'' ہیری غصے سے غراتا ہوا بولا۔ ''جذب پوشیدی کی مشقوں کے دوران میں نے ان کی بدطینت فطرت اور کمینگی کو کافی برداشت کیا تھا۔ وہ کسی دوسرے کو اپنا شکار کیوں نہیں بناتے ہیں؟ ویسے ڈمبل ڈور نے انہیں تاریک جادو سے تحفظ کے فن کا مضمون پڑھانے کی اجازت ہی کیوں دی ہے؟ تم نے تاریک جادو کے بارے میں ان کے خیالات سنے تھے، انہیں تاریک جادو سے لگاؤ ہے، وہ ترجیحات بدلنے اور فنا نہ ہونے والی بات......''

''دیکھو ہیری!'' ہرمائنی نے پرسکون لہجے میں کہا۔ ''جہاں تک میرا اندازہ ہے کہ وہ بالکل تمہاری ہی طرح بات کر رہے تھے......''

''میری طرح......؟'' ہیری چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

''ہاں! جب تم ہمیں بتا رہے تھے کہ والڈی مورٹ کا سامنا کرنا کیسا ہوتا ہے تو تم نے کہا تھا کہ جادوئی کلمات کو یاد کرنا ہی کافی نہیں ہوتا ہے۔ تم نے کہا تھا کہ اس وقت آپ کے ساتھ آپ کا دماغ اور ہمت ہی باقی رہتی ہے...... وہی بات تو سنیپ کہہ رہے تھے کہ مبازرتی حالات میں آخرکار بہادری اور حاضر دماغی ہی کام آتی ہے......''

ہیری اس کی بات سن کر خود کو غیر مسلح سا محسوس کرنے لگا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ ہرمائنی اس کی کہی گئی بات کو جادوئی کلمات نامی کتاب کی مانند یاد رکھنے کے قابل سمجھتی ہے، اس لئے اس نے خاموش رہنا ہی بہت سمجھا۔

''ہیری...... سنو ہیری!''

ہیری نے گھوم کر آواز لگانے والے کی طرف دیکھا۔ گذشتہ سال کی گری فنڈر ٹیم کیلئے منتخب کیا گیا ایک پٹاؤ کھلاڑی جیک سلوپر اپنے ہاتھ میں چرمئی کاغذ کا ایک لپٹا ہوا ٹکڑا پکڑے اس کی طرف بھاگا چلا آ رہا تھا۔

''یہ تمہارے لئے ہے!'' سلوپر نے ہانپتے ہوئے کہا۔ ''میں نے سنا ہے کہ تم کپتان بن گئے ہو اور آزمائشی مشقیں لینے والے ہو؟''

''مشقوں کے بارے میں، میں نے ابھی کچھ واضح فیصلہ نہیں کیا ہے۔'' ہیری نے کہا اور دل میں سوچا کہ سلوپر کیلئے یہ نہایت خوش قسمتی کی بات ہوگی کہ اگر اسے ٹیم میں دوبارہ شامل کرلیا گیا۔ ''جب مشقیں رکھی جائیں گی تو میں تمہیں بتا دوں گا......''

''اوہ ٹھیک ہے۔ میں توقع کرر ہا تھا کہ آزمائشی مشقیں اسی ہفتے میں منعقد کی جائیں گی!''

مگر ہیری اس کی طرف متوجہ نہیں تھا، وہ لپٹے ہوئے چرمئی کاغذ کو کھول کر اس پر چھوٹے اور ترچھے حروف والی تحریر کو دیکھ رہا تھا۔ وہ سلوپر کی بات کو بیچ میں ہی ادھورا چھوڑ کر رون اور ہرمائنی کے ساتھ جلدی سے چل پڑا تھا۔ وہ چلتے چلتے چرمئی کاغذ کی تحریر کو پڑھتا جا رہا تھا۔

*پیارے ہیری!*

*میں اس ہفتہ کے روز اپنی خصوصی کلاس کا آغاز کرنے کا متمنی ہوں۔ میرے دفتر میں شام کو آٹھ بجے پہنچ جانا۔ مجھے امید ہے کہ تم سکول میں اپنے پہلے دن کی مصروفیت سے لطف اندوز ہو رہے ہو گے۔*

*تمہارا ایلبس ڈمبل ڈور*

*ش: آج کل مجھے ترش پاپڑ پسند ہیں!*

''کیا انہیں واقعی ترش پاپڑ پسند ہیں؟'' رون نے حیرانگی سے پوچھا جس نے ہیری کے کندھے کے اوپر سے جھک کر خط کا پیغام پڑھ لیا تھا اور تھوڑا الجھا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''یہ ان کے دفتر کے باہر موجود پتھریلے عفریت کے مجسمے کو عبور کرنے کی شناخت ہے!'' ہیری نے دھیمی آواز میں اسے بتایا۔ ''اوہ ہاں! سنیپ اس بات سے قطعی مسرور نہیں ہوں گے...... میں ہفتہ کو ان کی سزا کاٹنے کیلئے نہیں جا پاؤں گا......''

ہیری، رون اور ہرمائنی نے وقفے کے دوران یہ اندازہ لگانے کی اپنے تئیں پوری کوشش کی کہ ڈمبل ڈور، ہیری کو کیا پڑھانے والے ہیں؟ رون کے لحاظ سے تو اس بات کا بھرپور امکان تھا کہ وہ ہیری کو اعلیٰ درجے کا مخفی تاریک جادو سکھائیں گے اور اس کے مہلک واروں کو حریف کے خلاف استعمال کرنے کی تعلیم دیں گے، جن کے بارے میں مرگ خور بھی نہیں جانتے ہوں گے جبکہ ہرمائنی نے اس کی بات رد کرتے ہوئے پرزور انداز میں اصرار کرتے ہوئے کہا کہ اس طرح کی چیزیں سکھانا غیر قانونی ہے، ڈمبل ڈور کوئی غیر قانونی حرکت نہیں کر سکتے۔ اس کے لحاظ سے ڈمبل ڈور ہیری کو اعلیٰ درجے کا دفاعی جادو سکھائیں گے تاکہ وہ مرگ خوروں کی شیطانیت اور مکروہ چالوں سے محفوظ رہ سکے۔ وقفے کے بعد ہرمائنی جادوئی علم الاعداد کی کلاس میں چلی گئی جبکہ ہیری اور رون گری فنڈر کے ہال میں لوٹ گئے جہاں انہوں نے بے دلی کے ساتھ سنیپ کا دیا ہوا ہوم ورک کرنے کی کوشش کی۔ یہ کام اتنا بوریت بھرا اور سست ثابت ہوا کہ جب ہرمائنی اپنی علم الاعداد کی کلاس کے دوپہر کا کھانا کھا کر خالی پیریڈ میں ان کے پاس واپس پہنچی، تب بھی وہ اسے پورا نہیں کر پائے تھے (حالانکہ اس کی آمد کے بعد ان کی رفتار میں کچھ تیزی پیدا ہو چکی تھی) وہ ابھی اس کام سے فارغ ہوئے تھے

کہ جادوئی مرکبات کی کلاس کیلئے گھنٹی بج گئی۔ دونوں نے ایک دوسرے کی طرف مایوسی بھری نظروں سے دیکھا۔ انہیں چند لمحے سانس لینے کا موقع بھی نہیں مل پایا تھا۔ وہ اپنے اپنے بستے سنبھال کر جادوئی مرکبات کی کلاس لینے کیلئے اس تہہ خانے کی طرف چل پڑے جو طویل عرصے سے سنیپ کی ہی کلاس رہی تھی۔

جب وہ تہہ خانے کی راہداری میں پہنچے تو انہوں نے دیکھا کہ صرف ایک درجن کے قریب طلباء ہی این ای ڈبلیو ٹی کی کلاس پہنچ پائے تھے۔ کریب اور گوئل واضح طور پر اس سال جادوئی مرکبات کی کلاس کے معیار پر پورے نہیں اتر پائے تھے البتہ سلے درن کے چار طلباء اس سال کی جادوئی مرکبات کی کلاس میں پہنچنے میں کامیاب ہوگئے تھے جن میں ملفوائے بھی شامل تھا۔ ریون کلا کے چار طلباء بھی وہاں موجود تھے اور ہفل پف کا ارنئی میک ملن بھی تھا جسے ہیری اس کے بڑبولے پن، شیخی بازی اور ڈینگیں ہانکنے کے انداز کے باوجود پسند کرتا تھا۔

''اوہ ہیری!'' ارنئی نے چہکتے ہوئے کہا اور نہایت گرمجوشی سے اس کے ساتھ مصافحہ کیا۔ ''آج صبح تاریک جادو سے تحفظ کے فن کی کلاس میں تم سے بات کرنے کا موقع ہی نہیں مل پایا۔ میرا خیال ہے کہ یہ اچھا سبق تھا مگر حفاظتی خول تو ڈی اے کے پرانے ساتھیوں کیلئے اب بائیں ہاتھ کا کھیل بن چکا ہے......اور تم لوگ کیسے ہو......رون...... ہرمائنی؟''

اس سے قبل کہ وہ ٹھیک ہیں کے علاوہ کچھ اور بول پاتے، تہہ خانے کا دروازہ کھل گیا اور پروفیسر سلگ ہارن کی توندان سے پہلے دروازے میں نمودار ہوگئی جیسے ہی وہ قطار بنا کر کمرے میں داخل ہونے لگے، سلگ ہارن کی بڑی بڑی مونچھیں ان کے مسکراتے ہوئے چہرے پر غالب دکھائی دینے لگیں۔ انہوں نے ہیری اور زبنی کا خصوصی طور پر استقبال کیا تھا۔

تہہ خانے میں عجیب سا دھواں اور مہک بھری ہوئی تھی۔ بڑی بڑی کڑاہیوں کے پاس سے گزرتے ہوئے ہیری، رون اور ہرمائنی نے دلچسپی سے ان کی مہک سونگھی۔ سلے درن کے چاروں طلباء اکٹھے ایک میز پر جا بیٹھے۔ ریون کلا کے چاروں طلباء نے بھی یہی انداز اپنایا۔ اب ہیری، رون اور ہرمائنی ہی باقی بچے تھے جو ارنئی کے ساتھ ایک میز کے گرد نشستیں سنبھال کر بیٹھ گئے۔ ان کی میز ایک سنہری کڑاہی کے قریب تھی جس میں سے ایک خوشگوار مہک اُٹھ رہی تھی۔ ہیری نے آج تک اتنی اچھی مہک نہیں سونگھی تھی۔ نجانے کیوں اسے ترش شیر قند، بہاری ڈنڈے کے دستے کی لکڑی اور پالش اور کسی پھول کی مہک کا احساس ہو رہا تھا جو اس نے رون کے گھر میں کہیں سونگھی تھی۔ اسے محسوس ہوا کہ وہ آہستہ آہستہ گہری سانسیں لے رہا تھا اور جادوئی مرکب کا دھواں کسی نلکی کی طرح اس کی ناک میں گھونٹ گھونٹ اترتا جا رہا تھا۔ اس کے چہرے پر گہری مسرت اور سرشاری کے جھلک پھیل گئی، وہ رون کی طرف دیکھ کر مسکرایا۔ وہ بھی کاہلی سے مسکرا دیا۔

''اور اب......اب شروع کرتے ہیں!'' سلگ ہارن نے کہا جن کا متحرک ہیولا تہہ خانے میں پھیلے ہوئے دھوئیں میں عجیب سا دکھائی دے رہا تھا۔ ''تمام لوگ اپنے اپنے ترازو باہر نکال لیں اور جادوئی مرکب بنانے والے اجزاء بھی......اور اپنی 'اعلیٰ درجے کے

جادوئی مرکبات' نامی کتاب نکالنا مت بھولئے......''

''ار......سر؟'' ہیری نے ہاتھ بلند کرتے ہوئے کہا۔

''اوہ ہیری......میرے نوجوان؟''

''میرے پاس کتاب یا ترازو اور دیگر سامان نہیں ہے......اور نہ ہی رون کے پاس ہے......کیونکہ ہمیں یقینی علم نہیں تھا کہ ہمیں این ای ڈبلیو ٹی میں یہ مضمون پڑھنے کا موقع مل پائے گا۔''

''اوہ ہاں! پروفیسر میک گوناگل نے مجھے آگاہ کیا تھا......پریشانی والی کوئی بات نہیں ہے، میرے پیارے نوجوان! بالکل فکر مت کرو......تم گودام والی الماری میں سے سامان لے کر اس کا استعمال کر سکتے ہو۔ مجھے یقین ہے کہ ہم تمہیں ترازو بھی مستعار دے سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہمارے پاس کچھ پرانی کتابیں بھی موجود ہیں جن کا استعمال تم تب تک بخوبی کر سکتے ہو جب تک کہ تم فلورش اینڈ بلوٹس کو خط لکھ کر اپنی نئی کتاب کیلئے آرڈر ارسال نہیں کر دیتے ہو......''

سلگ ہارن ایک کونے والی الماری کے پاس گئے اور ایک پل کیلئے ٹٹولنے کے بعد دو وہاں سے پرانی کتابیں لے کر وہاں لوٹ آئے۔ 'لائبیش بوریج' کی 'اعلیٰ درجے کے جادوئی مرکبات' کی دو پرانی کتابیں ایک ایک کر کے انہوں نے ہیری اور رون کی طرف بڑھا دیں۔ اس کے ساتھ ہی انہوں بھدے اور بے رنگ ترازو بھی ان کی میز پر رکھ دیئے۔

''تو اب......'' سلگ ہارن نے کلاس کے بالکل سامنے پہنچ کر کھڑے ہو گئے اور پہلے سے باہر نکلتے ہوئے سینے کو مزید چوڑا کر لیا جس سے ہیری کو ان کی واسکٹ کے بٹن اکھڑنے کا خدشہ ہونے لگا۔ ''میں نے تم لوگوں کو دکھانے کیلئے کچھ جادوئی مرکبات کو پہلے سے تیار کر رکھا ہے، صرف دلچسپی کیلئے......جب تم این ای ڈبلیو ٹی کی اس سال کی پڑھائی مکمل کرو گے تو تم اس طرح کے مرکبات آسانی سے بنا سکو گے۔ تمہیں ان کے بارے میں علم ہونا ہی چاہئے، تم نے انہیں بے شک ابھی تک نہیں بنایا ہو......کیا تم میں سے کوئی مجھے یہ بتا سکتا ہے کہ یہ کون سا مرکب ہے؟'' انہوں نے سلے درن کے طلباء کے سامنے دکھائی دینے والی کڑاہی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ہیری نے اپنی نشست سے تھوڑا اُٹھتے ہوئے کڑاہی کے اندر جھانک کر دیکھا۔ اس میں سادے شفاف پانی جیسا کوئی مرکب اُبلتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

ہمیشہ کی طرح ہرمائنی کا ہاتھ کسی اور کے ہاتھ کے اُٹھنے سے پہلے ہی ہوا میں لہرایا۔ سلگ ہارن نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے جواب دینے کا اشارہ کیا۔

''یہ صدقیال ہے، ایک بے رنگ مگر رنگین اور اعلیٰ درجے کا پراثر مرکب......جو پینے والے کو نہ چاہتے ہوئے بھی سچائی اگلنے پر مجبور کر دیتا ہے۔'' ہرمائنی نے کھنکتی آواز میں جواب دیا۔

''بہت عمدہ......شاندار......بہت اعلیٰ!'' سلگ ہارن نے خوشی سے چہکتے ہوئے کہا۔ پھر وہ ریون کلا کی میز کے سامنے پڑی

ہوئی کڑاہی کی طرف بڑھے اور اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ’’یہاں پر جو جادوئی مرکب موجود ہے، وہ بے حد مشہور ہے...... حال ہی میں محکمے کے کچھ کتابچوں میں بھی اس کا تفصیلی ذکر کیا ہے...... کیا کوئی اس کے بارے میں بتا سکتا ہے کہ یہ کیا ہے؟‘‘

ہرمائنی کا ہاتھ ایک بار پھر ہوا میں کھڑا ہو گیا۔ سلگ ہارن نے مسکرا کر اس کی طرف دیکھا۔

’’یہ بھیس بدل مرکب ہے سر!‘‘ ہرمائنی نے فوراً جواب دے دیا۔

ہیری نے دوسری کڑاہی میں آہستہ آہستہ کھدکتے، کیچڑ جیسے مرکب کو دیکھتے ہی پہچان لیا تھا۔ بہر حال، اسے اس بات سے کوئی مسئلہ نہیں ہوا کہ جواب دینے کا اچھا موقع ہرمائنی نے اچک لیا تھا۔ اسے یاد تھا کہ وہ جب دوسرے سال کی پڑھائی کر رہے تھے تو تب یہ مرکب پہلی بار ہرمائنی نے ہی بنایا تھا۔

’’بہت شاندار...... لاجواب! اب اس کے بارے میں بھی بتا دو...... یہ کیا ہے؟‘‘ سلگ ہارن نے خوشی سے جھومتے ہوئے کہا جب ہرمائنی کا ہاتھ ایک بار پھر ہوا میں اُٹھ چکا تھا۔ ان کی آنکھوں میں حیرت کے آثار جھلکتے ہوئے دکھائی دیئے۔

’’یہ الفتال مرکب ہے!‘‘ وہ بولی۔

’’بالکل صحیح...... یہ پوچھنا احمقانہ سوال ہو گا مگر میرا خیال ہے کہ تم جانتی ہو گی کہ یہ کیا کام کرتا ہے؟‘‘ سلگ ہارن نے کہا جو اب بہت متاثر دکھائی دے رہے تھے۔

’’یہ دنیا کا سب سے طاقتور جادوئی مرکب ہے جو پینے والے کے دل میں محبت کا سمندر موجزن کر دیتا ہے......‘‘ ہرمائنی نے جواب دیا۔

’’بالکل درست کہا...... مجھے اندازہ ہو رہا ہے کہ تم نے اس کی موتیوں جیسی سفید چمک سے اسے پہچان لیا ہو گا......؟‘‘ سلگ ہارن نے مسکرا کر کہا۔

’’اور اس کے لچھے دار اُٹھتے ہوئے دھوئیں سے بھی......‘‘ ہرمائنی نے جوشیلے انداز میں کہا۔ ’’اور یہ ہم میں سے ہر ایک کو تقریباً ایسی مہک کا احساس دلاتا ہے جس سے ہمیں سرشاری اور راحت ملتی ہو۔ ہمیں اس کی خوشبو بالکل ویسی ہی محسوس ہوتی ہے، جیسی ہمیں ہمیشہ پسند ہوتی ہے، جیسے مجھے تازہ کٹی ہوئی گھاس اور نئے چرمئی کاغذ کی مہک......‘‘

مگر اگلے ہی لمحے اس کا چہرہ تھوڑا گلابی پڑ گیا اور اس نے اپنی بات ادھوری چھوڑ دی۔

’’کیا میں تمہارا نام پوچھ سکتا ہوں؟‘‘ سلگ ہارن نے ہرمائنی کے شرمانے والی کیفیت کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔

’’ہرمائنی گرینجر سر!‘‘

’’گرینجر......؟ گرینجر؟ کہیں تم ہیکوٹرڈ یگورتھ گرینجر کی رشتے دار تو نہیں ہو جنہوں نے سب سے پہلے اعلیٰ درجے کے جادوئی مرکبات بنانے والے اطباء کی تنظیم کی داغ بیل ڈالی تھی؟‘‘

''نہیں سر! میں تو ماگلو گھرانے میں پیدا ہوئی ہوں!'' ہرمائنی نے جلدی سے کہا۔

ہیری نے دیکھا کہ ملفوائے ساتھ بیٹھے ہوئے ناٹ کی طرف جھکا اور سرگوشی میں اسے کچھ کہا۔ پھر وہ دونوں کھی کھی کر کے ہنسنے لگے مگر سلگ ہارن کے چہرے پر کوئی ملول نہیں دکھائی دیا۔ اس کے برعکس وہ دھیما سا مسکرائے اور انہوں نے ہیری کی طرف دیکھا جو ہرمائنی کے پہلو میں بیٹھا ہوا تھا۔

''آہا آہا...... 'میری ایک دوست ماگلو گھرانے سے تعلق رکھتی ہے اور وہ ہمارے گروپ کی سب سے ذہین اور اعلیٰ طالبہ ہے'...... میرا خیال ہے کہ ہیری! یہ وہی ہے جس کے بارے میں تم نے مجھے گرمیوں میں بتایا تھا، ہے نا؟'' سلگ ہارن نے خوشی سے پوچھا۔

''جی سر......!'' ہیری نے جواب دیا۔

''تو مس گرینجر...... گری فنڈر کیلئے بیس پوائنٹس لے لو! جس کی تم حقدار ہو۔'' سلگ ہارن نے مسکرا کر کہا۔

ملفوائے کا چہرہ یوں دکھائی دینے لگا جیسے اسے سلگ ہارن کی بات پر گہرا صدمہ پہنچا ہو۔ جب ہرمائنی نے اس کے منہ پر مکا رسید کیا تھا تو بھی اس کی کیفیت کچھ ایسی ہی دکھائی دی تھی۔ ہرمائنی خوشی سے ہیری کی طرف متوجہ ہوئی اور سرگوشی میں بولی۔ ''کیا تم نے واقعی انہیں یہ بتایا تھا کہ میں اپنے گروپ کی سب سے ذہین اور اعلیٰ طالبہ ہوں؟ اوہ ہیری......''

''اس میں اتنا جزبز ہونے والی کیا بات ہے؟'' رون منہ بسور کر سرگوشی میں بولا جو کسی وجہ سے کچھ چڑ چڑا سا دکھائی دے رہا تھا۔ ''تم گذشتہ چھ سالوں میں سب سے اچھی جا رہی ہو...... اگر انہوں نے مجھ سے یہ سوال پوچھا ہوتا تو میں بھی انہیں یہی جواب دیتا۔''

ہرمائنی اپنی تعریف سن کر مسکرا دی مگر اگلے ہی لمحے اس نے شش جیسی آواز نکالی تا کہ وہ سلگ ہارن کی بات سن سکیں جو بول رہے تھے۔ رون تھوڑا ناخوش سا دکھائی دے رہا تھا۔

''ظاہر ہے کہ الفتال مرکب...... یعنی الفت آل، دراصل دل و دماغ میں حقیقی محبت کی تشکیل نہیں کرتا ہے۔ کسی کے دل میں اپنے لئے زبردستی محبت پیدا کرنا قریباً محال ہے، الفتال مرکب درحقیقت جذبات کو برانگیختہ کرنے اور دل و دماغ میں ہیجان برپا کرنے کا کام کرتا ہے۔ یہ شاید اس کمرے میں موجود اشیاء میں سے سب سے خطرناک اور طاقتور مرکب ہے...... اوہ ہاں!'' انہوں نے ملفوائے اور ناٹ کی طرف سنجیدگی سے دیکھتے ہوئے کہا جو تمسخرانہ انداز میں مسکرا رہے تھے۔ ''جب تم لوگ میری عمر تک پہنچو گے تو تم دیوانگی بھری محبت کی طاقت کو قطعی نظر انداز نہیں کو پاؤ گے......!''

سلگ ہارن گردن گھما کر سب کی طرف دیکھنے لگے۔

''اور اب وقت ہو چکا ہے کہ ہم اپنا کام شروع کر دیں......''

''ار...... سر! آپ نے ہمیں یہ تو بتایا ہی نہیں ہے کہ اس کڑاہی میں کون سا مرکب موجود ہے؟'' ارنئی میک ملن نے ایک چھوٹی سی سیاہ کڑاہی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جو سلگ ہارن کی میز پر رکھی ہوئی تھی۔ اس کے اندر موجود محلول حرارت سے آہستہ آہستہ

کھدک رہا تھا۔ ہیری نے دیکھا کہ وہ مرکب پگھلے ہوئے سونے جیسی رنگت کا تھا اور اس کی سطح پر سنہری مچھلی کی مانند بڑی بڑی بوندیں اچھل رہی تھیں حالانکہ ایک بھی بوند چھلک کر باہر نہیں گر رہی تھی......

''اوہ ہاں!'' سلگ ہارن نے چونک کر سیاہ کڑاہی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ہیری کو یقین تھا کہ سلگ ہارن اس جادوئی مرکب کو بالکل فراموش نہیں کر پائے تھے بلکہ وہ وہاں موجود طلباء پر اپنی شخصیت کا رعب داب اور مہارت قائم کرنے کیلئے جان بوجھ اس کا ذکر کرنا چھوڑ گئے تھے، وہ اس بات کے منتظر تھے کہ کوئی نہ کوئی طالبعلم تو اس کے بارے سوال کرے۔

''ہاں!...... یہ مرکب!'' سلگ ہارن ڈرامائی انداز میں سیاہ کڑاہی کی طرف دیکھتے ہوئے سنسنی خیز انداز میں بولے۔ ''میرے ہونہار طلباء! یہ نہایت محیر العقول مرکب ہے، اسے سعادتیال مرکب کہتے ہیں۔'' اسی لمحے ہرمائنی کے منہ سے ایک ہلکی سی سسکاری نکل گئی۔ سلگ ہارن نے مسکراتے ہوئے اس کی طرف دیکھا اور بولے۔ ''میرا خیال ہے کہ مس گرینجر! تم جانتی ہو کہ سعادتیال درحقیقت کیا فعل انجام دیتا ہے......؟''

''یہ حیرت انگیز طور پر قسمت میں اقبال مندی پیدا کرتا ہے، اس کے استعمال سے آپ کی خوش قسمتی آسمانوں کو چھونے لگتی ہے......'' ہرمائنی نے متحیر اور جوش سے کپکپاتی ہوئی آواز میں کہا۔

یہ سنتے ہی پوری کلاس میں عجیب سی کیفیت پیدا ہو گئی تھی، تمام لوگ تن کر بیٹھ گئے تھے اور سلگ ہارن کی طرف مستفارانہ نظروں سے دیکھ رہے تھے۔ ہیری نے گردن گھما کو ملفوائے کو دیکھا جس کے چکنے سنہرے بالوں کا عقبی حصہ دکھائی دے رہا تھا کیونکہ وہ اب سلگ ہارن کی طرف پوری توجہ دے رہا تھا۔

''بالکل صحیح جواب! گری فنڈر کیلئے دس پوائنٹس مزید!...... ہاں سعادتیال نہایت عجیب تاثیر کا حامل مرکب ہے۔'' سلگ ہارن نے آہ بھرتے ہوئے کہا۔ ''اسے بنانا بے حد دشوار اور پیچیدہ ہے، معمولی سی غلطی جان لیوا ثابت ہو سکتی ہے۔ بہرحال، اگر اسے صحیح طریقے سے بنا لیا جائے جیسا کہ میں نے یہاں اسے بنایا ہے تو آپ کی ہر چھوٹی سی کوشش بھی اعلیٰ کامیابی کو چھو لے گی...... جب تک کہ اس کے اثرات زائل نہ ہونا شروع ہو جائیں!''

''سر! تو پھر لوگ اسے ہر وقت کیوں نہیں استعمال کرتے ہیں؟'' ٹیری بوٹ نے دلچسپی لیتے ہوئے پوچھا۔

''زیادہ اور بار بار پینے سے طبیعت میں بوجھل پن طاری ہو جاتا ہے، سر چکراتا رہتا ہے اور دل و دماغ میں بے تحاشا غفلت اور مہلک خود اعتمادی جنم لیتی ہے۔'' سلگ ہارن نے کہا۔ ''تم لوگوں کو معلوم ہونا چاہئے کہ کسی اچھی چیز کی زیادتی بھی ہمیشہ نقصان دہ ثابت ہوتی ہے۔ زیادہ مقدار میں یہ زیادتی عموماً زہریلی ہو جاتی ہے جبکہ کم مقدار میں اور کبھی کبھار موزوں رہتی ہے......''

''سر! آپ نے کبھی اس کا استعمال کیا ہے؟'' مائیکل کارنر نے بڑے متجسس لہجے میں پوچھا۔

''پوری زندگی میں صرف دو مرتبہ!'' سلگ ہارن نے فوراً کہا۔ ''ایک بار تب جب میں چوبیس سال کا تھا اور دوسری مرتبہ تب

جب میں ستاون برس کا تھا۔ ناشتے کے ساتھ دو چمچے سعادتیال اور پھر ہنستی مسکراتی کامیابی کے دو خوشگوار دن......''

وہ پھنکارتی ہوئی سانس کے ساتھ دور خلاء میں دیکھنے لگے۔ وہ اداکاری کر رہے تھے یا نہیں، یہ تو ہیری کو اندازہ نہیں ہو پایا مگر اس کا اثر کلاس پر کافی زوردار پڑا تھا۔

''اور میں یہ مرکب آج اپنی پہلی کلاس میں کسی ایک طالبعلم کو انعام میں دینے والا ہوں!'' سلگ ہارن نے اپنی یادوں سے نکل کر اچانک کہا جو کسی دھماکے دار خبر سے کم نہیں تھا۔

پوری کلاس ہکابکا منہ پھاڑے ان کی طرف دیکھ رہی تھی، گہری خاموشی میں آس پاس رکھی ہوئی کڑاہیوں میں ابلتے ہوئے مرکبات کے بلبلوں کی کھدکنے کی آواز صرف سنائی دے رہی تھی۔

''سعادتیال کی ایک ننھی بوتل!'' سلگ ہارن نے ایک بہت چھوٹی شیشے کی بوتل اپنی جیب میں سے باہر نکال کر ان کی نظروں کے سامنے لہرائی۔ ''بارہ گھنٹے کی خوش قسمتی کی ضمانت......صبح سے شام تک، تم جو بھی کوشش کرو گے، اس میں خوش قسمتی تمہارے قدم چومے گی، ایک نادر بیش قیمت انعام!......مگر میں تم لوگوں کو پیشگی خبردار کردوں کہ ہر قسم کے منعقدہ مقابلوں میں سعادتیال کے استعمال پر پابندی عائد کی گئی ہے......مثال کے طور پر کھیلوں، امتحانات یا انتخابات میں۔ اس لئے اس بوتل کے فاتح کو اس کا استعمال ایک عام دن میں ہی کرنا چاہئے......اس سے اس کا عام دن یقیناً اس کی زندگی کا یادگار دن بن جائے گا۔''

پوری کلاس کی سانسیں رُکی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں۔

''تو اب......'' سلگ ہارن نے اچانک عجلت بھرے انداز سے کہا۔ ''تم لوگ میرا یہ بیش قیمت انعام کیسے جیت سکتے ہو؟ اپنی کتاب 'اعلی درجے کے مرکبات درجہ ششم' کے باب نمبر دس کو کھولو۔ ہمارے پاس ایک گھنٹے سے ذرا زیادہ وقت ہی بچ پایا ہے جس میں تم لوگ 'تریاق حیات' نامی مرکب تیار کرنے کی کوشش کرو گے (جسے پینے والا مرتا ہوا شخص زندگی کے کیف کی شدت کو محسوس کرتا ہے) مجھے اندازہ ہے کہ اب تک تم لوگوں نے اتنا دشوار اور سست روی سے بننے والا مرکب تیار نہیں کیا ہوگا اور میں یہاں پہلی کلاس میں کسی سے بھی مکمل اور اعلیٰ درجے کے مرکب کے تیار کئے جانے کی توقع بھی نہیں کر رہا ہوں۔ بہرحال، جس کا مرکب سب سے عمدہ حالت میں ہوگا، اسے سعادتیال کی ننھی بوتل انعام میں مل جائے گی......تو چلو اب شروع ہو جاؤ!''

کلاس میں افراتفری سی مچ گئی۔ سب لوگوں نے اپنی اپنی کڑاہیوں کو اپنے نزدیک کھینچا اور جب انہوں نے ترازو اپنی طرف کھسکائے تو ٹکرانے کی آوازیں سنائی دیں مگر کوئی کچھ نہیں بول رہا تھا۔ کمرے میں پختہ یکسوئی کا ماحول دکھائی دیا۔ ہیری نے دیکھا کہ ملفوائے اپنی کتاب اعلی درجے کے مرکبات کو کھول کر عجلت بھرے انداز میں اس میں سے کچھ تلاش کر رہا تھا۔ صاف دکھائی دے رہا تھا کہ ملفوائے اپنے دن کو خوش قسمت بنانے کیلئے بیتاب تھا۔ ہیری فوراً سلگ ہارن کی دی ہوئی کتاب پر جھک گیا۔ اسے یہ دیکھ کر کافی کوفت ہوئی کہ کتاب کے پرانے مالک نے اس کے سبھی صفحات پر اپنی تحریر کے نمونے بنا ڈالے تھے جس کی وجہ سے کتاب کی اصلی تحریر

مانند پڑ گئی تھی۔ صفحات کے گرد حاشیے اس قدر بھرے ہوئے تھے کہ اصل باب پر نظریں جمائے رکھنا مشکل تھا۔ ہیری کو محسوس ہوا کہ کتاب کے سابقہ مالک کے پاس اسے سیاہ کرنے کیلئے کافی زیادہ وقت رہا ہوگا۔ مرکب کے بنیادی اجزاء کو دیکھنے کیلئے وہ کافی زیادہ نیچے جھک گیا۔ (یہاں بھی سابقہ مالک نے کئی نوٹس لکھ دیئے تھے اور کچھ چیزوں کا کاٹ دیا تھا) ہیری جلدی سے سامان والی الماری کی طرف چل دیا تاکہ وہ اپنی ضرورت کا سامان لے سکے۔ اپنی کڑاہی تک واپس لوٹتے ہوئے اس نے کنکھیوں سے دیکھا کہ ملفوائے پھرتی کے ساتھ بالچھڑ کی جڑیں کاٹنے میں مصروف تھا۔

ہر طالبعلم بار بار مڑ کر یہ دیکھ رہا تھا کہ اس کے ساتھیوں نے کتنا کام پورا کر لیا ہے۔ جادوئی مرکبات کی کلاس میں فائدہ اور نقصان دونوں ہی تھے کہ اپنے کام کو مخفی رکھنا کافی مشکل تھا۔ دس منٹ بعد ہی پورا کمرہ نیلے دھوئیں سے بھر گیا۔ ظاہر ہے کہ ہرمائنی نے سب سے زیادہ تیز رفتاری کا مظاہرہ کیا تھا۔ اس کی کڑاہی میں چکنا اور ارغوانی رنگت کا محلول پک رہا تھا۔ جس کا ذکر باب کے نصف حصے میں تفصیل کے ساتھ کیا گیا تھا۔

بالچھڑ کی جڑوں کو کاٹنے سے فارغ ہو کر ہیری نے دوبارہ کتاب پر جھک کر دیکھا۔ یہ نہایت بیزار کن بات تھی کہ سابقہ مالک کی تحریر کے درمیان میں سے اسے ہدایات سمجھنے کی کوشش کرنا پڑ رہی تھی۔ پرانے مالک نے سفورفس کے بیجوں کو کاٹنے کا طریقہ کے قریب اپنی ہدایت لکھی تھی جس میں اس نے نصابی اصول کا تمسخر اڑاتے اپنی ہدایت کو زیادہ موزوں قرار دیا تھا۔

''چاقو سے کاٹنے کے بجائے اگر چاندی کے خنجر کے دستے سے انہیں کچل دیا جائے تو رس زیادہ نکلتا ہے......''

اسی لمحے ہیری کو قریب سے آواز سنائی دی، اس نے سر اُٹھا کر دیکھا۔

''سر میرا خیال ہے کہ آپ میرے دادا ابراکشس ملفوائے کو تو جانتے ہوں گے؟''

ہیری نے دیکھا کہ سلگ ہارن سلے درن کی میز کے قریب سے گزر رہے تھے۔

''اوہ ہاں!'' انہوں نے ملفوائے کی طرف دیکھے بنا جواب دیا۔ ''مجھے یہ سن کر بے حد افسوس ہوا کہ ان کی موت ہوگئی، ظاہر ہے کہ یہ غیر متوقع نہیں تھی کہ ان کی عمر میں ڈریگن آبلوں کی تکلیف برداشت کی جاتی......''

اور وہ سلے درن کی میز سے ہٹ کر فاصلے پر پہنچ گئے۔ ہیری مسکراتے ہوئے اپنی کڑاہی کی طرف دوبارہ متوجہ ہو گیا۔ وہ بخوبی جانتا تھا کہ ملفوائے بھی ان سے ہیری یا زبینی جیسی خصوصی توجہ اور مراعات کی توقع کر رہا تھا جو اسے ہمیشہ سنیپ سے ملا کرتی تھی۔ بہرحال، ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ سعادتیال کی ننھی بوتل جیتنے کیلئے اب ملفوائے اپنی خوش قسمتی اور محنت کے علاوہ کسی اور چیز پر بھروسہ نہیں کر سکتا تھا۔

سفورفس کے بیجوں کو کاٹنا کافی دشوار کام ثابت ہو رہا تھا۔ ہیری ہرمائنی کی طرف مڑا۔

''کیا میں تمہارا چاندی کا خنجر لے سکتا ہوں؟''

ہرمائنی نے جھنجلائے انداز میں اپنا سر اثبات میں ہلا دیا مگر اپنی نظریں اپنی کڑاہی سے ایک پل کیلئے بھی نہیں ہٹائیں جواب گہرے ارغوانی رنگت کا ہو چکا تھا۔ حالانکہ کتاب کے لحاظ سے اسے اب تک ہلکے جامنی رنگ کا ہو جانا چاہئے تھا۔

ہیری نے خنجر کے ہموار حصے سے بیجوں کو کچلا۔ اسے یہ دیکھ کر تعجب ہوا کہ ان خشک بیجوں میں سے غیر متوقع طور پر ڈھیر سارا عرق باہر نکل آیا تھا۔ وہ حیرت میں ڈوبا تھا کہ اتنا زیادہ عرق ان بیجوں میں کہاں چھپا ہوا تھا؟ جلدی سے اس نے تمام رس سمیٹا اور کڑاہی میں ڈال دیا۔ اسے یہ دیکھ کر اور زیادہ تعجب ہوا کہ کڑاہی میں محلول کی رنگت بالکل ویسی ہلکی جامنی ہو چکی تھی جیسی کہ کتاب میں بتائی گئی تھی۔

اور پھر لاشعوری طور پر کتاب کے سابقہ مالک سے پیدا ہونے والی بیزاری اور کوفت اس کی طبیعت سے مٹتی چلی گئی۔ اس کے بعد ہیری نے اگلی ہدایت کی طرف دیکھا، کتاب کے مطابق اسے محلول میں کڑچھی اس وقت تک خلاف گھڑی وار انداز میں چلانے کی ہدایت کی گئی تھی جب تک کہ وہ پانی جیسا شفاف نہیں ہو جائے جبکہ سابقہ مالک نے اس میں اضافہ کرتے ہوئے اپنی ہدایت لکھی تھی کہ کڑچھی سات مرتبہ خلاف گھڑی وار انداز میں گھمانے کے بعد ایک بار گھڑی وار انداز میں چلانا چاہئے۔ کیا سابقہ مالک ایک بار پھر درست ثابت ہو پائے گا؟

ہیری نے کڑاہی میں کڑچھی کو سات مرتبہ خلاف گھڑی وار انداز میں چلایا اور پھر اپنی سانس روک کر جھجکا اور کڑچھی کو ایک بار گھڑی وار رُخ میں گھما دیا۔ اس کا نتیجہ فوراً برآمد ہو گیا۔ محلول کی رنگت ہلکی گلابی ہو گئی تھی۔

''تم یہ کیسے کر رہے ہو؟'' ہرمائنی نے جلدی سے پوچھا۔ جس کا چہرہ اب سرخ ہو گیا تھا اور اس کے بال کڑاہی سے اُٹھتے ہوئے دھوئیں کی وجہ سے روکھے ہوتے جا رہے تھے، اس کا مرکب ابھی تک گہری ارغوانی رنگت کا ہی تھا۔

''سات بار خلاف گھڑی بار اور ایک بار گھڑی وار گھماؤ......''

''اوہ نہیں! تم نے کتاب میں صحیح طور پر دیکھا نہیں ہے، ہیری!'' ہرمائنی کرختگی سے بولی۔ ''کتاب میں لکھا ہے کہ خلاف گھڑی وار گھماتے رہو......''

ہیری نے اپنے کندھے اچکا کر اس کی بات نظر انداز کر دی اور اپنے کام میں مشغول رہا۔ سات بار خلاف گھڑی وار گھماؤ، ایک بار گھڑی وار سمت میں گھماؤ، ٹھہرو!......سات بار خلاف گھڑی وار سمت میں گھماؤ اور ایک بار گھڑی وار سمت میں گھماؤ......

میز کے دوسرے کنارے پر رون اپنی بے ترتیب سانسوں کے بیچ میں لگاتار بڑبڑا رہا اور اپنے محلول کو گالیاں بک رہا تھا۔ اس کا محلول مائع ملٹھی کی مانند دکھائی دے رہا تھا۔ ہیری نے چاروں طرف نگاہ دوڑائی۔ جہاں تک وہ دیکھ سکتا تھا، کسی کا مرکب بھی اس کے مرکب جتنی ہلکی رنگت کا نہیں تھا۔ اس کے وجود میں خوشی کی لہر دوڑنے لگی، اس تہہ خانے میں وہ پہلے کبھی اتنا خوش نہیں ہو پایا تھا۔

''اور اب وقت پورا ہو چکا ہے......اب اپنے اپنے مرکبات کو ہلانا چھوڑ دو!'' اچانک سلگ ہارن کی آواز تہہ خانے میں گونجی۔ سلگ ہارن میزوں کے درمیان آہستہ آہستہ چلنے لگے اور کڑاہیوں میں جھانک جھانک کر دیکھتے رہے۔ انہوں نے کسی کے

مرکب پر کوئی تبصرہ نہیں کیا البتہ کچھ کڑاھیوں کو انہوں نے کڑچھی سے ہلایا اور کچھ کو سونگھا۔ آخر میں وہ اس میز کی طرف بڑھے جہاں ہیری، رون، ہرمائنی اور ارنئ بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے رون کی کڑاہی میں موجود محلول کی طرف دیکھ کر تاسف بھری اور ترس آلود مسکراہٹ کا اظہار کیا۔ پھر وہ ارنئ کے گہرے نیلے مرکب کے قریب سے گزرے، ہرمائنی کی کڑاہی میں جھانکتے ہوئے ان کے چہرے پر کچھ خوشگوار تاثر جھلکا۔ پھر انہوں نے آخر میں ہیری کے مرکب کی طرف دیکھا تو ان کے چہرے پر مسرت آمیز اور فخریہ جذبات پھیلتے چلے گئے۔

''لاجواب...... حقیقی معنوں میں بیش قیمت انعام کا حقدار!'' ان کی چیختی ہوئی آواز تہہ خانے میں گونج اُٹھی۔ ''بہت اعلیٰ...... شاندار ہیری! اوخدایا...... یہ واضح ہو گیا ہے کہ تمہیں اپنی ماں کی قابلیت وراثت میں ملی ہے۔ للّی بہت اعلیٰ اور عمدہ مرکبات بنایا کرتی تھی۔ یہ لو...... یہ لو!...... سعادتیال کی ننھی بوتل...... جسے دینے کا وعدہ کیا گیا تھا، اس کا صحیح اور عمدہ استعمال کرنا، سمجھے!''

ہیری نے سنہری محلول سے دمکتی ہوئی بوتل لے کر اپنی اندرونی جیب میں رکھ لی۔ اسے عجیب خوشی کا احساس ہو رہا تھا۔ ایک طرف تو سلے درن کے طلباء کے بجھے ہوئے چہروں پر شدید ناراضگی دیکھ کر اسے مسرت ہو رہی تھی مگر دوسری طرف ہرمائنی کا مایوسی بھرا چہرہ دیکھ کر اسے عجیب سی ندامت کا احساس بھی ہو رہا تھا۔ رون تو ہکا بکا سا کھڑا تھا۔

''تم نے یہ کیسے کر دکھایا؟'' جب وہ تہہ خانے سے باہر نکلے تو رون نے ہیری سے سرگوشی کرتے ہوئے پوچھ ہی لیا۔

''میرا خیال ہے کہ آج میری قسمت اچھی تھی!'' ہیری نے کہا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ ملفوائے اس کی بات سن سکتا تھا۔ بہرحال، جب وہ کھانے کیلئے گری فنڈر کی میز پر جا کر محفوظ انداز میں بیٹھ گئے تو اس نے انہیں سچائی بتا ڈالی۔ اس کے ہر لفظ پر ہرمائنی کا چہرہ کرخت ہوتا چلا گیا۔

''تمہارا خیال ہے کہ میں نے دھوکے بازی سے کام لیا ہے؟'' ہیری نے اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ کو بھانپتے ہوئے پریشان کن لہجے میں کہا۔

''تم نے اسے اپنے دماغ سے تو بنایا نہیں تھا ہے نا؟'' وہ بھڑکتی ہوئی غرائی۔

''اس نے اسے اپنے ہی دماغ سے ہی بنایا تھا، صرف ہم سے کچھ الگ ہدایات پر عمل کیا تھا!'' رون نے فوراً جانبداری کرتے ہوئے کہا۔ ''ایسا کرنا مرکب کو خراب بھی تو کر سکتا تھا، ہے نا؟ مگر اس نے خطرہ مول لیا اور پھر وہ کامیاب ہو گیا......'' اس نے آہ بھری۔ ''سلگ ہارن نے مجھے بھی وہ کتاب دے سکتے تھے مگر نہیں...... مجھے تو وہ کتاب ملی ہے جس میں کسی نے ایک بھی حرف نہیں لکھا ہے۔ البتہ باب نمبر باون پر کسی کی قے کا نشان ضرور موجود ہے......''

''رُکو!'' ہیری کے بائیں کان کے پاس ایک آواز گونجی اور اسے وہاں پھولوں والی مہک کا احساس ہوا جو اسے سلگ ہارن کے تہہ خانے میں آئی تھی۔ اس نے مڑ کر دیکھا کہ جینی قریب آ رہی تھی۔ ''کیا میں نے صحیح سنا ہے، ہیری! کیا تم ان ہدایات پر عمل کر رہے

تھے جو کسی نے کتاب کے حاشیے پر لکھی ہوئی تھیں؟''

وہ دہشت زدہ اور کچھ ناراض دکھائی دے رہی تھی، ہیری فوراً سمجھ گیا کہ اس کے دماغ میں کیا شکوک اُٹھ رہے ہوں گے؟

''جو تم سمجھ رہی ہو، ویسا کچھ نہیں ہے!'' اس نے اسے مطمئن کرتے ہوئے کہا اور اپنی آواز کافی پست کر لی۔ ''یہ رڈل کی ڈائری جیسی کوئی چیز نہیں ہے۔ یہ تو ایک پرانی کتاب ہے، جس میں کسی نے اپنے تجربات کی نشاندہی کی ہے۔''

''مگر اس میں جو کچھ لکھا ہے، تم ویسا ہی کر رہے ہو؟''

''میں نے تو حاشیے میں دی گئی کچھ ہدایات کو محض آزمایا تھا جینی! اس میں کوئی غلط بات نہیں ہے......''

''جینی کی بات میں وزن ہے ہیری!'' ہرمائنی نے فوراً جوش میں آتے ہوئے کہا۔ ''ہمیں اس کی تحقیق کر لینا چاہئے، اس میں کوئی گڑبڑ تو نہیں ہے، میرا کہنے کا مطلب ہے کہ یہ عجیب اور خلاف معمول ہدایات کون دے سکتا ہے؟''

''ارے رُکو!'' ہیری غصیلے لہجے میں بولا، جب ہرمائنی نے ہاتھ ڈال کر اس کے بستے میں سے 'اعلیٰ درجے کے جادوئی مرکبات درجہ ششم' نامی کتاب کھینچ کر باہر نکال لی اور اپنی چھڑی اس کی طرف تان لی۔

''سارے راز کھل جائیں!'' ہرمائنی نے کتاب کی بوسیدہ جلد پر اپنی چھڑی ٹھونک کر کہا۔

کچھ بھی نہیں ہوا۔ پرانی اور گندی کتاب بالکل ویسی ہی دکھائی دے رہی تھی۔

''شک دور ہو گیا......'' ہیری بھڑکتے ہوئے انداز میں غرایا۔ ''یا پھر تم یہ انتظار کر رہی ہو کہ یہ کچھ دیر میں ہوا میں قلابازیاں کھانے لگے گی۔''

''یہ بالکل صحیح دکھائی دے رہی ہے۔'' ہرمائنی نے متذبذب لہجے میں کہا جو ابھی تک کتاب کو شک بھری نظروں سے گھور رہی تھی۔ ''میرا کہنے کا مطلب ہے کہ یہ واقعی صرف ایک کتاب ہی دکھائی دیتی ہے......''

''ٹھیک ہے تو پھر میں اسے واپس لے لیتا ہوں!'' ہیری نے کہا اور اسے میز پر سے جھپٹ کر اُٹھانا چاہا مگر وہ اس کے ہاتھ سے پھسل کر فرش پر جا گری۔

کوئی بھی اس کی طرف متوجہ نہیں تھا۔ ہیری نے نیچے جھک کر کتاب اُٹھانا چاہی، اچانک اس کی نظر کتاب کی عقبی جلد کے کونے پر جا کر ٹھہر گئی جہاں کسی نے کچھ لکھا ہوا تھا۔ یہ تحریر بھی ویسی ہی چھوٹی اور قریب قریب تھی جیسی کہ کتاب کے اندر حاشیوں میں موجود ہدایات لکھی گئی تھیں، جن کی بدولت اس نے سعادتیال کی چھوٹی بوتل جیتی تھی جو اُس نے کچھ لمحے پہلے ہی بالائی منزل پر اپنے صندوق میں موزوں کے اندر چھپا دی تھی۔ ہیری نے اپنی عینک کو صحیح کر کے تحریر کو پڑھا۔

'یہ کتاب آدھ خالص شہزادے کی ملکیت ہے!'

☆☆☆☆

دسواں باب

# گیونٹ کا مکان

اس ہفتے کے دوران جادوئی مرکبات کی کلاسوں میں جہاں بھی آدھ خالص شہزادے کی ہدایات نصابی متن سے مختلف ہوتی تھیں، وہیں ہیری غیرمحسوس انداز میں شہزادے کی ہدایات پر ہی عمل درآمد کرتا رہا۔ نتیجہ یہ برآمد ہوا کہ محض چوتھے دن بعد ہی سلگ ہارن اس کی قابلیت کے معترف ہوکر رہ گئے۔ وہ برملا کہنے لگے کہ انہوں نے آج تک اتنے قابل اور ہونہار شاگرد کو پہلے کبھی نہیں پڑھایا ہے۔ رون اور ہرمائنی دونوں ہی سلگ ہارن کے خیالات سن کر بالکل خوش نہیں ہوئے، حالانکہ ہیری نے کھلے دل سے ان دونوں کو یہ پیشکش کی تھی کہ وہ مرکب بناتے وقت اس کی کتاب سے پوری پوری معاونت لے سکتے ہیں مگر افسوس کی بات تو یہ تھی کہ رون کو ہدایات کی تحریر سمجھنے میں کافی دشواری پیش آ رہی تھی، وہ ہیری سے انہیں بلند آواز میں پڑھنے کیلئے بھی نہیں کہہ سکتا تھا، اس طرح سلگ ہارن کو شبہ پڑ سکتا تھا کہ رون، ہیری سے مدد مانگ رہا ہے۔ دوسری طرف ہرمائنی نے تہیہ کرلیا تھا کہ وہ شہزادے کی دی گئی ہدایات کو خاطر میں نہیں لائے گی بلکہ نصابی ہدایات کے ساتھ ہی اپنے مرکبات کو صحیح بنانے کی کوشش کرتی رہے گی۔ حالانکہ یہ بات صحیح تھی کہ اس کی ہٹ دھرمی کی وجہ سے اسے ہیری کے مقابلے میں کافی کم کامیابی ہو پا رہی تھی، جس کے باعث اس کے مزاج میں چڑچڑاپن عود کر آیا اور وہ ہر گزرتے ہوئے دن کے ساتھ شدت اختیار کرنے لگا۔

ہیری متعجب انداز میں سوچ رہا تھا کہ یہ آدھ خالص شہزادہ کون ہوسکتا ہے؟ انہیں اتنا زیادہ ہوم ورک دیا جا رہا تھا کہ اسے 'اعلیٰ درجے کے جادوئی مرکبات' نامی کتاب کو تفصیل سے پڑھنے کا موقع نہیں مل رہا تھا مگر پھر بھی اس نے یونہی الٹ پلٹ کے دوران یہ دیکھ لیا تھا کہ شہزادے نے اس میں ہر صفحے پر اختلافی ہدایات لکھ دی تھیں۔ یہ الگ بات تھی کہ کئی ہدایات مرکبات بنانے کے بارے میں بالکل نہیں تھیں۔ ادھر ادھر لکھی ہوئی کچھ ہدایات جادوئی کلمات جیسی محسوس ہوتی تھی جنہیں شہزادے نے اپنے تئیں ایجاد کرلیا تھا......

ہفتے کی شام کو جب ہیری گری فنڈر ہال میں بیٹھا ہوا رون کو وہ ہدایات دکھا رہا تھا جنہیں وہ جادوئی کلمات جیسا سمجھ رہا تھا تو ہرمائنی کا مزاج کافی بگڑ گیا۔

''یہ شہزادہ کہلانے والا فرد کوئی لڑکی بھی تو ہوسکتی ہے۔'' وہ چڑ چڑے انداز میں بولی۔''میرا اندازہ ہے کہ اس کا انداز تحریر لڑکوں کی بہ نسبت کسی لڑکی جیسا زیادہ لگتا ہے!''

''اس نے خود کو آدھ خالص شہزادہ لکھا ہے۔'' ہیری نے زور دیتے ہوئے کہا۔''بتاؤ تو سہی کتنی لڑکیاں بھلا خود کو شہزادہ لکھ سکتی ہیں؟''

یہ صاف دکھائی دے رہا تھا کہ ہرمائنی کے پاس اس کی بات کا کوئی جواب نہیں تھا۔اس نے محض تیوریاں چڑھائیں اور اپنے مقالے کی طرف متوجہ ہوگئی جس کا عنوان 'تجسیم کے بنیادی اصول' تھا،اس نے اپنا مقالہ رون سے دور کھینچ لیا جو اسے الٹا کر کے پڑھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ ہیری نے چونک کر اپنی گھڑی کی طرف دیکھا اور پھر جلدی سے اپنی مرکبات والی کتاب بستے میں ٹھونس لی۔

''آٹھ بجنے میں صرف پانچ منٹ باقی ہیں،اب مجھے چل دینا چاہئے، ورنہ ڈمبل ڈور کے پاس پہنچنے میں دیر ہو جائے گی۔'' وہ جلدی سے بولا۔

''اوہ ہاں! مجھے تو خیال نہیں رہا......تمہارے لئے نیک تمنائیں!'' ہرمائنی نے سر اُٹھا کر اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔''ہم تمہارا یہیں انتظار کریں گے،ہم کافی متجسس ہیں کہ آخر وہ تمہیں کیا پڑھانا چاہتے ہیں؟''

''مجھے توقع ہے کہ سب کچھ ٹھیک ہی رہے گا۔'' رون نے حسرت بھری نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔ پھر وہ دونوں ہیری کو تصویر کے راستے باہر نکلتے ہوئے دیکھتے رہے۔

ہیری ویران راہداری سے گزرتا ہوا آگے بڑھا۔ جب ایک موڑ پر سامنے سے پروفیسر ٹراؤلینی آتی ہوئی دکھائی دی تو وہ تیزی سے ایک بڑے مجسمے کی اوٹ میں چھپ گیا تھا۔ پروفیسر ٹراؤلینی اپنے آپ میں مست ہاتھ میں پرانے تاش کے جیسے پتوں کی گڈی کو گڈمڈ کر کے ان میں سے کچھ پتے باہر نکال رہی تھیں اور بڑبڑا رہی تھیں۔

''حکم کی دُگی، تصادم!'' وہ بڑبڑا کر بولیں۔ جب وہ مجسمے کی اوٹ میں دبکی ہوئی ہیری کے قریب پہنچیں۔''حکم کا ستہ، لاغر شگون......حکم کا دہلا، متشدد حالات......حکم کا غلام، ایک سانولا نوجوان، شاید کسی قدر پریشان حال جو سوال دریافت کرنے والے کو ناپسند کرتا ہو......''

وہ اس مجسمے کے قریب پہنچ کر رُک گئیں جس کی اوٹ میں ہیری چھپا ہوا تھا۔

''یہ صحیح نہیں ہوسکتا ہے!'' وہ چڑ چڑے انداز میں الجھی ہوئی بولیں۔ پھر ہیری کو ان کے دوبارہ چلنے کی آواز سنائی دی۔ حالانکہ وہ اپنے پیچھے گھریلو پکی شراب کی بدبو چھوڑ گئی تھیں۔ ہیری نے اس وقت تک انتظار کیا جب تک کہ اسے یہ یقین نہیں ہو گیا کہ وہ واقعی جا چکی ہیں۔ پھر وہ تیز تیز قدموں سے چلتا ہوا ساتویں منزل کی اس راہداری میں پہنچ گیا جہاں ایک میزاب دیوار کے سہارے کھڑا تھا۔

''ترش پاپڑ!'' ہیری نے کہا۔ پتھریلا عفریت اچھل کر ایک طرف ہٹ گیا،اس کے پیچھے کی دیوار دو حصوں میں منقسم ہو کر

پہلوؤں میں سرک گئی اور پتھریلے زینے والی بل دار سیڑھی اس کے سامنے نمودار ہوگئی۔ ھیری لپک کر زینے پر چڑھ گیا، سیڑھی متحرک ہو گئی اور گھومتی ہوئی اوپر چڑھنے لگی۔ کچھ ہی لمحوں بعد اس نے ھیری کو ڈمبل ڈور کے دفتر کے دروازے کے سامنے پہنچا دیا تھا جس پر پیتل کا بڑا سیمرغ کی شکل والا کنڈا لٹکتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

ھیری نے آہستگی سے دروازے پر دستک دی۔

''اندر آجاؤ......'' ڈمبل ڈور کی آواز سنائی دی۔

''شام بخیر سر!'' ھیری نے کہا دفتر کے اندر داخل ہو گیا۔

''اوہ......شام بخیر ھیری! بیٹھ جاؤ......'' ڈمبل ڈور نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''میرا اندازہ ہے کہ تمہارا پہلا ہفتہ کافی خوشگوار گزرا ہوگا......''

''جی سر!'' ھیری نے مختصراً کہا۔

''تمہاری مصروفیت کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ تمہیں پہلے ہی ہفتے میں سزا کیلئے بھی منتخب کرلیا گیا ہے......''

''ار......'' ھیری محض ہکلا کر رہ گیا کیونکہ اس کے پاس صفائی دینے کیلئے کچھ نہیں تھا مگر ڈمبل ڈور نے اس کی کیفیت کو فی الوقت نظرانداز کردیا۔

''میں نے پروفیسر سنیپ کو آگاہ کردیا ہے کہ وہ آج رات کے بجائے اگلے ہفتہ کی رات کو اپنی سزا پر عمل درآمد کرسکتے ہیں۔''

''ٹھیک ہے!'' ھیری نے کہا جس کے ذہن میں سنیپ کی سزا سے بھی کہیں زیادہ ضروری چیزیں دوڑ رہی تھیں۔ اس نے چاروں طرف نگاہ دوڑا کر دیکھا تا کہ اندازہ لگا سکے کہ ڈمبل ڈور اس شام اس کے ساتھ کیا کرنے کا لائحہ عمل بنا رہے ہیں؟ دائروی دفتر کی ہر چیز پہلے جیسی ہی دکھائی دے رہی تھی۔ چاندی کے نازک آلات منقش تپائی پر رکھے ہوئے تھے جن کی باریک نلکیوں سے ہلکا ہلکا دھواں اُٹھ رہا تھا اور ان میں گھر گھر کی سی آواز سنائی دے رہی تھی۔ سابقہ ہیڈ ماسٹر اور ہیڈ مسٹرس اپنی اپنی تصویروں میں پڑے اونگھ رہے تھے۔ ڈمبل ڈور کا شاندار ققنس جس کا نام فاکس تھا، دروازے کے پاس اپنے طلائی سٹینڈ پر بیٹھا ھیری کی طرف دلچسپی سے دیکھ رہا تھا۔ ایسا نہیں محسوس ہو رہا تھا کہ ڈمبل ڈور نے کسی مبارزتی مشق کیلئے وہاں خاص جگہ خالی کی ہو۔

''تو ھیری! مجھے معلوم ہے کہ تم یہ سوچ رہے ہو کہ میں تمہیں یہاں کیا پڑھانے کیلئے بلایا ہے؟'' ڈمبل ڈور نے سیدھے مطلب کی بات کی طرف آتے ہوئے کہا۔

''جی سر!''

''تم اب یہ بات جان چکے ہو کہ والڈی مورٹ نے تمہیں پندرہ برس قبل ہلاک کرنے کی کوشش کیوں کی تھی، اس لئے میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اب تمہیں کچھ معلومات فراہم کردینا نہایت ضروری ہو چکا ہے......''

ایک لمحے کیلئے خاموشی چھا گئی۔

''آپ نے گذشتہ سال کی آخری سہ ماہی کے اختتام پر کہا تھا کہ آپ مجھے سب کچھ بتانے والے ہیں......سر!'' ھیری نے کہا اور اُسے اپنی آواز میں سے الزام تراشی کا تاثر دور رکھنے میں کافی مشکل پیش آ رہی تھی۔

''بالکل! میں نے ویسا ہی کیا ہے!'' ڈمبل ڈور نے پرسکون لہجے میں کہا۔ ''میں نے تمہیں وہ تمام باتیں صاف صاف بتا دی ہیں جو میں جانتا تھا......مگر اب ہم اس سے آگے پختہ اور یقینی حقائق کو چھوڑ کر عجیب وغریب اندازوں کی بھول بھلیوں میں گتھیوں کو سلجھانے کی کوشش کریں گے جو مختلف یادوں کی اتھاہ گہرائیوں جیسی دلدل سے ہمیں میسر ہو سکتی ہیں۔ ھیری! یہاں میں بھی اتنا ہی غلطی کا شکار ہو سکتا ہوں جتنا کہ ہمفرے فلیچر تھا، جسے یقین تھا کہ پنیر سے بنی ہوئی کڑاہیوں کے استعمال کا وقت آ چکا تھا......''

''مگر آپ کو محسوس ہوتا ہے کہ آپ صحیح ہیں؟'' ھیری نے پوچھا۔

''یقیناً مجھے ایسا ہی محسوس ہوتا ہے مگر جیسا کہ میں پہلے ہی تمہارے سامنے ثابت کر چکا ہوں، ہر آدمی کی طرح میں بھی غلطیاں کرتا ہوں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ مجھے یہ کہنے کیلئے معاف کرنا کہ معمول کی بہ نسبت لوگوں سے زیادہ چالاک اور عقلمند ہونے کی وجہ سے میری غلطیاں کچھ زیادہ سنگین ہوتی ہیں......''

''سر! آپ مجھے جو کچھ بتانا چاہ رہے ہیں کیا وہ پیش گوئی کے بارے میں ہے؟'' ھیری نے غیر ضروری طور پر پوچھ لیا۔ ''کیا اس سے...... مجھے زیادہ بچنے میں مدد مل سکے گی؟''

''ان چیزوں کا پیش گوئی سے گہرا تعلق جڑا ہے۔'' ڈمبل ڈور نے اتنے پرسکون انداز میں کہا جیسے ھیری نے ان سے اگلے دن کے موسم کے حال کا سوال پوچھا ہو۔ ''اور مجھے غیر معمولی طور پر امید ہے کہ اس سے تمہیں زندہ بچنے میں مدد ملے گی!''

ڈمبل ڈور اُٹھ کر کھڑے ہو گئے اور میز کے کنارے سے نکل کر ھیری کے قریب سے گزرے۔ ھیری نے متجسس انداز میں اپنی کرسی سے مڑ کر ان کی طرف دیکھا کہ ڈمبل ڈور دروازے کے پہلو والی الماری میں جھک کر کچھ تلاش کر رہے تھے۔ جب ڈمبل ڈور سیدھے کھڑے ہوئے تو ھیری نے دیکھا کہ ان کے ہاتھوں میں تیشہ یادداشت والا پتھریلا طاس پکڑا ہوا تھا جس کے کناروں پر عجیب قدیمی حروف اور علامتیں کندہ تھیں۔ انہوں نے تیشہ یادداشت کو ھیری کے سامنے میز پر رکھ دیا۔

''تم کچھ مضطرب دکھائی دے رہے ہو؟''

ھیری واقعی تیشہ یادداشت کو کسی قدر خوفزدہ انداز میں دیکھ رہا تھا۔ یہ عجیب طاس یادوں اور خیالات کے وقوعے کو کچھ الگ انداز میں دکھاتا تھا۔ اس کے ساتھ وابستہ ھیری کے سابقہ تجربات تھوڑے مفید مگر غیر آرام دہ ثابت ہوئے تھے۔ جب اس نے آخری بار اس کے مائع جیسے گیسی محلول کو کریدا تھا تو وہ جتنا دیکھنے کا خواہش مند تھا، اس سے کہیں زیادہ دیکھ لیا تھا......مگر ڈمبل ڈور کے چہرے پر مسکراہٹ پھیلی ہوئی تھی۔

''اس بار تم میرے ہمراہ تیشہ یادداشت کے سفر پر جا رہے ہو......اور اس سے اچھی بات یہ ہے کہ ہم اس بار بلا اجازت ایسا کچھ نہیں کر رہے ہیں!''

''ہم کہاں جا رہے ہیں سر؟''

''ہم مسٹر بوب اوگڈن کی یاد کے اندر جا رہے ہیں......!'' ڈمبل ڈور نے اپنی جیب سے ایک شیشے کی ننھی بوتل باہر نکالتے ہوئے کہا۔ جس میں چاندی جیسے سفید دھاگوں کا ہجوم تیر رہا تھا۔

''بوب اوگڈن کون تھے؟''

''وہ محکمے کے شعبہ نفاذ قانون میں ملازمت کیا کرتا تھا'' ڈمبل ڈور نے کہا۔ ''کچھ عرصہ قبل ہی اس کا انتقال ہو چکا ہے مگر اس سے پہلے ہی میں نے اس کا پتہ معلوم کر کے اسے اس یاد کو دینے کیلئے آمادہ کر لیا تھا۔ ہم اس کے ساتھ ایک سفر کرنے جا رہے ہیں جو اس نے اپنے کام کے سلسلے میں کیا تھا۔ اب تم کھڑے ہو جاؤ، ہیری!''

مگر ڈمبل ڈور کو شیشے کی بوتل کا ڈھکن کھولنے میں دقت ہو رہی تھی، ان کا زخمی ہاتھ اکڑا ہوا اور درد کرتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔

''کیا یہ کام میں کر دوں سر؟''

''کوئی بات نہیں، ہیری......''

ڈمبل ڈور نے اپنی چھڑی بوتل کی طرف کر کے لہرائی جس سے بوتل کا ڈھکن بھک کر کے اُڑ گیا۔

''سر......آپ کے ہاتھ میں یہ چوٹ کیسے لگی؟'' ہیری نے دوبارہ اپنا سوال دہرایا اور سیاہ ہوئی انگلیوں کو متاسف اور ناپسندیدگی کے ملے جلے جذبات کے ساتھ دیکھا۔

''ابھی اس کہانی کو سنانے کا صحیح وقت نہیں آیا ہے، ابھی نہیں! ابھی تو ہماری ملاقات بوب اوگڈن کے ساتھ طے ہو چکی ہے......'' ڈمبل ڈور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ڈمبل ڈور نے بوتل میں موجود چمکیلا محلول پتھر کے طاس میں الٹ دیا۔ جہاں یہ تیزی سے گھومنے اور زیادہ چمکنے لگا۔ یہ نہ تو مائع تھا اور نہ ہی گیس......

''پہلے تم......'' ڈمبل ڈور نے تیشہ یادداشت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

ہیری آگے کی طرف جھک گیا۔ اس نے گہری سانس لی اور اپنا چہرہ چاندی جیسے محلول میں ڈال دیا۔ اسے محسوس ہوا کہ اس کے پاؤں دفتر کا فرش چھوڑ چکے تھے۔ وہ گھومتے ہوئے اندھیروں کے بیچ کہیں پہنچ چکا تھا۔ وہ تیزی سے گر رہا تھا پھر وہ اچانک تیزی چمکتی ہوئی دھوپ میں کھڑا جلدی جلدی آنکھیں جھپکانے لگا۔ اس سے پہلے کہ وہ چلچلاتی ہوئی دھوپ دیکھنے کی کوشش میں پوری طرح کامیاب ہو پاتا، ڈمبل ڈور اس کے پہلو میں پہنچ گئے تھے۔

وہ دونوں ایک قصبے کی کچی گلی میں کھڑے تھے جس کے دونوں طرف اونچی اور بے ترتیب باڑھ لگی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ یہ گرمیوں کے موسم کا گرم دن تھا اور آسمان بالکل صاف نیلا دکھائی دے رہا تھا۔ ان سے قریباً دس فٹ آگے ایک پستہ قد آدمی کھڑا تھا جو بہت موٹے عدسے والی عینک لگائے ہوئے تھا۔ عینک کی وجہ سے اس کی آنکھوں کی پتلیاں کسی گول مٹول نقطے جتنی چھوٹی دکھائی دے رہی تھیں۔ وہ کھڑا ہوکر لکڑی کا ایک سائن بورڈ پڑھ رہا تھا جو سڑک کی بائیں جانب بے ترتیب باڑھ میں عجیب انداز میں نکلا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ ہیری سمجھ چکا تھا کہ یہی آدمی بوب اوگڈن ہوگا کیونکہ وہ وہاں پر تنہا دکھائی دے رہا تھا اور وہ اس طرح کے عجیب کپڑے پہنے ہوئے تھا جو اکثر و بیشتر ناعاقبت اندیش جادوگر ماگلوؤں جیسا دکھائی دینے کی کوشش میں پہنتے تھے۔ اس نے ایک دھاری دار نہانے والے لباس کے اوپر ایک زنانہ فراک کوٹ پہن رکھا تھا اور ایک چھوٹا پوشہ پیر کے پنجوں پر چڑھا رکھا تھا۔ اس سے قبل کہ ہیری اس کے عجیب و غریب حلئے کا مزید جائزہ لے پاتا، اوگڈن تیزی سے سڑک پر آگے کی طرف چلنے لگا۔

ڈمبل ڈور اور ہیری اس کے پیچھے پیچھے چلنے لگے۔ جب وہ لکڑی کے سائن بورڈ کے پاس پہنچے تو ہیری نے دیکھا کہ اس میں دو راستوں کی نشاندہی کی گئی تھی، جس سمت سے وہ آئے، اس کی طرف تیر کے اشارے کے نشان پر لکھا ہوا تھا۔ 'گریٹ ہینگ لٹن'۔ اور جس سمت میں اوگڈن بڑھ رہا تھا اس کی طرف تیر کے نشان کے آگے لکھا ہوا تھا۔ 'لٹل ہینگ لٹن۔ ایک میل دور!'

کچھ فاصلے تک چلتے ہوئے انہیں باڑھ، نیلے آسمان اور لہراتے ہوئے فراک کوٹ والے ہیولے کے سوا اور کچھ دکھائی نہیں دیا۔ پھر راستہ بائیں جانب مڑ گیا اور ایک پہاڑی ڈھلوان پر نیچے کی طرف اترنے لگا۔ ہیری جونہی اس موڑ پر مڑا تو اسے اپنے سامنے یہ ایک دلکش نظارہ دکھائی دیا، ہیری کو نشیب میں ایک قصبہ دکھائی دیا جو یقینی طور پر لٹل ہینگ لٹن ہی ہوسکتا تھا۔ یہ قصبہ دو اونچی پہاڑیوں کی درمیانی وادی میں آباد تھا۔ اس کا گرجا گھر اور قبرستان صاف دکھائی دے رہا تھا۔ گھاٹی کے پاس دوسری طرف کی پہاڑی ڈھلوان پر ایک عالیشان مکان دکھائی دے رہا تھا جس کے چاروں طرف سرسبز مخملیں ہریالی پھیلی ہوئی تھی۔

نشیبی ڈھلوان کے ترچھے پن کی وجہ سے اوگڈن کافی تیزی سے نیچے اترتا چلا جارہا تھا۔ ڈمبل ڈور نے بھی اس کے تعاقب میں اپنی رفتار بڑھا دی تھی اور ان کے ساتھ ساتھ چلنے کیلئے ہیری کو بھی تیزی سے بھاگنا پڑا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ شاید انہیں لٹل ہینگ لٹن تک یونہی جانا پڑے گا۔ جب وہ سلگ ہارن سے ملنے کیلئے گئے تھے تو اسی رات کی طرح اس نے آج بھی سوچا کہ وہ لوگ براہ راست اپنی منزل پر کیوں نہیں پہنچ جاتے، آخر وہ اتنی دور سے وہاں کیوں جارہا تھا؟ مگر جلد ہی اسے اپنے سوال کا جواب مل گیا۔ اسے نے غلط اندازہ لگایا تھا کہ اوگڈن، نیچے لٹل ہینگ لٹن نامی قصبے میں جارہا تھا۔ جب راستہ کچھ نیچے جاکر دائیں طرف مڑا تو انہوں نے دیکھا کہ اوگڈن کے فراک کوٹ کا ایک کونا باڑھ کے ایک بڑے سوراخ میں غائب ہورہا تھا۔ ڈمبل ڈور اور ہیری باڑھ کے سوراخ میں سے گزر کر دوسری طرف نکلے، اب وہ کچی پگڈنڈی پر اوگڈن کا تعاقب کررہے تھے۔ جس کے دونوں طرف کچھ زیادہ اونچی، گھنی اور کانٹے دار جھاڑیاں دکھائی دے رہی تھیں۔ بل دار راستہ اونچے نیچے پتھروں اور گڑھوں سے بھرا ہوا تھا۔ پہلے کی طرح یہاں بھی نشیبی

ڈھلان تھی۔ راستہ بل کھاتا ہوا نشیب میں لگے ہوئے تاریک درختوں کے جھنڈ کی طرف جا رہا تھا۔ غیر معمولی طور پر جونہی راستہ درختوں کے قریب پہنچا تو وہ پہلے کی بہ نسبت کافی کشادہ اور چوڑا ہو گیا۔ ڈمبل ڈور اور ہیری اس کے پیچھے چلتے ہوئے اچانک رُک گئے کیونکہ اوگڈن ٹھہر کر اپنے فرک کوٹ کو ٹٹول رہا تھا پھر اس کے ہاتھ میں چھڑی دکھائی دی جو اس نے کسی اندرونی جیب سے نکالی تھی۔

بادلوں سے خالی گرم آسمان کے باوجود سامنے کے پرانے درختوں کا سایہ کافی ٹھنڈا اور خوشگوار محسوس ہو رہا تھا۔ کچھ لمحوں بعد ہیری کو ایک پرانی عمارت دکھائی دی، جوان گھنے درختوں کے درمیان نصف سے زیادہ چھپی ہوئی محسوس ہوتی تھی۔ ہیری کو یہ جگہ گھر بنانے کے لحاظ سے کافی عجیب لگی کہ درختوں کو دیواروں کے اس قدر قریب لگایا جائے کہ وہ ساری روشنی ہی نگل جائیں اور گھر میں تاریکی پھیلی رہے، اس کے علاوہ گھر میں رہنے والے نیچے والی گھاٹی کے دلکش نظارے سے محروم رہ جائیں۔ اچانک اس کے ذہن میں ایک اور خیال کوندا کہ کیا واقعی اس اندھیری عمارت میں لوگ رہتے بھی ہوں گے؟ عمارت کی دیواریں کائی زدہ تھیں، کئی جگہ سے چھت کی اتنی ٹائلیں گر چکی تھی کہ وہاں پوشیدہ شہتیر دکھائی دینے لگے تھے۔ اس کے چاروں طرف بچھو بوٹی نامی جنگلی خودرو پودے اُگ چکے تھے، جن کے قد ان چھوٹی کھڑکیوں تک پہنچ رہے تھے جو دھول کی موٹی پرت سے ڈھکی ہوئی تھیں۔ جیسے ہی وہ اس نتیجے پر پہنچا کہ یہاں کوئی بھی نہیں رہ سکتا ہے، ایک کھڑکی زوردار آواز سے کھلی اور اس میں ہلکا سا دھواں نکلتا ہوا دکھائی دیا جیسے کوئی وہاں کھانا بنا رہا ہو۔

اوگڈن دھیمی رفتار سے آگے کی طرف چلنے لگا۔ ہیری کو محسوس ہوا کہ وہ احتیاط برت رہا تھا، جیسے وہ درختوں کے گہرے سائے میں پہنچا تو وہ ایک بار پھر رُک کر سامنے والے دروازے کو گھور کر دیکھنے لگا جس پر لگی ہوئی کیل پر کسی نے ایک مردہ سانپ کو پرو ڈالا تھا۔

اسی لمحے سرسراہٹ ہوئی اور سب سے نزدیکی درخت سے ایک خستہ حال شخص کود کر سامنے آ گیا۔ اس نے اوگڈن کے اتنے نزدیک چھلانگ لگائی تھی کہ اوگڈن بوکھلا اور ہڑبڑا کر پیچھے کی طرف اچھل گیا۔ اس کوشش میں اس کا اپنا پاؤں فراک کوٹ پر پڑ گیا اور وہ لڑکھڑا گیا۔

''اجنبی! یہاں تمہیں خوش آمدید نہیں کہا جائے گا!''

اس خستہ حال جنگلی شخص کے بال اتنے موٹے تھے اور ان پر اتنی مٹی جم چکی تھی کہ ان کی اصلی رنگت کا اندازہ لگانا دشوار تھا۔ اس کے منہ میں سے کئی دانت غائب دکھائی دے رہے تھے، اس کی آنکھیں چھوٹی سیاہ تھیں اور وہ مختلف سمتوں میں گھوم رہی تھیں۔ بہر حال، وہ کسی لحاظ سے مضحکہ خیز یا نرالا نہیں دکھائی دے رہا تھا بلکہ اس کی ہیئت سے خوف آ رہا تھا۔ ہیری اس ضمن میں اوگڈن کو قصوروار نہیں ٹھہرا سکتا تھا کہ وہ اس سے بات چیت کرنے سے پہلے کئی قدم پیچھے ہٹ گیا تھا۔

''ار...... صبح بخیر! میں محکمہ جادو کی طرف سے آیا ہوں......''

''یہاں پر تمہیں خوش آمدید نہیں کہا جائے گا، سمجھے!''

''ار...... مجھے افسوس ہے کہ میں...... میں آپ کی بات نہیں سمجھ پایا ہوں!'' اوگڈن نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

ہیری کو اوگڈن کافی عقلمند محسوس ہوا۔ ہیری کے خیال میں اجنبی اپنی بات بہت واضح طور پر کہہ رہا تھا، خاص طور پر جب وہ اپنے ایک ہاتھ میں چھڑی لہرا رہا تھا اور دوسرے ہاتھ میں ایک چھوٹا اور خون آلود خنجر گھما کر اسے دکھا رہا تھا۔

''مجھے یقین ہے کہ تم اس کی بات سمجھ گئے ہو گے، ہیری!'' اچانک ڈمبل ڈور کی آواز اس کے کانوں میں پڑی۔

''ہاں! مگر اوگڈن کیوں نہیں سمجھا؟......'' ہیری نے تھوڑی حیرانگی سے پوچھا۔

مگر جونہی اس کی نظریں دروازے پر کیل میں لٹکتے ہوئے سانپ پر پڑیں تو جیسے اچانک اسے سمجھ میں آ گیا تھا۔

''کیا وہ مار باشی زبان میں بات کر رہا ہے؟'' ہیری نے چونک کر پوچھا۔

''بہت عمدہ!'' ڈمبل ڈور نے مسکرا کر سر ہلاتے ہوئے کہا۔

خستہ حال جنگلی شخص اب ایک ہاتھ میں چھڑی اور دوسرے ہاتھ میں خنجر لہرا کر اوگڈن کی طرف قدم بڑھا رہا تھا۔

''اوہ تم میری بات سنو......'' اوگڈن نے ابھی کہنا ہی شروع کیا تھا مگر تب تک بہت دیر ہو چکی تھی۔ ایک دھماکہ ہوا اور اوگڈن زمین پر جا گرا۔ اس کے دونوں ہاتھ اپنی ناک پر تھے اور اس کی انگلیوں کے بیچ میں سے بدبودار زرد چپچپے پانی کی دھار نکل رہی تھی۔

''مورفن......'' ایک تیز دھاڑتی ہوئی آواز گونجی۔

ایک بوڑھا شخص مکان کے اندر سے تیزی سے باہر نکلا اور اس نے نکلتے ہی اپنے پیچھے دروازہ دھڑام سے بند کر دیا، جس سے مردہ سانپ بری طرح کپکپانے لگا۔ یہ بوڑھا آدمی پہلے والے خستہ حالی جنگلی شخص کے مقابلے میں پستہ قد تھا اور اس کا ڈیل ڈول عجیب تھا۔ اس کے کندھے کافی چوڑے تھے اور ہاتھ ضرورت سے زیادہ لمبے تھے۔ اس کی آنکھیں چمکدار بھوری رنگت کی تھیں، بال چھوٹے اور الجھے ہوئے تھے اور چہرہ بڑھاپے کی جھریوں سے بھرا پڑا تھا۔ مجموعی طور پر وہ کسی بوڑھے طاقتور بن مانس جیسا دکھائی دیتا تھا۔ بوڑھا شخص، خنجر والے جنگلی کے پاس آ کر رُک گیا جو زمین پر گرے ہوئے اوگڈن کی کیفیت دیکھ کر خوش ہو رہا تھا۔

''محکمہ جادو سے آئے ہو، ہے نا؟'' بوڑھے آدمی نے اوگڈن کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''بالکل......'' اوگڈن نے غصے سے اپنا چہرہ پونچھتے ہوئے کہا۔ ''اور آپ...... جہاں تک میرا اندازہ ہے کہ آپ مسٹر گیونٹ ہوں گے؟''

''ہاں!......اس نے تمہارے چہرے کو نشانہ بنایا ہے، ہے نا؟'' گیونٹ نے پوچھا۔

''ہاں......'' اوگڈن نے مختصراً کہا۔

''تمہیں یہاں آنے کی اطلاع پہلے سے دے دینا چاہیئے، ہے نا؟'' گیونٹ نے جارحانہ لہجے میں سختی سے کہا۔ ''تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ یہ نجی علاقہ ہے، یہاں پر غیر ضروری لوگوں کا داخلہ قطعی طور پر بند ہے، اگر یہاں پر کوئی بھی بلا اجازت گھس آئے تو میرے بیٹے کو یہ پورا حق ہے کہ وہ خود کو بچانے کیلئے اس پر حملہ کر دے......''

''وہ خودکوکس سے بچا رہا تھا؟'' اوگڈن نے دوبارہ کھڑے ہوئے پوچھا۔

''اجنبی مداخلت کاروں سے، آوارہ لوگوں سے، ماگلوؤں اور گندگی سے......''

اوگڈن نے اپنی چھڑی اپنی ناک کی طرف کی جس میں سے اب بھی زرد چپچپے پانی کی دھاریں نکل رہی تھیں۔ چھڑی لہرانے پر ناک کا بہاؤ یکدم رُک گیا۔ اسی لمحے گیونٹ نے مورفن کی طرف مڑ کر کہا۔ ''تم گھر کے اندر جاؤ...... بحث مت کرو!''

ہیری اس بار مار باشی زبان کو سمجھنے کیلئے تیار کھڑا تھا اور وہ ادا کئے گئے الفاظ کو اچھی طرح سمجھ سکتا تھا مگر وہ یہ جانتا تھا کہ اوگڈن کو صرف ہشش کی آواز ہی سنائی دی ہوگی۔ ایسا لگ رہا تھا کہ مورفن اس حکم کو ماننے کیلئے تیار نہیں تھا مگر جب اس کے باپ نے اسے خطرناک انداز میں گھورا تو اس نے اپنا ارادہ بدل دیا۔ وہ عجیب چال سے چلتا ہوا اس مکان کے دروازے کی طرف بڑھ گیا اور اندر جانے کے بعد دروازہ دھماکے کے ساتھ بند کر دیا جس سے کیل پر جھولتا ہوا مردہ سانپ ایک بار پھر بری طرح سے لرزنے لگا۔

''مسٹر گیونٹ! میں یہاں آپ کے بیٹے سے ملنے کیلئے آیا ہوں!'' اوگڈن نے کہا جب اس نے اپنے کوٹ کے سامنے آلودہ حصے کو تلخی بھری نظروں سے دیکھا۔ ''کیا وہ مورفن ہی تھا؟''

''بالکل! وہ مورفن ہی تھا......'' بوڑھے گیونٹ نے کڑواہٹ بھرے لہجے میں کہا پھر اس کے چہرے پر ایک مضحکہ خیز تاثر جھلکنے لگا اور وہ غرا کر بولا۔ ''کیا تمہارا تعلق خالص خون والے خاندان سے ہے؟''

''اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا......'' اوگڈن نے سرد لہجے میں کہا اور ہیری کے دل میں اوگڈن کیلئے احترام کا جذبہ بڑھنے لگا۔

یہ بالکل واضح تھا کہ اس ضمن میں بوڑھے گیونٹ کے خیالات بالکل مختلف تھے۔ اس نے اوگڈن کے چہرے کو گھور کر دیکھا اور غیر معمولی طور پر حقارت بھرے لہجے میں بڑبڑایا۔ ''اب میں سمجھا۔ میں نے تمہارے جیسے بدنما چہرے نیچے گاؤں میں اکثر دیکھے ہیں!''

''اگر آپ نے اپنے بیٹے کو اتنی ڈھیل دے رکھی ہے کہ وہ وقت بہ وقت گاؤں والوں پر چڑھ دوڑے تو پھر یقیناً آپ ضرور دیکھے ہوں گے، میرا خیال ہے کہ شاید ہمیں اندر بیٹھ کر اطمینان سے بات چیت کرنا چاہئے۔''

''اندر......؟''

''جی ہاں اندر......!'' اوگڈن نے ناگوار لہجے میں کہا۔ ''مسٹر گیونٹ! میں آپ کو پہلے ہی آگاہ کر چکا ہوں کہ میں یہاں مورفن کے سلسلے میں گفتگو کرنے کیلئے آیا ہوں، ہم نے آپ کو ایک الّو بھیج کر مطلع کر دیا تھا......''

''الّوؤں کا میرے یہاں کوئی کام نہیں ہے!'' گیونٹ نے حقارت بھرے لہجے میں کہا۔ ''میں خطوط کو پڑھنا تو درکنار، کھولنا تک پسند نہیں کرتا ہوں!''

''تب تو آپ مجھ سے یہ شکایت ہرگز نہیں کر سکتے ہیں کہ آپ کو میری آمد کی اطلاع نہیں مل پائی تھی۔'' اوگڈن نے ترش لہجے میں کہا۔ ''میں یہاں جادوئی شعبہ نفاذ قانون کی ایک سنگین خلاف ورزی کی تفتیش کرنے کیلئے آیا ہوں جو آج ہی صبح سویرے سورج نکلنے

سے قبل رونما ہوئی ہے۔''

''ٹھیک ہے، ٹھیک ہے، ٹھیک ہے!'' گیونٹ گرجتے ہوئے انداز میں بولا۔''اگر تم اس جہنم میں کودنا ہی چاہتے ہو اور اپنا ستیاناس کروانا چاہتے ہو مجھے کوئی اعتراض نہیں، اندر آ جاؤ!''

گھر میں تین چھوٹے کمرے دکھائی دے رہے تھے۔ دو دروازے داخلی کمرے سے ان دو کمروں کی طرف جاتے تھے جو پیچھے کی جانب واقع تھے۔ داخلی کمرہ، لیونگ روم اور باورچی خانے کا ملا جلا منظر پیش کر رہا تھا۔ مورفن دیوار کے قریب آتشدان کے پاس ایک پرانی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ آتشدان میں دھواں اُڑاتی ہوئی آگ جل رہی تھی۔ اس کے ہاتھ میں ایک زندہ سانپ پکڑا ہوا تھا جسے وہ اپنی موٹی کھردری انگلیوں کے درمیان مروڑتے ہوئے مارباشی زبان میں آہستہ آہستہ کہہ رہا تھا۔

ہش ہش میرے پیارے سانپ

فرش پر دھیرے پھسل، مت کانپ

مورفن سے اچھی محبت کر ننھے ناداں

کچھ ایسا نہ کر، غصے لے مجھے ڈھانپ

کہیں تو بھی دروازے کی کیل پر

نہ لٹک جائے، سنبھل، لے بھانپ

کھلی کھڑکی کے قریبی کونے میں سے کھڑکھڑاہٹ کی آواز سنائی دی جس سے ہیری کو احساس ہوا کہ کمرے میں کوئی اور بھی موجود تھا۔ یہ نوجوان ایک لڑکی تھی، جس کی چھلنی ہوئی بھوری فراک اس کے پیچھے والی دیوار کی رنگت سے میل کھا رہی تھی۔ وہ ایک میلے گندے سیاہ چولہے پر دھواں اُڑاتی ہوئی دیگچی کے پاس کھڑی تھی اور اس کے سر کے اوپر بنی ہوئی ایک میلی اور گندی الماری میں کچھ ٹٹول رہی تھی، جس میں گندے برتن اور پلیٹیں بھری دکھائی دے رہی تھیں۔ اس کے بال روکھے اور بے رونق دکھائی دیتے تھے۔ اس کا چہرہ عام سا تھا، رنگت زرد اور گوشت سے پر تھا۔ اس کی آنکھیں اس کے بھائی کی طرح مختلف سمتوں میں تھی، پہلی نظر میں ہی اس کا بھینگا پن صاف دکھائی دے جاتا تھا۔ وہ ان دونوں افراد کی بہ نسبت کچھ صاف ستھری دکھائی دے رہی تھی مگر ہیری نے سوچا کہ اس نے اتنا شکستہ حال فرد پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔

''یہ میری بیٹی میروپی ہے۔'' گیونٹ نے بغض بھرے لہجے میں بتایا جب اوگڈن نے اس کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

''صبح بخیر......'' اوگڈن نے دھیمی مسکراہٹ سے کہا۔

میروپی نے کوئی جواب نہیں دیا بلکہ اپنے باپ کی طرف خوفزدہ نظروں سے دیکھ کر دوسری طرف رُخ پھیر لیا، اب صرف اس کی پشت دکھائی دے رہی تھی۔ وہ الماری میں برتن رکھنے میں مشغول تھی۔

''ٹھیک ہے تو مسٹر گیونٹ!'' اوگڈن نے بوڑھے شخص کی طرف متوجہ ہو کر بولا۔ ''ہمیں براہ راست آمد کے مقصد پر بات کر لینا چاہئے۔ ہمارے پاس یہ یقین کرنے کی وجہ موجود ہے کہ آپ کے بیٹے مورفن نے کل رات کے آخری حصے میں ایک ماگلو کے سامنے جادوئی مظاہرہ کیا تھا......''

ایک کان پھاڑ دھماکہ سنائی دیا، جس پر سب ہی اچھل پڑے۔ کمرے میں چھائی گہری خاموشی میں میروپی کے ہاتھ سے برتن چھوٹ کر گر چکا تھا۔

''اسے اُٹھاؤ......'' گیونٹ طیش کے عالم میں چیخا۔ ''یہ کیسے اُٹھا رہی ہو؟ کسی گندے ماگلو کی طرح فرش پر سے اسے کیوں اُٹھا رہی ہو؟ تمہاری چھڑی کس کام کیلئے ہے، خبیث کم عقل لڑکی......''

''مسٹر گیونٹ! براہ کرم خود پر قابو رکھئے!'' اوگڈن نے سکتے کے عالم میں کہا۔ جب برتن اُٹھانے کے بعد میروپی کا چہرہ ندامت سے سرخ پڑ چکا تھا اور ایک بار پھر برتن اس کے ہاتھ سے پھسل کر دھماکے دار آواز کے ساتھ فرش پر جا گرا۔ اس بار اس نے کانپتے ہوئے اپنی چھڑی باہر نکالی، برتن کی طرف اشارہ کیا تیزی سے کوئی جادوئی کلمہ بڑبڑایا، جس ے برتن فرش سے اوپر اُٹھا اور تیز رفتاری سے دیوار کی طرف بڑھا اور اگلے ہی لمحے چھنا کے دار آواز سے ٹوٹ گیا۔

مورفن دیوانگی کے عالم میں بری طرح قہقہے لگانے لگا۔

''اسے ٹھیک کرو، پھوہڑ لڑکی......اسے ٹھیک کرو!'' گیونٹ غصے سے رنگ بدلتا ہوا گرجا۔

میروپی لڑکھڑاتے ہوئے قدموں کے ساتھ دیوار کے اس حصے کی طرف بڑھی جہاں برتن کے ٹکڑے پڑے تھے مگر اس سے قبل کہ وہ اپنی چھڑی لہرا کر کچھ کر پاتی، اوگڈن نے تلخی سے تیزی سے اپنی چھڑی لہرائی اور بولا۔ ''ڈورستم......'' برتن کے ٹکڑے اپنی جگہ سے اچھلے اور جڑ گئے۔

گیونٹ کا چہرہ دیکھ کر لمحہ بھر کیلئے ایسا محسوس ہوا کہ وہ اوگڈن پر چیخنے چلانے والا ہو مگر شاید اس نے فوری طور پر دانت بھینچ کر اپنا ارادہ بدل دیا تھا۔

''تمہاری قسمت اچھی تھی لڑکی!'' گیونٹ اوگڈن کے بجائے اپنی بیٹی پر بھی برس پڑا۔ ''محکمے کا یہ بھلا شخص یہاں پر موجود تھا، ہے نا؟ شاید وہ تمہیں مجھ سے دور لے جائے، شاید اسے گھٹیا، پھوہڑ اور گھنا چکر لوگوں سے کوئی مسئلہ نہ ہوتا ہو......''

کسی کی طرف دیکھے اور اوگڈن کا شکریہ ادا کئے بغیر ہی میروپی نے برتن اُٹھایا اور اسے کانپتے ہوئے ہاتھوں سے الماری میں جما دیا۔ پھر وہ بالکل ساکت کھڑی رہی۔ اس کی پشت گندی دیوار اور سیاہ چولہے کی درمیانی دیوار سے لگی ہوئی تھی جیسے وہ اس پتھریلی دیوار میں دھنس کر ہمیشہ کیلئے اوجھل ہو جانا چاہتی ہو۔

''مسٹر گیونٹ!'' اوگڈن نے دوبارہ اپنی بات کا سلسلہ شروع کیا۔ ''جیسا کہ میں نے آپ کو بتایا کہ میرے آنے کی وجہ......''

''میں تمہاری بات پہلے ہی سن چکا ہوں۔'' گیونٹ نے تیز لہجے میں اس کی بات قطع کرتے ہوئے کہا۔ ''تو اس سے کون سی قیامت ٹوٹ پڑی ہے؟ مورفن نے اس واہیات ماگلو کو اس کی کرنی کا مزہ چکھا دیا ہے، اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟''

''مورفن نے محکمہ جادو کے قانون کی خلاف ورزی کی ہے!'' اوگڈن نے سنجیدگی سے کہا۔

''مورفن نے محکمہ جادو کے قانون کی خلاف ورزی کی ہے۔'' گیونٹ نے گنگناتے ہوئے اوگڈن کے لہجے کی نقل کرتے ہوئے تمسخرانہ انداز میں کہا۔ مورفن اپنے باپ کی حرکت پر کھلکھلا کر ہنس پڑا۔ ''اس نے صرف ایک گندے ماگلو کو سبق سکھایا ہے، اب یہ کام بھی غیر قانونی ہو گیا، ہے نا؟''

''بالکل...... بالکل یہ غیر قانونی کام ہی ہے!'' اوگڈن نے تحمل سے کہا اور پھر اس نے اپنے فراک کوٹ کے اندر ہاتھ ڈال کر ایک چھوٹا سا چرمئی کاغذ کا ٹکڑا باہر نکالا اور اس کی تہہ کھولی۔

''یہ کیا ہے؟...... اس کی سزا؟'' گیونٹ نے کڑوے لہجے میں دانت پیستے ہوئے کہا، اس کی آواز غصے کے مارے معمول سے زیادہ بلند ہو گئی تھی۔

''یہ محکمے میں ہونے والی عدالتی پیشی کا سمن ہے......''

''سمن...... سمن؟...... تم کون ہوتے ہو؟'' گیونٹ غصے سے بھڑک اُٹھا۔ ''تم سمجھتے ہو کہ تم میرے بیٹے کو کسی واہیات عدالت میں پیشی کیلئے بلوا لو گے؟ تمہاری حیثیت کیا ہے؟''

''میں جادوئی نفاذ قانون کے دستے کا سربراہ ہوں!'' اوگڈن نے بے خوفی سے کہا۔

''اور ہمیں تم نے کسی گندی نالی کا کیڑا سمجھ رکھا ہے، ہے نا؟'' گیونٹ بری طرح سے دھاڑتا ہوا بولا۔ اس نے اپنے سینے کی طرف ایک گندے، زرد ناخن والی انگلی سے اشارہ کیا اور اوگڈن کی طرف بڑھا۔ ''ہم کیڑے مکوڑوں کی طرح تابعدار ہیں جو محکمے کے طلب کرنے پر بھاگتے ہوئے اس حضور پیش ہو جائیں گے۔ گھٹیا بدذات، تمہیں معلوم بھی ہے کہ تم کس سے بات کر رہے ہو؟''

''میرا خیال تھا کہ میں مسٹر گیونٹ سے بات کر رہا ہوں۔'' اوگڈن نے محتاط انداز میں کہا لیکن وہ اب بھی اپنی بات پر اڑا ہوا تھا۔

''بالکل...... صحیح!'' گیونٹ گرجتا ہوا غرایا۔ ایک لمحے کیلئے تو ہیری کو محسوس ہوا کہ گیونٹ ہاتھ سے کوئی بھدا مکا تان کر اسے دکھا رہا تھا مگر اگلے ہی لمحے اسے احساس ہوا کہ وہ اوگڈن کو سیاہ پتھر کے نگینے والی بھدی سی انگوٹھی دکھا رہا تھا جو اس نے اپنی درمیانی انگلی میں پہن رکھی تھی۔ وہ اسے اوگڈن کی آنکھوں کے سامنے لہرا رہا تھا۔ ''اسے دیکھ رہے ہو؟...... اسے دیکھ رہے ہو؟ جانتے ہو کہ یہ کیا ہے؟ جانتے ہو کہ یہ کہاں سے آئی ہے؟ صدیوں سے یہ ہمارے خاندان کے پاس چلی آ رہی ہے، ہمارا خاندان صدیوں قدیم خاندان ہے اور خالص خون والا ہے۔ تمہیں معلوم ہے کہ مجھے اس کے لئے کتنی رقم دیئے جانے کی پیشکش کی جا چکی ہے، اور ساتھ ہی پتھر پر منقش شدہ کوٹ آف آرمز بھی......؟''

''مجھے اس بارے میں معلوم نہیں ہے!'' اوگڈن نے ناپسندیدہ لہجے میں کہا جب گیونٹ کی انگوٹھی اس کے ناک سے صرف ایک انچ کے فاصلے پر لہرا کر گزر گئی تھی۔ ''اور یہ بات حقیقی معاملے سے بالکل الگ ہے مسٹر گیونٹ! آپ کے بیٹے نے......''

غصیلے انداز میں چیختا ہوا گیونٹ اپنی بیٹی کی طرف بھاگا، ایک پل کیلئے تو ہیری کو محسوس ہوا کہ وہ اس کا گلا دبوچنے والا تھا کیونکہ اس کا ہاتھ اس کے گلے کی طرف بڑھ رہا تھا۔ اگلے ہی پل وہ میروپی کی گردن سے سونے کی باریک زنجیر جھپٹ کر اوگڈن کی طرف لے آیا۔ میروپی گلے میں موجود زنجیر کے باعث گھسٹتی ہوئی اس کے ساتھ آ گئی تھی۔

''اسے دیکھ رہے ہو؟'' اس نے اوگڈن سے گرجتے ہوئے کہا اور اس کی آنکھوں کے سامنے سونے کا ایک وزنی لاکٹ لہرایا۔ دوسری طرف میروپی گردن پر زنجیر کی گہری خراش اور گلے دبنے کی وجہ سے تڑپتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔

''میں دیکھ رہا ہوں...... میں دیکھ رہا ہوں!'' اوگڈن نے بدحواسی کے عالم میں کہا۔

''یہ عظیم طاقتور سلے درن کا ہے!'' گیونٹ نے چیختے ہوئے کہا۔ ''سلی ژرسلے درن کا...... ہم ان کے آخری حقیقی زندہ وارث ہیں...... تمہیں اس بارے میں کیا کہنا ہے، بولو...... جلدی بولو!''

''مسٹر گیونٹ! آپ کی بیٹی......؟'' اوگڈن نے دہشت بھری آواز میں کہا مگر تب تک گیونٹ نے میروپی کو چھوڑ دیا تھا۔ وہ لڑکھڑاتی ہوئی ان سے دو چلی گئی۔ اس نے کمرے کے ایک کونے میں پہنچ کر ان کی طرف پیٹھ موڑ لی اور اپنے گردن کو سہلانے لگی۔ وہ گہری سانسیں لے رہی تھی۔

''تو کیا سمجھے؟'' گیونٹ نے فاتحانہ انداز میں کہا جیسے اس نے ابھی ابھی ایک پیچیدہ بات سلجھا دی ہو اور اب اس پر کوئی تنازعہ باقی نہیں رہ سکتا ہو۔ ''ہم سے اس طرح باتیں مت کرو جیسے ہم تمہارے جوتوں کی دھول ہوں۔ خالص خون کی کئی پشتیں، ہر کوئی جادوگر...... مجھے یقین ہے کہ تم اپنے بارے میں ایسا کوئی دعویٰ نہیں کر سکتے ہو، ہے نا؟''

پھر اس نے اوگڈن کے پاس فرش پر حقارت سے تھوک دیا۔ مورفن ایک بار پھر زور سے کھلکھلایا۔ میروپی خوفزدہ ہو کر کھڑکی کے دامن میں دبکی ہوئی تھی۔ اس کا سر جھکا ہوا تھا اور اس کا چہرہ اس کے روکھے بالوں میں چھپا ہوا تھا، وہ کچھ نہیں بول رہی تھی۔

''مسٹر گیونٹ!'' اوگڈن نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔ ''میرا خیال ہے کہ اس معاملے سے آپ کے یا میرے آباؤ اجداد کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ میں یہاں پر مورفن کی وجہ سے آیا ہوں۔ مورفن اور اس ماگلو کی وجہ سے...... جسے مورفن نے کل رات کو بلاوجہ پریشان کیا تھا۔ ہماری معلومات کے مطابق......'' اوگڈن نے چرمئی کاغذ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''مورفن نے اس ماگلو پر جادوئی وار سے حملہ کیا تھا، جس سے اس کے بدن پر نہایت تکلیف دہ آبلے پڑ گئے تھے۔''

مورفن نے استہزائیہ انداز میں قہقہہ لگایا۔

''خاموش رہو لڑکے......'' گیونٹ نے مارباشی زبان میں غراتے ہوئے کہا اور اگلے لمحے مورفن خاموش ہو گیا۔

’’ٹھیک ہے......ٹھیک ہے، اگر اس نے ایسا کر دیا ہے تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟‘‘ گیونٹ نے اوگڈن کی طرف دیکھتے ہوئے تلخ لہجے میں کہا۔ ’’میرا اندازہ ہے کہ تم نے اس گندے ماگلو کا بدصورت چہرہ صاف کر دیا ہوگا اور اس کی یادداشت بھی مٹا ڈالی ہوگی۔‘‘

’’حقیقی بات یہ نہیں ہے مسٹر گیونٹ!‘‘ اوگڈن نے اکھڑے ہوئے لہجے میں کہا۔ ’’یہ ایک بلا اشتعال حملہ تھا جو ایک نہتے اور بے گناہ ماگلو پر کیا گیا تھا، اس میں ذاتی دفاع کا کوئی پہلو موجود نہیں تھا......‘‘

’’آہا......تمہیں تو دیکھتے ہی میں پہلی نظر میں یہ جان گیا تھا کہ تم ماگلو محبت میں مبتلا ہو......‘‘ گیونٹ نے طنزیہ لہجے میں کہا اور ایک بار پھر فرش پر تھوک دیا۔

’’مسٹر گیونٹ! اس قسم کی باتوں کا اصل معاملے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔‘‘ اوگڈن نے درشت لہجے میں کہا۔ ’’آپ کے بیٹے کے نظریئے سے یہ واضح ہو چکا ہے کہ اسے اپنی غلطی پر ذرا سا بھی تاسف یا ندامت نہیں ہے۔‘‘ اس نے اپنے چرمئی کاغذ کی طرف دوبارہ دیکھا۔ ’’مورفن چودہ ستمبر کو عدالتی سماعت میں حاضر ہوگا۔ اسے اُس سماعت میں خود پر لگے الزام کیلئے اپنی صفائی پیش کرنا ہوگی کہ اس نے ایک ماگلو کے سامنے جادو کا مظاہرہ کیا اور اسے اذیت پہنچائی......‘‘

اوگڈن بولتا ہوا رُک گیا۔ اسی لمحے گھوڑوں کے ٹاپوں اور کسی کی تیز ہنسی کی آوازیں کھلی کھڑکی میں سے تیرتی ہوئی اندر سنائی دینے لگیں۔ یہ عیاں تھا کہ قصبے کی طرف جانے والی کچی سڑک درختوں کے اس جھنڈ کے نزدیک سے ہی گزرتی ہوگی، جس میں یہ بوسیدہ مکان بنا ہوا تھا۔ گیونٹ پتھر کے بت کی مانند ساکت کھڑا رہ گیا اور اپنی آنکھیں پھاڑ کر آوازیں سننے لگا۔ مورفن نے پھنکارتے ہوئے اپنا چہرہ ان آوازوں کی طرف گھمایا، اس کے چہرے پر وحشت اور جنگلی دیوانگی کے آثار پھیل گئے۔ ہیری کو محسوس ہوا کہ جیسے کوئی کھانا سامنے دیکھ کر بھوک و پیاس سے بے چین ہو جاتا تھا، مورفن کی کیفیت بالکل ویسی ہی تھی، اس نے سر اوپر اُٹھایا تو اس کا چہرہ سفید ہو چکا تھا۔

’’اف خدایا! یہ کتنا ڈراؤنا مکان ہے، ہے نا؟‘‘ ایک لڑکی کی آواز کھلی کھڑکی سے اتنی صاف سنائی دی کہ جیسے وہ کمرے میں ان کے پاس کھڑی ہو کر بات کر رہی ہو۔ ’’تمہارا باپ اس کھنڈر کو گرانے کیوں نہیں دیتا ہے، ٹام؟‘‘

’’یہ دراصل ہمارا نہیں ہے!‘‘ کسی نوجوان کے آواز سنائی دی۔ ’’گھاٹی کے دوسری طرف کی ہر چیز ہماری ہے، لیکن یہ مکان بڈھے گیونٹ اور اس کی اولاد کا ہے۔ اس کا لڑکا تو پاگل ہے، تمہیں وہ داستانیں ضرور سننا چاہئیں جو قصبے بھر کے بوڑھے اس کے بارے میں محفلوں میں بیٹھ کر سناتے رہتے ہیں......‘‘

لڑکی کھلکھلا کر ہنسنے لگی۔ ٹاپوں کی آواز اب تیز ہوتی جا رہی تھی۔ مورفن نے اپنی کرسی سے اُٹھنے کی کوشش کی۔

’’اپنی جگہ پر بیٹھے رہو......‘‘ گیونٹ نے مورفن کی طرف دیکھ کر مار باشی زبان میں تنبیہ کی۔

’’اوہ ٹام......‘‘ لڑکی کی کھنکھناتی ہوئی آواز دوبارہ سنائی دی۔ یہ صاف واضح تھا کہ اب وہ لوگ مکان کے بہت قریب پہنچ چکے

تھے۔’’ہوسکتا ہے کہ میں غلطی پر ہوں مگر کیا کسی نے اس دروازے پر کیل میں مردہ سانپ لٹکا دیا ہے......؟‘‘

’’اف خدایا! تم بالکل صحیح کہہ رہی ہو!‘‘ آدمی کی آواز سنائی دی۔’’یہ یقیناً اس کے پاگل لڑکے کا ہی کام ہوگا۔ میں نے تمہیں بتایا ہے کہ اس کا ذہنی توازن درست نہیں ہے، اوہ ادھر مت دیکھو، سوسلیا جان!‘‘

ہنسی کی کھلکھلاہٹ اور ٹاپوں کی آواز اب دور ہٹنے لگی تھی۔

’’جان......!‘‘ مورفن مارباشی زبان میں پھنکارتا ہوا غرایا اور اپنی بہن کی طرف قہر آلود انداز میں دیکھنے لگا۔’’اس نے اسے ’جان‘ کہا۔ تو اب وہ تمہیں پسند نہیں کرے گا، ہے نا؟‘‘

میروپی کا چہرہ اب اتنا سفید پڑ گیا تھا کہ ہیری کو محسوس ہوا کہ وہ بس بیہوش ہوکر گرنے ہی والی تھی۔

’’یہ کیا بکواس ہے؟‘‘ گیونٹ نے تیکھی آواز میں مارباشی زبان میں پوچھا اور اپنی بیٹی کی طرف کھا جانے والی نظروں سے گھورا۔ ’’تم نے ابھی ابھی کیا کہا......مورفن؟‘‘

’’وہ اس ماگلو کو پسند کرتی ہے!‘‘ مورفن نے اپنی بہن کو گھورتے ہوئے تلخ لہجے میں کہا جواب دہشت کے مارے کانپتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔’’وہ اس کے گزرنے کے وقت پر ہمیشہ باغیچے میں پہنچ جاتی ہے اور باڑھ کے پیچھے سے جھانک جھانک کر اسے دیکھتی رہتی ہے اور کل رات کو......‘‘

میروپی نے فریادی انداز میں اپنے سر کو زور سے جھٹک کر اپنے بھائی کو روکنے کی کوشش کی مگر مورفن بے حد بے رحم واقع ہوا تھا، وہ آگے بولتا چلا گیا۔’’وہ کھڑکی سے باہر جھانک رہی تھی اور اس کے گھر لوٹنے کا بے تابی سے انتظار کر رہی تھی......‘‘

’’ایک ماگلو کو دیکھنے کیلئے کھڑکی سے باہر جھانک رہی تھی؟‘‘ گیونٹ نے آہستگی سے کہا۔

یوں محسوس ہوتا تھا کہ خاندان کے اکلوتے تین افراد وہاں پر اوگڈن کی موجودگی کو بالکل ہی فراموش کر چکے تھے، جو ان کے پھنکارنے اور ہش ہش کی سی آوازوں کو سن تو رہا تھا مگر اس کے پلے کچھ بھی نہیں پڑ رہا تھا۔ وہ اس ناسمجھی کی وجہ سے چکرانے کے ساتھ ساتھ چڑ چڑا سا دکھائی دے رہا تھا۔

’’جو میں سن رہا ہوں، کیا یہ سچ ہے؟‘‘ گیونٹ نے زہر بجھے لہجے میں کہا اور دہشت سے کانپتی ہوئی لڑکی کی طرف ایک قدم بڑھایا۔’’میری بیٹی!......سلی ذر سلے درن کے خالص خون کی اصلی وارث......گندے، گھٹیا خون والے ماگلو کی محبت میں گرفتار ہو چکی ہے......؟‘‘

میروپی نے اپنا تیزی سے جھٹکا اور دیوار پر دباؤ ڈالا مگر وہ کچھ بول نہ پائی۔

’’مگر میں نے اسے سبق سکھا دیا، ڈیڈی!‘‘ مورفن کھلکھلاتا ہو بولا۔’’جب وہ میرے قریب سے گزرا تو میں نے اسے اچھا سبق سکھا دیا، اس کے چہرے پر بہت سارے آبلے پڑ گئے تھے، اس کے بعد وہ اتنا بدصورت ہو گیا کہ دیکھنے کے لائق نہیں رہا، ہے نا

میروپی؟''

''غلیظ، بے شرم، خون کی غدار......'' گیونٹ گرجتا ہوا دھاڑا اور اپنا ذہنی توازن کھو بیٹھا۔ اس کے دونوں ہاتھ میروپی کے گلے پر شکنجے کی صورت میں جکڑ گئے اور وہ ہاتھوں کا دبانے لگا۔ میروپی کی دہشت زدہ آنکھیں باہر نکلتی ہوئی دکھائی دینے لگیں اور سانس رُکتی ہوئی محسوس ہوئی۔

''نہیں......'' ہیری اور اوگڈن ایک ساتھ چیخ اُٹھے۔ اوگڈن نے تیزی سے اپنی چھڑی لہرائی اور چیختا ہوا بولا۔ ''رشلوستم......''

گیونٹ کے بدن کو جھٹکا لگا اور وہ یوں دور جا گرا جیسے نادیدہ ہاتھوں نے اسے اُٹھا کر پٹخ ڈالا ہو۔ وہ ایک کرسی کے ساتھ بری طرح ٹکرایا اور پیٹھ کے بل فرش بوس ہوتا چلا گیا۔ غصے سے بپھرتا ہوا مورفن اپنی کرسی سے اچھل کر اُٹھ کھڑا ہوا اور اوگڈن کی طرف چھلانگ لگا دی۔ وہ خون سے لت پت خنجر ہوا میں لہرا رہا تھا اور اس کی آنکھوں سے سفاکی اور درندگی جھلک رہی تھی۔ اس نے اپنی چھڑی لہرا کر اوگڈن پر جادوئی وار پھینکا۔ اوگڈن نے بمشکل اس وار کو روکا اور اپنی جان بچانے کیلئے باہر کی طرف دوڑ پڑا۔ ڈمبل ڈور نے ہیری کو اشارہ کیا کہ انہیں بھی اوگڈن کے تعاقب میں چل دینا چاہئے۔ ہیری نے ہدایت کی تعمیل کرتے ہوئے اپنے قدم مکان سے باہر نکلنے کیلئے بڑھائے۔ میروپی کی چیخیں اس کی سماعت میں گونجتی رہیں۔

اوگڈن بدحواسی کے عالم میں اندھا دھند آگے کی طرف بھاگتا چلا جا رہا تھا۔ وہ ہانپتا ہوا بالآخر مرکزی کچی سڑک پر پہنچ ہی گیا۔ بدحواسی اور بوکھلاہٹ اعصاب پر اتنی زیادہ چھائی ہوئی تھی کہ اسے اپنے سامنے اخروٹی رنگت کا بڑا گھوڑا نہ دکھائی دے پایا اور وہ زوردار انداز میں سے اس سے جا ٹکرایا اور الٹ کر زمین پر گر گیا۔ ہیری نے دیکھا کہ اس گھوڑے پر ایک نہایت وجیہہ نوجوان سوار تھا جس کے بال سیاہ تھے۔ وہ اور اس کے قریب ہی بھورے رنگ کے گھوڑے پر سوار ایک خوبصورت نوجوان لڑکی اوگڈن کی بدحواسی پر کھل کر ہنسنے لگے۔ ہیری کو ایسا لگا کہ جیسے وہ دونوں اس کی بدحواسی پر نہیں بلکہ اس کے مضحکہ خیز لباس پر ہنس رہے تھے۔ اوگڈن نے ان دونوں کو نظرانداز کرتے ہوئے خود کو سنبھالا اور اپنے کپڑے جھاڑ کر ایک طرف چل دیا۔ اس کی تیز رفتار کے باعث اس کا فراک کوٹ ہوا میں لہرا رہا تھا۔ وہ سر سے لے کر پاؤں تک مٹی میں آلودہ ہو چکا تھا۔ وہ کچی سڑک پر پوری قوت سے بھاگ رہا تھا تاکہ وہ سب کی نظروں سے دور جا کر ثقاب اُڑان بھر سکے۔

''میرا خیال ہے کہ بس اتنا ہی کافی ہے، ہیری!'' ڈمبل ڈور نے کہا پھر انہوں نے ہیری کی کہنی کو پکڑ کر اسے کھینچا۔ اگلے ہی لمحے وہ دونوں چمکتی ہوئی تیز دھوپ سے نکل کر گہرے اندھیرے میں اُڑنے لگے اور ہیری کو اپنے پاؤں فرش سے لگتے ہوئے محسوس ہوئے۔ وہ ڈمبل ڈور کے دفتر میں پہنچ گیا تھا جہاں اب دھندلکا ہو چکا تھا۔

''اس لڑکی کا کیا بنا؟'' ہیری نے فوراً پوچھا۔ جب ڈمبل ڈور نے اپنی چھڑی لہرا کر کچھ اور لالٹینیں روشن کر دیں۔ ''میروپی یا اس کا جو بھی نام تھا......؟''

''اوہ ہاں! وہ بچ گئی تھی!'' ڈمبل ڈور نے کہا اور اپنی میز کے پیچھے جا کر اپنی نشست پر جم کر بیٹھ گئے۔ انہوں نے ہیری کو بھی بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ ''اوگڈن نقاب اڑان بھر کر محکمے میں پہنچا اور پھر صرف پندرہ منٹ بعد ہی وہ پورے دستے کے ساتھ واپس لوٹ آیا۔ مورفن اور اس کے باپ گیونٹ نے محکماتی دستے سے مقابلہ کرنے کی پوری کوشش کی مگر وہ زیادہ دیر تک جم نہیں پائے اور شکست کھا گئے۔ انہیں حراست میں لے کر وہاں سے لے جایا گیا اور بعد میں انہیں قانون شکنی کی سزا سنائی گئی۔ مورفن پہلے بھی کئی ماگلوؤں پر حملے کر چکا تھا، اسے تین سال کیلئے اژقبان بھیج دیا گیا، جبکہ مارولو کو چھ مہینے کی سزا ملی کیونکہ اس پر ایک الزام یہ بھی ثابت ہو گیا تھا کہ اس نے اوگڈن اور محکماتی دستے کے کئی اہلکاروں کو شدید زخمی کیا تھا اور مورفن کی گرفتاری میں رکاوٹ ڈالنے کی کوشش کی تھی......!''

''مارولو......؟'' ہیری نے حیرانگی سے پوچھا۔

''بالکل صحیح...... مجھے یہ دیکھ کر خوشی ہوئی کہ تم سمجھ گئے ہو!'' ڈمبل ڈور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''وہ بوڑھا آدمی...... گیونٹ؟''

''بالکل...... وہ والڈی مورٹ کا نانا تھا۔'' ڈمبل ڈور نے آہستگی سے کہا۔ ''مارولو! اس کی بیٹا مورفن اور اس کی بیٹی میروپی، گیونٹ گھرانے کے آخری وارث تھے۔ گیونٹ گھرانا ایک قدیم ترین جادوگر خاندان تھا۔ اس خاندان کی کئی پشتوں سے عدم استحکام اور متشدد دورویے کی تاریخ چلی آ رہی تھی کیونکہ وہ اپنے ہی کزنز میں شادیاں کرتے چلے آ رہے تھے۔ ناسمجھی کی بہتات اور شاہانہ ٹھاٹھ باٹھ سے گزر بسر کا نتیجہ یہ نکلا کہ مارولو کی پیدائش سے کئی پشت پہلے ہی ان کی تجوری کا سونا خالی ہو گیا تھا۔ وہ ملازمت کرنے کو عیب سمجھتے تھے اور کاروبار کرنا حماقت...... جیسا کہ تم نے دیکھا کہ وہ مفلسی، تنگی اور آلودہ زندگی گزارنے پر مجبور تھا مگر اس کا حسن سلوک نہایت برا تھا، اسے اپنے خاندانی وقار اور عظمت پر بے حد غرور تھا اور اس کے پاس دو خاندانی نشانیاں باقی رہ گئی تھیں، جنہیں وہ اپنے بیٹے جتنا اور اپنی بیٹی سے کہیں زیادہ چاہتا تھا......''

''تو میروپی......'' ہیری اپنی کرسی پر آگے کی جانب جھکتا ہوا اور ڈمبل ڈور کو عجیب نظروں سے گھورتا ہوا بولا۔ ''تو میروپی...... سر کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ...... وہ والڈی مورٹ کی ماں تھی؟''

''بالکل......'' ڈمبل ڈور نے سر ہلا کر کہا۔ ''اور اس کے علاوہ ہم نے والڈی مورٹ کے باپ کی جھلک بھی دیکھی تھی، کیا تمہارا دھیان اس طرف مبذول ہوا تھا؟''

''وہ ماگلو...... جس پر مورفن نے حملہ کیا تھا؟...... جو گھوڑے پر سوار تھا؟''

''بہت اعلیٰ!'' ڈمبل ڈور نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''بالکل وہ ہی ٹام رڈل سینئر تھا۔ وہ وجیہہ ماگلو جو گھوڑے پر بیٹھ کر گیونٹ کے مکان کے قریب سے گزرا تھا اور جس سے میروپی گیونٹ دل ہی دل میں سچی محبت کرتی تھی۔''

''اور بالآخر ان کی شادی ہو گئی تھی؟'' ہیری نے غیر یقینی انداز میں کہا کیونکہ وہ یہ تصور کر ہی نہیں پا رہا تھا کہ دونوں میں محبت کیسے

پنپ سکتی تھی؟

''میرا خیال ہے کہ تم یہاں یہ بات بھول رہے ہو کہ میروپی ایک جادوگرنی تھی!'' ڈمبل ڈور نے کہا۔ ''جہاں تک میرا اندازہ ہے کہ اپنے باپ کے گہرے دباؤ اور خوف کی وجہ سے اس کی جادوئی قوتیں کسی قدر ماند پڑ گئی ہوں گی۔ جب مارولو اور مورفن اژقبان پہنچ گئے تو وہ زندگی میں پہلی بار تنہا اور خودمختار ہوگئی ہوگی۔ میرے خیال کے مطابق، وہ اس وقت اپنے لائحہ عمل پر پوری طرح عمل درآمد کر پائی ہوگی۔ اس نے اس تنہا اور گھٹ گھٹ کر جینے والی زندگی سے چھٹکارا پانے کی ٹھان لی ہوگی جو وہ گذشتہ اٹھارہ برس سے جی رہی تھی...... کیا تم سوچ سکتے ہو کہ میروپی نے اپنا مقصد پانے کیلئے کون سا قدم اُٹھایا ہوگا؟ جس کی وجہ سے ٹام رڈل اپنی خوبصورت ماگلو محبوبہ کو بھول کر میروپی کے عشق میں گرفتار ہوگیا ہوگا؟''

''جادوئی عقل بندش...... یا پھر الفتال مرکب؟'' ہیری نے اندازہ لگاتے ہوئے کہا۔

''بہت خوب! ذاتی طور پر مجھے اندازہ ہوتا ہے کہ اس نے الفتال مرکب کا استعمال کیا ہوگا۔ مجھے یقین ہے کہ اس کا استعمال اسے زیادہ دلچسپ اور مؤثر محسوس ہوا ہوگا۔ مجھے یہ نہیں لگتا ہے کہ اسے اس کے استعمال میں کسی زیادہ مشکل کا سامنا کرنا پڑا ہوگا۔ جب کسی گرم دن ٹام رڈل وہاں سے گھوڑے پر گزر رہا ہوگا تو اسے وہاں ایک گلاس پانی پینے کیلئے روکنا کوئی زیادہ مشکل بات نہیں رہی ہوگی۔ چاہے جو بھی ہو، ہم نے جو منظر دیکھا تھا، اس کے کچھ مہینے بعد لٹل ہینگ لٹن قصبے میں ایک بہت زبردست معاشقے کی داستان پھیل گئی تھی۔ تم خود بھی ان کہانیوں کا تصور کر سکتے ہو، جب ایک معقول اور باعزت زمیندار کا نوجوان بیٹا ایک غریب کی بیٹی میروپی کے ساتھ بھاگ نکلا تھا...... مگر گاؤں والوں کی صدماتی کیفیت، مارولو کے صدمے کے سامنے کچھ حیثیت نہیں رکھتی تھی جب وہ اژقبان سے لوٹا تو اسے قوی امید تھی کہ اس کی بیٹی کھانے کی میز پر گرماگرم کھانا لگائے اس کی منتظر بیٹھی ہوگی مگر اس کے برعکس اسے پورے گھر میں ایک انچ جمی ہوئی دھول کے علاوہ اس کا الوداعی خط ملا جس میں اس نے بتایا کہ اس نے اس کے پیچھے کیا کرشمہ دکھایا تھا؟ ...... جہاں تک واقعات سے معلوم ہوتا ہے، اس کے بعد مارولو نے اپنی بیٹی کے نام یا اس کی عدم موجودگی کا ذکر تک نہیں کیا تھا۔ ممکن ہے کہ بیٹی کی بغاوت اور خالص خون میں ملاوٹ کا صدمہ اتنا شدید رہا ہو کہ وقت سے پہلے ہی اس کی موت واقع ہوگئی...... یا پھر وہ کھانا بنانا نہیں سیکھ پایا ہوگا۔ اژقبان نے مارولو کو نہایت کمزور اور بدحال کر ڈالا تھا اور وہ مورفن کی رہائی دیکھنے کیلئے زندہ ہی نہیں بچ پایا......''

''اور میروپی؟...... وہ مرگئی، ہے نا؟ والڈی مورٹ نے تو یتیم خانے میں پرورش پائی تھی، ہے نا؟''

''بالکل ایسا ہی ہوا!'' ڈمبل ڈور نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔ ''اس موڑ پر ہمیں صرف اندازہ ہی لگانا ہوگا حالانکہ مجھے نہیں محسوس ہوتا ہے کہ ان حادثات کی سنگینی کا اندازہ لگانا مشکل بات ہوگی۔ اپنے گھر والوں کی مرضی کے خلاف بھاگ کر شادی کرنے کے کچھ ہی مہینوں بعد ٹام رڈل لٹل ہینگ لٹن کی اپنی جاگیر میں واپس لوٹ آیا مگر اس کی بیوی اس کے ہمراہ نہیں تھی۔ آس پڑوس میں طرح طرح کی افواہیں پھیل رہی تھیں کہ وہ 'فریب دینے' اور 'پھانسنے' کی بات کر رہا تھا۔ میرا اندازہ ہے کہ اس کا مطلب یہ تھا کہ اس پر جادو

کیا گیا تھا جواب زائل ہو چکا تھا حالانکہ میرا خیال ہے کہ اس نے 'ان الفاظ' کا استعمال کرنے کی ہمت محض اس لئے نہیں کی ہوگی کہ کہیں لوگ اسے پاگل یا دیوانہ نہ سمجھنے لگیں۔ قصبے والوں نے اس کی باتیں سن کر سوچا کہ میروپی نے ٹام رڈل سے جھوٹ بول کر یہ ڈرامہ رچایا تھا کہ وہ اس کے بچے کی ماں بننے والی ہے اور اس لئے رڈل نے اس سے شادی کر لی تھی......''

''مگر بچہ تو پیدا ہوا تھا......؟'' ہیری حیرانگی سے بولا۔

''ہاں! شادی کے ایک سال بعد...... جب ٹام رڈل اُسے حاملہ چھوڑ کر واپس لوٹ گیا تھا۔''

''کیا کوئی گڑبڑ ہو گئی تھی؟......کیا الفتال مرکب نے کام کرنا چھوڑ دیا تھا؟'' ہیری نے کچھ نہ سمجھتے ہوئے پوچھا۔

''ایک بار پھر اس بات کا اندازہ ہی لگایا جا سکتا ہے۔'' ڈمبل ڈور نے سوچتے ہوئے کہا۔ ''مگر میرا یقین ہے کہ میروپی اپنے شوہر سے بے تحاشا محبت کرتی تھی، اس لئے اس سے یہ برداشت نہیں ہوا ہوگا کہ وہ اسے جادوئی بندش سے اپنا غلام بنا کر رکھے۔ جہاں تک میرا خیال ہے کہ اس نے یہ فیصلہ کیا ہوگا کہ وہ اسے مرکب پلانا بند کر دے، شاید دیوانگی کی انتہا نے اسے ایسا قدم اُٹھانے پر مجبور کر دیا ہوگا۔ یا پھر اس خود اعتمادی نے کہ اس کا شوہر بھی اب اس سے دیوانہ وار محبت کرنے لگا ہے۔ شاید اس نے یہ سوچا ہوگا کہ وہ ہونے والے بچے کے باعث رُک جائے گا، اگر ایسا تھا تو اس کے یہ دونوں اندازے ہی غلط ثابت ہوئے۔ ٹام رڈل اسے چھوڑ کر واپس چلا گیا۔ وہ دوبارہ اسے دیکھنے تک نہیں گیا اور اس نے کبھی یہ معلوم کرنے کی کوشش ہی نہیں کی کہ اس کے بیٹے کا کیا بنا؟''

باہر کا آسمان سیاہی جتنا کالا ہو چکا تھا اور ڈمبل ڈور کے دفتر کی لالٹینیں اب پہلے سے زیادہ چمکنے لگی تھیں۔

''ہیری! میرا خیال ہے کہ آج رات کیلئے اتنا ہی کافی ہے۔'' ڈمبل ڈور نے ایک دو لمحوں بعد کہا۔

''جی سر!'' ہیری نے کہا۔ وہ اُٹھ کر کھڑا ہو گیا لیکن اس نے چلنے کیلئے قدم نہیں اُٹھایا۔ ''سر! کیا والڈی مورٹ کے ماضی کے بارے میں یہ سب جاننا اہمیت کا حامل ہے......؟''

''جہاں تک میں سمجھتا ہوں، ہاں ایسا ہی ہے!'' ڈمبل ڈور نے جواب دیا۔

''اور کیا......کیا اس کا پیش گوئی سے کوئی تعلق ہے؟''

''ہاں! اس کا پیش گوئی سے پورا پورا تعلق ہے!''

''ٹھیک ہے......'' ہیری نے کہا۔ وہ تھوڑا گومگوئی کا شکار تھا لیکن پھر بھی اسے کچھ تسلی ہو گئی تھی۔ وہ جانے کیلئے مڑا مگر اسی وقت اس کے ذہن میں ایک اور خیال آیا اور وہ واپس مڑا اور بولا۔ ''سر! آپ نے مجھے جتنا کچھ بتایا ہے، کیا میں اسے رون اور ہرمائنی کے ساتھ بانٹ سکتا ہوں؟''

ڈمبل ڈور اس کی طرف کچھ لمحوں تک غور سے دیکھتے رہے۔

''بالکل!......میرا خیال ہے کہ مسٹر ویزلی اور مس گرینجر خود کو اعتماد اور بھروسے کے لائق ثابت کر چکے ہیں! مگر ہیری! تم انہیں یہ

تنبیہ ضرور دے دینا کہ وہ یہ بات کسی اور کے سامنے ہرگز نہ کریں، اگر یہ بات کسی طرح اُڑ گئی کہ میں لارڈ والڈی مورٹ کے رازوں کے بارے میں کتنا کچھ جانتا ہوں یا جاننے کی کوشش کرتا ہوں یا اس پر شک کرتا ہوں تو کوئی اچھا نتیجہ نہیں نکلے گا!''

''میں جانتا ہوں، میں صرف رون اور ہرمائنی سے ہی یہ بات کروں گا اور مجھے یقین ہے کہ وہ میری باتیں خود تک محدود رکھتے ہیں۔شب بخیر!''

وہ دوبارہ مڑا اور دروازے تک پہنچ گیا، اسی وقت اس نے ایک چیز دیکھی۔منقش پایوں والی چھوٹی تپائی پر چاندی کے متعدد نازک آلات کے درمیان سونے کی ایک بھدی انگوٹھی رکھی ہوئی تھی جس میں ایک بڑا چمکتا ہوا سیاہ پتھر والا نگینہ جڑا ہوا تھا۔

''سر!...... یہ انگوٹھی......؟'' ہیری نے اس کی طرف گھورتے ہوئے پوچھا۔

''ہاں کہو!'' ڈمبل ڈور نے کہا۔

''جب ہم اس رات پروفیسر سلگ ہارن سے ملنے گئے تھے تو آپ نے اسے پہن رکھا تھا؟''

''ہاں! میں پہنے ہوئے تھا۔'' ڈمبل ڈور نے اعتراف کرتے ہوئے کہا۔

''مگر کیا یہ انگوٹھی وہی نہیں......سر! کیا یہ انگوٹھی وہی نہیں جو مارولو گیونٹ نے اوگڈن کو دکھائی تھی؟''

ڈمبل ڈور نے اپنا سر جھکایا۔

''بالکل وہی ہے......!''

''مگر کیسے؟......کیا یہ آپ کے پاس ہمیشہ سے موجود تھی؟''

''نہیں یہ مجھے کچھ ہی عرصہ پہلے ملی ہے۔'' ڈمبل ڈور نے بتایا۔''دراصل جب میں تمہارے انکل آنٹی کے یہاں سے تمہیں لینے کیلئے آیا تھا، اس سے کچھ دن پہلے ہی یہ مجھے ملی تھی۔''

''یعنی اس دورانئے کے آس پاس...... جب آپ کے ہاتھ میں چوٹ لگی تھی، سر؟'' ہیری نے چونک کر پوچھا۔

''بالکل ہیری! اسی عرصے کے دوران!''

ہیری جھجکا......ڈمبل ڈور مسکرا رہے تھے۔

''سر آپ کو یہ چوٹ کیسے......؟''

''اب بہت دیر ہو چکی ہے، ہیری! میں تمہیں یہ کہانی کسی اور دن سناؤں گا۔شب بخیر!''

''شب بخیر سر!''

☆☆☆☆

گیارہواں باب

# ہرمائنی کی معاونت

ہرمائنی کی پیش گوئی سچ نکلی تھی، چھٹے سال کی پڑھائی کیلئے طلباء کو جو خالی پیریڈ دیئے گئے تھے، وہ محض موج مستی اور آرام کرنے کیلئے بالکل نہیں تھے، جیسا کہ رون کو محسوس ہو رہا تھا۔ ہوم ورک کا اتنا زیادہ بوجھ لد چکا تھا کہ وہ سارا خالی وقت ہوم ورک نبٹانے میں ہی خرچ ہو جاتا تھا۔ انہیں اس طرح جم کر پڑھائی کرنا پڑ رہی تھی کہ جیسے ان کا ہر دن کمرہ امتحان بن چکا ہو۔ صرف یہی نہیں، کلاسیں بھی پہلے کی بہ نسبت زیادہ مشکل اور پیچیدہ ہوتی جا رہی تھیں۔ ان دنوں پروفیسر میک گوناگل کلاس میں جو باتیں بتایا کرتی تھیں، ہیری کو ان میں سے بمشکل نصف ہی سمجھ میں آ پاتی تھیں۔ یہاں تک ہرمائنی کو بھی ایک دو بار ہدایات کو دہرانے کی درخواست کرنا پڑی تھی۔ بہرحال، آدھ خالص شہزادے کی مہربانی سے جادوئی مرکبات والا مضمون ہیری کا اچانک سب سے پسندیدہ مضمون بن چکا تھا، یہ الگ بات تھی کہ اس وجہ سے ہرمائنی کی چڑچڑاہٹ دوچند ہوتی چلی گئی۔

اب صرف تاریک جادو سے تحفظ کے فن کی کلاس میں ہی زیرلب جادوئی کلمات کی تاکید نہیں کی جاتی تھی بلکہ جادوئی استعمالات اور تبدیلی ہیئت کی کلاسوں میں بھی زیرلب جادوئی کلمات کے استعمال کر زور دیا جانے لگا تھا، ہیری اکثر اپنے کلاس فیلوز کو گری فنڈر ہال یا پھر کھانے کی میز پر مضطرب اور شدید دباؤ میں دیکھتا تھا، ان کے سرخ پڑتے چہرے دیکھ کر اسے یہ اندازہ لگانے میں قطعی دشواری نہیں ہوتی تھی کہ وہ زیرلب جادوئی کلمات کو خاموشی سے ادا کرنے کی اپنی سکت سے زیادہ کوشش کر رہے تھے۔ ان سب کے بیچ، باہر گرین ہاؤس میں جانا سب سے زیادہ اطمینان بخش تھا حالانکہ اب علم المفردات میں پہلے سے کہیں زیادہ بھیانک اور خطرناک پودوں کے بارے میں پڑھایا جا رہا تھا پھر بھی یہ فرحت آمیز تھا کیونکہ اگر کوئی زہریلا 'لامس' قدآدم جسامت والا پودا انہیں غیر معمولی طور پر پیچھے سے جکڑ لیتا تھا تو وہاں انہیں کم از کم زور سے چیخنے چلانے یا اسے برا بھلا کہنے کی کھلی اجازت تو تھی۔

ہوم ورک کے پہاڑ اور زیرلب جادوئی کلمات کے گھنٹوں تک ریاض کے باعث ہیری، رون اور ہرمائنی کے پاس وقت کی اتنی قلت پڑ چکی تھی کہ وہ ہیگرڈ سے ملاقات کیلئے وقت تک نہیں نکال پا رہے تھے۔ ہیگرڈ نے اساتذہ کی میز پر کھانا کھانا بھی چھوڑ دیا تھا۔ یہ کسی خطرے کی علامت محسوس ہو رہی تھی۔ جب وہ کچھ مواقع پر راہداریوں یا میدان میں اس کے قریب سے گزرے تو ہیگرڈ نے

پراسرار طور پر اس کی طرف دھیان نہیں دیا اور ان کی چیختی چلاتی ہوئی آوازوں تک کو نہیں سنا تھا۔

''ہمیں وہاں جا کر ساری بات کھل کر لینا چاہئے!'' ہرمائنی نے کہا جب وہ اگلے ہفتے کی صبح ناشتے کی میز پر بیٹھے ہوئے تھے اور اپنے سامنے چبوترے پر ہیگرڈ کی دیوہیکل خالی کرسی کو گھور رہے تھے۔

''مگر آج صبح تو کیوڈچ کی آزمائشی مشقیں ہونا ہیں!'' رون نے جلدی سے کہا۔ ''اور ہمیں فلٹ وک کے دیئے ہوئے بہاؤ آب جادوئی کلمے کی مشق بھی تو کرنا ہے، ویسے ہمیں کون سی بات کھل کر کرنا ہوگی؟ ہم اسے یہ بات کیسے بتا سکتے ہیں کہ ہم اس کے احمقانہ مضمون سے شدید نفرت کرتے ہیں......''

''ہم اس کے مضمون سے کبھی نفرت نہیں کرتے تھے!'' ہرمائنی تنک کر بولی۔

''تم اپنے بارے میں کہو۔ میں تو ابھی تک ان بھیانک دھماکے دار سقرطوں کو نہیں بھول پایا ہوں۔'' رون نے چڑ کر کہا۔ ''اور میں تمہیں بتا دوں، ہم ان سے بال بال بچے تھے۔ تم نے اس کے بھیانک بھائی کے بارے میں اس کی باتیں نہیں سنیں......اگر ہم اس کے قریب رہتے تو اس وقت ہم گراپ کو یہ سکھا رہے ہوتے کہ جوتے کے تسمے کیسے باندھے جا سکتے ہیں؟''

''ہیگرڈ سے بول چال بند ہونا مجھے اچھا نہیں لگتا ہے۔'' ہرمائنی بیتابی سے اکھڑ کر بولی۔

''ہم کیوڈچ کی مشقوں کے بعد وہاں چلیں گے......'' ہیری نے اسے مطمئن کرتے ہوئے کہا۔ یہ الگ بات تھی کہ اسے بھی ہیگرڈ کی یاد ستا رہی تھی حالانکہ رون کی طرح وہ بھی یہی سوچتا تھا کہ ان کی زندگی کا معمول 'گراپ' جیسی چیز کے بغیر زیادہ اچھا تھا۔ ''مگر آزمائشی مشقوں کے دوران پوری صبح خرچ ہو جانے کا امکان دکھائی دیتا ہے۔ ذرا دیکھو تو سہی! کتنی بڑی تعداد نے کیوڈچ ٹیم میں شمولیت کیلئے درخواستیں دی ہیں؟...... میں نہیں جانتا کہ ہماری ٹیم اچانک اتنی مقبول کیونکر ہوگئی ہے؟'' ہیری اپنی کپتانی کی پہلے مرحلے کا سامنا کرتے ہوئے تھوڑی گھبراہٹ کا شکار ہو رہا تھا۔ ایک عجیب سی بے چینی اور تناؤ کا احساس اسے ستا رہا تھا۔

''اوہ جانے دو ہیری!'' ہرمائنی اچانک تلخی سے بولی۔ ''ہماری ٹیم مقبولیت کا شکار نہیں ہوئی، مقبولیت تو محض تمہاری شخصیت کی ہے کہ تم اس ٹیم کے کپتان ہو! تم پہلے کبھی اتنا دلچسپ نہیں رہے تھے اور نہ ہی تم وجیہہ و پرکشش ہو......''

اچانک رون کے گلے میں نرسالمن مچھلی کا بڑا ٹکڑا اٹک گیا۔ ہرمائنی نے ہیری کی طرف مڑنے سے پہلے رون کو ناپسندیدگی سے گھورا۔

''اب سب لوگ جان چکے ہیں کہ تم سچ بول رہے تھے، ہے نا؟ سارے جادوئی معاشرے کو یہ تسلیم کرنا پڑا کہ والڈی مورٹ کے لوٹنے کے بارے میں تم صحیح کہہ رہے تھے۔ صرف یہی نہیں تم گذشتہ دو سالوں میں اس سے نبرد آزما ہوئے اور دونوں بار ہی بچ نکلے ہو! اور اب لوگ تمہیں 'نجات دہندہ' پکار رہے ہیں...... جانے بھی دو! تم یہ نہیں دیکھ سکتے کہ لوگ تمہارے پرستار کیوں ہیں؟''

حالانکہ چھت اب بھی ٹھنڈی اور بارش بھری دکھائی دے رہی تھی مگر ہیری کو اچانک بڑے ہال میں بہت گرمی محسوس ہونے لگی

تھی۔

''اور تمہیں محکمے نے کس قدر تنگ کیا تھا۔ وہ تمہیں جھوٹا، کھسکا ہوا اور پاگل ثابت کرنے کی پوری کوشش کر رہے تھے۔ تم اب بھی اس نشان کو اپنے ہاتھ کی پشت پر دیکھ سکتے ہو، جہاں اس خبیث عورت نے تم سے تمہارے ہی خون سے تحریر کروایا تھا مگر تم اس کے بعد بھی اپنی بات پر قائم رہے، ہے نا؟''

''تم اب بھی دیکھ سکتے ہو کہ محکمے میں اس اُڑنے والے شیطانی دماغ نے مجھے کہاں کہاں سے جکڑ لیا تھا، یہ دیکھو!'' رون نے اپنی آستین چڑھاتے ہوئے کہا۔

''اگر اِن گرمیوں میں تمہاری لمبائی ایک فٹ تک بڑھ چکی ہے تو یہ بھی ایک وجہ ہے......'' ہرمائنی نے اپنی بات کو مکمل کرتے ہوئے کہا اور رون کے جملے کو یوں نظر انداز کر دیا جیسے وہ بولا ہی نہ ہو۔

''میں بھی تو لمبا ہو گیا ہوں......'' رون نے شکوہ بھرے انداز میں کہا مگر ایک بار پھر اس کی بات سنی ان سنی ہو گئی۔

الّو ڈاک لے کر آ چکے تھے۔ باہر برسنے والی بارش کی وجہ سے بھیگے ہوئے الّو جب بڑے ہال میں پہنچے تو وہ پانی سے نچڑے ہوئے تھے۔ انہوں نے جب اپنے پروں کو پھڑ پھڑایا تو پانی کی بوچھاڑ ناشتہ کرتے ہوئے طلباء پر گرنے لگی۔ آج کل حالات کی نزاکت کے باعث طلباء کے پاس معمول سے زیادہ خطوط آ رہے تھے۔ فکرمند والدین اپنے بچوں کی خیریت پانے کیلئے بیتاب تھے، اور ساتھ ہی انہیں یہ تسلی بھی دینا چاہتے تھے کہ وہ اپنی پڑھائی کی طرف دھیان رکھیں، ان کے پیچھے گھر میں سب کچھ ٹھیک ٹھاک ہے۔ سہ ماہی کے آغاز کے بعد سے اب تک ہیری کو ایک بھی خط نہیں ملا تھا، جو شخص اسے خط لکھا کرتا تھا، وہ ہمیشہ کیلئے موت کی نیند سو چکا تھا۔ ہیری کو امید تھی کہ لوپن اسے کبھی کبھار خط لکھ سکتے ہیں مگر اسے ابھی تک اس معاملے میں مایوسی کا ہی سامنا کرنا پڑا تھا۔ شاید یہی وجہ تھی کہ وہ ان بھورے الّوؤں کے درمیان برف جیسی سفید ہیڈوگ کو دیکھ کر حیران دکھائی دے رہا تھا جو دوسرے الّوؤں کے ساتھ ہال کی چھت پر چکر کاٹ رہی تھی۔ وہ ایک بڑا اور چوکور پارسل لے کر اس کے سامنے اتر گئی۔ اگلے ہی لمحے ٹھیک اسی طرح کا ایک اور پارسل رون کے سامنے میں بھی پہنچ گیا تھا حالانکہ اس کا ننھا اور تھکن سے چور الّو پگ وجیون پارسل کے بوجھ تلے بری طرح ہانپتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔

''اوہ ہاں!'' ہیری نے چونک کر کہا اور اپنے پارسل کھولا اور اس میں سے ایک کتاب باہر نکالی، جس کا عنوان صاف دکھائی دے رہا تھا۔ 'اعلیٰ درجے کے جادوئی مرکبات، درجہ ششم'...... یہ نئی کتاب ہیری نے فلوریش اینڈ بلوٹس نامی دکان سے آرڈر بھیج کر منگوائی تھی۔

''اوہ یہ تو عمدہ بات ہے...... اب تم پرانی کتاب اطمینان سے لوٹا سکتے ہو!'' ہرمائنی نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ اچانک کھل اُٹھا تھا۔

''کیا تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے؟'' ہیری نے تنگ کر کہا۔ ''اُسے واپس کرنے کا میرا کوئی ارادہ نہیں ہے، میں نے اس بارے میں اچھی طرح سوچ لیا ہے......''

اس کے بعد ہیری نے بستے میں سے پرانی جادوئی مرکبات والی کتاب باہر نکالی اور چھڑی لہرا کر اس کی جلد اکھاڑ ڈالی۔ اس کے بعد اس نے نئی کتاب کے ساتھ بھی ایسا ہی کیا۔ ہرمائنی نئی کتاب کا حال دیکھ کر صدمے میں مبتلا ہو کر رہ گئی تھی۔ اگلے لمحے ہیری نے نئی کتاب پر پرانی جلد چڑھائی اور پرانی کتاب پر نئی جلد چڑھائی۔ اس کے بعد اپنی چھڑی لہرا کر بولا۔ ''ڈورستم......''

نئی جلد بندی کے باعث پرانی آدھ خالص شہزادے والی کتاب، اب بالکل نئی دکھائی دینے لگی تھی اور فلوریش اینڈ بلوٹس سے آنے والی نئی کتاب پرانی جلد بندی کے باعث پرانی دکھائی دینے لگی تھی، ہرمائنی صدمے اور خوف سے منہ پھاڑے ہیری کی طرف دیکھے جا رہی تھی۔

''میں سلگ ہارن کو نئی کتاب تھما دوں گا۔ وہ کوئی شکایت نہیں کر پائیں گے کیونکہ یہ پورے نو گیلین کی رقم میں آئی ہے......'' ہیری نے مسکرا کر کہا۔

ہرمائنی نے جلدی سے اپنے ہونٹ بھینچ لئے۔ وہ بے حد ناراض دکھائی دے رہی تھی مگر اسی لمحے ایک تیسرا الّو روزنامہ جادوگر لے کر میز پر اتر آیا، جس سے اس کی توجہ کتاب والے معاملے سے ہٹ گئی تھی۔ اس نے اخبار لے کر جلدی سے کھولا اور صفحہ اوّل کی سرخیوں پر نظر دوڑائی۔

''کوئی ہمارا شناسا فرد موت کا شکار ہوا؟'' رون نے آہستگی سے پوچھا۔ ہرمائنی جب بھی اخبار لے کر کھولتی تھی، رون ہمیشہ یہی سوال اس سے پوچھتا تھا۔

''نہیں...... مگر روح کھچڑوں نے مزید حملے کئے ہیں۔'' ہرمائنی نے کہا۔ ''اور ایک گرفتاری بھی ہوئی ہے......''

''یہ اچھی خبر ہے...... کون گرفتار ہوا ہے؟'' ہیری نے جلدی سے پوچھا۔ نجانے کیوں اس کے ذہن میں یہ بات سن کر بیلاٹرکس لسٹرینج کی صورت کیوں نمودار ہو گئی تھی؟

''سٹین شین پائیک......'' ہرمائنی نے دھیمی آواز میں کہا۔

''تم نے کیا نام لیا؟'' ہیری نے حیرانگی سے چونک کر بولا۔

''سٹینلے شین پائیک، جو کہ جادوگروں کی سفری سہولت کار نائٹ بس کا کنڈیکٹر تھا، اسے مرگ خوروں سے رابطے کے شبہ میں حراست میں لے لیا گیا ہے۔ خفیہ ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ وہ خود بھی مرگ خور بن چکا ہے، اکیس سالہ شین پائیک کو گذشتہ رات کے آخری حصے میں اس کے کلیپ ہوم گھر پر چھاپہ مار کر گرفتار کیا گیا......''

''سٹین شین پائیک اور مرگ خور؟...... ایسا ممکن ہی نہیں ہے۔'' ہیری نے بے یقینی کے عالم میں بولا اور اس مہاسے بھرے چہرے

والے نوجوان کو تخیل میں دیکھا جس سے وہ تین سال پہلے مل چکا تھا۔

''ممکن ہے کہ اسے جادوئی طور پر مسخر کر لیا گیا ہو......'' رون نے لقمہ دیتے ہوئے کہا۔ ''سچائی بھلا کون جان سکتا ہے؟''

''خبر کے لحاظ سے تو ایسا نہیں معلوم ہوتا۔'' ہرمائنی نے سنجیدگی سے کہا جو اب بھی خبر پڑھ رہی تھی۔ ''اس میں لکھا ہے کہ وہ ایک شراب خانے میں بیٹھ کر مرگ خوروں کی خفیہ سرگرمیوں کے بارے میں گفتگو کر رہا تھا۔'' سراسیمگی کے عالم میں اس نے سر اُٹھا کر اوپر دیکھا اور بولی۔ ''اگر اسے جادوئی طور پر مسخر کیا گیا ہوتا تو وہ ان کی خفیہ سرگرمیوں کے بارے میں یوں سرعام گفتگو نہ کر رہا ہوتا، ہے نا؟''

''میرا خیال ہے کہ وہ محض ڈینگیں مارنے کی کوشش کر رہا تھا کہ وہ دوسروں کہ بہ نسبت بہت کچھ جانتا ہے!'' رون نے کہا۔ ''کیا یہ وہی نوجوان تو نہیں ہے جو موہنی عورتوں کے گروہ کے سامنے جادو منتری بننے کا دعویٰ کر رہا تھا؟''

''بالکل......وہی ہے!'' ہیری نے جواب دیا۔ ''معلوم نہیں کہ محکمے کے لوگ اس کی بات کو اس قدر سنجیدگی سے کیوں لے رہے ہیں؟''

''میرا خیال ہے کہ وہ جادوئی معاشرے پر یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ وہ کچھ نہ کچھ تو کر ہی رہے ہیں۔'' ہرمائنی نے تیوریاں چڑھاتے ہوئے کہا۔ ''لوگ تو پہلے ہی دہشت میں مبتلا ہیں۔ تمہیں معلوم ہے کہ پاٹیل بہنوں کو ان کے والدین گھر واپس لے جانا چاہتے تھے؟ اور ایلوائس میڈگن تو پہلے ہی گھر جا چکی ہے، اس کے ڈیڈی اسے کل رات لے کر جا چکے ہیں......''

''یہ کیا کہہ رہی ہو؟'' رون نے ہرمائنی کی طرف گھور کر دیکھتے ہوئے کہا۔ ''مگر ہوگورٹس ان کے گھروں سے کہیں زیادہ محفوظ ہے۔ یہی حقیقت ہے، ہمارے پاس ایرورز کا دستہ ہے، مؤثر اور زبردست قوت والے دفاعی حصار نے ہمیں محفوظ کر دیا ہے......اور تو اور یہاں ڈمبل ڈور ہیں......''

''جہاں تک میرا اندازہ ہے، ڈمبل ڈور یہاں زیادہ عرصہ تک نہیں ٹھہرتے ہوں گے؟'' ہرمائنی نے روزنامہ جادوگر کے اوپر سے اساتذہ والی میز پر نظر ڈالتے ہوئے آہستگی سے کہا۔ ''کیا تم نے یہ غور نہیں کیا کہ پچھلے ہفتے سے ان کی کرسی بھی اتنی ہی بار خالی رہی ہے جتنی کہ ہیگرڈ کی کرسی خالی رہی ہے......''

ہیری اور رون کی نظریں بھی غیر ارادی طور پر اساتذہ والے چبوترے کی طرف اُٹھ گئیں۔ ہیڈ ماسٹر والی کرسی واقعی سونی پڑی تھی۔ ہیری نے سوچا کہ سچ مچ اس نے ایک ہفتے پہلے کے خصوصی سبق کے بعد سے ڈمبل ڈور کو نہیں دیکھا تھا۔

''میرا خیال ہے کہ وہ سکول سے باہر جا کر ققنس کے گروہ کے کچھ امور نمٹاتے ہوں گے۔'' ہرمائنی نے آہستگی سے کہا۔ ''میرا کہنے کا مطلب ہے کہ......معاملہ کافی سنگین دکھائی دیتا ہے، ہے نا؟''

ہیری اور رون نے اس بات کا کوئی جواب نہیں دیا مگر ہیری کو معلوم تھا کہ وہ سب ایک ہی بات سوچ رہے تھے۔ کل ایک خوفناک

واقعہ ہوا تھا، جب ہائنا ایبٹ کو جڑی بوٹیوں کے علم کی کلاس سے باہر بلا کر یہ بتایا گیا تھا کہ اس کی ماں اچانک وفات پا گئی ہے، ہائنا اس خبر کے بعد سے دوبارہ دکھائی نہیں دی تھی۔

جب وہ پانچ منٹ بعد گری فنڈر کی میز چھوڑ کر کیوڈچ کے میدان کی طرف نکلے تو وہ لیونڈر براؤن اور پاروتی پاٹیل کے قریب سے گزرے۔ ہیری کو ہرمائنی کی بات یاد آئی کہ پاٹیل جڑواں بہنوں کے والدین انہیں ہوگورٹس سے لے جانا چاہتے ہیں، اس لئے اسے یہ دیکھ کر حیرت نہیں ہوئی کہ دونوں بہترین سہیلیاں مغموم انداز سے گہری گفتگو میں غرق تھیں، اسے تو یہ دیکھ کر حیرانگی ہوئی کہ جب رون ان کے قریب پہنچا تو پاروتی نے اچانک لیونڈر کو کہنی مار کر اس کی طرف متوجہ کیا اور لیونڈر، رون کی طرف دیکھ کر کھل کر مسکرا دی۔ رون نے اس کی طرف دیکھ کر ہونقوں کی طرح پلکیں جھپکائیں پھر وہ بھی جواباً مسکرا دیا، اس کی چال میں اچانک متوالا پن جھلکنے لگا۔ رون کی حالت دیکھ کر ہیری کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ کھل کر قہقہہ لگائے مگر اس نے اپنی خواہش کو پوری طرح کچل ڈالا کیونکہ اسے یاد تھا کہ جب ملفوائے نے ہیری کی ناک توڑ ڈالی تھی تو رون اس کی حماقت سننے کے بعد بالکل نہیں ہنسا تھا۔ بہرحال، اس حرکت کے بعد ہرمائنی کا مزاج سرد ہو گیا تھا اور وہ ٹھنڈک اور دھند بھری بوندا باندی میں سٹیڈیم تک ان لوگوں سے دور دور ہی رہی۔ وہ رون کو کوئی تسلی دیئے بغیر ہی خاموشی سے سٹیڈیم کے قطاروں کی طرف بڑھ گئی تھی۔

جیسا کہ ہیری کو اندازہ ہو رہا تھا، آزمائشی مشقوں میں صبح کا بیشتر وقت خرچ ہو گیا تھا۔ تقریباً آدھا گری فنڈر فریق ہی وہاں آن پہنچا تھا۔ ان میں پہلے سال کے طلباء بھی شامل تھے جو سکول کے پرانے بہاری ڈنڈوں کو پکڑ کر گھبرائے ہوئے اور بدحواس دکھائی دیتے تھے۔ ساتویں سال میں پڑھنے والے طلباء بھی وہاں موجود تھے جو دوسرے طلباء کی بہ نسبت لمبے چوڑے اور ڈراؤنے دکھائی دیتے تھے۔ ساتویں سال کے طلباء میں تار جیسے بالوں والا وہ لڑکا بھی شامل تھا جسے ہیری نے ہوگورٹس ایکسپریس میں دیکھا تھا۔

''ہم لوگ ریل گاڑی کے سفر میں مل چکے ہیں، سلگ ہارن کے کمپارٹمنٹ میں......'' اس نے پرجوش انداز میں کہا اور ہیری سے ہاتھ ملانے کیلئے ہجوم میں باہر نکل کر اس کے پاس پہنچ گیا۔ ''تمہیں یاد ہی ہوگا...... میں کارمک میکلی گن...... رکھے کیلئے!''

''تم نے گذشتہ سال آزمائشی مشقوں میں حصہ نہیں لیا تھا، ہے نا؟'' ہیری نے پوچھا۔ کارمک کی چوڑائی دیکھتے ہوئے ہیری نے اندازہ لگا لیا تھا کہ وہ بغیر حرکت کیوڈچ کی تینوں قفلوں کو اپنے پیچھے ڈھانپ سکتا تھا......

''میں آزمائشی مشقوں کے دوران ہسپتال میں داخل تھا۔'' کارمک نے تھوڑا شیخی بگھارتے ہوئے کہا۔ ''میں نے ایک شرط جیتنے کیلئے ننھے درجی سمکوں کے ایک پونڈ انڈے نگل لئے تھے......''

''ٹھیک ہے......'' ہیری نے کہا۔ ''اب تم وہاں جا کر انتظار کرو......''

اس نے میدان کے ایک کنارے کی طرف اشارہ کیا جس کے پاس ہرمائنی بیٹھی ہوئی تھی۔ کارمک کے چہرے پر چڑچڑا پن جھلکنے لگا۔ ہیری کو محسوس ہوا کہ کارمک شاید سلگ ہارن کلب میں شامل ہونے کے باعث اس سے خصوصی برتاؤ کی توقع کر رہا ہوگا......

ہیری نے مشقوں کے آغاز پر ایک بنیادی آزمائش لینے فیصلہ کیا۔اس نے تمام امیداروں کو ہدایت کی کہ وہ دس دس افراد کے گروہ میں میدان کے چاروں طرف ہوائی پرواز کا مظاہرہ کریں۔اس فیصلے کا عمدہ نتیجہ برآمد ہوا۔ پہلے دس کھلاڑی پہلے سال میں پڑھنے والے ننھے طلباء تھے اور پھر جلد ہی یہ واضح ہو گیا کہ وہ شاید پہلے کبھی بہاری ڈنڈوں پر بیٹھ کر ہوا میں اُڑے ہی نہیں تھے۔صرف ایک ننھا امیدوار ہی ہوا میں کچھ دور تک ٹک پایا تھا اور وہ خود اس بات پر اتنا متحیر تھا کہ اگلے ہی لمحے وہ ایک قفل سے ٹکرا کر زمین پر گر گیا۔

دوسرے گروہ کے دس امیدوار میں شوخ و چنچل لڑکیاں شامل تھیں۔ ہیری نے آج تک ان سے زیادہ احمق لڑکیاں نہیں دیکھی تھیں۔اس کے سیٹی بجاتے ہی وہ ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر کھی کھی کرنے لگیں،ان میں رومیلڈا ابین بھی شامل تھی۔ جب ہیری نے انہیں میدان سے ہٹنے کیلئے کہا تو وہ خوشی خوشی کلکاریاں لگاتی ہوئی سٹیڈیم کی قطاروں میں پہنچ کر بیٹھ گئیں اور باقی سب لوگوں پر فقرے کستی اور بے ہنگم انداز میں قہقہے لگاتی رہیں۔

تیسرا گروہ میدان میں نصف فاصلہ ہی طے کر پایا تھا اور باہمی تصادم کا شکار ہو گیا۔ چوتھے گروہ میں جو لوگ شامل تھے،ان میں سے زیادہ تر کے پاس بہاری ڈنڈے ہی نہیں تھے۔ پانچواں گروہ ہفل پف فریق کے کھلاڑیوں کا نکلا......

''اگر گری فنڈر کے علاوہ کسی دوسرے فریق کا کوئی اور کھلاڑی یہاں موجود ہے تو وہ براہ مہربانی یہاں سے چلا جائے......'' ہیری زوردار آواز میں دھاڑتا ہوا بولا۔اسے اب واقعی ان لوگوں پر غصہ آنے لگا تھا۔

ایک لمحے کیلئے خاموشی چھا گئی اور پھر ریون کلا کی دو لڑکیاں زور سے ہنستی ہوئی میدان سے باہر بھاگ گئیں۔آزمائشی مشقیں لی جانے لگیں،کافی امیدوار شکوے شکایتیں کرتے ہوئے دکھائی دیئے اور منتخب نہ کئے جانے پر غصے سے بھڑکتے رہے۔کومٹ باسٹھ کی ٹکر ہو گئی اور امیدوار کے کئی دانت ٹوٹ گئے۔ بہر حال،دو گھنٹے بعد ہیری تین نقاشوں کو منتخب کرنے میں کامیاب ہو گیا۔کیٹی بل...... جو آزمائشی مشقیں دینے کے بعد ٹیم میں دوبارہ شامل ہو گئی تھی۔ڈملز اروبنس،ایک نیا چہرہ جو خاص طور پر بالجر کے حملوں سے بچنے میں کافی ماہر دکھائی دی تھی۔جینی ویزلی،جو باقی سب لوگوں سے زیادہ فاصلے تک اُڑ پائی تھی اور اس نے سترہ سکور کئے تھے حالانکہ ہیری اپنے انتخاب پر مطمئن تھا مگر اسے کئی شکایت کرنے والوں پر گلا پھاڑ کر چیخنا چلانا پڑا۔ بعد میں اسے پٹاؤ کے امیداروں کے ساتھ بھی اسی طرح کا سلوک کرنا پڑا۔

''یہ میرا آخری فیصلہ ہے اور اگر تم لوگ راکھے کا انتخاب نہیں ہونے دو گے تو میں تم پر جادوئی وار کا حملہ کر دوں گا......'' ہیری نے گرجتے ہوئے انہیں دھمکی دی۔

اس کے منتخب کئے ہوئے دونوں پٹاؤ میں سے کوئی بھی جارج اور فریڈ کے پائے کا نہیں تھا مگر وہ ان سے کسی حد تک مطمئن تھا۔ جمی پیکس،کسی قد پستہ قد مگر کشادہ سینے والا طالبعلم تھا جو تیسرے سال کی پڑھائی کر رہا تھا۔اس نے آزمائشی کھیل میں زوردار ضرب

کے ساتھ بالجر ہیری کی طرف مارا تھا جس کی وجہ سے اس کے سر کے عقبی حصے میں انڈے کی شکل کا ایک بڑا گومڑا ابھر آیا تھا۔ رچی کوٹ، شکل وصورت سے گندا دکھائی دیتا تھا مگر اس کا نشانہ کافی عمدہ تھا۔ دونوں منتخب شدہ پٹاؤ کھلاڑی سٹیڈیم کے ایک کنارے کی طرف چلے گئے جہاں جینی، کیٹی اور ڈملزا پہلے سے موجود تھیں۔

ہیری نے جان بوجھ کر 'راکھے' کیلئے آزمائشی مشقیں آخر میں رکھی تھیں۔ اس کا خیال تھا کہ تب تک سٹیڈیم نصف سے زیادہ خالی ہو چکا ہوگا اور رون پر تناؤ کم رہے گا۔ بہرحال، بدقسمتی سے تمام ناکام امیدوار بھی سٹیڈیم کی خالی نشستوں پر جا کر بیٹھ گئے تھے۔ اس کے علاوہ دیر سے ناشتہ کرنے والے طلباء کے گروہ بھی اب سٹیڈیم میں پہنچ گئے تھے، جس کی وجہ سے شائقین کا ہجوم پہلے سے بھی کہیں زیادہ بڑھ گیا تھا۔ جب راکھے کا کوئی امیدوار اُڑ کر قفلوں کے پاس پہنچتا تھا تو ہجوم شور مچانے کے ساتھ ساتھ استہزائیہ جملے کستا تھا۔ ہیری نے رون کی طرف دیکھا جو ایسے مواقع پر اکثر گھبرا جاتا تھا۔ ہیری کو کسی حد تک توقع تھی کہ گذشتہ سال کے آخری سہ ماہی کا فیصلہ کن میچ جیتنے کے بعد اس کے اندر خود اعتمادی پیدا ہو چکی ہوگی مگر ایسا بالکل نہیں ہوا تھا۔ رون کا چہرہ بدحواس اور فق دکھائی دے رہا تھا۔

پہلے پانچ امیدوار دو سے زیادہ سکور نہیں روک پائے تھے، ہیری کو ان کی کارکردگی پر سخت مایوسی ہوئی۔ جب کارمک میکلی گن نے پانچ میں چار سکور بچا لئے تو ہیری سوچنے پر مجبور ہو گیا۔ بہرحال، آخری سکور بچانے کیلئے اس نے یکدم غلط سمت میں قلابازی کھالی تھی جس پر ہجوم قہقہے لگانے لگا اور اس کی غلط پھرتی کو طنز کا نشانہ بنانے لگا۔ میکلی گن دانت کٹکٹاتا ہوا زمین پر لوٹ آیا۔ جب رون اپنے کلین سویپ ایلیون بہاری ڈنڈے پر سوار ہوا تو ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ وہ اگلے ہی لمحے بیہوش ہو کر گر جائے گا......

''نیک تمنائیں......'' سٹیڈیم کے ہجوم میں سے ایک تیز آواز سنائی دی۔ ہیری نے مڑ کر دیکھا۔ اسے توقع تھی کہ یہ آواز ہرمائنی کی ہوگی مگر یہ تو لیونڈر براؤن کی تھی۔ ہیری اپنے ہاتھوں میں اپنا چہرہ چھپا لینا چاہتا تھا جیسا کہ ایک لمحے بعد لیونڈر نے کر دیا تھا مگر اگلے ہی پل ہیری نے سوچا کہ اسے کپتان ہونے کی وجہ سے دوسروں کی نسبت زیادہ ہمت کا مظاہرہ کرنا ہوگا۔ اس لئے وہ رون کے آزمائشی کھیل کو دیکھنے کیلئے مڑ گیا۔

مگر اسے فکرمند ہونے کی کوئی ضرورت نہیں پیش آئی۔ رون نے حیرت انگیز طور پر لگاتار ایک دو تین چار پانچ سکور بچا لئے تھے۔ یہ دیکھ کر ہیری بے حد خوش ہوا اور سٹیڈیم کے ہجوم کے ہمراہ خود کو تالیاں بجانے سے بمشکل ہی روک پایا۔ اس کے بعد وہ کارمک کو آگاہ کرنے کیلئے مڑ گیا کہ رون نے بدقسمتی سے اسے پیچھے چھوڑ کر راکھے کا انتخاب جیت لیا تھا۔ اس نے دیکھا کہ کارمک آگ بگولا ہو چکا تھا، وہ اس کے اتنا قریب آ چکا تھا کہ اس کا چہرہ ہیری کے چہرے سے چند ہی انچ دور رہ گیا تھا، ہیری جلدی سے دو قدم پیچھے ہٹ گیا۔

''اس کی بہن نے درحقیقت قفل پر حملہ کرنے کی کوشش ہی نہیں۔'' کارمک نے خطرناک لہجے میں غراتے ہوئے کہا، اس کے ماتھے کی ایک رگ بالکل اسی طرح پھڑک رہی تھی جس طرح ہیری نے ورنن انکل کے ماتھے کے رگ کو اکثر و بیشتر پھڑکتے ہوئے دیکھا تھا۔ ''اس نے ہلکے انداز میں قواف پھینکا تھا جسے کوئی اناڑی بھی آسانی سے بچا سکتا تھا......''

''یہ بالکل غلط ہے!'' ہیری نے ٹھنڈے پن سے کہا۔''اسی حملے کو روکنے میں ہی اسے سب سے زیادہ مشکل پیش آئی تھی......''

کارمک ایک قدم بڑھا کر ہیری کے قریب آ گیا، اس بار ہیری نے پیچھے ہٹنے کی ضرورت محسوس نہیں کی تھی۔

''مجھے ایک موقع اور دو......''

''بالکل نہیں...... تمہیں موقع دیا جا چکا ہے۔تم نے چار سکور بچائے تھے اور رون نے پانچ...... رون رکھے کے انتخاب کا اہل ہے، وہ تمہارے نظروں کے سامنے جیتا ہے۔اب تم میرے راستے سے ہٹ جاؤ تا کہ میں اگلا معاملہ طے کر سکوں......'' ہیری نے دوٹوک انداز میں کہا۔

ایک لمحے کیلئے اسے اندیشہ ہوا کہ کارمک غصے میں اتنا بھڑک چکا تھا کہ وہ اسے مکا رسید کرنے ہی والا تھا مگر وہ بھدے انداز میں مسکرایا اور دھڑ دھڑاتا ہوا میدان سے باہر نکل گیا۔وہ بڑبڑاتا ہوا جا رہا تھا اور برے نتائج کی دھمکیاں بھی دیتا جا رہا تھا......

ہیری نے مڑ کر دیکھا کہ اس کی نئی ٹیم اس کی طرف دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔

''بہت اعلیٰ...... تم سب لوگوں نے عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ پیش کیا......'' اس نے کہا۔''اور رون! تم نے بہت شاندار سکور بچائے......''

ہرمائنی نے اپنی ناراضگی کو ختم کرتے ہوئے سٹیڈیم میں اتر کر ان کی طرف دوڑ لگا دی تھی۔ ہیری نے سر گھما کر دیکھا کہ لیونڈر تھوڑی اُداس دکھائی دے رہی تھی اور پاروتی پاٹیل کے ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے میدان سے دور جا رہی تھی۔ رون کافی مسرور دکھائی دے رہا تھا اور معمول سے کچھ زیادہ ہی لمبا دکھائی دے رہا تھا جب اس نے مسکرا کر ٹیم کے ساتھیوں اور ہرمائنی کی طرف دیکھا۔

اگلی جمعرات کو نئی ٹیم کی پہلی مشقیں طے کرنے کے بعد ہیری، رون اور ہرمائنی نے ٹیم کے باقی کھلاڑیوں سے رخصت لی اور ہیگرڈ کے جھونپڑے کا رُخ کیا۔سورج بادلوں کے بیچ سے نکلنے کی کوشش کر رہا تھا اور بالآخر بارش تھم چکی تھی۔ ہیری کو اپنا یہ خیال انتہائی احمقانہ محسوس ہوا کہ ہیگرڈ کے ہاں اُسے کھانے کیلئے کچھ مل پائے گا۔

''مجھے لگ رہا تھا کہ مجھ سے چوتھا سکور چھوٹ جائے گا'' رون خوش ہو کر بتا رہا تھا۔''تم نے دیکھا تھا، ڈملزا نے نہایت شاطر انداز میں قواف پھینکا تھا،قواف ہوا میں گھوم رہی تھی......''

''ہاں ہاں...... تم بہت اعلیٰ کھیلے تھے......'' ہرمائنی نے تھوڑی دلچسپی سے کہا۔

''ویسے بھی میں کارمک کے مقابلے میں زیادہ اچھا تھا......'' رون نے نہایت مسرور کن انداز میں کہا۔''کیا تم نے دیکھا تھا کہ وہ پانچویں سکور کے وقت کس طرح غلط سمت میں غوطہ کھا گیا تھا جیسے کسی نے اس کے ارتکاز کو منتشر کر ڈالا ہو......''

ہیری کو یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ یہ سن کر ہرمائنی کا چہرہ یکدم گلابی پڑ گیا تھا۔رون کی توجہ اس طرف نہیں مبذول ہو پائی۔ وہ بڑے فخر کے ساتھ اپنے تمام روکے گئے سکوروں کی مہارت کے گن گانے میں مصروف رہا......

ہیگرڈ کے جھونپڑے کے باہر باغیچے میں ایک بڑا، بھورا قشنگر بندھا ہوا دکھائی دیا۔ وہ بک بیک ہی تھا۔ ان کے پاس پہنچنے پر اس نے اپنی بلیڈ کی دھار جیسی نوکیلی چونچ کٹکٹائی اور ان کی طرف اپنا دیوہیکل سر گھما کر دیکھا۔

''اوہ! یہ اب بھی تھوڑا ڈراؤنا دکھائی دیتا ہے، ہے نا؟'' ہر مائنی نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''جانے دو ہر مائنی!'' رون ہنس کر بولا۔ ''تم اس پر سواری کر چکی ہو......''

ہیری آگے بڑھا اور اس نے قشنگر کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر پلکیں جھپکائے بغیر اپنا سر جھکایا۔ کچھ لمحوں بعد قشنگر نے اپنا سر جھکا دیا۔

''تم کیسے ہو بک بیک!'' ہیری نے دھیمی آواز میں پوچھا اور آگے بڑھ کر اس کے پنکھ دار سر کو سہلایا۔ ''سیریس کی یاد آ رہی ہو گی؟ مگر تم ہیگرڈ کے ساتھ یہاں ٹھیک ہو، ہے نا؟''

''اوئے! دور ہٹو!'' ایک گرجتی ہوئی آواز گونجی۔

ہیگرڈ اپنے جھونپڑے کے ایک کونے سے نکلتا ہوا دکھائی دیا۔ وہ ایک بڑا پھولدار ایپرن پہنے ہوئے تھا اور آلوؤں کا ایک بڑا بورا اُٹھائے ہوئے تھا۔ اس کا کتا فینگ اس کے تعاقب میں چل رہا تھا۔ فینگ زور سے بھونکا اور اچھل کر آگے کی طرف بڑھ گیا۔

''اس سے دور ہٹو! وہ تمہاری انگلیاں کاٹ کھائے گا۔'' ہیگرڈ زور سے غرایا مگر جونہی اس کی نظر ہیری پر پڑی تو وہ بے ساختہ بول پڑا۔ ''اوہ! یہ تم لوگ ہو......''

فینگ اچھل اچھل کر ہر مائنی اور رون کے کان چاٹنے کی کوشش کر رہا تھا۔ ہیگرڈ خاموش کھڑا رہا اور پھر ایک لمحے تک انہیں دیکھنے کے بعد وہ واپس مڑا اور اپنے جھونپڑے کے اندر چلا گیا اور اس نے دروازہ زوردار آواز کے ساتھ بند کر لیا......

''اوہ! وہ غصے میں ہے......'' ہر مائنی نے گم صم انداز میں دروازے کی طرف دیکھ کر کہا۔

''فکر مت کرو!'' ہیری نے کہا اور وہ چلتا ہوا دروازے کے قریب پہنچ گیا اور پھر اس نے دروازہ زور سے کھٹکھٹایا۔

''ہیگرڈ! دروازہ کھولو......ہم تم سے بات کرنا چاہتے ہیں......''

اندر سے کوئی جواب نہیں ملا۔

''اگر تم نے دروازہ نہ کھولا تو ہم اسے جادوئی کلمے سے توڑ دیں گے۔'' ہیری نے اپنے چوغے میں چھڑی باہر نکالتے ہوئے کہا۔

''اوہ ہیری! تم ایسا نہیں کر سکتے......'' ہر مائنی سکتے کے عالم میں ہکا بکا ہو کر بولی۔

''میں ایسا بالکل کر سکتا ہوں......تم پیچھے ہٹ جاؤ!'' ہیری نے زور سے کہا۔

مگر اس سے پہلے وہ کوئی بات کہہ پاتا۔ دروازہ کھل گیا، جیسا کہ ہیری کو توقع تھی۔ دروازے کی دہلیز پر ہیگرڈ کھڑا تھا اور غصیلی نظروں سے ان کی طرف دیکھ رہا تھا۔ مضحکہ خیز پھولدار ایپرن کے باوجود وہ خاصا ڈراؤنا دکھائی دے رہا تھا۔

''ہم استاد ہیں!'' وہ ہیری کی طرف دیکھ کر گرجا۔ ''تمہیں معلوم ہے کہ ہم استاد ہیں پوٹر! تم نے ہمارا دروازہ توڑنے کی دھمکی دینے کی جرأت کیسے کی؟''

''اوہ مجھے افسوس ہے سر!'' ہیری نے آخری لفظ پر زور دیتے ہوئے کہا اور اپنی چھڑی واپس چوغے میں رکھ لی۔

ہیگر ڈ حیران ہو کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

''تم ہمیں کب سے 'سر' کہنے لگے؟''

''اور تم کب سے مجھے پوٹر کہنے لگے؟'' ہیری نے تنک کر کہا۔

''اوہ! تم نہایت چالاک ہو۔'' ہیگر ڈ غرایا۔ ''بڑی دلچسپ بات ہے۔ ہم سے زیادہ عیار نکلے۔ ٹھیک ہے تو اندر آ جاؤ، ناشکرے کہیں کے......''

دروازے کے پہلو میں ہٹ کر اس نے بڑبڑاتے ہوئے انہیں اندر داخل ہونے کا راستہ دیا۔ ہرمائنی، ہیری کے پیچھے پیچھے تیزی سے اندر چلی گئی۔ وہ تھوڑی خوفزدہ دکھائی دے رہی تھی۔ وہ تینوں لکڑی کی بڑی میز کے اردگرد جم کر بیٹھ گئے۔ فینگ نے فوراً اپنا سر ہیری کے گھٹنے پر ڈال دیا اور اس کے چوغے پر رال ٹپکانے لگا۔

''تم لوگ کیوں آئے ہو؟'' ہیگر ڈ نے چڑ چڑے انداز سے پوچھا۔ ''ہمارے لئے افسوس کرنے کیلئے؟...... یا پھر اس لئے کہ ہم یہاں تنہائی محسوس کر رہے ہوں گے؟''

''ایسا کچھ نہیں! ہم صرف تم سے ملنا چاہتے تھے!'' ہیری نے اطمینان سے کہا۔

''ہمیں تمہاری یاد آ رہی تھی......'' ہرمائنی نے کانپتی ہوئی آواز میں کہا۔

''ہماری یاد آ رہی تھی...... ہاں اچھی بات گھڑی ہے!'' ہیگر ڈ طنزیہ انداز میں پھنکارا۔

وہ ایک کونے کی طرف مڑ گیا اور تابنے کی بڑی کیتلی میں چائے ابالنے لگا۔ وہ تمام وقت بڑبڑاتا رہا۔ آخرکار اس نے ان کے سامنے میز پر چائے سے بھرے ہوئے بالٹی کی شکل والے تین بڑے کپ پٹخ دیئے اور ساتھ ہی پتھریلے کیک کی ایک بڑی پلیٹ بھی رکھ دی۔ ہیری اس وقت اتنا بھوکا تھا کہ ہیگر ڈ کے بنائے کیک کو بھی کھا سکتا تھا۔ اس نے فوراً کیک کا ایک ٹکڑا اُٹھا لیا۔

''اوہ ہیگر ڈ!'' ہرمائنی نے تاسف بھرے لہجے میں کہا۔ جب وہ میز کے کنارے پر ان کے مقابل بیٹھ چکا تھا اور نہایت بے رُخی سے آلو کچھ اس انداز میں چھیلنے میں مصروف ہو گیا تھا کہ جیسے انہوں نے اسے کوئی زک پہنچائی ہو۔ ''ہم واقعی جادوئی جانداروں کی دیکھ بھال والا مضمون پڑھنا چاہتے تھے مگر......''

ہیگر ڈ ایک بار پھر استہزائیہ انداز میں ہنسا۔ ہیری کو محسوس ہوا کہ اس کی ناک سے کچھ چپچپا مادہ نکل کر آلوؤں پر گر رہا تھا۔ اس نے دل ہی دل میں شکر کا کلمہ ادا کیا کہ اس کا رات کے کھانے تک وہاں رُکنے کا ارادہ نہیں تھا۔

''ہم سچ مچ ایسا ہی چاہتے تھے مگر ہم میں سے کوئی بھی اسے اپنے ٹائم ٹیبل میں کہیں جگہ نہیں دے پا رہا تھا.....'' ہرمائنی نے روہانسی آواز میں کہا۔

''ہاں.....ٹھیک ہے.....ٹھیک ہے!'' ہیگرڈ نے ایک بار پھر کہا۔

چائے پینے کے دوران انہیں ایک عجیب سی چیچ چیچ کی سی آواز سنائی دی، ان سب نے چاروں طرف نظر دوڑا کر دیکھا۔ ہرمائنی کی بے ساختہ چیخ نکل گئی اور رون تو اپنی کرسی سے اچھل پڑا۔ وہ جلدی سے میز سے اُٹھ کر کونے میں رکھے ہوئے اس بڑے ڈربے کے پاس پہنچ گیا جو حال میں ہی وہاں رکھا گیا تھا۔ اس میں ایک فٹ لمبی سفید اور لیس دار سنڈیاں بھری پڑی تھیں جو کسمسا رہی تھی اور چیچ چیچ کی آوازیں پیدا کر رہی تھیں۔

''یہ کیا ہے ہیگرڈ؟'' ہیری نے ان کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا اور اپنی آواز میں ناپسندیدگی کے بجائے دلچسپی پیدا کرنے کی پوری کوشش کی۔ بہرحال، اب اس نے اپنے ہاتھ میں پکڑا ہوا کیک کا ٹکڑا واپس پلیٹ میں رکھ دیا تھا۔

''دیوہیکل لاروے ہیں.....'' ہیگرڈ نے خشک لہجے میں جواب دیا۔

''اور یہ بڑے ہو کر کیا بنیں گے.....؟'' رون نے تشویش بھرے لہجے میں پوچھا۔

''یہ بڑے ہو کر کچھ نہیں بنیں گے!'' ہیگرڈ نے تنک کر کہا۔ ''ہم انہیں ایراگاگ کو کھلانے کیلئے لائے ہیں.....''

اور پھر وہ بغیر کسی اطلاع کے بچوں کی طرح پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔

''ہیگرڈ.....!'' ہرمائنی اس کی طرف دیکھ کر چیخی اور اچھل کر کھڑی ہوگئی۔ لاروؤں کے ڈربے سے بچتے ہوئے زیادہ سے زیادہ فاصلے پر رہ کر وہ میز کی دوسری طرف جا نکلی اور اس نے ہیگرڈ کے بڑے کندھے پر اپنا کمزور سا بازو ڈالتے ہوئے پوچھا۔ ''کیا ہوا؟''

''وہ.....'' ہیگرڈ نے تھوک نگلا اور اس کی بھونرے جیسی آنکھیں آنسوؤں سے بھری پڑی تھیں پھر اس نے ایپرن سے اپنا چہرہ پونچھا۔ ''ہمیں محسوس ہوتا ہے کہ.....ایراگاگ.....مر رہا ہے.....وہ ساری گرمیوں میں لگاتار بیمار پڑا رہا ہے اور کسی بھی کوشش کے باوجود تندرست نہیں ہو پایا ہے.....ہم نہیں جانتے کہ ہم اس کیلئے کیا کریں؟ اگر وہ.....اگر وہ.....ہم نے ایک طویل عرصہ اس کے ساتھ بسر کیا ہے.....''

ہرمائنی نے ہمدردی کے عالم میں ہیگرڈ کا کندھا تھپتھپایا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے اسے سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ اس کے جواب میں کیا کہے؟ ہیری جانتا تھا کہ وہ کیسا محسوس کر رہی ہوگی؟ وہ جانتا تھا کہ ہیگرڈ نے ایک چھوٹے خطرناک ڈریگن کو ٹیڈی بیئر کا تحفہ دیا تھا۔ ہیری نے اسے دیوہیکل ڈنک والے بچھو جیسے دکھائی دینے والے دھماکے دار سقرطوں سے لاڈ پیار کرتے ہوئے دیکھا تھا۔ اس نے اس کے خطرناک سوتیلے بھائی کے معاملے میں اس سے علیحدگی پانے کی پوری کوشش کی تھی مگر یہ سب سے لرزہ خیز اور ہلاکت میں پڑنے والا مشغلہ تھا۔ بولنے والے دیوہیکل مکڑا ایراگاگ جو تاریک جنگل کی گہرائیوں میں کہیں رہتا تھا اور جس سے ہیری اور رون چار سال

قبل بال بال بچ پائے تھے۔

''کک.....کیا ہم کچھ کر سکتے ہیں؟'' ہرمائنی نے رون کے اشارے کو نظرانداز کرتے ہوئے پوچھا۔

''تم اس کیلئے کچھ بھی نہیں کر سکتی، ہرمائنی!'' ہیگرڈ نے اپنے آنسوؤں کے سیلاب کو روکنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ ''باقی نسل کی مکڑیاں......ایراگاگ کا خاندان......اس کے بیمار پڑنے کے بعد ان کا رویہ کافی بدل گیا ہے......وہ عجیب ہوتے جا رہے ہیں.....تھوڑا متشدد ہو گئے ہیں!''

''اوہ ہاں! جہاں تک میرا خیال ہے کہ ہم نے ان کا یہ روپ دیکھا تھا......'' رون نے دبی ہوئی آواز میں کہا۔

''ہمارا خیال نہیں ہے کہ ہمارے علاوہ کسی اور کا بھی وہاں جانا محفوظ رہے گا۔'' ہیگرڈ نے رون کی بات سنی ان سنی کرتے ہوئے آگے کہا۔ اس نے اپنی ناک ایپرن سے سڑنک کر اوپر نظر اُٹھائی۔ ''مگر مدد کرنے کی پیشکش کرنے کیلئے تمہارا بے حد شکریہ، ہرمائنی! ہمارے لئے تمہاری ہمدردی کے دو بول ہی بڑے معنی رکھتے ہیں......''

اس کے بعد ماحول میں کافی حد تک ہلکا پن پیدا ہو گیا تھا حالانکہ ہیری یا رون نے ایک قاتل، خطرناک دیوہیکل مکڑے کو ڈربے میں پڑے ہوئے دیوہیکل لاروے کھلانے کی ذرا سی بھی پیشکش نہیں کی تھی مگر ہیگرڈ اپنے تئیں یہ تسلیم کر چکا تھا کہ وہ یقیناً ایسا ہی کرنا چاہتے ہوں گے۔ اس کے بعد وہ ایک بار پھر معمول کے مطابق برتاؤ پر لوٹ آیا تھا، اس کی ناراضگی گم ہو چکی تھی۔

''ار......ہم ہمیشہ سے یہ بات جانتے تھے کہ تمہیں اپنے ٹائم ٹیبل میں ہمارا مضمون منتخب کرنے میں دشواری پیش آئے گی۔'' اس نے روکھے پن سے کہا اور ان کے کپوں میں دوبارہ چائے بھر دی۔ ''بھلے ہی تم لوگ کایاپلٹ کے استعمال کیلئے درخواست کیوں نہ دے دیتے......''

''ہم ایسا کچھ نہیں کر سکتے تھے!'' ہرمائنی نے جلدی سے کہا۔ ''جب ہم گرمیوں میں محکمے میں داخل ہوئے تھے تو ہم نے مڈبھیڑ کے دوران وہاں کے تمام کایاپلٹ توڑ ڈالے تھے۔ اس کی خبر روزنامہ جادوگر میں چھپ گئی تھی......''

''تب تو تم لوگ یہ کام کسی بھی طریقے سے سرانجام نہیں دے سکتے تھے......'' ہیگرڈ پریشان ہو کر بولا۔ ''ہمیں افسوس ہے کہ ہم نے ایسا سوچا.....تم جانتے ہی ہو......ہمیں ایراگاگ کی پریشانی تھی......اور ہم سوچ رہے تھے کہ اگر پروفیسر غروبلی پلانک تم لوگوں کو پڑھا رہی ہوتیں تو شاید تم لوگ......؟''

اس پر تینوں نے کئی قسم کی خامیاں گنتے ہوئے صاف جھوٹ بول دیا کہ ہیگرڈ کی جگہ کئی مرتبہ پڑھانے والی عارضی پروفیسر غروبلی پلانک بہت ناقص استاد ثابت ہوئی تھیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جب ہیگرڈ نے شام کے دھندلکے میں انہیں ہاتھ ہلا کر رخصت کیا تو وہ بے حد خوش دکھائی دے رہا تھا۔

''اُف! میرا تو بھوک کے مارے دم نکلا جا رہا ہے......'' ہیری نے کہا جب وہ ہیگرڈ کے جھونپڑے سے نکل کر تیزی سے تاریک

اور سنسان میدان میں چل رہے تھے۔اس نے پتھریلے کیک کو کھانے کی کوشش تب ترک کر دی تھی جب اس کے پیچھے والے دانت سے خطرناک کٹکنے کی آواز آئی تھی۔''اور مجھے آج رات جا کرسنیپ کے پاس سزا بھی کاٹنا ہے...... مجھے لگتا ہے کہ کھانا کھانے کیلئے میرے پاس زیادہ وقت نہیں بچ پایا ہے......''

جیسے ہی وہ سکول کی قلعہ نما عمارت میں داخل ہوئے تو انہیں بیرونی ہال میں کارمک میکلی گن دکھائی دیا جو تیزی سے بڑے ہال کے دروازے کی طرف جا رہا تھا۔ ہیری نے دیکھا کہ وہ دوسری بار کوشش کے بعد ہی بڑے ہال کے دروازے سے اندر داخل ہو پایا تھا، پہلی بار تو دروازے کے پہلو میں لگے ہوئے ایک فریم سے ٹکرا گیا تھا۔ رون اس کی حماقت پر کھلکھلا کر ہنس پڑا اور مسرت کے عالم میں قدم بڑھاتا ہوا اس کے تعاقب میں بڑے ہال میں داخل ہو گیا مگر ہیری نے اگلے لمحے ہر مائنی کا ہاتھ پکڑ کر اسے روک لیا......

''کیا ہوا؟'' ہر مائنی نے مدافعت بھرے انداز میں پوچھا۔

''دیکھو! کارمک میکلی گن کی کیفیت کو دیکھ کر مجھے لگتا ہے کہ کسی نے اس پر انتشار ارتکاز کا جادوئی وار کیا ہو......اور سٹیڈیم میں تم جہاں بیٹھی تھی، وہ تمہارے بالکل سامنے ہی کھڑا تھا۔''

ہر مائنی کا چہرہ یکدم سرخ ہو گیا۔

''اوہ ٹھیک ہے! میں اعتراف کرتی ہوں کہ یہ میں نے ہی کیا تھا۔'' اس نے سرگوشی کے انداز میں کہا۔''مگر تم نے سنا نہیں تھا کہ وہ تمام راستے رون اور جینی کے بارے میں کیا بکواس کر رہا تھا۔ ویسے بھی اس کا غصہ کافی بھڑکیلا ہے۔تم نے خود بھی تو دیکھا تھا کہ جب اسے ٹیم میں نہیں شامل کیا گیا تو اس نے کیسے ردعمل کا اظہار کیا تھا؟......تم بھلا ایسے فرد کو اپنی ٹیم میں کیسے شامل کر سکتے تھے......؟''

''نہیں لیتا...... یہ سچ ہے کہ میں اسے کبھی ٹیم میں نہیں شامل کرتا!'' ہیری نے کہا۔''جہاں تک میرا اندازہ ہے کہ تمہارا اس کے بارے میں تجزیہ بالکل صحیح ہے مگر جو کچھ اس کے ہوا، کیا یہ بے ایمانی نہیں تھی، ہر مائنی؟ میرا کہنے کا مطلب ہے کہ تم پری فیکٹ بھی ہو، ہے نا؟''

جب ہیری اپنی بات پر مسکرایا تو ہر مائنی نے چڑ کر اسے جھڑک دیا۔

''اوہ......اپنا منہ بند رکھو!''

''تم دونوں یہاں کھڑے کیا کر رہے ہو؟'' رون نے تعجب بھرے انداز میں پوچھا۔ وہ بڑے ہال کا چکر کاٹ کر واپس لوٹ آیا تھا اور دروازے پر کھڑا ان کی طرف دیدے پھاڑ کر دیکھ رہا تھا۔اس کے آنکھوں میں شکوک کے سائے لرز رہے تھے۔

''کچھ نہیں......'' ہیری اور ہر مائنی نے ایک ساتھ جواب دیا اور جلدی سے رون کے پیچھے پیچھے چل دیئے۔ بھنے ہوئے قورمے کی خوشبو سے ہیری کے پیٹ میں بھوک کے مروڑ اُٹھنے لگے مگر وہ ابھی گری فنڈر کی میز کی طرف بمشکل تین قدم ہی بڑھا پایا تھا کہ اچانک پروفیسر سلگ ہارن کہیں سے نکل کر اس کے سامنے آن کھڑے ہوئے تھے اور اس کا راستہ روک لیا۔

''ہیری...... ہیری! میں تمہیں کافی دیر سے تلاش کر رہا تھا۔'' انہوں نے خوشی سے جوشیلی کلکاریاں بھرتے ہوئے کہا اور اپنے مونچھوں کی نوکیں کو مروڑا، اس کے جوشیلے انداز کے باعث ان کی پھیلی ہوئی توند عجیب بے ہنگم انداز میں ملنے لگی تھی۔ ''لطف کی بات یہ تھی کہ میں کھانا شروع ہونے پہلے ہی تمہیں پکڑنا چاہ رہا تھا۔ تم یہاں کھانا کھانے کے بجائے آج میرے کمرے میں ہی عشائیہ کیوں نہیں لے لیتے؟ ہم وہاں ایک چھوٹی سی تقریب کا انعقاد کر رہے ہیں، جس میں مستقبل کے ابھرتی ہوئی ہستیاں آئیں گی۔ میں نے مسٹر میکلی گن کو بلوا لیا اور زبینی کو بھی اور دلکش میلنڈا ابوبن کو بھی...... مجھے معلوم نہیں ہے کہ تم اسے جانتے ہو یا نہیں؟ اس کا خاندان صدیوں سے ایک بڑے دواساز مطب کا مالک چلا آ رہا ہے، جس میں نامور اطباء اور مرہم کار ہوئے ہیں۔ اور مجھے امید ہے کہ مس گرینجر بھی مہربانی کرتے ہوئے اس تقریب میں شمولیت اختیار کریں گی......''

سلگ ہارن نے اپنی بات مکمل کرتے ہوئے ہرمائنی کی طرف دیکھ کر تعظیماً سر جھکایا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے ان کیلئے رون وہاں موجود ہی نہیں تھا۔ سلگ ہارن نے اس کی طرف دیکھنے کی ضرورت بھی گوارا نہیں کی تھی......

''اوہ نہیں پروفیسر! مجھے افسوس ہے کہ میں اس تقریب میں نہیں شامل ہو سکتا۔'' ہیری نے فوراً نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ''دراصل مجھے ابھی پروفیسر سنیپ کے پاس سزا کاٹنے کیلئے جانا ہے۔''

''اوہ......'' سلگ ہارن نے مایوسی کے عالم میں کہا اور ان کا چہرہ مضحکہ خیز انداز میں لٹک سا گیا۔ ''اوہ ہیری! مجھے تو تمہاری آمد کا پورا پورا یقین تھا۔ خیر! میں اس سلسلے میں سیورس سے بات کر کے اسے صورت حال سمجھا دیتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ وہ تمہاری سزا کسی اور دن تبدیل کرنے کیلئے تیار ہو جائے گا۔ ٹھیک ہے میں تم دونوں سے بعد میں ملتا ہوں......''

وہ بڑے ہال سے نکل کر ایک طرف چلے گئے۔

''سنیپ کے مان جانے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔'' ہیری نے سر ہلا کر کہا جب سلگ ہارن ان سے کافی دور پہنچ چکے تھے۔ ''ان کی سزا پہلے بھی ایک بار ٹالی جا چکی ہے، انہوں نے ڈمبل ڈور کیلئے ایسا کر دیا تھا مگر وہ کسی اور کیلئے کم از کم ایسا ہرگز نہیں کریں گے......''

''اوہ! کاش تم بھی ساتھ چلتے۔'' ہرمائنی متفکر انداز میں پہلو بدلتی ہوئی بولی۔ ''میں وہاں تنہا نہیں جانا چاہتی ہوں۔''

ہیری جانتا تھا کہ وہ یقیناً میکلی گن کے بارے میں سوچ رہی ہوگی۔

''جہاں تک مجھے علم ہے کہ تم وہاں اکیلی نہیں رہو گی، شاید جینی کو بھی وہاں مدعو کیا گیا ہو۔'' رون نے اپنی بھڑاس نکالنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا، جیسے اسے واقعی یہ بات نہایت بری لگی تھی کہ سلگ ہارن نے اسے نظر انداز کیوں کر دیا تھا؟

رات کے کھانے کے بعد وہ گری فنڈر ہال کی طرف چلے گئے۔ گری فنڈر کا ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا کیونکہ زیادہ تر طلباء و طالبات کھانا کھانے کے بعد واپس لوٹ چکے تھے۔ بہرحال، انہیں ایک خالی میز میسر ہوگئی جس کے گرد وہ اطمینان سے بیٹھ گئے۔ رون کا مزاج اسی وقت سے بگڑا ہوا تھا جب سلگ ہارن نے اسے بری طرح نظر انداز کر ڈالا تھا۔ وہ اپنے ہاتھ باندھے بیٹھا تھا اور تیوریاں

چڑھا کر چھت کو بلامقصد گھورے جا رہا تھا۔ ہرمائنی نے کرسی پر پڑا ہوا روزنامہ جادوگر کی شام کی اشاعت والا اخبار اُٹھالیا جو کوئی وہاں چھوڑ گیا تھا۔

''کوئی نئی خبر......؟'' ہیری نے آہستگی سے پوچھا۔

''کچھ بھی نہیں......'' ہرمائنی نے اخبار کھولا اور اندرونی صفحات پر سرسرے انداز میں نگاہ ڈالی۔''اوہ ہاں! دیکھو تمہارے ڈیڈی کے بارے میں خبر ہے، رون! فکر والی بات نہیں ......وہ بالکل ٹھیک ہیں!'' رون دہشت بھرے انداز میں اس کی طرف متوجہ ہو گیا تھا بہرحال، ہرمائنی کی بات سن کر اس کے چہرے پر کسی قدر اطمینان پھیل گیا۔ ہرمائنی نے آگے بتایا۔''اس میں تو بس یہ لکھا ہے کہ انہوں نے ملفوائے کے گھر پر چھاپہ مارا تھا۔ لکھا ہے کہ مرگ خور کی رہائش گاہ پر مارے گئے دوسرے چھاپے میں کچھ برآمد نہیں ہوا۔ نقلی حفاظتی سامان کی تلاش اور ضبطگی کے شعبے کے سربراہ مسٹر آرتھر ویزلی کا کہنا ہے کہ ان کے دستے نے ایک معتبر سراغ سے خبر ملنے پر یہ چھاپہ مارا تھا......''

''ہاں! وہ سراغ میں نے ہی دیا تھا۔'' ہیری نے چونک کر کہا۔''میں نے انہیں کنگ کراس سٹیشن پر ملفوائے اور اس چیز کے بارے میں خبردار کیا تھا جو ملفوائے مسٹر بورگن سے مرمت کروانا چاہتا تھا۔ دیکھو! اگر وہ چیز اس کے گھر پر نہیں ہے تو وہ ضرور اس چیز کو اپنے ساتھ ہوگورٹس میں لے آیا ہوگا......''

''مگر وہ ایسا کیسے کر سکتا ہے، ہیری؟'' ہرمائنی نے حیرانگی کے ساتھ اخبار کو نیچے رکھتے ہوئے کہا۔''جب ہم یہاں آئے تھے تو ہم سب کی تلاشی لی گئی تھی، ہے نا؟''

''واقعی؟'' ہیری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔''مگر میری تلاشی تو نہیں لی گئی تھی......''

''اوہ نہیں! ظاہر ہے کہ تمہاری نہیں ہوئی ہوگی، میں تو یہ بھول ہی گئی تھی کہ تم تاخیر سے پہنچے تھے......جب ہم بیرونی ہال میں داخل ہوئے تھے تو فلیچ نے ہم سب کے بدن پر خفیہ حسیاتی آلہ پھیرا تھا۔ کوئی بھی تاریک جادو سے متعلق چیز یا اوزار پاس ہوتا تو وہ فوراً گرفت میں آ جاتا۔ مجھے معلوم ہے کہ کریب کے پاس ایک سوکھا ہاتھ موجود تھا جسے فوراً ضبط کر لیا گیا تھا۔ ایسے میں ملفوائے کوئی بھی خطرناک چیز اندر نہیں لے جا سکتا تھا......''

ہیری ایک پل کیلئے ایسی دشوار کشمکش کا شکار دکھائی دیا جس کے حل ہونے کے امکانات کم ہی دکھائی دے پا رہے ہوں۔ وہ جینی ویزلی کے آرنالڈ نامی بونی اسفنج کو کھیلتے ہوئے دیکھتا رہا، پھر اس نے تمام گفتگو کے نچوڑ میں ایک خامی تلاش کرنے میں کامیاب ہو گیا......

''ہوسکتا ہے کہ وہ چیز کسی نے اسے الو کے ذریعے بھیجی ہوگی......اس کی ماں نے یا پھر کسی اور نے......؟'' اس نے سر اُٹھا کر کہا۔

''تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ تمام آنے والے الوؤں کی کڑی تفتیش ہو رہی ہے۔'' ہرمائنی نے سر جھٹک کر کہا۔''جب فلیچ ہمارے

بدن پر خفیہ حسیاتی آلہ گھمار رہا تھا تو اس نے یہ بات ہمیں خود بتائی تھی......‘‘

اس بار ہیری کے پاس اعتراض کرنے کیلئے واقعی کچھ نہیں بچا تھا لہٰذا وہ خاموش ہو گیا۔ اسے یہ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ آگے کیا کہہ سکتا ہے۔ ایسا کوئی طریقہ نہیں دکھائی دے رہا تھا جس کے ذریعے ملفوائے سکول میں کسی خطرناک یا شیطانی چیز کو لا سکتا تھا۔ اس نے امید بھری نظروں سے رون کی طرف دیکھا جو اپنے بازو باندھ کر بیٹھا تھا اور لیونڈر براؤن کی طرف ٹکٹکی باندھے دیکھنے میں مشغول تھا۔

’’کیا تم کوئی ایسا طریقہ سوچ سکتے ہو جس سے ملفوائے......؟‘‘

’’اوہ بس کرو ہیری......اب جانے بھی دو!‘‘ رون نے بیزاری سے کہا۔

’’سنو......!‘‘ ہیری اس کی بے اعتنائی پر بھڑک اُٹھا۔ ’’یہ میری غلطی نہیں ہے کہ سلگ ہارن نے اپنی جاہلانہ تقریبات میں ہرمائنی اور مجھے ہی بار بار مدعو کیا ہے۔ تم اچھی طرح جانتے ہو کہ ہم دونوں میں سے کوئی بھی دلی طور پر وہاں جانے پر آمادہ نہیں ہے......‘‘

’’دیکھو! چونکہ مجھے تقریب میں نہیں مدعو کیا گیا ہے، اس لئے میرا خیال ہے کہ مجھے سونے کیلئے چل دینا چاہئے......‘‘ رون نے کھڑے ہوتے ہوئے روکھے پن سے کہا۔

وہ پاؤں پٹختے ہوئے لڑکوں کے کمروں کی طرف جانے والی سیڑھیوں کے دروزے کی سمت میں بڑھ گیا اور ہیری اور ہرمائنی اسے الجھی ہوئی نظروں سے جاتے ہوئے دیکھتے رہے۔

’’ہیری......؟‘‘ ٹیم کی نئی نقاش ڈملزا روبنس نے اچانک پیچھے سے آتے ہوئے کہا۔ ’’میں تمہارے لئے ایک پیغام لائی ہوں......‘‘

’’پروفیسر سلگ ہارن کا......‘‘ ہیری نے امید بھری نظروں سے اس کی دیکھتے ہوئے پوچھا۔

’’نہیں...... پروفیسر سنیپ کا!‘‘ ڈملزا نے جلدی سے کہا۔ یہ سنتے ہی ہیری کا دل ڈوب کر رہ گیا۔ ’’وہ کہتے ہیں کہ تمہیں اپنی سزا کاٹنے کیلئے آج رات کو ساڑھے آٹھ بجے ان کے دفتر میں پہنچنا ہے......ار...... چاہے تمہیں کتنی ہی تقریبات کے دعوت نامے کیوں نہ ملے ہوں؟ اور انہوں نے کہا ہے کہ تمہیں سڑے ہوئے فل بر کرومز، تندرست فل بر کرومز سے الگ کرنا ہوگا تاکہ وہ مرکبات میں ان کا عمدہ استعمال کیا جا سکے......اور......انہوں نے کہا ہے کہ کسی قسم کے حفاظتی دستانے لانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے......‘‘

’’ٹھیک ہے......‘‘ ہیری نے سنجیدگی سے کہا۔ ’’پیغام دینے کیلئے تمہارا بہت شکریہ، ڈملزا!‘‘

☆☆☆☆

بارہواں باب

# چاندی اور سچّے موتی

ڈمبل ڈور کہاں تھے اور کیا کر رہے تھے؟ ہیری کو اگلے کچھ ہفتوں میں ہیڈ ماسٹر کی صورت صرف دو بار ہی دکھائی دے پائی تھی۔ وہ اب کھانے کے اوقات میں بھی کبھی کبھار ہی دکھائی دیا کرتے تھے۔ ہیری کو ہرمائنی کی یہ بات درست لگی تھی کہ وہ شاید کئی کئی دن تک سکول سے باہر ہی رہا کرتے تھے۔ کیا ڈمبل ڈور ان خصوصی اسباق کے سلسلے کو بھول چکے تھے؟ ڈمبل ڈور نے کہا تھا کہ ان اسباق کا پیش گوئی سے گہرا تعلق تھا۔ اس بات سے ہیری کا اعتماد بڑھ گیا تھا اور اسے کافی تسلی ملی تھی مگر اب وہ خود میں تھوڑی سی بے چینی اور دستبرداری محسوس کرنے لگا تھا۔

اکتوبر کے وسط میں جا کر اس سہ ماہی کی پہلی ہاگس میڈ تفریح کا موقع میسر ہوا۔ ہیری کا خیال تھا کہ سکول کیلئے اُٹھائے گئے کڑے انتظامات واقدامات کے پیش نظر اب اس تفریحی سیر کو منجمد کر دیا جائے گا۔ بہرحال، اسے یہ جان کر بے حد خوشی ہوئی کہ تفریحی سیر پر کوئی پابندی عائد نہیں کی گئی تھی۔ کچھ گھنٹوں کیلئے سکول کے نپے تلے ماحول سے باہر نکلنا ہمیشہ اچھا لگتا تھا۔

ہاگس میڈ سیر کی صبح ہیری کافی جلدی بیدار ہو گیا تھا۔ یہ صبح کافی طوفانی اور بارش بھری تھی۔ تیز ہواؤں کے جھکڑ چل رہے تھے اور بارش کی سنسناتی ہوئی آواز فضا میں گونج رہی تھی۔ اس نے ناشتے کی میز پر جانے سے قبل تمام وقت اعلیٰ درجے کے جادوئی مرکبات نامی کتاب کے مطالعے میں گزارا۔ وہ عام طور پر بستر میں لیٹ کر مطالعہ کرنے کا عادی نہیں تھا جیسا کہ رون کہا کرتا تھا کہ اس طرح کا رویہ تو ہرمائنی کے علاوہ کسی دوسرے پر نہیں سجتا ہے جو اس معاملے میں پہلے سے کافی سر پھری ثابت ہوئی تھی۔ ہیری نے محسوس کیا کہ آدھ خالص شہزادے کی یہ کتاب محض نصابی خلاصہ نہیں تھا بلکہ اس سے کہیں سے زیادہ کارآمد کتاب تھی۔ ہیری اسے جتنا پڑھتا جاتا تھا، اسے یہ احساس شدت سے ہوتا جا رہا تھا کہ اس میں جادوئی مرکبات سے ہٹ کر کتنا کچھ موجود تھا؟ اس میں صرف جادوئی مرکبات کے آسان نسخے اور طریقہ کار کے مختصر طریقے ہی موجود نہ تھے جن کے باعث وہ سلگ ہارن کی آنکھوں کا تارا بن چکا تھا بلکہ اس کے حاشیوں پر کئی قسم کے تخیلاتی جادوئی کلمات بھی لکھے ہوئے تھے۔ ان جادوئی کلمات کو اتنی بار کاٹ کر تصحیح کی گئی تھی کہ ہیری کو یقین تھا کہ شہزادے نے ان جادوئی کلمات کو بار بار آزما کر خود ہی ایجاد کیا ہوگا......

ہیری پہلے ہی شہزادے کے ایجاد کردہ کچھ جادوئی کلمات کی آزمائش کر چکا تھا۔ایک جادوئی کلمہ،حریف کے پاؤں کے ناخن نہایت سرعت رفتاری سے بڑھا دیتا تھا (اس نے اسے راہداری میں کریب پر آزمایا تھا جس کے نہایت دلچسپ اور تفریحی نتائج میسر ہوئے تھے ) ایک جادوئی کلمہ زبان کو تالو سے چپکا دیتا تھا ( جسے اس نے دو بار آرگس فلیچ پر چوری چھپے آزمایا تھا،اس کارروائی پر سب لوگوں نے اسے دل کھول کر مبارکباد دی تھی ) اور شاید سب سے زیادہ قابل استعمال تھا گم گپ شپ جادوئی کلمہ...... جسے پڑھنے کے بعد کلاس میں آسانی سے طویل گفتگو کی جاسکتی تھی، جو کسی دوسرے کو سنائی نہیں دے سکتی تھی کیونکہ اس کے جادوئی سحر کی وجہ سے اردگرد کے افراد کے کانوں میں غن غناہٹ سی ہونے لگتی تھی۔صرف ہرمائنی ہی اکلوتی فرد تھی جسے یہ سب جادوئی کلمات بالکل دلچسپ نہیں لگے تھے۔اگر ہیری آس پاس کے کسی فرد پر گم گپ شپ والا جادوئی کلمہ استعمال کرتا تھا تو وہ ناک بھوں چڑھانے لگتی تھی اور ہیری سے بول چال بند کر دیتی تھی۔

بستر پر بیٹھے ہوئے ہیری نے کتاب کو ترچھا کیا تا کہ گڈمڈ تحریر میں لکھے ہوئے ان ہدایات کو زیادہ آسانی سے پڑھ سکے جن میں شہزادے کو تھوڑی مشکل پیش آئی تھی۔وہاں پر کئی بار کاٹنے اور لکھنے کے بعد صفحے کے نچلے کونے پر لکھا ہوا تھا۔

’لیویکو پورسم......( غیر زبانی )‘

جب بپھرتی ہوئی ہوا اور برف جیسی یخ بستہ بارش کمرے کی کھڑکیوں پر بے رحمی سے ضربیں لگا رہی تھی اور نیول کے زوردار خراٹوں کی آواز گونج رہی تھیں تو ہیری نے حصار میں لکھے ہوئے حروف کو گھور کر دیکھا...... غیر زبانی......اس کا مطلب زیرلب ہی ہوگا۔ہیری کو بھروسہ نہیں تھا کہ وہ اس مبہم اور نامانوس جادوئی کلمے کا درست طریقے سے زیرلب استعمال کر پائے گا۔جس کے بارے میں پروفیسر سنیپ اپنی تاریک جادو سے تحفظ کے فن کی ہر کلاس میں تبصرہ کرتے رہتے تھے۔دوسری طرف نامعلوم شہزادہ،سنیپ کے مقابلے میں کافی مؤثر استاد ثابت ہوا تھا۔

ہیری نے اپنی چھڑی یوں ہی ہوا میں بلند کی اور بغیر کسی کو نشانہ بنائے ہوا میں لہرا دی اور ساتھ میں دل میں زیرلب جادوئی کلمہ پڑھا۔

’’لیویکو پورسم......‘‘

’’اونہہ اوا اوا اوں اوں اوں......‘‘

ایک ریشمی لہر چمکی اور کمرے میں آوازیں آنے لگیں۔رون کی چیخ نکل گئی۔جس کی وجہ سے سوئے دوسرے افراد بیدار ہو گئے۔ دہشت میں ڈوبے ہوئے ہیری کے ہاتھ سے آدھ خالص شہزادے کی کتاب چھوٹ کر نیچے گر گئی۔رون ہوا میں الٹا لٹک رہا تھا، جیسے کوئی نادیدہ ہاتھ اسے ٹخنے سے پکڑ کر الٹا لٹکائے ہوئے تھا۔

’’اوہ معاف کرنا رون...... ذرا ایک منٹ ٹھہرو! میں تمہیں نیچے اتارتا ہوں۔‘‘ ہیری پریشانی کے عالم میں چیخا۔اب ڈین اور

سمیس صورت حال جان کر ہنسنے لگے تھے، دوسری طرف نیول فرش سے اُٹھ رہا تھا کیونکہ وہ رون کی چیخ سن کر بوکھلاہٹ میں اپنے بستر سے نیچے گر گیا تھا۔

ہیری نے اعلیٰ درجے کے جادوئی مرکبات نامی کتاب دوبارہ اُٹھائی اور دہشت زدہ انداز میں اس کے اوراق پلٹنے لگا۔ وہ صحیح صفحے تک پہنچنے کی پوری کوشش کر رہا تھا۔ دوسری طرف رون ہوا میں الٹا لٹکا ہوا خوف اور غصے کے ملے جلے انداز میں اسے گھور رہا تھا۔ بالآخر ہیری کو صفحہ مل ہی گیا اور اس نے جادوئی کلمے کے نیچے لکھے ہوئے الفاظ کو تلاش کر ہی لیا۔ اس نے دل ہی دل میں دعا کی کہ یہ پہلے جادوئی کلمے کا توڑ ہی ثابت ہو۔ ہیری اپنی پوری طاقت سے چلایا۔

''لائبرو پورسم......''

روشنی کی ایک لہر چمکی، جس سے رون بے جان بورے کی مانند اپنے بستر پر گر گیا۔

''اوہ معاف کرنا رون!'' ہیری نے ایک بار پھر کمزور سی آواز میں کہا جبکہ ڈین اور سمیس ہنستے ہوئے لوٹ پوٹ ہو رہے تھے۔

''کل سے میں یہی خواہش کروں گا کہ الارم گھڑی کا کام بھی تم ہی سنبھال لو......'' رون نے دبے ہوئے لہجے میں کہا۔

جب تک وہ کپڑے پہن کر، مسز ویزلی کے ہاتھ سے بنے ہوئے متعدد سوئیٹروں سے لیس ہو کر، اپنے سفری چوغے، اسکارف اور دستانوں کا جوڑا ہاتھ میں لیے روانہ ہوئے تب تک رون کا صدمہ کسی حد تک ماند پڑ گیا تھا اور وہ سوچنے لگا کہ ہیری کا نیا جادوئی کلمہ کافی دلچسپ ثابت ہوا تھا۔ یہ اسے حقیقت میں اس قدر دلچسپ اور مزاحیہ محسوس ہوا کہ جب وہ ناشتے کیلئے بڑے ہال کی میز پر بیٹھے تو اس نے ہرمائنی کو بھی اس کا دلچسپ قصہ سنانا ضروری سمجھا۔

''کیا یہ جادوئی کلمہ بھی تمہاری اسی جادوئی مرکبات کی کتاب میں موجود تھا؟'' اس نے تنک کر ہیری سے پوچھا۔

ہیری نے اس کی طرف تیوریاں چڑھا کر دیکھا۔

''تم ہمیشہ ہی سب سے منفی بات ہی سوچنے لگتی ہو، ہے نا؟'' وہ غرا کر بولا۔

''کیا یہ اسی میں ہی لکھا ہوا تھا؟'' ہرمائنی غرائی۔

''ہاں...... یہ اسی میں تھا مگر اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟''

''اور تم نے کسی نامعلوم فرد کے ہاتھ سے لکھے ہوئے جادوئی کلمات کو آزما کر دیکھنے کا فیصلہ کر لیا ہے کہ دیکھیں، اس سے کیا ہوتا ہے، ہے نا؟'' وہ بھڑک کر بولی۔

''اس سے کیا فرق پڑتا ہے کہ وہ محض ہاتھ سے لکھا ہوا تھا؟'' ہیری نے کہا اور باقی سوال کا جواب نہ دینے کا فیصلہ کر لیا۔

''کیونکہ یہ محکمہ جادو کی طرف منظور شدہ چیز نہیں ہے......'' ہرمائنی نے جلدی سے کہا۔ یہ سن کر ہیری اور رون نے اپنی آنکھیں گول گول گھمائی دیں، وہ تنک کر بولی۔ ''اور اس لئے بھی کیونکہ اب میں یہ سوچنے لگی ہوں کہ شہزادہ نام کا یہ فرد تھوڑا خطرناک بھی

ہے......!''

ہیری اور رون دونوں نے ہی مل کر اس کا منہ بند کرا دیا۔

''یہ تو محض مزاح والی ہی بات تھی!'' رون نے کہا اور اپنے کباب پر ٹماٹر چٹنی کی بوتل الٹ دی۔ ''یہ تو صرف ہنسی مذاق والا کام تھا، ہر مائنی! اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟''

''لوگوں کو ٹانگوں کے بل الٹا لٹکانا؟'' ہر مائنی نے رون کی طرف گھور کر دیکھتے ہوئے کہا۔ ''اس طرح کے جادوئی کلمات بنانے میں اپنا وقت اور توانائی بھلا کون عقلمند لگائے گا؟''

''فریڈ اور جارج......!'' رون نے اپنے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔ ''یہ ان کے جیسا ہی کام ہے اور......ار......''

''میرے ڈیڈی بھی......!'' ہیری نے اچانک کہہ دیا۔ اسے اسی وقت اس کا خیال آیا تھا۔

''کیا مطلب؟'' رون اور ہر مائنی نے چونک کر ایک ساتھ پوچھا۔

''میرے ڈیڈی اس جادوئی کلمے کا استعمال کیا کرتے تھے......'' ہیری بولا۔ ''میں نے......لوپن نے مجھے اس بارے میں بتایا تھا!''

اس کی آخری بات سچائی پر مبنی نہیں تھی۔ بہرحال، ہیری نے اپنے ڈیڈی کو سنیپ پر اس جادوئی کلمے کا استعمال کرتے ہوئے دیکھا تھا مگر اس نے رون اور ہر مائنی کو تیتشہ یادداشت میں دیکھے ہوئے دلخراش واقعے کی تفصیل کبھی بتانے کی ہمت نہیں کی تھی۔ اب اس کے ذہن میں ایک اور عجیب سی کشمکش پیدا ہو گئی تھی کہ کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ اس کے ڈیڈی ہی آدھ خالص شہزادے ہوں؟

''ہیری! شاید تمہارے ڈیڈی اس کا جادوئی کلمے کا استعمال کرتے رہے ہوں!'' ہر مائنی بولی۔ ''مگر ایسا کرنے والے وہ اکلوتے فرد نہیں تھے۔ میرا خیال ہے کہ شاید تم بھول گئے ہو، ہم نے بہت سارے لوگوں کو اس کا استعمال کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ لوگوں کو ہوا میں الٹا لٹکانا، انہیں خوابیدہ کیفیت میں جوشیلے انداز میں مزے لیتے ہوئے اُڑانا......''

ہیری نے گھور کر اس کی طرف دیکھا۔ ڈوبتے ہوئے دل کے ساتھ اسے کیوڈچ ورلڈ کپ میں مرگ خوروں کے بہیمانہ سلوک کی یاد آ گئی مگر رون اس کی مدد کرنے کیلئے فوراً میدان میں کود پڑا۔

''وہ بالکل الگ معاملہ تھا!'' اس نے جوشیلے انداز میں کہا۔ ''وہ لوگ اس کا غلط استعمال کر رہے تھے۔ ہیری اور اس کے ڈیڈی تو صرف ہنسی مذاق کی حد تک ہی اس کا استعمال کیا کرتے تھے، ہر مائنی! تم شہزادے کو محض اس لئے ناپسند کرتی ہو کہ وہ جادوئی مرکبات بنانے کے معاملے میں تم سے کہیں زیادہ ذہین اور ماہر ہے......'' رون نے کباب کی طشت اپنی طرف کھینچتے ہوئے سنجیدگی سے کہا۔

''اس چیز کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے!'' ہر مائنی نے سختی سے رون کا موقف رد کرتے ہوئے کہا حالانکہ اس کے رخسار تپنے لگے تھے۔ ''میں تو بس یہ سوچتی ہوں کہ ایسے جادوئی کلمات پڑھنا بہت غیر ذمہ دارانہ حرکت ہے، جن کے بارے میں یہ بھی معلوم نہ ہو کہ

ان سے کیا ہوتا ہے اور اس طرح سے شہزادہ شہزادہ کی تکرار مت کرو جیسے وہ کوئی واقعی کسی مملکت کا شہزادہ ہو۔ یہ تو صرف ایک احمقانہ من گھڑت نام ہے اور مجھے نہیں لگتا ہے کہ وہ کوئی بہت بھلا انسان ہوسکتا ہے......''

''معلوم نہیں! تم یہ سب مفروضے کیسے سوچ رہی ہو؟'' ہیری نے طیش میں آتے ہوئے کہا۔ ''اگر وہ مرگ خور بننا چاہتا تو وہ خود کو 'آدھ خالص' کہنے کے بارے میں اتنی ڈینگیں نہیں ہانکتا، ہے نا؟''

یہ کہتے ہوئے ہیری کو اچانک یاد آیا کہ اس کے ڈیڈی تو خالص خون والے خاندان کے فرد تھے مگر اس نے اس خیال کو اپنے ذہن سے نکال ڈالا۔ وہ اس کے بارے میں بعد میں بھی غور وفکر کرسکتا تھا۔

''یہ ضروری نہیں ہے کہ تمام مرگ خوروں کا تعلق خالص خون والے خاندانوں سے ہی ہو'' ہرمائنی نے اپنی بحث پر زور دیتے ہوئے کہا۔ ''دنیا میں خالص خون والے زیادہ جادوگر بچے ہی نہیں ہیں۔ جہاں تک میرا اندازہ ہے کہ ان میں سے زیادہ تر آدھ خالص ہی ہیں جو خالص خون ہونے کا جھوٹا دعویٰ کرتے ہیں۔ وہ صرف ماگلو گھرانوں میں پیدا ہونے والے لوگوں سے نفرت کرتے ہیں۔ وہ تمہیں اور رون کو بخوشی اپنے گروہ میں شامل کرسکتے ہیں......''

''وہ مجھے کسی قیمت پر مرگ خور نہیں بنائیں گے!'' رون غصیلے لہجے میں بھڑکتا ہوا غرایا۔ جس کباب کے ٹکڑے کو اس نے ہرمائنی کے چہرے کے سامنے لہرایا تھا وہ کانٹے میں سے نکل کر اڑتا ہوا ارنی میک ملن کے سر پر جا پڑا تھا۔ ''میرا پورا گھرانہ خون کا غدار سمجھا جاتا ہے۔ مرگ خوروں کیلئے یہ بات اتنی ہی ناپسندیدہ ہے جتنی کہ کسی کا ماگلو گھرانے میں پیدا ہونا......''

''اور وہ تو مجھے اپنے گروہ میں شامل کرنے کیلئے بڑے بے تاب ہو رہے ہوں گے۔'' ہیری نے تمسخر اُڑاتے ہوئے کہا۔ ''ہم جگری دوست بن جائیں گے بشرطیکہ وہ میری جان لینے کی کوشش نہ کریں، ہے نا؟''

اس پر رون ہنسنے لگا۔ ہرمائنی بھی لمحہ بھر کیلئے دھیما سا مسکرا دی۔ اسی لمحے جینی وہاں آ گئی جس سے باتوں کا سلسلہ ٹوٹ گیا۔

''سنو ہیری! مجھے تمہیں یہ دینا ہے!'' وہ بولی۔

وہ ایک چرمئی کاغذ کا ٹکڑا تھا۔ جس کے اوپر جانی پہچانی پتلی اور ترچھی تحریر میں ہیری کا نام لکھا ہوا تھا۔

''شکریہ جینی!...... یہ یقیناً ڈمبل ڈور کے اگلے غیر تدریسی سبق کے بارے میں ہوگا۔'' ہیری نے رون اور ہرمائنی کی طرف دیکھتے ہوئے بتایا۔ پھر اس نے چرمئی کاغذ کی تہہ کھولی اور اس میں لکھے ہوئے الفاظ پڑھے۔ ''پیر کی شام!'' اسے اپنے وجود میں ہلکا پن اور مسرت کی لہر دوڑتی ہوئی محسوس ہوئی۔ ''ہاگس میڈ میں ہمارے ساتھ چلو گی جینی؟'' اس نے پوچھا۔

''میں ڈین تھامس کے ساتھ جا رہی ہوں۔ ہوسکتا ہے کہ تمہیں وہاں پر مل جاؤں......'' اس نے جواب دیا اور جاتے ہوئے ان کی طرف ہاتھ لہرایا۔

فلیچ ہمیشہ کی طرح بلوط کی لکڑی کے بیرونی دروازے کے نزدیک کھڑا تھا اور ان لوگوں کے ناموں کی جانچ پڑتال کر رہا تھا جنہیں

ہاگس میڈ جانے کی اجازت ملی تھی۔ اس تفتیشی عمل میں معمول سے کچھ زیادہ ہی وقت خرچ ہو گیا کیونکہ فلیچ اپنے خفیہ حسیاتی آلے سے سب کی تین تین بار جانچ کر رہا تھا۔

''اگر ہم تاریک جادو والا سامان باہر لے جا رہے ہیں تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟ تمہیں تو اس بات کی تفتیش کرنا چاہئے کہ ہم کون سا سامان سکول کے اندر لاتے ہیں؟'' رون نے لمبے اور پتلے خفیہ حسیاتی آلے کو خوفزدہ نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ خفیہ حسیاتی آلہ اس کی گردن پر کئی بار چبھویا گیا۔ ہوا اور یخ بستہ بارش میں باہر نکلتے ہوئے رون بری طرح منہ بسور رہا تھا۔ ہاگس میڈ میں گھومنا پھرنا کچھ زیادہ دلچسپ نہیں تھا۔ ہیری نے اپنے چہرے کے نچلے حصے پر سکارف باندھ لیا تھا۔ کھلے ہوئے حصے سردی کی وجہ سے جلد ہی سن ہونے لگے تھے۔ قصبے کی سڑک طلباء کے ہجوم سے بھری ہوئی تھی جو سر جھکا کر تیز جھکڑوں سے مقابلہ کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ ہیری کے ذہن میں کئی بار یہ خیال ابھرا کہ اس وقت ہال کی گرم فضا میں بیٹھنا کتنا خوشگوار ہوتا۔ جب وہ بالآخر ہاگس میڈ کی مرکزی سڑک پر جا پہنچے تو انہوں نے ژونکو کی جوک شاپ پر تالے لگے دیکھے۔ ہیری کو اب واقعی یہ یقین ہونے لگا کہ یہ سیر کسی بھی طور پر دلچسپ نہیں ثابت ہو سکے گی۔ رون نے موٹے دستانوں والے ہاتھ سے ہنی ڈیوکس کی دکان کی طرف اشارہ کیا جو خوش قسمتی سے کھلی ہوئی تھی۔ ہیری اور ہرمائنی اس کے تعاقب میں بھیڑ سے لدی بھری دکان میں پہنچ گئے۔

جب وہ ٹافیوں جیسی مہک والی گرمائی میں بیٹھ گئے تو رون کانپتے ہوئے بولا۔ ''خدا کا شکر ہے کہ ہم تمام دن یہاں نہیں رکیں گے......''

''اوہ ہیری! میرے پیارے نوجوان!'' ان کے عقب میں سے ایک گرجتی ہوئی آواز آئی۔

''اوہ نہیں!'' ہیری جلدی سے بڑبڑایا۔ ان تینوں نے مڑ کر پیچھے کی طرف دیکھا۔ وہاں پروفیسر سلگ ہارن کھڑے دکھائی دیئے جو اون کا بڑا ہیٹ اور فر کے کالر والا بڑا اوور کوٹ پہنے ہوئے تھے۔ ان کے ہاتھ میں اناس کی ٹافیوں کا ایک بڑا ڈبہ پکڑا ہوا تھا اور انہوں نے دکان کی ایک چوڑی جگہ گھیر رکھی تھی۔

''ہیری! تم اب تک میری تین شاندار تقریبات میں شامل نہیں ہوئے ہو۔'' سلگ ہارن نے محبت بھرے انداز میں اس کے سینے میں اپنی موٹی انگلی چبھوتے ہوئے کہا۔ ''ایسا بالکل نہیں چلے گا میرے نوجوان! میں پکا تہیہ کر چکا ہوں کہ تمہیں اپنی تقریب میں بلوا کر ہی دم لوں گا۔ مس گرینجر کو تو وہاں آنا کافی دلچسپ لگتا ہے، ہے نا؟''

''بالکل......وہ واقعی......'' ہرمائنی نے سست لہجے میں کہنا شروع کیا۔

''تم میری تقریبات میں کیوں نہیں شامل ہوتے ہو، ہیری؟'' سلگ ہارن نے جلدی سے کہا اور ہرمائنی کی بات بیچ میں ہی رہ گئی تھی۔

''سر اس دوران میری کیوڈچ مشقیں چل رہی تھیں۔'' ہیری نے ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا۔ حقیقت تو یہ تھی کہ جب سلگ ہارن

اسے ارغوانی ڈوری میں لپٹا ہوا دعوت نامہ بھیجتے تھے تو ہیری جان بوجھ کر اسی وقت اپنی مشقیں رکھ لیتا تھا۔ اس حکمت عملی کا یہ فائدہ ہوتا تھا کہ رون کو اپنی ہتک محسوس نہیں ہو پاتی تھی۔ عام طور پر وہ جینی کے ساتھ مل کر اس بات پر ہنسی مذاق کیا کرتے تھے کہ ہر مائنی وہاں کا رمک میکلی گن اور زبینی جیسے شیخی باز کے ہمراہ سلگ ہارن کے کمرے میں بند ہوگی۔

''تم اتنی سخت محنت کر رہے ہو، اس کے بعد تو مجھے خاص طور پر تمہارا پہلا میچ جیتنے کی قوی امید دکھائی دیتی ہے۔'' سلگ ہارن نے مسکرا کر کہا۔ ''مگر تھوڑی بہت تفریح سے آج تک کسی کو کوئی نقصان نہیں پہنچا ہے۔ اب غور سے سنو، اس طرح کے طوفانی موسم میں تم پیر کی رات تو مشقیں نہیں کر سکتے ہو، ہے نا؟''

''ایک بار پھر معذرت...... میں نہیں آ سکوں گا پروفیسر! میری اس شام کو پروفیسر ڈمبل ڈور کے ساتھ ملاقات طے ہو چکی ہے......'' ہیری نے صاف گوئی سے کام لیتے ہوئے کہا۔

''ایک بار پھر میری بدقسمتی!'' سلگ ہارن ڈرامائی انداز میں چلا کر بولے۔ ''اوہ ٹھیک ہے......مگر ہیری! تم مجھ سے ہمیشہ نہیں جان نہیں چھڑا پاؤ گے، کبھی نہ کبھی تو تم میری گرفت میں آ ہی جاؤ گے......''

پھر وہ شاہی انداز میں ہاتھ لہراتے ہوئے دکان سے باہر نکل گئے۔ انہوں نے ایک بار پھر رون کو اس انداز سے نظر انداز کر دیا تھا جیسے وہ کوئی کاکروچ ٹافی کا بدنما ڈبہ ہو......

''حیرت انگیز! مجھے واقعی یقین نہیں ہو پا رہا ہے کہ تم ایک اور تقریب سے صاف بچ نکلے ہو۔'' ہر مائنی نے اپنا سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ''خیر وہ اتنی بھی بری نہیں ہوتیں۔ تم جانتے ہو......کئی بار وہ کافی دلچسپ صورت حال اختیار کر جاتی ہیں......'' مگر اسی وقت اس نے رون کے چہرے پر ناپسندیدگی کے جذبات دیکھ لئے تھے۔ ''اوہ دیکھو! یہاں پر بہترین مصری کی قلمیں بھی موجود ہیں، یہ گھنٹوں تک چلتی ہیں......''

ہیری اس بات پر خوش ہو گیا کہ ہر مائنی نے خود ہی موضوع بدل دیا تھا۔ اس نے ایک بہت بڑی مصری قلم خریدنے میں معمول سے زیادہ ہی دلچسپی لی مگر اس کے باوجود رون کی اُداسی کم نہیں ہو پائی جب ہر مائنی نے اس سے پوچھا کہ وہ کہاں چلنا چاہتا ہے تو اس نے محض کندھے اچکا کر اپنی عدم دلچسپی کا اظہار کیا۔

''چلو! تھری بروم سٹکس میں چلتے ہیں۔ وہاں تھوڑا گرم ماحول تو ہوگا؟'' ہیری نے کہا۔

وہ اپنے چہرے پر سکارف لپیٹ کر مٹھائی کی دکان سے باہر نکلے۔ ہنی ڈیوکس کے گرم ماحول کے بعد باہر کی یخ بستہ ہوائیں ان کے چہروں پر سوئیوں کی طرح چبھتی ہوئی محسوس ہوئیں۔ سڑک پر زیادہ گہما گہمی نہیں تھی۔ کوئی بھی باہمی گفتگو کیلئے ایسے موسم میں رُکنے کا خطرہ مول نہیں لینا چاہتا تھا۔ ہر کوئی اپنے منتخب ہدف کی طرف بھاگا چلا جا رہا تھا۔ صرف دو افراد ہی اس صورت حال سے مزاحم دکھائی دے رہے تھے جو ہجوم سے کچھ آگے تھری بروم سٹکس کے ٹھیک باہر کھڑے ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک نہایت طویل قامت

اور دبلا پتلا تھا۔ ہیری نے اپنی عینک کے آبدار عدسوں سے ان کی طرف دیکھا۔ وہ اس بار مین کو پہچان چکا تھا جو ہاگس میڈ کے دوسرے کنارے پر موجود ہاگس ہیڈ نامی ایک شراب خانے میں کام کرتا تھا۔ جب ہیری، رون اور ہرمائنی ان کے قریب پہنچ گئے تو بار مین نے جلدی سے اپنے سفری چوغے کی ڈوری گردن پر کھینچ کر کس لی اور ان لوگوں سے دور چلا گیا جبکہ دوسرا شخص پستہ قد تھا اور اپنے ہاتھ میں پکڑی ہوئی چیز کو ٹھیک سے پکڑنے کی کوشش کرر ہا تھا۔ جونہی ہیری اس کے بالکل قریب پہنچا تو وہ لمحہ بھر میں پہچان گیا کہ وہ کون تھا؟

''اوہ منڈنگس!''

لمبے الجھے ہوئے بالوں والا شخص اپنا نام سن کر اچھل پڑا اور اس کے ہاتھ میں پکڑا ہوا پرانا سوٹ کیس چھوٹ کر نیچے گر کر کھل گیا، اس میں سے بہت سارا سامان ادھر ادھر بکھر گیا۔ ہیری کو محسوس ہوا کہ اس سامان سے کسی بھی کباڑیئے کی دکان کی ایک پوری الماری سج سکتی تھی۔

''اوہ ہیری...... کیسے ہو؟'' منڈنگس فلے چر نے اُڑی ہوئی رنگت کے ساتھ خود کو پرسکون رکھنے کی ادا کاری کرتے ہوئے کہا۔ ''میری وجہ سے ٹھہرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے!''

پھر وہ اگلے لمحے زمین پر بیٹھ کر عجلت میں بکھری ہوئی چیزیں چن کر سوٹ کیس میں ڈالنے لگا۔ اس کے انداز سے ایسا محسوس ہورہا تھا کہ اسے کہیں جانے کی بہت جلدی ہو۔

''کیا تم یہ سامان فروخت کرر ہے ہو؟'' منڈنگس کو زمین سے میلی کچیلی اور پرانی چیزیں اُٹھاتے ہوئے دیکھ کر ہیری نے پوچھا۔

''کیا کروں؟ پیٹ کی آگ بھی تو بجھانا پڑتی ہے!'' منڈنگس نے تیزی سے کہا۔ ''وہ مجھے پکڑا دو......'' رون نے جھک کر چاندی کی کوئی چیز اُٹھالی تھی۔

''ذرا ٹھہرو......'' رون نے آہستگی سے کہا۔ ''یہ تو جانا پہچانا سا لگ رہا ہے، ہے نا؟''

''شکریہ!'' منڈنگس نے کہا اور اس نے رون کے ہاتھ سے چاندی کا پیالہ لے کر اسے سوٹ کیس میں ڈال لیا۔ ''تو پھر دوبارہ ملاقات ہوگی...... اووچ!''

مگر اس سے پہلے ہی ہیری نے منڈنگس کا گلا دبوچ کر اسے تھری بروم سٹکس کی دیوار کے ساتھ چپکا ڈالا تھا۔ اسے ایک ہاتھ سے پکڑتے ہوئے ہیری نے فوراً اپنی چھڑی باہر نکال لی۔

''اوہ ہیری......'' ہرمائنی چیخ اُٹھی۔

''تم نے وہ سامان سیریس کے گھر سے کیوں چرایا؟'' ہیری نے گرجتے ہوئے کہا۔ اس کی ناک منڈنگس کی ناک سے اتنا قریب تھی کہ اسے پرانے تمباکو اور شرب کی ملی جلی بدبو آنے لگی تھی۔ ''اس پیالے پر بلیک خاندان کی مخصوص مہر لگی ہوئی ہے۔''

''میں...... نہیں...... کیا......؟'' منڈنگس ہانپتے ہوئے ہکلایا۔ جس کا چہرہ اب ارغوانی ہوگیا تھا۔

’’تم نے یہی کارنامہ کیا؟ جس رات وہ مرگیا، اسی رات تم اس کے گھر میں گھس کر اس کا سارا سامان لے اُڑے، ہے نا؟‘‘ ہیری نے غراتے ہوئے کہا۔

’’میں......نہیں......اوہ!‘‘

جب منڈنگس کا چہرہ نیلا پڑنے لگا تو ہرمائنی چیخ کر بولی۔ ’’ہیری! اسے چھوڑ دو!‘‘

ہیری نے اپنی گرفت ڈھیلی کی تھی کہ اسی لمحے دھماکہ ہوا اور ہیری کا ہاتھ منڈنگس کی گردن سے الگ ہو کر دور جھٹک گیا۔ ہانپتے ہوئے منڈنگس نے جھک کر گرا ہوا سوٹ کیس اُٹھایا اور اگلے ہی لمحے کھٹاک جیسی آواز آئی......وہ ثقاب اُڑان بھر کر فرار ہو چکا تھا۔

ہیری نے غصے سے کانپتے ہوئے گالی دی اور مڑ کر ادھر ادھر منڈنگس کی تلاش میں دیکھا۔

’’واپس آؤ...... چور کہیں کے......‘‘

’’اپنی توانائی برباد کرنے کا کوئی فائدہ نہیں، ہیری!‘‘

ٹونکس نجانے کہاں سے وہاں پہنچ چکی تھی۔ اس کے چوہے کی رنگت والے بال بارش کی وجہ سے گیلے ہو چکے تھے۔ ’’منڈنگس شاید اس وقت لندن کی کسی شاہراہ پر پہنچ چکا ہوگا۔ اب چیخنے چلانے کا کچھ حاصل نہیں ہوگا۔‘‘

’’اس نے سیریس کا سامان چرالیا......اس کے گھر میں ڈاکہ زنی کی!‘‘

’’بالکل......مگر پھر بھی تمہیں اس سردی سے دور رہنا چاہئے۔‘‘ ٹونکس نے کہا جو اس خبر پر ذرا سا بھی نہیں چونکی تھی۔ وہ سپاٹ انداز میں انہیں تھری بروم سٹکس کے دروازے سے اندر داخل ہوتا ہوا دیکھتی رہی۔

’’وہ سیریس کا سامان چرا رہا تھا......‘‘ ہیری غصے سے بھڑکتے ہوئے گرجا۔

’’میں جانتی ہوں ہیری! مگر براہ کرم یہاں بلاوجہ شور شرابا مت مچاؤ، لوگ ہماری طرف دیکھ رہے ہیں۔‘‘ ہرمائنی نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔ ’’تم جا کر بیٹھ جاؤ......میں تمہارے لئے مشروب لاتی ہوں!‘‘

جب ہرمائنی کچھ دیر بعد ان کی میز پر بٹر بیئر کی تین بوتلیں لے کر واپس لوٹی، تب بھی ہیری غصے کے مارے بپھرا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

’’کیا ققنس کے گروہ کے لوگ منڈنگس کو اپنے قابو میں نہیں رکھ سکتے ہیں؟‘‘ ہیری نے بمشکل اپنی آواز کو پست رکھتے ہوئے احتجاجاً کہا۔ ’’کیا وہ لوگ اسے سامان چرانے سے باز نہیں رکھ سکتے؟‘‘

’’شش......‘‘ ہرمائنی نے متوحش انداز میں سسکاری بھری اور چاروں طرف نگاہ دوڑا کر دیکھا کہ کوئی ان کی بات تو نہیں سن رہا تھا۔ دو جادوگران کے قریب کھڑے تھے اور ہیری کو بڑی دلچسپی سے دیکھ رہے تھے۔ زبینی بھی قریب والے ستون سے ٹیک لگائے ہوئے کھڑا تھا۔ ’’ہیری! اگر میں تمہاری جگہ ہوتی تو مجھے بھی اتنا ہی شدید غصہ آتا۔ میں اچھی طرح جانتی ہوں کہ وہ تمہارا سامان چرا رہا

ہے......''

ہیری کے گلے میں بٹر بیئر کا پھندا لگ گیا۔ وہ تو یہ بھول ہی گیا تھا کہ وہ اب گیرم مالڈ پیلس، مکان نمبر بارہ کا قانونی مالک بن چکا تھا۔

''اوہ ہاں! وہ تو میرا سامان تھا۔'' اس نے چونک کر کہا۔ ''اس لئے کوئی تعجب کی بات نہیں ہے کہ وہ مجھے دیکھ کر پریشان ہو گیا تھا، ٹھیک ہے...... میں ڈمبل دور کو یہ سارا واقعہ بتا دوں گا کہ وہ کیا حرکتیں کرتا پھر رہا ہے۔ منڈنگس صرف انہی سے خوفزدہ رہتا ہے......''

''ہاں یہ زیادہ بہتر رہے گا!'' ہرمائنی نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا اور وہ یہ دیکھ کر خوش ہوئی کہ ہیری کسی قدر مطمئن ہو گیا تھا۔

''رون تم کسے گھور رہے ہو؟''

''اوہ یونہی......'' رون نے جلدی سے کہا اور بار میں دوسری طرف دیکھنے لگا۔ مگر ہیری جانتا تھا کہ وہ دکان کی سڈول اور متاثر کن مالکن میڈم روزمیرتا سے نگاہیں ملانے کی کوشش کر رہا تھا جن کیلئے اس کے دل میں کافی عرصے سے ایک خاص مقام تھا۔

''میرا خیال ہے کہ تمہاری وہ 'یونہی' اس وقت فائر وہسکی لینے کیلئے اندر چلی گئی ہے......'' ہرمائنی نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

رون نے اس کے طنز کو نظر انداز کر دیا اور گہری خاموشی سے اپنی بٹر بیئر کو ختم کرنے کی کوشش کرنے لگا۔ ہیری اس وقت بھی سیریس کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ وہ یہ بھی سوچ رہا تھا کہ سیریس چاندی کے ان پیالوں سے کتنی نفرت کرتا تھا۔ ہرمائنی نے میز پر اپنی انگلیاں بجائیں اور اس کی آنکھیں بار بار رون اور بار کے وسطی حصے کی طرف گھومتی رہیں۔ جیسے ہی ہیری نے اپنی بوتل کا آخری گھونٹ حلق سے نیچے اتارا تو وہ بولا۔ ''اب ہم سکول لوٹ چلیں؟''

باقی دونوں نے محض سر ہلا کر اثبات کا اشارہ کیا۔ یہ سیر سپاٹا بالکل دلچسپ ثابت نہیں ہوا تھا۔ موسم مسلسل خراب ہوتا جا رہا تھا، ایک بار پھر انہوں نے اپنے سفری چوغوں کی ڈوریاں کس کر باندھ لیں، اسکارف درست کئے اور دستانے ہاتھوں پر چڑھائے۔ اس کے بعد وہ کیٹی بل اور اس کی ایک سہیلی کے پیچھے پیچھے تھری بروم سٹکس سے باہر نکلے۔ وہ اب مرکزی شاہراہ پر چل رہے تھے۔ ہوگورٹس کی طرف جانے والی سڑک پر جمی ہوئی برف پر چلتے ہوئے ہیری اب جینی کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ ہیری کو محسوس ہوا کہ وہ انہیں اس لئے نہیں مل پائی ہوگی کیونکہ وہ اور ڈین یقیناً میڈم پیڈی فٹ کے قہوہ خانے میں آرام سے بیٹھے ہوں گے جہاں خوشنما جوڑے سکون پانے کی خاطر عموماً جایا کرتے تھے۔ تیوریاں چڑھا کر اس نے جھکڑ میں اڑتی ہوئی برف سے بچنے کیلئے اپنا سر نیچے جھکا لیا اور آگے بڑھنے لگا۔

تھوڑی دیر بعد ہیری کو احساس ہوا کہ ان کے آگے چلنے والی کیٹی بل اور اس کی سہیلی کے درمیان کسی بات پر بحث ہو رہی تھی جس کی تلخی کی گونج تیکھی اور بلند ہوتی جا رہی تھی۔ ہیری نے برفانی بارش کے بیچ ان کی دھندلے ہیولوں کو دیکھا۔ ایسا لگ رہا تھا کہ وہ دونوں اس چیز کے بارے میں باتیں کر رہی تھیں جو کیٹی بل اپنے ہاتھ میں تھامے ہوئے تھی۔

''تمہارا اس چیز سے کوئی تعلق نہیں ہے، لین!'' ہیری کو کیٹی کی تیز آواز سنائی دی۔

وہ سڑک کے موڑ پر مڑ گئے۔ اب برف تیزی سے گرنے لگی تھی اور ہیری کی عینک اور دھندلی ہوتی جا رہی تھی۔ جب ہیری نے اپنی عینک صاف کرنے کیلئے ہاتھ اوپر اُٹھایا، اسی وقت کیٹی کی لین نامی سہیلی نے جھپٹ کر اس کے ہاتھ سے کچھ چھیننے کی کوشش کی۔ وہ ایک پیکٹ تھا۔ کیٹی نے لین کے ہاتھ میں پکڑے ہوئے پیکٹ کو واپس کھینچا۔ اس چھینا تانی میں پیکٹ ان دونوں کے ہاتھوں سے نکل کر زمین پر جا گرا۔

اگلے ہی لمحے کچھ عجیب سا منظر دکھائی دیا۔ کیٹی جھٹکے سے ہوا میں اوپر اُٹھ گئی۔ رون کی طرح نہیں، جو ڈرامائی انداز میں ٹخنے کے بل الٹا جھولنے لگا تھا بلکہ وہ بالکل سیدھی اور کسی بدروح کی طرح ہوا میں معلق تھی۔ اس کے بازو اس طرح پہلوؤں میں پھیلی ہوئی تھیں جیسے وہ اُڑنے والی ہو۔ بہرحال، کچھ نہ کچھ گڑبڑ ضرور تھی، کوئی چیز ڈراؤنا احساس پیدا کر رہی تھی...... تیز جھکڑ جیسی ہوا کی وجہ سے کیٹی کے بال چاروں طرف بے ترتیبی سے بکھر کر اُڑنے لگے۔ مگر اس کی آنکھیں بالکل بند تھیں اور چہرے پر کسی قسم کا تاثر موجود نہیں تھا۔ ہیری، رون اور ہرمائنی بھی اس کی سہیلی لین کی طرح دم بخود کھڑے اسے دیکھے جا رہے تھے۔

اگلے لمحے زمین سے چھ فٹ کی اونچائی پر معلق کیٹی بل کے حلق سے ایک تیز اور کربناک چیخ گونجی اور اس کی آنکھیں کھل گئیں۔ ہیری کو جانے کیوں یہ احساس ہوا کہ وہ جو کچھ دیکھ رہی تھی اور جو کچھ محسوس کر رہی تھی وہ کافی اذیت ناک اور بھیانک تھا۔ وہ اب لگاتار چیختی جا رہی تھی اور اس کا بدن بری طرح جھٹکے کھا رہا تھا۔ اس کی ناگہانی کیفیت دیکھ کر لین بھی چیخنے لگی۔ اس نے اچھل کر کیٹی کے ٹخنے پکڑ کر اسے دوبارہ زمین پر کھینچنے کی کوشش کی۔ ہیری، رون اور ہرمائنی بھی اس کی مدد کیلئے بھاگے۔ جیسے ہی انہوں نے کیٹی کے پاؤں پکڑ کر کھینچنا چاہا، وہ غیر معمولی طور پر ان کے اوپر ہی گر گئی۔ ہیری اور رون نے اسے بروقت پکڑ لیا مگر وہ اتنی بری طرح سے تڑپ رہی تھی کہ اسے پکڑ کر رکھنا ممکن دکھائی نہیں دیتا تھا۔ انہوں نے اسے زمین پر لٹا دیا، جہاں وہ یوں تڑپنے لگی جیسے اسے مرگی کا شدید دورہ پڑ گیا ہو۔ اس کے حلق عجیب دردناک چیخیں نکل رہی تھیں۔ یہ تو صاف واضح تھا کہ وہ ان میں سے کسی کو بھی پہچان نہیں پا رہی تھی......

ہیری نے مڑ کر چاروں طرف نظر دوڑائی۔ ان کے آس پاس کوئی دوسرا فرد دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

''تم لوگ یہیں رُکو...... میں مدد لے کر آتا ہوں!'' اس نے سنسناتی ہوئی ہوا میں باقی لوگوں کو چیخ کر کہا۔ اگلے ہی لمحے وہ پوری قوت سے سکول کی طرف دوڑنے لگا۔ اس نے پہلے کبھی کسی فرد کی ایسی حالت نہیں دیکھی تھی جیسا کہ اس وقت کیٹی کی تھی۔ وہ سوچ ہی نہیں پا رہا تھا کہ ایسا کیونکر ہوا تھا؟ وہ تیز رفتاری سے ایک موڑ پر مڑا اور کسی ایسی چیز سے ٹکرا گیا جو پچھلے پیروں پر چلنے والے کسی دیوہیکل بھالو جیسی تھی۔

''اوہ ہیگرڈ......'' اس نے ہانپتے ہو کہا اور خود کو گالوں جیسی برف کے ڈھیر میں سے باہر نکالا جس میں وہ گر کر دھنس گیا تھا۔

''واہ ہیری...... یہ تم ہو!'' ہیگر ڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کی بھنوؤں اور ڈاڑھی میں برف کے گالے پھنسے ہوئے تھے۔ وہ اُود بلاؤ کی کھال والا بڑا سفری اوورکوٹ پہنے ہوئے تھا۔ ہیگر ڈ چہکتا ہوا بولا۔ ''بس گراپ سے گپ شپ لگانے کیلئے جا رہے تھے، وہ اتنا زیادہ سیکھ چکا ہے کہ تمہیں تو......''

''ہیگر ڈ!...... وہاں کوئی زخمی حالت میں تڑپ رہا ہے، لگتا ہے کہ کسی نے اس پر شیطانی وار کا حملہ کر دیا ہے یا پھر ایسی ہی کوئی اور بات ہو سکتی ہے......'' ہیری بے چینی سے چیختا ہوا بولا۔

''کیا کر دیا ہے؟'' ہیگر ڈ چنگھاڑتی ہوئی ہوا کی وجہ سے ہیری کی بات سننے کیلئے کچھ نیچے جھک گیا۔

''شیطانی وار کا حملہ کر دیا ہے......'' ہیری گرجتا ہوا بولا۔

''اوہ کس پر...... رون پر...... ہرمائنی پر......؟'' ہیگر ڈ پریشانی سے بولا۔

''نہیں نہیں ان پر نہیں...... کیٹی بل پر...... جلدی کرو، اس طرف!''

وہ دونوں ایک ساتھ سڑک پر دوڑنے لگے۔ انہیں کیٹی کے پاس پہنچنے میں زیادہ وقت نہیں لگا تھا جو ابھی تک زمین پر پڑے بری طرح تڑپ رہی اور اس کی چیخیں بلند کراہوں میں بدلتی جا رہی تھیں۔ رون، ہرمائنی اور لین اسے پرسکون کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔

''پیچھے ہٹو...... ہمیں دیکھنے دو!'' ہیگر ڈ پریشانی سے گرجا۔

''اسے کچھ ہو گیا ہے......'' لین سسکیاں بھرتے ہوئے بولی۔ ''مجھے نہیں معلوم کیا ہوا ہے؟''

ہیگر ڈ نے ایک پل کیلئے کیٹی کی طرف گھور کر دیکھا پھر اس نے کچھ کہے بغیر نیچے جھک کر اسے اپنی بانہوں میں بھرا اور پوری قوت کے ساتھ سکول کی طرف دوڑ لگا دی۔ کچھ ہی سیکنڈ میں کیٹی کی ہوا میں گونجتی ہوئی چیخیں گم ہوتی چلی گئیں۔ اب ان کے کانوں میں ہوا کی سنسناتی ہوئی گرج پڑ رہی تھی۔

ہرمائنی تیزی سے کیٹی کی بدحواس اور سسکیاں بھرتی ہوئی سہیلی کی طرف بڑھی اور اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے سہارا دینے لگی۔

''تمہارا نام لین ہے، ہے نا؟''

سہمی ہوئی اور آنسوؤں میں بھیگی ہوئی آنکھیں جھپکتے ہوئے اس نے سر اثبات میں ہلایا۔

''یہ اچانک ہوا تھا یا پھر......؟''

''یہ اس پیکٹ کے پھٹنے پر ہوا تھا!'' لین نے سسکتے ہوئے کہا اور اس کا کپکپاتا ہوا ہاتھ برف میں گرے ہوئے بھورے کاغذ کے ایک پیکٹ کی طرف اشارہ کر رہا تھا جو اب بھیگا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ کاغذ پھٹ کر کھل چکا تھا اور اس میں سے ایک چمکتی ہوئی سبز روشنی نکل رہی تھی۔ رون نے نیچے جھک کر اس کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

''اسے بالکل مت چھونا......'' ہیری نے فوراً رون کا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچ لیا۔

وہ خود نیچے جھکا اور پھٹے ہوئے پیکٹ کے اندر جھانکنے کی کوشش کی۔ اس میں پھٹے ہوئے حصے میں سے دودھیا رنگت کے سچے موتیوں کا ایک ہار باہر جھانکتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''اوہ!...... میں نے اسے پہلے بھی دیکھا ہے۔'' ہیری نے اس کی طرف گھورتے ہوئے کہا۔ ''یہ کئی سال قبل بورگن اینڈ بروکس کی دکان میں رکھا ہوا تھا۔ اس کے لیبل پر لکھا ہوا تھا کہ وہ کڑی نحوست سے لبریز ہے۔ کیٹی نے ضرور اسے چھو لیا ہوگا......'' اس نے لین کی طرف دیکھا جو بے قابو ہو کر خوف سے کانپنے لگی تھی۔ ''کیٹی کو یہ کہاں سے ملا؟''

''اسی کے بارے میں تو ہمارے بیچ بحث ہو رہی تھی۔ جب وہ تھری بروم سٹکس کے باتھ روم سے واپس لوٹی تھی، تو اس کے ہاتھ میں یہ پیکٹ تھا۔ اس نے بتایا کہ اس کے اندر ہوگورٹس میں موجود کسی کیلئے اہم تحفہ رکھا گیا ہے۔ اس نے صرف یہی بتایا تھا کہ اسے یہ کسی کو دینا ہے۔ یہ کہتے ہوئے وہ تھوڑی الگ الگ اور عجیب محسوس ہو رہی تھی...... اوہ نہیں...... اوہ نہیں...... شاید اس پر مسخر سحر کا وار کر دیا گیا تھا مگر میں اس وقت یہ بات بالکل نہیں سمجھ پائی تھی......''

لین دوبارہ سسکنے اور کانپنے لگی۔ ہرمائنی نے اس کا کندھا ہلکے ہلکے انداز میں تھپتھپایا۔

''لین...... اس نے یہ بھی نہیں بتایا تھا کہ اسے یہ پیکٹ کس نے دیا تھا؟''

''نہیں...... وہ مجھے یہ بات بتانے کو بالکل تیار نہیں تھی...... میں نے اسے کہا کہ وہ بڑی نادان ہے اور اسے نامعلوم چیز سکول میں بالکل نہیں لے جانا چاہئے مگر وہ میری کوئی بات سننے کو تیار ہی نہیں تھی اور...... اور پھر میں نے اس سے یہ چھیننے کی کوشش کی...... اور...... اور......'' اس کے منہ سے متوحش انداز میں چیخ نکل گئی۔

''اب اچھا یہی رہے گا کہ ہم سکول کی طرف چل پڑیں، ہمیں جلد ہی معلوم ہو جائے گا کہ اب وہ کیسی ہے؟...... چلو!'' ہرمائنی نے لین کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے کہا۔

ہیری ایک پل کیلئے جھجکا پھر اس نے اپنے چہرے پر لپٹے ہوئے سکارف کو کھینچ کر اتار لیا۔ رون کی سسکتی ہوئی آہ کو نظر انداز کرتے ہوئے اس نے ہار کے پھٹے ہوئے گیلے پیکٹ پر موٹا سکارف ڈالا اور اگلے ہی پل اسے اُٹھا لیا۔

''ہمیں یہ میڈم پامفری کو دکھانا پڑے گا......'' اس نے ان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

ہرمائنی اور لین کے پیچھے پیچھے سڑک پر چلتے ہوئے ہیری کا دماغ تیز رفتاری سے سوچنے میں مشغول تھا۔ جب وہ کھلے میدان میں داخل ہوئے تو ہیری اپنے منتشر خیالات کے سیلاب پر بند نہیں باندھ پایا۔ وہ غیر ارادی طور پر بول اُٹھا۔

''ملفوائے اس ہار کے بارے میں جانتا تھا۔ یہ چار سال پہلے بورگن اینڈ بروکس میں رکھا ہوا تھا، جب میں وہاں اس سے اور اس کے ڈیڈی سے چھپا ہوا تھا تو میں نے اسے اس ہار کو غور سے دیکھتے ہوئے دیکھا تھا۔ جس دن ہم نے اس کا تعاقب کیا تھا، اس دن وہ

اسی کو خرید رہا ہوگا۔ اسے اس کی شیطانی نحوست کے بارے میں پوری آگاہی تھی، وہ اسے خریدنے کیلئے چلا گیا ہوگا......''

''مجھے...... مجھے ایسا کچھ نہیں لگتا ہے، ہیری!'' رون نے جھجکتے ہوئے اختلاف کیا۔ ''بورگن اینڈ بروکس میں ہزاروں لوگ جاتے ہیں......اور کیا اس لڑکی نے یہ نہیں کہا تھا کہ کیٹی کو یہ لڑکیوں کے باتھ روم میں ملا تھا......؟''

''اس نے یہ کہا تھا کہ باتھ روم سے واپس لوٹتے ہوئے یہ پیکٹ کیٹی کے ہاتھ میں موجود تھا۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ یہ چیز اسے باتھ روم میں ہی ملی تھی......'' ہیری نے سختی سے کہا۔

''اوہ پروفیسر میک گوناگل......'' رون نے ہیری کو خبردار کرتے ہوئے کہا۔

ہیری نے سر اُٹھا کر سامنے دیکھا۔ پروفیسر میک گوناگل تیزی سے دھڑ دھڑاتی ہوئی برف کے درمیان پتھر کی سیڑھیاں اتر کر ان کی طرف آرہی تھیں۔

''ہیگرڈ نے بتایا ہے کہ کیٹی بل کے ساتھ جو کچھ ہوا ہے، اسے تم چاروں نے دیکھا ہے، فوراً! میرے دفتر میں چلو......اور یہ تمہارے ہاتھ میں کیا ہے، پوٹر؟''

''کیٹی نے اسی چیز کو چھولیا تھا......'' ہیری نے جلدی سے بتایا۔

''اوہ میرے خدایا......'' ہیری سے اسکارف میں لپٹا ہوا ہار لیتے ہوئے پروفیسر میک گوناگل دہشت زدہ ہو کر بولیں۔ ''نہیں نہیں...... فلیچ یہ میرے ساتھ ہیں!'' انہوں نے جلدی سے کہا جب بیرونی ہال میں داخل ہوتے ہوئے فلیچ اپنے خفیہ حسیاتی آلے کو تھامے جوشیلے اور متجسس انداز میں ان کی طرف بڑھا۔ ''فلیچ! تم اس ہار کو پروفیسر سنیپ کے پاس فوراً لے جاؤ مگر دھیان رکھنا کہ اسے چھونا بالکل مت......اسے اسکارف میں یونہی لپیٹ کر لے جانا۔''

ہیری سمیت سبھی لوگ پروفیسر میک گوناگل کے پیچھے پیچھے بالائی منزل تک پہنچ گئے اور پھر ان کے دفتر میں داخل ہوگئے۔ برف میں ڈھکی ہوئی کھڑکیاں ہوا کے تیز جھونکوں سے کھڑکھڑا رہی تھیں اور آتشدان میں آگ دہکنے کے باوجود دفتر کا ماحول کافی سرد تھا۔ پروفیسر میک گوناگل نے دروازہ بند کر دیا اور گھومتی ہوئی اپنی میز کے پیچھے نشست پر جا بیٹھیں۔ ان کے سامنے ہیری، رون، ہرمائنی اور سسکیاں بھرتی ہوئی لین بیٹھے ہوئے تھے۔

''اب بتاؤ! وہاں کیا ہوا تھا......'' انہوں نے تیکھی آواز میں پوچھا۔

لین نے اپنی سسکیوں پر قابو پانے کی کوشش کی اور پھر پروفیسر میک گوناگل کو بتایا کہ کیٹی تھری بروم سٹکس کے باتھ روم میں گئی تھی اور وہاں سے واپس لوٹنے پر اس کے ہاتھ میں یہ پیکٹ تھما ہوا تھا۔ لین بتایا کہ لوٹنے کے بعد کیٹی کا برتاؤ تھوڑا عجیب دکھائی دے رہا تھا اور ان دونوں میں اس بات پر بحث ہونے لگی کہ کسی تک بھی انجان سامان نہیں پہنچانا چاہئے پھر لین نے سسکتے ہوئے یہ بھی بتایا کہ تکرار کے دوران ہی ان میں پیکٹ کو چھیننے کیلئے کھینچا تانی شروع ہونے لگی جس سے وہ پھٹ گیا۔ یہ بتاتے ہوئے لین ایک بار پھر دہشت

زدہ اور بدحواس ہوگئی اور وہ مزید اور کچھ نہیں بول پائی۔

''ٹھیک ہے لین! تم ہسپتال جا کر میڈم پامفری سے مسکن آور دوا لے لو۔'' پروفیسر میک گوناگل نے نرم لہجے میں اسے ہدایت کی۔اس کے کمرے میں سے باہر نکلنے کے بعد وہ ہیری، رون اور ہرمائنی کی طرف متوجہ ہوئیں۔

''جب کیٹی نے اس ہار کو چھوا تو اس کے بعد کیا ہوا؟''

''وہ ہوا میں کافی اونچی اُٹھ گئی، پھر وہ چیخنے لگی اور نیچے گر کر تڑپنے لگی۔'' رون یا ہرمائنی کے بولنے سے پہلے ہیری کودتے ہوئے بول پڑا۔''پروفیسر! کیا میں پروفیسر ڈمبل ڈور سے فوری طور پر مل سکتا ہوں؟''

''پوٹر! ڈمبل ڈور پیر تک باہر گئے ہوئے ہیں!'' پروفیسر میک گوناگل نے حیرانگی سے کہا۔

''باہر......؟'' ہیری طیش میں آتے ہوئے غرایا۔

''بالکل پوٹر...... باہر!'' پروفیسر میک گوناگل نے سخت لہجے میں کہا۔''مگر تمہیں اس سنگین حادثے کے بارے میں جو کچھ بھی کہنا ہے، تم وہ مجھ سے کہہ سکتے ہو!''

ایک پل کیلئے ہیری جھجکا۔ پروفیسر میک گوناگل آسانی سے کسی بات کو تسلیم نہیں کرتی تھیں۔ حالانکہ ڈمبل ڈور کئی لحاظ سے گھمبیر تھے مگر وہ کسی بھی وضاحت کو چاہے وہ کتنی ہی عجیب اور مخدوش ہی کیوں نہ ہو؟ یکدم مسترد نہیں کرتے تھے۔ یہ چونکہ کسی کی زندگی اور موت کا سوال تھا، اس لئے اسے اس وقت اپنی ہنسی اُڑنے کی کوئی پرواہ نہیں کرنا چاہئے تھی۔

''پروفیسر! میرا اندازہ ہے کہ کیٹی کو وہ ہار ڈریکو ملفوائے نے دیا ہے۔'' ہیری نے کہا۔

اس کے پہلو میں بیٹھا ہوا رون اپنے چہرے پر الجھن اور خجالت کے آثار چھپانے کیلئے اپنی ناک کھجانے لگا۔ دوسری طرف ہرمائنی نے بے چینی سے پہلو بدلا اور ہیری سے کچھ دور ہٹ گئی۔

''یہ ایک نہایت سنگین الزام ہے، پوٹر!'' پروفیسر میک گوناگل نے چند پل کی صدماتی کیفیت سے باہر نکلتے ہوئے بمشکل کہا۔ ''کیا تمہارے پاس اس کا کوئی ثبوت ہے؟''

''نہیں......مگر......!'' ہیری ہکلایا اور پھر اس نے انہیں بتا دیا کہ بورگن اینڈ بروکس کی دکان میں وہ ملفوائے کے تعاقب میں گیا تھا اور وہاں اس نے ان کے درمیان کیا کیا گفتگو سنی تھی؟ جب اس نے اپنی بات مکمل کی تو پروفیسر میک گوناگل کسی قدر گومگوئی کے عالم میں ڈوبی ہوئی دکھائی دیں۔

''کیا ملفوائے مرمت کرانے کی غرض سے کوئی چیز اپنے ہمراہ بورگن اینڈ بروکس میں لے گیا تھا؟'' انہوں نے پوچھا۔

''نہیں پروفیسر! وہ تو بورگن اینڈ بروکس میں خالی ہاتھ گیا تھا اور مسٹر بورگن سے اس چیز کو مرمت کرنے کا طریقہ دریافت کرنا چاہتا تھا۔ وہ چیز اس وقت اس کے پاس موجود نہیں تھی مگر تشویش کی بات یہ نہیں ہے......تشویش کی بات تو یہ ہے کہ اس نے اسی وقت

کوئی اور چیز خریدی تھی اور جہاں تک میرا اندازہ ہے کہ وہ یہی ہار ہی تھا......''

''کیا تم نے ملفوائے کو اسی طرح کے کسی پیکٹ کے ساتھ دکان سے باہر نکلتے ہوئے دیکھا تھا؟'' پروفیسر میک گوناگل نے سنجیدگی سے پوچھا۔

''نہیں پروفیسر! اس نے بورگن سے اُسے روکے رکھنے کیلئے کہا تھا......''

''مگر ہیری...... بورگن نے اس سے پوچھا کہ کیا وہ اسے اپنے ساتھ لے جانا چاہتا ہے تو ملفوائے نے جواب میں 'نہیں' کہا تھا......'' ہرمائنی جلدی سے بیچ میں بول پڑی۔

''صاف ظاہر ہے کہ وہ اسے کسی قیمت پر چھونا نہیں چاہتا تھا۔'' ہیری غصے سے بولا۔

''اس نے دراصل یہ کہا تھا کہ میں اسے سڑک پر لے جاتے ہوئے کیسا دکھائی دوں گا؟'' ہرمائنی نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

''وہ اس ہار کو ساتھ لے جاتے ہوئے واقعی احمق دکھائی دیتا۔'' رون نے کہا۔

''اوہ رون!'' ہرمائنی متوحش لہجے میں بولی۔ ''ہار تو یقیناً لپٹا ہوتا۔ اس لئے ملفوائے کو اسے چھونے کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ اس کے علاوہ وہ اسے آسانی سے چوغے کے نیچے چھپا سکتا تھا۔ میرا خیال ہے کہ اس نے بورگن اینڈ بروکس کے یہاں جو بھی چیز رکوائی ہوگی، وہ یا تو شور کرنے والی ہے یا پھر کافی بڑی اور وزنی ہے۔ وہ کوئی ایسی چیز ہوگی جسے وہاں سے لے جانے پر لوگوں کا دھیان اس کی طرف چلا جائے گا......اور ویسے بھی......'' اس نے ہیری کی مداخلت کو روکنے کیلئے تیزی سے آگے کہا۔ ''کیا تمہیں یاد نہیں ہے کہ میں نے بورگن سے اسی ہار کے بارے میں ہی پوچھا تھا؟ جب میں نے یہ معلوم کرنے کی کوشش کی تھی کہ ملفوائے نے اس سے کون سی چیز روکے رکھنے کیلئے کہا تھا......تو میں نے اسی ہار کو وہاں رکھے ہوئے دیکھا تھا...... بورگن نے مجھے اس کی قیمت بھی بتائی تھی، اس نے یہ نہیں کہا تھا کہ یہ فروخت کیلئے میسر نہیں ہے یا بک چکا ہے......''

''وہ تمہاری چالاکی کو فوراً بھانپ گیا تھا اور اصلیت تک پہنچ گیا تھا۔ وہ پانچ سیکنڈ میں ہی یہ حقیقت جان چکا تھا کہ تم کس نیت سے وہاں آئی ہو۔ ظاہر ہے کہ وہ تمہیں راز کی بات تو بتانے والا نہیں تھا۔ ویسے بھی ملفوائے اسے بعد میں بھی تو منگوا سکتا تھا......''

جب ہرمائنی نے تشویش بھرے انداز میں جواب دینے کیلئے اپنا منہ کھولنا چاہا تو پروفیسر میک گوناگل نے ہاتھ کے اشارے سے اسے روک دیا۔

''بہت ہو گیا، پوٹر!'' وہ سختی سے بولیں۔ ''تم نے اچھا کیا جو مجھے یہ سب بتا دیا مگر ہم مسٹر ملفوائے کی طرف شک کی انگلی صرف اس لئے نہیں اُٹھا سکتے کہ وہ اس دکان میں گیا تھا، جہاں سے یہ ہار خریدا جا سکتا تھا۔ یہ بات تو سینکڑوں لوگوں کے بارے میں بھی کہی جا سکتی ہے......''

’’یہی بات تو میں اسے سمجھا رہا تھا......‘‘ رون جلدی سے بولا۔

’’اور ویسے بھی ہم نے اس سال حفاظتی اقدامات کڑے کر دیئے ہیں۔ مجھے نہیں محسوس ہوتا کہ ہمارے علم میں لائے بغیر یہ ہار اس سکول میں لایا جا سکتا تھا......‘‘

’’مگر پروفیسر......‘‘

’’اور اس سے اہم بات یہ ہے کہ ملفوائے آج ہاگس میڈ گیا ہی نہیں تھا......‘‘ پروفیسر میک گوناگل نے دوٹوک انداز میں کہا۔

ہیری آنکھیں اور منہ پھاڑے ان کی طرف حیرت سے دیکھنے لگا۔

’’آپ کو یہ بات کیسے معلوم ہے، پروفیسر؟‘‘ وہ متحیر لہجے میں بولا۔

’’کیونکہ وہ آج میرے ساتھ یہاں سزا کاٹ رہا تھا۔ اس نے لگاتار دو دن سے تبدیلی ہیئت کا ہوم ورک نہیں کیا تھا۔ اس لئے اس پر شک کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، پوٹر! اپنا شبہ مجھے بتانے کیلئے تمہارا شکریہ!‘‘ انہوں نے نشست سے کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور پھر ان لوگوں کے نزدیک سے نکل کر دروازے کی طرف بڑھیں۔ ’’اب مجھے کیٹی بل کو دیکھنے کیلئے ہسپتال جانا ہے، تمہارے لئے نیک تمنائیں کہ تم لوگوں کا دن اچھا گزرے......‘‘

پروفیسر میک گوناگل نے آگے بڑھ کر دروازہ کھول دیا۔ اب ان لوگوں کے پاس رخصت ہونے کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں تھا۔ ہیری ان دونوں سے سخت ناراض تھا کیونکہ وہ دونوں میک گوناگل کی طرفداری کرنے لگے تھے مگر پھر جب رون اور ہرمائنی اس حادثے کے بارے میں اپنی اپنی قیاس آرائیاں کرنے لگے تو وہ مجبوراً ان کی گفتگو میں شامل ہو گیا۔

’’تمہارا کیا اندازہ ہے کہ وہ ہار کیٹی بل کسے دینے والی تھی؟‘‘ رون نے کہا جب وہ سنگ مرمر کی سیڑھیاں چڑھ کر بڑے ہال کی طرف جا رہے تھے۔

’’خدا جانے!‘‘ ہرمائنی نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔ ’’مگر وہ یہ ہار جسے بھی دینے والی تھی، وہ بال بال بچا ہے......کوئی بھی ہار کو چھوئے بغیر اس پیکٹ کو کھول نہیں سکتا تھا......‘‘

’’یہ بہت سارے لوگوں کیلئے ہو سکتا تھا۔‘‘ ہیری نے جلدی سے کہا۔ ’’ڈمبل ڈور کیلئے......مرگ خوران سے نجات پانے کیلئے بے قرار ہیں۔ وہ ان کے دشمنوں کی فہرست میں سب سے اوپر ہیں...... یا پھر سلگ ہارن کیلئے! ڈمبل ڈور یہ بات تسلیم کرتے ہیں کہ والڈی مورٹ انہیں واقعی اپنی جانب ملانے کا خواہشمند تھا اور وہ اس بات پر قطعی خوش نہیں ہو سکتا کہ وہ ڈمبل ڈور کی طرف ہو جائیں یا......‘‘

’’یا پھر تمہارے لئے......‘‘ ہرمائنی نے پریشانی کے عالم میں کپکپاتے ہوئے کہا۔

’’ایسا بالکل نہیں ہو سکتا......‘‘ ہیری نے پر اعتماد لہجے میں کہا۔ ’’اگر وہ واقعی میرے لئے ہوتا تو کیٹی سڑک کے پہلے ہی حصے پر مڑ

کروہ پیکٹ مجھے تھما دیتی، ہے نا؟ تھری بروم سٹکس سے باہر نکلنے کے بعد میں پورے راستے اس کے عقب میں موجود رہا تھا۔ ہوگورٹس سے باہر ہی وہ پیکٹ مجھے دینے میں زیادہ عقلمندی کا پہلو دکھائی دیتا کیونکہ فلیچ اندر آنے والے ہر فرد کی تلاشی لے رہا تھا۔ مجھے تعجب ہے کہ ملفوائے نے اسے وہ پیکٹ سکول میں لے جانے کیلئے کیوں کہا ہوگا......؟''

''ہیری! ملفوائے ہاگس میڈ میں موجود نہیں تھا۔'' ہر مائنی نے سرد لہجے میں پاؤں پٹختے ہوئے کہا۔

''تب......تو پھر اس نے اپنے کسی ساتھی کا استعمال کیا ہوگا۔'' ہیری نے جلدی سے کہا۔ ''کریب یا گوئل...... یا ہوسکتا ہے...... ایک اور مرگ خور......مرگ خور بننے کے بعد اس کے کریب اور گوئل سے زیادہ اچھے دوست بن چکے ہوں گے......''

رون اور ہر مائنی نے ایک دوسرے کی طرف معنی خیز نظروں سے دیکھا جیسے وہ ایک دوسرے سے یہ کہہ رہے ہوں کہ 'اس سے بحث کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔'

''آلو بخارے کا دلیا......'' ہر مائنی نے کہا جب وہ فربہ عورت کی تصویر کے سامنے پہنچ گئے تھے۔ تصویر آگے کی طرف جھول گئی تا کہ وہ گری فنڈر کے ہال میں پہنچ سکیں۔ ہال کافی بھرا ہوا تھا اور وہاں گیلے کپڑوں کی بو پھیلی ہوئی تھی۔ بگڑے ہوئے موسم کی وجہ سے کافی سارے طلباء وطالبات ہاگس میڈ سے جلدی لوٹ آئے تھے۔ وہاں خوف یا پریشانی کا کوئی نام ونشان نہیں تھا۔ یہ بات بخوبی سمجھ میں آسکتی تھی کہ کیٹی کی بدقسمتی کی خبر ابھی تک سکول میں نہیں پھیل پائی تھی۔

''البتہ اگر تھوڑا غور کیا جائے تو یہ کوئی دانش مندانہ یا مکاری بھرا حملہ نہیں تھا۔'' رون نے کہا اور پہلے سال کے ایک طالبعلم کو آتشدان کے سامنے والی کرسی سے ہٹا کر اس پر ڈھیر ہوگیا۔ ''نحوست زدہ چیز اتنی آسانی سے سکول میں نہیں پہنچائی جاسکتی تھی، یہ منصوبہ بندی بے حد ناقص اور فضول کہی جاسکتی ہے۔''

''بالکل تم نے صحیح کہا......'' ہر مائنی نے رون کو کرسی سے ہٹا کر پہلے سال کے طالبعلم کو اس پر دوبارہ بٹھاتے ہوئے کہا۔ ''مجھے بھی ایسا ہی لگتا ہے کہ کسی نے اندھا دھند جست لگانے کی کوشش کی تھی، اس میں سمجھ بوجھ کا پہلو کورا ہی دکھائی دیتا ہے۔''

''اور ملفوائے میں سمجھ بوجھ کی صلاحیت کب ہے......؟'' ہیری نے منہ بسور کر کہا۔ رون اور ہر مائنی نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا تھا......

☆☆☆☆

تیرہواں باب

# رِڈل کے اسرار

کیٹی بل کو اگلے روز سینیٹ مونگوز ہسپتال برائے طبی حادثات و معالجاتِ جادوئی عوارض منتقل کر دیا گیا تھا۔اس دوران اس پر ہونے والے شیطانی حملے کی خبر پورے سکول میں پھیل چکی تھی حالانکہ اس بارے میں بہت ساری افواہیں تھیں مگر ہیری، رون، ہرمائنی اور لین کے علاوہ کوئی بھی یہ حقیقت نہیں جانتا تھا کہ کیٹی بل اس حملے کا اصلی ہدف نہیں تھی۔

''اوہ! صاف بات ہے کہ ملفوائے بھی جانتا ہے......'' ہیری نے رون اور ہرمائنی سے کہا جو ڈرامائی طور پر بوریت کے اظہار کی نئی حکمت عملی اپنا چکے تھے۔جب بھی ہیری 'ملفوائے مرگ خور ہے' کے سلسلے میں کسی قسم کی کوئی بات کرنے کی کوشش کرتا تھا تو وہ اسی حکمت عملی پر عمل پیرا ہو کر بیزاری اور عدم دلچسپی کا اظہار کرتے تھے۔

ہیری نے قیاس کے گھوڑے دوڑائے کہ ڈمبل ڈور چاہے جہاں کہیں بھی گئے ہوں، کیا وہ پیر کی شام تک اگلے سبق کیلئے صحیح وقت پر لوٹ کر آ پائیں گے؟ مگر اسے ان کے نہ پہنچنے کا کوئی شبہ نہیں مل پایا تھا، اس لئے وہ ٹھیک آٹھ دفتر کے باہر پہنچ گیا۔اس نے دروازے پر دستک دی اور پھر اسے اندر بلوا لیا گیا۔وہاں پر ڈمبل ڈور اپنی کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے جو کافی نڈھال اور پژمردہ دکھائی دے رہے تھے۔ان کا ہاتھ پہلے جتنا ہی سیاہ اور جھلسا ہوا دکھائی دیتا تھا۔وہ ہیری کو بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے دھیما سا مسکرائے۔ایک بار پھر تیشہ یادداشت ان کی میز پر پڑا ہوا تھا اور چھت پر روشنی کی سفید لہریں جھلملا رہی تھیں۔

''میری غیر موجودگی میں تم کافی زیادہ مصروف رہے ہو، مجھے معلوم ہوا کہ تم کیٹی بل کے حادثے کے چشم دید گواہ بھی ہو؟'' ڈمبل ڈور نے مسکرا کر کہا۔

''جی سر!......وہ اب کیسی ہے؟''

''اس کی حالت ابھی تک کافی سنگین ہے حالانکہ ایک طرح سے وہ خوش قسمت ثابت ہوئی، میرا اندازہ ہے کہ وہ ہار اس کی جلد سے معمولی سا چھوا ہوگا، اس کے دستانے میں ایک ننھا سا سوراخ بھی ملا تھا۔اگر وہ کھلے ہاتھوں سے ہار پکڑتی یا اپنے گلے میں پہن لیتی تو شاید اسی لمحے اس کی آناً فاناً موت واقع ہو جاتی۔خوش قسمتی سے پروفیسر سنیپ نے اس شیطانی حملے کے اثرات کو پھیلنے سے پہلے

سے موزوں قدم اُٹھالیا......''

''وہ ہی کیوں؟......میڈم پامفری کیوں نہیں؟'' ہیری نے لاشعوری پر پوچھ لیا۔

''بے ادب......!'' دیوار پر لگی ایک تصویر میں سے ایک دھیمی آواز سنائی دی اور سیریس کے لکڑ دادا کے لکڑ دادا' نائجلس بلیک' نے سونے کی اداکاری ترک کرتے ہوئے اپنا سر اپنے بازو سے اُٹھالیا۔''میں اپنے زمانے میں ہوگورٹس کے کسی طالبعلم کو بھی یوں نامعقول دخل اندازی کی اجازت بالکل نہیں دیتا......''

''شکریہ فینس!'' ڈمبل ڈور نے درشت لہجے میں کہا۔''ہیری! پروفیسر سنیپ تاریک جادو کے فن کے بارے میں میڈم پامفری کے مقابلے میں بہت زیادہ علم رکھتے ہیں، ویسے بھی سینیٹ مونگوز ہسپتال کے مرہمکار مجھے ہر گھنٹے بعد تفصیلی رپورٹ ارسال کر رہے ہیں اور توقع ہے کہ کچھ عرصے بعد کیٹی بل مکمل طور پر تندرست ہو جائے گی......''

''آپ ہفتہ بھر کہاں گئے ہوئے تھے، سر؟'' اس نے ایک اور سوال پوچھ لیا حالانکہ اسے محسوس ہو گیا تھا کہ وہ ڈمبل ڈور کے صبر کو ضرورت سے زیادہ ہی آزمائش میں ڈال رہا تھا۔ شاید ایسا ہی کچھ فینس نائجلس کو بھی محسوس ہو رہا تھا کیونکہ اس نے آہستگی سے آہ بھری تھی۔

''میں اس وقت اس بارے میں کچھ نہیں بتانا چاہوں!'' ڈمبل ڈور نے پرسکون انداز میں جواب دیا۔''البتہ وقت آنے پر میں اس بارے میں تمہیں آگاہ کر دوں گا......''

''کیا آپ اپنی مصروفیت مجھے بتائیں گے؟'' ہیری حیرانگی سے منہ پھاڑتا ہوا بولا۔

''بالکل...... مجھے ایسی ہی توقع ہے!'' ڈمبل ڈور نے کہا اور اپنے چوغے کے اندر ہاتھ ڈال کر چاندی جیسی چمکدار یادوں کی ایک ننھی نئی بوتل نکال لی۔ انہوں نے اپنی چھڑی سے بوتل میں لگے کارک کو ٹھونکا تو وہ اچھل کر کھل گیا۔

''سر...... ہاگس میڈ کی سیر کے موقع پر مجھے منڈنگس ملا تھا؟'' ہیری نے جلدی سے کہا۔

''اوہ ہاں!...... مجھے اس بارے میں معلوم ہو چکا ہے کہ منڈنگس تمہارے وراثتی سامان کے ساتھ دریا دلی سے سلوک کر رہا ہے۔'' ڈمبل ڈور نے ہلکی سی تیوری چڑھاتے ہوئے کہا۔''تھری بروم سٹکس کے باہر تم سے مڈبھیڑ ہونے کے بعد وہ روپوش ہو چکا ہے۔ میرا خیال ہے کہ وہ میرا سامنا کرنے کی ہمت نہیں کر پا رہا ہے۔ بہر حال، تم یقین رکھو کہ مستقبل میں وہ سیریس کے سامان کو ہاتھ بھی نہیں لگا پائے گا......''

''وہ گھٹیا آدمی بلیک خاندان کے نوادرات چرا رہا ہے؟'' فینس نائجلس نے غصے سے بپھرتے ہوئے کہا اور اگلے لمحے وہ اپنے فریم میں سے نکل کر کہیں چلے گئے تھے۔ ہیری کو یقین تھا کہ وہ اب یقیناً گیرم مالڈ پیلس کے مکان نمبر بارہ میں موجود اپنی تصویر میں جا کر وہاں کا جائزہ لے رہے ہوں گے۔

''پروفیسر......'' ہیری نے تھوڑے توقف کے بعد کہا۔ ''کیا پروفیسر میک گوناگل نے آپ کو وہ باتیں بتائیں جو میں نے ان سے کیٹی بل کے زخمی ہونے کے بعد کی تھیں؟ ڈریکوملفوائے کے بارے میں......؟''

''ہاں! انہوں نے تمہارے اندیشے کا ذکر کیا تھا۔'' ڈمبل ڈور نے جواب دیا۔

''اور آپ کیا ان سے......؟''

''میں ہر اس فرد سے تفتیش میں ضروری اقدام اٹھاؤں گا جس کا کیٹی بل کے حادثے سے ذرا بھی تعلق کا شبہ ہو سکتا ہے مگر ہیری! اس وقت مجھے اپنے سبق کی فکر زیادہ ستا رہی ہے......'' ڈمبل ڈور نے اپنی نصف چاند کی شکل کی عینک کے اوپر سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

ہیری کو ان کے جواب سے اطمینان نہیں ملا تھا۔ اگر یہ سبق اتنے اہمیت کے حامل تھے تو پھر پہلے اور دوسرے سبق کے درمیان اتنا تاخیر کا کیا جواز تھا؟ بہرحال اس نے ڈریکوملفوائے کے بارے مزید کچھ کہنے سے گریز کیا۔ وہ محض ڈمبل ڈور کی طرف دیکھتا رہا کہ انہوں نے تیشہ یادداشت میں یادوں کو ڈالا اور پتھر کے اس طاس کے کناروں پر اپنی لمبی مخروطی انگلیاں جما کر اس کے بیچ میں ٹکٹکی باندھ کر دیکھتے رہے۔

''مجھے یاد ہے کہ ہم نے لارڈ والڈی مورٹ کی داستان اس موڑ کر چھوڑ دی جہاں وجیہہ اور صحتمند ٹام رڈل اپنی جادوگر بیوی میروپی کو چھوڑ کر اپنے خاندان میں واپس لٹل ہینگ لٹن میں لوٹ گیا تھا۔ اس کے بعد میروپی لندن میں تنہا رہنے لگی تھی۔ وہ حاملہ تھی، اس کے بطن سے ایک ایسا بچہ پیدا ہونے والا تھا جو آگے چل کر لارڈ والڈی مورٹ بننے والا تھا......''

''آپ یہ بات کیسے جانتے ہیں کہ وہ لندن میں مقیم ہو چکی تھی سر......؟''

''اس علم کا انحصار 'کارک ٹکس بروک' کی گواہی پر ہے!'' ڈمبل ڈور نے پرسکون لہجے میں کہا۔ ''یہ بڑا عجیب اتفاق ہے کہ بروک نے ہی اُسی دکان (بورگن اینڈ برکس) کا آغاز کیا تھا جس سے وہ نحوست زدہ ہار خریدا گیا تھا، جس کے بارے میں ہم کچھ دیر پہلے گفتگو کر رہے تھے......''

انہوں نے تیشہ یادداشت میں تیرتے ہوئے نقرئی محلول کو ہلایا، جیسا کہ ہیری نے انہیں پہلے بھی اکثر کرتے ہوئے دیکھا تھا۔ وہ اسے اس طرح ہلا رہے تھے جیسے سونا تلاش کرنے والے سونے کی تلاش میں چھاننا گھماتے تھے، تیشہ یادداشت کے چمکدار محلول میں سے ایک بوڑھا شخص ابھرا۔ وہ تیشہ یادداشت میں آہستہ آہستہ گھوم رہا تھا۔ وہ بھوت کی مانند سفید دکھائی دے رہا تھا مگر وہ بھوت کی طرح شفاف نہیں بلکہ ٹھوس تھا۔ اس کے لمبے بال ماتھے اور کندھے پر بے ترتیب پھیلے ہوئے تھے جس کی وجہ سے اس کی آنکھیں کافی ڈھکی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔

''بالکل......وہ ہار ہمارے پاس نہایت حیرت انگیز طور پر پہنچ گیا تھا۔'' بوڑھا بروک بول رہا تھا۔ ''بہت سال پہلے کی بات ہے،

کرسمس سے پہلے ایک نوجوان جادوگرنی اس ہار کو ہمارے یہاں لائی تھی۔اس نے کہا تھا کہ اسے پیسوں کی اشد ضرورت ہے جو کافی واضح بھی دکھائی دے رہا تھا، اس کے کپڑے چیتھڑوں جیسے تھے اور اس کی حالت کافی خستہ تھی، اس کے علاوہ وہ حاملہ تھی، اس کا وقت قریب تھا۔اس نے کہا کہ یہ ہار سلے ژر سلے درن کا ہے۔ میں نے پلٹ کر یہ جواب دیا تھا کہ دیکھو لڑکی! ہم اس طرح کہانیاں روزانہ سنتے رہتے ہیں کہ یہ ظروف مارلن کے ہیں، یہ ان کے سب پسندیدہ ظروف تھے لیکن جب میں نے اس ہار کا مشاہدہ کیا تو اس پر سلے ژر سلے درن کی مخصوص مہر بنی ہوئی تھی اور کچھ آسان جادوئی کلمات نے مجھے حقیقت سے باخبر کر دیا کہ انتہائی انمول ہار تھا۔شاید اسے تو اس کی مالیت اور قدر و قیمت کی خبر تک نہیں تھی کہ یہ کتنا بیش قیمت تحفہ تھا۔ وہ تو اس کے عوض محض دس گیلن کے سکے پا کر ہی خوش ہو گئی تھی، ہم نے آج تک اس سے بڑھ کر عمدہ سودا نہیں کیا ہے......''

ڈمبل ڈور نے طاس کو ایک زوردار جھٹکا دیا اور بروک نامی بوڑھا چمکدار گھومتے ہوئے محلول کے اندر سماتا چلا گیا، جس سے وہ کچھ لمحے قبل نمودار ہوا تھا۔

''اس نے اُسے ہار کے بدلے میں صرف دس گیلن دیئے؟'' ہیری غصے سے بھڑکتا ہوا بولا۔

''کارک ٹکس بروک اپنی سخاوت کیلئے کبھی مشہور نہیں تھا۔'' ڈمبل ڈور نے جواب دیا۔''لہٰذا ہم اب یہ بات جانتے ہیں کہ اپنے حمل کے آخری ایام میں میروپی لندن میں ہی مقیم تھی اور اسے پیسوں کی اشد ضرورت تھی، یہ ضرورت اتنی بڑھ گئی تھی کہ وہ اپنا اکلوتا قیمتی سامان یعنی وہ ہار بیچنے پر تیار ہو چکی تھی جو مارولو گیونٹ گھرانے کی دو بیش قیمت نشانیوں میں سے ایک تھا......''

''مگر وہ جادو کا استعمال کر سکتی تھی سر؟'' ہیری نے تلخی سے کہا۔''وہ جادو سے اپنے لئے کھانا اور باقی ضروری چیزیں حاصل کر سکتی تھی...... ہے نا؟''

''شاید وہ ایسا کر سکتی تھی!'' ڈمبل ڈور نے اطمینان سے کہا۔''مگر میری رائے اس ضمن میں کچھ یوں ہے......اور میں ایک بار پھر اندازے کے بل پر اپنی رائے پیش کر رہا ہوں، حالانکہ مجھے یقین ہے کہ میرا اندازہ کافی حد تک درست ہی ہے...... جب میروپی کے شوہر نے اس سے ترک تعلق اختیار کیا تو اس کے بعد اس نے جادو کا استعمال کرنا چھوڑ دیا تھا۔ جہاں تک میرا اندازہ ہے کہ وہ اب جادوگرنی بن کر زندگی گزارنے پر آمادہ نہیں تھی۔ ظاہر ہے کہ یہ بھی ممکن ہو سکتا ہے کہ محبت میں زخم خوردہ ہونے کے باعث وہ شدید ذہنی صدمے سے اپنی جادوئی صلاحیتیں ہی کھو بیٹھی ہو۔ بہرحال، چاہے جو بھی صورت ہو، جیسا کہ تم دیکھ سکتے ہو کہ میروپی نے اپنی زندگی بچانے کیلئے اپنی چھڑی تک کا استعمال کرنے کی زحمت تک گوارہ نہیں کی تھی......''

''کیا وہ اپنے ہونے والے بیٹے کیلئے بھی اپنی زندگی نہیں بچانا چاہتی تھی؟''

ڈمبل ڈور نے اپنی بھنوئیں اُٹھا کر اس کی طرف دیکھا۔

''کیا تمہارے دل میں لارڈ والڈی مورٹ کیلئے ہمدردی یا افسوس کے جذبات پیدا ہو رہے ہیں؟'' انہوں نے آہستگی سے

پوچھا۔

’’ایسا نہیں ہے سر!‘‘ ہیری نے جلدی سے کہا۔’’مگر اس کی ماں کے پاس فیصلہ لینے کیلئے پورا پورا وقت اور موقع تھا جبکہ میری ماں جیسی صورت حال نہیں تھی......‘‘

’’تمہاری ماں کے پاس بھی فیصلہ لینے کا موقع موجود تھا۔‘‘ ڈمبل ڈور نے آہستگی سے کہا۔’’بالکل......میروپی رڈل نے اپنے لئے موت کا انتخاب کرلیا تھا حالانکہ اس کا ایک بیٹا تھا جسے اس کی ضرورت تھی مگر اس کا موازنہ تنگ نظری سے مت کرو، ہیری! وہ طویل عرصے تک مصیبت اُٹھانے کے باعث ٹوٹ پھوٹ چکی تھی اور اس کے پاس تمہاری ماں جتنی ہمت نہیں تھی اور اب تم کھڑے ہو جاؤ......‘‘

’’ہم اب کہاں جارہے ہیں؟‘‘ ہیری نے پوچھا جب ڈمبل ڈور میز کے سامنے اس کے قریب پہنچ گئے تھے۔

’’اس بار......‘‘ ڈمبل ڈور نے کہا۔’’ہم لوگ ایک ایسی یاد میں جارہے ہیں جو میری ہے۔ جہاں تک میرا خیال ہے کہ تمہیں اس میں کافی کچھ دیکھنے کو ملے گا اور کئی معاملات میں باریکیاں اور مفصل رویوں سے تمہاری ذہنی گتھیاں کھل سکیں گی...... پہلے تم جاؤ!‘‘

ہیری تیشہ یادداشت میں گھومتے ہوئے چمکدار محلول پر جھکا۔اس کا چہرہ محلول کی ٹھنڈی سطح سے ٹکرایا اور وہ ایک بار پھر اندھیروں میں قلابازیاں کھاتا ہوا گرنے لگا۔کچھ سیکنڈ بعد اس کے پاؤں ٹھوس زمین سے جاٹکرائے۔آنکھیں کھولتے ہوئے اس نے دیکھا کہ وہ اور ڈمبل ڈور لندن کے ماضی والی ایک پرانی سڑک پر کھڑے تھے۔

’’وہ میں ہوں!‘‘ ڈمبل ڈور نے چہکتے ہوئے سامنے کی جانب ایک لمبے ہیولے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جو دودھ لے جانے والی بگھیوں کے سامنے سڑک عبور کررہا تھا۔

جوان ایلبس ڈمبل ڈور کی لمبی ڈاڑھی تھی اور بال سنہرے تھے۔سڑک پار کرنے کے بعد وہ فٹ پاتھ پر چلنے لگے۔ بہت سے لوگ جوان ڈمبل ڈور کو عجیب نظروں سے دیکھ رہے تھے کیونکہ وہ کشمشی رنگت کے بھڑکیلے مخملیں پینٹ کوٹ میں ملبوس تھے۔

’’کافی عمدہ سوٹ ہے، سر!‘‘ ہیری کے منہ سے بے ساختہ نکل گیا مگر ڈمبل ڈور اس کی بات پر محض ہنس دیئے۔ پھر وہ جوان ڈمبل ڈور کے تعاقب میں کچھ دور تک پیچھے پیچھے چلتے گئے، بالآخر وہ لوہے کا ایک بڑا اور زنگ آلود گیٹ پار کرکے ایک چوڑے خالی صحن میں جاپہنچے جو ایک ڈراؤنی اور بوسیدہ عمارت کے سامنے بنا ہوا تھا۔اس عمارت کے چاروں طرف اونچا اور خاردار جنگلا لگا ہوا تھا۔ وہ سامنے والے دروازے پر پہنچنے کیلئے کچھ سیڑھیاں اوپر چڑھے اور پھر انہوں نے دروازہ بجایا۔ چند ساعتوں بعد ایک میلے کپڑوں والی چھوٹی لڑکی نے دروازہ کھولا جو ایپرن پہنے ہوئے تھی۔

’’دوپہر بخیر! میری مسز کیل کے ہمراہ ملاقات طے ہے جو شاید یہاں کی منتظم ہیں؟‘‘ جوان ڈمبل ڈور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

’’اوہ ٹھیک ہے......‘‘ ننھی لڑکی نے جلدی سے کہا جو جوان ڈمبل ڈور کے حلیے کو دیکھ کر کچھ گھبرا سی گئی تھی۔’’ہونہہ......ایک منٹ

ٹھہریئے!......مسز کیول!'' اس نے پیچھے مڑ کر آواز لگائی۔ ہیری کو اس کے جواب میں کہیں دور سے ہلکی سی آواز سنائی دی۔لڑکی نے ڈمبل ڈور کی طرف گھوم کر دوبارہ کہا۔'' آپ اندر آجائے، وہ آرہی ہیں......''

جوان ڈمبل ڈور ہال تک جانے والے راستے پر چل دیئے جہاں سیاہ وسفید چکنی اینٹیں لگی ہوئی تھیں۔تمام جگہ کسی قدر پرانی مگر نہایت صاف ستھری اور اجلی دکھائی دیتی تھی۔ ہیری اور ڈمبل ڈور بھی ان کے پیچھے پیچھے اندر پہنچ چکے تھے۔داخلی دروازہ ان کے پیچھے بند ہو پاتا، اس سے قبل ہی ایک دبلی پتلی خاتون ان کی طرف بڑھی، اس عورت کے نین نقش تیکھے تھے اور وہ چہرے سے سخت مزاج دکھائی دینے کے بجائے کچھ پریشان دکھائی دے رہی تھی۔ڈمبل ڈور کی طرف بڑھتے ہوئے وہ اپنے پیچھے ایپرن والی لڑکی سے باتیں کرتی ہوئی آرہی تھی۔

''اور اوپر کی منزل پر مارتھا کے پاس آئیوڈین لے جانا، بلی سٹبس اپنا پھوڑا کرید رہا ہے اور ایرک وہیلی اپنی چادر پر قے کر رہا ہے...... ہمارے یہاں خسرے کی ہی کمی رہ گئی تھی......'' اس نے کہا مگر اگلے لمحے جوان ڈمبل ڈور پر نظر پڑتے ہی اس کی ہدایات کا سلسلہ رُک گیا۔ وہ ٹھٹھک کر چونکی اور حیرت بھری نظروں سے ڈمبل ڈور کی طرف دیکھنے لگی جیسے کوئی زرافہ اچانک ان کی دہلیز پر پہنچ گیا ہو۔

''دوپہر بخیر!'' جوان ڈمبل ڈور نے اپنا ہاتھ اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

مسز کیول منہ پھاڑے محض دیکھتی رہ گئی۔

''میرا نام ایلبس ڈمبل دور ہے۔ میں نے خط لکھ کر آپ سے ملاقات کا وقت حاصل کیا تھا اور آپ نے مہربانی کرتے ہوئے مجھے آج یہاں ملنے کا وقت دیا تھا......''

مسز کیول نے پلکیں جھپکائیں۔ واضح طور پر وہ یہ فیصلہ کرنے میں متذبذب دکھائی دے رہی تھی کہ ڈمبل ڈور اس کی آنکھوں کا دھوکہ تو نہیں تھے۔

''اوہ ہاں......ٹھیک ہے!'' وہ کمزور سی آواز میں بولی۔'' اچھا تو آپ......مناسب یہ رہے گا کہ آپ میرے دفتر میں آجائیں، وہیں بات کرتے ہیں......''

وہ ڈمبل ڈور کو اپنے ہمراہ ایک چھوٹے سے کمرے میں لے آئی جو انتظار گاہ اور دفتر کا ملا جلا ماحول پیش کر رہا تھا۔ یہ بھی ہال کے راستے جتنا ہی پرانا دکھائی دیتا تھا مگر صاف ستھرا تھا۔لکڑی کا سامان پرانا اور بھدا تھا۔اس نے ڈمبل ڈور کو ایک پایوں والی کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا اور خود ایک کافی سامان سے لدی پھدی میز کے پیچھے بیٹھ گئی۔اس کی آنکھوں میں گھبراہٹ اور پریشانی جھلک رہی تھی۔

''جیسا کہ میں نے آپ کو اپنے خط میں بتایا تھا کہ میں ٹام رڈل کے بارے میں گفتگو کرنے اور اس کے مستقبل کا انتظام کرنے کیلئے یہاں آیا ہوں......'' ڈمبل ڈور نے کہا۔

''کیا آپ اس کے رشتے دار ہیں؟'' مسز کیول نے الجھے ہوئے انداز میں پوچھا۔
''نہیں! میں ایک استاد ہوں!'' ڈمبل ڈور نے بتایا۔ ''میں ٹام کو اپنے سکول میں داخلہ دینے کی پیشکش لے کر آیا ہوں......''
''یہ کون سا سکول ہے؟''
''اس کا نام ہوگورٹس ہے......'' ڈمبل ڈور نے بتایا۔
''اور آپ کی ٹام میں دلچسپی لینے کی کوئی خاص وجہ؟''
''ہمارا خیال ہے کہ اس میں وہ صلاحیتیں موجود ہیں جن کی ہمیں ہمیشہ تلاش رہتی ہے۔''
''آپ کی بات کا یہ مطلب تو نہیں ہے کہ اس نے کوئی سکالرشپ حاصل کر لی ہے؟ وہ ایسا کیسے کر سکتا ہے؟ اس نے آج تک سکالرشپ کیلئے کوئی مقابلے کا امتحان تو دیا ہی نہیں۔''
''دیکھئے! اس کا نام ہمارے سکول میں اس کی پیدائش پر ہی درج کیا جا چکا ہے۔''
''اس کا نام کس نے وہاں درج کروایا؟ ......اس کے ماں باپ نے......؟''
اس میں کوئی شبہ نہیں تھا کہ مسز کیول کافی چالاک اور ہوشیار خاتون تھی۔ غیر معمولی طور پر ڈمبل ڈور کو بھی ایسا ہی محسوس ہو رہا تھا۔ ہیری نے انہیں مخملیں سوٹ کی جیب میں سے چھڑی نکالتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔ اسی لمحے انہوں نے مسز کیول کی میز سے ایک سادہ کاغذ اُٹھا لیا۔
''یہ ملاحظہ کیجئے!'' ڈمبل ڈور نے کہا اور مسز کیول کی طرف وہ کاغذ بڑھا دیا، مسز کیول کی نظر جونہی کاغذ کی طرف مبذول ہوئی تو ڈمبل ڈور کی چھڑی ہلکے انداز میں لہرا گئی۔ ''میرا خیال ہے کہ اسے پڑھنے کے بعد آپ کے سامنے تمام چیزیں واضح ہو جائیں گی......''
ایک لمحے کیلئے خالی کاغذ کو غور سے گھورنے کے بعد مسز کیول کی آنکھوں میں عجیب سا سونا پن جھلکنے لگا۔
''یہ بالکل صحیح دکھائی دیتا ہے!'' مسز کیول نے اطمینان بھرے انداز میں کہا اور کاغذ میز پر ایک طرف رکھ دیا۔ پھر اس کی نگاہ میز پر رکھی ہوئی ایک انگوری مشروب کی بوتل اور دو گلاسوں پر پڑی جو حیرت انگیز طور پر کچھ دیر قبل وہاں موجود نہیں تھے۔
''ار...... کیا آپ میرے ساتھ مشروب لینا پسند کریں گے؟'' مسز کیول نے للچائی ہوئی آواز میں پوچھا۔
''آپ کا بہت بہت شکریہ!'' ڈمبل ڈور نے دھیمی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔
یہ بات جلد ہی واضح ہو گئی کہ مسز کیول مشروب پینے کے معاملے میں اناڑی نہیں تھی۔ اس نے سلیقے سے دونوں گلاس بھرے اور اپنا گلاس ایک ہی گھونٹ میں خالی کر دیا۔ اپنے ہونٹوں پر زبان پھیر کر اس کی لذت محسوس کرتے ہوئے وہ پہلی بار ڈمبل ڈور کی طرف دیکھ کر مسکرائی اور ڈمبل ڈور نے موقع سے فائدہ اُٹھانے میں ذرا بھی تاخیر نہیں کی تھی۔
''میرا خیال تھا کہ آپ مجھے ٹام رڈل کے بارے میں کچھ بتا سکتی ہیں؟ جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے، وہ یہیں یتیم خانے میں ہی

پیدا ہوا تھا، ہے نا؟''

''بالکل! آپ نے صحیح کہا۔'' مسز کیول نے دوسرا گلاس چسکیوں میں پیتے ہوئے کہا۔ ''مجھے کافی اچھی طرح سے یاد ہے کیونکہ میں نے یہاں اسی وقت ملازمت اختیار کی تھی۔ نئے سال سے ایک دن پہلے کی آخری رات تھی، موسم بے حد سرد تھا اور برفباری ہو رہی تھی۔ ایک لحاظ سے کافی بری رات تھی۔ وہ نوجوان لڑکی جس کی عمر اس وقت میرے خیال میں قریباً میرے ہی برابر ہو گی، لڑکھڑاتی ہوئی سامنے والی سیڑھیوں سے اوپر پہنچی۔ اس طرح آنے والی وہ کوئی پہلی لڑکی نہیں تھی۔ ہم نے اسے اندر پلنگ پر لٹایا اور پھر ایک گھنٹے بعد اس نے ایک بچہ پیدا کر دیا اور پھر اس کے ایک ہی گھنٹے بعد وہ یہ دنیا چھوڑ گئی......''

مسز کیول نے اپنا سر ہلایا اور مشروب کا ایک بڑا گھونٹ حلق سے نیچے اتارا۔

''کیا اس نے مرنے سے پہلے کچھ بتایا تھا؟'' ڈمبل ڈور نے پوچھا۔ ''مثلاً لڑکے کے باپ کے بارے میں کسی قسم کی کوئی بات......؟''

''بالکل! اس نے ایسا ہی کیا تھا!'' مسز کیول نے جلدی سے کہا۔ جسے اب بات چیت میں دلچسپی پیدا ہو گئی تھی۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ اس کے ہاتھ میں پسندیدہ مشروب کا گلاس تھا اور سامنے بیٹھا ہوا شخص ان کی باتیں سننے میں کافی دلچسپی کا اظہار کر رہا تھا۔ ''مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ اس نے مجھ سے کہا تھا کہ 'مجھے امید ہے کہ وہ یقیناً اپنے باپ جیسا ہی ہوگا'۔ اور میں اس بارے جھوٹ بالکل نہیں بولوں گی کہ اس نے واقعی غلط بیانی سے کام نہیں لیا تھا کیونکہ وہ لڑکی کسی بھی لحاظ سے خوبصورت نہیں تھی اور اس کا بھینگا پن کافی بدصورت بنائے تھا۔ اس کے بعد اس لڑکی نے مجھے کہا کہ اس لڑکے کا نام اس کے باپ کے نام پر ٹام اور اس کے نانا کے نام پر مارولو رکھنا۔ بالکل! میں جانتی تھی کہ یہ کافی مضحکہ خیز سا نام ہے، ہے نا؟ ہم نے سوچا کہ کہیں وہ کسی سرکس میں ملازمت تو نہیں کرتے ہیں۔ پھر اس نے کہا کہ لڑکے کا خاندانی نام رڈل رکھنا اور وہ اس کے بعد وہ ایک لفظ بھی ادا کئے بغیر فوراً مر گئی تھی......تو ہم نے اس لڑکے کا نام وہی رکھ دیا جو لڑکی چاہتی تھی۔ بیچاری لڑکی کو یہ نجانے کیوں نہایت اہم محسوس ہو رہا تھا؟ مگر حقیقت تو یہی ہے کہ اس لڑکے کی تلاش میں کوئی ٹام، مارولو یا رڈل یہاں کبھی نہیں آیا تھا۔ اس کے خاندان کے کسی بھی فرد نے اس بارے میں ہم سے رابطہ کرنے کی کبھی کوئی کوشش نہیں کی تھی۔ اسی لئے وہ پیدائش کے بعد سے ہمیشہ ہی یتیم خانے میں ہی رہا ہے......''

مسز کیول نے غیر شعوری انداز میں مشروب کا ایک اور گلاس ختم کر لیا۔ اس کے رخسار پر بالائی جانب دو گلابی ابھار نمایاں ہو گئے تھے، پھر وہ مزید بولی۔ ''وہ لڑکا تھوڑا عجیب ہے!''

''بالکل! مجھے یقین ہے کہ وہ لڑکا تھوڑا عجیب ہی ہوگا!'' ڈمبل ڈور نے جواباً کہا۔

''وہ شیر خوارگی سے نکلنے کے بعد سے ہی عجیب تھا۔ جانتے ہیں کہ وہ کبھی روتا نہیں تھا اور پھر جب وہ تھوڑا بڑا ہوا تو وہ......وہ اور عجیب ہوتا چلا گیا......''

''کس قسم کا عجیب......؟'' ڈمبل ڈور نے آہستگی سے پوچھا۔

''دیکھئے وہ......'' مسز کیول تھوڑا جھجکتے ہوئے رُک گئی۔ اس کی سوالیہ نظروں میں کچھ بھی واضح یا مبہم نہیں تھا جو انہوں نے مشروب کے گلاس کے اوپر سے ڈمبل ڈور پر ڈالی تھی۔

''آپ کا کہنا ہے کہ آپ کے سکول میں اس کیلئے جگہ موجود ہے......؟''

''یقیناً......'' ڈمبل ڈور نے جواب دیا۔

''اور میری کسی بھی بتائی ہوئی بات کے باوجود یہ جگہ موجود رہی گی، میرا کہنے کا مطلب ہے کہ اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔'' وہ الجھی ہوئی نظروں سے دیکھتے ہوئے بولی۔

''بالکل ایسا ہی ہوگا......'' ڈمبل ڈور نے اطمینان سے کہا۔

''چاہے جو بھی ہو!......آپ اسے یہاں سے لے جائیں گے؟''

''چاہے جیسی بھی صورت حال ہو، آپ اطمینان رکھئے!'' ڈمبل ڈور نے سنجیدگی سے کہا۔

مسز کیول نے ڈمبل ڈور کی طرف عجیب انداز میں گھور کر دیکھا جیسے وہ یہ فیصلہ کرنے کی کوشش کر رہی ہو کہ ان پر اعتماد کیا جا سکتا ہے یا نہیں! بالآخر ایسا محسوس ہوا کہ جیسے اس نے پر اعتماد کرنے کا فیصلہ کر لیا ہو کیونکہ وہ جلدی سے بول پڑی۔ ''وہ دوسرے بچوں کو خوفزدہ کرتا ہے......''

''آپ کا مطلب ہے کہ وہ دوسرے بچوں پر دھونس جماتا ہے؟'' ڈمبل ڈور نے پوچھا۔

''میرا خیال ہے کہ ایسا کہا جا سکتا ہے۔'' مسز کیول نے تھوڑی تیوریاں چڑھا کر کہا۔ ''مگر اسے موقع پر پکڑ پانا بہت مشکل کام ہے۔ ایسے واقعات ہوئے ہیں......کچھ ناقابل بیان واقعات......''

ڈمبل ڈور نے اس ضمن میں کسی قسم کی وضاحت کرنے کیلئے اصرار نہیں کیا حالانکہ ہیری جانتا تھا کہ ان کی اس معاملے میں گہری دلچسپی تھی۔ مسز کیول نے مشروب کا ایک اور گھونٹ لیا اور اس کے گلابی رخسار پہلے سے کہیں زیادہ گہرے دکھائی دینے لگے۔

''بلی سٹبس کا خرگوش......ویسے ٹام اس معاملے میں بضد ہے کہ اس نے کچھ نہیں کیا ہے اور میں بھی کچھ ایسا ہی سوچتی ہوں کہ وہ بھلا یہ کام کیسے انجام دے سکتا تھا؟ مگر پھر بھی خرگوش اپنے آپ تو چھت سے لٹک کر مر نہیں سکتا، ہے نا؟''

''مجھے بھی کچھ ایسا ہی لگتا ہے۔'' ڈمبل ڈور نے آہستگی سے کہا۔

''مگر میں آج تک حیران ہوں کہ وہ یہ کام کرنے کیلئے وہاں تک پہنچا کیسے ہوگا؟ میں تو محض اتنا ہی جانتی ہوں کہ ایک دن پہلے ٹام کا بلی سے جھگڑا ہو گیا تھا۔ اس کے علاوہ ایک واقعہ اور بھی ہے......'' مسز کیول نے مشروب کا ایک اور گھونٹ پیا۔ اس بار تھوڑا سا مشروب چھلک کر اس کی ٹھوڑی پر بہہ گیا تھا۔ ''ہم لوگ بچوں کو گرمیوں میں سیر و تفریح کیلئے لے گئے تھے۔ ہم سال میں ایک بار انہیں

جنگل میں یا ساحل سمندر پر سیر کرانے کیلئے لے جاتے ہیں۔ ایما بینز اور ڈینس بشپ اس سفر کے بعد کبھی صحت مند نہیں ہو پائے اور ہم ان سے صرف اتنا ہی اگلوا پائے کہ وہ ٹام رڈل کے ہمراہ ایک غار کے دہانے تک گئے تھے۔ اس نے سب کے سامنے قسم کھائی کہ وہ تو وہاں محض گھومنے کیلئے گیا تھا مگر مجھے پورا یقین ہے کہ وہاں کچھ نہ کچھ تو ضرور ہوا تھا اور اس کے علاوہ اور بھی ایسی بہت سی عجیب چیزیں اس سے جڑی ہوئی ہیں......''

اس نے دوبارہ ڈمبل ڈور کی طرف دیکھا حالانکہ اس کے رخسار کافی زیادہ سرخ ہو چکے تھے مگر اس کی نگاہ بالکل صحیح کام کر رہی تھی۔

''مجھے نہیں محسوس ہوتا کہ اس کے جانے سے بہت لوگ مغموم ہوں گے۔''

''آپ کو یہ تو معلوم ہی ہونا چاہئے کہ ہم اسے وہاں ہمیشہ نہیں رکھیں گے!'' ڈمبل ڈور نے کہا۔ ''اسے یہاں کم از کم ہر گرمیوں میں تعطیلات کیلئے واپس لوٹنا پڑے گا......''

''اوہ......ٹھیک ہے! کوئی بات نہیں...... یہ سال بھر اُسے برداشت کرنے سے کہیں اچھا ہے۔'' مسز کیول نے ہلکی سی ہچکی لیتے ہوئے کہا۔ وہ اُٹھ کر کھڑی ہوگئی اور ہیری یہ دیکھ کر دنگ رہ گیا کہ وہ بالکل ٹھیک ٹھاک تھی، مشروب کا نشہ اس کے چہرے پر کہیں نہیں جھلک رہا تھا حالانکہ وہ بیٹھے بیٹھے دو تہائی حصہ حلق سے اتار چکی تھی۔ ''میرا خیال ہے کہ اب آپ اس سے ملنا چاہیں گے؟''

''بہت خوب! آپ کا اندازہ بالکل صحیح ہے۔'' ڈمبل ڈور نے کرسی سے اُٹھتے ہوئے کہا۔

مسز کیول اپنے دفتر سے باہر نکلی اور انہیں ہمراہ لئے پتھر کی سیڑھیوں کے ذریعے اوپر لے گئیں۔ اس دوران وہ یتیم خانے کے ملازمین اور بچوں کو ہدایات دیتی رہی اور کچھ پر ڈانٹ ڈپٹ کرتی رہی تھی۔ ہیری نے غور کیا کہ وہاں موجود سب یتیم بچے ایک مخصوص بھورے لباس میں ملبوس تھے۔ انہیں دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا کہ ان کی صحیح طور پر دیکھ بھال بالکل نہیں کی جا رہی تھی مگر اس بات سے قطعی انکار نہیں کیا جا سکتا تھا کہ یہ پرورش پانے کیلئے کسی قدر منحوس جگہ تھی......

''لیجئے پہنچ گئے!'' مسز کیول نے کہا جب وہ دونوں دوسری منزل پر پہنچے اور ایک طویل راہداری کے پہلے دروازے کے باہر سامنے رُک گئے۔ اس نے دو مرتبہ دروازے پر دستک دی اور پھر کمرے میں داخل ہوگئی۔

''ٹام......تم سے کوئی ملنے آیا ہے، یہ مسٹر ڈمبرٹن ہیں......معاف کیجئے گا ڈمبر بور ہیں! وہ تمہیں کچھ بتانے آئے ہیں۔ خیر میں اگلی بات انہیں ہی بتانے کا موقع دوں گی......''

ہیری اور ڈمبل ڈور، جوان ڈمبل ڈور کے ساتھ کمرے میں داخل ہوگئے۔ مسز کیول نے ان کے عقب میں دروازہ بند کر دیا۔ یہ ایک چھوٹا سا پرانا کمرہ تھا۔ اس میں ایک پرانی الماری، لکڑی کی کرسی اور لوہے کے ایک پلنگ کے سوا اور کچھ موجود نہیں تھا۔ ایک لڑکا بھورے کمبلوں کے اوپر چڑھ کر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے پاؤں سامنے کی طرف پھیلے ہوئے تھے اور اس کے ہاتھ میں ایک کتاب دبی ہوئی

تھی۔

ٹام رڈل کے چہرے پر گیونٹ گھرانے کی کوئی جھلک نہیں دکھائی دیتی تھی۔ میروپی کی آخری خواہش پوری ہو چکی تھی۔ وہ واقعی اپنے وجیہہ اور خوش شکل باپ کی چھوٹی صورت تھا اور گیارہ سال کی عمر کے لحاظ سے اس کا قد وقامت کافی اچھا تھا۔ اس کے بال سیاہ تھے اور چہرہ کچھ پتلا تھا۔ ڈمبل ڈور کے عجیب حلیے کو دیکھ کر اس کی آنکھیں تھوڑا اسکڑ گئیں۔ چند ساعتوں تک خاموشی چھائی رہی۔

''کیسے ہو ٹام؟'' ڈمبل ڈور نے آگے بڑھ کر اس کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

لڑکا تھوڑا اجھجکا پھر اس نے بھی اپنا ہاتھ آگے بڑھا دیا۔ دونوں نے ہاتھ ملائے اور مصافحہ کیا۔ ڈمبل ڈور نے لکڑی کی سخت کرسی کھینچ کر رڈل کے بالکل سامنے کھسکائی اور بیٹھ گئے۔ وہ دونوں کسی ہسپتال کے مریض اور عیادت کیلئے آئے ہوئے شخص کی طرح دکھائی دے رہے تھے۔

''میں پروفیسر ڈمبل ڈور ہوں!''

''پروفیسر؟'' رڈل نے تیکھی آواز میں کہا اور کسی قدر چوکنا دکھائی دینے لگا۔ ''کیا آپ ڈاکٹر ہیں؟ آپ یہاں کیوں آئے ہیں؟ کیا انہوں نے میرا معائنہ کرنے کیلئے آپ کو کہا ہے؟''

وہ اس دروازے کی طرف اشارہ کر رہا تھا جس میں مسز کیول ابھی ابھی باہر نکل گئی تھی۔

''نہیں! ایسا کچھ بھی نہیں ہے!'' ڈمبل ڈور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''مجھے آپ کی بات پر قطعی یقین نہیں ہے!'' رڈل نے دوٹوک انداز میں کہا۔ ''وہ چاہتی ہیں کہ کوئی میرا معائنہ کرے، ہے نا؟ مجھے سچ سچ بتاؤ......''

اس نے آخری جملے اتنی طاقت سے ادا کئے تھے کہ ان میں سے دھمکی کی بو محسوس ہوئی۔ یہ ایک تحکمانہ لہجہ تھا اور ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے وہ ایسے حکم پہلے بھی کئی بار دے چکا تھا۔ اس کی آنکھیں پھیل گئیں اور وہ ڈمبل ڈور کی طرف غصیلی نگاہوں سے گھورنے لگا۔ لگاتار مسکرانے کے علاوہ ڈمبل ڈور نے کسی قسم کا ردعمل ظاہر نہیں کیا۔ کچھ پل بعد رڈل نے غصے سے گھورنا بند کر دیا حالانکہ وہ اب بھی چوکنا دکھائی دے رہا تھا۔

''آپ کون ہیں؟''

''میں تمہیں بتا چکا ہوں کہ میرا نام پروفیسر ڈمبل ڈور ہے اور میں ہوگورٹس نام کے ایک سکول میں تعلیم دیتا ہوں۔ میں تمہیں اپنے سکول میں داخلے دینے کی پیشکش لے کر یہاں آیا ہوں۔ تمہارا نیا سکول......اگر تم وہاں آنا چاہو تو......؟''

اس پر رڈل کا ردعمل کافی تعجب انگیز تھا۔ وہ بستر سے اچھلا اور ناراضگی کے عالم میں ڈمبل ڈور سے کافی دور ہٹ گیا۔

''آپ مجھے یوں بیوقوف نہیں بنا سکتے ہیں۔ آپ کسی پاگل خانے سے آئے ہیں، ہے نا؟ پروفیسر...... ہاں ظاہر ہے......دیکھئے!

میں وہاں نہیں جاؤں گا، ٹھیک ہے؟ پاگل خانے میں تو اس بوڑھی بلی کو ہونا چاہئے۔ میں نے کبھی ایما بینز یا ڈینس بشپ کے ساتھ کچھ نہیں کیا۔ آپ خود ان سے پوچھ سکتے ہیں۔ وہ آپ کو بتا دیں گے......''

''میں کسی پاگل خانے سے نہیں آیا ہوں!'' ڈمبل ڈور نے تحمل سے جواب دیا۔ ''میں ایک استاد ہوں اور اگر تم اطمینان سے بیٹھ جاؤ تو میں تمہیں ہوگورٹس کے بارے میں سب کچھ بتا دوں گا۔ اگر تم سکول میں داخلہ نہیں لینا چاہتے ہو تو کوئی بھی تمہیں اس کیلئے مجبور نہیں کرے گا......''

''کوئی ذرا ایسی کوشش کر کے تو دیکھے......!'' رڈل نے استہزائیہ لہجے میں کہا۔

''ہوگورٹس......'' ڈمبل ڈور نے سنجیدگی سے کہا جیسے انہوں نے رڈل کی بات سنی ہی نہ ہو۔ ''خصوصی صلاحیتوں کے حامل لوگوں کیلئے سکول ہے......''

''میں پاگل نہیں ہوں......'' وہ زور سے چیخا۔

''مجھے معلوم ہے کہ تم پاگل نہیں ہو اور نہ ہی ہوگورٹس پاگل افراد کا سکول ہے۔ یہ جادوئی تعلیم دینے والا ایک سکول ہے......''

ایک لمحے کیلئے گہری خاموشی چھا گئی۔ رڈل ساکت انداز میں کھڑا رہ گیا تھا۔ اس کا چہرہ متذبذب تھا مگر اس کی آنکھیں ڈمبل ڈور کی آنکھوں پر مرتکز تھیں جیسے وہ سچ اور جھوٹ میں تفریق کرنے کی کوشش کر رہا ہو۔

''جادوئی تعلیم......؟'' وہ آہستگی سے بڑبڑایا۔

''ہاں!'' ڈمبل ڈور نے جواب دیا۔

''یعنی اس کا مطلب یہ ہے کہ میں جو کچھ کر سکتا ہوں، وہ جادو سے ہوتا ہے؟''

''تم کیا کر سکتے ہو؟'' ڈمبل ڈور نے دلچسپی سے پوچھا۔

''ہر طرح کا جادو......'' رڈل نے تیزی سے سانس کھینچتے ہوئے کہا۔ اس کے کھوکھلے رخساروں پر جوشیلے پن کی جھلک صاف دکھائی دے رہی تھی۔ اس کا چہرہ ایسا سرخ لگ رہا تھا کہ جیسے اسے بخار ہو گیا ہو۔ ''میں بغیر چھوئے کوئی بھی سامان اپنی جگہ سے ہٹا سکتا ہوں۔ میں بغیر کوئی تربیت دیئے سب جانوروں سے جیسا چاہوں، ویسا کروا سکتا ہوں۔ میں خود کو تنگ کرنے والے لوگوں کے ساتھ برے حادثات رونما کروا سکتا ہوں۔ اگر میں ایسا کرنا چاہوں تو میں بنا ہاتھ لگائے انہیں زخمی بھی کر سکتا ہوں......''

اس کے پاؤں کانپ رہے تھے۔ وہ آگے کی سمت میں لڑکھڑایا اور دوبارہ اپنے بستر پر بیٹھ گیا۔ وہ عجیب انداز میں اپنے ہاتھوں کی طرف گھور کر دیکھ رہا تھا اور اس کا سر یوں جھکا ہوا تھا جیسے وہ کوئی دعا مانگ رہا ہو۔

''مجھے معلوم تھا کہ میں کچھ الگ ہوں۔'' اس نے اپنی کپکپاتی انگلیوں کے درمیان میں بڑبڑا کر کہا۔ ''میں جانتا تھا کہ میں خاص ہوں، ہمیشہ سے مجھے معلوم تھا کہ مجھ میں کوئی حیرت انگیز خوبی پائی جاتی ہے......''

''تم بالکل صحیح کہہ رہے ہو!'' ڈمبل ڈور نے آہستگی سے کہا جواب مسکرانا چھوڑ چکے تھے بلکہ رڈل کے چہرے کو غور سے دیکھ رہے تھے۔'' کیونکہ تم ایک جادوگر ہو!''

رڈل نے اپنا سراوپر اُٹھایا اس کا چہرہ متغیر ہو چکا تھا۔اس پر ایک وحشی اور جنگلی مسکان پھیلی ہوئی تھی مگر وہ اس وجہ سے زیادہ بہتر نہیں دکھائی دے رہا تھا۔اس کے برعکس اس کے عمدگی سے تراشے ہوئے نین نقش تھوڑے سخت ہو گئے تھے اور اس کا رویہ جانوروں جیسا محسوس ہو رہا تھا۔

''کیا آپ بھی جادوگر ہیں؟''

''بالکل......میں بھی ہوں!''

''تو ثابت کر کے دکھاؤ!'' رڈل نے فوراً اسی تحکمانہ لہجے میں کہا جس کا استعمال وہ کچھ دیر پہلے کر چکا تھا جب اس نے کہا تھا کہ مجھے سچ سچ بتاؤ......

ڈمبل ڈور نے اپنی بھنوئیں کھینچیں۔

''اگر تم واقعی ہوگورٹس میں داخلہ لینا چاہتے ہو......''

''یقیناً......میں داخلہ لینا چاہتا ہوں!''

''تو تمہیں مجھے پروفیسر یا پھر سر کہہ کر بلانا پڑے گا!''

رڈل کا چہرہ ایک لمحے کیلئے سخت ہو گیا پھر اس نے اپنی آواز کو پرسکون بناتے ہوئے کہا۔'' مجھے افسوس ہے، سر! میرا کہنے کا مطلب تھا پروفیسر! کیا آپ مجھے جادو کا عملی مظاہرہ دکھا سکتے ہیں......؟''

ہیری کو یقین ہونے لگا کہ ڈمبل ڈور فوراً انکار کر دیں گے۔وہ رڈل سے کہیں گے کہ اسے ہوگورٹس میں جادو کا عملی مظاہرہ دیکھنے کے کئی مواقع مل جائیں گے۔وہ اس سے کہیں گے کہ اس وقت وہ ماگلوؤں سے بھری عمارت میں موجود ہیں، اس لئے انہیں ہوشیار رہنا ہوگا۔ بہرحال، اسے شدید حیرت کا جھٹکا لگا جب ڈمبل ڈور نے اپنے مخملیں سوٹ کی اندرونی جیب سے اپنی چھڑی باہر نکالی اور کونے میں رکھی ہوئی گندی الماری کی طرف اشارہ کرتے ہوئے آہستگی سے لہرائی۔

الماری کے گرد آگ کے بلند شعلے بھڑکنے لگے۔

رڈل اچھل کر کھڑا ہو گیا اور وہ صدمے بھری کیفیت کا شکار دکھائی دیا جو جلد ہی غصیلی چیخ و پکار میں بدل گئی۔ہیری اس کے لئے اسے قصوروار نہیں ٹھہرا سکتا تھا کیونکہ اس کی ساری جمع پونجی تو اسی الماری میں ہی بند تھی۔مگر اس سے پہلے کہ وہ ڈمبل ڈور کی طرف مڑ پاتا، اسے پہلے ہی آگ کے بھڑکتے ہوئے شعلے غائب ہو گئے اور الماری کسی نقصان کے بغیر بالکل پہلے جیسی حالت میں دکھائی دینے لگی۔رڈل کے چہرے سے غصہ گم ہو گیا اور حیرت چھا گئی۔اس نے پہلے الماری کو اور پھر ڈمبل ڈور کو گھور کر دیکھا۔پھر اچانک اس کے

چہرے پر چھائی حیرت پر حریصانہ چمک غالب آ گئی، اس کی نظریں اب ڈمبل ڈور کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی جادوئی چھڑی پر مرکوز تھیں۔

''یہ مجھے کہاں سے مل سکتی ہے؟''

''وقت آنے پر یہ تمہیں مل جائے گی......'' ڈمبل ڈور نے سنجیدگی سے کہا۔ ''میرا خیال ہے کہ کوئی چیز تمہاری الماری سے باہر نکلنے کی کوشش کر رہی ہے......''

حیرت انگیز طور پر الماری کے اندر کسی چیز کے کھڑکھڑانے کی ہلکی آواز سنائی دے رہی تھی۔ پہلی بار رڈل کے چہرے پر خوف کے آثار پھیل گئے۔

''الماری کھولو......'' ڈمبل ڈور نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

رڈل لمحہ بھر کیلئے جھجکا اور پھر اس نے الماری کی طرف قدم بڑھائے اور اس کے قریب جا کر اس کا کواڑ کھول دیا۔ سب سے اوپر والے شلف میں اس کے کپڑوں کے اوپر ایک گتے کا چھوٹا ڈبہ موجود تھا۔ وہ یوں خودبخود حرکت کر رہا تھا اور کھڑکھڑا رہا تھا جیسے کسی نے اس کے اندر بے قرار چوہا بند کر دیا ہو۔

''اسے باہر نکالو......'' ڈمبل ڈور نے کہا۔

رڈل نے متحرک ڈبے کو نیچے اتارا۔ وہ کسی قدر حواس باختہ دکھائی دے رہا تھا۔

''کیا اس ڈبے میں کچھ ایسی چیزیں موجود ہیں، جنہیں تمہارے پاس ہرگز موجود نہیں ہونا چاہئے تھا......'' ڈمبل ڈور نے سخت لہجے میں پوچھا۔

رڈل نے ڈمبل ڈور پر طویل، درشت اور ٹٹولتی ہوئی نگاہ ڈالی۔

''مجھے بھی ایسا ہی لگتا ہے سر......!'' بالآخر اس نے دل و دماغ میں کوئی فیصلہ کرتے ہوئے غیر محسوس انداز میں کہا۔

''اسے کھولو......'' ڈمبل ڈور نے کہا۔

رڈل نے ڈبے کا ڈھکن الگ کیا اور ان کی طرف دیکھے بغیر اس کے اندر کا سامان اپنے بستر پر الٹ دیا۔ ہیری اس میں کسی بیش قیمت اور دلچسپ سامان کی توقع کئے ہوئے تھا مگر اس نے دیکھا کہ ڈبے میں روزمرہ کی ہی چھوٹی موٹی چیزیں جمع کی گئی تھیں۔ وہاں ایک یو یو کھلونا، ایک چاندی کی انگوٹھی اور ایک آلودہ میلا منہ سے بجانے والا باجا پڑے تھے۔ ڈبے سے باہر نکلنے کے بعد ان چیزوں نے ہلنا جلنا بند کر دیا تھا اور اب وہ پتلے کمبلوں کے اوپر ساکت پڑی تھیں۔

''تمہیں معذرت کرنے کے ساتھ تمام چیزیں ان کے حقیقی مالکوں کو لوٹانا ہیں۔'' ڈمبل ڈور نے اپنی چھڑی دوبارہ اپنی جیب میں واپس ڈالتے ہوئے آہستگی سے کہا۔ ''مجھے معلوم ہو جائے گا کہ تم نے یہ کام کیا ہے یا نہیں! اور پوری طرح محتاط رہنا...... ہوگورٹس میں

چوری بالکل برداشت نہیں کی جاتی ہے۔''

رڈل کے چہرے پر کسی قسم کی پریشانی یا شرمندگی کا احساس بالکل دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ وہ اب بھی ڈمبل ڈور کی طرف ٹھنڈے پن سے دیکھ رہا تھا اور ان کی مہارت کا تخمینا لگانے کی کوشش کر رہا تھا۔

''ٹھیک ہے، ایسا ہی ہوگا سر!'' بالآخر اس نے سرد لہجے میں کہا۔

''ہوگورٹس میں ہم تمہیں صرف جادو کرنا ہی نہیں سکھائیں گے بلکہ اسے قابو میں رکھنا بھی سکھائیں گے۔ مجھے یقین ہے کہ تم لاعلمی میں اپنی قوتوں کا نامناسب اور غلط استعمال کر رہے ہو، جسے ہمارے سکول میں نہ تو سکھایا جاتا ہے اور نہ ہی برداشت کیا جاتا ہے۔ تم پہلے فرد نہیں ہو، اور نہ ہی آخری ہو، جو اپنی جادوئی صلاحیت کو حد سے آگے نکل جانے کی چھوٹ دے دیتا ہے۔ مگر تمہیں یہ بات معلوم ہونا چاہئے کہ ہوگورٹس طلباء کو سکول سے باہر نکالنے کا اختیار رکھتا ہے اور محکمہ جادو...... ہاں ایک ایسا محکمہ بھی موجود ہے...... قانون شکنی کرنے والوں کو سنگین سزائیں بھی دیتا ہے۔ ہماری دُنیا میں داخل ہوتے ہوئے سبھی نئے جادوگروں کو ہمارے قوانین کے احترام کرنے اور مقررہ حدود میں رہنے کیلئے حلف لینا پڑتا ہے......''

''ٹھیک ہے سر!'' رڈل نے دوبارہ کہا۔

یہ بتانا ممکن نہیں تھا کہ وہ کیا سوچ رہا تھا۔ اس کا چہرہ بالکل سپاٹ تھا۔ اس نے جھک کر چوری کا سامان دوبارہ گتے کے ڈبے میں واپس ڈال دیا۔ اپنا کام مکمل کرنے کے بعد اس نے جھکے ہوئے انداز میں ڈمبل ڈور کی طرف دیکھا اور آہستگی سے بولا۔ ''میرے پاس پیسے نہیں ہیں!''

''اس مسئلے کا حل آسانی سے نکالا جا سکتا ہے......'' ڈمبل ڈور نے اپنی جیب میں سے ایک چمڑے کا بٹوہ نکالتے ہوئے کہا۔ ''ہوگورٹس میں ایسے طلباء کیلئے ایک مالی فنڈ موجود ہے جو کتب اور یونیفارم خریدنے کی سکت نہیں رکھتے ہیں، انہیں ضرورت کے تحت مالی امداد فراہم کی جاتی ہے، البتہ ایسا ممکن ہے کہ تمہیں جادوئی کلمات کی کتابیں اور کچھ دوسری چیزیں استعمال شدہ خریدنا پڑیں مگر......''

''جادوئی کلمات کی کتابیں کہاں سے ملتی ہیں؟'' رڈل نے ان کی بات کاٹتے ہوئے پوچھا اور شکریہ ادا کئے بغیر پھولا ہوا وزنی بٹوہ لے لیا۔ وہ اب سونے کے ایک موٹے گیلن سکے کا بغور معائنہ کر رہا تھا۔

''یہ سامان جادوئی بازار سے مل جائے گا۔'' ڈمبل ڈور نے کہا۔ ''میرے پاس تمہاری کتب کی فہرست اور ضروری سامان کی تفصیل موجود ہے۔ میں ہر چیز خریدنے میں تمہاری معاونت کر سکتا ہوں......''

''آپ میرے ساتھ جائیں گے؟'' رڈل نے سر اُٹھا کر ان کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''بالکل......اگر تم چاہو تو......''

''میرا خیال ہے کہ مجھے آپ کی معاونت کی ضرورت نہیں پیش آئے گی!'' رڈل نے سپاٹ لہجے میں بے دھڑک کہا۔ ''مجھے تنہا

کام کرنے کی عادت ہے۔ میں پورے لندن میں تنہا سفر کرسکتا ہوں، ویسے اس جادوئی بازار میں کیسے جاتے ہیں؟......سر!'' اس نے ڈمبل ڈور کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر پوچھا۔

ہیری نے سوچا کہ ڈمبل ڈور اس کے ساتھ جانے کیلئے اصرار کریں گے، مگر ایک بار پھر اسے غیر متوقع طور پر حیرت کا سامنا کرنا پڑا۔ ڈمبل ڈور نے ایک لفافہ اس کی طرف بڑھا دیا جس میں ضروری سامان اور کتابوں کی فہرست موجود تھی۔ پھر انہوں نے رڈل کو یہ بتادیا کہ یتیم خانے سے لیکی کالڈرن کیسے پہنچا جاسکتا تھا؟

''وہ بار تمہیں آسانی سے دکھائی دے جائے گا حالانکہ تمہارے چاروں طرف موجود ماگلو......یعنی غیر جادوگر لوگ......اسے نہیں دیکھ پائیں گے۔ بار مین مسٹر ٹام کے پاس جانا۔ اس کا نام یاد رکھنا کافی آسان رہے گا کیونکہ اس کا اور تمہارا نام ایک ہی ہے......''

رڈل نے چڑ چڑے انداز میں تیوریاں کھینچیں جیسے کسی وہ کسی آوارہ مکھی کو خود سے دور بھگانے کی کوشش کر رہا ہو......

''کیا تمہیں ٹام نام پسند نہیں ہے؟''

''دنیا میں لاتعداد ٹام بھرے ہوئے ہیں!'' رڈل نے بڑبڑا کر کہا۔ پھر وہ ایک سوال پوچھنے سے خود کو روک نہیں پایا تھا۔ ایسا لگا جیسے نہ چاہتے ہوئے بھی اس کے منہ سے یہ بات نکل گئی ہو۔ اس نے پوچھا۔ ''کیا میرے والد جادوگر تھے؟ ان لوگوں نے مجھے بتایا ہے کہ ان کا نام بھی ٹام رڈل ہی تھا......''

''مجھے اس بارے میں معلوم نہیں ہے!'' ڈمبل ڈور نے نرم لہجے میں کہا۔

''میری ماں جادوگر نہیں ہوسکتی...... ورنہ وہ یوں اتنی آسانی سے موت کے منہ میں نہیں اتر جاتی۔'' رڈل نے خود کلامی کرتے ہوئے کہا، وہ یہ بات ڈمبل ڈور کو نہیں بتا رہا تھا۔ ''یقیناً میرے والد ہی جادوگر رہوں گے......تو میں جب یہ سارا سامان حاصل کرلوں گا تو میں ہوگورٹس کیسے آؤں گا......؟''

''یہ تمام ہدایات تمہارے لفافے میں موجود ایک چرمئی کاغذ پر موجود ہیں۔'' ڈمبل ڈور نے کہا۔ ''تمہیں یکم ستمبر کو کنگ کراس سٹیشن سے ہوگورٹس کیلئے روانہ ہوگے۔ اس میں ریل گاڑی کا ٹکٹ بھی موجود ہے......''

رڈل نے اپنا سر اثبات میں ہلایا۔ ڈمبل ڈور اُٹھ کر کھڑے ہوگئے اور اپنا ہاتھ دوبارہ مصافحے کیلئے آگے بڑھایا۔

''میں سانپوں سے بات کرسکتا ہوں۔ جب ہم جنگل میں گھومنے کیلئے گئے تھے تو اس وقت مجھے اس بات کا احساس ہوا تھا۔ وہ مجھے خود بخود تلاش کر لیتے ہیں...... وہ میرے ساتھ باتیں کرتے ہیں۔ کیا جادوئی دنیا میں یہ معمول کی بات ہے؟'' رڈل نے ڈمبل ڈور سے ہاتھ ملاتے ہوئے پوچھا۔

ہیری سمجھ گیا کہ اس نے اپنی سب سے زیادہ عجیب صلاحیت کا ذکر اس پل تک محض اس لئے روک رکھا تھا کیونکہ وہ سب سے زیادہ متاثر کن صورت حال پیدا کرنا چاہتا تھا۔

''یہ جادوئی دنیا میں بھی غیر معمولی چیز ہے!'' ڈمبل ڈور نے ایک پل جھجکنے کے بعد کہا۔ ''مگر اس صلاحیت کا اظہار پہلے بھی کئی بار ہو چکا ہے...... یہ تم ہوگورٹس میں جلد ہی جان لو گے!''

ڈمبل ڈور کا لہجہ پرسکون تھا مگر ان کی متجسس نگاہیں رڈل کے چہرے کو دلچسپی سے ٹٹول رہی تھیں۔ وہ دونوں کچھ ساعتوں تک خاموشی سے کھڑے ایک دوسرے کو دیکھتے رہے، پھر ان دونوں کے ہاتھ الگ الگ ہو گئے۔ ڈمبل دروازے کے پاس پہنچ گئے۔

''دوپہر بخیر ٹام! میں اب تم سے ہوگورٹس میں ملوں گا......''

''میرا خیال ہے کہ اتنا ہی کافی ہے......'' ہیری کے پہلو میں سے سفید بالوں والے ڈمبل ڈور کی آواز سنائی دی۔ کچھ ہی پل بعد وہ ایک بار پھر اندھیری کھائی میں ہچکولے کھاتے ہوئے ڈمبل ڈور کے دفتر میں واپس پہنچ گئے۔

''بیٹھ جاؤ......'' ڈمبل ڈور نے ہیری کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

ہیری نے ان کی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے اپنی کرسی سنبھال لی۔ اس کا ذہن ابھی تک دکھائی دینے والے منظر کے بارے میں سوچ رہا تھا۔

''اس نے اس بات پر مجھ سے زیادہ جلدی یقین کر لیا...... میرا کہنے کا مطلب ہے کہ جب آپ نے اسے بتایا کہ وہ ایک جادوگر تھا۔'' ہیری نے جلدی سے کہا۔ ''جب ہیگرڈ نے مجھے یہی بات پہلی بار بتائی تھی تو مجھے تو یقین ہی نہیں ہوا ہوں......''

''بالکل! رڈل یہ تسلیم کرنے کیلئے ذہنی طور پر پوری طرح آمادہ ہو چکا تھا کہ وہ...... اس کے الفاظ میں کہا جائے تو...... وہ 'خاص' تھا۔'' ڈمبل ڈور نے کہا۔

''کیا آپ کو اس وقت معلوم تھا؟'' ہیری نے پوچھا۔

''کیا میں یہ جانتا تھا کہ میں دنیا کے سب سے خطرناک اور شیطانی جادوگر سے ملاقات کر رہا ہوں؟'' ڈمبل ڈور نے کہا۔ ''بالکل نہیں...... مجھے اس بات کا ذرا سا بھی اندازہ نہیں تھا کہ وہ بڑا ہو کر ایسا بن جائے گا۔ بہرحال، یہ بات سچ ہے کہ میں اسے دیکھ کر حیرت انگیز طور پر چکرا سا گیا تھا۔ میں اس عزم کے ساتھ ہوگورٹس لوٹا تھا کہ میں اس پر کڑی نظر رکھوں گا، جو میں ویسے بھی اس رکھتا...... کیونکہ وہ تنہا اور دوستی سے محروم تھا مگر میں نے محسوس کیا کہ اس کے ساتھ ساتھ مجھے دوسرے مستحق افراد کے ساتھ بھی ایسا ہی برتاؤ رکھنا چاہئے...... جیسا کہ تم سن چکے ہو کہ اتنی کم عمری میں ہی ننھے جادوگر کے لحاظ سے اس کی قوتیں بے حد تعجب انگیز اور غیر معمولی طور پر طاقتور تھیں اور...... بہت دلچسپ اور خطرناک پہلو یہ تھا کہ اسے وقت سے پہلے ہی اس حقیقت کا علم ہو چکا تھا کہ وہ اپنی ان قوتوں کا استعمال کر سکتا ہے اور وہ جانتے بوجھتے ہوئے بھی ایسا کرنے لگا تھا۔ جیسا کہ تم نے دیکھا کہ اس نے محض 'یونہی' ان کا استعمال نہیں کیا تھا۔ جیسا کہ کم عمری بیشتر جادوگر کر گزرتے ہیں۔ وہ اپنی جادوئی قوتوں کا استعمال پورے ارادے اور ہوش و حواس کے ساتھ دوسروں کے خلاف کر رہا تھا۔ ڈرانے، سزا دینے، نہتا کرنے کیلئے...... خرگوش کا گلا دبانے، کم عمر لڑکے ڈینس اور کم سن لڑکی ایما کو غار

میں بہلا پھسلا کرلے جانے کی کہانی ہمیں نہایت اہم آ گاہی دیتی ہے۔......اگر میں چاہوں تو انہیں زخمی بھی کرسکتا ہوں......''

''اور وہ مار باشی ہے......'' ہیری نے درمیان میں کہا۔

''بالکل......یقینی طور پر ایک پیدائشی قوت ہے، جسے تاریک جادو کے فن سے سنگین طور پر منسلک قرار دیا جاتا ہے۔ حالانکہ جیسا کہ ہم جانتے ہیں، عظیم اور بھلے لوگ بھی مار باشی ہو سکتے ہیں، دراصل سانپوں کے ساتھ گفتگو کرنے کی اس کی صلاحیت نے مجھے اتنا فکرمند نہیں کیا تھا جتنا کہ اس کی بے رحمانہ فطرت، پراسرار رازداری اور تسلط پسندی نے کیا تھا......ایک بار پھر وقت ہمیں یہ احساس دلا رہا ہے کہ رات کی تاریکی گہری ہو چکی ہے!'' ڈمبل ڈور نے کھڑکیوں کے دوسری طرف تاریک آسمان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ''مگر رخصت ہونے سے پہلے میں تمہاری توجہ اس منظر کی کچھ اہم باتوں کی طرف مبذول کرنا چاہوں گا جو ہم نے کچھ ہی دیر پہلے اس یاد میں دیکھی ہیں۔ کیونکہ ان باتوں کا ان معاملات کے ساتھ گہرا تعلق ہے، جن پر آئندہ ملاقاتوں کے دوران کھل کر گفتگو کرنے والے ہیں......''

وہ لمحہ بھر کیلئے ٹھہرے۔

''پہلی بات...... مجھے امید ہے کہ تم نے رڈل کے ردعمل پر دھیان دیا ہوگا جب میں نے اس سے ذکر کیا تھا کہ کسی دوسرے کا نام بھی ٹام ہے؟''

ہیری نے اپنا سر ہلایا۔

''اس نے اس ہر چیز کیلئے اپنی حقارت کا اظہار کیا تھا جو اسے دوسرے لوگوں سے مماثل کرسکتی ہے یا اسے عام لوگوں جیسا بنا کر پیش کرسکتی ہو۔ اس وقت بھی وہ الگ تھلگ، تنہائی پسند، منفرد اور اعلیٰ درجے کا مقام پانا چاہتا تھا جیسا کہ تم جانتے ہی ہو، اس کے کچھ سال بعد ہی اس نے اپنے پرانے نام سے ہمیشہ کیلئے چھٹکارا پا لیا تھا اور لارڈ والڈی مورٹ کا نقاب اپنے چہرے پر سجا لیا تھا، جس کی آڑ میں وہ ایک طویل عرصے سے پوشیدہ بیٹھا ہوا ہے...... مجھے یقین ہے کہ تم نے یہ بھی دیکھا ہوگا کہ ٹام رڈل اس وقت بھی حد سے زیادہ خود کفیل، پوشیدگی کا قائل اور واضح طور پر عدم دوستی پر یقین رکھتا تھا۔ وہ جادوئی بازار میں جانے کیلئے کسی کی مدد اور ساتھ لینے کیلئے بالکل آمادہ نہیں تھا۔ وہ فرد واحد کے طور پر کاموں کو سرانجام دینا زیادہ پسند کرتا تھا۔ دورِ حاضر کا والڈی مورٹ بھی بالکل ایسا ہی ہے۔ تم نے یہ سنا ہی ہوگا کہ بے شمار مرگ خور ایسا دعویٰ کرتے رہتے ہیں کہ وہ اس کے رازدار ہیں، صرف وہ ہی اس کے زیادہ قریب ہیں یا انہیں ہر معاملے میں اہمیت حاصل ہے، درحقیقت وہ سب مغالطے اور خوش فہمی کا شکار ہیں۔ لارڈ والڈی مورٹ کا زندگی میں ایک بھی دوست نہیں رہا ہے اور مجھے پورا یقین ہے کہ اس نے کبھی کسی کو دوست بنانا ہی نہیں چاہا تھا......اور آخری بات...... ہیری! مجھے امید ہے کہ تمہیں نیند نہیں آ رہی ہوگی کہ اس بات کو نظرانداز کردو...... ٹام رڈل کو فاتحانہ چیزیں اکٹھا کرنے کا شوق تھا۔ تم نے چوری کے سامان کا وہ ڈبہ دیکھا جسے اس نے اپنے کمرے میں چھپا رکھا تھا۔ اس نے اپنے ہاتھوں شکار ہونے والوں کی کوئی نہ کوئی چیز بطور نشانی رکھی ہوئی

تھی۔اگر تم چاہو تو انہیں لاعلمی کے دور کی ناجائز جادوئی نشانیاں قرار دے سکتے ہو۔اس کی اس عادت کو خاص طور پر کبھی مت بھولنا کیونکہ آنے والے وقت میں یہ نہایت اہم ثابت ہوگی......اور اب سونے کا وقت ہو چکا ہے!''

ہیری اُٹھ کر کھڑا ہوگیا۔جب وہ کمرے کا احاطہ طے کر کے دروازے کی طرف بڑھا تو اس کی آنکھ منقش پایوں والی چھوٹی تپائی پر پڑی جو دروازے کے پہلو میں رکھی ہوئی تھی،اس پر چاندی کے نازک آلات موجود تھے مگر آج وہ خاموش دکھائی دے رہے تھے۔ گذشتہ ملاقات میں اس نے وہاں پر مارولو گیونٹ کی انگوٹھی پڑی ہوئی دیکھی تھی مگر اب وہ وہاں پر موجود نہیں تھی۔

''کچھ کہنا چاہتے ہو،ہیری؟''ڈمبل ڈور نے پوچھا جب انہوں نے ہیری کو ٹھٹک کر رکتے ہوئے دیکھا۔

''انگوٹھی چلی گئی ہے......؟''ہیری نے مڑتے ہوئے کہا۔''مگر میں نے سوچا تھا کہ اب آپ کے پاس منہ سے بجانے والا باجا یا پھر ایسی ہی کوئی چیز ہوگی......''

ڈمبل ڈور اس کی طرف دیکھ کر مسکرائے اور پھر اپنے نصف چاند کی شکل والی عینک کے اوپر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

''بہت عمدہ ہیری!مگر وہ منہ سے بجانے والا باجا محض 'باجا' ہی تھا......''

اس پراسرار جملے کے ساتھ ہی انہوں نے اپنا ہاتھ ہلایا۔وہ سمجھ چکا تھا کہ یہ جانے کیلئے اشارہ ہے۔

☆☆☆☆

چودھواں باب

# سعادتیال

اگلی صبح ہیری کا پہلا پیریڈ علم مفردات یعنی جڑی بوٹیوں کے علم کی کلاس کا تھا۔ وہ ناشتے کی میز پر رون اور ہرمائنی کو ڈمبل ڈور کی خصوصی تعلیم کے بارے میں کچھ نہیں بتا پایا تھا۔ اسے خدشہ تھا کہ کہیں اردگرد بیٹھے ہوئے لوگ اس کی باتیں نہ سن لیں۔ بہرحال، سبزیوں کی کیاری کے درمیان گرین ہاؤس کی طرف جاتے ہوئے انہیں ساری باتیں بتا دیں۔ ہفتہ بھر جاری رہنے والے طوفانی جھکڑ اور سنسناتی ہوئی ہوائیں تھم چکی تھیں۔ مانوس عجیب سی خنکی بھری دھند واپس لوٹ آئی تھی۔ جس کی وجہ سے انہیں اپنے متعلقہ گرین ہاؤس تلاش کرنے میں معمول سے کچھ زیادہ وقت لگا تھا۔

''کیا 'تم جانتے ہو کون؟' اپنے بچپن میں بھی ڈراؤنا دکھائی دیتا تھا؟'' رون نے آہستگی سے اپنے حفاظتی دستانے پہنتے ہوئے پوچھا جب وہ ایک گانٹھ دار 'سنارگلف' نامی پودے کی ڈنٹھل کے اردگرد بیٹھے ہوئے تھے جو ان کی سہ ماہی کی پڑھائی کا حصہ تھا۔ ''مگر میں اب بھی یہ نہیں سمجھ پایا ہوں کہ ڈمبل ڈور تمہیں ماضی کے جھروکوں سے یہ سب کیوں دکھا رہے ہیں؟ میرا کہنے کا مطلب ہے کہ یہ واقعی دلچسپ بات لگتی ہے مگر اس کا مقصد کیا ہو سکتا ہے؟''

''میں نہیں جانتا...... مگر ان کا کہنا ہے کہ یہ سب نہایت اہمیت کا حامل ہے اور اس سے مجھے اپنے دفاع میں مدد ملے گی۔'' ہیری نے ایک چیونگم منہ میں ڈالتے ہوئے کہا۔

''جہاں تک میرا خیال ہے کہ یہ سب نہایت مفید ہے!'' ہرمائنی نے سنجیدگی سے کہا۔ ''والڈی مورٹ کے بارے میں زیادہ سے زیادہ معلومات رکھنا دانش مندی کا تقاضا ہے ورنہ تمہیں اس کی کمزوریوں کیسے معلوم ہو پائیں گی؟......''

''سلگ ہارن کی تقریب کیسی رہی؟'' ہیری نے چیونگم چباتے ہوئے پوچھا۔

''اوہ! وہ واقعی دلچسپ تھی۔'' ہرمائنی نے حفاظتی عینک لگاتے ہوئے کہا۔ ''میرا کہنے کا مطلب ہے کہ وہ اپنے مشہور سابقہ طلباء کے بارے میں گفتگو کرتے ہیں اور وہ میکلی گن پر تو فریفتہ ہیں کیونکہ مستقبل کے بارے میں اس کے خیالات نہایت عمدہ ہیں مگر انہوں نے ہمیں بہترین کھانا کھلایا اور گیونگ جونس سے ہمارا تعارف بھی کروایا......''

''گیونگ جونس؟'' رون نے کہا جس کی آنکھیں اس کی حفاظتی عینک کے نیچے حیرت سے پھیل گئی تھیں۔ ''گیونگ جونس؟...... جو ہیلی ہیڈ ٹیم کا کپتان ہے؟''

''ہاں وہی......!'' ہرمائنی نے سر ہلا کر کہا۔ ''مجھے تو محسوس ہوا کہ وہ اپنے بارے میں کچھ زیادہ ہی ڈینگیں مارتا ہے مگر......''

''باتیں کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے......'' اسی وقت پروفیسر سپراؤٹ نے ان کے سر پر منڈلاتے ہوئے سختی سے کہا۔ ''تم لوگ پیچھے رہ گئے ہو، باقی سب اپنا اپنا کام شروع کر چکے ہیں اور نیول کو تو پہلی پھلی تلاش کرنے میں کامیابی بھی مل چکی ہے......''

انہوں نے مڑ کر دیکھا۔ غیر معمولی طور پر نیول کی ڈنٹھل خون میں لت پت دکھائی دے رہی تھی اور اس کے چہرے کے پہلو میں ایک گہری خراش بھی پڑ چکی تھی مگر وہ سنگترے کی شکل کی ایک سبز چیز پکڑے ہوئے تھا جو نہایت بدصورت دکھائی دے رہی تھی۔

''ٹھیک ہے پروفیسر! ہم ابھی شروع کر رہے ہیں۔'' رون نے کہا اور جب وہ دوبارہ مڑیں تو اس نے مزید جوڑتے ہوئے کہا۔ ''ہمیں گم گپ شپ والا جادوئی کلمہ استعمال کرنا چاہئے تھا، ہیری!''

''نہیں...... بالکل نہیں استعمال کرنا چاہئے تھا!'' ہرمائنی نے فوراً اختلاف کرتے ہوئے کہا۔ وہ ہمیشہ آدھ خالص شہزادے کے جادوئی کلمات کا ذکر سن کر چراغ پا ہو جاتی تھی۔ ''چلو...... بہتر یہی ہوگا کہ ہم اپنا کام شروع کر دیں......''

اس نے باقی دونوں کی طرف سہمی ہوئی نظروں سے دیکھا۔ انہوں نے گہری سانس لی اور اپنے وسط میں موجود ایک پھولے ڈنٹھل پر ٹوٹ پڑے۔ ڈنٹھل جیسے ان کی موجودگی محسوس کرتے ہی فوراً زندہ ہو گیا۔ اس کی خاردار جھاڑی جیسی لمبی بیلیں اوپر کی طرف اُڑنے لگیں اور ہوا میں کوڑوں کی طرح لہرانے لگیں۔ ایک بیل ہرمائنی کے بالوں میں الجھ گئی مگر رون نے فوراً اسے دور ہٹا دیا۔ ہیری دو لہراتی ہوئی بیلوں کو ایک ساتھ باندھنے میں کامیاب ہو گیا۔ پھر پھول کی پتیوں جیسی بیلوں کے وسط میں موجود ایک بڑا دہانہ کھل گیا۔ ہرمائنی نے جرأت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنا ہاتھ اس دہانے جیسے سوراخ کے اندر ڈال دیا مگر اگلے ہی لمحے دہانے کے کنارے سکڑ گئے اور اس کی کہنی کے گرد سختی سے چمٹ گئے۔ ہیری اور رون نے لہراتی بیلوں کو پوری قوت سے کھول کر اس کے دہانے کو دوبارہ کھولنے کی پوری کوشش کی۔ جب دہانے میں لچک پیدا ہوئی تو ہرمائنی نے جلدی سے اپنا ہاتھ باہر نکال لیا۔ اس کا ہاتھ نیول کی طرح خون میں لت پت تھا اور اس میں سنگترے کی شکل جیسی ایک بڑی پھلی موجود تھی۔ اگلے ہی لمحے لہراتی ہوئی خاردار بیلیں کسی سپرنگ کی مانند ڈنٹھل کے اندر چلی گئی اور دہانہ ایک بار پھر بند ہو گیا۔ ڈنٹھل سخت لکڑی جیسی بے ضرر ٹکڑے جیسی دکھائی دینے لگی۔

''اگر میں نے مستقبل میں اپنا گھر بنایا تو میں ان منحوس پودوں کو ہرگز اپنے باغیچے میں نہیں لگاؤں گا۔'' رون منہ بسورتے ہوئے بولا۔ اس نے اپنی حفاظتی عینک کو آنکھوں سے اُٹھا کر ماتھے کے اوپر رکھتے ہوئے اپنے چہرے کا پسینہ پونچھا۔

''مجھے ایک پیالہ دو۔'' ہرمائنی نے کہا اور دھڑکتی ہوئی پھلی کو خود سے تھوڑا دور کر کے پکڑے رکھا۔ ہیری نے ایک پیالہ اس کی طرف بڑھایا اور پھر ہرمائنی نے ناپسندیدگی کے ساتھ اس میں دھڑکتی ہوئی پھلی ڈال دی۔

''زیادہ منہ بنانے کی ضرورت نہیں ہے!'' پروفیسر سپراؤٹ نے تلخی سے کہا۔ ''اسے فوراً نچوڑ ڈالو، تازی پھلی کا رس سب سے عمدہ نکلتا ہے......''

''ٹھیک ہے......'' ہرمائنی نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور اپنی ادھوری گفتگو کا سلسلہ دوبارہ یوں جوڑ دیا جیسے بیچ میں کسی خطرناک ڈٹھل نے ان پر کوئی حملہ نہ کیا ہو۔ ''ہیری! سلگ ہارن کرسمس کے موقع پر ایک تقریب کے انعقاد پر غور کر رہے ہیں اور تم اس سے کسی قیمت پر بچ نہیں پاؤ گے کیونکہ انہوں نے مجھے یہ ذمہ داری سونپی ہے کہ میں تمہاری غیر مصروف شاموں کے بارے میں تفصیل اکٹھی کر کے انہیں آگاہ کروں تا کہ وہ اپنی تقریب اس رات رکھ سکیں جب تم انکار کرنے کی حالت میں نہ ہو......''

ہیری یہ سن کر درد سے کراہ اُٹھا۔ اس دوران رون پھلی کو اپنے دونوں ہاتھوں سے پیالے میں پھاڑنے کی کوشش کر رہا تھا۔ وہ ہرمائنی کی بات سن کر اُٹھ کھڑا ہوا اور اپنی پوری طاقت سے دھڑکتی ہوئی پھلی پر دباؤ ڈالنے لگا۔

''اور اس تقریب میں صرف سلگ ہارن کے پسندیدہ طلباء ہی شامل ہوں گے، ہے نا؟'' وہ غصیلے لہجے میں غرا کر بولا۔

''ظاہر ہے، یہ صرف سلگ کلب کے ممبران کیلئے ہی ہے۔'' ہرمائنی نے جواب دیا۔

رون نے غصے کی شدت سے زور لگایا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ پھلی اس کی انگلیوں سے نکل کر ہوا میں اچھل گئی اور گرین ہاؤس کی شیشے کی کھڑکی سے جا ٹکرائی اور پھر وہاں سے واپس پلٹ کر پروفیسر سپراؤٹ کے سر پر پڑی جس سے ان کی پرانی ٹوپی گر گئی۔ ہیری اُٹھ کر پھلی لینے کیلئے ان کی طرف بڑھا۔ جب وہ واپس لوٹا تو اسے ہرمائنی کی تیکھی آواز سنائی دی۔

''رون! میں نے سلگ کلب کا نام ایجاد نہیں کیا ہے......''

''سلگ کلب......!'' رون نے ملفوائے کے انداز میں تمسخرانہ مسکراہٹ کے ساتھ دہرایا۔ ''یہ بہت احمقانہ نام ہے۔ خیر! مجھے امید ہے کہ تم اس تقریب میں خوب لطف اندوز ہو گی، تم میکلی گن کے ساتھ جوڑی کیوں نہیں بنا لیتی ہو؟ پھر سلگ ہارن تمہیں بادشاہ اور ملکہ جیسے القاب سے پکار سکیں گے......''

''ہمیں اپنے ہمراہ مہمان لے جانے کی اجازت ہے۔'' ہرمائنی نے تلخی سے کہا جس کا چہرہ نجانے کیوں اچانک سرخ ہو گیا تھا۔ ''اور میں تمہیں ساتھ لے جانے کا ارادہ کئے ہوئے تھی، لیکن اگر تمہیں یہ تقریب احمقانہ محسوس ہوتی ہے تو میں خواہ مخواہ پریشان نہیں کروں گی۔''

ہیری کے ذہن میں یہ خیال کوندا کہ کاش کتنا اچھا ہوتا کہ وہ پھلی کچھ زیادہ ہی فاصلے پر چلی گئی ہوتی؟ تا کہ اسے اس وقت ان دونوں کے پاس موجود رہنے کی ضرورت باقی نہ رہتی۔ وہ دونوں اس سے بے خبر اپنی نوک جھونک میں مصروف تھے۔ بہرحال، ہیری نے پھلی والے پیالے کو پکڑا اور پورا زور لگا کر پھلی کو پھاڑنے کی کوشش کرنے لگا۔ بدقسمتی سے اسے اب بھی ان کی نوک جھونک کا ایک ایک لفظ سنائی دے رہا تھا۔

''اوہ! تو تم مجھے اپنے ساتھ لے جانا چاہتی تھی؟'' رون نے بالکل مختلف لہجے میں پوچھا۔

''ہاں! میرا یہی خیال تھا۔'' ہرمائنی غصیلے لہجے میں غرا کر بولی۔ ''لیکن اگر تم یہی چاہتے ہو کہ میں میکلی گن کے ساتھ جوڑی بنا لوں تو......''

ایک لمحے کا توقف ہوا جس کے دوران ہیری لچکدار پھلی پر کھرپی کی ضرب لگا کر اسے پھوڑنے کی کوشش کرنے لگا۔

''نہیں...... میں ایسا نہیں چاہتا......'' رون نے آہستگی کے ساتھ کہا۔

ہیری کا نشانہ چوک گیا اور پھلی کے بجائے کھرپی پیالے پر پڑی اور وہ چھناکے کی آواز سے ٹوٹ گیا۔

''ڈورستم!'' اس نے جلدی سے کہا اور اپنی چھڑی لہرا کر پیالے کے ٹکڑوں کو ٹھونکا۔ پیالہ واپس جڑ کر صحیح سالم ہو گیا۔ بہر حال، پیالہ ٹوٹنے سے رون اور ہرمائنی کو ہیری کی بدحواسی کا احساس ہو گیا۔ ہرمائنی پریشان دکھائی دینے لگی اور اس نے جلدی سے علم مفردات کی کتاب کے اوراق پلٹنے شروع کر دیئے تا کہ سنارگلف کی پھلیوں سے درست طریقے سے رس نکالنے کا طریقہ تلاش کر سکے۔ دوسری طرف رون تھوڑا اجل دکھائی دیا مگر اس کے چہرہ پہلے کی بہ نسبت کھل چکا تھا۔

''ہیری! پھلی ادھر دو...... اس میں لکھا ہے کہ ہمیں کسی نوکیلی چیز سے اس میں سوراخ کرنا ہوگا۔'' ہرمائنی نے جلدی سے کہا۔

ہیری نے پھلی پیالے ڈالی اور پیالہ اس کی طرف بڑھا دیا۔ حفاظتی عینک لگا کر وہ اور رون ایک بار پھر ڈنٹھل پر ٹوٹ پڑے۔ ہیری کو اس بات حیرت نہیں ہوئی کہ جب ایک خاردار بیل اس کا گلا دبانے پر آمادہ ہو گئی تھی۔ اسے اس کے ساتھ باقاعدہ کشتی لڑنا پڑی تھی۔ وہ جانتا تھا کہ جلد بدیر رون اور ہرمائنی کے درمیان اس طرح کی نوبت پیدا ہو سکتی تھی مگر اسے معلوم نہیں تھا کہ اسے ہرمائنی اور رون کے باہمی تعلقات کی خرابی پر کیسا محسوس ہو رہا تھا...... وہ اور چو چینگ اب اتنی ندامت کا شکار تھے کہ آپس میں بات کرنے کو تو رہنے ہی دیں، وہ ایک دوسرے کی طرف دیکھنا تک گوارا نہیں کرتے تھے۔ اگر رون اور ہرمائنی ایک ساتھ گھومنے لگے اور پھر ان میں علیحدگی ہو گئی تو پھر کیا ہوگا؟ کیا ان کی دوستی اس کے بعد بھی برقرار رہ پائے گی؟ ہیری کو یاد آیا کہ کچھ ہفتوں تک تیسرے سال کی پڑھائی کے دوران ہرمائنی اور رون نے ایک دوسرے سے بات نہیں کی تھی۔ اسے ان دونوں کے درمیان فاصلہ پاٹنے اور رابطے کا پل بننے میں ذرا بھی مزہ نہیں آیا تھا۔ اگر وہ الگ نہ ہوئے تو پھر کیا ہوگا؟ اگر وہ بل ویزلی اور فلیور ڈیلا کور جیسے بن گئے تو پھر کیا ہوگا؟ ان کے ساتھ رہنا بہت مشکل ہو جائے گا اور وہ بالکل تنہا رہ جائے گا......

''اوہ پکڑ لی......'' رون نے چلایا اور اس نے ڈنٹھل کے دہانے میں دوسری پھلی کھینچ کر باہر نکالی۔ اس وقت تک ہرمائنی پہلی پھلی کو پھاڑنے میں کامیاب ہو چکی تھی۔ پھلی میں سے زردی مائل سبز رس کے ریشے سنڈیوں کی مانند رینگ رینگ کر نکل رہے تھے۔

باقی وقت میں سلگ ہارن کلب کی تقریب کا کوئی ذکر نہیں ہوا حالانکہ ہیری نے اگلے کچھ دنوں تک اپنے دونوں دوستوں کا زیادہ غور سے مشاہدہ کیا مگر رون اور ہرمائنی کے باہمی سلوک میں کسی قسم کا رخنہ دکھائی نہیں دیا۔ ماسوائے، وہ ایک دوسرے کے ساتھ کچھ

زیادہ ہی شائستگی سے پیش آرہے تھے۔ ہیری کو محسوس ہوا کہ اسے یہ دیکھنا ہوگا کہ تقریب والی رات کو سلگ ہارن کے نیم روشن کمرے میں بٹر بیئر کی محفل کے بعد کیا ہوتا ہے بہرحال، اس دوران اس کے پاس اور بھی کئی اہم پیچیدہ معاملات موجود تھے۔

کیٹی بل ابھی تک سینیٹ مونگوز ہسپتال میں داخل تھی اور اس کی واپسی کی کوئی امید دکھائی نہیں دے رہی تھی۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ گری فنڈر کی کیوڈچ ٹیم جسے ہیری ستمبر سے مشقیں کروا رہا تھا، اس میں سے ایک نقاش کم ہو چکا تھا۔ اس نے کیٹی بل کی جگہ پر کسی دوسرے فرد کو محض اس لئے منتخب نہیں کیا تھا کیونکہ اسے کیٹی بل کے صحت یاب ہو کر لوٹ آنے کی قوی امید تھی۔ بہرحال، سلے درن کی ٹیم کے ساتھ ان کا پہلا میچ طے تھا جو اب تیزی سے قریب آرہا تھا اور اسے بالآخر یہ تسلیم کرنا پڑا کہ کیٹی کی بروقت واپسی ممکن نہیں تھی۔

ہیری کو یقین تھا کہ وہ آزمائشی مشقوں کا مرحلہ ایک بار پھر سے برداشت نہیں کر پائے گا۔ بجھے ہوئے احساس کے ساتھ جس کا کیوڈچ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں تھا، اس نے ایک دن تبدیلی ہیئت کی کلاس کے اختتام پر ڈین تھامس کو روک لیا۔ کلاس کے زیادہ تر طلباء پہلے ہی باہر نکل چکے تھے۔ البتہ کئی چہچہاتے ہوئے زرد پرندے اب بھی کلاس روم میں ادھر ادھر منڈلا رہے تھے جنہیں کچھ دیر پہلے ہرمائنی نے جادو کے زور پر نمودار کیا تھا۔ یہ الگ بات تھی کہ ہرمائنی کے علاوہ باقی طلباء میں سے کوئی بھی ایسا کرنے میں کامیاب نہیں ہو پایا تھا، یہاں تک کہ ایک پنکھ بھی نمودار نہیں ہو سکا تھا۔

''کیا تم اب بھی نقاش بننے میں دلچسپی رکھتے ہو؟'' ہیری نے جھجکتے ہوئے سوال کیا۔

''کیا مطلب......؟'' ڈین چونک کر بولا اور پھر جیسے وہ اگلے لمحے ہیری کی بات سمجھ گیا ہو۔ ''ظاہر ہے، میں نقاش بننا چاہتا ہوں......'' اس کی آواز خوشی بھرا جوشیلا پن نمایاں تھا۔ ہیری نے دیکھا کہ ڈین کے عقب میں سمیس فنی گن اپنی کتابیں غصیلے انداز میں اپنے بستے میں ٹھونس رہا تھا۔ ہیری نے ڈین کو اب تک کھیلنے کیلئے اس لئے نہیں پوچھا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ سمیس کو یہ بات بالکل پسند نہیں آئے گی۔ دوسری طرف اسے وہی فیصلہ کرنا تھا جو ٹیم کیلئے سب سے اچھا ثابت ہوتا، ڈین تھامس میں سمیس کی بہ نسبت زیادہ پھرتیلا پن اور مہارت موجود تھی۔

''تو ٹھیک ہے، تم اب ٹیم میں شامل ہو۔'' ہیری نے سنجیدگی سے کہا۔ ''آج رات کو سات بجے مشقیں رکھی ہیں، میدان میں پہنچ جانا......''

''بہت شاندار ہیری......تمہارا بے حد شکریہ!......اُف خدایا...... مجھے اپنی خوشی کو جینی کے ساتھ جلدی سے بانٹنا ہوگا۔ مجھے بڑی بے چینی محسوس ہو رہی ہے!'' ڈین چہکتا ہوا بولا۔

وہ جست لگا کر کلاس روم سے باہر بھاگا اور اپنے پیچھے ہیری اور سمیس کو تنہا چھوڑ گیا۔ اس پریشانی کے لمحات میں ہرمائنی کے نمودار کئے ہوئے پرندوں میں کسی ایک نے اُڑتے ہوئے سمیس کے سر پر بیٹ کر دی۔ اس نے غصے سے جھنجلاتے ہوئے پرندوں کو نشانہ بنانا چاہا مگر وہ ناکام رہا۔

سمیس تنہا ہی نہیں تھا جو کیٹی بل کی خالی جگہ پر ڈین کی نامزدگی سے حسد کا شکار تھا۔ گری فنڈر کے ہال میں کافی چہ میگوئیاں پھیلی ہوئی تھیں کہ ہیری میں ٹیم میں اپنے دورُوم میٹس کو شامل کرلیا ہے۔ ہیری اپنے سابقہ ایام میں سکول میں اس سے بھی سنگین صورتحال سے دوچار ہو چکا تھا اس لئے اسے کوئی خاص پریشانی محسوس نہیں ہوئی مگر پھر بھی اس پر دباؤ کی شدت بڑھتی جارہی تھی کہ وہ سلے درن کے خلاف ہونے والے میچ میں فتح حاصل کرے۔ ہیری جانتا تھا کہ اگر گری فنڈر جیت گیا تو پورا فریق بھول جائے گا کہ اس نے ہیری کی مخالفت کی تھی اور اسے تنقید کا نشانہ بنایا تھا اور یہی کہتا ہوا دکھائی دے گا کہ ہمیں تو پہلے سے ہی معلوم تھا کہ ہیری کا انتخاب لاجواب ہے لیکن اگر وہ سلے درن کے مقابلے میں شکست سے دوچار ہو گئے تو...... ہیری نے مغموم احساس کے ساتھ دل میں سوچا، اسے اس سے تکلیف دہ چہ میگوئیوں اور مخالفت کو جھیلنا پڑے گا۔

ہیری جانتا تھا کہ رون گھبراہٹ اور خوداعتمادی کے فقدان کا شکار ہوتا جا رہا تھا جس کی وجہ سے وہ کبھی تو بہت عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کرتا تھا تو کبھی بہت ناقص...... بدقسمتی سے ٹیم کے پہلے میچ کے قریب آتے ہی اس کی سابقہ کمزوریاں ایک بار پھر اس پر غلبہ پاتی جارہی تھیں۔ سلے درن کے ساتھ سابقہ میچ کی یاد کافی اذیت ناک تھی اور رون ان لمحات کو یاد کر کے شدید دباؤ کا شکار ہو گیا تھا۔ جب وہ نصف درجن سکور روکنے میں ناکام رہا جن میں سے زیادہ تر جینی نے ہی کئے تھے تو اس کے بعد اس کی کارکردگی زیادہ خرابی کا شکار ہو گئی تھی، بالآخر اس پر چڑ چڑاپن طاری ہو گیا اور اس نے سامنے سے آتی ہوئی ڈملزا روبنس کے منہ پر جارحانہ انداز میں زوردار گھونسا رسید کر دیا۔

''اوہ غلطی سے ایسا ہو گیا ڈملزا...... مجھے افسوس ہے...... واقعی بے حد افسوس ہے!'' رون اس کے عقب میں زور سے چیخا جب وہ غوطہ مار کر نیچے کی طرف لپکی اور ہر طرف خون کے چھینٹے اُڑاتے ہوئے زمین پر اتر گئی۔

''میں تو بس...... میں تو بس......'' رون ہکلایا۔

''بوکھلاہٹ کا شکار ہو گیا تھا، ہے نا؟'' جینی نے غصیلے لہجے میں کہا اور ڈملزا کے تعاقب میں لپکی۔ وہ ڈملزا کے پاس اتر کر اس کے سوجے ہوئے ہونٹ کا معائنہ کرنے لگی۔ ''تم بالکل گدھے ہو رون! ذرا اس کی حالت تو دیکھو؟'' جینی ڈملزا کے پہلو میں سے چیخی۔

''میں اسے ٹھیک کر سکتا ہوں!'' ہیری نے دونوں لڑکیوں کے پاس اترتے ہوئے کہا۔ اس نے اپنی چھڑی باہر نکالی اور ڈملزا کے چہرے کی طرف کرتے ہوئے کہا۔ ''ڈورستم......''

''اور تم جینی! تمہیں رون کو گدھا کہنے کا کوئی حق نہیں ہے، تم ٹیم کی کپتان نہیں ہو!'' ہیری نے جینی کی طرف مڑتے ہوئے سختی سے کہا۔

''تم اتنے مصروف دکھائی دے رہے تھے کہ تمہارے پاس اسے گدھا کہنے کا ذرا سا وقت نہیں تھا تو میں نے سوچا کہ کسی نہ کسی کو

یہ ضرور کہنا چاہئے تو پھر میں کیوں نہ کہہ دوں......''

ہیری بمشکل اپنی ہنسی روک پایا۔

''سب لوگ واپس ہوا میں جاؤ...... وقت ضائع کرنے کی ضرورت نہیں!'' اس نے کہا۔

مجموعی طور پر یہ پوری سہ ماہی کی سب سے ناقص اور بری مشقیں ثابت ہوئی۔ البتہ ہیری کو یہ محسوس نہیں ہوا کہ اتنی خراب مشقیں ہونے کی بعد اسے اس موقع پر کسی ایمانداری دکھانے کی کوئی ضرورت ہے۔

''سب لوگوں نے عمدہ کھیل کا مظاہرہ کیا۔ مجھے یقین ہے کہ ہم سلے درن کو بآسانی شکست دے سکتے ہیں۔'' ہیری نے یہ کہہ کر سب کی حوصلہ افزائی کی تھی۔ کپڑے بدلنے والے کمرے میں سے نکلتے ہوئے نقاش اور پٹاؤ اس کے برتاؤ سے کافی خوش دکھائی دے رہے تھے۔

''مجھے مت بناؤ...... میں جانتا ہوں کہ میں ڈریگن کے گوبر جتنا بھدا کھیلا ہوں۔'' رون نے کھوکھلی آواز میں کہا جب دروازہ جینی کے باہر نکلنے کے بعد جھولتے ہوئے بند ہو گیا تھا۔

''نہیں...... تم اتنا خراب نہیں کھیلے تھے۔'' ہیری نے تلخی سے کہا۔ ''رون! آزمائشی مشقوں میں تم سب سے عمدہ امیدوار کھلاڑی ثابت ہوئے تھے، تم محض گھبرا جاتے ہو، یہی تمہاری واحد کمزوری ہے۔''

وہ سکول میں واپس لوٹتے ہوئے تمام راستے رون کو مسلسل مطمئن کرتا رہا۔ جب وہ دوسری منزل پر جا پہنچے تو رون کسی قدر خوش دکھائی دے رہا تھا۔ گری فنڈر ہال میں جلد پہنچنے کیلئے جب انہوں نے مختصر راستے کو اختیار کرتے ہوئے خفیہ سیڑھیوں کا منقش پردہ ہٹایا تو وہاں انہیں ڈین اور جینی لپٹے ہوئے دکھائی دیئے جو آپس میں بے تحاشا بوس و کنار میں کھوئے ہوئے تھے۔

یوں محسوس ہوا جیسے ہیری کے پیٹ میں کسی خوفناک جانور نے خود کو بری طرح اکڑاتے ہوئے کروٹ لی ہو۔ اس کے وجود کے اندر خون کی بہتی ہوئی رگوں کو کس کر جکڑ لیا ہو۔ گرم خون کی موجیں اس کے دماغ کے پردوں پر چنگھاڑتی ہوئی ضربیں لگانے لگیں۔ اس کے ذہن میں دوڑنے والے سب خیالات یکلخت مٹ چکے تھے اور ان کی جگہ دل و دماغ میں ڈین کو جادوئی کلمے کے وار سے کسی جیلی میں بدل دینے کی خواہش ابھر رہی تھی۔ اپنی اس وحشیانہ کیفیت سے نبرد آزما ہوتے ہوئے اسے رون کی آواز کہیں دور سے آتی ہوئی سنائی دی۔

''اوئے...... یہ کیا ہو رہا ہے؟'' رون گرجتا ہوا بول رہا تھا۔

ڈین اور جینی ایک دوسرے سے الگ ہو کر مڑ کر ان کی طرف دیکھنے لگے۔

''تمہارا کیا مطلب ہے؟'' جینی نے بگڑتے ہوئے پوچھا۔

''میں یہ بالکل برداشت نہیں کر سکتا کہ میری بہن لوگوں سے کھلے عام بوس و کنار کرے۔''

''یہ خفیہ راہداری بالکل خالی تھی۔'' جینی تنک کر بولی۔ ''یہ الگ بات ہے کہ تم یہاں زبردستی گھسنے کی کوشش کر رہے ہو......''

ڈین کے چہرے پر خجالت پھیلی ہوئی تھی، اس نے ہیری کی طرف جھینپی ہوئی مسکراہٹ کے ساتھ دیکھا مگر ہیری کا چہرہ بالکل سپاٹ اور تنا ہوا دکھائی دیا کیونکہ اس کے وجود میں کروٹیں لیتی ہوئی حیوانیت چیخ چیخ کر اسے یہ کہہ رہی تھی کہ ڈین کو فوراً ٹیم سے نکال دینا چاہئے......

''ار......چلیں جینی!'' ڈین نے کہا۔ ''ہم واپس گری فنڈر کے ہال میں چلتے ہیں......''

''تم جاؤ......'' جینی نے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔ ''میں ذرا اپنے چہیتے بھائی سے کچھ گفتگو کرنا چاہتی ہوں......''

اور پھر ڈین چلا گیا حالانکہ اسے دیکھ کر محسوس ہو رہا تھا کہ اسے وہاں سے جاتے ہوئے کوئی ندامت نہیں ہو رہی تھی۔

''ہونہہ......'' جینی نے اپنے چہرے سے سرخ بالوں کو پیچھے ہٹاتے ہوئے کہا اور رون کو غصیلی نظروں سے گھورتے ہوئے دیکھا۔ ''اب ہم اس بات کا ہمیشہ کیلئے فیصلہ کر لیتے ہیں، رون! اس معاملے سے تمہارا کچھ تعلق نہیں ہے کہ میں کس کے ساتھ گھومتی ہوں یا کس کے ساتھ کیسا برتاؤ رکھتی ہوں یا کیا کچھ کرتی ہوں؟''

''میرا اس معاملے سے پورا پورا تعلق ہے!'' رون نے اتنے ہی غصے سے چیخ کر کہا۔ ''تمہارا کیا خیال ہے کہ میں یہ چاہتا ہوں کہ لوگ یہ کہیں کہ تمہاری بہن ایک......''

''ایک کیا......؟'' جینی نے اپنی چھڑی نکالتے ہوئے بھڑتے ہوئے کہا۔ ''ایک کیا...... بولو......جلدی بولو؟''

''اس کا کوئی مطلب نہیں ہے جینی!'' ہیری کے منہ سے بے ساختہ نکل گیا حالانکہ اس کے اندر کا غم و غصے سے کھولتا ہوا درندہ رون کے خیالات سے پورا پورا متفق تھا۔

''اوہ ہاں! اس کا مطلب ہے!'' جینی ہیری کی طرف دیکھ کر بولی۔ ''یہ سب تماشا صرف اس لئے ہے کہ اس نے زندگی میں کسی کا بوسہ نہیں لیا ہے۔ صرف اس لئے کہ زندگی میں سب سے عمدہ بوسہ ہماری موریئل آنٹی نے دیا ہے......''

''اپنی بکواس بند کرو......'' رون گرجتا ہوا چیخا۔ اس کا چہرہ ٹماٹر کی طرح سرخ ہو گیا تھا۔

''نہیں! میں بالکل نہیں خاموش نہیں رہوں گی۔'' جینی تلخی سے غراتی ہوئی بولی۔ ''میں نے تمہاری آنکھوں میں بلغم زدہ حسینہ کی حرص کو دیکھا ہے، جب بھی تم اسے دیکھتے ہو تو تمہیں یہ امید پیدا ہوتی ہے کہ وہ تمہارا گال چوم لے۔ یہ بہت ہی قابل رحم بات ہے۔ اگر تم تھوڑی بہت بوس و کنار خود کر و تو تمہیں اس بات سے اتنا زیادہ فرق نہیں پڑے گا کہ دوسرے لوگ ایسا کرتے ہیں!''

رون غصے سے آگ بگولا ہو گیا اور اس نے اپنی چھڑی باہر نکال لی۔ ہیری جلدی سے ان دونوں کے بیچ میں آ گیا۔

''تمہیں معلوم نہیں ہے کہ تم کیا بکواس کئے جا رہی ہو۔'' رون گرجا اور ہیری کے پہلو سے جینی کی طرف دیکھنے کوشش کی، جواب ہاتھ پھیلا کر جینی کے بالکل سامنے کھڑا ہو گیا تھا۔ ''صرف اس لئے کہ میں یہ کام سب کے سامنے نہیں کرتا ہوں......!''

جینی نے تمسخرانہ قہقہہ لگایا اور ہیری کو دھکیلتے ہوئے درمیان سے میں ہٹانے کی کوشش کی۔

''تنہائی میں پگ وجیون کا بوسہ لیتے ہو؟...... یا پھر تم نے اپنے سرہانے کے نیچے موریئل آنٹی کی تصویر چھپا رکھی ہے......''

''تمہاری اتنی جرأت......!''

نارنجی رنگ کی ایک چمکتی ہوئی لہر ہیری کے بائیں بازو کے نیچے نکلی اور سامنے کھڑی جینی سے کچھ ہی انچ فاصلے پر نکل گئی۔ ہیری نے دھکا دے کر رون کو دیوار سے لگا دیا۔

''حماقتیں مت کرو......''

''ہیری نے چو چینگ کا بوسہ لیا۔'' جینی غصے سے چلائی، وہ اب روہانسی دکھائی دے رہی تھی، چمکتے ہوئے آنسو اس کی آنکھوں میں جھلملا رہے تھے۔'' اور ہرمائنی نے وکٹر کیرم کا بوسہ لیا۔ رون! تم ہی ایسی اداکاری کرتے ہو جیسے یہ کوئی نہایت بری بات ہو اور ایسا محض اس لئے ہے کہ کیونکہ تمہارے پاس اس کا فقدان ہے، بالکل اسی طرح جتنا کہ بارہ سال کے لڑکے میں ہوتا ہے''

جینی یہ کہنے کے بعد دھڑ دھڑاتی ہوئی وہاں سے چلی گئی۔ ہیری نے جلدی سے رون کو چھوڑ دیا جس کے چہرے پر بے حد خونخوار جذبات پھیلے ہوئے تھے، جیسے وہ کسی کو جان سے مار ڈالنا چاہتا ہو، وہ دونوں وہاں کھڑے کھڑے گہری سانسیں لیتے رہے، جب تک کہ فلیچ کی بلی مسز نورس راہداری کے موڑ پر نمودار نہیں ہوگئی، اسے دیکھتے ہی ان کا ہیجان اور تناؤ کافور ہوگیا۔

''اب چلو!'' ہیری نے کہا جب فلیچ کے گھسٹتے ہوئے قدموں کی چاپ ان کی سماعت میں پڑی۔

وہ جلدی سے سیڑھیاں چڑھ کر ساتویں منزل کی راہداری پر دوڑنے لگے۔

''اے بچی! راستے سے ہٹو!'' رون نے ایک ننھی بچی کو جھڑکتے ہوئے کہا جو بری طرح خوفزدہ ہوگئی اور اس کے ہاتھوں سے مینڈک کے انڈوں سے بھری بوتل گر گئی۔

ہیری کی توجہ شیشے کی بوتل ٹوٹنے کی طرف بالکل مبذول نہیں ہوئی۔ وہ نہایت پریشان اور بدحواسی کا شکار تھا، ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے اس پر آسمانی بجلی گر گئی ہو۔ اس نے خود کو سمجھاتے ہوئے کہا کہ 'ایسا اس لئے ہے کیونکہ رون کی بہن ہے، اس کا ڈین کو بوس و کنار کرنا محض اس لئے نہیں بھایا کیونکہ وہ رون کی بہن ہے......'

مگر لاشعوری طور پر اس کے ذہن کے پردوں پر ایک تخیلاتی منظر ابھر آیا، جس میں وہ خود اسی خفیہ ویران راہداری میں جینی سے بوس و کنار کر رہا تھا......اس کے اندر چھپی ہوئی حیوانیت میں مسرت کے سوتے پھوٹتے ہوئے محسوس ہوئے......مگر اس نے اگلے لمحے یہ دیکھا کہ رون منقش پردے کو پھاڑ رہا تھا اور ہیری پر چھڑی تان کر بری طرح چیخ رہا تھا......'اعتماد کے قاتل......دھوکے باز......تم تو میرے دوست تھے......'

''کیا تمہیں اس بات پر یقین ہے کہ ہرمائنی نے کیرم کو بوسہ دیا ہوگا؟'' رون نے اچانک پوچھا جب وہ فربہ عورت کی تصویر کے

سامنے پہنچ چکے تھے۔ ہیری نے ملتزمیانہ کیفیت سے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔اس نے خود کو تخیلاتی منظر کے محور سے کھینچ کر باہر نکالا جس میں اب وہ اور جینی بالکل اکیلے تھے......

''کیا مطلب؟''اس نے درشتگی سے پوچھا۔''اوہ......ہاں......ار......''

سچائی پر مبنی جواب تو 'ہاں' ہی تھا مگر وہ یہ جواب دینا نہیں چاہتا تھا۔ بہرحال، رون نے ہیری کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر نتیجہ اخذ کر لیا تھا۔

''آلو بخارے کا دلیہ!''اس نے فربہ عورت کی طرف دیکھ کر تلخی بھرے لہجے میں کہا اور پھر وہ تصویر کے راستے ہال میں پہنچ گئے تھے۔ دونوں نے اس کے بعد جینی یا ہرمائنی کا تذکرہ بالکل نہیں کیا تھا۔ دراصل وہ دونوں ہی اس رات آپس میں زیادہ بات چیت نہیں کر پائے تھے اور خاموشی سے اپنے اپنے بستروں میں دبک گئے تھے۔ دونوں ہی اپنے خیالات کے بھنور میں ہچکولے کھا رہے تھے۔

ہیری کافی دیر تک بستر پر لیٹے لیٹے اپنے مسہری دار پلنگ کے اوپر کی جھالروں کو تاکتا رہا اور خود کو یقین دلاتا رہا کہ جینی کیلئے اس کے جذبات مکمل طور پر بڑے بھائی جیسے ہی ہیں۔ وہ گرمیوں کی تعطیلات میں ایک ساتھ بہن بھائیوں کی طرح ہی تو رہے تھے...... کیوڈچ کھیلتے تھے، رون کو چڑاتے تھے، بل ویزلی اور بلغم زدہ حسینہ کے بارے میں ہنسی مذاق کیا کرتے تھے۔ وہ کئی سالوں سے جینی کو بخوبی جانتا تھا...... یہ اس کی فطرت کا حصہ بن چکا تھا کہ وہ اس کی حفاظت کی فکر کرتا رہے...... یہ اس کی ذمہ داری تھی کہ وہ اس کی غلطیوں پر کڑی نظر رکھے...... یہ بھی اس کی ہی ذمہ داری تھی کہ وہ ڈین کو جینی سے بوس و کنار کے جرم میں سر سے پاؤں تک چیر ڈالتا......اوہ نہیں!......اسے اپنے بھائی جیسے ان بھڑکتے ہوئے جذبات پر خاص طور پر قابو پانا ہوگا......

اسی لمحے رون نے زور سے ہنکار بھرا خراٹا لیا۔

ہیری نے تلخی سے خود سمجھانے کی کوشش کی۔ 'وہ رون کی بہن ہے......اور بس وہ صرف رون کی بہن ہے......وہ میرے حلقے سے باہر کی فرد ہے۔ وہ رون کے ساتھ اپنی دوستی کو کسی قیمت پر قربان نہیں کرے گا' اس نے اپنے تکیے کی ہیئت زیادہ آرام دہ کی اور اس میں سر دھنسا کر نیند کی آمد کا انتظار کرنے لگا۔ وہ اپنے تئیں پوری کوشش کر رہا تھا کہ اس کی سوچوں کے دائرے میں جینی کسی بھی طور پر داخل نہ ہو پائے......

اگلی صبح بیدار ہونے پر ہیری کو احساس ہوا کہ اس کا سر بری طرح چکرا رہا تھا۔ اس نے رات بھر کچھ ایسے خواب دیکھے تھے، جن میں رون بٹا ؤ والا موٹا ڈنڈا لے کر اس کے تعاقب میں سرپٹ بھاگ رہا تھا مگر دوپہر تک اسے حقیقی رون کے بجائے خواب والا رون زیادہ اچھا لگتا رہا۔ رون اب جینی اور ڈین سے کسی قسم کی گفتگو نہیں کر رہا تھا۔ اس کے علاوہ وہ پریشان اور الجھی ہوئی ہرمائنی کے ساتھ بھی سرد، استہزائیہ اور روکھے انداز سے پیش آ رہا تھا۔ صرف یہی نہیں، یوں محسوس ہوتا تھا کہ رون راتوں رات اتنا چڑچڑا اور بات بات پر بھڑکنے لگا جیسے کہ کسی دھاکے آتشی سقرط کی روح اس میں سما گئی ہو۔ ہیری نے دن بھر رون اور ہرمائنی میں صلاح کروانے کی پوری

کوشش کی مگر اسے کوئی کامیابی نہیں حاصل ہوئی۔ بالآخر حد سے زیادہ ناراض ہرمائنی سونے کیلئے چلی گئی اور رون بھی لڑکوں کے کمرے کی طرف جانے والے دروازے کے پیچھے گم ہو گیا۔ جاتے جاتے اس نے اپنی طرف دیکھنے والے پہلے سال میں پڑھنے والے ننھے بچوں کو بری طرح سے ڈانٹ دیا تھا۔

ہیری کو یہ دیکھ کر سخت مایوسی ہوئی کہ رون کا نیا جارحیت بھرا برتاؤ اگلے کچھ دنوں میں بھی ختم نہیں ہوا تھا۔ اس سے بری بات یہ تھی کہ اس کی بطور 'رکھا' سکور روکنے کی مجموعی کارکردگی بھی گراوٹ کا شکار ہو کر رہ گئی تھی اور وہ پہلے کی بہ نسبت شدید جارحیت پر اتر آیا تھا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ وہ ہفتے کو ہونے والے اہم میچ سے قبل آخری مشقوں کے موقع پر نقاشوں کے حملے کا ذرا بھی دفاع نہیں کر پایا اور کوئی سکور بچانے میں کامیاب نہیں ہوا۔ اپنی غلطیوں کو تسلیم کرنے کے بجائے وہ الٹا ہر کسی کو ڈانٹ ڈپٹ کرتا رہا، جس پر ڈملز اروبنس تو روہانسی ہو کر رو پڑی۔

''تم اپنا منہ بند رکھو اور اسے تنہا چھوڑ دو!'' پیکس نے غرا کر کہا جو رون سے لمبائی میں دو تہائی چھوٹا تھا مگر اس کے ہاتھ میں ایک بھاری ڈنڈا پکڑا ہوا تھا۔

''بس بہت ہو گیا......'' ہیری گرجتا ہوا بولا جس نے جینی کو غصیلی نظروں سے رون کو گھورتے ہوئے دیکھ لیا تھا اور چمگاڈر بہروپ جادوئی وار میں جینی کی مہارت کو یاد کرتے ہوئے وہ فوراً مداخلت کرنے کیلئے وہاں پہنچ گیا تھا تاکہ بگڑی ہوئی صورت حال کو ہاتھ سے نکلنے دے۔ ''پیکس! تم جا کر بالجروں کو واپس اندر رکھو۔ ڈملزا! خود کو سنبھالو، تم آج واقعی بے حد عمدہ کھیلی ہو۔ رون!......'' اس نے انتظار کیا کہ باقی ٹیم کے کھلاڑی دور چلے جائیں۔ اس کے بعد ہیری غراتا ہوا بولا۔ ''تم میرے سب سے بہترین دوست ہو لیکن اگر تم سب کے ساتھ اسی طرح کا ناروا سلوک کرو گے تو میں تمہیں ٹیم میں سے باہر نکال دوں گا......''

ایک لمحے کیلئے تو یوں محسوس ہوا جیسے رون اسے مکا مار دے گا مگر اگلے لمحے اس سے بری چیز رونما ہوئی۔ رون اپنے جھاڑو پر لڑھک سا گیا، اس کے اندر کا سارا غصہ جھاگ کی مانند بیٹھ گیا۔

''میں استعفیٰ دیتا ہوں کیونکہ میں بے حد ناقص کھلاڑی ہوں......'' وہ آہستگی سے بولا۔

''جیسا تم سمجھ بیٹھے ہو، تم بالکل ناقص کھلاڑی نہیں ہو اور نہ ہی تم کوئی استعفیٰ دے رہے ہو، سمجھے!'' ہیری نے طیش میں آتے ہوئے کہا اور رون کے چوغے کا گریبان پکڑ لیا۔ ''جب تم ٹھنڈے دماغ سے کھیلتے ہو تو ہر سکور بچا لیتے ہو۔ تمہارے ساتھ تو صرف دماغی مسئلہ ہے......''

''تم کہنا چاہتے ہو کہ میرا دماغ خراب ہو گیا ہے؟''

''بالکل! میں یہی کہہ رہا ہوں!''

انہوں نے ایک لمحے تک ایک دوسرے کو غصے سے بھری کھا جانے والی نظروں سے گھورا، پھر رون نے تھکے ہوئے انداز میں اپنا

سر ہلایا۔

''مجھے معلوم ہے کہ تم اتنے کم وقت میں کوئی دوسرا راکھا نہیں تلاش کر پاؤ گے، اس لئے کل کے میچ میں تو میں کھیلوں گا......اگر ہم ہار گئے جیسا کہ یہ بات طے ہے، تو میں کل ہی ٹیم سے باہر نکل جاؤں گا......''

ہیری کے لاکھ سمجھانے بجھانے کے باوجود کوئی فرق نہیں پڑا۔ رات کے کھانے کے دوران ہیری نے رون کے اعتماد کو بڑھانے کی بھرپور کوشش کی مگر وہ تو ہر مائنی کے ساتھ اتنا زیادہ چڑ چڑے پن کا شکار تھا کہ اس نے ہیری کی باتوں کی طرف توجہ دینا بھی گوارا نہیں کیا۔ ہیری اس رات کو گری فنڈر ہال میں بھی اپنی سی کوشش میں جتا رہا۔ اس نے یہاں تک بھی کہہ دیا کہ اس کے ٹیم چھوڑنے کی وجہ سے پوری ٹیم کے اعتماد پر ضرب لگے گی۔ بہرحال، اس کا یہ دعویٰ حقیقت سے دور تھا کیونکہ باقی ٹیم دور والے ایک کونے میں اکٹھی بیٹھی ہوئی تھی، صاف دکھائی دے رہا تھا کہ ٹیم کے باقی کھلاڑی رون کے بارے میں ہی باتیں کر رہے تھے کیونکہ وہ اس کی طرف بار بار ناپسندیدہ نظروں سے دیکھ رہے تھے۔ بالآخر ہیری نے دوبارہ غصے کی اداکاری کی تاکہ سرکش رون طیش میں آ کر راکھے کے روپ میں صحیح کارکردگی کا عزم ٹھان لے مگر سابقہ تمام کوششوں کی طرح اس کی یہ تدبیر بھی ناکامی کا شکار ہو کر رہ گئی۔ رون خود پر چھائی ہوئی ناامیدی اور مایوسی کے سمندر میں غوطے کھاتا ہوا بوجھل قدموں سے اپنے پلنگ پر سونے کیلئے چلا گیا۔

ہیری پلنگ پر لگے ہوئے پردوں کی تاریکی میں دیر تک جاگتا رہا۔ وہ یہ میچ کسی قیمت پر ہارنا نہیں چاہتا تھا۔ یہ نہ صرف بطور کپتان اس کا پہلا میچ تھا، بلکہ وہ کیوڈچ کے میچ کے ذریعے ڈریکو ملفوائے کو شکست دے کر اس کے فخر اور گھمنڈ پر فیصلہ کن ضرب لگانا چاہتا تھا۔ وہ اسے فیصلہ کن شکست سے دوچار کرنا چاہتا تھا، چاہے اسے اس کے بارے میں اپنے اندیشوں کو ثابت کرنے میں اسے ناکامی کیوں نہ ہوتی؟ بہرحال، اگر رون اپنے سابقہ کچھ مشقوں کی مانند کھیل پایا تو اسے جیتنے کی توقع کافی مضبوط دکھائی دیتی تھی۔

اگر کوئی راستہ ہو جس سے رون خود کو اس مایوسی اور ناامیدی کی دلدل سے باہر نکال لے......جس سے وہ اپنی پوری مہارت کا مظاہرہ کر سکے......جس سے یہ یقینی بن سکے کہ رون کی قسمت واقعی اچھی تھی......

اور ہیری کے ذہن میں اچانک امید کی ایک کرن جگمگا اُٹھی، اسے جواب مل گیا۔

اگلی صبح ناشتہ ہمیشہ جتنا ہی جوشیلا اور شور شرابے سے بھرپور تھا۔ جب گری فنڈر کی ٹیم کے کھلاڑی بڑے ہال میں داخل ہوئے تو سلے درن کے طلباء نے زوردار تمسخرانہ انداز میں آہ ہو ہی ہا جیسی آوازیں کسیں۔ ہیری نے چھت کی طرف دیکھا۔ وہاں صاف نیلا آسمان دکھائی دے رہا تھا جو اسے نیک شگون محسوس ہوا۔

گری فنڈر کی میز سرخ اور سنہرے رنگوں سے بھری ہوئی تھی۔ ہیری اور رون کے قریب پہنچنے پر گری فنڈر کے طلباء نے تالیاں بجا کر ان کا استقبال کیا۔ ہیری نے مسکرا کر ہاتھ ہلایا۔ رون نے منہ بسورتے ہوئے محض اپنا سر ہلانے پر اکتفا کیا۔

''حوصلہ رکھو، رون!'' لیونڈر براؤن نے مسرت بھری آواز میں کہا۔ ''مجھے معلوم ہے کہ تم آج شاندار کارکردگی دکھاؤ گے......''

رون نے اس کی بات سنی ان سنی کر دی تھی۔

''چائے؟......کافی؟......یا پھر کدو کا جوس؟'' ہیری نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔

''کچھ بھی چلے گا......'' رون نے اُداسی بھرے لہجے میں کہا اور لاشعوری طور پر ٹوسٹ کا ایک ٹکڑا توڑ کر چبانے لگا۔

ہرمائنی رون کے پچھلے کچھ دنوں کے جارحانہ برتاؤ پر اتنی تنگ آ چکی تھی کہ وہ اس کے ساتھ ناشتہ کرنے کیلئے بھی نہیں آئی تھی۔ وہ کچھ منٹ بعد میز پر ان کے قریب آ کر رُکی۔

''تم دونوں کیسا محسوس کر رہے ہو؟'' اس نے رون کے سر کے عقبی حصے کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''اچھا محسوس کر رہے ہیں!'' ہیری نے جواب دیا اور رون کے لئے کدو کا جوس نکال کر گلاس میں ڈال رہا تھا۔ ہیری کی ایک بار پھر اپنی توجہ جوس کی طرف کر لی۔

''یہ لو رون! اسے پی جاؤ......''

رون نے اس سے گلاس لے کر نڈھال انداز میں اپنے ہونٹوں کی طرف بڑھایا۔ اسی وقت ہرمائنی تیکھی آواز میں چیخی۔

''رون! اسے مت پینا...... بالکل مت پینا!''

ہیری اور رون نے گردن گھما کر اس کی طرف دیکھا۔

''کیوں نہیں پیئوں؟'' رون نے تلخی سے پوچھا۔

ہرمائنی، ہیری کی طرف ایسی نظروں سے گھور رہی تھی جیسے اسے اس پر یقین ہی نہیں آ رہا ہو

''تم نے ابھی ابھی اس گلاس میں کچھ ملایا ہے؟'' وہ کڑوے لہجے میں بولی۔

''تم کیا کہہ رہی ہو؟'' ہیری نے کان اونچا کرتے ہوئے کہا۔

''تم نے میری بات سن لی ہے......'' وہ غرائی۔ ''میں نے تمہیں دیکھ لیا تھا، تم نے رون کے گلاس میں ابھی ابھی کچھ ملایا ہے۔ میں جانتی ہوں کہ تمہارے ہاتھ میں ابھی بھی وہ چھوٹی بوتل موجود ہے......''

''مجھے معلوم نہیں کہ تم کس ضمن میں بات کر رہی ہو؟'' ہیری نے انجان بنتے ہوئے کہا اور جلدی سے ایک ننھی سی بوتل اپنی جیب میں ٹھونس دی۔

''رون! میں تمہیں خبردار کرتی ہوں کہ تم اس جوس کو مت پینا۔'' ہرمائنی نے دہشت زدہ ہوتے ہوئے کہا مگر رون نے گلاس اُٹھا کر ایک ہی سانس میں غٹا غٹ حلق سے نیچے اتار لیا تھا۔

''ہرمائنی مجھ پر حکم چلانا بند کرو......'' رون ٹھنڈے لہجے میں بولا۔

ہرمائنی بے حد پریشان دکھائی دینے لگی۔ وہ اتنی نیچے جھک گئی کہ صرف ہیری کی اس کی بات سن سکے پھر وہ سرگوشی کے انداز میں

بڑبڑائی۔ ''ہیری! تمہیں اس غیر ذمہ دارانہ حرکت کیلئے سکول سے نکال دیا جائے گا...... ہیری! مجھے یقین نہیں آ رہا ہے کہ تم ایسی حرکت کر سکتے ہو؟''

''دیکھو تو سہی! یہ بات کون کہہ رہا ہے؟'' ہیری نے سرگوشی بھرے لہجے میں جواب دیا۔ ''جس نے خود حال ہی میں انتشار ارتکاز کے جادوئی کلمے کا غیر قانونی استعمال کیا ہے؟''

وہ پاؤں پٹختی ہوئی ان سے دور چلی گئی۔ ہیری بغیر تاسف کے اسے یوں جاتا ہوا دیکھتا رہا۔ ہرمائنی دراصل کبھی سمجھ ہی نہیں پائی تھی کہ کیوڈچ کتنا سنجیدہ نوعیت کا معاملہ ہوتا ہے؟ پھر ہیری نے رون کی طرف دیکھا جو اپنے ہونٹ چاٹتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''چلیں......وقت ہو گیا ہے!'' ہیری نے خوشی سے کہا۔

جب وہ سٹیڈیم کی طرف گئے تو سردی کی شبنم بھری گھاس ان کے پیروں کے نیچے چرچرانے لگی۔

''ہم بہت خوش قسمت ہیں کہ آج موسم اتنا شاندار ہے، ہے نا؟'' ہیری نے کہا۔

''ہاں!'' رون نے کہا جو زرد، پژمردہ اور بیمار دکھائی دے رہا تھا۔

جینی اور ڈملزا پہلے ہی کپڑے بدلنے والے کمرے میں اپنے کیوڈچ والے چوغے پہن کر ان کا انتظار کر رہی تھیں۔

''صورت حال کافی پرکشش ہے!'' جینی نے رون کو نظرانداز کرتے ہوئے کہا۔ ''سوچو تو بھلا؟ حالات ہمارے لئے موافق ہیں! کل کی مشقوں کے دوران سلے درن کے نقاش ویاسی کے سر پر ایک بالجر لگ گیا تھا اور وہ آج کھیلنے کی حالت میں نہیں ہے اور اس سے عمدہ خبر یہ ہے کہ ملفوائے بیمار ہو گیا ہے......''

''کیا کہہ رہی ہو؟'' ہیری نے اس کی طرف دیکھنے کیلئے تیزی سے پلٹا۔ ''وہ بیمار ہے؟......اسے کیا ہو گیا ہے؟''

''معلوم نہیں! مگر یہ ہمارے لئے کافی عمدہ صورت حال ہے!'' جینی نے خوشگوار لہجے میں مسکراتے ہوئے کہا۔ ''وہ لوگ اس کی جگہ پر ہارپر کو کھیلا رہے ہیں۔ وہ میرے ہی سال کی پڑھائی کر رہا ہے اور کافی احمق لڑکا ہے......''

ہیری عجیب انداز میں پلٹ کر مسکرایا مگر جب اس نے اپنے سرخ چوغے کو خود پر ڈالا تو اس کا ذہن کیوڈچ کے کھیل پر نہیں تھا۔ ملفوائے نے ایک بار پھر پہلے بھی یہ دعویٰ کیا تھا کہ وہ چوٹ لگنے کی وجہ سے کھیل نہیں سکتا مگر اس وقت اس نے یہ چال چلی تھی کہ پورا میچ دوبارہ اس وقت پر کھیلا جائے جب صورت حال سلے درن کے حق میں زیادہ موزوں ثابت ہو۔ تو پھر اب وہ اپنی جگہ پر کسی دوسرے کو خوشی خوشی کیوں دینے پر تیار ہو گیا تھا؟ کیا وہ واقعی بیمار تھا یا پھر بیماری کا بہانہ کر کے کوئی اور چال چلنے کی کوشش کر رہا تھا......؟

''یہ کچھ عجیب بات ہے، ہے نا؟'' ہیری نے آہستگی سے رون سے کہا۔ ''ملفوائے کا یوں اچانک نہ کھیلنے کا فیصلہ کرنا؟''

''میں تو اسے خوش قسمتی گردانوں گا۔'' رون نے تھوڑا جوشیلے انداز میں کہا۔ ''اور ویاسی بھی نہیں کھیل رہا ہے۔ وہی ان کی طرف سے سب سے زیادہ سکور کیا کرتا ہے۔ مجھے نہیں اندازہ تھا کہ یہ......'' اس نے اپنے موٹے دستانے پہنتے ہوئے اچانک ہیری کی طرف

گھور کر دیکھا۔

''کیا ہوا؟''

''میں......تم نے......'' رون نے اپنی آواز کافی پست کر لی۔ وہ گھبرایا ہوگر حیران اور جوشیلا دکھائی دے رہا تھا۔ ''میرے جوس......میرے کدو کے جوس میں......تم نے کہیں......؟''

ہیری نے اپنی بھنوئیں کھینچ کر اسے دیکھا مگر اس نے محض اتنا ہی کہا۔ ''پانچ منٹ میں میچ شروع ہونے والا ہے۔ بہتر یہی ہوگا کہ ہم جلدی سے اپنے جوتے پہن لیں۔''

وہ لوگ زوردار تالیوں اور لعن طعن کے شور میں میدان میں داخل ہوئے۔ سٹیڈیم کا ایک حصہ سرخ سنہرا تھا اور دوسرا حصہ سبز نقرئی تھا۔ ہفل پف اور ریون کلا کے زیادہ تر طلباء بھی دونوں میں کسی ایک ٹیم کی حمایت کر رہے تھے۔ اتنے شور شرابے اور تالیوں کے بیچ ہیری کو لونا لوگڈ کے شیر والے مشہور ہیٹ کے دہاڑنے کی آواز سنائی دی۔

ہیری تیزی سے چلتا ہوا میڈم ہوچ کے پاس پہنچا جو ریفری کے فرائض انجام دے رہی تھی اور گیندوں والے صندوق پر پاؤں رکھ کر تیار کھڑی تھیں۔

''کپتانوں...... ہاتھ ملاؤ!'' انہوں نے سخت لہجے میں کہا اور سلے درن کے نئے کپتان اُرقہارٹ نے ہیری کا ہاتھ بھینچ دیا۔ ''چلو! اپنے اپنے بہاری ڈنڈوں کی سواری کرو۔ سیٹی بجنے کی آواز کے ساتھ ہی......تین......دو......ایک!''

سیٹی بجتے ہی ہیری اور باقی کھلاڑیوں نے سردی کے یخ بستہ نم آلود گھاس پر زور سے اپنے پاؤں مارے اور ہوا میں اوپر اُڑنے لگے۔ ہیری سنہری گیند کی تلاش میں میدان کے چاروں طرف چکر کاٹتا رہا۔ اس کی ایک نگاہ ہار پر کا احاطہ بھی کئے ہوئے تھے جو اس کے بہت نیچے ادھر ادھر منڈلا رہا تھا۔ اسی لمحے ایک تیکھی آواز سنائی دی جو عام طور پر کمنٹری کرنے والے لی جارڈن سے بالکل الگ تھی۔

''تو کھیل شروع ہوگیا ہے اور میرا خیال ہے کہ ہم سب اس ٹیم کو دیکھ کر حیران ہیں جو پوٹر نے اس سال بنائی ہے، کئی لوگوں کو یہ محسوس ہو رہا ہے کہ گذشتہ سال راکھے کے طور پر رونالڈ ویزلی کی ناقص کارکردگی کو دیکھتے ہوئے اسے ٹیم میں سے باہر نکال دینا چاہئے تھا مگر ظاہر ہے کہ کپتان کے ساتھ گہری دوستی کا فائدہ تو ملتا ہی ہے......''

ان جملوں پر سلے درن کے طلباء کی طرف سے تمسخرانہ جملوں اور تالیوں کی ملی جلی گونج سنائی دی۔ ہیری نے مڑ کر کمنٹری بکس کی طرف دیکھا۔ وہاں ایک لمبا، دبلا اور سنہرے بالوں والا لڑکا دکھائی دیا جس کی ناک اوپر کی طرف اُٹھی ہوئی تھی۔ وہ جادوئی میگا فون میں بول رہا تھا جو کبھی لی جارڈن کا ہوا کرتا تھا۔ ہیری نے ہفل پف کے کھلاڑی 'زکریاس سمتھ' کو بآسانی پہچان لیا تھا جسے وہ دلی طور پر ناپسند کرتا تھا۔

''اوہ! اور سلے درن کے کھلاڑی اپنا پہلا سکور کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ارقھارٹ میدان پر شعلے کی مانند لپکتا ہوا جا رہا ہے......'' ہیری کا پیٹ ہچکولے کھانے لگا اور سردی کے موسم میں ماتھے پر پسینے کے قطرے نمودار ہو گئے۔ ''......اور ویزلی نے سکور بچا لیا۔ خیر! میرا خیال ہے کہ کبھی کبھار قسمت بھی ساتھ دے جایا کرتی ہے......'' زکریاس سمتھ کی آواز گونجی۔

''صحیح کہا سمتھ! آج اس کی قسمت واقعی عروج کی منازل طے کر رہی ہے!'' ہیری نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور دل ہی دل میں مسکرا دیا جب اس نے نقاشوں کے درمیان سے غوطہ کھاتے ہوئے سنہری گیند کی جھلک دیکھنے کی کوشش کی تھی۔

میچ شروع ہونے کے نصف گھنٹے بعد گری فنڈر کی ٹیم ساٹھ صفر کی برتری سے کھیل رہی تھی۔ رون نے کچھ سکور تو نہایت شاندار انداز میں بچائے تھے اور کچھ تو اس نے اپنے دستانوں کی نوکوں سے بچا لئے تھے۔ دوسری طرف جینی نے سلے درن کے قفلوں پر زوردار حملوں کا سلسلہ کر رکھا تھا۔ وہ چھ میں سے چار سکور کر چکی تھی۔ یہ صورت حال دیکھ کر زکریاس سمتھ نے یہ کہنا بند کر دیا تھا کہ ویزلی بہن بھائی ٹیم میں محض اس لئے شامل ہیں کہ ہیری انہیں پسند کرتا ہے، اس کے برعکس اس نے اب اپنی تنقید کا ہدف جمی پیکس اور رِچی کوٹ کو بنا لیا تھا۔

''یہ بات تو صاف ہے کہ کوٹ دراصل پٹاؤ جیسی ہیئت کا بالکل نہیں دکھائی دے رہا ہے، عام طور پر پٹاؤ زیادہ مضبوط اور بھاری بھرکم ہوتے ہیں......'' زکریاس کہہ رہا تھا۔

''اسے ذرا بالجر کی ضرب کا مزہ چکھاؤ!'' ہیری نے کوٹ سے چلا کر کہا۔ جب وہ اس کے قریب سے گزر رہا تھا مگر کوٹ نے مسکراتے ہوئے اگلا بالجر ہارپر پر دے مارا جو ہیری کی مخالف سمت میں جا رہا تھا۔ ہیری کو ٹھک کی آواز سن کر کافی خوشی ہوئی جس کا سیدھا مطلب تھا کہ بالجر نے اپنے ہدف کو نشانہ بنا ڈالا تھا......

ایسا لگ رہا تھا کہ گری فنڈر کی ٹیم سے کوئی غلطی نہیں ہو سکتی تھی۔ انہوں نے بار بار سکور کئے اور میدان کے دوسری طرف قفلوں کے سامنے رون نے بار بار آسانی سے سکور روکنے کا مظاہرہ کیا۔ وہ اب دراصل مسکرا رہا تھا اور جب ہجوم پرانے گیت 'سچ کہتے ہیں کہ ویزلی ہے ہمارا تاجدار' زور زور سے گاتے تھے تو وہ ہوا میں معلق رہ کر ہاتھ ہلا ہلا کر انہیں ہدایات دیتا تھا۔

''یوں محسوس ہوتا ہے کہ آج وہ کچھ خاص ہے، ہے نا؟'' ایک تمسخرانہ آواز آیہ اور ہیری اپنے بہاری ڈنڈے سے گرتے گرتے بچا کیونکہ ہارپر جان بوجھ کر اس سے پوری رفتار سے آ ٹکرایا تھا۔ ''تمہارا خون کا غدار دوست......''

میڈم ہوچ کی پشت اس کی طرف تھی حالانکہ گری فنڈر کے طلباء نے غصیلے لہجے میں اپنا احتجاج بلند کیا مگر جب تک وہ مڑ کر ان کی طرف متوجہ ہوئیں تو ہارپر اپنی کارروائی ڈال کر دور بھاگ چکا تھا۔ کندھے میں درد کی گہری ٹیس کو برداشت کرتے ہوئے ہیری تیزی سے اس کے تعاقب میں لپکا۔ وہ اسے اس کی سزا دینے پر آمادہ تھا......

''میرا خیال ہے کہ سلے درن کے ہارپر نے سنہری گیند دیکھ لی ہے......'' زکریاس سمتھ کی تیز آواز میگافون سے سنائی

دی۔ ''بالکل غیر معمولی طور پر اس نے ایسی ہی کوئی چیز دیکھ لی ہے جو پوٹر نہیں دیکھ پایا ہے......''

ہیری نے سوچا کہ سمتھ واقعی احمق ترین فرد تھا کیا اس نے انہیں ٹکراتے ہوئے نہیں دیکھا تھا؟ مگر اگلے ہی پل اسے اس کا پیٹ آسمان سے نیچے گرتا ہوا محسوس ہوا۔ سمتھ نے بالکل صحیح کہا تھا، ہیری غلطی پر تھا۔ ہارپر یونہی بالائی طرف نہیں لپکا تھا۔ اسے وہ چیز دکھائی دے گئی تھی جو ہیری کو دکھائی نہیں دے پائی تھی۔ سنہری گینداس کے اوپر تیزی سے ایک طرف جا رہی تھی اور صاف نیلے آسمان میں واضح طور پر دکھائی دے رہی تھی۔

ہیری نے اپنی رفتار بڑھا دی۔ ہوا اس کے کانوں میں سیٹی بجانے لگی، اس لئے اسے زکریاس کی کمنٹری اور ہجوم کا شور وشرابہ سنائی دینا بند ہو گیا تھا مگر ہارپر اب سے اس سے کہیں آگے تھا اور گری فنڈر محض سو پوائنٹس سے برتری پر تھا۔ اگر ہارپر اس سے پہلے سنہری گیند پکڑنے میں کامیاب ہو گیا تو گری فنڈر کی ہار یقینی ہو جائے گی......اب ہارپر سنہری گیند سے محض چند فٹ کے فاصلے پر اُڑ رہا تھا۔ اس نے اپنا ہاتھ پھیلا لیا تھا تا کہ اسے پکڑ لے......

''او ہارپر......'' ہیری متوحش انداز میں چیخا۔ ''تمہیں ملفوائے نے اپنی جگہ پر کھیلنے کیلئے کتنی پرکشش رقم ادا کی ہے؟''

وہ نہیں جانتا تھا کہ اس کے منہ سے یہ بات کیونکر نکل گئی تھی مگر یہ سن کر ہارپر پیچھے مڑ گیا۔ اس کے ہاتھ سے سنہری گیند پھسل گئی اور ہیری نے موقع پاتے ہی جھپٹ کر سنہری گیند کو اپنی گرفت میں لے لیا تھا۔

''یہ دیکھو!'' ہیری نے زور سے چیخا اور زمین کی طرف تیز رفتاری سے لپکا۔ سنہری گینداس کے ہاتھ میں بلند اُٹھی ہوئی تھی جب ہجوم کو احساس ہوا کہ کیا ہوا ہے؟ تو اتنا کان پھاڑ شور اُٹھا کہ میڈم ہوچ کی سیٹی کی آواز اس میں دب کر رہ گئی تھی جو میچ کے خاتمے کا اعلان تھی۔

''جینی تم کہاں جا رہی ہو؟'' ہیری نے زور سے چیختے ہوئے کہا جب اس نے دیکھا کہ باقی کھلاڑی اسے گلے لگانے کیلئے ہوا میں اکٹھا ہوا گئے تھے۔ مگر جینی ان کے قریب سے تیزی سے گزرتی ہوئی آگے بڑھی اور پھر ایک دھماکے کے ساتھ کمنٹری بکس کے ساتھ جا ٹکرائی۔ جب ہجوم چیخنے، چلانے اور ہنسنے میں مصروف تھا تو گری فنڈر کی ٹیم اس لکڑی کے تباہ شدہ بکس کے قریب اتر گئی جس کے نیچے دبا ہوا زکریاس دھیمے انداز میں حرکت کر رہا تھا۔ ہیری نے سنا کہ جینی چہکتے ہوئے ناراض پروفیسر میک گوناگل سے کہہ رہی تھی۔

''میں بہاری ڈنڈے کو بریک لگانا بھول گئی تھی پروفیسر......میں معافی چاہتی ہوں......!''

ہنستے ہوئے ہیری دوسرے کھلاڑیوں سے الگ ہوا اور اس نے آگے بڑھ کر جینی کو گلے لگا لیا لیکن جلد ہی اسے چھوڑ دیا۔ جینی سے نظریں ملاتے ہوئے اس نے رون کی پشت پر دھول جمائی۔ ساری مخالفت بھول کر گری فنڈر کی پوری ٹیم ایک دوسرے کے ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر ہوا میں مکے مارتے ہوئے اور اپنے حمایتوں کی طرف ہاتھ لہراتی ہوئی میدان میں جا پہنچی۔

لباس تبدیل کرنے والے کمرے کا ماحول کافی خوشگوار تھا۔

''ہال میں جشن کا انتظام کیا گیا ہے، مجھے سمیس نے بتایا ہے۔'' ڈین نے خوشی سے چہکتے ہوئے کہا۔ ''چلو! جینی، ڈملزا......''

آخر میں لباس تبدیل کرنے والے کمرے میں ہیری اور رون ہی بچ گئے تھے۔ وہ ابھی نکلنے ہی والے تھے کہ اسی وقت ہرمائنی وہاں پہنچ گئی۔ وہ اپنا گری فنڈر والا سرخ سکارف اپنے ہاتھوں میں لئے مروڑ رہی تھی مگر اس کا چہرہ کسی قدر مرجھایا ہوا اور فیصلہ کن جذبات کا ملا جلا عکاس تھا۔

''مجھے تم سے کچھ کہنا ہے، ہیری!'' اس نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔ ''تمہیں ایسا بالکل نہیں کرنا چاہئے تھا۔ تم نے سلگ ہارن کی بات سنی تھی کہ یہ غیر قانونی استعمال ہے......''

''تم کیا کرو گی؟...... ہماری چغلی کھاؤ گی کیا؟'' رون نے تنک کر پوچھا۔

''میں سمجھا نہیں ......تم دونوں کس معاملے پر گفتگو کر رہے ہو؟'' ہیری نے پوچھا اور اپنا کیوڈچ والا چوغہ ٹانگنے کیلئے کھونٹی کی طرف مڑا تا کہ اس کے چہرے پر پھیلی ہوئی مسکراہٹ کوئی نہ دیکھ پائے......

''تم اچھی طرح سے جانتے ہو کہ میں کس چیز کی طرف اشارہ کر رہی ہوں۔'' ہرمائنی نے تیکھی آواز میں کہا۔ ''تم نے ناشتے کے وقت رون کے جوس میں سعادتیال ملا ڈالا تھا...... وہی جو تمہیں پروفیسر سلگ ہارن نے انعام میں دیا تھا......خوش قسمتی کا انمول مرکب!''

''نہیں، ایسا کچھ نہیں ہوا تھا......تمہیں ضرور کوئی غلط فہمی ہوئی ہے!'' ہیری نے ان کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

''بالکل ہیری! تم نے یہی کیا تھا اور اسی لئے سب کچھ ضرورت سے بڑھ کر بہترین ہوا ہے، سلے درن کے کھلاڑی کا نشانہ ہر بار چوک گیا اور رون نے ہر بار سکور بچا لیا......''

''میں نے کدو کے جوس میں کچھ بھی نہیں ڈالا تھا......'' ہیری نے اب کھل کر مسکراتے ہوئے کہا۔ اس نے اپنا ہاتھ جیکٹ کی جیب میں ڈال کر وہ ننھی سی بوتل نکالی جو ہرمائنی صبح کے وقت اس کے ہاتھ میں دیکھی تھی۔ یہ سنہری رنگت کے محلول سے پوری بھری ہوئی تھی اور اس کا ڈھکن ابھی تک موم کی مہر سے سیل بند تھا۔ ''میں تو صرف یہ چاہتا تھا کہ رون یہ جان لے کہ ایسا کچھ ہوا ہے۔ اسی لئے میں نے تمہاری نظر پڑتے ہی ایسی اداکاری کی کہ تمہیں بھی یقین ہو جائے کہ میں نے کچھ ایسا ہی کیا ہے......'' اس نے رون کی طرف دیکھا۔ ''تم نے ہر سکور صرف اس لئے بچایا تھا کیونکہ خود کو خوش قسمت سمجھ رہے تھے، حالانکہ تم نے ہر سکور اپنی صلاحیت اور قابلیت کی وجہ سے بچایا تھا......یہی سچ ہے!''

اس نے ننھی بوتل دوبارہ دوبارہ اپنی جیب میں واپس ڈال لی۔

''تو میرے کدو کے جوس میں سچ مچ تم نے کچھ نہیں ملایا تھا؟'' رون نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے پوچھا۔ ''مگر موسم اچھا تھا...... اور ویاسی بھی نہیں کھیل رہا تھا...... مجھے تم نے سعادتیال واقعی نہیں پلایا تھا؟......''

ہیری نے انکار میں سر ہلا دیا۔ رون نے ایک دو پل تک حیرانگی سے اس کی طرف دیکھا اور پھر وہ ہرمائنی کی طرف متوجہ ہوا اور اس کی نقل اتارتے ہوئے بولا۔ ''تم نے آج صبح ناشتے میں رون کے جوس میں سعادتیال ملایا تھا اسی لئے اس نے ہر سکور کو بچالیا۔ میں بنامدد کے بھی سکور بچا سکتا ہوں، ہرمائنی؟''

''میں یہ کبھی نہیں کہا کہ تم سکور نہیں بچا سکتے ہو، رون! تم نے بھی تو یہی یقین کر لیا تھا کہ تم سعادتیال پی چکے ہو......'' ہرمائنی نے دھیمے لہجے میں کہا۔

مگر اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی رون اس کے قریب سے نکل کر دروازے سے باہر نکل چکا تھا۔ اس نے اپنا بھاری ڈنڈا اپنے کندھے پر اُٹھا رکھا تھا۔

''ار......'' ہیری نے کمرے میں چھائی ہوئی خاموشی کو توڑتے ہوئے کہنا چاہا۔ اسے اپنے لائحہ عمل کے یوں بگڑ جانے کی قطعاً امید نہیں تھی۔ ''کیا ہم بھی جشن میں چلیں؟''

''تم جاؤ......'' ہرمائنی نے اپنے آنسوؤں کو ضبط کرتے ہوئے کہا۔ ''میں تو اب رون کی تکلیف دہ بے رُخی سے عاجز آ چکی ہوں۔ مجھے نہیں معلوم کہ میرا قصور کیا ہے؟''

اور پھر وہ دھڑ دھڑاتی ہوئی دروازے سے باہر نکل گئی۔

ہیری آہستہ روی سے چلتا ہوا ہجوم کے ساتھ سکول میں واپس پہنچا۔ راستے میں کئی طلباء اسے مبارکباد دے رہے تھے مگر اسے اپنے وجود میں شکست کا احساس ہو رہا تھا۔ اسے یقین تھا کہ اگر رون یہ میچ جیت گیا تو اس میں اور ہرمائنی میں ایک بار پھر دوستی کا رشتہ قائم ہو جائے گا۔ ہیری کو سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ ہرمائنی کو یہ بات کیسے سمجھائے کہ رون اس سے اس لئے ناراض ہے کیونکہ اس نے وکٹر کیرم کو بوسہ دیا تھا۔ وہ بھی اس وقت کی بات تھی جب ہرمائنی نے یہ غلطی کئے ہوئے ایک عرصہ بیت چکا تھا۔

ہیری کو گری فنڈر کے جشن میں ہرمائنی کی صورت دکھائی نہیں دی حالانکہ جب وہ پہنچا تو تقریب پورے عروج پر چل رہی تھی۔ اس کی آمد پر جشن میں نیا ولولہ پیدا ہو گیا اور خوشی بھری کلکاریاں اور پیٹھ پر دھولیں پڑنے کا سلسلہ چل نکلا۔ جلد ہی طلباء کا ہجوم اسے مبارکباد دینے لگا۔ کریوی بھائی میچ کے ایک ایک پل کی منظر کشی کرتے ہوئے پوری طرح تجزیہ کرنے کے چکر میں تھے۔ بہت ساری لڑکیوں نے ہیری کو گھیر رکھا تھا۔ وہ اس کی معمولی حرکتوں پر بھی تعریفی انداز میں ہنس رہی تھیں اور دلربا انداز میں اپنی پلکیں جھپکا رہی تھیں۔ اسے رون کی تلاش میں تھوڑی دیر ہو گئی۔ بالآخر اس نے رومیلڈا ابین سے اپنا پیچھا چھڑایا جو اس سے اصرار کر رہی تھی کہ وہ سلگ ہارن کی کرسمس تقریب میں اسے اپنے ساتھ بطور ساتھی لے کر جائے۔ جب وہ مشروبات کی میز کی طرف غوطہ مارتے ہوئے جا رہا تھا تو جینی سے ٹکرا گیا۔ آرنالڈ نامی بونی اسفنج جینی کے کندھے پر مستیاں کرتا ہوا دکھائی دے رہا تھا اور کروک شانکس بڑی امید سے اس کے تعاقب میں میاؤں میاؤں کر رہی تھی۔

''رون کو دیکھ رہے ہو؟'' جینی نے ہنستے ہوئے کہا۔ ''وہ وہاں ہے، خبیث مکار کہیں کا۔''

ہیری نے اس کونے کی طرف دیکھا جہاں جینی نے اشارہ کیا تھا۔ وہاں پر ہال میں موجود سب لوگوں کی نظروں کے سامنے رون، لیونڈر براؤن کے ساتھ یوں چپکا بیٹھا تھا کہ سجھائی نہیں دے پا رہا تھا کہ ان میں سے کس کے ہاتھ کون سے والے ہیں؟

''ایسا لگتا ہے کہ وہ اس کا چہرہ ہی زخمی کر ڈالے گا.....'' جینی نے معنی خیز لہجے میں کہا۔ ''میرا خیال ہے کہ اسے اپنی طور طریقے سنوارنا ہوں گے.....تم عمدہ کھیلے، ہیری!''

اس نے ہیری کا شانہ تھپتھپایا۔ ہیری کے پیٹ میں عجیب سی کھلبلی مچی ہوئی تھی مگر پھر جینی بٹر بیئر لینے کیلئے آگے بڑھ گئی۔ کروک شانکس اب بھی اس کے تعاقب میں بھاگی چلی جا رہی تھی اور اس کی زرد حریص آنکھیں بونی اسفنج پر مرتکز تھیں۔

ہیری لاشعوری طور پر رون سے دور ہٹ گیا۔ رون کو دیکھ کر ایسا نہیں لگ رہا تھا کہ وہ جلد ہی وہاں سے نکلنے کی کوشش کرے گا۔ ہیری نے بروقت یہ دیکھ لیا کہ تصویر کا راستہ بند ہو رہا تھا۔ اسے الجھے ہوئے بھورے بالوں والا جوڑا وہاں سے اوجھل ہوتا ہوا دکھائی دے گیا تھا جس پر اس کا دل بیٹھ سا گیا۔

ایک بار پھر رومیلڈا ابین کو اپنے سامنے سے ہٹا کر وہ آگے کی طرف لپکا۔ اس نے فربہ عورت کی تصوری کو دھکیل کر کھولا اور باہر نکل آیا۔ راہداری بالکل ویران اور خاموش تھی۔

''ہرمائنی......!''

اس نے راہداری میں بھاگتے ہوئے پہلے خالی کلاس روم میں جھانک کر دیکھا اور وہ اسے وہاں مل گئی تھی۔ وہ اساتذہ والی کرسی پر تنہا بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے سر کے اوپر کچھ زرد رنگ کے پرندے چہچہا رہے تھے جنہیں اس نے کچھ پل پہلے ہی ہوا میں سے نمودار کیا تھا۔ ایسے اُداس وقت میں بھی وہ جادو کلمات کی اتنی مہارت کا مظاہرہ کر پا رہی تھی، ہیری سچے دل سے اس کی مہارت اور برداشت کا قائل ہوئے بغیر نہیں رہ پایا۔

''اوہ ہیری!'' وہ اپنی شکستہ آواز میں کچھ اونچا بولی۔ ''میں تو یہاں بس مشق کر رہی تھی!''

''اوہ ہاں......وہ......ار......واقعی خوبصورت ہیں......'' ہیری ہکلاتا ہوا بولا۔

اسے سمجھ میں نہیں آ پا رہا تھا کہ وہ ہرمائنی سے کیا کہے؟ وہ سوچ رہا تھا کہ شاید ہرمائنی نے رون کو دیکھ ہی نہ ہو۔ شاید وہ ہال میں سے محض اس لئے باہر نکل آئی ہو کیونکہ اسے تقریب کچھ زیادہ ہی شور وغل اور ہنگامہ خیز لگی ہو مگر اسی وقت ہرمائنی نے غیر معمولی طور پر اونچی آواز میں کہا۔ ''میرا خیال ہے کہ رون تقریب کا کچھ ضرورت سے زیادہ ہی لطف اُٹھا رہا ہے......''

''ار......اس نے ایسا کیا کیا......؟'' ہیری نے دھیمے لہجے میں کہا۔

''میرے سامنے ایسی اداکاری کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے کہ تم نے اسے دیکھا ہی نہیں ہے۔'' ہرمائنی نے تلخی سے کہا۔ ''وہ

اپنی حرکتوں کو پوشیدہ نہیں رکھ رہا ہے......''

ان کے عقب میں دروازہ کھل گیا۔ ہیری لمحہ بھر کیلئے بھونچکا رہ گیا جب رون ہنستا ہوا اندر داخل ہوا اور لیونڈر براؤن کا ہاتھ پکڑ کر اسے اندر کھینچنے لگا۔

''اوہ......'' وہ ہیری اور ہرمائنی کو وہاں دیکھ کر ٹھٹک سا گیا۔

''ہم غلط وقت پر یہاں آ گئے!'' لیونڈر نے جلدی سے کہا اور ہنستی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئی۔ دروازہ اس کے پیچھے جھولتا ہوا ایک بار پھر بند ہو گیا۔

ان تینوں کے درمیان ایک اذیت ناک خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ ہرمائنی کی قہر آلود نظریں رون کو گھور رہی تھیں، مگر وہ اس کی طرف دیکھنے کے بجائے نظریں چرانے کی کوشش کر رہا تھا۔

''اوہ ہیری! میں یہی سوچ رہا تھا کہ تم نجانے کہاں چلے گئے ہو؟'' وہ ڈھٹائی کے عالم میں بے دھڑک بولا۔

ہرمائنی کرسی سے پھسلتی ہوئی آگے بڑھی، زرد پرندوں کا چھوٹا سا غول اب اس کے سر کے چاروں طرف دائروی انداز میں منڈلانے لگا تھا، جس کی وجہ سے وہ ہالے والی یونانی دیوی جیسی دکھائی دے رہی تھی۔ چہچہاتے پرندوں کا ہالہ اس کی شخصیت کو بارعب اور پروقار بنائے ہوئے تھا

''تمہیں یہاں ٹھہر کر لیونڈر کو باہر بلاوجہ انتظار نہیں کروانا چاہئے......'' ہرمائنی نے آہستگی سے کہا۔ ''وہ سوچ رہی ہو گی کہ تم نجانے اندر کیا کر رہے ہو گے؟''

وہ پروقار چال میں چلتی ہوئی آہستگی سے دروازے کی طرف بڑھی، ہیری نے رون کی طرف دیکھا جو اس بات پر مطمئن دکھائی دے رہا تھا کہ اس سے کوئی برا کام سرزد نہیں ہوا تھا۔

''اوپوگنم......!'' دروازے کے پاس ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

ہیری نے جلدی سے گھوم کر دیکھا۔ ہرمائنی کی چھڑی رون کی طرف تنی ہوئی تھی اور اس کے چہرے پر جارحانہ کیفیت پھیلی ہوئی تھی۔ زرد پرندے سنسناتی ہوئی گولیوں کی مانند تیزی سے رون کی طرف جا رہے تھے، رون نے چیختے ہوئے اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنا چہرہ چھپایا مگر اس کے باوجود پرندوں نے اس پر خوفناک انداز میں حملہ کر دیا اور جہاں تک وہ ننگا بدن پا سکتے تھے، انہوں نے وہاں کا گوشت بری طرح نوچ ڈالا اور نوکیلی چونچوں سے اسے زخمی کرنے لگے۔

''خولتم......'' رون تکلیف کے مارے چلایا مگر اپنے انتقام کی آخری جھلک دیکھنے کے بعد ہرمائنی نے تیزی سے دروازہ کھولا اور باہر نکل گئی۔ ہیری کو دروازے بند ہونے کے ساتھ اس کے سسکیاں لینے کی آواز سنائی دی تھی......

☆☆☆☆

پندرہواں باب

# اٹوٹ قسم

ایک بار پھر کھڑکیوں پر برف جمنے لگی تھی۔ کرسمس تیزی سے قریب آتی جارہی تھی۔ ہیگرڈ تنہا ہی بڑے ہال کے لئے بارہ کرسمس ٹری لا چکا تھا۔ گل ذخیرہ اور جھلملاتی پتیوں کے گجرے سیڑھیوں کے دستوں پر سجا دیئے گئے تھے۔ جنگجو مجسموں کے کھوکھلے آہنی لباس کے خود میں نہ بجھنے والی موم بتیاں ٹمٹما رہی تھیں اور راہداریوں میں تھوڑے تھوڑے فاصلے پر امربیل کے بڑے گلدستے آویزاں کر دیئے گئے تھے۔ ہیری کے پاس سے گزرتے ہوئے بہت ساری لڑکیاں امربیل کے گلدستوں کے عین نیچے جمع ہو جاتی تھیں جس کے باعث اکثر راہداریوں کا راستہ رُک جاتا تھا۔ بہرحال، ماضی میں راتوں کو اکثر و بیشتر سکول کی راہداریوں میں گھومتے رہنے کی وجہ سے ہیری کو سکول کے کئی خفیہ راستوں کے بارے میں بخوبی علم تھا، وہ لڑکیوں کے جھرمٹ سے بچنے کیلئے اکثر ان خفیہ راستوں کا استعمال کرتے ہوئے کلاسوں میں پہنچ جاتا تھا جہاں امربیل کے گلدستے بالکل موجود نہیں تھے۔

رون، ہیری کی مقبولیت اور پسندیدگی پر لڑکیوں کے ہجوم کو یوں اس کا تعاقب کرتا ہوا دیکھ کر حسد میں مبتلا ہو سکتا تھا مگر وہ اب اس ضمن میں قہقہے لگاتا ہوا دکھائی دیتا تھا حالانکہ ہیری کو گذشتہ ہفتوں میں دکھائی دینے والے مشتعل، جھگڑالو اور بدمزاج رون کے بجائے یہ ہنسنے والا رون زیادہ پسند تھا مگر رون کی اس نمایاں تبدیلی کے لئے اسے بہت بڑی قیمت ادا کرنا پڑ رہی تھی۔ پہلی بات تو یہ تھی کہ ہیری کو لیونڈر براؤن جیسی شوخ و چلبلی لڑکی کو ہر وقت برداشت کرنا پڑ رہا تھا۔ لیونڈر کا خیال تھا کہ جس لمحے وہ رون کا بوسہ نہیں لے پائے گی، وہ لمحہ اس کی زندگی میں نہایت بوریت بھرا ثابت ہوگا تھا۔ دوسری بات یہ تھی کہ ہیری کے دو سب سے بہترین دوست ایک دوسرے سے کبھی بات نہیں کرنا چاہتے تھے جو ہیری کیلئے نہایت پریشان کن تھا۔

رون کے ہاتھوں پر اب تک ہرمائنی کے زرد پرندوں کے نوچنے کے نشانات اور ان کے نوکیلے پنجوں کی خراشیں دکھائی دیتی تھیں۔ اس کا انداز اب مدافعانہ اور آزردہ دکھائی دیتا تھا۔

''وہ مجھ سے کوئی شکوہ نہیں کرسکتی......'' اس نے ہیری سے کہا۔ ''اس نے وکٹر کو بوسہ دیا ہے، اب اسے یہ حقیقت معلوم ہوگئی ہے کہ کوئی ایسا بھی ہے جو مجھے بوسہ دینا چاہتا ہے۔ دیکھو! یہ خودمختار ملک ہے، میں نے کوئی غلط کام تو نہیں کیا ہے، ہے نا؟''

ہیری نے اس کے شکایتی انداز پر کوئی جواب نہیں دیا بلکہ وہ اس کتاب کے مطالعے کی اداکاری کرنے لگا جو انہیں اگلی صبح جادوئی استعمالات کی کلاس میں جانے سے پہلے پوری پڑھنا تھی۔ اس کتاب کے سرورق پر جلی حروف میں 'ست جو ہر، ایک تحقیق' لکھا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ چونکہ وہ رون اور ہرمائنی دونوں ہی کے ساتھ اپنی دوستی کا بندھن جوڑے رکھنا چاہتا تھا اس لئے اسے زیادہ تر اوقات میں اپنا منہ بند رکھنا پڑتا تھا۔

''میں نے ہرمائنی سے کبھی کسی قسم کا کوئی وعدہ نہیں کیا ہے۔'' رون بڑبڑاتا ہوا کہہ رہا تھا۔ ''میرا کہنے کا مطلب ہے کہ...... ٹھیک ہے...... میں سلگ ہارن کی کرسمس تقریب میں اس کے ہمراہ جانا چاہتا تھا مگر اس نے کبھی اپنائیت کا اظہار نہیں کیا...... بس دوستوں کی طرح...... میں اپنی مرضی کا مالک ہوں جو چاہے کرسکتا ہوں، ہے نا؟''

ہیری نے خاموشی سے 'ست جو ہر ایک تحقیق' نامی کتاب کا ایک صفحہ پلٹا۔ وہ اس بات سے باخبر تھا کہ رون کی نگاہیں اس کے چہرے پر گڑی ہوئی ہیں۔ رون کی آواز پست پڑتی جارہی تھی، وہ زیرلب بڑبڑاہٹ میں بدلتی چلی گئی اور آتشدان میں لکڑیوں کے چٹخنے کی وجہ سے سنائی دینا بند ہوگئی تھی مگر ہیری کو 'کیرم' اور 'شکوہ نہیں کرسکتی' جیسے الفاظ کبھی کبھار سنائی دیتے رہے۔

ہرمائنی کی پڑھائی کا ٹائم ٹیبل کچھ ایسا مصروف اور پھیلا ہوا تھا کہ ہیری کو صرف شام کے اوقات میں ہی اس سے صحیح طور پر گفتگو کا موقع مل پاتا تھا۔ یہ بھی سچ تھا کہ انہی اوقات میں رون دنیا سے غافل ہوکر لیونڈر براؤن کی بانہوں میں ایسا کھویا رہتا تھا کہ اسے ہیری کی مصروفیت اور آمدورفت تک کا احساس نہیں رہتا تھا۔ گری فنڈر ہال میں رون کی موجودگی پاکر ہرمائنی ہمیشہ وہاں بیٹھنے سے انکار کر دیا کرتی تھی، اس لئے ہیری کو عام طور پر اس کے ساتھ لائبریری میں بھی نشست کرنا پڑتی تھی۔ جس کا مطلب سیدھا سادا تھا کہ انہیں اپنی گفتگو کرنے کیلئے آواز کو انتہائی پست رکھنا ہوگا......

''میں نے کب انکار کیا ہے، وہ جس کا چاہے بوسہ لیتا پھرے، وہ خودمختار ہے!'' ہرمائنی نے تلخی سے کہا جب لائبریری کی منتظم میڈم پینس ان کے عقب میں شلفوں پر اپنے کام میں مصروف تھیں۔ ''مجھے اس کی بیہودگیوں کی کوئی پرواہ نہیں ہے......''

اس نے اپنی پنکھ والی قلم اُٹھائی اور ایک لفظ کے شوشے پر اتنی زور سے قلم دبایا کہ چرمئی کاغذ میں سوراخ ہوگیا۔ ہیری اس کے وجود کے بھڑکتے ہوئے غصے کو دیکھ کر کچھ نہیں بولا۔ جب اسے اس بات کا احساس ہوا کہ خاموش رہنے کی وجہ سے کہیں اس کی بولنے کی قوت ماند نہ پڑ جائے تو وہ اعلیٰ درجے کے جادوئی مرکبات نامی کتاب کے اوپر تھوڑا جھکا اور آب حیات کے جادوئی مرکب کے بارے میں ضروری اندراجات لکھنے لگا۔ حالانکہ وہ درمیان میں 'لائبریس بورش' کی ہدایات کے ساتھ ساتھ آدھ خالص شہزادے کی حاشیوں پر لکھی ہوئی کارآمد ہدایات کو پڑھنے کیلئے رُکتا جارہا تھا۔

''تمہیں کافی حد تک محتاط ہو جانا چاہئے!'' ہرمائنی نے کچھ لمحوں کے توقف سے کہا۔

''میں تم سے آخری بار کہہ رہا ہوں!'' ہیری نے پونے گھنٹے کی خاموشی کے بعد دھیمی سی غراہٹ بھری بڑبڑاہٹ سے کہا۔ ''میں یہ

کتاب کسی قیمت پر خود سے الگ نہیں کروں گا۔ میں نے ان دنوں میں آدھ خالص شہزادے سے جتنا سیکھا ہے، اتنا تو میں شاید سنیپ یا سلگ ہارن سے بھی نہیں سیکھ پایا ہوں......''

''میں یہاں پر تمہارے اس احمق شہزادے کا کوئی ذکر نہیں کر رہی ہوں!'' ہرمائنی نے تنک کر کہا اور اس کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی کتاب کو ناگوار نظروں سے دیکھا جیسے اس نے اس کے ساتھ کوئی بدتمیزی کر دی ہو۔ ''میں دوسرے معاملے کے بارے میں بات کر رہی ہوں۔ میں یہاں آنے سے ٹھیک پہلے لڑکیوں کے باتھ روم میں گئی تھی۔ وہاں پر لگ بھگ ایک درجن لڑکیاں موجود تھیں، جن میں رومیلڈا ابین بھی شامل تھی۔ وہ یہ فیصلہ کرنے کی کوشش کر رہی تھیں کہ تمہیں الفتال مرکب کیسے پلایا جائے؟ وہ سب یہ توقع باندھے بیٹھی تھی کہ تم انہیں اپنے ہمراہ سلگ ہارن کی کرسمس تقریب میں لے جاؤ گے۔ ان سب نے فریڈ اور جارج کی ویزلی جوک شاپ سے کافی مقدار میں الفتال مرکب کی بوتلیں خرید رکھی ہیں اور مجھے اندیشہ ہے کہ ان کے اثرات کافی طاقتور ہوں گے......''

''تو پھر تم نے انہیں فوری طور پر ضبط کیوں نہیں کیا؟'' ہیری نے آہستگی سے پوچھا۔ اسے یہ بات کافی ناگوار گزری تھی کہ قوانین کا سختی سے احترام کرنے والی ہرمائنی نے اتنے اہم موقع پر اپنی یہ عادت کیونکر چھوڑ دی تھی......

''وہ باتھ روم میں اپنے ساتھ الفتال مرکب کی بوتلیں لے کر نہیں آئی تھیں!'' ہرمائنی نے لفظ چباتے ہوئے کہا جیسے وہ ہیری کی عقل پر ماتم کر رہی ہو۔ ''وہ تو وہاں رُک کر اس کام کیلئے منصوبے بنا رہی تھیں اور جہاں تک میرا اندازہ ہے کہ تمہارا آدھ خالص شہزادہ بھی......'' اس نے ٹھہرتے ہوئے کتاب کی طرف ایک اور ناگوار نگاہ ڈالی۔ ''ایک ساتھ ایک درجن سے زائد الگ الگ اجزاء سے بنے ہوئے الفتال مرکبات کا علاج نہیں بتا پائے گا۔ اگر تم چاہو تو میں ان میں کسی ایک کو تمہارے ساتھ جانے کیلئے دعوت دے دوں......کم از کم اس طرح باقی لڑکیوں کو یہ خبر ہو جائے گی کہ ہیری کسی کو اپنی ساتھی منتخب کر چکا ہے اور وہ یہ منصوبہ بندی ترک کر دیں کہ اب ان کے پاس کوئی موقع نہیں بچا ہے۔ تقریب کل رات کو ہو رہی ہے، اس لئے وہ بے حد بے چینی کا شکار ہو رہی ہیں......''

''ان میں سے ایسی کوئی ایک بھی نہیں ہے جسے میں اپنے ساتھ لے جانے کی دعوت دینے کی خواہش کر سکوں!'' ہیری بیزاری سے بڑبڑایا جو جینی کے بارے میں کچھ بھی نہ سوچنے کا جتن کر رہا تھا حالانکہ ان دنوں وہ بار بار اس کے خوابوں میں چپکے سے آ جاتی تھی۔ البتہ اسے اس بات کی خوشی تھی کہ رون جذب انکشافی ی کے فن کا استعمال کرنے سے قاصر تھا۔

''ٹھیک ہے......مگر کوئی بھی چیز پیتے ہوئے محتاط رہنا کیونکہ مجھے رومیلڈا ابین کے ارادے کافی خطرناک لگتے ہیں......'' ہرمائنی نے نہایت سنجیدگی سے کہا۔

اس نے اس طویل چرمئی کاغذ کو پلٹ دیا جس پر وہ قدیم علم الحروف کی تشریح کا مقالہ لکھ رہی تھی اور اس پر اپنی پنکھ دار قلم گھسیٹتی رہی۔ ہیری اسے یہ کام کرتے ہوئے دیکھتا رہا حالانکہ اس کا دماغ کہیں دور بھٹک رہا تھا۔

''ایک منٹ رُکو!'' اس نے آہستگی سے کہا۔ ''میرا خیال تھا کہ فلیچ نے ویزلی جوک شاپ کی تمام مصنوعات پر مکمل پابندی عائد کر

رکھی ہے؟......''

''اس ممانعت کی کسے پرواہ ہے کہ اس نے کون کون سی چیزوں پر پابندی عائد کر رکھی ہے؟'' ہرمائنی نے لاشعوری طور پر جواب دیا جواب بھی اپنے مقالے پر توجہ مرتکز کئے ہوئے تھی۔

''مگر میرا خیال تھا کہ تمام الّوؤں کی آمدرفت پر کڑی نگاہ رکھی جا رہی ہوگی تو پھر یہ لڑکیاں سکول میں الفتال مرکب منگوانے میں کیسے کامیاب ہوگئیں؟'' ہیری نے کھوئے لہجے میں کہا۔

''کیا تم فریڈ اور جارج کی فطرت کو ابھی تک جان نہیں پائے ہو!'' ہرمائنی نے چڑ کر کہا۔ ''انہوں نے یہ الفتال مرکب، کھانسی کی دوا اور خوشبودار پرفیوم کی شکل میں فراہم کیا ہے۔ یہ ان کی مخصوص محفوظ الّو ڈاک سروس کا ایک حصہ ہے......''

''لگتا ہے کہ تمہیں اس بارے میں کافی معلومات حاصل ہیں؟''

ہرمائنی نے مقالے سے نظر اُٹھا کر اتنی ناگواری سے دیکھا جتنا کہ وہ کچھ ہی دیر پہلے اس کے ہاتھوں میں پکڑی ہوئی 'اعلیٰ درجے کے جادوئی مرکبات' نامی کتاب کو دیکھ رہی تھی۔

''یہ سب ان بوتلوں کے لیبلوں پر لکھا ہوا تھا جو انہوں نے گرمیوں میں مجھے اور جینی کو ایک ساتھ دکھائی تھیں۔'' وہ ٹھنڈے لہجے میں بولی۔ ''میں لوگوں کے مشروبات میں جادوئی مرکب نہیں ڈالتی ہوں...... یا ڈالنے کی اداکاری بھی نہیں کرتی ہوں جو اتنا ہی برا ہے جتنا کہ......''

''اسے دفع کرو......'' ہیری نے جلدی سے کہا۔ ''اصل معاملے کی بات تو یہ ہے کہ فلیچ ان کے سامنے گدھا بن گیا ہے، ہے نا؟ یا پھر لڑکیاں سکول میں کوئی چیز کسی دوسری چیز کی شکل میں مخفی طور پر منگوا رہی ہیں تو ملفوائے اس 'نحوست زدہ ہار' کو سکول میں کیوں نہیں لا سکتا تھا......؟''

''اوہ ہیری...... پھر وہی بات...... میں اس بارے میں کچھ سننا نہیں چاہتی ہوں!''

''بتاؤ تو سہی...... ایسا کیوں نہیں ہو سکتا ہے؟'' ہیری نے اصرار کرتے ہوئے کہا۔

''تم نہیں مانو گے!'' ہرمائنی نے آہ بھرتے ہوئے کہا۔ ''دیکھو! خفیہ حسیاتی آلات، جادوئی حفاظتی کلمات کے حصار اور ہوگورٹس کے خفیہ نظام تاریک جادو کو فوراً پکڑ لیتے ہیں، ہے نا؟ درحقیقت وہ تاریک جادو اور اس سے متعلقہ اشیاء کی تلاش کیلئے ہی مستعمل ہیں۔ وہ کسی بھی طاقتور تاریک جادو کو فورا بھانپ لیتے ہیں جیسا کہ اس نحوست زدہ ہار پر کیا گیا تھا مگر وہ کسی غلط لیبل والی بوتل میں رکھی ہوئی چیزوں کو نہیں پکڑ سکتے...... اور ویسے بھی الفتال مرکب نہ تو کوئی غیرقانونی چیز ہے اور نہ ہی خطرناک ہے!......''

''اوہ ہاں! میں تو بھول ہی گیا تھا کہ تمہارے لئے یہ کہنا بے حد آسان ہے!'' ہیری نے آہستگی سے کہا اور وہ رومیلڈا ابین کے بارے میں سوچنے لگا۔

''......تو یہ شناخت کرنا فلیچ کا کام ہے کہ جو مرکب بند بوتل میں سکول میں بھیجا گیا ہے کہ وہ کھانسی کا شربت ہے یا نہیں! وہ کوئی خاص ماہر جادوگر تو نہیں ہے، اس لئے مجھے شک ہے کہ وہ مرکبات کی شناخت کر سکتا ہو......''

اچانک ہرمائنی خاموش ہوگئی۔ ہیری نے بھی ایک آواز سن لی تھی، کوئی تاریکی میں ڈوبی ہوئی کتابوں کی الماریوں کے درمیان میں سے ان کے عقب پر پہنچ گیا تھا۔ انہوں نے لمحہ بھر انتظار کیا اور ایک پل بعد گدھ جیسے چہرے والی میڈم پینس کونے پر نمودار ہو گئیں۔ ان کے دھنسے ہوئے رخسار کی جلد چرمئی کاغذ جیسی اور لمبی خمدار ناک پر لالٹین کی روشنی پڑ رہی تھی جو ان کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی تھی۔

''لائبریری اب بند ہو چکی ہے۔'' انہوں نے کرخت لہجے میں کہا۔ ''تم لوگوں نے جو جو کتابیں جہاں سے اُٹھائی ہیں، انہیں وہاں واپس......اوہ! تم نے اس کتاب میں یہ کیا کچھ لکھ ڈالا ہے، بیوقوف لڑکے......؟''

''یہ لائبریری کی نہیں، میری ذاتی کتاب ہے!'' ہیری نے جلدی سے کہا اور اپنی اعلیٰ درجے کے جادوئی مرکبات نامی کتاب بند کرتے ہوئے میز سے اُٹھا لی، جب میڈم پینس کا چیل جیسا پنجہ اس کتاب کی طرف بڑھ چکا تھا۔

''ستیاناس کر ڈالا......'' وہ زور سے چیخیں۔ ''اچھی بھلی کتاب برباد کر دی......خراب کر دی......اس کی شکل ہی بگاڑ ڈالی......''

''یہ تو محض ایک کتاب ہے، جس میں کچھ لکھا ہے!'' ہیری نے ان کی گرفت سے اپنی کتاب کھینچتے ہوئے کہا۔

میڈم پینس کو دیکھ کر ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ انہیں لقوہ مار گیا ہو۔ ہرمائنی نے تیزی سے اپنی چیزیں سمیٹیں اور ہیری کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے ساتھ باہر کھینچ لے گئی۔

''اگر تم محتاط نہ رہے تو مجھے اندیشہ ہے کہ وہ لائبریری میں تمہاری آمد پر پابندی لگا دیں گی۔ تم اس واہیات کتاب کو یہاں ساتھ کیوں لائے تھے؟'' ہرمائنی متوحش لہجے میں بولی۔

''ہرمائنی! اس میں میرا کوئی قصور نہیں ہے کہ وہ سنکی ہیں!'' ہیری نے بگڑتے ہوئے کہا۔ ''تمہارا کیا خیال ہے کہ انہوں نے تمہیں فلیچ کی برائی کرتے ہوئے سن لیا ہوگا؟ مجھے تو ہمیشہ یہی محسوس ہوا ہے کہ ان دونوں میں کسی قسم کی قربت کا رشتہ قائم ہے......؟''

''اوہ......ہاں......کچھ ایسی ہی بات لگتی ہے!''

اب وہ دونوں معمول کے انداز میں گفتگو کر سکتے تھے، وہ اس ذکر پر مسرور ہوتے ہوئے مشعلوں کی روشنی میں راہداریوں سے نکلتے ہوئے گری فنڈر ہال کی طرف بڑھنے لگے۔ وہ اب اس ضمن میں بحث کر رہے تھے کہ فلیچ اور میڈم پینس پوشیدہ طور پر ایک دوسرے کی محبت میں گرفتار تھے یا نہیں......

''ٹوٹا ہوا کھلونا......'' ہیری نے فربہ عورت کی تصویر کے سامنے رکتے ہوئے کہا۔ یہ کرسمس کی مناسبت سے ہال میں داخل ہونے کی نئی شناخت مقرر کی گئی تھی۔

''آہ!تم کو بھی ملے......'' فربہ عورت نے مسکراہٹ کے ساتھ شریر لہجے میں چھیڑتے ہوئے کہا اور پھر وہ تصویر انہیں راستہ دینے کیلئے افقی سمت میں جھول گئی۔

''اوہ ہیری......'' رومیلڈا بین کی چہکتی ہوئی آواز سنائی دی، جونہی انہوں نے گری فنڈر ہال میں قدم رکھا تھا۔''میں نے تمہارے لئے خاص طور پر لونگ کے پھولوں کا شربت بنایا ہے، کیا تم پینا پسند کرو گے؟......''

ہر مائنی نے پیچھے مڑ کر اس کی طرف دیکھا جیسے اس کی تنبیہی نگاہیں کہہ رہی ہو کہ میں نے تمہیں پہلے ہی خبردار کیا تھا......

''اوہ شکریہ!'' ہیری نے فوراً کہا۔''دراصل یہ شربت مجھے بالکل پسند نہیں ہے......''

''چلو کوئی بات نہیں......تم یہ لے لو!'' رومیلڈا نے کہا اور اس کے ہاتھ میں ایک ڈبہ تھما دیا۔ جس پر بڑے الفاظ میں لکھا تھا ......'ڈیگی چاکلیٹی بسکٹ'......''ان میں فائر وہسکی کی آمیزش ہے، میرے دادا نے مجھے بھیجے ہیں مگر وہ مجھے بالکل پسند نہیں ہیں......''

''اوہ......ٹھیک ہے......بہت بہت شکریہ!'' ہیری نے کہا جو اس کے علاوہ کوئی دوسرا جواب نہیں تلاش کر پایا تھا۔''ار......میں تو بس یونہی جا رہا......''

وہ تیزی سے ہر مائنی کے پیچھے چل دیا اور اس کی آواز کمزور پڑ گئی تھی۔

''میں نے تمہیں خبردار بھی کیا تھا۔'' ہر مائنی شکایتی انداز میں بولی۔''زیادہ بہتر رہے گا کہ تم جلد ہی کسی سے بات کر کے اسے اپنا ساتھی بنا لو تا کہ وہ تم پر اپنے حربے استعمال کرنا بند کر دیں، اور تم......'' مگر اگلے ہی لمحے اس کا چہرہ بالکل سپاٹ ہو گیا اور اس کا منہ بند ہو گیا۔ اس نے ابھی ابھی رون اور لیونڈر کو دیکھ لیا تھا جو ایک کرسی پر پھنس کر بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے چہروں پر مسکراہٹ پھیلی ہوئی تھی۔

''تو پھر شب بخیر، ہیری!'' ہر مائنی نے اپنی تلخی چھپاتے ہوئے کہا حالانکہ ابھی تو شام کے صرف سات ہی بجے تھے۔ وہ مزید کچھ کہے بغیر ہی خاموشی سے لڑکیوں کے کمرے کی طرف جانے والی سیڑھیوں کے دروازے کی جانب بڑھ گئی۔

ہیری اس خیال کے ساتھ سونے کیلئے اپنے کمرے کی طرف چلا گیا کہ اسے ابھی ایک اور دن کلاسوں کی پڑھائی سے اُلجھنا پڑے گا اور ساتھ ہی سلگ ہارن کی دعوتی تقریب سے بھی۔ اس کے بعد وہ سکون کے ساتھ رون کے ہمراہ اس کے گھر جا سکے گا۔ اسے جانے کیوں یہ ممکن محسوس ہونے لگا تھا کہ چھٹیوں کے بعد رون اور ہر مائنی کے بگڑے ہوئے تعلقات میں بہتری پیدا ہو جائے گی؟ مگر شاید الگ تھلگ رہنے سے انہیں اپنے برتاؤ کے بارے میں اطمینان سے جائزہ لینے کا پورا پورا موقع ملے گا......

مگر اسے بظاہر کچھ زیادہ امید نہیں دکھائی دیتی تھی۔ اس کی توقع اگلے ہی دن تبدیلی ہیئت کی کلاس میں اور بھی دم توڑ گئی۔ وہ انسانی بہروپ کے بہت ہی مشکل باب کی مشقیں کر رہے تھے، انہیں ایک آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر اپنی اپنی بھنوؤں کی رنگت تبدیل کرنا تھی۔ رون کی پہلی کوشش نہایت ناقص ثابت ہوئی تھی، جس میں اس نے اپنے چہرے پر مصنوعی شاندار بل کھاتی مونچھیں بنا

ڈالی تھیں۔اس کی ہیئت دیکھ کر ہرمائنی کھلکھلا کر ہنس پڑی۔رون کو اس کی ہنسی میں تضحیک محسوس ہوئی اور پھر اس نے انتقاماً اس کی ویسی ہی نقل اتاری جب وہ پروفیسر میک گوناگل کے سوال پوچھنے پر اپنی نشست سے بے چین ہو کر اچھلتی تھی۔رون کی بندر جیسی اچھل کود لیونڈر اور پاروتی کو نہایت دلچسپ لگی، جس پر وہ کھلکھلا کر ہنسنے لگیں۔ہرمائنی ایک بار پھر مغموم دکھائی دی اور جونہی کلاس کے خاتمے کی گھنٹی بجی تو وہ دوڑ کر کلاس روم سے باہر نکل گئی۔اس نے اپنا بکھرا ہوا سامان سمیٹنا اور اُٹھانا تک گوارا نہیں کیا تھا۔ہیری نے فوری طور پر یہ اخذ کیا کہ اسے اس وقت رون کی بہ نسبت ہرمائنی کے زیادہ قریب رہنا چاہئے۔ہرمائنی ٹوٹی ہوئی، کمزور اور غمگین تھی۔لہٰذا اس نے ہرمائنی کا بکھرا ہوا سامان سمیٹا اور اپنی بغل میں دبا کر اس کی تلاش میں باہر نکل آیا۔

بالآخر ہیری کو ہرمائنی زیریں منزل کے لڑکیوں والے باتھ روم میں سے باہر نکلتی ہوئی دکھائی دی۔اس کے ساتھ لونا لوگڈ بھی موجود تھی جو آہستہ آہستہ اس کی کمر تھپتھپا رہی تھی۔

''اوہ ہیری...... کیسے ہو؟'' لونا لوگڈ نے چہکتے ہوئے پوچھا۔''کیا تمہیں اس بات کی خبر ہے کہ تمہارے چہرے پر دونوں بھنوؤں میں سے ایک کی رنگت چمکدار زرد دکھائی دے رہی ہے۔''

''تم سناؤ لونا...... ہرمائنی! تم اپنی چیزیں چھوڑ آئی تھی......'' ہیری نے جھجکتے ہوئے کہا اور اس کی کتابیں اور دوسرا سامان اس کی طرف بڑھایا۔

''اوہ ہاں!'' ہرمائنی نے رندھی ہوئی آواز میں کہا اور اپنا سامان اس سے لے لیا۔وہ اپنی کیفیت کو چھپانے کیلئے جلدی سے گھوم گئی کہ وہ کپڑے کے پنسل پاؤچ سے اپنی آنکھیں پونچھ رہی تھی۔''شکریہ ہیری! اچھا تو اب میں چلتی ہوں......''

اور وہ تیزی سے قدم اُٹھاتے ہوئے وہاں سے چلی گئی۔اس نے ہیری کو تسلی بھرے جملے بھی کہنے کا موقع نہیں دیا تھا۔یہ الگ بات تھی کہ وہ ابھی تک ایسے جملے کو صحیح طور پر سوچ بھی نہیں پایا تھا۔

''میرا خیال ہے کہ وہ تھوڑی پریشان ہے!'' لونا نے کھوئے ہوئے لہجے میں کہا۔''پہلے تو مجھے ایسا محسوس ہوا کہ باتھ روم میں مایوس مائرٹل موجود ہے مگر بعد میں وہاں ہرمائنی دکھائی دی۔وہ رون ویزلی کے بارے میں کچھ بڑبڑا رہی تھی......''

''ہاں!......ان میں کچھ جھگڑا ہو گیا تھا......'' ہیری نے کہا۔

''اوہ ہاں! وہ کئی بار ہنسی مذاق میں بڑی مضحکہ خیز باتیں کہہ دیتا ہے، ہے نا؟'' لونا نے کہا جب وہ راہداری میں ساتھ ساتھ چل رہے تھے۔''مگر میں نے گذشتہ سال جائزہ لیا تھا کہ وہ اکثر اوقات تھوڑا بے رحم واقع ہو جاتا ہے......''

''مجھے بھی کچھ ایسا ہی احساس ہوتا ہے۔'' ہیری نے جواب دیا۔لونا ہمیشہ کی طرح آج بھی کڑوی سچائی بیان کر رہی تھی۔وہ آج تک کسی ایسی حیرت انگیز لڑکی سے نہیں ملا تھا۔''تمہاری سہ ماہی کیسی رہی؟''

''ٹھیک ہی رہی......'' لونا نے آہستگی سے کہا۔''ڈی اے کے بغیر کسی قدر سونے پن کا احساس ہوتا ہے حالانکہ جینی اچھی ہے،

اس نے کچھ دیر پہلے تبدیلی ہیئت کی کلاس میں دولڑکوں کو مجھے کھسکی ہوئی لڑکی کہنے سے روک دیا تھا......''

''کیا تم آج رات میرے ساتھ سلگ ہارن کی کرسمس تقریب میں چلنا پسند کرو گی؟''

ہیری کے منہ سے یہ الفاظ بے ساختہ ہی نکل گئے تھے، اس نے اپنے الفاظ کو اپنی سماعت میں ایسے سنا جیسے وہ اس نے نہیں کسی اجنبی نے ادا کئے ہوں۔

لونا نے اپنی پھٹی ہوئی آنکھوں سے اس کی طرف حیرانگی سے دیکھا۔

''سلگ ہارن کی تقریب میں......تمہارے ساتھ؟''

''بالکل......ہمیں اپنے ساتھ مہمانوں کو لانے کی اجازت ہے۔ اس لئے میں نے سوچا کہ کیا تم......میرا کہنے کا مطلب ہے کہ ......'' وہ اپنی کیفیت کو بالکل عیاں کر دینا چاہتا تھا تاکہ وہ کسی غلط فہمی کا شکار نہ ہو جائے۔ ''میرا کہنے کا مطلب ہے کہ صرف اچھے دوستوں کی طرح......لیکن اگر تم نہیں جانا چاہتی ہو تو......'' اس نے اپنی بات ادھوری چھوڑ دی کیونکہ اسے پچاس فیصد امید تھی کہ وہ اسے منع کر دے گی۔

''کیوں نہیں......میں تمہارے ساتھ دوست کی حیثیت سے چلنا یقیناً پسند کروں گی۔'' لونا نے کچھ یوں مسکراتے ہوئے کہا جس انداز میں وہ آج سے پہلے کبھی نہیں مسکرائی تھی۔ ''کسی نے بھی مجھے ایک دوست کی طرح اپنے ساتھ کسی تقریب میں چلنے کی دعوت نہیں دی ہے۔ کیا اسی لئے تم نے اپنے ابرو پر یہ رنگ لگا رکھا ہے، تقریب میں جانے کیلئے؟ کیا میں بھی تمہاری طرح اپنی بھنوؤں پر رنگ لگا لوں......؟''

''اوہ نہیں......ایسا کچھ نہیں ہے!'' ہیری بوکھلائے ہوئے انداز میں بولا۔ ''یہ تو کلاس کی ایک غلطی تھی، تم فکر مت کرو......میں اسے ہرمائنی سے کہہ کر درست کروالوں گا......ٹھیک ہے، میں آٹھ بجے بڑے ہال میں تمہارا انتظار کروں گا......''

''واہ واہ......'' ان کے سر کے اوپر کسی کی تیکھی چنچل آواز سنائی دی جسے سن کر وہ دونوں ہی حیرت سے اچھل پڑے تھے۔ ان میں سے کسی کا بھی دھیان اس جانب نہیں گیا تھا کہ وہ ابھی ابھی پیوس نامی شریر بھوت کے نیچے سے گزر رہے تھے جو ایک فانوس سے الٹا لٹک رہا تھا اور ان کی طرف دیکھ کر زہریلے انداز میں مسکرا رہا تھا۔

''اوہ تو پوٹی اپنے ساتھ لونی کو تقریب میں لے جا رہا ہے، میں اب سمجھا......پوٹی لونی سے محبت کی پینگیں بڑھا رہا ہے......پوٹی......لونی کی محبت میں گرفتار ہو گیا ہے......'' وہ تیزی سے کھلکھلاتا ہوا اور چیختا شور مچاتا ہوا ایک طرف چل پڑا۔ ''پوٹر، لونی سے پیار کرتا ہے......''

''ان معاملات کو پوشیدہ رکھنا اچھا محسوس ہوتا ہے۔'' ہیری نے کہا اور یقینی طور پر کچھ ہی لمحات بعد پورے سکول میں یہ خبر پھیل چکی تھی کہ ہیری پوٹر اپنے ہمراہ پاگل لونا لوگڈ کو سلگ ہارن کی کرسمس تقریب میں لے جا رہا ہے۔

''تم کسی اور کو بھی تو ساتھ لے جا سکتے تھے.....'' رون نے رات کے کھانے پر حیرانگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔''اتنی ساری لڑکیوں میں سے کسی کو بھی.....مگر تم نے اس سنکی لوگڈ کو ہی کیوں منتخب کیا؟''

''اسے اس نام سے مت پکارو، رون!'' جینی نے سخت لہجے میں کہا اور دوستوں کے پاس جاتے ہوئے ہیری کے پیچھے ٹھہر گئی۔ ''ہیری! مجھے واقعی اس بات پر مسرت ہو رہی ہے کہ تم اسے اپنے ساتھ تقریب میں لے جا رہے ہو، وہ کافی پرجوش دکھائی دیتی ہے.....''

اگلے لمحے وہ ڈین کے ساتھ بیٹھنے کیلئے میز پر آگے کی طرف بڑھ گئی۔ ہیری نے اس بات پر خوش ہونے کی کوشش کی کہ لونا کو تقریب میں لے جانے سے جینی خوش تھی مگر وہ اپنی خوشی برقرار رکھنے میں کامیاب نہیں ہو پایا۔ میز پر کافی فاصلے پر ہرمائنی تنہا بیٹھی ہوئی تھی اور اپنے سامنے رکھے سوپ کے پیالے سے کھیل رہی تھی۔ ہیری نے دیکھا کہ رون اس کی طرف کنکھیوں سے دیکھ رہا تھا۔

''تم اس سے معافی مانگ سکتے ہو!'' ہیری نے صاف گوئی سے کام لیتے ہوئے کہا۔

''اگر اس نے ایک بار پھر مجھ پر اپنے جادوئی پرندوں سے حملہ کر ڈالا تو پھر کیا ہوگا؟'' رون نے بڑبڑا کر پوچھا۔

''تم نے اس کی نقل کیوں اتاری تھی؟''

''وہ میری مونچھ پر ہنس رہی تھی!''

''میں بھی تو ہنسا تھا.....میں نے آج تک اس سے زیادہ احمقانہ چیز نہیں دیکھی تھی۔''

مگر ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ رون نے کچھ نہیں سنا تھا۔ لیونڈر اسی وقت پاروتی پاٹیل کے ہمراہ وہاں پہنچ چکی تھی۔ ہیری اور رون کے درمیان تنگ سی جگہ پر زبردستی ٹھنستے ہوئے لیونڈر براؤن نے اپنا بازو پھیلا کر رون کے گلے میں ڈال دیا۔

''کیسے ہو ہیری؟'' پاروتی نے کہا جو اسی کی مانند اپنی سہیلی کے طرز عمل پر کسی قدر شرمندہ اور بیزار سی دکھائی دے رہی تھی۔

''اچھا ہوں!'' ہیری نے سپاٹ لہجے میں کہا۔''تم اپنی کہو.....تو پھر تم ہوگورٹس میں رُک رہی ہو؟ میں نے تو سنا تھا کہ تمہارے ممی ڈیڈی تمہیں یہاں سے جانا چاہتے تھے.....؟''

''میں نے انہیں کچھ عرصے تک یہیں ٹھہرنے کیلئے راضی کر لیا ہے۔'' پاروتی نے جواب دیا۔''کیٹی بل والے حادثے سے وہ واقعی بے حد خوفزدہ ہو گئے تھے مگر اس کے بعد اور کوئی سانحہ نہیں ہوا، شاید اس لئے.....اوہ، کیسی ہو ہرمائنی؟''

پاروتی کھل کر مسکرا رہی تھی۔ ہیری جانتا تھا کہ تبدیلی ہیئت کی کلاس میں ہرمائنی پر ہنسنے کی وجہ سے وہ خود کو قصوروار محسوس کر رہی ہوگی۔ اس نے مڑ کر دیکھا کہ ہرمائنی بھی پلٹ کر مسکرا رہی تھی۔ ہیری نے یکدم سوچا کہ یہ لڑکیاں بھی بڑی عجیب ہوتی ہیں۔

''کیسی ہو پاروتی؟'' ہرمائنی نے کہا اور رون اور لیونڈر کو پوری طرح نظر انداز کر دیا۔''کیا تم آج رات کو سلگ ہارن کی کرسمس تقریب میں جا رہی ہو.....؟''

''اوہ! مجھے اس کیلئے دعوت نامہ نہیں ملا ہے!'' پاروتی نے مغموم لہجے میں کہا۔ ''ویسے میں وہاں جانا ضرور چاہتی تھی۔ میرا خیال ہے کہ تقریب واقعی شاندار ہوگی......تم بھی تو جارہی ہو، ہے نا؟''

''ہاں! میں آٹھ بجے کارمک سے ملاقات کررہی ہوں اور ہم دونوں......''

اس طرح کی آواز گونجی جیسے کسی بند نالی والے سنک کا ڈھکن الگ کر دیا گیا ہو، اسی وقت رون وہاں نمودار ہو گیا۔ ہرمائنی نے اس طرح اظہار کیا کہ جیسے اس نے کچھ دیکھا یا سنا ہی نہ ہو۔

''ہم دونوں تقریب میں ساتھ جارہے ہیں!'' ہرمائنی نے اپنی ادھوری بات مکمل کی۔

''کارمک؟......تمہارا کہنے کا مطلب ہے کہ کارمک میکلی گن؟'' پاروتی نے پوچھا۔

''بالکل وہی......جو تقریباً گری فنڈر کی کیوڈچ ٹیم کا رکھا بن ہی چکا تھا۔'' ہرمائنی نے مٹھاس بھرے لہجے میں تقریباً پر کچھ زیادہ زور دیتے ہوئے کہا۔

''تو کیا تم آج کل اس کے ساتھ گھوم پھر رہی ہو؟'' پاروتی نے دیدے پھاڑ کر پوچھا۔

''اوہ ہاں!......کیا تمہیں یہ بات ابھی تک معلوم نہیں ہو پائی؟'' ہرمائنی نے کہا اور کھلکھلا کر ہنس دی۔

''اوہ بالکل نہیں!'' پاروتی نے کہا جو اس سنسنی خیز خبر کو سن کر دنگ رہ گئی تھی۔ ''تم کیوڈچ کھلاڑیوں کو پسند کرتی ہو، ہے نا؟ پہلے کیرم اور اب میکلی گن......''

''میں واقعی عمدہ اور قابل کیوڈچ کھلاڑیوں کو ہی پسند کرتی ہوں۔'' ہرمائنی نے مسکراتے ہوئے اس کی بات کی تصحیح کرتے ہوئے کہا۔ ''تو پھر ٹھیک ہے بعد میں ملاقات ہوگی......مجھے ابھی جا کر تقریب کیلئے تیار بھی ہونا ہے......''

وہ مسکراتی ہوئی وہاں سے چلی گئی۔ لیونڈر اور پاروتی دونوں سر جوڑ کر اس نئی سنسنی خیز خبر پر تبصرہ کرنے لگیں۔ انہوں نے میکلی گن کے بارے میں جو کچھ سن رکھا تھا اور ہرمائنی کے بارے میں انہوں نے جو اندازہ لگایا تھا اس کے لحاظ سے وہ اپنے مفروضے لگاتی رہیں۔ رون کا چہرہ عجیب انداز سے لٹکا ہوا دکھائی دے رہا تھا مگر وہ بالکل خاموش تھا۔ ہیری نے تاسف بھرے لہجے میں یہ سوچ رہا تھا کہ لڑکیاں بھی انتقام کی آگ میں جھلس کر کتنی پستی میں گر سکتی تھیں؟......

جب وہ رات آٹھ بجے بڑے ہال میں پہنچا تو اس نے دیکھا کہ وہاں ڈھیر ساری لڑکیوں کا غول منڈلا رہا تھا۔ جب وہ لونا لوگڈ کی طرف بڑھا تو وہ سب اسے غصیلی نظروں سے گھورنے لگیں۔ لونا چاندی جیسے لشکارتی رنگت کے لباس میں ملبوس تھی، دیکھنے والے اس کی طرف دیکھ کر اپنی ہنسی نہیں روک پا رہے تھے مگر سچ تو یہ تھا کہ وہ اس لباس میں خوبصورت دکھائی دے رہی تھی۔ ہیری کو اس بات پر بے حد اطمینان ہوا کہ اس نے حسب عادت اپنے کانوں میں گاجر والے ٹاپس، گلے میں بٹر بیئر کی بوتلوں کے ڈھکنوں والا ہار اور آنکھوں پر بھوت دیکھنے والی عینک نہیں لگا رکھی تھی۔

''واہ......تو پھر چلیں!''اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ ہاں!''لونا خوشی سے چہکتی ہوئی بولی۔''مگر تقریب کہاں ہو رہی ہے......؟''

''سلگ ہارن کے دفتر میں......''ہیری نے جواب دیا۔ پھر وہ دونوں لوگوں کے ہجوم کی بڑبڑاہٹ اور چہ میگوئیوں سے دور چلے گئے اور سنگ مرمر کی سیڑھیاں چڑھنے لگے۔

''کیا تمہیں معلوم ہے کہ تقریب میں ایک خون آشام بھی مدعو ہے؟''ہیری نے پوچھا۔

''روفس سکر مگوئیر......؟''لونا نے حیرت سے کہا۔

''میں......کیا......''ہیری اس کے جواب پر چکرا سا گیا، اس نے تعجب بھرے انداز میں پوچھا۔''تمہارا کہنے کا مطلب ہے کہ ......وزیر جادو؟''

''ہاں......وہ ایک خون آشام ہی تو ہیں!''لونا نے حقیقت پسندانہ لہجے میں کہا۔''جب روفس سکر مگوئیر، کارنیلوس فج کی جگہ پر وزیر جادو منتخب ہوئے تھے تو اسی وقت ڈیڈی نے ان کے بارے میں ایک بہت مفصل اداریہ لکھا تھا مگر محکمے کے ایک افسر نے انہیں اسے شائع کرنے سے جبراً روک دیا تھا۔ ظاہر ہے کہ محکمہ یہ بالکل نہیں چاہتا ہے کہ لوگوں کو ان کے بارے میں سچائی معلوم ہو پائے......''

ہیری کو اس کی بات پر بالکل یقین نہیں آیا تھا کہ روفس سکر مگوئیر ایک خون پینے والے 'خون آشام' ہو سکتے ہیں۔ بہرحال، وہ یہ بات تو اچھی طرح جانتا تھا کہ لونا اپنے باپ کے عجیب وغریب تخیلات کو اس انداز میں پیش کرتی تھی کہ جیسے وہ واقعی سچائی پر مبنی ہوں، اس لئے اس نے اس ضمن میں گفتگو کو مزید بڑھنے نہیں دیا تھا۔ وہ دونوں چلتے ہوئے سلگ ہارن کے دفتر کے قریب پہنچ گئے۔ ہر اُٹھتے قدم پر انہیں اندر سے قہقہوں، موسیقی اور بلند شور کی آوازیں قریب آتی سنائی دے رہی تھیں۔

معلوم نہیں کہ یہ سب واقعی حقیقت میں ہی تھا یا پھر سلگ ہارن نے جادو کے زور پر اسے مزید ہنگامہ خیز بنا ڈالا تھا۔ ان کا دفتر معمول سے کچھ زیادہ ہی بڑا دکھائی دے رہا تھا۔ باقی اساتذہ کی بہ نسبت ان کے دفتر میں جگہ کی زیادتی واقعی تعجب انگیز تھی۔ چھت اور دیواریں سبز، سرخ اور سنہرے پردوں سے سجی ہوئی تھیں، جس کی وجہ سے ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے وہ کسی بڑے شامیانے کے اندر موجود ہوں۔ کمرے میں کافی گہما گہمی کا ماحول تھا۔ ایک آرائشی سنہری لالٹین سے سرخ روشنی پھوٹ رہی تھی جو چھت کے بالکل وسط میں لٹکی ہوئی تھی۔ اس کے گرد حقیقی پریاں منڈلا رہی تھیں جو روشنی کے چمکتے ہوئے نکتوں کی طرح دکھائی دے رہی تھیں۔ ایک کونے میں سے سارنگی کی میٹھی تان والی موسیقی بکھر رہی تھی۔ کچھ عمر رسیدہ جادوگر گفتگو سے لطف اندوز ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے پائپوں سے دھوئیں کے مرغولے بھی اُڑا رہے تھے۔ کچھ گھریلو خرس ہجوم کے گھٹنوں کے جنگل کے درمیان میں سے پریشانی کے عالم میں جگہ بناتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے، وہ مختلف پکوانوں سے بھرے چاندی کے طشتوں کے بوجھ تلے دبے جا رہے تھے اور اوپر سے دیکھنے پر

یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے پلیٹیں اور طشت خود بخود ہوا میں ادھر سے ادھر اُڑے جا رہے ہوں۔

''اوہ ہیری...... میرے نوجوان! آؤ...... اندر آ جاؤ!'' سلگ ہارن زوردار آواز گرجتی ہوئی سنائی دی جونہی ہیری نے لونا کے ہمراہ دفتر کے دروازے سے اندر قدم رکھا تھا۔ ''میں تمہارا تعارف بے شمار لوگوں سے کروانے کیلئے بے تاب تھا......''

سلگ ہارن ایک آرائشی مخملیں ٹوپی پہنے ہوئے تھے جو ان کی دردن خانہ جیکٹ سے میل کھا رہی تھی۔ انہوں نے ہیری کا بازو اتنی زور سے دبوچا جیسے وہ اس کے ساتھ ثقاب اُڑان بھرنا چاہتے ہوں۔ سلگ ہارن اسے کھینچتے ہوئے تقریب کے بالکل وسطی حصے میں لے جا رہے تھے۔ ہیری نے موقع پاتے ہی لونا کا ہاتھ بھی پکڑ لیا تھا جو اب ہیری کے ساتھ ساتھ گھسٹتی ہوئی جا رہی تھی۔

''ہیری! میں تمہیں اپنے ایک سابقہ طالبعلم ایلڈرڈ وارپل...... سے ملوانا چاہتا ہوں، جس نے 'خونی بھائی، میری زندگی بطور خون آشام' نامی تہلکہ خیز کتاب لکھی ہے...... اور ظاہر ہے کہ اس کے عمدہ دوست سن گیونی سے بھی......''

وارپل نامی پستہ قد اور عینک والے جادوگر نے ہیری سے نہایت گرم جوشی سے مصافحہ کیا۔ اس کا خون آشام دوست سن گیونی قامت میں طویل تھا اور اس کی آنکھوں کے نیچے سیاہ حلقے پڑے ہوئے تھے۔ اس نے ہیری کی طرف صرف سر ہلا کر اشارہ کیا تھا۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے وہ اس تقریب میں بوریت کا شکار ہو۔ لڑکیوں کا ایک بڑا گروہ اس کے قریب موجود تھا اور ان کے چہروں پر متجسس اور اشتیاق بھرے جذبات پھیلے ہوئے تھے۔

''ہیری پوٹر! مجھے تم سے مل کر بہت خوشی ہوئی۔'' وارپل نے ہیری کے چہرے پر نگاہیں گاڑتے ہوئے کہا۔ ''جیسا کہ میں پروفیسر سلگ ہارن سے کچھ دیر پہلے کہہ رہا تھا کہ ہیری پوٹر کی زندگانی کے وہ ابواب کہاں ہے، جن کا ہم سب کو بے تابی سے انتظار ہے؟''

''ار...... اچھا......'' ہیری ہکلا سا گیا۔

''واہ اتنا ہی شرم و حیا کا پیکر...... جتنا کہ ہورث نے ہمیں بتایا تھا۔'' وارپل نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''مگر سنجیدگی سے کہوں تو......'' اس کا لہجہ یکدم بدل کر کسی کاروباری شخص جیسا ہو گیا تھا۔ ''مجھے تمہاری سوانح حیات لکھنے میں بے حد خوشی ہو گی...... لوگ تمہاری زندگی کے اوراق پڑھنے کیلئے کافی بے تاب دکھائی دیتے ہیں۔ سچ کہہ رہا ہوں کہ وہ انتہائی بے تاب ہیں۔ اگر تم مجھے کچھ نشستیں ساتھ بیٹھنے کا موقع دو تو...... بس صرف چار پانچ گھنٹے کی نشستیں...... میں کچھ انٹرویو لکھوں گا اور پھر انہیں شاندار سنسنی خیز ربط کے ساتھ ایسا ترتیب دوں گا کہ کچھ ہی مہینوں میں کتاب تیار ہو سکتی ہے اور میں تمہیں پورا یقین دلاتا ہوں کہ تمہیں نہایت کم محنت کرنا پڑے گی...... سن گیونی سے پوچھ لو کہ یہ سب کتنا آسان...... اوہ سن گیونی یہیں رہو!'' وارپل نے اچانک سخت لہجے میں کہا کیونکہ وہ خون آشام شخص اپنی آنکھوں میں خون کی پیاس کی چمک لئے آہستگی سے لڑکیوں کے گروہ کی طرف کھسکنے لگا تھا۔ ''یہاں آؤ...... یہ ایک پیسٹری اُٹھا لو!'' وارپل نے قریب سے گزرتے ہوئے گھریلو خرس کے طشت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ سن گیونی نے ہاتھ بڑھا کر ایک پیسٹری

اُٹھالی اور پھراس نے اپنی سرخ آنکھیں ہیری کی طرف گھمائیں۔

''میرے پیارے نوجوان! تمہیں ذرا سا اندازہ بھی نہیں ہے کہ تم پلک جھپکتے ہی کتنے ڈھیر سارے گیلن کما سکتے ہو......''

''معاف کیجئے......آپ کی تجویز کے بارے میں میری ذرا سی بھی دلچسپی نہیں ہے!'' ہیری نے درشت لہجے میں کہا۔''اور معافی چاہتا ہوں...... مجھے ابھی ابھی میری ایک دوست دکھائی دی ہے، میں اس سے ملنا چاہتا ہوں......''

اس نے لونا کو اپنے ساتھ ہجوم میں ایک طرف کھینچا، اسی وقت اسے ورِیڈ سسٹر نامی موسیقی کے گروپ کے دو افراد کے درمیان بھورے بالوں کا اونچا جوڑا دکھائی دیا تھا۔

''ہرمائنی...... ہرمائنی......''اس نے آواز لگائی۔

''اوہ یہ تم ہو، ہیری!......اُف خدایا......شکر ہے تم مل گئے، لونا کیسی ہو؟''

''یہ تم نے کیا حالت بنا رکھی ہے؟'' ہیری نے تعجب سے پوچھا۔ کیونکہ ہرمائنی کا حلیہ اتنا خراب دکھائی دے رہا تھا جیسے وہ جھگڑالو درخت سے نبرد آزما ہو کر آ رہی ہو......

''اوہ! میں ابھی ابھی بال بال بچی ہوں......میرا کہنے کا مطلب ہے کہ میں ابھی ابھی کارمک سے پیچھا چھڑا کر آ رہی ہوں۔'' وہ ہانپتی ہوئی بولی۔''امربیلوں کے گلدستے کے نیچے......'' اس نے صفائی دیتے ہوئے مزید کہہ دیا کیونکہ اب ہیری اس کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

''اس کے ساتھ آنے کا عمدہ صلہ ملا، ہے نا؟'' ہیری نے سنجیدگی سے کہا۔

''میرا خیال تھا کہ اس بات پر رون بے حد حسد میں مبتلا ہو جائے گا۔'' ہرمائنی نے جھینپے ہوئے لہجے میں کہا۔''میں نے کچھ لمحات کیلئے زکریا سمتھ کے بارے میں بھی سوچا تھا مگر میں نے سوچا کہ مجموعی طور پر......''

''تم نے سمتھ کے بارے میں سوچا تھا......؟'' ہیری نے ناپسندیدگی سے پوچھا۔

''ہاں! میں نے ایسا ہی سوچا تھا اور اب میں یہ سوچ رہی ہوں کہ کاش میں نے اسے ہی منتخب کیا ہوتا؟ میکلی گن کے سامنے تو گراپ بھی زیادہ شریف دکھائی دیتا ہے۔ اس طرف سے نکلو۔ ہم اسے اپنی طرف آتے ہوئے دیکھ لیں گے، وہ کافی لمبا ہے......''

وہ تینوں دفتر کے دوسرے کنارے کی طرف جانے کیلئے راستہ بنانے لگے۔ وہ راستے میں سے مشروبات کے گلاس اُٹھاتے گئے اور انہیں کافی دیر بعد احساس ہوا کہ وہ جہاں پہنچ چکے تھے، وہاں پہلے سے ہی پروفیسر ٹراؤلینی تنہا موجود تھیں۔

''اوہ آپ کیسی ہیں پروفیسر؟'' لونا لوگڈ نے مؤدب انداز میں ان کو مخاطب کیا۔

''شام بخیر بیٹی!'' پروفیسر ٹراؤلینی نے لونا کو بمشکل دیکھتے ہوئے جواب دیا۔ ہیری کو ایک بار پھر کچی شراب کا بھبھوکا ناک میں گھستا ہوا محسوس ہوا۔''میں نے کچھ عرصے سے اپنی کلاس میں نہیں دیکھا ہے؟''

''نہیں...... مجھے اس سال مسٹر فائرنز پڑھا رہے ہیں۔'' لونا نے جواب دیا۔

''اوہ ہاں! میں بھول گئی تھی!'' پروفیسر ٹراوٴلینی نے غصیلے لہجے میں کھوئی ہوئی آواز میں کہا۔ ''چھکڑے کا گھوڑا...... جیسا کہ میں اسے مخاطب کرتی ہوں۔ تم لوگ یقیناً سوچتے ہو گے کہ جب میں سکول میں لوٹ آئی ہوں تو پروفیسر ڈمبل ڈور کو اس گھوڑے کو فوراً برطرف کر دینا چاہئے تھا، ہے نا؟ مگر نہیں...... ہمیں اپنی کلاسیں تقسیم کرنا پڑیں...... سچ کہوں تو یہ میری تضحیک ہے، میرا مذاق اُڑایا گیا ہے...... میرے فن کو ایک گھوڑے کے مساوی سمجھا گیا ہے، تم جانتی ہو......''

پروفیسر ٹراوٴلینی اتنی زیادہ مدہوش تھیں کہ وہ قریب کھڑے ہیری کو پہچان بھی نہیں پائی تھیں۔ فائرنز کے بارے میں ان کے منہ سے نکلنے والی برائیوں کی بوچھاڑ سے بچنے کیلئے ہیری کھسک کر ہرمائنی کے زیادہ قریب ہو گیا۔

''میرا خیال ہے کہ ہم یہاں اس بات کو صاف کر لیتے ہیں کہ کیا تم رون کو یہ بتانے کا ارادہ کر رہی ہو کہ تم نے راکھے کی آزمائشی مشقوں میں چھیڑ چھاڑ کر کے اسے راکھا منتخب کروایا تھا؟''

ہرمائنی نے اپنی تیوریاں چڑھا کر اس کی طرف دیکھا۔

''کیا تمہیں یہ محسوس ہو رہا ہے کہ میں اتنی پستی میں گر سکتی ہوں؟''

ہیری نے اس کی طرف دیکھ کر چہرے پر مکاری بھری مسکراہٹ سجائی۔

''ہرمائنی! اگر تم میکل ءگن کے ساتھ آ سکتی ہو تو......''

''دونوں باتوں میں فرق ہے......'' ہرمائنی نے غصیلے لہجے میں کہا۔ ''میرا ارادہ قطعی ایسا نہیں تھا کہ میں رون پر یہ ظاہر کروں کہ آزمائشی مشقوں کے دوران کیا ہوا تھا یا کیا نہیں ہوا تھا؟''

''اچھی بات ہے!'' ہیری نے مشتاق لہجے میں کہا۔ ''کیونکہ ایسا کچھ کرنے کے باعث اس کی خود اعتمادی پر کاری ضرب لگے گی اور ہم اگلا میچ ہار جائیں گے......''

''خود غرض کہیں کے!'' ہرمائنی غصیلے انداز میں غرائی۔ ''کیا سب لڑکوں کو صرف کیوڈچ کی ہی زیادہ پرواہ ہوتی ہے؟ کارمک نے بھی میرے بارے میں مجھ سے ایک بھی سوال نہیں پوچھا تھا...... بلکہ وہ مجھے بغیر توقف کے یہ بتاتا رہا کہ اس نے ایک سو ایک عظیم سکور کیسے بچائے تھے...... اوہ نہیں...... وہ اسی طرف آ رہا ہے......''

وہ اتنی رفتار سے وہاں سے اوجھل ہو گئی جیسے اس نے ثقاب اُڑان بھر لی ہو۔ ایک لمحہ پہلے وہ وہاں تھی اور اگلے ہی لمحے وہ دو ہنستی ہوئی جادوگرنیوں کے درمیان سے نکلتی ہوئی اوجھل ہو گئی تھی۔

''ہرمائنی کو کہیں دیکھا ہے؟'' کارمک نے ایک منٹ بعد ہجوم میں سے راستہ بنا کر اس کی طرف بڑھتے ہوئے پوچھا۔

''نہیں......'' ہیری نے دوٹوک انداز میں کہا اور فوراً مڑ کر لونا سے بات چیت میں مصروف ہو گیا۔ وہ ایک لمحے کیلئے یہ بھول چکا

تھا کہ لونا کس سے گفتگو کر رہی تھی؟

''ہیری پوٹر!'' پروفیسر ٹراؤلینی نے گہری، کانپتی آواز میں کہا اور ان کی توجہ پہلی بار اس کی طرف مبذول ہوئی۔ ''اوہ میرے پیارے بچے!'' انہوں نے ایک تیز پھسپھسی آواز میں کہا۔ ''افواہیں، ادارے...... نجات دہندہ جادوگر! ظاہر ہے کہ میں یہ سب طویل عرصے سے جانتی ہوں...... تمہارے مستقبل کے اشارے کبھی بہت زیادہ موزوں نہیں دکھائی دیئے تھے ہیری! مگر تم نے اس سال علم جوتش کا مضمون کیوں نہیں رکھا؟ جہاں تک میرا خیال ہے کہ تمہارے مستقبل کے لحاظ سے یہ مضمون دوسرے لوگوں کی بہ نسبت زیادہ اہمیت کا حامل تھا......''

''اوہ سبیل! ہم سب یہی سوچتے ہیں کہ ہمارا مستقبل ہی سب سے زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔'' ایک تیز آواز سنائی دی اور سلگ ہارن پروفیسر ٹراؤلینی کی دوسری جانب نمودار ہو گئے۔ ان کا چہرہ تھوڑا سرخ تھا ان کی مخملیں ٹوپی تھوڑی ترچھی ہو چکی تھی۔ ان کے ہاتھ میں شراب کا جام پکڑا تھا اور دوسرے ہاتھ میں ایک بڑا قیمے کا سموسہ تھا۔ ''مگر مجھے محسوس نہیں ہوتا ہے کہ میں نے جادوئی مرکبات کی کلاس میں کبھی اتنے ذہین اور ہوشیار طالبعلم کو دیکھا ہے۔'' سلگ ہارن نے ہیری کی طرف محبت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ''فطری وجدان کی علامت!...... بالکل اپنی ماں کی طرح، سبیل!...... میں تمہیں بتا دوں کہ میں نے صرف کچھ ہی لوگوں کو پڑھایا ہے جن میں اتنا فطری وجدان پایا جاتا ہے...... یہاں تک کہ سیورس بھی......''

اور ہیری کے چہرے پر دہشت کے آثار پھیل گئے جب سلگ ہارن نے ایک بازو پھیلاتے ہوئے سنیپ کو روک لیا تھا۔

''...... چوری سے فرار ہونے کا ارادہ ترک کر دو اور ہمارے ساتھ شامل ہو جاؤ سیورس!'' سلگ ہارن نے خوشی سے ہچکی بھرتے ہوئے کہا۔ ''میں ابھی ہیری کے شاندار مرکبات بنانے کے فطری وجدان کے بارے میں بات کر رہا تھا۔ ظاہر ہے کہ کچھ نہ کچھ تعریف کے مستحق تو تم بھی ہو کیونکہ تم نے اسے گذشتہ پانچ سال تعلیم دی ہے......''

سنیپ پھنس چکے تھے کیونکہ سلگ ہارن کا بازو ان کے کندھے پر جم چکا تھا۔ انہوں نے اپنی خمدار ناک کے نیچے سے ہیری کی طرف دیکھا اور ان کی سیاہ آنکھیں کسی قدر سکڑ گئیں۔

''کافی عجیب بات ہے مگر مجھے تو کبھی نہیں محسوس ہوا کہ میں پوٹر کو کچھ سکھا پایا ہوں!''

''پھر تو یہ یقیناً اس کی پیدائشی صلاحیت ہی کہی جا سکتی ہے۔'' سلگ ہارن نے تھوڑے تیز لہجے میں ہنستے ہوئے کہا۔ ''تمہیں دیکھنا چاہئے تھا کہ اس نے میری پہلی کلاس میں تریاقِ حیات مرکب کیسا لاجواب تیار کیا تھا...... کبھی کسی طالبعلم نے اپنی پہلی ہی کوشش میں اتنا لاجواب اور مکمل مرکب نہیں بنایا۔ میرا خیال ہے کہ تم بھی پہلی کوشش میں ایسا نہیں کر پائے تھے، سیورس!''

''کیا واقعی؟'' سنیپ نے آہستگی سے کہا۔ ان کی آنکھیں بدستور ہیری پر جمی ہوئی تھیں جواب تھوڑی پریشانی محسوس کرنے لگا تھا۔ وہ یہ قطعی طور پر نہیں چاہتا تھا کہ سنیپ مرکب بنانے کی اس کی اعلیٰ قابلیت کے ذرائع کے بارے میں کوئی تفتیش کرنا شروع کر

دیں۔

''ہیری! مجھے بتاؤ کہ تم نے اس سال کیلئے مزید کون سے مضامین لئے ہیں؟'' سلگ ہارن نے خوشی سے چہکتے ہوئے پوچھا۔

''تاریک جادو سے تحفظ کا فن، جادوئی استعمالات، تبدیلی ہیئت، علم مفردات......''

''وہ سب ضروری مضامین جو ایک ایرور بننے کیلئے بنیادی حیثیت کے حامل ہیں!'' سنیپ نے ہلکے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''بالکل! میں ایک ایرور ہی بننا چاہتا ہوں!'' ہیری نے تلخی سے کہا۔

''اور تم بہت شاندار ایرور بنو گے۔'' سلگ ہارن نے گرجتی ہوئی آواز میں کہا۔

''میرا خیال نہیں ہے کہ ہیری! تمہیں ایرور بننا چاہئے!'' اچانک لونا نے بیچ میں مداخلت کرتے ہوئے غیر متوقع طور پر کہا۔ سب لوگ اس کی طرف متوجہ ہو گئے۔ ''ایرورز تو روتفانگ سازش میں شامل تھے۔ میرا خیال تھا کہ ہر کوئی یہ بات جانتا ہی ہوگا۔ وہ تو اندرونی طور پر تاریک جادو اور چیونگم کے مرض کا استعمال کرتے ہوئے محکمہ جادو کو پامال کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔''

ہیری کے گلاس کا نصف مشروب نہ چاہتے ہوئے بھی اس کی ناک میں چڑھ چکا تھا کیونکہ وہ اچانک ہنسنے لگا تھا۔ اسے محسوس ہو رہا تھا کہ صرف اسی بات کیلئے لونا کو ساتھ لانا بہتری کا باعث بن گیا تھا۔ اس کا چہرہ گیلا ہو گیا اور وہ کھانسنے لگا مگر جب اس نے مسکراتے ہوئے اپنے گلاس سے اپنا سر اُٹھایا تو اس نے کچھ ایسا منظر دیکھا جس سے اس اعتماد مزید بڑھ گیا۔ آرگس فلیچ ڈریکو ملفوائے کا کان پکڑ کر اسے ان کی طرف کھینچتا ہوا لا رہا تھا۔

''پروفیسر سلگ ہارن!'' فلیچ نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا، اس کے جبڑے کانپ رہے تھے اور اس کی پھٹی ہوئی آنکھوں میں شریر پکڑنے والی دیوانگی چمک رہی تھی۔ ''میں نے اس لڑکے کو بالائی راہداری میں آواری گردی کرتے ہوئے پایا ہے۔ اس کا دعویٰ ہے کہ آپ نے اسے تقریب کی دعوت دی تھی مگر اسے آنے میں کچھ دیر ہو گئی، کیا آپ نے واقعی اسے مدعو کیا تھا......؟''

ملفوائے نے خود کو فلیچ کی گرفت سے آزاد کروایا، وہ کافی ناراض دکھائی دے رہا تھا۔

''ٹھیک ہے...... مجھے مدعو نہیں کیا گیا تھا......'' وہ غصیلے لہجے میں چیخا۔ ''میں یہاں بن بلائے مہمان کی طرح گھسنے کی کوشش کر رہا تھا...... اب تو تم خوش ہو!''

''نہیں...... میں خوش نہیں ہوں!'' فلیچ نے کہا حالانکہ اس کے چہرے پر خوشی کے آثار صاف دکھائی دے رہے تھے۔ ''میں تمہیں خبردار کئے دیتا ہوں، تم مشکل میں پھنس چکے ہو۔ ہیڈ ماسٹر نے تاکید کی تھی کہ بلا اجازت رات کو راہداریوں میں گھومنا سخت منع ہے، ہے نا لڑکے؟''

''ٹھیک ہے آرگس! ٹھیک ہے......'' سلگ ہارن نے ہاتھ لہراتے ہوئے کہا۔ ''کرسمس کا دور چل رہا ہے اور تقریب میں شامل ہونے کی خواہش کوئی بڑا جرم نہیں ہے۔ اس بار ہم کسی سزا کے بارے میں بھول جانا چاہتے ہیں، تم تقریب میں بخوشی شامل ہو سکتے ہو،

ڈریکو!''

فلیچ کے چہرے پر غصے اور مایوسی کا ملا جلا ردعمل پھیل گیا جو پوری طرح سے سزا پر تلا بیٹھا تھا مگر ہیری نے سوچا کہ ملفوائے بھی اتنا ہی ناخوش کیوں دکھائی دے رہا تھا؟ اور سنیپ ملفوائے کو ایسے کیوں دیکھ رہے تھے جیسے وہ ناراض اور...... کیا یہ ممکن ہے؟...... وہ تھوڑے خوفزدہ ہوں؟

مگر اس سے پہلے کہ ہیری اس بات کی تہہ تک پہنچ پاتا، فلیچ غصے سے مڑا اور پاؤں پٹختے ہوئے بڑبڑاتا ہوا دور چلا گیا۔ ملفوائے نے اپنے چہرے پر مسکراہٹ لاتے ہوئے سلگ ہارن کی مہربانی کیلئے ان کا شکریہ ادا کیا اور سنیپ کا چہرہ ایک بار پھر سپاٹ دکھائی دینے لگا۔

''شکریے کی کوئی بات نہیں...... کوئی بات نہیں!'' سلگ ہارن نے ملفوائے کے اظہار تشکر کو درکنار کرتے ہوئے کہا۔ ''آخر میں تمہارے دادا کو جانتا ہوں......''

''وہ ہمیشہ آپ کی بے حد تعریف کرتے تھے سر!'' ملفوائے نے جلدی سے کہا۔ ''کہتے تھے کہ انہوں نے زندگی میں آپ سے عمدہ مرکبات بنانے والا کبھی نہیں دیکھا......''

ہیری نے ملفوائے کی طرف گھور کر دیکھا۔ ہیری کو اس کی چاپلوسی سے کوئی الجھن نہیں ہوئی تھی۔ وہ کافی عرصے سے ملفوائے کو سنیپ کی چاپلوسی کرتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔ اسے الجھن تو اس بات سے ہوئی کہ ملفوائے تھوڑا بیمار دکھائی دے رہا تھا۔ کافی عرصے بعد ہی اس نے ملفوائے کو اتنے قریب سے دیکھا تھا۔ اس نے دیکھا کہ ملفوائے کی آنکھوں کے نیچے سیاہ حلقے پڑ چکے تھے اور اس کی جلد کی رنگت واضح طور پر پھیکی پڑ چکی تھی۔

''میں تم سے کچھ بات کرنا چاہتا ہوں، ڈریکو!'' اچانک سنیپ نے کہا۔

''اوہ سیورس!'' سلگ ہارن نے ایک بار پھر ہچکی لیتے ہوئے کہا۔ ''کرسمس کا موقع ہے، زیادہ سختی کرنے کی ضرورت نہیں ہے......''

''میں اس کے فریق کا منتظم ہوں اور میں ہی یہ فیصلہ کروں گا کہ کتنی سختی کرنا ضروری ہے یا نہیں کرنا ضروری ہے!'' سنیپ نے سپاٹ لہجے میں کہا۔ ''میرے پیچھے آؤ، ڈریکو!''

وہ چل دیئے۔ سنیپ آگے آگے جا رہے تھے اور ملفوائے بھنبھناتا ہوا ان کے تعاقب میں چل رہا تھا۔ ہیری ایک لمحے تک وہیں سن کھڑا رہا...... پھر وہ جلدی سے بولا۔ ''لونا! میں بس ایک منٹ میں آتا ہوں...... ار...... باتھ روم میں جانا ہے!''

''کوئی بات نہیں!'' لونا نے کھوئے ہوئے لہجے میں کہا اور جب وہ زور آزمائی کرتا ہوا ہجوم میں سے دوسری طرف نکلنے کی کوشش کر رہا تھا تو اس نے سنا کہ لونا ایک بار پھر روتفانگ سازش کے بارے میں پروفیسر ٹراؤلینی سے گفتگو کرنے میں مصروف ہو چکی تھی جو

اس میں کافی دلچسپی لے رہی تھیں۔

تقریب سے باہر نکلتے ہی ہیری نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا اور تہہ کر کے رکھے ہوئے غیبی چوغے کو نکال کر تیزی سے اپنے اوپر اوڑھ لیا۔ یہ کرنا بے حد آسان تھا کیونکہ راہداری بالکل خالی تھی۔ مشکل بات تو یہ تھی کہ وہ سنیپ اور ملفوائے کو کس سمت میں تلاش کرے؟ ہیری پوری رفتار سے راہداری میں دوڑنے لگا۔ اس کے قدموں کی چاپ سلگ ہارن کی کرسمس تقریب کے شور وغل میں دب کر رہ گئی تھی جوان کے دفتر سے باہر دور تک کافی بلند سنائی دے رہی تھی۔ شاید سنیپ ملفوائے کو اپنے ساتھ تہہ خانے میں بنے اپنے دفتر میں ہی لے گئے ہوں گے؟ یا پھر وہ اسے سلے درن کے ہال کی طرف لے گئے ہوں گے...... مگر ہیری راہداری میں بھاگتے ہوئے راستے میں دکھائی دینے والے ہر دروازے سے کان لگا کر کھٹکے کی آواز کو سننے کی کوشش کرتا ہوا آگے بڑھا۔ جب اس نے راہدای کے اختتام پر موجود آخری کلاس روم کے دروازے کے چابی والے سوراخ سے اپنا کان لگایا تو اسے کسی کے بولنے کی آواز سنائی دی، اس کے چہرے پر جوش اور تجسس کی پرت گہری ہوگئی۔

''......غلطیاں قطعاً برداشت نہیں کی جاتیں ڈریکو! اگر تمہیں نکال دیا گیا تو......''

''میرا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے، ٹھیک ہے!''

''مجھے امید ہے کہ تم سچ بول رہے ہو کیونکہ یہ پھوہڑ اور احمقانہ کوشش تھی، ایسا شک ہے کہ اس میں تمہارا ہاتھ ہوسکتا ہے......''

''مجھ پر کسے شک ہوسکتا ہے؟'' ڈریکو ہتھے سے اکھڑتا ہوا بولا۔ ''آخری بار کہتا ہوں کہ میں نے یہ نہیں کیا ہے، ٹھیک ہے؟ اس کیٹی بل نامی لڑکی کا ضرور کوئی دشمن ہوگا جسے کوئی نہیں جانتا ہوگا...... میری طرف اس طرح سے نہ دیکھیں...... میں جانتا ہوں کہ آپ کیا کر رہے ہیں، میں کوئی احمق نہیں ہوں مگر یہ کام نہیں کرے گا...... میں آپ کو روک سکتا ہوں!''

ایک لمحے تک خاموشی چھائی رہی اور پھر سنیپ آہستگی سے بولے۔ ''اوہ!...... اب سمجھا! تمہاری آنٹی بیلاٹرکس، تمہیں جذب پوشیدی کا فن سکھا رہی ہیں۔ تم اپنے استاد سے کون سے راز چھپانے کی کوشش کر رہے ہو، ڈریکو؟''

''میں اپنے استاد سے کچھ بھی چھپانے کی کوشش نہیں کر رہا ہوں۔ میں تو بس یہ چاہتا ہوں کہ آپ درمیان میں اپنی ٹانگ مت اڑائیں...... بس صرف اتنا ہی!''

ہیری نے اپنا کان چابی والے سوراخ سے مزید چپکا دیا...... ایسی کیا بات ہوگئی تھی کہ جو ملفوائے، سنیپ کے ساتھ گستاخانہ لہجے میں باتیں کر رہا تھا، جن کے لئے اس نے ہمیشہ عزت افزائی کا مظاہرہ کیا تھا اور یہاں تک کہ وہ انہیں واقعی دل سے پسند بھی کیا کرتا تھا؟

''تو تم اس لئے مجھ سے اس سہ ماہی میں کنی کتراتے رہے ہو؟ تمہیں میری مداخلت اور روک ٹوک کا اندیشہ ہے؟ تم جانتے ہو ڈریکو! اگر کوئی طالبعلم میرے بار بار بلانے پر میرے دفتر میں نہیں آتا ہے تو کیا ہوتا......''

''تو مجھے سزا دیجئے......ڈمبل ڈور سے میری شکایت کر دیجئے!'' ملفوائے نے تمسخرانہ لہجے میں کہا۔ایک بار پھر خاموشی چھا گئی۔

''تم بخوبی یہ بات جانتے ہو کہ میں ان دونوں میں سے کوئی بھی کام نہیں کرنا چاہتا ہوں!'' سنیپ نے سخت لہجے میں کہا۔

''تو پھر مجھے بار بار اپنے دفتر میں بلانا چھوڑ دیجئے!''

''میری بات غور سے سنو!'' سنیپ نے کہا اور ان کی آواز کچھ زیادہ ہی دھیمی ہوگئی۔ ہیری کو اپنا کان چابی والے سوراخ سے کچھ زیادہ مضبوطی سے چپکانا پڑا، تب کہیں جا کر اسے کچھ سنائی دے پایا۔ ''میں تمہاری مدد کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ میں نے تمہاری ماں سے وعدہ کیا ہے کہ میں تمہاری حفاظت کروں گا...... ہر حال میں حفاظت...... میں اٹوٹ قسم کے بندھن سے بندھا ہوا ہوں ڈریکو!''

''جہاں تک میرا اندازہ ہے...... پھر تو آپ کو اپنی اٹوٹ قسم کو توڑنا ہی پڑے گا کیونکہ مجھے آپ کی حفاظت کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ یہ میری ذمہ داری ہے، انہوں نے یہ مجھے سونپی ہے اور میں اسے کر رہا ہوں۔ میرے پاس ایک لائحہ عمل ہے، اگر یہ کامیاب ہو رہا ہے۔بس اس میں میرے اندازے سے کچھ زیادہ وقت خرچ ہو رہا ہے......''

''تمہارا لائحہ عمل کیا ہے ڈریکو؟''

''اس سے آپ کا کچھ واسطہ نہیں ہے!''

''اگر تم مجھے بتا دو کہ تم کیا کرنے کی کوشش کر رہے ہو تو میں تمہاری زیادہ اچھے طریقے سے مدد کر سکتا ہوں......''

''مجھے جتنی مدد درکار تھی......وہ میرے پاس موجود ہے، شکریہ! میں تنہا نہیں ہوں۔''

''تم آج رات یقینی طور پر تنہا ہی تھے جو بہت ہی احمقانہ قدم تھا۔تم راہداریوں میں محافظوں یا ساتھیوں کے بغیر گھوم رہے تھے۔ یہی بنیادی غلطیاں ہیں......''

''میرے ساتھ کریب اور گوئل یقیناً موجود ہوتے......اگر آپ نے انہیں سزا نہ دی ہوتی۔''

''اپنی آواز پست رکھو!'' سنیپ نے غصیلے لہجے میں غرا کر کہا کیونکہ جوش کے باعث ملفوائے کی آواز کچھ زیادہ ہی بلند ہوگئی تھی۔

''اگر تمہارے دوست کریب اور گوئل اس بار تاریک جادو سے تحفظ کے فن کے اپنے اوڈبلیوایل میں پاس ہونا چاہتے ہیں تو انہیں بہت زیادہ محنت کرنے کی ضرورت ہے......''

''اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟'' ملفوائے نے کہا۔ ''تاریک جادو سے تحفظ کا فن...... یہ ایک مذاق سے بڑھ کر اور کچھ نہیں ہے...... یہ محض ایک اداکاری ہے، جیسے ہم میں سے کسی کو تاریک جادو سے تحفظ کی ضرورت باقی ہو......''

''یہ ایک ایسا کھیل ہے جو ہماری کامیابی کیلئے لازمی اور فیصلہ کن جزو ہے، ڈریکو!'' سنیپ نے کہا۔ ''تمہیں کیا لگتا ہے کہ اگر میں نے یہ اداکاری کرنا نہ سیکھی ہوتی تو میں ان سالوں میں کہاں ہوتا؟ اب میری بات غور سے سنو! آج رات اس طرح گھوم کر اور گرفت میں آ کر تم نے لاپرواہی کا واضح نمونہ پیش کیا ہے اور اگر تم کریب اور گوئل جیسے ساتھیوں پر بھروسہ کر رہے ہو......''

’’صرف وہی نہیں ہیں، میرے ساتھ دوسرے لوگ بھی ہیں، زیادہ قابل اعتماد لوگ......‘‘

’’تم مجھ پر بھروسہ کیوں نہیں کرنا چاہتے ہو جبکہ میں حقیقت میں تمہاری مدد کر سکتا......‘‘

’’مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ آپ کیا کرنا چاہتے ہیں؟ آپ میری کامیابی اور شہرت چھیننے کے چکر میں ہیں......‘‘

ایک بار پھر گہری خاموشی چھا گئی۔

’’تم بچوں جیسی باتیں کر رہے ہو!‘‘ سنیپ نے ٹھنڈے پن سے کہا۔ ’’میں سمجھ سکتا ہوں کہ تمہارے والد کے گرفتار ہونے اور قید میں بھیجے جانے کے باعث تم دل گرفتہ ہو گئے ہو مگر......‘‘

ہیری کو صرف ایک سیکنڈ کی تنبیہ میسر ہو پائی تھی۔ اسے دروازے کی دوسری طرف ملفوائے کے قدموں کی آہٹ سنائی دے گئی تھی۔ وہ دروازہ کھلنے سے ٹھیک لمحہ بھر پہلے اچھل کر راستے سے ہٹ چکا تھا۔ ملفوائے راہداری میں تیز تیز قدموں سے چلتا ہوا دور جاتا دکھائی دیا، وہ سلگ ہارن کے دفتر کے کھلے دروازے کے سامنے سے گزر کر اگلے موڑ پر مڑتے ہوئے نظروں سے اوجھل ہو گیا تھا۔ ہیری کی سانس لینے کی ہمت نہیں ہو پا رہی تھی۔ وہ وہیں جھکا رہا۔ جب سنیپ کلاس روم سے آہستگی سے باہر نکلے، تو ان کا چہرہ بالکل سپاٹ تھا اور وہ دھیمے قدموں سے چلتے ہوئے تقریب میں واپس لوٹ گئے تھے۔ ہیری غیبی چوغے کی آڑ میں فرش پر چپکا ہوا بیٹھا رہا، اس کا ذہن سرپٹ دوڑ رہا تھا، وہ کچھ لمحے پہلے کی بات چیت کے تانے بانے کھینچنے کی کوشش کر رہا تھا......

☆☆☆☆

سولہواں باب

# منجمد کرنے والی کرسمس

''تو سنیپ اُسے، معاونت کی پیشکش کر رہے تھے؟ ......یعنی وہ واقعی اسے مدد کی پیشکش کر رہے تھے؟'' رون نے اپنا بڑا سا سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''اگر تم نے مجھ سے ایک بار پھر یہ سوال پوچھنے کی کوشش کی تو میں یہ بند گوبھی تمہاری ناک میں گھسا ڈالوں گا......'' ہیری تلخی سے جھنجلاتا ہوا غرایا۔

''میں تو صرف اپنا یقین مستحکم کرنے کی کوشش کر رہا تھا!'' رون نے جلدی سے کہا۔ وہ دونوں رون کے گھر کے باورچی خانے میں سنک کے پاس تنہا کھڑے تھے اور مسز ویزلی کی ہدایت پر بند گوبھی کا اونچا ڈھیر کاٹنے میں مشغول تھے۔ ان کے سامنے کھڑکی سے باہر روئی کے گالوں کی مانند برف گرتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔

''بالکل! سنیپ اس کی مدد کرنے کیلئے اپنی معاونت فراہم کرنے کی پیشکش دے رہے تھے۔'' ہیری نے جوشیلے انداز میں کہا۔ ''انہوں نے کہا تھا کہ انہوں نے ملفوائے کی ماں سے اس کی حفاظت کرنے کا وعدہ کیا ہے، انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ انہوں نے اٹوٹ قسم کھائی ہے......''

''اٹوٹ قسم......'' رون کا چہرہ فق پڑ گیا اور وہ سکتے کی سی کیفیت میں مبتلا دکھائی دیا۔ ''نہیں...... وہ ایسا نہیں کر سکتے...... کیا تمہیں پکا یقین ہے کہ تم نے یہی سنا تھا؟''

''بالکل...... میں نے یہی سنا تھا۔'' ہیری نے کہا۔ ''مگر اس کا مطلب کیا ہوتا ہے؟''

''اٹوٹ قسم کو کسی قیمت پر توڑا نہیں جا سکتا ہے......!''

''اتنی سی بات تو میری عقل میں بھی پہلے ہی آ چکی تھی، اگر اسے توڑ دیا جائے تو پھر کیا ہوتا ہے؟'' ہیری نے تشویش بھرے لہجے میں پوچھا۔

''یقینی موت...... ایسا کرنے والا فوراً ہلاک ہو جاتا ہے۔'' رون نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔ ''جب میں پانچ سال کا تھا تو فریڈ

اور جارج نے مجھے اٹوٹ کھلانے کی کوشش کی تھی، میں ناسمجھی میں اٹوٹ قسم کھانے کیلئے فوراً تیار ہو گیا تھا اور جب میں فریڈ کا ہاتھ پکڑ کر کھڑا تھا تو اسی وقت ڈیڈی کی نگاہ ہم پر پڑ گئی۔ وہ تو غصے کے مارے پاگل ہو گئے تھے۔'' رون نے ماضی کے واقعہ کو یاد کرتے ہوئے کھڑکی کے پار خلا میں گھورتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھوں میں عجیب سی چمک دکھائی دینے لگی۔ ''میں نے صرف اسی دن ہی ڈیڈی کو ممی کی طرح شدید غصے میں دیکھا تھا۔ فریڈ کا کہنا ہے کہ تب سے اس کا بایاں کولہا پہلے جیسا بالکل نہیں رہا......!''

''ٹھیک ہے، فریڈ کے بائیں کولہے کا قصہ چھوڑو......''

''کیا مطلب؟...... یہاں کیا چل رہا ہے؟'' فریڈ کی آواز سنائی دی اور اگلے لمحے دونوں جڑواں بھائی باورچی خانے میں داخل ہو گئے۔ ''ارے واہ جارج! ذرا ان کی طرف تو دیکھو تو سہی...... وہ چاقوؤں سے بند گوبھی کاٹ رہے ہیں؟...... ان کے حال پر خدا ہی رحم کرے!''

''بس دو مہینے کی ہی بات ہے، میں سترہ برس کا ہو جاؤں گا۔'' رون نے چڑچڑے انداز میں کہا۔ ''پھر میں ایسے کام جادو کے زور پر کر سکوں گا......''

''مگر اس وقت سے پہلے تو ہم تم لوگوں کو چاقوؤں کا صحیح استعمال کرتے ہوئے دیکھ ہی سکتے ہیں، ہے نا؟ ویسے یہ خالہ جی کا باڑہ نہیں ہے!'' جارج نے باورچی خانے کی میز کے گرد بیٹھ کر اپنے پاؤں میز کی سطح پر جما کر کہا۔

''دیکھا! تمہاری وجہ سے ہی میرے کام میں گڑبڑ ہو گئی۔'' رون نے غصیلے لہجے میں کہا اور اپنے کٹے ہوئے انگوٹھے کو منہ میں ڈال کر خون چوسنے لگا۔ ''بس تھوڑے دنوں کی بات ہے، جب میں سترہ برس کا ہو جاؤں گا تو تم دونوں کو دیکھ لوں گا......''

''بالکل! ہمیں پورا یقین ہے کہ اس وقت تم ہمیں اپنی مخفی جادوئی صلاحیتوں سے حیران و پریشان کر ڈالو گے......'' فریڈ نے جمائی لیتے ہوئے کہا۔

''اور چونکہ مخفی صلاحیتوں کی بات چل ہی نکلی ہے رونالڈ ویزلی!'' جارج نے چہکتے ہوئے کہا۔ ''تو ہم جینی سے یہ کیا کہانی سن رہے ہیں؟ تمہارے اور ایک لڑکی کے درمیان کیسا چکر چل رہا ہے، جس کا نام...... اگر ہماری معلومات ناقص نہیں ہیں تو...... لیونڈر براؤن ہے، ہے نا؟''

رون کا چہرہ تھوڑا گلابی پڑ گیا مگر وہ بند گوبھی کی طرف مڑتے ہوئے کسی قدر مسرور بھی دکھائی دے رہا تھا۔

''تم دونوں اپنے کام سے کام رکھو......''

''کیسا شاندار جواب دیا ہے؟'' فریڈ نے جارج کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''معلوم نہیں تم اتنے شاندار جواب کیسے دے لیتے ہو؟ نہیں ہم تو یہ جاننا چاہتے تھے کہ...... یہ کیسے ممکن ہوا؟''

''تمہاری بات کا کیا مطلب ہے؟'' رون نے تنک کر کہا۔

''کیا اس کے ساتھ کوئی حادثہ پیش آ گیا تھا؟''

''یہ کیا بکواس ہے؟''

''اوہ......تو پھر اس کی دماغی حالت اتنی غیر متوازن کیسے ہوگئی؟......ذرا دھیان سے!''

رون نے طیش کے عالم میں بند گوبھی کاٹنے والا چاقو گھما کر فریڈ کو دے مارا، جسے فریڈ نے اپنی چھڑی لہرا کر فوراً کاغذی جہاز میں بدل ڈالا تھا۔ بدقسمتی سے مسز ویزلی نے رون کو ایسا کرتے ہوئے دیکھ لیا تھا کیونکہ وہ اسی لمحے باورچی خانے میں داخل ہوئی تھیں۔

''رون......'' وہ دہاڑتی ہوئی گرجیں۔ ''اگر میں نے دوبارہ کبھی تمہیں چاقو یوں پھینکتے ہوئے دیکھا تو تمہیں اندازہ نہیں ہوگا کہ میں تمہارا کیسا براحشر کروں گی؟''

''ایسا بالکل نہیں ہوگا......'' رون نے جلدی سے کہا اور بند گوبھی کے ڈھیر کی طرف تیزی سے مڑ گیا۔ اس نے اپنا سر جھکاتے ہوئے آہستگی سے بڑبڑا کر کہا۔ ''میں آپ کو یہ منظر دیکھنے کا موقعہ ہی نہیں دوں گا۔''

''فریڈ اور جارج! مجھے افسوس ہے، چونکہ آج ریمس بھی آ رہے ہیں، اس لئے بل کو بھی دونوں کے ساتھ ہی کمرے میں رہنا پڑے گا......''

''کوئی پریشانی والی بات نہیں......'' جارج نے کہا۔

''چونکہ چارلی نہیں آ رہا ہے، اس لئے ہیری اور رون توشے خانہ میں رہ سکتے ہیں اور اگر فلیور، جینی کے ساتھ کمرے میں رہنے کیلئے تیار ہو جاتی ہے تو......''

''تب تو جینی کی کرسمس تازہ ہو جائے گی......'' فریڈ منمنا کر بولا۔

''......سب لوگ اطمینان سے رہ سکتے ہیں۔ کم از کم انہیں سونے کی جگہ تو مل ہی جائے گی۔'' مسز ویزلی کسی قدر پریشانی کے عالم میں بولیں۔

''پرسی تو اپنا واہیات چہرہ نہیں دکھا رہا ہے، ہے نا؟'' فریڈ نے پوچھا۔

''نہیں! وہ کافی مصروف ہے۔ میرا اندازہ ہے کہ محکمے میں کافی کام ہوگا۔''

''وہ دنیا کا سب سے بڑا گدھا ہے۔'' مسز ویزلی کے باورچی خانے سے باہر نکلتے ہی فریڈ بولا۔ ''سب سے بڑے دو گدھوں میں ایک......تو ٹھیک ہے جارج! ہمیں بھی چلنا چاہئے......''

''تم دونوں کہاں جا رہے ہو؟'' رون نے جلدی سے پوچھا۔ ''کیا تم اس بند گوبھی کو کاٹنے میں ہماری مدد نہیں کر سکتے ہو؟ تم اپنی چھڑی کا استعمال کر دو تو ہمیں بھی آزادی کی سانس میسر ہو جائے گی اور ہم آسانی سے گھومنے جا سکتے ہیں......''

''بالکل نہیں! ہم ایسا نہیں کرنا چاہتے ہیں۔'' فریڈ نے سنجیدگی سے کہا۔ ''دیکھو! جادو کے استعمال کے بغیر بند گوبھی کاٹنے سے

خوداعتمادی کا بھرم مضبوط ہوتا ہے۔اس سے تمہیں یہ احساس ہو جائے گا کہ ماگلوؤں اور گھنا چکر لوگوں کیلئے یہ کام کتنے مشکل ثابت ہو سکتے ہیں......؟''

''اور رون! اگر تم واقعی یہ چاہتے ہو کہ کوئی تمہاری مدد کرے......'' جارج نے کاغذی جہاز کو اس کی طرف پھینکتے ہوئے معنی خیز لہجے میں کہا۔''تو تمہیں اس کی طرف کبھی چاقو نہیں پھینکنا چاہئے۔بس مجھے یہی مشورہ دینا تھا۔ہم قصبے میں جا رہے ہیں۔سٹیشنری کی دکان میں ایک نہایت حسین دوشیزہ کام کرتی ہے۔وہ سوچتی ہے کہ میرے تاش کے پتوں کی شعبدہ بازی نہایت اعلیٰ درجے کی ہے...... اس کا یقین ہے کہ یہ اصلی جادو جیسا دکھائی دیتا ہے......''

''الّو کے پٹھے......'' رون نے درشت لہجے میں کہا۔جب اس نے فریڈ اور جارج کو برف سے بھرا صحن عبور کرتے ہوئے دیکھا۔''انہیں محض دس سیکنڈ ہی لگتے اور پھر ہماری جان اس وبال سے چھوٹ جاتی......ہم بھی گھوم سکتے تھے۔''

''مگر میں تمہارے ساتھ نہیں جا سکتا تھا۔'' ہیری نے تاسف بھرے لہجے میں کہا۔''میں نے ڈمبل ڈور سے وعدہ کیا تھا کہ میں یہاں قیام کے دوران ادھر اُدھر بالکل نہیں بھٹکوں گا۔''

''اوہ ہاں! مجھے خیال ہی نہیں رہا!'' رون نے آہستگی سے کہا۔اس نے کچھ بند گوبھی اور کاٹی اور پھر بولا۔''کیا تم ڈمبل ڈور کو سنیپ اور ملفوائے کے درمیان ہونے والی گفتگو کے بارے میں بتاؤ گے؟''

''بالکل!'' ہیری نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔''میں ہر اس شخص کو بتاؤں گا جو اس کا سدباب کر سکے۔تم جانتے ہی ہو کہ ڈمبل ڈور کا نام مرگ خوروں کی فہرست میں سب سے اوپر لکھا ہوا ہے، میں تمہارے ڈیڈی سے بھی اس ضمن میں گفتگو کر سکتا ہوں......''

''افسوس کی بات ہے کہ تم یہ نہیں سن پائے کہ ملفوائے درحقیقت کیا گل کھلانے کی کوشش کر رہا ہے؟'' رون نے لٹکتے ہوئے منہ سے کہا۔

''میں یہ سن بھی نہیں سکتا تھا، یہی حقیقت ہے۔وہ تو سنیپ کو بھی کچھ بتانے پر تیار نہیں تھا۔''

ایک دو پل تک خاموشی چھائی رہی۔

''ظاہر ہے کہ تمہیں معلوم ہی ہے کہ وہ لوگ اس بارے میں کیا کہیں گے؟ ڈیڈی، ڈمبل ڈور اور باقی ققنس کے گروہ کے لوگ! وہ یقیناً یہی اصرار کریں گے کہ دراصل سنیپ حقیقت میں ملفوائے کی مدد نہیں کر رہے ہیں، وہ تو بس ملفوائے کے مخفی عزائم کو بھانپنے کی کوشش کر رہے ہیں!''

''سب نے ان کی گفتگو نہیں سنی ہے!'' ہیری نے سپاٹ لہجے میں کہا۔''کوئی بھی اتنا پائے کا اداکار نہیں ہو سکتا......حتیٰ کہ سنیپ بھی نہیں......''

''صحیح کہتے ہو......مگر میری بات یاد رکھنا۔'' رون نے لاپروائی سے کہا۔

ہیری نے تیوریاں چڑھا کر اس کی طرف دیکھا۔

''تو تم یہ تسلیم کرتے ہو کہ میں صحیح کہہ رہا ہوں، ہے نا؟''

''ہاں! میں تمہیں ہمیشہ صحیح تسلیم کرتا ہوں۔'' رون نے جلدی سے کہا۔ ''واقعی میں ایسا ہی یقین کرتا ہوں مگر ان سبھی کو تو پورا بھروسہ ہے کہ سنیپ ققنس کے گروہ کا حصہ ہیں، ہے نا؟''

ہیری نے کوئی جواب نہیں دیا۔ اسے ابھی ابھی یہ خیال آیا تھا کہ اس کے نئے ثبوت پر پہلا اعتراض یہی ہوگا۔ اسے اب ہرمائنی کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ ''ظاہر ہے ہیری! وہ مدد کرنے کی اداکاری ہی کر رہے تھے تاکہ وہ ملفوائے سے چپکے سے یہ اگلوا سکیں کہ وہ کیا کر رہا ہے......؟''

بہرحال، یہ سب اس کی ذہنی اختراع تھی کیونکہ اسے ہرمائنی کو یہ سب باتیں بتانے کا موقع ہی نہیں مل پایا تھا۔ جب تک ہیری سلگ ہارن کی تقریب میں واپس لوٹا تھا، تب تک ہرمائنی تقریب سے جا چکی تھی۔ کم از کم آگ بگولا ہوتے ہوئے میکلی گن نے تو اسے یہی بتایا تھا اور جب تک وہ گری فنڈر ہال میں پہنچا، تب تک وہ سونے کیلئے اپنے کمرے میں جا چکی تھی۔ اگلی صبح جب وہ رون کے گھر روانہ ہونے کیلئے تیار ہو کر نیچے اترے تو اسے صرف ہرمائنی کو الوداعی کرسمس کی مبارکباد کے سوا کوئی دوسری بات کہنے کا موقع نہیں مل پایا تھا۔ ویسے ہیری نے چلتے ہوئے اسے آگاہ کر دیا تھا کہ وہ کرسمس کی چھٹیوں کے اختتام پر واپس لوٹ کر اسے ایک اہم خبر دے گا۔ البتہ اسے پورا یقین نہیں تھا کہ ہرمائنی نے اس کی پوری بات سن لی تھی یا نہیں...... کیونکہ ٹھیک اسی وقت رون اور لیونڈر ان کے ٹھیک پیچھے کچھ بولے بغیر ہی باہم پیوست ہو کر ایک دوسرے کو الوداع کہتے ہوئے دکھائی دیئے تھے۔

چاہے جو بھی ہو، ہرمائنی بھی یقیناً اس بات پر انکار نہیں کر پائے گی کہ ملفوائے پس پردہ کوئی غلط سازش کرنے میں مشغول ہے ......اور سنیپ اس بات سے بخوبی واقف ہیں، اس لئے ہیری کو یہ کہنے کا حق تھا۔ 'میں نے تم سے پہلے ہی کہا تھا، ہے نا؟' جو وہ رون سے پہلے ہی کئی بار کہہ چکا تھا۔

ہیری کو مسٹر ویزلی سے بات کرنے کا موقع نہیں مل پایا کیونکہ وہ کرسمس کے ایک دن پہلے تک محکمے میں رات دیر گئے تک کام کرتے رہتے تھے۔ ویزلی گھرانہ اور ان کے مہمان لیونگ روم میں بیٹھے ہوئے تھے۔ جینی نے اتنے شاندار سلیقے سے آرائش کی تھی کہ ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے وہ کسی بہترین ہال میں بیٹھے ہوں۔ فریڈ، جارج، ہیری اور رون کو ہی معلوم تھا کہ کرسمس ٹری کے نوک پر بیٹھا ہوا سنہری کروب درحقیقت باغیچے سے پکڑا ہوا ایک بالشتیہ تھا۔ جب فریڈ کرسمس کے عشائیے کیلئے گاجریں اکھاڑنے کیلئے گیا تھا تو اس بالشتیے نے اس کے ٹخنے پر کاٹ کھایا تھا۔ اس بالشتیے کو ششدر کر کے اس پر سنہرا روغن لگا دیا گیا تھا، اسے ایک باریک ریشمی جالی دار کپڑے میں لپیٹ کر مجسمے کی مانند سجایا اور اس کے کمر پر دو ننھے پنکھ چپکا کر مصنوعی کروب بنا دیا گیا تھا۔ بونا ششدر جادوئی سحر میں مبتلا ان سب کی طرف محض آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہا تھا۔ ہیری نے آج تک اس سے بدصورت کروب نہیں دیکھا تھا جس کا بڑا گنجا سر آلو

جیسا دکھائی دیتا تھا اور جس کے پاؤں تھوڑے ریشے دار تھے۔

وہ سب مسز ویزلی کی پسندیدہ گلوکارہ سیلس ٹینا واربیک کی خصوصی کرسمس سروس سننے پر مجبور تھے جس کی آواز لکڑی کے ایک بڑے پرانے ریڈیو سے سنائی دے رہی تھی۔ فلیور ڈیلا کور کو سیلس ٹینا کا انداز نہایت بھدا اور بیزار کن محسوس ہو رہا تھا، اسی لئے وہ ایک کونے میں بیٹھی زور زور سے بات چیت کرنے میں مشغول تھی۔ اس کی آواز کے خلل کے باعث مسز ویزلی تیوریاں چڑھا کر بار بار ریڈیو کی آواز والی ناب کی طرف اپنی چھڑی لہرا رہی تھیں، جس سے سیلس ٹینا کی بھدی آواز کا شور کمرے میں لگاتار زیادہ بلند ہوتا جا رہا تھا۔ جب ایک پھڑکتے ہوئے گیت 'کڑاہیوں کی مانند حرارت انگیز، مضبوط پیار کا رشتہ!' کی پرشور دھن بجنے لگی تو فریڈ اور جارج، جینی کے ساتھ مل کر آتشی دھماکے دار تاش کا کھیل کھیلنے میں مصروف ہو گئے۔ رون، بل اور فلیور کی طرف چوری چھپے دیکھتا رہا جیسے ان سے محبت کے نئے پینترے سیکھنے کی کوشش کر رہا ہو۔ اس دوران ریمس لوپن جو پہلے سے زیادہ دبلے اور خستہ حال دکھائی دے رہے تھے، آتشدان کے پاس بیٹھ کر اس کی گہرائیوں میں گھور رہے تھے جیسے انہیں سیلس ٹینا کی آواز سنائی ہی نہ دے رہی ہو......

آؤ اپنے خالی دل کو حرارت بھری کڑھائی کی مانند ہلاؤ

مضبوط پیار کا رشتہ بھر لو، اور پھر گرم جوشی بھرا سلیقہ اپناؤ

یہ جان لو کہ اگر ٹھیک طرح سے آ گیا اس میں جو اُبال

خود ہی دیکھو گے کہ ہو جائے گی تمہاری رات باکمال

''جب ہم اٹھارہ برس کے تھے تو ہم نے جوش و خروش سے اس گیت پر رقص کیا تھا۔'' مسز ویزلی نے اپنی اونی سلائیوں کے جھولتے ہوئے حصے سے اپنی آنکھیں پونچھتے ہوئے کہا۔ ''تمہیں یاد ہے نا، آرتھر؟''

''اوہ ہاں؟'' مسٹر ویزلی نے کہا جن کا سر اس سنگترے پر جھکا ہوا تھا جس کا چھلکا اتارنے میں وہ مشغول تھے۔ ''واقعی عمدہ گیت ہے......''

وہ کوشش کرتے ہوئے تھوڑا سا سیدھا ہوئے اور انہوں نے ہیری کی طرف دیکھا جو ان کے پہلو میں بیٹھا ہوا تھا۔

''مجھے اس کے بارے میں افسوس ہے فکر مت کرو، جلد ہی ختم ہو جائے گا۔'' انہوں نے کہا اور ریڈیو کی طرف اپنا سر ہلایا جب سیلس ٹینا کورس کی صورت میں گانے لگی تھی۔

''کوئی بات نہیں......'' ہیری نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''کیا محکمے میں کافی مصروفیات چل رہی ہیں؟''

''ضرورت سے کچھ زیادہ ہی!'' مسٹر ویزلی نے آہ بھرتے ہوئے کہا۔ ''اگر ہم صحیح پکڑ دھکڑ کر رہے ہوتے تو مجھے کوئی زیادہ پریشانی نہ ہوتی مگر ہم نے گذشتہ دو مہینوں میں جو تین گرفتاریاں کی ہیں، ان میں سے میرے لحاظ سے ایک بھی مرگ خور نہیں ہو سکتا......اس بات کا کسی سے ذکر مت کرنا، ہیری!'' انہوں نے جلدی سے کہا اور اچانک تھوڑا زیادہ چوکنا دکھائی دینے لگے۔

''تو پھر وہ لوگ سٹین شین پائیک کو چھوڑ دیں گے، ہے نا؟'' ہیری نے پوچھا۔

''مجھے یقین نہیں ہے!'' مسٹر ویزلی نے کہا۔''میں جانتا ہوں کہ ڈمبل دور نے سٹین کے بارے میں براہ راست سکرمگوئیر سے رحم کی اپیل کرنے کی کوشش کی ہے...... میرا کہنے کا مطلب ہے کہ جس نے بھی سٹین سے بات کی ہے، وہ جانتا ہے کہ وہ اتنا ہی مرگ خور ہوسکتا ہے، جتنا کہ میرے ہاتھ میں دبا ہوا یہ سنگترہ...... مگر سچ تو یہ ہے کہ محکماتی اہلکار کچھ ایسا دکھانا چاہتے ہیں کہ وہ ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے ہوئے نہیں ہیں بلکہ وہ واقعی کچھ نہ کچھ کر رہے ہیں۔ تم تو جانتے ہی ہو، 'تین گرفتاریاں' ہمیشہ سننے میں 'تین غلط گرفتاریاں اور رہائی' سے زیادہ بھلی لگتی ہیں...... ایک بار پھر یاد کرادوں کہ یہ بہت پوشیدہ راز ہے......''

''بے فکر رہئے! میں کسی سے کچھ نہیں کہوں گا!'' ہیری نے جلدی سے کہا۔ وہ ایک پل کیلئے جھجکا پھر سوچا کہ جو بات وہ انہیں بتانا چاہتا ہے، وہ کس طرح سے کہے؟ جب اس نے اپنے چاروں طرف نظر دوڑاتے ہوئے اپنے منتشر خیالات کو ترتیب دینے کی کوشش کی تو اسی وقت سیلس ٹینا نے اپنے گیت کو ختم کرتے ہوئے ایک نئے گیت کا ساز چھیڑ دیا تھا۔''تم نے دل سے میرے دل کو چھولیا!''

''مسٹر ویزلی! جب میں سکول جا رہا تھا تو میں نے آپ کو سٹیشن پر کچھ بتایا تھا۔''

''میں نے مکمل چھان بین کی تھی ہیری!'' مسٹر ویزلی نے فوراً جواب دیا۔''میں نے حرکت میں آ کر ملفوائے گھرانے کے مکان کی اچھی طرح تلاشی لی تھی، وہاں ایسا کچھ نہیں مل پایا۔ نہ تو کچھ ٹوٹا ہوا اور نہ ہی صحیح سلامت...... جو وہاں نہیں ہونا چاہئے تھا۔''

''ہاں! مجھے معلوم ہے، میں روزنامہ جادوگر میں اس بارے میں پڑھا تھا کہ آپ نے وہاں تلاشی لی تھی...... مگر یہ تھوڑی الگ بات ہے...... تھوڑی آگے کی کہانی......''

پھر اس نے آہستہ آواز میں مسٹر ویزلی کو وہ ہر بات بتا ڈالی جو اس نے ملفوائے اور سنیپ کے درمیان سنی تھی۔ جب ہیری انہیں بتا رہا تھا تو اس نے دیکھا کہ لوپن کا سر خود بخود ان کی طرف گھوم گیا تھا اور وہ بھی اس کی کہی ہر بات کو پوری توجہ سے سن رہے تھے۔ اس کی بات مکمل ہونے کے بعد خاموشی چھا گئی، صرف کمرے میں سیلس ٹینا کی بھدی آواز ہی سنائی دے رہی تھی۔

اومیرے تڑپتے ہوئے دل، تم کہاں مجبور چل دیئے؟

ایک سحر کی کشش کیلئے تم جو مجھ سے یوں دور چل دیئے؟

''ہیری! کیا تم نے یہ نہیں سوچا کہ سنیپ صرف......'' مسٹر ویزلی نے کہنا شروع کیا۔

''اس کی مدد کرنے کی چال چل رہے ہیں تاکہ وہ ملفوائے کے ارادے بھانپ سکیں؟'' ہیری نے جلدی سے کہا۔''بالکل! میں نے ان خطوط پر بھی سوچا تھا کہ آپ مجھ سے یہی کہیں گے مگر اس بات کا کیا ثبوت ہے؟''

''ثبوت تلاش کرنا ہمارا کام نہیں ہے!'' لوپن نے غیر متوقع طور پر مداخلت کرتے ہوئے کہا۔ انہوں نے اب آتشدان کی طرف اپنی پشت موڑ لی تھی اور ہیری کے سامنے گھوم چکے تھے۔''یہ کام ڈمبل ڈور کا ہے۔ ڈمبل ڈور کو سیورس پر اعتماد ہے اور یہ بات ہم

کیلئے کافی ہونی چاہئے!''

''مگر کچھ دیر کیلئے تسلیم کر لیجئے!'' ہیری نے کہا۔ ''میرا مطلب ہے کہ فرض کر لیجئے کہ ڈمبل ڈور سنیپ کے معاملے میں غلطی پر ہوں......''

''لوگوں نے یہ بات کئی بار کہی ہے، یہاں صورت حال یہ ہے کہ ہم سب کو ڈمبل ڈور کے فیصلوں پر اعتماد ہے یا نہیں۔ مجھے ہے، اس لئے مجھے سیورس پر بھی اتنا ہی اعتماد ہے، جتنا ڈمبل ڈور اس پر کرتے ہیں......''

''مگر ڈمبل ڈور سے بھی تو غلطیاں ہوسکتی ہیں!'' ہیری نے بحث کرتے ہوئے کہا۔ ''انہوں نے یہ بات خود بھی کہی ہے، اور آپ......'' اس نے لوپن سے نظریں ملاتے ہوئے مزید کہا۔ ''کیا آپ سنیپ کو واقعی دل سے پسند کرتے ہیں......؟''

''میں سنیپ کو پسند بھی نہیں کرتا ہوں اور ناپسند بھی نہیں کرتا ہوں۔'' لوپن نے نرم لہجے میں کہا۔ ''نہیں ہیری! میں بالکل سچ کہہ رہا ہوں۔'' انہوں نے اپنی بات آگے بڑھائی جب ہیری کے چہرے پر بے یقینی کے جذبات پھیل گئے تھے۔ ''ہم شاید کبھی دیرینہ دوست تو نہیں بن پائیں گے، خصوصاً جیمس، سیریس اور سنیپ کے درمیان ہونے والے ناخوشگوار واقعات کے بعد......ضرورت سے زیادہ ہی کڑواہٹ بھر چکی ہے مگر میں یہ بات ہرگز فراموش نہیں کر سکتا ہوں کہ میں جب ہوگورٹس میں پڑھا رہا تھا تو اس وقت سیورس نے ہر ماہ میرے لئے بھیڑیائی کش مرکب تیار کیا تھا تاکہ مجھے اس دردناک اذیت سے سکون میسر ہو سکے جو میں ہر پورنماشی کی شب کو بھیڑیائی روپ میں برداشت کیا کرتا تھا......''

''مگر یہ تو بھی سچ ہی ہے کہ انہوں نے محض اتفاق سے لوگوں کو یہ بات نہیں بتا دی تھی کہ آپ ایک بھیڑیائی انسان ہیں، جس کے باعث آپ کو ہوگورٹس کی ملازمت چھوڑنا پڑی......'' ہیری نے غصیلے لہجے میں کہا۔

لوپن نے محض اپنے کندھے اچکا دیئے۔

''اس کے نہ بتانے کے باوجود یہ خبر ویسے بھی پھیل جاتی۔ ہم دونوں ہی یہ بات جانتے ہیں کہ وہ صرف میرا عہدہ پانے کا خواہشمند تھا مگر وہ میرے لئے بنائے ہوئے مرکب سے چھیڑ چھاڑ کر کے مجھے بہت زیادہ نقصان پہنچا سکتا تھا، اس نے مجھے صحت یابی دی جس کیلئے میں اس کا شکر گزار ہوں......''

''جہاں تک میرا اندازہ ہے کہ شاید مرکب کے ساتھ چھیڑ چھاڑ محض اس لئے نہ ہو پائی تھی کیونکہ ڈمبل ڈور ان پر کڑی نظر رکھے ہوئے تھے۔'' ہیری نے کہا۔

''تم اپنے دل میں سنیپ سے نفرت کرنے کی ٹھان چکے ہو، ہیری!'' لوپن نے آہستگی سے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''اور میں یہ سمجھ سکتا ہوں۔ جیمس جیسے ڈیڈی اور سیریس جیسے قانونی سرپرست کے باعث تمہیں ایک پرانا تعصب ورثے میں ملا ہے جو بات تم نے مجھے اور آرتھر کو بتائی ہے، وہ تم بے شک ڈمبل ڈور کو بھی بتا دو مگر یہ امید مت کرنا کہ وہ بھی اس معاملے میں تمہاری طرح سوچیں گے۔ یہ امید

بھی مت رکھنا کہ جب تم انہیں یہ بات بتاؤ گے تو وہ حیران ہوں گے، ممکن ہے کہ ڈمبل ڈور کی ہدایت پر ہی سیورس نے ڈریکو ملفوائے کو کھنگالنے کی کوشش کی ہو......''

اوراب چونکہ تم نے اسے پورا ہی توڑ ڈالا

براہ کرم مجھے لوٹا دو، ٹوٹے ٹکڑوں کی یہ مالا

سیلس ٹینا نے اپنا گیت بہت اونچے اور لمبے سر کے ساتھ ختم کیا۔ ریڈیو میں سے تالیوں کی گونج سنائی دی اور مسز ویزلی بھی جوش سے تالیاں بجانے لگیں۔

''اوہ خدایا! شکر ہے...... یہ ختم ہو گیا...... اف کس قدر خوفناک تھا، ہے نا؟'' فلیور نے بلند آواز میں کہا۔

''تو اب مشروبات کا دور ہو جائے؟'' مسٹر ویزلی نے کھڑے ہو کر بلند آواز میں کہا۔ ''مشروبات کون کون لینا چاہے گا؟''

جب مسٹر ویزلی مشروبات لینے کیلئے چلے گئے اور باقی سب لوگ لڑھکتے ہوئے بات چیت میں مصروف ہو گئے تو ہیری لوپن کی طرف متوجہ ہوا۔

''گذشتہ کچھ عرصے سے آپ کی مصروفیت کیا رہی ہے؟'' ہیری نے پوچھا۔

''اوہ! میں کچھ عرصے سے پوشیدہ ہوں۔'' لوپن نے کہا۔ ''سچ کہہ رہا ہوں، اسی لئے تو میں تمہیں خط نہیں لکھ پایا۔ ہیری! تمہیں خطوط بھیجنے سے میرا راز کھل جاتا......''

''آپ کی بات کا کیا مطلب ہے؟''

''میں آج کل اپنے ساتھیوں...... یعنی اپنے جیسے لوگوں کے درمیان رہ رہا ہوں۔'' لوپن نے کہا جب انہوں نے دیکھا کہ ہیری سمجھ نہیں پایا ہے تو وہ آگے بولے۔ ''بھیڑیائی انسانوں کے درمیان...... تقریباً تمام بھیڑیائی انسان والڈی مورٹ کی حمایت میں ہیں۔ ڈمبل ڈور ان کی منصوبہ بندی کے بارے میں جاسوسی چاہتے تھے اور اس کام کیلئے مجھ سے زیادہ کارآمد اور کون ہو سکتا تھا؟''

ان کی آواز میں کسی قدر کڑواہٹ جھلک رہی تھی، شاید انہیں خود بھی اس بات کا احساس ہو گیا تھا کیونکہ وہ اپنی بات کو مزید بڑھانے سے قبل گرم جوشی سے مسکرائے۔ ''میں کوئی شکایت نہیں کر رہا ہوں۔ یہ کام ضروری ہے اور اسے مجھ سے زیادہ عمدگی کے ساتھ اور بھلا کون کر سکتا ہے؟ بہرحال، بھیڑیائی انسانوں کا اعتماد جیتنا کافی دشوار ہے، انہیں یہ صاف دکھائی دے جاتا ہے کہ میں نے جادوگروں کے درمیان رہنے کی کوشش کی ہے جبکہ وہ معمول کے معاشرے سے دور سرحد کے کنارے پر زندہ رہتے ہیں اور کھانے کیلئے چوری چکاری کرتے ہیں اور کئی بار تو جان لینے سے بھی دریغ نہیں کرتے ہیں......''

''مگر وہ والڈی مورٹ کی حمایت کیوں کر رہے ہیں؟''

''ان کا خیال ہے کہ والڈی مورٹ کے اقتدار سے ان کی زندگی یکسر بدل جائے گی۔'' لوپن نے کہا۔ ''اور جب تک گرے

بیک وہاں موجود ہے،تب تک اس بات پر بحث کرنا ناممکن ہے......''

''گرے بیک کون ہے؟''

''تم نے اس کا نام نہیں سنا؟'' لوپن کے ہاتھ ان کی گود میں سمٹ گئے۔''فینریئر گرے بک! شاید دنیا کا سب سے خونخوار بھیڑیائی انسان ہے،اس کا ہدف ہمیشہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو کاٹ کرآلودہ کرنا ہے۔ وہ اتنی بڑی تعداد میں بھیڑیائی انسان محض اس لئے بنانا چاہتا ہے کہ وہ جادوئی معاشرے کو فتح کر سکے۔ والڈی موورٹ نے اس کی خدمات کے عوض اس کی خواہشات کو پورا کرنے کا وعدہ کیا ہے۔گرے بیک کا خصوصی نشانہ ہمیشہ بچے ہی ہوتے ہیں......وہ اس کام میں خاصا ماہر ہے،اس کا کہنا ہے کہ انہیں بچپن میں کاٹ لو،ان کی اُن کے والدین سے جدا کر کے نشو ونما کرو،انہیں ہمیشہ جادوگروں سے نفرت کرنا سکھاؤ، یہاں تک کہ نفرت کا بیج تناور درخت میں بدل جائے......والڈی موورٹ لوگوں کو کھلے الفاظ میں دھمکی دیتا ہے کہ وہ گرے بیک سے ان کے بیٹے، بیٹیوں کو کٹوا دے گا۔اس دھمکی کا عام طور پر کافی زیادہ اثر ہوتا ہے......'' لوپن نے ایک لمحے کے توقف کے بعد کہا۔''گرے بیک نے ہی مجھے کاٹا تھا۔''

''کیا......؟ یعنی جب آپ چھوٹے تھے......تب؟'' ہیری نے حیرانگی سے کہا۔

''بالکل! میرے والد نے اسے ناراض کر دیا تھا۔ میں بہت لمبے عرصے تک اس بھیڑیائی انسان کا نام نہیں جان پایا تھا،جس نے مجھ پر حملہ کیا تھا۔ مجھے اس پر ترس بھی آتا تھا۔ میں سوچتا تھا کہ اس کا خود پر کوئی ضبط نہیں رہا تھا کیونکہ میں جانتا تھا کہ پورنماشی کی شب میں روپ بدلنے پر کیسی تکلیف دہ اذیت جھیلنا پڑتی تھی مگر گرے بیک ایسا نہیں ہے۔ پورنماشی کی شب وہ اپنے شکار کے زیادہ نزدیک پہنچ جاتا ہے تا کہ وہ ان پر فوراً حملہ کر سکے، وہ اس کام کیلئے پورا لائحہ عمل ترتیب دیتا ہے اور والڈی موورٹ اسی کا استعمال بھیڑیائی انسانوں کے سردار کے طور پر کر رہا ہے، میں یہ گمراہ کن دعویٰ بھی نہیں کر سکتا ہوں کہ گرے بیک کے مقابلے میں میرے دلائل زیادہ کامیابی سے ہمکنار ہو رہے ہیں، جو اس بات پر زور دیتا ہے کہ ہم بھیڑیائی انسان خون کی پیاس بجھانے کیلئے حق پر ہیں اور ہمیں عام انسانوں کو قتل کر کے ان سے انتقام لینا چاہئے......''

''مگر آپ بھی تو عام ہی ہیں......'' ہیری نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔''آپ کے ساتھ بس ایک ہی......ایک ہی مسئلہ ہے......''

اس کی بات سن کر لوپن ہنسنے لگے۔

''تمہاری باتیں سن کر مجھے جیمس کی بڑی یاد آتی ہے۔ وہ سب کے سامنے اسے میرا 'بالوں والا چھوٹا مسئلہ' کہا کرتا تھا۔اس کی بات سن کر کئی لوگوں کو یہ احساس ہوتا تھا کہ شائد میں کسی بدتمیز خرگوش کا مالک ہوں......''

انہوں نے شکریئے کے ساتھ مسٹر ویزلی سے مشروب کا گلاس پکڑ لیا اور تھوڑا زیادہ ہی خوش مزاج دکھائی دینے لگے۔اس دوران

ہیری کو اپنے وجود میں تجسس کا ریلا بہتا ہوا محسوس ہوا۔ اپنے والد کے ذکر پر اسے یاد آ گیا کہ وہ لوپن کی آمد سے پہلے ہی ان سے کچھ دریافت کرنے کا ارادہ کئے ہوئے تھا۔

’’کیا آپ نے کبھی کسی آدھ خالص شہزادے کے بارے میں سنا ہے؟‘‘

’’آدھ خالص کیا؟‘‘

’’شہزادہ......‘‘ ہیری نے کہا اور انہیں غور سے دیکھنے لگا۔

’’جادوگروں کے معاشرے میں شہزادے نہیں ہوا کرتے ہیں!‘‘ لوپن نے کہا جواب مسکرا رہے تھے۔ ’’کیا تم اپنا یہ نام رکھنے کے بارے میں سوچ رہے ہو؟ جبکہ میرے خیال میں تو ’نجات دہندہ‘ ہی کافی ہونا چاہئے......‘‘

’’اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔‘‘ ہیری نے غصیلے لہجے میں کہا۔ ’’آدھ خالص شہزادہ ہوگورٹس میں پڑھتا تھا۔ میرے پاس اس کی ایک پرانی جادوئی مرکبات کی کتاب ہے۔ اس میں ہر صفحے پر رنگ برنگے جادوئی کلمات لکھے ہوئے ہیں جنہیں اس نے خود تلاش کیا تھا یا ایجاد کیا تھا، جن میں سے ایک ’لیویکو پورسم‘ بھی تھا......‘‘

’’اوہ ہاں! یہ جادوئی کلمہ تو ہمارے دور میں ہوگورٹس میں عام مستعمل تھا۔‘‘ لوپن نے یاد کرتے ہوئے کہا۔ ’’جب میں پانچویں سال میں پڑھتا تھا تو کچھ مہینے ایسے گزرے جب کوئی ٹخنوں کے بل ہوا میں لٹکے بغیر زیادہ دور جا ہی نہیں سکتا تھا......‘‘

’’میرے ڈیڈی بھی تو اس کا استعمال کرتے تھے!‘‘ ہیری نے تنک کر کہا۔ ’’میں نے انہیں تیشہ یادداشت میں سنیپ پر اس کا استعمال کرتے ہوئے دیکھا تھا......‘‘

اس نے پرسکون دکھائی دینے کی کوشش کی، جیسے اس تبصرے کی کوئی اہمیت نہ ہو مگر اسے یقین نہیں تھا کہ اس نے صحیح تاثر چھوڑا تھا لوپن کی مسکراہٹ میں سمجھنے کا احساس جھلکتا تھا۔

’’تم نے صحیح کہا......‘‘ لوپن نے کہا۔ ’’مگر وہ اسے استعمال کرنے والے اکلوتے فرد نہیں تھے، جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ یہ جادوئی کلمہ ان دنوں میں عام مستعمل تھا...... تم جانتے ہی ہو کہ مقبول جادوئی کلمات کے استعمال کا دور آتا ہے اور پھر رخصت ہو جاتا ہے......‘‘

’’مگر مجھ یوں محسوس ہوتا ہے کہ اس کی ایجاد اسی زمانے میں ہی ہوئی ہوگی جب آپ لوگ سکول میں پڑھا کرتے تھے۔‘‘ ہیری نے اپنی بات پر ضد کرتے ہوئے کہا۔

’’یہ ضروری نہیں ہے......‘‘ لوپن نے سمجھاتے ہوئے کہا۔ ’’جادوئی کلمات باقی چیزوں کی طرح استعمال میں آتے رہتے ہیں۔‘‘ انہوں نے ہیری کے چہرے کی طرف دیکھا اور پھر آہستگی سے بولے۔ ’’ہیری! جیمس خالص خون والے خاندان کا فرد تھا اور میں تمہیں یقین دہانی کراتا ہوں کہ اس نے ہم سے یہ کبھی نہیں کہا کہ ہم اسے شہزادہ کہہ کر پکاریں......‘‘

''اور سیریس بھی نہیں تھا یا آپ......؟'' اب ہیری نے ڈرامائی کیفیت سے اجتناب کیا۔

''یقینی طور پر نہیں......''

''اوہ!'' ہیری نے آتشدان کو گھور کر دیکھتے ہوئے کہا۔ ''میں نے بس یہ سوچا تھا کہ...... دیکھئے! اس شہزادے نے جادوئی مرکبات میں میری بے حد مدد کی ہے......''

''ہیری! تمہارے خیال میں وہ کتاب کتنی پرانی ہوگی؟''

''میں کچھ کہہ نہیں سکتا...... میں اس کا باریک بینی سے معائنہ نہیں کیا ہے!''

''شاید اس سے تمہیں اندازہ ہو جائے گا کہ یہ شہزادہ ہوگورٹس میں کب ہوا کرتا تھا؟'' لوپن نے دھیمے لہجے میں کہا۔

اس کے کچھ ہی دیر بعد فلیور نے سیلس ٹینا کے گیت کی نقالی کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ ''آؤ اپنے خالی دل کو حرارت بھری کڑھائی کی مانند ہلاؤ...... مضبوط پیار کا رشتہ بھر لو، اور پھر گرم جوشی بھرا سلیقہ اپناؤ!'' مسز ویزلی کے چہرے پر تلخی بھرے جذبات عیاں تھے، وہ چاہتی تھیں کہ اب سب لوگوں کو سونے کیلئے اپنے اپنے بستروں میں چلے جانا چاہئے۔ ہیری اور رون توشہ خانے والے بیڈروم میں چلے گئے، جہاں اب ہیری کیلئے ایک پلنگ لگ چکا تھا۔

رون تو بستر پر لیٹتے ہی نیند کی آغوش میں اتر گیا تھا مگر ہیری نے سونے سے پہلے اپنے صندوق میں ہاتھ ڈال کر اعلیٰ درجے کے جادوئی مرکبات نامی کتاب باہر کھینچ لی۔ اس نے اس کے صفحات الٹ پلٹ کر دیکھے اور اس میں تلاش کرتا رہا۔ بالآخر اسے کتاب کے سامنے والی جانب اس کی اشاعت کی تاریخ دکھائی دے گئی۔ یہ قریباً پچاس پرانی کتاب تھی، پچاس سال پہلے تو نہ ہی اس کے والد اور نہ ان کے دوست ہوگورٹس میں پڑھتے تھے۔ کسی قدر مایوسی محسوس کرتے ہوئے ہیری نے کتاب واپس صندوق میں پھینک دی اور روشنی گل کر کے اپنے بستر پر لیٹ گیا۔ وہ بھیڑیائی انسانوں، سنیپ، سٹین شین پائک اور آدھ خالص شہزادے کے خیالوں میں بھٹک رہا تھا۔ بالآخر وہ نیند کی وادیوں میں اتر گیا جس میں رینگتے ہوئے سائے اور زخمی بچوں کی چیخوں بھرے خواب نے اس کے وجود کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا تھا۔

''وہ یقیناً مذاق کر رہی ہوں گی!''

ہیری اچانک چونک کر بیدار ہو گیا، اسے اپنے پلنگ کے کنارے پر ایک ابھرا ہوا موزہ پڑا ہوا دکھائی دیا۔ اس نے اپنی عینک اٹھا کر ناک پر جمائی اور چاروں طرف دیکھنے لگا۔ چھوٹی کھڑکی اب برف سے تقریباً مکمل ڈھک چکی تھی اور اس کے سامنے پلنگ پر رون بالکل تن کر بیٹھا ہوا تھا اور سونے کی ایک موٹی زنجیر کو دیکھ رہا تھا۔

''یہ کیا ہے؟'' ہیری نے حیرت سے پوچھا۔

''یہ مجھے لیونڈر نے بھیجی ہے۔'' رون نے چڑ چڑے انداز میں کہا۔ ''وہ یہ کیسے تصور کر سکتی ہے کہ میں ایسی چیز پہنوں گا......؟''

ہیری نے ذرا غور سے اس کی طرف دیکھا اور پھر اس کے منہ سے بے ساختہ ہنسی نکل گئی۔ زنجیر میں ایک لاکٹ لٹک رہا تھا جس پر بڑے بڑے سنہرے حروف میں لکھا تھا۔

''میرے پیارے محبوب!''

''شاندار......'' اس نے ہنستے ہوئے کہا۔ ''بے حد شاندار! تمہیں اسے لازمی طور پر فریڈ اور جارج کے سامنے پہن کر دکھانا چاہئے......''

''اگر تم نے انہیں اس کی بھنک بھی دی تو......'' رون نے زنجیر کو اپنے تکیے کے نیچے چھپاتے ہوئے کہا۔ ''تو میں......تو میں......تو میں......''

''ہکلانے لگوں گا، ہے نا؟'' ہیری نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''جانے بھی دو! میں بھلا ایسا کیوں کروں گا؟''

''اس نے یہ سوچنے کی جرأت کیسے کی کہ میں کوئی ایسی بھونڈی چیز پسند کروں گا'' رون نے غصیلے لہجے میں کہا، وہ ابھی تک صدمے کی سی کیفیت میں مبتلا دکھائی دے رہا تھا۔

''ٹھیک ہے، ذرا یاد کرو!'' ہیری نے کہا۔ ''کیا تم نے کبھی اس سے کہا ہے کہ تم اپنے گلے میں 'میرے پیارے محبوب' کا پٹہ ڈال کر گھومنے چاہتے ہو؟''

''اوہ دیکھو!......ہم دراصل آپس میں زیادہ بات چیت نہیں کرتے ہیں۔'' رون نے کہا۔ ''ہم تو زیادہ تر وقت......''

''بوس و کنار ہی کیا کرتے ہیں......'' ہیری نے جلدی سے لقمہ دیا۔

''بالکل......'' رون ڈھٹائی سے بولا۔ وہ ایک لمحے کیلئے جھجکا پھر بولا۔ ''کیا ہرمائنی واقعی میکلی گن کے ساتھ گھوم پھر رہی ہے......؟''

''معلوم نہیں......'' ہیری نے سپاٹ لہجے میں کہا۔ ''وہ دونوں ایک ساتھ سلگ ہارن کی کرسمس تقریب میں گئے تھے مگر مجھے نہیں محسوس ہوا کہ اس کا وہ تجربہ کچھ زیادہ اچھا ثابت ہوا تھا۔''

جب ہیری نے اپنے تحفوں کا جائزہ لینا شروع کیا تو رون کچھ زیادہ ہی خوش دکھائی دے رہا تھا۔ ہیری کے تحفوں میں ایک سوئیٹر تھا جس میں سامنے کی جانب ایک بڑی سنہری گیند بنی ہوئی تھی۔ اسے مسز ویزلی نے اپنے ہاتھوں سے بُنا تھا۔ ویزلی جوک شاپ کی مصنوعات کا ایک بڑا ڈبہ بھی موجود تھا جو جڑواں بھائیوں نے اسے تحفے میں دیا تھا۔ اس کے علاوہ ایک تھوڑا نم آلود اور سیلن کی بو والا ایک پیکٹ بھی آتا تھا جس پر ایک چٹ لگی ہوئی تھی۔

'آقا کیلئے! خادم کریچر کی طرف سے......!'

''کیا تمہیں یقین ہے کہ اسے کھولنا محفوظ رہے گا؟'' ہیری نے پیکٹ کر گھورتے ہوئے کہا۔

''میرے خیال میں اس میں کوئی خطرناک چیز تو ہو نہیں سکتی کیونکہ محکمے میں ہماری تمام ڈاک کی پڑتال کی جاتی ہے۔'' رون نے جواب دیا حالانکہ وہ بھی پیکٹ کو شک بھری نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔

''اوہ! کریچر کو کوئی تحفہ دینے کی طرف تو میری توجہ ہی نہیں گئی تھی...... کیا لوگ عموماً اپنے گھریلو خرسوں کو کرسمس کے موقع پر کوئی تحفہ دیتے ہیں؟'' ہیری نے پوچھا اور پیکٹ کو محتاط نظروں سے ٹٹول کر دیکھا۔

''ہرمائنی تو ضرور ایسا کرتی......'' رون نے کہا۔ ''مگر اس سے پہلے کہ تم خود کو قصوروار ٹھہراؤ...... اسے کھول کر دیکھ تو لو...... اس میں کیا چیز چھپائی گئی ہے؟''

ایک لمحے بعد ہیری کے منہ سے چیخ نکل گئی اور وہ اپنے بستر سے نیچے کود گیا۔ پیکٹ میں ڈھیر ساری لمبی چپچپی سنڈیاں بھری ہوئی تھیں۔

''بہت اعلیٰ!...... بہت سوچ بچار سے تحفہ بھیجا گیا ہے!'' رون نے ہنس کر طنزیہ لہجے میں کہا۔

''کم از کم اس زنجیر سے تو یہی تحفہ زیادہ عمدہ ہے۔'' ہیری نے کہا جس سے رون کی ہنسی فوراً رُک گئی تھی۔

کرسمس کے دوپہر کے کھانے کے وقت تمام لوگ نئے سوئیٹر پہنے ہوئے تھے۔ صرف فلیور ہی نیا سوئیٹر نہیں پہنے تھی (ایسا لگ رہا تھا کہ مسز ویزلی اس پر نیا سوئیٹر برباد نہیں کرنا چاہتی تھیں) مسز ویزلی نے بھی نیا سوئیٹر نہیں پہنا تھا۔ وہ جادوگروں والی نئی نیلی ترچھی ٹوپی پہنے ہوئے تھیں، جس میں ستاروں جیسے ننھے ننھے ہیرے جگمگا رہے تھے۔ اس کے علاوہ سونے کا ایک شاندار ہار بھی ان کی گردن پر دکھائی دے رہا تھا۔

''فریڈ اور جارج نے یہ مجھے دیئے ہیں، کتنے خوبصورت ہیں، ہے نا؟''

''جب سے ہم نے اپنے موزے خود دھونا شروع کئے ہیں، ممی! ہمیں آپ کی زیادہ قدر محسوس ہونے لگی ہے۔'' جارج نے ہوا میں ہاتھ لہراتے ہوئے کہا۔ ''ریمس! چکبصور لو گے؟''

''ہیری! تمہارے بالوں میں ایک بڑی سنڈی چل رہی ہے!'' جینی نے چہکتے ہوئے کہا اور میز کی دوسری طرف سے جھک کر اسے بالوں سے ہٹا دیا۔ ہیری کی گردن پر رونگٹے کھڑے ہو گئے جن کا اس سنڈی سے کوئی واسطہ نہیں تھا۔

''کتنی خوفناک ہے، ہے نا؟'' فلیور خوف سے کانپتی ہوئی بولی۔

''بالکل......'' رون نے مسکرا کر کہا۔ ''شوربہ لوگی فلیور؟''

فلیور کی مدد کرنے کے جوش میں اس کے ہاتھ سے شوربے کی کڑاہی کو جھٹکا لگا اور شوربہ ہوا میں اوپر اچھل گیا۔ بل نے فوراً اپنی چھڑی لہرائی اور شوربہ ادھر ادھر گرنے کے بجائے واپس کڑاہی میں لوٹ گیا۔

''تم تو ٹونکس جتنے ہی بدحواس ہو۔'' فلیور نے رون کو جھڑکتے ہوئے کہا جب اس نے شکریے کے طور پر بل کے رخسار پر بوسہ

لے لیا تھا۔ ''وہ بھی ہمیشہ یونہی چیزیں گراتی رہتی ہے۔''

''میں نے ہنس مکھ ٹونکس کو بھی آج دعوت دی تھی۔'' مسز ویزلی نے چکبصور کو طشت میں پٹختے ہوئے اور فلیور کو غصیلی نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔ ''مگر وہ پہنچ نہیں پائی۔ کیا تمہاری اس سے کوئی بات ہوئی تھی، ریمس؟''

''نہیں! میں آج کل کسی سے زیادہ رابطہ نہیں رکھ پا رہا ہوں؟'' لوپن نے کہا۔ ''مگر میرا اندازہ ہے کہ وہ آج اپنے گھرانے کے افراد کے ساتھ ہی ہوگی، ہے نا؟''

''ہاں!'' مسز ویزلی نے آہ بھرتے ہوئے کہا۔ ''شاید...... دراصل مجھے ایسا محسوس ہوا تھا کہ وہ کرسمس کے موقع پر تنہا رہنا چاہتی تھی......''

انہوں نے لوپن کو چڑ چڑے انداز میں دیکھا جیسے یہ ان کی ہی غلطی ہو کہ انہیں ٹونکس کے برعکس فلیور جیسی بہو مل رہی تھی مگر ہیری نے فلیور کی طرف دیکھا جو اب بل کو اپنے کانٹے سے ترکی کے گوشت کے ٹکڑے کھلانے میں مشغول تھی۔ اس نے سوچا کہ مسز ویزلی ایک ایسی جنگ لڑ رہی ہیں جس میں ان کی شکست یقینی تھی۔ بہرحال، اسے ٹونکس کے بارے میں ایک سوال یاد آ گیا اور لوپن سے زیادہ اس کا صحیح جواب کوئی دوسرا نہیں دے سکتا تھا جو پشت بان جادو کے بارے میں سب کچھ جانتے تھے۔

''ٹونکس کے پشت بانی تخیل نے اپنا بہروپ بدل لیا ہے۔'' اس نے لوپن سے پوچھا۔ ''سنیپ ایسا کہہ رہے تھے، مجھے معلوم نہیں تھا کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ پشت بان جادو کا تخیل کیونکر تبدیل ہو گیا......؟''

لوپن نے منہ میں بھرے ہوئے ترکی کے گوشت کے نوالے کو نگلنے میں کچھ وقت لگایا اور پھر آہستگی سے بولے۔ ''کئی بار ایسا ہوتا ہے...... کسی بڑے صدمے کی وجہ سے...... جذباتی انقلاب سے...... ذہنی توازن کے بگڑنے کی وجہ سے......''

''وہ کافی بڑا دکھائی دے رہا تھا اور اس کے چار پاؤں تھے۔'' ہیری نے کہا پھر اس کے ذہن میں اچانک ایک اور خیال کوندا اور اس نے اپنی آواز پست کر لی۔ ''سنئے! کہیں ایسا تو نہیں......''

''آرتھر......'' اسی لمحے مسز ویزلی کی تھرتھراتی ہوئی آواز گونجی۔ ہیری کی بات ادھوری رہ گئی تھی۔ وہ اپنی کرسی سے اُٹھ چکی تھیں۔ ان کا ہاتھ ان کے سینے پر جما ہوا تھا اور وہ باورچی خانے کے باہر ٹکٹکی باندھ کر گھور رہی تھیں۔ ''آرتھر...... پرسی آیا ہے!''

''کیا کہا......؟''

مسٹر ویزلی نے پلٹ کر کھڑکی سے باہر دیکھا۔ سب لوگوں کی نظریں کھڑکی کی طرف مڑ چکی تھیں۔ جینی تو اچھے انداز سے دیکھنے کیلئے اپنی کرسی سے اُٹھ کھڑی ہوئی تھی۔ واقعی وہاں پر پرسی ویزلی دکھائی دے رہا تھا جو برف سے بھرے صحن میں قدم اُٹھاتا ہوا آ رہا تھا۔ اس کا سینگ کے فریم والی عینک دھوپ میں چمک رہی تھی۔ بہرحال، وہ اکیلا نہیں تھا......

''آرتھر...... اس کے ساتھ...... اس کے ساتھ وزیر جادو بھی ہیں!''

اور واقعی جس شخص کی تصویر ہیری نے روزنامہ جادوگر میں دیکھی تھی، وہ پرسی ویزلی کے ساتھ چلا آرہا تھا۔ وہ تھوڑے لنگڑا کر چل رہے تھے، ان کے سفید ہوتے ہوئے ایال جیسے بال اطراف میں جھول رہے تھے اور کچھ ان کے سیاہ چوغے پر برف کی وجہ سے چپک گئے تھے۔ اس سے پہلے کہ ان میں کوئی بھی مزید کچھ کہہ پاتا یا مسٹر ویزلی گم صم نظروں سے ایک دوسرے کو دیکھنے سے زیادہ کچھ کر پاتے۔ عقبی دروازہ کھل گیا اور وہاں پر پرسی کھڑا دکھائی دیا۔

ایک لمحے کیلئے دردناک سی خاموشی چھا گئی۔

''ممی! کرسمس کی نیک تمنائیں مبارک ہوں!'' پرسی عجیب سے لہجے میں بولا۔

''اوہ پرسی......'' مسز ویزلی نے اسے گلے سے لگاتے ہوئے کہا۔

روفس سکرمگوئیر دروازے کی دہلیز پر ساکت کھڑے رہے۔ وہ اپنی لاٹھی کے سہارے پر وزن ڈالے ہوئے تھے اور ماں بیٹے کے جذباتی منظر کو دیکھ کر دھیمے انداز میں مسکرا رہے تھے۔

''آپ کو مطلع کئے بغیر یہاں آنے کیلئے میں معذرت خواہ ہوں!'' انہوں نے کہا جب مسز ویزلی نے ان کی طرف سر اُٹھا کر دیکھا اور مسکراتے ہوئے اپنی آنکھیں پونچھیں۔ ''پرسی اور میں کام کے سلسلے میں یہاں سے گزر رہے تھے اور اس کے دل میں گھر والوں سے ملنے کی خواہش ابھری، تو ہم چلے آئے......''

مگر پرسی نے گھرانے کے باقی افراد سے ملنے میں کسی قسم کے جوش کا اظہار نہیں کیا تھا۔ وہ بالکل سیدھا، اکڑا ہوا اور عجیب سی شان سے کھڑا باقی سب لوگوں کے سروں کے اوپر نگاہ دوڑاتا رہا۔ مسٹر ویزلی، فریڈ اور جارج پتھریلے چہروں کے ساتھ اس کا مشاہدہ کر رہے تھے۔

''اوہ وزیر جادو...... باہر کیوں کھڑے ہیں، اندر تشریف لائیے!'' مسز ویزلی نے گھبراہٹ سے اپنی ترچھی ٹوپی کو سیدھا کرتے ہوئے کہا۔ ''تھوڑا سا ٹرکی کا گوشت ہو جائے یا پھر کوئی دوسرا پکوان......میرا کہنے کا مطلب ہے کہ......''

''نہیں......نہیں ماؤلی!'' سکرمگوئیر نے سپاٹ لہجے میں کہا۔ ہیری نے اندازہ لگایا کہ مکان میں داخل ہونے سے پہلے انہوں نے پرسی سے اس کی ماں کا نام یقیناً پوچھ لیا ہوگا۔ ''میں تمہاری محفل میں مداخلت نہیں کرنا چاہتا ہوں۔ میں یہاں بالکل نہ آیا ہوتا اگر پرسی اتنے اصرار سے آپ سے ملنے کی خواہش کا اظہار نہ کرتا......''

''اوہ پرسی!'' مسز ویزل نے آنسو بھری آنکھوں سے کہا اور اسے چومنے کیلئے آگے بڑھ گئیں۔

''ہمارے پاس صرف پانچ منٹ کا وقت ہے، اس لئے میں باہر صحن میں انتظار کرتا ہوں تب تک آپ پرسی سے بات چیت کر سکتی ہیں۔'' مسز ویزلی نے کچھ کہنا چاہا تو وہ جلدی سے بولے۔ ''نہیں نہیں میں آپ کو ایک بار پھر مطلع کرنا چاہتا ہوں کہ میں ماں بیٹے کے درمیان میں دخل اندازی کا موجب نہیں بننا چاہتا ہوں۔'' مسز ویزلی کا چہرہ لٹک سا گیا۔ ''ٹھیک ہے، اگر کوئی آپ کے خوبصورت

باغیچے کی سیر میں میری معاونت کرنا چاہے...... اوہ میرا خیال ہے کہ اس لڑکے کا کھانا ختم ہو چکا ہے، کیا وہ مجھے باغیچے کی سیر کرانے کیلئے لے جا سکتا ہے؟''

میز کا ماحول اچانک بدل سا گیا، ہر کوئی سکرمگوئیر کے چہرے سے نظریں ہٹا کر اب ہیری کی طرف دیکھنے لگا۔ یوں لگتا تھا جیسے کوئی بھی سکرمگوئیر کی اس عجیب فرمائش کو اتفاقیہ تسلیم کرنے کو تیار نہیں تھا کہ وہ ہیری کا نام سچ مچ ہی نہیں جانتے تھے یا پھر ان کی باغیچے دیکھنے کی فرمائش کیلئے اسے ہی منتخب کرنا محض کوئی اتفاق ہی تھا۔ یہ بھی سچ تھا کہ جینی، فلیور اور جارج کی پلیٹیں بھی بالکل صاف دکھائی دے رہی تھیں۔

''بالکل! میں آپ کو باغیچے کی سیر کرا سکتا ہوں!'' ہیری نے خاموشی ختم کرتے ہوئے کہا۔

وہ اتنا بھی نادان نہیں تھا، وہ سکرمگوئیر کے اشارے کو سمجھ چکا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ وہ کام کے سلسلے میں اس علاقے سے قطعی نہیں گزر رہے تھے۔ وہ جانتا تھا کہ پرسی اپنے خاندان سے نہیں ملنا چاہتا تھا۔ وہ تو شاید وہاں اسی لئے آئے تھے کہ سکرمگوئیر ہیری سے تنہائی میں کچھ بات چیت کر سکیں۔

''ٹھیک ہے!'' اس نے لوپن کے قریب سے گزرتے ہوئے آہستگی سے کہا جو اپنی کرسی سے نصف سے زیادہ اُٹھ چکے تھے، جب مسٹر ویزلی نے کچھ کہنے کیلئے اپنا منہ کھولا تب وہ ایک بار پھر انہیں تسلی دیتے ہوئے بولا۔ ''فکر کی کوئی بات نہیں!''

''بہت خوب!'' سکرمگوئیر نے کہا اور پیچھے ہٹ کر ہیری کو دروازے سے باہر آنے کیلئے راستہ دیا۔ ''ہم بس آپ کے باغیچے کا ایک چکر لگا کر آتے ہیں، اس کے بعد پرسی اور میں واپس لوٹ جائیں گے۔ آپ لوگ اپنی محفل کا سلسلہ جاری رکھیں......''

ہیری صحن کے دوسری جانب ویزلی گھرانے کے باغیچے کی طرف چل دیا۔ سکرمگوئیر اس کے پہلو میں کسی قدر لنگڑا کر چل رہے تھے۔ ہیری جانتا تھا کہ وہ اس سے پہلے ایرور دستے کے سربراہ بھی رہ چکے تھے۔ وہ کافی سخت مزاج دکھائی دے رہے تھے اور ان کے بدن پر چوٹوں کے متعدد نشانات بھی موجود تھے۔ وہ طوطیائی ہیٹ پہنے ہوئے فج کے مقابلے میں کافی الگ شخصیت کے مالک دکھائی دیتے تھے۔

''بہت خوب!'' سکرمگوئیر نے باغیچے کی باڑھ کے پاس پہنچ کر رُکتے ہوئے کہا اور برف بھرے صحن اور برف سے لدے پھدے پودوں کی طرف دیکھا جو برف کی موٹی تہہ کے باعث پہچانے تک نہیں جا رہے تھے۔ ''بہت خوب!'' وہ دوبارہ بڑبڑائے۔

ہیری نے ان کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا حالانکہ وہ جانتا تھا کہ سکرمگوئیر کی نظریں اس کے چہرے کا احاطہ کئے ہوئے تھیں۔

''میں تم سے کافی عرصے سے ملاقات کرنا چاہتا تھا!'' سکرمگوئیر نے کچھ لمحوں بعد اصلی بات کی طرف آتے ہوئے کہا۔ ''کیا تمہیں اس بات کا اندازہ تھا؟''

''نہیں......'' ہیری نے صاف گوئی سے کہا۔

''اوہ ہاں! کافی عرصے سے......مگر ڈمبل ڈور تمہیں کچھ زیادہ ہی سنبھال کر رکھ رہے ہیں۔'' سکرمگوئیر نے سپاٹ لہجے میں کہا۔ ''یقینی طور پر یہ فطری امر بھی ہے کیونکہ تم نے کافی تکلیف برداشت کی ہے......خصوصاً محکمے میں ہونے والے اس حادثے کے بعد......''

انہوں نے ہیری کے بولنے کا انتظار کیا مگر جب ہیری نے کوئی تبصرہ نہیں کیا تو وہ خود ہی آگے بولے۔ ''میں جب سے وزیر جادو بنا ہوں، اسی وقت سے تم سے بات کرنے کا موقع تلاش کر رہا تھا مگر ڈمبل ڈور نے......جیسا کہ میں نے پہلے کہا کہ نہایت ہوشیاری سے اس کا کوئی موقع نہیں دیا......''

ہیری اب بھی کچھ نہیں بولا بلکہ ان کے مقصد سننے کا انتظار کرتا رہا۔

''تم جانتے ہی ہو کہ ہر طرف افواہوں کا بازار گرم ہے۔'' سکرمگوئیر نے کہا۔ ''ظاہر ہے کہ ہم دونوں ہی یہ بات جانتے ہیں کہ خبر کس طرح سے مرچ مسالہ لگا کر شائع کی جاتی ہے...... ہر طرف کسی مخفی پیش گوئی کے بارے میں چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں......اور تمہارے نجات دہندہ ہونے کی افواہ بھی گردش کر رہی ہے......''

ہیری کو محسوس ہونے لگا کہ وہ اب اسی بات کی طرف بڑھ رہے ہیں، جس کی وجہ سے وہ یہاں خصوصی طور پر آئے تھے۔

''میرا خیال ہے کہ ڈمبل ڈور نے تم سے یہ سب باتیں تو کہی ہوں گی؟''

ہیری نے پل بھر کیلئے چکرا گیا کہ اسے سچائی سے کام لینا چاہئے یا پھر دروغ گوئی سے۔ اس نے باغیچے کی کیاریوں میں چاروں طرف جمی ہوئی برف میں بالشتیوں کے پیروں کے ننھے نشان دیکھے اور اس جگہ پر بھی نظر ڈالی جہاں فریڈ نے اس بالشتیے کو پکڑ لیا تھا جو اب کرسمس ٹری کی نوک پر کروب کی شکل میں ساکت جما ہوا تھا۔ آخر کار اس نے سچ بولنے کا فیصلہ کیا......معمولی حد تک یہ سچ ہی تھا۔

''بالکل! ہم نے اس ضمن میں باہمی گفتگو کی ہے......''

''بہت خوب!'' سکرمگوئیر نے کہا۔ ہیری کنکھیوں سے دیکھ سکتا تھا کہ سکرمگوئیر اس کی طرف مسلسل دیکھ رہے تھے، اس لئے اس نے ایک بالشتیے میں کافی دلچسپی لینے کی اداکاری شروع کر دی جس نے ابھی ابھی اپنا سر جمی ہوئی جھاڑی کے نیچے سے باہر نکالا تھا۔

''اور ہیری! پھر ڈمبل ڈور نے تمہیں اس سلسلے میں کیا بتایا؟''

''معافی چاہتا ہوں! وہ ہماری نجی گفتگو ہے......'' ہیری نے دوٹوک انداز میں کہا۔ اس نے اپنے لہجے کو ممکنہ حد تک خوش اخلاق بنائے رکھنے کی پوری سعی کی تھی۔

''اوہ ظاہر ہے!'' سکرمگوئیر نے ہلکے پھلکے انداز میں دوستانہ رویے کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ ''اگر یہ واقعی مخفی رکھنے والا معاملہ ہے تو میں نہیں چاہوں گا کہ تم مجھے کچھ بتاؤ......نہیں نہیں......اور درحقیقت اس سے کوئی زیادہ فرق بھی نہیں پڑتا ہے کہ تم کوئی نجات دہندہ ہو یا نہیں؟''

ہیری کو ان کی بات کا جواب دینے سے قبل کچھ سیکنڈ تک تمام صورت حال پر اچھی طرح غور کرنا پڑا۔

''وزیر جادو! میں ابھی تک سمجھ نہیں پایا ہوں کہ آپ دراصل کیا کہنا چاہتے ہیں؟''

''دیکھو! یقیناً تمہارے لئے یہ بہت اہمیت کا حامل ہوگا۔'' سکرمگوئیر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''مگر جادوئی معاشرے کیلئے...... یہ ایمان کی حد تک کا معاملہ ہے، ہے نا؟ جب لوگ کسی چیز پر ایمان لے آتے ہیں، تو وہ واقعی اہمیت کا حامل ہو جاتا ہے......''

ہیری نے کوئی جواب نہیں دیا۔ اس نے غور کیا کہ اسے ہلکا ہلکا سمجھ میں آنے لگا تھا کہ وہ کس نقطے کی طرف جا رہے تھے مگر وہ وہاں پہنچنے میں سکرمگوئیر کی مدد بالکل نہیں کرنے والا تھا۔ جھاڑی کے نیچے والا بالشتیہ اب اس کی جڑوں کو سرعت رفتاری سے کھودنے میں مصروف تھا اور سنڈیوں کی تلاش کر رہا تھا۔ ہیری نے اپنی آنکھیں اسی بالشتیے پر جمائے رکھیں۔

''دیکھو! لوگ ایمان کی حد تک یہ یقین رکھتے ہیں کہ تم 'نجات دہندہ' ہو!'' سکرمگوئیر نے کہا۔ ''وہ تمہیں اپنا مسیحا تسلیم کرتے ہیں جو ظاہر ہے کہ تم ہو، ہیری!...... بھلے ہی تم نجات دہندہ جادوگر ہو یا نہ ہو۔ اب تک تم کتنی بار 'تم جانتے ہو کون؟' کا سامنا کر چکے ہو؟''

انہوں نے اس بار جواب کا انتظار کئے بغیر ہی اپنی بات جاری رکھی۔ ''اہم نکتہ دراصل یہ ہے کہ تم جادوئی معاشرے کی اکثریت کیلئے امید کی کرن کی مانند ہو ہیری! لوگوں کے اعتماد کو اس خیال سے تقویت ملتی ہے کہ کوئی ہے...... کوئی تو ایسا ہے جو 'تم جانتے ہو کون؟' کو ہلاک کر سکتا ہے، جس کی قسمت یہ بات لکھ دی گئی ہے۔ میں یہ سوچے بنا نہیں رہ سکتا ہوں کہ جب تمہیں یہ احساس ہو جائے گا تو تمہیں یہ اپنا فرض محسوس ہوگا کہ تم محکمے کا ساتھ دے کر ان سب لوگوں کا اعتماد بڑھاؤ......''

بالشتیہ اسی وقت ایک رینگتی ہوئی سنڈی کو پکڑنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ وہ اب اسے مضبوط گرفت کے ساتھ باہر کھینچنے کی کوشش کر رہا تھا جو جمی ہوئی زمین کے اندر دھنسی ہوئی تھی۔ ہیری اتنی زیادہ دیر تک خاموش کھڑا رہا کہ سکرمگوئیر نے بھی بالشتیے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''یہ بھی عجیب چھوٹی مخلوق ہیں، ہے نا؟...... تو تم کیا کہتے ہو، ہیری؟''

''معاف کیجئے، میں ابھی تک یہ سمجھ نہیں پایا ہوں کہ آپ مجھ سے کیا چاہتے ہیں؟'' ہیری نے آہستگی سے کہا۔ ''میں محکمے کا ساتھ دے کر ان سب لوگوں کے اعتماد کو بڑھاؤں'...... اس سے آپ کا کیا مطلب ہے؟''

''اوہ سنو! میں تمہیں یقین دہانی کراتا ہوں کہ یہ زیادہ مشکل کام نہیں ہے۔'' سکرمگوئیر نے جلدی سے کہا۔ ''اگر تم وقفے وقفے سے محکمے میں آتے جاتے رہو گے تو اس سے سب پر اچھا اثر پڑے گا۔ اور ظاہر ہے کہ وہاں پر تمہیں گاوئین روبارڈ سے گفتگو کرنے کا کافی موقع ملے گا جو میرے بعد ایرورز دستے کے سربراہ بن چکے ہیں۔ ڈولرس امبریج نے مجھے بتایا ہے کہ تم ایرور بننا چاہتے ہو۔ یہ کام بہت آسانی سے کیا جا سکتا ہے......''

ہیری کے دل و دماغ میں غصے کی لہر ابلنے لگی تو ڈولرس امبریج اب بھی محکمے میں موجود ہے۔

''اوہ تو مجموعی طور پر......'' اس نے کہا جیسے وہ کچھ معاملے کو صاف کر لینا چاہتا ہو۔ ''آپ عوام کو یہ یقین دہانی کرانا چاہتے ہیں

کہ میں محکمے کیلئے کام کر رہا ہوں؟''

''اوہ دیکھو ہیری! تمہاری وابستگی کے باعث لوگوں کے دل و دماغ پر چھایا ہوا خوف کم ہو جائے گا اور ان کے کھوئے ہوئے اعتماد میں بہتری پیدا ہونے لگے گی۔'' سکرمگوئیر نے کہا اور اس بات پر اطمینان ظاہر کیا کہ ہیری جلد ہی صحیح بات کو سمجھ گیا تھا۔ ''نجات دہندہ جادوگر!......اس سے لوگوں کے دل و دماغ میں امید پیدا ہوگی، وہ محسوس کریں گے کہ غیر متوقع ہی سہی مگر کارآمد نتائج برآمد ہو رہے ہیں......''

''اگر میں محکمے میں اپنی آمد و رفت رکھوں گا تو......'' ہیری نے کہا۔ وہ اپنی آواز کو ابھی بھی دوستانہ بنائے رکھنے کی پوری کوشش کر رہا تھا۔ ''تو کیا اس سے یہ تاثر نہیں قائم ہو جائے گا کہ میں محکمے کے فیصلوں اور اقدامات کے ساتھ متفق ہوں......؟''

''ہاں کچھ حد تک ایسا ہی ہوگا!'' سکرمگوئیر نے تیوریاں چڑھا کر جواب دیا۔ ''اسی لئے ہم ایسا کرنا چاہتے ہیں......''

''نہیں بالکل نہیں! میرا خیال ہے کہ ایسا نہیں چل پائے گا۔'' ہیری نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''دیکھئے! میں محکمے کے کچھ امور کو تو بالکل پسند نہیں کرتا ہوں، جیسے سٹین شین پائیک کو حراست میں رکھنا......''

سکرمگوئیر ایک لمحے کیلئے کچھ نہیں بول پائے مگر ان کے چہرے کا تاثر یکلخت کرخت ہو گیا تھا۔

''مجھے پہلے ہی توقع تھی کہ تم نہیں سمجھو گے!'' انہوں نے کہا اور وہ اپنی آواز سے غصے کی جھلک کو دبانے میں اتنے کامیاب نہیں ہو پائے تھے جتنا کہ ہیری ہو چکا تھا۔ ''یہ انتہائی خطرناک دور چل رہا ہے اور کچھ نہ کچھ اقدامات اُٹھانے جانے کی ضرورت ہے، تم صرف سولہ سال کے ہی ہو......''

''ڈمبل ڈور تو سولہ سال سے بہت زیادہ بڑے ہیں اور وہ بھی نہیں سوچتے ہیں کہ سٹین سین پائیک کو اژقبان میں رہنا چاہئے۔'' ہیری نے خوش مزاجی سے کہا۔ ''آپ جیسے سٹین کو قربانی کا بکرا بنا رہے ہیں بالکل ویسے ہی آپ مجھے اپنی خوش بختی کی علامت بنا کر استعمال کرنا چاہتے ہیں۔''

انہوں نے طویل اور کٹھور نظروں سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ بالآخر سکرمگوئیر نے کہا جس میں گرم جوشی کا شائبہ تک نہ تھا۔ ''میں سمجھ چکا ہوں......تم بھی ڈمبل ڈور کی مانند مثالیت پسندی کو ترجیح دیتے ہو۔ محکمے سے الگ تھلگ رہ کر اپنی شان بڑھانا چاہتے ہو؟''

''میں ایسا بالکل چاہتا ہوں کہ مجھے استعمال کیا جائے!'' ہیری نے کہا۔

''کچھ لوگ کہیں گے کہ یہ تمہارا فرض ہے کہ تم محکمے کیلئے خود کو استعمال ہونے دو۔''

''ہاں! اور دیگر لوگ یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ یہ آپ کا فریضہ ہے کہ آپ زنداں خانے میں ڈالنے سے پہلے حقیقی تفتیش کریں کہ لوگ واقعی مرگ خور ہیں یا نہیں......'' ہیری نے کہا جس کا غصہ اب بڑھتا جا رہا تھا۔ ''آپ وہی کر رہے ہیں جو بارٹی کراؤچ نے کیا

تھا۔ آپ لوگ اس حقیقت کو صحیح طور پر سمجھتے ہی نہیں ہیں...... یا تو فج ہوتے ہیں جو یہ تصنع کر رہے تھے کہ ہر چیز ٹھیک ٹھاک ہے جبکہ ان کی ناک کے نیچے لوگوں کی ہلاکتیں ہو رہی تھیں یا پھر ہمیں آپ ملتے ہیں جو غلط لوگوں کی پکڑ دھکڑ کرتے ہیں اور زنداں خانے کی خانہ پری کرتے ہوئے یہ اداکاری کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ نجات دہندہ جادوگر آپ کیلئے کام کر رہا ہے......؟''

''تو تم نجات دہندہ نہیں ہو؟'' سکرمگوئیر نے تلخی سے کہا۔

''آپ نے ہی کہا تھا کہ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے؟'' ہیری نے تلخی سے ہنستے ہوئے کہا۔ ''کم از کم آپ کو تو نہیں پڑتا ہے......''

''اوہ مجھے یہ نہیں کہنا چاہئے تھا، یہ میری غلطی تھی!'' سکرمگوئیر نے فوراً تصحیح کرتے ہوئے کہا۔

''نہیں! یہ سچ ہی تھا'' ہیری نے کہا۔ ''آپ نے آج اس سے زیادہ سچائی والی بات نہیں کہی ہے، آپ کو میرے جینے مرنے کی پرواہ نہیں ہے، آپ کو تو اس بات کی پرواہ ہے کہ میں پریشان حال لوگوں کو یہ یقین دہانی کروانے میں آپ کی مدد کروں کہ آپ والڈی مورٹ کے خلاف جنگ جیت رہے ہیں، میں اتنا بھی نادان نہیں ہوں، وزیر جادو!''

اس نے اپنی دائیں ہاتھ کی مٹھی کی پشت اوپر کی، اس کے سرد ہاتھ کے پیچھے وہ سفید نشان چمک رہا تھا جہاں ڈولرس امبریج نے اسے اپنی ہی جلد پر لکھنے کیلئے مجبور کر دیا تھا۔ 'مجھے جھوٹ نہیں بولنا چاہئے!'

''جب میں سب کو والڈی مورٹ کی واپسی کے بارے میں بتانے کی کوشش کر رہا تھا تب آپ میری حفاظت کرنے کیلئے نہیں آئے تھے، گذشتہ سال محکمہ مجھ سے دوستانہ تعلقات بڑھانے کیلئے اتنا بے تاب نہیں تھا......''

وہ خاموشی سے کھڑے رہے جو اتنی ہی یخ بستہ تھی جتنا کہ ان کے پیروں کے نیچے کی زمین۔ بالشتیہ بالآخر اپنی شکار سنڈی کو کھود نکالنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ وہ اب جھاڑی کی زیریں شاخوں سے ٹیک لگا کر اسے خوشی سے چوس رہا تھا۔

''ڈمبل ڈور کے ارادے کیا ہیں؟'' سکرمگوئیر نے سختی سے پوچھا۔ ''جب وہ ہوگورٹس سے غائب رہتے ہیں تو وہ کہاں جاتے ہیں؟''

''معلوم نہیں......'' ہیری نے کندھے اچکا کر جواب دیا۔

''اور اگر تمہیں معلوم بھی ہوتا تو تم پھر بھی مجھے کچھ نہیں بتاتے، ہے نا؟'' سکرمگوئیر نے کہا۔

''بالکل...... میں نہیں بتاتا!'' ہیری نے دوٹوک انداز میں کہا۔

''ٹھیک ہے تو مجھے دوسرے طریقے سے ان حقائق کو تلاش کرنا ہوگا۔''

''آپ ہر قسم کی کوشش کر سکتے ہیں۔'' ہیری نے لاپروائی سے کہا۔ ''آپ فج سے زیادہ چالاک دکھائی دیتے ہیں، اس لئے میں نے سوچا تھا کہ آپ نے ان کی غلطیوں سے یقیناً سبق سیکھ لیا ہوگا۔ انہوں نے ہوگورٹس میں مداخلت کرنے کی کوشش کی تھی، آپ کی

توجہ اس طرف تو گئی ہی ہوگی کہ وہ آج وزیرجادو نہیں ہیں مگر ڈمبل ڈور آج بھی ہیڈ ماسٹر ہیں۔ اگر میں آپ کی جگہ ہوتا تو ڈمبل ڈور کے معاملے میں دخل اندازی کی کوئی کوشش نہ کرتا......''

ایک طویل خاموشی کا دور پھیلا رہا۔

''ٹھیک ہے، میں اب یہ بات سمجھ چکا ہوں کہ انہوں نے تم پر کافی عمدہ محنت کی ہے۔'' سکرمگوئیر نے کہا اور تار کے فریم والی عینک کے عقب میں ان کی آنکھیں سرد اور سخت دکھائی دے رہی تھیں۔ ''پوٹر! تم ڈمبل ڈور کے پکے وفادار ہو، ہے نا؟''

''بالکل......میں ہوں!'' ہیری نے فخریہ لہجے میں کہا۔ ''مجھے خوشی ہے کہ آپ کو یہ بات سمجھ آ ہی گئی......''

پھر وہ بے نیازی سے وزیرجادو کی طرف پشت پھیر کر گھر کی طرف واپس بڑھنے لگا۔

☆☆☆☆

سترہواں باب

# ایک سہل انگار یاد

نئے سال کی آمد کے چندروز بعد ہیری، رون اور جینی شام کے وقت باورچی خانے کے آتشدان کے پاس قطار بنا کر کھڑے تھے۔ وہ ہوگورٹس لوٹ رہے تھے۔ طلباء کو فوری طور پر اور بحفاظت سکول پہنچنے کیلئے محکمہ جادو نے سفوف انتقال کے اس اکلوتے نظام کے استعمال کی عام اجازت دے دی تھی، جس کے استعمال پر گذشتہ سال کڑی پابندی عائد تھی۔ صرف مسز ویزلی ہی انہیں رخصت کرنے کیلئے وہاں موجود تھیں کیونکہ مسٹر ویزلی، فریڈ، جارج، بل اور فلیور کام پر جا چکے تھے۔ مسز ویزلی انہیں الوداع کہتے ہوئے آنسوؤں میں بھیگ چکی تھیں۔ آج کل وہ بہت جلد ہی رونے لگتی تھیں۔ جب سے پرسی کرسمس والے دن دھڑ دھڑاتے ہوئے واپس لوٹ گیا تھا، اسی دن سے وہ رونے کی عادی ہو چکی تھیں۔ گھر سے باہر جاتے ہوئے پرسی کی عینک پر کچلے ہوئے چکبصور کی تہہ چڑھ گئی تھی (جس پر فریڈ، جارج اور جینی نے اپنا اپنا کارنامہ ہونے کا دعویٰ کیا تھا)

''ممی! مت روئیں!'' جینی نے ان کی کمر تھپتھپاتے ہوئے کہا، جب مسز ویزلی کو اپنے رخسار پر ایک بہت گیلی چبھن کا احساس ہوا۔ ''سب کچھ جلد ہی درست ہو جائے گا۔''

''بالکل! ہمارے بارے میں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں!'' رون نے کہا اور اپنی ماں کی طرف اپنا گال پیش کیا تاکہ وہ اس پر بوسہ لے کر اسے رخصت کریں۔ ''اور نہ ہی پرسی کے بارے...... وہ بہت بڑا احمق ہے، اس کے جانے سے ہماری یکجہتی کا کوئی نقصان نہیں ہوا ہے۔''

مسز ویزلی اور کھل کر رونے لگیں۔ جب انہوں نے ہیری کو اپنے بازوؤں کے حصار میں لیا تو ہچکیاں بھرتے ہوئے بولیں۔ ''مجھ سے وعدہ کرو کہ تم اپنا دھیان رکھو گے......اور خود کو کسی مشکل میں ڈالنے سے بھی بچو گے۔''

''میں ہمیشہ یہی کوشش کرتا ہوں، مسز ویزلی!'' ہیری نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ ''آپ تو مجھے جانتی ہی ہیں کہ میں پرسکون زندگی بسر کرنا زیادہ پسند کرتا ہوں......''

وہ آنسوؤں کے بیچ میں کھلکھلا کر ہنس پڑیں اور پیچھے ہٹ کر کھڑی ہو گئیں۔

''سب لوگ اچھی طرح رہنا......''

ہیری زمرد جیسے سبز شعلوں میں داخل ہو کر چلایا۔ ''ہوگورٹس......''

جب سبز شعلوں نے اسے اپنی آغوش میں بھر لیا تو اس نے ویزلی گھرانے کے باورچی خانے کا آخری منظر دیکھا جس میں مسز ویزلی کا آنسو بھرا چہرہ بھی شامل تھا۔ ہیری بہت تیزی سے گھوم رہا تھا۔ اسے کئی جادوگر کمروں کی دھندلی جھلک دکھائی دی جنہیں درست طور پر دیکھنے سے قبل ہی وہ اوجھل ہو گئے تھے پھر اس کی رفتار دھیمی ہو گئی اور آخر کار وہ پروفیسر میک گوناگل کے دفتر کے آتشدان میں پہنچ گیا۔ جب وہ آتشدان سے باہر نکلا تو انہوں نے میز کے پیچھے سے کام کرتے ہوئے اپنی نگاہ اُٹھا کر اس کی طرف دیکھا۔

''شام بخیر پوٹر! کوشش کرنا کہ غالیچے پر زیادہ راکھ نہ ہی گرے تو اچھا ہے!''

''جی پروفیسر!''

ہیری نے اپنی عینک اور بال درست کئے، تب تک رون بھی گھومتا ہوا پہنچ گیا۔ جینی کے پہنچنے کے بعد وہ تینوں ایک ساتھ پروفیسر میک گوناگل کے دفتر سے باہر نکل کر گری فنڈر کے مینار کی طرف چل دیئے۔ ہیری نے چلتے چلتے راہداری کی کھڑکیوں سے باہر دیکھا۔ میدان کے پار سورج ڈوبتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ یہاں برف کی تہہ رون کے گھر کی بہ نسبت زیادہ موٹی اور ٹھوس دکھائی دے رہی تھی۔ انہیں تاریک جنگل کے کنارے پر دکھائی دیا کہ ہیگرڈ اپنی جھونپڑی کے بیرونی باغیچے میں بک بیک نامی قشنگر کو کچھ کھلا رہا تھا۔

''ٹوٹا ہوا کھلونا......'' فربہ عورت کی تصویر کے سامنے پہنچ کر رون نے جوشیلے انداز میں کہا، جس کا چہرہ آج پہلے سے زیادہ زرد دکھائی دے رہا تھا۔ رون کی تیز آواز پر اس نے منہ بسور لیا۔

''اس سے کام نہیں چلے گا!''

''تمہاری بات کا کیا مطلب ہے؟''

''شناخت تبدیل کی جا چکی ہے۔'' فربہ عورت نے کندھے اچکا کر کہا۔ ''اور براہ کرم! اس بات پر چیخنا چلانا شروع مت کر دینا......''

''مگر ہم تو ابھی ابھی واپس پہنچے ہیں، ہمیں یہ کیسے معلوم ہو گا کہ نئی شناخت کیا ہے؟''

''اوہ ہیری......جینی......''

ہرمائنی بھاگتی ہوئی ان کی طرف چلی آ رہی تھی، اس کا چہرہ بہت گلابی تھا اور وہ ایک موٹا چوغہ، اونی ٹوپی اور ہاتھوں پر دستانے پہنے ہوئے تھے۔

''میں ابھی دو گھنٹے پہلے ہی پہنچی ہوں۔ میں تو بس ہیگرڈ اور بک......میرا مطلب ہے کہ ویڈرونگس سے ملنے گئی تھی۔'' اس نے

ہانپتے ہوئے کہا۔ ''تم لوگوں کی کرسمس کیسی گزری؟''

''بالکل......'' رون نے یکبارگی سے کہا۔ ''نہایت دلچسپ، پرکشش، سکرمگوئیر......''

''میرے پاس تمہارے لئے کچھ ہے۔ ہیری!'' ہرمائنی نے تیزی سے کہا۔ اس نے نہ تو رون کی طرف دیکھا اور نہ ہی ایسا کوئی اشارہ دیا تھا جس سے معلوم ہوتا کہ اس نے اس کی بات سنی ہو۔ ''اوہ ذرا ٹھہرو......نئی شناخت......احتراز کرو!''

''بالکل صحیح شناخت!'' فربہ عورت نے کمزار آواز میں کہا اور آگے کی طرف جھول گئی جس سے تصویر کا عقبی راستہ کھل گیا۔

''اس کے ساتھ کیا مسئلہ ہوا؟'' ہیری نے اندر داخل ہوتے ہوئے پوچھا۔

''میرا خیال ہے کہ کرسمس پر کچھ زیادہ ہی ہلڑ بازی کر لی ہوگی۔'' ہرمائنی نے اپنی آنکھیں گول گول گھماتے ہوئے کہا، جب وہ بھرے ہوئے ہال میں راستہ بناتے ہوئے آگے بڑھی۔ ''اس نے اپنی سہیلی وائلٹ کے ساتھ مل کر وہ ساری شراب پی لی جو جادوئی استعمالات کی راہداری کے پاس نشئے باز بھکشوؤں کی تصویر میں رکھی ہوئی تھی......بہرکیف!''

اس نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈال کر کچھ ٹٹولا پھر ایک چرمئی کاغذ کھینچ کر نکالا جس پر ڈمبل ڈور کی تحریر دکھائی دے رہی تھی۔

''شاندار......'' ہیری نے اسے کھولتے ہوئے سرشاری سے کہا اور پھر اسے اگلے لمحے یہ معلوم ہو گیا کہ ڈمبل ڈور کے ساتھ اس کی اگلی ملاقات کل رات کو طے ہو گئی تھی۔ ''میرے پاس انہیں بتانے کیلئے ڈھیر ساری باتیں ہیں......اور تمہیں بھی! چلو، کہیں چل کر اطمینان سے بیٹھتے ہیں......''

اسی پل 'وون وون' کی زوردار آواز سنائی دی اور لیونڈر براؤن نے جانے کس طرف سے دھڑ دھڑاتی ہوئی وہاں پہنچ گئی اور بے قراری سے رون کی بانہوں میں سماتی چلی گئی۔ کئی دیکھنے والے یہ منظر دیکھ کر کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

''اس طرف ایک میز خالی ہے......کیا تم بھی آ رہی ہو جینی؟'' ہرمائنی نے اپنی ہنسی دباتے ہوئے کہا۔

''اوہ نہیں! شکریہ......میں نے ڈین سے ملنے کا وعدہ کیا تھا۔'' جینی جلدی سے بولی۔ ہیری کی توجہ اس طرف مبذول ہو گئی کہ جینی بہت زیادہ گرم جوش دکھائی نہیں دے رہی تھی۔ رون اور لیونڈر کو دیکھ کر ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے وہ کھڑے کھڑے کشتی کر رہے ہوں۔ انہیں مصروف چھوڑ کر ہیری، ہرمائنی کے ساتھ خالی میز کی طرف بڑھ گیا۔

''تو تمہاری کرسمس کیسی گزری؟''

''اوہ اچھی تھی!'' ہرمائنی نے کندھے اچکا کر جواب دیا۔ ''کچھ خاص مزہ نہیں آیا۔ وون وون کے گھر کیسا ماحول رہا؟''

''میں تمہیں ایک منٹ میں بتاتا ہوں!'' ہیری نے کہا۔ ''دیکھو ہرمائنی! کیا تم اسے معاف......؟''

''بالکل نہیں کر سکتی ہوں!'' ہرمائنی نے دوٹوک انداز میں کہا۔ ''لہٰذا بہتر یہی ہوگا کہ تم اس بارے میں کوئی بات مت کرو......''

''میرا خیال تھا کہ شاید کرسمس کے موقع پر......''

''ہیری! پانچ سو سال پرانی شراب کا ڈرم فربہ عورت نے خالی کیا ہے، میں نے نہیں!'' وہ تنک کر بولی۔ ''خیر چھوڑو! تم مجھے کوئی اہم بات بتانے والے تھے، ایسی کون سی بات تھی؟''

وہ اس وقت اتنی خونخوار دکھائی دے رہی تھی کہ اس سے مباحثہ کرنا خطرے سے خالی نہیں تھا لہٰذا ہیری نے رون کے معاملے میں اصرار کرنے کی بات ترک کر دی اور اسے بتایا کہ ملفوائے اور سنیپ کے درمیان اس نے سلگ ہارن کی تقریب کے دوران کیا کیا کچھ سنا تھا؟

''کیا تمہیں ایسا محسوس نہیں ہوتا......'' ہرمائنی نے کہنا چاہا جب ہیری اپنی گفتگو مکمل کرنے کے بعد اس کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

''......کہ وہ مدد کرنے کی اداکاری کرنے کی کوشش کر رہے تھے تا کہ وہ ملفوائے کو چکمہ دے کر اصلیت اگلوا سکیں کہ وہ کس سازش کے تانے بانے بننے میں مصروف ہے، ہے نا؟''

''بالکل، میں یہی کہنے والی تھی!'' ہرمائنی نے آہستگی سے کہا۔

''رون کے ڈیڈی اور لوپن بھی ایسا ہی سوچتے ہیں۔'' ہیری نے خود پر قابو رکھتے ہوئے کہا۔ ''مگر اس سے یقینی طور پر یہ چیز تو ثابت ہو جاتی ہے کہ ملفوائے مخفی طور پر کچھ نہ کچھ کر رہا ہے یا کوئی انہونا کام کرنے کی منصوبہ بندی بنا رہا ہے۔ تم اس بات سے انکار تو نہیں کر سکتی، ہے نا؟''

''نہیں......میں نہیں کر سکتی!'' ہرمائنی نے دبے ہوئے لہجے میں کہا۔

''اور وہ والڈی مورٹ کی ہدایت پر کوئی مخفی کام کر رہا ہے جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا تھا۔''

''ہونہہ......کیا ان میں کسی نے بھی براہ راست والڈی مورٹ کا نام لیا تھا؟''

ہیری نے تیوریاں چڑھا کر اسے دیکھا اور اپنے ذہن پر زور ڈالنے لگا۔

''مجھے ایسا تو لگتا......سنیپ نے بیچ میں 'تمہارے استاذ' کے الفاظ ضرور کہے تھے اور وہ والڈی مورٹ کے علاوہ اور کون ہو سکتا ہے؟''

''کچھ کہا نہیں جا سکتا......'' ہرمائنی نے اپنے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔ ''ممکن ہے کہ اس سے مراد اس کا باپ ہو......؟''

اس نے کمرے کے دوسری طرف نگاہ ڈالی۔ وہ واقعی خیالات کی گہرائیوں میں ڈوبی ہوئی دکھائی دے رہی تھی، اس کا دھیان اس طرف بھی مبذول نہ ہو پایا جہاں لیونڈر مستی میں آ کر رون کو گدگدی کر رہی تھی۔

''لوپن کیسے ہیں؟''

''ان کی حالت کچھ زیادہ اچھی نہیں!'' ہیری نے کہا اور اسے بتایا کہ لوپن بھیڑیائی انسانوں کے گروہ کے درمیان رہ کر ققنس کے

گروہ کیلئے جاسوسی کرر ہے ہیں اورانہیں اپنی مہم میں کیسی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔'' کیا تم نے کبھی فینریئر گرے بیک کا نام سنا ہے؟''

''ہاں! سنا ہے؟'' ہرمائنی نے حیرانگی سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔'' اورتم نے بھی تو یہ نام سنا تھا، ہیری!''

''کب......؟ جادوئی تاریخ ایک مطالعہ کی کلاس میں؟ تم اچھی طرح سے جانتی ہو کہ میں اس کلاس کی کوئی بات نہیں سنتا تھا......'' ہیری نے منہ بنا کر کہا۔

''نہیں......نہیں! جادوئی تاریخ ایک مطالعہ کی کلاس میں بالکل نہیں! تمہیں شاید یادنہیں رہا کہ ملفوائے نے مسٹر بورگن کو دکان میں اس کے نام سے ہی تو دھمکی دی تھی......'' ہرمائنی نے جلدی سے اس کی تصحیح کرتے ہوئے کہا۔'' شیطانی بازار میں......کیا تمہیں یہ بات یادنہیں ہے؟ اس نے بورگن سے کہا تھا کہ گرے بیک اس کے گھرانے کا پرانا دوست ہےاوروہ اس کی غیرموجودگی میں بورگن کی جانچ پڑتال کرتا رہے گا......''

ہیری نے منہ پھاڑ کراس کی طرف دیکھا۔

''اوہ میں تو یہ بھول ہی گیا تھامگراس سے تو یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ ملفوائے مرگ خور بن چکا ہے، ورنہ وہ گرے بیک کے رابطے میں کیسے رہ سکتا ہے؟ اوراس سے کوئی کام کرنے کیلئے کیسے کہہ سکتا ہے؟''

''یہ دعویٰ کافی مبہم سا لگتا ہے۔'' ہرمائنی نے کہا۔'' جب تک کہ......''

''اوہ جانے دو ہرمائنی!'' ہیری چڑ چڑے انداز میں بولا۔''تم اس معاملے پر اپنا دماغ بند کر چکی ہو، اسی لئے تم غورنہیں کرنا چاہتی ہو......''

''دیکھو! یہ بھی ممکن ہوسکتا ہے کہ اس نے شاید خالی خولی دھمکی ہی دی ہو، سچائی کچھ اور ہو!''

''تم اس پر یقین ہی نہیں کرنا چاہتی ہو!'' ہیری نے اپنا سر ہلاتے ہوئے کہا۔''ہم آنے والے وقت میں دیکھ لیں کہ ہم دونوں میں سے کون سچا ثابت ہوتا ہے......میرا خیال ہے کہ محکمے کی مانند تمہیں بھی اپنے الفاظ واپس لینا پڑیں گے ہرمائنی! اوہ ہاں! میری روفس سکرمگوئیر سے منہ ماری ہوگئی تھی......''

باقی شام کافی عمدہ بیتی کیونکہ ان دونوں نے مل کر وزیر جادو کو خوب تنقید کا نشانہ بنایا تھا۔ رون کی مانند ہرمائنی کا بھی یہی خیال تھا کہ جادوئی محکمے نے گذشتہ سال ہیری کے ساتھ جو سلوک کیا تھا، اسے مدنظر رکھتے ہوئے اب یہ ان کی کڑی نااہلی تھی کہ وہ اس سے مدد مانگ رہے تھے۔

نئی سہ ماہی کا آغاز اگلی صبح ہو چکا تھا۔ چھٹے سال میں پڑھنے والے طلباء کیلئے ایک حیران کن خوشی کی بات تھی۔ ایک بڑا سائن بورڈ راتوں رات ہالوں کے نوٹس بورڈ پر لگ چکا تھا۔

## ثقاب اُڑان کے اسباق

اگر آپ کی عمر سترہ سال ہے یا 31 اگست سے پہلے سترہ سال ہونے والی ہے تو آپ محکمہ جادو کے بارہ ہفتوں پر مشتمل ثقاب اُڑان کے اسباق پڑھنے کیلئے اپنی درخواست جمع کرواسکتے ہیں۔ثقاب اڑان بھرنے کیلئے محکمہ جادو کی طرف سے خصوصی استاد کا اہتمام کیا گیا ہے۔اگر آپ ان اسباق میں دلچسپی رکھتے ہیں تو براہ کرم نیچے اپنا نام تحریر کریں۔فیس: بارہ گیلن مقرر کی گئی ہے!

ہیری اور رون نوٹس بورڈ کے چاروں طرف کھڑے ہجوم میں شامل ہو گئے اور انہوں نے باری باری اپنے نام وہاں لکھ دیئے۔ رون ہرمائنی کے بعد اپنا نام لکھنے کیلئے اپنی قلم ابھی نکال ہی رہا تھا کہ اسی وقت لیونڈر براؤن اس کے عقب میں پہنچ گئی اور اس کی آنکھوں پر اپنا ہاتھ رکھ کر شرارت بھرے انداز میں پوچھنے لگی۔''بتاؤ تو ذرا، میں کون ہوں، وون وون؟'' ہیری نے مڑ کر دیکھا کہ ہرمائنی وہاں سے چل دی تھی۔ وہ بھی اس کے تعاقب میں لپک گیا۔ وہ رون اور لیونڈر کے ساتھ بالکل رُکنے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا۔ بہرحال، اسے حیرانگی ہوئی کہ ابھی وہ تصویر کے راستے سے نکل کر راہداری میں کچھ ہی فاصلے پر ہی پہنچے تھے کہ تبھی رون بھی ان کے ساتھ آملا۔اس کے کان سرخ ہورہے تھے اور اس کے چہرے پر ناخوشی کا تاثر جھلک رہا تھا۔ ہرمائنی کوئی بات کئے بغیر ان کے آگے چل رہی تھی، اس نے آگے جاتے ہوئے نیول کے پاس پہنچنے کیلئے اپنی رفتار بڑھا دی تھی۔

''تو پھر ثقاب اُڑان......'' رون نے جلدی سے کہا۔اس کے انداز سے یہ عیاں تھا کہ ہیری کو ابھی ابھی ہوئے ناگوار واقعے کے بارے میں کچھ نہیں کہنا چاہئے۔''یہ کافی خوشگوار تجربہ رہے گا، ہے نا؟''

''معلوم نہیں!'' ہیری نے جواب دیا۔''شاید ایسا خود کرتے ہوئے اس کا احساس بہتر رہے کیونکہ جب میں ڈمبل ڈور مجھے اپنے ہمراہ ثقاب اُڑان بھرتے ہوئے ساتھ لے گئے تھے تو مجھے اس میں کوئی خاص لطف نہیں آیا تھا......''

''اوہ ہاں! میں تو بھول ہی گیا تھا کہ تم یہ کام پہلے بھی کر چکے ہو! کاش یہ اچھا رہے کہ میں بھی اپنے امتحان میں پہلی بار میں ہی کامیاب ہو جاؤں......فریڈ اور جارج تو پہلی ہی بار میں کامیاب ہو گئے تھے......'' رون نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''جبکہ چارلی پہلی بار میں ناکام ہو گیا تھا، ہے نا؟''

''ہاں! مگر چارلی تو مجھ سے کافی بڑا ہے۔'' رون نے بن مانس کی مانند اپنے بازو اپنے بدن سے کچھ دور ہٹالئے۔''اسی لئے فریڈ اور جارج نے اسے زیادہ مذاق کا نشانہ نہیں بنایا تھا......کم از کم اس کے سامنے تو نہیں......''

''ہم اپنے اصلی امتحان کب دے سکتے ہیں؟''

''سترہ سال کا ہوتے ہی......یعنی میں مارچ میں امتحان دے سکتا ہوں!''

''ہاں!......مگر تم یہاں سے ثقاب اُڑان نہیں بھر پاؤ گے کیونکہ سکول کے اندر ایسا ہونا ممکن نہیں ہے......'' ہیری نے کہا۔

''یہ کوئی اہم بات نہیں ہے، سب کو معلوم ہو جائے گا کہ میں اگر چاہوں تو یہاں سے بھی ثقاب اُڑان بھر سکتا ہوں......''

رون چھٹے سال میں پڑھنے والے طلباء میں ثقاب اڑان کیلئے اکلوتا بے قرار اور جوشیلا فرد نہیں تھا۔ دن بھر آنے والے امتحانات کے بارے میں طرح طرح کی چہ میگوئیاں سنائی دیتی رہیں، زیادہ تر چہ میگوئیاں اس ضمن میں ہو رہی تھی کہ اس کے بعد وہ اپنی مرضی سے لوگوں کے سامنے سے اوجھل اور نمودار ہو سکتے ہیں......

''کتنا مزیدار رہے گا کہ جب یونہی......'' سمیس نے اپنی چٹکی بجا کر انہیں بتانے کی کوشش کی وہ اس طرح ثقاب اُڑان بھر لے گا۔ ''میرا کزن فرنگز مجھے چھیڑنے کیلئے یہ کام اکثر کیا کرتا ہے، ذرا دم تو لو! میں اسے بتا دوں گا......اس کے بعد تو اسے کبھی بھی اطمینان کا سانس نصیب نہیں ہوگا۔''

ان خوشگوار خوابوں میں کھوئے ہوئے اس نے اپنی چھڑی کچھ زیادہ ہی متوالے انداز میں لہرا دی۔ اس دن جادوئی استعمالات کی کلاس میں انہیں صاف پانی کا فوارہ نمودار کرنے کا سبق دیا گیا تھا مگر چھڑی کے متوالے انداز میں لہرائے جانے کے باعث فوارے کی جگہ حوض جیسی موٹی اور تیز دھار نمودار ہو گئی جو چھت سے ٹکرا کر جب واپس پلٹی تو اس نے پروفیسر فلٹ وک کو اپنی لپیٹ میں لیتے ہوئے الٹ ڈالا تھا۔

''ہیری، پہلے ہی ثقاب اُڑان بھر چکا ہے۔'' رون نے خجالت بھرے سمیس کو بتایا جب پروفیسر فلٹ وک نے اپنی چھڑی لہرا کر خود کو خشک کیا اور سمیس کو یہ لکھنے کی سزا سنائی (میں ایک جادوگر ہوں، چھڑی گھمانے والا بن مانس نہیں ہوں) ''ڈمب......ار......کوئی اسے اپنے ہمراہ لے گیا تھا، تم جانتے ہو......شانہ بشانہ ثقاب اڑان......''

''اوہ واقعی!'' سمیس نے متجسس سرگوشی بھری، پھر ڈین اور نیول نے بھی ان کے ساتھ سر جوڑ لیا تاکہ وہ یہ سن سکیں کہ ثقاب اُڑان بھرنے پر کیسا محسوس ہوتا ہے؟ باقی دن میں ہیری کو چھٹے سال میں پڑھنے والے دوسرے طلباء نے گھیر لیا۔ جب اس نے انہیں یہ واشگاف لفظوں میں بتایا کہ یہ کام کتنا پریشان کن ہوتا ہے تو ہر کوئی متجسس ہونے کے بجائے حیران دکھائی دینے لگا۔ رات کو آٹھ بجنے میں دس منٹ باقی تھے جب ہیری نے ان کے سوالات کے طویل جوابات دے کر انہیں ثقاب اُڑان کی کیفیت سے آگاہ کیا، پھر اسے مجبوراً جھوٹ کا سہارا لے کر ان سے دامن چھڑانا پڑا کہ اسے ایک کتاب لائبریری میں واپس لوٹانا ہے۔ درحقیقت وہ ڈمبل ڈور کی خصوصی کلاس میں بروقت پہنچنے کا خواہش مند تھا۔

ڈمبل ڈور کے دفتر کی لالٹینیں جل چکی تھیں، سابقہ ہیڈ ماسٹر اور ہیڈ مسٹریسیں اپنی اپنی تصویروں کے فریموں میں خراٹے بھر رہے تھے۔ تیشہ یادداشت ایک بار پھر میز کے وسط میں پہنچ چکا تھا۔ ڈمبل ڈور کے دونوں ہاتھ منقش طاس کے کناروں پر جمے ہوئے تھے۔ ان کا دایاں ہاتھ پہلے جتنا ہی سیاہ اور جھلسا ہوا تھا۔ یہ ذرا بھی ٹھیک نہیں ہو پایا تھا اور ہیری نے شاید سینکڑویں بار یہ سوچا تھا کہ انہیں اتنی سنگین چوٹ کیسے لگی ہوگی؟ مگر اس نے ڈمبل ڈور سے کوئی سوال نہیں کیا۔ چونکہ وہ کہہ چکے تھے کہ وہ اس کے بارے میں بعد میں

بتائیں گے۔اس وقت اسے اس کہانی سے زیادہ دلچسپی اس امر تھی کہ وہ ان سے دوسرے معاملے پر بات چیت کرنے کیلئے بے قرار ہو رہا تھا مگر اس سے قبل کہ ہیری ان سے ملفوائے اور سنیپ کے درمیان ہونے والی گفتگو کا تذکرہ کر پاتا، ڈمبل ڈور خود ہی اس سے مخاطب ہو گئے۔

''مجھے معلوم ہوا ہے کہ تمہاری کرسمس کے موقع پر وزیر جادو سے ملاقات ہوئی تھی؟''

''اوہ ہاں!'' ہیری نے کہا۔''وہ مجھ سے مل کر کچھ زیادہ خوش نہیں ہوئے۔''

''اچھی بات ہے!'' ڈمبل ڈور نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔''ویسے سچ ہے کہ وہ مجھ سے بھی کچھ زیادہ خوش نہیں ہیں۔ ہیری! ہمیں اس بات پر زیادہ فکر مند ہونے کے بجائے مزاحمت کرتے رہنا چاہئے!''

ہیری مسکرا دیا۔

''وہ مجھ سے معاونت کے طلبگار تھے کہ میں جادوئی معاشرے کو ایسا چکمہ دوں کہ محکمہ بہت عمدگی سے کام کر رہا ہے......''

''تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ یہ خیال دراصل فج کے دماغ کی پیداوار تھا جب وہ اپنے عہدے پر فائز رہنے کیلئے بدحواسی بھری کوششیں کر رہے تھے تو اپنے آخری ایام میں انہوں نے پوری کوشش کی تھی کہ وہ تم سے بالمشافہ مل کر تمہاری حمایت حاصل کر لیں......''

''جبکہ فج نے گذشتہ سال میرے ساتھ جو کچھ کیا ہے، اس کے بعد بھی......؟'' ہیری غصیلے لہجے میں بولا۔''امبرج کے بعد بھی وہ ایسی توقع رکھتے تھے؟''

''میں نے کارنیلوس پر یہ واضح کر دیا تھا کہ اس کی کوئی گنجائش باقی نہیں ہے مگر ان کا عہدہ چھوڑنے کے بعد بھی یہ خیال پوری طرح ختم نہیں ہو پایا۔ سکرمگوئیر کی تقرری کے کچھ ہی گھنٹوں بعد انہوں نے مجھ سے ملاقات کی اور کہا کہ میں تمہارے ساتھ ان کی ملاقات کا بندوبست کروں......''

''تو اس لئے ان کا آپ سے اختلاف ہو گیا تھا۔'' ہیری نے منہ سے بے ساختہ نکل گیا۔''میں نے روزنامہ جادوگر میں یہ پڑھا تھا......''

''یہ سچ ہے کہ روزنامہ جادوگر میں کبھی کبھار سچی خبریں بھی شائع ہو جاتی ہیں۔'' ڈمبل ڈور نے کہا۔''بالکل کبھی کبھار! ہاں اسی معاملے میں ہمارا اختلاف ہوا تھا جو کافی گرمی سردی پر ختم ہوا تھا، مجھے محسوس ہوتا ہے کہ بالآخر روفس نے تم سے ملنے کا طریقہ تلاش کر ہی لیا......''

''انہوں نے مجھ پر یہ الزام تراشی کی ہے کہ میں ڈمبل ڈور کا پکا وفادار ہوں......''

''افسوس! اس نے کتنا ظلم کیا؟''

''اور میں نے جواباً کہہ دیا تھا کہ ہاں میں ہوں!''

ڈمبل ڈور نے کچھ بولنے کیلئے اپنا منہ کھولا اور پھر کچھ سوچ کر بند کر لیا۔ ہیری کے پیچھے فاکس نامی ققنس نے ایک دھیمی سی سریلی مدھر آواز نکالی۔ ہیری کو بہت شرمندگی محسوس ہوئی جب اسے اچانک یہ احساس ہوا کہ ڈمبل ڈور کی چمکدار نیلی آنکھوں میں تھوڑی نمی جھلکنے لگی تھی۔ وہ جلدی سے اپنے گھٹنوں کی طرف دیکھنے لگا۔ بہرحال، جب ڈمبل ڈور بولے تو ان کی آواز بالکل پرسکون تھی۔

''مجھے یہ سن کر بے حد خوشی ہوئی، ہیری!''

''سکر مگوئیر یہ بھی جاننا چاہتے تھے کہ جب آپ ہوگورٹس میں موجود نہیں ہوتے ہیں تو آپ کہاں جاتے ہیں؟'' ہیری نے کہا جو اب بھی اپنے گھٹنوں کی طرف دیکھ رہا تھا۔

''بالکل! وہ یہ معلوم کرنے کیلئے کافی بے قرار ہے!'' ڈمبل ڈور نے کہا جواب کافی مسرور دکھائی دے رہے تھے۔ ہیری سمجھ گیا کہ اب اوپر دیکھنا محفوظ رہے گا۔ ڈمبل ڈور نے بات جاری رکھی۔ ''انہوں نے میرا تعاقب کروانے کی بھی کوشش کی تھی۔ یہ کافی دلچسپ کہانی تھی، انہوں نے ڈولش کو میرے تعاقب میں روانہ کیا۔ ویسے تو یہ مناسب رویہ نہیں تھا۔ میں ایک بار پہلے بھی ڈولش پر جادوئی وار کر کے اسے بے ہوش کر چکا ہوں، میں نے انتہائی دُکھ کے ساتھ اس کام کو دوبارہ کر ڈالا......''

''یعنی انہیں ابھی تک معلوم نہیں ہو پایا کہ آپ کہاں جاتے ہیں؟'' ہیری نے تعجب سے پوچھا۔ وہ اس پراسرار معاملے سے آگاہ ہونے کا خواہش مند تھا مگر ڈمبل ڈور اپنی نصف چاند کی شکل والی عینک کے اوپر سے اس کی طرف دیکھ کر مسکرا رہے تھے۔

''نہیں! وہ بالکل نہیں جان پائے......اور ابھی تمہارے جاننے کا بھی صحیح وقت نہیں آیا ہے۔ اب میں مشورہ دوں گا کہ ہم اپنا کام آگے بڑھائیں، اگر کوئی اور اہم بات نہ ہو تو......؟''

''ایک بات ہے سر!'' ہیری نے جلدی سے کہا۔ ''ملفوائے اور سنیپ کے بارے میں!''

''پروفیسر سنیپ، ہیری!'' انہوں نے ایک بار پھر اس کی تصحیح کی۔

''جی سر! میں نے پروفیسر سلگ ہارن کی تقریب کے دوران ان کی باتیں سنی تھیں...... دراصل، میں نے ان کا تعاقب کیا تھا......''

ڈمبل ڈور نے سپاٹ چہرے کے ساتھ ہیری کی کہانی سنی۔ جب ہیری اپنی بات پوری کر چکا تو وہ کچھ دیر تک خاموش رہے۔ اس کے بعد انہوں نے کہا۔ ''مجھے یہ بات بتانے کیلئے تمہارا شکریہ ہیری! مگر میں تمہیں تجویز دیتا ہوں کہ تم اس بات کو اپنے ذہن سے باہر نکال دو۔ میرا خیال نہیں ہے کہ یہ کوئی اہمیت کا حامل قصہ ہے......''

''یہ ذرا سا بھی اہم نہیں ہے؟'' ہیری نے بے یقینی کے عالم میں کہا۔ ''پروفیسر! کیا آپ سمجھتے ہیں کہ......؟''

''بالکل ہیری! میری جذب انکشافی قوت نہایت طاقتور ہے، میں تمہاری بتائی پوری بات سمجھ چکا ہوں۔'' ڈمبل ڈور نے تھوڑی تیکھی آواز میں کہا۔ ''تم یہ بھی سوچ سکتے ہو کہ میں تم سے زیادہ سمجھ چکا ہوں۔ ایک بار پھر مجھے خوشی ہے کہ تم نے مجھ پر اپنے اعتماد کا

اظہار کیا مگر میں تمہیں دوبارہ مشورہ دیتا ہوں کہ تم نے ایسی کوئی بات نہیں بتائی جس سے مجھے کوئی پریشانی ہوئی ہو!''

ہیری خاموشی سے بیٹھ کر ڈمبل ڈور کو دیکھتا رہا۔ کیا ہو رہا تھا؟ کیا اس کا مطلب یہ تھا کہ ڈمبل ڈور نے ہی سنیپ کو یہ راز معلوم کرنے کی ہدایت کی تھی کہ ملفوائے کیا کر رہا ہے؟ اگر ایسا تھا تو سنیپ انہیں ہی وہ سب بتا سکے ہوں گے جو ہیری نے انہیں کچھ لمحے پہلے بتایا تھا یا پھر وہ ان باتوں سے واقعی پریشان تھے مگر اس کے سامنے بے اعتنائی کی اداکاری کر رہے تھے۔

''تو سر!...... آپ اب بھی اُن پر یقین کرتے ہیں؟'' ہیری نے اپنی آواز کو پرسکون اور تمیز کے دائرے میں رکھتے ہوئے پوچھا۔

''میں اس سوال کا جواب دینے کیلئے پہلے بھی تحمل کا مظاہرہ کر چکا ہوں!'' ڈمبل ڈور نے کہا مگر ان کی آواز میں تحمل کا زیادہ شائبہ نہیں جھلک رہا تھا۔ ''میرا جواب اب بھی نہیں بدلا ہے۔''

''بدلنا بھی نہیں چاہئے!'' ایک تمسخرانہ آواز گونجی۔ یہ صاف تھا کہ فینیس نائج لس سو نہیں رہا تھا بلکہ سونے کی اداکاری کر رہا تھا۔ ڈمبل ڈور نے ان کی بات سنی ان سنی کر دی۔

''اور اب ہیری! کیا اس بات پر اصرار کروں کہ ہمیں آگے بڑھنا چاہئے۔'' ڈمبل ڈور پرسکون انداز میں بولے۔ ''میرے پاس آج شام میں تمہارے ساتھ تبادلہ خیال کرنے کیلئے زیادہ اہم باتیں موجود ہیں......''

ہیری اپنے اندر بغاوت کے احساس کو لئے بیٹھا رہا۔ کیا ہوگا کہ اگر وہ انہیں موضوع گفتگو بدلنے ہی نہ دے اگر وہ ملفوائے کے خلاف دلیلیں دینے پر زور دے؟ ڈمبل ڈور نے اپنا اس طرح ہلایا جیسے وہ ہیری کے دل کی بات سمجھ چکے ہوں۔

''آہ ہیری! یہ اکثر و بیشتر ہوتا رہتا ہے، سب سے بہترین دوستوں میں بھی...... ہم میں سے ہر فرد کو خود پر یہ یقین ہوتا ہے کہ مدمقابل کی بہ نسبت اس کے پاس زیادہ اہم بات ہے......''

''میرا خیال نہیں ہے کہ آپ جو کہنے والے ہیں وہ زیادہ اہمیت کا حامل ہے، سر!'' ہیری نے سخت لہجے میں کہا۔

''تم بالکل درست کہہ رہے ہو...... کیونکہ یہ اہمیت کا حامل ہے۔'' ڈمبل ڈور نے جلدی سے کہا۔ ''آج رات میں تمہیں دو اور یادوں کا مشاہدہ کرواؤں گا۔ ان دونوں کے حصول میں کافی دشواری کا سامنا ہوا تھا اور ان میں سے دوسری یاد تو میرے خیال سے وہ سب سے اہم ترین یاد ہے، جو میں نے آج تک حاصل کی ہے......''

ہیری ان کی بات پر کچھ نہیں بولا۔ وہ ابھی تک اپنی ضد پر اڑا ہوا تھا اور ڈمبل ڈور کی عدم دلچسپی سے نالاں دکھائی دیتا تھا مگر وہ جانتا تھا کہ مزید بحث کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہو پائے گا۔

''تو ہم اس شام میں ٹام رڈل کی کہانی کو مزید آگے بڑھاتے ہیں۔'' ڈمبل ڈور نے گونج دار آواز میں کہا۔ ''ہمیں یاد ہے کہ ہم نے گذشتہ نشست میں اسے ہوگورٹس کی چوکھٹ پر لا کر چھوڑ دیا تھا۔ تمہیں یہ یاد ہوگا کہ وہ یہ اصلیت جان کر کس قدر جوشیلا اور مشتاق دکھائی دیا تھا کہ وہ ایک جادوگر ہے۔ تمہیں یہ بھی یاد ہوگا کہ اس نے جادوئی بازار میں میرے ساتھ جانے سے صاف انکار کر دیا تھا اور

میں نے اسے خبردار کیا تھا کہ سکول میں آنے کے بعد اسے چوری کی عادت کو ترک کرنا پڑے گا......''

''تو سکول کا پہلا سال شروع ہوا اور ٹام رڈل ہوگورٹس میں پہنچ گیا۔ وہ استعمال شدہ چوغے میں ملبوس تھا اور انتخاب کی رسم کے دوران وہ پہلے سال کے ننھے بچوں کے ساتھ قطار میں کھڑا تھا۔ جیسے ہی بولتی ٹوپی نے اس کے سر کو چھوا، اسی پل اس نے اسے سلے درن فریق میں بھیج دیا۔'' ڈمبل ڈور نے اپنے جھلسے ہوئے سیاہ ہاتھ کو اپنے سر کے اوپر والی الماری کی طرف ہلایا جہاں بولتی ٹوپی ایک شلف پر رکھی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ ''مجھے معلوم نہیں ہے کہ رڈل کو یہ کتنی جلدی معلوم ہوگیا کہ اس کے فریق کا بانی ایک مار باشی جادوگر تھا۔ شاید اسی شام کو ہی......وہ اس واقفیت کو پا کر یقیناً پر جوش ہوا ہوگا اور خود کو زیادہ اہم تصور کرنے لگا ہوگا......''

''بہرحال، اگر وہ اپنے فریق کے مخصوص ہال میں مار باشی کا استعمال کر کے سلے درن کے تمام طلباء کو ڈرا رہا تھا یا متاثر کر رہا تھا تو اس کی کوئی شکایت اساتذہ تک نہیں پہنچ پائی تھی۔ اس نے متکبر یا متشدد رویے کی کوئی علامت ظاہر نہیں ہونے دی تھی۔ غیر معمولی طور پر ذہین اور نہایت خوش شکل یتیم ہونے کی وجہ سے شروع سے ہی اس کیلئے تمام اساتذہ میں فطری طور پر پسندیدگی اور ہمدردی کا جذبہ غالب آچکا تھا۔ وہ شائستہ، خاموش طبع اور علم کا پیاسا دکھائی دیتا تھا۔ تقریباً سبھی لوگ اس سے بے حد متاثر تھے......''

''سر! کیا آپ نے اساتذہ کو یہ بات نہیں بتائی تھی کہ جب آپ اس سے یتیم خانے میں ملے تھے تو وہ کیسا تھا؟'' ہیری نے سوال کیا۔

''نہیں......میں نے انہیں آگاہ کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔'' ڈمبل ڈور بولے۔ ''حالانکہ اس نے پشیمانی کا کوئی اظہار نہیں کیا تھا مگر یہ ممکن تھا کہ اسے گذشتہ باتوں پر افسوس ہوا ہو اور وہ خود کو سنوارنے کا فیصلہ کر چکا ہو۔ میں نے اسے یہ موقع دینے کا فیصلہ کیا۔''

ڈمبل ڈور نے توقف کرتے ہوئے ہیری کی طرف اشتیاق بھرے انداز میں دیکھا، جس نے کچھ بولنے کیلئے اپنا منہ کھولا تھا، اس موڑ پر ایک بار پھر ڈمبل ڈور کی رغبت کے باوجود لوگوں پر اندھا اعتماد کرنے کی پختہ عادت صاف جھلک رہی تھی جبکہ لوگ اس کے حقدار بالکل نہیں تھے مگر پھر ہیری کو کچھ اور یاد آیا......

''مگر سر! آپ نے دراصل اس پر اعتماد نہیں کیا، ہے نا؟ اس نے مجھے بتایا تھا......رڈل جب اس ڈائری میں سے باہر نکل چکا تھا تو اس نے کہا تھا کہ 'ڈمبل ڈور مجھے کبھی اتنا پسند نہیں کرتے تھے جتنا کہ باقی اساتذہ مجھے پسند کرتے تھے'......''

''دیکھو! میں یہ بات بخوبی جانتا تھا کہ وہ بھروسے کے قابل نہیں ہے۔'' ڈمبل ڈور نے اطمینان سے کہا۔ ''جیسا کہ میں تمہیں پہلے بھی بتا چکا ہوں، میں نے اس پر نگرانی کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا اور میں نے ایسا ہی کیا۔ میں یہ اداکاری نہیں کر سکتا کہ اس پر نظر رکھنے سے مجھے کچھ زیادہ معلوم ہو پایا۔ وہ میری موجودگی میں کافی محتاط ہو جاتا تھا۔ یقیناً اسے یہ محسوس ہو رہا تھا کہ آغاز میں ہی جادوگر کے روپ میں پہچانے جانے کی خوشی میں جذباتی ہو کر اس نے مجھے ضرورت سے زیادہ ہی چیزیں بتا دی تھیں۔ وہ دوبارہ زیادہ رازوں کو

منکشف کرنے کے بارے میں کافی احتیاط پسند ہو گیا تھا۔ مگر جذباتیت میں اس کے منہ سے جو کچھ نکل چکا تھا، وہ اسے واپس لوٹا نہیں سکتا تھا، نہ ہی وہ مسز کیول کی باتوں کو مٹا سکتا تھا جو انہوں نے تنہائی میں مجھے بتائی تھیں۔ بہر حال، اس میں اتنی عقلمندی تو موجود تھی کہ اس نے مجھے اس طرح متاثر کرنے کی کبھی کوشش نہیں کی جس طرح وہ میرے ساتھی اساتذہ کے ساتھ کر رہا تھا......''

''جب وہ بڑی کلاسوں میں پہنچا تو اس نے اپنے اردگرد خاص طرز کے دوستوں کا ایک وقف گروہ تشکیل دیا۔ دوستوں سے عمدہ لفظ نہ ہونے کی وجہ سے مجھے اس کا استعمال کرنا پڑ رہا ہے حالانکہ جیسا کہ میں پہلے ہی بتا چکا ہوں کہ رڈل کو بلاشبہ ان میں سے کسی سے بھی کوئی انس نہیں تھا۔ سکول کے اندر اس گروہ کو تاریکی کے طور پر 'جمال آگیں' تسلیم کیا جاتا تھا۔ یہ کافی عجیب خصلت والا گروہ تھا، اس کے کچھ طلباء کافی کمزور تھے جو دوسرے لوگوں سے محفوظ رہنے کے خواہش مند تھے۔ کچھ لوگ حریص تھے جو چور راستوں سے عظمت و اقتدار حاصل کرنے کے خواہشمند تھے۔ کچھ نوسرباز تھے جو ایک ایسے سرغنہ کے سائے تلے جمع ہو گئے تھے جو انہیں مکاری کا درس دے اور بے رحمی سے دوسروں کے حقوق غصب کرنے کی اجازت دے۔ دیگر الفاظ میں یہ گروہ دراصل مرگ خوروں کی ابتدا تھی۔ دراصل ان میں سے کچھ تو ہوگورٹس چھوڑنے کے بعد ابتدائی مرگ خور بن گئے......''

''رڈل کی کڑی سختی کے باعث غلط امور میں ان لوگوں کا ہاتھ کبھی ثابت نہیں ہو پایا حالانکہ ہوگورٹس میں ان کے سات برسوں کے قیام کے دوران کئی سنگین حادثات بھی رونما ہوئے، جن میں ان کے ملوث ہونے کا امکان ہو سکتا تھا۔ ظاہر ہے کہ سب سے سنگین حادثہ خفیہ تہہ خانے کا کھلنا تھا جس کی وجہ سے ایک لڑکی کی موت واقع ہو گئی تھی، جیسا کہ تم جانتے ہی ہو کہ ہیگرڈ پر اس جرم کا غلط الزام لگا کر اس کا مستقبل تباہ کر دیا گیا تھا......''

''مجھے رڈل کی ہوگورٹس کے قیام کے دوران کی زیادہ یادیں نہیں مل پائی ہیں۔'' ڈمبل ڈور نے کہا اور اپنا مرجھایا ہوا ہاتھ تیشہ یادداشت پر رکھ دیا۔ ''جو گنے چنے لوگ اسے اس دور میں جانتے تھے، وہ اس کے بارے میں کچھ بتاتے کو تیار ہی نہیں تھے۔ وہ بہت بری طرح دہشت زدہ تھے۔ میں جو جانتا ہوں، وہ مجھے اس کے ہوگورٹس چھوڑنے کے بعد نہایت محنت سے معلوم ہو پایا ہے، جو چند لوگ بتا سکتے تھے، میں نے انہیں تلاش کیا اور بات چیت کرنے کیلئے رضامند کیا۔ میں نے پرانے ریکارڈ ملاحظہ کئے اور ماگلوؤں اور جادوگر گواہوں سے سوال جواب کئے۔''

''جن لوگوں کو میں راضی کر پایا، انہوں نے مجھے بتایا کہ رڈل میں اپنے باپ کے بارے میں جاننے کیلئے بہت زیادہ جنون پایا جاتا تھا۔ ظاہر ہے کہ یہ بات عقل پر پوری اترتی ہے کہ وہ یتیم خانے میں پلا بڑھا تھا اور فطری طور پر یہ جاننے کا خواہشمند تھا کہ وہ وہاں کیونکر پہنچا؟ مجھے محسوس ہوتا ہے کہ اس نے اپنے باپ ٹام رڈل کے نام کی تلاش کا آغاز انعامات گھر میں پڑی ہوئی ٹرافیوں اور تمغوں سے کیا ہوگا، سکول کے سابقہ پری فیکٹ، مانیٹرز اور ہیڈ بوائز کی فہرستوں میں دیکھا ہوگا، جادوئی تاریخ کی ضخیم کتب کو چھانا ہوگا...... بالآخر اسے یہ تسلیم کرنے کیلئے مجبور ہونا پڑا کہ اس کے باپ نے کبھی ہوگورٹس میں قدم نہیں رکھا تھا۔ میرا اندازہ ہے کہ اسی وقت سے

اس نے اپنا نام ہمیشہ کیلئے ترک کرڈالا ہوگا اور لارڈ والڈی موورٹ کا نام رکھ لیا۔ پھر اس نے اپنی ماں کے خاندان پر نظر ڈالی، جس سے وہ پہلے نفرت کیا کرتا تھا...... تمہیں یاد ہوگا کہ اس کا یقین تھا کہ اس کی ماں جادوگرنی نہیں ہوسکتی کیونکہ وہ موت نامی شرمناک کمزوری کا شکار ہوچکی تھی......''

''اسے اپنی تلاش صرف مارولو نام کے سہارے ہی کرنا تھی۔ یتیم خانے والوں نے اسے بتادیا تھا کہ یہ اس کے نانا کا نام تھا۔ بالآخر جادوگر گھرانوں کی قدیمی کتب میں دن رات کی مغز کھپائی اور دشواری کے بعد اسے سلیے ژرسلے درن کے آخری فرد گیونٹ مارولو کے بارے میں معلوم ہو ہی گیا۔ سولہ سال کی عمر میں وہ گرمیوں کی چھٹیوں میں جب وہ یتیم خانے واپس گیا جہاں وہ ہر سال جایا کرتا تھا، تو وہ اپنے گیونٹ رشتے داروں کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا...... اور اب ہیری کھڑے ہو جاؤ......''

ڈمبل ڈور کھڑے ہوئے اور ہیری نے دیکھا کہ ایک بار پھر وہ شیشے کی ایک چھوٹی بوتل تھامے ہوئے تھے جو موتی جیسے رنگ کی متحرک یاد سے لبریز تھی۔

''یہ مجھے خوش قسمتی سے ہی مل پائی ہے!'' انہوں نے اس بوتل کے چمکدار محلول کو تیشہ یادداشت میں ڈالتے ہوئے کہا۔ ''اسے دیکھنے کے بعد تم کافی کچھ سمجھ جاؤ گے...... چلو!''

ہیری نے پتھر کے طاس کے قریب جا کر نیچے کی طرف جھکا، جب تک کہ اس کا چہرہ یاد کے محلول کی سطح میں ڈوب نہیں گیا۔ اس کے ذہن میں اندھیرے میں گرنے کا جانا پہچانا احساس اجاگر ہوا پھر وہ پتھر کے میلے اور بوسیدہ فرش پر جا اترا جو مکمل طور پر اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔

اس جگہ کو پہچاننے میں اسے کئی لمحوں کا انتظار کرنا پڑا۔ تب تک ڈمبل ڈور بھی اس کے پہلو میں پہنچ چکے تھے۔ گیونٹ گھرانے کا پرانا مکان اب پہلے سے بھی بہت زیادہ گندا ہو چکا تھا۔ ہیری نے آج تک اس سے زیادہ گندگی بھری جگہ نہیں دیکھی تھی۔ چھت پر جالوں کا انبار لگا ہوا تھا، فرش پر دھول کی موٹی تہیں جم چکی تھیں، میز پر کائی زدہ برتنوں کے ڈھیر میں پھپھوندی بھری ہوئی تھی اور سڑاند اُٹھ رہی تھی۔ صرف ایک موم بتی کی دھیمی سی روشنی پھیلی ہوئی تھی جو ایک آدمی کے پیروں کے پاس فرش پر رکھی ہوئی تھی۔ اس آدمی کی ڈاڑھی اور بال اس قدر بڑھ چکے تھے کہ ہیری کو اس کی آنکھیں اور منہ بالکل دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ وہ آگ کے پاس ایک کرسی پر لڑھکا ہوا بیٹھا تھا۔ ہیری نے ایک لمحے کیلئے قیاس لگایا کہ کہیں وہ مر تو نہیں چکا ہے مگر اسی وقت دروازے پر تیز دھمک سی محسوس ہوئی اور وہ آدمی جھٹکے سے بیدار ہو گیا۔ اس نے اپنے دائیں ہاتھ میں چھڑی اور بائیں ہاتھ میں چھوٹا خنجر تھام رکھا تھا......

دروازہ چرچراتا ہوا کھل گیا۔ دہلیز پر ایک لڑکا کھڑا دکھائی دیا جس کے ہاتھ میں پرانے زمانے کی ایک لالٹین پکڑی ہوئی تھی۔ ہیری ایک ہی نظر میں اسے پہچان گیا تھا۔ دراز قد، زرد چہرے، سیاہ بالوں والا وجیہہ صورت...... نوجوان والڈی موورٹ!

والڈی موورٹ کی نگاہیں آہستگی سے گندے مکان میں چاروں طرف گھومیں اور پھر اس نے کرسی پر بیٹھے ہوئے آدمی کو دیکھ لیا۔

کچھ لمحوں تک وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھتے رہے۔ پھر وہ آدمی لڑکھڑاتے ہوئے کھڑا ہوا۔ اس کے پیروں کے پاس پڑی کئی خیالی بوتلیں فرش پر لڑھکنے اور شور مچانے لگیں۔

''تم......'' وہ گرجتا ہوا بولا۔ ''تم......''

وہ شرابیوں کی طرح جھومتا اور ڈولتا ہوا رڈل کی طرف بڑھا۔ اس نے اپنی چھڑی اور چاقو اوپر اُٹھار کھے تھے۔

''رُکو......''

رڈل مارباشی زبان میں بولا۔ وہ جھومتا ہوا آدمی پھسل کر میز سے ٹکرا گیا جس سے پھپھوندی لگے برتن گر کر ٹوٹ گئے۔ وہ رڈل کی طرف گھور کر دیکھتا رہا۔ ایک لمبی خاموشی چھائی رہی، جس دوران وہ دونوں ایک دوسرے کو تولتی نظروں سے دیکھتے رہے۔ بالآخر جنگلی آدمی نے خاموشی کو توڑتے ہوئے پوچھا۔ ''تم اسے بول سکتے ہو؟''

''ہاں! میں اسے بول سکتا ہوں!'' رڈل نے کہا۔ وہ کمرے میں اندر چلا آیا اور اپنے عقب میں جھولتے ہوئے دروازے کو خود ہی بند ہونے کیلئے چھوڑ دیا۔ ہیری کو رڈل کی جرأت اور بے خوفی پر نہایت حیرت ہو رہی تھی۔ اس کے چہرے پر ناگواری اور کسی قدر مایوسی کا تاثر جھلک رہا تھا

''مارولو کہاں ہے؟'' اس نے پوچھا۔

''مر گیا...... برسوں پہلے مر گیا......'' جنگلی آدمی نے کہا۔

رڈل کی تیوریاں چڑھ گئیں۔

''تو پھر تم کون ہو؟''

''میں مورفن ہوں، کیوں؟''

''مارولو کے بیٹے؟''

''ہاں ہوں......تم سے مطلب؟''

مورفن نے اپنے گندے چہرے سے بال ایک طرف ہٹائے تاکہ وہ رڈل کو زیادہ غور سے دیکھ سکے۔ ہیری نے دیکھا کہ اس نے اپنے دائیں ہاتھ میں مارولو کی سیاہ پتھر والی انگوٹھی پہنچ رکھی تھی۔

''میرا خیال ہے کہ تم وہی ماگلو ہو۔'' مورفن بڑبڑایا۔ ''تم کافی حد تک اس ماگلو جیسے ہی دکھائی دیتے ہو!''

''کس ماگلو جیسا......؟'' رڈل نے تیکھی آواز میں پوچھا۔

''وہ ماگلو......جس سے میری بہن محبت کرتی تھی......وہ ماگلو جو سامنے والی پہاڑی پر اونچی حویلی میں رہتا ہے۔'' مورفن نے کہا، پھر اپنے اور رڈل کے درمیان نفرت بھرے انداز میں غیر متوقع طور پر فرش پر تھوک دیا۔ ''تم بالکل اسی جیسے دکھائی دیتے ہو......رڈل

جیسے......مگراس کی عمرتو کافی زیادہ ہے، ہے نا؟ اب مجھے اندازہ ہورہا ہے کہ وہ توتم سے کہیں زیادہ بڑا ہے......''

مورفن تھوڑا چکرایا ہوا دکھائی دے رہا تھا اور وہ تھوڑا لہرایا۔ وہ ابھی تک سہارے کیلئے میز کا کنارہ پکڑے ہوئے تھا۔

''دیکھا......وہ لوٹ آیا تھا......''اس نے احمقانہ انداز میں کہہ دیا۔

والڈی مورٹ، مورفن کو تیکھی نظروں سے گھور رہا تھا جیسے وہ حالات کو سمجھنے کی کوشش کر رہا ہو۔ اب وہ زیادہ قریب آیا اور بولا۔

''رڈل لوٹ آیا تھا......اس کا کیا مطلب ہے؟''

''ہاں! اس نے میری بہن کو چھوڑ دیا اور اس کے ساتھ ایسا ہی ہونا چاہئے تھا۔ اس نے اس گھٹیا ماگلو سے شادی جو کر لی تھی۔'' مورفن نے ایک پھر فرش پر تھوکتے ہوئے کہا۔''فرار ہونے سے پہلے وہ ہمیں لوٹ کر چلی گئی۔ وہ لاکٹ کہاں ہے؟...... سلےژر سلے درن کا لاکٹ کہاں ہے؟''

والڈی مورٹ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ مورفن ایک بار پھر غصے سے آگ بگولا ہو چکا تھا۔

''اس گھٹیا عورت نے ہماری عزت مٹی میں ملا کر رکھ دی۔'' مورفن نے اپنا چاقو لہراتے ہوئے چیخ کر کہا۔''اور تم کون ہو؟...... جو یہاں آ کر اس سب معاملے کے بارے میں سوال جواب پوچھ رہے ہو؟ سب کچھ ملیامیٹ ہو چکا ہے...... باقی کچھ نہیں بچا...... سب برباد ہو گیا......''

وہ دوسری طرف دیکھنے لگا اور تھوڑا لڑکھڑایا۔ والڈی مورٹ آگے بڑھا، جب اس نے ایسا کیا تو غیر متوقع طور پر اندھیرا چھا گیا۔ جس سے والڈی مورٹ کی لالٹین، مورفن کی موم بتی اور باقی سب منظر اندھیرے میں ڈوب گیا۔

ڈمبل ڈور کی انگلیاں ہیری کے بازو پر جم گئیں اور وہ دوبارہ اندھیرے میں اوپر کی طرف اُڑنے لگے۔ اس گھپ اندھیرے کے بعد جب وہ ڈمبل ڈور کے دفتر میں ہلکی سنہری روشنی میں واپس پہنچے تو ہیری کی آنکھیں چندھیا سی گئیں۔

''بس اتنا ہی......؟'' ہیری نے فوراً پوچھا۔''اتنا اندھیرا کیوں چھا گیا تھا؟ آخر کیا ہوا تھا؟''

''کیونکہ مورفن کو اس کے بعد کچھ بھی یاد نہیں رہا۔'' ڈمبل ڈور نے ہیری کو کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔''جب وہ اگلی صبح بیدار ہوا تو وہ فرش پر اکیلا ہی پڑا ہوا تھا۔ مارولو کی انگوٹھی ہمیشہ کیلئے جا چکی تھی......اس دوران لٹل ہینگ لٹن نامی قصبے میں ایک نوکرانی مرکزی شاہراہ پر چیخ رہی تھی کہ حویلی کے ڈرائنگ روم میں تین لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔ بوڑھا ٹام رڈل اور اس کے ماں باپ مر چکے تھے...... ماگلو پولیس والے ایک ساتھ تین تین اموات پر بے حد پریشان تھے۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے، انہیں آج تک معلوم نہیں ہو پایا ہے کہ رڈل گھرانے کے لوگ کیسے ہلاک ہو گئے تھے؟ کیونکہ جھٹ کٹ وار عام طور پر کوئی بھی نشان نہیں چھوڑتا ہے......مگر اس کے برخلاف ایک ایسا فرد بھی ہے جو میرے سامنے بیٹھا ہوا ہے......'' ڈمبل ڈور نے ہیری کے ماتھے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ''دوسری طرف جادوئی محکمہ یہ فوراً سمجھ چکا تھا کہ یہ قتل کسی جادوگر کے ہاتھوں سے ہوئے ہیں۔ انہیں یہ بھی معلوم تھا کہ ایک سزا یافتہ

ماگلومخالف جادوگر رڈل گھرانے کے بالکل قریب ہی رہتا ہے جو ماگلو دشمنی میں کافی مشہور تھا۔صرف یہی نہیں کہ اس ماگلومخالف جادوگر کوایک بارانہی لوگوں میں سے ایک پرحملہ کرنے کیلئے سزا بھی مل چکی تھی جن کےقتل ہوئے تھے۔''

''لٰہذا محکمے نے مورفن کوگرفتار کرلیا۔انہوں نے اس پر کڑی جرح کی،صدقیال کا استعمال کرنے یا جذب پوشیدی کی طاقت سے مدد لینے کی نوبت ہی نہیں آ پائی،اس نے بلاجھجک ان قتلوں کا اعتراف کرلیا اور ایسی معلومات فراہم کیں جو محض پیشہ ور قاتل ہی دے سکتے تھے۔اس نے کہا کہ اسے ان ماگلوؤں کو ہلاک کرنے پر نہایت فخر ہے۔وہ اتنے برسوں سے صحیح موقع کی تلاش میں تھا،اس نے اپنی چھڑی دے دی،جس کی جانچ نے فوراً ہی یہ بات ثابت کردی کہ رڈل افراد کی موت اسی چھڑی کے سبب ہوئی تھی۔وہ بلامزاحمت خاموشی سے اژقبان چلا گیا۔اسے محض اس بات کا رنج تھا کہ اس کے باپ کی اکلوتی نشانی 'انگوٹھی' اس کے ہاتھوں سے جا چکی تھی۔وہ بار بار اپنے پہریداروں سے کہتا رہا کہ 'اس انگوٹھی کے کھو جانے سے میرا باپ مجھے جان سے مار ڈالے گا' اور واضح طور پر اس نے ہمیشہ اسی جملے کی تکرار کی۔اس نے اپنی باقی زندگی اژقبان کی اندھیری کوٹھڑی میں ہی کاٹی اور ہمیشہ مارولو کی آخری وراثتی نشانی کے صدماتی نقصان پر ماتم کناں رہا۔وہ اژقبان میں مرنے والے دوسرے بدنصیبوں کی طرح جیل کے قریب دفن ہو چکا ہے......''

''یعنی والڈی مورٹ نے مورفن کی چھڑی چرا کر اس کا استعمال کیا تھا؟'' ہیری نے سیدھے بیٹھتے ہوئے دریافت کیا۔

''بالکل......'' ڈمبل ڈور نے کہا۔''ہمارے پاس اس منظر کو دیکھنے کیلئے یادیں تو نہیں ہیں مگر مجھے محسوس ہوتا ہے کہ ہم کسی قدر درست اندازہ لگا سکتے ہیں کہ کیا ہوا ہوگا؟ والڈی مورٹ نے اپنے ماموں کو ششدر کر ڈالا،اس کی چھڑی اُٹھائی اور نشیب عبور کرتا ہوا اس اونچی حویلی میں جا پہنچا،وہاں اس نے اس ماگلو شخص کو قتل کر دیا جس نے اس کی جادوگرنی ماں کو چھوڑ دیا تھا۔اس کے غصے کا شکار اس کے اپنے ماگلو دادا دادی بھی ہو گئے۔اس طرح اس نے رڈل خاندان کو ہلاک کر کے اپنے اجداد کا نام ونشان تک مٹا ڈالا۔یہ وہ انتقام تھا جو اس نے اپنی مجبور و بےسہارا ماں کیلئے اپنے باپ سے لیا تھا۔جس کیلئے اس کے دل میں کبھی محبت کی لہریں اُٹھتی تھیں،وہ اس کے لئے انتہائی قابل نفرت ہو چکا تھا......اس واردات کے بعد وہ گیونٹ کے خالی مکان میں واپس لوٹا اور ایک مشکل جادوئی سحر سے اس نے اپنے ماموں کے ذہن میں اس واردات کی من گھڑت یاد بھر دی،پھر اس نے بیہوش مورفن کے پاس اس کی چھڑی واپس رکھ دی اور اس کے ہاتھ سے قدیمی خاندانی انگوٹھی اتار کر اپنی جیب میں ڈالی اور وہاں سے چلتا بنا......''

''اور مورفن کو کبھی یہ احساس نہیں ہو پایا کہ یہ کام اس نے نہیں کیا تھا؟''

''کبھی نہیں!'' ڈمبل ڈور نے کہا۔''جیسا کہ میں نے کہا،اس نے فخر سے اپنا جرم قبول کرلیا اور نہ کئے گئے قتل کی سزا کاٹنے پر آمادہ ہو گیا۔''

''مگر اس کی حقیقی یاد تو اس کے ذہن کے دریچوں میں ہمیشہ سے موجود تھی؟''

''بالکل! مگر جذب انکشافی کے نہایت ماہرانہ استعمال کے بعد ہی اسے مورفن کے ذہن سے اجاگر کیا جا سکتا تھا۔'' ڈمبل ڈور

نے کہا۔ ’’جب مورفن نے اپنا جرم قبول کر ہی لیا تھا تو کوئی اس کے دماغ کے اندر جھانکنے کا جتن کیونکر کرتا؟ بہر حال، میں مورفن کی زندگی کے آخری ہفتوں میں اس سے ملا تھا کیونکہ اس وقت میں والڈی مورٹ کے ماضی کے بارے میں زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ میں نے بڑی دشواری اور کڑی محنت کے بعد اس یاد کو اس کے ذہن کی اتھاہ گہرائیوں سے باہر نکالا۔ جب میں نے دیکھا کہ اس میں کیا منظر چھپا ہوا تھا؟ تو میں نے مورفن کو اژقبان سے رہائی دلوانے کیلئے اس کا استعمال کیا تھا۔ بہر حال اس سے پہلے کہ محکمہ کسی نتیجے پر پہنچ پاتا...... اس سے قبل ہی مورفن کی موت واقع ہوگئی تھی......‘‘

’’مگر محکمے کو یہ احساس کیوں نہیں ہوا کہ والڈی مورٹ نے مورفن کے ساتھ زیادتی کی تھی؟‘‘ ہیری نے غصے سے پوچھا۔ ’’وہ اس وقت نابالغ تھا، ہے نا؟ میرا خیال تھا کہ وہ نابالغ جادوگروں کی غیر قانونی حرکات کا علم تو رکھتے ہوں گے؟‘‘

’’تم نے بالکل صحیح کہا...... وہ غیر قانونی جادو کے بارے میں تو معلوم کر سکتے ہیں مگر انہیں یہ علم نہیں ہو پاتا ہے کہ وہ جادو کس نے کیا تھا۔ تمہیں یاد ہی ہوگا کہ محکمے نے تم پر چیزیں اُڑانے والے جادوئی کلمے کے استعمال کا الزام لگایا گیا تھا جبکہ دراصل یہ کام تم نہیں کیا تھا بلکہ......‘‘

’’......ڈوبی نے کیا تھا!‘‘ ہیری جھٹ سے بول اُٹھا اور وہ ناانصافی کی یہ روش ابھی تک اس کا خون کھولا رہی تھی۔ ’’تو اگر کوئی نابالغ جادوگر کسی بالغ جادوگرنی یا جادوگر کے گھر کے اندر جادو کا استعمال کرے تو محکمے کو یہ معلوم نہیں ہو پائے گا؟‘‘

’’محکمے کو یقینی طور پر یہ معلوم نہیں ہو سکے گا کہ جادو کا استعمال کس نے کیا ہے؟‘‘ ڈمبل ڈور نے ہیری کے چہرے پر پھیلے ہوئے غصے کے جذبات کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔ ’’وہ گھر کے اندر تمام جادوگر والدین پر انحصار کرتے ہیں کہ وہ اپنے بچوں پر کڑی نظر رکھیں گے اور انہیں محکماتی قوانین کی خلاف سے باز رکھیں گے......‘‘

’’یہ کیسا واہیات اور مہمل طریقہ ہے......‘‘ ہیری تنک کر بولا۔ ’’ذرا غور کیجئے کہ یہاں کیا نتیجہ برآمد ہوا تھا...... مورفن کے ساتھ کیسی زیادتی ہوگئی؟‘‘

’’مجھے معلوم ہے۔‘‘ ڈمبل ڈور نے کہا۔ ’’مورفن چاہے جیسی بھی فطرت کا مالک تھا، وہ اس طرح کی موت کے لائق نہیں تھا جو اس کے حصے میں لائی گئی۔ اسے ان اموات کیلئے موردِ الزام ٹھہرایا گیا جو اس نے کبھی کی ہی نہیں تھیں...... اب چونکہ دیر ہو رہی ہے اور رخصت لینے سے قبل میں چاہتا ہوں کہ تم یہ دوسری یاد بھی ملاحظہ کر لو......‘‘

ڈمبل ڈور نے چوغے کی اندرونی جیب میں سے شیشے کی ایک اور ننھی بوتل نکالی۔ ہیری فوراً خاموش ہوگیا۔ اسے یاد تھا، ڈمبل ڈور نے کلاس کے آغاز میں اسے بتایا تھا کہ یہ سب سے زیادہ اہم اور قیمتی یاد تھی۔ ہیری کی توجہ اس طرف بھی گئی کہ بوتل کے اندر موجود چمکدار محلول کو تیشہ یادداشت میں ڈالنے میں کافی دشواری پیش آئی تھی، جیسے وہ تھوڑا جم سا گیا ہو۔ اس کے ذہن میں سوال ابھرا کہ کیا یادیں منجمد بھی ہو سکتی ہیں؟

''اسے دیکھنے میں زیادہ وقت خرچ نہیں ہوگا۔'' ڈمبل ڈور نے کہا جب انہوں نے بالآخر بوتل میں یاد کا چمکدار چاندی جیسا محلول خالی کرنے میں کامیابی حاصل کر لی تھی۔ ''تمہیں جب تک اس کے خدوخال کا احساس ہو پائے گا، ہم اس سے قبل ہی لوٹ آئیں گے۔ایک بارپھر تیشہ یادداشت کی سیر کیلئے چلتے ہیں......''

ہیری ایک بارپھر چاندی جیسی سطح پر جھک کر گرتا چلا گیا۔اس بار وہ ایک ایسے آدمی کے سامنے اترا جسے وہ فوراً پہچان چکا تھا۔ وہ جواں عمر ہورث سلگ ہارن تھے۔ ہیری ان کا گنجا سر دیکھنے کا اس قدر عادی ہو چکا تھا کہ اسے موٹے، چمکدار، بھوسے کے رنگت والے سلگ ہارن کو دیکھ کر کافی تعجب ہوا۔ایسا لگ رہا تھا جیسے انہوں نے اپنے سر پر مصنوعی وگ لگا رکھی ہو۔حالانکہ ان کے سر کے بالائی حصے میں دائروی شکل کی چندھیا بھی چمکتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ان کی مونچھیں موجودہ دور کے مقابلے کچھ چھوٹی اور ترتیب سے بنی ہوئی تھیں۔وہ اتنے فربہ تو نہیں تھے جتنے اب دکھائی دیتے تھے مگر ان کے کڑھائی والی واسکٹ کے سنہرے بٹنوں پر کافی دباؤ دکھائی دے رہا تھا۔ان کے چھوٹے پاؤں ایک مخملیں کشن پر ٹکے ہوئے تھے اور وہ آرام دہ کیفیت میں دکھائی دے رہے تھے۔وہ ایک گدی دار کرسی میں دھنسے ہوئے تھے اور ان کے ایک ہاتھ میں شراب کا چھوٹا جام تھا جبکہ دوسرا ہاتھ اناناس کی ٹافیوں کے ڈبے میں کچھ ٹٹول رہا تھا۔

ہیری نے جب ادھر ادھر دیکھا تو ڈمبل ڈور اس کے پہلو میں پہنچ چکے تھے۔اس نے اردگرد کا جائزہ لیتے ہوئے دیکھا کہ وہ اس وقت سلگ ہارن کے دفتر میں موجود تھا۔نصف درجن لڑکے سلگ ہارن کے آس پاس بیٹھے ہوئے تھے۔وہ سب جوان سلگ ہارن کی نرم کرسی کے مقابلے میں سخت اور نیچی کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ ہیری ان میں ٹام رڈل کو فوراً پہچان گیا۔اس کا خوش شکل چہرہ دوسرے کے مقابلے میں نمایاں تھا اور وہ لڑکوں میں سب سے زیادہ مطمئن اور پرسکون دکھائی دے رہا تھا۔اس کا دایاں ہاتھ کرسی کے دستے پر لاپروائی سے رکھا ہوا تھا۔ ہیری کو اچانک حیرت کا جھٹکا لگا کیونکہ رڈل کی انگلی میں مارولو کی سنہری اور سیاہ پتھر والے نگینے کی انگوٹھی دمک رہی تھی۔اس کا مطلب یہ تھا کہ یہ یاد اس وقت کی تھی جب وہ اپنے والد اور دادا دادی کو ہلاک کر چکا تھا......

''سر کیا یہ سچ ہے کہ پروفیسر میری تھاٹ واقعی ریٹائرمنٹ لے رہی ہیں؟'' رڈل نے پوچھا۔

''اوہ ٹام......ٹام! اگر میں جانتا ہی ہوتا تب بھی یہ بات تمہیں نہیں بتاتا......'' سلگ ہارن نے کہا اور اپنی شکر آلود انگلی رڈل کی طرف تانی، حالانکہ انہوں نے آنکھ مار کر یہ ظاہر کر دیا تھا کہ انہیں اس کا سوال برا نہیں محسوس ہوا تھا۔''میں یہ ضرور جاننا چاہوں گا کہ تمہیں اتنی معلومات آخر ملتی کہاں سے ہیں؟ تمہارے پاس تو ہر وقت نصف سے زیادہ اساتذہ کی خبریں رہتی ہیں......''

رڈل آہستگی سے مسکرایا۔باقی لڑکے ہنسے اور اس کی طرف معترف انداز میں دیکھنے لگے۔

''تمہیں جن باتوں کی خبر نہیں ہونا چاہئے، انہیں جاننے کی تم میں انوکھی صلاحیت ہے اور تم خاص الخاص لوگوں کی احتیاط پسندی سے چاپلوسی بھی کرتے ہو......اناناس کی ٹافیوں کے اس تحفے کیلئے تمہارا شکریہ! تمہارا اندازہ بالکل صحیح ہے، یہ میری سب سے پسندیدہ

ٹافیاں ہیں......''

جب دوسرے لڑکے دوبارہ کھلکھلا کر ہنسنے لگے تو ایک عجیب سی بات رونما ہوئی۔ پورے کمرے میں اچانک گھنی سفید دھند سی بھر گئی، جس سے ہیری اپنے قریب کھڑے ڈمبل ڈور کے چہرے کے علاوہ اور کچھ نہیں دیکھ پایا۔ پھر دھند میں سلگ ہارن کی تیز آواز گونجی۔

''تم غلط راستے پر جا رہے ہو لڑکے!......میری بات یاد رکھنا......''

دھند اتنی ہی رفتار سے چھٹ گئی، جتنی تیزی سے نمودار ہوئی تھی۔ بہرحال، وہاں موجود تمام افراد کے چہروں پر کوئی ایسا تاثر نہیں دکھائی دے رہا تھا کہ لمحہ بھر پہلے کوئی انہونی چیز ہوئی تھی۔ ہیری چکرا سا گیا، اس نے دیکھا کہ سلگ ہارن کی میز پر رکھی چھوٹی سنہری گھڑی نے گیارہ بجے کی گھنٹی بجائی۔

''اف خدایا! اتنا وقت ہو گیا ہے؟'' سلگ ہارن نے پریشانی کے عالم میں کہا۔ ''لڑکو! اب تمہیں فوراً چل دینا چاہئے، ورنہ تم سب کسی مشکل میں گرفتار ہو جاؤ گے۔ لسٹرینج! مجھے کل تک تمہارا مقالہ مل جانا چاہئے ورنہ سزا ملے گی......اور ایوری! تمہارے ساتھ بھی یہی کیا جائے گا!''

لڑکوں کے ایک ایک کر کے باہر نکلتے ہوئے سلگ ہارن کرسی سے اُٹھے اور اپنا خالی جام لے کر میز تک گئے۔ رڈل ان کے عقب میں وہیں کھڑا ہوا تھا۔ ہیری سمجھ گیا کہ وہ جان بوجھ کر وہاں رُک گیا تھا کیونکہ وہ سلگ ہارن کے ساتھ کچھ دیر تنہا رہنا چاہتا تھا۔

''ہوشیار رہنا ٹام!'' سلگ ہارن نے کہا جب انہوں نے مڑ کر اس کی طرف دیکھا کہ رڈل اب بھی وہیں موجود تھا۔ ''کہیں تم رات کو اپنے کمرے سے باہر نہ پکڑے جاؤ جبکہ تم ایک پری فیکٹ بھی ہو......''

''سر! دراصل میں آپ سے کچھ پوچھنا چاہ رہا تھا......''

''تو پوچھو......میرے نوجوان...... پوچھو!''

''سر! میں جاننا چاہتا تھا کہ کیا آپ...... پٹاری پٹوری جادو کے متعلق کچھ جانتے ہیں؟''

اور پھر اچانک ایک بار پھر سفید دھند کی ثقیف چادر ہرسوں پھیل گئی۔ ہیری کو رڈل اور پروفیسر سلگ ہارن بالکل دکھائی نہیں دے رہے تھے، صرف وہاں ڈمبل ڈور ہی کھڑے ہوئے دکھائی دے رہے تھے جو اس کے پاس دھیمے انداز میں مسکرا رہے تھے۔ لمحہ بھر کے توقف کے بعد سلگ ہارن کی آواز ایک بار پھر ویسے ہی گونجی جیسے کچھ دیر پہلے گونجی تھی۔

''میں پٹاری پٹوری جادو کے بارے میں کچھ نہیں جانتا ہوں اور اگر میں اس بارے میں جانتا بھی ہوتا تو تمہیں ہرگز نہیں بتاتا۔ اب تم یہاں سے نکل جاؤ اور دوبارہ میرے سامنے اس چیز کا ذکر بھی مت کرنا، سمجھے......''

''تو یہ قصہ یہیں پر اختتام پذیر ہوتا ہے۔'' ڈمبل ڈور نے ہیری کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''اب واپس لوٹنے کا وقت ہو چکا

ہے......‘

اور اگلے ہی لمحے ہیری پیر فرش سے اکھڑ گئے اور کچھ ہی لمحوں میں ڈمبل ڈور کے دفتر کے نفیس قالین پر آ کر جم گئے۔

’’کیا بس اتنا ہی......؟‘‘ ہیری نے گومگوئی کے عالم میں پوچھا۔

ڈمبل ڈور نے تو کہا تھا کہ یہ یاد سب سے زیادہ اہم تھی مگر اسے سمجھ میں نہیں آ پایا کہ یہ اہم کیونکر ہو سکتی تھی۔ حیرت انگیز طور پر یہ یاد کچھ عجیب سی دکھائی دی تھی کہ اس میں اچانک سفید دھند کے بادل نمودار ہو جاتے تھے اور پھر پس منظر سے آواز گونجتی تھی۔ عجیب بات یہ تھی کہ کسی کی بھی توجہ اس دھند کی طرف بالکل نہیں ہو پائی تھی۔ وہ سب اپنے اپنے حال میں مست دکھائی دیتے تھے۔ اس کے علاوہ تو اس میں کچھ بھی نہیں تھا۔ رڈل نے صرف ایک سوال پوچھا تھا جس کا جواب اسے مل چکا تھا......

’’جیسا کہ تمہیں اس بات کا احساس ہو گیا ہوگا کہ اس یاد کے ساتھ چھیڑ خانی کی گئی ہے!‘‘ ڈمبل ڈور نے اپنی نشست پر بیٹھتے ہوئے اطمینان سے کہا۔

’’چھیڑ خانی؟‘‘ ہیری کے منہ سے تعجب سے نکلا۔ وہ حیرت بھرے انداز میں ان کی طرف دیکھتا ہوا اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔

’’یقیناً...... پروفیسر سلگ ہارن نے اپنی ہی یاد کے ساتھ چھیڑ خانی کی ہے!‘‘ ڈمبل ڈور نے مسکرا کر اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔

’’مگر وہ ایسی حرکت کیوں کریں گے؟‘‘

’’کیونکہ مجھے محسوس ہوتا ہے کہ وہ اپنی اس یاد پر نادم ہیں!‘‘ ڈمبل ڈور نے آہ بھرتے ہوئے کہا۔ ’’انہوں نے اپنی اس یاد کو درست کرنے کی کوشش کرتے ہوئے بدل ڈالا تاکہ وہ خود کو احساس ندامت سے محفوظ رکھ سکیں۔ انہوں نے جان بوجھ کر ان حصوں کو پوشیدہ کر دیا ہے جو وہ مجھے نہیں دکھانا چاہتے تھے، جیسا کہ تم نے دیکھا ہی ہوگا کہ یہ بہت ہی سطحی انداز میں کیا گیا ہے اور یہ اچھا ہی ہوا کیونکہ اس سے مجھے فوراً معلوم ہو گیا تھا کہ حقیقی یاد اب بھی ان کے گمنام دریچوں کے تلے دبی ہوئی ہے......اور اس لئے ہیری! میں تمہیں پہلی بار ہوم ورک دے رہا ہوں۔ تمہارا کام یہ ہے کہ تم پروفیسر سلگ ہارن کو حقیقی یاد دینے کیلئے رضامند کرو کیونکہ وہ ہمارے لئے آگے چل کر سب سے زیادہ اہمیت کی حامل ثابت ہوگی......‘‘

ہیری نے ان کی طرف گھور کر دیکھا۔

’’یقیناً میں یہ کام کروں گا سر!‘‘ ہیری نے اپنی آواز کو معمول پر رکھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ ’’مگر سر! آپ کو میری ضرورت کیوں ہے......آپ جذب انکشافی کا استعمال کر سکتے ہیں......یا پھر صدقیال کا......‘‘

’’پروفیسر سلگ ہارن ایک نہایت قابل اور اعلیٰ درجے کے جادوگر ہیں، جنہیں مجھ سے ان دونوں داؤ کے استعمال کرنے کی پوری توقع ہو سکتی ہے۔‘‘ ڈمبل ڈور نے کہا۔ ’’وہ جذب انکشافی کے معاملے میں مورفن گیونٹ سے زیادہ دشوار ہیں، میں نے ان پر

دباؤ ڈال کر ان سے یہ یاد نکلوالی تھی...... میرا خیال ہے کہ اس کے بعد تو وہ اپنے ساتھ ہمیشہ صدقیال کا تریاق رکھتے ہوں گے۔''

ہیری کے چہرے پر پھیلے ہوئے تاثر کو دیکھتے ہوئے وہ آگے بولے۔

''نہیں...... دباؤ ڈال کر پروفیسر سلگ ہارن سے سچائی نہیں نکلوائی جا سکتی ہے اور ایسا کچھ کرنا نہایت حماقت ثابت ہوگی، یہ فائدے کے بجائے الٹا نقصان دہ ثابت ہوسکتا ہے۔ میں نہیں چاہتا ہوں کہ وہ ہوگورٹس کو چھوڑ کر لوٹ جائیں۔ بہرحال، ہم سب کی مانند ان کی بھی کچھ کمزوریاں ہیں اور میرا دعویٰ ہے کہ تم ہی واحد فرد ہو جو ان کے زبردست حفاظتی خول میں نقب لگا سکتے ہو۔ ہیری! سچائی بھری یاد کو حاصل کرنا ہی اصل کام ہے، تم خود دیکھو گے کہ یہ نہایت اہم ترین سراغ ثابت ہو پائے گا...... اس کی اہمیت کا اندازہ ہم اسے دیکھنے کے بعد لگا سکتے ہیں...... تو پھر نیک تمناؤں کے ساتھ...... شب بخیر!''

یوں اچانک کلاس کے خاتمے پر ہیری حیرت میں ڈوبا ہوا مقناطیسی انداز میں اپنی کرسی سے اُٹھ کھڑا ہوا۔

''شب بخیر سر!''

جب اس نے اپنے عقب میں دروازہ بند کیا تو اسے فینس نائج لس کی آواز سنائی دی۔ ''میں یہ نہیں سمجھ پا رہا ہوں کہ یہ لڑکا آپ سے زیادہ کامیاب کیسے ہوسکتا ہے، ڈمبل ڈور؟''

''مجھے یہ امید بھی نہیں تھی کہ آپ سمجھ پائیں گے فینس!'' ڈمبل ڈور کا جواب سنائی دیا۔ ساتھ ہی فاکس نامی ققنس نے سریلی اور مدبھری آواز گنگناتی ہوئی آئی۔

☆☆☆☆

اٹھارہواں باب

# سالگرہ کی تعجب انگیزیاں

اگلے ہی دن ہیری نے رون اور ہرمائنی، دونوں کو ہی اعتماد میں لیتے ہوئے یہ بتا دیا تھا کہ ڈمبل ڈور نے اسے کیا ذمہ داری سونپی تھی؟ اسے یہ ساری بات دونوں کو الگ الگ بتانا پڑی تھی کیونکہ ہرمائنی اب بھی رون کے ساتھ رہنے کیلئے آمادہ نہیں تھی، وہ ہمیشہ رون کی موجودگی پر اسے حقارت بھری نظروں سے دیکھ کر دور چلی جاتی تھی۔

رون کا خیال تھا کہ ہیری کو سلگ ہارن کے ساتھ کوئی زیادہ دشواری نہیں پیش آئے گی۔

''وہ تم پر جان چھڑکتے ہیں، ہیری!'' اس نے ناشتے کے وقت بھنے ہوئے انڈوں کو کانٹے میں پھنسا کر لہراتے ہوئے کہا۔ ''وہ تمہیں کسی چیز کیلئے انکار نہیں کریں گے، ہے نا؟ وہ جادوئی مرکبات کے اپنے نوجوان شہزادے کو بھلا کیسے انکار کر سکتے ہیں؟ آج کلاس کے بعد وہیں رُکنا اوران سے پوچھ لینا......''

بہرحال، اس معاملے میں ہرمائنی کے خیالات بالکل مختلف تھے۔

''اگر ڈمبل ڈور ان سے وہ چیز نہیں اگلوا پائے ہیں تو اس کا صاف مطلب ہے کہ سلگ ہارن اصلی واقعے کو پوشیدہ رکھنے کا فیصلہ کر چکے ہیں۔'' اس نے آہستگی سے کہا جب وہ وقفے کے دوران برف بھرے ویران صحن میں کھڑے تھے۔ ''پٹاری پٹوری جادو...... پٹاری پٹوری جادو...... میں نے اس کے بارے میں کبھی کچھ نہیں سنا ہے......''

''تم نے واقعی ہی نہیں سنا؟'' ہیری کو اس کے جواب پر مایوسی ہوئی، اسے یہ توقع تھی کہ ہرمائنی کم ازکم اسے یہ تو بتا دے گی کہ یہ پٹاری پٹوری جادو کیا بلا ہوتی ہے؟

''یہ یقیناً کوئی اعلیٰ درجے کا تاریک جادو ہوسکتا ہے، ورنہ والڈی مورٹ اس کے بارے میں کیونکر جاننا چاہتا تھا؟ ہیری! میرا خیال ہے کہ یہ معلومات حاصل کرنا کافی دشوار ثابت ہوگا۔ تمہیں اس کے بارے میں بہت محتاط رہنا ہوگا کہ تم سلگ ہارن سے یہ بات کیسے پوچھتے ہو؟۔ میری تجویز ہے کہ تم اس بارے میں باقاعدہ کوئی لائحہ عمل ترتیب دینے کی کوشش کرو......''

''رون کی رائے ہے کہ میں آج جادوئی مرکبات کی کلاس کے بعد رُک کر یہ بات پوچھ لوں؟''

''اوہ واقعی! اگر وون وون ایسا سوچتا ہے تو پھر یہی کرنا ٹھیک رہے گا۔'' اس نے غصیلے لہجے میں کہا۔'' آخر وون وون کی ذہانت کب غلط ثابت ہوئی ہے؟......''

''ہرمائنی! کیا تم اس بات کو فراموش......''

''بالکل نہیں......'' اس نے طیش بھرے لہجے میں کہا اور پھر دھڑ دھڑاتی ہوئی وہاں سے چلی گئی، ہیری ٹخنوں تک برف میں دھنسا ہوا وہاں تنہا کھڑا رہ گیا تھا۔

جادوئی مرکبات کی کلاسیں ان دنوں کافی مشکل تھیں کیونکہ ہیری، رون اور ہرمائنی کو ایک ہی میز پر بیٹھنا پڑتا تھا۔ آج ہرمائنی نے اپنی کڑاہی میز پر اس طرف رکھی تھی جہاں ارنئی نزدیک موجود تھا، اس نے جان بوجھ کر ہیری اور رون کو نظرانداز کر دیا تھا۔

''تم نے اب کیا کر دیا؟'' ہرمائنی کے تمتماتے ہوئے چہرے کو دیکھ کر رون نے ہیری سے بڑبڑا کر پوچھا مگر اسے پہلے ہی ہیری کوئی جواب دے پاتا، سلگ ہارن نے طلباء کو خاموش رہنے کی ہدایت کی۔

''خاموش رہو...... خاموش رہو! براہ کرم فوراً...... آج دوپہر ہمیں ڈھیر سارا کام کرنا ہے۔ غولپائٹ کا تیسرا قاعدہ...... مجھے کون بتا سکتا ہے؟...... ظاہر ہے کہ مس گرینجر ہی اس کا جواب دے سکتی ہے!''

''غولپائٹ کا تیسرا قاعدہ......!'' ہرمائنی نے پورے جوش وخروش سے بولنا شروع کیا۔''ہم پر یہ واضح کرتا ہے کہ زہریلے مرکب کیلئے تریاق کے الگ الگ اجزاء کی مقدار برابر ہو جائے گا جب تریاق کی مقدار کے اجزاء زہریلے مرکب کے مختلف اجزاء کے مختلف تریاقوں کے مجموعے سے بڑھ جائے گا......''

''شاباش...... صحیح کہا۔'' سلگ ہارن نے مسکرا کر کہا۔''گری فنڈر کیلئے دس پوائنٹس۔ اب اگر ہم غولپائٹ کے تیسرے قاعدے کو درست تسلیم کرتے ہیں تو......''

ہیری سلگ ہارن کی بات تسلیم کرنے کو تیار تھا کہ غولپائٹ کا تیسرا قاعدہ درست تھا حالانکہ وہ اس میں سے کوئی بھی بات سمجھ نہیں پایا تھا۔ ہرمائنی کے علاوہ کوئی اور سلگ ہارن کی اگلی بات بھی نہیں سمجھ پایا تھا۔

''......جس کا مطلب یہ ہے کہ ظاہر ہے کہ ہم یہ فرض کر چکے ہیں کہ جادوئی مرکب کے اجزاء کو ہم بے شک عقربی جادوئی کلمے کی مدد سے پہچان بھی لیں تب بھی ہمارا ہدف الگ الگ اجزاء کے تریاق کو منتخب کرنے جیسا سہل نہیں ثابت ہوگا۔ ہمارے بنیادی مقصد کا حصول نسبتاً آسان نہیں ہوگا۔ بلکہ ہمارا بنیادی مقصد تو تریاق میں سے ان کے اجزاء کی تلاش کرنا ہے جو قریباً جادوئی انداز سے ان الگ الگ اجزاء کو متغیر کر دیتا ہے......

رون منہ پھاڑے ہیری کے پہلو میں بیٹھا ہوا تھا اور اپنی اعلیٰ درجے کے جادوئی مرکبات کی نئی کتاب کے کھلے صفحے پر لاشعوری طور پر آڑی ترچھی لکیریں لگا رہا تھا۔ رون اکثر یہ بھول جاتا تھا کہ اب اسے ہر چیز خود ہی سمجھنا تھی کیونکہ اب ہرمائنی اسے مشکل میں

سے نہیں نکالے گی۔

''......اوراس لئے میں چاہتا ہوں کہ تم سب لوگ قریب آ کر میری میز پر موجود زہر کی ایک ایک بوتل لے جاؤ۔ تمہیں کلاس کے ختم ہونے سے پہلے اس کے اندر کے زہر کا تریاق تیار کرنا ہے، جس کے اجزاء اسی میں ہی موجود ہیں......اور ہاں اپنے اپنے حفاظتی دستانے پہننا مت بھولنا......'' پروفیسر سلگ ہارن نے اپنی بات مکمل کرتے ہوئے کہا۔

ہرمائنی تو اُٹھ کر سلگ ہارن کی میز کے نصف نزدیک پہنچ چکی تھی، تب کہیں باقی طلباء کو یہ احساس ہوا کہ انہیں بھی سلگ ہارن کی میز تک جانا تھا اور جب ہیری، رون اور ارنئی میز پر سے ایک ایک بوتل لئے واپس لوٹے، تب تک ہرمائنی اپنی بوتل کا محلول اپنی کڑاہی میں ڈال چکی تھی اور اس کے نیچے آگ جلانے میں مصروف تھی۔

''ہیری! کتنے افسوس کی بات ہے کہ شہزادہ اس معاملے میں تمہاری کچھ زیادہ مدد نہیں کر پائے گا۔ تمہیں اس بار بنیادی اصولوں کو سمجھنے کی ضرورت پڑے گی۔ کسی قسم کا ٹوٹکہ یا فریب کاری یہاں نہیں چل پائے گی......'' ہرمائنی نے سیدھے کھڑے ہو کر تمسخرانہ لہجے میں کہا۔

چڑچڑے انداز میں ہیری نے زہر والی بوتل کو کھولا جو اس نے سلگ ہارن کی میز سے اُٹھائی تھی۔ یہ زہر میلے نارنجی رنگت کا تھا۔ اس نے اسے اپنی کڑاہی میں ڈالا اور اس کے نیچے آگ جلا دی۔ اسے ذرا بھی معلوم نہیں تھا کہ اس کے بعد اسے اور کیا کرنا تھا؟ اس نے رون کی طرف استفہامیہ نظروں سے دیکھا جو منہ لٹکا کر خاموش کھڑا تھا اور اب تک جو کچھ ہیری کر چکا تھا، وہ اس کی پوری نقالی کر چکا تھا۔

''کیا تمہیں پورا یقین ہے کہ اس بارے میں شہزادے نے کوئی ٹوٹکہ نہیں بتایا ہے؟'' رون نے بڑبڑا کر ہیری سے پوچھا۔

ہیری نے اعلیٰ درجے کے جادوئی مرکبات نامی اپنی کتاب نکالی اور زہروں والے ابواب کو کھول کر دیکھا۔ وہاں پر غولپائیٹ کا تیسرا قاعدہ لکھا ہوا تھا جسے ہرمائنی نے اپنے الفاظ میں رٹ کر دہرایا تھا۔ مگر وہاں شہزادے کی تحریر میں ایک بھی سطر موجود نہیں تھی، جس سے یہ معلوم ہو پاتا کہ اس قاعدے کا مطلب کیا تھا؟ ظاہر ہے کہ ہرمائنی کی طرح شہزادے کو بھی اسے سمجھنے میں ذراسی مشکل نہیں آئی ہوگی۔

''یہاں کچھ نہیں ہے......'' ہیری نے مایوسی بھرے انداز میں کہا۔

ہرمائنی اب جوشیلے انداز میں اپنی کڑاہی پر چھڑی لہرا رہی تھی۔ بدقسمتی سے وہ اس کے جادوئی کلمے کی نقالی نہیں کر سکتا تھا کیونکہ اب وہ زیرلب جادوئی کلمات کی ادائیگی میں اتنی مہارت پا چکی تھی کہ اسے زور سے الفاظ بولنے کی ضرورت ہی نہیں پڑتی تھی۔ بہرحال، ارنئی میکلیگن اپنی کڑاہی پر ایک جادوئی کلمہ 'سپیشلم ریویلیم' بڑبڑا رہا تھا جو انہیں متاثر کن جادوئی کلمہ محسوس ہو رہا تھا، اس لئے ہیری اور رون نے جلدی سے اس کی نقالی کی۔

ہیری کو پانچ منٹ بعد ہی یہ احساس شدت سے ہونے لگا کہ کلاس میں اس کے لاجواب مرکبات تیار کرنے والی عزت کی اب دھجیاں اُڑنے والی تھیں۔ سلگ ہارن نے تہہ خانے میں اپنے پہلے چکر میں بڑی امید بھری نظروں سے اس کی کڑاہی میں جھانکا تھا اور وہ شاید خوشی سے چیخنے کیلئے ہمہ تن تیار بھی تھے جیسے کہ وہ ہمیشہ کیا کرتے تھے مگر اس بار انہوں نے اپنی عادت کے برعکس کھانستے ہوئے اپنا سر جلدی سے دور ہٹا لیا تھا کیونکہ اس میں سے خراب انڈے جیسی سڑاند اُٹھ رہی تھی۔ ہرمائنی اس صورت حال پر بے حد خوش اور ہیجان انگیز دکھائی دے رہی تھی کیونکہ جادوئی مرکبات کی ہر کلاس میں وہ ہیری کی سبقت لے جانے والی روش سے بری طرح چڑ چڑی ہو چکی تھی۔ اب وہ اپنے کھولتے ہوئے زہر میں چمچ چلا کر پراسرار انداز میں الگ الگ اجزا کو دس الگ الگ بوتلوں میں منتقل کر رہی تھی۔ اس دلخراش اور چڑ چڑے منظر سے بچنے کیلئے ہیری آدھ خالص شہزادے کی کتاب پر جھک گیا اور اس نے عجلت بھرے انداز میں تیسرے قاعدے سے آگے کے کچھ صفحات کو پلٹا۔

اور وہاں پر زہروں کی ایک لمبی فہرست کو کاٹتے ہوئے لکھا ہوا دکھائی دیا۔

'بس ایک زہر مہرہ کی ڈلی متاثرہ فرد کے حلق کے نیچے ٹھونس دو!'

ہیری نے ایک پل کیلئے ان الفاظ کو گھور کر دیکھا۔ کیا اس نے بہت پہلے زہر مہرہ کے بارے میں نہیں پڑھا تھا؟ کیا سنیپ نے اپنی پہلی مرکبات کی کلاس میں یہ نہیں بتایا تھا کہ زہر مہرہ ایک پتھر ہے، جسے بکری کے پیٹ میں سے نکالا جاتا ہے اور یہ زیادہ تر زہروں سے بچاتا ہے......

مگر یہ غولپائٹ کے مسئلے کا جواب ہرگز نہیں تھا اور اگر سنیپ اس کے استاد ہوتے تو ہیری ایسا کرنے کی ہمت کبھی نہیں کرتا۔ مگر یہ فیصلہ کن قدم اُٹھانے کا وقت تھا۔ وہ جلدی سے ادویہ والی الماری کی طرف بڑھا اور اس کے اندر ٹٹولنے لگا۔ اس نے یک سنگھے کا سینگ اور سوکھی ہوئی جڑی بوٹیوں کے انبار کو ایک طرف ہٹایا اور پچھلے حصے کی طرف اپنی تلاش جاری رکھی۔ وہ نہیں رُکا جب تک کہ اسے سب کے آخری کونے میں ایک چھوٹی سی ڈبیا نہیں مل گئی۔ اس پر چھوٹے حروف میں لکھا ہوا تھا...... زہر مہرہ۔

جیسے ہی اس نے ڈبیا کھولی تو سلگ ہارن نے زوردار آواز میں اعلان کیا۔ ''سب لوگ اپنے کام پر دھیان دو، بس دو منٹ باقی بچے ہیں!'' ڈبیا کے اندر نصف درجن سکڑی ہوئی بھوری رنگت کی چیزیں رکھی ہوئی تھیں جو کسی پتھر کے بجائے سوکھے گردے جیسی دکھائی دے رہی تھیں۔ ہیری نے ان میں سے ایک نکالی، ڈبیا کو بند کر کے واپس الماری میں رکھا اور تیزی سے اپنی کڑاہی کے پاس لوٹ آیا۔

''وقت ختم ہو گیا ہے......'' سلگ ہارن نے کہا۔ ''ٹھیک ہے، تو اب ہم دیکھتے ہیں کہ تم نے کیسا کام کیا ہے۔ بلیس!...... یہ تم کیا کیا ہے؟''

آہستہ آہستہ سلگ ہارن کمرے میں چلتے رہے اور متفرق تریاقوں کا جائزہ لیتے رہے۔ کسی کا بھی کام پایہ تکمیل تک نہیں پہنچ پایا تھا

حالانکہ سلگ ہارن کے آنے سے قبل ہرمائنی اپنی بوتل میں کچھ اور محلول ڈالنے کی کوشش کر رہی تھی۔ رون پوری طرح شکست خوردہ دکھائی دے رہا تھا اور وہ اپنے کڑاہی سے اُٹھنے والے ثقیف سیاہ دھوئیں کو نہ سونگھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ ہیری اپنے تھوڑے پسینے میں شرابور ہاتھ میں زہرمہرہ دبا کر انتظار کر رہا تھا۔

سلگ ہارن ان کی میز پر سب سے آخر میں پہنچے۔ انہوں نے ارنئی کی کڑاہی کو سونگھا اور تیوری چڑھاتے ہوئے رون کی کڑاہی تک پہنچے۔ وہ رون کی کڑاہی کے قریب بالکل نہیں رُکے بلکہ جلدی سے پیچھے ہٹ گئے۔

''اور تم ہیری......'' انہوں نے کہا۔ ''تمہارے پاس مجھے دکھانے کیلئے کیا ہے؟''

ہیری نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا اور مٹھی کھول دی جس میں زہرمہرہ دکھائی دے رہا تھا۔

سلگ ہارن نے اس کی طرف پورے دس سیکنڈ تک دیکھا۔ ہیری کو ایک پل کیلئے محسوس ہوا کہ کہیں وہ اس پر چیخنے چلانے والے تو نہیں ہیں پھر انہوں نے اپنا سر پیچھے ہٹا اور پھر خاموش کلاس روم میں ان کا فلک شگاف قہقہہ گونج اُٹھا۔

''ذرا اس لڑکے کی جرأت تو دیکھو!'' وہ گونجتی ہوئی آواز میں بولے اور زہرمہرہ اس کے ہاتھ سے لے کر اوپر لہرا کر سب کو دکھایا تا کہ پوری کلاس اسے اچھی طرح دیکھ لے۔ ''اوہ! تم بالکل اپنی ماں جیسے ہی ہو......ٹھیک ہے، میں یہ نہیں سکتا ہوں کہ تم غلط ہو...... زہرمہرہ یقینی طور پر ان تمام زہریلے مرکبات کا اکسیر تریاق ہے......''

ہرمائنی کا چہرہ پسینے سے شرابور ہو چکا تھا اور اس کی ناک پر راکھ لگی ہوئی تھی۔ وہ آگ بگولا دکھائی دے رہی تھی، اس کے نامکمل تریاق میں باون اجزاء تھے، جن میں اس کے اپنے بالوں کا ایک گچھا بھی شامل ہو چکا تھا۔ اس کا زہریلا مرکب سلگ ہارن کی پشت پر ابل رہا تھا مگر سلگ ہارن کی نظریں تو صرف ہیری پر ہی جمی ہوئی تھیں۔

''اور تم نے اپنی مدد آپ زہرمہرے کے بارے میں سوچ لیا، ہے نا...... ہیری؟'' ہرمائنی نے دانت پیستے ہوئے اس سے پوچھا۔

''ایک حقیقی جادوئی مرکبات بنانے والے طبیب کو اسی قسم کے انفرادی ہیجان کی ضرورت ہوتی ہے۔'' سلگ ہارن، ہیری کے بولنے سے پہلے ہی خوشی سے کلکاریاں بھرتے ہوئے بول اُٹھے تھے۔ ''بہرحال، یہ اپنی ماں کی طرح ذہین ہے۔ اس میں بھی جادوئی مرکبات بنانے کی انفرادی صلاحیت اور سمجھ بوجھ موجود تھی۔ میں سمجھ سکتا ہوں کہ یقینی طور پر ہیری میں یہ خوبی للّی سے ہی منتقل ہوئی ہے...... ہاں! ہیری...... بالکل! اگر تمہارے ہاتھ میں زہرمہرہ ہے تو ظاہر ہے کہ اس سے کام بن جائے گا...... مگر چونکہ یہ ہر زہر پر کام نہیں کر سکتا ہے اور کافی نایاب ہوتا ہے، اس لئے تریاق بنانے کا طریقہ ضرور معلوم ہونا چاہئے......''

اس کلاس روم میں ایک ہی فرد ہرمائنی سے زیادہ غصے میں بھڑک رہا تھا اور وہ ملفوائے تھا...... ہیری کو یہ دیکھ کر مسرت ہوئی کہ اس نے اپنے اوپر بلی کی قے جیسی کوئی چیز چھلکا لی تھی۔ اس سے پہلے کہ کوئی بھی اس بات پر غم و غصے کا اظہار کر پائے کہ ہیری کچھ کئے بنا

ہی کلاس میں سب سے اوّلین درجے پر کیسے پہنچ گیا تھا؟ کلاس کے خاتمے کیلئے گھنٹی بج اُٹھی۔

’’اب اپنا اپنا سامان سمیٹنے کا وقت آ چکا ہے۔‘‘ سلگ ہارن نے کہا۔ ’’اور دلچسپ شگوفے کیلئے گری فنڈر کیلئے دس پوائنٹس کا اضافہ!‘‘

وہ اب اپنی میز کے پیچھے پہنچ گئے تھے اور کچھ لمحات پہلے پیش آنے والے چٹکلے پر ہنسے جا رہے تھے۔ ہیری نے اپنے سامان کو سمیٹنے میں کافی دیر لگا دی اور پیچھے رُک گیا۔ نہ ہی رون نے اور نہ ہی ہرمائنی نے جاتے ہوئے اس کی حوصلہ افزائی کرنے کی زحمت گوارا کی تھی۔ دونوں ہی اس سے کچھ ناراض دکھائی دے رہے تھے۔ بالآخر کمرے میں صرف ہیری اور سلگ ہارن ہی باقی رہ گئے تھے۔

’’جلدی کرو ہیری! تمہیں اگلی کلاس کیلئے دیر ہو جائے گی!‘‘ سلگ ہارن نے شفقت بھرے لہجے میں کہا اور اپنے ڈریگن کی کھال کے بریف کیس کے سنہرے کلمپ کو کھٹاک کی سی آواز سے بند کر دیا۔

’’سر......‘‘ ہیری کو ایسا کرتے ہوئے جانے کیوں والڈی مورٹ کے برتاؤ کی یاد سی آ گئی تھی۔ ’’سر! میں آپ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں!‘‘

’’پوچھو!......میرے پسندیدہ نوجوان......ضرور پوچھو!‘‘

’’سر! میں سوچ رہا تھا کہ کیا آپ کو......آپ کو پٹاری پٹوری جادو کے بارے میں کچھ علم ہے؟‘‘

سلگ ہارن کسی مجسمے کی طرح ساکت ہو کر رہ گئے۔ ان کا گول چہرہ جیسے خود بخود اندر دھنس سا گیا۔ انہوں نے اپنی خشک ہونٹوں پر زبان پھیری اور پھر بھرائی ہوئی آواز میں بولے......

’’تم نے کیا پوچھا......؟‘‘

’’سر! میں نے پوچھا تھا کہ کیا آپ پٹاری پٹوری جادو کے بارے میں جانتے ہیں؟ دیکھئے......‘‘

’’یقیناً......ڈمبل ڈور نے تمہیں اس کام پر لگایا ہے، ہے نا؟‘‘ وہ بڑبڑاتے ہوئے غرائے۔

ان کی آواز اچانک مکمل طور پر بدل گئی تھی، اب یہ خوشنما اور شائستہ بالکل نہیں تھی، بلکہ صدمے اور دہشت سے بھری ہوئی تھی، انہوں نے اپنے سامنے والے جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک رومال باہر نکالا اور اس سے اپنے چہرے پر بہنے والے پسینے کو پونچھا۔

’’ڈمبل ڈور نے تمہیں وہ......وہ یاد دکھا دی ہے، ہے نا؟‘‘ سلگ ہارن نے پوچھا۔

’’جی سر!‘‘ ہیری نے فوراً فیصلہ کرتے ہوئے کہا کہ سچ بولنا ہی سب سے صحیح رہے گا۔

’’ہاں! ظاہر ہے۔‘‘ سلگ ہارن نے آہستگی سے کہا۔ وہ اب اپنے فق چہرے کو لگاتار پونچھ رہے تھے۔ ’’ظاہر ہے......ٹھیک ہے......اگر تم نے اس یاد کو دیکھا ہے، ہیری! تو تمہیں معلوم ہو گیا ہوگا کہ میں...... پٹاری پٹوری جادو کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتا ہوں......کچھ بھی نہیں!‘‘

انہوں نے اپنا ڈریگن کی کھال والا بریف کیس اُٹھایا اور اپنا رومال جیب میں واپس رکھتے ہوئے تیزی سے تہہ خانے کے دروازے کی طرف چل دیئے۔

''سر!'' ہیری نے بدحواسی سے کہا۔''میرا خیال تھا کہ اس یاد میں کچھ اور بھی ہوسکتا ہے......''

''تمہیں ایسا خیال آیا تھا......'' سلگ ہارن نے مڑ کر اس کی طرف بغور دیکھتے ہوئے کہا۔''پھر تو تمہیں بالکل غلط خیال آیا تھا...... بالکل غلط!''

انہوں نے آخری الفاظ گرجتے ہوئے ادا کئے تھے اور اس سے پہلے کہ ہیری مزید کچھ بول پاتا، انہوں نے باہر نکل کر تہہ خانے کا دروازہ دھڑام سے بند کر دیا۔

جب ہیری نے رون اور ہرمائنی کو اس ناکام کوشش کے بارے میں آگاہ کیا تو ان میں سے کسی نے بھی ہمدردی کا اظہار نہیں کیا۔ ہرمائنی ابھی تک اس بات پر ناراض تھی کہ ہیری نے صحیح طریقے سے کام کئے بغیر ہی اسے ایک بار پھر پیچھے چھوڑ دیا تھا۔ رون کو بھی اس بات کا گہرا رنج تھا کہ ہیری نے اسے بھی زہر مہرہ کیوں نہیں لا کر دیا تھا؟

''اگر ہم دونوں ہی ایسا کرتے تو یہ کھلی حماقت ثابت ہوتی۔'' ہیری تنگ آ کر غراتے ہوئے بولا۔''میں انہیں محض نرم کرنے کی کوشش کر رہا تھا تا کہ میں ان سے والڈی مورٹ کے بارے میں پوچھ سکوں......اور تم اب تو اس کی عادت ڈال لو......'' اس نے چڑ چڑے انداز میں کہا جب رون والڈی مورٹ کا نام سن کر اچانک دہشت زدہ ہو کر چونک اُٹھا تھا۔

اپنی ناکامی اور دونوں دوستوں رون اور ہرمائنی کی بے رُخی کو دیکھتے ہوئے ناراض ہیری کچھ دن تک اس بارے میں گہری سوچ بچار میں ڈوبا رہا کہ سلگ ہارن کے معاملے میں اسے آئندہ کیا لائحہ عمل اختیار کرنا چاہئے؟ بالآخر اس نے یہ فیصلہ کیا کہ اسے تھوڑے عرصے کیلئے سلگ ہارن کو یہ سمجھنے دینا چاہئے کہ وہ پٹاری پٹوری جادو کے معاملے میں سب کچھ بھول چکا ہے، سب سے بہتر تو یہ رہے گا کہ انہیں محفوظ ہونے کا جھوٹا دلاسہ دلانے کے بعد ہی ان پر دوسرا حملہ کیا جائے۔

جب ہیری نے سلگ ہارن سے دوبارہ اس ضمن میں کوئی سوال نہیں پوچھا تو وہ پہلے کی طرح ہی اس کے ساتھ شفقت بھرا سلوک کرنے لگے اور اس بات کو اپنے ذہن سے نکال دیا۔ ہیری انتظار کرتا رہا کہ وہ اسے اپنی کسی تقریب میں میں شامل ہونے کیلئے مدعو کریں۔ وہ اس بار ان کی دعوت قبول کرنے کا فیصلہ کر چکا تھا، چاہے اس کیلئے اسے اپنی کیوڈچ مشقوں کو کسی اور دن پر منتقل کرنا پڑے۔ بدقسمتی سے اسے اگلے کئی دنوں تک ایسا کوئی دعوت نامہ موصول نہیں ہو پایا۔ ہیری نے ہرمائنی اور جینی سے بھی تصدیق کی، انہوں نے بھی واضح طور پر بتایا کہ انہیں سلگ کلب کی طرف سے کسی قسم کا کوئی دعوت نامہ نہیں دیا گیا ہے، اور جہاں تک وہ دونوں جانتی تھیں، کسی اور کو بھی تقریب میں نہیں بلایا گیا تھا......یعنی سرے سے تقاریب کے انعقاد کا سلسلہ یکدم رُک سا گیا تھا۔ ہیری سوچنے لگا کہ اس کا کہیں یہ مطلب تو نہیں ہے کہ سلگ ہارن جتنے بھلکّڑ دکھائی دے رہے تھے، اتنے نہیں ہیں...... وہ ہیری کو دوبارہ یہ سوال

پوچھنے کا موقع ہرگز نہیں دینا چاہتے تھے۔

اس دوران ہوگورٹس کی لائبریری نے ہرمائنی کو پہلی بار دھوکا دیا تھا۔ اس بات کا اسے اتنا شدید دھچکا پہنچا کہ وہ یہ بات بھی بھول گئی کہ وہ زہرمہرہ کے معاملے پر ہیری سے ناراض تھی۔

''مجھے پٹاری پٹوری جادو کے بارے میں ایک بھی وضاحتی سراغ نہیں مل پایا!'' اس نے ہیری کو بتایا۔ ''ایک بھی نہیں...... میں نے پورا ممنوعہ شعبہ بھی کھنگال لیا اور سب سے بھیانک کتاب کو بھی جو سب سے زیادہ لرزہ خیز مرکبات بنانے طریقے بتاتی ہے...... لیکن کہیں سے بھی کچھ نہیں ملا۔ 'اعلیٰ درجے کے خبیث جادو کی رہنما کتاب' میں سے مجھے بس یہی معلوم ہو پایا ہے، دیکھو! اس میں لکھا ہے کہ...... پٹاری پٹوری جادو، تاریک جادوئی ایجادات میں سے سب سے خوفناک اور بری چیز ہے، اس کی مزید کوئی تشریح نہ تو ہم کریں گے اور نہ ہی اس کے بارے میں کسی قسم کی ہدایت یا حوالہ دیں گے'...... میرا کہنے کا مطلب ہے کہ تو پھر اس کا خواہ مخواہ ذکر کرنے کی کیا ضرورت تھی؟'' اس نے درشت لہجے میں کہا اور قدیمی کتاب کو بند کر دیا، اسی لمحے کتاب میں سے ایک بھوت جیسی چیخ کی آواز سنائی دی تھی۔ ''اوہ اپنا منہ بند رکھو!'' وہ غرائی اور اور کتاب کو اپنے بستے میں ٹھونس لیا۔

فروری کے آنے تک سکول کے اردگرد جمی ہوئی برف پگھلنے لگی اور اس کی جگہ ایک پھسلنے والا خطرناک کیچڑ دکھائی دینے لگا۔ ارغوانی بھورے بادل آسمان سے اتر کر سکول کے قریب آ گئے تھے اور لگاتار بارشیں ہونے کی وجہ سے گھاس پر کیچڑ زدہ پھسلن ہو گئی تھی۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ چھٹے سال میں پڑھنے والے طلباء کا پہلا ثقاب اُڑان والا سبق کھلے میدان کے بجائے بڑے ہال میں منعقد کیا گیا۔ یہ سبق ہفتے کی صبح پر رکھا گیا تا کہ کسی بھی طالبعلم کی نصابی کلاس کا حرج نہ ہو۔

جب ہیری اور ہرمائنی بڑے ہال میں پہنچے (رون لیونڈر کے ہمراہ پہلے سے وہاں موجود تھا) تو انہوں نے دیکھا کہ وہاں سے میزیں غائب ہو چکی تھی۔ بارش بلند و بالا کھڑکیوں پر ضربیں لگا رہی تھی اور بڑے ہال کی جادوئی چھت ان کے اوپر سیاہی مائل بادلوں جیسے دکھائی دے رہی تھی۔ وہاں پر چاروں فریقوں کے منتظمین موجود تھے...... پروفیسر میک گوناگل، پروفیسر سنیپ، پروفیسر فلٹ وک اور پروفیسر سپراؤٹ۔ ان کے علاوہ وہاں ایک پستہ قد جادوگر بھی موجود تھا جس کے سامنے تمام طلباء کھڑے تھے، اس کی بھنویں بے رنگ تھیں، اس کے بال پتلے اور نرم تھے اور اس کا بدن کافی ہلکا اور دبلا پتلا دکھائی دیتا تھا۔ جسے تیز ہوا کا کوئی جھونکا آسانی سے اُڑا کر دور لے جا سکتا تھا۔ ہیری کو یہ خیال آیا کہ کہیں ثقاب اڑان بھرنے کیلئے اوجھل ہونے اور نمودار ہونے کے لگاتار عمل کے باعث ایسا تو نہیں ہے کہ اس کا بدن کمزور ہو گیا تھا یا پھر کہیں ثقاب اُڑان بھرنے کیلئے کمزور اور نحیف بدن ہونا ضروری تو نہیں تھا۔

جب تمام طلباء پہنچ گئے اور فریقوں کے منتظمین نے انہیں خاموش کروایا تو محکمے کا مقررہ جادوگر گلا کھنکار کر بولا۔ ''صبح بخیر...... میرا نام ولکی ٹائیکروس ہے اور میں اگلے بارہ ہفتوں تک محکمے کی طرف مقرر کردہ ثقاب اُڑان کیلئے اتالیق رہوں گا۔ مجھے توقع ہے کہ اس عرصے میں میں آپ کو ثقاب اُڑان بھرنے کی صحیح تکنیک سے روشناس کرانے میں کامیاب رہوں گا......''

''ملفوائے خاموش رہو اور اپنے اتالیق کی بات پر دھیان دو!'' اچانک پروفیسر میک گوناگل نے بلند آواز میں ڈانٹتے ہوئے کہا۔

سب نے مڑ کر اس کی طرف دیکھا۔ ملفوائے کا چہرہ گلابی ہو گیا تھا۔ وہ کریب سے کسی بات پر سرگوشی بھرے لہجے میں بحث کر رہا تھا۔ جب میک گوناگل کی ڈانٹ سن کر وہ کریب سے دور ہٹا تو بہت ناراض دکھائی دے رہا تھا۔ ہیری نے جلدی سے سنیپ کی طرف دیکھا۔ وہ بھی تھوڑے چڑ چڑے دکھائی دے رہے تھے۔ ہیری کو پورا یقین تھا کہ وہ ملفوائے کی بدتمیزی کی وجہ سے منہ بنائے ہوئے نہیں تھے بلکہ اس کی حقیقی وجہ تو یہ تھی کہ میک گوناگل نے ان کے فریق کے کسی طالبعلم کو جھڑک دیا تھا۔

''......تب تک آپ میں زیادہ تر افراد اپنا حقیقی امتحان دینے کیلئے تیار ہو چکے ہوں گے۔'' ٹائیکروس نے اپنی بات آگے بڑھائی، اس کے انداز سے یوں لگا جیسے اس کی تقریر میں کسی نے مداخلت ہی نہ کی ہو۔ ''جیسا کہ آپ لوگ جانتے ہی ہوں گے، ہوگورٹس کے اندر نقاب اُڑان کیلئے اوجھل ہونا یا ظاہر ہونا عام طور پر ممکن نہیں ہوتا ہے، چونکہ آپ لوگ اپنے سبق کی مشق کر سکیں، اس لئے ڈمبل ڈور نے اوجھل ہونے اور نمودار ہونے کے حفاظتی بند کو غیر مؤثر بنانے کیلئے اس بڑے ہال میں خصوصی جادوئی حصار قائم کیا ہے، اس حصار کو ایک گھنٹے کے بعد ہٹا لیا جائے گا۔ آپ لوگ اچھی طرح سے سمجھ لیں کہ آپ اس ہال کی دیواروں کے باہر اوجھل نہیں ہو پائیں گے اور ایسی کوشش کرنا دانشمندی بھی نہیں ہوگی...... میرا خیال ہے کہ اب آپ سب اس ترتیب سے کھڑے ہو جائیں کہ آپ کے سامنے کم از کم پانچ فٹ خالی جگہ موجود رہے۔''

ہڑ بڑاہٹ مچی اور دھکم پیل ہونے لگی۔ جب طلباء دور ہٹنے کیلئے ایک دوسرے سے ٹکرائے اور دوسروں کو اپنی جگہ سے پیچھے ہٹنے کا حکم دینے لگے تو فریقوں کے منتظمین نے فوراً ان کے درمیان پہنچ کر انہیں ترتیب سے درست کھڑا کیا اور ایک دوسرے سے نوک جھونک سے روکا۔

''ہیری! تم کہاں جا رہے ہو؟'' ہرمائنی نے حیرت سے پوچھا۔

مگر ہیری نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ تیزی سے ہجوم کے درمیان میں سے نکلتا ہوا جا رہا تھا۔ وہ اس جگہ کے دوسری جانب جا نکلا جہاں پروفیسر فلٹ وک ریون کلا کے کچھ طلباء کو ترتیب سے کھڑا کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ پریشانی کی بات تو یہ تھی کہ تمام طلباء پہلی قطار میں کھڑا ہونے کی کوشش کر رہے تھے۔ پھر وہ پروفیسر سپراؤٹ کے قریب سے گزرا جو ہفل پف فریق کے طلباء کو درست ترتیب سے کھڑا کر رہی تھیں۔ ارنئی میک ملن کے عقب سے نکل کر اس نے خود کو ہجوم کے آخر میں سب سے پیچھے والی قطار میں خود کو کھڑا کیا۔ ملفوائے معمول کی ہڑ بونگ سے فائدہ اُٹھا کر ایک بار پھر کریب کے ساتھ بحث میں مشغول ہو چکا تھا۔ کریب ملفوائے سے پانچ فٹ کے فاصلے پر کھڑا تھا اور بغاوت پر اترا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''مجھے نہیں معلوم! اور کتنا وقت خرچ ہوگا، سمجھ گئے؟'' ملفوائے نے کریب سے کہا، اسے یہ معلوم ہی نہیں تھا کہ ہیری ٹھیک اس

کے عقب میں کھڑا تھا۔ ''مجھے جتنی امید تھی، اس سے کافی زیادہ وقت خرچ ہو چکا ہے......''

کریب نے کچھ کہنے کیلئے اپنا منہ کھولا مگر ملفوائے نے اندازہ لگا لیا کہ وہ کیا کہنے والا تھا۔

''دیکھو! یہ جاننا تمہارا کام نہیں ہے کہ میں کیا کر رہا ہوں، کریب! تم اور گوئل بس اتنا ہی کرو جتنا میں تمہیں بتا رہا ہوں، تم بس خاموشی سے پہریداری کا کام سنبھالے رکھو......''

''اگر میں اپنے دوستوں سے پہرہ دلوانے کا خواہش مند ہوتا تو میں انہیں یہ بتا دیتا ہوں کہ میں کیا کر رہا ہوں؟'' ہیری نے اتنی زور سے کہا کہ اس کی آواز ملفوائے کی سماعت تک پہنچ جائے۔

ملفوائے اس کی آواز پر پھرتی سے مڑا اور اس کا ہاتھ اس کی چھڑی پر جا پہنچا مگر اسی وقت چاروں فریقوں کے منتظمین زور سے گرجے۔ ''خاموش......!''

ہر طرف گہری خاموشی چھا گئی۔ ملفوائے ہیری کو نظر انداز کر کے دوبارہ سیدھا گھوم گیا۔

''شکریہ......'' ٹائیکروس نے اپنی چھڑی لہراتے ہوئے کہا۔ ''اور اب شروع کرتے ہیں!''

اگلے ہی لمحے تمام طلباء کے سامنے فرش پر قدیمی زمانہ کے لکڑی کے گول کڑے نمودار ہو گئے۔

''نقاب اُڑان بھرتے ہوئے تین اہم امور ہمیشہ یاد رکھنا پڑتے ہیں۔'' ٹائیکراس نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ''منزل مقصود...... متعین حدود......اور مطلوبہ منصوبہ!''

''پہلا مرحلہ!'' انہوں نے تھوڑے توقف سے کہا۔ ''اپنے ذہن کو پوری یکسوئی کے ساتھ اپنی منزل مقصود پر مرتکز کرو، جہاں تم پہنچنا چاہتے ہو۔ یہاں پر تمہیں اپنے سامنے موجود کڑوں کے اندر خالی جگہ پر توجہ مرتکز کرنا ہوگی...... یہ تمہاری منزل مقصود ہے......''

سب لوگوں کنکھیوں سے ادھر ادھر دیکھ کر یہ جائزہ لیا کہ باقی افراد بھی اپنے کڑوں کے حلقوں کی طرف متوجہ تھے یا نہیں! پھر وہ ہدایت کے مطابق اپنے اپنے سامنے پانچ فٹ کے فاصلے پر موجود لکڑی کے گول کڑوں کو گھورنے لگے۔ ہیری نے بھی اپنے کڑے کے حلقے میں دھول سے اَٹے ہوئے فرش کو دیکھا اور اپنی توجہ کو اس پر مرتکز کرتے ہوئے اپنے دماغ میں رینگتے ہوئے دوسرے خیالات کو ہٹانے کی کوشش کی۔ یہ ناممکن امر تھا کیونکہ وہ اس بات پر متفکر تھا کہ ملفوائے ایسا کون سا کام کر رہا تھا جو اسے پہریداری کی ضرورت درپیش تھی؟

''دوسرا مرحلہ!'' ٹائیکروس نے بلند آواز میں کہا۔ ''اس بات کا تعین کرو کہ تم واقعی اس جگہ پر جانا چاہتے ہو۔ اس جگہ پر پہنچنے کی خواہش کو اپنے دماغ کی گہرائی سے بدن کے ہر حصے کی رگ رگ تک پہنچا دو۔ یہ وہ متعین حدود ہے جس کے آپ کو اپنے پورے جسم کو مائل کرنا ہے۔''

ہیری نے چپکے سے اردگرد نظر دوڑائی۔ اس کے بائیں پہلو میں ارنئی میک ملنا پنے لکڑی والے کڑے کے حلقے پر اتنی شدت سے

توجہ مرتکز کرنے کی کوشش کر رہا تھا کہ اس کا پورا چہرہ گلابی پڑ چکا تھا۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ کیوڈچ کی بڑی گیند قواف جتنے بڑے انڈے کو بدن سے نکالنے کی سعی کر رہا ہو۔ ہیری نے اپنی ہنسی بمشکل روکی اور جلدی سے اپنی نگاہ اپنے کڑے کے حلقے پر جمائی۔

''اور تیسرا مرحلہ!'' ٹائیکروس نے کہا۔ ''اپنی جگہ پر گھومنا مگر صرف اسی وقت جب میں حکم دوں...... تین کی گنتی پر عدم وجودیت کے احساس کے ساتھ مطلوبہ منصوبے کی تکمیل کرتے ہوئے بڑھنا ہے...... ایک......''

ہیری نے ایک بار پھر مڑ کر دیکھا۔ بہت سے طلباء اتنی جلدی ثقاب اُڑان بھرنے کا سوچ کر ہی دہشت زدہ دکھائی دینے لگے تھے

''دو......''

ہیری نے اپنے ارتکاز کو ایک بار پھر کڑے کے حلقے میں یکسو کرنے کی کوشش کی۔ وہ اب تک بھول چکا تھا کہ اسے کون سی تین باتیں یاد رکھنا تھیں۔

''تین......''

ہیری اپنی جگہ پر گھوما، اس کا توازن بگڑ گیا اور وہ گرتے گرتے بمشکل بچ پایا۔ ایسا صرف اسی کے ساتھ نہیں ہوا تھا۔ پورے ہال میں اچانک متعدد طلباء لڑکھڑا گئے تھے۔ نیول تو اپنی پیٹھ کے بل فرش پر گر گیا تھا۔ دوسری طرف، ارنئی میک ملن ایڑھیوں کے بل گھوم کر چھلانگ مار کر کڑے کے حلقے میں جا پہنچا تھا۔ وہ ایک لمحے کیلئے پرجوش دکھائی دیا مگر اسی وقت اس کا دھیان گیا کہ ڈین تھامس اس کی طرف دیکھ کر زور زور سے ہنس رہا تھا۔

''کوئی بات نہیں...... کوئی بات نہیں!'' ٹائیکروس نے ہنستے ہوئے کہا جنہیں اس سے الگ اور زیادہ عمدہ مظاہرے کی توقع بھی نہیں تھی۔ ''سب لوگ اپنے کڑوں کو درست کر کے اپنی پرانی جگہ پر واپس پہنچ جاؤ......''

دوسری کوشش بھی پہلی کوشش سے زیادہ اچھی نہیں رہی۔۔ تیسری کوشش بھی اتنی ہی بری ثابت ہوئی۔ چوتھی کوشش تک کوئی انوکھی بات ظاہر نہیں ہوئی۔ اس کوشش کے دوران ایک وحشتناک منظر دیکھنے کو ضرور ملا تھا۔ ایک درد بھری چیخ سنائی دی۔ تمام لوگوں نے دہشت بھری نظروں سے مڑ کر دیکھا۔ ہفل پف فریق کی طالبہ سوزن بونز اپنے چھلے میں ایک پاؤں پر اچھل رہی تھی اور اس کا بایاں پاؤں پانچ فٹ دور اسی جگہ پر رہ گیا تھا جہاں وہ پہلے کھڑی تھی۔

فریقوں کے منتظمین جلدی سے سوزن بونز کے پاس پہنچے اور ایک تیز دھماکہ ہوا ارغوانی دھواں پھیلا، جس کے چھٹنے کے بعد سوزن بونز سسکیاں بھرنے لگی۔ اس کا پاؤں تو واپس جڑ گیا تھا مگر وہ صدماتی کیفیت سے بے حد سہمی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔

''منقسم ہونا...... یا بدن کے اعضاء کی علیحدگی، ایسا تب ہوتا ہے جب ذہنی ارتکاز سے متعین حدود کا احساس بدن کے رگ و پے میں درست انداز میں نہ دوڑ رہا ہو۔'' ٹائیکروس نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔ ''آپ کو پوری طرح اپنی منزل مقصود پر توجہ مرتکز کرنا ہے اور کسی جلد بازی کے بغیر اس ارتکاز کی کیفیت کو بڑھاتے جانا ہے...... دیکھئے ایسے!''

ٹائیکروس اپنی جگہ سے آگے بڑھے اور کڑے سے کافی دور اپنی جگہ پر دایاں بازو پھیلا کر خود کو دائروی انداز میں گھمایا اور وہاں سے اوجھل ہو کر ہال کے عقبی حصے میں دوبارہ نمودار ہو گئے۔

''تین ضروری اصولوں کو ذہن نشین رکھو! چلو اب دوبارہ کوشش کرو......ایک دو تین!''

مگر ایک گھنٹے کی مشق کے بعد بھی سوزن بونز کے لرزہ خیز واقعے کے علاوہ کوئی زیادہ سنسنی خیز صورت حال دکھائی نہیں دے پائی۔ ٹائیکروس کا انداز متوحش یا بدحواس نہیں دکھائی دے رہا تھا۔ وہ اپنی چوغے کی ڈوری گلے پر کستے ہوئے بولے۔''اگلے ہفتے کو دوبارہ ملاقات ہوگی، اس دوران ان تین اصولوں کو پکی طرح ذہن نشین کرتے رہنا۔ منزل مقصود، متعین حدوداور مطلوبہ منصوبہ!''

اس کے ساتھ ہی انہوں نے اپنی چھڑی لہرائی اور لکڑی کے کڑے غائب ہو گئے پھر وہ پروفیسر میک گوناگل کے ساتھ ہال سے باہر نکل گئے۔ ان کے جاتے ہی گفتگو کا سلسلہ شروع ہو گیا اور طلباء اپنی کیفیات کا تذکرہ کرتے ہوئے بیرونی ہال کی طرف بڑھنے لگے۔

''تم نے کیسا کیا؟'' رون نے جلدی سے ہیری کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔''مجھے محسوس ہوتا ہے کہ آخری کوشش میں مجھے کچھ الگ احساس ہوا تھا......میرے پاؤں میں جھنجھناہٹ سی ہوتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی......''

''وون وون، مجھے لگتا ہے کہ تمہارے جوتے تنگ ہو گئے ہوں گے۔'' ان کے عقب سے ایک چہکتی ہوئی آواز آئی اور ہرمائنی مسکراتے ہوئے پاس سے گزر گئی۔

''مجھے تو ایسا کوئی احساس نہیں ہوا...... بلکہ کوئی دوسرا احساس بھی نہیں ہو پایا۔'' ہیری نے ہرمائنی کی طنز کو نظرانداز کرتے ہوئے کہا۔''مگر مجھے ابھی اس کی کوئی پرواہ نہیں ہے......''

''تمہارے کہنے کا کیا مطلب ہے کہ تمہیں کوئی پرواہ نہیں ہے؟...... کیا تم ثقاب اُڑان نہیں بھرنا چاہتے ہو؟'' رون نے حیرانگی سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''دراصل! مجھے اس کی کوئی فکر نہیں ہے، مجھے بہاری ڈنڈے پر اُڑنا زیادہ پسند ہے۔'' ہیری نے ہنس کر کہا اور پھر پیچھے مڑ کر دیکھا کہ ملفوائے کہاں تھا؟ بیرونی ہال میں پہنچ کر ہیری تیزی سے چلنے لگا اور رون کی طرف دیکھ کر بولا۔''جلدی چلو...... مجھے ضروری کام کرنا ہے......''

حیرت میں گم صم رون ہیری کے تعاقب میں قریباً دوڑتا ہوا فری فنڈر ہال میں پہنچا۔ پیوس نامی شرارتی بھوت کی وجہ سے انہیں تھوڑی تاخیر ہوگئی جس نے چوتھی منزل پر ایک دروازہ بند کر دیا تھا۔ پیوس ہر آنے والے سے کہہ رہا تھا کہ وہ انہیں اس وقت گزرنے دے گا جب وہ اپنی پتلون میں آگ لگا کر دکھائیں گے۔ ہیری اور رون مڑ کر دوسرے راستے سے چلے گئے۔ وہ راہداری کے خفیہ مختصر راستے سے ہوتے ہوئے پانچ منٹ بعد فربہ عورت کی تصویر کے راستے سے گزر کر گری فنڈر ہال میں پہنچ گئے تھے۔

''کیا تم مجھے بتانا پسند کرو گے کہ تم کیا کرنا چاہتے ہو؟'' رون نے ہانپتے ہوئے پوچھا۔

''اوپر کمرے میں چلو!'' ہیری نے کہا اور وہ ہال عبور کرتے ہوئے اس دروازے کی طرف بڑھ گئے جو لڑکوں کے کمروں کی سیڑھیوں تک جاتا تھا۔ جیسا کہ ہیری کو امید تھی، ان کا کمرہ بالکل خالی تھا۔ اس نے جلدی سے اپنا صندوق کھولا اور اس میں سے کچھ تلاش کرنے لگا جبکہ رون ادھیڑ بن میں اس کی طرف دیکھتا رہ گیا۔

''اوہ ہیری......''

''ملفوائے، کریب اور گوئل سے پہریداری کروا رہا ہے۔ وہ کچھ دیر پہلے کریب سے اس بارے میں بحث کر رہا تھا۔ میں جاننا چاہتا ہوں کہ...... آہ مل گیا......''

ہیری کا چہرہ دمک اُٹھا۔ اسے وہ چیز مل گئی تھی جسے وہ تلاش کر رہا تھا۔ خالی چرمئی کاغذ کا تہہ کیا ہوا چوکور ٹکڑا۔ اس نے اسے کھولا اور اپنی چھڑی کی نوک سے تھپتھپایا۔

''میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں کوئی نیکی نہیں کروں گا۔''

فوراً چرمئی کاغذ کی سطح پر ہوگورٹس کا نقشہ ابھر آیا۔ یہاں سکول کی ہر منزل کا پورا نقشہ دکھائی دے رہا تھا۔ اس میں ننھے ننھے سیاہ نقطے حرکت کرتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے، جن کے قریب ایک مستطیل ربن میں ان کے نام لکھے ہوئے تھے، یہ سب نقطے دراصل سکول میں موجود طلباء، طالبات اور اساتذہ وغیرہ تھے جو مختلف جگہوں پر موجود تھے یا چل رہے تھے۔

''اس میں ملفوائے کو تلاش کرنے میں میری مدد کرو......'' ہیری نے عجلت سے کہا۔

اس نے میوارڈ کا نقشہ اپنے بستر پر پھیلا دیا۔ اس کے بعد وہ اور رون اس پر جھک کر ملفوائے کے نقطے کو تلاش کرنے لگے۔

''وہ رہا......'' رون نے ایک منٹ بعد کہا۔ ''دیکھو! وہ سلے درن کے ہال میں موجود ہے...... پارکنسن، زبینی، کریب اور گوئل کے ساتھ......''

ہیری کو یہ دیکھ کر کافی مایوسی ہوئی، اس نے الجھی ہوئی نظروں سے نقشے کی طرف دیکھا اور پھر اگلے لمحے اس کے وجود میں ولولہ خیز لہر دوڑنے لگی۔

''میں آئندہ نقشے کی مدد سے اس پر نظر رکھوں گا۔'' اس نے تلخی سے کہا۔ ''جونہی میں اسے کہیں منڈلاتا ہوا دیکھوں گا یا کہیں کریب اور گوئل کو پہریداری کرتے ہوئے دیکھوں گا، میں فوراً غیبی چوغہ پہن کر وہاں پہنچ کر یہ معلوم کرنے کی کوشش کروں کہ وہ کیا کر......''

اس نے اپنی بات ادھوری چھوڑ دی کیونکہ کمرے میں نیول پہنچ چکا تھا۔ اس سے کپڑا جلنے کی بدبو آ رہی تھی۔ وہ اپنے صندوق کی طرف لپکا اور اس میں نئی پتلون تلاش کرنے لگا۔

ملفوائے کو رنگے ہاتھ پکڑنے کے فیصلے کے باوجود ہیری کو اگلے دو ہفتوں تک کوئی خاص کامیابی نہیں ہو پائی۔ حالانکہ اس نے نقشے کو بار بار دیکھا، کئی بار تو وہ اسے دیکھنے کیلئے کلاسوں کے درمیان میں غیر معمولی طور پر بہانہ بازی کر کے باتھ روم تک لے گیا۔ مگر ملفوائے ایک مرتبہ بھی کسی مشکوک جگہ پر دکھائی نہیں دے پایا۔ ویسے اس نے یہ ضرور دیکھا تھا کہ کریب اور گوئل معمول کے برعکس کئی بار سکول کی راہداریوں میں آوارہ گردی کر رہے تھے۔ کئی بار تو وہ سنسان راہداریوں میں دیر تک ساکت کھڑے ہوئے بھی دکھائی دیئے تھے مگر اس دوران ملفوائے ان کے قریب دور دور تک موجود نہیں تھا بلکہ وہ تو نقشے میں کہیں بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ یہ نہایت پراسرار اور عجیب راز تھا جسے ہیری سمجھ نہیں پایا۔ ہیری نے اس امکان پر غور کیا کہ ملفوائے کہیں چوری چھپے سکول سے باہر تو نہیں جا رہا ہے؟ مگر اسے کچھ بھی سمجھ میں نہیں آیا کہ وہ ایسا کیسے کر رہا ہوگا؟ کیونکہ اب تو سکول کے اندر اور باہر حفاظتی انتظامات کافی سخت ہو چکے تھے۔ انہوں محض یہی محسوس ہوا کہ وہ نقشے میں دکھائی دینے والے ہزاروں نقطوں کے درمیان ملفوائے کے نقطے کو صحیح طور پر تلاش نہیں کر پا رہا تھا۔ ملفوائے، کریب اور گوئل عموماً ایک ساتھ ہی رہتے تھے مگر اب وہ الگ الگ دکھائی دے رہے تھے۔ ہیری نے سوچا کہ عمر بڑھنے پر ایسی باتیں اکثر ہو جایا کرتی ہیں...... پھر اس نے غمگین احساس سے سوچا کہ رون اور ہرمائنی اس بات کا جیتا جاگتا ثبوت ہیں۔

فروری مارچ میں بدل گیا مگر موسم میں کوئی تبدیلی دکھائی نہیں دے پائی۔ بس موسم نم آلود ہونے کے ساتھ ساتھ تھوڑا ہوادار ہو چکا تھا۔ اس دوران تمام فریقوں کے ہالوں میں ایک نیا نوٹس لگ چکا تھا کہ ہاگس میڈ کی اگلی سیر منسوخ کر دی گئی ہے۔ تمام طلباء اس اعلان پر شدید ناراض دکھائی دے رہے تھے۔ رون تو آگ بگولا ہو گیا تھا۔

''یہ میری سالگرہ کا موقع تھا اور میں وہاں جانے کیلئے بیتاب ہو رہا تھا۔'' اس نے تلخی سے کہا۔

''ویسے اس میں زیادہ حیرت والی بات نہیں ہے، ہے نا؟'' ہیری نے کہا۔ ''کیٹی بل کے ساتھ جو حادثہ ہوا ہے، اس کے بعد ایسا ہونا ممکن تھا......''

کیٹی بل ابھی تک سینیٹ مونگوز ہسپتال میں داخل تھی اور واپس نہیں لوٹی تھی۔ صرف یہی نہیں...... روزنامہ جادوگر میں کئی اور لوگوں کے غائب ہونے کی خبریں چھپ چکی تھیں جن میں سے کئی تعلیم پانے والے طلباء وطالبات کے رشتے دار بھی تھے۔

''اب مجھے بس اس احمقانہ نقاب اُڑان کے اسباق پر ہی دل لگانا پڑے گا۔'' رون نے چڑ چڑے انداز میں کہا۔ ''یہ میری سالگرہ کا بہت عمدہ تحفہ ہے، ہے نا؟''

تین لگاتار نشستوں کے باوجود نقاب اُڑان کی کلاس پہلے جتنی ہی مشکل دکھائی دیتی تھی حالانکہ کچھ اور لوگ بھی منقسم ہونے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ ناکامی کا غصہ کافی بڑھ چکا تھا۔ ولکی ٹائیکروس اور اس کے تین میموں (اصولوں) پر کافی ابہام پھیلا ہوا تھا۔ اس کے بتائے ہوئے تین میموں کی کئی مضحکہ خیز اصطلاحیں بھی طلباء میں مقبول ہو چکی تھیں۔ جن میں سے سب سے زیادہ عمدہ القاب منزل باؤلا کتا...... معین گوبر...... اور مطلوبہ غلاظت تھے۔

☆☆☆☆

''سالگرہ مبارک ہو رون......!'' ہیری نے مسکرا کر کہا جب یکم مارچ کو سمیس اور ڈین نے ناشتے کیلئے جاتے ہوئے شور وغل مچا کر انہیں بیدار کر ڈالا تھا۔ ''اپنا تحفہ لے لو......''

اس نے رون کے بستر پر ایک پیکٹ اچھال دیا جہاں کئی اور تحفوں کا انبار لگا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ ہیری نے اندازہ لگایا کہ یہ سب تحفے یقیناً گھریلو خرسوں نے ہی وہاں پہنچائے ہوں گے۔

''شکریہ......'' رون نے خوابیدہ آواز میں کہا۔

رون اُٹھ کر اپنے تحفوں کے پیکٹ کھولنے لگا تو ہیری بستر سے اُٹھا اور اپنا صندوق کھول کر اس میں سے میوارڈ کا نقشہ ڈھونڈنے لگا۔ وہ اسے استعمال کرنے کے بعد ہر بار صندوق میں چھپا دیتا تھا۔ صندوق کا آدھا سامان باہر نکالنے کے بعد نقشہ اسے موزے کے نیچے دبا ہوا ملا جس میں اس نے سعادتیال کی ننھی بوتل چھپا رکھی تھی۔

''ٹھیک ہے......'' وہ خود کلامی میں بڑبڑایا اور نقشہ لے کر اپنے بستر کی طرف بڑھا۔ اس نے اپنی چھڑی باہر نکالی اور نقشے کو ٹھونک کر کہا۔ ''میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں کوئی نیکی نہیں کروں گا۔'' اس نے یہ جملہ آہستگی سے بولا تھا تاکہ نیول اسے نہ سن پائے جو اس وقت اس کے پلنگ کے پائیدان کی طرف سے گزر رہا تھا۔

''بہت لاجواب، ہیری!'' رون نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا اور کیوڈچ کے راکھے والے ان دستانوں کو اس کے پہلو میں لہرایا جو ہیری نے تحفے میں اسے دیئے تھے۔

''شکریئے کی کوئی ضرورت نہیں!'' ہیری نے بے خیالی میں کہا۔ وہ اب نقشے میں سلے درن کے ہال میں ملفوائے کو تلاش کر رہا تھا۔ ''سنو! میرا خیال ہے کہ وہ اپنے بستر پر موجود نہیں ہے......''

رون نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ اپنے تحائف کھولنے میں کافی مصروف تھا۔ ہر پیکٹ کے کھلنے کے بعد اس کے منہ سے خوشی بھری کلکاری نکل جاتی تھی۔

''سچ مچ! اس سال کو توقع سے زیادہ عمدہ چیزیں ملی ہیں!'' اس نے اعلان کیا اور سونے کی ایک وزنی گھڑی نکالی جس کے کناروں پر عجیب سی علامات بنی ہوئی تھیں اور سوئیوں کی جگہ ننھے ننھے ستارے متحرک دکھائی دے رہے تھے۔ ''دیکھو! ممی ڈیڈی نے مجھے کیا بھیجا ہے؟ اوہ میرا خیال ہے کہ میں سال بالغ بھی ہو جاؤں گا......''

''بہت شاندار......'' ہیری نے گھڑی پر ایک نظر ڈالتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر نقشے میں غور سے دیکھنے لگا۔ ملفوائے کہاں تھا؟ وہ بڑے ہال میں سلے درن کی میز پر ناشتہ بھی نہیں کر رہا تھا۔ وہ سنیپ کے آس پاس بھی نہیں دکھائی دے رہا تھا جو اپنی ذاتی لائبریری میں بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ کسی باتھ روم یا ہسپتال میں نہیں تھا......

رون نے دیگی چاکلیٹی بسکٹوں کا ایک ڈبہ ہیری کی طرف بڑھاتے ہوئے بھرائی ہوئی آواز میں پوچھا۔ ''کیا تم ان میں سے لو گے؟''

''نہیں شکریہ!'' ہیری نے اوپر دیکھتے ہوئے کہا۔ ''ملفوائے ایک بار پھر سکول میں سے غائب ہو چکا ہے......''

''ایسا ہو ہی نہیں سکتا......'' رون نے کہا اور کپڑے بدلنے کیلئے اپنے بستر سے نیچے اترا۔ اس نے دوسرا چاکلیٹی بسکٹ منہ میں ٹھونس لیا تھا۔ ''چلو! اگر تم جلدی نہیں کرو گے تو تمہیں بھوکے پیٹ ہی ثقاب اُڑان کی مشق کرنا پڑے گی...... ممکن ہے کہ اس سے ثقاب اُڑان بھرنے میں آسانی ہو جائے......'' رون نے کچھ سوچتے ہوئے چاکلیٹی بسکٹوں کے ڈبے کی طرف دیکھا اور جانے کیا سوچ کر کندھے اچکائے اور تیسرا بسکٹ نکال کر کھانے لگا۔

ہیری نے اپنے نقشے کو تہہ لگا کر چھڑی سے دوبارہ ٹھونکا اور بڑبڑایا۔ ''فساد منظّم!'' یہ الگ بات تھی کہ نقشے کا جائزہ لینے کے بعد اس کا ذہن کچھ زیادہ ہی الجھ گیا تھا۔ پھر اس نے جلدی سے کپڑے تبدیل کئے اور کھل کر غور کرنے لگا۔ ملفوائے کا جا بجا غائب ہونے والے معاملے میں کوئی نہ کوئی راز ہونا چاہئے؟ مگر اسے کچھ بھی سمجھ میں نہ آ پایا۔ یہ کیا گورکھ دھندا تھا جو اس کے ذہن کے کسی خانے میں ٹھیک سے نہیں بیٹھ رہا تھا؟ اس کا راز جاننے کیلئے سب سے عمدہ طریقہ صرف یہی تھا کہ غیبی چوغہ پہن کر اس کا تعاقب کیا جائے مگر غیبی چوغہ ہونے کے باوجود یہ خیال زیادہ قابل استعمال نہیں تھا۔ اسے کلاسوں کی پڑھائی، کیوڈچ مشقوں، ہوم ورک اور ثقاب اُڑان کے اسباق پر بھی تو توجہ دینا تھی۔ وہ سکول میں پورا پورا دن ملفوائے کے تعاقب میں تو نہیں گھوم سکتا تھا ورنہ اس کی غیر حاضری پر لوگوں کا دھیان ضرور جا سکتا تھا۔

''تم تیار ہو......'' اس نے رون سے پوچھا۔

وہ کمرے کے دروازے کی طرف کافی آگے تک پہنچ چکا تھا، تب جا کر اسے محسوس ہوا کہ رون اپنی جگہ سے ہلا تک نہیں تھا۔ وہ ابھی تک اپنے بستر پر جھکا ہوا اور بارش سے بھیگی ہوئی کھڑکی کے باہر عجیب انداز میں گھورے جا رہا تھا۔

''رون...... ناشتہ کرنے چلو!''

''مجھے بھوک نہیں ہے......''

ہیری نے اس کی طرف گھور کر دیکھا۔

''ابھی تو تم نے کہا تھا......؟''

''اچھا...... ٹھیک ہے، میں تمہارے ساتھ نیچے چلتا ہوں!'' رون نے آہ بھرتے ہوئے کہا۔ ''مگر میں اب کچھ بھی کھانا نہیں چاہتا ہوں......''

ہیری نے شک بھری نگاہ سے اس کے سراپے کو ٹٹولا۔

''تم ابھی ابھی تو چاکلیٹی بسکٹوں کا آدھا ڈبہ ہڑپ کر چکے ہو، شاید اس لئے بھوک نہیں لگ رہی ہوگی...... ہے نا؟''

''یہ اندازہ صحیح نہیں ہے!'' رون نے دوبارہ آہ بھرتے ہوئے کہا۔ ''تم نہیں...... سمجھو گے؟''

''مجھے سمجھنا بھی نہیں چاہئے!'' ھیری نے کہا حالانکہ وہ کشمکش کا شکار ہو چکا تھا، پھر وہ دروازہ کھولنے کیلئے گھوما۔

''ھیری......'' رون نے اچانک اسے آواز لگائی۔

''اب کیا ہوا؟''

''ھیری! میں اسے برداشت نہیں کر سکتا ہوں!''

''تم کیا نہیں برداشت کر سکتے ہو؟'' ھیری نے تشویش بھری آواز میں پوچھا۔ وہ اب واقعی اس کی حالت دیکھ کر پریشان ہو گیا تھا۔ رون کا چہرہ کسی قدر پیلا پڑ چکا تھا اور اسے دیکھ کر یوں محسوس ہوتا تھا کہ جیسے اسے اگلے ہی لمحے قے ہونے والی ہو۔

''میں اس کے بارے میں سوچے بنا نہیں رہ سکتا ہوں!'' رون نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔ ھیری منہ پھاڑے اس کی طرف دیکھتا رہا۔ اسے اس قسم کی بات کی امید نہیں تھی اور اسے یقین نہیں تھا کہ وہ اسے سننے کا خواہش مند تھا حالانکہ وہ دوست تھے لیکن اگر رون لیونڈر کو لو یو...... لو یو بولنے لگے گا تو اسے مداخلت کرنا ہی پڑے گی۔

''اس کا ناشتہ نہ کرنے سے کیا تعلق ہے؟'' ھیری نے اس معاملے میں ٹھنڈے مزاج کا استعمال کرنا ہی بہتر سمجھتے ہوئے پوچھا۔

''میرا خیال نہیں ہے کہ اسے میری چاہت کی شدت کا احساس ہو۔'' رون نے متوحش آواز میں کہا۔

''جہاں تک میرا اندازہ ہے، اسے تمہاری چاہت کا یقینی طور پر معلوم ہے۔ وہ دن بھر تو تمہارے بوسے لیتی رہتی ہے...... ہے نا؟'' ھیری گومگوئی کے عالم میں اسے دیکھتا ہوا بولا۔

رون کی اس کی طرف دیکھ کر حیرت سے پلکیں جھپکائیں۔

''تم کس کے بارے میں بات کر رہے ہو؟''

''اور تم کس کے بارے میں بات کر رہے ہو؟'' ھیری نے تنک کر پوچھا۔ اسے محسوس ہوا کہ یہ مبہم گفتگو بے سروپا ہوتی گئی تھی۔

''رومیلڈا ابین......'' رون نے آہستگی سے کہا اور اس نام سے اس کے چہرے پر چمک آ گئی جیسے دھوپ کھل اُٹھی ہو۔

انہوں نے قریباً ایک منٹ تک ایک دوسرے کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھا۔

''مذاق مت کرو...... تم یقیناً مذاق کر رہے ہو؟'' ھیری نے ہنس کر کہا۔

''میرا خیال ہے کہ میں...... میں اس کی محبت میں گرفتار ہو گیا ہوں، ھیری!'' رون نے گھٹی ہوئی آواز میں کہا۔

''اچھی بات ہے!'' ھیری نے رون کے قریب آتے ہوئے کہا تاکہ وہ اس کی چمکتی ہوئی آنکھوں اور زرد چہرے کا بغور جائزہ لے سکے۔ ''ٹھیک ہے...... میری طرف دیکھ کر یہ بات دوبارہ کہو!''

''میں واقعی اس کی محبت میں گرفتار ہو چکا ہوں، ہیری!'' رون نے جلدی سے اپنی بات دہرائی۔ ''کیا تم نے اس کے بال دیکھے ہیں، وہ کتنے سیاہ، چمکیلے اور ریشمی ہیں......اور اس کی آنکھیں؟......اس کی بڑی بڑی سیاہ آنکھیں......اور اس کی......''

''یہ کافی دلچسپ کہانی ہے۔'' ہیری نے ادھیڑ بن میں کہا۔ ''مگر اب مذاق ختم ہو گیا ہے اور اس قصے کو چھوڑو......آؤ نیچے چلیں!''

وہ چلنے کیلئے گھوما، وہ ابھی دو قدم ہی چل پایا تھا کہ اسی وقت اس کے دائیں کان پر زوردار مکا پڑا۔ اس کا دماغ سن ہو کر رہ گیا۔ وہ لڑکھڑاتے ہوئے قدموں کے ساتھ یہ دیکھنے کیلئے مڑا کہ کیا ہوا تھا۔ رون کی بند مٹھی تنی ہوئی تھی اور اس کا چہرہ غصے سے بھینچا ہوا تھا۔ وہ اسے دوبارہ مکا رسید کرنے والا تھا۔

ہیری نے پھرتی دکھائی، اس نے اپنی چھڑی فوراً باہر نکالی اور بغیر سوچے سمجھے ذہن میں آنے والے پہلے جادوئی کلمے کا استعمال کر ڈالا۔ ''لیویکو پورسم!''

رون کے منہ سے چیخ نکلی جب اس کی ٹانگیں ایک بار پھر چھت کی طرف اُٹھ گئی تھیں اور وہ ٹخنے کے بل ہوا میں الٹا لٹک چکا تھا۔ اس کا چوغہ نیچے کی طرف جھولنے لگا۔

''تم نے مجھے مکا کیوں مارا؟'' ہیری غصے سے گرجتا ہوا بولا۔

''تم نے اس کی تضحیک کی تھی، ہیری! تم نے کہا تھا کہ یہ سب مذاق ہے۔'' رون چیختا ہوا بولا۔ جس کا چہرہ آہستہ آہستہ بینگنی ہوتا جا رہا تھا کیونکہ اس کے بدن کا سارا خون اس کی سر کی طرف آ رہا تھا۔

''یہ تو سراسر دیوانگی ہے۔'' ہیری نے غصے سے بھڑکتے ہوئے کہا۔ ''آخر تمہیں ہو کیا گیا......''

اسی وقت اس نے رون کے بستر پر پڑے ہوئے چاکلیٹی بسکٹوں کے نصف خالی ڈبے کی طرف دیکھا اور پھر آناً فاناً سارا ماجرا کھل کر اس کے سامنے آ گیا۔

''تمہیں یہ چاکلیٹی بسکٹوں کا ڈبہ کہاں سے ملا؟''

''سالگرہ کے تحفوں میں ملا تھا!'' رون نے زور سے کہا اور آزاد ہونے کی کوشش میں ہوا میں دائروی انداز میں گھوم گیا۔ ''یاد ہے، میں نے تمہیں بھی تو یہ کھانے کی پیشکش کی تھی......''

''تم نے اس ڈبے کو زمین سے اُٹھایا تھا، ہے نا؟''

''وہ میرے بستر پر گر گیا تھا، ٹھیک ہے......اب مجھے نیچے اتارو......''

''وہ تمہارے بستر پر نہیں گرا تھا احمق کہیں کے......کیا تم یہ بات نہیں سمجھ پائے ہو؟ وہ میرا تھا، جب میں نقشہ تلاش کر رہا تھا تو میں نے ہی اسے اپنے صندوق سے باہر نکال کر پھینکا تھا۔ یہ چاکلیٹی بسکٹ مجھے رومیلڈا نے کرسمس سے قبل دیئے تھے اور ان میں الفتال مرکب کی آمیزش تھی۔'' ہیری نے غصیلے لہجے میں غراتے ہوئے کہا۔

مگراس کی تقریر کا رون پر کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔ وہ اپنی مستی میں کھویا دکھائی دے رہا تھا۔

''رومیلڈا......'' اس نے ہیری کی بات میں صرف ایک لفظ سنا تھا جسے وہ محبت بھرے لہجے میں دُہرا رہا تھا۔ ''کیا تم نے رومیلڈا کا نام پکارا، ہیری! کیا تم اسے جانتے ہو؟ کیا تم اس سے میرا تعارف کروا سکتے ہو؟''

ہیری نے لٹکتے ہوئے رون کو گھور کر دیکھا جو اسے امید بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ ہیری کا قہقہے لگانے کو جی کر رہا تھا مگر اس نے بمشکل اپنی ہنسی کو دبایا۔ اس کے دماغ کا ایک حصہ جو اس کے ٹیسیں مارتے ہوئے دائیں کان کے سب سے قریب تھا، یہ چاہتا تھا کہ وہ رون کو نیچے اتار لے اور اس وقت تماشہ کرنے کیلئے کھلا چھوڑ دے، جب تک الفتال مرکب کا اثر زائل نہ ہو جائے......مگر دوسری طرف کا حصہ کہہ رہا تھا کہ وہ اس کا دوست تھا۔ رون نے جب اس پر حملہ کیا تھا وہ اپنے ہوش وحواس میں نہیں تھا۔ ہیری نے سوچا کہ اگر رون نے رومیلڈا ابین کے سامنے اپنی دیوانگی کا برملا اظہار کر دیا تو ہیری یقیناً ایک اور مکے کا حقدار ہو گا......

''ٹھیک ہے، میں تمہارا اس سے تعارف کروا دوں گا۔'' ہیری نے تیزی سے سوچتے ہوئے کہا۔ ''میں اس وقت تمہیں نیچے لے چلتا ہوں، ٹھیک ہے......''

اس نے رون کو فرش پر تھوڑی زیادہ بے رحمی سے پھینک دیا (اس کا کان ابھی تک بری طرح درد کر رہا تھا) مگر رون پر چوٹ کا کوئی اثر نہیں تھا۔ وہ دوبارہ مسکراتا ہوا اُٹھ کھڑا ہوا۔

''وہ اس وقت سلگ ہارن کے دفتر میں موجود ہو گی؟'' ہیری نے پراعتماد لہجے میں کہا اور دروازے کی طرف بڑھا۔

''وہ وہاں کیا کر رہی ہو گی؟'' رون نے پریشانی کے عالم میں پوچھا اور اس کے پیچھے پیچھے لپکا۔

''وہ جادوئی مرکبات کی اضافی پڑھائی یعنی ٹیوشن لے رہی ہو گی۔'' ہیری نے تیزی سے سوچتے ہوئے جھوٹ گھڑ کر کہا۔

''اوہ ٹھیک ہے......'' رون نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔ ''میں اس سے پوچھوں گا کہ کیا میں اس کے ساتھ مل کر جادوئی مرکبات کی اضافی پڑھائی کر سکتا ہوں؟''

''یہ اچھا خیال ہے......تو چلیں!'' ہیری نے کہا۔

لیونڈر براؤن تصویر کے راستے پر اس کا انتظار کر رہی تھی۔ ہیری نے اس پیچیدہ صورت حال کے بارے میں تو کچھ سوچا ہی نہیں تھا۔ ''تمہیں دیر ہو گئی ہے وون وون!'' اس نے چہکتے ہوئے کہا۔ ''میرے پاس تمہاری سالگرہ کا تحفہ......''

''مجھے تنہا چھوڑ دو!'' رون نے درشت لہجے میں کہا۔ ''ہیری، رومیلڈا ابین سے میرا تعارف کروانے کیلئے لے جا رہا ہے......''

اس کے بعد لیونڈر سے ایک لفظ بولے بغیر ہی رون تصویر کے راستے باہر نکل گیا۔ ہیری نے لیونڈر کی طرف تاسف بھری نظروں سے دیکھنے کی کوشش کی مگر شاید لیونڈر کو اس کے چہرے پر تمسخرانہ مسکراہٹ کی جھلک دکھائی دے گئی ہو گی کیونکہ جب فربہ عورت کی تصویر جھولتی ہوئی بند ہو رہی تھی تو وہ غصے سے بھنبھناتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔

ہیری کوتھوڑا اندیشہ ہوا کہ کہیں سلگ ہارن ناشتے کیلئے نہ نکل گئے ہوں مگر پہلی ہی دستک پر ہی انہوں نے اپنے دفتر کا دروازہ کھولا دیا۔ وہ سبز رنگ کا مخملیں ڈریسنگ گاؤن پہنے ہوئے تھے اور انہوں نے اسی رنگ کی نائٹ کیپ بھی لگا رکھی تھی، ان کی آنکھیں کسی قدر دھندلی دکھائی دے رہی تھیں۔

''اوہ ہیری......اتنی صبح!......میں تو عموماً ہفتے کو دیر تک سونے کا عادی ہوں......'' وہ بڑبڑاتے ہوئے بولے۔

''اوہ پروفیسر! آپ کو اتنی صبح پریشان کرنے کیلئے واقعی معذرت خواہ ہوں۔'' ہیری نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔ اس کے عقب میں رون اپنے پنجوں کے بل اُٹھ کر سلگ ہارن کے دفتر کے اندر جھانکنے کی کوشش کر رہا تھا۔ ''مگر میرے دوست رون نے غلطی سے الفتال مرکب والے چاکلیٹی بسکٹ کھالئے ہیں۔ آپ اسے اس کا تریاق دے دیں۔ میں اسے میڈم پامفری کے پاس لے جا سکتا تھا مگر ویزلی جوک شاپ کے سامان پر لگی ہوئی پابندی کی وجہ سے......آپ تو جانتے ہی ہیں کہ......ہمیں عجیب وغریب سوالات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے......''

''اوہ میرا خیال تھا کہ تم خود ہی فوراً تریاق بنا کر اسے پلا کر ٹھیک کر سکتے تھے۔ تم تو مرکبات بنانے میں کافی ماہر ہو......'' سلگ ہارن نے کہا۔

''ار......'' ہیری ہکلایا جس کا دھیان تھوڑا بھٹک گیا تھا کیونکہ رون اب اس کی پسلیوں میں کہنی مار کر اندر چلنے کا اشارہ کر رہا تھا۔ ''دیکھئے! میں نے آج تک الفتال مرکب کا تریاق نہیں بنایا ہے، سر! اور جب تک میں اسے صحیح طریقے سے بنا پاؤں گا، مجھے اندیشہ ہے کہ تب تک کہیں رون سے کوئی سنگین غلطی سرزد نہ ہو جائے......''

''ہیری! وہ مجھے وہاں کہیں دکھائی نہیں دے رہی ہے......کیا انہوں نے اُسے چھپا رکھا ہے؟'' رون نے اسی وقت بلند آواز میں ہیری سے پوچھا۔

''کیا یہ مرکب تازہ تیار کیا ہوا تھا؟'' سلگ ہارن نے پوچھا جو اب رون کو پیشہ ورانہ دلچسپی سے دیکھ رہے تھے۔ ''وہ جتنی زیادہ مدت تک محفوظ رکھے جائیں، ان کی قوت میں اتنا ہی اضافہ ہوتا رہتا ہے......''

''اس کی حالت دیکھ کر کافی حد تک سمجھ میں آتا ہے!'' ہیری نے ہنستے ہوئے کہا جو اب رون کے ساتھ تقریباً کشتی لڑ رہا تھا تاکہ وہ سلگ ہارن کو دھکیل کر کمرے میں نہ گھس جائے۔

''کافی دلچسپ ہے......'' سلگ ہارن مسکرا کر بولے۔

''پروفیسر! بدقسمتی سے آج اس کی سالگرہ ہے......!'' ہیری نے ملتجیانہ لہجے میں کہا۔

''اوہ ٹھیک ہے......ٹھیک ہے......اندر آجاؤ......اسے ساتھ لے آؤ......'' سلگ ہارن نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔ ''خوش قسمتی سے میرے بریف کیس میں تریاق موجود ہے، یہ بنانے میں کچھ زیادہ مشکل مرکب نہیں ہے......''

رون راستہ پاتے ہی دھڑ دھڑاتا ہوا دفتر میں گھس گیا اور گرم دفتر میں دندناتے ہوئے ہر حصے میں جھانکنے لگا۔ وہ بدحواسی کے عالم میں ایک منقش تپائی سے ٹکرا گیا اور توازن کھو کر لڑکھڑا گیا، اس نے جلدی سے ہیری کی گردن میں بازو ڈال کر خود کو گرنے سے بچایا۔

''اس نے تو یہ منظر نہیں دیکھا ہوگا ہے نا؟'' وہ متوحش لہجے میں بولا۔

''وہ ابھی یہاں پہنچی ہی نہیں ہے۔'' ہیری نے فوراً بات بنائی۔

ادھر سلگ ہارن نے اپنے بریف کیس میں مرکبات کے خانے کا ڈھکن کھولا اور انہوں نے شیشے کی ایک ننھی سی بوتل میں چٹکی بھر کچھ ڈالا اور پھر چٹکی بھر کچھ اور ڈالا۔

''یہ اچھا ہی ہوا۔'' رون نے جوشیلے لہجے میں کہا۔ ''میں کیسا دکھائی دے رہا ہوں؟''

''بے حد دلکش نوجوان!'' سلگ ہارن نے مسکرا کر کہا اور رون کو شفاف پانی جیسی دوا سے بھرا ہوا ایک گلاس تھما دیا۔ ''اب اسے پی جاؤ، یہ گھبراہٹ دور کرنے کا شربت ہے، جب وہ آئی گی تو تم پرسکون رہو گے، سمجھ گئے......''

''بہت اعلیٰ......'' رون نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا اور غٹ غٹ کی آواز کرتے ہوئے گلاس خالی کر ڈالا۔

ہیری اور سلگ ہارن اسے دیکھتے رہے۔ ایک پل کے کیلئے رون ان کی طرف دیکھ کر مسکرایا اور پھر...... بہت آہستہ آہستہ اس کی مسکراہٹ کم ہوتی چلی گئی اور پھر یکلخت غائب ہوگئی۔ اب اس کی جگہ اس کے چہرے کی رگیں کھنچی ہوئی تھیں اور وہ کافی دہشت زدہ دکھائی دے رہا تھا۔

''تو اب تم معمول پر آ گئے ہو!'' ہیری نے مسکراتے ہوئے کہا، جس پر پروفیسر سلگ ہارن نے قہقہہ لگایا۔ ہیری نے گھوم کر ان کی طرف دیکھا اور بولا۔ ''بہت بہت شکریہ! پروفیسر......''

''کوئی بات نہیں...... میرے عزیز نوجوان!...... کوئی بات نہیں۔'' سلگ ہارن نے مسکرا کر کہا، جب رون نڈھال دکھائی دیتا ہوا قریبی کرسی پر لڑھک گیا۔ وہ کافی کمزور اور زرد دکھائی دے رہا تھا۔

''اُسے تھوڑی توانائی کی ضرورت ہے۔'' سلگ ہارن نے چہکتے ہوئے کہا جو اب اس میز کی طرف بڑھ رہے تھے جس پر مشروبات کی رنگ برنگی بوتلیں سجی ہوئی تھیں۔ ''ویسے تو میرے پاس بٹر بیئر ہے، میرے پاس فائر وہسکی بھی ہے...... اور ایک نہایت قدیمی شراب کی یہ آخری بوتل بھی ہے...... آہا...... یہ زیادہ موزوں رہے گی۔ ویسے تو میں اسے ڈمبل ڈور کو کرسمس کے تحفے کے طور پر دینا چاہتا تھا مگر...... آہ ٹھیک ہے!'' انہوں نے اپنے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔ ''کوئی بات نہیں! جو چیز انہیں ملی ہی نہیں، انہیں اس کا افسوس بھی نہیں ہوگا۔ ہم اسے کھول کر مسٹر ویزلی کی سالگرہ منا لیتے ہیں۔ مغموم محبت کے زخموں کو بھرنے کیلئے بہترین شراب سے عمدہ اور کوئی چیز نہیں!''

سلگ ہارن نے ایک بار پھر قہقہہ لگایا اور ہیری بھی ہنسنے لگا۔ حقیقی یاد کو نکلوانے کی پہلی ناکام کوشش کے بعد وہ پہلی بار سلگ ہارن

کے ساتھ تنہا موجود تھا۔ اگر وہ سلگ ہارن کو خوشگوار مزاج میں رکھے...... اگر وہ قدیمی شراب کے نشے میں بہک جائیں تو شاید......

''یہ لو......'' سلگ ہارن نے ہیری اور رون کو شراب کا ایک ایک جام تھماتے ہوئے جھک کر اپنا جام اُٹھایا۔ ''تو اچھا...... رولف......سالگرہ مبارک ہو!''

''پروفیسر رولف نہیں......رون!'' ہیری نے جلدی سے ان کی تصحیح کی، جس پر سلگ ہارن نے جھینپتے ہوئے سر ہلایا۔

مگر رون کو تو شاید کچھ سنائی ہی نہیں دیا تھا۔ وہ ان دونوں کا انتظار کئے بغیر ہی شراب کا ایک بڑا گھونٹ اپنے حلق سے اتار چکا تھا۔

ایک ہی پل میں جو دل دھڑکنے کے متوازی تھا، ہیری کو احساس ہو گیا کہ کوئی غلط کام ہو گیا ہے حالانکہ سلگ ہارن کو ایسا کوئی احساس نہیں ہو پایا تھا۔

''اور تمہاری ایسی کئی سالگرہ کے دنوں......''

''رون......؟''

اسی پل رون کے ہاتھ جام نکل کر فرش پر گر چکا تھا۔ وہ اپنی کرسی سے نصف اُٹھا اور پھر لڑھک گیا۔ اس کے ہاتھ پیر بری طرح کانپنے لگے اور پھر اس کے منہ سے جھاگ نکل کر بہنے لگی۔ اس کی آنکھیں ابل کر باہر نکلتی ہوئی دکھائی دیں۔

''پروفیسر......کچھ کیجئے!'' ہیری چیخا۔

مگر سلگ ہارن کو تو جیسے صدماتی کیفیت نے جکڑ لیا تھا۔ وہ ساکت و جامد کھڑے تھے اور ان کا منہ پھٹا ہوا تھا۔ رون اب بری طرح سے تڑپ رہا تھا اور اس کا دم گھٹتا ہوا محسوس ہو رہا تھا، اس کی جلد کی رنگت تیزی سے نیلی ہوتی جا رہی تھی۔

''کک......مگر......'' سلگ ہارن بمشکل ہکلائے۔

ہیری نے چھلانگ لگاتے ہوئے ایک نیچی میز کو پھلانگا اور بھاگتا ہوا سلگ ہارن کے کھلے ہوئے بریف کیس کے اس خانے کے پاس پہنچا جہاں مختلف اشیاء اور بوتلیں پڑی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ اس نے کچھ ننھے مرتبان اور کچھ تھیلیاں باہر نکالیں...... جبکہ رون کی بگڑتی ہوئی سانسوں کی تکلیف دہ آواز کمرے میں گونج رہی تھی۔ پھر اسے تھوڑی کوشش کے بعد وہ چیز مل گئی۔ ایک بے حد سکڑا ہوا گردے کی شکل کا پتھر...... جو سلگ ہارن نے جادوئی مرکبات کی کلاس میں اس کی ہتھیلی سے اُٹھا لیا تھا۔

وہ سرعت رفتاری سے مڑا اور جست لگا کر رون کے پاس پہنچ گیا اور اس نے اس کا پورا جبڑا کھول کر اس کے منہ کے اندر 'زہر مہرہ' کا سخت پتھر ٹھونس دیا۔ رون کا بدن بری طرح کانپا، زہر مہرہ اس کے حلق سے نیچے اتر چکا تھا۔ اس نے تکلیف دہ آہ بھری اور پھر وہ ہچکی بھرتے ہوئے ساکت ہو گیا...... اس کا پورا جسم کرسی پر جھول رہا تھا۔

☆☆☆☆

انیسواں باب

# مخبر گھریلو خرس

''تو مجموعی طور پر رون کی یہ سالگرہ زیادہ اچھی نہیں رہی......'' فریڈ نے کہا۔

شام کا وقت تھا۔ ہسپتال میں خاموشی چھائی ہوئی تھی اور لالٹینیں جل چکی تھیں۔ کھڑکیوں پر پردے لگے ہوئے تھے۔ ہسپتال میں صرف رون کی داخل تھا جو مریضوں والے بستر پر لیٹا ہوا تھا۔ ہیری، ہرمائنی اور جینی اس کے گرد بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے پورا دن ہسپتال کے باہر دروازے پر انتظار کیا تھا اور جب بھی کوئی اندر باہر جاتا تھا تو وہ کھلے دروازے میں سے جھانک کر اندر دیکھنے کو کوشش کرتے تھے۔ میڈم پامفری نے آٹھ بجے ہی اندر گھسنے دیا تھا۔ فریڈ اور جارج آٹھ بج کر دس منٹ پر وہاں پہنچ گئے تھے۔

''ہم نے اپنے تحفے اس طرح دینے کا تو کم از کم تصور نہیں کیا تھا'' جارج نے سنجیدگی سے کہا اور رون کے پلنگ کے پہلو میں موجود ایک بڑی تپائی پر ایک بڑا پیکٹ رکھتے ہوئے جینی کے پاس ہی بیٹھ گیا۔

''اوہ ہاں! ہم نے واقعی یہ تصور باندھا تھا کہ وہ ہوش میں ہی ہوگا۔'' فریڈ نے کہا۔

''ہم لوگ ہاگس میڈ میں موجود تھے اور اسے چونکا دینے کا منصوبہ بنائے ہوئے تھے۔'' جارج نے کہا۔

''مگر اس بار تو اس نے ہی ہمیں چونکا ڈالا۔'' فریڈ نے کہا۔

''تم ہاگس میڈ میں کیا کر رہے تھے؟'' جینی نے سر اُٹھا کر ان کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''ہم ژونکو کی جوک شاپ خریدنے کا ارادہ کر رہے تھے۔'' فریڈ نے تھوڑی اُداسی سے کہا۔ ''ہماری ہاگس میڈ کی نئی شاخ! مگر اس سے تمہیں کیا فائدہ ہوگا کیونکہ تمہیں تو ہاگس میڈ کی سیر کے دوران ہمارا سامان خریدنے کی اجازت ہی نہیں ہوگی...... مگر اس وقت اس بارے میں سوچنے کا کچھ فائدہ نہیں......''

''یہ کیسے ہوا، ہیری؟'' اس نے ہیری کے قریب اپنی کرسی کھسکاتے ہوئے کہا۔ وہ بستر پر پڑے رون کا زرد چہرہ دیکھ رہا تھا۔

ہیری نے وہی کہانی سنائی جسے وہ کئی بار ڈمبل ڈور، پروفیسر میک گوناگل، میڈم پامفری، ہرمائنی اور جینی کو سنا چکا تھا۔

''......اور میں زہرمہرہ اس کے حلق کے نیچے ٹھونس دیا جس سے اس کی سانس تھوڑی آرام سے چلنے لگی۔ سلگ ہارن مدد لینے

کیلئے فوراً لپکے۔ پھر وہاں پروفیسر میک گونا گل اور میڈم پامفری پہنچ گئیں اور رون کو وہاں سے یہاں منتقل کر دیا گیا۔ ان کا خیال ہے کہ وہ بالکل ٹھیک ہو جائے گا۔ میڈم پامفری کہتی ہیں کہ اسے یہاں کم از کم ایک ہفتہ تو رُکنا ہی پڑے گا...... اس دوران اسے سیاہ دانے کا جوہر پینا پڑے گا۔''

''اوہ یہ خوش قسمتی کی بات رہی کہ تمہیں بروقت زہرمہرے کا خیال آ گیا'' جارج نے دھیمی آواز میں کہا۔

''خوش قسمتی کی بات تو یہ تھی کہ ان کے دفتر میں زہرمہرہ مل گیا تھا......'' ہیری نے کہا جس کا یہ سوچ سوچ کر خون خشک ہو جاتا تھا کہ اگر اسے وہاں یہ چھوٹا سا پتھر نہ ملتا تو پھر کیا ہوتا؟

ہرمائنی نے آہستگی سے آہ بھری۔ وہ تمام دن خاموش ہی رہی تھی۔ وہ سپید فق چہرے کے ساتھ ہیری کے پاس دوڑی چلی آئی تھی جب وہ دن بھر ہسپتال کے باہر کھڑا رہا۔ اس نے پوچھا تھا کہ کیا ہوا تھا؟ اس نے ہیری اور جینی کی اس طویل گفتگو میں حصہ نہیں لیا تھا کہ رون کو کس طرح زہر دیا گیا تھا بلکہ ان کے پاس خاموشی سے کھڑی رہی۔ اس کا جبڑا بھینچا ہوا تھا اور وہ کافی سہمی ہوئی دکھائی دے رہی تھی، جب تک کہ بالآخر...... انہیں اندر آنے کی اجازت نہیں مل گئی۔

''کیا ممی ڈیڈی کو خبر کی گئی؟'' فریڈ نے جینی کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

''وہ ایک گھنٹہ پہلے ہی پہنچ کر اسے دیکھ گئے ہیں، وہ اس وقت ڈمبل ڈور کے دفتر میں ہیں مگر جلد ہی لوٹ آئیں گے......''

خاموشی چھائی رہی جب وہ سوئے ہوئے رون کی بڑبڑاہٹ سننے لگے۔

''تو اس بوتل میں زہر ملا ہوا تھا......؟'' فریڈ نے آہستگی سے پوچھا۔

''ہاں!'' ہیری نے فوراً جواب دیا۔ وہ کسی دوسری چیز کے بارے میں سوچ نہیں رہا تھا اور دوبارہ اس موضوع پر بات چیت پر موقع پا کر سرشار ہو گیا تھا۔ ''سلگ ہارن نے ہی شراب جام میں بھری تھی۔''

''کیا وہ تم سے نظر بچا کر رون کے جام میں کچھ ڈال سکتے تھے؟''

''شاید...... کچھ کہہ نہیں سکتا!'' ہیری نے سوچتے ہوئے کہا۔ ''مگر سلگ ہارن کو کیا ضرورت پڑی ہے کہ وہ رون کو زہر دیں؟''

''معلوم نہیں!'' فریڈ نے تیوریاں چڑھاتے ہوئے کہا۔ ''تمہیں تو یہ محسوس ہوتا ہے کہ انہوں نے غلطی سے جام بدل دیا ہو؟ ممکن ہے کہ وہ تمہیں زہر والا جام دینا چاہتے ہوں؟''

''سلگ ہارن ہیری کو زہر کیوں دینا چاہیں گے؟'' جینی نے تنک کر پوچھا۔

''مجھے معلوم نہیں ہے۔'' فریڈ نے کہا۔ ''مگر یہ تو سچ ہے کہ بہت سارے لوگ ہیری کو زہر دینا چاہتے ہیں، ہے نا؟ جادوگروں کا نجات دہندہ...... اور بھی جانے کیا کیا؟''

''تو تمہارا خیال ہے کہ سلگ ہارن مرگ خور ہیں؟'' جینی نے پوچھا۔

''آج کل کچھ بھی ممکن ہوسکتا ہے؟'' فریڈ مخمصے کا شکار دکھائی دیتا ہوا بولا۔

''ممکن ہے...... وہ مسخر کر دینے والے سحر میں گرفتار ہو کر یہ کام کر رہے ہوں؟'' جارج بولا۔

''وہ بے قصور بھی تو ہو سکتے ہیں۔'' جینی نے منہ بنا کر کہا۔ ''ممکن ہے کہ زہر اس بوتل میں ملا ہو جو صرف سلگ ہارن کیلئے ہو......''

''سلگ ہارن کو بھلا کون ہلاک کرنا چاہے گا؟''

''ڈمبل ڈور کے مطابق والڈی مورٹ سلگ ہارن کو اپنے گروہ میں شامل کرنا چاہتا ہے۔'' ہیری نے کہا۔ ''سلگ ہارن ہوگورٹس آنے سے قبل اس ایک سال سے روپوش ہوتے رہے ہیں اور......'' اس نے سلگ ہارن کی یاد کے بارے میں سوچا جواب تک ڈمبل ڈور ان سے نکلوا نہیں پائے تھے۔ ''اور شاید والڈی مورٹ انہیں راستے سے ہٹانا چاہتا ہوگا۔ شاید وہ سوچتا ہوگا کہ وہ ڈمبل ڈور کیلئے فائدہ مند ثابت ہو سکتے ہیں......''

''مگر تم نے تو بتایا تھا کہ سلگ ہارن یہ بوتل کرسمس کے موقع پر ڈمبل ڈور کو دینے کے خواہش مند تھے۔'' جینی نے اسے یاد دلاتے ہوئے کہا۔ ''یہ بھی ممکن ہے کہ زہر ملانے والا دراصل ڈمبل ڈور کی جان لینا چاہتا ہو......؟''

''پھر تو زہر ملانے والے کو سلگ ہارن کی فطرت کے بارے میں کچھ بھی معلوم نہیں ہوگا۔'' ہرمائنی نے گھنٹے بھر کی خاموشی کے بعد پہلی بار اپنا منہ کھولا اور اس کی آواز سے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اسے شدید سردی لگ رہی ہو۔ ''جو کوئی بھی سلگ ہارن کی فطرت کو اچھی طرح جانتا ہے، اسے یہ معلوم ہونا چاہئے کہ اس بات کا بہت زیادہ امکان ہے کہ وہ اتنی بیش قیمت اور لاجواب چیز کسی کو تحفہ دینے کے بجائے اپنے تصرف میں رکھنے کو زیادہ ترجیح دیں گے......''

''ہر...... ما...... ئنی!'' رون مدہوشی کے عالم میں آہستگی سے بڑبڑایا۔

وہ سب خاموش ہو گئے اور پریشانی بھری نظروں سے رون کی طرف دیکھتے رہے، مگر ایک لمحے کیلئے بڑبڑانے کے بعد رون ایک بار پھر زور زور سے خراٹے بھرنے لگا تھا۔

اچانک وارڈ کا دروازہ کھل گیا جس پر وہ سب لاشعوری طور پر چونک پڑے۔ ہیگرڈ ان کی طرف ڈگ بھرتا ہوا چلا آ رہا تھا۔ اس کے بالوں میں سے پانی ٹپک رہا تھا۔ اس کا ریچھ کی کھال والا کوٹ اس کے عقب میں لہرا رہا۔ اس کے ہاتھ میں بڑی کمان پکڑی ہوئی تھی، وہ پورے فرش پر کیچڑ بھرے پاؤں کے نشان چھوڑتا ہوا چلا آ رہا تھا جو ڈولفن جتنے بڑے دکھائی دے رہے تھے۔

''ہم پورا دن جنگل میں تھے۔'' اس نے ہانپتے ہوئے کہا۔ ''ایراگاگ کی حالت اب زیادہ خراب ہو چکی ہے۔ ہم اسے پڑھ کر سنا رہے تھے...... صبح ہم نے کچھ کھایا بھی نہیں تھا...... جب ہم ابھی ابھی رات کا کھانا کھانے کیلئے گئے تو پروفیسر سپراؤٹ نے ہمیں رون کے بارے میں خبر دی...... اب اس کی حالت کیسی ہے؟''

''زیادہ بری نہیں ہے......'' ہیری نے کہا۔ ''میڈم پامفری کہتی ہیں کہ وہ جلد تندرست ہو جائے گا......''

''ایک نشست میں چھ سے زیادہ ملاقاتی نہیں ٹھہر سکتے!'' اسی وقت میڈم پامفری کا سر ان کے دفتر کے دروازے سے نمودار ہوا۔

''ہیگرڈ کو ملا کر ہم سب چھ ہی تو بنتے ہیں!'' جارج نے جلدی سے انہیں آگاہ کیا۔

''اوہ ہاں!'' میڈم پامفری نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا جنہوں نے ہیگرڈ کی دیوہیکل جسامت اسے ایک نہیں بلکہ کئی لوگ شمار کر لیا تھا۔ اپنی خجالت کو چھپانے کیلئے انہوں بغیر کچھ کہے فرش پر کیچڑ کے بڑے بڑے نشانات کو اپنی چھڑی لہرا کر صاف کر ڈالا۔

''ہمیں تو اس بات کا یقین نہیں ہوتا......'' ہیگرڈ نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا اور اپنے بڑے کھچڑی جیسے بالوں والے سر کو ہلاتے ہوئے رون کی طرف گھور کر دیکھا۔ ''یقین نہیں ہوتا......اسے یہاں پڑا ہو دیکھ کر......یقین نہیں ہوتا......اسے بھلا کون نقصان پہنچانا چاہے گا؟''

''ہم لوگ بھی اسی بارے میں گفتگو کر رہے تھے۔'' ہیری نے کہا۔ ''ہم بھی کوئی اندازہ نہیں لگا پائے ہیں......''

''گری فنڈر کی کیوڈچ ٹیم سے تو کسی کی دشمنی نہیں ہے۔'' ہیگرڈ نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔ ''پہلے کیٹی......اور اب رون؟''

''خیر مجھے تو ایسا نہیں محسوس ہوتا ہے کہ کوئی پوری گری فنڈر ٹیم کی جان لینے کی کوشش کر سکتا ہے؟'' جارج نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''وہ سلے درن کے لوگوں کے ساتھ بھی تو ایسا کر سکتا ہے، بشرطیکہ اسے یقین ہوتا کہ وہ گرفت نہیں آپائے گا۔'' فریڈ نے احتجاج کرتے ہوئے کہا۔

''دیکھو! میرا خیال نہیں ہے کہ اس کا کیوڈچ ٹیموں سے کچھ لینا دینا ہے مگر جہاں تک میرا اندازہ ہے کہ ان دونوں حملوں کے درمیان کوئی نہ کوئی باہمی تعلق ضرور جڑا ہوا ہے۔'' ہرمائنی نے کہا

''تمہیں ایسا کیوں محسوس ہوتا ہے؟'' فریڈ نے چونک کر کہا۔

''دیکھو! پہلی بات تو یہ ہے کہ دونوں ہی حملے جان لیوا ثابت ہو سکتے تھے۔'' ہرمائنی نے آہستگی سے کہا۔ ''مگر ان میں کسی کی جان نہیں گئی حالانکہ یہ صرف خوش قسمتی ہی کہی جا سکتی تھی۔ دوسری بات یہ ہے کہ زہر اور ہار دونوں ہی اس فرد تک نہیں پہنچ پائے، جسے نشانہ بنانے کی کوشش کی گئی تھی، ظاہر ہے......'' وہ سوچتی ہوئی آگے بولی۔ ''اس صورت حال میں مجرم ایک لحاظ سے زیادہ خطرناک ہو جاتا ہے کیونکہ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اسے یہ پرواہ بالکل نہیں ہے کہ حقیقی شکار تک پہنچنے کیلئے وہ کتنے لوگوں کی جانوں سے کھیل سکتا ہے؟''

اس سے قبل کہ کوئی دوسرا اس خوفناک تجزیئے پر کوئی رائے دے پاتا، ہسپتال کا دروازہ ایک بار پھر کھلا اور مسٹر ویزلی اور مسز ویزلی وارڈ میں داخل ہو گئے۔ وارڈ میں کچھ دیر پہلے پہنچ کر انہوں نے اپنے طور پر تسلی کر لی تھی کہ رون پوری طرح سے خطرے سے باہر ہے اور جلد ہی ٹھیک ہو جائے گا۔ مسز ویزلی سیدھی ہیری کی طرف بڑھی اور اسے پکڑ کر پوری طاقت سے سینے سے لگا کر بھینچ ڈالا۔ ان کی

آنکھیں بھیگی ہوئی تھیں۔

''ڈمبل ڈور نے ہمیں بتایا ہے کہ تم نے بروقت زہر مہرہ اس کے حلق میں اتار کر اس کی جان کیسے بچائی؟'' وہ سبکیاں لینے لگیں۔

''اوہ ہیری! ہم کیا کہہ سکتے ہیں؟ تم نے پہلے جینی کی جان بچائی..... تم نے آرتھر کو موت کے منہ سے کھینچ نکالا..... اور اب تم نے رون کو بھی مرنے سے بچا لیا.....''

''آپ ایسا..... میں کچھ نہیں.....'' ہیری نے بمشکل سانس کھینچتے ہوئے کچھ بولنا چاہا۔

''ہمارا آدھا گھرانا تو تمہارے احسانوں کے بوجھ تلے دب چکا ہے!'' مسٹر ویزلی نے مغموم لہجے میں کہا۔ ''تمہاری بدولت ہی آج ہم سب زندگی کی سانسیں لے رہے ہیں..... میں تو بس یہی کہہ سکتا ہوں کہ ویزلی خاندان کیلئے وہ دن بے حد خوش قسمتی بھرا دن تھا جب رون نے ہوگورٹس ایکسپریس میں تمہارے کمپارٹمنٹ میں بیٹھنے کا فیصلہ کیا تھا.....''

ہیری اس بات کا کوئی جواب نہیں سوچ پایا اور وہ خوش ہوا جب میڈم پامفری نے انہیں ایک بار پھر یاد دلایا کہ رون کے بستر کے پاس چھ سے زیادہ لوگ نہیں ٹھہر سکتے ہیں۔ ہیری اور ہرمائنی ایک ساتھ چلنے کیلئے اُٹھ کھڑے ہوئے۔ ہیگر ڈ نے بھی ان کے ہمراہ جانے کا فیصلہ کیا تاکہ رون کا خاندان اس کے ساتھ رہ سکے.....

پھر وہ تینوں ایک ساتھ سنگ مرمر کی سیڑھیوں تک جانے والی راہداری میں چلنے لگے۔

''یہ بے حد بھیانک بات ہے!'' ہیگر ڈ نے غراتے ہوئے کہا۔ ''اتنے کڑے نئے حفاظتی اقدامات کے باوجود سکول میں طلباء و طالبات زخمی ہو رہے ہیں..... اس معاملے پر ڈمبل ڈو بے حد پریشان ہیں..... بلاشبہ وہ منہ سے اس کا اظہار نہیں کرتے مگر ہم ان کے چہرے کو دیکھ کر سمجھ سکتے ہیں.....''

''کیا ان کے ذہن میں کوئی شک ہے، ہیگر ڈ؟'' ہرمائنی نے متوحش لہجے میں پوچھا۔

''ہمارا خیال ہے کہ ان کے ذہین دماغ میں سینکڑوں شبہات ہوں گے۔'' ہیگر ڈ نے درشت لہجے میں کہا۔ ''مگر وہ ابھی تک کسی نتیجے پر نہیں پہنچ پائے ہیں کہ وہ منحوس ہار نے کس نے بھیجا ہوگا؟ نہ ہی وہ یہ جان پائے ہیں کہ اس شراب میں زہر کس نے ملایا ہوگا؟ ورنہ وہ اسے کیفر کردار تک پہنچانے میں ذرا سی تاخیر نہ کرتے، ہے نا؟ ہمیں تو اس بات کی پریشانی لاحق ہے.....'' ہیگر ڈ نے اپنی آواز پست کر لی اور پیچھے مڑ کر محتاط نظروں سے دیکھا۔ (ہیری نے ہوا میں آوارہ گردی کرتے ہوئے پیوس کی تلاش میں چھت کی طرف بھی دیکھا) ''کہ اگر بچوں پر یوں حملے ہوتے رہے تو ہوگورٹس مزید کتنے دنوں تک کھلا رہ پائے گا؟ ایک بار پھر پراسرار تہہ خانے والے دنوں جیسی صورت حال بنتی جا رہی ہے..... ایسے ماحول میں تو یقیناً دہشت پھیل جائے گی، والدین اپنے بچوں کو سکول سے باہر نکال لیں گے اور اگلی چیز یہ ہوگی کہ سکول کی نگران کابینہ.....''

ہیگر ڈ بولتے بولتے رُک گیا۔ جب ایک لمبے بالوں والی عورت کا بھوت ہوا میں تیرتا ہوا ان کے قریب سے گزرا۔ پھر وہ بھرائی

ہوئی سرگوشی نما بڑبڑاہٹ میں آگے بولا۔’’سکول کی نگران کا بیٹا ایک بار پھر سکول کی بندش کے فیصلوں پر رائے شماری کرنے لگے گی۔‘‘

’’ایسا بھلا کیسے ہوسکتا ہے؟‘‘ ہرمائنی متفکر لہجے میں بولی۔

’’ذرا ان کی عینک سے دیکھو!‘‘ ہیگرڈ بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔’’ہمارا کہنے کا مطلب ہے کہ بچوں کو ہوگورٹس بھیجنے میں تھوڑا خطرہ تو ہمیشہ رہتا ہے، ہے نا؟ جب سینکڑوں نابالغ جادوگر ایک ساتھ رہتے ہیں تو ناخوشگوار واقعات کا اندیشہ تو رہتا ہی ہے، ہے نا؟ مگر جان لینے کی کوشش بالکل الگ بات ہے، اس لئے کوئی حیرانی والی بات نہیں کہ ڈمبل ڈور بے حد آگ بگولا ہیں...... خاص طور پر سنیپ......‘‘

ہیگرڈ بولتے بولتے اچانک رُک گیا اور اس کی سیاہ ڈاڑھی کے اوپر والی کھلی جگہ پر ایک جانا پہنچانا جھینپا ہوا تاثر پھیل گیا۔

’’کیا مطلب؟‘‘ ہیری نے جلدی سے پوچھا۔’’ڈمبل ڈور سنیپ سے ناراض ہیں؟‘‘

’’ہم نے ایسا کب کہا؟‘‘ ہیگرڈ نے کھسیانے پن سے جواب دیا۔اس کے چہرے پر خوف اور پریشانی کا ملا جلا تاثر واضح جھلک رہا تھا۔’’ذرا وقت تو دیکھو نصف رات ہونے والی ہے، ہمیں تم لوگوں کو......‘‘

’’ہیگرڈ! کیا ڈمبل ڈور سنیپ سے ناراض ہیں؟‘‘ ہیری نے بلند آواز میں سخت لہجے میں پوچھا۔

’’شش......‘‘ ہیگرڈ جلدی سے تلملایا۔وہ گھبرایا ہوا دکھائی دے رہا تھا اور ساتھ ہی ناراض بھی تھا۔’’ایسی بات چیخ کر مت کہو! کیا تم یہ چاہتے ہو کہ ہماری ملازمت خطرے میں پڑ جائے؟ ویسے ہمیں نہیں محسوس ہوتا ہے کہ اب تمہیں ہمارے رہنے یا نہ رہنے سے کوئی فرق پڑتا ہوگا۔اب تم جادوئی جانداروں کی دیکھ بھال والا موضوع چھوڑ جو چکے ہو؟‘‘

’’مجھے شرمندگی محسوس کرانے کی کوشش مت کرو!‘‘ ہیری نے سخت لہجے میں کہا۔’’تمہارا یہ داؤ کارگر ثابت نہیں ہوگا......سیدھی طرح بتاؤ کہ سنیپ نے کیا کیا ہے؟‘‘

’’ہمیں معلوم نہیں، ہیری! ہمیں ان کی باتیں نہیں سننا چاہئے تھیں......ہم ......دیکھو! ہم کچھ دیر پہلے جنگل سے باہر آ رہے تھے تب ہم نے ان دونوں کی باتیں سن لیں...... دیکھو! وہ دونوں بحث کر رہے تھے۔ہم نہیں چاہتے تھے کہ ان کا دھیان ہماری طرف جائے، اس لئے ہم چھپ گئے حالانکہ ہم نے کوشش کی تھی کہ ہم کچھ بھی نہ سن سکیں مگر کافی گرما گرم بحث ہو رہی تھی اور ان کی باتیں نہ سننا کافی دشوار تھا......‘‘

’’تو تم نے کیا سنا؟‘‘ ہیری نے زور دیتے ہوئے کہا۔جب ہیگرڈ نے اپنے دیوہیکل پیر پر پریشانی کے عالم میں پہلو بدلا۔

’’دیکھو!......ہم نے سنیپ کے منہ سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ وہ اب ڈمبل ڈور کا کام مزید نہیں کرنا چاہتے ہیں......‘‘

’’کیا مطلب......؟‘‘

’’دیکھو ہیری! ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے سنیپ کو یہ احساس ہو رہا تھا کہ ان پر ضرورت سے زیادہ بوجھ ڈال دیا گیا ہو۔خیر! ڈمبل

ڈور نے ان سے صاف الفاظ میں کہہ دیا کہ وہ یہ خود ہی یہ کام کرنے کیلئے تیار ہوئے تھے اور اب انہیں یہ سب کرنا ہی ہوگا۔ وہ ان کے ساتھ کافی ٹھوس برتاؤ کر رہے تھے اور پھر انہوں نے کہا کہ سنیپ اپنے فریق یعنی سلے درن میں تفتیش کریں۔ اس کے بارے میں کوئی عجیب بات نہیں ہے۔'' ہیگر ڈ نے جلدی سے کہا جب ہیری اور ہرمائنی نے معنی خیز نظروں سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ ''ہار والے معاملے میں سبھی فریقوں سے کہا گیا تھا کہ وہ اپنے اپنے فریق میں چھان بین کریں......''

''صحیح......مگر ڈمبل ڈور کی باقی فریقوں کے منتظمین سے بحث نہیں ہوئی تھی، ہے نا؟'' ہیری نے جلدی سے کہا۔

''دیکھو!'' ہیگر ڈ نے اپنی کمان کو لاشعوری طور پر موڑا۔ ایک زوردار آواز آئی اور کمان کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ ''ہیری! ہم جانتے ہیں کہ تم سنیپ کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہو؟ ہم نہیں چاہتے کہ تم اس بات کی گہرائیوں میں جا کر کوئی من پسند مطلب نکالو جو درحقیقت وجود ہی نہ رکھتا ہو......''

''مگر......'' ہرمائنی نے کچھ کہنا چاہا۔

جب وہ راہداری کے آخر پر مڑے تو انہیں اپنی عقبی دیوار پر آرگس فلیچ کا سایہ دکھائی دیا پھر وہ خود موڑ پر گھوم کر ان کے سامنے پہنچ گیا، اس کے جبڑے ہل رہے تھے۔

''اوہو!'' وہ درشت آواز میں غرایا۔ ''اتنی دیر تک بستر سے باہر ہو؟ اس کا تو صاف مطلب ہے کہ سزا......''

''نہیں......اس کا مطلب سزا نہیں ہے فلیچ!'' ہیگر ڈ نے غصیلے لہجے میں کہا۔ ''وہ میرے ساتھ ہیں، ہے نا؟''

''اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟'' فلیچ نے اسے چڑاتے ہوئے کہا۔

''گھنا چکر چوکیدار......تم اچھی طرح جانتے ہو کہ ہم استاد ہیں!'' ہیگر ڈ نے آگ بگولا ہوتے ہوئے کہا۔

ایک بری سی آواز گونجی جب فلیچ غصے سے تلملانے لگا۔ مسز نورس بغیر کسی کی نگاہ میں آئے وہاں پہنچ گئی تھی اور اب فلیچ کے پتلے ٹخنوں کے اردگرد گھوم رہی تھی۔

''تم دونوں اپنے ہال میں جاؤ......'' ہیگر ڈ نے اپنے منہ کو سکوڑتے ہوئے غرا کر کہا۔

ہیری تو یہی خواہش کر رہا تھا۔ وہ اور ہرمائنی دونوں جلدی سے چل دیئے۔ بھاگتے ہوئے انہیں عقب میں ہیگر ڈ اور فلیچ کی تو تو میں میں کی آوازیں سنائی دیتی رہیں۔ وہ گری فنڈر کے مینار میں جاتے وقت پیوس کے نزدیک سے بھی گزرے مگر وہ سست روی سے راہداری میں پھیلنے والی چیخ و پکار کی طرف جا رہا تھا اور کلکاریاں بھر رہا تھا۔

جب کہیں فساد ہو......

کوئی مشکل برباد ہو......

تو پیوس کو صدا لگاؤ......

وہ اسے دوچند کردے گا......

فربہ عورت رات کی نیم تاریکی میں اونگھ رہی تھی اور خود کو جگائے جانے پر زیادہ خوش نہیں تھی۔ بہرحال، وہ چڑ چڑے انداز میں آگے کی طرف جھول گئی اور وہ دونوں پرسکون اور خالی ہال میں پہنچ گئے۔ ہیری کو یہ دیکھ کر اطمینان ہوا کہ لوگوں کو ابھی تک رون کے حادثے کی خبر نہیں ہوئی تھی۔ ہیری کو یہ سوچ کر بھی کافی راحت ملی کہ وہ اس دن پہلے ہی بے شمار سوالوں کے جواب دے چکا تھا اب مزید مغز کھپائی نہیں کرنا پڑ رہی تھی۔ ہرمائنی اسے شب بخیر کہہ کر لڑکیوں کے کمرے کی طرف سونے کیلئے چلی گئی۔ بہرحال، ہیری ہال میں ہی رُکا رہا اور آتشدان کے سامنے ایک کرسی پر بیٹھ کر بجھتے ہوئے شعلوں کو دیکھتا رہا۔

ڈمبل ڈور کی سنیپ کے ساتھ منہ ماری ہوئی تھی۔ انہوں نے ہیری کو کہا تھا کہ انہیں سنیپ پر پورا اعتماد ہے مگر اس کے باوجود وہ سنیپ پر نظر رکھے ہوئے تھے...... انہیں محسوس ہوا کہ سنیپ نے سلے درن کے طلباء سے تفتیش کرنے کی ایماندارانہ کوشش نہیں کی تھی...... یا پھر شاید سلے درن کے ایک خاص طالبعلم ملفوائے کی......

کیا ڈمبل ڈور ہیری کے اندیشوں کو نظر انداز کرنے کی اداکاری محض اس لئے کر رہے تھے کہ وہ یہ نہیں چاہتے تھے کہ وہ کوئی احمقانہ غلطی کرے یا پھر اس معاملے کو اپنے ہاتھ میں لینے کی کوشش کرے؟ یہ ممکن تھا، یہ بھی امکان تھا کہ ڈمبل ڈور ہیری کا دھیان پڑھائی یا سلگ ہارن کی یاد حاصل کرنے سے دور نہیں ہٹانا چاہتے ہوں؟ شاید ڈمبل ڈور کو یہ درست نہیں لگتا ہے کہ وہ اساتذہ کے متعلق اپنے خدشات سولہ سال کے طلباء کو بتائے......

''سنو پوٹر......!''

ہیری ڈر کر اچھل پڑا۔ اس نے جلدی سے اپنی چھڑی تان لی۔ اسے پورا بھروسہ تھا کہ ہال پوری طرح سے خالی تھا۔ وہ اس صورت حال کیلئے قطعی تیار نہیں تھا کہ دور والی کرسی سے ایک ہیولا اچانک اُٹھ کر کھڑا ہو جائے۔ قریب سے دیکھنے پر اسے معلوم ہوا کہ وہ تو کارمک میکلی گن تھا۔

''میں یہاں تمہاری واپسی کا شدت سے انتظار کر رہا تھا۔'' کارمک نے ہیری کی تنی ہوئی چھڑی کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔ ''شاید درمیان میں کہیں میری آنکھ لگ گئی تھی۔ دیکھو! میں نے صبح ویزلی کو ہسپتال میں جاتے ہوئے دیکھا تھا۔ اس کی سنگین حالت دیکھ کر مجھے ایسا نہیں محسوس ہوتا ہے کہ وہ اگلے ہفتے کے میچ تک صحت یاب ہو پائے گا......''

میکلی گن کس ضمن میں بات کر رہا تھا، یہ سمجھنے میں ہیری کو تھوڑا وقت لگا۔

''اوہ اچھا...... کیوڈچ!'' اس نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا اور اپنی چھڑی دوبارہ اپنی جینز کی پتلون میں واپس اڑس لی۔ اس نے تھکے ہوئے انداز میں اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا۔ ''ہاں...... ہاں! ممکن ہے کہ وہ مطلوبہ وقت تک صحت یاب نہ ہو پائے......''

''تو اس کا مطلب ہے کہ اب میں راکھا بن سکتا ہوں، ہے نا؟'' میکلی گن نے کہا۔

''ہاں!...... مجھے کچھ ایسا ہی لگتا ہے!'' ہیری نے کہا۔ وہ اسے مسترد کرنے کیلئے کوئی خاص وجہ نہیں تلاش کر پایا کیونکہ آزمائشی مشقوں میں رون کے بعد اس کی کارکردگی سب سے عمدہ تھی۔

''شاندار......تو کیوڈچ کی مشقیں کب ہو رہی ہیں؟'' میکلی گن خوشی سے جھومتا ہوا بولا۔

''کیا کب ہے؟......اوہ ہاں! کل شام کو......''

''تو ٹھیک ہے......سنو پوٹر! اس سے قبل ہمیں کچھ معاملات کو دیکھ لینا چاہئیں۔ میرے دماغ میں اس میچ کے لائحہ عمل کیلئے کچھ خاص چیزیں ہیں جو تمہیں قابل استعمال اور مفید محسوس ہوں گی۔''

''ٹھیک ہے......'' ہیری نے کسی قسم کی دلچسپی کا اظہار نہ کرتے ہوئے سپاٹ لہجے میں کہا۔ ''دیکھو! میں اس وقت کافی تھک چکا ہوں......میں انہیں کل سن لوں گا......ٹھیک ہے، تو پھر کل ملاقات ہوگی!''

☆☆☆☆

رون کو زہر دیا گیا ہے...... یہ خبر اگلی دن ہر طرف پھیل گئی مگر اس سے اس طرح کی سنسنی نہیں پھیل پائی جتنا کہ کیٹی بل والے معاملے میں پھیلی تھی۔ لوگوں کو یہ محسوس ہوا کہ شاید یہ کوئی معمول کا حادثہ تھا۔ اس کی وجہ یہ بھی تھی کہ اس وقت وہ جادوئی مرکبات کے استاد کے دفتر میں موجود تھا اور اسے فوری طور پر تریاق دے دیا گیا تھا جس سے کچھ زیادہ نقصان نہیں ہوا تھا۔ درحقیقت گری فنڈر کے طلباء اگلے کیوڈچ میچ جو کہ ہفل پف سے ہونے والا تھا، میں زیادہ دلچسپی لے رہے تھے۔ ان میں سے زیادہ تر یہ دیکھنا چاہتے تھے کہ ہفل پف کی ٹیم کے نقاش زکریاس سمتھ نے سلے درن کے ساتھ ابتدائی میچ میں کمنٹری کرتے ہوئے گری فنڈر کو دل کھول کر تنقید کا نشانہ بنایا تھا، اس حرکت پر گری فنڈر کی ٹیم اسے کیا سزا دینے والی تھی؟

بہرحال، ہیری کی کیوڈچ میں دلچسپی ختم ہو چکی تھی۔ وہ دن رات ڈریکو ملفوائے کے بارے میں سوچتا رہتا تھا۔ اسے جب بھی موقع ملتا تھا، وہ میوارڈ کے نقشے میں ملفوائے کو تلاش کرتا رہتا تھا اور کئی بار تو اس مقام پر جا دھمکتا بھی تھا حالانکہ اب تک وہ ملفوائے کو کوئی بھی معمول سے ہٹ کر کام کرتا ہوا نہیں دیکھ پایا تھا مگر ایسا بھی اکثر دیکھنے کو ملتا تھا کہ ملفوائے نقشے سے اچانک غائب ہو جاتا تھا۔

بہرحال، ہیری کو اس عجیب مسئلے کے بارے میں سوچنے کا زیادہ وقت نہیں مل پایا تھا۔ کیوڈچ کی مشقیں اور ہوم ورک کے علاوہ اب وہ جہاں بھی جاتا تھا کارمک میکلی گن اور لیونڈر براؤن اسے گھیر لیتے تھے۔ وہ فیصلہ نہیں کر پایا کہ ان دونوں میں سے کس کو زیادہ ناپسند کرتا تھا۔ میکلی گن لگاتار اسے بتاتا رہتا تھا کہ اگر وہ رون کی جگہ آئندہ مستقل طور پر ٹیم کا رکھا بن جائے گا تو یہ گری فنڈر کیلئے کتنی خوش قسمتی کی بات ہوگی۔ اس نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ جب ہیری اسے باقاعدگی سے ماہرانہ انداز میں کھیلتے ہوئے دیکھے گا تو وہ بھی ایسا سوچنے پر مجبور ہو جائے گا۔ میکلی گن دوسرے کھلاڑیوں کے نقائص اجاگر کرنے میں کافی پیش پیش تھا اور وہ جا بجا ہیری کو مشقوں میں تربیت کے اصولوں کے بارے میں سبق پڑھانے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔ اس کی محل بہ محل دخل اندازیوں پر ہیری کو کئی بار اسے یاد دلانا

پڑا تھا کہ گری فنڈر ٹیم کا کپتان میکلی گن نہیں بلکہ ہیری پوٹر ہے......

اس دوران لیونڈر بار بار ہیری کے پاس پہنچ جاتی تھی اور رون کے بارے میں گفتگو چھیڑ دیتی تھی۔اس کی یکساں گفتگو اور ایک جیسے سوالات سے ہیری اتنا ہی اکتا چکا تھا، جتنا کہ کیوڈچ کے معاملے میں میکلی گن کے بے سروپا مشوروں اور خودساختہ حکمت عملیوں سے...... پہلے پہل تو لیونڈر اس بات پر بے حد ناراض ہوئی کہ کسی نے بھی اسے یہ نہیں بتایا تھا کہ رون ہسپتال میں داخل تھا...... میرا کہنے کا مطلب ہے کہ میں آخر اس کی گرل فرینڈ ہوں!'' مگر بدقسمتی سے اب اس نے ہیری کے اس بھلکڑ پن کو نظرانداز کرنے کا فیصلہ کرلیا تھا۔اب وہ رون کے جذبات کے بارے میں ہیری سے گہری گفتگو کرنے کیلئے بیتاب تھی۔ یہ ایک بہت پیچیدہ اور بوریت بھری صورت حال تھی جس میں ہیری ہرگز نہیں پڑنا چاہتا تھا کیونکہ وہ اس کی برداشت سے باہر تھی۔

''دیکھو! تم ان سب چیزوں کیلئے براہ راست رون سے کیوں نہیں پوچھ لیتی ہو؟'' ہیری نے دوٹوک انداز میں اسے کہا جب لیونڈر نے ایک بار پھر اس سے طویل پوچھ گچھ کرنے کی کوشش کی، جس میں اس نے یہ دریافت کیا تھا کہ رون نے اس کی نئی ڈریس ملبوسات کے بارے میں کیا کہا تھا؟ اور یہ بھی کہ ہیری کے لحاظ سے رون، لیونڈر سے اپنے رشتے کے بارے میں کس قدر سنجیدہ ہے؟

''میں براہ راست ہی پوچھ لیتی مگر میں جب بھی اس سے ملنے کیلئے ہسپتال جاتی ہوں، وہ ہمیشہ گہرے خراٹے بھر رہا ہوتا ہے......'' لیونڈر نے اپنی پریشانی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

''واقعی......'' ہیری کے منہ سے حیرت کے مارے نکل گیا۔ کیونکہ وہ جب جب ہسپتال گیا تھا رون اسے ہمیشہ پوری طرح چاق وچوبند ہی ملتا تھا۔ ڈمبل ڈور اور سنیپ کے جھگڑے کی خبر میں اس نے کافی دلچسپی کا اظہار کیا تھا اور وہ ہر وقت اپنی جگہ لینے کیلئے میکلی گن کو کھری کھری سنانے کیلئے بہت بیتاب رہتا تھا۔

''کیا ہرمائنی گرینجر اب بھی اس سے ملنے کیلئے وہاں جاتی ہے؟'' لیونڈر نے اچانک پوچھا

''بالکل...... مجھے تو ایسا ہی محسوس ہوتا ہے۔ وہ دوست ہیں، ہے نا؟'' ہیری نے بے چینی سے جواب دیا۔

''دوست؟...... لطیفے مت چھوڑو!'' لیونڈر نے حقارت سے کہا۔ ''جب سے رون نے میرے ساتھ گھومنا شروع کیا ہے، تب سے وہ اس سے بات تک نہیں کر رہی ہے مگر چونکہ اب وہ دلچسپ ہو چکا ہے، اس لئے وہ اس سے راہ رسم بڑھانے کی کوشش کر رہی ہے۔''

''کیا زہر دیئے جانے کو تم دلچسپی کہتی ہو؟'' ہیری نے تنک کر پوچھا۔ ''خیر چھوڑو!...... معاف کرنا، مجھے ذرا جانا ہوگا...... میکلی گن کیوڈچ کے بارے میں گفتگو کیلئے آنے والا ہے۔'' ہیری نے جلدی سے کہا اور پہلو والے ایک دروازے سے جان چھڑا کر بھاگ نکلا جو ٹھوس دیوار ہونے کا فریب دیتا تھا پھر ایک خفیہ راہداری اسے جادوئی مرکبات کی کلاس تک لے گئی۔ جہاں لیونڈر یا میکلی گن اس کا تعاقب نہیں کر سکتے تھے۔

ہفل پف کے خلاف ہونے والے میچ کی صبح ہیری میدان پر جانے سے پہلے ہسپتال پہنچا۔ رون کافی پژمردہ دکھائی دے رہا تھا کیونکہ میڈم پامفری نے اسے سٹیڈیم میں میچ دیکھنے کیلئے جانے پر پابندی عائد کر دی تھی۔ ان کا کہنا تھا کہ اس پر وہ کافی جوشیلا ہو جائے گا اور جس سے خون کی روانی میں شدت بڑھ جائے گی اور یہ امر اس کی صحت کیلئے ذرا بھی مفید نہیں ہے۔

''میکلی گن کی کارکردگی کیسی ہے؟'' رون نے ہیری سے مضطرب انداز میں پوچھا اور یہ بھول گیا کہ وہ یہ سوال دو بار پہلے بھی پوچھ چکا تھا۔

''میں نے تمہیں بتایا تو تھا۔'' ہیری نے تحمل سے جواب دیا۔ ''وہ چاہے اس میچ میں بین الاقوامی درجے کی مہارت دکھائے مگر میں اسے پھر بھی اپنی ٹیم میں نہیں رکھوں گا۔ وہ ہر ایک کو یہ سبق پڑھاتا رہتا ہے کہ اسے کیا کرنا چاہئے؟ اس کا خیال ہے کہ وہ ہم سب سے زیادہ عمدہ درجے پر کھیل سکتا ہے۔ میں تو اس سے نجات پانے کیلئے بیتاب ہوں اور چھٹکارا پانے کی بات چل ہی نکلی ہے تو......'' ہیری نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا، اس نے اپنا فائر بولٹ اُٹھا کر اپنے کندھے پر رکھا۔ ''جب لیونڈر تم سے ملنے کیلئے یہاں آتی ہے تو تم جھوٹ موٹ کے سونے کی ڈرامہ بازی بند کر دو؟ وہ ہر وقت میرا دماغ چاٹتی رہتی ہے......''

''اوہ ہاں!......ٹھیک ہے۔'' رون نے جھینپتے ہوئے کہا۔

''اگر تم اس سے اکتا چکے ہو اور مستقبل میں مزید تعلقات نہیں قائم رکھنا چاہتے ہو تو اسے صاف صاف الفاظ میں کہہ دو......'' ہیری نے چڑچڑے انداز میں کہا۔

''ہاں صحیح ہے......ٹھیک ہے......مگر یہ اتنا آسان نہیں ہے، ہے نا؟'' رون نے کہا اور کچھ توقف کے بعد آہستگی سے بولا۔ ''کیا میچ سے پہلے ہرمائنی یہاں آئے گی؟''

''نہیں! وہ جینی کے ساتھ پہلے ہی سٹیڈیم میں جا چکی ہے۔''

''اوہ......'' رون نے لمبی سانس کھینچی، وہ تھوڑا مرجھایا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ ''تو ٹھیک ہے، نیک تمناؤں کے ساتھ......امید ہے کہ میکلی گن کو دُھول چٹا دو گے......میرا کہنے کا مطلب ہے کہ زکریا س سمتھ کو......''

''میں پوری کوشش کروں گا۔'' ہیری نے اپنی بہاری ڈنڈے پر گرفت مضبوط کرتے ہوئے کہا۔ ''ٹھیک ہے، میچ کے بعد ملاقات ہو گی......''

وہ تیز رفتاری سے ویران راہداری میں بھاگتا ہوا بڑھا۔ پورا سکول سکول کے باہر سٹیڈیم میں موجود تھا۔ لوگ یا تو سٹیڈیم کی نشستوں پر بیٹھ چکے تھے یا پھر کھلے میدان میں سٹیڈیم کی طرف جا رہے تھے۔ وہ کھڑکیوں کے قریب سے گزرتے ہوئے باہر جھانکتا ہوا جا رہا تھا تا کہ اس بات کا اندازہ لگا سکے کہ انہیں کھیل میں کتنی تیز ہوا کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اسی لمحے سامنے کی طرف سے گونجتی ہوئی ایک آواز نے اس کے خیالات کا سلسلہ توڑ دیا۔ اس نے نظر گھما کر اس طرف دیکھا۔ ملفوائے اس کی طرف آ رہا تھا، اس کے ساتھ دو

لڑکیاں بھی تھیں جو کافی ناراض اور چڑچڑی دکھائی دے رہی تھیں۔ ہیری کو دیکھتے ہی ملفوائے رُک گیا اور پھر پھیکے انداز میں ہنسنے لگا، صاف دکھائی دے رہا تھا کہ وہ زبردستی ہنسنے کی کوشش کرر ہا تھا۔

''تم کہاں جارہے ہو؟'' ہیری نے پوچھا جب وہ ہیری کے قریب سے نکل کر جانے کی کوشش کرر ہا تھا۔

''اوہ واقعی!......تم نے یہ کیسے سوچ لیا کہ میں اس بارے میں تمہیں بتانے والا ہوں کہ میں کہاں جا رہا ہوں؟'' ملفوائے نے طنزیہ انداز میں کہا۔ ''جلدی کرو...... وہ لوگ 'نجات دہندہ' کے خواب کا بیتابی سے انتظار کر رہے ہیں...... وہ لڑکا جس نے سکور کر لیا......یا وہ آج کل تمہیں جس بھی نام سے بلاتے ہیں......''

ملفوائے کے ساتھ موجود لڑکیاں نے جبراً ہونقوں کی طرح قہقہہ لگایا۔ ہیری نے جب انہیں گھور کر دیکھا تو وہ خاموش ہو گئیں۔ ملفوائے ہیری کے قریب سے نکلا اور دونوں لڑکیاں اس کے تعاقب میں دوڑیں۔ وہ دیکھتے ہی دیکھتے راہداری کا موڑ مڑے اور نگاہوں سے اوجھل ہو گئے، ہیری اسی جگہ پر ساکت کھڑا رہا اور انہیں غائب ہوتے ہوئے دیکھتا رہا۔

یہ تو نہایت غصہ دلانے والی بات تھی، پہلے ہی میچ میں پہنچنے کیلئے دیر ہو رہی تھی اور یہاں ملفوائے چوری چھپے کہیں جا رہا تھا جبکہ باقی سب لوگ سکول سے ندارد تھے۔ ملفوائے کے پوشیدہ ارادوں کی تہہ تک پہنچنے کیلئے اس سے عمدہ اور کون سا موقع ہو سکتا تھا؟ خاموش لمحات تیزی سے گزرتے چلے گئے۔ ہیری جہاں کھڑا تھا وہاں سے ایک انچ نہیں ہل پایا۔ وہ کسی پتھر کی مورتی کی مانند ساکت کھڑا اسی موڑ کو گھورے جا رہا تھا جہاں کچھ دیر قبل ملفوائے اوجھل ہوا تھا۔

اور پھر اس نے کچھ سوچ کر سٹیڈیم کی طرف دوڑ لگا دی۔

''تم کہاں کھو گئے تھے؟'' جینی نے بے چینی سے پوچھا جب وہ بھاگتا ہوا کپڑے بدلنے والے کمرے میں گھسا۔ ٹیم کے تمام کھلاڑی کیوڈچ چوغے پہن کر تیار کھڑے تھے۔ دونوں پٹاؤ پیکس اور کوٹ گھبراہٹ میں اپنے موٹے ڈنڈوں کو اپنے ہی پیروں پر مار رہے تھے۔

''مجھے راستے میں ملفوائے مل گیا تھا۔'' ہیری نے آہستگی سے جینی کو بتایا۔ وہ سرخ کیوڈچ چوغہ تیزی سے گلے ڈال کر پہن رہا تھا۔

''تو پھر......؟''

''تو میں جاننے کیلئے بے چین تھا کہ باقی سب لوگ یہاں پر ہیں تو وہ دو لڑکیوں کے ساتھ سکول میں کیا کرر ہا تھا؟''

''اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟''

''دیکھو! مجھے وہ اصلیت معلوم نہیں ہو پائے گی، ہے نا؟'' ہیری نے کہا اور اپنا فائر بولٹ اُٹھا کر اپنی عینک کو درست کیا۔ ''چلو......اب میدان میں چلتے ہیں!''

اس کے بعد وہ ایک بھی لفظ بولے بغیر ہی میدان کی طرف چل دیا۔ ہجوم میں خوشی اور کلکاریوں کی تیز آوازیں گونجنے لگیں۔ ہوا کافی کم چل رہی تھی، کہیں کہیں بادل کی ٹکڑیاں بھی دکھائی دے رہی تھیں۔ ان کے درمیان کبھی کبھار دھوپ کی تیز چمک بھی آجاتی تھی۔

''کافی عجیب صورت حال ہے!'' میکلی گن نے ٹیم کا حوصلہ بڑھاتے ہوئے کہا۔ ''کوٹ اور پیکس تم لوگ سورج سے مخالف سمت میں ہی اُڑنا تاکہ وہ تمہیں آتے ہوئے نہ دیکھ سکیں۔''

''میکلی گن! ٹیم کا کپتان میں ہوں۔ تم انہیں ہدایات نہیں دے سکتے۔'' ہیری نے غصے سے کہا۔ ''تم فوراً قفلوں کے پاس پہنچ جاؤ۔''

جب میکلی گن کندھے اچکا کر قفلوں کی طرف بڑھ گیا تو ہیری پیکس اور کوٹ کی طرف مڑا اور اس نے اپنے سینے پر پتھر رکھ کر کہا۔ ''واقعی! سورج کے مخالف سمت میں اُڑنا......''

اس نے ہفل پف کے کپتان سے ہاتھ ملایا اور پھر میڈم ہوچ کی سیٹی کی آواز بجتے ہی وہ زمین پر پاؤں مارتا ہوا ہوا میں اوپر اُٹھ گیا۔ سنہری گیند کو دیکھنے کیلئے وہ باقی کھلاڑیوں سے کچھ اونچا اُڑ رہا تھا۔ وہ پورے میدان کے گرد چکر کاٹ رہا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اگر وہ سنہری گیند جلدی سے پکڑ لے تو اسے موقع مل سکتا تھا کہ وہ سکول جا کر اپنے نقشے کے ذریعے یہ معلوم کرسکتا تھا کہ اس وقت ملفوائے کہاں موجود تھا؟......اور کیا کررہا تھا......؟

''اور قواف ہفل پف کے سمتھ کے پاس ہے......'' میدان میں سے ایک پھنکارتی ہوئی آواز سنائی دی۔ ''پچھلے میچ میں وہ کمنٹری کررہا تھا اور جینی ویزلی نے اسے زوردار ٹکر ماردی تھی۔ میرا خیال ہے کہ اس نے ایسا جان بوجھ کر ہی کیا ہوگا...... کچھ ایسا ہی لگتا ہے۔ سمتھ گری فنڈر کے بارے میں کافی واہیات انداز میں کمنٹری کررہا تھا۔ مجھے امید ہے کہ اب ان کے خلاف کھیلتے ہوئے اسے اس بات کا کافی افسوس ہورہا ہوگا......اوہ دیکھو! اس کے ہاتھ سے قواف نکل چکا ہے، اسے جینی نے پکڑ لیا ہے، وہ مجھے بے حد پسند ہے کیونکہ وہ اچھی لڑکی ہے......''

ہیری نے کمنٹری بکس کی طرف گھور کر دیکھا۔ یقیناً کوئی بھی صحیح الدماغ شخص لونا لوگڈ کو کمنٹری کا مائک ہرگز نہیں تھما سکتا تھا؟ مگر اتنی اونچائی سے بھی ان لمبے گندے سنہری بالوں یا بٹر بیئر کے ڈھکنوں کے ہار کو پہچاننے میں کوئی غلطی نہیں کرسکتا تھا......لونا کے پاس پروفیسر میک گوناگل تھوڑا پریشان دکھائی دے رہی تھیں جیسے انہیں اپنے انتخاب پر افسوس ہورہا ہو۔

''......مگر اب ہفل پف کے ایک بڑے کھلاڑی نے اس کے ہاتھ سے قواف چھین لیا ہے، مجھے اس کا نام نہیں معلوم...... یہ ببل جیسا ہے نہیں شاید...... بگ گین......''

''وہ کیڈی ویلڈر ہے......'' پروفیسر میک گوناگل نے لونا کے قریب سے زور سے چیختے ہوئے کہا۔ یہ سن کر ہجوم میں قہقہوں کا طوفان اُٹھ کھڑا ہوا۔

ہیری نے چاروں طرف گردن گھما کر سنہری گیند کی تلاش کی۔ اس کا دور دور تک نام ونشان نہیں دکھائی دے رہا تھا۔ کچھ ہی لمحوں بعد کیڈی ویلڈر نے پہلا سکور کر دیا۔ میکلی گن چیخ چیخ کر جینی کو برا بھلا کہہ رہا تھا کہ اس نے قواف کو اپنے ہاتھ سے نکلنے کیوں دیا۔ اس چکر میں وہ کیڈی ویلڈر کی طرف سے بالکل غافل ہو گیا تھا اور سرخ بڑی گیند سرسراتی ہوئی اس کے کان کے قریب سے نکل کر قفل کو پار کر گئی تھی۔

''میکلی گن! تم اپنے کام پر دھیان دو اور سب کو اپنی مرضی سے کھیلنے دو۔'' ہیری نے گرج کر اسے تنبیہ کی اور اپنے راکھے کے سامنے اُڑتا ہوا پہنچ گیا۔

''تم بھی کوئی عمدہ فنکاری کا نمونہ نہیں پیش کر رہے ہو!'' میکلی گن نے تمتماتے ہوئے چہرے کے ساتھ غصیلے لہجے میں کہا۔

''اور اب ہیری پوٹر کی اپنے راکھے سے منہ ماری ہو رہی ہے۔'' لونا نے آہستگی سے کہا جبکہ نیچے بیٹھے ہوئے ہفل پف اور سلے درن کے طلباء خوشی سے تالیاں بجانے لگے۔ ''میرا خیال نہیں ہے کہ اس سے انہیں سنہری گیند پکڑنے میں کوئی مدد ملے گی مگر یہ چال بھی تو ہو سکتی ہے......''

غصے سے کھولتا ہوا ہیری واپس گھوما اور دوبارہ میدان کا چکر کاٹا۔ اس کی نظریں سنہری پنکھوں والی گیند کو شدت سے تلاش کر رہی تھیں۔

جینی اور ڈملزا نے ایک ایک سکور کر دیا۔ اس طرح نیچے سٹیڈیم میں بیٹھے ہوئے سرخ چوغوں میں ملبوس گری فنڈر کے طلباء اور ان کے حمایتیوں کو خوشی سے اپنے جوش وخروش کے اظہار کا موقع مل گیا تھا۔ اس کے بعد کیڈی ویلڈر نے ایک اور سکور کر ڈالا جس سے دونوں ٹیموں کے پوائنٹس برابر ہو گئے۔ مگر لونا کا تو اس طرف کوئی دھیان ہی نہیں تھا جیسے سکور جیسی چھوٹی موٹی چیزیں اس کی نظر میں بے معنی اور غیر دلچسپ ہوں۔ وہ تو ہجوم کی توجہ ان عجیب ہیئت کے بادلوں کی طرف مبذول کرتی رہی جو اس کے خیال میں خاصے دلچسپ تھے یا پھر وہ اس بات پر زور دیتی رہی کہ زکریاس سمتھ جو ایک منٹ سے بھی زیادہ دیر تک قواف کو قابو میں نہیں رکھ پایا تھا، دراصل وہ 'ہارلر جی' نامی کسی پراسرار چیز کا شکار تھا۔

''ہفل پف ستر اور چالیس پوائنٹس سے جیت رہا ہے۔'' پروفیسر میک گوناگل نے لونا کے میگا فون میں چیخ کر اعلان کیا۔

''اوہ واقعی...... اتنا سکور ہو گیا ہے، مجھے تو پتہ ہی نہیں چلا!'' لونا نے چونکتے ہوئے کہا۔ ''آہا دیکھو! گری فنڈر کے رکھوالے نے ایک پٹاؤ سے اس کا موٹا ڈنڈا لے لیا ہے......''

ہیری یہ سن کر ہوا میں گھوم گیا۔ غیر معمولی طور پر میکلی گن نے جانے کس جذبے کے تحت پیکس کا موٹا ڈنڈا اس سے چھین لیا تھا اور اسے بتا رہا تھا کہ کس طرح بالجر کو سامنے سے آتے ہوئے کیڈی ویلڈر پر نشانہ بنانا چاہئے......؟

''اسے اس کا ڈنڈا واپس کرو اور فوراً اپنے قفلوں کے پاس پہنچو۔'' ہیری نے میکلی گن کی طرف رُخ کر کے گرجتے ہوئے

جھڑکا۔مگراسی وقت میکلی گن نے سامنے آتے ہوئے بالجر پر ڈنڈے کی زوردار ضرب لگائی اوراس کا نشانہ غلط ہدف سے جاٹکرایا۔

بصارت گم کرنے والا شدید درد کا احساس ہوا......ایک روشنی چمکی......دور سے چیخیں سنائی دیں......اور پھرایک طویل اندھیری کھائی میں گرنے کا احساس ہوا۔

جب ھیری کی آنکھیں کھلیں تو وہ نہایت گرم اور آرام دہ بستر میں لیٹا ہوا تھا۔ایک لالٹین تاریکی میں ڈوبی ہوئی چھت پر سنہری روشنی کا حلقہ بنارہی تھی۔اس نے اپنا سر عجیب انداز میں اُٹھایا۔اس کی دائیں جانب چھائیوں بھرے چہرے اور سرخ بالوں والا رون لیٹا ہوا تھا۔

''اچھا کیا کہ تم بھی یہیں آ گئے......'' رون نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ھیری نے پلکیں جھپکائیں اور پھر چاروں طرف کا جائزہ لیا۔ظاہر تھا کہ وہ ہسپتال میں ہی تھا۔باہر کا آسمان نیلا تھا جس میں سرخی پھیلی ہوئی تھی۔میچ تو گھنٹوں پہلے ہی ختم ہو چکا تھا......اور ملفوائے کو رنگے ہاتھوں پکڑے جانے کی امید بھی...... ھیری کو اپنے سر میں عجیب سا بھاری پن محسوس ہوا۔اس نے اپنا ایک ہاتھ اُٹھایا تو اسے معلوم ہوا کہ جیسے اس کے پٹیوں کی سخت پگڑی پہن رکھی ہو......

''کیا ہوا تھا؟''

''تمہاری کھوپڑی چٹخ گئی تھی......'' میڈم پامفری نے تیزی سے اس کے قریب آتے ہوئے کہا اوراس کا سر تکیوں میں دوبارہ دھنسا دیا۔''بہرحال، پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، میں نے چٹخی ہوئی ہڈی کو دوبارہ جوڑ دیا ہے مگر تمہیں کم ازکم آج کی رات تو یہیں ہی رُکنا پڑے گا۔تمہیں کچھ گھنٹوں تک کوئی محنت والا کام نہیں کرنا چاہئے،بس آرام سے لیٹے رہو!''

''میں یہاں پر ساری رات نہیں ٹھہرنا چاہتا......'' ھیری نے غصے سے بیٹھتے ہوئے کہا اور اپنے بدن پر سے چادر اتار پھینکی۔''میں میکلی گن کو تلاش کر کے اس کا خون پی جاؤں گا!''

''مجھے خدشہ ہے کہ یہ کام بھی محنت کے معنوں میں ہی آئے گا۔'' میڈم پامفری نے اسے زور سے بستر پر دھکیلتے ہوئے کہا اور اپنی چھڑی خطرناک انداز میں لہرائی۔''پوٹر! جب تک میں تمہیں ہسپتال سے چھٹی نہیں دوں گی،تم کہیں بھی نہیں جاؤ گے......اگر تم نے تماشہ لگانے کی کوشش کی تو میں فوراً ہیڈ ماسٹر کو بلوالوں گی......''

وہ دندناتی ہوئی تیزی سے اپنے دفتر کی طرف چلی گئیں۔ھیری جز بز ہوتا ہوا اپنے تکیوں پر واپس گر گیا۔

''کیا تمہیں معلوم ہے کہ ہم کتنے سکور کے فرق کے ساتھ ہارے ہیں؟''اس نے دانت بھینچتے ہوئے رون سے پوچھا۔

''بالکل مجھے معلوم ہے......'' رون نے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔''آخری سکور تین سو بیس اور ساٹھ تھا۔''

''لاجواب......بہت ہی لاجواب!'' ھیری نے وحشیانہ انداز میں غراتے ہوئے کہا۔''جب میں میکلی گن کو پکڑ لوں گا تو......''

''تمہیں اسے پکڑنے کی بھلا کیا ضرورت ہے، وہ تو پہلے ہی بھاری ڈیل ڈول والا ہے۔'' رون نے معقولیت بھرے انداز میں

کہا۔’’جہاں تک میرا ذاتی خیال ہے، اس پر شہزادے کا ناخن بڑھانے والا جادوئی کلمہ زیادہ موزوں رہے گا۔ ویسے بھی جب تک تم یہاں سے لوٹو گے تب تک باقی ٹیم اس سے نمٹ چکی ہو۔ باقی کے کھلاڑی بھی اس سے خوش نہیں تھے......‘‘

رون کی آواز میں ہلکی سی مسرت کی جھلک تھی جسے وہ چھپا نہیں پایا تھا۔ ہیری جانتا تھا کہ میکلی گن کے اس جنگلی پن اور خراب کارکردگی سے رون بہت زیادہ خوش تھا۔ ہیری اپنی جگہ پر ساکت لیٹا رہا اور چھت پر روشنی کے حلقے کو سست نظروں سے گھورتا رہا۔ اس کی چٹخی ہوئی کھوپڑی میں درد کا کوئی احساس نہیں ہو رہا تھا مگر وہ ڈھیر ساری پٹیوں کے نیچے کسی قدر پلپلی ضرور محسوس ہو رہی تھی۔

’’میں یہاں لیٹے ہوئے میچ کی کمنٹری سن رہا تھا۔‘‘ رون نے کہا جس کی آواز اب ہنسی کے باعث کپکپا رہی تھی۔ ’’میں تو چاہوں گا کہ کاش لونا آئندہ بھی کمنٹری کرتی رہے......’ہارلر جی‘!‘‘

مگر ہیری کے دل و دماغ پر غصے کی شدت اتنی زیادہ غالب تھی کہ اسے اس میں کوئی ہنسنے والی بات دکھائی نہیں دی اور کچھ لمحوں بعد رون کی ہنسی بھی رُک گئی......

’’تمہارے بیہوش ہونے کے بعد جینی یہاں آئی تھی!‘‘ رون کافی دیر کی خاموشی کے بعد بولا۔ ہیری کے تخیل میں فوراً ایک ان چاہا منظر ابھر آیا۔ جینی اس کے بیہوش بدن پر جھک کر رو رہی تھی اور اس کے لئے اپنی محبت کی شدت کا اظہار کر رہی تھی جبکہ رون ان دونوں کو تھپتھپا کر دُعا دے رہا تھا......’’اس نے مجھے بتایا تھا کہ تم میچ میں بالکل آخری وقت پر پہنچے تھے، ایسا کیا ہوا تھا ہیری؟ تم تو یہاں سے کافی پہلے ہی نکل گئے تھے......‘‘

’’اوہ ہاں!‘‘ ہیری نے چونک کر کہا جب اس کا تخیل ٹوٹ کر بکھر گیا تھا۔’’ہاں! میں نے ملفوائے کو دو لڑکیوں کے ساتھ چوری چھپے جاتے ہوئے دیکھا تھا۔ ان لڑکیوں کو دیکھ کر یوں محسوس ہوا کہ جیسے وہ اس کے ساتھ نہ رہنا چاہتی ہوں۔ دیکھو! یہ دوسرا موقع ہے جب وہ باقی کے سکول کے ساتھ کیوڈچ کے میدان پر نہیں پہنچا ہے۔ یاد ہے کہ اس نے گذشتہ میچ بھی چھوڑ دیا تھا اور بیماری کا بہانہ بنا کر سکول میں رُکا رہا تھا......کاش میں اس وقت اس کے تعاقب میں نکل گیا ہوتا، میچ تو ہمیں ویسے بھی ہارنا ہی تھا......‘‘

’’پاگلوں جیسی باتیں مت کرو!‘‘ رون تیکھی آواز میں بولا۔’’تم ملفوائے کا تعاقب کرنے کیلئے کیوڈچ میچ نہیں چھوڑ سکتے تھے، تم آخر ٹیم کے کپتان ہو......‘‘

’’میں یہی تو جاننا چاہتا ہوں کہ بالآخر اس کے ارادے کیا ہیں؟‘‘ ہیری نے کہا۔’’اور مجھ سے ایسا کچھ مت کہنا کہ یہ سب میرے دماغ کا فتور ہے......ملفوائے اور سنیپ کے درمیان ہوئی گفتگو سننے کے بعد تو بالکل بھی نہیں......‘‘

’’میں ایسا کبھی نہیں کہا ہے کہ یہ تمہارے دماغ کا فتور ہے!‘‘ رون نے کہا اور کہنی کے بل اُٹھتے ہوئے ہیری کو تیوریاں چڑھا کر دیکھا۔’’مگر ایسا کوئی قانون موجود نہیں ہے جو یہ پابندی عائد کرے کہ اس جگہ پر ایک وقت میں ایک ہی شخص کسی چیز کی منصوبہ بندی بنائے۔ تم تو ملفوائے کے چکر میں دیوانے ہو گئے ہو، ہیری! میرا کہنے کا مطلب ہے کہ اس کے چکر میں تم نے اپنے فریق کے ایک اہم

میچ کو ترک کرنے تک کا فیصلہ کر لیا......''

''میں اسے وہ کام کرتے ہوئے رنگے ہاتھوں پکڑنا چاہتا ہوں!'' ہیری نے تلخی سے کہا۔ ''میں یہ راز جاننا چاہتا ہوں کہ جب وہ نقشے سے غائب ہو جاتا ہے تو وہ کہاں پہنچ جاتا ہے؟''

''کچھ کہہ نہیں سکتا......شاید ہاگس میڈ!'' رون نے جمائی لیتے ہوئے قیاس آرائی کی۔

''میں نے اسے نقشے میں کبھی خفیہ راہداریوں میں جاتے ہوئے نہیں دیکھا ہے، میرا خیال ہے کہ ویسے بھی اب ان تمام راہداریوں پر خصوصی نگاہ رکھی جاتی ہوگی......''

''پھر تو میں کچھ اندازہ نہیں لگا سکتا!'' رون نے بیزاری سے کہا۔

ان کے درمیان گہری خاموشی پھیل گئی۔ ہیری نے اپنے اوپر لالٹین کی روشنی والے حلقے کو دوبارہ دیکھا اور سوچنے لگا۔

کاش اس کے پاس روفس سکرمگوئیر جیسا اختیار ہوتا۔ تب تو وہ ملفوائے کے پیچھے مخبروں کی فوج لگا دیتا مگر بدقسمتی سے ہیری کے پاس ایسا کوئی عہدہ نہیں تھا جس سے وہ اہلکاروں کا استعمال کرتے ہوئے ایرورز کے دستے کو حکم دے سکے......اس نے اپنے خفیہ گروپ ڈی اے کے سابقہ جانبازوں کو اس کام پر لگانے کیلئے غور و فکر کیا۔ کچھ دیر تک وہ تخیل میں ان سب کے چہروں کو دیکھ کر ان کا جائزہ لیتا رہا مگر اس کے سامنے پھر وہی مسئلہ درپیش ہوا کہ اس سے تو ان کی کلاسیں چھوٹ جائیں گی اور پڑھائی میں حرج ہوگا۔ جبکہ ان میں سے زیادہ تر کے نصابی وقتی جدول اس قدر پُر تھے کہ انہیں وقت نکالنا بے حد دشوار تھا۔

رون کے بستر سے ایک دھیمے خراٹے کی گونج سنائی دی۔ کچھ دیر بعد میڈم پامفری اپنے دفتر سے باہر نکلیں۔ اس بار وہ ایک موٹا اونی ڈریسنگ گاؤن پہنے ہوئے تھیں۔ نیند کی اداکاری کرنا سب سے آسان کام تھا۔ ہیری نے کروٹ بدلی اور سونے کی نقالی کی۔ اس نے سنا کہ میڈم پامفری نے اپنی چھڑی لہرا کر چاروں طرف پردے گرا دیئے تھے۔ لالٹینوں کی روشنی دھیمی کرنے کے بعد وہ اپنے دفتر کی طرف واپس لوٹ گئیں۔ اس نے ان کے عقب میں دروازہ بند ہونے کی آواز سنی اور وہ سمجھ گیا کہ وہ اب سونے کیلئے اپنے بستر کی طرف جا رہی ہوں گی۔

ہیری نے نیم تاریکی میں لیٹے لیٹے سوچا۔ کیوڈچ کی چوٹ کی وجہ سے یہ تیسرا موقع تھا جب وہ ہسپتال پہنچا تھا۔ گذشتہ مرتبہ وہ روح کھچڑوں کے حملے کی وجہ سے اپنے بہاری ڈنڈے سے گر گیا تھا۔ اس سے پہلے پروفیسر لک ہارٹ نے پھوہڑ پن کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس کے بازو اور ہاتھ کی سب ہڈیاں غائب کر دی تھیں......وہ اب تک کی سب سے زیادہ تکلیف دہ چوٹ تھی۔ ایک رات میں ہاتھ اور بازو کی پوری ہڈیاں پیدا کرنے کی اذیت بے حد دردناک اور گھمبیر تھی اور وہ نصف رات کو ایک بن بلائے مہمان کی آمد سے بھی کم نہیں ہوئی تھی۔

اچانک ہیری تن کر سیدھا بیٹھ گیا، اس کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا اور اس کی پٹیوں کی پگڑی ترچھی ہوگئی۔ آخر اسے اپنے مسئلے کا

حل مل گیا تھا۔ ملفوائے کا تعاقب کروانے کا ایک طریقہ موجود تھا جو ابھی ابھی اس کے دماغ میں ابھر آیا تھا...... وہ یہ کیسے بھول گیا تھا؟......اسے اس بات کا خیال پہلے کیوں نہیں آ پایا تھا؟

مگر سوال یہ تھا کہ اسے کیسے بلایا جائے، یہ کام کیسے کیا جاتا ہے؟

تجرباتی طور پر ہیری نے نیم تاریکی میں ڈوبے ہوئے ہسپتال کے وارڈ میں آہستگی سے کہا۔

''کریچر......!''

کھٹاک کی ایک تیز آواز گونجی اور خاموش وارڈ میں چھینا جھپٹی اور چوں چوں کی آوازیں گونجنے لگیں۔ رون بدحواسی کے عالم میں بیدار ہو گیا۔

''یہاں کیا ہو رہا ہے......؟''

کہیں میڈم پامفری بھی بھاگتی ہوئی وہاں نہ پہنچ جائیں، اس لئے ہیری نے جلدی سے اپنی چھڑی ان کے دفتر کی طرف لہرائی اور آہستگی سے بڑبڑایا۔ ''مملموتم......!'' پھر وہ اپنے پلنگ کے پائیدان کی طرف بڑھ گیا تاکہ اچھی طرح سے دیکھ سکے کہ وہاں کیا ماجرا تھا؟

وارڈ کے وسطی حصے میں فرش پر دو گھریلو خرس آپس میں گتھم گتھا تھے۔ ان میں سے ایک نے تنگ کلیجی رنگت کا سویٹر پہن رکھا تھا اور اس کے سر پر متعدد اونی ٹوپیاں دکھائی دے رہی تھیں۔ جبکہ دوسرا گھریلو خرس ایک میلا اور خستہ حال چیتھڑا پہنے ہوئے تھا جو کسی چھوٹی لنگوٹ کی طرح اس کے کولہوں کے گرد لپٹا ہوا تھا۔ پھر ایک تیز دھماکے کی آواز سنائی دی اور پیوس نامی شرارتی بھوت گتھم گتھا گھریلو خرسوں کے عین اوپر ہوا میں نمودار ہو گیا۔

''میں دیکھ رہا تھا پوٹی......'' اس نے نیچے ہونے والی کشتی کی طرف اشارہ کر کے مصنوعی ہنسی کے ساتھ کہا اور پھر ایک زوردار کلکاری بھری۔ ''ذرا ان ننھی مخلوق کی کشتی کا منظر تو دیکھو......اوہ! وہ ایک دوسرے کو پتلے پتلے مکے مار رہے ہیں......''

''کریچر، ڈوبی کی موجودگی میں ہیری پوٹر کو تضحیک کا نشانہ نہیں بنا سکتا......نہیں وہ ایسا بالکل نہیں کر سکتا...... ورنہ ڈوبی کریچر کی گدی سے زبان اکھاڑ ڈالے گا۔'' ڈوبی نے تیکھی آواز میں کہا۔

''اوہ......اب وہ ایک دوسرے کو ٹھوکر مار رہے ہیں، واہ واہ......'' پیوس خوشی کے مارے کمنٹری کرتا ہوا چیخا جواب گھریلو خرسوں کو زیادہ غصہ دلانے کیلئے ان پر چاک کے ٹکڑوں سے نشانہ لگا رہا تھا۔ ''اور زور سے مارو......اسے کھرونچ ڈالو......''

''کریچر اپنے مالک کے بارے میں جو چاہے گا، وہ کہے گا۔ اوہ ہاں! وہ بھی کیسا مالک ہے جو بدذاتوں، گھٹیا اور خون کے غداروں کے ساتھ دوستی رکھتا ہے......اوہ خدایا! بیچارے کریچر کی مالکن بھلا کیا سوچیں گی؟......''

کریچر اپنی مالکن کی رائے کو اور واضح نہ کر پایا اور نہ ہی انہیں معلوم ہو پایا کہ کریچر کی مالکن کیسا سوچ سکتی ہیں؟ کیونکہ ٹھیک اسی

وقت ڈوبی نے اپنا گانٹھ دار مکا کریچر کے منہ پر رسید کر دیا تھا اور اس کے آدھے دانت ٹوٹ کر فرش پر بکھر گئے۔ ہیری اور رون دونوں ہی اپنے اپنے بستروں سے چھلانگ لگا کر نیچے اترے اور انہوں نے مضبوط گرفت کے ساتھ دونوں گھریلوخرسوں کو الگ الگ کر دیا۔ البتہ وہ دونوں ایک دوسرے سے الگ ہونے کے باوجود ایک دوسرے کو مکوں کا نشانہ بنانے کی بھرپور کوشش کرتے رہے۔ پیوس انہیں قہقہے مار مار کر اکسا رہا تھا اور چیختا چلاتا ہوا لالٹین کے چاروں طرف منڈلا رہا تھا۔ ''اپنی انگلیاں اس کے نتھنوں میں گھسا کر انہیں چیر ڈالو......اس کا سر پٹخ کر توڑ ڈالو......اس کے کان کو کھینچ کر زمین پر گرا دو......''

ہیری نے جلدی سے اپنی چھڑی پیوس کی طرف لہرائی اور بولا۔ ''خاموشتم......''

پیوس کی آنکھیں باہر ابل پڑیں اور اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنا گلا پکڑ لیا۔ تھوک نگلا اور پھر بیہودہ اشارے کرتا ہوا جھپٹ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔ اس کی زبان تالو کے ساتھ چپک چکی تھی اور وہ کوئی لفظ بول نہیں پا رہا تھا۔

''بہت اعلیٰ!'' رون نے ہیری کی تعریف کرتے ہوئے آواز لگائی اور ڈوبی کو اپنے ہاتھوں میں پکڑ کر ہوا میں لہرایا تاکہ اس کے تیزی سے حرکت کرتے ہوئے ہاتھ پیروں سے کریچر کو گزند نہ پہنچ پائے۔ ''یہ بھی شہزادے کا ہی ایک جادوئی کلمہ تھا، ہے نا؟''

''ہاں!'' ہیری نے کریچر کے دبلے بازو کو مروڑتے ہوئے کہا۔ ''ٹھیک ہے......میں تمہیں ایک دوسرے سے لڑنے کیلئے منع کرتا ہوں، کریچر!......تمہیں ڈوبی سے نہیں لڑنا ہے......اور ڈوبی! میں جانتا ہوں کہ میں تمہیں کوئی حکم نہیں دے سکتا ہوں مگر......''

''ڈوبی ایک آزاد گھریلوخرس ہے، وہ جس کا چاہے حکم مان سکتا ہے، سر! اور ڈوبی وہ سب کچھ کرے گا جو ہیری پوٹر اس سے کروانا چاہتے ہیں۔'' ڈوبی نے کہا، آنسو اب اس کے کھنچے ہوئے ننھے چہرے پر تیزی سے بہہ رہے تھے اور اس کے سوئیٹر کو گیلا کر رہے تھے۔

''تو پھر ٹھیک ہے......'' ہیری نے کہا اور ان دونوں نے دونوں گھریلوخرسوں کو آزاد چھوڑ دیا جو اگلے لمحے فرش پر گر کر ہانپنے لگے مگر اب انہوں نے دوبارہ ایک دوسرے سے لڑائی جھگڑا شروع نہیں کیا تھا۔

''مالک نے مجھے آواز دی تھی؟'' کریچر اپنی ٹرٹراتی ہوئی آواز میں بولا اور فرش پر جھک کر سلام کیا حالانکہ اس نے ہیری کو جن نظروں سے دیکھا تھا، اس سے یہ عیاں تھا کہ وہ ہیری کی اذیت ناک موت کے علاوہ اور کچھ نہیں چاہتا تھا۔

''ہاں! میں نے بلایا تھا۔'' ہیری نے میڈم پامفری کیے دفتر کی طرف تشویش بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ وہ یہ یقین دہانی کرنا چاہتا تھا کہ اس کا گم گپ شپ جادوئی کلمہ اب تک کام کر رہا تھا یا نہیں......دفتر کے اندر کی تاریکی اور خاموشی سے یہ واضح ہو رہا تھا کہ انہیں وارڈ میں ہونے والے ہنگامے کی کچھ خبر نہیں ہو پائی تھی۔ ''میں تمہیں ایک کام سونپنا چاہتا ہوں!''

''مالک جو چاہتے ہیں، کریچر پوری تابعداری کے ساتھ وہ کرے گا......'' کریچر نے کہا جواب اتنا نیچے جھک چکا تھا کہ اس کے ہونٹ اس کے پیروں کے انگوٹھوں کو چھونے لگے تھے۔ ''اس کے علاوہ کریچر کے پاس کوئی اور چارہ بھی نہیں ہے مگر یہ سچ ہے کہ کریچر کو اپنے مالک کے مالک ہونے پر شرمندگی ہوتی ہے......''

''ہیری پوٹر حکم کریں...... ڈوبی وہ کام کرنے کیلئے پوری طرح تیار ہے!'' ڈوبی منت سماجت کرتے ہوئے بولا۔ اس کی ٹینس بال جتنی بڑی آنکھوں میں اب بھی آنسو تیر رہے تھے۔ ''ڈوبی، ہیری پوٹر کی مدد کر کے نہایت مسرور ہو گا سر!''

''اچھی بات ہے، میرا خیال ہے کہ تم دونوں کو ہی اس کام پر لگانا زیادہ بہتر رہے گا۔'' ہیری نے کہا۔ ''تو ٹھیک ہے...... میں چاہتا ہوں تم ڈریکو ملفوائے کا تعاقب کرو، اس پر نظر رکھو!''

رون کے چہرے پر حیرانگی اور پریشانی کا ملا جلا ردعمل پھیل گیا۔

''میں یہ چاہتا ہوں کہ وہ کہاں جا رہا ہے؟ کس سے مل رہا ہے؟ اور کیا کر رہا ہے؟ میں چاہتا ہوں کہ تم چوبیس گھنٹے اس کی نگرانی کرو......'' ہیری نے رون کی کیفیت کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا

''ٹھیک ہے ہیری پوٹر! ایسا ہی ہو گا......'' ڈوبی نے فوراً کہا اور اس کی بڑی بڑی آنکھیں جوش وخروش سے چمکنے لگیں۔ ''اگر ڈوبی اس کام میں کسی قسم کی غلطی کرے گا تو ڈوبی سب سے اونچے مینار سے نیچے کود جائے گا، ہیری پوٹر!''

''اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے......'' ہیری نے جلدی سے کہا۔

''مالک مجھ سے سب سے چھوٹے ملفوائے کی نگرانی کروانا چاہتے ہیں؟'' کریچر نے ناگواری سے کہا۔ ''مالک چاہتے ہیں کہ میں اپنی پرانی مالکن کے خالص خون والے خاندان کے فرد کی مخبری کروں......؟''

''بالکل......'' ہیری نے جلدی سے کہا اور اس کے ذہن نے ایک سنگین خطرے کو فوراً بھانپ لیا۔ اس نے کسی خرابی یا ہاتھ سے نکلتی ہوئی صورت حال کو قابو میں رکھنے فوراً آگے کہا۔ ''اور کریچر! تم پر یہ پابندی عائد کی جاتی ہے کہ تم ملفوائے کو کچھ نہیں بتاؤ گے، نہ ہی اس کے سامنے جا کر کوئی ایسا اشارہ کرو گے کہ تم کیا کر رہے ہو؟ اس سے بات بھی نہیں کرو گے، اسے کسی قسم کا پیغام لکھ کر بھی نہیں دو گے یا...... یا اس سے کسی قسم کا رابطہ بھی نہیں کرو گے...... ٹھیک ہے!''

اس نے دیکھا کہ کریچر اس کے دی گئی ہدایات میں کسی قسم کا رخنہ تلاش کرنے کیلئے پہلو بدل رہا تھا۔ ہیری نے کچھ لمحات تک انتظار کیا۔ ایک بار پھر ہیری کو یہ دیکھ کر مسرت کا احساس ہوا کہ کریچر سر کے بل نیچے جھکتا ہوا اسے تعظیماً سلام پیش کر رہا تھا۔

''مالک نے ہر چیز کے بارے میں پہلے سے سوچ رکھا تھا۔'' کریچر مغموم لہجے میں بڑبڑاتا ہوا بولا۔ ''اوہ...... کریچر کو اب مالک کے سارے حکم ماننے ہی پڑیں گے حالانکہ کریچر اس ملفوائے لڑکے کا غلام بننا زیادہ پسند کرتا ہے...... اور ہاں!''

''تو پھر ٹھیک ہے۔'' ہیری نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔ ''مجھے حتمی رپورٹ چاہئے، مگر میرے پاس آنے سے قبل یہ دیکھ لیا کہ میرے اردگرد دوسرے لوگ موجود نہ ہوں۔ رون اور ہرمائنی کے ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے اور کسی کو بھی اس بارے میں خبر مت کرنا کہ تم کیا کر رہے ہو بس اب جا کر جونک کی مانند ملفوائے سے چمٹ جاؤ......''

☆☆☆☆

بیسواں باب

# لارڈ والڈی مورٹ کی درخواست

ہیری اور رون کی پیر والے دن صبح صبح ہسپتال سے خلاصی ہوگئی۔میڈم پامفری کے علاج سے وہ بالکل تندرست ہو چکے تھے اور زہر کے اس سنگین حادثے کا خوشگوار پہلو یہ نکلا تھا کہ ہرمائنی کی رون سے دوبارہ دوستی ہوگئی تھی۔دونوں کے درمیان ناراضگی کی کھڑی دیوار ریت کی مانند ڈھے چکی تھی۔ہرمائنی ان کے ہمراہ ناشتہ کرنے کیلئے گری فنڈر کی میز پر ساتھ گئی اور اس نے انہیں یہ خبر سنائی کہ جینی کی ڈین کے ساتھ نوک جھونک ہوگئی تھی۔ہیری کے وجود میں غفلت کے شکار حیوان نے اس خبر پر مسرت انگیز انگڑائی لی،شاید اسے امید کی کرن چمکتی ہوئی دکھائی دی تھی۔

''ان کا آپس میں جھگڑا کس بات پر ہوا؟''اس نے بمشکل اپنے جذبات چھپانے کی کوشش کرتے ہوئے معمول کے انداز میں پوچھا۔جب وہ ساتویں منزل کے ویران راہداری میں چل رہے تھے۔وہاں بس ایک بہت چھوٹی سی بچی موجود تھی جو دیوؤں کی ان تصویروں کو دیکھ رہی تھی جو پردوں پر منقش تھیں۔اسی لمحے ایک دیو نے خوفناک انداز میں اس بچی کو ڈرایا جس سے اس کے ہاتھ میں پکڑا ہوا ترازو پھسل کر نیچے جا گرا۔

''پریشانی کی کوئی بات نہیں!''ہرمائنی نے اسے چمکارتے ہوئے کہا اور اپنی چھڑی اس کے ٹوٹے ہوئے ترازو کی طرف لہرائی۔

''ڈورستم......''ٹوٹا ہوا ترازو دوبارہ جڑ گیا اور ہرمائنی نے ترازو اُٹھا کر بچی کے ہاتھ میں تھماتے ہوئے کہا۔''یہ لو......شاباش!اپنی کلاس میں جاؤ......''

بچی نے شکریہ تک ادا نہیں کیا بلکہ اسی جگہ پر ساکت کھڑی رہی اور انہیں جاتے ہوئے دیکھتی رہی۔رون نے راہداری کے موڑ پر مڑ کر اس کی طرف دیکھا۔

''میں پورے وثوق سے کہہ رہا ہوں کہ اب لڑکیاں دن بہ بدن زیادہ چھوٹی ہوتی جا رہی ہیں۔''اس نے ہنستے ہوئے کہا۔

''تم اس فکر میں خود کو ہلکان مت کرو۔''ہیری نے درشتگی سے کہا اور ہیری کی طرف متوجہ ہوا۔''جینی اور ڈین میں کس بات پر جھگڑا ہو گیا ہے،ہرمائنی؟''

''ڈین اس بات پر مذاق اُڑا رہا تھا کہ میکلی گن نے تم پر بالجبر دے مارا تھا......'' ہرمائنی نے بتایا۔

''یہ منظر خاصا دلچسپ رہا ہوگا، ہے نا؟'' رون نے متجس انداز میں کہا۔

''یہ ذرا سا بھی دلچسپ نہیں تھا۔'' ہرمائنی نے غصے سے کہا۔ ''یہ تو نہایت خوفناک تھا۔ اگر کوٹ اور پیکس ہیری کو گرتے ہوئے ہوا میں ہی بروقت نہ سنبھال پاتے تو وہ اور زیادہ زخمی ہوسکتا تھا......''

''مگر دیکھو! اتنی معمولی بات پر جینی اور ڈین کو ہمیشہ کیلئے علیحدہ ہونے کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔'' ہیری نے اپنی آواز کو قابو میں رکھتے ہوئے کہا۔ وہ اب بھی خود کو پرسکون رکھنے کی پوری کوشش کرر ہا تھا۔ ''وہ اب بھی ایک ساتھ ہی ہیں، ہے نا؟''

''ہاں! وہ ایک ساتھ ہی ہیں!......مگر تم ان میں اتنی دلچسپی کیوں لے رہے ہو؟'' ہرمائنی نے ہیری کی طرف معنی خیز نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''میں یہ نہیں چاہتا ہوں کہ میری کیوڈچ کی ٹیم کی باہمی مطابقت ایک بار پھر سے عدم توازن کا شکار ہوکر رہ جائے......'' اس نے فوراً بات بناتے ہوئے کہا مگر ہرمائنی اس کے جواب کے باوجود اسے شک بھری نظروں سے ٹٹولتی رہی۔ ہیری کو نہایت اطمینان کا احساس ہوا جب اسے اپنے عقب میں ایک آواز سنائی دی۔

''ہیری......''

اس نے مڑکر پیچھے دیکھا۔

''اوہ یہ تم ہو......کیسی ہو لونا؟''

''میں تمہاری تلاش میں ہسپتال گئی تھی۔'' لونا نے کہا اور اپنے بستے میں کچھ ٹٹولا۔ ''مگر وہاں جا کر معلوم ہوا کہ تم جا چکے ہو...... تمہیں ہسپتال سے چھٹی دے دی گئی ہے۔''

اس نے رون کے ہاتھوں میں ایک سبز پیاز جیسی کوئی چیز، ایک بڑی نکتوں والی کھمبی اور کافی مقدار میں کتری ہوئی گلی سڑی پالک جیسی کوئی چیز تھما دی اور دونوں ہاتھوں سے اپنے بستے میں سے کچھ تلاش کرنے لگی، بالآخر ایک گندا سا چرمئی کاغذ نکال کر ہیری کی طرف بڑھایا۔

''مجھے یہ تمہیں دینے کیلئے کہا گیا تھا......''

وہ چرمئی کاغذ کا ایک چھوٹا ٹکڑا تھا جسے دیکھتے ہی ہیری فوراً پہچان گیا تھا کہ ڈمبل ڈور نے ایک بار پھر اسے خصوصی تعلیم کے سبق کیلئے مدعو کیا تھا۔

''آج رات......'' چرمئی کاغذ کو دیکھتے ہوئے ہیری نے رون اور ہرمائنی کو بتایا۔

''تم نے گذشتہ میچ کی شاندار کمنٹری کی تھی۔'' رون نے لونا کو سبز پیاز جیسی چیز، نکتے دار کھمبی اور کتری ہوئی پالک جیسی گلی سڑی

چیز واپس تھماتے ہوئے کہا۔لونا اس کی بات سن کر عجیب انداز میں مسکرائی۔

''تم میرا مذاق اُڑا رہے ہو، ہے نا؟'' اس نے سنجیدگی سے کہا۔''سبھی لوگ کہہ رہے ہیں کہ میری کمنٹری بے حد بھدی تھی......''

''بالکل نہیں...... میں پوری طرح سنجیدہ ہوں۔'' رون نے سنجیدگی سے کہا۔'' مجھے یاد نہیں ہے کہ مجھے پہلے کبھی کسی کمنٹری میں اتنا لطف آیا ہو۔ ویسے یہ کیا ہے؟'' اس نے پیاز جیسی چیز کولونا کے ہاتھ سے دوبارہ پکڑ کر اپنی آنکھوں کے سامنے لہراتے ہوئے پوچھا۔

''یہ غردے کی جڑ ہے!'' لونا نے کتری ہوئی پالک جیسی گلی سڑی سبزی اور نکتے دار کھمبی کو اپنے بستے میں زبردستی گھساتے ہوئے کہا۔''تم چاہو تو اسے اپنے پاس رکھ سکتے ہو۔ میرے پاس اور بھی ہیں۔ یہ نگلنے والے پلائمپ کو خود سے دور رکھنے کیلئے بے حد اکسیر ہے......''

پھر وہ جھومتی ہوئی وہاں سے چلی گئی۔ رون غردے کی جڑ کو ہاتھ میں پکڑے ہوئے بے ساختگی سے ہنستا رہا۔

''تم تو جانتے ہی ہو، یہ لونا تو اکثر حیران کر دیتی ہے۔'' اس نے اپنی ہنسی کو روکنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا جب وہ ایک بار پھر بڑے ہال کی طرف چل دیئے تھے۔''میں جانتا ہوں کہ وہ تھوڑی خبطی ہے مگر وہ بہت اچھی......''

اچانک اس کی بات ادھوری رہ گئی کیونکہ لیونڈر براؤن سنگ مرمر کی سیڑھیوں کے نیچے کھڑی تھی اور غصیلی نظروں سے اسے گھور رہی تھی۔

''کیسی ہو......؟'' رون نے گھبرائے ہوئے انداز میں کہا۔

''چلو!'' ہیری نے ہرمائنی سے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور وہ تیزی سے اس کے قریب سے گزر گئے۔ چلتے چلتے انہوں نے لیونڈر کا شکایت بھری آواز سنی۔''تم نے مجھے یہ کیوں نہیں بتایا تھا کہ تمہاری آج ہسپتال سے چھٹی ہو رہی ہے اور وہ......تمہارے ساتھ کیوں ہے؟''

نصف گھنٹے بعد جب رون ناشتہ کرنے کیلئے بڑے ہال میں آیا تو وہ کچھ ناراض اور چڑچڑا دکھائی دے رہا تھا حالانکہ وہ لیونڈر کے ساتھ ہی بیٹھا ہوا تھا مگر ہیری نے غور کیا کہ ان دونوں میں بات چیت نہیں ہو رہی تھیں۔ ہرمائنی ایسی اداکاری کر رہی تھی جیسے اس طرف اس کی ذرا سی توجہ نہ ہو مگر ایک دوبار ہیری نے اس کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ پھیلتے ہوئے دیکھ لی تھی۔ پورا دن ہرمائنی کا مزاج کافی خوشگوار رہا۔ اس شام کو وہ گری فنڈر ہال میں ہیری کے علم المفردات یعنی جڑی بوٹیوں کے علم کے مقالے کا جائزہ لینے کیلئے بھی تیار ہو گئی (دوسرے لفظوں میں اسے پورا لکھنے کیلئے) اب تک وہ ایسا اس لئے نہیں کر رہی تھی کیونکہ اسے بخوبی معلوم تھا کہ ہیری، رون کو ہر نصابی مقالے کی نقل کرانے سے رتی بھر دریغ نہیں کرتا تھا۔

''بہت بہت شکریہ!'' ہیری نے جلدی سے اس کی کمر تھپتھپاتے ہوئے کہا پھر اس نے اپنی گھڑی میں دیکھا کہ آٹھ بجنے ہی والے تھے۔''سنو مجھے جلدی جانا ہو گا ورنہ ڈمبل ڈور کے پاس پہنچنے میں تاخیر ہو جائے گی......''

ہرمائنی نے کوئی جواب نہیں دیا بلکہ کچھ تھکے ہوئے انداز میں اس کی کچھ ناقص سطروں کو کاٹ دیا۔ ہیری مسکراتے ہوئے جلدی سے تصویر کے سوراخ سے باہر نکلا اور ہیڈ ماسٹر کے دفتر کی طرف چل دیا۔ ترش پاپڑ کا لفظ سن کر میزاب اچھل کر ایک طرف ہٹ گیا اور ہیری ایک بار میں دو دو زینے پھلانگتے ہوئے سیڑھیوں کے آخری کنارے پر جا پہنچا۔ دروازے پر دستک دی، اسی وقت اندر ایک گھڑی نے آٹھ بجنے کی گھنٹی بجائی۔

''آ جاؤ......'' ڈمبل ڈور کی آواز سنائی دی اور ہیری نے دروازے کو دھکیلنے کیلئے ہاتھ بڑھایا مگر وہ خود بخود اندر کی طرف کھل گیا تھا۔ وہاں پر پروفیسر ٹراؤلینی بھی موجود تھیں۔

''اوہ پوٹر......'' انہوں نے ڈرامائی انداز میں ہیری کی طرف اشارہ کیا جب انہوں نے اپنی موٹے عدسوں والی عینک سے اس کی طرف پلکیں جھپکا کر دیکھا۔ ''تو اس لئے آپ میری تضحیک کر کے مجھے دفتر سے بھیجنا چاہتے تھے، ڈمبل ڈور!''

''عزیزم سیبل!'' ڈمبل ڈور نے تھوڑی بے زاری سے کہا۔ ''تمہاری تضحیک کر کے تمہیں یہاں سے نکالنے کا تو سوال ہی نہیں پیدا ہوتا مگر ہیری کا میرے ساتھ آٹھ بجے کی ملاقات طے ہے اور مجھے واقعی نہیں محسوس ہوتا ہے کہ اس بارے میں اور کچھ کہنے کیلئے باقی رہ گیا......''

''بہت خوب!'' پروفیسر ٹراؤلینی نے بے سکونی سے کہا۔ ''اگر آپ اس مداخلتی خچر کو نہیں نکالیں گے تو ٹھیک ہے......شاید مجھے کوئی دوسرا اسکول ڈھونڈنا پڑے گا جہاں میری اور میرے فن کی زیادہ قدر کی جا سکے......''

وہ پاؤں پٹختی ہوئی ہیری کے پہلو میں سے نکلی اور بل دار سیڑھیوں پر نیچے جا کر نظروں سے اوجھل ہوگئی۔ ہیری نے انہیں نصف فاصلے پر لڑکھڑاتے ہوئے دیکھا اور اندازہ لگایا کہ وہ بدحواسی میں اپنے پیچھے لہراتی ہوئی شال پر اپنا پاؤں رکھ بیٹھی تھیں۔

''ہیری! دروازہ بند کر دو اور بیٹھ جاؤ......'' ڈمبل ڈور کچھ تھکے ہوئے انداز میں بولے۔

ہیری نے ان کی ہدایت پر عمل کیا، جب وہ ڈمبل ڈور کی میز کے سامنے پڑی کرسی پر جا بیٹھا تو اس نے دیکھا کہ ایک بار پھر تیشہ یادداشت ان کے درمیان میں رکھا ہوا تھا۔ اس کے قریب ہی یادوں کے چمکدار محلول سے بھری ہوئی دو ننھی بوتلیں بھی پڑی ہوئی تھیں۔

''پروفیسر ٹراؤلینی خوش نہیں ہیں کہ فائرنز یہاں پڑھا رہا ہے؟'' ہیری نے پوچھا۔

''بالکل!'' ڈمبل ڈور نے کہا۔ ''علم جوتش کی وجہ سے مجھے اپنی امید سے زیادہ مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے، شاید اس لئے کیونکہ میں نے وہ مضمون نہیں پڑھا ہے۔ میں فائرنز کو جنگل میں واپس لوٹنے کیلئے بالکل نہیں کہہ سکتا ہوں کیونکہ وہ اب تنہا رہ گیا ہے، اس کی جان کو بھی وہاں خطرہ ہے۔ اس کے علاوہ نہ ہی سیبل ٹراؤلینی کو جانے کیلئے کہہ سکتا ہوں۔ تمہیں ایک راز کی بات بتاؤں، سکول سے جانے کے بعد باہر وہ کتنے خطرے میں ہوں گی اس کا خود اسے بھی اندازہ نہیں ہے۔ وہ حقیقت نہیں جانتی ہے......اور میرا اندازہ

ہے کہ اسے یہ سب آگاہ کرنا بھی کوئی سمجھداری کی بات نہیں ہے...... کہ اس نے تمہارے اور والڈی مورٹ کے بارے میں پہلی پیش گوئی کی تھی......''

ڈمبل ڈور نے ایک گہری آہ بھری۔

''بہرحال، میرے اساتذہ کے مسائل کے بارے میں پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ ہمارے پاس گفتگو کرنے کیلئے اور زیادہ اہم امور موجود ہیں۔ پہلا سوال...... کیا تم نے اپنا ہوم ورک پورا کیا جو میں تمہیں گذشتہ کلاس کے اختتام پر دیا تھا؟''

''اوہ......'' ہیری نے چونکتے ہوئے کہا۔ ثقاب اُڑان کی تربیت، کیوڈچ کا میچ، رون کو زہر دیئے جانے والی واردات، اپنی کھوپڑی کے چٹخنے اور ڈریکوملفوائے کے پراسرار ارادوں کی تہہ تک پہنچنے کے فیصلے کی وجہ سے ہیری یہ بات بالکل ہی فراموش کر بیٹھا تھا کہ اسے سلگ ہارن سے یاد حاصل کرنا تھی...... ''سر! میں نے پروفیسر سلگ ہارن سے جادوئی مرکبات کی کلاس کے آخر میں یہ سوال کیا تھا مگر وہ مجھے اپنی یاد دینے پر قطعی آمادہ نہیں دکھائی دیئے......''

تھوڑی دیر تک خاموشی چھائی رہی۔

''ٹھیک ہے......'' ڈمبل ڈور نے بالآخر کہا اور ہیری کو اپنی نصف چاند کی شکل والی عینک کے اوپر سے دیکھا۔ ہیری کو محسوس ہوا جیسے اس کے دماغ کی چھان بین کی جا رہی ہو۔ ''اور تمہیں کیا یہ یقین ہے کہ اس معاملے میں تم نے اپنی پوری کوشش کی تھی؟ کیا تم نے اپنی پوری سمجھ بوجھ کا استعمال کیا تھا؟ کیا تم نے اس یاد کو حاصل کرنے کیلئے چالاکی اور ہوشیاری سے کام لیا تھا؟ کیا تم نے اپنی کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی تھی؟......''

''دیکھیئے!'' ہیری الجھ سا گیا اور اسے سمجھ میں نہیں آ پایا کہ اس کے بعد کیا کہے۔ یاد حاصل کرنے کی اس کی اکلوتی کوشش اچانک بے حد کمزور دکھائی دینے لگی۔ ''جس دن رون نے غلطی سے الفتال مرکب کی آمیزش والے بسکٹوں کو ہڑپ کر لیا تھا، اس دن میں اسے پروفیسر سلگ ہارن کے پاس لے گیا تھا۔ میرا خیال تھا کہ اگر میں پروفیسر سلگ ہارن کو مزید عمدہ دوستانہ ماحول میں لے جاؤں......''

''اور کیا اس سے کام بن گیا؟'' ڈمبل ڈور پوچھا۔

''اوہ نہیں سر! کیونکہ رون نے اتفاق سے زہر پی لیا تھا اور......''

''ظاہر ہے، اس سے تمہیں یاد حاصل کرنے کے بارے میں سب کچھ بھول گیا ہوگا۔ جب سب سے بہترین دوست خطرے میں ہو تو میں اس کے علاوہ کوئی امید بھی نہیں کر سکتا ہوں۔ بہرحال، جب یہ واضح ہو گیا ہے کہ جب رون مکمل طور پر صحت یاب ہو چکا تھا تب تو تمہیں اس کام کی طرف توجہ دینا ہی چاہئے تھی، جو میں نے تمہیں سونپا تھا۔ میں نے تمہیں یہ بات پوری طرح واضح کر ڈالی تھی کہ وہ یاد کتنی قیمتی ہے؟ دراصل میں نے تمہارے سامنے یہ واضح کرنے کی پوری کوشش کی تھی کہ وہ سب سے زیادہ اہم اور راز بھری یاد

تھی اور اگر وہ ہمارے پاس نہیں پہنچ پائی تو ہم دراصل یہاں اپنا وقت برباد کر رہے ہیں......''

شرمندگی اور تاسف کا ایک گرم اور خاردار احساس ہیری کے وجود کو جھنجھوڑتا ہوا محسوس ہوا۔ ڈمبل ڈور نے اپنی آواز بلند نہیں کی تھی، وہ غصے میں بھی نہیں تھے مگر ہیری کو اس سرد مزاجی کی جگہ ان کا گرج کر ڈانٹنا زیادہ بہتر محسوس ہوتا۔ ان کے تحمل اور صبر کا اظہار بے حد تکلیف دہ ہو رہا تھا۔

''سر!'' اس نے تھوڑے خجالت بھرے لہجے میں کہا۔ ''ایسا نہیں ہے کہ میں اس بارے میں فکر مند نہیں تھا، میرے پاس بس دوسرے......دوسرے......''

''دوسرے کاموں کی پریشانی لاحق تھی۔'' ڈمبل ڈور نے اس کی ادھوری بات کو پورا کر دیا۔ ''خیر......''

ایک بار پھر ان کے درمیان خاموشی چھائی رہی۔ ہیری کو ڈمبل ڈور کی خاموشی پہلے کبھی اتنی بری نہیں لگی تھی۔ خاموشی لگاتار بڑھتی جا رہی تھی اور ڈمبل ڈور کے سر کے اوپر لگی ہوئی آرمانڈ ڈی پٹ کی تصویر کے خراٹوں کی آواز زیادہ واضح سنائی دے رہی تھی۔ ہیری کو محسوس ہوا کہ وہ عجیب طریقے سے چھوٹا ہو گیا تھا جیسے کمرے میں داخل ہونے کے بعد سے اس کا قد کچھ انچ گھٹ کر رہ گیا ہو۔

''پروفیسر ڈمبل ڈور! مجھے واقعی افسوس ہے کہ مجھے زیادہ کوشش کرنا چاہئے تھی......'' جب وہ خاموشی کو برداشت نہیں کر پایا تو بے ڈھنگے انداز میں بولا۔ ''مجھے یہ احساس ہونا چاہئے تھا کہ اگر یہ کام سچ مچ اہمیت کا حامل نہ ہوتا تو آپ مجھے اسے مجھے کہنے کیلئے بالکل نہ کہتے۔''

''یہ سب کہنے کیلئے شکریہ، ہیری!'' ڈمبل ڈور نے آہستگی سے کہا۔ ''میں یہ امید کرتا ہوں کہ آئندہ تم اس معاملے کو دوسری چیزوں کے مقابلے میں زیادہ ترجیح دو گے۔ آج رات کے بعد ہماری مزید نشست کا تب تک کوئی فائدہ نہیں ہے، جب تک کہ ہمارے پاس وہ اہم یاد نہ ہو......''

''میں یہ کام کر کے رہوں گا۔ میں ان سے یہ یاد نکلوا کر ہی دم لوں گا۔'' ہیری نے سنجیدگی سے کہا۔

''ٹھیک ہے، اس بحث کو یہیں ختم کرتے ہیں۔'' ڈمبل ڈور نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''اور اپنی شروع کی ہوئی کہانی کو مزید آگے بڑھاتے ہیں، جہاں ہم نے اسے چھوڑا تھا۔ تمہیں یاد ہے کہ ہم نے اسے کہاں چھوڑا تھا......؟''

''جی سر!'' ہیری نے جلدی سے کہا۔ ''والڈی مورٹ نے اپنے والد اور دادا دادی کو مار ڈالا تھا اور اس کا الزام اپنے ماموں مورفن پر لگا دیا تھا۔ پھر وہ ہوگورٹس لوٹ آیا اور اس نے پروفیسر سلگ ہارن سے پٹاری پٹوری جادو کے بارے میں سوال کیا تھا۔'' یہ کہتے ہوئے اس کے چہرے پر ندامت کے آثار پھیل گئے۔

''بہت شاندار......'' ڈمبل ڈور نے کہا۔ ''تمہیں یاد ہوگا کہ میں نے تمہیں اپنی ان ملاقاتوں کے آغاز میں بتایا تھا کہ ہم اندازوں اور قیاس آرائیوں کی دلدل میں قدم رکھتے ہوئے اپنا سفر طے کر رہے ہیں......''

''جی سر!''

''ابھی تک میں نے تمہیں اس الجھی ہوئی گتھی کے پختہ اور ٹھوس حالات ہی بتائے ہیں، جن سے یہ واضح اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ والڈی موورٹ نے سترہ سال کی عمر میں کیا کیا گل کھلائے تھے، ہے نا؟''

ہیری نے اپنا سر ہلایا۔

''مگر اب ہیری......'' ڈمبل ڈور نے کہا۔ ''اب ہمارے پاس چیزیں زیادہ دھندلی اور مبہم ہو جاتی ہیں۔ اگرچہ رڈل نام کے لڑکے کے بارے میں ثبوت کی تلاش کرنا مشکل تھا تو والڈی موورٹ نام کے خوفناک فرد کے بارے میں یاد دینے کیلئے کسی بھی فرد کو رضامند کرنا قریباً ناممکن تھا۔ دراصل میرا خیال ہے کہ اس کے علاوہ کوئی بھی جیتا جاگتا فرد ہوگورٹس سے جانے کے بعد اس کے حالات سے مکمل آگاہی نہیں رکھ سکتا ہے۔ بہرحال، میں تمہیں دو آخری یادیں اور دکھانا چاہتا ہوں'' ڈمبل ڈور نے شیشے کی دو ننھی بوتلوں کی طرف اشارہ کیا جو تیشہ یادداشت کے پہلو میں پڑی چمک رہی تھیں۔ ''مجھے تمہاری رائے جان کر خوشی ہوگی کہ میں نے جو نتیجہ اخذ کیا ہے، کیا وہ تمہاری رائے کے مطابق درست ہے......؟''

ڈمبل ڈور اس کی رائے کو اتنا درجہ دیتے ہیں۔ یہ سوچ کر ہیری کو اس بات پر مزید شرمندگی محسوس ہوئی کہ وہ سلگ ہارن کی پٹاری پٹوری جادو والی یاد کو حاصل نہیں کر پایا تھا۔ ملزمانہ کیفیت کے ساتھ اس نے اپنی کرسی پر پہلو بدلا۔ ادھر ڈمبل ڈور نے ایک ننھی بوتل کو اُٹھا کر روشنی میں دیکھا۔

''مجھے امید ہے کہ لوگوں کی یادوں میں غوطہ لگاتے لگاتے تم تھکان کا شکار نہیں ہوئے ہو گے کیونکہ وہ دونوں یادیں بے حد عجیب ہیں'' انہوں نے کہا۔ ''پہلی یاد تو ہاؤ کی نامی ایک بہت بوڑھی گھریلو خرس کی ہے، اس سے پہلے کہ ہم ہاؤ کی کی نظروں سے حالات دیکھیں، مجھے تمہیں مختصراً یہ بتانا ہوگا کہ لارڈ والڈی موورٹ نے ہوگورٹس کیسے چھوڑا تھا......''

''اس وقت وہ اپنے سکول کے ساتویں سال کی پڑھائی میں پہنچ چکا تھا، جیسا کہ تم نے اندازہ لگا لیا ہوگا، اسے ہر امتحان میں سب سے عمدہ درجات ملے تھے۔ اس کے سبھی ساتھی یہ فیصلہ کر رہے تھے کہ وہ ہوگورٹس کی تعلیم کی تکمیل کے بعد وہ کون سا طرزِ حیات منتخب کریں گے؟ قریباً سبھی لوگوں کو یہ مضبوط امید تھی کہ ٹام رڈل کسی اعلیٰ درجے کے پیشے کی طرف ہی مائل ہوگا کیونکہ وہ پری فیکٹ رہ چکا تھا، ہیڈ بوائے بھی بن چکا تھا اور اس نے سکول کے اندر خصوصی خدمات کا اعزاز بھی جیت لیا تھا۔ مجھے معلوم ہے کہ کئی اساتذہ نے جن میں سلگ ہارن بھی شامل ہیں، اسے یہ تجویز دی تھی کہ وہ محکمہ جادو میں اپنی قسمت کو آزمائے۔ انہوں نے اس کے سامنے وہاں ملازمت دلوانے میں اپنی بھرپور معاونت کی یقین دہانی بھی کرائی تھی۔ بہرحال، والڈی موورٹ نے ایسے تمام امور کو مسترد کر دیا۔ بعد میں جب اساتذہ کو یہ معلوم ہوا کہ والڈی موورٹ بورگن اینڈ بروکس کی دکان میں ملازمت کرنے لگا تھا تو......''

''بورگن اینڈ بروکس؟'' ہیری نے گم صم انداز میں دہرایا۔

''بالکل بورگن اینڈ بروکس میں......'' ڈمبل ڈور نے اپنے لفظوں پر زور دیتے ہوئے کہا۔ ''میرا خیال ہے کہ جب تم ہاؤ کی کی یاد

میں اتر گے تو تمہیں ساری بات زیادہ عمدگی سے سمجھ آجائے گی کہ والڈی مورٹ کو وہاں کون سی افادیت اور کشش کھینچ لے گئی تھی؟ مگر یہ وہ پہلی ملازمت نہیں تھی جسے والڈی مورٹ حاصل کرنا چاہتا تھا۔ اس وقت اس کے بارے میں بہت کم لوگ ہی جانتے تھے۔ سابقہ ہیڈ ماسٹر نے بہت کم لوگوں کو یہ پوشیدہ بات بتائی تھی جن میں سے ایک میں بھی تھا..... مگر بورگن اینڈ بروکس میں جانے سے قبل والڈی مورٹ اپنے ہیڈ ماسٹر ڈی پٹ کے پاس آیا تھا اور اس نے دریافت کیا کہ وہ ہوگورٹس میں استاد کا عہدہ پا سکتا ہے؟''

''وہ یہاں رہنا چاہتا تھا..... مگر کیوں؟'' ہیری نے پوچھا جواب مزید حیرانگی میں ہچکولے کھا رہا تھا۔

''میرا دعویٰ ہے کہ اس کیلئے اس کے پاس کئی وجوہات تھیں، حالانکہ اس نے پروفیسر ڈی پٹ کو ان میں سے کوئی بھی وجہ نہیں بتائی۔'' ڈمبل ڈور نے نرمی سے کہا۔ ''میرے لحاظ سے سب سے پہلا اور اہم ترین سبب یہ تھا کہ والڈی مورٹ کسی بھی جیتے جاگتے انسان کی بہ نسبت اس جگہ سے انس پیدا ہو چکا تھا۔ ہوگورٹس ہی وہ جگہ تھی جہاں وہ سب سے زیادہ خوش اور مطمئن رہا تھا۔ یہ وہ پہلی اور اکلوتی جگہ تھی جہاں اسے گھر جیسا ماحول محسوس ہوا تھا.....''

ہیری ان الفاظ کو سن کر کچھ پریشان سا ہو گیا کیونکہ وہ بھی ہوگورٹس کے بارے میں کچھ ایسے ہی احساسات رکھتا تھا۔

''.....اور دوسرا سبب! یہ سکول قدیمی جادو کا گڑھ تھا۔ بے شک والڈی مورٹ نے اس کے کچھ راز جان لئے تھے جنہیں زیادہ تر طلباء کبھی نہیں سمجھ پائے یا ان کا دھیان ہی اس طرف نہیں گیا۔ مگر ہو سکتا ہے کہ اسے محسوس ہوا ہو کہ یہاں ابھی اور بھی راز پوشیدہ ہوں۔ جادو کے بیش قیمت اور انمول خزانے، جن تک رسائی پائی جا سکتی ہے.....''

''.....اور تیسرا سبب! بطور استاد اس کے پاس نوجوان جادوگروں اور جادوگرنیوں کو اپنے متاثر کن انداز سے قبضے میں کرنے کا پورا پورا اختیار ہوتا۔ شاید اسے یہ خیال پروفیسر سلگ ہارن کی خصوصی محفلوں کے باعث ملا ہوگا، جن کے ساتھ اس کے بہترین تعلقات تھے۔ انہوں نے اسے یہ دکھا دیا تھا کہ استاد کس قدر اہم ذمہ داری نبھا سکتا ہے؟ میں ایک لمحے کیلئے بھی یہ تصور نہیں کر سکتا ہوں کہ والڈی مورٹ اپنی پوری زندگی ہوگورٹس میں گزارنے کا خواہش مند ہوگا مگر میرا خیال ہے کہ اس نے اسے ابتدائی اہم جگہ کے روپ میں ہی دیکھا ہوگا جہاں وہ اپنی فوج بنا سکتا تھا.....''

''مگر اسے ملازمت نہیں دی گئی، سر!''

''نہیں! اسے یہ خواہش پوری کرنے کا موقع نہیں ملا۔ پروفیسر ڈی پٹ نے اسے واضح الفاظ میں بتا دیا کہ استاد ہونے کیلئے اٹھارہ سال کی عمر بے حد کم ہے۔ بہر حال، انہوں نے اس سے کہا کہ وہ کچھ سالوں کے بعد استاد کے عہدے کیلئے دوبارہ رجوع کر سکتا ہے.....''

''اور آپ کو اس کے بارے میں کیسا محسوس ہوا، سر؟'' ہیری نے جھجکتے ہوئے پوچھا۔

''جب مجھے یہ معلوم ہوا تو بے حد الجھن ہوئی۔'' ڈمبل ڈور نے کہا۔ ''میں نے آرمانڈ ڈی پٹ کو مشورہ دیا تھا کہ وہ اسے استاد

بالکل نہ بنائیں...... میں نے انہیں وہ وجوہات نہیں بتائی تھیں جو میں نے تمہیں بتائی ہیں کیونکہ پروفیسر ڈی پٹ خود والڈی مورٹ کو بے حد پسند کرتے تھے اور انہیں اس کی ایمانداری پر پورا پورا بھروسہ تھا...... مگر میں اس سکول میں لارڈ والڈی مورٹ کی واپسی نہیں چاہتا تھا، خاص طور پر کسی مضبوط عہدے پر...... کبھی نہیں!''

''وہ کون سا عہدہ مانگنا چاہتا تھا یعنی وہ کون سا مضمون پڑھانا چاہتا تھا؟''

ڈمبل ڈور کے جواب دینے سے قبل ہی ہیری کو سمجھ میں آ گیا کہ اس کا جواب کیا ہو سکتا ہے؟

''تاریک جادو سے تحفظ کا فن!...... اس وقت گولیٹی میری تھاٹ نامی ایک بوڑھی پروفیسر یہ مضمون پڑھایا کرتی تھیں جو ہوگورٹس میں قریباً پچاس سالوں سے اپنی خدمات پیش کر رہی تھیں...... خیر! تو پھر والڈی مورٹ بورگن اینڈ بروکس میں پہنچ گیا اور اسے پسند کرنے والے تمام تر اساتذہ نے کہا کہ ایسی دکان پر ملازمت کر کے اتنا خوش شکل اور وجیہہ نوجوان جادوگر اپنی نوجوانی اور زندگی برباد کر رہا ہے۔ والڈی مورٹ کوئی عام معاونتی ملازم نہیں تھا۔ وہ شائستہ اخلاق، خوش شکل، مردانہ وجاہت سے بھرپور اور انتہائی ہوشیار تھا۔ اس کی چالاکی اور عیاری کو دیکھتے ہوئے اسے بہت جلد ہی ایسے خاص کام سونپے جانے لگے جو صرف بورگن اینڈ بروکس جیسی جگہوں پر ہی ہوتے ہیں۔ ہیری! تمہیں تو معلوم ہی ہے کہ بورگن اینڈ بروکس نامی دکان غیر معمولی اور طاقتور تاریک جادوئی آلات و سامان کیلئے خاصی مشہور تھی۔ والڈی مورٹ کو رئیس اور خاص الخاص لوگوں کے پاس محض اس لئے بھیجا جاتا تھا کہ وہ انہیں ترغیب دے اور رضامند کرے کہ وہ اپنا بیش قیمت سامان اور تاریک جادوئی آلات اس دکان کو بیچ دیں۔ سبھی کی رائے میں وہ اس کام میں غیر معمولی طور پر کافی بدنام بھی تھا......''

''مجھے پورا یقین ہے کہ وہ واقعی بہت زیادہ بدنام رہا ہوگا۔'' ہیری لاشعوری طور پر بول پڑا۔

ڈمبل ڈور دھیمے انداز میں مسکرائے۔

''اور اب ہاؤ کی نامی گھریلو خرس کی بات سننے کا وقت ہو چکا ہے۔ وہ ایک مالدار بڑھیا جادوگرنی کے ہاں کام کیا کرتی تھی، جس کا نام ہاپزیبا سمتھ تھا......''

ڈمبل ڈور نے اپنی چھڑی سے ایک ننھی بوتل کو ہلکی سی ضرب لگائی۔ بوتل کا ڈھکن اچھل کر الگ ہو گیا اور چمکدار ریشوں جیسے محلول کو تیشہ یادداشت میں اُلٹ دیا۔ وہ محلول تیشہ یادداشت میں تیزی سے گھوم رہا تھا۔

''ہیری پہلے تم......'' ڈمبل ڈور نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

ہیری اُٹھ کر کھڑا ہو گیا اور ایک بار پھر پتھر کے طاس میں متحرک چاندی جیسے محلول کے اوپر جھکا جب تک اس کا چہرہ اسے چھونے نہیں لگا۔ وہ جانے پہچانے اندھیری غار میں گرنے لگا اور پھر ایک پرانے ڈرائنگ روم میں پہنچ گیا۔ وہ ایک بے حد موٹی بڑھیا عورت کے سامنے کھڑا تھا جو ایک بڑی ادرک کی رنگت والی وگ اور چمکتے ہوئے گلابی لباس میں ملبوس تھی۔ اس کا لمبا چوغہ اس کے چاروں

طرف لہرا رہا تھا جس سے وہ پگھلتی ہوئی برف کے ٹکڑے جیسی دکھائی دے رہی تھی۔ وہ جواہرات اور نگینوں سے منقش ایک بڑے آئینے میں اپنا چہرہ دیکھ رہی تھی اور اپنے پہلے سے سرخ گلابی رخساروں پر ایک بڑے پاؤڈر پف سے مزید لالی تھوپ رہی تھی۔ اسی وقت ایک گھریلوخرس وہاں دکھائی دی۔ ہیری نے آج تک اس سے پستہ قد اور بوڑھی گھریلوخرس نہیں دیکھی تھی۔ اس نے آگے بڑھ کر ہاپزیبا کے موٹے پیر اُٹھا کر تنگ ریشمی ساٹن کے جوتوں میں ٹھونس دیئے اور انہیں کھینچ کر صحیح کرنے لگی۔

''اوہ جلدی کرو ہاؤکی!'' ہاپزیبا بڑے بارعب لہجے میں بولی۔ ''اس نے کہا تھا کہ وہ چار بجے تک پہنچ جائے گا، اب صرف کچھ ہی منٹ باقی بچے ہیں اور وہ آج تک کبھی بھی دیر سے نہیں پہنچا ہے......''

اس نے اپنا پاؤڈر پف دور ہٹایا جب گھریلوخرس سیدھی کھڑی ہوئی۔ گھریلوخرس کے سر کا بالائی حصہ ہاپزیبا کی کرسی کی آدھی اونچائی تک بھی نہیں پہنچ پا رہا تھا۔ اس کی آواز جیسی پتلی جلد، اس کے بدن سے اس طرح ڈھلکی ہوئی تھی جیسے مائع لگی کوئی لینن کی چادر ہو جسے اس نے اپنے چوغے کے اوپر لپیٹ رکھا ہو۔

''میں کیسی لگ رہی ہو؟'' ہاپزیبا نے سر گھما کر آئینے میں کئی زاویوں سے اپنا چہرہ دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''شاندار...... دلکش اور خوبصورت مادام!'' ہاؤکی نے چنچل آواز میں منمناتے ہوئے کہا۔

ہیری کو محسوس ہوا کہ شاید یہ ہاؤکی کی وفاداری کی شرط ہوگی کہ جب بھی اسے سے یہ سوال کیا جائے تو اسے سراسر جھوٹ بولنا ہے کیونکہ اس کی رائے میں ہاپزیبا تو خوبصورتی سے میلوں دور دکھائی دے رہی تھی۔

اسی لمحے دروازے پر گھنٹی بجی، مالکن اور گھریلوخرس دونوں ہی چونک کر اچھل پڑیں۔

''جلدی جلدی...... وہ پہنچ گیا ہے ہاؤکی!'' ہاپزیبا نے چیختے ہوئے کہا اور گھریلوخرس تیزی سے کمرے سے باہر نکل گئی۔ اس کمرے میں اتنا سامان بھرا پڑا تھا کہ یہ دیکھنا مشکل تھا کہ کوئی بھی ایک درجن اشیاء سے ٹھوکر کھائے بغیر بھلا کیسے کمرے کے دوسری طرف جا سکتا تھا؟ چھوٹے چھوٹے رنگ برنگے ڈبوں سے بھری ہوئی الماریاں تھیں، سنہرے جلد والی کتابیں سے بھرے ہوئے شلف تھے، کئی الماریوں میں اجرام فلکی اور سیاروں کے گولوں کے دلکش ماڈل بھرے پڑے تھے، پیتل کے منقش قدیمی گلدان تھے جن میں عجیب پودے لگے ہوئے تھے۔ دراصل، یہ کمرہ قدیم جادوئی نوادرات کا محافظت خانے جیسی دکان سے مماثلت رکھتا تھا۔

گھریلوخرس کچھ ہی منٹوں بعد لوٹ آئی۔ اس کے عقب میں ایک لمبا، خوش شکل اور وجیہہ نوجوان تھا، جسے پہچاننے میں ہیری کو ذراسی بھی مشکل نہیں پیش آئی۔ یہ والڈی مورٹ ہی تھا جو ایک نفیس سیاہ کوٹ پتلون میں ملبوس تھا۔ سکول کے ایام کے مقابلے میں اس کے بال اب تھوڑے زیادہ لمبے تھے اور رخسار زیادہ کھوکھلے دکھائی دیتے تھے مگر یہ سب اس پر جچ رہا تھا۔ وہ پہلے سے زیادہ پرکشش لگ رہا تھا۔ اس نے نوادرات سے کھچا کھچ بھرے ہوئے کمرے میں اپنا راستہ یوں بنایا جس کے باعث کو یہ سمجھنے میں مشکل نہیں ہوئی کہ وہ یہاں پہلے بھی کئی بار آتا جاتا رہا تھا۔ اس نے نیچے جھک کر ہاپزیبا کے بھدے موٹے ہاتھ کو پکڑا اور بوسہ دیا۔

''میں آپ کیلئے پھول لایا ہوں!'' اس نے آہستگی سے کہا اور ہوا میں سے ایک گلاب کا گلدستہ نمودار کر کے اس کی طرف بڑھایا۔

''اوہ شریرلڑکے...... یہ تمہیں نہیں لانا چاہئیں تھے۔'' بوڑھی ہاپزیبا مسکراتے ہوئے بولی۔ ہیری کا دھیان اس طرف مبذول ہوا کہ اس کے سب سے قریب والی تپائی پر ایک خالی گلدان ان کیلئے تیار رکھا ہوا تھا۔ ''تم اس بوڑھی عورت کی عادتیں بگاڑ رہے ہو، ٹام!...... بیٹھ جاؤ...... بیٹھ جاؤ...... اوہ ہاؤکی کدھر چلی گئی...... اوہ......''

گھریلوخرس بھاگتی ہوئی کمرے میں داخل ہوئی۔ اس کے ہاتھ میں چھوٹی پیسٹریوں کا ایک طشت تھا جو اس نے جلدی سے اپنی مالکن کے پہلو میں رکھ دی۔

''لے لو ٹام......'' ہاپزیبا نے پیسٹریوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ''میں جانتی ہوں کہ تمہیں میرے ہاتھ کی بنی ہوئی پیسٹریاں کتنی پسند ہیں؟ اب بتاؤ، تم کیسے ہو؟ تمہارا چہرہ کافی زرد دکھائی دے رہا ہے، میں تم سے سینکڑوں بار کہہ چکی ہوں کہ وہ لوگ تم سے اس دکان میں بہت زیادہ مشقت کرواتے ہیں......''

والڈی مورٹ مشینی انداز میں مسکرایا اور ہاپزیبا کے چہرے پر مسکراہٹ گہری ہوگئی۔

''مسٹر بروک غوبلنوں کی بنائی ہوئی زرہ بکتر کیلئے اپنی پیشکش بڑھانا چاہتے ہیں۔'' والڈی مورٹ نے دلفریب انداز میں کہا۔ ''پانچ سو گیلن! ان کا کہنا ہے کہ یہ قیمت ان کے لحاظ سے کئی گنا زیادہ ہے......''

''اب...... اب اتنی جلد بازی بھی نہیں، ورنہ میں یقین کرنے پر مجبور ہو جاؤں گی کہ تم یہاں محض میرے نوادرات کے چکر میں ہی آتے ہو۔'' ہاپزیبا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''مجھے ان کی وجہ سے تو یہاں بار بار آنے کا موقع ملتا ہے۔'' والڈی مورٹ نے آہستگی سے کہا۔ ''میں صرف ایک غریب ملازم ہی تو ہوں مادام! جسے اپنے مالکوں کے احکامات اور خواہشوں کی تکمیل کرنا پڑتی ہے...... مسٹر بروک چاہتے ہیں کہ......''

''اوہ...... مسٹر بروک! پھر وہی بکواس!'' ہاپزیبا نے اپنا چھوٹا ہاتھ لہراتے ہوئے کہا۔ ''مجھے تمہیں کچھ دکھانا ہے جو میں نے مسٹر بروک کو آج تک نہیں دکھایا ہے، کیا تم میرے راز کو راز رکھ سکتے ہو، ٹام؟ کیا تم وعدہ کرتے ہو کہ تمہیں مسٹر بروک کو یہ نہیں بتاؤ گے کہ یہ اشیاء بھی میرے قبضے میں ہیں؟ اگر اسے ذراسی بھی بھنک پڑ گئی کہ وہ چیزیں میرے پاس ہیں تو وہ مجھے کبھی سکون نہیں بیٹھنے دے گا اور میں نے پختہ ارادہ کر لیا ہے کہ میں انہیں کسی قیمت پر فروخت نہیں کروں گی...... حتیٰ کہ بروک کو بھی نہیں بلکہ کسی کو بھی نہیں! اور دیکھ لینا ٹام! تم ان کے شاندار جگمگاتے ماضی کی وجہ سے خود بھی ان کی قدر کرنے پر مجبور ہو جاؤ گے۔ محض اس لئے نہیں کہ ان کی بدولت تم کتنے لاکھ گیلن کما سکتے ہو......''

''مادام ہاپزیبا مجھے جو کچھ دکھائی گی، اس کی قدر اس سے بڑھ کیا ہوسکتی ہے کہ وہ مادام خود مجھے دکھا رہی ہیں، یہ اعزاز میرے لئے

کسی خوشی سے کم نہیں ہوگا۔'' والڈی مورٹ نے آہستگی سے شائستہ لہجے میں کہا۔ ہاپزیبا نے اپنی تعریف سن کر لڑکیوں جیسی آواز میں خوشی کا اظہار کیا۔

''ٹھہرو...... میں ہاؤکی کے ذریعے ان اشیاء کو منگواتی ہوں!'' ہاپزیبا نے مڑتے ہوئے کہا۔''اوہ ہاؤکی تم کہاں چلی گئی؟ میں مسٹر رڈل کو اپنے سب سے زیادہ بیش قیمتی نوادرات دکھانا چاہتی ہوں...... ویسے جب تم لا ہی رہی ہو تو ان دونوں کو ہی لے آؤ......''

''یہ لیجئے مادام!'' گھریلوخرس نے چنچل شوخ آواز میں منمناتے ہوئے کہا۔ ہیری کو دو چمکدار سنہری منقش لکڑی کے چھوٹے صندوقچے دکھائی دیئے جو اوپر تلے رکھے ہوئے تھے۔ وہ ان دونوں کی طرف اس انداز میں آرہے تھے جیسے وہ ہوا میں خود بخود اُڑ رہے ہوں حالانکہ ہیری جانتا تھا کہ گھریلوخرس انہیں اپنے سر کے اوپر اُٹھا کر تپائیوں، میزوں اور فرش پر رکھی ہوئی اشیاء کے درمیان میں سے راستہ بناتی ہوئی لا رہی تھی۔ ہاپزیبا نے گھریلوخرس سے دونوں صندوقچے لے کر اپنی گود میں رکھ لئے اور اوپر والے صندوقچے کو کھولنے کی تیاری کرنے لگی۔

''ٹام! مجھے یقین ہے کہ یہ تمہیں ضرور پسند آئے گا......اوہ اگر میرے گھرانے کے کسی بھی فرد کو اس کی بھنک پڑ گئی کہ میں نے یہ تمہیں دکھایا ہے...... وہ لوگ تو اسے مجھ سے زبردستی ہتھیانے کیلئے پہلے دن سے ہی بیتاب ہیں......''

اس نے منقش صندوقچے کا ڈھکن اُٹھایا۔ ہیری اسے زیادہ اچھی طرح دیکھنے کیلئے ایک قدم آگے کھسک گیا۔ اس نے دیکھا کہ اس میں ایک چھوٹا سا سنہرا پیالہ تھا جس کے پہلوؤں میں دو خوبصورت دستے بنے ہوئے تھے۔

''ٹام! مجھے واقعی حیرت ہوگی کہ تمہیں اسے پہچان لوگے کہ یہ کیا ہے؟ اسے ذرا اُٹھا کر دیکھو، اس کا باریک بینی سے جائزہ لو۔'' ہاپزیبا نے سرگوشی بھرے انداز میں کہا۔ والڈی مورٹ نے اپنا لمبی انگلیوں والا ایک ہاتھ آگے بڑھایا اور اس کے ہاتھ سے پیالہ کا دستہ پکڑتے ہوئے لے لیا۔ پیالے کے گرد لپٹا ہوا ریشمی کپڑا اچھل کر صندوقچے میں گر گیا۔ ہیری کو والڈی مورٹ کی آنکھوں میں سرخ چمک سی دکھائی دی۔ اس کی حریصانہ نظریں عجیب انداز سے ہاپزیبا کے چہرے پر ٹکٹکی باندھے ہوئے تھیں حالانکہ ہاپزیبا کی چھوٹی آنکھیں والڈی مورٹ کے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے پیالے پر مرتکز تھیں۔

''ایک بجو کی علامت!'' والڈی مورٹ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پیالے پر کندہ کی گئی علامت کا جائزہ لیا۔''یہ تو یقیناً......''

''ہلگا ہفل پف کا ہے...... جیسا کہ تم بخوبی واقف ہو۔ حالانکہ لڑکے......'' ہاپزیبا نے کہا اور آگے کی طرف جھک کر اس کے کھوکھلے رخسار پر شرارت بھری چٹکی بھری۔''میں نے تمہیں بتایا تھا کہ میں ان کی دور کی خونی رشتے دار وارث ہوں۔ یہ صدیوں سے ہمارے خاندان میں ایک پشت سے دوسری پشت تک تسلسل سے چلا آرہا ہے۔ دلکش ہے نا؟ اس کے بارے میں یہ بھی مشہور ہے کہ اس میں کچھ پراسرار قوتیں پوشیدہ ہیں مگر میں نے آج تک ان کی درست طور پر تحقیق نہیں کی ہے۔ میں تو بس اسے اپنے پاس بحفاظت رکھنا چاہتی ہوں......''

اس نے ہاتھ بڑھا کر پیالہ والڈی مورٹ کی مخروطی انگلیوں سے نکال لیا اور پھر ریشمی کپڑے میں لپیٹ کر واپس صندوقچے میں رکھنے لگی۔ وہ اسے محتاط انداز میں صندوقچے میں رکھنے میں اتنی محو تھی کہ اس کی نگاہ والڈی مورٹ کے حریصانہ چہرے پر بالکل نہ پڑ پائیں جو پیالے کو چھپانے پر ابھر کر کافی واضح ہو چکا تھا۔

''اور اب......'' ہاپزیبا نے خوشی سے کہا۔ ''ہاؤ کی کہاں ہو؟ اوہ ہاں! تم یہاں ہو......اسے لے جاؤ، ہاؤ کی......''

گھریلو خرس نے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے وہ صندوقچہ لے لیا پھر ہاپزیبا اپنی گود میں رکھے کورے صندوقچے کی طرف متوجہ ہوئی جو پہلے صندوقچے کی طرح منقش نہیں تھا۔

''میرا خیال ہے کہ یہ چیز تو تمہیں اور بھی زیادہ پسند آئے گی، ٹام!'' اس نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ ''تھوڑا قریب آ جاؤ، خوبصورت نوجوان! تاکہ تم اسے اچھی طرح سے دیکھ سکو......ظاہر ہے کہ بروک جانتا ہے کہ یہ میرے پاس ہے، میں نے یہ اسی سے خریدا تھا اور میرا خیال ہے کہ میری موت کے بعد وہ اسے دوبارہ حاصل کر کے اپنے یہاں رکھنا پسند کرے گا......''

اس نے صندوقچے کی خوبصورت ناب کھول کر ڈھکن اُٹھا دیا۔ وہاں چکنے سرخ مخملیں کپڑے پر سونے کا ایک بھاری لاکٹ والا ہار رکھا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

اس بار والڈی مورٹ نے بغیر کچھ کہے اپنا ہاتھ بڑھا دیا اور روشنی میں اوپر سے لاکٹ کو گھور کر دیکھنے لگا۔ جب روشنی کی کرنیں اس لاکٹ پر بنے ہوئے بل کھاتے اژدھے پر پڑیں تو وہ آہستگی سے بولا۔ ''سلے درن کی علامت ہے!''

''صحیح کہا......'' ہاپزیبا نے کہا، جب والڈی مورٹ مبہوت آنکھیں اس چمکتے ہوئے لاکٹ کو گھور رہی تھیں۔ ''میں اس کیلئے اپنے ہاتھ پاؤں سب دینے کیلئے تیار ہو گئی تھی مگر اتنے نایاب نوادر کو کسی قیمت پر چھوڑنے پر آمادہ نہیں ہو سکتی تھی۔ مجھے اسے اپنے تصرف میں رکھنا ہی تھا۔ بروک نے ایک غریب عورت سے اسے خریدا تھا جس نے شاید اسے کہیں سے چرایا تھا مگر اسے اس کی قدر و قیمت کا ذرا احساس نہیں تھا......''

اس بار کسی غلطی کا امکان نہیں تھا، اس کے الفاظ سن کر والڈی مورٹ کی آنکھیں سرخ ہو گئی تھیں اور ہیری نے دیکھا کہ لاکٹ کی زنجیر پر جمی اس کی انگلیاں سفید پڑ گئی تھیں۔

''میرا خیال ہے کہ بروک نے اس عورت سے یہ لاکٹ کوڑیوں کے مول خریدا تھا مگر تم دیکھ ہی رہے ہو...... یہ کتنا خوبصورت ہے، ہے نا؟ کہا جاتا ہے کہ اس میں بھی کئی پراسرار قوتیں چھپی ہوئی ہیں مگر میں اس پر کسی قسم کا کوئی تجربہ نہیں کرنا چاہتی ہوں، مجھے تو اس کی حفاظت زیادہ عزیز ہے......''

اس نے لاکٹ کو واپس لینے کیلئے اپنا ہاتھ بڑھایا۔ ایک لمحے کیلئے تو ہیری نے سوچا کہ والڈی مورٹ اسے نہیں چھوڑے گا مگر پھر والڈی مورٹ نے اسے اپنی انگلیوں سے نکل جانے دیا اور یہ دوبارہ سرخ مخملیں کپڑے میں لپٹ کر صندوقچے میں بند ہو گیا۔

''تو پیارے ٹام! مجھے امید ہے کہ انہیں دیکھ کر تمہیں واقعی لطف آیا ہوگا؟''

ہاپزیبا نے ٹام کا چہرہ پوری طرح دیکھا اور پہلی بار ہیری نے اس کی شائستہ مسکراہٹ کو ڈگمگاتے ہوئے دیکھا۔

''تم ٹھیک تو ہو...... پیارے ٹام؟''

''اوہ ہاں!...... ہاں میں بالکل ٹھیک ہوں......'' والڈی مورٹ نے آہستگی سے کہا۔

''مجھے محسوس ہوا تھا...... اوہ نہیں! میرا خیال ہے کہ یہ روشنی کی وجہ سے ہوا ہوگا، میں بھی کتنی وہمی ہوگئی ہوں۔'' ہاپزیبا نے کہا جو اب تھوڑی گھبرائی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ ہیری کو اندازہ ہوگیا کہ اس نے بھی والڈی مورٹ کی آنکھوں میں ایک لمحے کیلئے چمکتی ہوئی سرخ لہر کو دیکھ لیا ہوگا۔ ''ہاؤکی! انہیں دور لے جاؤ...... اور دوبارہ بند کر دو...... وہی حفاظتی سحر......''

''اب واپس لوٹنے کا وقت ہو گیا ہے ہیری!'' ڈمبل ڈور نے آہستگی سے کہا۔ جب گھریلو خرس وہ صندقچے اُٹھا کر ایک دروازے کی طرف لے جا رہی تھی۔ ڈمبل ڈور نے ایک بار پھر ہیری کا بازو پکڑا اور پھر وہ اندھیری کھائی سے اُٹھتا ہوا واپس ڈمبل ڈور کے دفتر میں پہنچ گیا۔

''ہاپزیبا سمتھ اس واقعے سے ٹھیک دو دن بعد مر گئی۔'' ڈمبل ڈور نے کہا اور اپنی نشست پر بیٹھ گئے۔ ہیری ان کا اشارہ سمجھ چکا تھا کہ اسے بھی بیٹھ جانا چاہئے۔ ''ہاؤکی نامی گھریلو خرس کو محکمے نے اس جرم کیلئے سزا دی کہ اس نے اپنی مالکن کی شام کی کافی میں حادثاتی طور پر زہر ملا دیا تھا......''

''ناممکن......'' ہیری نے غصے سے کہا۔

''میرا خیال ہے کہ ہم دونوں کے خیالات ایک جیسے ہی ہیں!'' ڈمبل ڈور نے مسکرا کر کہا۔ ''غیر معمولی طور پر اس کی موت اور رڈل گھرانے کی اموات میں ایک طرح کی مماثلت پائی جاتی ہے۔ دونوں حادثات میں قصوروار کسی دوسرے فرد کو ٹھہرایا گیا تھا جس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ان کی یادداشت میں یہ چیز موجود تھی کہ ان حادثات کا سبب وہ خود ہی تھے......''

''یعنی ہاؤکی نے بھی اپنا جرم قبول کر لیا تھا؟''

''اسے اچھی طرح یاد تھا کہ اس نے اپنی مالکن کی کافی میں کوئی چیز ملائی تھی۔'' ڈمبل ڈور نے کہا۔ ''چھان بین کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ وہ شکر نہیں بلکہ ایک موذی زہر تھا۔ یہ نتیجہ نکالا گیا کہ وہ ایسا جان بوجھ کر نہیں کرنا چاہتی ہوگی مگر بڑھاپے میں دماغی توازن کے بگڑ جانے کی وجہ سے......''

''والڈی مورٹ نے اس کی یادداشت بھی بدل دی ہوگی جیسے اس نے مورفن کے ساتھ کیا تھا؟......'' ہیری نے چونکتے ہوئے کہا۔

''بالکل...... میرا بھی یہی اندازہ ہے......'' ڈمبل ڈور نے کہا۔ ''اور مورفن کی ہی طرح محکمہ بھی ہاؤکی پر ہی شک کرنے لگا۔''

’’شاید اس لئے کہ وہ گھریلو خرس تھی......‘‘ ہیری نے کہا۔ اسے ہرمائنی کی خودساختہ بنائی ہوئی تنظیم ایس پی ای ڈبلیو سے اتنی زیادہ ہمدردی اور حمایت کا احساس پہلے کبھی نہیں ہوا تھا۔

’’صحیح کہا......‘‘ ڈمبل ڈور نے سر ہلا کر کہا۔ ’’وہ بوڑھی تھی، اس نے اعتراف کرلیا کہ اس نے کافی میں کچھ گڑبڑ کی تھی اور محکمے میں کسی نے بھی اس سے زیادہ تفتیش کرنے کی زحمت گوارا نہیں کی۔ مورفن کے معاملے کی طرح ہی جب تک میں نے اسے تلاش کیا اور اس کی یادداشت کھنگالنے کی جدوجہد کی اور صحیح نتیجے پر پہنچنے میں کامیاب ہوگیا تو اس وقت تک اس کی زندگی کی سانسیں قریباً دم توڑ رہی تھیں۔ اس کی یادداشت سے حاصل کی ہوئی اس یاد سے صرف یہی ثابت کیا جاسکتا تھا کہ والڈی مورٹ کو اس کے قبضے میں پیالے اور لاکٹ کی موجودگی کا علم تھا......‘‘

’’جب تک ہاؤ کی کو سزا سنائی گئی تب جا کر ہاپزیبا کے خاندان کے افراد کو اس چیز کا احساس ہوا کہ اس کے دو سب سے بیش قیمت اور انمول نوادرات غائب ہو چکے تھے۔ انہیں اس کی پختہ تحقیق کرنے میں کچھ عرصہ لگ گیا کیونکہ ہاپزیبا اپنی عادت کے مطابق اپنی کئی اشیاء مختلف جگہوں پر پوشیدہ رکھتی تھی اور اس کی حفاظت کیلئے اپنی جان سے زیادہ جتن کیا کرتی تھی۔ بہرحال، جب تک انہیں اس بات کا یقین ہو پاتا کہ پیالہ اور لاکٹ دونوں ہی چوری ہو چکے ہیں، تب تک بورگن اینڈ بروکس نامی دکان میں ملازمت کرنے والا خوش شکل لڑکا جو اکثر ہاپزیبا کے پاس غیر معمولی طور پر ملاقات کیلئے آتا جاتا رہتا تھا اور اسے بے حد متاثر کرتا تھا، اپنی ملازمت کو خیرباد کہہ کر جا چکا تھا۔ اس کے مالکوں کو ذرا سا بھی معلوم نہیں تھا کہ وہ اچانک کہاں چلا گیا ہے؟ اس کے غائب ہونے پر باقی تمام لوگوں کی طرح وہ خود بھی دنگ رہ گئے تھے۔ اس واقعے کے طویل عرصہ بعد تک ٹام رڈل کے بارے میں نہ تو کچھ سنا گیا اور نہ ہی اسے کسی نے دیکھا......‘‘

’’اور اب ہیری!‘‘ ڈمبل ڈور نے توقف سے کہا۔ ’’اگر تمہیں برا محسوس نہ ہو تو میں یہاں ایک بار پھر رُک کر تمہاری توجہ اس کہانی کے کچھ اہم پہلوؤں کی طرف مبذول کرانا چاہوں گا۔ والڈی مورٹ نے اور قتل کیا تھا۔ رڈل گھرانے کو مارنے کے بعد یہ اس کا پہلا قتل تھا یا نہیں...... میں اس کے بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ بہرحال، میرا خیال ہے کہ یہ رڈل گھرانے کے بعد یہ قتل اس کا پہلا قتل ہی تھا۔ جیسا کہ تم نے دیکھا ہی ہوگا کہ اس بار اس نے انتقام کیلئے نہیں بلکہ لالچ کی غرض سے یہ قتل کیا تھا۔ وہ ان دو شاندار نوادرات کو پانا چاہتا تھا جو اس کی محبت میں گرفتار نادان عورت نے اسے دکھا دیئے تھے، جس طرح اس نے اپنے یتیم خانے میں دوسرے بچوں کا سامان چرایا تھا، جس طرح اس نے اپنے ماموں سے خاندانی انگوٹھی ہتھیائی تھی، بالکل اسی طرح اب وہ ہاپزیبا کے قبضے میں موجود پیالہ اور لاکٹ چرا کر بھاگ گیا......‘‘

’’مگر یہ تو سراسر دیوانگی دکھائی دیتی ہے سر!‘‘ ہیری نے تیوریاں چڑھا کر کہا۔ ’’اپنا سب کچھ داؤ پر لگا دینا...... اپنی ملازمت کو چھوڑ دینا...... صرف ان......‘‘

’’تمہیں یہ دیوانگی محسوس ہوسکتی ہے مگر والڈی مورٹ کو نہیں۔‘‘ ڈمبل ڈور نے مسکرا کر کہا۔ ’’ہیری! مجھے امید ہے کہ وقت کے

ساتھ ساتھ تم سمجھ جاؤ گے کہ ان چیزوں کا اس کے لئے کیا مطلب تھا مگر تم یہ تو تسلیم کرو گے کہ اس نے لاکٹ محض اس لئے ہتھیایا تھا کیونکہ وہ اس پر اپنا خاندانی حق سمجھتا تھا..... جیسے انگوٹھی پر.....''

''صحیح ہے..... شاید لاکٹ پر تو اس کا حق مانا جاسکتا ہے!'' ہیری نے کہا۔ ''مگر اس نے پیالہ کیوں چرایا؟''

''وہ کپ ہوگورٹس کے بانیوں میں سے ایک کی ملکیت تھا۔'' ڈمبل ڈور نے کہا۔ ''میرا اندازہ ہے کہ اسے اب بھی سکول کیلئے اپنے وجود میں گہری کشش کا احساس ہوتا ہوگا، اسی لئے وہ ہوگورٹس کی قدیم تاریخ میں اتنی گہرائی میں رچے بسے نوادرات کو حاصل کرنے کے مواقع کو نہیں ٹھکرا سکتا تھا۔ میرا خیال ہے کہ کئی دوسری وجوہات بھی تھیں..... وقت آنے پر میں تمہیں وجوہات بھی بتاؤں گا.....''

''اور اب میرے پاس تمہیں دکھانے کیلئے آخری یاد ہے، جب تک تم پروفیسر سلگ ہارن کی یاد حاصل نہیں کر لیتے..... ہاؤ کی یاد اور اس یاد میں قریباً دس سال کا عرصہ بیت چکا تھا جس کے درمیان ہم صرف اندازہ ہی لگا سکتے ہیں کہ لارڈ والڈی مورٹ کیا کر رہا تھا۔''

ہیری ایک بار پھر اُٹھ کر کھڑا ہوا جب ڈمبل ڈور نے آخری یاد والی ننھی بوتل کھول کر اس کا چمکتا ہوا محلول تیشہ یادداشت میں انڈیلا۔

''یہ کس کی یاد ہے، سر؟'' اس نے لاشعوری طور پر پوچھا۔

''میری.....'' ڈمبل ڈور نے کہا۔

ہیری نے چاندی جیسے گھومتے ہوئے محلول میں ڈمبل ڈور کے تعاقب میں غوطہ لگا دیا اور اسی دفتر میں پہنچ گیا جہاں سے وہ ابھی ابھی یاد کے سفر پر روانہ ہوا تھا۔ وہاں پر فاکس نامی ققنس موجود تھا جو اپنے اسٹینڈ پر بیٹھا ہوا اونگھ رہا تھا اور میز کے پیچھے مخصوص نشست پر ڈمبل ڈور بیٹھے ہوئے تھے جو ہیری کے پہلو میں کھڑے ڈمبل ڈور سے کافی حد تک ملتے جلتے دکھائی دے رہے تھے حالانکہ ان کے دونوں ہاتھ صحیح سلامت تھے اور ان کے چہرے پر شاید تھوڑی کم جھریاں تھیں۔ موجودہ دفتر اور یادوالے دفتر میں ایک فرق تھا کہ اس کی کھڑکی سے باہر برفباری ہو رہی تھی جس کے گالے کھڑکی کے قریب چھائی ہوئی تاریکی میں اُڑ رہے تھے اور بیرونی چوکھٹ پر جم رہے تھے۔

کسی قدر کم عمر ڈمبل ڈور شاید کسی کی آمد کا انتظار کر رہے تھے اور غیر معمولی طور پر کچھ ہی لمحوں بعد دفتر کے دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی، جسے سن کر انہوں نے کہا۔ ''اندر آ جاؤ!''

دفتر کا دروازہ کھلا اور ہیری کے منہ سے غیر ارادی طور پر آہ نکل گئی۔ والڈی مورٹ ڈگ بھرتا ہوا دفتر میں داخل ہو گیا۔ اس کا چہرہ کے خدوخال اب ویسے نہیں تھے جیسا کہ ہیری نے دو سال پہلے پتھر کی بڑی کڑاہی سے باہر نکلتے ہوئے دیکھے تھے، اس کی آنکھیں سانپ جیسی نہیں تھیں، اس کی آنکھیں سرخ نہیں تھیں، اس کا چہرہ نقاب میں لپٹے ہوئے چہرے جیسا بھی نہیں تھا مگر وہ اب خوش شکل

اور وجیہہ ٹام رڈل بھی نہیں رہا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے اس کے نین نقش جل چکے ہوں اور دھندلے پڑ گئے ہوں۔ وہ موی اور عجیب طریقے سے تڑ مڑ سے گئے، دکھائی دیتے تھے۔ اس کے آنکھوں کی پتلیوں کے گرد سفید حلقے پر عجیب سرخی پھیلی ہوئی تھی حالانکہ اس کی پتلیاں اب تک سوراخ میں تبدیل نہیں ہو پائی تھیں۔ وہ ایک لمبا اور سیاہ چوغہ پہنے ہوئے تھا اور اس کا چہرہ اب اتنا زرد تھا جتنا کہ اس کے کندھوں پر چمکتی ہوئی جمی برف کی رنگت تھی۔

میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے ڈمبل ڈور کے چہرے پر حیرانگی کا کوئی تاثر موجود نہیں تھا، صاف عیاں تھا کہ والڈی مورٹ باقاعدہ ملاقات کا وقت لے کر وہاں آیا تھا۔

''شام بخیر، ٹام!'' ڈمبل ڈور نے اطمینان سے کہا۔ ''بیٹھ جاؤ......''

''شکریہ!'' والڈی مورٹ نے کہا اور وہ اس کرسی پر بیٹھ گیا جس کی طرف ڈمبل ڈور نے اشارہ کیا تھا۔ یہ وہی کرسی دکھائی دے رہی تھی جسے ہیری نے کچھ لمحے پہلے خالی کیا تھا۔

''میں نے سنا ہے کہ آپ ہیڈ ماسٹر بن گئے ہیں۔'' اس نے کہا۔ اس کی آواز پہلے کی بہ نسبت زیادہ تیکھی بلند اور برف جیسی سرد ہو چکی تھی۔ ''بہت عمدہ انتخاب رہا!''

''مجھے خوشی ہے کہ تم اس سے خوش ہو!'' ڈمبل ڈور نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''کچھ پیو گے؟''

''بالکل! میں کافی دور سے آیا ہوں۔'' والڈی مورٹ نے کہا۔

ڈمبل ڈور اُٹھ کر کھڑے ہوئے اور اس الماری کی طرف بڑھے جہاں آج کل تیشہ یادداشت پڑا رہتا تھا مگر اس یاد کے ایام میں اس الماری میں رنگ برنگی بوتلیں بھری ہوئی تھیں۔ انہوں نے والڈی مورٹ کو شراب کا ایک جام بھر کر دیا اور اپنے لئے بھی ایک جام بھر لیا۔ پھر وہ دھیمی چال چلتے ہوئے واپس اپنی نشست پر آن بیٹھے۔

''تو ٹام...... مجھے اس ملاقات کا شرف کیسے حاصل ہو پا رہا ہے؟''

والڈی مورٹ نے فوراً کوئی جواب نہیں دیا بلکہ جام سے چسکیاں بھرتا رہا۔

''اب لوگ مجھے ٹام نہیں کہہ کر پکارتے ہیں، آج کل میں اپنے دوسرے نام سے جانا پہچانا جاتا ہوں......'' اس نے کچھ توقف کے بعد کہا۔

''مجھے معلوم ہے کہ تمہیں کس نام سے جانا جاتا ہے!'' ڈمبل ڈور نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''مگر میرے لئے تم ٹام رڈل ہی رہو گے۔ یہ پرانے اساتذہ کی ایک اور چڑانے والی عادت ہے کہ وہ کبھی اپنے طلباء کے ابتدائی ایام کو بھلا نہیں پاتے ہیں......''

انہوں نے اپنا جام اُٹھایا جیسے والڈی مورٹ کی صحت کا جام پی رہے ہوں۔ جس کا چہرہ کافی بگڑا ہوا تھا۔ بہرحال، ہیری کو کمرے کے ماحول میں گھٹن سی محسوس ہوئی۔ ڈمبل ڈور نے والڈی مورٹ کے منتخب کردہ نام کو اپنی زبان سے ادا کرنے سے صاف انکار کر دیا

تھا، جس کا صاف مطلب یہی تھا کہ وہ اس کی شرائط کا بھرم رکھنے پر قطعی آمادہ نہیں تھے۔ ہیری جانتا تھا کہ والڈی مورٹ کو بھی کچھ ایسا ہی محسوس ہوا ہوگا۔

''مجھے کافی حیرت ہے کہ آپ نے اس جگہ پر کافی طویل پڑاؤ ڈال رکھا ہے۔'' والڈی مورٹ نے تھوڑی دیر کے بعد کہا۔ ''میں ہمیشہ سے یہ سوچتا آیا تھا کہ آپ جیسا جادوگر سکول کیوں نہیں چھوڑنا چاہتا ہے؟''

''دیکھو!'' ڈمبل نے اب بھی مسکراتے ہوئے کہا۔ ''میرے لئے نوجوان نسل کو قدیمی جادوئی صلاحیتیں سکھانے اور انہیں آباؤ اجداد کے قیمتی فنون منتقل کرنے سے زیادہ کوئی دوسری چیز اہمیت نہیں رکھتی ہے۔ اگر میری یادداشت صحیح کام کر رہی ہے تو تم بھی کبھی استاد بننے کی خواہش رکھتے تھے، ہے نا؟''

''بالکل! میں اب بھی اسی حیثیت کا طالب ہوں۔'' والڈی مورٹ نے کہا۔ ''میں نے تو صرف یہ سوچا تھا کہ آپ اب تک یہاں کیوں ہیں؟ آپ سے محکمہ جادو اکثر و بیشتر مشورے لیتا رہتا ہے اور میرے لحاظ سے آپ کے سامنے دوبار وزیر جادو کے عہدے کی پیشکش بھی رکھی جا چکی ہے......''

''تمہاری تصحیح کیلئے...... دراصل تین بار!'' ڈمبل ڈور نے کہا۔ ''مگر محکماتی مستقبل کیلئے کبھی میری دلچسپی نہیں رہی ہے۔ میرا خیال ہے کہ ہم دونوں اس معاملے میں شاید ایک جیسی سوچ کے مالک ہیں......''

والڈی مورٹ نے سر جھکایا اور مسکرائے بغیر جام کی ایک اور چسکی حلق میں اتاری۔ ڈمبل ڈور نے اس خاموشی کو بالکل توڑنے کی کوشش نہیں کی جواب ان دونوں کے درمیان کافی وسیع ہوتی جا رہی تھی۔ ان کے چہرے سے عیاں تھا کہ وہ امید بھری نظروں سے والڈی مورٹ کا چہرہ دیکھ کر انتظار کرتے رہے کہ وہ کب اپنا منہ کھولتا ہے؟

''میں لوٹ آیا ہوں۔'' اس نے تھوڑے توقف کے بعد کہا۔ ''میں شاید پروفیسر ڈی پٹ کی امید سے کہیں زیادہ تاخیر سے پہنچا ہوں...... مگر میں لوٹ آیا ہوں تاکہ دوبارہ استاد بننے کی درخواست پیش کر سکوں، جسے انہوں نے پہلے یہ کہہ کر مسترد کر دیا تھا کہ میں استاد بننے کیلئے کافی کم عمر ہوں۔ میں آپ سے دریافت کرنے کیلئے آیا ہوں کہ کیا آپ مجھے اس سکول میں واپس لوٹنے اور پڑھانے کی اجازت دیں گے۔ شاید آپ جانتے ہی ہوں گے کہ یہاں سے جانے کے بعد میں نے کافی کچھ دیکھا اور کیا ہے؟ میں آپ کے طلباء کو ایسی چیزیں دکھا اور سکھا سکتا ہوں جو وہ کسی دوسرے جادوگر سے کبھی نہیں سیکھ پائیں گے......''

ڈمبل ڈور نے اپنے جام کے اوپر سے کچھ دیر تک والڈی مورٹ کے چہرے کو ٹٹولا۔

''بالکل! میں غیر معمولی طور پر جانتا ہوں کہ تم نے یہاں سے جانے کے بعد کافی کچھ دیکھا اور کیا ہے۔'' انہوں نے آہستگی سے کہا۔ ''تمہارے کارناموں کی افواہیں تمہاری سابقہ درس گاہ تک بھی پہنچ چکی ہیں، ٹام! اگر ان میں سے آدھی بھی سچائی پر مبنی ہوں تو واقعی افسوس ہوگا......''

’’عظمت سے ہمیشہ حسد جنم لیتا ہے۔‘‘ والڈی مورٹ نے کہا اس کا چہرہ بالکل سپاٹ تھا۔’’حسد سے بدخواہی کو تحریک ملتی ہے......اور بدخواہی جھوٹ کو بڑھاوا دیتی ہے، یقیناً آپ یہ تو جانتے ہی ہوں گے، ڈمبل ڈور!‘‘

’’جو کچھ تم کر رہے ہو، اسے تم عظمت کہتے ہو، ٹام؟‘‘ ڈمبل ڈور نے آہستگی سے پوچھا۔

’’یقیناً......‘‘ والڈی مورٹ نے پختہ لہجے میں کہا اور اس کی آنکھیں سرخ ہوگئی۔’’میں نے تجربات کئے ہیں اور میں نے جادوئی طاقتوں کی سرحدوں کو شاید کسی دوسرے جادوگر کے مقابلے میں زیادہ دور تک پہنچا دیا ہے......‘‘

’’جادو کی محض کچھ اقسام کو......‘‘ ڈمبل ڈور نے آہستگی سے اس پر ناپسندیدہ نظر ڈالتے ہوئے کہا۔’’باقی اقسام کے بارے میں......معافی چاہتا ہوں، تم بالکل کورے ہو!‘‘

والڈی مورٹ پہلی بار مسکرایا۔ یہ تمسخرانہ مسکراہٹ اس کی غصیلی مسکان سے کہیں زیادہ خطرناک دکھائی دے رہی تھی۔

’’وہی پرانی دلیل......‘‘ اس نے دھیمی آواز میں کہا۔’’مگر میں نے اس دُنیا میں جو کچھ بھی دیکھا ہے، وہ آپ کے اس قابل ذکر رائے سے قطعی مماثلت نہیں رکھتا ہے کہ محبت......میری طرح کے جادو سے زیادہ طاقتور ہوسکتی ہے، ڈمبل ڈور!‘‘

’’شاید تم نے دیکھنے کیلئے غلط جگہوں کا انتخاب کرتے رہے ہو۔‘‘ ڈمبل ڈور نے مشورہ دیا۔

’’ٹھیک ہے، تو میرے نئی تحقیق کیلئے ہوگورٹس سے زیادہ اچھی جگہ کون سی ہوسکتی ہے؟‘‘ والڈی مورٹ نے کہا۔’’کیا آپ مجھے لوٹنے کی اجازت دیں گے؟ کیا آپ مجھے میری قابلیت کی انتہا کو طلباء میں تقسیم کرنے دیں گے، میں خود کو اور اپنی قابلیت کو آپ کے سپرد کرنا چاہتا ہوں، میں آپ کے حکم کی تعمیل کروں گا......‘‘

ڈمبل ڈور نے بھنوئیں چڑھا کر اس کی طرف دیکھا۔

’’اور اُن لوگوں کے بارے میں کیا خیال ہے جنہیں تم ہمیشہ حکم دیتے رہے ہو؟ ان لوگوں کا کیا ہوگا جو خود کو......جیسا کہ افواہ گرم ہے......مرگ خور کہتے ہیں؟‘‘

ہیری کہہ سکتا تھا کہ والڈی مورٹ کو یہ امید قطعی نہیں تھی کہ ڈمبل ڈور اس نام کو بھی جانتے ہوں گے۔ اس نے والڈی مورٹ کی آنکھوں کو ایک بار پھر سرخ ہوتے ہوئے کہا اور اس کے سوراخ جیسے نتھنوں کو پھڑکتے ہوئے دیکھا۔

’’مجھے پورا یقین ہے کہ میرے دوست میری عدم موجودگی میں بھی اپنا کام جاری رکھ سکتے ہیں۔‘‘ کچھ لمحوں کے توقف کے بعد اس نے کہا۔

’’مجھے یہ سن کر خوشی ہوئی کہ تم انہیں دوست تسلیم کرتے ہو۔‘‘ ڈمبل ڈور نے کہا۔’’مجھے تو یہ محسوس ہو رہا تھا کہ وہ شاید غلاموں کے زمرے میں ہی آتے ہیں......‘‘

’’آپ غلط سمجھتے تھے۔‘‘ والڈی مورٹ نے کہا۔

''تب تو پھر اگر میں آج رات ہاگس ہیڈ میں جاتا ہوں تو مجھے ان لوگوں کا گروہ وہاں نہیں ملے گا جو تمہارے لوٹنے کا انتظار کر رہے ہوں گے...... ناٹ، روزئیر، ملسائبر، ڈولوہاف؟ واقعی بے حد جانثار دوست ہیں، جو اتنی برفیلی رات میں تمہارے ساتھ اتنی دور سفر کرنے آئے ہیں، صرف اس لئے تاکہ جب تم استاد کا عہدہ حاصل کرنے کی کوشش کرو تو وہ تمہیں نیک تمناؤں کی مبارکباد دے سکیں......''

اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ والڈی مورٹ کو اپنے وفادار مرگ خوروں کے بارے میں ڈمبل ڈور کا جامع علم کچھ اچھا نہیں لگا تھا۔ بہرحال، وہ فوراً سنبھل گیا۔

''آپ تو ہمیشہ کی طرح روشن ضمیر ہیں، ڈمبل ڈور!''

''ایسا کچھ نہیں، ٹام! بس شراب خانے کے بارمین سے میری تھوڑی بہت دوستی ہے۔'' ڈمبل ڈور نے ہلکے پھلکے انداز میں کہا۔

''تو اب ٹام......؟'' ڈمبل ڈور نے اپنا خالی جام میز پر نیچے رکھ دیا اور تن کر اپنی کرسی پر سیدھے بیٹھ گئے۔ ان کی انگلیوں کی پوریں آپس میں جڑی ہوئی تھیں۔ ''ہم کھل کر بات کرتے ہیں۔ تم آج رات کو یہاں اپنے چیلوں کے ساتھ کیوں آئے ہو؟ تم ایک ایسی ملازمت کی درخواست کیوں کر رہے ہو جس کے بارے میں ہم دونوں ہی جانتے ہیں کہ تمہیں اس کی نہ تو ضرورت ہے اور نہ ہی کوئی دلچسپی؟''

والڈی مورٹ حیران دکھائی دینے لگا۔

''مجھے اس ملازمت کی ضرورت نہیں ہے؟ ڈمبل ڈور! حقیقت تو یہ ہے کہ میں اس ملازمت کے حصول کیلئے طویل عرصے سے بے قرار ہوں......''

''اوہ میں سمجھ گیا کہ تم ہوگورٹس لوٹنا چاہتے ہو مگر تم یہاں پڑھانا نہیں چاہتے ہو اور تم تب بھی پڑھانا نہیں چاہتے تھے جب تم اٹھارہ سال کے تھے۔ تم ہوگورٹس میں کیوں آنا چاہتے ہو، ٹام؟ تم ایک بار کھل کر درخواست کیوں نہیں کرتے ہو؟''

والڈی مورٹ تمسخرانہ انداز میں ہنس پڑا۔

''اگر آپ مجھے یہ ملازمت نہیں دینا چاہتے ہیں......''

''اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ میں نہیں دینا چاہتا ہوں!'' ڈمبل ڈور نے دوٹوک انداز میں کہا۔ ''اور مجھے ایک لمحے کیلئے بھی ایسا محسوس نہیں ہوا کہ تمہیں اس کی واقعی ضرورت ہوگی۔ بہرحال، تم یہاں آئے، تم نے درخواست کی...... اس کے پیچھے تمہارا کوئی نہ کوئی مقصد تو ضرور ہوگا......؟''

والڈی مورٹ اپنی کرسی سے اُٹھ کر کھڑا ہوگیا۔ وہ ٹام رڈل سے بالکل مختلف دکھائی دے رہا تھا۔ اس کا چہرہ غصے سے تمتمانے لگا۔

''یہ آپ کا قطعی فیصلہ ہے......؟''

''بالکل!'' ڈمبل ڈور نے بھی کھڑے ہوتے ہوئے جواب دیا۔

''پھر تو ہمیں ایک دوسرے سے مزید کوئی گفتگو کرنے کی ضرورت نہیں ہے!''

''تم صحیح کہتے ہو! بالکل نہیں ہے......'' ڈمبل ڈور نے کہا اوران کے چہرے پر دکھ بھری کیفیت دکھائی دی۔ ''وہ وقت ہاتھ سے نکل چکا ہے، جب میں تمہیں جلی ہوئی الماری دکھا کر خوفزدہ کرسکتا تھا اور تمہارے قصوروں کی بھرائی کرنے کیلئے تمہیں مجبور کرسکتا تھا مگر میں چاہتا ہوں کہ کاش میں کرسکتا، ٹام......کاش میں ایسا کرسکتا......''

ایک لمحے کیلئے ہیری برداشت کی انتہا پر پہنچ کر چیخ کر ایک بے مقصد تنبیہ دینا چاہتا تھا۔ اسے یقین تھا کہ والڈی مورٹ کا ہاتھ اس کی جیب میں اوراس میں موجود چھڑی کی طرف ہل رہا تھا مگر وہ لمحہ تیزی سے گزر گیا۔ والڈی مورٹ مڑ گیا اور دروازہ بند ہونے کی آواز سنائی دی، وہ جا چکا تھا......

ہیری کو محسوس ہوا کہ ڈمبل ڈور کا ہاتھ اس کے بازو پر مضبوط ہوگیا اور کچھ ہی پل بعد وہ دونوں تیشہ یادداشت سے باہر نکل کر قریباً اسی جگہ پر کھڑے تھے۔ فرق صرف یہ تھا کہ کھڑکی منڈیر پر اب برف بالکل نہیں جمی ہوئی تھی اور ڈمبل ڈور کا ہاتھ ایک بار پھر سیاہ اور جھلسا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''مگر کیوں؟'' ہیری نے فوراً ڈمبل ڈور کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''کیا آپ کو کبھی یہ راز معلوم ہو پایا کہ وہ کیوں لوٹ آیا تھا؟''

''اس بارے میں بھی مجھے اندازہ ہی ہے!'' ڈمبل ڈور نے کہا۔ ''مگر اس سے زیادہ کچھ نہیں ہے۔''

''اوہ کیسا اندازہ......سر؟''

''وہ میں تمہیں اس وقت بتاؤں گا جب تم پروفیسر سلگ ہارن سے ان کی یاد لے آؤ گے۔'' ڈمبل ڈور نے کہا۔ ''جب تم اس معمے کا آخری ٹکڑا لے آؤ گے تو مجھے امید ہے کہ ہم دونوں کے سامنے ہر چیز بالکل واضح ہو جائے گی......اندازوں سے بڑھ کر!''

ہیری اب خود کو تجسس کی بھٹی میں جلتا ہوا محسوس کر رہا تھا حالانکہ ڈمبل ڈور نے دروازے کی طرف بڑھ کر اس کیلئے دروازہ کھول دیا تھا مگر وہ اپنی جگہ سے ایک انچ بھی نہیں ہلا۔

''کیا وہ تاریک جادو سے تحفظ کے فن کا استاد بننا چاہتا تھا سر؟ اس نے کچھ کہا نہیں تھا......''

''اوہ ہاں! وہ یقینی طور پر تاریک جادو سے تحفظ سے فن کا ہی استاد بننا چاہتا تھا۔'' ڈمبل ڈور نے کہا۔ ''ہماری اس مختصر ملاقات کے بعد یہ ثابت ہوگیا...... لارڈ والڈی مورٹ کو اس عہدے کی ملازمت دینے سے انکار کے بعد تاریک جادو سے تحفظ کے فن کے مضمون کیلئے آنے والا کوئی بھی استاد یہاں ایک سال سے زیادہ عرصہ کیلئے نہیں ٹک پایا......''

☆☆☆☆

اکیسواں باب

# حاجتی کمرے کا قصہ

ہیری نے اگلے ہفتہ بھر اپنے ذہن پر کافی زور ڈالتے ہوئے سوچا کہ وہ سلگ ہارن کو حقیقی یادد ینے کیلئے کیسے رضامند کر سکتا ہے؟ مگر اس کے دماغ میں کوئی موزوں ترکیب سوجھ نہیں پائی۔ اس سے وہ ایک بار پھر وہی کچھ کرنے لگا جو وہ پریشانی کے عالم میں اکثر کیا کرتا تھا۔ وہ اس امید میں جادوئی مرکبات کی کتاب پر جھکا رہتا تھا کہ شاید شہزادے نے اس کے حاشیہ میں اس قسم کی صورت حال کے بارے میں کوئی قابل استعمال چیز لکھی ہوگی جیسا کہ اس نے پہلے کئی بار کیا تھا۔

''تمہیں اس میں سے کچھ بھی نہیں ملے گا۔'' ہرمائنی نے اتوار کی شام کو سختی سے کہا۔

''جانے دو ہرمائنی!'' ہیری نے کہا۔ ''اگر شہزادہ نہ ہوتا تو رون آج زندہ نہ ہوتا......''

''اگر تم نے پہلے سال میں سنیپ کی بات پر دھیان دیا ہوتا، تب بھی وہ زندہ ہی ہوتا۔'' ہرمائنی نے اس کی بات ہوا میں اُڑاتے ہوئے کہا۔

ہیری نے اس کی بات کو سنی ان سنی کر دیا اور اپنے کام میں جتا رہا۔ اسے ابھی ابھی حاشیہ میں ایک جادوئی کلمہ لکھا ہوا دکھائی دیا۔ 'کھڑ کھدرتم......' جس کے نیچے لکھا ہوا تھا۔ 'دشمنی کیلئے!' وہ اسے استعمال کرنے کیلئے کافی بے قراری محسوس کر رہا تھا مگر اسے ہرمائنی کے سامنے ایسا کرنا بالکل ٹھیک نہیں لگا، اس لئے اس نے چپکے سے اس صفحے کا کونا موڑ کر نشانی لگا دی۔

وہ لوگ گری فنڈر کے ہال میں آتشدان کے سامنے بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کے آس پاس صرف چھٹے سال میں پڑھنے والے طلباء ہی تھے۔ رات کے کھانے سے لوٹنے پر تھوڑی دیر کیلئے جوش و خروش کا ماحول بن گیا تھا کیونکہ نوٹس بورڈ پر ایک نئے اعلان والا چرمئی کاغذ لگ چکا تھا۔ جس میں ان کے ثقاب اُڑان کے پہلے امتحان کی تاریخ درج کی گئی تھی۔ پہلے امتحان کی تاریخ یعنی اکیس اپریل سے قبل سترہ سال کے ہونے والے طلباء کو یہ فیصلہ کرنے کا اختیار دیا گیا تھا کہ وہ ہاگس میڈ میں ہونے والے ثقاب اُڑان کے پہلے امتحان کیلئے اپنے نام کا اندراج کروا سکتے ہیں جو بھاری نگرانی میں ہونے والے تھے۔

رون اس نوٹس کو پڑھ کر دہشت زدہ ہو گیا۔ وہ اب تک ثقاب اُڑان بھرنے میں کامیاب نہیں ہو پایا تھا اور اسے اندیشہ تھا کہ وہ

امتحان میں کامیاب نہیں ہو پائے گا۔ ہرمائنی دوبار ثقاب اُڑان بھرنے میں کامیاب ہوچکی تھی، اس لئے اس میں تھوڑا زیادہ اعتماد تھا۔ ادھر ہیری چار مہینے بعد سترہ سال کا ہونے والا تھا، اس لئے وہ یہ امتحان نہیں دے سکتا تھا۔ بھلے ہی وہ اس کیلئے ذہنی طور پر پوری طرح تیار ہوتا۔

''کم از کم تم ثقاب اُڑان تو بھر سکتے ہو۔'' رون نے تناؤ میں آتے ہوئے کہا۔ ''تمہیں جولائی میں کوئی پریشانی پیش نہیں آئے گی......''

''تم بھول رہے ہو کہ میں یہ کام صرف ایک ہی بار کر پایا ہوں۔'' ہیری نے اسے یاد دلایا۔ وہ پچھلی مشقوں میں ثقاب اُڑان بھرتے ہوئے اپنے کڑے میں حلقے میں نمودار ہونے میں کامیاب ہو ہی گیا تھا۔

ثقاب اُڑان کے بارے میں پریشان حال طلباء کی مانند اپنا کافی وقت برباد کرنے کے بعد رون اب سنیپ کے ایک بہت مشکل مقالے کو پورا کرنے کیلئے جھنجھلا رہا تھا جسے ہیری اور ہرمائنی پہلے ہی پورا کر چکے تھے۔ ہیری کو پوری امید تھی کہ اسے بہت کم درجات ملیں گے کیونکہ روح کھچڑ سے نبرد آزما ہونے کے اس حربی طریقے کے معاملے میں وہ سنیپ سے غیر متفق تھا جو سنیپ کی نظر میں صحیح، قابل استعمال اور موٴثر طریقہ تھا مگر اسے پرواہ نہیں تھی، اس وقت سلگ ہارن کی یاد ہی اس کیلئے سب سے ضروری چیز تھی......

''ہیری! میں تمہیں کہے دے رہی ہوں کہ احمق شہزادہ اس معاملے میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر پائے گا۔'' ہرمائنی نے اصرار کرتے ہوئے کہا۔ ''جو تم چاہتے ہو، اس کیلئے کسی کو مجبور کرنے کا ایک ہی طریقہ ہے اور وہ ہے، سفاک کٹ وار...... جو غیر قانونی ہے!''

''بالکل! میں جانتا ہوں، بتانے کیلئے تمہارا شکریہ!'' ہیری نے کہا مگر کتاب سے اپنی نظریں نہیں ہٹائیں۔ ''اسی لئے میں کسی مختلف چیز کی تلاش کر رہا تھا۔ ڈمبل ڈور کہتے ہیں کہ سفاک کٹ سے یہ کام نہیں ہو پائے گا مگر کسی اور چیز سے تو کام بن ہی سکتا ہے جیسے کسی جادوئی مرکب یا پھر کسی مسخر کرنے والے جادوئی کلمے سے......''

''تم بالکل غلط سمت میں سوچ رہے ہو، ہیری!'' ہرمائنی نے چڑتے ہوئے کہا۔ ''ڈمبل ڈور کہتے ہیں کہ صرف تم ہی اس یاد کو حاصل کر سکتے ہو، اس کا مطلب یہ ہے کہ تم سلگ ہارن کو مدد کرنے کیلئے رضامند کر سکتے ہو جبکہ باقی لوگ ایسا بالکل نہیں کر سکتے ہیں۔ یہ انہیں مرکب پلانے کا معاملہ نہیں ہے، ایسا تو کوئی بھی کر سکتا ہے......''

''جنگجو کے ہجے کیا ہوتے ہیں؟'' رن نے اچانک کہا جو اپنی قلم کو بہت تیزی سے چلا رہا تھا اور اپنے چرمئی کاغذ کو گھورے جا رہا تھا۔ ''یہ جان......گو......جو......تو نہیں ہو سکتے ہیں، ہے نا؟''

''نہیں یہ بالکل نہیں ہیں!'' ہرمائنی نے رون کے مقالے کی دیکھ کر بلند آواز میں کہا۔ ''اور ناراض کے ہجے بھی نر......آگ......گس، نہیں ہوتے ہیں، یہ تم کون سا قلم استعمال کر رہے ہو؟''

''یہ فریڈ اور جارج کا خود کار ہجے درست کرنے والا قلم ہے۔'' رون نے بتایا۔ ''مگر میرا خیال ہے کہ اس کی جادوئی طاقت ماند پڑ رہی ہے......''

''ہاں! ایسا ہی محسوس ہوتا ہے۔'' ہرمائنی نے اس کے مقالے کے عنوان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ''کیونکہ ہم سے روح کھچڑوں سے نمٹنے کا طریقہ دریافت کیا گیا ہے، 'روگ الّو وَں' سے نبٹنے کا نہیں، اس کے علاوہ مجھے معلوم نہیں ہے کہ تم نے اپنا نام بدل کر 'رونل ویزلب' رکھ لیا ہے۔''

''اوہ نہیں......'' رون نے دہشت زدہ ہوکر اپنے چرمئی کاغذ کو گھورتے ہوئے کہا۔ ''اب یہ مت کہنا ہے مجھے پورا مقالہ ہی دوبارہ لکھنا پڑے گا......''

''ٹھیک ہے......ہم اس کی تصحیح کر سکتے ہیں۔'' ہرمائنی نے مقالہ اپنی طرف کھینچتے ہوئے کہا اور اپنی چھڑی باہر نکالی۔

''تم بہت پیاری ہو، ہرمائنی!'' رون نے کہا اور اپنی کرسی پر ٹیک لگا تھکے ہوئے انداز میں اپنی آنکھیں بند کر لیں۔

ہیری نے دیکھا کہ ہرمائنی کا چہرہ ہلکا سا گلابی ہو گیا مگر اس نے صرف اتنا ہی کہا۔ ''لیونڈر، کہیں تمہاری یہ بات نہ سن لے......''

''میں بھلا اس کے سامنے یہ کیسے کہہ سکتا ہوں؟'' رون نے اپنے ہاتھوں سے منہ چھپاتے ہوئے کہا۔ ''میرا خیال ہے کہ اگر میں اس کے سامنے یہی کہہ دوں گا تو وہ مجھے یقیناً چھوڑ جائے گی!''

''اگر تم اس معاملے کو واقعی یہیں ختم کرنا چاہتے ہو تو تم خود ہی اسے کیوں نہیں چھوڑ دیتے؟'' ہیری نے ناگواری سے کہا۔

''تم نے کبھی کسی سے ترک تعلق نہیں کیا ہے، ہے نا؟'' رون نے کہا۔ ''تم اور چوچینگ تو بس......''

''الگ الگ ہو گئے تھے!'' ہیری نے اس کا ادھورا جملہ پورا کر دیا۔

''کاش ایسا ہی میرے اور لیونڈر کے ساتھ بھی ہو جائے!'' رون نے آہ بھرتے ہوئے بولا۔ وہ دیکھتا رہا کہ ہرمائنی اپنی چھڑی سے اس کے غلط ہجوں والے الفاظ تیزی سے درست کرتی جا رہی تھی تاکہ وہ اپنے آپ صحیح ہو جائیں۔ رون مزید بولا۔ ''مگر میں اس رشتے کو ختم کرنے کی جتنی بھی کوشش کرتا ہوں، وہ مجھے اتنا ہی کس کر جکڑ لیتی ہے۔ یہ اب تو دیو ہیکل سمندری فینی کے ساتھ گھومنے کی طرح دکھائی دیتا ہے......''

بیس منٹ بعد ہرمائنی نے رون کو اس کا مقالہ تھماتے ہوئے ہو کہا۔ ''یہ لو......ہو گیا!''

''بہت بہت شکریہ!'' رون نے خوش ہو کر کہا۔ ''کیا میں مقالہ لکھنے کیلئے تمہاری قلم کا استعمال کر سکتا ہوں؟''

ہیری کو آدھ خالص شہزادے کے حاشیوں پر لکھے ہوئے جملوں میں سے کوئی بھی کام کی چیز دکھائی نہیں دی تھی۔ اس نے مڑ کر چاروں طرف دیکھا۔ ہال میں اب صرف وہ تینوں ہی اکیلے رہ گئے تھے۔ سنیپ اور ان کے مقالے کو کوستے ہوئے سمیس کچھ ہی دیر پہلے سونے کیلئے جا چکا تھا۔ وہاں اب لکڑیاں چٹخنے اور رون کی قلم کے گھسٹنے کے سوا دوسری کوئی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی۔ جب وہ

ہرمائنی کی قلم سے روح کھچڑوں پر آخری پیرہ لکھ رہا تھا۔ ہیری نے ابھی جمائی لیتے ہوئے آدھ خالص شہزادے کی کتاب بند ہی کی تھی کہ اسی وقت 'کھٹاک' کی تیز آواز گونجی......

ہرمائنی کے منہ سے ہلکی سی چیخ نکل گئی۔ رون نے اپنے پورے مقالے پر سیاہی کی دوات الٹ دی اور ہیری کے منہ سے محض اتنا ہی نکلا......''کریچر......!''

گھریلوخرس نے جھک کر اسے سلام کیا اور اپنے گرہ دار انگوٹھوں کو دیکھتا ہوا بولا۔''مالک نے حکم دیا تھا وہ ملفوائے لڑکے کی خفیہ سرگرمیوں پر تفصیلی رپورٹ چاہتے ہیں، اس لئے کریچر حاضر ہے......''

'کھٹاک......'

ڈوبی بھی کریچر کے پہلو میں نمودار ہو گیا اور اس کی چائے کی کیتلی والے غلاف جیسی ٹوپی سر پر ترچھی دکھائی دے رہی تھی۔

''ڈوبی بھی مدد کر رہا تھا، ہیری پوٹر!'' اس نے منمناتی ہوئی آواز میں کہا اور کریچر کی طرف ناگواری سے دیکھا۔''اور کریچر جب ہیری پوٹر سے ملنے کیلئے آ رہا تھا تو اسے ڈوبی کو آگاہ کر دینا چاہئے تھا تا کہ ہم دونوں اپنی رپورٹ ایک ساتھ دے سکتے!''

''یہ سب کیا ہے؟'' ہرمائنی نے بھنوئیں چڑھا کر پوچھا جواب بھی گھریلوخرسوں کی اچانک آمد پر سکتے کی سی کیفیت میں مبتلا دکھائی دے رہی تھی۔''یہ کیا ہو رہا ہے، ہیری؟''

ہیری جواب دینے سے پہلے کسی قدر جھجکا کیونکہ اس نے اب تک ہرمائنی کو اس بارے میں کچھ بھی نہیں بتایا تھا کہ اس نے کریچر اور ڈوبی کو ملفوائے کی نگرانی کا کام سونپ دیا تھا۔ ہرمائنی گھریلوخرسوں کے معاملے میں بہت حساس فطرت کی مالک تھی۔

''دیکھو! میں نے ان سے ملفوائے کی نگرانی کرنے کیلئے کہا تھا......'' ہیری آہستگی سے بولا۔

''چوبیس گھنٹے......'' کریچر نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

''اوہ ہیری پوٹر! ڈوبی تو ایک ہفتے سے نہیں سو پایا ہے۔'' ڈوبی نے فخریہ انداز میں بتایا اور جہاں کھڑا تھا وہیں کھڑے کھڑے لہرانے لگا۔

ہرمائنی حیرت میں گنگ دکھائی دینے لگی۔

''تم سوئے نہیں ہو، ڈوبی! مگر یقینی طور پر ہیری نے تم سے ایسا تو بالکل نہیں کہا ہوگا......''

''بالکل نہیں...... میں ایسا تو نہیں کہا تھا۔'' ہیری نے جلدی سے کہا ''ڈوبی تم سو سکتے ہو، ٹھیک ہے؟ مگر کیا تم میں سے کسی کو کوئی بات معلوم ہو پائی؟'' اس نے ہرمائنی کی کسی مداخلت کے پیش نظر جلدی سے پوچھ لیا۔

''مسٹر ملفوائے مہذبانہ انداز میں چلتا ہے جو ان کے خالص خون کا کھلا اظہار ہے۔'' کریچر نے فوراً کہا، اس کی آواز ٹرٹراتے ہوئے مینڈک جیسی تھی۔''ان کے چہرے کے خدوخال کو دیکھ کر مجھے میری مالکن کی یاد آتی ہے اور ان کا انداز کچھ ایسا ہے......''

''ڈریکوملفوائے ایک گندااور بدمعاش لڑکا ہے۔'' ڈوبی غصے سے چیختا ہوا بولا۔''وہ ایک بدتہذیب لڑکا ہے جو......جو......''

وہ اپنے سر پر پہنی ہوئی ٹی کوزی جیسی ٹوپی سے لے کر پاؤں پر چڑھائی ہوئی مختلف رنگوں کی جرابوں تک شدت سے کانپ اُٹھا اور پھر پوری رفتار سے آتشدان کے شعلوں کی طرف بھاگ کھڑا ہوا۔ ہیری کو کچھ ایسا ہونے کا پہلے سے اندیشہ تھا، اسی لئے اس نے لپک کر ڈوبی کو اس کی کمر سے پکڑ لیا اور مضبوطی سے پکڑے رہا۔ وہ کچھ سیکنڈ تک ہوا میں ہاتھ پیر مارتا رہا اور پھر نڈھال سا ہو کر رُک گیا۔

''شکریہ! ہیری پوٹر......'' اس نے ہانپتی ہوئی آواز میں کہا۔''ڈوبی کو اب تک اپنے سابقہ مالکوں کی برائی کرنے میں خاصی دشواری پیش آتی ہے......''

ہیری نے اسے چھوڑ دیا۔ ڈوبی نے اپنی ٹی کوزی والی ٹوپی کو سیدھا کیا اور کریچر کی طرف دیکھتے ہوئے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔''مگر کریچر کو یہ علم ہونا چاہئے کہ ڈریکو ملفوائے کسی گھریلو خرس کیلئے اچھا مالک نہیں ثابت ہو سکتا ہے......''

''بالکل! ہمیں اس بارے میں مزید کچھ سننے کی ضرورت نہیں ہے کہ تم ملفوائے سے کتنا پیار کرتے ہوئے ہو؟'' ہیری نے کریچر کو بولنے سے پہلے ہی ٹوک دیا۔''اب جلدی سے بتاؤ کہ وہ دراصل کہاں چلا جاتا ہے؟''

''مسٹر ملفوائے بڑے ہال میں کھانا کھاتے ہیں، تہہ خانے میں اپنے کمرے میں سوتے ہیں، اپنی کلاسوں میں جاتے ہیں اور......'' کریچر نے دوبارہ سر جھکایا اور غصیلے انداز میں کہا۔

''ڈوبی......تم مجھے بتاؤ!'' ہیری نے کریچر کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔''کیا وہ کسی اسی جگہ پر جا رہا ہے جہاں اسے نہیں جانا چاہئے؟''

''ہیری پوٹر، سر!'' ڈوبی منمناتے ہوئے بولا اور اس کی گیند جیسی بڑی بڑی آنکھیں آتشدان کے شعلوں میں چمکتی ہوئی دکھائی دیں۔''جہاں تک ڈوبی دیکھ سکتا ہے، ملفوائے لڑکا کسی قسم کی قانون شکنی نہیں کر رہا ہے مگر پھر بھی وہ چھپ کر کوئی نہ کوئی کام کر رہا ہے۔ وہ دوسرے طلباء کے ساتھ ہر روز ساتویں منزل پر جاتا ہے جو ایک خاص کمرے میں داخل ہونے کے بعد باہر پہرہ دیتے ہیں، اس کمرے کا نام......''

''حاجتی کمرہ ہے......'' ہیری نے جلدی سے کہا اور اپنے ماتھے پر اعلیٰ درجے کے جادوئی مرکبات نامی کتاب دے ماری۔ ہرمائنی اور رون نے اسے گھور کر دیکھا۔''وہ چوری چھپے وہیں جا رہا ہے، وہ یقیناً اپنا پراسرار کام وہیں سرانجام دے رہا ہوگا...... چاہے وہ وہاں جو بھی کر رہا ہو...... میں پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ اسی وجہ سے وہ نقشے میں سے اوجھل ہو جاتا تھا......''

''شاید نقشہ بنانے والوں کو اس بات کا علم ہی نہ ہو کہ وہ خفیہ کمرہ کہاں موجود ہے......؟'' رون نے اپنا اندازہ لگاتے ہوئے کہا۔

''میرا خیال ہے کہ یہ اس کمرے کے جادو کا ہی حصہ ہوگا۔'' ہرمائنی نے کہا۔''اگر کوئی چاہتا ہو کہ وہ کسی نقشے پر دکھائی نہ دے پائے تو یہ یقیناً دکھائی نہیں دے پائے گا۔''

''ڈوبی! کیا تم نے اندر جا کر دیکھا ہے کہ وہ وہاں کیا کر رہا ہے؟'' ہیری نے اشتیاق بھرے لہجے میں فوراً پوچھا۔

''نہیں ہیری پوٹر!......ایسا کرنا ناممکن ہے؟'' ڈوبی نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

''نہیں...... یہ ناممکن نہیں ہے!'' ہیری نے فوراً کہا۔ ''ملفوائے گذشتہ سال ہمارے ہیڈ کوارٹر میں گھس آیا تھا، اس لئے میں بھی اندر جا سکتا ہوں اور یہ معلوم کر سکتا ہوں کہ وہ وہاں کیا کر رہا ہے، اس میں پریشانی والی بات کیا ہے؟''

''مجھے اندازہ نہیں ہے کہ تم کچھ ایسا کر پاؤ گے؟'' ہرمائنی نے آہستگی سے کہا۔ ''ملفوائے پہلے سے یہ بات جانتا تھا کہ ہم اس کمرے کا کیونکر استعمال کر رہے تھے، ہے نا؟ کیونکہ احمق میرتا نے ہماری چغلی کھالی تھی۔ وہ اس کمرے کو ڈی اے کا ہیڈ کوارٹر بنانا چاہتا تھا، اسے اس کی ضرورت تھی، اس لئے کمرہ ڈی اے کا ہیڈ کوارٹر بن گیا مگر یہ نہیں جانتے ہو کہ ملفوائے جب وہاں جاتا ہے تو کمرہ کیا بن جاتا ہے؟ اس لئے تم اس سے کیا بننے کی درخواست کرو گے؟''

''کوئی نہ کوئی راستہ تو ضرور ہوگا'' ہیری نے اس کی وضاحت کو ہوا میں اُڑاتے ہوئے کہا۔ ''تم نے بہت اچھا کام کیا ہے، ڈوبی!''

''کریچر نے بھی اچھا کام کیا ہے۔'' ہرمائنی نے رحمدلی کا اظہار کرتے ہوئے کہا مگر شکریہ ادا کرنے کے بجائے کریچر نے اپنی بڑی بڑی سرخ آنکھیں اس سے دور پھیر لیں اور چھت کی طرف دیکھتا ہوئے بولا۔ ''بدذات کریچر سے کچھ بول رہی ہے، کریچر ایسی اداکاری کرے گا جیسے اس نے اس کی کوئی بات سنی ہی نہ ہو......''

''یہاں سے جاؤ، کریچر!'' ہیری نے اسے جھڑکتے ہوئے کہا اور کریچر نے آخری بار کافی نیچے جھک کر تعظیماً سلام کیا اور کھٹاک کی آواز سے اوجھل ہو گیا۔ ''بہتر ہوگا کہ تم بھی جا کر تھوڑی دیر سو جاؤ، ڈوبی!''

''شکریہ ہیری پوٹر، سر!'' ڈوبی نے منمناتی ہوئی آواز میں کہا اور وہ بھی غائب ہو گیا۔

گھریلو خرسوں کے جانے کے بعد ہیری، رون اور ہرمائنی کی طرف مڑ کر خوشگوار انداز میں بولا۔ ''یہ کتنا عمدہ رہا۔ اب آخر کار ہم یہ جان چکے ہیں کہ ملفوائے کہاں غائب ہو رہا ہے، ہم نے اسے پھنسا لیا ہے......''

''ہاں! یہ تو بہت عمدہ رہا!'' رون نے تھوڑی اُداسی سے کہا جو اس سیاہی کو صاف کرنے کی کوشش کر رہا تھا جو اس کے چرمئی کاغذ پر کچھ دیر پہلے گر کر ہر طرف پھیل چکی تھی۔ ہرمائنی نے اس سے چرمئی کاغذ اپنی طرف کھینچ لیا اور اپنی چھڑی سے سیاہی صاف کرنے لگی۔

''مگر بہت سارے طلباء کے ساتھ وہاں جانے کا کیا مطلب ہو سکتا ہے؟'' ہرمائنی نے کہا۔ ''اس کام میں کتنے لوگ اس کا ساتھ دے رہے ہیں؟ تم یہ تو سوچتے ہو کہ وہ خفیہ کام کرتے ہوئے بہت سارے لوگوں پر بھروسہ کر رہا ہے؟......''

''ہاں! یہ بات کچھ عجیب ہے!'' ہیری نے تیوریاں چڑھاتے ہوئے کہا۔ ''میں اسے کریب سے کہتے ہوئے سنا تھا کہ کریب کو اس بات سے کوئی سروکار نہیں رکھنا چاہئے کہ وہ کیا کر رہا ہے......تو پھر وہ اتنے سارے لوگوں......اتنے سارے لوگوں......''

ہیری کی آواز دھیمی ہوتے ہوتے گم ہو کر رہ گئی۔ وہ آتشدان کے شعلوں کی طرف دیکھ کر گہری سوچ میں ڈوب چکا تھا۔

''اوہ خدایا...... میں بھی کتنا بیوقوف بن گیا ہوں!'' اس نے آہستگی سے کہا۔ ''یہ تو صاف بات تھی...... تہہ خانے میں اس کی کڑاہیاں بھری ہوئی تھیں...... اس نے کلاس کے دوران اس میں سے تھوڑا چرا لیا ہوگا......''

''......کیا چرا لیا ہوگا؟'' رون نے تعجب سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''بہروپ بدل مرکب! جب سلگ ہارن نے ہمیں جادوئی مرکبات کی پہلی کلاس میں مختلف کڑاہیوں میں تیار شدہ مرکبات دکھائے تھے تو ان میں بھیس بدل مرکب بھی تھا، اس نے موقعہ پا کر اس میں سے تھوڑا مرکب چرا لیا ہوگا...... ملفوائے کی پہریداری کیلئے بہت سارے طلباء وہاں کھڑے ہو کر ذمہ داری نہیں نبھاتے ہوں گے...... وہ تو ہمیشہ ہی کریب اور گوئل ہی ہوں گے...... بالکل یہی بات زیادہ صحیح لگتی ہے......'' ہیری نے کہا اور اچھل کر آتشدان کے سامنے چہل قدمی کرنے لگا۔ ''وہ اتنے بیوقوف ہیں کہ اس کی ہر بات مان لیتے ہیں...... بھلے ہی انہیں اس کے ارادے معلوم ہوں یا نہ ہوں! مگر وہ یہ نہیں چاہتا ہے کہ وہ ہمیشہ حاجتی کمرے کے باہر منڈلاتے ہوئے دکھائی دیں، اسی لئے وہ بھیس بدل مرکب پلا کر ان سے دوسرے لوگوں کا حلیہ بنا تا رہا ہے...... جس دن کیوڈچ میچ دیکھنے کیلئے وہ نہیں گیا تھا تو اس دن اس کے ساتھ دو لڑکیاں دکھائی دی تھیں...... ہاں! وہ لڑکیاں اصلی لڑکیاں نہیں بلکہ کریب اور گوئل ہی تھے......''

''تم یہ کہنا چاہتے ہوئے کہ جس ننھی بچی کا ترازو میں نے ٹھیک کیا تھا......'' ہرمائنی دبی ہوئی آواز میں بولی۔

''بالکل...... ظاہر ہے!'' ہیری نے زور سے کہا اور اس کی طرف گھور کر دیکھا۔ ''ظاہر ہے کہ ملفوائے اس وقت حاجتی کمرے میں موجود ہوگا، اس لئے اس لڑکی نے...... اوہ میں یہ کیا بول رہا ہوں...... اس لڑکی نے جان بوجھ کر ترازو گرا دیا اور ملفوائے کو یہ اشارہ کر دیا کہ اسے باہر نہیں آنا چاہئے کیونکہ وہاں پر کوئی اور آ چکا ہے...... اور تمہیں یاد ہی ہوگا کہ وہ بھی تو ایک بچی ہی تھی جس نے مینڈک کے انڈوں کی بوتل گرا کر توڑ دی تھی۔ ہم لوگ اس کے پاس سے اتنی بار گزر رہے تھے مگر ہمیں اس بات کی خبر ہی نہیں ہو پائی تھی......''

''وہ کریب اور گوئل کا روپ بدل کر انہیں لڑکیاں بنا رہا ہے؟'' رون نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔ ''اوہ...... کوئی حیرت والی بات نہیں کہ آج کل وہ زیادہ خوش نہیں دکھائی دیتے ہیں...... وہ صاف انکار کیوں نہیں کر دیتے ہیں......''

''دیکھو! اگر اس نے اپنا تاریکی کا نشان دکھا دیا ہوگا تو وہ اسے کبھی انکار نہیں کر پائیں گے۔'' ہیری نے اپنا اندازہ لگاتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ...... معلوم نہیں! واقعی تاریکی کا نشان اس کی کلائی پر موجود ہے بھی یا نہیں!'' ہرمائنی نے شک بھرے انداز میں کہا اور رون کے خشک ہو گئے مقالے کو احتیاط سے تہہ لگائی تاکہ اسے کوئی اور نقصان نہ پہنچ پائے پھر اس نے وہ لپٹا ہوا کاغذ رون کے ہاتھوں میں تھما دیا۔

''ہم اس کی حقیقت کھوج نکالیں گے۔'' ہیری نے پراعتماد لہجے میں کہا۔

''واقعی ہم اس کی حقیقت کھوج لیں گے مگر ہیری!'' ہرمائنی نے کھڑے ہوکر انگڑائی لیتے ہوئے کہا۔''اس سے قبل کہ تم اس کام کیلئے ولولہ انگیزی دکھاؤ، میں تمہیں یاد دلاتی ہوں کہ مجھے اب بھی یہ یقین نہیں ہے کہ تم حاجتی کمرے میں پہنچ سکتے ہو۔ جب تک تم اس حقیقت کو معلوم نہ کرلو کہ وہاں دراصل کیا ہے؟ اور میرا خیال ہے کہ تمہیں یہ بھی نہیں فراموش کرنا چاہئے کہ......'' اس نے اپنے بستہ کندھے پر لٹکایا اور اس کی طرف نہایت سنجیدگی سے دیکھا۔''......تمہیں سلگ ہارن سے یاد نکلوانے پر پوری توجہ یکسو کرنا چاہئے...... شب بخیر!''

ہیری نے تھوڑی ناپسندیدگی سے اسے جاتے ہوئے دیکھا۔ ہرمائنی کے اوجھل ہو جانے کے بعد جب لڑکیوں کے کمرے کی طرف جانے والا دروازہ بند ہوگیا تو وہ رون کی طرف گھوم کر متوجہ ہوا۔''تمہیں کیا لگتا ہے؟''

''کاش میں بھی گھریلو خرسوں کی مانند غائب ہوسکتا۔'' رون اس جگہ کو گھورتے ہوائے بولا جہاں ڈوبی اوجھل ہوا تھا۔''پھر تو میں ثقاب اُڑان کے امتحان میں چٹکی بجا کر کامیابی پالیتا......''

ہیری کے ذہن میں اتنی چیزیں بھر گئی تھیں کہ وہ اس رات صحیح طرح سو نہیں پایا۔ وہ کئی گھنٹوں تک جاگ کر اس عجیب وغریب واقعات کی کڑیاں جوڑ کر نا معلوم نتیجہ اخذ کرنے کی کوشش میں مشغول رہا۔ ملفوائے حاجتی کمرے کو کس انداز میں استعمال کر رہا ہوگا؟ اسے یہ یقین ہونے لگا تھا کہ جب وہ اگلے دن وہاں جائے گا تو ساری حقیقت پل بھر میں معلوم ہوجائے گی۔ ہرمائنی کی وضاحت کے باوجود ہیری کو پورا یقین تھا کہ اگر ملفوائے ڈی اے کے ہیڈ کوارٹر کو دیکھ سکتا ہے تو وہ بھی ملفوائے کی خفیہ سرگرمیوں کو دیکھ سکتا ہے...... بھلے ہی وہ حاجتی کمرہ کوئی روپ ڈھال چکا ہو۔ ملاقاتوں کا خفیہ مرکز؟ روپوش ہونے کی جگہ؟ کسی قسم کی ورکشاپ؟ ہیری کا دماغ تیزی سے سوچ بچار کرتا رہا اور جب اسے بالآخر نیند آ گئی تو بھی اس کے خوابوں کا محور ملفوائے کے گرد ہی گھومتا رہا جو کبھی سلگ ہارن میں بدل جاتا تھا تو کبھی سنیپ کی صورت میں۔

اگلی صبح ناشتے کے وقت ہیری کے دل میں توقعات کی بھرمار ہورہی تھی۔ تاریک جادو سے تحفظ کے فن کی کلاس سے پہلے اس کا ایک پیریڈ خالی تھا۔ اس نے فیصلہ کرلیا تھا کہ وہ اس فارغ وقت میں حاجتی کمرے کے اندر جانے کی کوشش کرے گا۔ وہ لگاتار خفیہ کمرے میں داخل ہونے کی منصوبہ بندی کرتا رہا۔ جب وہ اپنے منصوبے ہرمائنی کو سرگوشیوں میں بتا رہا تھا تو ہرمائنی نے اس میں کسی قسم کی دلچسپی کا اظہار نہیں کیا، اس بات پر ہیری اس سے ناراض ہوگیا۔ وہ جانتا تھا کہ اگر وہ چاہتی تو اس کی بہت مدد کرسکتی تھی؟

''سنو!'' اس نے آہستگی سے کہا اور آگے جھک کر روزنامہ جادوگر پر ایک ہاتھ رکھا جسے ہرمائنی نے ابھی ابھی ایک کڑیل الّو سے لیا تھا اور اسے سامنے پھیلا کر اس کے پیچھے وہ اوجھل ہو چکی تھی۔''میں سلگ ہارن کے بارے میں بھولا نہیں ہوں مگر مجھے بالکل بھی معلوم نہیں ہے کہ میں ان سے وہ یاد کیسے نکلوا سکتا ہوں؟ جب تک میرے دماغ میں کوئی بہترین حل نہیں آ جاتا، تب تک میں یہی معلوم

کرلیتا ہوں کہ ملفوائے وہاں کیا کررہا ہے؟''

''دیکھو ہیری! میں تمہیں پہلے ہی بتا چکی ہوں کہ تمہیں سلگ ہارن کو رضامند کرنا ہے۔'' ہرمائنی نے سمجھاتے ہوئے کہا۔ ''یہ انہیں دھوکا دینے یا جادو کرنے کا سوال نہیں ہے، ورنہ ڈمبل ڈور ایک پل میں یہ سب کام کر سکتے تھے۔ حاجتی کمرے کے باہر چکر کاٹ کر اپنے وقت کو برباد کرنے کی کوشش مت کرو۔'' اس نے روزنامہ جادوگر سے کھینچ کر ہیری کا ہاتھ ہٹایا اسے کھول کر اندرونی صفحات پر دیکھنے لگی۔ ''فضول کام کے پیچھے اپنی توانائی برباد کرنے کے بجائے تمہیں سلگ ہارن سے تحمل سے پوچھنا چاہئے اور ان سے مہذب انداز میں دوستانہ ماحول بناتے ہوئے ان سے درخواست کرنا چاہئے......''

''کیا ہماری معلومات کے لحاظ سے کوئی خبر......؟'' رون نے پوچھا جب ہرمائنی نے سرخیوں پر نظر ڈالی۔

''ہاں ہے!'' ہرمائنی نے کہا جسے سن کر ہیری اور رون کے حلق میں ناشتے کا لقمہ اٹک کر رہ گیا۔ ''مگر گھبرانے والی کوئی بات نہیں ہے، وہ ہلاک نہیں ہوا ہے......منڈنگس کو حراست میں لے لیا گیا ہے اور اژقبان بھیج دیا گیا ہے۔ وہ نوسر بازی کی کوشش میں زندہ لاش بننے کی اداکاری کررہا تھا......اکتافائس کا غذات چوری ہو گئے ہیں......اوہ اور یہ خبر کتنی سنگین ہے۔ نو سال کے ایک لڑکے کو اپنے دادا دادی کو ہلاک کرنے کی کوشش میں گرفتار کرلیا گیا ہے، ان کا خیال ہے کہ وہ بچہ مسخرزدہ سحر کا شکار ہوگا......''

انہوں نے خاموشی سے ناشتہ پورا کیا۔ اس کے بعد ہرمائنی فوراً قدیمی علم الحروف کی کلاس کیلئے روانہ ہوگئی اور رون گری فنڈر کے ہال کی طرف چل دیا جہاں اسے سنیپ کے روح کھچڑوں والے مقالے کا اختتامیہ لکھنا تھا جو ابھی باقی رہ گیا تھا۔ ادھر ہیری ساتویں منزل کی راہداری کی طرف چلا گیا جہاں وہ مخبوط الحواس برنباس کی پردے پر جھولتی ہوئی تصویر کے سامنے پہنچنا چاہتا تھا جس پر برنباس دیوہیکل دیوؤں کو رقص سکھانے کی کوشش کررہا تھا۔

ہیری جیسے ہی ایک خالی راہداری سے گزرا تو اس نے اپنا غیبی چوغہ نکال کر اوڑھ لیا مگر اسے ایسا کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ وہ جب اپنی مطلوبہ جگہ پر پہنچا تو وہاں کوئی بھی نہیں تھا۔ ہیری کو معلوم نہیں تھا کہ اس کی خفیہ کمرے کے اندر پہنچنے کی خواہش، ملفوائے کے اندر پہنچنے کی خواہش سے زیادہ طاقتور تھی یا نہیں......مگر کم از کم اس کی پہلی کوشش میں یہ پیچیدگی تو نہیں موجود تھی کہ وہاں کریب یا گوئل گیارہ سال کی لڑکی بننے کی ڈرامہ بازی کررہے ہوں!

جہاں خفیہ کمرے کا دروازہ پوشیدہ ہونا چاہئے تھا، اس جگہ کے پاس پہنچ کر اس نے اپنی آنکھیں بند کرلیں۔ وہ جانتا تھا کہ اسے کیا کرنا ہے، وہ گذشتہ سال اس میں بہت ماہر ہو چکا تھا۔ اپنی پوری قوت کو یکسو کرتے ہوئے اس نے سوچا۔ 'مجھے یہ دیکھنے کی ضرورت ہے کہ ملفوائے اندر کیا کررہا ہے؟......مجھے یہ دیکھنے کی ضرورت ہے کہ ملفوائے اندر کیا کررہا ہے؟......مجھے یہ دیکھنے کی ضرورت ہے کہ ملفوائے اندر کیا کررہا ہے؟......'

اس کے بعد وہ تین بار دروازے کے پاس سے گزرا۔ اس کا دل جوش و خروش سے دھڑک رہا تھا۔ اس نے اپنی آنکھیں کھولیں

اور دیکھا......مگر اس کے سامنے ابھی تک سپاٹ دیوار ہی موجود تھی۔

وہ آگے کی طرف بڑھا اور اس نے کوشش کرتے ہوئے اسے دھکیلنے کی کوشش کی۔ٹھوس دیوار نے کوئی مدد نہیں کی۔

''ٹھیک ہے......'' ہیری نے زور سے کہا۔''ٹھیک ہے......میں نے غلط چیز سوچ لی تھی!''

اس نے ایک پل کیلئے سوچا پھر دوبارہ چل دیا۔اپنی آنکھیں بند کرلیں اور پوری قوت سے یکسو ہوکر خود کو پرسکون کرنے کی کوشش کی۔'مجھے وہ جگہ دیکھنے کی ضرورت ہے جہاں ملفوائے خفیہ طور پر آتا رہتا ہے......'

تین بار قریب سے گزرنے کے بعد اس نے بڑی امید کے ساتھ اپنی آنکھیں کھولیں۔وہاں کوئی دروازہ نہیں تھا۔

''اوہ کھل جاؤ......کھل بھی جاؤ!'' اس نے چڑچڑے انداز میں کہا۔''یہ تو واضح ضرورت تھی......ٹھیک ہے......''

اس نے کچھ منٹ تک جم کر سوچا اور پھر ایک اور قدم بڑھایا۔

'مجھے ضرورت ہے کہ تم میری وہی جگہ بن جاؤ جو تم ڈریکو ملفوائے کیلئے بنتے ہو......'

تین بار گھومنے کے بعد اس نے اپنی آنکھیں فوراً نہیں کھولیں۔وہ غور سے سننے کی کوشش کر رہا تھا جیسے اسے دروازہ کے کھٹاک سے نمودار ہونے آواز سنائی دے پائے گی۔بہرحال، اس نے دور چہچہاتی چڑیوں کی آوازوں کے سوا اور کچھ نہیں سنائی دیا۔اس نے امید بھرے انداز سے اپنی آنکھیں کھول دیں۔

وہاں اب بھی کوئی دروازہ نمودار نہیں ہوا تھا......

ہیری جھنجھلا گیا اور اس کے منہ سے گالی نکل گئی۔اس نے مڑ کر دیکھا کہ پہلے سال کے کچھ بچے موڑ پر بھاگتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے،اس کی حالت دیکھ کر ایسا لگا جیسے انہوں نے وہاں کوئی بھوت دیکھ لیا ہو۔

ایک گھنٹے تک ہیری نے مجھے دیکھنے کی ضرورت ہے کہ ڈریکو ملفوائے تمہارے اندر کیا کرتوت گھول رہا ہے، جیسے جملوں کی ہر ممکنہ شکل کو آزما کر دیکھا مگر آخرکار اسے یہ تسلیم کرنا پڑا کہ ہرمائنی کی بات میں وزن تھا۔کمرہ اس کیلئے کھلنا ہی نہیں چاہتا تھا۔جھنجھلاہٹ اور مایوسی کے عالم میں وہ تاریک جادو سے تحفظ کے فن والی کلاس کی طرف چل دیا۔چلتے چلتے اس نے اپنا غیبی چوغہ اتار کر اپنے بستے میں چھپالیا تھا......

''ایک بار پھر دیر سے آئے ہو پوٹر!'' سنیپ نے سرد لہجے میں کہا جب ہیری موم بتیوں سے نہائے ہوئے کلاس روم میں داخل ہوا۔''گری فنڈر کے دس پوائنٹس کم......''

ہیری نے سنیپ کی طرف تیوریاں چڑھا کر دیکھا اور جلدی سے رون کے پاس جا کر بیٹھ گیا۔کلاس کے نصف طلباء ابھی اپنی کتابیں بستوں سے باہر نکال رہے تھے اور سامان سامنے پھیلا رہے تھے۔اس کا مطلب یہ تھا کہ وہ بھی ابھی ابھی آئے تھے اور اسے آنے میں کچھ زیادہ دیر نہیں ہوئی تھی۔

''اس سے پہلے کہ ہم آغاز کریں۔ میں تم لوگوں سے روح کھچڑوں والے مقالے لینا چاہوں گا۔'' سنیپ نے اپنی چھڑی لاپروائی سے لہرائی جس سے پچاس چرمئی کاغذ ہوا میں اوپر اُڑے اور ایک ترتیب کے ساتھ ان کی میز کے پاس پہنچ گئے اور اوپر تلے جمع ہو گئے۔''اور مجھے امید ہے کہ یہ ان بیہودہ مقالوں سے بہتر ہی ہوں گے جو مجھے جبر کٹ وار کی وضاحت کرنے کے مقالوں میں پڑھنے کی زحمت اُٹھانا پڑی تھی۔ اب تم سب لوگ اپنی اپنی کتابیں نکال لو...... کیا بات ہے، مسٹر فنی گن؟''

''سر کیا آپ ہمیں بتا سکتے ہیں کہ زندہ لاش اور بھوت کے درمیان کیا فرق ہوتا ہے؟ کیونکہ روزنامہ جادوگر میں زندہ لاش کے بارے میں کوئی خبر شائع ہوئی ہے......'' سمیس نے اپنا ہاتھ لہراتے ہوئے پوچھا۔

''نہیں! اس میں ایسی کوئی چیز نہیں شائع ہوئی ہے!'' سنیپ نے ایسے انداز میں کہا جس میں بےزاری ٹپک رہی تھی۔

''مگر سر! میں نے لوگوں کو اس بارے میں باتیں کرتے ہوئے سنا ہے......''

''مسٹر فنی گن! اگر تم نے خود اپنی آنکھوں سے یہ لکھا ہوا پڑھا ہوتا تو تم یقیناً جان چکے ہوتے کہ وہ خوف و ہراس پھیلانے والے زندہ لاش درحقیقت منڈنگس فلے چر نامی ایک گھٹیا چور تھا۔''

''میرا خیال تھا کہ سنیپ اور منڈنگس ققنس کے گروہ کا حصہ تھے؟'' ہیری نے رون اور ہرمائنی سے بڑبڑا کر کہا۔''کیا انہیں منڈنگس کی گرفتاری سے مضطرب نہیں ہونا چاہئے تھا؟''

''......مگر میرا خیال ہے کہ پوٹر کے پاس اس موضوع پر کافی علم ہے۔'' سنیپ نے کمرے میں عقبی نشستوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ان کی سیاہ آنکھیں ہیری پر جمی ہوئی تھیں۔''چلو! پوٹر سے پوچھ لیتے ہیں کہ ہم زندہ لاش اور بھوت میں تفریق کیسے کر سکتے ہیں؟''

پوری کلاس نے ہیری کی طرف دیکھا جو جلدی سے یہ یاد کرنے کی کوشش کر رہا تھا کہ ڈمبل ڈور نے اسے اُس رات کو زندہ لاشوں کے بارے میں کیا بتایا تھا جب وہ سلگ ہارن کو ملازمت کی پیشکش کرنے کیلئے گئے تھے۔

''ار...... دیکھئے...... بھوت شفاف ہوتے ہیں......'' اس نے بمشکل کہا۔

''اوہ بہت خوب پوٹر!'' سنیپ نے درمیان میں اپنے ہونٹ سکوڑ کر کہا۔''ہاں یہ دیکھنا بہت خوشگوار محسوس ہوا کہ قریباً چھ سال تک جادوئی تعلیم حاصل کرنے کے بعد تم نے اتنا کچھ سیکھ لیا ہے کہ بھوت شفاف ہوتے ہیں......''

پینسی پارکنسن بلند آواز میں ہنس پڑی۔ کئی اور لوگ بھی مسکرانے لگے۔ ہیری نے ایک گہری سانس لی اور پرسکون انداز میں بولا۔ حالانکہ اس کے وجود میں آگ سلگ رہی تھی۔''بالکل! بھوت شفاف ہوتے ہیں مگر زندہ لاش دراصل مردہ بدن ہوتے ہیں، اس لئے وہ ٹھوس ہوں گے......''

''اتنی سی بات تو پانچ سال کا بچہ بھی بتا سکتا ہے۔'' سنیپ نے طنز کرتے ہوئے کہا۔''زندہ لاش ایسی لاش ہوتی ہے جسے تاریک

علوم والے جادوگر اپنے شیطانی کلمات سے اپنے قبضے میں کر لیتے ہیں۔ دراصل یہ زندہ لاش حقیقت میں زندہ نہیں ہوتی ہے، اس کا استعمال تو کسی کٹھ پتلی کی طرح جادوگر کے احکامات کا مظہر ہوتا ہے۔ جیسا مجھے یقین ہے کہ اب تک تم لوگ یہ بات جان چکے ہو گے...... کہ بھوت گزری ہوئی روح کا زمین پر رہ جانے والا عکس ہے اور ظاہر ہے کہ جیسا کہ پوٹر نے تمہیں بہت سمجھداری سے بتایا ہے کہ بھوت شفاف ہوتے ہیں......''

''دیکھئے اگر ہم ظاہری طور پر ان میں فرق تلاش کرنے کی کوشش کر رہے ہیں تو ہیری نے جو کہا ہے، وہ سب سے زیادہ قابل قبول بات ہے۔'' رون نے کہا۔ ''اگر ہم کسی اندھیری گلی میں کسی کے سامنے آتے ہیں تو ہم فوراً دیکھ سکتے ہیں کہ یہ ٹھوس ہے یا نہیں ...... یا پھر ہم اس سے یہ پوچھیں کہ 'معاف کرنا کیا آپ کسی گزری ہوئی روح کا زمین پر رہ جانے والا عکس تو نہیں ہیں' ......؟''

رون کی بات پر کلاس کی ہنسی نکل گئی مگر جب سنیپ نے غصے سے پوری کلاس کو گھورا تو فوراً خاموشی چھا گئی۔

''گری فنڈر کے دس اور پوائنٹس کم ......'' سنیپ نے کہا۔ ''مجھے تم سے اس سے زیادہ تصنع کے برتاؤ کی امید بھی نہیں تھی، رونالڈ ویزلی! وہ لڑکا جو اتنا ٹھوس ہے کہ کمرے میں آدھ انچ بھی نقاب اُڑان نہیں بھر سکتا ہے......''

''اوہ نہیں!'' ہرمائنی نے جلدی سے بڑبڑاتے ہوئے ہیری کو سرگوشی کی اور اس کا بازو پکڑ لیا، جب ہیری نے طیش میں آتے ہوئے اپنا منہ کھولنے کی کوشش کی۔ ''کوئی فائدہ نہیں ...... تمہیں ایک بار پھر سزا کاٹنا پڑے گی، جانے دو!''

''اب اپنی کتاب کا صفحہ دوسو تیرہ کھول لو۔'' سنیپ نے کہا اور تھوڑا مسکرائے۔ ''اور پہلے دو پیراگراف پڑھو جو 'سفاک کٹ وار' کے بارے میں ہیں......''

رون پوری کلاس میں بجھا بجھا دکھائی دیا، جب کلاس کے آخر میں گھنٹی بجی تو لیونڈر رون اور ہیری کے پاس آ دھمکی (ہرمائنی اس کی آمد پر پراسرار طور پر غائب ہو گئی تھی) وہ رون کی حوصلہ افزائی کرنے کیلئے سنیپ کو برا بھلا کہنے لگی۔ لیونڈر نے یہ بھی کہا کہ سنیپ کو رون کے نقاب اُڑان بھرنے والے معاملے میں طنز نہیں کرنا چاہئے تھی مگر اس دلجوئی پر رون مزید چڑچڑا دکھائی دینے لگا اور اس نے ہیری کے ساتھ لڑکوں کے باتھ روم جانے کا بہانہ بنا کر لیونڈر سے جان چھڑائی۔

''سنیپ نے صحیح ہی کہا تھا، ہے نا؟'' رون نے ایک دو منٹ تک چٹخے ہوئے آئینے میں گھورنے کے بعد کہا۔ ''مجھے معلوم نہیں کہ مجھے امتحان دینے جانا بھی چاہئے یا نہیں۔ میں نقاب اُڑان بھرنا ابھی تک نہیں سیکھ پایا ہوں۔''

''تم ہاگس میڈ میں ہونے والے اضافی تربیتی کورس میں حصہ لے کر دیکھ لو کہ اس سے تمہیں کتنا فائدہ ہوتا ہے؟'' ہیری نے حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کہا۔ ''کسی احمقانہ کڑے میں نمودار ہونے کی بہ نسبت یہ زیادہ موزوں رہے گا۔ اگر اس کے بعد بھی تم اتنی طرح سے یہ کام نہ کر پاتے ہو جتنا کہ تم چاہتے ہو تو تم بعد میں میرے ساتھ دوبارہ امتحان دے سکتے ہو...... اوہ مائرٹل! یہ تو لڑکوں کا باتھ روم ہے......؟''

ایک نوجوان لڑکی کا بھوت اس کے پیچھے والے ٹوائلٹ میں سے باہر نکل آیا تھا اور اب باتھ روم کے درمیان ہوا میں تیر رہا تھا۔ وہ لڑکی اپنے موٹے عدسوں والی، سفید اور گول عینک سے ان کی طرف دیکھ کر گھور رہی تھی۔

''اوہ...... یہ تم دونوں ہو؟''اس نے اُداسی بھری آواز میں کہا۔

''تو تم یہاں کس کی امید کر رہی تھی؟'' رون نے آئینے میں اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''کسی کی بھی نہیں......'' مایوس مائرٹل اپنی ٹھوڑی کے ایک مہاسے کو اکھاڑتے ہوئے بولی۔''اس نے کہا تھا کہ وہ مجھ سے آ کر ملے گا مگر یہ بات تو تم نے بھی کہی تھی......''اس نے ہیری کی طرف شکوہ بھری نظروں سے دیکھا۔''میں نے تمہیں کئی مہینوں سے نہیں دیکھا ہے۔ میں نے سیکھ لیا ہے کہ لڑکوں سے بہت زیادہ امید نہیں رکھنا چاہئے......''

''میرا خیال تھا کہ تم لڑکیوں کے باتھ روم میں رہتی ہو؟'' ہیری نے کہا جو کچھ سالوں سے اس بات کا دھیان رکھ رہا تھا کہ اس جگہ کے آس پاس بھی نہ پھٹکے جہاں مائرٹل گھومتی ہو۔

''بالکل میں وہیں ہی رہتی ہوں!'' مائرٹل نے چڑچڑی آواز میں کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔''مگر اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ باقی جگہوں پر نہیں جا سکتی ہوں، تمہیں یاد ہی ہوگا کہ میں نے تمہیں پری فیکٹ والے باتھ روم میں نہاتے ہوئے دیکھ لیا تھا......''

''بہت اچھی طرح......'' ہیری نے کہا۔

''مگر مجھے جانے کیوں ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ وہ مجھے پسند کرتا ہے۔'' اس نے غمگین لہجے میں رندھی ہوئی آواز میں کہا۔''اگر تم دونوں چلے جاؤ تو شاید وہ آ جائے گا......ہم دونوں میں بہت سی باتیں ایک جیسی ہیں...... مجھے یقین ہے کہ اسے بھی ایسا ہی محسوس ہوا ہوگا......''

اور پھر اس نے بڑی امید بھری نظروں سے باتھ روم کے دروازے کی طرف دیکھا۔

''جب تم یہ کہتی ہو کہ تم دونوں میں بہت سی باتیں مشترک ہیں تو کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ بھی کسی ٹوائلٹ میں ہی رہتا ہے؟'' رون نے تھوڑا لطف لیتے ہوئے پوچھا۔

''بالکل نہیں!'' مائرٹل نے غصے بھری آواز میں کہا اور اس کی گرجتی ہوئی آواز پرانی ٹائلوں والے باتھ روم میں چاروں طرف گونجنے لگی۔''میرا کہنے کا مطلب ہے کہ وہ بے حد حساس ہے، لوگ اسے بھی تنگ کرتے ہیں اور وہ تنہائی محسوس کرتا ہے۔ وہ کسی سے اپنے دل کی بات نہیں کہہ سکتا اور اپنے جذبات کسی دوسرے سے بالکل نہیں کہتا اور رو کر اپنی تکلیف کو کم کرنے سے بھی نہیں گھبراتا......''

''ایک لڑکا یہاں آ کر رو رہا ہے؟'' ہیری نے متجسس لہجے میں پوچھا۔''ایک لڑکا؟''

''تم اس کی فکر مت کرو......'' مائرٹل نے کہا اور اپنی چھوٹی آنسو بھری آنکھیں رون پر جمالیں جو اب مسکرا رہا تھا۔''میں نے وعدہ کیا تھا کہ یہ بات کسی کو بھی نہیں بتاؤں گی اور میں اس کے راز کو اپنی......''

''قبر تک تو نہیں لے جاؤ گی، ہے نا؟'' رون نے ہنستے ہوئے کہا۔''بالکل مائرٹل!......تم اسے گٹر تک تو ضرور لے جاسکتی ہو، ہے نا؟''

مائرٹل غصے سے آگ بگولا ہوگئی اور پھر اس نے گرجتے ہوئے دوبارہ ٹوائلٹ میں غوطہ مار دیا جس کا پانی کناروں سے اچھل کر فرش پر پھیل گیا، مائرٹل کو اکسانے کے بعد رون کی خود اعتمادی بحال ہو چکی تھی۔

''تم صحیح کہتے ہو......'' اس نے اپنا سکول کا بستہ کندھے پر لٹکاتے ہوئے کہا۔''میں امتحان دوں یا نہ دوں...... یہ فیصلہ کرنے سے پہلے ہاگس میڈ کے تربیتی کورس میں حصہ لے لیتا ہوں!''

اگلے ہفتے کے اختتام پر ہرمائنی اور چھٹے سال کے باقی طلباء کے ساتھ رون بھی ہاگس میڈ کی طرف چل دیا۔ وہ تمام طلباء وہاں جا رہے تھے جو سترہ سال کے تھے یا اگلے پندرہ دن بعد سترہ سال کے ہونے والے تھے اور پندرہ دن بعد اپنا امتحان دینا چاہتے تھے۔ ہیری نے تھوڑی حسد بھری نظروں سے انہیں قصبے کی طرف جانے کی تیاریاں کرتے ہوئے دیکھا۔ اسے وہاں کی سیر و تفریح چھوڑنے کا افسوس ہو رہا تھا۔ یہ موسم بہار کا ایک سہانا دن تھا، کا دی عرصے بعد آسمان اتنا صاف دکھائی دے رہا تھا۔ بہرحال، اس نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ اس وقت کا استعمال حاجتی کمرے میں گھسنے کی ایک اور کوشش پر کرے گا۔

جب ہیری نے ہرمائنی اور رون پر بیرونی ہال میں اپنی خواہش کا اظہار کیا تو ہرمائنی بولی۔''اس سے بہتر تو یہ رہے گا کہ تم سیدھے سلگ ہارن کے دفتر میں جاؤ اور ان سے وہ یاد نکلوانے کی کوشش کرو......''

''میں کوشش تو کر ہی رہا ہوں۔'' ہیری نے بات کاٹتے ہوئے کہا جو بالکل سچ ہی تھی۔ سلگ ہارن کو سکول میں پکڑنے کیلئے وہ اس ہفتے میں مرکبات کی ہر کلاس کے بعد سب سے آخر تک وہیں رُکا رہتا تھا مگر سلگ ہارن ان دنوں اتنی تیزی سے تہہ خانے سے باہر نکل جاتے تھے کہ ہیری انہیں پکڑ بھی نہیں پاتا تھا۔ ہیری نے دوبار ان کے دفتر پر بھی جا کر دستک دی تھی مگر اسے کوئی جواب نہیں ملا تھا۔ حالانکہ اسے یقین تھا کہ دوسرے موقع پر اس نے پرانے گراموفون کی جلدی سے کم کی گئی آواز سن لی تھی۔

''وہ تو مجھ سے کوئی بات ہی نہیں کرنا چاہتے ہیں، ہرمائنی! وہ جان چکے ہیں کہ اب میں انہیں تنہائی میں پکڑنا چاہتا ہوں اور وہ ایسا نہیں ہونے دینا چاہتے ہیں......''

''دیکھو! تمہیں کوشش کرتے رہنا چاہئے، ہے نا؟''

طلباء کی مختصر قطار فلیچ کے پاس سے گزرنے کا انتظار کرتی رہی جو خفیہ حسیاتی آلے سے ہمیشہ کی طرح ان کی دو دو بار تلاشی لے رہا تھا۔ وہ کچھ قدم آگے بڑھا۔ ہیری نے ہرمائنی کی بات پر کوئی جواب نہیں دیا تاکہ فلیچ کے کانوں میں اس کی بات کی بھنک نہ پڑ جائے۔ رون اور ہرمائنی کو نیک دعاؤں کے ساتھ رخصت کرنے کے بعد وہ تیزی سے مڑا اور سنگ مرمر کی سیڑھیاں چڑھنے لگا۔ ہرمائنی چاہے جو بھی کہے۔ ہیری نے حاجتی کمرے کے باہر دو گھنٹے کی کوشش کرنے کا فیصلہ کر ہی لیا تھا۔

بیرونی ہال سے دو پہنچنے پر ہیری نے اپنے بستے میں سے اپنا غیبی چوغہ نکالا اور پھر میوارڈ کا نقشہ بھی کھینچ لیا۔اس نے اپنی چھڑی سے نقشے کو ضرب لگائی اور بڑبڑایا۔''میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں کوئی نیکی نہیں کروں گا۔'' اس کے بعد اس نے نقشے کو غور سے دیکھا۔

چونکہ یہ اتوار کی صبح تھی، اس لئے سب لوگ ہی اپنے اپنے ہالوں میں ہی موجود تھے۔گری فنڈر والے مینار والے ہال میں تھے، ریون کلا کے طلباء دوسرے مینار والے ہال میں تھے، سلے درن کے طلباء تہہ خانے والے ہال میں تھے اور ہفل پف کے طلباء باورچی خانے کے قریب تہہ خانے کے ہال میں جمع تھے۔ایک آدھ طالبعلم یہاں وہاں، لائبریری یا راہداریوں میں چلتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔کچھ لوگ باہر کھلے میدان میں بھی تھے......اور ساتویں منزل کی راہداری میں گریگوری گوئل تنہا کھڑا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔حاجتی کمرے کا وہاں کوئی نام ونشان نہیں تھا مگر ہیری کو اس کی کوئی پرواہ نہیں تھی۔اگر گوئل اس کے باہر کھڑا کھڑا پہرہ دے رہا تھا تو اس کا صاف مطلب یہی تھا کہ حاجتی کمرہ کھلا ہوا تھا۔چاہے نقشہ اس کی بات کی تصدیق کرے یا نہ کرے؟ وہ دوڑتا ہوا سیڑھیاں طے کرنے لگا۔وہ ساتویں منزل کی اس راہداری پر پہنچنے کے بعد آہستہ ہو گیا اور نہایت دبے قدموں سے رینگتا ہوا اس ننھی لڑکی کے پاس جانے لگا جو اپنے ہاتھ میں پیتل کا ایک بڑا ترازو لئے خاموش کھڑی تھی۔یہ وہی لڑکی تھی جس کی پندرہ دن قبل ہرمائنی نے مدد کی تھی۔اس نے انتظار کیا جب تک کہ وہ ٹھیک اس کے عقب میں نہیں پہنچ گیا پھر وہ کافی نیچے جھک کر اس کے کان کے قریب آہستگی سے بڑبڑایا۔

''کیسی ہو؟......تم بے حد خوبصورت ہو، ہے نا؟''

گوئل کی دہشت بھری تیز چیخ نکلی اور ترازو ہوا میں اچھال کر وہ دور بھاگتا چلا گیا۔اس سے پہلے کہ ترازو کی راہداری میں گونجنے کی آواز پیدا ہو، وہ بھاگتا ہوا اوجھل ہو چکا تھا۔ہیری ہنستے ہوئے پیچھے کی خالی دیوار کو دیکھنے کیلئے مڑا۔اسے یقین تھا کہ ڈریکو ملفوائے وہاں پر مجسمے کی مانند ساکت کھڑا ہوگا کیونکہ اسے معلوم ہو گیا ہوگا کہ کوئی ایسا فرد باہر موجود ہے، جسے وہاں نہیں آنا چاہئے تھا مگر وہ باہر نکلنے کی ہمت نہیں کر پا رہا تھا۔اس سے ہیری کو قوت کا ایک بے حد لطیف احساس ہوا۔پھر اس نے وہ یاد کرنے کی کوشش کی کہ اس نے کن کن جملوں کے آمیزے کو اب تک استعمال کر لیا تھا اور کن کا استعمال کرنا ابھی باقی تھا۔

بہر حال، اس کا امید بھرا مزاج زیادہ دیر تک برقرار نہیں رہ پایا۔اگلے نصف گھنٹے میں اس نے بہت سارے الفاظ کے آمیزے بنا بنا کر آزما لئے تھے لیکن ٹھوس دیوار پر کوئی دروازہ نمودار نہیں ہوا تھا۔یہ دیکھ کر ہیری کو بے حد مایوسی ہوئی جو آہستہ آہستہ ناراضگی میں ڈھلنے لگی۔ملفوائے اس سے کچھ ہی فٹ دور موجود تھا اور اس بات کی ذراسی بھی خبر نہیں تھی کہ وہ وہاں کیا کر رہا تھا؟ اپنے ہوش وحواس پوری طرح گنوا کر ہیری کچھ فاصلے پر گیا اور دوڑتا ہوا دیوار کی طرف بڑھا اور پوری قوت سے دیوار پر ٹھوکر دے ماری جیسے وہ کسی دروازے کو ٹھوکر مار کر کھول رہا ہو۔

''اووچ......''

اسے محسوس ہوا کہ جیسے اس کے پاؤں کا پورا پنجہ ہی ٹوٹ گیا ہو۔وہ دیوار سے پیچھے ہٹا اور تکلیف کے مارے ایک ٹانگ پر بری

طرح کودنے لگا، اسے ہوش ہی نہ رہا کہ کب غیبی چوغہ اس کے بدن سے پھسل گیا۔

''ہیری......؟'' ایک آواز گونجی۔

وہ حیرت کا جھٹکا کھا کر ایک ٹانگ پر فوراً گھوما اور پھر اپنا توازن برقرار نہ رکھ پایا اور فرش بوس ہوتا چلا گیا۔ اسے یہ دیکھ کر بے حد حیرانگی ہوئی کہ کچھ فاصلے پر ٹونکس کھڑی تھی اور وہ اس کی طرف ایسے آرہی تھی جیسے وہ اس راہداری پر اکثر گھومتی رہی ہو۔

''تم یہاں کیا کر رہی ہو؟'' ہیری نے کھڑے ہونے کی کوشش کرتے ہوئے پوچھا۔ وہ اس بات پر ناراض ہو رہا تھا کہ ٹونکس اسے ہمیشہ گرا ہوا ہی کیوں دیکھتی ہے؟

''اوہ میں ڈمبل ڈور سے ملنے کیلئے آئی تھی!'' ٹونکس نے بتایا۔

ہیری کو محسوس ہوا کہ وہ کچھ وحشت زدہ دکھائی دے رہی تھی، وہ پہلے کی بہ نسبت زیادہ دُبلی ہوگئی تھی اور اس کے چوہے جیسی رنگت والے بال بے نور دکھائی دیتے تھے۔

''اُن کا دفتر تو یہاں نہیں ہے!'' ہیری نے جلدی سے کہا۔ ''وہ تو سکول کے دوسرے حصے میں ہے میزاب کے عقب میں......''

''میں جانتی ہوں......'' ٹونکس نے کہا۔ ''وہ وہاں نہیں ہیں، ظاہر ہے، وہ ایک بار پھر چلے گئے ہیں......''

''کیا واقعی؟'' ہیری نے چونک کر پوچھا اور اپنے زخمی پیر کو آہستگی سے دوبارہ فرش پر رکھ دیا۔ ''سنو! کیا تم جانتی ہو کہ وہ کہاں جاتے ہیں؟''

''نہیں......'' ٹونکس نے کہا۔

''تم ان سے کیوں ملنا چاہتی ہو؟''

''کوئی خاص کام تو نہیں تھا۔'' ٹونکس نے اپنے چوغے کی آستین کو پکڑتے ہوئے کہا۔ ''میں تو بس سوچ رہی تھی کہ انہیں شاید معلوم ہوگا کہ باہر کیا ہو رہا ہے......میں نے افواہیں سنی ہیں......لوگ زخمی ہو رہے ہیں......''

''ہاں! میں جانتا ہوں، یہ سب اخباروں میں چھپ رہا ہے۔'' ہیری نے کہا۔ ''وہ کم سن بچہ، جس نے اپنے دادا دادی کو ہلاک کرنے کی کوشش کی تھی......''

''روزنامہ جادوگر حقیقت سے بہت پیچھے چل رہا ہے۔'' ٹونکس نے کہا جو اس کی بات جیسے سن ہی نہ رہی تھی۔ ''تمہارے پاس حال ہی میں ققنس کے گروہ کے کسی فرد کا خط تو نہیں آیا ہے؟''

''گروہ کا کوئی بھی فرد اب مجھے خط نہیں لکھتا ہے......'' ہیری نے ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے کہا۔ ''جب سے سیریس......''

وہ رُک گیا کیونکہ اس نے دیکھ لیا تھا کہ ٹونکس کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے تھے۔

''اوہ معاف کرنا......'' وہ عجیب انداز سے بڑبڑایا۔ ''میرا کہنے کا مطلب ہے کہ مجھے بھی اس کی یاد آتی ہے......''

''کیا کہا......؟'' ٹونکس نے سونے پن سے کہا جیسے وہ اس کی بات نہیں سن پائی ہو۔ ''اوہ ٹھیک ہے...... پھر ملاقات ہوگی؟...... اپنا خیال رکھنا، ہیری!''

اس کے بعد وہ فوراً مڑی اور جلدی سے راہداری میں آگے بڑھ گئی۔ ہیری پیچھے کھڑا اسے گھورتا رہ گیا۔ ایک آدھ منٹ بعد اس نے دوبارہ غیبی چوغہ اُوڑھ لیا اور حاجتی کمرے میں داخل ہونے کی کوشش دوبارہ کرنے لگا مگر اب اس کا دل اس کام میں بالکل نہیں لگ پایا۔ بالآخر اسے اپنے پیٹ میں کھوکھلے پن کا احساس ہوا۔ وہ جانتا تھا کہ رون اور ہرمائنی دوپہر کے کھانے سے پہلے ہی واپس لوٹ آئیں گے۔ اس لئے اس نے اپنی کوشش ترک کر دی اور راہداری کو ملفوائے کیلئے کھلا چھوڑ ڈالا۔ ہیری جانتا تھا کہ ملفوائے ابھی کچھ گھنٹوں تک اندر ہی رہے گا اور باہر نکلنے سے خوفزدہ ہی رہے گا......

اسے رون اور ہرمائنی بڑے ہال ہی میں مل گئے تھے جو اپنا آدھا کھانا کھا چکے تھے۔

''میں نے یہ کام کر دکھایا...... یعنی ایک طرح سے کر ہی ڈالا۔'' رون نے ہیری کو دیکھتے ہی اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔ ''مجھے میڈم پیڈی فٹ کے قہوہ خانے کے باہر تک ثقاب اُڑان بھرنا تھی مگر میں اسے تھوڑا آگے ہی نکل گیا۔ میں سکریونشافٹ کی دکان کے پاس نمودار ہوا مگر کم از کم میں ہلا تو نہیں......''

''اچھی بات ہے۔'' ہیری نے پوچھا۔ ''اور ہرمائنی نے تمہارا کیسا رہا؟''

''اوہ ظاہر ہے، وہ تو ہمیشہ سے صحیح مظاہرہ کرتی ہے۔'' رون نے ہرمائنی کے بولنے سے پہلے ہی اس کا جواب دیا۔ ''منزل مقصود، متعین حدود اور مطلوبہ منصوبہ یا وہ چاہے جو بھی ہوں...... اس کے بعد ہم سب تھری بروم سٹکس میں مشروبات لینے گئے اور تمہیں دیکھنا چاہئے تھا کہ ٹائیکروس اس کی تعریفوں کے پل باندھ رہے تھے، مجھے بڑی حیرانگی ہوگی اگر وہ جلد ہی اس کے سامنے اظہار محبت نہ کرے......''

''اور تم نے بھلا کیا کیا؟'' ہرمائنی نے رون کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے ہیری سے پوچھا۔ ''کیا تم ہمارے بعد تمام تر وقت حاجتی کمرے کے باہر ہی بھٹکتے رہے......؟''

''بالکل!'' ہیری نے کہا۔ ''اور ذرا اندازہ لگاؤ کہ وہاں مجھے کون ملا؟...... ٹونکس!''

''ٹونکس......؟'' رون اور ہرمائنی نے ایک ساتھ حیرانگی سے پوچھا۔

''ہاں! وہ کہہ رہی تھی کہ وہ ڈمبل ڈور سے ملنے کیلئے آئی ہے......''

جب ہیری نے ٹونکس کے ساتھ اپنی پوری گفتگو انہیں سنا دی تو رون فوراً بولا۔ ''اگر مجھ سے پوچھا جائے تو اس کا دماغ تھوڑا کھسک گیا ہے، محکمے میں ہوئی جھڑپ کے بعد اس کے دماغ پر گہرا اثر ہوا ہے......''

''یہ تھوڑی عجیب بات ہے!'' ہرمائنی نے کہا جو کسی وجہ سے نہایت پریشان دکھائی دے رہی تھی۔ ''اسے تو سکول کی پہریداری

کرنا تھی تو پھر اس نے یہاں آکر ڈمبل ڈور سے ملنے کیلئے اپنی جگہ کیوں خالی چھوڑی جبکہ وہ یہاں موجود ہی نہیں ہیں؟......''

''میرے ذہن میں ایک خیال آیا ہے!'' ہیری نے یونہی کہہ دیا۔ اسے یہ کہتے ہوئے کافی عجیب لگ رہا تھا کیونکہ یہ اس کے بجائے ہرمائنی کا موضوع تھا۔ ''تمہیں یہ تو محسوس نہیں ہوتا ہے کہ وہ...... سیریس سے محبت کرنے لگی تھی......''

ہرمائنی نے گھور کر اس کی طرف دیکھا۔

''تمہیں یہ بات کیونکر سوجھی؟''

''معلوم نہیں!'' ہیری نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔ ''مگر جب میں نے اس کے نام کا ذکر کیا تو وہ روہانسی دکھائی دینے لگی...... اور اس کا پشت بانی تخیل بھی اب بدل کر چار پیروں والا ہو گیا ہے...... کہیں یہ اسی جیسا تو نہیں بن گیا؟''

''اچھا اندازہ ہے!'' ہرمائنی نے آہستگی سے کہا۔ ''مگر میں اب بھی یہ نہیں سمجھ پائی ہوں کہ وہ ڈمبل ڈور سے ملنے کیلئے دھڑ دھڑاتی ہوئی کیوں چلی آئی، اگر وہ واقعی اسی لئے آئی تھی......''

''وہی بات ہے جو میں نے شروع میں کہی تھی...... ہے نا؟'' رون نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا جو کچلے ہوئے بھنے آلو منہ میں ٹھونس کر بھر رہا تھا۔ ''وہ تھوڑی عجیب ہو گئی ہے، اس کی ہمت ختم ہو گئی ہے۔ کمزور عورتیں......'' اس نے ہیری سے سمجھداری سے کہا۔ ''وہ کچھ زیادہ ہی جلدی پریشان اور نڈھال ہو جاتی ہیں......''

''مگر پھر بھی......'' ہرمائنی نے اپنے خیالوں کی دنیا سے نکلتے ہوئے کہا۔ ''مجھے نہیں محسوس ہوتا ہے کہ کوئی عورت آدھے گھنٹے تک اس بات پر پریشان ہوتی رہے گی کیونکہ میڈم روزمیرتا اس کے اس مذاق پر نہیں ہنسی تھیں جو ایک مرہمکار، چڑیل اور ممبالوس ممبالوٹنیا کے بارے میں تھا۔''

اس پر رون کا منہ بن گیا......

☆☆☆☆

بائیسواں باب

# تدفین کے بعد

سکول کے بالائی کنگروں کےاوپر گہرے نیلے آسمان کے ٹکڑے واضح دکھائی دینے لگے تھے مگر آنے والی سہانی گرمی کے یہ آثار بھی ہیری کے مزاج کی اصلاح نہیں کر پائے۔ وہ اپنی دونوں کوششوں میں کامیابی سے ہمکنار نہیں ہو پا رہا تھا۔ وہ تو ہر ممکنہ طور پر یہ معلوم کرنے کی جدوجہد کر رہا تھا کہ آخر ملفوائے وہاں کیا کر رہا تھا؟ نہ ہی وہ سلگ ہارن کے ساتھ کسی قسم کی گفتگو کرنے میں کامیاب ہو پا رہا تھا۔ آخر کار سلگ ہارن سے اس یاد کو کیسے حاصل کیا جائے؟ جو انہوں نے برسہا برس سے اپنے دماغ کی گہرائیوں میں کہیں دبا ڈالی تھی۔

''میں آخری بار کہہ رہی ہو کہ تم ملفوائے کو بھول جاؤ......'' ہرمائنی نے درشتگی سے کہا۔

وہ لوگ رون کے ساتھ دوپہر کے کھانے کے بعد دھوپ بھرے صحن کے ایک کونے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ہرمائنی اور رون محکمہ جادو کی طرف سے جاری کئے گئے ایک کتابچے کو پکڑے ہوئے تھے۔ جس کا عنوان تھا: 'ثقاب اُڑان بھرتے ہوئے ہونے والی عام غلطیاں اور ان کا تدارک!' ان لوگوں کا امتحان اسی دوپہر کو ہونے والا تھا۔ بہرحال، انہیں کتابچے کے مندرجات پڑھنے کے بعد کوئی زیادہ اطمینان نہیں نصیب ہوا تھا، جب ایک لڑکی موڑ مڑنے کے بعد اچانک ان کے سامنے آ گئی تو رون چونک اُٹھا اور ہڑبڑاہٹ میں ہرمائنی کے پیچھے چھپنے کی کوشش کی۔

''وہ لیونڈر نہیں ہے......'' ہرمائنی نے سراسیمگی کے عالم میں رون کو بتایا۔

''اوہ شکر ہے......'' رون کے چہرے پر اطمینان سا پھیل گیا اور اس نے گہری سانس لی۔

''ہیری پوٹر!'' لڑکی تیکھی آواز میں بولی۔ ''مجھ سے کہا گیا ہے کہ یہ تمہیں دے دوں!''

''اوہ شکریہ!''

لپٹے ہوئے چرمئی کاغذ کے ٹکڑے کو دیکھ کر ہیری کا دل ڈوب سا گیا۔ لڑکی کے دور جانے کے بعد وہ پریشانی کے عالم میں بولا۔ ''ڈمبل ڈور نے کہا تھا کہ جب تک میں اس یاد کو حاصل نہ کرلوں، تب تک خصوصی تعلیم کا سلسلہ بند رہے گا۔''

''شاید وہ یہ معلوم کرنا چاہتے ہوں گے کہ تم نے کتنی کامیابی حاصل کر لی ہے؟'' ہرمائنی نے اپنا اندازہ لگاتے ہوئے کہا جب ہیری چرمئی کاغذ کی تہہ کھول رہا تھا۔ بہرحال، چرمئی کاغذ پر ڈمبل ڈور کی لمبی، تنگ اور ترچھی تحریر کے بجائے عجلت میں لکھی ہوئی بے ڈھنگی سی تحریر دکھائی دے رہی تھی، اسے پڑھنا کافی دشوار محسوس ہو رہا تھا کیونکہ سیاہی پھیلنے کی وجہ سے چرمئی کاغذ پر بڑے بڑے دھبے پڑ چکے تھے۔

*پیارے ہیری، رون اور ہرمائنی!*

*کل رات ایراگاگ کی زندگی کا سفر پایہ تکمیل کو پہنچ گیا اور وہ ہمیں چھوڑ کر ہمیشہ کیلئے چلا گیا۔ ہیری اور رون، تم اس سے ملاقات کر ہی چکے ہو۔ تم جانتے ہی ہو گے کہ وہ کتنا خوشنما تھا۔ ہرمائنی! ہمیں معلوم ہے کہ تم بھی اسے ضرور پسند کرتی۔ اگر تم لوگ آج شام کو اس کی تدفین کیلئے یہاں آ سکو تو ہمارا سر فخر سے بلند ہو جائے گا۔ ہم یہ کام سورج ڈھلنے کے وقت انجام دینا چاہتے ہیں کیونکہ یہ اس کی سب سے پسندیدہ گھڑی تھی۔ ہمیں معلوم ہے کہ تمہیں رات کو بالکل باہر نکلنا نہیں چاہئے مگر تم اپنے چوغے کا استعمال کر سکتے ہو۔ ہم تم سے ایسا کرنے کیلئے کبھی نہیں ضد کرتے مگر مجبوری ہے، ہم تنہا اس دکھ بھرے صدمے کا سامنا نہیں کر سکتے ہیں......*

*ہیگرڈ*

''ذرا اس کی طرف تو دیکھو......'' ہیری نے ہرمائنی کو چرمئی کاغذ دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ...... خدا کیلئے!'' اس نے چرمئی کاغذ پر تیزی سے نظر ڈالتے ہوئے کہا اور پھر اسے رون کی طرف بڑھا دیا جس نے اسے بڑھتی ہوئی حیرت کے ساتھ پڑھا۔

''اس کا تو دماغ چل گیا ہے!'' رون نے دہشت بھرے انداز میں کہا۔ ''اس ہیبت ناک جانور نے اپنے ساتھیوں سے کہا تھا کہ وہ ہیری اور مجھے کھا جائیں۔ اس نے کہا تھا کہ وہ ہمیں ختم کر ڈالیں...... اور اب ہیگرڈ ہم سے یہ امید کرتا ہے کہ ہم وہاں جا کر اس ہیبت ناک بالوں والے مردہ بدن پر جھک کر آنسو بہائیں......؟''

''صرف اتنی سی بات نہیں ہے!'' ہرمائنی متوحش لہجے میں ہکلائی۔ ''وہ ہم سے رات کو سکول سے باہر جانے کیلئے کہہ رہا ہے حالانکہ وہ جانتا ہے کہ حفاظتی اقدامات لاکھ گنا سخت کر دیئے گئے ہیں اور اگر ہم پکڑے گئے تو بڑی مصیبت میں گرفتار ہو جائیں گے......''

''ہم پہلے بھی تو کئی بار رات کی تاریکی میں اس سے ملنے کیلئے جا چکے ہیں؟'' ہیری نے کہا۔

''ہاں! مگر اس طرح کے کام کیلئے؟'' ہرمائنی گھبراتی ہوئی بولی۔ ''ہم نے پہلے بھی ہیگرڈ کی مدد کرنے کیلئے باہر جانے کا خطرہ

مول لیا ہے مگر دیکھو! آخر کار......ایراگاگ مر چکا ہے......اگر یہ اس کی زندگی بچانے کا کوئی سوال ہوتا تو......''

''میں تب تو بالکل بھی نہیں گیا ہوتا!'' رون نے تلخی سے کہا۔ ''تم اس سے بالکل نہیں ملی ہو، ہرمائنی! میرا یقین کرو، مرنے کے بعد تو وہ پھر بھی کافی ٹھیک دکھائی دے رہا ہوگا......''

ہیری نے اس کے ہاتھ سے خط واپس لیا اور اس کے اوپر ابھرے ہوئے سیاہی کے دھبوں کی طرف گھور کر دیکھا۔ یہ صاف عیاں تھا کہ چرمئی کاغذ پر ہیگرڈ کے بہت سارے موٹے موٹے آنسو گرے ہوں گے۔

''ہیری! کہیں تم جانے کے بارے میں تو نہیں سوچ رہے ہو؟'' ہرمائنی نے سہمی ہوئی نظروں سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ ''اس فضول سی چیز کیلئے سزا کا خطرہ مول لینے کا کوئی بھی فائدہ نہیں ہے......''

ہیری نے ٹھنڈی آہ بھری۔

''ہاں! مجھے معلوم ہے!'' اس نے آہستگی سے کہا۔ ''میرا خیال ہے کہ ہیگرڈ کو یہ کام ہمارے بغیر ہی کرنا پڑے گا۔ ایراگاگ کے آخری دیدار کا منظر ہماری قسمت میں نہیں ہے!''

''بالکل! وہ کر لے گا!'' ہرمائنی ٹھوس لہجے میں بولی۔ اس کے چہرے پر سکون سا پھیل گیا تھا۔ ''دیکھو! آج ہم سب لوگ امتحان دینے جا رہے ہیں، اس لئے جادوئی مرکبات کی کلاس تقریباً خالی ہی ہوگی...... یہ کافی عمدہ موقع ہے، تم اس موقع پر سلگ ہارن کو پسیجنے کی کوشش کرنا......''

''آہ......کیا تمہیں یہ محسوس ہوتا ہے کہ میری قسمت ساتویں کوشش پر چمک اُٹھے گی؟'' ہیری نڈھال لہجے میں پوچھا۔

''قسمت؟'' رون نے چونکتے ہوئے کہا۔ ''ہیری! یہی موقع ہے...... بالکل یہی موقع ہے، تم خوش قسمت بن جاؤ......''

''تم کیا کہنا چاہتے ہو؟''

''انعام میں ملنے والے اپنے سعادتیال کا استعمال کرو......''

''رون!......تم نے......تم نے بالکل صحیح کہا!'' ہرمائنی خوشی سے جھومتی ہوئی بولی، اس کا چہرہ حیرانگی اور جوش کے ملے جلے جذبات کا آئینہ بن چکا تھا۔ ''اوہ خدایا...... یہ مجھے...... یہ خیال مجھے پہلے کیوں نہیں آیا؟''

ہیری نے ان دونوں کی طرف گھور کر دیکھا۔

''سعادتیال؟......مگر میں نے تو اسے کسی اور چیز کیلئے بچا رکھا تھا......''

''کس چیز کیلئے؟'' رون نے بھنوئیں چڑھا کر پوچھا۔

''ہیری! دنیا میں اس یاد سے زیادہ اہمیت بھری چیز اور کیا ہو سکتی ہے؟'' ہرمائنی نے پرزور لہجے میں کہا۔

ہیری نے کوئی جواب نہیں دیا۔ اس چھوٹی سنہری بوتل کا خیال کچھ عرصے سے اس کے تخیل پر منڈلا رہا تھا۔ اس کے دل و دماغ

کی گہرائیوں میں بےقرار تمنائیں مچل رہی تھیں، جن میں جینی اور ڈین علیحدہ ہو رہے تھے یعنی رون، جینی کے ایک نئے بوائے فرینڈ کے ساتھ دیکھ کر خوش ہو رہا تھا۔ وہ ان باتوں کو خوابوں میں بھی دیکھ رہا تھا یا پھر خوابیدہ کیفیت میں بھی......

''ہیری! تم کہاں کھو گئے ہو؟'' ہرمائنی نے اسے ہلا کر پوچھا۔

''کیا ہوا؟......اور ہاں! ظاہر ہے......اوہ ٹھیک ہے......'' اس نے خود کو سنبھالتے ہوئے کہا۔ ''اگر میں آج دوپہر کو سلگ ہارن سے کچھ نہیں اگلوا پایا تو میں تھوڑا سا سعادتیال ضرور پی لوں گا اور آج شام کو دوبارہ کوشش کروں گا......''

''تو...... یہ طے ہو گیا۔'' ہرمائنی نے فوراً خوش ہوتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ایک چوکڑی بھرنے کی کوشش کی۔...... ''منزل مقصود......متعین حدود......مطلوبہ منصوبہ!''

''اوہ رہنے دو!'' رون نے اس سے منت کرتے ہوئے کہا۔ ''میں ویسے ہی خود کو بیمار محسوس کر رہا ہوں......جلدی سے مجھے چھپا لو......''

''وہ لیونڈر نہیں ہے......'' ہرمائنی نے کڑواہٹ بھرے لہجے میں کہا جب دو لڑکیاں صحن میں داخل ہوئیں اور رون نے پیچھے کی طرف غوطہ لگا دیا۔

''تو پھر ٹھیک ہے!'' رون نے ہرمائنی کے عقب سے جھانکتے ہوئے کہا۔ ''اوہ! وہ کچھ خوش نہیں دکھائی دے رہی ہیں، ہے نا؟''

''وہ دونوں منٹگمری بہنیں ہیں!'' ہرمائنی نے بتایا۔ ''ظاہر ہے کہ وہ خوش کیسے دکھائی دے سکتی ہیں؟ کیا تم نے نہیں سنا کہ ان کے چھوٹے بھائی کے ساتھ کیا ہوا ہے؟''

''سچ کہوں تو اب یہ یاد ہی نہیں رہتا کہ کس کے رشتے دار کے ساتھ کیا حادثہ ہو گیا ہے۔'' رون نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

''دیکھو! ان کے بھائی پر ایک بھیڑیائی انسان نے حملہ کر دیا۔ افواہ یہ ہے کہ ان کی ماں نے مرگ خوروں کی مدد کرنے سے صاف انکار کر دیا تھا۔ لڑکا صرف پانچ سال کا تھا اور وہ سینیٹ مونگوز ہسپتال میں داخل تھا جہاں وہ اذیت برداشت نہیں کر پایا اور مر گیا۔ مرہمکار اسے بچانے میں کامیاب نہیں ہو پائے......''

''وہ مر گیا......؟'' ہیری نے سکتے کے عالم میں دہرایا۔ ''مگر بھیڑیائی انسان مارتے تو نہیں ہیں، وہ تو لوگوں کو اپنے جیسا بناتے ہیں، ہے نا؟''

''کئی بار وہ مار بھی دیتے ہیں۔'' رون نے کہا جو اب غیر معمولی طور پر سنجیدہ دکھائی دے رہا تھا۔ ''میں نے ایسے واقعات کے بارے میں سنا ہے، جب بھیڑیائی انسان خود پر قابو نہیں رکھ پاتے اور باؤلے ہو جاتے ہیں!''

''کیا تمہیں پتہ چلا کہ اس بھیڑیائی انسان کا کیا نام تھا؟'' ہیری نے جلدی سے پوچھا۔

''افواہ ہے کہ اس کا نام 'فنی رئیر گرے بیک' تھا۔'' ہرمائنی نے بتایا۔

''مجھے اندازہ تھا......وہی پاگل، جوصرف بچوں پر حملہ کرنا پسند کرتا ہے، جس کے بارے میں لوپن نے مجھے بتایا تھا۔'' ہیری نے غصیلے لہجے میں کہا۔

ہرمائنی اس کی طرف گھمبیر نظروں سے دیکھنے لگی۔

''ہیری! تمہیں وہ یادہ ہر قیمت پر حاصل کرنا ہے!'' ہرمائنی نے کہا۔ ''اس سے والڈی موورٹ کو روکنے میں مدد ملے گی، ہے نا؟ یہ سنگین حادثات محض اسی کی وجہ سے تو رونما ہو رہے ہیں''

انہیں سکول کے اونچے ہال میں گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی۔ ہرمائنی اور رون اچھل کر کھڑے ہو گئے اور کافی حد تک خوفزدہ دکھائی دینے لگے۔ وہ دونوں بیرونی ہال کی طرف بڑھے جہاں امتحان دینے والے طلباء تیزی سے جمع ہو رہے تھے۔

''تم لوگ عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کرنا...... میری نیک دعائیں تمہارے ساتھ ہیں!'' ہیری نے ان دونوں کو الوداع کرتے ہوئے کہا۔

''ہماری دعائیں تمہارے لئے بھی ہیں، ہیری!'' ہرمائنی نے معنی خیز نظروں سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ہیری ان سے الگ ہو کر تہہ خانے کی طرف بڑھ گیا۔

اس دوپہر جادوئی مرکبات کی کلاس میں تین طلباء ہی آئے تھے، جن میں ہیری، ارنئی میک ملن اور ڈریکو ملفوائے شامل تھے۔

''ابھی ثقاب اُڑان بھرنے کے لائق بڑے نہیں ہوئے؟'' سلگ ہارن نے محبت بھرے لہجے میں شرارتی انداز میں کہا۔ ''ابھی تم سترہ برس کے نہیں ہوئے؟''

ان سب نے نفی میں سر ہلایا۔

''اوہ ٹھیک ہے!'' سلگ ہارن نے خوشی سے کہا۔ ''چونکہ اتنے کم لوگ کلاس میں ہیں، اس لئے ہم تھوڑا دلچسپ کام کرتے ہیں، میں چاہتا ہوں کہ تم سب لوگ کوئی دلچسپ مرکب بناؤ۔''

''اچھی بات ہے، سر!'' ارنئی نے چاپلوسی کرتے ہوئے کہا اور اپنے ہاتھ مسلنے لگا۔ دوسری طرف ملفوائے مسکرایا تک نہیں تھا۔

''دلچسپ سے آپ کا کیا مطلب ہے؟'' اس نے چڑچڑے انداز میں کہا۔

''یعنی مجھے حیران کر دو......'' سلگ ہارن نے لاپروائی کے ساتھ کہا۔

ملفوائے نے ناخوشگوار انداز میں اعلیٰ درجے کے جادوئی مرکبات نامی کتاب کھولی۔ صاف دکھائی دے رہا تھا کہ اسے یہ کلاس اپنے وقت کی بربادی کے سوا اور کچھ نہیں محسوس ہو رہی تھی۔ ہیری نے اسے اپنی کتاب کے اوپر سے دیکھتے ہوئے سوچا، بے شک ملفوائے وقت کی بربادی پر تاسف کر رہا ہوگا کیونکہ اس دوران وہ حاجتی کمرے میں اپنا پراسرار کام انجام دے سکتا تھا۔

کیا یہ اس کا وہم تھا یا پھر واقعی ملفوائے بھی ٹونکس کی طرح زیادہ دبلا دکھائی دے رہا تھا؟ غیر معمولی طور پر اس کی رنگت کچھ زیادہ

ہی اُڑی اُڑی دکھائی دے رہی تھی، اس کی جلد بھوری تھی، شاید اس لئے کہ وہ آج کل دھوپ میں کم رہتا تھا مگر اب اس میں تنگ نظری، جوش وخروش یا احساس برتری کی کوئی جھلک دکھائی نہیں دے پا رہی تھی جو ہوگورٹس ایکسپریس کے سفر میں اس کے چہرے پر ٹپک رہی تھی...... ہیری کے خیال میں اس کا صرف ایک ہی مطلب ہوسکتا تھا...... مہم جوئی، چاہے وہ جو بھی تھی، پوری طرح کامیاب نہیں ہو پائی تھی......

اس خیال سے مسرور ہوکر ہیری نے اپنی اعلیٰ درجے کے جادوئی مرکبات نامی کتاب پر سرسری نگاہ ڈالی اور 'ترغیب بشاشت مرکب' کا انتخاب کیا۔ آدھ خالص شہزادے نے اس کے نصابی طریقے کی کافی حد تک کاٹ چھانٹ کی تھی۔ ہیری کو اندازہ تھا کہ یہ مرکب سلگ ہارن کو بے حد دلچسپ لگے گا لیکن اگر (ہیری کا دل اچھل پڑا جب اس کے ذہن میں یہ خیال آیا) ہیری سلگ ہارن کو یہ مرکب چکھانے میں کامیاب ہو جائے تو ممکن ہے کہ ان پر اتنا خوشگوار مزاج طاری ہو جائے کہ وہ اسے اپنی یاد دینے پر آمادہ ہو جائیں......

جب ڈیڑھ گھنٹے بعد سلگ ہارن نے ہیری کی کڑاہی میں جھانکا اور اس کی کڑاہی میں دھوپ جیسی چمکتی ہوئی زرد رنگت کا سیال پکتے ہوئے دیکھا تو انہوں نے بے ساختہ تالی بجاتے ہوئے کہا۔ ''یہ تو نہایت عمدہ دکھائی دے رہا ہے۔ مجھے محسوس ہوتا ہے کہ یہ یقیناً ترغیب بشاشت مرکب ہے؟ اور یہ کیسی خوشبو اُٹھ رہی ہے...... اوہ ہاں! تم نے اس میں پودینے کی ذرا سی ٹہنی بھی ڈال دی ہے، ہے نا؟ غیر نصابی حرکت...... مگر کس قدر اعلیٰ سیال ہے، ہیری! ظاہر ہے اس سے مرکب کے کبھی کبھار ہونے والے نقصان جیسے زیادہ صدمے کے باعث بڑبڑانے اور ناک مروڑنے کے مرض کا علاج ہو جاتا ہے...... معلوم نہیں! تمہارے ذہن میں ایسے خیال کہاں سے آ جاتے ہیں؟ میرے پسندیدہ نوجوان...... جب تک کہ تمہاری ماں کی شاندار خوبیاں کے گن تمہارے اندر نہ آ گئے ہوں؟''

''اوہ...... ہاں! ایسا ہوسکتا ہے۔'' ہیری نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور اپنے پاؤں سے آدھ خالص شہزادے کی کتاب کو اپنے بستے میں زیادہ گہرائی تک دبا ڈالا۔

ارنئی اس بات پر تھوڑا چڑ چڑا دکھائی دے رہا تھا۔ وہ ہیری سے ایک بار تو جیتنے کا خواہشمند تھا، اسی لئے اس نے اپنے مرکب کو نیا بنانے کی کوشش کی تھی مگر مرکب اس کی کڑاہی کی تہہ میں ارغوانی کیچڑ کی طرح جم گیا تھا۔ ملفوائے پہلے ہی اپنا سامان سمیٹ چکا تھا اور کافی بدمزاج دکھائی دے رہا تھا۔ سلگ ہارن نے اس کے ہچکی والے مرکب کو دیکھ کر صرف 'ٹھیک ہے' ہی کہا تھا۔

گھنٹی بجتے ہیں ارنئی اور ملفوائے فوراً کلاس سے باہر نکل گئے۔

''سر......!'' ہیری نے ابھی بولنے کی کوشش ہی کی تھی کہ سلگ ہارن فوراً پیچھے مڑ کر دیکھا جب انہیں اس بات کا احساس ہوا کہ وہ کلاس میں تنہا رہ گئے ہیں تو وہ جس قدر عجلت سے ہوسکتا تھا، باہر نکل گئے۔

''پروفیسر...... پروفیسر! کیا آپ میرے مرکب کو چکھ کر نہیں دیکھیں گے؟'' ہیری متوحش انداز میں منہ پھاڑے جھولتے ہوئے

دروازے کو دیکھتا وہ گیا مگر تب تک سلگ ہارن جا چکے تھے۔ مایوسی کے عالم میں ہیری نے اپنی کڑاہی خالی کی، اپنا سامان سمیٹا۔ تہہ خانے سے باہر نکلا اور آہستہ آہستہ سیڑھیاں چڑھ کر گری فنڈر ہال کی طرف بڑھ گیا۔

رون اور ہرمائنی شام کو واپس لوٹے۔ تصویر کے راستے سے اندر داخل ہوتے ہی ہرمائنی خوشی سے کلکاری مارتی ہوئی ہیری پر جھپٹی۔

''ہیری...... ہیری! میں کامیاب ہوگئی...... میں پاس ہوگئی!''

''واہ بہت اعلیٰ......'' ہیری نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''اور رون کا کیا بنا؟''

''اوہ! وہ فیل ہو گیا......'' ہرمائنی نے اپنی آواز پست کرتے ہوئے بڑبڑا کر بتایا۔ رون کافی مغموم اور مایوس انداز میں لڑکھڑاتے ہوئے ہال میں داخل ہوا اور اس کی طرف بڑھا۔ ''یہ واقعی ناانصافی والی بات تھی، معمولی سی غلطی...... ممتحن کا دھیان اتفاق سے اس طرف چلا گیا تھا کہ اس کا آدھا ابرو پیچھے رہ گیا تھا...... سلگ ہارن کے ساتھ کیا معاملہ رہا؟''

''سنانے کیلئے کوئی نئی خبر نہیں ہے۔'' ہیری نے کہا جب رون ان کے قریب بیٹھ گیا۔ ''بدقسمتی رہی میرے دوست! مگر اگلی مرتبہ یقیناً کامیاب ہو جاؤ گے...... کیونکہ ہم ایک ساتھ امتحان دینے جائیں گے......''

''مجھے بھی ایسا ہی لگتا ہے!'' رون نے چڑچڑے انداز میں کہا۔ ''مگر آدھا ابرو...... جیسے اس سے کوئی فرق پڑتا ہو؟''

''مجھے معلوم ہے!'' ہرمائنی نے تسلی دیتے ہوئے کہا۔ ''وہ تو سچ مچ سخت رویہ تھا......''

انہوں نے رات کے کھانے پر نقاب اُڑان کے ممتحن کو خوب جم کر برا بھلا کہا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ جب وہ دوبارہ گری فنڈر ہال میں واپس لوٹے تو رون کا مزاج کچھ زیادہ خوشگوار ہو چکا تھا۔ وہ اب سلگ ہارن کے مسئلے اور یاد کے حصول کے بارے میں بات چیت کر رہے تھے۔

''کیا تم اب سعادتیال کا استعمال کرنا چاہو گے؟'' رون نے اشتیاق بھرے انداز سے پوچھا۔

''ہاں! لگتا تو یہی ہے...... مجھے کرنا ہی پڑے گا، مجبوری ہے!'' ہیری نے کہا۔ ''مجھے ایسا محسوس نہیں ہوتا کہ مجھے پوری بوتل خالی کرنے کی ضرورت ہوگی، بارہ گھنٹے کی خوش قسمتی کی کیا ضرورت ہے؟ اس کام میں پوری رات تھوڑا خرچ ہو جائے گی؟...... میں بس ایک گھونٹ ہی پیوں گا۔ دو تین گھنٹے میں کام ہو جانا چاہئے۔''

''اسے پینے کے بعد بے حد خوشگوار احساس ہوتا ہے۔'' رون نے یاد کرتے ہوئے کہا۔ ''ایسا لگتا ہے کہ جیسے تم کوئی غلطی کر ہی نہیں سکتے ہو!''

''تم کس ضمن میں بات کر رہے ہو؟'' ہرمائنی نے ہنستے ہوئے کہا۔ ''تم نے تو اسے کبھی پیا ہی نہیں ہے، ہے نا؟''

''بالکل...... مگر مجھے محسوس ہوا تھا کہ میں نے اسے پیا ہے، ہے نا؟'' رون نے زور دیتے ہوئے کہا جیسے وہ کسی پیچیدہ چیز کی

وضاحت کرر ہا ہو۔'' دونوں ایک جیسی باتیں ہی ہیں......''

چونکہ انہوں نے سلگ ہارن کو ابھی ابھی بڑے ہال میں داخل ہوتے ہوئے دیکھا تھا اور انہیں یہ معلوم تھا کہ وہ رات کا کھانے پر کافی زیادہ دیر تک ڈٹے رہتے ہیں، اس لئے وہ تینوں گری فنڈر ہال میں دبکے بیٹھے رہے۔ ان کی منصوبہ سازی کچھ یہ تھی کہ جب سلگ ہارن اپنے دفتر میں پہنچیں گے تو اسی وقت ہیری کو وہاں پہنچ جانا چاہئے۔ جب غروب ہوتا ہوا سورج تاریک جنگل کے درختوں کے سر پر دکھائی دینے لگا تو انہوں نے فیصلہ کیا کہ وقت آ گیا ہے۔ انہوں نے دیکھا کہ نیول، ڈین اور سمیس گری فنڈر ہال میں بیٹھے ہوئے تھے پھر وہ تینوں چپکے سے لڑکوں کے کمروں کی طرف بڑھ گئے۔

ہیری نے اپنا صندوق کھولا اور تہہ میں رکھے ہوئے ایک موزے میں ننھی سی بوتل باہر نکالی۔

''پیتا ہوں!'' ہیری نے کہا جب ہرمائنی اور رون اس کی طرف استفہامیہ نظروں سے دیکھ رہے تھے۔ ہیری نے اس کا ڈھکن کھولا اور اس میں سے ایک چھوٹا سا گھونٹ پی لیا۔

''کیسا محسوس ہور ہا ہے؟'' ہرمائنی نے اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا۔

ہیری نے ایک لمحے تک تو کوئی جواب نہیں دیا پھر آہستہ آہستہ مگر غیر معمولی طور پر اس کے وجود میں ایک خوشنما احساس رگ و پے میں پھیلتا چلا گیا۔ اسے محسوس ہوا کہ وہ اب کچھ بھی کر سکتا تھا، کچھ بھی......سلگ ہارن سے یاد حاصل کرنا اچانک ممکن ہوتا دکھائی دینے لگا تھا بلکہ بے حد آسان محسوس ہور ہا تھا۔ وہ پُراعتماد انداز میں اُٹھ کر کھڑا ہو گیا اور مسکرانے لگا۔

''شاندار......'' اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''واقعی بے حد شاندار۔ ٹھیک ہے......میں ہیگرڈ کے پاس جا رہا ہوں......''

''کیا کہا......؟'' رون اور ہرمائنی ایک ساتھ چیخے۔ ان کے چہروں پر دہشت سی پھیل گئی تھی۔

''نہیں......نہیں، ہیری! تمہیں سلگ ہارن کے پاس ملنے کیلئے جانا ہے، یاد ہے، ہے نا؟'' ہرمائنی نے زور دیتے ہوئے کہا۔

''بالکل نہیں!'' ہیری نے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔ ''میں ہیگرڈ کے پاس جا رہا ہوں۔ وہاں جانے کے بارے میں میرے ذہن میں عمدہ احساسات اُٹھ رہے ہیں۔''

''کیا تمہیں اس دیوہیکل انسان کھانے والے مکڑے کو دفنانے کے بارے میں اچھا محسوس ہور ہا ہے؟'' رون نے گم صم ہوتے ہوئے پوچھا۔

''بالکل!'' ہیری نے جلدی سے کہا اور اپنے بستے میں سے غیبی چوغہ باہر نکال لیا۔ ''مجھے محسوس ہور ہا ہے کہ مجھے آج رات وہیں رہنا چاہئے۔ تم جانتے ہی ہو کہ میرا مطلب کیا ہے؟''

''بالکل نہیں......ہمیں کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا ہے!'' رون اور ہرمائنی نے ایک ساتھ کہا جو اب واقعی پریشانی کے مارے سہمے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

''کیا یہ واقعی سعادتیال ہی ہے؟'' ہرمائنی نے شک بھری نظروں سے ننھی بوتل کو اُٹھا کر دیکھتے ہوئے پوچھا۔ ''تمہارے پاس اس جیسی کوئی بوتل کہیں اور تو نہیں تھی، جس میں کوئی اور مرکب بھرا ہو......''

''دیوانگی مرکب......؟'' رون نے اندازہ لگاتے ہوئے کہا مگر اس وقت تک ہیری اپنے کندھوں پر غیبی چوغہ ڈال تھا جس سے اس کا نچلا دھڑ غائب ہو گیا تھا۔

ہیری ہنسا اور ہرمائنی پہلے سے کہیں زیادہ دہشت زدہ دکھائی دینے لگی۔

''میرا یقین کرو......'' اس نے ہنستے ہوئے کہا۔ ''مجھے معلوم ہے کہ میں کیا کر رہا ہوں؟ ...... یا کم از کم سعادتیال تو جانتا ہی ہے......'' وہ پُراعتماد انداز میں دروازے کی طرف بڑھا۔

اس نے غیبی چوغہ اپنے سر کے اوپر ڈال لیا جس سے وہ بالکل نظروں سے اوجھل ہو گیا اور پھر وہ سیڑھیاں نیچے اترنے لگا۔ رون اور ہرمائنی جلدی سے اس کے تعاقب میں بھاگے۔ سیڑھیوں کے نیچے پہنچ کر ہیری کھلے دروازے پر اچانک پھسل سا گیا۔

''تم اس کے ساتھ اوپر کیا کر رہے تھے؟'' دروازے کے سامنے لیونڈر کھڑی تھی جو زور سے چیخی۔ وہ غائب ہیری کے آر پار رون اور ہرمائنی کو خونخوار نظروں سے دیکھ رہی تھی۔ وہ دونوں لڑکوں والی راہداری سے ایک ساتھ باہر نکل رہے تھے۔ رون بری طرح بوکھلا گیا اور آئیں بائیں شائیں کرنے لگا، بہرحال، ہیری تیزی سے نکل کر ہال کے دوسرے کنارے پر جا پہنچا۔

جونہی وہ بیرونی راستے کے پاس پہنچا تو اسی لمحے تصویر کا راستہ کھل گیا۔ جینی اور ڈین تصویر کے راستے سے اندر داخل ہوتے ہوئے دکھائی دیئے۔ ہیری ان کے بیچ میں سے نکل گیا اور جاتے جاتے اس نے جان بوجھ کر جینی کو تھوڑا سا ڈین سے دھکیل دیا۔

''مجھے دھکا مت دو، ڈین!'' جینی نے چڑچڑے انداز میں غصے کا اظہار کیا۔ ''تم ہمیشہ ہی ایسا کرتے رہتے ہو۔ میں خود بخود اندر آ سکتی ہوں......''

تصویر ہیری کے عقب میں جھولتی ہوئی بند ہو گئی مگر اس سے پہلے اس نے ڈین کو غصے سے کوئی جواب دیتے ہوئے سن لیا تھا...... اس کے اندر عجیب سا یقین مضبوط ہونے لگا۔ وہ راہداریوں میں چلنے لگا اور اسے دبے پاؤں چلنے کی نوبت پیش نہ آئی کیونکہ اس راستے میں کوئی بھی نہیں مل پایا لیکن اس بات سے اسے ذرا بھی حیرت نہیں ہوئی۔ اس شام میں وہ ہوگورٹس میں سب سے خوش قسمت فرد تھا۔

اسے اس چیز کا ذرا بھی احساس نہیں ہوا کہ ہیگرڈ کے پاس جانے کا خیال آخر کیوں آیا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا کہ سعادتیال اس وقت راستے کی کئی سیڑھیوں کو روشن کر رہا تھا حالانکہ ہیری منزل مقصود کو نہیں دیکھ سکتا تھا اور نہ ہی اسے یہ اندازہ ہو پا رہا تھا کہ سلگ ہارن اس منظرنامے میں کیسے سما پائیں گے؟ مگر جانے کیوں اس کے اندر یہ یقین پوری طرح مضبوط دکھائی دے رہا تھا کہ سلگ ہارن کی یاد اسے آج ہر قیمت پر مل جائے گی۔ جب وہ بیرونی ہال میں پہنچا تو اس نے دیکھا کہ فلیچ صدر دروازے کو تالا لگانا بھول گیا تھا۔ ہیری نے مسکراتے ہوئے دروازہ کھولا اور گہری سانس لے کر تازہ ہوا کے جھونکے اور مہک بھرے میدان کے احساس کو اپنے وجود میں اتارا۔

پھر وہ دھندلکے میں پتھر کی سیڑھیاں نیچے اترنے لگا۔

آخری زینے پر پہنچ کر اسے محسوس ہوا کہ ہیگرڈ کے پاس جانے کیلئے اسے میدان کے بجائے دوسرے راستے کو اختیار کرنا چاہئے۔گرین ہاؤس کی کیاریوں میں سے گزر کر وہاں جانا زیادہ سودمند ثابت ہوگا۔حالانکہ کیاری والا راستہ سیدھا نہیں تھا بلکہ چکر کھا کر ہیگرڈ کے جھونپڑے کی طرف جاتا تھا اور طویل تھا مگر ہیری کو معلوم تھا کہ اسے اس ابھرنے والے خیال پر ہی عمل کرنا چاہئے۔اس لئے اس نے فوراً اپنے قدموں کا رُخ گرین ہاؤس کی کیاریوں کی طرف موڑ لیا۔جب اس نے وہاں پروفیسر سلگ ہارن کو پروفیسر سپراؤٹ سے گفتگو کرتے ہوئے دیکھا تو اسے قطعی حیرت نہیں ہوئی بلکہ اس کے وجود میں عجیب سی سرشاری پھیل گئی۔ہیری پتھر کی ایک پست دیوار کی اوٹ میں چھپ گیا۔وہ بے حد اطمینان محسوس کر رہا تھا اور ان کی گفتگو سن رہا تھا۔

''......وقت نکالنے کیلئے تمہارا شکریہ، پومونا!'' سلگ ہارن متشکرانہ انداز میں کہہ رہے تھے۔''ماہرین نباتات اور محققوں کا کہنا ہے کہ اگر شام کے دھندلکے میں انہیں توڑا جائے تو وہ سب سے زیادہ اکسیر ثابت ہوتے ہیں......''

''یہ بالکل صحیح بات ہے!'' پروفیسر سپراؤٹ نے گرمجوشی سے جواب دیا۔''اتنا آپ کیلئے کافی رہے گا......''

''بالکل...... بالکل! یہ بہت ہیں!'' سلگ ہارن نے کہا۔ہیری نے دیکھا کہ انہوں نے پتوں والے تھیلے اپنے بازوؤں میں بھر رکھے تھے۔''اس سے میرے تیسرے سال کے تمام طلباء کو کچھ پتیاں مل جائیں گی اور کچھ بچ بھی جائیں گی تاکہ اگر کوئی غلطی سے زیادہ پکوائی کرلے تو کام میں آسکیں......ٹھیک ہے تو شام بخیر...... بہت بہت شکریہ!''

پروفیسر سپراؤٹ بڑھتے ہوئے اندھیرے میں اپنے گرین ہاؤس کے دفتر کی طرف چلی گئیں اور سلگ ہارن ٹھیک اسی سمت میں بڑھے جہاں ہیری غیبی چوغے میں چھپا کھڑا تھا۔اسی لمحے ہیری کے ذہن میں اچانک یہ خیال ابھرا کہ اسے ظاہر ہو جانا چاہئے، یہی فائدہ مند رہے گا اور اس نے جھٹکے سے اپنا چوغہ اتار کر ہاتھوں میں لپیٹ لیا۔

''شام بخیر...... پروفیسر!''

''مارلن کی قسم!......اوہ ہیری! تم نے تو مجھے چونکا ہی دیا تھا۔'' سلگ ہارن نے اچانک رُکتے ہوئے کہا، پھر ان کے چہرے کے عضلات کھنچنے لگے۔''تم سکول سے باہر کیسے نکل آئے؟''

''میرا خیال ہے کہ فلیچ دروازے پر تالا لگانا بھول گیا تھا۔'' اس نے خوشی سے مسکراتے ہوئے کہا۔سلگ ہارن کی تیوریاں چڑھ گئیں اور ہیری کو یہ دیکھ کر اچھا لگا۔

''میں اس کی شکایت کروں گا۔میرے خیال میں اسے حفاظتی انتظامات کے بجائے کسی کچرے کے ڈھیر کی پریشانی زیادہ کھائے رہتی ہے......مگر تم باہر کیوں نکل آئے ہو......؟''

''اوہ سر! ہیگرڈ کی وجہ سے......'' ہیری نے کہا جو جانتا تھا کہ صاف گوئی سے کام لینے میں ہی عقلمندی رہے گی۔''دراصل، وہ بے

حد غمگین ہے، مگر آپ کسی سے ذکر مت کیجئے گا پروفیسر! میں اسے کسی مشکل میں نہیں پھنسانا چاہتا ہوں......''

سلگ ہارن کی متجسس طبیعت یکا یک بیدار ہوگئی تھی۔

''دیکھو! میں کوئی ایسا دعویٰ تو نہیں کروں گا۔'' انہوں نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔ ''مگر میں جانتا ہوں کہ ڈمبل ڈور ہیگرڈ پر بے حد یقین رکھتے ہیں، اس لئے مجھے یقین ہے کہ وہ کوئی بہت خطرناک کام نہیں کر رہا ہوگا......''

''پروفیسر! ایک دیوہیکل مکڑا تھا۔ ہیگرڈ برسوں سے اس کے پاس آجا رہا تھا...... وہ مکڑا جنگل کی گہرائیوں میں رہتا تھا......اور وہ بول سکتا تھا......'' ہیری نے بتایا۔

''اوہ! میں نے ایسی افواہیں سن رکھی تھیں کہ اس جنگل میں بولنے والی دیوہیکل مکڑیاں رہتی ہیں۔'' سلگ ہارن نے جنگل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ''تو یہ بات سچ ہے؟''

''بالکل!'' ہیری نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''مگر اراگاگ نامی اس مکڑے کو ہیگرڈ نے سب سے پہلے پکڑا تھا۔ وہ کل رات مر گیا ہے۔ ہیگرڈ اس کیلئے بے حد مغموم ہے، وہ اس کی تدفین کے وقت کسی کا ساتھ رہتا ہے اور میں نے وعدہ کیا تھا کہ میں اس کے پاس ضرور جاؤں گا۔''

''بہت رقت انگیز...... بہت رقت انگیز!'' سلگ ہارن نے خیالوں میں کھوئے ہوئے انداز میں کہا اور ان کی بڑی بڑی آنکھیں دور دھندلکے میں دکھائی دینے والے ہیگرڈ کی جھونپڑے کی روشنیوں پر جم گئیں۔ ''نایاب نسل کی مکڑیوں کا زہر نہایت قیمتی ہوتا ہے مگر اس کی مقدار بے حد کم ہی ملتی ہے کیونکہ وہ زیادہ بڑی نہیں ہوتی ہیں...... اگر وہ دیوہیکل مکڑا کچھ دیر پہلے ہی مرا ہوگا تو اس کے منہ کی تھیلیوں میں ابھی تک زہر جما نہیں ہوگا...... ظاہر ہے کہ میں کوئی ایسا دل دکھانے والا کام تو نہیں کرنا چاہوں گا جس سے ہیگرڈ کی دل آزاری ہو...... مگر اسے حاصل کرنے کے یوں تو کئی طریقے ہیں...... میرا کہنے کا مطلب ہے کہ زندہ مکڑے کے منہ سے زہر نکالنا تو قریباً ناممکن بات ہے...... البتہ مردہ کے منہ سے آسان ہے......''

سلگ ہارن یوں بول رہے تھے جیسے وہ ہیری کے بجائے خود سے باتیں کر رہے ہوں۔

''...... یہ زہر اس کے ساتھ ہی دفن کر دینا تو سراسر بربادی ہی ہوگی...... اسے فوراً اکٹھا کر لینا چاہئے۔ ایک فٹ کے تو کئی سو گیلن دام مل سکتے ہیں...... سچ کہوں تو میری تنخواہ کچھ زیادہ نہیں ہے۔''

ان کی گفتگو سے ہیری کو یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں ہو پایا کہ اسے آگے کیا کرنا چاہئے؟ منزل خود بخود آسان ہوتی ہوئی دکھائی دینے لگی تھی۔

''دیکھئے پروفیسر!'' اس نے تھوڑا جھجکتے ہوئے کہا تاکہ سلگ ہارن کو اس پر اعتماد ہو جائے۔ ''اگر آپ تدفین میں شرکت کرنا چاہیں تو ہیگرڈ کو شاید خوشی ہوگی...... اراگاگ کی آخری رسوم کی ادائیگی کچھ زیادہ اچھی طرح ہو جائے گی......''

''بالکل...... بالکل......ظاہر ہے!'' سلگ ہارن نے کہا، ان کی آنکھوں میں ولولہ وعزم جھلکنے لگا تھا۔ ''ہیری! میں شراب کی ایک دو بوتلیں لے کر تم سے وہیں ملتا ہوں...... ہم بیچارے جانور کی صحت کیلئے تو جام نہیں پی سکتے ہیں البتہ ہم تدفین کے بعد اس کی یاد میں مختصر سی تقریب ضرور کریں گے......اور میں اپنی ٹائی بھی بدل لیتا ہوں، موقع کی مناسبت سے یہ تھوڑی شوخ دکھائی دیتی ہے......''

وہ تیز تیز ڈگ بھرتے ہوئے سکول کی طرف چلے گئے اور ہیری خوشی سے سرشار پھرتی سے ہیگر ڈ کے جھونپڑے کی طرف بڑھ گیا۔

''ہاں! آ جاؤ......'' ہیگر ڈ نے دروازہ کھولتے ہوئے مری مری سی آواز میں کہا اور ہیری کو اپنے سامنے غیبی چوغے سے باہر نکلتے ہوئے دیکھتا رہا۔

''رون اور ہرمائنی نہیں آ پائے......'' ہیری نے جلدی سے کہا۔ ''حالانکہ انہیں ایرا گاگ کی موت کا سچ مچ بے حد افسوس ہے......''

''کوئی بات نہیں......کوئی بات نہیں، ہیری! تم آ گئے ہو، یہی بات ہمارے دل میں اتر گئی ہے۔''

پھر ہیگر ڈ کھل کر سسکیاں بھرنے لگا۔ اس نے ایک سیاہ پٹی اپنے بازو پر باندھ رکھی تھی جو بوٹ پاش کرنے والے کسی چیتھڑے جیسی دکھائی دے رہی تھی۔ اس کی آنکھیں سوجی ہوئی تھیں اور باہر نکلتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں جو کافی سرخ تھیں۔ ہیری نے اسے تسلی دیتے ہوئے اس کی کہنی کو تھپتھپایا کیونکہ اس کا ہاتھ ہیگر ڈ کے وجود پر آسانی سے اس سے زیادہ اونچا نہیں پہنچ سکتا تھا۔

''ہم اسے کہاں دفن کر رہے ہیں؟'' ہیری نے پوچھا۔ ''جنگل میں......؟''

''اوہ نہیں!'' ہیگر ڈ نے اپنی قمیص کے زیریں حصے سے آنسو بھری آنکھیں پونچھتے ہوئے کہا۔ ''ایرا گاگ کے جانے کے بعد باقی مکڑیوں ہمیں آس پاس بھی پھٹکنے نہیں دے رہی ہیں، ایسا لگتا ہے کہ صرف اسی کے حکم کی وجہ سے وہ ہمیں کھا نہیں پا رہی تھیں۔ کیا تم اس بات یقین کر سکتے ہو ہیری؟''

سچائی پر مبنی جواب تو 'ہاں' ہی تھا۔ ہیری کو بڑی آسانی سے وہ بھیانک منظر یاد آ گیا جب اس کا اور رون کا ان مکڑیوں سے پالا پڑا تھا۔ حقیقت تسلیم کرنے کیلئے یہ بات تو بے حد واضح تھی کہ صرف ایرا گاگ ہی انہیں ہیگر ڈ کو کھانے سے روک رکھا تھا۔

''پہلے جنگل کا کوئی ایسا حصہ نہیں تھا جہاں ہم نہ جا سکتے تھے۔'' ہیگر ڈ نے اپنا سر ہلایا۔ ''ہم تمہیں بتا دیں، ایرا گاگ کے بدن کو وہاں سے لانا کوئی آسان کام نہیں تھا...... وہ مکڑیاں عام طور پر مرنے والی ساتھی مکڑی کو کھا لیتی ہیں...... مگر ہم اسے پورے اعزاز کے ساتھ دفنانا چاہتے تھے......صرف پورے اعزاز سے......''

وہ دوبارہ سسکیاں بھرنے لگا اور ہیری نے ایک بار پھر اس کی کہنی کو تھپتھپانے کا سلسلہ جاری رکھا۔ ایسا کرتے ہوئے اس نے کہا (کیونکہ سعادتیال اسے بتا رہا تھا کہ یہیں کرنا صحیح ہے) ''ہیگر ڈ! جب میں یہاں آ رہا تھا تو پروفیسر سلگ ہارن مجھے راستے میں مل گئے تھے......''

''تم کسی مشکل میں تو نہیں پھنس گئے ہو، ہے نا؟'' ہیگر ڈ نے خوفزدہ انداز میں سر اُٹھا کر اس کی طرف دیکھا۔ ''ہم جانتے ہیں کہ تمہیں رات کو سکول سے باہر نہیں ہونا چاہئے، یہ ہماری ہی غلطی ہے......''

''نہیں......نہیں......سنو تو سہی! جب انہیں یہ معلوم ہوا کہ میں کہاں اور کس لئے جا رہا ہوں تو انہوں نے کہا کہ یہ تو بڑی اچھی بات ہے، اور پھر انہوں نے یہ بھی کہا کہ وہ ایراگاگ کے احترام میں عزت دینے کیلئے وہ خود بھی یہیں آنا چاہتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ وہ کپڑے بدلنے کیلئے گئے ہیں......اور انہوں نے کہا تھا کہ وہ کچھ بوتلیں بھی ساتھ لے آئیں گے تا کہ ہم ایراگاگ کی یاد میں پی سکیں......''

''واقعی! انہوں نے ایسا کہا؟'' ہیگر ڈ نے حیرانگی سے کہا۔ یہ واضح تھا کہ یہ بات بھی اس کے دل میں اتر کر رہ گئی تھی۔ ''یہ تو......یہ تو انہوں نے نہایت اچھا کیا اور تمہیں پکڑا بھی نہیں۔ ہمارا پہلے کبھی ہورث سے سے زیادہ پالا نہیں پڑا ہے......ایراگاگ کو دفنانے آ رہے ہیں، واہ......ایراگاگ کو یہ بات یقیناً پسند آئے گی۔''

ہیری نے دل ہی دل میں سوچا کہ ایراگاگ کو سلگ ہارن کے بارے میں صرف یہی بات پسند آئی ہوتی کہ ان کے بدن پر ڈھیر سارا گوشت موجود تھا جسے وہ خوب جم کر کھا سکتا تھا پھر ہیری چلتے ہوئے ہیگر ڈ کے جھونپڑے کی عقبی کھڑکی کے پاس پہنچ گیا جہاں سے اس نے یہ بھانک منظر دیکھا کہ باہر ایک دیوہیکل مردہ مکڑا پیٹھ کے بل لیٹا ہوا تھا اور اس کے پیر پیٹ کی طرف مڑ تڑ کر الجھے ہوئے تھے۔

''ہیگر ڈ! کیا ہم اسے تمہارے باغیچے میں دفنائیں گے؟''

''ہم نے سوچا تھا، کدو والی کیاری سے کچھ آگے......'' ہیگر ڈ نے رندھی ہوئی آواز میں کہا۔ ''ہم نے اس کی قبر کھود لی ہے۔ بس سوچا تھا کہ ہم اس کے بارے میں کچھ اچھی باتیں کہہ لیں......کچھ یادگاری لمحات کی یادیں......تم تو جانتے ہی ہو!''

اس کی آواز کانپنے لگی اور شکستہ ہو گئی۔ دروازے پر ایک دستک ہوئی۔ چلتے چلتے اس نے اپنی ناک بڑے دھبے دار رومال سے صاف کی۔ سلگ ہارن جلدی سے اندر داخل ہوئے۔ ان کے پاس کئی بوتلیں تھیں اور وہ ایک گہرا سیاہ چوغہ پہنے ہوئے تھے۔

''اوہ ہیگر ڈ!'' انہوں نے مغموم آواز میں کہا۔ ''تمہیں جس تکلیف دہ صدمے سے دوچار ہونا پڑا ہے، اس کے بارے میں سن کر بے حد افسوس ہوا۔''

''یہ آپ کا بڑا پن ہے۔'' ہیگر ڈ نے کہا۔ ''بہت بہت شکریہ! اور ہیری کو سزا نہ دینے کیلئے بھی بہت بہت شکریہ......!''

''میں ایسا کبھی خواب میں بھی نہیں سوچ سکتا تھا۔'' سلگ ہارن نے کہا۔ ''بے حد دُکھ بھری رات ہے...... بے حد دُکھ بھری رات......اوہ! وہ جانور کہاں ہے؟''

''وہاں باہر ہے۔'' ہیگر ڈ نے کانپتی ہوئی آواز میں کہا۔ ''تو کیا......تو کیا......ہم یہ کام کر دیں؟''

وہ تینوں عقبی دروازے سے نکل کر باغیچے میں پہنچ گئے۔ چاند درختوں کے درمیان زردی مائل سفید رنگت میں چمک رہا تھا۔ چاندنی اور ہیگرڈ کی کھڑکی سے آتی ہوئی روشنی ایراگاگ کے مردہ جسم پر چمک رہی تھی جو ایک بڑے گڑھے کے کنارے پر پڑا ہوا تھا۔ اس کے قریب ہی دس فٹ اونچا تازہ مٹی کا ڈھیر بھی موجود تھا جو اسی گڑھے سے کھود کر نکالی گئی تھی۔

''بہت خوب!'' سلگ ہارن نے مکڑے کے سر والے حصے کے قریب پہنچتے ہوئے کہا۔ جہاں آٹھ دودھیا آنکھیں آسمان کو سونی نظروں سے دیکھ رہی تھی اور دو کافی بڑی خمدار چمٹیاں چاندنی میں چمک رہی تھیں۔ جب سلگ ہارن چمٹیوں کے اوپر والے بالوں سے بھرے سر کو غور سے دیکھنے کیلئے جھکے تو ہیری کو بوتلوں کی ہلکی سی کھنک سنائی دے گئی۔

ہیگرڈ نے آنسو بہاتے ہوئے سلگ ہارن کی پشت کے پیچھے سے کہا۔ ''ہر فرد ان کے حسن و جمال کی قدر نہیں کر سکتا ہے۔ ہورث! ہمیں معلوم نہیں تھا کہ آپ ایراگاگ جیسے جانداروں میں بھی دلچسپی رکھتے ہیں......''

''دلچسپی؟ اوہ نہیں ہیگرڈ! میں تو ان کا بے حد احترام کرتا ہوں۔'' سلگ ہارن نے مردہ مکڑے سے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔ ہیری کو ان کے چوغے کے نیچے ایک بوتل کی چمک غائب ہوتی ہوئی دکھائی دے گئی تھی حالانکہ ہیگرڈ ایک بار پھر اپنی آنکھیں پونچھ رہا تھا، اس لئے وہ کچھ بھی نہیں دیکھ پایا۔ ''اب...... کیا ہم تدفین کی رسم شروع کریں؟''

ہیگرڈ نے سر جھکایا اور آگے بڑھا۔ اس نے دیوہیکل مکڑے کو اپنے بڑے ہاتھوں سے دھکا لگا کر پیچھے کی طرف دھکیلا۔ ایک زبردست ہنکار بھرتے ہوئے اسے اندھیرے گڑھے میں لڑھکا دیا۔ مکڑا بھیانک آواز کے ساتھ گڑھے کی سطح کے ساتھ جا ٹکرایا۔ ہیگرڈ ایک بار پھر رونے لگا۔

''ظاہر ہے، یہ تمہارے لئے کافی مشکل ہے کیونکہ تم اسے اچھی طرح سے جانتے تھے۔'' سلگ ہارن نے کہا جو ہیری کی ہی طرح ہیگرڈ کی کہنی سے اوپر نہیں ہاتھ پہنچا سکتے تھے مگر اسی کو تھپتھپا کر تسلی دینے کی کوشش کر رہے تھے۔ ''میں کچھ الفاظ کہنا چاہوں گا......''

ہیری نے سوچا کہ سلگ ہارن کے پاس ایراگاگ کا ڈھیر سارا زہر پہنچ چکا ہوگا کیونکہ ان کے چہرے پر بے پناہ خوشی بھرے اطمینان کی جھلک دکھائی دے رہی تھی جب وہ گڑھے کے کنارے پر پہنچ کر دھیمی اور کپکپاتی ہوئی آواز میں بولے۔

''الوداع، ایراگاگ! مکڑیوں کے بادشاہ! تمہاری جان پہچان والے، تمہاری طویل رفاقت اور وفاداردوستی کو کبھی فراموش نہیں کر پائیں گے۔ حالانکہ تمہارا یہ بدن ہمیشہ کیلئے فنا ہو جائے گا مگر تمہاری روح جنگل میں اپنے گھر کے درودیوار کے آر پار منڈلاتی رہے گی۔ تمہارے کئی آنکھوں والی اولاد ہمیشہ پھلتی پھولتی رہے گی اور تمہارے انسانی دوستوں کو اس تکلیف دہ کمی کو جھیلنے کی قوت ملے......''

''آپ نے...... آپ نے...... بہت دلکش بات کہی!'' ہیگرڈ چیخا اور مٹی کے ڈھیر پر گر کر پہلے سے زیادہ تیز رونے لگا۔

''ارے...... ارے!'' سلگ ہارن نے اپنی چھڑی لہرائی، جس سے مٹی کا ایک بڑا تودا ہوا میں بلند ہوا اور مردہ مکڑے کے بے جان جسم پر ایک دھماکے کے ساتھ جا گرا۔ مکڑا منوں مٹی کے تلے دب چکا تھا۔ گڑھا بالکل بھر چکا تھا وہاں ایک ٹیلہ سا بنا ہوا دکھائی دے

رہا تھا۔''اب ہم اندر چلتے ہیں اور اس کے احترام میں کچھ پی لیتے ہیں، ہیری! اس کے دوسری طرف رہو، ہاں ایسے...... چلو اُٹھو ہیگرڈ!...... بہت خوب......''

انہوں نے ہیگرڈ کو میز کے قریب ایک کرسی پر بٹھا دیا۔ دفنانے کے دوران فینگ اپنی ٹوکری میں چھپا ہوا تھا، اب وہ ان کی طرف آہستگی سے چلتا ہوا آیا اور اس نے ہمیشہ کی طرح اپنا بھاری سر ہیری کی گود میں رکھ دیا۔ سلگ ہارن نے شراب کی ایک بوتل کھول لی۔

''میں نے ان سب میں زہر کی موجودگی کی تحقیق کر لی ہے۔'' انہوں نے ہیری کو یقین دہانی کراتے ہوئے کہا اور پہلی بوتل کا زیادہ تر حصہ ہیگرڈ کے بالٹی کے شکل والے بڑے پیالے میں ڈال کر اس کی طرف بڑھائی۔ ''تمہارے دوست 'روپرٹ' کے ساتھ ساتھ جو کچھ ہوا تھا، اس کے بعد میں ایک گھریلو خرس کو ہر بوتل میں چکھا کر اس کی جانچ کرتا ہوں......''

ہیری کے ذہن میں وہ منظر پھیل گیا کہ اگر ہرمائنی کو گھریلو خرسوں کے ساتھ اس طرح کے سلوک کی خبر ہو جائے تو اس کے چہرے پر کیسے جذبات رقصاں ہوں گے۔ اس نے فیصلہ کیا کہ وہ اسے یہ بات کبھی نہیں بتائے گا۔

''اور یہ ایک ہیری کیلئے......'' سلگ ہارن نے دوسری بوتل کو دو مگوں میں ڈالتے ہوئے کہا۔ ''اور ایک میرے لئے...... ٹھیک ہے!'' انہوں نے اپنے مگ کو اونچا اُٹھاتے ہوئے کہا۔ ''ایراگاگ کے نام پر......''

''ایراگاگ......'' ہیری اور ہیگرڈ نے ایک ساتھ کہا۔

سلگ ہارن اور ہیگرڈ نے خوب دل کھول کر پی۔ بہرحال، ہیری کا راستہ سعادتیال نے روشن کر رکھا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ اسے نہیں پینا چاہئے، اس لئے اس نے گھونٹ بھرنے کی اداکاری کرتے ہوئے مگ کو ہونٹوں سے پیچھے ہٹایا اور اپنے نزدیک پڑی ہوئی میز پر رکھ دیا۔

''جانتے ہیں! ہم نے اسے انڈے سے پیدا کیا تھا جب وہ باہر آیا تھا تو اتنا سا تھا، کسی پلّے جتنا......''

''واقعی!'' سلگ ہارن نے منہ پھاڑ کر کہا۔

''ہم اسے سکول کی ایک الماری میں رکھا کرتے تھے، جب تک کہ...... اوہ!''

ہیگرڈ کا چہرہ سیاہ پڑ گیا اور ہیری اس کی وجہ جانتا تھا، ٹام رڈل نے ہیگرڈ کو مکاری سے سکول سے باہر نکلوا دیا تھا۔ بہرحال، ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے سلگ ہارن اس کی بات سن ہی نہیں رہے تھے۔ وہ تو چھت کی طرف دیکھ رہے تھے، جہاں بہت سے پیتل کے برتن لٹک رہے تھے اور چمکدار سفید بالوں کی ایک لمبی ریشمی رسّی لٹک رہی تھی۔

''ہیگرڈ! کہیں یہ یک سنگھے کے بال تو نہیں ہیں؟''

''اوہ ہاں!'' ہیگرڈ نے اُداسی بھرے لہجے میں کہا۔ ''ان کی دُموں سے نکل جاتے ہیں، آپ تو جانتے ہی ہیں کہ جنگل کی خاردار جھاڑیوں پر یہ اکثر لٹکے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔''

''مگر ہیگرڈ کیا تم جانتے ہو کہ یہ کتنے مفید اور بیش قیمت ہوتے ہیں؟''

''جب کوئی جانور زخمی ہو جاتا ہے تو ہم ان کا استعمال ان کے زخم پر بطور پٹی باندھنے کیلئے کرتے ہیں۔'' ہیگرڈ نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔ ''یہ نہایت فائدہ مند ثابت ہوتے ہیں...... نہایت مضبوط پٹی بندھتی ہے، زخم ٹھیک ہونے تک بالکل کھلتی نہیں ہے......''

سلگ ہارن نے اپنے مگ سے ایک لمبا گھونٹ پیا اور کمال ہوشیاری سے جھونپڑے میں چاروں طرف باریک بین نظر دوڑائی۔ ہیری جانتا تھا کہ وہ اور قیمتی چیزوں کی تلاش کر رہے تھے جن سے وہ وافر مقدار میں گیلن کما سکیں جن سے وہ اپنی ضروریات زندگی کے ساتھ ساتھ پرانی شراب کی طلب، اناناس ٹافیوں کے بھرے ڈبے اور مخملیں واسکٹوں کو خریداری کر سکیں۔ انہوں نے ہیگرڈ اور اپنے مگوں کو دوبارہ بھرنے کے بعد اس سے دلچسپی کے ساتھ پوچھا کہ ان دنوں جنگل میں کون کون سے جاندار رہتے ہیں؟ اور ہیگرڈ ان کی کتنی عمدگی سے دیکھ بھال کرتا ہے؟ ہیگرڈ شراب کے نشے اور سلگ ہارن کی چاپلوسی بھری تعریفوں سے پھول کر کپا ہو گیا تھا، اس نے اب اپنی آنکھیں پونچھنا بند کر دیں اور برطِ شجر کی نشو ونما کے بارے میں تفصیلی وضاحت کرنے لگا۔

اس موڑ پر سعادتیال نے ہیری کو ایک خفیف سا جھٹکا دیا۔ اس نے دیکھا کہ سلگ ہارن جو بوتلیں لائے تھے وہ ختم ہو رہی تھیں۔ ہیری نے اب تک زیر لب 'از سر نو بھرائی' والا جادوئی کلمہ استعمال نہیں کیا تھا مگر ہیری نے پوری یکسوئی سے سوچا۔ آج رات کو سب کچھ ممکن ہو سکتا تھا۔ ہیگرڈ اور سلگ ہارن کی نظروں سے بچا کر (جو ڈریگن کے انڈوں کے غیر قانونی کاروبار کے بارے میں ایک دوسرے کو کہانیاں سنانے میں مصروف تھے) ہیری نے اپنی چھڑی میز کے نیچے رکھی خالی بوتلوں کی طرف لہرائی۔ اگلے ہی لمحے وہ دوبارہ سے بھر گئی تھیں۔

ایک آدھ گھنٹے بعد ہیگرڈ اور سلگ ہارن عجیب سے لوگوں اور نامانوس چیزوں کے نام لے لے کر جام پینے لگے۔ ہوگورٹس کے نام پر، ڈمبل ڈور کے نام پر، گھریلو خرسوں کی بنائی ہوئی شراب کے نام پر اور......

''ہیری پوٹر کے نام پر......'' ہیگرڈ دیوانگی کے عالم میں چیخا جب اس نے اپنی چودھویں بالٹی والا پیالہ خالی کرتے ہوئے اسے ٹھوڑی پر چھلکایا۔

''اوہ ہاں واقعی!'' سلگ ہارن نے تھوڑی بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔ ''ہیری پوٹر! جادوگروں کا نجات دہندہ! جس میں...... دیکھو تو کوئی خاص بات ہے۔'' انہوں نے بڑبڑاتے ہوئے اپنا مگ بھی خالی کر دیا۔

کچھ دیر بعد ہی ہیگرڈ کی آنکھوں میں دوبارہ آنسو بہنے لگے اور اس نے یک سنگھے کے بالوں کا پورا گچھا سلگ ہارن کو دے دیا جو اسے لے کر جیب میں ٹھونستے ہوئے چیخے۔ ''دوستوں کے نام پر...... سخاوت و فیاضی کے نام پر...... دس گیلن والے ایک بال کے نام پر......''

اس کے کچھ لمحوں بعد ہیگرڈ اور سلگ ہارن ایک دوسرے کی بانہوں میں بانہیں ڈالے بیٹھے تھے اور ایک مرے ہوئے جادوگر اُوڈو کے بارے میں ایک دکھ بھرا گیت گا رہے تھے۔

''اوہ اچھے لوگ جلدی ہی مر جاتے ہیں۔'' ہیگرڈ نے بڑبڑایا اور میز پر نیچے جھک گیا، اس کی آنکھیں تھوڑی بھینگی دکھائی دینے لگیں مگر سلگ ہارن آگے بھی گاتے رہے۔ ''ہمارے ڈیڈی کے جانے کی عمر نہیں تھی، نہ ہی تمہارے ممی ڈیڈی کی تھی، ہیری......'' ہیگرڈ کی آنکھوں کے کونوں سے دوبارہ موٹے موٹے آنسو ٹپکنے لگے۔ اس نے ہیری کا ہاتھ پکڑ کر اس سے زبردستی ہاتھ ملایا اور بڑبڑایا۔ ''اپنے وقت کے سب سے اچھے جادوگر اور جادوگرنی تھے وہ......ایک خوفناک چیز......بس خوفناک چیز......''

دوسری طرف سلگ ہارن مغموم آواز میں گا رہے تھے۔

اور اوڈو جیسے مرد کمال کو جب وہ اُٹھا کر لائے گھر

اسی جگہ پر لاش کو رکھا جہاں گیا تھا اس کا بچپن گزر

کیا اس کا ہیٹ الٹا اور اسے سنگلاخ قبر میں لٹا دیا

سینے پہ اس کے رکھ دی چھڑی اور اس کو کیا دو ٹکڑ

''وحشت ناک......'' ہیگرڈ نے ہنکار بھری اور اس کا بڑا کھچڑی سر اس کے بازوؤں پر ایک طرف لڑھک گیا۔ وہ سو چکا تھا اور زور زور سے خراٹے لینے لگا۔

''اوہ معاف کرنا......'' سلگ ہارن نے ہچکی لیتے ہوئے کہا۔ ''اپنی زندگی بچانے کیلئے بھی گانا صحیح طرح سے نہیں گا سکتا......''

''ہیگرڈ آپ کے گانے کے بارے میں نہیں کہہ رہا تھا۔'' ہیری نے آہستگی سے کہا۔ ''وہ تو میرے ممی ڈیڈی کے بارے میں بات کر رہا تھا۔''

''اوہ!'' سلگ ہارن نے بڑی سی ڈکار کو روکتے ہوئے کہا۔ ''آہ عزیز! ہاں وہ سچ مچ کافی خوفناک تھا......واقعی بے حد بھیانک ......دل دہلا دینے والا......''

انہیں شاید سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کہیں؟ ان کا مگ دوبارہ بھرتا رہا۔

''مجھے...... مجھے نہیں لگتا ہے کہ تمہیں وہ حادثہ یاد ہوگا، ہیری؟'' انہوں نے عجیب انداز میں کہا۔

ہیری نے اپنی آنکھیں ہیگرڈ کے بھاری خراٹوں سے ہلتی ہوئی موم بتی کے شعلے پر جماتے ہوئے کہا۔ ''نہیں! جب وہ حادثہ ہوا تھا تو میں صرف ایک سال کا تھا مگر اب مجھے کافی کچھ معلوم ہو چکا ہے کہ وہاں کیا ہوا تھا؟ میرے ڈیڈی کی موت پہلے ہوئی تھی، کیا آپ یہ بات جانتے ہیں؟''

''میں......میں نہیں جانتا ہوں!'' سلگ ہارن نے مغموم آواز میں کہا۔

''ہاں!'' ہیری نے کہا۔ ''والڈی مورٹ نے انہیں قتل کر دیا اور پھر ان کی لاش پھلانگ کر میری ماں کی طرف بڑھا تھا......''
سلگ ہارن کانپ کر رہ گئے لیکن وہ اپنی دہشت بھری نگاہ ہیری کے چہرے سے نہیں ہٹا پائے۔
''اس نے میری ماں کو راستے سے ہٹ جانے کیلئے کہا'' ہیری نے سلگ ہارن کی دہشت کو نظر انداز کرتے ہوئے سنگدلی سے کہا۔ ''اس نے مجھے خود بتایا تھا کہ میری ماں کو مرنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ وہ تو صرف مجھے مارنا چاہتا تھا۔ وہ بھاگ سکتی تھیں......''
''اوہ......'' سلگ ہارن نے سانس کھینچتے ہوئے کہا۔ ''وہ بھاگ......اسے ضرورت نہیں تھی......اُف خدایا...... یہ بے حد خوفناک ہے......''
''یہ خوفناک ہے، ہے نا؟'' ہیری نے کہا۔ اب اس کی آواز ڈرامائی طور پر بڑبڑاہٹ جیسی نیچی ہوگئی تھی۔ ''مگر وہ اپنی جگہ سے ہلیں تک نہیں۔ ڈیڈی پہلے ہی مر چکے تھے......مگر وہ مجھے نہیں مرنے دینا چاہتی تھیں۔ انہوں نے والڈی مورٹ کے سامنے فریاد کی......مگر وہ محض سفاکی سے ہنس دیا......''
''اوہ بس کرو...... بہت ہو گیا...... بہت ہو گیا!'' سلگ ہارن نے اچانک کہا اور ایک کانپتا ہوا ہاتھ اُٹھایا۔ ''واقعی......میرے پیارے نوجوان! بہت ہو گیا...... میں بوڑھا ہو چکا ہوں......میرے اعصاب اسے نہیں جھیل پائیں گے......میں مزید نہیں سننا چاہتا ہوں......نہیں سننا چاہتا!''
''میں بھول گیا تھا'' ہیری نے جھوٹ بول دیا کیونکہ سعادتیال اسے ایسا ہی کرنے کیلئے ہدایت کر رہا تھا۔ ''آپ کو تو وہ نہایت پسند تھیں، ہے نا؟''
''پسند تھیں؟'' سلگ ہارن نے تڑپ کر کہا اور ان کی آنکھوں میں اب دوبارہ آنسو بھر آئے تھے۔ ''میں تصور بھی نہیں کر سکتا ہوں کہ جو بھی اس سے ملا ہو، وہ اسے پسند نہ کرے...... بے حد بہادر...... بہت خوش مزاج......دلچسپ طبیعت کی مالک...... یہ سب سے خوفناک چیز تھی......''
''مگر آپ ان کے بیٹے کی کوئی مدد نہیں کریں گے'' ہیری نے تلخی سے کہا۔ ''انہوں نے میری خاطر اپنی جان دے دی مگر آپ ایک یاد نہیں دیں گے......''
ہیگرڈ کے خراٹے جھونپڑے میں گونج رہے تھے۔ ہیری نے سلگ ہارن کی آنسو بھری آنکھوں میں دیکھا، وہ اس سے اپنی نظریں چرا نہیں پائے۔
''ایسا مت کہو......'' انہوں نے سرگوشی نما لہجے میں کہا۔ ''اس کا تو کوئی سوال ہی نہیں پیدا ہوتا ہے......اگر وہ یاد تمہاری مدد کر پاتی......مگر اس سے کوئی زیادہ فائدہ نہیں ہو سکتا ہے......''
''وہ یاد فائدہ دے سکتی ہے'' ہیری نے صاف گوئی سے کہا۔ ''ڈمبل ڈور کو حقیقت جاننے کی ضرورت ہے...... مجھے حقیقت

جاننے کی ضرورت ہے......''

اسے معلوم تھا کہ وہ پوری طرح محفوظ تھا۔ سعادتیال اسے بتا رہا تھا کہ سلگ ہارن کو صبح تک اس میں سے کچھ بھی یاد نہیں رہے گا۔ سلگ ہارن کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے ہیری تھوڑا آگے جھک گیا۔ ''میں نجات دہندہ ہوں۔ مجھے اسے ہلاک کرنا ہے...... مجھے اس یاد کی ضرورت ہے۔''

سلگ ہارن کا چہرہ پہلے سے زیادہ فق پڑ چکا تھا، ان کا ماتھا پسینے سے شرابور ہو رہا تھا اور موم بتی کی روشنی میں چمکتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''تم نجات دہندہ ہو......؟''

''بالکل...... میں ہوں!'' ہیری نے آہستگی سے کہا۔

''مگر میرے پیارے نوجوان!...... تم بہت بڑی چیز مانگ رہے ہو...... دراصل تم مجھ سے یہ مانگ رہے ہو کہ میں اس جادوگر کو ......نیست و نابود کرنے میں تمہاری مدد کروں......''

''کیا آپ اس جادوگر کو تباہ و برباد ہوتا ہوا نہیں دیکھنا چاہتے جس نے بے رحمی کے ساتھ للّی ایوانس کو ہلاک کر ڈالا؟......'' ہیری نے پھنکارتے ہوئے کہا۔

''ہیری...... ہیری! میں چاہتا ہوں مگر......''

''آپ بری طرح سے خوفزدہ ہیں کہ اسے معلوم ہو جائے گا کہ آپ نے میری مدد کی تھی۔''

سلگ ہارن نے کوئی جواب نہیں دیا، وہ واقعی شدید خوفزدہ دکھائی دے رہے تھے۔

''پروفیسر! آپ بھی میری ماں کی طرح بہادر بنئے......''

سلگ ہارن نے اپنا موٹا ہاتھ اُٹھایا اور کانپتی ہوئی انگلیوں کو منہ پر رکھ لیا۔ پل بھر کیلئے وہ کسی بڑے بچے کی طرح دکھائی دیئے۔

''مجھے اس پر فخر نہیں ہے......'' وہ اپنی انگلیوں کے بیچ سے بڑبڑائے۔ ''مجھے اس بات پر ندامت ہوتی ہے جو اس...... اس یاد میں ہے...... میرا خیال ہے کہ اس دن مجھ سے نہایت احمقانہ حرکت سرزد ہو گئی تھی......''

''وہ یاد آپ مجھے دے کر اس کا حساب برابر کر سکتے ہیں۔'' ہیری نے کہا۔ ''یقین کیجئے کہ یہ بہت جرأتمندانہ اور مہذب کام ثابت ہوگا۔''

ہیگرڈ نیند میں ہی ہلا اور پھر خراٹے لینے لگا۔ سلگ ہارن اور ہیری موم بتی کی ہلتی ہوئی لو کے اوپر ایک دوسرے کو دیکھتے رہے۔ ایک نہایت طویل خاموشی چھا چکی تھی مگر سعادتیال نے ہیری کو احساس کرا دیا تھا کہ وہ اسے توڑنے کے بجائے صبر و تحمل سے انتظار کرے......

پھر بہت آہستگی کے ساتھ سلگ ہارن نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈال کر چھڑی باہر نکالی۔ انہوں نے اپنی دوسرا ہاتھ چوغے میں ڈال کر ایک ننھی سی بوتل برآمد کی۔ اب بھی ہیری کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سلگ ہارن نے اپنی چھڑی کی نوک اپنی کنپٹی سے لگائی اور اسے کھینچ لیا۔ جس سے یاد کا ایک لمبا چاندی جیسا دھاگہ چھڑی کی نوک سے چپکتا ہوا اس وقت تک نکلتا چلا گیا جب تک کہ یہ خود بخود ٹوٹ نہیں گیا اور ہیری کو محسوس ہوا کہ یہ یاد کافی طویل اور طویل ہوتی جا رہی تھی۔ جب وہ ٹوٹ کر چھڑی کی نوک کے نیچے جھولنے لگا تو سلگ ہارن نے مقناطیسی انداز میں اسے ننھی بوتل میں بھر دیا جہاں وہ سانپ کی مانند کنڈلی مار کر نیچے بیٹھتا چلا گیا۔ جب یادوالا سارا دھاگہ ننھی بوتل میں چلا گیا تو انہوں نے کانپتے ہاتھوں سے بوتل کے منہ پر کارک لگا دیا۔ یاد کا چمکدار محلول بوتل میں اوپر نیچے گھوم رہا تھا۔ انہوں نے ننھی بوتل ہیری کے ہاتھ میں تھما دی۔

''بہت بہت شکریہ پروفیسر!''

''تم ایک اچھے لڑکے ہو!'' پروفیسر سلگ ہارن نے کہا اور آنسوان کے موٹے گال سے بہتے ہوئے ان کی مونچھوں میں گھس گئے۔ ''اور تمہاری آنکھیں بالکل اس کے جیسی ہیں...... اسے دیکھنے کے بعد میرے بارے میں زیادہ غلط مت سوچنا...... میں شرمندگی بالکل برداشت نہیں کر پاؤں گا......''

اتنا کہنے کے بعد انہوں نے بھی اپنا سر اپنے پھیلے ہوئے بازوؤں پر رکھا اور ایک گہری آہ بھری اور پھر نیند کی وادی میں اترتے چلے گئے......

☆☆☆☆

تیئیسواں باب

# پٹاری پٹوری

ہیری جب سکول میں واپس داخل ہوا تو اسے محسوس ہوا کہ سعادتیال کے اثرات کم ہونے لگے تھے۔صدر دروازے پر تالانہیں لگا تھا مگر تیسری منزل پر اسے پیوس نامی بھوت مل گیا اور ہیری کو ایک مختصر خفیہ راستے پر مڑ کر اس سے بال بال بچنا پڑا۔جب اس نے فربہ عورت کی تصویر کے پاس پہنچ کر اپنا غیبی چوغہ اتارا تو اسے حیرانی ہوئی کہ وہ قطعی مدد کرنے پر آمادہ نہیں تھی۔

''یہ کوئی آنے کا وقت ہے؟''

''مجھے واقعی افسوس ہے...... مجھے کسی اہم کام کیلئے باہر جانا پڑا تھا......''

''دیکھو! اندر جانے کی شناخت نصف شب کو تبدیل ہو جاتی ہے،اس لئے تمہیں آج رات باہر راہداری میں ہی سونا پڑے گا۔ ٹھیک ہے؟''

''تم یقیناً مذاق کر رہی ہو!'' ہیری نے کہا۔''بھلا شناخت آدھی رات کو بدلنے کی کیا تک ہے؟''

''ایسا ہی ہوتا ہے۔'' فربہ عورت نے دوٹوک انداز میں کہا۔''اگر تمہیں کسی قسم کی پریشانی ہو تو تم جا کر ہیڈ ماسٹر سے شکایت کر سکتے ہو۔انہوں نے ہی حفاظتی انتظام کے تحت ایسا کیا ہے۔''

''واہ واہ......'' ہیری نے تلخی سے کہا اور فرش کی طرف دیکھا۔''بہت خوب!...... دیکھو! اگر وہ یہاں ہوتے تو میں جا کر ان سے بات کر لیتا کیونکہ انہی کے کہنے پر تو میں......''

''وہ یہیں موجود ہیں!'' اس کے عقب میں سے ایک آواز سنائی دی۔''پروفیسر ڈمبل ڈور ایک گھنٹہ قبل ہی لوٹ آئے ہیں......''

لگ بھگ سر کٹا نکولس نامی بھوت ہیری کی طرف اُڑتا ہوا چلا آ رہا تھا اور اس کا سر ہمیشہ کی طرح اس کے گلوبند پر جھولتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''مجھے خونی نواب نے بتایا تھا جس نے انہیں آتے ہوئے دیکھا تھا،نواب کے مطابق ڈمبل ڈور بہت خوشگوار مزاج میں دکھائی دے رہے تھے،ظاہر ہے کہ وہ تھوڑے تھکے ہوئے بھی تھے۔'' نک نے ہیری کے قریب پہنچ کر بتایا۔

''وہ کہاں ہیں؟'' ہیری نے پوچھا اوراس کا دل اچھلنے لگا۔

''اوہ فلکیات والے مینار کے اوپر چہل قدمی کرر ہا ہے، یہ اس کا پسندیدہ مشغلہ ہے......''

''میں خونی نواب کے بارے میں نہیں، ڈمبل ڈور کے بارے میں پوچھ رہا ہوں!''

''اوہ......وہ تو اپنے دفتر میں موجود ہیں۔خونی نواب نے بتایا تھا کہ ان کے انداز سے کچھ ایسا محسوس ہوتا تھا کہ وہ سونے سے قبل کوئی ضروری کام نمٹانا چاہتے ہوں......'' نک نے کہا۔

''بالکل......وہ نمٹانا چاہئیں گے!'' ہیری نے کہا اوراس کے سینے میں جوش وخروش کا مدوجزر بہنے لگا جب اس نے ڈمبل ڈور کو یہ بتانے پر فیصلہ کیا کہ اس نے یاد حاصل کر لی ہے۔وہ الٹے پیروں پلٹا اور دوبارہ راہداری میں بھاگنے لگا۔اس نے فربہ عورت کی بات بھی نظرانداز کردی جو اس کے عقب میں چیختے ہوئے کہہ رہی تھی۔

''لوٹ آؤ......دیکھو! میں مذاق کررہی تھی، میں محض اس لئے خفا ہوگئی تھی کہ تم نے مجھے شاندار نیند سے جگا دیا تھا۔شناخت اب بھی 'لٹولا روا' ہی ہے۔''

مگر تب تک ہیری دھڑ دھڑاتا ہوا راہداری کا موڑ مڑ چکا تھا اور کچھ ہی منٹوں بعد وہ ڈمبل ڈور کے میزاب کے سامنے جا پہنچا۔ اس نے 'ترش پاپڑ' کہا، پتھریلا عفریت اچھل کر ایک طرف ہوگیا اوراس نے ہیری کو بل دار سیڑھیوں پر چڑھنے کی اجازت دے دی۔ جب ہیری نے دفتر کا دروازہ کھٹکھٹایا تو ڈمبل ڈور کی آواز سنائی دی۔''اندر آجاؤ......''

ہیری نے آہستگی سے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوا۔ڈمبل ڈور کا دفتر ہمیشہ جیسا ہی دکھائی دیا مگر کھڑکیوں کے دوسری طرف ستاروں بھرا آسمان دکھائی دے رہا تھا۔

''اوہ ہیری......'' ڈمبل ڈور نے حیرانگی سے کہا۔''اتنی رات گئے تمہاری آمد کی خوشی کیونکر نصیب ہورہی ہے؟''

''سر...... یہ مجھے مل گئی ہے......دیکھئے! میں سلگ ہارن کی یاد لے آیا ہوں......''

ہیری نے شیشے کی ننھی بوتل جیب میں سے نکال کر ڈمبل ڈور کو دکھائی۔ایک دو پل کیلئے ہیڈ ماسٹر گم صم نظروں سے اسے دیکھتے رہ گئے پھران کے چہرے پر ایک چوڑی مسکراہٹ پھیلتی چلی گئی۔

''ہیری! یہ تو بہت ہی زبردست خبر سنائی۔بہت ہی زبردست۔میں جانتا تھا کہ یہ کام تم کر سکتے ہو۔'' ڈمبل ڈور کا چہرہ کھل اُٹھا تھا۔

نصف شب بیت چکی تھی۔اس بات کو فراموش کرتے ہوئے وہ اپنی میز کے پیچھے سے نکلے اور اپنے تندرست ہاتھ سے سلگ ہارن کی یادوالی بوتل پکڑی اوراس الماری کی طرف لپکے جس میں تیشہ یادداشت رکھا ہوا تھا۔

''اوراب......'' ڈمبل ڈور نے پتھر کے طاس کو اپنی میز پر رکھتے ہوئے اور بوتل میں بھری ہوئی یاد اس میں انڈیلتے ہوئے کہا۔

''اب آخر ہم دیکھ سکیں گے، ہیری......جلدی کرو!''

ہیری نے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے اپنا سر طاس پر جھکایا اور اس کے پیر دفتر کے فرش سے اُٹھ گئے......ایک بار پھر وہ اندھیرے میں گرنے لگا اور ہورٹ سلگ ہارن کے کئی سال پرانے دفتر میں جا پہنچا۔

وہاں پر زیادہ جواں عمر سلگ ہارن موجود تھے۔ ان کے موٹے، چمکدار، بھوسے کی رنگت والے بال اور سنہری مونچھیں تھیں۔ وہ اپنے دفتر کی آرام دہ کرسی میں دھنسے بیٹھے تھے اور ان کے پاؤں مخملیں کشن پر پڑے آرام کر رہے تھے۔ ان کے ایک ہاتھ میں شراب کا چھوٹا جام تھا اور دوسرا ہاتھ اناناس کی ٹافیوں کے ڈبے میں کچھ ٹٹول رہا تھا۔ سلگ ہارن کے اردگرد نصف درجن لڑکے بیٹھے تھے، جن کے درمیان ٹام رڈل دکھائی دے رہا تھا۔ اس کی ایک انگلی پر مارولو کی سونے کی انگوٹھی چمک رہی تھی۔

جب ڈمبل ڈور ہیری کے پہلو میں پہنچے، اسی لمحے رڈل نے سلگ ہارن سے پوچھا۔

''سر کیا یہ سچ ہے کہ پروفیسر میری تھاٹ ریٹائر ہو رہی ہیں؟''

''ٹام......ٹام......اگر میں جانتا ہوتا تو بھی تمہیں ہرگز نہیں بتاتا۔'' سلگ ہارن نے کہا اور اپنی شکر سے آلودہ انگلی رڈل کو دکھائی حالانکہ انہوں نے آنکھ مار کر یہ احساس دلا دیا تھا کہ انہوں نے اس کے سوال پر برا نہیں مانا تھا۔ ''میں یہ جاننا چاہوں گا کہ تمہیں اتنی معلومات ملتی کہاں ہیں؟ تمہارے پاس تو آدھے اساتذہ سے بھی زیادہ معلومات رہتی ہیں؟''

رڈل مسکرایا۔ باقی لڑکے بھی ہنسے اور اس کی طرف معترف نگاہوں سے دیکھنے لگے۔

''تمہیں جو چیزیں معلوم نہیں ہونا چاہئیں، انہیں جاننے کی تم میں انوکھی قابلیت ہے اور تم قابل ذکر لوگوں سے محتاط انداز میں چاپلوسی بھی کرتے ہو......اناناس کی ٹافیوں کا ڈبہ تحفے میں دینے کیلئے شکریہ! تمہارا اندازہ بالکل درست ہے، یہ میری سب سے پسندیدہ ٹافیاں ہیں۔''

کچھ لڑکے ان کی بات سن کر کھلکھلا کر دوبارہ ہنس پڑے۔

''مجھے یقین ہے کہ تم بیس سال کی عمر میں وزیر جادو ضرور بن سکتے ہو۔ اگر تم مجھے اناناس کی ٹافیاں بھیجتے رہے تو پندرہ سال کی عمر میں بھی بن سکتے ہو۔ میرے محکمے میں بہت عمدہ مراسم ہیں۔''

ٹام رڈل دھیما سا مسکرایا جبکہ باقی طلباء پھر ہنس دیئے۔ ہیری کا دھیان اس طرف گیا کہ وہ لڑکوں کے گروہ میں سب سے بڑا تو نہیں تھا مگر اس کے باوجود وہ سب اسے اپنا سرغنہ تسلیم کر رہے تھے۔

''سر مجھے نہیں لگتا ہے کہ جادوئی وزارت مجھے راس آئے گی۔'' رڈل نے کہا جب سب لوگوں کی ہنسی تھم گئی تھی۔ ''ایک وجہ تو یہ ہے کہ میرے پاس اس منصب کیلئے صحیح حسب ونسب بالکل نہیں ہے......''

اس کے اردگرد کے کچھ لڑکوں نے ایک دوسرے کی طرف مسکرا کر دیکھا۔ ہیری کو یقین تھا کہ وہ اس مذاق پر مسکرا رہے تھے۔

غیر معمولی طور پر وہ جانتے تھے یا انہیں شک تھا کہ ان کے گینگ کے سرغنہ کے اجداد جادوئی معاشرے میں کتنے مشہور تھے؟

''فضول وجہ!'' سلگ ہارن نے تیزی سے کہا۔ ''تمہاری صلاحیتوں اور قابلیت کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ بالکل عیاں ہے کہ تم کسی اعلیٰ جادوگر خاندان سے تعلق رکھتے ہو۔ ٹام! تم بہت دور تک جاؤ گے۔ کسی طالبعلم کے بارے میں میرا اندازہ آج تک غلط ثابت نہیں ہوا ہے......''

اسی لمحے سلگ ہارن کی میز پر رکھی ہوئی سنہری گھڑی نے گھنٹی بجائی اور انہوں نے گھوم کر اس کی طرف دیکھا۔

''اوہ خدایا......! اتنا زیادہ وقت ہو گیا، مجھے پتہ ہی نہیں چلا۔'' وہ بوکھلائے ہوئے بولے۔ ''لڑکو! اب تمہیں یہاں سے فوراً چل دینا چاہیئے۔ ورنہ تم سب کسی مشکل میں پھنس جاؤ گے۔ لسٹرینج! مجھے کل تک تمہارا مقالہ مل جانا چاہیئے ورنہ سزا ملے گی اور ایوری! تمہارے ساتھ بھی یہی سلوک ہو گا۔''

لڑکوں کے ایک ایک کر کے باہر نکلتے ہوئے سلگ ہارن اپنی کرسی سے اُٹھے اور اپنا خالی جام لے کر میز کی طرف بڑھے۔ بہر حال، رڈل پیچھے رُکا رہا۔ ہیری جانتا تھا کہ وہ جان بوجھ کر رُک گیا تھا کیونکہ وہ سلگ ہارن کے ساتھ آخر میں تنہا رہنا چاہتا تھا۔

''دھیان رکھنا ٹام!'' سلگ ہارن نے کہا جب وہ انہوں نے مڑ کر اسے دیکھا کہ وہ ابھی تک وہیں کھڑا تھا۔ ''کہیں تم رات کو بستر سے باہر نہ پکڑے جاؤ......جبکہ تم ایک پری فیکٹ ہو!''

''سر! میں آپ سے کچھ پوچھنا چاہتا تھا؟''

''تو پھر پوچھو......میرے بچے پوچھو!''

''سر میں جاننا چاہتا تھا کہ آپ...... پٹاری پٹوری جادو کے بارے میں کچھ جانتے ہیں؟''

سلگ ہارن نے اس کی طرف گھور کر دیکھا۔ ان کی موٹی انگلیوں لاشعوری طور پر جام کو دبانے لگیں۔

''تاریک جادو سے تحفظ کا فن پر کوئی تحقیقی مقالہ لکھ رہے ہو، ہے نا؟''

مگر ہیری کو معلوم تھا کہ سلگ ہارن بخوبی جانتے تھے کہ یہ سکول کا ہوم ورک نہیں تھا۔

''نہیں سر!'' رڈل نے جلدی سے کہا۔ ''مطالعہ کرتے ہوئے کسی جگہ پر اس جادو کا ذکر آیا تھا اور میں اسے صحیح طرح سمجھ نہیں پایا تھا......''

''دیکھو......ٹام!'' سلگ ہارن نے نرم لہجے میں کہا۔ ''پٹاری پٹوری جادو کے متعلق تمہیں کوئی ایسی کتاب نہیں مل پائے گی جس میں پٹاری پٹوری جادو کی وضاحت ہو۔ یہ بہت ہی قدیمی تاریک جادو ہے۔ بہت ہی زیادہ تاریک......!''

''مگر ظاہر ہے کہ آپ اس کے بارے میں سب کچھ جانتے ہی ہیں، سر؟ میرا کہنے کا مطلب ہے کہ آپ جیسا جادوگر......معاف کیجیئے گا......میرا کہنے ک مطلب ہے کہ اگر آپ مجھے نہیں بتا سکتے...... میں تو بس محض یہ جاننا چاہتا ہوں کہ اگر کوئی مجھے بتا سکتا تھا تو وہ

آپ ہی ہوسکتے ہیں......اس لئے میں نے سوچا کہ آپ سے ہی پوچھ لوں......''

ہیری کے ذہن میں اس انداز نے کافی اثر کیا تھا،اس نے سوچا کہ رڈل نے یہ کام نہایت عمدگی اور ہوشیاری سے کیا تھا۔کسی قدر جھجک کا مظاہرہ، سادہ انداز اور محتاط خوشامد...... کچھ بھی ضرورت سے زیادہ نہیں تھا۔ ہیری کو اڑیل اور ناراض لوگوں سے معلومات نکلوانے کا اتنی سوجھ بوجھ تھی کہ وہ بخوبی جان گیا کہ رڈل اس معاملے میں ضرورت سے زیادہ ہی ماہر تھا۔ وہ جانتا تھا کہ رڈل ان معلومات کا حصول بڑی شدت سے چاہتا تھا شاید کئی ہفتوں تک اس پل کیلئے منصوبہ سازی تیار کرنے پر جتا رہا ہوگا......

''دیکھو!'' سلگ ہارن نے آہستگی سے کہا جواب رڈل کی طرف بالکل نہیں دیکھ رہے تھے بلکہ اناناس کی ٹافیوں کے ڈبے پر لگے ربن پر انگلیاں پھیر رہے تھے۔''ظاہر ہے کہ تمہیں چند چیدہ چیدہ نقطے بتانے سے کوئی فرق نہیں پڑسکتا ہے،صرف اس لئے تاکہ تم اس کا مطلب آسانی سے سمجھ سکو۔ پٹاری پٹوری جادو ایک ایسا تاریک جادو ہوتا ہے، جس میں کوئی جادوگر اپنی رُوح کو سانپ کی مانند ایک پٹاری میں چھپا سکتا ہے......''

''میں یہ سمجھ نہیں پایا کہ ایسا کیسے ہوسکتا ہے،سر؟'' رڈل نے پوچھا۔

اس کی آواز محتاط انداز میں قابو میں تھی حالانکہ ہیری کو معلوم تھا کہ ہیجان انگیزی اس کے رگ و پے میں دوڑ رہی تھی۔

''دیکھو! اس میں جادوگر اپنی روح کو دو ٹکڑوں میں تقسیم کر دیتا ہے۔'' سلگ ہارن نے کہا۔''اور اس کا ایک حصہ اپنے بدن میں رکھتے ہوئے دوسرا حصہ کسی بھی قسم کی چیز میں ڈال کر چھپا دیتا ہے۔ اگر اس کے بدن پر حملہ ہوا اور وہ نیست و نابود بھی ہو جائے تو بھی وہ جادوگر ہلاک نہیں ہوسکتا کیونکہ روح کا دوسرا حصہ زمین سے پیوست رہتا ہے اور وہ محفوظ رہتا ہے مگر ظاہر ہے کہ وہ اس قسم کی صورت حال میں بھی زندہ ہی رہتا ہے......''

سلگ ہارن کے ماتھے پر سلوٹیں گہری ہوگئیں۔ ہیری کو اسی وقت یاد آیا کہ اس نے تقریباً دو سال قبل والڈی مورٹ کے منہ سے کیا سنا تھا......''میرا بدن چلا گیا تھا۔ میری روح بھی کمزور ہوگئی تھی۔ میں سب سے کمزور بھوت سے بھی کہیں زیادہ کمزور تھا......مگر پھر بھی میں زندہ تھا......''

''بہت کم لوگ ہی ایسی زندگی کا انتخاب کریں گے ٹام!...... بے حد کم......اس سے تو موت زیادہ اچھی رہے گی۔''

مگر رڈل کے چہرے پر حرص کے آثار واضح دکھائی دینے لگے تھے۔ اس کے چہرے پر لالچ پھیل چکی تھی اب وہ اپنی نادیدہ حسرت چھپا نہیں پا رہا تھا۔

''روح کو کیسے توڑا جاتا ہے،سر؟''

''دیکھو!'' پروفیسر سلگ ہارن کے چہرے پر پریشانی پھیل گئی تھی اور وہ جز بز دکھائی دے رہے تھے۔''تمہیں یہ سمجھ لینا چاہئے کہ روح کو سالم اور غیر منقسم ہی رہنا چاہئے۔ اس کے دو ٹکڑے کر دینا دراصل اس کی بے حرمتی کرنے کے مترادف ہے۔ یہ فطرت کے

خلاف عمل ہے......''

''مگر ایسا کیسے کیا جا سکتا ہے، سر؟''

''کسی بھی برائی سے......سب سے بڑے کام سے، قتل کر کے......قتل کرنے سے روح کے دو ٹکڑے ہو جاتے ہیں۔ پٹاری پٹوری جادو کا استعمال کرنے پر آمادہ جادوگر اس تکلیف دہ نقصان کا استعمال اپنی افادیت اور لالچ کیلئے کرتے ہیں۔ وہ اپنی منقسم روح کے ٹکڑے کو کسی دوسری چیز میں ڈال......''

''مگر کیسے سر؟''

''اس کام کیلئے ایک جادوئی کلمہ ہوتا ہے......مگر یہ مجھ سے بالکل مت پوچھنا کیونکہ میں نہیں جانتا ہوں۔'' سلگ ہارن نے اپنا سر کسی بوڑھے ہاتھی کی طرح ہلاتے ہوئے کہا، جسے وہ کوئی مچھر مار رہے ہوں۔ ''کیا مجھے دیکھ کر تمہیں ایسا لگتا ہے جیسے میں نے اسے آزما کر دیکھا ہو......کیا مجھے دیکھ کر ایسا لگتا ہے کہ جیسے میں نے کسی کو موت کے گھاٹ اتارا ہو......؟''

''نہیں نہیں سر! ظاہر ہے کہ ایسا کچھ نہیں ہے۔'' رڈل جلدی سے بولا۔ ''مجھے افسوس ہے...... مجھے افسوس ہے، میں آپ کو غمگین نہیں کرنا چاہتا تھا......''

''نہیں نہیں نہیں......میں ہرگز غمگین نہیں ہوا ہوں!'' سلگ ہارن نے روکھے پن سے کہا۔ ''یہ فطری احساس ہے کہ ان معاملوں کے بارے میں تھوڑا بہت تجسس ہونا قابل قبول بات ہے......ضرورت سے زیادہ قابل جادوگر ہمیشہ تاریک جادو کے اس پہلو کے بارے میں زیادہ ہی متجسس اور پر جوش رہتے ہیں......''

''ایسا ہی ہے سر!'' رڈل نے کہا۔ ''میں یہ بات نہیں سمجھ پایا ہوں......صرف تجسس کے باعث......میرا مطلب ہے کہ کیا ایک پٹاری سے زیادہ فائدہ ہو سکتا ہے؟ کیا کوئی اپنی روح کو محض ایک ہی بار منقسم کر سکتا ہے؟ کیا یہ بہتر نہیں ہوگا کہ کوئی اپنی روح کے کئی ٹکڑے کر لے تاکہ وہ زیادہ طاقتور اور محفوظ بن سکے۔ میرا کہنے کا مطلب ہے کہ مثال کے طور پر کیا جادوئی دنیا میں سات سب سے اہم عدد نہیں ہے، کیا سات پٹاریاں......''

''اُف مارلن کی قسم......ٹام!'' سلگ ہارن متوحش انداز میں چیخے۔ ''سات؟ کیا ایک ہی فرد کو قتل کرنے کا خیال بھیانک نہیں ہے۔ اور ویسے بھی......روح کو ایک بار توڑنا ہی بہت سنگین کام ہے......مگر اسے سات ٹکڑوں میں توڑنا......''

سلگ ہارن اب کافی بدحواس دکھائی دے رہے تھے، وہ رڈل کی طرف یوں گھور رہے تھے جیسے انہوں نے اس سے قبل اُسے غور سے نہیں دیکھا تھا۔ ہیری جانتا تھا کہ اب انہیں افسوس ہو رہا ہوگا کہ انہوں نے رڈل سے اس موضوع پر بات چیت ہی کیوں شروع کی تھی؟

''مجھے یہ کہنا ضروری محسوس ہو رہا ہے کہ......'' وہ بڑبڑائے۔ ''ہماری یہ ساری گفتگو محض قیاس آرائی ہی ہے، ہے نا؟ صرف تعلیمی

سمجھ بوجھ کی حد تک......''

''بالکل سر...... یہ تو واضح بات ہے!'' رڈل نے جلدی سے کہا۔

''مگر پھر بھی ٹام!...... میں نے تمہیں جو کچھ بھی بتایا ہے، ہمارے درمیان جو گفتگو ہوئی ہے، اس کے بارے میں کسی سے کچھ مت کہنا۔ لوگ اس بات کو پسند نہیں کریں گے کہ ہم پٹاری پٹوری جادو کے بارے میں باتیں کر رہے تھے...... یہ موضوع ہوگورٹس میں ممنوعہ موضاعات میں شمار کیا جاتا ہے...... ڈمبل ڈور خاص طور پر اس کے سخت مخالف ہیں......''

''میں کسی سے بھی کچھ نہیں کہوں گا سر!'' رڈل نے کہا اور وہ دفتر میں سے باہر نکل گیا۔ ہیری نے اس کے چہرے کی جھلک دیکھ لی تھی جس پر بے پناہ مسرت پھیلی ہوئی تھی۔ یہ ویسا ہی تاثر تھا جو اس کے چہرے پر پہلے بھی ایک بار آیا تھا، جب اسے یہ معلوم ہوا تھا کہ وہ ایک جادوگر ہے۔ مگر اس خوشی سے اس کے چہرے کی خوش طبعی بڑھنے کے بجائے کم ہو کر رہ گئی تھی۔ وہ انسان کم حیوان زیادہ محسوس ہو رہا تھا......

''شکریہ ہیری! چلو اب چلتے ہیں۔'' ڈمبل ڈور نے آہستگی سے کہا۔

جب ہیری، ڈمبل ڈور کے دفتر میں واپس پہنچا تو اس نے دیکھا کہ تب تک ڈمبل ڈور اپنی میز کے پیچھے اپنی نشست پر بیٹھ چکے تھے۔ ہیری بھی سامنے پڑی کرسی پر بیٹھ گیا اور ڈمبل ڈور کے بولنے کا انتظار کرنے لگا۔

''میں طویل عرصے سے ثبوت کے اس ٹکڑے کی تلاش میں پر امید رہا تھا!'' بالآخر ڈمبل ڈور مخاطب ہوئے۔ ''اس نے میرے نظریئے پر درستگی کی مہر ثبت کر دی ہے، جس پر محض قیاسی مفروضے کے تحت کام کر رہا تھا۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ میں صحیح راہ پر گامزن ہوں اور یہ بھی کہ مجھے ابھی مزید کتنا دور جانا ہے؟......''

اچانک ہیری کی توجہ اس طرف مبذول ہوئی کہ دیواروں پر لگی ہوئی تصویروں میں تمام ہیڈ ماسٹر اور ہیڈ مسٹریسیں اب بیدار ہو چکے تھے اور ان کی گفتگو سن رہے تھے۔ سرخ ناک والا موٹا جادوگر تو اپنے کان میں سننے والا آلہ لگا رہا تھا۔

''دیکھو ہیری!'' ڈمبل ڈور نے کہا۔ ''مجھے یقین ہے کہ ہم نے ابھی ابھی جو کچھ سنا ہے، تم اس کی اہمیت کو سمجھتے ہو گے۔ کچھ مہینوں کے فرق کو نظر انداز کر دیا جائے تو تمہاری ہی عمر میں ٹام رڈل یہ معلوم کرنے کی پوری کوشش کر رہا تھا کہ وہ لازوال کیسے بن سکتا ہے؟''

''آپ کو محسوس ہوتا ہے کہ وہ کامیاب ہو گیا ہے، سر؟'' ہیری نے پوچھا۔ ''اس نے پٹاری پٹوری جادو کا استعمال کر لیا ہے؟ اور اسی لئے جب اس نے مجھ پر حملہ کیا تھا تو وہ ہلاک نہیں ہوا تھا؟ اس نے ایک پٹاری کہیں چھپا کر رکھ دی ہے؟ اس کی روح کی ایک ٹکڑا ابھی تک محفوظ ہے؟''

''ایک ٹکڑا...... یا پھر زیادہ ٹکڑے!'' ڈمبل ڈور نے کہا۔ ''تم نے والڈی مورٹ کی بات سنی تھی۔ وہ ہورث سے خصوصی طور پر یہ

معلوم کرنے کی کوشش کر رہا تھا کہ اگر کوئی جادوگر ایک سے زیادہ پٹاریاں بنائے تو اسے کیا ہوگا؟ اس جادوگر کا کیا ہوگا جو موت سے بچنے کیلئے اتنا پرعزم تھا کہ وہ کئی بار قتل کرنے کیلئے ذہنی طور پر تیار تھا۔ اپنی روح کے بار بار ٹکڑے کرنے کیلئے پرعزم تھا تاکہ وہ اس کے ٹکڑوں کو کئی الگ الگ چھپی ہوئی پٹاریوں میں رکھ سکے۔ کسی بھی کتاب میں اسے یہ سب معلومات نہیں مل سکتی تھیں جہاں تک میں جانتا ہوں......اور مجھے یقین ہے کہ جہاں والڈی مورٹ جانتا تھا......کوئی بھی جادوگر اپنی روح کے دو ٹکڑے کرنے سے زیادہ آگے تک نہیں گیا تھا۔''

''مجھے یہ کچھ جادوگر کی جان طوطے میں والی کہانی جیسا لگتا ہے!'' ہیری نے کہا۔

''یہ بالکل وہی ہے! زمانہ قدیم میں خصوصاً ایشیائی جادوگر اس جادو کا استعمال بکثرت کیا کرتے تھے۔ جادوگر اپنی روح کے دو ٹکڑے کر کے اس کا ایک حصہ کسی طوطے یا اسی طرح کے پرندے میں ڈال کر اسے پنجرے میں ڈال کر دور دراز پہاڑوں یا جزیروں کے غاروں میں بند کر دیتے تھے اور ان کے گرد جادوئی حصار باندھ دیتے تھے کہ کوئی وہاں تک نہ پہنچ پائے۔ جب ان کے حریف ان پر حملہ کرتے تھے تو وہ اسے ہلاک کرنے میں ہمیشہ ناکام رہتے تھے، جب تک کوئی بھلا مانس بزرگ جادوگر اس کی خبر انہیں نہیں دے دیتا تھا۔ یہ ماگلوؤں کی کہانیوں میں بھرا پڑا ہے جو وہ اپنے بچوں کو تفریح کیلئے پڑھاتے ہیں......''

''یعنی ماگلوؤں کی کہانیاں سچ ہیں؟''

''کسی حد تک...... کیونکہ یہ خود کچھ جادوگروں نے ہی ان تک پہنچائی ہیں۔'' ڈمبل ڈور نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ وہ ایک پل کیلئے رُکے اور اپنے خیالات کو یکجا کرنے کی کوشش کی پھر وہ بولے۔ ''خیر! پٹاری پٹوری جادو کے بارے میں چار سال قبل غیر معمولی طور پر ایک ثبوت ہاتھ لگا تھا کہ والڈی مورٹ نے اپنی روح کے ٹکڑے کر دیئے تھے......''

''وہ کہاں ملا، سر؟'' ہیری نے اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا۔ ''اور کیسے ملا؟''

''دلچسپ بات ہے کہ وہ ثبوت تم نے مجھے فراہم کیا تھا ہیری!'' ڈمبل ڈور نے مسکرا کر کہا۔ ''ایک ڈائری......رڈل کی ڈائری! جس میں یہ ہدایات دی گئی تھی کہ پراسرار تہہ خانے کو دوبارہ کیسے کھولا جا سکتا ہے......''

''میں کچھ سمجھا نہیں سر!'' ہیری نے پریشانی کے عالم میں پہلو بدلتا ہوا بولا۔

''دیکھو! یہ سچ ہے کہ میں نے اس ڈائری سے باہر نکلنے والے رڈل کو نہیں دیکھا تھا مگر تم نے مجھے اس کے جو جو رجحانات بتائے تھے، وہ میں نے پہلے کبھی نہیں سنے تھے۔ صرف ایک یاد خود بخود کام کرنے اور سوچنے سمجھنے کی طاقت رکھتی ہو؟ صرف ایک یاد اس لڑکی کی زندگی کو جونک کی مانند چوسنے لگے جس کے ہاتھوں میں یہ موجود تھی؟ نہیں، اس کتاب میں یاد سے کوئی زیادہ بری چیز پوشیدہ ہوگی......روح کا ایک ٹکڑا ہوگا۔ مجھے اس بات کا قریباً پورا یقین تھا۔ ڈائری ایک پٹاری ہی تھی۔ مگر اس جواب سے کئی سوال کھڑے ہو گئے۔ مجھے سب سے زیادہ الجھن اور دہشت اس بات پر ہوئی کہ ڈائری ہتھیار اور ڈھال دونوں کے روپ میں کام کر رہی تھی۔''

''میں اب بھی نہیں سمجھ پایا ہوں؟'' ہیری نے کہا۔

''دیکھو! اس ڈائری نے اسی طرح کام کیا جس طرح ایک پٹاری کرتی ہے...... دوسرے الفاظ میں روح کا ایک ٹکڑا اس کے اندر محفوظ چھپا رہا اور اس نے اپنے مالک کو مرنے سے بچانے میں اپنا حصہ نبھایا مگر اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ رڈل واقعی چاہتا تھا کہ اس ڈائری کو پڑھا جائے۔ وہ چاہتا تھا کہ اس کی روح کا وہ ٹکڑا کسی اور میں جا کر بس جائے، اسے پر قابو پالے تا کہ سلے درن کے بھیانک جانور کو باہر نکالا جا سکے......''

''دیکھئے! وہ یہ تو نہیں چاہتا ہوگا کہ اس کی کڑی محنت برباد ہو جائے۔'' ہیری نے کہا۔ ''وہ لوگوں کو یہ بتانا چاہتا تھا کہ وہ سلے درن کا وارث کیونکہ اس سے وہ پہلے اس کا بھرپور فائدہ نہیں کر اُٹھا پایا تھا......''

''بالکل صحیح کہا......'' ڈمبل ڈور نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ''لیکن تم یہ نہیں دیکھ پائے ہو ہیری! اگر وہ ڈائری سے ہوگورٹس کے کسی انسانی طالبعلم پر قابو کرنے کا ارادہ رکھتا تھا تو وہ اتنا احمق کیسے بن گیا تھا کہ اس نے اپنی روح کا قیمتی ٹکڑا اس میں چھپا ڈالا۔ جیسے پروفیسر سلگ ہارن نے واضح کیا ہے، پٹاری کا مقصد درحقیقت روح کے حصے کو محفوظ رکھنا ہے، اسے کسی دوسرے کو حوالے کرنا نہیں ہے تا کہ یہ برباد نہ ہو جائے...... جیسا کہ واقعی ظہور پذیر ہوا تھا۔ روح کا وہ ٹکڑا اب دنیا میں کہیں موجود نہیں رہا کیونکہ اسے تم نے ہمیشہ کیلئے نیست و نابود کر دیا تھا۔''

''جتنی لاپروائی سے والڈی مورٹ نے اس پٹاری کے ساتھ سلوک کیا تھا، مجھے بے حد خطرناک محسوس ہوا تھا۔ مجھے محسوس ہوا تھا کہ اس نے کئی اور پٹاریاں یا تو تشکیل دے دی ہوں گی...... یا پھر بنانے کی تیاری کر رہا ہوگا تا کہ ایک پٹاری کے نقصان سے اسے کوئی خاص فرق نہ پڑے۔ میں اس بات پر یقین نہیں کرنا چاہتا مگر اس کے علاوہ کسی دوسری بات کو تسلیم کرنا دانشمندی کا تقاضا نہیں ہے...... پھر دو سال قبل تم مجھے آگاہ کیا کہ جس رات والڈی مورٹ نے اپنا بدن دوبارہ تشکیل دیا تھا، اس نے اپنے مرگ خوروں کے سامنے ایک بہت ہی سنگین اور اہم بات کہی تھی۔ 'میں جو لازوالیت کی راہ پر باقی سب لوگوں سے آگے پہنچ گیا تھا' اس نے کہا کہ باقی سب سے آگے، اور میں اس کا مطلب سمجھ گیا حالانکہ مرگ خور نہیں سمجھ پائے تھے۔ ہیری! وہ اپنی پٹاریوں کی طرف اشارہ کر رہا تھا ایک نہیں بلکہ کئی پٹاریاں...... جو میرے علم کے مطابق آج تک کسی بھی جادوگر نے تشکیل نہیں دی تھیں مگر یہ بات کچھ کھٹک رہی تھی۔ لارڈ والڈی مورٹ بیتنے والے وقت کے ساتھ ساتھ عام انسانوں جیسا کم دکھائی دے رہا تھا اور اس کے غیر انسانی خدوخال کو دیکھتے ہوئے مجھے یہی بات سمجھ میں آ رہی تھی کہ اس کی روح بری طرح مسخ ہو چکی تھی، عام شیطانی برائیوں کی سرحدوں سے کہیں دور نکل چکی تھی......''

ڈمبل ڈور نے توقف کیا۔

''تو اس نے دوسروں کو موت کے گھاٹ اتار کر اپنے آپ کو موت سے محفوظ کر لیا؟'' ہیری نے پوچھا۔ ''اگر لافانی ہونے میں اس کی اتنی ہی دلچسپی تھی تو اس نے خود پارس پتھر کیوں نہیں بنایا اور اسے چرانے کی کوشش کیوں ترک کر دی؟''

''دیکھو ہم جانتے ہیں کہ پانچ سال پہلے اس نے پارس پتھر چرانے کی کوشش کی تھی۔'' ڈمبل ڈور نے کہا۔ ''مگر میرا خیال ہے کہ بہت سی وجوہات کے باعث لارڈ والڈی مورٹ کو پٹاریوں کے مقابلے میں پارس پتھر کم مفید محسوس ہوا ہوگا......''

''حالانکہ انسانی بنائے گئے آب حیات سے زندگی واقعی طویل ہوسکتی ہے مگر لافانیت کے حصول کیلئے اسے زندگی بھر غیر معمولی طور پر پینا پڑتا ہے۔ یعنی لافانیت کیلئے والڈی مورٹ کو پوری طرح سے آب حیات پر ہی انحصار کرنا پڑتا۔ اگر یہ ختم ہوجاتا یا کسی وجہ سے ضائع ہوجاتا یا اگر کوئی دوسرا پارس پتھر کو چرا لینے میں کامیاب ہوجاتا تو وہ کسی عام انسان کی طرح موت کا شکار بن سکتا تھا۔ یاد رکھو! والڈی مورٹ تنہا کام کرنے کا عادی ہے، اسے کسی کی شراکت قطعی پسند نہیں ہے۔ لہٰذا میرا یقین ہے کہ وہ آب حیات پر انحصار کرنے کے خیال کو بھی برداشت نہیں کر پایا ہوگا۔ ظاہر ہے کہ وہ تم پر حملہ کرنے کے بعد پیدا ہونے والی غیر متوقع صورت حال کے بعد نامکمل اور اذیت بھری زندگی سے نجات پانے کیلئے پارس پتھر سے بنے آب حیات کو بھی پینے کیلئے تیار ہوگیا تھا مگر صرف اور صرف اپنے بدن کی بحالی کیلئے...... مجھے یقین ہے کہ آب حیات کے حصول کیلئے وہ پوری طرح سے اپنی پٹاریوں پر ہی منحصر رہنا چاہتا ہوگا۔ صرف انسان کا روپ حاصل کرنا اس کا اولین مقصد تھا۔ وہ تو پہلے سے لافانی بن چکا تھا...... یا اتنا لافانی ہو چکا تھا جتنا کوئی انسان اپنی کوشش کے بعد ہوسکتا ہے......''

''مگر اب ہیری...... جس قیمتی اور اہم یاد کو تم لے کر آئے ہو، اس کی مدد سے ہم لارڈ والڈی مورٹ کو انجام تک پہنچانے کی صورت حال کے زیادہ قریب پہنچ چکے ہیں، جتنا کوئی اور پہلے کبھی نہیں پہنچا ہوگا۔ تم نے اسے یہ کہتے ہوئے سنا ہے، ہیری!...... کیا یہ بہتر نہیں ہوگا کہ کوئی اپنی روح کو کئی ٹکڑوں میں منقسم کرلے تاکہ وہ زیادہ طاقتور بن جائے...... کیا سات سب سے اہم جادوئی عدد نہیں ہے؟...... میرا خیال ہے کہ سات حصوں والی روح کا خیال لارڈ والڈی مورٹ کو بہت زیادہ دلچسپ محسوس ہو رہا ہوگا......!''

''کیا اس نے سات پٹاریاں بنائی ہیں؟'' ہیری نے دہشت زدہ ہوئے پوچھا جبکہ دیوار پر کئی ہیڈ ماسٹر نے صدماتی کیفیت میں اپنے منہ سے سہمی ہوئی آوازیں برآمد کیں۔ ''مگر وہ دنیا میں کہیں بھی ہوسکتی ہیں...... چھپی ہوئیں...... زمین میں دفن...... یا عام نظروں سے اوجھل......''

''مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی ہے کہ تم نے مسئلے کی سنگینی کا سنجیدگی سے ادراک کرلیا ہے۔'' ڈمبل ڈور نے آہستگی سے کہا۔ ''مگر ہیری! پہلی بات تو یہ ہے کہ اب سات پٹاریاں نہیں ہیں، چھ ہیں...... اس کی روح کا ساتواں حصہ چاہے وہ کتنا ہی معذور اور مسخ ہو چکا ہو، اس کے ازسرنو پیدا ہونے والے بدن کے اندر ہی موجود ہے۔ یہ اس کا وہ حصہ ہے جو اس کی جلاوطنی کے دوران اتنے سالوں تک بھوت جیسی کیفیت میں جی رہا تھا۔ اس کے بغیر اس کا کوئی بہروپ ہو ہی نہیں سکتا تھا۔ روح کا وہ ساتوں ٹکڑا آخری ہوگا جس پر والڈی مورٹ کو مارنے والے کو حملہ کرنا ہوگا...... وہ ٹکڑا جو اس کے بدن کے اندر رہتا ہے......''

''مگر چھ پٹاریاں تو ابھی تک محفوظ ہیں۔'' ہیری نے تھوڑے متوحش انداز میں کہا۔ ''ہم انہیں بھلا کہاں تلاش کر پائیں گے؟''

''تم یہاں پر بھول رہے ہو......تم ان میں سے ایک کو پہلے ہی تباہ کر چکے ہو اور دوسری پٹاری کو میں تباہ کر ڈالا ہے......''

''آپ تباہ کر چکے ہیں......؟'' ہیری نے حیرانگی اور تجسس بھرے لہجے میں پوچھا۔

''ہاں بالکل......'' ڈمبل ڈور نے آہستگی سے اپنا سیاہ اور جھلسا ہوا ہاتھ اُٹھاتے ہوئے کہا۔ ''انگوٹھی، ہیری...... مارولو کی انگوٹھی......اس پر ایک بھیانک جادوئی حصار چڑھایا گیا تھا۔ مجھے بظاہر عدم اطمینان کیلئے معاف کرنا۔ اگر میں اتنا ماہر نہ ہوتا اور اگر میرے بہت شدید زخمی حالت میں ہوگورٹس لوٹنے کے بعد پروفیسر سنیپ صحیح وقت پر قدم نہ اُٹھاتے تو یہ کہانی سنانے کیلئے میں زندہ نہ رہ پاتا۔ بہر حال ایک معذور اور جھلسا ہوا ہاتھ، والڈی مورٹ کی روح کے ساتویں حصے کی قیمت کے طور پر کچھ زیادہ نہیں ہے، اب وہ انگوٹھی پٹاری نہیں رہ پائی ہے......''

''مگر وہ انگوٹھی آپ کو ملی کیسے؟''

''دیکھو! جیسا کہ تم اب یہ جان چکے ہو کہ میں کئی سالوں سے والڈی مورٹ کے ماضی کے بارے میں زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کرنے کے مقصد میں مصروف رہا ہوں۔ میں کافی دور دور تک اس کام کے سلسلے میں پہنچا ہوں۔ مختلف لوگوں سے ملا ہوں، اور ان سب جگہوں پر بھی گیا ہوں، جہاں وہ پہلے رہ چکا ہے۔ مجھے یہ انگوٹھی گیونٹ گھرانے کے کھنڈر نما مکان میں چھپی ہوئی ملی تھی۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جب والڈی مورٹ اس انگوٹھی کو پٹاری کا روپ دینے کے بعد اس کے اندر اپنی روح کا ایک ٹکڑا چھپانے میں کامیاب ہو گیا تھا تو وہ اسے پہننا نہیں چاہتا تھا۔ اس نے کئی طاقتور جادوئی حصاروں کے ساتھ اسے اسی کھنڈر میں چھپا ڈالا تھا جہاں اس کے ننھیال کبھی رہا کرتے تھے (یہ بات تو واضح ہو چکی تھی کہ آخری وارث مورفن اژقبان چلا گیا تھا اور وہیں مر چکا تھا) والڈی مورٹ کو کبھی اس بات کا اندازہ نہیں تھا کہ میں کسی دن اس کھنڈر میں جانے کی زحمت گوارا کر سکتا ہوں یا پھر میں اوجھل جادوئی حصاروں کو دیکھنے کیلئے اپنی آنکھیں بھی کھلی رکھ سکتا ہوں...... بہر حال، ہمیں ایک دوسرے کو ان کارناموں پر مبارکباد نہیں دینا چاہئے کہ تم نے ڈائری تباہ کر ڈالی اور میں نے انگوٹھی......اگر ہماری سات پٹاریوں والا نظریہ واقعی صحیح ہے تو اب بھی چار پٹاریاں صحیح سلامت موجود ہیں......یعنی اس کی روح کے چار چھپے ہوئے ٹکڑے!''

''اور وہ کچھ بھی ہو سکتے ہیں، ہے نا؟'' ہیری نے سوچتے ہوئے کہا۔ ''ٹین کے پرانے ڈبے یا کوڑے دان میں پڑی ہوئی خالی بوتلیں......؟''

''اوہ ہیری! تم یہاں پر گھریری کنجیوں کے بارے سوچ رہے ہو جو عام اور بیکار چیزوں پر مشتمل ہوتی ہیں۔ جنہیں عام طور نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ مگر کیا لارڈ والڈی مورٹ اپنی بیش قیمتی روح کی حفاظت کرنے کیلئے ٹین کے ڈبے یا کوڑے دان میں پڑی ہوئی پرانی بوتلوں کو استعمال کرے گا؟ تم وہ منظر بھول رہے ہو جو میں نے پرانی یادوں میں تمہیں دکھائے تھے۔ والڈی مورٹ کو نوادرات جمع کرنے کا شوق ہے اور وہ جادوئی تاریخ کے انمول نوادرات کو ہی پسند کرتا ہے۔ اس کی متکبرانہ طبیعت، احساس برتری،

اعلیٰ مقام کی حرص اپنی شخصیت کو تراشنے کا تعین اور جادوئی تاریخ میں اعلیٰ حیثیت منوانے کی خواہش......ان تمام چیزوں کے پیش نظر مجھے محسوس ہوتا ہے کہ والڈی مورٹ نے اپنی پٹاریوں کو بہت محتاط انداز منتخب کیا ہوگا اور وہ سب چیزیں عزت دیئے جانے کے قابل ہوں گی۔''

''مگر ڈائری کو کوئی خاص چیز نہیں تھی؟''

''جیسا کہ تم نے خود بتایا تھا کہ ڈائری اس بات کا ثبوت تھی کہ وہ سلے درن کا حقیقی وارث تھا۔ مجھے یقین ہے کہ والڈی مورٹ کو وہ بے حد اہم محسوس ہوئی ہوگی۔''

''تو پھر باقی پٹاریاں؟'' ہیری نے کہا۔ ''کیا آپ کو اندازہ ہے کہ وہ کیا ہو سکتی ہیں، سر؟''

''بالکل!'' ڈمبل ڈور نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''میں اپنے دوسرے ہاتھ کی تو نہیں مگر اس کی دو انگلیوں کی قربانی کی شرط لگانے کو تیار ہوں کہ وہ پٹاریاں نمبر تین اور چار ہوں گی۔ اگر اس نے کل چھ پٹاریاں بنائی ہیں تو باقی بچی ہوئی پٹاریوں کے متعلق کچھ کہنا تو بے حد مشکل ہے، بہر حال، میں یہ اندازہ لگا سکتا ہوں کہ ہفل پف اور سلے درن کی چیزیں حاصل کرنے کے بعد وہ گری فنڈر کی کسی اہم چیز کو تلاش کرنے کی جدوجہد میں مصروف رہا ہوگا۔ مجھے یقین ہے کہ چاروں بانیوں کے چار اہم نوادرات نے والڈی مورٹ کے خیالات کو کافی حد تک متاثر اور اپنی طرف راغب کیا ہوگا۔ میں یہ بات یقین سے تو نہیں کہہ سکتا ہوں کہ وہ کبھی ریون کلا کا کوئی نوادر تلاش کرنے میں کامیاب رہا ہوگا یا نہیں مگر مجھے پورا یقین ہے کہ گری فنڈر کی اکلوتا اور جانا پہچانا نوادر اس کی پہنچ سے محفوظ ہے......''

ڈمبل ڈور نے اپنی سیاہ انگلیوں سے اپنے عقب میں دیوار کی طرف اشارہ کیا جہاں شیشے کے ایک خول میں یاقوت جڑی ہوئی ایک تلوار دکھائی دے رہی تھی۔

''سر کیا آپ کو یہ محسوس ہوتا ہے کہ دراصل وہ اسی مقصد کیلئے ہی ہوگورٹس واپس لوٹنا چاہتا تھا؟'' ہیری نے پوچھا۔ ''دوسرے بانیوں کے نوادرات کی تلاش کیلئے......؟''

''لطف کی بات ہے کہ میں بھی یہی اندازہ لگایا تھا۔'' ڈمبل ڈور نے کہا۔ ''مگر بدقسمتی سے ہم اس سے کچھ زیادہ آگے تک نہیں سوچ پاتے ہیں کیونکہ اسے سکول میں چھان بین کرنے کا موقع نہیں مل پایا تھا۔ میرا خیال ہے کہ وہ خالی ہاتھ ہی یہاں سے واپس لوٹ گیا تھا۔ میں اس نتیجے پر پہنچنے کیلئے مجبور ہوں کہ وہ چاروں بانیوں کی یادگاریں اکٹھی کرنے میں اپنی خواہش پوری نہیں کر پایا۔ اس کے قبضے میں یقینی طور پر دو ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ اسے تیسری بھی مل گئی ہو۔ ہم ابھی بس اتنا ہی جانتے ہیں......''

''بھلے ہی اسے ریون کلا یا گری فنڈر کی یادگاریں مل گئی ہوں اور اس نے ان کی پٹاریاں بنالی ہوں مگر اب بھی چھٹی پٹاری باقی بچ جاتی ہے۔'' ہیری نے انگلیوں پر شمار کرتے ہوئے کہا۔ ''جب تک کہ اسے دونوں نہ مل گئی ہوں......''

''مجھے ایسا نہیں لگتا ہے۔'' ڈمبل ڈور نے کہا۔ ''میرا خیال ہے کہ میں جانتا ہوں کہ چھٹی پٹاری کیا ہوسکتی ہے؟ دیکھو! کچھ عرصے

سے ناگنی نامی اژدہے کے برتاؤ کے بارے میں میری دلچسپی بیدار ہوگئی ہے......''

''اژدہا......؟'' ہیری نے حیرت بھری آواز میں کہا۔ ''کیا پٹاری کے روپ میں جانوروں کا بھی استعمال ہوسکتا ہے؟''

''دیکھو! ایسا کرنا تو نہیں چاہئے۔'' ڈمبل ڈور نے کہا۔ ''کیونکہ کسی سوچنے اور چلنے والے جاندار میں اپنی روح کا ایک ٹکڑا رکھنا بہت ہی خطرناک کام ہے۔ بہرحال، اگر میرا اندازہ صحیح ہے تو والڈی مورٹ جب تمہارے والدین کے گھر تمہیں ہلاک کرنے کے ارادے سے پہنچا تھا تو وہ اپنی چھ پٹاریوں کے ہدف سے ایک قدم پیچھے تھا۔''

''ممکن ہے کہ اس نے پٹاری بنانے کے عمل کو مخصوص اہم قتل سے وابستہ کر رکھا ہو۔ تم غیر معمولی طور پر اس کا اہم شکار تھے۔ اسے یقین تھا کہ تمہیں ہلاک کرنے کے بعد وہ اس خطرے کو ہمیشہ کیلئے ختم کر دے گا جو پیش گوئی کی صورت میں وجود میں آچکا تھا۔ اسے یقین تھا کہ وہ خود کو لافانی بنا رہا ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ وہ تمہاری موت سے اپنی ساتویں اور آخری پٹاری بنانا چاہتا تھا......''

''جیسا کہ ہمیں معلوم ہے کہ وہ ناکام رہا۔ بہرحال، کچھ سالوں کی رکاوٹ کے بعد اس نے ناگنی کی اطلاع پر ایک بوڑھے ماگلو کو ہلاک کر دیا تو اسی وقت اس کے ذہن میں یہ خیال ابھرا ہوگا کہ وہ ناگنی کو اپنی آخری پٹاری بنا سکتا ہے۔ وہ سلے درن کے ساتھ اس کے تعلق کو واضح کرتا ہے جو اس کی پراسراریت میں اضافہ کرتا ہے۔ جہاں تک میرا خیال ہے کہ وہ ناگنی کو سب سے زیادہ پسند کرتا ہے۔ غیر معمولی طور پر وہ اسے اپنے قریب رکھنا پسند کرتا ہے اور اس کا اس پر بہت زیادہ قابو بھی ہے جو کسی مار باشی بولنے والے کے لحاظ سے بھی بہت زیادہ ہے۔''

''تو ڈائری چلی گئی، انگوٹھی بھی چلی گئی، پیالہ، لاکٹ اور سانپ اب بھی باقی ہیں......اور آپ کا اندازہ ہے کہ ایک اور پٹاری ہو سکتی ہے جو گری فنڈر یا ریون کلا کے نوادر پر مشتمل ہو؟''

''ایک متاثر کن جامع اختصار...... بالکل صحیح نتیجہ اخذ کیا ہے۔'' ڈمبل ڈور نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

''تو آپ......اب بھی ان کی تلاش کر رہے ہیں، سر؟ جب آپ سکول سے باہر جاتے ہیں تو کیا آپ انہی کی تلاش کیلئے ہی جاتے ہیں؟''

''صحیح کہا......'' ڈمبل ڈور بولے۔ ''میں طویل عرصے سے ان کی تلاش کر رہا ہوں۔ جہاں تک میرا اندازہ ہے کہ......شاید...... میں ایک اور پٹاری کو تلاش کرنے کے قریب پہنچ چکا ہوں۔ امید کے کچھ آثار دکھائی دے رہے ہیں......''

''اور اگر آپ ایسا کرتے ہیں۔'' ہیری جوشیلے انداز میں بولا۔ ''تو کیا میں آپ کے ساتھ چل سکتا ہوں اور اسے تباہ کرنے میں آپ کی مدد کر سکتا ہوں؟''

ڈمبل ڈور نے ہیری کو ایک لمحے کیلئے غور سے دیکھا اور پھر مسکرائے۔

''ہاں! مجھے ایسا ہی محسوس ہوتا ہے......''

’’یعنی میں ساتھ جا سکتا ہوں؟‘‘ ہیری نے مبہوت انداز میں دہرایا۔

’’اوہ ہاں!‘‘ ڈمبل ڈور نے تھوڑا مسکراتے ہوئے کہا۔’’میرا خیال ہے کہ تم اس انعام کے حقدار ہو چکے ہو......‘‘

ہیری کا حوصلہ بڑھ گیا۔ اسے یہ بات اچھی محسوس ہو رہی تھی کہ ڈمبل ڈور نے اس سے احتیاط اور محفوظ رہنے جیسے الفاظ نہیں بولے تھے۔ دیواروں پر چاروں طرف لگی ہوئی تصویروں کے ہیڈ ماسٹر اور ہیڈ مسٹریسیں ڈمبل ڈور کے فیصلے سے قطعی متفق نہیں دکھائی دے رہے تھے۔ ہیری نے دیکھا کہ ان میں سے کچھ تو اپنا سر نفی میں ہلا رہے تھے اور فینیس نائیجلس نے تو تمسخرانہ آواز تک نکالی تھی۔

’’سر جب کوئی پٹاری تباہ ہوتی ہے تو کیا والڈی موررٹ کو اس کے بارے میں معلوم ہو جاتا ہے؟ کیا وہ اسے محسوس کر سکتا ہے؟‘‘ ہیری نے تصویروں کی بڑبڑاہٹ نظر انداز کرتے ہوئے پوچھا۔

’’یہ نہایت دلچسپ سوال ہے، ہیری!‘‘ ڈمبل ڈور نے کہا۔’’اس کا مجھے کوئی صحیح اندازہ نہیں ہے، میرا خیال ہے کہ والڈی موررٹ اب برائی کی دلدل میں اتنی گہرائی تک دھنس چکا ہے اور اس کی روح کے اہم ٹکڑے اس سے طویل عرصے تک دور رہے ہیں کہ اسے اس طرح احساس نہیں ہوتا ہے جس طرح ہمیں ہوتا ہے۔ ممکن ہے کہ موت کی گھڑی میں اسے اپنے نقصان کا احساس ہو جائے...... شاید ابھی نہیں۔ مثال کے طور پر اسے ڈائری کے تباہ ہونے کا پتہ نہیں چل پایا جب تک کہ اس نے لوئیس ملفوائے سے سچائی نہیں اگلوا لی۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ جب والڈی موررٹ کو یہ معلوم ہوا کہ ڈائری کو نیست و نابود کر دیا گیا ہے اور ڈائری کی پراسرار قوتوں کو بھسم کر دیا گیا ہے تو وہ شدید ناراض ہوتھا......‘‘

’’مگر مجھے تو ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ وہ خود یہ چاہتا تھا کہ لوئیس ملفوائے اسے ہوگورٹس پہنچا دے؟‘‘ ہیری نے چونک کر کہا۔

’’بالکل! وہ کئی برس قبل ایسا ہی چاہتا تھا، جب اسے یقین تھا کہ وہ اور زیادہ پٹاریاں بنا سکتا ہے مگر پھر بھی لوئیس ملفوائے کو والڈی موررٹ کے حکم کا انتظار کرنا تھا جو اسے کبھی نہیں مل پایا کیونکہ والڈی موررٹ اسے ڈائری دینے کے کچھ ہی دنوں بعد منظر سے اوجھل ہو گیا۔ بے شک والڈی موررٹ نے ایسا سوچا تھا کہ لوئیس نہایت احتیاط سے اس پٹاری سے حفاظت کرے گا اور اس کے علاوہ اس کے ساتھ کسی قسم کی چھیڑ چھاڑ کرنے کی جرأت نہیں کرے گا مگر وہ اپنی عادت کے برخلاف لوسیس پر ضرورت سے زیادہ اعتماد کر رہا تھا۔ لوسیس بھلا اس مالک سے کیوں خوفزدہ ہوتا جو کئی سالوں سے لاپتہ ہو چکا تھا اور جسے وہ اب مردہ شمار کرتا تھا۔ ظاہر ہے کہ لوسیس کو یہ معلوم نہیں تھا کہ وہ ڈائری درحقیقت کیا چیز تھی؟ میرا خیال ہے کہ والڈی موررٹ نے اسے بتایا ہوگا کہ ڈائری کے باعث ہوگورٹس کا خفیہ پراسرار تہہ خانہ دوبارہ کھل جائے گا کیونکہ اس پر نہایت چالاکی سے قدیمی سحر کا خول چڑھایا گیا تھا۔ اگر لوسیس کو اس بات کی ذرا سی بھنک ہوتی کہ اس کے ہاتھ میں اس کے آقا کی روح کا ایک ٹکڑا ہے تو شاید وہ اسے زیادہ کوشش سے محفوظ رکھنے کا جتن اُٹھاتا۔ مگر اس کے برخلاف اس نے اپنے پرانے ہدف کی تکمیل کیلئے ڈائری کا استعمال کیا۔ اس نے ڈائری اس امید سے آرتھر ویزلی کی بیٹی تک پہنچا دی کہ ایک ہی وار سے آرتھر بدنام ہو جائے گا اور دوسرا مجھے ہمیشہ کیلئے ہوگورٹس سے الگ کر دیا جائے گا...... اور اسے ایک نہایت

پراسرار چیز سے ہمیشہ کیلئے چھٹکارا مل جائے گا۔ اوہ بیچارہ لوسیس!...... اس نے اپنے فائدے کیلئے اس پٹاری کو نہ صرف برباد کروا دیا بلکہ انجانے میں اپنے آقا کا اہم ترین راز منکشف کر ڈالا۔ یہ خبر پا کر والڈی مورٹ آگ بگولا ہو گیا تھا۔ گذشتہ سال محکمے میں اس نے جو سنہری موقع گنوایا اس کے بعد تو شاید لوسیس اس بات پر خوش ہو رہا ہوگا کہ وہ اس وقت اژقبان میں کم از کم زندہ تو موجود ہے......''

ہیری ایک لمحے تک سوچتا رہا۔

''اگر اس کی تمام پٹاریوں کو ایک ایک کر کے تباہ کر دیا جائے تو والڈی مورٹ کو آسانی سے مارا جا سکتا ہے؟'' اس نے سنجیدگی سے پوچھا۔

''ہاں! میرا اندازہ یہی ہے۔'' ڈمبل ڈور نے کہا۔ ''پٹاریوں کے بغیر تو والڈی مورٹ ایک عام انسان جیسا ہو جائے گا جس کی روح ٹوٹی ہوئی اور مسخ شدہ ہوگی۔ ویسے یہ مت بھولنا کہ چاہے اس کی روح بہت بری طرح سے شکستہ ہے مگر اس کا دماغ اور اس کی جادوئی قوتیں برقرار ہیں۔ پٹاریوں کے بغیر بھی والڈی مورٹ جیسے جادوگر کو مارنے کیلئے غیر معمولی مہارت اور بھرپور قوتوں کی ضرورت ہوگی۔''

''مگر مجھ میں تو غیر معمولی مہارت اور بھرپور قوتیں موجود نہیں ہیں۔'' ہیری یکایک بول پڑا اس سے قبل کہ وہ خود کو ایسا کہنے سے روک پاتا۔

''بالکل! تم میں موجود ہیں!'' ڈمبل ڈور نے کسی قدر درشتگی سے کہا۔ ''تم میں ایسی قوتیں ہیں جو والڈی مورٹ کے پاس کبھی نہیں رہیں۔''

''ان کے بارے میں میں جانتا ہوں کہ میں محبت کر سکتا ہوں، مجھ میں ایثار اور ہمدردی ہے۔'' بمشکل وہ یہ بات کہنے سے خود کو روک پایا۔ ''مگر اس سے کیا فائدہ ہو سکتا ہے؟''

''ہاں ہیری! تم محبت کر سکتے ہو۔'' ڈمبل ڈور نے زور دیتے ہوئے کہا جنہیں دیکھ کر ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ بخوبی جانتے ہوں کہ ہیری ابھی ابھی کیا کہتے کہتے رُک گیا تھا۔ ''تمہارے ساتھ جو کچھ ہوا ہے، اس کے بعد یہ ایک غیر معمولی اور اچنبھے بھری بات ہے۔ تم ابھی اتنے چھوٹے ہو کہ تم یہ نہیں سمجھ پائے ہو کہ تم کتنے غیر معمولی ہو؟''

''جب پیش گوئی کہتی ہے کہ مجھ میں ایسی قوتیں ہوں گی جن کا علم تاریکیوں کے شہنشاہ کو نہیں ہوگا...... تو کیا اس مطلب صرف محبت ہی ہے؟'' ہیری نے کسی قدر مایوسی کے عالم میں کہا۔

''بالکل...... صرف محبت!'' ڈمبل ڈور نے کہا۔ ''مگر ہیری! یہ مت بھولنا کہ پیش گوئی جو کہتی ہے، وہ صرف اس لئے اہم ہے کیونکہ والڈی مورٹ نے اسے اہم بنا ڈالا ہے۔ میں نے تمہیں یہ بات گذشتہ سال کے آخر میں بتائی تھی۔ والڈی مورٹ نے تمہیں اس فرد کے طور پر منتخب کیا جو اس کیلئے سب سے خطرناک ہو سکتا تھا...... اور ایسا کر کے اس نے تمہیں وہ فرد بنا ڈالا جو اس کیلئے سب سے

خطرناک ہوگا......''

''مگر یہ تو ایک ہی بات ہے؟''

''نہیں...... بالکل نہیں! یہ ایک بات نہیں ہے۔'' ڈمبل ڈور نے بے چینی سے کہا۔ وہ اپنے سیاہ اور جھلسے ہوئے ہاتھ سے ہیری کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولے۔ ''تم پیش گوئی کو کچھ زیادہ ہی اہمیت دے رہے ہو......''

''مگر آپ نے ہی تو کہا تھا کہ پیش گوئی کا مطلب ہے کہ......''

''اگر والڈی مورٹ نے پیش گوئی کے بارے میں کبھی کچھ سنا ہی نہ ہوتا، تو کیا یہ پوری ہوئی ہوتی؟ کیا تب اس کے کوئی معنی ہوتے؟ ظاہر ہے کہ نہیں...... کیا تمہیں محسوس ہوتا ہے کہ پیش گوئی ریکارڈ روم میں رکھی ہوئی تمام پیش گوئیاں پوری ہوتی ہے؟''

''مگر......'' ہیری ان کی توجیہہ سن کر الجھ سا گیا۔ ''مگر گذشتہ سال آپ نے کہا تھا کہ ہم میں سے ایک کو دوسرے کو مارنا ہوگا......''

''ہیری...... ہیری! صرف اس لئے کیونکہ والڈی مورٹ نے ایک بہت سنجیدہ غلطی کر دی تھی اور پروفیسر ٹراؤلینی کے الفاظ نے سونے پر سہاگے کا کام کر ڈالا۔ اگر والڈی مورٹ نے کبھی تمہارے باپ کو ہلاک نہ کیا ہوتا...... اس نے تم میں انتقام لینے کی غصے بھری شدید خواہش نہ پیدا کی ہوتی تو پھر کیا ہوتا؟ ظاہر ہے کہ کچھ نہ ہوتا۔ اگر اس نے تمہاری ماں کو تمہاری خاطر قربانی دینے کیلئے مجبور نہ کیا ہوتا اور کیا اس نے تمہیں وہ جادوئی حفاظت فراہم کی ہوتی جس میں وہ رسائی نہیں پا سکتا تھا؟ ظاہر ہے کہ نہیں...... ہیری! کیا تمہیں یہ دکھائی نہیں دے پایا؟ کہ والڈی مورٹ نے اپنے سب سے خطرناک دشمن کو اپنے ہاتھوں سے ہی تیار کر لیا ہے جیسے فرعون صفت لوگ ہمیشہ کیا کرتے ہیں۔ کیا تمہیں اندازہ نہیں ہے کہ فرعون صفت لوگ ان لوگوں سے کتنا خوفزدہ رہتے ہیں، جن پر وہ ہمیشہ ظلم وستم ڈھاتے ہیں؟ ایسے فرعون صفت لوگوں کو ہمیشہ یہ احساس رہتا ہے کہ ایک دن ان کے کئی شکاروں کے بیچ میں سے ہی کوئی نہ کوئی ان کے خلاف اُٹھ کھڑا ہوگا اور انتقام لے گا۔ والڈی مورٹ بھی ان سے الگ فطرت کا مالک نہیں ہے۔ وہ ہمیشہ ایسے فرد کی تلاش کرتا ہے جو اس کیلئے خطرہ بن سکتا ہے۔ اس نے جب پیش گوئی میں سنا تو وہ فوراً اس کام کیلئے نکل کھڑا ہوا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اس نے نہ صرف فرد کو خود منتخب کر لیا جو اس کیلئے سب سے خطرناک دشمن ثابت ہوسکتا تھا بلکہ اس نے اسے منفرد موت والے ہتھیار بھی سونپ دیئے......''

''مگر......'' ہیری نے کچھ کہنا چاہا۔

''یہ تعجب کی بات ہے کہ تم یہ بات سمجھ لو۔'' ڈمبل ڈور نے کھڑے ہو کر کمرے میں چہل قدمی کرتے ہوئے کہا۔ ان کا چمکتا ہوا چوغہ ان کے عقب میں لہرا رہا تھا۔ ہیری نے پہلے کبھی انہیں اتنا بیتاب نہیں دیکھا تھا۔ ''تمہیں مارنے کی کوشش کر کے والڈی مورٹ نے اس خود سے منتخب شدہ فرد کو تلاش کر لیا جو یہاں میرے سامنے بیٹھا ہوا ہے اور اسے اس کام کے پورے آلات حرب بھی فراہم کر دیئے۔ یہ والڈی مورٹ کی غلطی ہے کہ تم اس مارباشی زبان کو سمجھ سکتے ہو، جس میں وہ حکم جاری کرتا ہے مگر ہیری! والڈی مورٹ کے

بارے میں تمہاری انوکھی سمجھ کے باوجود (جو ایسی چیز ہے جس کے کیلئے مرگ خور کچھ بھی کر سکتا ہے) تم تاریک جادو کی جانب کبھی مائل نہیں ہو پائے۔ تم نے کبھی بھی ایک پل کیلئے بھی والڈی مورٹ کا حمایتی یا چیلا بننے کی خواہش کا اظہار نہیں کیا۔''

''ظاہر ہے میں ایسا کیسے سوچ سکتا تھا کیونکہ اس نے میرے ماں باپ کو ہلاک کر ڈالا تھا؟'' ہیری غصے کے عالم میں بھڑکتا ہوا بولا۔

''مختصراً یہ کہ تم محبت کی اپنی اس منفرد صلاحیت کے باعث ہی محفوظ ہو۔'' ڈمبل ڈور نے زور دیتے ہوئے کہا۔ ''واحد حفاظت، جو والڈی مورٹ جیسے طاقتور جادوگر کے خلاف کام کر سکتی ہے۔ ہر قسم کی تکالیف اور محرومیوں کے باوجود تمہارا دل پاکیزہ ہی رہا، اتنا ہی پاکیزہ جتنا کہ یہ گیارہ سال کی عمر میں تھا جب تم نے طلسمی آئینے میں خود کو دیکھا تھا۔ وہ طلسمی آئینہ دل میں رچی بسی خواہش کو اجاگر کر کے دکھاتا تھا اور اس نے تمہیں لافانیت یا امارت کے بجائے لارڈ والڈی مورٹ کو روکنے کی راہ دکھائی تھی۔ ہیری! کیا تمہیں ذرا بھی اندازہ ہے کہ کتنے کم عمر جادوگر اس آئینے میں وہ چیز دیکھ سکتے ہیں جو تم نے دیکھی تھی؟ والڈی مورٹ کو اسی وقت معلوم ہو جانا چاہئے تھا کہ اس کا مقابلہ کس سے ہے مگر اسے اس کی سمجھ نہیں آ پائی......''

''مگر اب وہ بات جان چکا ہے۔ تم لارڈ والڈی مورٹ کے دماغ میں بنا خود کو نقصان پہنچائے گھس گئے تھے مگر وہ بے حد اذیت برداشت کئے بغیر تمہارے دماغ پر قبضہ نہیں کر پایا تھا جس کا اسے محکمے کی اس آخری مڈبھیڑ میں علم ہوا تھا۔ ہیری! میرا اندازہ ہے کہ وہ اس کی حقیقی وجہ نہیں سمجھ پایا...... مگر وہ اپنی روح کے ٹکڑے کرنے کی اتنی جلدی میں تھا کہ وہ آب و تاب سے مزین مکمل روح کی بے مثل طاقت کو سمجھنے کیلئے ایک پل بھی نہیں ٹھہر پایا۔''

مگر سر......؟ ہیری نے اپنی بحث کے انداز سے پوری طرح قطع نظر کرتے ہوئے کہا۔ ''بات تو وہی ہے، ہے نا؟ مجھے مارنے کی کوشش کرنا ہے یا......''

''بالکل کرنا ہے......'' ڈمبل ڈور نے کہا۔ ''ظاہر ہے، تمہیں کرنا ہی ہے مگر پیش گوئی کی وجہ سے نہیں...... بلکہ اس لئے کیونکہ یہ کوشش کئے بغیر تم خود کبھی چین کی نیند نہیں سو پاؤ گے۔ ہم دونوں ہی یہ بات جانتے ہیں۔ ایک پل کیلئے فرض کرو کہ تم نے پیش گوئی کبھی سنی نہ ہوتی، تب تم والڈی مورٹ کے بارے میں کیسا محسوس کرتے؟...... ذرا سوچو!''

ہیری ڈمبل ڈور کو اپنے سامنے چہل قدمی کرتے ہوئے دیکھتا رہا۔ وہ سوچنے لگا۔ اس نے اپنی ممی ڈیڈی اور سیریس کے بارے میں سوچا۔ اس نے سیڈرک ڈیگوری کے بارے میں سوچا۔ اس نے لارڈ والڈی مورٹ کی طرف سے کئے گئے سبھی جرائم کے بارے میں سوچا۔ اس کے سینے کے اندر گرم لاوا جوش مارنے لگا جو اس اچھل اچھل کر اس کے حلق کو جلانے لگا۔

''تب بھی میں اسے مرا ہوا ہی دیکھنا چاہتا......'' ہیری نے آہستگی سے کہا۔ ''اور یہ کام میں خود کرنا چاہتا......''

''ظاہر ہے کہ تم یہ کام کرنا چاہتے۔'' ڈمبل ڈور نے چیختے ہوئے کہا۔ ''تم نے دیکھا، پیش گوئی کا یہ مطلب نہیں ہے کہ تمہیں کوئی

چیز نادیدہ طور پر انجام دینا ہے مگر والڈی مورٹ پیش گوئی کو حتمی تسلیم کر بیٹھا ہے اور اسی کے سبب ہی اس نے تمہیں اپنے برابر کا درجہ دے دیا ہے...... دوسرے الفاظ میں تم اپنا راستہ منتخب کرنے کیلئے پوری طرح آزاد ہو۔ پیش گوئی کی طرف سے اپنا منہ موڑنے کیلئے بھی مکمل آزاد ہو۔ مگر تمہارے برعکس والڈی مورٹ خود کو آزاد نہیں بلکہ پیش گوئی کا قیدی متصور کرتا ہے، اس لئے وہ تمہاری تلاش میں بھٹکتا رہے گا...... جو دراصل اسے یہ یقین دلاتی رہے گی کہ......''

''کہ ہم میں سے ایک آخر میں دوسرے کو مارے گا...... ہاں!'' ہیری نے آہستگی سے کہا۔

بالآخر وہ اس بات کو سمجھ ہی گیا جو ڈمبل ڈور اسے سمجھانے کی کوشش کر رہے تھے۔ موت کی جنگ لڑنے کیلئے اسے کسی بھی میدان میں گھسیٹ کر لے جایا جا سکتا ہے یا پھر وہ اپنا سر فخر سے بلند کر کے میدان میں اتر سکتا ہے۔ شاید کچھ لوگ کہیں گے کہ دونوں میں بہت زیادہ فرق نہیں ہے مگر ڈمبل ڈور جانتے تھے...... اور میں بھی جانتا ہوں، ہیری نے فخریہ انداز میں سوچا اور میرے ممی ڈیڈی بھی جانتے ہیں کہ دنیا میں سب سے زیادہ فرق اسی سے ہی پڑتا ہے۔

☆☆☆☆

چوبیسواں باب

# دشمنی کیلئے

رات کی مسلسل مصروفیت کے باعث ہیری تھک چکا تھا مگر وہ بے حد خوش تھا۔ اگلی صبح اس نے جادوئی استعمالات کی کلاس میں رون اور ہرمائنی کو پوری بات بتا دی۔ (اس سے پہلے اس نے اپنے اردگرد بیٹھے ہوئے طلباء پر گم گپ شپ والا جادوئی کلمہ پڑھ دیا تھا) وہ دونوں اس بات سے بے حد متاثر ہوئے کہ اس نے کس عمدگی سے سلگ ہارن سے ان کی یاد نکلوالی تھی۔ بہر حال، جب اس نے والڈی مورٹ کے پٹاری پٹوری جادو کے استعمال کا حال بتایا اور اس کی پٹاریوں کی تفصیل کھولی تو یہ سن کر مبہوت رہ گئے۔ انہیں اس بات پر بے حد حیرانی ہوئی کہ اگر ڈمبل ڈور کو کوئی پٹاری مل گئی تو وہ ہیری کو بھی اپنے ساتھ لے کر جائیں گے۔

جب بالآخر ہیری نے اپنی بات مکمل کر لی تو وہ دونوں منہ پھاڑے بیٹھے تھے۔

''واہ کیا بات ہے، تم واقعی ڈمبل ڈور کے ساتھ جاؤ گے۔'' رون نے جلدی سے کہا۔ وہ بغیر سوچے سمجھے اپنی چھڑی چھت کی طرف کر کے لہرا رہا تھا اور اسے ذرا سا اندازہ نہیں تھا کہ وہ کیا کر رہا تھا۔ ''اور اسے تباہ کرنے کی کوشش کرو گے، واہ...... زبردست!''

''رون! تم برف بنا رہے ہو!'' ہرمائنی نے تحمل سے کہا اور اس کی کلائی پکڑ کر چھڑی کا رُخ چھت سے دور ہٹایا جہاں سے برف کے بڑے سفید گالے گرنے لگے تھے۔ ہیری نے دیکھا کہ پاس والی میز سے لیونڈر براؤن ہرمائنی کو غصیلی نظروں سے گھور رہی تھی۔ نہایت سرخ آنکھوں سے اسے گھورتے دیکھ کر ہرمائنی نے فوراً رون کی کلائی چھوڑ دی۔

''اوہ ہاں!'' رون نے اپنے کندھے نیچے کر کے تھوڑی حیرانگی سے دیکھا۔ ''معاف کرنا...... ایسا لگ رہا ہے جیسے ہم سب کو خوفناک خشکی کا مرض لاحق ہو گیا ہو۔''

اس نے ہرمائنی کے کندھے سے کچھ نقلی برف ہٹائی۔ یہ دیکھ کر لیونڈر رونے لگی۔ رون کے چہرے پر خجالت سی پھیل گئی اور اس نے اپنی پشت اس کی طرف گھما دی۔

''ہم الگ الگ ہو گئے ہیں۔'' اس نے ہیری کو اپنے منہ کے کونے سے سرگوشی کرتے ہوئے بتایا۔ ''کل رات کو جب اس نے مجھے ہرمائنی کے ساتھ لڑکوں کے کمرے سے نیچے آتے ہوئے دیکھا تھا۔ ظاہر ہے کہ وہ تمہیں تو نہیں دیکھ پائی، اس لئے اس نے سوچا

کہ ہم دونوں اکیلے ہی اوپر سے آ رہے ہیں......''

''اوہ!'' ہیری نے جلدی سے کہا۔ ''ویسے تمہیں اس علیحدگی سے کوئی پریشانی تو نہیں ہوئی ہوگی، ہے نا؟''

''بالکل نہیں!'' رون نے تسلیم کرتے ہوئے کہا۔ ''جب وہ چیخ وپکار کر رہی تھی تو مجھے برا لگا تھا مگر کم از کم مجھے تعلق توڑنے کا الزام اپنے سر تو نہیں لینا پڑا......''

''بزدل!'' ہرمائنی کہا حالانکہ وہ تھوڑا خوش دکھائی دے رہی تھی۔ ''محبت کے معاملے میں کل کی رات کافی بھاری رہی، جینی اور ڈین کے درمیان بھی جھگڑا ہوا اور وہ دونوں الگ الگ ہو گئے ہیں...... ہیری!''

ہیری کو محسوس ہوا کہ یہ بتاتے ہوئے ہرمائنی کی آنکھوں میں معنی خیز تاثر جھلک رہا تھا مگر وہ اس کی خاموش محبت کو کیسے پہچان سکتی تھی؟ کہ اس کے دل میں اچانک خوشیوں کی لہریں اُٹھنے لگی تھیں۔ ہیری نے اپنے چہرے کو سپاٹ بنانے کی پوری کوشش کی جتنی کہ وہ کر سکتا تھا اور اپنی آواز میں کپکپاتی ہوئی خوشی کو دباتے ہوئے محض اتنا ہی پوچھا۔ ''مگر ایسا کیونکر ہوا؟''

''اوہ! بالکل نادانی والی بات تھی...... جینی نے کہا کہ ڈین ہمیشہ تصویر کے سوراخ کے پاس اسے دھکا دینے کی کوشش کرتا ہے جیسے وہ اس میں سے تنہا گزر رہی نہیں سکتی ہو...... مگر ان کے تعلقات گذشتہ پورے سال سے ہی ڈگمگاہٹ کا شکار رہے تھے......''

ہیری نے کلاس روم میں دوسری طرف بیٹھے ہوئے ڈین کی طرف نگاہ دوڑائی۔ وہ یقینی طور پر غمگین اور مرجھایا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''ظاہر ہے کہ اس جھگڑے سے تمہیں جھنجلاہٹ ہو رہی ہوگی، ہے؟'' ہرمائنی نے کہا۔

''تمہاری بات کا کیا مطلب ہے؟'' ہیری نے جلدی سے پوچھا۔

''کیوڈچ ٹیم......'' ہرمائنی نے کہا۔ ''اگر جینی اور ڈین کی بات چیت بند ہوگی تو......''

''اوہ ہاں!...... میں بھول گیا تھا۔'' ہیری نے جلدی سے کہا۔

''ہوشیار...... فلٹ وک!'' رون نے تنبیہ بھرے انداز میں سرگوشی کی۔ جادوئی استعمالات کے پستہ قد استاد ان کی طرف لہراتے ہوئے آ رہے تھے۔ صرف ہرمائنی ہی اپنے سرکے کو شراب میں بدلنے میں کامیاب ہو پائی تھی۔ اس کے شیشے کے جام میں گہرے سرخ رنگ کا سیال بھرا ہوا دکھائی دے رہا تھا جبکہ رون اور ہیری کے جاموں میں اب بھی سیاہی مائل بھورا سرکہ دکھائی دے رہا تھا۔

''لڑکو! گپ شپ کم کرو، کام زیادہ کرو...... ذرا مجھے کوشش کر کے تو دکھاؤ۔'' پروفیسر فلٹ وک نے خبردار کرتے ہوئے کہا۔

انہوں نے ایک ساتھ اپنی چھڑیاں اُٹھائیں اور اپنی پوری قوت سے ذہن کو یکسو کرنے کی کوشش کی۔ پھر انہوں نے چھڑی اپنے شیشے کے جام کی طرف لہرائی۔ ہیری کے جام کا سرکہ اگلے ہی پل سفید جمی ہوئی برف میں بدل گیا اور رون کے جام میں زوردار دھماکہ

ہو گیا۔

پروفیسر فلٹ وک میز کے نیچے سے دوبارہ باہر نکلے اور انہوں نے اپنی ٹوپی کے اوپر سے کانچ کے ٹکڑوں کو ہٹایا۔

''اچھا تو...... ہوم ورک میں اس کی کامیابی تک کی مشق کرنا......''

جادوئی استعمالات کی کلاس کے بعد ان کا ایک جڑواں پیریڈ خالی تھا اور وہ ایک ساتھ گری فنڈر کے اہل میں واپس لوٹے۔ لیونڈر براؤن کے ساتھ اپنے تعلق ختم ہونے پر رون کا چہرہ خوشی سے تمتما رہا تھا۔ ہرمائنی بھی کافی خوش دکھائی دے رہی تھی جب ہیری نے اس سے خوشی کی وجہ دریافت کی تو دھیمی مسکان کے ساتھ بولی۔'' آج دن کافی سہانا ہے، ہے نا؟'' دونوں میں کسی نے بھی اس طرف دھیان نہیں دیا کہ ہیری کے دل و دماغ میں ایک زبردست کشمکش چل رہی تھی۔

وہ رون کی بہن ہے۔

مگر اس نے ڈین کو چھوڑ دیا ہے۔

وہ اب بھی رون کی ہی بہن ہے۔

میں اس کا سب سے اچھا دوست ہوں۔

اس سے صورتحال اور بگڑ جائے گی۔

اگر میں اس سے پہلے بات کرلوں؟

وہ یقیناً مجھے مارنے کی کوشش کرے گا۔

لیکن اگر مجھے اس کی پرواہ نہ ہو تو؟

وہ تمہارا سب سے اچھا دوست ہے۔

دل و دماغ میں ہونے والی نوک جھونک کے باعث ہیری کا دھیان اس طرف بھی نہ جا پایا کہ تصویر کے راستے سے گزر کر دھوپ بھرے ہال میں پہنچ چکا تھا۔ اس نے ساتویں سال میں پڑھنے والے طلباء کے گروہ کی طرف سرسری نظر ڈالی اور پھر دوسری طرف آنکھیں گھمالیں، وہ ہال میں دکھائی دینے والی تبدیلی کو محسوس نہیں کر پایا جب تک کہ اسے ہرمائنی کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

''اوہ...... کیٹی! تم لوٹ آئی ہو...... واقعی تم واپس آ گئی ہو؟''

ہیری نے چونک کر ساتویں سال میں پڑھنے والے گروہ کی طرف گھورا۔ وہاں واقعی کیٹی بل بیٹھی ہوئی دکھائی دے رہی تھی جو بالکل تندرست اور تر و تازہ دکھائی دے رہی تھی اور اس کے قریبی دوست اسے اپنے حلقے میں گھیرے ہوئے تھے۔

''میں واقعی تندرست ہو چکی ہوں۔'' اس نے خوشی سے بتایا۔'' انہوں نے تو مجھے پیر والے دن کو ہسپتال سے چھٹی دے دی تھی۔ میں نے سینیٹ مونگوز سے نکل کر کچھ دن اپنے ممی ڈیڈی کے ساتھ گزارے اور آج صبح ہی واپس لوٹی ہوں۔ لین ابھی ابھی مجھے میکلی

گن اور گذشتہ میچ کے بارے میں بتا رہی تھی، ہیری!''

''اوہ ہاں!'' ہیری نے چونک کر کہا۔ ''اب چونکہ تم لوٹ آئی ہو اور رون بھی ٹھیک ہو چکا ہے، اب ہمارے پاس ریون کلا کی کیوڈچ ٹیم کو رونڈالے کا اچھا موقعہ ہے جس کا مطلب ہے کہ ہم اب بھی کیوڈچ کپ جیت سکتے ہیں...... سنو کیٹی!''

اسے اس سے یہ سوال فوراً پوچھنا تھا۔ اس کے متجسس دماغ نے جینی کے تصور کو کچھ لمحوں کیلئے خیر باد کہہ ڈالا۔ اس نے اپنی آواز پست کر لی جب کیٹی کے دوست اپنے اپنے بستے اور دیگر سامان اُٹھانے میں مصروف دکھائی دیئے کیونکہ انہیں تبدیلی ہیئت کی کلاس کیلئے دیر ہو رہی تھی۔

''وہ منحوس ہار...... کیا تم یاد کر سکتی ہو کہ وہ تمہیں کس نے دیا تھا؟''

''بالکل نہیں!'' کیٹی نے رنجیدگی سے اپنا سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔ ''ہر کوئی مجھ سے یہی سوال کر رہا ہے مگر مجھے ذرا سا بھی یاد نہیں ہے...... مجھے جو آخری یاد دکھائی دیتی ہے، وہ یہ ہے کہ میں تھری بروم سٹکس کے لیڈیز باتھ روم میں داخل ہو رہی تھی اور بس!''

''کیا تم یقینی طور پر باتھ روم میں ہی گئی تھا، ہے نا؟'' ہرمائنی نے پوچھا۔

''دیکھو! مجھے بس اتنا یاد ہے کہ میں نے باتھ روم کا دروازہ دھکیلا تھا۔'' کیٹی نے کہا۔ ''اس لئے مجھے محسوس ہوتا ہے کہ جس نے مجھ کر سحر کیا تھا، وہ اس کے ٹھیک پیچھے ہی کھڑا تھا۔ اس کے بعد میری یادداشت میں کوئی دوسری بات نہیں ہے، بالکل خالی پن ہے۔ جب تک کہ دو ہفتے قبل مجھے سینیٹ مونگوز میں ہوش نہیں آیا تھا...... سنو! اچھا یہی رہے گا کہ میں اب چل پڑوں، میں آج ہی لوٹی ہوں مگر اس کے باوجود پروفیسر میک گوناگل مجھے سطریں لکھنے کی سزا دے سکتی ہیں......''

اس نے اپنا بستہ اور کتابیں اُٹھائیں اور جلدی سے اپنے دوستوں کے عقب میں دوڑی چلی گئی۔ ہیری، رون اور ہرمائنی کھڑکی کے نزدیک میز کے گرد جم گئے۔ وہ کیٹی کی بتائی ہوئی باتوں پر مغز کھپائی کرنے لگے۔

''تو پھر وہ کوئی لڑکی یا عورت ہو سکتی ہے جس نے کیٹی کو وہ ہار دیا تھا۔'' ہرمائنی نے اندازہ لگاتے ہوئے کہا۔ ''کیونکہ یہ کام لیڈیز باتھ روم میں ہی ہوا تھا......''

''یا پھر کوئی لڑکا ہوگا، جو لڑکی یا عورت کے روپ میں دکھائی دے رہا ہوگا۔'' ہیری نے سوچتے ہوئے کہا۔ ''یہ بات بھولو کہ ہوگورٹس میں بھیس بدل مرکب کی کڑاہی بھری ہوئی تھی۔ ہم جانتے ہیں کہ اس میں سے کچھ مقدار چوری ہو چکی ہے......''

اس کے ذہن پر وہ یاد ابھر آئی جب کریب اور گوئل لڑکیاں بن کر ملفوائے کے ساتھ جا رہے تھے۔

''میرا خیال ہے کہ میں سعادتیال کا ایک گھونٹ اور پی لوں، اس کے بعد میں حاجتی کمرے میں گھسنے کی کوشش کروں......'' ہیری نے سوچتے ہوئے کہا۔

''ہیری! یہ تو سعادتیال کو ضائع کرنے کے مترادف ہوگا۔'' ہرمائنی نے دوٹوک کہا اور اپنے ہاتھ میں پکڑی ہوئی سپلمینز کی قدیمی

حروف تہجی نامی کتاب نیچے رکھ دی جسے اس نے ابھی ابھی اپنے بستے سے باہر نکالا تھا۔ ''قسمت ایک حد تک ہی تمہارا ساتھ دے سکتی ہے، ہیری! سلگ ہارن والا معاملہ بالکل مختلف تھا۔ تم میں پہلے سے ہی انہیں رضامند کرنے کی خواہش موجود تھی، تمہیں تو بس صورت حال کو کسی قدر تقویت دینا تھی۔ قسمت تمہیں کسی مضبوط جادوئی حصار کے پار نہیں لے جا سکتی ہے۔ اپنے بچے ہوئے سعادتیال کو ضائع مت کرو۔ اگر ڈمبل ڈور تمہیں اپنے ہمراہ لے جاتے ہیں تو تمہیں سعادتیال کی ضرورت پڑے گی......'' اس نے اپنی آواز سرگوشی میں بدلتے ہوئے پست کر لی تھی۔

''کیا ہم کچھ اور سعادتیال نہیں بنا سکتے ہیں؟'' رون نے ہرمائنی کی بات کو نظرانداز کرتے ہوئے ہیری سے پوچھا۔ ''اگر اس کی بہت ساری مقدار ہو تو اچھا رہے گا......ذرا اپنی کتاب میں تو دیکھو؟''

ہیری نے اپنے بستے میں سے اعلیٰ درجے کے جادوئی مرکبات نامی کتاب باہر نکالی اور اسے کھول کر سعادتیال والا صفحہ کھولا۔

''اوہ! یہ تو نہایت دشوار اور طویل عمل ہے۔'' اس نے اجزاء ترکیبی کی فہرست پر نظر ڈالتے ہوئے کہا۔ ''اور اس میں تو چھ ماہ سے زائد عرصہ لگے گا......اسے بہت طویل عرصے تک پکانا پڑتا ہے......''

''تب تو یہ کافی مشکل بات ہے......'' رون آہستگی سے بولا۔

ہیری اپنی کتاب دوبارہ واپس رکھنے ہی والا تھا کہ اسی لمحے اس نے ایک صفحے کا کونا مڑا ہوا دیکھا۔ اس نے اسے پلٹ کر کھولا اور اس میں دیکھا۔ وہاں حاشیے میں ایک جادوئی کلمہ لکھا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ 'کھڑکدرتم......' اس کے نیچے بریکٹ میں لکھا ہوا تھا۔ 'دشمنی کیلئے!' اسے یاد آ گیا کہ اس نے کچھ ہفتے قبل ہی اس صفحے کو نشانی کے طور پر موڑا تھا۔ اسے ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو پایا تھا کہ اس جادوئی کلمے سے کیا ہوتا ہے؟ اور اس کی ایک وجہ یہ تھی کہ وہ اسے ہرمائنی کی اردگرد موجودگی میں استعمال کر کے نہیں دیکھ سکتا تھا۔ بہرحال، وہ یہ سوچ رہا تھا کہ اگلی بار جب بھی میکلی گن اس کے پیچھے آئے گا تو وہ اس پر اس کا استعمال ضرور کر کے دیکھے گا......

کیٹی بل کے سکول لوٹنے سے صرف ایک ہی فرد خاص طور پر خوش نہیں دکھائی دیا تھا۔ وہ ڈین تھامس تھا کیونکہ اسے کیوڈچ ٹیم میں نقاش کی جگہ کیٹی بل کیلئے خالی کرنا تھی۔ جب ہیری نے اسے دوٹوک انداز میں اپنا فیصلہ سنایا تو اس نے کافی کوشش کرتے ہوئے اس صدمے کو برداشت کیا اور صرف ہنکار بھرتے ہوئے اپنے کندھے اچکا دیئے۔ حالانکہ ہیری کو یہ واضح احساس ہوا تھا کہ اس کے واپس پلٹتے ہی ڈین اور سمیس اس کی کمر پیچھے بغاوت کے انداز میں کچھ بڑبڑانے لگے تھے۔

اگلے پندرہ روز تک ہیری کی کپتانی میں ہونے والی سب سے عمدہ مشقیں ہوئیں۔ میکلی گن کے جانے اور کیٹی بل کے لوٹنے سے ٹیم اتنی سرشار تھی کہ سب کھلاڑیوں نے عمدہ کھیل کا مظاہرہ پیش کیا۔

جینی، ڈین کے ساتھ اپنے تعلقات ٹوٹنے پر ذرا سی بھی پریشان نہیں دکھائی دے رہی تھی۔ اس کے برعکس وہ تو ٹیم کی جان بن چکی تھی۔ بالجر کے سامنے آ جانے پر رون پریشانی کے عالم میں قفلوں کے سامنے اوپر نیچے کودنے لگا تھا جس کی نقل جینی نے اتنی

خوبصورتی سے اتاری کہ سب کھلاڑیوں کا ہنس ہنس کر برا حال ہوگیا۔ وہ ہیری کے میکلی گن کو حکم دینے کی بھی نقل اتارتی تھی جس کے ٹھیک بعد ہیری بے ہوش ہوگیا تھا۔ ہیری بھی باقی لوگوں کے ساتھ ہنستا تھا اور جینی کی طرف دیکھنے کے اس معصوم بہانے پر خوش ہوتا تھا۔ مشقوں کے دوران اسے کئی بار بالجروں سے چوٹ لگی تھی کیونکہ وہ تو جینی کو چپکے چپکے دیکھنے کی وجہ سے سنہری گیند پر اپنی نظریں ہی جما نہیں پا رہا تھا۔

اس کے دماغ میں اب بھی کشمکش چل رہی تھی۔ جینی یا رون؟ کئی بار وہ سوچتا تھا کہ لیونڈر والے واقعے کے بعد رون کو اس کا جینی کے ساتھ گھومنا پھرنا زیادہ برا نہیں لگے گا مگر پھر اسے رون کے چہرے کا تاثر یاد آیا جب اس نے جینی اور ڈین کو بوس و کنار کرتے ہوئے دیکھا تھا۔ اسے یقین تھا کہ اگر ہیری جینی کا ہاتھ بھی پکڑ لے تو بھی رون کو یہ بنیادی خیانت دکھائی دے گی......

بہرحال، ہیری نہ چاہتے ہوئے بھی جینی کے ساتھ باتیں کرنے سے، اس کے ساتھ ہنسی مذاق کرنے سے اور مشقوں کے بعد اس کے ساتھ واپس لوٹنے سے خود کو روک نہیں پایا۔ چاہے اس کے اندر جیسی بھی کھلبلی مچی رہے، وہ اس کے ہمراہ تنہا رہنے کے بہانے تلاش کرنے لگا۔ اگر سلگ ہارن کوئی تقریب منعقد کریں تو یہ بڑا نایاب موقع رہے گا کیونکہ اس وقت رون اس کے اردگرد کہیں بھی نہیں موجود نہیں ہوگا۔ مگر بدقسمتی سے سلگ ہارن نے ایسی تقریبات کا اہتمام کرنا ہی چھوڑ دیا تھا۔ ایک دو بار ہیری نے اس معاملے میں ہرمائنی کی مدد لینے کے بارے میں بھی سوچا مگر اسے یہ شدت سے محسوس ہوا کہ وہ اس کے چہرے پر پھیلنے والی معنی خیز مسکراہٹ کو برداشت نہیں کر پائے گا۔ جب وہ لاشعوری طور پر جینی کو تکتا رہتا تھا اور اس کے مذاق پر دل کھول کر ہنستا تھا تو ہرمائنی کے چہرے پر معنی خیز تاثرات کی جھلک دکھائی دینے لگتی تھی۔ معاملہ اور بھی سنگین صورت حال اختیار کرنے لگا کیونکہ اس کے دل و دماغ پر یہ خدشہ ہر وقت غلبہ کئے رہتا تھا کہ اگر وہ جلد ہی جینی کے ساتھ گھومنے پھرنے کی پیشکش اس کے سامنے نہیں رکھے گا تو جلد ہی کوئی دوسرا ایسی پیشکش کر ڈالے گا۔ وہ اور رون کم از کم اس بات پر تو متفق ہی تھے کہ وہ بہت زیادہ خوش مزاج اور ہر دلعزیز تھی جو اس کیلئے قطعی طور پر موزوں بات نہیں تھی۔

مجموعی طور پر سعادتیال کے ایک اور گھونٹ پینے کی خواہش ہر گزرتے دن کے ساتھ ساتھ بڑھتی ہی جا رہی تھی کیونکہ جیسا ہرمائنی نے کہا تھا کہ 'یہ تو صورتحال کو تقویت پہنچاتی ہے۔' وہ اپنی راہ کو ہموار کر لینا چاہتا تھا۔ مئی کے پرسکون ایام اب آہستہ آہستہ کھسکتے چلے جا رہے تھے اور جب بھی ہیری جینی کی صورت دیکھتا تھا تو رون اس کے ٹھیک عقب میں موجود رہتا تھا۔ ہیری قسمت کے اس جھٹکے کیلئے بیتاب ہو رہا تھا جو رون کو یہ احساس دلا دے کہ اسے سب سے زیادہ خوشی اس بات سے ہونا چاہئے کہ اس کا سب سے اچھا دوست اور اس کی چھوٹی بہن آپس میں محبت کرتے ہیں اور وہ ان دونوں کو کچھ پلوں کیلئے تنہا چھوڑ دے۔ ایسا کوئی موقع نہیں دکھائی دے پا رہا تھا کیونکہ آخری کیوڈچ میچ قریب آتا جا رہا تھا۔ رون ہر وقت ہیری کے ساتھ کھیل کی حکمت عملی کے بارے میں گفتگو کرتا رہتا تھا اور کسی دوسری چیز پر زیادہ توجہ ہی نہیں دے پا رہا تھا۔

صرف رون کا ہی یہ حال نہیں تھا۔ گری فنڈر اور ریون کلا کے درمیان ہونے والے میچ میں پورے سکول کی بہت زیادہ دلچسپی بڑھ چکی تھی کیونکہ اسی میچ سے کیوڈچ چمپئن شپ کا فیصلہ ہونے والا تھا۔ اگر گری فنڈر، ریون کلا کو تین سو سے زائد سکور کے فرق کے ساتھ ہرائے گا تو ہی وہ چمپئن شپ جیت پائے گا (یہ ہدف تو بڑا تھا مگر ہیری کی ٹیم اس وقت جتنا شاندار کھیل رہی تھی، اس سے پہلے اتنا عمدہ نہیں کھیل پائی تھی) اگر وہ تین سو پوائنٹس سے کم پر یہ میچ جیتتے ہیں تو وہ ریون کلا کے بعد دوسری پوزیشن پر آ جائیں گے۔ اگر وہ سو سکور کے فرق سے ہارتے ہیں تو وہ ہفل پف کے بعد تیسری پوزیشن پر آئیں گے اور اگر وہ سو سے زیادہ سکور کے فرق سے ہار گئے تو پھر ان کیلئے چوتھی پوزیشن پر پہنچ جانا یقینی بات تھی۔ ہیری نے سوچا کہ کوئی بھی اسے یہ بات کبھی بھولنے دے گا کہ اس کی کپتانی میں گری فنڈر کی ٹیم دو صدیوں میں پہلی بار چوتھی پوزیشن پر رہی تھی۔

اس فیصلہ کن میچ سے قبل معمول کے مطابق ناخوشگوار واقعات دیکھنے کو ملے۔ مدمقابل فریقوں کے طلباء راہداریوں میں مخالف ٹیم کے کھلاڑیوں کو دھمکانے لگے۔ کھلاڑیوں کے نزدیک سے گزرتے ہوئے نا کے بارے میں تمسخرانہ جملوں اور تضحیک آمیز رویوں کا اظہار ہونے لگا۔ ٹیم کے کھلاڑی یا تو سب کے سامنے فخریہ انداز میں سینہ پھیلا کر اتراتے ہوئے دکھائی دیتے تھے یا پھر کلاسوں کے دوران باتھ روم میں قے کرنے کیلئے بھاگ کھڑے ہوتے تھے۔ نجانے کیوں؟ یہ میچ ہیری کے دماغ میں جینی کیلئے اس کے لائحہ عمل کو کامیابی یا ناکامی سے ہمکنار کر سکتا تھا۔ وہ ان احساسات کو اپنے ذہن سے محو کرنے میں کامیاب نہ ہو پایا کہ اگر وہ میچ تین سو پوائنٹس سے زیادہ کے فرق کے ساتھ جیت جاتے ہیں تو جوش وخروش بھرا ماحول اور میچ کے بعد اچھا زوردار جشن سعادتیال کے زوردار گھونٹ جتنا ہی عمدہ ثابت ہو سکتا ہے......

اپنی تمام تر مصروفیات کے باوجود ہیری اپنے دوسرے اہم معاملے کو فراموش نہیں کر پایا تھا۔ یہ معلوم کرنا کہ ملفوائے خفیہ حاجتی کمرے میں کیا کارنامہ انجام دینے کی کوشش کر رہا تھا چونکہ ملفوائے نقشے میں اکثر نہیں دکھائی دیتا تھا اس لئے اس نے اندازہ لگا لیا کہ ملفوائے اب بھی حاجتی کمرے میں اپنا زیادہ تر وقت گزار رہا تھا۔ حالانکہ ہیری کی یہ امید دم توڑنے لگی تھی کہ وہ کبھی نہ کبھی اس خفیہ کمرے میں پہنچنے میں کامیاب ہو ہی جائے گا مگر اس کے باوجود وہ جب بھی آس پاس ہوتا تھا تو اس کے اندر گھسنے کی کوشش ضرور کرتا تھا۔ بہر حال، اپنے فریادی جملوں کو بار بار گھما پھرا کر کہنے کے باوجود دیوار پر دروازہ نہیں نمودار ہو پایا تھا۔

ریون کلا کے خلاف ہونے والے میچ سے چند دن قبل ہیری گری فنڈر ہال سے باہر نکلا اور رات کے کھانے کیلئے تنہا نیچے اتر آیا۔ رون قے کرنے کیلئے نزدیکی باتھ روم میں چلا گیا تھا اور ہر مائنی، پروفیسر وکٹر کے پاس ایک غلطی کے بارے میں بات چیت کرنے کیلئے گئی تھی جو اس کے لحاظ سے اس نے جادوئی علم الاعداد کی تشریح کرتے ہوئے اپنے پچھلے مقالے میں کر دی تھی۔ محض اپنی عادت سے مجبور ہیری لاشعوری طور پر چلتے چلتے ساتویں منزل کی راہداری میں جا پہنچا۔ اس نے چلتے چلتے نقشے میں چھان بین کی۔ ایک لمحے کیلئے ملفوائے کہیں بھی نہیں دکھائی دیا جس پر اس نے سوچا کہ وہ یقیناً حاجتی کمرے کے اندر ہی موجود ہو گا مگر اسی وقت اس نے دیکھا

کہ ملفوائے کا چھوٹا نقطہ اپنے شناختی ربن کے ساتھ ایک منزل نیچے لڑکوں کے باتھ روم میں دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے ساتھ کریب اور گوئل موجود نہیں تھے بلکہ ان کی جگہ مایوس مائرٹل دکھائی دے رہی تھی۔

ہیری نے اس ناقابل یقین جوڑی کی طرف آنکھیں پھاڑ کر دیکھا۔ وہ اس عجیب وغریب دوستی کے خیال کھویا ہوا اتنا بے خبر چل رہا تھا کہ اپنے سامنے موجود جنگجو کے خالی آہنی لباس سے زور سے جا ٹکرایا۔ اس تصادم سے ہونے والے تیز دھماکے کی آواز سے وہ ہوش میں آ گیا۔ وہ جلدی سے وہاں سے بھاگ نکلا تاکہ فلیچ وہاں نہ پہنچ جائے۔ وہ تیزی سے سنگ مرمر کی سیڑھیاں نیچے اترا اور زیریں راہداری میں دوڑنے لگا۔ باتھ روم کے باہر پہنچ کر وہ رُکا اور اس نے اپنا کان چابی والے سوراخ سے لگا کر کچھ سننے کی کوشش کی۔ جب اسے کچھ بھی نہیں سنائی نہیں دیا تو اس نے نہایت آہستگی سے دروازہ کھول دیا۔

ڈریکو ملفوائے دروازے کی طرف پیٹھ موڑے کھڑا تھا۔ اس کے ہاتھ واش بیسن کے دونوں کناروں کو مضبوطی سے پکڑے ہوئے تھے اور اس کا سفید سنہری سر نیچے جھکا ہوا تھا۔

''ایسا مت کرو......'' ایک ٹوائلٹ سے مایوس مائرٹل کی آواز سنائی دی۔ ''ایسا مت کرو...... مجھے بتاؤ تو سہی کہ کیا مسئلہ ہے؟...... میں تمہاری کچھ مدد کرسکتی ہوں؟''

''میری مدد کوئی بھی نہیں کرسکتا۔'' ملفوائے نے کہا جس کا پورا بدن کپکپا رہا تھا۔ ''میں یہ کام نہیں کرسکتا...... میں یہ کام نہیں کر سکتا...... یہ کام مجھ سے نہیں ہو پائے گا...... اور اگر میں نے اسے جلد ہی پورا نہ کیا...... تو وہ کہتے ہیں کہ وہ مجھے مار ڈالیں گے......''

ہیری کو حیرت کا اتنا گہرا جھٹکا لگا کہ وہ اپنی جگہ پر ساکت و جامد کھڑا رہ گیا۔ ملفوائے رو رہا تھا۔ سچ مچ وہ آنسو بہا رہا تھا...... آنسو اس کے زرد چہرے سے بہتے ہوئے گندے واش بیسن میں گرنے لگے۔ ملفوائے سسکیاں اور آہیں بھرتا ہوا اور بری طرح لرزتا ہوا اوپر اُٹھا اور اس نے اپنا سر اُٹھا کر چٹخے ہوئے آئینے میں اپنا چہرہ دیکھا۔ اسی وقت اس کی نگاہ آئینے میں اپنے کندھے کے بالکل پیچھے کھڑے ہوئے ہیری پر پڑی جو اس کی طرف گھور کر دیکھ رہا تھا۔

ملفوائے نے فوراً پلٹتے ہوئے اپنی چھڑی باہر نکال لی۔ ہیری نے بھی ایسا کرنے میں تاخیر نہیں کی تھی۔ ملفوائے کے جادوئی وار کی چنگاری جیسی شعاع ہیری سے بس کچھ ہی انچ کے فاصلے سے نکل گئی، جس سے اس کی عقبی دیوار پر لگی ہوئی لالٹین ٹوٹ گئی۔ ہیری نے ایک طرف چھلانگ لگاتے ہوئے سوچا...... لیویکورپسم!...... اور پھر اس نے اپنی چھڑی ملفوائے کی طرف لہرائی مگر ملفوائے نے اس کے جادوئی وار کو روک ڈالا اور اس پر دوسرا جادوئی وار کرنے کیلئے اپنی چھڑی اوپر اُٹھائی۔

''نہیں نہیں...... آپس میں مت لڑو!'' مایوس مائرٹل زور سے چیخی اور اس کی آواز خالی باتھ روم کی دیواروں سے ٹکرا کر گونجنے لگی۔ ''رُک جاؤ...... مت لڑو...... رُک جاؤ!''

ایک زوردار دھماکہ ہوا اور ہیری کے پیچھے ایک بند ڈبے میں دھماکہ ہوا۔ ہیری نے ایک پیر باندھنے والا جادوئی کلمہ پڑھ کر اس

کی طرف پھینکا جو ملفوائے کے کان کے پیچھے والی دیوار سے ٹکرا کر پلٹا اور اس نے مایوس مائرٹل کے پیچھے والی پانی کی ٹینکی کو چکنا چور کر دیا۔ مایوس مائرٹل کی چیخ نکل گئی اور ہر طرف فرش پر پانی ہی پانی پھیل گیا۔ ہیری پھسل گیا اور ملفوائے اپنے چہرے کو اس کی طرف موڑتے ہوئے چلایا......''اینگور......'' مگر اس کا جادوئی کلمہ مکمل ادا نہ ہو پایا۔

''کھڑکدرتم......'' ہیری نے فرش پر گرے ہوئے چیخ کر کہا اور اس نے اپنی چھڑی تیزی سے لہرائی۔

ایک چیخ بلند ہوئی اور پھر اگلے ہی لمحے ملفوائے کے چہرے اور سینے سے خون کے فوارے پھوٹ نکلے جیسے اسے کسی غیبی خنجر سے ادھیڑ دیا گیا ہو۔ وہ الٹ کر پیچھے کی طرف جا گرا، جس سے پانی بھرے فرش پر زوردار چھپاکے کی آواز سنائی دی۔ اس کے بے جان دائیں ہاتھ سے چھڑی نکل گئی تھی۔

''نہیں......'' ہیری نے ہانپتے ہوئے متوحش لہجے میں کہا۔

پھسلتا اور لڑکھڑاتا ہوا ہیری اپنی جگہ پر اُٹھ کر کھڑا ہوا۔ وہ ملفوائے کی طرف لپکا۔ جس کا چہرہ اب بری طرح سرخ ہو چکا تھا۔ اس کے سفید ہاتھ اس کے خون سے نہائے سینے پر گرے لرز رہے تھے۔

''نہیں...... میں یہ نہیں......''

ہیری نہیں جانتا تھا کہ وہ کیا کہہ رہا تھا۔ وہ ملفوائے کے پاس گھٹنے ٹیک کر بیٹھ گیا اور بدحواسی میں سوچنے لگا کہ وہ اب کیا کرے؟ ملفوائے اب اپنے ہی خون کے تالاب میں پڑا بری طرح تڑپ رہا تھا۔ مایوس مائرٹل نے یہ منظر دیکھ کر فلک شگاف چیخ نکالی۔

''قتل...... باتھ روم میں قتل...... قتل ہو گیا...... قتل......''

ٹھیک اسی لمحے ہیری کے پیچھے باتھ روم کا دروازہ کھل گیا۔ ہیری نے دہشت بھری نظروں سے سر اُٹھا کر اوپر دیکھا۔ سنیپ باتھ روم میں آ چکے تھے اور ان کا چہرہ آگ بگولا دکھائی دے رہا تھا۔ ہیری کو جھٹکے سے پیچھے ہٹاتے ہوئے وہ ملفوائے کے اوپر جھک گئے۔ انہوں نے اپنی چھڑی باہر نکالی اور اسے ان گہرے زخموں کے اوپر پھیرا جو ہیری کے جادوئی وار سے لگے تھے۔ وہ کوئی جادوئی کلمہ بھی بڑبڑا رہے تھے جو کسی نغمے جیسا محسوس ہو رہا تھا۔ خون بہنا بند ہو گیا۔ سنیپ نے ملفوائے کے چہرے پر لگا ہوا خون صاف کیا اور اپنی چھڑی پھیرتے ہوئے اپنا جادوئی نغمہ دوبارہ دہرایا۔ دیکھتے ہی دیکھتے اس کے زخم ٹھیک ہونے لگے۔

ہیری اب بھی یکا یک اسے دیکھے جا رہا تھا اور اپنے کیئے پر بری طرح سہا ہوا تھا۔ اسے یہ احساس ہی نہیں تھا کہ وہ خود بھی خون اور پانی میں لت پت ہو چکا تھا۔ مایوس مائرٹل اب بھی اوپر ہوا میں سسکیاں بھر رہی تھی اور آنسو بہا رہی تھی۔ جب سنیپ نے تیسری بار اپنا پراسرار جادوئی نغمہ گنگنایا تو انہوں نے سہارا دے کر ملفوائے کو اوپر اُٹھا کر سیدھا کھڑا کر دیا۔

''تمہیں فوراً ہسپتال جانا چاہئے۔ زخموں کے نشان رہ سکتے ہیں...... اگر تم میڈم پامفری کو کہہ کر فوراً خوشبودار کٹھرا لے لیتے ہو تو تم اس سے بچ سکتے ہو......''

سنیپ نے سہارا دے کر اسے باتھ روم سے باہر نکالا۔ وہ دروازے پر پہنچ کر سرد تحکمانہ آواز میں مڑ کر بولے۔ ''اور تم یہیں میرا انتظار کرو، پوٹر!''

ہیری کے دماغ میں ایک لمحے کیلئے بھی حکم عدولی کرنے کا خیال نہیں آپایا۔ وہ کانپتا ہوا آہستگی سے کھڑا ہوا اور سر جھکا کر گیلے فرش کو دیکھتا رہا۔ اس کی سطح پر خون کے دھبے سرخ پھولوں کی مانند تیر رہے تھے۔ وہ مایوس مائرٹل کو خاموش رہنے کیلئے بھی کچھ نہیں کہہ پایا جب وہ لگاتار بڑھتی خوشی کے ساتھ چیختی اور سسکیاں بھرتی جا رہی تھی۔ سنیپ دس منٹ بعد واپس لوٹ آئے۔ باتھ روم میں آنے کے بعد انہوں نے دروازہ بند کر دیا۔

''دفع ہو جاؤ......'' انہوں نے مائرٹل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ وہ فوراً اپنے ٹوائلٹ میں گھس گئی اور پیچھے گہری خاموشی چھوڑ گئی۔

''میں ایسا کچھ نہیں کرنا چاہتا تھا۔'' ہیری نے فوراً صفائی پیش کرتے ہوئے کہا۔ اس کی آواز ٹھنڈی اور پانی بھرے باتھ روم میں گونج اُٹھی۔ ''مجھے معلوم نہیں تھا کہ اس جادوئی کلمے کا ایسا اثر ہوتا ہے......؟''

مگر سنیپ نے اس کی صفائی کو نظر انداز کر دیا۔

''ظاہر ہے کہ میں نے تمہیں بے وقعت تصور کر لیا تھا، پوٹر!'' انہوں نے آہستگی سے کہا۔ ''کون سوچ سکتا تھا کہ تم اس طرح کا خطرناک تاریک جادو بھی جان سکتے ہو؟ تمہیں یہ جادوئی کلمہ کس نے سکھایا...... پوٹر؟''

''میں نے اسے کہیں پڑھا تھا؟''

''کہاں؟''

''لائبریری کی کسی کتاب میں......'' ہیری نے فوراً جھوٹ بول دیا۔ ''مگر میں یاد نہیں کر سکتا ہوں کہ یہ میں نے کس کتاب میں پڑھا......''

''جھوٹ مت بولو!'' سنیپ نے کہا۔ ہیری کا حلق خشک ہو گیا۔ وہ جانتا تھا کہ سنیپ کیا کرنے والے تھے اور اسے کبھی نہیں روک پایا تھا۔

باتھ روم اس کی نظروں کے سامنے کانپ رہا تھا۔ اس نے اپنے دماغ سے تمام خیالات کو یکسر باہر نکالنے کی کوشش کی مگر اس کے باوجود بھی آدھ خالص شہزادے کی اعلیٰ درجے کے جادوئی مرکبات نامی کتاب اس کے دماغ کے پردوں کے سامنے دھندلے انداز میں تیرتی رہی......

اور پھر وہ گیلے باتھ روم میں سنیپ کی طرف دوبارہ دیکھ رہا تھا۔ اس نے سنیپ کی سیاہ آنکھوں میں گھورا اور ناامیدی کے جذبات کے ساتھ یہ امید کی کہ سنیپ وہ نہیں پائے ہیں، جس کا اسے خوف لاحق ہو رہا تھا۔

''اپنا بستہ میرے پاس لے کر آؤ۔''سنیپ نے آہستگی سے کہا۔''اور سکول کی اپنی تمام کتابیں بھی......ساری کی ساری...... انہیں یہاں میرے پاس لیکر آؤ......ابھی،اسی وقت!''

بحث کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہونا تھا۔ ہیری فوراً مڑا اور چھپ چھپ کرتا ہوا باتھ روم سے باہر نکلا۔ راہداری میں پہنچنے کے بعد وہ گری فنڈر مینار کی طرف بھاگنے لگا۔ زیادہ تر طلباء دوسری طرف جا رہے تھے،اسے پانی اور خون میں لتھڑا ہوا دیکھ کر ان کے منہ حیرانگی سے پھٹے رہ گئے مگر اس نے بھاگتے ہوئے کسی کے بھی سوالوں کا کوئی جواب نہیں دیا۔

وہ خود میں عجیب سی بدحواسی اور سکتے کی کیفیت کو محسوس کر رہا تھا جیسے اس کا کوئی بہترین پالتو جانور اچانک وحشی ہو گیا ہو۔ شہزادے نے اس طرح کا جنگلی جادوئی کلمہ اپنی کتاب میں کیوں لکھا تھا؟ اور جب سنیپ اسے دیکھیں گے تو پھر کیا ہوگا؟ کیا وہ سلگ ہارن کو یہ بتا دیں گے کہ ہیری کی اصلیت کیا تھی؟......اس کے پیٹ میں عجیب سی اتھل پتھل ہونے لگی۔ ہیری پورا سال جادوئی مرکبات میں اتنی زبردست کارکردگی کا مظاہرہ کیسے کر رہا تھا؟ کیا وہ اس کی کتاب ضبط کر لیں گے؟ یا پھر اسے ہمیشہ کیلئے ضائع کر ڈالیں گے؟ جس نے ہیری کو اتنا سارا سکھایا تھا......وہ کتاب جو ایک طرح سے اس کی مددگار اور دوست بن چکی تھی......ہیری ایسا کچھ نہیں ہونے دے گا......وہ کبھی اسے ضائع نہیں ہونے دے گا۔

''تم کہاں تھے؟......تم اتنے گیلے کیوں ہو؟......اوہ کیا یہ واقعی خون ہے؟''

رون سیڑھیوں پر اوپر کھڑا تھا اور ہیری کو دیکھ کر پریشان دکھائی دینے لگا۔

''مجھے تمہاری کتاب چاہئے!''ہیری نے ہانپتے ہوئے کہا۔''تمہاری جادوئی مرکبات والی کتاب......جلدی سے......وہ مجھے دے دو!''

''مگر آدھ خالص شہزادے والی کتاب کا کیا بنا؟''

''میں بعد میں بتاؤں گا......جلدی کرو!''

رون نے اپنے بستے میں سے اعلیٰ درجے کے جادوئی مرکبات کی کتاب نکال کر ہیری کے ہاتھ میں تھما دی۔ ہیری اس کے قریب سے گزر کر بھاگا اور ہال میں لوٹ گیا۔ وہاں اس نے اپنا بستہ اُٹھایا۔ کئی طلباء کی حیران نظروں کو نظر انداز کرتے ہوئے وہ نکلا جو اپنا کھانا ختم کر کے واپس لوٹ رہے تھے اور پھر وہ تصویر کے راستے سے باہر نکل کر تیزی سے ساتویں منزل کی راہداری کی طرف بھاگنے لگا۔ وہ رقص کرتے ہوئے دیوؤں کی کینوس والی تصویر کے پاس اچانک رُک گیا۔ اس نے اپنی آنکھیں بند کر لیں اور اور پھر چلنے لگا۔

''مجھے اپنی کتاب چھپانے کیلئے ایک جگہ چاہئے......مجھے اپنی کتاب چھپانے کیلئے ایک جگہ چاہئے......مجھے اپنی کتاب چھپانے کیلئے ایک جگہ چاہئے......''

تین بار وہ خالی دیوار کے سامنے سے گزرا۔ جب اس نے اپنی آنکھیں کھولیں تو بالآخر اس کے سامنے حاجتی کمرے کا دروازہ نمودار ہو چکا تھا۔ ہیری نے اسے جھٹکے سے کھولا اور اندر گھس کر دھڑام سے اسے بند کر دیا۔

وہ کھڑا ہانپتا رہا۔ جلد بازی، خوف زدگی اور باتھ روم میں جو کچھ ہونے کی توقع تھی، ان سب کی دہشت کے باوجود وہ تعجب بھری نظروں سے سامنے دیکھنے لگا۔ وہ ایک بڑے گرجا گھر کی صورت والے کمرے میں کھڑا تھا جس کی اونچی اونچی کھڑکیوں سے روشنی چھن کر اندر آ رہی تھی۔ وہ وہاں اونچی دیواروں والا شہر دیکھ رہا تھا جس میں چھوٹی چھوٹی گلیاں دکھائی دے رہی تھیں۔ ہیری جانتا تھا کہ ہوگورٹس میں رہنے والوں کی کئی پشتوں نے یہاں اپنا اپنا سامان چھپا رکھا ہوگا۔ وہاں اسے چھوٹی گلیوں اور سڑکیوں جیسے راستے دکھائی دے رہے تھے۔ جن کے کناروں پر خستہ حال فرنیچر اور ٹوٹی ہوئی اشیاء کا ڈھیر لگا ہوا تھا۔ شاید انہیں غلط جادو کے ثبوت مٹانے کیلئے یہاں رکھا گیا ہوگا؟ یا پھر سکول کی عمارت پر صفائی کرنے والے وفادار گھریلو خرس نے کچرا سمجھ کر یہاں لا پھینکا ہوگا۔ وہاں ہزاروں کتابیں تھیں جو یا تو ممنوعہ تھیں یا بے جا حاشیوں اور لکیروں سے بھری پڑی تھیں یا رنگے ہاتھوں چرائی ہوئی تھیں۔ اس کے علاوہ پنکھ دار غلیلیں اور کاٹنے والے دانتوں والی تھالیاں بھی تھیں۔ جن میں سے کچھ میں تو ابھی تک اتنی جان باقی تھی کہ باقی ممنوعہ اشیاء کے پہاڑ جیسے ڈھیر کے اوپر چڑھ کر ابھی تک نیم مردہ دلی سے منڈلا رہی تھیں۔ جمے ہوئے مرکبات کی چٹخی ہوئی بوتلیں، جن کے اندر کا سامان بری طرح سے چمک رہا تھا۔ کئی زنگ آلودہ تلواریں اور خون سے لتھڑی ہوئی ایک بھاری بھرکم کلہاڑی بھی تھی۔

اس سارے پوشیدہ خزانے کے درمیان ہیری جلدی سے سامنے کی طرف ایک گلی میں بھاگا۔ وہ ایک عفریت کے دیوہیکل مجسمے کے قریب سے مڑا، تھوڑی دور تک بھاگا۔ اس ٹوٹی ہوئی اوجھل الماری کے نزدیک سے بائیں طرف مڑا جس میں سلے درن کی کیوڈچ ٹیم کا کپتان مونٹی گو گذشتہ سال گم ہو گیا تھا۔ بالآخر وہ ایک بڑی الماری کے قریب پہنچ کر رُک گیا، جسے دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا جیسے اس پر تیزاب پھینک دیا گیا ہو۔ اس نے الماری کا چرچراتا ہوا دروازہ کھولا۔ اندر ایک پنجرہ رکھا ہوا دکھائی دے رہا تھا جس کے اندر کا جاندار طویل عرصہ پہلے مر چکا تھا اس کے ڈھانچے کے پانچ پاؤں تھے۔ اس نے آدھ خالص شہزادے کی کتاب جلدی سے اس کے پنجرے کے پیچھے ٹھونس دی اور الماری بند کر ڈالی۔ وہ ایک لمحے کیلئے ٹھہرا، اس کا دل بھیانک انداز میں دھڑک رہا تھا، اس نے متوحش نظروں سے اردگرد کے بے ترتیب سامان کے ڈھیروں کی طرف دیکھا...... کیا وہ اتنے کاٹھ کباڑ کے بیچ میں سے اس جگہ کو دوبارہ تلاش کر پائے گا؟ اس نے قریبی صندوق کے اوپر پڑے ہوئے ایک بدصورت بوڑھے جادوگر کے مجسمے کا ٹوٹا ہوا دھڑ اُٹھایا اور اسے اس الماری کے اوپر رکھ دیا جس میں اس نے اپنی کتاب چھپائی تھی۔ اس نے جادوگر کے مجسمے کے اوپر ایک دھول بھری پرانی وگ اور ایک بے رنگ خود رکھ دیا تا کہ یہ آسانی سے پہچان میں آ پائے۔ پھر وہ پوشیدہ کاٹھ کباڑ کی گلیوں میں گھومتا ہوا باہر نکلا اور دروازے تک پہنچا۔ اس نے دروازہ کھولا اور ایک بار پھر ساتویں منزل کی راہداری میں پہنچ گیا۔ اس نے اپنے عقب میں دروازہ دھڑام سے بند کر دیا جو اگلے لمحے دیوار میں بدل گیا تھا۔

ہیری سرعت رفتاری سے نچلی منزل پر آیا اور باتھ روم کی طرف بھاگا اور بھاگتے ہوئے اس نے رون کی اعلیٰ درجے کے جادوئی مرکبات والی کتاب اپنے بستے میں ٹھونس لی۔ ایک منٹ بعد وہ سنیپ کے سامنے کھڑا تھا۔ انہوں نے بغیر کچھ کہے ہیری کے بستے کی طرف ہاتھ بڑھا دیا۔ ہیری نے ہانپتے ہوئے انہیں بستہ تھما دیا۔ اس کے سینے میں تیزی سے درد اُٹھ رہا تھا اور وہ انتظار کرنے لگا۔ ایک ایک کرکے سنیپ نے ہیری کی ساری کتابیں باہر نکالیں اور ان کی جانچ پڑتال کی۔ سب سے آخر میں صرف جادوئی مرکبات والی کتاب ہی بچی تھی جسے کھولنے سے پہلے انہوں نے کافی غور سے دیکھا۔

''پوٹر! کیا یہ تمہاری کتاب ہے؟''

''ہاں......!'' ہیری نے اب بھی تیز تیز سانسیں کھینچتے ہوئے کہا۔

''کیا تمہیں پورا یقین ہے، پوٹر؟''

''ہاں!'' ہیری نے تھوڑا جوشیلے انداز میں بولا۔

''یہ تمہاری اعلی درجے کے جادوئی مرکبات کی وہی کتاب ہے، جسے تم نے فلوریش اینڈ بلوٹس سے خریدا تھا؟''

''ہاں!'' ہیری نے درشتگی سے جواب دیا۔

''تو پھر اس کے سرورق پر 'رونلڈ ویزلمب' کیوں لکھا ہوا ہے؟'' سنیپ نے پوچھا۔

ہیری کا دل ایک لمحے کیلئے دھک رہ گیا۔

''یہ میری عرفیت ہے......'' اس نے جلدی سے کہا۔

''تمہاری عرفیت......؟'' سنیپ نے دہرایا۔

''ہاں! میرے قریبی دوست مجھے اسی عرفیت سے پہچانتے ہیں!'' ہیری فوراً بولا۔

''میں عرفیت کا مطلب بخوبی جانتا ہوں، پوٹر!'' سنیپ نے کہا۔ اس کی سرد سیاہ آنکھیں ایک بار پھر ہیری کی آنکھوں کو دیکھنے لگیں۔ ہیری نے ان کی طرف نہ دیکھنے کی کوشش کی۔ اپنا دماغ بند کرلو۔ اپنا دماغ بند کرلو......مگر وہ یہ کام کبھی نہیں سیکھ پایا تھا کہ اسے صحیح طریقے سے کیسے بند کیا جاسکتا تھا؟

''جانتے ہو، مجھے کیا محسوس ہورہا ہے، پوٹر؟'' سنیپ نے نہایت آہستگی سے کہا۔ ''مجھے محسوس ہوتا ہے کہ تم جھوٹے اور فریبی ہو اور تمہیں سہ ماہی کے اختتام تک ہر ہفتے والے دن میرے پاس سزا کاٹنا چاہئے......تمہارا کیا خیال ہے، پوٹر؟''

''میں......میں سے متفق نہیں ہوں، سر!'' ہیری نے کہا اور اب بھی اس نے خود کو سنیپ سے آنکھیں ملانے سے باز رکھا۔

''ٹھیک ہے، ہم دیکھتے ہیں کہ سزاؤں کے بعد تمہیں کیا محسوس ہوتا ہے؟'' سنیپ نے کہا۔ ''ہفتے کی صبح دس بجے، پوٹر...... میرے دفتر میں!''

''مگر سر......'' ہیری بوکھلا کر اوپر دیکھتے ہوئے بولا۔ ''کیوڈچ کا آخری میچ......''

''دس بجے......'' سنیپ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر مسکرائے جس سے ان کے زرد دانت دکھائی دینے لگے۔ ''بیچارہ گری فنڈر!...... مجھے اندیشہ ہے کہ اس سال چوتھی پوزیشن پر رہ جائے گا......''

اور اس کے بعد وہ ایک لفظ بولے بغیر باتھ روم سے باہر نکل گئے۔ ہیری چٹخے ہوئے آئینے میں خود کو گھورتا رہا۔ اسے یقین تھا کہ اسے اس وقت جتنی زور سے قے آ رہی تھی اتنی تو رون کو زندگی بھر کبھی نہیں آئی ہوگی۔

☆☆☆☆

''میں یہ ہرگز نہیں کہوں گی کہ میں نے تمہیں اس بات پر پہلے ہی تنبیہ کی تھی......'' ہرمائنی نے ایک گھنٹے بعد گری فنڈر ہال میں کہا۔

''جانے بھی دو، ہرمائنی!'' رون غصے سے بولا۔

ہیری رات کا کھانا کھانے کیلئے نیچے نہیں گیا تھا۔ اس کی بھوک مر چکی تھی۔ اس نے رون، ہرمائنی اور جینی کو پوری بات بتا دی تھی حالانکہ اس کی کوئی خاص ضرورت نہیں تھی۔ خبر پہلے ہی بہت تیزی سے پھیل چکی تھی۔ مایوس مائرٹل نے ہر باتھ روم میں جا کر یہ خبر پھیلانے کی ذمہ داری احسن انداز میں نبھائی تھی۔ پینسی پارکنسن ملفوائے سے ملنے کیلئے ہسپتال پہنچ چکی تھی۔ اس کے بعد پینسی نے ہیری پر الزام تراشی کرنے میں ذرا سا تاخیر نہیں کی تھی۔ سنیپ نے تمام اساتذہ کو یہ بات خود بتا دی تھی۔ پروفیسر میک گوناگل نے آگ بگولا ہو کر پہلے ہی پندرہ منٹ تک ہیری کو کھری کھری سنائی تھیں۔ انہوں نے اس کو بتایا کہ یہ اس کی خوش قسمتی ہی ہے کہ اسے سکول سے باہر نہیں نکالا گیا ہے، اور وہ سہ ماہی کے اختتام تک ہر ہفتے کی سزا کیلئے سنیپ کے ساتھ پوری طرح متفق ہیں۔

''میں نے تم سے پہلے ہی کہا تھا کہ وہ شہزادہ کچھ کھسکا ہوا لگ رہا ہے اور میں صحیح ہی تھی!'' ہرمائنی نے آخر کار خود کو یہ کہنے سے نہیں روک پائی تھی۔

''نہیں...... بالکل نہیں! مجھے ایسا کچھ نہیں لگتا کہ تم صحیح تھیں!'' ہیری تلخی سے غرایا۔

ہرمائنی کے برا بھلا کہنے کے علاوہ بھی اس کے سامنے بیشمار پریشانیاں منہ پھاڑے کھڑی تھیں۔ جب اس نے گری فنڈر کی ٹیم کو یہ بتایا کہ وہ ہفتے والے دن ان کے ساتھ نہیں کھیل پائے گا تو ان کے چہروں پر پھیلنے والی مایوسی اور ناپسندیدگی خود اسے ایک بڑی سزا دکھائی دی۔ اب جینی کی آنکھیں اس پر جمی ہوئی تھیں مگر وہ اس سے نظریں نہیں ملانا چاہتا تھا۔ وہ وہاں پر اپنی بے بسی اور غصے کا ہنکار نہیں بکھیرنا چاہتا تھا۔ اس نے جینی کو بس یہ بتا دیا کہ وہ ہفتے والے دن متلاشی کے طور پر کھیلے گی اور ڈین اس کی جگہ پر نقاش کی ذمہ داری نبھائے گا...... اگر وہ جیت جائیں گے تو شاید میچ کے بعد جشن میں جینی اور ڈین میں دوبارہ صلح ہو جائے گی...... یہ خیال ہیری کے دل کو کسی یخ بستہ خنجر کی کاٹ کی طرح گھائل کر رہا تھا۔

''ہیری!'' ہرمائنی نے کہا۔''تم اس کتاب کی جانبداری کیسے کرسکتے ہو جب اس جادوئی کلمے نے......''

''تم اب اس کتاب کے بارے میں تبصرہ کرنا بند کردو!'' ہیری نے جھڑکتے ہوئے کہا۔''شہزادے نے اس جادوئی کلمے کو صرف حاشیہ پر نقل کیا تھا۔ایسا نہیں تھا کہ وہ کسی کو اس کا استعمال کرنے کا مشورہ بھی دے رہا تھا۔ جہاں تک ہم جانتے ہیں، وہ کسی ایسی چیز کو لکھ رہا تھا جس کا استعمال اس کے خلاف ہوا تھا......''

''مجھے اس پر یقین نہیں ہے!'' ہرمائنی بحث کرتے ہوئے بولی۔''دراصل تم اپنا دفاع......''

''میں نے جو کیا ہے، میں اس کا دفاع نہیں کررہا ہوں۔'' ہیری نے جلدی سے کہا۔''میں اب بھی یہی سوچتا ہوں کہ کاش میں نے ایسا نہ کیا ہوتا؟ صرف اس لئے نہیں کیونکہ مجھے ایک درجن سزائیں کاٹنا پڑرہی ہیں،تم اچھی طرح سے جانتی ہو کہ میں جانتے بوجھتے اس طرح کا جادوئی کلمہ کسی پر بھی نہیں پڑھ سکتا تھا۔ملفوائے پر بھی نہیں......مگر تم شہزادے کو قصوروار نہیں ٹھہراسکتی ہو۔اس نے یہ نہیں لکھا تھا کہ اُسے آزما کر دیکھو۔ یہ سچ مچ فائدہ مند جادوئی کلمہ ہے......وہ تو صرف خود کو یاد دلانے کیلئے اسے لکھ رہا تھا، کسی اور کے استعمال کرنے کیلئے نہیں......''

''کیا تم یہ کہنا چاہ رہے ہو کہ تم دوبارہ اس کتاب کو......؟'' ہرمائنی نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

''بالکل......میں اسے لینے جارہا ہوں، جلد ہی میں اسے واپس لے آؤں گا۔'' ہیری نے زور دیتے ہوئے کہا۔''سنو! شہزادے کے بغیر میں سعادتیال کبھی نہیں جیت پاتا؟......میں یہ کبھی نہیں جان پاتا کہ رون کو زہر سے کیسے بچانا ہے؟ میں کبھی بھی......''

''......جادوئی مرکبات کی مہارت کا اعزاز حاصل کرپاتے جس کے تم ہرگز حقدار نہیں تھے۔'' ہرمائنی نے اس کی بات کاٹتے ہوئے تلخی سے کہا۔

''جانے دو ہرمائنی!'' جینی بیچ میں کود پڑی۔ ہیری نے لاشعوری طور پر سر اُٹھا کر حیرانگی اور مشکور نظروں سے اس کی طرف دیکھا۔''ایسا لگتا ہے کہ ملفوائے بھی تو اسے سفاک کٹ وار کا نشانہ بنانے کی کوشش کررہا تھا۔تمہیں تو اس بات پر خوش ہونا چاہئے کہ ہیری کے پاس اپنے دفاع کیلئے ایک اچھا جادوئی کلمہ موجود تھا......''

''ظاہر ہے کہ مجھے اس بات پر خوشی ہے کہ ہیری اس کے جادوئی وار کا نشانہ نہیں بن پایا۔'' ہرمائنی نے کہا جو واضح طور زہریلی دکھائی دے رہی تھی۔''لیکن تم اس کھڑکدر تم جادوئی کلمے کو اچھا نہیں کہہ سکتیں۔ دیکھو جینی! اس نے ہیری کو کہاں لاکر کھڑا کردیا ہے؟ اور میچ کے بارے میں تمہاری جذبات کو دیکھ کر ایسا محسوس ہورہا ہے کہ......''

''اوہ کیوڈچ کے بارے میں کوئی تبصرہ مت کرو کیونکہ تم اس کے بارے میں کچھ بھی سمجھتی ہو!'' جینی نے جھٹکے سے کہا۔''کچھ بول کر تم یقیناً خود کو شرمندگی سے دوچار کرلوگی......''

ہیری اور رون گھورنے لگے۔ ہرمائنی اور جینی میں عام طور پر عمدہ دوستی دکھائی دیتی تھی مگر اس وقت وہ دونوں ہاتھ باندھ کر غصے

سے مختلف سمتوں میں گھور رہی تھیں۔ رون نے گھبرا کر ہیری کی طرف دیکھا پھر یونہی ایک کتاب اُٹھا کر اس کے عقب میں اپنا چہرہ چھپا لیا۔ ہیری جانتا تھا کہ وہ اس کا بہت کم حقدار تھا مگر اچانک وہ بے حد خوشی محسوس کرنے لگا حالانکہ ان میں سے کوئی بھی باقی شام تک ایک دوسرے سے کچھ نہیں بولا تھا۔

اس کی خوشی بہت کم وقت تک ہی برقرار رہ پائی۔ اگلے دن اسے سلے درن کے طلباء کے تیز وتند جملوں کا بھی سامنا کرنا پڑا اور گری فنڈر کے طلباء کا غصہ بھی برداشت کرنا پڑا تھا جو اس کی بیوقوفی پر بے حد مشتعل دکھائی دے رہے تھے کہ ان کے کپتان نے آخری میچ میں خود پر پابندی لگوا لی تھی۔ چاہے وہ ہر مائنی سے صفائی میں جو بھی کہے۔ ہفتہ والے دن تک ہیری سعادتیال مرکب کے بدلے میں رون، جینی اور باقی لوگوں کے ساتھ کیوڈچ میدان تک جانا پسند کرتا۔ وہ قریباً رنجیدگی میں ڈوبا ہوا تھا کہ وہ باہر دھوپ میں جانے والے طلباء کے ہجوم سے دور ہی مڑ جائے گا۔ وہ سبھی گلاب، سرخ ٹوپیاں، بینرز اور اسکارف لہراتے ہوئے جا رہے تھے۔ وہ پتھر کی سیڑھیاں اتر کر تہہ خانے کی طرف چلنے لگا۔ جب تک دور سے آتی ہوئی تیز آوازیں مدھم نہیں ہوگئیں۔ ہیری جانتا تھا کہ وہ کمنٹری کا ایک لفظ بھی نہیں سن پائے گا۔ تالیاں یا جوش بھرا شور بھی نہیں سنائی دے گا۔

''اوہ پوٹر......'' سنیپ نے دلچسپی سے کہا۔ جب ہیری نے ان کے دروازے پر دستک دی اور جانے پہچانے دفتر میں داخل ہوا۔ حالانکہ سنیپ اب اوپر کی منزل پر پڑھاتے تھے مگر انہوں نے اپنے سابقہ دفتر کو اب تک خالی نہیں کیا تھا۔ یہاں اب بھی پہلے کی طرح مدہم روشنی چھائی ہوئی تھی اور دیواروں میں بنے شلفوں پر چاروں طرف رنگ برنگے جادوئی مرکبات کی بوتلیں رکھی ہوئی تھیں۔ جن میں مری ہوئی چپچپائی اشیاء تیر رہی تھیں۔ جس میز پر ہیری کو بیٹھنا تھا اس پر بہت سارے جالے لگے ہوئے چھوٹے طاقچے رکھے ہوئے تھے۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ یہ بیزار کن، دشوار اور فضول کام ہی ہوگا......

''مسٹر فلیچ ان پرانی فائلوں کو صاف کرنے کیلئے کسی کی تلاش کر رہے تھے۔'' سنیپ نے آہستگی سے کہا۔ ''ان فائلوں میں ہوگورٹس میں شرارتیں اور غلط کام کرنے کے نام اور ان کی سزاؤں کا ریکارڈ رکھا گیا ہے، جہاں کہیں سیاہی ہلکی ہوگئی ہو یا چوہوں نے کوئی نقصان پہنچایا ہو۔ وہاں تمہیں قصورواروں اور ان کی سزاؤں کی نقل اتارنا ہوگی اور مرمت کرنا ہوگی۔ اس کے بعد حروف تہجی کے لحاظ سے انہیں دوبارہ ان طاقچوں میں ترتیب سے رکھنا ہوگا۔ اور ہاں! تم جادو کا استعمال بالکل نہیں کرو گے......!''

''ٹھیک ہے پروفیسر!'' ہیری نے کہا اور ان لفظوں میں جس قدر حقارت اور نفرت سمو سکتا تھا، اس کی پوری کوشش کی۔

''میرا خیال ہے کہ تم......'' سنیپ نے اپنے ہونٹوں پر زہریلی مسکراہٹ سجاتے ہوئے کہا۔ ''طاقچہ نمبر ایک ہزار بارہ سے ایک ہزار چھپن تک کام شروع کر دو۔ دلچسپی کی بات یہ ہے کہ تمہیں وہاں کچھ جانے پہچانے نام بھی ملیں گے جن سے تمہیں کام کرنے میں کچھ زیادہ بوریت نہیں ہو پائے گی...... یہ دیکھو!'' انہوں نے ایک جھٹکے سے سب سے اوپر رکھے ہوئے طاقچے سے ایک کارڈ باہر نکال کر پڑھا۔ ''جیمس پوٹر اور سیریس بلیک، بارٹمین ایروبی پر غیر قانونی جادوئی کلمے کا استعمال کرتے ہوئے پکڑے گئے۔ ایروبی کا سر

معمول سے دوگنا حجم کا ہو گیا تھا۔ دُہری سزا......'' سنیپ تمسخرانہ انداز میں ہنسے۔ ''یہ سوچنا کتنا آرام دہ ہے کہ وہ جا چکے ہیں مگر ان کے عظیم الشان کارناموں کا ریکارڈ ابھی تک موجود ہے......''

ہیری کو اپنے پیٹ میں ہلچل کا جانا پہچانا احساس ہوا۔ جواب دینے سے خود کو روکنے کیلئے اس نے اپنی زبان دانتوں تلے دبالی اور طاقچہ اپنی طرف کھینچ لیا۔ جیسا کہ ہیری نے اندازہ لگایا تھا کہ یہ بیکار اور اکتاہٹ بھرا کام تھا۔ ساتھ ہی جیسا سنیپ نے غیر معمولی طور پر جو حکمت عملی وضع کی ہوگی اس کے پیٹ میں اس وقت زور کا جھٹکا لگتا تھا جب وہ اپنے ڈیڈی یا قانونی سرپرست کا نام پڑھتا تھا جو عام طور پر بہت سی شرارتوں اور ناپسندیدہ کاموں میں ساتھ ساتھ رہتے تھے۔ کبھی کبھار ان کے ساتھ ریمس لوپن اور پیٹر پٹی گو کے نام بھی مل جاتے تھے۔ ان کے بے شمار جرائم اور ان کی سزاؤں کی نقل اتارتے ہوئے ہیری یہ سوچ رہا تھا کہ نجانے باہر کیا ہو رہا ہوگا۔ جہاں میچ ابھی ابھی شروع ہوا ہوگا......جینی متلاشی کے روپ میں چو چینگ کے سامنے کھیل رہی تھی۔

ہیری نے بار بار دیوار پر لگی ٹک ٹک کرتی ہوئی گھڑی کی طرف دیکھا۔ ایسا لگ رہا تھا کہ یہ معمول کی رفتار سے نصف کم رفتار پر چل رہی تھی۔ شاید سنیپ نے اس پر سست روی سے چلنے کا جادو کر ڈالا ہوگا۔ اسے یہاں آئے ابھی آدھے گھنٹے......ایک گھنٹے......ڈیڑھ گھنٹے سے زیادہ وقت ہو چکا ہوگا......

جب گھڑی میں ساڑھے بارہ بج گئے تو ہیری کا پیٹ کسی خالی برتن کی طرح بجنے لگا۔ سنیپ ہیری کو کام سونپنے کے بعد کچھ بھی نہیں بولے تھے۔ انہوں نے بالآخر ایک بج کر دس منٹ پر اپنا سر اوپر اُٹھایا اور اس کی طرف دیکھا۔

''میرا خیال ہے کہ آج کیلئے اتنا ہی کافی ہے۔'' انہوں نے سرد لہجے میں کہا۔ ''تم نے جہاں کام چھوڑا ہے، وہاں نشان لگا دو۔ اگلے ہفتہ والے دن کو دس بجے وہیں سے پھر کام شروع کر دینا......''

''جی سر!''

ہیری نے ایک مڑے ہوئے کارڈ کو طاقچے میں کہیں بھی ٹھونس دیا اور جلدی سے دروازے سے باہر نکل گیا تاکہ سنیپ کہیں اپنا ارادہ بدل نہ لیں۔ وہ تیزی سے پتھر کی سیڑھیوں پر چڑھا اور میدان کی طرف سے آنے والی آوازوں کو سننے کی کوشش کی، اس نے اپنی سماعت پر زور ڈالا مگر وہاں گہری خاموشی چھائی ہوئی تھی......اس کا مطلب یہ ہے کہ میچ ختم ہو چکا ہے۔

وہ پرہجوم بڑے ہال کے بیرونی دروازے پر ٹھٹکا پھر وہ سنگ مرمر کی سیڑھیوں کی طرف گھوم گیا اور اوپر کی طرف بھاگنے لگا۔ چاہے گری فنڈر کی ٹیم جیتی ہو یا ہار گئی ہو، یہ بات تو طے تھی کہ وہ اپنے مخصوص ہال میں ہی جشن مناتی تھی یا پھر منہ لٹکائے غمگین دکھائی دیتی تھی۔

''تم کیا کر رہی ہو؟'' اس نے فربہ عورت کو شناخت بتاتے ہوئے کہا اور سوچنے لگا کہ اگلے لمحے اسے اندر کیا منظر دکھائی دینے والا ہے؟

''تم خود ہی دیکھ لو!'' فربہ عورت کا چہرہ سپاٹ تھا جب اس نے ہیری کو جواب دیا اور پھر وہ آگے کی طرف جھول گئی۔ تصویر کے پیچھے راستہ کھل گیا۔ وہاں سے شور شرابے اور ہلا گلا کی آواز گونجتی ہوئی سنائی دیں۔ ہیری آنکھیں پھاڑ کر دیکھنے لگا۔ جب اسے دیکھ کر سب لوگ چیخنے چلانے لگے تو کئی ہاتھ اس کی طرف بڑھے اور اسے پکڑ کر ہال کے اندر کھینچتے لے گئے۔

''ہم جیت گئے۔'' رون نے سامنے پہنچ کر ہیری کی آنکھوں کے سامنے چاندی کا کپ لہراتے ہوئے کہا۔ ''ہم جیت گئے ہیری! سکور تھا چار سو پچاس اور ایک سو چالیس، ہم جیت گئے!''

ہیری نے اپنے چاروں طرف دیکھا۔ جینی اس کی طرف بھاگتی ہوئی چلی آ رہی تھی۔ جینی کے چہرے پر ایک سخت اور سلگتا ہوا تاثر پھیلا ہوا تھا جب اس نے اپنی بانہیں ہیری کے گلے میں ڈال دیں تو بغیر کچھ سوچے سمجھے، بغیر کسی حکمت عملی کے اور بغیر اس پریشانی کے کہ پچاس سے زائد لوگ ان کی طرف دیکھ رہے ہیں، ہیری نے اس کا بوسہ لے لیا۔

کئی لمبے لمحات کے بعد یا ہو سکتا ہے کہ نصف گھنٹے کے بعد...... یا کئی دھوپ بھرے دنوں کے بعد وہ الگ الگ ہوئے۔ کمرے میں اچانک بے حد خاموشی چھا گئی تھی۔ پھر کئی لوگوں کی سیٹیاں بجنے لگیں، اور کھی کھی کرنے کی آوازیں گونجیں۔ جینی کے سر کے اوپر سے ہیری نے دیکھا کہ ڈین تھامس کے ہاتھ میں ایک ٹوٹا ہوا گلاس تھا اور رومیلڈا ابین کو دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ اُٹھ کر اسے کچھ مارنے والی ہو۔ ہرمائنی مسکرا رہی تھی مگر ہیری کی نگاہیں تو رون کو ڈھونڈ رہی تھیں، آخر اسے رون کا چہرہ دکھائی دے گیا۔ وہ ابھی تک ہاتھ میں کپ پکڑے کھڑا تھا اور اس کے چہرے پر ایسا تاثر پھیلا ہوا تھا کہ جیسے کسی نے اس کے سر پر اچانک ہتھوڑا مار دیا ہو۔ ایک پل کیلئے انہوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا پھر رون نے اپنے سر کو خفیف سا جھٹکا دیا جس کا مطلب ہیری نے یہ نکالا کہ 'ٹھیک ہے اگر تم یہی چاہتے ہو......'

اس کے سینے کے اندر منہ زور حیوان فاتحانہ انداز میں گرجنے لگا۔ ہیری نے جینی کی طرف مسکرا کر دیکھا اور بنا کچھ کہے تصویر کی طرف اشارہ کیا۔ ایسا لگ رہا تھا کہ وہ میدان میں کافی دور تک گھومنے جا رہے تھے، اس دوران اگر انہیں وقت مل پایا تو وہ میچ کے بارے میں بھی گفتگو کر سکیں گے......

☆☆☆☆

پچیسواں باب

# پیش گوئی، جوسن لی گئی!

ہیری پوٹر...... جینی ویزلی کے ساتھ گھومنے لگا تھا۔ اس بات میں بہت سے لوگ دلچسپی لے رہے تھے۔ خاص طور پر لڑکیاں...... کچھ ہفتوں تک ہیری پر ان چہ میگوئیوں کا کوئی اثر نہیں ہوا بلکہ اس سے اسے خوشی ملنے لگی۔ آخرکار یہ اچھی بات تھی کہ اس کے بارے میں کسی ایسے موضوع پر باتیں ہو رہی تھیں جس سے اسے خوشی مل رہی تھی۔ ایسا کافی عرصے کے بعد ہو رہا تھا۔ ابھی تک اس کے بارے میں باتیں اسی لئے ہوتی رہی تھیں کہ وہ تاریک جادو کے سنگین حادثات میں موجود رہتا ہے۔

لوگوں کو تو چہ میگوئیاں کرنے کے علاوہ جیسے کوئی دوسرا کام ہی نہیں ہے۔ جینی نے کہا جب وہ گری فنڈر ہال کے فرش پر ہیری کے قدموں پر ٹیک لگائے روزنامہ جادوگر پڑھ رہی تھی۔ ''ایک ہفتے میں روح کھچڑوں کے تین حملے ہو چکے ہیں مگر رومیلڈا این مجھ سے پوچھ رہی تھی کہ کیا یہ سچ ہے کہ تمہارے سینے پر قشنگر کا نقش کندہ ہے؟''

''تم نے کیا جواب دیا؟''

''میں نے اسے بتایا کہ وہ نقش ہنگری کے ہارن ٹیل کا ہے۔'' جینی نے اخبار کا صفحہ پلٹتے ہوئے جواب دیا۔ ''یہ زیادہ مردانگی کا شاہکار لگتا ہے......''

''شکریہ!'' ہیری نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''اور تم نے کیا بتایا کہ رون کے سینے پر کس کا نقش کندہ ہے؟''

''بلغم زدہ حسینہ کا...... مگر میں اسے یہ نہیں بتایا کہ وہ نقش کہاں کندہ ہے؟''

رون نے تیوریاں چڑھا کر اس کی طرف دیکھا جبکہ ہرمائنی تو ہنسی کے مارے لوٹ پوٹ ہو کر رہ گئی۔ ہیری کی مسکراہٹ بھی گہری ہو گئی۔

''ذرا سنبھل کر......'' رون نے ہیری اور جینی کی طرف غصیلے انداز میں تنبیہی انگلی تانتے ہوئے کہا۔ ''میں نے اتنی اجازت دے دی ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ میں اپنی اجازت واپس نہیں لے سکتا ہوں......''

''تمہاری اجازت؟'' جینی نے تمسخرانہ انداز میں چوٹ کرتے ہوئے کہا۔ ''تم کب سے مجھے کچھ کرنے کی اجازت دینے کے

اہل ہوگئے ہو؟ ویسے بھی تم نے خود ہی کہا تھا کہ تمہیں مائیکل یا ڈین کی بہ نسبت میری ہیری کے ساتھ دوستی اور گھومنے پھرنے پر کوئی اعتراض نہیں ہوگا؟''

''بالکل میں نے یہ کہا تھا۔'' رون خود پر جبر کرتے ہوئے غرایا۔ ''مگر اسی وقت تک، جب تک تم دونوں سب کے سامنے بوس وکنار نہ کرنے لگو......''

''ڈرامہ باز کہیں کے......'' جینی تنک کر بولی۔ ''تم اور لیونڈر کیا کیا کرتے تھے؟ جو جونک کی مانند ایک دوسرے سے ہر وقت چپکے رہتے تھے۔''

مگر جب جون آ گیا تو رون کے صبر اور برداشت کو زیادہ امتحان سے نہیں گزرنا پڑا کیونکہ ہیری اور جینی کو ایک ساتھ رہنے کا بہت کم وقت ملتا تھا۔ جینی کے او ڈبلیو ایل امتحانات قریب آرہے تھے اور اسے مجبوراً رات گئے تک گھنٹوں کی دہرائی کرنا پڑتی تھی۔ ایک شام کو جینی لائبریری چلی گئی اور ہیری گری فنڈر ہال میں کھڑکی کے پاس بیٹھا ہوا اپنے علم المفردات کے ہوم ورک کو نبٹا رہا تھا حالانکہ سچ تو یہ تھا کہ وہ بہت خوشگوار گھڑی کے خیال میں کھویا ہوا تھا جو اس نے دوپہر کے کھانے کے بعد جینی کے ساتھ جھیل کے پاس بیٹھ کر گزارا تھا۔ اسی وقت ہرمائنی اس کے اور رون کی درمیانی نشست پر بیٹھ گئی۔ اس کے چہرے پر ایک ناگوار بامقصد تاثر پھیلا ہوا تھا۔

''میں تم سے بات کرنا چاہتی ہوں، ہیری!''

''کس بارے میں؟'' ہیری نے شک بھری نگاہ ڈالتے ہوئے پوچھا۔ گذشتہ دن ہرمائنی نے اسے سمجھایا تھا کہ اسے جینی کا دھیان زیادہ نہیں بھٹکانا چاہئے کیونکہ جینی کو اپنے امتحانات کیلئے بڑی محنت کرنا چاہئے۔

''وہ جو خود کو آدھ خالص شہزادہ کہلاتا ہے!''

''اوہ دوبارہ نہیں......'' ہیری نے کراہتے ہوئے کہا۔ ''کیا تم اس موضوع کو کبھی چھوڑ نہیں سکتی؟''

وہ اپنی کتاب واپس لانے کیلئے دوبارہ حاجتی کمرے میں جانے کی ہمت نہیں بندھا پا رہا تھا، اس لئے جادوئی مرکبات میں اس کی کارکردگی تیزی سے بگڑتی جارہی تھی (حالانکہ سلگ ہارن جینی کو بے حد پسند کرتے تھے اور انہوں نے مذاق میں کہا تھا کہ ایسی خراب کارکردگی کا سبب دراصل ہیری کے محبت میں مبتلا ہونے کا نتیجہ ہے) بہرحال، ہیری کو یقین تھا کہ سنیپ نے ابھی تک شہزادے کی کتاب کو پکڑنے کی کوشش میں شکست تسلیم نہیں کی تھی، اس لئے ہیری نے فیصلہ کرلیا تھا کہ جب تک سنیپ اس کی کتاب کی تلاش میں مصروف رہیں گے، اس وقت تک وہ اسے وہیں پڑا رہنے دے گا۔

''میں اس موضوع کو تب تک نہیں چھوڑوں گی جب تک کہ تم میری پوری بات نہیں سن لو گے۔ دیکھو! میں نے معلوم کرنے کی کوشش کررہی ہوں کہ تاریک جادو کے کلمات تلاش کرنے کا شوق دراصل کسے تھا؟''

''میں جانتا ہوں کہ وہ اس شہزادے نوجوان کا شوق ہرگز نہیں تھا......''

''نوجوان؟ تمہیں کس نے کہا ہے کہ وہ کوئی لڑکا ہے؟''

''ہم اس بات پر پہلے بھی بحث کر چکے ہیں۔'' ہیری نے چڑچڑے انداز میں کہا۔ ''شہزادہ ...... ہر مائنی شہزادہ...... نہ کہ شہزادی!''

''ٹھیک ہے۔'' ہر مائنی نے کہا اور اس کے رخساروں پر سرخی چمکنے لگی جب اس نے اپنی جیب میں سے ایک بہت پرانے اخبار کا تراشہ باہر نکالا اور ہیری کے سامنے میز پر پٹخ دیا۔ ''اس پر غور کرو۔ اس تصویر کو اچھی طرح سے دیکھو!''

ہیری نے خستہ حال کاغذ اور اس پر متحرک تصویر کی طرف دیکھا جو کافی عرصے بیتنے کے باعث زرد پڑ چکی تھی۔ رون بھی دیکھنے کیلئے قریب جھک گیا۔ تصویر میں قریباً پندرہ سال کی ایک دبلی پتلی لڑکی دکھائی دے رہی تھی۔ وہ خوبصورت تو نہیں تھی۔ وہ خاصی چڑچڑی دکھائی دے رہی تھی اس کی بھنوئیں گھنی اور سیاہ تھیں، اس کا چہرہ لمبوترا تھا۔ تصویر کے نیچے لکھا ہوا تھا......

'ایلینا پرنس، ہوگورٹس گوب سٹون کی ٹیم کی کپتان!'

''تو پھر کیا؟'' ہیری نے اس مختصر خبر کو پڑھا جس کے اوپر تصویر دکھائی دے رہی تھی۔ یہ سکول کے اندر ہونے والے مقابلوں کے بارے میں سادہ سی خبر تھی۔

''اس کا نام ایلینا پرنس تھا...... ہیری! غور کرو پرنس یعنی شہزادہ......''

انہوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا تب جا کر ہیری کو احساس ہوا کہ ہر مائنی دراصل کیا کہنے کی کوشش کر رہی تھی۔ وہ زور سے ہنس پڑا۔

''ہو ہی نہیں سکتا......''

''کیوں نہیں؟''

''تمہارا خیال ہے کہ وہ آدھ خالص شہزادہ تھی؟...... اوہ جانے بھی دو ہر مائنی!''

''کیوں نہیں ہیری؟ جادوئی دنیا میں اصلی شہزادے تو نہیں ہوتے ہیں، یا تو یہ عرفیت یعنی خود منتخب کیا ہوا نام ہے یا پھر اس کا اصلی نام ہے، ہے نا؟ اگر اس کے والد جادوگر ہوں جن کا خاندانی نام پرنس رہا تھا اور اس کی ماں ماگلو ہو تو وہ خود کو آدھ خالص شہزادہ کہلا سکتی تھی......''

''بالکل! بہت دور کی کوڑی لائی ہو، ہر مائنی!''

''مگر ایسا ممکن ہے...... شاید اسے اپنے آدھ خالص شہزادے ہونے پر فخر ہو!''

''سنو ہر مائنی! مجھے معلوم ہے کہ شہزادہ لڑکا ہی ہے، مجھے اس کی صحیح وجہ تو معلوم نہیں مگر میرے اندر یہ یقین ہے کہ وہ لڑکا ہی ہے......''

’’حقیقت تو یہ ہے کہ تم یہ گمان کرتے ہو کہ کوئی لڑکی اتنی ذہین ہو ہی نہیں سکتی!‘‘ ہرمائنی غصے سے تلملاتی ہوئی غرائی۔

’’تمہارے ساتھ پانچ سال رہنے کے بعد میں یہ کیسے سوچ سکتا ہوں کہ لڑکیاں ذہین نہیں ہوتی ہیں؟‘‘ ہیری نے اس بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔ ’’مگر وہ جس انداز میں لکھتا ہے، میں بس یہ جانتا ہوں کہ شہزادہ دراصل لڑکا ہی ہے۔ میں پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ اس لڑکی کا اس سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔ ویسے تمہیں یہ تراشہ کہاں سے ہاتھ لگا؟‘‘

’’لائبریری میں......‘‘ ہرمائنی نے کہا اور ہیری کو یہی اندازہ تھا۔ ’’وہاں پر روزنامہ جادوگر کے پرانے اخباروں کا بہت زیادہ ڈھیر موجود ہے۔ میں اس ایلنا پرنس کے بارے میں اور زیادہ معلومات اکٹھی کرنے کی کوشش کر رہی ہوں بشرطیکہ میں تلاش کر پاؤں!‘‘

’’تم چاہو تو سر درد پال سکتی ہو!‘‘ ہیری نے چڑچڑے انداز میں کہا۔

’’فکر مت کرو، میں ایسا ہی کروں گی!‘‘ ہرمائنی نے دوٹوک انداز میں کہا۔ ’’اور سب سے پہلے تو میں......‘‘ اس نے فربہ عورت کی تصویر کے قریب پہنچتے ہوئے ان کی طرف مڑ کر دیکھا۔ ’’جادوئی مرکبات کے پرانے اعزازات کے ریکارڈ کی تحقیق کروں گی......‘‘

ہیری نے ایک لمحے کیلئے اس کی طرف دیکھ کر تیوریاں چڑھائیں اور پھر نیلے آسمان کی گہرائیوں میں کھو گیا۔

’’وہ کبھی اس بات کو بھلا نہیں پائے گی کہ تم نے جادوئی مرکبات کی کلاس میں اسے نیچا دکھا کر عمدہ کارکردگی کا اظہار کیا تھا۔‘‘ رون نے بڑبڑا کر کہا اور دوبارہ اپنی ’ایک ہزار جڑی بوٹیاں اور پھپھوندیاں‘ نامی کتاب کو جھک کر پڑھنے لگا۔

’’تمہیں کہیں ایسا تو محسوس نہیں ہوتا ہے کہ میں پاگل ہوں کہ اس کتاب کو دوبارہ نکالنے پر بضد ہوں، ہے نا؟‘‘ ہیری نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

’’ظاہر ہے کہ میں ایسا کچھ نہیں سمجھتا!‘‘ رون نے جوشیلے انداز میں کہا۔ ’’وہ شہزادہ واقعی اعلیٰ درجے کا ذہین ہے، ویسے بھی...... اس کے زہرمہرہ کے مشورے کے بغیر تو میں......‘‘ اس نے اپنے گلے پر مخصوص انداز میں انگلی گھمائی۔ ’’یہ کہنے کیلئے یقیناً یہاں تمہارے سامنے نہ بیٹھا ہوتا، ہے نا؟ میرا کہنے کا مطلب ہے کہ میں یہ نہیں کہہ رہا ہوں کہ جو جادوئی کلمہ تم نے ملفوائے پر استعمال کیا تھا، وہ بہت زیادہ عمدہ......‘‘

’’میں بھی یہ نہیں کہہ رہا ہوں!‘‘ ہیری نے عجلت میں کہا۔

’’مگر وہ بالکل تندرست ہو گیا ہے، ہے نا؟ ذرا سی دیر میں اُٹھ کر اپنے پاؤں پر کھڑا ہو گیا۔‘‘

’’ہاں، صحیح کہا!‘‘ ہیری نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور یہ پوری طرح سچ ہی تھا حالانکہ اس کا ضمیر اس توجیہہ کے باوجود اسے کچوکے لگا رہا تھا۔ ’’سنیپ کی وجہ سے......‘‘

’’تمہیں اس ہفتے کو بھی سنیپ کے پاس جا کر سزا کاٹنا ہے؟‘‘ رون نے پوچھا۔

''بالکل......اوراس سے اگلے ہفتے بھی،اوراس سے اگلے ہفتے کو بھی۔'' ہیری نے آہ بھرتے ہوئے کہا۔''اور وہ تو اس طرف بھی اشارہ کر رہے ہیں کہ اگر میں نے اس سہ ماہی کے اختتام تک تمام طاقچوں کا کام نہیں نمٹایا تو ہم اگلے سال میں بھی یہی کام کریں گے......''

اب یہ سزائیں اسے خاص طور پر پریشان کر رہی تھیں کیونکہ اس سے وہ جینی کے ساتھ بہت کم وقت گزار پاتا تھا جو پہلے ہی طبیعت پر بہت گراں گزر رہا تھا۔ دراصل وہ کچھ عرصے سے یہ سوچنے لگا تھا کہ شاید سنیپ بھی یہ بات جانتے ہیں کیونکہ اب وہ ہیری کو ہر بار پہلے سے بھی زیادہ دیر تک روکنے کی کوشش کر رہے تھے اور اس کے علاوہ وہ دل جلانے والے طنزیہ جملوں کا سلسلہ بھی جاری رکھے ہوئے تھے۔ ہیری عمدہ موسم اور اس کے تحت ملنے والے مواقع کا صحیح معنوں میں فائدہ نہیں اُٹھا سکتا تھا۔

ہیری اس سنگین پریشانی کے عالم میں گری فنڈر ہال میں بیٹھا ہوا تھا کہ جمی پیکس اچانک اس کے سامنے آن پہنچا اس کے پاس ایک مڑا تڑا چرمئی کاغذ کا ٹکڑا تھا جو اس نے ہیری کو تھما دیا۔

''شکریہ جمی!......اوہ، یہ تو ڈمبل ڈور کی تحریر ہے، یعنی انہوں نے بھیجا ہے۔'' ہیری نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا اور چرمئی کاغذ کو کھول کر اسے پڑھنے لگا۔''انہوں نے مجھے جلد از جلد اپنے دفتر میں بلوایا ہے......''

ہیری اور رون نے ایک دوسرے کی طرف معنی خیز نظروں سے دیکھا۔

''واہ!'' رون نے سرگوشی نما لہجے میں کہا۔''کہیں تمہیں ایسا تو نہیں لگتا......کہ انہیں وہ چیز مل گئی ہے......''

''وہاں جا کر ہی معلوم ہو پائے گا۔'' ہیری نے جلدی سے کہا اور اُٹھ کھڑا ہوا۔

وہ سرعت رفتاری سے ہال سے باہر نکلا اور جس قدر تیز رفتاری سے ممکن ہو سکتا تھا، ساتویں منزل پر پہنچ گیا۔ راستے میں اسے پیوس کے سوا کوئی اور نہیں ملا جو مخالف سمت میں اُڑتا ہوا جا رہا تھا اور ہمیشہ کی طرح ہیری کو چاک کے ٹکڑوں سے نشانہ بنانے کی کوشش کر رہا تھا۔ ہیری کے دفاعی وار کی زد سے بچتے ہوئے وہ دل کھول کر کھلکھلایا تھا۔ پیوس کے غائب ہونے کے بعد راہداری میں خاموشی چھا گئی۔ اب خانہ بندی میں صرف پندرہ منٹ ہی بچے تھے، اس لئے زیادہ تر طلباء اپنے اپنے ہالوں میں پہنچ چکے تھے۔

اسی وقت ہیری کو ایک چیخ اور پھر کسی کے دھڑام سے گرنے کی آواز سنائی دی۔ وہ چلتے چلتے ٹھٹک کر رُک گیا اور کان لگا کر سننے کی کوشش کرنے لگا۔

''تمہاری......ہمت......کیسے......ہوئی......آہ......اووچ......''

آوازیں قریبی راہداری میں سے سنائی دے رہی تھیں۔ ہیری نے اپنی چھڑی باہر نکالی اور اس طرف بھاگنے لگا۔ موڑ پر مڑنے کے بعد اس نے دیکھا کہ پروفیسر ٹراؤلینی فرش پر گری پڑی ہیں اور ان کا سر ان کی موٹی شال میں الجھا ہوا تھا، ان کے قریب گھٹیا کچی شراب کی کئی بوتلیں پڑی ہوئی تھیں جن میں سے ایک تو ٹوٹ چکی تھی۔

''پروفیسر......''

ہیری جلدی سے آگے بڑھا اور پروفیسر ٹراؤلینی کو اُٹھانے کی کوشش کرنے لگا۔ ان کی منکوں والی مالا کے کچھ چمکتے ہوئے منکے ان کی موٹے عدسوں والی عینک میں پھنس گئے تھے۔ انہوں نے زور سے ہچکی لی، اپنے بال پیچھے ہٹائے اور ہیری کے ہاتھ کا سہارا لے کر اُٹھ گئیں۔

''کیا ہوا، پروفیسر؟''

''میں یہاں ٹہل رہی تھی اور کچھ شیطانی چیزوں پر غور کر رہی تھی جن کی جھلک میں نے دیکھی تھی......'' انہوں نے تیز آواز میں کہا۔

مگر ہیری ان کی باتوں پر زیادہ دھیان نہیں کر پا رہا تھا، اس کا دھیان ابھی ابھی اس طرف گیا تھا کہ وہ کہاں کھڑی تھیں؟ دائیں جانب ایک کینوس لگا ہوا تھا جس پر خبطی برنباس کے اشاروں پر دیو رقص کر رہے تھے اور بائیں طرف پتھر کی سپاٹ دیوار دکھائی دے رہی تھی جس کے پیچھے......

''پروفیسر کیا آپ خفیہ حاجتی کمرے کے اندر جانے کی کوشش کر رہی تھیں؟''

''جو بدشگونی میں نے دیکھی تھی......'' وہ بولتے بولتے اچانک رُک گئیں۔ ''کیا کہا؟''

اچانک ان کا چہرہ متغیر دکھائی دینے لگا۔

''خفیہ حاجتی کمرہ......'' ہیری نے دہرایا۔ ''کیا آپ اس کے اندر جانے کی کوشش کر رہی تھیں؟''

''میں......دیکھو...... مجھے معلوم نہیں تھا کہ طلباء بھی اس کے بارے میں جانتے ہیں؟''

''سب طلباء نہیں جانتے ہیں!'' ہیری نے کہا۔ ''مگر کیا ہوا تھا؟ آپ چیخی تھیں...... ایسا محسوس ہوا تھا کہ آپ پر حملہ ہو گیا ہو......؟''

''میں...... دیکھو!'' پروفیسر ٹراؤلینی نے ہکلا کر کہا اور دفاعی انداز میں اپنی شال کو اپنے بدن کے گرد لپیٹا پھر وہ اپنی بڑی بڑی آنکھوں سے اسے گھورنے لگیں۔ ''میں کچھ چیزیں...... اوہ! کچھ ذاتی سامان...... ار...... کمرے میں رکھنا چاہتی تھی......'' اور پھر وہ بھدے الزام جیسے لفظ بڑبڑانے لگیں۔

''ٹھیک ہے۔'' ہیری نے گھٹیا کچی شراب کی بوتلوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''مگر آپ انہیں چھپانے کیلئے اندر نہیں جا پائیں، ہے نا؟''

اسے یہ بات بہت عجیب لگی جب وہ آدھ خالص شہزادے کی کتاب چھپانا چاہتا تھا تب تو کمرہ اس کیلئے کھل گیا تھا۔

''اوہ! میں اندر تو پہنچ گئی تھی۔'' پروفیسر ٹراؤلینی نے کہا اور دیوار کو غصیلی نظروں سے گھور کر دیکھا۔ ''مگر وہاں پہلے سے کوئی موجود

تھا......''

''کوئی اندر تھا؟ مگر کون......؟'' ہیری کا دل تیز تیز دھڑکنے لگا۔ ''اندر کون تھا؟''

''میں نہیں جانتی!'' پروفیسر ٹراؤلینی نے تھوڑا حیرانگی سے جواب دیا کیونکہ ہیری کی آواز میں بے چینی نمایاں جھلک رہی تھی۔ ''میں کمرے کے اندر داخل ہوئی اور مجھے ایک آواز سنائی دی۔ میں برسوں سے اس میں اپنا سامان چھپا رہی ہوں یعنی اس خفیہ کمرے کا استعمال کر رہی ہوں مگر ایسا پہلے کبھی نہیں ہوا تھا......''

''ایک آواز......وہ کیا کہہ رہی تھی، پروفیسر؟''

''وہ کچھ بھی نہیں کہہ رہی تھی۔'' پروفیسر ٹراؤلینی نے الجھے ہوئے انداز میں کہا۔ ''وہ تو......قہقہے لگا رہی تھی۔''

''قہقہے......؟''

''خوشی بھرے قہقہے......'' پروفیسر ٹراؤلینی نے سر ہلاتے ہوئے فوراً کہا۔

ہیری نے گھور کر ان کی طرف دیکھا۔

''وہ کسی لڑکے کی آواز تھی یا پھر کسی لڑکی کی......؟''

''میرا خیال ہے کہ لڑکے کی ہی ہوگی۔'' پروفیسر ٹراؤلینی سوچتے ہوئے بولیں۔

''اور آواز میں خوشی کا عنصر جھلک رہا تھا؟''

''کچھ زیادہ ہی خوش......'' انہوں نے بتایا۔

''یعنی جیسے کوئی خوشی سے جشن منا رہا ہوں، ہے نا؟''

''ایسا ہی اندازہ ہوتا ہے۔''

''اور پھر کیا ہوا؟''

''اور پھر میں نے پوچھا کہ وہاں کون ہے؟''

''کیا آپ نے بغیر پوچھے اس آواز کا پتہ لگانے کی کوشش نہیں کر سکتی تھیں کہ وہ کون تھا؟'' ہیری نے تھوڑی تلخی بھرے لہجے میں پوچھا۔

''اندرونی آنکھ......'' پروفیسر ٹراؤلینی نے پراسرار انداز میں کہا اور اپنی شال کو درست کیا پھر اپنی الجھی ہوئی منکوں والی مالا کو عینک سے چھڑانے کی کوشش کی۔ ''اس دنیا سے کہیں دور آسمانوں میں چھپی ہوئی باتوں کو دیکھ رہی تھی......''

''ٹھیک ہے......'' ہیری نے بیزاری سے فوراً کہا۔ وہ پروفیسر ٹراؤلینی کی اندرونی آنکھ کے بارے میں پہلے بھی کئی بار تقریر سن چکا تھا۔ ''اور پھر کیا آواز نے آپ کو بتایا کہ وہاں کون ہے؟''

''نہیں......اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔'' انہوں نے کہا۔ ''ایک دم اندھیرا سا چھا گیا اور اگلے ہی پل کسی نے مجھے کمرے میں باہر نکال پھینکا......''

''اور آپ یہ بھی نہیں دیکھ پائیں کہ وہ وہاں کیا کر رہا تھا؟'' ہیری نے لاشعوری طور پر پوچھ لیا۔

''نہیں، نہیں میں نہیں دیکھ پائی جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ وہاں اندھیرا تھا......'' وہ رُک گئیں اور اس کی طرف شک بھری نظروں سے دیکھنے لگیں۔

''میرا خیال ہے کہ آپ کو یہ بات فوراً پروفیسر ڈمبل ڈور کو بتا دینا چاہئے۔'' ہیری نے کہا۔ ''انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ ملفوائے جشن منا رہا ہے......میرا کہنے کا مطلب ہے کہ کسی نے آپ کو کمرے سے باہر پھینک دیا ہے......''

اسے یہ دیکھ کر بے حد حیرانگی ہوئی جب یہ تجویز سن کر پروفیسر ٹراؤلینی اکڑ گئی اور غصیلے انداز میں اسے دیکھنے لگیں۔

''ڈمبل ڈور نے مجھے خبردار کیا ہے کہ وہ مجھ سے کم ملاقات کرنا ہی پسند کریں گے۔'' انہوں نے سرد لہجے میں کہا۔ ''جو لوگ میری قدر نہیں کرتے ہیں، میں ان کے قریب بھی پھٹکنا پسند نہیں کرتی ہوں۔ اگر ڈمبل ڈور ان تنبیہوں کو نظر انداز کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو ٹیرٹ کے پتے مجھے مسلسل بتا رہے ہیں......''

ان کے گلابی ہاتھ کی گرفت اچانک ہیری کی کلائی پر مضبوط ہو گئی۔

''بار بار ایک جیسے پتے......چاہے میں انہیں خواہ کتنا ہی کیوں پھینٹ لوں؟''

اور پھر انہوں نے اپنی شال کے نیچے سے ڈرامائی طور پر ایک پتہ کھینچ کر باہر نکالا۔

''مینار پر گرتی ہوئی بجلی......'' انہوں نے بڑبڑا کر سرگوشی کی۔ ''خاتمہ......تباہی...... یہ چیزیں سرعت رفتاری سے نزدیک بڑھتی چلی آ رہی ہے۔''

''ٹھیک ہے۔'' ہیری نے دوبارہ کہا۔ ''دیکھئے پروفیسر! میرا اب بھی یہی خیال ہے کہ آپ کو پروفیسر ڈمبل ڈور کو اس آواز، اندھیرے اور کمرے سے باہر پھینکے جانے کے متعلق ضرور بتانا چاہئے......''

''تمہارا ایسا خیال ہے؟'' پروفیسر ٹراؤلینی نے ایک لمحے کیلئے صورتحال پر غور کیا مگر ہیری جانتا تھا کہ وہ اپنے اس غیر معمولی اندازوں کو جوشیلے انداز میں بتانا زیادہ پسند کریں گی۔

''میں ان سے ملنے جا رہا ہوں، میری ان کے ساتھ ملاقات طے ہے۔ ہم ایک ساتھ چلتے ہیں......'' ہیری نے انہیں مشورہ دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے تو پھر چلو!'' پروفیسر ٹراؤلینی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ جھکیں اور اپنی گھٹیا کچی شراب کی بوتلیں اُٹھا کر نزدیکی ایک بڑے نیلے گملے میں ڈال دیں۔

جب وہ دونوں ساتھ ساتھ چلنے لگے تو پروفیسر ٹراوَلینی بھرائی ہوئی آواز میں بولیں۔ ”ہیری! مجھے اپنی کلاسوں میں تمہاری کمی شدت سے محسوس ہوتی ہے۔تم کبھی ایک عمدہ جوتشی تو نہیں رہے تھے مگر تم بہت منفرد شخصیت کے مالک ضرور تھے جس کے بارے میں پیش گوئیاں کی جا سکتی تھیں......“

ہیری نے ان کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔ جب پروفیسر ٹراوَلینی اس کی موت یا خاتمے کے بارے میں لگا تار پیش گوئیاں کرتی تھیں تو وہ اکثر چڑ جایا کرتا تھا۔

”مجھے اندیشہ ہے۔“ انہوں نے مزید کہا۔ ”کہ وہ گھوڑا......معاف کرنا......وہ قنطورس......تاش کے پتوں سے پیش گوئی کرنے کے بارے میں کچھ نہیں جانتا ہے۔ میں نے اس سے دریافت کیا تھا......جیسے ایک جوتشی دوسرے جوتشی سے مشورہ کرتا ہے...... کہ کیا اسے بھی آنے والی تباہی اور خاتمے کی مبہم علامات محسوس ہو رہی ہیں مگر وہ میری بات پر ہنس دیا...... بالکل ہنس دیا۔“

ان کی آواز فرط جوش سے بلند ہوگئی اور بوتلوں کے دور رہ جانے کے باوجود ہیری کو ان کے بدن سے گھٹیا شراب بھبھوکے اُٹھتے ہوئے محسوس ہوتے رہے۔

”شاید اس گھوڑے نے لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سن لیا ہوگا میرے پاس میری پڑنانی کی پڑنانی جتنا جوتش کا علم نہیں ہے۔ حاسد لوگ برسوں سے یہ افواہیں پھیلا رہے ہیں۔تم جانتے ہی ہو ہیری! ایسے لوگوں سے میں کیا کہتی ہوں؟ اگر میں ڈمبل ڈور کے سامنے اپنی صلاحیت ثابت نہ کر پاتی تو کیا وہ مجھے اتنے اچھے سکول میں پڑھانے کی اجازت دیتے؟ مجھ پر اتنے سالوں تک اتنا بھروسہ کر سکتے؟“

ہیری آہستگی سے کچھ بڑبڑایا جو وہ نہیں سن پائیں۔

”مجھے ڈمبل ڈور کے ساتھ ہونے والی پہلی ملاقات آج تک اچھی طرح سے یاد ہے۔“ پروفیسر ٹراوَلینی اپنی دھن میں بولتی رہیں۔ ”وہ مجھ سے بے حد متاثر ہوئے تھے، ظاہر ہے کہ بہت ہی متاثر...... میں ہاگس ہیڈ میں مقیم تھی جہاں ٹھہرنے کا مشورہ میں کبھی بھی کسی کو نہیں دوں گی...... وہاں بے حد کھٹمل ہیں، میرے پیارے بچے! مگر میرے پاس پیسے کم تھے۔ ڈمبل ڈور نے بار میں میرے کمرے میں آنے کی زحمت اُٹھائی۔ انہوں نے مجھ سے سوال پوچھے...... مجھے یہ تسلیم کرنا ہوگا کہ پہلے تو وہ جوتش کے معاملے میں کافی حد تک مایوسی کا شکار ہوئے تھے، انہیں محسوس ہوا ہوگا کہ شاید یہ علم کچھ زیادہ افادیت بخش نہیں ہوگا......اور مجھے یاد ہے کہ میں تھوڑی مضطرب اور پریشانی محسوس کر رہی تھی کیونکہ اس دن میں نے کچھ بھی کھایا پیا نہیں تھا......مگر......“

اور اب ہیری پہلی بار پوری توجہ سے ان کی باتیں سننے لگا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ تب کیا ہوا تھا۔ پروفیسر ٹراوَلینی نے وہ عجیب اور ہنگامہ خیز پیش گوئی کر ڈالی تھی جس نے ہیری کے پوری زندگی کی سمت بدل ڈالی تھی۔ یہ پیش گوئی اس کے اور والڈی مورٹ کے بارے میں تھی۔

''مگراسی وقت ہماری گفتگو کے درمیان سیورس سنیپ نے بدتمیزی سے دخل دے دیا۔''

''کیا مطلب؟'' ہیری چونک پڑا۔

''ہاں! دروازے کے باہر ہنگامہ سامچ گیا اور پھر وہ کھل گیا۔ وہاں پر ہاگس میڈ کا بارمین سنیپ کو پکڑے ہوئے کھڑا تھا۔ سنیپ بہانہ بناتے ہوئے کہہ رہے تھے کہ وہ سیڑھیوں پر غلط راستے سے اوپر آ گئے تھے حالانکہ میرا یقین ہے کہ جب میں ڈمبل ڈور سے باتیں کر رہی تھی تو وہ چوری چھپے باتیں سنتے ہوئے پکڑ لیا گیا تھا۔ دیکھو! میں خود اس وقت ملازمت کی تلاش میں ماری ماری پھر رہی تھی یقیناً وہ بھی ملازمت پانے کیلئے ٹپس چاہتے ہوں گے اور دروازے سے کان لگا کر ہماری گفتگو سن رہے ہوں گے۔ تم جانتے ہو کہ اس وقت ڈمبل ڈور کا ارادہ اچانک بدل گیا اور وہ مجھے ملازمت دینے کے حق میں زیادہ بے قرار دکھائی دیئے۔ ہیری! ایسا اس لئے ہوا کیونکہ انہوں نے میری خداداد صلاحیتوں اور متاثر کن جوتشی علم کی افادیت بخش کو اس مداخلت پسند نوجوان کے مقابلے بہتر پایا جو چابی والے سوراخ سے کان لگا کر باہر کھڑا سن رہا تھا...... ہیری؟''

انہوں نے پلٹ کر دیکھا، تب کہیں انہیں یہ احساس ہوا کہ ہیری ان کے ساتھ نہیں چل رہا تھا۔ وہ تو پیچھے ہی رُک گیا تھا اور اب ان سے دس فٹ پیچھے کھڑا عجیب انداز سے گھور رہا تھا۔

''ہیری...... کیا ہوا؟'' انہوں نے ناسمجھی سے دہرایا۔

شاید اس کا چہرہ فق پڑ گیا تھا جس سے وہ کافی پریشان اور جزبز ہو رہی تھیں۔ ہیری کسی بت کی مانند ساکت کھڑا تھا۔ صدمے کی ان گنت لہریں اس کے وجود کو جھنجھنا رہی تھیں۔ ایک کے بعد ایک لہر، اس کے دل و دماغ پر ہتھوڑے کی مانند ضرب لگا رہی تھی، جس کی وجہ سے اس کی نظروں کے سامنے سے ہر چیز گم ہو کر رہ گئی تھی، چاروں طرف عجیب سی دھند پھیلی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔ اس کے کانوں میں بس ایک ہی جملہ بار بار گونج رہا تھا، اس سے اتنے طویل عرصے تک یہ اہم بات چھپا کر رکھی گئی تھی؟

جس نے اس پیش گوئی کو چوری چھپے سنا تھا وہ 'سنیپ' تھے...... جو پیش گوئی کی خبر لے کر والڈی مورٹ کے پاس پہنچ گئے تھے، وہ 'سنیپ' تھے۔ سنیپ اور پیٹر پٹی گو نے مل کر والڈی مورٹ کو للّی، جیمس اور ان کے بیٹے کو ہلاک کرنے کیلئے بھیجا تھا......

اس وقت ہیری کیلئے کوئی بھی دوسری بات اہم نہیں رہ گئی تھی۔

''ہیری!'' پروفیسر ٹراوَلینی نے دوبارہ اسے پکارا۔ ''میرا خیال تھا کہ ہم ایک ساتھ ڈمبل ڈور سے ملنے کیلئے رہے ہیں؟''

''آپ یہیں رُکئے......!'' ہیری نے خشک ہونٹوں سے کہا جو سن ہو چکے تھے۔

''مگر...... میں تو انہیں بتانے والی تھی کہ مجھ پر حاجتی کمرے میں کیسے حملہ کیا گیا ہے؟''

''آپ یہیں رُکئے!'' ہیری اپنے جذبات کو قابو کرتے ہوئے غصے سے غرایا۔

وہ ہیری کی کیفیت دیکھ کر مبہوت رہ گئیں۔ ہیری ان کے نزدیک سے دوڑتا ہوا ڈمبل ڈور کے دفتر کی طرف جانے والی راہداری

میں مڑ گیا جہاں پتھر کے عفریت کا مجسمہ پہرہ دے رہا تھا۔ ہیری نے چیخ کر عفریت کو شناخت بتائی اور پھر ایک بار میں تین تین سیڑھیاں پھلانگتا ہوا اوپر چڑھنے لگا۔ اس نے ڈمبل ڈور کے دفتر پر معمول کے انداز میں دستک دینے بجائے اسے بری طرح جھنجھوڑ ڈالا۔ ''اندر آ جاؤ......'' کی دھیمی آواز سے پہلے ہی ہیری سرعت کے ساتھ دفتر میں پہنچ چکا تھا۔

فاکس نامی ققنس نے گردن گھما کر اس کی طرف دیکھا۔ اس کی چمکتی ہوئی سیاہ آنکھیں غروب ہوتے سورج کی سنہری کرنوں سے چمک رہی تھیں جو کھڑکی کی دوسری طرف سے آ رہی تھیں۔ ڈمبل ڈور کھڑکی کے پاس کھڑے وسیع میدان کو دیکھ رہے تھے، ان کے ہاتھ میں ایک لمبا سیاہ سفری چوغہ پکڑا ہوا تھا۔

''دیکھو ہیری! میں نے وعدہ کیا تھا کہ تم میرے ساتھ چل سکتے ہو۔''

ایک دو پل کیلئے ہیری کو کچھ سمجھ میں نہیں آیا۔ ٹراؤلینی کے ساتھ ہوئی گفتگو نے اس کے دماغ سے تمام چیزوں کو نکال باہر پھینکا تھا اور اس کا دماغ سست روی کا شکار تھا۔

''آپ کے ساتھ چلنا......؟''

''ظاہر ہے، اگر تم چلنے کے خواہش مند ہو تو......''

''اگر میں......'' ہیری کھوئے ہوئے انداز میں بڑبڑایا اور پھر ہیری کو یاد آیا کہ وہ ڈمبل ڈور کے دفتر میں آنے کیلئے اتنا بے قرار کیوں تھا؟ ''اوہ......آپ کو مل گئی......آپ کو کوئی پٹاری مل گئی ہے؟''

''ہاں! مجھے کچھ ایسا ہی محسوس ہوتا ہے......''

غصے اور ناراضگی کے جذبات، صدمے اور تجسس کے جذبات سے الجھنے لگیں۔ کچھ لمحوں تک ہیری کچھ نہ بول پایا۔

''خوف کا احساس ہونا فطری عمل ہے......'' ڈمبل ڈور نے کہا۔

''مجھے کوئی خوف محسوس نہیں ہو رہا ہے۔'' ہیری نے فوراً کہا اور یہ بالکل سچ ہی تھا کہ اسے ذرا سا خوف نہیں محسوس ہو رہا تھا۔ ''یہ کون سی پٹاری ہے؟......یہ کہاں چھپی ہوئی ہے؟''

''مجھے اس ضمن میں کوئی یقین نہیں ہے......حالانکہ میرا خیال ہے کہ ہم اژدہے سے بخوبی نمٹ سکتے ہیں مگر میرا اندازہ ہے کہ وہ پٹاری یہاں سے کئی میل دور سمندر کے کنارے پر ایک غار میں چھپائی گئی ہے۔ میں بہت طویل عرصے سے اس غار کو تلاش کر رہا ہوں......وہی غار، جس میں یتیم خانے کی سالانہ تفریح کے موقع پر ٹام رڈل نے اپنے ساتھی دو بچوں بے تحاشا کو خوفزدہ کر دیا تھا...... تمہیں یاد ہے نا؟''

''ہاں!'' ہیری نے کہا۔ ''اس کی حفاظت کیلئے کیسے جادوئی حصار قائم ہیں؟''

''میں اس وقت تو کچھ بھی نہیں کہہ سکتا۔ میرے ذہن میں کچھ اندیشے موجود ہیں جو بالکل غلط بھی ہو سکتے ہیں۔'' ڈمبل ڈور جھجکے

اور پھر بولے۔''ہیری! میں نے وعدہ کیا تھا کہ تم میرے ساتھ چل سکتے ہو اور میں اپنا وعدہ پورا کرنے کو تیار ہوں مگر یہ میری سنگین غلطی ہوگی کہ میں تمہیں قبل از وقت خبردار نہ کروں کہ یہ نہایت خطرناک سفر ہوگا......''

''میں ساتھ چلوں گا......'' ہیری نے ان کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی دوٹوک انداز میں کہہ دیا۔سنیپ پر بھڑکتے ہوئے غصے کی وجہ سے اس خطرناک کام میں کودنے کی اس کی خواہش پچھلے کچھ منٹوں میں دس گنا بڑھ چکی تھی۔ یہ ہیری کے چہرے پر دکھائی دے رہا ہوگا کیونکہ جب ڈمبل ڈور کھڑکی سے ہٹ کر اس کی طرف مڑے تو انہوں نے ہیری کو زیادہ غور سے دیکھا۔ان کی چاندی جیسی بھنوؤں کے درمیان ایک ہلکی سی لکیر نمودار ہوگئی۔

''تمہیں کیا ہوا؟''

''کچھ نہیں......'' ہیری نے فوراً جھوٹ بول دیا۔

''تم کس بات سے اتنے مضطرب ہو رہے ہو؟''

''میں مضطرب نہیں ہوں!''

''ہیری! تم جذب پوشیدی میں ابھی اتنے ماہر نہیں ہو پائے ہو......''

اس جملے نے جیسے اس کے سلگتے ہوئے جذبات کو چنگاری دکھا دی تھی، ہیری خود کو سنبھال نہ پایا اور غصے کی آگ میں بھڑک اُٹھا۔

''سنیپ......'' اس نے فرطِ طیش میں چیختے ہوئے کہا۔اس کے عقب میں سٹینڈ پر بیٹھے ہوئے فاکس نے دھیمی سی آواز نکالی۔''یہ سب کچھ سنیپ کی وجہ سے ہی ہوا ہے۔انہوں نے والڈی مورٹ کو پیش گوئی کے بارے میں خبر کی تھی۔انہوں نے ہی دروازے کے باہر کھڑے ہو کر پیش گوئی سنی تھی۔ پروفیسر ٹرالینی نے مجھے سب کچھ بتا دیا ہے......''

ڈمبل ڈور کے چہرے پر کسی قسم کا تغیر نمودار نہیں ہوا۔ ہیری نے سوچا کہ شاید ڈھلتے ہوئے سورج کی خون جیسی چمک کے نیچے ان کا چہرہ فق پڑ گیا تھا۔ایک طویل لمحے تک ڈمبل ڈور نے کوئی جواب نہیں دیا۔

''تمہیں اس بارے میں کب معلوم ہوا؟'' بالآخر انہوں نے خاموشی توڑتے ہوئے کہا۔

''کچھ ہی دیر پہلے......'' ہیری نے بھڑکتے ہوئے کہا جو بمشکل خود کو چیخنے سے روکنے کی کوشش کر رہا تھا اور پھر وہ اپنی اس کوشش میں کامیاب نہ ہو پایا اور بلند آواز میں دہاڑتا ہوا بولا۔''اور آپ نے انہیں یہاں پڑھانے کیلئے استاد رکھ لیا جبکہ انہوں نے والڈی مورٹ سے میرے ممی ڈیڈی پر حملہ کرنے کیلئے کہا تھا......''

اب وہ اتنی بری طرح سے ہانپ رہا تھا جیسے کوئی کشتی لڑ رہا ہو۔ ہیری، ڈمبل دور سے دور مڑ گیا۔جن کا ایک عضو بھی نہیں پھڑکا تھا۔ ہیری دفتر کے بیچوں بیچ چہل قدمی کرتا رہا اور اپنے ہاتھوں میں اپنی انگلیاں مسلتا رہا۔ وہ پوری کوشش کر رہا تھا کہ وہ چیزیں اُٹھا اُٹھا کر نہ پھینکنے لگے۔ وہ ڈمبل ڈور پر اپنا سارا غصہ نکالنا چاہتا تھا مگر وہ ان کے ہمراہ پٹاری کی تلاش میں بھی جانا چاہتا تھا۔ وہ ان پر ظاہر کرنا

چاہتا تھا کہ وہ نادان ہیں جو سنیپ پر اعتماد کئے بیٹھے ہیں مگر وہ اس بات پر بھی سہا ہوا تھا کہ اگر اس نے اپنے غصے کو قابو میں نہ رکھا تو ڈمبل ڈور اپنے ہمراہ اس سفر پر نہیں لے جائیں گے۔

''ہیری!......'' ڈمبل ڈور آہستگی سے بولے۔ ''براہ کرم، میری بات سن لو......''

غصے سے چکر کاٹتے ہوئے ہیری کیلئے اپنے پاؤں کو روک لینا بھی اتنا ہی مشکل تھا جتنا کہ خود کو چیخنے چلانے سے روکے رکھنا دشوار ثابت ہورہا تھا۔ ہیری اپنے ہونٹ چباتا ہوا رُک گیا اور اس نے ڈمبل ڈور کے جھریوں سے بھرے چہرے کی طرف دیکھا۔

''پروفیسر سنیپ ایک سنجیدہ......''

''مجھ سے یہ ہرگز مت کہیئے کہ وہ ایک غلطی تھی، سر! وہ دروازے پر چوری چھپے کان لگا کر سن رہے تھے......'' ہیری تلخی سے بولا۔

''میری بات تو پوری ہونے دو، ہیری!'' ڈمبل ڈور نے کچھ پل انتظار کیا جب تک کہ ہیری نے اثبات میں سر نہیں ہلایا۔ پھر وہ آگے بولے۔ ''پروفیسر سنیپ نے ایک سنگین غلطی کرڈالی تھی، جب انہوں نے پروفیسر ٹراؤلینی کی پیش گوئی کا پہلا حصہ سنا تھا تب وہ لارڈ والڈی مورٹ کے وفاداروں میں شامل تھے۔ ظاہر ہے کہ وہ سنی ہوئی بات اپنے آقا کو بتانے کیلئے جلدی سے چلے گئے تھے کیونکہ اس پیش گوئی کا ان کے آقا سے گہرا واسطہ تھا مگر وہ یہ نہیں جانتے تھے...... وہ یہ بات کسی بھی طور پر نہیں جان سکتے تھے...... کہ والڈی مورٹ اس کے بعد اس لڑکے کے پیچھے پڑ جائے گا یا وہ اپنی خونخوار تلاش میں کس کے ماں باپ کو ہلاک کرڈالے گا جو تمہارے ماں باپ تھے......''

ہیری کے منہ سے ایک تمسخرانہ ہنسی برآمد ہوئی۔

''وہ میرے ڈیڈی سے اتنی ہی نفرت کرتے تھے جتنی کہ سیریس سے...... پروفیسر! کیا آپ کا دھیان اس طرف نہیں گیا کہ سنیپ جن لوگوں سے نفرت کرتے ہیں، وہ کتنی جلدی مرجاتے ہیں......''

''تمہیں اندازہ بھی نہیں ہے، ہیری! پروفیسر سنیپ کو جب یہ ادراک ہوا کہ لارڈ والڈی مورٹ نے جس انداز میں پیش گوئی کی ترجمانی کی، تو انہیں کتنی پشیمانی ہوئی؟ مجھے پورا یقین ہے کہ یہ ان کی زندگی کا ناقابل معاف پچھتاوا تھا اور اسی وجہ سے وہ لوٹ آئے......''

''مگر وہ بے حد اعلیٰ جذب پوشیدی جانتے تھے، ہے نا سر؟'' ہیری نے زور سے کہا جس کی آواز کانپ رہی تھی حالانکہ وہ اسے قابو میں رکھنے کی کوشش کررہا تھا۔ ''اس کے علاوہ کیا والڈی مورٹ کو اس بات پر یقین نہیں ہے کہ سنیپ اب بھی آپ کی طرف ہے؟ پروفیسر!......آپ کو......آپ کو اتنا کامل اعتماد کیونکر ہے کہ سنیپ آج بھی ہماری طرف ہی ہے......؟''

ڈمبل ڈور ایک لمحے کیلئے کچھ بھی نہیں بولے۔ انہیں دیکھ کر ایسا لگا جیسے وہ کسی چیز کے بارے میں اپنے ذہن میں صحیح جملوں کو ترتیب دینے کی کوشش کررہے ہوں۔

''مجھے اعتماد ہے...... مجھے سیورس سنیپ پر پورا بھروسہ ہے!'' وہ دوٹوک انداز میں بولے۔

ہیری خود کو سنبھالنے کیلئے کچھ دیر تک گہری گہری سانسیں لیتا رہا مگر یہ طریقہ کچھ کام نہیں آیا۔

''مگر مجھے نہیں ہے!'' اس نے پہلے جتنی بلند آواز میں کہا۔ ''وہ اس وقت آپ کی ناک کے نیچے ڈریکو ملفوائے کے ساتھ کسی خفیہ سازش کی تکمیل میں مصروف ہیں اور آپ اس کے باوجود......''

''ہم اس موضوع پر پہلے بھی بحث کر چکے ہیں، ہیری!'' ڈمبل ڈور نے کہا اور اس بار ان کی آواز میں سختی کی ہلکی سی جھلک دکھائی دے رہی تھی۔ ''میں تمہیں اپنے خیالات سے آگاہ کر چکا ہوں......''

''آپ آج رات سکول کو چھوڑ کر جا رہے ہیں اور میں پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ آپ نے یہ بھی نہیں سوچا ہے کہ سنیپ اور ملفوائے کیا کر سکتے ہیں؟'' ہیری چیختے ہوئے بولا۔

''کیا کر سکتے ہیں؟'' ڈمبل ڈور نے پوچھا اور اپنی بھنوئیں اُٹھا لیں۔ ''تم کھل کر بتاؤ کہ تمہیں ان پر کیا کرنے کا شک ہو رہا ہے؟''

''میں...... وہ کسی خفیہ سازش میں شامل ہیں۔'' ہیری نے کہا اور یہ کہتے ہوئے اس کے ہاتھ مٹھیوں میں بھینچ گئے۔ ''ابھی ابھی پروفیسر ٹراؤلینی اپنی گھٹیا شراب کی بوتلیں چھپانے کیلئے حاجتی کمرے میں گئی تھیں۔ انہیں وہاں ملفوائے کی خوشی اور کامیابی کے جشن منانے کی آوازیں سنائی دیں۔ وہ وہاں پر کسی خطرناک چیز کی مرمت کرنے کی کوشش کر رہا تھا اور اگر آپ مجھ سے پوچھیں تو اس نے مرمت کر لی ہے اور آپ سکول سے جا رہے ہیں بغیر کسی حفاظت کے......''

''بہت ہو گیا، ہیری!'' ڈمبل ڈور نے کہا۔ انہوں نے یہ بات نہایت اطمینان سے کہی تھی مگر پھر بھی ہیری فوراً خاموش ہو گیا۔ وہ جانتا تھا کہ اس نے بالآخر فرمانبرداری کی سرحد پار کر لی تھی۔ ''کیا تمہیں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ میں نے اس سال اپنی غیر حاضریوں کے دوران سکول کو غیر محفوظ چھوڑا ہو گا؟ میں نے ایسا کبھی نہیں کیا ہے۔ آج رات کو جب میں یہاں سے جاؤں گا تو یہاں پر ایک بار پھر کڑے حفاظتی انتظامات ہوں گے، ہیری! مہربانی کر کے ایسا کچھ مت سوچو کہ میں اپنے معصوم طلباء کی حفاظت کو سنجیدگی سے نہیں لے رہا ہوں......''

''میں ایسا کچھ نہیں......'' ہیری تھوڑا اخجالت بھرے لہجے میں بڑبڑایا مگر ڈمبل ڈور نے درمیان میں ہی اس کی بات کاٹ دی۔

''میں اس ضمن مزید بحث کرنا نہیں چاہوں گا۔''

ہیری نے اپنے الفاظ منہ میں ہی روک لئے۔ اسے اندیشہ ہو رہا تھا کہ وہ بہت دور تک نکل گیا تھا اور اس نے ڈمبل ڈور کے ساتھ جانے کے اپنے موقع کو گنوا دیا تھا مگر ڈمبل ڈور نے آگے اپنی بات بڑھائی۔ ''کیا تم آج رات میرے ہمراہ چلنا چاہتے ہو؟''

''بالکل......'' ہیری نے فوراً کہا۔

''بہت اعلیٰ......تو سنو!'' ڈمبل ڈور تن کر کھڑے ہو گئے۔''میں تمہیں صرف ایک شرط پر ہی ساتھ لے کر چلوں گا۔شرط یہ ہے کہ تم میرے حکم پر بلا جھجک فوراً عمل کرو گے، بغیر کسی سوال جواب کے......صرف عمل کرو گے؟''

''ظاہر ہے کہ میں ایسا ہی کروں گا......''

''ہیری! میری بات سمجھنے کی کوشش کرو۔ میرا کہنے کا مطلب یہ ہے کہ تمہیں اس طرح کے احکامات کی بھی تعمیل کرنا ہوگی جیسے، چھپ جاؤ، بھاگ جاؤ یا لوٹ جاؤ......کیا تم اس بات کا وعدہ کرتے ہو......؟''

''میں......وہ......بالکل......''

''اگر میں تمہیں چھپنے کیلئے کہوں گا تو کیا تم ایسا کرو گے؟''

''جی کروں گا۔''

''اگر میں تم سے بھاگنے کیلئے کہوں گا کیا تم میرا حکم مانو گے؟''

''جی مانوں گا۔''

''اگر میں تم سے بھاگنے کیلئے کہوں گا تو کیا میری بات مانتے ہوئے بھاگ جاؤ گے؟''

''جی بھاگ جاؤں گا۔''

''اگر میں تمہیں یہ کہوں کہ مجھے چھوڑ کر خود کو بچانے کی کوشش کرو تو کیا تم ویسا کرو گے جیسا میں تم سے کہوں گا......؟''

''میں......''

''صرف جواب......صرف جواب......ہیری؟''

انہوں نے ایک دوسرے کی طرف ایک لمحے کیلئے دیکھا۔

''جی کروں گا۔''

''بہت عمدہ......تو میں چاہتا ہوں کہ تم فوراً جا کر اپنا غیبی چوغہ لے آؤ اور پانچ منٹ بعد بیرونی ہال میں مجھ سے ملو......''

ڈمبل ڈور کھڑکی سے باہر دیکھنے کیلئے مڑ گئے۔ سورج اب یاقوت کے مثل سرخ ڈوبتے افق پر چمک رہا تھا۔ ہیری جلدی سے ڈمبل ڈور کے دفتر سے نکلا اور بل دار سیڑھیوں سے نیچے اترا۔ اس کا دماغ اچانک بہت صاف ہو چکا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ اسے کیا کرنا چاہئے؟

جب وہ گری فنڈر کے اہل میں واپس پہنچا تو اسے رون اور ہرمائنی ایک ساتھ بیٹھے ہوئے ملے۔

''ڈمبل ڈور کیا چاہتے تھے؟'' ہرمائنی نے نہایت بے قراری سے پوچھا مگر اس کے چہرے کی حالت دیکھ کر وہ تشویش بھرے لہجے میں بولی۔''ہیری! کیا تم ٹھیک تو ہو؟''

''میں ٹھیک ہوں!'' ہیری نے ان دونوں کے قریب سے نکل کر آگے کی طرف جاتے ہوئے کہا۔ وہ سیڑھیوں پر لپک کر چڑھا اور اپنے کمرے میں پہنچ گیا، جہاں اس نے اپنا صندوق کھول کر اپنا نقشہ اور میلا موزہ باہر نکالا۔ وہ سیڑھیوں سے تیزی سے نیچے اترا اور ہال میں پہنچ گیا۔ وہ سیدھا وہیں پہنچ کر رُک گیا جہاں رون اور ہرمائنی ابھی تک ساکت و جامد بیٹھے ہوئے تھے۔

''میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے۔'' ہیری نے ہانپتے ہوئے کہا۔ ''ڈمبل ڈور کا خیال ہے کہ میں یہاں اپنا غیبی چوغہ لینے آیا ہوں......ذرا غور سے سنو!......''

اس نے جلدی سے انہیں مختصراً بتایا کہ وہ کہاں اور کیوں جا رہا ہے؟ اس نے ہرمائنی کی دہشت بھری آہوں یا رون کے سوالوں کا کوئی جواب نہیں دیا۔ ان کے بارے میں وہ بعد میں باقی امکانات خود ہی سوچ سکتے تھے۔

''تو تم سمجھ گئے ہو کہ اس کا کیا مطلب ہے؟'' ہیری نے جلدی سے اپنی بات پوری کرتے ہوئے کہا۔ ''ڈمبل ڈور آج رات کو یہاں نہیں ہوں گے، ایسے میں ملفوائے جو بھی کرنا چاہتا ہوگا، وہ اسے آسانی سے کر سکتا ہے۔ نہیں!......صرف میری بات سنو!'' اس نے غصے سے بھڑکتے ہوئے کہا جب رون اور ہرمائنی بیچ میں مداخلت کرنے کیلئے پوری طرح بیتاب دکھائی دیئے۔ ''مجھے معلوم ہے کہ ملفوائے ہی حاجتی کمرے میں جشن منا رہا تھا، یہ لو......'' اس نے نقشہ ہرمائنی کے ہاتھ میں تھماتے ہوئے کہا۔ ''تمہیں اس پر نظر رکھنا ہے اور تمہیں سنیپ کو بھی دیکھنا ہے۔ 'ڈی اے' سے تم جسے بلانا چاہو، بلا سکتی ہو، ہرمائنی! وہ پیغام رسانی کرنے والے نقلی سکے یقیناً اب بھی کام کر رہے ہوں گے، ہے نا؟ ڈمبل ڈور کہتے ہیں کہ سکول پر انہوں نے کڑی حفاظت کا حصار چڑھا دیا ہے لیکن اگر سنیپ اس میں شامل ہیں تو وہ جانتے ہوں گے کہ ڈمبل ڈور کے حفاظتی اقدامات کیا ہیں؟ اور ان سے کیسے بچا جا سکتا ہے؟......مگر انہیں یہ امید نہیں ہو گی کہ تم لوگ نگرانی کر رہے ہو گے، ہے نا؟''

''ہیری!'' ہرمائنی نے بولنے کی کوشش کی ہی تھی جس کی آنکھوں میں گہرے خوف کے سائے لرز رہے تھے۔ ہیری نے اسے فوراً ٹوک دیا۔

''میرے پاس بحث کرنے کا ذرا وقت نہیں ہے۔'' وہ اسے جھڑکتے ہوئے غرایا۔ ''اسے بھی لے لو......'' اس نے موزہ رون کے ہاتھوں میں تھمایا۔

''شکریہ!'' رون نے ناسمجھی میں کہا۔ ''ار...... مجھے موزے کی بھلا کیا ضرورت ہے؟''

''تمہیں اس چیز کی ضرورت پڑے گی جو موزے کے اندر چھپی ہوئی ہے۔ اس میں سعادتیال کی ننھی بوتل ہے، اسے تم دونوں اور جینی پی لینا۔ میری طرف سے جینی کو الوداع کہنا۔ میں اب چلتا ہوں، ڈمبل ڈور میرا انتظار کر رہے ہوں گے......''

''نہیں......'' ہرمائنی گھٹی ہوئی آواز میں بولی، جب رون نے حیرانگی کے عالم میں سنہری مرکب کی وہ چھوٹی سی بوتل باہر نکالی جو ہیری نے پروفیسر سلگ ہارن سے انعام میں جیتی تھی۔ ''ہمیں یہ بالکل نہیں چاہئے......اسے تم اپنے ساتھ لے جاؤ۔ کوئی نہیں جانتا

ہے کہ تمہیں کن حالات کا سامنا کرنا پڑے گا؟''

''مجھے کچھ نہیں ہوگا کیونکہ ڈمبل ڈور میرے ساتھ ہیں۔'' ہیری نے سختی سے کہا۔ ''میں بس یہ تسلی کرنا چاہتا ہوں کہ تم سب لوگ بھی ٹھیک ٹھاک ہی رہو......اس طرح مت دیکھو، ہرمائنی! میں تم سے لوٹ کر ملوں گا......''

اور وہ چل دیا۔ وہ تصویر کے سوراخ سے تیزی سے باہر نکلا اور راہداریاں طے کرتا ہوا سیڑھیوں سے نیچے اترا اور بیرونی ہال میں پہنچ گیا۔ ڈمبل ڈور بلوط کی لکڑی والے دروازے کے نزدیک اس کا انتظار کر رہے تھے۔ انہوں نے مڑ کر دیکھا جب ہیری بھاگتا ہوا سب سے اوپر والی پتھر کی سیڑھی پر ایک دم پھسلتا ہوا رُکا۔ وہ بری طرح سے ہانپ رہا تھا اور اس کی پسلیوں میں ٹیسیں اُٹھ رہی تھیں۔

''میں چاہوں گا کہ تم اپنا غیبی چوغہ اوڑھ لو۔'' ڈمبل ڈور نے کہا اور پھر انہوں نے انتظار کیا جب تک کہ ہیری نے اپنا چوغہ اوڑھ نہیں لیا۔ ''بہت خوب! تو اب ہم چلتے ہیں......!''

ڈمبل ڈور تیزی سے پتھر کی سیڑھیاں نیچے اترنے لگے۔ ان کا سفری چوغہ گرمی کی پرسکون ہوا میں بہت کم لہرا رہا تھا۔ غیبی چوغے کے نیچے ہیری جلدی جلدی ان کے ساتھ چلنے کی کوشش کر رہا تھا۔ وہ ابھی تک شدت سے ہانپ رہا تھا اور اس کا پورا جسم پسینے سے شرابور ہو رہا تھا۔

''لوگ کیا سوچیں گے؟ جب وہ آپ کو یہاں سے جاتا ہوا دیکھیں گے؟'' ہیری نے جلدی سے پوچھا۔ اس کا دماغ ملفوائے اور سنیپ کے گرد گھوم رہا تھا۔

''یہی کہ میں ہاگس میڈ میں مشروب پینے کیلئے جا رہا ہوں۔'' ڈمبل ڈور نے ہلکے پن سے جواب دیا۔ ''میں مشروب پینے کی غرض سے کئی بار روز میرتا کے بار یا پھر ہاگس ہیڈ میں جاتا رہتا ہوں...... یا پھر یوں کہہ لو کہ ایسا منظر اکثر دیکھنے میں آتا رہتا ہے۔ یہ اپنے حقیقی مقصد کو دوسروں کی نگاہوں سے چھپانے کا کافی آسان طریقہ بھی ہے۔''

وہ بڑھتے ہوئے دھندلکے میں میدان کے دوسری طرف پہنچ گئے۔ گرم گھاس، جھیل کے ساکن پانی اور ہیگرڈ کے جھونپڑے کی چمنی سے نکلتے ہوئے لکڑی کے دھوئیں کی ملی جلی مہک فضا میں رچی بسی ہوئی تھی۔ یہ یقین کرنا مشکل تھا کہ وہ کسی خطرناک یا ہیبت ناک سفر پر جا رہے تھے۔

''پروفیسر!'' ہیری نے آہستگی سے کہا جب سڑک کے آخر میں آہنی گیٹ دکھائی دینے لگا۔ ''کیا ہم نقاب اُڑان بھر کر جائیں گے؟''

''ہاں!'' ڈمبل ڈور نے کہا۔ ''میرا اندازہ ہے کہ اب تو تم بھی نقاب اُڑان بھر سکتے ہو؟''

''ہاں!......مگر میرے پاس ابھی محکماتی اجازت نامہ نہیں ہے!'' ہیری نے کہا۔

اسے اس موقع پر پوری ایمانداری کا اظہار کر دینا، سب سے عمدہ لگا۔ یہ بھی تو ہوسکتا تھا کہ وہ جہاں جانا چاہتا تھا، اس سے سو میل

دور پہنچ کر سب کچھ ہی ملیامیٹ کر دیتا۔

''کوئی بات نہیں!'' ڈمبل ڈور نے کہا۔''میں ایک بار پھر تمہاری مدد کر سکتا ہوں۔''

وہ مرکزی گیٹ سے باہر نکل کر غروب ہوتے سورج کی روشنی میں ہاگس میڈ جانے والی ویران سڑک کی طرف مڑ گئے۔ان کے سفر کے دوران اندھیرا تیزی سے گہرا ہونے لگا۔ جب تک وہ مرکزی شاہراہ پر پہنچے، تب تک واقعی رات چھا چکی تھی۔ دکانوں کے بالائی کھڑکیوں میں لالٹینوں کی روشنیاں جھلملانے لگی تھیں اور جب وہ تھری بروم سٹکس کے قریب پہنچے تو انہیں کافی شور وغل سنائی دیا۔

''...... باہر دفع ہو جاؤ!'' مادام روزمیرتا نے ایک میلے اور خستہ حال دکھائی دینے والے جادوگر کو زبردستی بار کے دروازے سے باہر دھکیلتے ہوئے کہا۔''اوہ کیسے ہو، ایلبس؟...... آپ اتنی رات کو باہر کیا کر رہے ہیں؟''

''شام بخیر روزمیرتا!...... اوہ معاف کرنا، میں ہاگس ہیڈ جا رہا ہوں...... برا مت ماننا مگر آج رات مجھے تھوڑا پرسکون ماحول چاہئے......''

ایک منٹ بعد وہ اس سڑک پر مڑ گئے جہاں ہاگس ہیڈ کا بڑا سا سائن بورڈ تھوڑا چوں چوں کرتا ہوا ہل رہا تھا حالانکہ فضا میں ہوا کا نام ونشان تک نہ تھا۔ تھری بروم سٹکس کے برعکس یہ شراب خانہ بالکل خالی دکھائی دے رہا تھا۔

''اندر جانے کی ضرورت نہیں ہے!'' ڈمبل ڈور نے چاروں طرف دیکھتے ہوئے سرگوشی نما لہجے میں کہا۔''ہمیں تو صرف یہاں تک آنے کا منظر پیش کرنا تھا...... اب تم اپنا ہاتھ میرے ہاتھ پر رکھو، ہیری! زیادہ مضبوطی سے پکڑنے کی ضرورت نہیں ہے، میں صرف تمہاری رہنمائی کر رہا ہوں، تین کی گنتی پر...... ایک...... دو...... تین......''

ہیری مڑ گیا، فوراً یہ سنگین احساس ہوا کہ وہ ربڑ کی ایک موٹی ٹیوب میں جا رہا ہے، وہ سانس نہیں لے سکتا تھا، اس کے بدن کا انگ انگ سکڑ کر دبتا ہوا محسوس ہو رہا تھا اور جب اسے شدت سے محسوس ہوا کہ اس کا واقعی دم گھٹ کر رہ جائے گا، تبھی نادیدہ بندھن کھل گیا۔ وہ سرد اندھیرے میں کھڑا ہوا تھا اور تازہ نمکین ہوا اس کے پھیپھڑوں میں بھرتی جا رہی تھی......

☆☆☆☆

چھبیسواں باب

# غار کی سیاہ جھیل

ہیری کو نمک کی تیز مہک آ رہی تھی اور کہیں قریب ہی لہروں کے زوردار انداز میں ٹکرانے آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ ہلکی ٹھنڈی ہوا اس کے بالوں کو بکھیر رہی تھی اور وہ چاندنی کی روشنی میں سمندر اور ستاروں سے جگمگاتے ہوئے آسمان کو دیکھ رہا تھا۔ وہ اندھیرے میں ڈوبی ہوئی بلند چٹانوں کے اوپر کھڑا تھا اور اس کے نیچے پانی کی جھاگ ٹھاٹھیں مار رہی تھی۔ اس نے مڑ کر دیکھا۔ عقب میں ایک بہت بڑی چٹان دکھائی دے رہی تھی جو بالکل سیدھی اور سپاٹ تھی۔ قریب کی بڑی چٹانیں، جن میں سے ایک کے اوپر ہیری اور ڈمبل ڈور کھڑے تھے، ایسی لگ رہی تھیں کہ جیسے وہ ماضی میں اسی بڑی چٹان کا ہی حصہ رہی ہوں گی جو ٹوٹ کر اس کے دامن میں گر گئی ہوں گی۔ یہ خاصا دل دہلا دینے والا منظر تھا۔ سمندر اور ان چٹانوں کے اردگرد کسی قسم کے پودے، درخت، گھاس یا ریت کچھ بھی نہیں دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

''تمہارا کیا خیال ہے؟'' ڈمبل ڈور نے ہیری سے یوں پوچھا جیسے وہ اس کی رائے جاننے کی کوشش کر رہے ہوں کہ یہ جگہ سیر و تفریح کیلئے موزوں ہے یا نہیں؟

''کیا وہ یتیم خانے کے بچوں کو پکنک منانے کیلئے یہاں لائے تھے؟'' ہیری نے سہمے ہوئے لہجے میں پوچھا جو اس بات کا تصور تک نہیں کر سکتا تھا کہ کوئی بھلا یہاں پکنک منانے کیلئے آ سکتا ہے؟

''غیر معمولی طور پر...... یہاں پر تو بالکل نہیں!'' ڈمبل ڈور نے کہا۔ ''ہمارے عقب والی چٹانوں سے کچھ فاصلے پر ایک قصبہ ہے، میرا خیال ہے کہ ان یتیم بچوں کو سمندر کی تھوڑی بہت ہوا کھلانے اور اچھلتی کودتی ہوئی لہروں کا منظر دکھانے کیلئے منتظمین انہیں وہاں لے آئے ہوں گے۔ مجھے محسوس ہوتا ہے کہ کوئی ماگلو اس چٹان تک نہیں پہنچ سکتا ہے، جب تک کہ اسے خطرناک پہاڑوں پر کوہ پیمائی کی مہارت نہ حاصل ہو، کشتی اس چٹان تک اس لئے نہیں آ سکتی ہے کیونکہ اس کے اردگرد کی لہریں کافی خطرناک ہیں جو کشتی کو ایک پل میں الٹ کر پتھریلی چٹانوں کی ان دیکھی بنیادوں پر پٹخ سکتی ہے۔ میں محض تصور ہی کر سکتا ہوں کہ کم عمر رڈل کیسے یہاں نیچے اترا ہو گا۔ اسے رسیوں سے کہیں زیادہ مدد جادوئی قوت سے ملی ہو گی اور وہ اپنے ساتھ دونوں چھوٹے بچوں کو بھی ذہنی طور پر تشدد کرنے کیلئے

یہاں لایا ہوگا۔ میرا اندازہ ہے کہ یہاں تک آتے آتے وہ بچے واقعی دہشت زدہ ہوگئے ہوں گے، ہے نا؟''

ہیری نے جب اس نظریئے سے چٹان کی طرف دیکھا تو واقعی اس کے اپنے رونگٹے کھڑے ہوگئے تھے۔

''مگر اس کی......اور ہماری......منزل مقصود یہاں سے تھوڑا دور آگے ہے، چلو!''

ڈمبل ڈور نے چٹان کے بالکل کنارے کی طرف اشارہ کیا جہاں کچھ کنگری دار طاق بنے ہوئے دکھائی دے رہے تھے جن پر پاؤں رکھ کر گول پتھروں سے نیچے اترا جاسکتا تھا۔ یہ گول پتھر پانی میں آدھے سے زیادہ ڈوبے ہوئے تھے اور چٹان کے زیادہ قریب تھے۔ یہ ایک خطرناک ڈھلان تھی۔ ڈمبل ڈور کو اپنے جھلسے ہوئے ہاتھ کے باعث کسی قدر پریشانی کا سامنا تھا، اس لئے وہ آہستگی کے ساتھ نیچے اترے۔ نیچے والی چٹان سمندری پانی کی وجہ سے کائی زدہ ہوگئی تھی جس پر پھسلن زیادہ تھی۔ ہیری کو اپنے چہرے پر نمک کی ٹھنڈی پھوار پڑتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔

چٹان کے سب سے قریب والے گول پتھر تک پہنچ کر ڈمبل ڈور بولے۔ ''اجالا ہو!'' سنہری روشنی کی ہزارویں لکیر کچھ فٹ نیچے پانی کی سیاہ سطح پر چمکنے لگی۔ جہاں یہ گول پتھر پانی میں ڈوبا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے ساتھ والی سیاہ چٹانی دیوار بھی روشنی سے چمک اُٹھی۔

''تمہیں دکھائی دیا؟'' ڈمبل ڈور نے آہستگی سے کہا اور اپنی چھڑی کو تھوڑا اونچا اُٹھایا۔ ہیری کو چٹان میں ایک دراڑ دکھائی دینے لگی جس میں سے پانی ابلتا ہوا محسوس ہوتا تھا۔

''تمہیں تھوڑا گیلا ہونے سے تو کوئی کوفت نہیں ہوگی؟''

''نہیں......'' ہیری نے جواب دیا۔

''تو پھر اپنا غیبی چوغہ اتار لو۔ اب اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ ٹھیک ہے......اب ہم اس میں چھلانگ لگاتے ہیں......''

اور پھر اچانک کسی نوجوان جیسی پھرتی سے ڈمبل ڈور گول پتھر سے پھسلے اور سمندری پانی میں پہنچ کر تیرنے لگے۔ وہ چٹان کی تاریک دراڑ کی طرف تیرتے ہوئے بڑھ رہے تھے اور ان کی چمکتی ہوئی چھڑی ان کے دانتوں میں دبی ہوئی تھی۔ ہیری نے اپنا چوغہ اتار کر لپیٹا اور اپنی جیب میں ٹھونس دیا اور ان کے تعاقب میں پھسل کر پانی میں جا پہنچا اور تیرنے لگا۔

پانی بے حد یخ بستہ سرد تھا، پانی میں لت پت کپڑے ہیری کے چاروں طرف پھیل کر اسے نیچے کی طرف کھینچنے لگے۔ اس نے گہری سانسیں لیں، جس سے اس کے نتھنوں میں نمک اور سمندری گھاس کے تنکوں کی بدبو بھر گئی۔ وہ اس چمکتی، کم ہوتی ہوئی روشنی کی طرف جا رہا تھا جو اب چٹان میں زیادہ اندر بڑھتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔

شگاف جلد ہی ایک تاریک سرنگ میں بدل گیا۔ ہیری جانتا تھا کہ اونچی سمندری موج آنے پر یہاں پر یقیناً پانی بھر جاتا ہو گا۔ چپچپائی دیواریں بمشکل تین فٹ کے فاصلے پر تھیں اور وہ ڈمبل ڈور کی چھڑی سے ہونے والی روشنی گیلے تارکول کی طرح سطح پر چمک

رہی تھی۔تھوڑا فاصلہ طے کرنے کے بعد وہ سرنگ بائیں طرف گھوم گئی۔ ہیری نے دیکھا کہ وہ تنگ سی سرنگ چٹان کی گہرائی تک اتر گئی تھی۔ وہ مسلسل ڈمبل ڈور کے تعاقب میں تیرتا رہا جبکہ یخ بستہ پانی سے اس کی انگلیاں سن ہو چکی تھیں اور بار بار کھردری اور کائی زدہ چٹانی دیوار سے ٹکرا رہی تھیں۔

پھر اس نے دیکھا کہ آگے ڈمبل ڈور پانی سے باہر نکل رہے تھے۔ان کے چاندی جیسے بال اور گہرے رنگ کا چوغہ چمک رہا تھا۔ جب ہیری بھی اس جگہ پر پہنچا تو اسے وہاں پتھریلی سیڑھیاں ملیں جو ایک بڑے غار کی طرف جا رہی تھیں۔ وہ ان کائی زدہ سیڑھیوں پر سنبھلتے ہوئے چڑھا۔ پانی اس کے گیلے کپڑوں سے نچڑ کر بہنے لگا اور ساکت سرد ہوا کی ٹھنڈک میں کانپتا ہوا باہر نکلا۔ ڈمبل ڈور غار کے وسطی حصے میں کھڑے تھے، ان کی چھڑی بدستور اُٹھی ہوئی تھی اور وہ اسے آہستگی سے گھماتے ہوئے چٹانی دیواروں اور چھت کی جانچ پڑتال کر رہے تھے۔

''ہاں! یہی وہ جگہ ہے......!''

''آپ کو یہ بات کیسے معلوم ہے؟'' ہیری نے سرگوشی نما لہجے میں پوچھا۔

''یہاں جادو کے نشانات موجود ہیں۔'' ڈمبل ڈور نے کہا۔

ہیری کو معلوم نہیں تھا کہ اس پر جو کپکپی طاری تھی، وہ واقعی ٹھنڈک کی وجہ سے تھی یا پھر اس کا باعث کسی پوشیدہ جادو کے اثرات تھے۔ وہ خاموشی سے دیکھتا رہا جب ڈمبل ڈور اسی جگہ پر گھومے، وہ خاص طور پر ایسی معمولی معمولی چیزوں کو یکسوئی سے پرکھ رہے تھے، جن کے بارے میں ہیری کچھ بھی نہیں جانتا تھا۔

''یہ صرف بیرونی دلان کی قسم کا حصہ ہے۔'' ڈمبل ڈور نے ایک دو پل کے بعد بتایا۔ ''ہمیں اندرونی مقام تک پہنچنا ہوگا...... اب یہاں سے آگے قدرتی راستہ نہیں بلکہ لارڈ والڈی مورٹ کی وضع کردہ رکاوٹیں ہی ہمارا راستہ روکنے کی کوشش کریں گی......''

ڈمبل ڈور آگے بڑھ کر غار کی دیوار کے قریب پہنچ گئے اور اپنے سیاہ اور جھلسے ہوئے ہاتھ کی انگلیوں کی پوریں دیوار پر پھیرنے لگے۔ انہوں نے ایک عجیب سی زبان میں کچھ الفاظ بڑبڑائے جنہیں ہیری بالکل نہیں سمجھ پایا۔ دو بار ڈمبل ڈور نے غار میں چاروں طرف گھوم کر چکر کاٹا اور کھردری چٹانی دیوار کی جتنی زیادہ چھو کر چھان بین کر سکتے تھے، کرتے رہے۔ وہ درمیان میں کئی بار ٹھہر جاتے اور کسی خاص جگہ پر آگے پیچھے اُنگلیاں چلاتے رہتے تھے جب تک آخر کار وہ رُک نہیں گئے۔ ان کا ہاتھ دیوار پر سیدھا چپکا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''ہاں...... یہ رہا!'' انہوں نے کہا۔ ''ہم یہیں سے اندر داخل ہوں گے، داخلی راستہ جادو کے ذریعے چھپایا گیا ہے......''

ہیری نے یہ نہیں پوچھا کہ یہ بات انہیں کیسے معلوم ہوئی تھی۔ اس نے کسی جادوگر کو اس انداز میں چھان بین کرتے ہوئے نہیں دیکھا تھا...... محض دیکھنے اور چھونے سے جادو کو پہچاننا۔ مگر ہیری کو یہ بات کافی عرصہ قبل ہی معلوم ہو چکی تھی کہ جادوئی دنیا میں دھماکے

اور دھوئیں دار علامات، مہارت کے بجائے کم استعدادی کی نشانی ہوتی ہیں۔

ڈمبل ڈور غار کی دیوار سے تھوڑا پیچھے ہٹ گئے اور اپنی چھڑی چٹان کی طرف کر کے جھٹکی۔ ایک پل کیلئے وہاں ایک محراب دار عکس نمودار ہو کر ابھر آیا اور سفید چمکنے لگا جیسے دیوار کی دوسری طرف تیز روشنی ہو رہی ہو۔

''آپ دروازہ کھولنے میں کامیاب ہو گئے ہیں؟'' ہیری نے دانت بجاتے ہوئے پوچھا مگر الفاظ پوری طرح سے اس کے ہونٹوں سے باہر نکل نہیں پائے تھے۔ اس کی بات سے قبل ہی محراب دار عکس غائب ہو گیا۔ چٹانی دیوار ایک بار پھر پہلے کی طرح ٹھوس اور سیاہ دکھائی دینے لگی۔ ڈمبل ڈور نے چونک کر گردن گھمائی اور اس کی طرف دیکھا۔

''ہیری! مجھے افسوس ہے کہ میں بھول گیا تھا۔'' یہ کہتے ہوئے انہوں نے اپنی چھڑی ہیری کی طرف لہرائی۔ ہیری کے کپڑے فوراً گرم ہو کر یوں سوکھ گئے جیسے وہ دہکتی ہوئی آگ کے سامنے لٹکائے گئے ہوں۔

''شکریہ!'' ہیری نے کہا مگر ڈمبل ڈور تب تک اپنی توجہ دوبارہ ٹھوس دیوار کی طرف مرتکز کر چکے تھے۔ انہوں نے جادوئی کلمات کے ذریعے اسے کھولنے کی مزید کوئی کوشش نہیں کی بلکہ اس کی طرف نظریں جما کر گھورنے لگے جیسے اس پر کوئی بہت ہی دلچسپ چیز لکھی ہوئی ہو۔ ہیری بالکل ساکت کھڑا رہا۔ وہ ڈمبل ڈور کی یکسوئی کو توڑنا نہیں چاہتا تھا۔

''اوہ نہیں...... اس قدر بچگانہ حرکت!'' دو منٹ بعد ڈمبل ڈور بول اُٹھے۔

''کیا ہوا پروفیسر؟'' ہیری نے جلدی سے پوچھا۔

ڈمبل ڈور نے اپنا صحیح سلامت ہاتھ چوغے کے اندر ڈال کر چاندی کا چاقو باہر نکالا، یہ اسی طرح کا چاقو تھا جس سے ہیری اپنے جادوئی مرکبات کی تیاری میں اجزاء کو کاٹتا اور کترتا تھا۔

''میرا خیال ہے کہ ہمیں یہاں سے گزرنے کی قیمت چکانا پڑے گی۔'' وہ بولے۔

''قیمت......؟'' ہیری نے حیرانگی سے کہا۔ ''آپ کا مطلب ہے کہ ہمیں دروازے کو کچھ دینا ہوگا؟''

''بالکل!'' ڈمبل ڈور نے کہا۔ ''اگر میں غلطی پر نہ ہوں تو وہ قیمت خون ہی ہوگی!''

''خون؟''

''میں نے بتایا، ہے نا...... یہ کمزور بچگانہ حرکت ہے!'' ڈمبل ڈور نے کہا جن کی آواز میں حقارت اور ناپسندیدگی جھلک رہی تھی۔ ایسا لگتا تھا جیسے انہیں اس قسم کے جادوئی حفاظت پر سخت مایوسی ہوئی تھی جیسے والڈی مورٹ ان کی امید سے کافی خام ثابت ہوا تھا۔ ''مجھے یقین ہے کہ اس کے پیچھے محض یہ مقصد مخفی ہوگا کہ اندر داخل ہونے سے حریف خود کو کمزور کر لے۔ ایک بار پھر والڈی مورٹ یہ بات نہیں سمجھ پایا ہے کہ ظاہری جسمانی زخموں سے بھی کہیں زیادہ خوفناک چیزیں ہوتی ہیں......''

''ہاں! مگر پھر بھی...... اگر اس سے بچا جا سکتا ہو......'' ہیری نے کہا جو اتنی زیادہ تکلیفیں برداشت کر چکا تھا کہ اب اور تکلیف

برداشت کرنے کا آرزومند نہیں تھا۔

''بہرحال، کئی ایسے مواقع بھی ہوتے ہیں کہ اس سے نہیں بچا جاسکتا ہے۔'' ڈمبل ڈور نے کہا اور اپنے چوغے کی آستین کو خفیف سا جھٹکا دے کر اپنے زخمی جھلسے ہوئے ہاتھ والے بازو کو کھول دیا۔

''پروفیسر...... یہ کام میں کروں گا...... میں!'' ہیری مخالفت کرتے ہوئے جلدی سے آگے بڑھ آیا جب ڈمبل ڈور نے اپنا چاقو ہوا میں اونچا اُٹھایا تھا۔

وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ کیا کہے؟...... زیادہ نوجوان یا زیادہ ہوشیار؟ مگر ڈمبل ڈور محض مسکرا دیئے۔ چاندی کی ایک چمک ہوئی اور سرخ رنگ کا فوارہ پھوٹا اور چٹان پر گہرے رنگت کی چمکتی ہوئی بوندیں دکھائی دینے لگیں۔

''تم نے نہایت مہربانی سے مدد کی پیشکش کی۔'' ڈمبل ڈور نے کہا، وہ اب اپنی چھڑی کی نوک اس گہرے زخم پر پھیر رہے تھے جو انہوں نے اپنے بازو میں لگایا تھا۔ زخم اگلے ہی لمحے مندمل ہو گیا بالکل اسی طرح...... جس طرح سنیپ نے ملفوائے کے زخموں کو لمحوں سے درست کر دیا تھا۔ ڈمبل ڈور مزید گویا ہوئے۔ ''مگر تمہارا خون میرے خون سے کہیں زیادہ قیمتی ہے...... اوہ! اس سے کام بن گیا......''

ایک بار پھر چٹانی دیوار پر محراب جیسا عکس نمودار ہوا اور اس بار یہ اوجھل نہیں ہوا تھا۔ اس کے وسطی حصے میں خون کے چھینٹوں سے بھیگی ہوئی چٹان غائب ہو چکی تھی اور ایک کھوکھلی جگہ پیدا ہو گئی تھی، جس کے دوسری طرف گھپ اندھیرا دکھائی دے رہا تھا۔

''میرا خیال ہے کہ پہلے مجھے اندر جانا چاہئے۔'' ڈمبل ڈور نے کہا اور وہ محراب دار کھوکھلے راستے سے اندر داخل ہو گئے۔ ہیری ان کے عقب میں چل دیا اور اس نے اب اپنی چھڑی بھی روشن کر لی تھی تاکہ گھپ اندھیرے میں زیادہ روشنی پھیل سکے۔

اس کی نظروں کے سامنے ایک عجیب منظر پھیلا ہوا تھا۔ وہ ایک بڑی سیاہ جھیل کے کنارے پر کھڑے تھے۔ یہ جھیل اتنی بڑی تھی کہ ہیری کو دور والا سرا دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ غار اتنا اونچا تھا کہ اس کی چھت بھی نہیں نظر آ رہی تھی۔ جھیل کے بیچوں بیچ دھند بھری سبز روشنی پھیلی ہوئی دکھائی دے رہی تھی جو ساکت پانی میں اپنا عکس بکھیر رہی تھی جس سے دونوں کو الگ الگ کرنا خاصا دشوار تھا۔ سبز چمکتے ہوئے ہالے اور دو چھڑیوں کی سنہری روشنیاں ہی پانی کی مخملیں سیاہی کو دھندلا کر رہی تھیں حالانکہ ان کی کرنیں کچھ زیادہ دور تک نہیں پہنچ پا رہی تھیں جتنی کہ ہیری کو امید تھی۔ یہاں کا اندھیرا معمول سے ہٹ کر کچھ زیادہ ہی ثقیف اور گھنا دکھائی دے رہا تھا۔

''چلو چلتے ہیں......'' ڈمبل ڈور نے آہستگی سے کہا۔ ''ذرا ہوشیار رہنا۔ پانی میں پاؤں نہ پڑ جائے۔ میرے قریب ہی رہنا......''

وہ جھیل کے کنارے کنارے چلنے لگے۔ ہیری ڈمبل ڈور کے ٹھیک پیچھے چلتا رہا۔ ان کے قدموں کی چاپ پانی کو گھیرتی ہوئی چٹانوں کے مختصر کنارے پر گونج رہی تھیں۔ وہ آگے چلتے رہے مگر منظر میں کچھ فرق دکھائی نہیں دیا۔ ان کے ایک طرف غار کی کھردری دیوار تھی اور دوسری طرف چکنا اور شیشے کی طرح چمکتا ہوا سیاہ ساکت پانی تھا جس کے بالکل وسط میں پراسرار سبز روشنی چمکتی ہوئی دکھائی

دے رہی تھی۔ ہیری کو یہ جگہ کچھ زیادہ ہی ڈراؤنی اور خوفناک محسوس ہو رہی تھی۔

''پروفیسر! کیا آپ کو اندازہ ہے کہ والڈی مورٹ کی پٹاری یہیں کہیں موجود ہے؟'' ہیری نے بالآخر پوچھ ہی لیا۔

''اوہ ہاں!'' ڈمبل ڈور چونک کر بولے۔ ''ہاں! مجھے یقین ہے...... مگر اصل مسئلہ یہ ہے کہ ہم اس تک کیسے پہنچیں؟''

''کیا ہم اسے اپنی طرف بلانے والے جادوئی کلمے کا استعمال نہیں کر سکتے ہیں؟'' ہیری نے مشورہ دیا حالانکہ اسے محسوس ہو رہا تھا کہ یہ تجویز نہایت احمقانہ تھی مگر وہ اس منحوس جگہ سے جلد از جلد نکل جانے کیلئے بے قرار ہو رہا تھا۔

''بالکل! ہم ایسا کر سکتے ہیں۔'' ڈمبل ڈور نے کہا اور اچانک رُک گئے جس وجہ سے ہیری ان سے ٹکراتے ٹکراتے بمشکل بچا۔ ''تم اسے کر کے کیوں نہیں دیکھ لیتے ہو؟''

''میں......اوہ......ٹھیک ہے......''

ہیری کو اس کامیابی کی کوئی امید نہیں تھی مگر اس نے اپنا گلا صاف کیا اور اپنی چھڑی اُٹھا کر زور سے بولا۔ ''ایکوسم پٹاری......''

دھماکے جیسی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ کوئی بہت بڑی زرد چیز سیاہ پانی میں سے بیس فٹ اونچی اچھلی۔ مگر ہیری اسے صحیح طرح سے دیکھ نہیں پایا اس سے پہلے ہی وہ زوردار چھپاکے کے ساتھ سیاہ پانی میں واپس گھس گئی تھی۔ جس سے آئینے جیسی پانی کی سطح پر بڑی بڑی لہریں اُٹھنے لگیں۔ ہیری سکتے کے عالم میں پیچھے کی طرف اچھلا اور دیوار سے چپک کر کھڑا ہو گیا۔ جب وہ ڈمبل ڈور کی طرف مڑا تب بھی اس کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔

''وہ کیا تھا؟''

''میرا خیال ہے کہ اگر ہم پٹاری کو پکڑنے کی کوشش کریں گے تو وہی چیز ہم پر حملہ آور ہو سکتی ہے۔''

ہیری نے دوبارہ پانی کی طرف دیکھا۔ جھیل کی سطح ایک بار پھر سیاہ شیشے کی مانند ہموار ہو گئی تھی اور چمک رہی تھی۔ اُٹھنے والی لہریں تیزی سے غائب ہو چکی تھیں۔ بہر حال، ہیری کا دل اب بھی تیزی سے دھڑک رہا تھا۔

''آپ کو اندازہ ہے کہ وہ کیا ہو گا، سر؟''

''میرا خیال ہے کہ اگر ہم پٹاری پر قبضہ کرنے کی کوئی غیر محفوظ کوشش کریں گے تو کچھ نہ کچھ تو ہو گا۔ یہ بہت عمدہ مشورہ تھا۔ یہ چھپی ہوئی رکاوٹ سے باخبر ہونے کا آسان طریقہ تھا کہ ہمارا سامنا کس سے ہو سکتا ہے؟''

''مگر ہم یہ بات نہیں جانتے ہیں کہ وہ کیا چیز تھی، ہے نا؟'' ہیری نے پانی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''تمہارا کہنے کا مطلب ہے کہ وہ کون سی چیزیں ہیں؟'' ڈمبل ڈور نے کہا۔ ''مجھے نہیں لگتا ہے کہ وہاں صرف ایک ہی چیز ہو...... خیر چلو......آگے چلیں!''

''پروفیسر؟''

''کیا ہوا، ہیری؟''

''کیا آپ کو ایسا تو نہیں لگتا ہے کہ ہمیں جھیل کے پانی کی تہہ میں جانا پڑے گا؟''

''تہہ میں؟......صرف اسی وقت جب ہم بہت بدقسمت ثابت ہوں......''

''یعنی آپ کو ایسا نہیں لگتا ہے کہ پٹاری تہہ میں چھپی ہوئی ہے؟''

''اوہ نہیں!......میرا خیال ہے کہ پٹاری اس وسطی حصے میں ہی ہو سکتی ہے!'' یہ کہتے ہوئے ڈمبل ڈور نے جھیل کے وسطی حصے کی دھند بھری سبز روشنی کی طرف اشارہ کیا۔

''تو ہمیں اس تک پہنچنے کیلئے جھیل کے پانی کو عبور کرنا پڑے گا؟''

''ہاں! مجھے کچھ ایسا ہی محسوس ہوتا ہے......''

ہیری نے مزید کچھ نہیں کہا۔ اس کے خیالات میں پانی کے عفریت، دیوہیکل آبی سانپ، شیطانی بلائیں، درمیانی نسل کے کتے جیسے سمندری شیر اور خوفناک پریت منڈلا رہے تھے۔

''اوہ!'' ڈمبل ڈور کے منہ سے اچانک نکلا اور وہ رُک گئے۔ اس بار ہیری واقعی خود کو قابو میں نہ رکھ پایا اور ان سے ٹکرا گیا۔ ایک لمحے کیلئے وہ سیاہ پانی کے بالکل کنارے پر لڑکھڑا گیا اور ڈمبل ڈور کا صحیح سلامت ہاتھ اس کے اُٹھے بازو پر مضبوط ہو گیا۔ انہوں نے اسے دوبارہ اپنی طرف کھینچ لیا۔

''اوہ معاف کرنا، ہیری! مجھے تمہیں خبردار کر دینا چاہئے تھا۔ اب پیچھے ہٹ کر دیوار سے چپک کر کھڑے ہو جاؤ۔ میرا خیال ہے کہ مجھے جگہ مل گئی ہے......''

ہیری کو ذرا بھی اندازہ نہیں تھا کہ ڈمبل ڈور کا کیا مطلب تھا؟ سیاہ کنارے کا یہ ٹکڑا بھی باقی جگہوں کی طرح ہی دکھائی دے رہا تھا مگر ایسا محسوس ہوتا تھا کہ ڈمبل ڈور کو اس کے بارے میں کوئی خاص چیز معلوم ہو گئی تھی۔ اس بار وہ اپنا ہاتھ چٹانی دیوار پر نہیں پھیر رہے تھے بلکہ وہ ہوا میں عجیب انداز سے گھما رہے تھے جیسے وہ کسی نادیدہ شے کو تلاش کر کے پکڑنا چاہ رہے ہوں۔

''اوہو......'' ڈمبل ڈور نے کچھ سیکنڈ بعد خوش ہوتے ہوئے کلکاری بھری۔ ان کا ہاتھ بیچ ہوا میں کسی چیز پر جم گیا تھا جسے ہیری دیکھ نہیں پایا۔ ڈمبل ڈور پانی کے قریب گئے۔ ہیری نے گھبرا کر دیکھا جب ڈمبل ڈور کے بکل والے جوتے کی نوک چٹان کے بالکل آخری سرے تک پہنچ گئی۔ اپنے ہاتھ کو ہوا کے بیچ میں جکڑے ہوئے ڈمبل ڈور نے دوسرے ہاتھ سے چھڑی اُٹھائی اور اس کی نوک اپنی مٹھی سے ٹھونک دی۔

فوراً تانبے جیسے رنگ کی ایک سبز موٹی زنجیر ہوا میں نمودار ہو گئی جو ڈمبل ڈور نے جکڑے ہوئے ہاتھ سے پانی کی گہرائیوں تک جا رہی تھی۔ ڈمبل ڈور نے زنجیر کو چھڑی سے ضرب لگائی اور وہ ان کے ہاتھ سے کسی سانپ کی مانند پھسلنے لگی۔ اور چھنکار کی سی آواز کے

ساتھ زمین پر کنڈلی بنا کر بیٹھتی چلی گئی۔ زنجیر کی آواز چٹانی دیواروں سے ٹکرا کر زوردار انداز میں گونج پیدا کر رہی تھی اور سیاہ پانی کی گہرائیوں سے کسی چیز کو کھینچی ہوئی اوپر لا رہی تھی۔ جب ایک چھوٹی کشتی پانی کی سطح پر ابھر آئی تو ہیری کے منہ سے بے ساختہ آہ نکل گئی۔ یہ بھی زنجیر کی طرح سبز تھی اور بغیر لہریں پیدا کئے آہستگی کے ساتھ کنارے کی طرف بڑھتی چلی آئی۔ وہ ٹھیک اسی طرف کھنچی ہوئی چلی آ رہی تھی جہاں ہیری اور ڈمبل ڈور کھڑے تھے۔

''آپ کو یہ کیسے معلوم ہوا کہ زنجیر یہاں موجود ہے؟'' ہیری نے حیرانگی سے پوچھا۔

''جادو ہمیشہ اپنے نشان چھوڑ جاتا ہے، ہیری!'' ڈمبل ڈور نے کہا جب کشتی کنارے کے ساتھ ہچکولے کھاتی ہوئی ٹکرا کر ہلکے سے جھٹکے کے ساتھ رُک گئی۔ ''کئی بار بہت ہی واضح نشان۔ میں نے ٹام رڈل کو پڑھایا ہے، میں اس کی حکمت عملی کو سمجھتا ہوں......''

''کک......کیا...... یہ کشتی محفوظ ہے؟''

''اوہ ہاں! مجھے تو کچھ ایسا ہی لگتا ہے۔ والڈی مورٹ کو جھیل عبور کرنے کیلئے کسی حکمت عملی کی ضرورت تھی تا کہ اس نے اس کے اندر جو جاندار چھپا رکھے ہیں، اس کی توجہ اپنی طرف مبذول کئے بغیر یا ان کا غصہ بیدار کئے بغیر وہ یہاں سے وہاں تک پہنچ سکے۔ ایسا اس لئے ہے کیونکہ ہوسکتا تھا کہ اسے کبھی اپنی پٹاری تک پہنچنے یا اسے ہٹانے کی ضرورت محسوس ہو۔''

''یعنی اگر ہم والڈی مورٹ کی کشتی میں رہیں گے تو پانی میں موجود بلائیں ہمیں کچھ نہیں کہہ پائیں گی۔'' ہیری نے سہمے ہوئے انداز میں کہا۔

''میرا اندازہ ہے کہ ہمیں اس بات کیلئے تیار رہنا چاہئے ہوگا کہ کسی وقت انہیں یہ احساس ہو جائے گا کہ ہم لارڈ والڈی مورٹ نہیں ہیں۔ بہرحال ابھی تک ہم نے یہ کام عمدگی کے ساتھ نبٹایا ہے۔ انہوں نے ہمیں پانی کی تہہ میں سے کشتی نکالنے کی اجازت دے دی ہے۔''

''مگر انہوں نے ہمیں اجازت کیوں دی؟'' ہیری نے پوچھا جو یہ تصور کر رہا تھا کہ جس پل وہ کنارے سے دور پہنچ جائیں گے تو تاریک پانی میں سے نکلتی پراسرار بلائیں انہیں پکڑ لیں گی۔

''والڈی مورٹ کو یہ یقین ہوگا کہ کوئی بہت بڑا جادوگر ہی کشتی تلاش کر سکتا ہے۔'' ڈمبل ڈور نے کہا۔ ''میرا خیال ہے کہ وہ یہ خطرہ مول لینے کو تیار ہوگا۔ اسے اس بات کا بہت کم امکان ہوگا کہ کوئی اسے تلاش کر لینے میں کامیاب ہو جائے گا۔ اس کے علاوہ وہ جانتا ہوگا کہ اس نے آگے کئی اور رکاوٹیں کھڑی کر رکھی ہیں جنہیں صرف وہی عبور کر سکتا ہے، ہم دیکھیں گے کہ کیا اس کا اندازہ واقعی درست تھا؟''

ہیری نے کشتی کی طرف دیکھا۔ یہ واقعی کافی چھوٹی تھی۔

''ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ دو لوگوں کیلئے نہیں ہے، کیا یہ ہم دونوں کو لے جا سکتی ہے؟ کیا ہم دونوں کا وزن زیادہ نہیں ہوگا؟''

ڈمبل ڈور ہنس دیئے۔

''والڈی مورٹ کو وزن کی پرواہ نہیں ہوگی بلکہ جھیل کے پار جانے والی جادوئی قوت کی مقدار کی پرواہ ہوگی۔ میرا خیال ہے کہ اس کشتی پر سحر کیا گیا ہوگا تاکہ ایک بار میں ایک ہی جادوگر اس میں پار جا پائے؟''

''مگر پھر تو......''

''میرا خیال نہیں ہے کہ تمہیں اس میں شمار کیا جائے گا۔ ہیری! تم اب بھی نابالغ ہو اور کوئی ماہر جادوگر بھی نہیں ہو۔ والڈی مورٹ کبھی بھی سولہ سال کے لڑکے کے یہاں پہنچنے کی توقع نہیں کر رہا ہوگا۔ مجھے ایسی بات ممکن نہیں لگتی ہے کہ میرے مقابلے میں تمہاری قوتیں شمار کی جاسکیں گی۔''

ان الفاظ سے ہیری کو کوئی خوشگوار احساس نہیں ہوا تھا۔ شاید ڈمبل ڈور یہ بات سمجھ گئے تھے کیونکہ انہوں نے مزید جملہ جوڑ دیا۔

''والڈی مورٹ کی غلطی......والڈی مورٹ کی غلطی، ہیری!...... بوڑھے لوگ کچھ نادان ہوتے ہیں جب وہ جوانی کو نظرانداز کر دیتے ہیں......اب، اس بار پہلے جاؤ......دھیان رکھنا کہیں پانی کو پاؤں نہ چھو جائے!''

ڈمبل ڈور ایک طرف ہٹ کھڑے ہوگئے اور ہیری پورے احتیاط سے کشتی میں سوار ہوگیا۔ ڈمبل ڈور بھی اس کے عقب میں کشتی پر چڑھ گئے اور زمین پر زنجیر کی کنڈلی بنا دی۔ وہ اب ایک ساتھ بیٹھ چکے تھے۔ ہیری پرسکون تو نہیں بیٹھا تھا بلکہ اسے اکڑوں بیٹھنا پڑ رہا تھا، اس کے گھٹنے کشتی کے کناروں کے اوپر ٹکے ہوئے تھے کشتی فوراً خود بخود چلنے لگی۔ کشتی کے پانی کو چیرنے کے علاوہ اور کسی قسم کی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی۔ کشتی ان کی مدد کے بغیر خود بخود چل رہی تھی جیسے کوئی غیبی رسی اسے وسطی حصے کی دھند بھری روشنی کی طرف کھینچ رہی تھی۔ جلد ہی انہیں غار کی چٹانی دیواریں دکھائی دینا بند ہوگئیں۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ گہرے سمندر میں موجود ہوں۔ فرق صرف اتنا تھا کہ پانی میں ایک بھی لہر نہیں اُٹھ رہی تھی۔

ہیری نے پانی کی سطح کی طرف نیچے دیکھا اور یہ پایا کہ اس کی چھڑی کی روشنی سیاہ پانی پر سنہری چمک چھوڑ رہی تھی۔ کشتی کانچ جیسی سطح پر گہرے نشان بنا رہی تھی جو سیاہ روشنی کی دراڑوں جیسے دکھائی دے رہے تھے......اور پھر ہیری نے سطح سے کچھ انچ نیچے سنگ مرمر جیسی کوئی سفید چیز دیکھ لی۔

''پروفیسر؟'' اس نے کہا اور اس کی حیران آواز خاموش پانی کے اوپر زور سے گونجنے لگی۔

''کیا ہوا، ہیری؟''

''میرا خیال ہے کہ میں نے پانی میں ایک ہاتھ دیکھا تھا...... کسی انسان کا ہاتھ؟''

''بالکل...... مجھے یقین ہے کہ تم دیکھا ہوگا۔'' ڈمبل ڈور نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

ہیری نے نیچے پانی میں گھور کر دیکھا اور اوجھل ہو چکے ہاتھ کی تلاش کرنے لگا اور پھر اس کے حلق میں متلی سی اُٹھنے لگی۔

''تو وہ چیز جو پانی میں سے باہر اچھلی تھی......؟''

مگر ڈمبل ڈور کے جواب دینے سے قبل ہی ہیری کو اپنا جواب مل چکا تھا۔ چھڑی کی روشنی پانی کی آگے سطح پر پڑی اور وہاں ہیری کو اس بار سطح سے کچھ انچ نیچے ایک انسانی لاش دکھائی دی جس کا سر اوپر کی طرف تھا، اس کی کھلی آنکھیں پر اس طرح دھند چڑھی ہوئی تھی جیسے ان میں مکڑی کے جالے لگے ہوں۔ اس کے بال اور چوغے دھوئیں کی طرح اس کے پہلوؤں میں تھرتھرا رہے تھے۔

''یہاں پر تو لاشیں بھری پڑی ہیں......'' ہیری نے کہا اور اس کی آواز معمول سے کچھ زیادہ ہی بلند ہو گئی تھی۔ اسے یہ آواز اپنی آواز لگ ہی نہیں رہی تھی۔

''بالکل......'' ڈمبل ڈور نے پرسکون لہجے میں کہا۔ ''مگر اس وقت ہمیں ان کی کوئی پرواہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔''

''اس وقت؟......میں سمجھا نہیں!'' ہیری نے دہرایا اور پانی سے نگاہ ہٹا کر ڈمبل ڈور کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

''اس وقت تک بالکل نہیں...... جب تک وہ ہمارے نیچے اطمینان سے تیر رہی ہیں۔'' ڈمبل ڈور نے کہا۔ ''ہیری! لاش سے ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، جس طرح اندھیرے سے ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی ہے۔ ظاہر ہے کہ لارڈ والڈی مورٹ مخفی طور پر ان دونوں سے ہی ڈرتا ہے، اس لئے وہ اس بات سے متفق نہیں ہے مگر ایک بار پھر اس سے اس کی کم عقلی کا احساس ہوتا ہے۔ اندھیرے اور موت کو دیکھتے ہوئے ہم ہمیشہ انجان چیزوں سے ڈرتے ہیں، مگر یہ محض وہم سے زیادہ کچھ اور نہیں ہے......''

ہیری کچھ نہیں بولا۔ وہ اس وقت کوئی بحث نہیں کرنا چاہتا تھا مگر اسے یہ خیال کافی دہشت ناک لگ رہا تھا کہ ان کے چاروں طرف پانی کے نیچے سینکڑوں کی تعداد میں لاشیں تیر رہی تھیں۔ اسے تو یہ یقین ہی نہیں تھا کہ وہ خطرناک ثابت نہیں ہو سکتیں۔

''مگر ان میں سے ایک اچھلی تھی!'' اس نے اپنی آواز ڈمبل ڈور کی طرح پرسکون اور سنبھلی ہوئی بنانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ ''جب میں نے پٹاری کو اپنی طرف بلانے کی کوشش کی تھی......تو کیا جھیل میں سے واقعی لاش ہی اچھلی تھی؟''

''بالکل!'' ڈمبل ڈور نے کہا۔ ''مجھے یقین ہے کہ جب پٹاری اُٹھالیں گے تو اتنی پرسکون نہیں رہیں گی۔ بہر حال، تاریکی میں رہنے والے کئی دوسری مخلوقات کی مانند وہ بھی روشنی اور حرارت سے ڈرتی ہیں۔ اگر ضرورت پڑی تو ہم روشنی اور حرارت کو اپنی حفاظت کیلئے بلالیں گے۔ آگ جلالیں گے، ہیری!'' وہ ہیری کو الجھے ہوئے دیکھ کر آہستگی سے مسکرانے لگے۔

''اوہ......ٹھیک ہے......'' ہیری نے فوراً کہا۔ اس نے اپنا سر اس سبز روشنی کے ہالے کی طرف دیکھنے کیلئے گھمایا جس کی جانب کشتی دھیمی رفتار سے بڑھتی چلی جا رہی تھی۔ اب وہ ایسی اداکاری بالکل نہیں کر سکتا تھا کہ اسے خوف محسوس نہیں ہو رہا تھا۔ بڑی سیاہ جھیل، جس میں لاشیں بھری پڑی تھیں...... یہ کئی گھنٹوں پہلے ہی کی بات لگ رہی تھی کہ جب وہ ساتویں منزل کی راہداری میں پروفیسر ٹراؤلینی سے ملا تھا اور جب اس نے رون اور ہرمائنی کو سعادتیال والی ننھی بوتل تھمائی تھی......اچانک وہ سوچنے لگا کہ کاش اس نے ان سے زیادہ پکا وعدہ لیا ہوتا......اور وہ اتنی جلدی میں تھا کہ جینی کو تو دیکھ بھی نہیں پایا تھا......

''تقریباً پہنچ ہی گئے ہیں......'' ڈمبل ڈور نے مسرور لہجے میں بتایا۔

غیر معمولی طور پر وہ سبز روشنی کا ہالہ اب کافی بڑا ہو چکا تھا۔ کچھ منٹوں کی مسافت طے کرنے کے بعد کشتی ہچکولا کھا کر رُک گئی۔ اسی لمحے ہیری کو محسوس ہوا کہ کشتی کی بیرونی سطح کسی ٹھوس چیز سے ٹکرائی تھی جسے ہیری پہلے نہیں دیکھ پایا تھا مگر جب اس نے اپنی ٹمٹماتی ہوئی چھڑی کو کچھ اونچا اُٹھایا تو دیکھا کہ وہ جھیل کے بالکل وسطی حصے میں چکنی چٹان والے چھوٹے سے جزیرے پر پہنچ چکے تھے۔

''دھیان رکھنا...... پانی کو مت چھونا!'' ڈمبل ڈور نے ایک بار پھر تاکید کرتے ہوئے کہا جب ہیری کشتی سے نیچے اترنے لگا تھا۔

پانی سے باہر نکلی ہوئی چٹان والا یہ جزیرہ ڈمبل ڈور کے دفتر سے کچھ زیادہ بڑا نہیں تھا جو کسی ہموار سیاہ پتھر کا بڑا ٹکڑا دکھائی دیتا تھا۔ اس کی سطح پر کچھ بھی نہیں تھا مگر وہاں سے سبز روشنی پھوٹ رہی تھی جو قریب پہنچنے پر کچھ زیادہ ہی چمکتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ ہیری نے اس کی طرف گھور کر دیکھا۔ اس کے ذہن میں پہلا خیال جو ابھرا تھا، وہ یہی تھا کہ یہاں کوئی سبز روشنی والی لالٹین رکھی ہوگی مگر اس نے دیکھا کہ روشنی پتھر کے گڑھے جیسے ایک کھوکھلے طاس سے نکل رہی تھی جو ایک چھوٹی سی چوکی پر رکھا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

ڈمبل ڈور محتاط انداز میں اس پتھریلے طاس کی طرف بڑھے، ہیری ان کے تعاقب میں آہستہ آہستہ چلنے لگا۔ پاس پہنچ کر انہوں نے دیکھا کہ طاس میں سبز سیال جیسی کوئی چیز بھری ہوئی تھی جس میں سے چمکدار روشنی پھوٹ رہی تھی۔

''یہ کیا چیز ہے؟'' ہیری نے حیرانگی سے آہستہ آواز میں پوچھا۔

''مجھے خود معلوم نہیں...... بہرحال، یہ خون اور لاشوں سے بڑھ کر زیادہ تشویش ناک ہے۔'' ڈمبل ڈور نے آہستگی سے جواب دیا۔ پھر انہوں نے اپنے سیاہ جھلسے ہوئے ہاتھ کے اوپر چوغے کی آستین پیچھے کھسکائی اور اپنی جلی ہوئی انگلیوں کے پور اس سیال کی سطح کی طرف بڑھائے۔

''او سر!...... چھوئیے گا مت!''

''میں اسے چھو بھی نہیں سکتا ہوں۔'' ڈمبل ڈور نے کہا اور ہلکا سا مسکرائے۔ ''دیکھو! میں اس کے زیادہ قریب نہیں پہنچ سکتا ہوں۔ ذرا تم کوشش کر کے دیکھو......''

ہیری نے گھورتے ہوئے اپنا ہاتھ کھوکھلے طاس میں ڈالا اور سیال کو چھونے کی کوشش کی۔ اس کے ہاتھ کے آگے ایک نادیدہ دیوار سی آ گئی تھی، جس نے اسے سبز سیال ایک انچ دور ہی روک ڈالا تھا۔ اس نے پورا زور لگا کر ہاتھ آگے بڑھانے کی کوشش کی مگر اس کی انگلیوں کو ٹھوس اور سخت ہوا کے علاوہ اور کچھ نہیں مل پایا۔

''ہیری......ایک طرف ہٹ جاؤ۔'' ڈمبل ڈور نے کہا۔

انہوں نے اپنی چھڑی اُٹھائی اور سیال کی سطح کے اوپر کچھ پیچیدہ کوششیں کیں۔ وہ بغیر آواز کے زیرلب کچھ بڑبڑاتے رہے مگر کچھ

بھی نہیں ہوا۔بس شاید سیال سے نکلنے والی چمک میں کسی قدر اضافے کا احساس ضرور ہوا تھا۔ڈمبل ڈور کے کام کے دوران ہیری بالکل خاموش کھڑا رہا مگر کچھ دیر بعد ڈمبل ڈور نے اپنی چھڑی طاس سے پیچھے ہٹالی اور ہیری کو محسوس ہوا کہ اب بات کی جاسکتی ہے تو وہ بولا۔''سر! آپ کو یقین ہے کہ پٹاری اسی کے اندر موجود ہے!''

''اوہ ہاں!''ڈمبل ڈور نے طاس میں نزدیک سے جھانکتے ہوئے کہا۔ہیری نے دیکھا کہ سبز سیال کی چمکدار روشنی میں ان کا چہرہ سوچ بچار میں ڈوبا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔''مگر اس تک پہنچا کیسے جائے؟اس سیال کو ہاتھ سے چھوا نہیں جاسکتا ہے۔اسے طاس سے الگ بھی نہیں کیا جاسکتا۔کفگیر سے بھی نہیں نکالا جاسکتا،اسے سحر سے خالی بھی نہیں کیا جاسکتا،اس کی ہیئت بھی بدلی نہیں جاسکتی اور نہ ہی اسے کسی دوسری چیز میں بدلا جاسکتا ہے۔''

قریباً لاشعوری طور پر ڈمبل ڈور نے اپنی چھڑی دوبارہ اُٹھائی،اسے ایک بار ہوا میں گھمایا اور پھر ہوا میں نمودار ہونے والے شیشے کے ایک گلاس کو پکڑ لیا۔

''میں اپنی چھان بین کے بعد اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ اس سیال کو صرف اور صرف پیا جاسکتا ہے......''وہ دھیمی آواز میں بولے۔

''کیا مطلب......''ہیری گھبرائے ہوئے انداز میں بولا۔''نہیں......''

''ہاں! مجھے ایسا ہی محسوس ہوتا ہے......صرف اسے پی کر ہی اس طاس کو خالی کیا سکتا ہے اور یہ دیکھا جاسکتا ہے کہ اس کی تہہ میں کیا چیز پوشیدہ ہے؟''انہوں نے گھمبیر لہجے میں کہا۔

''مگر......اگر یہ جان لیوا ثابت ہو تو......؟''

''اوہ...... مجھے ایسا کچھ نہیں لگتا ہے کہ یہ جان لیوا ہوگا۔''ڈمبل ڈور نے سادہ لہجے میں کہا۔''لارڈ والڈی مورٹ اس چھوٹے جزیرے پر پہنچنے والے جادوگر کو ہلاک نہیں کرنا چاہے گا۔''

ہیری کو جانے کیوں ان کی بات پر یقین نہیں ہو رہا تھا۔کیا ڈمبل ڈور ہر معاملے میں خوش فہمی میں مبتلا ہونے کی وجہ سے دیوانگی کی حد تو عبور نہیں کر چکے ہیں؟

''سر......''ہیری اپنی آواز کو مناسب سطح پر رکھنے کی کوشش کرتے ہوئے بولا۔''سر! ہم لوگ والڈی مورٹ کے بارے میں بات کر رہے ہیں......''

''اوہ مجھے افسوس ہے ہیری! مجھے یوں کہنا چاہئے تھا کہ وہ اس جزیرے پر پہنچنے والے فرد کو فوراً ہلاک نہیں کرنا چاہے گا۔''ڈمبل ڈور نے اپنی بات کی تصحیح کرتے ہوئے کہا۔''وہ اسے اتنی دیر تک زندہ رکھے گا تاکہ یہ معلوم کیا جاسکے کہ وہ اس کے حصار کو توڑنے میں کیسے کامیاب ہوا تھا اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ وہ طاس کو خالی کرنے کے ارادے کیلئے بے قرار کیوں تھا؟ یہ مت بھولو کہ لارڈ والڈی مورٹ کو اس بات کا پورا یقین ہے کہ صرف اسی کو ہی اس کی پٹاریوں کی خبر ہے۔''

ہیری نے دوبارہ بحث کرنے کیلئے اپنا منہ کھولنا چاہا مگر ڈمبل ڈور نے اپنا ہاتھ اُٹھا کر اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا اور سبز سیال کی طرف تیوریاں چڑھا کر دیکھا۔ یہ تو واضح تھا کہ وہ بڑی یکسوئی کے ساتھ کچھ سوچ رہے تھے۔

''بے شک یہ سیال اس طرح سے کام کرے گا جس سے میں پٹاری تک نہ پہنچ پاؤں۔ ممکن ہے کہ اس سے مجھے لقوہ جیسا مرض ہو جائے، میں بھول جاؤں کہ میں یہاں کیونکر آیا تھا، اس سے اتنا شدید درد ہونے لگے کہ میرا دھیان بھٹک کر رہ جائے یا میں کسی اور طریقے سے معذور ہو جاؤں، ہیری! چونکہ یہ سب امکانات ہو سکتے ہیں، اس لئے یہ یقینی بنائے رکھنا تمہارا فرض ہوگا کہ میں لگاتار اسے پیتا رہوں، بھلے ہی تمہیں سیال کو میرے منہ میں زبردستی ہی کیوں نہ ڈالنا پڑے۔ تم سمجھ گئے ہو؟''

ان کی آنکھیں طاس سے اوپر اُٹھیں۔ دونوں کے زرد چہروں پر عجیب سی سبز روشنی پڑ رہی تھی۔ ہیری کچھ نہیں بولا۔ کیا اسے اس لئے ساتھ لایا گیا تھا......تا کہ وہ ڈمبل ڈور کو زبردستی ایک ایسا سیال مرکب پلا سکے جس سے انہیں نا قابل برداشت تکلیف جھیلنا پڑ سکتی ہو؟

''تمہیں یاد ہے کہ میں تمہیں کس شرط پر اپنے ساتھ لایا ہوں۔'' ڈمبل ڈور نے کہا۔

ہیری جھجکا، پھر اس نے ان کی نیلی آنکھوں کی گہرائی میں دیکھا جو طاس کی روشنی میں سبز دکھائی دے رہی تھیں۔

''لیکن اگر......''

''تم نے قسم کھائی تھی، ہے نا؟ کہ میں تمہیں جو بھی حکم دوں گا، تم اس کی تعمیل کرو گے۔''

''ہاں سر!......مگر......''

''میں نے تمہیں یہ تنبیہ بھی کی تھی کہ اس کام میں خطرہ ہو سکتا ہے، ہے نا؟''

''جی......مگر......'' ہیری نے کچھ کہنا چاہا۔

''ٹھیک ہے......میں تمہیں حکم دیتا ہوں......'' ڈمبل ڈور نے اپنی آستین کو اوپر کھینچتے ہوئے اور اپنے گلاس کو اُٹھاتے ہوئے کہا۔

''آپ کے بجائے یہ سیال میں کیوں نہیں پی سکتا ہوں؟'' ہیری نے متوحش لہجے میں کہا۔

''کیونکہ میں زیادہ بوڑھا، زیادہ چالاک اور کم قیمتی ہوں۔'' ڈمبل ڈور نے کہا۔ ''آخری بار پوچھ رہا ہوں، ہیری! کیا تم یہ وعدہ کرتے ہو کہ تم مجھے اسے پلاتے رہنے کی پوری کوشش کرو گے؟''

''کیا......؟''

''کہ کیا تم وعدہ کرتے ہو؟''

''مگر......''

''وعدہ کرو، ہیری......''

''مم......میں......ٹھیک ہے مگر......''

اس سے قبل کہ ہیری کچھ اور بول پاتا، ڈمبل ڈور نے شیشے کا گلاس سیال میں ڈبو دیا۔ ایک پل کیلئے ہیری کو امید ہوئی کہ وہ گلاس سیال کو نہیں چھو پائے گا مگر شیشے کا گلاس اس کی سطح سے نیچے ڈوب گیا جیسے ان دونوں کے درمیان کسی قسم کی کوئی رکاوٹ موجود ہی نہ تھی۔ جب گلاس پوری طرح بھر گیا تو ڈمبل ڈور نے اسے اپنے ہونٹوں سے لگا دیا۔

''تمہاری صحت کے نام پر......ہیری!''

انہوں نے پورا گلاس خالی کر دیا۔ ہیری نے دہشت بھری نظروں سے ان کی طرف دیکھا، اس کے ہاتھوں نے طاس کے کناروں کو اتنی مضبوطی سے پکڑے ہوئے تھے کہ اس کی انگلیاں تک سن ہو کر رہ گئی تھیں۔

''پروفیسر؟'' اس نے پریشانی کے عالم میں پوچھا۔ جب ڈمبل ڈور نے خالی گلاس کو نیچے ہٹایا۔ ''آپ کو کیسا محسوس ہو رہا ہے؟''

ڈمبل ڈور نے محض اپنا سر ہلا دیا۔ ان کی آنکھیں بند تھیں۔ ہیری نے سوچا کہ کیا انہیں واقعی اذیت ہو رہی ہو گی؟ ڈمبل ڈور نے بند آنکھوں کے ساتھ گلاس کو سیال میں دوبارہ ڈبویا، بھر کر باہر نکالا اور پھر اگلے لمحے اسے غٹاغٹ پی گئے۔ گہری خاموشی میں ڈمبل ڈور نے سیال کے مزید تین گلاس اور پی لئے۔ چوتھے گلاس کو پیتے ہوئے وہ اپنی جگہ پر لڑکھڑا گئے اور طاس کی جانب افقی سمت میں گر گئے۔ ان کی آنکھیں اب بھی بند تھیں اور ان کی سانسیں کافی بھاری محسوس ہو رہی تھیں

''پروفیسر ڈمبل ڈور!'' ہیری نے تناؤ بھری آواز میں کہا۔ ''کیا آپ میری آواز سن سکتے ہیں؟''

ڈمبل ڈور نے کوئی جواب نہیں دیا۔ ان کا چہرہ اس طرح پھڑک رہا تھا جیسے وہ گہری نیند میں کوئی دل دہلا دینے والا خواب دیکھ رہے ہوں۔ گلاس پر ان کی گرفت ڈھیلی پڑ رہی تھی۔ سیال اس میں سے چھلکنے ہی والا تھا۔ ہیری آگے کی طرف بڑھا اور اس نے شیشے کے گلاس کو پکڑ کر سیدھا کیا۔

''پروفیسر! کیا آپ میری آواز سن سکتے ہیں؟'' اس نے بلند آواز میں دہرایا۔ اس کی کپکپاتی ہوئی آواز غار کے اندر گونجنے لگی۔

ڈمبل ڈور ہانپے اور پھر ایسی خوابیدہ آواز میں بولے جسے ہیری پہچان نہیں پایا کیونکہ اس نے کبھی ڈمبل ڈور کو آج تک اتنا خوفزدہ نہیں دیکھا تھا۔

''میں اسے نہیں پینا چاہتا...... مجھے یہ مت پلاؤ!''

ہیری نے ان کے فق چہرے کو غور سے دیکھا جسے وہ اچھی طرح سے پہچانتا تھا، اس نے ان کی خمدار ناک اور نصف چاند کی شکل کی عینک کو دیکھا۔ وہ نہیں جانتا تھا کہ اب وہ کیا کرے؟

''پینا نہیں چاہتا......روکنا چاہتا ہوں......'' ڈمبل ڈور نے کراہتے ہوئے کہا۔

''آپ رُک نہیں سکتے، پروفیسر!'' ہیری نے گہری سانس اندر کھینچتے ہوئے کہا۔''آپ کو پیتے رہنا ہے، یاد ہے؟ آپ نے مجھ سے کہا تھا کہ آپ کو پیتے رہنا ہے۔ یہ لیجئے......''

وہ جو کچھ کرر ہا تھا، اس کی وجہ سے خود سے گھن کھاتے ہوئے ہیری نے اس گلاس کو زبردستی ڈمبل ڈور کے منہ سے لگایا اور اسے جھکا دیا، جس سے ڈمبل ڈور نے اندر کے بچے ہوئے باقی سیال کو بھی اپنے حلق سے نیچے اتار لیا۔

''نہیں......'' وہ بری طرح سے کراہنے لگے جب ہیری نے گلاس کو طاس میں ڈالا اور اسے دوبارہ بھر لیا۔''میں یہ پینا نہیں چاہتا ہوں......میں یہ پینا نہیں چاہتا ہوں...... مجھے چھوڑ دو۔''

''ٹھیک ہے پروفیسر!'' ہیری نے کہا اور اس کا ہاتھ کانپ رہا تھا۔''سب ٹھیک ہے، فکر مت کیجئے، میں یہیں ہوں......''

''اسے روک دو......اسے روک دو......'' ڈمبل ڈور منت سماجت کرنے لگے۔

''بالکل...... یہ بند ہو جائے گا۔'' ہیری نے جھوٹ بولا۔ اس نے گلاس کے سیال کو ڈمبل ڈور کے کھلے منہ میں اُنڈیل دیا۔ ڈمبل ڈور زور سے چیخے، ان کی چیخ سیاہ پانی کے اوپر وسیع وعریض غار میں ہر طرف گونجنے لگی۔

''نہیں......نہیں......نہیں......نہیں......نہیں، میں ایسا نہیں کر سکتا......میں نہیں کر سکتا...... مجھے یہ مت پلاؤ......میں اسے نہیں پی سکتا......''

''سب ٹھیک ہے، پروفیسر! سب ٹھیک ہے......'' ہیری نے زور سے کہا۔ اس کے ہاتھ اتنی بری طرح کانپ رہے تھے کہ وہ سیال کے چھوٹے گلاس کو مشکل سے بھر پایا۔ پتھریلا طاس ابھی نصف بھی خالی نہیں ہو پایا تھا۔''آپ کو کچھ نہیں ہو رہا ہے، آپ بالکل ٹھیک ٹھاک ہیں، یہ سب سچ نہیں ہے، میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ سب سچ نہیں ہے......اسے پی لیجئے...... پی لیجئے!''

اور اس کی بات مانتے ہوئے ڈمبل ڈور نے وہ گلاس بھی پی لیا جیسے ہیری انہیں زہر بھرا سیال پلا رہا ہو مگر گلاس خالی کرنے کے بعد وہ اپنے گھٹنوں پر بیٹھ گئے اور ان کا بدن بری طرح کانپنے لگا۔

''یہ سب میری غلطی ہے...... یہ سب میری غلطی ہے۔'' انہوں نے سبکیاں بھرتے ہوئے کہا۔''براہ کرم، اسے روک ڈالو...... میں جانتا ہوں کہ میں نے غلط کام کیا تھا۔ اوہ! مہربانی کر کے اسے روک دو۔ میں دوبارہ کبھی ایسی کوشش نہیں......''

''اس سے یہ درد رُک جائے گا، پروفیسر!'' ہیری نے کہا اور شکستہ آواز کے ساتھ اس نے ڈمبل ڈور کے منہ میں سیال کا ساتواں گلاس بھی انڈیل ڈالا۔

اب ڈمبل ڈور یوں تڑپنے لگے جیسے کوئی نادیدہ تشدد برداشت کر رہے ہوں، ان کے لہراتے ہاتھ نے ہیری کے کانپتے ہاتھوں سے دوبارہ بھرا ہوا گلاس کو قریباً گرا دیا جب وہ تڑپتے ہوئے چیخے۔''انہیں اذیت مت دو......انہیں اذیت مت پہنچاؤ...... یہ میری غلطی ہے، اس کے بجائے مجھے اذیت دو......''

''یہ لیجئے...... یہ پی لیجئے...... یہ پی لیجئے۔ آپ بالکل ٹھیک ہو جائیں گے۔'' ہیری نے متوحش لہجے میں کہا اور ایک بار پھر ڈمبل ڈور نے اس کی بات مان کر اپنا منہ کھول لیا حالانکہ ان کی آنکھیں مضبوطی سے بند تھیں اور سر سے پاؤں تک بری طرح کانپ رہے تھے۔

اور اب وہ آگے کی طرف لڑھک گئے اور دوبارہ چیخنے چلانے لگے اور زمین پر مکے مارنے لگے جبکہ ہیری نے نواں گلاس بھر لیا۔

''مہربانی کرکے...... مہربانی کرکے...... مہربانی کرکے نہیں...... اور نہیں...... اور مت پلاؤ...... تم جو کہو گے میں کرلوں گا...... اور نہیں...... بالکل نہیں......''

''بس اسے پی لیجئے پروفیسر...... بس اسے پی لیجئے......'' وہ روہانسا ہو کر بولا۔

ڈمبل ڈور نے کسی ایسے بچے کی مانند اسے حلق سے نیچے اتار لیا جو پیاس سے بیتاب ہو رہا ہو مگر جب انہوں نے اسے پورا پی لیا تو وہ اس طرح چیخنے لگے جیسے ان کے اندر آگ لگ گئی ہو۔

''اور نہیں...... اور نہیں...... مہربانی کرکے اور نہیں......''

ہیری نے سیال کا دسواں گلاس بھرا اور اسے پتھریلے طاس کی تہہ چھوتی ہوئی محسوس ہوئی۔

''ہم لوگ وہاں تک پہنچ گئے ہیں، پروفیسر! آپ اسے پی لیجئے...... پی لیجئے......''

اس نے ڈمبل ڈور کے کندھے کو سہارا دیا اور ایک بار پھر ڈمبل ڈور نے گلاس خالی کر دیا۔ ہیری ایک بار پھر اپنے پیروں پر کھڑا ہو گیا۔ اس نے گلاس دوبارہ بھر لیا مگر اسی وقت ڈمبل ڈور پہلے سے زیادہ متشددانداز میں چیخنے لگے۔ ''میں مرنا چاہتا ہوں...... میں مرنا چاہتا ہوں...... اسے بند کر دو...... اس سلسلے کو بند کر دو...... میں مرنا چاہتا ہوں......''

''اسے پی لیجئے پروفیسر...... اسے پی لیجئے...... سب ٹھیک ہو جائے گا......''

ڈمبل ڈور نے جیسے ہی پورا گلاس خالی کیا وہ اذیت سے چلا اُٹھے۔ ''مجھے مار ڈالو......''

''یہ والا گلاس ایسا ہی کرے گا...... یہ مار ڈالے گا......'' ہیری نے ہانپتے ہوئے کہا۔ ''بس اسے پی لیجئے۔ یہ ختم ہو جائے گا...... یہ ختم ہو جائے گا......''

ڈمبل ڈور نے گلاس خالی کر دیا اور اس کی آخری بوند بھی اپنے حلق سے نیچے اتار لی۔ پھر تیز کھڑکھڑاتی ہوئی آہ بھر کر وہ چہرے کے بل لیٹ کر لوٹیاں بھرنے لگے۔

''نہیں...... ایسا مت کیجئے...... رک جائیے......'' ہیری چیخا۔

وہ گلاس کو دوبارہ بھرنے کیلئے اُٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے گلاس بھرنے کے بجائے طاس میں پھینک دیا اور ڈمبل ڈور کے پاس جھک کر انہیں پیٹھ کے بل لیٹا دیا۔ ڈمبل ڈور کی عینک ترچھی ہو گئی تھی، ان کا منہ کھلا ہوا تھا اور ان کی آنکھیں بند تھیں۔ ''نہیں......'' ہیری

نے ڈمبل ڈور کو ہلاتے ہوئے کہا۔ ''نہیں......آپ مر نہیں سکتے ہیں۔ آپ نے ہی تو کہا تھا کہ یہ زہر نہیں ہے۔ جاگ ہو جائیں...... بیدار ہو جائیں......اربحالتم ......'' وہ چلایا اور اپنی چھڑی ڈمبل ڈور کے سینے کی طرف کر دی۔ سرخ روشنی کی لہر نکلی اور سینے سے ٹکرائی مگر اس سے کچھ نہیں ہوا۔ ''اربحالتم ......سر...... براہ مہربانی......''

ڈمبل ڈور کی پلکیں تھرتھرائیں، ہیری کا دل اچھلنے لگا۔

''سر کیا آپ......؟''

''پانی......'' ڈمبل ڈور کی نحیف آواز سنائی دی۔

''پانی......'' ہیری نے ہانپتے ہوئے کہا......''اوہ ہاں!''

وہ اچھل کر کھڑا ہوا اور اس نے اس گلاس کو اُٹھا لیا جسے اس نے طاس میں پھینکا تھا۔ اس کا دھیان اس طرف بالکل نہیں گیا کہ اس کے نیچے ایک سنہری لاکٹ پڑا ہوا تھا۔

''آبدارم......'' وہ زور سے بولا اور گلاس کی طرف اپنی چھڑی لہرا کر اسے پانی سے بھرنے کی کوشش کی۔ گلاس میں صاف پانی بھر گیا۔ ہیری ڈمبل ڈور کے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔ اس نے ان کا سر اُٹھایا اور گلاس ان کے ہونٹوں تک لے گیا......مگر وہ تو بالکل خالی تھا۔ ڈمبل ڈور کراہنے اور کانپنے لگے۔

''اوہ ابھی تو اس میں پانی تھا......رُکیئے......آبدارم......'' ہیری نے بار پھر زور سے کہا اور گلاس کی طرف چھڑی لہرائی۔ ایک بار پھر گلاس میں پانی بھر گیا مگر ایک پل کیلئے...... چمکتا ہوا پانی گلاس میں سے غائب ہو گیا جب وہ اسے ڈمبل ڈور کے ہونٹوں کے قریب لایا۔ ڈمبل ڈور پھر کراہ اُٹھے۔ ''پانی......''

''سر! میں کوشش کر رہا ہوں...... میں کوشش کر رہا ہوں......آبدارم......'' ہیری بدحواسی کے عالم میں بولا مگر اسے نہیں لگتا تھا کہ ڈمبل ڈور اس کی بات سن سکتے ہوں۔ وہ ایک طرف لڑھک گئے تھے اور تیز تیز سانسیں لے رہے تھے، جیسے نہایت اذیت کا بوجھ اُٹھا رہے ہوں۔

''آبدارم......آبدارم......آبدارم......''

گلاس پانی سے بھرتا رہا اور خالی ہوتا رہا۔ اب ڈمبل ڈور کی سانسیں سست پڑتی جا رہی تھیں۔ ہیری کے رگ و پے پر دہشت طاری ہو چکی تھی۔ وہ جانتا تھا کہ پانی لانے کا اب ایک ہی راستہ بچا تھا، والڈی مورٹ نے جال کے تحت جو منصوبہ بندی کی تھی، اسے اب اسی سے گزرنا پڑے گا......اس نے خود کو چٹان کے کونے کی طرف اچھالا اور گلاس کو جھیل میں ڈال دیا۔ برفیلا پانی اس میں پوری طرح بھر گیا اور وہ گلاس میں سے اوجھل نہیں ہو پایا۔

''سر......سر یہ لیجئے......'' ہیری نے چیخ کر کہا اور آگے جھکتے ہوئے اس نے پانی ڈمبل ڈور کے چہرے پر بے ہنگم انداز میں ڈال

دیا۔

وہ اس سے زیادہ اور کچھ کر بھی نہیں سکتا تھا کیونکہ اس کے دوسرے ہاتھ میں جس میں وہ گلاس پکڑے ہوئے نہیں تھا، ایک یخ بستہ ٹھنڈک کا احساس بڑھ رہا تھا جو اس برفیلے پانی کی وجہ سے نہیں تھی۔ ایک چپچپے سفید ہاتھ نے ہیری کی کلائی جکڑ لی تھی اور اسے آہستہ آہستہ چٹان کی عقب سمت میں کھینچ رہا تھا۔ اب جھیل کی سطح آئینے جیسی صاف بالکل نہیں تھی، یہ ابل رہی تھی، لہریں بنا رہی تھی۔ ہیری جہاں تک دیکھ پا رہا تھا اسے سیاہ پانی میں سے سفید سر اور ہاتھ باہر نکلتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے...... مرد، عورتیں اور بچے...... جن کی دھنسی، بے جان آنکھیں، چٹان کی طرف ہل رہی تھیں، سیاہ پانی سے زندہ لاشوں کی فوج باہر نکل رہی تھی......

''ششدرم......'' ہیری چیخا اور جزیرے کی چکنی، کائی زدہ اور گیلی سطح کو پکڑے رکھنے کی کوشش میں جھنجلانے لگا۔ اس نے تیزی سے اس زندہ لاش کی طرف اپنی چھڑی گھمائی جس نے اس کی کلائی کو جکڑ رکھا تھا۔ جادوئی کلمے سے جھٹکا کھا کر اس نے اسے چھوڑ دیا اور دھماکے کے ساتھ پانی میں واپس جا گری۔ ہیری اپنے پیروں پر کھڑا ہوا مگر کئی اور زندہ لاشیں اب چکنی چٹان پر چڑھ رہی تھیں، ان کی سونی، دھند بھری بے جان آنکھیں اس پر جمی ہوئی تھیں اور ان کے پیچھے پانی سے نچڑتے ہوئے گیلے چیتھڑے لہرا رہے تھے، ان کے دھنسے ہوئے چہرے بے ہنگم انداز میں مسکرا رہے تھے۔

''بندھوتم......'' ہیری دوبارہ گرجا اور اپنی چھڑی ہوا میں لہراتے ہوئے پیچھے ہٹا۔ اس سے چھ سات زندہ لاشیں لہرا کر گر گئی مگر اس کے باوجود اس کی طرف بے تحاشا زندہ لاشیں چلی آ رہی تھیں۔ ''بندھوتم......'' ان میں کچھ لڑکھڑائے، ان میں سے ایک دو رسیوں میں بندھ گئے مگر ان کے پیچھے آنے والی زندہ لاشیں بندھی ہوئی لاشوں کو پھلانگتے ہوئے اس کی طرف بڑھتی رہی۔ اب بھی ہوا میں اپنی چھڑی لہراتے ہوئے ہیری دوبارہ چیخا۔ ''کھڑکھدرتم...... کھڑکھدرتم......''

حالانکہ ان کے گیلے چیتھڑوں اور سرد جلد میں گہرے زخم نمودار ہو گئے تھے مگر ان کے اندر سے خون کا ایک قطرہ بھی نہیں نکلا تھا کیونکہ ان کے مردہ اجسام میں تو خون کی ایک بوند بھی موجود نہیں تھی۔ زندہ لاشیں بغیر کسی احساس یا تکلیف سے آگے بڑھتی چلی آ رہی تھیں۔ ان کے کھلے استخوانی ہاتھ اس کی طرف پھیلے ہوئے تھے۔ جب وہ کچھ قدم اور پیچھے ہٹا تو اسے پیچھے سے اپنے اردگرد چپچپے بازو کا حلقہ کستا ہوا محسوس ہوا۔ پتلے، ہڈیوں بھرے اور گوشت سے عاری ہاتھ موت جیسے تھے اور اس کے پاؤں فوراً زمین سے اُٹھتے چلے گئے۔ جب وہ اسے اپنے اوپر اُٹھا کر آہستہ آہستہ پانی کی طرف لے جانے لگے تو اس کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔ وہ جانتا تھا کہ اب وہ ان کے ہاتھوں بچ نہیں پائے گا۔ اب اسے پانی کی تہوں میں غرق کر دیا جائے گا اور وہ بھی والڈی موورٹ کی روح کے ایک ٹکڑے کی محافظ زندہ لاش بن کر رہ جائے گا......

اسی وقت تاریکی میں جانے کہاں سے آگ نمودار ہو گئی۔ آگ کے نارنجی اور چمکتے ہوئے ارغوانی شعلوں نے پورے جزیرے کو اپنے حصار میں لے لیا۔ ہیری کو مضبوطی سے جکڑے ہوئے زندہ لاشیں آگ کی چمک کو دیکھ کر لڑکھڑا گئیں اور ایک ایک کر کے گرتی

چلی گئیں۔ وہ ان شعلوں کے بیچ میں گزر کر اپنے پانی میں لوٹنے کی ہمت نہیں یکجا کر پا رہی تھیں۔ انہوں نے لاشعوری طور پر ہیری کو چھوڑ دیا۔ وہ چٹانی سطح سے ٹکرایا اور کچھ دور تک پھسلتا چلا گیا، جس کی وجہ سے اس کے ہاتھ رگڑ کھا کر زخمی ہو گئے۔ گہری خراشوں کی وجہ سے خون بہنے لگا مگر وہ اس کی پرواہ کئے بغیر کھڑا ہو گیا اور اپنی چھڑی اُٹھا کر اردگرد دیکھنے لگا۔

ڈمبل ڈور دوبارہ کھڑے ہو چکے تھے، وہ اردگرد کی زندہ لاشوں جتنے ہی زرد دکھائی دے رہے تھے مگر قامت میں ان سے طویل تھے۔ ان کی آنکھوں میں شعلے رقص کر رہے تھے، انہوں نے اپنی چھڑی مشعل کی مانند بلند کر رکھی تھی اور اس کی نوک سے کسی موٹی رسّی کی مانند آگ کے شعلے برآمد ہو رہے تھے اور ان کی تپش پورے جزیرے کو اپنی لپیٹ میں لے چکی تھی۔ زندہ لاشیں ایک دوسرے سے ٹکرائیں اور اندھوں کی طرح ان شعلوں سے بچنے کی کوشش کرنے لگیں، جو ان کے گرد پھیلے ہوئے تھے۔

ڈمبل ڈور نے پتھر کے طاس کی تہہ سے لاکٹ اُٹھایا اور اپنے چوغے کی اندرونی جیب میں رکھ لیا۔ بغیر بولے انہوں نے ہیری کو اپنے قریب آنے کا اشارہ کیا۔ شعلوں سے بے چین زندہ لاشوں کو یہ احساس نہیں ہو پایا کہ ان کے شکار جا رہے تھے۔ ڈمبل ڈور، ہیری کو کشتی تک لے گئے اور شعلوں کا ہالہ ان کے ساتھ ہی چاروں طرف ہوا میں لہراتا رہا۔ بدحواس زندہ لاشیں ان کے ساتھ ساتھ پانی کے کنارے تک گئی اور پھر ناراضگی کے عالم میں پانی میں لوٹ گئیں۔

ہیری کا پورا وجود تھر تھر کانپ رہا تھا۔ ایک لمحے کیلئے تو اسے یہ احساس ہوا کہ ڈمبل ڈور کشتی میں سوار نہیں ہو پائیں گے، اس کی کوشش کرتے ہوئے وہ تھوڑا لڑکھڑا گئے تھے۔ ان کی ساری قوت تو حفاظتی شعلوں کو برقرار رکھنے میں صرف ہو رہی تھی۔ ہیری نے انہیں پکڑ کر ان کی جگہ پر بٹھا دیا۔ ایک بار پھر وہ دونوں اس کے اندر بحفاظت اور پھنس کر بیٹھ چکے تھے۔ کشتی خود بخود حرکت میں آ گئی اور سیاہ پانی کو چیرتی ہوئی اس چھوٹے سے چٹانی جزیرے سے دور ہٹنے لگی۔ آگ کے شعلوں کا ہالہ کشتی کو اپنے حصار میں لئے ہوئے تھا اور ایسا لگ رہا تھا کہ آگ کے شعلوں کی موجودگی میں کشتی کے نیچے تیرتی ہوئی زندہ لاشیں پانی کی سطح سے باہر نکلنے کی جرأت نہیں کر سکتی تھیں۔

''سر!'' ہیری نے ہانپتے ہوئے کہا۔ ''سر! میں آگ کے بارے میں ...... بھول گیا تھا...... لاشیں میری طرف آ رہی تھیں اور میں دہشت زدہ ہو کر رہ گیا تھا......''

''میں اچھی طرح جانتا ہوں!'' ڈمبل ڈور بڑبڑا کر بولے۔ ہیری یہ سن کر لمحہ بھر میں خوفزدہ ہو کر رہ گیا کیونکہ ان کی آواز بے حد آہستہ اور کمزور محسوس ہو رہی تھی۔

وہ چٹانی دیوار والے کنارے پر پہنچ گئے، کشتی ہلکے سے جھٹکے کے ساتھ رُک گئی۔ ہیری اچھل کر اترا پھر ڈمبل ڈور کی مدد کرنے کیلئے تیزی سے مڑ گیا۔ جس لمحے ڈمبل ڈور کنارے پر پہنچے، انہوں نے چھڑی والا ہاتھ نیچے گرا لیا۔ آگ کے شعلوں فضا میں بھڑک کر گم ہو گئے مگر زندہ لاشیں پانی میں سے دوبارہ نہیں ابھر پائی تھیں۔ کشتی کی زنجیر کھسکنے لگی اور دوبارہ جھیل کے اندر چلی گئی۔ دوسرے پل

کشتی بھی چھپک کی آواز نکالتی ہوئی پانی میں ڈوب کر اوجھل ہوگئی۔ڈمبل ڈور نے ایک لمبی آہ بھری اور تاریک چٹانی دیوار سے ٹیک لگا کر کھڑے ہوگئے۔

''میں خود کو بے حد کمزور محسوس کرر ہا ہوں......'' وہ آہستگی سے بولے۔

''پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے، سر!'' ہیری نے فوراً کہا۔ وہ ڈمبل ڈور کے ضرورت سے زیادہ فق چہرے اور اس پر چھائی ہوئی تکان کو دیکھ کر سراسیمگی کا شکار تھا۔''پریشان ہونے کی ضرورت نہیں، میں تنہا ہی آپ کو لے جاؤں گا......بس میرا سہارا لیجئے، سر!''

ہیری نے ڈمبل ڈور کے صحیح سلامت ہاتھ کو اپنے کندھے پر رکھ لیا۔ وہ انہیں سہارا دے کر جھیل کے کنارے لے گیا۔ وہ ان کا زیادہ تر بوجھ اپنے وجود پر اُٹھائے ہوئے تھا۔

''حفاظتی بندوبست......آخرکار...... بہت عمدہ تھا۔'' ڈمبل ڈور نے آہستگی سے کہا۔''ایک تنہا جادوگر یہ کام ہرگز نہیں کرسکتا تھا......تم نے اچھا کام کیا...... بہت اچھا...... ہیری!''

''ابھی زیادہ مت بولئے، سر!'' ہیری نے کہا۔ اسے دھڑکا لگا ہوا تھا کہ ڈمبل ڈور کی آواز کتنی شکستہ ہورہی تھی؟ ان کے قدم کتنی دشواری کے ساتھ اُٹھ رہے تھے؟''آپ اپنی توانائی بچا کر رکھئے۔ سر!......ہم لوگ جلدی ہی یہاں سے باہر نکل جائیں گے......''

''اوہ! محراب دار راستہ دوبارہ بند ہوگیا ہے......میری غلطی......''

''اس کی کوئی ضرورت نہیں، چٹان پر گرنے سے میرے ہاتھ سے خون نکل آیا تھا۔'' ہیری نے درشتگی سے کہا۔'' آپ مجھے اتنا بتا دیجئے کہ کہاں......''

''یہاں پر......''

ہیری نے اپنی زخمی ہاتھ چٹانی دیوار پر پونچھ ڈالا۔ خون کی بھینٹ پانے کے بعد محراب دار راستہ فوراً کھل گیا۔ وہ بیرونی غار پار کر گئے اور ہیری نے ڈمبل ڈور کو یخ بستہ سمندر کے پانی میں دوبارہ سہارا دیا۔ چٹان کے شگاف میں دوبارہ پانی بھر چکا تھا۔

''سب کچھ ٹھیک ہوجائے گا، سر!'' ہیری بار بار کہتا رہا۔ وہ اب ڈمبل ڈور کی خاموشی کی وجہ سے بہت زیادہ فکرمند تھا۔ اتنا تو وہ کچھ دیر پہلے ان کی شکستہ آواز سے بھی نہیں ہوا تھا۔''ہم قریباً وہاں پہنچ چکے ہیں...... میں آپ کو اپنے ساتھ لئے ثقاب اُڑان بھر سکتا ہوں...... پریشان مت ہوں!''

''پریشانی کی کیا بات ہے، ہیری!'' ڈمبل ڈور نے کہا۔ یخ بستہ پانی کے باوجود ان کی آواز اب پہلے سے تھوڑی زیادہ سنبھلی ہوئی لگ رہی تھی۔''میں جانتا ہوں کہ آخر تم میرے ساتھ ہو......''

☆☆☆☆

ستائیسواں باب

# مینار پر گرتی ہوئی بجلی

ستاروں بھرے آسمان کے نیچے لوٹ آنے کے بعد ہیری نے ڈمبل ڈور کو سب سے قریبی گول پتھر کے اوپر چڑھایا اور پھر انہیں ان کے قدموں پر کھڑا کیا۔ ڈمبل ڈور کا وزن سنبھالتے ہوئے بھیگے اور کپکپاتے ہوئے ہیری نے پوری یکسوئی کے ساتھ اپنی منزل مقصود پر توجہ مرتکز کی۔ ہاگس میڈ...... اپنی آنکھیں بند کر کے اس نے پوری طاقت سے ڈمبل ڈو کا ہاتھ پکڑ لیا۔ پھر اسے خود پر خوفناک دباؤ کا احساس ہونے لگا۔

آنکھیں کھولنے سے قبل ہی وہ جان گیا تھا کہ یہ کام کامیابی سے پایہ تکمیل کو پہنچ چکا تھا کیونکہ نمک اور سمندری ہوا کی بدبو اب جا چکی تھی۔ وہ اور ڈمبل ڈور کپکپا رہے تھے اور ان کے کپڑوں سے مسلسل پانی ٹپک رہا تھا۔ وہ اب ہاگس میڈ کی تاریکی میں ڈوبی ہوئی مرکزی شاہراہ پر کھڑے تھے۔ ایک پل کیلئے ہیری نے دھڑکتے ہوئے دل کے ساتھ یہ تصور کیا کہ دکانوں کے قریب سے اور زندہ لاشیں ان کی طرف بڑھ رہی تھیں مگر اس نے پلکیں جھپکائیں اور سر جھٹک کر ادھر ادھر دیکھا، وہاں کوئی چیز متحرک نہیں دکھائی دے رہی تھی۔ سب کچھ ساکت تھا۔ اندھیرا چھایا ہوا تھا، صرف کچھ سٹریٹ لیمپس اور کھلی کھڑکیوں سے لالٹینوں کی روشنیاں چمکتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔

''ہم نے یہ کام کر دیا ہے، پروفیسر!'' ہیری نے تھوڑی دشواری کے ساتھ بڑبڑایا۔ اسے اچانک احساس ہوا کہ اس کے سینے میں درد ہونے لگا تھا۔ ''ہم نے یہ کام پورا کر دیا...... ہمیں ایک اور پٹاری مل چکی ہے......''

ڈمبل ڈور اس کا سہارا لئے ہوئے کھڑے تھے مگر اس کے باوجود وہ لڑکھڑانے لگے۔ ایک پل کیلئے تو ہیری نے سوچا کہ اس کی ناقص نقاب اُڑان کے باعث ڈمبل ڈور ڈگمگا رہے ہوں گے، پھر اس نے ان کا چہرہ دیکھا جو سٹریٹ لیمپ کی دور سے آتی ہوئی روشنی میں پیلا زرد اور بے نور دکھائی دے رہا تھا۔

''سر! آپ ٹھیک تو ہیں......؟''

''ہاں! پہلے سے کچھ بہتر ہوں۔'' ڈمبل ڈور نے کمزور لہجے میں کہا حالانکہ ان کے ہونٹ بری طرح پھڑ پھڑا رہے تھے۔ ''وہ

سیال......کوئی صحت بخش مرکب تو تھا نہیں......''

ہیری کا دل اچھل کر حلق میں آن اٹکا جب ڈمبل ڈور گہری سانس لے کر زمین پر بیٹھ گئے۔

''سر......کوئی بات نہیں......سر! آپ بالکل ٹھیک ہو جائیں گے، پریشان مت ہوں!''

اس نے مدد کی تلاش کیلئے متوحش انداز میں اردگرد نظر دوڑائی مگر وہاں قریب کوئی بھی نہیں دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ وہ صرف اتنا ہی سوچ پا رہا تھا کہ اسے کسی نہ کسی طرح ڈمبل ڈور کو فوراً ہسپتال تک پہنچانا ہوگا......

''ہمیں سکول پہنچنا ہوگا، سر!......میڈم پامفری......''

''نہیں......'' ڈمبل ڈور جلدی سے بولے۔ ''مجھے پروفیسر سنیپ......کی ضرورت ہے......مگر مجھے نہیں محسوس ہوتا......کہ میں اتنی دور تک پیدل جا پاؤں گا......''

''ٹھیک ہے...... سنئے سر! میں کسی دروازے پر دستک دیتا ہوں، جہاں آپ تھوڑی دیر کیلئے رُک سکتے ہیں......پھر میں جا کر میڈم......''

''سیورس......'' ڈمبل ڈور آہستگی سے بولے۔ ''مجھے اس وقت سیورس کی ضرورت ہے۔''

''تو ٹھیک ہے، سنیپ کو ہی لے آتا ہوں......لیکن مجھے آپ کو کچھ دیر کیلئے چھوڑ کر جانا پڑے گا، تاکہ میں مدد لا سکوں......''

مگر اس سے پہلے کہ ہیری اپنی جگہ سے ہل پاتا، اسے قریب سے بھاگتے ہوئے قدموں کی آواز سنائی دی۔ اس کا دل اچھل پڑا۔ کسی نے انہیں دیکھ لیا تھا، کسی کو معلوم ہو گیا تھا کہ انہیں مدد کی ضرورت تھی۔ اس نے مڑ کر دیکھا کہ مادام روزمیرتا تاریک سڑک پر تیزی سے ان کی طرف آ رہی تھیں۔ وہ اونچی ایڑھی والی روئیں دار جوتی اور ایک ریشمی ڈریسنگ گاؤن پہنے ہوئے تھیں جس پر ڈریگن کی کڑھائی ہوئی تھی۔

''جب میں اپنے بیڈروم کے پردے لگا رہی تھی تو میں نے آپ کو نمودار ہوتے ہوئے دیکھ لیا۔ اوہ خدایا! مجھے سمجھ میں نہیں آ رہا تھا میں کیا......مگر ایلبس کو کیا ہوا؟''

وہ ٹھٹک کر رُک گئیں اور ہانپتے ہوئے آنکھیں پھاڑ کر ڈمبل ڈور کو دیکھنے لگیں۔

''وہ بیمار ہو گئے ہیں۔'' ہیری نے کہا۔ ''مادام روزمیرتا! آپ انہیں تھری بروم سٹکس میں لے جائیں، تب تک میں سکول جا کر ان کیلئے مدد لاتا ہوں......''

''تم وہاں تنہا نہیں جا سکتے......کیا تمہیں احساس نہیں ہے......کیا تم نے وہ نہیں دیکھا؟''

''اگر آپ انہیں سنبھالنے میں میری مدد کر دیں۔'' ہیری نے ان کی بات کو نظرانداز کرتے ہوئے کہا۔ ''تو میرا خیال ہے کہ ہم انہیں اندر لے جا سکتے ہیں......''

''کیا ہوا؟'' ڈمبل ڈور نے سر اُٹھا کر پوچھا۔ ''روز میرتا! کیا کوئی گڑبڑ ہوئی ہے؟''

''تاریکی کا نشان......ایلبس؟''

اور انہوں نے سر اُٹھا کر دیکھا۔ آسمان میں سکول کے عین اوپر تاریکی کا نشان حرکت کرتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ جلتی ہوئی سبز کھوپڑی، جس کے منہ سے ایک سانپ کی پھنکارتی ہوئی زبان نکل رہی تھی......وہ نشان جو مرگ خور عمارت میں داخل ہونے کے بعد ہمیشہ اپنے پیچھے چھوڑ جایا کرتے تھے...... جہاں بھی وہ قتل وغارت مچاتے تھے۔

''یہ کب نمودار ہوا؟'' ڈمبل ڈور نے پوچھا اور اپنا ہاتھ ہیری کے کندھے میں گڑھاتے ہوئے انتہائی کوشش کے ساتھ اپنے پیروں پر کھڑے ہو گئے۔

''بمشکل دس منٹ ہی ہوئے ہوں گے۔'' مادام روز میرتا نے بدحواسی کے عالم میں بتایا۔ ''جب میں بلی کو باہر نکال رہی تھی اس وقت نہیں دکھائی دے رہا تھا مگر جب میں بالائی منزل پر گئی تو......''

''روز میرتا! ہمیں فوراً سکول لوٹنا ہوگا......'' ڈمبل ڈور نے کہا حالانکہ تھوڑے لڑکھڑا رہے تھے مگر اب وہ سنبھل رہے تھے۔ ''ہمیں بہاری ڈنڈوں کی ضرورت ہے......''

''میرے پاس بار کے عقبی صحن میں دو بہاری ڈنڈے ہیں۔'' انہوں نے کہ۔ وہ نہایت خوفزدہ دکھائی دے رہی تھیں۔ ''کیا میں بھاگ کر انہیں لے آؤں......''

''نہیں...... یہ کام ہیری کر سکتا ہے!''

ہیری نے اپنی چھڑی فوراً ہوا میں بلند کی اور بولا۔

''ایکوسم......روز میرتا کے بہاری ڈنڈے......''

پل بھر بعد ہی اسے شراب خانے کے سامنے والے دروازے کے زوردار دھماکے کے ساتھ کھلنے کی آواز سنائی دی۔ دو بہاری ڈنڈے تیزی سے سڑک کی طرف اُڑتے ہوئے ان کی طرف بڑھے۔ وہ ہیری کے پاس پہنچ کر رُک گئے اور کمر جتنی اونچائی پر ٹھہر کر کانپنے لگے۔

ڈمبل ڈور اپنے نزدیکی بہاری ڈنڈے پر سوار ہوتے ہوئے بولے۔ ''روز میرتا! مہربانی کر کے محکمے کو فوری پیغام بھیجوا دو۔ ہو سکتا ہے کہ ہوگورٹس کے اندر کسی کو بھی اب تک یہ احساس نہ ہو پایا ہو کہ کچھ گڑبڑ ہے...... ہیری! اپنا غیبی چوغہ پہن لو......''

ہیری نے اپنی جیب سے چوغہ نکالا اور بہاری ڈنڈے پر سوار ہونے سے قبل اسے اپنے اوپر ڈال لیا۔ جب ہیری اور ڈمبل ڈور زمین پر پاؤں مارتے ہوئے ہوا میں بلند ہوئے، مادام روز میرتا اپنے شراب خانے کے پاس پہنچ کر اس کا دروازہ کھول رہی تھیں۔

سکول کی قلعہ نما عمارت کی طرف جاتے ہوئے ہیری بار بار کنکھیوں سے ڈمبل ڈور کو دیکھتا رہا۔ ان کے گرنے کی صورت میں وہ

انہیں فوراً تھام لینے کیلئے پوری طرح تیار تھا مگر یوں لگتا تھا کہ تاریکی کے نشان نے انہیں قوت بہم پہنچا ڈالی تھی۔ وہ اپنے بھاری ڈنڈے جھکے ہوئے تھے۔ان کی آنکھیں تاریکی کے نشان پر جمی ہوئی تھیں۔ان کے لمبے سفید بال اور ڈاڑھی رات کی تاریکی اور ہوا میں ان کے عقب میں لہراتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ ہیری نے بھی کھوپڑی کے منحوس نشان کی طرف دیکھا اوراس کے اندر دہشت کی لہریں کسی زہریلے سانپ کی طرح ڈسنے لگیں اوراس کے پھیپھڑوں پر شدید دباؤ ڈالنے لگیں، جس سے اس کے دماغ پر قبضہ کئے ہوئے کئی پریشانیاں گم ہوکررہ گئیں۔

وہ لوگ کتنی دیر تک غائب رہے تھے؟ کیا رون، ہرمائنی اور جینی پر سعادتیال کے اثرات اب تک ختم ہوگئے ہوں گے؟ کیا ان میں سے کسی کی موت کی وجہ سے تو سکول پر تاریکی کا نشان نمودار نہیں ہوا ہوگا؟ نیول، لونا یا پھر ڈی اے کے کسی اور فرد کی موت کی وجہ سے یہ نشان بنایا گیا ہوگا؟ اور اگر ایسا تھا...... تو اسی نے انہیں راہداریوں کی نگرانی کا کام سونپا تھا...... کیا وہ ایک بار پھر کسی دوست کی موت کا ذمہ دار بن جائے گا......؟

جب وہ تاریکی میں ڈوبی ہوئی بل دار گلی کے اوپر گھومے جس میں سے وہ سورج ڈھلتے ہوئے چل کر ہاگس میڈ آئے تھے تو ہیری نے رات کی سنسناتی ہوئی ہوا کی سیٹی کے اوپر ڈمبل ڈور کی عجیب سی بڑبڑاہٹ بھری آواز سنی۔ وہ سمجھ گیا کہ ہوگورٹس کے حفاظتی اقدامات میں پہنچنے کے بعد اس کا بھاری ڈنڈا ایک لمحے کیلئے کیونکر کانپ اُٹھا تھا۔ڈمبل ڈوراس جادوئی حصار کو ہٹا رہے تھے جسے خود انہوں نے سکول کی عمارت کے گرد قائم کررکھا تھا تاکہ وہ کسی رکاوٹ کے بغیر فوراً اندر پہنچ سکیں۔تاریکی کا نشان فلکیاتی مینار کے عین اوپر چمکتا ہوا منڈلا رہا تھا جو سکول کا سب سے بلند مقام تھا...... کیا اس کا مطلب یہ تھا کہ موت وہیں واقع ہوئی تھی؟

ڈمبل ڈور مینار کی کنگرے دار فصیل کو پار کرچکے تھے اور اب وہ نیچے اتر رہے تھے۔ ہیری کچھ ہی لمحوں بعد ان کے عقب میں مینار پر اتر گیا اور اس نے جلدی سے چاروں طرف کا جائزہ لیا۔ مینار کا دمدمہ ویران دکھائی دے رہا تھا۔سکول کی طرف جانے والی بل دار سیڑھیوں کا دروازہ بند تھا۔ وہاں کسی قسم کی افراتفری، موت کی کشمکش اور لاش کا کوئی نام ونشان نہیں تھا۔

''اس سے کیا مراد ہے؟'' ہیری نے اوپر کی طرف تلخی سے چمکتی ہوئی اس سبز کھوپڑی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جس میں سے سانپ کی دوشاخہ زبان باہر نکل رہی تھی۔ ''کیا یہ اصلی نشان ہے؟ کیا واقعی کوئی ہلاک ہوگیا ہے...... پروفیسر؟''

نشان کی مدھم سبز چمک میں ہیری نے دیکھا کہ ڈمبل ڈور نے اپنے سیاہ اور جھلسے ہوئے ہاتھ سے سینہ پکڑ رکھا تھا۔

''جا کر سیورس کو جگا دو......'' ڈمبل ڈور نے آہستگی سے مگر واضح لہجے میں کہا۔ ''اسے بتا دینا کہ کیا ہوا ہے؟ اور اسے میرے پاس لے آنا...... اور کچھ مت کرنا...... کسی سے بھی بات نہ کرنا اور اپنے چوغے کو کسی قیمت پر مت اتارنا...... میں یہاں انتظار کروں گا......''

''مگر......''

''تم نے قسم کھائی تھی کہ تم میرا حکم مانو گے، ہیری...... جاؤ!''

ہیری جلدی سے اس دروازے کی طرف بھاگا جو سبل دار سیڑھیوں پر کھلتا تھا مگر ابھی اس کا ہاتھ دروازے کی لوہے والی ناب کے قریب ہی پہنچا تھا کہ اچانک اسے دروازے کے دوسری طرف بھاگتے ہوئے کسی کے سیڑھیاں چڑھنے کی آواز سنائی دی۔ اس نے مڑ کر ڈمبل ڈور کی طرف دیکھا، انہوں نے اسے فوراً پیچھے ہٹ کر چھپنے کا اشارہ کیا۔ ہیری پیچھے ہٹ گیا اور ڈمبل ڈور نے اپنی چھڑی باہر نکال لی۔ دروازہ کھل گیا۔ اس میں سے کوئی دھڑ دھڑاتا ہوا آیا اور چیخا۔

''نہتسم......''

ہیری کا بدن یکلخت سخت اور ساکت ہو گیا۔ وہ مینار کی دیوار سے چپک کر کسی مجسمے کی مانند کھڑا ہو گیا۔ وہ اب ہل یا بول نہیں سکتا تھا۔ وہ یہ سمجھ نہیں پایا کہ ایسا کیسے ہوا؟ نہتسم تو کوئی ایسا جادوئی کلمہ نہیں تھا جو اس طرح کے اثرات مرتب کر پاتا؟

اور پھر اس نے نشان کی سبز روشنی میں ڈمبل ڈور کی چھڑی کو کنگری دار فصیل سے اُڑ کر دوسری طرف گرتے ہوئے دیکھا اور وہ سمجھ گیا...... ڈمبل ڈور نے ہیری کو ششدرم وار سے ساکت و جامد کر ڈالا تھا۔ جس کے باعث وہ کسی بے جان زندہ لاش کی طرح صرف دیکھ اور سن ہی سکتا تھا اور کچھ نہیں کر سکتا تھا...... ہیری کو محفوظ کرنے کے چکر میں انہوں نے خود کو بچانے کا موقع گنوا دیا تھا۔

دمدمے کی فصیل سے ٹیک لگا کر کھڑے ڈمبل ڈور کا چہرہ بے حد سفید پڑ چکا تھا مگر انہوں نے دہشت یا پریشانی کی کوئی جھلک چہرے پر نہیں آنے دی تھی۔ انہوں نے صرف خود کو نہتا کرنے والے کی طرف دیکھا اور پرسکون لہجے میں بولے۔ ''شام بخیر، ڈریکو!''

ملفوائے آگے کی طرف بڑھا اور اس نے بے چینی سے چاروں طرف کا جائزہ لیا۔ شاید وہ یہ یقین دہانی کر لینا چاہتا تھا کہ ڈمبل ڈور وہاں واقعی اکیلے ہی تھے؟ اس کی نظر گھومتے ہوئے دوسرے بہاری ڈنڈے پر جا پڑی۔

''یہاں اور کون موجود ہے؟''

''یہی سوال تو میں تم سے دریافت کرنے والا تھا کہ تم یہ کام تنہا ہی کر رہے ہو؟''

ہیری نے تاریکی کے نشان کی سبز روشنی میں ملفوائے کی زرد آنکھوں کو ڈمبل ڈور کی طرف جاتے ہوئے دیکھیں۔

''نہیں......'' اس نے جواب دیا۔ ''میرے ساتھ اور لوگ بھی ہیں۔ آج رات آپ کے سکول میں مرگ خور گھس آئے ہیں......''

''واہ...... واہ!'' ڈمبل ڈور نے اس طرح کہا جیسے ملفوائے انہیں اپنے ہوم ورک کا کوئی لاجواب نمونہ دکھا رہا ہو۔ ''واقعی...... بہت اعلیٰ! تو تم نے انہیں اندر لانے کیلئے کوئی نہ کوئی طریقہ تلاش کر ہی لیا، ہے نا؟''

''بالکل!'' ملفوائے نے ہانپتے ہوئے کہا۔ ''آپ کے ناک کے عین نیچے...... اور آپ کو ذرا سی بھنک نہیں پڑ سکی......''

''بہت خوب......'' ڈمبل ڈور نے کہا۔ ''مگر مجھے معاف کرنا...... وہ لوگ کہاں ہیں؟ تم تو یہاں تنہا ہی دکھائی دے رہے ہو؟''

''انہیں آپ کے کچھ محافظوں سے روک لیا ہے۔ وہ لوگ نیچے ان کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ انہیں یہاں پہنچنے میں کچھ زیادہ دیر نہیں لگے گی...... میں ان کے آگے آگے آ گیا ہوں...... مجھے اپنا کام کرنا ہے......''

''ٹھیک ہے......'' ڈمبل ڈور نے آہستگی سے کہا۔ ''تو پھر تمہیں وہ کام انجام دے دینا چاہئے، میرے عزیز نوجوان!''

خاموشی چھا گئی۔ ہیری اپنے غیبی چوغے کے نیچے منجمد بدن کے ساتھ کھڑا کسی قیدی کی مانندان دونوں کو محض گھورتا رہ گیا۔ کہیں دور ہونے والی مرگ خوروں کی نبرد آزمائی کی آواز سننے کیلئے اس نے اپنی سماعت کو وسیع کرنے کی کوشش کی۔ اس کی نظروں کے سامنے ڈریکو ملفوائے اب ڈمبل ڈور کو عجیب نظروں سے گھورے جا رہا تھا اور کوئی کارروائی نہیں کر پا رہا تھا، ڈمبل ڈور کے چہرے پر یقینی مسکراہٹ تیر رہی تھی۔

''ڈریکو......ڈریکو! تم قاتل ہرگز نہیں ہو......''

''آپ یہ کیسے کہہ سکتے ہیں؟'' ملفوائے بے قراری سے پہلو بدلتا ہوا بولا۔ ایسا محسوس ہوا جیسے اپنے جملے کی نزاکت کا اسے احساس ہو گیا تھا کہ اس کے منہ سے کیسی بچگانہ بات پھسل گئی تھی؟ ہیری نے تاریکی کے نشان کی روشنی کی چمک میں اس کے چہرے پر خجالت کے آثار دیکھ لئے تھے، جن کی وجہ سے اس کا چہرہ سرخ پڑ گیا تھا۔

''آپ کو معلوم نہیں ہے کہ میں کس حد تک آگے جا سکتا ہوں؟'' ڈریکو ملفوائے نے خود کو سنبھالتے ہوئے پراعتماد انداز سے کہا۔ ''آپ کو شاید اندازہ نہیں کہ میں نے کیا کر ڈالا ہے؟''

''اوہ ہاں! مجھے معلوم ہے......'' ڈمبل ڈور نے آہستگی سے کہا۔ ''تم نے کیٹی بل اور رونالڈ ویزلی کو قریباً موت کے منہ میں پہنچا دیا تھا۔ تم پورا سال بدحواسی کے عالم میں مجھے ہلاک کرنے کی کوششوں میں جتے رہے تھے۔ معاف کرنا ڈریکو! مگر وہ سب کوششیں کمزور تھیں......اتنی کمزور......کہ سچ کہوں کہ مجھے محسوس ہو رہا تھا کہ تم دراصل یہ سب کوششیں دل سے نہیں کر رہے تھے یا پھر ایسا کہ تم یہ کام دراصل کرنا ہی نہیں چاہتے تھے......''

''میں پوری ایمانداری کے ساتھ یہ کام کرنا چاہتا تھا۔'' ملفوائے نے مخالفت کرتے ہوئے کہا۔ ''میں پورا سال اسی کوشش میں لگا رہا ہوں اور بالآخر آج رات......''

اسی وقت سکول میں کہیں نیچے سے ایک دبی ہوئی چیخ سنائی دی، جسے دن کر ملفوائے کا چہرہ سخت سا ہو گیا اور اس نے لاشعوری طور پر مڑ کر پیچھے دیکھا۔

''لگتا ہے کہ کوئی جم کر مقابلہ کر رہا ہے۔'' ڈمبل ڈور نے کہا۔ ''مگر تم کہہ رہے تھے......اوہ ہاں! تم میرے سکول میں مرگ خوروں کو داخل کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ مجھے اس بات کا اعتراف ہے کہ مجھے ایسا ہونا ناممکن محسوس ہوتا تھا......تم نے یہ کام کیسے کیا؟''

مگر ملفوائے نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ ابھی تک نیچے ہونے والے شور کو سننے کی کوشش کر رہا تھا وہ بھی ہیری جتنا ہی مفلوج دکھائی دے رہا تھا۔

’’شاید تمہیں یہ کام تنہا ہی کر دینا چاہئے۔‘‘ ڈمبل ڈور نے اسے مشورہ دیا۔’’اگر میرے محافظوں نے تمہارے حمایتی ساتھیوں کو روک دیا تو کیا ہوگا؟ جیسا تمہیں شاید احساس ہوگا، آج رات یہاں ققنس کے گروہ کے جانباز بھی موجود ہیں اور آخر کار...... تمہیں کسی مدد کی ضرورت بھی نہیں ہے......اس وقت میرے پاس کوئی چھڑی بھی نہیں......میں اپنا دفاع کرنے بھی قاصر ہوں۔‘‘

ملفوائے محض ان کی طرف گھورتا رہ گیا۔

’’ٹھیک ہے تو تم تب تک کچھ کرنے سے خوفزدہ ہو رہے ہو، جب تک کہ وہ تمہارے پاس نہ پہنچ جائیں، ہے نا؟‘‘ ڈمبل ڈور نے اسے اکساتے ہوئے کہا جب ملفوائے نے کوئی حرکت نہ کی۔

’’میں کسی سے خوفزدہ نہیں ہوں!‘‘ ملفوائے غراتا ہوا بولا مگر اس کے باوجود وہ ڈمبل ڈور پر کوئی حملہ کرنے کی جرأت نہیں کر پا رہا تھا۔’’خوفزدہ تو اس وقت آپ کو ہونا چاہئے......‘‘

’’مگر کیوں؟ مجھے نہیں لگتا ہے کہ تم مجھے ہلاک کرو گے، ڈریکو! کسی کا قتل کرنا اتنا آسان نہیں ہوتا ہے جتنا کہ معصوم لوگ تصور کرتے ہیں......اس لئے اپنے دوستوں کا انتظار کرنے کے دوران مجھے یہ بتاؤ کہ تم انہیں یہاں تک کیسے لے آئے؟ تمہیں یہ کام کرنے میں بہت طویل عرصہ لگ گیا ہے نا؟‘‘

ملفوائے کو دیکھ کر ایسا لگا جیسے وہ چیخنے یا قے کرنے کی خواہش کو دبانے کی کوشش کر رہا ہو۔ اس نے تھوک نگلا اور کئی گہری سانسیں لیں پھر اس نے ڈمبل ڈور کی طرف غصیلی نظروں سے گھور کر دیکھا اور اپنی چھڑی ان کے سینے کی طرف تان دی پھر جیسے وہ خود کو روک نہ پا رہا ہو، وہ بول اُٹھا۔’’مجھے اس ٹوٹی ہوئی اوجھل الماری کی مرمت کرنا تھی جس کا استعمال کسی نے کئی برسوں سے نہیں کیا تھا۔ وہی الماری......جس میں گذشتہ برس مونٹی گو غائب ہو گیا تھا......‘‘

’’اوہ ہو......‘‘

ڈمبل ڈور کی آہ درد سے بھری تھی، انہوں نے ایک لمحے کیلئے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔

’’یہ تو کافی چالاکی والی منصوبہ بندی تھی......میرا اندازہ تھا کہ وہ الماری یقیناً جڑواں تھی۔‘‘

’’بالکل! دوسری الماری بورگن اینڈ بروکس میں موجود ہے۔‘‘ ملفوائے نے کہا۔’’اوران کے درمیان ایک طرح کا راستہ بنا ہوا ہے۔ مونٹی گو نے مجھے بتایا تھا کہ وہ ہوگورٹس والی الماری میں پھنسا ہوا تھا۔ کئی بار اسے سکول کے طلباء کی سرگوشیاں سنائی دیتی تھیں اور کئی بار دکان میں ہونے والی گاہکوں کی خریداری کی آوازیں سنائی دیتی تھیں جیسے وہ الماری سکول اور دکان کے درمیان سفر کر رہی ہو مگر اس کی آواز کسی کو سنائی نہیں دے رہی تھی......آخر کار وہ نقاب اُڑان بھرنے میں کامیاب ہو گیا حالانکہ تب تک اس نے اس کا امتحان پاس نہیں کیا تھا۔ وہ اس کام کر کرتے ہوئے موت کے منہ سے بال بال بچا۔ سب کو اس کی کہانی نہایت دلچسپ لگی تھی مگر صرف میں ہی تھا جسے اس کی حقیقت سمجھ آ گئی تھی۔ یہاں تک کہ بورگن بھی اس کا مطلب نہیں جان پایا تھا۔ صرف مجھے یہ احساس ہوا کہ اگر میں ٹوٹی

ہوئی الماری کوٹھیک کرلوں توان الماریوں کی معاونت سے ہوگورٹس بآسانی آمدورفت کی جاسکتی ہے۔''

''بہت خوب......'' ڈمبل ڈور بڑبڑا کر بولے۔ ''تو مرگ خور بورگن اینڈ بروکس سے سکول میں تمہاری مدد کیلئے آسکتے تھے...... نہایت عیارانہ حکمت عملی تھی، نہایت چالاکی اور ہوشیاری بھرا کام تھا......اور جیسا تم نے کہا،ٹھیک میری ناک کے نیچے یہ سب چل رہا تھا......''

''بالکل!'' ملفوائے نے جلدی سے کہا جسے ڈمبل ڈور کی تعریف سے عزت افزائی اوراطمینان کا احساس ہوا تھا۔''یہ واقعی عیارانہ چال ہی تھی......''

''مگر مجھے محسوس ہوتا ہے کہ بیچ میں کئی ایسے لمحات بھی آئے تھے۔'' ڈمبل ڈور نے مسکرا کر کہا۔ ''جب تمہیں یقین نہیں تھا کہ تم الماری کی مرمت کر پاؤ گے اور تب تم ناقص داؤ کھیلنے لگے جیسے نحوست بھرا ہار میرے پاس بھجوانے کی کوشش کرنے لگے جس کا غلط ہاتھوں میں پڑنا یقینی بات تھی......اور شراب میں زہر ملا دیا جس کے بارے میں بہت کم امکان تھا کہ وہ واقعی مجھ تک پہنچ پاتی......''

''ہاں! مگر آپ کو پھر بھی یہ احساس نہیں ہو پایا کہ ان سب کے پیچھے کون تھا، ہے نا؟'' ملفوائے نے طنزیہ انداز میں کہا جب ڈمبل ڈور فصیل سے ٹیک لگائے تھوڑا سا نیچے کھسک گئے۔ اس کے قدموں میں کھڑے رہنے کی طاقت واضح طور پر کم ہوتی جا رہی تھی۔ ہیری بلا وجہ اس جادوئی حصار سے خود کو آزاد کرنے کے حربے استعمال کرتا رہا جو اسے منجمد وساکت کئے ہوئے تھا۔

''سچ کہوں تو مجھے یہ احساس ہو چکا تھا۔'' ڈمبل ڈور نے کہا۔ ''مجھے پورا یقین تھا کہ یہ تمہارا ہی کام تھا......''

''تو پھر آپ نے مجھے روکا کیوں نہیں؟'' ملفوائے نے پوچھا۔

''میں نے کوشش کی تھی، ڈریکو! پروفیسر سنیپ میری ہدایت پر ہی تم پر نظر رکھ رہے تھے۔''

''وہ آپ کی ہدایات پر کام نہیں کر رہے تھے۔ انہوں نے میری ماں سے وعدہ کیا تھا......''

''ظاہر ہے کہ انہوں نے تمہیں ایسا ہی کچھ بتایا ہوگا ڈریکو، مگر......''

''نادان بوڑھے انسان! وہ دہرا کھیل کھیل رہے ہیں، وہ آپ کیلئے کبھی بھی کام نہیں کر رہے ہیں، آپ کو بس ایسا ہی محسوس ہوتا رہا ہے......''

''ڈریکو! اس معاملے میں ہمارے خیالات متضاد ہیں۔ میں پروفیسر سنیپ پر بھروسہ کرتا ہوں......'' ڈمبل ڈور نے تحمل بھرے انداز میں کہا۔

''پھر تو آپ نہایت غلط کرتے ہیں۔'' ملفوائے نے تمسخرانہ لہجے میں کہا۔ ''وہ میری ہر ممکنہ معاونت کی پیشکش لائے تھے۔ وہ ساری کامیابی کا فخر خود ہتھیانے کے چکر میں تھے۔ اس کام میں حصہ شریک ہونا چاہتے تھے۔ 'تم کیا کر رہے ہو؟ کیا تم نے ہی وہ ہار والا کام کیا، وہ نہایت احمقانہ کام تھا، اس سے سب کچھ چوپٹ ہو کر رہ جاتا'...... مگر میں نے بھی انہیں ذرا سی بھنک نہیں لگنے دی کہ میں

خفیہ حاجتی کمرے میں کیا کر رہا ہوں؟ جب وہ کل صبح بیدار ہوں گے، تب تک میرا کام پورا ہو چکا ہوگا اور تب وہ تاریکیوں کے شہنشاہ کے سب سے قابل اعتماد مرگ خور نہیں رہیں گے۔ وہ میرے مقابلے میں کچھ نہیں ہوں گے...... کچھ بھی نہیں!''

''نہایت فرحت بخش!'' ڈمبل ڈور نے آہستگی سے کہا۔ ''ظاہر ہے ہم سب اپنی کڑی محنت کے بدلے میں داد تو چاہتے ہیں...... مگر اس میں کوئی تمہارا ساتھی ہوگا...... کوئی ہاگس میڈ میں ہوگا جس نے کیٹی کو وہ ہار...... اوہ ہو......''

ڈمبل ڈور نے ایک بار پھر اپنی آنکھیں بند کرلیں اور سر ہلایا جیسے وہ سونے والے ہوں۔

''ظاہر ہے...... روزمیرتا، وہ کب سے جبر کٹ وار کا شکار ہے......؟''

''آخر کار آپ کو معلوم ہو ہی گیا، ہے نا؟'' ملفوائے نے تمسخر اُڑاتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے نیچے سے ایک اور چیخ سنائی دی جو گذشتہ چیخ کے مقابلے میں زیادہ بلند اور قریب محسوس ہو رہی تھی۔ ملفوائے نے گھبرا کر پیچھے مڑ کر دیکھا پھر ڈمبل ڈور کی طرف گھوما۔

''اوہ! بیچاری روزمیرتا کو اپنے ہی باتھ روم میں چھپنے اور یہ ہار ہوگورٹس کی کسی بھی تنہا طالبہ کو دینے کیلئے مجبور ہونا پڑا؟ اور زہریلی شراب...... ظاہر ہے کہ روزمیرتا نے سلگ ہارن کو بوتل بھجوانے سے قبل اس میں زہر ملا دیا ہوگا...... اس نے سوچا ہوگا کہ مجھے کرسمس پر وہ تحفے میں ضرور دیں گے...... ہاں! بہت ہی صاف ستھرا...... بے عیب اور عیارانہ کام...... بیچارا مسٹر فلیچ! ظاہر ہے، وہ روزمیرتا کی بھیجی ہوئی بوتل کی چھان بین بالکل نہیں کرے گا...... مجھے بتاؤ! تم روزمیرتا کے ساتھ بات چیت کیسے کر رہے تھے؟ مجھے محسوس ہو رہا تھا کہ سکول کے اندر باہر ہونے والے مراسلات کے تمام طریقوں کی کڑی نگرانی کی جا رہی تھی......؟''

''جادوئی سکے......'' ملفوائے نے ہنس کر کہا جیسے وہ بولتے رہنے کیلئے مجبور ہو چکا ہو حالانکہ اس کی چھڑی والا ہاتھ بری طرح کانپ رہا تھا۔ ''ایک میرے پاس تھا اور دوسرا اس کے پاس تھا۔ اس طرح میں اسے پیغام بھیج سکتا تھا......''

''کیا ترسیل پیغامات کا یہ وہی خفیہ طریقہ نہیں ہے جو گذشتہ سال خود کو ڈمبل ڈور آرمی (ڈی اے) کہلانے والے گروپ نے ایجاد کیا تھا؟'' ڈمبل ڈور نے پوچھا، ان کی آواز اب اور دھیمی ہو چکی تھی مگر ہیری نے دیکھا کہ یہ کہتے ہوئے وہ فصیل کی دیوار سے ایک انچ نیچے پھسل گئے تھے۔

''بالکل! میرے ذہن میں یہ خیال اسی گروپ سے ہی آیا تھا'' ملفوائے نے زہریلی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔ ''شراب میں زہر ملانے کا خیال مجھے بدذات گرینجر سے ملا تھا۔ میں نے اسے لائبریری میں یہ کہتے ہوئے سن لیا تھا کہ فلیچ جادوئی مرکب کی سوجھ بوجھ بالکل نہیں رکھتا ہے''

''براہ کرم! میرے سامنے اس قسم کے نامناسب الفاظ کا استعمال مت کرو۔'' ڈمبل ڈور نے ناگوار انداز میں کہا۔

ملفوائے تلخی سے ہنس پڑا۔ ''جب میں آپ کو ہلاک کرنے ہی والا ہوں، اس وقت آپ کو میرے 'بدذات' لفظ کہنے کی پرواہ کیوں

ہے؟''

''بالکل! مجھے پرواہ ہے!'' ڈمبل ڈور نے کہا اور ہیری نے دیکھا کہ ان کے پاؤں فرش پر تھوڑے پھسل گئے تھے جب انہوں نے لڑکھڑا کر سیدھا کھڑا ہونے کی کوشش کی۔ ''مگر جہاں تک مجھے ہلاک کرنے کی بات ہے تو ڈریکو تمہارے پاس کئی منٹ کا وقت تھا۔ ہم بالکل تنہا ہیں۔ میں بالکل غیر مسلح ہوں، اتنا غیر مسلح کہ شاید تم نے خواب میں بھی نہیں سوچا ہوگا مگر اس کے باوجود تم نے یہ کام ابھی تک نہیں کیا ہے......؟''

ملفوائے کا منہ لاشعوری طور پر سکڑ سا گیا جیسے اس نے کونین کی گولی منہ میں رکھ لی ہو۔

''خیر! اب آج رات کے بارے میں بات کرتے ہیں۔'' ڈمبل ڈور نے بات جاری رکھی۔ ''مجھے تھوڑی حیرت ہے کہ یہ کیسے ہوا...... تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ میں سکول سے چلا گیا ہوں؟ مگر ظاہر ہے......'' انہوں نے اپنے سوال کا خود ہی جواب دے دیا۔ ''روز میرتا...... نے مجھے جاتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔ مجھے یقین ہے کہ اس نے خفیہ سکوں سے تمہیں پیغام بھیج دیا ہوگا......''

''بالکل ایسا ہی تھا۔'' ملفوائے نے تنک کر کہا۔ ''مگر اس نے کہا تھا کہ آپ بس ایک جام لینے گئے ہیں اور جلدی ہی لوٹ آئیں گے......''

''بالکل...... میں یقینی طور پر جام ہی لینے گیا تھا...... اور میں ایک طرح سے لوٹ آیا ہوں۔'' ڈمبل ڈور بڑبڑائے۔ ''تو تم نے میرے لئے جال بچھانے کا فیصلہ کر لیا......''

''ہم نے فیصلہ کر لیا...... کہ ہم مینار کے اوپر تاریکی کا نشان بنا دیتے ہیں اور آپ کو جلد ہی یہاں بلوا لیتے ہیں۔ ہمیں پورا یقین تھا کہ آپ یہ دیکھنے سیدھے یہیں پہنچیں گے کہ کون مر چکا ہے؟ اور آپ نے دیکھا کہ ہمارا داؤ بالکل نشانے پر ہی لگا......''

''ہاں اور نہیں......!'' ڈمبل ڈور نے اطمینان سے کہا۔ ''یعنی میں اس کا مطلب یہی نکالوں کہ یہاں کوئی نہیں ہلاک ہوا؟''

''کوئی نہ کوئی تو مرا ہی ہے۔'' ملفوائے نے کہا اور یہ کہتے ہوئے اس کی آواز کچھ بلند ہو گئی۔ ''کوئی آپ کے گروہ کا تھا...... مجھے معلوم نہیں کہ کون تھا؟ وہاں کافی اندھیرا تھا...... میں اس کے بے جان بدن کو پھلانگ کر نکلا تھا...... آپ کے لوٹنے تک مجھے یہاں آپ کا انتظار کرنا تھا مگر آپ کے گروہ کے لوگ بیچ میں کود پڑے......''

''بلاشبہ...... انہوں نے ایسا ہی کیا ہوگا؟'' ڈمبل ڈور نے آہستگی سے کہا۔

نیچے ایک زوردار دھماکہ ہوا اور چیخیں سنائی دیں جو پہلے سے زیادہ تیز تھیں۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے لوگ اب اس جگہ تک پہنچنے کیلئے بل دار سیڑھیوں پر نبرد آزما تھے جہاں ڈمبل ڈور، ڈریکو ملفوائے اور ہیری کھڑے تھے۔ ہیری کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا...... کوئی مر گیا تھا...... ملفوائے اس کے بے جان بدن کو پھلانگ کر آیا تھا مگر وہ کون تھا؟

''خیر جو بھی ہو، وقت بے حد کم رہ گیا ہے۔'' ڈمبل ڈور نے کہا۔ ''تو اب ہم تمہارے اختیارات کے بارے میں تھوڑی گفتگو کر

لیتے ہیں......''

''میرے اختیارات......؟'' ملفوائے نے گرجتے ہوئے کہا۔''میرے ہاتھ میں چھڑی ہے، میں آپ کو ہلاک کرنے ہی والا ہوں......''

''میرے عزیز نوجوان! اس بارے میں ہم کسی مغالطے کا شکار نہیں ہیں۔ اگر تم مجھے ہلاک کرنے والے ہوتے تو تم یہ کام اسی وقت کر چکے ہوتے جب تم نے مجھے نہتا کر ڈالا تھا۔ تم اپنی کامیابی کے طریقوں اور مخفی حکمت عملی کے بارے یہ دلچسپ اور دوستانہ گفتگو بالکل نہ کرتے۔''

''میرے پاس اس کے علاوہ کوئی دوسرا چارہ نہیں ہے۔'' ملفوائے نے کہا اور اس کا چہرہ ڈمبل ڈور جتنا ہی سفید پڑ گیا۔''مجھے یہ ہدف پورا کرنا ہی ہوگا، ورنہ وہ مجھے مار ڈالیں گے، وہ میرے پورے گھرانے کو صفحہ ہستی سے مٹا ڈالیں گے......''

''مجھے تمہاری مشکل کا پورا اندازہ ہے۔'' ڈمبل ڈور نے کہا۔''ورنہ تم ہی سوچو! میں نے تم سے پہلے سوال جواب کیوں نہیں کیا؟ میں جانتا تھا کہ اگر لارڈ والڈی مورٹ کو یہ احساس ہو جاتا کہ میں تم پر شک کرتا ہوں تو تمہیں فی الفور قتل کر دیا جاتا......''

ملفوائے والڈی مورٹ کا نام سن کر بدک گیا۔

''میں تم سے اس مہم جوئی کے بارے میں بات چیت کرنے کی ہمت نہیں کر سکتا تھا جو میں جانتا تھا کہ اس نے تمہیں سونپی تھی۔ مجھے اندیشہ تھا کہ وہ تمہارے خلاف جذب انکشافی کا استعمال کر رہا ہوگا'' ڈمبل ڈور نے مزید کہا۔''مگر اب بالآخر ہم ایک دوسرے کے مدمقابل کھڑے ہیں اور اپنی بات صاف صاف کہہ سکتے ہیں......کوئی نقصان نہیں ہوا ہے۔ تم نے کسی کو چوٹ نہیں پہنچائی ہے حالانکہ تم بہت خوش قسمت ہو کہ تمہارے نشانے پر آنے والے غیر ارادی شکار بچ گئے......میں تمہاری مدد کر سکتا ہوں، ڈریکو!''

''نہیں......آپ ایسا کچھ نہیں کر سکتے ہیں۔'' ملفوائے نے کہا اور اس کی چھڑی والا ہاتھ اب بہت بری طرح کانپنے لگا۔''میری مدد کوئی بھی نہیں کر سکتا۔ انہوں نے مجھے یہ کام کرنے کا حکم دیا تھا ورنہ وہ مجھے جان سے مار ڈالیں گے۔ میرے پاس اس کے علاوہ کوئی چارہ نہیں ہے......''

''معتبر جانب قدم بڑھاؤ ڈریکو! ہم تمہیں تمہاری امیدوں سے کہیں زیادہ اچھی طرح پوشیدہ کر سکتے ہیں، یہی نہیں! میں ققنس کے گروہ کے جانبازوں کو تمہارے گھر بھیج کر تمہاری ماں کو کہیں پوشیدہ طور پر محفوظ کروا سکتا ہوں۔ تمہارے ڈیڈی اس وقت اژقبان میں بالکل محفوظ ہیں......وقت آنے پر ہم ان کی حفاظت کا بھی بندوبست کر لیں گے......ابھی بھی وقت ہے، ہمارے ساتھ مل جاؤ، ڈریکو! ......تم جانتے ہو کہ ہم قاتل نہیں ہیں......''

ملفوائے نے ڈمبل ڈور کی طرف گھور کر دیکھا۔

''مگر میں اتنی دور تک تو پہنچ گیا ہوں، ہے نا؟'' اس نے آہستگی سے کہا۔''انہیں محسوس ہو رہا تھا کہ میں اس کوشش میں مارا جاؤں

گا مگر میں یہاں ہوں......اور آپ میرے نشانے پر ہیں...... چھڑی میرے ہاتھ میں ہے......آپ میرے رحم وکرم پر ہیں......''

''بالکل نہیں ڈریکو!'' ڈمبل ڈور نے آہستگی سے کہا۔ ''اس وقت تمہاری نہیں...... بلکہ میری مہربانی کی بڑی اہمیت ہے......''

ملفوائے کچھ نہیں بولا۔ اس کا منہ کھلا ہوا تھا۔ اس کا چھڑی والا ہاتھ اب بھی کانپ رہا تھا۔ ہیری کو محسوس ہوا کہ اس کا ہاتھ کچھ نیچے سرک گیا تھا......مگر ٹھیک اسی وقت سیڑھیوں پر دوڑتے ہوئے قدموں کی چاپ سنائی دی۔ ایک لمحے بعد ملفوائے کو راستے سے دھکیل کر ایک طرف ہٹا دیا گیا۔ سیاہ چوغوں میں ملبوس چار افراد دندناتے ہوئے مینار کے دمدمے میں نمودار ہو گئے تھے۔ ہیری اب بھی بالکل ساکت و جامد تھا۔ اس نے پلکیں جھپکائے بغیر دہشت زدہ نظروں سے ان چاروں کی طرف دیکھا۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ مرگ خور نیچے کے محافظوں پر غالب آ چکے تھے۔

عجیب سا دکھائی دینے والا ایک شخص نے گھر گھراتے ہوئے انداز میں ہنسا۔

'''ڈمبل ڈور پھنس گئے!'' اس نے کہا اور ایک موٹی اور پستہ قد عورت کی طرف متوجہ ہوا جو اس کی بہن جیسی دکھائی دے رہی تھی اور صورتحال پر گرفت دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔ ''ڈمبل ڈور چھڑی کے بغیر، ڈمبل ڈور بالکل تنہا...... بہت اعلیٰ ڈریکو...... بہت شاندار!''

''شام بخیر، ایمکس!'' ڈمبل ڈور نے اطمینان بھرے انداز میں کہا جیسے وہ اس آدمی کو پرتکلف چائے کی دعوت دے رہے ہوں۔ ''اور تم 'ایل کٹو' کو بھی ساتھ لے آئے ہو...... بہت خوب!''

پستہ قد عورت نے غصیلے انداز میں ہنکار بھری۔

''آپ کو ایسا لگتا ہے کہ آپ کے یہ مذاق بستر مرگ پر آپ کی مدد کریں گے؟'' وہ ناراضگی بھرے لہجے میں غراتی ہوئی بولی۔

''مذاق......اوہ نہیں......نہیں...... یہ تو مہذب آداب ہیں۔'' ڈمبل ڈور نے جواب دیا۔

''بہت ہوا......اب کام تمام کر ڈالو!'' ہیری کے سب سے قریب کھڑے اجنبی نے کہا جو طویل قامت اور چوڑے سینے کا مالک تھا۔ اس کے بال الجھے ہوئے تھے اور مونچھیں بھوری رنگت کی تھیں۔ اس کا سیاہ چوغہ بدن پر چپکا ہوا تھا۔ اس کی آواز کچھ ایسی تھی جیسی ہیری نے پہلے کبھی نہیں سنی تھی۔ یہ بھونکنے جیسی محسوس ہوتی تھی۔ ہیری کو اس کے پاس سے دھول، پسینے اور خون کی ملی جلی تیز بدبو آ رہی تھی، اس کے بھدے اور میلے ہاتھوں پر لمبے زرد ناخن چمک رہے تھے۔

''اوہ کیا یہ تم ہو فینرئیر؟'' ڈمبل ڈور نے کہا۔

''صحیح پہچانا! مجھے یہاں دیکھ کر تمہیں یقیناً خوشی ہوئی ہو گی، ڈمبل ڈور!'' وہ تمسخرانہ لہجے میں ہنستا ہوا بولا۔

''نہیں بالکل نہیں...... سچ کہوں تو میں یہ بالکل نہیں کہہ سکتا ہوں کہ تمہیں دیکھ کر مجھے خوشی ہوئی ہے......''

فینرئیر گرے بیک مسکرایا اور اپنے نوکیلے دانت دکھانے لگا۔ اس کی ٹھوڑی پر خون بہہ رہا تھا اور وہ اپنے ہونٹ بھدے طریقے سے موڑ موڑ کر آہستہ آہستہ چاٹ رہا تھا۔

''مگر ڈمبل ڈور! آپ تو یہ بات جانتے ہی ہیں کہ مجھے بچوں سے کتنا پیار ہے؟''

''یعنی تمہاری بات کا مطلب میں یہ سمجھوں کہ تم اب پورنماشی کے علاوہ بھی حملے کرنے لگے ہو؟ یہ انتہائی غیر معمولی رویہ ہے...... تمہیں انسانی گوشت کی ایسی لت لگ چکی ہے کہ تم ایک مہینے میں ایک بار سے سیر نہیں ہو پاتے ہو؟''

''بالکل صحیح کہا ڈمبل ڈور!'' فینر ئیر نے فوراً کہا۔ ''یہ حقیقت جان کر یقیناً آپ کو صدمہ ہوا، ہے نا؟ ڈمبل ڈور آپ خوفزدہ ہو گئے، ہے نا؟''

''میں ایسی اداکاری ہرگز نہیں کروں گا کہ تمہاری بات سن کر مجھے کراہت نہیں ہوئی۔'' ڈمبل ڈور نے کہا۔ ''اور ہاں! مجھے اس بات پر کسی قدر صدمہ ضرور ہوا ہے کہ ڈریکو نے تمہیں اس سکول میں داخل ہونے کی اجازت دے دی ہے جہاں اس کے کافی دوست بھی رہتے ہیں......''

''میں نے ایسا کچھ نہیں کیا ہے!'' ملفوائے نے جلدی سے صفائی پیش کی۔ وہ گرے بیک کی طرف بالکل نہیں دیکھ رہا تھا۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ اس کی طرف دیکھنا ہی نہ چاہتا ہو۔ ''مجھے معلوم نہیں تھا کہ وہ بھی آنے والا ہے......''

''اوہ بھلا میں ہوگورٹس کے سفر کا سنہرا موقعہ کیسے چھوڑ سکتا تھا ڈمبل ڈور؟'' فینر ئیر نے اپنے دانت کٹکٹاتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر ہوس بھرے جذبات رقصاں تھے۔ ''یہاں کتنی ڈھیر ساری نازک گردنیں ہیں جنہیں میرے دانت بھنبھوڑ کر رکھ سکتی ہیں...... تازہ اور لذیذ...... ذائقے دار خون کی رنگ برنگی اقسام......'' وہ ایک پیلا ناخن اپنے سامنے والے دانتوں پر رکھ کر ڈمبل ڈور کی طرف دیکھ کر ہنسنے لگا۔ ''اور اب کھانے کے بعد میں مٹھائی کی جگہ پر آپ کو بآسانی کھا سکتا ہوں، ڈمبل ڈور......''

''نہیں!'' چوتھے مرگ خور نے فوراً بیچ میں مداخلت کرتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ وزنی اور کرخت دکھائی دے رہا تھا۔ ''ہمیں حکم ملا ہے کہ یہ کام ڈریکو کو ہی کرنا ہے...... چلو ڈریکو! اب جلدی کرو......''

ملفوائے کے چہرے پر اب پہلے سے بھی زیادہ سراسیمگی دکھائی دے رہی تھی۔ وہ واقعی دہشت زدہ ہو گیا تھا جب اس نے ڈمبل ڈور کے چہرے کی طرف دیکھا جو پہلے سے زیادہ پیلا پڑ چکا تھا اور نیچے جھک گیا تھا کیونکہ وہ فصیل کی دیوار پر اور نیچے پھسل گئے تھے۔

''ویسے بھی...... اگر مجھ سے پوچھو تو وہ زیادہ دنوں کے مہمان نہیں ہیں۔'' عجیب صورت والے آدمی نے کہا۔ جب اس کی بہن اس کی بات پر زور سے ہنس پڑی۔ ''ذرا اس کی طرف تو دیکھو...... آپ کو کیا ہوا ہے ڈمی؟''

''اوہ ایمقس! کمزور مزاحمت، ہاتھ پاؤں کی اضطراری افعالیت......'' ڈمبل ڈور نے کہا۔ ''عمر رسیدگی...... آسان لفظوں میں کہوں تو بڑھاپا...... شاید ایک دن یہ تمہارے ساتھ بھی ہوگا...... اگر تم خوش قسمت واقع ہوئے تو......''

''اس بات کا کیا مطلب ہے؟...... اس بات کا کیا مطلب ہے؟'' مرگ خور ایمقس چیخا اور اچانک متشدد ہو گیا۔ ''ہمیشہ ایسی بیہودہ باتیں کرتے ہو، ڈمی! باتیں ہی کرتے رہتے ہو اور عملی طور پر کرتے کچھ بھی نہیں ہو۔ میں تو یہ بھی نہیں جانتا کہ تاریکیوں کے

شہنشاہ تمہیں ہلاک کرنے کی زحمت ہی کیوں کر رہے ہیں؟ چلو ڈریکو......اب کام تمام کردو......جلدی کرو!''

مگر اسی لمحے نیچے سے کسی کے الجھنے کی آواز سنائی دی اور پھر کوئی چیخ کر بولا۔''انہوں نے سیڑھیوں پر کوئی رکاوٹ کھڑی کر دی ہے......ڈورستم......ڈورستم......''

ہیری کا دل خوشی سے اچھلنے لگا۔تو وہ چاروں مرگ خور نیچے کے سب لوگوں پر غالب نہیں آپائے تھے بلکہ وہ تو لڑائی چھوڑ کر مینار کے اوپر پہنچ گئے تھے، ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ انہوں نے اپنے عقب میں سیڑھیوں پر کسی قسم کا ستون بنا کر راستہ بند کر دیا تھا۔

''ڈریکو جلدی کرو......'' کرخت چہرے والا شخص غصے سے غرایا۔

مگر اب تو ملفوائے کے ہاتھ اتنی بری طرح سے کانپ رہے تھے کہ وہ اپنا نشانہ سیدھا رکھنے میں بھی ناکام دکھائی دے رہا تھا۔

''اوہ یہ کام میں ہی کر دیتا ہوں!'' گرے بیک بھنبھناتا ہوا بولا اور اپنے دونوں ہاتھ پھیلا کر ڈمبل ڈور کی طرف بڑھا۔

''میں نے تمہیں خبردار کیا تھا کہ تم نہیں...... بالکل نہیں!'' کرخت چہرے والے اجنبی نے چیختے ہوئے کہا۔روشنی کی ایک چمک نمودار ہوئی اور گرے بیک اچھل کر دور جا گرا۔وہ بے اختیار فصیل کی دیوار سے ٹکرایا اور بے حد آگ بگولا دکھائی دینے لگا۔ہیری کا دل اب بہت زور زور سے دھڑک رہا تھا۔اسے یہ ناممکن محسوس ہو رہا تھا کہ کوئی اس کے دھڑکتے ہوئے دل کی آواز سن نہیں پا رہا ہوگا۔وہ ڈمبل ڈور کے جادوئی کلمے کے زد میں آ کر محصور ہو چکا تھا۔اگر وہ ہل بھی سکتا تو وہ اپنے چوغے کے نیچے سے کسی مؤثر جادوئی وار کا استعمال کرسکتا تھا......

''ڈریکو! اسے کر ڈالو...... یا پھر ایک طرف ہٹ جاؤ تا کہ ہم میں سے کوئی......'' پستہ قد عورت غصیلے انداز میں چیخی مگر ٹھیک اسی وقت مینار کا دروازہ کھل گیا۔وہاں سنیپ کے صورت دکھائی دی جو دروازے کے بیچوں بیچ کھڑے تھے، ان کی چھڑی ان کے ہاتھ میں تھی اور وہ سامنے کے منظر کو دیکھ رہے تھے۔ڈمبل ڈور دیوار سے ٹیک لگائے کھڑے تھے اور غصیلا بھیڑیائی انسان گرے بیک زمین پر بیٹھا ہوا تھا، تین مرگ خور اور ملفوائے ٹھیک ان کے سامنے کھڑے تھے۔

''ایک مسئلہ آ گیا ہے، سنیپ!'' ایمقس نے جلدی سے کہا جس کی آنکھیں اور چھڑی ڈمبل ڈور پر جمی ہوئی تھیں۔''لڑکا یہ کام نہیں کر پا رہا ہے......''

مگر اسی لمحے کسی اور نے بھی سنیپ کا آہستگی سے پکارا۔

''سیورس......''

اس پوری شام کے سبھی ڈراؤنے اہداف اور دل دہلا دینے والی چیزوں کا سامنا کرنے کے بعد ہیری کو یہ آواز ان سب سے زیادہ ڈراؤنی محسوس ہوئی۔پہلی بار ڈمبل ڈور فریاد کر رہے تھے۔

سنیپ نے کچھ نہیں کہا بلکہ آگے بڑھ کر ملفوائے کو دھکا دے کر راستے سے ایک طرف ہٹا دیا۔تینوں مرگ خور بغیر کسی مزاحمت کے

ان کی راہ سے پیچھے ہٹ گئے، یہاں تک کہ بھیڑیائی انسان بھی پیچھے ہٹ گیا۔سنیپ نے ایک لمحے کیلئے ڈمبل ڈور کی طرف گھور کر دیکھا۔سنیپ کے چہرے کی سخت سلوٹوں میں ناپسندیدگی اور نفرت کی گہری جھلک دکھائی دے رہی تھی۔

''براہ کرم......سیورس......''

سنیپ نے اپنی چھڑی اُٹھائی اور سیدھے ڈمبل ڈور کی طرف تان لی۔

''ایکوداسم......''

سنیپ کی چھڑی کی نوک سے سبز روشنی کی ایک لہر نکلی اور ڈمبل ڈور کے سینے پر جا پڑی۔ ہیری کی دہشت میں نکلی ہوئی چیخ کوئی بھی نہیں سن پایا۔ وہ ڈمبل ڈور کے بدن کو ہوا میں اُڑتا ہوا دیکھتا رہ گیا۔ایک لمحے کیلئے ایسا محسوس ہوا کہ آسمان پر چمکتی ہوئی کھوپڑی کے نیچے ان کا بدن ساکن ہو گیا ہو، پھر وہ آہستگی سے پیچھے کی جانب گر گئے اور کسی بڑی کھائی میں گرنے کی مانند وہ مینار کی فصیل کے دوسری طرف گر کر غائب ہو گئے۔ وہ یوں مینار کی فصیل کے پیچھے اوجھل ہو گئے تھے جیسے وہ کبھی مینار پر آئے ہی نہ ہوں......

☆☆☆☆

اٹھائیسواں باب

# شہزادے کی اُڑان

ہیری کومحسوس ہوا جیسے وہ بھی ہوا میں اُڑ رہا ہو۔'ایسا نہیں ہوا تھا...... ایسا نہیں ہوسکتا تھا......'

''یہاں سے نکلو...... جلدی!'' سنیپ نے غراتے ہوئے کہا۔

انہوں نے ملفوائے کا کالر پکڑا اور اسے دروازے سے سب سے پہلے زبردستی باہر لے کر نکل گئے۔ سنیپ کے پیچھے پیچھے گرے بیک اور موٹے بہن بھائی نکل گئے جو جوشیلے انداز میں کلکاریاں بھر رہے تھے، جب وہ دروازے سے اوجھل ہوئے تب جا کر ہیری کو احساس ہوا کہ اس کا بدن جادوئی قید سے آزاد ہو گیا ہے، وہ دوبارہ ہل جل سکتا تھا۔ وہ اب دیوار کے ساتھ کسی جادوئی کلمے کے زور پر نہیں بلکہ حیرت و دہشت اور صدمے کی وجہ سے چپکا کھڑا تھا۔ اس نے اپنے سر پر سے غیبی چوغہ اتار کر ایک طرف پھینک دیا، جب کرخت چہرے والا مرگ خور سب سے آخر میں دروازے کو عبور کر رہا تھا تو اسی وقت ......

''بندھو تم......''

مرگ خور اس طرح جھک گیا جیسے کسی ٹھوس چیز نے اس کی کمر پر وار کر دیا ہو اور موم کی کسی سخت پتلے کی مانند وہ زمین بوس ہوتا چلا گیا۔ اس کا جسم ابھی زمین سے ٹکرایا ہی تھا کہ ہیری جست لگا کر اسے پھلانگ گیا اور اندھیرے میں ڈوبی سیڑھیوں پر نیچے بھاگنے لگا۔

دہشت کی لہریں ہیری کے تن بدن سے ہوتی ہوئی دھڑکتے ہوئے دل کو چیر رہی تھیں۔ اسے ڈمبل ڈور کے پاس پہنچنا تھا اور سنیپ کو پکڑنا تھا...... نجانے کیوں یہ دونوں چیزیں پیوستہ تھیں...... اگر وہ ان دونوں کو ایک ساتھ لے پاتا تو ایسا نہیں ہو پاتا...... ڈمبل ڈور نہیں ہلاک ہوتے؟

اس نے بل دار سیڑھیوں کے آخری دس زینے ایک ہی چھلانگ میں پار کئے اور اپنی چھڑی اُٹھا کر رُک گیا۔ نیم تاریک راہداری میں دھول بھری ہوئی تھی۔ نصف چھت گر چکی تھی اور اس کی نگاہوں کے سامنے جنگ کا منظر تھا مگر وہ معلوم کرنے کی کوشش کر رہا تھا کہ کون کس سے لڑ رہا ہے؟ اسی وقت اسے ایک درشت آواز سنائی دی۔

''کام پورا ہو گیا، نکلنے کا وقت ہو چکا ہے......''

اس نے راہداری کے دوسرے کنارے پر مڑتے ہوئے سنیپ کی جھلک دیکھی۔ سنیپ اور ملفوائے بغیر کسی نقصان کے جاری لڑائی میں سے نکلنے میں کامیاب ہو چکے تھے۔ جب ہیری ان کے تعاقب میں بھاگا تو ایک لڑنے والے نے خود کو مقابلے سے الگ کیا اور میدان سے نکل کر اس کی طرف بڑھ آیا۔ وہ بھیڑیائی انسان گرے بیک تھا، اس سے پہلے کہ ہیری اپنی چھڑی اُٹھا پاتا، اس نے پھرتی سے اس پر جست لگا دی۔ ہیری اس کی ٹکر سے پیچھے کی طرف الٹ کر گر گیا۔ گندے اور الجھے ہوئے بال اس کے چہرے سے ٹکرائے، پسینے اور خون کی ملی جلی بدبو اس کے نتھنوں اور منہ میں بھرنے لگی۔ اس کے گلے میں گرم سانسیں اترتی جا رہی تھیں۔

''بند ھو تم......''

ہیری کو اپنے جسم پر گرے بیک کو اچھل کر اکڑتا ہوا محسوس ہوا۔ اس نے پوری کوشش کر کے گرے بیک کے اکڑے ہوئے بدن کو خود سے دور ہٹایا اور فرش پر پھینک دیا۔ اسی وقت ہیری کو روشنی کی ایک تیز لہر اپنی طرف کوندتی ہوئی دکھائی دی، وہ لمحہ بھر کی دیر کئے بغیر دوسری طرف غوطہ کھا گیا۔ اس نے سر جھکاتے ہوئے لڑائی کے درمیان سے نکلنے کی کوشش کی اور پوری رفتار سے دوسری طرف بھاگ کھڑا ہوا۔ اس کے پاؤں فرش پر پڑی ہوئی کسی موٹی چیز سے ٹکرائے اور فرش کی پھسلن پر جا پڑے، وہ بری طرح لڑکھڑا گیا۔ وہاں خون کے تالاب میں دو بے جان جسم گرے پڑے تھے مگر وہ کون تھے، یہ دیکھنے کا وقت نہیں تھا۔ ہیری کو اب اپنے سامنے سرخ بال شعلوں کی مانند اُڑتے ہوئے دکھائی دے رہی تھے۔ جینی فربہ بدن مرگ خور ایمقس کے ساتھ نبرد آزما تھی جو پوری طاقت سے اس پر جادوئی وار کرتا چلا جا رہا تھا اور جینی ان سے مسلسل بچتی چلی جا رہی تھی۔ ایمقس کھلکھلا کر قہقہے لگا رہا تھا اور اس کھیل سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔

''کروکیوم...... کروکیوم...... تم ہمیشہ تو نہیں رقص کر سکتی، لڑکی!''

''ششدرم......'' ہیری چیخا۔

اس کا جادوئی وار سیدھا ایمقس کے سینے پر پڑا۔ وہ درد سے جانور کی طرح چنگھاڑا اور اس کے پاؤں ہوا میں اُٹھ کر پیچھے والی دیوار سے ٹکرا گئے۔ وہ دیوار سے ٹکرا کر پھسلا اور رون، پروفیسر میک گوناگل اور لوپن کی اوٹ میں اوجھل ہو گیا جو ایک اور مرگ خور سے لڑ رہے تھے۔ ہیری نے دیکھا کہ ان کے عقب میں ٹونکس سنہرے بالوں والے ایک قد آور قوی ہیکل جادوگر سے مقابلہ کر رہی تھی جو تمام سمتوں میں اندھا دھند جادوئی شعاعیں پھینک رہا تھا۔ اس کے جادوئی وار دیواروں سے ٹکرا کر ہر طرف بکھرے ہوئے تھے۔ اس کی وجہ سے جگہ جگہ سے پتھر ٹوٹ پھوٹ رہے تھے اور سب سے نزدیکی کھڑکی بھی تباہ ہو چکی تھی۔

''ہیری! تم کہاں سے آ رہے ہو؟'' جینی نے چیخ کر پوچھا مگر جواب دینے کا وقت نہیں تھا۔ ہیری اپنا سر جھکاتے ہوئے آگے کی طرف بھاگنے لگا۔ وہ ایک دھماکے سے بال بال بچا جو اس کے سر کے عین اوپر ہوا تھا اور جس کی وجہ سے ان سب پر دیوار کے ٹکڑوں کی بارش ہو گئی تھی۔ سنیپ بھاگ نہیں پائیں گے، میں سنیپ کو پکڑ لوں گا......

''یہ لو......'' پروفیسر میک گوناگل چیخیں اور ہیری کو خاتون مرگ خور ایلکٹو کی جھلک دکھائی دی جو اپنے ہاتھ سر پر رکھے ہوئے

راہداری میں بھاگتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔اس کا بھائی اس کے پیچھے تھا۔ہیری ان کے تعاقب میں لپکا مگراس کا پاؤں کسی چیز سے الجھ گیا اور آ گلے ہی پل وہ کسی کے پیروں میں جا گرا، اسے نیول کا زرد گول چہرہ فرش کی سطح پڑکا ہوا دکھائی دیا۔

''نیول......تم ٹھیک تو ہو......؟''

''میں ٹھیک ہوں۔'' نیول نے سرگوشی جیسی آواز نکالی، وہ دونوں ہاتھوں سے اپنا پیٹ پکڑے ہوئے تھا۔''ہیری......سنیپ اور ملفوائے...... بھاگ گئے......!''

''میں جانتا ہوں، میں ان ہی پیچھے جا رہا ہوں۔'' ہیری نے کہا اور فرش پر ہی سے ایک جادوئی وار قد آور قوی ہیکل مرگ خور کی طرف دے مارا جس نے سب سے زیادہ ہنگامہ مچا رکھا تھا۔جب جادوئی وار اس کے چہرے پر پڑا تو اس کے حلق سے درد بھری چیخ نکلی اور پھر وہ لڑکھڑاتے قدموں آگے جانے والے بھائی بہن کے عقب میں بھاگ کھڑا ہوا۔

ہیری تیزی سے فرش سے اُٹھا اور راہداری میں بھاگنے لگا۔اس نے پیچھے سے آتے دھماکوں کی آوازوں کو نظرانداز کر دیا۔باقی لوگ اسے واپس آ جانے کیلئے آوازیں لگا رہے تھے مگراس نے ان کی کوئی بات نہیں سنی۔اس نے زمین پر گرے جسموں کی طرف بھی نہیں دیکھا جن کی قسمت کے بارے میں اسے کچھ خبر نہیں تھی۔وہ ایک موڑ پر مڑا اور ایک بار پھر پھسل گیا۔خون کی چپچپاہٹ سے اس کے جوتے بار بار پھسل رہے تھے۔سنیپ کافی دور نکل گئے ہوں گے؟ کیا یہ ممکن تھا کہ وہ خفیہ حاجتی کمرے میں جا کر اوجھل الماری میں گھس گئے ہوں یا پھر ققنس کے گروہ کے جانبازوں نے اب تک وہاں کا راستہ ہی بند کر ڈالا ہو؟ تا کہ مرگ خور دوبارہ اس راستے کا استعمال کرتے ہوئے فرار نہ ہو سکیں۔اسے صرف اپنے قدموں کے علاوہ اور کسی چیز کی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی۔اگلی خالی راہداری میں بھاگتے ہوئے اس کا دل تیز تیز دھڑک رہا تھا پھر اسے کسی کے پاؤں کا خون بھرا نشان دکھائی دیا، جس سے اسے اندازہ ہو گیا کہ کم از کم ایک مرگ خور تو سکول کے بیرونی دروازے کی طرف بھاگ کھڑا ہوا ہے......شاید ساتویں منزل پر خفیہ حاجتی کمرے کا راستہ واقعی روک دیا گیا تھا؟ وہ ایک اور موڑ پر گھوما، عین اسی وقت جادوئی وار کی چمکتی لہر کے قریب سے گزر گئی۔وہ ایک جنگجو کے آہنی لباس کے عقب میں چھپ گیا۔اگلے لمحے آہنی لباس میں زوردار دھماکہ ہوا۔ہیری پیچھے گرا اور اس نے بھائی بہن مرگ خوروں کو سنگ مرمر کی سیڑھیاں اترتے ہوئے دیکھ لیا۔ہیری نے پھرتی سے ان پر وار داغا مگراس کا وار سیڑھیوں کے نزدیک لگی ہوئی جادوگرنیوں کی تصویر پر جا پڑا جو چیختی ہوئی قریبی تصویر میں پناہ کیلئے بھاگ کھڑی ہوئیں۔آہنی لباس کے ٹکڑوں کے اوپر سے پھلانگتے ہوئے چیخنے چلانے کی مزید آوازیں سنائی دیں۔ایسا لگا کہ سکول میں سوئے ہوئے لوگ اب بیدار ہو چکے تھے۔

ہیری ایک خفیہ مختصر راستے کی طرف بھاگا تا کہ بھائی بہن مرگ خوروں سے آگے نکل کر سنیپ اور ملفوائے کے قریب پہنچ سکے جو یقینی طور پر اب تک میدان میں پہنچ چکے ہوں گے۔اس نے نصف فاصلے پر خفیہ سیڑھیاں کود کر عبور کیں اور ایک پردے کے اندر گھس گیا۔وہ ایک راہداری میں باہر نکلا جہاں ہفل پف کے بے شمار طلباء پاجاموں میں ملبوس پریشان کھڑے دکھائی دیئے۔

''ہیری! ہم نے شور سنا۔کوئی تاریکی کے نشان کے بارے میں کچھ کہہ رہا تھا.....''ارنئی میک ملن نے تیزی سے بولنا شروع کیا۔

''راستے سے ہٹ جاؤ......''ہیری گرجتا ہوا دہاڑا اور دولڑکوں کو ایک طرف دھکیلتا ہوا نیچے کی طرف بھاگا۔ باقی ماندہ سنگ مرمر کی سیڑھیاں اس نے بدحواسی کے عالم میں پار کیں۔ بلوط کی لکڑی والا صدر دروازہ دھماکے سے کھلا۔سیڑھیوں پر خون کے دھبے تھے اور کئی خوفزدہ گم صم طلباء دیواروں سے چپکے کھڑے تھے۔ چند ایک تو اپنے منہ پر ہاتھ رکھے سہمے کھڑے تھے گری فنڈر کا قوی الجثہ پوائنٹس ریکارڈ گھڑیال ایک جادوئی وار سے ٹوٹ کر چکنا چور ہو چکا تھا اور اس کے شیشے کے ٹکڑے اور شاریاتی نگینے کی کنکریاں زمین پر بکھری پڑی تھیں۔

ہیری بیرونی ہال کی طرف بھاگا اور باہر کھلے وسیع اندھیرے میں ڈوبے میدان میں پہنچ گیا۔اسے اپنے سامنے تین ہیولے گھاس پر تیزی سے بھاگتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ وہ ثقاب اُڑان بھرنے کیلئے فاصلے پر موجود مین گیٹ کی طرف جا رہے تھے۔انہیں دیکھ کر محسوس ہوتا تھا کہ پیچھے والا وہی لمبے سنہری بالوں والا مرگ خور ہوگا اور اس سے تھوڑا آگے سنیپ اور ملفوائے بھاگ رہے ہوں گے......

ان کے تعاقب میں بھاگتے ہوئے ہیری کے پھیپھڑوں میں رات کی سرد ہوا چبھنے لگی۔اسے کچھ فاصلے پر روشنی کی ایک تیز چمک دکھائی دی، جس میں اسے پل بھر کیلئے آگے بھاگنے والوں کے ہیولے دکھائی دیئے۔اسے معلوم نہیں تھا کہ یہ کیا تھا مگر وہ لگاتار بھاگتا رہا۔وہ اتنا قریب نہیں تھا کہ کسی ایک کو بھی اپنے نشانے پر رکھ پاتا۔

ایک اور چمک کا لشکارا ہوا،کسی کے چیخنے چلانے کی آواز سنائی دی، روشنی کی ایک اور چمک ہوئی اور پھر ہیری سمجھ گیا۔ہیگرڈ اپنے جھونپڑے سے باہر نکل آیا تھا اور مرگ خور کو فرار سے روکنے کی کوشش کر رہا تھا حالانکہ ہر سانس ہیری کے پھیپھڑوں کو زخمی کر رہی تھی اور اس کے سینے کی ہر پسلی آگ میں جلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی مگر ہیری کو اپنے دماغ میں ایک ہی گونجتی ہوئی آواز سنائی دے رہی تھی...... ہیگرڈ نہیں......ہیگرڈ نہیں!

عقب میں کوئی چیز آ کر ہیری کی کمر سے ٹکرائی اور وہ نہ چاہتے ہوئے بھی آگے کی طرف گرتا چلا گیا۔اس کا چہرہ زمین سے ٹکرایا اور اس کے دونوں نتھنوں سے خون بہنے لگا۔ جب وہ لڑھکا تو اس نے اپنی چھڑی تیار کرنے ہوئے سوچا کہ وہ خفیہ مختصر راستے کرتے ہوئے جن بھائی بہن مرگ خوروں سے آگے نکل آیا تھا، وہ اب ٹھیک اس کے پیچھے ہوں گے اور انہی نے اس پر حملہ کیا ہوگا......

''بندھوتم......''وہ چیخا، وہ لڑھکنے کے بعد اندھیری زمین پر اکڑوں بیٹھ گیا تھا۔اس کا جادوئی وار معجزاتی طور پر ایک مرگ خور سے جاٹکرایا جو گرتا ہوا دکھائی دیا اور اس نے دوسرے کو اپنے ساتھ گرا ڈالا۔ ہیری اچھل کر کھڑا ہوا اور ایک بار سنیپ کے تعاقب میں دوڑا۔

اب اسے ہیگرڈ کا دیوہیکل ہیولا دکھائی دے رہا تھا۔اچانک چاندنی کی مدہم روشنی ہر طرف پھیل گئی، چاند بادلوں کے بیچ میں سے باہر نکل آیا تھا۔سنہری بالوں والا مرگ خور ہیگرڈ پر جادوئی وار برسا رہا تھا مگر ہیگرڈ کی زبردست دیوؤں والی صلاحیت اور اس کی

موٹی کھال جو اسے دیوؤں کی وراثت میں ملی تھی، ابھی تک اس کی بھرپور حفاظت کر رہی تھی۔ بہرحال، سنیپ اور ملفوائے اب بھی آگے بھاگ رہے تھے۔ وہ جلد ہی گیٹ سے دوسری طرف نکل جائیں گے اور ثقاب اُڑان بھر لیں گے......

ہیری ہیگرڈ اور سنہری بالوں والے مرگ خور کے قریب سے نکل کر تیزی سے آگے لپکا اور اس نے سنیپ کی کمر کا نشانہ باندھتے ہوئے زور سے کہا۔ ''ششدرم......!''

اس کا نشانہ چوک گیا۔ سرخ روشنی کی لہر سنیپ کے سر کے قریب سے نکل گئی۔

''بھاگو ڈریکو...... بھاگو!'' سنیپ نے چیختے ہوئے ڈریکو سے کہا، پھر وہ تیزی سے مڑے۔ بیس گز کے فاصلے سے سنیپ اور ہیری نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور ایک ساتھ اپنی چھڑیاں اُٹھائیں۔

''اینگور......''

مگر سنیپ نے اس وار کو روک دیا اور ہیری اپنا جادوئی کلمہ مکمل کرنے سے پہلے پیچھے کی طرف الٹ گیا۔ ہیری دوبارہ اُٹھ کر کھڑا ہوا۔ اسی لمحے قد آور سنہری بالوں مرگ خور چیخا۔

''آتشو ستم......''

ہیری نے ایک زوردار دھماکے کی آواز سنی اور ایک نارنجی رنگ کی روشنی ہر طرف پھیل گئی۔ ہیگرڈ کا جھونپڑا آگ کے شعلوں میں دھڑ ادھڑ جلنے لگا۔

''خنزیر کہیں کے......اندر فینگ ہے......'' ہیگرڈ گرجتا ہوا دہاڑا۔

''اینگور......'' ہیری نے ایک بار پھر جادوئی کلمہ پڑھنے کی کوشش کی اور نارنجی روشنی میں چمکتے ہوئے سامنے موجود عکس پر چھڑی تانتے ہوئے نشانہ باندھا مگر سنیپ نے آسانی سے ایک بار پھر اس کا نامکمل جادوئی وار اُڑا کر رکھ دیا۔ ہیری نے دیکھا کہ وہ شعلوں کی روشنی میں تمسخرانہ انداز میں اس کی ہنسی اُڑا رہے تھے۔

''ناقابل معافی وار کا استعمال تم کبھی نہیں کر سکتے، پوٹر!'' سنیپ بلند آواز میں بولے، جب ہیگرڈ کی چیخ و پکار اور فینگ کی کوں کوں کرتی ہوئی آواز فضا میں پھیلی ہوئی تھی۔ ''تم میں نہ تو اتنی ہمت ہے اور نہ ہی قابلیت......''

''بند ھو تم......'' ہیری گرجا مگر سنیپ نے پرسکون انداز میں ہاتھ کو ہلکے انداز میں لہرا کر اس جادوئی وار کو دوسری طرف موڑ دیا۔

''مقابلہ کرو......'' ہیری چیختا ہوا بولا۔ ''مجھ سے مقابلہ کرو، بزدل انسان......''

''بزدل......تم نے مجھے کیا کہا، پوٹر؟'' سنیپ نے غصیلے انداز میں گرجتے ہوئے کہا۔ ''تمہارا باپ تو اپنے تین ساتھیوں کے بغیر مجھ پر کبھی حملہ نہیں کرتا تھا، تم جانے اسے کس نام سے پکارو گے......؟''

''ششدرم......''

''ایک بار پھر روک دیا...... پھر روک دوں گا، جب تک تم اپنا منہ اور دماغ بند کرنا نہیں سیکھ لوگے، پوٹر!'' سنیپ نے طنزیہ لہجے میں کہا اور ایک بار پھر جادوئی وار کو روک دیا۔ ''اب چلو!'' اس نے ہیری کے عقب میں موجود سنہری بالوں والے قدآور مرگ خور سے بلند آواز میں کہا۔ ''اب نکلنے کا وقت ہو چکا ہے، اس سے پہلے کہ محکمے کی فوج یہاں پہنچ جائے...... جلدی کرو!''

''اینگور......''

مگر اس سے پہلے کہ وہ جادوئی کلمہ پورا ہو پاتا، ہیری کو شدید درد نے جکڑ لیا۔ وہ گھاس پر لڑھک گیا۔ کوئی چیخ رہا تھا، کوئی تشدد سے مر رہا تھا۔ سنیپ اس کے ساتھ موت یا پاگل ہونے تک لڑتا رہے گا......

''نہیں......'' سنیپ کی آواز گرجی اور درد اچانک رُک گیا جتنا اچانک یہ شروع ہوا تھا، اتنی ہی اچانک گم ہو گیا۔ ہیری اندھیری گھاس پر گرا پڑا تھا۔ اس کی چھڑی اس کے ہاتھ میں تھی اور وہ بری طرح ہانپ رہا تھا۔ اسے سنیپ کے چیختی ہوئی آواز سنائی دے رہی تھی۔ ''کیا تم وہ حکم بھول گئے ہو، جو ہمیں ملا تھا؟ پوٹر، تاریکیوں کے شہنشاہ کا شکار ہے...... ہمیں اسے چھوڑنا ہی پڑے گا۔ تم جاؤ...... فوراً باہر نکل جاؤ......''

ہیری کو اپنے نیچے کی زمین کانپتی ہوئی محسوس ہوئی جب مرگ خور بہن بھائی اور قدآور سنہری بالوں والا مرگ خور سنیپ کی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے بیرونی گیٹ کی طرف بھاگ کھڑے ہوئے۔ ہیری کے منہ سے طیش کے عالم میں بے ہنگم سی چیخ نکلی۔ اس وقت اسے زندگی موت کی کوئی پرواہ باقی نہیں تھی۔ وہ لپک کر اُٹھ کھڑا ہوا اور سنیپ کی طرف جھپٹا۔ اب اسے اس آدمی سے اتنی ہی نفرت ہو رہی تھی جتنی کہ والڈی موررٹ سے ہوتی تھی۔

''کھڑ کھدرتم......''

سنیپ نے اپنی چھڑی لہرائی اور آسانی سے جادوئی وار ایک بار پھر دوسری طرف موڑ دیا۔ ہیری اب کچھ ہی فٹ کے فاصلے پر تھا اور اسے سنیپ کا چہرہ بالآخر صاف دکھائی دینے لگا جس پر اب تمسخرانہ مسکراہٹ نہیں جھلک رہی تھی بلکہ جھونپڑے کے جلتے ہوئے شعلوں کی روشنی میں ان کا چہرہ آگ بگولا دکھائی دے رہا تھا۔ اپنے دل و دماغ کو پوری یکسوئی پر یکجا کرتے ہوئے ہیری اپنی پوری قوت سمیٹتے ہوئے سوچا۔ ''لیویکو پورسم......''

''نہیں پوٹر......'' سنیپ چیخے، ایک زوردار دھماکہ ہوا اور ہیری پیچھے کی طرف اُڑنے لگا ایک بار پھر زمین پر تیزی سے ٹکرانے کے باعث اس کی چھڑی اس کے ہاتھ سے نکل گئی۔ اسے ہیگرڈ کے چیخنے چلانے اور فینگ کے بھونکنے کی آواز سنائی دے رہی تھیں۔ جب سنیپ نے قریب آ کر اس کا جائزہ لیا تو وہ چھڑی کے بغیر ڈمبل ڈور جتنا ہی بے بس اور نہتا تھا۔ سنیپ کا زرد چہرہ جھونپڑے کے شعلوں کی روشنی میں چمک رہا تھا۔ اس پر اس وقت اتنی ہی نفرت تھی جتنی ڈمبل ڈور کو ہلاک کرتے وقت دکھائی دی تھی۔

''تم میرے ہی جادوئی کلمات کا استعمال میرے خلاف کرنے کی جسارت کر رہے ہو، پوٹر؟ انہیں میں نے ہی دریافت کیا

تھا...... میں نے...... آدھ خالص شہزادے نے...... اور تم میرے ہی ایجاد کردہ جادوئی کلمات میرے خلاف آزما رہے ہو۔ اپنے باپ کی طرح، ہے نا؟ مجھے یہ بات بالکل پسند نہیں آئی...... بالکل نہیں پوٹر!''

ہیری نے اپنی چھڑی اُٹھانے کیلئے ایک بار پھر چھلانگ لگائی۔ سنیپ نے چھڑی پر ایک چمکتی لہر دے ماری، جس سے وہ ہوا میں اچھلی اور کئی فٹ دور اندھیرے میں کہیں گم ہو کر رہ گئی۔

''تم مجھے مار ڈالو......'' ہیری نے بری طرح ہانپتے ہوئے کہا۔ جس کے دل و دماغ میں کسی قسم کا کوئی خوف باقی نہیں رہا تھا۔ صرف طیش اور نفرت کا لاوا اُبل رہا تھا۔ ''مجھے بھی اسی طرح مار ڈالو، جس طرح تم نے ڈمبل ڈور کو مارا تھا...... بزدل کہیں کے......''

''مجھے بزدل مت کہو، پوٹر!'' سنیپ دیوانگی کے عالم میں چیخے۔ ان کا چہرہ اچانک پاگلوں جیسا وحشی اور جنگلی دکھائی دینے لگا۔ یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے انہیں بھی اتنی ہی اذیت پہنچ رہی تھی جتنی کہ درد سے بھونکنے والے کتے کو جلتے ہوئے جھونپڑے کے بیچ میں پھنسنے سے ہو رہی تھی۔

سنیپ نے اپنی چھڑی ہوا میں لہرائی، ہیری کو اگلے ہی لمحے محسوس ہوا کہ کوئی گرم شے اس کے چہرے سے ٹکرائی ہوا اور وہ اس کی تاب نہ لاتے ہوئے ایک بار پھر پیچھے کی طرف زمین پر الٹ گیا۔ سر کا عقبی حصہ زمین سے ٹکرانے کی وجہ سے اس کی آنکھوں کے سامنے ستارے ناچنے لگے اور ایک لمحے کیلئے اس کے بدن کی پوری ہوا ہی نکل گئی تھی۔ پھر اسے اپنے بدن کے اوپر کسی قوی ہیکل چیز کا ہیولا لپکتا ہوا دکھائی دیا جس نے اس کی آنکھوں کے سامنے کھلے آسمان پر پھیلے ہوئے ستاروں کو سیاہی میں ڈبو ڈالا تھا۔ فضا میں پروں کی پھڑ پھڑاہٹ گونجی اور ہیری کو معلوم ہو گیا کہ بک بیک نامی قشنگر نے سنیپ پر حملہ کر دیا تھا۔ وہ پیچھے کی طرف لڑکھڑائے، بک بیک کے تیز دھار ناخنوں نے سنیپ کی سٹی گم کر دی تھی۔ ہیری نے اپنا سر جھٹکا اور تیزی سے اُٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس کا سر بری طرح چکرا رہا تھا اردگرد کا منظر گھومتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ اس کے سر کا عقبی حصہ شدید درد کر رہا تھا۔ اس نے سر جھٹک کر خود کو سنبھالا اور نگاہ اُٹھا کر دیکھا۔ سنیپ پوری قوت سے گیٹ کی طرف بھاگ رہے تھے اور قوی ہیکل قشنگر اپنے بڑے پنکھوں کو پھیلائے ان کے تعاقب میں بھاگ رہا تھا۔ اس کے پنکھ پھڑ پھڑا رہے تھے اور حلق سے عجیب سی چیخ نکل رہی تھی۔

ہیری اُٹھ کر کھڑا ہوا اور اپنی چھڑی تلاش کرنے لگا تاکہ وہ دوبارہ سنیپ کے تعاقب میں جا سکے مگر جب اس کی انگلیاں گھاس میں ٹٹول رہی تھیں اور سوکھی ٹہنیوں کو ہٹا رہی تھیں، اسی وقت کھٹاک کی آواز پر وہ سمجھ گیا کہ اسے بہت دیر ہو چکی تھی، اس کا اندازہ صحیح تھا۔ چھڑی ملنے پر اس نے گردن گھما کر گیٹ کی طرف دیکھا، قشنگر چیختا ہوا گیٹ کے چکر کاٹ رہا تھا اور سنیپ سکول کی سرحد سے باہر پہنچنے میں اور نقاب اُڑان بھرنے میں کامیاب ہو چکے تھے۔

''ہیگرڈ!'' ہیری کو جیسے کسی اور کا خیال آیا، وہ بڑبڑاتے ہوئے مڑا۔ ہیگرڈ مخمصے کا شکار چاروں طرف دیکھ رہا تھا اور اس کے چہرے سے عیاں تھا کہ اسے ابھی تک کچھ بھی سمجھ میں نہیں آ پایا تھا۔

''ہیگرڈ؟'' وہ لڑکھڑاتے ہوئے قدموں کے ساتھ جلتے ہوئے جھونپڑے کی طرف بڑھا، اسی لمحے ایک دیوہیکل بدن جلتے ہوئے شعلوں کے درمیان میں باہر نکلا جس کی کمر پر فینگ نامی کتا لدا ہوا تھا جو مشکور انداز میں کیں کیں کر رہا تھا۔ ہیگرڈ کو آگ سے باہر نکلتا دیکھ کر اسے اطمینان ہوا اور وہ گھٹنوں کے بل زمین پر گر گیا۔ اس کا عضو عضو دُکھ رہا تھا، اس کا بدن بری طرح سے ٹوٹتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ یہاں تک کہ ہوا کی ٹھنڈک بھی پھیپھڑوں پر خنجر کے گھاؤ لگا رہی تھی۔

''تم ٹھیک ہو ہیری؟ تم ٹھیک ہو؟...... ہم سے کچھ تو بات کرو، ہیری؟''

ہیگرڈ کا بالوں بھرا چہرہ ہیری کے اوپر جھول رہا تھا جس سے ستارے دکھائی دینا ایک بار پھر بند ہو گئے تھے۔ ہیری کو جلتی ہوئی لکڑی اور کتے کے بالوں کی بو آ رہی تھی اس نے ایک ہاتھ باہر نکالا اور فینگ کے گرم اور زندہ بدن کو اپنے پاس ہلتا ہوا محسوس کیا۔

''میں ٹھیک ہوں۔'' ہیری نے ہانپتے ہوئے کہا۔ ''اور تم......''

''ظاہر ہے کہ ہم ٹھیک ہی ہیں...... ہمارا کام تمام کرنا اتنا آسان نہیں ہے۔''

ہیگرڈ نے اپنا ہاتھ ہیری کے بازوؤں کے نیچے رکھا اور اسے اتنی طاقت سے اُٹھایا کہ ہیری کے پیر پل بھر کیلئے زمین سے جدا ہو گئے۔ ہیگرڈ نے اسے اُٹھا کر کھڑا کیا اور ہیری کو ہیگرڈ کی گردن پر خون بہتا ہوا دکھائی دیا، اس کی ایک آنکھ کے نیچے گہرا زخم تھا جو تیزی سے سوج رہا تھا۔

''تمہارے مکان کی آگ بجھانا چاہئے۔'' ہیری نے کہا۔ ''جادوئی کلمہ 'آبدارم' ہے......''

''ہم جانتے تھے کہ کچھ اسی جیسا ہی ہوگا۔'' ہیگرڈ نے بڑبڑا کر کہا اور گلابی پھولوں والی چھتری اُٹھا کر بولا۔ ''آبدارم......''

چھتری کی نوک سے پانی کی ایک دھار باہر نکلی۔ ہیری نے چھڑی والا ہاتھ اُٹھایا جو پارے جیسا لگ رہا تھا۔ وہ بھی بڑبڑایا۔ ''آبدارم......'' دونوں نے مل کر جھونپڑے پر اس وقت تک پانی پھینکا جب آگ کا آخری شعلہ بھی سرد نہیں پڑ گیا۔

''یہ کچھ زیادہ برا نہیں ہے۔'' ہیگرڈ نے کچھ منٹ بعد امید سے کہا اور دھوئیں کے انبار کو دیکھا۔ ''کوئی بھی ایسا نقصان نہیں ہوا ہے، جسے ڈمبل ڈور ٹھیک نہیں کر سکتے......''

یہ سن کر ہیری کے پیٹ میں بھیانک مروڑ اُٹھا۔ فضا میں چھائی ہوئی خاموشی اور سکون میں اسے اپنے وجود میں عجیب سی دہشت سرایت کرتی ہوئی محسوس ہوئی۔

''ہیگرڈ......!''

''جب ہم نے ان کے آنے کی آواز سنی تو ہم بط شجروں کے پاؤں باندھ رہے تھے۔'' ہیگرڈ نے تاسف بھرے لہجے میں کہا۔ وہ ابھی تک تباہ شدہ جھونپڑے کی طرف دیکھ کر گھور رہا تھا۔ ''وہ بیچارے جل کر ہلاک ہو گئے ہوں گے......''

''ہیگرڈ......'' ہیری نے دوبارہ کہنا چاہا۔

''مگر ہوا کیا تھا، ہیری؟ ہم نے تو بس ان مرگ خوروں کو سکول سے باہر بھاگتے ہوئے دیکھا تھا مگر سنیپ ان کے ساتھ کیا کر رہا تھا؟ وہ کہاں گیا ہے.....کیا وہ ان کا پیچھا کر رہا تھا؟''

''وہ.....'' ہیری نے اپنا حلق صاف کرنے کی کوشش کی۔ دہشت اور دھوئیں کی وجہ سے اس کا حلق بالکل سوکھ چکا تھا۔ ''ہیگرڈ! وہ.....قاتل ہے.....''

''قاتل ہے؟'' ہیگرڈ نے زور سے کہا اور ہیری کی طرف دیکھ کر عجیب انداز میں گھورا۔ ''سنیپ نے کوئی قتل کیا؟..... یہ تم کیا کہہ رہے ہو، ہیری؟''

''ڈمبل ڈور.....'' ہیری نے بمشکل کہا۔ ''سنیپ نے.....ڈمبل ڈور کا قتل کر دیا.....''

ہیگرڈ ٹکٹکی باندھے اس کی طرف دیکھتا رہ گیا۔ اس کا چہرہ بالکل سپاٹ تھا جیسے اسے کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا ہو۔

''ڈمبل ڈور..... ہیری؟''

''وہ مر چکے ہیں.....سنیپ نے انہیں مار ڈالا۔''

''ایسا مت کہو ہیری.....'' ہیگرڈ نے پہلو بدلتے ہوئے کہا۔ ''سنیپ، ڈمبل ڈور کو کیسے مار سکتے ہے..... احمق مت بنو، ہیری.....تم ایسا کیوں کہہ رہے ہو؟''

''میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔''

''تم ایسا کیسے دیکھ سکتے ہو؟''

''میں نے ایسا ہی دیکھا تھا.....ہیگرڈ!''

ہیگرڈ نے نفی میں سر ہلانے لگا۔ اس کے چہرے پر بے یقینی کے سائے پھیلے ہوئے تھے مگر وہ ہیری کو ہمدردانہ نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ ہیری جانتا تھا کہ ہیگرڈ سوچ رہا ہوگا کہ ہیری کے سر پر کوئی چوٹ لگی ہوگی جس سے اس کا ذہنی توازن بگڑ چکا ہوگا یا پھر کسی جادوئی وار کی وجہ سے وہ ایسی بہکی بہکی باتیں کر رہا ہوگا۔

''دیکھو! ہوا یہ ہوگا کہ ڈمبل ڈور نے سنیپ کو مرگ خوروں کے ساتھ جانے کیلئے کہا ہوگا۔'' ہیگرڈ ہیری کو سمجھاتے ہوئے بولا۔ ''ہمیں لگتا ہے کہ اسے اپنا بہروپ قائم رکھا ہوگا۔ دیکھو! ہم تمہیں سکول واپس لے چلتے ہیں، چلو ہیری.....''

ہیری نے اس وقت بحث کرنے یا اسے سمجھانے کی کوئی کوشش نہیں کی۔ وہ اب بھی بے اختیار لرز رہا تھا۔ ہیگرڈ کو حقیقت جلد ہی معلوم ہو جائے گی، کچھ زیادہ دیر تک نہیں چھپ پائے گی.....سکول کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے ہیری نے دیکھا کہ بلند و بالا عمارت کی بہت سی کھڑکیاں کھل چکی تھیں، جن میں لالٹینوں کی روشنیاں جل اُٹھی تھیں۔ وہ اندر کے منظر کا تصور کر سکتا تھا جہاں لوگ ایک کمرے سے دوسرے کمرے میں جا کر ایک دوسرے کو بتا رہے ہوں گے کہ مرگ خور اندر گھس آئے تھے۔ ہوگورٹس کے اوپر تاریکی کا

نشان چمک رہا ہے، کوئی نہ کوئی تو یقیناً مر گیا ہوگا۔

بلوط کی لکڑی کا سامنے والا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ اس میں سے روشنی باہر نکل کر زینوں اور صحن کی گھاس پر پڑ رہی تھی۔ ڈریسنگ گاؤن میں ملبوس طلباء سیڑھیوں سے باہر جھانک رہے تھے۔ وہ گھبرائے ہوئے انداز میں ان مرگ خوروں کو دیکھنے کی کوشش کر رہے تھے جو رات کے اندھیرے میں کہیں کھو چکے تھے۔ بہرحال، ہیری کی آنکھیں سب سے بلند مینار کے دامن میں زمین پر جمی ہوئی تھیں۔ اس نے تخیل کی آنکھ سے دیکھنے کی کوشش کی کہ وہاں زمین پر کوئی سیاہ ہیولا گڈمڈ لیٹا ہوا دکھائی دے رہا ہوگا۔ حالانکہ حقیقت تو یہ تھی کہ وہ اتنا دور تھا کہ اس طرح کی کوئی چیز اسے دکھائی نہیں دے سکتی تھی۔ جب اس نے بغیر کچھ کہے اس جگہ کی طرف گھورا تو جہاں اس کے لحاظ سے ڈمبل ڈور کا بے جان لاشہ پڑا ہونا چاہئے تھا۔ اس نے کئی لوگوں کو اس طرف جاتے ہوئے دیکھا۔

ہیگرڈ اور ہیری سکول کے سامنے والے حصے کی طرف جانے لگے۔ فینگ ان کے ٹھیک پیچھے چل رہا تھا۔

''وہ لوگ ادھر کیا دیکھ رہے ہیں؟ اس طرف کیا ہوا ہے؟ وہ کیا چیز ہے جو گھاس پر پڑی ہے؟'' ہیگرڈ لاشعوری طور پر بولا اور پھر اس کے قدم خودبخود فلکیات والے مینار کی طرف اُٹھتے چلے گئے۔ وہاں کافی ہجوم جمع ہو چکا تھا۔ ''دیکھو ہیری! مینار کے ٹھیک نیچے...... جہاں پر نشان ہے......اوہ......تمہیں یہ تو محسوس نہیں ہوتا کہ کوئی مر گیا ہے......؟''

ہیگرڈ خودبخود خاموش ہو گیا۔ غیر معمولی طور پر یہ خیال اتنا بھیانک تھا کہ اسے بلند آواز میں بولنا ٹھیک نہیں تھا۔ ہیری اس کے ساتھ چلتا رہا۔ اس کے چہرے اور پیروں میں درد کی ٹیسیں اُٹھ رہی تھیں۔ اس کے بدن کے ہر حصے پر پچھلے نصف گھنٹے میں متعدد جادوئی وار پڑ چکے تھے۔ وہ انہیں یوں محسوس کرنے کی کوشش کر رہا تھا جیسے اس کے قریب کا کوئی دوسرا فرد اس درد کو برداشت کر رہا ہو۔ جو حقیقی تھا، جس سے بچا نہیں جا سکتا تھا، وہ اس کے سینے کا کھنچاؤ تھا......

وہ اور ہیگرڈ کسی خواب میں چلتے رہے اور بڑبڑاتی ہوئی بھیڑ کے بیچ سے ہوتے ہوئے سب سے آگے پہنچ گئے جہاں کئی طلباء اور اساتذہ نے ان کیلئے جگہ چھوڑ دی تھی۔

ہیری نے ہیگرڈ کی درد اور صدمے سے بھری کراہ سنی مگر وہ رُکا نہیں۔ وہ آگے کی طرف دھیرے دھیرے چلتا رہا، جب تک کہ وہ بھی اس جگہ تک نہیں پہنچ گیا جہاں ڈمبل ڈور کا بے جان بدن گرا پڑا تھا۔ وہ ان کے اوپر جھک گیا۔

ہیری نے تو اسی لمحے سے ان کی زندگی کی امید چھوڑ دی تھی، جس لمحے ڈمبل ڈور کا اس پر پھینکا ہوا منجمد جادوئی کلمہ کا اثر ٹوٹ گیا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ یہ اسی وقت ہی ہٹ سکتا تھا جب اسے پھینکنے والا مر گیا ہو......مگر انہیں یہاں اس طرح پڑے دیکھنے کیلئے وہ ذہنی طور پر بالکل تیار نہیں تھا۔ 'دنیا کے سب سے بڑے جادوگر کو......جس سے ہیری کبھی ملا تھا یا مل پائے گا۔'

ڈمبل ڈور کی آنکھیں بند تھیں، ان کے ہاتھ اور پیر خطرناک زاویے پر مڑے ہوئے دکھائی دے رہے تھے، ورنہ ایسا بھی محسوس ہو سکتا تھا کہ وہ سو رہے ہوں۔ ہیری نے مڑی ہوئی خمدار ناک کے اوپر نصف چاند کی شکل والی عینک کو سیدھا کیا اور اپنی آستین سے ان

کے منہ سے بہتے ہوئے خون کی لکیر کو پونچھ ڈالا، پھر اس نے بھیگی ہوئی آنکھوں سے ان کے تھکے ہوئے بوڑھے چہرے کو ٹٹولا اور اس نے بے پناہ اور بعید الفہم سچائی خود میں جذب کرنے کی سعی کی کہ ڈمبل ڈور پھر کبھی اس سے بات نہیں کر پائیں گے...... وہ اب کبھی بھی اس کی مدد نہیں کر پائیں گے...... ہجوم ہیری کے عقب میں طرح طرح کی چہ میگوئیاں کر رہا تھا۔ کافی دیر بعد اسے احساس ہوا کہ اس کے پاؤں کے نیچے کوئی سخت چیز چبھ رہی تھی۔

گھنٹوں پہلے جس لاکٹ کو اندھیری غار کی گہرائیوں سے نکالنے میں وہ کامیاب ہو پائے تھے، وہ ڈمبل ڈور کی جیب سے پھسل کر باہر گر چکا تھا۔ یہ شاید زمین پر زور سے ٹکرانے کی وجہ سے کھل گیا تھا حالانکہ ہیری اب اور صدمہ یا دہشت یا اذیت محسوس نہیں کر سکتا تھا مگر اسے اُٹھاتے ہی ہیری سمجھ گیا کہ کوئی نہ کوئی چیز درست نہیں تھی......

اس نے لاکٹ کو اپنے ہاتھ میں گھمایا۔ یہ تیتشہ یادداشت میں دکھائی دینے والے لاکٹ جتنا بڑا نہیں تھا۔ نہ ہی اس پر سلے ژرسلے درن کا مخصوص نشان بنا ہوا تھا۔ اس کے اندر ایک مڑے تڑے چرمئی کاغذ کے سوا اور کچھ بھی موجود نہیں تھا۔ جو اس جگہ پر مضبوطی سے پھنسا ہوا تھا جہاں عموماً تصویر لگائی جاتی تھی۔

وہ کیا کر رہا تھا...... یہ سوچے سمجھے بغیر ہیری نے چرمئی کاغذ کر باہر کھینچ کر نکالا اور اسے کھولا۔ اس نے چرمئی کاغذ کئی چھڑیوں کی روشنی میں پڑھا جو اب اس کے پیچھے جل رہی تھیں۔

*تاریکیوں کے شہنشاہ کیلئے*

***میں جانتا ہوں کہ جب تم اسے پڑھو گے، اس سے پہلے ہی میں مر چکا ہوں گا مگر میں چاہتا ہوں کہ تمہیں یہ معلوم ہو جائے کہ میں نے تمہارا خفیہ راز جان لیا تھا۔ میں نے اصلی پٹاری کو چرا لیا ہے، اگر میں اسے جلد از جلد تباہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ میں اس امید سے موت کو گلے لگا رہا ہوں کہ کل جب تم اپنی حیثیت کے جادوگر سے ٹکراؤ گے تو تمہیں پٹاری پٹوری جادو کا سہارا حاصل نہیں ہو گا اور تم ایک بار پھر مر جاؤ گے......***

*آر، اے، بی*

ہیری اس پیغام کا مطلب بالکل سمجھ نہیں پایا۔ نہ ہی اسے اس بات کی کوئی پرواہ تھی۔ صرف ایک ہی چیز اہم ترین تھی...... یہ اصلی پٹاری نہیں تھی۔ ڈمبل ڈور نے اس خوفناک سیال کو پی کر خود کو خواہ مخواہ ہی لاچار اور بے بس کر لیا تھا۔ ہیری نے چرمئی کاغذ کو اپنے ہاتھ میں مروڑ ڈالا اور اس کی آنکھوں میں آنسوؤں کی جلن ہونے لگی۔ اس کے عقب میں فینگ بھی اووں اووں کی آواز نکال کر رو رہا تھا......

☆☆☆☆

انتیسواں باب

# ققنس کی گریہ وزاری

''یہاں آؤ ہیری......''

''نہیں......''

''تم یہاں نہیں رُک سکتے، ہیری......اب چلو!''

''نہیں......''

وہ ڈمبل ڈور کے بے جان لاشے کے قریب سے بالکل ہٹنا نہیں چاہتا تھا۔ وہ کہیں بھی نہیں جانا چاہتا تھا۔ اس کے کندھے پر رکھا ہوا ہیگرڈ کا ہاتھ فرطِ غم سے کانپ رہا تھا پھر ایک اور آواز سنائی دی۔ ''چلو ہیری......''

ایک چھوٹے اور گرم ہاتھ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور اسے اوپر کھینچ کر اُٹھایا۔ ہیری نے اس کا دباؤ غیر شعوری طور پر ہی تسلیم کر لیا اور وہ مڑا اور ہجوم کی طرف بغیر دیکھے ہی اس کے ساتھ چلنے لگا۔ کچھ پل بعد جاکر اسے اپنے نتھنوں میں پھولوں بھری خوشبو کا احساس ہوا۔ یہ جینی تھی جو اسے سکول کی طرف لئے جا رہی تھی۔ اسے بے شمار شور و شرابے بھری آوازیں سنائی دے رہی تھیں، رات کے اندھیرے میں سسکیاں، سسکیاں، رونے، چیخنے چلانے کی آوازیں گونج رہی تھیں اور کہیں دور کوئی اور بھی گریہ وزاری کر رہا تھا، ماتم کناں تھا، اپنے غم کا نوحہ گا رہا تھا مگر ہیری اور جینی خاموشی سے چلتے رہے......وہ بیرونی ہال کی سیڑھیاں چڑھنے لگے۔ ہیری کے سامنے کچھ دھندلے چہرے ابھر آئے۔ لوگ اس کی طرف دیکھ کر گھور رہے تھے۔ سرگوشیاں کر رہے تھے اور حیران ہو رہے تھے۔ جب وہ دونوں سنگ مرمر کی سیڑھیوں کی طرف جانے لگے تو فرش پر گری فنڈر کے شماریاتی کنکر نما نگینے خون کی بوندوں کی مانند چمک رہے تھے۔

''ہم لوگ ہسپتال جا رہے ہیں......'' جینی نے اسے آگاہ کیا۔

''میں زخمی تو نہیں ہوں......'' ہیری نے آہستگی سے کہا۔

''یہ میک گوناگل کا حکم ہے۔'' جینی نے کہا۔ ''سب لوگ وہیں ہیں، رون، ہرمائنی، لوپن اور باقی سب......''

خوف ایک بار پھر ہیری کے سینے میں مچلنے لگا۔ وہ ان ساکت لاشوں کو تو بھول ہی گیا تھا جنہیں وہ اپنے پیچھے چھوڑ آیا تھا۔

''جینی......اور کون ہلاک ہوا ہے؟''

''فکر مت کرو......ہم میں سے کوئی ہلاک نہیں ہوا ہے۔''

''مگر تاریکی کا نشان......ملفوائے نے کہا تھا کہ وہ کسی کے لاشے کو پھلانگ کر آیا تھا......''

''وہ بل کو پھلانگ کر نکلا تھا مگر پریشانی کی کوئی بات نہیں ہے، بل زندہ ہے......''

بہر حال، اس کی آواز میں کچھ ایسی لرزش تھی جس سے ہیری سمجھ گیا کہ کہیں کوئی نہ کوئی گڑبڑ ضرور ہے۔

''سچ کہہ رہی ہو......''

''بالکل سچ......مگر اس کی حالت تھوڑی خستہ ہے۔ گرے بیک نے اس پر حملہ کیا تھا۔ میڈم پامفری کہتی ہیں کہ اب وہ......اب وہ پہلے جیسا نہیں دکھائی دے پائے گا......'' جینی کی آواز تھوڑی کپکپاتی ہوئی محسوس ہوئی۔ ''ہم دراصل یہ بات نہیں جان پائے ہیں کہ اس کا مستقبل میں کیسا ردعمل دیکھنے کو ملے گا؟......میرا کہنے کا مطلب ہے کہ گرے بیک ایک بھیڑیائی انسان ہے مگر وہ اس وقت بھیڑیئے کے روپ میں نہیں تھا......''

''مگر باقی لوگ......وہاں پر کئی اور گرے ہوئے جسم بھی موجود تھے؟''

''نیول ہسپتال میں ہے مگر میڈم پامفری کا کہنا ہے کہ وہ بالکل ٹھیک ہو جائے گا۔ پروفیسر فلٹ وک بے ہوش ہو گئے تھے مگر اب وہ ٹھیک ہیں، بس تھوڑا سا کمزور ہیں۔ وہ ریون کلا کے طلباء کی دیکھ بھال کرنے کیلئے جانے کی ضد کر رہے تھے اور ایک مرگ خور مارا گیا ہے۔ وہ اس جادوئی وار کی زد میں آ کر ہلاک ہو گیا جو سنہری بالوں قد آور مرگ خور کی چھڑی سے بے ہنگم میں انداز میں نکل کر پھیلے ہوئے تھے......ہیری! اگر ہمارے پاس تمہارا سعادتیال موجود نہ ہوتا تو مجھے لگتا ہے کہ ہم سب ہی مر گئے ہوتے مگر اس مرکب کی خوش قسمتی کی وجہ سے ہر جادوئی وار ہمارے قریب سے نکل کر ضائع ہوتا چلا گیا......''

وہ لوگ ہسپتال کے پاس پہنچ گئے۔ دروازہ کھلنے پر ہیری نے دیکھا کہ نیول دروازے کے قریبی پلنگ پر لیٹا ہوا سو رہا تھا۔ رون، ہرمائنی، لونا، ٹونکس اور لوپن وارڈ کے دور والے کنارے پر موجود ایک پلنگ کے گرد جمع تھے۔ دروازہ کھلنے کی آواز سن کر انہوں نے سر گھما کر اس کی طرف دیکھا۔ ہرمائنی بھاگتی ہوئی ہیری کے پاس پہنچ گئی اور بے اختیار اس کے گلے لگ گئی۔ لوپن بھی پریشان دکھائی دے رہے تھے، وہ بوجھل قدموں کے ساتھ اس کی طرف بڑھے۔

''تم ٹھیک ہو ہیری؟''

''میں ٹھیک ہوں......بل اب کیسا ہے؟''

کسی نے کوئی جواب نہیں دیا۔ ہیری نے ہرمائنی کے کندھے کے اوپر سے دیکھا۔ اسے بل کے تکیے پر ایسا چہرہ دکھائی دیا جسے وہ پہچان نہیں پایا تھا۔ وہ چہرہ اتنا بری طرح سے مسخ ہو چکا تھا کہ نہایت بدصورت دکھائی دے رہا تھا۔ میڈم پامفری بڑبڑاتے ہوئے اس

کے زخموں پر سبز رنگت والا مرہم لگا رہی تھیں۔ ہیری کو یاد آیا کہ سنیپ نے ملفوائے کے' کھڑ کھدرتم' والے زخموں کو اپنی چھڑی سے کتنی آسانی سے ٹھیک کر لیا تھا......

''کیا آپ کسی سحر یا جادوئی کلمے کی مدد سے ان زخموں کو ٹھیک نہیں کر سکتی ہیں؟'' ہیری نے میڈم پامفری سے دریافت کیا۔

''ان پر کوئی جادو کام نہیں کرتا ہے۔'' میڈم پامفری نے درشت لہجے میں کہا۔ ''میں جتنا جانتی ہوں، وہ سب آزما کر دیکھ چکی ہوں مگر بھیڑیائی انسان کے کاٹے کا کوئی علاج ممکن نہیں ہے......''

''مگر اسے پورنماشی کی شب میں تو نہیں کاٹا گیا ہے؟'' رون نے تشویش بھرے لہجے میں کہا جو اپنے بھائی کے چہرے کو ایسے دیکھ رہا تھا کہ جیسے وہ صرف اس کے گھورنے سے ہی تندرست ہو جائے گا۔ ''گرے بیک نے اپنا بہروپ تو نہیں بدلا تھا، اس لئے یقینی طور پر بل...... اصلی بھیڑیائی انسان نہیں بن......''

اس نے لوپن کی طرف امید بھری نظروں کے ساتھ دیکھا۔

''نہیں...... مجھے نہیں محسوس ہوتا ہے کہ بل اصلی بھیڑیائی انسان بن پائے گا۔'' لوپن نے جلدی سے کہا۔ ''مگر اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اس میں کوئی علامت نمودار نہیں ہوگی۔ یہ نحوست زدہ زخم ہیں۔ یہ شاید کبھی بھی پوری طرح مندمل نہیں ہو پائیں گے...... اور اس کے بعد بل میں بھیڑیئے جیسی کچھ خصوصیات تو آ ہی جائیں گی......''

''شاید ڈمبل ڈور کوئی ایسی چیز جانتے ہوں گے جو کام آ پائے۔ وہ کہاں ہیں؟...... بل ڈمبل ڈور کی ہدایت پر یہاں آیا تھا اور مرگ خوروں سے بھڑا تھا۔ ڈمبل ڈور کو اس کا دھیان رکھنا ہوگا۔ وہ اسے اس حالت میں نہیں چھوڑ سکتے......'' رون بولا۔

''رون...... ڈمبل ڈور مر چکے ہیں......'' جینی نے آہستگی سے بتایا۔

''نہیں...... ایسا نہیں ہو سکتا!'' لوپن کے منہ سے کراہ بھری آواز نکلی۔ انہوں نے جینی اور ہیری کی طرف تشویش بھری نظروں سے دیکھا جیسے امید کر رہے ہوں کہ ہیری اس بات کی تردید کر دے گا مگر جب ہیری نے ایسا نہیں کیا تو لوپن، بل کے پلنگ کے قریبی کرسی پر نڈھال ہو کر لڑھک گئے اور انہوں نے اپنے چہرے کو دونوں ہاتھوں کے پیچھے چھپا لیا۔ ہیری نے پہلے کبھی لوپن کو اس طرح نڈھال اور پژمردہ نہیں دیکھا تھا۔ اسے محسوس ہوا کہ جیسے وہ کسی مقدس معاملے میں دخل دینے کی گستاخی کر رہا ہو۔ اس نے مڑ کر رون سے نگاہ ملائی اور آنکھوں ہی آنکھوں میں اس نے جینی کی بات کی تصدیق کر دی......

''وہ کیسے مر گئے؟'' ٹونکس نے بدحواسی کے عالم میں سرگوشی کی۔ ''یہ کیسے ہوا؟''

''سنیپ نے انہیں مار ڈالا......'' ہیری نے غصیلے لہجے میں کہا۔ ''میں وہیں تھا، میں نے یہ سب منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔ ہم لوگ فلکیاتی دوربینوں والے مینار پر لوٹے تھے کیونکہ وہیں پر تاریکی کا نشان بنا ہوا دکھائی دے رہا تھا...... ڈمبل ڈور کافی کمزور تھے، نقاہت کی وجہ سے وہ بیمار ہو گئے تھے مگر مجھے لگتا ہے کہ جب ہمیں سیڑھیوں پر قدموں کی آہٹ سنائی دی تو وہ سمجھ گئے کہ یہ محض چال

تھی۔انہوں نے مجھے جادوئی سحر سے منجمد کرڈالا۔ میں کچھ بھی نہیں کرسکتا تھا کیونکہ میں تو غیبی چوغے کے نیچے چھپا ہوا تھا......اور پھر ملفوائے دروازے سے وہاں پہنچ گیا اور اس نے انہیں پل بھر میں نہتا کرڈالا......''

ہرمائنی نے جلدی سے اپنے ہاتھ منہ پر رکھ لئے اور رون کراہنے لگا۔لونا کا منہ کانپنے لگا۔

''پھر مرگ خور بھی وہاں آ گئے......اور ان کے بعد سنیپ وہاں آیا......اور سنیپ نے یہ کام کر دیا......ایکو داسم......جھٹ کٹ موت......'' ہیری آگے کچھ نہیں بول پایا۔

میڈم پامفری کا ضبط کا بند ٹوٹ گیا اور وہ ہچکیاں لے کر رونے لگیں۔کسی نے ان کی طرف ذرا بھی توجہ نہیں دی۔صرف جینی سرگوشی نما لہجے میں بولی۔''ششش......یہ آواز سنو!''

تھوک نگلتے ہوئے میڈم پامفری نے اپنے منہ پر انگلیاں رکھ لیں اور ان کی آنکھیں پھیلتی چلی گئیں۔باہر اندھیرے میں کہیں پر فاکس نامی ققنس نے غمگین سر میں کوئی نغمہ چھیڑ رکھا تھا۔ہیری نے اتنا دردناک اور روح جھنجوڑنے والا دُکھی نغمہ پہلے کبھی نہیں سنا تھا۔ ہیری کو محسوس ہوا جیسے اسے ققنس کے نغمے کے بارے میں پہلے بھی احساس ہو چکا تھا کہ یہ اس کے باہر نہیں بلکہ اس کے وجود کی اندر کی گہرائیوں سے نکل رہا تھا۔یہ اس کی دُکھ بھری گریہ وزاری تھی، جو جادو سے نغمے کے روپ میں بدل چکی تھی اور کھلے وسیع میدان کے پار اور سکول کی کھڑکیوں سے اندر گونجتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔ققنس اپنے مالک کی موت پر نوحہ گا رہا تھا۔

اسے معلوم نہیں تھا کہ وہ لوگ کتنی دیر تک اس المناک نغمے کے سحر میں مبتلا رہے تھے، نہ ہی اسے یہ معلوم تھا کہ اسے سننے کے بعد ان کے دل میں درد تھوڑا کم کیونکر ہو گیا تھا؟ بہر حال، ایسا لگا جیسے کافی مدت کے بعد ہسپتال کا دروازہ کھلا ہو اور پروفیسر میک گوناگل وارڈ میں داخل ہوئی ہوں۔باقی سب لوگوں کی طرح ان کے بدن پر بھی کچھ دیر پہلے ہونے والی جنگ کے آثار نمایاں دکھائی دے رہے تھے۔ان کے چہرے پر خراشیں تھیں اور ان کا چوغہ کئی جگہ سے پھٹ چکا تھا۔

''ماؤلی اور آرتھر آرہے ہیں۔'' انہوں نے بتایا۔جس سے نغمے کی تان ٹوٹ گئی اور جادو زائل ہوتا ہوا محسوس ہوا۔سب لوگ یوں بیدار ہو گئے جیسے خوابیدہ کیفیت سے باہر آئے ہوں۔وہ بل کو دیکھنے کیلئے اپنی آنکھیں مسلنے کیلئے، اپنے سر ہلانے کیلئے مڑیں۔

''ہیری! کیا ہوا تھا؟ ہیگرڈ کے مطابق تم پروفیسر ڈمبل ڈور کے ساتھ تھے، جب وہ...... جب وہ سب ہوا تھا۔وہ کہتا ہے کہ پروفیسر سنیپ اس معاملے میں شامل تھے......؟''

''سنیپ نے پروفیسر ڈمبل ڈور کو ہلاک کرڈالا......''

پروفیسر میک گوناگل نے ایک لمحے تک اسے عجیب نظروں سے گھورا پھر وہ خطرناک انداز سے لہرائیں۔میڈم پامفری، جواب تھوڑی سنبھل چکی تھیں، تیزی سے اُٹھ کر آگے کی طرف لپکیں اور انہوں نے ہوا میں سے ایک کرسی نمودار کرکے پروفیسر میک گوناگل کے نیچے رکھ دی۔

''سنیپ......؟'' پروفیسر میک گوناگل نے آہستگی کے ساتھ کرسی پر گرتے ہوئے کہا۔ ''ہم سب حیران تھے......مگر وہ ہمیشہ...... سنیپ......بھروسہ کرتے تھے...... مجھے یقین نہیں ہو رہا ہے۔''

''سنیپ بہت قابل اور ماہر جادوگر تھا خصوصاً جذب پوشیدی کے معاملے میں۔'' لوپن نے آہستگی سے کہا۔ ان کی آواز میں بے حد تلخی جھلک رہی تھی۔ ''ہم ہمیشہ سے ہی یہ بات جانتے تھے۔''

''مگر ڈمبل ڈور کو بھرپور اعتماد تھا کہ وہ ہماری جانب ہیں۔'' ٹونکس نے سرگوشی نما لہجے میں کہا۔ ''مجھے ہمیشہ یہی محسوس ہوتا تھا کہ ڈمبل ڈور سنیپ کے بارے میں ایسا کچھ جانتے ہوں گے جو ہم نہیں جانتے تھے......''

''وہ ہمیشہ ہی ایسا اشارہ دیتے تھے کہ ان کے سنیپ پر اعتماد کرنے کی کوئی خاص وجہ موجود ہے۔'' پروفیسر میک گوناگل نے کہا جو اب چوخانے کے کناروں والے رومال سے اپنی بھیگی آنکھیں کے کونے پونچھ رہی تھیں۔ ''میرا کہنے کا مطلب ہے کہ......سنیپ کے ماضی کو دیکھتے ہوئے......ظاہر ہے لوگوں کو ہمیشہ ہی اس پر شک رہتا تھا......مگر ڈمبل ڈور نے مجھے صاف لفظوں میں بتا دیا تھا کہ سنیپ کی پشیمانی بالکل حقیقی ہے......وہ اس کے خلاف ایک لفظ بھی سننے کو تیار نہیں تھے......''

''میں یہ ہمیشہ جاننا چاہوں گی کہ سنیپ نے انہیں اعتماد دلانے کیلئے آخر کہا کیا تھا؟'' ٹونکس نے الجھے ہوئے انداز میں کہا۔

''میں جانتا ہوں!'' ہیری نے اچانک کہا، وہ سب مڑ کر اسے گھورنے لگے۔ ''سنیپ نے ہی والڈی مورٹ کو پیش گوئی والی اطلاع دی جس کی وجہ سے والڈی مورٹ میرے ماں باپ کو قتل کرنے کیلئے نکل کھڑا ہوا۔ پھر سنیپ نے ڈمبل ڈور سے کہا کہ اسے یہ احساس نہیں تھا کہ اس نے لاعلمی میں کیا کر ڈالا ہے۔ اس نے کہا کہ اسے واقعی اپنی اس حرکت پر افسوس ہے کہ اس نے یہ کام کیا ہے۔ اسے افسوس ہے کہ وہ دونوں مر چکے ہیں......''

''اور ڈمبل ڈور نے اس کی اس بات پر یقین کر لیا؟'' لوپن نے حیرانگی سے کہا۔ ''ڈمبل ڈور نے اس کی بات پر بھروسہ کر لیا کہ سنیپ کو جیمس کی موت پر افسوس ہے؟ سنیپ تو جیمس سے سخت نفرت کرتا تھا......''

''اور اسے میری ماں کی بھی کوئی پرواہ نہیں تھی کیونکہ وہ ماگلو خاندان میں پیدا ہوئی تھیں۔ اس نے انہیں 'بدذات' کہا تھا......'' ہیری تلخی سے غراتے ہوئے بولا۔

کسی نے بھی ہیری سے یہ سوال نہیں کیا کہ اسے یہ بات کیسے معلوم ہوئی تھی؟ وہ سب دہشت اور صدمے کا شکار تھے اور جو کچھ رونما ہو چکا تھا اس کی بھیانک سچائی کو ہضم کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔

''یہ سب میری غلطی ہے۔'' پروفیسر میک گوناگل نے اچانک کہا۔ وہ پریشان دکھائی دے رہی تھیں اور اپنے رومال کو ہاتھوں میں مروڑ رہی تھیں۔ ''میری غلطی......میں نے ہی فلٹ وک کو آج رات سنیپ کو بلانے کیلئے بھیجا تھا۔ میں نے اسے دراصل اپنی مدد کیلئے بلوایا تھا۔ اگر میں نے سنیپ کو اس واقعے کی خبر نہ کی ہوتی تو وہ کبھی بھی مرگ خوروں کا ساتھ نہیں دے سکتے تھے۔ مجھے معلوم نہیں ہے کہ

فلٹ وک کے بتانے سے قبل اسے مرگ خوروں کے آنے کی اطلاع تھی۔ مجھے نہیں لگتا کہ اسے یہ پہلے سے معلوم تھا کہ مرگ خور آج رات آ رہے ہیں......''

''یہ تمہاری غلطی نہیں ہے، منروا!'' لوپن درشت لہجے میں بولے۔ ''ہم سب کو مزید کمک کی ضرورت تھی، اور ساتھیوں کی ضرورت تھی۔ ہم یہ سوچ کر خوش ہو رہے تھے کہ سنیپ آ رہا ہے......''

''تو کیا جب وہ لڑنے کیلئے میدان میں اترا تو وہ فوراً مرگ خوروں کے ساتھ مل گیا؟'' ہیری نے پوچھا جو سنیپ کے دوغلے پن اور بدنامی کا پورا خلاصہ سننا چاہتا تھا تاکہ اس سے نفرت کرنے کی مضبوط وجہ تقویت پا سکے اور انتقام لینے کا فیصلہ کر سکے......

''مجھے معلوم نہیں کہ یہ سب کیسے ہوا؟'' پروفیسر میک گوناگل بے چینی سے پہلو بدلتے ہوئے کہا۔ ''یہ کافی الجھا دینے والی بات ہے......ڈمبل ڈور نے ہم سے کہا تھا کہ وہ کچھ گھنٹوں کیلئے سکول چھوڑ کر جا رہے ہیں اور ہمیں احتیاط کے طور پر راہداریوں کی نگرانی کرنا ہوگی......ریمس، بل اور نمفاڈورا ہمارے ساتھ دینے والے تھے......ہم نے نگرانی کی۔ سب کچھ ٹھیک ٹھاک محسوس ہو رہا تھا۔ سکول سے باہر جانے والے تمام خفیہ راستوں پر نظر رکھی جا رہی تھی۔ ہم جانتے تھے کہ کوئی اُڑ کر اندر نہیں پہنچ سکتا۔ سکول کے ہر آمد و رفت راستے پر رکاوٹی سحر کا حصار تھا۔ میں اب بھی جان نہیں پائی کہ مرگ خور آخر اندر کیسے آ گئے......؟''

''میں جانتا ہوں۔'' ہیری نے کہا اور خفیہ حاجتی کمرے میں اوجھل ہونے والی الماری، اس کی جڑواں الماری اور ان کے درمیان تشکیل پانے والے جادوئی راستے کے بارے میں سب کچھ بتا دیا۔ ''وہ لوگ دراصل خفیہ حاجتی کمرے کے راستے سکول میں داخل ہوئے تھے......''

غصیلے انداز میں اس نے رون اور ہرمائنی کی طرف نگاہ ڈالی جو پورا سال اس کی مخالفت کرتے رہے تھے، اب وہ دونوں سہمے ہوئے اور تباہ حال دکھائی دے رہے تھے۔

''مجھ سے چوک ہوگئی تھی، ہیری!'' رون نے اُداسی بھرے لہجے میں کہا۔ ''ہم نے وہی کیا تھا جو تم نے کہا تھا۔ ہم نے نقشے میں دیکھا اور جب ہمیں ملفوائے کہیں دکھائی نہیں دیا تو ہم نے سوچا کہ وہ حاجتی کمرے میں ہی ہوگا، اس لئے میں، جینی اور نیول اس پر نگرانی کرنے لگے......مگر ملفوائے ہمارے بالکل قریب سے نکل گیا......''

''جب ہمیں پہرہ دیتے دیتے تقریباً ایک گھنٹہ ہو گیا تھا تب وہ کمرے سے باہر نکلا۔'' جینی نے مزید بتایا۔ ''وہ بالکل تنہا تھا اور اسے خوفناک خشک سکڑے ہوئے ہاتھ کو پکڑے ہوئے تھا......''

''وہی ہاتھ جو دست مقدس کہلاتا ہے۔'' رون نے کہا۔ ''یاد ہے، وہ ہاتھ صرف پکڑنے والے کو ہی روشنی دکھاتا ہے؟''

''خیر!'' جینی نے آگے کہا۔ ''وہ یقیناً یہ جائزہ لے رہا ہوگا کہ مرگ خوروں کو باہر نکالنے کیلئے راستہ صاف ہے یا نہیں کیونکہ ہمیں دیکھتے ہی اس نے ہوا میں کچھ اچھال دیا جس سے راہداری میں گھپ اندھیرا پھیل گیا تھا......''

''سنکونا درخت کی چھال کا اندھیرا سفوف!'' رون نے تلخی سے کہا۔ ''اسے فریڈ اور جارج کی دکان سے خریدا گیا تھا۔ میں ان سے اس بارے میں شکایت کروں گا کہ وہ اپنا سامان کیسے کیسے لوگوں کو فروخت کرتے ہیں......؟''

''ہم نے ہر چیز آزما کر دیکھی، اجالے والا جادوئی کلمہ، اندھیرا پاٹنے والا جادوئی کلمہ۔'' جینی نے تاسف بھرے لہجے میں کہا۔ ''کوئی بھی چیز اس اندھیرے کو ہٹا نہیں پائی۔ ہم بس ٹٹولتے ہوئے اس راہداری سے باہر نکل سکتے تھے اور اس دوران اہمیں اپنے قریب سے کئی لوگوں کے تیزی سے جاتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ ظاہر ہے کہ ملفوائے کو دستِ مقدس کے باعث دکھائی دے رہا تھا اور وہ انہیں راہ دکھا رہا تھا مگر ہم کوئی وار مارنے کی ہمت نہیں کر سکتے تھے کیونکہ ہمیں خدشہ تھا کہ وہ ہمارے ہی کسی ساتھی کو نہ لگ جائے۔ جب تک ہم روشنی والی دوسری راہداری میں پہنچے تو وہ لوگ جا چکے تھے......''

''خوش قسمتی سے رون، جینی اور نیول قریباً فوری طور پر ہی ہم سے ٹکرا گئے۔'' لوپن نے بھرائی ہوئی آواز میں بتایا۔ ''انہوں نے ہمیں یہ نئی بات بتا دی کہ کیا ہوا تھا؟ ہم نے چند ہی منٹوں میں مرگ خوروں کو اپنے نرغے میں لے لیا جو فلکیاتی مینار کی طرف جانے والی راہداری میں بڑھ رہے تھے۔ یہ عیاں تھا کہ ملفوائے کو نگرانی کیلئے اور لوگوں کے وہاں ہونے کی امید نہیں تھی۔ چاہے جو بھی ہو...... ایسا لگتا تھا کہ اس کا سنکونا درخت کی چھال والا سفوف ختم ہو گیا تھا۔ لڑائی شروع ہو گئی، وہ سب بکھر گئے اور ہم نے ان کا تعاقب کیا۔ ان میں سے ایک مرگ خور گبن بھاگ کر مینار والی سیڑھیاں چڑھنے لگا۔

''یقیناً تاریکی کا نشان نمودار کرنے کیلئے......'' ھیری نے کہا۔

''ہاں! شاید اسی کیلئے۔ انہوں نے حاجتی کمرے سے نکلنے سے پہلے ہی یہ منصوبہ بنا لیا ہوگا۔'' لوپن نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ''مگر میرا خیال نہیں ہے کہ گبن کو وہاں پر تنہا ٹھہر کر ڈمبل ڈور کا انتظار کرنے کا خیال پسند آیا تھا کیونکہ وہ کچھ ہی لمحات بعد نیچے بھاگتا ہوا آیا اور دوبارہ لڑائی میں شامل ہو گیا۔ ایک جان لیوا جادوئی وار نے اس کا کام تمام کر دیا، جس سے میں بمشکل بچ پایا تھا۔''

''جب رون، جینی اور نیول حاجتی کمرے پر نگرانی کر رہے تھے تو تم کہاں تھی؟'' ھیری نے گردن گھما کر ہرمائنی کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''سنیپ کے دفتر کے باہر!'' ہرمائنی نے سرگوشی نما لہجے میں کہا اور اس کی آنکھوں میں آنسو چمکنے لگے۔ ''لونا کے ساتھ......ہم کئی گھنٹوں تک باہر کھڑے رہے مگر کچھ نہیں ہوا...... ہم یہ نہیں جانتے تھے کہ اوپر کیا ہو رہا تھا؟ نقشہ رون کے پاس تھا......قریباً نصف رات ہو چکی تھی، اسی وقت پروفیسر فلٹ وک بھاگتے ہوئے تہہ خانے میں آئے۔ وہ سکول میں مرگ خوروں کے گھس آنے کے بارے میں چیخ چیخ کر بتا رہے تھے۔ مجھے اندازہ نہیں ہے کہ انہوں نے ہماری طرف توجہ دی ہو کہ میں اور لونا بھی وہاں موجود تھیں۔ وہ تو سنیپ کے دفتر میں داخل ہوئے اور ہم نے انہیں یہ کہتے ہوئے سنا کہ سنیپ کو ان کے ساتھ چل کر مرگ خوروں کے خلاف مدد کرنا ہے۔ پھر ہمیں ایک زوردار سامان گرنے کی سی آواز سنائی دی اور سنیپ جلدی سے اپنے دفتر میں سے باہر نکلے، انہوں نے ہمیں دیکھا اور......

اور......''

''اور کیا......؟'' ہیری نے اسے مزید بتانے کیلئے زور ڈالا۔

''میں کتنی احمق تھی ہیری!'' ہرمائنی نے جلدی سے کسمساہٹ جیسے انداز میں کہا۔ ''سنیپ نے کہا کہ پروفیسر فلٹ وک گر گئے ہیں اور ہمیں جا کر انہیں سنبھالنا چاہئے جبکہ وہ......وہ مرگ خوروں سے بھڑنے کیلئے جا رہے ہیں......''

اس نے اپنا چہرہ ندامت سے اپنے دونوں ہاتھوں میں چھپا لیا اور اپنی انگلیوں کے درمیان سے بولتی رہی، جس سے اس کی آواز دبی سی سنائی دے رہی تھی۔

''ہم سنیپ کے دفتر میں یہ دیکھنے کیلئے گئے کہ کیا ہم پروفیسر فلٹ وک کی مدد کر سکتے ہیں؟ وہاں پہنچ کر ہم نے دیکھا کہ وہ فرش پر بیہوش پڑے تھے......اور اوہ......اب یہ کتنا واضح دکھائی دے رہا ہے کہ سنیپ نے پروفیسر فلٹ وک کو ششدر کر دیا ہوگا؟ مگر اس وقت ہمیں اس بات کا ذرا بھی احساس نہیں ہو پایا۔ ہیری! ہمیں اس بات کا احساس نہیں ہوا۔ ہم نے سنیپ کو بآسانی وہاں سے نکل جانے دیا......''

''یہ تمہاری غلطی نہیں ہے!'' لوپن نے تلخی سے کہا۔ ''ہرمائنی! اگر تم نے سنیپ کی بات نہ مانی ہوتی اور اس کی راہ میں نہ ہٹی ہوتی تو شاید اس نے تمہیں اور لونا کو بھی ہلاک کر دیا ہوتا......''

''پھر وہ بالائی منزل کی طرف بھاگا۔'' ہیری نے کہا اور تخیل کی آنکھ سے دیکھا کہ سنیپ سنگ مرمر کی سڑھیوں پر چڑھتا ہوا اوپر جا رہا ہے۔ تخیل کی آنکھ سے ہیری نے یہ بھی دیکھا کہ سنیپ کے سیاہ چوغے کے کنارے ہمیشہ کی طرح ہوا میں عقبی جانب لہرا رہے تھے اور اوپر جاتے ہوئے وہ اپنے چوغے کے اندر سے اپنی چھڑی نکال رہا ہے۔ ''اور وہ اس مقام پر پہنچ گیا جہاں لڑائی چل رہی تھی......؟''

''ہم لوگ کافی مشکل میں پھنس چکے تھے، ہم مرگ خوروں کے مقابلے میں پسپا ہو رہے تھے۔'' ٹونکس نے دھیمی آواز میں کہا۔ ''گبن ہلاک ہو چکا تھا مگر باقی مرگ خور آخری دم تک لڑنے مرنے کیلئے تیار دکھائی دے رہے تھے۔ نیول زخمی ہو چکا تھا، بل گرے بیک کے ہاتھوں نوچ چکا تھا......گھپ اندھیرا تھا...... جادوئی وار آوارہ چنگاریوں کی طرح ہر طرف اُڑ رہے تھے......ملفوائے لڑکا غائب ہو چکا تھا۔ وہ شاید بھاگ کر مینار پر جانے والی سیڑھیوں پر چڑھ گیا ہوگا......پھر اس کے پیچھے کچھ مرگ خور بھی بھاگ کھڑے ہوئے مگر ان میں سے ایک نے کسی طرح کے سحر سے سیڑھیوں کا راستہ بند ڈالا تھا......نیول اب اس طرف بھاگا تو اس رکاوٹ سے ٹکرا کر اچھل کر پیچھے کی طرف گر گیا......''

''ہم میں سے کوئی بھی اس رکاوٹ کو عبور نہیں کر پایا۔'' رون نے کہا۔ ''اور وہ قد آور مرگ خور ہر طرف جادوئی واروں کی بوچھاڑ کئے ہوئے تھا جو دیواروں سے ٹکرا کر ہم سے کچھ ہی انچ کے فاصلے سے دور نکل رہے تھے......''

''اور پھر سنیپ وہاں پہنچا۔'' ٹونکس نے آہ بھر کر کہا۔ ''اور ذرا سی دیر میں......''

''میں نے اسے اپنی طرف بھاگتے ہوئے دیکھا تھا مگر اس قد آور مرگ خور نے اس کے فوراً بعد مجھ پر جادوئی وار مار دیا۔ مجھے جھکنا پڑا جس سے میرا دھیان بھٹک گیا......''

''میں نے اسے نادیدہ ستون میں سے سیدھے اوپر جاتے ہوئے دیکھا۔ ایسا لگا تھا جیسے کوئی رکاوٹی ستون تھا ہی نہیں۔ میں نے اس کے تعاقب میں جانے کی کوشش کی مگر میں نیول کی طرح الٹ کر پیچھے گر گیا......''

''اسے کوئی ایسا جادوئی کلمہ آتا ہوگا جو ہم نہیں جانتے ہیں۔'' میک گوناگل نے آہستگی سے کہا۔ ''بالآخر...... وہ تاریک جادو سے تحفظ کے فن کا استاد تھا...... مجھے تو بس یہی محسوس ہوا تھا کہ وہ مرگ خوروں کے پیچھے بھاگنے کی جلدی میں تھا جو بچ کر مینار میں پہنچ گئے تھے......''

''بالکل...... وہ جلدی میں ہی تو تھا......'' ہیری نے طیش کے عالم میں غراتے ہوئے کہا۔ ''مگر انہیں روکنے کیلئے نہیں بلکہ ان کی مدد کرنے کیلئے...... اور میں پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ اس نادیدہ ستون کو پار کرنے کیلئے کلائی پر تاریکی کا نشان ہونا ضروری ہو گا...... تو اس کے واپس لوٹنے کے بعد کیا ہوا تھا؟''

''قد آور مرگ خور نے اسی لمحے ایک وار مارا جس سے آدھی چھت گر گئی اور اس کی وجہ سے وہ نادیدہ ستون بھی غائب ہو گیا جو سیڑھیوں کی بندش بنائے ہوئے تھا۔'' لوپن نے کہا۔ ''ہم سب آگے کی طرف بھاگ کھڑے ہوئے...... میرا کہنے کا مطلب ہے کہ ہم میں سے جو لوگ بھی ابھی تک اپنے پیروں پر سلامت کھڑے تھے، وہ دوڑے۔ اس کے بعد سنیپ اور وہ لڑکا دھول میں سے باہر نکلے۔ ظاہر ہے کہ ہم میں سے کسی نے بھی اس پر حملہ نہیں کیا......''

''ہم نے اسے بآسانی نکل جانے دیا۔'' ٹونکس نے کھوکھلی آواز میں کہا۔ ''ہم نے سوچا کہ مرگ خور ان کا تعاقب کر رہے تھے اور پھر باقی مرگ خور اور گرے بیک نیچے لوٹ آئے اور انہوں نے ہمارے ساتھ لڑائی دوبارہ شروع کر دی۔ مجھے محسوس ہوا کہ سنیپ چیخ کر کچھ کہہ رہا تھا مگر مجھے معلوم نہیں کہ اس نے کیا کہا تھا؟......''

''اس نے چیخ کر کہا تھا کہ کام پورا ہو گیا......'' ہیری نے کہا۔ ''وہ جو کام کرنا چاہتا تھا، وہ اس نے انجام دے ڈالا تھا......''

وہ سب لوگ خاموش ہو گئے۔ فاکس کا نوحہ اب بھی باہر کے اندھیرے میدان میں گونجتا ہوا سنائی دے رہا تھا۔ جب نغمہ ہوا میں تیرتا ہوا ہر طرف پھیل رہا تھا تو ہیری کے ذہن میں عجیب سے خیالات عود کر آئے...... کیا اب تک انہوں نے ڈمبل ڈور کے لاشے کو مینار کے نیچے سے ہٹا دیا ہوگا؟ اب کیا ہوگا؟ انہیں کہاں دفنایا جائے گا؟ اس نے اپنی جیب میں اپنی مٹھیاں بھینچ لیں۔ اسے دائیں ہاتھ پر نوکیلی پٹاری کی ٹھوس ہیئت کا احساس ہو رہا تھا۔

ہسپتال کا دروازہ تیزی سے کھلا، جس سے وہ سب چونک گئے۔ مسٹر ویزلی اور ان کی بیوی مسز ویزلی وارڈ میں دھڑ دھڑاتے ہوئے قدموں کے ساتھ داخل ہو رہے تھے۔ فلیور ڈیلاکور ٹھیک ان کے پیچھے تھی۔ اس کے خوبصورت چہرے پر خوف ہراس چھایا ہوا

تھا۔

’’اوہ ماؤلی......آرتھر......!‘‘ پروفیسر میک گوناگل نے اچھلتے ہوئے کہا اور وہ تیزی سے ان کی طرف لپکیں۔ ’’مجھے بے حد افسوس ہے......‘‘

’’بل......‘‘ مسز ویزلی نے بہت آہستگی سے کہا اور وہ پروفیسر میک گوناگل کے قریب سے تیزی سے نکل گئیں۔ جب انہوں نے بل کا مسخ شدہ چہرہ دیکھا تو ان کے منہ سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔ ’’اوہ......بل......‘‘

لوپن اور ٹونکس تیزی سے اُٹھ کر پیچھے ہٹ گئے تاکہ آرتھر اور مسز ویزلی، بل کے پلنگ کے قریب پہنچ سکیں۔ مسز ویزلی ممتا کے جوش میں اپنے بیٹے کے اوپر جھکیں اور اپنے کپکپاتے ہوئے ہونٹ اس کے لہولہان ماتھے پر رکھ دیئے۔

’’آپ نے بتایا تھا کہ گرے بیک نے اس پر حملہ کیا تھا؟‘‘ مسٹر ویزلی نے پروفیسر میک گوناگل کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ ’’مگر اس وقت گرے بیک نے بہروپ نہیں بدلا تھا، تو اس کا کیا مطلب ہے؟......بل کو کیا ہوگا؟‘‘

’’ابھی ہم کچھ نہیں جانتے ہیں۔‘‘ پروفیسر میک گوناگل نے لوپن کی طرف امید بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

’’شاید کچھ علامتیں نمودار ہوں گی، آرتھر!‘‘ لوپن نے اُداسی سے کہا۔ ’’یہ ایک عجیب معاملہ ہے، بے جوڑ اور ممکنہ حد تک منفرد...... ہم نہیں جانتے ہیں کہ جب وہ بیدار ہوگا تو اس کا رویہ کیسا ہوگا؟......‘‘

مسز ویزلی نے میڈم پامفری سے بدبودار مرہم لیا اور بل کے زخموں پر لگانے لگیں۔

’’اور ڈمبل ڈور......؟‘‘ مسٹر ویزلی نے آہستگی سے کہا۔ ’’منروا! کیا یہ سچ ہے کہ......کیا وہ واقعی......؟‘‘

جب پروفیسر میک گوناگل نے اثبات میں سر ہلایا تو ہیری نے جینی کو اپنے پاس ہلتے ہوئے محسوس کیا۔ اس نے جینی کی طرف دیکھا۔ اس کی تھوڑی سکڑی ہوئی آنکھیں فلیور کے چہرے پر جمی ہوئی تھیں جو مبہوت نظروں سے بل کے چہرے کو دیکھے جا رہی تھی۔

’’اوہ! ڈمبل ڈور چلے گئے......‘‘ مسٹر ویزلی نے سرگوشی نما لہجے میں کہا مگر مسز ویزلی کی آنکھیں تو اپنے سب سے بڑے بیٹے پر جمی ہوئی تھیں۔ وہ سسکیاں لینے لگیں اور ان کے آنسو بل کے مسخ شدہ چہرے پر گرنے لگے۔

’’ظاہر ہے کہ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے کہ وہ کیسا دکھائی دیتا ہے...... یہ...... یہ دراصل کوئی اہم بات نہیں ہے......مگر وہ بہت ہی خوبصور نوجوان تھا...... ہمیشہ بہت خوبصورت......اور اس کی شادی ہو......ہونے والی تھی......‘‘

’’اس بات سے آپ کا کیا مطلب ہے؟‘‘ فلیور اچانک زور سے بولی۔ ’’آپ کا کیا مطلب ہے کہ اس کی شادی ہونے والی تھی؟‘‘

مسز ویزلی نے اپنا آنسوؤں سے بھیگا ہوا چہرہ اوپر اُٹھایا اور حیرانگی سے اس کی طرف دیکھا۔

’’دیکھو......صرف یہی......‘‘

''کیا آپ کو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ بل اب مجھ سے شادی نہیں کرنا چاہے گا؟'' فلیور نے پوچھا۔ ''آپ کا خیال ہے کہ ان زخموں کی وجہ سے وہ اب مجھ سے پیار نہیں کرے گا؟''

''نہیں......میرا مطلب یہ......''

''مگر وہ کرے گا۔'' فلیور نے کہا۔ وہ تن کر کھڑی ہوگئی اور اپنے چاندی جیسے بالوں کی لمبی چٹیا پیچھے کی طرف اچھال دی۔ ''بل مجھ سے پیار کرنا چھوڑ دے، یہ کسی بھیڑیائی انسان کے بس میں نہیں ہے......''

''ہاں! مجھے یقین ہے۔'' مسز ویزلی نے کہا۔ ''مگر میں نے سوچا شاید......اس صورتحال کو دیکھتے ہوئے......تم......''

''آپ نے سوچا تھا کہ میں اس سے شادی نہیں کرنا چاہوں گی؟ یا شاید آپ کو یہ امید تھی؟'' فلیور نے اپنے نتھنے پھیلاتے ہوئے کہا۔ ''مجھے اس بات کی کوئی پرواہ نہیں ہے کہ وہ کیسا دکھائی دیتا ہے؟ مجھے لگتا ہے کہ میری خوبصورتی ہی ہم دونوں کیلئے کافی ہے۔ یہ زخم اس بات کا ثبوت ہیں کہ میرا شوہر بہادر ہے اور میں اس سے شادی ضرور کروں گی۔'' اس نے غصیلے لہجے میں کہا اور مسز ویزلی کو پیچھے ہٹاتے ہوئے ان سے مرہم چھین لیا۔

مسز ویزلی گھبرا کر اپنے شوہر کے پہلو میں پہنچ گئیں اور فلیور کو بل کے زخم صاف کرتے ہوئے دیکھنے لگیں۔ ان کے چہرے پر بڑی عجیب سا تاثر پھیلا ہوا تھا۔ کسی نے بھی بیچ میں دخل اندازی نہیں کی۔ ہیری کی تو ملنے جلنے تک کی ہمت نہیں ہو رہی تھی۔ باقی سب کی طرح وہ کسی دھماکے کا انتظار کر رہا تھا۔

''ہماری نانی کی بہن موریل کے پاس ایک خوبصورت تاج ہے......اسے غوبلن نے بنایا ہے۔ میں انہیں منالوں گی کہ وہ شادی میں تمہیں پہننے کیلئے دے دیں۔ وہ بل سے بہت پیار کرتی ہیں۔ وہ تاج تمہارے بالوں میں نہایت شاندار سجے گا......''

''شکریہ!'' فلیور نے سخت لہجے میں کہا۔ ''مجھے یقین ہے کہ وہ واقعی خوبصورت ہوگا......''

اور پھر......ہیری کو یہ دکھائی نہیں دے پایا کہ یہ سب کیسے ہوگیا؟ دونوں عورتیں رونے لگیں اور ایک دوسرے کے گلے سے لپٹ گئیں۔ مکمل طور پر چکرائے ہوئے ہیری ان دونوں کی طرف دیکھے جا رہا تھا۔ جیسے اسے اس بات پر حیرانگی ہو رہی ہو کہ دُنیا دیوانی ہو چکی ہو۔ اس نے مڑ کر دیکھا۔ رون بھی ہیری جتنا ہی مبہوت دکھائی دے رہا تھا۔ ادھر جینی اور ہرمائنی نے بھی حیرت بھری نظریں اُن سے ملائیں۔

''تم نے دیکھا......'' ایک تناؤ بھری آواز خاموشی میں گونج اُٹھی۔ ٹونکس لوپن کی طرف غصیلے انداز سے دیکھ رہی تھی۔ ''وہ اب بھی اس سے شادی کرنا چاہتی ہے، بھلے ہی اسے بھیڑیائی انسان نے کاٹ لیا ہے، مگر اسے اس کی کوئی پرواہ نہیں ہے......''

''یہ الگ معاملہ ہے......'' لوپن نے تنک لہجے میں کہا۔ وہ اپنے ہونٹ بہت کم ہلا رہے تھے اور اچانک کافی مضطرب دکھائی دینے لگے تھے۔ ''بل مکمل بھیڑیائی انسان نہیں ہے، باقی معاملے بالکل......''

''مگر مجھے بھی پرواہ نہیں ہے...... مجھے بھی پرواہ نہیں ہے!'' ٹونکس نے لوپن کا گریبان پکڑ کر جھنجوڑتے ہوئے کہا۔ ''میں تمہیں یہ بات سینکڑوں بار بتا چکی ہوں......''

اور ہیری کے سامنے ٹونکس کا پشت بانی تخیل اور اس کے چوہے جیسی رنگت والے بالوں کی وجہ اچانک بالکل واضح ہو کر رہ گئی۔ وہ جان گیا کہ وہ کیوں ڈمبل ڈور کے پاس بھاگتی ہوئی آئی تھی جب اس نے یہ افواہ سنی کہ گرے بیک نے کسی پر حملہ کر دیا تھا تو وہ بے چین ہو گئی تھی۔ وہ سیریس ہرگز نہیں تھا جس سے ٹونکس محبت کرتی تھی......

''اور میں بھی تمہیں سینکڑوں بار بتا چکا ہوں۔'' لوپن نے اس سے نظریں چراتے ہوئے کہا۔ وہ فرش کی طرف دیکھے جا رہے تھے۔ ''کہ میں تمہارے لحاظ سے بہت بوڑھا...... بہت غریب......اور بہت خطرناک ہوں......''

''میں تو ہمیشہ سے کہہ رہی ہوں ریمس! تم اس معاملے میں حماقت کا اظہار کر رہے ہو۔'' مسز ویزلی نے فلیور کے کندھے کے اوپر سے کہا، جب انہوں نے اس کی پیٹھ تھپتھپائی۔

''میں کوئی حماقت نہیں کر رہا ہوں!'' لوپن نے کہا۔ ''ٹونکس کو کسی جوان اور مکمل انسان سے شادی کرنا چاہئے......''

''مگر وہ تم سے شادی کرنا چاہتی ہے!'' مسٹر ویزلی نے تھوڑا مسکراتے ہوئے کہا۔ ''اور ریمس! یہ ضروری تو نہیں کہ مکمل انسان ہمیشہ ہی مکمل ہی بنا رہے۔'' انہوں نے دُکھ بھری نظروں سے اپنے بیٹے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو ان کے درمیان میں بیہوش لیٹا ہوا تھا۔

''یہ اس طرح کے معاملے پر بحث کرنے کا وقت نہیں ہے۔'' لوپن نے باقی سب سے نظریں چراتے ہوئے کہا جب انہوں نے پہلو بدل کر سب کی طرف دیکھا۔ ''ڈمبل ڈور مر چکے ہیں اور ان کی تدفین کا معاملہ ابھی باقی ہے......''

''اس بات سے ڈمبل ڈور سے زیادہ خوشی کسی اور کو نہیں ہو گی کہ دُنیا میں محبت تھوڑی اور بڑھ گئی ہے۔'' پروفیسر میک گوناگل نے دھیمے لہجے میں کہا۔ اسی وقت ہسپتال کا دروازہ ایک بار پھر کھل گیا۔ ہیگرڈ دندناتا ہوا اندر داخل ہوا۔ ہیگرڈ کے چہرے کا وہ حصہ جو ڈاڑھی سے بغیر تھا، وہ نم آلود اور سوجا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ وہ آنسوؤں کے ساتھ کپکپا رہا تھا اور اس کے ہاتھوں میں ایک میز پوش جتنا بڑا دھاری دار رومال پکڑا ہوا تھا۔

''ہم نے...... ہم نے وہ کام کر دیا، پروفیسر!'' اس نے رندھی ہوئی آواز میں کہا۔ ''انہیں...... انہیں وہاں سے ہٹا دیا ہے۔ پروفیسر سپراؤٹ نے بچوں کو واپس بستروں پر بھیج دیا ہے۔ پروفیسر فلٹ وک لیٹے ہوئے ہیں مگر وہ کہتے ہیں کہ وہ کچھ دیر میں بالکل ٹھیک ہو جائیں گے اور پروفیسر سلگ ہارن کہتے ہیں کہ انہوں نے محکمے کو خبر کر دی ہے......''

''شکریہ ہیگرڈ!'' پروفیسر میک گوناگل نے یکایک کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور پلنگ کے گرد جمع افراد کی طرف مڑتے ہوئے بولیں۔ ''جب محکمے کے لوگ یہاں آئیں گے تو مجھے ان سے ملاقات کرنا ہو گی۔ ہیگرڈ! براہ کرم تمام فریقوں کے منتظمین سے کہہ

دو......سلگ ہارن سلے درن کی نمائندگی کر سکتے ہیں۔ میں چاہوں گی کہ تم بھی وہیں آ جاؤ...... میں محکمے والوں کی آمد سے قبل ان سب سے ضروری باتیں کرنا چاہتی ہوں......''

جب ہیگر ڈ سر ہلا کر مڑا اور پاؤں گھسیٹتا ہوا وارڈ سے باہر نکل گیا تو میک گوناگل نے ہیری کی طرف دیکھا۔ ''ان لوگوں سے ملنے سے پہلے میں تم سے فوری طور پر کچھ باتیں کرنا چاہوں گی، ہیری! میرے ساتھ چلو۔''

ہیری خاموشی سے کھڑا ہو گیا۔ وہ رون، ہرمائنی اور جینی سے بڑبڑا کر بولا۔ ''جلد ہی ملاقات ہوگی۔'' پھر وہ پروفیسر میک گوناگل کے پیچھے پیچھے وارڈ سے باہر نکل گیا۔ باہر راہداری ویران اور خاموش تھی۔ صرف کہیں دور سے آتی ہوئی ققنس کی درد بھری آواز سنائی دے رہی تھی۔ کئی منٹ بعد ہیری کو اس بات کا احساس ہوا کہ وہ پروفیسر میک گوناگل کے نہیں، بلکہ پروفیسر ڈمبل ڈور کے دفتر کی طرف جا رہے تھے۔ کچھ سیکنڈ بعد اسے یہ یاد آ گیا کہ ظاہر ہے کہ وہ سکول کی ڈپٹی ہیڈ مسٹرس تھیں......اس لئے اب وہ ہیڈ مسٹرس بن گئی ہیں......اس لئے میزاب والے عفریت کا دفتر اب ان کا ہی دفتر تھا......

خاموشی کے ساتھ وہ متحرک بل دار سیڑھیوں پر چڑھ گئے اور دائروی شکل والی سیڑھیوں میں داخل ہو گئے۔ وہ نہیں جانتا تھا کہ اسے کیا امید تھی کہ دفتر سیاہ پردوں سے ڈھانپا گیا ہوگا یا پھر ڈمبل ڈور کا بے جان لاشہ وہاں پڑا ہوگا؟ سچ تو یہ تھا کہ دفتر قریباً ویسا ہی تھا جیسا وہ چند گھنٹے پہلے ڈمبل ڈور کے ہمراہ جاتے ہوئے چھوڑ کر گیا تھا۔ چاندی جیسے نقرئی آلات منقش تپائی پر دھواں اگل رہے تھے۔ گری فنڈر کی تلوار عقبی شلف پر رکھی ہوئی تھی مگر اب فاکس نامی ققنس کا سٹینڈ خالی پڑا تھا۔ وہ اب بھی وسیع میدان کی اونچائیوں پر گریہ و زاری کر رہا تھا۔ ہوگورٹس کے سابقہ وفات پا چکے ہیڈ ماسٹروں اور ہیڈ مسٹرسوں کی تصویروں کی قطار میں ایک اور نئی تصویر شامل ہو چکی تھی......ڈمبل ڈور میز کے اوپر ایک سنہرے فریم میں آرام کر رہے تھے، ان کی نصف چاند کی شکل والی عینک ان کی خمدار ناک کے اوپر سجا ہوا تھا۔ وہ بے حد مطمئن اور پرسکون دکھائی دے رہے تھے۔

اس تصویر پر ایک نظر ڈالنے کے بعد پروفیسر میک گوناگل نے ایک عجیب حرکت کی، جیسے وہ خود کو مضبوط کر رہی ہوں پھر انہوں نے میز پر گھوم کر ہیری کی طرف دیکھا۔ ان کا چہرہ تنا ہوا تھا اور اس پر جھریاں نمایاں دکھائی دے رہی تھیں۔

''ہیری!'' انہوں نے پوچھا۔ ''میں یہ جاننا چاہوں گی کہ تم اور ڈمبل ڈور سکول سے باہر کہاں گئے تھے اور کیا کرنے گئے تھے؟''

''یہ بات میں آپ کو نہیں بتا سکتا، پروفیسر!'' ہیری نے کہا۔ اسے اس سوال کی ہی امید تھی اور اس کا جواب پہلے سے ہی سوچ چکا تھا۔ یہیں پر، اسی دفتر میں ڈمبل ڈور نے اس سے کہا تھا کہ وہ ان کے اسباق کے بارے میں رون اور ہرمائنی کے علاوہ کسی اور کو نہیں بتا سکتا تھا......

''اس بات کا ہمارے علم میں آنا اہم ثابت ہو سکتا ہے۔'' پروفیسر میک گوناگل نے کہا۔

''یہ بات اہم ہی ہے۔'' ہیری نے کہا۔ ''یہ بے حد اہم ہے مگر وہ نہیں چاہتے تھے کہ یہ بات کسی کے علم میں لائی جائے۔''

پروفیسر میک گوناگل نے ہیری کو غصیلے انداز میں گھورا۔

''پوٹر......'' (ہیری کی توجہ اس طرف مبذول ہوئی کہ وہ اب اسے اس کے خاندانی نام سے مخاطب کر رہی تھیں) ''میرا خیال ہے کہ پروفیسر ڈمبل ڈور کی موت کے بعد تمہیں یہ غور کرنا چاہئے کہ صورتحال اب یکسر تبدیل ہو چکی ہے......''

''مجھے ایسا کچھ دکھائی نہیں دیتا۔'' ہیری نے کندھے اچکا کر کہا۔ ''پروفیسر ڈمبل ڈور نے مجھ سے یہ نہیں کہا تھا کہ ان کی موت کے بعد مجھے ان کی ہدایات کی تعمیل نہیں کرنا ہوگی......''

''مگر......''

''صرف ایک چیز اہم ہے جو محکمے کے لوگوں کو یہاں آنے سے پہلے آپ کو معلوم ہونا چاہئے۔ مادام روزمیرتا مسخر سحر کا شکار ہیں۔ وہ ملفوائے اور مرگ خوروں کی مدد کر رہی تھیں، اس طرح وہ نحوست زدہ ہار اور زہریلی شراب......''

''روزمیرتا؟'' پروفیسر میک گوناگل نے بے یقینی کے عالم میں کہا مگر اس سے پہلے کہ وہ آگے کچھ بول پاتیں، ان کے عقب میں دروازے پر دستک ہوئی اور پروفیسر سپراؤٹ، فلٹ وک اور سلگ ہارن کمرے میں داخل ہو گئے۔ ان کے پیچھے پیچھے ہیگرڈ بھی تھا جو اب بھی کافی رنجیدہ دکھائی دے رہا تھا اور اس کا قوی ہیکل بدن صدمے کے عالم میں کانپ رہا تھا۔

''سنیپ؟'' سلگ ہارن بولے جو بہت سہمے ہوئے، زرد اور پسینے سے شرابور دکھائی دے رہے تھے۔ ''سنیپ؟...... میں نے اسے پڑھایا تھا، میرا خیال تھا کہ میں اسے اچھی طرح سے جانتا ہوں......''

مگر اس سے پہلے کہ ان میں سے کوئی سلگ ہارن کی بات پر کوئی تبصرہ کر پاتا، دیوار سے ایک تیکھی آواز گونجی۔ ایک زرد چہرے والا جادوگر، جس نے ایک سیاہ جبہ پہن رکھا تھا، اپنے خالی فریم کی کینوس پر ابھی ابھی نمودار ہوا تھا۔

''منروا! وزیر جادو کچھ ہی دیر میں یہاں پہنچ جائیں گے۔ وہ ابھی ابھی محکمے سے ثقاب اُڑان بھر چکے ہیں......''

''شکریہ ایوارڈ!'' پروفیسر میک گوناگل نے کہا اور وہ جلدی سے اساتذہ کی طرف متوجہ ہوئیں۔ ''ان کے یہاں پہنچنے سے قبل میں اس بارے میں کچھ بات کرنا چاہتی ہوں کہ ہوگورٹس کا مستقبل کیا ہوگا؟ غیر معمولی حالات کے پیش نظر مجھے ایسا نہیں لگتا ہے کہ سکول کو اگلے سال دوبارہ کھولنا چاہئے۔ اپنے ہی ایک ساتھی استاد کے ہاتھوں ہیڈ ماسٹر کا قتل ہوگورٹس پر ایک بھیانک داغ ہے۔ یہ بے حد شرمناک اور افسوس ناک صورتحال ہے......''

''مجھے پورا یقین ہے کہ ڈمبل ڈور اس سکول کو ہر قیمت پر کھلا ہی رکھنا چاہتے ہوں گے۔'' پروفیسر سپراؤٹ نے کہا۔ ''میرا خیال ہے کہ اگر ایک بھی طالبعلم یہاں آنا چاہتا ہے تو سکول کو اس ایک طالبعلم کیلئے کھلا رہنا چاہئے......''

''مگر اس سانحے کے بعد ہمیں ایک طالبعلم بھی کہاں میسر ہو پائے گا؟'' سلگ ہارن نے کہا جو ایک ریشمی رومال سے پسینے میں ڈوبی ہوئی بھنوئیں صاف کر رہے تھے۔ ''والدین اپنے بچوں کو گھر پر رکھنا چاہیں گے اور میں انہیں قصوروار نہیں ٹھہرا سکتا۔ غیر معمولی طور

پر مجھے ایسا نہیں لگتا ہے کہ ہمیں ہوگورٹس میں دیگر جگہوں سے زیادہ خطرہ ہے مگر آپ یہ امید نہیں کر سکتیں کہ مائیں ایسا کرنا چاہیں گی۔ وہ اپنے گھرانے کے افراد کو ایک ساتھ رکھنے پر بضد ہوں گی جو کسی حد تک درست بھی معلوم ہوتا ہے۔''

''میں متفق ہوں۔'' پروفیسر میک گوناگل نے کہا۔ ''اور چاہے جو بھی ہو، یہ کہنا حقیقت پر مبنی نہیں ہے کہ ڈمبل ڈور نے ہوگورٹس کے بند ہونے کا کبھی تصور نہیں کیا تھا۔ جب پراسرار تہہ خانہ دوبارہ کھلا تھا تو انہوں نے سکول بند کرنے کے بارے میں غور کیا تھا...... اور مجھے کہنا ہوگا کہ سکول کے نیچے سلے درن کے کسی خوفناک بلا کے چھپے رہنے کے بجائے پروفیسر ڈمبل ڈور کی موت میرے لئے زیادہ پریشانی والی بات ہے......''

''ہمیں سکول کی کمیٹی کے گورنروں سے بات چیت کرنا چاہئے۔'' پروفیسر فلٹ وک نے چوں چوں کرتی ہوئی آواز میں کہا۔ ان کے ماتھے پر ایک بڑا نشان دکھائی دے رہا تھا مگر اس کے علاوہ سنیپ کے دفتر میں گرنے کی کوئی علامت نہیں تھی۔ ''ہمیں باہمی مشاورت کے بعد ہی کسی نتیجے پر پہنچنا چاہئے، اپنے تئیں کوئی بھی فیصلہ جلد بازی میں نہیں لینا چاہئے......''

''ہیگرڈ! تم نے کچھ نہیں کہا۔'' پروفیسر میک گوناگل نے کہا۔ ''تمہارا کیا خیال ہے؟ کیا ہوگورٹس کو آئندہ سال کھلا رہنا چاہئے؟''

تمام گفتگو کے دوران اپنے بڑے دھبے دار رومال میں چپکے چپکے آنسو بہاتے ہوئے ہیگرڈ نے اب اپنی سوجی ہوئی سرخ آنکھیں اوپر اُٹھائیں اور بولا۔ ''ہمیں معلوم نہیں ہے پروفیسر!...... ایسا فیصلہ کرنا تو فریقوں کے منتظمین اور ہیڈ ماسٹر کا کام ہوتا ہے......''

''پروفیسر ڈمبل ڈور ہمیشہ تمہاری رائے کا احترام کرتے تھے۔'' پروفیسر میک گوناگل نے نرم لہجے میں کہا۔ ''اور میں بھی اتنا ہی احترام کرتی ہوں......''

''دیکھئے! ہم تو یہیں ٹھہریں گے۔'' ہیگرڈ نے کہا۔ اس کی آنکھوں کے کناروں سے موٹے موٹے آنسو اب بھی بہہ رہے تھے اور پھسل کر اس کی الجھی ہوئی ڈاڑھی میں جذب ہو رہے تھے۔ ''یہ تو ہمارا گھر ہے۔ یہ اس وقت سے ہمارا گھر ہے جب ہماری عمر صرف تیرہ برس تھی اور اگر یہاں کے بچے چاہتے ہیں کہ ہم انہیں پڑھائیں تو ہم انہیں انکار نہیں کریں گے مگر...... ہم نہیں جانتے...... ڈمبل ڈور کے بغیر ہوگورٹس......''

اس نے بمشکل تھوک نگلا اور ایک بار پھر سکتے ہوئے رومال کے پیچھے اپنا چہرہ چھپا لیا۔ ایک بار پھر وہاں گہری خاموشی چھا گئی۔

''تو پھر ٹھیک ہے۔'' پروفیسر میک گوناگل نے کھڑکی میں سے میدان کی طرف دیکھا تا کہ یہ جائزہ لے سکیں کہ وزیر جادو آ رہے ہیں یا نہیں۔ ''اس صورت حال میں مجھے فلٹ وک کی بات سے متفق ہونا پڑے گا کہ صحیح کام گورنر کمیٹی سے عندیہ لینا ہے جو آخری فیصلہ لیں گے۔''

''اب جہاں تک طلباء کے گھر جانے کا سوال ہے...... ایک دلیل دی جا رہی ہے کہ اس میں تاخیر کرنے کے بجائے اس امر کو

جلدی نمٹا دینا چاہئے۔اگر ضرورت ہوتو ہم ہوگورٹس ایکسپریس کل ہی بلوا سکتے ہیں......''

''اور ڈمبل ڈور کی تدفین کا معاملہ؟'' ہیری نے اچانک بیچ میں مداخلت کرتے ہوئے کہا۔

''دیکھو!'' پروفیسر میک گوناگل نے کہا اور ان کی آواز میں کسی قدر لرزش عیاں ہوگئی۔''میں......میں جانتی ہوں کہ ڈمبل ڈور کی خواہش یہ تھی کہ انہیں یہاں......ہوگورٹس میں ہی......دفن کیا جائے......''

''تو پھر ایسا ہی ہوگا، ہے نا؟'' ہیری نے تند خو لہجے میں کہا۔

''اگر محکمہ کو ایسا کرنا مناسب لگا تو......'' پروفیسر میک گوناگل نے کہا۔''یہاں پر آج تک کسی بھی سابقہ ہیڈ ماسٹر یا ہیڈ مسٹرس کو دفنایا نہیں......''

''کسی اور ہیڈ ماسٹر یا ہیڈ مسٹرس نے سکول کی ان سے زیادہ خدمت بھی نہیں کی ہے۔'' ہیگر ڈ غراتا ہوا بولا۔

''ہوگورٹس ہی ڈمبل ڈور کی آخری آرام گاہ ہونا چاہئے۔'' پروفیسر فلٹ وک نے کہا۔

''بالکل......'' پروفیسر سپراؤٹ نے تائید کرتے ہوئے کہا۔

''اور اس صورت حال میں آپ کو طلباء کو تب تک گھر نہیں بھیجنا چاہئے۔'' ہیری نے جلدی سے کہا۔''جب تک آخری رسومات ادا نہیں ہو جاتی ہیں۔طلباء انہیں......''

آخری الفاظ اس کے گلے میں ہی کہیں اٹک کر رہ گئے تھے مگر پروفیسر سپراؤٹ نے اس کی بات مکمل کر دی۔''آخری لمحات میں خراج تحسین پیش کرنا چاہیں گے۔''

''بالکل صحیح......'' پروفیسر فلٹ وک نے چوں چوں کرتی ہوئی آواز میں کہا۔''واقعی بالکل صحیح کہا ہے۔ہمارے طلباء یقیناً انہیں خراج تحسین پیش کرنا چاہیں گے۔یہ زیادہ موزوں ہے، ہم اس کے بعد انہیں گھر واپس بھیج دیں گے......''

''میں اس بات کی تائید کرتی ہوں۔'' پروفیسر سپراؤٹ نے تیکھی آواز میں کہا۔

''میرا خیال ہے کہ...... یہ درست ہے!'' سلگ ہارن نے تھوڑا احتجاجی لہجے میں کہا جب ہیگرڈ دبی ہوئی سسکی کے ساتھ ہاں کا لفظ کہا۔

''کیا میں جا سکتا ہوں، پروفیسر؟'' ہیری نے فوراً پوچھا۔اس کی آج رات میں روفس سکرمگوئیر سے ملنے اور اس کے سوالات کے جواب دینے کی قطعی خواہش نہیں تھی۔

''ہاں تم جا سکتے ہو!'' پروفیسر میک گوناگل نے چونک کر کہا۔''اور جلدی کرو......''

وہ دروازے کی طرف بڑھیں اور انہوں نے اسے کھول دیا۔ہیری تیزی سے بل دار سیڑھیوں سے نیچے اتر کر ویران اور سنسان راہداری میں پہنچ گیا۔وہ اپنا چوغہ فلکیاتی مینار کے اوپر چھوڑ آیا تھا مگر اسے اس بات کی کوئی پرواہ نہیں تھی۔راہداری میں اسے دیکھنے کیلئے

کوئی موجود نہیں تھا۔ فلیچ، مسز نورس یا پیوس بھی نہیں۔ اسے تب تک کوئی نہیں ملا جب تک وہ گری فنڈر کے ہال کی طرف جانے والی راہداری میں نہیں پہنچ گیا۔

’’کیا یہ سچ ہے کہ ڈمبل ڈور مر گئے......؟‘‘ فربہ عورت نے پوچھا جب ہیری اس کے سامنے پہنچا۔ ’’کیا واقعی ڈمبل ڈور...... مر گئے؟‘‘

’’ہاں......!‘‘ ہیری نے دوٹوک انداز میں کہا۔

فربہ عورت کے منہ سے سسکی نکل گئی اور وہ شناخت بتانے کا انتظار کئے بغیر ہی آگے کی طرف جھول گئی تا کہ ہیری اندر داخل ہو سکے۔

جیسا کہ ہیری کو اندازہ تھا، ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ جب وہ تصویر کے راستے سے اندر داخل ہوا تو یکدم ہر طرف خاموشی چھا گئی۔ اس نے ڈین اور سمیس کو قریبی گروہ کے بیچ میں بیٹھا ہوا دیکھا۔ اس کا مطلب ہے کہ بیڈروم بالکل خالی ہوگا یا قریباً خالی ہی ہوگا۔ وہ کسی سے بھی کوئی بات کئے اور نظریں ملائے بغیر ہی سیدھا سیڑھیوں والے دروازے کی طرف بڑھ گیا اور دروازے سے ہوتا ہوا لڑکوں کے بیڈروم کی طرف چل دیا۔

جیسا کہ اسے امید تھی، بیڈروم میں رون تنہا بیٹھا ہوا اس کا انتظار کر رہا تھا۔ وہ پورے کپڑوں میں ملبوس اپنے پلنگ پر ٹانگیں پسارے ہوئے تھا۔ ہیری کو دیکھ کر وہ سیدھا ہو گیا۔ ہیری بھی اپنے پلنگ پر بیٹھ گیا اور ایک پل کیلئے وہ دونوں ایک دوسرے کو ٹکٹکی باندھے دیکھتے رہے۔

’’وہ لوگ سکول بند کرنے کے بارے میں صلاح مشورہ کر رہے ہیں۔‘‘ ہیری نے کہا۔

’’لوپن نے کہا تھا کہ وہ یقیناً ایسا ہی کریں گے۔‘‘ رون نے آہستگی سے کہا۔

کمرے میں ایک بار پھر خاموشی چھا گئی۔

’’تو......؟‘‘ رون نے نہایت آہستگی سے کہا جیسے اسے محسوس ہو رہا ہو کہ فرنیچر ان کی باتیں سن سکتا ہے۔ ’’کیا تمہیں وہ مل گئی؟...... کیا تمہیں مل گئی؟...... پٹاری؟‘‘

ہیری نے اپنا سر نفی میں ہلایا۔ اس سیاہ جھیل کے پاس جو کچھ ہوا تھا، وہ اب ایک پرانے خواب جیسا محسوس ہو رہا تھا۔ کیا یہ سچ مچ ہوا تھا اور وہ بھی صرف چند گھنٹے ہی پہلے......؟

’’تمہیں وہ نہیں ملی؟‘‘ رون نے افسردگی بھرے لہجے میں کہا۔ ’’وہ وہاں موجود نہیں تھی؟‘‘

’’نہیں......‘‘ ہیری نے کہا۔ ’’کوئی اسے ہم سے پہلے ہی لے جا چکا تھا اور اس کی جگہ ایک نقلی پٹاری رکھ گیا تھا......‘‘

’’پہلے ہی لے جا چکا تھا......؟‘‘

بغیر کچھ کہے ہیری نے اپنی جیب سے نقلی لاکٹ باہر نکالا اور اسے کھول کر رون کی طرف بڑھا دیا۔ پورا قصہ منتظر رہ سکتا تھا...... آج رات اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا......سوائے انجام کے کوئی چیز اہم نہیں تھی، ان کی فضول مہم جوئی کا انجام......ڈمبل ڈور کی زندگی کا انجام......

''آر اے بی......؟'' رون نے بڑبڑا کر کہا۔ ''مگر وہ کون تھا؟''

''معلوم نہیں؟'' ہیری نے کپڑے تبدیل کئے بغیر ہی اپنے بستر پر دراز ہوتے ہوئے جواب دیا۔ وہ چھت کی طرف سونی نظروں سے گھور رہا تھا۔ اسے 'آر اے بی' کے بارے میں کسی قسم کا کوئی تجسس محسوس نہیں ہو پا رہا تھا۔ اسے تو ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے اب دوبارہ کبھی اسے کسی قسم کا کوئی تجسس محسوس نہیں ہو پائے گا۔ جب وہ وہاں لیٹا ہوا تھا تو اچانک اس کا دھیان اس بات کی طرف چلا گیا کہ وسیع میدان میں اب بالکل خاموشی چھا چکی تھی۔ فاکس نامی ققنس نے اب اپنا نغمہ گنگنانا بند کر دیا تھا۔

اور پھر وہ جان گیا حالانکہ اسے یہ معلوم نہیں تھا کہ وہ یہ بات کیسے جان چکا تھا کہ فاکس جا چکا تھا۔ ہوگورٹس کو ہمیشہ کیلئے خیر باد کہہ کر وہ جا چکا تھا۔ بالکل اسی طرح، جس طرح سے ڈمبل ڈور سکول چھوڑ کر چلے گئے تھے، یہ دنیا فانی چھوڑ کر چلے گئے تھے...... ہیری کو تنہا اور بے سہارا چھوڑ کر چلے گئے تھے......

☆☆☆☆

## تیسواں باب

# سفید مقبرہ

تمام کلاسوں کی پڑھائی معطل کر دی گئی تھی، تمام امتحانات ملتوی کر دیئے گئے۔ اگلے کچھ دنوں میں کچھ طلباء کو ان کے والدین ہوگورٹس سے گھر لے جانے کیلئے وہاں پہنچ گئے۔ ڈمبل ڈور کی موت کے اگلے دن صبح ناشتے سے پہلے ہی پاٹیل جڑواں بہنیں چلی گئی تھیں اور زکریاس سمتھ کو اس کے متکبر دکھائی دینے والا باپ سکول سے لے گیا تھا۔ دوسری طرف سمیس فنی گن نے اپنی ماں کے ساتھ جانے سے صاف انکار کر دیا تھا۔ ان کے درمیان بیرونی ہال میں کافی بحث مباحثہ ہوا۔ بالآخر معاملہ اس وقت حل ہوا جب اس بات پر اتفاق ہوا کہ وہ تدفین کی رسومات کے بعد ان کے ساتھ چلا جائے گا۔ سمیس نے ہیری کو بتایا کہ اس کی ماں کو ہاگس میڈ میں کمرہ ملنے میں کافی دشواری پیش آئی کیونکہ اس قصبے میں جادوگر اور جادوگرنیاں دور دور سے ڈمبل ڈور کی تدفین میں شرکت کیلئے اور انہیں خراج تحسین پیش کرنے کیلئے آ رہے تھے۔

تدفین کے پہلے آخری شام کو ایک نیلی بگھی آسمان میں سے اُڑتی ہوئی آئی اور جنگل کے کنارے پر اتر گئی۔ ہوگورٹس کے کم سن طلباء کو یہ آسمانی بگھی کافی دلچسپ اور مزیدار محسوس ہوئی تھی جنہوں نے اس سے قبل ایسا منظر نہیں دیکھا تھا۔ یہ بگھی کسی مکان جتنی بڑی تھی اور اسے ایک درجن قوی ہیکل پروں والے گھوڑے کھینچ رہے تھے۔ ہیری نے ایک کھڑکی سے دیکھا جب زیتونی جلد اور گھنے بالوں والی ایک دیو قامت اور باوقار عورت بگھی کی سیڑھیوں سے نیچے اتری اور سامنے منتظر ہیگرڈ کے گلے لگ کر مصافحہ کرنے لگی۔ اس دوران محکمے کے عہدیداروں کا سرکاری وفد، جن میں وزیر جادو بھی شامل تھے، سکول کے اندر قیام پذیر تھے۔ ہیری ان میں سے کسی کا بھی سامنا کرنے سے بچنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اسے پورا یقین تھا کہ دیر بدیر وہ اس سے ضرور یہ سوال کریں گے کہ ڈمبل ڈور آخری بار ہوگورٹس سے باہر کیا کرنے کیلئے گئے تھے؟

ہیری، رون، ہرمائنی اور جینی نے اپنا تمام تر وقت ایک ساتھ گزارا۔ خوبصورت موسم انہیں لعن طعن کرتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ ہیری بس یہی تصور کر سکتا تھا کہ اگر ڈمبل ڈور نہیں مرتے تو پھر کیا ہوتا؟ اگر ان کے پاس سال کے آخر میں یہ وقت ہوتا......جینی کے امتحانات ختم ہو جاتے، ہوم ورک کا دباؤ ختم ہو جاتا، تو وہ جینی کے ساتھ کتنا خوشگوار وقت گزارتا؟......اور وہ ہر گھنٹے اس چیز کو ٹالتا رہا جو

وہ جانتا تھا کہ اسے کہنی ہے کیونکہ اسے صحیح کام کرنا ہی تھا۔ بہر حال، وہ ٹال مٹول کرتا رہا کیونکہ سکون کے اپنے سب سے عمدہ سرچشمے کو چھوڑنا بہت مشکل امر تھا۔

وہ دن میں دو بار ہسپتال جاتے تھے۔ نیول کی ہسپتال سے چھٹی ہو چکی تھی مگر بل میڈم پامفری کی دیکھ بھال میں ابھی تک وہیں رہ رہا تھا۔ اس کے زخم پہلے جتنے ہی تازہ ہی دکھائی دیتے تھے۔ سچ تو یہ تھا کہ اب وہ میڈ آئی موڈی سے ملتی جلتی شکل میں دکھائی دے رہا تھا حالانکہ اس کے دونوں ہاتھ پاؤں سلامت تھے۔ بہر حال، اس کی شخصیت میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں آئی تھی، صرف یہ بدلاؤ دیکھنے میں آیا تھا کہ وہ آدھ کچا گوشت بڑی رغبت سے کھانے لگا تھا۔

''......تو یہ نہایت خوش قسمتی کی بات ہے کہ وہ مجھ سے شادی کر رہا ہے۔'' فلیور نے خوشی سے بل کے تکیوں کو اونچا کرتے ہوئے کہا۔ ''کیونکہ میں ہمیشہ کہتی ہوں، انگریز لوگ اپنے گوشت کو کچھ زیادہ ہی بھون ڈالتے ہیں......''

''میرا خیال ہے کہ مجھے اب یہ بات تسلیم کر لینا ہوگی کہ وہ واقعی اس سے شادی کر رہا ہے۔'' جینی نے ڈھلتی ہوئی شام میں کہا جب وہ رون، ہیری اور ہرمائنی کے ساتھ گری فنڈر ہال کی کھلی ہوئی کھڑکی کے پاس بیٹھے باہر دھندلکے میں ڈوبے ہوئے میدان کو دیکھ رہے تھے۔

''وہ اتنی بھی بری نہیں ہے۔'' ہیری نے کہا۔ ''ویسے وہ کچھ بدصورت ہے!'' اس نے جلدی سے ساتھ جوڑ دیا جب جینی نے تیوریاں چڑھائیں پھر وہ اس کی بات سن کر بے اختیار ہنس پڑی۔

''ٹھیک ہے اگر ممی اسے برداشت کر سکتی ہیں تو میں بھی ایسا کر سکتی ہوں......''

''ہماری پہچان کا کوئی مرا؟'' رون نے ہرمائنی سے پوچھا جو روزنامہ جادوگر کی شام والی اشاعت پڑھ رہی تھی۔

ہرمائنی اس کے انداز میں جھلکتی ہوئی بے رحمی سے کسی قدر چڑ سی گئی۔

''نہیں......'' اس نے جھڑکتے ہوئے کہا اور اخبار موڑ لیا۔ ''وہ لوگ اب بھی سنیپ کو تلاش کر رہے ہیں مگر کوئی سراغ نہیں......''

''ظاہر ہے، انہیں کوئی سراغ نہیں ملے گا۔'' ہیری نے تنک کر کہا جو اس موضوع کے چھڑنے پر ہر بار آگ بگولا ہو جاتا تھا۔ ''انہیں سنیپ اس وقت تک نہیں ملے گا جب تک وہ والڈی مورٹ کو تلاش نہیں کر لیں گے چونکہ وہ آج تک والڈی مورٹ کو تلاش نہیں کر پائے ہیں، اس لئے......''

''میں سونے جا رہی ہوں......'' جینی نے جمائی لیتے ہوئے کہا۔ ''میں تب سے صحیح طرح سے سو نہیں پائی ہوں...... ہاں...... مجھے نیند کی ضرورت ہے۔''

اس نے آگے جھک کر ہیری کے گال پر بوسہ لیا (رون جان بوجھ کر دوسری طرف دیکھنے لگا) اس نے باقی دونوں کی طرف ہاتھ لہرا کر خیر باد کہا اور پھر وہ لڑکیوں کے کمرے کی طرف جانے والی سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئی۔ جس لمحے اس کے عقب میں دروازہ بند

ہوا، ہرمائنی آگے کی طرف ہیری کے قریب جھکی اوراس کے چہرے پرخالص ذہین ہرمائنی جیسا تاثر عیاں تھا۔

''ہیری! میں نے آج صبح کچھ معلوم کرلیا ہے، لائبریری میں......''

''آر اے بی کے بارے میں؟'' ہیری نے سیدھا ہوتے ہوئے تناؤ بھرے انداز میں کہا۔

اسے خود میں تجسس کی وہ تڑپ محسوس نہیں ہو پائی جیسا کہ پہلے اکثر ہوا کرتی تھی۔ پُر امید، حوصلہ افزا، پرجوش اور کسی اسرار کی تہہ تک پہنچنے کی تڑپ......وہ تو صرف اتنا جانتا تھا کہ اسے اصلی پٹاری کے بارے میں سچائی دریافت کرنے کی مہم کو پورا کرنا تھا کیونکہ اس کے بعد ہی وہ اپنے سامنے کی تاریکی اور الجھے ہوئے راستے پر کچھ قدم آگے بڑھ سکتا تھا۔ اس راستے پر جس پر وہ اور ڈمبل ڈور ایک ساتھ چلے تھے اور جس کے بارے میں اسے معلوم ہو چکا تھا کہ اب اسے تنہا ہی سفر طے کرنا ہوگا۔ اب بھی کہیں پر چار پٹاریاں اور چھپی ہوئی ہوں گی اور ان سب کو تلاش کر کے انجام تک پہنچانا ہوگا۔ اس کے بعد ہی والڈی موورٹ کا خاتمہ ممکن ہوسکتا تھا۔ وہ اپنے ذہن میں ان کے نام دہراتا رہا جیسے ان کی فہرست بنانے سے وہ اس کی گرفت میں آجائیں گی۔'لاکٹ...... پیالہ......سانپ......گری فنڈر یا ریون کلا کا کوئی اہم نوادر......'

جب ہیری رات کو سونے کیلئے بستر پر گیا تھا تب بھی یہ فہرست اس کے دماغ میں گھومتی رہی۔ اسے اپنے خوابوں میں پیالہ، لاکٹ اور پراسرار چیزیں ہی دکھائی دیتی رہیں، جن تک وہ نہیں پہنچ سکتا تھا حالانکہ ڈمبل ڈور نے ہیری کی مدد کرتے ہوئے اسے رسی کی ایک سیڑھی دے دی جو اس کے چڑھتے ہی سانپ میں بدل گئی تھی......

اس نے ڈمبل ڈور کی موت کے بعد والی صبح ہرمائنی کو لاکٹ کے اندر سے برآمد ہونے والے چرمئی کاغذ کے پیغام کے بارے میں بتا دیا تھا حالانکہ وہ 'آر اے بی' کا مخفف نام دیکھتے ہی یہ نہیں پہچان پائی کہ اس پرانے جادوگر کے بارے میں اس نے کہیں پڑھا تھا مگر وہ تب سے اکثر لائبریری جا رہی تھی حالانکہ اب ہوم ورک نہ ہونے کی وجہ سے طلباء کو لائبریری میں جانے کی کوئی ضرورت نہیں تھی......

''نہیں......'' اس نے بجھے ہوئے لہجے میں کہا۔ ''میں کوشش کر رہی ہوں، ہیری! مگر مجھے اب تک کچھ نہیں مل پایا ہے......اس نام کے دو معروف اور قابل جادوگر ملے ہیں۔ روسلنڈ انٹی گون بنگش ......روپرٹ ایگزی بینگر بروکس ٹین ٹن......مگر وہ اس معاملے سے متعلقہ نہیں لگتے ہیں......اس خط سے تو ایسا لگتا ہے کہ جیسے جس فرد نے پٹاری چرائی تھی، وہ والڈی موورٹ کو اچھی طرح سے جانتا تھا اور مجھے ذرا سا ثبوت نہیں مل پایا ہے کہ بنگش یا ایگزی بینگر کا اس سے کسی قسم کا تعلق رہا تھا......نہیں دراصل یہ سنیپ کے بارے میں ہے......''

وہ سنیپ کا نام دوبارہ لینے سے کافی گھبرائی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔

''اس کے بارے میں کیا چیز؟'' ہیری نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا اور کرسی کی پشت سے ٹیک لگا لی۔

''دیکھو! ایک لحاظ سے میں آدھ خالص شہزادے کے بارے میں صحیح تھی؟'' اس نے جھجکتے ہوئے کہا۔

''کیا تمہیں اب بھی یہ طنز کرنے کی ضرورت ہے؟ تمہیں معلوم ہے کہ میں اس وقت اس کے بارے میں کیسا محسوس کر رہا ہوں؟''

''نہیں......نہیں...... ہیری! میرا ایسا کوئی مطلب نہیں ہے۔'' اس نے جلدی سے کہا اور چاروں طرف دیکھ کر جائزہ لیا کہ کہیں کوئی ان کی باتیں تو نہیں سن رہا ہے۔ ''میرا کہنے کا مطلب صرف یہ ہے کہ میں صحیح تھی کہ ایلنا پرنس کبھی اس کتاب کی مالکن رہی تھی۔ دیکھو......وہ سنیپ کی ماں تھی......''

''مجھے کچھ کچھ اندازہ ہوا تھا کہ اس کی شکل زیادہ اچھی نہیں تھی۔'' رون نے کہا مگر ہرمائنی نے اس کی بات نظرانداز کر دی۔

''میں روزنامہ جادوگر کے پرانے شمارے پڑھ رہی تھی اور وہاں ایک چھوٹی سی خبر تھی جس میں اعلان کیا گیا تھا کہ ایلنا پرنس نے ٹوبیئس سنیپ نامی آدمی سے شادی کر لی ہے۔ بعد میں ایک اطلاعی خبر دکھائی جس کے مطابق ان کے گھر ایک بچہ پیدا ہوا جو......''

''......جو بڑا ہو کر قاتل بنے گا۔'' ہیری نے اس کی بات اچک کر طیش کے عالم میں کہا۔

''دیکھو...... ہاں!'' ہرمائنی ہڑبڑا سا گئی۔ ''تو...... میں ایک طرح سے صحیح تھی۔ سنیپ خود کو آدھ خالص پرنس کہنے میں فخر محسوس کرتا ہوگا، ہے نا؟ ٹوبیئس سنیپ ایک ماگلو شخص تھا جیسا کہ روزنامہ جادوگر میں اس کے بارے میں بتایا گیا ہے......''

''ہاں! یہ بات دل کو لگتی ہے۔'' ہیری کو کہا۔ ''وہ خالص خون کا جادوگر ہونے کی اداکاری کرتا تھا تاکہ لوسیس ملفوائے اور باقی لوگوں کے درمیان جگہ بنا سکے...... جبکہ وہ بھی والڈی مورٹ کی طرح ہی ہے۔ خالص خون والی ماں اور ماگلو باپ......اپنے باپ پر اظہار ندامت، تاریک جادو کا استعمال کرتے ہوئے طاقت وعظمت حاصل کرنے کی جدوجہد، خود کو ایک نیا رعب دار قسم کا نام دینا...... لارڈ والڈی مورٹ...... آدھ خالص شہزادہ......افسوس! ڈمبل ڈور سے یہ فاش غلطی کیسے ہو گئی؟''

اس کی آواز شکستہ ہو گئی اور وہ کھڑکی سے باہر دیکھنے لگا۔ وہ اس بات کو لگاتار یاد کرتا رہا کہ ڈمبل ڈور کو سنیپ پر کتنا اعتماد تھا؟ حالانکہ اس کا کوئی سبب واضح نہیں تھا......مگر جیسا ہرمائنی نے اسے ابھی ابھی یاد دلایا تھا، ہیری سے بھی تو اسی طرح کی غلطی ہو گئی تھی......حاشیے میں لکھے ہوئے ان جادوئی کلمات کے خطرناک ہونے کے باوجود اس نے اس لڑکے کے بارے میں برا سوچنے سے انکار کر دیا تھا جو بے حد عیار تھا، جس نے اس کی اتنی مدد کی تھی......

مدد کی تھی......اب یہ خیال ہی ناقابل برداشت تھا......

''میں اب بھی یہ نہیں سمجھ پایا ہوں کہ اس نے اس کتاب کا استعمال کرنے کے لئے تمہیں پکڑوایا کیوں نہیں؟'' رون نے کہا۔

''وہ جانتا ہوگا کہ تم یہ سب کہاں سے سیکھ رہے ہو؟''

''وہ یہ بات جانتا تھا!'' ہیری نے تلخی سے کہا۔ ''جب میں نے 'کھڑکھدرتم' کا استعمال کیا، وہ اسی وقت یہ حقیقت جان چکا تھا۔

اسے دراصل جذب انکشافی کرنے کی ضرورت نہیں تھی...... ہوسکتا ہے کہ اسے پہلے ہی معلوم ہو گیا ہو، جب سلگ ہارن بات کر رہے تھے کہ میں جادوئی مرکبات میں کتنا قابل اور ماہر ہوں......اسے اس الماری میں اپنی پرانی کتاب نہیں چھوڑ نا چاہئے تھی، ہے نا؟''

''مگراس نے تمہیں پکڑ وایا کیوں نہیں؟''

''جہاں تک میرا خیال ہے کہ وہ خود کا نام اس کتاب سے منتھی کرنے سے ہچکچاہٹ محسوس کر رہا ہوگا۔'' ہر مائنی نے اندازہ لگاتے ہوئے کہا۔''مجھے ایسا نہیں لگتا ہے کہ اگر ڈمبل ڈور کو یہ معلوم ہو جاتا تو وہ اس بات کو بہت پسند کرتے اور بھلے ہی سنیپ یہ اداکاری کرتا کہ یہ کتاب اس کی نہیں ہے مگر سلگ ہارن اس کی لکھائی فوراً پہچان جاتے۔ چاہے جو بھی ہو، کتاب سنیپ کے پرانے کلاس روم میں موجود تھی اور میں پورے وثوق سے کہتی ہوں، ڈمبل ڈور جانتے ہی ہوں گے کہ اس کی ماں کا خاندانی نام 'پرنس' تھا......''

''مجھے وہ کتاب ڈمبل ڈور کو دکھانا چاہئے تھی۔'' ہیری نے تاسف بھرے لہجے میں کہا۔''جب وہ مجھے یہ دکھا رہے تھے کہ والڈی مورٹ سکول میں بھی شیطان صفت تھا، تب میرے پاس بھی اس بات کا ثبوت تھا کہ سنیپ بھی پورا شیطان ہی تھا......''

''شیطان بے حد سنگین لفظ ہے!'' ہر مائنی نے آہستگی سے کہا۔

''تم ہی تو مجھ سے بار بار اصرار کر رہی تھی کہ وہ کتاب بے حد خطرناک ہے؟''

''میں یہ کہنے کی کوشش کر رہی ہوں، ہیری! تم خود کو بہت زیادہ قصوروار ٹھہرا رہے ہو۔ مجھے محسوس ہوتا تھا کہ شہزادے کا مزاج بے حد غلیظ ہے مگر میں کبھی اندازہ نہیں لگا سکتی تھی کہ وہ بعد میں قاتل بھی بن سکتا ہے......''

''ہم میں سے کوئی بھی اندازہ نہیں لگا سکتا تھا کہ سنیپ ......تم جانتے ہو۔'' رون بولا۔

ان کے درمیان خاموشی چھا گئی اور وہ اپنے اپنے خیالوں میں کھو گئے مگر ہیری کو یقین تھا کہ وہ دونوں بھی اسی کی طرح اگلی صبح کے بارے میں سوچ رہے ہوں گے جب ڈمبل ڈور کو دفنایا جانے والا تھا۔ ہیری پہلے کبھی کسی تدفین میں نہیں شامل ہوا تھا۔ جب سیریس کی موت ہوئی تھی تو دفنانے کے لئے کوئی لاشہ ہی نہیں ملا تھا۔ وہ نہیں جانتا تھا کہ کیا امید کرنا ہے اور وہ اس بات پر تھوڑا پریشان بھی تھا کہ اسے کیا دیکھنا پڑے گا؟ وہ کیسا محسوس کرے گا؟ وہ سوچ رہا تھا کہ آخری رسومات کے اختتام پر ڈمبل ڈور کی موت اس کیلئے زیادہ تکلیف دہ بن جائے گی حالانکہ کچھ لمحات ایسے بھی تھے جب یہ جذبات اس پر حاوی ہو جاتے تھے مگر اب بیچ میں اکثر بے حس احساس کا سونا دور بھی طاری ہو جاتا تھا۔ حالانکہ پورے سکول میں لوگ اسی کے بارے میں چہ میگوئیاں کرتے رہتے تھے۔ اسے اب بھی یہ یقین کرنے میں دشواری پیش آرہی تھی کہ ڈمبل ڈور واقعی ہمیشہ کیلئے جا چکے ہیں۔ یہ سچ تھا کہ اس نے سیریس کے معاملے میں جو بہانہ تلاش کرنے کی کوشش کی تھی، ویسی کوشش ڈمبل ڈور کے معاملے میں بالکل نہیں کی تھی۔ اسے ایسی کوئی امید نہیں تھی کہ ڈمبل ڈور واپس لوٹ آئیں گے۔ اس نے اپنی جیب میں پڑی نقلی پٹاری والے لاکٹ کی سرد زنجیر کو محسوس کیا، جسے اب وہ ہر جگہ اپنے ساتھ ہی لے جاتا تھا...... کسی تعویذ کی طرح نہیں بلکہ خود کو یہ بات یاد دلانے کیلئے کہ اس کی کیا قیمت چکائی گئی تھی اور اب بھی کتنا کام باقی تھا؟

ہیری اگلے دن صبح اپنا سامان سمیٹنے کیلئے جلدی بیدار ہو گیا۔ ہوگورٹس ایکسپریس رسوم تدفین کے ایک گھنٹے بعد روانہ ہونے والی تھی۔ نیچے پہنچنے پر اسے بڑے ہال کا ماحول بے حد بجھا بجھا اور سوگوار محسوس ہوا۔ سبھی لوگ اپنے اپنے ڈریس چوغے پہنے ہوئے تھے اور کوئی بھی بہت بھوکا نہیں دکھائی دے رہا تھا۔ پروفیسر میک گوناگل نے اساتذہ والی میز کی درمیانی اونچی کرسی خالی چھوڑ دی تھی۔ ہیگرڈ کی کرسی بھی خالی تھی۔ ہیری نے اندازہ لگایا کہ شاید وہ ناشتے کا سامنا نہیں کر پائے گا مگر سنیپ کی جگہ اب روفس سکرمگوئیر بیٹھے ہوئے تھے۔ جب انہوں نے ہال میں چاروں طرف طائرانہ نظر دوڑائی تو ہیری ان کی زرد آنکھوں سے بچا رہا۔ اسے یہ تکلیف دہ احساس ہوا کہ سکرمگوئیر اسی کی تلاش کر رہے تھے۔ سکرمگوئیر کے ساتھ ہیری کو سینگ کے فریم والی عینک لگائے سرخ بالوں والا پرسی ویزلی بھی دکھائی دیا۔ رون نے ایسا کوئی اشارہ نہیں دیا کہ اسے پرسی کی وہاں موجودگی کے بارے میں کچھ علم ہے۔ وہ تو بس حقارت بھرے انداز سے ناشتے کے ٹکڑے توڑتا رہا۔

سلے درن کی میز پر کریب اور گوئل ایک ساتھ بڑبڑا رہے تھے حالانکہ وہ بھاری بھرکم تھے مگر ان کے بیچ میں ملفوائے کی لمبی، زرد اور طنزیہ مسکان والا عکس موجود نہیں تھا جس کی وجہ سے وہ عجیب طور پر تنہا دکھائی دے رہے تھے۔ ہیری کو ملفوائے سے زیادہ چڑ چڑاہٹ نہیں ہو رہی تھی۔ اس کی دشمنی صرف سنیپ سے تھی کیونکہ وہ مینار سے اوپر ملفوائے کی آواز میں جھلکنے والے خوف کو نہیں بھلا پایا تھا، نہ ہی اس بات کو بھولا تھا کہ باقی مرگ خوروں کی آمد سے پہلے اس نے اپنی چھڑی جھکا لی تھی۔ ہیری کو یقین تھا کہ ملفوائے ڈمبل ڈور کی جان نہیں لیتا۔ ملفوائے کی تاریک آلات سے حریصانہ دلچسپی کی وجہ سے وہ اس سے اب بھی نفرت کرتا تھا مگر اب اس ناپسندیدگی کے ساتھ ترس کا جذبہ بھی جڑ گیا تھا۔ ہیری نے سوچا کہ ملفوائے جانے کہاں ہوگا اور والڈی مورٹ اسے اور اس کے ماں باپ کو جان سے مارنے کی دھمکی دے کر نجانے اور کیا کیا کروا رہا ہوگا؟

ہیری کے خیالات کا سلسلہ اسی وقت ٹوٹا جب جینی نے اس کی پسلیوں میں کہنی ماری۔ پروفیسر میک گوناگل کھڑی ہو چکی تھیں۔ ہال میں دکھ بھری پھسپھساہٹ فوراً ختم ہو گئی۔

''اب وقت ہو رہا ہے۔'' انہوں نے کہا۔ ''اپنے اپنے فریق کے منتظمین کے پیچھے پیچھے چلے آؤ......''

وہ تقریباً خاموشی کے ساتھ اپنی اپنی میزوں کے پیچھے سے قطار بنا کر نکلے۔ ہیری کو سلے درن کے طلباء کے آگے سلگ ہارن کی جھلک دکھائی دے رہی تھی جو شاندار لمبے سبز چوغے میں ملبوس تھے جس پر سفید کڑھائی چمک رہی تھی۔ اس نے ہفل پف کی منتظم پروفیسر سپراؤٹ کو کبھی اتنا صاف ستھرا نہیں دیکھا تھا۔ ان کی ٹوپی پر ایک بھی داغ دھبا نہیں تھا اور جب وہ لوگ بیرونی ہال میں پہنچے تو میڈم پینس فلیچ کے پاس کھڑی دکھائی دیں۔ میڈم پینس نے ایک موٹا سیاہ چوغہ پہن رکھا تھا جو ان کے گھٹنوں تک آ رہا تھا۔ فلیچ ایک پرانے سیاہ سوٹ اور ٹائی میں ملبوس تھا۔ جس میں سے فنائل کی گولی کی بدبو اُٹھ رہی تھی۔

ہیری نے جب سامنے والے دروازے سے باہر نکل کر پتھر کی سیڑھیوں پر قدم رکھا تو اس نے دیکھا کہ وہ لوگ جھیل کی طرف جا

رہے تھے۔سورج کی تمازت اس کے چہرے پر پڑی۔ جب وہ پروفیسر میک گوناگل کے تعاقب میں خاموشی سے اس طرف چلنے لگا۔ جہاں سینکڑوں کرسیاں ترتیب سے لگائی گئی تھیں۔ان کے درمیان میں راہداری جیسا ایک راستہ تھا۔ان کرسیوں کے سامنے سنگ مرمر کی ایک بڑی میز دکھائی دے رہی تھی۔ یہ موسم گرما کا بے حد سہانا دن تھا۔

نصف کرسیوں پر الگ الگ قسم کے لوگ پہلے ہی بیٹھ چکے تھے۔ میلے، وجیہہ، بوڑھے اور جوان۔ زیادہ تر کو ہیری نہیں جانتا تھا مگر کچھ کو تو وہ پہچانتا ہی تھا، جن میں ققنس کے گروہ کے جانباز شامل تھے۔ کنگ سلے شکیلبوٹ، میڈ آئی موڈی، ٹونکس جس کے بال اب حیرت انگیز طور چمکدار گلابی ہو چکے تھے، ریمس لوپن جس کا ہاتھ وہ تھامے ہوئے تھی، مسٹر اور مسز ویزلی، بل ویزلی جسے فلیور ڈیلاکور نے سہارا دے رکھا تھا، فریڈ اور جارج ویزلی جو ڈریگن کی کھال والی جیکٹ پہن کر ان کے عقب میں چل رہے تھے، پھر مادام میکسم تھیں جنہوں نے بیٹھنے کیلئے ڈھائی کرسیوں کی جگہ گھیر رکھی تھی۔ لیکی کالڈرن کا کبڑا مالک ٹام، ہیری کی گھنا چکر پڑوسن مسز ارابیلا فگ، وریڈ سسٹرز نامی موسیقی کے جادوئی گروپ کی لمبے بالوں لہرانے والے گلوکار، نائٹ بس کا ڈرائیور ارنئی پرانگ، جادوئی بازار کی چوغوں والی دکان کی مالکن میڈم میلکن اور ایسے کچھ جانے پہچانے چہرے، جن کے نام ہیری نہیں جانتا تھا حالانکہ وہ انہیں چہروں سے اچھی طرح جانتا تھا جیسے ہاگس ہیڈ کا بار مین اور ہوگورٹس ایکسپریس کی ٹرالی کھینچنے والی جادوگرنی۔سکول کے بھوت بھی وہاں وہاں موجود تھے اور دن کی اجلی دھوپ میں واضح دکھائی نہیں دے پا رہے تھے۔ وہ اسی وقت دکھائی دیتے تھے جب وہ حرکت کرتے تھے اور چمکتی تیز دھوپ میں دھیما سا چمکتے تھے۔

ہیری، رون، ہرمائنی اور جینی جھیل کے پاس ایک قطار کے آخر کی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔لوگ ایک دوسرے سے سرگوشیوں میں باتیں کر رہے تھے۔ان کی آواز گھاس پر چلنے والی ہوا جیسی محسوس ہو رہی تھی۔ پرندوں کی چہچہاہٹ ان کے مقابلے میں زیادہ تیز گونج رہی تھی۔ بھیڑ میں اضافہ ہونے لگا، ہیری نے بڑے جذباتی انداز سے دیکھا کہ لونا لوگڈ، نیول کو ایک کرسی پر بٹھا رہی تھی، جس رات کو ڈمبل ڈور کی موت واقع ہوئی تھی، اس رات ڈی اے کے ممبران میں سے صرف وہ دونوں ہرمائنی کے بلانے پر آئے تھے۔ ہیری اس کا وجہ جانتا تھا۔صرف انہیں ہی ڈی اے کے بند ہونے کا سب سے زیادہ افسوس تھا...... یہ ممکنات میں سے تھا کہ وہ اس امید سے اپنے سکے ہر دن ٹٹولتے رہتے تھے کہ شاید ایک ملاقات اور ہو جائے گی......

کارنیلیوس فج ان کے قریب سے گزر کر سامنے والی قطار کی طرف بڑھ گئے۔ ان کا چہرہ سہما ہوا اور رنجیدہ دکھائی دے رہا تھا، وہ ہمیشہ کی طرح حسب عادت اپنا سبز ہیٹ ہاتھ میں پکڑے لاشعوری طور پر گھما رہے تھے۔ ہیری نے کچھ ہی لمحوں بعد ریٹا سٹیکر کو بھی پہچان لیا۔ وہ یہ دیکھ کر طیش سے تاؤ کھانے لگا کہ اس کے سرخ ناخنوں والے ہاتھوں میں ایک نوٹ بک تھی اور پھر اس نے نفرت اور غصے کی شدید لہر میں غوطہ زن ہوتے ہوئے زیادہ برے جھٹکے کے ساتھ ڈولرس امبریج کو دیکھا جو اپنے مینڈک جیسے چہرے پر رنج کے مصنوعی جذبات پھیلائے آ رہی تھی، اس کے لوہے جیسی رنگت والے گھنگریالے بالوں کے اوپر سیاہ مخملیں نکٹائی لگی ہوئی تھی۔قنطورس

استاد فائرنز جھیل کے کنارے پر کسی سپاہی کی مانند کھڑا تھا۔ اسے دیکھتے ہوئے امبریج بدک سی گئیں اور تیزی سے اس سے دور جا کر ایک نشست پر بیٹھ گئیں۔

بالآخر تمام اساتذہ نشستوں پر بیٹھ گئے تھے، ہیری دیکھ سکتا تھا کہ آگے کی قطار میں سکرمگوئیر نہایت سنجیدہ اور گہرے انہماک کے ساتھ پروفیسر میک گوناگل کے ساتھ بیٹھے ہوئے گفتگو میں مصروف تھے۔ اسے شک تھا کہ سکرمگوئیر یا ان میں سے کسی بھی اہم اور معزز فرد کو ڈمبل ڈور کی موت پر واقعی افسوس اور حقیقی دُکھ ہو رہا ہوگا مگر اسی وقت اسی کہیں سے موسیقی کی دھن کے چھڑنے کا احساس ہوا، اسے سنتے ہی وہ محکماتی افراد کیلئے اپنی ناپسندیدگی اور چڑ چڑا پن فراموش کر بیٹھا۔ وہ اب موسیقی کی ابھرتی ہوئی آواز کا محور تلاش کر رہا تھا۔ ایسا کرنے والا وہ تنہا فرد نہیں تھا، بے شمار سر گھوم کر ایسا کر رہے تھے اور ان کے چہروں پر عجیب سی دہشت پھیلی ہوئی تھی۔

''وہاں......جھیل کے پانی کے اندر!'' جینی نے ہیری کے کان میں کہا۔

اور پھر اس نے دھوپ سے چمکتے ہوئے صاف سبزی مائل پانی میں دیکھا۔ کچھ لوگ پانی کی سطح سے کچھ انچ نیچے تیر رہے تھے، جس سے اسے غار کی سیاہ جھیل کی زندہ لاشوں کی رونگٹے کھڑے کر دینے والی یاد آ گئی۔ جل مانسوں کا گروہ ایک عجیب زبان میں گیت گا رہا تھا جسے وہ نہیں سمجھ سکتا تھا۔ ان کے چہرے زرد تھے اور بینگنی بال ان کے چاروں طرف لہرا رہے تھے، موسیقی سن کر ہیری کے جسم میں عجیب سی سنسناہٹ ہونے لگی حالانکہ یہ کچھ ناخوشگوار نہیں تھا۔ اس میں واضح طور پر نقصان اور عدم موجودگی کے جذبات جھلک رہے تھے۔ جب اس نے گیت گانے والے جل مانسوں کے جنگلی اور وحشی چہروں کی طرف دیکھا تو وہ جان گیا کہ کم از کم انہیں ڈمبل ڈور کے گزر جانے کا واقعی افسوس ہو رہا تھا پھر جینی نے اسے دوبارہ کہنی ماری اور اس نے پلٹ کر دیکھا۔

ہیگرڈ آہستہ آہستہ کرسیوں کے درمیان خالی راہداری نما راستے پر چل رہا تھا، وہ بالکل خاموش تھا مگر اس کی آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑی بہہ رہی تھی جس سے اس کا چہرہ دور سے ہی چمکتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے دونوں بازوؤں کے حلقے میں ڈمبل ڈور کا مردہ جسم تھا جو ارغوانی مخمل میں لپٹا ہوا تھا اور اس پر سنہرے ستاروں کی کڑھائی ہوئی تھی۔ یہ دیکھ کر ہیری کے حلق میں تیز ہوک اُٹھتی ہوئی محسوس ہوئی۔ ایک لمحے کیلئے عجیب مغموم موسیقی اور ڈمبل ڈور کی میت کے اس قدر قریب ہونے کی وجہ سے دھوپ کی تمازت سے بھی کہیں زیادہ حرارت سے اس کا جسم دہکنے لگا۔ رون کا چہرہ دہشت اور صدمے سے فق پڑ چکا تھا، جو بالکل سفید دکھائی دے رہا تھا۔ جینی اور ہرمائنی کی گود میں تیزی سے آنسو گر رہے تھے۔

وہ واضح طور پر یہ نہیں دیکھ سکتا تھا کہ سامنے کیا ہو رہا تھا؟ ہیگرڈ نے مردہ لاشے کو محتاط انداز میں سنگ مرمر کی میز پر لٹا دیا۔ پھر وہ شکستہ قدموں سے خالی راہداری والے راستے پر لوٹنے لگا۔ اس نے اپنی ناک زوردار آواز سے کئی بار صاف کی جس سے کئی لوگوں نے ناپسندیدہ اور چڑ چڑے انداز سے اس کی طرف دیکھا۔ جس میں ڈولرس امبریج بھی شامل تھی......مگر ہیری کو معلوم تھا کہ ڈمبل ڈور اس قسم کی باتوں کی قطعاً پرواہ نہیں کیا کرتے تھے۔ جب ہیگرڈ ان کے قریب سے گزرا تو ہیری نے اس کی طرف ہاتھ ہلا کر اشارہ کیا مگر

ہیگرڈ کی آنکھیں اتنی متورم تھیں کہ شاید یہ کوئی کرشمہ ہی تھا کہ وہ اپنے سامنے والے راستے کو دیکھ پا رہا تھا۔ ہیری نے مڑکر پیچھے والی قطار میں دیکھا جس کی طرف ہیگرڈ بڑھتا چلا جا رہا تھا۔تب جا کر اسے احساس ہوا کہ ہیگرڈ کو راستہ کون دکھا رہا تھا؟ وہاں پر قوی الجثہ دیو'گراپ' ایک جیکٹ اور پتلون میں ملبوس تھا جو خود ایک چھوٹے موٹے شامیانے جیسا دکھائی دے رہا تھا۔ اس کا بے ڈھنگا، بدصورت سر تعظیمی انداز میں جھکا ہوا تھا۔ یہ صاف دکھائی دے رہا تھا کہ اس کی تربیت پذیر اصلاح نے اسے کافی حد تک تقریباً انسان بنا ڈالا تھا۔ہیگرڈ اپنے سوتیلے بھائی کے پاس جا کر بیٹھ گیا اور گراپ نے محبت بھرے انداز سے ہیگرڈ کا سر تھپتھپایا جس سے اس کی کرسی کے پائے زمین میں دھنس گئے۔ ہیری کے دل میں بے ساختہ ہنسنے کی خواہش پیدا ہوئی اور اسی لمحے موسیقی کی دھن یکلخت رُک گئی اور وہ آگے کی طرف دیکھنے کیلئے مڑ گیا۔

سادہ سیاہ چوغہ پہنے گچھے دار بالوں والا ایک پستہ قامت شخص اب ڈمبل ڈور کے بدن کے سامنے کھڑا ہو گیا تھا۔ ہیری یہ نہیں سن پایا کہ وہ کیا کہہ رہا تھا۔سینکڑوں سروں کے اوپر سے نامکمل اور ٹوٹے پھوٹے لفظ تیرتے ہوئے آ رہے تھے۔

''روح کی برگزیدگی......دانشورانہ شراکت کا محور......فراخدلانہ دل کی عظمت......''

ان الفاظ کا کوئی زیادہ مطلب نہیں تھا، ان کا اس ڈمبل ڈور سے کوئی واسطہ نہیں تھا جنہیں ہیری جانتا تھا، اسے یکا یک ڈمبل ڈور کے کچھ پرانے الفاظ یاد آ گئے......'باؤلا شخص...... بچی کھچی متفرقہ...... بلبلاتی چربی......اور جھٹ جھٹکا......'اور ایک بار پھر ان الفاظ کو یاد کرتے ہوئے اس نے اپنی ہنسی دبالی...... یہ اُسے کیا ہو گیا تھا؟

ان کے بائیں طرف چھپاکے کی ایک دھیمی آواز سنائی دی۔ اس نے دیکھا کہ جل مانس بھی سننے کیلئے سطح کے اوپر آ گئے تھے۔ اسے یاد تھا کہ ڈمبل ڈور دو سال پہلے پانی کے کنارے پر جھکے ہوئے تھے۔ وہ جگہ اس کے بے حد قریب ہی تھی جہاں ہیری اس وقت بیٹھا ہوا تھا۔تب ڈمبل ڈور نے جل مانسوں کی عجیب زبان میں ان سے گفتگو کی تھی۔ ایسا بہت کچھ تھا جو اس نے ان سے کبھی نہیں دریافت کیا تھا، ایسا بہت کچھ تھا جو وہ ان سے کہہ نہیں پایا تھا......

اور پھر بغیر کسی تنبیہ کے اس پر یہ سنگین سچائی منکشف ہو کر رہ گئی کہ ڈمبل ڈور چل بسے تھے......اس نے ٹھنڈے جیب میں موجود سر دلاکٹ پر اپنی گرفت اتنی تنگ کر دی کہ اس کے ہاتھ میں درد ہونے لگا۔مگر پھر بھی اس کی آنکھوں سے آنسو چھلک ہی گئے۔ وہ جینی اور باقی لوگوں سے دور جھیل کے پار جنگل کی طرف دیکھنے لگا۔ جبکہ سیاہ چوغے والا پستہ قد جادوگر مسلسل اپنا راگ الاپتا رہا......درختوں کے بیچ ہلچل دکھائی دے رہی تھی۔قنطورس بھی انہیں خراج تحسین پیش کرنے کیلئے آ چکے تھے۔ وہ کھلے میدان میں تو نہیں آئے مگر ہیری نے انہیں تاریک سائے میں چھپے ہوئے ساکت کھڑے دیکھ لیا تھا۔ وہ جادوگروں کو دیکھ رہے تھے اور ان کی ترچھی کمانیں ان کی بغلوں میں دبی ہوئی تھیں۔ ہیری کو ڈراؤنے خواب کی طرح جنگل میں اپنا آخری سفر کی یاد آنے لگی، جب اس نے پہلی بار اس چیز سے مقابلہ کیا تھا جس کا نام والڈی مورٹ تھا۔ ہیری کو یاد آیا کہ اس نے کس طرح اس کا سامنا کیا تھا اور بعد میں اس نے اور ڈمبل ڈور نے

ایک شکست خوردہ جنگ لڑنے کے بارے میں بات کی تھی۔ یہ انتہائی اہم تھا، ڈمبل ڈور نے کہا تھا کہ لڑنا، لڑتے رہنا اور لگاتار لڑتے رہنا۔صرف اسی وقت برائی کو خود سے دور رکھا جا سکتا ہے، حالانکہ اسے پوری طرح کبھی ختم نہیں کیا جا سکتا ہے......

اور ہیری نے گرم دھوپ میں بیٹھے بیٹھے بہت واضح انداز سے دیکھا کہ اس کی فکر کرنے والے لوگ ایک ایک کر کے اس کی حفاظت کیلئے کھڑے ہوئے تھے، اس کی ممی، اس کے ڈیڈی، اس کا قانونی سرپرست اور آخر کار ڈمبل ڈور......وہ سب اس کی حفاظت کرنے کیلئے پرعزم تھے مگر اب یہ دور ختم ہو چکا تھا۔ اب وہ اپنے اور والڈی مورٹ کے درمیان کسی کو کھڑا نہیں رہنے دے گا۔ اسے اب اس تحفظ بھرے احساس سے چھٹکارا پانا ہوگا جو کہ اسے ایک سال کی عمر میں ہی چھوڑ دینا چاہئے تھا کہ سر پر والدین کے سائے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی ہے۔ اس کے ڈراؤنے خواب سے بیدار ہونے کا کوئی امکان نہیں تھا۔ اندھیرے میں کوئی فرحت بخش سرگوشی نہیں تھی کہ وہ واقعی محفوظ ہے۔ وہ سب اس کے تخیل میں ہے، اس کا سب سے بڑا اور آخری محفوظ سہارا ٹوٹ چکا تھا اور اس وقت وہ جتنا تنہا تھا، اس سے پہلے کبھی اتنا تنہا نہیں رہا تھا۔

سیاہ چوغے والے پستہ قامت شخص نے بالآخر بولنا بند کر دیا اور اپنی نشست پر واپس جا کر بیٹھ گیا۔ ہیری نے انتظار کیا کہ کوئی اور کھڑا ہوگا۔ اسے مزید تقریر کی امید تھی شاید وزیر جادو سے......مگر کوئی بھی اپنی جگہ سے نہیں ہلا۔

پھر کچھ لوگ چیخ اُٹھے، ڈمبل ڈور کے مردہ بدن اور جس سنگ مرمر کی میز پر انہیں لٹا دیا گیا تھا، اس کے چاروں طرف چمکیلے سفید شعلے نکلنے لگے تھے۔ وہ اونچے اُٹھے اور ان کی وجہ سے بدن بالکل چھپ گیا۔ ایک لمحے کیلئے تو ہیری نے سوچا کہ اس نے ایک ققنس کو خوشی سے نیلے آسمان میں اُڑتے ہوئے دیکھا تھا مگر اگلے ہی لمحے آگ غائب ہوگئی۔ اس کی جگہ پر ایک سفید سنگ مرمر کی قبر دکھائی دے رہی تھی جس میں ڈمبل ڈور کا بدن اور وہ میز دھنس چکے تھے جس پر وہ آخری آرام کر رہے تھے۔

صدمے کی وجہ سے کچھ اور چیخیں نکل گئیں جب تیروں کی بوچھاڑ ہوا میں سے اڑتی ہوئی آئی اور ہجوم سے کچھ فاصلے پر زمین میں پیوست ہوگئی۔ ہیری کو معلوم تھا کہ یہ قنطورسوں کی طرف سے ان کے اعزاز میں خراج تحسین تھا۔ اس نے انہیں اپنی دُمیں ہلا کر ٹھنڈے درختوں کی چھاؤں میں غائب ہوتے ہوئے دیکھا۔ اسی طرح جل مانس بھی سبز کائی زدہ پانی میں آہستگی کے ساتھ نیچے چلے گئے اور نظروں سے اوجھل ہوگئے۔

ہیری نے جینی، رون اور ہرمائنی کی طرف دیکھا۔ رون کا چہرہ اس طرح تناؤ کا شکار دکھائی دے رہا تھا جیسے دھوپ اسے خیرہ کئے دے رہی ہو۔ ہرمائنی کا چہرہ آنسوؤں سے تر بہ تر تھا مگر جینی نے رونا بند کر دیا تھا۔ اس نے ہیری سے ویسی ہی سخت اور شعلہ بار نگاہ ملائی جیسی اس کی عدم موجودگی میں کیوڈچ کپ جیتنے کے بعد گلے ملتے ہوئے ملائی تھی۔ وہ جانتا تھا کہ اس لمحے وہ ایک دوسرے کو اچھی طرح سے سمجھتے تھے۔ وہ جانتا تھا کہ اگر وہ اس وقت اسے یہ بتائے گا کہ وہ کیا کرنے والا ہے تو وہ یہ نہیں کہے گی کہ دھیان رکھنا، یا ایسا مت کرنا...... بلکہ وہ اس کے ہر فیصلے کو تسلیم کر لے گی کیونکہ وہ اس سے کوئی کم تر توقع ہرگز نہیں کرے گی اور اس لئے اس نے دل مضبوط

کر کے وہ کہہ دیا جو وہ جانتا تھا کہ ڈمبل ڈور کے مرنے کے بعد اسے یہ کہنا ہی تھا۔

''سنو جینی!'' اس نے نہایت آہستگی سے کہا جب اس کے چاروں طرف گفتگو کا عجیب سا شور مچا ہوا تھا اور لوگ اب اپنی اپنی نشستوں سے اُٹھ کھڑے ہوئے تھے۔ ''میں تم سے اب آگے کسی قسم کا تعلق نہیں رکھ سکتا۔ ہمیں ایک دوسرے سے ملنا جلنا بند کرنا ہوگا۔ ہم ایک ساتھ نہیں رہ سکتے ہیں......''

''اس کے پیچھے کوئی اہم ترین وجہ...... عظیم مقصد ہوگا، ہے نا؟'' جینی نے ایک عجیب سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

''دیکھو...... کچھ ایسا ہی ہے...... یوں لگتا ہے کہ تمہارے ساتھ گزارے ہوئے آخری کچھ ہفتے...... کسی اور کی زندگی کے ہیں!'' ہیری نے کہا۔ ''مگر میں نہیں کر سکتا...... ہم ایسا نہیں کر سکتے...... مجھے اب کچھ کام تنہا ہی سرانجام دینا ہیں۔''

وہ افسردہ نہیں ہوئی، اس کی آنکھوں سے آنسو نہیں نکلے، بس ہیری کی طرف دیکھتی رہی۔

''والڈی مورٹ اپنے حریفوں کے قریبی لوگوں کا استعمال کرتا ہے، اس نے ایک بار پہلے بھی تمہارا استعمال مجھے چنگل میں پھنسانے کیلئے کیا تھا اور تب تم میرے سب سے اچھے دوست کی بہن تھیں۔ سوچو! اگر ہم ملتے جلتے رہیں گے تو تمہیں کتنا زیادہ خطرہ درپیش ہوگا؟ وہ یہ جان جائے گا...... وہ معلوم کر لے گا...... وہ تمہارے بل بوتے پر مجھ تک پہنچنے کی کوشش کرے گا......''

''یقین کر لو کہ مجھے اس کی پرواہ نہ ہو؟'' جینی نے تلخی سے کہا۔

''مگر مجھے اس کی پرواہ ہے!'' ہیری نے کہا۔ ''تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر یہاں ڈمبل ڈور کے بجائے تمہاری لاش پڑی ہوتی تو مجھے کیسا محسوس ہوتا؟...... اور یہ میرا ہی قصور ہوتا......''

جینی نے اپنی گردن گھما کر دور جھیل کی طرف دیکھا۔

''میں نے دراصل تمہارا تعاقب کبھی نہیں چھوڑا تھا۔'' اس نے کہا۔ ''واقعی نہیں! مجھے ہمیشہ امید تھی...... ہرمائنی نے مجھ سے کہا تھا کہ میں زندگی خوشی سے بسر کروں۔ دوسرے لوگوں کے ساتھ گھوموں، پھروں...... تاکہ تمہارے سامنے مطمئن رہ سکوں، کیونکہ یاد ہے، جب تم کمرے میں رہتے تھے تو میں بول نہیں پاتی تھی؟ اور اسے محسوس ہوا تھا کہ اگر میں اپنے اصلی روپ میں رہوں تو شاید تم میری طرف زیادہ توجہ دو گے......''

''ہرمائنی بے حد سمجھدار لڑکی ہے!'' ہیری نے مسکرانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ ''کاش میں نے تم سے جلدی پوچھ لیا ہوتا۔ ہمارے پاس بہت زیادہ وقت رہتا!...... مہینوں کا...... یا پھر برسوں کا......''

''مگر تم تو اس وقت جادوئی دُنیا کو بچانے میں بہت مصروف تھے۔'' جینی نے تھوڑا ہنستے ہوئے کہا۔ ''ٹھیک ہے...... میں یہ تو نہیں کہہ سکتی ہوں کہ میں حیران ہوں، میں جانتی تھی کہ آخر میں یہی کچھ ہوگا۔ میں جانتی تھی کہ تم تب تک خوش نہیں رہو گے جب تک کہ تم والڈی مورٹ کو تلاش نہیں کر لو گے۔ شاید اس لئے میں تمہیں اتنا زیادہ پسند کرتی ہوں......''

ہیری اس طرح کی باتوں کو سننا برداشت نہیں کرسکتا تھا۔ وہ یہ بھی جانتا تھا کہ اگر وہ جینی کے پاس بیٹھا رہے گا تو شاید اس کا فیصلہ قائم نہیں رہ پائے گا۔ اس نے دیکھا کہ رون اب ہرمائنی کو پکڑے ہوئے تھا جب وہ اس کے کندھوں پر سر رکھ کر سسکیاں بھر رہی تھی تو وہ اس کے بالوں بھرے سر کو تھپتھپا رہا تھا۔ رون کی لمبی ناک پر آنسو بہہ رہے تھے۔ ہیری غمگین دل کے ساتھ اُٹھ کھڑا ہوا۔ جینی اور ڈمبل ڈور کی قبر کی طرف پشت موڑ لی اور جھیل کے کنارے کنارے چلنے لگا۔ ایک جگہ ساکت بیٹھنے کے بجائے چلتے رہنا غم کے بوجھ کو بہلانے میں زیادہ مددگار ثابت ہو رہا تھا۔ جس طرح انتظار کرنے کے بجائے پٹاریوں کا پتہ لگانا اور والڈی موورٹ کو ہلاک کرنے کیلئے نکل کھڑا ہونا زیادہ اچھا خیال تھا......

''ہیری......''

وہ مڑا......روفس سکرمگوئیر جھیل کے کنارے کنارے لنگڑاتے ہوئے تیزی سے اس کی طرف آ رہے تھے اور وہ اپنی ٹیکنے والی لاٹھی کا سہارا لئے ہوئے تھے۔

''میں تم سے کچھ بات کرنا چاہتا ہوں ...... میں تمہارے ساتھ کچھ دیر تک چل سکتا ہوں؟''

''ٹھیک ہے!'' ہیری نے افسردگی کے ساتھ کہا اور ان کے آگے آگے چلنے لگا۔

''ہیری! یہ نہایت سنگین اور دلخراش حادثہ ہے۔'' سکرمگوئیر نے آہستگی کے ساتھ کہا۔ ''میں تمہیں بتا نہیں سکتا ہوں کہ یہ سن کر میں کس قدر دہل کر رہ گیا تھا؟ ڈمبل ڈور بہت عظیم جادوگر تھے جیسا کہ تم جانتے ہی ہو۔ ہمارے درمیان کچھ اختلافات چل رہے تھے مگر مجھ سے زیادہ کوئی نہیں جانتا ہے کہ......''

''اب آپ کیا چاہتے ہیں؟'' ہیری نے دوٹوک انداز میں پوچھا۔

سکرمگوئیر یکایک جھنجلائے ہوئے دکھائی دینے لگے مگر پہلے کی طرح انہوں نے اپنے چہرے کے تاثرات ایک بار پھر غم آلود کر لئے تھے، شاید وہ ہیری کے ذہنی اذیت کو سمجھ گئے تھے۔

''میں جانتا ہوں کہ تمہیں گہرا صدمہ پہنچا ہے۔'' انہوں نے رنجیدہ لہجے میں کہا۔ ''مجھے معلوم ہے کہ تم ڈمبل ڈور کے بہت قریب تھے۔ مجھے یقین ہے کہ تم ان کے سب سے پسندیدہ اور عزیز طالبعلم تھے۔ تم دونوں کے درمیان کا رشتہ......''

''آپ کیا چاہتے ہیں؟'' ہیری نے یکایک رُکتے ہوئے درشتگی سے پوچھا۔

سکرمگوئیر بھی رُک گئے اور اپنی لاٹھی پر ٹیک لگا کر ہیری کو گھور کر دیکھا، ان کے چہرے پر عیارانہ جھلک اب نمایاں ہو چکی تھی۔

''کہا جا رہا ہے کہ ڈمبل ڈور جب اپنی موت والی رات سکول سے باہر گئے تھے تو تم ان کے ساتھ تھے......''

''ایسا کون کہہ رہا ہے؟'' ہیری نے پوچھا۔

''کسی نے ڈمبل ڈور کے مرنے کے بعد مینار کے اوپر ایک مرگ خور کو ششدر کر ڈالا تھا اور وہاں پر دو بہاری ڈنڈے بھی ملے

تھے۔محکمہ دواور دو جوڑسکتا ہے ہیری......''

''مجھے یہ جان کرخوشی ہوئی!'' ہیری نے کہا۔''دیکھئے! میں ڈمبل ڈور کے ساتھ کہاں گیا تھااور ہم نے مل کر کیا کیا تھا، یہ میرا ذاتی معاملہ ہے۔وہ نہیں چاہتے تھے کہ ان کی ذاتی باتیں لوگوں کو معلوم ہوں......''

''ظاہر ہے، اتنی وفاداری قابل تحسین ہے!'' سکرمگوئیر نے کہا جنہیں اب اپنا چڑچڑا پن چھپانے میں کافی دشواری پیش آ رہی تھی۔''مگر ڈمبل ڈور چلے گئے ہیں، ہیری!......وہ چلے گئے ہیں۔''

''وہ اُس سکول سے اس وقت واقعی چلے جائیں گے جب یہاں ان کا ایک بھی وفادار نہیں بچے گا۔'' ہیری نے کہا اور نہ چاہتے ہوئے بھی مسکرادیا۔

''میرے عزیز نوجوان!......ڈمبل ڈور بھی موت سے نہیں لوٹ سکتے......''

''میں یہ نہیں کہہ رہا ہوں کہ وہ لوٹ سکتے ہیں، آپ نہیں سمجھ پائیں گے مگر میرے پاس آپ کو بتانے کیلئے کچھ بھی نہیں ہے۔'' ہیری نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

سکرمگوئیر جھجکے......

''جانتے ہو، ہیری!'' وہ نزاکت بھرے لہجے میں گویا ہوئے۔''محکمہ تمہیں ہر طرح کی حفاظت فراہم کرسکتا ہے۔ مجھے تمہاری خدمت میں اپنے کچھ ایرورر کھتے ہوئے خوشی ہوگی......''

ہیری ہنس پڑا۔

''والڈی مورٹ مجھے بذات خود مارنا چاہتا ہے اور آپ کے ایرور اُسے نہیں روک پائیں گے۔اس لئے اس پیشکش کیلئے بہت شکریہ!مگر اس کی ضرورت نہیں ہے......''

''تو میں نے تم سے گذشتہ کرسمس پر جو درخواست کی تھی......'' سکرمگوئیر نے کہنے کی کوشش کی، ان کی آواز بے حد ٹھنڈی اور معنی خیز تھی۔

''کون سی درخواست؟ اوہ ہاں!...... یاد آیا کہ میں دُنیا کو یہ بتاؤں کہ آپ لوگ کس قدر شاندار کام کررہے ہیں......''

''تا کہ لوگوں کا اعتماد اور زیادہ مضبوط ہو سکے!'' سکرمگوئیر نے اس کا جملہ مکمل کیا۔

ہیری نے ایک لمحے کیلئے انہیں گھور کر دیکھا۔

''سٹین شین پائیک کو رہا کر دیا گیا؟''

سکرمگوئیر کا چہرہ یکدم بینگنی رنگت میں بدلتا چلا گیا، جسے دیکھ کر ہیری کو ورنن انکل کی یاد آ گئی۔

''اچھا......تو تم اب بھی......''

''ڈمبل ڈور کا وفادار شاگرد ہوں۔'' ہیری نے کہا۔ ''صحیح کہا؟''

سکرمگوئیر نے ایک پل کیلئے اسے غصیلی نظروں سے گھورا اور پھر بغیر کچھ کہے لنگڑاتے ہوئے واپس لوٹ گئے۔ ہیری دیکھ سکتا ہے کہ پرسی اور محکماتی اہلکاران کے فارغ ہونے کا انتظار کر رہے تھے۔ وہ سبکتے ہوئے ہیگرڈ اور قوی الجثہ گراپ کو دیکھ کر گھبراہٹ کا شکار ہو رہے تھے جو ابھی تک اپنی نشستوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ رون اور ہر مائنی تیز قدموں سے چلتے ہوئے ہیری کی طرف آ رہے تھے۔ وہ مخالف سمت میں جاتے ہوئے سکرمگوئیر کے پاس سے گزرے۔ ہیری مڑا اور آہستہ آہستہ آگے چلنے لگا۔ وہ ان کے قریب آنے کا انتظار کر رہا تھا۔ بالآخر وہ ایک درخت کے سائے تلے اس کے پاس پہنچ گئے جس کے نیچے وہ پہلے کبھی بیٹھا کرتے تھے۔

''سکرمگوئیر کیا چاہتے تھے؟'' ہر مائنی نے سرگوشی کرتے ہوئے پوچھا۔

''وہی جو کچھ وہ کرسمس کے موقع پر چاہتے تھے۔'' ہیری نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔ ''وہ چاہتے تھے کہ میں انہیں ڈمبل ڈور کے بارے میں ذاتی معلومات فراہم کروں اور محکمے کا نیا اشتہاری واعظ بن جاؤں......''

رون ایک لمحے کیلئے خود سے جھنجلاتا ہوا دکھائی دیا پھر وہ ہر مائنی کو دیکھتے ہوئے زور سے بولا۔ ''دیکھو! میں جا کر پرسی کو ایک زوردار طمانچہ مارنا چاہتا ہوں......''

''اس کی ضرورت نہیں ہے!'' ہر مائنی نے درشتگی سے کہا اور رون کا بازو پکڑ لیا۔

''ایسا کر کے میرے اندر سکون بھر جائے گا!''

ہیری ہنس پڑا۔ یہاں تک کہ ہر مائنی بھی آہستگی سے مسکرا دی حالانکہ جب اس نے سکول کی طرف دیکھا تو اس کی مسکراہٹ پھیکی پڑ گئی۔

''میں یہ خیال برداشت نہیں کر سکتی ہوں کہ ہم یہاں کبھی لوٹ کر نہیں آ پائیں گے!'' ہر مائنی آہستگی سے بولی۔ ''ہوگورٹس بند کیسے ہو سکتا ہے؟''

''شاید یہ بند نہیں ہوگا۔'' رون نے کہا۔ ''ہمیں گھر پر جتنا خطرہ ہے، یہاں اس سے زیادہ خطرہ نہیں ہے، ہے نا؟ اب ہر جگہ ایک جیسی ہو چکی ہے۔ میں تو یہ کہوں گا کہ ہوگورٹس پھر سے محفوظ ہے کیونکہ اس جگہ کی حفاظت کیلئے یہاں متعدد جادوگر موجود ہیں، تمہیں کیا محسوس ہوتا ہے، ہیری؟''

''اگر یہ کھلا رہتا ہے تو بھی...... میں یہاں لوٹ کر نہیں آؤں گا۔'' ہیری نے کہا۔

رون نے پھٹی آنکھوں سے اس کی طرف دیکھا۔

''میں جانتی تھی!'' ہر مائنی افسردہ لہجے میں بولی۔ ''تم یہی کہو گے...... مگر تم کیا کرو گے؟''

''میں ایک بار پھر ڈرسلی گھرانے کے ساتھ رہنے کیلئے واپس چلا جاؤں گا۔'' ہیری نے جواب دیا۔ ''کیونکہ ڈمبل ڈور ایسا چاہتے

تھے، مگر بس کچھ ہی دنوں تک...... پھر میں ہمیشہ کیلئے وہاں سے نکل جاؤں گا۔''

''لیکن اگر تم سکول واپس نہیں آؤ گے تو تم کہاں جاؤ گے؟''

''میرا خیال ہے کہ میں گورڈ یک ہولو جاؤں گا۔'' ہیری نے بڑبڑاتے ہوئے کہا، اس کے ذہن میں ڈمبل ڈور کی موت والی رات کے بعد یہی ایک خیال ابھرا تھا۔''میرے لئے یہ سب وہیں سے شروع ہوا تھا۔ میرے ذہن میں یہ خواہش مچل رہی ہے کہ مجھے وہاں جانے کی ضرورت ہے اور میں اپنے ماں باپ کی قبریں دیکھنے بھی تو جا سکتا ہوں۔ میں ایسا کرنا زیادہ پسند کروں گا۔''

''اور اس کے بعد......؟'' رون نے پوچھا۔

''اس کے بعد مجھے باقی پٹاریوں کو تلاش کرنا ہے، ہے نا؟'' ہیری نے کہا اور اس کی آنکھیں ڈمبل ڈور کی سفید قبر پر جم گئیں جو جھیل کے دوسرے کنارے پر پانی میں اپنا عکس چھوڑ رہی تھی۔''وہ چاہتے تھے کہ میں ایسا ہی کروں۔ اس لئے انہوں نے مجھے ان کے بارے میں سب کچھ بتا دیا ہے۔ اگر ڈمبل ڈور صحیح تھے...... اور مجھے پکا یقین ہے کہ وہ صحیح تھے...... تو اب بھی چار پٹاریاں بچی ہیں۔ مجھے انہیں تلاش کرنا ہے اور انہیں نیست و نابود کرنا ہے۔ اس کے بعد مجھے والڈی مورٹ کی روح کے ساتویں ٹکڑے کا تعاقب کرنا ہے جو اب بھی اس کے بدن میں موجود ہے۔ صرف میں ہی اسے مار سکتا ہوں اور اگر مجھے راستے میں سیورس سنیپ مل گیا......'' اس نے درشت لہجے میں آگے کہا۔''تو یہ میرے لئے بہت شاندار رہے گا اور اس کیلئے نہایت سنگین......''

ایک طویل خاموشی چھا گئی۔ بھیڑ اب وہاں سے تقریباً بکھر چکی تھی۔ بچے ہوئے لوگ گراپ کا قوی الجثہ جسم کو کافی جگہ دے رہے تھے جب اس نے ہیگرڈ کو گلے لگایا جس کے رونے کی آواز پانی کے پار اب بھی گونج رہی تھی۔

''ہم وہاں آئیں گے، ہیری!'' رون نے اچانک کہا۔

''کیا مطلب؟''

''تمہارے انکل آنٹی کے گھر!'' رون نے کہا۔''اور پھر تم جہاں جاؤ گے، ہم بھی تمہارے ساتھ چلیں گے......''

''نہیں......'' ہیری نے فوراً جھٹکے سے کہا۔ اسے اس بات کا اندازہ نہیں تھا۔ وہ انہیں یہ بتانا چاہتا تھا کہ وہ زندگی کے سب سے خوفناک سفر پر تنہا ہی جانا چاہتا تھا۔

''تم نے ایک بار پہلے بھی ہم سے کہا تھا۔'' ہرمائنی نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔''اگر ہم لوٹنا چاہتے تو اسی وقت ہی لوٹ جاتے، ہمارے پاس وقت تھا، ہے نا؟''

''چاہے جو بھی ہو، ہم تمہارے ساتھ ہیں۔'' رون نے مستحکم لہجے میں کہا۔''مگر دوست! کچھ کرنے سے پہلے، گورڈ یک ہولو جانے سے پہلے، تمہیں ہمارے گھر بھی تو آنا پڑے گا۔''

''وہ کیوں؟''

''بل اور فلیور کی شادی میں شرکت کیلئے......بھول گئے ہو کیا؟''

ہیری نے اس کی طرف حیرانگی سے دیکھا۔شادی جیسی معمول کی تقریب کا خیال اسے غیر یقینی اور تعجب انگیز لگ رہا تھا۔

''بالکل! ہمیں ایسی تقریب سے منہ نہیں موڑ نا چاہئے۔'' اس نے آخر کار کہا۔

اس کا ہاتھ اپنے آپ نقلی پٹاری والے لاکٹ پر تنگ ہو گیا۔ بہرحال، ہر ایک چیز مایوسی کی دلدل میں ڈوبی ہوئی تھی، اس کے سامنے تاریک اور پیچیدہ راہ کھڑی تھی، وہ اس حقیقت کو اچھی طرح سے جان چکا تھا کہ ایک مہینے بعد......ایک سال بعد...... یا پھر دس سال بعد والڈی مورٹ سے اس کا فیصلہ کن معرکہ ہونا ہی تھا مگر اس سب کے باوجود اس کا دل اس بات پر بہت طمانیت محسوس کر رہا تھا کہ رون اور ہرمائنی کے ساتھ بسر کرنے کیلئے ایک پرسکون اور آخری سنہرا دن ابھی بھی باقی تھا......

☆☆☆☆

# ہیری پوٹر

## اور کم ذات شہزادہ

نجم نور خان

# ہیری پوٹر
## اور کم ذات شہزادہ

نجم نور خان

# ہیری پوٹر اور کم ذات شہزادہ

# Harry Potter and the Half Blood Prince

مصنفہ ۞ جے۔کے۔رولنگ

مترجم ۞ نجم نور خان

انتساب

پیرزادہ محمد معید قاسمی کے نام

جنہوں نے مجھے یہ کتاب لکھنے پر مجبور کر دیا

معید رحیم یار خان۔ پاکستان میں رہتے ہیں۔اور **دل لگی محلول** سونگھنے پر انہیں بریانی کی خوشبو آتی ہے۔

# ہیری پوٹراور کم ذات شہزادہ

## ہیری پوٹر سلسلے کی چھٹی کہانی

گرمیوں کے وسط میں موسم کے مجاز کے الٹ دھند کھڑکی کے شیشے پر چھائی ہوئی ہے۔ ہیری پوٹر پریوٹ ڈرائیو کے ڈرسلی ہاؤس میں اپنی خواب گاہ کی کھڑکی میں بیٹھا بے چینی کے ساتھ پروفیسر ڈمبلڈور کاانتظار کررہاہے۔

آخری بار اس نے ہیڈ ماسٹر کو والڈیمورٹ کے ساتھ دوبدو لڑتے ہوئے دیکھا تھا۔اور اسکو یقین ہی نہیں آرہا تھا کہ ڈمبلڈور ڈرسلی خاندان کے گھر بھی آسکتے ہیں۔آخر پروفیسر کی اس طرح اچانک آمد کی وجہ کیا تھی۔۔؟ ایسی کون سی بات ہے جس کو کہنے کے لئے اگلے کچھ ہفتوں میں ہیری کے ہوگورٹس پہنچنے کاانتظار نہیں کیا جا سکتا۔۔۔؟

ہوگورٹس میں ہیری کے چھٹے سال کی ابتدا کافی مختلف انداز سے ہوئی ہے۔۔۔

کیوں کہ ماگلو اور جادو گر دنیا کا آپس میں ٹکراؤ شروع ہو رہا ہے۔۔۔

## جے۔ کے۔ رولنگ

جے۔ کے۔ رولنگ ہیری پوٹر سلسلے کے چھ شاندار ناولوں کی مصنف ہیں۔ ان کی کتب کو *ہوگو ایوارڈ۔ برام اسٹوکر ایوارڈ ۔ وائیٹ بریڈ چلڈرن بکس ایوارڈ ۔ نیسلے اسمارٹی بک پرائز۔ برٹش بک ایوارڈ چلڈرن بک آف ائیر* ۔ اور بے شمار اسٹیٹ میگزین اور بچوں کی پسند کی سند کا اعزاز حاصل ہے۔

مسز رولنگ کو مسلسل تین سال تک *نیسلے اسمارٹی بک پرائز* کی فاتح قرار دیئے جانے پر ایک اسپیشل سرٹیفکیٹ سے نوازا گیا ہے۔ ساتھ ہی *عینی اسپنسرز لنڈر برگ پرائز* کی طرف سے بچوں کے تصوراتی ادب کے لئے آپ کی بے مثال خدمات کے اعتراف میں آپ کی خصوصی حوصلہ افزائی کی گئی۔ ان کو برطانوی سلطنت کی تنظیم کا افسر بھی قرار دیا گیا ہے۔

مسز رولنگ اسکاٹ لینڈ میں اپنے شوہر اور دو بچوں کے ہمراہ رہائش پذیر ہیں۔

نجم نور حنان

نجم نور حنان پاکستان آرمی کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اپنے لڑکپن کے دنوں میں انہوں نے ہیری پوٹر سلسلے کا مطالعہ کیا۔ اور جے۔ کے۔ رولنگ کی کردار نویسی اور تخیل کی پرواز کے سحر میں گرفتار ہو گئے۔ ایک طویل عرصے تک اس سلسلے کے اردو زبان میں تراجم کے انتظار کے بعد۔۔۔ جس کے دوران انہوں نے دنیا بھر میں مختلف لکھاریوں سے رابطہ کیا۔۔۔ فرانسیسی تراجم کا مطالعہ کیا۔۔۔ انہیں حیرت تھی کہ افغانی۔ عربی۔ اور ملیالم زبانوں میں تراجم میسر ہونے کے باوجود اردو زبان میں اس طلسمی سحر انگیز کہانی کا آسان فہم ترجمہ موجود نہیں ہے۔ حالانکہ۔۔۔

## سارے جہاں میں دھوم ہماری زباں کی ہے

چنانچہ پاکستانی اور دنیا بھر میں اردو بولنے اور سمجھنے والے بچوں کے لئے عام فہم اردو زبان میں ہیری پوٹر سلسلے کی تمام آٹھ کہانیوں کا ترجمہ کرنے کا بیڑہ اٹھایا ہے۔ اس سلسلے کی چھٹی کتاب کا انٹرنیٹ ایڈیشن آپ کے ہاتھ میں ہے۔

نجم نور حنان کراچی میں رہائش پذیر ہیں۔

# فہرست ابواب

# فہرست ابواب

# فہرست ابواب

تیرہواں باب



چودہواں باب



پندرہواں باب



سولہواں باب



سترہواں باب



اٹھارہواں باب

# فہرست ابواب

# فہرست ابواب

# ہیری پوٹر اور کم ذات شہزادہ

# پہلا باب

## دوسرا وزیر

آدھی رات ہونے والی تھی۔ وزیر اعظم اپنے دفتر میں اکیلے بیٹھے ایک لمبا میمو پڑھ رہے تھے۔ جسکے ایک بھی لفظ کا مفہوم ان کے ذہن میں نہیں آ رہا تھا۔۔ دراصل وہ کسی دور دیس کے صدر کے فون کا انتظار کر رہے تھے۔ پچھلے طویل تھکا دینے والے مشکل ہفتے کی تکلیف دہ یادوں کو بھلانے کی کوشش اور جانے وہ کمبخت کب فون کرے گا کی سوچ نے انکے دماغ کو کسی اور طرف توجہ دینے کے قابل نہیں چھوڑا تھا۔ وہ اس میمو کی لکھائی پر جتنا دھیان لگانے کی کوشش کرتے اتنا انکے ذہن میں اپنے سیاسی مخالف کی شکل نمودار ہو جاتی۔ جس نے اسی دن کی نیوز میں بیان دیا تھا۔ اس نے نہ صرف پچھلے ہفتے کے تمام برے حادثات کو گنوایا (جیسے کسی کو یاد دلانے کی ضرورت تھی) بلکہ یہ بھی ثابت کرتا رہا کہ اس تمام فساد کی جڑ حکومت ہی ہے۔

ان بے ہودہ الزامات کو یاد کرتے ہی وزیر اعظم کے دل کی دھڑکن تیز ہو گئی کیوں کہ نہ تو یہ الزامات سچے تھے اور نہ ہی منصفانہ۔ بھلا حکومت اس پل کو گرنے سے کیسے روک سکتی تھی۔۔۔؟ کوئی یہ کیسے کہہ سکتا تھا کہ حکومت پلوں پر مناسب سرمایہ کاری نہیں کر رہی۔۔۔؟ وہ پل بنے ہوئے دس سال بھی نہیں ہوئے تھے اور ماہرین بھی یہ بتانے سے قاصر تھے کہ یہ پل بیچ میں سے دو ٹکڑوں میں ایسے کیسے ٹوٹ گیا کہ درجن بھر گاڑیاں نیچے دریا میں جا گریں۔۔۔؟ اور کسی کی ہمت کیسے ہو سکتی تھی یہ کہنے کی کہ پولیس کی کم تعداد کی وجہ سے دو بھیانک سنسنی خیز قتل ہوئے تھے۔۔۔؟ یا حکومت کو اس سمندری طوفان کی پیشگی اطلاع دینی چاہیے تھی جسکی وجہ سے ویسٹ کنٹری میں بے انتہا جانی و مالی نقصان ہوا تھا۔ یا اس بات کی ذمے داری بھی وزیر اعظم کی ہے کہ انکی کابینہ کے وزیر ہربرٹ کورلی نے عجیب و غریب حرکتیں کرنے کے لئے اسی ہفتے کو چنا۔۔ جسکی وجہ سے اب وہ اپنے گھر میں پڑا تھا۔۔۔؟

اپنی بات کے اختتام پر مخالف نے اپنی چوڑی مسکراہٹ کو چھپاتے ہوئے کہا۔۔ " مایوسی نے ملک کو جکڑ رکھا ہے۔۔۔"

اور بدقسمتی سے یہ بالکل سچ تھا۔ وزیر اعظم نے خود ایسا محسوس کیا تھا۔ عوام کی حالت واقعی قابل رحم تھی۔ موسم بھی مایوس کن تھا۔ وسط جولائی میں دھند سے بھری ٹھنڈ۔۔؟ عام دنوں میں موسم ایسا نہیں ہوتا تھا۔۔ یہ بالکل ٹھیک نہیں تھا۔۔۔

انہوں نے میمو کا اگلا صفحہ پلٹا اسکی لمبائی پر نظر ڈالی اور مزید پڑھنے کا ارادہ ترک کر دیا۔ انگڑائی لیتے ہوئے انھوں نے دکھ بھری نظروں سے اپنے دفتر پر نظر دوڑائی۔۔ وہ ایک خوبصورت کمرہ تھا۔ باہر کے سرد موسم سے بچنے کے لئے شیشے کی بند کھڑکیوں کی قطار کے سامنے سنگ مرمر کا خوبصورت آتشدان۔۔۔ ایک ہلکی سی جھرجھری لے کر وزیر اعظم اٹھ کر کھڑکیوں کے

سامنے آئے اور دھند کے پار جھانکنے لگے جس نے شیشے پر اپنے نشان چھوڑے ہوئے تھے۔اسی وقت جب وہ دفتر کی طرف پیٹھ کر کے کھڑے تھے انہوں نے اپنے پیچھے ایک ہلکی کھانسی کی آواز سنی۔

سکتے کی کیفیت میں انہوں نے شیشے میں جھلکتی اپنی پرچھائی کو دیکھا۔انکو معلوم تھا کہ اس کھانسی کا کیا مطلب ہے۔انہوں نے پہلے بھی اسے سنا تھا۔بہت آہستگی سے وہ خالی کمرے کی طرف پلٹے۔

اگرچہ اندر سے وہ ڈر چکے تھے مگر بہادری کا مظاہرہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا۔" سلام"

لمحہ بھر کو ایک جھوٹی امید تھی کہ اس سلام کا کوئی جواب نہیں ملے گا۔مگر فوراً ایک جوابی آواز سنائی دی۔ایک چبھتی ہوئی رٹی رٹائی آواز۔۔۔جیسے کوئی پہلے سے لکھا ہوا بیان پڑھ رہا ہو۔جیسا کہ کھانسی کی آواز سے ہی وزیر اعظم کو اندازہ ہو گیا تھا۔۔آواز کمرے کے کونے میں لٹکی بھدی آئل پینٹنگ میں موجود ایک مینڈک کی شکل والے آدمی کے منہ سے آ رہی تھی جس نے لمبے چمکدار چاندی جیسے نقلی بال پہنے ہوئے تھے۔

" ماگلو وزیراعظم کے لئے پیغام ۔۔۔فوری ملاقات ضروری ہے۔۔۔ برائے مہربانی فوراً جواب دیں۔۔۔فرمانبردار۔۔۔فج۔۔۔ "

پینٹنگ میں موجود آدمی نے وزیراعظم کو تفتیشی نظروں سے گھورا۔۔۔

وزیراعظم نے کہا۔۔۔ " آہ۔۔۔سنو یہ مناسب وقت نہیں ہے۔۔میں اس وقت ایک بہت ضروری کال کا انتظار کر رہا ہوں۔۔۔صدر۔۔"

"وہ بعد میں بھی ہو سکتی ہے۔۔۔ " تصویر نے اک دم کہا۔۔۔وزیراعظم کا دل ڈوب سا گیا۔۔۔ان کو اسی کا ڈر تھا۔۔۔

" مگر میں واقعی ان سے بات کرنا چاہ رہا تھا۔۔۔ "

" ہم جناب صدر کو بھلوا دیں گے کہ ان کو کال کرنی ہے۔ وہ آج کے بجائے کل رات کال کر لیں گے۔۔ مہربانی کریں اور فوراً جناب فج کو جواب دیں۔ " چھوٹے قد کے آدمی نے کہا۔

" اوہ اچھا۔۔ ٹھیک ہے۔۔ میں جناب فج سے ملاقات کے لئے تیار ہوں۔۔۔" وزیراعظم نے کمزور لہجہ میں کہا۔

اپنی ٹائی درست کرتے ہوئے وہ تیزی سے اپنی میز کی طرف گئے۔ خود کو پرسکون اور بے پرواہ ظاہر کرتے ہوئے ابھی وہ اپنی نشست پر بیٹھے بھی نہیں تھے کہ سنگ مرمر کے آتش دان میں چمکدار ہرے شعلے بھڑک اٹھے۔ حیرت اور اچنبے کو چھپائے انہوں نے ایک شاندار آدمی کو شعلوں کے درمیان نمودار ہوتے دیکھا۔ جو لٹّو کی طرح تیزی سے گھوم رہا تھا۔ پلک جھپکتے ہی وہ شخص آتش دان کے پاس رکھے نادر قالین پر اتر آیا۔ ہاتھ میں ہرے لیمو کے رنگ کی گول ٹوپی تھامے وہ اپنے دھاری دار چوغے کی آستینوں سے آتش دان کی راکھ جھاڑ رہا تھا۔

" اوہ ! وزیراعظم۔۔ " کورنیلئیس فج نے آگے بڑھتے ہوئے اپنا ہاتھ مصافحہ کے لئے بڑھایا۔۔ " آپ سے دوبارہ مل کر خوشی ہوئی۔۔۔"

ایمانداری کی بات ہے کہ وزیراعظم کے جذبات بالکل اس طرح کے نہیں تھے۔ اس لئے جواب میں وہ خاموش رہے۔ فج کو دیکھ کر انہیں بالکل خوشی نہیں ہوئی تھی۔ جنکی وقتاً فوقتاً آمد (جو کہ بذات خود خوفناک ہوتی تھیں) کا عام طور پر مطلب یہی ہوتا تھا کہ اب کوئی بری خبر سننے کو ملے گی۔ آج تو فج خود فکروں کا مارا لگ رہا تھا۔ کمزور۔۔ گنجا۔۔ سفید پڑا ہوا۔۔ اسکا چہرہ عجیب سا ہو رہا تھا۔۔ وزیراعظم نے کئی سیاستدانوں کے ایسے چہرے دیکھے تھے مگر وہ کبھی بھی اچھا شگون ثابت نہیں ہوئے۔۔

" میں آپ کی کیا مدد کر سکتا ہوں۔۔؟" فج سے مختصر مصافحے کے بعد انہوں نے ہاتھ کے اشارے سے ان کو میز کے سامنے موجود سب سے مضبوط کرسی پر بیٹھنے کو کہا۔

" سمجھ نہیں آتا کہاں سے شروع کروں۔۔۔" فج بڑبڑایا۔ کرسی کھینچ کر وہ کرسی پر بیٹھے اور اپنی ٹوپی اپنے گھٹنوں پر رکھ کر بولے۔ " کیا ہفتہ تھا۔۔۔اف کتنا برا۔"

" اوہ ! تو آپ کا ہفتہ بھی برا گزرا۔۔۔؟ " وزیر اعظم نے قدرے کرختگی سے پوچھا۔۔انکو امید تھی کہ ان کے لہجے سے فج سمجھ جائیں گے کہ وہ پہلے سے ہی بہت کچھ جھیل رہے ہیں۔۔۔

" ہاں ہاں ۔۔۔ بالکل۔۔ " اپنی آنکھوں کو ملتے ہوئے فج نے روکھے پن سے وزیر اعظم کی طرف دیکھا۔ " میرا ہفتہ بھی ویسا تھا جیسا آپ کا وزیر اعظم۔۔ براکڈیل پل کا حادثہ۔۔بونز اور وینس کے قتل۔۔اور ویسٹ کنٹری میں کھڑا ہنگامہ۔۔"

" کیا۔۔؟کیا آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ آپ کے کچھ لوگ۔۔۔ان حادثات میں ملوث تھے۔؟"

فج نے وزیر اعظم کو کڑی نظروں سے گھورا۔"ظاہر ہے۔۔۔" اس نے کہا۔۔۔"اتنا اندازہ تو آپ نے لگا ہی لیا ہوگا کہ کیا چل رہا ہے۔۔۔؟"

" میں۔۔۔" وزیر اعظم جھجھکے۔۔

فج کے اسی طرح کے رویئے کی وجہ سے انہیں اس سے ملنا پسند نہیں تھا۔ آخر وہ وزیر اعظم تھے۔ اور انکو بالکل پسند نہیں تھا کہ انکے ساتھ اسکول کے بچوں کی طرح کا سلوک کیا جائے۔ مگر اس طرح تو ان کے ساتھ فج کے ساتھ انکی پہلی ملاقات کے زمانے سے ہوا چلا آرہا تھا۔ ان کو آج بھی وہ ملاقات ایسے یاد تھی جیسے کل کی ہی بات ہو اور وہ جانتے تھے کہ وہ ملاقات ان کو مرتے دم تک یاد رہے گی۔

وہ اپنے اسی دفتر میں اکیلے کھڑے تھے۔ اتنے برسوں کی انتھک محنت اور پلاننگ کے بعد فتح سے سرشار۔ جب انہوں نے اپنی پشت پر بالکل آج رات کی طرح کھانسی کی آواز سنی۔ وہ

پلٹے تو انہوں نے دیکھا کہ وہ بد صورت تصویر ان سے باتیں کرتے ہوئے جادو گر وزیر کی آمد کا اعلان اور تعارف کروا رہی ہے۔

پہلے تو وہ سمجھے کہ طویل انتخابی مہم اور الیکشن کے ذہنی تناؤ نے انکا دماغ خراب کر دیا ہے۔ ایک تصویر کو خود سے باتیں کرتا دیکھ کر وہ سخت خوفزدہ ہو گئے تھے۔ گرچہ اس سے بھی زیادہ خوف انہیں اس وقت محسوس ہوا تھا جب خود کو جادو گر وزیر کہنے والے ایک شخص نے آتشدان سے نکل کر ان سے مصافحہ کیا۔ فج کی تقریر کے دوران وہ ایک لفظ نہ کہہ پائے جس میں اس نے وضاحت کی کہ جادو گر اور چڑیلیں ابھی بھی خفیہ طور پر پوری دنیا میں رہائش پذیر ہیں۔ اور اس نے یقین دلایا کہ ان کو بالکل پریشان ہونے کی ضرورت نہیں کیوں کہ وزارتِ جادو گری۔ جادو گر برادری کی مکمل ذمہ دار ہے اور اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ عام لوگوں کو اس بات کی بھنک بھی نہ پڑے۔ فج کے مطابق جادوئی جھاڑو کے ذمہ دارانہ استعمال سے لے کر ڈریگن آبادی کو قابو میں رکھنے تک یہ ایک مشکل کام تھا (وزیر اعظم کو یاد تھا کہ یہ سن کر انہیں سہارے کے لئے اپنی میز کو پکڑنا پڑا تھا)۔ یہ سب کہہ کر فج نے ایک شفیق باپ کی طرح دہشت زدہ وزیر اعظم کا کندھا تھپتھپایا تھا۔

اس نے کہا تھا۔ "گھبرائیں نہیں۔ مشکل ہی ہے کہ اب آپ سے دوبارہ ملاقات ہو۔ میں صرف تبھی آپکو تکلیف دوں گا۔ جب ہماری طرف کچھ ایسا ہو رہا ہو جس سے ماگلو (غیر جادوئی) آبادی کو کوئی خطرہ ہو۔ بلکہ میں تو کہوں گا تب تک کے لئے جیو اور جینے دو۔ اور کہنا ہی پڑے گا کہ آپ میری بات کو سابقہ وزیر اعظم سے بہتر انداز میں سمجھ رہے ہیں۔ انہوں نے تو مجھے کھڑکی سے باہر پھینکنے کی کوشش کی تھی۔ انکو لگا میں اپوزیشن کی طرف سے بھیجا گیا کوئی جھانسے باز ہوں۔"

یہاں پہنچ کر وزیر اعظم کو کچھ ہمت ملی اور انہوں نے کہا۔ "تو کیا آپکو اپوزیشن نے نہیں بھیجا۔۔؟" یہ انکی آخری امید کی کرن تھی۔۔

"نہیں نہیں۔۔" فج نے نرمی سے کہا۔ " افسوس ایسا نہیں ہے۔۔۔۔ دیکھئے۔۔" یہ کہتے ہوئے اس نے وزیراعظم کے چائے کے کپ کو تھوتھنی والے چوہے میں بدل دیا۔

اپنے چائے کے کپ (جواب ایک تھوتھنی والے چوہے میں تبدیل ہو چکا تھا) کو اپنی نئی تقریر کو کترتے دیکھ کر وزیراعظم نے کہا۔۔" مگر ! مگر مجھے کسی نے اس بارے میں کچھ بتایا کیوں نہیں۔۔؟"

"جادوگر وزیر خود کو صرف موجودہ وزیراعظم کے سامنے ظاہر کرتا ہے۔۔" فج نے اپنی چھڑی کو کوٹ میں ٹھونستے ہوئے کہا۔۔ "رازداری برتنے کا یہ بہترین طریقہ ہے۔۔"

"لیکن پھر۔۔ سابقہ وزیراعظم نے مجھے متنبہ کیوں نہیں کیا۔۔؟" وزیراعظم جلدی میں بولے

اس بات پر تو فج ہنس پڑا۔۔" میرے عزیز وزیراعظم ! کیا آپ کبھی کسی کو یہ بتا پائیں گے۔۔؟"

ہنستے ہنستے فج نے آتشدان میں کچھ سفوف پھینکا اور جامنی شعلوں میں قدم رکھ کر شوں کی آواز کے ساتھ غائب ہو گیا۔ جمے ہوئے قدموں کے ساتھ وزیراعظم وہیں کھڑے رہ گئے انہیں احساس ہوا کہ اپنی زندگی میں وہ کبھی کسی زندہ انسان کو اس ملاقات کے بارے میں نہیں بتا پائیں گے۔ بھلا دنیا میں کون ان پر یقین کرے گا۔۔؟

اس ملاقات کے اثر سے نکلنے میں انہیں کچھ وقت لگا۔ کچھ وقت کے لئے انہوں نے سوچا کہ طویل انتخابی مہم کے دوران کم سونے کی وجہ سے فج ان کے دماغ کا تخیل تھا۔ اس عجیب ملاقات کو بھلانے کے لئے انہوں نے اس سے منسلک تمام یادوں کو مٹانے کی کوشش کی۔ انہوں نے تھوتھنی والا چوہا اپنی بھتیجی کو دے دیا۔ اور اپنی پرائیوٹ سکریٹری کو اس بدصورت آدمی کی تصویر ہٹانے کی

ہدایت دی جس نے فج کی آمد کا اعلان کیا تھا۔ مگر تصویر کو دیوار سے ہٹانا ناممکن ثابت ہوا۔ ایک بڑھئی۔۔ ایک دو ماہر تعمیرات۔۔۔ ایک ماہر فنون لطیفہ اور خزانچی اس تصویر کو لگاتار کوششوں کے بعد بھی دیوار سے نہیں اتار پائے۔۔ تھک ہار کر وزیر اعظم نے اس امید پر یہ کوشش ترک کر دی کہ شاید ان کی مدت ملازمت کے دوران اب یہ تصویر بنا ہلے خاموش لٹکی رہے گی۔ پھر بھی وہ قسم کھا سکتے تھے کہ کئی بار انہوں نے کنکھیوں سے اس پینٹنگ کو جمائی لیتے یا کان کھجاتے دیکھا تھا۔ ایک آدھ بار تو وہ شخص اپنے پیچھے خالی فریم چھوڑ کر تصویر کے کنارے سے نکل کر جانے کہاں چلا گیا۔ بہر حال اب انہیں اس بات کی عادت ہو گئی تھی کہ تصویر کی طرف زیادہ دھیان نہیں دینا۔ جب بھی ایسا کچھ ہوتا تو وہ خود کو تسلی دیتے کہ ان کی آنکھیں انہیں دھوکہ دے رہی ہیں۔

پھر تین سال پہلے ایسی ہی ایک رات وزیر اعظم اپنے دفتر میں اکیلے تھے کہ اس تصویر نے ایک دفعہ پھر فج کی آمد کا اعلان کیا۔ جو بھڑکتی آگ سے گیلی حالت میں پانی ٹپکاتے باہر نکلے۔ فج بہت پریشان لگ رہے تھے۔ اس سے پہلے کہ وزیر اعظم ان سے پوچھتے کہ وہ غالیچہ پر کھڑے پانی کیوں ٹپکا رہے ہیں ۔ فج ایک ایسی جیل کے بارے میں بتانا شروع ہو گئے جسکا نام بھی وزیر اعظم نے کبھی نہیں سنا تھا۔ ایک آدمی جسکا نام سیریئس بلیک ہے۔۔۔ پتا نہیں کیا چیز جو سننے میں 'ہوگورٹس' لگی۔۔۔ ایک لڑکا جسکا نام 'ہیری پوٹر' ہے۔۔۔ ان تمام باتوں کا ایک لفظ بھی وزیر اعظم کے پلے نہ پڑا۔

"میں ابھی ابھی ازکبان سے آیا ہوں۔۔" فج نے ہانپتے ہوئے اپنی ٹوپی کے کناروں سے پانی اپنی جیب میں نچوڑتے ہوئے کہا۔" شمالی سمندر کے بیچوں بیچ۔ بہت برا سفر تھا۔۔ عفریت سخت غصے میں ہیں۔۔ " فج نے جھر جھری بھری۔ "آج سے پہلے ان کی قید سے کوئی فرار نہیں ہوا۔۔ خیر۔۔ مجھے آنا ہی پڑا وزیر اعظم۔ بلیک نامی گرامی قاتل ہے اور شاید وہ ***آپ ۔ جانتے۔ہیں ۔کون*** سے دوبارہ جا ملے۔۔ اوہ ہاں۔۔۔ یقیناً آپ تو جانتے ہی نہیں ہوں گے کہ ***آپ۔جانتے ۔ہو۔کون*** آخر

ہے کون۔۔؟" کچھ لمحوں کے لئے ناامیدی سے وزیراعظم کو دیکھتے رہنے کے بعد فج دوبارہ بولے۔ " بیٹھئے بیٹھئے۔۔۔ میں آپ کو سب بتاتا ہوں۔۔۔ وہسکی پئیں گے۔۔؟"

وزیراعظم کو یہ سن کر غصہ تو بہت آیا کہ ان کو ان کے ہی دفتر میں بیٹھنے اور ان ہی کی وہسکی پینے کو کہا جا رہا ہے۔ مگر وہ بیٹھ گئے۔ فج نے اپنی چھڑی باہر نکالی اور امبر شراب سے بھرے دو بڑے گلاس ہوا سے نمودار کئے۔ ایک گلاس وزیراعظم کو پکڑا کر وہ خود بھی کرسی پر بیٹھ گئے۔

فج ایک گھنٹے تک لگاتار بولتے رہے۔ درمیان میں ایک جگہ انہوں نے ایک خاص نام اونچی آواز میں بولنے سے منع کر دیا۔ اس کے بجائے انہوں نے وہ نام ایک پرچی پر لکھ کر پرچی وزیراعظم کے اس ہاتھ میں تھما دی جس میں وہسکی نہیں تھی۔ آخر کار جب فج جانے کے لئے کھڑے ہوئے تو وزیراعظم بھی کھڑے ہو گئے۔

"تو آپ کو لگتا ہے کہ۔۔۔" انہوں نے اپنے الٹے ہاتھ میں تھامی پرچی سے نام پڑھنے کی کوشش کی۔۔ 'لارڈ والڈ۔۔۔۔'

" ***وہ۔جسکا۔نام۔نہیں۔لے۔سکتے*** " فج پھنکارا

"معذرت چاہتا ہوں۔۔۔ تو آپ کو لگتا ہے کہ ***وہ۔جسکا۔نام۔نہیں۔لے۔سکتے*** ابھی بھی زندہ ہے۔۔؟"

"ڈمبلڈور تو ایسا ہی کہتے ہیں۔۔" فج نے اپنے چوغہ کو اپنی گردن کے نیچے لپیٹتے ہوئے کہا۔" مگر ہم اسے کبھی ڈھونڈ نہیں پائے۔ مجھ سے پوچھیں تو میرے خیال میں وہ تب تک خطرناک نہیں ہے جب تک اسکو کسی کی حمایت نہ مل جائے۔ تو فی الحال تو ہمیں بلیک کی فکر کرنے کی ضرورت ہے۔ تو آپ وہ وارننگ جاری کر دیں گے نا۔۔۔؟ بہترین۔ چلیں۔۔ امید کرتا ہوں اب دوبارہ آپ سے ملاقات کی ضرورت نہیں پڑے گی۔۔شب بخیر وزیراعظم۔۔۔"

مگر یہ ملاقات جلد ہی ہوئی۔ کچھ مہینوں بعد ہی ہانپتا ہوا فج کابینہ کے کمرے میں ہوا سے نمودار ہوا۔ انہوں نے وزیر اعظم کو اطلاع دی کہ کوئیڈچ (سننے میں تو ایسا ہی نام تھا کچھ) عالمی کپ میں کچھ مسئلہ ہو گیا تھا جس میں کچھ ماگلو ملوث ہو گئے تھے۔ مگر وزیر اعظم کو فکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اس بات سے بھی کوئی پریشانی نہیں کہ ہوا میں ***تم-جانتے-ہو-کون*** کا نشان دیکھا گیا تھا۔ فج کے مطابق یہ بالکل الگ تھلگ مسئلے تھے۔ اور ***ماگلو میل ملاپ دفتر*** کے کارندے اس وقت تمام ماگلز کے ذہن سے ان حادثات کی یاد مٹا رہے تھے۔

"اور ہاں ! یہ بتانا تو میں بھول ہی گیا۔۔" جاتے جاتے فج نے کہا۔۔ "جادو گری کے سہ فریقی مقابلے کے لئے ہم تین ڈریگن اور ایک اسفنکس (آدھی عورت آدھی شیرنی) درآمد کر رہے ہیں۔ معمول کی کاروائی ہے۔ مگر ***جادوئی مخلوقات نظم و ضبط ادارے*** نے مجھے بتایا کہ قانون کے مطابق ملک میں خطرناک مخلوق کو لاتے وقت آپ کو اطلاع دینا ہماری ذمہ داری ہے۔
"

" کیا۔۔۔؟ ڈریگن۔۔؟" وزیر اعظم بوکھلا گئے۔

" جی !۔۔۔ " فج بولے ۔ "تین ! ۔۔ اور ایک اسفنکس بھی۔۔۔ چلیں ٹھیک ہے۔۔ اللہ حافظ۔۔ "

وزیر اعظم بس امید ہی کر سکتے تھے کہ ڈریگن اور اسفنکس سے برا کچھ اور نہ ہو۔ لیکن نہیں۔۔ دو سال سے بھی کم عرصے میں فج ایک بار پھر آگ سے نمودار ہوئے۔ اس دفعہ وہ از کہان سے ایک بہت بڑے فرار کی خبر لے کر آئے تھے۔

"ایک بہت بڑا فرار" وزیر اعظم نے غصے سے دہرایا۔

"پریشانی کی کوئی بات نہیں۔ بالکل پریشان نہ ہوں۔" آگ میں واپسی کے لئے قدم ڈالتے ہوئے فج نے چلا کر کہا۔۔ "بنا وقت ضائع کیے ہم انکو پکڑ لیں گے۔۔ بس سوچا آپ کو بتا دوں۔"

اس سے پہلے کے وزیراعظم چلا کر کہہ پاتے "ایک منٹ!۔۔۔رکئے ذرا!۔۔۔" فج ہری چنگاریوں کی پھوار میں غائب ہو گئے۔

اخبار والے اور اپوزیشن جماعتیں بھلے کچھ بھی کہتے رہیں۔ وزیراعظم بے وقوف نہیں تھے۔ انہیں اندازہ تھا کہ پہلی ملاقات میں فج کی طرف سے دوبارہ نہ ملنے کی یقین دہانی کے باوجود وہ لوگ نہ صرف بار بار مل رہے تھے بلکہ ہر ملاقات میں فج پہلے سے زیادہ پریشان نظر آرہے تھے۔ حالانکہ وزیراعظم کو جادو گروزیر (ویسے دل ہی دل میں وہ اسے دوسرا وزیر کہتے تھے) کے بارے میں سوچنا پسند نہیں تھا۔ لیکن انہیں یہ ڈر لگا رہتا تھا کہ اگلی بار فج کوئی زیادہ بری خبر لائیں گے۔ اس لئے فکر مند اور پریشان فج کو ایک بار پھر آتشدان سے نکلتا دیکھ کر اور یہ سن کر کہ فج کے مطابق انہیں فج کے آنے کی وجہ معلوم ہونی چاہیے تھی۔۔ انہیں ایسا لگا کہ یہ اس اداسی بھرے ہفتے کا سب سے برا حادثہ ہے۔

"بھلا مجھے کیسے معلوم ہوگا کہ جادوئی برادری میں کیا چل رہا ہے۔۔" وزیراعظم بھڑک کر بولے۔۔ " میں ایک ملک چلا رہا ہوں اور کئی گھمبیر مسائل پر میری نظر ہے۔۔۔"

"ہماری نظر بھی انہی مسائل پر ہے۔۔" فج نے دخل اندازی کی۔۔ "براکڈیل پل خود ہی نہیں گر گیا۔۔ نہ ہی کوئی سمندری طوفان آیا تھا۔ وہ قتل بھی ماگلز نے نہیں کیے تھے۔ اور ہربرٹ کورلی کی فیملی ان کے بنا زیادہ محفوظ ہے۔ فی الحال ہم انکو ***جادوئی طبعی نقائص اور زخموں کے سینٹ منگو اسپتال*** میں منتقل کرنے کی تیاری کر رہے ہیں۔۔ آج رات انکو منتقل کر دیا جائے گا۔۔"

" کیا مطلب۔۔۔ مجھے سمجھ نہیں آیا۔۔ کیا۔۔؟" وزیر اعظم نے کہا

فج نے ایک گہری سانس بھرتے ہوئے کہا۔۔ "وزیراعظم ! مجھے آپ کو یہ بتاتے ہوئے بہت دکھ ہو رہا ہے کہ ***وہ۔جسکا۔نام۔نہیں لے۔سکتے*** لوٹ آیا ہے۔"

"لوٹ آیا ہے۔۔؟ لوٹ آنے سے مراد۔۔؟ کیا وہ زندہ ہے۔۔؟"

وزیراعظم نے گزشتہ تین سال کے دوران ہوئی بھیانک گفتگو کی تفصیل اپنے ذہن میں دہرائی جس میں فج نے انہیں اس جادوگر کے بارے میں بتایا تھا جس سے سب ڈرتے تھے۔ جس نے پندرہ سال پہلے اپنی پراسرار گمشدگی سے قبل ہزاروں برے جرائم کئے تھے۔

"ہاں زندہ ہے۔۔۔" فج نے کہا۔۔ "مجھے لگتا ہے کہ اگر کسی شخص کو مار نہیں سکتے تو اسے زندہ ہی کہہ سکتے ہیں۔۔ میری سمجھ سے باہر ہے۔ اور ڈمبلڈور کچھ سمجھانے کو تیار نہیں۔ جو بھی ہو۔۔ اسکو ایک جسم تو ضرور مل گیا ہے۔ وہ چل رہا ہے۔۔۔ بول رہا ہے۔۔۔ اور قتل کر رہا ہے۔۔ تو مجھے لگتا ہے ہماری گفتگو کی حد تک تو۔۔ ہاں۔۔ ہاں وہ زندہ ہے۔"

وزیراعظم نہیں جانتے تھے کہ اب وہ کیا کہیں۔ مگر کسی بھی معاملے کی مکمل معلومات ہونے کے اظہار کی انکی پرانی عادت نے انکو مجبور کر دیا کہ وہ گزشتہ گفتگو کی کچھ تفصیل یاد کریں۔

"تو کیا۔۔ کیا سیریس بلیک ***وہ۔جسکا۔نام۔نہیں لے۔سکتے*** کے ساتھ ہے۔؟"

"بلیک۔۔؟ اوہ بلیک۔۔۔؟" فج نے بے دھیانی میں اپنی ٹوپی اپنی انگلیوں میں گھماتے ہوئے کہا۔۔ " آپ کا مطلب سیریس بلیک۔۔۔؟ مرلن (ایک مشہور ساحر) کی ڈاڑھی کی قسم۔۔۔ نہیں نہیں۔۔ بلیک مر چکا ہے۔ ہمیں بعد میں پتا چلا کہ بلیک کے بارے میں ہم غلط تھے۔ وہ بے قصور تھا۔ اور وہ ***تم۔جانتے۔ہو۔کون*** کا ساتھی بھی نہیں تھا۔ میرے کہنے کا

مطلب ہے۔۔ " فج نے اپنی صفائی دیتے ہوئے اپنی ٹوپی کو اور تیزی سے گھماتے ہوئے کہا۔۔ "تمام ثبوت اس کے خلاف تھے۔ ہمارے پاس پچاس سے زیادہ چشم دید گواہ تھے۔ لیکن خیر۔۔ جیسا کہ میں نے کہا۔۔ وہ مر چکا ہے۔۔ بلکہ سچ کہوں تو اس کا قتل ہوا ہے وزارتِ جادوگری کے احاطے میں۔۔اصل میں اس معاملے کی تحقیقات ہونے والی ہیں۔۔"

حیرانی کی بات ہے کہ یہ سن کر وزیراعظم کو فج کے لئے افسوس ہوا۔ لیکن فوراً ہی ان کو خود پر گھمنڈ ہونے لگا کہ یہ سچ تھا کہ وہ اس طرح آگ جلتے آتشدان سے نمودار نہیں ہو سکتے تھے لیکن انکے زیر نگرانی محکموں میں کبھی کوئی قتل نہیں ہوا تھا۔۔ کم از کم ابھی تک تو نہیں۔۔۔

وزیراعظم اپنی میز کی لکڑی کو چھوتے ہوئے سوچ میں گم تھے تبھی فج دوبارہ بولے۔۔۔ " بلیک اب نہیں رہا۔۔اصل مدعا یہ ہے وزیراعظم کہ ہم حالتِ جنگ میں ہیں اور کچھ فوری اقدام کرنا ہوں گے۔۔"

"حالتِ جنگ۔۔۔؟" وزیراعظم مضطرب ہو کر بولے۔۔۔ " آپ تو کچھ زیادہ ہی بڑھا چڑھا کر بول رہے ہیں۔۔"

" ***وہ-جسکا-نام-نہیں-لے-سکتے*** کو اس کے وہ ساتھی مل گئے ہیں جو جنوری میں ازکبان سے فرار ہوئے تھے۔" فج اب تیز تیز بول رہے تھے اور اسی رفتار سے اپنی ٹوپی اس قدر تیز گھما رہے تھے کہ اب بس لیمو جیسی ہری دھند دکھائی دے رہی تھی۔ "اب چونکہ وہ سامنے آچکے ہیں اس لئے کھلم کھلا فساد مچا رہے ہیں۔ براکڈیل پل۔اسی کا کارنامہ تھا۔وزیراعظم۔اگر اس کے لئے میں نے اپنی کرسی نہ چھوڑی تو انجام کے طور پر اس نے مجھے ماگلوؤں کے ایک بڑے قتل عام کی دھمکی دی ہے۔"

وزیراعظم غصے سے چلائے۔۔ " اوہ خدایا۔ تو یہ آپ کی غلطی تھی جس کے نتیجے میں وہ لوگ مارے گئے اور مجھے زنگ لگے جوڑوں ۔ گھسے ہوئے کھمبوں اور پتا نہیں کس کس چیز کا حساب دینا پڑ رہا ہے۔"

"میری غلطی۔۔؟" فج نے کہا۔ غصے سے ان کے چہرے کا رنگ بدل گیا تھا۔ " تو کیا آپ اس طرح کی بلیک میلنگ کے سامنے گھٹنے ٹیک دیتے۔۔؟"

اپنی سیٹ سے اٹھ کر کمرے میں ٹہلتے ہوئے وزیراعظم نے کہا۔۔ "شاید نہیں ۔۔ مگر اس سے پہلے کہ وہ دوبارہ ایسی سنگ دلی برتنے کی کوشش کرتا میں اپنی تمام صلاحیتیں بروئے کار لاتے ہوئے اس بلیک میلر کو پکڑنے کی کوشش کرتا۔۔"

فج نے تند لہجے میں پوچھا۔۔ " تو آپ کو لگتا ہے کہ میں نے ایسی کوئی کوشش نہیں کی تھی۔۔۔؟ وزارت کے تمام خانشر (خصوصی اہلکار برائے شیطانی روک تھام) اسکو ڈھونڈنے اور اسکے حامیوں کو پکڑنے میں مصروف تھے اور مصروف ہیں۔ مگر ہم صدی کے سب سے طاقتور جادوگر کی بات کر رہے ہیں ایک ایسا جادوگر جو گزشتہ تین دہائیوں سے گرفتاری سے بچتا چلا آرہا ہے۔"

"تو اب آپ یہ کہیں گے کہ ویسٹ کنڑی میں سمندری طوفان کا ذمہ دار بھی وہی ہے۔؟" وزیراعظم نے کہا۔۔ ہر قدم پر ان کا غصہ بڑھتا جا رہا تھا۔ یہ ایک تکلیف دہ احساس تھا کہ اب ان کو ان تمام بھیانک حادثات کی وجہ تو معلوم ہو گئی تھی مگر وہ یہ تفصیلات عوام کو نہیں بتا سکتے تھے۔ یہ احساس تو اس وقت سے بھی برا تھا جب ان سب واقعات کا الزام حکومت پر لگا تھا۔

"وہ طوفان تھا ہی نہیں۔۔" فج نے دکھ بھرے لہجے میں کہا۔

" معاف کیجئے۔۔" ! وزیراعظم نے اچھل کر چیختے ہوئے کہا۔۔ " الٹے ہوئے درخت۔۔اڑی ہوئی چھتیں۔۔مڑے ہوئے اسٹریٹ لیمپ۔۔بھیانک حادثے۔۔"

فج بولے۔۔ "وہ سب مردار خور تھے۔۔ **وہ۔جسکا۔نام۔نہیں۔لے۔سکتے** کے ساتھی۔۔اور ہمیں خدشہ ہے کہ اس میں دیو بھی ملوث تھے۔ "

وزیراعظم ٹہلتے ٹہلتے ایسے تھم گئے جیسے ایک نہ نظر آنے والی دیوار ان کے سامنے آ گئی ہو۔۔ " کون ملوث ہے۔۔۔؟"

فج بے بسی سے مسکرائے۔ " پچھلی بار اس نے بڑے پیمانے پر دیو استعمال کئے تھے۔ **افواہوں کی روک تھام کا دفتر** چوبیس گھنٹے کام پر لگا ہوا ہے۔ایسے تمام ماگلو جنہوں نے حقیقت دیکھی تھی ان کی یاداشت بدلنے کے لئے یادداشت مٹانے والے اہلکاروں کی ٹیم دن رات کام کر رہی ہے۔ **جادوئی مخلوقات کے نظم و ضبط کا ادارہ** سمرسیٹ کے علاقوں میں چھان بین کر رہا ہے مگر ابھی تک ہمیں ایک بھی دیو نہیں ملا۔۔بہت برا ہوا"

"آپ یہ کیا کہہ رہے ہیں۔۔؟" وزیراعظم غصے سے بولے۔

"میں اس بات سے انکار نہیں کروں گا کہ ان سب حالات کی وجہ سے وزارت کی فضا میں خود اعتمادی کا فقدان ہے۔۔اور اب ہم نے امیلیاء بونز کو بھی کھو دیا ہے۔" فج نے کہا

"کس کو کھو دیا۔۔۔؟"

"امیلیاء بونز۔۔**ادارہ برائے جادوئی قانونی نفاذ** کی سربراہ۔۔ ہمارے خیال میں **وہ۔جسکا۔نام۔نہیں۔لے۔سکتے** نے اپنے ہاتھوں سے انکا قتل کیا ہے کیوں کہ وہ بہت باصلاحیت چڑیل تھیں۔اور تمام ثبوت اسی بات کا اشارہ دیتے ہیں کہ انہوں نے اسکا بھرپور مقابلہ کیا۔۔ "

فج نے اپنا گلا صاف کیا اور (ایسا لگا جیسے بھرپور کوشش کے بعد) انہوں نے اپنی ٹوپی کو گھمانا بند کر دیا۔۔

"مگر اس قتل کی خبر تو اخبارات میں چھپی تھی۔۔" وزیراعظم کا غصہ اب حیرانی میں بدل چکا تھا۔۔ " ہمارے اخبارات میں۔۔امیلیا ءبونز۔۔۔اخبار کے مطابق ایک وسط عمر کی عورت جو اکیلی رہتی تھی۔ یہ ایک۔۔ بھیانک قتل تھا۔۔کافی شہرت ملی تھی اس کیس کو۔ پولیس تو چکرا کے رہ گئی ہے۔۔۔"

فج نے آہ بھرتے ہوئے کہا۔۔ " جی ہاں ۔۔ ظاہر ہے۔۔ پولیس تو چکرائے گی ۔۔ جس کمرے میں قتل ہوا وہ کمرا اندر سے بند تھا۔ حالانکہ ہم جانتے ہیں کہ یہ قتل کس نے کیا ہے مگر ہم قاتل کو گرفتار کرنے سے قاصر ہیں۔۔۔خیر۔۔ان کے علاوہ ایمیلین وینس۔۔ان کے بارے میں تو آپ نے کچھ نہیں سنا ہو گا۔۔؟"

"جی۔۔میں نے سنا ہے۔۔۔" وزیراعظم نے کہا۔۔ " سچ تو یہ ہے کہ یہ واردات یہیں گلی کے نکڑ پر ہوئی تھی۔اخبارات نے اس خبر کو خوب اچھالا تھا۔۔وزیراعظم ہاؤس کے پچھلے صحن میں قانون کی دھجیاں بکھیر دی گئیں۔۔"

فج نے وزیراعظم کی بات کو ان سنا کرتے ہوئے کہا۔ " اور جیسے اتنا کافی نہیں تھا۔۔ ہمیں پتا چلا ہے کہ اب عفریت بھی چاروں طرف گھوم رہے ہیں اور ہر جگہ لوگوں پر حملے کر رہے ہیں۔"

اچھے وقتوں میں شاید وزیراعظم اس بات کا مطلب نہ سمجھ پاتے مگر اب وہ سمجھدار ہو چکے تھے۔

"جہاں تک مجھے یاد ہے عفریت تو ازکبان میں قیدیوں کے نگہبان ہیں۔۔" وزیراعظم نے محتاط لہجے میں کہا۔۔

"نگہبان تھے!!!۔۔۔" فج نے دکھی لہجے میں کہا۔۔ "لیکن اب نہیں۔۔وہ اب جیل کی نگہبانی چھوڑ کر ***وہ۔جسکا۔نام۔نہیں۔لے۔سکتے*** کے گروہ میں شامل ہو گئے ہیں۔ میں اس بات سے انکار نہیں کروں گا کہ ہمارے لئے یہ ایک بہت بڑا دھچکہ تھا۔۔"

وزیراعظم نے خوف بھری آواز میں کہا۔" لیکن آپ نے تو کہا تھا کہ یہ مخلوق لوگوں سے امید اور خوشیاں نچوڑ لیتی ہے۔۔؟"

"بالکل ٹھیک کہا۔۔۔ اور وہ بڑھتے جا رہے ہیں اسی لئے تو ماحول اتنا دھند بھرا ہو رہا ہے۔۔۔"

یہ سن کر وزیراعظم کے گھٹنے جواب دے گئے اور وہ قریب پڑی کرسی پر ڈھے گئے۔۔ یہ سوچ کر ہی انہیں چکر آرہے تھے کہ نہ نظر آنے والے عفریت شہروں اور دیہاتوں میں اڑتے پھر رہے تھے اور ان کے ووٹرز میں ناامیدی پھیلا رہے تھے۔

"دیکھئے فج !! ۔۔آپ کو کچھ کرنا پڑے گا۔۔جادوئی وزیر ہونے کے ناطے یہ آپکی ذمہ داری ہے۔"

"میرے عزیز وزیراعظم ! کیا آپکو لگتا ہے کہ اتنے جھمیلوں کے بعد بھی میں جادوئی وزیر کے عہدے پر برقرار رہوں گا۔۔؟ مجھے تین دن پہلے ہٹا دیا گیا ہے۔پچھلے دو ہفتوں سے جادوگر برادری چلا چلا کر میرے استعفیٰ کا مطالبہ کر رہی تھی۔ میں نے اپنی پوری مدت ملازمت میں انہیں اتنا متحد کبھی نہیں دیکھا۔" فج نے مسکرانے کی حوصلہ مندانہ کوشش کرتے ہوئے کہا۔

کچھ پل کے لئے وزیراعظم کچھ نہ کہہ پائے۔۔ جن حالات کا انکو سامنا کرنا پڑ رہا تھا ان پر غصہ ہونے کے باوجود انہیں اپنے سامنے بیٹھے ناامید شخص کی حالت پر افسوس ہو رہا تھا۔

آخر کار وہ بولے۔۔ "مجھے بہت افسوس ہوا۔ کیا میں آپ کے لئے کچھ کر سکتا ہوں۔۔۔؟"

"مدد کی پیشکش کا شکریہ۔۔۔ وزیر اعظم!۔۔ لیکن آپ میرے لئے کچھ نہیں کر سکتے۔ مجھے آج رات آپ کے پاس صرف اس لئے بھیجا گیا ہے کہ میں آپکو موجودہ صورتحال سے آگاہ کر دوں اور نئے جادوئی وزیر سے آپ کا تعارف کروادوں۔ میرے خیال سے اب تک تو انہیں یہاں آجانا چاہیے تھا۔ لیکن ظاہر ہے وہ اس وقت بہت مصروف ہیں۔ کیوں کہ ایک ساتھ اتنے واقعات ہو رہے ہیں۔"

فج نے مڑ کر بدصورت پست قد آدمی کی طرف دیکھا جو لمبے گھنگھریالے نقلی بال پہنا ہوا تھا اور ایک قلم کی نوک سے اپنا کان کھجا رہا تھا۔

فج کی نگاہ پڑتے ہی اس نے کہا۔۔ " وہ آنے ہی والے ہیں۔۔ اس وقت وہ ڈمبلڈور کو خط لکھنے میں مصروف ہیں۔۔۔"

"میری نیک تمنائیں ان کے ساتھ ہیں۔" فج نے کہا۔ پہلی بار انکی آواز میں تلخی تھی۔۔۔۔ "میں پچھلے پندرہ دن سے روزانہ دو خطوط ڈمبلڈور کو لکھ رہا تھا لیکن وہ ٹس سے مس نہیں ہوئے۔ اگر وہ اس لڑکے کو راضی کر لیتے تو میں اس وقت بھی جادوئی وزیر ہوتا۔۔۔ خیر۔۔۔۔ شاید اسکر میجیور مجھ سے زیادہ خوش قسمت ثابت ہوں۔۔" دکھی فج خاموش ہو گئے۔

مگر فوراً ہی تصویر نے یہ خاموشی توڑ دی اور اس میں موجود آدمی نے سخت سرکاری لہجے میں اعلان شروع کیا۔۔

"ماگلو وزیر اعظم کے لئے پیغام۔۔۔۔ فوری ملاقات کی درخواست ہے۔۔۔ برائے مہربانی فوراً جواب دیں۔۔۔ روفس اسکر میجیور۔۔۔ جادوئی وزیر۔۔۔ "

"جی جی !! ٹھیک ہے۔۔ " وزیر اعظم نے بے دھیانی سے کہا اور ابھی وہ پلٹے ہی تھے کہ آتشدان کے شعلے ایک بار پھر ہرے ہوگئے۔۔ اور کچھ ہی لمحوں میں غالیچہ پر دوسرا گھومتا ہوا جادوگر نمودار ہوگیا۔ فج اٹھ کر کھڑے ہوگئے۔ کچھ جھجکتے ہوئے وزیراعظم بھی کھڑے ہوگئے۔ نئے نمودار ہونے والے شخص نے کھڑے ہو کر اپنے لمبے کالے چوغے سے گرد جھاڑی اور ادھر اُدھر دیکھا۔

روفس اسکر میجیور کو دیکھ کر وزیراعظم کے دل میں پہلا بے وقوفانہ خیال یہ آیا کہ اسکر میجیور ایک بوڑھے شیر کی طرح دکھائی دیتے ہیں۔ انکے ہلکے نارنجی بالوں اور گھنی بھوں میں سفید لکیریں تھیں۔ انکی آنکھیں پیلی تھیں جن پر تار سے بنے فریم کا چشمہ لگا تھا۔ حالانکہ وہ تھوڑا لنگڑا کر چل رہے تھے لیکن انکی چال میں ایک شاہی انداز جھلک رہا تھا۔ انکو دیکھ کر لگ رہا تھا کہ وہ چالاک اور سخت مزاج ہوں گے۔ وزیراعظم کو سمجھ آگیا کہ مشکل کی اس گھڑی میں جادوگر برادری نے فج کی جگہ اسکر میجیور کو کیوں چنا تھا۔۔

"کیسے ہیں آپ۔۔۔؟" نرمی سے کہتے ہوئے وزیراعظم نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا۔

کمرہ کو تنقیدی نگاہوں سے دیکھتے ہوئے اسکر میجیور نے ان سے آہستگی سے مصافحہ کر کے اپنی چھڑی باہر نکالی۔

انہوں نے پوچھا "فج نے آپ کو سب کچھ بتا دیا۔۔؟" پھر وہ دروازہ تک گئے اور تالے والے ہینڈل کو اپنی چھڑی سے چھوا۔ وزیراعظم کو تالہ بند ہونے کی آواز سنائی دی۔

"ارے دیکھئے۔۔۔" وزیراعظم نے کہا۔۔ "میرے خیال میں تالہ کھلا رہنے میں کوئی مسئلہ نہیں۔۔۔"

"میں نہیں چاہتا کہ کوئی بیچ میں دخل دے۔۔" اسکر میجیور نے کہا۔ " نہ ہی اندر جھانکے۔۔" اپنی چھڑی سے کھڑکی کی طرف اشارہ کر کے پردے بند کرتے ہوئے انہوں نے

کہا۔ "اب ٹھیک ہے ! اچھا۔۔اس وقت میں کافی مصروف ہوں اس لئے ہم سیدھا کام کی بات پر آتے ہیں۔۔سب سے پہلے ہمیں آپ کی حفاظت کے بارے میں بات چیت کرنی ہو گی۔۔"

وزیراعظم اپنے پورے قدموں پر تن کر کھڑے ہوئے اور بولے۔۔ "بہت شکریہ۔۔۔لیکن میں اپنے موجودہ حفاظتی انتظام سے پوری طرح مطمئن ہوں۔۔"

"ہم نہیں ہیں۔۔" اسکر میجیور نے بات کاٹتے ہوئے کہا۔ "ماگلوؤں کے حق میں بہت برا ہو گا اگر انکا وزیراعظم **ذہن محصور وار** کے اثر میں آ کر کام کرنے لگے۔۔۔ باہر آپ کے دفتر میں جو نیا سیکریٹری آیا ہے۔۔۔۔"

وزیراعظم نے گرم لہجے میں انکی بات کاٹ دی۔۔۔ "آپ چاہے جو بھی کہیں میں کنگسلے شیکلبولٹ کو کبھی نہیں نکالوں گا۔وہ بہت ذمہ دار شخص ہے اور باقی لوگوں سے دگنا کام کرتا ہے۔ "

"ایسا اس لئے ہے کیوں کہ وہ ایک جادوگر ہے۔۔۔" اسکر میجیور نے بنا مسکرائے کہا۔ " ایک نہایت تربیت یافتہ خاشر (خصوصی اہلکار برائے شیطانی روک تھام) ۔۔۔ جسے آپ کی حفاظت کے لئے معمور کیا گیا ہے۔۔۔"

وزیر اعظم نے کہا۔ "ایک منٹ ۔۔۔ آپ اپنے لوگوں کو میرے دفتر میں تعینات نہیں کر سکتے۔ دیکھئے میرے دفتر میں کون کام کرے گا یہ فیصلہ صرف میں کروں گا۔۔"

تھوڑا رک کر اسکر میجیور نے کہا۔۔ "ابھی تو آپ بول رہے تھے کہ آپ شیکلبولٹ کے کام سے مطمئن ہیں۔۔؟"

"میں خوش ہوں۔۔۔ میرا مطلب ہے میں خوش تھا۔۔۔"

"تو پھر تو کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے۔۔۔" اسکر میجیور نے کہا۔

"اچھا۔۔ چلیں ٹھیک ہے جب تک شیکلبولٹ کی کارکردگی ٹھیک رہتی ہے تب تک۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔" وزیراعظم نے ڈھیلے پن سے کہا مگر ایسا لگا جیسے اسکر میجیور نے انکی بات سنی ہی نہیں۔۔ "اب آپ کے وزیر ہربرٹ کورلی کی بات ہو جائے۔۔ جو بطخ کی نقل اتار کر عوام کا دل بہلا رہے ہیں" انہوں نے مزید کہا۔۔

"ان کے بارے میں کیا۔۔۔؟" وزیراعظم نے پوچھا

اسکر میجیور بولے۔ "صاف ظاہر ہے کہ اس پر غلط طریقے سے **ذہن محصور وار** کا استعمال کیا گیا ہے۔اس سے اسکا دماغ گھوم گیا ہے اور اب وہ عام لوگوں کے لئے خطرہ بن چکا ہے۔"

"وہ صرف بطخ جیسی آوازیں ہی تو نکال رہے ہیں۔۔" وزیراعظم نے کمزور لہجے میں کہا۔ "تھوڑا سا آرام کریں گے یا پینا تھوڑا کم کر دیں تو۔۔۔ "

اسکر میجیور بولے۔۔ " **جادوئی طبعی نقائص اور زخموں کے سینٹ منگو اسپتال** کے مرہم کاروں کا ایک گروہ اس وقت انکی جانچ کر رہا ہے۔اب تک وہ تین مرہم کاروں کا گلا گھونٹنے کی کوشش کر چکے ہیں۔ مجھے لگتا ہے یہی ٹھیک رہے گا کہ ہم انہیں کچھ وقت کے لئے ماگلوؤں کے بیچ سے ہٹالیں۔۔"

"میں۔۔۔اچھا۔۔۔وہ ٹھیک تو ہو جائیں گے نا۔۔؟" وزیراعظم نے پریشان لہجے میں پوچھا۔اسکر میجیور کندھے اچکا کر آتشدان کی طرف چل پڑے۔۔

"دیکھئے ۔۔ مجھے آپ سے بس اتنا ہی کہنا تھا۔۔ وزیراعظم ۔۔۔ میں آپ کو مزید پیشرفت سے آگاہ کرتا رہوں گا۔ اگر مصروفیت کی وجہ سے میں خود نہ آسکا تو فج کو بھیج دوں گا۔ فج صلاح کار کے طور پر کام کرنے کے لئے تیار ہیں۔"

فج نے یہ سن کر مسکرانے کی کوشش کی لیکن کامیاب نہیں ہوئے۔ انکی شکل ایسی نظر آئی جیسے ان کے دانتوں میں درد ہو رہا ہو۔ اسکر میجیور اب اپنی جیب میں جادوئی سفوف ڈھونڈ رہے تھے جس سے آگ ہری ہو جاتی تھی۔ وزیراعظم نے ایک پل کے لئے دونوں جادوگروں کو ناامیدی سے گھورا۔ بالآخر پوری ملاقات میں جس بات کو وہ اپنے دل میں دبا کر رکھے ہوئے تھے وہ ان کے لبوں پر آہی گئی۔

"لیکن سنئے۔۔۔ آپ جادوگر ہیں۔۔ آپ جادو کر سکتے ہیں۔۔ یقیناً آپ سب کچھ ٹھیک کر سکتے ہیں۔۔"

اسکر میجیور دھیرے سے مڑے اور انہوں نے حیرانی سے فج کی طرف دیکھا۔ جو آخرکار مسکرا رہے تھے۔۔ انہوں نے نرمی سے کہا۔۔ "مسئلہ یہی ہے وزیراعظم کہ مخالف گروہ بھی جادو کر سکتا ہے۔۔"

اتنا کہہ کر دونوں جادوگر ایک کے بعد ایک ہری آگ میں داخل ہو کر نگاہوں سے اوجھل ہو گئے۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

# دوسرا باب

## اسپنرز اینڈ

وزیر اعظم کی کھڑکی کے باہر موجود ٹھنڈی دھند کئی میل دور ایک گندے دریا کے اوپر بھی چھائی ہوئی تھی۔ دریا کے دونوں کناروں پر بے ہنگم بڑھی گھاس اور کچرے کے ڈھیر پڑے تھے۔ دریا کے کنارے ایک بند پڑی فیکٹری کے کھنڈر کی باقیات میں ایک بلند و بالا اندھیرے میں ڈوبی چمنی نظر آ رہی تھی۔ ارد گرد کے علاقے میں بہتے دریا کے گدلے پانی کی آواز کے علاوہ کوئی آواز نہیں تھی۔ اور نہ ہی کوئی دکھائی دے رہا تھا سوائے ایک آوارہ لومڑی کے جو دریا کے کنارے بڑھی ہوئی گھاس میں پڑے فش اینڈ چپس کے پرانے لفافے کو سونگھ رہی تھی۔

لیکن اسی وقت ایک ہلکے دھماکے کی آواز کے ساتھ ایک دبلا پتلا نقاب پوش جسم دریا کے کنارے نمودار ہوا۔ لومڑی چونک کر ٹکٹکی باندھ کر اس انسان کی طرف دیکھنے لگی۔ کچھ لمحے ارد گرد دیکھنے کے بعد وہ نقاب پوش تیز قدموں سے آگے چل پڑا۔ اس کے قدموں کی حرکت سے اسکا لمبا چوغہ گھاس پر سرسرا رہا تھا۔

ایک اور ہلکے دھماکے کے ساتھ ایک اور شخصیت ٹھیک اسی جگہ نمودار ہوئی۔

اس نے آتے ہی چلا کر کہا۔۔"رک جاؤ۔۔۔"

اس چیختی ہوئی آواز کو سن کر لومڑی گھبرا گئی۔ وہ اب تک گھاس میں دبکی ہوئی تھی مگر اس چیخ سے دہشت زدہ ہو کر اس نے اچھل کر کنارے کی طرف چھلانگ لگا دی۔ اچانک ہری روشنی کی چمک ہوئی اور کراہنے کی آواز کے ساتھ لومڑی زمین پر جا گری۔ وہ مر چکی تھی۔

بعد میں آنے والی شخصیت نے اپنے پیر کی ٹھوکر سے لومڑی کے مردہ جسم کو پلٹا۔

" بس لومڑی ہے۔۔۔" نقاب کے نیچے سے کسی عورت کی آواز آئی۔۔ " مجھے لگا شاید کوئی خناشر (خصوصی اہلکار برائے شیطانی روک تھام) ہے۔ میری پیاری بہن۔۔ رکو تو سہی۔۔۔"

آگے جانے والی عورت روشنی کی چمک کو دیکھ کر رک چکی تھی۔ لیکن اب وہ دوبارہ اس کنارے سے اوپر کی طرف جا رہی تھی جہاں سے ابھی ابھی لومڑی گری تھی۔

" میری بہن۔۔ نارسیسا۔۔ سنو تو۔۔۔"

دوسری عورت نے پہلی عورت کا ہاتھ تھام کر اسے روکنا چاہا مگر اس نے اپنا ہاتھ جھٹک کر چھڑا لیا۔

" واپس لوٹ جاؤ بیلا۔۔"

" تمہیں میری بات سننی ہی ہوگی۔۔"

" میں تمہاری بات سن چکی ہوں۔۔ لیکن میں نے فیصلہ کر لیا ہے۔ مہربانی کر کے مجھے اکیلا چھوڑ دو۔

نارسیسا نام کی عورت اب کنارے کے اوپر پہنچ چکی تھی۔ جہاں زنگ لگا جنگلہ دریا کو دوسری طرف موجود خمدار تنگ سڑک سے الگ کر رہا تھا۔ بیلا نام کی دوسری عورت تیزی سے اس کے پیچھے آئی۔ ایک ساتھ کھڑی دونوں عورتوں نے سڑک کے کنارے اینٹوں سے بنے ہوئے کھنڈر نما ان مکانات کی قطار کو دیکھا جنکی کھڑکیاں اندھیرے میں ڈوبی ہوئی تھیں۔

بیلا نے حقارت بھری آواز میں کہا۔۔ " وہ یہاں رہتا ہے۔۔؟ یہاں۔۔۔؟ اس ماگلو کباڑ خانے میں۔۔۔؟ ہم اس جگہ پر قدم رکھنے والے پہلے جادوگر ہوں گے۔۔"

لیکن نارسیسا نے اسکی بات نہیں سنی۔ بلکہ وہ زنگ لگے جنگلے کے درمیان موجود ایک دراڑ سے نکل کر تیزی سے سڑک کی طرف چل پڑی۔

" بہن۔۔ سنو تو سہی۔۔۔ رکو۔۔۔"

بیلا نارسیسا کے پیچھے پیچھے چل پڑی۔ اسکا چوغہ اسکے قدموں کی حرکت سے لہرا رہا تھا۔ اس نے دیکھا کہ نارسیسا مکانات کی درمیانی گلی سے دوسری سڑک پر پہنچ چکی ہے۔ اس سڑک کا حال بھی ویسا ہی تھا۔ یہاں کچھ اسٹریٹ لائٹس ٹوٹی ہوئی تھیں۔ دونوں عورتیں روشنی کے ٹکڑوں اور اندھیرے کے بیچوں بیچ تیز تیز چل رہی تھیں۔ آخر گلی کے موڑ پر بیلا نے نارسیسا کو دوبارہ پکڑ لیا۔ اس بار وہ اسکا ہاتھ تھام کر اسکو اپنی طرف موڑنے میں کامیاب ہو گئی۔ اب وہ ایک دوسرے کو دیکھ سکتی تھیں۔

" بہن۔۔ تمہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے۔۔ تم اس پر بھروسہ نہیں کر سکتی۔۔۔"

" شیطانی شہنشاہ بھی تو اس پر بھروسہ کرتے ہیں نا؟ بولو۔۔ ؟؟"

" مجھے لگتا ہے۔۔۔ شیطانی شہنشاہ۔۔۔ غلطی کر رہے ہیں۔۔۔۔" بیلا نے ہانپتے ہوئے کہا۔ نقاب کے نیچے سے اسکی آنکھوں نے ارد گرد تیزی سے دیکھا کہ کہیں کوئی انکی بات سن تو نہیں رہا۔" چاہے جو ہو۔ ہمیں منع کیا گیا ہے کہ یہ منصوبہ کسی کو بھی نہ بتائیں۔ ایسا کرنا شیطانی شہنشاہ کے حکم کی خلاف ورزی ہوگا۔"

" مجھے چھوڑ دو بیلا۔۔" نارسیسا نے غراتے ہوئے اپنے چوغے کے نیچے سے چھڑی نکال کر دھمکی آمیز انداز میں بیلا کی طرف لہرائی۔ بیلا ہنس پڑی۔

" تم اپنی ہی بہن پر حملہ کرو گی۔۔۔؟ تم ایسا نہیں کر سکتی۔۔۔"

" اس وقت میں کچھ بھی کر سکتی ہوں۔۔" نارسیسا نے بوکھلائی ہوئی آواز میں کہا اور چاقو کی طرح لہرا کر اپنی چھڑی نیچے کی طرف کی۔ جس سے روشنی کی ایک اور چمک ہوئی۔ بیلا نے اپنی بہن کا ہاتھ اس طرح چھوڑ دیا جیسے اسکا اپنا ہاتھ جل گیا ہو۔

" نارسیسا!!!۔۔۔"

" لیکن نارسیسا تب تک آگے جا چکی تھی۔ اپنا ہاتھ ملتے ہوئے بیلا اسکے پیچھے چل دی۔ لیکن اب وہ اس سے تھوڑا دور ہو کے چل رہی تھی۔ وہ اینٹوں سے بنے مکانات کی بھول بھلیوں میں اور اندر پہنچ چکے تھے۔ نارسیسا اب اسپنرز اینڈ نام کی سڑک پر پہنچ چکی تھی۔ جہاں فیکٹری کی اونچی چمنی کسی دیو کے ہاتھ کی انگلی کی طرح کھڑی نظر آرہی تھی۔ بند اور ٹوٹی کھڑکیوں کے پاس سے گزرتے وقت اسکے قدموں کی آواز گونج رہی تھی۔ آخر وہ اس سڑک پر بنے سب سے آخری مکان کے سامنے پہنچ گئی۔ مکان کی نچلی منزل کے پردوں سے مدھم روشنی جھلک رہی تھی۔

اس نے دروازے پر دستک دی۔ تب تک بیلا بھی بڑبڑاتی ہوئی وہاں پہنچ گئی۔ وہ دونوں انتظار کرتے ہوئے ہانپ رہی تھیں۔ اندھیری فضا میں دریا کے گندے پانی کی بدبو بھری تھی۔ کچھ لمحوں بعد

انہیں دروازے کے پیچھے ہلچل سنائی دی اور کسی نے دروازے کو تھوڑا سا کھول دیا۔ ایک آدمی کی ہلکی جھلک انکی طرف جھانکتی دکھائی دی۔ جس کے لمبے کالے بال اسکے پیلے چہرے اور کالی آنکھوں کے اوپر پردوں کی طرح جھول رہے تھے۔

نارسیسا نے اپنا نقاب الٹ دیا۔ اسکا چہرہ پیلا پڑا ہونے کی وجہ سے اندھیرے میں چمکتا ہوا نظر آرہا تھا۔ اسکے پیچھے جھول رہے لمبے سنہرے بالوں کی وجہ سے ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے وہ پانی میں ڈبکی لگا کر آئی ہے۔

" نارسیسا!!۔۔" اس آدمی نے دروازے کو تھوڑا اور کھولتے ہوئے کہا۔۔ دروازہ کھلنے سے نارسیسا اور اسکی بہن پر اندر سے آتی روشنی جھلک رہی تھی۔" تمہیں یہاں دیکھ کر حیرت ہوئی۔۔"

" سیویرس !!۔۔" نارسیسا منمناتے ہوئے بولی۔ " کیا میں تم سے بات کر سکتی ہوں۔۔؟ بہت ضروری بات ہے۔۔"

" ہاں ہاں۔۔کیوں نہیں۔۔۔"

اسنیپ انہیں جگہ دینے کے لئے تھوڑا پیچھے ہٹ گئے۔۔ نقاب پوش بیلا بھی بن بلائے اندر داخل ہو گئی۔

پاس سے گزرتے ہوئے اس نے طنزیہ لہجے میں کہا۔۔" اسنیپ"

اسنیپ بولے۔۔ " بیلاٹرکس۔۔" انکا پتلا منہ ایک بناوٹی مسکراہٹ میں سکڑ گیا اور انہوں نے دروازہ دھڑ سے بند کر دیا۔

وہ لوگ سیدھا ایک چھوٹی سی بیٹھک میں داخل ہوئے تھے۔ جو اندھیری کوٹھری جیسی لگ رہی تھی۔ دیواریں پوری طرح سے کتابوں سے ڈھکی ہوئی تھیں ۔ زیادہ تر کتابوں پر چمڑے کے کالے یا بھورے رنگ کے پرانے غلاف چڑھے ہوئے تھے۔ چھت سے لٹکتے ایک دیے کی مدھم روشنی

میں کمرے کے اندر ایک گھسا ہوا صوفہ۔۔ ایک پرانی کرسی۔۔۔ اور ایک کھٹارا میز دکھائی دے رہے تھے۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے یہ جگہ کافی دن ویران رہی ہے اور بہت عرصے سے یہاں کوئی نہیں رہتا۔

اسنیپ نے نارسیسا کو صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ نارسیسا نے اپنا چوغہ اتار کر ایک طرف پھینک دیا اور بیٹھ گئی۔ اس نے اپنے کانپتے ہوئے سفید ہاتھ اپنی گود میں رکھ لیے۔ بیلاٹرکس نے دھیرے سے اپنا نقاب ہٹایا۔ اسکی بہن نارسیسا گوری رنگت کی تھی جبکہ بیلا سانولی تھی۔ اسکی گھنی پلکیں اور چوڑا جبڑہ تھا۔ وہ نارسیسا کے پیچھے جا کر کھڑی ہو گئی مگر ایک لمحے کے لئے بھی اسکی نظر اسنیپ سے نہیں ہٹی۔

" میں تمہارے لئے کیا کر سکتا ہوں۔۔؟" اسنیپ نے پوچھا اور دونوں بہنوں کے سامنے والی کرسی پر بیٹھ گیا۔

نارسیسا نے دھیرے سے پوچھا۔۔" ہم۔۔ ہم اکیلے ہیں۔۔؟ ہیں نا۔۔؟ "

" ہاں بالکل۔۔۔ ویسے تو وارم ٹیل بھی یہیں ہے مگر ہمیں کیڑے مکوڑوں کی پرواہ کرنے کی ضرورت نہیں۔۔ صحیح کہا۔۔؟"

انہوں نے اپنی چھڑی اپنے پیچھے موجود کتابوں کی دیوار کی طرف لہرائی۔ ایک دھماکے کی آواز کے ساتھ اس کے پیچھے چھپا ایک دروازہ کھل گیا۔ وہاں ایک تنگ سیڑھی نظر آئی جس پر ایک پستہ قد آدمی جما کھڑا تھا۔

اسنیپ نے سست لہجے میں کہا۔۔"یہ تو تم کو پتا چل ہی گیا ہو گا وارم ٹیل۔۔ ہمارے گھر مہمان آئے ہیں۔۔"

پستہ قد آدمی جھک کر آخری کچھ سیڑھیاں اترا اور کمرے میں داخل ہو گیا۔ اسکی آنکھیں چھوٹی اور پانی دار تھیں۔ اسکی ناک نوکیلی اور اسکے چہرے پر چاپلوسی بھری

مسکراہٹ تھی۔ اسکا الٹا ہاتھ اسکے سیدھے ہاتھ کو سہلا رہا تھا۔ جسے دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا جیسے اس پر چاندی کا دستانہ چڑھا ہے۔

" نارسیسا" اس نے چوں چوں کرتی آواز میں کہا۔" اور بیلاٹرکس۔۔بہت عمدہ۔۔"

اسنیپ بولے۔۔ " وارم ٹیل ہمارے لئے وہسکی لے کر آئے گا اور اسکے بعد اپنے کمرے میں چلا جائے گا۔۔"

وارم ٹیل نے ایسے آہ بھری جیسے اسنیپ نے اسے کوئی چیز پھینک کر ماردی ہو۔

" میں تمہارا نوکر نہیں ہوں۔ " اس نے چوں چوں کرتی آواز میں کہہ تو دیا لیکن اسنیپ سے نظر نہیں ملائی۔

" اچھا۔۔؟ مجھے تو لگا تھا کہ شیطانی شہنشاہ نے تمہیں میری مدد کرنے کے لئے یہاں بھیجا ہے۔۔"

" ہاں مدد کے لئے بھیجا ہے۔۔ لیکن تمہارے لئے مشروب بنانے یا تمہارا گھر صاف کرنے کے لئے نہیں بھیجا۔۔"

" وارم ٹیل۔۔۔ مجھے پتا نہیں تھا کہ تم اس سے زیادہ خطرناک کاموں میں دلچسپی رکھتے ہو۔ " اسنیپ نے مخملی لہجے میں کہا۔ " بہت آسانی سے اسکا بندوبست کیا جا سکتا ہے۔ میں شیطانی شہنشاہ سے بات کر لوں گا۔۔"

" اگر میں چاہوں تو میں خود ہی ان سے بات کر سکتا ہوں۔۔"

" ظاہر ہے۔۔ تم کر سکتے ہو۔۔" اسنیپ نے تمسخرانہ لہجے میں کہا۔۔ " لیکن اس سے پہلے مشروب لے آؤ۔ بونوں کی بنائی شراب ٹھیک رہے گی۔۔"

وارم ٹیل تھوڑا جھجھکا۔ ایسا لگا جیسے وہ بحث کرنا چاہتا ہے لیکن پھر وہ مڑا اور ایک اور خفیہ دروازے سے چلا گیا۔ انہیں گلاسوں کے پٹخنے اور آپس میں ٹکرانے کی آوازیں آئیں۔ کچھ ہی دیر میں وہ لوٹ آیا۔ اسکے ہاتھ میں ایک طشت تھا جس پر دھول میں اٹی ایک بوتل اور تین گلاس تھے۔ اس نے طشت کھٹارا میز پر پٹخ دیا اور تیزی سے چلا گیا۔ جاتے جاتے وہ اپنے پیچھے کتابوں سے چھپے دروازے کو دھڑام سے بند کر گیا۔

اسنیپ نے خون جیسی لال شراب تین گلاسوں میں بھری اور دونوں بہنوں کو ایک ایک گلاس پکڑا دیا۔ نارسیسا نے دھیمی آواز میں شکریہ کہا۔ جبکہ بیلاٹرکس بنا کچھ بولے غصے سے اسنیپ کو گھورتی رہی۔ اس کے اس انداز سے اسنیپ ذرہ برابر پریشان نہیں ہوئے۔ بلکہ ایسا لگ رہا تھا کہ وہ اس صورتحال کا مزہ اٹھا رہے ہیں۔

" شیطانی شہنشاہ کے نام۔۔" اسنیپ نے اپنا گلاس اٹھا کر اسے خالی کرتے ہوئے کہا۔

دونوں بہنوں نے بھی ایسا ہی کیا۔ اسنیپ نے ان کے گلاس دوبارہ بھر دیے۔

نارسیسا نے اپنا دوسرا گلاس ختم کرتے ہی تیزی سے کہا۔۔ " سیویرس! مجھے اس طرح یہاں آنے کے لئے افسوس ہے۔ لیکن مجھے تم سے ملنا ہی تھا۔ مجھے لگتا ہے کہ صرف تم ہی میری مدد کر سکتے ہو۔۔"

اسنیپ نے ہاتھ کے اشارہ سے اسے رکنے کو کہا اور اپنی چھڑی سیڑھیوں والے چھپے ہوئے دروازے کی طرف کی۔ ایک تیز دھماکہ اور چیخ سنائی دی۔ پھر وارم ٹیل کی تیزی سے سیڑھیاں چڑھنے کی آواز سنائی دی۔

" معافی چاہتا ہوں۔۔" اسنیپ نے کہا۔ " کچھ دنوں سے وہ دروازوں کے پیچھے چھپ کر باتیں سننے لگا ہے۔ مجھے نہیں پتا کہ وہ ایسا کیوں کرتا ہے۔۔ ہاں تو۔۔ تم کچھ کہہ رہی تھی نارسیسا۔"

نارسیسا نے ایک گہری کپکپاتی سانس لی پھر دوبارہ بولی۔۔

" سیویرس میں جانتی ہوں کہ مجھے یہاں نہیں آنا چاہیے تھا۔ مجھ سے کہا گیا تھا کہ میں یہ بات کسی کو بھی نہیں بتاؤں۔۔ لیکن۔۔"

" تب تو تمہیں کچھ نہیں کہنا چاہیے۔۔" بیلاٹرکس نے غراتے ہوئے کہا۔۔ " خاص طور پر اس کے سامنے۔۔"

" اس کے سامنے۔۔؟" اسنیپ نے تمسخر سے دہرایا۔۔ " اس بات کا کیا مطلب ہے بیلاٹرکس۔۔؟"

" اس بات کا مطلب یہ ہے اسنیپ کہ مجھے تم پر بھروسہ نہیں ہے۔۔ اور تم یہ اچھی طرح جانتے ہو۔۔"

نارسیسا نے سسکنے کی آواز نکالتے اپنا چہرہ ہاتھوں میں چھپا لیا۔ اسنیپ نے میز پر اپنا گلاس رکھا اور دوبارہ ٹک کر بیٹھ گئے۔ ان کے ہاتھ انکی کرسی کے ہتھوں پر تھے اور وہ بیلاٹرکس کے غصے بھرے چہرے کو دیکھ کر مسکرا رہے تھے۔

اسنیپ نے کہا۔۔ " نارسیسا مجھے لگتا ہے ہمیں پہلے وہ سن لینا چاہیے جسے کہنے کے لئے بیلاٹرکس بے تاب ہے۔ پھر وہ بار بار ہمارے بیچ دخل اندازی نہیں کرے گی۔۔ اچھا تو بتاؤ بیلاٹرکس۔۔ تمہیں مجھ پر بھروسہ کیوں نہیں ہے۔۔؟"

" سینکڑوں وجوہات ہیں۔۔" وہ اونچی آواز میں بولی اور صوفے کے پیچھے سے آگے آتے ہوئے اس نے اپنا گلاس میز پر پٹخ دیا۔ " کہاں سے شروع کروں۔۔؟ اس وقت تم کہاں تھے جب شیطانی شہنشاہ پر زوال آیا تھا۔۔؟ جب وہ غائب ہو گئے تھے تو تم نے انہیں ڈھونڈنے کی کوشش کیوں نہیں کی تھی۔۔؟ ڈمبلڈور کے قدموں میں پڑے اتنے سال تک تم نے کرا کیا ہے۔۔؟ تم نے شیطانی شہنشاہ کو

پارس پتھر حاصل کرنے سے کیوں روکا۔۔؟ جب شیطانی شہنشاہ کو دوبارہ وجود ملا تو تم ان کے پاس فوراً کیوں نہیں پہنچے۔۔؟ کچھ ہفتے پہلے تم کہاں تھے جب ہم نے شیطانی شہنشاہ کے لئے پیشن گوئی حاصل کرتے وقت جنگ لڑی تھی۔۔۔؟ اور اسنیپ۔۔ ہیری پوٹر ابھی تک زندہ کیوں ہے جب کہ وہ پانچ سال سے تمہارے رحم و کرم پر ہے۔۔؟"

وہ چپ ہو گئی۔ وہ تیز سانسیں بھر رہی تھی اور غصے سے اسکے گال تمتما رہے تھے۔ اسکے پیچھے نارسیسا سمٹی ہوئی بیٹھی تھی اور اسکا چہرہ ابھی بھی اسکے ہاتھوں میں چھپا ہوا تھا۔

اسنیپ مسکرائے۔

" ان سوالوں کا جواب دینے سے پہلے ۔۔۔ ہاں ہاں بیلاٹرکس میں انکا جواب دوں گا۔ تم میرے یہ الفاظ ان لوگوں تک پہنچا دینا جو میری پیٹھ پیچھے کان پھوسی کرتے ہیں اور میری دھوکہ دہی کی جھوٹی کہانیاں شیطانی شہنشاہ کو سناتے ہیں۔ میں ان کا منہ بند کرنے کے لئے تمہارے سبھی سوالوں کے جواب دوں گا۔ بیلاٹرکس۔۔ تمہارے سوالوں کا جواب دینے سے پہلے میں تم سے ایک سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔ کیا تم سچ مچ ایسا سمجھتی ہو کہ شیطانی شہنشاہ نے مجھ سے یہ سبھی سوال نہیں پوچھے ہوں گے۔۔۔؟ اور اگر میں انہیں تسلی بخش جواب نہ دے پایا ہوتا تو کیا میں تمہارے سامنے بات کرنے کے لئے یہاں بیٹھا ہوتا۔۔؟"

وہ جز بز ہو کر بولی۔۔" میں جانتی ہوں کہ وہ تم پر یقین کرتے ہیں۔ لیکن۔۔۔۔"

" تمہیں لگتا ہے کہ انہیں غلط فہمی ہوئی ہے یا یہ کہ میں نے کسی طرح ان کو چکمہ دے دیا ہے۔ شیطانی شہنشاہ کو بے وقوف بنا دیا ہے۔۔ جو دنیا کے سب سے بڑے جادوگر ہیں۔ جانے مانے ماہرِ فن ہیں۔۔"

بیلاٹرکس کچھ نہیں بولی ۔ لیکن پہلی بار وہ تھوڑی پریشان نظر آئی۔ اسنیپ نے اس بات پر زیادہ زور نہیں دیا انہوں نے اپنا گلاس اٹھا کر ایک گھونٹ بھرا اور دوبارہ بولے۔" تم نے پوچھا ہے کہ جب شیطانی شہنشاہ کا زوال ہوا اس وقت میں کہاں تھا۔۔؟ میں وہیں تھا۔ جہاں رہنے کا انہوں نے مجھے حکم دیا تھا۔ ہوگورٹس۔۔ جادو گری اور پر اسرار علوم کے اسکول میں۔ کیوں کہ وہ مجھ سے ایلبس ڈمبلڈور کی جاسوسی کروانا چاہتے تھے۔ تمہیں پتا ہوگا میں شیطانی شہنشاہ کے حکم پر ہی وہاں گیا تھا۔۔؟"

بیلاٹرکس نے بہت آہستگی سے سر ہلایا اور کچھ کہنے کے لیے منہ کھولا۔ لیکن اسنیپ نے اسے بولنے کا موقعہ نہیں دیا۔

" تم نے مجھ سے پوچھا ہے کہ جب وہ غائب ہو گئے تو میں نے انہیں ڈھونڈنے کی کوشش کیوں نہیں کی۔؟ اسکی وجہ بالکل وہی تھی جس وجہ سے ایوری۔ یاکسلے۔ کیروز۔ گرے بیک۔ لوسئیس۔ " انہوں نے سر کو اشارہ سے نارسیسا کی طرف ہلایا۔ "۔۔اور بہت سے دوسرے لوگوں نے انکو ڈھونڈنے کی کوشش نہیں کی۔ مجھے یقین تھا کہ وہ ختم ہو چکے ہیں۔ مجھے اس بات پر کوئی فخر نہیں۔ میں غلط سمجھا تھا۔ لیکن حقیقت یہی ہے اگر انہوں نے ہم جیسے یقین کھو چکے لوگوں کو معاف نہیں کیا ہوتا تو آج انکے ماننے والوں کی بہت کم تعداد ان کے ساتھ ہوتی۔"

" میں ان کے ساتھ تھی۔۔" بیلاٹرکس نے پر جوش ہو کر کہا۔ " میں نے ان کے لئے کئی سال ازکبان کی جیل میں گزارے ہیں۔۔"

" ہاں ! بالکل۔ قابل تعریف بات ہے۔۔" اسنیپ نے اکتائے ہوئے لہجے میں کہا۔۔ " حالانکہ جیل میں پڑی تم ان کے کسی کام کی تو نہیں تھی مگر تمہارا جذبہ یقیناً قابل تعریف ہے۔۔"

" جذبہ۔۔؟" وہ چلائی۔۔غصے میں بھری وہ کچھ کچھ پاگل لگ رہی تھی" جس وقت میں عفریتوں کو بھگت رہی تھی تب تم ہوگورٹس میں ڈمبلڈور کے پالتو کتے بنے سکون سے رہ رہے تھے۔۔"

" اب ایسا بھی نہیں ہے۔۔" اسنیپ نے آرام سے کہا۔" انہوں نے مجھے شیطانی جادو سے تحفظ کے فن کے استاد کا عہدہ کبھی نہیں دیا۔ شاید انہیں لگتا ہے کہ اس طرح گیا وقت واپس آجائے گا اور ایک بار پھر میں پرانے ڈھنگ اپنا لوں گا۔"

" تو تمہیں لگتا ہے کہ اپنا پسندیدہ مضمون نہ پڑھا کر تم نے شیطانی شہنشاہ کے لئے بہت بڑی قربانی دی ہے۔۔؟" بیلاٹرکس نے غصے سے پوچھا۔" تم وہیں کیوں رکے رہے۔۔؟ کیا اس وقت بھی تم اس مالک کے لئے ڈمبلڈور کی جاسوسی کر رہے تھے جس کو تم کب کا مرا ہوا مان چکے تھے۔۔؟ "

" نہیں" اسنیپ نے کہا۔۔" لیکن پھر بھی شیطانی شہنشاہ اس بات پر خوش ہیں کہ اس تمام عرصہ میں وہاں رکا رہا کیوں کہ اسی وجہ سے میں اس قابل ہوا کہ شیطانی شہنشاہ کے لوٹنے پر انکو ڈمبلڈور کے بارے میں سالہا سال کی معلومات دے سکوں۔۔ میرے خیال سے انکی واپسی پر یہ ایک زیادہ بہترین تحفہ تھا بجائے اس پچھتاوے کے کہ ازکبان کی جیل میں کتنا برا وقت گزرا۔۔"

" لیکن تم وہیں رکے رہے۔۔"

" ہاں بیلاٹرکس۔۔ میں وہیں رکا رہا۔۔" اسنیپ نے پہلی بار بے تابی دکھاتے ہوئے کہا۔۔ "میں نے ایک آرام دہ نوکری کو ازکبان میں وقت گزارنے پر فوقیت دی۔ تم جانتی ہو کہ وہ لوگ مردار خوروں کو پکڑ رہے تھے۔ڈمبلڈور کے سائے نے مجھے جیل سے محفوظ رکھا۔وہ ایک محفوظ پناہ گاہ تھی اور میں نے اسکا پورا فائدہ اٹھایا۔ میں ایک بار پھر دہراتا ہوں۔شیطانی شہنشاہ کو میرے وہاں رکنے پر کوئی اعتراض نہیں ہے تو تمہیں کیا مسئلہ ہے۔۔"

بیلاٹرکس کچھ کہنا چاہتی تھی مگر اسنیپ نے پرزور لہجے میں اپنی بات جاری رکھی" مجھے لگتا ہے اب تم یہ جاننا چاہتی ہو کہ میں شیطانی شہنشاہ اور پارس پتھر کے بیچ میں کیوں آیا۔؟ بہت آسان جواب ہے۔اس وقت ان کو معلوم نہیں تھا کہ وہ مجھ پر بھروسہ کر سکتے ہیں یا نہیں۔ تمہاری طرح انہوں نے بھی یہی سوچا کہ میں وفادار مردار خور سے ڈمبلڈور کے ہاتھوں کی کٹھ پتلی بن گیا ہوں۔ وہ قابل رحم حالت میں تھے۔بہت کمزور۔ اور ایک گھٹیا جادوگر کے جسم میں رہ رہے تھے۔ انکی ہمت نہیں ہوئی کہ اپنے آپ کو ایک ایسے پرانے ساتھی پر ظاہر کریں جو انکو ڈمبلڈور یا وزارتِ جادوگری کے حوالے کر سکتا ہو ۔ مجھے سخت افسوس ہے کہ انہوں نے مجھ پر بھروسہ نہیں کیا۔ ورنہ وہ تین سال قبل ہی طاقتور بن چکے ہوتے۔ تو اس وقت مجھے یہی لگا کہ لالچی اور نااہل کیورل پارس پتھر چرانے کی کوشش کر رہا ہے۔ میں مانتا ہوں کہ اسکو روکنے کے لئے میں جو کچھ کر سکتا تھا میں نے کیا۔"

بیلاٹرکس کا منہ ایسے سکڑ گیا جیسے اس نے کوئی کڑوی دوائی پی لی ہو۔

" مگر تم تب بھی واپس نہیں آئے جب وہ لوٹ آئے۔۔ موت کے نشان کی چبھن محسوس کرتے ہی تم ان کے پاس اڑ کر نہیں آئے۔۔"

" صحیح کہا۔۔ میں دو گھنٹے بعد پہنچا تھا۔۔۔ جب ڈمبلڈور نے مجھے وہاں جانے کا حکم دیا۔۔"

" ڈمبلڈور کے حکم پر۔۔؟" وہ بھڑکتے ہوئے لہجے میں بولی۔۔

اسنیپ نے دوبارہ بے تاب لہجے میں کہا۔۔ " دو گھنٹے بعد۔۔۔ سوچو صرف دو گھنٹے انتظار کر کے میں نے اس بات کو یقینی بنا دیا کہ میں آئندہ بھی ہوگورٹس میں ایک جاسوس کے طور پر کام کرتا رہوں۔ میں نے ڈمبلڈور کو یہ سوچنے پر مجبور کر دیا کہ میں بس ان کے حکم کی وجہ سے شیطانی شہنشاہ کے پاس لوٹ رہا ہوں۔ تا کہ میں شیطانی شہنشاہ کی معلومات ڈمبلڈور اور

ققنس تنظیم تک پہنچاتا رہوں۔۔ سوچو بیلاٹرکس سوچو۔۔۔ موت کا نشان کئی مہینوں سے واضح ہو رہا تھا۔ مجھے معلوم تھا کہ وہ جلد واپس آنے والے ہیں۔ تمام مردار خور یہ جانتے تھے۔ یہ سوچنے کے لئے میرے پاس کافی وقت تھا کہ میں کیا کروں ۔ میرے پاس اپنی اگلی چال کی تیاری کے لئے بھرپور موقعہ تھا۔ میں کارکروف کی طرح بھاگ بھی سکتا تھا۔۔۔ہے نا۔۔؟"

"میرے دیر سے آنے پر شیطانی شہنشاہ کا سارا غصہ اس وقت ختم ہو گیا جب میں نے انکو وضاحت دی کہ اگرچہ ڈمبلڈور کو لگتا ہے کہ میں انکا آدمی ہوں لیکن میں اب بھی شیطانی شہنشاہ کا وفادار ہوں۔ہاں شیطانی شہنشاہ کو لگا تھا کہ میں انکو چھوڑ چکا ہوں مگر وہ غلط تھے۔"

" مگر تم کس کام کے ہو۔۔؟" بیلاٹرکس نے پھنکارتے ہوئے کہا۔ " تم نے اب تک کون سی اہم معلومات ہمیں دی ہیں۔۔؟ "

" میں تمام معلومات براہ راست شیطانی شہنشاہ کو دیتا ہوں۔۔" اسنیپ نے کہا۔ "اگر وہ تمہیں کچھ نہیں بتاتے ہیں۔۔۔"

" وہ مجھے ہر بات بتاتے ہیں۔۔" بیلاٹرکس نے یکایک طیش میں آکر کہا۔" وہ مجھے اپنی سب سے وفادار سب سے قابل بھروسہ بلاتے ہیں۔۔"

" کیا واقعی۔۔؟" اسنیپ نے کہا۔ انکی آواز میں بے اعتباری جھلک رہی تھی۔" وزارتِ جادوگری میں ہوئے بکھیڑے کے بعد بھی وہ ایسا کرتے ہیں۔۔؟"

بیلاٹرکس کا چہرہ تمتما اٹھا۔ وہ بولی۔۔ " وہ میری غلطی نہیں تھی۔ ماضی میں شیطانی شہنشاہ نے مجھے اپنے سب سے اہم کام سونپے ہیں۔اگر لوسئیس گڑبڑ نہیں کرتا۔۔۔۔۔۔"

نارسیسا نے سر اٹھا کر اپنی بہن کو دیکھا اور دھیمی سرد آواز میں کہا۔۔"سوچنا بھی مت۔۔۔ میرے شوہر پر الزام لگانے کا سوچنا بھی مت۔۔"

" ایک دوسرے پر الزام تراشی سے اب کوئی فائدہ نہیں۔۔" اسنیپ نے مخملی آواز میں کہا۔۔" جو ہونا تھا۔وہ ہو گیا۔۔"

" لیکن تم سے کچھ نہ ہوا۔" بیلاٹرکس نے غصے سے کہا۔۔" نہیں۔۔تم تو ایک بار پھر غائب تھے۔جب ہم خطروں سے نبٹ رہے تھے۔ہے نا! اسنیپ۔۔۔؟"

" مجھے پیچھے رکے رہنے کا حکم دیا گیا تھا۔۔" اسنیپ نے کہا۔ " شاید تم شیطانی شہنشاہ سے متفق نہیں ہو۔شاید تمہیں لگتا ہے کہ اگر میں مردار خوروں کے گروہ میں شامل ہو کر ققنس تنظیم سے ٹکراتا تو یہ ڈمبلڈور کو دکھائی نہیں دیتا۔۔؟ اور معاف کرنا۔۔تم خطروں کی بات کرتی ہو۔۔؟ تم لوگ تو صرف کچھ بچوں سے مقابلہ کر رہے تھے۔ہے نا۔؟"

" تم اچھی طرح جانتے ہو کہ کچھ ہی دیر میں آدھی سے زیادہ ققنس تنظیم ان بچوں کی مدد کے لئے آ گئی تھی۔۔" بیلاٹرکس غرائی۔ " اور اب جب ہم ققنس تنظیم کی بات کر ہی رہے ہیں تو تم اب بھی یہ دعوی کرتے ہو کہ تم کو ان کے مرکزی دفتر کی کوئی خیر خبر نہیں ہے۔۔ہے نا۔؟"

" میں ***خفیہ۔رکھوالا*** نہیں ہوں۔میں اس جگہ کا نام نہیں بتا سکتا۔تم تو جانتی ہو کہ یہ سحر کس طرح کام کرتا ہے۔؟ میں نے شیطانی شہنشاہ کو ققنس تنظیم کے بارے میں جو بھی معلومات دی ہیں وہ اس سے مطمئن ہیں۔جیسا کہ شاید تم کو اندازہ ہوا ہو گا کہ انہی معلومات کی بنا پر کچھ عرصہ پہلے امیلیاء بونز کو پکڑا اور مارا گیا تھا۔اور انہی معلومات سے سیریئس بلیک کو ٹھکانے لگانے میں مدد ملی تھی۔حالانکہ اسکی موت کی مبارکباد کی پوری حقدار تم ہو۔۔"

اسنیپ نے اپنا سر جھکایا اور بیلاٹرکس کے نام کا جام بھرا۔لیکن بیلاٹرکس کے چہرے سے کرختگی ذرا بھی کم نہ ہوئی۔۔

" تم میرے آخری سوال سے بچنا چاہ رہے ہو اسنیپ۔۔ ہیری پوٹر!!!۔۔ پچھلے پانچ سال میں تم کسی بھی وقت اسے مار سکتے تھے۔ لیکن تم نے ایسا نہیں کیا۔۔کیوں۔۔۔؟"

اسنیپ نے کہا۔۔" کیا کبھی تم نے یہ بات شیطانی شہنشاہ سے پوچھی ہے۔۔؟"

" وہ۔۔کچھ عرصے سے۔۔۔ہم۔۔۔ میں تم سے پوچھ رہی ہوں اسنیپ۔۔۔"

" اگر میں نے ہیری پوٹر کو قتل کر دیا ہوتا تو شیطانی شہنشاہ کو دوبارہ اپنا جسم کیسے ملتا۔۔؟ اور امر ہونے کے لئے وہ اس کے خون کا استعمال کس طرح کرتے۔۔۔؟"

" تو اب تمہارا یہ دعوی ہے کہ تمہیں پہلے ہی اس لڑکے کی اہمیت کا الہام ہو گیا تھا۔۔؟" بیلاٹرکس نے طعنہ مارتے ہوئے کہا۔

" میں یہ دعوی نہیں کرتا۔ مجھے ان کے منصوبوں کی کوئی خبر نہیں تھی۔ میں پہلے ہی قبول کر چکا ہوں کہ میرے مطابق تو شیطانی شہنشاہ مر چکے تھے۔ میں تو صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ کم سے کم ایک سال پہلے تک شیطانی شہنشاہ کو ہیری پوٹر کے بچ جانے کا کوئی افسوس نہیں تھا۔"

" لیکن تم نے اسے زندہ کیوں رہنے دیا۔۔۔؟"

" کیا تم میری بات نہیں سمجھی۔۔؟ صرف ڈمبلڈور کی حفاظت کی وجہ سے ہی میں ازکبان کے باہر تھا۔ تمہیں نہیں لگتا کہ ان کے لاڈلے شاگرد کو قتل کر دینے پر وہ میرے خلاف ہو جاتے۔۔۔؟ مگر بات اس سے بھی کہیں آگے کی ہے۔ میں تمہیں یاد دلانا چاہتا ہوں کہ جب پوٹر پہلی بار ہوگورٹس آیا تھا تو اس کے بارے میں کئی کہانیاں مشہور تھیں۔ افواہیں۔ کہ وہ خود ایک بڑا شیطانی جادو گر ہے اسی لئے وہ شیطانی شہنشاہ کے حملے میں بچ گیا ہے۔ یقیناً شیطانی شہنشاہ کے بہت سے پرانے ساتھی اس وقت یہی سوچ رہے تھے کہ پوٹر وہ چھتری بن

سکتا ہے جس کے سائے میں ہم سب ایک بار پھر جمع ہو سکتے ہیں۔ میں مانتا ہوں کہ میرے دل میں بھی تجسس تھا۔اسی لئے میں اسے قلعے میں قدم رکھتے ہی مارنا نہیں چاہتا تھا۔"

" ظاہر ہے۔ بہت ہی جلد میں یہ جان گیا کہ اس میں کوئی غیر معمولی قابلیت نہیں ہے۔ وہ اتنے سارے جھمیلوں سے نپٹنے میں صرف اس لئے کامیاب ہوا کیوں کہ اسکی قسمت اچھی تھی اور اسکے دوست عقلمند تھے۔ وہ نہایت اوسط درجے کا انسان ہے۔ اپنے باپ کی طرح گھمنڈی اور خود پرست۔ میں نے اپنا پورا زور لگایا کہ اسے ہوگورٹس سے نکلوادوں کیوں کہ میرے مطابق وہاں اسکی کوئی جگہ نہیں ہے۔ لیکن اسے مارنا۔۔ یا اپنے سامنے مرنے دینا۔۔؟ اس مصیبت کا سامنا بہت بڑی بے وقوفی ہوتی۔کیوں کہ ہر لمحہ ڈمبلڈور آس پاس تھے۔"

بیلاٹرکس نے پوچھا۔" اور تم چاہتے ہو کہ ہم یہ سمجھیں کہ اس دوران ڈمبلڈور کو کبھی تم پر شک نہیں ہوا۔؟ انہیں کبھی تمہاری غداری کی بھنک نہیں پڑی۔۔۔ وہ اب بھی تم پر بھروسہ کرتے ہیں۔؟"

" میں نے اب تک بہت بہترین ناٹک کیا ہے۔" اسنیپ نے کہا۔۔۔ " اور تم ڈمبلڈور کی سب سے بڑی کمزوری کو نظر انداز کر رہی ہو۔ وہ ہر انسان میں اچھائی ڈھونڈتے ہیں۔ میں نے گہرے پچھتاوے کی داستانیں گڑھیں۔جب میں نے مردار خور کے روپ میں بِتائے دنوں کی دکھی یادیں انکو بتائیں تو انہوں نے کھلی بانہوں سے میرا استقبال کیا۔ حالانکہ جیسا کہ میں نے بتایا کہ انہوں نے مجھے شیطانی جادو سے تحفظ کے فن کا موضوع کبھی نہیں پڑھانے دیا۔ ڈمبلڈور بہت بڑے جادو گر ہیں۔۔۔ ہاں واقعی۔۔ بہت بڑے۔۔ ( کیوں کہ اسی وقت بیلاٹرکس نے ٹھٹھے اڑاتی آواز نکالی) شیطانی شہنشاہ خود بھی یہ بات مانتے ہیں۔ بہرحال مجھے یہ کہتے ہوئے خوشی ہو رہی ہے کہ ڈمبلڈور اب بوڑھے ہو چکے ہیں۔ پچھلے مہینے شیطانی شہنشاہ کے ساتھ ہوئی مڈبھیڑ نے انہیں ہلا کر رکھ دیا ہے۔ اس کے بعد انہیں ایک گہری چوٹ بھی لگ گئی ہے۔ جس سے ان کے ہاتھ اب پہلے کی

طرح تیزی سے نہیں چلتے ہیں۔ لیکن ان سالوں میں انہوں نے سیویرس اسنیپ پر بھروسہ کرنا کبھی نہیں چھوڑا۔اور یہ شیطانی شہنشاہ کے نزدیک سب سے اہم بات ہے۔۔"

بیلاٹرکس اب بھی دُکھی لگ رہی تھی حالانکہ اسے اب سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ اسنیپ پر اگلا حملہ کس مدعے پر کرے۔۔؟ اسکی خاموشی کا فائدہ اٹھا کر اسنیپ اسکی بہن کی طرف مڑے۔۔۔

" توتم مجھ سے مدد مانگنے آئی تھی نارسیسا۔۔؟"

نارسیسا نے اسنیپ کی طرف دیکھا۔ اسکا چہرہ ناامیدی سے بھرا تھا۔

" ہاں۔۔ سیویرس۔۔ مجھے لگتا ہے کہ صرف تم ہی ہو جو میری مدد کر سکتے ہو۔۔ میں اور کہیں نہیں جا سکتی۔لوسئیس جیل میں ہے اور۔۔۔۔۔۔"

اس نے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔دو بڑے آنسو اسکی پلکوں سے نکل کر بہہ گئے۔

" شیطانی شہنشاہ نے مجھے یہ بات کسی کو بھی بتانے سے منع کیا ہے۔۔" نارسیسا نے کہا۔ اسکی آنکھیں ابھی بھی بند تھیں۔ " وہ چاہتے ہیں کہ یہ منصوبہ کسی کو بھی پتا نہ چلے۔۔ یہ۔۔۔ بہت خفیہ ہے۔۔لیکن۔۔۔۔۔"

" اگر انہوں نے منع کیا ہے تو تمہیں اس بارے میں بات نہیں کرنی چاہیے۔۔" اسنیپ نے فوراً کہا۔"شیطانی شہنشاہ کا ایک ایک لفظ قانون ہے۔۔۔"

نارسیسا نے آہ بھری جیسے اسنیپ نے اس پر ٹھنڈا پانی ڈال دیا ہو۔ بیلاٹرکس یہاں آنے کے بعد پہلی دفعہ مطمئن نظر آئی۔۔

" یہ لو! ۔۔۔" اس نے فاتحانہ انداز میں اپنی بہن سے کہا۔۔" اسنیپ بھی یہی کہہ رہا ہے۔ تمہیں چپ رہنے کو کہا گیا ہے۔۔۔ تو چپ رہو۔۔۔"

لیکن اسنیپ اٹھ کر کھڑے ہو گئے تھے۔ وہ کھڑکی کی طرف گئے اور پردوں کے بیچ سے ویران سڑک کی طرف دیکھا۔ پھر جھٹکے سے پردوں کو دوبارہ بند کر کے انہوں نے مڑ کر تیوریاں چڑھائے نارسیسا کی طرف دیکھا۔

" دیکھو! مجھے منصوبے کے بارے میں معلوم ہے۔۔۔" انہوں نے دھیمی آواز میں کہا۔۔ "میں ان چنندہ لوگوں میں سے ہوں جنہیں شیطانی شہنشاہ نے یہ بات بتائی ہے۔ بہر حال۔ نارسیسا اگر مجھے یہ راز معلوم نہیں ہوتا تو مجھے بتانے سے شیطانی شہنشاہ کی بہت بڑی غداری ہو جاتی۔۔۔"

" مجھے پورا بھروسہ تھا کہ تمہیں اس بارے میں ضرور معلوم ہو گا۔۔" نارسیسا نے راحت کی سانس لیتے ہوئے کہا۔" وہ تم پر بہت بھروسہ کرتے ہیں سیویرس۔۔۔"

" تم منصوبے کے بارے میں جانتے ہو۔۔؟ " بیلاٹرکس نے کہا اور سکون کی جگہ اب اس کے چہرے پر چڑ کا عنصر نظر آرہا تھا۔" تم جانتے ہو۔۔۔؟"

"یقیناً۔۔" اسنیپ نے کہا۔" لیکن میں تمہاری کیا مدد کر سکتا ہوں نارسیسا۔۔؟ اگر تمہارا خیال ہے کہ میں شیطانی شہنشاہ کے فیصلہ کو بدلوا سکتا ہوں تو اسکی کوئی امید نہیں ہے۔ بالکل بھی امید نہیں۔۔۔"

" سیویرس۔۔" اس نے پھسپھسا کر کہا اور اسکے پیلے گالوں پر آنسو بہنے لگے۔ "میرا بیٹا۔۔۔ میرا اکلوتا بیٹا۔۔۔"

"ڈریکو کو فخر ہونا چاہیے۔۔" بیلاٹرکس نے جذبات سے عاری انداز میں کہا۔ "شیطانی شہنشاہ اسے بہت بڑی عزت دے رہے ہیں۔ اور میں ڈریکو کی طرف سے اتنا ضرور کہوں گی۔ وہ اپنے فرض سے بالکل پیچھے نہیں ہٹ رہا ہے۔ اسے خوشی ہے کہ اسے اپنی قابلیت ثابت کرنے کا موقعہ مل رہا ہے۔ وہ اس موقعہ کے لئے پرجوش ہے۔۔"

نارسیسا اب رونے لگی اور آنسو بھری نگاہ سے اسنیپ کی طرف دیکھتی رہی۔

" ایسا اس لئے ہے کیوں کہ ابھی وہ سولہ سال کا ہے۔ اسے ذرا بھی اندازہ نہیں ہے کہ آگے کیا ہوگا۔۔ کیوں سیویرس۔۔۔؟ میرا بیٹا ہی کیوں۔۔؟ یہ کام بہت خطرناک ہے۔ میں جانتی ہوں یہ لوسئیس کی غلطی کی سزا ہے۔۔۔"

اسنیپ کچھ نہیں بولے۔ انہوں نے اس کے آنسوؤں سے اپنی نظر ہٹالی۔ جیسے وہ اندھے ہوں۔ وہ یہ ناٹک نہیں کر سکتے تھے کہ انہوں نے اسکی بات سنی ہی نہیں ہے۔۔۔

نارسیسا بولی۔۔" تو انہوں نے ڈریکو کو اس لئے چنا ہے۔۔۔ ہے نا۔۔؟ لوسئیس کو سزا دینے کے لئے۔۔۔؟"

اسنیپ نے اب بھی دوسری طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔" اگر ڈریکو کامیاب ہو جاتا ہے تو اسے باقی سبھی لوگوں سے زیادہ عزت ملے گی۔۔۔"

" لیکن وہ کامیاب نہیں ہوگا۔۔؟" نارسیسا سسکتے ہوئے بولی۔۔ " وہ کیسے کامیاب ہو سکتا ہے جبکہ شیطانی شہنشاہ خود۔۔۔۔؟"

بیلاٹرکس نے تیزی سے سانس کھینچا۔۔ نارسیسا باقی الفاظ بولنے کی ہمت نہ کر پائی۔

" میرے کہنے کا مطلب صرف یہ تھا کہ وہ اب تک کامیاب نہیں ہوئے ہیں۔۔ سیویرس۔۔۔ پلیز۔۔۔ تم ہمیشہ سے ڈریکو کے پسندیدہ استاد رہے ہو۔ تم لوسئیس کے پرانے دوست

ہو۔۔ میں تم سے بھیک مانگتی ہوں۔۔ تم شیطانی شہنشاہ کو بھی عزیز ہو۔۔ ان کے سب سے قابل اعتماد صلاح کار ہو۔۔۔ کیا تم ان سے بات کرو گے۔۔۔ کیا تم ان کو راضی کرو گے۔۔۔؟"

" شیطانی شہنشاہ کبھی راضی نہیں ہوں گے اور میں اتنا بے وقوف نہیں ہوں کہ انہیں راضی کرنے کی کوشش کروں۔" اسنیپ نے سپاٹ لہجے میں کہا۔۔ " میں یہ ناٹک نہیں کروں گا کہ شیطانی شہنشاہ لوسئیس سے ناراض نہیں ہیں۔ لوسئیس اس مہم کا سردار تھا۔ اس نے خود کو گرفتار کروا دیا۔ دوسروں کو پکڑوا دیا اور پیشن گوئی نہیں لا پایا۔ ہاں نارسیسا۔۔ شیطانی شہنشاہ سچ مچ ناراض ہیں۔۔ بہت ناراض ہیں۔۔۔"

" تو میرا اندازہ صحیح تھا۔ انہوں نے ڈریکو کو غصے میں چنا ہے۔۔۔" نارسیسا نے رندھے گلے سے کہا۔۔ " وہ یہ نہیں چاہتے ہیں کہ وہ کامیاب ہو۔ وہ چاہتے ہیں کہ وہ کوشش کرتے ہوئے مارا جائے۔۔۔"

جب اسنیپ کچھ نہیں بولے تو نارسیسا کا بچا کچھا صبر بھی جواب دے گیا۔ وہ لڑکھڑاتی ہوئی اسنیپ کی طرف بڑھی اور اس نے انکا چوغہ پکڑ لیا۔ اس کا چہرہ اسنیپ کے چہرے کے قریب تھا اور اس کے آنسو ان کے سینے پر ٹپک رہے تھے۔ اسنے سانس کھینچتے ہوئے کہا۔۔" تم یہ کام کر سکتے ہو۔۔ سیویرس۔۔ ڈریکو کے بجائے تم یہ کام کر سکتے ہو۔۔ تم کامیاب ہو جاؤ گے۔۔ تم ضرور کامیاب ہو جاؤ گے اور وہ تمہیں سب سے زیادہ عزت دیں گے۔۔۔"

اسنیپ نے اسکی کلائیاں پکڑ کر اس کے ہاتھ دور ہٹائے۔ اس کے آنسو بھرے چہرے کو دیکھتے ہوئے اسنیپ دھیرے سے بولے۔۔" مجھے لگتا ہے کہ آخر میں یہ کام وہ مجھ سے ہی کروانا چاہتے ہیں۔ لیکن وہ ٹھان چکے ہیں کہ پہلے ڈریکو کو کوشش کرنی چاہیے۔ دیکھو اگر ڈریکو کامیاب ہو جاتا ہے۔ جسکی بہت کم امید ہے۔ تو میں ہوگورٹس میں تھوڑی زیادہ مدت تک رہ سکتا ہوں۔ اور جاسوس کے طور پر اپنا کردار نبھا سکتا ہوں۔۔۔"

" دوسرے الفاظ میں۔۔اگر ڈریکو مر جاتا ہے تو انہیں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔"

" شیطانی شہنشاہ بہت ناراض ہیں۔۔۔" اسنیپ نے پھر دہرایا۔ " وہ پیشن گوئی نہیں سن پائے۔ نارسیسا۔ میری طرح تم بھی اچھی طرح جانتی ہو کہ وہ آسانی سے معاف نہیں کرتے ہیں۔۔۔"

نارسیسا اسنیپ کے قدموں میں گر گئی اور سسکنے لگی۔

" میرا اکلوتا بیٹا۔۔۔ میرا اکلوتا بیٹا۔۔۔"

" تمہیں فخر ہونا چاہیے۔۔۔" بیلاٹرکس نے بے رحمی سے کہا۔۔" اگر میرے بیٹے ہوتے تو میں ان سب کو خوشی خوشی شیطانی شہنشاہ کی خدمت میں لگا دیتی۔۔"

نارسیسا نے مایوسی بھری چیخ ماری اور اپنے لمبے سنہرے بال نوچنے لگی۔ اسنیپ نے جھک کر اسے اٹھایا اور واپس صوفے کی طرف لے گئے۔ پھر انہوں نے اسکے گلاس میں شراب انڈیلی اور گلاس زبردستی اسکے ہاتھوں میں پکڑا دیا۔

" نارسیسا بہت ہو گیا۔۔اسے پی لو۔۔۔ میری بات سنو۔۔۔"

وہ تھوڑی پر سکون ہوئی اور اپنے اوپر شراب چھلکاتے ہوئے اس نے ایک گھونٹ پی لیا۔

" ہو سکتا ہے کہ میں ڈریکو کی مدد کر دوں۔۔۔"

نارسیسا کا چہرہ کاغذ کی طرح سفید پڑ گیا۔اور اسکی آنکھیں پھیل گئیں۔۔

"سیویرس ۔ اوہ سیویرس۔۔۔ تم اس کی مدد کرو گے۔۔۔؟ تم اسکا دھیان رکھو گے۔۔۔؟ یہ دیکھو گے کہ اسے کوئی نقصان نہ ہو۔۔۔؟"

" میں کوشش کروں گا۔۔۔"

نارسیسا نے اپنا گلاس دور پھینک دیا۔ جو میز پر پھسل گرا۔ نارسیسا صوفے سے پھسل کر اسنیپ کے پیروں کے پاس بیٹھ گئی۔ اور اس نے اپنے دونوں ہاتھوں میں اسنیپ کے ہاتھ تھام لئے۔

" اگر تم اسکی حفاظت کرنے کا وعدہ کرو سیویرس۔۔۔ سیویرس کیا تم قسم کھانے کو تیار ہو۔۔۔؟ کیا تم ***اٹوٹ قسم*** کھانے کو تیار ہو۔۔۔؟"

"***اٹوٹ قسم۔۔۔؟***" اسنیپ کا لہجہ سپاٹ تھا۔ جسے سمجھا نہیں جا سکتا تھا۔ لیکن بیلاٹرکس فاتحانہ انداز میں کھلکھلائی۔۔۔

" تم نے سنا نہیں۔۔ نارسیسا۔۔؟ آہ۔۔۔ وہ کوشش کرے گا۔۔۔ وہی کھوکھلے الفاظ۔۔۔ وہی کام سے بچ نکلنا۔۔آہ۔۔۔ ظاہر ہے۔۔۔ شیطانی شہنشاہ کا حکم جو ہے۔۔۔"

اسنیپ نے بیلاٹرکس کی طرف نہیں دیکھا۔ انکی کالی آنکھیں نارسیسا کی نیلی آنکھوں پر جمی ہوئی تھیں۔ جس نے اب تک اسنیپ کا ہاتھ نہیں چھوڑا تھا۔

وہ دھیرے سے بولے۔۔۔" یقیناً نارسیسا۔۔ میں ***اٹوٹ قسم*** کھانے کو تیار ہوں۔ شاید تمہاری بہن ہمیں جوڑنے کے لئے تیار ہو جائے۔۔۔"

بیلاٹرکس کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔۔ اسنیپ نیچے جھک کر نارسیسا کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے۔ بیلاٹرکس کی حیران نگاہوں کے سامنے ان دونوں نے ایک دوسرے کا سیدھا ہاتھ پکڑ لیا۔

اسنیپ نے ٹھنڈے لہجے میں کہا۔ " تمہیں چھڑی کی ضرورت پڑے گی بیلاٹرکس۔۔۔"

بیلاٹرکس نے حیران نظر آتے ہوئے اپنی چھڑی نکال لی۔

" اور تمہیں تھوڑا پاس بھی آنا ہوگا۔۔" اسنیپ نے کہا۔

بیلاٹرکس آگے کی طرف آگئی۔ تاکہ وہ ان کے اوپر کھڑی رہے۔ اس نے ان کے جڑے ہاتھوں پر اپنی چھڑی کی نوک رکھ دی۔

نارسیسا بولی۔۔

" سیویرس۔۔ میرا بیٹا ڈریکو جب شیطانی شہنشاہ کی خواہش پوری کرنے کی کوشش کرے گا۔ تو کیا تم اس پر نظر رکھو گے۔۔۔؟"

" رکھوں گا۔۔" اسنیپ نے کہا۔

چھڑی سے ایک پتلی لپٹ نکلی اور لال سرخ تار کی طرح ان کے ہاتھوں کے چاروں طرف بندھ گئی۔

" اور کیا تم اپنی پوری طاقت سے اسے نقصان سے بچاؤ گے۔۔۔"

" بچاؤں گا۔۔" اسنیپ نے کہا۔

چھڑی سے ایک اور لپٹ نکلی جو پہلی لپٹ سے جا کر جڑ گئی جس سے ایک چمکتی ہوئی زنجیر بن گئی۔

" اور۔۔۔ اگر ضرورت پڑی۔۔۔ اگر ایسا لگے کہ ڈریکو ناکام ہو جائے گا۔۔" نارسیسا پھسپھسا کر بولی۔۔ (اسنیپ کا ہاتھ اس کے ہاتھ کی گرفت میں کانپا۔۔ لیکن انہوں نے اسے دور نہیں ہٹایا)
" تو کیا تم وہ کام کرو گے۔۔۔؟ جو شیطانی شہنشاہ نے ڈریکو کو کرنے کا حکم دیا ہے۔۔؟"

ایک لمحے تک خاموشی چھائی رہی۔۔ بیلاٹرکس آنکھیں پھاڑے انہیں دیکھ رہی تھی۔ اسکی چھڑی کی نوک ان کے جڑے ہاتھوں پر تھی۔۔

" کروں گا۔۔۔" اسنیپ نے کہا۔۔

بیلاٹرکس کی چھڑی سے نکلی تیسری لپٹ کی روشنی میں اسکا حیران چہرہ لال چمکنے لگا۔ یہ لپٹ بھی باقی لپٹوں کے ساتھ مل گئی اور اس نے رسی کی طرح آگ والے سانپ کی شکل میں بدل کر انکے جڑے ہوئے ہاتھوں کو آپس میں باندھ دیا۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

# تیسرا باب

## وصیت۔ اور۔ نہیں کروں گا

ہیری پوٹر زور زور سے خراٹے لے رہا تھا۔ پچھلے چار گھنٹوں کا بہت سا وقت اس نے اپنے کمرے کی کھڑکی کے ساتھ پڑی کرسی پر بیٹھے باہر اندھیری سڑک کو گھورتے ہوئے گزارا تھا۔ تھک کر آخر کار وہ اب سو چکا تھا۔ اس کا چہرہ کھڑکی کے ٹھنڈے شیشے سے ٹکا ہوا تھا۔ اس کا چشمہ ٹیڑھا اور اس کا منہ کھلا ہوا تھا۔ اس کی سانسوں کی بھاپ کھڑکی پر جم گئی تھی اور باہر سے آتی اسٹریٹ لائٹس کی نارنجی روشنی میں چمک رہی تھی۔ اس روشنی نے اس کے چہرے کی اصل رنگت بھی چھپا دی تھی اور کالے بکھرے بالوں کے نیچے اس کا چہرہ بھوتیا نظر آرہا تھا۔

کمرے میں مختلف اقسام کا سامان اور اچھے خاصے کباڑ کا ڈھیر پڑا ہوا تھا۔ الوؤں کے پر۔ سیب کے ڈنٹھل۔ اور مٹھائیوں کے لفافے فرش پر بکھرے پڑے تھے۔ بستر پر پڑے الجھے ہوئے چوغوں

کے پیچ منتروں کی کئی کتابیں ٹیڑھی میڑھی پڑی تھیں۔ میز پر روشنی کے نیچے اخباروں کا ڈھیر پڑا تھا۔ایک اخبار کی سرخی صاف نظر آرہی تھی۔۔۔

# ہیری پوٹر۔۔ منتخب جادوگر۔۔؟

*حال ہی میں وزارت جادوگری میں درپیش پراسرار ہنگامے (جس میں* ***تم۔جانتے۔ہو۔کون*** *کو دوبارہ دیکھا گیا تھا) کے بارے میں کئی افواہیں گردش کر رہی ہیں۔۔*

***" ہمیں اس بارے میں بات کرنے کی اجازت نہیں۔۔ اسلئے مجھ سے کچھ نہ پوچھو۔۔***
*" ایک پریشان یادداشت مٹانے والے اہلکار نے اپنا نام نہ بتاتے ہوئے اپنے گھر واپسی کے وقت بیان دیا۔*

*بہرحال وزارت میں موجود قابل اعتماد ذرائع کے مطابق یہ تمام ہنگامہ* ***پیشن گوئیوں کے ہال*** *میں وقوع پزیر ہوا تھا۔*

*حالانکہ وزارت جادوگری کے ترجمان نے ایسے کسی ہال کے وجود ہی کا شدت سے انکار کیا ہے لیکن جادوگربرادری کی ایک بڑی تعداد کو یقین ہے کہ غیر قانونی داخلے اور چوری کی دفعات میں گرفتار۔ ازکبان کی جیل میں قید مردار خور ایک پیشن گوئی چرانے کی کوشش کر رہے تھے۔ جسکی نوعیت غیر واضح ہے۔*

*لیکن محتاط اندازہ کے مطابق اسکا تعلق ہیری پوٹر سے ہے۔* ***نیست و نابود شد۔ موت کے وار*** *سے بچنے والا اکلوتا شخص۔ ایسا مانا جاتا ہے کہ وہ بھی اس رات کو وزارت میں موجود تھا۔ کچھ لوگ تو اب پوٹر کو ' **منتخب جادوگر** ' کہنے لگے ہیں۔ انکے مطابق پیشن گوئی میں یہ کہا گیا ہے کہ وہی اس سے* ***تم۔جانتے۔ہو۔کس*** *سے نجات دلا سکتا ہے۔۔۔"*

اگر ایسی کسی پیشن گوئی کا وجود ہے تو اسکے پتے ٹھکانے کے بارے میں کچھ کہنا ناممکن ہے لیکن۔۔۔ (بقیہ صفحہ 2 ۔۔ کالم 5)

اسی اخبار کے ساتھ ایک اور اخبار پڑا تھا۔ جسکی سرخی تھی۔۔۔

# اسکر میجیور بنے فج کی جگہ جادوگر وزیر

پہلے صفحے کی بیشتر جگہ ایک بڑی سیاہ و سفید تصویر نے گھیری ہوئی تھی۔ جس میں شیر کے ایال جیسی زلفوں والے ایک آدمی کا تھوڑا اجڑا ہوا چہرہ نظر آ رہا تھا۔ تصویر ہل رہی تھی۔ وہ شخص چھت کی طرف دیکھتے ہوئے ہاتھ ہلا رہا تھا۔

***ادارہ برائے جادوئی قانونی نفاذ*** کے زیر انتظام خاشِر (خصوصی اہلکار برائے شیطانی روک تھام) دفتر کے سابقہ سربراہ روفس اسکرمیجیور نے کورنیلئیس فج کی جگہ جادوئی وزیر کا عہدہ سنبھال لیا ہے۔ جادوئی برادری نے اس تقرری کا پرجوشی سے استقبال کیا ہے۔ بہر حال تقرری کے کچھ ہی دنوں کے اندر اسکر میجیور کی ایلبس ڈمبلڈور سے مڈبھیڑ کی افواہیں گردش کر رہی ہیں۔ جنکو ایک بار پھر **جادوگری نظام عدل** کے منصف اعلی ساحر کے عہدے پر بحال کر دیا گیا ہے۔

*اسکر میجیور کے ترجمان نے اس بات کی تصدیق کی ہے کہ عہدہ سنبھالنے کے بعد انکی ڈمبلڈور سے ملاقات ہوئی ہے۔ لیکن اس ملاقات میں زیر بحث موضوع پر کوئی رائے دینے سے اجتناب کیا۔ ایلبس ڈمبلڈور مشہور ہیں۔۔ (بقیہ صفحہ 3 ۔ کالم 2)*

اس اخبار کے الٹے ہاتھ پر ایک اور اخبار پڑا تھا۔ جسکو لپیٹ دیا گیا تھا۔ مڑے ہوئے صفے پر جو مضمون دکھائی دے رہا تھا اسکا عنوان تھا۔۔۔

# وزارت نے دی ضمانت ۔ طلبا کی حفاظت کی

*نئے تعینات شدہ جادوگر وزیر ۔ روفس اسکر میجیور نےآج وزارت کی طرف سے اٹھائے گئے ان اقدامات سے عوام کو آگاہ کیا جنکے تحت اس ستمبر ہوگورٹس اسکول برائے جادوگری اور پراسرار علوم لوٹنے والے طلبا کی حفاظت کو یقینی بنایا گیا ہے۔۔*

*جناب وزیر نے اپنے بیان میں کہا۔ " ظاہر ہے حفاظت کے پیش نظر ہم تمام حفاظتی انتظامات کی تفصیل نہیں بتا سکتے۔ " بہرحال ایک اندرونی ذریعہ کے مطابق ان اقدامات میں نئے دفاعی منتر ۔ سحر اور مشکل حفاظتی منتروں کا استعمال شامل ہے۔ اسکے علاوہ*

*حاشروں کی ایک محدود ٹاسک فورس ہوگورٹس اسکول کی حفاظت کے لئے تعینات کی جائے گی۔*

*بہت سے لوگ نئے وزیر کے اٹھائے گئے اقدامات سے مطمئن ہیں ۔ بیگم آگستا لونگ بوٹم کے مطابق ۔۔ " میرا پوتا ۔ نیوئیل ۔۔ جو کہ ہیری پوٹر کا بہترین دوست ہے وہ جون کے مہینے میں وزارت کے اندر ہیری کے شانہ بشانہ مردار خوروں سے بھڑا تھا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"*

کہانی کا بقیہ حصہ ایک بڑے پنجرے سے چھپ گیا تھا جو اخبار کے اوپر رکھا ہوا تھا۔ اندر برف سی سفید شاندار مادہ الو بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔ اسکی عنبر آنکھیں کمرے کا طائرانہ جائزہ لے رہی تھیں۔ کبھی کبھار وہ اپنے خراٹے لیتے مالک کی طرف بھی سر گھما رہی تھی۔ ایک دو بار اس نے بے چینی سے اپنی چونچ کٹکٹائی۔ لیکن ہیری اتنی گہری نیند میں تھا کہ اس آواز کو نہیں سن پایا۔

کمرے کے بیچوں بیچ ایک بڑا صندوق رکھا تھا۔ اس کا ڈھکن کھلا ہوا تھا اور وہ لگ بھگ خالی تھا۔ اسکی نچلی سطح میں بس کچھ پرانی چڑیاں۔ خالی دوات۔ چاکلیٹس اور ٹوٹے پنکھ قلم پڑے تھے۔ ساتھ ہی فرش پر ایک جامنی رنگ کا ہدایت نامہ بھی پڑا تھا۔ جس پر لکھا تھا۔۔۔

*جاری کیا گیا از طرف*

# وزارت جادوگری

## <u>شیطانی طاقتوں سے اپنے گھر۔ خاندان کی حفاظت کریں</u>

*جادوگر برادری کو موجودہ صورتحال میں ان لوگوں سے خطرہ ہے۔ جو خود کو مردار خور کہتے ہیں۔ مندرجہ ذیل آسان حفاظتی اقدامات پر عمل آپ کو اپنی۔ اپنے خاندان اور اپنے گھر کی حفاظت میں مدد دے گا*

1. *آپ کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ آپ گھر سے اکیلے نہ نکلیں*
2. *اندھیرا ہونے کے بعد باہر نکلنے میں خاص احتیاط برتیں۔ جہاں تک ممکن ہو رات ہونے سے پہلے ہی گھر لوٹ آئیں۔*

3. *اپنے گھر کے آس پاس کے حفاظتی انتظامات کا جائزہ لیں۔ اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ گھر کے تمام افراد ہنگامی صورتحال میں اپنائے جانے والے اقدامات سے واقف ہوں مثلاً حفاظتی حصار منتر یا ردِ وہم منتر کا استعمال۔ اور خاندان میں نابالغ افراد کی موجودگی کی صورت میں باہمی ظہور اڑان کی پریکٹس۔*

4. قریبی دوستوں اور رشتہ داروں کے ساتھ حفاظتی سوالات طے کریں ۔ تاکہ بھیس بدل محلول پی کر بھیس بدلنے والے مردار خوروں کی شناخت کر سکیں۔۔ (دیکھیے صفحہ 2)

5. اگر آپ کو ایسا محسوس ہو کہ خاندان کا کوئی فرد ۔ دفتر کا ساتھی ۔ دوست یا کوئی پڑوسی عجیب حرکتیں کر رہا ہے تو فوراً جادوئی قانونی نفاذ دستے سے رابطہ کریں۔ ہوسکتا ہے کہ وہ ذہن محصور منتر کے زیر اثر ہوں۔ (دیکھیے صفحہ 4)

6. اگر کسی گھر یا عمارت کے اوپر موت کا نشان دکھائی دے تو اس میں داخل نہ ہوں۔ بلکہ خاشِر (خصوصی اہلکار برائے شیطانی روک تھام) دفتر سے فوراً رابطہ کریں۔

7. غیر مصدقہ اطلاعات کے مطابق مردار خور ا س دفعہ انفیری (زندہ لاش) کا استعمال کر رہے ہیں۔ ایسی کسی بھی زندہ لاش کو دیکھنے یا مڈبھیڑ ہونے کی اطلاع فوراً وزارت کو دی جائے۔

ہیری نیند میں گھر گھرایا اور اس کا چہرہ ٹھنڈے کانچ پر ایک دو انچ پھسل گیا۔ جس سے اس کا چشمہ کچھ اور ٹیڑھا ہو گیا مگر اسکی نیند نہیں ٹوٹی۔ کچھ سال پہلے جس الارم گھڑی کی ہیری نے مرمت کی تھی وہ کھڑکی کی چوکھٹ پر پڑی زور دار آواز میں ٹک ٹک کر رہی تھی۔ گیارہ بجنے میں ایک منٹ باقی تھا۔ ہیری نے ہاتھ میں چرمئی کاغذ کا ایک ٹکڑا تھاما ہوا تھا۔ جس پر پتلی ٹیڑھی لکھائی تھی۔ تین دن پہلے جب ہیری کو یہ خط ملا تھا تو وہ گولائی میں لپٹا ہوا تھا۔ مگر اب ہیری اس خط کو اتنی دفعہ پڑھ چکا تھا کہ اسکی سطح بالکل سپاٹ ہو چکی تھی۔

*پیارے ہیری*

*اگر تمہیں اعتراض نہ ہو۔ تو میں آنے والے جمعے کی رات کو گیارہ بجے پریوٹ ڈرائیو کے مکان نمبر چار میں آؤں گا۔ میں تمہیں رون کے گھر لے جاؤں گا۔ جہاں تمہیں اسکول کی بقیہ چھٹیوں میں رہنے کے لئے مدعو کیا گیا ہے۔*

*اگر تمہیں دقت نہ ہو تو ایک اور کام کے لئے مجھے تمہارا ساتھ درکار ہے۔ جو مجھے راستے میں ہی نپٹانا ہے۔ ملنے پر اس کام کے بارے میں تفصیل سے بتاؤں گا۔*

*اپنا جواب اسی الو سے بھجوادینا۔ اس جمعہ کو ملنے کی امید ہے۔*

*تمہارا مخلص*

*ایلبس ڈمبلڈور*

ویسے تو ہیری کو اب یہ خط زبانی یاد ہو چکا تھا۔ مگر پھر بھی شام کے سات بجتے ہی ہر دوسرے منٹ ہیری نے چوری چوری اس خط پر نظر ڈالنا شروع کر دی۔ وہ سات بجے سے ہی اپنے کمرے کی کھڑکی کے پاس بیٹھا تھا۔ جہاں سے پریوٹ ڈرائیو کے دونوں کنارے صاف نظر آرہے تھے۔ وہ جانتا تھا کہ ڈمبلڈور کے خط کو دوبارہ پڑھنا بے کار ہے۔ ہیری نے اسی الو کے ذریعے اپنا جواب ہاں میں بھجوادیا تھا۔ اور اب وہ صرف انتظار کر سکتا تھا۔ یا تو ڈمبلڈور آئیں گے یا نہیں آئیں گے۔۔۔۔۔۔

لیکن ہیری نے اپنا سامان نہیں سمیٹا تھا۔ اس کو لگ رہا تھا کہ سب کچھ اتنا اچھا ہونا قریب قریب ناممکن تھا۔ ڈرسلی خاندان کے ساتھ مشکل سے دو ہی ہفتے گزارنے کے فوراً بعد ان سے آزادی کیسے ممکن تھی۔ وہ اس احساس کو جھٹلا نہیں پا رہا تھا کہ کہیں نہ کہیں کچھ غلط ہونے والا ہے۔ کیا معلوم ڈمبلڈور کو بھیجا گیا اس کا جواب رستے میں کھو گیا ہو۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ڈمبلڈور اس کو لینے نہ آپائیں۔ یہ بھی ہو سکتا تھا کہ ڈمبلڈور نے یہ خط لکھا ہی نہ ہو بلکہ یہ کوئی مذاق یا دھوکہ ہو۔ ہیری کو لگ رہا تھا کہ اگر اس نے سامان سمیٹ لیا اور ڈمبلڈور نہیں آئے تو اسے مایوسی کے عالم میں

اپنا سارا سامان دوبارہ کھولنا پڑے گا۔ اس سفر کی امید پر اس نے صرف ایک تیاری کی تھی۔اور وہ یہ تھی کہ اسنے اپنی سفید الو کو اس کے پنجرے میں بند کر دیا تھا۔

جس لمحے الارم گھڑی کا منٹ کا کانٹا بارہ پر پہنچا اسی لمحے کھڑکی کے باہر کا اسٹریٹ لیمپ بجھ گیا۔

ہیری ایک جھٹکے میں نیند سے اٹھ گیا جیسے اچانک ہونے والا اندھیرا گھڑی کا الارم ہو۔ اس نے جلدی سے اپنا چشمہ ٹھیک کیا۔ اور اپنے گال کو شیشے سے الگ کیا۔ پھر اس نے کھڑکی پر اپنی ناک ٹکا کر فٹ پاتھ کی طرف دیکھا۔ایک لمبا سایہ چوغہ لہراتے ہوئے باغیچہ کے اندر چلا آرہا تھا۔

ہیری ایسے اچھلا جیسے اسے بجلی کا جھٹکا لگا ہو۔ اسکی کرسی ٹھوکر لگنے سے گر گئی۔۔اور وہ فرش پر دکھائی دینے والی ہر چیز کو اٹھا اٹھا کر صندوق میں پھینکنے لگا۔ ابھی وہ دو چوغے۔ منتروں کی دو کتابیں اور چپس کا ایک پیکٹ ہی رکھ پایا تھا کہ تبھی دروازے کی گھنٹی بجی۔۔۔۔۔۔

نیچے بیٹھک سے ورنن خالو کے چلانے کی آواز آئی۔۔" اتنی رات کو کون کمبخت آگیا۔۔؟"

ایک ہاتھ میں پیتل کی دوربین اور دوسرے میں جوتے پکڑے ہیری اپنی جگہ کھڑا جم گیا۔ وہ ڈرسلی گھرانے کو ڈمبلڈور کی آمد کی اطلاع دینا بھول گیا تھا۔ ایک طرف تو اسے اس بات پر دہشت ہو رہی تھی اور دوسری طرف ہنسی بھی آرہی تھی۔ اس نے صندوق پھلانگتے ہوئے اپنے کمرے کا دروازہ کھولا۔ اسے ایک بھاری آواز سنائی دی۔۔ " شام بخیر۔۔آپ ضرور ڈرسلی ہوں گے۔شاید ہیری نے آپ کو بتایا ہو گا کہ میں اسے لینے آنے والا ہوں۔۔؟"

ہیری ایک ساتھ دو دو سیڑھیاں پھلانگتا ہوا نیچے اترا مگر نیچے سے کچھ سیڑھی اوپر ہی رک گیا۔ اسے اس بات کا لمبا تجربہ ہو چکا تھا کہ جس حد تک ممکن ہو اسے اپنے خالو

کے ہاتھ کی پہنچ سے دور رہنا چاہیے۔ دروازے کی چوکھٹ پر ایک لمبا دبلا آدمی کھڑا ہوا تھا۔ جسکے سفید بال اور ڈاڑھی کمر تک آرہے تھے۔ انکی مڑی ہوئی ناک پر آدھے چاند کی ساخت کا چشمہ تھا۔ وہ ایک لمبا کالا سفری چوغہ پہنے ہوئے تھے۔ انہوں نے ایک نوکیلی ٹوپی پہنی ہوئی تھی۔ ورنن ڈرسلی کی مونچھیں بھی ڈمبلڈور کی طرح گھنی تھیں۔ مگر وہ کالی تھیں اور انہوں نے ایک بینگنی رنگ کا ڈریسنگ گاؤن پہنا ہوا تھا۔ اور وہ آنے والے شخص کو اس طرح گھور رہے تھے جیسے انہیں اپنی چھوٹی چھوٹی آنکھوں پر بھروسہ نہ ہو رہا ہو۔

" آپ کی حیرانی دیکھ کر تو لگتا ہے کہ ہیری نے آپ کو میری آمد کے بارے میں متنبہ نہیں کیا ہے۔۔۔" ڈمبلڈور نے چہکتے ہوئے کہا۔۔ " خیر ہم یہ فرض کر لیتے ہیں کہ آپ نے گرم جوشی سے مجھے اپنے گھر کے اندر خوش آمدید کہا ہے۔اس مشکل دور میں دروازے کی چوکھٹ پر زیادہ دیر ٹھہرنا مناسب نہیں ہے۔۔۔"

وہ چوکھٹ سے اندر آئے اور اندر آکر باہری دروازہ بند کر دیا۔

اپنی مڑی ہوئی ناک کے اوپر سے ورنن خالو کو گھورتے ہوئے ڈمبلڈور بولے۔۔۔" پچھلی دفعہ جب میں یہاں آیا تھا اس وقت سے اب تک کافی وقت گزر چکا ہے۔ مجھے کہنا ہی پڑے گا آپ کے سوسن کے پودے تو کافی پھل پھول گئے ہیں۔۔۔"

ورنن خالو ایک لفظ نہ بولے ۔ مگر ہیری کو اس بات میں کوئی شک نہیں تھا کہ بہت جلد انہیں انکی قوتِ گویائی مل جائے گی۔ کیوں کہ ان کے ماتھے کی پھڑکتی ہوئی نس خطرے کے نشان تک پہنچ چکی تھی۔ مگر ڈمبلڈور کی شخصیت میں کوئی ایسی بات ضرور تھی جس سے خالو کی بولتی بند ہو گئی تھی۔ ہو سکتا ہے کہ اسکی وجہ ڈمبلڈور کا جادوگرنما حلیہ ہو یا شاید ورنن خالو بھی یہ بات بھانپ گئے تھے کہ اس آدمی پر رعب ڈالنا آسان نہیں ہو گا۔

" آہ۔۔شام بخیر ہیری۔۔" اپنے آدھے چاند جیسی ساخت کے چشمے سے نہایت سکون سے ہیری کو دیکھتے ہوئے ڈمبلڈور نے کہا۔۔" بہت خوب!۔۔بہت خوب!۔۔۔"

ان الفاظ کو سن کر ورنن خالو پر گہرا اثر ہوا۔۔صاف ظاہر تھا کہ کوئی بھی شخص جو ہیری کو دیکھ کر بہت خوب کہے۔اس سے ورنن خالو کی کبھی نہیں نبھ سکتی۔

" میں بد تمیزی نہیں کرنا چاہتا۔۔۔" انہوں نے اس انداز میں بولنا شروع کیا جس میں بد تمیزی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔

" ۔۔لیکن افسوس کی بات ہے کہ کبھی کبھی حادثاتی طور پر بد تمیزی ہو ہی جاتی ہے۔۔۔" ڈمبلڈور نے گمبھیر لہجے میں انکا جملہ مکمل کیا۔" بہتر ہوگا میرے دوست کہ آپ کچھ نہ کہیں۔۔ اوہو۔۔اور آپ ضرور پٹونیہ ہوں گی۔۔؟"

باورچی خانہ کا دروازہ کھل چکا تھا اور وہاں ہیری کی خالہ کھڑی تھیں۔انکے ہاتھوں پر ربر کے دستانے چڑھے تھے اور وہ شب خوابی کے لباس کے اوپر ہاؤس کوٹ پہنی ہوئی تھیں۔صاف ظاہر تھا کہ وہ ہمیشہ کی طرح سونے کے لئے بستر پر جانے سے پہلے باورچی خانے کی ہر سطح کی پونچھا پاچھی کے معمول میں مصروف تھیں۔ان کے گھوڑی جیسے چہرے پر دہشت کا تاثر پھیلا ہوا تھا۔

ورنن خالو جب انکا تعارف کرانے کی کوشش میں ناکام ہو گئے تو ڈمبلڈور بولے۔۔" میں ایلبس ڈمبلڈور ہوں۔۔ہمارے درمیان خط و کتابت ہوتی رہی ہے۔" ہیری نے سوچا کہ یہ پٹونیہ خالہ کو یہ بات یاد دلانے کا عجیب طریقہ ہے کہ انہوں نے ان کو ایک دفعہ ایسا خط بھیجا تھا جو پڑھے جانے کے بعد دھماکے سے پھٹ گیا تھا۔ لیکن پٹونیہ خالہ نے اس بات پر کوئی اعتراض نہیں کیا۔۔" اور یہ ضرور آپ کا بیٹا ڈڈلی ہوگا۔۔۔؟"

ڈڈلی نے اسی وقت بیٹھک کے دروازے سے اندر جھانکا تھا۔ اسکا بڑا سنہرا سر اسکے کرتے کے دھاری دار کالر پر غیر فطری انداز میں ٹکا نظر آرہا تھا۔ حیرت اور دہشت سے اسکا منہ کھلا ہوا تھا۔ ڈمبلڈور نے کچھ لمحے انتظار کیا۔ ظاہر تھا کہ وہ انتظار کر رہے تھے کہ شاید ڈرسلی خاندان کا کوئی فرد کچھ بولے مگر جب خاموشی چھائی رہی تو وہ مسکرا دیئے۔۔

" کیا ہم یہ فرض کر لیں کہ آپ نے مجھے اپنی بیٹھک میں آنے کی دعوت دی ہے۔۔۔؟"

جب ڈمبلڈور قریب سے گزرے تو ڈڈلی تیزی سے ان کے رستے سے ہٹ گیا۔ ہیری جس نے ابھی بھی دوربین اور جوتے پکڑے ہوئے تھے ۔ سیڑھیاں پھلانگتے ہوئے نیچے اترا اور ڈمبلڈور کے پیچھے بیٹھک میں آگیا۔ ڈمبلڈور آتشدان کے سب سے قریب والی کرسی پر بیٹھ کر نہایت دلچسپی سے اپنے چاروں طرف دیکھ رہے تھے۔ وہ غیر معمولی طور پر اپنے ارد گرد کے ماحول سے الگ نظر آرہے تھے۔

ہیری نے بے چینی سے پوچھا۔۔ " جناب۔۔۔ جناب کیا ہم لوگ چل نہیں رہے۔۔۔؟"

" یقیناً۔۔ ہم یقیناً چل رہے ہیں مگر اس سے پہلے مجھے کچھ مدعوں پر بات کرنی ہے۔ " ڈمبلڈور نے کہا۔ " اور میں وہ بات کھلی جگہ پر نہیں کرنا چاہتا۔ ہم مزید تھوڑی دیر تمہارے خالہ خالو کی مہمان نوازی کا مزہ لیں گے۔۔۔"

" کیا واقعی۔۔؟ آپ ایسا کریں گے۔۔۔؟"

ورنن ڈرسلی بھی کمرے میں داخل ہو چکے تھے۔ پٹونیہ خالہ ان کے پیچھے تھیں۔ اور ڈڈلی ان دونوں کے پیچھے منڈلا رہا تھا۔

" ہاں۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔" میں ایسا ہی کروں گا۔۔"

انہوں نے اپنی چھڑی اتنی تیزی سے باہر نکالی کہ ہیری اسے دیکھ ہی نہ پایا۔ انہوں نے ہلکے سے چھڑی لہرائی اور صوفہ آگے سرک آیا۔ صوفہ ڈرسلی خاندان کے تینوں افراد کے گھٹنوں کے پچھلے حصے سے ٹکرایا جس سے وہ سبھی گر کر اس پر بیٹھ گئے۔ ڈمبلڈور نے ایک بار پھر چھڑی لہرائی۔ جس سے صوفہ دوبارہ اپنی پرانی جگہ پر پہنچ گیا۔

ڈمبلڈور نے چہکتے ہوئے کہا۔" ہمیں پرسکون ہو کر بیٹھنا چاہیے۔۔۔"

جب انہوں نے اپنی چھڑی دوبارہ اپنی جیب میں رکھی تو ہیری نے دیکھا کہ انکا ہاتھ کالا ہو کر سکڑ گیا ہے۔ایسا لگ رہا تھا کہ ان کے ہاتھ کا گوشت جل چکا ہے۔

" جناب ! آپ کے ہاتھ کو کیا ہوا۔۔؟"

" بعد میں ہیری۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔" بیٹھ جاؤ۔۔"

ہیری کرسی پر بیٹھ گیا۔ اسکی کوشش تھی کہ ڈرسلی خاندان کی طرف نہ دیکھے جو کہ دہشت سے خاموش بیٹھے تھے۔

" مجھے امید تھی کہ آپ لوگ مجھے چائے ناشتہ کروائیں گے۔۔۔" ڈمبلڈور نے ورنن خالو سے کہا۔ " لیکن اب تک ہوئی باتوں سے تو لگتا ہے کہ ایسا سوچنا بھی بے وقوفی ہو گی۔"

چھڑی تیسری بار لہرائی۔ ایک دھول لگی ہوئی بوتل اور پانچ گلاس ہوا میں سے نمودار ہو گئے۔ بوتل ہلی اور اس نے ہر گلاس میں شہد کے رنگ کا شربت بھر دیا۔ پھر گلاس اڑ کر کمرے میں موجود ہر فرد کے پاس پہنچ گئے۔

" میڈم روزمیرٹا کی سب سے اچھی پرانی شراب۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا اور ہیری کی طرف دیکھ کر اپنا گلاس اٹھایا۔ جس نے خود بھی اپنا گلاس اٹھا کر اس میں سے ایک گھونٹ پیا۔ اس نے اس سے پہلے کبھی اتنی مزیدار چیز نہیں چکھی تھی۔ اس کو بہت مزا آیا۔

ڈرسلی خاندان نے پہلے تو ایک دوسرے کی طرف گھبرا کر دیکھا پھر ایسے بن گئے جیسے انہوں نے اپنے گلاس دیکھے ہی نہ ہوں۔ ایسا کرنا مشکل تھا کیوں کہ گلاس بار بار ان کے ماتھوں سے آہستگی سے ٹکرا رہے تھے۔ ہیری کو شک ہو رہا تھا کہ ڈمبلڈور اس صورتحال سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔

ڈمبلڈور نے اسکی طرف مڑتے ہوئے کہا۔۔"دیکھو ہیری ایک مشکل آن پڑی ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ تم ہماری اس مشکل کو سلجھا سکتے ہو۔ ہم سے میری مراد ققنس تنظیم ہے۔ لیکن اس سے بھی پہلے میں تمہیں بتانا چاہتا ہوں کہ ایک ہفتہ پہلے سیریئس کی وصیت ملی ہے اور اس نے تمہیں ہر چیز کا وارث بنایا ہے۔۔"

صوفے پر بیٹھے ورنن خالو نے سر گھما کر انکی طرف دیکھا۔ لیکن ہیری نے انکی طرف نہیں دیکھا۔ نہ ہی وہ اس کے سوا کچھ اور کہہ پایا۔۔" اوہ! اچھا۔۔۔"

" یہ بالکل سیدھی سی بات ہے۔۔۔" ڈمبلڈور نے مزید کہا۔۔ اس سے گرنگوٹس بینک کی تمہاری تجوری میں تھوڑا سونا بڑھ گیا ہے۔ اور تمہیں سیریئس کی ساری ذاتی جائیداد وراثت میں ملی ہے۔ اس وراثت کا سب سے پیچیدہ مرحلہ۔۔۔"

" اسکا کفیل مر گیا ہے۔۔؟ " ورنن خالو نے صوفے سے اونچی آواز سے پوچھا۔ ڈمبلڈور اور ہیری نے مڑ کر انہیں دیکھا۔ شراب کا گلاس اب ورنن خالو کے سر سے شدت سے ٹکرا رہا تھا جسے وہ دور ہٹانے کی کوشش کر رہے تھے۔۔" وہ مر چکا ہے۔۔؟اسکا کفیل۔۔۔؟"

" ہاں ۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔ انہوں نے ہیری سے یہ نہیں پوچھا کہ اس نے یہ بات ڈرسلی خاندان کو کیوں نہیں بتائی تھی۔ انہوں نے دوبارہ ہیری سے کہنا شروع کیا جیسے بیچ میں کسی نے ٹوکا ہی نہیں تھا۔۔ " ہمارا مسئلہ یہ ہے کہ سیریئس گریمولڈ چوک کا مکان نمبر بارہ بھی تمہارے نام کر گیا ہے۔۔۔"

" اسے وراثت میں ایک مکان ملا ہے۔۔؟" ورنن خالو نے لالچی پن سے کہا۔ انکی چھوٹی آنکھیں سکڑ گئی تھیں۔ لیکن کسی نے بھی انکے سوال کا جواب نہیں دیا۔

" آپ اب بھی اسکا استعمال ققنس تنظیم کے مرکزی دفتر کے طور پر کر سکتے ہیں۔۔" ہیری نے کہا۔ " مجھے پرواہ نہیں ہے۔۔ آپ اسے رکھ سکتے ہیں۔ مجھے واقعی وہ نہیں چاہیے۔۔۔" ہیری کا بس چلتا تو وہ گریمولڈ چوک کے مکان نمبر بارہ میں دوبارہ کبھی قدم نہیں رکھتا۔۔ ہیری سوچتا تھا کہ اس مکان میں بے بسی سے اکیلے گھومنے اور وہاں سے نکلنے کے لئے جھٹپٹانے والے سیریئس کی یادیں ہمیشہ اسکا پیچھا کرتی رہیں گی ۔

ڈمبلڈور نے کہا۔۔ " یہ تمہارا بڑپن ہے۔۔۔ بہرحال کچھ وقت کے لئے ہم نے وہ عمارت خالی کر دی ہے۔۔"

" کیوں۔۔؟"

" دیکھو۔۔" ڈمبلڈور نے ورنن خالو کی بڑبڑاہٹ کو نظرانداز کرتے ہوئے کہا۔ جن کا گلاس اب ان کے سر سے زورزور سے ٹکرا رہا تھا۔ " بلیک خاندان کی روایت رہی ہے کہ مکان ہمیشہ خاندان میں ہی دیا جاتا ہے۔ بلیک نام کے اگلے مرد کو۔ سیریئس اس خاندان کا آخری مرد تھا۔ کیوں کہ اسکا چھوٹا بھائی ریگیولس اس سے پہلے ہی مر گیا تھا۔ اور وہ دونوں ہی بے اولاد تھے ۔ حالانکہ سیریئس کی وصیت میں صاف لکھا ہے کہ وہ تمہیں گھر کا مالک بنانا چاہتا ہے۔ لیکن یہ بھی ممکن ہے کہ اس مکان پر کوئی ایسا منتر یا جادو ہو جسکی وجہ سے خالص خون والے جادوگر کے علاوہ کوئی اور اسکا مالک نہ بن سکے۔۔۔"

ہیری کے دماغ میں گریمولڈ چوک کے مکان نمبر بارہ کے ہال میں لٹکی سیریئس کی ماں کی چیختی تھوک اڑاتی تصویر ابھر آئی۔۔ جو کہہ رہی تھی۔۔۔" مجھے بھی ایسا لگتا ہے۔۔"

" بالکل۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔ " اور اگر ایسا کوئی منتر موجود ہے تو اس مکان پر سیریئس کے بعد عمر میں سب سے بڑے رشتہ دار کا حق ہوگا۔ جسکا مطلب ہے اسکی کزن۔۔ بیلاٹرکس لیسٹرینج۔۔"

ہیری کو پتا بھی نہیں چلا کہ وہ کب اچھل کر کھڑا ہوگیا۔ اسکی گود میں رکھی دوربین اور جوتے فرش پر لڑھک گئے۔۔ سیریئس کی قاتلہ۔۔؟ بیلاٹرکس لیسٹرینج کو اسکا گھر وراثت میں ملے گا۔۔۔؟

" نہیں۔۔۔" اسنے کہا۔

" دیکھو ہم بھی یہی چاہتے ہیں کہ وہ گھر اسے نہ ملے۔ " ڈمبلڈور نے دھیرے سے کہا۔ "معاملہ بہت پیچیدہ ہے۔۔ ہم نہیں جانتے کہ ہم نے اس مکان پر نقشے میں دکھائی نہ دینے کے لئے جو جادو کیا ہے وہ اب بھی قائم رہے گا یا نہیں۔ کیوں کہ سیریئس اب اس مکان کا مالک نہیں ہے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کسی بھی لمحے بیلاٹرکس اس مکان کی چوکھٹ پر آجائے۔ ظاہر ہے جب تک اس مکان کی موجودہ حیثیت واضح نہیں ہوجاتی ہمیں اس مکان کو خالی کرنا ہی پڑا۔"

" لیکن آپ یہ پتہ کیسے چلائیں گے کہ میں اسکا مالک ہوں یا نہیں۔۔۔؟"

" خوش قسمتی سے۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔ " اسکی جانچ بڑی آسانی سے کی جاسکتی ہے۔۔۔"

انہوں نے اپنا خالی گلاس اپنی کرسی کے ساتھ رکھی چھوٹی میز پر رکھ دیا۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور کر پاتے۔ ورنن خالو چلائے۔۔۔ " کیا آپ ان بے ہودہ چیزوں کو ہمارے پاس سے ہٹائیں گے۔۔؟"

ہیری نے مڑ کر دیکھا۔ ڈرسلی خاندان کے افراد نے اپنے سروں کو بازوؤں سے چھپایا ہوا تھا انکے گلاس انکے سر پر اوپر نیچے پھدک رہے تھے اور انکے اندر بھری شراب چاروں طرف چھلک رہی تھی۔

" اوہ! مجھے افسوس ہے۔۔" ڈمبلڈور نے معذرتی انداز میں کہا اور انہوں نے اپنی چھڑی لہرائی۔ تینوں گلاس غائب ہو گئے۔ " ویسے تمیز کے طور پر آپ لوگوں کو انہیں پی لینا چاہیے تھا۔۔"

ایسا لگا کہ ورنن خالو اس بات کا بہت کڑوا جواب دینے کے لئے بے تاب تھے۔ لیکن وہ پٹونیہ خالہ اور ڈرسلی کے ساتھ صوفے پر دبکے رہے اور ایک لفظ نہ بولے۔ انکی سور جیسی چھوٹی چھوٹی آنکھیں ڈمبلڈور کی چھڑی پر ٹکی ہوئی تھیں۔

"دیکھو۔۔" ڈمبلڈور نے ہیری کی طرف مڑتے ہوئے ایسے کہا جیسے ورنن خالو نے بیچ میں کچھ کہا ہی نہ ہو۔ " اگر تمہیں مکان سچ مچ وراثت میں ملا ہے تو تمہیں وراثت میں یہ بھی ملا ہے۔۔۔"

انہوں نے پانچویں بار اپنی چھڑی لہرائی۔ پٹاخے کی زوردار آواز کے ساتھ ایک گھریلو جن نمودار ہو گیا۔ اسکی ناک تھوتھنی نما تھی۔ اسکے کان چمگادڑ جیسے بڑے تھے اور بڑی بڑی لال آنکھیں تھیں۔ گندے چھیتڑوں میں لپٹا ہوا وہ گھریلو جن ڈرسلی خاندان کے غالیچے پر اکڑوں بیٹھا تھا۔ پٹونیہ خالہ خوفناک طریقے سے چیخیں۔ اتنی گندی چیز ان کے گھر میں پہلے کبھی نہیں آئی تھی۔ ڈڈلی نے اپنے بڑے بڑے گلابی پیر فرش سے اٹھا لئے اور انہیں سر سے اوپر کر لیا۔ جیسے سوچ رہا ہو کہ یہ مخلوق اسکا پاجامہ اتار سکتی ہے۔ ورنن خالو دہاڑے۔۔۔" یہ کیا بلا ہے۔۔۔؟"

" کریچر۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔

" کریچر نہیں کرے گا۔ کریچر نہیں کرے گا۔ کریچر نہیں کرے گا۔" اپنے لمبے گانٹھ دار پیر پٹختے ہوئے اور اپنے کان کھینچتے ہوئے گھریلو جن نے ورنن خالو جتنی ہی تیز آواز میں کہا۔ " کریچر مس بیلاٹرکس کا حکم مانے گا۔ جی ہاں۔۔۔ کریچر بلیک خاندان ہی کا حکم مانے گا۔ کریچر اپنی نئی مالکن کو چاہتا ہے۔ کریچر پوٹر لڑکے کے پاس نہیں جائے گا۔ کریچر نہیں کرے گا۔ کریچر نہیں کرے گا۔ نہیں کرے گا۔"

" جیسا کہ تم دیکھ سکتے ہو ہیری۔۔" ڈمبلڈور نے زور سے کہا۔ تاکہ کریچر کی لگاتار۔ نہیں کرے گا۔ نہیں کرے گا۔ نہیں کرے گا۔ کی آواز دب جائے۔ " کریچر تمہاری ملکیت میں نہیں آنا چاہتا۔۔۔"

" مجھے پرواہ نہیں۔۔۔" ہیری نے کانپتے اور پیر پٹختے گھریلو جن کی طرف حقارت سے دیکھتے ہوئے کہا۔ " میں اسے رکھنا بھی نہیں چاہتا۔۔"

" نہیں کرے گا۔ نہیں کرے گا۔ نہیں کرے گا۔ نہیں کرے گا۔"

" تو کیا تم یہ چاہتے ہو کہ وہ بیلاٹرکس لیسٹرینج کی ملکیت میں چلا جائے۔۔۔؟ یہ دھیان میں رکھتے ہوئے بھی کہ وہ پچھلے سال ققنس تنظیم کے مرکزی دفتر میں رہ چکا ہے۔۔۔؟"

" نہیں کرے گا۔ نہیں کرے گا۔ نہیں کرے گا۔ نہیں کرے گا۔"

ہیری نے ڈمبلڈور کو گھور کر دیکھا۔ وہ جانتا تھا کہ کریچر کو بیلاٹرکس کے پاس جا کر رہنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ لیکن اس کے مالک بننے کا خیال۔۔۔ سیریئس کو دھوکہ دینے والی مخلوق کی ذمہ داری لینے کا احساس بہت تکلیف دہ تھا۔

" اسے کوئی حکم دو۔" ڈمبلڈور نے کہا۔" اگر وہ تمہاری ملکیت میں آگیا ہے تو اسے حکم ماننا ہوگا۔ اگر ایسا نہیں ہوا تو اسکی حقیقی مالکن سے اسے دور رکھنے کے لئے کوئی اور طریقہ سوچنا ہوگا۔"

" نہیں کرے گا۔ نہیں کرے گا۔ نہیں کرے گا۔ **نہیں کرے گا۔** "

کریچر کی آواز اونچی ہوتے ہوتے اب چیخ میں بدل چکی تھی۔ ہیری کہنے کے لئے اس کے علاوہ کچھ اور نہیں سوچ پایا۔" کریچر چپ ہو جاؤ۔"

ایک لمحے کے لئے تو ایسا لگا جیسے کریچر کا دم گھٹنے والا ہو۔ اسنے اپنا گلا پکڑ لیا۔ اسکا منہ اب بھی تیزی سے ہل رہا تھا۔ اسکی آنکھیں باہر ابل رہی تھیں۔ کچھ دیر تک حلق میں تھوک نگلنے کے بعد وہ منہ کے بل غالیچے پر گر گیا۔ (پٹونیہ خالہ نے سسکاری بھری) اور فرش پر اپنے ہاتھ پیر پٹخنے لگا۔ اسکا برتاؤ تشدد پسند لیکن بالکل خاموش تھا۔

" اچھا تو اس سے مسئلہ آسانی سے سلجھ گیا۔" ڈمبلڈور نے خوشی سے کہا۔" ایسا لگتا ہے سیرئیس جانتا تھا کہ وہ کیا کر رہا ہے۔ تم گریمولڈ چوک کے مکان نمبر بارہ اور کریچر کے بھی قانونی مالک ہو۔"

" کیا مجھے۔۔۔ کیا مجھے اسے اپنے ساتھ رکھنا پڑے گا۔؟ " ہیری نے دہشت سے پوچھا۔ جب کریچر اسکے پیروں کے چاروں طرف لوٹ لگانے لگا۔

" اگر تم ایسا نہیں کرنا چاہتے تو اسکی کوئی ضرورت نہیں ہے۔" ڈمبلڈور نے کہا۔ " میں ایک مشورہ دوں۔؟ تم اسے ہوگورٹس کے باورچی خانے میں کام کرنے کے لئے بھیج دو۔ اس طرح دوسرے گھریلو جن اس پر نظر رکھ سکتے ہیں۔"

" ہاں۔۔۔" ہیری نے راحت کے ساتھ کہا۔ " میں یہی کرتا ہوں۔۔ کریچر۔۔ میں چاہتا ہوں کہ تم ہوگورٹس جاؤ اور وہاں باورچی خانے میں دوسرے گھریلو جنوں کے ساتھ کام کرو۔۔۔"

کریچر اس وقت پیٹھ کے بل لیٹا اپنے ہاتھ پیر ہوا میں اٹھایا ہوا تھا۔ اس نے ہیری کو حقارت بھری نظروں سے اوپر سے نیچے تک دیکھا اور ایک زوردار پٹاخے کے ساتھ غائب ہو گیا۔۔

" بہترین۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔ بک بیک نامی عنقا گھوڑ کا معاملہ بھی ہے۔ سیریئس کی موت کے بعد سے ہیگرڈ اسکی دیکھ بھال کر رہا ہے۔ لیکن بک بیک اب تمہارا ہے۔ اس لئے اگر تم کوئی دوسرا بندوبست کرنا چاہو۔۔۔"

" نہیں۔۔۔" ہیری نے تیزی سے کہا۔ وہ ہیگرڈ کے ساتھ رہ سکتا ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ یہ بک بیک کو زیادہ اچھا لگے گا۔۔۔"

" ہیگرڈ بہت خوش ہوگا۔۔" ڈمبلڈور نے مسکراتے ہوئے کہا۔ " بک بیک سے دوبارہ مل کر وہ بہت پر جوش ہے۔۔ ویسے بک بیک کی حفاظت کے لئے ہم نے کچھ وقت کے لئے اسکا نام ویدرونگز رکھ دیا ہے۔ حالانکہ وزارت یہ اندازہ شاید کبھی نہ لگا پائے کہ اس نے اسی عنقا گھوڑ کو موت کی سزا دی تھی۔ اب ہیری!!۔۔ کیا تم نے اپنا صندوق سمیٹ لیا ہے۔۔۔؟"

" کیا۔۔۔؟"

" تمہیں بھروسہ نہیں تھا کہ میں آؤں گا۔۔۔؟" ڈمبلڈور نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

" میں فٹافٹ جا کر سامان باندھ لیتا ہوں۔۔۔" ہیری نے جلدی سے کہا اور گری ہوئی دوربین اور جوتے اٹھا لئے۔۔

اپنی ضرورت کا سارا سامان سمیٹنے میں اسے دس منٹ سے کچھ ہی زیادہ وقت لگا۔ آخر کار اس نے بستر کے نیچے سے اپنی سلیمانی چادر باہر نکالی۔۔۔رنگ بدلنے والی سیاہی کی دوات کا ڈھکن لگایا اور اپنے صندوق کا ڈھکن اپنی کڑھائی کے اوپر زبردستی بند کیا۔ پھر ایک ہاتھ سے اپنا صندوق کھینچتے ہوئے اور دوسرے ہاتھ میں ہیڈوگ کا پنجرہ تھامے وہ نیچے کی منزل کی طرف چل دیا۔

اسے یہ دیکھ کر مایوسی ہوئی کہ ڈمبلڈور ہال میں اس کا انتظار نہیں کر رہے تھے اس کا مطلب تھا کہ اسے دوبارہ بیٹھک میں جانا ہوگا۔

کوئی بھی بات چیت نہیں کر رہا تھا۔ ڈمبلڈور دھیرے دھیرے گنگنا رہے تھے۔ وہ بہت خاموش اور پر سکون تھے۔ لیکن ماحول تناؤ میں جکڑا ہوا تھا۔ ڈرسلی خاندان کی طرف دیکھنے کی ہیری کی ہمت نہیں ہوئی۔ اس نے کہا۔۔" پروفیسر۔۔ میں اب تیار ہوں۔۔"

" اچھی بات ہے۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔ " بس ایک بات اور کہنی ہے۔۔۔" وہ ایک بار پھر ڈرسلی خاندان کی طرف مڑے۔۔۔ "جیسا کہ آپ لوگ جانتے ہی ہوں گے۔ ہیری ایک سال بعد بالغ ہو جائے گا۔۔"

" نہیں۔۔" پٹونیہ خالہ بولیں۔۔ ڈمبلڈور کے آنے کے بعد وہ پہلی بار بولی تھیں۔

"کیا۔۔۔؟" ڈمبلڈور نے نرمی سے کہا۔

" نہیں وہ بالغ نہیں ہوگا۔ وہ ڈڈلی سے ایک ماہ چھوٹا ہے اور ڈڈلی دو سال بعد اٹھارہ کا ہوگا۔۔۔"

ڈمبلڈور نے جھکتے ہوئے کہا۔۔۔ " لیکن جادوگروں کی دنیا میں لوگ سترہ سال کی عمر میں بالغ ہو جاتے ہیں۔۔۔"

ورنن خالو بڑبڑائے۔۔۔ " بے ہودہ۔۔۔" لیکن ڈمبلڈور نے انہیں نظر انداز کر دیا۔

" آپ جانتے ہی ہوں گے کہ لارڈ والڈیمورٹ نام کا جادوگر اس ملک میں لوٹ آیا ہے۔ جادوگروں کی دنیا میں کھلی جنگ چل رہی ہے۔ لارڈ والڈیمورٹ ہیری کو کئی بار پہلے بھی مارنے کی کوشش کر چکا ہے۔ جب میں اسے پندرہ سال پہلے آپکی چوکھٹ پر چھوڑ کر گیا تھا۔ تب وہ جتنے خطرے میں تھا آج وہ اس سے بھی زیادہ بڑے خطرے میں ہے۔ تب میں نے ایک خط بھی چھوڑا تھا۔ جس کے اندر میں نے اس کے والدین کے قتل کے بارے میں بتایا تھا۔ اور یہ امید کی تھی کہ آپ لوگ اسے بھی اپنے بچے کی طرح ہی پالیں گے۔۔۔"

ڈمبلڈور کچھ پل کے لئے تھمے۔ حالانکہ انکی آواز اب بھی ہلکی اور نرم تھی اور اس میں غصے کی کوئی جھلک نہیں تھی لیکن ہیری نے ان سے ایک طرح کی سرد لہر نکلتے ہوئے محسوس کی اور اس نے دیکھا کہ ڈرسلی خاندان بھی ایک دوسرے سے ڈر کر چپک گیا ہے۔۔

" آپ لوگوں نے میرا کہنا نہیں مانا۔ آپ لوگوں نے ہیری کے ساتھ کبھی اپنے بیٹے جیسا برتاؤ نہیں کیا۔ اسے آپ کے ہاں ظلم اور نظر انداز کئے جانے کے علاوہ کچھ نہیں ملا۔ اسکے بارے میں بس یہی اچھی بات کہی جاسکتی ہے کہ وہ اس تباہ کن نقصان سے بچ گیا ہے جو آپ لوگوں نے اپنے بیچ میں بیٹھے اس بدقسمت بچے کو پہنچایا ہے۔۔"

پٹونیہ خالہ اور ورنن خالو نے اپنے ارد گرد اس طرح دیکھا جیسے انہیں اپنے بیچ میں ڈڈلی کے بجائے کسی اور کے بیٹھے ہونے کی امید ہو۔

" ہم۔۔۔ ہم نے ڈڈلی کو نقصان پہنچایا ہے۔۔؟ آپ کہنا کیا چاہتے ہیں۔۔۔" ورنن خالو نے غصے سے کہنا شروع کیا۔ لیکن ڈمبلڈور نے اپنی انگلی اٹھا کر انہیں خاموش کر دیا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے انہوں نے جادو سے ورنن خالو کو گونگا کر دیا ہو۔

" میں نے پندرہ سال پہلے جو جادو کیا تھا۔اس کا یہ مطلب تھا کہ جب تک ہیری اس مکان کو اپنا گھر کہہ سکتا ہے۔ اسے طاقتور حفاظت ملے گی۔وہ یہاں کتنا بھی دکھی رہا ہو۔کتنے بھی ظلم سہے ہوں۔اسکے ساتھ کتنا بھی برا برتاؤکیا گیا ہو۔کم سے کم آپ لوگوں نے اسے من مار کر ہی سہی مگر اپنے گھر میں رہنے دیا۔جب ہیری سترہ سال کا ہو جائے گا۔ تو یہ جادو ختم ہو جائے گا۔دوسرے الفاظ میں اسکے مرد بننے پر یہ جادو کام کرنا بند کر دے گا۔ میں آپ سے صرف یہ چاہتا ہوں کہ آپ ہیری کو اسکی سترہویں سالگرہ سے پہلے ایک بار پھر اس مکان میں لوٹنے دیں تاکہ وہ اس وقت تک محفوظ رہے۔"

ڈرسلی خاندان کچھ نہیں بولا۔ڈڈلی کی تیوریاں تھوڑی چڑھی ہوئی تھیں۔جیسے سوچ رہا ہو کہ اس کے والدین نے اسے کب نقصان پہنچایا ہے۔ ورنن خالو کو دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا جیسے ان کے گلے میں کوئی چیز اٹک گئی ہو۔پٹونیہ خالہ کا چہرہ تھوڑا لال پڑ گیا تھا۔

" اچھا ہیری۔۔۔اب ہمارے چلنے کا وقت ہو گیا ہے۔۔" ڈمبلڈور نے آخر کار کہا اور کھڑے ہوتے ہوئے اپنا چوغہ سیدھا کیا۔ " پھر ملتے ہیں۔۔۔" انہوں نے ڈرسلی خاندان سے کہا۔ جنہیں دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا کہ وہ ان سے دوبارہ کبھی نہیں ملنا چاہتے ہیں۔ اپنی ٹوپی چھو کر ڈمبلڈور کمرے سے باہر نکل گئے۔

" الوداع۔۔۔" ہیری نے ڈرسلی خاندان سے جلدی میں کہا اور ڈمبلڈور کے پیچھے چل دیا۔جو ہیری کے صندوق کے پاس رک گئے تھے۔جس پر ہیڈوگ کا پنجرہ رکھا تھا۔

" ہم ان چیزوں کا بوجھ نہیں اٹھائیں گے۔۔۔" انہوں نے اپنی چھڑی دوبارہ باہر نکالتے ہوئے کہا۔ " میں انہیں رون کے گھر بھیج دیتا ہوں۔۔لیکن میں چاہتا ہوں کہ تم اپنی سلیمانی چادر باہر نکال لو۔۔تاکہ ضرورت پڑنے پر کام آسکے۔۔۔"

ہیری نے تھوڑی مشکل سے اپنے صندوق سے اپنی چادر باہر نکالی۔ اور یہ کوشش کی کہ ڈمبلڈور اندر بے ترتیب طریقے سے رکھے سامان کو نہ دیکھ پائیں۔ جب اس نے چادر کو جیکٹ کے اندر والی جیب میں رکھا تو ڈمبلڈور نے اپنی چھڑی لہرائی۔ صندوق پنجرہ اور ہیڈوگ او جھل ہو گئے۔ ڈمبلڈور نے دوبارہ اپنی چھڑی لہرائی۔ سامنے والا دروازہ کھل گیا۔ باہر اندھیرا اور ٹھنڈک تھی۔

"اور اب ہیری ہم رات کے اندھیرے میں باہر نکلتے ہیں۔۔۔اور پر تجسس مہم کی تلاش میں چلتے ہیں۔۔۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

## چوتھا باب

## ہوریس سلگ ہارن

پچھلے کچھ دنوں سے ہیری بہت شدت سے اس بات کا انتظار کر رہا تھا کہ ڈمبلڈور اسے لینے ضرور آئیں گے۔ اسکے باوجود اسے پریوٹ ڈرائیو سے ڈمبلڈور کے ساتھ نکلتے ہوئے بڑا عجیب لگ رہا تھا۔ اس سے پہلے وہ ہیڈ ماسٹر سے ہوگورٹس کے باہر شاید ہی کبھی ملا تھا۔ اور وہاں بھی عام طور پر ان کے بیچ ایک میز رکھی ہوتی تھی۔ ہیری کو بار بار ان سے ہوئی آخری ملاقات یاد آرہی تھی۔ اس سے ہیری کی شرمندگی میں اور اضافہ ہو رہا تھا۔ اس وقت وہ ڈمبلڈور پر بہت چلایا تھا۔ ساتھ ہی اس نے ڈمبلڈور کے بہت سے قیمتی نوادرات کو توڑ پھوڑ دیا تھا۔

بہر حال ڈمبلڈور بالکل پر سکون نظر آرہے تھے۔

" اپنی چھڑی تیار رکھو ہیری۔۔" انہوں نے کہا۔

" لیکن جناب۔۔ مجھے تو اسکول سے باہر جادو کرنے کی اجازت نہیں ہے۔۔"

وہ بولے۔۔۔" اگر کوئی حملہ ہوا تو میں تمہیں اس بات کی اجازت دیتا ہوں کہ تم اپنے ذہن میں آنے والے کسی بھی خطرناک منتر یا بددعا کا استعمال کر سکتے ہو۔ بہر حال مجھے لگتا ہے کہ تمہیں آج حملے کا سوچ کر پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔"

" کیوں جناب۔۔۔؟"

" تم میرے ساتھ ہو ہیری۔۔۔" انہوں نے اطمینان سے کہا۔۔" اتنا کافی ہے۔۔۔"

پریوٹ ڈرائیو کے آخری کنارے پر پہنچ کر وہ رک گئے۔

انہوں نے ہیری سے پوچھا۔۔ " یقیناً تم نے ابھی تک ظہور اڑان کا امتحان پاس نہیں کیا ہوگا۔۔؟"

ہیری بولا۔۔۔" نہیں۔اسکے لئے تو سترہ سال کی عمر لازمی ہے۔۔۔"

ڈمبلڈور بولے۔۔۔" تو تمہیں میرا بازو بہت کس کر پکڑنا ہوگا۔۔۔ دقت نہ ہو تو میرا الٹا بازو تھامو۔۔ جیسا کہ تمہیں نظر آ رہا ہوگا کہ میرا سیدھا بازو تھوڑی نازک حالت میں ہے۔۔"

ہیری نے ڈمبلڈور کا الٹا بازو کس کر پکڑ لیا۔

" بہت خوب۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔" اچھا تو اب چلتے ہیں۔۔۔"

ہیری کو ڈمبلڈور کا بازو اپنی گرفت سے دور جاتا محسوس ہوا تو اس نے اسے اور کس کر پکڑ لیا۔ اگلے ہی لمحے ہر چیز تاریکی میں ڈوب گئی۔اس پر ہر سمت سے بہت زیادہ دباؤ پڑنے لگا۔وہ سانس بھی نہیں لے پا رہا تھا۔لوہے کی چھڑیوں نے اسکے سینے کو جکڑ لیا تھا۔اسکی آنکھوں کی پتلیاں اس کے سر میں دھنسی جا رہی تھیں۔ اسکے کان کے پردے اسکی کھوپڑی میں دھنس گئے تھے۔ اور تبھی۔۔۔۔

ٹھنڈی رات کی تازہ ہوا اسکے پھیپھڑوں میں داخل ہوئی اور اس نے اپنی آنسو بھری آنکھیں کھول دیں۔ اسکو ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ اسکو ابھی ابھی ربڑ سے بنی بہت تنگ نلکی میں گھسیڑا گیا تھا۔ کچھ لمحوں بعد اسے احساس ہوا کہ پریوٹ ڈرائیو غائب ہو چکا تھا۔۔۔ وہ اور ڈمبلڈور اب کسی گاؤں کے ویران چوک میں کھڑے تھے۔ جس کے بیچوں بیچ ایک پرانی جنگی یادگار اور کچھ تختہ دار کرسیاں پڑی تھیں۔ اسکے حواس آہستہ آہستہ اسکے قابو میں آرہے تھے اسے احساس ہوا کہ ابھی ابھی اس نے اپنی زندگی کی پہلی ظہور اڑان بھری تھی۔

" تم ٹھیک ہو۔؟ " ڈمبلڈور نے اسکی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔ " اسکی عادت پڑنے میں وقت لگتا ہے۔۔"

" میں ٹھیک ہوں۔۔۔" ہیری نے اپنے کان ملتے ہوئے کہا۔ جنکی حالت ایسی تھی جیسے انہوں نے پریوٹ ڈرائیو کو نہ چاہتے ہوئے چھوڑا ہو۔" لیکن مجھے لگتا ہے کہ آئندہ میں اڑن جھاڑو کی سواری کو فوقیت دوں گا۔۔"

ڈمبلڈور مسکرائے اور انہوں نے اپنے سفری چوغے کو اپنے گلے پر تھوڑا کس کر لپیٹتے ہوئے کہا۔۔ " اس طرف۔۔"

وہ تیز قدموں سے چل پڑے۔ وہ ایک خالی سرائے اور کچھ مکانات کے پاس سے گزرے۔ قریبی چرچ کے گھڑیال کے مطابق لگ بھگ آدھی رات ہو چکی تھی۔۔

ڈمبلڈور بولے۔۔ " ہیری۔۔ مجھے یہ بتاؤ کہ تمہارا زخم کا نشان۔۔۔ کیا وہ اب بھی درد کرتا ہے۔۔۔؟"

غیر ارادی طور پر ہیری نے اپنا ایک ہاتھ اٹھا کر اپنے ماتھے پر موجود بجلی کی کوند جیسے نشان کو چھوا۔

" نہیں۔۔۔" اس نے کہا۔۔ " میں یہی سوچ رہا تھا کہ اب جبکہ والڈیمورٹ دوبارہ طاقتور ہوچکا ہے تو مجھے اس میں ہر وقت جلن محسوس ہونی چاہیے تھی۔۔۔"

اس نے ڈمبلڈور کی طرف سر اٹھا کے دیکھا۔ اسے ان کے چہرے پر اطمینان نظر آیا۔

وہ بولے۔۔ " لیکن میرا اندازہ کچھ اور تھا۔ لارڈ والڈیمورٹ کو آخر کار اندازہ ہو گیا ہے کہ تم اس کے خیالات اور احساسات کو بھانپ رہے ہو۔ جو اس کے لئے بہت خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ وہ اب تمہارے خلاف **سوچ بندش علم** کا استعمال کر رہا ہے۔۔"

ہیری نے کہا۔۔ " اچھی بات ہے۔ مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں۔۔۔" والڈیمورٹ کے خیالات کی صدمے بھری جھلک اور پریشان کرنے والے خوابوں سے چھٹکارہ پا کر وہ بہت خوش تھا۔

ایک موڑ مڑتے ہی وہ ایک ٹیلی فون بوتھ اور بس اڈہ کے پاس سے گزرے۔ ہیری نے کنکھیوں سے ڈمبلڈور کی طرف دوبارہ دیکھا۔

" پروفیسر۔۔۔؟"

" ہیری۔۔۔؟"

" ہم۔۔۔ ہم اس وقت کہاں ہیں۔۔۔؟"

" ہیری یہ بڈلی بیبرٹن کا سہانا گاؤں ہے۔۔۔"

" اور ہم یہاں کیا کر رہے ہیں۔۔۔؟"

" ارے ہاں میں نے تمہیں بتایا ہی نہیں۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔ " دیکھو۔ پچھلے کچھ سالوں میں یہ بات میں نے اتنی دفعہ کہی ہے کہ اب میں گنتی ہی بھول گیا ہوں۔ لیکن ایک بار پھر ہمارے اسکول کے عملے میں ایک رکن کی کمی ہے۔ ہم یہاں میرے ایک پرانے ساتھی کو منانے آئے ہیں۔تاکہ وہ ریٹائرمنٹ چھوڑ کر ہوگورٹس آجائیں۔۔"

" جناب۔۔۔ میں اس کام میں کس طرح مدد کر سکتا ہوں۔۔؟"

" اوہ! مجھے لگتا ہے تمہاری مدد کی ضرورت پڑے گی۔۔۔" ڈمبلڈور نے گول مول جواب دیا۔
" الٹے ہاتھ کی طرف ہیری۔۔۔۔"

وہ ایک اونچی تنگ سڑک پر چلنے لگے۔ جسکے اطراف میں کئی مکان تھے۔ تمام کھڑکیاں تاریک تھیں۔ پچھلے دو ہفتوں سے پریوٹ ڈرائیو پر چھائی ہوئی عجیب سی ٹھنڈک یہاں بھی موجود تھی۔ہیری کے دل میں عفریتوں کا خیال آیا۔اسنے پیچھے مڑ کر دیکھا اور اپنی جیب میں پڑی چھڑی کو چھو کر محسوس کیا۔

" پروفیسر ہم ظہور اڑان منتر استعمال کر کے سیدھے آپ کے پرانے ساتھی کے مکان میں کیوں نہیں پہنچ گئے۔۔۔؟"

" کیوں کہ وہ بالکل اس طرح کی بدتمیزی ہوتی جیسے کہ ہم ان کے مکان کے دروازے پر لات مار کر اندر داخل ہو گئے ہوں۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔ " اخلاق کا تقاضا ہے کہ ہم اپنے ساتھی جادوگروں کو یہ موقعہ دیں کہ وہ ہمیں اپنے گھر میں داخل ہونے سے روک سکیں۔۔ ویسے بھی زیادہ تر جادوگروں کے گھروں پر بن بلائے ظہور اڑان بھرنے والے جادوگروں کے خلاف جادوئی حفاظت ہوتی ہے۔جیسا کے ہوگورٹس میں ہے۔۔۔"

" آپ وہاں کی عمارات اور میدانوں میں ظہور اڑان نہیں بھر سکتے۔۔۔" ہیری نے جلدی سے کہا۔۔" مجھے ہرمائنی گرینجر نے بتایا تھا۔۔۔"

" اور وہ بالکل درست ہے۔۔۔ ہم دوبارہ الٹے ہاتھ پر مڑیں گے ہیری۔۔۔۔"

ان کے پیچھے چرچ کے گھڑیال نے آدھی رات کی دھن بجائی۔ ہیری نے سوچا ڈمبلڈور کو اتنی رات کے وقت اپنے دوست کے گھر جانا بدتمیزی نہیں لگی۔۔۔؟ مگر اب چونکہ بات چیت شروع ہو چکی تھی تو ہیری کے پاس پوچھنے کے لئے کئی اور سوال موجود تھے۔۔۔

" جناب میں نے روزنامہ جادوگر میں پڑھا تھا کہ فج کو ہٹا دیا گیا ہے۔۔۔؟"

" بالکل ٹھیک۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا جواب ایک گلی میں مڑ رہے تھے۔" مجھے یقین ہے کہ تم نے یہ بھی پڑھا ہو گا کہ اب انکی جگہ روفس اسکریمیجیور آ گئے ہیں۔۔۔ جو پہلے خاشر (خصوصی اہلکار برائے شیطانی روک تھام) دفتر کے سربراہ تھے"

ہیری نے پوچھا۔۔" کیا وہ۔۔۔ کیا آپ کو لگتا ہے کہ وہ اس قابل ہیں۔۔۔؟"

" بڑا ہی دلچسپ سوال ہے۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔" وہ یقیناً بہت قابل ہیں۔۔ انکی شخصیت فج سے زیادہ فیصلہ کن اور زور آور ہے۔۔۔"

" جی۔ لیکن میرا مطلب تھا۔۔۔"

" میں جانتا ہوں تم کیا کہنا چاہتے ہو۔۔ روفس عمل پر یقین رکھنے والا شخص ہے۔ اپنی پیشہ ورانہ زندگی میں کئی شیطانی جادوگروں سے مقابلے کے تجربے کی بنا پر وہ لارڈ والڈیمورٹ کو کمتر نہیں سمجھتے۔۔"

ہیری نے تھوڑا انتظار کیا۔ مگر ڈمبلڈور نے اسکر میجیور سے اپنے اختلاف کے بارے میں کچھ نہیں کہا۔ جسکا تذکرہ روزنامہ جادوگر نے کیا تھا۔ اور اس معاملہ پر مزید بات کرنے کی اس میں ہمت نہیں تھی۔ اس لئے اس نے بات بدل دی۔۔ " اور جناب۔ میں نے مادام بونز کے بارے میں بھی پڑھا۔۔۔"

" ہاں۔۔۔ " ڈمبلڈور نے دھیرے سے کہا۔۔ " بہت افسوس ناک نقصان۔۔ وہ بہت اچھی چڑیل تھیں۔ مجھے لگتا ہے یہاں اوپر چڑھنا ہوگا۔۔ اُف۔۔"

انہوں نے اپنے زخمی ہاتھ سے اشارہ کیا تھا۔

" پروفیسر آپ کے ہاتھ کو کیا۔۔۔؟"

ڈمبلڈور نے کہا۔۔ " میرے پاس ابھی پوری بات بتانے کا وقت نہیں ہے۔ یہ ایک سنسنی خیز کہانی ہے۔ جس کے ساتھ میں پورا انصاف کرنا چاہتا ہوں۔۔۔"

وہ ہیری کی طرف دیکھ کر مسکرائے۔ جس سے ہیری سمجھ گیا کہ اسکو ڈانٹا نہیں جا رہا اور وہ مزید سوال پوچھ سکتا ہے۔۔۔

" جناب مجھے الو کے ذریعے وزارتِ جادوگری کا مردار خوروں کے خلاف حفاظتی تدابیر کا ہدایت نامہ ملا تھا۔ "

" ہاں۔۔ ایک ہدایت نامہ مجھے بھی ملا ہے۔۔۔" ڈمبلڈور مسکراتے ہوئے بولے۔ " کیا تمہیں وہ فائدہ مند لگا۔۔؟"

" کچھ خاص نہیں۔۔۔۔"

" مجھے بھی ایسا ہی لگا تھا۔۔ مثال کے طور پر یہ جاننے کے لئے کہ میں کوئی بہروپیا ہوں یا ڈمبلڈور۔ تم نے مجھ سے یہ تو پوچھا ہی نہیں کہ میری من پسندیدہ چٹنی کا ذائقہ کیا ہے۔۔۔"

" میں۔۔ نہیں تو۔۔۔۔" ہیری نے کہنا چاہا۔۔ اسے سمجھ نہیں آیا کہ اسے ڈانٹا جا رہا ہے یا اسکی ٹانگ کھینچی جا رہی ہے۔۔۔

" ہیری۔ آئندہ کے لئے یاد رکھنا۔ رس بھری کی چٹنی میری من پسندیدہ ہے۔ ویسے اگر میں مردار خور ہوتا تو یقیناً ڈمبلڈور کا بھیس بدلنے سے پہلے اپنی من پسندیدہ چٹنی کے بارے میں جان لیتا۔۔۔"

" اچھا۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔" جناب۔۔ ہدایت نامے میں انفیری کا بھی ذکر تھا۔ یہ کیا ہوتی ہیں۔؟ ہدایت نامے میں اس بارے میں کوئی وضاحت نہیں تھی۔۔۔"

ڈمبلڈور نے دھیرے سے کہا۔۔۔ " انفیری کا مطلب ایسا مردہ جسم۔۔ جس پر شیطانی جادوگر جادو کر کے اس سے اپنا کام کرواتے ہیں۔ زندہ لاشیں بہت عرصے سے نہیں دیکھی گئی ہیں۔ دراصل والڈیمورٹ کے غائب ہونے کے بعد سے ہی انکا دکھائی دینا بھی بند ہو گیا تھا۔ اس نے اتنے لوگوں کو قتل کیا ہے کہ انکی پوری فوج بنا سکتا ہے۔۔۔۔۔ یہی وہ جگہ ہے ہیری۔۔ بس یہیں۔۔۔"

وہ صاف پتھروں سے بنے ایک چھوٹے سے مکان کے قریب پہنچ چکے تھے جسکے چاروں طرف باغیچہ تھا۔ ہیری زندہ لاشوں کے بھیانک تصور میں اس طرح ڈوبا ہوا تھا کہ کسی اور طرف اسکا دھیان نہیں گیا۔ مکان کے مرکزی دروازے پر پہنچتے ہی ڈمبلڈور اچانک تھم گئے اور بے خیالی میں ہیری ان سے ٹکرا گیا۔

" ارے یار۔۔۔۔ارے یار۔۔۔۔"

ہیری نے انکی نظروں کے تعاقب میں مرکزی دروازے کی سمت دیکھا تو اسکا دل ڈوب گیا۔ مرکزی دروازہ اپنے قبضوں سے اکھڑا ہوا جھول رہا تھا۔

ڈمبلڈور نے سڑک پر اوپر نیچے دیکھا۔۔ سڑک بالکل سنسان لگ رہی تھی۔

انہوں نے دھیرے سے کہا۔۔" ہیری۔ چھڑی نکال کر میرے پیچھے آؤ۔۔"

انہوں نے گیٹ کھولا اور تیزی سے۔ لیکن نہایت خاموشی کے ساتھ باغیچے میں بنے راستے پر چل دیے۔ ہیری ان کے بالکل پیچھے تھا۔ ڈمبلڈور نے سامنے کے دروازے کو دھیرے سے دھکیلا اور اپنی چھڑی اونچی کرتے ہوئے بولے۔۔۔" روشن/ اجالا۔۔۔"

ڈمبلڈور کی چھڑی کا سرا روشن ہوگیا جسکی روشنی سامنے موجود تنگ دالان پر پڑنے لگی۔ الٹے ہاتھ پر ایک اور دروازہ کھلا ہوا تھا۔ اپنی روشن چھڑی کو سامنے کی طرف اٹھائے ڈمبلڈور بیٹھک میں داخل ہوئے۔ ہیری انکے پیچھے تھا۔

ان کے سامنے تباہی کا منظر تھا۔ ایک بڑی دیوار گیر گھڑی ان کے پیروں کے پاس چکنا چور پڑی تھی۔ اسکا کانچ ٹوٹ گیا تھا اور پینڈولم گری ہوئی تلوار کی طرح تھوڑی دور پڑا تھا۔ ساتھ ہی پیانو الٹا پڑا تھا۔ اسکی کنجیاں فرش پر بکھری پڑی تھیں۔ گرے ہوئے فانوس کا ملبہ ہر جگہ چمک رہا تھا۔ کشن پچکے ہوئے تھے اور ان کے کونوں سے پنکھ نکل کر اڑ رہے تھے۔ ٹوٹے شیشے اور چینی کے برتنوں کی گرد سے ہر چیز اٹی ہوئی تھی۔ ڈمبلڈور نے اپنی چھڑی کو اور اوپر اٹھایا تاکہ اسکی روشنی دیواروں پر بھی پڑے۔ جہاں وال پیپر پر کچھ لال رنگ کی گاڑھی چیز قطرہ قطرہ ٹپک رہی تھی۔ ہیری نے ایک چھوٹی سی آہ بھری جس پر ڈمبلڈور نے پلٹ کر دیکھا۔

" کچھ ٹھیک نہیں لگ رہا۔۔۔ ہے نا۔۔؟" انہوں نے بھاری لہجے میں کہا۔ " ہاں۔ یہاں کوئی برا حادثہ ہوا ہے۔۔۔"

ڈمبلڈور احتیاط سے کمرے کے بیچ میں پہنچے اور اپنے پیروں کے پاس پڑے ملبے کی جانچ کرنے لگے۔ ہیری بھی ان کے پاس جا کر چاروں طرف دیکھنے لگا۔ وہ اس بات سے ڈر رہا تھا کہ پیانو یا گرے ہوئے صوفے کے ملبے کے نیچے اسے کسی کی لاش نظر آئے گی۔ لیکن ایسا نہیں ہوا۔

" پروفیسر۔ ہو سکتا ہے کہ لڑائی ہوئی ہو اور وہ انہیں گھسیٹ کر لے گئے ہوں۔ " ہیری نے رائے دی۔ وہ پوری کوشش کر رہا تھا کہ اس خیال کو اپنے ذہن میں نہ آنے دے کہ ایک شخص آخر کس حد تک زخمی ہو گا کہ اس کے خون سے دیوار اس طرح رنگی ہوئی تھی۔

" مجھے ایسا نہیں لگتا۔۔" ڈمبلڈور نے اوندھی پڑی ضرورت سے زیادہ پھولی ہوئی کرسی کو دیکھتے ہوئے کہا۔

" آپ کا مطلب ہے وہ۔۔۔۔"

" ابھی بھی یہیں کہیں ہیں۔۔۔؟ ہاں ہیری۔۔۔"

اور بغیر کسی انتباہ کے ڈمبلڈور نے اپنی چھڑی کی نوک پھولی ہوئی کرسی میں گاڑ دی۔ صوفہ چلایا۔۔" اُف۔۔ہائے۔۔"

" شام بخیر ہوریس۔۔۔" ڈمبلڈور نے سیدھا کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

ہیری کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔ ایک لمحے پہلے جہاں کرسی پڑی تھی اب وہاں ایک نہایت موٹا اور گنجا بوڑھا آدمی پڑا تھا۔ جو اپنا پیٹ سہلا رہا تھا اور پانی بھری آنکھوں سے ڈمبلڈور کو دیکھتے ہوئے اپنی پلکیں جھپک رہا تھا۔

" اتنی زور سے چھڑی گاڑنے کی کیا ضرورت تھی۔۔۔؟" اس آدمی نے روکھے پن سے کہا اور کھڑا ہو گیا۔" بہت کس کر لگی۔۔۔"

چھڑی کی روشنی انکے چمکدار گنج۔ ابھری آنکھوں۔ بڑی سفید مونچھوں اور کلیجی رنگ کے مخملی جیکٹ کے چمکدار بٹنوں پر پڑی جو انہوں نے اپنے ہلکے جامنی ریشمی پاجامے کے اوپر پہنا ہوا تھا۔ ان کے سر کا اوپری حصہ مشکل سے ڈمبلڈور کی تھوڑی تک پہنچ رہا تھا۔

لڑکھڑا کر کھڑے ہوتے ہوئے انہوں نے بڑبڑا کر پوچھا۔۔ " کس بات سے پتہ چلا؟" وہ اب بھی اپنا پیٹ سہلا رہے تھے۔ اور اس بات پر ذرا بھی شرمندہ نہیں لگ رہے تھے کہ انہیں ابھی ابھی کرسی بننے کا ناٹک کرتے ہوئے پکڑا گیا تھا۔

" میرے عزیز ہوریس۔" ڈمبلڈور نے مزے لیتے ہوئے کہا۔۔ " اگر مردار خور واقعی یہاں آئے ہوتے تو مکان کے اوپر موت کا نشان نظر آ رہا ہوتا۔۔"

جادوگر نے اپنا موٹا ہاتھ اپنے چوڑے ماتھے پر مارا۔

" موت کا نشان۔۔" انہوں نے کہا۔ " جانتا تھا کہ میں کچھ بھول رہا ہوں۔۔ اچھا خیر۔ اس کے لئے وقت بھی نہیں بچا تھا۔ میں فرنیچر کو تتر بتر کر ہی رہا تھا کہ تم کمرے میں داخل ہو گئے۔۔"

انہوں نے ایک گہری آہ بھری۔ جس سے انکی مونچھ کے کونے پھڑکنے لگے۔

ڈمبلڈور نے نرمی سے پوچھا۔۔ " کیا تم دوبارہ سامان سمیٹنے میں میری مدد چاہتے ہو۔۔؟"

جادوگر نے کہا۔۔" ہاں۔۔"

وہ ایک دوسرے کی طرف پیٹھ کر کے کھڑے ہو گئے۔ لمبے دبلے ڈمبلڈور اور موٹے گول مٹول ہوریس اپنی چھڑیاں ایک جیسے انداز میں لہرانے لگے۔

فرنیچر اپنی پرانی جگہ پر لوٹ گیا۔ سجاوٹی سامان بیچ ہوا میں دوبارہ جڑ گیا۔ پنکھ دوبارہ کشن میں چلے گئے۔ پھٹی ہوئی کتابیں جڑ گئیں اور دوبارہ اپنے شیلف میں چلی گئیں۔ تیل سے جلنے والی لالٹین سائڈ میز پر پہنچ کر پھر سے جلنے لگی۔ چاندی سے بنے۔ تصویروں کے بہت سارے چمکدار فریم کمرے کی دوسری طرف اڑے اور ایک میز پر صحیح سلامت پہنچ گئے۔ چٹخی ٹوٹی پھوٹی اور بکھری چیزیں ٹھیک ہو گئیں۔ دیوار خود بخود صاف ہو گئی۔

نئی نویلی بنا کسی نشان کے چمکتی دیوار گیر گھڑی کی ٹک ٹک میں ڈمبلڈور نے اونچی آواز میں پوچھا۔۔" ویسے یہ کس قسم کا خون تھا۔۔؟"

" دیواروں پر۔۔؟ ڈریگن کا۔۔" ہوریس نام کے جادوگر نے چلا کر کہا۔ جب زوردار آواز کے ساتھ فانوس دوبارہ چھت پر لٹک گیا۔

پیانو کے صحیح ہوتے ہی آخری دھن سنائی دی اور پھر خاموشی چھا گئی۔

" ہاں ڈریگن کا۔۔" جادوگر نے دوبارہ بات کرنے کے انداز میں کہا۔ " میری آخری بوتل تھی اور اس وقت اسکی قیمتیں آسمان چھو رہی ہیں۔ خیر۔۔ یہ دوبارہ کام میں آسکتا ہے۔۔"

وہ سائیڈ بورڈ پر رکھی کانچ کی چھوٹی بوتل کے پاس گئے اور اندر بھرے گاڑھے مائع کی جانچ کرنے لگے۔

" ہمم۔۔ تھوڑی دھول ہے۔۔۔"

انہوں نے بوتل دوبارہ سائیڈ بورڈ پر رکھ دی اور آہ بھری۔ اسی وقت ان کی نگاہ ہیری پر پڑی۔

" اوہو۔۔" انہوں نے کہا اور انکی بڑی گول آنکھیں ہیری کے ماتھے اور بجلی کی کوند کے مانند نشان پر پڑی۔۔"اوہو۔۔۔"

ڈمبلڈور تعارف کروانے کے لئے آگے آتے ہوئے بولے۔۔" یہ ہیری پوٹر ہے۔اور ہیری۔یہ میرے پرانے دوست اور ساتھی ہوریس سلگ ہارن ہیں۔۔"

سلگ ہارن ڈمبلڈور کی طرف مڑے۔ان کے چہرے سے چالاکی جھلک رہی تھی۔

" تو تمہیں لگتا ہے کہ تم مجھے اس طرح راضی کر لوگے۔۔۔؟ ہے نا۔۔؟ میرا جواب ابھی بھی نہیں ہے ایلبس۔۔۔"

وہ ہیری کے پاس سے گزرے۔ انکا چہرہ ایسے تنا ہوا تھا جیسے وہ اپنے تجسس کو دبانے کی کوشش کر رہے ہوں۔

" مجھے لگتا ہے ہم ایک گلاس مشروب تو پی ہی سکتے ہیں۔۔۔؟" ڈمبلڈور نے کہا۔"پرانے دنوں کی خاطر۔؟"

سلگ ہارن کسمسائے۔۔۔

پھر انہوں نے روکھے پن سے کہا۔۔" ٹھیک ہے۔۔بس ایک مشروب۔۔"

ڈمبلڈور ہیری کی طرف دیکھ کر مسکرائے اور انہوں نے اسے اس کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ جس کرسی بننے کا سلگ ہارن نے ناٹک کیا تھا۔یہ کرسی اب جلتی ہوئی آگ اور تیل کی چمکتی ہوئی لالٹین کے پاس رکھی ہوئی تھی۔اس کرسی پر بیٹھتے ہوئے ہیری نے محسوس کیا کہ کسی وجہ سے ڈمبلڈور ہیری کو جادو گر کے بالکل سامنے بٹھانا چاہتے ہیں۔اور ایسا ہی ہوا۔جب سلگ ہارن بوتل کو گلاسوں میں انڈیلنے کے بعد دوبارہ کمرے کی طرف مڑے تو ان کی نظر سیدھا ہیری پر پڑی۔

"ہنہ۔۔۔" انہوں نے اتنی تیزی سے پلٹتے ہوئے کہا۔ جیسے انہیں ڈر ہو کہ ان کی آنکھوں کو چوٹ پہنچ جائے گی۔" یہ لو۔۔۔" انہوں نے ڈمبلڈور کو ایک مشروب پکڑا دیا جو بنا اجازت بیٹھ

گئے تھے۔ پھر سلگ ہارن نے طشت ہیری کی طرف بڑھا دیا۔ اور سدھرے ہوئے صوفے کے کشن پر چپ چاپ بیٹھ گئے۔۔انکے پیر اتنے چھوٹے تھے کہ فرش تک نہیں پہنچ پا رہے تھے۔

ڈمبلڈور نے پوچھا۔۔" اچھا۔۔تو کیا چل رہا ہے ہوریس۔۔۔؟"

" کچھ خاص نہیں۔۔۔" سلگ ہارن نے فوراً کہا۔۔ " سینہ کمزور ہے۔ سانس جلدی بھر آتی ہے۔ گٹھیا بھی ہے۔پرانے دنوں کی طرح نہیں چل پاتا ہوں۔ لیکن یہ تو ہونا ہی تھا۔ بڑھاپا۔ تھکان۔۔۔"

ڈمبلڈور نے کہا۔۔" اس کے باوجود اتنے کم وقت میں تم نے ہمارے استقبال کی اتنی زبردست تیاری کر لی۔۔؟ تمہیں فٹا فٹ کام کرنا پڑا ہوگا۔ تمہیں تین منٹ سے زیادہ کا وقت نہیں ملا ہوگا۔۔ ہے نا۔۔؟"

سلگ ہارن نے تھوڑا غصے اور تھوڑے فخر سے کہا۔۔ " دو منٹ کا۔۔ میں اپنے ***دخل انداز پکڑ الارم*** کی آواز نہیں سن پایا تھا۔ میں اس وقت نہا رہا تھا۔ پھر بھی۔۔" انہوں نے گمبھیرتا سے دوبارہ سنبھلتے ہوئے کہا۔۔ " سچ تو یہ ہے کہ میں بوڑھا ہو چکا ہوں ایلبس۔ایک تھکا ہوا بوڑھا۔جو اب سکون کی زندگی گزارنا چاہتا ہے۔اور آرام سے رہنا چاہتا ہے۔۔"

ہیری نے کمرے میں چاروں طرف دیکھتے ہوئے سوچا کہ کمرہ یقیناً آرام دہ تو تھا۔ سامان بھرا ہوا تھا۔ لیکن کوئی یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ یہ آرام دہ نہیں تھا۔ نرم کرسیاں اور اسٹول۔ شراب اور کتابیں۔ چاکلیٹس کے ڈبے اور موٹے کشن۔اگر ہیری کو یہ معلوم نہیں ہوتا کہ یہ جادوگر یہاں رہتے ہیں تو وہ یہی اندازہ لگاتا کہ یہ گھر کسی امیر ارب پتی بڑھیا کا ہوگا۔

ڈمبلڈور نے کہا۔۔" ہوریس تم ابھی اتنے بوڑھے نہیں ہوئے ہو۔ جتنا میں ہوں۔۔۔"

" شاید تمہیں بھی اپنی ریٹائرمنٹ کے بارے میں سوچنا چاہیے۔" سلگ ہارن نے روکھے پن سے کہا۔ انکی پیلی آنکھیں ڈمبلڈور کے زخمی ہاتھ پر پڑیں۔ " میں دیکھ رہا ہوں کہ اب تمہارے ہاتھ بھی پہلے کی طرح تیزی سے نہیں چل پاتے ہیں۔۔"

" تم بالکل ٹھیک کہہ رہے ہو۔۔" ڈمبلڈور نے مفاہمتی انداز میں کہا اور اپنی آستین ہلا کر جلی ہوئی اور کالی انگلیوں کے کونے دکھائے۔ انہیں دیکھ کر ہیری کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ "بے شک اب میں پہلے سے زیادہ دھیما ہو گیا ہوں۔ لیکن دوسری طرف۔۔۔"

انہوں نے کندھے اچکائے اور اپنا ہاتھ چوڑا پھیلا لیا۔ جیسے کہہ رہے ہوں کہ عمر کے اپنے کچھ تقاضے ہوتے ہیں۔ ہیری نے دیکھا کہ ان کے صحیح سلامت ہاتھ میں ایک انگوٹھی تھی۔ اس نے ڈمبلڈور کے ہاتھ میں یہ انگوٹھی پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی۔ انگوٹھی بڑی تھی اور سونے کی لگ رہی تھی۔ اس میں ایک بھاری کالا پتھر تھا۔ جو بیچ سے چٹخا ہوا تھا۔ سلگ ہارن کی نگاہیں بھی انگوٹھی پر پڑیں اور ان کے چوڑے ماتھے پر تیوری چڑھ گئی۔

ڈمبلڈور نے پوچھا۔۔" ہوریس۔ دخل اندازوں کے خلاف اتنے سارے حفاظتی انتظامات۔۔؟ یہ مردار خوروں کے لئے تھے یا میرے لئے۔۔۔؟"

سلگ ہارن نے پوچھا۔۔" مجھ جیسے غریب بوڑھے سے مردار خوروں کو کیا ملے گا۔۔۔؟"

ڈمبلڈور بولے۔۔" مجھے لگتا ہے کہ وہ تمہاری لوگوں کو قابو کرنے۔ ان پر ظلم کرنے۔ اور انکو مار ڈالنے کی زبردست صلاحیتوں کا استعمال کرنا چاہتے ہوں گے۔ کیا تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ وہ ابھی تک تمہیں اپنے گروہ میں شامل کرنے نہیں آئے۔۔۔؟ "

سلگ ہارن نے لمحہ بھر کو ڈمبلڈور کو گھور کر دیکھا۔ اور پھر بڑبڑائے۔۔" میں نے انہیں موقعہ ہی نہیں دیا۔ میں ایک سال سے سفر میں ہوں۔ ایک ہفتہ سے زیادہ کبھی کہیں نہیں

رکتا۔ ایک ماگلو گھر سے دوسرے ماگلو گھر میں رہ رہا ہوں۔ اس جگہ کے مالک کینیری آئی لینڈ میں چھٹیاں بتانے گئے ہیں۔ یہ گھر بہت اچھا ہے۔ اسے چھوڑتے ہوئے مجھے دکھ ہوگا۔ ماگلوؤں کے گھروں میں رہنا بہت آسان ہے۔ اگر آپ اس کا طریقہ سیکھ لیں۔ وہ لوگ اپنے بند گھروں پر **مخبر آلہ** کے بجائے عجیب سا چور الارم استعمال کرتے ہیں۔ بس آسان سا جمود منتر مار کر اس الارم کو جما دو اور یہ دھیان رکھو کہ پڑوسی آپ کو پیانو اندر لاتے ہوئے نہ دیکھ پائیں۔"

" بہت خوب۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔" لیکن ایک پر سکون زندگی کی تلاش کرتے بوڑھے کے لئے تو یہ سب بہت مشکل کام ہیں۔ دیکھو اگر تم ہوگورٹس لوٹتے ہو۔۔۔"

" اگر تم مجھے یہ بتانا چاہ رہے ہو کہ اس گھٹیا اسکول میں میری زندگی بہتر ہوگی۔ تو کوشش بھی مت کرنا۔ ایلبس ۔ میں بھلے ہی سفری زندگی گزار رہا ہوں۔ مگر ڈولریس عمبرج کے جانے کے بعد کچھ عجیب سی افواہیں میرے کانوں تک پہنچی ہیں۔ اگر تم اساتذہ کے ساتھ آج کل اس طرح کا سلوک کرتے ہو۔۔۔"

" پروفیسر عمبرج نے ہمارے قنطور (انسانی گھوڑا) جھنڈ کے ساتھ بد سلوکی کی تھی۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔" اتنا تو تم بھی جانتے ہو کہ جنگل میں جا کر بھڑکے ہوئے قنطور کو گندہ بد ذات کہنا کسی طرح بھی عقلمندی نہیں ہے۔"

" اس نے ایسا کہا تھا۔۔۔؟" سلگ ہارن نے کہا۔" بے وقوف عورت۔۔۔ مجھے کبھی پسند نہیں تھی۔۔۔"

ہیری ہنس پڑا۔ ڈمبلڈور اور سلگ ہارن دونوں نے مڑ کر اسے دیکھا۔

" معافی چاہتا ہوں۔۔۔" ہیری نے جلدی سے کہا۔" دراصل میں بھی انہیں زیادہ پسند نہیں کرتا۔۔۔"

ڈمبلڈور اچانک اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔۔

" کیا تم جا رہے ہو۔۔۔؟" سلگ ہارن نے امید آمیز لہجے میں پوچھا۔۔۔

" نہیں۔۔ میں سوچ رہا تھا کیا میں تمہارا غسلخانہ استعمال کر سکتا ہوں۔۔۔؟" ڈمبلڈور نے کہا۔

" اوہ۔۔" سلگ ہارن نے مایوسی سے کہا۔" نیچے ہال میں الٹے ہاتھ پر دوسرا دروازہ۔۔۔"

ڈمبلڈور کمرے سے نکل گئے۔ ان کے جانے کے بعد دروازہ بند ہوا تو خاموشی چھا گئی۔ کچھ دیر بعد سلگ ہارن اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ لگ رہا تھا کہ انہیں یہ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیا کریں۔ انہوں نے چوری سے ہیری کی طرف دیکھا۔ پھر آتشدان کے پاس جا کر اپنی کمر سینکنے کے لئے اس کی طرف پیٹھ کر لی۔

وہ اچانک بولے۔" ایسا سوچنا بھی مت کہ مجھے نہیں معلوم کہ وہ تمہیں یہاں کیوں لایا ہے۔"

ہیری بس انکی طرف دیکھتا رہا۔ سلگ ہارن کی پانی سے بھری آنکھیں ہیری کے ماتھے کے نشان سے پھسلتی ہوئی اس کے چہرے پر آ گئیں۔ انہوں نے غور سے اسکا چہرہ دیکھا۔

" تم بالکل اپنے والد کی طرح نظر آتے ہو۔۔۔"

" ہاں۔۔ لوگ ایسا ہی کہتے ہیں۔۔۔"

" سوائے تمہاری آنکھوں کے۔۔۔ تمہاری آنکھیں۔۔۔۔"

" میری والدہ جیسی ہیں۔۔۔ ہاں۔۔۔" ہیری یہ سن سن کر اوب چکا تھا۔

" ہوں۔۔۔ہاں۔۔۔ایک استاد کو کبھی خاص پسندیدہ شاگرد نہیں چننے چاہیئں۔ مگر وہ میری پسندیدہ شاگرد تھی۔" سلگ ہارن نے ہیری کی سوالیہ نگاہوں کو دیکھتے ہوئے فوراً کہا۔۔۔" تمہاری ماں۔۔للی ایونس۔۔نہایت عقل مند تھی۔جوشیلی۔پیاری لڑکی۔ میں اسے اکثر کہتا تھا کہ اسے تو میرے فریق میں ہونا چاہیے تھا۔وہ بہت دبنگ جواب دیتی تھی۔"

" آپکا فریق کون سا تھا۔۔؟"

" میں سلے درن فریق کا سربراہ تھا۔ " سلگ ہارن نے کہا۔ پھر ہیری کے چہرے پر نمودار ہونے والے تاثر کو دیکھ کر وہ اسکی طرف انگلی ہلاتے ہوئے بولے۔" اس بات سے میرے خلاف مت ہو جانا۔ مجھے لگتا ہے تم بھی اپنی ماں کی طرح گریفن ڈور میں ہو گے۔۔۔؟ ہاں۔۔۔ عام طور پر ایک خاندان کے لوگ ایک ہی فریق میں جاتے ہیں۔ ویسے ہمیشہ ایسا نہیں ہوتا۔ کبھی سیریئس بلیک کا نام سنا ہے۔۔؟ تم نے سنا ہوگا۔ سالوں سے اخباروں میں اسکے بارے میں چھپ رہا ہے۔کچھ ہفتے پہلے وہ مارا گیا۔۔۔"

ایسا لگا جیسے ہیری کی آنتوں کو کسی نہ نظر آنے والے ہاتھ نے مروڑ دیا ہو اور انکو کس کر جکڑ لیا ہو۔

" دیکھو۔ وہ اسکول میں تمہارے والد کا بہت اچھا دوست تھا۔ پورا بلیک خاندان میرے فریق میں تھا۔ لیکن سیریئس گریفن ڈور میں چلا گیا۔ افسوس۔۔ وہ بہت قابل تھا۔ جب اسکا بھائی ریگیولس ہوگورٹس آیا تو وہ مجھے مل گیا۔ لیکں مجھے پورا خاندان اکٹھا کرنا زیادہ اچھا لگتا۔۔"

ایسا لگ رہا تھا جیسے نیلامی میں کسی اور نے اچھی بولی لگا کر سامان لے لیا ہو۔ جس سے نوادرات کے پرجوش شوقین کو بہت تکلیف پہنچی ہو۔پرانی یادوں میں کھو کر سلگ ہارن سامنے کی دیوار کو گھورنے لگے۔وہ مستقل اِدھر اُدھر مڑ رہے تھے تاکہ انکی پوری پیٹھ تک آگ کی گرمی برابر پہنچے۔

" ظاہر ہے تمہاری ماں ماگلو تھی۔ جب مجھے پتہ چلا تو مجھے تو یقین ہی نہیں ہوا۔۔ وہ اتنی اچھی تھی کہ مجھے لگا کہ وہ ضرور خالص خون والی چڑیل ہو گی۔۔ "

" میرے بہترین دوستوں میں سے ایک لڑکی ماگلو ہے۔۔۔ " ہیری نے کہا۔۔ " اور وہ ہمارے سال کی سب سے بہترین طالب علم ہے۔۔۔۔ "

سلگ ہارن نے کہا۔ " عجیب بات ہے کہ ایسا کیسے ہو جاتا ہے۔۔۔ ہے ناں۔۔۔؟ "

" اتنا عجیب بھی نہیں ہے۔۔۔ " ہیری نے ٹھنڈے پن سے کہا۔

سلگ ہارن نے حیرت سے ہیری کی طرف دیکھا۔ " ارے تم یہ تو نہیں سمجھ رہے کہ میں بھی تعصب کا شکار ہوں۔۔۔؟ " وہ بولے۔ " نہیں نہیں۔ کیا ابھی ابھی میں نے نہیں کہا کہ تمہاری ماں میری سب سے پسندیدہ شاگرد تھی۔۔۔؟ اور انکے اگلے سال ڈرک کریسول۔ جواب ***ادارہ برائے بونا روابط*** کا سربراہ ہے۔ وہ بھی ماگلو ہے۔ بہت ہی باصلاحیت شاگرد۔ آج بھی مجھے گرنگوٹس بینک کی اہم اندرونی خبریں بتاتا ہے۔ "

خود سے مطمئن مسکراتے ہوئے وہ جوش میں آکر اچھل رہے تھے۔ انہوں نے ٹیبل پر رکھے کئی چمکیلے فریموں کی طرف اشارہ کیا۔ جن میں لگی تصاویر میں لوگ ہل رہے تھے۔

" یہ تمام میرے سابقہ شاگرد ہیں۔ سب ہی نے اپنی تصاویر پر آٹو گراف دیا ہے۔ یہاں تمہیں برنابس کف نظر آئے گا۔ روزنامہ جادوگر کا مدیر۔ روزمرہ کی خبروں پر میری رائے لینا کبھی نہیں بھولتا۔ اور ہنی ڈیوکس سے ایمبروسئیس فُلم۔ میری ہر سالگرہ پر تحفے کی ٹوکری بھیجتا ہے۔ وہ بھی صرف اس لئے کہ میں نے اسکا تعارف سیرون ہارکس سے کروایا تھا جس نے اسے اسکی پہلی نوکری دی تھی۔ اور وہ پیچھے۔ ذراسی گردن ٹیڑھی کرو تو تمہیں نظر آئے گی۔ گوئینگ جانز۔۔

ہولی ہیڈ ہارپیز کی کپتان۔ لوگ ہمیشہ یہ سن کر جل جاتے ہیں کہ میرا ہارپیز کی ٹیم سے اتنا قریبی تعلق ہے۔ ساتھ ہی جب بھی میں چاہوں مفت ٹکٹ بھی مل جاتے ہیں۔۔۔"

اس خیال کے آتے ہی وہ بہت خوش دکھائی دینے لگے۔

" اور کیا یہ سب لوگ جانتے ہیں کہ یہ تمام تحفے پہنچانے کے لئے وہ آپ تک کیسے پہنچ سکتے ہیں۔۔؟" ہیری نے کہا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اگر چہ کلیٹس کے ٹوکرے۔ کوئیڈچ کے ٹکٹس۔ اور مشوروں اور آراء کے لئے تڑپتے لوگ سلگ ہارن کو ڈھونڈ لیتے ہیں تو اب تک مردار خور ان کو کیوں نہیں ڈھونڈ پائے۔۔۔؟"

سلگ ہارن کے چہرے سے مسکراہٹ اتنی ہی تیزی سے غائب ہو گئی جتنی تیزی سے ان کی دیواروں سے خون غائب ہوا تھا۔

" نہیں۔۔۔" انہوں نے ہیری کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔ " پچھلے ایک سال سے میں ان سے رابطے میں نہیں ہوں۔۔"

ہیری کو لگا کہ سلگ ہارن اپنے ہی الفاظ سن کر خود دہشت زدہ ہو گئے تھے۔ ایک لمحے کے لئے بکھرے بکھرے لگنے کے بعد انہوں نے کندھے اچکائے۔۔

" خیر۔۔۔ ایک محتاط جادوگر اس طرح کے حالات میں اپنا سر جھکا کر چلتا ہے۔ ڈمبلڈور کے لئے کہنا آسان ہے۔ لیکن ہوگورٹس میں نوکری کرنے کا مطلب سر عام ققنس تنظیم سے اپنی وابستگی کا اعلان کرنا ہے۔ اور بھلے ہی میں مانتا ہوں کہ تنظیم کے لوگ قابل تعریف اور بہت بہادر ہیں لیکن جس رفتار سے وہ لوگ مارے جا رہے ہیں مجھے وہ کچھ خاص پسند نہیں۔۔"

" ہوگورٹس میں پڑھانے کے لئے آپ کو ققنس تنظیم میں شامل ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔" ہیری نے کہا۔ وہ اپنی آواز سے حقارت کے عنصر کو دور نہیں رکھ پایا۔ سیریئس کے ان دنوں کی یاد جب وہ غار میں رینگ کر چوہے کھا کر زندگی گزار رہا تھا۔۔اسکے لئے مشکل پیدا کر رہی تھی کہ وہ سلگ ہارن کے پالتو مینے کی طرح گزارے جانے والی زندگی کے لئے افسوس کرے۔۔" اساتذہ کی بڑی تعداد ققنس تنظیم میں شامل نہیں ہے۔ان میں سے آج تک کوئی نہیں مارا گیا۔۔ سوائے کوئیرل کے۔۔ اور اس کے ساتھ جو ہوا وہ اسی قابل تھا کیوں کہ وہ والڈیمورٹ کے ساتھ کام کر رہا تھا۔۔"

ہیری کو یقین تھا کہ سلگ ہارن بھی ان جادوگروں ہی میں سے ایک ہوں گے جو والڈیمورٹ کا نام باآواز بلند سننا برداشت نہیں کر پاتے۔ اسے مایوسی نہیں ہوئی۔ سلگ ہارن نام سنتے ہی کانپے اور احتجاجاً کچھ کہنا چاہتے تھے مگر ہیری نے ان کے احتجاج کو نظر انداز کر دیا۔

اس نے مزید کہا۔۔" میں تو یہی کہوں گا کہ جب تک ڈمبلڈور ہیڈ ماسٹر کے عہدے پر ہیں۔ اسکول کے عملے کو کوئی خطرہ نہیں۔ صرف وہی تو ہیں جن سے والڈیمورٹ حقیقی معنوں میں ڈرتا ہے۔۔ہے نا۔۔؟"

سلگ ہارن کچھ لمحوں تک خلا میں دیکھتے رہے۔ شاید وہ ہیری کے الفاظ پر غور کر رہے تھے۔

" ہاں یہ سچ ہے کہ ***وہ-جسکا-نام-نہیں-لے-سکتے*** نے کبھی بھی ڈمبلڈور سے ٹکر نہیں لی۔ " انہوں نے کہا۔ " اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ اگر میں نے مردار خوروں کے گروہ میں شمولیت اختیار نہ کی تو ***وہ -جسکا-نام-نہیں-لے-سکتے*** مجھے اپنے دوستوں میں تو ہرگز شمار نہیں کرے گا۔ اور ان حالات میں تو میں ایلبس کے قریب رہ کر زیادہ محفوظ رہوں گا۔ میں یہ بھی مانتا ہوں کہ امیلیاء بونز کے قتل نے مجھے ہلا کر رکھ دیا ہے۔ وزارت میں اپنے بے پناہ تعلقات اور حفاظتی اقدامات کے باوجود اگر اسکے ساتھ ایسا ہو سکتا ہے تو۔۔۔۔۔"

ڈمبلڈور دوبارہ کمرے میں داخل ہوئے۔ سلگ ہارن اس طرح اچھلے جیسے وہ بھول ہی گئے ہوں کہ ڈمبلڈور بھی گھر میں موجود ہیں۔

" تو ایلبس۔۔۔" انہوں نے کہا۔" کافی دیر لگا دی۔۔۔پیٹ خراب ہے۔۔۔؟"

" نہیں۔۔ میں تو بس ماگلو رسالہ پڑھ رہا تھا۔" ڈمبلڈور نے کہا۔" مجھے بنائی کے نمونوں میں کافی دلچسپی ہے۔اچھا ہیری۔ ہم ہوریس کا کافی وقت برباد کر چکے ہیں۔ مجھے لگتا ہے کہ اب ہمارے جانے کا وقت ہو گیا ہے۔۔۔"

یہ سننے کے لئے ہیری بے تاب تھا۔ وہ اچھل کر کھڑا ہو گیا۔۔ سلگ ہارن ہکا بکا کھڑے تھے۔

" تم جا رہے ہو۔۔۔؟"

" ہاں۔۔یقیناً۔۔۔ میں سراب کے پیچھے نہیں دوڑتا۔۔۔"

"سراب۔۔۔۔؟"

سلگ ہارن تھوڑے بے قرار لگ رہے تھے۔ انہوں نے اپنا موٹا انگوٹھا چٹخایا اور کسمساتے ہوئے ڈمبلڈور کو اپنا سفری چوغہ کستے ہوئے دیکھنے لگے۔ہیری نے بھی اپنی کوٹی کی زپ لگا لی۔

" اچھا۔ ہوریس مجھے افسوس ہے کہ تم ہوگورٹس میں کام نہیں کرنا چاہتے۔" ڈمبلڈور نے اپنے صحیح سلامت ہاتھ کو الوداعی انداز میں اٹھا کر کہا۔ " تمہارے دوبارہ لوٹنے پر ہوگورٹس خوش ہوتا۔۔۔ ہمارے حفاظتی اقدامات میں اضافہ کے باوجود اگر تم وہاں نہیں پڑھانا چاہتے تو کوئی بات نہیں۔ ویسے تم جب چاہو گھومنے کے لئے وہاں آسکتے ہو۔ تمہیں خوش آمدید کہا جائے گا۔۔"

" ہاں۔۔۔اچھا۔۔۔ میں کہہ رہا تھا۔۔۔"

" تو پھر الوداع۔۔۔"

" الوداع۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔۔

وہ سامنے والے دروازے پر تھے تبھی پیچھے سے چلانے کی آواز آئی۔

" ٹھیک ہے۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔ میں یہ کام کرنے کے لئے تیار ہوں۔۔۔"

ڈمبلڈور مڑے تو سلگ ہارن بیٹھک کی چوکھٹ پر کھڑے ہانپتے نظر آئے۔۔۔

" تو تم اپنی ریٹائرمنٹ ختم کرنے کے لئے تیار ہو۔۔۔؟"

" ہاں۔۔۔ ہاں۔۔۔" سلگ ہارن نے ہانپتے ہوئے کہا۔۔۔ " میں پاگل پن کر رہا ہوں۔۔۔ مگر۔۔۔ہاں۔۔۔"

"زبردست۔۔۔" ڈمبلڈور نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔ "تو ہوریس۔۔۔ اب ہم تم سے پہلی ستمبر کو ملیں گے۔۔۔"

" ضرور ملیں گے۔۔۔" سلگ ہارن نے ہنکارا بھرتے ہوئے کہا۔

جب وہ لوگ باغیچہ کے رستے کی طرف چلے تو پیچھے سے دوبارہ سلگ ہارن کی آواز آئی۔۔۔

" میں زیادہ تنخواہ لوں گا ڈمبلڈور۔۔۔۔۔۔"

ڈمبلڈور ہنس دیے۔۔۔ باغیچے کا گیٹ انکی پشت پر جھول کر بند ہو گیا۔ اور وہ لہراتی دھند کے اندھیرے میں پہاڑی سے نیچے کے رستے پر چل پڑے۔

ڈمبلڈور بولے۔۔۔" بہت خوب ہیری۔۔۔"

ہیری نے حیرانی سے کہا۔" لیکن میں نے تو کچھ کیا ہی نہیں۔۔۔"

" تم نے کیا ہے۔۔۔ تم نے ہوریس کو دکھا دیا کہ ہوگورٹس واپس لوٹنا اس کے لئے کتنا فائدہ مند ہے۔۔ کیا وہ تمہیں اچھے لگے۔۔۔؟"

"ہمم۔۔۔"

ہیری سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ سلگ ہارن اسے اچھے لگے یا نہیں۔۔۔ اسے لگ رہا تھا کہ وہ کچھ کچھ دلفریب تھے لیکن کچھ کچھ عجیب سے بھی تھے۔ چاہے وہ کتنا بھی اس بات کو لپیٹیں مگر وہ بہت حیران تھے کہ ماگلو خاندان کی لڑکی اتنی اچھی جادوگر کیسے ہو سکتی ہے۔۔۔

" ہوریس آرام پسند ہے۔۔۔" ڈمبلڈور نے مزید کہا جس سے ہیری کو کچھ بولنے کی ذمہ داری سے نجات مل گئی۔ " اسے مشہور کامیاب اور طاقتور لوگوں کو اپنے آس پاس رکھنا اچھا لگتا ہے۔ اسے لوگوں پر اثر انداز ہونا اچھا لگتا ہے۔ اسنے کبھی تخت پر بیٹھنے کی خواہش نہیں کی۔ وہ تو ہمیشہ پیچھے کی کرسی پر بیٹھنا چاہتا ہے۔ دیکھو وہاں آگے بڑھنے کی گنجائش رہتی ہے۔۔ وہ ہوگورٹس میں اپنے پسندیدہ شاگرد چنتا تھا۔ کبھی ان کے بلند حوصلوں کی وجہ سے کبھی ان کی دماغی صلاحیتوں کی بنا پر۔ کبھی انکے سحر کی وجہ سے یا انکے فن کی بنا پر۔ اسکے پاس خداداد صلاحیت تھی ایسے لوگوں کو چننے کی جو آگے جا کر اپنے اپنے شعبوں میں کمال دکھایا کرتے تھے۔ ہوریس نے اپنے پسندیدہ شاگردوں کا ایک طرح کا کلب بنا یا ہوا تھا۔ جسکا مرکز وہ خود تھا۔ وہ ممبرز کا آپسی تعارف کرواتا تھا۔ ایک دوسرے کے ساتھ فائدہ مند تعلقات بنواتا تھا۔ اور ہمیشہ بدلے میں کسی نہ کسی طرح کا فائدہ اٹھاتا تھا۔ چاہے وہ اسکی پسندیدہ اناناس کی قاشوں کے مفت ڈبے کی شکل میں ہو یا **ادارہ برائے بونا روابط** کے اگلے ذیلی رکن کو نامزد کرنے کے موقعہ کی شکل میں۔۔۔"

ہیری کے تصور میں اچانک ایک بڑی مکڑی نمودار ہو گئی۔ جو اپنے چاروں طرف ایک جال بن رہی تھی۔ اور یہاں وہاں ایک ایک دھاگہ ہلا رہی تھی تاکہ موٹی رس بھری مکھیاں زیادہ قریب آجائیں۔

ڈمبلڈور نے مزید کہا۔۔ " میں تمہیں یہ سب اس لئے نہیں بتا رہا ہوں کہ تم ہوریس کے خلاف ہو جاؤ۔ بلکہ اب ہمیں کہنا چاہیے پروفیسر سلگ ہارن۔۔۔ بلکہ تمہیں ہوشیار کرنے کے لئے بتا رہا ہوں۔ ہیری۔ تم انکے سب سے نایاب نگینے بن سکتے ہو۔ ***وہ لڑکا جو زندہ بچ گیا*** یا پھر جو آج کل تمہیں کہا جاتا ہے۔ ***منتخب جادوگر*****۔۔۔۔**"

ان الفاظ کو سن کر ہیری کو جھر جھری آ گئی جسکا آس پاس کی ٹھنڈ سے کوئی لینا دینا نہیں تھا۔۔۔ اسے کچھ ہفتوں پہلے سنے ہوئے وہ الفاظ یاد آ گئے۔۔ جو اسکے لئے خوفناک اور خاص معنی رکھتے تھے۔

"۔۔*ایک زندہ رہا تو دوسرا نہیں بچے گا۔۔۔*"

ڈمبلڈور نے چلنا بند کر دیا تھا۔ وہ اب اس چرچ کے پاس کھڑے تھے جہاں سے وہ پہلے گزرے تھے۔

" یہاں ٹھیک ہے ہیری۔۔۔ اب تم میرا بازو تھام لو۔۔۔"

اس بار ہیری ظہور اڑان بھرنے کے لئے تیار تھا۔ لیکن اس کے باوجود یہ اسکو پسند نہیں آیا۔ جب دباؤ ختم ہو گیا اور وہ ایک بار پھر سانس لینے کے قابل ہوا تو اس نے دیکھا کہ وہ ڈمبلڈور کے ساتھ ایک دیہاتی سڑک پر کھڑا تھا۔ اور سامنے ہی دنیا میں اسکی دوسری پسندیدہ ترین عمارت کا خمدار سایہ نظر آ رہا تھا۔ ***برو***۔۔ رون کا گھر۔۔ ابھی ابھی اسکے دل میں جو

دہشت سمائی تھی رون کے گھر کو دیکھ کر یکایک اسکا حوصلہ بلند ہو گیا۔ وہاں اندر رون تھا۔ اور بیگم ویزلی بھی جو اتنا اچھا کھانا بناتی تھیں جو اس نے کبھی کہیں اور نہیں کھایا تھا۔۔۔

" اگر تمہیں اعتراض نہ ہو ہیری ۔۔۔" ڈمبلڈور نے گیٹ سے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔۔ " تو میں رخصت لینے سے پہلے تم سے کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ اکیلے میں۔۔ شاید یہاں ٹھیک رہے گا۔۔؟"

ڈمبلڈور نے **برو** سے محلقہ ایک اجاڑ پتھریلی عمارت کی طرف اشارہ کیا۔ جہاں ویزلی خاندان اپنی اڑن جھاڑوئیں رکھتا تھا۔ ہیری تھوڑی حیرانی کے ساتھ ڈمبلڈور کے پیچھے پیچھے چوں چوں کرتے دروازے سے اندر داخل ہو کر ایک ایسی جگہ پہنچ گیا جو ایک عام الماری سے بھی چھوٹی تھی۔ ڈمبلڈور نے اپنی چھڑی کا کونا روشن کیا جو ایک ٹارچ کی طرح روشن ہو گیا۔ پھر وہ ہیری کو دیکھ کر مسکرائے۔

" مجھے امید ہے ہیری کہ تم اس بات کا ذکر کرنے کے لئے مجھے معاف کر دو گے ۔ بہر حال وزارت کے حادثے کے بعد تم جس انداز میں تمام حالات کو جھیل رہے ہو اس پر مجھے خوشی اور تھوڑا فخر بھی ہے۔ بلکہ میں تو کہوں گا کہ سیریئس کو بھی تم پر فخر ہوتا۔۔"

ہیری نے تھوک نگلا۔ لگتا تھا کہ اسکی آواز اسکا ساتھ چھوڑ چکی ہے۔ اسکو نہیں لگا کہ وہ سیریئس کا ذکر برداشت کر سکتا ہے۔ ورنن خالو کے منہ سے یہ سننا "*کیا اسکا کفیل مر چکا ہے؟*" ہی اس کے لئے دکھ کا باعث تھا اور اس سے بھی برا سلگ ہارن کے سیریئس کا ذکر ہلکے پھلکے انداز میں کرنے پر محسوس ہوا تھا۔

ڈمبلڈور نے دھیرے سے کہا۔۔ " بڑے دکھ کی بات ہے کہ تم اور سیریئس بہت کم عرصے تک ساتھ رہ پائے۔۔ جو ایک لمبا اور خوشیوں بھرا رشتہ ہو سکتا تھا اسکا نہایت بے رحمی سے خاتمہ ہو گیا۔۔۔"

ہیری نے اثبات میں سر ہلایا۔ اس نے اپنی نظریں اس مکڑی پر جمائی ہوئی تھیں جو ڈمبلڈور کی ٹوپی پر چڑھ رہی تھی۔ وہ جانتا تھا کہ ڈمبلڈور اسکو سمجھ سکتے تھے۔ وہ جانتے تھے کہ انکا خط ملنے تک ہیری نے ڈرسلی خاندان میں اپنا الگ بھگ سارا وقت بستر پر لیٹے لیٹے گزارا ہے۔ وہ جانتے تھے کہ وہ ٹھیک سے کھانا نہیں کھاتا تھا۔ اور دھند سے ڈھکی کھڑکی کو گھورتا رہتا تھا۔ یہ دھند اس خالی پن سے بھری ہوئی تھی جسکا سبب عفریت تھے۔

آخر کار ہیری دھیمی آواز میں بولا۔۔ " یہ قبول کرنا بہت مشکل ہے کہ اب وہ مجھے کبھی خط نہیں لکھے گا۔۔۔"

اسکی آنکھیں یکایک جلنے لگیں اور اس نے اپنی پلکیں جھپکائیں۔ یہ بات قبول کرنا بزدلی تھی۔ لیکن اپنے کفیل کے بارے میں اسے سب سے اچھی بات یہ لگتی تھی کہ اسکی وجہ سے ہیری کو یہ تسلی تھی کہ ہوگورٹس سے باہر کوئی تھا۔ جسے اسکی پرواہ تھی۔ بالکل والدین کی طرح۔ اور اب الو کی ڈاک اسے راحت کا وہ احساس کبھی نہیں پہنچا سکتی تھی۔

" سیریئس تمہارے لئے وہ سب کچھ تھا جسے تم نے پہلے کبھی نہیں پایا۔ " ڈمبلڈور نے دھیرے سے کہا۔ " ظاہر ہے یہ نقصان تباہ کن ہے۔۔۔"

" لیکن جب میں ڈرسلی خاندان کے ساتھ تھا۔ " ہیری نے بیچ میں کہا اسکی آواز مضبوط تھی۔ " تو مجھے احساس ہوا کہ میں کمرے میں بند نہیں رہ سکتا۔ یادماغی رو نہیں کھو سکتا۔ سیریئس ایسا کبھی نہیں چاہتے۔ ہے نا۔۔۔؟ اور ویسے بھی زندگی بہت چھوٹی ہے۔۔ مادام بونز کو ہی دیکھئے۔۔ ایمیلین وینس کو دیکھئے۔۔ اگلا میں بھی ہو سکتا ہوں۔۔ نہیں ہو سکتا کیا۔۔۔؟ لیکن اگر ایسا ہوا۔۔۔۔" اس نے خونخوار انداز میں چھڑی کی روشنی میں چمکتی ڈمبلڈور کی نیلی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا۔۔۔ " تو میں اپنے ساتھ زیادہ سے زیادہ مردار خوروں کو لے کر مروں گا۔۔ اور ہو سکا تو والڈیمورٹ کو بھی۔۔۔"

" تم بالکل اپنے والدین کے بیٹے اور سیریئس کے سچے روحانی بیٹے کی طرح بولے ہو۔۔۔" ڈمبلڈور نے ہیری کا کندھا شفقت سے تھپتھپاتے ہوئے کہا۔۔" اگر تم پر مکڑیوں کی بارش کر دینے کا خطرہ نہ ہوتا تو میں اپنی ٹوپی اتار کر تمہیں سلام پیش کرتا۔۔۔"

" اب ہیری۔ اسی سے جڑے ایک اور موضوع کی طرف آتے ہیں۔۔۔ میرے خیال میں تم پچھلے دو ہفتوں سے روزنامہ جادوگر اخبار لے رہے ہو۔۔۔؟"

" ہاں۔۔۔" ہیری نے کہا۔اس کا دل تیز دھڑکنے لگا تھا۔

" تو تم نے دیکھا ہی ہوگا کہ پیشن گوئیوں کے ہال میں تمہاری مہم کے متعلق خبروں کا سیلاب آیا ہوا ہے۔۔۔؟"

" ہاں۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔" اور اب ہر انسان جانتا ہے کہ میں ہی۔۔۔۔"

" نہیں۔۔۔کوئی نہیں جانتا ہے۔۔۔" ڈمبلڈور نے اسکو بیچ میں ٹوک دیا۔ " دنیا میں صرف دو لوگ اس پیشن گوئی کا پورا سیاق و سباق جانتے ہیں۔ جو تمہارے اور لارڈ والڈیمورٹ کے بارے میں کی گئی ہے۔ اور وہ دونوں لوگ اس وقت مکڑیوں سے بھرے اس بدبودار کمرے میں کھڑے ہیں۔ بہرحال یہ سچ ہے کہ کئی لوگوں نے صحیح اندازہ لگا لیا ہے۔ کہ والڈیمورٹ نے اپنے مردار خوروں کو ایک پیشن گوئی چرانے بھیجا تھا۔اور اس پیشن گوئی کا تعلق تم سے تھا۔"

" مجھے لگتا ہے کہ تم نے پیشن گوئی میں کہی گئی باتوں کے بارے میں کسی کو بھی نہیں بتایا ہوگا۔۔۔؟"

" نہیں۔۔۔" ہیری بولا۔

" مجموعی طور پر یہ ایک بہترین فیصلہ تھا۔" ڈمبلڈور نے کہا۔ " حالانکہ مجھے لگتا ہے کہ تمہیں یہ بات اپنے دوستوں جناب رونالڈ ویزلی اور محترمہ ہرمائنی گرینجر کو بتا دینی چاہیے۔۔ ہاں بالکل۔۔" انہوں نے ہیری کا حیران چہرہ دیکھ کر کہا۔" مجھے لگتا ہے انہیں یہ بات پتہ ہونی چاہیے۔اتنی اہم بات انکو نہ بتانا انکی دوستی کی بے عزتی ہو گی۔۔۔"

" میں یہ نہیں چاہتا تھا کہ۔۔۔"

" کہ وہ پریشان ہو جائیں یا ڈر جائیں۔۔۔؟" ڈمبلڈور نے اپنے آدھے چاند کی ساخت کے چشمے کے اوپر سے ہیری کو دیکھتے ہوئے کہا۔" یا شاید تم یہ قبول نہیں کرنا چاہتے کہ تم خود پریشان اور ڈرے ہوئے تھے۔ ؟ ہیری تمہیں اپنے دوستوں کی ضرورت ہے۔ جیسا کہ ابھی تم نے بالکل ٹھیک کہا کہ سیریئس کبھی نہیں چاہتا کہ تم خود کو بند کر لو۔۔"

ہیری نے کوئی جواب نہیں دیا۔ لیکن ڈمبلڈور جواب چاہتے بھی نہیں تھے۔انہوں نے مزید کہا۔" اب اسی سے جڑی ہوئی لیکن الگ بات۔۔۔ میری خواہش ہے کہ اس سال تم مجھ سے الگ سے سیکھو۔۔۔"

" الگ سے۔۔۔ آپ سے۔۔۔؟" اپنی پریشان خاموشی سے باہر آتے ہوئے ہیری نے حیرت سے پوچھا۔

" ہاں۔۔۔ مجھے لگتا ہے کہ اب وقت آ گیا ہے کہ میں تمہاری تعلیم و تربیت پر خود دھیان دوں۔۔"

" آپ مجھے کیا پڑھائیں گے جناب۔۔۔؟"

" اوہ۔۔ کچھ اِدھر کا۔۔ کچھ اُدھر کا۔۔۔" ڈمبلڈور نے بات ہوا میں اڑا دی۔

ہیری نے امید سے انتظار کیا لیکن ڈمبلڈور نے تفصیلاً کچھ نہیں بتایا۔ اس لئے اس نے ان سے ایک اور چیز کے بارے میں پوچھ لیا جو اسے تھوڑا پریشان کر رہی تھی۔

" اگر میں آپ سے پڑھوں گا تو مجھے اسنیپ سے **سوچ بندش علم** کی تعلیم لینے کی ضرورت نہیں ہو گی۔۔ہے نا۔؟"

"پروفیسر اسنیپ ہیری۔۔۔اور نہیں۔۔ تمہیں اسکی ضرورت نہیں پڑے گی۔۔۔"

" اچھی بات ہے۔۔۔" ہیری نے راحت سے کہا۔۔" کیوں کہ وہ۔۔۔۔"

وہ رک گیا کیوں کہ وہ اپنے دل کی بات ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا۔

ڈمبلڈور نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔۔" مجھے لگتا ہے یہاں 'بیکار' لفظ صحیح رہے گا۔۔"

ہیری ہنس پڑا۔۔

" اچھا اس کا مطلب ہے کہ اب پروفیسر اسنیپ سے میرا کم ہی پالا پڑے گا۔۔" اسنے کہا۔۔
" کیوں کہ وہ مجھے جادوئی محلولات کی تعلیم مزید جاری نہیں رکھنے دیں گے۔ جب تک مجھے **ع۔ج۔م** میں "**غیر معمولی**" نہ ملا ہو۔جو کہ میں جانتا ہوں کہ مجھے نہیں ملا ہے"

" اپنے **ع۔ج۔م** کے بارے میں تب تک کچھ نہ کہو جب تک کہ وہ تمہیں مل نہ جائیں۔۔" ڈمبلڈور نے گمبھیرتا سے کہا۔" اب یہ ذکر نکل ہی گیا ہے تو میرے خیال سے امتحانی نتائج آج صبح ہی آجائینگے۔اب ہمارے الوداع کہنے سے پہلے دو باتیں اور۔۔۔"

" پہلی بات تو یہ کہ میں چاہتا ہوں کہ آج سے تم اپنی سلیمانی چادر ہر وقت اپنے ساتھ رکھو۔ ہوگورٹس میں بھی۔تا کہ ضرورت کے وقت کام آسکے۔۔۔ سمجھ گئے۔۔۔؟"

ہیری نے سر ہلایا۔۔

" اور دوسری بات تمہاری یہاں رہائش کے دوران جادوئی وزارت نے رون کے گھر کو اونچے درجے کی حفاظت مہیا کی ہے۔اسکی وجہ سے آرتھر اور مولی کو تھوڑی پریشانی کا سامنا

ہے۔ مثال کے طور پر انکی ساری ڈاک وزارت میں جانچ کے بعد ہی ان تک پہنچتی ہے۔ انہیں اس پر ذرا بھی اعتراض نہیں کیوں کہ انہیں سب سے زیادہ فکر تمہاری حفاظت کی ہی ہے۔ بہر حال اگر تم نے ان کے گھر پر رہتے ہوئے اپنی گردن خطروں میں ڈالی تو یہ انکی اس ساری قربانی کا صحیح شکریہ نہیں ہو گا۔۔۔"

" میں سمجھ گیا۔۔۔" ہیری نے فوراً کہا۔

" تو پھر ٹھیک ہے۔۔۔" ڈمبلڈور نے کمرے کا دروازہ کھولا۔ اور احاطے میں پہنچ گئے۔ " مجھے باورچی خانے میں روشنی دکھائی دے رہی ہے۔ اب ہم مولی کو موقعہ دیتے ہیں کہ وہ تمہیں دیکھ کر کہہ سکے کہ تم کتنے دبلے ہو گئے ہو۔۔۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

# پانچواں باب

## برداشت سے باہر بُھلّو رانی

ہیری اور ڈمبلڈور **برو** کے پچھلے دروازے کے پاس پہنچ گئے۔ جسکے چاروں اطراف پرانے ویلنگٹن جوتوں اور زنگ لگی کڑاہیوں کا جانا پہچانا کباڑ پڑا تھا۔ ہیری کو قریب کے چھپر سے اونگھتی ہوئی مرغیوں کے کٹکٹانے کی آوازیں آ رہی تھیں۔ ڈمبلڈور نے تین بار دستک دی جس کے جواب میں ہیری نے کچن کی کھڑکی کے پیچھے فوراً ہلچل دیکھی۔

" کون ہے۔۔۔" بیگم ویزلی کی ہڑبڑائی ہوئی آواز سنائی دی۔۔" اپنی شناخت کرواؤ۔۔"

" میں ڈمبلڈور ہوں۔۔۔ ہیری کو لے کر آیا ہوں۔۔۔"

دروازہ فوراً کھل گیا۔ وہاں چھوٹے قد کی موٹی بیگم ویزلی کھڑی تھیں۔ انہوں نے ہرے رنگ کا پرانا شب خوابی کا چوغہ پہنا ہوا تھا۔

" ہیری بیٹا۔۔۔ خوش آمدید ڈمبلڈور۔۔۔ آپ نے تو مجھے ڈرا ہی دیا۔ آپ نے تو کہا تھا کہ صبح سے پہلے آپ کے آنے کی امید نہ رکھوں۔۔۔"

" ہماری قسمت اچھی تھی۔۔۔" ڈمبلڈور نے ہیری کو چوکھٹ سے اوپر دھکیلتے ہوئے کہا۔ "سلگ ہارن میری امید سے کہیں جلدی مان گیا۔ ظاہر ہے یہ ہیری کی وجہ سے ہوا۔۔ اوہ۔۔ سلام نمفیڈورا"

ہیری نے ارد گرد دیکھا تو اسے پتہ چلا کہ رات گئے بھی بیگم ویزلی اکیلے نہیں تھیں۔ ایک نوجوان چڑیل میز پر بیٹھی ہوئی تھی۔ جسکے پیلے چہرے کی دل نما ساخت اور چوہے جیسے بھورے بال تھے۔ اسکے ہاتھوں میں ایک بڑا مگ تھا۔

" سلام ڈمبلڈور۔۔۔" اس نے کہا۔" کیسے ہو ہیری۔۔۔؟"

" سلام ٹونکس۔۔۔۔"

ہیری نے سوچا کہ وہ تھوڑی پریشان اور بیمار لگ رہی ہے۔ اسکی مسکراہٹ بھی بناوٹی تھی۔ اسکے کھلتے ہوئے گلابی رنگ کے بالوں کی غیر موجودگی میں اسکا حلیہ بے رنگ لگ رہا تھا۔

" مجھے اب چلنا چاہیے۔۔۔" اس نے تیزی سے کہا۔ اور کھڑے ہو کر اپنے کندھے پر پڑا چوغہ اپنے سر پر کھینچ لیا۔" مولی۔۔ چائے اور ہمدردی کے لئے شکریہ۔۔۔۔"

" میری وجہ سے جانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔" ڈمبلڈور نے عاجزی سے کہا۔ " میں رکوں گا نہیں۔۔۔ مجھے روفس اسکر میجیور سے کچھ اہم معاملات پر گفتگو کرنی ہے۔۔۔"

" نہیں۔ نہیں۔ مجھے ویسے بھی جانا ہے۔۔" ٹونکس نے ڈمبلڈور سے نظریں چراتے ہوئے کہا۔ " شب بخیر۔۔۔"

" پیاری ٹونکس تم ہفتے کی رات کھانے پر کیوں نہیں آجاتی۔۔۔؟ ریمس اور پگلے نین بھی آرہے ہیں۔۔۔"

" نہیں مولی۔۔۔بہت شکریہ۔۔۔آپ سبھی کو شب بخیر۔۔۔"

ٹونکس ذمبلڈور اور ہیری کے پاس سے تیزی سے نکل کر احاطے میں پہنچ گئی۔ وہ چوکھٹ سے کچھ دور جاکر گھومی اور ہوا میں غائب ہو گئی۔ ہیری نے دیکھا کہ بیگم ویزلی تھوڑی پریشان لگ رہی تھیں۔

ڈمبلڈور نے کہا۔۔ " اچھا تو ہیری۔۔۔ ہوگورٹس میں ملتے ہیں۔۔ اپنا خیال رکھنا۔ مولی۔۔چلتا ہوں۔۔"

انہوں نے بیگم ویزلی کی طرف دیکھ کر اپنا سر جھکایا اور ٹونکس کی طرح اسی جگہ پہنچ کر ہوا میں غائب ہو گئے۔ احاطہ خالی ہونے کے بعد بیگم ویزلی نے دروازہ بند کر لیا۔ اور ہیری کو کندھے سے تھام کر اسے میز پر رکھی لالٹین کی روشنی میں لے گئیں تاکہ اس کے حلیہ کا جائزہ لے سکیں۔

انہوں نے اسے اوپر سے نیچے تک دیکھتے ہوئے آہ بھری اور بولیں۔۔ " تم بھی رون کی طرح لگ رہے ہو۔ تم دونوں کو دیکھ کر لگتا ہے جیسے کسی نے تم لوگوں پر کھچاؤ منتر کا استعمال کیا ہو۔ قسم سے پچھلے سال رون کے اسکول کے لئے میں جو چوغہ خرید کر لائی تھی رون اس سے چار انچ لمبا ہو گیا ہے۔ کیا تمہیں بھوک لگ رہی ہے ہیری۔۔۔؟"

" ہاں لگ رہی ہے۔۔۔" ہیری نے کہا۔ اسے اچانک احساس ہوا کہ وہ بہت دیر سے بھوکا تھا۔

" بیٹھ جاؤ بیٹا۔۔۔ میں کچھ بنا دیتی ہوں۔۔۔"

ہیری جیسے ہی بیٹھا ایک چپٹے منہ والا بھورا بلا اچھل کر اسکے گھٹنوں پر بیٹھ گیا اور ہلکی آواز میں غرانے لگا۔

" تو ہرمائنی بھی یہاں آئی ہوئی ہے۔۔؟" کروک شینکس کے کان کے پچھلے حصے کو سہلاتے ہوئے ہیری نے خوشی سے پوچھا۔

" ہاں بیٹا۔۔ وہ پرسوں دن میں ہی پہنچی ہے۔۔۔" بیگم ویزلی نے کہا۔ اور اپنی چھڑی سے لوہے کے ایک بڑے برتن کو ٹھوکا۔ برتن تیز کڑاکے دار آواز کے ساتھ اچھل کر انگیٹھی پر پہنچ گیا۔ اور فوراً ہی اس میں ابال آ گیا۔" اس وقت سبھی لوگ سو رہے ہیں۔ ہمیں تو ابھی مزید کئی گھنٹے تمہارے آنے کی امید نہیں تھی۔ یہ لو بیٹا۔۔۔"

انہوں نے برتن کو دوبارہ ٹھوکا۔ جو ہوا میں اٹھا۔ اڑتا ہوا ہیری کی طرف آیا اور ترچھا ہو گیا۔ بیگم ویزلی نے صحیح وقت پر اسکے نیچے ایک پیالی سرکا دی تا کہ پیاز کے دھواں اڑاتے سوپ کی موٹی دھارا اس میں بھر جائے۔۔

" روٹی چاہیے بیٹا۔۔۔؟"

"شکریہ ویزلی آنٹی۔۔۔"

انہوں نے اپنی چھڑی کندھے کے پیچھے کی طرف لہرائی۔ ڈبل روٹی کا ایک بڑا ٹکڑا اور چاقو سلیقے سے اڑ کر میز پر آ گئے۔ جب ڈبل روٹی اپنے آپ کٹنے لگی اور سوپ کا برتن دوبارہ انگیٹھی پر پہنچ گیا تو بیگم ویزلی اسکے سامنے بیٹھ گئیں۔

" تو تم نے ہوریس سلگ ہارن کو ہوگورٹس لوٹنے کے لئے منا ہی لیا۔۔۔؟"

ہیری نے سر اثبات میں ہلایا۔ اس کا منہ گرما گرم سوپ سے اتنا بھرا ہوا تھا کہ وہ کچھ بول نہیں سکتا تھا۔

بیگم ویزلی نے کہا۔" انہوں نے آرتھر اور مجھے بھی پڑھایا تھا۔انہوں نے ہوگورٹس میں کئی سال پڑھایا ہے۔مجھے لگتا ہے وہ بھی ڈمبلڈور جتنے ہی پرانے ہوں گے۔کیا تمہیں وہ اچھے لگے۔۔۔؟"

ہیری کا منہ روٹی سے بھرا ہوا تھا۔اس نے کندھے اچکائے اور لاتعلقی کے انداز میں سر ہلایا۔

" میں جانتی ہوں تم کیا کہنا چاہتے ہو۔" بیگم ویزلی نے سمجھ داری سے سر ہلاتے ہوئے کہا۔" یہ بات سچ ہے کہ وہ جب چاہیں بہت دلفریب نظر آسکتے ہیں۔مگر آرتھر کو وہ کبھی پسند نہیں رہے۔وزارت میں سلگ ہارن کے پسندیدہ شاگردوں کا ڈھیر لگا ہے۔وہ ہمیشہ سے اپنے شاگردوں کی مدد کرنے میں پیش پیش رہے ہیں۔ لیکن انہوں نے کبھی بھی آرتھر کی حوصلہ افزائی نہیں کی۔شاید ان کو لگتا تھا کہ آرتھر ترقی نہیں کر پائیں گے۔خیر۔۔اس سے ایک بات تو ثابت ہو گئی کہ سلگ ہارن سے بھی غلطیاں ہو سکتی ہیں۔پتہ نہیں کہ رون نے تمہیں کسی خط میں بتایا ہے یا نہیں۔ ویسے تو یہ ابھی ابھی ہی ہوا ہے۔۔ لیکن آرتھر کو دفتر میں ترقی ملی ہے۔۔۔"

صاف ظاہر تھا کہ بیگم ویزلی اس خبر کو سنانے کے لئے اتاولی ہو رہی تھیں۔

ہیری نے منہ میں موجود ڈھیر سا گرم سوپ نگل لیا جس سے اسکو اپنا حلق جلتا ہوا محسوس ہوا۔ہانپتے ہوئے وہ بولا۔۔" زبردست۔۔یہ تو بہت اچھی بات ہے۔۔"

گرم سوپ کی وجہ سے اسکی آنکھوں میں آئے پانی کو خوشی کے آنسو سمجھ کر بیگم ویزلی مسکراتے ہوئے بولیں۔۔" تم بہت اچھے ہو۔۔ موجودہ حالات کی وجہ سے روفس اسکرمیجیور نے بہت سارے نئے ادارے قائم کئے ہیں۔آرتھر **نقلی حفاظتی منتروں اور حفاظتی سامان کی روک تھام کے ادارے** کے سربراہ بن گئے ہیں۔یہ بہت بڑا عہدہ ہے۔پورے دس افراد اب ان کو رپورٹ کرنے کے پابند ہیں۔۔"

" تو آخر انکا کام کیا ہے۔۔۔؟"

" دیکھو۔۔ ***تم۔جانتے ۔ہو۔کون*** کے خوف کی وجہ سے ہر جگہ عجیب وغریب چیزیں بیچی جا رہی ہیں۔۔ جنہیں یہ کہہ کر بیچا جا رہا ہے کہ ان کے ذریعے ***تم ۔جانتے۔ہو۔کون*** اور مردار خوروں سے محفوظ رہا جا سکتا ہے۔۔ تم سمجھ سکتے ہو کس طرح کی چیزیں۔۔ نام کے حفاظتی محلول۔۔۔جو درحقیقت سادہ شوربہ ہوتا ہے جس میں بوبٹیوبر پودے کا پس ملایا ہوا ہوتا ہے۔ یا ایسی حفاظتی بددعاؤں کی ہدایات جنکو آزمانے پر آپ کے کان کٹ کر گر جائیں۔۔ دراصل اس وقت منڈنگس فلیچر کی طرح کے ایسے بہت سے لوگ سرگرم ہیں جنہوں نے زندگی میں ایک دن بھی حق حلال کی کمائی نہیں کی اور صرف لوگوں کے خوف کا فائدہ اٹھاتے ہیں۔ لیکن انہی چکروں میں ہر کچھ دن بعد کوئی بڑی مصیبت کھڑی ہو جاتی ہے۔ ابھی پچھلے دنوں آرتھر نے بددعا لگے ہوئے مخبر آلوں کا ایک ڈبہ ضبط کیا ہے جو یقیناً کسی مردار خور ہی نے بازار میں پھیلایا ہوگا۔ تو تم سمجھ ہی گئے ہوگے کہ یہ کتنا اہم کام ہے۔ میں نے توان سے کہہ دیا ہے کہ اسپارک پلگ۔ ٹوسٹر اور اسی طرح کی ماگلو خرافات سے نپٹنے کی یاد میں آہیں بھرنا بے وقوفی ہے۔۔۔" اپنی تقریر کے اختتام پر بیگم ویزلی نے ایسی سخت نظروں سے دیکھا جیسے اسپارک پلگ کی یاد میں آہیں بھرنے کا مشورہ ہیری ہی نے دیا ہو۔

" کیا ویزلی انکل اس وقت بھی دفتر میں ہیں۔۔۔؟" ہیری نے پوچھا۔

" ہاں۔۔ ویسے آج انہیں تھوڑی دیر ہو گئی ہے۔ انہوں نے کہا تھا کہ وہ آدھی رات تک لوٹ آئیں گے۔۔"

بیگم ویزلی نے مڑ کر ایک بڑی گھڑی کی طرف دیکھا۔ جو میز کے سرے پر رکھی دھلائی کی ٹوکری میں پڑی چادروں پر عجیب انداز میں رکھی ہوئی تھی۔ ہیری اس گھڑی کو دیکھتے ہی پہچان گیا۔ اس میں نو کانٹے تھے۔ جن میں سے ہر ایک پر خاندان کے ایک فرد کا نام لکھا ہوا تھا۔

عام طور پر یہ گھڑی ویزلی خاندان کے لیونگ روم کی دیوار پر ٹنگی رہتی تھی۔ حالانکہ اسکی موجودہ حالت سے ہیری کو ایسا لگا جیسے بیگم ویزلی آج کل اس گھڑی کو اپنے ساتھ لئے پورے گھر میں گھومتی ہیں۔ اس کے سبھی نو کانٹے اس وقت **جان کا خطرہ** کی طرف اشارہ کر رہے تھے۔

" کچھ وقت سے ایسا ہی ہے۔۔" بیگم ویزلی نے اپنی آواز کو معمول کے مطابق رکھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ " جب سے *تم جانتے ہو کون* کھل کر سامنے آیا ہے۔ مجھے تو لگتا ہے کہ اب ہر شخص کی جان کو خطرہ ہے۔ صرف ہمارا ہی خاندان خطرہ میں نہیں ہے۔ لیکن ایسی گھڑی کسی اور کے پاس نہیں ہے اس لئے میں اس بارے میں یقین سے نہیں کہہ سکتی۔۔۔ اوہ۔۔۔"

اچانک حیرت بھری آواز نکالتے ہوئے انہوں نے گھڑی کی طرف اشارہ کیا۔ ویزلی صاحب کے نام کا کانٹا اب **سفر** پر آگیا تھا۔

" وہ آرہے ہیں۔۔۔"

کچھ ہی لمحوں میں گھر کے پچھلے دروازے پر دستک ہوئی۔ بیگم ویزلی اچھلتے ہوئے تیزی سے دروازے کی طرف گئیں۔ اپنا ایک ہاتھ دروازے کی کنڈی پر رکھ کر انہوں نے اپنا چہرہ دروازے کی لکڑی سے لگاتے ہوئے دھیمی آواز میں پوچھا۔۔" آرتھر۔۔ تم ہو۔۔؟"

" ہاں۔۔۔" ویزلی صاحب کی تھکی ہوئی آواز آئی۔۔ " لیکن اگر میں کوئی مردار خور ہوتا تب بھی میں یہی کہتا۔۔اس لئے میری پیاری۔۔ سوال پوچھو۔۔۔"

" ارے۔۔رہنے بھی دو۔۔۔"

" مولی۔۔۔"

" ٹھیک ہے۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔ تمہارے دل کی سب سے عزیز خواہش کیا ہے۔۔۔؟"

" یہ معلوم کرنا کہ ہوائی جہاز ہوا میں کیسے اڑتا ہے۔۔۔"

بیگم ویزلی نے اثبات میں سر ہلایا اور دروازے کی کنڈی کھول دی۔ مگر لگا جیسے ویزلی صاحب دوسری طرف سے دروازہ اپنی طرف کھینچے کھڑے ہیں۔ کیوں کہ دروازہ کھل نہیں رہا تھا۔

" مولی۔۔اب مجھے بھی تم سے تمہارا سوال بھی پوچھنا ہے۔۔۔"

" آرتھر چھوڑو بھی۔۔۔حد ہے۔۔۔"

" جب ہم اکیلے ہوتے ہیں ۔ تو وہ کون سا نام ہے جس سے تم چاہتی ہو کہ میں تمہیں پکاروں۔؟"

لالٹین کی مدھم روشنی میں بھی ہیری دیکھ سکتا تھا کہ یہ سن کر بیگم ویزلی شرم سے لال ہو گئی ہیں۔اسے بھی اپنے کان اور گردن سے دھواں اٹھتا محسوس ہوا۔اس نے جلدی سے سوپ نگل کر تیز آواز میں چمچہ کو پیالے میں پٹخ دیا۔

" مولی جانو۔۔" بیگم ویزلی نے شرماتے ہوئے دروازے کے چھید میں منہ گھسیڑے منمناتے ہوئے کہا۔

" بالکل ٹھیک۔۔۔" ویزلی صاحب نے کہا۔۔" اب تم مجھے اندر آنے دے سکتی ہو۔۔۔"

بیگم ویزلی نے دروازہ کھولا۔ باہر انکے شوہر کھڑے تھے۔وہ ایک دبلے آدھے گنجے اور لال بال والے جادوگر تھے ۔ انہوں نے سینگ سے بنے فریم کا چشمہ لگایا ہوا تھا اور ایک دھول سے اٹا لمبا سفری چوغہ پہنے ہوئے تھے۔

بیگم ویزلی کا چہرہ اب بھی شرم کے مارے لال تھا۔ انہوں نے چوغہ اتارنے میں اپنے شوہر کی مدد کرتے ہوئے کہا۔ " مجھے اب بھی یہ سمجھ نہیں آتا کہ ہر بار تمہارے گھر لوٹنے پر ہمیں یہ سب کیوں کرنا پڑتا ہے۔۔۔؟ میرا مطلب ہے کہ کوئی بھی مردار خور تمہارا بھیس بدلنے سے پہلے اس سوال کا جواب تم سے اگلوا ہی لے گا۔۔۔"

" میں جانتا ہوں میری پیاری۔۔ مگر یہ وزارت کا طے کردہ طریقہ ہے۔۔۔ اور مجھے اسکی مثال قائم کرنی چاہیے۔ کسی اچھی چیز کی خوشبو آرہی ہے۔۔۔ پیاز کا سوپ بنایا ہے۔۔۔؟"

ویزلی صاحب نے امید بھری نظروں سے میز کی طرف دیکھا۔

" ہیری۔۔۔ ہمیں صبح تک تمہارے آنے کی امید نہیں تھی۔۔۔"

دونوں نے ہاتھ ملایا اور ویزلی صاحب بھی ہیری کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گئے۔ بیگم ویزلی نے ان کے سامنے بھی سوپ کا پیالہ رکھ دیا۔

" شکریہ مولی۔۔۔ بہت کٹھن رات تھی کچھ بے وقوف بھیس بدل تمغے بیچ رہے تھے۔ بس انہیں اپنے کندھوں پر لٹکاؤ اور اپنی مرضی کا روپ بدل لو۔ ایک لاکھ بھیس بدلنے کی سہولت۔ صرف دس گلیون میں۔۔۔"

" اور حقیقت میں انہیں پہننے سے کیا ہوتا ہے۔۔۔؟"

" زیادہ تر تو بس چہرہ کا رنگ عجیب سا نارنجی ہو جاتا ہے۔ لیکن کچھ لوگوں کے جسم پر کانٹے دار مہاسے نما نکل آتے ہیں۔۔۔ لگتا ہے جیسے سینٹ منگوا سپتال پہلے سے ہی کافی کچھ نہیں بھگت رہا۔"

" مجھے ڈر ہے کہ اس طرح کے کام کر کے بس فریڈ اور جارج لطف اندوز ہو سکتے ہیں۔۔۔" بیگم ویزلی نے تشویش سے کہا۔۔" تمہیں یقین ہے کہ یہ ان کا کام نہیں۔۔۔؟"

" مجھے ان پر بھروسہ ہے۔۔۔" ویزلی صاحب نے کہا۔ "ان حالات میں جبکہ لوگ اپنی حفاظت کے لئے اتنا فکر مند ہیں۔ میرے لڑکے ایسا کوئی کام نہیں کر سکتے۔۔۔"

" تو آج رات تمہیں بس ان بھیس بدل تمغوں کی وجہ سے دیر ہوئی ہے۔۔۔؟"

" نہیں۔۔ ہمیں ایلیفنٹ اور کاسل میں ایک بھیانک الٹ وار منتر کی مخبری ہوئی تھی مگر خوش قسمتی سے ہمارے وہاں پہنچنے سے پہلے **جادوئی قانونی نفاذ** کے دستے نے معاملہ سنبھال لیا تھا۔"

ہیری نے ہاتھ اٹھا کر جمائی کو روکا۔

" بستر۔۔۔" بیگم ویزلی نے فوراً کہا۔ انہوں نے اسے جمائی لیتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔ " میں نے تمہارے لئے فریڈ اور جارج کا کمرہ تیار کر دیا ہے۔۔ تم اس پورے کمرے کو اکیلے استعمال کر سکتے ہو۔۔"

" کیوں۔۔۔؟ وہ لوگ کہاں گئے۔۔؟"

" بیگم ویزلی نے کہا۔۔ " آہ۔۔۔ وہ لوگ جادوئی بازار گلی میں رہتے ہیں۔ وہ اتنے زیادہ مصروف ہیں کہ اپنی مزاحیہ دکان کے اوپر والے چھوٹے سے مکان میں ہی سو جاتے ہیں۔ میں مانتی ہوں کہ شروع شروع میں تو میں اسکے سخت خلاف تھی مگر اب لگتا ہے کہ انکو اس طرح کے کاروبار کی کافی سمجھ بوجھ ہے۔ خیر۔ چلو بیٹا۔ تمہارا صندوق پہلے ہی اوپر پہنچ چکا ہے۔۔۔"

" شب بخیر ویزلی انکل۔۔۔" ہیری نے اپنی کرسی پیچھے دھکیل کر اٹھتے ہوئے کہا۔ کروک شینکس آہستگی سے اس کی گود سے کود کر کمرے سے باہر چلا گیا۔

" شب بخیر ہیری۔۔۔۔" ویزلی صاحب نے کہا۔

ہیری نے دیکھا کہ باورچی خانہ سے باہر نکلتے ہوئے بیگم ویزلی نے دوبارہ دھلائی کی ٹوکری پر پڑی گھڑی کی طرف نظر دوڑائی جس کے تمام کانٹے دوبارہ **جان کا خطرہ** کی طرف اشارہ کر رہے تھے۔

فریڈ اور جارج کا کمرہ دوسری منزل پر تھا۔ بیگم ویزلی نے اپنی چھڑی سے بستر کے ساتھ رکھی میز پر پڑے ٹیبل لیمپ کی طرف اشارہ کیا۔ جس نے روشن ہوتے ہی کمرے کو مسحور کن سنہری دھند میں نہلا دیا۔ اگرچہ کمرے کی چھوٹی سی کھڑکی کے سامنے رکھی میز پر پھولوں کا بڑا سا گلدستہ رکھا گیا تھا پھر بھی اسکی خوشبو کمرے میں موجود بارودی سفوف کی ناگوار بدبو چھپانے سے قاصر تھی۔ فرش کا ایک بڑا حصہ گتے کے بے نام اور بند ڈبوں سے گھرا ہوا تھا۔ جنکے درمیان ہیری کے اسکول کا صندوق کھڑا ہوا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا کہ اس کمرے کو گودام کے طور پر استعمال کیا جا رہا تھا۔

ہیڈوگ نے ایک بڑی الماری کے اوپر اپنا ٹھکانہ بنایا ہوا تھا وہ ہیری کو دیکھتے ہی خوشی سے کٹکٹائی اور پھر اڑ کر کھڑکی کے راستے باہر نکل گئی۔ ہیری سمجھ گیا کہ شکار پر جانے سے پہلے وہ ہیری کو دیکھنا چاہتی تھی ۔ ہیری نے بیگم ویزلی کو شب بخیر کہا ۔ اپنا پاجامہ پہنا اور ایک بستر پر پسر گیا۔ اسکو اپنے تکیے کے غلاف میں کوئی سخت چیز محسوس ہوئی۔ اس نے اندر ہاتھ ڈال کر ایک جامنی نارنجی ٹافی باہر نکالی۔ وہ پہچان گیا کہ یہ الٹی۔پلٹی ٹافی ہے۔ مسکراتے ہوئے اس نے کروٹ بدلی اور فوراً ہی نیند کی وادی میں کھو گیا۔

اگلے ہی لمحے (کم از کم ہیری کو تو ایسا ہی لگا) ۔۔۔ توپ کے گولے جیسے دھماکے نے اسے جگا دیا۔ یہ دروازہ کھلنے کی آواز تھی۔ جو دھڑام سے کھلا تھا۔ اٹھ کر سیدھا بیٹھتے ہوئے اسے پردے کھینچ کر سرکانے کی آواز سنائی دی۔ تیز دھوپ نے اسکی دونوں آنکھیں چندھیا دیں۔ ایک ہاتھ سے انکو ڈھکتے ہوئے اس نے دوسرے ہاتھ سے اپنا چشمہ ٹٹولا۔

" یہ ہو کیا رہا ہے۔۔۔؟"

" ہمیں نہیں معلوم تھا کہ تم یہاں آچکے ہو۔۔۔" ایک اونچی اور اشتیاق سے بھری آواز نے کہا۔ ساتھ ہی کسی نے زور سے اسکے سر پر ہاتھ مارا۔

" رون۔۔اسے مارو مت۔۔۔" ایک لڑکی کی ڈانٹتی ہوئی آواز سنائی دی۔

آخر اس کے ہاتھ کو چشمہ مل ہی گیا اس نے فوراً اسے لگالیا۔ حالانکہ دھوپ اتنی تیز تھی کہ چشمہ لگانے کے بعد بھی اسے دیکھنے میں دقت ہو رہی تھی۔ لمحہ بھر کے لئے ایک لمبی پرچھائی اسکے سامنے لہرائی۔ اسنے پلکیں جھپکائیں تو اسے رون ویزلی دکھائی دیا۔ جو اسکی طرف دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔

" ٹھیک ہو۔۔؟"

" بالکل ٹھیک۔۔۔" ہیری نے اپنے سر کے اوپری حصے کو سہلاتے ہوئے کہا اور دوبارہ اپنے تکیے پر لڑھک گیا۔ " تم کیسے ہو۔۔۔؟"

" میں بھی ٹھیک ہوں۔۔" رون نے گتے کا ڈبہ کھینچ کر اس پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ " تم یہاں کب پہنچے۔۔۔؟امی نے ہمیں بس ابھی ابھی بتایا ہے۔۔۔"

" رات۔۔۔ایک بجے۔۔۔"

" ماگلو ٹھیک تھے۔۔۔؟انہوں نے تمہارے ساتھ اچھا برتاؤ کیا۔۔۔؟"

" ہمیشہ جیسا ہی۔۔۔" ہیری نے کہا۔ ہرمائنی ہیری کے بستر کے کنارے ٹک کر بیٹھ گئی۔ " وہ زیادہ بات نہیں کرتے تھے لیکن میرے لئے یہی بہترین تھا۔ تم کیسی ہو ہرمائنی۔۔۔؟"

" اوہ۔۔۔ میں ٹھیک ہوں۔۔" ہرمائنی نے کہا۔۔وہ ہیری کی طرف اس طرح دیکھ رہی تھی جیسے ہیری بیمار ہو۔ ہیری کو لگا کہ وہ اسکی وجہ جانتا تھا لیکن وہ اس وقت سیریئس کی موت یا کسی اور بھاری موضوع پر بات نہیں کرنا چاہتا تھا اس لئے اس نے کہا۔۔" کتنے بج گئے۔۔۔؟کیا ناشتے کا وقت گزر گیا۔۔؟"

" اسکی فکر مت کرو۔۔۔" رون نے اپنی آنکھیں مٹکاتے ہوئے کہا۔۔" امی تمہارے لئے ناشتے کا طشت لے کر آ رہی ہیں۔ انہیں لگتا ہے کہ تم خوراک کی کمی کا شکار ہو۔۔ تم یہ بتاؤ کہ کیا چل رہا ہے۔۔۔؟"

" کچھ خاص نہیں۔۔۔ میں تو اپنے خالہ خالو کے گھر میں الجھا ہوا تھا۔۔۔ ہے نا۔۔؟"

" چھوڑو بھی۔۔۔" رون نے کہا۔" آخر تم ڈمبلڈور کے ساتھ آئے ہو۔۔۔"

" یہ اتنا دلچسپ بھی نہیں تھا۔ وہ تو بس یہ چاہتے تھے کہ میں ایک پرانے استاد کو ریٹائرمنٹ چھوڑ کر ہوگورٹس واپس آنے کے لئے راضی کر لوں۔ انکا نام ہوریس سلگ ہارن ہے۔۔"

" اوہ۔۔اچھا۔۔۔" رون نے مایوس دکھائی دیتے ہوئے کہا۔۔۔ " ہمیں لگا تھا۔۔۔۔"

ہرمائنی نے رون کو تنبیہی نگاہوں سے گھورا۔۔ جس سے رون نے فوراً آگے کا جملہ بدل دیا۔۔

" ہمیں لگا تھا کہ ایسی ہی کوئی بات ہو گی۔۔۔"

" واقعی۔۔؟ تمہیں ایسا لگا تھا۔۔؟" ہیری نے دلچسپی سے کہا۔

" ہاں ہاں۔۔۔ ظاہر ہے کہ اب عمبرج جا چکی ہے۔۔یقیناً ہمیں شیطانی جادو سے تحفظ کے فن کے لئے نئے استاد کی ضرورت ہو گی۔۔ہے نا۔۔؟ تو۔۔اور۔۔۔وہ کیسے ہیں۔۔۔؟"

" وہ کچھ حد تک ڈولریس کی طرح ہی لگتے ہیں اور وہ سلے درن فریق کے سربراہ تھے۔" ہیری نے کہا۔" کچھ گڑبڑ ہے ہر مائنی۔۔۔؟"

ہر مائنی ہیری کو اس طرح دیکھ رہی تھی جسے کسی بھی لمحے کسی خطرے کی علامت کے نمودار ہونے کی توقع کر رہی ہو۔اس نے فوراًہی اپنے چہرے کے تاثر کو بدلتے ہوئے مسکرانے کی کوشش کی۔

" نہیں۔۔۔ کوئی مسئلہ نہیں۔۔۔ تو۔۔۔ کیا سلگ ہارن کو دیکھ کر لگ رہا تھا کہ وہ اچھے استاد ثابت ہوں گے۔۔۔؟"

" پتا نہیں۔۔۔" ہیری نے کہا۔" اب وہ عمبرج سے برے تو نہیں ہو سکتے۔۔۔؟"

"میں کسی کو جانتی ہوں جو عمبرج سے بھی بری ہے۔۔۔" دروازے کی طرف سے آواز آئی۔ رون کی چھوٹی بہن جینی کمرے میں آ رہی تھی۔وہ چڑچڑی دکھائی دے رہی تھی۔" سلام ہیری۔۔۔"

رون نے پوچھا۔۔" اب تمہیں کیا ہوا۔۔؟"

" وہی۔۔" جینی نے خود کو ہیری کے بستر پر پٹختے ہوئے کہا۔۔۔" وہ مجھے پاگل کر دے گی۔۔۔"

" اب اس نے کیا کر دیا۔۔۔؟" ہر مائنی نے ہمدردی سے پوچھا۔

" بس وہ جس انداز میں مجھ سے بات کرتی ہے۔۔۔ایسا لگتا ہے جیسے میں تین سال کی چھوٹی بچی ہوں۔۔"

" معلوم ہے مجھے۔۔۔" ہر مائنی نے اپنی آواز نیچی کرتے ہوئے کہا۔۔" وہ حد سے زیادہ خود پسند ہے۔۔"

ہیری یہ سن کر حیران تھا کہ ہرمائنی بیگم ویزلی کے بارے میں اس طرح بات کر رہی ہے۔ اسکو کوئی حیرت نہیں ہوئی جب رون نے غصہ بھرے لہجے میں کہا۔۔ " تم لوگ پانچ سیکنڈ کے لئے بھی اس کا پیچھا نہیں چھوڑ سکتی۔۔۔؟"

" واہ۔۔۔ یہ صحیح ہے۔۔ کرو اسکی حمایت۔۔" جینی بولی۔۔ " ہم جانتے ہیں کہ تمہارا بس نہیں چلتا ورنہ ہر وقت اس کے آس پاس منڈلاتے رہو۔۔۔"

رون کی امی کے بارے میں یہ بڑا عجیب بیان لگ رہا تھا۔ ہیری کو محسوس ہوا کہ شاید کوئی بات ہے جو وہ نہیں جانتا اس نے پوچھا۔۔" تم لوگ کس کی بات۔۔"

لیکن سوال پورا ہونے سے پہلے ہی اسے جواب مل گیا۔ خواب گاہ کا دروازہ پھر کھلا اور ہیری نے اتنے زور سے اپنی چادر اپنے اوپر ٹھوڑی تک کھینچ لی کہ ہرمائنی اور جینی پھسل کر بستر سے نیچے جا گریں۔

دروازے کی چوکھٹ پر ایک نوجوان لڑکی کھڑی تھی۔ اسکا حسن اتنا ہوش اڑانے والا تھا کہ اچانک کمرے میں سانس تک لینا مشکل ہو گیا تھا۔ وہ قد آور تھی اور اسکے لمبے سنہری بال تھے جن سے چاندی جیسا مدھم اجالا نکل رہا تھا۔ اس حسین منظر کو مکمل کرنے کے لئے اس نے انواع واقسام کے کھانوں سے بھرا ناشتے کا طشت اٹھایا ہوا تھا۔۔

" ایری۔۔ " اس نے بھاری آواز میں کہا۔۔" تم سے ملے کتنا عرصہ او گیا اے۔۔"

جب وہ چوکھٹ سے اسکی طرف بڑھی تو اسکے عقب میں بیگم ویزلی نمودار ہوئیں وہ تھوڑا ناراض لگ رہی تھیں۔

" اس طشت کو لانے کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ میں خود اسے لے کر آنے والی تھی۔۔۔"

"کوئی بات نئیں .. " فلیور ڈیلا کور نے کہا۔ پھر اس نے طشت ہیری کی گود میں رکھ کر اسکے دونوں گال باری باری چوم لئے۔ جس جگہ اسکے ہونٹوں نے ہیری کے گالوں کو چھوا وہاں ہیری کو حدت محسوس ہوئی۔" میں ایری سے ملنے کے لئے بے تاب تھی۔ تمئیں میری بہن گبرئیل یاد اے...؟ وہ ہمیشہ ایری پوٹر کی ای باتیں کرتی رہتی اے۔ وہ تم سے دوبارہ مل کر بوت خوش اوگی... "

" اوہ... کیا وہ بھی یہاں ہے..." ہیری نے دبی ہوئی آواز میں پوچھا۔

" نئیں نئیں .. بدھو لڑکے..." فلیور نے کھنکھناتی ہنسی میں کہا۔ " میرا مطلب اے اگلی گرمیوں میں... جب اماری... لیکن کیا تمئیں کچھ نئیں پتہ...؟"

فلیور کی بڑی بڑی نیلی آنکھیں چوڑی ہو گئیں اور اس نے بیگم ویزلی کی طرف سوالیہ نگاہوں سے دیکھا۔ جنہوں نے کہا.. " ہمیں ابھی تک اسے یہ بات بتانے کا موقعہ ہی نہیں ملا..."

فلیور ہیری کی طرف مڑی اسکے سنہری بالوں کی چادر لہراتے ہوئے بیگم ویزلی کے چہرے سے ٹکرائی۔

" میں اور بیل شادی کرنے والے ایں..."

"اوہ..." ہیری نے آہستگی سے کہا۔ اسکا دھیان اس طرف تھا کہ بیگم ویزلی ہرمائنی اور جینی ایک دوسرے سے آنکھیں چرا رہی ہیں۔" واہ.. مبارک ہو..."

فلیور نے جھک کر اسے دوبارہ چوم لیا۔

" بیل ان دنو ں بوت مصروف اے... بوت محنت کر را اے.. میں اپنی اردو سدھارنے کے لئے گرنگوٹس میں جز وقتی ملازمت کر رہی اوں۔ اس لئے وہ مجے کچھ دنوں کے لئے یاں لے آیا اے...

تا کہ پورے خاندان کو اچھی طرح سے جان سکوں۔۔ مجے یہ سن کر بوت خوشی اوئی تھی۔ کہ تم آ رئے او۔ اگر آپ کو کھانا بنانا یا مرغیاں پالنا پسند نئیں اے تو یاں کرنے کے لئے زیادہ کام نئیں۔ اچھا۔۔ اپنے ناشتے کا مزہ لو۔ ایری۔۔"

ان الفاظ کے ساتھ ہی وہ نزاکت سے مڑی اور اپنے پیچھے کمرے کا دروازہ بند کرتے ہوئے جیسے تیرتے ہوئے کمرے سے باہر چلی گئی۔

بیگم ویزلی نے عجیب سی آواز نکالی جو سننے میں " اونہہ " جیسی لگی۔۔۔

جینی دھیرے سے بولی۔۔" امی اس سے چڑتی ہیں۔۔"

" میں اس سے چڑتی نہیں ہوں۔۔۔" بیگم ویزلی چڑ کر بدبدائیں۔۔" مجھے تو بس یہ لگتا ہے کہ انہوں نے جلد بازی میں منگنی کر لی ہے۔۔۔بس اتنی سی بات ہے"

" وہ ایک دوسرے کو سال بھر سے جانتے ہیں۔۔۔" رون بولا جو عجیب طرح سے مدہوش دکھائی دے رہا تھا اور بند دروازے کو گھور رہا تھا۔

" اچھا۔۔ لیکن اتنا سا عرصہ کافی نہیں ہے۔۔۔ اسکی وجہ بھی میں جانتی ہوں ۔ ظاہر ہے اس کا سبب ***تم ۔جانتے ۔ہو۔کون*** کے لوٹنے سے پیدا ہونے والی بے یقینی کی صورتحال ہے۔ لوگوں کو لگتا ہے کہ کہیں یہ انکی زندگی کا آخری دن نہ ہو اس لئے جلد بازی میں ایسے فیصلے کر رہے ہیں جنہیں عام دنوں میں کرنے سے پہلے وہ ہزار دفعہ سوچتے ہوں گے۔ پچھلی بار بھی یہی ہوا تھا۔ جب وہ طاقتور تھا ہر طرف لوگ جلد بازی میں شادیاں کر رہے تھے۔۔۔"

" جن میں آپ اور ابو بھی شامل تھے۔۔۔؟" جینی نے چالاکی سے کہا۔

" دیکھو۔ تمہارے ابو اور میں تو بنے ہی ایک دوسرے کے لئے تھے۔ اس لئے انتظار کرنے سے کیا فائدہ ہوتا۔۔؟ " بیگم ویزلی بولیں۔۔ " جب کہ بل اور فلیور۔۔۔۔ دیکھو۔۔ دونوں میں کوئی مماثلت ہے۔۔۔؟ وہ ایک محنتی اور پر خلوص انسان ہے جب کہ وہ لڑکی۔۔۔۔۔۔"

" ایک گائے ہے۔۔" جینی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ " لیکن بل بھی اتنا پر خلوص نہیں ہے۔ آخر وہ وار کاٹنے کا کام کرتا ہے۔ اسے تھوڑی سی مہم جوئی تھوڑا سا حسن و جمال پسند ہے۔ مجھے لگتا ہے اسی وجہ سے اسے پھلورانی پسند ہے۔۔۔"

" اسے اس نام سے مت پکارا کرو جینی۔۔۔" بیگم ویزلی نے تیکھی آواز میں کہا۔ ہیری اور ہرمائنی ہنسنے لگے۔ " اچھا تو اب میں چلتی ہوں۔۔ ہیری انڈے ابھی گرم ہیں۔ انہیں جلدی کھا لو بیٹا۔۔۔"

وہ پریشان دکھائی دیتی ہوئی کمرے سے باہر چلی گئیں۔۔۔ رون ابھی بھی تھوڑا مدہوش نظر آ رہا تھا۔ وہ اس طرح اپنا سر ہلا رہا تھا جیسے کوئی کتا اپنے کانوں سے پانی نکالنے کی کوشش کر رہا ہو۔

ہیری نے پوچھا۔ " اگر وہ اسی گھر میں رہ رہی ہے تو کیا اب تک تمہیں اسکے حسن کو جھیلنے کی عادت نہیں پڑی۔۔۔؟"

" کیا گھٹیا پن ہے۔۔۔" ہرمائنی نے غصے سے کہا۔ وہ رون سے جتنا دور جا سکتی تھی پیچھے کی طرف ہٹی اور دیوار کے ساتھ جا کر ہاتھ باندھ کر ان کی طرف دیکھتے ہوئے کھڑی ہو گئی۔

جینی نے حیرت کے ساتھ رون سے پوچھا۔ " کہیں تم یہ تو نہیں چاہتے کہ وہ ہمیشہ کے لئے اس گھر میں آ جائے۔۔۔؟" جب یہ سن کر رون نے کندھے اچکائے تو جینی بولی۔۔ " میں شرط لگا کر کہتی ہوں کہ امی اسے روکنے کی پوری کوشش کریں گی۔۔۔"

ہیری نے پوچھا۔ " اور وہ یہ کیسے کریں گی۔۔؟"

" وہ ٹونکس کو رات کے کھانے پر بلانے کی کوشش کرتی رہتی ہیں۔ میرے خیال سے انہیں امید ہے کہ بل فلیور کے بجائے ٹونکس کو پسند کرنے لگے گا۔ کاش ایسا ہو جائے۔ مجھے اپنے خاندان میں ٹونکس زیادہ پسند آئے گی۔۔۔"

" ہاں جیسے ان کا یہ منصوبہ کامیاب ہو جائے گا۔۔" رون نے تمسخرانہ انداز میں کہا۔ "سنو! کوئی بھی عقل مند انسان فلیور کی موجودگی میں ٹونکس کا دیوانہ نہیں ہو سکتا۔ میرا مطلب ہے۔ کہ جب ٹونکس اپنے بال اور ناک کے ساتھ اوٹ پٹانگ حرکتیں نہیں کرتی تو وہ بھی ٹھیک ٹھاک ہی لگتی ہے لیکن۔۔۔"

" وہ پھلورانی سے لاکھ گنا زیادہ اچھی نظر آتی ہے۔۔۔" جینی نے کہا۔

" اور وہ زیادہ عقلمند بھی ہے۔۔ وہ ایک خاشر (خصوصی اہلکار برائے شیطانی روک تھام) ہے۔۔۔" کونے میں کھڑی ہرمائنی نے کہا۔

ہیری بولا " فلیور بھی بے وقوف نہیں ہے۔ اس میں اتنی قابلیت تھی تب ہی تو اس نے جادوگری کے سہ فریقی مقابلوں میں حصہ لیا تھا۔۔۔"

" تو تم بھی اس کے دیوانے ہو۔۔؟" ہرمائنی نے تلخی سے کہا۔

جینی نے طعنہ مارتے ہوئے کہا۔۔" مجھے لگتا ہے کہ جس طرح وہ تمہیں 'ایری' کہہ کر بلاتی ہے وہ تمہیں اچھا لگتا ہے۔۔۔"

" نہیں۔۔" یہ سوچتے ہوئے کہ کاش میں نے کچھ نہ کہا ہوتا۔ ہیری نے کہا۔۔" میں تو بس کہنا چاہتا تھا کہ پھلورانی۔۔۔ میرا مطلب ہے فلیور۔۔"

" میں تو خاندان میں ٹونکس کو ہی پسند کروں گی۔ کم از کم وہ خوش مزاج تو ہے۔۔۔" جینی نے کہا۔

رون بولا۔۔" ویسے کچھ دنوں سے اسکی خوشش مزاجی غائب ہو گئی ہے۔۔۔ میں اسے جب بھی دیکھتا ہوں مجھے وہ مایوس مارٹیل کی طرح دکھائی دیتی ہے۔۔۔"

" ایسی بات نہیں ہے۔۔۔" ہرمائنی نے سختی سے کہا۔۔ "وہ ابھی تک صدمے کی کیفیت میں ہے۔دیکھو میرا مطلب ہے۔۔وہ اس کا کزن تھا۔۔۔"

ہیری کادل ڈوب گیا۔وہ سیریئس کے موضوع پر آچکے تھے۔اس نے کانٹا اٹھایا اور انڈوں کو اپنے منہ میں بھرنے لگا تا کہ بات چیت میں شامل ہونے سے بچ سکے۔۔۔

" ٹونکس اور سیریئس ایک دوسرے کو ٹھیک سے جانتے بھی نہیں تھے۔۔۔" رون بولا۔ "ٹونکس کی آدھی زندگی میں تو سیریئس ازکبان میں قید تھا اور اس سے پہلے بھی ان کے خاندان آپس میں کبھی نہیں ملے۔۔۔"

" بات یہ نہیں ہے۔۔۔" ہرمائنی نے کہا۔۔ " دراصل اسے لگتا ہے کہ اسکی غلطی کی وجہ سے ہی سیریئس کی موت ہوئی ہے۔۔۔"

نہ چاہتے ہوئے بھی ہیری کے منہ سے نکل گیا۔۔۔" اسے ایسا کیوں لگتا ہے۔۔۔؟"

" دیکھو وہ بیلاٹرکس لیسٹرینج سے لڑ رہی تھی۔ہے نا۔۔۔؟ اسے ایسا لگتا ہے کہ اگر وہ اسے ختم کر دیتی تو بیلاٹرکس سیریئس کو نہیں مار پاتی۔۔۔"

رون بولا۔۔"کیا بے وقوفانہ سوچ ہے۔۔۔"

" یہ بچنے والے کا احساس شرمندگی ہے۔۔۔" ہرمائنی بولی۔" میں جانتی ہوں لیوپن نے اسے کئی بار سمجھانے کی کوشش کی ہے۔۔۔ لیکن وہ اب بھی بہت دُکھی ہے۔دراصل اب تو اس کو اپنی بھیس بدل صلاحیت پر بھی قابو نہیں رہا ہے۔۔۔"

" کس پر۔۔۔؟"

" وہ اپنا حلیہ اس طرح نہیں بدل پا رہی جس طرح پہلے بدلا کرتی تھی۔۔۔" ہر مائنی نے وضاحت کی۔" مجھے لگتا ہے صدمے کی وجہ سے اسکی طاقت کم ہو گئی ہو گی۔۔۔"

ہیری نے کہا۔" مجھے نہیں پتہ تھا کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔۔۔"

" میں بھی نہیں جانتی تھی۔۔۔" ہر مائنی بولی۔" لیکن لگتا ہے اگر کوئی سچ مچ دُکھی ہو تو۔۔۔۔"

دروازہ دوبارہ کھلا اور بیگم ویزلی کا چہرہ نمودار ہوا۔

" جینی۔۔۔" انہوں نے مدھم آواز میں کہا۔" نیچے آ کر دوپہر کا کھانا بنانے میں میری مدد کرو۔۔۔"

" میں ان لوگوں سے بات کر رہی ہوں۔۔۔" جینی نے طیش میں آتے ہوئے کہا۔

" فوراً آؤ۔۔۔" یہ بول کر بیگم ویزلی واپس چلی گئیں۔۔۔

جینی نے چڑ کر کہا۔"وہ مجھے وہاں صرف اس لئے بلا رہی ہیں تاکہ انہیں پھلو رانی کے ساتھ اکیلے نہ رہنا پڑے۔۔" اس نے فلیور کی نقل اتارتے ہوئے اپنے لمبے لال بال لہرائے اور اپنی بانہیں کسی رقاصہ کی طرح پھیلا کر کمرے میں پھدکتے ہوئے چلنے لگی۔۔۔

جاتے جاتے اس نے کہا۔" تم لوگ بھی جلدی سے نیچے آ جانا۔۔۔"

ہیری نے ان لمحوں کی خاموشی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے تھوڑا ناشتہ کر لیا۔ ہر مائنی فریڈ اور جارج کے صندوقوں میں جھانک رہی تھی۔ ساتھ ہی بیچ بیچ میں وہ کنکھیوں سے ہیری کی طرف دیکھے جا رہی تھی۔ رون ہیری کے لئے آیا ہوا ٹوسٹ کھا رہا تھا۔ لیکن اب بھی وہ خوابیدہ انداز میں دروازے کی طرف دیکھ رہا تھا۔

اچانک ہرمائنی نے پوچھا۔" یہ کیا ہے۔۔؟ "اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹی دوربین نما چیز تھی۔

" پتہ نہیں۔۔۔" رون نے کہا۔" لیکن اگر فریڈ اور جارج اسے یہاں چھوڑ گئے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ یہ ابھی مزاحیہ دکان کے لئے پوری طرح تیار نہیں ہے۔ تو ذرا سنبھل کر رہنا۔"

" تمہاری امی بتا رہی تھیں کہ دکان اچھی چل رہی ہے۔۔۔" ہیری نے کہا۔" ان کے مطابق فریڈ اور جارج میں بہترین کاروباری سوجھ بوجھ ہے۔۔۔"

" یہ تو کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔" رون نے کہا۔" وہ لوگ اشرفیوں میں کھیل رہے ہیں۔ میں تو ان کی دکان دیکھنے کے لئے بے تاب ہوں۔ ہم لوگ ابھی تک جادوئی بازار گلی میں نہیں گئے ہیں۔ کیوں کہ امی کے خیال میں حفاظت کے پیش نظر ابو کو بھی ہمارے ساتھ چلنا ہوگا مگر وہ تو آج کل نہایت مصروف ہیں ۔ خیر دکان کے بارے میں اچھی باتیں ہی سننے کو مل رہی ہیں۔۔۔"

" اور پرسی۔۔۔؟" ہیری نے پوچھا۔ ویزلی بھائیوں میں پرسی کا نمبر تیسرا تھا۔ جو باقی خاندان سے الگ ہو چکا تھا۔" کیا اب وہ تمہارے امی ابو سے بات چیت کرتا ہے۔۔۔؟"

" نہیں۔۔۔" رون بولا۔

" لیکن اب تو اسے بھی معلوم ہے کہ تمہارے ابو والڈیمورٹ کی واپسی کے بارے میں صحیح کہہ رہے تھے۔۔۔"

" ڈمبلڈور کا کہنا ہے کہ لوگ دوسروں کی صحیح بات کے بجائے انکی غلط باتوں کو زیادہ آسانی سے معاف کر دیتے ہیں۔۔" ہرمائنی نے کہا۔ " رون! میں نے انہیں تمہاری امی سے یہ کہتے سنا تھا۔۔۔"

رون بولا۔۔" صرف ڈمبلڈور ہی اس طرح کی عجیب بات کر سکتے ہیں۔۔۔"

ہیری نے کہا۔۔۔" وہ اس سال مجھے الگ سے تعلیم دینے والے ہیں۔۔۔"

رون کا ٹوسٹ اس کے حلق میں اٹک گیا اور ہرمائنی نے گہری سانس کھینچی۔۔۔

رون نے پوچھا۔۔" تم نے ابھی تک ہمیں بتایا کیوں نہیں۔۔۔؟"

" مجھے ابھی ابھی تو یاد آیا ہے۔۔۔" ہیری نے سچائی بیان کی۔ " انہوں نے کل رات ہی تمہارے اڑن جھاڑوں کے چھپڑ میں مجھے بتایا ہے۔۔۔"

" قسم سے یار۔۔۔ ڈمبلڈور کے ساتھ الگ سے پڑھائی۔۔۔" رون نے متاثر نظر آتے ہوئے کہا۔ "ویسے وہ ایسا کیوں کرنا چاہتے۔۔۔۔"

اسکی آواز بتدریج دھیمی پڑ گئی۔ ہیری نے دیکھا کہ ان الفاظ کے ساتھ ہی رون اور ہرمائنی نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ ہیری نے اپنا کانٹا چھری نیچے رکھ دیے۔ باوجود اس کے کہ وہ آرام سے بستر پر بیٹھا ہوا تھا اس کے دل کی دھڑکن تیز ہو گئی تھی۔ ڈمبلڈور نے کہا تھا کہ اسے ایسا ہی کرنا چاہئے۔۔ تو پھر ابھی کیوں نہیں۔۔۔؟ اس نے اپنی آنکھیں کانٹے پر جمالیں جو اسکی گود میں سورج کی روشنی پڑنے سے چمک رہا تھا۔ وہ بولا۔۔" ویسے مجھے یقینی طور پر تو نہیں پتہ کہ وہ مجھے الگ سے کیوں پڑھانا چاہتے ہیں مگر شاید اس کا تعلق اس پیشن گوئی سے ہے۔۔۔"

رون اور ہرمائنی میں سے کوئی بھی ایک لفظ نہ بولا۔۔ ہیری کو لگا کہ وہ دونوں سکتے میں آ گئے ہیں۔۔ بظاہر اپنے کانٹے سے باتیں کرتے ہوئے ہیری مزید بولا۔۔۔ " وہی پیشن گوئی جو وہ لوگ وزارت میں چرانے کی کوشش کر رہے تھے۔۔۔۔"

ہرمائنی نے تیزی سے کہا۔۔" لیکن کوئی نہیں جانتا کہ اس میں کیا تھا۔۔ وہ تو چکنا چور ہو گئی تھی۔۔۔"

" لیکن روزنامہ جادوگر والے تو کہہ رہے۔۔۔" رون نے کہنا شروع کیا لیکن ہرمائنی نے کہا۔۔" ششش چپ۔۔۔"

" روزنامہ جادوگر صحیح اندازے لگا رہا ہے۔۔۔" بہت حوصلہ کرتے ہوئے ہیری نے ان دونوں کی طرف دیکھا۔ ہرمائنی ڈری ہوئی لگ رہی تھی جب کہ رون کے چہرے پر حیرت تھی۔ " ٹوٹنے والا کانچ کا گولہ پیشن گوئی کا اکلوتا ریکارڈ نہیں تھا۔ میں ڈمبلڈور کے دفتر میں پوری پیشن گوئی سن چکا ہوں۔ پیشن گوئی انہی کے سامنے کی گئی تھی اس لئے وہ مجھے حرف بہ حرف بتا سکے۔ اس پیشن گوئی کے مطابق۔۔" ہیری نے گہری سانس لی۔۔" مجھے ہی والڈیمورٹ کو ختم کرنا ہوگا۔۔ اس بات کہ ' جب تک ایک زندہ ہے تب تک دوسرا زندہ نہیں رہ سکتا۔۔' کا حقیقی مطلب یہی ہو سکتا ہے۔۔۔"

لمحے بھر کو وہ تینوں خاموشی سے ایک دوسرے کو دیکھتے رہے۔ پھر ایک زوردار دھماکے کی آواز کے ساتھ ہرمائنی کالے دھویں کے بادل کے پیچھے اوجھل ہو گئی۔

" ہرمائنی۔۔۔"ہیری اور رون چلائے۔۔۔ ناشتے کا طشت دھڑام سے فرش پر جا گرا۔

ہرمائنی کھانستی ہوئی دھویں سے باہر نمودار ہوئی۔ اسکے ہاتھ میں دوربین تھی اور اسکی ایک آنکھ جامنی کالی رنگت کی ہو گئی تھی۔

اس نے کہا۔۔ " میں نے صرف اسکو دبوچا تھا۔۔اور اس نے۔۔۔ اس نے مجھے مکا دے مارا۔۔۔"

انہوں نے دیکھا کہ دوربین کے سرے پر اسپرنگ سے چپکا ہوا ایک چھوٹا مکا جھول رہا تھا۔

" پریشان مت ہو۔۔۔" رون نے کہا۔ صاف ظاہر تھا کہ وہ اپنی ہنسی دبانے کی کوشش کر رہا ہے۔۔"امی تمہیں ٹھیک کر دیں گی وہ اس طرح کی چھوٹی چوٹوں سے نپٹنے کی ماہر ہیں۔۔"

" اوہ۔۔ کوئی بات نہیں۔۔ چھوڑو اسے۔۔" ہرمائنی نے جلدی سے کہا۔۔ " ہیری۔۔ ارے یار۔۔"

وہ ایک بار پھر ہیری کے پلنگ کے کونے پر بیٹھ گئی۔۔

" جب ہم وزارت سے واپس لوٹے تھے تو ہم نے بہت سوچا۔۔۔ ظاہر ہے ہم سید ھا تم سے تو کچھ نہیں کہنا چاہتے تھے مگر لوسئیس نے پیشن گوئی کے بارے میں جو کچھ کہا تھا۔۔۔ تو ہمیں لگا کہ یقیناً ایسی ہی کوئی بات ہو گی۔۔ اوہ ہیری۔۔۔" وہ ہیری کی طرف ٹکٹکی باندھے دیکھ رہی تھی۔۔ " کیا تمہیں ڈر لگ رہا ہے۔۔۔؟"

" اتنا نہیں لگ رہا جتنا پہلے لگا تھا۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔ " جب میں نے یہ پہلی بار سنا تو میں خوفزدہ تھا۔۔ مگر اب۔۔۔اب ایسا لگتا ہے کہ جیسے مجھے ہمیشہ سے ہی معلوم تھا کہ آخر مجھے ہی اس کا سامنا کرنا ہو گا۔۔۔"

" جب ہم نے سنا کہ ڈمبلڈور خود تمہیں لینے جا رہے ہیں تو ہم نے سوچا کہ یقیناً وہ تمہیں پیشن گوئی کے بارے میں کچھ بتانا یا دکھانا چاہتے ہوں گے۔ " رون نے جوشیلے انداز سے کہا۔ " ایک طرح سے ہم صحیح سوچ رہے تھے۔ ہے نا۔۔؟ اگر انہیں لگتا کہ تم کامیاب نہیں ہو سکتے تو وہ تم

کو الگ سے پڑھانے کی بات نہ کرتے۔ وقت ضائع کرنا بیکار ہوتا۔ شاید انہیں یقین ہے کہ تمہارے پاس کامیابی کا موقع ضرور ہے۔۔"

" یہ سچ ہے۔۔۔" ہرمائنی بولی۔ " میں اب یہ سوچ رہی ہوں کہ جانے وہ تمہیں کیا کچھ سکھائیں گے۔۔۔؟ یقیناً اونچے پائے کا حفاظتی جادو۔۔۔ یا شاید طاقتور الٹ وار۔۔ بددعا سے حفاظت کا منتر۔۔۔"

مگر ہیری کو یہ سب سنائی ہی نہیں دے رہا تھا۔۔۔ اسکو گرمی کا فرحت بخش احساس ہو رہا تھا جسکا دھوپ سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ اسکے سینے میں لگی پھانس اب نکل چکی تھی۔ وہ جانتا تھا کہ رون اور ہرمائنی بہت صدمے میں ہیں۔ وہ اپنے جذبات کا کھل کر اظہار نہیں کر رہے۔ لیکن اتنا ہی کافی تھا کہ وہ اب بھی اسکے ساتھ تھے۔ اس سے تسلی کے دو بول بول رہے تھے اور اس سے اس طرح کترا نہیں رہے تھے جیسے وہ اچھوت یا خطرناک ہو۔ اس دلفریب احساس کو وہ لفظوں میں بیان نہیں کر سکتا تھا۔

"۔۔۔ یعنی عام طور پر بچاؤ کا جادو۔۔" ہرمائنی نے بات پوری کی۔ " کم از کم تمہیں اتنا تو معلوم ہے کہ اس سال تم رون اور مجھ سے ایک مضمون زیادہ پڑھ رہے ہوگے۔ اللہ جانے ہمارے **ع۔ج۔م** کے نتائج کب آئیں گے۔۔۔"

رون نے کہا۔۔" اب زیادہ دور نہیں۔۔ایک مہینہ تو گزر چکا ہے۔۔۔"

"ارے ٹھہرو۔۔۔" ہیری کو پچھلی رات کی گفتگو کا ایک اور حصہ یاد آگیا۔۔ " میرے خیال سے ڈمبلڈور نے کہا تھا کہ ہمارے **ع۔ج۔م** کے نتائج آج آ رہے ہیں۔۔۔"

"آج۔۔۔؟" ہرمائنی چلائی۔ " آج۔۔؟ لیکن۔۔۔ لیکن تم نے بتایا کیوں نہیں ۔۔۔؟ یا اللہ۔۔۔ تمہیں بتانا چاہیے تھا۔۔۔"

وہ اچھل کر اپنے پیروں پر کھڑی ہو گئی۔

" میں دیکھنے جا رہی ہوں کہ الو آئے ہیں یا نہیں۔۔۔"

دس منٹ بعد ہیری پورے کپڑے پہن کر ناشتے کا خالی طشت لے کر نیچے پہنچا تو اس نے دیکھا کہ ہرمائنی باورچی خانہ کی میز پر بہت پریشان بیٹھی تھی۔ جبکہ بیگم ویزلی اسکے پانڈے جیسے نظر آتے چہرے کو صحیح حالت میں بحال کرنے کی کوشش کر رہی تھیں۔

" یہ ہٹ ہی نہیں رہا۔۔" بیگم ویزلی نے پریشانی کے عالم میں کہا۔ وہ اپنی چھڑی لے کر ہرمائنی کے چہرے پر جھکی ہوئی تھیں۔ اور دوسرے ہاتھ میں انہوں نے '**مرہم کاری سہولت**' نامی کتاب تھامی ہوئی تھی۔ جس میں '**چوٹ گھاؤ اور نشان**' کا مضمون کھلا ہوا تھا۔

" یہ تو ہمیشہ کام کرتا ہے۔ سمجھ نہیں آرہا آج کیا ہوا۔۔"

جینی بولی۔۔" یہ تو فریڈ اور جارج کا مذاق لگتا ہے۔۔۔ انہوں نے پورا بندوبست کیا ہو گا کہ یہ آسانی سے نہ ہٹے۔۔۔"

" لیکن اسکو ٹھیک کرنا ہو گا۔۔" ہرمائنی چیخی۔۔۔ " میں اس منہ کو لے کر ہمیشہ نہیں گھوم سکتی۔۔"

" تم ہمیشہ ایسی نہیں رہو گی بیٹی۔۔۔ پریشان مت ہو۔۔۔ ہم اسکا علاج ڈھونڈ لیں گے" بیگم ویزلی نے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

فلیور نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔ " *بیل نے موجھے بتایا تا کہ فریڈ اور جارج بوت مذاقیہ ایں۔۔۔*"

" ہاں ہاں۔۔۔ میں تو اپنی ہنسی روک ہی نہیں پا رہی۔۔۔۔" ہرمائنی نے طنزیہ انداز میں کہا۔

وہ اچھل کر کھڑی ہوئی اور اپنی انگلیاں مروڑتے ہوئے پورے باورچی خانے میں چاروں طرف گھومنے لگی۔۔۔

" ویزلی آنٹی۔۔آپ کو پورا یقین ہے کہ آج صبح کوئی الو نہیں آیا ہے۔۔۔؟"

" ہاں بیٹا۔۔۔مجھے پتہ چل جاتا۔۔" بیگم ویزلی نے دھیرے سے کہا۔" ابھی تو نو ہی بجے ہیں ابھی بھی کافی وقت پڑا ہے۔۔۔"

" میں جانتی ہوں کہ مجھ سے قدیم زبانوں کے پرچے میں کافی گڑبڑ ہوئی ہے۔۔" ہرمائنی غصے میں بڑبڑائی۔" پکا۔۔ایک نہ ایک ترجمہ تو ضرور غلط کر دیا ہے میں نے۔۔اور شیطانی جادو سے تحفظ کا عملی امتحان بھی کچھ خاص نہیں ہوا تھا۔ اس وقت تو مجھے لگا تھا کہ تبدیلیِ ہیئت کا پرچہ کافی اچھا ہوا ہے مگر آج سوچتی ہوں تو۔۔۔۔"

" ہرمائنی۔۔۔چپ کر جاؤ۔۔ صرف تم ہی گھبراہٹ کا شکار نہیں ہو۔۔۔" رون چلایا۔۔ " اور جب تمہیں گیارہ 'غیر معمولی' ع۔ج۔م مل جائیں گے تو۔۔۔۔"

" نہیں۔۔۔ نہیں۔۔۔ نہیں۔۔۔۔" ہرمائنی آپے سے باہر ہوتی ہاتھ لہراتے ہوئے بولی۔ " میں جانتی ہوں میں تمام مضامین میں فیل ہو جاؤں گی۔۔۔"

"اگر ہم فیل ہو گئے تو کیا ہو گا۔۔؟" ہیری نے کمرے میں موجود لوگوں سے پوچھا۔ لیکن اس بار بھی جواب ہرمائنی ہی نے دیا۔۔

" ہمیں اپنے اپنے فریق کے سربراہوں سے اپنے میرا انتخابات پر تبادلہ خیال کرنا پڑے گا۔۔۔پچھلے سال کے اختتام پر میں نے پروفیسر میک گونیگل سے پوچھا تھا۔۔۔"

ہیری کے پیٹ میں مروڑ اٹھے۔اس نے سوچا کہ کاش کم ناشتہ کیا ہوتا۔۔۔

فلیور نے فخر سے کہا۔۔ " بوکس بیتون میں ۔۔ امارے آں الگ طریقه سے کام اوتا اے۔۔۔ میرے خیال سے یاں سے بی بہتر۔۔۔ ام پانچ نئیں بلکه چھے سال کی تیاری کے بعد امتحان دیتے ایں۔۔ اور اس کے بعد۔۔۔۔۔"

فلیور کی آواز ایک چیخ سے دب گئی۔۔۔ ہرمائنی باورچی خانے کی کھڑکی کے پار اشارہ کر رہی تھی۔ تین کالے نقطے آسمان میں صاف دکھائی دے رہے تھے۔ جو لگاتار بڑے ہوتے جا رہے تھے۔

" وہ ضرور الو ہی ہیں۔۔۔" رون بھرائی ہوئی آواز میں بولا اور کھڑکی پر ہرمائنی کے پاس جانے کے لئے اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

" اور وہ تین ہیں۔۔۔" ہیری نے کہا اور ہرمائنی کے دوسری طرف پہنچ گیا۔۔۔

" ہم میں سے ہر ایک کے لئے ایک۔۔۔۔" ہرمائنی نے دہشت بھری دھیمی آواز میں کہا۔ "ارے نہیں۔۔۔۔ارے نہیں۔۔۔۔ارے نہیں۔۔۔۔"

اس نے رون اور ہیری کی کہنیاں کس کر پکڑ لیں۔۔۔

الو سیدھا گھر کی طرف اڑ رہے تھے۔ وہ تین چنے منے الو تھے اور جب وہ گھر کی طرف آنے والے راستے پر تھوڑا نیچے آئے تو صاف نظر آنے لگا کہ ہر ایک نے ایک بڑا چوکور لفافہ اٹھایا ہوا ہے۔۔۔۔

" ارے نہیں۔۔۔۔" ہرمائنی پھر چیخی۔۔۔

بیگم ویزلی جیسے تیسے کر کے انکے پاس سے نکلیں اور انہوں نے باورچی خانے کی کھڑکی کھول دی۔ ایک۔۔۔ دو۔۔۔۔ تین۔۔۔ الو اس میں سے اڑتے ہوئے آئے اور میز پر اتر گئے۔۔۔ ان تینوں نے اپنے سیدھے پنجے آگے بڑھا دیئے۔۔

ہیری آگے بڑھا۔ اسکے نام آیا خط بیچ والے الو کے پیر میں بندھا ہوا تھا۔ اس نے کانپتی انگلیوں سے اسے کھولا۔ اس کے الٹے ہاتھ پر رون اپنا نتیجہ نکالنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اور اپنے نام کا خط الو کے پاؤں سے کھولتے ہوئے ہرمائنی کے ہاتھ تو اتنی زور سے کانپ رہے تھے کہ الو بھی زور زور سے ہل رہا تھا۔

باورچی خانے میں سب خاموش کھڑے تھے۔ آخرکار ہیری اپنا لفافہ الگ کرنے میں کامیاب ہوگیا۔ اس نے جلدی سے اسے پھاڑا اور اندر تہہ کیا ہوا کاغذ باہر نکالا۔۔۔

## عمومی جادوگر نصابی مرحلے کے نتائج

| کامیابی کے معیار | ناکامی کے معیار |
|---|---|
| غیر معمولی (O) | کمزور (P) |
| توقع سے بلند (E) | قابل رحم (D) |
| قابل قبول (A) | بھدا (T) |

### ---ہیری جیمز پوٹر---

| | |
|---|---|
| فلکیات | A |
| جادوئی مخلوق کی دیکھ بھال | E |
| سحر | E |
| شیطانی جادو سے تحفظ کا فن | O |
| علمِ جوتش | P |
| جادوئی جڑی بوٹی فن | E |
| جادوئی تاریخ | D |
| جادوئی محلولات | E |
| تبدیلِ ہیئت | E |

ہیری نے پورا صفحہ کئی بار پڑھا۔ ہر دفعہ پڑھنے کے ساتھ اسکی سانس کی رفتار معمول کے مطابق ہوتی گئی۔ یہ تو کافی بہتر تھا۔ اسکو ہمیشہ سے معلوم تھا کہ علم جوتش میں تو وہ فیل ہی ہوگا۔ اور جادوئی تاریخ کا مضمون پاس کرنے کا تو سوال ہی نہیں اٹھتا کیوں کہ وہ بیچ امتحان بے ہوش ہو کر گر پڑا تھا۔ مگر ان کے علاوہ تمام مضامین میں وہ کامیاب ہو گیا تھا۔ اس نے اپنے حاصل نتائج پر انگلی دوڑائی۔ تبدیلی ہیئت اور جادوئی جڑی بوٹیوں کے فن میں اس کی کارکردگی بہترین تھی۔ یہاں تک کہ جادوئی محلولات کے مضمون میں بھی اسکو **'توقع سے بلند'** نتیجہ ملا تھا۔ اور سب سے بڑھ کر شیطانی جادو سے تحفظ کے فن میں **'غیر معمولی'** نتیجہ۔۔۔

اس نے ارد گرد دیکھا۔ ہرمائنی اس سے پیٹھ کر کے کھڑی تھی اور اس کا سر جھکا ہوا تھا۔ مگر رون مسرور نظر آ رہا تھا۔

" صرف علم جوتش اور جادوئی تاریخ میں فیل ہوا ہوں۔۔ اور انکی پرواہ کس کو ہے۔۔۔؟" اس نے ہیری سے خوشی سے کہا۔ " لاؤ اب ایک دوسرے کا نتیجہ دیکھیں۔۔۔"

ہیری نے رون کا نتیجہ دیکھا۔۔۔ اسے کسی بھی مضمون میں **غیر معمولی** نہیں ملا تھا۔

" جانتا تھا کہ شیطانی جادو سے تحفظ کے فن میں تم اول نمبر پر رہو گے۔۔" رون نے ہیری کے کندھے پر مکہ مارتے ہوئے کہا۔۔۔" ہم کافی اچھا نتیجہ لائے ہیں۔۔۔ ہے نا۔۔؟"

" بہت خوب۔۔۔" بیگم ویزلی نے فخر سے کہا اور پیار سے ہاتھ پھیرتے ہوئے رون کے بال بکھیر دیئے۔ " سات **ع۔ج۔م** ۔۔۔ فریڈ اور جارج نے مل کر بھی اتنے حاصل نہیں کیے تھے۔۔۔"

" ہرمائنی۔۔۔؟" جینی نے کہا۔ کیوں کہ ہرمائنی ابھی تک مڑی نہیں تھی۔ " تمہارا نتیجہ کیسا رہا۔۔۔؟"

" میں۔۔۔ برا نہیں ہے۔۔۔۔" ہرمائنی دھیمی آواز میں بولی۔۔

" ارے چھوڑو بھی۔۔۔" رون نے اسکے پاس جا کر اسکے ہاتھ سے نتیجہ چھینتے ہوئے کہا۔ "ہمم۔۔۔ دس ' ***غیر معمولی*** ' اور ایک ' ***توقع سے بلند*** ' شیطانی جادو سے تحفظ کے فن میں۔۔۔۔ " اس نے اس کی طرف دلچسپی اور الجھن کے ملے جلے انداز میں دیکھا۔۔۔ " سچ تو یہ ہے کہ اس نتیجے کے بعد بھی تمہیں مایوسی ہوئی ہے۔۔۔۔ ہے نا۔۔۔"

ہرمائنی نے انکار میں سر ہلایا مگر ہیری ہنسنے لگا۔۔۔۔

" اچھا تو اب ہم ***ا۔ش۔ج۔ج*** کے طالب علم ہیں۔۔۔" رون مسکرایا۔۔ " امی ! اور کباب ہیں کیا۔۔۔؟"

ہیری نے اپنے امتحانی نتائج کی طرف دوبارہ دیکھا۔ وہ اتنے ہی اچھے تھے جتنا وہ امید کر سکتا تھا۔ اسے بس ایک افسوس ہو رہا تھا۔ یہ اسکے خاشر (خصوصی اہلکار برائے شیطانی روک تھام) بننے کی خواہش کا اختتام تھا۔ اسے جادوئی محلولات میں '***غیر معمولی***' نہیں مل سکا تھا۔ وہ ہمیشہ سے جانتا تھا کہ وہ ایسا نہیں کر پائے گا۔ لیکن پھر بھی اسے اپنے پیٹ میں کھلبلی کا احساس ہوا جب اس نے جادوئی محلولات کے نتیجے کے سامنے چھوٹا سا کالا E لکھا دیکھا۔

دراصل یہ بہت عجیب بات تھی کہ خاشر (خصوصی اہلکار برائے شیطانی روک تھام) کا بھیس بدلے ایک مردار خور نے ہیری کو پہلی بار یہ احساس دلایا تھا کہ وہ ایک اچھا خاشر (خصوصی اہلکار برائے شیطانی روک تھام) بن سکتا ہے۔ لیکن پھر بھی نہ جانے کیوں یہ خیال اس پر حاوی ہو گیا تھا اور وہ دراصل کسی اور عملی طرز زندگی کے بارے میں سوچتا بھی نہیں تھا۔

ایک طرح سے یہی اس کا مستقبل تھا کیوں کہ ابھی پچھلے ہی دنوں تو اس نے اسی سے وابستہ پیشن گوئی سنی تھی۔۔۔ "۔۔ایک زندہ رہا تو دوسرا نہیں بچے گا۔۔"

خود زندہ رہنے اور اس پیشن گوئی کی کسوٹی پر پورا اترنے میں وہ تب ہی کامیاب ہو سکتا تھا۔ جب وہ والڈیمورٹ کو ڈھونڈنے اور مارنے کی کوششوں میں مصروف باصلاحیت خناشر (خصوصی اہلکار برائے شیطانی روک تھام) کے کسی گروہ میں شمولیت اختیار کرے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

# چھٹا باب

## ڈریکو کی مہم

اگلے کچھ ہفتے ہیری **برو** کے باغیچے کی چار دیواری کے اندر ہی رہا۔۔ زیادہ تر دن اس نے ویزلی خاندان کے پھلوں کے باغ میں کوئیڈچ کھیلتے ہوئے گزارے۔(وہ اور ہرمائنی بمقابلہ رون اور جینی۔۔۔ ہرمائنی جتنی گھٹیا کھلاڑی تھی جینی اتنی ہی بہترین۔۔۔اس طرح دونوں اطراف کا پلہ برابر ہو ہی جاتا تھا) اور اسکی شامیں بیگم ویزلی کے بنائے ہوئے لذیز پکوانوں سے لطف اندوز ہوتے ہوئے گزریں۔

یہ چھٹیاں بہت پرسکون اور لاجواب ہوتیں اگر آئے دن روزنامہ جادوگر میں لوگوں کے غائب ہونے اور عجیب حادثات کی خبریں شائع نہ ہو رہی ہوتیں۔یہاں تک کہ اب تو روزانہ کی بنیاد پر اموات کی خبریں بھی شائع ہو رہی تھیں۔ اکثر اوقات ویزلی صاحب اور بل اخبار میں شائع ہونے سے پہلے ہی بہت سی خبریں گھر میں سنا دیتے تھے۔ اس وقت تو بیگم ویزلی کو سخت برا لگا۔جب ہیری کی سولہویں سالگرہ کی تقریب میں ریمس لیوپن نے کچھ بری خبریں سنا کر دعوت کا سارا مزہ کرکرا کر دیا۔۔لیوپن کمزور اور سوگوار دِکھائی دے رہے تھے۔ان کے بھورے بالوں میں اب

کہیں کہیں سفیدی جھلک رہی تھی۔ اور انکے کپڑے بھی پہلے سے زیادہ ادھڑے ہوئے اور پیوند زدہ لگ رہے تھے۔

جیسے ہی بیگم ویزلی نے ان کی طرف سالگرہ کے کیک کا ایک بڑا ٹکڑا بڑھایا۔ وہ بولے۔۔۔۔

"عفریتوں نے مزید کچھ حملے کیے ہیں ۔۔۔ اور شمال کی طرف ایک جھونپڑے میں ایگور کارکروف کی لاش ملی ہے۔۔۔ اس کے اوپر موت کا نشان منڈلا رہا تھا۔ سچ کہوں تو مجھے تو حیرت ہے کہ مردار خوروں سے رابطہ توڑنے کے بعد وہ ایک سال بھی کس طرح زندہ بچ گیا۔ جہاں تک مجھے یاد ہے۔۔۔ سیریس کا بھائی ریگیولس تو بس کچھ دن ہی اپنی جان بچا پایا تھا۔۔۔"

بیگم ویزلی نے تیوریاں چڑھاتے ہوئے کہا۔۔۔ " ہمم۔۔ صحیح۔۔۔۔ ویسے شاید ہمیں کسی اور بارے میں بات کرنی چاہیے۔۔۔۔"

" ریمس کیا تم نے فلورئین فورٹیسکیو کے بارے میں سنا۔۔۔؟" بل نے پوچھا جسکو فلیور نے وائن میں تقریباً نہا ہی ڈالا تھا۔۔۔" وہی جو۔۔۔۔۔"

"جادوئی بازار میں آئس کریم بیچتا تھا۔۔۔؟" ہیری بیچ میں ہی بول پڑا۔۔۔ یہ سن کر ہی اسکا دل بیٹھ گیا تھا۔۔۔ " وہ مجھے اکثر مفت آئس کریم دیتا تھا۔۔۔ اسکے ساتھ کیا ہوا۔۔؟"

" اسکی دکان دیکھ کر تو ایسا لگتا ہے جیسے اسے زبردستی گھسیٹ کر لے جایا گیا ہو۔۔۔"

"کیوں۔۔۔؟" رون نے پوچھا۔۔ بیگم ویزلی اب بل کو چبھتی ہوئی نظروں سے گھور رہی تھیں۔۔۔

" خدا بہتر جانتا ہے۔۔۔ اس کی کسی نہ کسی بات نے ان لوگوں کو مشتعل کر دیا ہوگا۔۔ ویسے فلورئین اچھا بندہ تھا۔۔۔"

ویزلی صاحب بولے۔۔۔ " جادو گر بازار گلی کی بات نکل ہی گئی ہے تو لگتا ہے کہ آلیوینڈر بھی نہیں رہا۔۔۔"

" چھڑی بیچنے والا۔۔۔؟" جینی نے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔

" ہاں وہی۔۔۔ دکان خالی پڑی ہوئی ہے۔۔۔ کسی طرح کی کشمکش کا کوئی سراغ نہیں ملا۔۔ کوئی نہیں جانتا کہ وہ خود دکان چھوڑ گیا یا اسے اغواہ کر لیا گیا ہے۔۔۔۔"

" تو اب لوگ چھڑیاں کہاں سے خریدیں گے۔۔۔؟"

لیوپن بولے۔۔۔ " انہیں دوسرے چھڑی بنانے والوں سے کام چلانا پڑے گا۔۔۔ لیکن آلیوینڈر سب سے بہترین تھا۔۔ اگر دوسرے گروہ نے اس پر قابو کر لیا ہے تو یہ ہمارے لئے کافی پریشانی کی بات ہو گی۔۔۔۔"

اس افسردگی سے پُر سالگرہ کی دعوت کے اگلے ہی روز ہوگورٹس سے ان کے خطوط اور کتابوں کی فہرست آ گئیں۔۔ ہیری کے خط میں ایک حیران کن خبر بھی تھی۔۔۔ اسے کوئیڈچ ٹیم کا کپتان بنا دیا گیا تھا۔۔۔

ہرمائنی خوشی سے چلائی۔۔۔" اس سے تمہیں مانیٹروں کے برابر کا درجہ مل گیا ہے۔۔۔ تم اب ہمارے لئے مخصوص غسلخانہ اور دیگر سہولیات کا استعمال کر سکتے ہو۔۔۔۔"

" واہ۔۔۔ مجھے یاد ہے۔۔۔ چارلی بھی ایسا ہی بیج پہنتا تھا۔۔۔۔۔" رون نے بیج کا معائنہ کرتے ہوئے مسکرا کر کہا۔۔۔ " ہیری یہ تو بہت اچھی بات ہے۔۔۔ اب تم کپتان بن گئے ہو تو تم مجھے اپنی ٹیم میں لے سکتے ہو۔۔۔ہاہاہاہاہا۔۔۔۔"

" دیکھو۔۔۔ مجھے لگتا ہے کہ ان فہرستوں کے موصول ہو جانے کے بعد اب ہمیں جلد از جلد جادو گر بازار گلی کا چکر لگانا پڑے گا۔۔۔ بیگم ویزلی نے رون کی کتابوں کی فہرست پر نظر

دوڑاتے ہوئے آہ بھری۔۔" ہم اس اتوار کو چلیں گے۔ بشرطیکہ تمہارے ابو کو اس دن بھی کام پر نہ جانا ہو۔۔ان کے بنا میں تو کہیں نہیں جانے والی۔۔"

رون نے ہنستے ہوئے کہا۔۔ " امی۔۔ کیا آپ کو سچ میں ایسا لگتا ہے کہ ***تم-جانتے-ہو-کون*** فلوریش اور بلوٹ کی دکان میں کتابوں کی الماری کے پیچھے چھپا کھڑا ہوگا۔۔؟"

بیگم ویزلی نے فوراً طیش میں آکر پوچھا۔۔" فورٹیسکیو اور آلیوینڈر تو چھٹیاں منانے گئے ہیں نا۔۔؟ اگر تمہیں حفاظتی اقدامات کھیل تماشہ لگتے ہیں تو تم شوق سے گھر میں رک سکتے ہو۔ تمہارا سامان میں خود لے آؤں گی۔۔۔"

رون جلدی سے بولا۔۔ " نہیں نہیں۔۔ میں ساتھ چلوں گا۔۔ مجھے فریڈ اور جارج کی دکان دیکھنی ہے۔۔"

" تو اپنی زبان کو لگام ڈالنا سیکھو لڑکے۔۔ اس سے پہلے کہ میں یہ سوچوں کہ ہمارے ساتھ جانے کے لئے تم ابھی بہت چھوٹے ہو۔۔۔" بیگم ویزلی نے غصہ سے کہا اور اپنی گھڑی (جس کے نوکے نوکانٹے ***جان کا خطرہ*** کی طرف اشارہ کر رہے تھے) اٹھا کر دھلے ہوئے تولیوں کے ڈھیر کے اوپر رکھ لی۔" اور اگر تم نہیں سدھرے تو ہوگورٹس بھی نہیں جانے دوں گی۔۔"

جیسے ہی بیگم ویزلی کپڑے دھونے کی ٹوکری اور ٹک ٹکاتی گھڑی کو بغل میں دبائے کمرے سے باہر نکلیں۔۔رون نے مڑ کر حیرانگی کے ساتھ ہیری کو دیکھا۔۔

" قسم سے یار۔۔۔اب تو اس گھر میں کوئی مذاق بھی نہیں کر سکتا۔۔"

لیکن اگلے کچھ دنوں تک رون نے احتیاط سے کام لیتے ہوئے والڈیمورٹ کے بارے میں کوئی لطیفہ نہیں چھوڑا۔ ہفتے کی صبح تک بیگم ویزلی کا پارہ دوبارہ نہیں چڑھا۔ حالانکہ ناشتے کے وقت وہ بہت

تناؤ کا شکار لگ رہی تھیں۔۔۔بل فلیور کے ساتھ گھر پر ہی رکنے والا تھا (جینی اور ہرمائنی نے یہ سن کر سکون کا سانس لیا) ۔۔بل نے ٹیبل کی دوسری طرف سے ہیری کی طرف سکوں سے بھری ہوئی تھیلی بڑھایا۔۔

"میری تھیلی کہاں ہے۔۔؟" رون نے فوراً آنکھیں پھاڑتے ہوئے پوچھا۔۔

" یہ پیسے ہیری ہی کے ہیں بے وقوف۔۔۔" بل نے کہا۔۔ " میں یہ پیسے تمہاری تجوری سے نکلوا کر لایا ہوں ہیری۔۔۔کیوں کہ آج کل عام لوگوں کو اپنا سونا نکلوانے میں پورے پانچ گھنٹے لگ رہے ہیں۔۔ بونوں نے بینک کے حفاظتی انتظامات کو مزید سخت بنا دیا ہے۔۔۔دو دن پہلے ہی آرکی فلپوٹ کے جسم میں سچائی ظاہر کرنے والی چھڑی گھسا دی گئی تھی۔۔۔خیر۔۔۔۔میرا یقین کرو یہی طریقہ بہتر تھا۔۔۔"

ہیری نے اپنی سونے کے سکوں سے بھری تھیلی جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔۔ " شکریہ بل۔۔۔۔"

" اوُو۔۔۔ تم امیشا سب کا کتنا خیال رکتے او۔۔۔۔" فلیور نے لاڈ سے بل کی ناک پکڑ کر ہلائی۔یہ دیکھ کر پیچھے کھڑی جینی نے اپنے ناشتے کے پیالے میں الٹی کرنے کا ناٹک کیا۔۔۔جسے دیکھ کر دلیا کھاتے ہیری کو زور کا ٹھسکا لگ گیا۔۔۔رون نے زور سے ہاتھ مار کر اسکی پیٹھ تھپتھپائی۔۔۔۔

یہ ایک بادلوں سے بھرا تاریک دن تھا۔ جب وہ سب اپنے سروں پر چوغہ تانے باہر نکلے تو وزارتِ جادو گری کی ایک خاص کار گھر کے سامنے کے احاطے میں انکا انتظار کر رہی تھی۔ ہیری ایک دفعہ پہلے بھی اس کار میں سفر کر چکا تھا۔

جوں ہی کار نے چلنا شروع کیا رون پھیل کر پسرتے ہوئے بولا۔۔۔ " یہ اچھا ہوا کہ ابو نے پھر ان کاروں کا بندوبست کر لیا۔۔" بل اور فلیور باورچی خانے کی کھڑکی سے انکی طرف دیکھتے ہوئے ہاتھ ہلا رہے تھے۔۔ رون ہیری ہرمائنی اور جینی پیچھے والی سیٹ پر آرام سے بیٹھے ہوئے تھے۔

" اسکی عادت مت ڈالو۔۔۔ یہ تو صرف ہیری کی وجہ سے ملی ہے۔۔۔۔" ویزلی صاحب پیچھے مڑ کر بولے۔۔ وہ اور بیگم ویزلی سامنے کی طرف وزارت کے ڈرائیور کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ سامنے والی مسافر سیٹ دو لوگوں کے بیٹھنے والے صوفے سے مل رہی تھی۔ " اسے اونچے درجے کی حفاظت مہیا کی گئی ہے۔ اور رستی کڑھائی پہنچنے پر ہمیں مزید حفاظت فراہم کی جائے گی۔۔"

ہیری کچھ نہیں بولا۔۔۔ اسکو یہ سن کر بالکل اچھا نہیں لگا کہ اسے خناشروں کے گھیرے میں خریداری کرنا پڑے گی۔ اس نے اپنے بستہ میں اپنی سلیمانی چادر ٹھونسی ہوئی تھی اور اسے لگا کہ اگر ڈمبلڈور سوچتے ہیں کہ وہ اسکی حفاظت کے لئے کافی ہے تو وزارت کو بھی ایسا ہی سوچنا چاہیے۔۔ مگر خدا جانے کہ وزارت کو اس کی چادر کی خبر تھی بھی یا نہیں۔۔۔

" لو۔۔۔ پہنچ گئے۔۔۔۔" حیران کن طور پر تھوڑی ہی دیر بعد ڈرائیور کی آواز آئی۔۔۔ چیئرنگ کراس روڈ پر رفتار دھیمی کرتے ہوئے رستی کڑھائی کے بالکل سامنے کار کو روکتے ہوئے ڈرائیور پہلی بار بولا۔۔۔ " میں یہیں آپ کا انتظار کروں گا۔ کوئی اندازہ ہے کہ آپ کو کتنی دیر لگے گی۔۔۔؟"

" میرے خیال میں ایک سے دو گھنٹے۔۔۔۔" ویزلی صاحب نے کہا۔۔ " اوہ۔۔ شکر ہے وہ یہیں مل گیا۔۔۔"

ہیری نے ویزلی صاحب کی نظروں کے تعاقب میں کار کی کھڑکی سے باہر دیکھا۔ اور اسکا دل خوشی سے اچھل پڑا۔ سرائے کے باہر انکا انتظار خناشر نہیں بلکہ دیو ہیکل۔۔ کالی داڑھی والا۔۔ ہوگورٹس کا محافظِ شکارگاہ۔۔۔ روبئیس ہیگرڈ کر رہا تھا۔ جس نے اود بلاؤ کی کھال سے بنا ہوا لمبا کوٹ پہن رکھا تھا۔ آس پاس سے گزرتے ماگلو اسکی طرف حیرانی سے دیکھ رہے تھے

مگر ہیگرڈ ان کی طرف کوئی دھیان نہیں دے رہا تھا۔ وہ تو بس ہیری کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا رہا تھا۔

" ہیری۔۔۔" اس نے گونجتی ہوئی آواز میں نعرہ لگایا۔۔۔ اور ہیری کے کار سے اترتے ہی اسکو اتنا کس کر گلے لگایا کہ ہیری کو لگا کہ اسکی ہڈیاں ٹوٹ جائیں گی۔۔۔ " بک بیک ۔۔۔۔ ہمارا مطلب ہے ویدر ونگز۔۔۔ تم اسکو دیکھنا ہیری۔۔۔ وہ دوبارہ کھلی فضا میں آ کر بہت خوش ہے۔۔۔"

" سن کر اچھا لگا کہ وہ خوش ہے۔۔۔" ہیری مسکرا کر اپنی پسلیاں سہلاتے ہوئے بولا۔ " ہمیں نہیں معلوم تھا کہ حفاظت سے انکی مراد تم تھے۔۔۔"

" ہم جانتے ہیں۔۔۔ بالکل پرانے وقتوں کی طرح۔۔۔ ہے نا۔۔۔؟ دیکھو وزارت تو دو تین خانشِروں کو بھیجنا چاہتی تھی۔۔۔ مگر ڈمبلڈور نے کہا کہ ہم ہی کافی ہیں۔۔۔" ہیگرڈ نے فخر سے سینہ چوڑا کر کے اپنے انگوٹھے جیبوں میں اٹکاتے ہوئے کہا۔ " چلو اب چلتے ہیں۔۔۔ مولی۔۔۔ آرتھر۔۔۔ پہلے آپ لوگ چلیں۔۔۔"

ہیری کی یادداشت میں پہلی بار رستی کڑھائی نامی سرائے پوری خالی پڑی تھی۔ وہاں صرف سرائے کا بوڑھا پوپلے منہ والا مالک ٹام نظر آ رہا تھا۔ ان کے اندر داخل ہوتے ہی اس نے امید بھری نظروں سے ان کی طرف دیکھا۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا۔ ہیگرڈ نے گھمبیر لہجے میں کہا۔۔۔ " ٹام۔۔۔ آج بس یہاں سے گزر رہے ہیں۔۔۔ امید ہے تمہیں برا نہیں لگے گا۔۔ ہوگورٹس کا کام ہے۔۔۔"

ٹام اداسی سے سر ہلا کر دوبارہ گلاس پوچھنے کے کام میں مصروف ہو گیا۔۔۔ ہیری رون ہرمائنی اور ویزلی گھرانے کے بقیہ افراد سرائے سے گزرتے ہوئے پچھلی طرف موجود ٹھنڈے احاطے میں پہنچ گئے جہاں کوڑے دان رکھا ہوا تھا۔

ہیگرڈ نے اپنی گلابی چھڑی اٹھائی اور دیوار پر موجود ایک مخصوص اینٹ کو ٹھوکا۔۔۔ جس نے فوراً کھل کر ایک محراب دار رستہ بنا دیا جس سے آگے ٹکڑوں میں مڑتی ہوئی سڑک دکھائی دے رہی تھی۔ وہ داخلی راستے سے گزر کر اندر پہنچے اور ٹھٹھک کر اِدھر اُدھر دیکھنے لگے۔

جادوئی بازار گلی بہت بدل چکی تھی۔ اب وہاں منتروں کی کتابوں۔ جادوئی محلولات کے اجزاء۔ اور کڑھائیوں کی دکانوں کی جگمگاتی رنگ برنگی کھڑکیاں دِکھائی نہیں دے رہی تھیں۔ اب ان کھڑکیوں کے سامنے وزارتِ جادو گری کے بدنما بڑے پوسٹر چسپاں تھے۔ ان میں سے بہت سے جامنی پوسٹرز تو وزارت کی طرف سے گرمیوں میں بھیجی گئی ہدایات نامہ پر مشتمل تھے۔ جو ادھڑی ہوئی حالت میں پھڑپھڑا رہے تھے۔ لیکن کچھ پوسٹرز فرار مردار خوروں کی ہلتی ہوئی سیاہ و سفید تصویروں پر مشتمل تھے۔ قریب ہی موجود جڑی بوٹیوں کی دکان سے بیلاٹرکس لیسٹرینج کا چہرہ مکاری سے مسکرا رہا تھا۔

کچھ کھڑکیاں تختہ لگا کر بند کر دی گئی تھیں۔ فلورئین فورٹیسکیو کی آئس کریم کی دکان بھی ان میں شامل تھی۔

لیکن دوسری طرف سڑک کے کنارے گندے ٹھیلوں کی قطار نظر آ رہی تھی۔ ایسا ہی ایک ٹھیلا فلوریش اور بلوٹ کی دکان کے باہر تھا۔ دھاری دار۔۔۔ دھبوں سے بھرے ٹاٹ سے بنے ٹھیلے کے سامنے ایک گتے کا ٹکڑا لگا ہوا تھا جس پر لکھا تھا۔۔۔

## تعویز

*انسانی بھیڑئیوں ۔ عفریت اور زندہ لاشوں کے خلاف موثر۔۔۔۔*

بے ہنگم حلیے والا ایک ناٹا سا جادوگر چاندی سے بنی اشکال لہرا لہرا کر ہر آنے جانے والے کو متوجہ کر رہا تھا۔۔۔

جب یہ لوگ اس کے قریب سے گزرے تو اس نے جینی کو عجیب سی نظروں سے گھورتے ہوئے بیگم ویزلی سے کہا۔۔۔۔" مادام۔۔۔آپ کی چھوٹی لڑکی کے لئے۔۔۔اسکی خوبصورت گردن کی حفاظت کے لئے۔۔۔"

ویزلی صاحب تعویز بیچنے والے کو غصے سے گھورتے ہوئے بولے۔۔۔ " اگر میں ڈیوٹی پر ہوتا۔۔۔۔۔۔۔۔"

" ہاں ہاں۔۔۔۔ لیکن اب کسی کو گرفتار کرنے کے پیچھے مت پڑ جانا۔۔۔۔ آج ہمیں تھوڑی جلدی ہے ۔" بیگم ویزلی نے بوکھلائے انداز میں سامان کی فہرست کا جائزہ لیتے ہوئے کہا۔ " میرے خیال سے سب سے پہلے ہمیں مادام میلکن کی طرف چلنا چاہیے۔۔۔ ہر مائنی کو نیا چوغہ چاہیے۔۔۔ اور رون کے بھی اسکول کے چوغے میں اب اس کے ٹخنے دکھائی دینے لگے ہیں۔۔۔ اور تمہیں بھی نئے چوغے کی ضرورت ہے ہیری۔۔۔ تم کتنے لمبے ہو گئے ہو۔۔۔ چلو سب۔۔۔ جلدی۔۔۔۔"

ویزلی صاحب نے کہا۔۔۔ " مولی۔۔۔ مادام میلکن کے ہاں سب کے ایک ساتھ جانے کا کوئی فائدہ نہیں۔۔۔ کیوں نہ ان تینوں کو ہیگرڈ کے ساتھ وہاں بھیج دیں اور ہم لوگ فلوریش اور بلوٹ کی دکان میں جا کر اسکول کی کتابوں کی خریداری کر لیں۔۔۔؟"

" پتہ نہیں۔۔۔" بیگم ویزلی نے پریشانی سے کہا۔۔۔ صاف ظاہر تھا کہ وہ خریداری جلد سے جلد ختم کرنے اور ایک ساتھ رہنے کی خواہشات کے درمیان بٹ چکی تھیں۔۔۔ انہوں نے کہا۔۔۔" ہیگرڈ۔۔۔ تم کیا کہتے ہو۔۔۔۔؟"

" پریشان مت ہو مولی۔۔۔ وہ ہمارے ساتھ بالکل محفوظ رہیں گے۔۔۔۔" ہیگرڈ نے اپنا کوڑے دان کے ڈھکن جتنا بڑا ہاتھ ہوا میں لہراتے ہوئے انہیں بھروسہ دلایا۔ بیگم ویزلی کے چہرے سے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ پوری طرح مطمئن تو نہیں ہوئی تھیں لیکن پھر بھی وہ الگ الگ جانے کے

لئے تیار ہو گئیں۔۔۔ وہ اپنے شوہر اور جینی کے ساتھ فلوریش اور بلوٹ کی دکان کی طرف چل دیں جبکہ ہیری رون اور ہرمائنی ہیگرڈ کے ساتھ مادام میلکن کی دکان کی طرف چل پڑے۔

ہیری نے محسوس کیا کہ ان کے ارد گرد چلتے لوگوں کے چہروں پر بھی پریشانی اور گھبراہٹ کا وہی تاثر تھا جو بیگم ویزلی کے چہرے پر دکھائی دے رہا تھا۔ کوئی بھی کسی سے رک کر بات چیت نہیں کر رہا تھا۔ خریدار اپنے اپنے گروہوں میں ساتھ ساتھ گھوم رہے تھے۔ انکا پورا دھیان بس اپنے اپنے کاموں پر تھا۔ کوئی بھی شخص اکیلا خریداری کرتا ہوا نظر نہیں آرہا تھا۔

ہیگرڈ مادام میلکن کی دکان کے باہر رک گیا اور بولا۔۔۔ " ہمارے اندر جانے سے جگہ بھر جائے گی۔۔۔ ہم یہیں باہر پہرا دیتے ہیں۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔؟"

تو ہیری رون اور ہرمائنی اس چھوٹی سی دکان میں داخل ہو گئے۔۔۔ پہلی نظر میں تو دکان بالکل خالی لگی۔ لیکن جیسے ہی ان کے پیچھے دروازہ بند ہوا۔ انہیں کھلتے ہوئے ہرے اور نیلے چوغوں کی ایک الماری کے پیچھے سے ایک جانی پہچانی آواز سنائی دی۔

" ۔۔۔ میں اب بچہ نہیں ہوں ممی۔۔۔ شاید آپ نے دھیان نہیں دیا۔۔ میں اب اکیلے ہی اپنی پوری خریداری کرنے کے قابل ہوں۔۔۔"

پھر ایک دوسری آواز آئی جسے ہیری فوراً پہچان گیا۔۔ یہ دکان کی مالکن مادام میلکن تھیں۔۔۔ " بیٹا تمھاری ممی بالکل ٹھیک کہتی ہیں۔۔۔ آج کل حالات ایسے نہیں ہیں کہ کوئی بھی اکیلے گھومے۔ اسکا بچہ ہونے سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔۔۔"

" آپ اس بات پر دھیان دیں کہ آپ پن کہاں لگا رہی ہیں۔۔۔۔"

الماری کے پیچھے سے ایک نوجوان برآمد ہوا۔ اسکا چہرہ پیلا اور نوکیلا تھا۔ اور اسکے بال سفید سنہرے تھے۔ اس نے ہرے رنگ کا خوبصورت چوغہ پہنا ہوا تھا جسکی آستین کی سلائی

اور کناروں پر بہت ساری پنیں لگی ہوئی تھیں۔۔۔ وہ آئینے کی طرف گیا اور اپنا جائزہ لینے لگا۔ لیکن کچھ ہی لمحوں میں اسکو اپنے پیچھے ہیری رون اور ہرمائنی کا عکس نظر آگیا اور اسکی سرمئی آنکھیں سکڑ گئیں۔۔۔

ڈریکو میلفوائے نے کہا۔ " ممی اگر آپ سوچ رہی ہیں کہ یہ گندی بدبو کہاں سے آرہی ہے تو میں آپ کو بتادوں کہ ابھی ابھی ایک بدذات دروازے سے اندر آئی ہے۔۔۔۔"

" مجھے نہیں لگتا کہ ایسی زبان استعمال کرنے کی کوئی ضرورت ہے۔۔۔" مادام میلکن نے کہا جو کپڑوں کی الماری کے پیچھے سے ایک پیمائشی فیتہ اور جادوئی چھڑی لے کر نکلی تھیں۔ " اور نہ ہی میں چاہوں گی کہ کوئی میری دکان میں ایک دوسرے پر چھڑیاں تانے۔۔۔۔" انہوں نے تیزی سے اپنا جملہ مکمل کیا۔ کیوں کہ انہوں نے دیکھ لیا تھا کہ دروازے کے پاس کھڑے ہیری اور رون نے اپنی چھڑیاں نکال کر میلفوئے پر تان لی ہیں۔۔۔ ہرمائنی جوان کے بالکل پیچھے کھڑی تھی۔۔۔ دھیرے سے بولی۔۔۔ "نہیں۔۔۔کچھ مت کرنا۔۔۔ یہ اس قابل بھی نہیں ہے۔۔۔۔"

" ہاں ہاں۔۔۔ جیسے تم لوگوں میں اسکول سے باہر جادو کرنے کی ہمت بھی ہے۔۔۔" میلفوائے پھنکارا۔۔۔ " تمہاری آنکھیں کس نے کالی کیں گرینجر۔۔۔؟ میں اسے گلدستہ بھیجنا چاہتا ہوں۔۔۔۔"

" بس۔۔۔بہت ہوا۔۔۔" مادام میلکن نے تیکھی آواز میں کہا ساتھ ہی انہوں نے مدد کے لئے پیچھے مڑ کر دیکھا۔۔۔۔ " مادام۔۔۔آپ ہی کچھ کریں۔۔۔۔"

کپڑوں کی الماری کے پیچھے سے نارسیسا میلفوائے نمودار ہوئی۔۔۔۔

"اپنی چھڑیاں نیچے کرلو۔۔۔۔" اس نے سرد لہجے میں ہیری اور رون سے کہا۔۔ " اگر تم نے دوبارہ میرے بیٹے پر حملہ کیا تو میں یقین دلاتی ہوں کہ وہ تمھاری زندگی کی آخری غلطی ہوگی۔۔۔۔"

"سچ مچ۔۔؟" ہیری نے کہا۔۔ وہ ایک قدم آگے آیا اور اس گھمنڈی چہرے کو دیکھنے لگا جو پیلا پڑا ہونے کے باوجود بھی اپنی بہن کے چہرے سے ملتا جلتا لگ رہا تھا۔ وہ اب قد میں اس عورت کے برابر ہو چکا تھا۔" اپنے مردار خور دوستوں سے کہو گی کہ ہمیں مزہ چکھائیں۔۔۔؟ ہے نا۔۔؟"

مادام میلکن نے چیخ مارتے ہوئے اپنا سینہ تھام لیا۔۔۔

" کیا واقعی۔۔۔ دیکھو تمہیں اس طرح الزام نہیں لگانا چاہیے۔۔۔۔ یہ تو بہت خطرناک بات ہے۔۔۔۔ چھڑیاں نیچی کرلو۔۔۔ مہربانی کرو۔۔۔۔"

لیکن ہیری نے اپنی چھڑی نیچے نہیں کی۔۔ نارسیسا میلفوائے غیر محسوس طریقے سے مسکرائی۔۔۔

"میں دیکھ رہی ہوں کہ ڈمبلڈور کے پسندیدہ شاگرد ہونے کی بنا پر تمہیں محفوظ ہونے کا جھوٹا گھمنڈ ہو گیا ہے ہیری پوٹر۔۔۔۔ لیکن ڈمبلڈور تمہاری حفاظت کرنے کے لئے ہمیشہ نہیں رہیں گے۔۔"

ہیری نے بناوٹی مسکراہٹ کے ساتھ دکان میں چاروں طرف دیکھ کر کہا۔۔۔ " ارے واہ۔۔۔ دیکھو۔۔۔ وہ اس وقت یہاں نہیں ہیں۔۔۔ تو کیوں نہ اسی وقت ایک کوشش کرلیں۔۔۔ ہو سکتا ہے تم بھی جیل میں اپنے نکمے شوہر کی کال کوٹھری میں پہنچ جاؤ۔۔۔"

میلفوائے نے غصے میں ہیری کی طرف قدم بڑھائے۔۔۔ لیکن وہ ضرورت سے زیادہ لمبے چوغے میں الجھ کر لڑکھڑا گیا۔۔۔ رون نے زوردار قہقہہ لگایا۔۔۔

" خبردار۔۔۔ میری ماں سے اس لہجے میں بات کرنے کی ہمت مت کرنا پوٹر۔۔۔۔" میلفوائے غرایا۔۔

" چھوڑ دو ڈریکو۔۔۔۔" نارسیسا نے اپنی پتلی سفید انگلیاں میلفوائے کے کندھے پر رکھ کر اسے روکتے ہوئے کہا۔۔۔ " مجھے امید ہے کہ اس سے پہلے کہ میں لوسئیس سے ملوں۔۔۔ شاید ہیری پیارے سیریئس کے پاس پہنچ جائے۔۔۔۔"

ہیری نے اپنی چھڑی مزید اونچی کر لی۔۔۔۔

" ہیری۔۔۔ نہیں۔۔۔" ہرمائنی نے ہیری کا بازو پکڑ کر اسے نیچے کرنے کی کوشش کرتے ہوئے سسکاری بھری۔۔۔ " کچھ تو سوچو۔۔۔ تم ایسا نہیں کر سکتے۔۔۔ تم مشکل میں پڑ جاؤ گے۔۔۔۔"

مادام میلکن کچھ لمحے اپنی جگہ کھڑی کانپتی رہیں۔۔۔ پھر انہوں نے ایسا برتاؤ کرنے کا فیصلہ کیا جیسے کچھ ہو ہی نہ رہا ہو۔۔۔ وہ امید کر رہی تھیں کہ واقعی کچھ نہ ہو۔۔۔ وہ میلفوائے کی طرف جھکیں جو ابھی بھی ہیری کو گھور رہا تھا۔۔۔۔

" مجھے لگتا ہے کہ یہ بائیں آستین تھوڑی اور اوپر ہونی چاہیے۔۔۔ بیٹا۔۔ بس اسے تھوڑا سا۔۔۔"

"اُف۔۔۔۔" میلفوائے گرجا اور اس نے ان کے ہاتھ جھٹک دیئے۔۔۔ " بے وقوف عورت دھیان دو کہ تم پنیں کہاں لگا رہی ہو۔۔۔ ممی۔۔۔ مجھے یہ نہیں لینا۔۔۔۔"

اس نے اپنے سر سے اونچا کر کے چوغہ اتارا اور اسے فرش پر مادام میلکن کے قدموں کے پاس پھینک دیا۔۔۔۔

" تم ٹھیک کہہ رہے ہو ڈریکو۔۔۔" نارسیسا نے ہرمائنی پر حقارت بھری نظر ڈالتے ہوئے کہا۔۔۔ "اب میں بھی جان گئی ہوں کہ یہاں کتنے گھٹیا لوگ خریداری کرتے ہیں۔۔۔۔ بہتر ہو گا کہ ہم **ٹوئلفٹ اور ٹیٹنگ** کی دکان سے خریداری کریں۔۔۔

اس کے ساتھ ہی وہ دونوں دکان سے باہر نکل گئے۔۔۔ باہر جاتے ہوئے میلفوائے نے رون کو زوردار دھکا مارنے کی کوشش کی۔

" ارے۔۔۔ حد ہے۔۔۔" مادام میلکن نے فرش پر گرے ہوئے چوغے کو اٹھا کر اس پر اپنی چھڑی ویکیوم کلینر کی طرح پھیرنا شروع کر دی تاکہ اس پر لگی ساری دھول مٹی صاف ہو جائے۔۔۔

رون اور ہیری کے چوغوں کی پیمائش کرتے وقت بھی مادام میلکن کا مزاج چڑ چڑا تھا۔ انہوں نے ہرمائنی کو چڑیلوں کے بجائے جادوگروں کا چوغہ بیچنے کی کوشش کی۔ آخر کار جب انہوں نے ان تینوں کو فارغ کر کے دکان سے باہر جانے کا اشارہ کیا تو ایسا لگا جیسے انہوں نے سکون کا سانس لیا ہو۔۔۔

جیسے ہی وہ ہیگرڈ کے پاس پہنچے اس نے دلچسپی سے پوچھا۔۔ " سب کچھ مل گیا۔۔۔؟"

"ہاں تقریباً۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔۔ " کیا تم نے میلفوائے اور اسکی ماں کو دیکھا۔۔۔؟"

" ہاں۔۔۔" ہیگرڈ نے لاپرواہی سے جواب دیا۔۔۔

" لیکن ان میں اتنی ہمت نہیں ہیری کہ وہ جادوئی بازار گلی میں کوئی ہنگامہ کریں۔۔۔ انکی وجہ سے پریشان مت ہو۔۔۔"

ہیری رون اور ہرمائنی نے ایک دوسرے کی طرف بے چین نظروں سے دیکھا لیکن اس سے پہلے کہ وہ ہیگرڈ کی غلط فہمی دور کر پاتے سامنے کی طرف سے بیگم ویزلی۔ ان کے شوہر اور جینی آتے نظر آئے۔۔ انہوں نے ہاتھوں میں کتابوں کے بھاری لفافے اٹھائے ہوئے تھے۔۔۔

" سب ٹھیک ہیں۔۔۔؟" بیگم ویزلی نے پوچھا۔۔۔ " چوغے مل گئے۔۔۔؟ چلو ٹھیک ہے۔ اب فریڈ اور جارج کی دکان کے رستے پر ہی ہم جڑی بوٹیوں کی دکان اور ایلو پس پر رکیں گے۔۔۔ اب سب ساتھ چلو۔۔۔"

ہیری اور رون نے جڑی بوٹیوں کی دکان سے کچھ نہیں خریدا۔ کیوں کہ ان کے مطابق اب وہ جادوئی محلولات کا مضمون نہیں پڑھ سکتے تھے۔۔ لیکن انہوں نے **ایلوپس الو منڈی** سے ہیڈوگ اور پگ وجیون کے لئے الو پھلی کے بڑے ڈبے خریدے۔۔۔

بیگم ویزلی بار بار اپنی گھڑی میں وقت دیکھ رہی تھیں۔۔ اس لئے انہوں نے گلی میں فریڈ اور جارج کی مزاحیہ دکان **جڑواں جادوئی جگاڑ** کی تلاش میں تیزی سے قدم بڑھائے۔۔۔

" ہمارے پاس زیادہ وقت نہیں ہے۔۔۔" بیگم ویزلی نے کہا۔۔ " اس لئے فٹافٹ ایک نظر ڈال کر کار کی طرف واپس چلیں گے۔۔۔ دکان یہیں کہیں ہوگی۔۔۔ یہ رہا بانوے نمبر۔۔۔۔ چورانوے۔۔۔"

" ارے واہ۔۔۔۔" رون چلتے چلتے رک گیا۔۔

چاروں اطراف سے پوسٹروں سے ڈھکی پھیکی دکانوں کے بیچوں بیچ فریڈ اور جارج کی دکان رنگین پٹاخوں کی مانند جگمگا رہی تھی۔۔۔ عام گزرنے والے بھی مڑ مڑ کر دکان پر نظریں ڈال رہے تھے۔ کچھ لوگ تو حیرت کے مارے وہیں رک گئے تھے اور ان پر سکتہ طاری تھا۔۔۔

بائیں طرف کی کھڑکی میں بہت سارا سامان جگمگا رہا تھا۔ وہ سارا سامان چمکتے ہوئے چیخیں مارتے ہوئے چکر لگا رہا تھا۔ صرف ان کی جگمگاہٹ کی طرف دیکھنے ہی سے ہیری کی آنکھیں پانی سے بھرنے لگیں۔

سیدھے ہاتھ کی کھڑکی پر ایک قد آور پوسٹر لگا تھا۔ جسکا رنگ وزارت کے پوسٹرز کی طرح جامنی تھا مگر اس پر بڑے سنہرے حروف سے لکھا تھا۔۔۔

فکر کیوں کرتے ہو

' تم-جانتے-ہو-کون ' کے لئے؟

تمہیں تو فکر کرنی چاہیے

' تمہیں-نہیں-آتے-ہیں-کون ' کے لئے

بدہضمی کی پریشانی

جس سے قوم ہے دیوانی!

یہ پڑھ کر ہیری نے ہنسنا شروع کر دیا۔ اسکو اپنے برابر سے ایک کمزور کراہ کی آواز سنائی دی۔ وہ مڑا تو اس نے دیکھا کہ بیگم ویزلی پتھرائی ہوئی نظروں سے پوسٹر کو دیکھ رہی تھیں۔۔ بنا کچھ کہے ان کے لب ہلے جیسے وہ دہرا رہی ہوں۔۔ ***تمہیں-نہیں-آتے-ہیں-کون۔۔۔***

وہ دھیمے لہجے میں بڑبڑائیں۔۔۔ " کسی دن یہ لوگ مارے جائیں گے۔۔۔۔"

" کچھ نہیں ہوگا۔۔۔" رون بولا۔ وہ بھی ہیری کی طرح ہنس رہا تھا۔۔۔ " یہ تو بہت مزیدار ہے۔۔۔۔"

وہ اور ہیری سب سے پہلے دکان میں داخل ہوئے۔۔ دکان خریداروں سے بھری ہوئی تھی۔۔۔ ہیری الماریوں کے قریب بھی نہیں پہنچ پایا۔۔ اس نے چاروں اطراف نظر دوڑائی۔۔ ڈبے چھت تک لگے ہوئے تھے۔۔۔ جن میں غوطہ خور ٹافیاں تھیں۔۔ جنہیں ویزلی بھائیوں نے پچھلے سال ہوگورٹس کے اپنے نامکمل سال کے دوران بنایا تھا۔ اس نے دیکھا کہ نکسیر پھوڑ ٹافی سب

سے زیادہ مقبول تھی۔ کیوں کہ الماری پر اس کا بس ایک ہی ڈبہ بچا ہوا تھا۔ ساتھ ہی نقلی جادوئی چھڑیوں کی ٹوکریاں پڑی تھیں۔ سب سے سستی چھڑی ہلانے پر ربر کی مرغی یا زیرِ جامہ چڈی میں بدل جاتی تھی۔۔اور سب سے مہنگی چھڑی غیر محتاط استعمال کرنے والے کے سر اور گردن پر برسنے لگتی تھی۔۔۔ وہاں پنکھ قلم کے ڈبے بھی تھے۔ جن میں خود بخود سیاہی بھرنے والے۔ خود بخود املا کی غلطیاں درست کرنے والے۔ اور صحیح جواب لکھنے والے قلم موجود تھے۔ تھوڑی بھیڑ چھٹنے پر ہیری خریداری ادائیگی میز کی طرف بڑھا۔ جہاں دس سال کے کچھ بچے ایک لکڑی سے بنے آدمی کو پھانسی کے تختے کی طرف دھیرے قدموں سے جاتے دیکھ رہے تھے۔ آدمی اور پھانسی کا تختہ ایک ہی ڈبے پر تھے۔۔ جس پر لکھا تھا۔۔

***پھانسی کا تختہ...*** *صحیح املا لکھو ورنہ اسے پھانسی لگ جائے گی۔۔۔*

ہرمائنی بھی میز کے قریب رکھے ایک بڑے ڈھیر کے پاس کھسک آنے میں کامیاب ہو گئی تھی۔ اور اب وہ ایک بڑے ڈبے کے پیچھے چھپی ہوئی معلومات پڑھ رہی تھی جس پر ایک قزاق جہاز کے عرشے پر کھڑے خوبصورت نوجوان اور غش کھا کر گری لڑکی کی چمکدار رنگین تصویر بنی ہوئی تھی۔

## "منظور شدہ خیالی پلاؤ سحر"

*" ایک آسان منتر۔۔ جس سے آپ تیس منٹ لمبے۔۔۔ بالکل اصلی لگنے والے۔۔ اعلی معیار کے۔۔۔ خیالی پلاؤ سپنے میں پہنچ جائیں گے۔۔۔ اسے اسکول کی کسی بھی عام کلاس کے دوران آزمایا جا سکتا ہے۔۔ اور اسکو پکڑنا ناممکن ہے۔۔ (منفی اثرات: کھوئی کھوئی آنکھیں اور کبھی کبھار بہتی ہوئی رال) سولہ سال سے کم عمر خریداروں کو بیچنا منع ہے۔۔*

پتہ ہے۔۔۔ یہ تو واقعی بہت اعلی درجے کی جادوگری ہے۔۔۔" ہرمائنی نے ہیری کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

ان کے پیچھے سے ایک آواز آئی۔۔" اس تعریف کے لئے تم ایک ڈبہ مفت میں لے جاسکتی ہو ہرمائنی۔۔۔"

ان کے سامنے مسکراتا ہوا فریڈ کھڑا تھا۔۔وہ گلابی رنگ کا چوغہ پہنے ہوئے تھا جو اس کے لال بالوں کے ساتھ عجیب لگ رہا تھا۔

" کیسے ہو ہیری۔۔؟" انہوں نے ہاتھ ملائے۔۔" اور تمھاری آنکھ کو کیا ہوا ہرمائنی۔۔؟"

" تمہاری مکاباز دوربین۔۔" اس نے افسردگی سے کہا۔۔

فریڈ بولا۔۔۔" اوہ قسم سے۔۔۔میں تو ان کے بارے میں بھول ہی گیا تھا۔۔یہ لو۔۔"

اسنے اپنی جیب سے ایک ٹیوب نکال کر اسے دے دی۔ ہرمائنی نے دھیرے سے اس کا ڈھکن کھولا۔۔اندر پیلے رنگ کا ملغوبہ تھا۔۔

" اسے لگالو۔۔نشان ایک گھنٹے میں چلا جائے گا۔۔" فریڈ نے کہا۔۔" ہم چوٹ کے نشان کو ہٹانے کا پراثر طریقہ ڈھونڈنا چاہتے تھے۔دیکھو ہم اپنی زیادہ تر مصنوعات خود پر ہی آزما کر دیکھتے ہیں۔"

ہرمائنی نے گھبرا کر پوچھا۔۔" یہ۔۔۔یہ محفوظ تو ہے نا۔۔؟"

" یقیناً۔۔۔" فریڈ نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔۔" آؤ ہیری میں تمہیں دکان کا چکر لگواتا ہوں۔۔"

ہرمائنی آنکھ کے داغ پر وہ ملغوبہ لگانے لگی۔۔۔ ہیری فریڈ کے پیچھے پیچھے دکان کے پچھلے حصے کی طرف چلا گیا۔جہاں تاش کے پتوں اور رسی کے کھیل کا ایک اسٹینڈ کھڑا تھا۔

"ماگلو جادوئی کھیل۔۔۔" فریڈ نے خوشی سے اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔" ابو جیسے عجیب لوگوں کے لئے جو ماگلو سامان کو پسند کرتے ہیں۔۔ اس میں زیادہ منافع تو نہیں

ہے لیکن یہ تھوڑی مقدار میں مستقل فروخت ہوتا رہتا ہے۔۔۔ اس میں ایک عجیب پراسراریت سی ہے۔۔۔لو۔۔۔جارج بھی آگیا۔۔۔"

فریڈ کے جڑواں بھائی نے پر جوش انداز میں ہیری سے ہاتھ ملایا۔

" دکان دِکھا رہے ہو۔۔۔؟ پیچھے کی طرف چلو ہیری۔۔ وہاں وہ سامان ہے جس سے ہماری اصل کمائی ہوتی ہے۔۔۔

*۔۔۔ اگر تم نے اس میں سے کوئی بھی چیز اپنی جیب میں ڈالی تو تمہیں اسکی ادائیگی اشرفیوں سے بھی زیادہ بڑی رقم میں کرنی پڑے گی۔۔"* اس نے ایک چھوٹے لڑکے کو ڈانٹا۔۔۔ جس نے فوراً اس ٹب میں سے اپنا ہاتھ باہر نکال لیا جس پر لکھا تھا۔

" ***کھانے کے قابل موت کے نشان*** *۔۔۔ کسی کو بھی بیمار کرنے کی بھرپور صلاحیت* "

جارج نے ماگلو جادوئی کھیل کے ساتھ لگا ہوا پردہ ہٹایا۔ جس کے دوسری طرف ہیری کو ایک نسبتاً کم بھیڑ والا کمرہ نظر آیا۔ جہاں تھوڑا اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ وہاں کی الماریوں میں رکھا سامان عام انداز میں لپٹا ہوا تھا۔

فریڈ نے کہا۔" ہم نے ابھی ابھی اس طرح کے کاروبار میں ہاتھ ڈالا ہے۔ عجیب ہے۔ جانے کیسے اس کی شروعات ہو گئی۔۔۔"

" تم یقین نہیں کرو گے کہ کتنے زیادہ لوگ۔۔۔ یہاں تک کہ وزارت میں کام کرنے والے کتنے سارے لوگ سیدھا سادہ حفاظتی حصار سحر نہیں کر سکتے۔ " جارج نے کہا۔۔ " ظاہر ہے انہیں استاد کے روپ میں تم جو نہیں ملے تھے۔۔۔"

" بالکل صحیح ۔۔۔ تو ہم نے سوچا کہ **حفاظتی حصار ٹوپیاں** ایک اچھا لطیفہ بن کر ابھریں گی۔ انھیں پہن کر اپنے دوست پر وار کرو اور جب وہ پلٹ کر تم پر وار کرے گا تو اسکی شکل دیکھنے کے قابل ہو گی جب اسکا وار پلٹ کر اسی کو لگے گا۔۔ مگر وزارت نے تو اپنے پورے مددگار عملہ کے لئے پانچ سو ٹوپیاں خرید لیں۔ ہمیں ابھی بھی بڑے بڑے سودے مل رہے ہیں۔۔۔"

" تو ہم نے اسکا دائرہ حفاظتی حصار چوغوں اور حفاظتی حصار دستانوں تک بڑھا دیا۔۔۔"

" میرا مطلب ہے۔۔۔ ظاہر ہے یہ **ناقابل معافی وار** کے مقابلے کے لئے زیادہ موثر نہیں ہیں مگر ان کے علاوہ چھوٹے بڑے بے شمار واروں کے خلاف حفاظت فراہم کرتے ہیں۔۔۔"

" پھر ہم نے سوچا کہ شیطانی جادو سے تحفظ کے میدان میں کرنے کے لئے بھی بہت کچھ ہے۔۔۔ کیوں کہ اس میں بہت پیسہ ہے۔۔۔" جارج نے پرجوش انداز میں اپنی بات جاری رکھی۔۔ "یہ بہت مزیدار ہے۔۔۔ **فوری تاریکی سفوف** ۔۔۔ ہم اسے پیرو سے درآمد کر رہے ہیں۔۔ اگر تم چپ چاپ بھاگنا چاہو تو یہ بہت کام آتا ہے۔۔۔"

" اور یہاں دیکھو۔۔۔ ہمارے **دھوکہ دھماکہ بم** الماری سے غائب ہونے کے چکر میں ہیں۔۔۔" فریڈ نے عجیب نظر آنے والی کالے رنگ کی سینگ نما چیزوں کی طرف اشارہ کیا۔ جو واقعی نظروں سے اوجھل ہونے کی کوشش کر رہی تھیں۔ " بس لوگوں کی نظروں سے بچا کر ان میں سے ایک کو نیچے گرا دو۔۔ یہ آناً فاناً غائب ہو کر اتنے زوردار دھماکے کی آواز کریں گے کہ تم کسی کا بھی دھیان اپنی طرف سے ہٹا سکتے ہو۔۔۔"

" واہ یہ تو بہت کام کی چیز ہے۔۔۔" ہیری متاثر ہو گیا۔۔

" یہ لو۔۔۔" جارج نے کچھ **دھوکہ دھماکہ بم** پکڑ کر ہیری کی طرف اچھال دیئے۔۔۔

چھوٹے سنہری بالوں والی ایک نوجوان چڑیل نے پردے کے بیچ سے اپنا سر اندر داخل کیا۔ ہیری نے دیکھا کہ اس نے بھی گلابی رنگ کا عملی چوغہ پہنا ہوا تھا۔ چڑیل نے کہا۔۔۔

"ویزلی صاحب اور ویزلی صاحب۔۔یہاں باہر ایک آدمی مزاحیہ کڑھائیوں کے بارے میں پوچھ رہا ہے۔۔۔"

ہیری کو یہ سن کر بہت عجیب لگا کہ فریڈ اور جارج کو ویزلی صاحب بلایا جا رہا ہے۔ مگر ان دونوں نے اس پر کسی رد عمل کا اظہار نہیں کیا۔

" ٹھیک ہے ویریٹی۔۔ میں ابھی آتا ہوں۔۔۔" جارج نے جواباً کہا۔۔۔" ہیری تم جو چاہو لے لینا۔۔ٹھیک ہے۔۔۔؟ کسی چیز کے پیسے دینے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔"

"میں ایسا نہیں کر سکتا۔۔" ہیری نے کہا۔۔ وہ پہلے ہی **دھوکہ دھماکہ بم** کی قیمت چکانے کے لئے اپنی سکوں کی تھیلی نکال چکا تھا۔۔۔

" ہم تم سے پیسے نہیں لیں گے۔۔" فریڈ نے نرمی سے کہا اور ہیری کا سکوں کی تھیلی والا ہاتھ دور ہٹا دیا۔

"لیکن۔۔۔۔"

" ہم یہ نہیں بھولے کہ تم نے ہمیں کاروبار شروع کرنے کے لئے ادھار دیا تھا۔۔۔" جارج نے سختی سے کہا۔۔" جو دل کرے۔۔۔لے لو۔۔۔بس کوئی پوچھے تو بتا دینا کہ تم نے یہ سامان کہاں سے لیا ہے۔۔۔۔"

جارج خریداروں کی مدد کرنے کے لئے پردے سے گزر کر چلا گیا۔۔۔اور فریڈ ہیری کو دوبارہ دکان کے مرکزی حصے کی طرف لے آیا جہاں ہرمائنی اور جینی اب تک ***خیالی پلاؤ سحر*** کے ڈبوں پر ہی جھکی ہوئی تھیں۔۔۔

" کیا تم لڑکیوں نے اب تک ہماری خاص ***حیران کن چڑیل مصنوعات*** نہیں دیکھیں۔۔۔؟" فریڈ نے پوچھا۔۔۔" خواتین۔۔۔میرے پیچھے آیئے۔۔۔"

کھڑکی کے پاس گلابی رنگ کی بہت سی مصنوعات کا ڈھیر لگا تھا۔۔جس کے چاروں اطراف پرجوش لڑکیاں زور زور سے کھلکھلا رہی تھیں۔۔۔ ہرمائنی اور جینی چونکی ہو کر تھوڑا پیچھے ہی رک گئیں۔۔۔

" یہ دیکھو۔۔۔" فریڈ نے فخریہ انداز میں کہا۔۔۔" دنیا کے بہترین ***دل لگی محلول***۔۔۔ایسے محلول تمہیں کہیں اور نہیں ملیں گے۔۔۔"

جینی نے مشکوک انداز میں بھوں اچکا کر پوچھا۔۔۔" یہ کام بھی کرتے ہیں۔۔۔؟"

" بالکل کرتے ہیں۔۔۔ان کا اثر تقریباً چوبیس گھنٹے تک رہ سکتا ہے۔۔۔اثر کی مدت کا تعین اس لڑکے کے وزن کے مطابق ہوتا ہے جس کو یہ محلول پلانا ہو۔۔۔"

" اور پلانے والی لڑکی کے حسن کے مطابق بھی۔۔۔۔" جارج نے کہا۔جو ابھی ابھی ان کے پاس نمودار ہوا تھا۔۔۔" مگر ہم یہ چیز اپنی بہن کو تو ہرگز نہیں بیچیں گے۔۔۔۔" اس نے سخت لہجے میں کہا۔۔ " اس وقت تو بالکل بھی نہیں جب ہماری اطلاعات کے مطابق پہلے ہی پانچ لڑکے اس کے پیچھے پاگل ہیں۔۔۔"

" تم نے رون سے جو بھی سنا ہے۔۔۔وہ سراسر جھوٹ ہے۔۔۔۔" جینی نے پر سکون لہجے میں کہا۔۔اور آگے کی طرف جھک کر الماری کے تختے سے ایک گلابی شیشی اٹھا لی۔۔" یہ کیا ہے۔۔۔؟"

" ***دس لمحوں میں مہاسے غائب کرنے کی ضمانت***۔۔۔" فریڈ نے کہا۔۔۔" پھوڑوں سے لے کر مسوں تک۔۔۔ہر چیز کے لئے کار آمد۔۔۔۔ لیکن موضوع تبدیل مت کرو۔۔۔ تم آج کل کسی ڈین تھامس نام کے لڑکے کے ساتھ گھوم رہی ہو یا نہیں۔۔۔۔؟ "

" ہاں۔۔گھوم رہی ہوں۔۔۔" جینی نے کہا۔۔" اور آخری بار جب میں اس سے ملی تھی تو وہ ایک ہی لڑکا تھا۔۔۔پانچ نہیں۔۔۔۔وہ کیا چیز ہیں۔۔۔؟"

وہ جامنی اور گلابی رنگت کی چھوٹی روئیں دار گول گیندوں کی طرف اشارہ کر رہی تھی۔۔۔ وہ گیندیں ایک پنجرے کے نچلے حصے میں لڑھکتی ہوئی منمناتی آوازیں نکال رہی تھیں۔۔۔

" ***ملائم گالے*** ۔۔۔" جارج نے کہا۔۔۔" ننھے منے ***پفسکئین*** ۔۔۔(نرم روئی کے گالوں کی طرح کے جانور جو نرمی سے دبانے اور اچھالے جانے کا بالکل برا نہیں مانتے) لیکن ان کی افزائش نسل مشکل کام ہے۔۔اور میکائیل کارنر کا کیا ہوا۔۔۔؟"

جینی بولی۔۔۔" میں نے اسے چھوڑ دیا ہے۔۔۔اس میں ہار برداشت کرنے کی طاقت نہیں تھی۔۔۔" اس نے پنجرے کی سلاخوں سے اپنی ایک انگلی اندر داخل کی تو بہت سارے ***ملائم گالے*** اسکی انگلی کے ارد گرد جمع ہو گئے۔۔۔" یہ تو واقعی پیارے ہیں۔۔۔"

" ہاں۔۔۔ گلے لگانے کے قابل۔۔۔" فریڈ بولا۔۔۔ " لیکن تمہیں نہیں لگتا کہ تم دوستیاں کرنے کے لئے بہت تیزی سے لڑکے بدل رہی ہو۔۔۔؟"

جینی اپنی کمر پر ہاتھ رکھ کر فریڈ کی طرف مڑی۔۔۔ اسکے چہرے کے تاثرات بیگم ویزلی سے اتنے مل رہے تھے کہ ہیری کو حیرت ہوئی کہ فریڈ ڈر کر پیچھے کیوں نہیں ہٹا۔۔۔

" اس سے تمہارا کوئی لینا دینا نہیں ہے۔۔۔ اور تمہاری بڑی مہربانی ہو گی۔۔۔ " اس نے غصے سے رون کو کہا جو ابھی ابھی جارج کی کہنی کے پاس بہت سارے ڈبوں سے لدا ہوا نمودار ہوا تھا۔۔۔" ۔۔۔ اگر تم ان دونوں کو میرے بارے میں جھوٹی کہانیاں نہ سناؤ۔۔۔"

" تمہارا بل ہو گیا۔۔۔ تین اشرفیاں۔ نو دینار اور ایک درہم۔۔۔" فریڈ نے رون کے بازوؤں میں ٹھنسے ہوئے ڈبوں کا معائنہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔" فٹافٹ پیسے نکالو۔۔۔"

" میں تمہارا بھائی ہوں۔۔۔"

" اور یہ سامان جو تم اٹھا کر لے جا رہے ہو۔ ہمارا ہے۔ چلو تین اشرفیاں۔ نو دینار۔۔۔ میں درہم چھوڑ دیتا ہوں۔۔۔"

" لیکن میرے پاس تین اشرفیاں اور نو دینار نہیں ہیں۔۔۔"

" تو پھر سارا سامان واپس رکھ دو۔۔ اور دھیان سے۔۔۔ صحیح الماریوں میں رکھنا۔۔"

رون نے کئی ڈبے گرا دیے۔۔۔ اور گالی دیتے ہوئے انگلی سے فریڈ کی طرف ایک بے ہودہ اشارہ کیا۔۔ بدقسمتی سے بیگم ویزلی نے اس کی یہ حرکت دیکھ لی۔۔۔ وہ اسی وقت اس طرف آئی تھیں۔

وہ غصے سے تڑخ کر بولیں۔۔ " اگر میں نے دوبارہ تمہیں ایسا کرتے ہوئے دیکھا تو میں تمہاری انگلیاں ٹونا کر کے چپکا دوں گی۔۔"

جینی نے فوراً پوچھا "امی۔۔۔ کیا میں ایک **ملائم گالہ** لے لوں۔۔۔؟"

"کیا۔۔؟" بیگم ویزلی نے بے دھیانی سے پوچھا۔

"دیکھیں تو۔۔۔ یہ کتنے پیارے ہیں۔۔۔"

بیگم ویزلی **ملائم گالے** دیکھنے کے لئے ایک طرف ہٹ گئیں۔۔ اسی وقت ہیری رون اور ہرمائنی کی نظر کھڑکی سے باہر سڑک پر پڑی۔۔ ڈریکو میلفوائے سڑک پر اکیلا تیزی سے چلا جا رہا تھا۔۔۔ جب وہ **جڑواں جادوئی جگاڑ** کے پاس پہنچا تو اس نے مڑ کر پیچھے کی طرف دیکھا۔ اگلے ہی لمحے وہ کھڑکی کے سامنے سے نکل گیا اور انکی نگاہوں سے اوجھل ہو گیا۔

ہیری نے تیوریاں چڑھاتے ہوئے کہا۔۔" پتہ نہیں اسکی ماں کہاں گئی۔۔۔؟"

رون بولا۔۔" لگ تو ایسا رہا ہے جیسے اس سے چھپ کر بھاگ رہا ہے۔۔۔"

" لیکن۔۔۔ کیوں۔۔۔؟" ہرمائنی بولی۔

ہیری کچھ نہیں بولا۔۔ وہ تیزی سے سوچ رہا تھا۔ نارسیسا میلفوائے اپنی مرضی سے اپنے چہیتے بیٹے کو اپنی نگاہوں سے اوجھل ہونے نہیں دے سکتی۔ میلفوائے نے یقیناً کافی مشقت سے اپنا پیچھا اس سے چھڑایا ہوگا۔ ہیری جتنا میلفوائے کو جانتا تھا اور اسکے دل میں میلفوائے کے لئے جتنی نفرت تھی۔ اس کو یقین تھا کہ اس سب کی کوئی معصومانہ وجہ نہیں ہو سکتی۔۔۔

اس نے اِدھر اُدھر دیکھا۔۔ بیگم ویزلی اور جینی **ملائم گالوں** پر جھکی ہوئی تھیں۔۔ ویزلی صاحب خوشی خوشی ماگلوؤں کے نشانات والے تاش کے پتوں کی گڈی کا معائنہ کر رہے تھے۔۔ فریڈ اور جارج دونوں خریداروں کی مدد میں مصروف تھے۔ دروازے کے شیشے کی دوسری طرف ہیگرڈ ان کی طرف پیٹھ کر کے کھڑا تھا۔ وہ گلی کے اطراف کا معائنہ کرنے میں مصروف تھا۔

" جلدی۔۔۔اس کے اندر آؤ۔۔" ہیری نے اپنے بستہ سے اپنی سلیمانی چادر باہر نکالتے ہوئے کہا۔

" اوہ ہیری۔۔۔ پتہ نہیں یہ ٹھیک ہوگا کہ نہیں۔۔۔" ہرمائنی نے ڈر کر بیگم ویزلی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

" آؤ بھی۔۔۔" رون نے کہا۔

ایک لمحے کے لئے جھجھکنے کے بعد ہرمائنی بھی ہیری اور رون کے ساتھ چادر کے نیچے آ گئی۔ کسی نے بھی انہیں اوجھل ہوتے ہوئے نہیں دیکھا۔ وہ تمام لوگ فریڈ اور جارج کی مصنوعات میں دلچسپی دکھانے میں بہت زیادہ مصروف تھے۔ ہیری رون اور ہرمائنی بہت کوششوں سے کھسک کھسک کر دروازے تک پہنچنے میں کامیاب ہوئے۔۔ مگر ان کے سڑک پر پہنچنے تک میلفوائے بھی وہاں سے غائب ہونے میں کامیاب ہو گیا تھا۔

" وہ اس طرف جا رہا تھا۔۔۔" ہیری نے آہستگی سے کہا۔ تاکہ گنگناتا ہوا ہیگرڈ ان کی آواز نہ سن لے۔۔" چلو۔۔۔"

وہ دائیں بائیں موجود دکانوں کی کھڑکیوں دروازوں سے اندر جھانکتے ہوئے تیزی سے چل دیے یہاں تک کہ ہرمائنی نے آگے کی طرف اشارہ کیا۔۔۔

" وہ۔۔وہ رہا۔۔ہے نا؟" اس نے سرگوشی کی۔۔" وہ۔۔۔الٹے ہاتھ کی طرف مڑتا ہوا۔۔۔؟"

"حیرت ہے۔۔۔۔" رون بولا۔۔

کیوں کہ میلفوائے اِدھر اُدھر دیکھتا ہوا شیطانی بازار گلی میں داخل ہو کر نگاہوں سے اوجھل ہو گیا تھا۔

" جلدی چلو۔۔۔ ورنہ ہم اسے دیکھ نہیں پائیں گے۔۔۔" ہیری نے اپنی رفتار بڑھاتے ہوئے کہا۔

" کوئی ہمارے پیر نہ دیکھ لے۔۔۔" ہرمائنی پریشانی سے بولی۔۔۔ سلیمانی چادر تیز چلنے کی وجہ سے ان کے ٹخنوں کے پاس پھڑ پھڑا رہی تھی۔ ان کے لمبے قد کی وجہ سے آج کل ان کا ایک ساتھ اس چادر کے نیچے سمانا مشکل ہوتا جا رہا تھا۔

" کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔" ہیری بے تابی سے بولا۔۔" بس جلدی چلو۔۔۔"

شیطانی بازار گلی بالکل ویران تھی۔ اس گلی میں بس شیطانی جادو گری کا سامان ملتا تھا۔ اس گلی سے گزرتے ہوئے وہ کھڑکیوں سے اندر کی طرف جھانکتے ہوئے جا رہے تھے مگر کسی بھی دکان میں کوئی خریدار نظر نہیں آیا۔۔ ہیری نے سوچا کہ ظاہر ہے ان حالات میں شیطانی طاقتوں والا سامان کھلے عام خریدنا خطرناک کام ہے۔ یا کم از کم اس طرح کا سامان خریدتے ہوئے دکھائی دینا بھی کم خطرناک نہیں تھا۔

ہرمائنی نے اس کے بازو پر زور کی چیونٹی کاٹی۔

" اُف۔۔۔"

" شش۔۔۔ دیکھو۔۔۔ وہ وہاں اندر ہے۔۔۔" وہ ہیری کے کان میں پھسپھسائی۔۔

وہ لوگ شیطانی بازار گلی کی اس اکلوتی دکان کے سامنے پہنچ چکے تھے جس کے اندر ہیری ایک دفعہ پہلے بھی جا چکا تھا۔ بورگن اور بورک کی دکان۔ جہاں انواع و اقسام کا منحوس سامان بڑی تعداد میں فروخت کیا جاتا تھا۔ کھوپڑیوں اور پرانی بوتلوں سے بھرے ڈبوں کے بیچوں بیچ ڈریکو میلفوائے ان کی طرف پیٹھ کر کے کھڑا تھا۔ وہ اس بڑی کالی الماری کے عقب سے بامشکل نظر آ رہا تھا جس کے اندر ہیری ایک دفعہ میلفوائے اور اسکے باپ سے بچنے کے لئے چھپا تھا۔

میلفوائے کے ہاتھوں کی حرکات سے پتہ چل رہا تھا کہ وہ کافی پرجوش انداز میں بات کر رہا ہے۔۔ دکان کا مالک۔۔ بورگن۔۔۔ جس کے تیل سے چپڑے بال تھے اور کمر کمان کی طرح جھکی ہوئی تھی۔۔۔ میلفوائے کے سامنے کھڑا تھا۔ اس کے چہرے پر خوف اور ناراضگی کا ملا جلا تاثر واضح تھا۔

ہرمائنی بولی۔۔" کاش ہم سن پاتے کہ وہ لوگ کیا باتیں کر رہے ہیں۔۔۔"

" ویسے ہم ایسا کر سکتے ہیں۔۔۔" رون نے پرجوشی سے کہا۔۔" ذرا ٹھہرو۔۔۔اُف۔۔۔"

اس نے ایک بڑے ڈبے میں ہاتھ ڈالتے ہوئے اپنے ہاتھوں میں ابھی تک پکڑے ہوئے ڈبوں میں سے کچھ ڈبے نیچے گرا دیئے۔۔۔

" دیکھو۔۔۔ ***دور کی کوڑی کان***۔۔۔"

" ارے واہ۔۔۔" ہرمائنی بولی۔۔۔ رون نے خون کی رنگت والی لمبی ڈوریاں سلجھا کر دروازے کے نیچے گھسیڑ دیں۔۔۔ہرمائنی بولی۔۔۔" اللہ کرے دروازے پر سکوت منتر نہ کیا گیا ہو۔۔۔"

" ایسا نہیں ہے۔۔۔" رون خوشی سے بولا۔۔" لو سنو۔۔۔"

وہ اپنے سر یکجا کر کے ڈوریوں کے سرے سے آتی آوازیں سننے لگے۔۔ اس میں سے میلفوائے کی آواز اتنی صاف اور واضح آ رہی تھی جیسے کسی نے ریڈیو چلا دیا ہو۔۔۔

" تم جانتے ہو کہ اسے کس طرح ٹھیک کرنا ہے۔۔۔؟"

" شاید۔۔۔" بورگن اس انداز میں بولا جیسے وہ کوئی وعدہ کرنے سے کترا رہا ہو۔۔۔ " مجھے پہلے اسے دیکھنا ہوگا۔۔۔ تم اسے یہاں دکان میں کیوں نہیں لے آتے۔۔۔؟"

" میں نہیں لا سکتا۔۔" میلفوائے نے کہا۔۔" اس چیز کو وہاں سے نہیں ہٹا سکتے۔۔۔ مجھے تم سے صرف یہ جاننا ہے کہ اس کام کو کرنا کس طرح ہے۔۔۔"

ہیری نے دیکھا کہ بورگن نے گھبراہٹ میں اپنے ہونٹوں پر زبان پھیری۔۔۔

" دیکھو۔۔۔ بنا اسے دیکھے۔۔ یہ بہت مشکل کام ہے۔۔۔ شاید ناممکن۔۔۔ میں کسی بات کی ضمانت نہیں دے سکتا۔۔۔"

" نہیں۔۔۔؟" میلفوائے نے کہا۔۔۔ اسکی آواز سے ہیری محسوس کر سکتا تھا کہ وہ غصے سے پھنکار رہا ہے۔" شاید اسے دیکھ کر تم میں کچھ خود اعتمادی جاگ جائے۔۔۔"

وہ بورگن کی طرف بڑھا لیکن الماری کی وجہ سے ان کی نگاہوں سے اوجھل ہو گیا۔ ہیری رون اور ہرمائنی میلفوائے کو دیکھنے کے لئے دوسری طرف کھسک گئے۔۔ لیکن انہیں صرف بورگن دکھائی دیا۔ جو بہت ڈرا ہوا لگ رہا تھا۔

میلفوائے بولا۔۔ "کسی کو کچھ بتایا تو قیمت چکانی پڑے گی۔۔۔ تم فینرر گرے بیک کو تو جانتے ہی ہو گے۔۔۔؟ وہ ہمارا خاندانی دوست ہے۔ وہ وقتاً فوقتاً تمہارے پاس چکر لگاتا رہے گا یہ معلوم کرنے کے لئے کہ تم اس مسئلے کو اپنی پوری توجہ دے رہے ہو یا نہیں۔۔۔"

" اس کی کوئی ضرورت نہیں۔۔۔"

" اسکا فیصلہ میں کروں گا۔۔۔" میلفوائے نے کہا۔۔ " اچھا۔۔۔ تو اب میں چلتا ہوں۔۔۔ اور ہاں۔۔۔ اس والی کی حفاظت کرنا بھی مت بھولنا۔ مجھے اسکی ضرورت پڑے گی۔۔۔"

" آپ اسے ابھی کیوں نہیں لے جاتے۔۔۔؟"

" نہیں میں اسے نہیں لے جا سکتا بے وقوف آدمی۔۔۔ میں اسے اٹھائے سڑک پر چلتا ہوا کیسا نظر آؤں گا۔۔۔؟ بس اسے بیچنا مت۔۔۔"

" بالکل نہیں جناب۔۔۔ بالکل نہیں۔۔۔"

بورگن میلفوائے کے سامنے تعظیم میں اسی طرح جھک گیا جیسا کہ ہیری نے اسے لوسئیس میلفوائے کے سامنے جھکتے ہوئے دیکھا تھا۔۔۔

" بورگن کسی سے ایک لفظ مت کہنا۔۔۔ میری ممی سے بھی نہیں۔۔۔۔ سمجھ گئے۔۔۔؟"

" یقیناً۔۔۔یقیناً۔۔۔" بورگن بڑبڑاتے ہوئے ایک بار پھر تعظیم میں جھک گیا۔۔۔

اگلے ہی لمحے دروازے کے اوپر لگی گھنٹی بہت زور سے بجی۔ جب خوش نظر آتا میلفوائے دکان سے باہر نکلا۔۔ وہ ہیری رون اور ہرمائنی کے اتنے قریب سے گزرا کہ انہیں اپنی چادر دوبارہ اپنے گھٹنوں کے پاس پھڑپھڑاتی ہوئی محسوس ہوئی۔ دکان کے اندر بورگن اپنی جگہ پر جما کھڑا ہوا تھا۔ اسکی چکنی چپڑی مسکراہٹ غائب ہو چکی تھی۔ اب وہ پریشان لگ رہا تھا۔۔

" یہ کس بارے میں بات کر رہے تھے۔۔۔؟" رون نے **دور کی کوڑی کان** واپس کھینچتے ہوئے پوچھا۔۔۔

" پتہ نہیں۔۔۔" ہیری نے پر سوچ انداز میں کہا۔۔۔ " وہ کسی چیز کی مرمت کروانا چاہتا ہے۔۔ اور کسی چیز کو یہاں حفاظت سے رکھوانا بھی چاہتا ہے۔۔۔ کیا تم نے دیکھا تھا کہ اس نے *'اس والی'* کہتے وقت کس چیز کی طرف اشارہ کیا تھا۔۔۔؟"

" نہیں۔۔۔ وہ تو اس الماری کے پیچھے کھڑا تھا۔۔۔"

" تم دونوں یہیں رکو۔۔۔" ہرمائنی نے سرگوشی کی۔۔

" تم۔۔کیا۔۔کرنے۔۔۔"

لیکن ہرمائنی پہلے ہی چادر کے نیچے سے نکل چکی تھی۔اس نے شیشے میں اپنے عکس کو دیکھتے ہوئے اپنے بال سنوارے اور دکان کے اندر داخل ہو گئی۔۔۔ گھنٹی ایک بار پھر جھنجھنا اٹھی۔ رون نے تیزی سے ایک بار پھر **دور کی کوڑی کان** دروازے کے نیچے گھسا دیئے اور ایک ڈوری ہیری کی طرف بڑھا دی۔۔۔

" سلام۔۔۔ کیا بے کار صبح ہے۔۔۔ہے نا۔۔؟" ہرمائنی نے کھلکھلاتے ہوئے بورگن سے کہا۔ جس نے اسکی بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ اسکی طرف شک بھری نگاہوں سے گھور رہا تھا۔ خوشی سے گنگناتی ہوئی ہرمائنی سامنے رکھی ان گنت چیزوں کی طرف بڑھی۔۔

" کیا یہ ہار بیچنے کے لئے ہے۔۔۔؟" اس نے کانچ سے بنے ایک ڈبے کے پاس رک کر پوچھا۔۔

" اگر تمہارے پاس ڈیڑھ ہزار اشرفیاں ہیں تو۔۔۔ہاں۔۔۔" بورگن سرد لہجے میں بولا۔

"اوہ۔۔۔ نہیں۔۔۔ میرے پاس اتنی تو نہیں ہیں۔۔۔" ہرمائنی نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔۔ " اور۔۔۔یہ پیاری سی۔۔۔کھوپڑی۔۔۔؟"

" سولہ اشرفیاں۔۔۔۔"

" تو اسکا مطلب ہے یہ بیچنے کے لئے رکھی ہے۔۔۔؟ میرا مطلب ہے۔۔۔یہ کوئی ایسی چیز تو نہیں جو کسی کے لئے محفوظ کر کے رکھی گئی ہو۔۔۔؟"

بورگن نے اسے گھور کر دیکھا۔۔ ہیری کو یہ بھیانک احساس ہوا کہ بورگن ہرمائنی کے ارادوں کو جان گیا ہے۔ شاید ہرمائنی کو بھی یہ احساس ہو گیا تھا اس لئے اس نے فوراً بات سنبھالنے کی کوشش کی۔۔۔

" دراصل بات یہ ہے کہ۔۔۔۔ وہ جو۔۔۔ وہ جو۔۔۔ وہ جو لڑکا ابھی یہاں تھا۔۔۔ڈریکو میلفوائے۔۔۔ وہ میرا دوست ہے۔۔۔اور میں اسے سالگرہ کا تحفہ دینا چاہتی ہوں۔۔۔ لیکن اگر اس نے پہلے ہی کوئی چیز سنبھلوا کر رکھوادی ہے۔۔۔ تو یقیناً میں یہ نہیں چاہوں گی کہ اسے غلطی سے وہی چیز خرید کردے دوں۔۔۔ تو اس لئے۔۔۔۔"

ہیری کے مطابق تو یہ ایک نہایت واہیات کہانی لگ رہی تھی اور شاید بورگن کو بھی ایسا ہی لگا۔۔۔

" باہر۔۔۔" وہ دہاڑا۔۔" نکلو باہر۔۔۔"

ہرمائنی نے دوبارہ یہ سننے کا انتظار نہیں کیا۔۔۔ وہ تیزی سے دروازے کی طرف دوڑی۔۔ بورگن اس کے بالکل پیچھے تھا۔ جیسے ہی گھنٹی دوبارہ بجی۔ بورگن نے ہرمائنی کے پیچھے پٹخ کر دروازہ بند کردیا اور دروازے پر 'کاروبار بند ' کا بورڈ لگا دیا۔۔۔

" واہ کیا بات ہے۔۔۔" رون نے ہرمائنی کے اوپر چادر ڈالتے ہوئے کہا۔۔" اچھی کوشش تھی لیکن تمہارے ارادے صاف نظر آرہے تھے۔۔۔"

"ٹھیک ہے جاسوسی کے شہنشاہ۔۔۔ اگلی بار تم کرکے بتانا کہ کیسے کوشش کرتے ہیں۔۔۔" وہ بھنا کر بولی۔

ویزلی مزاحیہ دکان تک پورے رستے رون اور ہرمائنی جھگڑتے ہوئے گئے۔۔

لیکن **جڑواں جادوئی جگاڑ** کے سامنے انہیں خاموش ہونا پڑا تا کہ وہ بنا پتہ چلے پریشان حال بیگم ویزلی اور ہیگرڈ کے درمیان سے گزر سکیں۔۔۔ جنہیں ان کے غائب ہونے کا پتہ چل چکا تھا۔ دکان کے اندر داخل ہونے کے بعد ہیری نے سلیمانی چادر اتار کر اپنے بستے میں چھپا دی۔۔ اور باقی دونوں کے پاس پہنچ گیا۔۔۔ رون اور ہرمائنی بیگم ویزلی کے الزامات کا جواب

دے رہے تھے۔۔ وہ اس بات پر بضد تھے کہ وہ تو سارا وقت پیچھے والے کمرے میں ہی موجود تھے اور بیگم ویزلی نے ہی انہیں دھیان سے نہیں ڈھونڈا ہو گا۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

# ساتواں باب

## سلگ کے پروانے

چھٹیوں کے آخری ہفتے کے زیادہ تر حصے میں ہیری یہی سوچتا رہا کہ شیطانی بازار گلی میں میلفوائے کے برتاؤ کا کیا مقصد ہو سکتا ہے۔۔۔؟ اسے سب سے زیادہ پریشانی اس بات سے تھی کہ دکان سے نکلتے وقت میلفوائے کا چہرہ اتنا مطمئن کیوں تھا۔۔۔؟ اگر میلفوائے کسی وجہ سے خوش تھا تو وہ وجہ اچھی تو ہو ہی نہیں سکتی تھی۔ اسے اس بات سے بھی چڑ ہو رہی تھی کہ رون اور ہرمائنی میلفوائے کی سرگرمیوں کے بارے میں اتنے پر تجسس نہیں تھے جتنا ہیری تھا۔۔۔ ایسا لگ رہا تھا کہ پچھلے کچھ دنوں میں اس بارے میں بات کرتے کرتے وہ اکتا گئے ہیں۔۔۔

" ہاں ہیری۔۔۔ میں پہلے ہی مان چکی ہوں کہ کچھ گڑبڑ تو ہے۔۔۔" ہرمائنی نے تھوڑی بے صبری کے ساتھ کہا۔ وہ گتے کے ایک ڈبے پر پاؤں ٹکائے فریڈ اور جارج کے کمرے میں کھڑکی کی چوکھٹ پر بیٹھی ہوئی تھی۔ اس نے بامشکل ***قدیم زبانوں کے تراجم (اعلیٰ درجہ)*** نامی اپنی نئی

نویلی کتاب سے نظر اٹھائی تھی۔ " لیکن کیا ہم اس بات پر متفق نہیں ہو گئے تھے کہ اس کے اس رویے کی ہزار ہا وجوہات ہو سکتی ہیں۔۔۔؟"

رون اپنی اڑن جھاڑو کے مڑے ہوئے پروں کو سیدھا کرنے کی کوشش کرتے ہوئے بولا۔۔ " کیا پتہ اس کا **قسمت کا دھنی ہاتھ** ٹوٹ گیا ہو۔۔؟ یاد ہے وہ مرجھایا ہوا ہاتھ۔۔۔ جو میلفوائے کے پاس تھا۔۔؟"

" تو پھر اس نے '*اس والی کی حفاظت کرنا بھی مت بھولنا*'۔۔۔ ایسا کیوں کہا تھا۔۔۔؟" ہیری نے ہزارویں دفعہ اپنا سوال دہرایا۔۔ " یہ سن کر مجھے تو ایسا لگا جیسے بورگن کے پاس اس ٹوٹی ہوئی چیز کا دوسرا حصہ ہے اور میلفوائے کو دونوں حصے چاہئیں۔۔۔"

" تمہیں واقعی ایسا لگتا ہے۔۔۔؟" رون نے اپنی اڑن جھاڑو کے ڈنڈے سے گرد جھاڑتے ہوئے کہا۔۔۔

" ہاں مجھے ایسا ہی لگتا ہے۔۔۔" ہیری نے کہا۔ جب رون اور ہرمائنی مزید کچھ نہ بولے تو وہ دوبارہ بولا۔۔۔ " میلفوائے کا باپ ازکبان میں ہے۔۔۔ تمہیں نہیں لگتا کہ وہ بدلہ لینا چاہتا ہوگا۔۔؟"

رون نے بے وقوفانہ انداز میں پلکیں جھپکاتے ہوئے سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا۔۔۔

" میلفوائے اور بدلہ۔۔۔؟ وہ کر ہی کیا سکتا ہے۔۔۔؟"

" وہی تو۔۔۔ وہی تو مجھے نہیں معلوم۔۔۔۔" ہیری نے جھلاہٹ سے کہا۔ " مگر وہ ضرور کسی نہ کسی چکر میں ہے۔۔ اور مجھے لگتا ہے کہ ہمیں اس کو سنجیدگی سے لینا چاہیے۔۔۔ آخر اس کا باپ مردار خور تھا۔۔ اور۔۔۔۔"

ہر مائنی کے پیچھے نظر آتی کھڑکی پر نظریں جمائے ہیری کچھ کہتے کہتے رک گیا۔۔اس کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔۔ابھی ابھی اسے ایک عجیب خیال آیا تھا۔۔

" ہیری۔۔۔" ہر مائنی نے پر تجسس آواز میں کہا۔۔" کیا ہوا۔۔؟"

رون گھبرا کر بولا۔۔" کہیں تمہارے زخم کا نشان تو دوبارہ نہیں دُکھ رہا۔۔؟"

ہیری آہستگی سے بولا۔۔ "وہ بھی ایک مردار خور ہے۔۔اس کو اس کے باپ کی جگہ مردار خور بنا دیا گیا ہے۔۔"

ان الفاظ کے ساتھ ہی خاموشی چھا گئی۔۔جسے رون کے قہقہوں نے توڑ دیا۔۔" میلفوائے۔۔؟وہ صرف سولہ سال کا ہے ہیری۔۔ تمہیں لگتا ہے کہ ***تم۔جانتے۔ہو۔کون*** اسے اپنے گروہ میں شامل کرے گا۔؟"

" ایسا ہونا ناممکن لگتا ہے ہیری۔۔" ہر مائنی نے سخت انداز میں کہا۔" آخر تم ایسا کس طرح کہہ سکتے ہو۔۔؟"

" مادام میلکن کی دکان پر۔۔انہوں نے اسے چھُوا بھی نہیں تھا۔۔جیسے ہی انہوں نے اس کی آستین اوپر کرنے کی کوشش کی اس نے چلاتے ہوئے ان کا ہاتھ جھٹک دیا تھا۔۔وہ اس کا الٹا ہاتھ تھا۔ضرور اس کے ہاتھ پر موت کا نشان ثبت کر دیا گیا ہے۔۔"

رون اور ہر مائنی نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔۔

"اچھا۔۔" رون بولا۔۔ صاف ظاہر تھا کہ اسے اس بات پر رتی بھر بھی یقین نہیں تھا۔

" ہیری۔۔مجھے تو لگتا ہے کہ وہ بس وہاں سے باہر جانا چاہ رہا تھا۔۔" ہر مائنی بولی۔

" اس نے بورگن کو بھی کچھ دِکھایا تھا جو ہم نہیں دیکھ پائے تھے۔۔" ہیری نے ضدی انداز میں زور دیتے ہوئے کہا۔۔ " کچھ ایسا۔۔۔ جسے دیکھ کر بورگن حد سے زیادہ خوفزدہ ہو گیا تھا۔۔ میں جانتا ہوں۔۔ وہ ضرور بورگن کو یہ دِکھا رہا تھا کہ اس کا پالہ کس سے پڑا ہے۔ تم لوگوں نے دیکھا تو تھا کہ پھر بورگن اسکی باتوں کو سنجیدگی سے سننے لگا تھا۔۔"

رون اور ہرمائنی نے پھر ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔۔

" پتہ نہیں ہیری۔۔۔"

" ہاں۔۔ مجھے بھی نہیں لگتا کہ ***تم-جانتے-ہو-کون*** اسے اپنے گروہ میں شامل کرے گا۔۔"

ہیری کو پورا یقین تھا کہ وہ بالکل صحیح سوچ رہا ہے۔۔ اس نے غصے سے کوئیڈچ کے گندے چوغوں کا ڈھیر اٹھایا۔ اور کمرے سے باہر نکل گیا۔۔ بیگم ویزلی ان لوگوں کو بہت دن سے ٹوک رہی تھیں کہ اپنے گندے کپڑوں کی دھلائی اور سامان سمیٹنے کا کام آخری لمحے تک پھیلا کر نہیں رکھیں۔۔ نچلی منزل پر وہ جینی سے ٹکرا گیا۔ جو اپنے تازہ دُھلے ہوئے کپڑوں کا ڈھیر لیے اوپر اپنے کمرے کی طرف آ رہی تھی۔

"بچ کر رہنا۔۔ باورچی خانے میں مت جانا۔۔ وہاں ہر طرف پھلورانی چھائی ہوئی ہے۔۔" جینی نے اسے متنبہ کیا۔۔

ہیری مسکرا کر بولا۔۔" میں دھیان رکھوں گا کہ میں اس سے نہ الجھوں۔۔"

اور واقعی جب ہیری باورچی خانے میں داخل ہوا تو اس نے دیکھا کہ فلیور باورچی خانے کی میز پر بیٹھی اپنی اور بل کی شادی کے منصوبوں کے گن گا رہی تھی جبکہ بیگم ویزلی وہاں کھڑی خود بخود پرتیں کھولتی ہوئی بند گوبھی کو گھورے جا رہی تھیں۔ انکا پارہ چڑھا ہوا تھا۔

" بیل اور مے نے تو فیصلہ کر لیا اے کے دلہن کی دو سہیلیاں اوں گی۔۔۔ جینی ۔۔۔ اور گبرئیل۔۔۔ ایک سات کتی پیاری لگے گی۔۔۔ میں انیں سنہرہ جوڑا پہنانے کا سوچ ائی اوں۔۔ ظائر اے گلابی رنگ کا جوڑا تو جینی کے لال بالوں کے سات بوت بیانک لگے گا۔۔۔"

بیگم ویزلی فلیور کی چپڑ چپڑ کاٹتے ہوئے اونچی آواز میں بولیں۔۔ " اوہ ہیری۔۔۔ اچھا ہوا تم آ گئے۔ میں کل ہوگورٹس کے سفر کے لئے حفاظتی انتظامات کے بارے میں وضاحت کرنا چاہ رہی تھی۔ ہم نے دوبارہ وزارت کے دفتر سے گاڑیاں منگوائی ہیں اور اسٹیشن پر حاضر (خصوصی اہلکار برائے شیطانی روک تھام) ہمارا انتظار کر رہے ہوں گے۔۔۔"

"کیا ٹونکس بھی وہاں ہو گی۔۔۔؟" ہیری نے اپنے کوئیڈچ کے چوغے انہیں تھماتے ہوئے پوچھا۔

" نہیں۔ مجھے نہیں لگتا۔۔۔ آرتھر مجھے بتا رہے تھے کہ اسے کسی اور جگہ تعینات کیا گیا ہے۔۔۔"

"ٹونکس نے تو اپنی پرواہ ای کرنا چوڑ دی اے۔۔۔" فلیور نے چمچ کی چمکدار سطح میں اپنے حسین سراپے کا جائزہ لیتے ہوئے کہا۔ " اگر موجھ سے پوچا جائے تو وہ بوت بڑی غلتی کر ری اے۔۔۔"

" ہاں۔۔۔ بہت مہربانی۔۔۔" بیگم ویزلی نے روکھے پن سے کہا اور ایک بار پھر فلیور کی بات بیچ ہی میں کاٹ دی۔۔۔ " چلو ہیری۔۔۔ بہتر ہو گا کہ تم تیاری شروع کر دو۔۔۔ میں چاہتی ہوں کہ سب کے صندوق آج رات ہی تیار ہو جائیں تاکہ ہم ہمیشہ ہونے والی۔ آخری لمحے کی ہڑبڑاہٹ سے بچ جائیں۔۔۔"

اور سچ مچ اگلی صبح ان کی روانگی عام دنوں سے زیادہ پر سکون تھی۔ وزارت کی گاڑیاں **برو** کے سامنے ان کا انتظار کر رہی تھیں۔ انکے صندوق بند حالت میں تیار تھے۔ ہرمائنی کا بلا کروک شینکس اپنی سفری ٹوکری میں بند تھا۔ ہیری کی الو ہیڈ وگ۔ رون کا الو پگ وجیون اور جینی کا نیا جامنی ***ملائم گالہ*** اپنے اپنے پنجروں میں بند تھے۔

"*پر ملیں گے ایری*۔۔۔" فلیور نے بھاری آواز میں کہا اور اسکا الوداعی بوسہ لیا۔ رون بھی پرامید ہو کر آگے کی طرف بڑھا۔ مگر جینی نے اپنی ٹانگ اڑادی۔ جس سے رون گر پڑا۔ اور فلیور کے پیروں کی دھول چاٹنے لگا۔۔ دھول میں لت پت۔ غصے سے لال چہرے کے ساتھ رون اتنا شرمندہ ہوا کہ جلدی سے بنا خدا حافظ کہے گاڑی میں جا کر بیٹھ گیا۔

کنگز کراس اسٹیشن پر گاڑیوں کے رکتے ہی ہیگرڈ کے مسکراتے چہرے کے بجائے دو گھمبیر اور ڈاڑھی دار چہروں کے مالک خاشر ان کی طرف بڑھے۔ انہوں نے گہرے رنگ کے ماگلو لباس پہنے ہوئے تھے۔ انہوں نے ان لوگوں کو دونوں اطراف سے گھیر لیا اور بنا کچھ کہے انہیں اسٹیشن کی طرف لے گئے۔۔۔

"جلدی۔۔۔ چلو جلدی۔۔۔ سب ستون سے گزرو۔۔۔" بیگم ویزلی نے کہا۔ جو خاشر کے حد سے زیادہ سنجیدہ انداز سے تھوڑی گھبرائی ہوئی لگ رہی تھیں۔ " بہتر ہو گا کہ ہیری سب سے پہلے جائے۔۔۔" انہوں نے ایک خاشر کی طرف پوچھنے کے انداز میں دیکھا۔۔ جس نے خاموشی سے ہاں میں سر ہلا دیا۔ اور ہیری کا بازو تھام کر اسے پلیٹ فارم نو اور دس کے درمیانی ستون کی طرف گھسیٹتا ہوا لے جانے لگا۔۔۔

"میں خود سے چل سکتا ہوں۔۔ بہت شکریہ۔۔۔" ہیری نے چڑ کر کہا۔ اور جھٹکا مار کے اپنا بازو خاشر کی گرفت سے چھڑا لیا۔ اپنے ساتھ چلتے ہوئے خاموش خاشر کو نظر انداز کرتے ہوئے ہیری نے اپنی ٹرالی پتھریلے ستون کی طرف دھکیلی اور لمحوں میں پلیٹ فارم

نمبر پونے دس پر نمودار ہو گیا۔ جہاں لال ہوگورٹس ایکسپریس لوگوں کی بھیڑ پر دھوئیں کے بادل اڑا رہی تھی۔

ہرمائنی اور ویزلی گھرانے کے افراد بھی لمحوں میں وہاں پہنچ گئے۔ اپنے اداس چہرے والے خانشِر سے پوچھے بنا ہیری نے رون اور ہرمائنی کو کسی خالی ڈبے کی تلاش کے لئے پلیٹ فارم پر اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا۔

" ہم ایسا نہیں کر سکتے ہیری۔۔" ہرمائنی نے معذرت خوانہ انداز میں کہا۔ " رون اور مجھے پہلے مانیٹرز کے ڈبے میں جانا ہوگا اس کے بعد ہمیں کچھ دیر کے لئے راہداریوں میں پہریداری کرنی ہوگی۔۔"

" اوہ ہاں۔۔ میں تو بھول ہی گیا تھا۔۔" ہیری نے کہا۔

" تم لوگ اب جلدی سے ٹرین پر چڑھ جاؤ۔۔ تمہارے پاس بہت کم وقت بچا ہے۔۔" بیگم ویزلی نے اپنی گھڑی دیکھتے ہوئے کہا۔ " اچھا رون بیٹا۔۔ دعا ہے تمہارا سال اچھا گزرے۔۔"

ہیری نے اسی لمحے کچھ سوچ کر کسی فیصلے پر پہنچتے ہوئے کہا "ویزلی انکل۔۔ کیا میں آپ سے کچھ بات کر سکتا ہوں"

" ہاں ہاں۔۔ کیوں نہیں۔۔" ویزلی صاحب نے کہا۔۔ وہ کچھ حیران تو لگے مگر پھر بھی وہ ہیری کے پیچھے چل دیئے تاکہ دوسرے لوگوں سے علیحدہ ہو کر ہیری کی بات سن سکیں۔۔

کافی سوچنے کے بعد ہیری اس نتیجے پر پہنچا تھا کہ اگر اسے کسی کو یہ بات بتانی ہی ہے تو ویزلی صاحب ہی اس کے لئے صحیح شخص ہیں۔۔ پہلی بات تو یہ کہ وہ وزارت کے ملازم ہیں۔۔ اور اس وجہ سے ان کے پاس اس معاملے کی مزید تفتیش کے لئے بہترین اثر رسوخ تھا۔ اور دوسری

بات ہیری نے یہ سوچی کہ اس بات کا خدشہ کم ہی ہے کہ یہ سب سن کر ویزلی صاحب غصے میں بھڑک اٹھیں۔۔

اس نے دیکھا کہ بیگم ویزلی اور اداس چہرے والا خناشر ان دونوں کی طرف مشکوک نگاہوں سے دیکھ رہے ہیں۔۔

" جب ہم لوگ شیطانی بازار گلی میں تھے۔۔۔" ابھی ہیری نے کہنا شروع ہی کیا تھا کہ ویزلی صاحب نے مسکرا کر اسے مزید کچھ کہنے سے روک دیا۔۔

" کیا اب مجھے یہ معلوم ہونے والا ہے کہ تم رون اور ہر مائنی اس وقت کہاں غائب تھے جب تمہارے اپنے الفاظ میں تم لوگ فریڈ اور جارج کی دکان کے پچھلے کمرے میں موجود تھے۔۔۔؟"

" آپ کو کیسے پتا۔۔۔؟"

"ہیری۔۔۔ تم اس شخص سے بات کر رہے ہو جس نے فریڈ اور جارج کو پال پوس کر بڑا کیا ہے۔۔۔"

" اوہ۔۔۔ہاں۔۔۔ٹھیک ہے۔۔۔ہم پچھلے کمرے میں نہیں تھے۔۔۔"

"بہت خوب۔۔۔ تو اب بری خبر بھی سنا دو۔۔۔"

" دیکھیں۔۔۔ ہم ڈریکو میلفوائے کا پیچھا کر رہے تھے۔ اس کام کے لئے ہم نے میری سلیمانی چادر کا استعمال کیا تھا۔۔۔"

"ایسا کرنے کی کوئی خاص وجہ۔۔۔؟ یا بس ایسے ہی۔۔۔۔؟"

" کیوں کہ مجھے لگا تھا کہ میلفوائے کسی چکر میں ہے۔۔۔" ہیری نے کہا۔ اس نے ویزلی صاحب کے چہرے پر آنے والے چڑ اور دلچسپی کے ملے جلے تاثر کو نظر انداز کر دیا۔" وہ اپنی ماں سے پیچھا چھڑا کر کہیں جا رہا تھا اور میں جاننا چاہتا تھا کہ وہ ایسا کیوں کر رہا ہے۔۔۔"

" ظاہر ہے۔۔۔" ویزلی صاحب نے سانس چھوڑتے ہوئے کہا۔۔۔" تو کیا تمہیں اسکی وجہ معلوم ہوئی۔۔۔؟"

ہیری نے کہا۔" وہ بورگن اور بورک کی دکان پر گیا تھا۔۔۔ اور وہاں کے مالک بورگن کو دھمکا رہا تھا۔۔۔ تاکہ وہ اسکی کسی چیز کی مرمت کر دے۔۔۔ اور اس نے یہ بھی کہا کہ وہ چاہتا ہے کہ بورگن اس کے لئے کسی اور چیز کو بھی سنبھال کر رکھے۔۔۔ مگر اس کے بات کرنے کا انداز ایسا تھا جیسے وہ چیز بالکل اس چیز کی طرح کی ہے جسکی وہ مرمت کروانا چاہتا تھا۔۔۔ بالکل ایسے جیسے وہ چیز جوڑی میں ہو۔اور۔۔۔۔"

ہیری نے ایک گہری سانس لی۔۔۔

"اور۔۔۔ایک بات اور ہے۔۔۔ ہم نے یہ بھی دیکھا تھا کہ جب مادام میلکن نے میلفوائے کا الٹا بازو چھونے کی کوشش کی تو میلفوائے لگ بھگ ایک میل بلند اچھلا تھا۔ مجھے لگتا ہے اس کے ہاتھ پر موت کا نشان بنا دیا گیا ہے۔۔۔ مجھے لگتا ہے۔۔۔ کہ وہ اپنے باپ کی جگہ مردار خور بن چکا ہے۔۔۔"

ویزلی صاحب حیرت میں ڈوب گئے۔۔۔ کچھ لمحوں بعد وہ بولے۔۔۔" ہیری۔۔ مجھے شک ہے کہ ***تم۔جانتے۔ہو۔کون*** کسی سولہ سال کے لڑکے کو کس طرح۔۔۔۔"

" کیا کوئی واقعی میں جانتا ہے کہ ***تم۔جانتے۔ہو ۔کون*** کیا کر سکتا ہے اور کیا نہیں۔۔۔؟" ہیری نے غصے سے پوچھا۔۔۔ "ویزلی انکل۔۔۔ معاف کیجئے گا مگر کیا آپ کو نہیں لگتا کہ اس معاملے کی چھان بین کی جانی چاہیے۔۔۔؟ اگر میلفوائے کسی چیز کی مرمت

کروانے کے لئے بورگن کو ڈرانے دھمکانے کی حد تک جا سکتا ہے تو ہوسکتا ہے کہ وہ چیز بہت خطرناک یا شیطانی ہو۔۔ہے نا۔۔؟"

" سچ کہوں ۔۔۔ تو مجھے ایسا نہیں لگتا ہیری۔۔" ویزلی صاحب نے آہستگی سے کہا۔۔ " دیکھو۔۔جب لوسئیس میلفوائے کو گرفتار کیا گیا تھا تو ہم نے اس کے گھر پر چھاپا مارا تھا۔ ہم نے وہاں سے وہ ساری چیزیں ضبط کر لیں تھیں جن کے خطرناک ہونے کے بارے میں ہمیں ذرا بھی شک تھا۔"

" مجھے لگتا ہے آپ سے کوئی نہ کوئی چیز ضرور چھوٹ گئی ہو گی۔۔" ہیری نے ضدی لہجے میں کہا۔

" ہاں۔۔۔ہو سکتا ہے۔۔۔" ویزلی صاحب نے کہا۔۔

لیکن ہیری سمجھ گیا کہ وہ بس اس کا دل رکھنے کے لئے اس طرح کہہ رہے ہیں۔۔

ان کے پیچھے سے سیٹی بجنے کی آواز سنائی دی۔ تقریباً تمام لوگ ٹرین پر چڑھ چکے تھے اور ٹرین کے دروازے بند کیے جا رہے تھے۔۔۔

"تمہیں اب چلنا چاہیے۔۔" ویزلی صاحب نے کہا۔۔ بیگم ویزلی بھی چلائیں۔۔۔ " ہیری۔۔۔جلدی۔۔۔"

وہ بھاگتا ہوا آگے بڑھا اور ویزلی صاحب اور انکی بیگم نے ٹرین پر اسکا صندوق چڑھانے میں اسکی مدد کی۔

بیگم ویزلی نے کھڑکی سے اندر جھانکتے ہوئے کہا۔۔۔" دیکھو میرے بچے۔۔ کرسمس کی چھٹیوں پر تم ہمارے گھر رہنے آرہے ہو۔۔ڈمبلڈور سے سب طے ہو چکا ہے۔۔ تو ہم بہت جلد دوبارہ ملیں

گے۔۔" ہیری نے دروازہ اندر سے بند کر لیا تھا اور ٹرین چلنا شروع ہو گئی تھی۔۔" دیکھو اپنا خیال رکھنا۔۔"

ٹرین اب رفتار پکڑ رہی تھی۔۔

" اچھے سے رہنا۔۔اور۔۔" بیگم ویزلی اب چلتی ٹرین کے ساتھ ساتھ بھاگ رہی تھیں۔۔

" ۔۔۔۔حفاظت سے رہنا"

ہیری اس وقت تک باہر کی طرف ہاتھ ہلاتا رہا جب تک ٹرین کے ایک موڑ مڑنے کے بعد ویزلی صاحب اور انکی بیگم دکھائی دینا بند نہیں ہو گئے۔۔ پھر وہ یہ دیکھنے کے لئے پلٹا کہ باقی لوگ کہاں گئے۔اس نے سوچا کہ رون اور ہرمائنی تو مانیٹرز (پریفکٹس) والے ڈبے میں ہوں گے۔ لیکن جینی تھوڑا آگے راہداری میں کھڑی کچھ سہیلیوں سے بات چیت کر رہی تھی۔اپنے صندوق کو گھسیٹتے ہوئے ہیری اس کی طرف بڑھا۔

لوگ اسے بے شرمی سے گھور رہے تھے۔ان میں سے کچھ تو اپنے ڈبوں کی کھڑکیوں پر لگے کانچ سے اپنا چہرہ چپکائے اس کو دیکھنے کی کوشش کر رہے تھے۔ روزنامہ جادوگر میں چھپی **منتخب جادوگر** والی افواہوں کے بعد اسے اس بات کا اندازہ تو تھا کہ اب لوگ اور تجسس سے اس کی طرف دیکھیں گے اور اشارے کریں گے۔ لیکن اسے اس طرح لوگوں کی نگاہوں کا مرکز بن کر بالکل مزہ نہیں آیا۔اس نے جینی کا کندھا تھپتھپایا۔

" ڈبہ ڈھونڈنا پسند کریں گی۔۔۔؟"

جینی چہکتے ہوئے بولی۔۔ " نہیں ہیری۔۔۔ میں نے ڈین سے ملنے کا وعدہ کیا تھا۔ بعد میں ملتے ہیں۔۔۔"

" ٹھیک ہے۔۔" ہیری نے کہا۔ جب جینی اپنے لال بال لہراتی پلٹ کر چلی گئی تو ہیری کو ایک انجانی سی چڑ کا احساس ہوا۔۔ گرمیوں کی چھٹیوں میں وہ جینی کے آس پاس موجود رہنے کا اتنا عادی ہو گیا تھا کہ وہ بھول ہی گیا تھا کہ اسکول میں جینی۔۔ رون ہرمائنی اور اسکے ساتھ نہیں گھومتی تھی۔ اس نے اپنی پلکیں جھپکاتے ہوئے ارد گرد دیکھا۔۔ اسے کچھ مدہوش لڑکیوں نے گھیرا ہوا تھا۔۔۔

" سلام ہیری۔۔۔" اسے اپنے پیچھے سے ایک جانی پہچانی آواز سنائی دی۔

" نیول۔۔۔" ہیری نے سکون کا سانس لیا۔۔ پیچھے مڑتے ہی اسے ایک گول چہرے والا لڑکا اپنی طرف آنے کی کوشش کرتا ہوا دکھائی دیا۔۔

" سلام ہیری۔۔۔" لمبے بالوں اور بڑی بڑی پراسرار آنکھوں والی ایک لڑکی بولی۔ جو نیول کے ٹھیک پیچھے آ رہی تھی۔

" لونا۔۔۔ سلام۔۔۔ کیسی ہو۔۔۔؟"

" میں ٹھیک ہوں۔۔ پوچھنے کا شکریہ۔۔۔" لونا نے کہا۔ اس نے سینے کے ساتھ کس کر ایک رسالہ دبوچا ہوا تھا۔ جس پر سامنے کی طرف بڑے بڑے حروف میں لکھا ہوا تھا کہ اندر مفت بھوتیا چشمہ موجود ہے۔۔۔

"حیلۂ سخن اب بھی ہاتھوں ہاتھ بک رہا ہے۔۔۔؟" ہیری نے پوچھا۔۔ اسے اب اس رسالے سے ایک الگ طرح کی انسیت ہو چکی تھی۔ کیوں کہ پچھلے سال اسی میں اس کا ایک گرما گرم مذاکرہ چھپا تھا۔۔

" اوہ ہاں۔۔۔ خریدار دن بدن بڑھ رہے ہیں۔۔۔" لونا نے خوشی سے کہا۔

"چلو خالی جگہ ڈھونڈتے ہیں۔۔۔" ہیری نے کہا۔ وہ تینوں چپ چاپ کھڑے گھورتے ہوئے طالب علموں کے درمیان سے گزر کر آگے بڑھنے لگے۔ آخر کار انہیں ایک خالی ڈبہ مل گیا۔ ہیری شکر ادا کرتے ہوئے تیزی سے اندر داخل ہو گیا۔

" وہ لوگ ہمیں بھی گھور رہے ہیں۔۔۔" نیول نے اپنی اور لونا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔ "کیوں کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں۔۔۔"

"وہ لوگ تمہیں اس لئے گھور رہے ہیں کیوں کہ تم لوگ بھی وزارت میں موجود تھے۔۔۔" ہیری نے اپنا صندوق سامان کے لئے مختص جگہ میں گھسیڑتے ہوئے کہا۔ " ہماری چھوٹی سی مہم کی خبریں تو روزنامہ جادوگر میں چھائی ہوئی تھیں۔۔۔ تم نے تو دیکھا ہی ہو گا۔۔۔"

" ہاں۔۔۔ مجھے لگا تھا دادی اتنی زیادہ شہرت سے چڑ جائیں گی۔۔" نیول بولا۔۔۔ "لیکن وہ تو بہت خوش ہوئیں۔۔۔ انہوں نے کہا کہ آخر کار میں نے اپنے والد کے نقش قدم پر چلنا شروع کر دیا ہے۔۔۔ انہوں نے مجھے نئی جادوئی چھڑی بھی دلائی ہے۔۔۔ دیکھو۔۔۔۔۔"

اس نے چھڑی نکال کر ہیری کو دکھائی۔

"چیری اور یک قرن کا بال۔۔۔" اس نے فخر سے کہا۔ " ہمیں لگتا ہے کہ یہ آلیوینڈر کے ہاتھوں بکی آخری چھڑیوں میں سے ایک ہے۔۔۔ اگلے ہی روز وہ لاپتہ ہو گیا تھا۔۔۔ اوئے۔۔۔ ٹریور۔۔۔ ادھر واپس آؤ۔۔۔"

اس نے سیٹ کے نیچے غوطہ لگاتے ہوئے اپنے مینڈک کو پکڑا جو اکثر آزاد ہونے کی کوشش کرتا رہتا تھا۔

"ہیری۔۔۔ کیا اس سال بھی ڈ۔ ف۔ کی خفیہ ملاقاتیں ہوا کریں گی ۔۔۔؟" لونا نے حیلہِ سخن کے درمیانی صفحات میں چپکا ہوا بھوتیا چشمہ کھینچ کر الگ کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔

" ان کی اب کوئی ضرورت تو نہیں ہے۔۔ آخر ہمیں عمبرج سے چھٹکارا مل ہی چکا ہے۔۔۔" ہیری نے اپنی سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ سیٹ کے نیچے سے سر نکالتے ہوئے نیول کا سر زور سے ٹکرا گیا۔ وہ بہت ناامید نظر آرہا تھا۔

مجھے ڈ۔ف۔ ملاقاتیں پسند تھیں۔۔۔ مجھے تم سے بہت کچھ سیکھنے کو ملا۔۔۔"

" مجھے بھی یہ ملاقاتیں پسند تھیں۔۔۔ لگتا تھا جیسے میرے بھی کچھ دوست ہیں۔۔۔" لونا پر سکون لہجے میں بولی۔۔

لونا اکثر اسی طرح کی کڑوی مگر سچائی پر مبنی باتیں کرتی تھی جسے سن کر ہیری کو افسوس اور شرم کا ملا جلا احساس ہوتا تھا۔ بہر حال اس سے پہلے کہ ہیری اس بات کا کوئی جواب دیتا ان کے ڈبے کے باہر ہلچل شروع ہو گئی۔ چوتھے سال کی کچھ لڑکیوں کا ایک جھنڈ دروازے پر لگے کانچ کے دوسری طرف کھڑا کھلکھلاتے ہوئے سرگوشیاں کر رہا تھا۔۔۔

"تم اس سے پوچھو۔۔۔۔"

"نہیں تم۔۔۔۔"

"میں پوچھتی ہوں۔۔۔۔"

بڑی بڑی کالی آنکھوں۔۔۔ لمبے سیاہ بالوں اور نمایاں تھوڑی والی ایک دلیر لڑکی دروازے سے اندر چلی آئی۔۔۔

"سلام ہیری۔۔۔ میں رومیلڈا ہوں۔۔۔ رومیلڈا وین۔۔۔۔" اس نے زوردار پر اعتماد آواز میں کہا۔" تم ہمارے ساتھ ہمارے ڈبے میں چل کر کیوں نہیں بیٹھتے۔۔۔؟ تمہیں 'ان' کے ساتھ بیٹھنے کی ضرورت نہیں۔۔" اس نے بناوٹی سرگوشی میں نیچے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ نیول ایک بار پھر ٹریور کو پکڑنے کے لئے نیچے جھکا ہوا تھا۔ اسکی کمر کا پچھلا حصہ عجیب انداز میں اوپر تھا۔ اور لونا اب اپنا مفت بھوتیہ چشمہ پہن چکی تھی۔ جس کی وجہ سے وہ ایک رنگ برنگا پاگل الو لگ رہی تھی۔۔

"یہ میرے دوست ہیں۔۔۔۔" ہیری سرد لہجے میں بولا۔

"اوہ۔۔۔" اس لڑکی نے کہا۔ وہ کافی حیران لگ رہی تھی۔۔۔" اچھا۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔۔"

اور مڑ کر دروازہ سرکا کر بند کرتے ہوئے وہ باہر چلی گئی۔۔۔

"لوگ تم سے امید کرتے ہیں کہ تم ہم سے اچھے دوست بناؤ۔۔۔" عادت سے مجبور لونا نے ایک بار پھر شرم کا احساس دلاتا سچ بول دیا۔۔

" تم لوگ بہت اچھے ہو۔۔۔۔" ہیری نے فوراً کہا۔۔۔ " ان میں سے تو کوئی بھی وزارت میں میرے ساتھ نہیں تھا۔۔۔ کسی نے میرے ساتھ مل کر لڑائی نہیں کی تھی۔۔۔"

"اتنے اچھے الفاظ کا شکریہ۔۔۔" لونا مسکرائی۔ پھر اس نے اپنا بھوتیا چشمہ ناک پر اوپر کی طرف تانا اور بیٹھ کر حیلہِ سخن پڑھنے لگی۔۔۔

نیول سیٹ کے نیچے سے نکلا اس کے بال مکڑی کے جالوں اور دھول میں اٹے ہوئے تھے اور اس نے ہاتھ میں ٹریور کو پکڑا ہوا تھا جسکی شکل بتا رہی تھی کہ اب وہ ہار مان چکا ہے۔۔" ویسے ہم نے 'اسکا' سامنا نہیں کیا تھا۔ وہ تو تم تھے۔ تمہیں سننا چاہیے کہ میری دادی تمہاری کس

طرح تعریف کرتی ہیں۔۔' ہیری پوٹر میں پوری وزارتِ جادوگری سے زیادہ ہمت ہے۔۔۔' ان کا بس چلے تو وہ تمہیں اپنا پوتا بنانے کے لئے کوئی بھی قیمت چکادیں۔۔"

ہیری نے شرما کر مسکراتے ہوئے فوراً موضوع بدل دیا اور **ع۔ج۔م** کے نتائج کے بارے میں بات کرنے لگا۔ جب نیول اپنے نتائج کے بارے میں بتانے لگا اور اندازہ لگانے لگا کہ کیا صرف **' قابل قبول '** نتیجے کے ساتھ اسے **ا۔ش۔ج۔ج** میں تبدیلِ ہیت کا مضمون چننے کی اجازت دی جائے گی یا نہیں۔۔۔ تو ہیری حقیقتاً اس کی بات سنے بنا بس اسے دیکھتا ہی رہا۔۔۔

والڈیمورٹ کی وجہ سے نیول کا بچپن بھی اتنی ہی تلخ یادوں سے بھرا ہوا تھا جتنا کے ہیری کا بچپن۔۔ لیکن نیول کو بالکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ وہ ہیری کی قسمت پانے سے بال بال بچا تھا۔۔۔ پیشن گوئی کا اشارہ ان دونوں میں سے کسی ایک کی طرف تھا۔ لیکن ناجانے کن نامعلوم وجوہات کی بنا پر والڈیمورٹ کو ایسا لگا کہ اس پیشن گوئی کا اشارہ صرف ہیری کی طرف تھا۔۔۔

اگر والڈیمورٹ نے نیول کو چنا ہوتا تو آج نیول بجلی کی کوند جیسے نشان اور پیشن گوئی کی ذمہ داری کا بوجھ لئے ہیری کے سامنے بیٹھا ہوتا۔۔۔ لیکن کیا سچ مچ ایسا ہوتا۔۔۔؟ کیا نیول کی والدہ بھی نیول کے لئے اپنی جان قربان کردیتیں۔۔۔؟ جس طرح للی نے ہیری کے لئے اپنی جان دے دی تھی۔ یقیناً وہ ایسا ہی کرتیں۔۔ لیکن اگر وہ اپنے بیٹے اور والڈیمورٹ کے بیچ ڈھال نہ بن پاتیں۔۔۔؟ تو کیا آج کسی **'منتخب جادوگر '** کا نام ونشان بھی ہوتا۔۔۔؟ شاید جہاں ابھی نیول بیٹھا ہے وہ سیٹ خالی ہوتی۔۔اور بنا کسی زخم کے نشان کے ہیری وہاں بیٹھا ہوتا۔ رون کی امی کے بجائے اسے ابھی ابھی اسکی اپنی امی نے بوسہ دے کر ٹرین پر سوار کروایا ہوتا۔؟

نیول نے کہا۔۔" ہیری۔۔ تم ٹھیک ہو۔۔؟ تم کچھ عجیب سے لگ رہے ہو۔۔۔"

ہیری چونک گیا۔۔" معاف کرنا۔۔۔ میں۔۔۔۔"

"تمہیں ***تیزتباہی کیڑوں*** نے گھیر لیا ہے۔۔۔" لونا نے رحم دلی سے کہتے ہوئے اپنے بڑے رنگین چشموں سے ہیری کی طرف جھانکا۔۔

" میں۔۔۔کیا۔۔۔؟"

وہ بولی۔۔۔ ***تیز تباہی کیڑے***۔۔۔ وہ نظر نہیں آتے اور کان کے اندر گھس کر دماغ گھما دیتے ہیں۔۔۔مجھے لگتا ہے میں نے ابھی ابھی یہاں کسی ***تیز تباہی*** کے منڈلانے کی آواز سنی تھی۔۔"

اس نے اپنے ہاتھ ہوا میں اٹھاتے ہوئے اس طرح بجائے جیسے کسی نظر نہ آنے والے پتنگے کو مار رہی ہو۔۔۔ ہیری اور نیول نے ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر فوراً ہی کوئیڈچ کی بات شروع کر دی۔۔۔۔

ٹرین کی کھڑکیوں کے باہر موسم اتنا ہی عجیب تھا جتنا گرمیوں کے دوران تھا۔ وہ ٹھنڈی دھند کی چادر سے گزر کر مدھم چھنی ہوئی دھوپ میں پہنچ گئے۔اسی طرح کی دھوپ چھاؤں سے گزرتے ہوئے جب سورج ان کے سر کے اوپر پہنچ گیا۔ تب کہیں جا کر رون اور ہر مائنی ڈبے میں داخل ہوئے۔۔

" خدا کرے دوپہر کے کھانے کا ٹھیلا جلدی آجائے۔۔۔ بھوک سے میرا دم نکل رہا ہے۔۔" ہیری کے ساتھ والی سیٹ پر گر کر اپنا پیٹ سہلاتے ہوئے رون نے کہا۔ " سلام نیول۔۔۔ سلام لونا۔۔ پتہ ہے کیا۔۔؟" وہ ہیری کی طرف مڑا۔۔ " میلفوائے آج مانیٹرز کے فرائض انجام نہیں دے رہا۔جب ہم اس کے ڈبے کے پاس سے گزرے تو ہم نے دیکھا کہ وہ بس چپ چاپ اپنے ڈبے میں دوسرے سلے درن طالب علموں کے ساتھ بیٹھا ہوا ہے۔۔"

ہیری تجسس سے سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔۔ یہ تو بہت حیران کن بات ہے کہ میلفوائے اپنے مانیٹر ہونے کے اختیارات اور طاقت کا مظاہرہ نہیں کر رہا تھا۔۔ پچھلے سال تو اس نے اس عہدے کا بہت ناجائز فائدہ اٹھایا تھا۔۔

" تمہیں دیکھ کر اس نے کیا کرا۔۔۔؟"

" وہی ہمیشہ کی طرح۔۔۔" رون نے لاپرواہی سے کہا اور اپنے ہاتھ سے ایک گھٹیا اشارہ کیا۔۔ " ویسے میلفوائے اس طرح کا برتاؤ کرتا تو نہیں ہے۔۔۔ وہ تو ایسا برتاؤ کرتا ہے۔۔۔" اس نے دوبارہ وہی گندا اشارہ کیا۔۔۔ "پتہ نہیں وہ باہر نکل کر پہلے سال کے بچوں پر رعب کیوں نہیں جما رہا۔۔۔؟"

" پتہ نہیں۔۔۔" ہیری نے کہا۔ اسکا دماغ سرپٹ دوڑ رہا تھا۔۔ شاید اس وقت کم عمر طالب علموں کو تنگ کرنے کے بجائے کوئی اور چیز میلفوائے کے نزدیک زیادہ اہم تھی۔۔۔؟

" ہو سکتا ہے اسے **تفتیشی دستہ** زیادہ پسند ہو۔۔۔" ہرمائنی بولی۔۔ " شاید اس تجربے کے بعد دوبارہ مانیٹر بننا اسے فضول لگ رہا ہو۔۔۔"

" مجھے ایسا نہیں لگتا۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔" بلکہ میرے خیال میں تو۔۔۔۔"

لیکن اس سے پہلے کہ وہ اپنی رائے تفصیل سے بیان کر پاتا۔۔ ڈبے کا دروازہ ایک بار پھر سرک کر کھل گیا اور تیسرے سال کی ایک حواس باختہ لڑکی اندر داخل ہوئی۔

" مجھے یہ خطوط نیول لونگ بوٹم اور ہیری پوٹر تک پہنچانے کو کہا گیا ہے۔۔۔" ہیری سے نظریں ملتے ہی وہ لڑکی گڑبڑا گئی اور اسکی رنگت سرخ پڑ گئی۔ وہ چرمئی کاغذ سے بنے دو خطوط تھامی ہوئی تھی جنہیں جامنی فیتے سے باندھا گیا تھا۔۔ پریشان نظر آتے ہیری اور نیول نے اپنے اپنے خطوط تھام لیے۔ وہ لڑکی الٹے قدموں ڈبے سے باہر چلی گئی۔

جب ہیری اپنا خط کھول رہا تھا تو رون نے پوچھا۔۔" اب یہ کیا ہے۔۔؟"

"ایک دعوت نامہ۔۔" ہیری نے کہا۔۔

*ہیری*

*اگر تم ڈبہ نمبر 'س' میں میرے ساتھ دوپہر کے کھانے میں شامل ہو تو مجھے خوشی ہوگی۔۔۔*

*مخلص۔۔۔*

*پروفیسر ہ۔ الف۔ سلگ ہارن*

" یہ پروفیسر سلگ ہارن کون ہیں۔۔۔؟" نیول نے اپنے خط کو پریشانی کے عالم میں گھورتے ہوئے پوچھا۔۔

" نئے استاد ہیں۔۔" ہیری نے کہا۔۔" لگتا ہے جانا ہی پڑے گا۔۔؟"

لیکن انہیں مجھ سے کیا کام ہے۔۔؟" نیول نے بوکھلائے ہوئے انداز میں پوچھا۔ شاید وہ سوچ رہا تھا کہ کہیں اسے سزا تو نہیں ملنے والی۔۔؟"

"خدا جانے۔۔" ہیری نے کہا۔ مگر یہ سچ نہیں تھا۔ لیکن فی الحال تو اس کے پاس اس بات کا کوئی ثبوت نہیں تھا کہ اس کا اندازہ درست ہے یا نہیں۔۔۔

" سنو۔۔" اس نے ایک خیال آتے ہی مزید کہا۔ " کیوں نہ ہم میری سلیمانی چادر پہن کر چلیں۔۔ اس طرح رستے میں ہم میلفوائے کو اچھی طرح دیکھ پائیں گے۔ ہمیں پتہ چل جائے گا کہ اس کے ارادے کیا ہیں۔۔۔"

بہر حال یہ خیال بالکل بیکار ثابت ہوا۔ راہداری میں کھانے کے ٹھیلے کا انتظار کرتے لوگوں کی بھیڑ لگی تھی جس کی وجہ سے چادر پہن کر چلنا تقریباً ناممکن تھا۔ ہیری نے افسوس کے ساتھ اسے دوبارہ اپنے بستہ میں ٹھونس لیا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اگر وہ اسے پہن پاتا تو کم از کم لوگوں کی

گھورتی ہوئی نگاہوں سے تو بچ جاتا۔ جسکی شدت میں ٹرین پر سوار ہونے کے بعد سے بتدریج اضافہ ہوتا جارہا تھا۔ اسے اچھی طرح سے دیکھنے کے لئے طالب علم بار بار اپنے ڈبوں سے باہر آرہے تھے۔ صرف ایک چو چینگ ہی ہیری پر نظر پڑتے ہی تیزی سے واپس اپنے ڈبے میں چلی گئی۔۔جب ہیری اس ڈبے کی کھڑکی کے پاس سے گزرا تو اس نے دیکھا کہ وہ اپنی سہیلی ماریئٹا کے ساتھ جبراً گفتگو کر رہی تھی۔ ماریئٹا کے چہرے پر میک اپ کی موٹی تہہ جمی ہوئی تھی لیکن اس کے باوجود اس کے عجیب مہاسے پوری طرح نہیں چھپ سکے تھے۔۔ایک ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ ہیری آگے بڑھ گیا۔۔

جب وہ ڈبہ 'س' میں پہنچے تو انہیں فوراً پتہ چل گیا کہ وہ سلگ ہارن کے اکلوتے مہمان نہیں ہیں۔۔ لیکن بہر حال سلگ ہارن کے پرجوش استقبال سے یہ توصاف ظاہر تھا کہ ہیری کا بہت شدت سے انتظار کیا جارہا تھا۔

"ہیری ۔۔ میرے بچے۔۔" انہیں دیکھتے ہی سلگ ہارن اتنے جوش میں اچھلے کہ مخمل کے کپڑے سے ڈھکی ان کی توند نے پورے ڈبے کی خالی جگہ بھر دی۔ان کا چمکتا ہوا گنجا سر اور ان کی لمبی سفید مونچھیں ان کی قمیض پر ٹنکے سونے کے بٹنوں کی طرح ۔ دھوپ میں نہائے جگمگا رہی تھیں۔ " تمہیں دیکھ کر خوشی ہوئی۔۔ اور آپ یقیناً لونگ بوٹم ہوں گے صاحبزادے۔۔۔"

نیول نے ڈرتے ہوئے سر ہلایا۔۔سلگ ہارن کے اشارے پر وہ دروازے کے قریب پڑی دو خالی کرسیوں پر ایک دوسرے کے سامنے بیٹھ گئے۔۔ ہیری نے دیگر مہمانوں پر نظر دوڑائی۔اس نے ان ہی کے سال میں پڑھنے والے کالی رنگت کے لمبے لڑکے کو دیکھا جس کے گالوں کی ہڈیاں ابھری ہوئی اور لمبی ترچھی نگاہیں تھیں وہ سلے درن فریق میں تھا۔ وہاں دو ساتویں سال کے طالب علم بھی تھے جنہیں ہیری نہیں جانتا تھا۔ سلگ ہارن کے پاس کونے میں

سکڑی سمٹی جینی بیٹھی ہوئی تھی۔ ایسا لگ رہا تھا کہ اسے خود بھی نہیں پتا کہ آخر وہ یہاں پہنچی کس طرح۔۔۔

" تو کیا تم لوگ ان سب کو جانتے ہو۔۔؟" سلگ ہارن نے ہیری اور نیول سے پوچھا۔۔۔
" بلائیس زبینی تو تمھارے ہی سال میں پڑھتا ہے۔۔۔یقیناً۔۔"

زبینی کے چہرے پر پہچان یا استقبال کی کوئی جھلک نہیں آئی۔ ہیری اور نیول نے بھی اسے نظر انداز کر دیا۔ گریفن ڈور اور سلے درن طالب علم ایک دوسرے سے اصولوں کی بنیاد پر نفرت کرتے تھے۔۔۔

" یہ کارمیک مک لیگن ہے۔۔۔اس سے ملاقات تو ہوئی ہوگی۔۔۔؟ نہیں۔۔۔؟"

مک لیگن جو ایک قد آور تار جیسے بالوں والا نوجوان تھا۔ اس نے ہیری اور نیول کو دیکھ کر ہاتھ اٹھایا۔ ہیری اور نیول نے جواباً سر کے اشارے سے سلام کیا۔

" اور یہ مارکس بیلبی ہے۔۔۔مجھے نہیں لگتا کہ۔۔۔۔۔"

دبلے اور گھبرائے ہوئے بیلبی نے دھیمی مسکراہٹ دی۔

" اور اس خوبصورت لڑکی نے مجھے بتایا کہ وہ تمہیں جانتی ہے۔۔۔" سلگ ہارن نے تعارف کا اختتام کیا۔۔

سلگ ہارن کی میز کے پیچھے سے جینی۔ ہیری اور نیول کو دیکھ کر مسکرائی۔

" تو اب۔۔۔سب کچھ بہت اچھا لگ رہا ہے" سلگ ہارن نے آرام سے کہا۔۔۔" یہ تم سب کے لئے ایک دوسرے کو جاننے کا بہترین موقع ہے۔ لو۔۔۔یہ رومال پکڑو۔۔۔ میں تو اپنا کھانا اپنے ساتھ لایا ہوں۔۔ جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے۔ کھانے کے ٹھیلے پر تو ملیٹھی کے ذائقے والی چھڑیوں جیسی

چیزیں ہی ملتی ہیں۔۔۔ اور ایک بوڑھے آدمی کا نظام انہضام ایسی چیزوں کو مشکل سے ہضم کر پاتا ہے۔ بیلبی۔۔ تیتر کا گوشت چاہیے۔۔۔؟"

بیلبی نے چونکتے ہوئے ٹھنڈے تیتر کو قبول کر لیا۔

"میں ابھی مارکس کو یہی بتا رہا تھا کہ میں اس کے چچا ڈیموکلیس کو بھی پڑھا چکا ہوں۔۔" سلگ ہارن نے ہیری اور نیول کو بتایا۔ وہ اب پراٹھوں کی ٹوکری سب کی طرف بڑھا رہے تھے۔ "بے مثال جادوگر۔۔۔ بے مثال۔۔۔ اور اسے ملنے والے آرڈر آف مرلن کا وہ صحیح حقدار ہے۔۔۔ کیا تمہاری اپنے چچا سے ملاقات ہوتی رہتی ہے مارکس۔۔۔؟"

بد قسمتی سے بیلبی نے اسی وقت تیتر کا ایک بڑا ٹکڑا منہ میں ڈالا تھا۔ سلگ ہارن کو جواب دینے کی جلدی میں اس نے اسے تیزی سے نگلنے کی کوشش کی جس سے وہ لقمہ اس کے حلق میں اٹک گیا اور اس کا سانس رکنے لگا۔

"*رواں بحال*۔۔۔" سلگ ہارن نے اپنی چھڑی سے بیلبی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پر سکون انداز میں منتر پڑھا۔ جس سے اس کی سانس کی نالی فوراً صاف ہو گئی۔

"نہیں۔۔۔ بہت زیادہ نہیں۔۔۔" بیلبی نے ہانپتے ہوئے کہا۔ اسکی آنکھیں پانی سے بھر گئی تھیں۔

" ظاہر ہے وہ بہت مصروف رہتے ہوں گے۔۔۔؟" سلگ ہارن نے بیلبی کی طرف سوالیہ نظر سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔ " مجھے نہیں لگتا کہ کڑی محنت کیے بغیر وہ ***انسانی بھیڑیا راحت محلول*** کی ایجاد کر پاتے۔۔"

" شاید۔۔" بیلبی نے کہا۔ ڈر کے مارے اس نے تیتر کا اگلا لقمہ اس انتظار میں روکا ہوا تھا کہ سلگ ہارن اس سے سوال جواب کر کے فارغ ہو جائیں۔۔ " ان کے اور میرے والد

کے تعلقات کچھ ٹھیک نہیں۔۔۔ تو اس لئے۔۔۔ میں ان کے بارے میں بہت کم جانتا ہوں۔۔۔"

سلگ ہارن اسکو دیکھ کر جس سرد انداز میں مسکراتے ہوئے مک لیگن کی طرف مڑے اسے دیکھ کر اپنی بات کے اختتام تک بیلبی کی آواز بالکل دھیمی پڑ گئی تھی۔

" اور تم کارمیک۔۔۔" سلگ ہارن بولے۔۔ " تم تو اپنے چچا ٹائبیریس سے اکثر ملتے رہتے ہو۔۔ میں نے تم دونوں کی نارفوک میں کالے شیطانی سور کا شکار کرتے وقت کی خوبصورت تصویر تمہارے چچا کے پاس دیکھی ہے۔"

" اوہ ہاں۔۔۔ اس دن تو بہت مزا آیا تھا۔۔" مک لیگن نے کہا۔۔ " ہم برٹی ہگز اور روفس اسکریمیجیور کے ساتھ گئے تھے۔ لیکن ظاہر ہے یہ ان دنوں کی بات ہے جب وہ وزیر نہیں بنے تھے۔۔۔"

" او ہو۔۔ تو تم برٹی اور روفس کو بھی جانتے ہو۔۔؟" سلگ ہارن مسکرائے۔۔ وہ اب سب کو ایک چھوٹے طشت میں سموسے پیش کر رہے تھے۔ نا جانے کیسے لیکن بیلبی کی طرف وہ طشت نہیں پہنچا۔۔" اب مجھے یہ بتاؤ۔۔۔۔"

ہیری جانتا تھا کہ یہاں یہی سب ہونا ہے۔ یہاں ہر کسی کو شاید صرف اس لئے دعوت دی گئی تھی کہ وہ کسی مشہور یا طاقتور انسان کو جانتے تھے سوائے جینی کے۔۔۔ مک لیگن کے بعد زبینی کی باری آئی پتہ چلا کہ اسکو اسکی خوبصورت چڑیل ماں کی وجہ سے بلایا گیا ہے۔۔۔ (ہیری کی معلومات کے مطابق انہوں نے سات شادیاں کی تھی۔۔ اور ان کے ساتوں شوہر پراسرار وجوہات کی بنا پر ہلاک ہو چکے تھے اور ہر شوہر کی موت ان کے نام ڈھیروں سونا کرنے کے بعد ہوئی تھی) اگلی باری نیول کی تھی۔ دس منٹ کا یہ عرصہ بہت مشکل سے گزرا۔ کیوں کہ نیول کے والدین (جو کہ بہت مشہور جادوگر تھے) بیلاٹرکس لیسٹرینج اور اس کے کچھ مردار خور ساتھیوں نے تشدد کر کے پاگل کر دیا تھا۔ ہیری کو محسوس ہوا کہ نیول سے سوال جواب کے بعد سلگ ہارن کسی نتیجے پر نہیں پہنچ پائے کہ نیول کو

دعوت نامہ دینا ٹھیک تھا۔۔؟ شاید ابھی وہ دیکھنا چاہتے تھے کہ نیول میں اپنے ماں باپ جیسی کوئی صلاحیت ہے یا نہیں۔۔

"اور اب۔۔۔۔" سلگ ہارن اپنی سیٹ پر اس انداز میں مڑے جیسے کسی تماشے میں تعارف کروانے والا اس شام کے سب سے روشن ستارے کے نام کا اعلان کرتا ہے۔۔" ہیری پوٹر۔۔۔ کہاں سے شروع کروں۔۔۔ مجھے لگتا ہے کہ گرمیوں میں ہوئی ہماری ملاقات میں تو تمہیں بس اوپر اوپر ہی سے جان پایا ہوں۔۔۔" انہوں نے لمحہ بھر کے لئے ہیری کو اس طرح غور سے دیکھا جیسے وہ تیتر کا بڑا گرما گرم اور رسیلا ٹکڑا ہو۔۔۔ پھر انہوں نے کہا۔۔ "***منتخب جادوگر***۔۔۔ تمہیں اب سب اسی نام سے بلاتے ہیں۔۔۔"

ہیری کچھ نہ بولا۔۔۔ بیلبی۔ مک لیگن اور زبینی اسی کو گھور رہے تھے۔

سلگ ہارن نے ہیری کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔" ظاہر ہے۔۔۔ کئی سال سے ایسی افواہیں گردش میں ہیں۔۔۔ مجھے یاد ہے جب۔۔۔۔ اس بھیانک رات کے بعد۔۔۔۔ جب للی اور جیمز۔۔۔۔ لیکن تم بچ گئے تھے۔۔۔ سب یہی کہہ رہے تھے کہ یقیناً تمہارے پاس عام لوگوں سے زیادہ طاقتیں ہیں۔۔۔۔"

زبینی اس طرح کھانسا جیسے مذاق اڑا رہا ہو۔۔۔ سلگ ہارن کے پیچھے سے غصے میں ڈوبی آواز سنائی دی۔۔۔

" ہاں زبینی۔۔۔ تم میں بھی بہت صلاحیت ہے۔۔۔ ڈرامہ کرنے کی۔۔۔۔"

" ارے واہ۔۔۔" سلگ ہارن ہنستے ہوئے جینی کی طرف مڑ کے دیکھنے لگے۔۔ جو سلگ ہارن کی بڑی توند کی اوٹ سے زبینی کو گھور رہی تھی۔۔۔ " تمہیں محتاط رہنا چاہیے بلائیس۔۔ جب میں اس کے ڈبے کے پاس سے گزر رہا تھا تو میں نے اس نوجوان لڑکی کو نہایت عمدہ ***چوہا***

**چمگادڑ منتر** استعمال کرتے دیکھا ہے۔ میں تمہاری جگہ ہوتا تو اسے غصہ دلانے کی ہمت نہ کرتا۔۔"

زبینی حقارت بھری نظروں سے گھورتا رہا۔۔۔

" خیر۔۔۔" سلگ ہارن دوبارہ ہیری کی طرف مڑتے ہوئے بولے۔۔ " ان گرمیوں میں توافواہوں کی قطار لگی ہوئی تھی۔ کوئی نہیں جانتا کیا سچ ہے کیا جھوٹ۔۔۔ روزنامہ جادوگر غلط خبریں چھاپنے کے لئے مشہور ہے۔۔ اکثر غلطیاں کرتا ہے۔۔ لیکن گواہوں کی تعداد کو دیکھتے ہوئے اس بات میں تو کوئی شک نہیں کہ وزارتِ جادوگری میں کافی ہنگامہ ہوا تھا اور تم اس سارے جھمیلے کے بیچوں بیچ تھے۔۔"

ہیری کو سمجھ نہیں آیا کہ بنا جھوٹ بولے وہ ان سب باتوں سے کس طرح انکار کر سکتا ہے۔۔ اس نے خاموشی سے سر ہلا دیا۔ سلگ ہارن اسے دیکھ کر مسکرائے۔۔۔

"نہایت منکسر۔۔ نہایت منکسر۔۔ اس میں حیرانی کی کوئی بات نہیں کہ ڈمبلڈور تمہیں اتنا پسند کرتے ہیں۔۔ تو تم وہاں تھے۔۔؟ لیکن باقی کہانیاں۔۔۔ سنسنی خیز۔۔۔ کوئی نہیں جانتا کہ کس بات پر یقین کرے۔۔ مثال کے طور پر وہ افسانوی پیشن گوئی۔۔۔"

"ہم نے کبھی کوئی پیشن گوئی نہیں سنی۔۔" نیول بولا۔ یہ کہتے ہی اس کی رنگت گلابی پڑ گئی تھی۔

" بالکل ٹھیک۔۔" جینی نے سخت گیر لہجے میں کہا۔۔۔ " میں اور نیول بھی وہیں تھے۔۔ اور یہ **منتخب جادوگر** والی ساری بکواس ہمیشہ کی طرح روزنامہ جادوگر کی گڑھی ہوئی کہانی ہے۔۔"

" اوہ۔۔ تو تم لوگ بھی وہیں تھے۔۔؟" سلگ ہارن کافی دلچسپی کے ساتھ نیول اور جینی کو دیکھتے ہوئے بولے۔۔۔ لیکن ان کی حوصلہ مند مسکراہٹ کو دیکھ کر بھی وہ دونوں پرسکون رہے۔۔

" ہاں ۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔ یہ تو سچ ہے کہ روزنامہ جادوگر کبھی کبھی بڑھا چڑھا کر لکھتا ہے۔۔۔ یقیناً۔۔" سلگ ہارن نے تھوڑی مایوسی کے ساتھ کہا۔ " مجھے یاد ہے میری پیاری گوئینگ مجھے بتا رہی تھی۔۔۔(ہاں ہاں گوئینگ جانز۔۔اسی کی بات کر رہا ہوں۔۔۔ ہولی ہیڈ ہارپیز کی کپتان۔۔۔)"

وہ پرانی یادوں کے لمبے بیان میں کھو گئے۔ لیکن ہیری جانتا تھا کہ اس کی جان ابھی بھی نہیں چھوٹی ہے۔۔۔ اور سلگ ہارن نے نیول اور جینی کے بیان پر کوئی خاص بھروسا نہیں کیا ہے۔

تمام دوپہر ان مشہور جادوگروں کے قصوں میں گزر گئی جنہیں سلگ ہارن نے پڑھایا تھا۔ ان کے مطابق وہ تمام کے تمام خوشی خوشی سلگ کے پروانوں میں شامل ہو گئے تھے۔ ہیری وہاں سے جانے کے لئے بے تاب ہو رہا تھا۔ لیکن اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اخلاق کے دائرے میں رہتے ہوئے ایسا کس طرح کرے۔ آخر کار ٹرین ایک طویل دھند بھرے میدان سے ہوتی ہوئی غروبِ آفتاب کے مقام پر پہنچ گئی۔ اور سلگ ہارن نے چاروں طرف نمودار ہوتی شفق کو دیکھ کر اپنی پلکیں جھپکائیں۔۔۔

" اف خدایا۔۔۔ ابھی سے اتنا اندھیرا ہو گیا۔۔ میں نے تو دھیان ہی نہیں دیا کہ ان لوگوں نے بلب جلا دیئے ہیں۔۔ تم لوگوں کو اب چل کر اپنے اسکول کے چوغے پہن لینے چاہئیں۔۔ مک لیگن۔۔ دوبارہ ضرور ملنا میں تمہیں کالے شیطانی سور کے بارے میں کتاب پڑھنے کے لئے دوں گا۔۔ ہیری۔۔۔ بلائیس۔۔۔ جب بھی فرصت ملے ملنے آ سکتے ہو۔۔۔ یہی میں تم سے بھی کہہ رہا ہوں محترمہ۔۔" انہوں نے جینی کی طرف مسکراتی نظروں سے دیکھا۔ " چلو۔۔ چلو۔۔ جلدی چلو سب۔۔۔"

تاریک ہوتی راہداری میں نکلتے ہوئے زبینی نے ہیری کو دھکا دیا اور اسکی طرف گندی نگاہوں سے دیکھا۔ جسے ہیری نے سود سمیت لوٹا دیا۔ وہ جینی اور نیول۔ زبینی کے پیچھے پیچھے چل دیئے۔۔

" شکر ہے کہ یہ ملاقات ختم ہو گئی۔۔" نیول بڑبڑایا۔۔" عجیب آدمی ہے۔ ہے نا۔۔؟"

زبینی کو دیکھتے ہوئے ہیری بولا۔۔" ہاں تھوڑے عجیب تو ہیں۔۔۔ جینی۔۔۔ تم وہاں کیسے پہنچ گئی۔۔؟"

" انہوں نے مجھے زکریا اسمتھ پر ٹونا کرتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔۔" جینی نے کہا۔۔ " تمہیں ہفل پف کا وہ بے وقوف یاد ہے جو ڈ۔ف۔ میں ہمارے ساتھ تھا۔۔؟ وہ مستقل میرے پیچھے پڑا ہوا تھا۔ بار بار ایک ہی سوال کہ وزارت میں کیا ہوا تھا۔۔ آخر کار میں اس سے اتنا تنگ آ گئی کہ میں نے اس پر ٹونا کر دیا۔۔ جب سلگ ہارن اندر آئے تو مجھے لگا کہ اب مجھے سزا ملے گی۔۔ مگر انہیں تو میرا ٹونا بہت شاندار لگا۔۔ تو انہوں نے مجھے دوپہر کے کھانے کی دعوت دے دی۔۔ پاگل ہے نا۔۔؟"

" کم از کم کسی کو دعوت نامہ بھیجنے کے لئے یہ زیادہ بہتر وجہ ہے بجائے اس کے کہ انکی ماں بہت خوبصورت ہے۔۔" زبینی کی پشت پر دیکھتے ہوئے ہیری نے تیوریاں چڑھالیں۔۔" یا اس لئے کہ ان کے چچا۔۔۔۔"

لیکن اس نے اپنی بات ادھوری چھوڑ دی۔۔ ابھی ابھی ایک پاگلوں والا مگر زبردست خیال اس کے ذہن میں آیا تھا۔ ایک منٹ سے کم وقت میں زبینی سلے درن کے چھٹے سال کے طالب علموں کے ڈبے میں داخل ہونے والا تھا۔ اور وہاں میلفوائے بیٹھا ہو گا۔۔ جو سوچ رہا ہو گا کہ سوائے کچھ ساتھی سلے درن طالب علموں کے کوئی اس کا بڑبولا پن نہیں سن سکتا۔ اگر ہیری اس ڈبے میں زبینی کے پیچھے پیچھے داخل ہو جائے۔ بنا دِکھائی دیئے۔۔ تو کیا کچھ دیکھ اور سن سکتا ہے۔۔؟ کیا معلوم حقیقت سامنے آ جائے۔۔ بہت کم سفر باقی بچا تھا۔ ہاگس میڈ اسٹیشن مشکل سے آدھے گھنٹے کی دوری پر تھا۔ کیوں کہ اب ٹرین کے اطراف جنگل کے نظارے دِکھائی دینا شروع ہو گئے تھے۔ چونکہ اور کوئی بھی شخص ہیری کے خدشات کو درست ماننے کے لئے تیار نہیں تھا تو اپنے خدشات کو درست ثابت کرنے کی ذمہ داری اب اسی پر تھی۔۔

" میں تم دونوں سے بعد میں ملتا ہوں۔۔۔" ہیری نے آہستگی سے کہتے ہوئے اپنی سلیمانی چادر کھینچ کر باہر نکالی اور اسے اپنے اوپر اوڑھ لیا۔

"لیکن تم کر کیا رہے ہو۔۔۔۔؟" نیول نے پوچھا۔۔

"بعد میں بتاتا ہوں۔۔۔" ہیری نے سرگوشی کی۔۔اور خاموشی سے احتیاط کے ساتھ زبینی کے پیچھے چل پڑا۔۔ حالانکہ ٹرین کی گڑگڑاہٹ میں ایسی کوئی بھی احتیاط بے معنی تھی۔

راہداری اب لگ بھگ خالی پڑی تھی۔ تقریباً تمام لوگ اپنے اسکول کے چوغے پہننے اور دیگر سامان سمیٹنے کے لئے اپنے ڈبوں میں جا چکے تھے۔۔ ویسے تو ہیری زبینی سے بس اتنی دور چل رہا تھا کہ اسکی اس سے ٹکر نہ ہو جائے۔ پھر بھی جب زبینی نے دروازہ کھولا تو ہیری پھرتی سے ڈبے کے اندر داخل نہ ہو پایا۔ اس کے اندر داخل ہونے سے پہلے زبینی دروازہ بند کرنے کے لئے مڑ چکا تھا۔ اسے بند ہونے سے روکنے کے لئے ہیری کو اپنی ٹانگ اڑانا پڑی۔

" اب اس کے ساتھ کیا مسئلہ ہے۔۔۔؟" زبینی نے سرکنے والا دروازہ بند کرنے کی کوشش میں لگاتار ہیری کے پیر پر مارتے ہوئے غصے سے کہا۔

ہیری نے دروازہ پکڑ کر ایک جھٹکے سے کھول دیا۔ زبینی نے اب تک دروازے کا دستہ اپنے ہاتھ میں تھاما ہوا تھا۔ اس لئے اچانک جھٹکے سے وہ ایک طرف بیٹھے گیگری گوئیل کی گود میں جا گرا۔ اس دوران مچی دھکم پیل میں ہیری تیزی کے ساتھ ڈبے میں داخل ہو گیا۔ زبینی کی خالی سیٹ پر چھلانگ مارتا ہوا چڑھا اور اوپر بنے سامان کے خانے پر چڑھ کر بیٹھ گیا۔ قسمت اچھی تھی کہ گوئیل اور زبینی ایک دوسرے کو دیکھ کر غرا رہے تھے ۔ جس سے سبھی لوگوں کی توجہ ان کی طرف تھی۔ ورنہ ہیری کو یقین تھا کہ لمحے بھر کے لئے اس کے پیروں اور ٹخنوں کے اوپر سے سلیمانی چادر اُڑ کر ہٹ گئی تھی۔ ایک بھیانک لمحے کے لئے تو اسے ایسا لگا جیسے میلفوائے کی آنکھوں نے اوپر غائب ہوتے اس کے جوتوں کا پیچھا کیا ہے۔۔۔ مگر پھر گوئیل نے دھکا دے کر زبینی کو خود سے

پرے دھکیلا اور پیچ کر دروازہ بند کر دیا۔ زبینی غصے میں بھرا اپنی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ ونسنٹ کریب دوبارہ اپنا تصویری رسالہ پڑھنے میں مصروف ہو گیا۔ میلفوائے مسکراتا ہوا دوبارہ دو سیٹوں کے اوپر پسر کر لیٹ گیا۔ اس نے اپنا سر پینسی پارکنسن کی گود میں رکھا ہوا تھا۔ ہیری چادر میں مڑا تڑا لپٹا پڑا رہا وہ پوری کوشش کر رہا تھا کہ اس کے جسم کا ہر حصہ مکمل طور پر چھپا رہے۔۔۔ اس نے دیکھا کہ پینسی میلفوائے کے ماتھے سے اس کے ریشمی سنہرے بال ہٹا رہی ہے۔ اس کے ہونٹوں پر ایسی مسکراہٹ تھی جیسے یہ کام کرنے کے لئے تو جانے کتنی لڑکیاں مرتی ہوں گی۔ ڈبے کی چھت سے لٹکتی لالٹین اس منظر پر چمکدار روشنی ڈال رہی تھی۔ جس سے ہیری اپنے نیچے بیٹھے ہوئے کریب کے تصویری رسالے کا ایک ایک لفظ صاف پڑھ سکتا تھا۔۔

میلفوائے نے پوچھا۔۔" تو۔۔ زبینی۔۔۔ سلگ ہارن کیا چاہتے تھے۔۔۔؟"

" بس اچھے تعلقات والے لوگوں کے باہمی میل ملاپ کی کوشش کر رہے تھے۔۔۔" زبینی نے کہا۔ وہ ابھی تک گوئیل کو غصے سے گھور رہا تھا۔" ویسے انہیں زیادہ لوگ نہیں ملے۔۔۔"

میلفوائے یہ سن کر خوش نہیں ہوا۔

اس نے پوچھا۔۔۔" انہوں نے اور کس کس کو بلایا تھا۔۔؟"

زبینی نے کہا۔۔۔" گریفنڈور سے مک لیگن تھا۔۔۔"

" اوہ ہاں۔۔۔ اس کے چچا کے وزارت میں بہت تعلقات ہیں۔۔۔" میلفوائے نے کہا۔

" ریون کلا سے بیلبی نام کا لڑکا بھی تھا۔۔۔"

" اوہ نہیں۔۔۔ وہ تو بڑا ابڑبولا ہے۔۔۔" پینسی بولی۔

" اور لونگ بوٹم۔ پوٹر اور ویزلی خاندان کی لڑکی۔۔۔" زبینی نے اپنی بات پوری کی۔

میلفوائے چونک کر سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔ اس نے پینسی کا ہاتھ جھٹک کر ایک طرف ہٹا دیا۔

" انہوں نے لونگ بوٹم کو بھی دعوت دی تھی۔۔۔؟"

" ظاہر ہے۔۔۔ تبھی تو لونگ بوٹم وہاں تھا۔۔۔" زبینی نے لاپرواہی سے کہا۔

" سلگ ہارن کو لونگ بوٹم کی کس بات میں دلچسپی ہو گی۔۔۔؟"

زبینی نے کندھے اچکا دیئے۔

میلفوائے پھنکارا۔۔۔ " پوٹر۔۔۔۔ عظیم پوٹر۔۔۔ یقیناً وہ اس '*منتخب جادوگر*' سے ملنا چاہتے ہوں گے۔۔ مگر ویزلی خاندان کی لڑکی۔۔۔؟ اس میں ایسی کون سی خاصیت ہے۔۔۔؟"

"بہت سے لڑکے اس کو پسند کرتے ہیں۔۔۔۔" پینسی نے کنکھیوں سے میلفوائے کے تاثرات دیکھتے ہوئے کہا۔۔ "تم بھی تو یہی سوچتے ہو بلائیس۔۔۔ کہ وہ خوبصورت ہے۔۔۔ اور ہم سبھی جانتے ہیں کہ تمہیں متاثر کرنا کتنا مشکل ہے۔۔۔"

"وہ چاہے جیسی بھی لگتی ہو۔۔ میں اس جیسی گندی بدذات کو چھونا بھی نہیں چاہتا۔۔۔۔" زبینی نے سرد مہری سے کہا۔ پینسی یہ سن کر خوش دکھائی دی۔۔ میلفوائے دوبارہ اس کی گود میں ڈھے گیا اور اسکو اپنے بالوں سے کھیلنے کی اجازت دے دی۔

" مجھے تو سلگ ہارن کے معیار پر ترس آ رہا ہے۔۔۔ شاید وہ تھوڑے سٹھیا گئے ہیں۔۔۔ شرم کی بات ہے۔۔۔ میرے ڈیڈی ہمیشہ کہتے ہیں کہ اپنے زمانے میں وہ بہت اچھے جادوگر تھے۔ میرے ڈیڈی ان کے پسندیدہ شاگرد تھے۔ سلگ ہارن نے شاید سنا نہیں ہو گا کہ میں بھی ٹرین پر ہوں۔۔ ورنہ۔۔۔"

" نہیں۔۔۔ تمہیں کسی حال میں دعوت نامہ نہیں ملتا۔۔" زبینی نے کہا۔ " جب میں وہاں پہنچا تو سب سے پہلے انہوں نے مجھ سے نوٹ کے ڈیڈی کے بارے میں پوچھا۔۔ وہ پرانے دوست تھے۔۔ مگر جب انہیں وزارت میں ان کی گرفتاری کے بارے میں پتہ چلا تو وہ خوش نہیں ہوئے۔۔ اور انہوں نے نوٹ کو دعوت بھی نہیں دی۔۔ مجھے نہیں لگتا کہ سلگ ہارن کو مردار خوروں میں کوئی دلچسپی ہے۔۔"

میلفوائے غصے میں آگیا لیکن اس نے ایک زبردستی کا قہقہہ لگایا۔۔

میلفوائے نے جماہی لیتے ہوئے کہا۔۔" خیر۔۔۔ کس کو پرواہ ہے کہ اسے کس چیز میں دلچسپی ہے۔۔؟ دیکھا جائے تو وہ ہیں کون۔۔؟ بس ایک بے وقوف استاد۔۔ میرا مطلب ہے۔۔ میں تو شاید اگلے سال ہوگورٹس لوٹ کر آؤں ہی نہیں۔۔ تو مجھے اس سے کیا فرق پڑتا ہے کہ کوئی موٹا بڑھا مجھے پسند کرتا ہے یا نہیں۔۔۔؟"

"تم اگلے سال ہوگورٹس نہیں آؤ گے۔۔۔اس بات سے تمہارا کیا مطلب ہے۔۔۔؟" پینسی نے غصے میں آتے ہوئے کہا۔ایک بار پھر اس نے میلفوائے کے بال سہلانا بند کر دیا تھا۔

" دیکھو کیا ہوتا ہے۔۔۔" میلفوائے نے دھیمی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔ " کیا پتہ میں۔۔۔ ہمم۔۔۔ اس سے بڑے کام میں مشغول ہو جاؤں۔۔"

سامان کے خانے میں سکڑے ہوئے ہیری کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا۔اب رون اور ہرمائنی کیا کہیں گے۔۔۔؟ کریب اور گوئیل بھی منہ کھولے میلفوائے کی طرف دیکھ رہے تھے۔۔ شاید انہوں نے بھی اس کے مستقبل میں کسی بڑے کام یا آگے بڑھنے کے بارے میں کبھی نہیں سنا تھا۔۔ یہاں تک کہ زبینی کے گھمبیر چہرے پر بھی دلچسپی نظر آنے لگی تھی۔۔ پینسی نے سکتے کے عالم میں دوبارہ دھیرے دھیرے میلفوائے کے بال سہلانا شروع کر دیئے۔

"تمہارا مطلب ہے۔۔۔وہ۔۔۔؟"

میلفوائے نے کندھے اچکا دیئے۔۔۔

" ممی چاہتی ہیں کہ میں اپنی تعلیم مکمل کروں۔۔۔مگر موجودہ حالات میں ذاتی طور پر مجھے اس کی کوئی اہمیت نظر نہیں آتی۔۔۔ میرا مطلب ہے۔۔۔۔ سوچو ذرا۔۔۔ جب شیطانی شہنشاہ کا راج ہوگا تو کیا انہیں اس بات کی پرواہ ہوگی کہ ہمیں کتنے **ع۔ج۔م** یا کتنے **ا۔ش۔ج۔ج** ملے ہیں۔۔۔؟ یقیناً نہیں۔۔اس وقت تو ساری اہمیت اس کی ہوگی کہ کون انہیں کیا خدمات فراہم کرتا ہے۔۔۔کون ان سے کس درجہ کی وفاداری نبھاتا ہے۔۔۔"

" اور تمہیں لگتا ہے کہ تم ان کے کسی کام آسکتے ہو۔۔۔؟" زبینی نے طنزیہ انداز میں پوچھا۔۔ " ابھی تم صرف سولہ سال کے ہو اور تمہاری تعلیم بھی مکمل نہیں ہوئی ہے۔۔۔"

" میں نے ابھی ابھی کیا کہا ہے۔۔۔؟ شاید انہیں اس بات کی کوئی فکر نہ ہو کہ میری تعلیم مکمل نہیں ہوئی ہے۔۔۔شاید جو کام وہ مجھ سے کروانا چاہتے ہیں اس کے لئے کسی تعلیمی قابلیت کی ضرورت نہ پڑے۔۔۔" میلفوائے نے سکون سے کہا۔۔۔

کریب اور گوئیل حیوان کی شکل والے پرنالے کی طرح منہ کھولے بیٹھے تھے۔پینسی میلفوائے کی طرف ان نظروں سے دیکھ رہی تھی جیسے اس نے آج تک اتنا شاندار آدمی نہ دیکھا ہو۔۔۔

" ہوگورٹس دکھائی دے رہا ہے۔۔۔" میلفوائے نے ان کے چہروں پر اپنی بات کے اثر کا مزہ اٹھاتے ہوئے اندھیری کھڑکیوں سے باہر کی طرف اشارہ کیا۔ " ہمیں اپنے چوغے پہن لینے چاہئیں۔۔۔"

ہیری میلفوائے کو گھورنے میں اتنا مصروف تھا کہ اس نے اوپر بڑھ کر اپنا صندوق اٹھاتے گوئیل کو نہیں دیکھا۔ جس نے جیسے ہی اپنا صندوق نیچے کی طرف کھینچا وہ زور سے

ہیری کے ماتھے سے ٹکرایا۔ غیر ارادی طور پر ہیری کے منہ سے آہ نکل گئی۔۔ میلفوائے نے تیوری چڑھا کر اوپر سامان کے خانے کی طرف دیکھا۔

ہیری کو میلفوائے کا خوف نہیں تھا۔ لیکن وہ یہ بھی نہیں چاہتا تھا کہ وہ دشمن سلے درن طالب علموں کے جتھے کے ہاتھوں اپنی سلیمانی چادر کے اندر چھپا ہوا پکڑا جائے۔ اس لئے بھیگی آنکھوں اور درد ہوتے ہوئے سر کے باوجود اس نے اپنی چھڑی نکالی اور چادر کو ہلائے بغیر اپنی سانس روک کر حالات کا سامنا کرنے کے لئے تیار ہو گیا۔ مگر خوش قسمتی سے شاید میلفوائے یہ سمجھا تھا کہ وہ آواز اس کا وہم تھی۔۔۔ اس نے دوسرے طالب علموں کی طرح اپنا چوغہ نکالا ۔۔ اپنا صندوق بند کیا۔ اور جیسے ہی ٹرین کی رفتار جھٹکے لیتے ہوئے آہستہ ہوئی اس نے ایک نیا موٹا سفری چوغہ اپنی گردن کے گرد لپیٹ لیا۔

ہیری نے دیکھا کہ راہداری میں دوبارہ چہل پہل شروع ہو گئی ہے۔ اس نے امید کی کہ رون اور ہرمائنی اس کا سامان بھی ٹرین سے اتار لیں گے۔۔ کیوں کہ وہ تو جہاں تھا وہیں پھنسا رہے گا جب تک ڈبہ پوری طرح خالی نہ ہو جائے۔ آخر کار ایک آخری جھٹکے کے ساتھ ٹرین مکمل طور پر رک گئی۔۔ گوئیل نے دروازہ کھول دیا اور دھکے مارتا ہوا باہر دوسرے سال کے بچوں کے گروہ کے درمیان سے جگہ بناتے ہوئے نکل گیا۔ کریب اور زبینی اس کے پیچھے تھے۔

" تم چلو۔۔۔" میلفوائے نے پینسی سے کہا جو اپنا ہاتھ بڑھائے اس طرح کھڑی تھی جیسے ابھی میلفوائے اس کا ہاتھ تھام لے گا۔" میں کسی چیز کی جانچ کرنا چاہتا ہوں۔۔۔"

پینسی چلی گئی۔۔۔ اب ہیری اور میلفوائے ڈبے میں اکیلے تھے۔ لوگ آس پاس گزرتے ہوئے اندھیرے پلیٹ فارم پر اتر رہے تھے۔ میلفوائے ڈبے کے دروازے کے پاس گیا اور اس کا پردہ لگا دیا۔۔ تاکہ راہداری میں کھڑے لوگ اندر نہ جھانک پائیں۔۔۔ اس کے بعد وہ اپنے صندوق پر جھکا اور اسے دوبارہ کھول لیا۔

ہیری سامان کے خانے کے کناروں سے نیچے جھانکنے کی کوشش کرنے لگا۔۔ اس کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا۔۔ آخر میلفوائے پینسی سے کیا چیز چھپانا چاہ رہا تھا۔۔۔؟ کیا اب وہ اس چیز کو دیکھ پائے گا جس کی مرمت بہت ضروری تھی۔۔۔؟"

"صمم — بکم۔۔"

بغیر انتباہ میلفوائے نے اپنی چھڑی ہیری کی طرف گھمادی تھی۔ جس سے وہ فوراً مفلوج ہوگیا۔ وہ دھیمی رفتار سے سامان کے خانے سے لڑکھڑایا اور دردناک انداز میں فرش ہلاتے ہوئے میلفوائے کے قدموں میں آن گرا۔ سلیمانی چادر اس کے نیچے دب گئی تھی۔ اس کا پورا جسم دِکھائی دینے لگا۔ اس کے پیر ابھی بھی عجیب انداز میں مڑے ہوئے تھے۔ وہ جسم کا ایک بھی عضو ہلا نہیں پا رہا تھا۔ وہ بس بے بسی کے عالم میں اوپر کی طرف میلفوائے کو دیکھ سکتا تھا جو بے رحمی سے مسکرا رہا تھا۔

" مجھے پتہ تھا۔۔۔" اس نے خوشی سے کہا۔ "جب گوئیل کا صندوق تمہیں لگا تھا تو میں نے آواز سن لی تھی۔ اور جب زبینی اندر آیا تھا اس وقت بھی میں نے کسی سفید چیز کی جھلک دیکھی تھی۔۔۔"

اسکی نظر لمحہ بھر کو ہیری کے جوتوں پر لہرائی۔

" تم نے ایسا کچھ نہیں سنا جسکی مجھے کوئی پرواہ ہو پوٹر۔۔۔۔ لیکن اب جب تم یہاں آہی گئے ہو تو۔۔۔۔۔۔"

اس نے کس کر ہیری کے چہرے پر لات ماری۔۔۔ ہیری کو محسوس ہوا کہ اس کی ناک ٹوٹ گئی ہے۔۔۔ ہر طرف خون بہنے لگا۔۔۔

" یہ میرے ڈیڈی کی طرف سے تھا۔۔۔ اب۔۔۔ یہ لو۔۔۔۔"

میلفوائے نے ہیری کے ساکت جسم کے نیچے دبی سلیمانی چادر کھینچ کر باہر نکالی اور اسے پھینک کر اس کے اوپر ڈال دیا۔۔۔

" مجھے نہیں لگتا کہ ٹرین کے واپس لندن پہنچنے سے پہلے وہ تمہیں ڈھونڈ پائیں گے۔۔۔" اس نے آرام سے کہا۔۔۔" پھر ملیں گے پوٹر۔۔۔یا شاید پھر نہیں ملیں گے کہنا ٹھیک رہے گا۔۔۔"

اور جان بوجھ کر ہیری کی انگلیوں پر پاؤں رکھتے ہوئے میلفوائے ڈبے سے باہر نکل گیا۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

# آٹھواں باب

# فاتح اسنیپ

ہیری اپنے جسم کا ایک بھی عضو ہلا نہیں پا رہا تھا۔ وہ سلیمانی چادر کے نیچے وہیں پڑا رہا۔ اسے گرم گیلا خون اپنی ناک کے رستے اپنے چہرے پر بہتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ باہر راہداری سے آتی ہوئی باتوں اور قدموں کی آوازیں سنتے ہوئے سب سے پہلا خیال جو اس کے ذہن میں آیا وہ یہ تھا کہ شاید کوئی نہ کوئی ٹرین کی دوبارہ روانگی سے قبل ڈبے کے اندر نگاہ ضرور ڈالے گا۔ لیکن فوراً ہی ناامیدی بھرا یہ احساس اس پر حاوی ہو گیا کہ اگر کسی نے ڈبے کے اندر جھانکا بھی تب بھی وہ اسے دیکھ یا سن نہیں پائے گا۔ اب بس یہی ایک آخری امید رہ گئی تھی کہ کوئی ڈبے کے اندر داخل ہو اور اس کا پیر ہیری کے اوپر پڑ جائے۔۔۔

کسی بے وقوف کچھوے کی طرح پیٹھ کے بل وہاں پڑے پڑے ہیری کے دل میں میلفوائے کے لئے شدید نفرت امڈ آئی۔ اسے میلفوائے کے لئے اتنی زیادہ نفرت کبھی محسوس نہیں ہوئی تھی۔ ناک سے بہتا خون قطرہ قطرہ اس کے کھلے منہ میں ٹپک رہا تھا۔ اس نے خود کو

اس بے وقوفانہ مصیبت میں ڈالنے پر اپنے آپ کو کوسا۔ کچھ آخری قدموں کی آوازیں بھی دور جاتی محسوس ہو رہی تھیں۔ اب لوگوں کی چہل پہل باہر اندھیرے پلیٹ فارم پر شروع ہو گئی تھی۔ اسے صندوقوں کے کھسکانے اور لوگوں کی باتیں کرنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔

رون اور ہرمائنی بھی یہی سوچیں گے کہ وہ ان کے بنا ہی ٹرین سے اتر کر چلا گیا ہے۔ جب تک وہ لوگ ہوگورٹس پہنچنے کے بعد بڑے ہال میں اپنی نشستوں پر بیٹھ کر ایک آدھ بار گریفن ڈور کی میز پر نظر دوڑائیں گے اور آخر کار انہیں احساس ہو گا کہ ہیری تو وہاں ہے ہی نہیں تب تک تو وہ لندن تک واپسی کا آدھا سفر طے بھی کر چکا ہو گا۔۔۔

اس نے آہ بھرنے کی آواز نکالنے کی کوشش کی۔۔ لیکن یہ ناممکن تھا۔ پھر اسے یاد آیا کہ ڈمبلڈور جیسے کچھ جادوگر بنا بولے بھی منتر پڑھ سکتے ہیں۔ تو اس نے اپنی چھڑی کو آواز دینے کی کوشش کی جو اس کے ہاتھ سے گر چکی تھی۔ اس نے دل ہی دل میں کئی بار 'چھڑی۔ آجاؤ' دہرایا لیکن کچھ بھی نہ ہوا۔

اس نے سوچا کہ اسے جھیل کے کنارے لگے درختوں کی سرسراہٹ تو سنائی دے رہی تھی۔ اور دور کہیں کسی الو کے چیخنے کی بھی۔ لیکن ایسی کوئی سن گن نہیں تھی کہ کوئی اسکی تلاش کر رہا ہو۔ نہ ہی پریشان آوازیں سنائی دے رہی تھیں کہ آخر ہیری پوٹر گیا کہاں۔ ایسا سوچتے ہوئے اسے خود پر شدید غصہ آیا۔ اس نے تصور کی آنکھ سے دیکھا کہ چمگادڑ گھڑ سواریوں کا قافلہ اسکول کی طرف رواں دواں ہے اور انہی میں سے کسی سواری پر میلفوائے سوار تھا۔ اسے میلفوائے کے قہقہوں کی دبی آوازیں سنائی دیں۔ شاید وہ ہیری پر کئے گئے اپنے حملے کی داستان کریب۔ گوئیل۔ زبینی اور پینسی پارکنسن کو سنا رہا تھا۔ یہ سوچ کر ناامیدی نے اسے اپنی گرفت میں جکڑ لیا۔

ٹرین نے اچانک جھٹکا لیا جس سے ہیری دوسری طرف لڑھک گیا۔ اب وہ چھت کے بجائے سیٹوں کے دھول میں اٹے نچلے حصے کو گھور رہا تھا۔ انجن دوبارہ متحرک ہو گیا جسکی

وجہ سے ٹرین کا فرش کانپنے لگا۔ ٹرین واپس جا رہی تھی اور کوئی نہیں جانتا تھا کہ ہیری ابھی بھی ٹرین میں موجود ہے۔

پھر اسے محسوس ہوا کہ اسکی سلیمانی چادر اس کے اوپر سے ہٹ گئی ہے۔۔۔ اور ایک آواز سنائی دی۔۔۔" ارے ہیری۔۔۔۔"

لال روشنی کا جھماکا ہوا اور ہیری کا جسم عام حالت میں لوٹ آیا۔ وہ اب اس قابل تھا کہ تھوڑا سنبھل کر بیٹھ سکے۔ اس نے ہڑبڑاتے ہوئے اپنے ہاتھ کی پشت سے اپنے زخمی چہرے کا خون صاف کیا۔ اور سر اٹھا کر ٹونکس کو دیکھا۔ وہ سلیمانی چادر پکڑے کھڑی تھی جو اس نے ابھی ابھی ہیری کے اوپر سے ہٹائی تھی۔۔۔

"بہتر ہوگا کہ ہم یہاں سے فوراً نکل جائیں۔۔۔" ٹونکس نے کہا۔ ٹرین کی کھڑکیاں بھاپ کی وجہ سے دھندلی ہونا شروع ہو گئی تھیں۔ ٹرین اسٹیشن سے باہر نکلنے کے لئے حرکت میں آ چکی تھی۔ "جلدی کرو۔۔۔ ہمیں کودنا ہوگا۔۔۔"

ہیری اس کے پیچھے پیچھے تیزی سے راہداری میں پہنچا۔ ٹونکس نے کھینچ کر ٹرین کا دروازہ کھولا اور پلیٹ فارم پر چھلانگ لگا دی۔ ٹرین کے رفتار پکڑ لینے کی وجہ سے پلیٹ فارم ان کے نیچے پھسلتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ وہ بھی اس کے پیچھے کود گیا۔ نیچے گرتے ہی وہ تھوڑا لڑکھڑایا لیکن فوراً ہی سنبھل کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے دیکھا کہ ٹرین کا چمکتا ہوا لال انجن تیز رفتاری سے موڑ مڑ کر نگاہوں سے اوجھل ہو گیا تھا۔

رات کی سرد ہوا اسکی درد سے پھڑکتی ناک کو راحت دے رہی تھی۔ ٹونکس اسی کی طرف دیکھ رہی تھی۔ اسے غصہ اور شرمندگی محسوس ہوئی کہ اسے اس عجیب و غریب حالت میں ڈھونڈا گیا ہے۔ ٹونکس نے خاموشی سے اسکی سلیمانی چادر واپس پکڑا دی۔

"یہ کس نے کیا۔۔؟"

" ڈریکو میلفوائے۔۔۔" ہیری نے تلخی سے کہا۔ "خیر۔۔۔ شکریہ۔۔۔"

"کوئی بات نہیں۔۔۔" ٹونکس نے بنا مسکرائے کہا۔ اندھیرے کے باوجود ہیری نے دیکھ لیا کہ اس کے بال ابھی بھی چوہے کی رنگت کے تھے اور وہ اس وقت بھی اتنی ہی اداس تھی جتنی **برو** میں ان کی پچھلی ملاقات کے دوران تھی۔ " اگر تم سیدھے کھڑے رہو تو میں تمہاری ناک ٹھیک کرسکتی ہوں۔۔۔"

ہیری کو یہ پیشکش کچھ خاص پسند نہیں آئی۔ وہ مادام پومفری کے پاس جانا چاہتا تھا۔ جنکے شفائی منتروں پر اسے زیادہ بھروسہ تھا۔ لیکن صاف صاف ایسا کہہ دینا بدتمیزی لگتی۔ اس لئے وہ چپ چاپ آنکھیں بند کرکے سیدھا کھڑا ہوگیا۔

"*عضو بحال*۔۔" ٹونکس نے منتر پڑھا۔

ہیری کو اپنی ناک پہلے انتہائی گرم اور پھر انتہائی سرد محسوس ہوئی۔ اسنے ایک ہاتھ اٹھا کر اسکو تھپتھپایا۔۔۔ وہ اب ٹھیک لگ رہی تھی۔

" بہت شکریہ۔۔۔"

" بہتر ہوگا کہ تم یہ چادر اپنے اوپر ڈال لو ہمیں اسکول تک چل کر جانا ہوگا۔۔۔" ٹونکس نے کہا وہ ابھی بھی مسکرائے بغیر بات کررہی تھی۔ جیسے ہی ہیری نے اپنی چادر اپنے اوپر پھیلائی ٹونکس نے اپنی چھڑی لہرائی ۔ چاندی جیسے رنگ والا ایک چوپایہ اسکی چھڑی سے نمودار ہوا اور اڑتا ہوا اندھیرے میں غائب ہوگیا۔

" کیا وہ **سرپرستو** تھا۔۔؟" ہیری نے پوچھا۔ اس نے ڈمبلڈور کو بھی اس طرح پیغام بھیجتے ہوئے دیکھا تھا۔

" ہاں۔۔۔ میں نے اسکول میں خبر بھیجی ہے کہ تم مجھے مل گئے ہو۔۔۔ ورنہ وہ پریشان ہی رہتے۔۔۔ اب چلو۔۔۔ بہتر ہو گا کہ ہم وقت ضائع نہ کریں۔۔۔"

وہ اس پگڈنڈی پر چل دیئے جو اسکول کی طرف جا رہی تھی۔

" تم نے مجھے ڈھونڈا کس طرح۔۔۔؟"

" میں نے دیکھا کہ تم ٹرین سے نہیں اترے اور میں جانتی ہوں کے تمھارے پاس ایک سلیمانی چادر ہے۔ تو مجھے یہی لگا کہ تم ضرور کسی نہ کسی وجہ سے کہیں چھپے ہوئے ہو۔ اور جب میں نے اس ڈبے کے پردے لگے ہوئے دیکھے تو میں نے اسی کی تلاشی لینے کا سوچا۔۔۔"

" لیکن آخر تم یہاں کر کیا رہی تھی۔۔۔۔؟"

ٹونکس بولی۔۔۔۔ " مجھے اسکول کی مزید حفاظت کے لئے ہاگس میڈ میں تعینات کیا گیا ہے۔۔۔"

" کیا صرف تمہیں ہی یہاں تعینات کیا گیا ہے۔۔۔۔ یا۔۔۔؟"

" نہیں۔۔۔ پراؤڈ فٹ۔ سیوج اور ڈالش بھی یہیں ہیں۔۔۔"

" ڈالش۔۔۔؟ وہی خاشر (خصوصی اہلکار برائے شیطانی روک تھام) جن پر ڈمبلڈور نے پچھلے سال حملہ کیا تھا۔۔۔؟"

" ہاں وہی۔۔"

وہ اندھیری ویران پگڈنڈی پر سواریوں کے بنائے گئے تازہ نشانوں پر چلتے رہے۔۔ ہیری نے اپنی چادر کے اندر سے کنکھیوں سے ٹونکس کی طرف دیکھا۔ پچھلی دفعہ تو وہ بہت پر جوش تھی۔ اتنی زیادہ کہ کئی بار تو ہیری اس سے چڑ گیا تھا۔ وہ کھل کر ہنستی تھی اور لطیفے چھوڑتی رہتی تھی۔ اب وہ اپنی عمر

سے بڑی گھمبیر اور اپنے کام سے کام رکھنے والی لگ رہی تھی۔ کیا یہ وزارت میں ہوئے حادثے کے باعث تھا۔۔؟ اسکو عجیب لگا کہ ہرمائنی اسے یہی مشورہ دیتی کہ اسے سیریئس کے بارے میں ٹونکس کو تسلی دینی چاہیئے۔ کہ اس میں اسکا کوئی قصور نہیں۔۔ لیکن وہ کچھ بھی نہ کہہ پایا۔۔ وہ سیریئس کی موت کے لئے ٹونکس کو ذمہ دار نہیں سمجھتا تھا۔ یہ کسی کی غلطی نہیں تھی۔ لیکن اگر کسی کی تھی۔ تو ہیری کی تھی۔ لیکن وہ سیریئس کے بارے میں بات نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اس لئے وہ چپ چاپ سرد رات میں اپنی منزل کی طرف چلتے رہے۔ ٹونکس کا لمبا چوغہ ان کے پیچھے زمین پر گھسٹتا چلا آ رہا تھا۔

ہمیشہ سواری کے ذریعے یہ سفر طے کرنے کی وجہ سے ہیری کو کبھی احساس نہیں ہوا تھا کہ ہوگورٹس ہاگس میڈ اسٹیشن سے اچھے خاصے فاصلے پر واقع ہے۔ آخر کار داخلی دروازوں کے اطراف لگے بلند و بالا ستونوں کو دیکھ کر اس نے سکون کا سانس لیا۔ ہر ستون کے اوپر پروں والا سور لگا ہوا تھا۔ ہیری کو ٹھنڈ لگ رہی تھی۔ وہ بھوکا تھا اور وہ جلد از جلد اس نئی نویلی ادا اس ٹونکس سے پیچھا چھڑوانا چاہتا تھا۔ لیکن جب اس نے دروازوں کو کھولنے کے لئے ہاتھ بڑھایا تو اس نے دیکھا کہ انہیں زنجیریں لپیٹ کر بند کر دیا گیا ہے۔۔۔

" ان قفل۔۔۔" اس نے اعتماد سے اپنی چھڑی سے زنجیروں پر لگے تالے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے منتر پڑھا۔ لیکن کچھ بھی نہ ہوا۔

" اس طرح کے منتر ان پر کام نہیں کریں گے۔۔۔" ٹونکس بولی۔۔۔ " ڈمبلڈور نے ان پر خود جادو کیا ہے۔۔۔"

ہیری نے اِدھر اُدھر دیکھا۔۔۔

اس نے مشورہ دیا۔۔ " کیا میں دیوار پر چڑھ جاؤں۔۔۔؟"

" نہیں تم ایسا نہیں کر سکتے۔۔۔" ٹونکس نے سپاٹ لہجے میں کہا۔ " سبھی دیواروں پر **دخل انداز مخالف بد دعائیں** پڑھی گئی ہیں۔۔ اس بار گرمیوں میں حفاظتی انتظامات کو سوگنا بڑھا دیا گیا ہے۔۔۔"

"تو پھر۔۔۔" ہیری کو اب اس بات سے چڑ ہو رہی تھی کہ اس معاملے میں ٹونکس اسکی کوئی مدد نہیں کر رہی تھی۔ "۔۔۔ مجھے لگتا ہے کہ مجھے یہیں سونا پڑے گا اور صبح ہونے کا انتظار کرنا پڑے گا۔۔"

" کوئی تمہیں لینے آرہا ہے۔۔۔" ٹونکس نے کہا۔۔۔" دیکھو۔۔۔"

محل کے نزدیک ایک لالٹین لہرا رہی تھی۔ ہیری کو یہ دیکھ کر اتنی خوشی ہوئی کہ اس نے سوچا کہ اس وقت تو وہ دیر سے آنے پر فلچ کی کُرٹ کُرٹ بھی برداشت کر سکتا ہے۔ جس کے مطابق انگوٹھا مروڑ آلے کے مستقل استعمال سے وہ وقت کی پابندی سیکھ سکتا ہے۔ جب لالٹین کی زرد روشنی ان سے دس قدم کے فاصلے پر آگئی تو ہیری نے اپنی چادر اتار دی تاکہ آنے والا شخص اسے دیکھ سکے۔ تب جا کر اس نے نفرت کے امڈتے احساس کے ساتھ دیکھا کہ آنے والا کوئی اور نہیں۔ بلکہ چمکتی ہوئی خمدار ناک اور کالے لمبے چپچپے بالوں والے سیویرس اسنیپ تھے۔

" واہ۔۔ واہ۔۔۔ واہ۔۔۔" اسنیپ نے پھنکارتے ہوئے اپنی چھڑی نکال کر تالے کو ایک بار ٹھوکا۔ جس سے زنجیریں پیچھے کھسک گئیں اور دروازے کھل گئے۔۔۔ " آنے کے لئے شکریہ پوٹر۔۔۔ ویسے شاید تم فیصلہ کر چکے ہو کہ اسکول کا چوغہ پہننے سے تمہاری شان میں کمی آجائے گی۔۔۔۔"

" میں چوغہ اس لئے نہیں بدل پایا کیوں کہ میرا۔۔۔۔۔" ہیری نے بولنا شروع ہی کیا تھا کہ اسنیپ نے اس کی بات بیچ میں کاٹ دی۔

" ڈمفیڈورا۔۔۔ انتظار کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔۔۔ پوٹر میرے ساتھ بالکل۔۔۔ ہم۔۔ محفوظ ہے۔۔۔"

ٹونکس نے تیوریاں چڑھاتے ہوئے کہا۔" میں نے ہیگرڈ کو پیغام بھیجا تھا۔۔۔۔"

" پوٹر کی طرح ہیگرڈ کو بھی سال کے شروعاتی جشن میں پہنچنے میں دیر ہو گئی ہے۔ اس لئے اس پیغام کو میں نے وصول کرلیا۔۔۔" اسنیپ نے ہیری کو دروازے میں سے گزرنے کے لئے جگہ دینے کے لئے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔۔۔"ویسے مجھے تمہارے نئے **سرپرستو** کو دیکھنے کا بھی اشتیاق تھا۔۔۔"

انہوں نے ایک کڑاکے دار آواز کے ساتھ دروازہ ٹونکس کے منہ پر بند کردیا۔ اور زنجیروں کو دوبارہ اپنی چھڑی سے ٹھوکا۔ جس سے وہ پھر سے سرسراتی ہوئی اپنی جگہ پر آگئیں۔۔۔

" میرے خیال سے تمہارا پرانا **سرپرستو** زیادہ اچھا تھا۔۔۔" اسنیپ نے کہا۔ ان کی آواز میں کمینگی صاف جھلک رہی تھی۔" نیا والا کافی کمزور لگتا ہے۔۔۔۔"

جب اسنیپ لالٹین لہراتے ہوئے ہیری کی طرف مڑے تو ہیری نے دیکھا کہ ٹونکس کے چہرے پر غصہ اور صدمہ چھایا ہوا ہے۔ پھر وہ تاریکی میں گم ہو گئی۔

" شب بخیر۔۔۔" ہیری نے اسنیپ کے ساتھ اسکول کی طرف جاتے ہوئے پیچھے مڑ کر ٹونکس سے کہا۔" شکریہ۔۔۔۔ ہر چیز کے لئے۔۔۔۔"

" پھر ملیں گے ہیری۔۔۔"

ایک دو منٹ تک تو اسنیپ کچھ نہیں بولے۔ ہیری کو لگا کہ اس کے جسم سے نفرت کی زوردار لہریں نکل رہی ہیں۔ اسے حیرت ہوئی کہ ان لہروں کی آنچ محسوس کر کے اسنیپ بھسم کیوں نہیں ہو رہے۔۔۔ پہلی ملاقات سے ہی اسے اسنیپ سے نفرت تھی۔ لیکن سیریئس کے ساتھ اسنیپ کا

برتاؤ دیکھ کر تو اب ہیری انہیں کبھی معاف کرپائے گا۔ اسکی کوئی امید نہیں بچی تھی۔ ڈمبلڈور چاہے کچھ بھی کہیں۔۔۔ لیکن گرمیوں کی چھٹیوں میں بہت سوچ بچار کے بعد ہیری اس نتیجے پر پہنچا تھا کہ جب پوری ققنس تنظیم والڈیمورٹ کے خلاف لڑ رہی تھی تب اسنیپ نے سیریس کو طعنہ دیا تھا کہ وہ گھر میں چھپا بیٹھا ہے اور اسی طعنے کی وجہ سے سیریس اس رات وزارت پہنچ گیا تھا۔ جہاں اس کی موت ہو گئی تھی۔ ہیری اپنی اس رائے کو صحیح مانے بیٹھا تھا کیوں کہ ایسا کرنے سے اسے اسنیپ سے نفرت کرنے کی وجہ مل جاتی تھی۔ جس سے اسے سکون ملتا تھا۔ اور اس لئے بھی کیوں کہ وہ جانتا تھا کہ اگر کسی کو سیریس کی موت کا افسوس نہیں تھا۔ تو وہ یہی آدمی ہے جو اندھیرے میں اسکے ساتھ چل رہا تھا۔

" میرے خیال سے دیر سے آنے کے لئے گریفن ڈور کے پچاس نمبر کم۔۔۔" اسنیپ نے کہا۔۔ "اور مزید بیس نمبر تمہارے ماگلو حلیے کے لئے۔۔۔ جانتے ہو۔۔۔ مجھے یاد نہیں پڑتا کہ کبھی کسی فریق نے سال کی شروعات میں اتنی جلدی اپنے نمبر گنوائے ہوں۔ ابھی تو ہم نے جشن کی کھیر بھی نہیں چکھی۔۔۔ تم نے تو تاریخ رقم کر دی ہے پوٹر۔۔۔"

ہیری کے اندر نفرت کا ابلتا لاوہ اب دہکنے لگا تھا۔ لیکن وہ اسنیپ کو اپنے دیر سے آنے کی وجہ بتانے کے بجائے تمام رستے غیر متحرک حالت میں لندن واپس جانا زیادہ پسند کرتا۔

" مجھے لگتا ہے کہ تم دھماکہ خیز انداز میں آنا چاہتے تھے۔۔۔ ہے نا۔۔؟" اسنیپ نے مزید کہا۔۔ "لیکن چونکہ کوئی اڑنے والی کار میسر نہیں تھی تو تم نے سوچا ہو گا کہ جشن کے بیچوں بیچ بڑے ہال میں اچانک داخل ہونے سے ڈرامائی کیفیت پیدا ہو جائے گی۔۔۔"

ہیری خاموش ہی رہا۔ حالانکہ اسے لگ رہا تھا کہ اسکا سینہ پھٹنے والا ہے۔ وہ جانتا تھا کہ اسنیپ اس کو لینےاسی لئے آئے تھے۔ تاکہ کچھ منٹ تک سب کی نظروں سے دور اسے ستاسکیں۔۔۔طعنے مار سکیں۔۔۔

آخر کار وہ لوگ محل کی سیڑھیوں تک پہنچ گئے۔ اور جیسے ہی داخلی ہال کے سامنے والا شاہ بلوط کی لکڑی سے بنا بڑادروازہ کھلا۔اندر بڑے ہال کے کھلے دروازوں سے ہنسنے۔۔۔ باتیں کرنے۔۔۔ پلیٹوں اور گلاسوں کے ٹکرانے کی ملی جلی آوازوں نے ان کا استقبال کیا۔ ہیری نے سوچا کہ کیا وہ اپنی سلیمانی چادر پہن لے تاکہ کسی کی نظروں میں آئے بغیر گریفنڈور کی لمبی میز پر موجود اپنی نشست تک پہنچ جائے۔۔۔ (گریفن ڈور کی میز تھی بھی ہال کے آخری کونے میں) ۔ لیکن جیسے اسنیپ نے ہیری کے خیالات پڑھ لیے ہوں۔۔انہوں نے فوراً کہا۔۔۔ "چادر کی کوئی ضرورت نہیں۔۔۔ سیدھا چلتے ہوئےاندر داخل ہوجاؤتاکہ ہر کوئی تم کو دیکھ سکے۔۔ میرے خیال سے یہی تو تم چاہتے تھے۔۔۔۔؟"

ہیری اسی وقت وہاں سے مڑااور ناک کی سیدھ میں بڑے ہال میں داخل ہوگیا۔۔۔اسنیپ سے جان چھڑانے کے لئے وہ کچھ بھی سہہ سکتا تھا۔ بڑاہال فریقین کی چار بڑی میزوں اور سب سے اوپر لگی عملے کی میز کی موجودگی میں ہمیشہ کی طرح ہوا میں تیرتی موم بتیوں سے سجا ہوا تھا۔ جنکی روشنی میں نیچے پڑی پلیٹیں بھی جگمگا رہی تھیں۔ لیکن ہیری کو یہ سب چیزیں بہت دھندلی دِکھائی دے رہی تھیں۔ کیوں کہ وہ اتنی تیزی سے چل رہا تھا کہ اس سے پہلے کہ لوگ اس کو گھورنا شروع کرتے۔ وہ ہفل پف کی میز کے پاس سے گزر چکا تھا۔اور جب تک لوگ اس کو ٹھیک طرح سے دیکھنے کے لئے کھڑے ہونا شروع ہوئے تب تک ہیری رون اور ہرمائنی کو دیکھ کر بینچوں کے بیچ سے ہوتا ہوا ان کی طرف تیزی سے پہنچ چکا تھا۔ وہ زور لگا کر ان کے بیچ جگہ بنا کر بیٹھ گیا۔

" تم تھے کہاں۔۔۔ اف خدایا۔۔ یہ تمہارے چہرے کو کیا ہوا۔۔۔" ارد گرد موجود دوسرے لوگوں کی طرح رون نے بھی اس کے چہرے کو گھورتے ہوئے پوچھا۔۔۔

" کیوں۔۔۔ میرے چہرے میں کیا مسئلہ ہے۔۔۔؟" ہیری نے ایک چمچہ اٹھا کر آنکھیں میچتے ہوئے اپنا عکس دیکھنے کی کوشش کی۔

" تم خون میں لتھڑے ہوئے ہو۔۔۔" ہرمائنی بولی۔۔" اِدھر آؤ۔۔۔"

اس نے اپنی چھڑی اٹھائی اور بولی۔" صفا مسح۔۔۔۔" سوکھا ہوا خون فوراً غائب ہو گیا۔

" شکریہ۔۔۔" ہیری نے اپنے صاف ستھرے چہرے کو چھو کر کہا۔" میری ناک کیسی لگ رہی ہے۔۔۔؟"

" جیسی ہمیشہ لگتی ہے۔۔۔" ہرمائنی نے تجسس سے کہا۔ " کیوں۔۔؟ کیسی لگنی چاہیے تھی۔۔۔؟ کیا ہوا ہیری۔۔۔؟ ہم بہت پریشان تھے۔۔۔۔"

" میں تمہیں بعد میں بتاؤں گا۔۔۔" ہیری نے روکھے پن سے کہا۔ وہ بہت چوکنا تھا کیوں کہ جینی۔ نیول۔ ڈین اور سیمس ان کی طرف جھکے ساری باتیں سن رہے تھے۔ یہاں تک کہ گریفن ڈور کا بھوت لگ بھگ سر کٹا نک بھی میز کی سطح پر تیرتا ہوا ان تک پہنچ کر کان لگائے بیٹھا تھا۔

" لیکن۔۔۔" ہرمائنی نے کچھ کہنا چاہا۔

" ابھی نہیں ہرمائنی۔۔۔" ہیری نے زور دے کر کہا۔ وہ بس یہی دعا کر رہا تھا کہ وہ سب یہ سوچ رہے ہوں کہ وہ کوئی بہت بڑا بہادری کا کارنامہ کر کے آیا ہے۔ جس میں مردار خور اور عفریتوں کا سامنا بھی شامل ہو گا۔ ظاہر تھا کہ میلفوائے جہاں تک ہو سکے سب کو حقیقت بیان کر دے گا۔ لیکن یہ بھی ممکن تھا کہ گریفن ڈور کے زیادہ تر طالبعلموں کو سچائی پتہ نہ چلے۔

اس نے رون کے دوسری طرف مرغی کی ٹانگیں اور آلو کی قتلیاں لینے کے لئے ہاتھ بڑھایا۔ مگر اس سے پہلے کہ وہ انہیں تھام سکتا وہ سب چیزیں غائب ہو گئیں۔ اور ان کی جگہ کھیر نمودار ہو گئی۔

" ویسے تم چناؤ کی رسم کو نہیں دیکھ پائے۔۔۔" ہرمائنی بولی۔ رون نے آگے جھک کر ایک چاکلیٹ پھلکا اٹھایا۔

" ٹوپی نے کوئی دلچسپ بات کی۔۔۔؟" ہیری نے میٹھا سموسہ اٹھاتے ہوئے پوچھا۔

" وہی پرانی باتیں۔۔۔ دشمنوں کا سامنا کرتے ہوئے متحد ہو جانے کے مشورے۔۔۔۔ تم تو جانتے ہی ہو۔۔۔"

" ڈمبلڈور نے والڈیمورٹ کا کوئی ذکر کیا۔۔۔؟"

" ابھی تک تو نہیں۔۔۔ لیکن وہ اپنی خاص خاص تقریر ہمیشہ کھانے کے بعد کے لئے بچا کر رکھتے ہیں۔ ہے نا۔۔۔؟ وہ اب شروع ہی کرنے والے ہیں۔۔۔"

" اسنیپ نے بتایا کہ ہیگرڈ بھی جشن میں دیر سے پہنچا تھا۔۔۔۔"

" تم اسنیپ سے ملے۔۔۔؟ ایسے کیسے۔۔۔؟" رون نے منہ میں چاکلیٹ کے چھلکے بھرتے ہوئے کہا۔

" بس ایسے ہی ٹکرا گیا تھا۔۔۔۔" ہیری نے کھل کر نہیں بتایا۔

" ہیگرڈ بس کچھ ہی منٹ دیر سے آیا تھا۔" ہرمائنی نے کہا۔۔۔" دیکھو ہیری۔۔۔ وہ تمہاری طرف دیکھ کر ہاتھ ہلا رہا ہے۔۔۔۔"

ہیری نے سر اٹھا کر عملے کی میز کی طرف دیکھا۔ اور ہیگرڈ کو دیکھ کر مسکرایا جو واقعی اس کی طرف دیکھ کر ہاتھ لہرا رہا تھا۔ ہیگرڈ کبھی بھی گریفن ڈور فریق کی سربراہ پروفیسر مک گونیگل کی

طرح پر وقار اور باعزت نظر آنے میں کامیاب نہیں ہو پایا تھا۔ پروفیسر مک گونیگل کے سر کا اوپری حصہ بمشکل ہیگرڈ کی کہنی اور کندھے کے وسط تک پہنچ رہا تھا۔ وہ دونوں ساتھ ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اور وہ اس پر جوش سلام دعا کو ناپسندیدگی کی نگاہ سے گھور رہی تھیں۔ ہیری کو یہ دیکھ کر حیرانی ہوئی کہ علم جوتش کی استاد پروفیسر ٹریلونی بھی ہیگرڈ کے دوسری طرف بیٹھی تھیں۔ وہ مینار پر بنے اپنے کمرے سے بہت کم نیچے اترتی تھیں۔ اس نے انہیں سال کے شروعاتی جشن میں پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ وہ ہمیشہ کی طرح عجیب لگ رہی تھیں۔ موتیوں سے جگمگاتی۔ ان کی شال پیچھے لہرا رہی تھی۔ موٹے شیشوں کے چشمے کی وجہ سے انکی آنکھیں عجیب الخلقت بڑی نظر آ رہی تھیں۔

انہیں ہمیشہ دھوکے باز سمجھنے والے ہیری کو پچھلے سال کے اختتام پر یہ جان کر حیرت کا شدید جھٹکا لگا تھا کہ یہی وہ عورت ہے جس نے وہ پیشن گوئی کی تھی جسکی وجہ سے والڈیمورٹ نے ہیری کے ماں باپ کو مار کر ہیری پر حملہ کیا تھا۔ یہ معلوم ہونے کے بعد اب اسکا دل ان کے ساتھ رہنے کو بالکل نہیں مانتا تھا۔ لیکن شکر خدا کا کہ اس سال وہ علم جوتش کا مضمون چھوڑنے والا تھا۔ ان کی دیے کی مانند جلتی آنکھیں اس کی سمت گھوم گئیں۔۔۔ وہ فوراً اپنی نگاہ گھما کر سلے درن فریق کی میز کی طرف دیکھنے لگا۔ ڈریکو میلفوائے ناک توڑنے والے واقعے کی نقل اتار رہا تھا۔ جس پر آس پاس بیٹھے سب لوگ ہنستے ہوئے تالیاں بجا رہے تھے۔ ہیری نے اپنی نظر جھکا کر اپنے میٹھے سموسے پر جمالی۔ اسکا دل جل رہا تھا۔ وہ میلفوائے سے دوبدو لڑنے کے لئے بے تاب تھا۔

" تو۔۔۔ پروفیسر سلگ ہارن کیا چاہتے تھے۔۔۔؟" ہرمائنی نے پوچھا۔

" وہ یہ جاننا چاہتے تھے کہ وزارت میں اصل میں ہوا کیا تھا۔۔۔" ہیری نے کہا۔

" یہاں بھی سب کو یہی فکر تھی۔۔" ہرمائنی سانس کھینچتے ہوئے بولی۔ " لوگ ہم سے ٹرین میں بھی اسی بارے میں پوچھ رہے تھے۔۔۔ہے نا رون۔۔۔؟"

"ہاں۔۔۔" رون نے کہا۔۔ "سب یہی جاننا چاہتے تھے کہ کیا تم واقعی ' **منتخب جادوگر**' ہو۔۔؟"

" اس معاملے پر بھوتوں کے درمیان بھی کافی بحث ہوئی ہے۔۔۔" لگ بھگ سر کٹے نک نے بیچ میں دخل دیتے ہوئے کہا۔ اس نے اپنا سر جھکا کر ہیری کی طرف اشارہ کیا۔ جس سے اسکا سر خطرناک طریقے سے اس کے گلوبند پر لٹکنے لگا۔ " پوٹر معاملے پر وہ میری رائے کو بہت اہمیت دیتے ہیں۔۔ سب ہی جانتے ہیں کہ ہمارے دوستانہ تعلقات ہیں۔۔ ویسے میں نے روحوں کی برادری کو یقین دلایا ہے کہ میں معلومات کے لئے تم پر دباؤ تو نہیں ڈالوں گا۔۔ لیکن۔۔۔ میں نے انہیں بتادیا کہ ہیری پوٹر جانتا ہے کہ وہ مجھ پر مکمل بھروسہ کرتے ہوئے خفیہ معلومات میرے ساتھ بانٹ سکتا ہے۔۔ میں نے یہ بھی کہا کہ میں مر جاؤں گا۔۔ مگر ہیری کو دھوکہ نہیں دوں گا۔۔۔"

"یہ تو کوئی بڑی بات نہ ہوئی۔۔ کیوں کہ تم تو پہلے ہی مر چکے ہو۔۔" رون نے توجہ دلائی۔۔

" ایک بار پھر تم نے ایک تیز دھار کلہاڑی کی طرح نرم دل ہونے کا مظاہرہ کیا ہے۔۔" لگ بھگ سر کٹے نک نے بھڑکتے ہوئے کہا۔ اور وہ ہوا میں بلند ہو کر گریفن ڈور میز کی دوسری طرف چلا گیا۔ اسی وقت عملے کی میز پر موجود ڈمبلڈور اپنے قدموں پر کھڑے ہو گئے۔ ہال میں چاروں طرف گونجتی باتوں اور قہقہوں کی آوازیں فوراً دم توڑ گئیں۔

" شام بخیر۔۔" انہوں نے ایک چوڑی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔ اور اپنے ہاتھ اس طرح پھیلا لئے جیسے پورے ہال میں موجود تمام طالب علموں کو گلے لگانا چاہتے ہوں۔۔۔

" ان کے ہاتھ کو کیا ہوا۔۔؟" ہرمائنی نے آہ بھرتے ہوئے کہا۔

صرف اس نے ہی اس طرف اشارہ نہیں کیا تھا۔ ڈمبلڈور کا سیدھا ہاتھ بالکل اسی طرح سیاہ اور مردہ نظر آرہا تھا جیسا اس روز تھا جب وہ ہیری کو لینے ڈرسلی کے گھر آئے تھے۔ کمرہ سرگوشیوں سے بھنبھنا اٹھا۔ ڈمبلڈور صحیح اندازہ لگاتے ہوئے مسکرا دیئے اور انہوں نے اپنی جامنی اور سنہری آستین سے اپنے زخم کو ڈھک لیا۔

" پریشانی کی کوئی بات نہیں۔۔" انہوں نے نرمی سے کہا۔۔ " اب۔۔۔ ہمارے نئے طالبعلموں کو خوش آمدید۔۔۔ اور ہمارے پرانے طالب علم۔۔ جادوئی تعلیم کا ایک اور سال آپ کا انتظار کر رہا ہے۔۔۔"

"جب میں گرمیوں میں ان سے ملا تھا تب بھی ان کا ہاتھ اسی طرح تھا۔۔" ہیری نے ہرمائنی سے پھسپھساتے ہوئے کہا۔۔ " مجھے لگا تھا کہ اب تک انہوں نے اسے ٹھیک کر لیا ہو گا۔ یا مادام پومفری ہی نے کچھ کر لیا ہو گا۔۔"

" دیکھنے میں تو ایسا لگ رہا ہے جیسے وہ بے جان ہو گیا ہے۔۔" ہرمائنی نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔ " ویسے کچھ زخم لاعلاج ہوتے ہیں۔۔۔ بہت پرانی بد دعا کے نتیجے میں ہونے والے زخم۔ اور ایسے زہر بھی ہوتے ہیں جن کا کوئی تریاق یا توڑ نہیں ہوتا۔۔"

"۔۔۔ اور ہمارے چوکیدار جناب فلچ نے مجھے آپ کو یاد دلانے کو کہا ہے کہ **جڑواں جادوئی جگاڑ** نامی مزاحیہ دکان سے خریدی گئی ہر چیز پر مکمل پابندی ہے۔۔۔"

" اگر آپ اپنے فریق کی کوئیڈچ ٹیم میں شمولیت کی خواہش رکھتے ہیں۔ تو ہمیشہ کی طرح آپ اپنے نام اپنے فریق کے سربراہ کے پاس لکھوا سکتے ہیں۔۔۔ ہمیں کوئیڈچ کا آنکھوں دیکھا حال بتانے کے لئے بھی ایک فرد کی تلاش ہے۔۔۔ آپ اس کے لئے بھی اپنا نام لکھوا سکتے ہیں۔۔"

"ہمیں اس سال عملے کے ایک نئے رکن کا استقبال کرنے میں بے انتہا خوشی محسوس ہو رہی ہے۔۔۔ پروفیسر سلگ ہارن۔۔" سلگ ہارن کھڑے ہو گئے۔ انکا گنجا سر موم بتیوں کی روشنی میں چمک رہا تھا۔ واسکٹ میں جکڑی ان کی بڑی توند کے نیچے چھپ کر میز پر اندھیرا چھا گیا تھا۔ " میرے بہت پرانے ساتھی۔۔۔ جو جادوئی محلولات کے استاد کے طور پر اپنے پرانے عہدے کو سنبھالنے کے لئے رضامند ہو گئے ہیں۔۔"

" جادوئی محلولات۔۔۔۔؟"

" جادوئی محلولات۔۔۔؟"

یہ لفظ پورے ہال میں گونجنے لگا۔ جیسے کہ لوگوں کو یقین ہی نہ آ رہا ہو کہ انہوں نے یہی سنا ہے۔۔۔

"جادوئی محلولات۔۔۔؟" رون اور ہرمائنی بھی ایک ساتھ بولے اور پلٹ کر ہیری کو بے یقینی کے عالم میں گھورنے لگے۔۔۔" لیکن تم نے تو کہا تھا۔۔۔۔"

"اس دوران پروفیسر اسنیپ۔۔۔۔" ڈمبلڈور نے اپنی آواز بلند کر لی تھی تاکہ سرگوشیوں کے درمیان ان کی آواز واضح سنائی دے۔ "شیطانی جادو سے تحفظ کے فن کے استاد کے روپ میں اپنی ذمہ داریاں سنبھالیں گے۔۔۔"

" نہیں۔۔۔" ہیری اتنی زور سے چلایا کہ کئی سر اس کی سمت مڑ گئے۔۔۔ اسے اسکی کوئی پرواہ نہیں تھی۔ وہ غصے سے اوپر عملے کی میز کی طرف گھور رہا تھا۔ اتنے عرصے بعد اسنیپ کو شیطانی جادو سے تحفظ کے فن کا استاد مقرر کرنے کی آخر کیا وجہ تھی۔؟ کیا کئی برس سے سب نہیں جانتے تھے کہ ڈمبلڈور کو اس عہدے کے لئے ان پر بالکل بھروسہ نہیں تھا۔۔؟

" لیکن ہیری تم نے تو کہا تھا کہ سلگ ہارن شیطانی جادو سے تحفظ کا فن سکھائیں گے۔۔۔" ہرمائنی نے کہا۔۔

" مجھے ایسا ہی لگا تھا۔۔۔" ہیری نے کہا۔ اس نے ڈمبلڈور کی کہی باتیں یاد کرنے کے لئے اپنے دماغ پر زور ڈالا۔ اسے اب یاد آیا کہ ڈمبلڈور نے اسے ایسا کچھ نہیں بتایا تھا کہ سلگ ہارن کون سا مضمون پڑھائیں گے۔

ڈمبلڈور کے سیدھے ہاتھ پر بیٹھے اسنیپ اپنے نام کے ذکر پر کھڑے نہیں ہوئے۔ انہوں نے بس ایک ہاتھ اٹھا کر سلے درن میز پر بجتی تالیوں کا خیر مقدم کیا۔ لیکن ہیری کو یقین تھا کہ جس چہرے سے اسے سخت نفرت تھی وہاں اس وقت فتح جھلک رہی تھی۔

" چلو۔۔۔ایک بات تو اچھی ہوئی۔۔۔" اس نے زہریلے لہجے میں کہا۔۔" سال کے آخر تک اسنیپ سے چھٹکارہ مل جائے گا۔۔"

" کیا مطلب۔۔۔؟" رون نے پوچھا۔

" اس ملازمت کو بددعا لگی ہوئی ہے۔۔۔ کوئی بھی ایک سال سے زیادہ نہیں ٹِک پاتا۔ کوئیرل تو اسکو نبھاتے نبھاتے جان سے ہی چلا گیا۔۔۔ سچ کہوں۔۔۔ میں تو یہی دعا کروں گا کہ ایک اور موت ہو۔۔۔"

"ہیری۔۔۔" ہرمائنی نے صدمہ بھرے ملامتی انداز میں کہا۔

" یہ بھی ہو سکتا ہے کہ سال کے اختتام پر وہ دوبارہ جادوئی محلولات کا مضمون پڑھانے لگیں۔۔۔" رون نے سلجھی ہوئی بات کہی۔ " یہ سلگ ہارن میاں تو زیادہ لمبے عرصے تک نہیں رکنے والے۔۔۔ موڈی بھی نہیں رکے تھے۔۔۔"

ڈمبلڈور نے ہنکارہ بھرا۔۔۔ ہیری رون اور ہرمائنی اکیلے نہیں تھے جو باتوں میں مشغول تھے۔ اسنیپ کی دِلی مراد بر آنے کی خبر سن کر پورے ہال میں باتوں کی بھنبھناہٹ پھیل گئی تھی۔ ڈمبلڈور کو شاید اندازہ ہی نہیں تھا کہ انہوں نے کتنی سنسنی خیز خبر سنائی ہے۔۔۔ انہوں نے عملے کی تعیناتیوں کے

بارے میں مزید کچھ نہیں کہا۔ دوبارہ خاموشی چھانے کے کچھ لمحوں کے انتظار کے بعد وہ دوبارہ بولے۔۔۔

" اب۔۔۔ جیسا کہ اس ہال میں موجود ہر شخص جانتا ہے۔۔۔لارڈ والڈیمورٹ اور اس کے ساتھی ایک بار پھر حرکت میں آچکے ہیں۔اور دن بدن طاقتور ہوتے جا رہے ہیں۔۔۔"

ڈمبلڈور کے ان الفاظ کے ساتھ ہی ہال میں چھائی خاموشی تناؤ سے بھر گئی۔۔۔ہیری نے میلفوائے کی طرف نگاہ ڈالی۔ میلفوائے ڈمبلڈور کی طرف نہیں دیکھ رہا تھا۔ بلکہ وہ اپنی چھڑی سے ایک چمچ کو ہوا میں قلابازیاں دے رہا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے ہیڈ ماسٹر کے الفاظ کی اس کے نزدیک کوئی اہمیت نہیں تھی۔

"۔۔۔ میں بیان نہیں کر سکتا کہ موجودہ صورتحال کس حد تک خطرناک ہے۔ اور یہاں ہوگورٹس میں ہم سب کو حفاظت کا خاص دھیان رکھنا چاہیے۔۔۔ گرمیوں کے دوران محل کی جادوئی حفاظت بڑھا دی گئی ہے۔ نئے اور زیادہ طاقتور حفاظتی انتظامات کئے گئے ہیں ۔ لیکن اس سب کے باوجود ہمیں کسی استاد یا طالب علم کی لاپرواہی سے پیدا ہونے والے خطرے سے نمٹنے کے لئے تیار رہنا ہوگا۔۔۔ اس لئے میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ آپ کے اساتذہ آپ پر جس طرح کی بھی حفاظتی پابندیاں عائد کریں آپ اس پر سختی سے عمل کریں۔ چاہے وہ آپ کو کتنی ہی فضول کیوں نہ لگیں۔۔ خاص طور پر یہ قانون۔ کہ رات کے اوقات میں آپ اپنے کمروں سے باہر نہیں نکل سکتے۔ میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ اگر آپ محل کے اندر۔ یا باہر کوئی عجیب یا مشکوک سرگرمی محسوس کریں تو فوراً اس کی خبر عملے کے کسی رکن تک پہنچائیں۔۔ مجھے اعتماد ہے کہ آپ اپنی اور دوسروں کی حفاظت کے لئے ہمیشہ صحیح راہ کا انتخاب کریں گے۔۔۔"

ڈمبلڈور نے اپنی نیلی آنکھیں طالبعلموں پر دوڑائیں اور وہ ایک بار پھر مسکرا دیئے۔۔۔

" لیکن اب۔۔۔ آپ کے بسترے آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔۔ آپ کی سوچ کے عین مطابق گرم اور آرام دہ۔۔ میں جانتا ہوں کہ آپ سب کل صبح اپنے پہلے سبق کا سامنا کرنے سے پہلے اچھی طرح آرام کرنا چاہتے ہوں گے۔ تو چلیں۔۔۔ شب بخیر۔۔۔ پِپ پپ۔۔"

ہمیشہ کی طرح جیسے کان پھاڑ دینے والے شور کے ساتھ نشستیں پیچھے کی طرف سرکادی گئیں۔ اور سیکڑوں کی تعداد میں طالب علم بڑے ہال سے نکل کر اپنی خواب گاہوں کی طرف جانے لگے۔ ہیری کو اس بھیڑ کے ساتھ جانے کی کوئی جلدی نہیں تھی جو آنکھیں پھاڑے اس کی طرف دیکھتے جارہی تھی۔ اسکے علاوہ وہ میلفوائے کے زیادہ قریب بھی نہیں جانا چاہتا تھا۔ تاکہ اسکو ایک بار پھر لات مار کر ناک توڑنے کی کہانی سنانے کا موقعہ نہ ملے۔ اس لئے وہ پیچھے رک کر اپنے جوتے کے تسمے باندھنے کا ناٹک کرنے لگا۔ جس سے گریفن ڈور کے بہت سے طالب علم اس سے پہلے آگے نکل گئے۔ ہرمائنی آگے بڑھ کر پہلے سال کے طالب علموں کو سنبھالنے والے مانیٹر کے فرائض انجام دے رہی تھی۔ لیکن رون ہیری کے ساتھ رکا رہا۔۔۔

جب وہ بڑے ہال سے نکلنے والے ہجوم کے بالکل پیچھے رہ گئے جہاں کوئی اور انکی باتیں نہیں سن سکتا تھا۔ تو رون نے پوچھا۔۔۔" تمہاری ناک کو کیا ہوا تھا۔۔۔؟"

ہیری نے اسے پوری کہانی سنادی۔ یہ انکی دوستی کی مضبوطی کی نشانی تھی کہ رون یہ سن کر بالکل نہیں ہنسا۔۔۔

وہ تلخ لہجے میں بولا۔۔۔" میں نے میلفوائے کو ناک کے بارے میں کوئی ناٹک کرتے دیکھا تھا۔۔۔"

" ہاں۔۔۔ چھوڑو۔۔۔ اسکی پرواہ مت کرو۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔۔" تم یہ سنو کہ یہ معلوم ہونے سے پہلے کہ میں وہیں ہوں۔۔ وہ کیا کہہ رہا تھا۔۔۔"

ہیری کو توقع تھی کہ میلفوائے کا بڑبولا پن سن کر رون بھونچکارہ جائے گا۔ ہیری کو تو وہ بے وقوفی کی علامت لگی تھی۔ لیکن رون سب کچھ سن کر بالکل بھی متاثر نہیں ہوا۔

" اوہ ۔۔۔ چھوڑو بھی ہیری۔۔۔ وہ بس پارکنسن کو متاثر کرنا چاہ رہا ہوگا۔۔۔ بھلا ***تم جانتے ہو کون*** اسے کس طرح کی ذمہ داری سونپ سکتا ہے۔۔؟"

" تمہیں کیسے پتا کہ والڈیمورٹ کو ہوگورٹس میں کسی کام کے لئے کسی کی ضرورت نہیں پڑ سکتی۔۔۔آخر پہلے بھی تو۔۔۔۔"

" ہمیں لگتا ہے کہ تمہیں یہ نام نہیں لینا چاہیے ہیری۔۔۔۔" انہیں اپنی پشت سے جھڑکنے کی آواز آئی۔ ہیری نے مڑ کر دیکھا ہیگرڈ جھنجھلاتے ہوئے اپنا سر ہلا رہا تھا۔

ہیری نے ضدی لہجے میں کہا۔"ڈمبلڈور بھی تو اس کا نام لیتے ہیں۔۔۔"

" ہاں۔۔۔ صحیح۔۔۔ لیکن وہ ڈمبلڈور ہیں۔۔۔۔ ہے نا۔۔۔؟" ہیگرڈ نے پر اسرار انداز میں کہا۔
" تم دیر سے کیوں آئے ہیری۔۔۔؟ ہم پریشان ہو گئے تھے۔۔۔"

"تھوڑا ٹرین میں رکنا پڑا تھا۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔" اور تم کیوں دیر سے پہنچے۔۔۔؟"

" ہم گراپ کے ساتھ تھے۔" ہیگرڈ نے چہکتے ہوئے کہا۔ " وقت گزرنے کا احساس ہی نہیں ہوا۔۔۔ اس کو پہاڑوں کی چوٹی پر ایک نیا گھر مل گیا ہے۔۔ ڈمبلڈور نے اسکا بندوبست کیا۔۔۔ بہت اچھا بڑا سا غار ہے۔ وہ جنگل سے کہیں زیادہ وہاں خوش ہے۔ ہم نے بات چیت میں بہترین وقت گزارا۔۔۔"

" واقعی۔۔۔؟" ہیری نے رون سے نظریں چراتے ہوئے کہا۔ جب وہ ہیگرڈ کے سوتیلے بھائی سے آخری بار ملا تھا۔ جو کہ ایک بھیانک دیو تھا۔ جسکو درخت اکھاڑ پھینکنے میں مہارت حاصل

تھی۔ اس وقت تو اس کے الفاظ کا ذخیرہ صرف پانچ الفاظ پر مشتمل تھا جن میں سے وہ دو لفظوں کا صحیح تلفظ ادا نہیں کر پاتا تھا۔۔۔

" اوہ ۔۔ ہاں۔۔۔ واقعی اس میں کافی بہتری آئی ہے۔۔۔۔" ہیگرڈ نے فخر سے کہا۔۔ " تمہیں حیرانی ہو گی مگر ہم تو اسے اپنے مدد گار کے روپ میں تربیت دینے کا سوچ رہے ہیں۔۔۔"

رون یہ سن کر زور سے ہنس پڑا مگر وہ اپنی ہنسی کو چھینک کے روپ میں چھپانے میں کامیاب ہو گیا۔ وہ اب شاہ بلوط کی لکڑی سے بنے داخلی دروازے کے پاس کھڑے تھے۔

" چلو۔۔۔ خیر۔۔۔ کل جماعت میں ملتے ہیں۔۔۔ دوپہر کے کھانے کے بعد سب سے پہلی جماعت۔۔۔ جلدی آجانا۔۔۔ تو تمہیں بک بیک۔۔۔ ہمارا مطلب ہے۔۔۔ ویدرونگز سے ملوائیں گے۔۔۔"

خوش دلی سے الوداعیہ انداز میں اپنا بازو اٹھاتے ہوئے وہ داخلی دروازے سے نکل کر تاریکی میں غائب ہو گیا۔۔۔

ہیری اور رون نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ ہیری سمجھ گیا کہ رون کے دل میں بھی وہی ڈوبتا احساس ابھر آیا ہے جو اس نے ابھی ابھی محسوس کیا تھا۔۔۔

" تم اس سال جادوئی مخلوق کی دیکھ بھال کا مضمون پڑھو گے کیا۔۔۔؟"

رون نے انکار میں سر ہلایا۔۔۔" اور تم۔۔۔؟"

ہیری نے بھی اپنا سر انکار میں ہلا دیا۔۔

" اور ہرمائنی۔۔۔؟" رون نے پوچھا۔۔۔" وہ بھی اسے مزید نہیں پڑھنا چاہتی نا۔۔۔؟"

ہیری نے ایک بار پھر اپنا سر انکار میں ہلا دیا۔۔اسے یہ سوچ کر بالکل اچھا محسوس نہیں ہو رہا تھا کہ جب ہیگرڈ کو پتا چلے گا کہ اس کے تین پسندیدہ شاگرد اس کا مضمون چھوڑ چکے ہیں تو اس کے دل پر کیا بیتے گی۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

# نواں باب

# کم ذات شہزادہ

اگلی صبح ناشتے سے پہلے ہیری اور رون گریفن ڈور کی بیٹھک میں ہرمائنی سے ملے۔ اپنے نظریے کی حمایت حاصل کرنے کے بھروسے کے ساتھ ہیری نے فوراً ہرمائنی کو وہ سب بتادیا جو اس نے میلفوائے کو ہوگورٹس ایکسپریس میں کہتے سنا تھا۔

" لیکن ظاہر ہے کہ وہ پارکنسن کے سامنے اِترا رہا ہوگا۔۔۔ ہے نا۔۔۔؟" اس سے پہلے کہ ہرمائنی کچھ کہہ پاتی رون نے تیزی کے ساتھ لقمہ دیا۔

" دیکھو۔۔۔" وہ کشمکش سے بولی۔۔۔ " پتہ نہیں۔۔۔ اپنی اہمیت جتانے کی تو میلفوائے کو پرانی عادت ہے مگر بھلا وہ اتنا بڑا جھوٹ کس طرح بول سکتا ہے۔۔۔"

" بالکل۔۔" ہیری نے کہا۔۔ مگر وہ مزید کچھ نہیں کہہ پایا۔۔ کیوں کے بہت سارے لوگ اس کی باتیں سننے کی کوشش کر رہے تھے۔ ان میں سے بہت سے لوگ بے شرمی سے ہیری کو گھورتے ہوئے ہاتھوں کی اوٹ میں کاناپھوسی کر رہے تھے۔

" انگلی سے کسی کی طرف اشارہ کرنا بری بات ہے۔۔۔" جب وہ لوگ دروازے پر ٹنگی تصویر کے پاس باہر نکلنے کے انتظار میں لگی قطار کے پاس پہنچے تو رون نے پہلے سال کے ایک بہت ہی کمسن طالبعلم کو جھڑکا۔ وہ بچہ منہ پر ہاتھ رکھ کر اپنے دوست کے کان میں ہیری کے بارے میں سرگوشی کرتے ہوئے ہیری کی طرف اشارہ کر رہا تھا۔ اسکا چہرہ سرخ پڑ گیا اور وہ دہشت کے مارے تیزی کے ساتھ دروازہ سے باہر نکلنے کی کوشش میں لڑکھڑا گیا۔ رون ہنس پڑا۔

" مجھے تو چھٹے سال میں بہت مزہ آرہا ہے۔۔۔ اور اس سال ہمیں جماعت کے درمیان وقفے بھی ملیں گے۔ پورے پورے گھنٹے۔۔۔ جب ہم بس یہاں بیٹھ کر آرام کیا کریں گے۔۔۔"

اب وہ لوگ راہداری سے گزر رہے تھے۔ ہرمائنی بولی۔۔۔ " ہمیں ان فارغ اوقات میں پڑھائی کرنا ہوگی رون۔۔۔۔"

" ہاں۔۔۔ لیکن آج نہیں۔۔۔ " رون بولا۔۔ " مجھے تو لگتا ہے آج بس مزہ ہی آنے والا ہے۔۔۔"

" وہیں رک جاؤ۔۔۔" ہرمائنی نے اپنا ہاتھ آگے بڑھاتے ہوئے ساتھ گزرتے ایک چوتھے سال کے طالب علم کو روک لیا۔ جو اس سے چھپا کر ایک لیمو جیسی ہری رنگت کی ڈسک اپنے ہاتھوں میں دبوچے چلا جا رہا تھا۔ ہرمائنی کرختگی سے بولی۔۔ " **دنتیلی تھالی** پر پابندی ہے۔۔ اِدھر دو اسے۔۔۔" تیوریاں چھڑھاتے ہوئے اس لڑکے نے غراتی ہوئی تھالی ہرمائنی کو پکڑا دی۔۔۔ اور ہرمائنی کے پھیلے ہوئے بازو کے نیچے سے جھک کر اپنے دوستوں کی طرف چلا گیا۔ رون

نے اس کے نظروں سے او جھل ہونے کا انتظار کیا پھر فوراً ہی ہرمائنی کی گرفت سے ***دنتیلی تھالی*** اچک لی۔

"بہت خوب۔۔۔ مجھے ہمیشہ سے ایسی ہی ایک تھالی چاہیے تھی۔۔۔"

ہرمائنی کی ڈانٹ پھٹکار کلکاریوں کی اونچی آواز میں دب سی گئی۔۔۔ پاس سے گزرتی لیونڈر براؤن کو شاید رون کی یہ بات بہت مزاحیہ لگی تھی۔ ان کے پاس سے گزرتے وقت بھی اسکی ہنسی نہیں رکی۔ آگے جا کر بھی وہ مڑ مڑ کر رون کو دیکھ رہی تھی۔ رون کچھ زیادہ ہی خوش لگ رہا تھا۔

بڑے ہال کی چھت پر سکون نیلی رنگت کی ہو رہی تھی۔ اس میں جگہ جگہ بالکل اس طرح کے بادل نظر آرہے تھے جیسے بلند و بالا۔ پردے لگی کھڑکیوں پر لگے چوکور کانچ کے پار آسمان پر نظر آرہے تھے۔ دلیہ۔ انڈے اور سور کے نمکین پارچوں پر مشتمل ناشتے سے لطف اندوز ہوتے ہوئے انہوں نے ہرمائنی کو ہیگرڈ کے ساتھ پچھلی رات ہونے والی شرمندگی سے پُر بات چیت کے بارے میں بتایا۔

" لیکن وہ یہ تو نہیں سوچ سکتا نا کہ ہم جادوئی مخلوق کی حفاظت کا مضمون مزید پڑھنا چاہتے ہیں۔۔۔" اس نے اداس نظر آتے ہوئے کہا۔ " میرا مطلب ہے۔۔۔ بھلا ہم میں سے۔۔۔ تم سمجھ رہے ہو نا۔۔۔ کسی نے بھی کبھی اس میں کوئی دلچسپی دِکھائی ہے۔۔۔؟"

" یہی تو بات ہے۔۔۔ ہے نا۔۔۔؟" رون نے ایک تلا ہوا انڈہ پورا کا پورا ایک سانس میں نگلتے ہوئے کہا۔۔۔" وہ ہم ہی تو تھے۔۔۔ جو اس کی جماعت کے دوران جان لگا دیتے تھے صرف اس لئے کیوں کہ ہمیں ہیگرڈ پسند ہے۔۔۔ لیکن وہ سوچتا ہے کہ ہمیں یہ بیکار مضمون پسند ہے۔۔۔ کیا تمہیں لگتا ہے کہ کوئی بھی ***ا۔ش۔ج۔ج (چھٹے سال کا اعصاب شکن جادوئی جانچ مرحلہ)*** میں اس مضمون کو جاری رکھنا چاہے گا۔۔۔؟"

ہیری اور ہرمائنی نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔ اسکی کوئی ضرورت بھی نہیں تھی۔ وہ اچھی طرح سے جانتے تھے کہ ان کے سال کا کوئی بھی طالب علم جادوئی مخلوق کی حفاظت کا مضمون مزید پڑھنا نہیں چاہے گا۔ دس منٹ بعد جب ہیگرڈ عملے کی میز سے اٹھ کر جارہا تھا تو وہ تینوں اس سے نظریں چرا رہے تھے۔ انہوں نے اس کے خوشی سے لہراتے ہاتھ کا بھی بہت بجھے دل سے جواب دیا۔

ناشتہ کرنے کے بعد وہ وہیں بیٹھ کر اس بات کا انتظار کرنے لگے کہ پروفیسر مک گونیگل عملے کی میز سے اٹھ کر ان کی طرف آئیں۔ جماعتی اوقات کار کی تقسیم کا عمل اس سال بہت الجھا ہوا تھا۔ کیوں کہ سب سے پہلے تو پروفیسر مک گونیگل کو یہ دیکھنا تھا کہ طالب علموں نے جو *ا۔ش۔ج۔ج* مضامین چنے ہیں کیا انہوں نے ان کے معیار کے مطابق *ع۔ج۔م (عمومی جادوگری مرحلہ کے نتائج)* حاصل بھی کیے ہیں یا نہیں۔۔۔

ہرمائنی کو فوراً ہی سحر۔ شیطانی جادو سے تحفظ کا فن۔ تبدیلِ ہیئت۔ جادوئی جڑی بوٹی فن۔ جادوئی حساب کتاب۔ جادوئی قدیم زبانیں۔ اور جادوئی محلولات کے مضامین کی منظوری مل گئی۔ بنا وقت ضائع کیے وہ آناً فاناً پہلے گھنٹے کی جادوئی قدیم زبانوں کی جماعت کی طرف چلی گئی۔

نیول کی باری میں بہت وقت ضائع ہوا۔۔ جب پروفیسر مک گونیگل اسکی درخواست پڑھ کر اس کے *ع۔ج۔م* نتائج دیکھ رہی تھیں تو نیول کا گول چہرہ آس میں ڈوبا نظر آرہا تھا۔

" جادوئی جڑی بوٹی فن۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔" انہوں نے کہا۔ " پروفیسر اسپراؤٹ 'غیر معمولی' *ع۔ج۔م* کے ساتھ تمہیں ہاتھوں ہاتھ قبول کرلیں گی۔ اور '*توقع سے بلند*' *ع۔ج۔م* کے ساتھ تم شیطانی جادو سے تحفظ کا فن بھی جاری رکھ سکتے ہو۔ لیکن اصل مسئلہ تبدیلِ ہیئت کے

ساتھ ہے۔ مجھے افسوس ہے لونگ بوٹم۔۔۔ لیکن **ا۔ش۔ج۔ج** کے لئے ' **قابلِ قبول** ' سے کام نہیں چلے گا۔۔۔ مجھے نہیں لگتا کے تم اس مضمون کے ساتھ انصاف کر پاؤ گے۔۔۔"

نیول کا منہ لٹک گیا۔ پروفیسر مک گونیگل نے اپنے چوکور چشموں سے اسکی طرف جھانکا۔

"ویسے تم تبدیلیِ ہیئت کا مضمون کیوں پڑھنا چاہتے ہو۔۔۔؟ مجھے تو ایسا کبھی محسوس نہیں ہوا کہ تمہیں میری جماعت کے دوران کوئی خاص لطف آتا ہو۔۔۔"

نیول افسردہ لگ رہا تھا۔ وہ دھیمی آواز میں بڑبڑایا۔۔۔" میری دادی ایسا چاہتی ہیں۔۔"

" واہ۔۔۔" پروفیسر مک گونیگل ہنس دیں۔۔۔" وقت آگیا ہے کہ تمہاری دادی ایک مثالی پوتے کی تمنا چھوڑ کر اس پوتے پر فخر کرنا شروع کر دیں جو انہیں حقیقت میں ملا ہے۔۔۔ خاص طور پر وزارت میں پیش آنے والے واقعات کے بعد۔۔۔"

نیول کا چہرہ گلابی پڑ گیا اور وہ پریشان انداز میں پلکیں جھپکانے لگا۔ پروفیسر مک گونیگل نے اس سے پہلے کبھی اس کی تعریف نہیں کی تھی۔

" مجھے افسوس ہے لونگ بوٹم۔۔۔ لیکن میں تمہیں اپنی **ا۔ش۔ج۔ج** جماعت میں نہیں لے سکتی۔ میں دیکھ رہی ہوں کہ سحر میں تمہیں ' **توقع سے بلند** ' **ع۔ج۔م** ملا ہے۔ بہر حال۔۔۔ تم **ا۔ش۔ج۔ج** کے لئے سحر کے مضمون کا انتخاب کیوں نہیں کرتے۔۔۔؟"

نیول بڑبڑایا۔۔۔" میری دادی کے مطابق سحر ایک کمزور مضمون ہے۔۔۔"

" تم سحر کا مضمون لے لو۔۔۔" پروفیسر مک گونیگل نے کہا۔۔۔" میں آگستا کو خط لکھ کر یاد دلاؤں گی کہ اگر وہ اپنے سحر کے **ع۔ج۔م** میں ناکام ہو گئی تھی تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ یہ مضمون ہی بیکار ہے۔۔۔"

نیول کے چہرے پر حیران کن خوشی دیکھ کر پروفیسر مک گونیگل مسکرادیں۔ پھر انہوں نے ایک خالی اوقات کار کے پرچے کو اپنی چھڑی سے ٹھوک کر اسے تھما دیا۔ جس پر اب نیول کی نئ جماعتوں کی تفصیل درج تھی۔

اسکے بعد پروفیسر مک گونیگل پاروتی پٹیل کی طرف مڑ گئیں۔۔ جسکا پہلا سوال ہی یہ تھا کہ کیا فرینز نامی خوبصورت قنطور (انسانی گھوڑا) اب بھی علم جوتش پڑھا رہا ہے۔۔۔؟"

" وہ اور پروفیسر ٹریلونی اس سال آپس میں جماعتیں بانٹ رہے ہیں۔۔۔ " پروفیسر مک گونیگل نے کہا۔ ان کی آواز میں ناپسندیدگی جھلک رہی تھی۔ سب ہی جانتے تھے کہ وہ علم جوتش سے چڑتی ہیں۔۔۔ "چھٹے سال کو پروفیسر ٹریلونی پڑھا رہی ہیں۔۔۔"

پانچ منٹ بعد تھوڑی مایوس نظر آتی پاروتی علم جوتش کی جماعت کی طرف چل دی۔۔۔

" تو ۔۔۔ پوٹر۔۔۔۔ پوٹر۔۔۔۔" پروفیسر مک گونیگل اپنے کاغذات دیکھتے ہوئے ہیری کی طرف مڑ کر بولیں۔۔ " سحر۔ شیطانی جادو سے تحفظ کا فن۔ جادوئی جڑی بوٹیوں کا فن۔ تبدیلِ ہیئت۔۔۔ سب ٹھیک ہیں۔۔۔ میں یہ ضرور کہوں گی کہ میں تمہارے تبدیلِ ہیئت کے نتیجے سے بہت خوش ہوں پوٹر۔۔ بہت خوش۔۔۔اب۔۔۔ تم نے جادوئی محلولات کے مضمون کو جاری رکھنے کی درخواست کیوں نہیں دی۔۔؟ مجھے تو لگا تھا کہ تم مستقبل میں خانشِر بننا چاہتے تھے۔۔۔؟"

" ہاں۔۔۔ چاہتا تو تھا۔۔۔۔ لیکن پروفیسر۔۔۔ آپ نے ہی کہا تھا کہ اس کے لئے مجھے ع۔ج۔م میں' غیر معمولی' نتیجہ لانا ہوگا۔۔۔"

" بالکل۔۔۔ایسا ہی ہے۔۔۔ لیکن اس وقت پروفیسر اسنیپ یہ مضمون پڑھا رہے تھے۔ لیکن سلگ ہارن۔۔۔ ان طالب علموں کو بھی **ا۔ش۔ج۔ج** میں خوش آمدید کہتے ہیں جنہیں **ع۔ج۔م** میں **'توقع سے بلند'** ملا ہو۔۔۔ کیا تم جادوئی محلولات کا مضمون جاری رکھنا چاہو گے۔۔۔؟"

" ہاں۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔۔ "لیکن میں نے کتابیں یا کوئی سامان وغیرہ نہیں خریدا ہے۔۔۔"

" مجھے یقین ہے کہ پروفیسر سلگ ہارن تمہیں کچھ وقت کے لئے سارا سامان فراہم کر دیں گے۔۔۔" پروفیسر مک گونیگل نے کہا۔ " بہت اچھے۔۔۔ پوٹر۔۔۔ یہ رہے تمہارے جماعتی اوقات کار۔۔۔ اور ہاں۔۔۔ بیس امیدوار پہلے ہی اپنے نام گریفن ڈور کوئیڈچ ٹیم کے لئے لکھوا چکے ہیں۔۔۔ مناسب وقت دیکھ کر میں فہرست تمہارے حوالے کر دوں گی۔۔ پھر تم اپنی سہولت سے آزمائشی کھیل کا وقت مقرر کر لینا۔۔۔"

کچھ منٹ بعد رون کو بھی انہی مضامین کی منظوری مل گئی جو ہیری کو ملے تھے۔ اور وہ دونوں ایک ساتھ میز سے اٹھ کر چل دیئے۔۔۔

" دیکھو۔۔۔" رون نے خوشی سے اپنے اوقات کار کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔ " ہمارے پاس ابھی ایک فارغ گھنٹہ ہے۔۔۔ اور ایک خالی گھنٹہ وقفہ کے بعد۔۔۔۔ اور ایک دوپہر کے کھانے کے بعد۔۔۔۔ زبردست۔۔۔"

وہ گریفن ڈور کی بیٹھک میں واپس آ گئے۔ جو اب تقریباً خالی تھی۔ وہاں بس ساتویں سال کے آدھا درجن طالب علم بیٹھے تھے۔۔ جن میں کیٹی بیل بھی شامل تھی۔ وہ گریفن ڈور کی اس اصل کوئیڈچ ٹیم کی اب تک بچی ہوئی آخری کھلاڑی تھی جس میں ہیری اپنے پہلے سال میں شامل ہوا تھا۔

" میں نے یہی سوچا تھا کہ یہ تو تمہیں ہی ملے گا۔۔۔ بہت خوب۔۔۔" اس نے دور سے ہی ہیری کے سینے پر لگے کپتان کے بیج کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ " جب تم آزمائشی کھیل کرواؤ گے تو مجھے ضرور بتانا۔۔۔"

"بے وقوفوں جیسی بات مت کرو۔۔۔" ہیری بولا۔۔ " تمہاری آزمائش کی بھلا کیا ضرورت۔۔۔ تمہیں تو میں پانچ سال سے کھیلتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔۔۔۔"

" تمہیں اپنی کپتانی کی شروعات اس طرح نہیں کرنی چاہیے۔۔۔" وہ نصیحت کرتے انداز میں بولی۔۔۔ " تمہیں کیا پتہ۔۔۔۔ ہو سکتا ہے وہاں کوئی مجھ سے بہتر کھلاڑی موجود ہو۔ کئی اچھی ٹیمیں بس اس وجہ سے برباد ہو گئیں کیوں کہ کپتان نے یا تو وہی پرانے چہرے واپس کِھلوائے یا اپنے دوستوں کو ٹیم میں شامل کر لیا۔۔۔"

رون تھوڑا بے چین نظر آنے لگا اور اس نے اس ***دنتیلی تھالی*** سے کھیلنا شروع کر دیا جسے ہرمائنی نے چوتھے سال کے طالب علم سے ضبط کیا تھا۔ تھالی بیٹھک میں چاروں طرف اڑتی رہی اور غراتے ہوئے دیوار پر لگے پردوں کو کترنے کی کوشش کرتی رہی۔۔۔ کروک شینکس کی پیلی آنکھیں اسی پر جمی تھیں۔۔ جب تھالی اڑتے ہوئے اس کے بالکل قریب پہنچی تو وہ غرایا۔۔۔

ایک گھنٹے بعد وہ بے دلی کے ساتھ دھوپ سے روشن بیٹھک سے نکل کر چار منزل نیچے موجود شیطانی جادو سے تحفظ کے فن کی جماعت کی طرف چل پڑے۔ ہرمائنی پہلے ہی سے قطار میں کھڑی ہوئی تھی۔ اس نے اپنے ہاتھوں میں بہت ساری بھاری کتابیں اٹھائی ہوئی تھیں اور وہ بہت تھکی ہوئی لگ رہی تھی۔

جب ہیری اور رون اس کے پاس پہنچے تو وہ فکر مندی سے بولی۔۔" ہمیں قدیم زبانوں کے مضمون کا بہت سا کام ملا ہے۔۔۔پندرہ انچ لمبا مضمون۔۔۔دو تراجم۔۔۔۔اور مجھے یہ ساری کتابیں بدھ سے پہلے پہلے پڑھنی ہیں۔۔"

" شرم کی بات ہے۔۔۔" رون نے جمائی لیتے ہوئے کہا۔۔

" ذرا ٹھہرو تو صحیح۔۔۔" ہرمائنی غصے سے بولی۔۔۔" میں شرط لگاتی ہوں کہ اسنیپ بھی ہمیں ڈھیر سارا کام دیں گے۔۔۔"

اس کے ان الفاظ کے ساتھ ہی جماعت کا دروازہ کھل گیا۔اور اسنیپ نے باہر راہداری میں قدم نکالے۔۔۔ ان کا پیلا چہرہ ہمیشہ کی طرح چیچپے کالے بالوں کے پردوں کے بیچ چھپا ہوا تھا۔ قطار میں فوراً خاموشی چھا گئی۔

انہوں نے کہا۔۔۔۔"اندر آؤ۔۔۔"

اندر داخل ہوکر ہیری نے اِدھر اُدھر دیکھا۔۔ اسنیپ پہلے ہی کمرے پر اپنی شخصیت کی چھاپ ڈال چکے تھے۔ کمرہ ہمیشہ سے زیادہ تاریک تھا۔ کیوں کہ کھڑکیوں پر پردے لگا دیئے گئے تھے۔ اور کمرہ موم بتیوں سے روشن تھا۔ دیواروں پر نئی تصویریں لگی تھیں۔ جن میں سے بہت سی تصویروں میں۔۔۔ تکلیف میں ڈوبے۔۔۔ دردناک زخم لگے ہوئے۔۔۔ یا عجیب بگڑے ہوئے جسمانی اعضاء والے لوگ نظر آرہے تھے۔اپنی نشستوں پر بیٹھتے ہوئے سبھی طالب علم انہی ڈراؤنی دل دہلا دینے والی تصویروں کو دیکھ رہے تھے۔ لیکن کوئی کچھ نہیں بولا۔

" میں نے تم لوگوں کو کتابیں نکالنے کے لئے نہیں کہا ہے۔۔۔۔" اسنیپ نے دروازہ بند کر کے کلاس کے سامنے رکھی اپنی میز کے پیچھے پہنچ کر کہا۔ ہرمائنی نے ہڑبڑاتے ہوئے اپنی **' انجان سے**

مڈبھیڑ' کتاب اپنے بستے میں ٹھونس دی اور بستہ کو اپنی نشست کے نیچے گھسیڑ دیا۔" میں تم لوگوں سے کچھ باتیں کرنا چاہتا ہوں اور اس کے لئے مجھے تمہاری مکمل توجہ درکار ہے۔۔۔"

ان کی کالی آنکھیں ان لوگوں کے اوپر اٹھے ہوئے چہروں پر پھریں اور باقی سب کے مقابلے میں لمحے کی کچھ ساعت زیادہ ہیری کے چہرے پر ٹکی رہیں۔

" میرے خیال سے اب تک پانچ اساتذہ تم لوگوں کو یہ مضمون پڑھا چکے ہیں۔۔۔"

" تمہارا خیال ہے۔۔۔؟" ہیری نے نفرت سے سوچا۔۔" جیسے تم نے ان سب کو آتے اور جاتے۔۔۔ نہیں دیکھا ہے اسنیپ۔۔۔امید کرتا ہوں اگلے تم ہو گے۔۔۔"

" قدرتی طور پر ان اساتذہ کے اپنے اپنے طریقے اور ترجیحات ہوں گی۔ مجھے حیرت ہے کہ اس الجھی ہوئی صورتحال کے باوجود بھی تم میں سے بہت سے لوگ اس مضمون میں **ع۔ج۔م** حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے۔۔ مجھے اور بھی زیادہ حیرت تب ہو گی اگر تم سب **ا۔ش۔ج۔ج** کی پڑھائی کو جاری رکھ پاؤ۔۔۔جو مزید اعلی اور دشوار ہو گی۔

اسنیپ کمرے کے کنارے کی طرف چل دیئے۔ وہ اب دھیمی آواز میں بول رہے تھے۔پوری جماعت ان کو دیکھنے کے لئے اپنی گردنیں اچکا رہی تھی۔

" شیطانی جادو۔۔۔" اسنیپ بولے۔۔۔" کی بہت ساری اقسام ہیں۔۔۔ایک دوسرے سے الگ۔۔۔ مستقل تبدیل ہونے والی۔۔۔ اور ہمیشہ وجود میں رہنے والی۔۔اور ان سے مقابلہ ایسا ہی ہے جیسے کسی کئی سر والی بلا سے مقابلہ کرنا۔ جسکا ایک سر کاٹ دو تو پہلے سے زیادہ چالاک اور خونخوار دوسرا سر نکل آتا ہے۔۔۔ تم ایک ایسی چیز سے لڑ رہے ہو جسکی کوئی واضح شکل نہیں۔۔ جو تغیر پسند اور ناقابل شکست ہے۔۔۔"

ہیری اسنیپ کو گھورنے لگا۔۔ یقیناً شیطانی جادو کی ایک خطرناک دشمن کے طور پر عزت کرنا۔۔ سمجھ آتا ہے۔۔۔ لیکن اس کے بارے میں اس انداز میں بات کرنا۔۔؟ اسنیپ کا لہجہ تو محبت بھری حسرت سے بھرا ہوا تھا۔۔۔

اسنیپ نے تھوڑی بلند آواز میں کہا۔۔۔ " اس لئے تمہارے حفاظتی انتظامات بھی اس فن کی طرح لچک دار اور نئی سوچ پر مشتمل ہونے چاہئیں۔۔ جسکا توڑ کرنے کی تمہیں جستجو ہے۔۔ یہ تصویریں۔۔۔" انہوں نے تصویروں کے پاس سے گزرتے ہوئے ان کی طرف اشارہ کیا۔ "۔۔۔ بتاتی ہیں کہ ان لوگوں کا کیا حال ہوتا ہے جنہیں۔۔۔ **قہر و ستم وار** برداشت کرنا پڑتا ہے۔" انہوں نے ایک چڑیل کی طرف اشارہ کیا جو یقیناً درد کے مارے چیخیں مار رہی تھی۔

"۔۔۔ عفریت کا بوسہ کیا محسوس ہوتا ہے۔۔۔" سونی آنکھوں والا ایک جادوگر بکھری ہوئی حالت میں دیوار سے ٹکا بیٹھا تھا۔۔۔

" یا زندہ لاش کا حملہ جھیلنا کیا لگتا ہے۔۔۔" زمین پر خون میں لت پت کوئی پڑا تھا۔۔۔

" تو کیا کوئی زندہ لاش دیکھی گئی ہے۔۔۔؟" پاروتی پٹیل نے اونچی کرخت آواز میں کہا۔ " کیا واقعی۔۔۔ کیا وہ ان کا استعمال کر رہا ہے۔۔۔؟"

" شیطانی شہنشاہ ماضی میں زندہ لاشوں کا استعمال کر چکے ہیں۔۔۔" اسنیپ نے کہا۔ " اس کا مطلب ہے کہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ دوبارہ ان کا استعمال کر سکتے ہیں۔۔۔"

وہ جماعت کے دوسرے کنارے سے دوبارہ اپنی میز کی طرف چل دیئے۔۔۔ انکے چلنے سے ان کا گہری رنگت کا چوغہ ان کے پیچھے پیچھے لہرا رہا تھا۔ سبھی طالب علم دوبارہ ان کی طرف دیکھنے لگے۔

"۔۔۔ میرا ماننا ہے کہ تم سب ***ان کہے*** منتروں کے استعمال میں بالکل کچے ہو۔۔۔ ایک ***ان کہے*** منتر کا کیا فائدہ ہوتا ہے۔۔۔؟"

ہرمائنی کا ہاتھ فوراً ہوا میں بلند ہو گیا۔ اسنیپ نے پہلے ایک ایک طالب علم کی طرف دیکھا لیکن جب کسی اور نے جواب دینے میں دلچسپی نہیں دِکھائی تو انہوں نے روکھے لہجے میں کہا۔۔۔ " بہت بہتر۔۔۔ گرینجر صاحبہ۔۔۔؟"

" آپ کے مخالف کو کوئی اندازہ نہیں ہو پاتا کہ آپ کس جادو کا استعمال کرنے والے ہیں۔۔۔" ہرمائنی نے کہا۔" جس سے آپ کو لمحہ بھر کی برتری حاصل ہو جاتی ہے۔۔۔"

"ایک جواب جو ***منتروں کی معیاری کتاب۔ درجہ ششم*** سے لفظ بہ لفظ نقل کیا گیا ہے۔۔۔" اسنیپ نے جواب کو درست ماننے سے انکار کرنے کے انداز میں کہا۔ (کونے میں بیٹھا میلفوائے ہنس پڑا) لیکن بات معنوی طور پر درست ہے۔۔۔ ہاں۔۔۔ جو لوگ اس طرح بنا چلائے منتر پڑھ کر جادو کرتے ہیں۔۔ انکو اپنے دشمنوں کو حیران کر دینے کی صلاحیت مل جاتی ہے۔۔۔ ظاہر ہے تمام جادوگر ایسا نہیں کر سکتے۔ اس کے لئے مکمل توجہ اور ذہنی قابلیت کی ضرورت ہوتی ہے۔ جو کچھ لوگوں میں۔۔۔" انہوں نے ایک بار پھر ہیری کی طرف کمینگی سے دیکھا۔ "۔۔۔ نہیں ہوتی ہے"

ہیری جانتا تھا کہ اس وقت اسنیپ پچھلے سال کی ***سوچ بندش علم*** کی آفت انگیز تربیتی جماعت کے بارے میں سوچ رہے ہیں۔ اس نے اپنی نظر نہیں جھکائی بلکہ اسنیپ کو غصے سے گھورتا رہا۔ یہاں تک کہ اسنیپ خود دوسری طرف دیکھنے لگے۔

" اب تم لوگ جوڑیاں بنا لو۔۔" اسنیپ نے مزید کہا۔" ایک جوڑی دار دوسرے پر بنا بولے منتر پڑھے گا اور دوسرا بھی مکمل خاموشی سے اس وار کو روکنے کی کوشش کرے گا۔۔۔ چلو شروع ہو جاؤ۔۔۔"

حالانکہ اسنیپ یہ بات نہیں جانتے تھے لیکن ہیری نے پچھلے سال کم از کم آدھی جماعت کو (یعنی ' ڈ۔ف۔ ' کے ہر رکن کو) **حفاظتی حصار** سحر کرنے کا طریقہ سکھا دیا تھا۔ بہر حال ان میں سے کسی نے بھی ابھی تک بنا بولے اس سحر کا استعمال نہیں کیا تھا۔ لہٰذا دھوکے بازی کا بھرپور استعمال کیا گیا۔ بہت سے لوگ اونچی آواز میں منتر پڑھنے کے بجائے دھیمی آواز میں پھسپھسا رہے تھے۔ توقع کے عین مطابق دس منٹ کے اندر اندر ہر مائنی نیول کے بڑبڑائے ہوئے **پیر مڑوڑ** منتر کو بنا کچھ بولے روکنے میں کامیاب ہو گئی۔ ہیری نے تلخی سے سوچا کہ کوئی اور استاد ہوتا تو اس کامیابی کے لئے گریفن ڈور کو آسانی سے بیس نمبر دے دیتا۔ لیکن اسنیپ نے اس کو مکمل نظر انداز کر دیا۔ طالب علموں کی ریاضت کے دوران اسنیپ ہمیشہ کی طرح کسی بڑی چمگادڑ کی طرح ان کے سروں پر منڈلاتے رہے۔ اِدھر اُدھر گھومتے ہوئے وہ ہیری اور رون کی طرف بھی نگاہ دوڑا رہے تھے جو اپنی کوشش میں مصروف مشکل کا شکار نظر آ رہے تھے۔

رون۔۔۔ جسے ہیری پر منتر کا وار کرنا تھا۔۔ وہ بنا بولے منتر پڑھنے کے لئے اتنا زور لگا رہا تھا کہ اس کا چہرہ جامنی پڑ چکا تھا۔ اس نے اپنے ہونٹ سختی سے بھینچے ہوئے تھے کہ کہیں جوش میں اس کے منہ سے الفاظ نہ نکل جائیں۔ ہیری نے اپنی چھڑی بلند کی ہوئی تھی۔ اور اس کشمکش میں مبتلا تھا کہ اس منتر کو کس طرح روکے جسکے آنے کی کوئی امید ہی نظر نہیں آ رہی تھی۔

" مجھے تو تم پر ترس بھی نہیں آتا ویزلی۔۔۔" اسنیپ نے تھوڑی دیر بعد کہا۔۔" ہٹو۔۔۔ میں تمہیں دِکھاتا ہوں۔۔۔"

انہوں نے اپنی چھڑی اتنی تیزی سے ہیری کی طرف گھمائی کہ ہیری نے بھی فوری ردعمل دکھا دیا۔ ***ان کہے*** منتروں کی ہر سوچ بُھلا کر وہ فوراً چلایا۔۔۔" *حفاظتی حصار۔۔۔*"

اسکا **حفاظتی حصار** سحر اتنا طاقتور تھا کہ اسنیپ کے قدم اکھڑ گئے اور وہ ایک میز سے ٹکرا گئے۔ پوری جماعت نے مڑ کر دیکھا کہ اسنپ تیوریاں چڑھا کر خود کو سنبھال رہے تھے۔

" کیا تمہیں یاد ہے پوٹر۔۔۔ کہ میں نے کہا تھا کہ ہم ***ان کہے*** منتروں کی ریاضت کر رہے ہیں۔۔۔؟"

" جی۔۔۔" ہیری نے اکھڑے لہجے میں کہا۔۔۔

" جی۔۔جناب۔۔۔"

" مجھے جناب کہہ کر بلانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے پروفیسر۔۔۔"

اس سے پہلے کہ وہ سوچ پاتا کہ وہ کہہ کیا رہا ہے۔۔الفاظ اس کے منہ سے نکل چکے تھے۔ بہت سے لوگوں نے ڈر کے مارے زوردار آہ بھری۔ ہرمائنی بھی ان میں شامل تھی۔ بہرحال اسنیپ کے پیچھے کھڑے رون۔ ڈین اور سیمس ہیری کی طرف دیکھ کر حوصلہ دلانے والے انداز میں مسکرائے۔

" نظربندی۔۔۔ ہفتے کی رات۔۔ میرے دفتر میں۔۔۔" اسنیپ نے کہا۔"میں کسی کی بھی بدتمیزی برداشت نہیں کرتا ہوں پوٹر۔۔۔ ***منتخب جادوگر*** کی بھی نہیں۔۔۔"

تھوڑی دیر بعد جب وہ لوگ جماعتوں کے درمیانی وقفے کے لئے باہر کی طرف جا رہے تھے تو رون بولا۔" بہت مزہ آیا ہیری۔۔۔"

" تمہیں ایسا نہیں کہنا چاہیے تھا ہیری۔۔۔" ہرمائنی نے رون کو گھورتے ہوئے کہا۔ " آخر تمہیں ہو کیا گیا تھا۔۔۔؟"

" تمہاری اطلاع کے لئے عرض ہے وہ مجھ پر وار کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔" ہیری نے کھولتے ہوئے کہا۔" ***سوچ بندش علم*** کی تربیتی جماعت کے دوران میں نے اسے بہت برداشت کیا ہے۔۔۔وہ کسی اور پر اپنی حرکتیں کیوں نہیں آزماتا۔۔۔؟ڈمبلڈور آخر چاہتے کیا ہیں۔۔۔؟ اس کو شیطانی جادو سے تحفظ کا فن پڑھانے کی اجازت دے دی۔۔۔ اسکو۔۔؟ تم نے سنا نہیں کہ وہ

شیطانی جادو کے بارے میں کس انداز میں باتیں کر رہا تھا۔۔؟ اسے ان سے محبت ہے۔۔ وہ سب تغیر پسند ۔۔۔ ناقابل شکست ہونے کی بکواس۔۔۔"

"دیکھو۔۔۔" ہرمائنی نے کہا۔۔ "مجھے تو ایسا لگا کہ وہ کچھ کچھ تمہاری طرح کی ہی باتیں کر رہے تھے۔۔۔"

"میری طرح۔۔؟"

" ہاں۔۔۔جب تم ہمیں بتا رہے تھے کہ والڈیمورٹ کا سامنا کرنے پر کیسا لگتا ہے۔۔ تو تم نے کہا تھا کہ سوال کچھ منتروں کو رٹنے کا نہیں ہے۔۔ تم نے کہا تھا کہ ہر چیز کا دارومدار بس تم پر۔۔۔ تمہارے دماغ پر۔۔۔ اور تمہاری ہمت پر ہے۔۔ اسنیپ بھی تو یہی کہہ رہے تھے۔ کہ بہترین اختتام بہادری اور سوچ کی پرواز سے ہی ممکن ہے۔۔۔"

ہیری کا سارا غصہ یہ سن کر جھاگ کی طرح بیٹھ گیا کہ ہرمائنی نے اس کے کہے ہوئے الفاظ کو **منتروں کی معیاری کتاب** کی طرح یاد کرنے کے قابل سمجھا تھا۔اس لئے اس نے مزید کوئی بحث نہیں کی۔

" ہیری۔۔۔ارے۔۔۔ہیری۔۔۔"

ہیری نے مڑ کر دیکھا۔۔۔ گریفن ڈور کی پچھلے سال کی کوئیڈچ ٹیم کا ایک **پٹاؤ** ۔ جیک سلوپر۔ ایک لپٹا ہوا چرمئی کاغذ تھامے اسکی طرف دوڑا چلا آرہا تھا۔

" تمہارے لئے۔۔۔" سلوپر نے اپنی سانس تھامتے ہوئے کہا۔۔۔ " سنو۔۔۔ میں نے سنا ہے تم نئے کپتان ہو۔۔۔ تم آزمائشی مقابلہ کب منعقد کروا رہے ہو۔۔۔؟"

" میں نے ابھی اس بارے میں کچھ سوچا نہیں ہے۔۔" ہیری نے کہا اور دل ہی دل میں سوچا کہ قسمت اچھی ہوئی تب ہی سلوپر ٹیم میں واپس آ سکتا ہے۔۔۔ " میں تمہیں بتا دوں گا۔۔"

" اوہ اچھا۔۔۔ ویسے میں سوچ رہا تھا کہ اگر اسی ہفتے ہو جائیں تو بہتر ہے۔۔۔"

مگر ہیری نے مزید اسکی بات نہیں سنی۔ اس نے ابھی ابھی چرمئی کاغذ پر لکھی ہوئی باریک ترچھی لکھائی کی طرف دھیان دیا تھا۔ سلوپر کی بات کو درمیان میں ادھورا چھوڑ کر وہ تیزی سے رون اور ہرمائنی کے ساتھ آگے بڑھ گیا۔ آگے بڑھتے ہوئے اس نے لپٹا ہوا کاغذ بھی کھول لیا۔

*پیارے ہیری!*

*میں چاہتا ہوں کہ تم اس ہفتے کی رات سے مجھ سے الگ سے پڑھنا شروع کرو۔۔۔ مہربانی کر کے آٹھ بجے تک میرے دفتر پہنچ جانا۔۔۔ امید کرتا ہوں کہ تم اسکول میں اپنی واپسی کے پہلے دن کا مزہ اٹھا رہے ہو گے۔*

*تمہارا خیر خواہ۔۔*

*ایلبس ڈمبلڈور*

*دھیان دیں: "مجھے کھٹی گولیاں پسند ہیں۔۔۔"*

" انہیں کھٹی گولیاں پسند ہیں۔۔؟" رون نے کہا۔ وہ ہیری کے کندھے سے اچک کر پورا پیغام پڑھ چکا تھا اور حیران نظر آ رہا تھا۔

" یہ ان کے مطالعے کے کمرے کے باہر موجود حیوان کی شکل والے پرنالے سے گزر کر اندر جانے کے لئے خفیہ شناخت ہے۔۔" ہیری نے دھیمی آواز میں کہا۔۔ "آہا۔۔ اسنیپ کو تو یہ بالکل اچھا نہیں لگے گا۔۔ اب میں نظر بندی کے لئے نہیں جا پاؤں گا۔۔"

وقفے کے دوران ہیری۔ رون اور ہرمائنی اسی بارے میں اندازے لگاتے رہے کہ ڈمبلڈور ہیری کو کیا پڑھائیں گے۔۔۔ رون کے مطابق وہ ہیری کو ایسے عظیم وار اور بد دعائیں سکھانا چاہتے ہوں گے۔۔۔ جنکے بارے میں مردار خور بھی نہیں جانتے ہوں گے۔۔۔ ہرمائنی نے کہا کہ ایسی چیزیں تو غیر قانونی ہوتی ہیں۔۔۔ اور اس کے مطابق اس بات کی زیادہ توقع تھی کہ وہ اسے اعلی درجہ کا حفاظتی جادو سکھائیں گے۔ وقفے کے بعد ہرمائنی جادوئی حساب کتاب کی جماعت کی طرف چلی گئی۔ جبکہ ہیری اور رون دوبارہ گریفن ڈور کی بیٹھک میں آ گئے۔۔۔ جہاں انہوں نے بجھے دل کے ساتھ اسنیپ کی جماعت میں ملے کام کو کرنا شروع کیا۔ جو کہ اتنا مشکل ثابت ہوا کہ دوپہر کے کھانے کے بعد والے فارغ گھنٹے میں جب ہرمائنی ان کے پاس پہنچی اس وقت بھی وہ اسی کام میں مصروف تھے۔ (خیر اس کے آجانے کی وجہ سے کام کی رفتار حیران کن حد تک بڑھ گئی)۔۔ انہوں نے ابھی کام پورا ہی کیا تھا کہ جادوئی محلولات کے دو گھنٹے کی جماعت کی اطلاعی گھنٹی بج اٹھی۔ اور وہ کال کوٹھری میں موجود اسی جماعت کے جانے پہچانے رستے پر چل پڑے جہاں ایک طویل عرصے تک انکا سامنا اسنیپ سے ہوتا تھا۔

جب وہ راہداری میں پہنچے تو انہوں نے دیکھا کہ بمشکل درجن بھر طالب علم ہی ***ا۔ش۔ج۔ج*** درجے تک پہنچ پائے تھے۔ صاف ظاہر تھا کہ کریب اور گوئیل مطلوبہ ***ع۔ج۔م*** حاصل نہیں کر سکے تھے۔ مگر پھر بھی وہاں میلفوائے کو ملا کر۔۔۔ چار سلے درن طالب علم کھڑے تھے۔ وہاں چار ریون کلا طالب علم بھی تھے۔ اور بس ایک ہفل پف۔۔۔ ایرنی مک مِلان۔۔۔ جسے ہیری اس کے بڑبولے پن کے باوجود پسند کرتا تھا۔

"ہیری۔۔۔" جب ہیری وہاں پہنچا تو ایرنی نے معمول کے انداز میں اپنا ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔ " آج صبح شیطانی جادو سے تحفظ کے فن کی جماعت میں بات کرنے کا موقعہ نہیں ملا۔ میں نے سوچا اچھا سبق تھا آج کا۔۔۔ لیکن ***حفاظتی حصار*** سحر تو اب ہمارے بائیں ہاتھ کا

کھیل ہے۔۔۔ ظاہر ہے ڈ۔ ف۔ کے سبھی پرانے ساتھیوں کے لئے۔۔۔ رون۔۔ ہرمائنی۔۔۔ تم لوگ کیسے ہو۔۔؟"

اس سے پہلے کہ وہ' ٹھیک' سے زیادہ کچھ بول پاتے۔۔ تہہ خانے کا دروازہ کھل گیا اور سلگ ہارن سے پہلے ان کی توند راہداری میں نمودار ہوئی۔ جب وہ لوگ کمرے میں داخل ہوئے تو انکی گھنی مونچھیں ان کے مسکراتے لبوں کے اوپر بل کھا گئیں۔۔ انہوں نے خصوصی طور پر گرم جوشی سے ہیری اور زبینی کا استقبال کیا۔

تہہ خانے میں عجیب سا دھواں اور خوشبوئیں پھیلی ہوئی تھیں۔۔ بڑی۔۔ ابلتی ہوئی کڑھائیوں کے پاس سے گزرتے ہوئے ہیری رون اور ہرمائنی نے دلچسپی سے خوشبوئیں سونگھیں۔۔۔ چاروں سلے درن ایک ساتھ ایک بڑی میز پر بیٹھ گئے۔ چاروں ریون کلا نے بھی ایسا ہی کیا۔ جس سے ہیری رون اور ہرمائنی کو ایرنی مک ملان کے ساتھ ایک میز پر بیٹھنا پڑا۔ انہوں نے اس سنہرے رنگ کی کڑھائی کے پاس والی میز کا انتخاب کیا۔ جس سے ایک ایسی مدہوش کن خوشبو نکل رہی تھی جو ہیری نے کبھی نہیں سونگھی تھی۔ اس خوشبو سے اس کے ذہن میں میٹھے سموسے۔ اڑن جھاڑو کے لکڑی کے ڈنڈے۔ اور رون کے گھر۔ **برو** میں موجود کسی پھولوں جیسی خوشبو والی چیز کے خیالات آ رہے تھے۔ اس نے محسوس کیا کہ وہ دھیمی اور گہری سانسیں لے رہا ہے اور محلول کی خوشبو کسی مشروب کی طرح اس کے جسم میں سما رہی ہے۔ وہ پوری طرح سے پرسکون ہو چکا تھا۔ وہ میز کے دوسری طرف بیٹھے رون کو دیکھ کر مسکرایا۔۔ جواباً رون بھی کاہلی سے مسکرا دیا۔

" اب۔۔۔ اب۔۔۔ اب۔۔۔" سلگ ہارن بولے۔ جنکا بڑا جسمانی ہیولہ دھوئیں کے بادلوں میں جھلملا رہا تھا۔ " سبھی لوگ۔۔۔ ترازو باہر نکال لو۔۔ اور محلولات کے اجزاء کے تھیلے۔۔۔ اور اپنی **جادوئی محلولات بناؤ** (اعلیٰ درجہ) کتاب نکالنا بھی مت بھولنا۔۔۔"

" جناب۔۔۔؟" ہیری نے ہاتھ ہوا میں بلند کرتے ہوئے کہا۔۔۔

" ہیری۔۔۔ میرے بچے۔۔؟"

"رون اور میرے پاس کتاب یا ترازو اور دوسری چیزیں بھی نہیں ہیں۔۔۔ دراصل ہم نے تصور ہی نہیں کیا تھا کہ ہم **ا۔ش۔ج۔ج** کے لئے اس مضمون کا انتخاب کر پائیں گے۔۔"

" اوہ ہاں۔۔۔ پروفیسر مک گونیگل نے بتایا تھا۔۔۔ پریشانی کی کوئی بات نہیں۔۔۔ میرے بچے۔۔ بالکل پریشان مت ہو۔۔۔ تم آج گودام کی الماری میں پڑے اجزاء کا استعمال کر سکتے ہو۔ اور مجھے یقین ہے کہ ہم تمہیں کچھ ترازو بھی ادھار دے سکتے ہیں۔ اور یہاں کچھ پرانی کتابوں کا ڈھیر بھی پڑا ہے۔ ان سے کام چلاؤ۔ جب تک کہ تم نئی کتابوں کے لئے **فلوریش اور بلوٹ کی دکان** کو خط نہ لکھ دو۔۔۔۔"

سلگ ہارن کونے میں موجود الماری تک گئے۔ اور کچھ لمحات ٹٹولنے کے بعد دو پھٹی پرانی **جادوئی محلولات بناؤ (اعلیٰ درجہ) ( لا ئبے شئیس بوراگ )** کتابیں لئے نمودار ہوئے۔ انہوں نے یہ کتابیں۔ دو بدرنگے ترازوؤں کے ساتھ ہیری اور رون کو پکڑا دیں۔۔۔

" تو اب۔۔۔" سلگ ہارن دوبارہ جماعت کے سامنے کے رخ پر آ گئے اور اپنے پہلے سے چوڑے سینے کو اور پھلا لیا۔ جس سے ان کی واسکٹ کے بٹن پھڑک کر باہر آنے کے لئے بے تاب نظر آنے لگے۔۔۔ میں نے تم لوگوں کی دلچسپی کے لئے کچھ محلولات تیار کئے ہیں۔۔ اس طرح کے محلولات تم لوگ **ا۔ش۔ج۔ج** کی پڑھائی مکمل ہونے کے بعد ہی بنا پاؤ گے۔ ویسے تم لوگوں نے اگرچہ یہ محلول کبھی بنائے نہیں ہوں گے لیکن ان کے بارے میں سنا ضرور ہو گا۔۔ کیا کوئی مجھے بتا سکتا ہے۔۔۔ یہ کون سا محلول ہے۔۔۔؟"

انہوں نے سلے درن میز کے پاس پڑی کڑھائی کی طرف اشارہ کیا۔ ہیری نے اپنی نشست سے اچک کر کڑھائی کے اندر جھانکا۔ اور دیکھا کہ بظاہر تو وہاں سادے پانی جیسی کوئی چیز ابل رہی تھی۔

ہمیشہ کی طرح سب سے پہلے فضا میں بلند ہونے میں ماہر۔ ہرمائنی کا ہاتھ اٹھ گیا۔ سلگ ہارن نے اس کی طرف اشارہ کیا۔

ہرمائنی بولی۔۔۔" یہ '***سچ اگل***' ہے۔۔۔ایک بے رنگ۔۔۔بنا خوشبو والا محلول جو پینے والے کو سچ بولنے پر مجبور کر دیتا ہے۔۔۔"

" بہت خوب۔۔۔ بہت خوب۔۔۔" سلگ ہارن خوشی سے بولے۔۔۔ "اب۔۔۔" انہوں نے ریون کلا میز کے پاس والی کڑھائی کی طرف اشارہ کیا۔۔۔ "یہاں موجود یہ محلول تو کافی جانا پہچانا ہے۔۔۔ حال ہی میں وزارت کے کچھ ہدایت ناموں میں بھی اس کا ذکر تھا۔۔۔ تو کون بتا سکتا ہے۔۔۔؟"

ایک بار پھر ہرمائنی کا ہاتھ سب سے پہلے بلند ہوا۔۔۔

اس نے کہا۔۔" جناب۔۔۔یہ ***بھیس بدل محلول*** ہے۔"

ہیری بھی دوسری کڑھائی میں موجود دھیرے دھیرے بلبلے چھوڑتے۔۔۔ مٹی کی طرح کے محلول کو پہچان گیا تھا۔ لیکن اس نے ہرمائنی سے اس سوال کا جواب دینے کی خوشی نہیں چھینی۔۔۔ آخر وہی تو تھی جس نے بہت پہلے ان کے دوسرے سال کی پڑھائی کے دنوں میں اس محلول کو بنانے میں کامیابی حاصل کی تھی۔

" زبردست۔۔۔ زبردست۔۔۔۔ اور اب۔۔۔ یہاں یہ والا۔۔۔۔ ہاں میری بچی۔۔۔؟" سلگ ہارن نے کہا۔ وہ اب تھوڑی خوشی بھری حیرت میں مبتلا نظر آ رہے تھے۔۔۔ کیوں کہ ہرمائنی کا ہاتھ ایک بار پھر ہوا میں بلند تھا۔

"یہ *دل لگی محلول* ہے۔۔۔"

"یقیناً۔۔۔ یہ وہی ہے۔۔۔۔ پوچھنا ہی بے وقوفی ہوگی۔۔۔" سلگ ہارن نے کہا۔ وہ اب بہت متاثر لگ رہے تھے۔۔۔" میں یہ فرض کر لیتا ہوں کہ تمہیں یہ بھی معلوم ہوگا کہ یہ کرتا کیا ہے۔۔۔؟"

ہرمائنی بولی۔۔"یہ دنیا کا سب سے طاقتور محبت کا محلول ہے۔۔۔"

" بالکل ٹھیک۔۔۔۔ مجھے لگتا ہے تم نے اسے اس کی منفرد موتیوں جیسی چمک سے پہچانا ہوگا۔۔۔؟"

" اور اسکی چھلوں کی صورت بلند ہوتی مخصوص بھاپ سے۔۔۔" ہرمائنی نے پرجوشی سے کہا۔۔۔"اور ہم میں سے ہر ایک اسکی الگ خوشبو محسوس کر سکتا ہے۔۔۔ ہمیں جو بھی چیزیں پسند ہیں بالکل انکی خوشبو سے ملتی جلتی خوشبو۔۔۔ میں اس میں خوشبو سونگھ سکتی ہوں تازہ کٹی گھاس کی۔۔۔۔ نئے کاغذ کی۔۔۔۔۔اور۔۔۔۔"

مگر وہ اچانک شرم سے سرخ پڑ گئی اور اس نے اپنا جملہ مکمل نہیں کیا۔۔۔

" پیاری لڑکی۔۔۔۔ کیا میں تمہارا نام پوچھ سکتا ہوں۔۔۔؟" سلگ ہارن نے ہرمائنی کے جھینپنے کو نظرانداز کرتے ہوئے کہا۔۔۔

" ہرمائنی گرینجر۔۔۔ جناب۔۔۔"

" گرینجر۔۔؟ گرینجر۔۔؟ کیا تم ہیکٹر ڈاگ ورتھ گرینجر کے خاندان سے ہو۔۔؟ جنہوں نے محلولات کے ماہرین کی عظیم انجمن کی بنیاد رکھی تھی۔۔؟"

"نہیں جناب۔۔۔ میں ماگلو گھرانے میں پیدا ہوئی ہوں۔۔۔"

ہیری نے دیکھا کہ میلفوائے نوٹ کی طرف جھک کر کچھ سرگوشی کر رہا ہے۔ پھر دونوں ہنسنے لگے۔۔۔ لیکن سلگ ہارن نے کسی طرح کی کوفت کا اظہار نہیں کیا۔ بلکہ وہ مسکرانے لگے۔ پھر انہوں نے ہرمائنی کو دیکھتے ہوئے ہیری کی طرف دیکھا جو اس کے ساتھ ہی بیٹھا تھا۔۔۔

" اوہو۔۔۔۔ '*میرے بہترین دوستوں میں سے ایک لڑکی ماگلو ہے ۔۔۔ اور وہ ہمارے سال کی سب سے بہترین طالب علم ہے۔۔۔* ' میرے خیال میں ہیری۔۔ یہی وہ دوست ہے۔ جس کے بارے میں تم بتا رہے تھے۔۔؟"

" جی جناب۔۔۔" ہیری نے کہا۔

" واہ۔۔واہ۔۔ " سلگ ہارن خوشدلی سے بولے۔۔۔ پورے حق کے ساتھ گریفن ڈور کے لئے بیس نمبر لو ہرمائنی گرینجر۔۔۔"

میلفوائے کا چہرہ بالکل اس طرح بگڑ گیا جیسا اس وقت ہوا تھا جب ہرمائنی نے اسے منہ پر مکہ دے مارا تھا۔ ہرمائنی خوشی سے ہیری کی طرف مڑی اور سرگوشی میں بولی۔۔ " اوہ ہیری۔۔۔ کیا تم نے واقعی انہیں یہ بتایا تھا کہ میں سال کی سب سے بہترین طالب علم ہوں۔۔۔؟"

"تو اس میں ایسی کیا خاص بات ہے۔۔۔؟" رون نے سرگوشی کی۔ جو نہ جانے کیوں تھوڑا ناراض لگ رہا تھا۔" تم واقعی سال کی بہترین طالب علم ہو۔۔۔ اگر وہ مجھ سے پوچھتے تو میں بھی یہی کہتا۔۔ "

ہرمائنی مسکرائی۔۔۔ مگر فوراً ہی اس نے 'شش۔۔۔' کا اشارہ کیا۔ تاکہ وہ لوگ سن سکیں کہ سلگ ہارن اب کیا کہہ رہے ہیں۔۔۔ رون تھوڑا بے چین لگ رہا تھا۔

"ظاہر سی بات ہے کہ **دل لگی محلول** حقیقتاً محبت پیدا نہیں کر سکتا۔ محبت کو بنانا یا اسکی نقل کرنا ناممکن ہے۔۔ نہیں۔۔۔ نہیں۔۔۔ یہ تو بس بہت طاقتور لگاؤ یا دیوانگی پیدا کر سکتا ہے۔۔۔ شاید یہ اس کمرے میں موجود سب سے زیادہ طاقتور اور خطرناک محلول ہے۔۔۔ جی ہاں۔۔۔ بالکل۔۔۔" انہوں نے افسوس کے ساتھ سر ہلاتے ہوئے میلفوائے اور نوٹ کی طرف دیکھا۔ وہ دونوں مذاق اڑانے والے انداز میں مسکرا رہے تھے۔۔۔ " جب تم میری عمر تک پہنچو گے تو تم دیوانگی بھری محبت کی طاقت کا مذاق اڑانا بھول جاؤ گے۔۔۔"

"اور اب۔۔۔۔" سلگ ہارن نے کہا۔۔۔" وقت آگیا ہے کہ ہم کام شروع کر دیں۔۔۔"

" جناب۔۔۔ آپ نے ہمیں یہ نہیں بتایا کہ اس والی کڑھائی میں کیا ہے۔۔۔؟" ایرنی مک مِلان نے سلگ ہارن کی میز پر رکھی ایک چھوٹی کالی کڑھائی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اس کے اندر موجود محلول سست رفتاری سے دہک رہا تھا۔ اسکی رنگت پگھلے ہوئے سونے سے مل رہی تھی۔ اور ننھے ننھے سنہرے قطرے اسکی سطح پر سنہری مچھلیوں کی طرح اچھل رہے تھے۔ لیکن محلول کا ایک بھی قطرہ کڑھائی سے باہر نہیں ٹپکا۔

" اوہو۔۔۔" سلگ ہارن نے دوبارہ کہا۔ ہیری کو یقین تھا کہ سلگ ہارن اس محلول کے بارے میں بالکل بھی نہیں بھولے تھے۔ بلکہ وہ اسی انتظار میں تھے کہ کوئی ان سے اس کے بارے میں پوچھے تاکہ ڈرامائی کیفیت پیدا ہو جائے۔۔۔" ہاں ۔۔۔ بالکل۔۔۔ یہ والا۔۔۔

خواتین و حضرات۔۔۔ یہ بہت ہی عجیب محلول ہے جسے **قسمت کی کنجی** کہا جاتا ہے۔۔۔ اور میں جانتا ہوں کہ۔۔۔" وہ مسکراتے ہوئے مڑ کر ہرمائنی کی طرف دیکھنے لگے۔۔۔ جس نے ابھی ابھی ایک قابل سماعت آہ بھری تھی۔۔۔ " ۔۔۔تم جانتی ہو گرینجر صاحبہ کہ **قسمت کی کنجی** محلول کیا کرتا ہے۔۔۔؟"

" یہ مائع حالت میں خوش قسمتی ہے۔۔۔" ہرمائنی نے لرزتی ہوئی آواز میں کہا۔۔" یہ آپ کو بھی خوش قسمت بنا سکتا ہے۔۔"

پوری جماعت تھوڑی سیدھی ہو کر بیٹھ گئی تھی۔ اب ہیری کو میلفوائے کے سنہرے بالوں والے سر کا پچھلا حصہ ہی نظر آ رہا تھا۔ کیوں کہ آخر کار وہ سلگ ہارن کو اپنی پوری توجہ دے رہا تھا۔۔

" بالکل درست۔۔۔ گریفن ڈور کے لئے مزید دس نمبر۔۔۔ ہاں۔۔۔ یہ ایک دلچسپ محلول ہے۔۔۔**قسمت کی کنجی** ۔۔۔" سلگ ہارن نے کہا۔ " بنانا نہایت مشکل۔۔۔ اور ذرا سی بھی غلطی کافی نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہے۔۔۔ بہر حال۔۔۔اگر صحیح طریقے سے پکایا جائے۔۔۔ جیسا کہ یہ والا بنایا گیا ہے۔۔۔ تو تمہیں پتہ چلے گا کہ تمہارا اٹھایا ہوا ہر قدم تمہیں کامیابی کی طرف لے جا رہا ہے۔۔۔ لیکن صرف اس وقت تک جب تک اس کا اثر ختم نہ ہو جائے۔۔۔"

"تو جناب۔۔۔ لوگ ہر وقت اسکو کیوں نہیں پیتے۔۔۔؟" ٹیری بوٹ نے تجسس سے پوچھا۔۔۔

"کیوں کہ زیادہ مقدار میں پینے سے سر چکرانے۔ مدہوشی اور حد سے زیادہ خطرناک خود اعتمادی کی شکایات پیدا ہو جاتی ہیں۔۔۔" سلگ ہارن بولے۔۔۔ " یہ تو تم جانتے ہی ہو گے کہ اچھی چیز کی زیادتی بھی نقصان دہ ہوتی ہے۔ زیادہ مقدار میں یہ محلول زہریلا بن جاتا ہے۔ لیکن مناسب مقدار میں۔۔۔اور کبھی کبھار۔۔۔۔"

مائیکل کارنر نے بہت دلچسپی سے پوچھا۔۔ "جناب ۔۔۔ کیا آپ نے کبھی اس کا استعمال کیا ہے۔۔۔؟"

" زندگی میں دو بار۔۔۔" سلگ ہارن نے کہا۔۔ " ایک بار جب میں چوبیس کا تھا۔۔۔اور دوسری بار جب میں ستاون سال کا ہو گیا۔۔۔ ناشتے کے ساتھ دو چائے کے چمچ۔۔۔ دو بہترین دن۔۔۔"

وہ خوابیدہ انداز میں خلا میں تکنے لگے۔۔۔ ہیری نے سوچا کہ بھلے ہی وہ ناٹک کر رہے ہوں۔ لیکن اس ناٹک کا اثر بہت بہترین پڑا۔

سلگ ہارن نے خلا سے دوبارہ زمین پر اترنے کے انداز میں کہا۔ " اور یہ ہی میں آج کے سبق کے انعام کے طور پر تم میں سے کسی کو دینے والا ہوں۔۔۔"

ان الفاظ کے ساتھ ایسی خاموشی چھا گئی جس میں ارد گرد رکھی ہر کڑھائی میں ابلتے محلول اور پھٹتے بلبلوں کی آواز دس گنا تیز سنائی دینے لگی۔

" **قسمت کی کنجی** محلول کی ایک چھوٹی بوتل۔۔۔" سلگ ہارن نے اپنی جیب سے ایک چھوٹی شیشے کی بوتل نکالتے ہوئے کہا جس پر لکڑی کا ڈھکن لگا ہوا تھا۔ انہوں نے وہ بوتل انہیں دِکھائی۔ " بارہ گھنٹے کی خوش قسمتی کے لئے کافی۔۔۔ صبح سے شام تک۔۔۔ تم اپنی ہر کوشش میں کامیاب رہو گے۔۔۔"

" لیکن۔۔۔ میں تم لوگوں کو متنبہ ضرور کردوں۔۔۔ کہ کسی بھی قسم کے منعقدہ مقابلہ میں **قسمت کی کنجی** محلول کے استعمال پر پابندی ہے۔۔ مثلاً کھیلوں کے مقابلے۔۔۔ امتحانات یا رائے شماری۔۔۔ تو تم میں سے اسے جو بھی جیتے۔۔۔ صرف ایک عام دن میں اس کا استعمال کرنا اور دیکھنا کہ کیسے تمہارا عام دن ایک خاص دن میں بدل جائے گا۔۔۔"

" تو۔۔۔" سلگ ہارن اچانک پھرتی سے بولے۔۔۔" تم میرا یہ شاندار انعام جیتو گے کس طرح۔۔؟ دیکھو۔۔۔ اپنی **جادوئی محلولات بناؤ (اعلیٰ درجہ)** کتاب کے صفحہ نمبر دس کو کھول کر۔۔۔ ہمارے پاس ایک گھنٹے سے تھوڑا زیادہ وقت بچا ہے۔ اور اس دوران تم لوگ **زندہ موت کا گھونٹ محلول** تیار کرنے کی ایک مخلص کوشش کرو گے۔۔ مجھے معلوم ہے کہ اب تک تم لوگوں نے ایسی کوئی پیچیدہ کوشش نہیں کی ہے۔ اور مجھے تم میں سے کسی سے بھی بالکل درست محلول بنا لینے کی امید بھی نہیں ہے۔ بہرحال۔۔۔ جس شخص کی کوشش قریب ترین ہوئی۔۔۔ وہی یہ چھوٹی سی **قسمت کی کنجی** جیتے گا۔۔۔ چلو۔۔۔ شروع ہو جاؤ۔۔۔"

ہڑ بڑی کا عالم پیدا ہو گیا۔ تمام لوگوں نے اپنی اپنی کڑھائیاں اپنی طرف کھینچ لیں۔ جب لوگوں نے اجزاء تولنے کے لئے ترازؤں میں باٹ ڈالے تو ٹن ٹن کی آواز پیدا ہوئی۔ لیکن اس کے علاوہ کوئی کچھ نہیں بول رہا تھا۔ کمرے کے ماحول میں توجہ کی شدت محسوس ہو رہی تھی۔ ہیری نے دیکھا کہ میلفوائے جلدی جلدی اپنی **جادوئی محلولات بناؤ (اعلیٰ درجہ)** کتاب کے صفحات پلٹ کر کچھ ڈھونڈ رہا تھا۔ صاف نظر آ رہا تھا کہ میلفوائے ہر حال میں اپنے دن کو خوش قسمت بنانا چاہتا تھا۔ ہیری بھی سلگ ہارن کی دی ہوئی پھٹی پرانی کتاب پر جھک گیا۔۔۔

اسے یہ دیکھ کر بہت کوفت ہوئی کہ کتاب کے پرانے مالک نے اس کے صفحات پر جگہ جگہ لکھ رکھا تھا۔ جس سے صفحے کے حاشیے بھی چھپے ہوئے الفاظ والے حصے کی طرح سیاہ پڑ گئے تھے۔ اجزاء کی ترتیب پڑھنے کے لئے وہ مزید جھکا۔ (یہاں بھی پچھلے مالک نے کچھ اضافے کر رکھے تھے اور کچھ اشیاء کاٹی ہوئی بھی تھیں) ہیری دوڑتا ہوا گودام کی الماری تک گیا تاکہ اپنی ضرورت کا سامان نکال لائے۔۔۔ جب وہ واپس اپنی کڑھائی تک پہنچا تو اس نے دیکھا کہ میلفوائے جلدی جلدی **سنبل کی جڑیں** کاٹنے میں مصروف تھا۔

ہر کوئی یہ دیکھنے کے لئے کہ باقی سب کیا کر رہے ہیں۔۔اِدھر اُدھر تاکا جھانکی کر رہا تھا۔ محلولات کی جماعت میں یہ چیز فائدہ بھی دیتی تھی اور نقصان بھی۔۔۔کہ آپ اپنا کام دوسروں سے چُھپا نہیں سکتے تھے۔ دس منٹ کے اندر اندر پورا کمرہ نیلی رنگت کے دھوئیں سے بھر گیا۔ توقع کے عین مطابق ہرمائنی اب تک سب سے آگے چل رہی تھی۔ اس کا محلول اب **منقے کی رنگت والی ہموار سطح** سے مل رہا تھا۔ جو کہ کتاب کے مطابق اس محلول کی تیاری کے معیار کے عین مطابق درمیانی درجہ تھا۔

اپنی **سنبل کی جڑوں** کو کاٹنے کے بعد ہیری ایک بار پھر کتاب پر جھکا۔ پرانے مالک کی بے وقوفانہ لکھائی کے بیچوں بیچ اصل ہدایات کو الگ کر کے سمجھنے کی کوشش بہت چڑانے والی تھی۔ نہ جانے کیوں پرانے مالک نے **گہری نیند کا بلاوہ بیج** کو کاٹنے کی ہدایات پر مصنف سے اختلاف کرتے ہوئے بالکل الٹ ہدایات لکھی ہوئی تھیں۔۔۔

*چاقو سے کاٹنے کے بجائے چاندی کے خنجر کی الٹی دھار سے دبانے پر زیادہ رس نکلتا ہے۔*

" جناب۔ میرے خیال سے آپ میرے دادا جی۔۔۔ابراکشس میلفوائے کو تو جانتے ہی ہوں گے۔۔۔؟"

ہیری نے سر اوپر اٹھا کر دیکھا۔ سلگ ہارن سلے درن میز کے قریب سے گزر رہے تھے۔

"ہاں۔۔۔" سلگ ہارن نے میلفوائے کی طرف دیکھے بغیر کہا۔۔۔" مجھے یہ سن کر بہت دُکھ ہوا تھا کہ ان کا انتقال ہو گیا ہے۔۔۔لیکن ظاہر ہے۔۔۔اس میں حیرانی کی کوئی بات نہیں۔۔۔ان کی عمر میں ڈریگن پھوڑوں کا یہی انجام ہونا تھا۔۔۔"

اور وہ آگے بڑھ گئے۔۔۔ہیری مسکراتے ہوئے دوبارہ اپنی کڑھائی پر جھک گیا۔ وہ یقین سے کہہ سکتا تھا کہ میلفوائے کو اپنے لئے زینی یا ہیری کے ساتھ برتے جانے والے رویئے کی امید تھی۔ یا شاید

کسی خاص برتاؤ کی امید جیسا کہ اسنیپ کی جماعت کے دوران ہوتا تھا۔ لیکن لگتا تھا کہ **قسمت کی کنجی** محلول کی بوتل جیتنے کے لئے میلفوائے کے پاس اپنی قابلیت دِکھانے کے علاوہ کوئی اور راستہ نہیں تھا۔

**گہری نیند کا بلاوہ بیج** کاٹنے میں بہت مشکل پیش آ رہی تھی۔ ہیری ہرمائنی کی طرف مڑا۔۔

"کیا میں تمہارا چاندی کا خنجر لے سکتا ہوں۔۔۔؟"

ہرمائنی نے جھنجھلاتے ہوئے اپنا سر ہاں میں ہلادیا۔ اس نے ایک لمحے کے لئے بھی اپنی نظر اپنے محلول سے نہیں ہٹائی۔ جو ابھی تک گہرا جامنی تھا۔ حالانکہ کتاب کے مطابق اب تک اسے ہلکی رنگت کے **جامنی گل یاس** کی مانند ہو جانا چاہیے تھا۔

ہیری نے اپنے بیج کو خنجر کی الٹی دھار سے دبایا۔۔ اسے بہت حیرانی ہوئی کیوں کہ فوراً ہی اس بیج سے رس کی موٹی دھار بہنے لگی جسے دیکھ کر وہ دنگ رہ گیا کہ اس سوکھے ہوئے بیج سے اتنا رس کس طرح نکل سکتا ہے۔۔۔ اس نے تیزی سے کفگیر کی مدد سے سارا رس کڑھائی میں ڈال دیا۔ اور حیرانی کے عالم میں دیکھا کہ اس کے محلول کا رنگ بالکل کتاب میں بتائے گئے ہلکی رنگت کے **جامنی گلِ یاس** کی مانند ہو گیا۔۔

کتاب کے پرانے مالک کے لئے اس کا غصہ فوراً ہوا میں تحلیل ہو گیا۔۔ ہیری نے اب آنکھیں سکیڑ کر ہدایات کی دوسری سطر پڑھی۔ کتاب کے مطابق اسے محلول میں گھڑی کے کانٹوں کی مخالف سمت اس وقت تک چمچ چلانا تھا۔۔۔ جب تک اس کی رنگت پانی کی طرح شفاف نہ ہو جائے۔ بہر حال۔۔۔ پرانے مالک کے کئے گئے اضافے کے مطابق اسے گھڑی کے کانٹوں کی مخالف سمت میں ہر ساتویں چکر کے بعد۔۔ ایک دفعہ۔۔۔ گھڑی کے کانٹوں کی سمت میں چمچ چلانا تھا۔۔۔ کیا کتاب کا پرانا مالک ایک بار پھر صحیح ثابت ہو گا۔۔۔؟

ہیری نے مخالف سمت میں چمچ چلائے۔۔۔اپنی سانس روکی اور ایک دفعہ گھڑی کے کانٹوں کی سمت میں چمچ گھما دیا۔۔۔اس کا فوری اثر ہوا۔۔۔محلول ہلکی گلابی رنگت میں بدل گیا۔۔۔

" تم یہ کس طرح کر رہے ہو۔۔۔؟" ہرمائنی نے پوچھا۔۔۔جس کا چہرہ لال پڑ چکا تھا۔اور اس کی کڑھائی سے اٹھتے دھوئیں کی وجہ سے اس کے بال روکھے ہوتے چلے جا رہے تھے۔۔۔اس کا محلول ابھی بھی ثابت قدمی سے جامنی رنگت پر اڑا ہوا تھا۔۔۔

"ایک دفعہ گھڑی کے کانٹوں کی سمت چمچ چلاؤ۔۔۔"

وہ تڑخ کر بولی۔۔۔" نہیں۔۔۔نہیں۔۔۔کتاب کہہ رہی ہے۔۔۔گھڑی کے کانٹوں کی مخالف سمت۔۔۔"

ہیری نے کندھے اچکا دیئے۔۔۔اور اسی کام میں لگا رہا۔۔۔جو وہ کر رہا تھا۔۔۔۔ چمچے کے۔۔۔سات چکر کانٹوں کے مخالف۔۔۔۔ایک چکر کانٹوں کی سمت۔۔۔۔وقفہ۔۔۔ سات چکر کانٹوں کے مخالف۔۔۔۔ایک چکر کانٹوں کی سمت۔۔۔۔

میز کی دوسری طرف۔۔۔۔ رون اپنی ہر سانس کے ساتھ دبی گالیاں نکال رہا تھا۔ اس کا محلول مائع ملیٹھی کی طرح لگ رہا تھا۔۔۔ہیری نے اِرد گرد دیکھا۔۔۔جہاں تک اس کی نظر جا سکتی تھی۔۔۔کسی کا بھی محلول اس کے محلول کی طرح شفاف نہیں ہوا تھا۔۔۔اس نے بہت زیادہ خوشی محسوس کی۔۔۔اس تہہ خانے میں ایسا کبھی نہیں ہوا تھا۔

" اور۔۔۔۔وقت پورا ہوا۔۔۔۔" سلگ ہارن نے آواز لگائی۔۔۔۔ " مہربانی کر کے چمچ چلانا روک دو۔۔۔"

سلگ ہارن دھیمی رفتار سے میزوں کے درمیان کڑھائیوں میں جھانکتے ہوئے گزر رہے تھے۔ انہوں نے کوئی رائے نہیں دی۔۔۔ لیکن کبھی کبھار کسی محلول میں چمچ چلا کر یا اسے سونگھ کر

دیکھا۔۔۔آخر کار وہ اس میز پر پہنچ گئے جہاں ہیری۔ رون۔ ہرمائنی اور ایرنی بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے رون کی کڑھائی میں پڑی ڈامر جیسی چیز کو افسوس بھری مسکراہٹ کے ساتھ دیکھا۔ پھر انہوں نے ایرنی کے گہرے نیلے محلول کو دیکھا۔ ہرمائنی کے محلول کو دیکھ کر انہوں نے رضامندی میں سر ہلایا۔۔ اس کے بعد انہوں نے ہیری کے محلول کی طرف دیکھا۔۔۔ اور ان کا چہرہ غیر یقینی کی کیفیت میں پر سکون نظر آنے لگا۔۔۔

" سیدھا سیدھا فاتح۔۔" انہوں نے تہہ خانے میں پکار لگائی۔۔۔ " بہت خوب۔۔۔ بہت خوب ہیری۔۔۔ خدایا۔۔ صاف ظاہر ہے کہ تم نے اپنی ماں کی محلول بنانے کی صلاحیت ورثے میں پائی ہے۔۔۔ للی بہت بہترین محلول بناتی تھی۔۔۔ یہ لو۔۔۔ یہ رہا تمہارا انعام۔۔۔ ایک بوتل **قسمت کی کنجی** ۔۔۔ وعدے کے عین مطابق۔۔۔ اور اس کا درست استعمال کرنا۔۔۔۔"

ہیری نے سنہرے محلول کی چھوٹی بوتل اپنی اندرونی جیب میں رکھ لی۔ اسے سلے درن طالب علموں کے غصے سے بھرے چہرے دیکھ کر خوشی۔۔۔ اور ہرمائنی کے چہرے پر مایوسی دیکھ کر مجرمانہ شرمندگی۔۔۔ کا عجیب ملا جلا احساس ہو رہا تھا۔ رون لاجواب نظر آ رہا تھا۔

جب وہ تہہ خانے سے باہر نکلے تو رون نے سرگوشی کی۔۔۔ " تم نے یہ کیا کیسے۔۔۔؟"

"شاید قسمت اچھی تھی۔۔۔" ہیری نے بات بناتے ہوئے کہا۔۔۔ کیوں کہ قریب کھڑا میلفوائے ان کی باتیں سن سکتا تھا۔۔۔

بہر حال جب وہ کھانا کھانے کے لئے گریفن ڈور کی میز پر حفاظت کے ساتھ بیٹھ گئے تو اس نے انہیں سچائی بتا دی۔۔۔ اس کے ہر لفظ کے ساتھ ہرمائنی کا چہرہ پتھریلا ہوتا چلا گیا۔۔۔

" مجھے لگ رہا ہے کہ تم یہ سوچ رہی ہو کہ میں نے نقل کی ہے۔۔۔؟" ہیری نے اس کے چہرے کے تاثرات کو دیکھ کر پریشان ہوتے ہوئے پوچھا۔

" دیکھا جائے تو یہ تمہارا اپنا کارنامہ نہیں تھا۔۔۔ ہے نا۔۔۔؟" ہرمائنی نے کرخت لہجے میں کہا۔

" اس نے صرف ہم سے الگ ہدایات پر عمل کیا۔۔۔" رون بولا۔۔۔" سب کچھ الٹا پلٹا بھی ہو سکتا تھا۔۔۔ ہے نا۔۔۔؟ لیکن اس نے ایک داؤ کھیلا اور اسے اس کا پھل بھی مل گیا۔۔۔" اس نے ایک درد ناک آہ بھری۔۔" سلگ ہارن وہ کتاب مجھے بھی دے سکتے تھے۔۔۔ لیکن نہیں۔۔۔ مجھے ملی وہ کتاب جس پر کبھی کسی نے کچھ نہیں لکھا۔۔۔ ویسے صفحہ نمبر باون کو دیکھ کر لگتا ہے کہ اس پر کسی نے الٹی ضرور کی ہے۔۔۔"

" ایک منٹ رکو ذرا۔۔۔" ہیری کے الٹے کان کے قریب ایک آواز گونجی اور اسے دوبارہ اس پھولوں جیسی مہک کا احساس ہوا جو اس نے سلگ ہارن کے تہہ خانے میں محسوس کی تھی۔ اس نے مڑ کر دیکھا کہ جینی بھی ان لوگوں کے ساتھ آ کر بیٹھ گئی تھی۔" کیا میں نے صحیح سنا ہیری۔۔۔ کہ تم کسی کتاب میں لکھے گئے کسی کے احکامات پر عمل کر رہے ہو۔۔۔؟ "

وہ چونکی اور برہم نظر آ رہی تھی۔ ہیری فوراً سمجھ گیا کہ اس کے دماغ میں کیا چل رہا ہے۔۔۔

" ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔" اس نے جینی کو یقین دلایا۔۔۔ اور اپنی آواز دھیمی کرتے ہوئے کہا۔۔۔ " یہ اس طرح نہیں ہے۔۔۔ رڈل کی ڈائری کی طرح۔۔۔ یہ تو بس ایک درسی کتاب ہے جس پر کسی نے ایسے ہی کچھ جملے لکھ دیئے ہیں۔۔۔"

"لیکن تم وہی کچھ کر رہے ہو جو لکھا ہوا ہے۔۔۔؟"

" میں نے بس حاشیے پر لکھی ہوئی کچھ ہدایات آزمائی تھیں۔۔۔ یقین کرو جینی۔۔۔۔اس میں کوئی گڑبڑ نہیں ہے۔۔۔"

"جینی کی بات میں دم ہے۔۔۔۔" ہرمائنی نے دوبارہ بھڑکتے ہوئے کہا۔ " ہمیں اس بات کی آزمائش کر لینی چاہیئے کہ اس میں کوئی مسئلہ تو نہیں ہے۔۔۔اتنی عجیب عجیب ہدایات۔۔۔اللہ جانے کس نے کیوں لکھی ہیں۔۔۔؟"

"اوئے۔۔۔" ہیری چلایا۔۔۔ ہرمائنی نے اس کے بستے سے اسکی **جادوئی محلولات بناؤ (اعلی درجہ)** کتاب کھینچ کر نکال لی اور اپنی چھڑی بلند کر لی۔۔

"*سچ دکھاؤ۔۔۔*" اس نے اس کتاب کے اوپری غلاف کو اپنی چھڑی سے ٹھوکا۔۔

لیکن کچھ بھی نہیں ہوا۔۔۔کتاب اسی طرح پڑی رہی۔۔۔ ویسی ہی پرانی۔۔۔ گندی۔۔۔ ادھڑی ہوئی۔۔۔"

" ہو گیا شوق پورا۔۔۔؟" ہیری نے چڑتے ہوئے کہا۔۔۔" یا ابھی اور انتظار کرنا ہے۔۔۔شاید یہ الٹی قلابازیاں لگائے۔۔۔؟"

" لگ تو ٹھیک ہی رہی ہے۔۔۔" ہرمائنی نے کتاب کو شک بھری نگاہ سے گھورتے ہوئے کہا۔۔۔" میرا مطلب ہے کہ یہ ایک عام کتاب ہی لگ رہی ہے۔۔۔"

" شکریہ۔۔۔ تو میں اسے واپس لے لیتا ہوں۔۔۔" ہیری نے کتاب اس کے ہاتھوں سے اچک لی۔۔۔لیکن وہ اس کے ہاتھوں سے پھسل کر نیچے فرش پر گر کے کھل گئی۔۔۔

کوئی اور اس طرف متوجہ نہیں تھا۔۔۔ہیری کتاب اٹھانے کے لئے نیچے جھکا۔۔۔ اور ایسا کرتے ہوئے اس نے دیکھا کہ کتاب کے غلاف کی پشت پر نیچے کی طرف کچھ لکھا ہوا تھا۔ یہ لکھائی بھی اسی طرح چھوٹی اور ٹیڑھی میڑھی تھی جیسی ان ہدایات کی تھی۔ جن کی وجہ

سے اس نے **قسمت کی کنجی** کی وہ بوتل جیتی تھی۔ جو اب اوپر کی منزل پر ایک موزوں کی جوڑی میں اس کے صندوق میں محفوظ تھی۔۔



☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

# دسواں باب

## گونٹ گھرانہ

اس پورے ہفتے جادوئی محلولات کی جماعت کے دوران جس جگہ بھی کم ذات شہزادے کی ہدایات لائبے شئیس بوراگ کی ہدایات سے الگ ہوتی تھیں۔۔۔ وہاں ہیری کم ذات شہزادے کی ہدایات پر عمل کرتا رہا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ چوتھی جماعت تک سلگ ہارن ہیری کی قابلیت کے گن گانے لگے۔ وہ یہ کہنے لگے تھے کہ انہوں نے آج تک کسی اتنے قابل طالب علم کو نہیں پڑھایا۔ رون اور ہرمائنی۔۔۔ دونوں ہی اس بات سے زیادہ خوش نہیں تھے۔ حالانکہ ہیری نے ان دونوں ہی کو یہ پیشکش کی تھی کہ وہ دونوں بھی اس کی کتاب سے مدد لے سکتے ہیں۔۔۔ لیکن رون کو لکھائی سمجھنے میں ہیری سے بھی زیادہ مشکل پیش آ رہی تھی اور وہ ہیری کو بار بار یہ بھی نہیں کہہ سکتا تھا کہ وہ ہدایات اونچی آواز میں پڑھ کر بتائے۔ اس سے تو سب کو شک ہو جاتا۔ جہاں تک ہرمائنی کا تعلق ہے۔۔۔ وہ اب تک ثابت قدمی سے "طے شدہ معیاری" ہدایات پر عمل کرنے میں جتی ہوئی تھی۔ لیکن دن بدن اس کا مزاج گرم ہوا جا رہا تھا کیوں کہ ہمیشہ ہی ان ہدایات کا نتیجہ شہزادہ کی ہدایات کے مقابلے میں گھٹیا نکلتا تھا۔۔۔

ہیری اکثر یہ سوچتا تھا کہ کم ذات شہزادہ کون ہو سکتا ہے۔۔۔ اگرچہ انہیں ہر جماعت میں مشق کرنے کے لئے اتنا زیادہ کام ملتا تھا کہ وہ ابھی تک اپنی **محلولات بناؤ (اعلیٰ درجہ)** کتاب پوری طرح نہیں پڑھ پایا تھا۔ لیکن پھر بھی وہ اس کے مختلف اوراق الٹ کر یہ اندازہ لگا چکا تھا۔ کہ شاید ہی کوئی صفحہ ایسا ہو جس پر شہزادہ نے کچھ اضافی ہدایات نہ لکھی ہوں۔۔۔ لیکن یہ تمام ہدایات محلولات کی تیاری سے منسلک نہیں تھیں۔۔ بہت سی جگہوں پر کچھ ایسی علامات لکھی گئی تھیں جنہیں دیکھ کر یہ محسوس ہوتا تھا کہ شاید یہ شہزادہ کے خود ایجاد کئے ہوئے منتر ہیں۔۔۔

ہفتے کی شام۔۔ جب ہیری گریفن ڈور کی بیٹھک میں رون کو ایسی ہی کچھ ہدایات دِکھا رہا تھا تو ہرمائنی چڑ کر بولی۔۔ " یہ کوئی لڑکی بھی ہو سکتی ہے۔۔۔ مجھے تو لگتا ہے کہ لکھائی کا انداز لڑکوں کے بجائے لڑکیوں جیسا ہے۔۔۔۔"

ہیری نے کہا۔۔۔" وہ خود کو کم ذات **شہزادہ** کہتا ہے۔۔۔ کوئی لڑکی شہزادہ کیسے ہو سکتی ہے۔۔۔؟"

لگتا تھا کہ ہرمائنی کے پاس اس بات کا کوئی جواب نہیں تھا۔ اس نے بس تیوریاں چڑھاتے ہوئے اپنا مضمون **دوبارہ ساخت اپنانے کے اصول** رون کے ہاتھوں سے چھین لیا جو اسکو الٹا پڑھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

ہیری نے اپنی کلائی پر بندھی گھڑی کی طرف دیکھا اور ہڑبڑاتے ہوئے اپنی **محلولات بناؤ (اعلیٰ درجہ)** کتاب اپنے بستے میں گھسیڑ دی۔

"آٹھ بجنے میں پانچ منٹ باقی ہیں۔۔۔ مجھے اب چلنا چاہیے۔ ورنہ ڈمبلڈور سے ملاقات کے لئے دیر سے پہنچوں گا۔۔۔"

" اوہ۔۔۔۔" ہرمائنی نے یکلخت سر اوپر اٹھا کر دیکھتے ہوئے کہا۔" کامیابی تمھارے قدم چومے۔۔۔ ہم یہیں تمہارا انتظار کریں گے۔۔۔ ہم بھی جاننا چاہتے ہیں کہ وہ تمہیں کیا پڑھائیں گے۔۔۔"

"امید کرتا ہوں سب ٹھیک رہے۔۔۔" رون بولا۔ پھر ان دونوں نے ہیری کو سوراخ پر لگی تصویر سے باہر کی طرف جاتے ہوئے دیکھا۔

ہیری ویران راہداریوں سے گزر رہا تھا۔ لیکن ایک موقع پر جب پروفیسر ٹریلونی ایک موڑ پر اچانک نمودار ہوئیں تو اسے فوراً ایک مجسمے کے پیچھے چھپنا پڑا۔ وہ خود سے بڑبڑاتی ہوئی۔۔ گندے سے تاش کے پتے پھینٹتے ہوئے ان میں قسمت کا حال پڑھتی چلی آرہی تھیں۔۔۔

جب وہ اس جگہ سے گزریں جہاں ہیری دبکا چھپا تھا تو وہ بڑبڑائیں۔۔۔

***"حکم کی دگی۔۔۔ جھگڑا۔ حکم کا ستہ۔۔۔بدشگونی۔ حکم کا دہلا ۔۔۔تشدد۔***

***حکم کا غلام۔۔۔ ایک کڑیل جوان مرد*** ۔۔شاید مشکل کا شکار۔۔ جسے سوال کرنے والے پسند نہیں۔۔۔"

وہ اس مجسمے کے بالکل سامنے ساکت کھڑی ہو گئیں۔۔۔ جسکی دوسری طرف ہیری چھپا ہوا تھا۔

" ارے۔۔۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔" انہوں نے غصے سے کہا۔۔۔ اور ہیری نے سنا کہ وہ ایک بار پھر تاش کے پتے پھینٹتے ہوئے آگے بڑھ گئیں۔۔ وہ اپنے پیچھے پکی ہوئی انگوری شراب جیسا جھونکا چھوڑ گئی تھیں۔۔ ہیری نے اس وقت تک انتظار کیا جب تک اسے پورا یقین نہیں ہو گیا کہ وہ چلی گئی ہیں۔۔ پھر وہ تیزی سے اس وقت تک دوڑتا رہا جب تک ساتویں منزل پر اس مقام تک نہیں پہنچ گیا جہاں دیوار پر ایک اکلوتا حیوان کی شکل والا پرنالہ لگا ہوا تھا۔۔۔

"کھٹی گولیاں۔۔۔" ہیری نے کہا۔ حیوان کی شکل والا پرنالہ ایک طرف کھسک گیا اور اسکے پیچھے کی دیوار دو حصوں میں تقسیم ہو کر سرک گئی جس کے پیچھے ایک گھومتا ہوا بل کھاتا ہوا پتھروں سے بنا زینہ نمودار ہوا۔ ہیری اس پر قدم رکھ کر کھڑا ہو گیا۔ وہ زینہ گول گول گھومتا ہوا اسے اوپر ڈمبلڈور کے دفتر کے دروازے تک لے گیا۔ جس پر پیتل کا کنڈا لگا ہوا تھا۔

ہیری نے دروازہ کھٹکھٹایا۔

" اندر آجاؤ۔۔" ڈمبلڈور کی آواز نے کہا۔۔

"شام بخیر جناب۔۔۔" ہیری نے ہیڈ ماسٹر کے دفتر میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔۔۔ شام بخیر ہیری۔۔۔۔ بیٹھ جاؤ۔۔" ڈمبلڈور نے مسکراتے ہوئے کہا۔" مجھے امید ہے کہ اسکول میں واپسی کا تمہارا پہلا ہفتہ نہایت مزیدار گزرا ہوگا۔۔۔؟"

" جی جناب۔۔۔ شکریہ۔۔" ہیری نے کہا۔۔

" تمہاری مصروفیت کا اندازہ اس بات سے بھی ہوتا ہے کہ پہلے ہی ہفتے میں تمہیں نظر بندی کی سزا بھی مل چکی ہے۔۔"

"وہہہ۔۔۔۔" ہیری نے شرمندگی سے کچھ کہنا چاہا۔۔۔ لیکن ڈمبلڈور زیادہ غصے میں نہیں لگ رہے تھے۔

"میں نے پروفیسر اسنیپ سے گزارش کی ہے کہ تم آج کی سزا اگلے ہفتے بھگت لوگے۔۔"

" جی۔۔۔ بہتر۔۔" ہیری نے کہا۔۔ اس کا ذہن اسنیپ کی سزا سے بھی زیادہ ضروری معاملے میں الجھا ہوا تھا۔ اس نے چاروں طرف ایک چور نگاہ ڈالی تا کہ کچھ اندازہ لگا سکے کہ آخر

آج کی شام ڈمبلڈور اسے کیا سکھانے والے ہیں۔۔۔ دفتر کا دائروی کمرہ ہمیشہ جیسا ہی نظر آرہا تھا۔ چاندی کے نازک آلات لکڑی کے نوکیلے پایوں والی میز پر رکھے ہوئے تھے۔ وہ تیزی سے گھر گھراتے ہوئے دھواں اڑا رہے تھے۔ اسکول کے سابقہ ہیڈ ماسٹر اور ہیڈ ماسٹرنیاں دیواروں پر لگی اپنی تصاویر میں اونگھ رہے تھے۔ دروازے کے پیچھے ڈمبلڈور کا شاندار ققنس فاکس اپنی ڈالی پر بیٹھا اشتیاق بھری نظروں سے ہیری کی طرف دیکھ رہا تھا۔ کوئی ایسے آثار بھی نظر نہیں آرہے تھے کہ ڈمبلڈور نے دوبدو مقابلے کے لئے ہی کوئی جگہ خالی کی ہو۔۔۔

ڈمبلڈور نے مطلب کی بات پر آتے ہوئے کہا۔۔" تو ہیری۔۔۔ میں جانتا ہوں۔۔۔ کہ تم یہ سوچ رہے ہو گے کہ آخر میں نے تمہاری۔۔۔ ان۔۔۔ میرے خیال سے تربیتی جماعت کا لفظ ٹھیک رہے گا۔۔۔ ان تربیتی جماعتوں کے لئے کیا منصوبہ بندی کی ہے۔۔۔؟"

" جی جناب۔۔۔"

" دیکھو۔۔۔ میں نے یہ طے کیا ہے کہ اب۔۔۔ جبکہ تم جان چکے ہو کہ لارڈ والڈیمورٹ نے آج سے پندرہ سال پہلے تمہیں مارنے کی کوشش کیوں کی تھی۔۔۔ یہ ضروری ہے کہ تمہیں کچھ اہم معلومات فراہم کر دی جائیں۔۔۔"

وہ کچھ دیر کے لئے چپ ہو گئے۔۔۔

" آپ نے پچھلے سال کے اختتام پر کہا تھا کہ آپ مجھے سب کچھ بتانے والے ہیں۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔۔ اس کے لہجے میں الزام کی ترشی صاف جھلک رہی تھی۔۔ بہر حال جملے کا اختتام اس نے "جناب۔۔۔" پر کیا۔۔۔

" ہاں۔۔۔ اور میں نے ایسا ہی کیا تھا۔۔۔" ڈمبلڈور نے پرسکون لہجے میں کہا۔۔۔ " میں نے تمہیں وہ سب کچھ بتایا جو میں جانتا ہوں۔۔۔ لیکن آج کے بعد ہم حقائق کی مضبوط

بنیاد سے دور تخیل اور اندازوں پر مبنی یاد داشتوں کی بھول بھلیوں کے سفر پر انحصار کریں گے۔۔۔ ہیری۔۔۔ ابھی اسی لمحے سے۔۔ میں بھی اتنا ہی غلط ہو سکتا ہوں جتنا ہیمفرے بیلچر تھا۔۔۔ جسے یقین تھا کہ پنیر سے بنی کڑھائیوں کے استعمال کا وقت آ گیا ہے۔۔۔"

ہیری نے کہا۔۔۔" لیکن آپ یہ تو سوچتے ہیں نا کہ آپ کے اندازے صحیح ہیں۔۔۔؟"

" ظاہر ہے۔۔۔ مجھے تو ایسا ہی لگتا ہے۔۔۔ لیکن جیسا کہ میں پہلے ہی تمہارے سامنے ثابت کر چکا ہوں۔۔۔ کہ ہر انسان کی طرح میں بھی غلطیاں کرتا ہوں۔۔۔ سچ تو یہ ہے۔۔۔ میرے بڑبولے پن کو معاف کرنا۔۔۔ لیکن عام آدمیوں کی بہ نسبت زیادہ چالاک ہونے کی وجہ سے میری غلطیاں بھی زیادہ نقصان دہ ثابت ہوتی ہیں۔۔۔"

" جناب۔۔۔" ہیری نے صبر سے کہا۔۔" آپ جو کچھ بھی مجھے بتانے والے ہیں۔۔ کیا اس کا تعلق پیشن گوئی سے ہے۔۔۔؟ کیا مجھے اس سے اپنی حفاظت اور زندہ رہنے میں مدد ملے گی۔۔۔؟"

" اس کا پیشن گوئی سے بہت گہرا تعلق ہے۔۔۔" ڈمبلڈور اتنے پر سکون لہجے میں بولے جیسے ہیری نے ان سے اگلے دن کے موسم کا حال پوچھا ہو۔۔" اور مجھے پوری امید ہے کہ اس سے تمہیں زندہ رہنے کے لئے بھرپور مدد ملے گی۔۔"

ڈمبلڈور اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور میز کے پیچھے سے نکلتے ہوئے ہیری کے پاس سے گزرے۔۔۔ ہیری نے تجسس سے اپنی نشست پر گھوم کر دیکھا تو ڈمبلڈور دروازے کے ساتھ والی الماری کے اندر جھکے ہوئے تھے۔ جب وہ سیدھے ہوئے تو ہیری نے دیکھا کہ انہوں نے وہی جانا پہچانا پتھر سے بنا کھوکھلا طاس تھاما ہوا ہے جسکے کناروں پر عجیب نشان منقش تھے۔ انہوں نے **' سوچ کی پرچھائی '** کو ہیری کے سامنے میز پر رکھ دیا۔۔

" تم پریشان لگ رہے ہو۔۔"

ہیری ' **سوچ کی پرچھائی** ' کو واقعی کچھ خوف بھری نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔ یادداشت کے محافظ اور انہیں دہرانے والے اس آلے کے ساتھ ہیری کا سابقہ تجربہ فائدہ مند ہونے کے ساتھ ساتھ کچھ بے چینی سے بھی بھرا ہوا تھا۔ آخری دفعہ جب اس نے اس آلے کے اندر موجود چیز سے چھیڑ چھاڑ کی تھی تو اس نے اپنی خواہش سے کچھ زیادہ ہی دیکھ لیا تھا۔۔ بہر حال۔۔ڈمبلڈور مسکرا رہے تھے۔۔

" اس دفعہ تم **سوچ کی پرچھائی** میں میرے ساتھ داخل ہو گے۔۔ وہ بھی عام حالات سے ہٹ کر۔۔ میری اجازت کے ساتھ۔۔۔"

" ہم کہاں جارہے ہیں جناب۔۔؟"

" ہم بوب آگڈین کی یادوں کے سفر پر جا رہے ہیں۔۔" ڈمبلڈور نے اپنی جیب سے کانچ کی ایک شیشی نکالتے ہوئے کہا۔ جس میں چاندی جیسے سفید اجزاء لہکتے ہوئے چکرا رہے تھے۔

"بوب آگڈین کون تھے۔۔؟"

"وہ **محکمہ برائے جادوئی قانونی نفاذ** میں ملازم تھے۔۔۔"ڈمبلڈور نے کہا۔۔" ابھی کچھ عرصہ قبل ہی ان کا انتقال ہوا ہے۔۔ لیکن اس سے پہلے ہی میں نے انہیں ڈھونڈ کر یہ یادداشت مجھے دینے کے لئے راضی کر لیا تھا۔۔۔۔ ہم ان کے ساتھ ایک ایسی ملاقات کے لئے جا رہے ہیں جو انہوں نے اپنے فرائض کی انجام دہی کے لئے کی تھی۔۔ اب۔۔ تم کھڑے ہو جاؤ ہیری۔۔۔"

لیکن ڈمبلڈور کو کانچ کی شیشی کا ڈھکن کھینچ کر نکالنے میں مشکل پیش آ رہی تھی۔ان کا زخمی ہاتھ اکڑا ہوا۔ اور تکلیف میں لگ رہا تھا۔۔

"کیا میں مدد کروں جناب۔۔۔؟"

" کوئی بات نہیں ہیری۔۔۔" ڈمبلڈور نے اپنی چھڑی کی نوک سے شیشی کی طرف اشارہ کیا اور اس کا ڈھکن پھدک کر اڑ گیا۔۔۔

"جناب۔۔۔آپ کا ہاتھ زخمی کس طرح ہو گیا۔۔؟" ہیری نے کالی پڑی انگلیوں کو ناگواری اور افسوس کے ملے جلے تاثر کے ساتھ دیکھتے ہوئے دوبارہ پوچھا۔۔۔

"ابھی اس کہانی کا وقت نہیں ہے ہیری۔۔۔ابھی نہیں۔۔ ابھی بوب آگڈین کے ساتھ ہماری ملاقات طے ہے۔۔"

ڈمبلڈور نے شیشی کے چاندی نما اجزاء کو **سوچ کی پرچھائی** میں انڈیل دیا۔ وہ اجزاء جگمگاتے ہوئے چکر کاٹنے لگے۔۔ان کی ساخت نہ مائع تھی اور نہ ہی گیس۔۔۔

" پہلے تم۔۔۔" ڈمبلڈور نے طاس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

ہیری آگے کی طرف جھکا۔۔ایک گہری سانس لی اور اپنا چہرہ چاندی نما اجزاء کی سطح میں داخل کر دیا۔۔ اسے لگا کہ اس کے پیر دفتر کے فرش کو چھوڑ چکے ہیں۔۔۔ وہ اوپر سے نیچے کی سمت گرا چلا جا رہا تھا۔۔۔ چکراتے ہوئے اندھیرے میں گرتے گرتے اچانک وہ چمکدار۔۔۔آنکھوں میں چبھنے والی دھوپ میں پلکیں جھپکانے لگا۔۔۔اس سے پہلے کہ اسکی دیکھنے کی صلاحیت دوبارہ معمول پر آتی ڈمبلڈور بھی اس کے برابر میں اتر آئے۔۔۔

وہ ایک قصباتی گلی میں کھڑے تھے۔۔۔ جسکے دونوں اطراف بے ہنگم اونچی باڑ لگی ہوئی تھی۔ گرمیوں کے موسم کا گلِ وفا کی رنگت جیسا چمکدار نیلگوں آسمان ان کے اوپر تنا ہوا تھا۔۔۔ ان سے دس قدم کے فاصلے پر ایک چھوٹے قد والا موٹا آدمی کھڑا تھا۔ جس نے ایک بہت موٹا چشمہ لگایا ہوا تھا۔۔۔ اس چشمے کی وجہ سے اسکی آنکھیں دانے کی جسامت کے برابر سکڑی ہوئی لگ رہی

تھیں۔۔۔ وہ سڑک کے الٹے ہاتھ پر لگی جھاڑیوں سے نکلتے ہوئے ایک لکڑی کے تختۂ رہنمائی پر لکھا پتہ پڑھ رہا تھا۔۔۔ ہیری فوراً سمجھ گیا کہ یہی آگڈین ہیں۔۔۔ کیوں کہ وہاں بس وہی نظر آرہے تھے اور انہوں نے اسی طرح کے عجیب کپڑے پہن رکھے تھے جو عام طور پر ناتجربہ کار جادوگر ماگلو نظر آنے کی کوشش میں پہنتے تھے۔۔۔انہوں نے نہانے کے دھاری دار لباس کے اوپر فراک کوٹ اور پاؤں کے جوتوں کے اوپر رومال باندھے ہوئے تھے۔۔ اس سے پہلے کہ ہیری ان کے عجیب حلیے کو مزید تفصیل سے دیکھ پاتا۔۔آگڈین تیزی سے سڑک پر آگے کی طرف چلنے لگے۔۔۔

ڈمبلڈور اور ہیری بھی ان کے پیچھے چلنے لگے۔۔۔ جب وہ اس لکڑی کے تختے کے پاس سے گزرے تو ہیری نے سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا۔۔ اس کا ایک سرا اس طرف اشارہ کر رہا تھا جس سمت سے وہ لوگ آئے تھے۔۔اس پر لکھا تھا۔۔۔

**گریٹ ہینگلیٹن ۔۔ 5 میل کے فاصلے پر۔۔۔**

آگڈین کی سمت میں اشارہ کرتے سرے پر لکھا تھا۔۔۔

**لٹل ہینگلیٹن ۔۔ 1 میل کے فاصلے پر ۔۔۔**

انہوں نے ایک چھوٹا راستہ طے کیا۔۔ جس کے دوران انہیں بے ہنگم باڑ۔۔۔ نیلے چوڑے آسمان اور آگے چلتے۔ لہراتی ہوئی فراک میں ملبوس جسم کے علاوہ کچھ نظر نہیں آیا۔۔۔ پھر گلی الٹے ہاتھ پر گھوم گئی اور ایک پہاڑی کی ڈھلان پر اترنے لگی۔۔۔۔ جس سے اچانک پوری وادی کا غیر متوقع نظارہ ان کی نگاہوں کے سامنے آگیا۔۔۔ ہیری کو ایک گاؤں نظر آرہا تھا۔ یقیناً اسی کا نام لٹل ہینگلیٹن تھا۔۔۔ یہ گاؤں دو اونچی پہاڑیوں کے درمیان واقع تھا۔ اس کا چرچ اور قبرستان صاف نظر آرہے تھے۔ وادی کے اس پار۔۔۔دوسری طرف کی پہاڑی پر ایک خوبصورت مکان نظر آرہا تھا جس کے چاروں اطراف مخملی گھاس کا باغیچہ بنا ہوا تھا۔۔

ڈھلوان رستے کی وجہ سے اب آگڈین بے دلی سے تیز چلتے ہوئے نیچے وادی کی طرف اتر رہے تھے۔۔ ڈمبلڈور نے بھی اپنے قدموں کی رفتار بڑھالی۔ ان کے ساتھ چلنے کے لئے ہیری بھی بھاگنے لگا۔۔ اس نے سوچا کہ ان کی منزل لٹل ہینگلیٹن گاؤں ہی ہوگی۔۔۔اور ایک بار پھر اس کے ذہن میں وہی خیال آیا جو اس رات بھی آیا تھا جب انہوں نے سلگ ہارن کو ڈھونڈا تھا۔۔ کہ آخر وہ لوگ سیدھا اپنی منزل پر کیوں نہیں پہنچے۔۔ آخر اس کے لئے انہیں اتنی دور چل کر کیوں آنا پڑا۔۔؟ کچھ ہی دیر میں اسے پتہ چل گیا کہ لٹل ہینگلیٹن کو اپنی منزل سمجھنا اسکی بھول تھی۔ کیوں کہ گلی سیدھے ہاتھ کی طرف مڑی اور جب وہ موڑ کے دوسری طرف نکلے تو انہوں نے آگڈین کی لہراتی فراک کو باڑ کے درمیان موجود خلا میں غائب ہوتے ہوئے دیکھا۔

ڈمبلڈور اور ہیری ان کے پیچھے پیچھے ایک تنگ ۔۔ دھول میں اٹی پگڈنڈی پر چلنے لگے۔ جس کے دونوں طرف پیچھے گزرنے والی باڑ سے بھی اونچی اور بے ہنگم باڑ لگی ہوئی تھی۔۔۔ رستہ ٹیڑھا میڑھا گڑھوں اور پتھروں سے بھرا ہوا تھا۔ یہ رستہ بھی پچھلے راستے کی طرح پھسلواں ڈھلوان تھا۔ اور تھوڑا آگے کی طرف کالے درختوں کے جھنڈ میں غائب ہوتا نظر آرہا تھا۔ اور حقیقت میں کچھ ہی دیر میں وہ رستہ درختوں کے جھنڈ کے پاس آکر وسیع ہو گیا۔۔ ڈمبلڈور اور ہیری آگڈین کے پیچھے ٹھہر گئے کیوں کہ آگڈین بھی رک گئے تھے اور انہوں نے اپنی چھڑی باہر نکال لی تھی۔۔۔

آسمان پر ایک بھی بادل نہ ہونے کے باوجود آگے کی طرف لگے پرانے درخت ٹھنڈا گہرا اور تاریک سایہ ان کے اوپر ڈال رہے تھے۔۔۔ کچھ لمحوں بعد ہیری کو ایک عمارت نظر آئی جو درختوں کی شاخوں کے الجھے ہوئے جال میں آدھی چھپی ہوئی تھی۔۔ اسے یہ جگہ گھر بنانے کے لئے بہت عجیب لگی۔۔۔ یا کم از کم درختوں کو اس طرح بے ہنگم بڑھنے کے لئے چھوڑ دینے کا فیصلہ تو بہت ہی عجیب تھا۔۔۔ جس سے روشنی کا کوئی ذریعہ باقی نہیں بچا تھا اور نیچے کی وادی کا حسین نظارہ بھی نگاہوں سے اوجھل ہو گیا تھا۔۔۔ اس نے سوچا کہ کیا یہاں کوئی رہتا بھی ہوگا۔۔۔؟ اسکی دیواروں پر کائی لگی ہوئی تھی اور چھت سے اتنی ساری اینٹیں گری ہوئی تھیں کہ بہت سی جگہوں پر اندرونی ستون

نظر آنے لگے تھے۔ اس کے چاروں طرف خاردار پتیوں والی بیل (بچھو بوٹی) اگ گئی تھی جن کے سرے ان چھوٹی کھڑکیوں تک جا رہے تھے۔۔ جن پر دھول کی تہہ جمی ہوئی تھی۔ جیسے ہی وہ اس نتیجے پر پہنچا کہ یہاں کوئی نہیں رہتا ہوگا۔۔ ایک کھڑکی دھاڑ سے کھلی اور اس میں سے دھوئیں اور بھاپ کی لہر نمودار ہوئی۔۔۔ جیسے کوئی کھانا بنا رہا ہو۔۔۔

آگڈین دھیرے سے آگے بڑھے۔۔۔ ہیری کو لگا کہ وہ کافی احتیاط برت رہے ہیں۔۔۔ جب درختوں کا تاریک سایہ ایک بار پھر ان پر چھا گیا تو وہ دوبارہ رک کر عمارت کے داخلی دروازے کو گھورنے لگے۔۔۔ جس پر کسی نے کیل سے ایک مردہ سانپ ٹھونکا ہوا تھا۔۔۔

سرسراہٹ اور تڑکنے کی آواز آئی اور پاس والے درخت سے ایک خستہ حال جھولا پہنا شخص کودا۔ وہ آگڈین کے بالکل سامنے کود کر اپنے پیروں پر کھڑا ہو گیا۔۔۔ جو اتنی تیزی سے پیچھے کی طرف اچھلے کہ اپنی فراک کے پچھلے حصے پر چڑھ کے الجھے اور لڑکھڑا گئے۔۔۔

*"تم یہاں۔۔۔ نہیں آؤ۔۔۔"*

ان کے سامنے کھڑے آدمی کے گھنے بال اتنی گندگی سے اٹے ہوئے تھے کہ انکی اصل رنگت کا اندازہ لگانا مشکل تھا۔۔ اسکے بہت سے دانت ٹوٹے ہوئے تھے۔ اور اسکی آنکھیں چھوٹی اور ایک دوسرے سے مخالف سمت میں دیکھ رہی تھیں۔۔۔ ویسے تو اسکا حلیہ مضحکہ خیز تھا لیکن اسے دیکھ کر ہنسی نہیں آ رہی تھی۔۔ بلکہ خوف کا احساس ہو رہا تھا۔۔۔ اس لئے ہیری اس بات پر کوئی تنقید نہیں کر پایا کہ مزید کچھ کہنے سے پہلے آگڈین کچھ قدم اور پیچھے کی طرف ہٹ گئے۔۔۔

" اوہ۔۔۔ صبح بخیر۔۔۔ میں وزارتِ جادوگری کی طرف سے آیا ہوں۔۔۔"

*"تم یہاں۔۔۔ نہیں آؤ۔۔۔"*

آگڈین نے گھبرا کر کہا۔۔۔ "اوہ۔۔۔ معاف کیجئے گا۔۔۔ میں آپ کی بات نہیں سمجھ پایا۔۔۔"

ہیری نے سوچا آگڈین تو نہایت ہی بدھو ہیں۔۔۔ ہیری کے مطابق اجنبی شخص کی کہی بات تو آسانی سے سمجھ آ رہی تھی۔۔ خاص طور پر تب ۔۔۔ جب کہ وہ ایک ہاتھ میں اپنی چھڑی تھامے دوسرے ہاتھ میں ایک خون آلود چاقو لہرا رہا تھا۔۔۔

" مجھے یقین ہے ہیری کہ تمہیں اس کی بات سمجھ آ گئی ہو گی۔۔۔؟" ڈمبلڈور نے خاموشی سے کہا۔۔۔

" جی۔۔۔ بالکل۔۔۔" ہیری نے سانس تھام کر کہا۔۔۔ " آخر آگڈین اسکی بات کیوں نہیں سمجھ پائے۔۔۔؟"

لیکن اسی وقت اس کی نظر ایک بار پھر دروازے پر لٹکے مردہ سانپ پر پڑی۔۔۔ اور اسے فوراً سب کچھ سمجھ آ گیا۔۔

" وہ **سنیپیلی** (سانپ کی زبان) بول رہا ہے۔۔۔؟"

" بہت خوب۔۔۔" ڈمبلڈور نے مسکراتے ہوئے سر ہاں میں ہلایا۔۔۔

جھولا پہنا شخص ایک ہاتھ میں چھڑی اور دوسرے ہاتھ میں چاقو پکڑے آگڈین کی طرف بڑھ رہا تھا۔۔۔

"ارے۔۔۔ دیکھو۔۔۔" آگڈین نے کہنا شروع کیا۔۔۔ لیکن بہت دیر ہو چکی تھی۔۔ ایک دھماکہ ہوا اور آگڈین زمین پر گر گئے۔۔۔ انکے ہاتھ انکی ناک کو پکڑے ہوئے تھے اور ان کی انگلیوں کے درمیان سے بدبودار پیلی پیپ بہہ رہی تھی۔۔۔

" مورفن۔۔۔" ایک اونچی آواز سنائی دی۔۔۔

ایک بوڑھا آدمی مکان سے بھاگتے ہوئے باہر آیا۔۔ اسنے اپنے پیچھے دروازہ اتنی زور سے پٹخ کر بند کیا کہ دروازے پر ٹنگا مردہ سانپ قابل رحم حالت میں جھولنے لگا۔۔ یہ آدمی قد میں پہلے والے شخص سے چھوٹا تھا۔۔ اسکا ڈیل ڈول عجیب تھا۔۔۔ اسکے کندھے بہت چوڑے تھے اور بازو نہایت لمبے تھے۔۔۔ اسکی چمکدار بھوری آنکھوں۔۔۔ الجھے ہوئے چھوٹے بال۔۔۔ اور جھریوں سے بھرا چہرہ۔۔۔ ان سب خصوصیات کی وجہ سے وہ ایک طاقتور بوڑھا بندر لگ رہا تھا۔۔۔ بوڑھا آدمی چاقو تھامے ہوئے شخص کے پاس آ کر رک گیا۔۔ جو زمین پر پڑے آگڈین کی حالت دیکھ کر ہنستے ہنستے بے حال ہوا جا رہا تھا۔۔۔

"تو تمہیں وزارت نے بھیجا ہے۔۔؟" بوڑھے آدمی نے نیچے پڑے آگڈین کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔

"بالکل صحیح۔۔" آگڈین نے غصے سے اپنا چہرہ صاف کرتے ہوئے کہا۔۔ " اور آپ۔۔۔ میرے خیال میں۔۔۔ گونٹ صاحب ہیں۔۔؟"

"ہاں۔۔" گونٹ نے کہا۔۔ " تو اس نے سیدھا آپ کے منہ پر حملہ کیا۔۔۔ ہے نا۔۔؟"

"ہاں۔۔" آگڈین نے چیخ کر کہا۔۔۔

"آپ کو اپنی آمد کی اطلاع پہلے ہی کر دینی چاہیے تھی۔۔۔ ہے نا۔۔؟" گونٹ نے جارحانہ انداز میں کہا۔۔ "یہ ایک نجی جائیداد ہے۔۔۔ آپ ایسے منہ اٹھا کر اندر چلے آئیں اور میرا بیٹا اپنی حفاظت کے لئے کچھ نہ کرے۔۔۔؟"

"عجیب انسان۔۔۔اپنی حفاظت۔۔۔؟ کس چیز سے۔۔۔؟" آگڈین نے دوبارہ اپنے قدموں پر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

"فسادی۔۔۔آوارہ۔۔۔ماگلو۔۔اور گندگی سے۔۔۔"

آگڈین نے اپنی چھڑی کی نوک اپنی ناک کی طرف گھمائی۔۔۔ جس سے ابھی بھی پیلی پیپ بہہ رہی تھی۔۔۔ فوراً ہی پیپ بہنا بند ہو گئی۔ گونٹ نے دبے لفظوں میں مورفن سے کہا۔۔۔

"گھر کے اندر جاؤ۔۔ بحث مت کرنا۔۔۔۔"

اس دفعہ ہیری تیار تھا۔۔ وہ *سنپیلی* زبان پہچان گیا۔۔۔اور اگرچہ وہ بہت اچھی طرح سمجھ گیا تھا کہ کیا کہا گیا ہے۔۔۔ لیکن ساتھ ہی اسے وہ سرسراتی ہوئی پھنکار بھی سنائی دی تھی جو آگڈین نے سنی ہو گی۔۔۔ ایسا لگ رہا تھا کہ مورفن یہ بات نہیں ماننا چاہتا تھا۔۔ لیکن جب اس کے باپ نے اسے گھور کر دیکھا تو اس نے اپنا ارادہ بدل دیا۔۔۔ وہ عجیب انداز میں چلتا ہوا مکان تک گیا۔۔ اور اندر جانے کے بعد دروازہ دھڑام سے بند کر لیا۔۔ افسوس۔۔۔ سانپ ایک بار پھر جھولنے لگا۔۔۔

" گونٹ صاحب۔۔۔ میں یہاں آپ کے بیٹے کی وجہ سے ہی آیا ہوں۔۔۔" آگڈین نے اپنے کوٹ کے سامنے والے حصے سے پیپ کا آخری قطرہ صاف کرتے ہوئے کہا۔۔۔ " یہ مورفن تھا۔۔۔ہے نا۔۔۔؟"

" ہاں ۔۔۔ یہ مورفن ہی تھا۔۔۔" بوڑھے آدمی نے اداسی سے کہا۔۔۔ " کیا تم خالص خون ہو۔۔۔؟" اس نے اچانک جارحانہ انداز میں پوچھا۔۔

آگڈین نے سرد لہجے میں کہا۔۔۔" اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔" یہ سن کر ہیری کے دل میں آگڈین کے لئے عزت مزید بڑھ گئی۔۔۔ لیکن شاید گونٹ کو ایسا نہیں لگا تھا۔۔۔ اس

نے آنکھیں سکیڑتے ہوئے آگڈین کے چہرے کو دیکھا اور بد تمیزی سے بڑبڑایا۔۔ " اب سمجھ آیا۔۔ میں نے تمھارے جیسی ناک والے تھوبڑے نیچے گاؤں میں دیکھے ہیں۔۔"

آگڈین نے کہا۔۔ " اگر آپ نے اپنے بیٹے کو گاؤں والوں پر بھی کھلا چھوڑ دیا ہوگا تو یقیناً آپ نے ایسی ناک والے چہرے ضرور دیکھے ہوں گے۔۔۔ ویسے شاید یہ بحث ہمیں گھر کے اندر کرنی چاہیے۔۔۔؟"

" اندر۔۔۔؟"

" ہاں گونٹ صاحب۔۔۔ میں آپ کو پہلے بھی بتا چکا ہوں۔۔ میں یہاں مورفن کے بارے میں بات کرنے آیا ہوں۔۔۔ ہم نے آپ کو ایک الو بھی بھیجا تھا۔۔۔"

" الو کا میرے گھر میں کوئی کام نہیں ہے۔۔۔ میں خطوط کھولتا ہی نہیں ہوں۔۔۔" گونٹ نے کہا۔

"پھر تو آپ یہ شکایت نہیں کر سکتے کہ آپ کو کسی کے آنے کی اطلاع نہیں دی گئی۔۔۔" آگڈین نے چڑ کر کہا۔ " میں یہاں جادوئی قوانین کی سنگین خلاف ورزی کے واقعے کی وجہ سے آیا ہوں۔۔۔ جو آج صبح منہ اندھیرے یہاں پیش آیا ہے۔۔۔"

" ٹھیک ہے ٹھیک ہے۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔" گونٹ گرجا۔۔۔ " تو آجاؤ اس جہنم میں۔۔۔ آؤ۔۔۔ کرواؤ اپنا بیڑا غرق۔۔۔"

گھر تین چھوٹے کمروں پر مشتمل لگ رہا تھا۔۔۔ دو دروازے درمیانی بڑے کمرے سے گزر رہے تھے۔۔۔ جسے باورچی خانے اور بیٹھک کے طور پر استعمال کیا جا رہا تھا۔

مورفن دھواں نکالتی آگ کے پاس ایک گندی آرام کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اور ایک زندہ سانپ کو اپنی موٹی انگلیوں سے مروڑتے ہوئے **سنیپلی** زبان میں گنگنا رہا تھا۔۔۔

سرر۔۔ سرر۔۔ چھوٹے سانپ
فرش کے اوپر سرکو
مورفن کے ساتھ اچھے سے رہنا
ورنہ دروازے کی کیل پر تڑپو

کھلی کھڑکی کے پاس والے کونے سے کھڑ کھڑ کی آواز آئی۔۔ جس سے ہیری کو احساس ہوا کہ کمرے میں کوئی اور بھی موجود ہے۔۔۔ایک لڑکی۔۔۔ جسکا پھٹا پرانا سرمئی جھولا بالکل اپنے پیچھے والی گندی پتھریلی دیوار کی رنگت سے مل رہا تھا۔ وہ ایک گندے کالے چولھے پر چڑھے ابلتے ہوئے برتن کے پاس کھڑی تھی۔۔۔اور چولھے کے اوپر بنی الماری میں ٹوٹے پھوٹے برتنوں اور پیالوں کو اِدھر اُدھر کر رہی تھی۔ اس کے بال روکھے اور بے جان تھے۔ اسکا چہرہ معمولی۔۔ زرد اور تھوڑا بھاری تھا۔ اسکی آنکھیں اپنے بھائی کی طرح بھینگی تھیں۔۔۔ وہ ان دو مردوں کے مقابلے میں نسبتاً صاف ستھری نظر آرہی تھی۔۔۔ لیکن ہیری نے سوچا کہ اس نے اس سے زیادہ شکست خوردہ انسان آج تک نہیں دیکھا تھا۔۔

جب آگڈین نے اسکی طرف سوالیہ نگاہ ڈالی تو گونٹ نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔۔
" میری بیٹی ہے۔۔۔ میروپ۔۔۔"

" صبح بخیر۔۔۔" آگڈین نے کہا۔۔

اس لڑکی نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔ بلکہ اپنے باپ کی طرف سہمی ہوئی نظر سے دیکھتے ہوئے فوراً دوسری طرف مڑ گئی اور اپنے پیچھے بنی الماری پر برتن سجانے لگی۔۔۔۔

" دیکھئے گونٹ صاحب۔۔" آگڈین نے کہا۔۔" سیدھا مطلب کی بات پر آتے ہیں۔۔۔ ہمارے پاس مصدقہ اطلاعات ہیں کہ آپ کے بیٹے مورفن نے پچھلی رات کے آخری پہر ایک ماگلو کی موجودگی میں جادو کا استعمال کیا ہے۔۔۔"

ایک کان پھاڑ دینے والا دھماکہ ہوا۔۔ میروپ کے ہاتھ سے ایک برتن گر گیا تھا۔۔۔

" اسے اٹھاؤ۔۔" گونٹ اس پر چلایا۔۔" واہ۔۔۔ کیا بات ہے۔۔اس طرح اٹھاؤ گی۔۔؟ کسی گندے بدبودار ماگلو کی طرح فرش پر ایڑیاں رگڑو گی۔۔۔؟ تمہاری چھڑی کس لئے ہے۔۔؟ بے کار گوبر کی ڈھیر۔۔۔"

" ارے ۔۔۔ گونٹ صاحب۔۔" آگڈین نے صدمے بھری آواز میں کہا۔۔۔ میروپ جو پہلے ہی برتن اٹھا چکی تھی۔۔۔ یہ سب سن کر شرم سے لال پڑ گئی۔۔۔ اسکا ہاتھ ڈھیلا پڑ گیا جس سے برتن ایک بار پھر دھڑام سے گر گیا۔ اس نے کانپتے ہاتھوں سے اپنی چھڑی نکالی اور بدحواسی میں برتن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے نہ جانے کون سا جادوئی کلمہ پڑھا کہ برتن فرش پر پھسلتا ہوا اس سے مزید دور چلا گیا۔۔۔ اور دوسری طرف کی دیوار سے ٹکرا کر دو ٹکڑوں میں ٹوٹ گیا۔۔۔

مورفن پاگلوں کی طرح قہقہے لگانے لگا۔۔ گونٹ چلایا۔۔" جوڑو اسے۔۔۔ بے کار لڑکی۔۔۔ جوڑو اسے۔۔۔"

میروپ لڑکھڑاتے ہوئے کمرے کے دوسری طرف گئی۔۔۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ اپنی چھڑی بلند کرتی آگڈین نے اپنی چھڑی اٹھا کر آرام سے کہا۔۔" *مثلِ اصل* " برتن فوراً جڑ گیا۔۔

گونٹ کو دیکھ کر ایک لمحے کے لئے ایسا لگا جیسے وہ آگڈین پر چلانے والا ہو۔۔ لیکن پھر اس نے خود پر قابو پا لیا۔۔ اسکے بجائے وہ اپنی بیٹی پر طنز کرتا ہوا بولا۔۔ " تمھاری قسمت اچھی ہے کہ وزارت کا یہ بھلا انسان یہاں پر موجود تھا۔۔ ہے نا۔۔؟ شاید وہ تم سے میری جان بھی چھڑوا دے۔۔۔ شاید اسے گندے ناکارہ سے کوئی پریشانی نہ ہوتی ہو۔۔"

بنا کسی کی طرف دیکھے یا آگڈین کا شکریہ ادا کیے۔۔۔ میروپ نے کانپتے ہاتھوں سے برتن اٹھا کر واپس اسکی الماری میں رکھ دیا۔۔ پھر وہ چپ چاپ چولھے اور گندی کھڑکیوں کی درمیانی دیوار سے پیٹھ ٹکا کر کھڑی ہو گئی۔۔ ایسا لگا جیسے وہ صرف یہ چاہتی ہو کہ دیوار پھٹے اور وہ اس میں سما جائے۔۔۔

" گونٹ صاحب۔۔۔" آگڈین نے بات چیت دوبارہ شروع کی۔۔ " جیسا کہ میں کہہ رہا تھا کہ میری آمد کی وجہ۔۔۔"

" میں پہلی دفعہ میں ہی تمہاری بات سن چکا ہوں۔۔۔" گونٹ چلایا۔۔ " تو کیا ہوا۔۔؟ اس ماگلو کے ساتھ وہی ہوا جسکا وہ حقدار تھا۔۔ اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔۔؟"

" مورفن نے جادوئی قانون توڑا ہے۔۔۔" آگڈین نے گھمبیرتا سے کہا۔۔

" مورفن نے جادوئی قانون توڑا ہے۔۔" گونٹ نے گانا گانے کے انداز میں آگڈین کی نقل اتاری۔۔ مورفن ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑا۔۔ " اس نے اس گندے ماگلو کو ایک سبق سکھایا۔۔ اب یہ بھی غیر قانونی ہو گیا۔۔؟ بولو۔۔؟"

" ہاں۔۔۔" آگڈین بولا۔۔۔" یہ غیر قانونی ہے۔۔۔"

اسنے اپنی اندرونی جیب سے تہہ کیا ہوا چرمئی کاغذ نکالا اور اسے کھولا۔۔۔

"اب یہ کیا ہے۔۔۔؟ اسکی قید کا پروانہ۔۔۔؟" گونٹ نے کہا۔۔۔ اسکی آواز غصے کی وجہ سے دوبارہ بلند ہو گئی تھی۔۔

" یہ وزارت میں ہونے والی پیشی کا سمن ہے۔۔۔"

" سمن۔۔؟ سمن۔۔۔؟ تم ہوتے کون ہو میرے بیٹے کو سمن دے کر کہیں بھی بلانے والے۔۔؟"

" میں **جادوئی قانونی نفاذ محکمے** کا سربراہ ہوں۔۔۔" آگڈین نے کہا۔۔۔

" اور ہم تمہیں کیڑے مکوڑے لگتے ہیں۔۔۔؟" گونٹ غصے سے چلایا۔۔۔ اور اپنے سینے کی طرف گندے پیلے ناخن والی انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے آگڈین کی طرف بڑھا۔۔ " کیڑے مکوڑے۔۔۔؟ جو وزارت کے ایک اشارے پر دوڑے چلے آئیں گے۔۔۔؟ تمہیں معلوم بھی ہے کہ تم کس سے بات کر رہے ہو۔۔۔؟ گندے بدبودار بدذات۔۔۔۔ جانتے بھی ہو۔۔۔؟"

" مجھے لگا تھا کہ میں گونٹ صاحب سے بات کر رہا ہوں۔۔۔" آگڈین نے چوکنا نظر آتے ہوئے کہا۔ لیکن وہ ابھی بھی اپنی جگہ پر کھڑے ہوئے تھے۔۔

" بالکل ٹھیک۔۔۔" گونٹ زور سے چلایا۔۔ایک لمحے کے لئے ہیری کو لگا کہ وہ اپنی انگلی سے آگڈین کی طرف کوئی گندہ اشارہ کر رہا ہے۔۔۔ لیکن پھر اسے احساس ہوا کہ گونٹ آگڈین کو اپنی درمیانی انگلی میں پہنی ہوئی بھدی۔ کالے نگینے والی انگوٹھی دِکھا رہا ہے۔۔۔ وہ اسے آگڈین کی آنکھوں کے سامنے لہرا رہا تھا۔۔ " دیکھو اسے۔۔۔ دیکھو۔۔ جانتے ہو یہ کیا ہے۔۔۔؟ جانتے ہو یہ کہاں سے آئی ہے۔۔۔؟ صدیوں سے یہ ہمارے خاندان کے پاس ہے۔۔۔ اتنا پرانا خاندان ہے ہمارا۔۔۔ پورا کا پورا خالص خون والا۔۔۔ پتا ہے اس کے لئے مجھے کتنی رقم دینے کی پیشکش کی گئی تھی۔۔۔؟ اس کے نگینے پر پیویرل کا موروثی نشان دیکھ رہے ہو۔۔۔؟"

" مجھے اس بارے میں کچھ نہیں پتہ۔۔۔" آگڈین نے اپنی ناک سے ایک انچ دور لہراتی انگوٹھی کو دیکھ کر پلکیں جھپکاتے ہوئے کہا۔۔ " اور ویسے بھی اس کا اس بات سے کوئی لینا دینا نہیں گونٹ صاحب۔۔۔آپ کے بیٹے نے ایک جرم کیا ہے۔۔۔"

غصے سے چلاتے ہوئے گونٹ اپنی بیٹی کی طرف بھاگا۔ایک لمحے کے لئے ہیری کو لگا کہ وہ اس کا گلا دبادے گا کیوں کہ اس کے ہاتھ اپنی بیٹی کی گردن کی طرف بڑھ رہے تھے۔۔۔لیکن اگلے ہی لمحے وہ اسے اسکے گلے میں پڑی سونے کی زنجیر کے ساتھ کھینچتا ہوا آگڈین کی طرف لے آیا۔۔

"اسے دیکھو۔۔۔" وہ آگڈین پر چلایا۔۔وہ زنجیر سے لٹکتا ایک بھاری سونے کا لاکٹ ہلا رہا تھا۔۔۔ جبکہ میروپ گلا دبنے کی وجہ سے سانس لینے کی کوشش میں تڑپنے لگی۔۔۔

" میں دیکھ رہا ہوں۔۔۔ میں دیکھ رہا ہوں۔۔۔" آگڈین نے ہڑبڑاتے ہوئے کہا۔۔

"سلے درن کا لاکٹ۔۔۔" گونٹ نے چلا کر کہا۔۔۔" سالازار سلے درن کا۔۔۔ہم اسکی نسل کے آخری زندہ وارث ہیں۔اب اس بارے میں تم کیا کہو گے۔۔۔؟ ہیں۔۔۔؟"

" گونٹ صاحب۔۔۔ آپ کی بیٹی۔۔۔" آگڈین نے دہشت میں کہا۔ لیکن گونٹ پہلے ہی میروپ کو چھوڑ چکا تھا۔ وہ تیزی سے لڑکھڑاتے ہوئے اس سے دور چلی گئی۔۔ کمرے کے کونے میں جا کر وہ اپنی گردن سہلاتے ہوئے گہری سانسیں لینے لگی۔۔۔

" تو۔۔" گونٹ نے فاتحانہ انداز میں کہا۔۔ جیسے ابھی ابھی اس نے ایک مشکل نقطہ نظر کو بنا کسی جھگڑے کے ثابت کر دیا ہو۔۔۔ " ہم سے اس طرح بات مت کرنا جیسے ہم تمہارے پیروں کی دھول ہوں۔۔۔ نسل در نسل ہمارا خاندان خالص خون والا ہے۔۔۔ تمام کے تمام جادو گر۔۔۔مجھے یقین ہے تم اپنے بارے میں ایسا نہیں کہہ سکتے۔۔۔"

اس نے آگڈین کے پاس فرش پر تھوک دیا۔۔ مورفن پھر ہنس پڑا۔۔ میروپ جو کھڑکی کے پاس اپنے روکھے بالوں میں چہرہ چھپائے سر جھکا کر کھڑی تھی۔ کچھ نہ بولی۔

"گونٹ صاحب۔۔" آگڈین نے مضبوط لہجے میں کہا۔۔" مجھے لگتا ہے کہ اس معاملے سے آپ کے یا میرے آباؤاجداد کا کوئی لینا دینا نہیں ہے۔۔ میں یہاں مورفن کی وجہ سے آیا ہوں۔۔ مورفن اور اس ماگلو کی وجہ سے جسے مورفن نے کل رات کو پریشان کیا ہے۔۔ ہماری اطلاعات کے مطابق۔۔۔" انہوں نے اپنے ہاتھ میں تھامے کاغذ پر نظر دوڑائی۔۔ "۔۔مورفن نے اس ماگلو پر ایسا وار یا بددعا پڑھی جس سے اس کے جسم پر دردناک پھوڑے نکل آئے۔۔۔"

مورفن کھلکھلایا۔۔

" لڑکے۔۔۔ چپ رہو۔۔" گونٹ نے اسے **سنپیلی** زبان میں ڈانٹا۔۔ مورفن دوبارہ خاموش ہو گیا۔

" تو کیا ہوا۔ اگر اس نے ایسا کیا بھی۔۔۔؟" گونٹ نے آگڈین سے غصے میں کہا۔ " مجھے امید ہے کہ تم نے اس ماگلو کا گندہ چہرہ صاف کر دیا ہوگا اور اس کی یاد داشت مٹا دی ہوگی۔۔۔"

" اصل مسئلہ یہ نہیں ہے گونٹ صاحب۔۔" آگڈین نے کہا۔۔ " یہ ایک مظلوم ماگلو پر کیا گیا بلااشتعال حملہ تھا۔۔۔"

" اوہ۔۔۔اوہ۔۔۔ تمہیں دیکھتے ہی میں سمجھ گیا تھا کہ تم ماگلوؤں کے حمایتی ہو۔۔۔" گونٹ غرایا۔ اس نے ایک بار پھر فرش پر تھوک دیا۔

" اس طرح کی باتوں کا کوئی مطلب نہیں۔۔" آگڈین نے پر سکون لہجے میں کہا۔۔ " آپ کے بیٹے کے رویے سے یہ صاف ظاہر ہے کہ اسے اپنی حرکتوں پر کوئی پشیمانی نہیں ہے ۔۔" انہوں نے دوبارہ چرمئی کاغذ کی طرف دیکھا۔۔" مورفن چودہ ستمبر کو پیشی کے لئے آئے گا۔ جہاں وہ ایک ماگلو کے سامنے جادو کرنے اور اسی ماگلو کو نقصان اور تکلیف پہنچانے کے الزامات کا سامنا کرے گا۔۔"

آگڈین مزید کچھ کہتے کہتے رک گئے۔۔ کھلی ہوئی کھڑکی سے گھوڑے کی ٹاپوں اور تیز ہنسی کی کچھ آوازیں تیرتی ہوئی اندر آرہی تھیں۔۔ یقیناً گاؤں کی طرف جانے والی گلی درختوں کے اس جھنڈ کے بالکل قریب بنی ہوئی تھی جہاں پر یہ مکان بنا ہوا تھا۔۔ گونٹ مجسمے کی طرح ساکت ہو گیا۔۔ وہ آنکھیں پھاڑے آوازیں سن رہا تھا۔۔ مورفن نے پھنکارتے ہوئے اپنا چہرہ آوازوں کی سمت موڑا۔۔ اسکے چہرے پر بھوک جھلک رہی تھی۔ میروپ نے اپنا سر اوپر اٹھا کر دیکھا۔ ہیری نے دیکھا کہ وہ خوف سے سفید پڑ گئی تھی۔۔

" اف خدایا۔۔ کتنا بد نما مکان ہے۔۔" کھلی کھڑکی سے ایک لڑکی کی آواز صاف سنائی دیتی ہوئی اس طرح گونجی۔۔۔ جیسے وہ ان لوگوں کے ساتھ اسی کمرے میں کھڑی ہوئی ہو۔۔ " تمہارے والد اس کھنڈر کو گرواکیوں نہیں دیتے ٹام۔۔؟"

" یہ ہمارا نہیں ہے۔۔" ایک نوجوان مرد کی آواز سنائی دی۔ " وادی کی دوسری طرف کی ہر چیز ہماری ہے۔۔ لیکن یہ مکان غریب بوڑھے کھوسٹ گونٹ اور اس کے بچوں کا ہے۔۔۔ اس کا لڑکا تو لگ بھگ پاگل ہے۔۔ تمہیں تو وہ کہانیاں سننی چاہئیں جو گاؤں والے اس کے بارے میں سناتے ہیں۔۔"

لڑکی ہنس دی۔۔ گھوڑوں کی ٹاپوں کی آوازیں تیز سے تیز تر ہوتی جارہی تھیں۔۔ مورفن نے اپنی آرام کرسی سے اٹھنے کی کوشش کی۔۔

"اپنی جگہ پر بیٹھے رہو۔۔" اس کے باپ نے سنپیلی میں اسکوڈانٹا۔۔

" ٹام۔۔۔" لڑکی کی آواز دوبارہ بولی۔۔۔آواز بہت صاف سنائی دے رہی تھی۔ یقیناًوہ لوگ اب مکان کے ساتھ ہی کھڑے تھے۔۔۔ " ہو سکتا ہے کہ میں غلط ہوں۔۔۔ مگر کیا کسی نے اس دروازے پر کیل سے ٹھونک کر سانپ لٹکایا ہوا ہے۔۔۔؟"

" اُف خدایا۔۔۔ تم بالکل صحیح کہہ رہی ہو۔۔۔" مرد کی آواز نے کہا۔۔۔" یہ یقیناً اس کے بیٹے کی حرکت ہے۔۔۔ میں نے کہا تھا نہ کہ اس کا دماغ تھوڑا کھسکا ہوا ہے۔۔۔اس کی طرف مت دیکھو سیسیلئیا جانِ من۔۔۔"

ہنسی کی کھنکھناہٹ اور گھوڑوں کی ٹاپوں کی آواز اب دور جاتی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

" جانِ من۔۔۔" مورفن اپنی بہن کی طرف دیکھتے ہوئے سنپیلی میں بڑبڑایا۔۔۔ "اس نے اس لڑکی کو جانِ من کہا۔۔۔ اب تمہیں تو وہ کسی صورت نہیں اپنائے گا۔۔۔"

میروپ اتنی سفید پڑ چکی تھی کہ ہیری کو لگا کہ کہیں وہ بے ہوش ہو کر گر نہ پڑے۔۔۔

" یہ کیا بکواس ہے۔۔۔؟ " گونٹ نے سنپیلی میں تیکھی آواز سے کہا۔۔۔وہ اپنے بیٹے اور بیٹی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔" تم نے کیا کہا مورفن۔۔۔؟ "

" اسے اس ماگلو کو دیکھنا پسند ہے۔۔۔" مورفن نے کہا۔ وہ کمینگی بھرے انداز میں اپنی بہن کو گھور رہا تھا۔۔۔ جواب بہت خوفزدہ نظر آ رہی تھی۔۔۔ " جب بھی وہ یہاں سے گزرتا ہے تو یہ باغیچہ میں پہنچ جاتی ہے۔۔۔ اور باڑ کی اوٹ سے اسے جھانک کر دیکھتی رہتی ہے۔۔۔ کل رات بھی۔۔۔۔"

میروپ نے منت کرنے والے انداز میں اپنا سر ہلایا۔۔ مگر مورفن نے بے دردی سے اپنی بات جاری رکھی۔۔" ۔۔۔ وہ کھڑکی سے باہر لٹکی ہوئی اس کے گھر لوٹنے کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔"

گونٹ نے دھیرے سے کہا۔۔"کھڑکی سے باہر لٹکی ہوئی تھی۔۔؟ ایک ماگلو کو دیکھنے کے لئے۔۔؟"

لگتا تھا گونٹ گھرانہ آگڈین کو بالکل فراموش کر چکا تھا۔ جوان عجیب پھنکاروں کے تبادلے کے درمیان ناسمجھی کے عالم میں حیران و پریشان کھڑے تھے۔۔۔

"کیا یہ سچ ہے۔۔؟ " گونٹ خونخوار آواز میں بولا۔ اور اس نے سہمی کھڑی لڑکی کی طرف ایک دو قدم بڑھائے۔۔ " میری بیٹی۔۔۔ خالص خون۔۔۔ سلا زار سلے درن کی وارث۔۔۔ گندے گھٹیا۔۔۔ خون والے ماگلو کی دیوانی ہے۔۔؟ "

میروپ دہشت سے اپنا سر نفی میں ہلانے لگی۔۔ وہ دیوار سے چپک گئی تھی اور لگ رہا تھا کہ وہ کچھ کہنے کے قابل نہیں رہی۔۔۔

"لیکن میں نے اسے مزہ چکھا دیا ابا۔۔۔" مورفن کھلکھلایا۔۔" جب وہ یہاں سے گزرا تو میں نے اسے جا پکڑا۔۔۔ ان سب پھوڑوں کے ساتھ تو وہ بالکل بھی خوبصورت نہیں لگ رہا تھا۔۔۔ ہے نا میروپ۔۔۔؟ "

"گندی ۔۔۔ ناکارہ۔۔۔ بدبودار کہیں کی۔۔۔۔ خون کی غدار۔۔۔" گونٹ اپنا ہوش و حواس کھوتے ہوئے غصے میں چلایا۔۔ اور اس کے ہاتھ اپنی بیٹی کے حلق کے گرد جکڑ گئے۔۔۔

ہیری اور آگڈین ایک ساتھ چیخے۔۔۔ " نہیں۔۔۔۔" آگڈین اپنی چھڑی اونچی کرتے ہوئے چلائے۔۔۔ "گرفت توڑ۔۔۔" گونٹ اچھل کر اپنی بیٹی سے دور پیچھے کی طرف جا گرا۔۔۔ وہ ایک کرسی سے ٹکرایا اور پیٹھ کے بل زمین پر گر گیا۔۔۔ غصے بھری دہاڑ کے ساتھ مورفن کود کر اپنی کرسی سے کھڑا ہو گیا۔ اور آگڈین کی طرف دوڑا۔۔۔ وہ خون میں لت پت اپنا چاقو لہراتے ہوئے اپنی چھڑی سے ہر طرف منتروں کا وار کر رہا تھا۔۔۔

آگڈین اپنی جان بچانے کے لئے باہر کی طرف بھاگے۔۔۔ ڈمبلڈور نے اشارہ کیا کہ انہیں بھی ان کے پیچھے چلنا چاہئے۔۔۔ ہیری نے ان کے اشارے پر عمل کیا۔۔۔ باہر پہنچ کر بھی اس کے کانوں میں میروپ کی چیخیں گونج رہی تھیں۔۔۔

آگڈین سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے آڑے ترچھے رستے پر بھاگتے ہوئے باہر کی گلی میں پہنچ گئے۔۔۔ جہاں وہ ایک چمکدار اخروٹی رنگت والے گھوڑے سے ٹکرا گئے۔۔۔ جس پر سیاہ بالوں والا ایک خوبصورت نوجوان سوار تھا۔۔۔ وہ نوجوان اور ساتھ موجود ایک حسین لڑکی۔۔۔ جو ایک سرمئی رنگت کے گھوڑے پر سوار تھی۔۔۔ آگڈین کو دیکھ کر ہنسی سے لوٹ پوٹ ہو گئے۔۔۔ جو گھوڑے کے پہلو سے ٹکرانے کی وجہ سے اچھل کر گرے۔۔۔ لیکن فوراً کھڑے ہو کر بھاگنے لگے۔۔۔ وہ سر سے پاؤں تک مٹی سے اٹے ہوئے تھے۔۔۔ گلی میں ڈگمگاتے قدموں سے بھاگتے ہوئے ان کا فراک کوٹ ہوا میں اڑا جا رہا تھا۔۔۔

" میرے خیال سے اتنا کافی ہے ہیری۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔ انہوں نے ہیری کی کہنی پکڑ کر آہستگی سے کھینچی۔۔۔ اگلے ہی لمحے وہ دونوں تاریک اندھیرے میں اڑنے لگے۔۔۔ اور آخر تھوڑی دیر میں واپس اپنے قدموں پر کھڑے ہو گئے۔۔۔ وہ واپس ڈمبلڈور کے دفتر پہنچ چکے تھے جہاں اب شام کا جھٹ پٹا چھا چکا تھا۔۔۔

" مکان میں موجود اس لڑکی کا کیا ہوا۔۔؟" ڈمبلڈور نے اپنی چھڑی کی حرکت سے کچھ مزید چراغ روشن کئے تو ہیری نے تیزی سے پوچھا۔۔ " میروپ۔۔۔ یا جو بھی اسکا نام تھا۔۔۔؟"

" اوہ۔۔۔وہ بچ گئی۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔ انہوں نے اپنی میز کے پیچھے رکھی کرسی پر بیٹھتے ہوئے ہیری کو بھی بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ " آگڈین ظہور اڑان بھر کر وزارت پہنچے اور پندرہ منٹ میں معاون دستے کے ساتھ واپس وہاں پہنچ گئے۔۔۔ مورفن اور اس کے باپ نے لڑنے کی کوشش کی۔ مگر دونوں پر قابو پالیا گیا۔۔۔ انہیں اس مکان سے ہٹا لیا گیا اور کچھ ہی دنوں میں انہیں **جادوئی نظام عدل** کے تحت سزا سنادی گئی۔۔۔ مورفن جو پہلے بھی ماگلوؤں پر حملوں میں ملوث رہ چکا تھا۔۔ اسے ازکبان میں تین سال قید کی سزا سنائی گئی۔۔۔ مارؤلو۔۔۔۔ جس نے بشمول آگڈین وزارت کے کئی اہلکاروں کو زخمی کر دیا تھا۔۔ اسے چھ ماہ کی سزا سنائی گئی۔۔۔"

" مارؤلو۔۔۔؟" ہیری نے حیرت کے عالم میں دہرایا۔۔۔

" بالکل صحیح ۔۔۔" ڈمبلڈور حوصلہ افزاء انداز میں مسکرائے۔۔۔ " مجھے خوشی ہے کہ تم معاملے کو سمجھ رہے ہو۔۔۔"

" وہ بوڑھا آدمی۔۔۔۔۔؟"

"ہاں۔۔۔ وہ والڈیمورٹ کا نانا تھا۔۔۔" ڈمبلڈور بولے۔۔۔ " مارؤلو۔۔۔ اسکا بیٹا مورفن اور اسکی بیٹی میروپ۔۔۔ گونٹ گھرانے کے آخری وارث۔۔۔ ایک بہت ہی قدیم جادوئی گھرانہ۔۔۔۔ جسکی نسلوں کی تاریخ پاگل پن اور تشدد کے واقعات سے بھری پڑی تھی۔ کیوں کہ ان کے ہاں صرف خاندان میں شادی کرنے کا رواج تھا۔۔۔ عقل کے فقدان اور شان و شوکت کے شوق نے یہ وقت بھی دِکھایا کہ مارؤلو کی پیدائش سے کئی نسل پہلے ہی خاندانی تجوری خالی ہو گئی۔۔۔ جیسا کہ تم نے دیکھا کہ وہ خستہ حالی اور غربت کا شکار تھا۔۔۔ وہ ایک بد دماغ شخص تھا جس کے سر پر ہر وقت

بلاوجہ گھمنڈ اور غصہ سوار رہتا تھا۔ اس کے پاس بس خاندانی وراثت کی کچھ نشانیاں ہی بچی تھیں جنہیں وہ اپنے بیٹے جتنا اور اپنی بیٹی سے کچھ زیادہ اہم گردانتا تھا۔۔۔"

" تو میروپ۔۔۔۔" ہیری نے جوش میں اپنی نشست پر آگے کی طرف جھک کر ڈمبلڈور کو گھورتے ہوئے کہا۔۔۔" تو میروپ۔۔۔ جناب۔۔۔ کیا اس کا مطلب ہے۔۔۔ وہ۔۔۔ وہ والڈیمورٹ کی ماں تھی۔۔۔۔؟"

" ہاں۔۔۔" ڈمبلڈور بولے۔۔۔" اور ساتھ ہی ہم نے والڈیمورٹ کے والد کی جھلک بھی دیکھی تھی۔۔۔ میں سوچ رہا ہوں کہ جانے تم نے دھیان دیا یا نہیں۔۔۔؟"

" وہ ماگلو۔۔۔؟ جس پر مورفن نے حملہ کیا تھا۔۔۔؟ گھوڑے پر سوار وہ آدمی۔۔۔؟"

" بہت خوب ہیری۔۔۔" ڈمبلڈور مسکراتے ہوئے بولے۔۔۔" ہاں وہی۔۔۔ ٹام رڈل۔۔۔ خوبصورت ماگلو۔۔۔ جو گونٹ مکان کے پاس سے گھوڑے پر سوار گزرا کرتا تھا۔۔۔ اور جس کے لئے میروپ گونٹ کے دل میں پیار کی پوشیدہ لَو لپک رہی تھی۔۔۔۔"

" اور آخر میں ان کی شادی ہو گئی۔۔۔؟" ہیری نے حیرانگی کے عالم میں کہا۔۔۔ وہ تصور بھی نہیں کر پا رہا تھا کہ ایک دوسرے سے اتنے الگ دو لوگ پیار میں پڑ کر ایک دوسرے کے اتنے قریب کیسے آ سکتے ہیں۔۔۔

ڈمبلڈور بولے۔۔۔" میرے خیال سے تم شاید بھول رہے ہو کہ میروپ گونٹ ایک چڑیل تھی۔۔۔ مجھے نہیں لگتا کہ جس زمانے میں اس کا باپ اسے ڈرایا دھمکایا کرتا تھا اس وقت اس کی جادوئی طاقتیں اپنے جوبن پر ہوتی ہوں گی۔۔۔ لیکن جب مارولو اور مورفن کو ازکبان میں ڈال دیا گیا تو وہ زندگی میں پہلی بار اکیلی اور آزاد ہو گئی۔۔۔ جس کے بعد۔۔۔ مجھے یقین ہے کہ وہ اس قابل ہو گئی کہ اپنی

طاقتوں کا بھرپور استعمال کر سکے۔۔۔ اور اس نے اس مایوس زندگی سے چھٹکارہ حاصل کرنے کی منصوبہ بندی کی جسے وہ اٹھارہ سال سے جھیل رہی تھی۔"

" کیا تم بتا سکتے ہو کہ میروپ نے ٹام رڈل کے ذہن سے اسکی ساتھی کی یاد بھلانے اور اسکی جگہ اپنے آپ سے محبت کرنے پر مجبور کرنے کے لئے کون سا قدم اٹھایا ہوگا۔۔۔؟"

"***ذہن محصور وار۔۔۔***؟" ہیری نے اندازہ لگایا۔۔" یا شاید ***دل لگی محلول۔۔۔***؟"

" بہت خوب۔۔۔۔ ویسے ذاتی طور پر میں یہ سوچتا ہوں کہ اس نے ***دل لگی محلول*** کا استعمال کیا ہوگا۔۔۔ مجھے یقین ہے کہ اس کے نزدیک یہ زیادہ عاشقانہ عمل ہوگا۔۔۔ اور مجھے نہیں لگتا کہ اسے کوئی مشکل پیش آئی ہوگی۔۔۔ گرمیوں کے کسی سخت دن۔۔۔ جب رڈل اکیلا گھڑ سواری کر رہا ہوگا۔۔۔ گرمی سے بچنے کے لئے اسے پانی پینے پر آمادہ کرنا کوئی بڑی بات نہیں ہوگی۔۔۔ چاہے جو بھی ہوا تھا۔۔۔ مگر ابھی ابھی ہم نے جو واقعہ دیکھا ہے اس کے بعد کچھ ہی مہینوں کے اندر اندر لٹل ہینگلیٹن کے گاؤں نے ایک نہایت چٹپٹے معاشقے کے مزے اٹھائے۔۔۔ تم سوچ بھی نہیں سکتے کہ جب زمیندار کا بیٹا غریب کی بیٹی میروپ کے ساتھ بھاگ گیا تو گاؤں والوں نے کیا کیا باتیں بنائیں۔۔۔"

"لیکن گاؤں والوں کا صدمہ مارُولو کے صدمے کے سامنے کچھ بھی نہیں تھا۔۔۔ جب وہ ازکبان سے لوٹا۔۔۔ تو اسے امید تھی کہ اسکی فرض شناس بیٹی گرما گرم کھانا تیار کر کے میز پر بیٹھی اس کا انتظار کر رہی ہوگی۔۔۔ لیکن اس کے بجائے خالی گھر میں صاف نظر آتی ایک انچ دھول مٹی کی تہہ اور میروپ کے الوداعی خط نے اس کا استقبال کیا۔۔۔ جس میں اس نے وضاحت کی تھی کہ وہ کیا گل کھلا کر جا رہی ہے۔۔۔"

" جہاں تک میں معلوم کر پایا ہوں۔۔۔ اس دن کے بعد سے مارُولو نے کبھی بھی اپنی بیٹی کے نام یا اس کے وجود کا ذکر تک نہیں کیا۔۔۔ ہو سکتا ہے کہ بیٹی کے بھاگ جانے کا صدمہ ہی اسکی بہت جلد ہونے والی موت کا سبب بن گیا ہو۔۔۔ یا شاید اس نے کبھی سیکھا ہی نہیں تھا کہ اکیلے کیسے

جیا جاتا ہے۔۔۔ از کبان نے مارولو کو نہایت کمزور بنا دیا تھا۔۔۔ اور وہ مورفن کو گھر واپس آتا دیکھنے کے لئے زندہ نہیں بچا۔۔۔"

" اور میروپ۔۔۔؟ وہ بھی تو مر گئی۔۔۔ ہے نا۔۔۔؟ والڈیمورٹ تو یتیم خانے میں پلا بڑھا تھا۔۔۔ ہے نا۔۔۔؟"

" ہاں۔۔۔ یقیناً۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔۔" یہاں پہنچ کر ہمیں کچھ اندازے لگانے ہوں گے۔ ویسے مجھے نہیں لگتا کہ یہ سمجھنا مشکل ہے کہ کیا ہوا ہوگا۔۔۔ دیکھو۔۔۔ بھاگ کر شادی کرنے کے کچھ ہی مہینوں بعد ٹام رڈل لٹل ہینگلیٹن میں موجود اپنی جاگیر میں واپس لوٹ آیا۔۔۔ لیکن اسکی بیوی اس کے ساتھ نہیں تھی۔ آس پڑوس میں ایسی افواہیں گردش کرنے لگیں کہ وہ دھوکہ دہی اور پھنسائے جانے کی باتیں کر رہا تھا۔ مجھے یقین ہے کہ وہ یہ کہنا چاہتا تھا کہ اس پر سحر کیا گیا تھا جو اب ٹوٹ چکا ہے۔۔۔ حالانکہ مجھے یہ بھی لگتا ہے کہ اس نے ان الفاظ کے استعمال کی ہمت نہیں کی ہوگی۔۔۔ کہ کہیں لوگ اسے پاگل نہ سمجھیں۔۔۔ لیکن جب لوگوں نے اس کی باتیں سنیں تو انہوں نے خود ہی اندازے لگا لئے کہ یقیناً میروپ نے اس سے شادی رچانے کے لئے جھوٹ بولا ہوگا کہ وہ اس کے بچے کی ماں بننے والی ہے۔۔۔ اور ٹام نے صرف اسی وجہ سے اس سے شادی کی ہوگی۔۔۔"

" لیکن وہ اسکے بچے کی ماں تو بنی تھی۔۔۔۔"

" ہاں۔۔ لیکن اس سے شادی کے ایک سال بعد۔۔ ٹام رڈل اسے اسی وقت چھوڑ کر چلا گیا تھا جب وہ امید سے تھی۔۔۔"

"تو گڑبڑ کہاں ہوئی۔۔۔؟" ہیری نے پوچھا۔۔۔ "**دل لگی محلول** نے کام کرنا کیوں چھوڑ دیا۔۔۔؟"

"ایک بار پھر۔۔۔۔ اس بارے میں بس اندازہ ہی لگایا جا سکتا ہے۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔" لیکن میرے خیال سے میروپ۔۔۔ جو اپنے شوہر سے سچی محبت کرتی تھی۔۔۔اسے جادوئی طریقوں سے اپنا غلام بنا بنا کر تنگ آ گئی ہو گی۔۔۔ مجھے لگتا ہے کہ اس نے اس بات کا فیصلہ کیا ہو گا کہ اب وہ اسے مزید محلول نہیں پلائے گی۔۔۔شاید وہ اس کے پیار میں اتنی ڈوبی ہوئی تھی کہ اسنے اپنے آپ کو یہ یقین دلا لیا تھا کہ اب تک اس کے شوہر کو بھی اس سے سچی محبت ہو گئی ہو گی۔۔۔ شاید اس نے سوچا ہو گا کہ کم از کم بچے کی خاطر ہی سہی۔۔۔ لیکن وہ رک جائے گا۔۔۔ لیکن دونوں ہی دفعہ وہ غلط تھی۔۔۔ وہ اسے چھوڑ کر چلا گیا اور دوبارہ کبھی پلٹ کر نہیں لوٹا۔۔۔اس نے کبھی یہ جاننے کی زحمت بھی نہیں کی کہ اس کے بچے کا کیا ہوا۔۔۔۔"

باہر کی طرف موجود آسمان سیاہی مائل ہو گیا تھا اور ڈمبلڈور کے دفتر کے چراغ اب پہلے سے زیادہ اونچی لَو دیتے ہوئے محسوس ہو رہے تھے۔۔۔

" میرے خیال سے آج رات کے لئے اتنا کافی ہے۔۔۔ ہیری۔۔۔" ڈمبلڈور کچھ لمحوں کے بعد بولے۔۔۔

" جی جناب۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔

وہ اپنے قدموں پر کھڑا ہو گیا۔۔۔ مگر وہاں سے ہلا نہیں۔۔

" جناب۔۔۔ کیا والڈیمورٹ کے ماضی کے بارے میں ان سب چیزوں کا جاننا ضروری ہے۔۔۔؟"

" میرے خیال سے یہ بہت ضروری ہے۔۔۔" ڈمبلڈور بولے۔۔۔

" اور۔۔۔اور کیا اس کا پیشن گوئی سے بھی کوئی نہ کوئی تعلق ہے۔۔۔؟"

" اس کا مکمل تعلق پیشن گوئی سے ہی ہے۔۔۔"

" بہت بہتر۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔۔ وہ ایک ہی وقت میں الجھن سلجھن کا شکار تھا۔۔۔

وہ واپس جانے کے لئے مڑا۔۔۔ لیکن اس کے ذہن میں ایک اور سوال امڈ آیا۔۔۔۔ وہ واپس پلٹا۔۔۔" جناب۔۔۔۔ کیا میں یہ سب باتیں جو آپ نے مجھے بتائی ہیں۔۔۔ کیا میں وہ رون اور ہرمائنی کو بتا سکتا ہوں۔۔۔؟"

ڈمبلڈور کچھ لمحوں تک اسے دیکھتے ہوئے کچھ سوچنے کے بعد بولے۔۔۔۔۔ ہاں۔۔۔ مجھے لگتا ہے ویزلی صاحب اور گرینجر صاحبہ نے کئی دفعہ یہ ثابت کیا ہے کہ وہ قابل بھروسہ ہیں۔۔۔ لیکن ہیری۔۔۔ میں تم سے یہ ضرور کہوں گا۔۔۔ کہ ان کو متنبہ کر دینا کہ وہ یہ معلومات کسی اور کے ساتھ نہ بانٹیں۔۔۔ میں نہیں چاہتا کہ لوگوں کو اس بارے میں معلوم ہو کہ میں والڈیمورٹ کے رازوں کے بارے میں کیا کچھ جانتا ہوں یا کتنا شک کرتا ہوں۔۔۔"

" نہیں جناب۔۔۔ میں صرف رون اور ہرمائنی کو بتاؤں گا۔۔۔ شب بخیر۔۔۔"

وہ دوبارہ واپس مڑ گیا۔۔۔ ابھی وہ دروازے کے پاس ہی پہنچا تھا کہ اس کی نظر اس چیز پر پڑی۔۔۔۔ لکڑی کے نوکیلے پایوں کی میز پر چاندی کے نازک آلات کے ساتھ سونے کی ایک بڑی۔۔۔ بھدی انگوٹھی رکھی ہوئی تھی۔۔۔ جس پر ایک بڑا چٹخا ہوا کالا پتھر جڑا ہوا تھا۔۔۔

" جناب۔۔۔" ہیری نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔۔۔" یہ انگوٹھی۔۔۔۔"

" ہاں ہیری۔۔۔؟" ڈمبلڈور نے کہا۔

" اس رات جب ہم پروفیسر سلگ ہارن سے ملنے گئے تھے۔۔۔ تب آپ یہ انگوٹھی پہنے ہوئے تھے۔۔۔"

"ہاں میں یہ پہنا ہوا تھا۔۔۔" ڈمبلڈور نے حامی بھری۔۔۔

"لیکن کیا یہ۔۔۔ کیا یہ وہی انگوٹھی نہیں ہے جو مارُولو گونٹ ۔۔۔ آگڈین صاحب کو دِکھا رہا تھا۔۔۔؟"

" ڈمبلڈور نے اپنا سر جھکاتے ہوئے کہا۔۔۔" بالکل۔۔۔وہی ہے۔۔۔"

" لیکن۔۔۔کیسے۔۔۔؟کیا یہ ہمیشہ سے آپ ہی کے پاس تھی۔۔۔؟

" نہیں۔۔۔ میں نے ابھی حال ہی میں اسے حاصل کیا ہے۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔۔درحقیقت جب میں تمہیں تمہارے خالہ خالو کے گھر سے لینے آیا تھا۔۔۔اس سے کچھ دن پہلے ہی۔۔۔"

" کیا آپ کا ہاتھ اسی دوران زخمی ہوا تھا۔۔۔جناب۔۔؟"

" ہاں۔۔۔لگ بھگ انہی دنوں ہیری۔۔۔"

ہیری ہچکچایا۔۔۔ڈمبلڈور مسکرا رہے تھے۔۔۔

" جناب۔۔۔کیا ہوا تھا۔۔۔؟"

" بہت دیر ہو گئی ہے ہیری۔۔۔۔یہ قصہ کسی اور دن سناؤں گا۔۔۔شب بخیر۔۔۔"

" شب بخیر جناب۔۔۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

# گیارہواں باب

## ہرمائنی کی خفیہ مدد

ہرمائنی کی توقع کے عین مطابق چھٹے سال کو ملنے والے فارغ اوقات موج مستی یا آرام کے لئے نہیں تھے۔۔۔ جیسا کہ رون نے سوچا تھا۔ بلکہ یہ اوقات۔ جماعت کے دوران ملنے والے کام کو مکمل کرنے کی کوشش میں ہی بیت جاتے تھے۔ وہ نہ صرف اس طرح پڑھائی میں مشغول تھے۔ جیسے ہر دن امتحان کا دن ہو۔ بلکہ جماعت میں پڑھائے جانے والے اسباق بھی پہلے سے زیادہ مشکل ہوتے جارہے تھے۔ پروفیسر مک گونیگل کی جماعت میں ان کے بولے ہوئے آدھے الفاظ ہیری کے سر کے اوپر سے گزر جاتے تھے۔ اب تو ہرمائنی بھی کبھی کبھار ان سے ہدایات دہرانے کی درخواست کرنے لگی تھی۔ بہر حال کم ذات شہزادہ کی مہربانی سے محلولات کا مضمون اچانک ہی ہیری کا پسندیدہ مضمون بن چکا تھا۔۔۔ یہ الگ بات ہے کہ اس سے ہرمائنی کا پارہ دن بدن چڑھتا جارہا تھا۔

شیطانی جادو سے تحفظ کے فن کی جماعت کے علاوہ اب ان سے سحر اور تبدیلیِ ہیئت کی جماعتوں میں بھی ان کہے منتروں کا استعمال کرنے کی امید کی جارہی تھی۔۔۔ ہیری کئی بار اپنے

ساتھی طلبا کو بیٹھک یا کھانے کے وقفوں کے دوران تناؤ کا شکار دیکھ چکا تھا۔ ان کے چہرے جامنی پڑے ہوتے تھے اور وہ لب بھینچے اس طرح زور لگا رہے ہوتے تھے جیسے انہوں نے ***تمہیں۔نہیں۔آتے۔ہیں۔کون*** کی زیادہ مقدار کھالی ہو۔ لیکن وہ جانتا تھا کہ دراصل وہ لوگ بنا اونچی آواز میں منتر پڑھے جادو کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔۔۔ اس سب سے دور باہر ہریاول گھر میں جا کر کچھ سکون ملتا تھا۔ ویسے تو جادوئی جڑی بوٹی فن کی جماعت میں بھی اب وہ لوگ مزید خطرناک پودوں کی پڑھائی کر رہے تھے۔ لیکن کم از کم اگر ***زہریلا آنکڑہ*** انہیں پیچھے سے دبوچ لے تو انہیں بلند آواز میں چیخنے اور گالی دینے کی اجازت تھی۔۔۔

ان کے منتروں کی گھنٹوں پر محیط مشقوں اور کام کے بوجھ تلے دبے ہونے کی وجہ سے ہیری رون اور ہرمائنی کو ابھی تک ہیگرڈ سے ملنے کے لئے جانے کا موقع نہیں مل سکا تھا۔ ہیگرڈ نے اب کھانے کے اوقات میں عملے کی میز پر آنا چھوڑ دیا تھا۔ یہ اسکی ناراضگی کا واضح اظہار تھا۔ بعض اوقات جب وہ لوگ راہداری یا باہر میدانوں میں آمنے سامنے آجاتے تو وہ ایسے بن کر گزر جاتا جیسے اس نے ان لوگوں کو دیکھا ہی نہ ہو اور نہ ہی اسے ان لوگوں کی سلام دعا کی آواز سنائی دی ہو۔

اگلے ہفتے کے روز ناشتے کے وقت عملے کی میز پر رکھی ہیگرڈ کی بڑی خالی کرسی کی طرف دیکھتے ہوئے ہرمائنی بولی۔۔۔ "ہمیں اس کے پاس جا کر اپنی وضاحت دینی چاہیے۔۔۔"

" لیکن آج دن کے اوقات میں کوئیڈ چ کا آزمائشی میچ ہے۔۔۔" رون نے کہا۔۔۔ " اور ہمیں فلٹ وک کے دیئے ہوئے ***پانی پھوار سحر*** کی مشق بھی تو کرنی ہے۔۔۔ اور آخر کس چیز کی وضاحت۔۔۔؟ بھلا ہم اسے یہ کس طرح بتا سکتے ہیں کہ ہمیں اس کے منحوس مضمون سے نفرت تھی۔۔۔؟"

ہرمائنی بولی۔۔۔ " ہمیں اس مضمون سے نفرت تو نہیں تھی۔۔۔"

"ہنہ۔۔۔اپنی بات کرو۔۔۔ میں تو ابھی تک **مردیا خور کیکڑوں** کو نہیں بھلا پایا۔۔" رون نے تلخی سے کہا۔۔۔" اور ایک بات اور سن لو۔۔ ہم بال بال بچ گئے ہیں۔۔۔ تم نے اسے اپنے احمق بھائی کے بارے میں باتیں کرتے نہیں سنا۔۔۔اگر ہم رک جاتے تو ہم گراپ کو یہ سکھانے پر لگے ہوتے کہ جوتوں کے تسمے کیسے باندھتے ہیں۔۔۔"

ہرمائنی جزبز ہوتے ہوئے بولی۔۔۔" ہیگرڈ سے بات چیت بند ہونا مجھے اچھا نہیں لگ رہا۔۔۔"

" ہم کوئیڈچ کے آزمائشی میچ کے بعد اس سے ملنے ضرور جائیں گے۔۔۔" ہیری نے ہرمائنی کو بھروسہ دلاتے ہوئے کہا۔اسے بھی ہیگرڈ یاد آرہا تھا۔۔۔ حالانکہ رون کی طرح وہ بھی یہی سوچ رہا تھا کہ گراپ کا ان کی زندگی میں نہ ہونا ہی ان کے لئے بہتر تھا۔"لیکن لگتا ہے آزمائشی میچ پورا دن چلنے والا ہے۔۔۔اتنے سارے لوگوں نے اپنے نام لکھوائے ہیں۔۔۔" کپتانی کے عمل میں آنے والی اس پہلی دشواری کا سامنا کرتے ہوئے وہ تھوڑی گھبراہٹ محسوس کر رہا تھا۔۔۔" پتہ نہیں یہ ٹیم اچانک سے اتنی مشہور کیوں ہو گئی ہے۔۔۔؟"

" اوہ۔۔۔ چھوڑو بھی ہیری۔۔۔" ہرمائنی اچانک بے صبری سے بولی۔۔۔" ٹیم اتنی بھی مشہور نہیں ہوئی ہے۔۔۔ مشہور تو تم ہو گئے ہو۔۔۔ تم پہلے کبھی اتنے دلچسپ نہیں تھے۔ اور سچ بتاؤں تو اتنے قابلِ توجہ بھی نہیں تھے۔۔۔"

رون کو سالمن مچھلی کا بڑا ٹکڑا کھاتے ہوئے ٹھسکہ لگ گیا۔ ہرمائنی اس پر حقارت بھری نظر ڈالتے ہوئے دوبارہ ہیری کی طرف مڑ گئی۔۔۔

" اب سب جانتے ہیں کہ تم سچ بول رہے تھے۔۔۔۔ ہے نا۔۔۔؟ پوری جادوگر برادری اب یہ ماننے پر مجبور ہے کہ تم والڈیمورٹ کے لوٹ آنے کے بارے میں سچ بول رہے تھے اور پچھلے دو سالوں میں تم واقعی دو دفعہ اس کا سامنا کر چکے ہو اور صاف بچ نکلنے میں کامیاب بھی

ہو چکے ہو۔۔۔اور اب تو وہ تمہیں '**منتخب جادوگر**' بھی بلا رہے ہیں۔۔۔تو۔۔۔دیکھ لو۔۔۔کیا تمہیں واقعی اندازہ نہیں کہ لوگ تم سے کیوں متاثر ہیں۔۔۔؟"

حالانکہ چھت ابھی بھی ٹھنڈی اور بارش میں ڈوبی نظر آ رہی تھی لیکن شرم کے مارے ہیری کو اچانک بڑے حال میں گرمی محسوس ہونے لگی۔۔

" اور اس سب کے دوران تم نے وزارت کے کتنے ہتھکنڈے برداشت کیے ہیں جب وہ تمہیں جھوٹا اور پاگل ثابت کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔۔۔ تم اب بھی اپنے ہاتھ کی پشت پر ان زخموں کے نشان دیکھ سکتے ہو جہاں اس خبیث عورت نے تمہیں تمہارے اپنے خون سے لکھنے پر مجبور کیا تھا۔۔ لیکن پھر بھی تم اپنی کہی ہوئی باتوں پر قائم رہے۔۔۔"

"تم ابھی بھی دیکھ سکتی ہو کہ وزارت میں ان دماغوں نے مجھے کہاں سے پکڑا تھا۔۔دیکھو۔۔" رون نے اپنی آستین موڑتے ہوئے کہا۔

"اور گرمیوں کے دوران تمہارا قد بھی ایک فٹ بڑھ گیا ہے۔۔۔ اس بات کا بھی اپنا اثر ہے۔۔۔"ہرمائنی نے رون کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنی بات ختم کی۔۔۔

"میں بھی تو لمبا ہو گیا ہوں۔۔۔" رون نے کہا لیکن کسی نے بھی اس کی بات پر دھیان نہیں دیا۔۔۔

بارش سے بھیگی کھڑکیوں کے رستے اڑتے ہوئے بہت سارے ڈاکیے الو آ چکے تھے۔اپنی پرواز کے دوران وہ ہر کسی پر پانی کے چھینٹے اڑا رہے تھے۔ ان دنوں بہت سے لوگوں کو معمول سے زیادہ ڈاک موصول ہو رہی تھی۔پریشان والدین اپنے بچوں کی خیریت معلوم کرنے کے لئے فکر مند تھے۔ ساتھ ہی وہ ان کو یہ بھروسہ بھی دلانا چاہتے تھے کہ گھر پر بھی سب خیریت ہے۔ سال کی شروعات ہی سے ہیری کو کوئی خط نہیں ملا تھا۔ اسکو مستقل مزاجی سے خط لکھنے والا اکلوتا شخص اب مر چکا تھا۔ اور

گرچہ ہیری کو امید تھی کہ شاید کبھی کبھار لیوپن اسکو خط لکھا کریں گے مگر اس سلسلے میں بھی اسے صرف مایوسی ہی ملی تھی۔ اسی لئے کالی اور بھوری رنگت والے بہت سے الوؤں کے درمیان اپنی برف سی سفید الو ہیڈوگ کو اڑتے دیکھ کر ہیری کو بہت حیرانی ہوئی۔ وہ ایک بڑی چوکور گٹھڑی لئے ہیری کے سامنے اتر آئی۔۔۔ ایک لمحے کے وقفے سے رون کے سامنے بھی ایسی ہی ایک گٹھڑی اتری۔ جس کے بوجھ تلے اسکا چنا منا تھکا ہارا الو پگ وجیون دبا ہوا نظر آیا۔

" اوہ۔۔۔" ہیری نے اپنی گٹھڑی کھول کر اس میں سے ***محلولات بناؤ (اعلی درجہ)*** کی نئی نویلی کتاب نکالی جو فلوریش اور بلوٹ کی دکان سے آئی تھی۔

"اوہ شکر ہے۔۔۔" ہرمائنی نے خوشی سے کہا۔۔۔ "اب تم وہ بے ڈھنگی تحریروں والی کتاب واپس کر سکتے ہو۔۔۔"

"کیا تم پاگل ہو گئی ہو۔۔۔؟" ہیری نے کہا۔۔۔" میں اُسے ہی رکھوں گا۔۔۔ دیکھو۔۔۔ میں نے پہلے ہی اسکا حل سوچ لیا تھا۔۔۔"

اس نے اپنے بستے سے ***محلولات بناؤ (اعلی درجہ)*** کتاب نکالی اور اسکے غلاف کو اپنی چھڑی سے ٹھوکتے ہوئے بڑبڑایا۔۔۔ *'جدا شد'* غلاف کتاب سے الگ ہو کر گر گیا۔ اس نے یہی عمل نئی نویلی کتاب کے ساتھ بھی دہرایا۔۔۔( ہرمائنی سکتے میں آ گئی تھی) پھر اس نے دونوں غلاف ادلا بدلی کر کے۔۔۔ دونوں کو اپنی چھڑی سے ٹھوکا اور کہا۔۔۔' *مثلِ اصل'"*

اب وہاں شہزادہ والی کتاب نئی نویلی کتاب کے بھیس میں۔۔۔ اور فلوریش اور بلوٹ کی دکان سے آئی نئی نویلی کتاب استعمال شدہ پرانی کتاب کے روپ میں پڑی تھی۔۔۔

"اب میں سلگ ہارن کو یہ نئی کتاب لوٹا دوں گا۔۔۔ وہ تو شکایت بھی نہیں کر سکتے۔۔۔ یہ پوری نو اشرفیوں میں ملتی ہے۔۔۔"

ہرمائنی نے اپنے ہونٹ بھینچ لئے۔۔۔وہ غصے میں ڈوبی اور ناراض لگ رہی تھی۔۔۔ لیکن ایک تیسرا الو اس کے سامنے اترا جس سے اسکی توجہ بٹ گئی۔۔ الو اس دن کا **روزنامہ جادوگر** تھاما ہوا تھا۔ ہرمائنی نے تیزی سے اسے کھولا اور پہلے صفحے کا جائزہ لیا۔۔۔

" کوئی ایسی موت ۔۔۔ جسے ہم جانتے ہوں۔۔۔؟" رون نے بناوٹی روزمرہ جیسے انداز میں پوچھا۔۔۔روزانہ جب بھی ہرمائنی اخبار کھولتی تھی۔۔۔وہ اس سے یہی سوال کیا کرتا تھا۔۔۔

"نہیں۔۔۔ لیکن عفریتوں نے مزید کچھ حملے کئے ہیں۔۔۔" ہرمائنی بولی۔۔۔" اور ایک گرفتاری بھی ہوئی ہے۔۔۔"

" زبردست۔۔۔ کون گرفتار ہوا۔۔۔" ہیری نے بیلاٹرکس لیسٹرینج کے بارے میں سوچتے ہوئے پوچھا۔۔۔

" اسٹین شن پائیک۔۔۔" ہرمائنی نے کہا۔۔۔

ہیری حیرانی سے بولا۔۔۔"کیا۔۔۔؟"

" مشہورِ زمانہ جادوگر ذرائع آمدورفت **'سورماؤں کی سواری'** کے کنڈکٹر اسٹینلے شن پائیک کو مردار خور سرگرمیوں میں ملوث ہونے کے شبہ کی بنا پر گرفتار کر لیا گیا ہے۔۔۔ اکیس سالہ شن پائیک کو کل رات گئے انکے کلیپ ہم میں واقع گھر سے گرفتار کیا گیا ہے۔۔۔۔"

" اسٹین شن پائیک۔۔۔ اور مردار خور۔۔۔؟" ہیری نے مہاسوں بھرے چہرے والے نوجوان کو یاد کرتے ہوئے کہا جس سے وہ تین سال پہلے ملا تھا۔۔۔"ہو ہی نہیں سکتا۔۔۔"

"ہو سکتا ہے کہ وہ **ذہن محصور وار** کے اثر میں ہو۔۔۔" رون نے اندازہ لگاتے ہوئے کہا۔۔۔" پتہ کہاں چلتا ہے۔۔۔"

" ایسا لگتا تو نہیں ہے۔۔۔" ہرمائنی نے کہا جو ابھی تک خبر پڑھ رہی تھی۔۔۔ " یہاں لکھا ہے کہ اسے ایک شراب خانے میں مردار خوروں کے خفیہ منصوبوں کے بارے میں بات چیت کرتے ہوئے سنا گیا تھا۔۔اسی بنا پر اسے گرفتار کیا گیا ہے۔۔۔" اس نے الجھن بھری نظروں کے ساتھ سر اوپر اٹھا کر دیکھا۔۔۔"اگر وہ **ذہن محصور وار** کے زیرِ اثر ہوتا تو کیا اس طرح اِدھر اُدھر ان کے منصوبوں کے بارے میں بڑہانکتا پھرتا۔۔۔؟"

"سن کر تو ایسا لگتا ہے کہ وہ صرف رعب جھاڑنے کی کوشش کر رہا تھا کہ وہ کتنا کچھ جانتا ہے۔۔۔" رون نے کہا۔۔۔" یہ وہی ہے نا۔۔۔جوان پری زادیوں کو لبھانے کے لئے یہ دعوی کر رہا تھا کہ وہ وزیرِ جادوگری بننے والا ہے۔۔۔؟"

" ہاں۔۔۔وہی۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔۔"سمجھ نہیں آ رہا وزارت ثابت کیا کرنا چاہ رہی ہے۔۔۔اسٹین جیسے لوگوں کی بات پر ایسا ردِ عمل۔۔۔؟"

" شاید وہ صرف یہ دِکھانا چاہتے ہیں کہ وہ کچھ تو کر ہی رہے ہیں۔۔۔۔" ہرمائنی نے تیوریاں چڑھاتے ہوئے کہا۔۔۔۔" لوگ بہت ڈرے ہوئے ہیں۔۔۔ تمہیں پتہ ہے پٹیل جڑواں بہنوں کو توان کے والدین اسکول چھڑوا کر گھر لے جانا چاہتے ہیں۔۔۔۔؟ اور ایلیس میجن تو گھر چلی بھی گئی۔۔۔کل رات ہی اسے اسکے ابو لے گئے ہیں۔۔۔"

"کیا۔۔۔؟" رون ہرمائنی کو آنکھیں پھاڑ کر دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔" مگر ہوگورٹس تو ان کے گھروں سے زیادہ محفوظ ہے۔۔۔۔ ہونا ہی چاہیے۔۔۔ ہمارے پاس خاتِر (خصوصی اہلکار برائے شیطانی روک تھام) ہیں۔۔۔اور اتنے سارے حفاظتی منتر۔۔۔اور ڈمبلڈور بھی تو ہیں۔۔۔"

" مجھے نہیں لگتا کہ ڈمبلڈور ہر وقت ہمارے ساتھ ہوتے ہیں۔۔۔" ہرمائنی نے اخبار سے نظر اٹھا کر عملے کی میز کو دیکھتے ہوئے مدھم آواز میں کہا۔۔۔ " کیا تم نے دھیان نہیں دیا۔۔۔ پچھلے ہفتے کے دوران ہیگرڈ کی طرح انکی نشست بھی اکثر و بیشتر خالی ہی تھی۔۔۔"

ہیری اور رون نے عملے کی میز کی طرف دیکھا۔۔۔ ہیڈ ماسٹر کی نشست واقعی خالی تھی۔ ہیری نے اب غور کیا تو اسے احساس ہوا کہ اس نے بھی ڈمبلڈور کو ایک ہفتے پہلے والی تربیتی جماعت کے بعد سے نہیں دیکھا ہے۔۔۔۔

ہرمائنی نے دھیمی آواز میں کہا۔۔۔ "میرے خیال سے وہ ققنس تنظیم سے منسلک کسی کام کی وجہ سے اسکول چھوڑ کر جاتے ہیں۔۔۔ میرے کہنے کا مطلب ہے کہ تمام معاملات بہت گمبھیر نظر آرہے ہیں۔۔۔۔ہے نا۔۔۔؟"

ہیری اور رون نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔ لیکن ہیری جانتا تھا کہ وہ سبھی ایک ہی بات سوچ رہے ہیں۔۔۔ایک دن پہلے ہی ایک بھیانک واقعہ پیش آیا تھا۔ جب جادوئی جڑی بوٹیوں کے فن کی جماعت کے دوران ہنا ایبوٹ کو یہ بتانے کے لئے جماعت سے باہر بلایا گیا کہ اسکی والدہ مردہ حالت میں پائی گئی ہیں۔۔۔ اس وقت کے بعد سے ہنا ان لوگوں کو دوبارہ نظر نہیں آئی۔۔۔

پانچ منٹ بعد جب وہ لوگ گریفن ڈور کی میز سے اٹھ کر کوئیڈچ کے میدان کی طرف جانے لگے تو وہ لیونڈر براؤن اور پاروتی پٹیل کے قریب سے گزرے۔ ہیری کو ہرمائنی کی بات یاد آئی کہ پٹیل بہنوں کے والدین انہیں ہوگورٹس سے لے جانا چاہتے ہیں۔۔۔ اس لئے اسے یہ دیکھ کر بالکل حیرت نہیں ہوئی کہ دونوں پکی سہیلیاں افسردگی کے ساتھ آپس میں سرگوشیاں کر رہی تھیں۔ حیرت تو اسے تب ہوئی جب جوں ہی رون ان دونوں کے قریب پہنچا تو اچانک پاروتی نے لیونڈر کو کہنی مار کر اشارہ کیا۔۔۔ جس نے پیچھے مڑ کر دیکھا اور رون کی طرف ایک چوڑی مسکراہٹ اچھالی۔۔۔ رون اسے بے وقوفوں کی طرح دیکھتا ہی رہ گیا پھر بوکھلاتے ہوئے اس نے بھی مسکراہٹ کا جواب مسکراہٹ سے دیا۔۔۔ اسکی چال بھی اچانک متوالی ہو گئی تھی۔۔۔ یہ دیکھ کر ہیری کی ہنسی نکلنے والی تھی مگر اس نے اپنی ہنسی پر فوراً قابو پالیا اسے یاد آگیا تھا کہ جب میلفوائے نے اس کی ناک توڑی تھی اس وقت رون بھی نہیں ہنسا تھا۔ بہرحال کوئیڈچ کے میدان میں پہنچنے تک کے باقی سارے راستے

ہر مائنی دھند میں لپٹی بونداباندی میں سرد مہری کے ساتھ ان سے دور دور چل رہی تھی۔ میدان میں پہنچ کر بھی وہ رون کو میچ میں کامیابی کی دعا دیے بغیر اپنے بیٹھنے کے لئے نشست ڈھونڈنے شائقین کی نشستوں کی طرف چلی گئی۔۔۔

جیسا کہ ہیری نے سوچا تھا آزمائشی میچ میں دن کا بیشتر حصہ گزر گیا۔ گریفن ڈور فریق کے لگ بھگ آدھے طالب علم آزمائش کے لئے وہاں پہنچے تھے۔ پہلے سال کے طلبا۔۔ جو گھبراہٹ کے عالم میں اسکول کی قابل رحم پرانی اڑن جھاڑوئیں پکڑے ہوئے تھے۔ ساتویں سال کے طلبا۔۔۔ جو لمبے چوڑے اور باقی طلبا سے ڈراؤنے لگ رہے تھے۔ ساتویں سال کے طلبا میں تار جیسے بالوں والا وہ لڑکا بھی تھا جس سے اس کی ملاقات ہوگورٹس ایکسپریس میں ہوئی تھی۔۔۔

" ہم ٹرین پر ملے تھے۔۔۔ بوڑھے سلگی کے ڈبے میں۔۔۔" ہیری سے ہاتھ ملانے کے لئے وہ بھیڑ سے باہر نکل کر پراعتماد لہجے میں بولا۔۔۔" کارمیک مک لیگن۔۔۔ **رکھوالا**۔۔۔"

" تم نے پچھلے سال کوشش نہیں کی تھی۔۔۔ ہے نا۔۔۔؟" مک لیگن کی لمبی چوڑی جسامت کو دیکھتے ہوئے ہیری نے سوچا کہ یہ تو بنا ملے ہی گول کے تینوں چھلوں کو ڈھک سکتا ہے۔۔۔

" میں آزمائشی میچوں کے دوران ہسپتال میں تھا۔" مک لیگن نے تھوڑی شیخی بھگارتے ہوئے کہا۔۔" میں نے شرط جیتنے کے لئے **دنتیلی پریوں** کے آدھا کلو انڈے کھا لیے تھے۔۔۔"

" ٹھیک۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔" چلو۔۔۔ وہاں جا کر انتظار کرو۔۔۔"

اس نے میدان کے اس کنارے کی طرف اشارہ کیا جس کے قریب ہی ہر مائنی بیٹھی تھی۔ اسے لگا کہ اس نے غصے کی ایک لہر کو مک لیگن کے چہرے پر لہراتے ہوئے دیکھا ہے۔۔ شاید اسے اپنے ساتھ کسی خصوصی برتاؤ کی امید تھی۔۔ آخر وہ دونوں ہی "**بوڑھے سلگی کے چہیتے**" تھے۔۔۔۔

ہیری نے بالکل نچلے درجے کی جانچ سے شروعات کرنے کافیصلہ کیا۔ اس نے ٹیم میں شمولیت کے خواہش مند تمام طالب علموں کو دس دس کی ٹولیوں میں بانٹ دیا۔ اور انہیں اڑ کر میدان کا ایک چکر لگانے کی ہدایت کی۔ پہلی ٹولی پہلے سال کے طلب کی تھی ۔ اور صاف ظاہر تھا کہ انہوں نے کبھی اڑن جھاڑو کی سواری نہیں کی تھی۔ صرف ایک ہی لڑکا کچھ لمحوں کے لئے ہوا میں معلق رہ پایا۔۔ جس سے وہ خود اتنا حیران ہوا کہ سیدھا جا کر گول کے چھلوں سے ٹکرا گیا۔۔۔

دوسری ٹولی انتہائی احمق لڑکیوں پر مشتمل تھی۔ اس طرح کی لڑکیوں سے ہیری کا پہلے کبھی پالہ نہیں پڑا تھا۔۔۔ اس کے سیٹی بجاتے ہی وہ ایک دوسرے کو پکڑ کر کھلکھلانے لگیں اور ایک دوسرے کے اوپر جا گریں۔ رومیلڈا وین بھی ان میں شامل تھی۔ جب ہیری نے انہیں میدان سے باہر جانے کو کہا تو وہ خوشی خوشی نکل کر شائقین کی نشستوں پر بیٹھ گئیں اور باقی سب کی ہنسی اڑانے لگیں۔۔۔

تیسری ٹولی میدان کا آدھا فاصلہ عبور کر کے آپس میں ٹکرا گئی۔۔۔ چوتھی ٹولی کے آدھے سے زیادہ طالبعلم اڑن جھاڑو لے کر ہی نہیں آئے تھے۔۔۔ پانچویں ٹولی ہفل پف طلبا کی تھی۔۔۔

" اگر گریفن ڈور فریق کے علاوہ کسی فریق کا طالب علم یہاں ہے۔۔۔" ہیری دہاڑا۔۔۔ جسے اب سخت غصہ آرہا تھا۔۔"۔۔۔ تو وہ مہربانی کر کے یہاں سے چلا جائے۔۔۔"

ایک خاموشی چھا گئی۔۔۔ جسے کچھ لمحوں بعد ریون کلا فریق کے کچھ طالب علموں کی ہنسی کی آواز نے توڑ دیا۔۔ کچھ کم عمر ریون کلا طالب علم قہقہے لگاتے ہوئے میدان سے باہر بھاگ رہے تھے۔۔۔

دو گھنٹوں۔۔۔ بہت سی شکایات۔۔۔ اور بے شمار دنگے فسادات (جن میں سے ایک میں تباہ شدہ **کومیٹ دوسو ساٹھ**۔۔ اور بہت سے ٹوٹے ہوئے دانت شامل تھے) کے بعد ہیری کو تین **متعاقب** مل ہی گئے۔۔۔

کیٹی بیل۔۔جو ایک شاندار آزمائش کے بعد ٹیم میں واپس آئی تھی۔

ایک نئی دریافت۔۔ڈمیلزا روبن۔۔ جو **حملہ آور گولے** کو جھانسہ دینے کی خصوصی مہارت رکھتی تھی۔

اور جینی ویزلی۔۔ جس نے اپنے مدمقابل تمام لوگوں کو اڑان میں پچھاڑ دیا۔۔اور لگاتار سترہ گول کئے۔۔

حالانکہ ہیری اپنے انتخاب سے مطمئن تھا لیکن اسے بہت سے شکایت کرنے والوں پر زور زور سے چلانا بھی پڑا۔اس وقت بھی وہ مسترد کیے گئے **پٹاؤوں** سے الجھا ہوا تھا۔۔

اس نے گرجتے ہوئے کہا۔۔ " یہ میرا آخری فیصلہ ہے۔۔ اور اگر تم لوگ فورا **رکھوالوں** کے رستے سے نہیں ہٹے تو میں تم پر ٹونا کردوں گا۔۔"

اس کے منتخب کردہ دونوں **پٹاؤوں** میں فریڈ اور جارج جیسی صلاحیات تو نہیں تھیں۔۔ لیکن بہر حال وہ ان سے بھی مطمئن تھا۔۔

جمی پیکس۔۔ایک چھوٹے قد مگر چوڑی چھاتی والا تیسرے سال کا طالب علم۔۔ جس نے ایک زوردار **حملہ آور گولہ** مار کر ہیری کے سر کے پچھلے حصے پر انڈہ کی جسامت کا گومڑ نکال دیا تھا۔

رچی کوٹ۔۔جو لگتا تو چرسی تھا مگر اس کا نشانہ درست تھا۔ وہ دونوں بھی کیٹی۔ڈمیلزا اور جینی کے ساتھ شامل ہو کر شائقین کی نشستوں پر جا کر کھڑے ہو گئے تاکہ اپنی ٹیم کے آخری رکن کا انتخاب دیکھ سکیں۔۔۔

ہیری نے جان بوجھ کر **رکھوالوں** کا انتخاب آخری وقت کے لئے روکا ہوا تھا۔اسے امید تھی کہ اس وقت تک میدان خالی ہو چکا ہو گا۔۔اور تمام لوگوں پر کم دباؤ پڑے گا۔۔ لیکن بدقسمتی سے تمام مسترد کئے گئے کھلاڑی اور بہت سے ایسے لوگ بھی مجمع میں شامل ہو گئے تھے جو ایک لمبے

ناشتے کے بعد میچ کی صورتحال دیکھنے نیچے میدان میں آ گئے تھے۔ مجمع ہمیشہ سے کہیں زیادہ بڑا نظر آ رہا تھا۔۔۔ جیسے ہی تمام **رکھوالے** گول کے چھلوں کی اونچائی کی طرف اڑے مجمع نے مکمل تناسب کے ساتھ ان کے حق میں نعرہ بازی اور طعنے بازی شروع کر دی۔۔۔ ہیری نے کنکھیوں سے رون کی طرف دیکھا۔۔ جو ایسے مواقعوں پر ہمیشہ حواس باختہ ہو جایا کرتا تھا۔۔ ہیری کو امید تھی کہ پچھلے سال کے فائنل میچ کی فتح کے بعد اس کا حوصلہ بلند ہو گا۔۔۔ مگر شاید ایسا نہیں تھا۔۔۔ رون کی رنگت دہشت کے مارے ہری پڑی ہوئی تھی۔

پہلے پانچ امیدوار دو سے زیادہ گول نہیں روک پائے۔۔۔ ہیری کو سخت ناامیدی محسوس ہوئی جب کارمیک مک لیگن نے پانچ میں سے چار گول تو آسانی سے روک لئے۔۔۔ مگر پانچویں اور آخری باری میں اس نے بالکل مخالف سمت میں چھلانگ لگا دی۔۔۔ جب مک لیگن دانت پیستا ہوا زمین پر اترا تو مجمع ہنستے ہوئے اس کا مذاق اڑا رہا تھا۔۔۔

جب رون اپنی کلین سوئپ گیارہ پر چڑھا تو لگا کہ وہ بے ہوش ہو کر گر پڑے گا۔۔۔ "کامیابی تمہارے قدم چومے۔۔۔" نشستوں کی جانب سے ایک چلاتی ہوئی آواز آئی۔۔ ہیری نے مڑ کر دیکھا۔۔۔ اسے امید تھی کہ یہ ہرمائنی ہو گی مگر وہاں لیونڈر براؤن کھڑی تھی۔۔۔ ہیری اپنا منہ اپنے ہاتھوں میں چھپا لینا چاہتا تھا۔۔۔ بالکل ویسے ہی جیسے کچھ لمحوں بعد لیونڈر نے کیا۔۔۔ لیکن پھر اس نے سوچا کہ کپتان ہونے کے ناتے اس کو زیادہ ہمت دکھانی چاہئے۔۔۔ اس لئے وہ رون کی آزمائش دیکھنے کے لئے اس کی طرف مڑ گیا۔۔۔

لیکن اسے فکرمند ہونے کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔۔۔۔ رون نے ایک۔ دو۔ تین۔ چار۔ پانچ گول لگاتار روک لئے۔۔۔ ہیری بہت پرسکون ہو گیا اس نے خود کو بہت مشکل سے مجمع کی طرح خوشیاں منانے سے روکا۔۔۔ وہ مک لیگن کی طرف یہ بتانے کے لئے مڑا کہ بدقسمتی سے

رون نے اسے شکست دے دی ہے۔۔ لیکن مڑتے ہی اسے مک لیگن کا غصے میں لال چہرہ اپنے چہرے سے انچوں کے فاصلے پر نظر آیا۔۔ وہ ہڑبڑاتے ہوئے پیچھے کی طرف ہٹ گیا۔۔

" اسکی بہن نے بھرپور کوشش ہی نہیں کی۔۔" مک لیگن نے غصے سے کہا۔۔ اسکے ماتھے کی وہی رگ پھڑک رہی تھی جسے ورنن خالو کے ماتھے میں پھڑکتا دیکھنا ہیری کو ہمیشہ سے پسند تھا۔۔" اس نے اسے بہت آسان گیند کروائی تھی۔۔۔"

" بکواس۔۔۔" ہیری نے سرد لہجے میں کہا۔۔" اس باری کو تو اس نے بہت مشکل سے روکا تھا۔۔۔"

مک لیگن ایک قدم ہیری کی طرف بڑھا۔۔ لیکن اس بار ہیری اپنی جگہ کھڑا رہا۔۔۔

" مجھے ایک اور موقع چاہیے۔۔۔"

"نہیں۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔ تمہیں موقع ملا تھا۔۔۔ تم نے چار گول روکے۔۔۔ رون نے پانچ گول روکے۔۔۔ رون **رکھوالا** ہے۔۔۔ اس نے اپنے بل بوتے پر ایمانداری سے مقابلہ جیتا ہے۔۔۔ میرے رستے سے ہٹ جاؤ۔۔۔"

ایک لمحے کے لئے اسے لگا کہ مک لیگن اسے مکہ مار دے گا۔۔۔ لیکن وہ خود پر قابو پاکر ایک بدصورت دبی ہوئی مسکراہٹ کے ساتھ پاؤں پٹختا ہوا وہاں سے چلا گیا۔۔۔ وہ اس طرح غرا رہا تھا جیسے ہواؤں کو دھمکیاں دیتے ہوئے جا رہا ہو۔۔۔

ہیری نے مڑ کر دیکھا کہ اس کی نئی ٹیم اسے دیکھ کر مسکرا رہی ہے۔۔۔

" بہت خوب۔۔۔" اس نے نعرہ لگایا۔۔" تم لوگوں نے بہترین پرواز کی۔۔۔"

"تم بہترین تھے رون۔۔۔۔"

اس دفعہ یہ ہرمائنی ہی کی آواز تھی جو نشستوں سے اٹھ کر دوڑتی ہوئی انکی طرف آ رہی تھی۔۔۔ ہیری نے دیکھا کہ لیونڈر تھوڑی اداسی کے ساتھ پاروتی کا ہاتھ تھامے میدان سے باہر جا رہی تھی۔ رون اپنے آپ سے مطمئن نظر آ رہا تھا۔ اس کا قد بھی عام حالات سے زیادہ بلند لگ رہا تھا۔ وہ ٹیم اور ہرمائنی کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا دیا۔۔

اگلی جمعرات کو اپنی ٹیم کے پہلے مکمل مشقی میچ کی تاریخ طے کرنے کے بعد ہیری رون اور ہرمائنی نے پوری ٹیم کو خدا حافظ کہا اور ہیگرڈ کے مکان کی طرف چل دیئے۔۔۔ بھیگا بھیگا سا سورج بادلوں کی اوٹ سے جھانکنے کی کوشش کر رہا تھا اور آخر کار بوندا باندی بھی رک گئی تھی۔ ہیری کو بہت بھوک لگ رہی تھی۔۔۔ اسے امید تھی کہ ہیگرڈ کے پاس کھانے کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور مل جائے گا۔۔۔

" مجھے لگا کہ میں چوتھی گیند پکڑ نہیں پاؤں گا۔۔" رون خوشی خوشی بتا رہا تھا۔۔۔" ڈمیلزا نے گھما دینے والے انداز میں گول پھینکا تھا۔۔۔ کیا تم نے دیکھا تھا۔۔۔ اس نے عجیب سی پھرکی لی تھی۔۔۔"

" ہاں۔۔ہاں۔۔۔ تم نے تو کمال کر دیا۔۔" ہرمائنی نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

" ویسے میں مک لیگن سے تو بہتر ہی تھا۔۔" رون نے مطمئن انداز میں کہا۔۔" تم نے دیکھا اپنی پانچویں باری میں وہ کیسے اندھوں کی طرح غلط سمت میں ہاتھ چلا رہا تھا۔۔۔ ایسا لگا جیسے کسی نے اس پر **متحیر سحر** کر دیا ہو۔۔۔۔"

ہیری کو یہ دیکھ کر حیرانی ہوئی کہ یہ سن کر ہرمائنی کا چہرہ شرم سے لال پڑ گیا۔۔ ویسے رون نے اس پر دھیان نہیں دیا۔۔ وہ اپنی تمام باریوں کی تفصیل خوشی خوشی باریک بینی سے بیان کرنے میں لگا ہوا تھا۔

ہیگرڈ کی جھونپڑی کے سامنے بڑا سرمئی ***عنقا گھڑ*** (عقاب نما گھوڑا)۔ بک بیک بندھا ہوا تھا۔ انہیں اس طرف آتا دیکھ کر اس نے اپنی تیز دھار چونچ کٹکٹائی اور اپنا بڑا سر گھما کر انہیں دیکھنے لگا۔۔

" اوہ خدایا۔۔" ہرمائنی نے گھبراتے ہوئے کہا۔۔" وہ اب بھی تھوڑا ڈراؤنا لگتا ہے۔۔ ہے نا۔؟"

"اوہ چھوڑو بھی۔۔۔ تم اسکی سواری کر چکی ہو۔۔۔ ہے نا۔۔؟" رون نے کہا۔

ہیری آگے بڑھا۔۔۔ اور اسکی آنکھوں سے آنکھیں ملا کر۔۔۔ بنا پلکیں جھپکائے اس کے سامنے جھک گیا۔۔ کچھ لمحوں بعد بک بیک بھی نیچے ہو کر جھک گیا۔۔

" کیسے ہو تم۔۔؟" ہیری نے دھیمی آواز میں پوچھا اور آگے بڑھ کر اس کے پروں والے سر پر ہاتھ پھیرنے لگا۔" اسکی یاد آتی ہے۔۔؟ لیکن تم ہیگرڈ کے ساتھ خوش ہو نا۔۔؟"

"اوئے۔۔۔۔۔" ایک اونچی آواز نے کہا۔۔۔

ہیگرڈ اپنی جھونپڑی کے کونے سے لمبے لمبے قدم اٹھاتا ہوا آرہا تھا۔ اس نے ایک لمبا پھولدار ایپرن (پیش بند) پہنا ہوا تھا۔ اور آلوؤں کا بورا اٹھایا ہوا تھا۔ اسکا بڑا شکاری کتا فینگ اس کے پیچھے پیچھے دوڑتا چلا آرہا تھا۔ فینگ گونجتی ہوئی آواز میں بھونکا اور کودتا ہوا آگے آگیا۔۔

" دور ہٹو اس سے۔۔۔ وہ تمہاری انگلیاں کاٹ لے گا۔۔ اوہ۔۔۔ یہ تم لوگ ہو۔۔۔"

فینگ اچھل اچھل کر رون اور ہرمائنی کے کان چاٹنے کی کوشش کر رہا تھا۔ ہیگرڈ ایک لمحے کھڑے ہو کر ان کی طرف دیکھتا رہا۔ پھر مڑا اور تیز قدموں سے اپنی جھونپڑی میں داخل ہو گیا۔۔۔اندر جا کر اس نے پٹخ کر دروازہ بند کر لیا۔۔۔

" ارے یار۔۔۔" ہرمائنی نے پریشانی سے کہا۔۔۔

"پریشان مت ہو۔۔۔" ہیری نے افسردگی سے کہا۔۔۔وہ دروازے تک گیا۔اور اسے زوردار آواز میں کھٹکٹایا۔۔

" ہیگرڈ۔۔۔دروازہ کھولو۔۔۔ہم تم سے بات کرنا چاہتے ہیں۔۔۔"

اندر سے کوئی آواز نہیں آئی۔۔۔

" اگر تم نے دروازہ نہ کھولا۔۔۔ تو میں اسے دھماکے سے اڑا کر توڑ دوں گا۔۔۔" ہیری نے اپنی چھڑی نکالتے ہوئے کہا۔۔۔

"ہیری۔۔۔" ہرمائنی نے صدمہ بھری آواز میں کہا۔۔" تم ایسا نہیں کر سکتے۔۔۔"

" ہاں۔۔میں کر سکتا ہوں۔۔۔" ہیری بولا۔۔" پیچھے ہٹ جاؤ۔۔۔"

لیکن اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور کہہ پاتا۔۔۔دروازہ کھل گیا۔۔۔ہیری کو یہی امید تھی۔۔۔ وہاں ہیگرڈ کھڑا تھا۔۔۔وہ غصے بھری نظروں سے ان کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔پھول دار ایپرن (پیش بند) کے باوجود وہ بہت ڈراؤنا لگ رہا تھا۔

"ہم ایک استاد ہیں۔۔۔" وہ ہیری پر چلایا۔۔" ایک استاد۔۔۔پوٹر۔۔۔ تمہاری ہمت کیسے ہوئی ہمارا دروازہ توڑنے کی دھمکی دینے کی۔۔۔؟"

" معافی چاہتا ہوں۔۔۔جناب۔۔"ہیری نے آخری لفظ پر زور دیتے ہوئے کہا۔۔اور اپنی چھڑی واپس چوغے میں رکھ لی۔

ہیگرڈ سکتے میں آگیا۔۔" تم ہمیں 'جناب' کب سے بلانے لگے۔۔۔؟"

"آپ کب سے مجھے 'پوٹر' بلانے لگے۔۔۔؟"

" اوہ۔۔۔تم بہت چالاک ہو۔۔۔" ہیگرڈ غرایا۔۔" بہت دلچسپی کی بات ہے۔۔۔ہمیں چاروں شانے چت کر لیا۔۔۔ ہے نا۔۔۔؟ ٹھیک ہے۔۔۔ تو آجاؤ اندر ۔۔۔ نا شکرے کہیں کے۔۔۔۔"

غصے میں بڑبڑاتے ہوئے انہیں اندر آنے کا رستہ دینے کے لئے وہ پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔۔۔ ہرمائنی ہیری کے پیچھے تیزی سے سکڑی سمٹی داخل ہوئی۔۔۔وہ تھوڑی سہمی ہوئی لگ رہی تھی۔۔۔

"تو۔۔۔۔" جب رون ہیری اور ہرمائنی ہیگرڈ کی لکڑی کی بڑی میز کے ارد گرد بیٹھ گئے۔۔ تو ہیگرڈ نے چڑچڑے پن سے کہا۔۔فینگ نے فوراً اپنا سر ہیری کے گھٹنوں پر رکھ دیا اور اس کے پورے چوغے پر رال ٹپکانے لگا۔۔۔ " کیوں آئے ہو۔۔۔؟ ہمارے لئے افسوس کرنے۔۔۔؟ یا پھر اس لئے کہ ہم اکیلا محسوس کر رہے ہوں گے۔۔۔؟"

نہیں۔۔۔" ہیری نے فوراً کہا۔۔۔" ہم تم سے ملنا چاہتے تھے۔۔۔"

ہرمائنی کانپتی ہوئی آواز میں بولی۔۔" ہمیں تمہاری یاد آرہی تھی۔۔۔۔"

" ہماری یاد آرہی تھی۔۔۔؟ تم لوگوں کو۔۔۔؟" ہیگرڈ پھنکارا۔۔۔" واہ۔۔۔کیا بات ہے۔۔۔"

وہ اِدھر اُدھر ٹہلتے ہوئے تانبے کی بڑی کیتلی میں چائے ابال رہا تھا۔ساتھ ہی ساتھ وہ بڑبڑائے بھی جا رہا تھا۔ آخر کار اس نے سرخی مائل بھورے رنگ کی چائے کے تین بڑے بالٹی کی جسامت

والے مگ اور اپنے بنائے ہوئے پتھریلے کیک ان کے سامنے پٹخ دیئے۔۔۔ ہیری کو اتنی بھوک لگ رہی تھی کہ وہ ابھی ہیگرڈ کے ہاتھ کا پکا ہوا بھی کھا سکتا تھا۔۔۔ اس نے فوراً کیک کا ایک ٹکڑا اٹھا لیا۔۔۔

" ہیگرڈ۔۔۔" ہرمائنی نے ڈرتے ڈرتے کہا۔۔۔ ہیگرڈ اب ان کے ساتھ آ کر میز پر بیٹھ گیا تھا۔۔۔ اور اتنی بے دردی سے اپنے آلوؤں کے چھلکے اتار رہا تھا جیسے ہر ڈنٹھل نے ذاتی طور پر اسے نقصان پہنچایا ہو۔۔۔" ہم واقعی میں جادوئی مخلوق سے دیکھ بھال کا مضمون جاری رکھنا چاہتے تھے۔۔۔"

ہیگرڈ دوبارہ عجیب انداز سے غرایا۔۔ ہیری کو لگا کہ جیسے ہیگرڈ کی ناک کے چوہے اڑ کر آلوؤں پر جا گرے ہوں۔۔۔ اس نے دل ہی دل میں شکر ادا کیا کہ وہ لوگ رات کے کھانے کے لئے نہیں رکنے والے تھے۔

" ہم واقعی چاہتے تھے۔۔۔" ہرمائنی بولی ۔۔۔ " لیکن ہم میں سے کوئی بھی اسے اپنے جماعتی اوقات کار میں شامل نہیں کر پایا۔۔۔"

" ہاں ہاں۔۔۔ صحیح کہہ رہی۔۔۔" ہیگرڈ نے دوبارہ کہا۔۔۔

ایک عجیب سی دبی دبی آواز سنائی دینے پر ان سب نے مڑ کر دیکھا۔ ہرمائنی کی چھوٹی سی چیخ نکل گئی۔۔۔ رون ہڑبڑاتا ہوا اپنی نشست سے اچھل کر کھڑا ہوا۔ اور تیزی سے اپنے قریب ۔ میز کے کنارے پر رکھے ہوئے اس بڑے پیپے سے دور میز کی دوسری طرف چلا گیا۔ جس پر ابھی ابھی ان کا دھیان گیا تھا۔ اس پیپے میں ایک فٹ لمبے ۔۔۔ سفید۔۔۔ چپچپے ۔۔۔۔ کلبلاتے ہوئے لاروے بھرے ہوئے تھے۔۔۔۔

" یہ ہیں کیا۔۔۔ ہیگرڈ۔۔۔؟" ہیری نے خوف کے بجائے دلچسپی ظاہر کرنے کی کوشش کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔ لیکن ساتھ ہی اس نے اپنا پتھریلا کیک بھی واپس نیچے رکھ دیا۔۔۔

" کچھ نہیں۔۔۔ بس **دیو گُھن** ۔۔۔۔" ہیگرڈ نے کہا۔۔۔

" اور بڑے ہو کر یہ کیا بنیں گے۔۔۔؟" رون نے ہیبت ناک انداز میں پوچھا۔۔۔

" یہ بڑے ہو کر کچھ نہیں بنیں گے۔۔۔" ہیگرڈ نے کہا۔۔ " میں انہیں ایرا گوگ کو کھلانے کے لئے لایا ہوں۔۔۔"

اور بنا مزید کچھ بولے وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دیا۔۔۔

" ہیگرڈ۔۔۔" ہرمائنی بھی رونے لگی۔۔۔ وہ اچھل کر کھڑی ہوئی۔۔ اور لاروں کے پیپے سے بچنے کے لئے پوری میز کا دائرہ گھوم کر ہیگرڈ کی طرف دوڑتی ہوئی آئی۔۔ اور اس کے کانپتے ہوئے کاندھے پر اپنا بازو لپیٹ کر بولی۔۔۔" کیا ہوا۔۔؟"

" وہ۔۔۔" ہیگرڈ نے ہچکی لیتے ہوئے کہا۔ جب اس نے ایپرن (پیش بند) سے اپنا چہرہ پونچھا تو اس کی کالی بھنورہ آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں۔ " وہ۔۔۔ ایرا گوگ۔۔۔ ہمیں لگتا ہے۔۔۔ وہ مر رہا ہے۔۔۔ گرمیوں کے دوران وہ بیمار پڑ گیا تھا۔۔۔ اور وہ بہتر نہیں ہو رہا۔۔۔ ہمیں نہیں پتہ کہ ہم کیا کریں گے اگر۔۔۔ اگر وہ۔۔۔ ہم اتنے لمبے عرصے سے ساتھ ہیں۔۔۔"

ہرمائنی نے ہیگرڈ کے کندھے کو تھپتھپایا۔۔۔ لگ رہا تھا کہ وہ سمجھ نہیں پا رہی کہ آخر وہ کہے کیا۔۔۔ ہیری جانتا تھا کہ وہ کیا محسوس کر رہی ہو گی۔۔۔ وہ جانتا تھا کہ ہیگرڈ ڈریگن کے بداخلاق بچے کو چھوٹے بھالو کا کھلونا دے سکتا ہے۔۔۔ اس نے اسے زہریلے ڈنگ والے دیو بچھوؤں سے لاڈ کرتے ہوئے بھی دیکھا تھا۔۔ اس نے اپنے ظالم دیو۔۔ سوتیلے بھائی سے رشتہ جوڑنے کی کوشش بھی کی تھی۔۔۔ لیکن یہ شاید اسکی ہولناک بھیانک مخلوق سے وابستہ تصوراتی دنیا کی سب سے ناقابل فہم وابستگی تھی۔۔۔ ایک بڑا دیو نما بولتا ہوا مکڑا۔۔۔ ایرا گوگ۔۔۔ جو ممنوعہ جنگل کی اندھیری گہرائیوں میں رہتا تھا۔۔ جس سے ہیری اور رون چار سال پہلے بال بال بچے تھے۔۔۔

"کیا کچھ۔۔۔ کیا ہم کچھ کر سکتے ہیں۔۔۔۔" ہرمائنی نے رون کی بگڑی شکلیں بنانے اور سر نفی میں ہلانے کے اشاروں کو نظر انداز کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔

" ہمیں نہیں لگتا کہ تم کچھ کر سکتی ہو ہرمائنی۔۔۔۔" ہیگرڈ نے کھانستے ہوئے اپنے آنسوؤں کے سیلاب کو روکنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔۔۔ " دیکھو۔۔۔ اسکا باقی قبیلہ ۔۔۔ ایراگوگ کا خاندان۔۔۔ اس کے بیمار ہونے کے بعد وہ کچھ عجیب حرکتیں کر رہے ہیں۔۔۔ وہ تھوڑے اڑیل ہو رہے ہیں۔۔۔"

" ہاں۔۔۔ مجھے لگتا ہے ان کا یہ روپ تو ہم پہلے بھی دیکھ چکے ہیں۔۔۔" رون نے دبی ہوئی آواز میں کہا۔۔۔

" ہمیں نہیں لگتا کہ موجودہ حالات میں انکی بستی کے قریب جانا میرے علاوہ کسی اور کے لئے محفوظ ہوگا۔۔۔۔" ہیگرڈ نے اپنی بات ختم کی اور زوردار آواز کے ساتھ اپنے ایپرن (پیش بند) میں اپنی ناک پونچھ کر اوپر دیکھا۔۔۔" لیکن مدد کی پیشکش کا شکریہ۔۔۔ ہرمائنی۔۔۔ ہمارے لئے یہ بہت معنی رکھتا ہے۔۔۔ "

اس کے بعد ماحول کافی حد تک ہلکا ہو گیا۔۔۔۔ حالانکہ ہیری اور رون نے جا کر ایک خوفناک خونی مکڑے کو **دیو گھن** کھلانے میں کوئی دلچسپی نہیں دِکھائی۔۔۔ لیکن ہیگرڈ شاید یہی سمجھا بیٹھا تھا کہ ان کا بس چلتا تو وہ ضرور ایسا ہی کرتے۔۔۔ اس لئے وہ ان سے ایک بار پھر معمول کے مطابق باتیں کرنے لگا۔

" اوہ۔۔۔ ہمیں ہمیشہ سے معلوم تھا کہ تمہیں ہمیں اپنے اوقات کار میں جگہ دینے میں مشکل پیش آئے گی۔۔۔" اس نے ترشی سے کہا اور ان کے مگ میں دوبارہ چائے انڈیلی۔۔۔" بھلے ہی تم لوگ **وقت پلٹ** کی درخواست جمع کرواتے۔۔۔"

" ہم ایسا نہیں کر سکتے تھے۔۔۔" ہرمائنی نے کہا۔۔"پچھلی گرمیوں میں ہم نے وزارت میں موجود **وقت پلٹ** کا ذخیرہ چکنا چور کر دیا تھا۔۔۔ یہ خبر **روزنامہ جادوگر** میں بھی چھپی تھی۔۔۔"

ہیگرڈ بولا۔۔۔" پھر تو تم یہ کام کسی طرح بھی نہیں کر سکتے تھے۔۔۔۔ ہمیں افسوس ہے کہ ہم نے ایسا برتاؤ۔۔۔ تم جانتے ہو۔۔۔ ہم صرف ایراگوگ کی وجہ سے پریشان تھے۔۔۔ اور ہم نے۔۔۔ ہم نے سوچا کہ۔۔۔ کہ اگر پروفیسر گربلی پلینک تم لوگوں کو پڑھا رہی ہوتیں تو شاید تم لوگ۔۔۔۔۔"

یہ سنتے ہی ان تینوں نے کئی چیزیں گنواتے ہوئے صاف صاف جھوٹ بول دیا کہ کچھ مواقع پر ہیگرڈ کی غیر موجودگی میں پڑھانے والی پروفیسر گربلی پلینک تو بہت ہی بری استاد تھیں۔۔۔ جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ جب ہیگرڈ نے شام کے دھندلکے میں انہیں اپنے احاطے سے ہاتھ ہلاتے ہوئے رخصت کیا تو وہ بہت خوش نظر آ رہا تھا۔۔۔

جب ہیگرڈ کی جھونپڑی کا دروازہ ان کی پشت پر بند ہو گیا اور وہ لوگ اندھیرے اور ویران میدان کو تیزی سے پار کرنے لگے تو ہیری نے کہا۔۔۔"میں بھوک سے مرا جا رہا ہوں۔۔۔" اس نے اپنے پیچھے کے دانتوں میں خطرناک ٹھک کی آواز آنے پر پتھریلے کیک کھانے کی کوشش ترک کر دی تھی۔۔۔" اور آج رات مجھے اسنیپ کے پاس نظر بندی کی سزا بھی بھگتنی ہے۔۔۔ رات کے کھانے کے لئے میرے پاس بہت زیادہ وقت نہیں ہے۔۔۔"

جیسے ہی وہ لوگ محل میں پہنچے۔۔۔ انہیں کارمیک مک لیگن بڑے ہال میں داخل ہوتا نظر آیا۔۔۔ وہ دوسری کوشش میں اندر داخل ہو پایا۔۔۔ پہلی کوشش میں تو وہ چوکھٹ میں الجھ گیا تھا۔۔۔ رون نے ایک مکاری سے پُر قہقہہ لگایا اور اس کے پیچھے پیچھے ہال میں داخل ہو گیا۔۔۔ لیکن ہیری نے ہرمائنی کا ہاتھ پکڑ کر اسے پیچھے روک لیا۔۔۔

"کیا۔۔۔؟" ہرمائنی نے مدافعانہ انداز میں کہا۔۔۔

ہیری دھیرے سے بولا۔۔۔"اگر مجھ سے پوچھ رہی ہو تو مک لیگن کو دیکھ کر ایسا لگتا ہے۔۔۔ جیسے کسی نے اس پر **متحیر سحر** کیا ہو۔۔اور وہ ٹھیک اس جگہ کے سامنے کھڑا تھا جہاں تم بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔"

ہرمائنی شرما گئی۔۔۔

" اوہ۔۔۔ اچھا ٹھیک ہے۔۔۔ یہ کام میں نے ہی کیا تھا۔۔" اس نے سرگوشی کی۔۔۔ " لیکن تم نے سنا تو ہو گا کہ وہ رون اور جینی کے بارے میں کتنی بدتمیزی سے بات کر رہا تھا۔۔ اور جو بھی ہو۔۔۔ وہ غصے کا تیز لگتا ہے۔۔۔ منتخب نہ ہونے پر اس کا ردعمل دیکھا تھا نا۔۔۔؟اس طرح کے بندے کو تم اپنی ٹیم میں رکھتے۔۔۔؟"

" نہیں۔۔۔ بالکل نہیں۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔۔ " مجھے لگتا ہے یہی سچ ہے۔۔۔ لیکن کیا یہ بے ایمانی نہیں ہے ہرمائنی۔۔۔؟ میرا مطلب ہے۔۔۔ کہ تم ایک مانیٹر ہو۔۔۔۔ ہے نا۔۔۔۔؟"

جب ہیری ہنس دیا۔۔۔ تو وہ تڑخ کر بولی۔۔۔"اوہ۔۔۔چپ بھی کرو۔۔۔۔"

" تم دونوں کر کیا رہے ہو۔۔۔؟" رون نے پوچھا جو بڑے ہال سے واپس آ کر دروازے کی چوکھٹ پر کھڑا ہو گیا تھا۔اور انہیں شک بھری نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔

" کچھ نہیں۔۔۔" ہیری اور ہرمائنی ایک ساتھ بولے۔۔اور وہ دونوں تیزی سے رون کے پیچھے چل دیئے۔۔ گائے کے بھنے ہوئے گوشت کی خوشبو سونگھ کر بھوک کے مارے ہیری کے پیٹ میں مروڑ اٹھنے لگے ۔ لیکن ابھی انہوں نے گریفن ڈور میز کی طرف بمشکل تین قدم ہی اٹھائے ہوں گے کہ ان کے سامنے پروفیسر سلگ ہارن نے نمودار ہو کر انکا راستہ روک لیا۔۔۔

"ہیری۔۔۔ ہیری۔۔۔ میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا۔۔۔" انہوں نے خوشی سے چہکتے ہوئے کہا۔ اور اپنی مونچھ کے سرے مروڑتے ہوئے اپنی بھاری توند پھلائی۔۔۔ " میں تمہیں رات کے کھانے سے پہلے ہی پکڑنا چاہ رہا تھا۔ آج رات میرے کمرے میں چائے ناشتہ کرنے کے بارے میں کیا خیال ہے۔۔۔ دراصل ہم ایک چھوٹی سی دعوت کر رہے ہیں۔۔۔ بس کچھ نئے ابھرتے ہوئے ستاروں کا ملن۔۔۔ مک لیگن آ رہا ہے اور زبینی بھی۔۔۔۔ اور خوبصورت میلنڈا بوبن۔۔ مجھے نہیں معلوم کہ تم اسے جانتے ہو یا نہیں۔۔۔ اسکے خاندان کا جڑی بوٹیوں کی دکانوں کا بڑا کاروبار ہے۔۔۔ اور یقیناً مجھے پوری امید ہے کہ محترمہ گرینجر بھی میری اس دعوت کو رونق بخشنا چاہیں گی۔۔۔"

بات ختم کرتے کرتے سلگ ہارن ہر مائنی کی طرف تعظیماً جھکے۔۔۔ ایسا لگ رہا تھا کہ رون تو وہاں کھڑا ہوا ہی نہیں تھا۔۔۔ سلگ ہارن نے اس کی طرف دیکھا تک نہیں۔۔۔

" میں نہیں آ سکتا ۔۔۔ پروفیسر۔۔۔" ہیری نے فوراً کہا۔۔ " مجھے پروفیسر اسنیپ کی نظر بندی کی سزا بھگتنی ہے۔۔۔"

"اوہ۔۔۔ میرے بچے۔۔۔" سلگ ہارن نے کہا۔۔ ان کا چہرہ مزاحیہ انداز میں لٹک گیا۔۔ " میرے بچے۔۔۔ مجھے تمہاری آمد کا پورا بھروسہ تھا۔ ہیری۔۔۔ دیکھو میں ابھی جا کر سیویرس سے بات کر کے صورتحال کی وضاحت کرتا ہوں۔۔۔ مجھے یقین ہے کہ میں اسے تمہاری سزا کسی اور دن پر ملتوی کرنے کے لئے رضامند کر لوں گا ۔۔۔ ٹھیک ہے ۔۔۔ تم دونوں سے بعد میں ملتا ہوں۔۔۔"

وہ تیز قدموں سے ہال کے باہر چلے گئے۔۔۔

جوں ہی سلگ ہارن اتنی دور گئے کہ ان تک ان لوگوں کی آواز نہیں جاتی۔۔۔ ہیری نے کہا۔۔ " سلگ ہارن اسنیپ کو راضی کر پائیں۔۔۔ ایسا ہونا ناممکن ہے۔۔۔ یہ سزا پہلے ہی ایک دفعہ ملتوی ہو

چکی ہے۔۔۔ اسنیپ نے ایک دفعہ ڈمبلڈور کے کہنے پر ایسا کیا تھا۔۔۔ لیکن کسی اور کے لئے وہ بالکل نہیں مانیں گے۔۔۔"

" اوہ۔۔۔ کاش تم بھی آسکو۔۔۔ میں وہاں اکیلی نہیں جانا چاہتی۔۔۔۔" ہرمائنی نے بے چینی سے کہا۔۔۔ ہیری جانتا تھا کہ وہ مک لیگن کے بارے میں سوچ رہی ہے۔۔۔

" مجھے نہیں لگتا کہ تم وہاں اکیلی ہو گی۔۔۔ ہو سکتا ہے جینی کو بھی دعوت ملی ہو۔۔۔۔" رون نے طعنہ مارتے ہوئے کہا۔۔۔ شاید اسے سلگ ہارن کی طرف سے نظر انداز کیا جانا پسند نہیں آیا تھا۔۔۔

رات کے کھانے کے بعد وہ لوگ گریفن ڈور مینار کی طرف چل دیئے۔ بیٹھک میں بہت بھیڑ لگی ہوئی تھی۔ کیوں کہ بہت سے لوگ کھانا کھا کر یہیں آ گئے تھے۔۔۔ پھر بھی وہ لوگ ایک خالی میز ڈھونڈ کر بیٹھنے میں کامیاب ہو گئے۔ رون۔۔ جس کا مزاج سلگ ہارن سے ملاقات کے بعد سے بگڑا ہوا تھا۔ اپنے بازو لپیٹ کر تیوریاں چڑھائے چھت کو گھورنے لگا۔۔ ہرمائنی نے آگے بڑھ کر **شام ڈھلے جادوگر** اخبار اٹھا لیا جو کوئی کرسی پر رکھا چھوڑ گیا تھا۔۔۔

" کوئی نئی خبر۔۔۔؟" ہیری نے کہا۔

" کوئی خاص نہیں۔۔۔۔" ہرمائنی اخبار کھول کر اندرونی صفحات پر نظر ڈال رہی تھی۔۔۔

" اوہ۔۔۔ دیکھو۔۔۔ یہاں تمہارے ابو کا ذکر ہے۔۔۔۔ رون۔۔ وہ ٹھیک ہیں۔۔۔ وہ ٹھیک ہیں۔۔۔" رون کے چہرے پر آئی دہشت دیکھ کر اس نے فوراً کہا۔۔۔ " اس میں بس یہ لکھا ہے کہ انہوں نے میلفوائے کے مکان پر چھاپا مارا ہے۔۔۔

*"مردار خور کے گھر کی یہ دوسری تلاشی فائدہ مند ثابت نہیں ہوئی۔۔۔ **نقلی حفاظتی منتروں اور حفاظتی سامان کی روک تھام کے ادارے** کے سربراہ آرتھر ویزلی کا کہنا ہے کہ یہ چھاپا ایک خفیہ مخبری کی بنا پر مارا گیا ہے۔۔۔"*

" ہاں ۔۔۔ وہ مخبری میں نے ہی کی تھی۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔ " میں نے انہیں کنگز کراس اسٹیشن پر میلفوائے اور اس چیز کے بارے میں بتایا تھا جو وہ بورگن سے ٹھیک کروانے کی کوشش کر رہا تھا۔ خیر اگر وہ ان کے گھر پر نہیں ہے تو وہ جو بھی چیز ہے وہ ضرور اسے اپنے ساتھ ہوگورٹس لے آیا ہوگا۔۔۔"

" لیکن وہ ایسا کیسے کر سکتا ہے ہیری۔۔۔؟" ہرمائنی نے اخبار نیچے رکھتے ہوئے حیران نظروں سے ہیری کو دیکھا۔۔۔" ہماری یہاں آمد کے بعد ہماری تلاشی لی گئی تھی۔۔۔ ہے نا۔۔۔؟"

"واقعی۔۔۔؟" ہیری نے حیرانی سے کہا۔۔ " میری تو نہیں ہوئی تھی۔۔۔"

" اوہ نہیں۔۔۔ ظاہر ہے تمہاری تلاشی نہیں لی گئی ہوگی۔۔۔ میں تو بھول ہی گئی تھی کہ تم تو دیر سے آئے تھے۔۔۔ دیکھو جب ہم داخلی ہال میں آئے تھے تو فلچ نے ***خفیہ تلاشی آلہ*** سے ہماری جانچ کی تھی۔۔۔ کوئی بھی شیطانی چیز فوراً پکڑی گئی ہوگی۔۔۔ یہ میں اس لئے کہہ رہی ہوں کیوں کہ کریب کے پاس ایک ***سکڑی کھوپڑی*** ملی تھی۔۔۔ جسے فوراً ضبط کر لیا گیا تھا۔ تو دیکھ لو۔۔۔ میلفوائے ایسے ہی کوئی خطرناک چیز اٹھائے اندر داخل نہیں ہو پایا ہوگا۔۔۔"

وقتی طور پر لاجواب ہو کر ہیری جینی ویزلی کو آرنلڈ نامی ***ملائم گالے*** سے کھیلتے ہوئے دیکھنے لگا۔ پھر اس نے اس اعتراض کے خلاف بھی ایک جواب ڈھونڈ ہی لیا۔۔۔

" تو پھر کسی نے وہ چیز الو ڈاک کے ذریعے اسے بھیج دی ہوگی۔۔۔؟" اسنے کہا۔۔۔ " اسکی ماں یا کسی اور نے۔۔۔"

"تمام الوؤں کی بھی جانچ کی جاتی ہے۔۔۔" ہرمائنی نے کہا۔۔۔۔ " فلچ نے ***خفیہ تلاشی آلہ***۔۔۔ جہاں تک اس کا ہاتھ جا رہا تھا وہاں چھوتے ہوئے ہمیں یہ بات بھی بتائی تھی۔۔۔"

اس بار ہیری واقعی لاجواب ہو گیا تھا۔۔۔ ہیری کے پاس کہنے کے لئے کچھ اور نہیں بچا۔۔۔ ایسا کوئی رستہ سمجھ نہیں آ رہا تھا جس کے ذریعے میلفوائے کوئی خطرناک یا شیطانی چیز اسکول میں لایا ہو گا۔۔۔ اس نے امید بھری نظروں سے رون کی طرف دیکھا۔۔۔ جو ابھی بھی ہاتھ باندھے بیٹھا تھا۔۔۔ اب وہ لیونڈر براؤن کو گھور رہا تھا۔۔۔

" کیا تم کوئی ایسا طریقہ سوچ سکتے ہو جس سے میلفوائے۔۔۔۔۔۔؟"

" اوہ۔۔۔ چھوڑو بھی ہیری۔۔۔" رون نے کہا۔۔

ہیری بھڑک کر بولا۔۔۔ " سنو۔۔۔ اس میں میرا کوئی قصور نہیں کہ سلگ ہارن نے اپنی اس بے ہودہ دعوت میں مجھے اور ہرمائنی کو بلایا ہے۔۔۔ ہم میں سے کوئی بھی وہاں نہیں جانا چاہتا۔۔۔ آئی سمجھ۔۔۔؟"

" اوہ۔۔۔ دیکھو۔۔۔ کیوں کہ مجھے کسی دعوت میں نہیں بلایا گیا ہے۔۔۔ اس لئے میں سونے جا رہا ہوں۔۔۔" رون نے اپنے پیروں پر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔۔

وہ پاؤں پٹختا ہوا لڑکوں کی خواب گاہ کے دروازے کی طرف چلا گیا۔۔۔ ہیری اور ہرمائنی اسے پیچھے سے حیرت میں ڈوبے دیکھتے رہ گئے۔۔۔

"ہیری۔۔۔" ٹیم کی نئی ***متعاقب*** ڈمیلزا روبن اچانک اس کے کندھے کے پیچھے نمودار ہوئی تھی۔۔۔ " میرے پاس تمہارے لئے ایک پیغام ہے۔۔۔"

"پروفیسر سلگ ہارن کی طرف سے۔۔۔؟" ہیری نے امید کے ساتھ اٹھ کر بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔

" نہیں۔۔۔ پروفیسر اسنیپ کی طرف سے۔۔۔۔" ڈمیلزا نے کہا۔۔۔ ہیری کا دل ڈوب گیا۔۔۔ " انہوں نے کہا ہے کہ تمہیں آج رات ساڑھے آٹھ بجے ان کے دفتر میں اپنی سزا کے

لئے پہنچنا ہے۔۔۔ چاہے۔۔۔۔ چاہے تمہیں جتنے بھی دعوت نامے ملے ہوں۔۔۔ اور انہوں نے تمہیں یہ بھی بتانے کو کہا ہے کہ تمہیں سڑے ہوئے ***لجلجے کیڑوں*** کو اچھے ***لجلجے کیڑوں*** سے الگ کرنا ہے۔ تاکہ ان کا استعمال محلولات کی جماعت میں کیا جا سکے۔۔۔ اور۔۔۔ اور۔۔۔ انہوں نے کہا ہے کہ حفاظتی دستانے ساتھ لانے کی کوئی ضرورت نہیں۔۔۔"

" ٹھیک ہے۔۔۔" ہیری نے افسردگی سے کہا۔۔۔" بہت شکریہ ڈمیلزا۔۔۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

# بارہواں باب

# چاندی اور سچے موتی

ڈمبلڈور کہاں تھے۔۔۔؟ اور آخر وہ کر کیا رہے تھے۔۔۔؟ اگلے کچھ ہفتوں میں ہیری کو بس دو دفعہ ہیڈ ماسٹر کی جھلک دِکھائی دی۔ وہ اب کھانے کے اوقات میں بھی کبھی کبھار ہی نظر آتے تھے۔ ہیری کو یقین تھا کہ ہرمائنی بالکل ٹھیک سوچ رہی تھی کہ ہیڈ ماسٹر اکثر کئی دنوں کے لئے اسکول چھوڑ کر کہیں جاتے ہیں۔۔۔ کیا ڈمبلڈور اس تربیت کے بارے میں بھول چکے ہیں جو وہ ہیری کو دینے والے تھے۔۔۔؟ ڈمبلڈور نے کہا تھا کہ ان تربیتی جماعتوں کا پیشن گوئی سے گہرا تعلق ہے۔۔۔ یہ سن کر ہیری کا حوصلہ بلند ہوا تھا اور اس نے راحت محسوس کی تھی۔۔۔ لیکن اب اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ شاید ڈمبلڈور اس سے پیچھا چھڑانا چاہتے ہوں۔۔۔

اکتوبر کے مہینے کے بیچوں بیچ انکے لئے اس سال کا ہاگس میڈ کا پہلا تفریحی دورہ ترتیب دیا گیا۔ ہیری سوچ رہا تھا کہ کیا ان حالات میں۔۔ اسکول کے ارد گرد اتنے سخت حفاظتی

انتظامات کے باوجود بھی اس سیر کی اجازت دی جائے گی۔۔۔ لیکن اسے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی کہ یہ سیر معمول کے مطابق ترتیب دی جا رہی ہے۔۔۔ کچھ گھنٹوں کے لئے محل کے میدانوں سے دور جانا ہمیشہ اچھا لگتا تھا۔۔

دورہ کی صبح ہیری جلدی جاگ گیا۔ موسم طوفانی لگ رہا تھا۔ اس نے ناشتے کا انتظار کرنے والا وقت اپنی ***محلولات بناؤ(اعلی درجہ)*** کتاب پڑھتے ہوئے کاٹا۔۔۔ عام طور پر وہ اس طرح بستر میں لیٹ کر اپنی اسکول کی کتابیں نہیں پڑھتا تھا۔۔ رون بالکل صحیح کہتا تھا۔۔۔ اس طرح کی حرکتیں تو ہرمائنی کے علاوہ کسی کے بھی اوپر بہت ہی بے ہودہ لگتی تھیں۔ اور ہرمائنی تو تھی ہی پاگل۔۔۔ بہرحال۔۔ ہیری کو لگا کہ کم ذات شہزادہ کی ***محلولات بناؤ(اعلی درجہ)*** کتاب کو اسکول کی عام کتاب تو بالکل نہیں کہا جا سکتا تھا۔ ہیری جتنا اس کتاب کا مطالعہ کرتا۔ اتنا اسے احساس ہوتا کہ اس کے اندر کتنا کچھ موجود ہے۔۔۔ اس میں نہ صرف محلولات کے بارے میں آسان نسخے اور مختصر ترکیبیں لکھی ہوئی تھیں۔۔ جن کی وجہ سے سلگ ہارن کے سامنے اسکا رتبہ دن بدن بڑھتا چلا جا رہا تھا۔۔۔ بلکہ اس میں حاشیوں پر بہت سارے چھوٹے خیالی منتر اور ٹونے بھی گھسیٹی ہوئی لکھائی میں لکھے گئے تھے۔ جن کو لکھ کر بار بار کاٹا گیا اور مٹا کر دوبارہ لکھا گیا تھا۔ یہ دیکھ کر ہیری کو یقین ہو گیا تھا کہ یہ منتر شہزادہ نے خود ایجاد کئے ہوں گے۔۔۔

ہیری پہلے ہی شہزادہ کے ایجاد کئے ہوئے کچھ منتروں کو آزما چکا تھا۔ ایک ٹونا پیر کے ناخنوں کو بہت زیادہ تیزی سے لمبا کر دیتا تھا۔۔۔ (اس نے راہداری میں کریب کے اوپر یہ ٹونا آزمایا تھا۔۔۔ جسکا بہت مزیدار نتیجہ نکلا تھا) ایک ٹونا زبان کو تالو سے چپکا دیتا تھا۔۔۔ (اس نے دو بار چپکے سے اسکا استعمال آرگس فلچ پر کیا تھا۔۔ ہیری کو سب سے اس پر بہت داد ملی تھی) اور شاید سب سے کام کا ٹونا۔۔۔ ***بھنورہ سُر***۔۔۔ ایک منتر جو آس پاس موجود لوگوں کے کان میں عجیب بھن بھناہٹ کی آواز پیدا کر دیتا تھا۔۔۔ جس سے وہ لوگ جماعت کے دوران آپس میں لمبی بات چیت کر سکتے تھے ۔۔ جو کوئی بھی

سن نہیں پاتا تھا۔۔۔ صرف ہرمائنی ہی اکلوتی ایسی فرد تھی جسے یہ منتر مزیدار نہیں لگے تھے۔ اگر ہیری آس پاس موجود لوگوں پر **بھنورہ سُر** منتر استعمال کرتا تو وہ ناک منہ چڑھا کر بیٹھ جاتی اور ہیری سے بات کرنے سے مکمل انکار کر دیتی تھی۔

بستر پر اٹھ کر بیٹھتے ہوئے ہیری نے کتاب تھوڑی ترچھی کری۔ تاکہ گھسیٹی ہوئی لکھائی میں ایک منتر کے لئے لکھی گئی ان ہدایات کو غور سے دیکھ سکے جسکو ایجاد کرنے میں شاید شہزادہ کو کافی دِقت پیش آئی تھی۔ کیوں کہ ان ہدایات کو کئی مقامات پر کاٹا گیا تھا۔۔۔ اور بہت جگہوں پر تبدیلی کی گئی تھی۔ لیکن آخرکار صفحہ کے بالکل کونے میں ننھی منی لکھائی میں لکھا ہوا تھا۔۔۔:

*لٹک بدن (ان کہا)*

کھڑکیوں سے ہوا اور برفیلے جھونکوں کی بارش ٹکرا رہی تھی۔ نیول زوردار خراٹے لے رہا تھا۔ ہیری نے لکھے ہوئے (*ان کہا*) الفاظ کو گھورا۔۔۔ یعنی کہ یہ ایک ان کہا منتر تھا۔۔۔ ہیری کو شک تھا کہ وہ اس منتر کو پڑھ بھی پائے گا یا نہیں۔۔۔ اسے ابھی بھی ان کہے منتروں کے استعمال میں مشکل کا سامنا تھا۔۔ اور اسنیپ اسکی اس کمزوری کا شیطانی جادو سے تحفظ کی جماعت میں مذاق اڑانا کبھی نہیں بھولتے تھے۔۔۔ دوسری طرف شہزادہ ابھی تک اسنیپ کے مقابلے میں لاکھ گنا بہتر استاد ثابت ہوا تھا۔۔۔

اس نے بنا دیکھے ہوا میں اپنی چھڑی کا اشارہ کرتے ہوئے اسے اوپر کی طرف لہرایا اور اپنے ذہن میں **لٹک بدن** کے الفاظ دہرائے۔۔۔

"ہائےےےےےے۔۔۔۔"

ایک روشنی چمکی اور کمرہ تیز آوازوں سے گونج اٹھا۔۔۔ رون نے ایک تیز چیخ ماری جس سے باقی سب لوگ بھی جاگ گئے۔۔۔ دہشت میں ہیری کے ہاتھ سے **محلولات**

**بناؤ(اعلی درجہ)** کتاب چھوٹ گئی۔۔۔ رون ہوا میں الٹا لٹکا ہوا تھا۔۔۔ جیسے کسی نہ نظر آنے والے کنڈے نے اسے ٹخنے سے پکڑ کر الٹا لٹکا دیا ہو۔۔۔

" معاف کرنا۔۔۔ میں ابھی تمہیں نیچے اتارتا ہوں۔۔۔" ہیری چلایا۔۔۔

ڈین اور سیمس ہنسی سے لوٹ پوٹ ہو رہے تھے۔۔۔ دوسری طرف نیول۔۔ جو اپنے بستر سے نیچے جا گرا تھا۔۔۔ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔۔۔

ہیری نے آگے بڑھ کر محلولات کی کتاب اٹھائی اور پریشانی کے عالم میں تیزی سے اس کے صفحات پلٹے۔ وہ صحیح صفحہ ڈھونڈنے کی کوشش کر رہا تھا۔ آخر اسے اسی منتر کے نیچے ایک دوسرا منتر لکھا مل گیا۔۔۔ اس نے دل ہی دل میں دعا مانگی کہ یہ اس پہلے منتر کا پلٹ منتر ہو۔۔۔ ہیری نے اپنی پوری طاقت کے ساتھ سوچا۔۔۔ '*آزاد بدن۔۔*'

روشنی کی ایک اور جھمک ہوئی اور رون اپنے پلنگ کے گدے پر گر گیا۔۔۔

"معاف کرنا۔۔" ہیری نے ایک بار پھر کمزور لہجے میں کہا۔۔۔ ڈین اور سیمس ابھی تک قہقہے لگا رہے تھے۔۔۔

رون نے دبی ہوئی آواز میں کہا۔۔۔ " کل۔۔۔ اٹھنے کے لئے اس طرح کی حرکت کے بجائے الارم گھڑی لگا لینا۔۔۔"

جب تک انہوں نے کپڑے پہن کر۔۔۔ خود کو بیگم ویزلی کے ہاتھ سے بنے سوئیٹروں سے لیس کر کے اپنے چوغے۔ اسکارف اور دستانے تھامے۔۔۔ تب تک رون کا صدمہ تھوڑا کم ہو چکا تھا اور اسے ایسا لگنے لگا تھا کہ ہیری کا نیا منتر تو بہت مزیدار ہے۔۔۔ اسے یہ اتنا مزے کا لگا کہ جب وہ ناشتہ کرنے بیٹھے تو اس نے ہرمائنی کو بھی اس کی کہانی سنا ڈالی۔۔۔

"۔۔۔اور پھر دوسری دفعہ روشنی چمکی اور میں دوبارہ بستر پر گر گیا۔۔" رون نے ہنستے ہوئے کہا اور قیمے کے کباب کھانے لگا۔۔

ہرمائنی پورے قصے کے دوران بالکل نہیں مسکرائی۔۔ اور اب وہ سخت ناپسندیدگی کے عالم میں ہیری کو گھور رہی تھی۔۔

اس نے پوچھا۔۔"کیا یہ منتر بھی تمہاری مخلولات کی کتاب میں تھا۔۔؟"

ہیری نے تیوریاں چڑھا کر اسکی طرف دیکھا۔۔

" ہمیشہ کوئی نہ کوئی برائی ہی ڈھونڈنا۔۔"

"کیا یہ اس کتاب میں تھا۔۔؟"

" ٹھیک ہے۔۔ہاں یہ اسی میں تھا۔۔ تو کیا ہوا۔۔؟"

" تو تم نے کسی انجان شخص کے ہاتھ سے لکھے ہوئے منتر کو یوں ہی آزما لیا کہ دیکھیں اس سے ہوتا کیا ہے۔۔؟"

" اس سے کیا فرق پڑتا ہے کہ یہ ہاتھ سے لکھا ہوا تھا۔۔؟" ہیری نے بقیہ سوال کے جواب کو گول کرتے ہوئے پوچھا۔۔

" کیوں کہ ہو سکتا ہے کہ یہ وزارتِ جادوگری سے منظور شدہ نہ ہو۔۔" ہرمائنی نے کہا۔۔اور جب رون اور ہیری نے مذاق اڑانے والے انداز میں اپنی آنکھیں گول گول گھمائیں تو وہ مزید بولی۔۔ " اور اس لئے بھی کیوں کہ اب مجھے یہ بھی لگنے لگا ہے کہ اس شہزادہ کا کردار کچھ ٹھیک نہیں۔۔"

ہیری اور رون دونوں نے ایک ساتھ چلا کر اسے چپ کروا دیا۔۔

" یہ صرف ایک مذاق تھا۔۔" رون نے چٹنی کی بوتل کباب پر انڈیلتے ہوئے کہا۔۔" صرف ایک مذاق ہرمائنی۔۔۔اور کچھ نہیں۔۔۔"

" لوگوں کو ٹخنے کے بل الٹا لٹکانا۔۔؟" ہرمائنی نے کہا۔۔" کون اپنا وقت اور طاقت اس طرح کے بیکار منتر ایجاد کرنے میں ضائع کرتا ہے۔۔۔؟"

" فریڈ اور جارج۔۔۔" رون نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔۔" وہ لوگ اس طرح کا کام کر سکتے ہیں۔۔۔اور۔۔۔"

" میرے ابو۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔اسے ابھی ابھی یاد آیا تھا۔۔۔

"کیا۔۔۔؟" ہرمائنی اور رون ایک ساتھ بولے۔۔

" میرے ابو نے اس منتر کا استعمال کیا تھا۔۔" ہیری نے کہا۔۔" میں نے۔۔۔ لیوپن نے مجھے بتایا تھا۔۔۔"

اس کی بات کا یہ آخری حصہ سچ نہیں تھا۔دراصل ہیری نے خود اپنے ابو کو یہ منتر اسنیپ کے اوپر استعمال کرتے ہوئے دیکھا تھا۔لیکن اس نے رون اور ہرمائنی کو **سوچ کی پرچھائی** میں اپنی اس تفریحی مہم کے بارے میں کبھی نہیں بتایا تھا۔ بہرحال ابھی ابھی اسے ایک زبردست خیال آیا تھا۔۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ اس کے ابو ہی کم ذات شہزادہ ہوں۔۔۔؟

" شاید تمہارے ابو نے اس منتر کا استعمال کیا ہو گا ہیری۔۔۔" ہرمائنی نے کہا۔۔ " لیکن اس کا استعمال کرنے والے وہ اکیلے نہیں تھے۔۔۔ ہم نے ایک پورے گروہ کو اس کا استعمال کرتے ہوئے دیکھا ہے۔۔۔شاید تم بھول گئے ہو۔۔۔ہوا میں لوگوں کو الٹا لٹکانا۔بے بسی کی حالت میں سوتے ہوئے انہیں ہوا میں لہرانا۔۔۔"

ہیری نے اسے گھور کر دیکھا۔۔دل ڈوبنے کی کیفیت کے ساتھ اسے بھی کوئیڈچ عالمی کپ میں مردار خوروں کا برتاؤ یاد آگیا۔۔۔رون اسکی مدد کے لئے آگے بڑھا۔۔۔

" وہ الگ بات تھی۔۔۔" اس نے جوش میں کہا۔۔۔" وہ لوگ اسکا غلط استعمال کر رہے تھے۔ہیری اور اسکے ابو کا مقصد تو بس تھوڑا سا ہنسی مذاق تھا۔۔۔ہر مائنی۔۔ تمہیں شہزادہ اس لئے نہیں پسند۔۔۔" اس نے بدتمیزی سے اسکی طرف کباب سے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔" کیوں کہ محلولات کے معاملے میں وہ تم سے بہتر ہے۔۔۔"

" اسکا اس بات سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔۔۔" ہر مائنی نے کہا۔۔۔لیکن اسکے گال لال پڑ گئے تھے۔۔۔ "میں تو بس یہ جانتی ہوں کہ اس طرح کے منتروں کا استعمال بہت غیر ذمہ دارانہ حرکت ہوتی ہے جن کے بارے میں پتہ نہ ہو کہ انکا اثر کیا ہوگا۔۔۔اور اس طرح شہزادہ کے نام کی رٹ مت لگایا کرو۔۔۔ جیسے وہ سچ مچ کا شہزادہ ہو۔۔۔ یہ تو بس ایک بے وقوفانہ عرفیت (خیالی نام) ہے۔۔۔مجھے تو نہیں لگتا کہ یہ کوئی بہت اچھا آدمی ہوگا۔۔۔"

" مجھے نہیں معلوم کہ تم ایسا کیسے کہہ سکتی ہو۔۔۔" ہیری نے تپتے ہوئے کہا۔۔۔۔" اگر وہ کوئی ابھرتا ہوا مردار خور ہوتا تو وہ اپنے کم ذات (جادوگر اور ماگلو والدین کی اولاد) ہونے کا ڈھنڈورا تو نہیں پیٹتا۔۔۔ہے نا۔۔۔؟"

یہ کہتے ہی ہیری کو یاد آیا کہ اسکے ابو تو خالص خون والے تھے۔۔۔لیکن اس نے اس خیال کو فوراً ذہن سے نکال دیا۔۔۔اس بارے میں وہ بعد میں بھی فکر مند ہو سکتا تھا۔۔۔

" ضروری نہیں کہ ہر مردار خور خالص خون والا ہو۔۔۔ دنیا میں اتنے خالص خون والے جادوگر بچے ہی نہیں ہیں۔۔۔" ہر مائنی نے ضد میں کہا۔۔۔میرے خیال میں تو ان میں سے زیادہ تر کم ذات ہی ہیں جو خالص خون ہونے کا ناٹک کرتے ہیں۔۔۔اور ویسے بھی انہیں صرف ماگلو نسل

کے جادو گروں سے نفرت ہے۔۔۔ تمہیں اور رون کو تو وہ خوشی خوشی اپنے گروہ میں شامل کر لیں گے۔۔۔۔"

" مجھے تو وہ لوگ کسی حال میں مردار خوروں میں شامل نہیں کریں گے۔۔۔" رون نے غصے سے کہا۔۔۔ جس کانٹے کو وہ غصے سے ہرمائنی کی طرف لہرا رہا تھا اس سے کباب کا ایک ٹکڑا نکل کر اڑتا ہوا جا کر ایرنی مک مِلان کے سر سے ٹکرایا۔۔ "میرا پورا خاندان خون کا غدار ہے۔۔۔۔ مردار خوراسے بھی ماگلو خاندان میں پیدا ہونے جتنا ہی برا سمجھتے ہیں۔۔۔"

" اور مجھے تو وہ بڑے شوق سے اپنے گروہ میں شامل کر لیں گے۔۔۔" ہیری نے طنزیہ لہجے میں کہا۔۔۔ " ہم تو بہت پہلے جگری دوست بن جاتے اگر وہ میری جان لینے کے پیچھے نہ پڑے ہوتے تو۔۔۔"

یہ سن کر رون ہنس پڑا۔۔۔ یہاں تک کہ ہرمائنی کے ہونٹوں پر بھی دبی دبی مسکراہٹ آ گئی۔۔۔ اسی وقت جینی کے آنے سے باتوں کا سلسلہ ٹوٹ گیا۔۔۔

"سنو ہیری۔۔۔۔ مجھے یہ تمہیں دینے کو کہا گیا ہے۔۔۔"

یہ ایک تہہ کیا ہوا چرمئی کاغذ تھا جس پر جانی پہچانی باریک ٹیڑھی لکھائی میں ہیری کا نام لکھا ہوا تھا۔۔۔

"شکریہ جینی۔۔۔ یہ ڈمبلڈور کی اگلی تربیتی جماعت کے بارے میں ہے۔۔۔۔" ہیری نے رون اور ہرمائنی کو بتاتے ہوئے کاغذ کھول کر جلدی جلدی اس کا متن پڑھا۔۔۔ "پیر کی شام۔۔۔" اسے اچانک ہلکا پھلکا اور اچھا محسوس ہونے لگا تھا۔۔۔ " ہمارے ساتھ ہاگس میڈ چل رہی ہو جینی۔۔۔؟"

اس نے پوچھا۔۔۔

" میں توڈین کے ساتھ جا رہی ہوں۔۔۔ ہو سکتا ہے تم سے وہیں ملاقات ہو۔۔۔" اس نے جواب دیا اور ان کی طرف ہاتھ ہلاتے ہوئے واپس چلی گئی۔۔۔

فلچ محل کے سامنے والے شاہ بلوط کے دروازوں کے پاس کھڑا ان لوگوں کے نام پڑھ کر شناخت کر رہا تھا جنکو ہاگس میڈ جانے کی اجازت ملی تھی۔۔ اس دفعہ اس عمل میں عام دنوں سے زیادہ وقت لگ رہا تھا۔۔ کیوں کہ فلچ اپنے ***خفیہ تلاشی آلے*** سے ہر کسی کی تین تین دفعہ تلاشی لے رہا تھا۔۔۔

رون نے لمبے اور پتلے ***خفیہ تلاشی آلے*** کو خدشے بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے احتجاجاً کہا۔" اگر ہم کسی شیطانی چیز کو ***باہر*** لے کر جا رہے ہیں تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔۔۔؟ تمہیں تو اس بات کی جانچ کرنی چاہیے کہ ہم کوئی شیطانی چیز واپسی پر ***اندر*** نہ لے آئیں۔۔۔"

اسکی اس گستاخی کی سزا کے طور پر اسے تلاشی آلہ مزید دو تین دفعہ اور چبھویا گیا۔۔۔ رون اس وقت تک جھر جھری لے رہا تھا جب وہ ہوا اور برف کے جھونکوں میں باہر نکلے۔۔

ہاگس میڈ میں پیدل چلنا بالکل مزیدار نہیں تھا۔۔ ہیری نے اپنے چہرے کے نچلے حصے پر اسکارف باندھ لیا تھا۔ اس کے منہ کا کھلا ہوا حصہ بہت جلد اکڑا ہوا اور سن محسوس ہونے لگا۔ ہاگس میڈ کے گاؤں کی طرف جاتی ہوئی سڑک ہوا کے جھکڑوں کے مخالف سمت سر جھکائے زور لگا کر چلتے ہوئے طالب علموں سے بھری پڑی تھی۔ کئی دفعہ تو ہیری نے سوچا کہ اس سے بہتر تو یہ ہوتا کہ وہ گرم پر سکون بیٹھک میں آرام سے بیٹھے رہتے۔۔۔ اور آخر کار جب وہ ہاگس میڈ پہنچے اور انہوں نے دیکھا کہ زونکو مزاحیہ دکان لکڑی کے تختے لگا کر بند کر دی گئی ہے تب تو ہیری کو مکمل یقین ہو گیا کہ اس دفعہ کے دورے میں بالکل بھی مزہ نہیں آنے والا۔۔ رون نے موٹے دستانے چڑھے ہاتھ سے ہنی ڈیوکس کی طرف اشارہ کیا۔۔۔ جو خدا کے کرم سے کھلی ہوئی

تھی۔۔۔ ہیری اور ہرمائنی بھی ٹھٹھرتے ہوئے اس کے پیچھے پیچھے بھیڑ لگی دکان میں داخل ہو گئے۔۔۔

جب ٹافی کی مہک سے لبریز گرم ہوا نے انہیں اپنی آغوش میں بھر لیا تو رون نے کپکپاتے ہوئے کہا۔۔۔ "اللہ کا شکر ہے۔۔۔ بس اب پوری دوپہر یہیں رکیں گے"

"ہیری۔۔۔ میرے بچے۔۔۔" ان کے پیچھے سے ایک گونجتی ہوئی آواز آئی۔۔۔

"ارے نہیں یار۔۔۔" ہیری بڑبڑایا۔۔۔ان تینوں نے پلٹ کر دیکھا۔۔۔وہاں پروفیسر سلگ ہارن کھڑے تھے۔ جو اون کے گالوں سے بنی بڑی ٹوپی پہنے ہوئے تھے۔۔۔انکے کوٹ کے کالر میں بھی ویسے ہی اون کے گالے لگے ہوئے تھے۔ انہوں نے ہاتھ میں اننا س کی ٹافیوں کا بڑا تھیلا تھاما ہوا تھا۔ اور انہوں نے دکان کا ایک چوتھائی حصہ گھیر رکھا تھا۔۔۔

"ہیری۔۔۔ تم اب تک میری تین دعوتوں سے محروم ہو چکے ہو۔۔۔" سلگ ہارن نے بڑے لاڈ سے ہیری کے سینے میں اپنی انگلی چبھوتے ہوئے کہا۔۔۔ "ایسا نہیں چلے گا۔۔۔ میرے بچے۔۔۔ میں ٹھان چکا ہوں کہ تمہیں ضرور بلانا ہے۔۔۔ محترمہ گرینجر کو تو وہاں بہت مزہ آتا ہے۔۔۔ ہے نا۔۔۔؟"

"ہاں۔۔۔" ہرمائنی نے بے بسی سے کہا۔۔۔ "وہ واقعی بہت ہی۔۔۔۔"

" تو ساتھ میں تم بھی کیوں نہیں آتے ہیری۔۔۔؟" سگ ہارن نے شکوہ کیا۔۔۔

" دیکھیں پروفیسر۔۔۔اس وقت میں کوئیڈچ کی مشق کر رہا تھا۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔۔ سچ تو یہی تھا کہ جب بھی سلگ ہارن اسے جامنی فیتہ سے لپٹا چھوٹا خوبصورت دعوت نامہ بھیجتے تھے۔۔۔ تو ہیری جان بوجھ کر انہی اوقات میں کوئیڈچ کی مشقوں کا پروگرام ترتیب دے دیتا تھا۔۔۔ اس

حکمت عملی کی وجہ سے رون بھی اکیلا نہیں پڑتا تھا۔۔۔ اور عام طور پر وہ دونوں جینی کے ساتھ مل کر یہ سوچتے ہوئے ہنسی اڑاتے تھے کہ اس وقت ہرمائنی زبینی اور مک لیگن کے بیچ پھنسی ہوئی ہو گی۔۔۔

"دیکھو۔۔۔ اتنی کڑی محنت کے بعد تو میں تم سے یہی امید رکھتا ہوں کہ تم اپنا پہلا میچ ضرور جیت جاؤ گے۔۔۔" سلگ ہارن نے کہا۔۔۔

"لیکن تھوڑی سی موج مستی سے بھی کسی کا کچھ نہیں بگڑے گا۔۔۔ تو پھر۔۔۔ پیر کی رات کے بارے میں کیا خیال ہے۔۔۔؟ اس موسم میں تو یقیناً تم کوئیڈچ کی مشقوں کا سوچ بھی نہیں سکتے۔۔۔؟"

" نہیں پروفیسر۔۔۔۔ میں نہیں آ سکتا۔۔۔ اس شام کو بھی میری پروفیسر ڈمبلڈور سے۔۔۔ اہ۔۔۔ ملاقات طے ہے۔۔۔۔"

"اوہ۔۔۔ تو ایک بار پھر میں ہی بد قسمت ہوں۔۔۔" سلگ ہارن نے ڈرامائی انداز میں آہ بھری۔۔۔" اچھا۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔۔ آخر بکرے کی ماں کب تک خیر منائے گی۔۔۔ ہیری۔۔۔۔"

پھر وہ شاہی انداز میں الوداعی ہاتھ لہرا کر جھومتے جھامتے دکان سے باہر چلے گئے۔۔۔ انہوں نے رون کی طرف بس اس طرح دیکھا تھا جیسے وہ طشت میں رکھی **لال بیگ گچھہ ٹافی** ہو۔۔۔

" مجھے یقین نہیں آ رہا کہ تم نے ایک اور دعوت سے اپنی جان چھڑا لی ہے۔۔۔" ہرمائنی نے حیرت سے اپنا سر ہلاتے ہوئے کہا۔۔۔ "وہ اتنی بھی بری نہیں ہوتیں۔۔۔ بلکہ پتہ ہے۔۔۔؟ بعض اوقات تو ان میں واقعی بڑا مزہ آتا ہے۔۔۔۔" لیکن پھر اسکی نظر رون کے چہرے کے تاثرات پر پڑی۔۔۔۔ " اوہ دیکھو۔۔۔ یہ لوگ اب اعلی معیار کے چینی پنکھ قلم بیچ رہے ہیں۔۔۔ یہ تو بہت گھنٹوں تک استعمال کیے جا سکتے ہیں۔۔۔"

ہیری کو اس بات کی خوشی ہوئی کہ ہرمائنی نے موضوع تبدیل کر دیا تھا۔ ہیری نے بھی عام حالات سے بڑھ کر نئی مزید بڑی چینی پنکھ قلم میں دلچسپی دکھائی۔۔۔ لیکن اس کے باوجود بھی رون کی اداسی کم نہیں ہوئی۔۔۔ اور جب ہرمائنی نے اس سے پوچھا کہ اب اس کے بعد وہ کہاں جانا چاہتا ہے۔۔ تو اس نے بوریت سے کندھے اچکا دیئے۔۔۔

ہیری بولا۔۔" چلو۔۔ تھری بروم اسٹکس چلتے ہیں۔۔۔ وہاں ماحول گرم ہوگا۔۔"

وہ اپنے چہرے دوبارہ اسکارف سے چھپا کر مٹھائی کی دکان سے باہر نکل گئے۔۔۔ ہنی ڈیوکس کی میٹھی گرماہٹ کے بعد باہر کی تیز ٹھنڈی ہوائیں ان کے چہروں پر چاقو کی طرح گڑ رہی تھیں۔۔۔ گلی میں زیادہ بھیڑ نہیں تھی۔۔۔ کوئی بھی اِرد گرد کھڑا ہو کر بات چیت نہیں کر رہا تھا۔ سبھی لوگ بس تیز قدموں سے اپنی منزلوں کی طرف رواں دواں تھے۔۔ صرف دو لوگ ہی ان سب سے الگ تھے۔۔۔ وہ دونوں ان لوگوں سے تھوڑا آگے بالکل تھری بروم اسٹکس کی دکان کے باہر کھڑے تھے۔۔۔ ان میں سے ایک بہت لمبا اور دبلا پتلا تھا۔۔۔ ہیری نے اپنے بارش کے پانی سے بھیگے چشمے کی اوٹ سے آنکھیں میچ کر انہیں دیکھا۔۔۔ وہ اس ساقی کو پہچان گیا جو ہاگس میڈ کے دوسرے شراب خانے۔۔۔ ہاگس ہیڈ میں کام کرتا تھا۔۔۔ جب ہیری رون اور ہرمائنی ان کے قریب پہنچے۔۔ تو ساقی نے گردن کے پاس اپنا چوغہ مزید مضبوطی سے باندھ لیا اور وہاں سے چل دیا۔۔۔ دوسرا چھوٹے قد والا آدمی اپنے ہاتھ میں تھامی کسی چیز کو ٹھیک سے پکڑنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔ وہ اس سے بس ایک فٹ کی دوری پر تھے جب ہیری کو احساس ہوا کہ وہ شخص کون تھا۔

"منڈنگس۔۔۔۔"

گول مٹول۔ کمان کی طرح مڑی ٹانگوں اور لمبے الجھے ہوئے نارنجی بھورے بال والا شخص اچھل پڑا اور اس کے ہاتھ سے ایک قدیم صندوق چھوٹ کر نیچے جا گرا۔۔ جھٹکے گر کر کھل جانے کی وجہ سے اتنا سارا سامان اِدھر اُدھر بکھر گیا۔۔ جس سے لوہا لکڑ کی دکان سجائی جا سکتی تھی۔۔۔

"اوہ۔۔۔ سلام ہیری۔۔۔" منڈنگس فلیچر نے ہلکے پھلکے انداز میں بولنے کی ناکام کوشش کی۔" دیکھو میری وجہ سے رکنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔"

پھر وہ زمین پر بیٹھ کر صندوق کا سامان سمیٹنے کے لئے جلدی جلدی ہاتھ چلانے لگا۔۔۔اسے دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا کہ وہ جلد از جلد وہاں سے چلے جانا چاہتا ہو۔۔۔

منڈنگس کو زمین سے گندی۔ میلی نظر آنے والی مختلف اقسام کی چیزیں سمیٹتے دیکھ کر ہیری نے پوچھا۔۔۔" کیا تم یہ سامان بیچ رہے ہو۔۔۔؟"

" اوہ۔۔۔ کیا کروں۔۔۔ روزی روٹی بھی تو کمانی ہے۔۔۔" منڈنگس نے کہا۔۔ "اسے مجھے دو۔۔۔"

رون نے نیچے جھک کر چاندی سے بنی کوئی چیز اٹھالی تھی۔۔۔

" ایک منٹ رکو۔۔۔" رون نے آہستگی سے کہا۔۔۔"اسے تو میں نے کہیں دیکھا ہے۔۔۔۔"

"بہت شکریہ۔۔۔" منڈنگس نے کہا۔۔۔اور رون کے ہاتھ سے پیالہ چھین لیا اور اسے فوراً صندوق میں گھسیڑ دیا۔۔۔" چلو۔۔۔پھر ملتے ہیں۔۔۔**اُف**۔۔۔"

ہیری نے منڈنگس کا گلا پکڑ کر اسے تھری بروم اسٹکس کی دیوار سے ٹکا دیا تھا۔۔۔ایک ہاتھ سے مضبوطی سے اسے جکڑ کر اس نے دوسرے ہاتھ سے اپنی چھڑی باہر نکال لی۔۔۔

" **ہیری** ۔۔۔۔" ہرمائنی چلائی۔۔۔

" تم نے وہ پیالہ سیریئس کے گھر سے چرایا ہے۔۔۔؟" ہیری نے کہا۔ جس کی ناک اب منڈنگس کی ناک سے اتنی قریب تھی کہ وہ پرانے تمباکو اور شراب کی ناگوار بدبو سونگھ سکتا تھا۔۔ " اس پر بلیک خاندان کی مہر لگی ہوئی ہے۔۔۔"

" میں۔۔۔ نہیں۔۔۔۔ کیا۔۔۔؟" منڈنگس ہانپتے ہوئے بولا۔۔۔اس کا رنگ جامنی پڑتا جا رہا تھا۔۔۔

ہیری نے غراتے ہوئے کہا۔۔ " تم نے کیا کرا۔۔۔؟ جس رات وہ مرا۔۔ اس رات اس کے گھر میں گھس کر اس کا سارا سامان اڑا لیا۔۔؟"

" میں۔۔۔۔ نہیں۔۔۔"

" اسے مجھے دو۔۔۔۔"

جب منڈنگس کا چہرہ نیلا پڑنے لگا تو ہرمائنی چیخی۔۔۔ " ہیری۔۔۔ ایسا مت کرو۔۔۔"

ایک دھماکہ ہوا اور ہیری کے ہاتھ منڈنگس کے گلے سے دور جھٹک گئے۔۔۔۔ ہانپتے اور سانس لینے کی کوشش کرتے ہوئے منڈنگس نے اپنا گرا ہوا صندوق تھاما اور۔۔۔ کڑاک۔۔۔۔ وہ ظہور اڑان بھر کر غائب ہو گیا۔۔۔

ہیری نے حلق پھاڑ کر گالیاں نکالیں۔۔۔اور لٹو کی طرح گھوم کر ہر سمت دیکھا کہ منڈنگس کہاں گیا۔۔۔

"واپس آؤ۔۔۔۔ چور کہیں کے۔۔۔۔"

" کوئی فائدہ نہیں ہیری۔۔۔۔"

ٹونکس نہ جانے کہاں سے وہاں آ گئی تھی۔۔۔ اس کے چوہے جیسے بال برف کے جھونکوں کی وجہ سے گیلے ہو رہے تھے۔۔

" اب تک تو منڈنگس شاید لندن پہنچ چکا ہو گا۔۔۔ چلانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔۔۔"

" اس نے سیریئس کا سامان چرایا۔۔۔اس نے چوری کی۔۔۔"

"ہاں۔۔۔ لیکن پھر بھی۔۔۔۔" ٹونکس نے کہا۔ جو اس اطلاع سے بالکل بھی پریشان نہیں لگی۔۔۔ "تم لوگوں کو ٹھنڈے سے بچنا چاہیے۔۔۔"

وہ تب تک وہاں کھڑی رہی جب تک وہ لوگ تھری بروم اسٹکس کے دروازے سے اندر نہیں چلے گئے۔۔۔۔

جیسے ہی وہ لوگ اندر پہنچے۔۔۔ ہیری چیخ اٹھا۔۔۔ **"وہ سیرئیس کا سامان چرا رہا ہے۔۔۔"**

"میں جانتی ہوں ہیری۔۔۔ لیکن مہربانی کر کے ۔۔۔ چلاؤ مت۔۔۔۔ لوگ ہمیں گھور رہے ہیں۔۔۔۔" ہرمائنی نے سرگوشی کی۔۔۔ چلو۔۔۔ وہاں جا کر بیٹھو۔۔۔ میں شربت لے کر آتی ہوں۔۔۔"

کچھ منٹ بعد جب ہرمائنی مکھن مشروب کی تین بوتلیں لے کر واپس انکی میز پر آئی تو ہیری ابھی تک غصے میں کھول رہا تھا۔۔۔

" کیا ققنس تنظیم بھی منڈنگس کو قابو نہیں کر سکتی۔۔۔؟" ہیری نے بھڑکتے انداز میں سرگوشی کرتے ہوئے ان دونوں سے پوچھا۔۔۔ "کم از کم جب وہ مرکزی دفتر میں موجود ہوتا ہے تو وہ اسے کھلا پڑا سامان چرانے سے تو روک ہی سکتے ہیں۔۔۔؟"

"شش۔۔۔" ہرمائنی بے تابی سے بولی۔۔۔ اس نے چاروں اطراف نظر ڈالی کہ کوئی اور تو انکی طرف نہیں دیکھ رہا۔۔۔ قریب ہی کچھ ساحر بیٹھے ہوئے تھے جو بہت دلچسپی کے ساتھ ہیری کی طرف دیکھ رہے تھے۔۔۔ زبینی بھی قریب کے ایک ستون کے پاس منڈلا رہا تھا۔۔۔" ہیری۔۔۔ مجھے بھی غصہ آجاتا۔۔۔ میں جانتی ہوں۔۔۔۔ آخر وہ جو چیزیں چرا رہا ہے ۔۔۔ وہ سب تمہاری چیزیں ہیں۔۔۔"

ہیری نے اپنا مکھن مشروب اگل دیا۔۔۔وہ تو بھول ہی گیا تھا۔۔۔کہ وہ گریمولڈ چوک کے مکان نمبر بارہ کا مالک ہے۔۔۔

" ہاں۔۔۔وہ میری چیزیں ہیں۔۔۔۔" اس نے کہا۔۔۔" اسی لئے وہ مجھے دیکھ کر پریشان ہو گیا تھا۔۔۔ میں ڈمبلڈور کو ساری بات بتاؤں گا کہ کیا چل رہا ہے۔۔۔ صرف وہی ہیں جن سے منڈنگس ڈرتا ہے۔۔۔"

"بہت اچھا خیال ہے۔۔۔" ہرمائنی نے سرگوشی کی۔۔۔ صاف لگ رہا تھا کہ ہیری کا غصہ کم ہوتا دیکھ کر اس نے سکون کی سانس لی ہے۔"رون۔۔۔ تم کسے گھور رہے ہو۔۔۔؟"

"کچھ نہیں۔۔۔" رون نے فوراً شراب خانے کی میز سے اپنی نظریں ہٹاتے ہوئے کہا۔۔۔ لیکن ہیری جانتا تھا کہ رون بل کھاتی پر کشش ساقی مادام روز میرٹا کو اپنی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔ جن کے لئے اس کے دل میں برسوں سے ایک نرم گوشہ موجود تھا۔۔۔

" میرے خیال سے '**کچھ نہیں**' اس وقت پیچھے کی طرف مزید شعلہ شراب لینے گئی ہے۔۔۔" ہرمائنی نے بدمزاجی سے کہا۔۔۔

رون نے اس کا طنز نظر انداز کر دیا اور باوقار انداز میں اپنے مشروب کی چسکیاں لیتا رہا۔۔۔ ہیری سیریئس کے بارے میں سوچ رہا تھا۔۔۔ ساتھ ہی اس نے یہ بھی سوچا کہ ویسے بھی اسے ان چاندی کے پیالوں سے نفرت تھی۔۔۔ ہرمائنی میز پر اپنی انگلیاں بجا رہی تھی۔۔۔ اس کی آنکھیں رون اور شراب خانے کی میز کے بیچ گھوم رہی تھیں۔۔۔ جیسے ہی ہیری نے اپنی بوتل کا آخری قطرہ حلق سے نیچے اتارا۔۔۔ وہ بولی۔۔۔ "آج کے لئے اتنا کافی ہے۔۔۔ اب واپس اسکول چلیں۔۔۔؟"

باقی دونوں نے ہاں میں سر ہلایا۔۔ یہ دورہ بالکل بھی تفریحی ثابت نہیں ہوا تھا۔۔۔ اور وہ لوگ وہاں جتنی دیر لگا رہے تھے موسم بھی اتنا ہی خطرناک ہوا جا رہا تھا۔۔۔ انہوں نے ایک بار پھر اپنے چوغے اپنے گرد کس کر لپیٹ لئے۔۔۔ اپنے اسکارف کو درست کیا اور اپنے دستانے پہن لئے۔۔۔ پھر وہ کیٹی بیل اور اس کی ایک سہیلی کے پیچھے پیچھے شراب خانے سے باہر واپس اونچی جاتی گلی میں نکل آئے۔۔۔

ہوگورٹس کی جانب جاتی سڑک پر جمی برف پر چلتے ہوئے ہیری جینی کے بارے میں سوچنے لگا۔ ہیری نے سوچا کہ وہ ان لوگوں سے اس لئے نہیں ملی ہوگی کیوں کہ وہ اور ڈین یقیناً مادام پڈی فٹ کے چائے خانے میں آرام سے بیٹھے ہوں گے۔ جہاں خوشی سے بھرپور جوڑے سکون سے بیٹھنے جاتے تھے۔۔۔ تیوریاں چڑھا کر اس نے تھپیڑے مارتے برف کے جھونکوں سے بچنے کے لئے اپنا سر جھکایا اور آگے بڑھ گیا۔

تھوڑی دیر بعد ہیری کو احساس ہوا کہ ان کے آگے چلتی کیٹی بیل اور اسکی سہیلی کی آوازیں ۔۔۔ جو ان تک تیز ہواؤں کے ذریعے پہنچ رہی تھیں۔۔۔ اب بلند اور تیکھی ہوتی جا رہی تھیں۔۔۔ ہیری نے ان کے دھندلے سراپوں کی طرف آنکھیں میچ کر دیکھا۔ دونوں لڑکیاں اس چیز کے بارے میں بحث کر رہی تھیں جو کیٹی نے اپنے ہاتھ میں تھامی ہوئی تھی۔۔۔ ہیری کو کیٹی کی آواز سنائی دی۔۔۔ "اس کا تم سے کوئی لینا دینا نہیں ہے لیئن۔۔۔"

انہوں نے گلی کا موڑ کاٹا۔۔۔ برفیلے جھونکے اب مزید بھاری اور تیزی سے چل رہے تھے جس سے ہیری کا چشمہ دھندلا گیا تھا۔ جیسے ہی اس نے ایک دستانے پہنا ہوا ہاتھ اسے پونچھنے کے لئے اٹھایا۔۔۔ لیئن نے کیٹی کے ہاتھ سے وہ لفافہ چھیننے کی کوشش کی جو کیٹی نے تھاما ہوا تھا۔۔۔ کیٹی نے اسے واپس کھینچنا چاہا جس سے لفافہ زمین پر گر گیا۔۔۔

اچانک۔۔۔ کیٹی ہوا میں بلند ہو گئی۔۔۔ رون کی طرح نہیں۔۔۔ جو مزاحیہ انداز میں۔۔۔ ٹخنوں کے بل لٹک گیا تھا۔۔۔ بلکہ بہت نزاکت کے ساتھ۔۔۔ اس کے دونوں بازو پھیلے ہوئے تھے۔۔۔ بالکل اس طرح جیسے وہ اڑان بھرنے والی ہو۔۔۔ لیکن پھر بھی کچھ نہ کچھ گڑبڑ محسوس ہو رہی تھی۔۔۔ کچھ عجیب سا۔۔۔ ہوا کے تھپیڑوں سے اس کے بال اسکے چاروں طرف لہرا رہے تھے۔۔۔ لیکن اس کی آنکھیں بند تھیں اور اسکا چہرہ تاثرات سے بالکل خالی تھا۔ ہیری رون ہرمائنی اور لیئن ۔۔۔ سب اپنی اپنی جگہ سکتہ میں جم کر اسکی طرف دیکھتے رہے۔۔

پھر۔۔۔ زمین سے چھ فٹ کی بلندی پر کیٹی نے ایک بھیانک چیخ ماری۔۔۔ اسکی آنکھیں چوپٹ کھل گئیں۔۔۔ لیکن وہ جو کچھ بھی دیکھ رہی تھی یا جیسا بھی محسوس کر رہی تھی۔۔۔ یقینی طور پر اسے اس سے بہت تکلیف پہنچ رہی تھی۔۔۔ وہ چیخوں پر چیخیں مارنے لگی۔۔۔ لیئن بھی چیخنے لگی اور کیٹی کا ٹخنہ پکڑ کر اسے دوبارہ زمین کی طرف کھینچنے لگی۔۔۔ ہیری رون اور ہرمائنی بھی دوڑ کر اس کی مدد کو پہنچ گئے۔۔۔ لیکن جیسے ہی انہوں نے کیٹی کے پیر پکڑے۔۔۔ وہ ان کے اوپر آ گری۔۔۔ ہیری اور رون نے بروقت اسے تھام لیا۔۔۔ لیکن وہ اتنی بری طرح تڑپ رہی تھی کہ اسے پکڑنا مشکل ہوتا جا رہا تھا۔۔۔ اس لئے انہوں نے اسے پکڑے رہنے کے بجائے زمین پر لٹا دیا۔۔۔ جہاں وہ تڑپتی اور چیختی رہی۔۔۔ شاید وہ ان میں سے کسی کو بھی پہچان نہیں پا رہی تھی۔۔۔

ہیری نے مڑ کر چاروں اطراف دیکھا۔۔۔ پورا علاقہ ویران پڑا تھا۔۔

" یہیں رکو۔۔۔ میں مدد لے کر آتا ہوں۔۔۔" اس نے شور مچاتی ہوا کی آواز سے بلند آواز میں باقی سب سے کہا۔۔

وہ مڑ کر اسکول کی طرف بھاگنے لگا۔۔۔ اس نے کبھی کسی کو اس طرح کا برتاؤ کرتے نہیں دیکھا تھا جیسا کہ ابھی ابھی کیٹی نے کیا تھا۔۔۔ اور وہ یہ سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ اس برتاؤ

کی وجہ کیا ہوگی۔۔۔ وہ دوڑتا ہوا گلی کے ایک کونے سے مڑا اور کسی ایسی چیز سے ٹکرا گیا جو پچھلے پیروں پر چلنے والے۔۔۔ کسی بڑے بھالو کی طرح نظر آ رہی تھی۔۔۔

"ہیگرڈ۔۔۔" اس نے ہانپتے ہوئے کہا۔۔۔ اور خود کو جھاڑی کی اس باڑ سے الگ کیا جس پر وہ گر گیا تھا۔۔۔

"ہیری۔۔۔" ہیگرڈ نے کہا۔۔۔ اس کی بھوں اور ڈاڑھی میں برف کے ٹکرے پھنسے ہوئے تھے۔۔۔ وہ اود بلاؤ کی کھال سے بنا بڑا تھیلے نما کوٹ پہنا ہوا تھا۔۔۔ "بس ابھی ابھی گراپ سے مل کر آ رہے ہیں۔۔۔ وہ اتنا زیادہ سیکھ چکا ہے۔۔۔ تم یقین نہیں کرو گے۔۔۔۔"

" ہیگرڈ۔۔ وہاں کوئی زخمی ہو گیا ہے۔۔۔ کسی نے اس پر وار کیا ہے۔۔۔ یا شاید۔۔۔۔"

"کیا۔۔۔؟" ہیگرڈ نے نیچے جھک کر تیز ہواؤں کے درمیان ہیری کی بات سننے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔۔۔

" کسی پر وار ہوا ہے۔۔۔۔" ہیری اونچی آواز میں چلایا۔۔۔

"وار۔۔۔؟ کس پر۔۔۔؟ رون پر تو نہیں۔۔۔؟ یا ہرمائنی۔۔۔؟"

" نہیں۔۔۔۔ان پر نہیں۔۔۔۔ کیٹی بیل پر۔۔۔۔ اس طرف۔۔۔۔"

وہ دونوں ایک ساتھ گلی میں واپس دوڑنے لگے۔۔۔ انہیں کیٹی کے گرد لگی بھیڑ ڈھونڈنے میں زیادہ وقت نہیں لگا۔۔۔ جو ابھی بھی زمین پر گری تڑپتے ہوئے چلا رہی تھی۔۔۔ رون ہرمائنی اور لیئن اسے چپ کروانے کی کوشش کر رہے تھے۔۔۔

"پیچھے ہٹو۔۔۔" ہیگرڈ چلایا۔۔۔ "ہمیں اسے دیکھنے دو۔۔۔"

" اسے کچھ ہو گیا ہے۔۔۔ لیئن سسکاری لے کر بولی۔۔۔" میں نہیں جانتی کہ کیا ہوا ہے۔۔۔"

ہیگرڈ نے ایک نظر کیٹی کو دیکھا۔۔۔ پھر بنا کچھ کہے نیچے جھکا اور اسے اپنے بازوؤں میں اٹھا کر اسکول کی طرف دوڑنے لگا۔۔۔ کچھ ہی لمحوں میں کیٹی کی چیخیں سنائی دینا بند ہو گئیں۔ اب صرف ہوا کے شور مچاتے جھکڑوں کی آواز سنائی دے رہی تھی۔۔

ہرمائنی تیزی سے کیٹی کی آہ وزاری کرتی سہیلی کے قریب پہنچی اور اپنے بازو سے اسکی کمر تھام لی۔۔۔

"تم لیئن ہو نا۔۔۔؟"

لڑکی نے ہاں میں سر ہلایا۔۔۔

" کیا یہ سب اچانک ہی ہو گیا۔۔۔ یا۔۔۔؟"

" یہ سب لفافہ پھٹنے کے بعد ہوا۔" لیئن نے ہچکیاں لیتے ہوئے کہا۔۔۔ اس نے زمین پر پڑے اس خاکی کاغذی لفافہ کی طرف اشارہ کیا جو اب گیلا ہو چکا تھا اور پھٹ کر کھل گیا تھا۔۔۔ اس کے اندر سے سبز چمک پھوٹ رہی تھی۔۔۔ رون نیچے جھکا۔۔۔ اسکا ہاتھ اس لفافے کو اٹھانے کے لئے پھیلا ہوا تھا۔۔۔ لیکن ہیری نے اس کا بازو تھام کر اسے واپس کھینچ لیا۔۔۔

"اسے چھونا مت۔۔۔۔"

وہ نیچے بیٹھا۔۔۔ ایک سچے موتیوں کا قیمتی ہار نظر آ رہا تھا جو پھٹے ہوئے کاغذ سے باہر نکلا ہوا تھا۔۔۔

" میں نے اسے پہلے بھی دیکھا ہے۔۔۔" ہیری نے اس چیز کو گھورتے ہوئے کہا۔۔۔ " یہ بورگن اور بورکس میں بہت پہلے فروخت کے لئے رکھا ہوا تھا۔ اس پر پرچہ لگا تھا کہ اس پر شیطانی وار پڑھا گیا ہے۔۔۔ کیٹی نے یقیناً اسے چھو لیا ہو گا۔۔" اس نے اوپر سر اٹھا کر لیئن کو دیکھا جو بے قابو ہو کر کانپنے لگی تھی۔۔۔ " یہ کیٹی کو ملا کہاں سے۔۔۔؟"

" دیکھو۔۔ ہم اسی بارے میں ہی بحث کر رہے تھے۔۔۔ جب وہ تھری بروم اسٹکس کے غسلخانے سے واپس لوٹی تو اس نے اسکو تھاما ہوا تھا۔۔ اس نے کہا کہ یہ ہوگورٹس میں کسی کو حیران کر دینے کے لئے تحفہ ہے۔۔۔ اور اسے یہ اس تک پہنچانا ہے۔۔۔ جب وہ یہ سب بتا رہی تھی تو وہ بہت عجیب لگ رہی تھی۔ ارے نہیں۔۔۔ ارے نہیں۔۔۔ اس پر یقیناً **ذہن محصور جادو** کیا گیا ہوگا۔۔۔ اور مجھے پتہ ہی نہیں چلا۔۔۔"

لیئن دوبارہ ہچکیاں لینے لگی۔۔۔ ہرمائنی نے ہمدردی سے اسکا کندھا تھپتھپایا۔۔۔

"لیئن۔۔۔ اس نے یہ نہیں بتایا کہ اسے یہ لفافہ کس نے دیا ہے۔۔۔؟"

" نہیں۔۔۔ وہ مجھے کچھ بتا ہی نہیں رہی تھی۔۔۔ تو میں نے کہا کہ وہ بے وقوفوں والی حرکت کر رہی ہے اور اسے یہ لفافہ اسکول لے کر نہیں جانا چاہیے۔۔۔ لیکن وہ تو کچھ سننے کو تیار ہی نہیں تھی۔۔۔ اور۔۔۔ اور پھر۔۔۔ پھر میں نے اس سے لفافہ چھیننے کی کوشش کی۔۔۔ اور۔۔۔ اور۔۔۔"

لیئن نے مایوسی بھری آہ بھری۔۔۔

" ہمیں اب اسکول کی طرف چلنا چاہیے۔۔۔" ہرمائنی بولی۔۔۔ اس نے ابھی تک لیئن کو تھاما ہوا تھا۔۔۔ " تب ہی ہمیں پتہ چلے گا کہ وہ اب کیسی ہے۔۔۔ چلو۔۔۔"

ہیری ایک لمحے کے لئے جھجھکا۔۔۔ پھر اس نے اپنے چہرے پر بندھا اسکارف کھولا اور رون کی آہ بھرنے کی آواز کو نظرانداز کرتے ہوئے احتیاط کے ساتھ ہار کو اس اسکارف میں لپیٹا اور اسے اوپر اٹھا لیا۔۔۔

" ہمیں یہ مادام پومفری کو دِکھانا ہوگا۔۔" اس نے کہا۔۔

جب وہ سڑک کے اوپر لیئن اور ہرمائنی کے پیچھے چل رہے تھے تو ہیری غصہ میں بھری سوچ میں ڈوب گیا۔۔ وہ ابھی اسکول کے میدان میں داخل ہی ہوئے تھے جب اس نے بولنا شروع کر دیا۔۔ وہ اپنے خیالات کو مزید اپنے آپ تک محدود نہیں رکھ سکتا تھا۔۔

" میلفوائے اس ہار کے بارے میں جانتا ہے۔۔ چار سال پہلے یہ بورگن اور بورکس کی دکان میں ایک پیٹی میں رکھا ہوا تھا۔۔ میں نے خود اسے اس کی طرف شوق کے عالم میں تکتے ہوئے دیکھا تھا۔۔ جب میں اس سے اور اس کے باپ سے چھپ رہا تھا۔۔ جس دن ہم نے اس کا پیچھا کیا تھا۔ اس دن وہ اسی کو خرید رہا ہوگا۔۔ اسے اس کی یاد آئی اور وہ اسے لینے چلا گیا۔۔

"پتہ نہیں ہیری۔۔۔" رون نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔۔ "بورگن اور بورکس میں کئی لوگ آتے جاتے ہیں۔۔ اور کیا اس لڑکی نے یہ نہیں کہا تھا کہ کیٹی کو یہ لفافہ لڑکیوں کے غسلخانے میں ملا تھا۔۔؟"

" اس نے کہا تھا کہ غسلخانے سے واپسی پر وہ اس کے ساتھ لوٹی تھی۔۔ ضروری نہیں کہ یہ اسے غسلخانے میں ہی ملا ہو۔۔"

"مک گونیگل آرہی ہیں۔۔" رون نے خطرے سے آگاہ کرنے کے انداز میں کہا۔۔

ہیری نے سر اٹھا کر دیکھا۔۔ پروفیسر مک گونیگل واقعی تیزی سے پتھریلے زینے سے اتر کر برفیلے جھونکوں کے بیچ ان سے ملنے آرہی تھیں۔۔

"ہیگرڈ کا کہنا ہے کہ تم چاروں جانتے ہو کہ کیٹی بیل کے ساتھ کیا ہوا ہے۔۔؟ مہربانی کر کے زینہ سے اوپر چلو۔۔ فوراً۔۔ میرے دفتر میں۔۔ پوٹر۔۔ یہ تم نے ہاتھ میں کیا پکڑا ہوا ہے۔۔؟"

"یہ وہی چیز ہے جسے اس نے چھوا تھا۔۔" ہیری نے کہا۔۔

"اوہ خدایا۔۔" پروفیسر مک گونیگل بولیں۔۔ ہیری سے ہار لیتے وقت وہ چونکی نظر آ رہی تھیں۔۔۔" نہیں نہیں فلچ۔۔۔یہ میرے ساتھ ہیں۔۔۔۔" انہوں نے جلدی سے کہا۔کیوں کہ اسی وقت فلچ اپنا ***خفیہ تلاشی آلہ*** بغل میں دبوچے خوشی خوشی ہال سے ان کی طرف دوڑتا چلا آرہا تھا۔۔ " یہ ہار فوراً پروفیسر اسنیپ کے پاس لے جاؤ۔۔ لیکن دیکھو اسے چھونا مت۔۔۔ اسے اسکارف میں ہی لپیٹ کر رکھو۔۔۔"

ہیری اور باقی لوگ پروفیسر مک گونیگل کے پیچھے پیچھے زینے سے اوپر ان کے دفتر کی طرف چل دیئے۔۔ برف کے جھونکوں سے ڈھکی کھڑکیاں اپنی چوکھٹ میں کھڑ کھڑا رہی تھیں۔۔ آتشدان میں جلتی آگ کے باوجود کمرہ سرد ہو رہا تھا۔۔۔پروفیسر مک گونیگل نے کمرے کا دروازہ بند کر دیا اور گھوم کر اپنی میز کے پیچھے جا کر ہیری رون ہرمائنی اور ابھی تک سسکیاں لیتی لیئن کو دیکھنے لگیں۔۔۔

"تو۔۔۔" انہوں نے تیکھی آواز میں کہا۔۔" کیا ہوا تھا۔۔۔؟"

اٹکتے ہوئے اور اپنے آنسو روکنے کی کوشش کے وقفوں کے ساتھ لیئن نے پروفیسر مک گونیگل کو بتایا کہ کس طرح کیٹی تھری بروم اسٹکس کے غسلخانے میں گئی تھی اور واپسی پر ایک بنا نام لکھے لفافے کے ساتھ لوٹی۔۔۔اور کس طرح اس کا رویہ تھوڑا عجیب سا تھا اور ان دونوں کے درمیان کس طرح بحث ہوئی کہ اسے اس طرح کا نامعلوم سامان کسی تک پہنچانے کے لئے رضامند نہیں ہونا چاہیے تھا۔۔۔ بحث کا اختتام لفافہ کی چھینا جھپٹی پر ہوا۔۔ جو پھٹ کر گر گیا۔۔۔ یہاں تک پہنچ کر لیئن جذبات میں اتنا ڈوب گئی کہ اس سے مزید ایک لفظ بھی نہیں بولا گیا۔۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔" پروفیسر مک گونیگل نے کہا۔۔۔ ان کی آواز میں غصہ بالکل نہیں تھا۔۔۔" مہربانی کرکے اوپر ہسپتال میں جاؤ لیئن۔۔۔ اور مادام پومفری سے کہنا کہ وہ تمہیں صدمہ کم کرنے کے لئے بھی کچھ دیں۔۔۔"

جب وہ کمرے سے چلی گئی تو پروفیسر مک گونیگل دوبارہ ہیری رون اور ہرمائنی کی طرف مڑیں۔۔۔

"جب کیٹی نے ہار کو چھوا تو اس کے بعد کیا ہوا۔۔۔؟"

اس سے پہلے کہ رون یا ہرمائنی کچھ کہتے۔۔ ہیری نے کہا۔۔۔"وہ ہوا میں بلند ہو گئی۔۔۔ پھر اس نے چیخنا شروع کر دیا اور نیچے گر گئی۔۔۔۔ پروفیسر۔۔۔ برائے مہربانی۔۔ کیا میں پروفیسر ڈمبلڈور سے مل سکتا ہوں۔۔۔؟"

پروفیسر مک گونیگل نے حیران نظر آتے ہوئے کہا۔۔۔" ہیڈ ماسٹر پیر تک کے لئے اسکول سے باہر گئے ہوئے ہیں پوٹر۔۔۔"

"باہر۔۔۔؟" ہیری نے غصے سے دہرایا۔۔۔

" ہاں پوٹر۔۔۔ باہر۔۔۔۔" پروفیسر مک گونیگل سخت لہجے میں بولیں۔۔۔" لیکن مجھے امید ہے کہ تمہیں اس ڈراؤنے واقعے کے بارے میں جو کچھ بھی کہنا ہے وہ تم مجھ سے کہہ سکتے ہو۔۔۔"

ایک لمحے کے لئے تو ہیری ہچکچایا۔۔۔ پروفیسر مک گونیگل آسانی سے یقین کرنے والے لوگوں میں سے نہیں تھیں۔۔۔ حالانکہ کئی لحاظ سے ڈمبلڈور زیادہ ڈراؤنے تھے۔۔۔ لیکن وہ کسی بھی نظریئے کو۔۔۔ بھلے ہی وہ کتنا عجیب ہی کیوں نہ ہو۔۔۔ فوراً ہی جھٹلاتے نہیں تھے۔۔۔ لیکن یہ زندگی اور موت کا معاملہ تھا۔۔۔ اس لئے اسے اپنی ہنسی اڑائے جانے کا کوئی خوف نہیں تھا۔۔

"پروفیسر۔۔۔ مجھے لگتا ہے کہ کیٹی بیل کو وہ ہار۔۔ ڈریکو میلفوائے نے دیا تھا۔۔۔"

اس کے ایک طرف رون نے شرمندگی کے عالم میں اپنی ناک مسلی۔۔۔ دوسری طرف ہرمائنی نے اپنے پیر اس طرح تبدیل کیے جیسے وہ ہیری سے تھوڑا دور کھسکنا چاہ رہی ہو۔۔۔

"یہ بہت خطرناک الزام ہے پوٹر۔۔۔" پروفیسر مک گونیگل نے لمحے بھر کی صدمے بھری خاموشی کے بعد کہا۔۔ "کیا تمہارے پاس کوئی ثبوت ہے۔۔۔؟"

"نہیں۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔ "لیکن۔۔۔۔۔۔" اور پھر اس نے انہیں بورگن اور بورکس تک میلفوائے کا پیچھا کرنے اور بورگن اور میلفوائے کے درمیان ہونے والی ان باتوں کی تفصیل بتائی جو ان لوگوں نے کان لگا کر سنی تھیں۔۔

جب اس نے بولنا بند کیا۔ تو پروفیسر مک گونیگل تھوڑی الجھی ہوئی نظر آئیں۔۔

"میلفوائے بورگن اور بورکس میں کوئی چیز مرمت کروانے لے گیا تھا۔۔؟"

"نہیں پروفیسر۔۔۔ وہ بورگن سے صرف یہ جاننا چاہتا تھا کہ کسی چیز کی مرمت کس طرح کی جا سکتی ہے۔۔۔ وہ چیز اس وقت اس کے پاس نہیں تھی۔۔۔ لیکن بات وہ نہیں ہے۔۔۔ اصل بات یہ ہے کہ اسی وقت اس نے وہاں کچھ اور بھی خریدا تھا۔۔۔ اور مجھے لگتا ہے کہ وہ یہی ہار تھا۔۔۔"

"تم نے میلفوائے کو اسی طرح کے لفافے کے ساتھ دکان سے باہر نکلتے ہوئے دیکھا تھا۔۔؟"

" نہیں پروفیسر۔۔۔ اس نے بورگن کو کہا تھا کہ وہ اس چیز کو اس کے لئے دکان میں ہی رکھے۔۔۔"

"لیکن ہیری۔۔۔" ہرمائنی نے اسے بیچ میں ٹوک دیا۔۔" بورگن نے اس سے پوچھا تھا کہ کیا وہ اسے اپنے ساتھ لے کر جانا چاہتا ہے۔۔۔ اور میلفوائے نے کہا تھا ۔۔۔ نہیں۔۔۔"

"ظاہر ہے وہ اسے چھونا نہیں چاہتا تھا۔۔" ہیری نے غصے سے کہا۔۔۔

" نہیں۔۔۔اس کے بالکل درست الفاظ تھے۔۔۔'میں اسے اٹھائے سڑک پر چلتا ہوا کیسا نظر آؤں گا۔۔۔؟ ' " ہرمائنی نے کہا۔۔

"دیکھو۔۔۔ وہ تھوڑا عجیب تو لگتا اگر وہ لڑکیوں والا ہار اٹھائے گھوم رہا ہوتا۔۔۔" رون نے لقمہ دیا۔۔۔

"اوہو رون۔۔۔" ہرمائنی نے رون کی سوچ پر افسوس کرنے والے انداز میں کہا۔۔۔" وہ تو مکمل طور پر لپٹا ہوا ہوتا۔۔۔ تو اسے اس کو چھونے کی ضرورت ہی نہیں تھی۔۔۔ اور اسے آرام سے چوغے کے اندر چھپایا جا سکتا تھا۔۔۔ تاکہ کوئی اسے دیکھ نہ سکے۔۔۔ میرے خیال سے اس نے جو بھی چیز بورگن اور بورکس میں رکھوائی تھی وہ بہت شور شرابے والی یا بھاری ڈیل ڈول والی ہو گی۔۔۔ کوئی ایسی چیز جس کے بارے میں اسے یقین تھا کہ اگر وہ اسے اٹھائے سڑک پر نکلا تو لوگ اس کی طرف متوجہ ہو جائیں گے۔۔۔ اور جو بھی ہو۔۔۔" اس سے پہلے کہ ہیری اسکو ٹوک پاتا اس نے اونچی آواز میں زور دیتے ہوئے کہا۔۔۔" میں نے بورگن سے اس ہار کے بارے میں بھی پوچھا تھا۔۔۔ تمہیں یاد نہیں۔۔۔؟ جب میں اندر گئی تھی اور پتہ لگانے کی کوشش کر رہی تھی کہ میلفوائے نے اسے کیا چیز رکھنے کو کہا ہے۔۔۔ میں نے یہ ہار وہاں رکھا دیکھا تھا۔۔۔ اور بورگن نے مجھے اس کی قیمت بھی بتائی تھی۔۔۔ اس نے ایسا کچھ نہیں کہا تھا کہ وہ ہار پہلے ہی بیچا جا چکا ہے یا ایسی ہی کوئی اور بات۔۔۔۔۔"

" دیکھو۔۔۔ تمہارا مقصد صاف ظاہر تھا۔۔۔ وہ پانچ سیکنڈ کے اندر اندر تمہارے ارادے بھانپ گیا تھا۔۔ تو ظاہر ہے وہ تمہیں سچ تو نہیں بتاتا۔۔ اور کیا پتہ۔۔۔ میلفوائے نے بعد میں کسی کو اسے لانے بھیج دیا ہو۔۔۔"

" بس بہت ہوا۔۔۔" ہرمائنی نے جوابی حملہ کرنے کے لئے منہ کھولا ہی تھا کہ پروفیسر مک گونیگل غصے میں چلائیں۔۔۔ " پوٹر۔۔۔ تم نے مجھے یہ بات بتائی۔۔۔ اس کے لئے تمہارا شکریہ۔۔۔ لیکن ہم صرف اس لئے میلفوائے کو مجرم نہیں ٹھہرا سکتے۔۔ کہ وہ ایک ایسی دکان پر گھومنے گیا تھا جہاں سے شاید یہ ہار خریدا گیا ہے۔۔۔ یہ بات تو سینکڑوں لوگوں کے لئے کہی جا سکتی ہے۔۔۔"

" یہی تو میں نے بھی کہا تھا۔۔۔" رون بڑبڑایا۔۔۔

" اور ویسے بھی۔۔۔ ہم نے اس سال سخت ترین حفاظتی انتظامات کئے ہیں۔۔ میں مان ہی نہیں سکتی کہ ہمارے علم میں آئے بغیر یہ ہار اسکول کے اندر آ سکتا ہے۔۔۔"

"لیکن۔۔۔۔۔"

"اور اس سے بھی بڑی بات یہ ہے۔۔۔" پرفیسر مک گونیگل نے فیصلہ کن انداز میں کہا۔۔ "کہ میلفوائے آج ہاگس میڈ میں نہیں تھا۔۔۔"

ہیری نے آنکھیں اور منہ پھاڑ کر ان کی طرف دیکھا۔۔

" پروفیسر۔۔۔ آپ یہ بات کیسے جانتی ہیں۔۔۔؟"

" کیوں کہ وہ میرے ساتھ نظر بندی کی سزا کاٹ رہا تھا۔۔ وہ مستقل دوسری دفعہ اپنا تبدیلیِ ہیئت کا کام مکمل کرنے میں ناکام ہو چکا ہے۔۔۔ تو۔۔۔ اپنے شکوک سے مجھے

آگاہ کرنے کا شکریہ پوٹر۔۔" انہوں نے ان کے پاس سے گزرتے ہوئے کہا۔۔ "لیکن اب مجھے ہسپتال جا کر کیٹی بیل کی خیریئت دریافت کرنی ہے۔۔۔آپ سب کا دن اچھا گزرے۔۔۔"

وہ دفتر کا دروازہ کھول کر کھڑی ہو گئیں۔۔۔ اب ان کے پاس بنا مزید کچھ بولے چپ چاپ باہر نکل جانے کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں تھا۔۔۔

ہیری ان دونوں پر۔۔۔ مک گونیگل کی طرف داری کرنے کی وجہ سے غصہ تھا۔۔۔ لیکن پھر بھی جب وہ لوگ اس بارے میں بات کرنے لگے کہ ابھی ابھی کیا واقعہ پیش آیا تھا۔۔ تو وہ خود کو بات چیت میں شامل ہونے سے روک نہیں پایا۔۔۔

"تو تمہیں کیا لگتا ہے۔۔۔ کیٹی وہ ہار کس کو دینے والی تھی۔۔۔؟" جب وہ لوگ بیٹھک کے لئے سیڑھیاں چڑھ رہے تھے تو رون نے پوچھا۔۔۔

"اللہ بہتر جانتا ہے۔۔۔" ہر مائنی نے کہا۔۔۔ " لیکن وہ جو بھی ہے۔۔۔ بالکل بال بال بچا ہے۔۔۔کوئی بھی اس لفافے کو بنا ہار کو چھوئے نہیں کھول سکتا تھا۔۔۔"

" اس کا نشانہ بہت سے لوگ ہو سکتے تھے۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔۔" ڈمبلڈور۔۔۔ مردار خوران سے پیچھا چھڑانے کو خوشی خوشی تیار ہو سکتے ہیں۔۔۔وہ انکا سب سے اہم نشانہ ہیں۔۔ یا پھر سلگ ہارن۔۔۔ ڈمبلڈور سوچتے ہیں کہ والڈیمورٹ انکو اپنے ساتھ ملانا چاہتا تھا اور یقیناً اسے یہ بات اچھی نہیں لگی ہو گی کہ اب وہ ڈمبلڈور کے ساتھ ہیں۔۔۔ یا پھر۔۔۔۔"

"یا پھر۔۔۔ تم۔۔۔" ہر مائنی نے پریشانی سے کہا۔۔۔

"ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔۔ "ورنہ کیٹی وہیں گلی میں مڑتی اور وہ لفافہ مجھے تھما دیتی۔۔۔ میں تو تھری بروم اسٹکس سے نکلنے کے بعد تمام راستے اسی کے پیچھے چل رہا تھا۔۔۔

اور ہوگورٹس سے باہر وہ ہار مجھے دینا سمجھ بھی آتا ہے۔۔۔کیوں کہ فلچ تو ہر آتے جاتے فرد کی تلاشی لے رہا تھا۔۔۔ میں تو یہ سوچ رہا ہوں کہ آخر میلفوائے نے اسے ہار محل کے اندر لانے کو کیوں دیا۔۔؟"

"ہیری۔۔۔ میلفوائے ہاگس میڈ میں نہیں تھا۔۔۔" ہرمائنی نے غصے میں اپنے پاؤں پٹختے ہوئے کہا۔۔

"پھر اس نے ضرور اپنے کسی ساتھی کا استعمال کیا ہوگا۔" ہیری نے کہا۔۔۔"کریب یا گوئیل۔۔اور اب سوچ رہا ہوں کہ شاید۔۔ کسی اور مردار خور کا۔۔۔اب تو اس کے کریب اور گوئیل سے بھی اچھے دوست بن گئے ہوں گے آخر اس نے مردار خوروں میں شمولیت اختیار کرلی ہے۔۔۔"

رون اور ہرمائنی نے ایک دوسرے کی طرف ایسی نگاہوں سے دیکھا جن میں صاف لکھا نظر آرہا تھا۔۔۔"اس۔سے۔بحث۔کرنے۔کا۔کوئی۔فائدہ۔نہیں۔ہے"

موٹی عورت کے پاس پہنچنے پر ہرمائنی نرمی سے بولی۔۔۔"**دودھ مرغی کا دلیہ۔۔۔**"

تصویر نے لہرا کر کھلتے ہوئے انہیں بیٹھک میں جانے کا راستہ دے دیا۔۔ بیٹھک کافی حد تک بھری ہوئی تھی اور وہاں گیلے کپڑوں کی خوشبو پھیلی ہوئی تھی۔۔۔شاید خراب موسم کی وجہ سے بہت سے لوگ ہاگس میڈ سے جلدی لوٹ آئے تھے۔۔۔ خوف یا پریشانی کا کوئی ماحول نہیں تھا۔۔۔صاف ظاہر تھا کہ کیٹی کی بدقسمتی کی خبر ابھی تک پھیلی نہیں ہے۔۔۔

" ویسے اگر سوچا جائے تو یہ کوئی چالاک عقل مندی بھرا حملہ نہیں تھا۔۔۔" رون نے پہلے سال کے ایک طالب علم کو دھکا دے کر آتشدان کے پاس پڑی آرام کرسی سے اٹھاتے ہوئے کہا۔۔۔تاکہ وہ خود اس پر بیٹھ سکے۔۔۔ " وار تو محل تک بھی نہیں پہنچ پایا۔۔۔اسے ایک بہترین حکمت عملی نہیں کہا جاسکتا۔۔۔"

" تم نے بالکل صحیح کہا۔۔۔" ہرمائنی نے رون کو ٹہوکا مار کر کرسی سے اٹھا کر پہلے سال کے طالب علم کو دوبارہ اسی کرسی پر بٹھاتے ہوئے کہا۔" یہ کام سوچ سمجھ کر نہیں کیا گیا تھا۔۔۔"

"لیکن میلفوائے میں سوچنے سمجھنے کی صلاحیت ہے ہی کہاں۔۔۔؟" ہیری نے پوچھا۔۔۔

رون اور ہرمائنی۔۔۔دونوں ہی نے اسے کوئی جواب نہیں دیا۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

# تیرہواں باب

## پراسرار رڈل

اگلے دن کیٹی کو ***سینٹ منگو اسپتال برائے جادوئی طبعی نقائص اور زخم*** منتقل کر دیا گیا۔ اس دوران یہ خبر کہ اس پر وار کیا گیا ہے۔ پورے اسکول میں پھیل چکی تھی۔ حالانکہ اصل تفصیل کسی کو بھی نہیں معلوم تھی ۔۔۔ اور ہیری رون ہرمائنی یا لیئن کے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا تھا کہ حملے کا اصل نشانہ کیٹی نہیں تھی۔

" اوہ۔۔۔ اور ظاہر ہے۔۔ میلفوائے بھی جانتا ہے۔۔۔" ہیری نے رون اور ہرمائنی سے کہا۔ جو ہر بار ہیری کے *میلفوائے۔ایک۔مردار۔خور۔ہے* نظریہ پیش کرنے پر بہرے پن کا ناٹک کرنے کی نئی حکمت عملی اپنا چکے تھے۔

ہیری نے سوچا کہ ڈمبلڈور بھلے ہی کہیں بھی گئے ہوں مگر کیا وہ پیر کی شام کی تربیتی جماعت کے لئے صحیح وقت پر واپس پہنچ جائیں گے۔۔۔ لیکن چونکہ اسے اس بارے میں کوئی نئ

اطلاع نہیں ملی تھی۔۔۔اس لئے وہ آٹھ بجے ڈمبلڈور کے دفتر کے باہر پہنچ گیا۔اسنے دروازہ کھٹکھٹایا۔۔ اور اسے اندر بلالیا گیا۔۔۔ وہاں ڈمبلڈور بیٹھے تھے جو عام دنوں سے زیادہ نڈھال لگ رہے تھے۔۔۔ انکا ہاتھ پہلے کی طرح ہی کالا اور جلا ہوا تھا۔۔۔ لیکن جب انہوں نے ہیری کو بیٹھنے کا اشارہ کیا تو وہ مسکرائے۔۔۔ **سوچ کی پرچھائی** ایک بار پھر میز پر رکھی ہوئی تھی۔ جس سے سفید روشنی کی لہریں اوپر چھت پر جھلملا رہی تھیں۔۔۔

ڈمبلڈور بولے۔۔۔۔" میری غیر موجودگی میں تم کافی مصروف رہے ہو۔۔۔ مجھے پتہ چلا ہے کہ تم نے کیٹی کے ساتھ ہونے والا حادثہ دیکھا ہے۔۔۔"

"جی جناب۔۔۔وہ اب کیسی ہے۔۔۔؟"

"اس کی حالت ابھی بھی کافی خراب ہے۔۔۔ بہر حال ایک لحاظ سے وہ خوش قسمت ہے۔۔۔ ایسا لگتا ہے کہ اس نے اس ہار کو بہت ہلکے سے چھوا تھا۔۔۔ اس کے دستانے میں ایک چھوٹا سا سوراخ تھا۔۔ اگر وہ اس ہار کو پہن لیتی۔۔۔ یا اسے اپنے بنا دستانے والے ہاتھ سے پکڑ لیتی۔۔۔ تو شاید اسی وقت اسکی موت واقع ہو سکتی تھی۔۔۔۔ خوش قسمتی سے پروفیسر اسنیپ بروقت اس وار کو مزید پھیلنے سے روکنے میں کامیاب ہوگئے۔۔۔۔"

" ان کی کیا ضرورت تھی۔۔۔؟" ہیری نے فوراً پوچھا۔۔۔ " مادام پومفری کہاں تھیں۔۔۔؟"

"گستاخ لہجہ۔۔۔۔" دیوار پر لگی ایک تصویر میں سے ایک دھیمی آواز آئی۔۔۔ اور سیریئس کے پر پردادا (دادا کے دادا) فینئیس نیجیلس بلیک نے سونے کی اداکاری ترک کرتے ہوئے اپنے بازو سے سر اوپر اٹھایا۔۔۔ " میں اپنے دور میں کسی بھی طالب علم کو ہوگورٹس کو چلانے کے طور طریقوں پر سوال اٹھانے کی اجازت بالکل نہیں دیتا۔۔۔"

"ٹھیک۔۔۔بہت شکریہ فینئیس۔۔۔" ڈمبلڈور نے انہیں چپ کرانے کے انداز میں کہا۔

" ہیری۔۔ پروفیسر اسنیپ شیطانی جادو کے بارے میں مادام پومفری سے بہتر معلومات رکھتے ہیں۔۔۔ اور ویسے بھی سینٹ منگو کا عملہ مجھے ہر گھنٹہ صورتحال سے آگاہ کر رہا ہے۔۔۔اور مجھے پوری امید ہے کہ کیٹی بھی بہت جلد مکمل صحت یاب ہو جائے گی۔۔۔"

"آپ اس ہفتے کہاں گئے ہوئے تھے جناب۔۔۔؟" ہیری نے پوچھا۔۔ حالانکہ اسے معلوم تھا کہ وہ اپنی قسمت کچھ زیادہ ہی آزمارہا ہے۔۔ فینئیس نیجیلس بھی شاید ایسا ہی سوچ رہے تھے۔۔ کیوں کہ وہ دھیمی آواز میں پھنکارے۔۔

"اس وقت میں اس بارے میں کچھ نہ کہوں تو بہتر ہے۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔۔ "بہرحال وقت آنے پر میں تمہیں اس بارے میں بھی بتاؤں گا۔۔۔"

"واقعی۔۔۔؟" ہیری نے کہا۔۔۔وہ حیران رہ گیا تھا۔۔۔

"ہاں۔۔۔امید تو ہے۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔۔انہوں نے اپنے چوغے کے اندر سے چاندی کی طرح جھلملاتی یادداشت کی ایک نئی شیشی نکالی اور اپنی چھڑی کے اشارے سے اس کا ڈھکن کھول دیا۔۔

"جناب۔۔۔" ہیری نے سوالیہ انداز میں کہا۔۔۔ " ہاگس میڈ میں مجھے منڈنگس ملا تھا۔۔۔"

"اوہ ہاں۔۔۔ مجھے پتہ چل چکا ہے کہ منڈنگس تمہاری وراثت کے ساتھ بڑی فراخ دلی کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کر رہا ہے۔۔۔" ڈمبلڈور نے ہلکی سی تیوری چڑھا کر کہا ۔۔۔۔ "تھری بروم اسٹکس کے باہر تم سے ہونے والی مڈ بھیڑ کے بعد وہ روپوش ہو گیا ہے۔۔۔ مجھے لگتا ہے وہ میرا سامنا کرنے سے گھبرا رہا ہے۔۔۔ خیر۔۔۔ بھروسہ رکھو اب وہ دوبارہ سیریئس کے پرانے نوادرات کو اڑا لے جانے کی ہمت نہیں کرے گا۔۔۔"

"وہ بڑھا گھٹیا کم ذات آدمی بلیک خاندان کی نشانیاں چرا رہا ہے۔۔۔؟" فینئیس نیجیلس نے غصے میں آتے ہوئے کہا۔۔۔ اور اپنی تصویر کی چوکھٹ سے باہر چلے گئے۔۔۔ یقیناً وہ گریمولڈ چوک کے مکان نمبر بارہ میں موجود اپنی تصویر کا چکر لگانے گئے تھے۔۔۔

"پروفیسر۔۔۔" ہیری نے ایک مختصر وقفے کے بعد کہا۔۔۔ "کیا پروفیسر مک گونیگل نے آپ کو وہ بات بتائی جو میں نے ان سے کیٹی کے زخمی ہونے کے بعد کہی تھی۔۔۔؟ ڈریکو میلفوائے کے بارے میں۔۔۔؟"

"ہاں۔۔۔ انہوں نے مجھے تمہارے خدشات کے بارے میں بتایا تھا۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔

" اور کیا آپ۔۔۔؟"

ڈمبلڈور بولے۔۔۔ " ہر ایسا شخص جو کیٹی کے ساتھ ہونے والے حادثے میں ملوث ہو سکتا ہے۔۔۔ اسکی چھان بین کے لئے میں ہر ممکن قدم اٹھاؤں گا۔۔۔۔۔ لیکن اس وقت مجھے جس چیز کی فکر ہے۔۔۔ وہ ہمارا سبق ہے ہیری۔۔۔۔"

اس بات پر ہیری کو تھوڑی الجھن محسوس ہوئی۔۔۔ اگر یہ تربیتی جماعت اتنی ہی ضروری تھی۔۔ تو ان جماعتوں کے بیچ میں اتنے لمبے وقفے کیوں آرہے تھے۔۔۔؟ بہرحال۔۔۔ اس نے ڈریکو میلفوائے کے بارے میں مزید کوئی بات نہیں کی۔ بلکہ چپ چاپ ڈمبلڈور کو نئی یادداشتوں کو **سوچ کی پرچھائی** میں انڈیلتے اور پتھر سے بنے طاس کو اپنی لمبی انگلیوں والے ہاتھوں میں تھام کر ہلاتے ہوئے دیکھتا رہا۔۔۔

"میرے خیال سے تمہیں یاد ہوگا کہ ہم نے ٹام رڈل کی شروعات کی کہانی اس مقام پر چھوڑی تھی جہاں خوبصورت ماگلو۔ ٹام رڈل۔ اپنی چڑیل بیوی۔ میروپ کو بے سہارا چھوڑ کر

واپس لٹل ہینگلیٹن میں موجود اپنے خاندان کے پاس پہنچ گیا تھا۔۔ میروپ لندن میں اکیلی رہ گئی۔۔ اسکے گھر وہ بچہ پیدا ہونے والا تھا جو آگے چل کر ایک دن لارڈ والڈیمورٹ بن جائے گا۔۔"

" جناب۔۔۔آپ یہ بات کیسے جانتے ہیں کہ وہ لندن میں تھی۔۔؟"

"کیراک ٹیکس برک کی گواہی کی وجہ سے۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔" اور یہ ایک عجیب اتفاق ہے کہ انہوں نے ہی اس دکان کی بنیاد رکھی تھی۔۔ جہاں سے وہ ہار خریدا گیا جس کے بارے میں ہم ابھی بات چیت کر رہے تھے۔۔۔۔۔"

انہوں نے **سوچ کی پرچھائی** میں موجود اجزاء کو ہلایا۔۔ جیسا ہیری نے انہیں پہلے بھی کرتے دیکھا تھا۔۔ ان کا انداز ایسا تھا جیسا سونا ڈھونڈنے والا سونے کی تلاش کر رہا ہو۔۔**سوچ کی پرچھائی** میں چکر لگاتے اجزاء کی سطح سے ایک چھوٹے قد کا بوڑھا آدمی نمودار ہوا ۔ جو **سوچ کی پرچھائی** میں دھیرے دھیرے چکر لگا رہا تھا۔۔۔ وہ کسی بھوت کی طرح سفید لیکن مقابلتاً تھوڑا زیادہ ٹھوس تھا۔۔ اس کے بال بکھرے ہوئے تھے جس سے اسکی آنکھیں مکمل ڈھکی ہوئی تھیں۔۔۔

*"ہاں۔۔۔ اسے تو ہم نے بہت ہی عجیب حالات میں حاصل کیا تھا۔۔۔ اوہ۔۔۔ بہت سال پہلے کی بات ہے۔۔۔ کرسمس کی چھٹیاں ہونے ہی والی تھیں۔۔ ایک نوجوان چڑیل اسے لے کر آئی تھی۔۔۔ اس نے کہا کہ اسے سونے کی سخت ضرورت ہے۔۔۔ لگ بھی رہا تھا۔۔۔ اسکے کپڑے پھٹے پرانے تھے۔۔۔ اور اس کی حالت تو بہت ہی خراب تھی۔۔۔ اس کو بچہ بھی ہونے والا تھا۔۔ دیکھو۔۔۔ اس نے کہا کہ یہ سلے درن کا ذاتی لاکٹ ہے۔۔ خیر اس طرح کی کہانیاں تو ہم سارا دن سنتے رہتے ہیں۔۔۔ '**اوہ یہ مرلن کی ہے۔۔۔ اسکی پسندیدہ چائے دانی۔۔۔**' لیکن جب میں نے اسے غور سے دیکھا تو اس پر انکا خاندنی نشان گُدا ہوا تھا اور کچھ آسان منتروں کے استعمال سے ہی مجھ پر حقیقت ظاہر ہو گئی۔۔۔ یہ تو واقعی انمول تھا۔۔۔ لیکن وہ لڑکی اسکی قدروقیمت سے*

*بالکل انجان تھی۔۔۔ وہ خوشی خوشی اسکے بدلے میں دس اشرفیاں لے گئی۔۔۔ یہ ہمارا اب تک کا سب سے بہترین سودا ہے۔۔۔"*

ڈمبلڈور نے **سوچ کی پرچھائی** کو ایک تیز جھٹکا دیا جس سے کیراک ٹیکس برک دوبارہ یادوں کے اسی بھنور میں غائب ہو گیا جہاں سے وہ نمودار ہوا تھا۔۔۔

ہیری نے غصے سے کہا۔۔۔" اس نے اسے صرف دس اشرفیاں دیں۔۔۔؟"

" کیراک ٹیکس برک کبھی بھی اپنی دریا دلی کے لئے مشہور نہیں رہا۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔۔" تو اب ہم جانتے ہیں۔۔۔ کہ اپنے حمل کے آخری دنوں میں میروپ لندن میں اکیلی تھی اور اسے سونے کی سخت ضرورت تھی۔۔۔ وہ اتنی اتاولی ہو رہی تھی کہ وہ اپنا آخری اور اکلوتا قیمتی سرمایہ بھی بیچنے کے لئے تیار ہو گئی۔۔۔ وہ لاکٹ جو مارؤلو کی عزیز خاندانی نشانیوں میں سے ایک تھا۔۔۔"

" لیکن وہ جادو کر سکتی تھی۔۔۔" ہیری نے بے چینی سے کہا۔۔۔" وہ کھانا اور باقی سب سامان جادو کے زور سے حاصل کر سکتی تھی۔۔۔ ہے نا۔۔۔؟"

"آہ۔۔۔" ڈمبلڈور بولے۔۔۔ "شاید وہ ایسا کر سکتی تھی۔۔۔ لیکن میں یہ مانتا ہوں۔۔۔ ایک بار پھر میں اندازہ لگا رہا ہوں۔۔۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ میں بالکل درست ہوں۔۔۔ کہ جب اس کے شوہر نے اسے بے سہارا چھوڑ دیا۔۔۔ تو میروپ نے جادو کا استعمال بند کر دیا۔۔۔ مجھے نہیں لگتا کہ اب اس کے دل میں چڑیل کہلانے کی مزید کوئی خواہش بچی تھی۔۔۔ ظاہر ہے یہ بھی ممکن ہے کہ اسکی بے صلہ محبت اور ہر وقت ساتھ رہنے والی مایوسی نے اس سے جادو کرنے کی صلاحیت چھین لی ہو۔۔۔ ایسا ہو سکتا ہے۔۔۔ جو بھی ہو۔۔۔ جیسا کہ اب تم آگے دیکھنے والے ہو۔۔۔ میروپ نے خود اپنی جان بچانے کے لئے بھی چھڑی اٹھانے سے انکار کر دیا۔۔۔"

"وہ اپنے بیٹے کے لئے بھی زندہ نہیں رہنا چاہتی تھی۔۔۔؟"

ڈمبلڈور نے اپنی بھوں اٹھائیں۔۔۔ " کیا تمہیں لارڈ والڈیمورٹ کے لئے افسوس ہو رہا ہے۔۔۔؟"

"نہیں۔۔۔" ہیری نے تیزی سے کہا۔۔۔" لیکن اس کی ماں کے پاس اپنی مرضی کا رستہ چننے کا موقع تھا۔۔۔ان کی صورتحال میری امی کی طرح نہیں تھی۔۔۔"

" یہ موقعہ تمہاری امی کے پاس بھی تھا۔۔۔۔" ڈمبلڈور نے نرمی سے کہا۔۔۔ " ہاں میروپ رڈل نے موت کا انتخاب کیا۔۔۔ حالانکہ اسکا ایک بیٹا تھا جسے اس کی ضرورت تھی۔۔۔ لیکن ہیری۔۔۔ اسکے اس فیصلے کے لئے اتنی سنگ دلی سے اسکے بارے میں برا مت سوچو۔۔۔ وہ طویل عرصے سے مشکلات جھیل جھیل کر بہت کمزور ہو چکی تھی۔۔۔ اور اس میں کبھی بھی تمہاری والدہ جتنی ہمت نہیں تھی۔اور اب۔۔۔ تم کھڑے ہو جاؤ۔۔۔۔۔"

"ہم کہاں جا رہے ہیں۔۔۔؟" ہیری نے پوچھا۔۔۔ ڈمبلڈور بھی اٹھ کر میز کے سامنے اسکی طرف آ گئے تھے۔۔۔۔

"اس دفعہ۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔ "ہم میری یادداشت میں داخل ہونے والے ہیں۔۔۔ اور میرے خیال سے تمہیں اسکی باریکیاں واضح اور درست نظر آئیں گی۔۔۔ پہلے تم چلو ہیری۔۔۔"

ہیری **سوچ کی پرچھائی** کے اوپر جھک گیا۔۔۔ اسکا چہرہ ٹھنڈی سطح کو پار کر کے اندر داخل ہوا اور وہ ایک بار پھر تاریکیوں میں گرنے لگا۔۔۔ لمحہ بھر بعد اسکے قدم ہموار زمین پر ٹک گئے۔۔۔ اس نے اپنی آنکھیں کھولیں اور دیکھا کہ وہ اور ڈمبلڈور پرانے زمانے کے لندن کی چہل پہل والی سڑک پر کھڑے تھے۔۔۔

" وہ میں ہوں۔۔" ڈمبلڈور نے دلچسپی سے سامنے کھڑے ایک لمبے ہیولے کی طرف اشارہ کیا۔۔جو گھوڑا جتے دودھ کے چھکڑے کے سامنے سے سڑک عبور کر رہا تھا۔۔۔

اس نوجوان ایلبس ڈمبلڈور کے لمبے بال اور ڈاڑھی سنہری تھے۔۔۔ سڑک پر ان کی طرف آکر وہ تیز قدموں سے راہ گزر پر چل پڑے۔۔۔ بہت سے لوگ تجسس بھری نگاہوں سے ان کی طرف دیکھ رہے تھے۔۔۔کیوں کہ وہ آلو بخارے جیسی جامنی رنگت کا شوخ جوڑا پہنے ہوئے تھے۔۔۔

"زبردست جوڑا ہے جناب۔۔۔۔" اس سے پہلے کہ وہ خود کو روک پاتا۔۔۔ہیری بول پڑا۔۔۔ لیکن ڈمبلڈور بس ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ اپنی جوان پر چھائی کا تھوڑے فاصلے سے تعاقب کرتے رہے۔۔۔آخر کار وہ لوہے کے بڑے دروازوں کو پار کر کے ایک خالی احاطے میں پہنچ گئے۔۔۔ جو ایک افسردہ سی ویران چوکور عمارت کے سامنے بنا ہوا تھا۔۔۔ اس کے چاروں طرف اونچے جنگلے لگے ہوئے تھے۔۔۔ انہوں نے سامنے کے دروازے تک جاتے کچھ زینے عبور کیے اور ایک بار دروازہ کھٹکھٹایا۔۔۔ایک یادو لمحوں بعد ایک گندے حلیہ والی لڑکی نے دروازہ کھولا۔۔۔ جس نے ایپرن (پیش بند) باندھا ہوا تھا۔۔۔

"دوپہر بخیر۔۔۔ میری بیگم کول سے ملاقات طے ہے۔۔۔ جو۔۔۔ میرے خیال سے۔۔۔یہاں آیا کے فرائض انجام دیتی ہیں۔۔۔؟"

"اوہ۔۔" اس لڑکی نے کہا۔۔۔ وہ ڈمبلڈور کا عجیب حلیہ دیکھ کر تھوڑا گھبرا گئی تھی۔۔۔ " ہمم۔۔۔ایک منٹ رکیں۔۔۔۔بیگم کول۔۔۔" وہ اپنے کندھے سے پیچھے مڑ کر چلائی۔۔۔

ہیری نے دور سے آتی ایک آواز سنی جو جواب میں کچھ چلا رہی تھی۔۔۔لڑکی دوبارہ ڈمبلڈور کی طرف مڑی۔۔۔" اندر آجائیے۔۔۔وہ آرہی ہیں۔۔۔۔"

ڈمبلڈور اندر برآمدے میں داخل ہو گئے۔۔۔ جہاں فرش پر سیاہ اور سفید اینٹیں لگی ہوئی تھیں۔۔۔ پوری عمارت کی حالت ویسے تو بہت بری تھی مگر وہاں صفائی ستھرائی کا بہترین خیال رکھا گیا تھا۔۔۔ ہیری اور بوڑھے ڈمبلڈور بھی پیچھے پیچھے اندر چلے آئے۔۔۔ اس سے پہلے کہ سامنے والا دروازہ ان کی پشت پر بند ہوتا۔ ایک دبلی پتلی۔۔۔ ہراساں نظر آنے والی عورت ان کی طرف چلی آئی۔۔۔ اسکے نین نقش تیکھے تھے جن میں بے رحمی سے زیادہ پریشانی جھلک رہی تھی۔۔۔ وہ اپنے پیچھے چلتی ہوئی ایک اور ایپرن (پیش بند) پہنی ہوئی مددگار سے بات کرتی ہوئی ڈمبلڈور کی طرف چلی آرہی تھی۔۔۔

"۔۔۔اور اوپر مارتھا کے پاس بنفشین (آئیوڈین) لے جانا۔۔۔ بلی اسٹبس اپنے پھوڑے پھوڑ رہا ہے اور ایرک والی بھی پوری چادر میں دھبے لگاتا پھر رہا ہے۔۔۔ بس چیچک ہی کی کمی رہ گئی تھی۔۔۔" انکا انداز ایسا تھا جیسے وہ ہواؤں سے مخاطب ہوں۔۔ پھر ان کی نگاہ ڈمبلڈور پر پڑی اور وہ اپنے قدموں پر جمی کھڑی رہ گئیں۔۔۔ وہ اتنی حیران لگ رہی تھیں جیسے کوئی زرافہ ان کی چوکھٹ میں گھسا چلا آیا ہو۔۔۔

" دوپہر بخیر۔۔۔" ڈمبلڈور نے مصافحہ کے لئے ہاتھ آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔۔۔

بیگم کول منہ کھولے ان کی طرف دیکھتی رہیں۔۔

" میرا نام ایلبس ڈمبلڈور ہے۔۔۔ میں نے آپ سے ملاقات کی درخواست بذریعہ خط بھیجی تھی اور آپ نے بہت مہربانی کرتے ہوئے مجھے آج ملنے کا وقت دیا تھا۔۔۔"

بیگم کول نے اپنی آنکھیں پٹپٹائیں۔۔ شاید وہ خود کو یہ یقین دلا رہی تھیں کہ ڈمبلڈور ان کے دماغ کا تصور نہیں ہیں بلکہ سچ مچ وہاں کھڑے ہیں۔۔۔ انہوں نے کمزور لہجے میں کہا۔۔۔ "اوہ ہاں۔۔۔ ٹھیک۔۔۔ ٹھیک ہے پھر۔۔۔ بہتر ہوگا کہ آپ میرے کمرے میں آجائیں۔۔۔ ٹھیک۔۔۔"

وہ ڈمبلڈور کو ایک چھوٹے کمرے میں لے آئیں جو بیٹھک اور دفتر کا ملا جلا روپ لگ رہا تھا۔۔۔یہ کمرہ بھی برآمدے کی طرح بری حالت میں تھا۔۔وہاں رکھا سامان پرانا اور بے ڈھنگا تھا۔۔۔انہوں نے ڈمبلڈور کو ایک ٹوٹنے کے قریب کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا اور خود ایک بکھری ہوئی میز کے پیچھے جا کر بیٹھ گئیں اور ڈمبلڈور کو بے چین نظروں سے گھورنے لگیں۔۔۔

"جیسا کہ میں نے آپ کو اپنے خط میں بتایا تھا۔۔ میں یہاں ٹام رڈل اور اسکے مستقبل کے انتظامات کے بارے میں بات چیت کرنے کے لئے آیا ہوں۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔

بیگم کول نے پوچھا۔۔۔"کیا آپ اس کے رشتہ دار ہیں۔۔۔؟"

"نہیں میں ایک استاد ہوں۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔ " میں ٹام کو اپنے اسکول میں داخلہ دینے کی پیشکش لے کر آیا ہوں۔۔۔"

" تو۔۔یہ کون سا اسکول ہے۔۔۔؟"

"اسکا نام ہوگورٹس ہے۔۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔۔

"اور آپ کو ٹام میں اتنی دلچسپی کیوں ہے۔۔۔۔؟"

"ہمیں یقین ہے کہ اس میں وہ صلاحیتیں موجود ہیں جن کی ہمیں تلاش ہے۔۔۔۔ "

" آپ کا مطلب ہے کہ اس نے کوئی تعلیمی وظیفہ جیتا ہے۔۔۔؟ لیکن وہ ایسا کس طرح کر سکتا ہے۔۔۔؟اس نے تو ایسے کسی مقابلے میں کبھی بھی حصہ نہیں لیا۔۔۔؟"

" دیکھیں۔۔۔اسکا نام پیدائش کے وقت سے ہمارے اسکول میں درج ہے۔۔۔"

"اسکا نام کس نے درج کروایا۔۔۔؟اسکے والدین نے۔۔؟"

اس بات میں کوئی شک نہیں تھا کہ بیگم کول بہت تیز دماغ عورت تھیں۔۔ شاید ڈمبلڈور بھی یہی سوچ رہے تھے۔۔۔ کیوں کہ ہیری نے دیکھا کہ انہوں نے اپنے جامنی جوڑے کی جیب میں ہاتھ ڈال کر اپنی چھڑی نکال لی۔۔۔ اور ساتھ ہی انہوں نے بیگم کول کی میز کے اوپر پڑا بالکل خالی کاغذ کا ٹکڑا اٹھا لیا۔۔۔

"یہ دیکھیں۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا اور انہوں نے بیگم کول کو کاغذ پکڑاتے ہوئے اپنی چھڑی لہرائی۔۔۔" میرے خیال میں اس سے تمام چیزوں کی وضاحت ہو جائے گی۔۔۔"

خالی کاغذ کو غور سے دیکھتے ہوئے لمحے بھر کے لئے بیگم کول کی آنکھوں نے پھر کی لی۔۔۔

"یہ تو بالکل صحیح لگ رہا ہے۔۔۔۔" انہوں نے سکون سے کہا۔۔۔ اور کاغذ واپس کر دیا۔۔۔ پھر انکی نگاہیں صنوبری شراب کی ایک بوتل اور دو گلاسوں پر پڑیں۔۔۔ جو یقینی طور پر کچھ لمحے پہلے وہاں نہیں تھے۔۔۔

"اوہ۔۔۔ کیا آپ صنوبری شراب کا پیالہ پینا پسند کریں گے۔۔۔؟" انہوں نے حد سے زیادہ چکنی چپڑی آواز میں پوچھا۔۔۔

"بہت بہت شکریہ۔۔۔" ڈمبلڈور نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

بہت جلد یہ بات واضح ہو گئی کہ بیگم کول صنوبری شراب پینے کے معاملے میں بالکل کچی نہیں تھیں۔۔۔ انہوں نے دونوں گلاس برابری سے بھرے اور ایک ہی گھونٹ میں اپنا پورا گلاس خالی کر دیا۔۔۔ بے شرمی سے اپنے ہونٹ چاٹتے ہوئے وہ ڈمبلڈور کی طرف دیکھ کر پہلی دفعہ مسکرائیں۔۔۔ جنہوں نے اس موقعہ سے فائدہ اٹھانے میں بالکل دیر نہیں لگائی۔۔

" میں سوچ رہا تھا کہ کیا آپ مجھے ٹام رڈل کے ماضی کے بارے میں کچھ بتا سکتی ہیں۔۔۔؟" میرے خیال سے وہ یہیں۔۔۔ اسی یتیم خانے میں پیدا ہوا تھا۔۔۔؟"

" بالکل ٹھیک۔۔۔" بیگم کول نے اپنے گلاس میں مزید صنوبری شراب انڈیلتے ہوئے کہا۔۔" مجھے آج بھی وہ دن بالکل صاف صاف یاد ہے۔۔۔کیوں کہ وہ یہاں کام پر میرا بھی پہلا دن تھا۔۔ نئے سال کی آمد کے جشن کی اس سال کی آخری سرد رات تھی۔۔۔۔برف پڑ رہی تھی۔۔۔ بہت بری رات تھی۔۔۔اور وہ لڑکی جو میری ہی ہم عمر ہو گی۔۔۔ لڑکھڑاتی ہوئی سامنے والی سیڑھیوں سے اوپر آئی۔۔۔ خیر اس طرح آنے والی وہ پہلی لڑکی نہیں تھی۔۔۔ہم نے اسے اندر آنے دیا۔۔ایک گھنٹے کے اندر اندر اس کے ہاں بیٹے کی پیدائش ہوئی اور اگلے ہی گھنٹے اس کا انتقال ہو گیا۔۔۔۔"

بیگم کول نے دکھ کے عالم میں سر ہلایا اور صنوبری شراب کا ایک بڑا گھونٹ بھرا۔۔۔

"کیا مرنے سے پہلے اس نے کچھ کہا تھا۔۔؟" ڈمبلڈور نے پوچھا۔۔" جیسا کہ اس بچے کے باپ کے بارے میں کوئی بات۔۔۔؟"

"ہاں۔۔۔ایسا کچھ ہوا تو تھا۔۔۔" بیگم کول نے کہا۔۔۔ شاید انہیں اب مزہ آنے لگا تھا۔۔ کیوں کہ ان کے ہاتھ میں صنوبری شراب کا پیالہ تھا اور سامنے بیٹھا آدمی ان کی کہانی سننے کے لئے بے تاب تھا۔۔۔"مجھے یاد ہے اس نے مجھ سے کہا تھا۔' *مجھے امید ہے کہ یہ اپنے باپ کی طرح لگے گا*' اور میں جھوٹ نہیں بولوں گی۔۔۔اسکی یہ امید بالکل درست تھی۔۔کیوں کے وہ خود تو نام کی بھی حسین نہیں تھی۔۔ پھر اس نے مجھے بتایا کہ اس لڑکے کا نام اسکے باپ کے نام پر ٹام۔۔اور اس کے نانا کے نام پر مارؤلو رکھنا ہے۔۔۔ہاں۔۔۔ میں جانتی ہوں۔۔۔ عجیب نام ہیں نا۔۔۔؟ ہم نے بھی سوچا کہ کہیں وہ کسی سرکس سے تو نہیں آئی۔۔۔اور اس نے کہا کہ اس لڑکے کا خاندانی نام رڈل رکھنا ہو گا۔۔۔اسکے فوراً بعد ہی بنا کچھ اور کہے اس کا انتقال ہو گیا۔۔۔"

"خیر۔۔۔ ہم نے اس لڑکے کو وہی نام دیا جیسا کہ اس کی ماں نے کہا تھا۔۔۔ اس بے چاری لڑکی کے لئے شاید یہ بات بہت اہمیت کی حامل تھی۔۔۔ لیکن اس لڑکے کی خیر

خبر لینے کوئی ٹام۔۔مارُولویا کوئی رڈل۔۔یہاں کبھی نہیں آیا۔۔۔بلکہ خاندان کا کوئی بھی فرد کبھی نہیں آیا۔۔ اس لئے وہ پیدا ہونے کے بعد سے ہی یتیم خانے میں ہی رہ رہا ہے۔۔۔۔"

بیگم کول نے غائب دماغی سے صنوبری شراب کا ایک اور بھرا ہوا جام تھام لیا۔۔ ان کے گالوں کی اوپری ہڈی پر دو گلابی ابھار نکل آئے تھے۔۔پھر انہوں نے کہا۔۔۔ " وہ لڑکا عجیب ہے۔۔۔"

"ہاں۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔۔ " میں نے بھی ایسا ہی سوچا تھا کہ وہ عجیب ہو سکتا ہے۔۔۔"

" وہ بچپن میں بھی بہت عجیب تھا۔۔۔ جانتے ہیں ! وہ کبھی بھی روتا نہیں تھا۔۔۔ اور پھر۔۔۔جب وہ تھوڑی بڑی عمر کو پہنچا تو وہ۔۔۔وہ اور عجیب ہو گیا۔۔۔ "

"عجیب۔۔۔؟ کس لحاظ سے۔۔۔؟" ڈمبلڈور نے نرم دلی سے پوچھا۔۔۔

' دیکھئے۔۔۔وہ۔۔۔۔"

لیکن بیگم کول کچھ کہتے کہتے رک گئیں۔۔۔ان کی تفتیشی نگاہیں جو انہوں نے اپنی صنوبری شراب کے گلاس کے اوپر سے ڈمبلڈور پر ڈالی تھیں۔۔۔ان میں دھندلاہٹ یا ناسمجھی کا انداز بالکل نہیں تھا۔۔۔

"آپ کے اسکول میں اس کے لئے جگہ تو پکی ہے نا۔۔۔؟"

" بالکل پکی۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔۔

"اور میری کہی ہوئی کسی بھی بات سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔۔۔؟"

"بالکل بھی نہیں۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔

" چاہے جو بھی ہو۔۔۔۔آپ اسے یہاں سے لے جائیں گے۔۔۔؟"

"چاہے جو بھی ہو۔۔" ڈمبلڈور گمبھیر لہجے میں بولے۔۔

انہوں نے ڈمبلڈور کی طرف اس طرح آنکھیں میچ کر دیکھا جیسے فیصلہ کر رہی ہوں کہ وہ ان پر بھروسہ کر سکتی ہیں یا نہیں۔۔۔ لیکن شاید وہ اسی نتیجے پر پہنچیں کہ وہ بھروسہ کر سکتی ہیں۔۔۔ کیوں کہ انہوں نے اچانک تیزی کے ساتھ کہنا شروع کر دیا۔۔" وہ دوسرے بچوں کو ڈرا دیتا ہے۔۔"

"آپ کا مطلب ہے کہ وہ دھمکاتا ہے۔۔؟" ڈمبلڈور نے پوچھا۔۔

"میرے خیال سے۔۔۔ شاید۔۔" بیگم کول نے بھوں اچکاتے ہوئے کہا۔ "لیکن اسے پکڑ پانا بہت مشکل ہے۔۔۔ کچھ حادثات ہوئے ہیں۔۔۔ برے واقعات۔۔۔"

ڈمبلڈور نے ان پر دباؤ نہیں ڈالا۔۔۔ لیکن ہیری بتا سکتا تھا کہ انہیں اس بات میں گہری دلچسپی محسوس ہو رہی ہے۔۔۔ بیگم کول نے صنوبری شراب کا ایک اور گھونٹ پیا۔ اور ان کے گلابی گال پہلے سے زیادہ گلابی ہو گئے۔۔۔

" بلی اسٹبس کا خرگوش۔۔۔ ویسے ٹام کا کہنا تھا کہ اس نے کچھ نہیں کیا ہے۔۔۔ اور مجھے بھی سمجھ نہیں آتا کہ وہ یہ کام کس طرح کر سکتا ہے۔۔۔ لیکن پھر بھی۔۔۔ خرگوش خود بخود تو چھت سے لٹک کر نہیں مر سکتا۔۔۔۔ ہے نا۔۔؟"

"میں بھی ایسا ہی سوچتا۔۔۔ نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔۔" ڈمبلڈور نے دھیرے سے کہا۔۔

" لیکن میں آج تک حیران ہوں کہ وہ یہ کام کرنے کے لئے وہاں تک کیسے پہنچا ہو گا۔۔۔ مجھے تو بس اتنا معلوم ہے کہ ایک دن پہلے ٹام اور بلی کے درمیان جھگڑا ہوا تھا۔ اور پھر۔۔۔۔" بیگم کول نے صنوبری شراب کی ایک اور چسکی بھری۔۔۔ اس دفعہ تھوڑی سی شراب ان کی تھوڑی پر چھلک گئی۔۔ "ہم بچوں کو گرمیوں میں گھمانے لے گئے تھے۔۔۔ آپ تو جانتے ہی ہیں۔۔۔

ہم سال میں ایک بار انہیں دیہی علاقوں یا سمندر کنارے گھمانے لے جاتے ہیں۔۔ لیکن اس دفعہ کی سیر کے بعد۔۔۔ ایمی بینسن اور ڈینس بشپ پھر کبھی پہلے کی طرح ٹھیک نہیں ہو پائے۔۔۔ اور ہم ان سے صرف اتنا اگلوا سکے کہ وہ ٹام رڈل کے ساتھ ایک غار میں گئے تھے۔۔۔ ویسے تو اس نے قسم کھائی کہ وہ لوگ وہاں بس مہم جوئی کے لئے گئے تھے۔۔۔ لیکن مجھے اس کا پورا یقین ہے۔۔۔ وہاں کچھ نہ کچھ تو ہوا تھا۔۔۔۔۔ اور دیکھیں۔۔۔ اس کے علاوہ بھی بہت سی چیزیں ہوئی ہیں۔۔۔ عجیب چیزیں۔۔۔"

انہوں نے دوبارہ ڈمبلڈور کی طرف دیکھا۔۔۔ اور گرچہ ان کے گال گلابی ہو رہے تھے مگر ان کی نگاہیں مستحکم تھیں۔۔" مجھے نہیں لگتا کہ اس کے چلے جانے سے کسی کو افسوس ہو گا۔۔۔"

" آپ یہ تو جانتی ہی ہوں گی کہ ہم اسے مستقل نہیں رکھیں گے۔۔۔؟" ڈمبلڈور نے کہا۔۔ "اس کو یہاں واپس لوٹنا ہی ہو گا۔۔۔ کم از کم گرمیوں کی چھٹیوں کے دوران تو یقیناً۔۔۔"

" اوہ۔۔ چلیں۔۔۔ دودھیل گائے کی دولاتیں بھی سہہ لیتے ہیں۔۔۔" بیگم کول نے ہلکی ہچکی لیتے ہوئے کہا۔۔۔ وہ اٹھ کر اپنے قدموں پر کھڑی ہو گئیں اور ہیری یہ دیکھ کر بہت متاثر ہوا کہ وہ پیر جما کر کھڑی تھیں۔۔ حالانکہ دو تہائی صنوبری شراب ختم ہو چکی تھی۔۔۔" میرے خیال سے آپ اس سے ملنا چاہیں گے۔۔۔؟"

"جی ضرور۔۔۔" ڈمبلڈور نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔۔۔

وہ انہیں اپنے دفتر سے باہر پتھریلے زینے سے اوپر لے گئیں۔۔ اوپر جاتے وقت وہ خدمت کاروں اور بچوں کو ہدایات دیتے اور ڈانٹتے پھٹکارتے گزر رہی تھیں۔۔۔ ہیری نے دیکھا کہ تمام یتیم بچے ایک جیسا سرمئی کرتا پہنے ہوئے تھے۔۔۔ دیکھ کر تو ایسا لگ رہا تھا کہ ان کی مناسب دیکھ بھال کی جاتی ہے لیکن اس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا تھا کہ عمر گزارنے کے لئے یہ ایک نہایت ہولناک جگہ تھی۔۔۔

جب وہ لوگ دوسری منزل پر پہنچ کر ایک طویل راہداری کے بالکل پہلے دروازے کے پاس رک گئے تو بیگم کول نے کہا۔۔ "یہ لیں۔۔۔ پہنچ گئے۔۔" انہوں نے دو دفعہ دستک دی اور اندر داخل ہو گئیں۔۔۔

"ٹام۔۔۔؟ تم سے ملنے کوئی آیا ہے۔۔۔ یہ محترم ڈمبر ٹون ہیں۔۔۔ اوہ۔۔۔ معاف کیجئے گا۔۔۔ ڈنڈر بور۔۔۔ یہ یہاں تمہیں یہ بتانے آئے ہیں کہ۔۔۔۔ چلو۔۔ میں انہیں ہی تمہیں یہ بات بتانے کا موقعہ دے دیتی ہوں۔۔۔"

ہیری اور دونوں ڈمبلڈور کمرے میں داخل ہو گئے اور بیگم کول نے باہر نکل کر دروازہ بند کر لیا۔۔ یہ ایک چھوٹا سا پرانا کمرہ تھا۔۔۔ جس میں ایک پرانی الماری۔۔ لکڑی کی ایک کرسی۔۔۔ اور لوہے کے پلنگ کے علاوہ کچھ نہیں تھا۔۔۔ ایک لڑکا سرمئی کمبلوں کے اوپر بیٹھا تھا۔۔۔ اس کے پیر سامنے کی طرف پھیلے ہوئے تھے اور اس نے ایک کتاب تھامی ہوئی تھی۔۔۔

ٹام رڈل کے چہرے پر گونٹ گھرانے کی کوئی جھلک نہیں تھی۔۔۔ میروپ کی آخری خواہش پوری ہو گئی تھی۔۔ وہ ہو بہو اپنے خوبصورت باپ کی پر چھائی تھا۔۔۔ اور گیارہ سال کی عمر کے حساب سے اس کا قد بھی اچھا تھا۔۔ اسکے بال سیاہ اور چہرہ پیلا تھا۔۔۔ ڈمبلڈور کے عجیب حلیے کو دیکھ کر اسکی آنکھیں تھوڑی سکڑ گئی تھیں۔۔ ایک لمحے کے لئے خاموشی چھائی رہی۔۔۔

"کیسے ہو ٹام۔۔۔؟" ڈمبلڈور نے آگے بڑھتے ہوئے اپنا ہاتھ بڑھا کر کہا۔۔۔

پہلے تو لڑکا جھجکا۔۔ لیکن پھر اس نے ان کا ہاتھ تھام لیا۔۔ ان دونوں نے ہاتھ ملائے۔۔۔ ڈمبلڈور سخت لکڑی کی کرسی کھسکا کر ٹام کے برابر میں بیٹھ گئے۔۔۔ اب ان دونوں کو دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا جیسے ہسپتال میں کسی مریض کی عیادت کے لئے کوئی شخص بیٹھا ہو۔۔۔

"میں پروفیسر ڈمبلڈور ہوں۔۔۔"

"پروفیسر۔۔۔؟" ٹام نے دہرایا۔۔ وہ چوکنا لگ رہا تھا۔۔ "کیا آپ ڈاکٹر کہنا چاہتے ہیں۔۔۔؟ آپ یہاں کیوں آئے ہیں۔۔۔؟ کیا وہ آپ کو میری جانچ کرنے کے لئے لائی ہیں۔۔۔؟"

وہ دروازے کی طرف اشارہ کر رہا تھا جس سے ابھی ابھی بیگم کول باہر گئی تھیں۔۔۔

"نہیں۔۔ نہیں۔۔۔" ڈمبلڈور مسکراتے ہوئے بولے۔۔۔

"مجھے آپ کی بات پر یقین نہیں ہے۔۔۔" رڈل نے کہا۔۔ "وہ میرا معائنہ کروانا چاہتی ہیں۔۔۔ ہے نا۔۔۔؟ **سچ سچ بتاؤ۔۔**"

اس نے آخری تین لفظ اتنی شدت سے بولے کہ ان کی دہشت صاف محسوس ہو رہی تھی۔۔۔ یہ تو ایک حکم تھا۔۔۔ اور ایسا لگ رہا تھا کہ وہ یہ حکم پہلے بھی کئی بار دے چکا ہے۔۔۔ اسکی آنکھیں چوڑی ہو گئیں اور وہ ڈمبلڈور کو غصے سے گھورنے لگا۔ لیکن مسلسل مسکرانے کے علاوہ ڈمبلڈور نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔ کچھ لمحوں بعد رڈل نے غصے سے گھورنا بند کر دیا۔۔ لیکن وہ اب بھی چوکنا نظر آ رہا تھا۔

"کون ہیں آپ۔۔۔؟"

" میں تمہیں بتا چکا ہوں۔۔۔ میرا نام پروفیسر ڈمبلڈور ہے۔۔ اور میں ہوگورٹس نام کے ایک اسکول میں پڑھاتا ہوں۔۔ میں تمہیں اپنے اسکول میں داخلے کی دعوت دینے آیا ہوں۔۔۔ تمہارا نیا اسکول۔۔۔ اگر تم آنا چاہو۔۔۔"

اس بات پر رڈل کا ردعمل بہت حیران کن تھا۔ وہ بستر سے چھلانگ مار کر اترا اور ڈمبلڈور سے فاصلے پر چلا گیا۔۔۔ وہ ناراض لگ رہا تھا۔۔۔

"مجھے الو مت بنائیں۔۔۔ پاگل خانہ۔۔۔ آپ پاگل خانے سے آئے ہیں۔۔۔ ہے نا۔۔؟ پروفیسر۔۔۔ ہاں۔۔ ظاہر ہے۔۔۔ چلو۔۔۔ میں نہیں جا رہا۔۔۔ خوش۔۔؟ پاگل خانے میں تو

اس بڑھی بلی کو ہونا چاہیئے۔۔۔ میں نے ایمی بینسن یا ڈینس بشپ کے ساتھ کچھ نہیں کیا۔۔۔ آپ چاہیں تو ان سے پوچھ سکتے ہیں۔۔۔ وہ آپ کو سب بتادیں گے۔۔۔"

"میں پاگل خانے سے نہیں آیا۔۔" ڈمبلڈور صبر کے ساتھ بولے۔۔۔ "میں ایک استاد ہوں۔۔۔ اور۔۔۔ اگر تم سکون سے بیٹھ جاؤ۔۔ تو میں تمہیں ہوگورٹس کے بارے میں تفصیل سے بتاؤں۔۔ فکر مت کرو۔۔۔ اگر تم اسکول نہیں آنا چاہتے تو کوئی تم سے زبردستی نہیں کرے گا۔۔۔"

"کوئی کوشش کرکے تو دیکھے۔۔۔" رڈل پھنکارا۔۔۔

"ہوگورٹس۔۔۔ ڈمبلڈور نے اپنی بات ایسے جاری رکھی جیسے انہوں نے رڈل کے آخری الفاظ سنے ہی نہ ہوں۔۔۔۔ "خاص صلاحیتوں کے حامل لوگوں کا اسکول ہے۔۔۔"

"میں پاگل نہیں ہوں۔۔۔"

"میں جانتا ہوں تم پاگل نہیں ہو۔۔۔ ہوگورٹس پاگل لوگوں کا اسکول نہیں ہے۔۔۔ وہ ایک۔۔۔ جادوگری کا اسکول ہے۔۔۔"

خاموشی چھا گئی۔۔۔ رڈل اپنی جگہ جما کھڑا رہ گیا۔۔۔ اس کا چہرہ تاثرات سے خالی تھا۔۔ مگر اس کی آنکھیں ڈمبلڈور کی دونوں آنکھوں کو لگاتار گھور رہی تھیں۔۔ جیسے وہ ان میں سے کسی ایک میں جھوٹ کی تلاش کر رہا ہو۔۔

"جادو۔۔۔؟" اس نے سرگوشی میں دہرایا۔۔۔

"بالکل ٹھیک۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔۔

"تو میں جو۔۔۔ میں جو کر سکتا ہوں۔۔۔ وہ جادو ہے۔۔۔؟"

"تم کیا کر سکتے ہو۔۔۔؟"

"ہر طرح کا جادو۔۔" رڈل نے کہا۔۔۔ جوش کی لہر اس کی گردن سے اس کے کھوکھلے گالوں پر نمودار ہوتی نظر آ رہی تھی۔۔۔ اسکا چہرہ جوش سے دہکنے لگا تھا۔۔" میں چیزوں کو چھوئے بنا انہیں اپنی جگہ سے ہلا سکتا ہوں۔۔۔ میں بنا تربیت دیئے۔۔ جانوروں سے جو چاہوں کروا سکتا ہوں۔۔۔ جو لوگ مجھے ستاتے ہیں میں ان کے ساتھ برے کام کر سکتا ہوں۔۔ اگر میں چاہوں تو انہیں تکلیف بھی پہنچا سکتا ہوں۔۔۔"

اسکی ٹانگیں کپکپا رہی تھیں۔۔۔ وہ لڑکھڑاتے ہوئے آگے بڑھا اور دوبارہ بستر پر بیٹھ گیا۔۔ وہ اپنے ہاتھوں کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ اسکا سر اس طرح جھکا ہوا تھا جیسے وہ عبادت کر رہا ہو۔۔۔

"میں جانتا تھا۔۔۔ جانتا تھا کہ میں سب سے الگ ہوں۔۔۔" اس نے جیسے اپنی ہی لرزتی انگلیوں سے سرگوشی کی۔۔ "میں جانتا تھا کہ میں خاص ہوں۔۔ ہمیشہ سے۔۔۔ میں جانتا تھا کہ کچھ بات تو ہے۔۔۔"

"چلو۔۔۔ تم بالکل درست تھے۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔ وہ اب مسکرا نہیں رہے تھے۔۔ بلکہ غور سے رڈل کو دیکھ رہے تھے۔۔۔" تم ایک جادوگر ہو۔۔۔"

رڈل نے اپنا چہرہ اوپر کیا۔۔۔ اسکے چہرے کی کایا پلٹ چکی تھی۔۔۔ اب اس پر سرکش خوشی چھائی ہوئی تھی۔۔۔ لیکن پھر بھی نہ جانے کیوں اس سے اسکی حالت بہتر نہیں لگ رہی تھی۔۔ بلکہ اس سے الٹ۔۔۔ اس کے تراشیدہ نقوش تھوڑے اکڑے ہوئے لگ رہے تھے۔۔ اس کے تاثرات میں درندگی جھلک رہی تھی۔

"کیا آپ بھی ایک جادوگر ہیں۔۔۔؟"

"ہاں۔۔۔ میں بھی ہوں۔۔۔"

"**ثابت کرو۔۔**"رڈل نے فوراً اسی تحکمانہ انداز میں کہا۔ جس کا استعمال اس نے **سچ سچ بتاؤ** کہتے وقت کیا تھا۔۔

ڈمبلڈور نے اپنی بھوّں تان لیں۔۔ "تو اگر میں یہ سمجھوں کہ تم ہوگورٹس میں داخلہ لینا چاہتے ہو۔۔۔"

"ظاہر ہے۔۔۔ میں یہی چاہتا ہوں۔۔"

"۔۔۔ تو تم مجھے پروفیسر یا جناب کہہ کر مخاطب کروگے۔۔۔"

بہت مختصر لمحے کے لئے رڈل کے چہرے کے تاثرات اکڑ گئے۔۔ پھر اس نے ناقابل شناخت شائستہ لہجے میں کہا۔۔ " میں معافی چاہتا ہوں جناب۔۔۔ میرا مطلب تھا۔۔۔پروفیسر۔۔ کیا آپ مہربانی کرکے مجھے جادو دکھا سکتے ہیں۔۔۔؟"

ہیری کو یقین تھا کہ ڈمبلڈور انکار کردیں گے۔۔۔ وہ رڈل سے کہیں گے کہ اسے ہوگورٹس میں جادوگری کا عملی مظاہرہ دیکھنے کے لاتعداد مواقع ملیں گے۔ اور یہ کہ اس وقت وہ لوگ ماگلوؤں سے بھری ایک عمارت میں موجود ہیں۔۔ اس لئے انہیں احتیاط سے کام لینا چاہیئے۔۔۔ بہرحال۔۔۔ اسے یہ دیکھ کر بہت حیرت ہوئی کہ ڈمبلڈور نے اپنی کوٹی کی اندرونی جیب سے اپنی چھڑی باہر نکالی۔۔۔ اور کمرے کے کونے میں موجود بوسیدہ الماری کی طرف اشارہ کرکے چھڑی کو آہستگی سے لہرادیا۔۔۔

الماری شعلوں کی لپٹوں میں بھڑکنے لگی۔۔۔

رڈل اچھل کر اپنے پیروں پر کھڑا ہوگیا۔۔ وہ صدمے اور غصے سے چلانے لگا۔۔۔ ہیری اس کے لئے اسے قصوروار نہیں ٹھہرا سکتا تھا۔۔ کیوں کہ اس دنیا میں موجود اس کا سارا سرمایہ اسی الماری میں موجود ہوگا۔۔۔ لیکن جیسے ہی رڈل غصے میں ڈمبلڈور کی طرف مڑا۔۔۔

آگ کے شعلے غائب ہو گئے۔۔ اور الماری بنا کسی نقصان کے پہلے جیسی حالت میں آ گئی۔۔۔

رڈل الماری اور ڈمبلڈور کو گھورتا رہا۔۔ پھر اس نے لالچی انداز میں چھڑی کی طرف اشارہ کرکے پوچھا۔۔۔" یہ مجھے کہاں سے مل سکتی ہے۔۔؟"

"وقت آنے پر یہ بھی مل جائے گی۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔ " میرے خیال سے کوئی چیز تمہاری الماری سے باہر نکلنے کی کوشش کر رہی ہے۔۔۔"

واقعی۔۔۔ الماری کے اندر سے کھڑ کھڑانے کی مدھم آواز سنی جا سکتی تھی۔۔۔ پہلی بار رڈل کے چہرے پر خوف نظر آیا۔۔

"دروازہ کھولو۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔

رڈل ہچکچایا۔۔۔ لیکن پھر اس نے کمرے کی دوسری طرف جا کر الماری کا دروازہ کھول دیا۔۔۔ سب سے اوپر والے خانے میں تار تار کپڑوں کے ڈھیر کے اوپر ایک چھوٹا گتے کا ڈبہ ہلتے ہوئے اس طرح کھڑ کھڑا رہا تھا جیسے اس کے اندر بہت سارے بے چین چوہے قید ہوں۔۔۔"

"اسے باہر نکالو۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔۔

رڈل نے ہلتے ہوئے ڈبے کو نیچے اتارا۔۔۔ وہ گھبرایا ہوا لگ رہا تھا۔۔

ڈمبلڈور نے پوچھا۔۔ "کیا اس ڈبے میں ایسی کوئی چیز ہے۔۔ جو تمہارے پاس نہیں ہونی چاہیئے۔۔۔؟"

رڈل نے ڈمبلڈور پر لمبی۔۔ صاف اور تولتی ہوئی نگاہ ڈالی۔۔۔ پھر اس نے تاثرات سے خالی لہجے میں کہا۔۔۔"جی جناب۔۔۔ شاید۔۔۔"

"اسے کھولو۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔۔

رڈل نے ڈھکن اتار کر ڈبے کے اندر موجود چیزوں کی طرف دیکھے بنا انہیں اپنے بستر پر الٹ کر نکال دیا۔۔۔ ہیری کو کچھ دلچسپ سامان دیکھنے کی امید تھی۔ لیکن اس نے دیکھا کہ ڈبے میں روزمرہ کی چھوٹی چھوٹی چیزیں رکھی تھیں۔۔ جن میں ایک گھمن لٹو۔۔ ایک چاندی کا انگشتانہ۔۔۔ اور ایک بدرنگ منہ سے بجانے والا باجا۔۔۔ شامل تھے۔۔ ڈبے کی قید سے آزاد ہوتے ہی تمام چیزوں نے ہلنا جلنا بند کر دیا۔۔ اور پتلے کمبل کے اوپر خاموشی سے پڑی رہیں۔۔۔

" تم یہ تمام سامان ان کے مالکان کو لوٹاؤ گے اور ان سے معافی بھی مانگو گے۔۔۔" ڈمبلڈور نے پرسکون لہجے میں اپنی چھڑی دوبارہ اپنی جیب میں رکھتے ہوئے کہا۔ "مجھے یہ پتہ چل جائے گا کہ تم نے یہ کام کیا ہے یا نہیں۔۔ اور ہوشیار ہو جاؤ۔۔۔ چوری کو ہوگورٹس میں بالکل برداشت نہیں کیا جاتا۔۔۔"

رڈل رتی برابر بھی شرمندہ نہیں لگ رہا تھا۔۔ بلکہ وہ ابھی تک ڈمبلڈور کی طرف سرد اور تولتی نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔ آخر اس نے بے رنگ لہجے میں کہا۔۔۔ " ٹھیک ہے جناب۔۔۔"

ڈمبلڈور نے مزید کہا۔۔۔" ہوگورٹس میں۔۔ ہم تمہیں نہ صرف جادو کرنا سکھائیں گے بلکہ اس پر قابو پانا بھی سکھائیں گے۔۔۔ مجھے یقین ہے کہ تم۔۔۔ انجانے میں۔۔۔ اپنی طاقتوں کا ایسا استعمال کرتے رہے ہو۔۔ جسے نہ تو ہمارے اسکول میں سکھایا جاتا ہے اور نہ ہی برداشت کیا جاتا ہے۔۔۔۔ تم نہ تو اس طرح کے پہلے شخص ہو۔۔۔ اور نہ ہی آخری۔۔۔ جو اپنے جادو کو حد سے آگے بڑھ جانے دیتے ہیں۔۔۔ لیکن تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ ہوگورٹس طالب علموں کو اسکول سے

نکال باہر بھی کر سکتا ہے۔۔۔اور وزارتِ جادو گری۔۔۔ہاں۔۔۔ہماری وزارت بھی ہے۔۔۔وزارت قانون توڑنے والوں کو سخت سزائیں دیتی ہے۔۔۔ تمام نئے جادو گر ہماری دنیا میں داخلے کے موقع پر اس بات کو قبول کرنے کے پابند ہیں کہ وہ ہمارے قانون کی پاسداری کریں گے۔۔۔"

"جی جناب۔۔۔" رڈل نے دوبارہ کہا۔۔

" یہ بتانا ناممکن تھا کہ وہ کیا سوچ رہا ہے۔۔۔ چوری کی ہوئی چیزوں کو واپس ڈبے میں رکھتے ہوئے اس کا چہرہ تاثرات سے خالی تھا۔۔ جب وہ فارغ ہو گیا۔۔۔ تو وہ ڈمبلڈور کی طرف مڑا اور بے شرمی سے بولا۔۔۔"میرے پاس کوئی روپیہ پیسہ نہیں ہے۔۔۔"

"اسکا آسانی سے بندوبست ہو جائے گا۔۔" ڈمبلڈور نے اپنی جیب سے چمڑے کا بٹوہ نکالتے ہوئے کہا۔۔۔"ہوگورٹس میں ضرورت مند طالب علموں کو کتابیں اور چوغے خریدنے کے لئے مالی امداد دی جاتی ہے۔۔۔ ہو سکتا ہے کہ تمہیں منتروں کی کتابیں اور کچھ چیزیں استعمال شدہ حالت میں خریدنی پڑیں لیکن خیر۔۔۔۔"

"منتروں کی کتابیں کہاں سے خریدتے ہیں۔۔۔؟" رڈل نے انکی بات کاٹتے ہوئے پوچھا۔۔اس نے بٹوہ بھی ڈمبلڈور کو شکریہ کہے بغیر تھام لیا تھا۔۔۔ اور اب سونے کی ایک موٹی اشرفی کا معائنہ کر رہا تھا۔۔۔

"جادوئی بازار گلی سے۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔۔" میرے پاس تمہاری اسکول کی کتابوں اور سامان کی فہرست ہے۔ میں سارا سامان تلاش کرنے میں تمہاری مدد کر سکتا ہوں۔۔۔"

"آپ میرے ساتھ چلیں گے۔۔۔" رڈل نے سر اٹھا کر دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

"یقیناً۔۔۔اگر تم چاہو۔۔۔۔۔"

"مجھے آپ کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔" رڈل نے کہا۔۔" میں اپنا کام خود کرنے کا عادی ہوں۔۔ میں اپنے بل بوتے پر بہت دفعہ لندن گھوم چکا ہوں۔۔۔ اس جادوئی بازار گلی میں کیسے جاتے ہیں۔۔۔۔ جناب۔۔۔؟" اس نے ڈمبلڈور کی آنکھوں کی طرف دیکھتے ہی جناب کا لفظ جوڑ دیا۔۔۔

ہیری کو لگا کہ شاید ڈمبلڈور رڈل کے ساتھ جانے کے لئے زور دیں گے۔۔۔ لیکن ایک بار پھر اسے حیرت کا سامنا کرنا پڑا۔۔ ڈمبلڈور نے رڈل کو اسکی کتابوں اور ضروری سامان کی فہرست والا لفافہ تھما دیا۔۔ اور رڈل کو یہ بتانے کے بعد کہ یتیم خانے سے رستی کڑھائی کس طرح پہنچا جا سکتا ہے۔۔۔ انہوں نے کہا۔۔" ویسے تو تمھارے ارد گرد موجود ماگلو (بنا جادو والے لوگ) اسے نہیں دیکھ سکتے لیکن تمہیں وہ عمارت نظر آجائے گی۔۔۔ وہاں کے ساقی ٹام سے ملنا۔۔ اسے یاد کرنا آسان ہے کیوں کہ وہ تمہارا ہم نام ہے۔۔۔"

رڈل نے عجیب انداز میں جھر جھری بھری۔۔۔ جیسے کسی غصہ دلاتی مکھی کو اڑانے کی کوشش کر رہا ہو۔۔۔

"تمہیں 'ٹام' نام پسند نہیں ہے۔۔۔؟"

"ٹام نام کے تو بہت سے لوگ ہوتے ہیں۔۔۔" رڈل بڑبڑایا۔۔۔ پھر اس طرح جیسے وہ اس سوال کو پوچھنے سے خود کو روک نہیں پا رہا ہو۔۔۔ اور نہ چاہتے ہوئے بھی وہ خود بخود اس کے لبوں پر آ گیا ہو۔۔۔ اس نے پوچھا۔۔۔" کیا میرا باپ بھی جادو گر تھا۔۔۔؟ اسکا نام بھی ٹام رڈل تھا۔۔۔ مجھے ان لوگوں نے بتایا ہے۔۔۔"

"مجھے نہیں معلوم۔۔۔" ڈمبلڈور نے نرم لہجے میں کہا۔۔۔

"میری ماں جادوگر نہیں ہو سکتی۔۔۔ورنہ وہ مرتی تو نہیں۔۔۔" رڈل نے ڈمبلڈور سے زیادہ اپنے آپ سے کہا۔۔ "ضرور وہی جادوگر ہوں گے۔۔۔ تو جب میں اپنا سارا سامان لے لوں۔۔۔ تو میں اس ہوگورٹس میں کب آؤں۔۔۔؟"

"تمہارے لفافے میں موجود دوسرے پرچے میں تمام تفصیلات درج ہیں۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔۔ "تم پہلی ستمبر کو کنگز کراس اسٹیشن سے ٹرین پکڑو گے۔۔۔لفافے میں ٹرین کا ٹکٹ بھی موجود ہے۔۔۔"

رڈل نے ہاں میں سر ہلایا۔۔۔ڈمبلڈور اپنے پیروں پر کھڑے ہوئے اور ایک بار پھر اپنا ہاتھ آگے بڑھایا۔۔اسے تھامتے ہوئے رڈل بولا۔۔۔ "میں سانپوں سے بات کر سکتا ہوں۔۔۔ مجھے یہ تب پتہ چلا تھا جب ہم دیہاتی علاقوں کی سیر پر گئے تھے۔۔۔وہ مجھے ڈھونڈ لیتے ہیں۔۔اور مجھ سے سرگوشیاں کرتے ہیں۔۔۔کیا یہ ایک جادوگر کے لئے معمول کی بات ہے۔۔۔؟"

ہیری کو مکمل یقین تھا کہ اس نے اس عجیب طاقت کے اظہار کو اسی وقت کے لئے روکا ہوا تھا۔۔۔ تاکہ وہ انہیں متاثر کر سکے۔۔۔

"یہ ایک غیر معمولی بات ہے۔۔۔" ڈمبلڈور نے ایک لمحے کی ہچکچاہٹ کے بعد کہا۔۔۔ "لیکن یہ کوئی نئی چیز نہیں ہے۔۔۔" ان کا لہجہ سادہ تھا مگر انکی تجسس سے بھری نگاہیں رڈل کے چہرے پر تھیں۔۔۔وہ ایک لمحے کے لئے کھڑے رہے۔۔۔مرد اور لڑکا۔۔ایک دوسرے کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے۔۔۔اس کے بعد مصافحہ ٹوٹ گیا۔۔ڈمبلڈور دروازے پر پہنچ گئے۔۔۔

"خدا حافظ ٹام۔۔۔اب تم سے ہوگورٹس میں ملوں گا۔۔۔"

"میرے خیال سے اتنا کافی ہے۔۔۔" ہیری کے برابر میں کھڑے سفید بالوں والے ڈمبلڈور نے کہا۔۔۔ اور ایک لمحے بعد وہ لوگ ایک بار پھر ہلکے پھلکے ہو کر تاریکی میں بلند ہوئے اور موجودہ زمانے میں ڈمبلڈور کے دفتر میں اتر آئے۔۔۔

"بیٹھو۔۔۔" ڈمبلڈور نے ہیری کے برابر میں اترتے ہوئے کہا۔۔۔

ہیری نے حکم کی تعمیل کی۔۔۔ اس کے ذہن میں ابھی بھی وہ سب گردش کر رہا تھا۔۔۔ جو اس نے ابھی ابھی دیکھا تھا۔۔۔

"اس نے اس بات پر مجھ سے بھی زیادہ جلدی یقین کر لیا۔۔۔ میرا مطلب ہے۔۔۔ جب آپ نے اسے بتایا کہ وہ ایک جادوگر ہے۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔۔ "مجھے تو پہلے ہیگرڈ پر یقین ہی نہیں آیا تھا۔۔۔ جب اس نے مجھے بتایا تھا۔۔۔"

"ہاں۔۔۔ رڈل پہلے ہی اس بات کو قبول کرنے کے لئے تیار تھا کہ وہ۔۔۔ اس کے اپنے الفاظ میں کہیں تو۔۔۔ '***خاص***' تھا۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔۔

"کیا۔۔ آپ کو۔۔۔ اس وقت معلوم تھا۔۔۔؟" ہیری نے پوچھا۔۔۔

"کیا مجھے معلوم تھا کہ میں ابھی ابھی دنیا کے سب سے خطرناک شیطانی جادوگر سے مل رہا ہوں۔۔۔؟" ڈمبلڈور نے کہا۔۔۔ "نہیں۔۔۔ مجھے بالکل اندازہ نہیں تھا کہ وہ بڑا ہو کر اس طرح کا بنے گا۔۔۔ بہر حال۔۔۔ میں اسے دیکھ کر پریشان تو ضرور ہوا تھا۔۔۔ جب میں ہوگورٹس لوٹا تو میں نے تہیہ کر لیا کہ میں اس پر نظر رکھوں گا۔۔ میں ویسے بھی اس پر خاص توجہ دیتا۔۔ کیوں کہ وہ اکیلا تھا اور اس کا کوئی دوست نہیں تھا۔۔۔ لیکن میں نے ایسا محسوس کیا کہ مجھے اس سے زیادہ دوسروں کی خاطر اس پر نظر رکھنی پڑے گی۔۔۔"

"اس کی طاقتیں۔۔۔ جیسا کہ تم نے سنا۔۔ اتنے کم عمر جادو گر کے لحاظ سے بہت حیران کن حد تک اونچے درجے کی تھیں۔۔ اور سب سے دلچسپ اور خطرناک بات یہ تھی۔۔۔ کہ اسے پہلے ہی معلوم ہو چکا تھا کہ وہ اپنی طاقتوں پر قابو پا سکتا ہے۔۔۔ اور وہ انکا جان بوجھ کر استعمال بھی کرنے لگا تھا۔۔۔ اور جیسا کہ تم نے دیکھا۔۔۔ اس نے عام نوجوان جادو گروں کی طرح اپنی طاقتوں کا استعمال یوں ہی نہیں کر لیا۔۔ بلکہ وہ جادو کا استعمال لوگوں کو ڈرانے۔۔۔ انہیں سزا دینے اور ان پر قابو کرنے کے لئے کر رہا تھا۔۔۔ پھندہ لگے خرگوش اور ان نوجوان لڑکا لڑکی کی چھوٹی کہانیاں۔۔۔ جنھیں وہ بہکا کر غار میں لے گیا تھا۔۔۔ اس کی اس بات کی واضح مثالیں ہیں۔۔۔۔*اگر میں چاہوں تو انہیں تکلیف بھی پہنچا سکتا ہوں*۔۔۔"

"اور وہ سنپیلا بھی تو تھا۔۔۔" ہیری نے لقمہ دیا۔۔۔

"ہاں۔۔ یقیناً۔۔۔ ایک نایاب صلاحیت۔۔۔ جسکا شیطانی جادو سے گہرا تعلق مانا جاتا ہے۔۔ اگرچہ ہم جانتے ہیں کہ بہت سے اچھے اور عظیم لوگ بھی سنپیلے تھے۔۔۔ دراصل اسکی سانپوں سے بات کر سکنے کی صلاحیت نے مجھے اتنا پریشان نہیں کیا جتنا اسکی ظالم۔ خفیہ اور دوسروں پر قابو پانے کی فطرت نے مجھے الجھن میں ڈال دیا۔۔۔

"وقت ایک بار پھر ہماری ہنسی اڑا رہا ہے۔۔۔" ڈمبلڈور نے کھڑکی سے باہر اندھیرے آسمان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔ " لیکن اس سے پہلے کہ ہم ایک دوسرے کو الوداع کہیں میں ابھی ابھی دیکھے ہوئے واقعے میں سے کچھ باتوں کی طرف تمہاری توجہ دلانا چاہتا ہوں۔۔۔ کیوں کہ ان کا کچھ ایسے معاملات سے گہرا تعلق ہے جن پر ہم مستقبل قریب میں ہونے والی ملاقاتوں میں بحث کرنے والے ہیں۔۔۔"

"پہلی۔۔۔ مجھے امید ہے کہ تم نے رڈل کا ردعمل دیکھا ہو گا جب میں نے اس سے کہا تھا کہ ایک اور آدمی اسکا ہم نام ہے۔۔ ٹام؟"

ہیری نے ہاں میں سر ہلایا۔۔

"وہاں اس نے پہلی بار کسی بھی ایسی چیز کے لئے حقارت دِکھائی تھی جو اسے کسی اور کے ساتھ جوڑتی ہو۔۔یا اسے عام بناتی ہو۔۔ اس وقت بھی وہ سب سے مختلف۔۔۔ الگ تھلگ۔۔ اور برائی کے لئے مشہور ہونا چاہتا تھا۔۔ جیسا کہ تم جانتے ہی ہو۔۔ اس بات چیت کے کچھ عرصے بعد ہی اس نے اس نام سے چھٹکارہ حاصل کرلیا۔۔ اور لارڈ والڈیمورٹ کے نام کا نقاب پہن لیا۔۔ جس کے پیچھے وہ ایک لمبے عرصے سے چھپا ہوا ہے۔۔"

"مجھے تم پر پورا یقین ہے کہ تم نے اس بات پر بھی دھیان دیا ہوگا کہ ٹام رڈل حیران کن حد تک خود مختار تھا۔۔ پوشیدہ فطرت کا مالک اور بظاہر بنا کسی دوست کے۔۔؟ وہ جادوئی بازار گلی تک جانے کے لئے بھی کسی کا ساتھ اور مدد نہیں چاہتا تھا۔۔ وہ اکیلا گھومنا زیادہ پسند کرتا تھا۔۔ بالغ والڈیمورٹ بھی بالکل ایسا ہی ہے۔۔ تم اس کے بہت سے مردار خور ساتھیوں کو یہ دعویٰ کرتے ہوئے سن سکتے ہو کہ وہ ان پر پورا بھروسہ کرتا ہے۔۔ اور صرف وہی اس کے سب سے قریبی ساتھی ہیں۔۔ وہ سب احمق ہیں۔۔ لارڈ والڈیمورٹ کا کبھی کوئی دوست نہیں تھا۔۔ اور مجھے یہ یقین ہے کہ اسے کبھی کسی دوست کی آرزو تھی بھی نہیں۔۔"

" اور آخری بات۔۔۔ مجھے یقین ہے کہ تمہیں اتنی نیند نہیں آرہی ہوگی کہ تم اس بات پر دھیان نہ دو۔۔ ہیری۔۔ نوجوان ٹام رڈل ٹرافیاں جمع کرنے کا شوقین تھا۔۔ تم نے چوری کی ہوئی چیزوں کا ڈبہ دیکھا جو اس نے اپنے کمرے میں چھپایا ہوا تھا۔۔ وہ تمام چیزیں ان لوگوں سے چھینی گئی تھیں جنہیں وہ ستاتا تھا۔۔ اگر تم چاہو تو تم انہیں جادو کے ناجائز استعمال کی نشانیاں کہہ سکتے ہو۔۔ اس کی اس چتلے کوے (ایک کوا۔۔ جو اِدھر اُدھر سے سامان اٹھا کر جمع کرتا ہے) جیسی عادت کو خاص طور پر اپنے ذہن میں رکھنا۔۔ کیوں کہ بعد میں یہ بہت اہمیت کی حامل ثابت ہونے والی ہے۔۔"

"اور اب۔۔۔ بستر پر جانے کا وقت ہو گیا ہے۔۔۔"

ہیری اٹھ کھڑا ہوا۔۔ جب وہ کمرا عبور کر کے دوسری طرف گیا تو اسکی نظر اس چھوٹی میز پر پڑی جس پر پچھلی دفعہ مارُولو گونٹ کی انگوٹھی رکھی ہوئی تھی۔۔۔ لیکن اب وہ انگوٹھی وہاں نہیں تھی۔۔۔

"ہاں ہیری۔۔۔؟" ڈمبلڈور نے کہا۔۔ کیوں کہ ہیری اپنی جگہ رک گیا تھا۔۔

"انگوٹھی چلی گئی۔۔۔" ہیری نے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔ "لیکن مجھے لگا تھا کہ اب یہاں کوئی منہ سے بجانے والا باجا یا ایسی ہی کوئی چیز پڑی ہو گی۔۔۔"

ڈمبلڈور اپنے آدھے چاند کی ساخت کے چشموں کے اوپر سے اسے دیکھ کر مسکرائے۔۔۔

"بہت چالاک ہو ہیری۔۔۔ لیکن وہ منہ سے بجانے والا باجا بس۔۔۔ ایک منہ سے بجانے والا باجا ہی تھا۔۔۔۔"

اور اس معمے نما بات کے ساتھ ہی انہوں نے ہیری کو دیکھ کر ہاتھ لہرایا۔۔۔ جس سے وہ سمجھ گیا کہ یہ جانے کا اشارہ تھا۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

# چودہواں باب

# قسمت کی کنجی

جادوئی جڑی بوٹی فن اگلی صبح ہیری کی پہلی جماعت تھی۔۔۔ آس پاس بیٹھے لوگ اسکی بات نہ سن لیں اس ڈر کی وجہ سے ناشتہ کرتے وقت وہ رون اور ہرمائنی کو ڈمبلڈور کی تربیتی جماعت کے بارے میں کچھ نہیں بتا پایا۔ لیکن اس نے سبزیوں کی کیاری سے ہوتے ہوئے ہریاول گھر کی طرف جاتے رستے پر چلتے وقت انہیں سب کچھ بتا دیا۔۔۔ ہفتے کے اختتام کی بے رحم ہوائیں آخر کار تھم گئی تھیں۔۔ عجیب سا دھندلا کالوٹ آیا تھا جسکی وجہ سے انہیں صحیح ہریاول گھر ڈھونڈنے میں مشکل پیش آ رہی تھی۔۔۔

"واہ۔۔۔ سوچ کے ہی ڈر لگتا ہے۔۔۔ ایک چھوٹا ***تم۔جانتے۔ہو۔کون۔۔۔*** " رون نے اپنے حفاظتی دستانے پہنتے ہوئے آہستگی سے کہا۔۔۔ وہ لوگ ***گلٹی نما ٹنٹھ پھندہ*** کے ارد گرد اپنی جگہوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔ جس پر ان کے اس سال کے تدریسی امتحان کا دارومدار تھا۔۔ "لیکن

مجھے ابھی تک یہ سمجھ نہیں آیا کہ آخر ڈمبلڈور تمہیں یہ سب کیوں دِکھا رہے ہیں۔۔۔؟میرا مطلب ہے کہ ویسے تو یہ سب بہت مزیدار لگ رہا ہے لیکن اس کا مقصد کیا ہے۔۔۔۔؟"

"پتہ نہیں۔۔۔" ہیری نے مسوڑھوں پر حفاظتی خول پہنتے ہوئے کہا۔۔ " لیکن ان کا کہنا ہے کہ یہ سب دیکھنا بہت ضروری ہے اور اس سے مجھے بچنے میں مدد ملے گی۔۔۔"

"مجھے تو یہ بہت ہی دلچسپ لگ رہا ہے۔۔۔" ہرمائنی نے اشتیاق سے کہا۔۔ "والڈیمورٹ کے بارے میں زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کرنا سمجھداری کی بات ہے۔۔۔ ورنہ تمہیں اس کی کمزوریاں کس طرح پتہ چلیں گی۔۔۔؟"

"تو۔۔۔ سلگ ہارن کی دعوت کیسی رہی۔۔؟" ہیری نے مسوڑھوں کے خول سے دبی ہوئی آواز میں پوچھا۔۔۔

"اوہ۔۔۔ اس میں تو واقعی بہت مزہ آیا۔۔۔" ہرمائنی نے اپنے حفاظتی چشمے پہنتے ہوئے کہا۔ "میرا مطلب ہے کہ بھلے ہی وہ ہمیں اپنے پرانے شاگردوں کے بوریت بھرے قصے سناتے ہیں اور مک لیگن کے سامنے تو وہ واقعی میں دم ہلاتے ہیں۔کیوں کہ اس کے بہت اونچے تعلقات ہیں۔۔۔ لیکن انہوں نے ہمیں بہترین کھانا کھلایا اور گوئینگ جانز سے بھی ہمارا تعارف کروایا۔۔۔۔"

" گوئینگ جانز۔۔۔؟" رون نے کہا۔۔۔ اس کے اپنے چشموں کے نیچے اسکی آنکھیں حیرت سے چوڑی ہوگئی تھیں۔۔۔ " گوئینگ جانز۔۔؟ ہولی ہیڈ ہارپیز کی کپتان۔۔۔۔؟"

"ہاں وہی۔۔۔" ہرمائنی نے کہا۔۔۔ "ویسے ذاتی طور پر مجھے تو وہ تھوڑی مغرور لگی۔۔۔ لیکن۔۔۔"

" تو یہاں گپیں لگائی جا رہی ہیں۔۔۔" پروفیسر اسپراؤٹ نے تیزی سے انکی طرف آتے ہوئے سختی سے کہا۔۔ وہ غصے میں لگ رہی تھیں۔۔ "تم لوگ پیچھے رہ گئے ہو۔۔ باقی سب لوگ کام شروع بھی کر چکے ہیں اور نیول تو اپنی پہلی پھلی نکال بھی چکا ہے۔۔۔"

انہوں نے مڑ کر دیکھا۔۔ واقعی۔۔ وہاں نیول پھٹے ہوئے خون آلود ہونٹ اور چہرے کے ایک طرف خطرناک کھرونچوں کے نشان لئے بیٹھا تھا۔۔ لیکن اس نے اپنے ہاتھوں میں چکوترے کی جسامت کی ایک ہری رنگت والی چیز تھامی ہوئی تھی جو پھڑک رہی تھی۔۔۔

"ٹھیک ہے پروفیسر۔۔ ہم لوگ بھی اب شروع کر ہی رہے ہیں۔۔۔" رون نے کہا۔ جوں ہی وہ دوبارہ دوسری طرف پلٹ گئیں۔۔ رون نے آہستگی سے کہا۔۔ " ہیری ہمیں ***بھنورہ سُر*** کا استعمال کرنا چاہیے تھا۔۔"

"نہیں۔۔ نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔" ہرمائنی نے فوراً اسی طرح بھڑکتے ہوئے کہا۔۔۔ جیسے وہ ہمیشہ کم ذات شہزادہ اور اس کے منتروں کے ذکر پر بھڑک اٹھتی تھی۔۔۔ " چلو۔۔۔ بہتر ہو گا کہ ہم کام شروع کر دیں۔۔۔"

اس نے ان دونوں کی طرف تشویش بھری نظروں سے دیکھا۔ پھر وہ سب ایک لمبی سانس بھر کے اپنے بیچ موجود ***گلٹی نما ٹنٹھ پھندہ*** پر جھپٹ پڑے۔۔۔

اس پودے میں فوراً جان پڑ گئی۔۔ اسکی لمبی۔ کانٹے دار۔ جھاڑی نما بیلیں۔۔ اوپر کی طرف نکل کر اڑنے لگیں اور ہوا میں چابک برسانے لگیں۔۔۔ ان میں سے ایک ہرمائنی کے بالوں میں الجھ گئی۔۔۔ رون نے اس کو جھاڑی کاٹنے والی قینچی مار کر واپس پیچھے ہٹا دیا۔۔ ہیری کچھ بیلوں کو پھنسا کر ان میں گٹھا لگانے میں کامیاب ہو گیا۔۔ آنکڑے نما شاخوں کے بیچ میں ایک سوراخ نمودار ہو گیا۔۔۔ ہرمائنی نے بہادری دِکھاتے ہوئے اپنا ہاتھ اس سوراخ میں ڈال دیا۔ جو فوراً اس کے بازو کے گرد کسی پھندے کی طرح بند ہو گیا۔۔۔ ہیری اور رون نے زور لگا کر بیلوں کو کھینچا۔۔۔ اور

سوراخ کو دوبارہ کھلنے پر مجبور کر دیا۔۔ ہرمائنی نے فوراً کھینچ کر اپنا بازو آزاد کروالیا۔۔ اس نے اپنی انگلیوں میں نیول کی طرح کی ایک پھلی دبوچی ہوئی تھی۔ پھڑکتی ہوئی بیلیں آناًفاناً دوبارہ پودے کے اندر چلی گئیں۔۔اور **گلٹی نما ٹنٹھ پھندہ** کسی مردہ لکڑی کے معصوم ٹکڑے کی طرح نظر آنے لگا۔۔

رون بولا۔۔ " پتہ ہے۔۔ مجھے نہیں لگتا کہ جب میں اپنا گھر بناؤں گا تو میں ان میں سے کوئی پودا اپنے باغ میں لگواؤں گا۔۔" اسنے اپنے چشمے کو اپنے ماتھے کے اوپر دھکیلا اور چہرے سے پسینہ پونچھا۔۔

"مجھے ایک کٹورہ دو۔۔" ہرمائنی نے پھڑکتی ہوئی پھلی کو اپنے جسم سے فاصلہ پر پکڑے ہوئے کہا۔۔ہیری نے اسے ایک کٹورہ پکڑایا۔۔اور ہرمائنی نے چہرے پر نفرت بھرے تاثر کے ساتھ وہ پھلی اس کٹورے میں ڈال دی۔۔

پروفیسر اسپراؤٹ نے آواز لگائی۔۔ "زیادہ چھوٹی موئی بننے کی ضرورت نہیں۔۔ اسے فوراً نچوڑ دو۔۔تازہ پھلی کا رس سب سے بہترین ہوتا ہے۔۔۔"

"خیر۔۔" ہرمائنی نے ان کے درمیان ہونے والی بات چیت اس طرح دوبارہ شروع کی جیسے اس لکڑی کے ٹکڑے نے ان پر حملہ ہی نہ کیا ہو۔۔" سلگ ہارن اس کرسمس پر ایک دعوت دینے والے ہیں۔۔ اور اس بار تو تمھارے لئے اپنی جان چھڑانا ناممکن ہوگا۔۔ کیوں کہ انہوں نے مجھے ہدایت کی ہے کہ میں تمہاری فارغ شاموں کا حساب کتاب رکھوں تاکہ وہ اپنی دعوت اسی رات کو رکھیں جب تم بھی آسکو۔۔"

ہیری نے آہ بھری۔۔ جبکہ رون دونوں ہاتھوں سے پھلی کو دبا کر اسے کٹورے میں پھاڑنے کی کوشش کرنے لگا۔۔ وہ اٹھ کر کھڑا ہوا اور اپنی پوری طاقت سے اس پر زور لگاتے ہوئے غصے سے بولا۔۔"اور یہ دعوت بھی صرف سلگ کے چہیتوں کے لئے ہوگی۔۔؟ ہے نا۔۔؟"

"ہاں۔۔۔بس سلگ کے پروانوں کے لئے۔۔۔" ہرمائنی نے کہا۔۔

پھلی رون کی انگلیوں کے نیچے سے باہر نکل کر اڑ گئی۔۔۔اور ہریاول گھر کے شیشے سے ٹکرائی۔۔وہاں سے اچھل کر وہ پروفیسر اسپراؤٹ کے سر پر گری جس سے انکی پیوند لگی پرانی ٹوپی نیچے جا گری۔۔ ہیری پھلی کو اٹھانے چلا گیا۔۔جب وہ واپس آیا تو ہرمائنی کہہ رہی تھی۔۔۔"دیکھو۔۔۔سلگ کے پروانوں کا نام میں نے ایجاد نہیں کیا۔۔۔"

"سلگ کے پروانے۔۔" رون نے اس انداز کی زہریلی مسکراہٹ کے ساتھ دہرایا۔۔۔۔جسے دیکھ کر میلفوائے بھی شرما جائے۔۔۔ "بے ہودہ۔۔چلو۔۔۔مجھے امید ہے تمہیں اپنی دعوت میں مزہ آئے گا۔۔۔ویسے تم مک لیگن سے چکر چلانے کی کوشش کیوں نہیں کرتی۔۔۔پھر سلگ ہارن تم لوگوں کو سلگ کے پروانوں کے راجہ رانی بنا سکتے ہیں۔۔۔"

"ہمیں اپنے ساتھ کسی مہمان کو لانے کی اجازت ہے۔۔۔۔" ہرمائنی نے کہا۔۔۔ نہ جانے کیوں اچانک اس کے چہرہ کی رنگت کھولتے ہوئے لال رنگ میں بدل گئی تھی۔۔۔ " اور میں تم سے اپنے ساتھ چلنے کے لئے پوچھنے والی تھی۔۔۔ لیکن اگر تمہیں یہ دعوت اتنی ہی بے وقوفانہ لگتی ہے تو میں تمہیں پریشان نہیں کروں گی۔۔۔"

ہیری اچانک سوچنے لگا کہ کاش پھلی تھوڑی زیادہ دور جا کر گری ہوتی۔۔۔ تو اسے اس وقت یہاں ان دونوں کے ساتھ نہیں بیٹھنا پڑتا۔۔۔ان دونوں ہی نے اس پر دھیان نہیں دیا تھا۔۔ہیری نے پھلی رکھے کٹورے کو اپنی طرف کھینچا اور زیادہ سے زیادہ اونچی آواز میں شور مچاتے ہوئے اسے کھولنے کی کوشش کرنے لگا۔۔۔ لیکن بد قسمتی سے وہ اب بھی ان کی بات چیت کا ایک ایک لفظ صاف سن سکتا تھا۔۔۔

"تم مجھ سے پوچھنے والی تھی۔۔۔؟" رون نے بالکل بدلی ہوئی آواز میں پوچھا۔۔۔

"ہاں۔۔۔" ہرمائنی نے غصے سے کہا۔۔۔"لیکن ظاہر ہے تمہیں تو لگتا ہے کہ مجھے مک لیگن سے چکر چلانا چاہیے۔۔۔"

لمحہ بھر کو خاموشی چھا گئی۔۔۔ جس کے دوران ہیری لچکتی ہوئی پھلی کو کھرپی سے پھاڑنے کی کوشش کرتا رہا۔۔۔

"نہیں۔۔۔ میں ایسا نہیں چاہتا۔۔۔" رون نے بہت دھیمی آواز میں کہا۔۔۔

ہیری نے بے دھیانی میں پھلی کے بجائے کٹورے میں کھرپی مار دی۔۔ جو چور چور ہو گیا۔۔۔۔

"*مثلِ اصل*" اس نے گھبراہٹ میں ٹوٹے ہوئے ٹکڑوں کو اپنی چھڑی سے ٹھوکتے ہوئے کہا۔ کٹورہ دوبارہ جڑ گیا۔۔۔ بہر حال کٹورہ ٹوٹنے کی آواز سے ہرمائنی اور رون کو ہیری کی موجودگی کا احساس ہو گیا تھا۔۔۔ ہرمائنی پریشان لگنے لگی اور ہڑبڑاہٹ میں اپنی ***دنیا کے گوشت خور درخت*** نامی کتاب کا ذکر کرنے لگی کہ اس میں ***گلٹی نما ٹنٹھ پھندہ*** کی پھلی کا رس نکالنے کا طریقہ مل سکتا ہے۔۔۔ دوسری طرف کھڑا رون شرمایا ہوا لیکن خوش نظر آ رہا تھا۔۔۔

"اسے ادھر دو ہیری۔۔۔" ہرمائنی نے تیزی سے کہا۔۔۔" اس میں لکھا ہے کہ ہمیں کسی نوکیلی چیز سے اس میں سوراخ کرنا ہو گا۔۔"

ہیری نے پھلی والا کٹورہ اس کی طرف بڑھا دیا۔۔۔ اپنے اپنے چشمے لگا کر وہ اور رون ایک بار پھر ***گلٹی نما ٹنٹھ پھندہ*** پر جھپٹ پڑے۔۔۔

اس کا گلا دبانے پر اتاولی ایک کانٹے دار بیل سے کشتی لڑتے ہوئے ہیری نے سوچا۔۔ کہ اس بات سے اسے کوئی حیرت نہیں ہوئی تھی۔۔۔ اسے کچھ کچھ اندازہ تو پہلے سے ہی تھا کہ جلد یا بدیر یہ تو ہونا ہی تھا۔۔۔ لیکن وہ یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ وہ اس بارے میں کیا محسوس کر رہا ہے۔۔۔ وہ اور

چوچینگ تو اب اتنے شرمندہ تھے کہ ان میں ۔۔۔ بات کرنا تو دور۔۔۔ ایک دوسرے کی طرف دیکھنے کی ہمت بھی نہیں تھی۔۔۔ تو اگر رون اور ہرمائنی نے ایک ساتھ گھومنا شروع کر دیا اور پھر ان میں لڑائی ہو گئی۔۔۔؟ تو کیا ہو گا۔۔۔؟ کیا ان کی دوستی یہ سب برداشت کر پائے گی۔۔۔؟ ہیری کو وہ وقت یاد آ گیا جب تیسرے سال کے دوران کچھ ہفتوں تک رون اور ہرمائنی نے ایک دوسرے سے بات چیت بند کی ہوئی تھی۔۔۔ اسے ان دونوں کے درمیان فاصلے مٹانے والے پل کا کردار ادا کر کے بالکل مزہ نہیں آیا تھا۔۔۔ اور پھر اگر۔۔۔ وہ الگ نہیں ہوئے۔۔۔ تو کیا ہو گا۔۔۔ اگر وہ فلیور اور بل کی طرح بن گئے تو۔۔۔؟ ان کے ساتھ گھومنے میں تو پھر بہت شرم آئے گی۔۔۔ تو کیا وہ بالکل الگ تھلگ رہ جائے گا۔۔۔؟

"پکڑ لیا۔۔۔" رون چلایا۔۔۔ وہ ٹنٹھ سے دوسری پھلی کھینچنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔۔۔ اسی وقت ہرمائنی بھی پہلی پھلی کو کھولنے میں کامیاب ہو گئی۔۔۔ کٹورہ ہلکی ہری رنگت والے رینگتے ہوئے کیڑوں جیسے ریشوں سے بھرا ہوا تھا۔۔۔

باقی پوری جماعت کے دوران سلگ ہارن کی دعوت کا مزید کوئی ذکر نہیں ہوا۔۔۔ اگرچہ اگلے کچھ دنوں کے دوران ہیری نے اپنے دونوں دوستوں پر بہت گہری نظر رکھی۔۔۔ لیکن رون اور ہرمائنی میں دوبارہ کوئی اختلاف نہیں ہوا۔۔۔ سوائے اس کے کہ اب وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ کچھ زیادہ ہی نرمی سے پیش آ رہے تھے۔۔۔ ہیری کو لگا کہ اب یہ دیکھنا پڑے گا کہ دعوت کی رات سلگ ہارن کے مدھم روشنی والے کمرے میں مکھن مشروب پینے کے بعد کیا ہوتا ہے۔۔۔ بہر حال اس دوران اس کے پاس پریشان ہونے کے لئے اور بھی وجوہات تھیں۔۔۔

کیٹی بیل ابھی تک سینٹ منگو ہسپتال میں تھی۔۔۔ اور اس کی جلد واپسی کی بھی کوئی امید نہیں تھی۔۔۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ گریفنڈور کی وہ شاندار کوئیڈچ ٹیم جسے ہیری ستمبر سے بہت احتیاط کے ساتھ تربیت دے رہا تھا۔۔۔ ایک **متعاقب** کی کمی کا شکار تھی۔۔۔ وہ کیٹی کی جگہ کسی اور کو

شامل کرنے کی ضرورت کو اس امید پر ٹالے جا رہا تھا کہ شاید کیٹی لوٹ آئے۔۔۔ لیکن سلے درن کے خلاف ان کا پہلا میچ سر پر منڈلا رہا تھا۔۔ اور آخر کار اسے یہ بات ماننی ہی پڑی کہ وہ وقت پر کھیلنے کے لئے واپس نہیں آسکتی۔۔۔

ہیری کو نہیں لگا کہ وہ دوبارہ مکمل فریقی آزمائشی کھیل کو برداشت کر پائے گا۔۔۔ اس لئے ڈوبتے ہوئے احساس کے ساتھ۔۔۔ جسکا کوئیڈچ کے میچ سے کوئی لینا دینا نہیں تھا۔۔۔ اس نے ایک دن تبدیلی ہیئت کی جماعت کے بعد ڈین تھامس کو پیچھے روک لیا۔۔ زیادہ تر لوگ جماعت سے باہر جا چکے تھے۔۔ حالانکہ ابھی بھی کئی چہچہاتے ہوئے سنہرے پرندے پورے کمرے میں اڑتے پھر رہے تھے۔۔۔ ان سب کو ہرمائنی نے بنایا تھا۔۔۔ باقی سب تو ہوا سے ایک پر تک نمودار کرنے میں کامیاب نہیں ہو پائے تھے۔۔۔

"کیا تمہیں اب بھی **متعاقب** کے طور پر کھیلنے میں دلچسپی ہے۔۔۔؟"

"کیا۔۔۔؟ ہاں۔۔۔ ضرور۔۔۔۔" ڈین نے پرجوشی سے کہا۔۔۔ ہیری نے دیکھا کہ ڈین کے پیچھے کھڑا سیمس فنی گن غصے کے عالم میں اپنی کتابیں اپنے بستے میں ٹھونس رہا ہے۔۔ ہیری نے ابھی تک ڈین سے کھیلنے کے لئے اسی لئے نہیں پوچھا تھا کیوں کہ وہ جانتا تھا کہ یہ بات سیمس کو پسند نہیں آئے گی۔ لیکن دوسری طرف اسے وہ ہی کرنا تھا جس میں ٹیم کی بہتری تھی۔۔۔ اور آزمائشی میچ کے دوران ڈین نے سیمس کو کافی پیچھے چھوڑ دیا تھا۔۔۔

"چلو پھر۔۔۔ تم اب ٹیم میں ہو۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔ " آج شام تربیتی مشق ہے۔۔۔ سات بجے پہنچ جانا۔۔۔"

"ٹھیک ہے۔۔۔" ڈین نے کہا۔۔ "واہ ہیری۔۔۔ یقین کرو۔۔۔ میں جینی کو یہ بات بتانے کے لئے بے تاب ہوں۔۔۔"

وہ اچھلتے ہوئے کمرے سے باہر چلا گیا۔۔۔ ہیری اور سیمس کمرے میں اکیلے رہ گئے۔۔۔ ایک بے چینی بھرا لمحہ اس وقت اور سنگین ہو گیا جب ان کے اوپر اڑتی ہوئی ہر مائنی کی چھوٹی سنہری چڑیوں میں سے ایک نے سیمس کے سر پر بیٹ کر دی۔۔۔

اکیلا سیمس ہی کیٹی کی جگہ ڈین کے چناؤ سے خفا نہیں تھا۔۔۔۔ گریفنڈور کی بیٹھک میں بھی اس بارے میں بہت سرگوشیاں ہو رہی تھیں کہ اب تک ہیری اپنی جماعت کے دو ساتھیوں کو ٹیم میں شامل کر چکا ہے۔۔۔ چونکہ ہیری اسکول میں اپنے بارے میں اس سے زیادہ بری سرگوشیاں سن چکا تھا اس لئے اسے اس سے کوئی خاص فرق نہیں پڑا۔ لیکن پھر بھی سلے درن کے خلاف میچ کے قریب آتے ہی جیت کے حصول کے لئے اس پر دباؤ بڑھتا جا رہا تھا۔ ہیری جانتا تھا کہ اگر گریفن ڈور میچ جیت گئے تو پورا فریق ہی بھول جائے گا کہ وہ اس پر کتنی تنقید کر رہے تھے بلکہ وہ تو قسمیں کھائیں گے کہ وہ ہمیشہ سے ہی جانتے تھے کہ یہ تو بہت ہی بہترین ٹیم تھی۔۔۔ لیکن اگر۔۔۔ گریفن ڈور ہار گیا تو۔۔۔۔ ہیری نے بجھے دل کے ساتھ سوچا۔۔۔ تو وہ۔۔۔ اس سے بھی زیادہ بری سرگوشیاں برداشت کر چکا ہے۔۔۔

جب ہیری نے ڈین کو شام کے وقت اڑان بھرتے دیکھا تو اسے اپنے چناؤ پر بالکل پشیمانی نہیں ہوئی۔۔۔ ڈین جینی اور ڈمیلزا کے ساتھ گھل مل کر کام کر رہا تھا۔۔۔ پیکس اور کوٹ۔۔۔ ان کے **پٹاؤ** بھی دن بدن نکھرتے جا رہے تھے۔۔۔ صرف رون کے ساتھ ہی مسئلہ تھا۔۔۔

ہیری ہمیشہ سے ہی جانتا تھا کہ رون ایک غیر مستقل مزاج کھلاڑی ہے جو گھبراہٹ اور خود اعتمادی کی کمی کا شکار ہے۔۔۔ اور بدقسمتی سے سال کے پہلے میچ کے قریب آتے ہی اس کے پرانے خدشات لوٹ آئے تھے۔۔۔ جب وہ آدھے درجن گول نہیں بچا پایا۔ جن میں سے زیادہ تر گول جینی نے مارے تھے۔۔۔ تو اس کی تکنیک بتدریج جارحانہ ہوتی چلی گئی۔۔۔ اور آخر کار اس نے سامنے سے آتی ڈمیلزا روبن کے منہ پر مکا دے مارا۔۔۔

"یہ ایک حادثہ تھا۔۔۔ مجھے افسوس ہے ڈمیلزا۔۔۔ مجھے واقعی افسوس ہے۔۔۔" رون ڈمیلزا کے پیچھے پیچھے چلایا جو لہراتی ہوئی ہر طرف خون ٹپکاتے ہوئے واپس زمین پر اتر گئی۔۔۔ "میں تو بس۔۔۔۔"

"بوکھلا گیا تھا۔۔۔" جینی نے غصے سے کہا۔ اور ڈمیلزا کے برابر میں اتر کر اسکے سوجے ہوئے ہونٹ کا معائنہ کرنے لگی۔۔۔ "رون۔۔۔ بے وقوف کہیں کے۔۔۔ ذرا اس کی حالت تو دیکھو۔۔۔"

"میں اسے ٹھیک کر سکتا ہوں۔۔" ہیری نے دونوں لڑکیوں کے قریب اترتے ہوئے کہا۔۔۔ اس نے اپنی چھڑی سے ڈمیلزا کے منہ کی طرف اشارہ کیا اور کہا۔۔۔ "*عضو بحال*۔۔"

"اور جینی۔۔۔ رون کو بیوقوف مت بلاؤ۔۔۔ تم اس ٹیم کی کپتان نہیں ہو۔۔۔"

"چلو۔۔۔ تم بہت مصروف لگ رہے تھے۔۔۔ اور مجھے لگا کسی کو تو اسے بتانا ہی ہوگا کہ وہ کتنا بے وقوف ہے۔۔۔"

ہیری نے بہت مشکل سے اپنا قہقہہ روکا۔۔۔

"سبھی لوگ۔۔۔ اوپر اڑو۔۔۔ چلو۔۔۔"

کل ملا کر یہ اس سال کی اب تک کی سب سے بری مشق تھی۔۔۔ لیکن ہیری کو لگا کہ ضروری نہیں کہ سر پر کھڑے میچ کے وقت اتنی ایمانداری کا مظاہرہ کیا جائے۔۔۔ اس لئے اس نے سب کی ہمت بڑھاتے ہوئے کہا۔ " بہت خوب۔۔۔ تم سب لوگ زبردست ہو۔۔۔ مجھے لگتا ہے ہم سلے درن کو چت کر لیں گے۔۔۔" یہ سن کر **متعاقب** اور **پٹاؤ** خوشی خوشی کپڑے بدلنے والے کمرے سے باہر چلے گئے۔۔۔

جب جینی کی پشت پر کمرے کا دروازہ لہراتا ہوا بند ہو گیا تو رون نے کھوکھلی آواز میں کہا۔۔۔ "میں تو ڈریگن کے گوبر کی طرح کھیلا ہوں۔۔۔"

"نہیں۔۔ ایسا نہیں ہے۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔۔ "تم سب سے بہترین **رکھوالے** تھے جس کا میں نے انتخاب کیا۔۔۔ تمہارے ساتھ صرف ایک مسئلہ ہے۔۔۔ گھبراہٹ"

محل تک واپسی کے پورے راستے وہ لگاتار رون کا حوصلہ بڑھاتا رہا۔۔۔ جسکا نتیجہ یہ نکلا کہ جب وہ لوگ دوسری منزل پر پہنچے تو رون مقابلتاً پہلے سے زیادہ خوش نظر آرہا تھا۔۔ جب ہیری نے گریفن ڈور مینار تک جلدی جانے والے اپنے جانے پہچانے چھوٹے رستے پر پہنچنے کے لئے دیوار پر لگا تصویری پردہ ہٹایا تو اس کے پیچھے انہیں ڈین اور جینی گھسے ہوئے نظر آئے۔۔۔ وہ دونوں ایک دوسرے سے لپٹے ہوئے تھے اور اتنی شدت سے ایک دوسرے کو چوم رہے تھے جیسے آپس میں چپک گئے ہوں۔۔۔

ہیری کے پیٹ میں جیسے کوئی بڑا بھیانک جانور نیند سے بیدار ہو گیا۔۔ جس نے اس کے اندرونی اعضا کو جکڑ لیا۔۔۔ گرم خون تیزی سے اس کے دماغ میں سیلاب کی طرح بہنے لگا۔۔ جس سے اس کے ذہن کی ہر سوچ مٹ گئی۔۔۔ بس ایک ہی خیال اس پر حاوی ہو گیا۔۔۔ ایک بد دعا دے کر ڈین کو جیلی میں بدل دینے کا خیال۔۔۔ اس اچانک بیدار ہونے والے پاگل پن سے لڑتے ہوئے اس نے رون کی آواز سنی۔۔ جو بہت دور سے آتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔۔

"اوئے۔۔۔۔"

ڈین اور جینی ایک دوسرے سے الگ ہو کر اِدھر اُدھر دیکھنے لگے۔۔۔

"کیا ہوا۔۔۔؟" جینی نے کہا۔۔۔

"میں نہیں چاہتا کہ میری بہن لوگوں کو کھلے عام بوسہ دیتی پھرے۔۔۔۔۔"

جینی بولی۔۔ "یہ راہداری خالی تھی۔۔ جب تک کہ تم یہاں زبردستی گھسے چلے نہیں آئے۔۔۔"

ڈین شرمندہ لگ رہا تھا۔۔اس نے ہیری کی طرف کھسیانی ہنسی اچھالی۔۔جسکا ہیری نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔کیوں کہ اس کے اندر بیدار ہونے والا حیوان زور و شور سے ڈین کو فوراً ٹیم سے نکالنے کا مطالبہ کر رہا تھا۔۔۔

"اوہ۔۔چلو جینی۔۔۔" ڈین نے کہا۔۔" واپس بیٹھک میں چلتے ہیں۔۔۔"

"تم چلو۔۔" جینی نے کہا۔۔ " میں اپنے پیارے بھائی سے کچھ بات کرنا چاہتی ہوں۔۔۔"

ڈین چلا گیا۔۔ ایسا لگ رہا تھا کہ اس نے اس منظر سے جان چھوٹ جانے پر سکون کا سانس لیا ہو۔۔

"اچھا۔۔" جینی نے اپنے لمبے لال بال چہرے سے جھٹک کر ہٹاتے ہوئے کہا اور رون کو غصے سے گھور کر دیکھا۔۔" آج ہم اس بات کا ہمیشہ کے لئے فیصلہ کر ہی لیتے ہیں۔۔۔رون۔۔۔اس سے تمہارا کوئی لینا دینا نہیں ہے کہ میں کس کے ساتھ گھومتی ہوں یا کس کے ساتھ کیا کرتی ہوں۔۔۔"

"ہاں۔۔۔لینا دینا ہے۔۔۔" رون نے اتنے ہی غصے سے کہا۔۔" تمہیں کیا لگتا ہے کہ میں یہ چاہتا ہوں کہ لوگ یہ کہیں کہ میری بہن ایک۔۔۔۔۔"

"ایک کیا۔۔۔؟" جینی اپنی چھڑی نکالتے ہوئے چلائی۔۔۔"ایک کیا۔۔؟"

"اسکا ایسا کوئی مطلب نہیں تھا جینی۔۔۔" ہیری خود بخود بول اٹھا۔۔ حالانکہ اس کے اندر کا حیوان رون کے الفاظ کی حمایت میں دہاڑیں مار رہا تھا۔۔۔

"جی ہاں۔۔۔اسکا یہی مطلب تھا۔۔" وہ ہیری پر بھڑکتی ہوئی بولی۔۔۔" صرف اس لئے کیوں کہ زندگی بھر اس نے کسی کو بوسہ نہیں دیا۔۔۔صرف اس لئے کہ اب تک کا سب سے یادگار بوسہ اسے نانی میورل نے ہی دیا ہے۔۔۔"

"اپنا منہ بند رکھو۔۔" رون گرجا۔۔۔اور اسکا چہرہ غصے سے لال پیلا پڑ گیا۔۔۔۔

"نہیں۔۔۔ میں چپ نہیں رہوں گی۔۔۔" جینی غصے میں چلائی۔۔۔" میں نے تمہیں پھلورانی کے اِرد گرد منڈلاتے ہوئے دیکھا ہے۔۔۔اور جب بھی تم اسے دیکھتے ہو۔۔ تم یہی امید کرتے ہو کہ وہ تمہارے گال چوم لے گی۔۔۔ شرم کرو۔۔۔کبھی باہر نکلا کرو اور خود بھی کسی کو بوسہ دیا کرو تو تمہیں اس بات پر تکلیف نہیں ہوگی کہ دوسرے ایسا کیوں کرتے ہیں۔۔۔"

رون نے بھی اپنی چھڑی باہر نکال لی تھی۔۔ہیری تیزی سے ان دونوں کے درمیان سرک آیا۔۔۔

"تم جانتی نہیں ہو کہ تم کیا بکواس کر رہی ہو۔۔۔" رون ہیری کے پیچھے سے جینی کا درست نشانہ لینے کی کوشش کرتے ہوئے چلایا۔۔۔جواب ہاتھ پھیلا کر جینی کے سامنے کھڑا تھا۔۔" صرف اس لئے۔۔۔کیوں کہ میں یہ کام کھلے عام نہیں کرتا۔۔۔۔۔"

جینی مذاق اڑانے والے انداز میں قہقہے لگانے لگی۔۔۔اور دھکا دے کر ہیری کو اپنے سامنے سے ہٹانے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔

"پگ وجیون کو بوسہ دیتے پھر رہے ہو کیا۔۔۔؟" یا اپنے تکیے کے نیچے نانی میورل کی تصویر چھپائی ہوئی ہے۔۔۔؟"

"تم۔۔۔۔"

نارنجی روشنی کی ایک شعاع ہیری کے الٹے بازو کے نیچے سے اڑتی ہوئی گزری اور انچوں کے فاصلے سے جینی کے قریب سے گزری۔۔۔ ہیری نے دھکا دے کر رون کو دیوار سے لگا دیا۔۔

" پاگل مت بنو۔۔۔"

"ہیری تک نے چو چینگ کو بوسہ دیا ہے۔۔۔۔" جینی چلائی۔۔۔ وہ اب روہانسی ہو چکی تھی۔۔۔ "اور ہرمائنی نے کرم کو بوسہ دیا ہے۔۔۔ رون۔ صرف تم ہی ہو جو یہ ڈرامہ کرتے پھرتے ہو جیسے اس میں کوئی برائی ہے۔۔۔ اور ایسا صرف اس لئے ہے کیوں کہ اس معاملے میں تمہارا تجربہ ایک بارہ سال کی لڑکی جتنا ہے۔۔۔"

یہ کہتے ہی وہ پیر پٹختے ہوئے وہاں سے چلی گئی۔۔۔ ہیری نے فوراً رون کو چھوڑ دیا۔۔۔ جس کے چہرے کے تاثرات قاتلانہ تھے۔۔۔ وہ دونوں تیز سانسیں لیتے ہوئے وہیں کھڑے رہے۔۔۔ یہاں تک کہ فلچ کی بلی۔۔۔ بیگم نورس موڑ کے دوسری طرف سے نمودار ہوئی۔۔۔ جس سے تناؤ بھرا لمحہ ٹوٹ گیا۔۔۔

جونہی فلچ کے گھسٹتے پیروں کی آواز ان کے کانوں تک پہنچی۔۔۔۔ ہیری نے تیزی سے کہا۔۔۔۔۔ " چلو۔۔۔"

وہ تیزی سے سیڑھیاں چڑھ کر ساتویں منزل کی راہداری میں بھاگنے لگے۔۔۔ "اوئے۔۔۔ رستے سے ہٹ جاؤ۔۔" رون ایک چھوٹی لڑکی پر چلایا۔۔۔ جو خوف سے اچھلی اور اس کے ہاتھ سے مینڈک کے انڈوں کی بوتل گر گئی۔۔۔

ٹوٹتے کانچ کی آواز پر ہیری نے بالکل توجہ نہیں دی۔۔۔ وہ پریشان اور بوکھلایا ہوا محسوس کر رہا تھا۔۔ شاید آسمانی بجلی گرنے پر ایسا ہی محسوس ہوتا تھا۔۔۔ اس نے خود سے کہا۔۔۔ "ایسا

صرف اس لئے ہو رہا ہے۔۔۔ کیوں کہ وہ رون کی بہن ہے۔۔۔ اسکوڈین کو بوسہ دیتے دیکھ کر تمہیں صرف اس لئے اچھا نہیں لگا کیوں کہ وہ رون کی بہن ہے۔۔۔"

لیکن نہ چاہتے ہوئے بھی اس کے دماغ میں ایک خیالی تصویر ابھر آئی۔۔۔ جس میں اسی ویران راہداری میں وہ خود جینی کو بوسہ دے رہا تھا۔۔۔ اسکے سینے میں موجود حیوان غرایا۔۔ لیکن پھر اس نے دیکھا کہ رون نے دیوار پر لگا تصویری پردہ ہٹایا۔۔ اور ہیری کے اوپر اپنی چھڑی تانتے ہوئے۔۔۔*اعتماد کا خون۔۔۔ تم تو میرے دوست تھے*۔۔۔ کی طرح کے جملے چیختے ہوئے بولنے لگا۔۔۔

"تمہیں کیا لگتا ہے۔۔۔ ہرمائنی نے واقعی کرم کو بوسہ دیا ہوگا۔۔۔؟" جیسے ہی وہ لوگ موٹی عورت کے قریب پہنچے۔۔ رون نے اچانک پوچھا۔۔۔ ہیری مجرمانہ انداز میں چونک گیا۔۔۔ اس نے خود کو اس خیالی راہداری سے دور کھینچا جہاں کسی رون نے دخل نہیں دیا تھا۔۔۔ جہاں وہ اور جینی بالکل اکیلے تھے۔۔۔

"کیا۔۔۔؟" اس نے الجھے ہوئے انداز میں کہا۔۔۔"اوہ۔۔۔ ہمم۔۔۔۔"

سیدھا اور سچا جواب تو 'ہاں' ہی تھا۔۔۔ لیکن وہ یہ جواب نہیں دینا چاہتا تھا۔۔۔ لیکن پھر بھی رون نے اس کے چہرے کی طرف دیکھ کر اس برے جواب کا اندازہ لگا ہی لیا۔۔۔

"**دودھ مرغی کا دلیہ۔۔۔**" اس نے تاریک لہجے میں موٹی عورت سے کہا۔۔۔ اور وہ دونوں تصویر کے سوراخ سے چڑھ کر بیٹھک میں داخل ہو گئے۔۔۔

ان دونوں میں سے کسی نے دوبارہ ہرمائنی یا جینی کا ذکر نہیں کیا۔۔۔ دراصل ان دونوں نے ہی اس شام ایک دوسرے سے بمشکل بات کی ہو گی۔۔۔ وہ خاموشی سے اپنے بستروں پر سونے کے لئے چلے گئے۔۔۔ دونوں ہی اپنے اپنے خیالوں میں ڈوبے ہوئے تھے۔۔۔۔

ہیری بہت دیر تک جاگتے ہوئے لیٹا رہا۔۔ وہ اپنی چارپائی کے اوپر لگی ہوئی جھالر کو دیکھتے ہوئے خود کو یہ یقین دلانے کی کوشش کرتا رہا کہ جینی کے لئے اس کے احساسات مکمل طور پر بڑے بھائی جیسے ہیں۔۔ آخر کار گرمیوں کی پوری چھٹیاں انہوں نے کوئیڈچ کھیلتے ہوئے ۔۔۔ رون کو چھیڑتے ہوئے۔۔۔ بل اور بھلورانی کا مذاق اڑاتے ہوئے۔۔۔ بھائی بہن کی طرح ہی تو گزاری ہیں۔۔؟ وہ جینی کو اتنے سالوں سے جانتا ہے۔۔۔ یہ بالکل قدرتی بات ہے کہ وہ اسکی حفاظت کے لئے پریشان ہے۔۔۔ بالکل قدرتی۔۔۔ کہ وہ اس کا خیال رکھنا چاہتا ہے۔۔۔ بالکل قدرتی۔۔۔ کہ اسے بوسہ دینے کے لیے وہ ڈین کے ہاتھ پاؤں کھینچ کر چیر دینا چاہتا ہے۔۔۔ نہیں۔۔۔ اسے بھائیوں والی اس خصوصی سوچ پر قابو رکھنا ہوگا۔۔۔

رون نے زوردار غراہٹ والا خراٹا لیا۔۔۔

"وہ رون کی بہن ہے۔۔۔" ہیری نے اپنے آپ سے کہا۔۔۔ "رون کی بہن۔۔۔ وہ میری پہنچ سے باہر ہے۔۔۔" وہ رون کے ساتھ اپنی دوستی کسی قیمت پر مشکل میں نہیں ڈالے گا۔۔۔ اس نے اپنے تکیے کو آرام دہ بنانے کے لئے گودا اور نیند کا انتظار کرنے لگا۔۔۔ اسنے پوری کوشش کی کہ اس کے خیالات دوبارہ جینی کی طرف نہ بہکیں۔۔۔

اگلی صبح جب ہیری اٹھا تو اسکا سر ان خوابوں کی وجہ سے بھاری اور چکرا رہا تھا جن میں رون ایک پٹاؤ والا ڈنڈہ لیے اسکے پیچھے بھاگ رہا تھا۔۔۔ لیکن دوپہر ہونے تک وہ خوشی خوشی اس خوابوں والے رون سے اصلی رون کو بدلنے کے لئے تیار تھا۔۔۔ کیوں کہ رون نہ صرف جینی اور ڈین سے بالکل بات نہیں کر رہا تھا بلکہ وہ ایک حیران اور صدمے کی شکار ہرمائنی سے بھی ٹھنڈے۔۔۔ اور تلخ مسکراہٹ والے بدتمیز انداز سے پیش آ رہا تھا۔۔۔ یہی نہیں۔۔۔ لگ رہا تھا کہ رون ایک ہی رات میں کسی عام **مردیا خور کیکڑے** کی طرح نازک مزاج اور کاٹ کھانے کو دوڑنے والا بن چکا تھا۔۔۔ ہیری پورے دن رون اور ہرمائنی کے بیچ صلح کروانے کی کوشش کرتا رہا۔۔۔ لیکن اسکا کوئی فائدہ

نہیں ہوا۔۔ آخر کار شدید غصے میں بھری ہرمائنی سونے کے لئے چلی گئی۔۔۔اور رون پہلے سال کے بہت سارے طالب علموں کو اپنی طرف دیکھنے کے جرم میں غصے سے ڈانٹتا پھٹکارتا پاؤں پٹختے ہوئے لڑکوں کی خواب گاہ کی طرف چلا گیا۔۔

ہیری کی مایوسی مزید بڑھتی چلی گئی۔۔۔کیوں کہ رون کا نیا خونخوار برتاؤ مزید کچھ دن بالکل نہیں بدلا۔۔۔ اس سے بھی برا یہ ہوا کہ اس سے اسکی ***رکھوالا*** صلاحیتوں پر بھی کافی اثر پڑا۔۔۔ جس سے وہ مزید خونخوار ہو گیا۔۔۔ نتیجہ یہ نکلا کہ ہفتے کے دن ہونے والے میچ سے ایک دن پہلے کوئیڈچ کے آخری تربیتی میچ کے دوران وہ ***متعاقبوں*** کی جانب سے کئے گئے ایک بھی گول کو نہیں روک پایا۔۔۔ اس کے بجائے وہ ہر ایک کو اتنی بری طرح ڈانٹتا رہا کہ ڈمیلزا روبن تو بے اختیار رو پڑی۔۔۔

"چپ کرو تم۔۔۔اور اسے اکیلا چھوڑ دو۔۔۔" پیکس چلایا۔۔۔جو قد میں تو رون سے دو تہائی چھوٹا تھا لیکن اس وقت ہاتھ میں ایک موٹا ڈنڈہ تھاما ہوا تھا۔

"بس ۔۔۔ بہت ہوا۔۔۔" ہیری دہاڑا۔۔۔ جس نے جینی کو رون کی طرف غصے سے گھورتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔۔۔***چوہا چمگادڑ منتر*** کے استعمال میں جینی کی خداداد صلاحیت کے یاد آتے ہی۔۔۔ اس سے پہلے کہ معاملہ ہاتھ سے نکل جائے۔۔۔ وہ اڑتا ہوا دخل اندازی کرنے پہنچ گیا۔۔۔ " پیکس۔۔۔جاؤ ***حملہ آور گولوں*** کو بند کر کے رکھو۔۔۔اور ڈمیلزا۔۔۔خود کو سنبھالو۔۔۔ تم آج بہت اچھا کھیلی ہو۔۔۔ رون۔۔۔" اس نے ٹیم کے باقی کھلاڑیوں کے دور جانے کا انتظار کیا تاکہ وہ ان کی بات نہ سن سکیں۔۔۔ پھر بولا۔۔۔ " تم میرے سب سے اچھے دوست ہو۔۔۔ لیکن باقی سب کے ساتھ اس طرح کا برتاؤ کرو گے تو میں تمہیں ٹیم سے باہر نکال پھینکوں گا۔۔۔"

ایک لمحے کے لئے تو اسے ایسا لگا کہ رون اسے مکا مار دے گا۔۔۔ لیکن پھر اس سے بھی برا ہوا۔۔۔ رون اپنی اڑن جھاڑو پر ڈھے سا گیا۔۔۔ اسکا سارا غصہ جھاگ کی طرح بیٹھ گیا اور وہ بولا۔۔۔ "میں استعفیٰ دیتا ہوں۔۔۔ میں بہت گھٹیا ہوں۔۔۔"

"تم گھٹیا نہیں ہو۔۔ اور تم استعفی بھی نہیں دے رہے۔۔۔" ہیری نے بھڑکتے ہوئے کہا۔۔۔ ہیری نے رون کے چوغے کو آگے سے پکڑ کر اسے اٹھایا۔۔ "جب تم اچھی حالت میں ہوتے ہو تو تم کسی بھی چیز کو روک سکتے ہو۔۔۔ تمہارے ساتھ تو صرف دماغی مسئلہ ہے۔۔۔"

"تم مجھے پاگل کہہ رہے ہو۔۔۔؟"

"ہاں۔۔۔ شاید۔۔۔ میں یہی کہہ رہا ہوں"

ایک لمحے کے لئے ان دونوں نے ایک دوسرے کو غصے سے گھورا۔ پھر رون نے بے بسی کے عالم میں اپنا سر ہلایا۔۔ "میں جانتا ہوں کہ اتنے کم وقت میں تم دوسرا **رکھوالا** نہیں ڈھونڈ سکتے۔۔۔ تو اس لئے میں کل کھیلوں گا۔۔۔ لیکن اگر۔۔۔ اگر ہم ہارے۔۔۔ اور ہم ہاریں گے ہی۔۔۔ تو میں خود کو اس ٹیم سے الگ کر لوں گا۔۔۔"

ہیری کے لاکھ سمجھانے پر بھی کوئی فرق نہیں پڑا۔ رات کے کھانے کے دوران ہیری لگاتار رون کی خود اعتمادی بڑھانے کی کوشش کرتا رہا۔۔۔ لیکن رون ہرمائنی کے ساتھ بدتمیزی اور ترش لہجے میں بات کرنے میں اتنا مگن تھا کہ اس نے ہیری کی کسی بات پر کوئی دھیان نہیں دیا۔ ہیری نے شام کے وقت بیٹھک میں بھی اپنی کوشش جاری رکھی۔۔۔ لیکن اس کے اس دعوی کو بھی۔۔۔ کہ رون کے جانے سے پوری ٹیم تباہ و برباد ہو جائے گی۔۔۔ اس حقیقت سے سخت دھچکا لگا کہ باقی ساری کی ساری ٹیم ایک کونے میں جھنڈ کی صورت میں بیٹھ کر واضح طور پر رون کے بارے میں ہی بات کر رہی تھی اور اس پر غصے بھری نظریں بھی ڈالے جا رہی تھی۔۔ آخر کار ہیری نے اس امید پر غصہ نظر آنے کی کوشش بھی کر لی کہ شاید اسی سے رون طیش میں آکر بے باک انداز میں گول بچانے کے عزم پر ڈٹ جائے۔۔۔ لیکن یہ حکمت عملی بھی حوصلہ افزائی کی کوششوں کی طرح ناکام ہو گئی۔۔۔ رون پہلے جتنی اداسی اور ناامیدی کے عالم میں اپنے بستر پر سونے چلا گیا۔۔۔

ہیری اندھیرے میں بہت دیر تک جاگتا رہا۔۔وہ یہ میچ ہارنا نہیں چاہتا تھا۔۔ یہ نہ صرف بحیثیت کپتان اس کا پہلا میچ تھا ۔۔۔ بلکہ بھلے ہی وہ اس کے بارے میں اپنے شکوک و شبہات کو ثابت کرنے میں ناکام رہا ہو لیکن وہ ڈریکو میلفوائے کو کوئیڈچ کے میدان میں ہرانے کے لئے پر عزم تھا۔۔ پھر بھی اگر رون پچھلے کچھ دنوں کے تربیتی میچوں کی طرح ہی کھیلا پھر تو ان کے جیتنے کی امید نہ ہونے کے برابر تھی۔

کاش وہ ایسا کچھ کر پاتا جس سے رون خود کو سنبھال لے۔ جس سے وہ اپنی صلاحیتوں کا بھرپور استعمال کرتے ہوئے کھیل سکے۔ کوئی ایسی چیز جس سے یہ بات یقینی بن جائے کہ اس دن رون کی قسمت اچھی ہو گی۔۔۔

اور امید کی ایک چمکتی کرن کے ساتھ اسے اپنی اس بات کا جواب مل گیا۔۔

اگلی صبح کا ناشتہ ہمیشہ کی طرح قابل اشتعال تھا۔۔ جب گریفنڈور کی ٹیم بڑے ہال میں داخل ہوئی تو سلے درن طالب علموں نے شور اور بدتمیزی کا طوفان برپا کر دیا۔۔ہیری نے نظر اٹھا کر چھت کی طرف دیکھا۔۔ آسمان صاف اور نیلا تھا۔۔۔ یہ ایک اچھا شگن تھا۔۔

ہیری اور رون کے پہنچنے پر گریفن ڈور میز۔۔۔جو لال اور سنہرے رنگ میں نہائی ہوئی تھی۔۔۔ ان کا حوصلہ بڑھانے کے لئے نعرے لگانے لگی۔۔۔ہیری نے مسکراتے ہوئے اپنا ہاتھ ہلایا۔۔رون نے کمزوری سے برا منہ بنایا اور اپنا سر ہلایا۔

"حوصلہ رکھو رون۔۔۔" لیونڈر نے آواز لگائی۔۔۔"میں جانتی ہوں تم بہترین کھیل دکھاؤ گے۔۔۔"

رون نے اسے نظر انداز کر دیا۔

"چائے پیو گے۔۔۔؟" ہیری نے اس سے پوچھا۔۔۔"کافی۔۔۔؟ کدو کا جوس۔۔۔؟"

"کچھ بھی دے دو۔۔۔" رون نے اداسی سے کہا اور بنا دھیان دیے ڈبل روٹی کا ٹکڑا کھانے لگا۔۔۔

ہرمائنی رون کے حالیہ بد تمیز رویئے سے اتنی تنگ آ چکی تھی کہ وہ ان کے ساتھ ناشتہ کرنے کے لئے نیچے نہیں آئی تھی۔۔۔ لیکن کچھ منٹ بعد وہ میز پر آگے کی طرف جاتے ہوئے ان کے پاس رک گئی۔۔۔

"کیا محسوس کر رہے ہو تم دونوں۔۔۔؟" اس نے رون کے سر کے پچھلے حصے پر نظریں گاڑے ہوئے سرسری انداز میں پوچھا۔۔۔

"ٹھیک ہیں۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔۔ جس کا دھیان رون کو کدو کے جوس کا گلاس تھمانے پر لگا ہوا تھا۔۔۔"یہ لو رون۔۔۔ یہ پی لو۔۔۔"

رون نے ابھی گلاس اپنے ہونٹوں سے لگایا ہی تھا کہ ہرمائنی تیکھی آواز میں چیخی۔۔۔

"اسے مت پینا رون۔۔۔"

ہیری اور رون دونوں نے اسے پلٹ کر دیکھا۔۔۔

"کیوں نہیں۔۔۔؟" رون بولا۔۔

ہرمائنی اب ہیری کو اس طرح گھور رہی تھی جیسے اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔۔۔

"تم نے ابھی ابھی اس مشروب میں کچھ ملایا ہے۔۔۔"

"دماغ صحیح ہے تمہارا۔۔۔؟" ہیری نے کہا۔۔

"تمہیں میری بات صاف سنائی دے رہی ہے۔۔۔ میں نے تمہیں دیکھا۔۔ تم نے ابھی ابھی رون کے مشروب میں کچھ ٹپکایا ہے۔۔۔ وہ بوتل ابھی بھی تمہارے ہاتھوں میں دبی ہوئی ہے۔۔۔"

"مجھے نہیں پتہ کہ تم کس بارے میں بات کر رہی ہو۔۔" ہیری نے ہڑبڑاتے ہوئے چھوٹی بوتل اپنی جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔۔۔

"رون۔۔ میں بتا رہی ہوں تمہیں۔۔۔ اسے مت پینا۔۔۔" ہرمائنی نے کہا۔ وہ چوکنی نظر آ رہی تھی۔ لیکن رون نے گلاس اٹھایا۔ اور ایک ہی گھونٹ میں اسے پورا خالی کر دیا۔ پھر بولا۔۔ "مجھ پر حکم چلانا چھوڑ دو ہرمائنی۔۔۔"

ہرمائنی ہکابکا رہ گئی۔۔۔ پھر وہ اتنا نیچے جھکی کہ صرف ہیری اس کی بات سن سکے اور پھنکاری۔۔۔" تمہیں تو اس کام کے لئے اسکول سے نکال دینا چاہیے۔۔۔ مجھے تم سے کبھی ایسی امید نہیں تھی ہیری۔۔۔"

"دیکھو بھلا کون باتیں بنا رہا ہے۔۔۔" ہیری بھی جواباً پھنکارا۔۔"حال ہی میں کسی کو متحیر تو نہیں کیا۔۔۔؟"

وہ تیزی سے ان سے دور میز پر آگے کی طرف چلی گئی۔۔۔ ہیری بنا کسی پشیمانی کے اسے وہاں سے جاتے دیکھتا رہا۔ دراصل ہرمائنی کبھی سمجھ ہی نہیں پائی تھی کہ کوئیڈچ کتنا اہم معاملہ ہوتا ہے۔۔ اس نے پھر رون کی طرف مڑ کر دیکھا جو اپنے ہونٹ چاٹ رہا تھا۔۔۔

"چلو۔۔ وقت ہو گیا ہے۔۔۔" ہیری نے خوشی سے کہا۔۔

جب وہ تیز قدموں سے میدان کی طرف گئے تو برف پڑی گھاس ان کے قدموں تلے چٹخنے لگی۔۔

"قسمت اچھی ہے نا کہ موسم اتنا سہانا ہے۔۔۔؟" ہیری نے رون سے پوچھا۔۔

"ہاں۔۔۔" رون نے کہا۔۔۔وہ سفید پڑا ہوا تھا اور بیمار لگ رہا تھا۔۔

جینی اور ڈمیلزا پہلے ہی اپنے کوئیڈچ کے چوغے پہنے ہوئے کپڑے تبدیل کرنے والے کمرے میں انکا انتظار کر رہی تھیں۔۔

"صورتحال تو ہمارے حق میں لگ رہی ہے۔۔۔" جینی نے رون کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔۔۔ " اور پتہ ہے کیا۔۔۔ سلے درن **متعاقب** وائسے تھا نا۔۔۔؟اسے کل کی مشق کے دوران سر پر **حملہ آور گولہ** لگا ہے۔۔۔اسکی حالت اتنی خراب ہے کہ وہ یہ میچ نہیں کھیل رہا۔۔۔ اور اس سے بھی اچھی بات یہ ہے کہ میلفوائے بھی بیمار پڑ گیا ہے۔۔۔۔"

"کیا۔۔۔؟" ہیری چونک کر مڑا اور اسے گھورنے لگا۔۔۔ " وہ بیمار ہے۔۔۔؟ اسے کیا ہو گیا۔۔۔؟"

" مجھے کیا پتہ۔۔۔ لیکن ہمارے لئے تو یہی بہتر ہے۔۔۔" جینی نے خوشی سے کہا۔۔۔"وہ اسکی جگہ ہارپر کو کھلا رہے ہیں۔۔۔وہ میرے سال میں ہی پڑھتا ہے اور پورا بدھو ہے۔۔۔"

ہیری نے کمزور جوابی مسکراہٹ دی۔۔ لیکن جب وہ اپنا سرخ چوغہ پہن رہا تھا تو اسکا دماغ کوئیڈچ پر نہیں تھا۔ میلفوائے نے ایک بار پہلے بھی ایسا دعوی کیا تھا کہ وہ زخمی ہونے کی وجہ سے نہیں کھیل سکتا۔۔۔ لیکن اس نے اس وقت اس بات کو یقینی بنایا تھا کہ میچ کا وقت دوبارہ اس دن کے لئے متعین کیا جائے جو سلے درن ٹیم کے لئے مناسب ہو۔۔۔ تو اب وہ اپنی جگہ کسی اور کے کھیلنے پر اتنی آسانی سے کیسے مان گیا۔۔؟ کیا وہ واقعی بیمار ہے۔۔۔ یا جھوٹ بول رہا ہے۔۔۔؟

"کچھ گڑبڑ لگ رہی ہے نا۔۔؟" اس نے دھیمے لہجے میں رون سے کہا۔۔ "میلفوائے کا نہ کھیلنا۔۔؟"

"میں تو اسے خوش قسمتی ہی کہوں گا۔۔" رون نے تھوڑے اعتماد سے کہا۔۔ "اور وائسے بھی نہیں کھیل رہا۔۔ وہ انکی طرف سے سب سے زیادہ گول مارتا ہے۔۔ مجھے کوئی حیرت نہیں۔۔ اوئے۔۔" اس نے اچانک کہا۔۔ وہ اپنا **رکھوالے** والا دستانہ پہنتے پہنتے رک کر ہیری کو گھورنے لگا۔۔

"کیا۔۔؟"

"میں۔۔ تم۔۔" رون کی آواز دھیمی ہو گئی۔۔ وہ ڈرا ہوا بھی لگ رہا تھا اور پرجوش بھی۔۔ "میرا مشروب۔۔ میرا کدو کا جوس۔۔ تم نے کہیں۔۔۔۔؟"

ہیری نے اپنی بھوں اچکائیں۔۔ لیکن سوائے اسکے کچھ نہیں کہا۔۔ "ہم پانچ منٹ میں شروع کرنے والے ہیں۔۔ بہتر ہو گا تم اپنے جوتے پہن لو۔۔"

وہ لوگ زوردار تالیوں اور طعنوں کے بیچ میدان میں پہنچے۔۔ کوئیڈچ میدان کا ایک کنارہ لال اور سنہرے رنگ میں ڈوبا ہوا تھا۔۔ دوسرا کنارہ ہری اور چاندی جیسی رنگت پر مشتمل تھا۔۔ بہت سے ریون کلا اور ہفل پف بھی اپنی مرضی کی ٹیم کی حمایت کر رہے تھے۔۔ شور شرابے اور تالیوں کی گونج میں ہیری کو لونا لوگڈ کی مشہور زمانہ شیر لگی ٹوپی کی دہاڑ بھی سنائی دے رہی تھی۔۔

ہیری ریفری مادام ہوچ کے پاس پہنچ گیا۔۔ جو بکسے میں سے گیند چھوڑنے کے لئے تیار کھڑی تھیں۔۔

"کپتانو۔۔۔ہاتھ ملاؤ۔۔" انہوں نے کہا۔۔اور سلے درن کے نئے کپتان ارکھارٹ نے جیسے ہیری کا ہاتھ دبا کر چور ہی کر دیا۔۔ "اپنی اڑن جھاڑوؤں پر سوار ہو جاؤ۔۔۔ سیٹی کی آواز پر شروع کرنا۔۔ تین۔۔۔دو۔۔۔ایک۔۔۔"

سیٹی بجتے ہی ہیری اور باقی سب نے جمے ہوئے میدان پر جم کر پاؤں مارا اور وہ سب ہوا میں بلند ہو گئے۔۔۔

ہیری میدان کے احاطے میں ہر طرف **سنہری چڑیا** کی تلاش میں اڑتا رہا۔۔ اس نے ہار پر بھی نظر رکھی ہوئی تھی۔۔۔جو اس سے بہت نیچے کی طرف اِدھر اُدھر لہرا رہا تھا۔۔۔ پھر ایک عام آنکھوں دیکھا حال بیان کرنے والے سے بالکل مختلف اور بے سری آواز سنائی دی۔۔۔

*" تو ۔۔۔ کھیل شروع ہو گیا۔۔۔ اور مجھے لگتا ہے کہ ہم سب ہی اس ٹیم کو دیکھ کر حیران ہیں۔۔ جو پوٹر نے اس سال بنائی ہے۔۔۔ بہت سے لوگوں کا خیال تھا کہ پچھلے سال **رکھوالے** کے طور پر اپنی بے ڈھنگی صلاحیتوں کے اظہار پر رون ویزلی کو اس سال ٹیم میں شامل نہیں کیا جائے گا۔۔۔ لیکن ظاہر ہے ۔۔۔ کپتان کے ساتھ قریبی تعلقات اور دوستی کسی کام تو آنے ہی تھے۔۔۔ "*

ان الفاظ کا سلے درن تماشائیوں نے تالیاں اور سیٹیاں بجا کر استقبال کیا۔۔۔ہیری اپنی اڑن جھاڑو پر بیٹھا بیٹھا پیچھے کی طرف مڑا تاکہ آنکھوں دیکھا حال بتانے والے کے چبوترہ کی طرف دیکھ سکے۔۔۔وہاں ایک لمبا دبلا۔۔۔ سنہرے بالوں والا لڑکا کھڑا تھا۔۔۔ جسکی ناک اوپر کی طرف اٹھی ہوئی تھی۔ وہ جادوئی بھونپو میں بول رہا تھا جو کبھی لی جارڈن کے ہاتھ میں ہوا کرتا تھا۔۔ہیری زکریا اسمتھ کو پہچان گیا۔۔۔وہ ہفل پف ٹیم کا کھلاڑی تھا جس سے ہیری کو دلی نفرت تھی۔۔۔

*"اوہ۔۔۔ سلے درن گول کرنے کی پہلی کوشش کر رہے ہیں۔۔۔۔ارکھارٹ میدان کو اڑ کر عبور کرتا ہوا۔۔۔"*

ہیری کے پیٹ میں مروڑ اٹھ گئے۔۔۔

"۔۔۔ اور ویزلی نے گول روک لیا۔۔۔ مجھے لگتا ہے کبھی کبھار قسمت ساتھ دے ہی دیتی ہے۔۔۔"

صحیح کہہ رہے ہو اسمتھ۔۔۔ قسمت اس کے ساتھ ہے۔۔۔" ہیری مسکراتے ہوئے بڑبڑایا۔۔۔ وہ ڈبکی لگا کر **متعاقبوں** کے بیچ آگیا۔۔۔ اس کی نگاہیں ہر طرف **سنہری چڑیا** کی جھلک ڈھونڈ رہی تھیں۔۔۔

کھیل شروع ہونے کے آدھے گھنٹے بعد گریفن ڈور ٹیم صفر کے مقابلے میں ساٹھ نمبروں سے آگے تھی۔۔۔ رون نے کئی ناقابل فراموش گول بچائے تھے۔۔۔ کچھ گول تو اس نے اپنے دستانوں کی نوک سے روکے تھے۔۔۔ جبکہ جینی نے گریفن ڈور کے چھ میں سے چار گول مارے تھے۔۔۔ اس کے نتیجے میں زکریا نے اپنی یہ بکواس بند کر دی تھی کہ کیا دونوں ویزلی صرف اس لئے ٹیم میں ہیں کیوں کہ ہیری ان کو پسند کرتا ہے۔۔۔ اب وہ ان کی جگہ کوٹ اور پیکس کے پیچھے پڑ گیا تھا۔۔۔

"ظاہر ہے ۔۔۔ کوٹ کی جسامت ایک **پٹاؤ** کے لئے بالکل بھی مناسب نہیں ہے۔۔۔" زکریا نے زور دیتے ہوئے کہا۔۔۔" عام طور پر **پٹاؤ** زیادہ تگڑے ہوتے ہیں۔۔۔"

جیسے ہی کوٹ ہیری کے قریب سے گزرا۔۔۔ ہیری نے اسے آواز لگائی۔۔۔" اس پر **حملہ آور گولہ** ماردو۔۔۔" لیکن کوٹ نے مسکراتے ہوئے اگلا **حملہ آور گولہ** ہارپر کو دے مارا۔۔۔ جو ہیری کی مخالف سمت میں اڑ رہا تھا۔۔۔ ہیری کو ہلکی سی دھم کی آواز سن کر بہت خوشی ہوئی۔۔۔ اس کا مطلب تھا کہ **حملہ آور گولہ** ٹھیک نشانے پر لگا ہے۔۔۔

ایسا لگ رہا تھا کہ گریفن ڈور ٹیم کوئی غلطی کر ہی نہیں سکتی۔۔۔ وہ بار بار گول مار رہے تھے۔۔۔ اور میدان کے دوسری طرف رون ایک کے بعد ایک گول آسانی سے روکتا چلا جا رہا تھا۔۔۔ وہ تو اب مسکرانے لگا تھا۔۔۔ اور جب اس نے ایک بہت عمدہ گول روکا تو مجمع نے تالیاں بجاتے ہوئے کان پھاڑتی آواز میں اپنا پرانا پسندیدہ راگ الاپنا شروع کر دیا۔۔۔ "**ویزلی ہمارا راجہ ہے۔۔۔**" جسے سن کر اس نے ہوا میں بلند رہتے ہوئے انہیں شاہی انداز میں ہدایات دینے کی نقل اتاری۔۔۔

"اپنے آپ کو آج تیس مار خان سمجھ رہا ہے۔۔۔ ہے نا۔۔۔؟" ایک مکار آواز آئی۔۔۔ اور ہیری اپنی اڑن جھاڑو سے گرتے گرتے بچا۔۔۔ کیوں کہ ہارپر نے اسے زور کا دھکہ مارا تھا اور جان بوجھ کر اس سے ٹکرا گیا تھا۔۔۔ "تمہارا وہ خون کا غدار دوست۔۔۔۔"

مادام ہوچ کی پیٹھ ان کی طرف تھی۔۔۔ اور اگرچہ نیچے موجود گریفن ڈور شائقین غصے سے چلا رہے تھے۔۔۔ لیکن جب تک وہ ان کی طرف مڑیں۔۔۔ ہارپر اڑ کر وہاں سے جا چکا تھا۔۔۔ درد کرتے ہوئے کندھے کے ساتھ ہیری اس کے تعاقب میں اڑنے لگا۔۔۔ اس کی پوری کوشش تھی کہ بدلے میں وہ بھی اسے ٹکر دے مارے۔۔۔

"*اور میرے خیال سے سلے درن کے ہارپر کو* ***سنہری چڑیا*** *نظر آگئی ہے۔۔۔* " زکریا اسمتھ نے اپنے بھونپو میں کہا۔۔۔ "*ہاں۔۔۔ یقیناً۔۔۔ اسنے وہ دیکھ لیا ہے جو پوٹر نے نہیں دیکھا۔۔۔*"

ہیری نے سوچا۔۔۔ اسمتھ واقعی بے وقوف تھا۔۔۔ کیا اس نے انہیں ٹکراتے ہوئے نہیں دیکھا۔۔۔؟ لیکن اگلے ہی لمحے اس کا دل اڑتے آسمان سے نیچے جا گرا۔۔۔ اسمتھ بالکل درست تھا۔۔۔ ہیری ہی غلط تھا۔۔۔ ہارپر بلاوجہ اوپر کی طرف نہیں اڑا تھا۔۔۔ اس نے وہ چیز دیکھ لی تھی جو ہیری نہیں دیکھ پایا تھا۔۔۔ **سنہری چڑیا** ان کے اوپر اڑی چلی جا رہی تھی۔۔۔ نیلے کھلے آسمان پر وہ چمکتی ہوئی صاف نظر آ رہی تھی۔۔۔

ہیری نے اپنی رفتار بڑھا دی۔۔۔ ہوا اس کے کانوں میں سیٹیاں بجا رہی تھی۔۔۔ جس سے اسمتھ کی آواز آنا بند ہو گئی تھی۔۔۔ لیکن ہارپر ابھی بھی اس سے آگے تھا۔۔۔ اور گریفنڈور بھی صرف سو نمبر آگے تھے۔۔۔ اگر ہارپر وہاں پہلے پہنچ گیا تو گریفن ڈور ہار جائیں گے۔۔۔ اب ہارپر اس سے بس گز بھر کے فاصلے پر تھا۔۔۔ اسکے ہاتھ آگے کی طرف پھیلے ہوئے تھے۔۔۔

"اوئے ہارپر۔۔۔" ہیری بے تابی سے چلایا۔۔۔ " میلفوائے نے تمہیں اپنی جگہ کھیلنے کے بدلے میں کتنے پیسے دیئے ہیں۔۔۔؟"

وہ نہیں جانتا تھا کہ اس نے ایسا کیوں کہا۔۔۔ لیکن یہ سن کر ہارپر پیچھے پلٹ گیا۔۔۔ اور ہڑبڑاہٹ میں ***سنہری چڑیا*** اسکی انگلیوں سے پھسل کر نکل گئی۔۔۔ ہیری نے تیزی سے جھپٹا مار کر چھوٹی پھڑ پھڑاتی ہوئی گیند کو پکڑ لیا۔۔۔

"ہاں۔۔۔" ہیری چلایا۔۔۔ اور تیزی سے گھومتا ہوا زمین کی طرف لپکا۔۔۔ ***سنہری چڑیا*** اسکے اونچے اٹھے ہاتھ میں دبی ہوئی تھی۔۔۔ جب مجمع کو احساس ہوا کہ کیا ہو گیا ہے تو شور کی تیز آواز نے کھیل ختم ہونے کی سیٹی کی آواز کو دبا دیا۔۔۔

"جینی۔۔۔ تم کہاں جا رہی ہو۔۔۔؟" ہیری چلایا۔۔۔ جسے باقی ٹیم نے ہوا کی بلندی ہی میں چاروں اطراف سے گلے لگا کر روک لیا تھا۔۔۔ لیکن جینی ان سب کے پاس سے اڑتی ہوئی سیدھی۔۔۔ آنکھوں دیکھا حال بیان کرنے والے کے چبوترہ سے ایک زوردار دھماکے کے ساتھ ٹکرائی۔۔۔ مجمع چیخنے اور قہقہے لگانے لگا۔۔۔ تو گریفن ڈور ٹیم لکڑی کے ٹوٹے ہوئے چبوترے کے پاس اتر آئی جس کے ملبے کے نیچے زکریا بے حس و حرکت پڑا تھا۔۔۔ ہیری نے سنا کہ چہکتی ہوئی جینی ناراض نظر آتی پروفیسر مک گونیگل سے کہہ رہی ہے۔۔۔ " میں رکنا بھول گئی تھی پروفیسر۔۔۔ معافی چاہتی ہوں۔۔۔"

ہنستے ہوئے ہیری نے باقی ٹیم سے اپنے آپ کو چھڑوایا اور جینی کو گلے لگا لیا۔۔۔ لیکن فوراً ہی چھوڑ بھی دیا۔۔ جینی سے نظریں چراتے ہوئے اس نے مسکراتے ہوئے رون کی پیٹھ تھپتھپائی۔۔۔ ساری دشمنی بھلاتے ہوئے گریفن ڈور ٹیم ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر میدان سے باہر جانے لگی۔۔۔ وہ ہوا میں مکے لہرا کر اپنے حمایتیوں کی طرف دیکھتے ہوئے ہاتھ لہرا رہے تھے۔۔

کپڑے بدلنے والے کمرے میں بھی ماحول خوشیوں بھرا تھا۔۔۔

"سیمس نے کہا ہے کہ بیٹھک میں دعوت ہے۔۔۔" ڈین خوشی سے چلایا۔۔۔ "چلو جینی۔۔۔ڈمیلزا۔۔۔"

آخر میں صرف رون اور ہیری کپڑے بدلنے والے کمرے میں رہ گئے۔۔۔ وہ بھی وہاں سے جانے ہی والے تھے کہ ہرمائنی اندر داخل ہوئی۔۔۔ وہ اپنا گریفن ڈور اسکارف اپنے ہاتھوں میں مروڑ رہی تھی اور پریشان لیکن پر عزم نظر آ رہی تھی۔۔۔

"مجھے تم سے کچھ کہنا ہے ہیری۔۔۔" اس نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔۔۔ " تمہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔۔ تم نے سنا تھا ناسلگ ہارن نے کیا کہا تھا۔۔۔ یہ غیر قانونی ہے۔۔۔"

" تو اب تم کیا کرنے والی ہو۔۔۔ ہمیں پکڑوا دو گی۔۔۔؟" رون نے پوچھا۔۔۔

"تم دونوں کس بارے میں بات کر رہے ہو۔۔۔؟" ہیری نے پوچھا۔۔۔ اور اپنا چوغہ ٹانگنے کے بہانے سے دوسری طرف مڑ گیا تاکہ وہ دونوں اسکی مسکراہٹ نہ دیکھ لیں۔۔۔

"تم اچھی طرح سے جانتے ہو کہ ہم کس بارے میں بات کر رہے ہیں۔۔۔" ہرمائنی نے چبھتی ہوئی آواز میں کہا۔۔۔ " تم نے ناشتے کے وقت رون کے مشروب میں خوش قسمتی محلول کی ہیرا پھیری کی۔۔۔**قسمت کی کنجی**۔۔۔"

"نہیں۔۔۔ میں نے ایسا کچھ نہیں کیا۔۔۔" ہیری نے مڑ کر ان دونوں کی طرف دیکھا۔۔۔

"ہاں۔۔۔ تم نے ایسا کیا تھا ہیری۔۔۔ اور اسی وجہ سے سب کچھ ٹھیک ہوتا چلا گیا۔۔ سلے درن کے کھلاڑی غائب ہو گئے۔۔۔ رون نے ہر گول روک لیا۔۔۔"

"میں نے اسے اندر نہیں ڈالا تھا۔۔۔" ہیری نے منہ کھول کر مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔ اس نے اپنا ہاتھ اپنی کوٹ کی جیب کے اندر ڈالا اور وہ ننھی بوتل باہر نکالی جو ہر مائنی نے صبح اس کے ہاتھ میں دیکھی تھی۔۔۔ اس میں سنہرا محلول لبالب بھرا ہوا تھا اور اس کا ڈھکن ابھی بھی موم سے مضبوطی سے بند تھا۔۔۔ "میں صرف یہ چاہتا تھا کہ رون کو ایسا لگے کہ میں نے اسے اسکے مشروب میں ڈالا ہے۔۔۔ تو جب تم میری طرف دیکھ رہی تھی تو میں نے ایسا کرنے کا ناٹک کیا۔۔۔" اس نے رون کی طرف دیکھا۔۔۔ "تم نے ہر گول اس لئے روکا کیوں کہ تم سوچ رہے تھے کہ تم خوش قسمت ہو۔۔۔ لیکن سب کچھ تم نے اپنے بل بوتے پر ہی کیا ہے۔۔۔"

اسنے بوتل دوبارہ اپنی جیب میں ڈال لی۔۔۔

"تو کیا میرے کدو کے جوس میں واقعی کوئی چیز نہیں ملی ہوئی تھی۔۔۔؟" رون نے حیرانی سے کہا۔۔۔ "لیکن موسم شاندار تھا۔۔۔ اور وائسے کھیل نہیں پایا۔۔ کیا مجھے واقعی کوئی خوش قسمتی محلول نہیں پلایا گیا تھا۔۔۔؟"

ہیری نے نفی میں سر ہلایا۔۔ رون ایک لمحے منہ کھولے اس کی طرف دیکھتا رہا۔۔ پھر وہ ہر مائنی کی طرف مڑا۔۔۔ اور اسکی آواز کی نقل اتارتا ہوا بولا۔۔ "تم نے *اس صبح رون کے جوس میں قسمت کی کنجی شامل کی تھی۔۔ اسی وجہ سے اس نے وہ تمام گول روکے۔۔۔*" دیکھا۔۔۔؟ میں بنا مدد کے بھی گول روک سکتا ہوں۔۔ ہر مائنی۔۔۔"

"میں نے ایسا کبھی نہیں کہا رون کہ تم گول نہیں روک سکتے۔۔۔ تم نے بھی تو یہی سوچا تھا کہ تمہیں **قسمت کی کنجی** دی گئی ہے۔۔"

لیکن رون پہلے ہی تیز قدموں سے اس سے دور جا چکا تھا۔۔ وہ کندھے پر اپنی اڑن جھاڑو رکھے دروازے سے باہر چلا گیا۔۔۔

"ارے۔۔" ہیری اچانک پیدا ہونے والی خاموشی میں یہی کہہ پایا۔۔ اس نے ایسا بالکل نہیں سوچا تھا کہ اس کا منصوبہ اس طرح بھی الٹا پڑ سکتا ہے۔۔۔"تو کیا۔۔۔ کیا ہم اوپر دعوت میں چلیں۔۔۔؟"

"تم جاؤ۔۔۔" ہرمائنی نے پلکیں جھپکتے ہوئے اپنے آنسو روکنے کی کوشش کی۔۔۔ "اس وقت مجھے رون زہر لگ رہا ہے۔۔۔ میں نہیں جانتی کہ مجھے کیا کرنا چاہیے تھا اور کیا نہیں۔۔۔"

اور وہ بھی تیز قدموں سے کپڑے بدلنے والے کمرے سے باہر چلی گئی۔۔۔

ہیری مجمع کے بیچ میدان سے ہوتا ہوا دھیمے قدموں سے محل کی طرف چل دیا۔۔ ان میں سے بہت سے لوگ اسے مبارکباد دے رہے تھے۔۔ لیکن اس کا دل بجھا ہوا تھا۔۔۔ اسے پورا یقین تھا کہ رون کے میچ جیتتے ہی اسکی اور ہرمائنی کی لڑائی ختم ہو جائے گی اور وہ دوبارہ پکے دوست بن جائیں گے۔۔۔ اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ اتنے دن گزرنے کے بعد ہرمائنی کو اسکا جرم کس طرح بتائے کہ دراصل رون اس سے اس لئے ناراض تھا کیوں کہ اس نے وکٹر کرم کو بوسہ دیا تھا۔۔۔

ہیری کو ہرمائنی گریفن ڈور کے جشن کی دعوت میں کہیں نظر نہیں آئی۔۔ جب وہ وہاں پہنچا تو دعوت پورے جوبن پر تھی۔۔۔ اسکی آمد کا دوبارہ نئی تالیوں اور نعروں سے استقبال ہوا۔۔۔ اور جلد ہی اسے ایسے لوگوں نے گھیر لیا جو اسے مبارکباد دینا چاہتے تھے۔۔۔ کریوی بھائی پورے میچ کے ایک ایک

لمحے کا بھرپور تجزیہ کرنا چاہتے تھے۔۔۔ اور لڑکیوں کے ایک مجمعے نے بھی اسے گھیرے میں لے لیا تھا۔۔۔ جو اس کے ہر اول جول بیان پر کھلکھلا کر ہنس رہی تھیں اور بے وقوفانہ انداز میں اپنی پلکیں جھپکا رہی تھیں۔۔ اسے ان سب سے پیچھا چھڑا کر رون کو ڈھونڈنے میں کچھ وقت لگ گیا۔۔۔ آخر کار اس نے رومیلڈا وین سے بھی اپنی جان چھڑالی جو اسکے پیچھے پڑی ہوئی تھی اور اشاروں اشاروں میں بار بار بتا رہی تھی کہ وہ اس کے ساتھ سلگ ہارن کی کرسمس والی دعوت میں جانے کو تیار ہے۔۔۔ جب وہ غوطہ لگاتے ہوئے مشروبات کی میز کی طرف بڑھا تو اسکی ٹکر جینی سے ہو گئی۔۔۔ آرنلڈ نامی ***ملائم گالہ*** اسکے کندھے پر بیٹھا تھا اور کروک شینکس اس امید پر اس کی ایڑیوں کے پاس میاؤں میاؤں کر رہا تھا کہ گالہ گرے تو وہ اسے کھا لے۔۔۔

"رون کو ڈھونڈ رہے ہو۔۔۔؟" اس نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔۔ " وہ وہاں کونے میں ہے۔۔۔ گھٹیا منافق۔۔"

ہیری نے اس کونے کی طرف دیکھا جہاں وہ اشارہ کر رہی تھی۔۔۔ وہاں۔۔ پورے کمرے کی نگاہوں کے سامنے۔۔۔ رون لیونڈر براؤن سے اتنا چپک کر کھڑا ہوا تھا کہ بتانا مشکل تھا کہ کون سا ہاتھ کس کا ہے۔۔۔

" ایسا لگ رہا ہے کہ وہ تو اس کو نگل ہی جائے گا۔۔۔ ہے نا۔۔۔؟" جینی نے ٹھنڈے لہجے میں کہا۔۔ "لیکن میرے خیال سے اسکو اپنی تکنیک ٹھیک کرنے کی ضرورت ہے۔۔۔ تم بہت اچھا کھیلے ہیری۔۔۔"

اس نے اسکا بازو تھپتھپایا۔۔ ہیری کو اپنے دل کی دھڑکن بڑھتی ہوئی محسوس ہوئی۔۔۔ لیکن پھر وہ مڑ کر اپنے لئے مزید مکھن مشروب لینے چلی گئی۔۔۔ کروک شینکس اس کے پیچھے پیچھے کودتا ہوا چلا گیا اسکی پیلی آنکھیں ابھی تک آرنلڈ پر جمی ہوئی تھیں۔۔

ہیری رون کے پاس سے واپس پلٹ آیا۔۔ جو لگتا تھا ابھی بہت دیر تک اسی کام میں مصروف رہنے والا تھا۔۔ اسنے دیکھا کہ تصویر والا سوراخ بند ہو رہا ہے۔۔۔ لیکن ڈوبتے دل کے ساتھ اس نے سوچا کہ شاید ابھی ابھی اس نے ایک بھورے بالوں کے گھونسلے کو اس میں غائب ہوتے دیکھا ہے۔۔۔

وہ دوڑتا ہوا آگے بڑھا۔۔ ایک بار پھر رومیلڈا وین کو غچہ دیا اور آگے بڑھ کر موٹی عورت کی تصویر دھکا دے کر کھول دی۔۔۔ لیکن باہر کی راہداری خالی ہی لگ رہی تھی۔۔

"ہرمائنی۔۔۔؟"

وہ اسے اس پہلی جماعت میں مل گئی جس کا دروازہ مقفل نہیں تھا۔۔ وہ اساتذہ کی میز پر اکیلی بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔ لیکن چھوٹی سنہری چہچہاتی چڑیاؤں کا ایک دائرہ اس کے سر پر منڈلا رہا تھا۔۔ جنہیں یقیناً اس نے ابھی ابھی ہوا میں سے نمودار کیا ہوگا۔۔۔ ایسے مشکل وقت میں بھی اسکی صلاحیتوں کا یہ عالم تھا۔۔۔ ہیری اسکی تعریف کرنے سے خود کو روک نہیں پایا۔۔۔

"اوہ۔۔ سلام ہیری۔۔۔" اس نے ٹوٹی ہوئی آواز میں کہا۔۔۔ " میں صرف تھوڑی مشق کر رہی تھی۔۔۔"

"ہاں۔۔ یہ۔۔۔ یہ واقعی بہت خوبصورت ہیں۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔۔

اسے سمجھ میں ہی نہیں آ رہا تھا کہ وہ ہرمائنی سے کیا کہے۔۔۔ وہ صرف یہ سوچ رہا تھا کہ کیا اس بات کی کوئی امید ہو سکتی ہے کہ ہرمائنی نے رون کو نہ دیکھا ہو۔۔۔ شاید وہ صرف اس لئے کمرہ چھوڑ کر باہر آ گئی ہو کہ دعوت تھوڑی بے قابو ہوتی جا رہی تھی۔۔۔ لیکن اسی وقت ہرمائنی نے بدلی ہوئی اونچی آواز میں کہا۔۔۔ "لگتا ہے رون تو جشن میں کچھ زیادہ ہی مزے اڑا رہا ہے۔۔۔"

"ارے۔۔۔کیا واقعی۔۔؟" ہیری نے کہا۔۔۔

"ناٹک مت کرو۔۔۔ جیسے تم نے اسے دیکھا ہی نہیں ہو۔۔۔" ہرمائنی نے کہا۔۔۔" ویسے بھی اسے کسی کے دیکھ لینے کا ڈر تھا بھی نہیں۔۔۔"

ان کے پیچھے دروازہ دھڑ کی آواز کے ساتھ کھل گیا۔۔۔ دہشت کے عالم میں ہیری نے دیکھا کہ رون ہنستا ہوا اندر داخل ہوا۔۔۔اور ہاتھ سے پکڑ کر لیونڈر کو اندر کھینچنے لگا۔۔۔

"اوہ۔۔۔" اچانک ہیری اور ہرمائنی پر نظر پڑتے ہی وہ ٹھٹک کر وہیں رک گیا۔۔۔

"اُف اللہ۔۔۔" لیونڈر نے کہا۔۔۔ پھر وہ ہنستی ہوئی کمرے سے باہر بھاگ گئی۔۔۔ دروازہ جھولتا ہوا اسکے پیچھے بند ہو گیا۔۔۔

وہاں عجیب ڈراؤنا۔۔پنپتا۔۔۔ کھولتا ہوا سناٹا چھا گیا۔۔۔ ہرمائنی رون کی طرف گھور رہی تھی۔۔۔جو اس کی طرف دیکھنے سے انکاری تھا۔۔ لیکن وہ عجیب ڈھٹائی سے بولا۔۔۔" اوہ۔۔ ہیری میں یہی سوچ رہا تھا کہ تم نہ جانے کہاں چلے گئے ہو۔۔۔"

ہرمائنی میز سے سرک کر نیچے اتر گئی۔۔۔ چھوٹی سنہری چڑیاؤں کا جھنڈ ابھی بھی اسکے اوپر دائرے میں منڈلا رہا تھا۔۔ جس سے وہ نظام شمسی کا پروں سے بنا نمونہ لگ رہی تھی۔۔۔

"تمہیں لیونڈر کو باہر کھڑا کر وا کے انتظار نہیں کروانا چاہیئے۔۔۔" اس نے آہستگی سے کہا۔۔۔"وہ سوچ رہی ہوگی پتہ نہیں تم کہاں رہ گئے۔۔۔"

وہ بہت آہستہ رفتار میں اکڑی ہوئی چال چلتے ہوئے دروازے کی طرف گئی۔۔۔ ہیری نے کنکھیوں سے رون کی طرف دیکھا جو اس بات پر سکون کا سانس لے رہا تھا کہ کچھ برا نہیں ہوا۔۔۔

دروازے کے پاس سے ایک چیخ سنائی دی۔۔۔"حملہ کرو۔۔۔"

ہیری نے گھوم کر دیکھا۔۔۔ ہرمائنی کی چھڑی رون کی طرف تھی۔۔۔ اسکے تاثرات وحشیانہ تھے۔۔۔ چھوٹی چڑیاؤں کا جھنڈ سنہری موٹی گولیوں کی طرح رون کی طرف آرہا تھا۔۔۔ جس نے چیخ مارتے ہوئے اپنا چہرہ اپنے ہاتھوں سے ڈھک لیا۔۔۔ لیکن اس کے باوجود چڑیاؤں نے حملہ کردیا۔۔ وہ گوشت کے ہر اس حصے کو نوچتے ہوئے اپنی چونچ مار رہی تھیں جہاں وہ پہنچ پا رہی تھیں۔۔۔

"انہیں مجھ پر سے ہٹاؤ۔۔۔" وہ چلایا۔۔۔ لیکن بدلے کی آگ میں جلتی ایک آخری نگاہ اس پر ڈالتے ہوئے ہرمائنی نے ہاتھ بڑھا کر دروازہ کھولا اور اس سے گزر کر باہر غائب ہو گئی۔۔۔ ہیری کو لگا کہ زوردار آواز کے ساتھ دروازہ بند ہونے سے پہلے اسنے ہرمائنی کو سسکاری لیتے ہوئے سنا ہے۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

# پندرہواں باب

## اٹوٹ قسم

برف جمی کھڑکیوں سے ایک بار پھر برفیلے جھونکے ٹکرا رہے تھے۔۔۔ کرسمس کا دن تیزی سے نزدیک آرہا تھا۔ ہیگرڈ بھی اپنی مدد آپ کرتے ہوئے کرسمس سجاوٹ کے بارہ تناور درخت بڑے ہال میں پہنچا چکا تھا۔۔۔ گلِ ذخیرہ اور جھلمل لڑیوں کے ہار زینوں کے جنگلوں پر لپیٹ کر سجا دیئے گئے تھے۔۔ آہنی زرہ بکتر کی ٹوپیوں کے اندر ہمیشہ جلنے والی موم بتیاں روشن ہو چکی تھیں۔۔۔ امر بیل کے بڑے گچھے بھی مناسب فاصلے سے راہداریوں میں لٹکا دیئے گئے تھے۔۔ ہیری کے قریب سے گزرتے وقت بہت سی لڑکیاں امر بیل کے ان گچھوں کے نیچے جھنڈ کی شکل میں کھڑی ہو جاتی تھیں۔۔ جس سے راہداری کا رستہ بند ہو جاتا تھا۔۔۔ بہرحال ۔۔۔ رات کے اوقات میں مستقل اِدھر اُدھر گھومنے کی اپنی عادت کی وجہ سے ہیری محل کے خفیہ

راستوں سے اچھی طرح واقف ہو چکا تھا۔۔۔ اس لئے وہ آسانی سے ان رستوں سے ہوتا ہوا اپنی جماعت تک پہنچ جاتا تھا۔۔۔ جہاں امر بیل نہیں لگی ہوئی تھیں۔۔۔

رون جو پرانے وقتوں میں اس طرح کی صورتحال سے لطف اندوز ہونے کے بجائے جلن کا شکار ہو جاتا تھا۔۔۔ آج کل اس معاملے پر کھل کر قہقہے لگاتا تھا۔۔۔ ویسے تو ہیری کو یہ ہنستا کھلکھلاتا رون اس دل جلے۔ بد مزاج رون سے لاکھ درجہ زیادہ پسند تھا۔۔ جسے اس نے پچھلے کچھ ہفتے برداشت کیا تھا۔۔۔ لیکن اس بدلے ہوئے بہترین رون کی ہیری کو بڑی بھاری قیمت چکانی پڑی تھی۔۔۔ سب سے پہلے تو اسے ہر وقت لیونڈر براؤن کی موجودگی کو برداشت کرنا پڑتا تھا۔۔۔ جو شاید یہ سوچتی تھی کہ ہر وہ لمحہ۔۔۔ جس میں وہ رون کو چوم نہ رہی ہو۔۔۔ ضائع ہو جاتا ہے۔۔۔ اور دوسری بات یہ کہ ایک بار پھر ہیری ان دو لوگوں کا سب سے اچھا دوست بن چکا تھا۔۔۔ جن کا آپس میں بات کرنے کا اب کوئی امکان نہیں تھا۔۔۔

رون کے ہاتھوں اور کلائیوں پر اب بھی ہرمائنی کی چڑیاؤں کے کاٹنے اور کھرونچنے کے نشان تھے۔۔۔ وہ اب دفاعی انداز میں شکایت کرنے لگا تھا۔۔۔

"وہ شکایت نہیں کر سکتی۔۔۔" اس نے ہیری کو کہا۔۔۔ " اس نے کرم کو بوسہ دیا ہے۔۔۔ تو اب وہ جانتی ہے کہ کوئی ہے جو مجھے بھی بوسہ دینا چاہتا ہے۔۔۔۔ چلو۔۔۔ یہ ایک آزاد ملک ہے۔۔۔ میں نے کچھ غلط نہیں کیا۔۔۔"

ہیری نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔ بلکہ اس کتاب میں ڈوبے رہنے کا ناٹک کرتا رہا جو انہیں کل صبح سحر کی جماعت سے پہلے پڑھنی تھی۔۔۔(**فلک... ایک جستجو**) وہ صرف یہ چاہتا تھا کہ رون اور ہرمائنی دونوں کے ساتھ ہی اسکی دوستی قائم رہے۔۔۔ اس لئے وہ اب زیادہ تر وقت خاموش ہی رہتا تھا۔۔۔

"میں نے ہرمائنی سے کبھی کوئی وعدہ نہیں کیا۔۔" رون بڑبڑایا۔۔ "میرا مطلب ہے۔۔ ٹھیک ہے کہ میں سلگ ہارن کی کرسمس دعوت میں اس کے ساتھ جانے والا تھا۔۔ لیکن اس نے کبھی ایسا نہیں کہا۔۔ کہ۔۔ ہم صرف دوستوں کی طرح جانے والے تھے۔۔ میں ایک آزاد پنچھی ہوں۔۔"

ہیری نے **فلک - ایک جستجو** کا ورق پلٹا۔۔ وہ جانتا تھا کہ رون اسے ہی دیکھ رہا ہے۔۔ رون کی آواز بتدریج دھیمی ہو کر بڑبڑاہٹ میں بدل گئی۔۔ جواب آگ کے بھڑکتے شعلوں کی اونچی کھڑکھڑاہٹ میں بمشکل سنائی دے رہی تھی۔۔ لیکن پھر بھی ہیری کو لگا کہ اس نے '**کرم**' اور '**شکایت نہیں کر سکتی**' کے الفاظ دوبارہ سنے ہیں۔۔

ہرمائنی کے جماعتی اوقات کار اتنے بھرے ہوئے تھے کہ ہیری کو بس شام کے وقت ہی اس سے بات کرنے کا موقعہ مل پاتا تھا۔۔ جب رون۔ لیونڈر کی بانہوں میں ڈوبا ہوا۔۔ اس بات پر دھیان دینے سے قاصر ہوتا تھا کہ ہیری کیا کر رہا ہے۔۔ رون کی موجودگی میں ہرمائنی بیٹھک میں بیٹھنے سے مکمل انکاری تھی۔۔ تو عام طور پر ہیری اس کے ساتھ کتب خانے میں ملاقات کرتا تھا۔۔ جسکی وجہ سے انہیں سرگوشیوں میں بات کرنی پڑتی تھی۔۔

جب کتب خانے کی منتظم مادام پنس انکی پشت پر رکھی الماری کے پاس منڈلا رہی تھیں تو ہرمائنی بولی۔۔ "وہ جسے چاہے اسے بوسہ دینے کے لئے آزاد ہے۔۔ مجھے کوئی پرواہ نہیں۔۔"

اس نے اپنا پنکھ قلم بلند کیا اور '**مجھے**' کے لفظ پر اتنے غصے سے نقطہ لگایا کہ اس کے کاغذ میں سوراخ ہو گیا۔۔ ہیری کچھ نہیں بولا۔۔ اس کو لگنے لگا تھا کہ استعمال کی کمی کی وجہ سے کہیں اسکی آواز غائب ہی نہ ہو جائے۔۔ وہ **محلولات بناؤ (اعلی درجہ)** کتاب کے اوپر تھوڑا جھکا اور دائمی اکسیر کے بارے میں نکات لکھتا رہا۔۔ بیچ بیچ میں وہ رک کر لائیے شئیس

بوراگ کی ہدایات کے ساتھ ساتھ شہزادہ کے کار آمد اضافوں پر بھی نظر ڈالتا جا رہا تھا۔۔۔

کچھ لمحوں بعد ہرمائنی بولی۔۔۔" اور تمہیں بھی کسی ناگہانی آفت سے محتاط رہنا ہوگا۔۔۔"

پون گھنٹے کی طویل خاموشی کے بعد آخر ہیری تھوڑی اکھڑی ہوئی آواز میں بولا۔۔۔ "اوہ۔ خدا کا واسطہ ہرمائنی۔۔۔ میں تم سے آخری بار کہہ رہا ہوں۔۔۔ میں یہ کتاب واپس نہیں کروں گا۔۔۔ میں کم ذات شہزادہ سے اتنا کچھ سیکھ چکا ہوں جتنا آج تک مجھے اسنیپ یا سلگ ہارن بھی نہیں سکھا پائے۔۔۔"

" میں تمہارے بے وقوف۔ نام نہاد شہزادہ کی بات نہیں کر رہی۔۔۔" ہرمائنی نے کہا اور اسکی کتاب کو اتنی بری نظر سے دیکھا جیسے اس نے اس کے ساتھ کوئی بدتمیزی کر دی ہو۔۔۔ "میں کوئی اور بات کر رہی ہوں۔۔۔ یہاں آنے سے پہلے میں لڑکیوں کے غسلخانے میں گئی تھی۔۔۔ وہاں لگ بھگ ایک درجن لڑکیاں۔۔۔ جن میں رومیلڈا وین بھی شامل تھی۔۔ اس بات کا فیصلہ کرنے کی کوشش کر رہی تھیں کہ تمہیں **دل لگی محلول** کس طرح دیا جا سکتا ہے۔۔۔ ان سب کو یہ امید ہے کہ اس طرح وہ تم پر قابو پا سکتی ہیں تاکہ تم انہیں اپنے ساتھ سلگ ہارن کی کرسمس دعوت میں لے جاؤ۔۔۔ اور شاید ان سبھی نے فریڈ اور جارج کی دکان سے **دل لگی محلول** خرید لیا ہے۔۔۔ اور مجھے ڈر ہے کہ ان کا **دل لگی محلول** واقعی اثر کرتا ہے۔۔۔"

"تو پھر تم نے انہیں ضبط کیوں نہیں کیا۔۔۔؟" ہیری نے پوچھا۔۔۔ اسے یہ بات بہت غیر معمولی لگی کہ ہرمائنی پر سوار اصولوں کی پابندی کا بھوت اتنے اہم موقع پر کہاں غائب ہو گیا تھا۔۔۔

"وہ محلول اپنے ساتھ غسلخانے میں لے کر نہیں آئی تھیں۔۔۔" ہرمائنی نے حقارت بھرے لہجے میں کہا۔۔۔ " وہ صرف اپنی چالوں کے بارے میں بات چیت کر رہی

تھیں۔۔۔ اور مجھے تو شک ہے کہ تمہارا کم ذات شہزادہ بھی۔۔۔" اس نے دوبارہ کتاب کی طرف بری نظر ڈالی۔۔۔" ایک ساتھ ایک درجن دل لگی محلولات کا الگ الگ توڑ یا تریاق نہیں بنا پائے گا۔۔۔ تم چاہو تو میں کسی کو تمہارے ساتھ چلنے کا کہہ دیتی ہوں۔۔۔ اس سے باقی لڑکیاں یہ سوچنا بند کر دیں گی کہ ان کے پاس ابھی بھی موقعہ ہے۔۔۔ ویسے بھی دعوت کل رات ہی ہے۔۔۔ اس لئے وہ سب بے تاب ہوئی جا رہی ہیں۔۔۔"

"ایسا کوئی نہیں ہے جسے میں اپنے ساتھ لے کر جانا چاہوں گا۔۔۔" ہیری بڑبڑایا۔۔۔ وہ جینی کے بارے میں نہ سوچنے کی ناکام کوشش کر رہا تھا۔۔۔ حالانکہ ان دنوں وہ بار بار اس کے خوابوں میں ایسی حالت میں نمودار ہو رہی تھی کہ ہیری شکر ادا کرتا تھا کہ رون کو **سوچ عکس علم** (خیالات پڑھنے کا فن) کا استعمال نہیں آتا ہے۔۔۔

"چلو۔۔۔ کچھ بھی پینے میں احتیاط کرنا۔۔۔ کیوں کہ لگتا ہے رومیلڈا وین تو تمہیں **دل لگی محلول** پلانے کے لئے پوری جان لگا دے گی۔۔۔" ہرمائنی نے افسوس ناک انداز میں کہا۔۔۔

اس نے کاغذ کا وہ لمبا پلندہ سمیٹا جس میں وہ جادوئی حساب کتاب کا مضمون لکھ رہی تھی۔۔۔ اور اس پر اپنے پنکھ قلم سے کاٹ پیٹ کرنے لگی۔۔۔ ہیری اسی کی طرف دیکھ رہا تھا لیکن اس کا دماغ کہیں اور تھا۔۔۔

"ایک منٹ رکو ذرا۔۔۔" اس نے آہستگی سے کہا۔۔۔ "میں نے سوچا تھا کہ فلچ نے **جڑواں جادوئی جگاڑ** سے خریدی گئی ہر چیز پر پابندی لگا دی ہے۔۔۔؟"

"اور کس نے اس بات کی کبھی کوئی پرواہ کی ہے کہ فلچ نے کس کس چیز پر پابندی لگائی ہے۔۔۔؟" ہرمائنی نے کہا۔۔۔ اسکی پوری توجہ ابھی بھی اپنے مضمون پر ہی تھی۔۔۔

" لیکن مجھے تو لگا تھا کہ تمام الوؤں کی جانچ کی جارہی ہے۔۔۔تو بھلا یہ لڑکیاں ***دل لگی محلول*** اسکول کے اندر منگوانے میں کس طرح کامیاب ہو گئیں۔۔۔۔؟"

"فریڈ اور جارج نے انہیں یہ محلول خوشبو اور کھانسی شربت کے روپ میں بھیجے ہیں۔۔۔" ہر مائنی نے کہا۔۔ " یہ انکی خریداری بذریعہ الوخدمات کا حصہ ہے۔۔۔"

"تم اس بارے میں بہت کچھ جانتی ہو۔۔۔"

ہر مائنی نے اس پر بالکل ویسی گندی نظر ڈالی جیسی نظر اس نے تھوڑی دیر پہلے اسکی ***محلولات بناؤ (اعلی درجہ)*** کتاب پر ڈالی تھی۔۔۔

"یہ سب اس شیشی کے پیچھے درج تھا جو انہوں نے گرمیوں میں مجھے اور جینی کو دکھائی تھی۔۔۔" اس نے سرد لہجے میں کہا۔۔ "میں لوگوں کے مشروب میں محلول نہیں ڈالتی پھرتی۔۔۔اور نہ ہی محلول ٹپکانے کا ناٹک کرتی ہوں۔۔۔جو کہ اتنی ہی بری بات ہے۔۔۔"

"اچھا۔۔۔اسے چھوڑو۔۔۔" ہیری نے جلدی سے کہا۔۔۔" میرے کہنے کا مقصد ہے کہ فلچ کو بے وقوف بنایا جا رہا ہے۔۔۔ہے نا۔۔؟ یہ لڑکیاں کسی اور چیز کے بھیس میں اسکول کے اندر سامان منگوا رہی ہیں۔۔ تو کیا پتہ میلفوائے نے بھی اسی طرح وہ ہار اسکول میں منگوایا ہو۔۔۔؟"

"اوہ ہیری۔۔۔پھر وہی بات۔۔۔۔"

"بتاؤ تو صحیح۔۔۔ایسا کیوں نہیں ہو سکتا۔۔۔؟" ہیری نے پوچھا۔۔

"دیکھو۔۔۔" ہر مائنی نے کوفت بھری آہ لی۔۔۔" ***خفیہ تلاشی آلہ*** ۔۔ٹونے۔وار اور چھپے ہوئے سحر کو ڈھونڈ سکتا ہے۔۔۔ہے نا۔۔؟ان کا استعمال شیطانی جادو اور شیطانی اشیاء کی تلاش کے لئے کیا جاتا ہے۔۔اس ہار پر کیے گئے وار جیسے طاقتور وار کو تو وہ لمحوں میں پکڑ سکتے ہیں۔۔۔ لیکن کوئی

ایسی چیز جسے بس کسی دوسری چیز کی بوتل میں ڈال دیا گیا ہو کیسے پکڑی جا سکتی ہے۔۔۔اور ویسے بھی ***دل لگی محلول*** نہ تو خطرناک ہوتے ہیں اور نہ ہی شیطانی۔۔۔"

"تمہارے لیے کہنا آسان ہے۔۔۔" ہیری رومیلڈا وین کا سوچ کر بڑبڑایا۔۔۔

"۔۔۔تو آخر میں یہ ذمہ داری فلپ پر آجاتی ہے کہ وہ یہ دیکھے کہ جو محلول بھیجے گئے ہیں وہ واقعی کھانسی کے محلول ہیں بھی یا نہیں۔۔۔اور وہ کوئی بہت اچھا جادوگر تو ہے نہیں۔۔۔اس لئے مجھے شک ہے کہ وہ محلول کو پہچان بھی پاتا ہو گا یا نہیں۔۔۔"

وہ بولتے بولتے اچانک ساکت ہو گئی۔۔۔ہیری نے بھی ایک آواز سن لی تھی۔۔۔ان کی پشت پر موجود کتابوں کی الماری کے اندھیرے میں کوئی شخص ان کے پاس آگیا تھا۔۔۔انہوں نے انتظار کیا۔۔اور ایک لمحے بعد ہی گدھ نما چہرے والی مادام پنس موڑ سے نمودار ہوئیں۔۔۔ان کے دھنسے ہوئے گال۔۔۔کاغذ نما کھال۔۔۔اور لمبی مڑی ہوئی ناک ان کے ہاتھ میں پکڑے چراغ کی وجہ سے عجیب انداز میں روشن تھے۔۔

"کتب خانہ اب بند ہو چکا ہے۔۔۔" انہوں نے کہا۔۔۔" دھیان رہے کہ تم لوگوں نے جو بھی کتب نکالی تھیں انہیں ان کی صحیح جگہ پر۔۔۔تم اس کتاب کے ساتھ کیا کر رہے ہو۔۔۔بد چلن لڑکے۔۔۔؟"

جیسے ہی مادام پنس نے کتاب اٹھانے کے لئے اپنا چیل نما ہاتھ آگے بڑھایا ہیری نے اچک کر اپنی ***محلولات بناؤ (اعلی درجہ)*** کتاب میز پر سے اٹھالی۔۔۔"یہ کتب خانے کی کتاب نہیں ہے۔۔۔یہ میری کتاب ہے۔۔۔" ہیری نے تیزی سے کہا۔۔۔

"برباد کردی۔۔۔" وہ چلائیں۔۔۔"خراب کردی۔۔حلیہ بگاڑ دیا۔۔۔"

"یہ صرف ایک کتاب ہے جس پر کچھ لکھا گیا ہے۔۔۔" ہیری نے اسے ان کی گرفت سے کھینچتے ہوئے کہا۔۔۔

انہیں دیکھ کر ایسا لگا جیسے انہیں تشنج کا دورہ پڑ جائے گا۔ ہرمائنی نے تیزی سے اپنا سامان سمیٹ لیا اور ہیری کے ہاتھ اس کی پشت پر پکڑ کے اسے دھکیلتے ہوئے باہر لے گئی۔۔۔

"اگر تم احتیاط نہیں کرو گے تو وہ تمہارے کتب خانے میں داخل ہونے پر پابندی لگا دیں گی۔۔۔ تمہیں یہ بے ہودہ کتاب ساتھ لے کر آنے کی ضرورت ہی کیا تھی۔۔۔؟"

"ہرمائنی۔۔۔ اس میں میری کوئی غلطی نہیں کہ وہ پاگل کتے کی طرح بھونک رہی ہیں۔۔۔ یا تمہیں یہ نہیں لگتا کہ شاید انہوں نے تمہیں فلچ کی برائی کرتے ہوئے سن لیا تھا۔۔۔؟ مجھے ہمیشہ سے ہی ایسا لگتا تھا کہ ان دونوں کے بیچ کوئی چکر چل رہا ہے۔۔۔"

"اوہ۔۔۔ہاہاہاہاہا۔۔"

اپنی اس بات پر مسرور ہوتے ہوئے کہ اب ایک بار پھر وہ لوگ ہمیشہ کی طرح بات کر رہے ہیں۔۔ وہ چراغوں سے روشن راہداریوں سے ہوتے ہوئے واپس گریفن ڈور بیٹھک کی طرف جانے لگے۔۔۔ وہ اس بات پر بحث کر رہے تھے کہ کیا واقعی فلچ اور مادام پنس ایک دوسرے کے پیار میں خفیہ طور پر پاگل ہیں یا نہیں۔۔۔

"**جگمگ نگینہ ..**" ہیری نے موٹی عورت سے کہا۔۔۔ یہ تہوار کی مناسبت سے اندر جانے کے لئے نئی خفیہ شناخت تھی۔۔۔

"تمہیں بھی ملے۔۔۔" موٹی عورت نے شریر مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔ اور انہیں اندر آنے کا راستہ دینے کے لئے وہ آگے کی طرف جھول گئی۔۔

جیسے ہی وہ تصویر کے سوراخ سے اندر داخل ہوئے انہیں رومیلڈا وین کی آواز سنائی دی۔۔۔" سلام ہیری۔۔۔**گلہری گھاس کا مشروب** پیوگے۔۔۔؟

ہرمائنی نے ہیری کی طرف مڑ کر اسے *کیا۔کہا۔تھا۔میں۔نے۔تمہیں۔* ؟ انداز سے دیکھا۔۔

"نہیں شکریہ۔۔۔" ہیری نے فوراً کہا۔۔" مجھے وہ کچھ خاص پسند نہیں ہے۔۔۔"

"چلو۔۔۔ کم از کم یہ تو لے لو۔۔۔۔" رومیلڈا نے ایک ڈبہ اسکے ہاتھوں میں تھماتے ہوئے کہا۔۔۔ "**چاکلیٹ کڑھائیاں**۔۔۔ان میں شعلہ شراب بھری ہوئی ہے۔۔۔ یہ مجھے میری دادی نے بھیجی ہیں۔۔۔۔ مگر میں انہیں پسند نہیں کرتی۔۔۔"

"اوہ۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔ بہت بہت شکریہ۔۔۔" ہیری نے کہا۔ وہ سمجھ ہی نہیں پایا کہ اور کیا کہے۔۔۔" ہمم۔۔ میں ذرا وہاں جا رہا تھا۔۔۔"

وہ یہ کہتے ہوئے تیزی سے ہرمائنی کے پیچھے چل دیا۔۔ بھاگتے ہوئے اسکی آواز بتدریج ہلکی ہو گئی۔۔۔

" تمہیں بتایا تھا نا" ہرمائنی نے مختصراً کہا۔۔۔ "جتنا جلدی تم کسی سے ساتھ چلنے کا پوچھوگے اتنی جلدی یہ سب تمہارا پیچھا چھوڑدیں گی۔۔۔ پھر تم۔۔۔۔"

لیکن اچانک ہی اس کا چہرہ سپاٹ پڑ گیا۔۔۔ ابھی ابھی اس کی نظر رون اور لیونڈر پر پڑی تھی جو ایک ہی آرام کرسی پر آپس میں لپٹے ہوئے بیٹھے تھے۔۔۔

"چلو۔۔۔ شب بخیر ہیری۔۔۔" ہرمائنی نے کہا۔۔ اگرچہ ابھی شام کے سات ہی بجے تھے۔۔ پھر وہ بنا مزید کچھ بولے۔۔ لڑکیوں کی خوابگاہ کی طرف چلی گئی۔۔۔

ہیری خود کو یہ تسلی دیتا ہوا بستر پر سونے گیا کہ اب بس جماعت کے ایک اور ہی دن اور سلگ ہارن کی دعوت ہی سے نپٹنا ہے۔۔۔ اس کے بعد وہ اور رون ایک ساتھ **برو** جانے کے لئے نکل جائیں گے۔۔ اسے یہ بات تو ناممکن ہی لگ رہی تھی کہ چھٹیوں سے پہلے رون اور ہرمائنی میں صلح ہو پائے گی۔۔۔ لیکن شاید۔۔ کسی طرح۔۔۔ کچھ دنوں کی جدائی سے انہیں ٹھنڈا ہونے اور اپنے رویئے پر سوچ بچار کرنے کا موقعہ ملے گا۔۔

لیکن اس کی امیدیں۔۔۔ جو ویسے بھی کچھ زیادہ بلند نہیں تھیں۔۔۔ اگلے دن ان دونوں کے ساتھ تبدیلِ ہیئت کی جماعت کے دوران اور بھی نچلی سطح پر آ گئیں۔۔۔ انہوں نے ابھی ابھی انسانی تبدیلِ ہیئت کا نہایت مشکل موضوع شروع کیا تھا۔۔۔ آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر انہیں اپنی بھوں کی رنگت تبدیل کرنے کو کہا گیا تھا۔۔ رون کی پہلی کوشش بہت ہی بری رہی۔۔۔ جس میں نہ جانے کیسے اس نے اپنے چہرے پر دروازے کے کنڈے نما مونچھ بنالی۔۔ ہرمائنی اس کا مذاق اڑاتے ہوئے کھلکھلا کر ہنس دی۔۔ رون بھی بدلہ لینے کے لئے ہرمائنی کی بالکل درست نقل اتارتے ہوئے اس طرح نشست پر اچھلنے لگا جس طرح ہرمائنی پروفیسر مک گونیگل کی جانب سے سوال پوچھے جانے پر اچھلتی تھی۔۔۔ یہ بات لیونڈر اور پاروتی کو بڑی مزاحیہ لگی۔۔۔ جس سے ہرمائنی ایک بار پھر روہانسی ہو گئی۔۔۔ گھنٹی بجنے پر وہ دوڑتی ہوئی کمرہِ جماعت سے باہر چلی گئی۔۔۔ اس کی آدھے سے زیادہ چیزیں وہیں پیچھے پڑی رہ گئی تھیں۔ ہیری نے فیصلہ کیا کہ اس وقت رون سے زیادہ ہرمائنی کو اس کی ضرورت ہے۔۔۔ اس لئے اس نے اس کا چھوڑا ہوا سامان سمیٹا اور اس کے پیچھے باہر نکل گیا۔۔۔

آخر کار وہ اسے نچلی منزل پر ڈھونڈنے میں کامیاب ہو گیا۔۔۔ اس وقت وہ لڑکیوں کے غسلخانے سے باہر نکل رہی تھی۔۔۔ اس کے ساتھ لونا لوگڈ تھی۔۔۔ جو نرمی سے اس کی پیٹھ تھپتھپا رہی تھی۔۔

" اوہ۔۔ سلام۔۔ ہیری۔۔۔" لونا نے کہا۔۔۔ "کیا تمہیں معلوم ہے تمہاری ایک بھَوں کھلتے ہوئے پیلے رنگ کی ہو رہی ہے۔۔۔؟"

"سلام۔۔۔لونا۔۔۔ ہرمائنی تم اپنا سامان چھوڑ آئی تھی۔۔۔"

اس نے اسکی کتابیں آگے بڑھائیں۔۔۔

"اوہ ہاں۔۔۔" ہرمائنی نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔۔۔ وہ اپنا سامان تھامتے ہی دوسری طرف پلٹ گئی۔۔۔ تاکہ ہیری یہ نہ دیکھ پائے کہ وہ اپنی آنکھیں پینسلوں کے لفافے سے پونچھ رہی ہے۔۔۔ "شکریہ ہیری۔۔۔ چلو ٹھیک ہے۔۔۔ میں چلتی ہوں۔۔۔"

اس سے پہلے کہ ہیری اس سے تسلی بھرے دو بول کہہ پاتا۔۔۔ وہ تیزی کیساتھ وہاں سے چلی گئی۔۔۔ ویسے بھی ہیری کے ذہن میں فوراً ایسا کوئی جملہ آیا بھی نہیں تھا۔۔

" وہ تھوڑی پریشان ہے۔۔۔" لونا نے کہا۔۔۔ " پہلے تو مجھے لگا کہ اندر مایوس مارٹیل ہے۔۔۔ لیکن پھر پتہ چلا کہ وہ تو ہرمائنی ہے۔۔۔ وہ اس رون ویزلی کے بارے میں کچھ کہہ رہی تھی۔۔۔"

" ہاں۔۔۔ ان کی لڑائی ہو گئی ہے۔۔۔" ہیری نے کہا۔

جیسے ہی وہ لوگ راہداری میں آگے بڑھے۔۔ لونا نے کہا۔۔۔ "کبھی کبھی وہ بہت مزاحیہ باتیں کرتا ہے۔۔۔ ہے نا۔۔؟ لیکن کبھی کبھی وہ تھوڑا بے مروت بھی ہو جاتا ہے۔۔۔ میں نے پچھلے سال یہ بات محسوس کی تھی۔۔۔"

"ہمم۔۔ شاید۔۔" ہیری نے کہا۔۔۔ لونا ایک بار پھر اپنی کڑوا سچ بولنے والی عادت کا مظاہرہ کر رہی تھی۔۔۔ وہ آج تک کسی ایسی لڑکی سے نہیں ملا تھا۔۔ " تو۔۔۔ تمہارا سال کیسا گزر رہا ہے۔۔۔؟"

"اوہ۔۔۔ ٹھیک ہی رہا۔۔۔" لونا نے کہا۔۔۔ "**ڈ۔ف۔** کے بنا تھوڑا اکیلا پن محسوس ہوتا ہے۔۔ لیکن جینی کا رویہ بہت اچھا ہے۔۔۔ پچھلے دنوں اس نے تبدیلِ ہیئت کی جماعت کے دوران دو لڑکوں کو مجھے 'پگلی' بلانے سے منع کیا تھا۔۔۔"

"کیا تم میرے ساتھ آج رات کو سلگ ہارن کی دعوت میں چلنا چاہو گی۔۔؟"

اس سے پہلے کہ وہ خود کو روک پاتا۔۔۔ یہ الفاظ اس کے منہ سے نکل گئے۔۔۔ اسے خود اپنی آواز اس طرح سنائی دی جیسے کوئی اجنبی ان الفاظ کو بول رہا ہو۔۔۔

لونا نے اپنی ابھری ہوئی آنکھوں سے اس کی طرف حیرانگی کے عالم میں دیکھا۔۔۔

"سلگ ہارن کی دعوت میں۔۔؟ تمہارے ساتھ۔۔۔؟"

"ہاں۔۔۔" ہیری نے کہا۔" ہمیں اپنے ساتھ مہمان لانے کو کہا گیا ہے۔۔۔ تو میں نے سوچا شاید تم چلنا چاہو۔۔۔ میرا مطلب ہے۔۔۔۔" وہ اپنا مقصد بالکل واضح کر دینا چاہتا تھا۔۔۔" میرا مطلب ہے کہ۔۔ تم جانتی ہو۔۔۔۔ صرف ایک دوست کی طرح۔۔۔ لیکن اگر تم نہیں چلنا چاہتی تو۔۔۔۔"

اسے آدھی ادھوری امید تھی کہ وہ منع کر دے گی۔۔۔

" اوہ نہیں۔۔۔ میں تمہارے ساتھ دوستوں کی طرح چلنا پسند کروں گی۔۔۔" لونا نے کہا۔۔۔ ہیری نے اسے پہلے کبھی اس طرح مسکراتے ہوئے نہیں دیکھا تھا۔۔۔ "مجھے کبھی بھی کسی نے دوست کی طرح دعوت میں ساتھ چلنے کے لئے نہیں کہا ہے۔۔۔ کیا اسی لئے تم نے اپنی بھوَں کو رنگا ہے۔۔۔؟ دعوت کے لئے۔۔۔؟ کیا میں بھی اپنی بھوَں رنگ لوں۔۔۔؟"

"نہیں۔۔۔" ہیری نے تیزی سے کہا۔۔۔" یہ تو غلطی سے ہو گئی۔۔۔ میں ہر مائنی سے اسے ٹھیک کروالوں گا۔۔۔۔ تو۔۔۔ پھر میں تم سے ٹھیک آٹھ بجے داخلی ہال میں ملتا ہوں۔۔۔"

"*آہا۔۔*" ان کے سروں کے اوپر ایک آواز چیخی۔۔۔جسے سن کر وہ دونوں اچھل پڑے۔۔۔ ان دونوں میں سے کسی کا دھیان اس طرف نہیں گیا تھا۔۔ لیکن وہ لوگ ابھی ابھی پیوس کے نیچے سے گزرے تھے۔۔ جو ایک فانوس سے الٹا لٹک رہا تھا اور ان کی طرف دیکھ کر کمینگی کیساتھ مسکرا رہا تھا۔۔۔

"*پوٹی نے پگلی سے دعوت میں چلنے کو پوچھا۔۔۔ پوٹی پگلی کو چاہتا ہے۔۔۔ پوٹی پگلی کو چا چاچاچا چاہتا ہے۔۔۔*"

اور وہ قہقہے لگاتا۔۔۔چلاتا ہوا تیزی سے اڑ گیا۔۔"*پوٹی پگلی کو چاہتا ہے۔۔۔*"

"ان چیزوں کو اپنی ذات تک رکھنا کتنا اچھا لگتا ہے" ہیری نے طنز سے کہا۔۔اور واقعی تھوڑی ہی دیر میں تقریباً پورے اسکول کو پتہ چل گیا کہ ہیری پوٹر لونا لَوگڈ کو سلگ ہارن کی دعوت میں لے کر جا رہا ہے۔۔۔

"تم کسی کو بھی اپنے ساتھ لے جا سکتے تھے۔۔" رات کے کھانے پر رون نے بے یقینی کیساتھ کہا۔۔"کسی کو بھی۔۔۔اور تم نے پگلی لَوگڈ کو چنا۔۔۔؟"

" اسے پگلی مت کہو رون۔۔" اپنے دوستوں کی طرف جاتی جینی نے ہیری کی پشت پر رکتے ہوئے کہا۔۔۔ "مجھے واقعی بہت خوشی ہوئی ہیری کہ تم اسے لے کر جا رہے ہو۔۔۔وہ بہت پر جوش ہے۔۔۔"

پھر وہ ڈین کے ساتھ بیٹھنے کے لئے میز پر آگے کی طرف چلی گئی۔ ہیری نے یہ سوچ کر دل کو بہلانے کی کوشش کی کہ جینی اس بات پر اس سے خوش ہے کہ وہ لونا کو اپنے ساتھ دعوت میں لے جا رہا ہے۔۔۔ لیکن اس میں اسے کوئی خاص کامیابی نہیں ہوئی۔۔۔میز پر بہت

دور ہرمائنی اکیلی بیٹھی اپنے سوپ میں بے دلی سے چمچہ چلا رہی تھی۔۔۔ ہیری نے محسوس کیا کہ رون چوری چھپے اسکی طرف دیکھ رہا ہے۔۔۔

"تم معافی مانگ سکتے ہو۔۔۔" ہیری نے منہ پھٹ مشورہ دیا۔۔۔

"کیا۔۔۔اور چڑیوں کے دوسرے جھنڈ کے حملے کا سامنا کروں۔۔۔؟" رون بڑبڑایا۔۔

" تمہیں اسکی نقل اتارنے کی کیا ضرورت پڑ گئی تھی۔۔۔"

"وہ میری مونچھ پر کیوں ہنسی۔۔۔"

"وہ تو میں بھی ہنسا تھا۔۔۔ اس سے بے وقوفانہ چیز میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھی۔۔۔۔"

لیکن لگتا تھا رون نے ہیری کی یہ بات نہیں سنی ۔۔۔ کیوں کہ اسی وقت لیونڈر پاروتی کیساتھ وہاں آگئی۔۔۔ رون اور ہیری کے درمیان گھس کر اپنی جگہ بناتے ہوئے لیونڈر نے اپنی بانہیں رون کی گردن میں ڈال دیں۔۔۔۔۔۔

"سلام ہیری۔۔۔" پاروتی نے کہا۔۔۔ وہ دونوں ہی اپنے اپنے دوستوں کی حرکتوں کی وجہ سے تھوڑے شرمندہ اور اکتائے ہوئے لگ رہے تھے۔۔۔

"سلام۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔۔۔ "کیسی ہو۔۔۔؟ تو پھر تم ہوگورٹس میں رک رہی ہو۔۔۔؟ میں نے تو سنا تھا تمہارے والدین تم کو یہاں سے لے جانا چاہتے تھے۔۔۔"

"میں نے فی الحال کچھ عرصے تک یہاں رکنے کے لئے ان کو راضی کر لیا ہے۔۔۔۔" پاروتی نے کہا۔ "کیٹی کے ساتھ ہونے والے حادثہ کی وجہ سے تو وہ بہت ڈر گئے تھے۔۔۔ لیکن کیونکہ اس کے بعد سے اب تک سب کچھ ٹھیک ہے۔۔۔ تو۔۔۔۔اوہ۔۔۔ سلام ہرمائنی۔۔۔"

پاروتی کھل کر مسکرائی۔۔۔اس کے انداز سے ہیری بتا سکتا تھا کہ وہ تبدیلیِ ہیئت کی جماعت کے دوران ہرمائنی پر ہنسنے کی وجہ سے شرمندگی محسوس کر رہی تھی۔۔۔ اس نے مڑ کر دیکھا تو ہرمائنی بھی جواباً مسکرا رہی تھی۔۔۔۔کبھی کبھی لڑکیاں بہت عجیب ہو جاتی ہیں۔۔۔

"سلام پاروتی۔۔۔۔" ہرمائنی نے رون اور لیونڈر کو مکمل طور پر نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔۔ "کیا تم آج رات کو سلگ ہارن کی دعوت میں جا رہی ہو۔۔۔؟"

"مجھے دعوت ہی نہیں ملی۔۔۔" پاروتی نے اداسی سے کہا۔۔۔۔۔"ویسے میرا دل تو بہت تھا جانے کا۔۔۔لگتا ہے اس میں بہت مزہ آنے والا ہے۔۔۔تم تو جا رہی ہونا۔۔۔؟"

"ہاں۔۔۔میں آٹھ بجے کارمیک سے مل رہی ہوں۔۔۔اور پھر ہم دونوں۔۔۔"

ایک ایسی آواز آئی جیسے نالی صاف کرنے والا پمپ 'پھک' کر کے گندی نالی سے الگ ہوا ہو۔۔۔ پھر رون کی شکل نظر آئی۔۔۔ہرمائنی ایسی بن گئی جیسے نہ ہی اس نے کچھ دیکھا ہو اور نہ ہی سنا ہو۔۔۔

"۔۔۔۔ہم ایک ساتھ دعوت میں جا رہے ہیں۔۔۔"

"کارمیک۔۔۔۔؟" پاروتی نے کہا۔۔۔" تمہارا مطلب ہے کارمیک مک لیگن۔۔۔؟"

"بالکل صحیح۔۔۔" ہرمائنی نے پیار سے کہا۔۔۔" وہی جو ***لگ بھگ***۔۔۔" اس نے اس لفظ پر خصوصی زور دیا۔۔۔" گریفن ڈور کا ***رکھوالا*** بن ہی گیا تھا۔۔۔"

"تو کیا تم آج کل اس کے ساتھ گھوم رہی ہو۔۔۔؟" پاروتی نے پھٹی ہوئی آنکھوں سے پوچھا۔۔۔

"اوہ ہاں۔۔۔۔ کیا تمہیں نہیں معلوم۔۔۔؟" ہرمائنی نے بالکل غیر ہرمائنوی انداز میں کھلکھلاتے ہوئے کہا۔۔۔

"نہیں تو۔۔۔" جویہ سنسنی خیز خبر سن کر بہت بے تاب لگ رہی تھی۔۔۔" واہ۔۔۔ تو تمہیں کوئیڈچ کھلاڑی پسند ہیں۔۔۔ ہے نا۔۔۔؟ پہلے کرم۔۔۔ پھر مک لیگن۔۔۔"

"مجھے کوئیڈچ کے ***بہت اچھے*** کھلاڑی ہی پسند ہیں۔۔۔" ہرمائنی نے مسکراتے ہوئے اس کا جملہ درست کیا۔۔" چلو۔۔۔ تو ملتے ہیں۔۔۔ اب جا کر دعوت کے لئے تیار بھی ہونا ہے۔۔۔"

وہ چلی گئی۔۔۔ لیونڈر اور پاروتی فوراً سر جوڑ کر حالات کی اس نئی پیش رفت پر۔۔۔ ہرمائنی کے بارے میں ان کے اب تک لگائے ہوئے سبھی اندازوں سے لے کر۔ جو کچھ بھی انہوں نے مک لیگن کے بارے میں سنا تھا۔۔۔ تک۔۔۔ گفتگو کرنے لگیں۔۔ رون عجیب انداز میں ہکا بکا لگ رہا تھا۔۔۔ وہ کچھ نہیں بولا۔۔۔ ہیری خاموشی سے اکیلا بیٹھا اس بارے میں غور و فکر کرنے لگا کہ بدلہ لینے کے لئے لڑکیاں کس حد تک نیچے گر سکتی ہیں۔۔۔

جب وہ رات آٹھ بجے داخلی ہال میں پہنچا تو اس نے دیکھا وہاں معمول سے بہت زیادہ لڑکیاں منڈلا رہی تھیں۔۔ جب وہ لونا کی طرف بڑھا تو وہ سبھی اسے غصے سے گھورنے لگیں۔۔۔ لونا سلمہ ستاروں والا چاندی سی رنگت کا چوغہ پہنی ہوئی تھی۔ جس پر نظر پڑتے ہی لوگ کھی کھی کر رہے تھے۔۔۔ لیکن اس کے علاوہ وہ ٹھیک ہی لگ رہی تھی۔۔۔ ہیری نے سکون کا سانس لیا۔۔ کہ کم از کم اس نے اپنی گاجر والی کان کی بالی۔۔۔ مکھن مشروب کے ڈھکن کا ہار اور اپنے بھوتیا چشمے نہیں پہنے ہوئے تھے۔۔۔

"سلام۔۔۔" اس نے کہا۔۔۔"تو چلیں۔۔۔؟"

"اوہ ہاں۔۔۔" لونا نے خوشی سے کہا۔۔۔"دعوت کہاں ہے۔۔۔؟"

ہیری بولا۔۔ "سلگ ہارن کے دفتر میں۔۔" پھر وہ لوگوں کی گھورتی نگاہوں اور کانا پھوسی سے اسے دور لے جاتے ہوئے سنگ مرمر کی سیڑھیاں چڑھنے لگا۔۔ "کیا تم نے سنا۔۔ وہاں ایک خون آشام بلا بھی آنے والی ہے۔۔؟"

"روفس اسکر میجیور۔۔؟" لونا نے پوچھا۔۔

"میں۔۔ کیا۔۔؟" ہیری نے بدحواس ہوتے ہوئے پوچھا۔۔ "تمہارا مطلب ہے جادوگری وزیر۔۔؟

" ہاں ۔۔۔ وہ خون آشام بلا ہیں۔۔۔ " لونا نے حقیقت پسندانہ انداز میں کہا۔۔ " جب اسکر میجیور کورنیلئیس فج کی جگہ جادوگری وزیر منتخب ہوئے تھے تو ابو نے اس معاملے پر ایک بہت لمبا مکالمہ لکھا تھا۔۔ لیکن وزارت کے کسی آدمی کے دباؤ کی وجہ سے وہ اسے چھاپ نہیں پائے۔۔ ظاہر ہے وہ یہ نہیں چاہتے تھے کہ لوگوں کو سچائی پتہ چلے۔۔۔"

ہیری کو یہ بات ناممکن لگی۔۔ کہ روفس اسکر میجیور خون آشام بلا ہو سکتے ہیں۔۔ لیکن وہ یہ جانتا تھا کہ لونا اپنے والد کے عجیب و غریب خیالات کو اس طرح دہراتے رہنے کی عادی ہے جیسے کہ وہ حقیقت ہوں۔۔ اس لئے اس نے اس بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔۔ وہ پہلے ہی سلگ ہارن کے دفتر کے نزدیک پہنچ چکے تھے۔۔ ان کے اٹھتے ہر قدم کے ساتھ قہقہوں۔۔ موسیقی اور گفتگو کی تیز آوازیں اور بلند ہوتی جا رہی تھیں۔۔

خدا جانے یہ سچ مچ اتنا بڑا تھا یا سلگ ہارن نے اسے جادو سے اتنا بڑا بنا دیا تھا۔۔ لیکن سلگ ہارن کا دفتر باقی اساتذہ کے کمرہ مطالعہ سے زیادہ بڑا لگ رہا تھا۔۔ چھت اور دیواریں۔۔ لال ہرے اور سنہرے پردوں سے سجی تھیں۔۔۔ جس کی وجہ سے ایسا ماحول پیدا ہو گیا تھا جیسے وہ کسی عظیم تمبو کے اندر کھڑے ہوں۔۔ کمرے میں کھچا کھچ بھیڑ تھی اور چھت کے بیچوں بیچ لٹکتے ہوئے ایک سجاوٹی چراغ سے لال رنگ کی روشنی پھوٹ رہی تھی۔۔ اس چراغ کے اندر

اصلی پریاں منڈلا رہی تھیں۔۔۔ ہر پری روشنی کا چمکتا ہوا قطرہ لگ رہی تھی۔۔۔ ایک کونے سے سارنگیوں کی مدھر موسیقی کے ساتھ اونچی آواز میں گانے کی آواز آ رہی تھی۔۔۔ کچھ بڑی عمر کے ساحر آپس میں بات چیت کرنے کے ساتھ ساتھ سگار کے پائپ کا دھواں بھی اڑا رہے تھے۔۔ دعوت کے شرکا کے گھٹنوں کے جنگل کے بیچ بہت سارے گھریلو جن منمناتے ہوئے اپنے چلنے کی جگہ بنانے کی کوشش کر رہے تھے۔۔۔ وہ سبھی انواع واقسام کے کھانوں کے طشتوں کے بوجھ تلے دبے ہوئے تھے۔۔۔ اس لئے انہیں دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا جیسے چھوٹی چھوٹی میزیں ہوا میں تیر رہی ہوں۔۔۔

جیسے ہی ہیری اور لونا دروازہ سے اندر داخل ہوئے۔۔ سلگ ہارن نے نعرہ لگایا۔۔ "ہیری۔۔۔ میرے بچے۔۔۔ اندر آجاؤ۔۔۔ اندر آجاؤ۔۔۔ میں تمہیں کچھ لوگوں سے ملوانا چاہتا ہوں۔۔۔"

سلگ ہارن پھندنوں والی مخملی ٹوپی پہنے ہوئے تھے جو ان کی مردانہ کوٹی سے میل کھا رہی تھی۔۔۔ انہوں نے ہیری کا بازو اتنی مضبوطی سے تھاما جیسے وہ اس کے ساتھ ظہور اڑان بھرنا چاہتے ہوں۔۔۔ پھر سلگ ہارن اسے زبردستی دعوت کے بیچوں بیچ لے کر چل دیئے۔۔۔ ہیری نے لپک کر لونا کا ہاتھ تھاما اور اسے بھی اپنے ساتھ گھسیٹ لیا۔۔۔

"ہیری۔۔۔ ان سے ملو۔۔۔ ایلڈرڈ وارپل۔۔۔ میرے ایک پرانے شاگرد۔۔۔ ***خونی بھائی۔ میری زندگی خون آشام بلاؤں کے ساتھ*** کے ادیب۔۔۔ اور ان کے ساتھ کھڑے ہیں ان کے دوست۔۔۔ سانگیونی۔۔۔"

"وارپل نامی چھوٹے قد والے۔۔۔ سخت جان نظر آتے اور چشمہ پہنے ہوئے جادوگر نے ہیری سے گرم جوشی کے ساتھ ہاتھ ملایا۔۔۔ اس کے لمبے۔۔۔ لاغر اور آنکھوں کے نیچے گہرے سیاہ حلقوں والے خون آشام دوست سانگیونی نے ہیری کی طرف دیکھ کر بس اپنا سر ہلادیا۔۔۔ وہ اکتایا ہوا لگ رہا تھا۔۔۔ کھلکھلاتی ہوئی لڑکیوں کا ایک گروہ اس کے قریب کھڑا تھا۔۔ سبھی لڑکیاں پر تجسس اور پرجوش لگ رہی تھیں۔۔

"ہیری پوٹر۔۔۔ مل کر بہت خوشی ہوئی۔۔۔" وارپل نے تنگ نظری سے ہیری کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔ "میں ابھی پچھلے دنوں ہی پروفیسر سلگ ہارن سے کہہ رہا تھا کہ بھئی ہیری پوٹر کی سرگزشت (زندگی کی کہانی) کہاں ہے جس کا ہم سب ہی کو بے تابی سے انتظار ہے۔۔۔؟"

"ارے۔۔۔ واقعی۔۔۔؟" ہیری نے کہا۔۔۔

"اتنے ہی منکسر ہو۔۔۔ جتنا ہوریس نے بتایا تھا۔۔۔" وارپل نے کہا۔۔۔ "لیکن مذاق سے ہٹ کر۔۔۔" اچانک انکا انداز بالکل بدل کر کاروباری ہو گیا۔۔ "میں اسے خود لکھنا اپنی خوش نصیبی سمجھوں گا۔۔۔ لوگ تمہارے بارے میں مزید جاننے کے لئے ترس رہے ہیں۔۔۔ میرے عزیز بچے۔۔۔ اگر تم بات چیت پر مشتمل کچھ ملاقاتوں کے لئے مجھے وقت دے دو۔۔۔ بس چار پانچ گھنٹوں کی ملاقاتیں۔۔۔ تو ہم مہینوں کے اندر اندر کتاب مکمل کر سکتے ہیں۔۔۔ اور میں تمہیں یقین دلاتا ہوں۔۔ اس معاملے میں تمہیں بہت کم محنت کرنی ہو گی۔۔۔ سانگیونی سے پوچھ لو۔۔۔ یہ کتنا آسان ہے۔۔۔ سانگیونی۔۔۔ یہیں رہو۔۔۔" وارپل نے اچانک سخت لہجے میں کہا۔ کیوں کہ خون آشام بلا اپنے قریب کھڑی لڑکیوں کے گروہ کی طرف کھسکنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔ اس کی آنکھوں میں بھوک بھری تھی۔۔۔ "یہاں آؤ۔۔۔ لو یہ قیمہ بھرا سموسہ کھاؤ۔۔۔" وارپل نے کہا اور پھر قریب سے گزرتے ایک گھریلو جن کے طشت سے ایک سموسہ اٹھا کر سانگیونی کے ہاتھ میں تھما دیا۔۔ پھر وہ دوبارہ ہیری کی طرف متوجہ ہوئے۔۔

"میرے پیارے بچے۔۔۔ تمہیں اندازہ نہیں ہے کہ اس طرح تم کتنا سونا کما سکتے ہو۔۔۔"

" مجھے اس طرح کا کوئی شوق نہیں ہے۔۔۔" ہیری نے سہولت سے کہا۔۔۔ " اور معاف کیجیے گا مجھے ابھی ابھی میری ایک دوست نظر آئی ہے۔۔۔۔"

وہ لونا کو اپنے پیچھے پیچھے کھینچتا ہوا بھیڑ میں لے آیا۔ اسے واقعی **اول جلول بہنوں**(جادوگر موسیقی گروہ) کے درمیان غائب ہوتا ہوا بھورے بالوں کا گھونسلہ نظر آیا تھا۔۔

"ہر مائنی۔۔۔ہر مائنی۔۔۔"

"ہیری۔۔۔ تم آ گئے۔۔۔ شکر ہے خدا کا۔۔۔ سلام لونا۔۔"

"تمہیں کیا ہوا۔۔؟" ہیری نے پوچھا۔ کیوں کہ اس کا حلیہ اتنا بے ترتیب ہو رہا تھا جیسے وہ **شیطانی پھندہ پودے** کی جھاڑیوں کی گرفت سے لڑ بھڑ کر باہر نکلی ہو۔۔۔

"اوہ میں ابھی ابھی کارمیک سے جان بچا کر۔۔۔ میرا مطلب ہے اسے چھوڑ کر آئی ہوں۔۔۔" اس نے کہا۔۔۔ جب ہیری اسے سوالیہ نظروں سے گھورتا رہا تو وہ صفائی دینے والے انداز میں مزید بولی۔۔۔ "میں نے اسے امر بیل کے گچھوں کے نیچے چھوڑا ہے۔۔"

"اس کے ساتھ آنے کا صحیح صلہ ملا ہے تم کو۔۔۔" ہیری نے بے رحمی سے کہا۔۔۔

"مجھے لگا رون کو سب سے زیادہ غصہ اس کے ساتھ آنے پر ہی آئے گا۔۔۔" ہر مائنی نے ٹھنڈے لہجے میں کہا۔۔۔ "ویسے پہلے میں نے زکریا اسمتھ کے بارے میں بھی سوچا تھا لیکن پھر میں نے سوچا۔۔۔"

"تم نے اسمتھ کے بارے میں بھی سوچا تھا۔۔۔؟" ہیری نے بھڑکتے ہوئے کہا۔۔۔

"ہاں میں نے سوچا تھا۔۔۔ اور اب میں یہی سوچ رہی ہوں کہ کاش میں نے اسے ہی چنا ہوتا۔۔۔ کارمیک کے سامنے تو گراپ بھی شریف لگتا ہے۔۔۔ اس طرف چلتے ہیں۔۔۔ وہاں سے ہم اسے سامنے سے آتا ہوا دیکھ سکتے ہیں۔۔ وہ اتنا لمبا ہے۔۔۔"

وہ تینوں رستہ بناتے ہوئے کمرے کے دوسری طرف چل دیئے۔۔ رستے میں انہوں نے مشروب کے پیالے بھی اٹھا لئے۔۔ لیکن انہیں کافی دیر بعد احساس ہوا کہ اس کونے میں پروفیسر ٹریلونی اکیلے کھڑی تھیں۔۔

"سلام۔۔" لونا نے مہذبانہ انداز میں پروفیسر ٹریلونی سے کہا۔۔

"شام بخیر میری بچی۔۔۔" پروفیسر ٹریلونی نے تھوڑی دقت کے ساتھ لونا کو دیکھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔۔ ہیری دوبارہ پکی ہوئی انگوری شراب کی خوشبو سونگھ سکتا تھا۔۔ "میں نے کچھ عرصے سے تمہیں اپنی جماعت میں نہیں دیکھا ہے۔۔۔"

"نہیں۔۔۔ مجھے اس سال فرینز پڑھا رہے ہیں۔۔۔" لونا نے کہا۔۔

"اوہ۔۔ ظاہر ہے۔۔" پروفیسر ٹریلونی نے غصے بھری مدہوش ہنسی کے ساتھ کہا۔۔ "یا پالتو گھوڑا کہو۔۔ جیسا کہ میں اسے سمجھتی ہوں۔۔ تم نے تو یہی سوچا ہوگا کہ اب جبکہ میں اسکول میں واپس آ چکی ہوں تو پروفیسر ڈمبلڈور کو اس گھوڑے سے چھٹکارہ حاصل کر لینا چاہیے تھا۔۔؟ لیکن نہیں۔۔۔ اب ہم جماعت بانٹ کے پڑھاتے ہیں۔۔ یہ تو میری بے عزتی ہے۔۔۔ سچ کہوں تو۔۔ تم تو جانتی ہی ہو۔۔ سیدھی سیدھی بے عزتی۔۔"

پروفیسر ٹریلونی اتنی زیادہ مدہوش تھیں کہ وہ ہیری کو پہچان ہی نہیں پائیں۔۔ فرینز پر جاری ان کی کڑی نکتہ چینی کے درمیان موقعہ پاکر ہیری ہرمائنی کے قریب پہنچ گیا اور بولا۔۔ "دیکھو سیدھی سیدھی بات کرو۔۔ کیا تم رون کو یہ بتانے کے بارے میں سوچ رہی ہو کہ تم نے **رکھوالے** کی آزمائش کے دوران ہیر پھیر کی تھی۔۔؟"

ہرمائنی نے اپنی بھوّں تان لیں۔۔ "تمہیں کیا لگتا ہے کہ میں اتنا نیچے گر سکتی ہوں۔۔؟"

ہیری نے ہرمائنی کی طرف ہوشیاری سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔" ہرمائنی۔۔۔اگر تم مک لیگن کے ساتھ گھوم سکتی ہو تو۔۔۔۔"

"وہ الگ بات ہے۔۔۔" ہرمائنی نے بڑکپن سے کہا۔۔۔" میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں کہ رون کو اس بارے میں کچھ بتاؤں کہ **رکھوالے** کی آزمائش کے دوران کیا ہو سکتا تھا اور کیا نہیں۔۔۔"

"اچھی بات ہے۔۔۔" ہیری نے سکون کا سانس لیتے ہوئے کہا۔۔۔" کیوں کہ اس کی خوداعتمادی دوبارہ تباہ ہو جاتی اور ہم اپنا اگلا میچ ہار جائیں گے۔۔۔۔"

"کوئیڈچ۔۔۔؟" ہرمائنی غصے سے بولی۔۔۔"کیا تم سب لڑکوں کو بس اسی ایک بات کی فکر ہوتی ہے۔۔۔؟ کارمیک نے بھی مجھ سے میرے بارے میں ایک سوال تک نہیں پوچھا۔۔۔ بس سارا وقت کارمیک مک لیگن کے ہاتھوں روکے گئے سو گولوں کا قصہ سناتا رہا۔۔۔ ارے نہیں۔۔۔ وہ یہیں آرہا ہے۔۔۔"

وہ اتنی تیزی سے حرکت میں آئی جیسے اس نے ظہور اڑان بھر لی ہو۔۔۔ ایک لمحے وہ وہیں کھڑی تھی اور اگلے ہی لمحے وہ دو قہقہے لگاتی چڑیلوں کے درمیان گھس کر غائب ہو گئی۔۔۔

"ہرمائنی کو دیکھا ہے۔۔۔؟" ایک منٹ بعد لوگوں کی بھیڑ سے اپنی جگہ بنا کر آتے ہوئے مک لیگن نے پوچھا۔۔۔

"نہیں ۔۔ معاف کرنا۔۔۔" ہیری نے کہا اور بات چیت میں شامل ہونے کے بہانے فوراً لونا کی طرف مڑ گیا۔۔۔ وہ لمحہ بھر کے لئے بھول ہی گیا تھا کہ وہ کس سے باتیں کر رہی ہے۔۔۔

"ہیری پوٹر۔۔۔" پروفیسر ٹریلونی نے گہرے تھراتے ہوئے لہجے میں کہا۔۔۔ ابھی پہلی دفعہ ان کا دھیان اس پر گیا تھا۔۔

" اوہ۔۔۔سلام۔۔۔" ہیری نے بے مروتی سے کہا۔۔۔

"میرے پیارے بچے۔۔۔" انہوں نے فکر بھری سرگوشی کی۔۔۔" وہ سب افواہیں۔۔۔ کہانیاں۔۔۔ منتخب جادوگر۔۔۔ ظاہر ہے میں بہت پہلے سے ہی یہ سب جانتی ہوں۔۔۔ شگن کبھی بھی بہت اچھے نہیں تھے۔۔۔ہیری۔۔۔ لیکن تم جوتش کی جماعت میں واپس کیوں نہیں آئے۔۔۔؟تمہارے لئے تو اس مضمون کی اہمیت باقی لوگوں سے کہیں زیادہ ہے۔۔۔"

" آہ۔۔۔سبل۔۔۔ ہم سبھی کو لگتا ہے کہ ہمارا مضمون ہی سب سے زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔۔۔" ایک اونچی آواز نے کہا۔اور سلگ ہارن پروفیسر ٹریلونی کے برابر میں نمودار ہوئے۔۔۔انکا چہرہ بہت سرخ ہو رہا تھا۔۔اور انکی ٹوپی بھی تھوڑی ترچھی ہو چکی تھی۔۔۔انکے ایک ہاتھ میں شراب کا گلاس اور دوسرے میں قیمہ کا سموسہ تھا۔۔۔" لیکن مجھے نہیں لگتا کہ میں نے محلولات میں اتنا ماہر انسان کبھی دیکھا ہے۔۔۔" انہوں نے ہیری کو پر شوق سرخ نگاہوں سے سراہتے ہوئے کہا۔۔۔ "فطری صلاحیت کا مالک۔۔۔جانتی ہو۔۔۔ بالکل اپنی ماں کی طرح۔۔۔۔ میں تمہیں یہ ضرور بتا سکتا ہوں سبل کہ میں نے اس طرح کی صلاحیت والے بہت کم لوگوں کو پڑھایا ہے۔۔۔یہاں تک کہ سیویرس بھی۔۔۔"

اور ہیری دہشت میں آگیا کیوں کہ سلگ ہارن نے ہاتھ آگے بڑھایا اور ایسا لگا جیسے انہوں نے ہوا سے اسنیپ کو ان لوگوں کی طرف کھینچ لیا ہو۔۔۔

"سیویرس ہم سے چھپ کر گزرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ادھر آؤ ہمارے ساتھ شامل ہو جاؤ۔۔۔" سلگ ہارن نے خوشی سے ہچکی لیتے ہوئے کہا۔۔۔ " میں ابھی ابھی ہیری کی محلولات بنانے کی خداداد صلاحیتوں کا ذکر کر رہا تھا۔۔۔ تھوڑی بہت تعریف کے حقدار تو تم بھی ہو۔۔۔ظاہر ہے تم نے اسے پانچ سال پڑھایا ہے۔۔۔۔"

سلگ ہارن کے بازو کے شکنجے میں جکڑے ہوئے اسنیپ نے اپنی مڑی ہوئی ناک جھکا کر ہیری کو دیکھا اور انکی کالی آنکھیں سکڑ گئیں۔۔۔

"حیرت ہے۔۔۔ لیکن مجھے تو ایسا کبھی نہیں لگا کہ میں پوٹر کو کچھ بھی سکھا پایا ہوں۔۔۔"

"چلو۔۔۔ پھر تو یہ قدرتی صلاحیت ہے۔۔۔" سلگ ہارن چلائے۔۔۔ "تمہیں دیکھنا چاہیے تھا کہ اپنے پہلے سبق کے دوران اس نے کتنا اچھا **زندہ موت کا گھونٹ محلول** بنایا تھا۔۔۔ میرے کسی طالب علم نے آج تک اپنی پہلی کوشش میں اتنا اچھا محلول نہیں بنایا۔۔۔ میرے خیال سے تم بھی نہیں بنا پائے ہوگے سیویرس۔۔۔"

"واقعی۔۔۔؟" اسنیپ نے دھیرے سے کہا۔۔۔ ان کی آنکھیں ابھی تک ہیری پر گڑی ہوئی تھیں۔۔۔ جو تھوڑا بے چین محسوس کر رہا تھا۔۔۔ وہ بالکل نہیں چاہتا تھا کہ اسنیپ محلولات میں اس کی اس نئی قابلیت کے بارے میں چھان بین شروع کر دیں۔۔۔

سلگ ہارن نے پوچھا۔۔ "ہیری۔۔۔ مجھے بتاؤ کہ تم نے اور کن کن مضامین کا انتخاب کیا ہے۔۔۔؟"

"شیطانی جادو سے تحفظ کا فن۔۔۔ سحر۔۔۔ تبدیلی ہیئت۔۔۔ جادوئی جڑی بوٹی فن۔۔۔۔"

"مختصراً۔۔۔ وہ تمام مضامین جو خاشر (خصوصی اہلکار برائے شیطانی روک تھام) بننے کے لئے ضروری ہیں۔۔۔" اسنیپ نے ہلکے طنز کے ساتھ کہا۔۔۔

"ہاں وہی۔۔۔ میں وہی بننا چاہتا ہوں۔۔۔" ہیری نے غصے سے کہا۔۔۔

"اور تم ایک بہت اچھے خاشر بنو گے۔۔۔" سلگ ہارن نے گرج کر کہا۔۔۔

"مجھے نہیں لگتا ہیری۔۔ کہ تمہیں خاشر بننا چاہیے۔۔۔" غیر متوقع طور پر لونا بولی۔۔۔ سب مڑ کر اسکی طرف دیکھنے لگے۔۔۔" خاشر **دنتیلی سازش** کا حصہ ہیں۔۔۔ مجھے لگا سب اس بارے میں جانتے ہوں گے۔۔۔ وہ وزارت جادوگری میں شامل ہو کر شیطانی جادو اور مسوڑھوں کی بیماری کے ملاپ سے انہیں اندرونی طور پر تباہ کرنا چاہتے ہیں۔۔۔"

ہیری کی آدھی سے زیادہ شراب اسکی ناک میں اوپر چڑھ گئی۔۔۔ کیوں کہ اس نے ہنسنا شروع کر دیا تھا۔۔۔ اسے لگا کہ صرف اس بات سے ہی لونا کا آج یہاں لانا وصول ہو گیا ہے۔۔۔ کھانستے ہوئے۔۔۔ شراب کے چھینٹوں سے گیلا چہرہ اپنے پیالے سے اوپر اٹھاتے وقت اس نے کچھ ایسا دیکھا جس سے اس کی خوشی میں اور اضافہ ہو گیا۔۔۔ آرگس فلچ ڈریکو میلفوائے کو کان سے پکڑ کر کھینچتا ہوا ان کی طرف لا رہا تھا۔۔۔

"پروفیسر سلگ ہارن۔۔۔" فلچ نے غرا کر کہا۔۔۔ اس کے جبڑے جوش میں کانپ رہے تھے اور اسکی پھولی ہوئی آنکھوں میں گڑبڑ کو ڈھونڈ نکالنے کی چمک لہرا رہی تھی۔۔۔۔"یہ لڑکا مجھے اوپر والی راہداری میں منڈلاتا ہوا ملا ہے۔۔۔ اس کا دعوی ہے کہ اسے بھی دعوت نامہ ملا ہے۔۔۔ لیکن اسے آنے میں دیر ہو گئی۔۔۔ کیا آپ نے اس کو دعوت نامہ جاری کیا تھا۔۔۔؟"

میلفوائے نے خود کو فلچ کی گرفت سے چھڑا لیا۔۔ وہ بھڑکا ہوا لگ رہا تھا۔۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ مجھے دعوت نہیں ملی تھی۔۔۔۔" اس نے غصے سے کہا۔۔۔ "میں بن بلائے شامل ہونے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔ خوش۔۔؟"

"نہیں میں خوش نہیں ہوں۔۔۔" فلچ نے کہا۔ حالانکہ اس کے چہرے پر خوشی صاف جھلک رہی تھی۔۔۔"تم مصیبت میں پڑ گئے ہو لڑکے۔۔۔ کیا ہیڈ ماسٹر نے نہیں کہا تھا کہ بنا اجازت رات کے اوقات میں مٹر گشتی منع ہے۔۔۔ بولو۔۔۔؟"

"کوئی بات نہیں آرگس۔۔۔ کوئی بات نہیں۔۔۔" سلگ ہارن نے ہاتھ لہراتے ہوئے کہا۔۔۔ "کرسمس کا موقعہ ہے۔۔۔ اگر کسی کو ایک دعوت میں آنے کی خواہش ہے تو یہ کوئی جرم تو نہ ہوا۔۔۔ تو بس صرف اس دفعہ کے لئے۔۔۔ ہم سزا کے بارے میں بھول جاتے ہیں۔۔۔ ڈریکو۔۔۔ تم یہاں رک سکتے ہو۔۔۔"

فلچ کے چہرے پر غصے بھری مایوسی کا نظر آنا مکمل طور پر سمجھا جا سکتا تھا۔۔۔ لیکن ہیری نے حیرانی سے سوچا کہ میلفوائے بھی اتنا ہی افسردہ کیوں نظر آ رہا ہے۔۔۔ ؟ اور اسنیپ میلفوائے کو اس طرح کیوں دیکھ رہے تھے جیسے کہ وہ ناراض اور۔۔۔ کیا ایسا ممکن ہے۔۔۔ ؟ تھوڑے ڈرے ہوئے ہوں۔۔ ؟"

لیکن اس سے پہلے کہ ہیری پوری صورتحال کو سمجھ پاتا۔۔۔ فلچ مڑا اور گھسٹتے ہوئے پیروں کے ساتھ دور چلا گیا۔۔۔ وہ دبی دبی سانسوں میں بڑبڑاتا ہوا جا رہا تھا۔۔۔ میلفوائے نے اپنے چہرے پر مسکراہٹ سجاتے ہوئے سلگ ہارن کے بڑکپن کے لئے انکا شکریہ ادا کیا۔۔۔ اور اسنیپ کا چہرہ ایک بار پھر سپاٹ ہو گیا۔۔۔

"کوئی بات نہیں۔۔۔" سلگ ہارن نے میلفوائے کے تشکر کو ہوا میں اڑاتے ہوئے کہا۔۔۔ "آخر میں تمہارے دادا کو جانتا تھا۔۔۔"

"وہ ہمیشہ آپ کو بہت اچھے الفاظ میں یاد کرتے تھے جناب۔۔۔" میلفوائے نے فوراً کہا۔۔۔" کہتے تھے کہ انہوں نے پوری زندگی آپ سے اچھا محلول بنانے والا نہیں دیکھا۔۔۔۔"

ہیری منہ کھولے میلفوائے کی طرف دیکھنے لگا۔۔۔ ایسا نہیں تھا کہ اس نے میلفوائے کو پہلی دفعہ چاپلوسی کرتے ہوئے دیکھا تھا۔۔۔ یہ تو میلفوائے کی پرانی عادت تھی جسکا مظاہرہ وہ ایک عرصے سے اسنیپ کے سامنے کرتا چلا آ رہا تھا۔۔۔ اسکی الجھن کی وجہ تو یہ تھی کہ نہ جانے کیوں میلفوائے تھوڑا بیمار لگ رہا تھا۔۔۔ بہت دنوں کے بعد اس نے میلفوائے کو اتنے قریب سے دیکھا

تھا۔۔ اب اس نے دیکھا کہ میلفوائے کی آنکھوں کے نیچے سیاہ حلقے پڑے ہوئے تھے اور اس کے چہرے کی رنگت بھی پھیکی پڑی ہوئی تھی۔۔۔

اسنیپ نے اچانک کہا۔۔۔" میں تم سے کچھ کہنا چاہتا ہوں ڈریکو۔۔۔"

"اوہ ۔۔۔ چھوڑو بھی سیویرس ۔۔۔۔" سلگ ہارن نے دوبارہ ہچکی لیتے ہوئے کہا۔۔۔ " کرسمس ہے۔۔۔زیادہ سختی مت کرنا۔۔۔"

"میں اس کے فریق کا سربراہ ہوں۔۔۔اور میں خود فیصلہ کروں گا کہ مجھے کتنی سختی کرنی ہے اور کتنی نہیں۔۔۔" اسنیپ نے بے رحمی سے کہا۔۔۔" میرے پیچھے آؤ ڈریکو۔۔۔"

وہ چل دیئے۔۔۔ اسنپ آگے آگے جا رہے تھے اور میلفوائے بے دلی سے ان کے پیچھے چل رہا تھا۔۔۔ایک لمحے کے لئے ہیری کشمکش میں وہیں کھڑا رہا۔۔۔ پھر اس نے کہا۔۔۔" میں ابھی واپس آتا ہوں لونا۔۔۔۔ارے۔۔۔ذرا غسلخانے تک جا رہا ہوں۔۔۔"

"ٹھیک ہے۔۔۔" وہ خوش دلی سے بولی۔۔۔اور جب وہ لپکتے ہوئے بھیڑ کے درمیان سے نکلنے لگا تو اس نے سنا کہ لونا دوبارہ **دنتیلی سازش** کے موضوع پر پروفیسر ٹریلونی کیساتھ گفتگو میں مصروف ہو گئی۔۔۔جو اس میں پوری طرح دلچسپی ظاہر کر رہی تھیں۔۔۔

ایک دفعہ دعوت سے نکلنے کے بعد اپنی جیب سے سلیمانی چادر نکال کر اپنے اوپر ڈالنا نہایت آسان تھا کیوں کہ راہداری بالکل خالی پڑی تھی۔۔۔ مشکل تو اسنیپ اور میلفوائے کو ڈھونڈنے میں پیش آئی۔۔۔ ہیری دوڑتا ہوا راہداری سے گزرا۔۔۔ اسکے قدموں کی آواز پیچھے موجود سلگ ہارن کے دفتر سے آتی موسیقی اور باتوں کی اونچی آوازوں میں ڈوب گئی۔۔۔ شاید اسنیپ میلفوائے کو کال کوٹھری میں موجود اپنے دفتر میں لے گئے تھے۔۔۔ یا شاید وہ اسے دوبارہ سلے درن کی بیٹھک کی طرف لے گئے ہوں گے۔۔۔ ہیری راہداری میں موجود تمام کمروں کے دروازے سے کان لگا کر سننے کی کوشش کرتا ہوا

آگے بڑھتا رہا۔۔آخر جب اس نے راہداری کے آخری کمرے پر قفل کے منہ پر جھکتے ہوئے اندر سے آتی آوازیں سنی تو اس کے جوش میں اضافہ ہو گیا۔۔

"۔۔۔غلطیوں کی کوئی گنجائش نہیں ڈریکو۔۔۔کیوں کہ اگر تمہیں نکال دیا گیا۔۔۔"

" میرا اس سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔۔۔ٹھیک ہے۔۔۔؟"

"مجھے امید ہے کہ تم سچ بول رہے ہو۔۔۔ کیوں کہ یہ بہت ہی بچکانہ اور بے وقوفانہ حرکت تھی۔۔۔ تم پر پہلے ہی اس میں ملوث ہونے کا شک کیا جا رہا ہے۔۔۔"

"مجھ پر کس کو شک ہے۔۔۔؟" میلفوائے نے غصے سے کہا۔۔۔"آخری بار کہہ رہا ہوں۔۔۔ یہ میں نے نہیں کیا۔۔۔ ٹھیک ہے؟ اس بیل لڑکی کا کوئی نہ کوئی دشمن ضرور ہو گا جس کے بارے میں کوئی نہیں جانتا۔۔۔ میری طرف اس طرح مت دیکھو۔۔۔ مجھے پتہ ہے تم کیا کرنا چاہتے ہو۔۔۔ میں بے وقوف نہیں ہوں۔۔ لیکن یہ کام نہیں کرے گا۔۔۔ میں تم کو روک سکتا ہوں۔۔۔"

کچھ لمحے کی خاموشی کے بعد اسنیپ آہستہ سے بولے۔۔۔ " آہ۔۔۔ اب سمجھا ۔۔۔ تو بیلاٹرکس خالہ تمہیں **سوچ بندش علم** سکھا رہی ہیں۔۔۔؟ ڈریکو۔۔ تم اپنے مالک سے کن خیالات کو چھپانے کی کوشش کر رہے ہو۔۔۔؟"

"میں ان سے کچھ چھپانے کی کوشش نہیں کر رہا۔۔۔ میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ تم میرے معاملے میں دخل اندازی نہ کرو۔۔"

ہیری نے اور مضبوطی سے اپنے کان دروازے پر قفل کے منہ سے چپکا دیئے۔۔۔آخر ایسا کیا ہو گیا ہے کہ میلفوائے اسنیپ سے اس لہجے میں بات کر رہا ہے۔۔۔ اسنیپ ۔۔۔ جن کے لئے وہ ہمیشہ عزت بلکہ پسندیدگی کا اظہار کرتا تھا۔۔۔؟

"تو اس لئے تم اس سال میرا سامنا کرنے سے کترا رہے ہو۔۔۔؟ تمہیں میری دخل اندازی کا ڈر ہے۔۔۔؟ تم جانتے ہو ڈریکو کہ اگر کوئی طالب علم میرے بار بار بلانے پر بھی میرے دفتر میں نہیں آتا تو کیا ہوتا ہے۔۔۔؟"

" تو مجھے نظر بندی کی سزا دے دو۔۔۔ یا ڈمبلڈور سے میری شکایت کر دو۔۔۔" میلفوائے پھنکارا۔۔۔

دوبارہ خاموشی چھا گئی۔۔۔ پھر اسنیپ نے کہا۔۔۔ " تم اچھی طرح جانتے ہو کہ میں ان دونوں میں سے کوئی بھی کام نہیں کرنا چاہتا۔۔۔۔"

"تو پھر بار بار مجھے اپنے دفتر میں بلانا بند کرو۔۔۔"

"میری بات سنو۔۔۔" اسنیپ نے کہا۔۔۔ انکی آواز اتنی ہلکی ہو گئی تھی کہ ہیری کو اسے سننے کے لئے اپنے کان پوری طاقت سے قفل کے منہ پر دبانے پڑے۔۔۔ " میں تمہاری مدد کرنے کوشش کر رہا ہوں۔۔۔ میں نے تمہاری ماں سے وعدہ کیا ہے کہ میں تمہاری حفاظت کروں گا۔۔۔ میں نے ***اٹوٹ قسم*** کھائی ہے ڈریکو۔۔۔"

"تب تو لگتا ہے کہ تمہیں وہ قسم توڑنی پڑے گی۔۔۔ کیوں کہ مجھے تمہاری حفاظت کی کوئی ضرورت نہیں۔۔۔ یہ میری ذمہ داری ہے۔۔۔ انہوں نے یہ کام مجھے سونپا ہے۔۔۔ اور میں اسے کر رہا ہوں۔۔۔ میرے پاس ایک منصوبہ ہے جو ضرور کام کرے گا۔۔۔ بس اس میں میری سوچ سے کچھ زیادہ وقت لگ رہا ہے۔۔۔"

"تمہارا منصوبہ کیا ہے۔۔۔؟"

"اس سے تمہارا کوئی لینا دینا نہیں۔۔۔"

"اگر تم مجھے یہ بتا دو کہ تم کیا کرنے کی کوشش کر رہے ہو تو میں تمہاری رہنمائی کر سکتا ہوں۔۔۔۔"

"مجھے جتنی رہنمائی کی ضرورت تھی وہ میں لے چکا ہوں۔۔۔ شکریہ۔۔۔ میں اکیلا نہیں ہوں۔۔۔"

"کم از کم آج رات تو تم اکیلے ہی تھے۔۔۔ جو کہ حد سے زیادہ بے وقوفانہ حرکت تھی۔۔۔ تم راہداری میں بنا کسی پہرہ دار یا ساتھی کے گھوم رہے تھے۔۔۔ یہ ابتدائی غلطیاں ہیں۔۔۔"

"میرے ساتھ کریب اور گوئیل ہوتے اگر تم نے انہیں نظر بندی کی سزا نہیں دی ہوتی۔۔"

"اپنی آواز نیچی رکھو۔۔۔" اسنیپ نے غصے سے کہا۔۔ کیوں کہ جوش کے مارے میلفوائے کی آواز بلند ہو گئی تھی۔۔۔" اگر تمہارے دوست کریب اور گوئیل اس سال شیطانی جادو سے تحفظ کے فن میں **ع۔ج۔م** لینا چاہتے ہیں تو انہیں پڑھائی کے معاملے میں اپنے موجودہ رویئے کو بدلنا ہو گا۔۔۔"

"اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔۔۔" میلفوائے بولا۔۔۔" شیطانی جادو سے تحفظ کا فن۔۔۔ یہ تو بس ایک مذاق ہے۔۔۔ ہے نا۔۔۔؟ ڈرامے بازی۔۔۔ جیسے ہم میں سے کسی کو شیطانی جادو سے تحفظ کی ضرورت ہو گی۔۔۔؟"

" یہ ڈرامے بازی ہماری کامیابی کے لئے ضروری ہے ڈریکو۔۔۔" اسنیپ نے کہا۔۔۔" تمہیں کیا لگتا ہے کہ ان تمام سالوں کے درمیان میں کہاں ہوتا۔۔۔ اگر مجھے ڈرامہ بازی نہیں آتی۔۔۔ ؟ اب میری بات سنو۔۔۔ آج رات اس طرح اکیلے گھوم کر تم نے اپنی لاپرواہی کا ثبوت دیا ہے۔۔۔ اور اگر تم کریب اور گوئیل جیسے ساتھیوں پر بھروسہ کر رہے ہو۔۔۔۔"

"صرف وہی نہیں ہیں۔۔ میرے ساتھ دوسرے لوگ بھی ہیں۔۔ زیادہ بہتر لوگ۔۔۔"

"تو پھر مجھ پر بھروسہ کیوں نہیں کرتے۔۔۔ میں بھی تمہاری مدد کر سکتا ہوں۔۔۔۔"

"میں جانتا ہوں تم کن چکروں میں ہو۔۔۔ تم میری شہرت چھیننا چاہتے ہو۔۔"

ایک بار پھر خاموشی چھا گئی۔۔۔ پھر اسنیپ سرد لہجے میں بولے۔۔۔" تم بچوں جیسی باتیں کر رہے ہو۔۔۔ میں سمجھ سکتا ہوں کہ تمہارے باپ کی گرفتاری اور قید نے تمہیں پریشان کر دیا ہے۔۔۔ لیکن۔۔۔۔"

ہیری کو صرف ایک لمحے کا موقعہ ملا۔۔ اس نے دروازے کے دوسری طرف میلفوائے کے قدموں کی آواز سنی اور جیسے ہی وہ دھماکے کی آواز کے ساتھ کھلا۔۔۔ وہ اچھل کر اس کے سامنے سے ہٹ گیا۔۔۔ میلفوائے تیز قدموں سے راہداری میں چلا جا رہا تھا۔۔۔ وہ سلگ ہارن کے دفتر کے کھلے دروازے کے سامنے سے گزرا۔۔۔ راہداری کے کونے پر مڑا اور نگاہوں سے او جھل ہو گیا۔۔۔

جیسے ہی اسنیپ آہستگی کے ساتھ کمرہِ جماعت سے نمودار ہوئے۔۔۔ ہیری سانس تک لینے کی ہمت نہیں کر پایا۔۔۔ وہ چپ چاپ وہیں کونے میں دبکا پڑا رہا۔۔۔ انکے چہرے کے تاثرات ناقابل فہم تھے۔۔۔ وہ دوبارہ دعوت کی طرف چل دیئے۔۔۔ ہیری فرش پر ہی پڑا رہا۔۔ وہ چادر کے نیچے چھپا ہوا تھا۔۔ اور اس کا دماغ سرپٹ دوڑ رہا تھا۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

# سولہواں باب

# ایک بہت ہی سرد کرسمس

"تو اسنیپ اسکی مدد کرنے کی پیشکش کر رہے تھے۔۔۔؟ وہ سچ مچ اسکی مدد کرنے کی پیشکش کر رہے تھے۔۔۔؟"

"اگر تم نے ایک بار پھر یہی سوال کیا تو میں یہ بندگو بھی گھسیٹر دوں گا۔۔۔" ہیری نے کہا۔

"میں تو بس یقین کرنا چاہ رہا تھا۔۔" وہ دونوں **برو** کے باورچی خانہ میں بیسن کے پاس اکیلے کھڑے ہوئے بیگم ویزلی کے لئے بندگو بھیوں کا پہاڑ چھیل رہے تھے۔۔۔ان کے سامنے موجود کھڑکی کے پار برفیلی ہوائیں لہرا رہی تھیں۔۔۔

" ہاں۔۔۔اسنیپ اسکی مدد کرنے کی پیشکش کر رہے تھے۔" ہیری نے کہا۔" انہوں نے کہا کہ انہوں نے میلفوائے کی ماں سے اسکی حفاظت کرنے کا وعدہ کیا ہے۔۔اور انہوں نے کوئی اٹوٹ قسم

کھائی ہے۔۔۔"

" اٹوٹ قسم۔۔۔" رون نے کہا۔۔۔ وہ سکتہ میں آ گیا۔۔۔ " نہیں۔۔۔ وہ ایسا نہیں کر سکتے۔۔۔ کیا تمہیں پورا یقین ہے کہ تم نے یہی سنا تھا۔۔۔؟"

" ہاں۔۔ مجھے پورا یقین ہے۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔۔ " کیوں۔۔۔ اس کا کیا مطلب ہوتا ہے۔۔۔؟"

"دیکھو۔۔۔ اٹوٹ قسم کو توڑا نہیں جا سکتا۔۔۔"

"واہ۔۔ بڑی بات ہے۔۔۔ اتنا تو میں بھی سمجھ گیا تھا۔۔۔ اگر کوئی اسے توڑ دے۔۔ تو کیا ہو گا۔۔۔؟"

"وہ مر جائے گا۔۔۔" رون نے کہا۔۔ " جب میں پانچ سال کا تھا تو فریڈ اور جارج نے مجھے اٹوٹ قسم کھلوانے کی کوشش کی تھی۔۔۔ میں لگ بھگ قسم اٹھا ہی چکا تھا۔ میں نے فریڈ کے ہاتھ تھامے ہوئے تھے اور باقی سب کچھ۔۔۔ تبھی ابو کی نظر ہم پر پڑ گئی۔۔۔ وہ تو غصے میں پاگل ہی ہو گئے تھے۔" رون نے آنکھوں میں یادوں کی جھلملاہٹ لئے ہوئے کہا۔۔۔ "میں نے بس اسی دن ابو کو امی کی طرح غصے میں دیکھا تھا۔۔۔ فریڈ کا دعوی ہے کہ اس دن کے بعد سے اسکا بایاں کولہا پہلے جیسا نہیں رہا۔۔۔"

"اچھا۔۔۔ فریڈ کے بائیں کولہے کو چھوڑو۔۔۔۔"

"کیا کہا۔۔۔؟" فریڈ کی آواز سنائی دی۔۔۔ دونوں جڑواں بھائی ابھی ابھی باورچی خانہ میں داخل ہوئے تھے۔۔۔

" آہ۔۔۔ جارج دیکھو تو سہی۔۔۔۔ یہ لوگ چاقوؤں کا استعمال کر رہے ہیں۔۔۔ خدا ان پر رحم کرے۔۔۔"

"میں دو سے ڈھائی مہینوں میں سترہ سال کا ہو جاؤں گا۔" رون نے چڑ چڑے پن سے کہا۔" پھر میں اس کام کو جادو سے کرنے کے قابل ہو جاؤں گا۔"

جارج نے میز پر بیٹھ کر اپنے پاؤں بھی اوپر رکھتے ہوئے کہا۔۔" لیکن تب تک۔۔ہم تمہیں چاقو کے درست استعمال کا مظاہرہ کرتے ہوئے دیکھنے سے لطف اندوز ہو سکتے ہیں۔۔۔ ویسے یہ خالہ جی کا گھر نہیں۔۔۔"

"تمہاری وجہ سے مجھ سے غلطی ہوئی۔۔" رون نے غصے سے کہا۔اور اپنے کٹے ہوئے انگوٹھے کو چوسنے لگا۔۔" صبر کرو۔۔۔ میں بس سترہ سال کا ہو جاؤں۔۔۔"

" مجھے یقین ہے کہ تب تم ہمیں اپنی پوشیدہ جادوئی صلاحیتوں سے حیران کر دو گے۔۔" فریڈ نے جماہی لیتے ہوئے کہا۔۔۔

"اور جب پوشیدہ صلاحیتوں کی بات ہو ہی رہی ہے رونالڈ۔۔۔" جارج نے کہا۔۔۔" تو ہم جینی سے یہ کیا سن رہے ہیں۔۔۔ تمہارے اور اس نوجوان لڑکی کے بیچ کیا چل رہا ہے۔۔۔۔ اگر ہماری معلومات غلط نہیں ہیں تو کیا نام ہے اس کا۔۔۔لیونڈر براؤن۔۔؟"

رون کا چہرہ تھوڑا گلابی پڑ گیا۔۔۔ لیکن دوبارہ بند گوبھیوں کی طرف مڑتے ہوئے وہ ناراض نہیں لگ رہا تھا۔۔۔"اپنے کام سے کام رکھو۔۔۔"

"کیا طعنہ مارا ہے۔۔۔۔واہ" فریڈ نے کہا۔۔۔" مجھے واقعی نہیں معلوم کہ تم ایسے جواب سوچتے کہاں سے ہو۔۔۔ نہیں۔۔۔ہم تو بس یہ جاننا چاہتے تھے کہ۔۔۔کہ یہ ہوا کیسے۔۔۔؟"

"کیا مطلب ہے تمہارا۔۔۔؟"

"کیا اس کے ساتھ کوئی حادثہ وغیرہ ہو گیا تھا۔۔۔؟"

"کیا۔۔۔؟"

"اچھا۔۔ تو اسے اتنی گہری دماغی چوٹ کس طرح لگی۔۔۔؟ ارے۔۔۔ ذرا سنبھل کر۔۔۔"

جیسے ہی رون نے بند گوبھی چھیلنے والا چاقو فریڈ کو گھما کر مارا۔۔۔ اسی وقت بیگم ویزلی باورچی خانے میں داخل ہوئیں۔۔۔ انہوں نے اسے ایسا کرتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔۔ فریڈ نے اپنی چھڑی کی معمولی حرکت سے اپنی طرف آتے چاقو کو کاغذ کے جہاز میں بدل دیا۔۔

"رون۔۔۔" بیگم ویزلی غصے سے چلائیں۔۔ "اگر میں نے دوبارہ کبھی تمہیں چاقو پھینکتے ہوئے دیکھا تو تمہاری خیر نہیں ہے۔۔۔"

"میں ایسا نہیں کروں گا۔۔" رون نے کہا۔۔۔ جب وہ دوبارہ بند گوبھیوں کے پہاڑ کی طرف مڑا تو دبی ہوئی آواز میں بولا۔۔۔ "آپ کے سامنے۔۔۔"

"فریڈ۔۔۔ جارج۔۔۔ بیٹا مجھے افسوس ہے۔۔۔ لیکن ریمس آج رات یہاں آ رہے ہیں اس لئے بل کو تمہارے کمرے میں سونا پڑے گا۔۔۔"

"کوئی مسئلہ نہیں ہے۔۔۔" جارج نے کہا۔۔۔

" چارلی گھر نہیں آ رہا۔۔ اس لئے رون اور ہیری چوبارے میں رہ سکتے ہیں۔۔۔ اور اگر فلیور جینی کے ساتھ کمرہ بانٹنے کو تیار ہو جائے۔۔۔"

"تب تو جینی کا کرسمس جگمگا اٹھے گا۔۔۔" فریڈ بڑبڑایا۔

"۔۔۔ تو سبھی لوگ آرام سے رہ سکتے ہیں۔۔۔ چلو۔۔ کم از کم سب کے پاس سونے کے لئے ایک بستر تو ہو گا۔۔۔" بیگم ویزلی نے تھوڑے تھکن بھرے لہجے میں کہا۔۔

"تو۔۔ پرسی اپنی بدصورت شکل نہیں دکھا رہا۔۔؟" فریڈ نے پوچھا۔۔

بیگم ویزلی جواب دینے سے پہلے مڑ گئیں۔۔۔" نہیں۔۔۔ وہ بہت مصروف ہے۔۔۔ مجھے لگتا ہے وزارت میں بہت کام ہو گا۔۔۔۔"

بیگم ویزلی کے باورچی خانے سے باہر جانے کے بعد فریڈ نے کہا۔۔"یا پھر وہ دنیا کا سب سے بڑا بے وقوف ہے۔۔۔ دونوں میں سے کوئی ایک بات تو ہے۔۔۔ چلو۔۔۔ اب ہمیں چلنا چاہیے جارج۔۔۔"

"تم دونوں کس چکر میں ہو۔۔۔؟" رون نے پوچھا۔۔۔ "کیا تم دونوں ان بند گو بھیوں کو چھیلنے میں ہماری مدد نہیں کر سکتے۔۔۔؟ تمہیں بس اپنی چھڑی کا استعمال کرنا ہو گا۔۔۔ پھر ہم لوگ بھی فارغ ہو جائیں گے۔۔۔"

"نہیں۔۔۔ مجھے نہیں لگتا کہ ہم ایسا کر سکتے ہیں۔۔۔" فریڈ نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔ "جادو کا استعمال کئے بغیر بند گو بھی چھیلنے سے کردار کی بنیاد مضبوط ہوتی ہے۔۔۔اس سے آپ کو احساس ہوتا ہے کہ ماگلو اور ناکارہ لوگوں کی زندگی کتنی مشکل ہوتی ہے۔۔۔"

"اور رون۔۔۔۔اگر تم چاہتے ہو کہ لوگ تمہاری مدد کریں۔۔۔" جارج نے کاغذی جہاز رون پر پھینکتے ہوئے کہا۔۔"تو تمہیں ان کی طرف چاقو نہیں پھینکنا چاہیے۔۔۔ تمہاری اطلاع کے لئے عرض ہے کہ ہم گاؤں کی طرف جا رہے ہیں۔۔۔ وہاں کاغذوں کی دکان پر ایک بہت خوبصورت لڑکی کام کرتی ہے جس کے خیال میں ہمارا تاش کے پتوں کا کھیل بہت انوکھا ہے۔۔۔ بالکل اصلی جادو کی طرح۔۔۔"

برف بھرے احاطے کے پار جاتے فریڈ اور جارج کو دیکھ کر رون تلخی سے بولا۔۔۔ "کمینے۔۔۔انہیں اس کام میں لمحے کی دس ساعتیں لگتیں پھر ہم بھی ان کے ساتھ جا سکتے تھے۔۔۔"

"میں تو نہیں جا سکتا۔۔" ہیری نے کہا۔۔ "میں نے ڈمبلڈور سے وعدہ کیا ہے کہ میرے یہاں قیام کے دوران میں اِدھر اُدھر نہیں گھوموں گا۔۔"

"اوہ ہاں۔۔" رون نے کہا۔۔ اس نے کچھ اور بند گوبھیاں چھیلیں۔۔ پھر بولا۔۔ "کیا تم ڈمبلڈور کو اسنیپ اور میلفوائے کے درمیان ہونے والی بات چیت سننے کا بتاؤ گے۔۔؟"

"ہاں۔۔" ہیری نے کہا۔۔ "میں ہر اس شخص کو بتاؤں گا جو اس سب کو روکنے کی طاقت رکھتا ہو۔۔اور ڈمبلڈور کا نام اس فہرست میں سب سے اوپر ہے۔۔ شاید میں تمہارے ابو سے بھی دوبارہ بات کروں۔۔"

"افسوس۔۔کہ تم یہ نہیں سن پائے کہ میلفوائے اصل میں کر کیا رہا ہے۔۔؟"

"میں سن ہی نہیں سکتا تھا۔۔ ساری بحث ہو ہی اسی بات پر رہی تھی کہ وہ اسنیپ کو یہ بات نہیں بتانا چاہ رہا تھا۔۔"

ایک دو لمحوں کی خاموشی کے بعد رون نے کہا۔۔ "ظاہر ہے تم جانتے ہی ہو کہ وہ لوگ کیا کہیں گے۔۔؟ ابو۔۔ڈمبلڈور اور باقی سب لوگ۔۔؟ وہ کہیں گے کہ اسنیپ درحقیقت میلفوائے کی مدد کرنے کی کوشش نہیں کر رہے بلکہ وہ تو صرف اس کے ارادوں کا پتہ لگانے کی کوشش کر رہے تھے۔۔"

"انہوں نے ان کی باتیں نہیں سنی ہیں۔۔" ہیری نے سپاٹ لہجے میں کہا۔۔ "اتنی اچھی اداکاری تو کوئی بھی نہیں کر سکتا۔۔اسنیپ بھی نہیں۔۔"

"ہاں پھر بھی۔۔ میں تو بس ایک بات کہہ رہا ہوں۔۔" رون نے کہا۔

ہیری تیوریاں چڑھا کر اس کی طرف مڑا۔۔ "تم تو مانتے ہو نا کہ میں درست ہوں۔۔؟"

"ہاں ۔۔۔ میں مانتا ہوں۔۔۔" رون نے جلدی سے کہا۔۔۔ " قسم سے۔۔ میں مانتا ہوں۔۔۔ لیکن ان سب کو پورا یقین ہے کہ اسنیپ تو ققنس تنظیم میں شامل ہیں۔۔۔ ہے نا۔۔؟"

ہیری کچھ نہیں بولا۔۔۔ اسے پہلے ہی احساس ہو گیا تھا کہ اس کے اس نئے ثبوت پر سب سے پہلا اعتراض یہی ہوگا۔۔۔ وہ اب ہرمائنی کی آواز صاف سن سکتا تھا۔۔۔

*"ہیری ۔۔۔ ظاہر ہے وہ میلفوائے کو مدد کی پیشکش اس لئے کر رہے تھے تاکہ وہ یہ پتہ چلا سکیں کہ وہ کیا کر رہا ہے ۔۔۔"*

بہر حال یہ ایک تصور ہی تھا۔۔۔ کیوں کہ فی الحال اسے ہرمائنی کو یہ بتانے کا موقعہ ہی نہیں ملا تھا کہ اس نے کیا سنا ہے۔۔۔ سلگ ہارن کی دعوت میں اس کے واپس پہنچنے سے پہلے ہی وہ وہاں سے غائب ہو چکی تھی۔۔۔ کم از کم ایک تپے ہوئے مک لیگن سے تو اسے یہی پتہ چلا تھا۔۔۔ اور جس وقت وہ گریفن ڈور کی بیٹھک میں واپس پہنچا تو وہ سونے جا چکی تھی۔۔۔ اور اگلی صبح کیوں کہ وہ اور رون بہت جلدی میں **برو** کے لئے نکل گئے تھے اس لئے اسے صرف اتنا وقت ملا کہ وہ اسے کرسمس کی مبارک باد دے سکے اور یہ بتا سکے کہ چھٹیوں سے واپسی پر اسے سنانے کے لئے اس کے پاس ایک بہت اہم خبر ہے۔۔ ویسے ہیری کو یقین نہیں تھا کہ ہرمائنی نے اسکی بات سنی بھی ہے یا نہیں کیوں کہ اسی وقت ہیری کے پیچھے کھڑے رون اور لیونڈر ایک دوسرے کو بنا کچھ بولے جسمانی الوادع کہنے میں مصروف تھے۔۔

پھر بھی۔۔۔ ایک بات تو ہرمائنی بھی نہیں جھٹلا سکتی تھی۔۔۔ میلفوائے کسی نہ کسی چکر میں تو ضرور تھا۔۔۔ اور اسنیپ یہ بات جانتے ہیں۔۔۔ اس لئے ہیری بلا جھجک یہ بول سکتا تھا۔۔۔ ***"میں نے تو پہلے ہی تم سے کہا تھا۔۔"*** وہ پہلے ہی یہ بات دسیوں دفعہ رون کو کہہ چکا تھا۔۔۔

کرسمس کی شام تک ہیری کو ویزلی صاحب سے بات کرنے کا موقعہ نہیں ملا۔ کیوں کہ وہ وزارت میں روزانہ ہی دیر رات تک کام میں مصروف رہتے تھے۔۔ کرسمس کی شام ویزلی خاندان اور ان کے مہمان بیٹھک میں بیٹھے ہوئے تھے۔۔ جسے جینی نے اتنے شاندار انداز میں سجایا تھا جیسے وہ لوگ رنگ برنگی کاغذی زنجیری دھاکوں کے بیچوں بیچ بیٹھے ہوں۔۔ صرف فریڈ جارج ہیری اور رون ہی یہ جانتے تھے کہ کرسمس کے سجاوٹی درخت کے اوپر لگا ہوا فرشتہ اصل میں باغیچے کا ایک پودنا ہے۔۔ جس نے۔۔ کرسمس کے لیے باغیچے کی زمین سے کھود کر گاجر نکالتے وقت فریڈ کے ٹخنے پر کاٹ لیا تھا۔۔ انہوں نے اسے ساکت کر کے اس پر سنہرا رنگ کر دیا۔۔ پھر اسے باریک جالی دار کپڑے کا چھوٹا لہنگا پہنا کر گوند سے اسکی پیٹھ پر ننھے پر چپکا دیئے۔۔ اب وہ اوپر لٹکا قہر آلود نگاہوں سے نیچے ان سب کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔ ہیری نے اس جیسا بدصورت فرشتہ کبھی نہیں دیکھا تھا۔۔۔ جسکا بڑا گنجا سر آلو جیسا تھا اور بالوں بھرے پاؤں تھے۔۔

وہ سب لوگ بیگم ویزلی کی پسندیدہ گلوکارہ سیلسٹینا واربیک کی کرسمس نشریات سننے پر مجبور تھے۔۔ جسکی چہچہاتی ہوئی آواز لکڑی کے ایک بڑے ریڈیو سے نکل رہی تھی۔۔ فلیور کو شاید سیلسٹینا بہت بے کار لگ رہی تھی اس لئے وہ کونے میں بیٹھی اتنی اونچی آواز میں باتیں کر رہی تھی۔۔ کہ بیگم ویزلی تیوریاں چڑھا کر بار بار اپنی چھڑی سے ریڈیو پر لگے آواز کے لٹو کی طرف اشارہ کر رہی تھیں۔۔ جس سے لمحہ بہ لمحہ سیلسٹینا کی آواز بلند سے بلند تر ہوتی چلی گئی۔۔ جب ریڈیو پر ایک بھڑکتا ہوا گانا "**طا قتور پیار سے بھری گرما گرم کڑھائی**" چلنے لگا۔۔ تو فریڈ اور جارج نے جینی کے ساتھ **دھماکہ خیز پتوں** کا کھیل شروع کر دیا۔۔ رون۔ بل اور فلیور کی طرف چور نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔۔ جیسے ان سے پیار کے نسخے سیکھنا چاہ رہا ہو۔۔ اس دوران ریمس لیوپن۔۔ جو ہمیشہ سے کہیں زیادہ دبلے اور پھٹے حال لگ رہے تھے۔۔ آگ کے پاس بیٹھے اسکی گہرائیوں کو اس طرح گھور رہے تھے جیسے انہیں سیلسٹینا کی آواز سنائی ہی نہیں دے رہی ہو۔۔۔

*اوہ... آؤ... میری کڑھائی ہلاؤ....*

*اگر تم یہ ٹھیک طرح سے کر و گے...*

*تو میں  تمہارے لئے تھوڑا سا گرم طاقتور پیار ابالوں گی...*

*جس سے تم آج رات گرم رہو گے...*

"جب ہم اٹھارہ سال کے تھے تو ہم اس گانے پر ناچے تھے..." بیگم ویزلی نے اپنے اونی کپڑوں پر اپنی آنکھیں پونچھتے ہوئے کہا... "کیا تمہیں یاد ہے آرتھر...؟"

"ہمم...؟" ویزلی صاحب نے کہا... جو سر ہلاتے ہوئے سنگترہ چھیل رہے تھے... "اوہ ہاں... شاندار دھن ہے..."

کوشش کر کے وہ تھوڑا سیدھے ہوئے اور ہیری کی طرف دیکھا جو ان کے پاس ہی بیٹھا ہوا تھا...

"اس کے لئے معذرت چاہتا ہوں..." انہوں نے اپنے سر کو ہلاتے ہوئے ریڈیو کی طرف اشارہ کیا.. جہاں اب سیلسٹینا نے قوالی شروع کر دی تھی... "جلد ہی ختم ہو جائے گا..."

"کوئی بات نہیں..." ہیری نے مسکراتے ہوئے کہا... "کیا آج کل وزارت میں مصروفیت زیادہ ہے...؟"

"بہت..." ویزلی صاحب نے کہا.. "اگر اس سب کا کوئی فائدہ ہوتا تو مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہوتا.. لیکن ہم نے پچھلے کچھ مہینوں کے دوران جو تین گرفتاریاں کی ہیں.. مجھے شک ہے کہ ان میں سے کوئی بھی حقیقتاً مردار خور نہیں ہے... یہ بات کسی سے کہنا نہیں ہیری..." اچانک جیسے ہوش میں آتے ہوئے.. انہوں نے تیزی سے کہا...

ہیری نے پوچھا۔۔ "تو انہوں نے اسٹین شن پائیک کو تو اب تک قید میں نہیں رکھا ہو گا۔۔۔ ہے نا۔۔؟"

"مجھے ڈر ہے کہ ایسا ہی ہے۔۔۔" ویزلی صاحب نے کہا۔۔ "میں جانتا ہوں کہ ڈمبلڈور نے اسٹین کے بارے میں سیدھا اسکر میجیور سے درخواست کرنے کی کوشش کی ہے۔۔۔ میرا مطلب ہے۔۔۔ کہ ہر وہ شخص جس نے واقعی اس سے پوچھ گچھ کی ہے وہ اچھی طرح جانتا ہے کہ وہ اتنا ہی مردار خور ہے جتنا یہ سنگترہ ہو سکتا ہے۔۔۔ لیکن اعلیٰ حکام یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ انہیں کچھ نہ کچھ کامیابی تو ملی ہی ہے۔۔ اور ***تین گرفتاریاں*** سننے میں ***تین غلط گرفتاریاں اور رہائی*** سے بہتر لگتا ہے۔۔۔ خیر۔۔۔ یہ تمام معلومات نہایت خفیہ ہیں۔۔۔"

"میں کسی سے کچھ نہیں کہوں گا۔۔" ہیری نے کہا۔۔۔ وہ ایک لمحے کے لئے یہ سوچتے ہوئے جھجھکا کہ جو بات وہ کہنا چاہتا تھا وہ کس طرح سے کہے۔۔۔ جیسے ہی اس نے اپنے خیالات کو ترتیب دیا۔۔ تو سیلسٹینا واربیک نے ایک دھیمے سروں کا عاشقانہ گیت شروع کر دیا۔۔۔

***"تم نے سحر پھونک کر ۔۔۔میرا دل سینے سے نکال لیا۔۔۔"***

"ویزلی انکل۔۔۔ جب میں اسکول جا رہا تھا تو میں نے آپ سے اسٹیشن پر کچھ کہا تھا۔۔؟"

"میں نے چھان بین کی تھی ہیری۔۔۔" ویزلی صاحب نے فوراً کہا۔۔ "میں نے جا کر میلفوائے کے گھر کی تلاشی لی تھی۔۔۔ وہاں ایسا کچھ نہیں ملا جو وہاں نہیں ہونا چاہیے تھا۔۔ نہ تو ٹوٹا ہوا اور نہ ہی صحیح سلامت۔۔۔"

"ہاں۔۔ میں جانتا ہوں۔۔۔ میں نے ***روزنامہ جادوگر*** میں دیکھا تھا کہ آپ نے تلاشی لی ہے۔۔۔ لیکن یہ تھوڑا الگ ہے۔۔۔ دیکھیں۔۔ تھوڑا مزید کچھ اور۔۔۔"

پھر اس نے ویزلی صاحب کو ہر وہ بات بتادی جو اس نے اسنیپ اور میلفوائے کو کرتے ہوئے سنی تھی۔۔ جب ہیری بول رہا تھا تو اس نے دیکھا کہ لیوپن کا سر تھوڑا سا ان کی سمت میں مڑ گیا ہے۔۔ وہ اسکا ہر لفظ دھیان سے سن رہے تھے۔۔۔ اسکی بات پوری ہونے کے بعد خاموشی چھا گئی۔۔۔ صرف سیلسٹینا کی گنگناہٹ کی آواز آرہی تھی۔۔

*اوہ ۔۔ میرا بے چارہ دل۔۔۔یہ کہاں چلا گیا۔۔؟*

*ایک منتر کے پیچھے۔۔۔ یہ مجھے چھوڑ گیا۔۔۔*

ویزلی صاحب بولے۔۔۔"ہیری۔۔ کیا تمھیں ایسا نہیں لگا کہ اسنیپ صرف ناٹک۔۔۔۔۔"

"مدد کی پیشکش کرنے کا ناٹک کر رہے تھے تاکہ میلفوائے کے ارادے جان سکیں۔۔؟" ہیری نے فوراً کہا۔۔" ہاں۔۔۔ میں نے سوچا تھا کہ آپ یہی کہیں گے۔۔۔ لیکن ہمیں کس طرح معلوم ہوگا۔۔۔؟"

"یہ معلوم کرنا ہمارا کام نہیں ہے۔۔۔" غیر متوقع طور پر لیوپن نے کہا۔۔ وہ اب آگے کی طرف پیٹھ کر کے بیٹھ گئے تھے اور انکا چہرہ ویزلی صاحب کے سامنے بیٹھے ہیری کی طرف تھا۔۔۔ "یہ ڈمبلڈور کا کام ہے۔۔۔ڈمبلڈور کو سیویرس پر بھروسہ ہے۔۔۔اور یہ بات ہم سب کے لئے بھی کافی ہونی چاہئے۔۔۔۔"

"لیکن۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔۔" مان لیجئے۔۔۔مان لیجئے کہ ڈمبلڈور اسنیپ کے بارے میں غلط ہوں۔۔۔"

" لوگوں نے یہ بات بہت دفعہ کہی ہے۔۔۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ کیا آپ کو ڈمبلڈور کے فیصلوں پر بھروسہ ہے یا نہیں۔۔۔ مجھے ہے۔۔۔ اس لئے میں سیویرس پر بھی بھروسہ کرتا ہوں۔۔۔"

"لیکن ڈمبلڈور سے بھی تو غلطیاں ہو سکتی ہیں۔۔" ہیری نے بحث کی۔ "انہوں نے ایسا خود کہا ہے۔۔۔اور آپ۔۔۔" اس نے لیوپن کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھا۔۔ "کیا آپ واقعی اسنیپ کو پسند کرتے ہیں۔۔۔؟"

"میں اسنیپ کو نہ تو پسند کرتا ہوں اور نہ ہی ناپسند۔۔۔۔" لیوپن نے کہا۔ جب ہیری کے چہرے پر شک و شبہ کے تاثرات امڈ آئے تو انہوں نے مزید کہا۔۔ "نہیں ہیری۔۔۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔۔۔ ہم کبھی بھی لنگوٹیے دوست تو نہیں بن پائیں گے خصوصاً ان سب کے بعد۔۔ جو کچھ بھی جیمز سیریئس اور سیویرس کے بیچ ہوا۔۔ ان یادوں میں بہت سی تلخیاں بھری ہیں۔۔۔ لیکن میں یہ بات کبھی نہیں بھولتا کہ اس سال کے دوران جب میں ہوگورٹس میں پڑھا رہا تھا تو سیویرس ہر مہینے باقاعدگی سے میرے لئے بہترین ***انسانی بھیڑیا راحت محلول*** بناتا تھا۔۔۔ تاکہ مجھے اس تکلیف کا سامنا نہ کرنا پڑے جس کا سامنا عام طور پر مجھے چودہویں کے چاند کی رات کو کرنا پڑتا ہے۔۔۔"

ہیری نے غصے سے کہا۔۔۔ "لیکن انہوں نے '***اتفاق***' سے۔۔۔ لوگوں کو یہ بھی تو بتا دیا تھا کہ آپ انسانی بھیڑیا ہیں۔۔ جسکی وجہ سے آپ کو اسکول چھوڑ کر جانا پڑا تھا۔۔۔"

لیوپن نے اپنے کندھے اچکائے۔۔۔ "یہ خبر ویسے بھی پھیل جاتی۔۔۔ ہم دونوں جانتے ہیں کہ وہ میرا عہدہ پانا چاہتا تھا۔۔ لیکن میرے محلول کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کر کے وہ مجھے اس سے کہیں زیادہ نقصان پہنچا سکتا تھا۔۔۔ اس نے مجھے تندرست رکھا۔۔ اس کے لئے مجھے اس کا شکر گزار ہونا چاہیے۔۔۔"

شاید ڈمبلڈور کی نظروں کے سامنے ہونے کی وجہ سے انہیں محلول کیساتھ چھیڑ چھاڑ کرنے کی ہمت نہیں ہوئی ہو گی۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔۔

"تم اس سے نفرت کرنے پر تلے ہوئے ہو ہیری۔۔" لیوپن نے ایک دھیمی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔۔ " اور میں سمجھ سکتا ہوں۔۔ والد کے روپ میں جیمز اور کفیل کے روپ میں سیریئس ۔۔۔ تمہیں ایک پرانا تعصب وراثت میں ملا ہے۔۔۔ جو بات تم نے مجھے اور آرتھر کو بتائی ہے وہ تم بے شک ڈمبلڈور کو بھی بتادو۔۔ لیکن تم یہ امید مت کرنا کہ وہ بھی اس معاملے کو تمہاری نظروں سے دیکھیں گے۔۔اور اس بات کے بتانے پر انکے حیران ہو جانے کی امید بھی مت رکھنا۔۔ ہو سکتا ہے ڈمبلڈور کے حکم پر ہی سیویرس نے ڈریکو سے پوچھ گچھ کی ہو۔۔۔"

***۔۔۔۔۔ اور اب جبکہ تم نے اس کے ٹکرے ٹکرے کر دیئے ہیں۔۔***

***تمہارا شکریہ ادا کرتی ہوں ۔۔ مگر میرا دل واپس کردو۔۔۔***

سیلسٹینا نے اپنا گیت بہت لمبے اور اونچے سر پر ختم کیا۔۔ ریڈیو سے تالیوں کی زوردار آواز آئی جسکا ساتھ بیگم ویزلی بھی پرجوش تالیوں سے دینے لگیں۔۔۔

"*کیا یہ کھتم او گیا۔۔؟*" فلیور نے اونچی آواز میں کہا۔۔۔ "*خدا کا شوکر اے۔۔۔کِتا بھیانک گانا تا۔۔۔*"

"تو۔۔۔اب مشروب ہو جائیں۔۔۔؟" ویزلی صاحب نے فوراً اونچی آواز میں کہا اور اچھل کر اپنے قدموں پر کھڑے ہو گئے۔۔۔ " انڈوں کا مشروب کس کس کو چاہیے۔۔۔؟"

جب ویزلی صاحب انڈوں کا مشروب لینے چلے گئے اور باقی سبھی لوگ پسر کر بات چیت کرنے لگے تو ہیری نے لیوپن سے پوچھا۔۔ " پچھلے دنوں آپ کہاں مصروف تھے۔۔۔؟"

"اوہ۔۔ میں زمین دوز تھا۔۔۔" لیوپن نے کہا۔۔۔ " تقریباً زمین کے نیچے ہی۔۔۔ اسی وجہ سے میں تمہیں خط نہیں لکھ سکا۔۔ ہیری۔۔ تمہیں خطوط بھیجنے سے میری خفیہ جگہ کا راز ظاہر ہو جاتا۔۔۔"

"کیا مطلب۔۔۔؟"

"میں اپنے ساتھیوں۔۔۔ اپنے جیسے لوگوں کے بیچ رہ رہا تھا۔۔" لیوپن نے کہا۔۔ جب انہوں نے دیکھا کہ ہیری کے چہرے پر کچھ نہ سمجھنے جیسا تاثر ہے تو انہوں نے مزید کہا۔۔ " انسانی بھیڑیئے۔۔۔ لگ بھگ سبھی انسانی بھیڑیئے والڈیمورٹ کے ساتھ ہیں۔۔ ڈمبلڈور کو ایک جاسوس کی تلاش تھی۔۔۔ تو میں نے اپنی خدمات پیش کر دیں۔۔۔ بنا بنایا انسانی بھیڑیا۔۔"

ان کے لہجے میں تھوڑی تلخی جھلک رہی تھی۔۔ شاید ان کو بھی اس کا احساس ہو گیا۔۔ کیوں کہ اس کے بعد وہ اور گرم جوشی سے مسکرانے لگے۔۔۔ "میں شکایت نہیں کر رہا۔۔۔ یہ بہت ضروری کام تھا اور مجھ سے بہتر کون یہ کام کر پاتا۔۔۔؟ بہر حال انکا اعتماد جیتنا بہت مشکل ثابت ہوا۔۔ انہیں یہ صاف نظر آ رہا تھا کہ میں جادوگروں کے بیچ رہنے کی کوشش کرتا رہا ہوں۔۔۔ جبکہ وہ اس عام برادری کو کب کا چھوڑ چکے ہیں وہ اب سب سے الگ تھلگ کناروں پر رہتے ہیں اور کھانے کے لئے چوری یا پھر جان سے مار دینے سے بھی نہیں ہچکچاتے۔۔۔"

" تو انہیں والڈیمورٹ کیوں پسند ہے۔۔۔؟"

"انہیں لگتا ہے کہ اس کی حکمرانی میں ان کی زندگی بہتر ہو جائے گی۔۔۔" لیوپن نے کہا۔۔۔ "اور جب تک گرے بیک وہاں ہے تب تک اس بات پر بحث کرنا بھی مشکل ہے۔۔۔"

" گرے بیک کون ہے۔۔۔؟"

"تم نے اس کا نام نہیں سنا۔۔۔؟" لیوپن نے اکڑے ہوئے انداز میں اپنے ہاتھ گود میں باندھ لیے۔۔۔ " فینرر گرے بیک۔۔۔۔ شاید وہ اس وقت موجود انسانی بھیڑیوں میں سب سے خونخوار بھیڑیا ہے۔۔۔ اسکی زندگی کا مقصد ہی زیادہ سے زیادہ لوگوں کو کاٹ کر ان کو آلودہ کرنا ہے۔۔۔ وہ چاہتا ہے کہ

اتنے انسانی بھیڑیئے بنالے جو جادوگروں پر حاوی آجائیں۔۔۔ والڈیمورٹ نے اسکی خدمات کے بدلے اسے شکار فراہم کرنے کا وعدہ کیا ہے۔۔۔ گرے بیک بچوں کے معاملے میں خصوصی ماہر ہے۔۔۔ وہ کہتا ہے انہیں بچپن ہی میں کاٹ لو۔۔۔ اور والدین سے دور لے جا کر انکی پرورش کرو۔۔۔ پھر انہیں عام جادوگروں سے نفرت کرنا سکھاؤ۔۔۔ والڈیمورٹ لوگوں کو یہ دھمکی دیتا پھر رہا ہے کہ وہ اسے ان کے بیٹے بیٹیوں پر چھوڑ دے گا۔۔۔ اس طرح کی دھمکی ہمیشہ اثر کرتی ہے۔۔۔"

لیوپن رک کے پھر بولے۔۔۔" گرے بیک ہی نے مجھے کاٹا تھا۔۔۔"

"کیا۔۔۔؟" ہیری نے غصے بھری حیرانی سے پوچھا۔۔۔" کب۔۔۔ آپ کا مطلب ہے جب آپ بچے تھے۔۔۔؟"

"ہاں۔۔۔ میرے ابو نے اسے غصہ دلا دیا تھا۔۔۔ ایک لمبے عرصے تک مجھے خود پر حملہ کرنے والے انسانی بھیڑیئے کا نام نہیں معلوم تھا۔۔۔ مجھے اس پر رحم آتا تھا۔۔ میں سوچتا تھا کہ شاید بے چارہ خود پر قابو نہیں رکھ پایا ہوگا۔۔۔ کیوں کہ مجھے خود بھی تبدیلی کے عمل سے گزرتے وقت ہونے والی تکلیف کا احساس تھا۔۔ لیکن گرے بیک ویسا نہیں تھا۔۔۔ چودہویں کے چاند کی رات وہ جان بوجھ کر اپنے شکار کے آس پاس منڈلاتا ہے۔۔۔ اور اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ اسے قریب سے حملہ کرنے کا موقعہ ملے۔۔۔ وہ اسکی مکمل منصوبہ بندی کرتا ہے۔۔۔ اور اسی آدمی کو والڈیمورٹ انسانی بھیڑئیوں پر حکومت کرنے کے لئے استعمال کر رہا ہے۔۔۔ میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ بھیڑئیوں کے گروہ پر گرے بیک کے مقابلے میں میرے دلائل کچھ زیادہ اثر انداز ہو رہے ہیں۔۔۔ کیونکہ وہ اس بات پر زور دیتا ہے کہ ہم انسانی بھیڑیئے خون کے حقدار ہیں۔۔۔ اور ہمیں عام لوگوں سے بدلہ لینا چاہئے۔۔۔"

"لیکن آپ بھی تو عام انسان ہیں۔۔۔" ہیری نے بھڑکتے ہوئے کہا۔۔۔" آپ کے ساتھ۔۔۔آپ کے ساتھ بس ایک مسئلہ ہے۔۔۔"

لیوپن زور زور سے قہقہے لگانے لگے۔۔۔" کبھی کبھی تم مجھے جیمز کی یاد دلا دیتے ہو۔۔۔وہ بھی دوستوں کے سامنے اسے میرا **بالوں والا چھوٹا مسئلہ** کہا کرتا تھا۔۔اس کی بات سن کر بہت سے لوگ یہ سوچتے تھے کہ میں کسی بدمزاج خرگوش کا مالک ہوں۔۔۔"

انہوں نے شکریہ کہتے ہوئے ویزلی صاحب سے انڈوں کے مشروب کا گلاس لے لیا۔۔۔ اب وہ تھوڑے خوش مزاج لگ رہے تھے۔۔۔ اس دوران ہیری نے اپنے اندر تجسس کا سیلاب بہتے ہوئے محسوس کیا۔۔۔ اپنے ابو کے اچانک ذکر سے اسے یاد آگیا تھا کہ وہ لیوپن سے کچھ پوچھنا چاہتا تھا۔۔۔

"کیا آپ نے کبھی کسی کم ذات شہزادہ کے بارے میں کچھ سنا ہے۔۔۔؟"

"کم ذات۔۔۔کیا۔۔۔؟"

"شہزادہ۔۔۔" ہیری نے کہا اور غور سے ان کے چہرے پر پہچان کا تاثر ڈھونڈنے کی کوشش کرنے لگا۔

"جادوگروں میں شہزادے نہیں ہوتے ہیں ہیری۔۔۔" لیوپن نے کہا۔وہ اب مسکرا رہے تھے۔" کیا تم یہ خطاب اپنانے کا سوچ رہے ہو۔۔۔؟ میرے خیال سے تو '**منتخب جادوگر**' کہلانا ہی کافی ہونا چاہیے۔۔۔"

" اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔۔۔" ہیری نے غصے سے کہا۔۔" کم ذات شہزادہ کبھی ہوگورٹس میں پڑھا کرتا تھا۔۔ میرے پاس اسکی پرانی محلولات کی کتاب ہے۔۔۔اس

نے اس میں ہر جگہ منتر لکھے ہوئے ہیں۔ جنہیں اس نے ایجاد کیا ہے۔۔ ان میں سے ایک **لٹک بدن** بھی ہے۔۔۔"

"اوہ۔۔۔ وہ منتر تو ہمارے زمانے میں ہوگورٹس میں بہت مشہور تھا۔۔۔" لیوپن نے یادوں میں ڈوبتے ہوئے کہا۔۔۔ "جب میں پانچویں سال میں تھا تب تو کچھ مہینے اس طرح گزرے جب کوئی ٹخنوں کے بل ہوا میں الٹا لٹکے بغیر چل پھر ہی نہیں سکتا تھا۔۔۔"

"میرے ابو نے اسکا استعمال کیا ہے۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔۔ "میں نے **سوچ کی پرچھائی** میں انہیں دیکھا تھا۔۔۔ انہوں نے اسنیپ پر اسکا استعمال کیا تھا۔۔۔"

اس نے یہ بات سرسری انداز میں کہی تھی۔۔ جیسے جلدی میں کئے گئے اس تبصرے کی کوئی اہمیت نہ ہو۔۔۔ لیکن اسے یقین نہیں تھا کہ اسکا صحیح اثر ہوا ہے۔۔۔ لیوپن کی مسکراہٹ کا مطلب سمجھنا مشکل تھا۔۔۔

"ہاں۔۔۔" انہوں نے کہا۔۔۔ "لیکن وہ اس کا استعمال کرنے والے اکیلے آدمی نہیں تھے۔۔۔ جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا کہ یہ منتر اس زمانے میں بہت مشہور تھا۔۔۔ تم تو جانتے ہی ہو کہ منتر مشہور ہوتے ہیں اور پھر غائب ہو جاتے ہیں۔۔۔"

لیکن ایسا لگتا ہے کہ یہ منتر اسی وقت ایجاد کیا گیا تھا جب آپ اسکول میں تھے۔۔۔" ہیری نے اڑیل لہجے میں کہا۔

"ضروری نہیں ہے۔۔۔۔" لیوپن نے کہا۔۔ "منتر بھی باقی چیزوں کی طرح وقت کے ساتھ ساتھ مشہور ہوتے ہیں اور پھر بھلا دیئے جاتے ہیں۔۔۔"

انہوں نے ہیری کے چہرے کی طرف دیکھا اور پھر دھیرے سے بولے۔۔۔ "جیمز خالص خون والا تھا ہیری۔۔۔اور میرا یقین کرو اس نے ہم سے یہ کبھی نہیں کہا کہ ہم اسے شہزادہ کہہ کر بلائیں۔۔۔۔۔۔"

اب ناٹک چھوڑ کر ہیری نے سیدھا سوال پوچھا۔۔۔" اور وہ سیریئس بھی نہیں تھے۔۔۔؟ یا آپ۔۔۔؟"

" بالکل بھی نہیں۔۔۔"

"اوہ۔۔" ہیری نے آگ میں گھورتے ہوئے کہا۔۔۔ " میں تو بس یہ سوچ رہا تھا۔۔۔ چلیں۔۔ خیر۔۔۔ اس شہزادہ نے میری محلولات کی جماعت میں بہت مدد کی ہے۔۔۔"

"ہیری۔۔۔یہ کتاب کتنی پرانی ہے۔۔۔؟"

" مجھے نہیں معلوم۔۔۔ میں نے کبھی اس پر دھیان نہیں دیا۔۔۔"

"چلو۔۔۔شاید اس سے تم کو کوئی سراغ مل سکے کہ آخر شہزادہ ہوگورٹس میں کس زمانے میں تھا۔۔۔" لیوپن نے کہا۔۔۔

تھوڑی دیر بعد ہی فلیور نے سیلسٹینا کے گانے کی نقل کرنے کا فیصلہ کیا۔۔۔ " طا قتور پیار سے بری گرما گرم کڑائی" جسے سن کر بیگم ویزلی کے چہرے پر ایسے تاثرات ابھر آئے۔۔۔ جنہیں دیکھ کر سب لوگ سمجھ گئے کہ اب سونے کے لئے چلنا چاہیے۔۔۔ ہیری اور رون اوپر کی طرف رون کے چوبارے والی خوابگاہ پر چڑھ گئے۔۔۔ جہاں ہیری کے لئے ایک خیمہ بستر تان دیا گیا تھا۔۔

رون تو فوراً ہی سو گیا۔ لیکن بستر پر جانے سے پہلے ہیری نے اپنے صندوق میں گھس کر اپنی ***محلولات بناؤ (اعلی درجہ)*** کتاب نکال لی۔۔ پھر وہ بستر میں گھس کر اس کے صفحات پلٹتا رہا۔۔ آخر کار اسے وہ مل گیا جس کی اسے تلاش تھی۔۔ کتاب کے سامنے کی طرف اسکی اشاعت کی تاریخ درج تھی۔ یہ کتاب تقریباً پچاس سال پرانی تھی۔ پچاس سال پہلے نہ تو اس کے ابو۔۔ اور نہ ہی اس کے ابو کے دوست ہوگورٹس میں تھے۔۔۔ تھوڑی مایوسی محسوس کرتے ہوئے ہیری نے کتاب دوبارہ اپنے صندوق میں اچھالی۔۔۔ چراغ بجھایا۔۔ اور کروٹ لے کر اسنیپ۔ انسانی بھیڑیوں۔ اسٹین شن پائیک اور کم ذات شہزادہ کے بارے میں سوچنے لگا۔ آخر کار وہ ایسی بے آرام نیند میں ڈوب گیا جہاں رینگتے ہوئے سائے اور دانت کاٹے گئے بچوں کی چیخیں بھری ہوئی تھیں۔۔۔

" وہ مذاق کر رہی ہو گی۔۔۔"

ہیری اچانک چونک کر نیند سے بیدار ہو گیا۔۔ اس کے بستر کے کنارے پر ایک ابھرا ہوا موزہ پڑا تھا۔۔ اس نے اپنے چشمے لگائے اور اِدھر اُدھر دیکھا۔۔ چھوٹی سی کھڑکی مکمل طور پر برف سے ڈھک چکی تھی۔۔۔ اور اس کے بالکل سامنے رون اپنے بستر پر بالکل تن کر بیٹھا ہوا ایک ایسی چیز کی جانچ کر رہا تھا جو دیکھنے میں سونے کی موٹی زنجیر کی طرح لگ رہی تھی۔۔۔

"یہ کیا ہے۔۔۔؟" ہیری نے پوچھا۔۔

"لیونڈر نے بھیجی ہے۔۔۔" رون نے چڑ چڑی آواز میں کہا۔۔ "وہ یہ سوچ بھی کیسے سکتی ہے کہ میں اسے پہنوں گا۔۔۔"

ہیری نے غور سے دیکھا اور اس کی ہنسی چھوٹ گئی۔۔۔ زنجیر سے بڑے سونے کے الفاظ لٹک رہے تھے۔۔ ***"میرا دلبر۔۔"***

"اچھی ہے۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔ " اعلی معیار کی۔۔۔ تمہیں یہ فریڈ اور جارج کے سامنے ضرور پہننی چاہیے۔۔۔"

"اگر تم نے انہیں بتایا۔۔۔" رون نے زنجیر اپنے تکیے کے نیچے چھپاتے ہوئے کہا۔۔۔" تو میں۔۔۔ تو میں۔۔۔ تو میں۔۔۔۔"

"میرے اوپر ہکلاؤ گے۔۔۔؟" ہیری نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔ "چھوڑو بھی۔۔۔ میں ایسا کیوں کروں گا۔۔۔"

"اس نے ایسا سوچ بھی کیسے لیا کہ میں اس طرح کی چیز پسند کروں گا۔۔" رون نے ہواؤں سے پوچھا۔۔ وہ تھوڑا صدمہ میں لگ رہا تھا۔۔۔

"چلو۔۔ ذرا سوچو۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔۔" کہیں باتوں باتوں میں تم نے ہی تو اسے یہ نہیں کہہ دیا تھا کہ تم لوگوں کے سامنے '***میرا دلبر***' لکھا پٹہ اپنے گلے میں ڈال کر گھومنا چاہتے ہو۔۔۔؟"

"دیکھو۔۔۔ ہم زیادہ بات تو کرتے نہیں ہیں۔۔۔" رون نے کہا۔۔۔" ہم تو بس۔۔۔"

"چُما چاٹی کرتے ہیں۔۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔

"چلو ہاں۔۔۔" رون نے کہا۔۔۔ ایک لمحے کی ہچکچاہٹ کے بعد اس نے کہا۔۔۔"کیا ہرمائنی واقعی مک لیگن کے ساتھ گھوم رہی ہے۔۔۔؟"

"مجھے نہیں معلوم۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔۔" سلگ ہارن کی دعوت میں تو وہ ساتھ ہی تھے۔۔ لیکن مجھے نہیں لگتا کہ انکی دعوت اچھی گزری ہے۔۔۔"

جب رون نے مزید تحفے نکالنے کے لئے اپنے موزے کی گہرائی میں ہاتھ ڈالا تو وہ تھوڑا خوش نظر آ رہا تھا۔۔

ہیری کے تحائف میں بیگم ویزلی کے ہاتھوں سے بُنا۔۔ایک سوئیٹر۔۔۔جس کے سامنے والے حصے پر ایک بڑی **سنہری چڑیا** بنی ہوئی تھی۔۔۔ جڑواں بھائیوں کی طرف سے **جادوئی جڑواں جگاڑ** کے سامان کا ایک بڑا ڈبہ۔۔۔۔اس کے علاوہ ایک ہلکا گیلا۔۔۔ سیلن بھری بدبو والا لفافہ بھی تھا۔۔۔جس پر ایک پرچی لگی تھی۔۔۔**'مالک کے لئے۔۔۔ کریچر کی طرف سے۔۔'**

ہیری نے اسے حیرت سے دیکھا۔۔۔" تمہیں کیا لگتا ہے۔۔۔اسے یہاں کھولنا مناسب ہوگا۔۔۔؟" اس نے پوچھا۔۔۔

"اس میں کوئی خطرناک چیز تو نہیں ہو سکتی۔۔۔کیوں کہ ہماری ساری ڈاک کی ابھی بھی وزارت میں جانچ کی جا رہی ہے۔۔۔" رون نے جواب دیا۔۔۔ حالانکہ وہ بھی لفافہ کی طرف مشکوک نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

"کریچر کو کوئی چیز دینے کا مجھے دھیان ہی نہیں رہا۔۔۔کیا لوگ عام طور پر اپنے گھریلو جنوں کو کرسمس کے تحفے دیتے ہیں۔۔۔؟" ہیری نے احتیاط سے لفافے کو ٹٹولتے ہوئے پوچھا۔۔۔

"ہر مائنی تو ضرور دیتی۔۔۔" رون نے کہا۔۔۔ "لیکن اس سے پہلے کہ تم اور شرمندگی محسوس کرو۔۔۔ تھوڑا صبر کرو اور پہلے اسے کھول کر دیکھو کہ اس میں ہے کیا چیز۔۔۔"

اگلے ہی لمحے ہیری بہت زور سے چیخا اور اپنے پلنگ سے نیچے کود گیا۔۔۔لفافہ بہت سارے لاروں سے بھرا ہوا تھا۔۔۔

"اچھا ہے۔۔۔" رون نے ہنسی سے لوٹ پوٹ ہوتے ہوئے کہا۔۔۔" بہت سوچ سمجھ کر تحفہ دیا ہے۔۔۔"

"اس زنجیر سے تو کافی اچھا تحفہ ہے۔۔" ہیری نے کہا۔۔ یہ سن کر رون فوراً سنجیدہ ہو گیا۔۔

جب وہ لوگ کرسمس کی دوپہر کا کھانا کھانے کے لئے بیٹھے تو سبھی لوگ نئے سوئیٹر پہنے ہوئے تھے۔۔ سوائے فلیور کے۔۔(جس کے اوپر۔۔ ایسا لگ رہا تھا کہ شاید بیگم ویزلی نے اپنا اون ضائع کرنا مناسب نہیں سمجھا تھا) ۔ بیگم ویزلی نے بھی نئے سوئیٹر کے بجائے چڑیلوں کی ایک نئی نویلی نیلی ٹوپی پہنی ہوئی تھیں۔۔ جس پر چھوٹے ستاروں کی مانند ہیرے جگمگا رہے تھے۔۔ اسکے علاوہ وہ ایک شاندار سنہرا ہار بھی پہنی ہوئی تھیں۔۔

"یہ مجھے فریڈ اور جارج نے دیئے ہیں۔۔ خوبصورت ہیں نا۔۔؟"

"دیکھیں۔۔ امی۔۔ اب جب ہمیں خود اپنے موزے دھونے پڑ رہے ہیں تو ہمیں اب احساس ہو رہا ہے کہ ہمیں آپ کی کتنی تعریف کرنی چاہیے۔۔" جارج نے ہوا میں ہاتھ لہراتے ہوئے کہا۔۔ "ریمس۔۔ گاجر لیں گے۔۔؟"

"ہیری۔۔ تمارے بالوں میں ایک لاروا پھنسا ہوا ہے۔۔" جینی نے خوش دلی سے کہا۔۔ پھر وہ میز پر آگے جھکی تاکہ اسے نکال سکے۔۔ ہیری کو اپنی گردن پر رونگٹے کھڑے ہوتے ہوئے محسوس ہوئے۔۔ جنکا لاروے سے کوئی لینا دینا نہیں تھا۔۔

"*کِتنا بھیانک ہے*۔۔" فلیور نے ایک چھوٹی سی کپکپی بھرتے ہوئے کہا۔۔

"ہاں۔۔ ہے نا۔۔؟" رون نے کہا۔۔ "شوربہ لو گی فلیور۔۔؟"

اسکی مدد کرنے کے جوش میں رون نے شوربے کے کشتی نما ڈونگے کو دھکا مار کر گرا دیا جس سے شوربہ ہوا میں اڑ گیا۔۔۔ بل نے اپنی چھڑی لہرائی اور شوربہ ہوا میں بلند ہو کر دوبارہ نفاست سے اپنے کشتی نما ڈونگے میں جمع ہو گیا۔۔

"توم تو ٹونکس جتنے ای برے او۔۔" شکریہ میں بل کو چومنے کے بعد فلیور نے رون سے کہا۔۔" وہ بی ہر وقت چیزیں گراتی ریتی اے۔۔۔"

" میں نے پیاری ٹونکس کو آج یہاں آنے کی دعوت دی تھی۔۔" بیگم ویزلی نے غیر ضروری طور پر زور سے گاجروں کو پٹخ کر فلیور کو گھورتے ہوئے کہا۔۔ "لیکن وہ آنے کے لئے راضی نہیں ہوئی۔۔۔کیا تمہاری اس سے حال فی الحال میں بات ہوئی ہے ریمس۔۔؟"

"نہیں۔۔ میں آج کل کسی سے بھی زیادہ رابطے میں نہیں ہوں۔۔" لیوپن نے کہا۔۔ " لیکن ٹونکس کا اپنا خاندان بھی ہے جہاں اسے جانا ہوگا۔۔۔ہے نا۔۔؟"

"ہمم۔۔۔" بیگم ویزلی نے کہا۔۔"شاید۔۔۔دراصل مجھے ایسا محسوس ہوا جیسے وہ کرسمس میں اکیلی رہنا چاہتی ہے۔۔۔"

انہوں نے لیوپن کو غصے بھری نظروں سے دیکھا۔۔جیسے یہ لیوپن ہی کی غلطی ہو جس کی وجہ سے انہیں ٹونکس کے بجائے فلیور جیسی بہو مل رہی تھی۔۔۔ لیکن جب ہیری نے فلیور کی طرف دیکھا۔۔۔جو اب بل کو اپنے کانٹے سے مرغابی کے ٹکڑے کھلا رہی تھی۔۔۔ تو اس نے سوچا کہ بیگم ویزلی ایک ایسی جنگ لڑ رہی ہیں جس میں وہ بہت پہلے ہی ہار چکی ہیں۔۔۔ بہرحال اسے ٹونکس کے بارے میں ایک سوال یاد آ گیا۔۔اور اس بات کا لیوپن سے زیادہ اچھا جواب کون دے سکتا تھا۔۔۔جو **سرپرستو** کے بارے میں سب کچھ جانتے تھے۔۔۔

"ٹونکس کے **سرپرستو** نے اپنی شکل بدل لی ہے۔۔۔" اس نے انہیں بتایا۔۔" اسنیپ کا تو یہی کہنا ہے۔۔۔ مجھے نہیں معلوم تھا کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔۔۔ کسی کا **سرپرستو** کیسے بدل سکتا ہے۔۔۔؟"

کچھ بھی بولنے سے پہلے لیوپن نے اپنی مرغابی کو چبانے اور نگلنے میں پورا وقت لیا۔۔۔ پھر آہستگی سے بولے۔۔۔" بعض اوقات۔۔۔ کوئی گہرا صدمہ۔۔۔ یا جذبات میں اتار چڑھاؤ۔۔۔"

"وہ بڑا نظر آرہا تھا اور اس کے چار پیر تھے۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔۔ پھر اچانک اس کو ایک خیال آیا اور اس نے اپنی آواز دھیمی کر لی۔۔۔"ارے۔۔۔ کہیں ایسا تو نہیں۔۔۔؟"

"آرتھر۔۔۔" بیگم ویزلی اچانک بولیں۔۔۔ وہ اپنی نشست سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی تھیں۔۔۔ انہوں نے ہاتھوں سے اپنا سینہ تھاما ہوا تھا اور انکی نگاہیں باورچی خانے کی کھڑکی سے باہر جمی ہوئی تھیں۔۔۔"آرتھر۔۔۔پرسی آرہا ہے۔۔۔"

"کیا۔۔۔؟"

ویزلی صاحب نے مڑ کر دیکھا۔۔۔ سبھی فوراً کھڑکی کی طرف دیکھنے لگے۔۔۔ جینی تو اچھی طرح سے دیکھنے کے لئے اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔۔ واقعی۔۔۔ وہ پرسی ویزلی ہی تھا۔۔ جو تیز قدم اٹھاتا ہوا برفیلے احاطے کو پار کرتا چلا آرہا تھا۔۔۔ اس کا سینگ کے فریم والا چشمہ دھوپ میں چمک رہا تھا۔۔۔ لیکن بہر حال۔۔ وہ اکیلا نہیں تھا۔۔۔

"آرتھر۔۔۔وہ۔۔۔وہ جادوگر وزیر کے ساتھ ہے۔۔۔"

اور واقعی۔۔۔ جس شخص کی تصویر ہیری نے روزنامہ جادوگر میں دیکھی تھی وہ پرسی کے قدموں کے نشان پر اس کے پیچھے پیچھے چلا آرہا تھا۔۔۔ وہ تھوڑا لنگڑا کر چل رہے تھے اور ان کے سفید پڑتے بال اور سیاہ چوغے پر برف کے چھینٹے پڑے ہوئے تھے۔۔ اس سے پہلے کہ کوئی کچھ کہہ پاتا۔۔۔ اس سے پہلے کہ ویزلی صاحب اور ان کی بیگم ایک دوسرے کو پتھرائی ہوئی نظروں سے دیکھنے کے علاوہ کچھ کر پاتے۔۔۔ پچھلا دروازہ کھلا۔۔۔ اور وہاں پرسی کھڑا نظر آیا۔۔۔

ایک لمحے کی تکلیف دہ خاموشی چھائی رہی۔۔۔ پھر پرسی نے تھوڑا اکڑے ہوئے انداز میں کہا۔۔"کرسمس مبارک ہوامی۔۔۔"

"اوہ پرسی۔۔۔۔" بیگم ویزلی نے کہا پھر انہوں نے اسے بھینچ کر گلے لگا لیا۔۔۔۔

روفس اسکر میجیور دروازے کی چوکھٹ پر رک گئے۔۔۔ وہ اپنی لاٹھی پر جھک کر کھڑے ہوئے تھے اور اس جذباتی منظر کو دیکھ کر مسکرا رہے تھے۔۔۔

جب بیگم ویزلی نے اپنی آنکھیں پونچھتے ہوئے مڑ کر مسکراتے ہوئے انکی طرف دیکھا۔۔ تو انہوں نے کہا۔ "بن بلائے چلے آنے پر معذرت چاہتا ہوں۔۔۔ پرسی اور میں اس علاقے میں آئے ہوئے تھے۔۔۔ آپ تو جانتی ہی ہیں کام کے سلسلے میں۔۔۔ اور وہ یہاں آکر آپ سب سے ملنے کے لئے خود کو روک ہی نہیں پایا۔۔۔"

لیکن پرسی کے انداز سے ایسا بالکل نہیں لگا کہ وہ خاندان کے کسی اور فرد کو مبارک باد دینا چاہتا ہے۔۔۔ وہ عجیب سے انداز میں۔۔ نوکیلی شکل بنا کر وہاں کھڑا رہا اور سب کے سروں کے اوپر خلا میں گھورتا رہا۔۔ ویزلی صاحب۔ فریڈ اور جارج اس کو غور سے دیکھ رہے تھے۔۔۔ ان سب کے چہرے پتھریلے ہو رہے تھے۔۔۔

"برائے مہربانی اندر آئیے۔۔۔ تشریف رکھیں وزیرِ جادوگری۔۔۔" بیگم ویزلی گھبرا کر اپنی ٹوپی کو سیدھا کرتے ہوئے بولیں۔۔۔" تھوڑی مرغابی چکھیں۔۔ یا شراب پئیں گے۔۔۔ میرا مطلب ہے۔۔۔۔"

"نہیں نہیں۔۔ مولی۔۔۔" اسکر میجیور بولے۔۔ ہیری نے اندازہ لگا لیا کہ انہوں نے گھر میں داخل ہونے سے پہلے ہی پرسی سے اسکی ماں کا نام پوچھا ہے۔۔۔ "میں دخل اندازی نہیں کرنا چاہتا۔۔۔ اگر پرسی آپ سب سے ملنے کی ضد نہیں کرتا تو میں یہاں آتا ہی نہیں۔۔۔"

"اوہ پرسی۔۔۔" بیگم ویزلی نے روہانسی ہو کر کہا اور اپنے بیٹے کو بوسہ دینے کے لئے آگے بڑھیں۔۔۔

"ہم صرف پانچ منٹ ہی رک سکتے ہیں۔۔ اس لئے جب تک آپ لوگ پرسی سے بات چیت کرتے ہیں میں ذرا احاطے کا چکر لگا لیتا ہوں۔۔۔ نہیں نہیں۔۔۔ واقعی۔۔ میں آپ کو تنگ نہیں کرنا چاہتا۔۔ چلیں۔۔۔ اگر کوئی مجھے آپ کا خوبصورت باغیچہ گھمانے کی زحمت کرے تو مہربانی ہو گی۔۔۔ آہا۔۔ اس نوجوان لڑکے نے اپنا کھانا ختم کر لیا ہے۔۔ کیوں نہ یہی میرے ساتھ چہل قدمی کر لے۔۔۔؟"

میز کے ارد گرد کا ماحول اچانک محسوس ہونے کی حد تک بدل گیا۔۔۔ سبھی نے اسکرمیجیور سے ہیری کی طرف دیکھا۔۔ صاف لگ رہا تھا کہ کوئی بھی اسکرمیجیور کے اس بہانے کو ماننے کے لئے تیار نہیں تھا کہ وہ ہیری کا نام تک نہیں جانتے تھے۔۔ یا باغیچہ کی سیر کے لئے انہوں نے ہیری کو اتفاقاً چنا تھا۔۔ کیوں کہ جینی فلیور اور جارج بھی اپنی پلیٹیں صاف کر چکے تھے۔۔

"ہاں۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔" ہیری نے خاموشی توڑتے ہوئے کہا۔۔

وہ بے وقوف نہیں تھا۔۔ کہ اسکرمیجیور کے بہانے نہ سمجھ پائے۔۔۔ کہ وہ اس علاقے میں کام سے آئے تھے اور پرسی اپنے خاندان سے ملنا چاہتا تھا۔۔۔ ان کی آمد کا اصل مقصد یہی تھا۔۔۔ تاکہ اسکرمیجیور ہیری سے اکیلے میں بات کر سکیں۔۔۔

جب وہ لیوپن کی کرسی کے پاس سے گزرا تو وہ اپنی جگہ سے اٹھنے لگے۔۔۔ ہیری آہستگی سے بولا۔۔۔ "کوئی بات نہیں۔۔۔" پھر جوں ہی ویزلی صاحب نے کچھ کہنے کے لئے منہ کھولا تو وہ دوبارہ بولا۔۔ "ٹھیک ہے۔۔۔"

"بہت خوب۔۔۔" اسکر میجیور نے کہا۔۔۔ اور پیچھے ہٹ کر ہیری کو دروازے سے نکل کر اپنے آگے چلنے کا رستہ دیا۔۔ "ہم بس آپ کے باغیچے کا ایک چکر لگا کر آتے ہیں۔۔۔ پھر میں اور پرسی آپ سے الوداع لیں گے۔۔ آپ لوگ اپنی دعوت جاری رکھیں۔۔۔"

ہیری احاطے کے دوسری طرف ویزلی خاندان کے حد سے زیادہ بڑھے ہوئے۔۔۔۔ برف سے ڈھکے باغیچہ کی طرف چل دیا۔۔ اسکر میجیور تھوڑا لنگڑاتے ہوئے اس کے ساتھ ساتھ چل رہے تھے۔۔۔ ہیری جانتا تھا کہ وہ خاناشر دفتر کے سربراہ رہ چکے ہیں۔۔ وہ سخت جان لگ رہے تھے اور ان کے جسم پر زخموں کے نشان تھے۔۔۔ وہ گول ٹوپی والے موٹے فج سے بہت الگ لگ رہے تھے۔۔۔

"خوبصورت۔۔۔" اسکر میجیور نے کہا۔۔۔ وہ باغیچے کے جنگلے کے پاس پہنچ کر رک گئے تھے اور برف سے ڈھکے باغ اور برف کی وجہ سے ناقابل شناخت پودوں کو دیکھ رہے تھے۔۔۔ "بہت خوبصورت۔۔۔"

ہیری نے کچھ نہیں کہا۔۔۔ وہ بتا سکتا تھا کہ اسکر میجیور اسی کو دیکھ رہے ہیں۔۔۔

"میں بہت لمبے عرصے سے تم سے ملنا چاہ رہا تھا۔۔۔" کچھ لمحوں بعد اسکر میجیور نے کہا۔۔۔ "کیا تم یہ بات جانتے تھے۔۔۔؟"

"نہیں۔۔۔" ہیری نے سچائی کے ساتھ کہا۔۔

"اوہ ہاں۔۔۔ بہت لمبے عرصے سے۔۔۔ لیکن ڈمبلڈور تمہیں بہت سنبھال کر رکھتے ہیں۔۔" اسکر میجیور نے کہا۔۔۔ "قدرتی۔۔۔ قدرتی بات ہے۔۔۔ آخر تم نے بہت کچھ جھیلا ہے۔۔۔ خاص طور پر وزارت میں ہونے والے واقعے کے دوران۔۔۔"

انہوں نے اس بات کا انتظار کیا کہ ہیری کچھ بولے۔۔۔ لیکن ہیری نے کوئی رد عمل نہیں دیا تو انہوں نے اپنی بات جاری رکھی۔۔۔ " اپنی کرسی سنبھالنے کے بعد سے ہی میں ایسے ہی کسی موقعے کی تلاش میں تھا تاکہ تم سے بات کر سکوں۔۔۔ لیکن ڈمبلڈور نے بڑی سمجھداری کے ساتھ میری ایسی ہر کوشش کو ٹال دیا۔۔۔"

ہیری اب بھی کچھ نہیں بولا۔۔۔ وہ انتظار کر رہا تھا۔۔۔

"چاروں اطراف افواہیں گردش میں ہیں۔۔۔" اسکر میجیور نے کہا۔۔۔ " اوہ۔۔۔ ہم دونوں ہی جانتے ہیں کہ خبروں کو کس طرح توڑ موڑ کر پیش کیا جاتا ہے۔۔۔ کسی پیشن گوئی کے بارے میں ہونے والی کانا پھوسی۔۔۔ یا پھر تمہارے **منتخب جادوگر** ہونے کی خبریں۔۔۔"

ہیری نے سوچا کہ اب وہ اصل بات کی طرف آ رہے ہیں۔۔۔ جسکی وجہ سے دراصل اسکر میجیور یہاں آئے تھے۔۔۔

"میرے خیال سے ڈمبلڈور نے تم سے ان معاملات پر بات چیت کی ہو گی۔۔۔؟"

ہیری نے غور کیا کہ اسے جھوٹ بولنا چاہیے یا سچ۔۔۔ اس نے کیاری میں ہر طرف بنے پودنے کے چھوٹے پیروں کے نشانات کو دیکھا۔۔۔ اور اس ادھڑے ہوئے حصے کو بھی جہاں سے فریڈ نے وہ پودنا پکڑا تھا جو اب لہنگا پہنے کرسمس کے سجاوٹی درخت کے اوپر ٹنگا ہوا تھا۔۔۔ آخر وہ اس نتیجے پر پہنچا کہ اسے سچ بولنا چاہیے۔۔۔ یا شاید سچ کا کچھ حصہ۔۔۔

"ہاں۔۔۔ ہم نے اس بارے میں بات چیت کی ہے۔۔۔"

"کیا واقعی۔۔۔ واقعی تم لوگوں نے بات کی ہے۔۔۔" ہیری کنکھیوں سے دیکھ سکتا تھا کہ اسکر میجیور آنکھیں میچ کر اسکی طرف دیکھ رہے ہیں۔۔۔ اس لئے وہ اس پودنے میں دلچسپی

دکھانے کا ناٹک کرنے لگا جس نے ابھی ابھی جمی ہوئی خرزیرہ سدابہار جھاڑی کے نیچے سے اپنا سر باہر نکالا تھا۔۔۔"اور ڈمبلڈور نے تمہیں کیا بتایا ہیری۔۔۔؟"

"معاف کیجئے گا لیکن وہ ہماری آپس کی بات ہے۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔۔اس سے جتنا ہو سکتا تھا اس نے اپنا لہجہ اس حد تک خوشگوار رکھا۔۔۔اور اسکر میجیور کا لہجہ بھی اتنا ہی ہلکا اور دوستانہ تھا جب انہوں نے کہا۔۔۔" اوہ۔۔۔ ظاہر ہے۔۔۔ اگر بات بھروسے کی ہے تو میں نہیں چاہوں گا کہ تم کسی کا اعتماد توڑو۔۔۔ نہیں نہیں۔۔۔ چاہے جو بھی ہو۔۔۔ ویسے بھی کیا اس بات سے کوئی فرق پڑتا ہے کہ تم **منتخب جادوگر** ہو بھی یا نہیں۔۔۔؟"

ہیری کو اس بات کا جواب دینے سے پہلے کچھ لمحے غور کرنا پڑا۔۔۔ "میں واقعی نہیں جانتا جادوگروزیر کہ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں۔۔۔؟"

"دیکھو۔۔۔ ظاہر ہے۔۔۔ تمہارے لئے تو اس بات کی بے پناہ اہمیت ہو گی ہی۔۔۔" اسکر میجیور نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔" لیکن جادوگر برادری کے لئے بھی یہ یقین کا معاملہ ہے۔۔۔ہے نا۔۔۔؟لوگ کس چیز پر یقین کرتے ہیں اہمیت اس بات کی ہے۔۔۔"

ہیری نے کچھ نہیں کہا۔۔۔اسے کچھ کچھ اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ لوگ کس طرف بڑھ رہے ہیں۔۔۔ لیکن وہ اسکر میجیور کو وہاں تک پہنچنے کے لئے کوئی مدد فراہم نہیں کرے گا۔۔ خرزیرہ سدابہار جھاڑی کے نیچے موجود پودنا اب اسکی جڑیں کھود کر کیڑے تلاش کر رہا تھا۔۔اور ہیری نے اپنی نگاہیں اسی پر جمائی ہوئی تھیں۔۔

"دیکھو۔۔۔لوگوں کو اس بات کا یقین ہے کہ تم **منتخب جادوگر** ہو۔۔۔" اسکر میجیور نے کہا۔۔۔" وہ تمہیں سورما مانتے ہیں۔۔جو کہ ظاہر ہے تم ہو ہیری۔۔۔ بھلے ہی **منتخب جادوگر** ہو یا نہیں۔۔ اب تک کتنی دفعہ تم ***وہ-جسکا-نام-نہیں-لے-سکتے*** کا سامنا کر چکے ہو۔۔۔؟ خیر۔۔۔جو بھی ہو۔۔۔" انہوں نے جواب کا انتظار کئے بنا اپنی بات جاری رکھی۔۔۔" مدعے کی

بات یہ ہے کہ تم بہت سے لوگوں کے لئے امید کی علامت ہو۔۔ ہیری۔۔۔ یہ سوچ لوگوں کا حوصلہ بڑھاتی ہے۔۔۔ کہ کوئی ہے۔۔۔ جو شاید اس قابل ہے۔۔۔ یا شاید جس کے مقدر میں لکھا ہے کہ وہ ***وہ-جسکا-نام-نہیں-لے-سکتے*** کو تباہ و برباد کر سکتا ہے۔۔۔ اور مجھے یہ سوچنے کا پورا حق ہے کہ ایک بار تمہیں اس بات کا احساس ہو جائے تو تم بھی یہی سوچو گے کہ ایک طرح سے یہ تمہارا فرض ہے کہ تم وزارت کے شانہ بشانہ کھڑے ہو جاؤ۔۔ اور سب کا حوصلہ بڑھاؤ۔۔۔"

پودنا ابھی ابھی ایک کیڑا پکڑنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔۔۔ اور اب وہ پورا زور لگا کر اسے کھینچتے ہوئے جمی ہوئی زمین سے باہر نکالنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔ ہیری اتنی دیر خاموش رہا کہ اسکر میجیور ہیری سے پودنے کی طرف دیکھتے ہوئے دوبارہ بولے۔۔۔" عجیب چھوٹی مخلوق ہے نا۔۔۔؟ تو کیا کہتے ہو ہیری۔۔۔؟"

" مجھے واقعی سمجھ نہیں آیا کہ آپ کہنا کیا چاہتے ہیں۔۔۔" ہیری نے آہستگی سے کہا۔۔۔" وزارت کے شانہ بشانہ کھڑے ہو جاؤں۔۔۔ اس بات کا کیا مطلب ہے۔۔۔؟"

"اوہ۔۔۔ چلو۔۔۔ میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ یہ کوئی زیادہ مشقت والا کام نہیں ہے۔۔" اسکر میجیور نے کہا۔۔ "مثال کے طور پر بس کبھی کبھار وزارت سے اندر باہر آتے جاتے نظر آنا ہو گا۔۔۔ اس سے اچھا اثر پڑے گا۔۔۔ اور ظاہر ہے جب تم وہاں چکر لگایا کرو گے تو تمہارے پاس گوائین روبارڈس سے ملنے کا موقعہ بھی ہو گا۔۔ جو میرے بعد خاشر دفتر کے سربراہ بنے ہیں۔۔ ڈولریس عمبرج نے مجھے بتایا ہے کہ تمہیں خاشر بننے میں بہت دلچسپی ہے۔۔۔ دیکھو۔۔۔ بہت آسانی سے اس کا بندوبست کیا جا سکتا ہے۔۔۔"

ہیری نے اپنے پیٹ میں غصے کو ابلتے ہوئے محسوس کیا۔۔۔ تو ڈولریس عمبرج ابھی تک وزارت میں تھی۔۔۔؟

"تو بنیادی طور پر۔۔۔۔۔۔" اس نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ کچھ نکات کی وضاحت کر دینا

چاہتا ہو۔۔" آپ لوگوں کو یہ تاثر دینا چاہتے ہیں کہ میں وزارت کے ساتھ کام کر رہا ہوں۔۔؟"

"اس بات سے لوگوں کا حوصلہ بلند ہوگا اگر انہیں لگے کہ تم ہمارے ساتھ شامل ہو۔۔۔" اسکرمیجیور نے کہا۔۔ ایسا لگ رہا تھا کہ انہوں نے سکون کا سانس لیا ہو کہ ہیری اتنی آسانی سے ان کی بات سمجھ گیا ہے۔۔ "**منتخب جادوگر**۔۔۔جانتے ہو۔۔۔یہ صرف لوگوں کے دل میں امید جگانے کے لئے ہے۔۔۔تاکہ وہ یہ محسوس کریں کہ کچھ جوش بھرے واقعات ہو رہے ہیں۔۔"

"لیکن اگر میں وزارت میں آنا جانا کروں گا۔۔۔" ہیری نے کہا۔ وہ اب تک بھرپور کوشش کر رہا تھا کہ اسکی آواز دوستانہ لگے۔۔۔ "تو کیا اس سے ایسا نہیں لگے گا کہ میں وزارت کی کارکردگی سے مطمئن ہوں اور اسکی حمایت کرتا ہوں۔۔۔؟"

"دیکھو۔۔۔" اسکرمیجیور نے ہلکی سی تیوریاں چڑھاتے ہوئے کہا۔۔۔ "دیکھو۔۔ہاں۔۔۔کچھ ایسا ہی تو ہم چاہتے ہیں۔۔۔"

"نہیں۔۔۔ مجھے نہیں لگتا کہ یہ ٹھیک رہے گا۔۔۔" ہیری نے نرمی سے کہا۔۔۔ " دیکھیں۔۔۔وزارت کے کچھ کاموں سے میں مطمئن نہیں ہوں۔۔۔ مثال کے طور پر اسٹین شن پائیک کی گرفتاری کا معاملہ۔۔۔"

اسکرمیجیور فوراً کچھ نہیں بولے۔۔۔ مگر ان کے چہرے کے تاثرات سخت ہو گئے تھے۔۔۔ " مجھے نہیں لگتا کہ تم ان معاملات کو سمجھ سکتے ہو۔۔۔" انہوں نے کہا۔۔اور وہ اپنی آواز سے غصہ چھپانے میں ہیری کی طرح کامیاب نہیں ہو پائے تھے۔۔۔ "خطرناک وقت چل رہا ہے۔۔اور کچھ فوری اقدام ضروری ہیں۔۔۔ تم صرف سولہ سال کے ہو۔۔۔"

"ڈمبلڈور تو سولہ سال سے کہیں زیادہ بڑے ہیں۔۔۔اور وہ بھی ایسا نہیں سوچتے کہ اسٹین شن پائیک کو ازکبان میں ہونا چاہیے۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔۔ " آپ اسٹین کو قربانی کا بکرا بنا رہے

ہیں۔۔۔ بالکل اسی طرح جیسے آپ مجھے اپنی شناخت بنانا چاہتے ہیں۔۔۔"

وہ دونوں بہت دیر تک ایک دوسرے کو سختی سے گھورتے رہے۔۔۔ آخر کار اسکر میجیور اس انداز میں بولے جس میں گرم جوشی کی کوئی جھلک نہیں تھی۔۔۔" اب سمجھا۔۔۔ تو تم بھی۔۔۔ اپنے سورما کی طرح۔۔۔ ڈمبلڈور کی طرح۔۔۔ وزارت سے کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہتے۔۔۔؟"

"میں بس استعمال نہیں ہونا چاہتا۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔۔

"کچھ لوگ تو یہ بھی کہیں گے کہ وزارت کے لئے کام آنا تمہارا فرض بنتا ہے۔۔۔"

"ہاں۔۔ اور باقی لوگ شاید یہ کہیں گے کہ اس سے پہلے کہ آپ کسی کو بھی اٹھا کر جیل میں ڈال دیں۔۔۔ اس بات کی صحیح جانچ کرنا آپ کا فرض بنتا ہے کہ وہ انسان مردار خور ہے بھی یا نہیں۔۔" ہیری نے کہا۔۔۔ اب اسکا پارہ چڑھ رہا تھا۔۔۔ "آپ بھی وہی حرکتیں کر رہے ہیں جو بارٹی کراؤچ نے کی تھیں۔۔۔ آپ لوگ اس بات کو سمجھ ہی نہیں پا رہے۔۔۔ ہمارے نصیب میں یا تو فج آتا ہے جو بس یہ ظاہر کرتے رہے کہ سب کچھ ٹھیک چل رہا ہے جبکہ ان کی ناک تلے لوگوں کا قتل کیا جا رہا تھا۔۔۔ یا پھر ہمارے نصیب میں آپ جیسے لوگ آتے ہیں۔۔ جو غلط لوگوں کو اٹھا کر جیل میں ڈال رہے ہیں اور یہ دکھاوا کرنا چاہتے ہیں کہ **منتخب جادوگر** آپ کے لئے کام کر رہا ہے۔۔۔"

"تو تم **منتخب جادوگر** نہیں ہو۔۔۔؟" اسکر میجیور نے کہا۔۔

"میرے خیال سے آپ نے کہا تھا کہ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔؟" ہیری نے طنزیہ ہنسی کے ساتھ کہا۔۔۔ "کم از کم آپ کو تو واقعی نہیں پڑتا۔۔۔"

"مجھے ایسا نہیں کہنا چاہیے تھا۔۔۔" اسکر میجیور نے فوراً کہا۔۔۔" وہ ایک بے تکی بات تھی۔۔۔"

"نہیں۔۔۔ وہ سچ تھا۔۔" ہیری نے کہا۔۔ " اکیلی ایسی بات جو آپ نے پوری ایمانداری سے مجھے کہی ہے۔۔۔ آپ کو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ میں زندہ رہوں یا مر جاؤں۔۔ آپ کو صرف اس بات کی فکر ہے کہ میں آپ کی لوگوں کو یہ یقین دلانے میں مدد کروں کہ آپ والڈیمورٹ کے خلاف جنگ جیت رہے ہیں۔۔۔ میں بھولا نہیں ہوں جادو گروزیر۔۔۔۔"

اس نے اپنی سیدھی مٹھی بلند کی۔۔۔ وہاں اس کے ٹھنڈے ہاتھ کی پشت پر زخم کے سفید چمکتے ہوئے نشان تھے جہاں ڈولریس عمبرج نے اسے اس کے اپنے گوشت میں یہ گاڑ کر لکھنے پر مجبور کیا تھا۔۔۔ **مجھے جھوٹ نہیں بولنا چاہیے۔۔۔**

" مجھے یاد نہیں پڑتا کہ آپ اس وقت میری حمایت میں کچھ بولے ہوں۔۔ جب میں ہر کسی کو یہ بتانے کی کوشش کر رہا تھا کہ والڈیمورٹ لوٹ آیا ہے۔۔۔ وزارت پچھلے سال تک تو مجھ سے دوستی کے لئے اتنی اتاولی نہیں تھی۔۔۔"

وہ خاموشی میں کھڑے رہے۔۔۔ جو اتنی ہی برفیلی تھی جتنی ان کے پیروں کے نیچے کی زمین۔۔۔ پودنا آخرکار زمین سے کیڑا نکالنے میں کامیاب ہو گیا تھا اور اب خوشی خوشی خرزیرہ سدابہار جھاڑی کی سب سے نچلی شاخ پر کمر ٹکائے کیڑے کو چوسنے میں مصروف تھا۔۔۔

"ڈمبلڈور کن چکروں میں ہیں۔۔۔؟" اسکر میجیور نے خشک لہجے میں پوچھا۔۔۔" جب وہ ہوگورٹس سے غائب ہوتے ہیں تو وہ کہاں جاتے ہیں۔۔۔؟"

"پتہ نہیں۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔۔

"اور اگر تمہیں معلوم ہوتا تم تب بھی مجھے نہیں بتاتے۔۔۔؟" اسکر میجیور نے کہا۔۔۔ "بتاتے کیا۔۔۔؟"

"نہیں۔۔۔ میں نہیں بتاتا۔۔" ہیری نے کہا۔۔۔

"چلو۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔ پھر میں کسی اور طریقے سے سب معلوم کرنے کی کوشش کروں گا۔۔۔"

"آپ کوشش کر سکتے ہیں۔۔۔" ہیری نے لاپرواہی سے کہا۔۔۔" لیکن آپ فج سے زیادہ چالاک لگتے ہیں۔۔۔ تو مجھے تو یہی لگا تھا کہ آپ نے ان کی غلطیوں سے کچھ سیکھا ہو گا۔۔۔انہوں نے ہوگورٹس میں دخل اندازی کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔آپ نے دھیان تو دیا ہی ہو گا کہ وہ اب وزیر نہیں رہے۔۔۔ لیکن ڈمبلڈور ابھی بھی ہیڈ ماسٹر ہیں۔۔ اگر میں آپ کی جگہ ہوتا۔۔ تو ڈمبلڈور کو ان کے حال پر چھوڑ دیتا۔۔"

بہت طویل خاموشی چھا گئی۔۔۔

"اچھا۔۔۔ تو اب میں سمجھ گیا ہوں کہ انہوں نے تمہارے اوپر بہت محنت کی ہے۔۔۔" اسکر میجیور نے کہا۔۔۔ انکے تار سے بنے فریم والے چشموں کے پیچھے انکی آنکھیں سخت اور سرد ہو رہی تھیں۔۔۔"پوٹر تم ڈمبلڈور کے سچے جانثار ہو۔۔۔ہے نا۔۔۔؟"

"ہاں میں ہوں۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔۔"مجھے خوشی ہوئی کہ ہم اس نتیجے پر پہنچ گئے۔۔۔"

اور وہ جادگر وزیر کی طرف پیٹھ کر کے مڑا اور تیز قدموں سے مکان کی طرف چل دیا۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

# سترہواں باب

# سلگ ہارن کی یاد

نئے سال کی شروعات کے کچھ دن بعد ہیری رون اور جینی ۔۔ سہ پہر کے وقت باورچی خانے کے آتشدان کے پاس ہوگورٹس لوٹنے کے لئے قطار بنا کر کھڑے ہوئے تھے۔۔۔ طالب علموں کو فوراً اور حفاظت کے ساتھ اسکول واپس پہنچانے کے لئے وزارت نے اڑن چھو نیٹ ورک کے یک طرفہ استعمال کا بندوبست کیا تھا۔۔۔ انہیں خدا حافظ کہنے کے لئے صرف بیگم ویزلی وہاں موجود تھیں۔۔۔ کیوں کہ ویزلی صاحب۔ فریڈ۔ جارج۔ بل اور فلیور اپنے اپنے کام پر گئے ہوئے تھے۔۔۔ جدا ہوتے وقت بیگم ویزلی کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں۔۔۔ آج کل وہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر روتی رہتی تھیں۔۔ جب سے پرسی کرسمس والے دن پاؤں پٹختا ہوا گھر سے گیا تھا تب سے وہ بات بے بات رونے لگی تھیں۔۔۔ گھر سے باہر جاتے ہوئے پرسی کا چشمہ کدوکش گاجر سے لتھڑا ہوا تھا (فریڈ جارج اور جینی۔۔۔تینوں ہی اس کارنامے کے دعویدار تھے۔۔۔)

جب بیگم ویزلی جینی کے کندھے پر سر ٹکا کر سسکیاں بھرنے لگیں تو جینی نے ان کی پیٹھ تھپتھپاتے ہوئے کہا۔۔۔" روئیے مت امی۔۔۔۔سب ٹھیک ہے۔۔۔"

"ہاں۔۔۔ ہمارے بارے میں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔" رون نے اپنی امی کو اپنے گال پر ایک گیلا بوسہ لینے کی اجازت دیتے ہوئے کہا۔۔۔"یا پرسی کے لئے بھی۔۔۔وہ تو بہت بڑا بے وقوف ہے۔۔۔اس کے نہ ہونے سے ہمارا کوئی نقصان نہیں ہوا۔۔۔ہے نا۔۔۔؟"

ہیری کو اپنی بانہوں میں بھر کر بیگم ویزلی اور تیزی سے رونے لگیں۔۔۔

"مجھ سے وعدہ کرو کہ تم اپنا خیال رکھوگے۔۔۔اور مصیبتوں سے دور رہوگے۔۔۔"

"میں ہمیشہ ایسا ہی کرتا ہوں ویزلی آنٹی۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔۔" آپ تو مجھے جانتی ہی ہیں کہ مجھے پرسکون زندگی کتنی پسند ہے۔۔۔"

وہ آنسوؤں کے بیچ ہنس پڑیں۔۔۔ اور پیچھے ہٹ کر کھڑی ہو گئیں۔۔۔" تم سب لوگ۔۔۔اچھی طرح رہنا۔۔۔"

ہیری سبز آگ میں داخل ہوا اور چلایا۔۔۔"ہوگورٹس۔۔۔" اس سے پہلے کہ آگ کے شعلے اسے نگل پاتے اس نے ویزلی باورچی خانے کی آخری جھلک اور بیگم ویزلی کا آنسوؤں سے بھیگا چہرہ دیکھا۔۔۔ بہت تیزی سے گھومتے ہوئے۔۔۔اسے دوسرے جادوگروں کے کمروں کی دھندلی جھلک نظر آئی۔۔۔جسے ٹھیک سے دیکھ پانے سے پہلے ہی وہ نگاہوں سے اوجھل ہو گئے۔۔۔پھر اس کی رفتار ہلکی ہونے لگی۔۔۔اور آخرکار وہ پروفیسر مک گونیگل کے دفتر کے آتشدان میں پہنچ گیا۔۔۔ جب وہ آتشدان کا جنگلہ پھلانگ کر باہر نکلا تو انہوں نے بمشکل اپنے کام سے نظر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا۔۔۔

"شام بخیر پوٹر۔۔۔کوشش کرنا کہ قالین پر زیادہ راکھ نہ گرے۔۔۔"

"جی پروفیسر۔۔۔"

ہیری نے اپنا چشمہ سیدھا کیا اور اپنے بالوں پر ہاتھ پھیرا۔۔۔ اسی وقت گھومتا ہوا رون نظر آیا۔۔۔ جب جینی بھی وہاں پہنچ گئی۔۔۔ تو وہ تینوں ایک ساتھ مک گونیگل کے دفتر سے نکل کر گریفن ڈور کے مینار کی طرف چل پڑے۔۔ چلتے چلتے ہیری نے راہداری کی کھڑکیوں سے باہر کی طرف جھانکا۔۔۔ برو کے باغیچے سے بھی زیادہ موٹی برف کی تہہ تلے ڈوبے میدانوں کے دوسری طرف سورج ڈوب رہا تھا۔۔ بہت دور اسے ہیگرڈ اپنی جھونپڑی کے سامنے بک بیک کو کھانا کھلاتا ہوا نظر آیا۔۔

"*جگ مگ نگینہ۔۔۔*" موٹی عورت کے قریب پہنچ کر رون نے اعتماد کے ساتھ کہا۔۔۔ موٹی عورت کا چہرہ ہمیشہ سے کچھ زیادہ ہی پیلا پڑا ہوا تھا۔۔۔ اور رون کی اونچی آواز پر اس نے تیز جھرجھری بھری۔۔۔

"نہیں۔۔۔" اس نے کہا۔۔۔

"کیا مطلب ہے تمہارا۔۔۔ نہیں۔۔۔؟"

"خفیہ شناخت بدل چکی ہے۔۔۔" اس نے کہا۔۔ "اور مہربانی کر کے چلاؤ مت۔۔۔"

"لیکن ہم تو باہر گئے ہوئے تھے۔۔۔ بھلا ہمیں کیسے پتہ ہو گا۔۔۔؟"

"ہیری۔۔۔ جینی۔۔۔"

ہرمائنی بھاگتی ہوئی ان کی طرف آ رہی تھی۔ اس کا چہرہ بہت گلابی ہو رہا تھا اور اس نے ایک چوغہ۔۔۔ ٹوپی اور دستانے پہنے ہوئے تھے۔۔۔

"میں کچھ گھنٹے پہلے ہی واپس لوٹی ہوں۔۔۔ میں بس نیچے ہیگرڈ اور بک۔۔۔ میرا مطلب ہے ویدرونگز سے ملنے گئی تھی۔۔۔۔" اس نے ہانپتے ہوئے کہا۔۔۔" تم لوگوں کا کرسمس اچھا گزرا۔۔۔؟"

"ہاں۔۔۔" رون نے فوراً کہا۔۔۔" بہت واقعات ہوئے۔۔۔روفس اسکر۔۔۔"

"میرے پاس تمہارے لیے کچھ ہے ہیری۔۔۔۔" ہرمائنی نے کہا۔۔۔ اس نے نہ تو رون کی طرف دیکھا اور نہ ہی ایسا کوئی اشارہ دیا کہ اس نے اسکی بات سنی ہے۔۔۔"اوہ رکو ذرا۔۔۔ خفیہ جملہ ہے۔۔۔ **پرہیز**۔۔۔۔۔"

"بالکل۔۔۔" موٹی عورت نے کمزور آواز میں کہا۔۔۔ اور آگے کی طرف جھول گئی جس سے تصویر کا سوراخ ظاہر ہو گیا۔۔۔

"اسے کیا ہوا ہے۔۔۔؟" ہیری نے پوچھا۔۔۔

"لگتا ہے کرسمس پر زیادہ ہی جشن منا لیا۔۔۔" ہرمائنی نے اپنی آنکھیں گول گھماتے ہوئے کہا۔۔۔وہ بھری ہوئی بیٹھک میں ان کے آگے رستہ بناتے ہوئے چل رہی تھی۔۔" اس نے اپنی سہیلی وائلٹ کے ساتھ مل کر وہ ساری شراب پی لی جو سحر کی راہداری میں لگی شرابی راہب کی تصویر میں موجود تھی۔۔۔ خیر۔۔۔"

اس نے ایک لمحے کے لئے اپنی جیب میں کچھ ٹٹولا۔۔۔ اور پھر کھینچ کر ایک چرمئی کاغذ باہر نکالا۔۔۔اس پر ڈمبلڈور کی لکھائی نظر آ رہی تھی۔۔۔

"زبردست۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔ اس نے فوراً ہی اسے کھول لیا تو اسے یہ پتہ چلا کہ ڈمبلڈور کے ساتھ اسکا اگلا درس اگلی ہی رات کو ہے۔۔۔"میرے پاس انہیں بتانے کے لئے بہت ساری باتیں ہیں۔۔۔اور تمہیں بھی۔۔۔۔ چلو چل کر کہیں بیٹھتے ہیں۔۔۔"

لیکن اسی لمحے "**وون وون** " کی زوردار چیخ سنائی دی۔۔۔ لیونڈر براؤن نہ جانے کہاں سے دوڑتی ہوئی آئی اور رون کی بانہوں میں جھول گئی۔۔۔ کئی دیکھنے والے کھلکھلائے۔۔۔ ہرمائنی نے بھی ایک کھوکھلا قہقہہ لگایا اور بولی۔۔۔" وہاں پر ایک میز ہے۔۔۔ جینی تم آ رہی ہو۔۔۔؟"

"نہیں شکریہ۔۔۔ میں نے ڈین سے ملنے کا وعدہ کیا تھا۔۔۔" جینی نے کہا۔۔۔ ہیری اس بات پر توجہ دینے سے خود کو روک نہیں پایا کہ یہ بات کہتے ہوئے وہ کچھ خاص پرجوش نہیں لگی۔۔۔ رون اور لیونڈر کو دیکھ کر لگ رہا تھا کہ وہ کھڑے کھڑے کشتی لڑ رہے ہوں۔۔۔ انہیں وہیں چھوڑ کر ہیری ہرمائنی کو خالی میز کی طرف لے گیا۔۔۔

"تو تمہارا کرسمس کیسا رہا۔۔۔؟"

"اوہ ٹھیک ہی تھا۔۔۔" اس نے کندھے اچکائے۔۔۔" کچھ خاص نہیں۔۔۔ وون وون کے ہاں کیسا رہا۔۔۔؟"

"وہ میں تمہیں ابھی بتاتا ہوں۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔ "لیکن ہرمائنی۔۔۔ کیا تم اسے معاف۔۔۔"

"نہیں میں نہیں کر سکتی۔۔۔" اس نے روکھے پن سے کہا۔۔۔" اس لئے پوچھنا بھی مت۔۔۔"

"میں نے سوچا تھا کہ شاید۔۔۔ کرسمس کے بعد۔۔۔ تم۔۔۔"

"ہیری۔۔۔ پانچ سو سال پرانی شراب کا ڈرم موٹی عورت نے خالی کیا ہے۔۔۔ میں نے نہیں۔۔۔ اچھا تو وہ اہم خبر کون سی تھی جو تم مجھے بتانا چاہتے تھے۔۔۔؟"

وہ اس وقت اتنی خونخوار لگ رہی تھی کہ اس سے بحث کرنا فضول تھا۔۔۔ اس لئے ہیری نے رون کا موضوع چھوڑ دیا۔۔ اور وہ تمام باتیں دہرانے لگا جو اس نے میلفوائے اور اسنیپ کے درمیان سنی

تھیں۔۔۔جب اس نے اپنی بات ختم کی تو ہرمائنی کچھ لمحوں کے لئے سوچ میں ڈوبی بیٹھی رہی۔۔۔ پھر وہ بولی۔۔۔"کیا تمہیں ایسا نہیں لگتا۔۔۔۔؟"

"کہ وہ اسکی مدد کرنے کا ناٹک کر رہے تھے تاکہ وہ میلفوائے کو یہ بتانے پر مجبور کر سکیں کہ وہ کس چکر میں ہے۔۔۔؟"

"ہاں بالکل۔۔۔۔" ہرمائنی نے کہا۔۔۔

"رون کے ابو اور لیوپن بھی ایسا ہی سوچتے ہیں۔۔۔" ہیری نے بے دلی سے کہا۔۔۔"لیکن اس سے یہ تو یقینی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ میلفوائے کوئی نہ کوئی منصوبہ تو ضرور بنا رہا ہے۔۔۔۔ تم اس بات کو تو نہیں جھٹلا سکتی۔۔۔"

"نہیں۔۔۔ میں نہیں جھٹلا سکتی۔۔۔" اس نے دھیرے سے کہا۔۔۔

"اور وہ والڈیمورٹ کے احکامات پر کام کر رہا ہے۔۔۔ جیسا کہ میں نے کہا تھا۔۔۔"

"ہمم۔۔۔ کیا ان میں سے کسی نے بھی واقعی والڈیمورٹ کا نام لیا تھا۔۔۔؟"

ہیری نے تیوریاں چڑھاتے ہوئے یاد کرنے کی کوشش کی۔۔۔" میں یقین سے تو نہیں کہہ سکتا۔۔۔ لیکن اسنیپ نے '***تمہارے آقا***' کا لفظ تو ضرور استعمال کیا تھا۔۔۔ اور بھلا وہ اور کون ہو سکتا ہے۔۔۔؟"

"مجھے نہیں پتہ۔۔۔" ہرمائنی نے اپنے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔۔۔" شاید اسکا باپ۔۔۔؟"

اس نے کمرے کی دوسری طرف گھورا۔۔۔ وہ خیالات میں اتنی ڈوبی ہوئی تھی کہ اس کا دھیان اس بات پر بھی نہیں گیا کہ لیونڈر رون کو گدگدی کر رہی ہے۔۔۔" لیوپن کیسے ہیں۔۔۔؟"

"ٹھیک نہیں ہیں۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔۔ اور اس نے اسے لیوپن کی انسانی بھیڑئیوں کے درمیان مہم اور انہیں اس میں پیش آنے والی مشکلات کے بارے میں سب کچھ بتایا۔۔ "کیا تم نے اس فینرر گرے بیک کے بارے میں کبھی سنا ہے۔۔۔؟"

"ہاں سنا ہے۔۔۔" ہرمائنی نے حیران نظر آتے ہوئے کہا۔۔۔" اور تم نے بھی تو سنا ہے ہیری۔۔۔"

"کب۔۔۔؟ جادوئی تاریخ کی جماعت میں۔۔۔؟ تم اچھی طرح جانتی ہو میں اس جماعت میں کچھ نہیں سنتا۔۔۔"

"نہیں۔۔ نہیں۔۔ جادوئی تاریخ کی جماعت میں نہیں۔۔۔۔ میلفوائے نے بورگن کو اس کا نام لے کر دھمکایا تھا۔۔۔" ہرمائنی نے کہا۔۔۔" وہاں شیطانی بازار گلی میں۔۔۔ کیا تمہیں یاد نہیں۔۔۔؟ اس نے بورگن کو کہا تھا کہ گرے بیک ان کا پرانا خاندانی دوست ہے اور وہ بورگن کی پیش رفت پر نظر رکھے گا۔۔۔"

ہیری نے اسکی طرف منہ پھاڑ کر دیکھا۔۔۔ " میں تو بھول ہی گیا تھا۔۔۔ لیکن اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ میلفوائے ایک مردار خور ہے۔۔۔ بھلا اور کس طرح وہ گرے بیک سے تعلق رکھ سکتا ہے اور اس سے کوئی کام کرنے کو کس طرح کہہ سکتا ہے۔۔۔؟"

"یہ بات کافی مشکوک لگتی ہے۔۔۔" ہرمائنی نے گہری سانس بھری۔۔۔" جب تک کہ۔۔۔"

اوہ۔۔۔ چھوڑو بھی۔۔۔۔" ہیری نے چڑ کر کہا۔۔۔" اب تم اس کو تو نہیں جھٹلا سکتی۔۔۔"

"چلو۔۔۔ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ یہ بس ایک کھوکھلی دھمکی ہو۔۔۔۔"

"مجھے تو تم پر یقین ہی نہیں آرہا۔۔ قسم سے۔۔۔۔" ہیری نے اپنا سر ہلاتے ہوئے کہا۔۔" ہم دیکھیں گے کہ کون صحیح ثابت ہوتا ہے۔۔۔ ہرمائنی۔۔ وزارت کی طرح تمہیں بھی اپنے الفاظ واپس لینے ہوں گے۔۔۔اوہ ہاں۔۔۔ روفس اسکر میجیور سے بھی میری گرما گرمی ہو گئی تھی۔۔۔"

اور باقی کی پوری شام ان دونوں نے خوشی خوشی جادو گر وزیر کو گالیاں دیتے ہوئے گزاری۔۔۔ کیوں کہ ہرمائنی بھی رون کی طرح یہی سوچتی تھی کہ پچھلے سال وزارت نے ہیری کے ساتھ جو سلوک کیا تھا اس کے بعد ہیری سے مدد مانگنے کی ان کی ہمت کیسے ہوئی۔۔۔

اگلے دن اس سال کی نئی مدت۔۔۔ چھٹے سال کے طالب علموں کے لئے ایک حیران کن خبر سے شروع ہوئی۔۔ راتوں رات بیٹھک کے اطلاعاتی تختے پر ایک بڑا گتہ چسپاں کر دیا گیا تھا۔۔۔

## ظہور اڑان مشقیں

*اگر آپ کی عمر سترہ سال ہے یا اگلی اکتیس اگست سے پہلے یا اسی دن سترہ سال ہونے والی ہے۔۔۔ تو آپ وزارت جادوگری کے ظہور اڑان معلم کے زیر نگرانی بارہ ہفتے کے ظہور اڑان مشقوں کے نصاب میں شمولیت کی اہلیت رکھتے ہیں۔۔۔ برائے مہربانی اگر آپ حصہ لینا چاہتے ہیں تو نیچے دستخط کریں۔۔۔ قیمت: بارہ گلیون۔۔۔۔"*

ہیری اور رون بھی اس بھیڑ میں شامل ہو گئے جو اس اطلاعاتی تختے کے گرد منڈلا رہی تھی اور باری باری اس کے نچلے حصے میں اپنا اپنا نام لکھ رہی تھی۔۔۔ ہرمائنی کے پیچھے کھڑا رون دستخط کرنے کے لئے اپنا پنکھ قلم باہر نکال ہی رہا تھا کہ تبھی لیونڈر دبے پاؤں اس کے پیچھے پہنچ گئی اور اسکی آنکھوں پر اپنا ہاتھ رکھ کر کھنکتی ہوئی پوچھنے لگی۔۔۔ "بوجھو تو۔۔۔ کون ہے۔۔وون وون۔۔۔؟" ہیری نے مڑ کر دیکھا کہ ہرمائنی اکڑی ہوئی جا رہی تھی۔۔۔ وہ لپکتا ہوا اس کے ساتھ چلنے لگا۔۔۔ اسے رون اور لیونڈر کے ساتھ پیچھے رکنے کی کوئی خواہش نہیں تھی۔۔۔ لیکن اسے حیرت ہوئی کہ ابھی وہ تصویر کے سوراخ سے تھوڑی دور ہی پہنچے تھے کہ رون بھی ان کے پاس پہنچ گیا۔۔۔ اس کے کان لال ہو رہے تھے

اور وہ افسردہ لگ رہا تھا۔۔۔ بنا کچھ بولے ہرمائنی نے نیول کے ساتھ چلنے کے لئے اپنی رفتار تیز کر دی۔۔۔

"تو۔۔۔ ظہور اڑان۔۔۔" رون نے کہا۔۔۔اس کے انداز سے صاف ظاہر تھا کہ ابھی ابھی جو کچھ ہوا تھا ہیری کو اس کے بارے میں کچھ نہیں بولنا چاہیے۔۔"مزہ آئے گا۔۔۔ہے نا۔۔؟"

"کیا معلوم۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔۔" شاید خود کرنے پر یہ زیادہ بہتر لگتا ہو۔۔۔ کیوں کہ جب ڈمبلڈور مجھے اپنے ساتھ لے گئے تھے تب مجھے تو بالکل مزہ نہیں آیا تھا۔۔۔"

"میں تو بھول ہی گیا تھا کہ تم یہ پہلے بھی کر چکے ہو۔۔۔بہتر ہو گا کہ میں اپنے امتحان میں پہلی دفعہ ہی میں کامیاب ہو جاؤں۔۔۔" رون نے کہا۔۔۔ وہ فکر مند لگ رہا تھا۔۔۔ "فریڈ اور جارج نے تو ایسا ہی کیا تھا۔۔۔"

"لیکن چارلی تو ناکام ہو گیا تھا۔۔۔ہے نا۔۔؟"

"ہاں۔۔ لیکن چارلی مجھ سے کافی بڑا ہے۔۔۔" رون نے اپنے بازو اپنے جسم سے اس طرح باہر کی طرف نکال لیے جیسے کہ وہ کوئی گوریلا ہو۔۔۔" اس لئے فریڈ اور جارج نے بھی اسے زیادہ نہیں چڑایا۔۔۔ کم از کم اس کے سامنے تو بالکل نہیں۔۔۔"

"ہم اصل امتحان کب دے سکتے ہیں۔۔۔؟"

" جیسے ہی ہم سترہ سال کے ہو جائیں گے۔۔ یعنی میرے لئے تو مارچ کا مہینہ ہی ہے۔۔۔"

"ہاں۔۔۔ لیکن تم یہاں ظہور اڑان نہیں بھر سکتے۔۔۔ کم از کم محل کے اندر تو بالکل نہیں۔۔۔"

"بات وہ نہیں ہے۔۔۔ سب کو یہ تو پتہ چل جائے گا کہ میں جب چاہوں ظہور اڑان بھر سکتا ہوں۔۔۔"

صرف رون ہی ظہور اڑان کے لئے پرجوش نہیں تھا۔۔۔ تمام دن آنے والی مشقوں کے بارے میں ہی باتیں ہوتی رہیں۔۔۔ اس بات کا بہت چرچا تھا کہ اس کے بعد وہ لوگ اپنی مرضی سے غائب اور نمودار ہو سکیں گے۔۔۔

"کتنا اچھا لگے گا جب ہم یوں۔۔۔۔" سیمس نے اپنی انگلیوں سے چٹکی بجا کر غائب ہونے کا اشارہ کیا۔۔۔ "میرا خالہ زاد بھائی فرگس تو بس مجھے چڑانے کے لئے ہی ایسا کرتا رہتا ہے۔۔۔ تم دیکھنا میں اس کو کیسا جواب دیتا ہوں۔۔۔ پھر وہ کبھی بھی سکون سے نہیں جی پائے گا۔۔۔"

اس خوشنما منظر کے خوابوں میں کھو کر اس نے اپنی چھڑی کچھ زیادہ ہی جوش میں لہرا دی۔۔۔ جس سے بجائے اس کے کہ اسکی چھڑی سے شفاف پانی کا فوارہ نکلتا۔۔۔ جو کہ آج کی سحر مشق کا حصہ تھا۔۔۔ اس نے اپنی چھڑی سے پانی کے پائپ جیسی موٹی دھار باہر نکال دی جو چھت سے ٹکرا کر لوٹی اور پروفیسر فلٹ وک کو منہ کے بل گرا کر بہہ گئی۔۔۔

جب پروفیسر فلٹ وک نے اپنی چھڑی لہرا کر اپنے آپ کو خشک کر لیا تو انہوں نے سیمس کو سزا کے طور پر بار بار یہ لکھنے کو کہا۔۔۔ ***"میں ایک جادوگر ہوں۔۔۔ چھڑی لہرانے والا لنگور نہیں۔۔۔"***

"ہیری پہلے ہی ظہور اڑان بھر چکا ہے۔۔۔" رون نے تھوڑے شرمندہ سیمس کو بتایا۔۔۔ "ڈمبل۔۔۔ ارے۔۔۔ کوئی اسے اپنے ساتھ لے گیا تھا۔۔۔ سمجھ رہے ہو نا۔۔۔ ساتھ بھری گئی ظہور اڑان۔۔۔"

"واہ۔۔۔" سیمس نے سرگوشی کی۔۔۔ اور وہ ڈین اور نیول اپنے سر جوڑ کر قریب آ گئے تاکہ یہ سن سکیں کہ ظہور اڑان بھرنے پر کیسا محسوس ہوتا ہے۔۔۔ باقی پورا دن ہیری چھٹے سال کے باقی طالب علموں کی درخواستوں کے گھیرے میں رہا۔۔۔ جو یہ جاننا چاہتے تھے کہ ظہور اڑان بھرنے کے تجربے کا احساس کیسا تھا۔۔۔ جب اس نے انہیں یہ بتایا کہ یہ کتنا تکلیف دہ ہوتا ہے تو وہ سب پریشان ہونے کے بجائے حیران نظر آ رہے تھے۔۔۔ شام کے وقت آٹھ بجنے میں

دس منٹ باقی تھے لیکن وہ ابھی تک تفصیلی سوالات کے جوابات دے رہا تھا۔۔ آخر کار اسے یہ جھوٹ بولنے پر مجبور ہونا پڑا کہ اسے کتب خانے میں ایک کتاب لوٹانی ہے۔۔۔ تاکہ وہ ڈمبلڈور کے درس کیلئے وقت پر پہنچ سکے۔

ڈمبلڈور کے دفتر کے چراغ روشن تھے۔ پرانے ہیڈ ماسٹروں کی تصویریں اپنے فریموں میں نرمی سے خراٹے لے رہی تھیں۔۔ اور **سوچ کی پرچھائی** ایک بار پھر میز پر تیار حالت میں رکھی ہوئی تھی۔۔۔ ڈمبلڈور کے ہاتھ اس کے دونوں طرف رکھے ہوئے تھے۔۔۔ دایاں ہاتھ پہلے جتنا ہی کالا اور جلا ہوا نظر آرہا تھا۔۔۔ لگ رہا تھا کہ اسکی حالت میں ذرا سی بھی بہتری نہیں آئی تھی۔۔۔ اور ہیری نے شاید سوویں بار یہ سوچا کہ اتنی گہری چوٹ کیسے پہنچ سکتی ہے۔۔ لیکن اس نے کوئی سوال نہیں کیا۔ کیوں کہ ڈمبلڈور پہلے ہی کہہ چکے تھے کہ وقت آنے پر اسے معلوم ہو ہی جائے گا اور ویسے بھی بات چیت کرنے کے لئے اس کے پاس دوسرا اہم موضوع موجود تھا۔۔ لیکن اس سے پہلے کہ ہیری اسنیپ یا میلفوائے کے بارے میں کچھ کہہ پاتا۔۔ ڈمبلڈور بول اٹھے۔۔

"میں نے سنا ہے کہ تم کرسمس پر جادو گر وزیر سے ملے ہو۔۔؟"

"ہاں۔۔" ہیری نے کہا۔۔" وہ مجھ سے بہت زیادہ خوش نہیں ہیں۔۔"

"نہیں۔۔" ڈمبلڈور نے آہ بھری۔۔ "وہ مجھ سے بھی کچھ زیادہ خوش نہیں ہیں۔۔ ویسے ہمیں اس بات کا غم منانے کے بجائے آگے بڑھنا چاہیے ہیری۔۔"

ہیری مسکرایا۔۔

"وہ چاہتے تھے کہ میں جادو گر برادری کو یہ بتاؤں کہ وزارت بہت بہترین کام کر رہی ہے۔۔"

ڈمبلڈور مسکرائے۔۔

" تم جانتے ہو۔۔۔دراصل یہ خیال فج کے دماغ میں آیا تھا۔۔دفتر میں ان کے آخری دنوں کے دوران۔۔۔جب وہ اپنے عہدے سے چپکے رہنے کی ناکام کوشش کر رہے تھے۔۔۔انہوں نے تم سے ملاقات کرنے کی کوشش کی تھی۔۔انہیں امید تھی کہ تم ان کی حمایت کرو گے۔۔۔"

"فج نے پچھلے سال کے دوران میرے ساتھ جو کچھ کیا اس کے بعد بھی۔۔۔؟" ہیری نے غصے سے کہا۔۔۔"عمبرج کے بعد بھی۔۔۔؟"

"میں نے کورنیلئیس کو بتادیا تھا کہ اس بات کا کوئی امکان نہیں۔۔۔ لیکن ان کے چلے جانے کے بعد بھی اس سوچ نے دم نہیں توڑا۔۔۔اسکرمیجیور کی تعیناتی کے کچھ ہی گھنٹوں کے بعد ہماری ملاقات ہوئی اور اس نے بھی اس بات کا مطالبہ کیا کہ میں تمہارے ساتھ انکی ملاقات کا بندوبست کروں۔۔۔"

"تو اسی لئے آپ دونوں میں بحث ہوئی تھی۔۔۔؟" ہیری کے منہ سے نکل گیا۔۔۔"یہ بات روزنامہ جادوگر میں چھپی تھی۔۔۔"

"روزنامہ جادوگر کبھی کبھار سچائی بھی چھاپ دیتا ہے۔۔۔ " ڈمبلڈور نے کہا۔۔ " لیکن صرف حادثاتی طور پر۔۔۔ہاں۔۔۔ہماری بحث اسی وجہ سے ہوئی تھی۔۔۔ چلو۔۔لگتا ہے کہ آخر کار روفس نے تمہیں گھیرنے کا موقعہ ڈھونڈ ہی لیا۔۔۔"

"انہوں نے مجھ پر 'ڈمبلڈور کا سچا جانثار' ہونے کا الزام بھی لگایا۔۔۔"

"بہت ہی بیہودہ بات کہی انہوں نے۔۔۔"

"میں نے انہیں یہی کہا کہ۔۔۔ہاں میں ہوں۔۔۔"

ڈمبلڈور نے کچھ کہنے کے لئے اپنا منہ کھولا اور پھر دوبارہ بند کر لیا۔۔۔ ہیری کے پیچھے موجود ققنس فاکس نے ایک ہلکی دھیمی سریلی آواز نکالی۔۔ ہیری کو شدید شرمندگی ہوئی جب

اچانک اسے احساس ہوا کہ ڈمبلڈور کی شفاف نیلی آنکھیں بھیگ گئی تھیں۔۔۔ وہ ہڑبڑا کر اپنے گھٹنوں کی طرف دیکھنے لگا۔۔۔ بہر حال جب ڈمبلڈور بولے تو ان کی آواز مستحکم تھی۔۔

"مجھے یہ سن کر اچھا لگا ہیری۔۔۔"

"اسکر میجیور جاننا چاہتے تھے کہ جب آپ ہوگورٹس میں نہیں رہتے تو آپ کہاں جاتے ہیں۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔۔ اسکی نگاہیں ابھی بھی اس کے گھٹنوں پر گڑی ہوئی تھیں۔۔۔

"ہاں وہ اس معاملے میں بہت دخل اندازی کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔۔ وہ اب خوش لگ رہے تھے۔۔ ہیری نے سوچا کہ اب دوبارہ اوپر دیکھنے میں کوئی خطرہ نہیں۔۔ " انہوں نے میرا پیچھا کروانے کی کوشش بھی کی تھی۔۔۔ سچ میں بہت مزہ آیا۔۔ انہوں نے ڈالش کو میرے پیچھے لگایا تھا۔۔ یہ اچھی بات نہیں تھی۔۔ میں پہلے بھی ایک بار ڈالش پر ٹونا کرنے پر مجبور ہو چکا تھا۔۔۔۔ میں نے بہت افسوس کے ساتھ ایک بار پھر وہی کیا۔۔۔"

"تو انہیں ابھی بھی نہیں معلوم کہ آپ کہاں جاتے ہیں۔۔۔؟" ہیری نے پوچھا۔۔۔ وہ اس پراسرار موضوع پر مزید معلومات حاصل کرنا چاہتا تھا۔۔ لیکن اپنے آدھے چاند کی ساخت والے چشموں کے اوپر سے اسے دیکھتے ہوئے ڈمبلڈور مسکرا دیئے۔۔۔

"نہیں۔۔۔ انہیں نہیں معلوم۔۔۔۔ اور تمہارے جاننے کے لئے بھی ابھی صحیح وقت نہیں آیا ہے۔۔۔ اب۔۔۔ میں یہی مشورہ دوں گا کہ اگر کوئی اور اہم بات نہیں ہے تو ہم آگے بڑھیں۔۔؟"

"جناب۔۔ ایک بات ہے تو سہی۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔۔" میفوائے اور اسنیپ کے بارے میں۔۔۔"

"پروفیسر اسنیپ۔۔ ہیری۔۔۔"

"جی جناب۔۔۔۔ میں نے پروفیسر سلگ ہارن کی دعوت کے دوران ان کی باتیں سنی تھیں۔۔۔دیکھیں۔۔دراصل میں نے انکا پیچھا کیا تھا۔۔"

ڈمبلڈور نے تاثرات سے خالی چہرے کے ساتھ ہیری کی پوری کہانی سنی۔۔۔ جب ہیری نے اپنی بات ختم کی۔ تو وہ کچھ لمحوں تک خاموش رہے پھر بولے۔۔۔" مجھے یہ سب بتانے کے لئے شکریہ ہیری۔۔۔ لیکن میں یہی مشورہ دوں گا کہ تم اس بات کو اپنے دماغ سے نکال دو۔۔۔ مجھے نہیں لگتا کہ اس بات کی کوئی خاص اہمیت ہے۔۔۔"

"کوئی خاص اہمیت نہیں ہے۔۔۔؟" ہیری نے بے یقینی کے ساتھ دہرایا۔۔ "پروفیسر کیا آپ سمجھے۔۔۔؟"

"ہاں ہیری۔۔۔۔ خدا نے مجھے غیر معمولی ذہنی صلاحیات بخشی ہیں۔۔۔ میں تمہاری بتائی ہر بات سمجھ گیا ہوں۔۔۔" ڈمبلڈور نے تھوڑی تیکھی آواز میں کہا۔" میرے خیال سے تم یہ بھی سمجھ سکتے ہو کہ ممکن ہے میں تم سے کچھ زیادہ ہی سمجھ چکا ہوں۔۔۔ پھر بھی۔۔۔ مجھے خوشی ہے کہ تم نے مجھ پر اعتماد کیا۔ لیکن میں ایک بار پھر تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ تم نے مجھے ایسی کوئی بات نہیں بتائی جس نے مجھے پریشانی میں مبتلا کیا ہو۔۔۔"

ہیری غصے میں کھولتا ہوا خاموشی سے بیٹھا ڈمبلڈور کو گھورتا رہا۔۔ یہ کیا چل رہا تھا۔۔؟ کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ ڈمبلڈور نے واقعی اسنیپ کو یہ معلوم کرنے کا حکم دیا تھا کہ میلفوائے کیا کر رہا ہے۔۔۔ اگر ایسا ہے تب تو وہ پہلے ہی وہ ساری باتیں اسنیپ سے سن چکے ہوں گے جو ابھی ابھی ہیری نے انہیں بتائی تھیں۔۔۔ ؟ یا وہ واقعی یہ سب باتیں سن کر پریشان ہو گئے ہیں لیکن اپنی پریشانی ظاہر نہیں کرنا چاہتے۔۔۔؟

"تو جناب۔۔۔۔" ہیری نے اپنی آواز کو نرم اور پر سکون رکھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔۔۔ "آپ واقعی ابھی تک ان پر بھروسہ کرتے ہیں۔۔۔؟"

"میں پہلے ہی بہت صبر و تحمل کے ساتھ اس سوال کا جواب دے چکا ہوں۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔ لیکن ان کی آواز میں اب صبر و تحمل کا نام و نشان تک نہیں تھا۔۔" میرا جواب بالکل نہیں بدلا ہے۔۔"

"بدلنا بھی نہیں چاہئے۔۔" ایک مکار آواز نے کہا۔۔ یقینی طور پر فینئیس نیجیلس بلیک بس سونے کا ناٹک کر رہے تھے۔۔ڈمبلڈور نے انہیں نظر انداز کر دیا۔۔

"اور اب۔۔۔ہیری۔۔۔ میں اس بات پر زور دوں گا کہ ہم آگے بڑھیں۔۔۔ میرے پاس آج شام تمہارے ساتھ تبادلہ خیال کرنے کے لئے زیادہ اہم باتیں ہیں۔۔"

ہیری دل میں بغاوت کے جذبات لئے وہاں بیٹھا رہا۔۔ کیسا لگے گا اگر وہ انہیں موضوع تبدیل کرنے کی اجازت نہ دے۔۔۔ اگر وہ میلفوائے کے خلاف دلائل دینے پر زور دے۔۔؟ ایسا لگا جیسے انہوں نے ہیری کے دل کی بات سن لی ہو۔۔ڈمبلڈور نے افسوس سے اپنا سر ہلایا۔۔

"اوہ ہیری۔۔۔ بہت اچھے دوستوں کے درمیان بھی ایسا کتنی دفعہ ہوتا ہے۔۔۔ جب ہم میں سے ہر ایک کو یہ یقین ہوتا ہے کہ ہمارے پاس کہنے کے لئے سامنے والے سے زیادہ اہم بات ہے۔"

"میں ایسا نہیں سوچتا جناب۔۔۔ کہ آپ کو جو بات کہنی ہے وہ غیر اہم ہے۔۔" ہیری نے اکڑے ہوئے لہجے میں کہا۔۔

"چلو۔۔ تم بالکل صحیح ہو۔۔۔کیوں کہ یہ واقعی غیر اہم نہیں ہے۔۔۔" ڈمبلڈور نے تیزی سے کہا۔۔ "آج رات تمہیں دکھانے کے لئے میرے پاس دو اہم یادیں ہیں۔۔ دونوں کو ہی بہت مشکل سے حاصل کیا گیا ہے۔اور میرے خیال میں ان دونوں میں سے دوسری یاد میری حاصل کردہ یادوں میں سب سے اہم یاد ہے۔۔۔"

اس بات پر ہیری نے کچھ نہیں کہا۔ وہ اب بھی اپنے اعتماد کو ٹھیس پہنچنے پر غصے میں تھا۔۔ لیکن مزید بحث سے بھی اسے کچھ حاصل ہوتا نظر نہیں آ رہا تھا۔۔۔

"تو۔۔۔" ڈمبلڈور نے گونجتی ہوئی آواز میں کہا۔۔۔" ہم آج شام ٹام رڈل کی کہانی کو آگے بڑھانے کے لئے مل رہے ہیں۔۔۔ جسے ہم نے پچھلے درس کے اختتام پر اپنے تعلیمی سال کی شروعات میں ہوگورٹس کی چوکھٹ پر چھوڑا تھا۔۔۔ تمہیں یاد ہوگا کہ یہ سن کر کہ وہ ایک جادوگر ہے۔۔۔ وہ اتنا پرجوش ہو گیا تھا کہ اس نے میرے ساتھ جادوئی بازار گلی میں جانے سے انکار کر دیا تھا۔۔۔ اور تمہیں یہ بھی یاد ہوگا۔۔۔ کہ میں نے اسے متنبہ کیا تھا کہ اسکول میں آنے کے بعد اسے چوری کی عادت چھوڑنی ہوگی۔۔۔"

"چلو پھر۔۔۔ اسکول کے سال کا شروعاتی دن آن پہنچا اور اسی کے ساتھ اسکول میں داخل ہوا ٹام رڈل۔۔۔ ایک خاموش لڑکا جو لنڈے کے چوغے پہنا ہوا تھا اور پہلے سال کے باقی طالب علموں کے ساتھ چناؤ کا انتظار کرتے ہوئے قطار میں کھڑا ہوا تھا۔۔۔ جیسے ہی **چھانٹنی ٹوپی** نے اس کے سر کو چھوا۔۔۔ اس نے فوراً ہی اسے سلے درن فریق میں بھیج دیا۔۔" ڈمبلڈور نے اپنے کالے پڑے ہاتھ کو اپنے سر کے اوپر موجود مچان کی طرف لہرایا جہاں **چھانٹنی ٹوپی** ہمیشہ کی طرح پرانی اور بنا کسی حرکت کے پڑی ہوئی تھی۔۔۔ "میں یہ نہیں جانتا کہ رڈل کو یہ بات کتنی جلدی پتہ چل گئی کہ اس کے فریق کا مشہور بانی بھی سانپوں سے باتیں کر سکتا تھا۔۔۔ شاید اسی رات کو ہی۔۔۔ اس بات کا علم ہونے پر اسے اور جوش محسوس ہوا ہوگا اور وہ خود کو مزید اہم سمجھنے لگا ہوگا۔۔۔"

"بہرحال۔۔۔ اگر وہ سلے درن کی بیٹھک میں سنپیلی زبان کے مظاہرے سے اپنے ساتھی سلے درن طالب علموں کو ڈرانے یا متاثر کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔ تو اس بات کی اسکول کے عملے کو کبھی کوئی اطلاع تک نہیں ملی۔ اس نے کبھی بھی کھلے عام گھمنڈ یا تشدد کا کوئی

مظاہرہ نہیں کیا۔۔۔ اسکول میں آنے کے فوراً بعد سے ہی اس نے غیر معمولی ذہین اور خوش شکل یتیم ہونے کی بنا پر قدرتی طور پر اسکول کے عملے کی توجہ اور رحم دلانہ جذبات حاصل کر لئے۔۔۔ وہ مہذب۔ خاموش اور علم کا پیاسا نظر آتا تھا۔۔ تقریباً تمام ہی لوگ اس سے بہت متاثر تھے۔۔۔"

ہیری نے پوچھا۔۔۔ " جناب ۔۔ کیا آپ نے بھی ان لوگوں کو کبھی نہیں بتایا کہ یتیم خانے میں آپ کی اس سے ملاقات کے دوران اس کا رویہ کیسا تھا۔۔۔۔؟"

"نہیں۔۔ میں نے نہیں بتایا۔۔۔ حالانکہ اس نے شرمندگی کا کوئی اشارہ نہیں دکھایا تھا۔۔۔ لیکن یہ ممکن تھا کہ اس نے اپنے پچھلے رویئے پر ندامت محسوس کی ہو اور یہ تہیہ کیا ہو کہ اب وہ ایک نئی شروعات کرے گا۔۔۔ اس لئے میں نے اسے یہ موقعہ دینے کا فیصلہ کیا۔۔۔"

ڈمبلڈور نے رک کر ہیری کی طرف سوالیہ نگاہوں سے دیکھا۔۔۔ جس نے کچھ کہنے کے لئے منہ کھولا تھا۔۔۔ یہاں ایک بار پھر کھلے ثبوتوں کے باوجود ۔۔ کہ وہ اس قابل ہیں ہی نہیں۔۔۔ ڈمبلڈور کی لوگوں پر بھروسہ کرنے کی پرانی عادت صاف نظر آ رہی تھی۔۔۔ لیکن پھر ہیری کو کچھ یاد آ گیا۔۔۔

"لیکن درحقیقت آپ کو اس پر بھروسہ نہیں تھا۔۔۔ ہے نا جناب۔۔۔؟ اس نے خود مجھے بتایا تھا۔۔۔ اس رڈل نے جو ڈائری سے باہر آیا تھا۔۔ اس نے کہا تھا۔۔ ' ڈمبلڈور مجھے کبھی بھی *اتنا* پسند نہیں کرتے تھے ۔۔ جتنا باقی اساتذہ کرتے تھے۔۔' "

"دیکھو میں یہ بات تو جانتا تھا کہ وہ بھروسہ کے قابل نہیں ہے۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔ "جیسا کہ میں پہلے بھی بتا چکا ہوں کہ میں نے اس پر نظر رکھنے کا فیصلہ کیا تھا۔۔۔ اور میں نے ایسا ہی کیا۔۔ لیکن میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ اس پر نظر رکھنے سے مجھے شروع

میں کچھ زیادہ معلومات حاصل ہو سکیں۔۔۔وہ مجھ سے بہت زیادہ محتاط رہتا تھا۔ مجھے یقین ہے کہ وہ یہ سوچتا تھا کہ اپنی جادوگرانہ صلاحیتوں کے بارے میں معلوم ہونے کے جوش میں اس نے مجھے اپنے بارے میں کچھ زیادہ ہی بتا دیا ہے۔ اس لئے بعد میں وہ اس بارے میں ہمیشہ بہت محتاط رہا کہ میرے سامنے زیادہ چیزیں ظاہر نہ کیا کرے۔۔۔ لیکن پھر بھی جوش میں جو باتیں اس کے منہ سے نکل چکی تھیں وہ انہیں واپس نہیں لے سکتا تھا۔۔۔اور نہ ہی وہ باتیں جو بیگم کول نے مجھے بتائی تھیں۔ بہر حال اتنا عقلمند تو وہ ضرور تھا کہ اس نے مجھے کبھی اس طرح لبھانے کی کوشش نہیں کی جیسی کوششیں وہ میرے ساتھی اساتذہ پر کیا کرتا تھا۔۔۔"

"جیسے جیسے وہ اعلیٰ جماعتوں میں ترقی کرتا گیا۔۔ تو اس نے اپنے آس پاس کچھ مخصوص دوستوں کا ایک حصار قائم کر لیا۔ میں انہیں دوست صرف اس لئے کہہ رہا ہوں کیوں کہ اس تعلق کے لئے میرے پاس کوئی اور دوسرا لفظ نہیں ہے۔۔۔ جیسا کہ میں پہلے ہی بتا چکا ہوں کہ رڈل کے دل میں یقینی طور پر ان میں سے کسی کے لئے بھی کوئی جذبات نہیں تھے۔۔ محل کے اندر اس گروہ کی حیثیت ایک شیطانی فریب کی طرح کی تھی۔۔ یہ ایک ست رنگی گروہ تھا۔۔۔ اس میں کچھ کمزور لوگ بھی تھے جو تحفظ چاہتے تھے۔۔۔ کچھ ترقی کے خواہش مند بھی۔۔ جو کسی دوسرے کی عظمت میں حصے داری چاہتے تھے۔۔۔ اور کچھ ٹھگ نما افراد بھی۔۔ جو ایک ایسے رہنما کی طرف کھنچے چلے آئے جو انہیں ظلم و ستم کے نت نئے طریقے سکھا سکے۔۔۔ دوسرے الفاظ میں وہ لوگ مردار خوروں کی پہلی نسل تھے۔۔۔ اور واقعی ان میں سے کچھ لوگ ہوگورٹس چھوڑنے کے بعد مردار خوروں کے پہلے گروہ میں شامل ہو گئے۔۔"

"رڈل کے سخت برتاؤ کی وجہ سے وہ لوگ کبھی بھی کھلے عام غلط کام کرتے ہوئے نہیں پکڑے گئے۔۔۔ اگرچہ ہوگورٹس میں ان کے قیام کے سات سال ایسے گھناؤنے واقعات سے بھرے ہوئے ہیں جن سے کبھی بھی ان لوگوں کا براہ راست تعلق نہیں جوڑا جا سکا۔۔۔ اور ظاہر ہے

ان میں سب سے خطرناک حادثہ **رازوں کے کمرے** کا کھلنا تھا۔۔۔ جس کے نتیجے میں ایک لڑکی کی موت ہو گئی تھی۔۔۔اور جیسا کہ تم جانتے ہو اس جرم کا غلط الزام ہیگرڈ پر لگا دیا گیا تھا۔۔۔"

"میں ہوگورٹس میں رڈل کی زیادہ یادیں نہیں ڈھونڈ پایا۔۔" ڈمبلڈور نے اپنا مرجھایا ہوا ہاتھ **سوچ کی پرچھائی** کے اوپر رکھتے ہوئے کہا۔۔ " اس دوران جو لوگ اسے جانتے تھے ان میں سے بہت کم اس کے بارے میں بات کرنے پر آمادہ ہوئے۔۔۔ وہ بہت زیادہ ڈرے ہوئے تھے۔۔۔ میرے پاس جتنی بھی معلومات ہیں ۔۔ وہ مجھے اس کے ہوگورٹس چھوڑنے کے بعد بہت مشکلیں اٹھا کر حاصل ہوئی ہیں۔۔۔ مجھے ان لوگوں کی تلاش کرنی پڑی جنہیں باتیں کرنے کے لئے پھسلایا جا سکتا تھا۔۔۔ میں نے پرانی دستاویزات کا مطالعہ کیا۔۔اور بہت سے جادوگر اور ماگلو گواہوں سے پوچھ گچھ کی۔"

"جن لوگوں کو میں بات کرنے پر آمادہ کر پایا انہوں نے مجھے بتایا کہ رڈل پر اپنے والدین کے بارے میں جاننے کی دھن سوار تھی۔۔۔ یہ بات سمجھ بھی آتی ہے۔۔۔ ظاہر ہے وہ ایک یتیم خانے میں پلا بڑھا تھا۔۔۔ اور قدرتی طور پر یہ جاننا چاہتا تھا کہ وہ وہاں کیسے پہنچا۔۔۔ لگتا ہے پہلے پہل اس نے اسکول کے فتوحاتی نوادرات کے کمرے میں موجود اعزازی اسناد میں ٹام رڈل نام کے کسی آدمی کا نام ڈھونڈنے کی کوشش کی۔ اسکول کی پرانی دستاویزات میں موجود اسکول کے پرانے مانیٹروں کی فہرستوں میں۔۔۔ یہاں تک کہ جادوئی تاریخ کی کتابوں میں بھی۔۔۔ آخر کار اسے یہ بات قبول کرنے پر مجبور ہونا پڑا کہ اس کے باپ نے کبھی ہوگورٹس میں قدم تک نہیں رکھا تھا۔ مجھے لگتا ہے اسی زمانے میں اس نے اپنا نام بدل کر لارڈ والڈیمورٹ کی عرفیت اختیار کر لی۔ پھر اس نے اپنی اس ماں کے خاندان پر اپنی توجہ مرکوز کر دی۔ جو پہلے اس کے لئے بہت ناپسندیدہ تھی۔ تمہیں یاد ہو گا کہ وہ سوچتا تھا کہ یہ عورت جو اتنی آسانی سے انسانوں کی شرمناک کمزوری۔۔۔ یعنی موت کا شکار بن گئی۔۔۔ کوئی جادوگرنی ہو ہی نہیں سکتی تھی۔۔۔"

"چھان بین میں آگے کی سمت بڑھنے کے لئے اس کے پاس بس ایک 'مارولو' کے نام کا ہی سہارا تھا۔۔۔ یتیم خانے میں اسے اتنا تو پتہ چل ہی چکا تھا کہ وہ اس کے نانا کا نام تھا۔۔۔ آخر جادو گر خاندانوں کے بارے میں بہت ساری پرانی کتابوں کی تکلیف دہ چھان بین کے بعد اس نے سلے درن نسل کے آخری وارثوں کو ڈھونڈ نکالا۔ گرمیوں کی چھٹیوں میں ہر سال وہ یتیم خانے لوٹ جایا کرتا تھا۔ لیکن اپنے سولہویں سال کی گرمیوں کی چھٹیوں میں وہ یتیم خانے کو چھوڑ کر اپنے گونٹ رشتہ داروں کی تلاش میں نکل پڑا۔ اور اب۔۔۔ ہیری۔۔۔ اگر تم کھڑے ہو جاؤ تو۔۔۔"

ڈمبلڈور کھڑے ہو گئے۔۔۔ اور ہیری نے دیکھا کہ انہوں نے ایک بار پھر اپنے ہاتھ میں کانچ کی چھوٹی شیشی تھامی ہوئی تھی جس میں بھنور کی طرح گھومتی ہوئی موتیوں نما یاد بھری ہوئی تھی۔۔۔

"یہ یاد مجھے قسمت سے ملی ہے۔۔۔" انہوں نے جگمگ کرتے اجزاء کو **سوچ کی پرچھائی** میں ڈالتے ہوئے کہا۔ "جب ہم اس کا لطف اٹھا لیں گے تو اس بات کا اندازہ تم کو بھی ہو جائے گا۔۔۔ چلیں۔۔۔؟"

ہیری اٹھ کر پتھریلے طاس کے پاس پہنچ گیا اور سعادت مندی سے نیچے جھکا۔۔۔ یہاں تک کہ اس کا چہرہ یاد کی سطح میں ڈوب گیا۔ اس نے دوبارہ جانے پہچانے اندھیرے میں گرنے کا احساس محسوس کیا۔۔۔ اور پھر وہ گندے پتھریلے فرش پر اتر گیا۔۔۔ جو مکمل طور پر تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا۔

اسے اس جگہ کو پہچاننے میں کئی لمحات لگ گئے۔۔۔ جب تک ڈمبلڈور بھی اس کے برابر میں اتر آئے۔۔۔ گونٹ خاندان کا گھر ناقابل بیان حد تک مزید گندا ہو چکا تھا۔۔۔ اتنا گندا گھر ہیری نے پہلے کہیں نہیں دیکھا تھا۔۔۔ چھت مکڑی کے جالوں سے ڈھکی ہوئی تھی

اور فرش پر دھول کی تہہ جمی ہوئی تھی۔ میز پر استعمال کئے ہوئے پپڑی جمے برتنوں کے درمیان پھپھوندی لگا ہوا گلا سڑا کھانا پڑا ہوا تھا۔ روشنی کی اکلوتی کرن ایک موم بتی سے نمودار ہو رہی تھی جو ایک آدمی کے قدموں کے پاس پڑی ٹمٹما رہی تھی۔ جس کے سر اور ڈاڑھی کے بال اتنے بڑھے ہوئے تھے کہ ہیری کو نہ تو اس کی آنکھیں نظر آ رہی تھیں اور نہ ہی اس کا منہ۔۔۔ وہ آتشدان کے پاس پڑی آرام کرسی پر پسرا ہوا تھا۔۔ ایک لمحے کے لئے تو ہیری نے سوچا کہ کہیں وہ مر تو نہیں گیا ہے۔۔ لیکن تبھی اچانک دروازے پر زور کی دستک ہوئی اور وہ آدمی چونک کر بیدار ہو گیا۔۔ اس نے اپنے سیدھے ہاتھ میں ایک چھڑی اور الٹے ہاتھ میں ایک چھوٹا چاقو اٹھا لیا۔۔

دروازہ چرچرا کر کھل گیا۔ چوکھٹ پر قدیم زمانے کی لالٹین پکڑے ایک لڑکا کھڑا تھا جسے ہیری فوراً پہچان گیا۔۔ لمبا۔ پیلی رنگت اور کالے بالوں والا۔ خوبصورت۔۔ نوجوان والڈیمورٹ۔۔

والڈیمورٹ کی آنکھوں نے آہستگی سے تنگ و تاریک مکان کا طواف کیا۔ اور آرام کرسی پر بیٹھے شخص پر آ کر رک گئیں۔۔ کچھ لمحوں تک وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھتے رہے۔۔ پھر وہ آدمی لڑکھڑاتے ہوئے کھڑا ہوا۔۔ اسکے پیروں کے پاس پڑی کئی خالی بوتلیں کھنکتے ہوئے فرش پر اِدھر اُدھر لڑھک گئیں۔۔

"تم۔۔۔" وہ گرجا۔۔ "تم۔۔۔"

اور وہ نشے میں لڑکھڑاتا ہوا رڈل کی طرف بڑھا۔۔ اس نے چھڑی اور چاقو تانے ہوئے تھے۔

"رکو۔۔۔"

رڈل نے سنپیلی زبان میں کہا۔ وہ آدمی پھسل کر میز سے ٹکرا گیا۔ جس سے پپڑی لگے ہوئے برتن فرش پر گر کر ٹوٹ گئے۔۔۔ وہ رڈل کو گھورنے لگا۔۔ بہت طویل خاموشی چھا گئی جس کے دوران ان

دونوں نے ایک دوسرے کی طرف تولتی نظروں سے دیکھا۔ پھر اس آدمی نے خاموشی توڑی۔

" تم اسے بولتے ہو۔۔؟ "

" ہاں میں اسے بول سکتا ہوں۔۔۔ " رڈل نے کہا۔۔ وہ کمرے میں آگے کی طرف بڑھ آیا جس سے اس کے پیچھے موجود دروازہ جھول کر بند ہو گیا۔ ہیری خود کو رڈل کے بے خوف انداز پر داد دینے سے نہیں روک پایا۔۔رڈل کے چہرے پر بس حقارت اور شاید تھوڑی مایوسی کے تاثرات نظر آ رہے تھے۔۔۔

" مارولو کہاں ہے۔۔۔؟ " اس نے پوچھا۔۔۔

" مر گیا۔۔۔۔ " آدمی نے کہا۔۔۔" برسوں پہلے ہی مر گیا۔۔۔۔ "

رڈل نے بھوں اچکائی۔۔۔۔

"تو پھر ۔۔۔ تم کون ہو۔۔۔؟ "

" ظاہر ہے۔۔۔ میں مورفن ہوں۔۔۔۔"

" مارولو کا بیٹا۔۔۔؟ "

" ہاں۔۔۔ وہی۔۔۔۔ تو۔۔۔۔؟ "

مورفن نے اپنے گندے چہرے سے بال ہٹائے تاکہ ٹھیک طرح سے رڈل کو دیکھ سکے۔۔۔اور ہیری نے دیکھا کہ اس نے مارولو کی کالے پتھر والی انگوٹھی اپنے سیدھے ہاتھ میں پہنی ہوئی ہے۔۔۔

" مجھے لگا کہ تم وہ ماگلو ہو۔۔۔" مورفن نے سرگوشی کی۔۔۔ " تم اس ماگلو کی طرح طاقتور لگتے ہو۔۔۔"

"کس ماگلو کی طرح۔۔؟ " رڈل نے تیکھی آواز میں کہا۔۔۔

" وہ ماگلو جس کے خیالوں میں میری بہن ڈوبی رہتی تھی۔۔۔ وہ ماگلو جو آگے رستے پر پڑنے والے بڑے مکان میں رہتا ہے۔۔۔ "مورفن نے کہا۔۔اور غیر متوقع طور پر اس نے ان دونوں کے درمیان فرش پر تھوک دیا۔۔" تم بالکل اس جیسے لگتے ہو۔۔ رڈل۔۔۔ لیکن وہ تو اب بڈھا ہو گیا ہوگا۔۔؟ وہ تم سے بڑا ہے۔۔۔ اوہ۔۔۔ اب سمجھا۔۔۔"

مورفن تھوڑا بدحواس اور چکرایا ہوا لگ رہا تھا۔۔۔اس نے ابھی بھی سہارے کے لئے میز کے کنارے کو تھاما ہوا تھا۔۔" جانتے ہو ۔۔۔ وہ واپس لوٹ آیا تھا۔۔۔" اس نے حماقت بھرے انداز میں کہا۔۔۔

والڈیمورٹ مورفن کو اس طرح گھور رہا تھا جیسے اسکی بات کے ممکنہ مطلب کا اندازہ لگا رہا ہو۔۔۔اب وہ تھوڑا اور قریب ہو گیا۔۔۔اور بولا۔۔۔" رڈل واپس لوٹ آیا تھا۔۔۔؟ "

"ہاں۔۔۔ اس نے اسے چھوڑ دیا۔۔۔ اور ایک طرح سے بہت اچھا کیا اس کے ساتھ۔۔۔ گندی نالی کے کیڑے سے شادی کرنے کا یہی انجام ہونا تھا۔۔ " مورفن نے کہا۔۔۔اور دوبارہ فرش پر تھوک دیا۔۔ " بھاگنے سے پہلے وہ ہمیں لوٹ کر چلی گئی۔۔۔ میں پوچھتا ہوں وہ لاکٹ کہاں ہے۔۔۔؟ سلے درن کا لاکٹ کہاں ہے۔۔۔؟ "

والڈیمورٹ نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔مورفن کا پارہ دوبارہ بلند ہو رہا تھا۔۔۔اس نے اپنا چاقو تان لیا اور چلایا۔۔۔" ہمارا نام ملیا میٹ کر دیا۔۔۔ اس فاحشہ عورت نے۔۔۔ اور یہاں آکر اس بارے میں سوال جواب کرنے والے تم ہوتے کون ہو۔۔۔؟ سب ختم ہو چکا ہے۔۔۔ سب ختم ہو چکا ہے۔۔۔"

وہ دوسری طرف دیکھنے لگا۔۔۔ وہ تھوڑا لڑکھڑا رہا تھا۔۔۔ اور والڈیمورٹ تھوڑا آگے بڑھا۔۔۔ اور جیسے ہی اس نے ایسا کیا۔۔۔ ایک غیر فطری تاریکی چھا گئی۔۔۔ جس نے والڈیمورٹ کی لالٹین اور مورفن کی موم بتی کو نگل لیا۔۔۔ اس نے ہر چیز کو نگل لیا۔۔۔

ڈمبلدور کی انگلیوں نے ہیری کے بازو کو اپنی گرفت میں جکڑ لیا اور وہ لوگ تیزی سے حال کی طرف اڑنے لگے۔۔۔ اس گھپ اندھیرے سے واپسی پر ڈمبلڈور کے دفتر کی مدھم سنہری روشنی سے ہیری کی آنکھیں چندھیا سی گئیں۔۔۔

"بس اتنا ہی۔۔۔؟" ہیری نے فوراً پوچھا۔۔۔ "اچانک اندھیرا کیوں چھا گیا تھا۔۔؟ کیا ہوا تھا۔۔۔؟"

"کیوں کہ اس مقام کے بعد مورفن کو کچھ یاد نہیں۔۔۔" ڈمبلڈور نے ہیری کو واپس نشست پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔" جب وہ اگلی صبح نیند سے بیدار ہوا۔۔۔ تو وہ فرش پر پڑا ہوا تھا۔۔۔ بالکل اکیلا۔۔۔ اور مارؤلو کی انگوٹھی غائب ہو چکی تھی۔۔۔"

" اسی دوران۔۔۔ لٹل ہینگلیٹن گاؤں میں ایک نوکرانی اونچی سڑک پر چیختی چلاتی بھاگ رہی تھی کہ بڑے مکان کی بیٹھک میں تین لاشیں پڑی ہوئی ہیں۔۔۔ ٹام رڈل اور اس کے ماں باپ کی لاشیں۔۔۔"

"ماگلو حکام حیرت میں ڈوبے ہوئے تھے۔۔۔ جہاں تک میں جانتا ہوں۔۔۔ انہیں آج تک نہیں معلوم کہ رڈل خاندان کی موت کیسے ہوئی۔۔۔ کیوں کہ *نیست و نابود شد وار* اپنے نقصان کا کوئی سراغ ہی نہیں چھوڑتا۔۔ اس کا اکلوتا استثنا۔۔۔ یعنی صرف ایک ہی شخص پر اس وار کے نشان کو دیکھا جا سکتا ہے۔۔۔ اور وہ میرے سامنے بیٹھا ہے۔۔۔" ڈمبلدور نے ہیری کے ماتھے پر موجود زخم کے نشان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ "لیکن دوسری طرف جادوئی وزارت نے فوراً تاڑ لیا کہ یہ قتل کسی جادوگر کا کارنامہ ہیں۔۔۔۔ وہ یہ بھی جانتے تھے کہ رڈل مکان

کے دوسری طرف۔۔۔وادی کے اس پار۔۔۔ماگلوؤں سے نفرت کرنے والا ایک سزا یافتہ شخص رہتا ہے۔۔۔یہاں تک کہ اس شخص کو تو ایک دفعہ قتل کئے گئے لوگوں میں سے ایک شخص پر حملہ کرنے کے لئے جیل میں بھی ڈالا جا چکا تھا۔۔۔"

"اس لئے وزارت نے فوراً مورفن کو پکڑ لیا۔۔۔انہیں اس سے سوال جواب کرنے کی ضرورت بھی نہیں پڑی۔۔۔اور نہ ہی انہیں اس پر **سچ اگل محلول** یا **سوچ عکس علم** (خیالات پڑھنے کا فن) کے استعمال کی ضرورت پڑی۔۔۔ اس نے وہیں کھڑے کھڑے ان قتلوں کی ذمہ داری قبول کر لی۔۔۔ اس نے قتل کی ایسی باریکیاں بیان کیں جو ایک قاتل ہی بتا سکتا تھا۔۔۔اس نے کہا کہ وہ ان ماگلوؤں کو مار کر فخر محسوس کر رہا ہے۔۔۔اور وہ اتنے سالوں سے بس اسی موقع کے انتظار میں تھا۔۔۔ اس نے اپنے چھڑی بھی حکام کے حوالے کر دی۔۔۔ جس کی جانچ سے یہ بات فوراً ظاہر ہو گئی کہ رڈل خاندان کا قتل کرنے کے لئے اسی چھڑی کا استعمال کیا گیا ہے۔۔۔اس نے بغیر کسی لڑائی کے خود کو ازکبان لے جانے کے لئے حوالے کر دیا۔اسے صرف اس بات کی فکر تھی کہ اس کے باپ کی انگوٹھی غائب ہو چکی تھی۔۔۔وہ بار بار پہریداروں سے یہی کہتا رہا۔۔۔" اس انگوٹھی کو کھونے پر وہ مجھے جان سے مار دیں گے۔۔۔وہ مجھے ان کی انگوٹھی کھونے پر جان سے مار دیں گے۔۔۔" اور شاید یہ اس کے آخری الفاظ تھے۔۔۔اس نے اپنی باقی زندگی ازکبان میں گزاری۔۔۔ جہاں وہ ساری زندگی مارُولو کی آخری خاندانی نشانی کے کھو جانے کا نوحہ پڑھتا رہا۔۔۔اسے جیل کے قریب ہی دفنایا گیا۔۔۔ان بدنصیب لوگوں کے ساتھ جنہوں نے جیل کی دیواروں کے اندر ہی اپنی آخری سانسیں لی تھیں۔۔۔"

"تو۔۔۔والڈیمورٹ نے مورفن کی چھڑی چرا کر اس کا استعمال کیا تھا۔۔۔؟" ہیری نے سیدھا ہو کر بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔

"بالکل صحیح۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔۔" ہمارے پاس ہمیں یہ دکھانے کے لئے کوئی یاد نہیں ہے۔۔۔لیکن میرے خیال سے ہم درست اندازہ لگا سکتے ہیں کہ کیا ہوا ہوگا۔۔۔والڈیمورٹ نے اپنے ماموں کو ساکت کیا۔۔۔انکی چھڑی لی۔۔۔اور وادی کے پار 'آگے رستے پر پڑنے والے بڑے مکان' کی طرف چل دیا۔۔۔وہاں اس نے اس ماگلو آدمی کو قتل کیا جس نے اس کی جادو گرماں کو بے یارو مددگار چھوڑا تھا۔۔۔اور احتیاطاً اس نے اپنے ماگلو دادا دادی کو بھی مار دیا۔۔۔اس طرح اس نے نااہل رڈل خاندان کا نام و نشان مٹا ڈالا۔۔۔اور ایک طرح سے اپنے اس باپ سے بدلہ بھی لے لیا جو اسے اپنانا نہیں چاہتا تھا۔۔۔پھر وہ تنگ و تاریک گونٹ مکان میں لوٹا اور ایسے پیچیدہ جادو کا استعمال کیا جس کی وجہ سے اس کے ماموں کے ذہن میں یہ قتل کرنے کی جھوٹی یاد پیدا ہو گئی۔۔۔پھر اس نے مورفن کی چھڑی کو اس کے بے ہوش مالک کے سرہانے رکھ دیا۔۔۔ مورفن کی پہنی ہوئی قدیم انگوٹھی کو اپنی جیب میں ڈالا۔۔اور وہاں سے نکل گیا۔۔۔"

"اور مورفن کو کبھی یہ اندازہ نہیں ہوا کہ اس نے وہ قتل نہیں کئے ہیں۔۔۔؟"

"کبھی نہیں۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔۔" جیسا کہ میں نے پہلے ہی کہا۔۔۔اس نے ایک مکمل شوخی بھگارتا ہوا اقبالِ جرم کیا۔۔۔"

"لیکن یہ اصل یاد بھی تمام عمر ان کے ذہن میں موجود رہی۔۔۔؟"

"ہاں۔۔۔لیکن اس یاد کو اس کے ذہن سے کرید کر نکالنے کے لئے مجھے **سوچ عکس علم** (خیالات پڑھنے کا فن) کا ماہرانہ استعمال کرنا پڑا۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔۔"لیکن بھلا مورفن کے دماغ کی گہرائیوں میں جانے کا بکھیڑا کون پالتا۔۔۔جب کہ وہ پہلے ہی اپنا جرم قبول کر چکا تھا۔۔۔؟ بہر حال ۔۔۔ مورفن کی زندگی کے آخری ہفتے کے دوران میں اس سے ملاقات کرنے کی اجازت حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا۔۔۔ ان دنوں میں والڈیمورٹ کے بارے میں زیادہ سے زیادہ معلومات اکھٹی کرنے کی کوششوں میں لگا ہوا تھا۔۔۔اس یاد کو میں نے

بہت مشکل سے باہر نکالا۔۔اور جب میں نے دیکھا کہ اس میں کیا واقعات موجود ہیں تو میں نے مورفن کو ازکبان سے رہائی دلوانے کے لئے اس کا استعمال کرنے کی کوشش کی۔۔۔ لیکن جب تک وزارت کوئی فیصلہ کر پاتی۔۔۔۔ مورفن کا انتقال ہو گیا۔۔۔"

"لیکن وزارت کو یہ احساس کیوں نہیں ہوا کہ والڈیمورٹ نے مورفن کے ساتھ یہ سب کچھ کیا ہے۔۔۔" ہیری نے غصے سے پوچھا۔۔۔"اس وقت تو وہ نابالغ تھا۔۔۔۔ہے نا۔۔۔؟ میں تو سوچتا تھا کہ وزارت نابالغ جادوگری کا پتہ چلا لیتی ہے۔۔۔۔"

"تم بالکل ٹھیک کہہ رہے ہو۔۔۔ وہ جادو کا پتہ تو چلا سکتے ہیں۔۔۔ لیکن اس بات کا نہیں کہ وہ جادو کیا کس نے ہے۔۔۔ تمہیں یاد ہوگا کہ وزارت تم پر **معلق سحر** کا الزام لگا چکی ہے۔۔۔ جو کہ دراصل۔۔۔"

"ڈوبی نے کیا تھا۔۔۔" ہیری غرایا۔۔۔ یہ ناانصافی اسے ابھی بھی بھڑکا رہی تھی۔۔۔"تو اگر آپ نابالغ ہیں۔۔۔ اور آپ کسی بالغ جادوگر یا چڑیل کے گھر میں جادو کا استعمال کریں۔۔۔ تو وزارت کو پتہ نہیں چلے گا۔۔۔؟"

"وہ کم از کم یہ نہیں بتا سکتے کہ جادو کس نے کیا ہے۔۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔۔ ہیری کے چہرے پر پھیلتے غصے کو دیکھ کر وہ مسکرا رہے تھے۔۔۔" اس بات پر انہیں جادوگر یا چڑیل والدین پر بھروسہ کرنا پڑتا ہے کہ وہ اپنی چار دیواری کے اندر اپنے بچوں کو قانون کی پاسداری سکھائیں۔۔۔"

"واہ۔۔۔ کیا بکواس ہے۔۔۔" ہیری نے چیخ کر کہا۔۔۔" دیکھیں اس کا نتیجہ۔۔۔۔ دیکھیں مورفن کے ساتھ کیا ہوا۔۔۔"

"میں تمہاری بات سے اتفاق کرتا ہوں۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔۔" مورفن بھلے ہی جیسا بھی انسان ہو۔۔۔ وہ اس طرح کی موت کا حقدار نہیں تھا۔۔۔ جو ان قتلوں کے جرم کی سزا کے طور پر

ملی ہو جو اس نے کئے ہی نہیں تھے۔۔۔ لیکن اب بہت دیر ہو رہی ہے۔۔ اور میں چاہتا ہوں کہ الوداع کہنے سے پہلے تم یہ دوسری یاد بھی دیکھ لو۔۔۔"

ڈمبلڈور نے ایک اندرونی جیب سے ایک اور کانچ کی شیشی نکالی اور ہیری فوراً خاموش ہو گیا۔۔اسے یاد آ گیا تھا کہ ڈمبلڈور نے کہا تھا کہ یہ ان کی حاصل کی ہوئی یادوں میں اب تک کی سب سے اہم یاد ہے۔۔۔ ہیری نے دیکھا کہ شیشی کے اجزاء کو **سوچ کی پرچھائی** میں انڈیلنے میں مشکل پیش آ رہی ہے۔۔۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ تھوڑی جم گئی ہوں۔۔۔ کیا یادیں بھی خراب ہو سکتی ہیں۔۔؟

"اس میں زیادہ وقت نہیں لگے گا۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔۔ جیسے ہی انہوں نے پوری شیشی خالی کر دی۔۔" تمہیں پتہ بھی نہیں چلے گا اور ہم واپس آ جائیں گے۔۔۔ تو چلو۔۔۔ ایک بار پھر۔۔۔ **سوچ کی پرچھائی** میں چلتے ہیں۔۔۔"

اور ہیری ایک بار پھر چاندی جیسی سطح میں گر گیا۔۔۔ اس دفعہ وہ ایک ایسے شخص کے بالکل سامنے اترا۔۔۔ جنہیں وہ فوراً پہچان گیا۔۔۔

وہ تھوڑے نوجوان ہوریس سلگ ہارن تھے۔۔ ہیری انہیں گنجا دیکھنے کا اتنا عادی ہو چکا تھا کہ اسے اس موٹے چمکدار بھوسے کی رنگت کے بال والے سلگ ہارن کو دیکھ کر کچھ گڑبڑ کا احساس ہوا۔ ایسا لگ رہا تھا کہ انہوں نے اپنے سر پر نقلی بال لگائے ہوئے ہیں۔۔ خیر۔۔۔ ان کے سر کے اوپری حصے پر پہلے ہی چمکدار گلیون کی جسامت کا چاند نمودار ہو چکا تھا۔ ان کی زرد رنگت کی سفیدی مائل مونچھ آج کل کے مقابلے میں تھوڑی کم گھنی تھی۔ وہ اس سلگ ہارن کی طرح موٹے تو نہیں تھے جنہیں ہیری جانتا تھا لیکن ان کی کڑھی ہوئی کوٹی کے سنہرے بٹنوں پر کافی دباؤ پڑ رہا تھا۔ ان کے چھوٹے پیر مخمل کے کشن پر دھرے ہوئے تھے اور وہ ایک اونچی آرام کرسی پر ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔ انہوں نے ایک ہاتھ میں انگوری شراب کا جام تھاما ہوا تھا اور دوسرے ہاتھ سے اناناس کی قاشوں کا ایک ڈبہ ٹٹول رہے تھے۔۔۔

جب تک ڈمبلڈور اس کے برابر میں اترے تب تک ہیری نے اِدھر اُدھر نظر دوڑائی۔۔۔ اس نے دیکھا کہ وہ لوگ سلگ ہارن کے دفتر میں کھڑے تھے۔۔ اور سلگ ہارن کے ارد گرد تقریباً آدھا درجن طالب علم موجود تھے۔۔۔ وہ سب ہی نوجوان تھے اور سلگ ہارن کی طرح کی ہی زیادہ سخت یا چھوٹی نشستوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔ ہیری فوراً ہی والڈیمورٹ کو پہچان گیا۔۔۔ اس کا چہرہ ان سبھی لڑکوں میں سب سے حسین تھا۔۔اور وہ باقی تمام لڑکوں سے زیادہ پر سکون بھی لگ رہا تھا۔۔۔ اس نے اپنا سیدھا ہاتھ لاپرواہی سے اپنی کرسی کے ہتھے پر رکھا ہوا تھا۔ حیرت کے جھٹکے کے ساتھ ہیری نے دیکھا کہ وہ مارُولو کی سنہری اور سیاہ انگوٹھی پہنا ہوا تھا۔۔۔ یعنی وہ پہلے ہی اپنے باپ کو مار چکا تھا۔۔۔

رڈل نے پوچھا۔۔۔" جناب۔۔۔ کیا یہ سچ ہے کہ پروفیسر میری تھاٹ اپنی ملازمت سے فارغ ہونے والی ہیں۔۔۔؟"

" ٹام۔۔۔ ٹام۔۔۔ میں اگر یہ بات جانتا بھی ہوں۔۔۔ تب بھی تمہیں نہیں بتا سکتا۔۔۔" سلگ ہارن نے اپنی چینی میں لتھڑی ہوئی انگلی تنبیہی انداز میں رڈل کی طرف لہراتے ہوئے کہا۔۔۔ بہر حال۔۔ یہ سب کہتے ہوئے انہوں نے آنکھ بھی ماری تھی جس کی وجہ سے اس تنبیہ کا اثر فوراً ختم ہو گیا۔۔۔ "کہنا ہی پڑے گا۔۔ میں یہ ضرور جاننا چاہوں گا کہ تمہیں یہ معلومات ملتی کہاں سے ہیں۔۔۔ بیٹا۔۔۔ تمہارے پاس تو آدھے عملے سے زیادہ معلومات ہوتی ہیں۔۔۔"

رڈل مسکرا دیا۔۔۔ باقی سبھی لڑکے ہنسنے لگے اور اس کی طرف تعریفی نظروں سے دیکھنے لگے۔۔۔

"ایسی چیزوں کے بارے میں معلومات رکھنے کی تمہاری پر اسرار صلاحیت۔۔۔ جن چیزوں کے بارے میں دراصل تمہیں لا علم ہونا چاہیے۔۔۔ اور اہم لوگوں کی محتاط خوشامد کی

تمہاری عادت۔۔۔ سے تو کچھ ایسا ہی لگتا ہے کہ تم درست کہہ رہے ہو۔۔۔ اور ہاں۔۔۔ اننا اس کے لئے شکریہ۔۔ یہ مجھے واقعی بہت پسند ہیں۔۔۔"

جیسے ہی کئی لڑکے ایک بار پھر کھلکھلانے لگے۔۔ تو کچھ بہت عجیب سا واقعہ ہوا۔۔۔ پورے کمرے میں اچانک سفید دھند کی موٹی تہہ چھا گئی۔۔۔ یہاں تک کہ ہیری کو ڈمبلڈور کے چہرے کے علاوہ کچھ نظر نہیں آرہا تھا۔۔۔ کیوں کہ ڈمبلڈور بالکل اس کے برابر میں کھڑے ہوئے تھے۔۔۔ پھر دھند کو چیر کر آتی ہوئی سلگ ہارن کی غیر معمولی طور پر بلند آواز گونجی۔۔۔ " تم غلط راستے پر جا رہے ہو لڑکے۔۔۔ میری یہ بات لکھ کر رکھ لو۔۔۔"

دھند اتنی ہی تیزی سے غائب ہو گئی۔۔۔ جتنی تیزی سے نمودار ہوئی تھی۔۔۔ بہرحال کسی نے بھی اس واقعہ پر کسی رد عمل کا اشارہ نہیں دیا۔۔ نہ ہی کسی کے چہرے پر ایسا کوئی تاثر تھا کہ ابھی ابھی ایک غیر معمولی واقعہ ہوا ہے۔۔۔ پریشان کن حیرت میں ڈوبے ہیری نے دیکھا کہ سلگ ہارن کی میز پر رکھی چھوٹی گھڑی گیارہ بجنے کا گھنٹہ بجا رہی ہے۔۔۔

"اُف خدایا۔۔۔ اتنا وقت گزر گیا۔۔۔؟" سلگ ہارن نے کہا۔۔۔ "لڑکو اب تم لوگوں کو چلے جانا چاہیے۔۔۔ ورنہ ہم سبھی مشکل میں پڑ جائیں گے۔۔۔ لیسٹرینج۔۔ مجھے تمہارا مضمون کل صبح مل جانا چاہیے ورنہ نظر بندی کے لئے تیار رہو۔۔۔ اویری۔۔۔ تم بھی اس پر عمل کرو ورنہ تیار رہو۔۔۔"

لڑکوں کے کمرے سے باہر جاتے وقت سلگ ہارن اپنی آرام کرسی سے اٹھے اور اپنا خالی گلاس لے کر میز تک پہنچ گئے۔۔۔ بہرحال والڈیمورٹ پیچھے ہی رکا رہا۔۔۔ ہیری بتا سکتا تھا کہ وہ جان بوجھ کر وقت ضائع کر رہا تھا۔۔۔ تاکہ آخر میں وہ کمرے میں سلگ ہارن کے ساتھ اکیلا رہ جائے۔۔۔

جب سلگ ہارن واپس پلٹے اور انہوں نے دیکھا کہ وہ ابھی بھی وہیں موجود ہے تو انہوں نے کہا۔۔۔ "ٹام تھوڑی چستی دکھاؤ۔۔۔ تم یہ تو ہر گز نہیں چاہو گے کہ رات گئے اپنے بستر سے باہر پکڑے جاؤ۔۔ آخر تم ایک مانیٹر ہو۔۔۔"

"جناب۔۔۔ میں آپ سے کچھ پوچھنا چاہتا تھا۔۔۔۔"

"تو پھر پوچھو میرے بچے۔۔۔ پوچھو۔۔۔"

"جناب۔۔ میں سوچ رہا تھا کہ آپ۔۔۔**کوزۂ روح** کے بارے میں کیا جانتے ہیں۔۔۔؟"

اور ایک بار پھر وہی سب کچھ ہوا۔۔ کمرے میں اتنی گہری دھند چھا گئی کہ ہیری سلگ ہارن یا والڈیمورٹ کو دیکھ ہی نہیں سکتا تھا۔۔۔ اسے صرف اپنے ساتھ کھڑے ڈمبلڈور نظر آرہے تھے جن کے ہونٹوں پر پر سکون مسکراہٹ تھی۔۔۔ ایک بار پھر سلگ ہارن کی گونجتی ہوئی آواز سنائی دی۔۔۔ جس طرح پہلے سنائی دی تھی۔۔۔

"میں **کوزۂ روح** کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔۔۔ اور جانتا بھی تو تمہیں ہر گز نہیں بتاتا۔۔۔ اب فوراً یہاں سے دفعہ ہو جاؤ۔۔ اور خبردار۔۔ جو میں نے دوبارہ تمہارے منہ سے اس چیز کا ذکر سنا۔۔۔"

"چلو۔۔۔ بس اتنا ہی تھا۔۔۔" ہیری کے برابر میں کھڑے ڈمبلڈور نے نرمی سے کہا۔۔ "واپس چلنے کا وقت آگیا ہے۔۔۔"

اور ہیری کے پیر فرش سے بلند ہو کر کچھ ہی لمحوں میں ڈمبلڈور کی میز کے سامنے بچھے غالیچے پر اتر آئے۔۔۔

ہیری نے خالی لہجے میں کہا۔۔۔ "بس۔۔۔اتنا ہی تھا۔۔۔؟"

ڈمبلڈور نے تو کہا تھا کہ یہ سب سے اہم یاد ہے۔۔۔ لیکن اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اس یاد کی کیا اہمیت تھی۔۔۔ ویسے یہ بات تو عجیب تھی کہ اچانک دھند چھا گئی لیکن کسی نے بھی اس پر دھیان نہیں دیا۔۔۔۔۔ لیکن اس کے علاوہ تو اس میں ایسا کوئی خاص واقعہ نہیں ہوا۔۔ بس والڈیمورٹ نے ایک سوال پوچھا تھا جس کا اسے کوئی جواب نہیں ملا۔۔۔

ڈمبلڈور نے اپنی میز کے پیچھے جا کر دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔۔ "شاید تم نے دھیان دیا ہو۔۔ اس یاد کے ساتھ چھیڑ خانی کی گئی ہے۔۔۔"

"چھیڑ خانی۔۔۔؟" ہیری نے دہرایا۔۔ اور وہ بھی واپس بیٹھ گیا۔۔۔

"یقیناً۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔ "پروفیسر سلگ ہارن نے خود اپنی یادوں کے ساتھ ہیر پھیر کی ہے۔۔۔"

"لیکن وہ ایسا کیوں کریں گے۔۔۔؟"

"کیوں کہ۔۔۔ مجھے ایسا لگتا ہے کہ وہ اپنی اس یاد پر شرمندہ ہیں۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔۔ "انہوں نے اس یاد کو درست کرنے کی کوشش کی ہے تاکہ انکی اپنی عزت میں کمی نہ ہو۔۔ انہوں نے ان حصوں کو مٹانے کی کوشش کی ہے جو وہ چاہتے ہیں کہ میں نہیں دیکھوں۔۔ تم نے دیکھا ہی ہوگا۔۔ یہ کام بہت بھونڈے انداز میں کیا گیا ہے۔۔۔ ویسے ایک لحاظ سے یہ اچھا ہی ہوا۔۔ کیوں کہ اس سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ اس ہیر پھیر کی تہہ میں اصل یاد ابھی تک باقی ہے۔۔۔"

"تو اس لئے۔۔۔ آج پہلی بار میں تمہیں تمہارے فارغ اوقات میں کرنے کے لئے کوئی کام دے رہا ہوں ہیری۔۔۔ تمہارا کام یہ ہے کہ تم پروفیسر سلگ ہارن کو اصلی یاد کا راز فاش کرنے کے لئے راضی کرو گے۔۔۔ کیوں بلاشبہ یہ یاد ہماری معلومات کا سب سے اہم حصہ ہے۔۔۔"

ہیری منہ کھولے ان کی طرف دیکھنے لگا۔۔۔

"لیکن جناب۔۔۔ یقیناً۔۔" وہ پوری کوشش کر رہا تھا کہ اس کی آواز میں احترام صاف جھلک رہا ہو۔۔۔ " آپ کو میری کوئی ضرورت نہیں۔۔۔ آپ **سوچ عکس علم**۔۔ یا **سچ اگل محلول** کا استعمال کر سکتے ہیں۔۔۔"

"پروفیسر سلگ ہارن ایک بہت ہی قابل جادوگر ہیں ہیری۔۔اور انہیں ان دونوں چیزوں کے خود پر استعمال کیے جانے کا خدشہ پہلے ہی سے ہوگا۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔" وہ **سوچ بندش علم** میں بے چارے مورفن گونٹ سے لاکھ گنا زیادہ مہارت رکھتے ہیں اس لئے ان پر دباؤ ڈال کر **سوچ عکس علم** کے استعمال کے بارے میں سوچنا فضول ہے۔۔۔۔۔اور مجھے حیرانگی ہوگی اگر وہ اس دن سے اپنے ساتھ ہر وقت **سوچ اگل محلول** کا توڑ نہیں رکھتے ہوں گے۔۔۔ جس دن سے میں نے ان پر دباؤ ڈال کر یہ ٹیڑھی میڑھی یاد حاصل کی ہے۔۔۔"

"نہیں بالکل نہیں۔۔۔ مجھے لگتا ہے طاقت کے زور پر پروفیسر سلگ ہارن سے سچائی اگلوانے کی کوشش بے وقوفی ہوگی۔۔۔اس سے تو شاید فائدہ کے بجائے الٹا نقصان ہو جائے۔۔۔ میں نہیں چاہتا کہ وہ ہوگورٹس چھوڑ کر چلے جائیں۔۔۔ بہر حال ۔۔۔ ہم سب کی طرح ۔۔۔ان کی بھی کچھ کمزوریاں ہیں۔۔۔اور مجھے لگتا ہے کہ تم ہی وہ اکلوتے شخص ہو جو ان کے حفاظتی حصار کو توڑ کر اندر داخل ہو سکتے ہو۔۔۔ یہ بہت ضروری ہے ہیری۔۔۔ کہ ہم یہ سچی یاد حاصل کریں۔۔۔ کتنی ضروری ہے۔۔۔؟ یہ تو تب ہی پتہ چلے گا جب ہم اصل چیز دیکھیں گے۔۔۔ تو۔۔۔ خدا تمہارا حامی و ناصر ہو۔۔۔اور شب بخیر۔۔۔"

اس طرح اچانک الوداع لینے پر ہیری تھوڑا حیران ہوا۔۔۔ لیکن وہ فوراً اپنے قدموں پر کھڑا ہو گیا۔۔۔"شب بخیر جناب۔۔۔"

جب اس نے اپنے پیچھے ڈمبلڈور کے دفتر کا دروازہ بند کیا۔۔۔ تو اسے فینئیس نیجیلس بلیک کی دور سے آتی آواز سنائی دی۔۔ "میں یہ نہیں سمجھ پارہا۔۔ کہ یہ لڑکا بھلا آپ کے مقابلے میں کامیاب کس طرح ہو سکتا ہے۔۔۔؟"

" فینئیس۔۔۔ مجھے آپ سے یہ سمجھ پانے کی امید ہے بھی نہیں۔۔۔" ڈمبلڈور نے جواب دیا اور فاکس نے دوبارہ ایک دھیمی سریلی آواز نکالی۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

# اٹھارہواں باب

## سالگرہ کے تحفے

اگلے دن ہیری نے رون اور ہرمائنی دونوں کو ہی اعتماد میں لیتے ہوئے یہ بتادیا کہ ڈمبلڈور نے اسے کیا کام سونپا ہے۔۔۔ لیکن اسے ان دونوں کو یہ بات الگ الگ بتانا پڑی۔ کیوں کہ ہرمائنی ابھی تک رون کی موجودگی میں رکنے سے انکاری تھی۔ وہ صرف اتنی دیر کے لئے ہی رکتی تھی کہ اس پر قہر بھری نظر ڈال سکے۔۔۔

رون کے مطابق ہیری کو سلگ ہارن کے معاملے میں تو کوئی مشکل پیش نہیں آنی چاہیے تھی۔۔۔

"وہ تو تمہارے عاشق ہیں۔۔۔" اس نے ناشتہ کرتے وقت کانٹے میں پروئے ہوئے تلے ہوئے انڈے کو لہرا کر کہا۔۔۔ "تمہیں تو وہ کسی چیز کے لئے منع نہیں کریں گے۔۔۔ کر سکتے ہیں

کیا۔۔؟ وہ محلولات کے اپنے ننھے شہزادے کو کیسے انکار کر سکتے ہیں۔۔۔بس آج دوپہر محلولات کی جماعت کے بعد وہیں رک جانا اور ان سے پوچھ لینا۔۔"

بہرحال ۔۔ ہرمائنی کا تجزیہ تھوڑا تاریکی بھرا تھا۔۔ "اگر ڈمبلڈور بھی ان سے یہ بات نہیں اگلوا پائے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ سلگ ہارن حقیقت کو چھپانے کا پختہ ارادہ کر چکے ہیں۔۔" اس نے دھیمی آواز میں کہا۔۔ وہ لوگ وقفے کے دوران ویران برفیلے احاطے میں کھڑے ہوئے تھے۔ "**کوزہِ روح**۔۔**کوزہِ روح**۔۔اُف میں نے اس بارے میں کبھی کچھ نہیں سنا۔۔"

"تم نے بھی نہیں سنا۔۔؟" ہیری مایوس ہو گیا۔۔ اسے امید تھی کہ ہرمائنی تو ضرور یہ بتا سکتی ہو گی کہ **کوزہِ روح** کیا چیز ہوتی ہے۔۔

"یہ ضرور کوئی اعلی درجہ کا شیطانی جادو ہو گا۔۔ ورنہ والڈیمورٹ اس کے بارے میں کیوں جاننا چاہتا ہو گا بھلا۔۔ ؟ ہیری۔۔ میرے خیال سے یہ معلومات حاصل کرنا بہت مشکل ثابت ہو گا۔۔ تمہیں سلگ ہارن سے اس بارے میں بات کرتے وقت احتیاط سے کام لینا ہو گا۔۔ان سے ملنے سے پہلے کوئی اچھی حکمت عملی تیار کرو۔۔"

"رون کا کہنا ہے کہ مجھے آج دوپہر محلولات کی جماعت کے بعد وہیں رک جانا چاہیے۔۔"

"اوہ۔۔ چلو۔۔ اگر وون وون ایسا سوچتا ہے۔۔ تو پھر تو تمہیں ایسا ہی کرنا چاہیے۔۔" وہ فوراً بھڑک کر بولی۔۔ "ویسے بھی۔۔ وون وون کے فیصلے بھی کبھی غلط ثابت ہوئے ہیں۔۔؟"

"ہرمائنی۔۔ کیا تم اس بات کو۔۔؟"

"نہیں۔۔۔" وہ غصے سے بولی اور پاؤں پٹختے ہوئے دور چلی گئی۔۔ ہیری ٹخنوں تک برف میں دھنسا اکیلا کھڑا رہ گیا۔۔۔

محلولات کی جماعت ان دنوں کافی مشکل ثابت ہو رہی تھی۔۔ کیوں کہ ہیری رون اور ہرمائنی کو ایک ہی میز پر بیٹھنا پڑتا تھا۔۔ لیکن آج تو ہرمائنی اپنی کڑھائی لے کر میز کے دوسری طرف چلی گئی۔۔ اب وہ ایرنی کے قریب بیٹھی تھی۔۔۔ اس نے ہیری اور رون دونوں کو نظر انداز کر دیا۔۔

ہرمائنی کے تمتماتے چہرے کو دیکھ کر رون نے ہیری سے سرگوشی میں پوچھا۔۔۔ "اب تم نے کیا کر دیا۔۔۔؟"

لیکن اس سے پہلے کہ ہیری کوئی جواب دیتا۔۔۔ جماعت کے سامنے کی طرف سے سلگ ہارن نے سب لوگوں کو خاموش ہو جانے کے لئے کہا۔۔۔

"بیٹھ جایئے۔۔۔ مہربانی کر کے جلدی بیٹھ جایئے۔۔ آج دوپہر کرنے کے لئے بہت سارا کام ہے۔۔۔ **گول پلوٹ کا تیسرا قانون**۔۔۔ کوئی بتا سکتا ہے اس کے بارے میں۔۔۔؟ اوہ یقیناً۔۔۔ گرینجر صاحبہ یقیناً آپ بتا سکتی ہیں۔۔۔"

ہرمائنی نے تیزی سے بائبل کی تلاوت کے انداز میں کہنا شروع کیا۔۔۔

*"گول ۔ پلوٹ ۔کا ۔ تیسرا ۔ قانون ۔ یہ ۔ بتاتا ۔ ہے ۔ کہ ۔ کسی ۔ بھی ۔ مرکب ۔ زہر ۔ کا ۔ تریاق ۔ اس ۔ مرکب ۔ زہر ۔ کے ۔ تمام ۔ مختلف ۔ اجزاء ۔ کے ۔الگ ۔ الگ ۔ تریاقوں ۔ کے ۔ مجموعے ۔ سے ۔ زیادہ ۔ ہوگا"*

"بالکل۔۔۔" سلگ ہارن نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔ " گریفن ڈور کے لئے دس نمبر۔۔۔ اب۔۔۔ اگر ہم گول پلوٹ کے تیسرے قانون کو درست مان لیں۔۔۔"

ہیری کے پاس سلگ ہارن کی بات ماننے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں تھا کہ گول پلوٹ کا تیسرا قانون درست ہے۔۔ کیوں کہ اس کا ایک بھی لفظ اسکو سمجھ نہیں آیا تھا۔۔۔ ہرمائنی کے علاوہ شاید کسی کو بھی سلگ ہارن کی اگلی کہی ہوئی بات بھی سمجھ نہیں آئی۔۔۔

"۔۔۔جس کا مطلب ہے کہ فرض کریں ہم محلول کے الگ الگ اجزاء کی **اسکارپن کے ظاہرسحر** کی مدد سے درست شناخت کر لیں۔۔ تب بھی ہمارا مقصد الگ الگ اجزاء کے تریاق کو چننے جتنا آسان نہیں ہے۔۔۔ بلکہ ہمارا مقصد تو اس خفیہ جز کو ڈھونڈنا ہے جو تقریباً ایک کیمیائی عمل کے نتیجے میں ان الگ الگ اجزاء کو یکجا کر دیتا ہے۔۔۔"

ہیری کے برابر میں بیٹھا رون آدھا منہ کھول کر لاپرواہی سے اپنی **محلولات بناؤ (اعلی درجہ)** کتاب میں آڑھی ترچھی لکیریں کھینچ کر مختلف اشکال بنا رہا تھا۔۔ رون بار بار یہ بھول جاتا تھا کہ اب اسے ہر چیز خود سمجھنی تھی کیوں کہ اب وہ مشکلوں کا سامنا کرنے کی مدد کے لئے ہرمائنی کو نہیں پکار سکتا تھا۔۔

"اور اس لئے۔۔۔" سلگ ہارن نے اپنی بات ختم کرتے ہوئے کہا۔۔۔ "میں چاہتا ہوں کہ تم لوگ یہاں آکر میری میز سے زہر کی ایک ایک شیشی اٹھا لو۔۔۔ تمہیں جماعت کا وقت ختم ہونے سے پہلے اس شیشی کے اندر موجود زہر کا تریاق تیار کرنا ہے۔۔ کامیابی تمہارے قدم چومے۔۔۔اور ہاں اپنے حفاظتی دستانے پہننا مت بھولنا۔۔۔"

ہرمائنی نے اپنی نشست سے اٹھ کر سلگ ہارن کی میز تک کا آدھا فاصلہ طے بھی کر لیا تب جا کر باقی جماعت کو سمجھ آیا کہ انہیں بھی حرکت میں آنا ہو گا۔۔۔اور جب تک ہیری۔ رون اور ایرنی زہر لے کر واپس اپنی میز تک پہنچے۔۔تب تک ہرمائنی اپنی شیشی کے اجزاء اپنی کڑھائی میں ڈال بھی چکی تھی اور اب وہ کڑھائی کے نیچے آگ سلگا رہی تھی۔۔۔

پھر وہ تن کر سیدھی کھڑی ہوئی اور خوشی سے بولی۔۔۔" ہیری۔۔۔ شرم کی بات ہے۔۔۔ اس بار تمہارا شہزادہ تمہاری کچھ خاص مدد نہیں کر پائے گا۔۔۔ تمہیں اس چیز کو سمجھنے کے لئے اصولوں کو سمجھنا پڑے گا۔۔۔ کوئی آسان راستہ یاد ھوکے بازی نہیں چلے گی۔۔۔"

چڑ کر ہیری نے اپنے زہر کا ڈھکن کھولا جو اس نے سلگ ہارن کی میز سے اٹھایا تھا۔۔۔ زہر کی رنگت چمکیلی گلابی تھی۔ اس نے اسے اپنی کڑھائی میں انڈیل دیا۔۔۔ اور اس کے نیچے آگ جلادی۔۔۔ اسے بالکل اندازہ نہیں تھا کہ اس کے بعد اسے کیا کرنا ہے۔۔۔ اس نے رون کی طرف دیکھا جو منہ لٹکائے کھڑا تھا۔۔۔ اب تک ہیری نے جو کچھ بھی کیا تھا۔۔ وہ بھی اس کی نقل اتار چکا تھا۔۔۔

"تمہیں یقین ہے کہ شہزادہ کے پاس کوئی تجاویز نہیں ہیں۔۔۔؟" رون نے ہیری سے سرگوشی کی۔۔

ہیری نے اپنی قابل بھروسہ **محلولات بناؤ (اعلیٰ درجہ)** کتاب نکالی اور تریاق کا سبق کھول لیا۔۔۔ وہاں گول پلوٹ کا تیسرا قانون لکھا ہوا تھا۔۔۔ لفظ بہ لفظ۔۔۔ جیسا کہ ہرمائنی نے تلاوت کی تھی۔۔ لیکن شہزادہ نے اس پر روشنی ڈالتا ہوا ایک بھی پیغام نہیں لکھا تھا کہ اس کا مطلب کیا ہے۔۔۔ شاید ہرمائنی کی طرح شہزادہ کو بھی اس اصول کو سمجھنے میں کوئی مشکل پیش نہیں آئی ہوگی۔۔۔

"کچھ نہیں ہے۔۔۔" ہیری نے اداس لہجے میں کہا۔۔۔

ہرمائنی اب جوش میں اپنی کڑھائی کے اوپر اپنی چھڑی لہرا رہی تھی۔۔۔ بد قسمتی سے وہ اس کے منتر کی نقل نہیں کر سکتے تھے۔۔۔ کیوں کہ اب وہ ان کہے منتروں میں اتنی مہارت حاصل کر چکی تھی کہ اسے اونچی آواز میں الفاظ بولنے کی کوئی ضرورت ہی نہیں پڑتی تھی۔ بہرحال۔۔ ایرنی

ملک ملان اپنی کڑھائی کے اوپر جھکا با آواز بلند بڑبڑا رہا تھا۔۔ 'سچ دکھاؤ۔۔۔' یہ تھوڑا متاثر کن لگ رہا تھا۔۔۔ تو ہیری اور رون بھی جلدی سے اس کی نقل اتارنے لگے۔۔۔

پانچ منٹ کے اندر اندر ہیری کو یہ صاف نظر آنے لگا کہ جماعت کا سب سے بہترین محلول بنانے والا لڑکا ہونے کا اس کا بھرم چکنا چور ہونے والا ہے۔۔۔ تہہ خانے میں اپنے پہلے چکر کے دوران سلگ ہارن نے بہت امید کے ساتھ اس کی کڑھائی میں جھانکا تھا۔۔ اور وہ ہمیشہ کی طرح خوشی سے نعرہ لگانے کے لئے تیار ہی تھے۔۔۔ لیکن انہیں کھانستے ہوئے تیزی سے اپنا سر پیچھے ہٹانا پڑا۔۔ کیوں کہ گندے انڈوں کی بدبو ان کے دماغ پر چڑھ گئی تھی۔۔۔ ہرمائنی کے چہرے پر خود پسندی کے تاثرات صاف جھلک رہے تھے۔۔۔ محلولات کی ہر جماعت میں شکست کھانے سے اسے سخت نفرت تھی۔۔۔ اب وہ اپنے زہر کے۔۔ پراسرار طریقے سے الگ کئے گئے اجزاء کو۔۔ دس الگ اقسام کی کانچ کی شیشیوں میں انڈیل رہی تھی۔۔۔ اس چڑانے والے منظر کو دیکھنے سے بچنے کے لئے ہیری کچھ بھی کرنے کے لئے تیار تھا۔۔ اس لئے وہ ایک بار پھر کم ذات شہزادہ کی کتاب پر جھک گیا۔۔ اور غیر ضروری شدت سے مزید کچھ صفحات پلٹ دیئے۔۔۔

اور وہیں۔۔۔ تریاق کی ایک طویل فہرست کو کاٹ کر لکھا گیا تھا۔۔۔

*بس ان کے حلق سے ایک زہر مہرہ اتار دو۔۔*

ہیری نے ایک لمحے کے لئے ان الفاظ کو گھور کر دیکھا۔۔۔ کیا اس نے بہت پہلے **زہر مہرہ** کے بارے میں نہیں سنا تھا۔۔؟ کیا اسنیپ نے ان کی سب سے پہلی محلولات کی جماعت کے دوران اس کا ذکر نہیں کیا تھا۔۔؟ *''ایک پتھری۔۔۔ جو بکری کے معدے سے نکالی جاتی ہے۔۔۔ اور جو کئی اقسام کے زہر کا توڑ ہوتی ہے۔۔۔''*

یہ گول پلوٹ کے مسئلہ کا حل نہیں تھا۔۔۔ اور اگر اسنیپ ابھی بھی ان کے استاد ہوتے تو ایسا کرنے کی ہیری کی بالکل ہمت نہیں ہوتی۔۔۔ لیکن یہ وقت آر یا پار کا تھا۔۔۔ وہ تیزی سے گودام کی الماری کی طرف بڑھا۔۔ اور اس کے اندر ٹٹولنے لگا۔۔ اس نے یک قرن کے سینگ اور سوکھی ہوئی جڑی بوٹیوں کے گچھے ایک طرف ہٹائے۔ آخر کار بالکل پیچھے کی طرف اسے ایک چھوٹا گتے کا ڈبہ مل گیا۔۔۔ جس پر **زہر مہرہ** کے الفاظ لکھے ہوئے تھے۔۔۔

جیسے ہی اس نے ڈبہ کھولا۔۔۔ سلگ ہارن نے آواز لگائی۔۔۔ "سبھی لوگ دھیان دو۔۔۔ بس دو منٹ بچے ہیں۔۔۔" ڈبہ کے اندر آدھادرجن سکڑی ہوئی اشیاء تھیں۔۔۔ وہ اصل پتھروں کے بجائے سوکھے ہوئے گردے لگ رہے تھے۔۔۔ ہیری نے ایک کو اٹھا لیا۔۔۔ اور ڈبہ کو واپس الماری میں رکھ دیا۔۔۔ اور تیزی سے واپس اپنی کڑھائی کے پاس پہنچ گیا۔۔۔

"وقت ختم ہوا۔۔۔" سلگ ہارن نے زندہ دلی سے آواز لگائی۔۔۔ "بلائیس۔۔۔ مجھے دکھانے کے لئے تمہارے پاس کیا ہے۔۔۔؟"

سلگ ہارن نے سست رفتاری سے پورے کمرے کا چکر لگایا۔۔۔ اور مختلف تریاقوں کا معائنہ کیا۔۔۔ کسی نے بھی کام مکمل نہیں کیا تھا۔۔۔ حالانکہ سلگ ہارن کے ان تک پہنچنے سے پہلے تک ہر مائنی اپنی شیشی میں کچھ اور اجزاء ڈالنے کی کوشش کرتی رہی۔۔۔ رون تو مکمل طور پر ہار مان چکا تھا۔۔۔ اب وہ اپنی کڑھائی سے اڑنے والے سڑے ہوئے دھوئیں میں سانس نہ لینے کی کوشش میں لگا ہوا تھا۔۔ ہیری وہاں کھڑا انتظار کر رہا تھا۔۔۔ **زہر مہرہ** اسکی پسینے سے بھیگی ہوئی ہتھیلی میں جکڑا ہوا تھا۔۔۔

سلگ ہارن ان کی میز پر سب سے آخر میں پہنچے۔۔۔ انہوں نے ایرنی کے محلول کو سونگھا اور منہ بنا کر رون کے محلول کی طرف بڑھ گئے۔۔۔ انہوں نے رون کی کڑھائی میں جھانکنا بھی گوارا نہیں کیا۔۔۔ بلکہ تیزی سے ابکائی لیتے ہوئے پیچھے ہٹ گئے۔۔۔

"اور تم ہیری۔۔۔" انہوں نے کہا۔۔ "تمہارے پاس مجھے دکھانے کے لئے کیا ہے۔۔۔؟"

ہیری نے اپنا ہاتھ آگے بڑھادیا۔۔ **زہر مہرہ** اس کی ہتھیلی پر دھرا ہوا تھا۔۔۔

سلگ ہارن پورے دس سیکنڈ تک نظریں جھکائے اس کی طرف دیکھتے رہے۔۔۔ ایک لمحے کے لئے ہیری نے سوچا کہ شاید وہ اس پر چلانے والے ہیں۔۔۔ پھر انہوں نے اپنا سر بلند کیا اور قہقہے لگانے لگے۔۔

" اس لڑکے کی ہمت تو دیکھو۔۔۔" انہوں نے گونجتی ہوئی آواز میں کہا۔۔۔ اور **زہر مہرہ** لے کر اسے ہوا میں بلند کر دیا تاکہ پوری جماعت اسے دیکھ سکے۔۔۔ " اوہ۔۔۔ تم بالکل اپنی ماں کی طرح ہو۔۔۔ چلو۔۔ میں یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ تم غلط ہو۔۔۔ **زہر مہرہ**۔۔۔ یقینی طور پر ان تمام محلولات کا تریاق ہے۔۔۔"

ہرمائنی کا چہرہ پسینہ میں ڈوبا ہوا تھا اور اس کی ناک پر راکھ بھی لگی ہوئی تھی۔۔۔ وہ آگ بگولہ لگ رہی تھی۔۔۔ اس کا آدھا مکمل تریاق۔۔۔ جو باون اجزاء پر مشتمل تھا۔۔۔ جن میں اس کے اپنے بالوں کا گچھا بھی شامل تھا۔۔۔ بنا کسی مقصد کے سلگ ہارن کی پیٹھ کے پیچھے ابل رہا تھا۔۔۔ لیکن سلگ ہارن کو تو صرف ہیری نظر آرہا تھا۔۔۔

ہرمائنی نے اپنے دانت پیستے ہوئے پوچھا۔۔۔ " اور **زہر مہرہ** کا خیال تمہیں خود بخود آگیا تھا۔۔۔ ہے نا ہیری۔۔۔؟"

ہیری کے جواب دینے سے پہلے ہی سلگ ہارن خوشی سے بول اٹھے۔۔۔ "اصلی محلول بنانے والے کو اسی طرح کی آزاد خیالی کی ضرورت ہوتی ہے۔۔۔ بالکل اس کی ماں کی طرح۔۔۔ اس میں بھی محلولات بنانے کی الہامی صلاحیات تھیں۔۔ بلاشبہ یہ صلاحیت اسے للی

سے ہی ملی ہے۔۔۔ ہاں ہیری۔۔۔ بالکل۔۔۔ اگر تمہارے پاس **زہر مہرہ** ہے۔۔۔ تو یقیناً اتنا کافی ہے۔۔۔ بہر حال۔۔۔ چونکہ اس کا اثر ہر طرح کے زہر پر نہیں ہوتا اور یہ نایاب بھی ہے اس لئے تریاق بنانا سیکھنے میں بھی کوئی برائی نہیں ہے۔۔۔"

کمرے میں ایک ہی شخص ہرمائنی سے بھی زیادہ غصے میں نظر آرہا تھا۔۔۔ میلفوائے۔۔۔ ہیری کو یہ دیکھ کر خوشی ہوئی کہ اس نے اپنے اوپر بلی کی الٹی نما کوئی چیز چھلکائی ہوئی تھی۔۔۔ لیکن اس سے پہلے کہ ہرمائنی اور میلفوائے اپنے غصے کا اظہار کر پاتے کہ بنا کچھ کئے ہیری جماعت میں اول درجے پر کیسے آگیا۔۔۔ جماعت کے اختتام کی گھنٹی بج گئی۔۔۔

"اب سامان سمیٹنے کا وقت آگیا ہے۔۔۔" سلگ ہارن نے کہا۔۔۔ " اور اس دلچسپ شوخی پر گریفن ڈور کے لئے دس اضافی نمبر۔۔۔"

وہ ابھی تک مسکراتے ہوئے جھومتے جھامتے جماعت کے سامنے کے رخ پر موجود اپنی میز کی طرف چل دیئے۔۔۔

ہیری جان بوجھ کر پیچھے رکا رہا۔۔۔ اس نے اپنا بستہ سمیٹنے میں لمبا وقت ضائع کیا۔۔۔ باہر جاتے ہوئے نہ تو ہرمائنی اور نہ ہی رون نے اسے کامیابی کی دعا دی۔۔۔ الٹا وہ دونوں تھوڑے ناراض لگ رہے تھے۔۔۔ آخر کار صرف ہیری اور سلگ ہارن ہی کمرے میں اکیلے رہ گئے۔۔۔

" چلو ہیری۔۔۔ اب جلدی کرو۔۔۔ ورنہ تم اگلے درس کے لئے دیر سے پہنچو گے۔۔۔" سلگ ہارن نے شفقت سے کہا۔۔۔ اور اپنے ڈریگن کی کھال والے صندوق کے سونے سے بنے کنڈے بند کیے۔۔۔

ہیری نے خود کو ڈانٹتے ہوئے والڈیمورٹ کا انداز یاد کیا اور بولا۔۔۔ "جناب۔۔۔ میں آپ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں۔۔۔"

"پھر پوچھو میرے بچے۔۔۔پوچھو۔۔۔۔"

"جناب میں سوچ رہا تھا کہ آپ۔۔۔**کوزۂِ روح** کے بارے میں کیا جانتے ہیں۔۔۔؟"

سلگ ہارن کسی مجسمے کی طرح ساکت ہو گئے۔۔۔ان کا گول چہرہ جیسے خود بخود اندر دھنس گیا۔۔۔ انہوں نے اپنے ہونٹوں پر زبان پھیری اور پھر بھرائی ہوئی آواز میں بولے۔۔۔ " کیا کہا تم نے۔۔۔؟"

"جناب۔۔۔میں نے پوچھا کہ کیا آپ **کوزۂِ روح** کے بارے میں کچھ جانتے ہیں۔۔۔؟دیکھئے۔۔۔۔"

سلگ ہارن نے سرگوشی میں کہا۔۔۔"تمہیں ڈمبلڈور نے اس کام پر لگایا ہے۔۔۔" ان کی آواز مکمل طور پر بدل چکی تھی۔۔۔اب وہ بالکل بھی ملنسار نہیں تھی۔۔۔بلکہ حیرانی اور خوف میں ڈوبی ہوئی تھی۔انہوں نے اپنے سینے پر موجود جیب کو ٹٹولا اور ایک رومال کھینچ کر باہر نکالا۔اور اپنی پسینے میں ڈوبی بھوں کو پونچھا۔"اچھا تو ڈمبلڈور نے تمہیں وہ دکھادی۔۔۔وہ یاد۔۔۔۔۔۔ہے نا۔۔۔؟"

"ہاں۔۔۔" ہیری نے اسی وقت یہ فیصلہ کیا کہ جھوٹ بولنے کا کوئی فائدہ نہیں۔۔۔

"ہاں۔۔۔ ظاہر ہے۔۔۔" سلگ ہارن نے آہستہ سے کہا۔۔۔ وہ ابھی تک اپنے سفید پڑے چہرے کو رومال سے تھپتھپا رہے تھے۔۔۔" ظاہر ہے۔۔۔چلو ہیری۔۔۔اگر تم وہ یاد دیکھ ہی چکے ہو۔۔۔ تو تم جان چکے ہو گے کہ مجھے **کوزۂِ روح** کے بارے میں کچھ بھی نہیں معلوم۔۔۔کچھ بھی نہیں۔۔۔" انہوں نے زور دیتے ہوئے یہ لفظ دہرایا۔۔۔

انہوں نے لپک کر اپنا ڈریگن کی کھال والا صندوق اٹھایا۔ اپنا رومال واپس اپنی جیب میں رکھا۔۔۔اور تیز قدموں سے تہہ خانے کے دروازے کی طرف چل پڑے۔۔۔

"جناب۔۔۔" ہیری نے مایوسی سے کہا۔۔۔ " میں صرف یہ سوچ رہا تھا کہ شاید اس یاد کا کچھ حصہ ابھی باقی ہے۔۔۔۔"

"کیا تم نے ایسا سوچا۔۔؟" سلگ ہارن بولے۔۔۔ "تب تو تم غلطی پر ہو۔۔ بالکل غلطی پر۔۔۔"

انہوں نے آخری لفظ گرجتے ہوئے کہا۔۔۔ اور اس سے پہلے کہ ہیری کچھ اور کہہ پاتا۔۔ انہوں نے اپنے پیچھے تہہ خانے کا دروازہ پٹخ کر بند کر دیا۔۔

جب ہیری نے رون اور ہرمائنی کو اس ناکام گفتگو کے بارے میں بتایا تو ان میں سے کسی نے بھی اس کے ساتھ ہمدردی نہیں جتائی۔۔۔ ہرمائنی ابھی تک اس بات پر غصے سے ابل رہی تھی کہ ہیری درست انداز میں کام کئے بنا ہی فاتح قرار پایا تھا۔۔۔ اور رون اس لئے تپا بیٹھا تھا کہ اس کے خیال میں ہیری ایک **زہر مہرہ** اسے بھی پکڑا سکتا تھا۔۔۔

ہیری چڑ کر بولا۔۔۔" اگر ہم دونوں ہی اس طرح کرتے تو یہ تو بہت ہی بے وقوفانہ بات لگتی۔۔۔" ہیری نے چڑ کر کہا۔۔۔ "دیکھو۔۔۔ میں انہیں نرم کرنے کی کوشش کر رہا تھا تاکہ انہیں والڈیمورٹ کے بارے میں بات کرنے کے لئے آمادہ کر سکوں۔۔" جب رون نے والڈیمورٹ کا نام سن کر جھرجھری لی تو ہیری نے طیش میں آتے ہوئے کہا۔۔" اوہ۔۔۔ حد ہے۔۔۔ اب تو اس کی عادت ڈال لو۔۔۔"

اپنی ناکامی اور رون اور ہرمائنی کے رویئے سے ناراض ہیری اگلے کچھ دنوں تک اس سوچ میں ڈوبا رہا کہ اب سلگ ہارن کے ساتھ اگلا کونسا قدم اٹھانا چاہیے۔۔۔ اس نے یہ فیصلہ کیا کہ فی الحال اسے سلگ ہارن کو یہ سمجھنے دینا چاہیے کہ وہ **کوزہ روح** کے بارے میں سب کچھ بھول چکا ہے۔۔۔ یہی ٹھیک رہے گا کہ انہیں تحفظ کا جھوٹا بہلاوہ دلا کر ان پر نئے سرے سے حملہ کیا جائے۔۔۔

جب ہیری نے سلگ ہارن سے دوبارہ سوال جواب نہیں کئے تو محلولات کے شہنشاہ کو ایک بار پھر اس کا کھویا ہوا مقام اور محبت حاصل ہو گئی۔۔اور سلگ ہارن نے بھی شاید اس معاملے کو اپنے دماغ سے نکال دیا۔۔ ہیری منتظر تھا کہ وہ اسے اپنی شام کی دعوت کا دعوت نامہ کب بھیجتے ہیں۔۔۔ وہ اس دفعہ کی دعوت کو قبول کرنے کا تہیہ کر چکا تھا۔۔ اس کے لئے وہ کوئیڈچ کی مشقوں کا وقت تبدیل کرنے کے لئے بھی تیار تھا۔۔۔ بہرحال۔۔بد قسمتی سے ایسا کوئی دعوت نامہ موصول نہیں ہوا۔۔۔ ہیری نے ہرمائنی اور جینی سے بھی معلوم کیا۔۔۔ ان دونوں میں سے بھی کسی کو دعوت نامہ موصول نہیں ہوا تھا۔۔۔ اور ان کی معلومات کے مطابق کسی اور کو بھی ایسا کوئی دعوت نامہ نہیں ملا تھا۔۔۔ ہیری یہ سوچنے پر مجبور ہو گیا کہ کہیں اس کا مطلب یہ تو نہیں کہ سلگ ہارن جتنے بھلکڑ لگتے ہیں۔۔اتنے ہیں نہیں۔۔۔ شاید وہ ہیری کو سوال جواب کرنے کا کوئی موقع دینا ہی نہیں چاہتے تھے۔۔

اسی دوران زندگی میں پہلی دفعہ ہوگورٹس کے کتب خانے نے ہرمائنی کو دھوکہ دیا تھا۔۔ اس سے اسے اتنا صدمہ پہنچا کہ وہ یہ بھی بھول گئی کہ وہ ہیری کی **زہر مہرہ** چالاکی کی وجہ سے اس سے ناراض تھی۔۔۔

"مجھے **کوزۂ روح** کے بارے میں ایک بھی وضاحت نہیں ملی۔۔۔" اس نے ہیری کو بتایا۔۔ "ایک بھی نہیں۔۔۔ میں نے پورا ممنوعہ حصہ چھان مارا۔۔ یہاں تک کہ سب سے بھیانک کتابوں میں بھی دیکھا۔۔۔ جو نہایت ہولناک محلول بنانے کے طریقے سکھاتی ہیں۔۔ لیکن کہیں کچھ نہیں ملا۔۔۔**سب سے فاسق جادوگری** نامی کتاب میں صرف یہ ڈھونڈ پائی ہوں۔۔۔ سنو۔۔۔*" کوزۂ روح جادوئی ایجادات میں سب سے شیطانی ایجاد ہے ۔۔۔ جس کے بارے میں ہمیں نہ تو بات کرنی چاہئے اور نہ ہی ہدایات دینی چاہئیں۔۔۔"* لو۔۔۔ میرا مطلب ہے۔۔۔ کہ پھر اس کا ذکر ہی کیوں کیا ہے۔۔۔؟" اس نے بے صبری سے

کہا۔۔ اور دھم سے اس پرانی کتاب کو بند کر دیا۔۔ کتاب سے ایک بھوتیا چیخ نکلی۔۔" اوہ چپ کر جاؤ۔۔" ہرمائنی نے چیخ کر کہا اور اس کتاب کو دوبارہ اپنے بستہ میں ٹھونس دیا۔۔

فروری کے آتے آتے اسکول کے چاروں اطراف جمی برف پگھل گئی۔۔ اور اسکی جگہ برفیلی خنکی نے لے لی۔۔ جامنی اور سیاہ بادل محل کے اوپر منڈلا رہے تھے اور مستقل ہونے والی بارش کی وجہ سے گھاس پھسلواں اور کیچڑ سے بھر چکی تھی۔۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ چھٹے سال کی پہلی ظہور اڑان مشق کا انعقاد باہر میدانوں کے بجائے اندر بڑے ہال میں کرنا پڑا۔۔ یہ مشقیں ہفتے کی صبح رکھی گئی تھیں تاکہ معمول کی جماعتیں متاثر نہ ہوں۔۔

جب ہیری اور ہرمائنی نیچے ہال میں پہنچے (رون لیونڈر کے ساتھ نیچے اترا تھا) تو انہوں نے دیکھا کہ تمام میزیں غائب ہو چکی ہیں۔۔ اونچی کھڑکیوں سے بارش ٹکرا رہی تھی اور ان کے اوپر موجود جادوئی چھت تاریکی میں ڈوبے بھنور بنا رہی تھی۔۔ وہ لوگ چاروں فریقین کے سربراہ۔۔ پروفیسر مک گونیگل۔ پروفیسر اسنیپ۔ پروفیسر فلٹ وک ۔ پروفیسر اسپراؤٹ اور ایک چھوٹے قد کے جادوگر کے سامنے کھڑے ہو گئے۔۔ جسے ہیری کے خیال کے مطابق شاید وزارت کی طرف سے ظہور اڑان کا معلم مقرر کیا گیا تھا۔۔ اس کے چہرے کا رنگ عجیب انداز میں اُڑا ہوا تھا۔۔ اسکی پلکیں شفاف تھیں اور اس کے بال نہایت باریک تھے۔۔ وہ اتنا ہلکا پھلکا لگ رہا تھا کہ لگا جیسے ہوا کا ہلکا سا جھونکا بھی اسے اپنے ساتھ اڑا لے جائے گا۔۔ ہیری نے سوچا کہ کہیں لگاتار غائب اور نمودار ہونے کی وجہ سے ہی تو اس کا جسم کم نہیں پڑ گیا۔۔ یا پھر شاید یہ کمزور جسمانی ساخت ظہور اڑان بھرنے کے لئے ضروری ہوتی ہو گی۔۔

جب تمام طالب علم پہنچ گئے اور فریقین کے سربراہوں نے سب کو خاموش ہو جانے کے لئے کہا تو وزارت کے جادوگر نے کہا۔۔ "صبح بخیر۔ میرا نام وکی ٹوئیکراس ہے اور

میں وزارت کی طرف سے اگلے بارہ ہفتوں کے لئے آپ کا ظہوراڑان معلم مقرر کیا گیا ہوں۔ میں امید کرتا ہوں کہ اس دوران میں آپ کو ظہوراڑان امتحان کے لئے تیار کر دوں گا۔۔۔"

"میلفوائے خاموش رہو اور دھیان دو۔۔۔" پروفیسر مک گونیگل گرجیں۔۔۔

سب نے مڑ کر دیکھا۔۔۔ میلفوائے کی رنگت ہلکی سرخ پڑ گئی۔۔۔۔ وہ غصہ ہوتے ہوئے کریب سے دور ہو کر کھڑا ہو گیا۔۔ جس کے ساتھ شاید وہ سرگوشیوں میں بحث کرنے میں مصروف تھا۔۔ ہیری نے فوراً اسنیپ کی طرف دیکھا۔۔ وہ بھی غصہ میں لگ رہے تھے۔۔۔ ہیری کو پکا یقین تھا کہ وہ میلفوائے کی بدتمیزی کی وجہ سے غصہ میں نہیں تھے بلکہ اس لئے چڑے ہوئے لگ رہے تھے کیوں کہ مک گونیگل نے ان کے فریق کے طالب علم کو ڈانٹ دیا تھا۔۔۔

"۔۔۔ تب تک آپ میں سے زیادہ تر افراد اپنا امتحان دینے کے لئے تیار ہو جائیں گے۔۔۔" ٹوائی کراس نے اس طرح اپنی بات مکمل کی جیسے کوئی مداخلت ہوئی ہی نہ ہو۔۔۔

"جیسا کہ آپ جانتے ہی ہوں گے۔۔ کہ عام طور پر ہوگورٹس کی حدود میں غائب ہونا اور نمودار ہونا ناممکن ہے۔۔۔ لیکن ہیڈ ماسٹر نے اس بڑے ہال کی چار دیواری کے اندر اس سحر کو ایک گھنٹے کے لئے اٹھا لیا ہے۔۔۔ تاکہ آپ یہاں مشق کر سکیں۔۔۔ یہاں میں اس بات کو واضح کر دوں کہ آپ اس ہال کی چار دیواری سے باہر ظہوراڑان نہیں بھر سکتے۔۔۔ اس لئے اس طرح کی کوئی بھی کوشش سمجھداری نہیں کہلائے گی۔۔۔۔"

"میں چاہتا ہوں کہ آپ لوگ اس طرح کھڑے ہو جائیں کہ آپ سب کے سامنے پانچ فٹ خالی جگہ موجود ہو۔"

خوب دھما چوکڑی اور دھکا بازی شروع ہو گئی۔۔۔ لوگ الگ الگ کھڑے ہونے کی کوشش میں ایک دوسرے سے ٹکرا رہے تھے۔۔۔ کئی لوگ دوسرے لوگوں کو اپنے سامنے کی حدود سے

ہٹ جانے کا حکم دے رہے تھے۔۔۔ فریقین کے سربراہ طالب علموں کے درمیان گھوم کر انہیں درست مقام پر کھڑا کرتے ہوئے بحث ختم کروانے کی کوششوں میں لگ گئے۔۔۔

"ہیری۔۔۔ تم کہاں جارہے ہو۔۔۔؟" ہرمائنی نے پوچھا۔۔

لیکن ہیری نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔ وہ تیزی سے مجمع کے درمیان حرکت کر رہا تھا۔۔ وہ اس جگہ کے پاس سے گزرا جہاں پروفیسر فلٹ وک کچھ ریون کلا کو درست جگہ پر کھڑا کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔۔ مسئلہ یہ تھا کہ وہ سبھی سامنے والی قطار میں رہنا چاہتے تھے۔۔۔ پھر وہ پروفیسر اسپراؤٹ کے قریب سے گزرا۔۔۔ جو غصے سے ہفل پف طالب علموں کو قطار میں کھڑا کر رہی تھیں۔۔۔ آخر ہیری نے ایرنی مک ملان کے پیچھے سے نکل کر خود کو بھیڑ کی سب سے آخری قطار میں شامل کر لیا۔۔۔ اب وہ میلفوائے کے بالکل پیچھے کھڑا تھا۔۔ جو موجودہ ہڑبونگ کا فائدہ اٹھا کر ایک بار پھر کریب سے بحث کر رہا تھا۔۔۔ کریب میلفوائے سے پانچ فٹ دور کھڑا ہوا تھا اور لڑنے پر آمادہ نظر آرہا تھا۔۔۔

"مجھے نہیں معلوم کہ کتنا وقت لگے گا۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔؟" میلفوائے کریب پر چلایا۔۔۔ صاف ظاہر تھا کہ اسے اپنے ٹھیک پیچھے کھڑے ہیری کی موجودگی کا علم نہیں تھا۔۔۔ "اس میں میرے اندازے سے کہیں زیادہ وقت لگ رہا ہے۔۔۔"

کریب نے کچھ کہنے کے لئے اپنا منہ کھولا۔ لیکن شاید میلفوائے نے اندازہ لگالیا تھا کہ وہ کیا کہنے والا ہے۔۔" دیکھو کریب۔۔۔ اس سے تمہارا کوئی لینا دینا نہیں ہے کہ میں کیا کر رہا ہوں۔۔۔ تم اور گوئیل بس اتنا ہی کرو جتنا تم سے کہا گیا ہے۔۔۔ تم بس چپ چاپ پہرہ دو۔۔۔"

"جب میں اپنے دوستوں سے پہرہ دلوانا چاہتا ہوں تو میں ان کو یہ ضرور بتاتا ہوں کہ میں کیا کر رہا ہوں۔۔۔" ہیری نے بس اتنی بلند آواز میں کہا کہ اس کی بات میلفوائے کے کانوں تک پہنچ جائے۔۔۔

میلفوائے اپنی جگہ پر کھڑا کھڑا تیزی سے گھوما۔۔ اس کا ہاتھ اسکی چھڑی کی طرف جا رہا تھا۔۔ لیکن اسی وقت چاروں فریقین کے سربراہ چلائے۔۔۔"خاموش۔۔۔" اور خاموشی چھا گئی۔۔۔ میلفوائے آہستگی سے دوبارہ سامنے کی طرف مڑ گیا۔۔۔

"شکریہ۔۔۔" ٹوئیکراس نے کہا۔۔۔"تو اب۔۔۔۔"

انہوں نے اپنی چھڑی لہرائی۔۔۔ فوراً ہی پرانے زمانے کے لکڑی کے چھلے ہر طالب علم کے سامنے فرش پر نمودار ہو گئے۔۔۔

"ظہور اڑان بھرنے کے لئے تین اہم چیزیں یاد رکھنا ضروری ہیں۔۔۔ انہیں آپ تین میم بھی کہہ سکتے ہیں۔۔۔" ٹوئیکراس نے کہا۔۔۔" ***منزل... مقصد.... منصوبہ...***"

"پہلا قدم۔۔ اپنے دماغ کی پوری توجہ سے اس مطلوبہ ***منزل*** کے بارے میں سوچو۔" ٹوئیکراس نے کہا۔۔۔ " آج کے لئے آپ کی مطلوبہ منزل یہ لکڑی کا چھلہ ہے۔۔۔ مہربانی کر کے اب اپنی منزل پر پورا دھیان لگائیں۔۔۔"

سبھی لوگوں نے کنکھیوں سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا کہ کیا ہر کوئی اپنے چھلے ہی کو دیکھ رہا ہے۔۔۔ پھر وہ فوراً اپنے اپنے چھلوں کی طرف دیکھنے لگے۔۔۔ ہیری نے اپنے چھلے کے درمیان موجود گدلے فرش کو گھور کر دیکھا۔۔۔ اور سخت کوشش کی کہ کسی اور چیز کے بارے میں نہ سوچے۔۔۔ یہ تو بالکل ناممکن لگ رہا تھا۔۔۔ کیوں کہ وہ خود کو یہ سوچنے سے روک ہی نہیں پا رہا تھا کہ میلفوائے ایسا کون سا کام کر رہا ہے جس کے لئے اسے پہرہ داری کی ضرورت پڑ رہی ہے۔۔۔

"دوسرا قدم۔۔۔" ٹوئیکراس نے کہا۔۔۔" پہلے سوچی گئی جگہ پر قبضہ کرنے کے اپنے **مقصد** پر توجہ دو۔۔۔ اپنی اس خواہش کے سیلاب کو اپنے دماغ کے ذریعے اپنی رگ رگ میں پہنچا دو۔۔۔"

ہیری نے چاروں اطراف ایک چور نگاہ ڈالی۔۔۔ اس سے تھوڑی دور الٹے ہاتھ پر ایرنی مک ملان اپنے چھلے پر دھیان دینے کے لئے اتنا زور لگا رہا تھا کہ اس کا چہرہ گلابی پڑ گیا تھا۔۔۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ **سرخ آندھی** کی جسامت کا انڈہ دینے کے لئے زور لگا رہا ہو۔۔۔ ہیری نے اپنی ہنسی کو روکا اور جلدی سے دوبارہ اپنے چھلے پر دھیان دینے لگا۔۔۔

"تیسرا قدم۔۔۔" ٹوئیکراس نے کہا۔۔۔" اپنی جگہ پر گھومنا۔۔۔ لیکن تب ہی۔۔ جب میں حکم دوں گا۔۔ تین تک گنوں گا۔۔۔ اپنے آپ کو خلا کے سپرد کرتے ہوئے ایک **منصوبہ** کے ساتھ آگے بڑھو۔۔۔ایک۔۔۔۔"

ہیری نے دوبارہ اِرد گرد نظر ڈالی۔۔۔ بہت سے طالب علم اتنا اچانک ظہور اڑان بھرنے کے لئے کہے جانے پر دہشت میں آ گئے تھے۔۔۔

"دو۔۔۔"

ہیری نے دوبارہ اپنی توجہ اپنے چھلے پر لگانے کی کوشش کی۔۔ وہ پہلے ہی بھول چکا تھا کہ تین میم کا مقصد کیا تھا۔۔۔

"تین۔۔۔"

ہیری اپنی جگہ پر گھوما۔۔۔ جس سے اس کا توازن ڈگمگا گیا۔۔۔ اور وہ زمین پر گرتے گرتے بچا۔۔۔ صرف اس کے ساتھ ہی ایسا نہیں ہوا تھا۔۔۔ پورے ہال میں ہی ہر طرف بہت سے لوگ لڑکھڑا گئے تھے۔۔۔ نیول تو اپنی پیٹھ کے بل گر چکا تھا۔۔ دوسری طرف ایرنی مک ملان اپنے پنجوں کے بل ایک طرح سے ناچتا ہوا کود کر اپنے چھلے کے اندر پہنچ گیا تھا۔۔ اپنی اس کامیابی پر وہ ایک لمحے کے لئے بہت پرجوش لگا۔۔ لیکن پھر اس کی نظر ڈین تھامس پر پڑی جو اس کی طرف دیکھ کر زور زور سے قہقہے لگا رہا تھا۔۔۔

"کوئی بات نہیں۔۔۔ کوئی بات نہیں۔۔۔" ٹوئیکراس نے کہا۔۔۔ شاید انہیں اس سے بہتر مظاہرے کی امید بھی نہیں تھی۔۔" برائے مہربانی اپنے چھلوں کو دوبارہ ٹھیک کرلو اور اپنی پرانی جگہوں پر لوٹ جاؤ۔۔۔"

دوسری کوشش بھی پہلی کوشش سے کچھ خاص اچھی نہیں رہی۔۔۔ تیسری بھی اتنی ہی بری تھی۔۔۔ چوتھی کوشش تک کوئی دلچسپ واقعہ نہیں ہوا۔۔۔ اس کوشش کے دوران ایک درد بھری چیخ سنائی دی۔۔۔ تمام لوگوں نے دہشت میں پیچھے مڑ کر دیکھا۔۔۔ ہفل پف فریق کی سوزن بونز اپنے چھلے میں ایک پیر پر پھدک رہی تھی۔۔۔ اور اس کا بایاں پاؤں ابھی بھی پانچ فٹ کی دوری پر اس مقام پر کھڑا ہوا تھا جہاں سے اس نے شروعات کی تھی۔۔۔

فریقین کے سربراہوں نے سوزن کو گھیرے میں لے لیا۔۔۔ ایک زور دار دھماکہ کی آواز آئی اور جامنی رنگت کا دھواں بلند ہوا۔۔۔ جس کے غائب ہونے پر سسکتی ہوئی سوزن بونز نمودار ہوئی۔۔ اس کا پیر دوبارہ اس کے جسم میں جڑ چکا تھا لیکن وہ ابھی بھی بہت ڈری ہوئی لگ رہی تھی۔۔۔

"***منقسم ہوجانا***۔۔۔ یا دوسرے لفظوں میں جسم کے مختلف اعضاء کا الگ ہو جانا۔۔" وکی ٹوئیکراس نے سرد لہجے میں کہا۔۔۔" اس وقت ہوتا ہے جب آپ کے دماغ میں مقصد واضح نہ ہو۔۔۔ یہ ضروری ہے کہ آپ مستقل اپنی منزل کے بارے میں سوچیں۔۔۔ اور پھر بنا جلد بازی کرے۔۔۔ منصوبہ کے ساتھ آگے بڑھنا ہے۔۔۔ ایسے۔۔۔"

ٹوئیکراس آگے بڑھے۔۔۔ نفاست سے اپنے دونوں بازو پھیلا کر اپنی جگہ پر مڑے۔۔۔ اور اپنے گول گھومتے چوغے کی حرکت کے بیچوں بیچ غائب ہو گئے۔۔۔ وہ ہال کی پچھلی طرف پہنچ چکے تھے۔۔۔

انہوں نے کہا۔۔" تین میم کو یاد رکھیے۔۔۔ اور دوبارہ کوشش کریئے۔۔۔ ایک۔۔۔ دو۔۔۔ تین۔۔۔"

لیکن ایک گھنٹے بعد بھی سوزن کے منقسم ہو جانے جیسا کوئی دلچسپ واقعہ نہیں ہوا۔۔ ٹوئیکرا اس کا حوصلہ ابھی بھی بلند تھا۔۔ اپنے چوغے کو گلے میں کستے ہوئے انہوں نے کہا۔۔

" اگلے ہفتے ملاقات ہوگی۔۔۔اور بھولنا مت۔۔۔**منزل۔۔ مقصد۔۔ منصوبہ۔۔**"

اس کے ساتھ ہی انہوں نے اپنی چھڑی لہرائی اور چھلے غائب ہو گئے۔۔۔ پھر وہ پروفیسر مک گونیگل کے ساتھ ہال سے باہر چلے گئے۔۔داخلی ہال کی طرف جاتے وقت طالب علم فوراً آپس میں بات چیت کرنے میں مصروف ہو گئے۔۔۔

"تم نے کیا کیا۔۔۔؟" رون نے تیزی سے ہیری کی طرف آتے ہوئے پوچھا۔۔۔ "مجھے لگتا ہے آخری کوشش کے دوران میں نے کچھ محسوس کیا تھا۔۔۔ میرے پیروں میں کچھ سنسناہٹ سی ہوئی تھی۔۔۔"

" مجھے لگتا ہے۔۔ تمہارے جوتے بہت چھوٹے پڑ گئے ہیں۔۔۔وون وون۔۔۔" ان کے پیچھے سے آواز آئی اور مکار ہنسی ہنستی ہوئی ہرمائنی ان کے پاس سے گزری۔۔۔

" مجھے تو کچھ بھی محسوس نہیں ہوا۔۔۔" ہیری نے اس مداخلت کو نظرانداز کرتے ہوئے کہا۔۔۔" لیکن اس وقت مجھے اس کی کوئی پرواہ بھی نہیں ہے۔۔۔"

"اس بات کا کیا مطلب ہے کہ تمہیں کوئی پرواہ نہیں ہے۔۔۔؟ کیا تم ظہور اڑان بھرنا سیکھنا نہیں چاہتے۔۔۔؟" رون نے حیرانی سے پوچھا۔۔۔

" مجھے کوئی خاص شوق نہیں ہے۔۔۔ قسم سے۔۔۔ مجھے اڑنا زیادہ پسند ہے۔۔" ہیری نے کہا۔۔ پھر اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا کہ میلفوائے کہاں ہے۔۔۔ داخلی ہال میں پہنچ کر اس نے اپنی رفتار بڑھا دی۔۔۔" دیکھو۔۔۔ تم تھوڑا تیز چلو گے۔۔۔ مجھے کچھ کام ہے۔۔۔۔"

حیران و پریشان رون لگ بھگ دوڑتا ہوا ہیری کے پیچھے پیچھے گریفن ڈور مینار تک پہنچا۔۔ پیوس کی وجہ سے انہیں تھوڑی دیر ہو گئی۔۔۔ جس نے چوتھی منزل پر ایک دروازہ بند کر دیا تھا۔۔ پیوس ہر آنے والے سے یہی کہہ رہا تھا کہ وہ انہیں اس دروازے سے تبھی گزرنے دے گا۔۔ اگر وہ اپنی پتلون میں آگ لگا لیں گے۔۔۔ ہیری اور رون مڑے اور اپنے جانے پہچانے خفیہ چھوٹے راستے پر چل دیئے۔۔۔ پانچ منٹ کے اندر اندر وہ تصویر کا سوراخ پھلانگ کر بیٹھک میں داخل ہو گئے۔۔

رون نے تھوڑا ہانپتے ہوئے پوچھا۔۔۔ " اب تم مجھے بتاؤ گے بھی کہ ہم کر کیا رہے ہیں۔۔۔؟"

"اوپر چلو۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔۔ اور وہ بیٹھک کو پار کر کے اس دروازے کی طرف جانے لگا جہاں لڑکوں کی خواب گاہ کا دروازہ موجود تھا۔۔

جیسا کہ ہیری کو امید تھی۔۔۔ ان کی خواب گاہ خالی تھی۔۔۔ اس نے اپنا صندوق کھولا اور اس میں کچھ ڈھونڈنے لگا۔۔۔ رون وہیں کھڑا پریشانی سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

"ہیری۔۔۔"

"میلفوائے پہرہ دینے کے لئے کریب اور گوئیل کا استعمال کر رہا ہے۔۔۔ وہ ابھی ابھی اس بارے میں کریب سے بحث کر رہا تھا۔۔۔ میں جاننا چاہتا ہوں۔۔۔ آہا۔۔۔"

اسے وہ چیز مل گئی تھی۔۔۔ خالی چرمئی کاغذ کا تہہ لگا ہوا چوکور ٹکڑا۔۔۔ اس نے اسے کھول کر پھیلایا اور اپنی چھڑی کی نوک سے اسے ٹھوکا۔۔۔

*"میں سنجیدگی کے ساتھ قسم کھاتا ہوں کہ میری نیت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔* یا کم از کم میلفوائے کی تو بالکل بھی ٹھیک نہیں۔۔۔"

فوراً ہی کاغذ کی سطح پر **لٹیروں کا نقشہ** ابھر آیا۔۔ یہاں محل کی ہر منزل کا تفصیلی نقشہ بنا ہوا تھا۔۔۔ جس میں چھوٹے چھوٹے کالے نقطے اِدھر اُدھر حرکت کر رہے تھے۔۔۔ جن پر محل میں رہنے والے ہر ایک آدمی کے نام کی چٹ لگی ہوئی تھی۔۔۔

"میلفوائے کو ڈھونڈنے میں میری مدد کرو۔۔۔" ہیری نے تیزی سے کہا۔۔

اس نے نقشے کو اپنے بستر پر پھیلا دیا۔۔۔ پھر وہ اور رون اس کے اوپر جھک کر ڈھونڈنے لگے۔۔۔

"وہ رہا۔۔۔" رون نے ایک دو منٹ کے بعد کہا۔۔۔ "دیکھو۔۔۔ وہ سلے درن کی بیٹھک میں ہے۔۔۔ پارکنسن۔۔ زبینی۔ کریب اور گوئیل کے ساتھ۔۔۔"

ہیری نے بھی مایوسی سے نقشے کی طرف دیکھا۔۔۔ لیکن فوراً ہی دوبارہ جوش میں آگیا۔۔۔

"چلو۔۔۔ اب سے میں اس پر نظر رکھوں گا۔۔۔" اس نے سپاٹ لہجے میں کہا۔۔۔ "اور جس لمحے میں نے اسے کہیں بھٹکتے دیکھا اور باہر کریب اور گوئیل پہرہ دے رہے ہوں گے۔۔ تو میں اپنی سلیمانی چادر اوڑھوں گا اور یہ پتہ چلانے نکل جاؤں گا کہ آخر وہ کر کیا رہا۔۔۔"

اس نے اپنی بات ادھوری چھوڑ دی۔۔ کیوں کہ نیول خواب گاہ میں داخل ہوا تھا۔۔۔ اس کے پاس سے کپڑہ جلنے کی تیز بدبو آ رہی تھی۔۔۔ وہ اپنے صندوق میں نئی پتلون ڈھونڈنے لگا۔۔

میلفوائے کو پکڑنے کے پختہ ارادے کے باوجود ہیری کو اگلے کچھ ہفتوں تک کوئی کامیابی نہیں ملی۔۔۔ حالانکہ جب بھی موقعہ ملتا وہ نقشہ پر ایک نظر ڈال لیتا تھا۔۔ کئی بار تو وہ اس پر نظر ڈالنے کے لئے جماعت کے دوران بلا ضرورت غسلخانے بھی چلا گیا۔۔ لیکن ایک بار بھی میلفوائے کسی مشکوک جگہ کے آس پاس نظر نہیں آیا۔۔۔ ویسے اس نے یہ ضرور دیکھا کہ کریب اور

گوئیل عام دنوں سے کچھ زیادہ ہی محل میں اِدھر اُدھر ایک ساتھ چکر لگاتے پھر رہے ہیں۔۔۔ کئی بار تو وہ ویران راہداریوں میں بنا ہلے کھڑے نظر آئے۔۔۔ لیکن اس وقت میلفوائے ان کے آس پاس کہیں بھی موجود نہیں ہوتا تھا۔۔۔ دراصل اس وقت وہ پورے نقشے ہی میں کہیں بھی نظر نہیں آ رہا ہوتا تھا۔۔۔ یہ تو بہت ہی پراسرار بات تھی۔۔۔ ہیری نے سوچا کہ کہیں میلفوائے اسکول کے میدانوں سے دور کہیں باہر تو نہیں جا رہا۔۔ لیکن وہ یہ نہیں سمجھ پا رہا تھا کہ محل کے اطراف اتنے سخت حفاظتی انتظامات کے ہوتے ہوئے وہ آخر ایسا کس طرح کر رہا ہوگا۔۔۔ وہ خود کو بس یہ سوچ کر تسلی دے رہا تھا کہ ہو سکتا ہے کہ وہ ہزاروں کی تعداد میں چھوٹے نقطوں کے درمیان میلفوائے کو ڈھونڈ نہیں پا رہا ہو۔۔ میلفوائے کریب اور گوئیل عام طور پر ایک ساتھ ہوتے تھے۔۔۔ لیکن اب وہ الگ الگ نظر آتے تھے۔۔۔ شاید لوگوں کی عمر بڑھنے کے ساتھ اس طرح کی چیزیں ہونا عام بات ہے۔۔۔۔ ہیری نے افسردگی سے سوچا۔۔۔ رون اور ہرمائنی ہی کو دیکھ لو۔۔۔ وہ اس بات کا جیتا جاگتا ثبوت تھے۔۔۔

فروری مارچ میں داخل ہو گیا۔۔ لیکن موسم میں کچھ خاص تبدیلی نہیں آئی۔۔۔ بس گیلے پن کے ساتھ اب تیز ہوائیں بھی چلنے لگی تھیں۔۔۔ تمام بیٹھکوں کے اطلاعاتی بورڈ پر ایک اطلاع نامہ چسپاں کر دیا گیا تھا کہ ہاگس میڈ کی اگلی سیر منسوخ کر دی گئی ہے۔۔۔ اس بات پر بہت غصہ اور بے چینی پھیل گئی۔۔۔ رون تو آگ بگولہ ہو گیا۔۔۔

اس نے کہا۔۔۔ " میری سالگرہ آنے والی تھی۔۔ میں اس سیر کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔"

"ویسے اس میں اتنی حیرانی کی کوئی بات نہیں۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔۔ " کیٹی کے ساتھ جو ہوا اس کے بعد یہ تو ہونا ہی تھا۔۔۔"

کیٹی ابھی تک سینٹ منگو ہسپتال سے نہیں لوٹی تھی۔۔۔ یہی نہیں۔۔۔ روزنامہ جادوگر میں کئی اور لوگوں کے لاپتہ ہونے کی خبریں بھی چھپ رہی تھیں۔۔۔ جن میں ہوگورٹس کے بہت سے طالب علموں کے رشتہ دار بھی شامل تھے۔۔

" لیکن اب میرے پاس دل بہلانے کے لئے ایک ہی چیز بچی ہے۔۔۔ بے وقوفی بھری ظہوراڑان۔۔۔" رون نے بدمزاجی سے کہا۔۔۔"سالگرہ کا بہت اچھا تحفہ ملا۔۔۔"

مسلسل تین جماعتوں کے بعد بھی ظہوراڑان بھرنا ابھی تک ہمیشہ کی طرح مشکل ثابت ہو رہا تھا۔۔۔ اگرچہ کچھ لوگ اپنے آپ کو منقسم کرنے میں تو کامیاب ہو ہی گئے تھے۔۔۔ مایوسی نے سبھی کو جکڑ لیا تھا اور اب تو لوگ وکی ٹوئیکراس اور اس کے تین میم کے بارے میں کافی برا سوچنے لگے تھے۔۔۔ انہوں نے تین میم کی مناسبت سے ٹوئیکراس کے ان گنت مزاحیہ نام رکھ دیئے تھے۔۔۔ جن میں سب سے شریفانہ نام **مینڈک** اور **مردود** تھے۔۔۔

پہلی مارچ کی صبح ناشتے پر جاتے وقت ڈین اور سیمس نے شور شرابا کر کے ہیری اور رون کو نیند سے جگا دیا۔۔ ہیری نے رون سے کہا۔۔۔ "سالگرہ مبارک ہو رون۔۔۔ یہ رہا تمہارا تحفہ۔۔۔"

اس نے ایک ڈبہ رون کے بستر کی طرف اچھال دیا۔۔ جہاں وہ تحائف کے اس ڈھیر کے اوپر جا گرا جو ہیری کے خیال میں رات کے وقت گھریلو جن چوری چھپے پہنچا کر گئے ہوں گے۔۔۔

"ارے واہ۔۔۔" رون نے نیند میں ڈوبی آواز میں کہا۔۔۔ جب وہ تحفے کی سجاوٹی پنی پھاڑ رہا تھا تو ہیری اپنے بستر سے اٹھ گیا۔۔۔ اس نے اپنا صندوق کھولا اور اس میں ***لٹیروں کا نقشہ*** ڈھونڈنے لگا۔۔۔ جو وہ وہاں ہر دفعہ استعمال کرنے کے بعد چھپا دیتا تھا۔۔۔ اس نے اپنے

صندوق کا آدھا سامان الٹ دیا تب جا کر اسے وہ نقشہ اس لپٹے ہوئے موزے کے نیچے دبا ہوا ملا۔۔ جس میں اس نے اپنی **قسمت کی کنجی** محلول کی شیشی چھپائی ہوئی تھی۔۔

"ٹھیک ہے۔۔" وہ بڑبڑایا۔۔ اور نقشے کو اپنے ساتھ بستر پر لے گیا۔۔ وہاں پہنچ کر وہ اسے ٹھوک کر دھیمی آواز میں بڑبڑایا" میں سنجیدگی سے قسم کھاتا ہوں کہ میری نیت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔" اس نے یہ الفاظ آہستگی سے کہے تھے کیوں کہ اسی وقت اس کے بستر کی پائنتی کے پاس سے نیول گزر رہا تھا۔۔۔ اور وہ نہیں چاہتا تھا کہ نیول یہ سب سنے۔۔۔

"یہ بہت اچھے ہیں ہیری۔۔" رون نے جوش میں کوئیڈچ **رکھوالے** کے نئے دستانے ہوا میں لہراتے ہوئے کہا۔۔۔ جو ہیری نے اسے تحفے میں دیئے تھے۔۔۔

"کوئی بات نہیں۔۔" ہیری نے بے دھیانی سے کہا۔۔ کیوں کہ وہ بہت غور سے سلے درن خواب گاہ میں میلفوائے کو ڈھونڈ رہا تھا۔۔ "ارے۔۔۔ مجھے نہیں لگتا کہ وہ اپنے بستر میں ہے۔۔۔"

رون نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔ وہ اپنے تحفے کھولنے میں کافی مصروف تھا۔۔ اور ہر تھوڑی دیر بعد خوشی بھری آوازیں نکال رہا تھا۔۔۔

"قسم سے۔۔۔ اس سال تو بہت اچھے تحفے ملے ہیں۔۔" اس نے اعلان کیا۔۔ اور سونے کی ایک بھاری گھڑی ہوا میں بلند کی۔۔ جسکے کناروں پر عجیب سی علامات بنی ہوئی تھیں اور اس میں وقت بتانے والے کانٹے کی جگہ ننھے ستارے گھوم رہے تھے۔۔۔"دیکھو۔۔امی ابو نے مجھے کیا دیا ہے۔۔۔؟ قسم سے یار میں تو اگلے سال بھی بالغ بننا چاہتا ہوں۔۔۔"

"بہت خوب۔۔۔" ہیری بڑبڑایا۔۔۔ اور ایک نظر گھڑی پر ڈال کر دوبارہ نقشے کو غور سے گھورنے لگا۔۔ میلفوائے کہاں ہے۔۔۔؟ وہ بڑے ہال میں سلے درن میز پر ناشتہ بھی نہیں کر رہا

تھا۔۔۔وہ اسنیپ کے آس پاس بھی نہیں تھا۔۔۔جو اس وقت اپنی کتابوں کے کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔وہ کسی غسلخانے میں بھی نہیں تھا۔۔اور نہ ہی ہسپتال میں۔۔۔

رون نے چاکلیٹ کڑھائیوں کا ایک ڈبہ ہیری کی طرف بڑھاتے ہوئے بھاری آواز میں پوچھا۔۔۔" تم لوگے۔۔۔؟"

"نہیں شکریہ۔۔۔" ہیری نے نگاہ اوپر اٹھا کر کہا۔۔۔ "میلفوائے پھر غائب ہو گیا ہے۔۔۔"

"ہو ہی نہیں سکتا۔۔۔" رون نے کہا۔۔۔اور کپڑے پہننے کے لئے بستر سے اٹھتے وقت ایک اور چاکلیٹ کڑھائی اپنے منہ میں ٹھونس لی۔۔۔" چلو۔۔۔اگر تم جلدی نہیں چلے۔۔۔ تو تمہیں بھوکے پیٹ ہی ظہور اڑان بھرنی پڑے گی۔۔۔ ویسے میرے خیال سے اس طرح ظہور اڑان بھرنے میں شاید کچھ آسانی تو پیدا ہو ہی جائے۔۔۔" رون نے کچھ سوچتے ہوئے چاکلیٹ کڑھائیوں کے ڈبے کی طرف دیکھا۔۔۔ اور پھر کندھے اچکا کر تیسری چاکلیٹ کڑھائی بھی کھالی۔۔۔

ہیری نے نقشے کو اپنی چھڑی سے ٹھوکا اور بڑبڑایا۔۔۔"گڑبڑ سلجھ گئی۔۔۔" حالانکہ سلجھا تو کچھ بھی نہیں تھا۔۔۔ پھر اس نے کپڑے پہنے اور غور کرنے لگا کہ میلفوائے کی اس طرح وقفے وقفے سے پراسرار گمشدگی کی کوئی نہ کوئی وجہ تو ضرور ہوگی۔۔۔ لیکن وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ وہ وجہ کیا ہو سکتی ہے۔۔۔ یہ معلوم کرنے کا سب سے اچھا طریقہ اسکا پیچھا کرنا ہوگا۔۔ لیکن پھر بھی۔۔۔ سلیمانی چادر کی موجودگی کے باوجود یہ ایک قابل عمل منصوبہ نہیں تھا۔۔۔ ہیری کو اپنی جماعتوں میں جانا تھا۔۔۔ کوئیڈچ کی مشقیں تھیں۔۔۔ جماعت کے دوران ملنے والا کام تھا۔۔۔اور سب سے بڑھ کر ظہور اڑان کے درس۔۔۔ وہ پورا دن اسکول میں میلفوائے کا پیچھا نہیں کر سکتا تھا۔۔۔ورنہ لوگوں کا دھیان اس کی غیر موجودگی پر چلا جائے گا۔۔۔

"تیار ہو گئے۔۔؟" اس نے رون سے کہا۔۔

وہ خواب گاہ کے دروازے تک کا آدھا راستہ عبور کر چکا تھا تب جا کر اسے احساس ہوا کہ رون اپنی جگہ سے ہلا تک نہیں ہے۔۔۔ وہ اپنے بستر کے سرہانے سے پیٹھ ٹکا کر کھڑا ہوا تھا۔۔۔ اور بارش سے نہائی کھڑکی کے پار عجیب نظروں سے خلا میں گھور رہا تھا۔۔۔

"رون۔۔؟ ناشتہ۔۔؟"

" مجھے بھوک نہیں لگ رہی۔۔۔"

ہیری حیرت سے اسے تکنے لگا۔۔

" مجھے لگا تم نے ابھی ابھی کہا تھا کہ تمہیں ناشتہ کرنا ہے۔۔۔"

"چلو ٹھیک ہے۔۔۔ میں تمہارے ساتھ نیچے چلتا ہوں۔۔۔" رون نے آہ بھری۔۔۔ "لیکن میں کچھ کھانا نہیں چاہتا۔۔"

ہیری نے مشکوک نظروں سے اسے اوپر سے نیچے تک دیکھا۔۔

"تم نے ابھی ابھی چاکلیٹ کڑھائیوں کا آدھا ڈبہ کھا لیا ہے۔۔۔ہے نا۔۔؟"

"وہ بات نہیں ہے۔۔۔" رون نے دوبارہ آہ بھری۔۔۔" تم۔۔۔ تم نہیں سمجھو گے۔۔۔"

" صحیح کہہ رہے ہو۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔ حالانکہ وہ چکرا گیا تھا۔۔۔ پھر وہ جیسے ہی دروازہ کھولنے کے لئے مڑا۔۔۔

رون اچانک بولا۔۔۔"ہیری۔۔۔"

"کیا ہوا۔۔؟"

"ہیری۔۔ میں اب اسے اور برداشت نہیں کر سکتا۔۔۔"

"تم کیا برداشت نہیں کر سکتے۔۔۔؟" ہیری نے پوچھا۔۔۔ وہ اب واقعی چوکنا ہو گیا تھا۔۔۔ رون عجیب سا سفید پڑ چکا تھا اور ایسا لگ رہا تھا کہ وہ کسی بھی وقت الٹی کر دے گا۔۔

"میں اس کے بارے میں سوچے بنا نہیں رہ سکتا۔۔۔" رون نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔۔۔

ہیری نے منہ پھاڑ کر اسکی طرف دیکھا۔۔۔ اسے اس بات کی امید نہیں تھی اور نہ ہی وہ اس بارے میں کچھ سننا چاہتا تھا۔۔ حالانکہ وہ دونوں دوست تھے۔۔۔ لیکن اگر رون لیونڈر کو ' لو لو ' کہہ کر پکارنے لگے گا تو اسے اس معاملے میں دخل انداز ہونا ہی پڑے گا۔۔۔

"تو اس بات کا ناشتہ نہ کرنے سے کیا تعلق ہے۔۔۔؟" ہیری نے پوچھا۔۔۔ وہ چاہ رہا تھا کہ ان کی آگے کی بات چیت میں تھوڑی عقل تو شامل ہو۔۔۔

" مجھے نہیں لگتا کہ اسے میرے وجود تک کا بھی احساس ہے۔۔۔" رون نے جذباتی انداز میں کہا۔۔

"اسے یقیناً تمہارے وجود کا احساس ہے۔۔۔" ہیری نے حیرت بھری پریشانی سے کہا۔۔۔" ہر وقت تو وہ تمہیں چومتی رہتی ہے۔۔۔"

رون نے اپنی پلکیں جھپکائیں۔۔۔" تم کس کے بارے میں بات کر رہے ہو۔۔۔؟"

"تم کس کے بارے میں بات کر رہے ہو۔۔۔؟" ہیری نے کہا۔۔۔ اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ ان کی گفتگو اب بے سر و پا ہوتی جا رہی ہے۔۔

"رومیلڈا وین۔۔۔" رون نے ملائم آواز میں کہا۔۔۔ یہ نام لیتے ہی اس کا چہرہ اس طرح روشن ہو گیا تھا جیسے سورج کی پاکیزہ شعائیں اس کے چہرے پر پڑ رہی ہوں۔۔۔

انہوں نے کچھ کہنے سے پہلے تقریباً پورے ایک منٹ تک ایک دوسرے کو گھورا۔۔۔ پھر ہیری نے کہا۔۔ "یہ مذاق ہے نا۔۔۔؟ تم مذاق کر رہے ہو۔۔۔"

"مجھے لگتا ہے ہیری۔۔۔ مجھے لگتا ہے کہ مجھے اس سے محبت ہے۔۔۔" رون نے گھٹی ہوئی آواز میں کہا۔۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔" ہیری نے رون کے قریب آتے ہوئے کہا۔۔۔وہ اس کی چمکتی ہوئی آنکھوں اور پیلے پڑے چہرے کو غور سے دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔ "ٹھیک ہے۔۔۔ سیدھے چہرہ کے ساتھ ذرا یہ بات دوبارہ تو کہنا۔۔۔"

"میں اس سے محبت کرتا ہوں۔۔۔" رون نے سانس روک کر دہرایا۔۔۔ "تم نے اس کے بال دیکھے ہیں۔۔۔؟ اُف۔۔۔ سیاہ۔۔۔ چمکیلے۔۔۔اور ریشمی۔۔۔اور اس کی آنکھیں۔۔۔؟ اسکی بڑی بڑی کالی آنکھیں۔۔۔؟اور اسکی۔۔۔۔"

"واہ۔۔۔ کیا مزاحیہ بات ہے۔۔۔" ہیری نے بے صبری سے کہا۔۔۔ "لیکن مذاق اب ختم ہوا۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔؟ بند کرو اب اسے۔۔۔"

وہ وہاں سے جانے کے لئے مڑا۔۔۔ابھی وہ دروازے کی طرف دو قدم ہی چلا تھا۔۔۔ کہ اس کے سیدھے کان پر ایک زوردار مکا پڑا۔۔ لڑکھڑاتے ہوئے اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔۔۔ رون نے ایک بار پھر مکا تانا ہوا تھا۔۔۔ اس کا چہرہ غصے سے غضب ناک ہو رہا تھا۔۔۔اور وہ دوبارہ حملہ کرنے کے لئے پر تول رہا تھا۔۔۔

ہیری نے فوری رد عمل دکھایا۔۔اس کی چھڑی اس کی جیب سے باہر آ چکی تھی اور بنا سوچے سمجھے اس نے وہ پہلا منتر پڑھ دیا جو اس کے ذہن میں آیا تھا۔۔"لٹک بدن۔۔۔"

رون چلایا۔۔اسکی ایڑی ایک بار پھر ہوا میں اوپر کی طرف بلند ہو گئی تھی۔۔۔ وہ قابل رحم حالت میں ہوا میں الٹا لٹک رہا تھا۔۔۔اور اس کا چوغہ اس کے جسم سے اتر کر نیچے لٹک رہا تھا۔۔

ہیری دہاڑا۔۔۔"تم نے مجھے مارا کیوں۔۔۔؟"

"تم نے اس کی بے عزتی کی تھی ہیری۔۔۔ تم نے کہا یہ سب ایک مذاق ہے۔۔۔۔" رون چلایا۔۔۔جسکا چہرہ آہستہ آہستہ جامنی پڑتا جا رہا تھا۔۔۔کیوں کہ اس کے پورے جسم کا خون اس کے سر کی طرف جمع ہو رہا تھا۔۔۔

"یہ پاگل پن ہے۔۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔۔" تمہیں ہو کیا گیا ہے۔۔۔؟"

اور پھر اس کی نظر رون کے بستر پر پڑے کھلے ہوئے ڈبے پر پڑی۔۔ اور افراتفری پھیلاتے آدم خور دیوزاد کی طرح سچائی اس سے ٹکرا گئی۔۔۔

"تم نے یہ چاکلیٹ کڑھائیاں کہاں سے لیں۔۔۔؟"

"یہ سالگرہ کے تحفوں میں رکھی ہوئی تھیں۔۔۔" رون چلایا۔۔۔ اب وہ آزاد ہونے کی کوشش میں ہوا میں گولائی میں گھوم رہا تھا۔۔۔"میں نے تمہیں بھی تو ایک کھانے کو کہا تھا۔۔۔یاد نہیں ہے۔۔۔؟"

"تم نے انہیں زمین سے اٹھایا تھا۔۔۔ہے نا۔۔۔؟"

"وہ میرے بستر سے نیچے گر گئی ہوں گی۔۔۔ٹھیک ہے۔۔۔؟ مجھے جانے دو۔۔۔"

"وہ تمہارے بستر سے نہیں گری تھیں جاہل شخص۔۔۔ تمہیں اتنی سی بات سمجھ نہیں آرہی۔۔۔؟ وہ میرا ڈبہ تھا۔۔۔ میں نے اسے صندوق سے باہر اچھال دیا تھا جس وقت میں نقشہ ڈھونڈ رہا تھا۔۔۔ یہ وہی چاکلیٹ کڑھائیاں ہیں جو رومیلڈا وین نے مجھے کرسمس سے پہلے دی تھیں۔۔۔اور ان سبھی میں **دل لگی** محلول بھرا ہوا ہے۔۔۔"

لیکن اس لمبی بات میں سے رون کے پلے صرف ایک لفظ پڑا۔۔

"رومیلڈا۔۔۔؟" اس نے دہرایا۔۔ "کیا تم نے رومیلڈا کہا۔۔۔؟" ہیری کیا تم اسے جانتے ہو۔۔۔؟ کیا تم اس سے میرا تعارف کروا سکتے ہو۔۔۔؟"

ہیری نے لٹکتے ہوئے رون کو حیرت سے دیکھا۔۔۔ جو اب اسکی طرف امید بھرے چہرے سے دیکھ رہا تھا۔۔۔ ہیری نے بہت مشکل سے اپنی ہنسنے کی خواہش کو دبایا۔۔ اسکے جسم کا ایک حصہ۔۔۔ وہ حصہ جو اس کے درد سے پھڑکتے سیدھے کان کے آس پاس ہی تھا۔۔۔ یہ چاہتا تھا کہ وہ رون کو نیچے اتارے اور محلول کا اثر ختم ہونے تک اسکی حرکتوں کا تماشہ دیکھے۔۔۔ لیکن دوسری طرف وہ دوست تھے۔۔۔اور رون اس وقت اپنے آپے میں نہیں تھا جس وقت اس نے ہیری پر حملہ کیا تھا۔۔۔ اور ہیری نے یہ بھی سوچا کہ اگر اس نے رون کو رومیلڈا وین کے لئے اپنی لازوال چاہت کا اظہار کرنے دیا۔۔ تو وہ اسی طرح کے ایک اور مکے کا حقدار ہوگا۔۔۔

"ہاں۔۔۔ میں اس سے تمہارا تعارف کروادوں گا۔۔۔" ہیری نے تیزی سے سوچتے ہوئے کہا۔۔ " میں اب تمہیں نیچے اتار رہا ہوں۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔؟"

اس نے زوردار دھماکے کے ساتھ رون کو فرش پر پٹخ دیا۔۔۔(آخر اس کے کان میں سخت درد ہو رہا تھا) لیکن رون بس مسکراتا ہوا دوبارہ اپنے قدموں پر کھڑا ہو گیا۔۔

" وہ سلگ ہارن کے دفتر میں ہو گی۔۔" ہیری نے دروازے کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے پورے اعتماد کے ساتھ کہا۔۔۔

"وہ وہاں کیوں ہو گی۔۔۔؟" رون نے تجسس سے پوچھا۔۔۔اور اس کے ساتھ ساتھ چلنے کے لئے تیزی سے چلنے لگا۔۔۔

" اوہ۔۔۔ وہ۔۔۔ محلولات کی اضافی مشقیں کر رہی ہے۔۔۔" ہیری نے اپنی طرف سے ایجاد کر کے بات بنائی۔۔۔

رون شوق کے عالم میں بولا۔۔۔" شاید میں ان سے پوچھوں کہ کیا میں بھی اس کے ساتھ اضافی مشقیں کر سکتا ہوں۔۔۔؟"

"بہت اچھا خیال ہے۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔۔

لیونڈر تصویر کے سوراخ کے پاس کھڑی انتظار کر رہی تھی۔۔۔اس مصیبت کے بارے میں تو ہیری نے کچھ سوچا ہی نہیں تھا۔۔۔

"تم دیر سے آئے ہو وون وون۔۔۔" اس نے اپنے ہونٹ گول کرتے ہوئے کہا۔۔" دیکھو۔۔ میں تمہارے لئے سالگرہ کا تحفہ لائی ہوں۔۔۔"

" مجھے اکیلا چھوڑ دو۔۔۔" رون نے بے صبری سے کہا۔۔۔" ہیری رومیلڈا وین سے میرا تعارف کروانے لے جا رہا ہے۔۔۔"

اور پھر لیونڈر سے مزید ایک لفظ اور کہے بنا۔۔۔رون تصویر کے سوراخ سے باہر نکل گیا۔۔ ہیری نے لیونڈر کی طرف معذرت خواہانہ انداز میں دیکھنے کی کوشش کی۔۔۔ لیکن شاید یہ معذرت دلفریب خوشی میں بدل گئی۔۔۔کیوں کہ ان کی پشت پر موٹی عورت کے جھول کر بند ہونے سے پہلے اس کو لیونڈر کا غصے میں بھرا چہرہ نظر آ گیا تھا۔۔۔

ہیری تھوڑی کشمکش میں تھا کہ کہیں سلگ ہارن ناشتے پر نہ گئے ہوئے ہوں۔۔۔ لیکن انہوں نے پہلی ہی دستک پر اپنے دفتر کا دروازہ کھول دیا۔۔۔انہوں نے سبز مخملی چوغہ اور اسی سے ملتی جلتی رات کو سونے کی ٹوپی پہنی ہوئی تھی۔۔۔اور انکی آنکھیں تھوڑی مدہوش لگ رہی تھیں۔۔

"ہیری۔۔۔" وہ منمنائے۔۔۔" اتنی صبح صبح۔۔۔ خیر تو ہے۔۔۔ میں عام طور پر ہفتے کی صبح تھوڑا لمبا سوتا ہوں۔۔۔"

"پروفیسر آپ کو پریشان کرنے کے لئے معذرت چاہتا ہوں۔۔۔" ہیری نے جتنا ممکن ہو سکے آہستگی سے کہا۔۔۔ رون اس کے پیچھے پنجوں کے بل کھڑا ہوا تھا اور اچک اچک کر سلگ ہارن کے پیچھے کمرے میں جھانکنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔ "لیکن میرے دوست رون نے غلطی سے **دل لگی** محلول نگل لیا ہے۔۔۔ کیا آپ اسے اس کا تریاق دے دیں گے۔۔؟ میں اسے مادام پومفری کے پاس لے جاتا۔۔ مگر ہمیں **جڑواں جادوئی جگاڑ** کی کوئی چیز استعمال کرنے کی اجازت نہیں ہے۔۔ اور آپ تو جانتے ہی ہیں ہمیں کتنے بھونڈے سوالوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔۔"

سلگ ہارن نے کہا۔۔۔ "لیکن ہیری۔۔۔ تم تو خود بھی اسے فوراً ایک تریاق بنا کر پلا سکتے تھے۔۔۔ تم تو محلولات بنانے میں اتنے ماہر ہو۔۔۔؟"

"ارے۔۔" ہیری نے کہا۔۔۔ اسکی توجہ تھوڑی بھٹک گئی تھی کیوں کہ رون اب اس کی پسلیوں میں کہنی مار کر اندر کمرے میں جانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔ " دیکھیں جناب۔۔ میں نے پہلے کبھی **دل لگی** محلول کا تریاق نہیں بنایا۔۔۔ اور جب تک میں اسے صحیح طور پر بنا پاتا۔۔ ہو سکتا تھا کہ رون کوئی خطرناک حرکت کر گزرے۔۔۔"

خوش قسمتی سے اسی لمحے رون زور سے کراہا۔۔۔ "ہیری۔۔۔ مجھے وہ نظر نہیں آرہی۔۔۔ کیا انہوں نے اسے چھپایا ہوا ہے۔۔؟"

"کیا یہ محلول تازہ بنایا گیا تھا۔۔؟" سلگ ہارن نے پوچھا۔۔وہ اب رون کی طرف پیشہ ورانہ دلچسپی سے دیکھ رہے تھے۔۔" وہ جتنے پرانے ہوتے ہیں ان کی طاقت اتنی ہی بڑھ جاتی ہے۔۔"

"اس سے بہت سی باتوں کی وضاحت ہوتی ہے۔۔" ہیری نے ہانپتے ہوئے کہا۔۔اب وہ رون سے گتھم گتھا ہو چکا تھا۔۔ تاکہ وہ سلگ ہارن کو ٹکر نہ مار دے۔۔ اس نے التجائیہ انداز میں کہا۔۔"آج اس کی سالگرہ ہے پروفیسر۔۔"

"اوہ ٹھیک ہے۔۔ اندر آجاؤ۔۔ چلو۔۔ اندر آجاؤ۔۔" سلگ ہارن نے پگھلتے ہوئے کہا۔۔ "میرے بستے میں تمام ضروری سامان موجود ہے۔۔ یہ بہت مشکل تریاق نہیں ہے۔۔"

رون دھڑ دھڑاتے ہوئے سلگ ہارن کے گرم درجہ حرارت والے کتابوں کے کمرے میں گھسا چلا آیا۔۔اور ایک سجی سجائی تپائی سے ٹکرا کر لڑکھڑا گیا۔۔ لیکن اس نے فوراً ہیری کا گلا دبوچ کر خود کو گرنے سے بچا لیا۔۔ پھر وہ بڑبڑایا۔۔ " اس نے یہ نہیں دیکھا ہوگا۔۔ ہے نا۔۔؟"

ہیری نے کہا۔۔" وہ ابھی تک یہاں نہیں پہنچی ہے۔۔" اس نے دیکھا کہ سلگ ہارن محلولات بنانے کا تھیلا کھول چکے ہیں۔۔وہ ایک چھوٹی کانچ کی بوتل میں چٹکی بھر یہ اور چٹکی بھر وہ ڈال رہے تھے۔۔

"یہ اچھا ہوا۔۔" رون نے جنون بھری آواز میں کہا۔۔" میں کیسا لگ رہا ہوں۔۔؟"

"بہت دلفریب۔۔" سلگ ہارن نے نرمی سے کہا۔ اور رون کو ایک شفاف محلول سے بھرا گلاس تھما دیا۔۔" اب اسے پی جاؤ۔۔ یہ گھبراہٹ دور کرنے کا نسخہ ہے۔۔ اس سے تم اس کی آمد پر پرسکون رہو گے۔۔ ٹھیک ہے۔۔؟"

"بہت خوب۔۔۔" رون نے دلچسپی سے کہا۔۔۔ اور اس نے زور دار آواز کے ساتھ تریاق کا گھونٹ بھرا۔۔

ہیری اور سلگ ہارن اسی کی طرف دیکھ رہے تھے۔۔۔ ایک لمحے رون ان کی طرف دیکھ کر مسکرایا۔۔ پھر بہت آہستگی کے ساتھ اسکی مسکراہٹ مدھم پڑ کر غائب ہو گئی۔۔۔ اور اس کی جگہ دہشتناک خوف کے تاثر نے لے لی۔۔۔

ہیری نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔" تو ٹھیک ہو اب۔۔۔؟" سلگ ہارن ہنس دیئے۔۔۔ " بہت بہت شکریہ پروفیسر۔۔۔"

"کوئی بات نہیں میرے بچے۔۔۔ کوئی بات نہیں۔۔۔" سلگ ہارن نے کہا۔۔۔ رون نڈھال حالت میں پاس پڑی آرام کرسی پر ڈھے گیا۔۔۔ "اسے تھوڑی طاقت کی ضرورت ہے۔۔۔" سلگ ہارن نے کہا۔۔۔ اب وہ پھدکتے ہوئے مشروبات سے بھری ایک میز کی طرف جا رہے تھے۔۔ " میرے پاس مکھن مشروب ہے۔۔۔ اور انگوری شراب۔۔۔ اور شہد ملی صنوبری شراب کی آخری بوتل بھی۔۔۔ ویسے تو یہ میں کرسمس کے تحفے کے طور پر ڈمبلڈور کو دینے والا تھا۔۔۔ آہ خیر۔۔۔" انہوں نے کندھے اچکائے۔۔۔" جو چیز انہیں ملی ہی نہیں۔۔۔ انہیں اس کا افسوس بھی نہیں ہو گا۔۔۔ کیوں نہ ہم اسے ابھی کھول لیں اور ویزلی صاحب کی سالگرہ منائیں۔۔۔؟ ناکام عشق کے درد کو بھلانے کے لئے شراب سے بہتر کوئی چیز نہیں۔۔"

سلگ ہارن ایک بار پھر ہنس دیئے اور ہیری نے ان کا پورا ساتھ دیا۔۔۔ ان کے پاس سے اصل یاد نکلوانے کی اپنی پہلی ناکام کوشش کے بعد آج پہلی بار وہ سلگ ہارن کے ساتھ اکیلا تھا۔۔۔ شاید اگر وہ سلگ ہارن کو خوش رکھنے میں کامیاب ہو جائے۔۔۔ شاید شہد ملی صنوبری شراب کے جام پر جام پلا کر بات بن جائے۔۔۔

"یہ لو پھر۔۔۔" سلگ ہارن نے اپنا گلاس ہوا میں بلند کرنے سے پہلے ہیری اور رون کو ایک ایک گلاس تھمایا۔۔۔ "چلو۔۔۔ سالگرہ مبارک ہو۔۔۔ رالف۔۔۔"

"رون۔۔۔" ہیری نے سرگوشی کی۔۔۔

لیکن رون نے شاید کچھ بھی نہیں سنا تھا۔۔۔ اس نے اپنی شراب پہلے ہی اپنے منہ میں ڈال لی تھی اور اسکا گھونٹ بھر چکا تھا۔۔۔

ایک لمحے ہی میں۔۔۔ جو کہ دل دھڑکنے سے کچھ ہی زیادہ لمبا تھا۔۔۔ ہیری کو احساس ہو گیا کہ کچھ تو گڑبڑ ہے۔۔۔ سلگ ہارن کو شاید ایسا کوئی احساس نہیں ہوا تھا۔۔۔

"اور تمہاری زندگی میں ایسے کئی دن آئیں۔۔۔"

"رون۔۔۔"

رون کے ہاتھ سے اسکا گلاس گر گیا تھا۔۔۔ وہ اپنی کرسی سے آدھا اٹھا اور پھر لڑھک گیا۔۔۔ اس کے ہاتھ پیر بری طرح کانپ رہے تھے۔۔۔ اس کے منہ سے سفید جھاگ بہہ رہا تھا۔۔۔ اور اسکی آنکھیں اپنے حلقوں سے باہر ابل رہی تھیں۔۔۔

"پروفیسر۔۔۔" ہیری چلایا۔۔۔ "کچھ کریں۔۔۔"

لیکن سلگ ہارن کو تو جیسے صدمے سے لقویٰ مار گیا تھا۔۔۔ رون جھٹپٹا رہا تھا۔۔۔ اور اس کا دم گھٹ رہا تھا۔۔۔ اسکی کھال نیلی پڑتی جا رہی تھی۔۔۔

"کیا۔۔۔ لیکن۔۔۔؟" سلگ ہارن ہکلائے۔۔۔

ہیری ایک نچلی میز کے اوپر سے چھلانگ لگا کر سلگ ہارن کے محلولات کے کھلے ہوئے تھیلے کی طرف بھاگا۔۔۔ رون کی گھڑگھڑاتی ہوئی سانسوں کی آواز پورے کمرے میں گونج

رہی تھی۔۔ ہیری نے تیزی سے مختلف بوتلیں اور لفافے تھیلے سے باہر نکالے۔۔۔ آخر اسے وہ مل گیا۔۔۔ سوکھا ہوا گردہ نما پتھر جو محلولات کی جماعت کے دوران سلگ ہارن نے اس سے لیا تھا۔۔

وہ دوڑتا ہوا رون کے سرہانے پہنچا۔۔۔ اس کا جبڑہ کھینچ کر کھولا اور **زہر مہرہ** اس کے منہ میں ٹھونس دیا۔۔۔ رون نے ایک بڑی جھرجھری لی۔۔۔ ایک کھڑکھڑاتی ہوئی سانس کھینچی۔۔۔ پھر اس کا جسم ڈھیلا اور ساکت پڑ گیا۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

## انیسواں باب

# گھریلو جن کی جاسوسی

"تو کل ملا کر رون کی یہ سالگرہ اچھی نہیں گزری۔۔۔؟" فریڈ نے کہا۔۔۔

شام کا وقت تھا۔۔۔ ہسپتال میں خاموشی چھائی ہوئی تھی۔۔۔ کھڑکیوں پر پردے لگے ہوئے تھے اور چراغ روشن تھے۔۔۔ رون کے علاوہ باقی تمام بستر خالی تھے۔۔۔ ہیری۔۔ ہرمائنی اور جینی اس کے اطراف میں بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔ انہوں نے پورا دن ہسپتال کے دہرے دروازے کے باہر انتظار کرتے ہوئے گزارا تھا۔۔۔ اور جب بھی کوئی اندر باہر آتا جاتا تو وہ اندر جھانکنے کی کوشش کرتے۔۔۔ آخر آٹھ بجے کے قریب مادام پومفری نے انہیں اندر جانے کی اجازت دے ہی دی۔۔۔ فریڈ اور جارج بھی آٹھ بج کر دس منٹ پر وہاں پہنچ گئے۔۔۔

"ہم نے سوچا بھی نہیں تھا کہ تمہیں اپنا تحفہ اس طرح دیں گے۔۔" جارج نے افسردگی سے کہا۔۔ اس نے چمکیلی پنی میں لپٹا ایک بڑا تحفہ رون کے بستر کے برابر میں رکھی چھوٹی الماری پر رکھا اور جینی کے ساتھ بیٹھ گیا۔۔

"ہاں جب ہم نے اس بارے میں تصور کیا تھا اس وقت وہ ہوش میں تھا۔۔" فریڈ نے کہا۔۔

"ہم تو ہاگس میڈ میں رکے ہوئے اس بات کا انتظار کر رہے تھے کہ ہم اسے حیران کر دیں گے۔۔" جارج نے کہا۔۔

جینی نے نظر اوپر اٹھا کر پوچھا۔۔ "تم لوگ ہاگس میڈ میں تھے۔۔؟"

"ہم زونکو کی دکان خریدنے کے بارے میں سوچ رہے ہیں۔۔" فریڈ نے لاپرواہی سے کہا۔۔ "ہماری ہاگس میڈ کی شاخ۔۔۔ لیکن اگر تم لوگ ہفتے کے اختتام پر ہاگس میڈ آؤ گے ہی نہیں اور نہ ہی تمہیں ہماری چیزیں خریدنے کی اجازت ہے تو اس سے ہمیں کوئی خاص فائدہ ہونے کی امید تو ہے نہیں۔۔ خیر چھوڑو۔۔ اس وقت ان باتوں کا کوئی مقصد نہیں۔۔"

وہ ہیری کے پاس پڑی ایک کرسی کھسکا کر بیٹھ گیا اور رون کے پیلے پڑے چہرے کو دیکھنے لگا۔۔

"آخر ہوا کیا تھا ہیری۔۔؟"

ہیری نے پھر وہی کہانی دہرائی جسے وہ پہلے ہی سینکڑوں دفعہ ڈمبلڈور۔۔ مک گونیگل۔۔ مادام پومفری۔۔ ہرمائنی اور جینی کو سنا چکا تھا۔۔

"۔۔ اور پھر میں نے **زہر مہرہ** اس کے حلق میں ٹھونس دیا جس سے اسے سانس لینے میں تھوڑا آرام آیا۔۔ سلگ ہارن دوڑتے ہوئے مدد لینے چلے گئے۔۔ پھر مادام پومفری اور مک گونیگل وہاں پہنچیں اور وہ رون کو یہاں اوپر لے آئیں۔۔ ان کا خیال ہے کہ وہ جلد

ٹھیک ہو جائے گا۔۔ مادام پومفری کا کہنا ہے کہ اسے تقریباً ایک ہفتہ یہیں رکنا پڑے گا۔۔ اس دوران اسے برگِ سداب کا رس پینا ہو گا۔۔"

جارج نے دھیمی آواز میں کہا۔۔ " قسم سے یار قسمت اچھی تھی کہ تمہیں **زہر مہرہ** کا خیال آ گیا۔۔"

"قسمت تو یہ اچھی تھی کہ اس وقت کمرے میں ایک **زہر مہرہ** موجود تھا۔۔" ہیری نے کہا۔۔ بار بار یہ سوچ اس کو دہشت میں مبتلا کر رہی تھی کہ اگر وہ چھوٹا پتھر اس کے ہاتھ نہ لگتا تو کیا ہوتا۔۔

ہرمائنی نے بہت ہلکی آواز میں سسکی لی۔۔ وہ پورے دن غیر معمولی طور پر خاموش رہی تھی۔۔ جب ہیری ہسپتال کے دروازے کے باہر کھڑا تھا تو وہ پھولی سانسوں کے ساتھ بھاگتی ہوئی اس کے پاس آئی تھی۔۔ اس کا چہرہ سفید پڑا ہوا تھا۔۔ اس نے آتے ہی یہ جاننے کا مطالبہ کیا کہ ہوا کیا ہے۔۔ اس نے ہیری اور جینی کی اس گرما گرم بحث میں بھی تقریباً کوئی حصہ نہیں لیا کہ رون کو زہر کس طرح دیا گیا تھا۔۔ جب تک انہیں رون سے ملنے کے لئے اندر جانے کی اجازت نہیں ملی وہ بس چپ چاپ ان کے برابر میں کھڑی رہی۔۔ اس کا جبڑا بھنچا ہوا تھا اور وہ ڈری ہوئی لگ رہی تھی۔۔

"کیا امی ابو کو اطلاع دی۔۔۔؟" فریڈ نے جینی سے پوچھا۔۔

"وہ اسے پہلے ہی دیکھ چکے ہیں وہ ایک گھنٹے پہلے یہاں پہنچے تھے۔۔ اس وقت وہ ڈمبلڈور کے دفتر میں ہیں۔۔ لیکن جلد ہی وہ یہاں واپس آ جائیں گے۔۔"

تھوڑی دیر کے لئے خاموشی چھا گئی جس دوران وہ سب لوگ رون کو نیند میں بڑبڑاتا ہوا دیکھتے رہے۔۔۔

فریڈ نے دھیرے سے پوچھا۔۔" تو اس شراب میں زہر ملا ہوا تھا۔۔۔؟"

"ہاں۔۔۔" ہیری نے فوراً کہا۔۔۔ اس وقت وہ اور کسی چیز کے بارے میں سوچ ہی نہیں پا رہا تھا اور اسے خوشی ہوئی کہ دوبارہ اس موضوع پر گفتگو شروع کرنے کا موقع مل رہا ہے۔۔۔"سلگ ہارن نے اپنے ہاتھوں سے وہ شراب انڈیلی تھی۔۔۔"

"کیا ایسا ممکن ہے کہ انہوں نے تم سے نظر بچا کر رون کے گلاس میں کچھ ڈال دیا ہو۔۔۔؟"

"ہو سکتا ہے۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔۔ " لیکن بھلا سلگ ہارن رون کو زہر کیوں دیں گے۔۔۔؟"

"کیا پتہ۔۔۔" فریڈ نے بھوں اچکاتے ہوئے کہا۔۔۔ " تمہیں ایسا تو نہیں لگتا کہ انہوں نے غلطی سے گلاس بدل دیئے ہوں۔۔۔؟ ہو سکتا ہے کہ ان کا نشانہ تم ہو۔۔؟"

"سلگ ہارن ہیری کو زہر کیوں دینا چاہیں گے۔۔۔؟" جینی نے پوچھا۔۔

" مجھے نہیں معلوم۔۔۔" فریڈ نے کہا۔۔۔"لیکن یقینی طور پر بہت سے لوگ ایسے ہیں جو ہیری کو زہر دینا چاہتے ہیں۔۔۔ ہے نا۔۔؟ **منتخب جادوگر** اور اسی طرح کی باتوں کی وجہ سے۔۔۔؟"

"تو تمہیں لگتا ہے کہ سلگ ہارن مردار خور ہیں۔۔؟" جینی نے کہا۔۔

"کچھ بھی ممکن ہے۔۔۔" فریڈ نے تاریک لہجے میں کہا۔۔۔

"یا ہو سکتا ہے کہ ان پر **ذہن محصور وار** کا استعمال کیا گیا ہو۔۔۔" جارج نے کہا۔۔۔

"یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ بالکل معصوم ہوں۔۔۔" جینی نے کہا۔۔۔ "کیا پتہ زہر پہلے ہی سے بوتل میں موجود ہو۔۔۔ اس صورت میں تو سلگ ہارن خود اس زہر کے شکار ہوتے۔۔۔"

"سلگ ہارن کو کون مارنا چاہے گا۔۔۔؟"

"ڈمبلڈور سوچتے ہیں کہ والڈیمورٹ سلگ ہارن کو اپنے ساتھ ملانا چاہتا ہے۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔۔ ہوگورٹس آنے سے پہلے سلگ ہارن تقریباً ایک سال اِدھر اُدھر چھپتے پھر رہے تھے۔۔۔ اور۔۔۔" اس نے اس یاد کے بارے میں سوچا جو ڈمبلڈور اب تک سلگ ہارن سے حاصل کرنے میں ناکام رہے تھے۔۔۔ " ۔۔۔ اور شاید والڈیمورٹ انہیں راستے سے ہٹانا چاہتا ہے۔۔۔ شاید اس کے خیال میں وہ ڈمبلڈور کے لئے فائدہ مند ثابت ہو سکتے ہیں۔۔۔"

" لیکن تم نے تو کہا تھا کہ سلگ ہارن وہ بوتل کرسمس کے تحفے کے طور پر ڈمبلڈور کو دینے والے تھے۔۔۔" جینی نے اسے یاد دلایا۔۔۔ "یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ زہر دینے والا ڈمبلڈور کی جان لینا چاہتا ہو۔۔۔؟"

"پھر تو زہر دینے والا سلگ ہارن کو اچھی طرح نہیں جانتا۔۔۔" ہرمائنی نے کہا۔۔۔ وہ کئی گھنٹوں بعد پہلی دفعہ بولی تھی اور اس کی آواز سے ایسا لگ رہا تھا جیسے اسے سردی کی وجہ سے سر میں سخت درد ہو رہا ہو۔۔ " جو بھی سلگ ہارن کو جانتا ہے اسے یہ معلوم ہونا چاہیے کہ اس بات کی کافی توقع ہے کہ وہ اتنی مزیدار چیز خود اپنے لئے رکھ لیں گے۔۔"

"ہر۔۔۔ما۔۔۔ ئنی۔۔۔" ان کے بیچ پڑا رون ٹوٹے لفظوں میں بڑبڑایا۔۔

وہ سب فوراً خاموش ہو گئے اور اسکی طرف تجسس بھری نظروں سے دیکھنے لگے۔۔۔ لیکن ایک لمحے کے لئے ناقابل فہم جملے بڑبڑانے کے بعد رون خراٹے لینے لگا۔۔۔

ہسپتال کی خواب گاہ کا دروازہ دھڑ سے کھلا جس سے وہ سبھی چونک اٹھے۔۔۔ہیگرڈ تیز قدموں سے ان کی طرف چلا آرہا تھا۔۔۔اس کے بالوں میں برف اٹکی ہوئی تھی۔۔۔اس کی بھالو کی کھال سے بنی کوٹی اس کے قدموں کی حرکت سے اس کے پیچھے پیچھے لہرا رہی تھی۔۔۔ ایک ہاتھ میں تیر کمان تھامے وہ ڈولفن مچھلی کی جسامت کے مٹی میں لتھڑے پیروں کے نشان پورے فرش پر چھوڑتا ہوا چلا آرہا تھا۔۔۔

"ہم پورا دن جنگل میں تھے۔۔۔" اس نے ہانپتے ہوئے کہا۔۔" ایراگوگ کی حالت بہت خراب ہے۔۔۔ ہم اس کو کہانیاں پڑھ کر سنا رہے تھے۔۔۔ بس ابھی رات کے کھانے کے وقت ہی واپس لوٹے ہیں۔۔۔ اور پھر پروفیسر اسپراؤٹ نے ہمیں رون کے بارے میں بتایا۔۔ کیسا ہے وہ۔۔۔؟"

"بہتر ہے۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔۔" ان کا کہنا ہے کہ وہ جلد ہی ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔"

مادام پومفری تیزی سے اپنے دفتر سے باہر آتے ہوئے بولیں۔۔۔" ایک وقت میں چھ سے زیادہ افراد کو ملنے کی اجازت نہیں ہے۔۔۔۔"

"ہیگرڈ کو ملا کر چھ افراد ہی ہوتے ہیں۔۔۔" جارج نے ان کی توجہ اس طرف دلائی۔۔۔

"اوہ ہاں۔۔۔" مادام پومفری نے کہا۔۔۔انہوں نے ہیگرڈ کی وسیع جسامت کی وجہ سے اسے کئی لوگوں میں شمار کر لیا تھا۔۔۔ اپنی بوکھلاہٹ چھپانے کے لئے وہ تیزی سے آگے بڑھ گئیں تاکہ اپنی چھڑی کی مدد سے، ہیگرڈ کے مٹی میں لتھڑے قدموں کے نشان صاف کر سکیں۔۔۔

"ہمیں تو یقین ہی نہیں ہوتا۔۔۔" ہیگرڈ نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔۔۔ اور رون کو گھورتے ہوئے اپنے کھچڑی بال والا بڑا سر بے یقینی میں ہلایا۔۔۔"یقین نہیں ہوتا۔۔۔ دیکھو بے چارہ کیسے پڑا ہے۔۔۔اسے کون تکلیف پہنچانا چاہے گا۔۔۔ ہیں۔۔۔؟"

"ہم لوگ بھی اسی بارے میں بات کر رہے تھے۔۔" ہیری نے کہا۔۔ " ہم نہیں جانتے۔۔"

" کسی کو گریفن ڈور کوئیڈ چ ٹیم سے تو کوئی مسئلہ نہیں ہے۔۔؟" ہیگرڈ نے پریشانی سے کہا۔۔ "پہلے کیٹی اور اب رون۔۔۔"

" مجھے تو ایسا نہیں لگتا کہ کوئی کوئیڈ چ ٹیم کے پیچھے پڑا ہے۔۔" جارج نے کہا۔۔

" ویسے اگر پکڑے جانے کا خوف نہ ہوتا۔۔ تو شاید ووڈ سلے درن ٹیم کے ساتھ ایسا کر سکتا تھا۔۔" فریڈ نے ایمانداری سے کہا۔۔

"دیکھو مجھے نہیں لگتا کہ اس کا کوئیڈ چ سے کوئی لینا دینا ہے۔۔ لیکن میرے خیال سے ان حملوں کا آپس میں کوئی تعلق ضرور ہے۔۔" ہر مائنی نے دھیرے سے کہا۔۔

"تم ایسا کیسے کہہ سکتی ہو۔۔؟" فریڈ نے پوچھا۔۔

"دیکھو۔۔ایک تو اس لئے ۔۔ کیوں کہ دونوں ہی حملے جان لیوا ثابت ہو سکتے تھے۔۔ لیکن ہوئے نہیں۔۔ جو کہ سراسر خوش قسمتی کی وجہ سے ہوا۔۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ زہر اور ہار دونوں ہی اس شخص تک نہیں پہنچ پائے جسے مارنے کی کوشش کی گئی تھی۔۔ اس سے صاف ظاہر ہے۔۔" اس نے سوچتے ہوئے انداز میں آگے کہا۔۔"۔۔۔کہ ان حملوں میں ملوث شخص ایک لحاظ سے کچھ زیادہ خطرناک ہے کیوں کہ ایسا لگتا ہے جیسے اسے اس بات کی کوئی پرواہ ہی نہیں ہے کہ اپنے اصل شکار تک پہنچنے کے لئے اسے کتنے لوگوں کو ختم کرنا پڑے گا۔۔"

اس سے پہلے کہ کوئی اس خوفناک تجزیئے کے جواب میں کچھ کہہ پاتا۔۔ ہسپتال کی خواب گاہ کے دروازے ایک بار پھر کھل گئے۔۔ ویزلی صاحب اور ان کی بیگم تیز قدموں سے اندر داخل ہوئے۔۔ تھوڑی دیر پہلے جب وہ اس کمرے میں آئے تھے تو وہ بس اتنی ہی دیر رکے

تھے کہ اچھی طرح تسلی کر سکیں کہ رون ٹھیک ہو جائے گا۔۔ اس بار اندر آتے ہی بیگم ویزلی نے ہیری کو اپنی گرفت میں لے لیا اور اسے کس کر اپنے گلے سے لگا لیا۔۔۔"ڈمبلڈور نے ہمیں بتایا کہ تم نے **زہر مہرہ** سے اس کی جان کیسے بچائی۔۔۔" انہوں نے سسکی لیتے ہوئے کہا۔۔۔" اوہ ہیری۔۔۔ ہمارے پاس کہنے کے لئے الفاظ نہیں ہیں۔۔۔ کیا کہوں۔۔۔؟ تم نے جینی کو بچایا۔۔۔ تم نے آرتھر کو بچایا۔۔۔ اور اب تم نے رون کو بچا یا ہے۔۔۔"

"آپ ایسا نہ کہیں۔۔۔ میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔" ہیری شرمندگی سے بڑبڑایا۔۔۔

" میں تو یہ سوچتا ہوں۔۔ کہ ہمارا آدھا خاندان اپنی زندگی کے لئے تمہارا قرض دار ہے ہیری۔۔۔" ویزلی صاحب نے دبی ہوئی آواز میں کہا۔۔۔ "دیکھو۔۔۔ میں تو صرف یہی کہہ سکتا ہوں ہیری کہ ویزلی خاندان کے لئے وہ دن بہت مبارک دن تھا۔۔۔ جب رون نے ہوگورٹس ایکسپریس میں تمہارے ڈبے میں بیٹھنے کا فیصلہ کیا تھا۔۔۔"

ہیری اس بات کا کوئی جواب نہیں دے پایا۔۔۔ اور اس نے شکر ادا کیا جب مادام پومفری نے ان سب کو ایک بار پھر یاد دلایا کہ رون کے بستر کے ارد گرد بس چھ لوگوں کو عیادت کے لئے رکنے کی اجازت ہے۔۔۔ وہ اور ہرمائنی فوراً باہر جانے کے لئے اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔۔۔ اور ہیگرڈ نے بھی ان کے ساتھ جانے کا فیصلہ کیا تاکہ رون کچھ وقت اپنے خاندان کے ساتھ اکیلا گزار سکے۔۔۔

جب وہ تینوں سنگ مرمر کی سیڑھیوں کی طرف جاتی راہداری سے گزرنے لگے تو ہیگرڈ اپنی ڈاڑھی کی اوٹ سے غرایا۔۔۔ " یہ بہت ہی برا ہوا۔۔۔ اتنے نئے حفاظتی انتظامات کے بعد بھی بچے زخمی ہو رہے ہیں۔۔۔ ڈمبلڈور سخت پریشان ہیں۔۔۔ وہ زیادہ کچھ کہتے نہیں ہیں مگر ہم محسوس کر سکتے ہیں کہ وہ پریشان ہیں۔۔۔"

"کیا جو کچھ بھی ہو رہا ہے اس کے بارے میں انکو کچھ اندازہ ہے، ہیگرڈ۔۔۔؟" ہرمائنی نے بے چینی سے پوچھا۔۔۔

"ہماری مانو تو ان جیسے تیز دماغ انسان کے پاس سینکڑوں اندازے ہوں گے۔۔۔۔" ہیگرڈ نے کہا۔۔۔ "لیکن انہیں نہ تو یہ معلوم ہے کہ وہ ہار کس نے بھیجا تھا اور نہ ہی یہ معلوم ہے کہ اس شراب میں زہر کس نے ملایا تھا۔۔۔ ورنہ ابھی تک ان لوگوں کو پکڑا جا چکا ہوتا۔۔۔۔۔ ہے نا۔۔۔؟ ہمیں تو یہ بات پریشان کر رہی ہے۔۔۔۔" ہیگرڈ نے اپنی آواز دھیمی کرتے ہوئے کہا۔۔۔ اور اپنے کندھے کے پیچھے مڑ کر دیکھا کہ کہیں کوئی ان کی بات تو نہیں سن رہا۔۔۔۔ (ہیری نے احتیاطاً پیوس کی تلاش میں چھت کی طرف بھی نظر ڈالی) ۔۔۔" کہ اگر اسی طرح بچوں پر حملے ہوتے رہے تو ہوگورٹس مزید کتنے دن کھلا رہ پائے گا۔۔۔ یہ تو بالکل رازوں کے کمرے کی طرح کے دن لوٹ آئے ہیں۔۔۔ دہشت پھیل جائے گی۔۔۔ مزید والدین اپنے بچوں کو اسکول سے لے جائیں گے۔۔۔ اور اس سے اگلا قدم یہ ہو گا کہ اسکول کی مجلسِ عاملہ۔۔۔۔"

لمبے بالوں والی ایک عورت کا بھوت تیرتا ہوا ان کے پاس سے گزرا جسے دیکھ کر ہیگرڈ نے بولنا بند کر دیا۔۔۔ پھر اس نے دبی ہوئی سرگوشی میں دوبارہ اپنی بات شروع کی۔۔۔ " مجلسِ عاملہ سب لوگوں کی بہتری کے لئے اسکول بند کرنے کی باتیں کرنا شروع کر دے گی۔۔۔"

"ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔۔" ہرمائنی نے کہا۔۔۔ وہ پریشان لگ رہی تھی۔۔۔

"ہمیں اس بات کو ان کے نقطہ نظر سے دیکھنا چاہیے۔۔۔" ہیگرڈ نے بھاری آواز میں کہا۔۔۔ " ہمارا مطلب ہے۔۔۔ کہ ایک بچے کو ہوگورٹس بھیجنے میں خطرہ تو ہمیشہ ہی سے تھا۔۔۔ جب اتنے سارے نابالغ جادوگر ایک چھت کے نیچے جمع ہوں تو کسی حادثہ کی توقع تو رہتی ہی ہے۔۔۔ لیکن قتل کی کوشش۔۔۔ یہ تو بالکل الگ بات ہے۔۔۔ اس لئے اس میں حیرانی کی کوئی بات نہیں کہ ڈمبلڈور اسنیپ پر سخت غصہ ہیں۔۔۔۔"

ہیگرڈ چلتے چلتے رک گیا۔۔۔ اور اسکی الجھی ہوئی کالی ڈاڑھی کے اوپر اس کے چہرے پر ایک پرانا جانا پہچانا مجرمانہ تاثر نظر آنے لگا۔۔۔

"کیا۔۔۔؟" ہیری نے فوراً کہا۔۔۔ "ڈمبلڈور اسنیپ پر غصہ ہیں۔۔۔؟"

"ہم نے ایسا تو نہیں کہا۔۔۔" ہیگرڈ نے کہا۔۔۔ حالانکہ ان کے چہرے پر پھیلی ہوئی دہشت ان کے جھوٹ کی چغلی کھا رہی تھی۔۔ "اوہ ذرا وقت تو دیکھو۔۔۔ آدھی رات ہونے والی ہے۔۔۔ ہمیں کچھ ضروری کام۔۔۔"

"ہیگرڈ ڈمبلڈور اسنیپ پر کیوں غصہ ہیں۔۔۔؟" ہیری نے اونچی آواز میں پوچھا۔۔۔

"شش۔۔۔" ہیگرڈ نے کہا۔۔۔ وہ بیک وقت گھبرایا ہوا اور ناراض لگ رہا تھا۔۔۔ "اس طرح کی باتیں چلا کر مت کہو۔۔۔ ہیری۔۔۔ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ ہمیں نوکری سے نکال دیا جائے۔۔؟ ویسے ہمیں لگتا ہے تمہیں اب ہماری کوئی فکر نہیں ہے۔۔۔ ویسے بھی جادوئی مخلوق کی دیکھ بھال کا مضمون تو تم لوگ چھوڑ ہی چکے ہو۔۔۔"

"مجھے مجرمانہ شرمندگی محسوس کروانے کی کوشش مت کرو۔۔۔ اسکا کوئی فائدہ نہیں۔۔۔" ہیری نے زور دیتے ہوئے کہا۔۔۔ "مجھے بتاؤ اسنیپ نے ایسا کیا کرا ہے۔۔۔؟"

"ہمیں نہیں پتہ ہیری۔۔۔ ہمیں ان کی باتیں سننی ہی نہیں چاہئے تھیں۔۔۔ دیکھو۔۔ اس شام ہم جنگل سے باہر آ رہے تھے اور نہ چاہتے ہوئے بھی ہم نے انہیں باتیں کرتے ہوئے سن لیا۔۔۔ دراصل وہ لوگ بحث کر رہے تھے۔۔۔ ہم انہیں اپنی طرف متوجہ نہیں کرنا چاہتے تھے۔۔۔ اس لئے ہم چپ چاپ ایک طرف دبک کر کھڑے ہو گئے۔۔۔ ہم نے کوشش کی کہ ان کی کوئی بات نہ سنیں۔۔۔ مگر وہ۔۔۔ دیکھو۔۔۔ وہ بہت گرما گرم بحث کر رہے تھے اور اسے ان سنا کرنا ناممکن تھا۔۔۔"

جب ہیگرڈ نے پریشانی کے عالم میں اپنے بڑے پیر کسمسائے تو ہیری نے اسے آگے بولنے کے لئے آمادہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔"اچھا۔۔پھر۔۔۔؟"

"دیکھو۔۔۔ہم نے بس اسنیپ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ڈمبلڈور نے ان سے کچھ زیادہ ہی امیدیں باندھ لیں ہیں اور اب شاید وہ۔۔۔اسنیپ۔۔۔اس کام کو مزید جاری نہیں رکھنا چاہتے۔۔۔"

"کون سا کام۔۔۔؟"

"ہمیں نہیں پتہ ہیری۔۔۔ ہمیں یہ سن کر بس ایسا محسوس ہوا کہ اسنیپ پر اس کام کا بہت زیادہ بوجھ ہے۔۔۔ خیر۔۔۔ڈمبلڈور نے انہیں یہ صاف کہہ دیا کہ وہ خود اس کام کو کرنے کے لئے رضامند ہوئے تھے۔۔۔اور انہیں یہ کرنا ہی ہوگا۔۔۔انہوں نے ان سے دوٹوک بات کی۔۔۔اور پھر انہوں نے اسنیپ کی اپنے فریق سلے درن میں چھان بین کے بارے میں کوئی بات کی۔۔۔ دیکھو۔۔۔ یہ کوئی عجیب بات نہیں ہے۔۔۔" ہیگرڈ نے تیزی سے کہا۔۔کیوں کہ اس کی اس بات پر ہیری اور ہرمائنی نے ایک دوسرے کی طرف معنی خیز نگاہوں سے دیکھا تھا۔۔۔ "سبھی فریقین کے سربراہوں کو یہ ہدایات دی گئی ہیں کہ وہ اس بار والے معاملے کی چھان بین کریں۔۔۔"

"ہاں۔۔۔لیکن ڈمبلڈور باقی فریقین کے سربراہوں سے تو بحث نہیں کرتے پھر رہے۔۔۔؟" ہیری نے کہا۔۔۔

"دیکھو۔۔" ہیگرڈ نے بے چینی سے اپنی کمان کو اپنے ہاتھوں میں مڑوڑا۔۔۔لکڑی کے چٹخنے کی زوردار آواز آئی اور اس کی کمان دو حصوں میں ٹوٹ گئی۔۔۔ "ہمیں پتہ ہے ہیری کہ تم اسنیپ کے بارے میں کیا سوچتے ہو۔۔۔ لیکن ہم نہیں چاہتے کہ تم اس معاملے کے بارے میں کچھ بڑھا چڑھا کر سوچو۔۔"

"خاموش۔۔ادھر دیکھو۔۔" ہرمائنی نے چوکنے انداز میں کہا۔۔۔

جوں ہی وہ مڑے تو انہیں اپنے پیچھے موجود دیوار پر آرگس فلچ کا سایا لہراتا ہوا نظر آیا۔۔ پھر موڑ کی دوسری طرف سے وہ خود نمودار ہوگیا۔۔ اس کی کمر کبڑی تھی اور اس کے جبڑے تھر تھرا رہے تھے۔۔۔

"اوہو۔۔" وہ سیٹی بجانے کے انداز میں چلایا۔۔ "اتنی دیر رات کو بستر سے باہر ہو۔۔۔ اس کا مطلب ہے نظر بندی۔۔"

"نہیں۔۔۔ اس کا مطلب نظر بندی نہیں ہے فلچ۔۔۔" ہیگرڈ نے مختصراً کہا۔۔۔ " یہ ہمارے ساتھ ہیں۔۔۔ہے نا۔۔؟"

"اور بھلا اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔۔۔؟" فلچ نے اسے چڑاتے ہوئے کہا۔۔

ہیگرڈ فوراً بھڑک کر بولا۔۔۔" دوسروں کے معاملے میں ٹانگ گھسیڑنے والے ناکارہ۔۔۔ ہم ایک استاد ہیں۔۔۔"

فلچ غصے سے پھولنے لگا اسی وقت ایک عجیب سی سرسراتی ہوئی آواز سنائی دی۔۔ کسی کو نظر آئے بنا۔۔۔ بیگم نورس بھی وہاں آچکی تھیں۔۔ اور اب وہ فلچ کے تیلی نما ٹخنوں میں اپنے آپ کو بل دیتے ہوئے لپیٹ رہی تھیں۔۔۔

"یہاں سے چلتے بنو۔۔۔" ہیگرڈ نے دبی ہوئی آواز میں کہا۔۔۔

ہیری کو یہ بات دوبارہ کہے جانے کی ضرورت نہیں تھی۔۔۔ وہ اور ہرمائنی فوراً وہاں سے چل دیئے۔۔۔ بھاگتے وقت ان کی پشت پر ہیگرڈ اور فلچ کی اونچی آوازیں گونج رہی تھیں۔۔۔ گریفن ڈور مینار کی طرف مڑتے وقت ان کا سامنا پیوس سے ہوا۔۔ لیکن وہ خوشی خوشی گاتا گنگناتا شور شرابے کی طرف اڑتا ہوا چلا جا رہا تھا۔۔۔

*جب کوئی لڑائی جھگڑا ہو اور پڑ جائے مصیبت سے پالا*

*پیوسی کو آواز دے لینا ۔۔۔ وہ مزا کر دے گا دوبالا*

موٹی عورت اونگھ رہی تھی اور جگائے جانے پر وہ بالکل بھی خوش نہیں ہوئی۔۔۔ بہرحال چڑتے ہوئے آگے کی طرف جھول کر اس نے انہیں اندر پر سکون اور خالی بیٹھک میں جانے کا رستہ دے دیا۔۔۔ لگ رہا تھا کہ لوگوں کو ابھی تک رون کے بارے میں پتہ نہیں چلا تھا۔۔۔ ہیری نے سکون کا سانس لیا۔۔۔ وہ پہلے ہی پورے دن سوالوں کے جوابات دے دے کر تنگ آ چکا تھا۔۔۔ ہرمائنی نے اسے شب بخیر کہا اور لڑکیوں کی خواب گاہ کی طرف چل دی۔۔۔ بہرحال ہیری وہیں پیچھے رکا رہا۔۔۔ وہ آتشدان کے قریب پڑی ایک کرسی پر بیٹھ گیا اور بجھتے ہوئے شعلوں کو گھورنے لگا۔۔۔

تو ڈمبلڈور کی اسنیپ سے بحث ہوئی ہے۔۔۔ انہوں نے ہیری کو جو کچھ بھی کہا تھا اس سب کے باوجود۔۔۔ اور مستقل مزاجی سے اس بات پر ڈٹے رہنے کے باوجود کہ انہیں اسنیپ پر مکمل بھروسہ ہے۔۔۔ انہیں اسنیپ پر غصہ آ ہی گیا۔۔۔ اور انہیں اس بات پر بھی یقین نہیں تھا کہ اسنیپ نے سلے درن طالب علموں کی ٹھیک طرح سے چھان بین کی ہے۔۔۔ یا شاید صرف ایک سلے درن کی۔۔۔ میلفوائے کی۔۔۔؟

کیا ڈمبلڈور نے ہیری کے شکوک و شبہات کے غیر اہم ہونے کا ناٹک صرف اس لئے کیا تھا۔۔۔ کیوں کہ وہ نہیں چاہتے تھے کہ ہیری معاملات کو اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے کوئی بے وقوفی بھرا کام کر بیٹھے۔۔۔ ہاں یہی بات ہو گی۔۔۔ یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ڈمبلڈور ایسا نہیں چاہتے تھے کہ کہیں ہیری کی توجہ اپنے درس اور سلگ ہارن سے وہ یاد حاصل کرنے کے کام سے نہ ہٹ جائے۔۔۔ شاید ڈمبلڈور نے سوچا ہو کہ اپنے عملے کے بارے میں شکوک و شبہات پر سولہ سال کے لڑکے سے بات چیت کرنا ٹھیک نہیں ہو گا۔۔۔

"تو تم یہاں ہو پوٹر۔۔۔۔"

ہیری چونک کر اچھل پڑا۔ اس نے اپنی چھڑی تان لی۔۔۔ اسے مکمل یقین تھا کہ بیٹھک بالکل خالی تھی۔۔۔اسے اس بات کی بالکل توقع نہیں تھی کہ دور پڑی ایک کرسی سے اچانک ایک بڑا جسم اٹھ کر نمودار ہو جائے گا۔۔۔ قریب سے دیکھنے پر اسے اندازہ ہوا کہ یہ کارمک مک لیگن تھا۔۔۔

"میں کب سے تمہارے واپس آنے کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔" مک لیگن نے ہیری کی تنی ہوئی چھڑی کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔۔۔"شاید انتظار کرتے کرتے آنکھ لگ گئی تھی۔۔۔۔۔۔ دیکھو۔۔۔ میں نے صبح انہیں ویزلی کو ہسپتال لے جاتے ہوئے دیکھا تھا۔۔۔اس کی حالت ایسی تو نہیں لگ رہی تھی کہ وہ اگلا میچ کھیل پائے گا۔۔۔"

مک لیگن کس بارے میں بات کر رہا ہے یہ سمجھنے میں ہیری کو کئی منٹ لگ گئے۔۔۔

"اوہ۔۔۔ اچھا۔۔ کوئیڈچ۔۔۔" اس نے کہا اور اپنی چھڑی واپس اپنی پتلون کی جیب میں رکھ لی۔۔ پھر اس نے غیر ارادی طور پر اپنے بال میں ہاتھ پھیرا۔۔۔"ہاں۔۔۔ ہو سکتا ہے کہ وہ یہ میچ نہ کھیل پائے۔۔۔"

"چلو پھر۔۔۔ اس کا مطلب ہے کہ اب میں **رکھوالا** بن سکتا ہوں۔۔۔ ہے نا۔۔۔؟" مک لیگن نے کہا۔۔۔

"ہاں۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔۔" ہاں۔۔۔ مجھے تو ایسا ہی لگتا ہے۔۔۔"

وہ اس بارے میں بحث کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔۔۔ آخر مک لیگن نے آزمائشی میچ کے دوران دوسری بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کیا تھا۔۔۔

"بہت خوب۔۔۔۔" مک لیگن نے مطمئن آواز میں کہا۔۔۔" تو اگلی مشق کب ہے۔۔۔؟"

"کیا۔۔۔؟ اوہ۔۔۔ کل شام کو ہی ہے۔۔۔"

"بہت اچھا۔۔۔ سنو پوٹر۔۔۔ ہمیں اس سے پہلے کچھ ضروری بات چیت کر لینی چاہیے۔۔۔ میرے پاس کھیل سے متعلق حکمت عملی کے کچھ خیالات ہیں۔۔۔ شاید وہ تمہیں فائدہ مند لگیں۔۔۔"

"ٹھیک ہے۔۔۔" ہیری نے دلچسپی نہ لیتے ہوئے کہا۔۔۔ " چلو۔۔۔ پھر میں کل تمہارے خیالات سنوں گا۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔ ابھی میں سخت تھکا ہوا ہوں۔۔۔ پھر ملیں گے۔۔۔"

رون کو زہر دیا گیا ہے۔۔۔ اگلے دن یہ خبر تیزی سے ہر طرف پھیل گئی۔۔۔ لیکن اس سے کیٹی پر حملے کی طرح کی سنسنی نہیں پھیلی۔۔۔ کیوں کہ زیادہ تر لوگوں نے یہی سوچا کہ ہو سکتا ہے یہ بس ایک حادثہ ہو۔۔۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ حادثے کے وقت رون محلولات بنانے والے استاد کے کمرے ہی میں تھا۔۔۔ اور اسے فوراً ہی اس زہر کا تریاق بھی دے دیا گیا تھا۔۔۔ تو کوئی بڑا نقصان تو ہوا نہیں۔۔۔ دراصل گریفن ڈور طالب علم تو اس معاملے سے زیادہ ہفل پف کے ساتھ ہونے والے کوئیڈچ میچ میں زیادہ دلچسپی لے رہے تھے۔۔۔ ان میں سے زیادہ تر یہ دیکھنے کے خواہش مند تھے کہ ہفل پف ٹیم کے ***متعاقب*** زکریا اسمتھ کو سلے درن ٹیم کے ساتھ شروعاتی میچ کے دوران گستاخانہ آنکھوں دیکھا حال بیان کرنے پر بدلے میں سخت سے سخت سزا دی جائے۔۔۔

بہر حال۔۔۔ زندگی میں پہلی دفعہ ہیری کو کوئیڈچ میں کوئی خاص دلچسپی نہیں تھی۔۔۔ وہ بس دن رات ڈریکو میلفوائے کے بارے میں ہی سوچتا رہتا تھا۔۔۔ جب بھی اسے موقعہ ملتا وہ ***لٹیروں کا نقشہ*** نکال کر اس میں اسے ڈھونڈنے لگتا تھا۔۔۔ وہ کئی باران جگہوں کا چکر بھی لگا آتا تھا جہاں میلفوائے کے ہونے کی کوئی امید ہوتی تھی۔۔۔ لیکن ابھی تک اس نے میلفوائے کو کوئی

غیر معمولی کام کرتے ہوئے نہیں پکڑا تھا۔۔ لیکن ابھی بھی ایسے کئی ناقابل فہم مواقع آتے تھے جب میلفوائے بس یوں ہی نقشہ سے غائب ہو جاتا تھا۔۔۔

لیکن ہیری کو اس مسئلہ پر زیادہ غور و فکر کرنے کا وقت ہی نہیں ملا۔۔۔ کوئیڈچ کی مشقوں اور جماعتوں کے دوران ملنے والے کام کے ساتھ ساتھ اب وہ جہاں بھی جاتا کارمک مک لیگن اور لیونڈر براؤن دم اٹھائے کتے کی طرح اس کا پیچھا کرتے تھے۔۔

وہ یہ فیصلہ ہی نہیں کر پا رہا تھا کہ ان میں سے کس کو دیکھ کر اسے زیادہ غصہ آتا ہے۔۔۔ مک لیگن اس کو مستقل اشاروں کنایوں میں یہی جتاتا رہتا تھا کہ اگر رون کی جگہ اسے ٹیم کا مستقل **رکھوالا** بنا دیا جائے تو یہ کتنا اچھا رہے گا۔۔ اور اب جبکہ ہیری اسے مستقل بنیادوں پر کھیلتے ہوئے دیکھ رہا ہے تو یقینی طور پر اسے بھی ایسا ہی سوچنا چاہئے۔۔۔ وہ دوسرے کھلاڑیوں پر بھی بلا وجہ تنقید کرتا رہتا تھا۔۔ ساتھ ہی ساتھ وہ ہیری کو کوئیڈچ مشقوں کے لئے تفصیلی ہدایات فراہم کرنے کی کوشش بھی کرتا رہتا تھا۔۔ اس کی ایسی حرکتوں کی وجہ سے ہی ہیری کو کئی بار اسے یہ یاد دلانا پڑتا کہ ٹیم کا اصل کپتان کون ہے۔۔۔

اسی دوران لیونڈر بار بار ہیری کے پاس آ کر رون کے بارے میں باتیں کرتی رہتی تھی۔۔۔ ان باتوں سے ہیری کوئیڈچ کے بارے میں مک لیگن کے بیانات جتنا ہی اکتا چکا تھا۔۔۔ پہلے تو لیونڈر اس بات پر بہت ناراض ہوئی کہ کسی نے بھی اسے یہ بتانے کی زحمت تک نہیں کی کہ رون ہسپتال میں تھا۔۔۔ "*میرا مطلب ہے۔۔۔ آخر میں اس کی محبوبہ ہوں۔۔۔*" لیکن بدقسمتی سے اب اس نے ہیری کو اس چھوٹی سی بھول کے لئے معاف کر دینے کا فیصلہ کیا تھا۔۔ اور اب وہ ہیری کے ساتھ رون کے جذبات و خیالات کے بارے میں تفصیلی گفتگو کرنے کی خواہش مند تھی۔۔۔ یہ ایک بے چینی بھرا تجربہ تھا۔۔۔ جس سے گزرنے کی ہیری کو کوئی خاص خواہش نہیں تھی۔۔

لیونڈر کی طرف سے بمباری کئے گئے طویل سوال جواب کے ایک وقفے کے بعد۔۔۔ جس میں اس نے اس طرح کے کئی بے ہودہ۔۔۔ بے مقصد سوالات پوچھے کہ رون اس کے نئے چوغوں کے بارے میں کیا کہتا ہے یا یہ کہ ہیری کے مطابق رون لیونڈر کے ساتھ اپنے تعلق کے لئے کتنا سنجیدہ ہے۔۔۔ آخر ہیری نے چڑ کر اس سے پوچھا۔۔۔ "دیکھو۔۔۔ تم سیدھا رون سے ہی ان سب کے بارے میں بات کیوں نہیں کر لیتی۔۔۔؟"

"میں ایسا ہی کرتی۔۔۔ لیکن میں جب بھی اس سے ملنے جاتی ہوں۔ وہ ہمیشہ سویا ہوا ملتا ہے۔۔۔" لیونڈر نے پریشان لہجے میں کہا۔۔

"واقعی۔۔۔؟" ہیری نے حیرانی سے کہا۔۔۔ کیوں کہ وہ تو جب بھی ہسپتال گیا تھا رون ہر دفعہ اسے چست حالت میں ہی ملا تھا۔۔۔ ڈمبلڈور اور اسنیپ کے جھگڑے کی خبر میں اس نے بہت دلچسپی دکھائی تھی اور جتنا ہو سکے وہ مک لیگن کو گالیاں دینے سے بھی نہیں چوکتا تھا۔۔۔

"کیا ہرمائنی گرینجر اب بھی اس سے ملنے جاتی ہے۔۔۔؟" لیونڈر نے اچانک پوچھا۔۔۔

"ہاں۔۔۔ مجھے تو ایسا ہی لگتا ہے۔۔۔ دیکھو آخر وہ دوست ہیں۔۔۔" ہیری نے بے چینی سے کہا۔۔۔

"دوست۔۔۔۔؟ مجھے ہنسنے پر مجبور مت کرو۔۔۔" لیونڈر نے مذاق اڑانے والے انداز میں کہا۔۔۔ " جب رون نے میرے ساتھ گھومنا پھرنا شروع کیا تو ہرمائنی نے اس سے ہفتوں بات تک نہیں کی تھی۔۔۔ لیکن مجھے لگتا ہے اب وہ دوبارہ اس سے تعلق بحال کرنا چاہتی ہے۔۔ آخر وہ اتنا دلچسپ جو ہو گیا ہے۔۔۔"

"تو تمہارے خیال سے زہر پی لینے سے آدمی دلچسپ ہو جاتا ہے۔۔۔؟" ہیری نے پوچھا۔۔۔" خیر۔۔۔ معاف کرنا۔۔ اب مجھے جانا ہے۔۔۔ مک لیگن کوئیڈچ کے بارے میں بات کرنے کے لئے آرہا ہے۔۔۔" ہیری نے تیزی سے کہا اور ساتھ موجود ایک ایسے دروازے سے بھاگا جو پہلی نظر میں ٹھوس دیوار لگتا تھا۔۔۔ پھر وہ تیزی سے اس آسان رستہ پر نیچے اترتا چلا گیا جو اسے سیدھا محلولات کی جماعت میں لے جاتا۔۔ شکر خدا کا۔۔۔ کہ وہاں لیونڈر یا مک لیگن اس کا پیچھا نہیں کر سکتے تھے۔۔۔

ہفل پف کے خلاف ہونے والے کوئیڈچ میچ کی صبح ہیری نے نیچے میدان میں جانے سے پہلے ہسپتال کا چکر لگایا۔۔ رون بہت غصے میں اور بے تاب تھا۔۔۔ مادام پومفری اسے میچ دیکھنے کے لئے نیچے جانے کی اجازت نہیں دے رہی تھیں۔۔۔ انکا کہنا تھا کہ اس سے وہ غیر ضروری طور پر پرجوش ہو جائے گا جو فی الحال اس کی صحت کے لئے ٹھیک نہیں ہے۔۔

"مک لیگن کیسا ***رکھوالا*** ثابت ہو رہا ہے۔۔۔؟" اس نے ہیری سے پریشانی میں پوچھا۔۔۔ شاید وہ بھول گیا تھا کہ وہ یہ سوال پہلے ہی دو دفعہ پوچھ چکا ہے۔۔

"میں پہلے ہی تمہیں بتا چکا ہوں۔۔۔" ہیری نے صبر سے کہا۔۔۔" چاہے وہ دنیا کا اول نمبر کا کھلاڑی ہی کیوں نہ ہو۔۔۔ میں اسے پھر بھی ٹیم میں نہیں رکھوں گا۔۔۔ وہ ہر کسی کو یہی بتانے کی کوشش کرتا رہتا ہے کہ اسے کیا کرنا چاہیے۔۔ وہ یہ سوچتا ہے کہ وہ ہماری جگہ پر ہم سے بہتر طریقے سے کھیل سکتا ہے۔۔۔ میں اس سے پیچھا چھڑانے کے لئے بے تاب ہوں۔۔۔ اور لوگوں سے پیچھا چھڑانے کی بات ہو ہی رہی ہے تو۔۔۔" ہیری نے آگے کہا اور کھڑے ہوتے ہوئے اپنی فائر بولٹ اٹھا لی۔۔۔" جب لیونڈر تم سے ملنے آتی ہے تو مہربانی کر کے تم سونے کا ناٹک کرنا بند کر سکتے ہو۔۔۔؟ وہ بھی مجھے پاگل کر رہی ہے۔۔۔"

"اوہ۔۔۔" رون نے جھینپتے ہوئے کہا۔۔۔" ہاں۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔"

" اگر اب تم اس کے ساتھ مزید نہیں گھومنا چاہتے تو اسے صاف صاف بتادو۔۔" ہیری نے کہا۔۔۔

"ہاں۔۔۔ دیکھو۔۔۔ یہ اتنا آسان بھی نہیں ہے۔۔۔۔" رون نے کہا۔۔۔ پھر تھوڑا رک کر اس نے سرسری انداز میں پوچھا۔۔ " کیا ہر مائنی میچ سے پہلے یہاں آنے کے بارے میں کچھ کہہ رہی تھی۔۔۔؟"

"نہیں۔۔۔ وہ پہلے ہی جینی کے ساتھ نیچے کھیل کے میدان میں جا چکی ہے۔۔۔"

"اوہ۔۔۔" رون نے تھوڑا اداس نظر آتے ہوئے کہا۔۔۔ "ٹھیک ہے۔۔۔ چلو۔۔۔ کامیابی تمہارے قدم چومے۔۔۔ امید کرتا ہوں کہ تم مک لیگن کو رگڑ کر رکھ دو گے۔۔۔ اوہ میرا مطلب ہے اسمتھ کو۔۔۔"

"میں کوشش کروں گا۔۔" ہیری نے اپنی جھاڑو کو اپنے کندھے پر رکھتے ہوئے کہا۔۔۔ " میچ کے بعد ملتا ہوں تم سے۔۔۔"

وہ ویران راہداریوں سے ہوتا ہوا تیزی سے نیچے کی طرف جانے لگا۔۔۔ پورا اسکول ہی باہر موجود تھا۔۔۔ یا تو وہ لوگ پہلے ہی کھیل کے میدان میں اپنی نشستوں پر بیٹھ چکے تھے یا ابھی بھی اس کی طرف نیچے جا رہے تھے۔۔ گزرتے وقت وہ کھڑکیوں سے باہر کی طرف جھانکتا ہوا جا رہا تھا۔۔ وہ اس بات کا اندازہ لگانے کی کوشش کر رہا تھا کہ انہیں ہوا کے کتنے دباؤ کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔۔ اسی وقت سامنے سے آنے والی ایک آواز نے اسے نظر اٹھا کر آگے کی طرف دیکھنے پر مجبور کر دیا۔۔۔ میلفوائے اس کی طرف چلا آ رہا تھا۔۔۔ اس کے ساتھ دو لڑکیاں بھی تھیں۔۔ جو ناراض اور چڑچڑی لگ رہی تھیں۔۔۔

میلفوائے ہیری کو دیکھ کر اس کے قریب ہی رک گیا۔۔ پھر اس نے ایک بلاوجہ چھوٹا قہقہہ لگایا اور دوبارہ چلنا شروع کر دیا۔۔

"تم کہاں جا رہے ہو۔۔؟" ہیری نے پوچھا۔۔

"ہاں ہاں۔۔ میں تو واقعی تم کو یہ بتانے ہی والا ہوں کہ میں کہاں جا رہا ہوں ۔۔۔ آخر تمہارے کام سے ہی تو جا رہا ہوں۔۔۔" میلفوائے نے طنزیہ انداز میں کہا۔۔۔ " بہتر ہوگا کہ تم جلدی اپنے رستے جاؤ۔۔ وہ سبھی **منتخب کپتان** کا انتظار کر رہے ہوں گے۔۔۔۔۔۔ **وہ لڑکا جس نے اسکور بنایا**۔۔۔ یا پھر وہ تمہیں آج کل جس نام سے بھی پکار رہے ہیں۔۔۔"

میلفوائے کے ساتھ آنے والی لڑکیوں میں سے ایک نہ چاہتے ہوئے بھی ہنس دی۔۔۔ جب ہیری نے گھور کر اس کی طرف دیکھا۔۔۔ تو وہ لڑکی جھینپ گئی۔۔۔ میلفوائے ہیری کے قریب سے ہوتا ہوا گزرا اور موڑ مڑ کر نگاہوں سے اوجھل ہو گیا۔۔۔ دونوں لڑکیاں عجیب گھوڑے نما چال میں چلتی ہوئی اس کے پیچھے پیچھے چلی گئیں۔۔

ہیری وہیں کھڑا کھڑا ان لوگوں کو غائب ہوتے ہوئے دیکھتا رہ گیا۔۔۔ یہ تو بہت غصہ دلانے والی بات تھی۔۔ پہلے ہی اسے میچ میں پہنچنے کے لئے دیر ہو رہی تھی اور یہاں میلفوائے سب سے چھپ کر نہ جانے کہاں جا رہا تھا جبکہ باقی کا سارا اسکول اس وقت خالی پڑا تھا۔۔۔ یہ تو ہیری کے لئے یہ معلوم کرنے کا سب سے بہترین موقعہ تھا کہ آخر میلفوائے کس چکر میں ہے۔۔۔ خاموش لمحے ریت کی طرح پھسل رہے تھے۔۔۔ اور ہیری جہاں تھا وہیں جما کھڑا رہا۔۔۔ وہ اس مقام کو گھور رہا تھا جہاں ابھی ابھی میلفوائے غائب ہوا تھا۔۔۔

جب ہیری کپڑے بدلنے والے کمرے میں بھاگتا ہوا پہنچا تو جینی نے پوچھا۔۔۔ "تم آخر تھے کہاں۔۔؟" پوری ٹیم کپڑے بدل کر تیار کھڑی تھی۔۔۔ کوٹ اور پیکس۔۔۔ان کی ٹیم کے **پٹاؤ**۔۔ گھبراہٹ میں اپنے بلوں کو اپنی ٹانگوں سے ٹکرا رہے تھے۔۔

اپنا سرخ چوغہ اپنے سر کے اوپر سے ڈال کر پہنتے ہوئے اس نے دھیمی آواز میں اسے بتایا۔۔" مجھے میلفوائے ملا تھا۔۔۔"

"تو۔۔۔؟"

"تو میں یہ جاننا چاہتا تھا کہ جب ہر شخص یہاں نیچے موجود ہے تو وہ کچھ لڑکیوں کے ساتھ اوپر محل میں کیا کر رہا ہے۔۔۔"

"کیا اس بات کی ابھی کوئی اہمیت ہے۔۔۔؟"

"دیکھو۔۔۔ اب تو میں اس بارے میں کچھ بھی نہیں کہہ سکتا۔۔" ہیری نے کہا۔۔اس نے اپنی فائربولٹ اٹھائی اپنا چشمہ سیدھا کیا اور بولا۔۔۔" چلو آؤ پھر۔۔۔"

اور مزید ایک اور لفظ بولے بنا اس نے کان پھاڑ دینے والی تالیوں اور طعنوں کی آواز کے بیچوں بیچ میدان میں قدم رکھ دیئے۔۔۔

بہت دھیمی ہوا چل رہی تھی۔۔۔ کہیں کہیں بادلوں کے ٹکڑے بھی نظر آ رہے تھے جن کے بیچ سے کبھی کبھار چمکدار دھوپ کی تیز شعائیں بھی نظر آ رہی تھیں۔۔

"عجیب حالات ہیں۔۔۔" مک لیگن نے ٹیم کا حوصلہ بڑھاتے ہوئے کہا۔۔ "کوٹ اور پیکس۔۔۔ تم لوگ سورج سے بچ کر اڑنا۔۔۔تاکہ وہ تمہیں آتے ہوئے نہ دیکھ پائیں۔۔۔"

"مک لیگن ۔۔ اپنا منہ بند رکھو۔۔۔ کپتان میں ہوں۔۔۔ ان لوگوں پر حکم چلانا بند کرو۔۔۔" ہیری نے غصے سے کہا۔۔۔ " چپ چاپ اوپر گول کے چھلوں کی طرف جاؤ۔۔۔"

جب مک لیگن اوپر کی طرف چلا گیا تو ہیری کوٹ اور پیکس کی طرف مڑا۔۔

" دھیان رکھنا کہ تم لوگ سورج سے بچ کر ہی اڑو۔۔۔" اس نے نہ چاہتے ہوئے بھی ان سے وہی بات کہی۔۔۔

اس نے ہفل پف کپتان سے ہاتھ ملایا۔۔ اور پھر۔۔۔ مادام ہوچ کی سیٹی بجتے ہی زمین پر پیر مار کر فضا میں بلند ہو گیا۔۔ وہ پوری ٹیم سے بھی زیادہ اونچائی پر اڑتے ہوئے **سنہری چڑیا** کی تلاش میں پورے میدان کا معائنہ کر رہا تھا۔۔ اگر وہ صحیح وقت پر اور جلدی **سنہری چڑیا** پکڑ لے۔۔۔ تو شاید ایک موقعہ مل سکتا ہے کہ وہ محل میں واپس پہنچ کر۔۔۔ اپنا **لٹیروں کا نقشہ** ھتائے اور یہ معلوم کر لے کہ میلفوائے کر کیا رہا ہے۔۔۔

*" اور سرخ آندھی۔۔ ہفل پف کے اسمتھ کے پاس ہے۔۔۔"*

میدان میں ایک خوابیدہ آواز گونجی۔۔۔

*" ظاہر ہے وہی اسمتھ جس نے پچھلی دفعہ آنکھوں دیکھا حال بیان کیا تھا۔۔۔ اورجینی ویزلی سیدھی اڑتی ہوئی اس سے جا ٹکرائی تھی۔۔۔ میرے خیال سے تو اس نے جان بوجھ کر ایسا کیا تھا۔۔۔ دیکھنے میں تو ایسا ہی لگ رہا تھا۔۔۔ اسمتھ گریفن ڈور کے بارےمیں بہت بدتمیزی سے بات کر رہا تھا۔۔۔ مجھے امید ہے کہ اب جبکہ وہ ان کے خلاف میچ کھیل رہا ہے تو وہ اپنی حرکت پر پچھتا رہا ہوگا۔۔۔ اوہ دیکھو۔۔۔ اس کے ہاتھ سے سرخ آندھی نکل گئی ہے۔۔۔ جینی نے سرخ آندھی اس سے لے لی ہے۔۔۔ میں اسے پسند کرتی ہوں۔۔ وہ بہت ہی اچھی لڑکی ہے۔۔۔"*

ہیری نے آنکھوں دیکھا حال بتانے والے کے چبوترے کی طرف گھور کر دیکھا۔۔۔ یقینی طور پر کوئی بھی صحیح دماغ والا شخص لونا لوگڈ کو آنکھوں دیکھا حال بیان کرنے کی اجازت نہیں دے سکتا۔۔۔؟ لیکن اتنی اوپر سے دیکھنے کے باوجود بھی لمبے گندے سنہرے بالوں اور مکھن مشروب کے ڈھکنوں سے بنے ہار کو پہچاننے میں کوئی غلطی نہیں ہو سکتی تھی۔۔

لونا کے پاس کھڑی پروفیسر مک گونیگل تھوڑی بے چین لگ رہی تھیں۔۔۔ ایسا لگ رہا تھا کہ وہ واقعی اس انتخاب پر افسوس کر رہی تھیں۔۔۔

" لیکن اب ہفل پف کے ایک بڑے سے کھلاڑی نے اس کے ہاتھ سے سرخ آندھی چھین لی ہے۔۔۔ مجھے اس کا نام یاد نہیں آ رہا۔۔ شاید ببیل جیسا کچھ ہے۔۔۔ نہیں نہیں بگینز۔۔"

"اسکا نام کیڈ والڈر ہے۔۔۔" لونا کے پاس کھڑی پروفیسر مک گونیگل زور سے چلائیں۔۔۔ مجمع قہقہے لگانے لگا۔۔۔

ہیری چاروں اطراف گھورتے ہوئے **سنہری چڑیا** کو ڈھونڈنے لگا۔۔ لیکن اس کا کہیں بھی نام و نشان تک نہیں تھا۔۔۔ کچھ لمحوں بعد کیڈ والڈر نے گول کر دیا۔۔ مک لیگن **سرخ آندھی** کو اپنی گرفت سے چھوڑ دینے کے لئے جینی پر چیختے ہوئے تنقید کرنے میں اتنا مصروف تھا کہ اس بات پر دھیان ہی نہیں دیا کہ ایک بڑی لال گیند اس کے سیدھے کان کے پاس سے گزر کر گول کے چھلے میں داخل ہو گئی۔۔۔

"مک لیگن کیا تم اس کام پر دھیان دو گے جو تمہیں کرنے کو کہا گیا ہے۔۔۔؟ اور باقی لوگوں کا پیچھا چھوڑ دو۔۔۔" ہیری اپنے **رکھوالے** کے منہ کی طرف گھومتے ہوئے گرجا۔۔۔

"تم بھی کوئی بہترین مثال قائم نہیں کر رہے۔۔۔" مک لیگن اس پر جوابا چلایا۔۔۔ وہ بھڑکا ہوا تھا اور اسکا چہرہ سرخ پڑ چکا تھا۔۔۔

" اور ہیری پوٹر اب اپنے رکھوالے سے بحث میں مصروف ہے۔۔۔" لونا پر سکون لہجہ میں گنگنائی۔۔۔ جبکہ نیچے مجمع میں بیٹھے ہفل پف اور سلے درن طلباء خوشی سے تالیاں بجاتے ہوئے شور مچانے لگے۔۔۔" مجھے نہیں لگتا کہ اس سے اسے سنہری چڑیا پکڑنے میں مدد ملے گی۔۔ مگر ہو سکتا ہے کہ یہ ایک سنہری چال ہو۔۔۔"

غصے میں گالی دیتے ہوئے ہیری گھوم کر مڑا اور میدان کا چکر لگاتے ہوئے آسمان میں چھوٹی۔۔۔ پروں والی **سنہری چڑیا** کی تلاش میں نظریں دوڑانے لگا۔۔

جینی اور ڈمیلزا نے ایک کے بعد ایک گول کیا۔۔۔ جس سے نیچے بیٹھے سرخ اور سنہرے چوغوں میں ملبوس گریفن ڈور حمایتیوں کو خوشی منانے کا ایک موقع تو ملا۔۔۔ پھر کیڈ والڈر نے دوبارہ ایک گول کر دیا۔۔۔ جس سے دونوں ٹیموں کے پوائنٹس دوبارہ برابر ہو گئے۔۔ لیکن لونا نے شاید اس بات پر دھیان نہیں دیا تھا۔۔۔ شاید پوائنٹس جیسی چھوٹی موٹی چیزوں میں اس کی دلچسپی ہی نہیں تھی۔۔ وہ تو بار بار مجمع کو اس طرف متوجہ کرنے کی کوشش کر رہی تھی کہ آج بادلوں کی ساخت کتنی دلچسپ ہے۔۔ یا پھر یہ کہ زکریا اسمتھ۔۔۔ جو ابھی تک ایک منٹ سے زیادہ **سرخ آندھی** کو اپنے پاس رکھنے میں ناکام رہا تھا۔۔۔ دراصل **ہارنے والے کی ای یکا بو** نامی گمنام بیماری کا شکار تھا۔۔۔

"ہفل پف ستر۔ چالیس سے آگے ہے۔۔۔" پروفیسر مک گونیگل لونا کے بھونپو میں چلائیں۔۔۔

"*اچھا۔۔۔ واقعی۔۔۔؟*" لونا سوئے سوئے انداز میں بولی۔۔۔ "*اوہ ۔۔۔ دیکھو۔۔۔ گریفن ڈور کے رکھوالے نے اپنی ہی ٹیم کے ایک پٹاؤ کا بلا چھین لیا ہے۔۔۔*"

ہیری ہوا میں اڑتا اڑتا گھوم گیا۔۔۔ واقعی۔۔۔ مک لیگن نے۔۔۔ نہ جانے کن عظیم وجوہات کی بنا پر۔۔۔ جو شاید صرف وہی جانتا تھا۔۔ پیکس سے اس کا بلا کھینچ لیا تھا اور اب وہ اسے ہوا میں مظاہرہ کرتے ہوئے سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا کہ سامنے سے آتے کیڈ والڈر پر **حملہ آور گولہ** کیسے مارا جا سکتا ہے۔۔۔

"تم اسے اس کا بلا واپس کرو اور گول کے چھلے کے پاس پہنچو۔۔۔" ہیری مک لیگن کی طرف جھپٹتے ہوئے بولا۔۔۔ تبھی مک لیگن نے **حملہ آور گولے** پر گھما کر بلا مارا لیکن اس کا نشانہ چوک گیا۔۔۔

اندھا کر دینے والا سخت درد ہوا۔۔ ایک روشنی چمکی۔۔۔ دور سے چیخیں سنائی دیں۔۔۔ اور ایک طویل سرنگ میں نیچے کی طرف گرنے کا احساس ہوا۔۔

جب ہیری کی آنکھ کھلی تو وہ ایک بہت گرم اور آرام دہ بستر پر لیٹا ہوا تھا۔۔۔ اس نے اوپر کی طرف دیکھا جہاں ایک چراغ سائے میں ڈوبی ہوئی چھت پر روشنی کا ایک ہالہ بنا رہا تھا۔۔ اس نے عجیب سے انداز میں اپنا سر اوپر اٹھایا۔۔۔ اسکے الٹے ہاتھ پر جھائیوں سے بھرے چہرے اور لال بالوں والا ایک جانا پہچانا شخص موجود تھا۔۔۔

"اچھا کیا جو تم بھی آ گئے۔۔۔" رون نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

ہیری نے پلکیں جھپکاتے ہوئے چاروں اطراف دیکھا۔۔۔ ظاہر ہے۔۔ وہ ہسپتال میں تھا۔۔۔ باہر آسمان نیلگوں ہو رہا تھا۔۔ جس میں کہیں کہیں سرخی بھی جھلک رہی تھی۔۔۔ میچ یقیناً کئی گھنٹوں پہلے ہی ختم ہو گیا ہو گا۔۔۔ اور میلفوائے کو پکڑنے کی امید بھی۔۔۔ ہیری کو اپنا سر عجیب انداز میں بھاری محسوس ہو رہا تھا۔۔۔ اس نے اپنا ہاتھ بلند کیا تو اسے ایسا محسوس ہوا جیسے اس نے پٹیوں سے بنی ایک سخت پگڑی پہن رکھی ہو۔۔۔

"کیا ہوا تھا۔۔۔؟"

"کھوپڑی چٹخ گئی تھی۔۔۔" مادام پومفری نے تیزی سے اس کی طرف آ کر اسے واپس اس کے تکیوں پر لٹانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔۔ "پریشانی کی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔ میں نے اسے فوراً ہی جوڑ دیا تھا۔۔۔ لیکن میں آج رات تمہیں یہیں روک رہی ہوں۔۔۔ تمہیں کچھ گھنٹوں تک کوئی مشقت بھرا کام نہیں کرنا چاہیئے۔۔۔"

"میں یہاں رات بھر نہیں رکنا چاہتا۔۔" ہیری نے غصہ سے کہا۔۔۔وہ اٹھ کر بیٹھ گیا اور اس نے اپنی چادر دور پھینک دی۔۔۔" میں مک لیگن کو ڈھونڈ کر اسے جان سے مارنا چاہتا ہوں۔۔۔"

"مجھے ڈر ہے کہ یہ کام بھی کافی مشقت بھرا ثابت ہو گا۔۔" مادام پومفری نے کہا۔۔انہوں نے اسکو نفاست سے دوبارہ بستر پر دھکیلا اور دھمکی دینے کے انداز میں اپنی چھڑی بلند کی۔۔۔" پوٹر۔۔۔ جب تک میں تمہیں خود جانے کی اجازت نہیں دوں گی تمہیں یہیں رکنا ہو گا۔۔۔ ورنہ میں ہیڈ ماسٹر کو بلالوں گی۔۔۔"

وہ ہلتے ڈولتے واپس اپنے دفتر میں چلی گئیں۔۔۔اور ہیری پھنکتا ہوا واپس اپنے تکیوں میں ڈوب گیا۔۔

"کیا تم جانتے ہو کہ ہم کتنے پوائنٹس سے ہارے ہیں۔۔۔؟" اس نے دانت بھینچ کر رون سے پوچھا۔۔

"ہاں مجھے پتہ ہے۔۔۔" رون نے معذرت خواہانہ انداز میں کہا۔۔۔" آخری اسکور تین سو بیس پر ساٹھ تھا۔۔۔"

"بہت خوب۔۔۔" ہیری نے وحشیانہ انداز میں کہا۔۔" واہ کیا بات ہے۔۔۔ذرا مک لیگن کو میرے ہاتھ تو لگنے دو۔۔۔"

"تم اس کو پکڑ کر کرو گے بھی کیا۔۔۔وہ تو ایک بے وقوف دیوزاد کی جسامت کا مالک ہے۔۔۔" رون نے معقول بات کہی۔۔۔"ذاتی طور پر تو میرا خیال ہے کہ ۔۔۔ہاں اگر تم اس پر شہزادہ کا پیر کے ناخنوں والا ٹونا آزماؤ تو اسکا کوئی فائدہ بھی ہے۔۔۔ خیر باقی کی ٹیم شاید تمہارے یہاں سے نکلنے سے پہلے ہی اس سے نمٹ چکی ہو گی۔۔۔سب بہت غصے میں ہیں۔۔"

رون کی آواز میں دبی دبی کمینی خوشی جھلک رہی تھی۔۔۔ ہیری جانتا تھا کہ مک لیگن کی اتنی بری ناکامی پر وہ بہت زیادہ پرجوش تھا۔۔۔ ہیری وہیں لیٹا لیٹا چھت پر نظر آتی روشنی کے ٹکرے کو گھورتا رہا۔۔ اس کی حال ہی میں ٹھیک ہوئی کھوپڑی میں درد نہیں ہو رہا تھا۔۔۔ لیکن اتنی ساری پٹیوں میں جکڑی ہوئی ہونے کی وجہ سے وہ تھوڑی نازک ضرور محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

"میں یہاں بیٹھا میچ کا آنکھوں دیکھا حال سن رہا تھا۔۔۔" رون نے کہا۔۔ اس کی آواز ہنسنے کی وجہ سے کانپ رہی تھی۔۔ "کاش ۔۔لونا ہمیشہ آنکھوں دیکھا حال بیان کرے۔۔۔ ہارنے والے کی ای یکا ہو۔۔۔۔"

لیکن ہیری اتنا زیادہ غصے میں تھا کہ اسے اس میں ہنسنے والی کوئی بات ہی نظر نہیں آئی۔۔۔اور تھوڑی دیر بعد رون کی کھڑ کھڑاتی ہوئی ہنسی کی آواز بھی دھیمی پڑ گئی۔۔۔

ایک لمبے وقفے کے بعد اس نے کہا۔۔۔ "جب تم بے ہوش پڑے تھے تو جینی تم سے ملنے آئی تھی۔۔۔" ہیری کا تخیل تیز رفتاری سے ایک ایسا منظر تشکیل دینے میں مصروف ہو گیا جس میں جینی اس کے بے جان جسم کے اوپر جھکی سسکیاں بھرتے ہوئے اس کے لئے اپنی گہری چاہت بھرے جذبات کا اظہار کر رہی تھی۔۔۔جبکہ رون ان دونوں کو اپنی دعائیں دے رہا تھا۔۔۔ "وہ بتا رہی تھی کہ تم میچ کے لئے بہت دیر سے پہنچے تھے۔۔۔ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔؟ یہاں سے تو تم بہت پہلے نکل گئے تھے۔۔۔

"اوہ۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔۔ یہ سن کر اس کے دماغ کا تصوراتی منظر چکنا چور ہو گیا۔۔۔ " ہاں۔۔دیکھو۔۔۔ میں نے میلفوائے کو چوری چھپے دو لڑکیوں کے ساتھ اسکول میں آتے ہوئے دیکھا تھا۔۔۔ دیکھنے سے ایسا لگ رہا تھا کہ وہ دونوں ہی لڑکیاں اس کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی تھیں۔۔۔۔ اور ایسا دوسری دفعہ ہے جب میلفوائے نے اس بات کو یقینی بنایا ہے کہ وہ باقی پورے اسکول کے ساتھ کوئیڈچ کے میدان میں موجود نہ ہو۔۔۔وہ پچھلے میچ کے دوران بھی وہاں نہیں

تھا۔۔یاد ہے۔۔۔؟" ہیری نے آہ بھری۔۔۔" کاش میں اس کا پیچھا ہی کر لیتا۔۔ میچ تو ویسے بھی اتنا بے کار تھا۔۔۔"

"بے وقوفوں والی بات مت کرو۔۔" رون نے سخت لہجے میں کہا۔۔۔"تم صرف میلفوائے کا پیچھا کرنے کے لئے ایک کوئیڈچ میچ نہیں چھوڑ سکتے۔۔۔ تم ایک کپتان ہو۔۔۔"

"میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ وہ کس چکر میں ہے۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔۔ " اور اب یہ مت کہنا کہ یہ سب میرے دماغ کی پیداوار ہے۔۔۔ کم از کم ان سب باتوں کے بعد تو بالکل نہیں۔۔۔ جو میں نے اسنیپ اور اس کے بیچ سنی تھیں۔۔۔"

"میں نے ایسا کبھی نہیں کہا کہ یہ تمہارے دماغ کی پیداوار ہے۔۔۔" رون نے کہا۔۔۔وہ مڑ کر کہنی کے بل اونچا ہوا اور ہیری کو گھورنے لگا۔۔۔"لیکن اس بات کا کوئی لگا بندھا اصول نہیں ہے کہ اس جگہ پر ایک وقت میں ایک ہی شخص کوئی نہ کوئی منصوبہ بنا رہا ہوگا۔۔۔ تم تو میلفوائے کے چکر میں پاگل ہوتے جا رہے ہو ہیری۔۔ میرا مطلب ہے۔۔صرف میلفوائے کا پیچھا کرنے کے لئے میچ چھوڑ دینے کی سوچ۔۔۔ حد ہے۔۔۔"

"میں اس کو رنگے ہاتھوں پکڑنا چاہتا ہوں۔۔۔" ہیری نے مایوسی کے عالم میں کہا۔۔" میرا مطلب ہے کہ جب وہ نقشہ سے غائب ہوتا ہے تو آخر وہ جاتا کہاں ہے۔۔۔؟"

"مجھے نہیں معلوم۔۔۔ شاید ہاگس میڈ۔۔۔؟" رون نے جماہی لیتے ہوئے اندازہ لگایا۔۔۔

"میں نے اسے کبھی بھی کسی خفیہ راستے کے ذریعے باہر جاتے ہوئے نہیں دیکھا۔۔۔ اور ویسے بھی مجھے لگتا ہے کہ ان سب راستوں کی اب نگرانی کی جا رہی ہے۔۔۔"

"چلو پھر۔۔۔ مجھے بھی نہیں معلوم۔۔۔" رون نے کہا۔۔۔

ان دونوں کے درمیان خاموشی چھا گئی۔۔ ہیری اپنے اوپر موجود روشنی کے ہالے کی طرف دیکھتا رہا۔۔اور سوچتا رہا۔۔

اگر اس کے پاس روفس اسکر میجیور جیسی طاقت ہوتی ۔۔ تو وہ میلفوائے کی جاسوسی کرواسکتا تھا۔۔ لیکن بدقسمتی سے ہیری اپنے حکم کے غلام خاشروں سے بھرے ایک دفتر کا مالک نہیں تھا۔۔ اس نے عارضی طور پر **ڈ.ف.** کے شرکا کی مدد حاصل کرنے پر بھی غور کیا۔۔ لیکن اس میں بھی ایک مسئلہ موجود تھا۔۔ لوگوں کو اپنی جماعتوں سے غائب ہونا پڑتا۔ کیوں کہ ان میں سے بہت سے لوگ ابھی بھی ایک کڑے نصابی اوقات کار کی پابندی کر رہے تھے۔۔

رون کے بستر سے دھیمی گڑگڑاہٹ والے خراٹے کی آواز آئی۔۔ تھوڑی دیر بعد مادام پومفری اپنے دفتر سے باہر آئیں۔۔ اب انہوں نے شب خوابی کا لبادہ پہنا ہوا تھا۔۔ سونے کا ناٹک کرنا بہت آسان تھا۔۔ ہیری کروٹ لے کر لیٹ گیا۔۔ آوازوں سے اسے اندازہ ہوا کہ وہ اپنی چھڑی لہرا کر چاروں اطراف پردے بند کر رہی ہیں۔۔ چراغوں کی لو دھیمی کرنے کے بعد وہ اپنے دفتر کی طرف پلٹ گئیں۔۔ اس نے انکی پشت پر دروازہ بند ہونے کی آواز سنی اور سمجھ گیا کہ وہ سونے چلی گئی ہیں۔۔

ہیری نے تاریکی میں لیٹے لیٹے سوچا کہ کوئیڈچ میں زخمی ہونے کی وجہ سے وہ تیسری مرتبہ ہسپتال لایا گیا ہے۔۔ پچھلی دفعہ وہ میدان میں عفریتوں کی موجودگی کی وجہ سے اپنی اڑن جھاڑو سے نیچے جا گرا تھا۔۔ اور اس سے پچھلی مرتبہ۔۔ اس کے بازو کی تمام ہڈیاں اس نکمے نااہل پروفیسر لاک ہارٹ نے غائب کر دی تھیں۔۔ وہ اس کی اب تک کی سب سے زیادہ دردناک چوٹ تھی۔۔ اس نے ایک رات میں پورے بازو کی ہڈیوں کے دوبارہ اگنے کے تکلیف دہ

احساس کو یاد کیا۔۔۔ایک ایسا تکلیف دہ احساس جو آدھی رات کے وقت ایک غیر متوقع فرد کی آمد کے باوجود بھی کم نہیں ہوا تھا۔۔۔

ہیری چونک کر اٹھ کر بیٹھ گیا۔۔۔اس کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا۔۔۔اسکی پٹیوں والی پگڑی ترچھی ہو چکی تھی۔۔۔اسے آخر کار اپنی مشکل کا حل مل گیا تھا۔۔۔میلفوائے کا پیچھا کروانے کا ایک طریقہ تھا۔۔۔وہ بھول کیسے گیا۔۔۔؟اس نے اس بارے میں پہلے کیوں نہیں سوچا۔۔۔؟"

لیکن سوال یہ تھا۔۔۔کہ اسے بلایا کیسے جائے۔۔۔؟یہ کام کس طرح کرتے ہیں۔۔۔؟

تجرباتی طور پر ہیری تاریکی میں دھیرے سے بولا۔۔۔

" کریچر۔۔۔؟"

تڑاخ کی زور دار آواز سنائی دی۔۔۔اور خاموش کمرے میں چھینا جھپٹی اور منمنانے کی آوازیں بھر گئیں۔۔۔رون چلاتے ہوئے جاگ گیا۔۔۔

"کیا۔۔۔کیا ہو رہا ہے۔۔۔؟"

ہیری نے ہڑبڑاتے ہوئے اپنی چھڑی سے مادام پومفری کے دفتر کے دروازے کی طرف اشارہ کیا اور بڑبڑایا۔۔" بھنورہ سر۔۔۔" تاکہ وہ دوڑتی ہوئی باہر نہ آجائیں۔۔پھر وہ اپنے بستر کے سرے پر یہ دیکھنے کے لئے پہنچ گیا کہ نیچے کیا ہو رہا ہے۔۔۔

دو گھریلو جن خواب گاہ کے بیچوں بیچ فرش پر لوٹتے ہوئے آپس میں گتھم گتھا تھے۔۔۔ان میں سے ایک نے سکڑا ہوا میرون سوئیٹر اور کئی اونی ٹوپیاں پہن رکھی تھیں۔۔اور دوسرے نے ایک گندہ پرانا چیتھڑا پہنا ہوا تھا۔۔جو اس کے کولہوں پر دھوتی کے انداز میں رسی سے بندھا ہوا تھا۔۔پھر ایک اور تیز دھماکہ ہوا اور پیوس نام کی بد روح کشتی کرتے ہوئے گھریلو جنوں کے اوپر ہوا میں نمودار ہو گئی۔۔۔

"میں اسی کے مزے لے رہا تھا پوٹی۔۔۔" اس نے نیچے ہوتی ہوئی لڑائی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے برہمی سے کہا۔۔۔ پھر اس نے ایک زوردار قہقہہ لگایا۔۔ " چھوٹی مخلوق کو لڑتے ہوئے دیکھو۔۔۔ لڑو لڑو۔۔۔ کاٹو کاٹو۔۔۔ مارو مارو۔۔۔"

"کریچر ڈوبی کے سامنے ہیری پوٹر کی بے عزتی نہیں کرے گا۔۔۔ نہیں۔۔۔ وہ نہیں کر سکتا۔۔۔ ورنہ ڈوبی اس کا منہ توڑ دے گا۔۔۔" ڈوبی اونچے سروں میں روتا ہوا بولا۔۔

"مارو۔۔۔ نوچو۔۔۔" پیوس نے خوشی سے آواز لگائی۔۔۔ اب وہ گھریلو جنوں کو مزید بھڑکانے کے لئے ان پر تاک تاک کر چاک کے ٹکرے مار رہا تھا۔۔۔ "چیونٹی کاٹو۔۔۔ انگلی مارو۔۔۔"

"کریچر اپنے آقا کے بارے میں جو چاہے کہے گا۔۔۔ اوہ ہاں ۔۔۔ اور بھلا یہ بھی کوئی آقا ہے۔۔۔ بدذاتوں کا گھٹیا دوست۔۔۔ غریب کریچر کی مالکن کیا کہتی ہو گی۔۔۔؟"

کریچر کی مالکن کیا کہتی ہو گی یہ انہیں کبھی پتہ ہی نہیں چل پایا۔ کیوں کہ اسی لمحے ڈوبی نے اپنا چھوٹا گانٹھ دار مکا کریچر کے منہ پر جڑ دیا جس سے اس کے آدھے دانت ٹوٹ کر باہر آ گرے۔۔۔ ہیری اور رون دونوں اچھل کر اپنے بستروں سے باہر نکلے اور انہوں نے ان دونوں جنوں کو کھینچ کر الگ کر دیا۔ بہرحال وہ دونوں ابھی تک ایک دوسرے کو لات اور مکا مارنے کی کوشش کر رہے تھے۔۔۔ پیوس انہیں اکساتے ہوئے چیختا رہا۔۔۔ وہ چراغ کے ارد گرد چیختے ہوئے منڈلا رہا تھا۔۔۔

" *اپنی انگلیاں اس کی ناک میں گھسیڑو۔۔۔ اسکی حالت خراب کر کے اسکے کان مڑوڑو۔۔۔* "

ہیری نے اپنی چھڑی سے پیوس کا نشانہ لیا اور بولا۔۔۔ " *زبان بندش*۔" پیوس نے اپنے حلق کو جکڑ لیا۔۔۔ تھوک نگلا۔۔ پھر ہاتھ سے گندے اشارے کرتا ہوا لیکن خاموشی سے اڑ کر

کمرے سے باہر چلا گیا۔۔ اس کی بولتی اس لئے بند ہوئی تھی کیوں کہ اس کی زبان اس کے تالو سے چپک گئی تھی۔۔۔

"بہت اچھا کیا۔۔" رون نے اسے سراہتے ہوئے کہا۔۔ اس نے ڈوبی کو ہوا میں اٹھا لیا تاکہ اس کی لہراتی ہوئی کلائیاں کریچر تک نہ پہنچ سکیں۔۔ "یہ بھی شہزادہ کا ہی ٹونا ہوگا۔۔ ہے نا۔۔؟"

"ہاں۔۔" ہیری نے کریچر کی گدی اور بازو پر دباؤ ڈالتے ہوئے اس کا چھوہارے جیسا ہاتھ مڑوڑ کر کہا۔۔ "ٹھیک ہے میں اب تمہیں ایک دوسرے سے لڑنے کے لئے منع کرتا ہوں۔۔ دیکھو کریچر۔۔ تمہیں ڈوبی سے لڑنے کی اجازت نہیں ہے۔۔ اور ڈوبی۔۔ میں جانتا ہوں کہ میں تم پر حکم نہیں چلا سکتا۔۔"

"ڈوبی ایک آزاد گھریلو جن ہے۔۔ اور وہ جس کا چاہے حکم مان سکتا ہے۔۔ اور ڈوبی ہر وہ کام کرے گا جو ہیری پوٹر اسے کرنے کو کہے گا۔۔" ڈوبی نے کہا۔۔ آنسو اب اس کے جھریوں بھرے چہرے سے ہوتے ہوئے اسکے سوئیٹر پر بہہ رہے تھے۔۔

"اچھا ٹھیک ہے۔۔" اور پھر رون اور اس نے ایک ساتھ دونوں گھریلو جنوں کو چھوڑ دیا۔ جو فوراً زمین پر گر گئے لیکن انہوں نے دوبارہ لڑائی شروع نہیں کری۔۔

"آقا نے مجھے بلایا تھا۔۔؟" کریچر نے مینڈک کی طرح ٹراتی ہوئی آواز میں کہا۔۔ اور جھک کر ہیری کو سلام کیا۔۔ لیکن اس نے ہیری کی طرف ایسی نگاہوں سے دیکھا تھا جن میں ہیری کی دردناک موت کی خواہش بسی ہوئی تھی۔۔

"ہاں میں نے بلایا تھا۔۔" ہیری نے مادام پومفری کے دفتر کے دروازے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔ وہ یقین کرنا چاہتا تھا کہ **بھنورہ سر** منترا بھی تک کام کر رہا ہے۔۔

اندر چھائی خاموشی بتا رہی تھی کہ انہوں نے یہ سارا ہنگامہ نہیں سنا تھا۔۔" میرے پاس تمہارے لیے ایک کام ہے۔۔۔"

"کریچر ہر وہ کام کرے گا جو آقا کروانا چاہتے ہیں۔۔۔" کریچر نے کہا۔۔۔اور اتنا نیچے جھکا کہ اس کے ہونٹوں نے لگ بھگ اس کے پیروں کی گانٹھ دار انگلیوں کو چھو لیا۔۔" کیوں کہ کریچر کے پاس اور کوئی راستہ نہیں ہے۔۔۔ لیکن کریچر ایسے آقا کی غلامی پر شرمندہ ہے۔۔۔ ہاں۔۔۔"

"ڈوبی یہ کام کر دے گا ہیری پوٹر۔۔۔" ڈوبی منمنایا۔۔اسکی ٹینس کی گیند جیسی بڑی گول آنکھیں ابھی تک آنسوؤں میں تیر رہی تھیں۔۔۔"ڈوبی ہیری پوٹر کی مدد کر کے فخر محسوس کرے گا۔۔"

"ویسے سوچ رہا ہوں کہ یہی ٹھیک رہے گا۔۔۔کہ تم دونوں ہی یہ کام کرو۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔۔ " ٹھیک ہے پھر۔۔۔ میں چاہتا ہوں کہ تم لوگ ڈریکو میلفوائے کی جاسوسی کرو۔۔۔"

رون کے چہرے پر امڈ آنے والے غصہ اور حیرت کے ملے جلے تاثر کو نظر انداز کرتے ہوئے ہیری نے اپنی بات جاری رکھی۔۔۔ "میں جاننا چاہتا ہوں کہ وہ کہاں جاتا ہے۔۔۔ کس سے ملتا ہے۔۔۔اور کیا کرتا ہے۔۔۔ مین چاہتا ہوں کہ تم چوبیس گھنٹے اسکا پیچھا کرو۔۔۔"

"ٹھیک ہے ہیری پوٹر۔۔۔" ڈوبی نے فوراً کہا۔۔۔اسکی بڑی آنکھیں جوش کے مارے چمک رہی تھیں۔۔۔" اور اگر ڈوبی نے اس کام میں کوئی غلطی کی تو وہ خود کو سب سے اونچے مینار سے نیچے پھینک دے گا۔۔۔ہیری پوٹر۔۔۔"

"نہیں نہیں۔۔۔اس کی کوئی ضرورت نہیں۔۔۔" ہیری نے تیزی سے کہا۔۔۔

"آقا چاہتے ہیں کہ میں سب سے چھوٹے میلفوائے کا پیچھا کروں۔۔۔؟" کریچر ٹرایا۔۔۔" آقا چاہتے ہیں کہ میں اپنی بوڑھی مالکن کے خالص خون والے پڑبھتیجے کی جاسوسی کروں۔۔؟"

"ہاں وہی۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔ اس نے ایک بڑے خطرے کو بھانپ لیا اور فوراً ہی اس کو روکنے کی کوشش میں لگ گیا۔۔۔ "اور کریچر۔۔ تمہیں اس بات کی بالکل اجازت نہیں۔۔۔ کہ تم اس کو اس بات کا اشارہ کرو کہ تم اس کا پیچھا کر رہے ہو۔۔۔ یا اسکو یہ دکھاؤ کہ تم کیا کر رہے ہو۔۔۔ اس سے بات بھی نہیں کرو گے۔۔۔ اور نہ ہی اس کے لئے کوئی پیغام لکھو گے۔۔۔ اور نہ ہی کسی اور طرح اس سے رابطہ کرو گے۔۔۔ سمجھ گئے۔۔۔؟"

اسے لگا کہ وہ کریچر کو اس کی دی ہوئی ان ہدایات میں کسی جھول کو ڈھونڈنے کی کشمکش میں مبتلا دیکھ رہا ہے۔۔۔ اس نے انتظار کیا۔۔۔ ایک یا دو لمحوں بعد ہیری کو یہ دیکھ کر بہت خوشی ہوئی کہ کریچر نے ایک بار پھر نیچے جھک کر اسے سلام کیا اور زہر میں ڈوبے لہجے میں کہا۔۔۔" آقا نے ہر چیز کے بارے میں سوچ لیا ہے اور کریچر کو حکم ماننا ہی ہو گا۔۔۔ حالانکہ کریچر اس میلفوائے لڑکے کا غلام بننا زیادہ پسند کرتا۔۔۔ اوہ ہاں۔۔۔"

"تو پھر سب طے ہو گیا۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔۔ " مجھے مستقل کارکردگی کا بیان چاہیئے۔۔۔ لیکن اس بات کا دھیان رکھنا کہ جب تم مجھ سے ملنے آؤ تو میرے ارد گرد لوگ موجود نہ ہوں۔۔۔ رون اور ہرمائنی کی موجودگی میں کوئی مسئلہ نہیں۔۔۔ اور کسی کو بھی یہ بات مت بتانا کہ تم کیا کر رہے ہو۔۔۔ بس پھوڑوں کی پٹی کی طرح میلفوائے سے چپکے رہنا۔۔۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

# بیسواں باب

## لارڈ والڈیمورٹ کی درخواست

پیر کے دن صبح صبح ہیری اور رون کی ہسپتال سے چھٹی ہو گئی۔۔ مادام پومفری کی تیمارداری کی بدولت وہ لوگ بالکل تندرست ہو چکے تھے۔۔۔اب وہ لوگ زہر پلائے جانے اور مار کر بے ہوش کر دیئے جانے کے فوائد کا مزہ اٹھا رہے تھے۔۔۔ اس کا سب سے بڑا فائدہ تو یہ ہوا تھا کہ ہرمائنی ایک بار پھر رون کی دوست بن گئی تھی۔۔ ہرمائنی انہیں اپنے ساتھ لے کر ناشتہ کرنے بھی گئی۔۔۔ رستہ میں اس نے انہیں خبر دی کہ جینی کا ڈین سے جھگڑا ہوا ہے۔۔۔ ہیری کے سینے میں سوئے ہوئے جانور نے اچانک اپنا سر اوپر اٹھا لیا۔۔اور ارد گرد کی ہوا کو امید سے سونگھا۔۔۔

"ان کا جھگڑا کس بات پر ہوا۔۔؟" اس نے اپنی آواز معمول کے مطابق رکھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔۔ وہ لوگ اس وقت ساتویں منزل کی ویران راہداری میں مڑ رہے تھے۔۔۔ وہاں

صرف ایک چھوٹی سی لڑکی کھڑی ہوئی تھی جو دیوار کے پردے پر بنی گھیر والے جالی دار کپڑے میں ملبوس دیوزادوں کی تصویر کو غور سے دیکھ رہی تھی۔۔۔ چھٹے سال کے طالب علموں کو اپنی طرف آتا دیکھ کر وہ دہشت میں آ گئی۔۔اور اس کے ہاتھوں سے پیتل کا بھاری ترازو چھوٹ کر نیچے گر گیا۔۔

"کوئی بات نہیں۔۔۔" ہرمائنی نے شفقت سے کہا۔۔۔اور تیزی سے اس کی مدد کرنے کے لئے آگے بڑھ گئی۔۔۔" یہ لو۔۔۔"

اس نے ٹوٹے ہوئے ترازو کو اپنی چھڑی سے ٹھوکا اور بولی۔۔۔" مثلِ اصل " ۔۔اس لڑکی نے شکریہ تک نہیں کہا بلکہ وہیں کھڑی ان کو وہاں سے جاتا ہوا دیکھتی رہی۔۔۔یہاں تک کہ وہ اس کی نگاہوں سے اوجھل ہو گئے۔۔۔رون نے پیچھے مڑ کر اس کی طرف دیکھا۔۔۔

پھر وہ بولا۔۔۔" قسم سے یار ۔۔۔ دن بدن اسکول میں نئے آنے والے بچے چھوٹے ہوتے جا رہے ہیں۔۔۔"

"اسے چھوڑو۔۔۔" ہیری نے تھوڑی بے صبری سے کہا۔۔۔" ہرمائنی۔۔۔ جینی اور ڈین میں کس بات پر لڑائی ہوئی تھی۔۔۔؟"

ہرمائنی نے کہا۔۔۔۔" اوہ۔۔۔ مک لیگن نے جو **حملہ آور گولہ** تمہاری طرف مارا تھا۔۔ڈین اس بارے میں بات کرتے ہوئے ہنس رہا تھا۔۔۔"

"بات تو ہنسنے والی ہی تھی۔۔۔۔" رون نے سمجھداری سے کہا۔۔۔

"وہ واقعہ بالکل بھی مزاحیہ نہیں تھا۔۔۔" ہرمائنی نے گرم ہوتے ہوئے کہا۔۔۔" بلکہ وہ بہت ہی خوفناک تھا۔۔۔اگر کوٹ اور پیکس ہیری کو تھام نہیں لیتے تو وہ اور شدید زخمی ہو سکتا تھا۔۔۔۔"

"ہاں۔۔۔ چلو ٹھیک ہے۔۔۔ لیکن اس بات کے لئے جینی اور ڈین کو اپنا رشتہ نہیں توڑنا چاہیے تھا۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔۔ وہ کوشش کر رہا تھا کہ اس کا لہجہ بالکل معمول کے مطابق ہی رہے۔۔۔" یا وہ ابھی بھی ساتھ ہی ہیں۔۔۔؟"

" ہاں۔۔ وہ ابھی بھی ساتھ ہی ہیں۔ لیکن تمہیں اس بات کی اتنی فکر کیوں ہو رہی ہے۔۔؟" ہرمائنی نے تیکھی نگاہوں سے ہیری کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

"میں بس یہ نہیں چاہتا کہ میری کوئیڈچ ٹیم ایک بار پھر مسائل کا شکار ہو جائے۔۔۔" اس نے ہڑبڑاتے ہوئے کہا۔۔۔ لیکن ہرمائنی ابھی بھی اسے مشکوک نظروں سے گھور رہی تھی۔۔۔ اچانک پیچھے کی طرف سے ایک آواز آئی۔۔۔ "ہیری۔۔۔" ہیری نے سکون کا سانس لیا کیوں کہ اسے ہرمائنی سے کترا کر پیچھے پلٹنے کا بہانہ مل گیا تھا۔۔

"اوہ۔۔ سلام لونا۔۔۔"

"میں تمہیں ڈھونڈنے کے لئے ہسپتال گئی تھی۔۔۔" لونا نے کہا اور اپنے بستہ میں کچھ ٹٹولنے لگی۔۔۔" لیکن انہوں نے کہا کہ تم جا چکے ہو۔۔۔"

اس نے ایک بڑی ہری پیاز۔۔ ایک لمبی چتکبری کھمبی۔۔۔ اور بلی کے گُو جیسی نظر آنے والی چیز کا ڈھیر رون کے ہاتھ میں تھما دیا۔۔ اور آخر کار ایک میلا لپٹا ہوا چرمئی کاغذ کھینچ کر باہر نکالا اور ہیری کے ہاتھ میں تھما دیا۔۔۔

" مجھے اسے تمہیں دینے کے لئے کہا گیا تھا۔۔۔"

یہ ایک چھوٹا چرمئی کاغذ تھا۔۔ جسے دیکھتے ہی ہیری فوراً پہچان گیا کہ یہ ڈمبلڈور کے ساتھ درس کا دعوت نامہ ہے۔۔

"آج رات۔۔۔"چرمئی کاغذ کو کھولتے ہی اس نے رون اور ہرمائنی کو بتایا۔۔

جب لونا نے رون سے اپنی ہری پیاز۔ کھمبی اور بلی کا گو واپس لیا تو رون بولا۔۔۔۔ "پچھلے میچ میں بہت اچھا آنکھوں دیکھا حال بیان کیا۔۔" لونا عجیب انداز میں مسکرائی۔۔۔

"تم میرا مذاق اڑا رہے ہو۔۔۔ ہے نا۔۔؟" لونا نے کہا۔۔ "ہر کوئی یہی کہہ رہا ہے کہ میں اس دن بہت ہی ڈراؤنی لگی۔۔۔"

"نہیں نہیں۔۔۔ میں مذاق نہیں کر رہا پوری سنجیدگی سے کہہ رہا ہوں۔۔" رون نے دلچسپی سے کہا۔۔۔" مجھے یاد نہیں پڑتا کہ میں نے کبھی اتنے مزے کا آنکھوں دیکھا حال سنا ہوگا۔۔۔ ویسے یہ کیا چیز ہے۔۔۔؟" اس نے پیاز جیسی چیز کو اٹھا کر اپنی آنکھوں کے قریب لے جا کر دیکھتے ہوئے کہا۔۔

"اوہ۔۔۔ یہ **ہری پیاز کی جڑ** ہے۔۔۔" اس نے بلی کا گو اور کھمبی واپس اپنے بستہ میں ٹھونستے ہوئے کہا۔۔" تم چاہو تو اسے رکھ سکتے ہو۔۔۔ میرے پاس اور بھی ہیں۔۔۔ یہ نگلنے والی مچھلیوں کو دور بھگانے کے لئے بہت اچھی ہوتی ہے۔۔۔۔۔"

پھر وہ دور چلی گئی۔۔۔ رون ابھی تک ہری پیاز کو پکڑے ہوئے کھڑا زور زور سے ہنس رہا تھا۔۔۔

اس نے کہا۔۔۔ "جانتے ہو۔۔۔ مجھے تو لونا کا نشہ ہوتا جا رہا ہے۔۔۔" وہ لوگ دوبارہ بڑے ہال کی طرف چل دیئے تھے۔۔۔" میں جانتا ہوں کہ وہ تھوڑی پاگل ہے۔۔۔ لیکن اس میں بھی ایک اچھائی۔۔۔"

وہ اچانک بات کرتے کرتے خاموش ہو گیا۔۔۔ لیونڈر براؤن سنگ مرمر کی سیڑھیوں کے نچلے حصے کے پاس کھڑی تھی۔۔۔ اس کی آنکھوں سے غصے کی چنگاریاں نکل رہی تھیں۔۔۔

"سلام۔۔۔" رون نے گھبراتے ہوئے کہا۔۔

"چلو۔۔" ہیری نے ہرمائنی سے سرگوشی کی اور وہ تیزی سے وہاں سے گزر گئے۔۔ بہر حال وہاں سے جانے سے پہلے انہیں لیونڈر کی آواز سنائی دے گئی تھی۔۔ "تم نے مجھے یہ کیوں نہیں بتایا کہ آج ہسپتال سے تمہاری چھٹی ہونے والی ہے۔۔؟ اور وہ تمھارے ساتھ کیا کر رہی تھی۔۔؟"

آدھے گھنٹے بعد جب رون ناشتہ کرنے کے لئے نیچے آیا تو وہ ناراض اور چڑچڑا لگ رہا تھا۔۔ اور ویسے تو وہ لیونڈر کے ساتھ ہی بیٹھا تھا لیکن ہیری نے دیکھا کہ جب تک وہ دونوں ساتھ رہے۔۔ ان دونوں کے درمیان کوئی بات چیت نہیں ہوئی۔۔ ہرمائنی ایسا برتاؤ کر رہی تھی جیسے اس طرف اس کا دھیان ہی نہ گیا ہو۔۔ لیکن ایک دو بار ہیری نے اس کے چہرے پر بے وجہ مسکراہٹ آتے ہوئے دیکھی۔۔ پورے دن ہرمائنی کا مزاج بہت اچھا رہا۔۔ اور اس شام وہ بیٹھک میں ہیری کے جادوئی جڑی بوٹی کے مضمون پر نظر ثانی کرنے پر (دوسرے الفاظ میں مکمل لکھ دینے پر) بھی رضامند ہو گئی۔۔ آج سے پہلے تک وہ ایسا کرنے سے اس لئے انکار کر رہی تھی کیوں کہ وہ جانتی تھی کہ ہیری رون کو اپنے کام کی نقل مارنے دے گا۔۔

"بہت شکریہ ہرمائنی۔۔" ہیری نے جلدی میں اس کی پیٹھ تھپتھپاتے ہوئے کہا۔۔ پھر ہیری نے اپنی گھڑی پر نظر ڈالی۔۔ آٹھ بجنے ہی والے تھے۔۔ "سنو۔۔ مجھے جلدی جانا ہوگا۔۔ ورنہ مجھے ڈمبلڈور کے پاس پہنچنے میں دیر ہو جائے گی۔۔"

اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔ بلکہ سستی سے اس کے کچھ غیر واضح جملوں کو کاٹ دیا۔۔ ہیری مسکراتے ہوئے تیزی کے ساتھ تصویر کے سوراخ سے باہر نکل گیا اور ہیڈ ماسٹر کے دفتر کی طرف چل پڑا۔۔ چورن چٹنی ٹافی کا نام سنتے ہی حیوان کی شکل والا پرنالہ ایک طرف ہو گیا اور ہیری بل کھاتے ہوئے گول زینے پر ایک وقت میں دو دو سیڑھیاں پھلانگتا ہوا اوپر چڑھتا چلا گیا۔۔ جوں ہی دفتر کے اندر گھڑی نے آٹھ بجائے۔۔ ہیری نے دفتر کا دروازہ کھٹکھٹایا۔۔

"اندر آجاؤ۔۔" ڈمبلڈور نے آواز لگائی۔۔۔ جیسے ہی ہیری نے دروازے کو دھکیل کر کھولنے کے لئے ہاتھ آگے بڑھایا۔۔ اسے اندر کی طرف سے کسی نے کھینچ کر کھول دیا۔۔ وہاں پروفیسر ٹریلونی کھڑی تھیں۔۔۔

"آہا۔۔" ہیری کی طرف ڈرامائی انداز میں اشارہ کرتے ہوئے وہ چلائیں۔۔ انہوں نے اپنے موٹے شیشوں والے چشمے سے ہیری کی طرف دیکھتے ہوئے آنکھیں جھپکائیں۔۔ "تو اس وجہ سے آپ مجھے اپنے دفتر سے بے عزت کرکے نکال رہے تھے ڈمبلڈور۔۔۔؟"

"میری پیاری سبل۔۔۔" ڈمبلڈور نے تھوڑی اکتائی ہوئی آواز میں کہا۔۔۔ "تمہیں بے عزت کر کے کہیں سے بھی نکالنے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔۔ لیکن ہیری اور میری ملاقات پہلے سے طے شدہ ہے۔۔۔ اور مجھے نہیں لگتا کہ اب مزید کچھ کہنے کی ضرورت ہے۔۔۔"

"بہت خوب۔۔۔" پروفیسر ٹریلونی زخموں سے چور لہجہ میں بولیں۔۔۔ "اگر آپ میری جگہ پر قبضہ کر کے بیٹھے اس گھوڑے کو نہیں نکالیں گے۔۔۔ تو ٹھیک ہے۔۔۔ شاید میں ہی کوئی ایسا اسکول تلاش کر سکوں جہاں میرے فن کے سچے قدردان موجود ہوں۔۔۔"

وہ ہیری کو دھکیلتے ہوئے گزریں اور بل کھاتے زینے پر نیچے کی طرف غائب ہو گئیں۔۔ انہیں آدھے رستے پر ان کے ٹھوکر کھا کر گرنے کی آواز سنائی دی۔۔ ہیری نے اندازہ لگایا کہ وہ ضرور اپنے پیچھے گھسٹتی ہوئی اپنی ہی کسی شال میں الجھ کر گر گئی ہوں گی۔۔۔

"مہربانی کر کے دروازہ بند کر دو اور بیٹھ جاؤ ہیری۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔۔ وہ اپنی آواز سے تھوڑے تھکے ہوئے لگ رہے تھے۔۔۔

ہیری نے ویسا ہی کیا جیسا اسے کہا گیا تھا۔۔۔جب وہ ڈمبلڈور کے سامنے اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ رہا تھا تو اس نے دیکھا کہ **سوچ کی پرچھائی** ایک بار پھر ان کے درمیان رکھی ہوئی تھی۔۔۔وہاں پر چکر کھاتی ہوئی یادوں سے بھری دو چھوٹی کانچ کی شیشیاں بھی رکھی تھیں۔۔

ہیری نے پوچھا۔۔" کیا پروفیسر ٹریلونی ابھی تک اس بات پر خوش نہیں ہیں کہ فرینز ابھی تک پڑھا رہا ہے۔۔۔؟"

"نہیں۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔" علم جوتش بہت مشکل ثابت ہو رہا ہے۔۔۔اس بارے میں میری کی گئی پیشن گوئیوں سے بھی کہیں زیادہ۔۔۔شاید اس لئے کیوں کہ میں نے خود یہ مضمون کبھی پڑھا ہی نہیں ہے۔۔۔ میں فرینز کو دوبارہ جنگل لوٹنے کے لئے نہیں کہہ سکتا کیوں کہ اسے اس کے اپنے قبیلے والوں نے وہاں سے نکال دیا ہے۔۔۔اور نہ ہی میں سبل ٹریلونی کو یہاں سے جانے کے لئے کہہ سکتا ہوں۔۔۔ہم دونوں ہی اچھی طرح جانتے ہیں کہ انہیں اس بات کا کوئی اندازہ نہیں کہ محل سے باہر ان کے لئے کیا خطرات موجود ہو سکتے ہیں۔۔۔وہ بالکل نہیں جانتیں۔۔۔اور مجھے لگتا ہے کہ اس معاملے کے بارے میں انہیں یہ بتانا خود ان کے ساتھ زیادتی ہو گی۔۔۔کہ انہوں ہی نے والڈیمورٹ اور تمہارے بارے میں وہ پیشن گوئی کی تھی۔۔۔"

ڈمبلڈور نے ایک گہری آہ بھری۔۔۔پھر بولے۔۔"لیکن میرے عملے کی مشکلات کے بارے میں پریشان مت ہو۔۔۔ہمارے پاس گفتگو کرنے کے لئے زیادہ اہم معاملات موجود ہیں۔۔۔لیکن اس سے پہلے۔۔۔کیا تمہیں اس کام میں کوئی کامیابی حاصل ہوئی۔۔۔جو میں نے ہمارے پچھلے درس کے اختتام پر تمہیں سونپا تھا۔۔۔؟"

"اوہ۔۔۔" ہیری نے چونک کر کہا۔۔۔ظہور اڑان مشقوں۔۔کوئیڈچ۔۔۔رون کو زہر دیئے جانے کے واقعے اور ڈریکو میلفوائے کن چکروں میں ہے۔۔۔یہ جاننے کی اپنی جستجو میں ہیری یہ بھول ہی گیا تھا کہ ڈمبلڈور نے اسے پروفیسر سلگ ہارن سے یاد حاصل کرنے کے لئے کہا ہے۔۔۔

" جناب۔۔۔ دیکھیں۔۔۔ میں نے پروفیسر سلگ ہارن سے محلولات کی جماعت کے اختتام پر اس بارے میں سوال کیا تھا لیکن وہ مجھے یاد دینے پر آمادہ نہیں ہوئے۔۔۔"

تھوڑی دیر کے لئے خاموشی چھا گئی۔۔۔

"اونہہ۔۔۔ ٹھیک۔۔۔" آخر کار ڈمبلڈور نے کہا۔ انہوں نے اپنے آدھے چاند کی ساخت والے چشمے کے اوپر سے ہیری کی طرف جھانکا۔۔۔ ہمیشہ کی طرح ہیری کو ایسا لگا جیسے وہ اس کی روح تک میں جھانک رہے ہوں۔۔۔ "اور کیا تمہیں ایسا لگتا ہے کہ تم نے اس معاملے کے لئے اپنی پوری جان لگا دی تھی۔۔۔؟ کیا تم نے معقول سمجھداری کا مظاہرہ کیا تھا۔۔۔؟ کیا تم نے اس یاد کو حاصل کرنے کی اپنی جستجو میں اپنی چالاکی کے ذریعے ہر ممکن چور راستے کا استعمال کیا تھا۔۔۔؟"

"دیکھئے۔۔۔" ہیری چکرا گیا۔۔۔ وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ آگے کیا کہے۔۔۔ یاد حاصل کرنے کی اس کی اکلوتی کوشش اچانک شرمندگی کی حد تک کمزور لگنے لگی تھی۔۔۔ " دیکھئے۔۔۔ جس دن رون نے غلطی سے **دل لگی محلول** نگل لیا تھا اس روز میں اسے پروفیسر سلگ ہارن کے پاس لے گیا تھا۔۔ میں نے سوچا تھا کہ اگر بات چیت کے دوران ماحول خوشگوار ہو گیا تو شاید پروفیسر سلگ ہارن۔۔۔"

"اور کیا اس سے کام بنا۔۔۔؟" ڈمبلڈور نے پوچھا۔۔۔

"دیکھیں۔۔۔ نہیں جناب۔۔۔ کیوں کہ اسی وقت رون کو زہر دے دیا گیا۔۔۔"

"قدرتی طور پر اس سے تم یاد حاصل کرنے کے بارے میں سب کچھ بھول گئے ہو گے۔۔۔ جب تمہارا عزیز دوست اتنے شدید خطرہ میں تھا تو میں تم سے کوئی اور توقع کر بھی نہیں سکتا۔۔۔ لیکن جب یہ بات واضح ہو گئی کہ ویزلی صاحب بہت جلد مکمل طور پر صحت یاب ہو جائیں گے۔۔

تو مجھے امید تھی کہ تم دوبارہ اس کام کی طرف متوجہ ہو جاؤ گے جو میں نے تمہیں سونپا تھا۔۔۔ میرے خیال سے میں نے اس بات کو تم پر مکمل طور پر واضح کر دیا تھا کہ یہ یاد کتنی اہم ہے۔۔۔ میں نے اس بات کو تمہارے ذہن میں بٹھانے کی ہر ممکن کوشش کی تھی کہ یہ یاد باقی تمام یادوں میں سب سے اہم ہے اور اس یاد کے بنا ایک طرح سے ہم اپنا وقت ہی ضائع کر رہے ہیں۔۔۔"

شرم کا ایک گرم۔۔ چبھتا ہوا احساس ہیری کے سر سے شروع ہو کر اس کے پورے جسم پر پھیل گیا۔۔ ڈمبلڈور نے اپنی آواز بلند نہیں کی تھی۔۔۔ اور ان کی آواز میں غصہ بھی نہیں جھلک رہا تھا۔۔۔ لیکن ہیری کو یہ بات قبول ہوتی اگر وہ اس پر چلاتے۔۔۔ یہ ٹھنڈا مایوسی بھرا انداز کسی بھی اور چیز سے زیادہ تکلیف دہ تھا۔۔

"جناب۔۔۔" اس نے تھوڑی پریشانی سے کہا۔۔۔ "ایسا نہیں ہے کہ میں اس بارے میں پریشان نہیں تھا۔۔۔ میں بس کچھ دوسرے۔۔۔۔ کچھ دوسرے کاموں۔۔۔"

"دوسرے کاموں میں مصروف تھے۔۔۔؟" ڈمبلڈور نے اس کا جملہ مکمل کر دیا۔۔

"اچھا۔۔۔ ٹھیک۔۔۔"

ان دونوں کے درمیان ایک بار پھر خاموشی چھا گئی۔۔۔ ہیری کو ڈمبلڈور کی خاموشی پہلے کبھی اتنی بے آرام نہیں لگی تھی۔۔۔ ایک کے بعد ایک لمحے خاموشی سے سرکتے گئے۔۔۔ صرف کبھی کبھار ڈمبلڈور کے سر کے اوپر لگی آرمینڈو ڈپٹ کی تصویر سے آتی ہلکے خراٹوں کی آواز اس خاموشی میں ارتعاش پیدا کر رہی تھی۔۔۔ ہیری کو اپنا آپ عجیب ڈھنگ سے چھوٹا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔ جیسے کمرے میں داخل ہونے کے بعد سے وہ تھوڑا سکڑ گیا ہو۔۔۔ جب وہ اس عجیب احساس کو مزید نہیں جھیل پایا تو وہ بول اٹھا۔۔۔ "پروفیسر ڈمبلڈور۔۔۔ میں معافی چاہتا ہوں۔۔ مجھے مزید

کوشش کرنی چاہئے تھی۔۔۔ مجھے احساس ہونا چاہئے تھا کہ اگر یہ کام واقعی اہم نہ ہوتا تو آپ مجھے اسے کرنے کے لئے کہتے ہی نہیں۔۔۔"

"یہ سمجھنے کے لئے شکریہ ہیری۔۔۔" ڈمبلڈور نے آہستگی سے کہا۔۔۔ "تو کیا میں یہ امید رکھوں کہ آج سے تم اس معاملے کو باقی تمام کاموں پر فوقیت دو گے۔۔۔؟ آج رات کی ملاقات کے بعد ہمارا دوبارہ ملنا تب تک کے لئے بے مقصد ہے جب تک ہمیں وہ یاد حاصل نہ ہو جائے۔۔۔"

"میں اسے کر دوں گا سر۔۔۔ میں اسے ان سے حاصل کر لوں گا۔۔۔" ہیری نے مضبوط ارادے کے ساتھ کہا۔۔۔

"تو فی الحال ہم اس بارے میں مزید کوئی بات نہیں کریں گے۔۔۔" ڈمبلڈور نے نرمی سے کہا۔۔۔ "بلکہ اپنی کہانی وہیں سے دوبارہ شروع کریں گے جہاں ہم نے اسے چھوڑا تھا۔۔۔ تمہیں یاد ہے کہانی کہاں تک پہنچی تھی۔۔۔؟"

"جی جناب۔۔۔" ہیری نے تیزی سے کہا۔۔۔ "والڈیمورٹ نے اپنے باپ اور اپنے دادا دادی کا قتل کر دیا تھا اور ایسے حالات پیدا کر دیئے کہ اس کا الزام اس کے ماموں مورفن پر لگ گیا۔۔۔ پھر وہ واپس ہوگورٹس پہنچا اور اس نے پوچھا۔۔۔ اس نے پروفیسر سلگ ہارن سے **کوزۂ روح** کے بارے میں پوچھا۔۔۔" وہ شرمندہ چہرے کے ساتھ بڑبڑایا۔۔۔

"بہت خوب۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔۔ "اب۔۔۔ مجھے امید ہے کہ تمہیں یاد ہو گا۔۔۔ میں نے تمہیں اپنی ان ملاقاتوں کی شروعات میں بتایا تھا کہ بہت جلد ہمیں تخیل اور اندازوں کی سرزمین میں داخل ہونا پڑے گا۔۔۔؟"

"جی جناب۔۔۔"

"مجھے امید ہے کہ تم میری اس بات سے متفق ہو گے کہ اب تک میں نے تمہیں تقریباً ٹھوس شواہد پر مشتمل حقیقت پر مبنی میری وہ چھان بین دکھائی ہے جس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ سترہ سال کی عمر تک والڈیمورٹ کیا کرتا پھر رہا تھا۔۔۔؟"

ہیری نے ہاں میں سر ہلایا۔۔۔

"لیکن اب ہیری۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔" اس سے آگے چیزیں مزید غیر واضح اور مبہم ہو جاتی ہیں۔۔ اگر نوجوان رڈل کے بارے میں ثبوت ڈھونڈنا مشکل تھا۔۔۔ تو بالغ والڈیمورٹ کے بارے میں کسی کو اپنی پرانی یاد کو تروتازہ کرنے پر آمادہ کرنا تو لگ بھگ ناممکن تھا۔۔۔ دراصل میں تو اس بارے میں ہی شکوک و شبہات کا شکار ہو گیا تھا کہ کیا خود والڈیمورٹ کے علاوہ کوئی ایسا شخص زندہ بھی بچا ہے جو ہوگورٹس سے جانے کے بعد اس کی زندگی کی مکمل کہانی سنا سکے۔۔۔ بہرحال۔۔۔ میرے پاس یہ دو آخری یادداشتیں ہیں جو میں تمہیں دکھانا چاہتا ہوں۔۔۔" ڈمبلڈور نے سوچ کی پرچھائی کے ساتھ رکھی دو جگمگاتی شیشیوں کی طرف اشارہ کیا۔۔۔ "اس کے بعد میں تمہاری رائے سننا پسند کروں گا کہ کیا ان یادوں کو دیکھ کر میں جن نتائج پر پہنچا ہوں وہ درست ہیں یا نہیں۔۔۔"

ڈمبلڈور اس کی رائے کو اہمیت دیتے ہیں اس خیال نے ہیری کو مزید شرمندگی میں مبتلا کر دیا کہ وہ **کوزہ روح** کی یاد کو حاصل کرنے کے کام میں ناکام رہا ہے۔۔۔ جب ڈمبلڈور ان دونوں شیشیوں میں سے ایک کو اٹھا کر روشنی میں اس کا معائنہ کرنے لگے تو ہیری نے مجرمانہ بے چینی سے اپنی نشست پر پہلو بدلا۔۔۔۔

"مجھے امید ہے کہ لوگوں کی یادوں میں غوطہ لگاتے لگاتے تم تھک نہیں گئے ہو گے۔۔۔ کیوں کہ یہ دونوں یادداشتیں ہی بہت عجیب ہیں۔۔۔" انہوں نے کہا۔۔۔" پہلی یاد ایک بہت بوڑھی گھریلو جن ہاکی سے حاصل کی گئی ہے۔۔۔ اس سے پہلے کہ ہم وہ دیکھیں جو ہاکی نے دیکھا تھا۔۔۔

میں چاہتا ہوں کہ جلدی سے تمہیں یہ بتاتا چلوں کہ لارڈ والڈیمورٹ نے ہوگورٹس کیسے چھوڑا تھا۔۔۔"

"جب وہ اپنے اسکول کے ساتویں سال میں پہنچا تو جیسا کہ شاید تم نے اندازہ لگا لیا ہوگا اس نے اپنا ہر امتحان امتیازی نمبروں سے پاس کیا۔۔۔ اس کے ارد گرد موجود اس کے ساتھی طلبا اس بات کا فیصلہ کر رہے تھے کہ ہوگورٹس چھوڑنے کے بعد وہ کس شعبہ کا انتخاب کریں گے۔۔۔ لگ بھگ سبھی کو یہ امید تھی کہ ٹام رڈل بھی بہت عظیم کارنامے انجام دے گا۔۔۔ کیوں کہ وہ بہترین مانیٹر۔۔۔اور مانیٹروں کا سربراہ بھی رہ چکا تھا۔۔۔اس نے اسکول کے لئے خصوصی خدمات پر تمغہ بھی جیتا تھا۔۔۔ میں جانتا ہوں کہ کئی اساتذہ نے۔۔۔ جن میں پروفیسر سلگ ہارن بھی شامل تھے۔۔۔اسے وزارت جادوگری میں شمولیت اختیار کرنے کا مشورہ دیا تھا۔۔۔ انہوں نے اس سلسلے میں اس کے لئے ملاقاتوں کا بندوبست کروانے کی پیشکش بھی کی تھی۔۔تاکہ وہ مفید لوگوں سے تعلقات بنا سکے۔۔۔اس نے ایسی کسی بھی پیشکش کو مسترد کر دیا۔۔۔ کچھ دنوں بعد عملے کو پتہ چلا کہ والڈیمورٹ بورگن اور بورک کی دکان میں کام کرنے لگا ہے۔۔۔"

"بورگن اور بورک کی دکان میں۔۔۔؟" ہیری نے بے اعتباری سے دہرایا۔۔۔

""""بورگن اور بورک کی دکان میں۔۔۔" ڈمبلڈور نے پر سکون لہجے میں دوبارہ وہی لفظ کہے۔۔۔ "میرے خیال سے جب ہم ہاکی کی یاد کو دیکھیں گے تو تمہیں یہ بات سمجھ آجائے گی کہ بورگن اور بورک کی دکان میں اس کے لئے ایسی کیا خاص دلچسپی تھی۔۔۔ لیکن یہ وہ پہلی نوکری نہیں ہے جو والڈیمورٹ کرنا چاہتا تھا۔۔۔اس وقت شاید ہی کوئی اس بارے میں جانتا ہوگا۔۔۔ میں ان کچھ لوگوں میں سے ایک ہوں جسے اس وقت کے ہیڈ ماسٹر نے یہ راز بتایا تھا۔۔۔ لیکن

والڈیمورٹ سب سے پہلے پروفیسر ڈپٹ کے پاس یہ پوچھنے کے لئے آیا تھا کہ کیا وہ ایک استاد کے طور پر ہوگورٹس میں رہ سکتا ہے۔۔۔"

"وہ یہاں رہنا چاہتا تھا۔۔؟ لیکن کیوں۔۔؟" ہیری نے فوراً پوچھا۔۔۔ وہ ابھی تک حیران لگ رہا تھا۔۔

"میں سمجھتا ہوں کہ اس کے پاس اس درخواست کی کافی وجوہات تھیں۔۔۔ حالانکہ اس نے ان میں سے کوئی بھی وجہ پروفیسر ڈپٹ کو نہیں بتائی۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔۔ "سب سے پہلی اور اہم وجہ یہ تھی کہ مجھے یقین ہے کہ والڈیمورٹ دلی طور پر کسی بھی انسان سے زیادہ لگاؤ اس اسکول سے رکھتا تھا۔۔۔ ہوگورٹس ایک ایسی جگہ تھی جہاں وہ ہمیشہ خوش رہتا تھا۔۔۔ پہلی اور آخری جگہ جسے وہ گھر کہہ سکتا تھا۔۔۔"

ہیری ان الفاظ کو سن کر تھوڑی بے چینی محسوس کرنے لگا۔۔ کیوں کہ وہ بھی ہوگورٹس کے بارے میں بالکل ایسا ہی سوچا کرتا تھا۔۔۔

"دوسری وجہ۔۔۔ یہ محل قدیم جادوگری کی بنیاد ہے۔۔۔ بلاشبہ والڈیمورٹ نے اس اسکول کے ایسے کئی رازوں سے آگاہی حاصل کر لی تھی جو اس محل میں آنے جانے والے کئی طالب علم کبھی نہیں جان پائے تھے۔۔۔ لیکن شاید اسے ایسا محسوس ہوا ہو گا کہ ابھی بھی کئی راز گمنامی میں چھپے ہوئے ہیں۔۔۔ ابھی بھی جادو کے ان گنت ذخائر کسی کی دستک کے منتظر ہیں۔۔۔"

"اور تیسری وجہ۔۔۔ ایک استاد کے روپ میں اس کے پاس نوجوان جادوگروں اور چڑیلوں کو قابو کرنے اور ان پر اپنا اثر و رسوخ جمانے کا نایاب موقعہ ہوتا۔۔۔ شاید اسے یہ خیال پروفیسر سلگ ہارن کو دیکھ کر آیا ہو۔۔۔ ایک ایسے استاد جن کے ساتھ اس کے بہترین تعلقات تھے۔۔۔ ایک ایسے استاد جنہوں نے اس کو یہ احساس دلایا تھا کہ ایک استاد کس طرح ایک اثر و رسوخ رکھنے والا کردار نبھا سکتا ہے۔۔۔ میں ایک لمحے کے لئے بھی ایسا نہیں سوچ سکتا کہ والڈیمورٹ اپنی باقی ساری

زندگی ہوگورٹس میں گزارنے کے بارے میں غور کر رہا تھا۔۔ لیکن میں یہ ضرور سوچتا ہوں کہ اس نے اس جگہ کو بھرتی کے لئے ایک وسیع میدان کے طور پر ضرور دیکھا ہوگا۔۔ ایک ایسی جگہ جہاں وہ خود اپنی ایک فوج بنا سکتا تھا۔۔۔"

"لیکن اسے یہ نوکری نہیں ملی۔۔۔ جناب۔۔۔؟"

"نہیں۔۔۔ اسے یہ نوکری نہیں ملی۔۔۔ پروفیسر ڈپٹ نے اس سے کہا کہ وہ اٹھارہ سال کی عمر میں ایک استاد کے عہدے کے لئے بہت کم عمر ہے۔۔۔ لیکن انہوں نے اسے یہ دعوت بھی دی کہ اگر وہ کچھ سالوں بعد بھی اسکول میں پڑھانے کی خواہش رکھتا ہو تو وہ اس کے لئے دوبارہ درخواست بھیج سکتا ہے۔۔۔"

" اور آپ کو اس بارے میں جان کر کیسا لگا جناب۔۔۔؟" ہیری نے ہچکچاتے ہوئے پوچھا۔۔۔

"مجھے یہ جان کر سخت الجھن ہوئی تھی۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔۔" میں نے آرمینڈو کو اس تعیناتی کی مخالفت میں مشورہ بھی دیا تھا۔۔۔ میں نے ان کو وہ وجوہات تو نہیں بتائی تھیں جو میں تمہیں بتا رہا ہوں۔۔۔ کیوں کہ پروفیسر ڈپٹ والڈیمورٹ کو بہت پسند کرتے تھے اور انہیں اس کی دیانت داری پر بھی پورا بھروسہ تھا۔۔۔ لیکن میں یہ بھی نہیں چاہتا تھا کہ والڈیمورٹ اس اسکول میں واپس آئے۔۔۔ خصوصاً ایک طاقت ور عہدے پر تو بالکل بھی نہیں۔۔۔"

"وہ کون سا عہدہ چاہتا تھا جناب۔۔۔؟ وہ کون سا مضمون پڑھانا چاہتا تھا۔۔۔؟"

نہ جانے کیسے۔۔۔ لیکن ڈمبلڈور کے جواب دینے سے پہلے ہی ہیری اس سوال کا جواب جانتا تھا۔۔۔

"شیطانی جادو سے تحفظ کا فن۔۔۔ اس وقت یہ مضمون ایک بزرگ استانی پروفیسر گالاٹی میری تھاٹ پڑھاتی تھیں۔۔۔ جو تقریباً پچاس سالوں سے ہوگورٹس میں تعینات تھیں۔۔۔"

" تو والڈیمورٹ بورگن اور بورک کی دکان کی طرف چلا گیا۔۔۔ اور عملے کے وہ تمام لوگ جو اسے پسند کرتے تھے انہوں نے کہا کہ اتنا قابل نوجوان جادوگر ایک دکان میں نوکری کر کے اپنے آپ کو ضائع کر رہا ہے۔۔۔ بہر حال والڈیمورٹ کوئی عام مددگار نہیں تھا۔۔۔ اسکی خوش اخلاقی۔ خوبصورتی اور چالاکی کی وجہ سے بہت جلد اسے ایسے مخصوص کام سونپے جانے لگے جو صرف بورگن اور بورک کی دکان جیسی جگہ پر ہی انجام دیئے جا سکتے تھے۔۔۔ تم اچھی طرح جانتے ہوگے ہیری۔۔۔ کہ یہ دکان غیر معمولی اور طاقت ور خصوصیات رکھنے والی چیزوں کے لئے خصوصی شہرت رکھتی ہے۔۔۔ والڈیمورٹ کو لوگوں کو اس بات پر اکسانے کے لئے بھیجا جاتا تھا کہ وہ اپنا بیش قیمتی خزانہ اسکو خود بیچ دیں اور اپنے ساتھیوں کو بھی یہی ترغیب دیں۔۔۔ اور سب کا یہی کہنا تھا کہ اس کے پاس لوگوں کو لبھانے کی خداداد صلاحیت تھی۔۔۔"

"میں شرط لگاتا ہوں کہ وہ ایسا ہی تھا۔۔۔" ہیری خود کو یہ کہنے سے روک نہیں پایا۔۔

"ہاں۔۔۔ کچھ ایسی ہی بات تھی۔۔۔" ڈمبلڈور ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ بولے۔۔۔" اور اب ہاکی نامی گھریلو جن کی باتیں سننے کا وقت آگیا ہے۔۔۔ جو ایک بہت بزرگ اور بہت ہی امیر چڑیل ہیپز یبا اسمتھ کی خدمت پر مامور تھی۔۔۔۔"

ڈمبلڈور نے ایک شیشی کو اپنی چھڑی سے ٹھوکا۔۔ شیشی کا ڈھکن ہوا میں اڑ گیا۔۔اور ڈمبلڈور نے چکر کھاتی ہوئی یاد کو سوچ کی پرچھائی میں انڈیل دیا۔۔ یہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا۔۔" تمہارے پیچھے آتا ہوں ہیری۔۔۔"

ہیری اپنے قدموں پر کھڑا ہوا اور ایک بار پھر پتھریلے طاس کے اندر موجود چکر کھاتی ہوئی چاندی جیسی سطح پر جھک گیا۔۔ یہاں تک کہ اس کا چہرہ اس سطح کو چھونے لگا۔۔ وہ تاریک خالی پن میں غوطے لگانے لگا۔۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بیٹھک میں ایک بہت موٹی بوڑھی عورت کے سامنے جا اترا۔۔ جس نے بھڑکتے ہوئے ادرک رنگت کے نقلی بال لگائے ہوئے تھے اور چمکدار گلابی رنگت کے چوغے پہنے ہوئے تھی۔۔ چوغے اس کے چاروں اطراف لہرا رہے تھے۔۔ جس سے وہ دیکھنے میں پگھلتے ہوئے کریم کیک کی طرح نظر آ رہی تھی۔۔ وہ ایک چھوٹے جواہر جڑے آئینے میں خود کو دیکھتے ہوئے روئی کے گالے سے اپنے پہلے سے لال گالوں پر سرخ غازہ تھپتھپا رہی تھی۔۔ تبھی ایک گھریلو جن نظر آئی۔۔ ہیری نے آج سے پہلے کبھی اتنی چھوٹی اور بوڑھی گھریلو جن نہیں دیکھی تھی۔۔ گھریلو جن نے بوڑھی عورت کے موٹے پیر چمکدار ساٹن کی چپلیں پہنا کر فیتے سے باندھ دیئے۔۔

"جلدی کرو ہاکی۔۔۔" ہیپزیبا حکم دینے والے انداز میں بولی۔۔" اس نے کہا تھا وہ چار بجے آ جائے گا۔۔ اب بس کچھ ہی منٹ رہ گئے ہیں اور وہ آج تک کبھی بھی دیر سے نہیں آیا ہے۔۔۔"

جیسے ہی گھریلو جن سیدھی کھڑی ہوئی۔۔ ہیپزیبا نے اپنا روئی کا گالہ دور ہٹا دیا۔۔ گھریلو جن کے سر کا اوپری حصہ بمشکل ہیپزیبا کی کرسی کے گدے تک پہنچ رہا تھا۔۔ اس کی کاغذ جیسی کھال ۔۔ لینن کی اس چادر کی طرح اس کے جسم پر طرح لٹک رہی تھی جسے اس نے چوغے کی طرح لپیٹ کر پہنا ہوا تھا۔۔

"میں کیسی لگ رہی ہوں۔۔۔؟" ہیپزیبا نے اپنے سر کو مختلف زاویوں میں گھما کر آئینے میں اپنا چہرہ دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

"بہت خوبصورت مادام۔۔۔" ہاکی منمنا کر بولی۔۔۔

ہیری بس یہی امید کر سکتا تھا کہ ہاکی کی نوکری کے معاہدے میں یقیناً یہ شرط درج ہو گی کہ جب بھی اس سے یہ سوال پوچھا جائے گا۔۔۔ اسے منہ پھاڑ کر جھوٹ بولنا ہو گا۔۔ کیوں کے ہیری کے مطابق تو ہیپزیبا کے چہرے پر دور دور تک خوبصورتی کا نام و نشان تک نہیں تھا۔۔۔

دروازے کی جھنجھناتی ہوئی گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی۔۔۔ جس سے مالکن اور جن دونوں ہی اچھل پڑے۔۔

"جلدی جلدی۔۔۔ وہ آگیا ہاکی۔۔۔" ہیپزیبا جوش سے چلائی۔۔۔ اور گھریلو جن بھاگتی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئی۔۔۔ جو مختلف چیزوں سے اتنا زیادہ بھرا ہوا تھا کہ یہ سوچنا بھی مشکل تھا کہ کوئی اس جھمیلے سے بچ کر اپنا راستہ بناتے ہوئے کس طرح گزر سکتا ہے جب تک کہ وہ درجن بھر چیزوں کو ٹھوکر نہ مار دے۔۔۔۔۔ وہاں روغن کے چھوٹے ڈبوں سے بھری الماریاں تھیں۔۔۔ اور ابھرے ہوئے سنہرے حروف والی کتابوں کے صندوق۔۔۔ گولے اور اجرام فلکی کے گول نمونوں کی الماریاں۔۔۔ اور پیتل کے پیالوں میں رکھے ہرے بھرے پودوں کے گملے۔۔۔ دراصل وہ کمرہ کسی نوادرات کی دکان اور اہم چیزوں کے محافظ کمرہ کی ملی جلی شکل لگ رہا تھا۔۔۔

گھریلو جن کچھ ہی منٹ میں واپس آگئی۔۔۔ اس کے پیچھے ایک نوجوان آدمی چلا آرہا تھا جس کو پہچاننے میں ہیری کو کوئی دقت نہیں ہوئی۔۔۔ وہ والڈیمورٹ تھا۔۔۔ وہ ایک نفیس سیاہ جوڑا پہنا ہوا تھا۔۔۔ اس کے بال اسکول کے زمانے کے مقابلے میں تھوڑے لمبے تھے۔۔۔ اور اس کے گال تھوڑے کھوکھلے ہو رہے تھے۔۔ لیکن اس سب سے اس کی خوبصورتی میں اضافہ ہی ہو رہا تھا۔۔۔ وہ ہمیشہ سے زیادہ خوبصورت لگ رہا تھا۔۔ وہ اس تنگ کمرے میں اس طرح

راستہ بناتے ہوئے گزرا جس سے صاف ظاہر تھا کہ وہ پہلے بھی بہت دفعہ یہاں آ چکا ہے۔۔۔وہ ہیپز یبا کے موٹے سے چھوٹے ہاتھ پر جھکا۔۔اور اپنے ہونٹوں سے اسے چھولیا۔۔۔

"میں آپ کے لئے پھول لایا ہوں۔۔۔" اس نے گلابوں کا ایک گلدستہ ہوا سے نمودار کرتے ہوئے آہستگی سے کہا۔۔۔

"شریر لڑکے۔۔۔اس کی کیا ضرورت تھی۔۔۔" بوڑھی ہیپزیبا کھلکھلائی۔۔۔ حالانکہ ہیری کی نظر ایک خالی گلدان پر پڑی جو قریب کی ایک چھوٹی میز پر تیار حالت میں کھڑا ہوا تھا۔۔۔ "تم اس بوڑھی عورت کو بگاڑ دیتے ہو ٹام۔۔۔ بیٹھ جاؤ۔۔۔ بیٹھ جاؤ۔۔۔ یہ ہاکی کہاں گئی۔۔۔؟ آہ۔۔۔"

گھریلو جن دوڑتی ہوئی کمرے میں داخل ہوئی اب اس نے ایک طشت اٹھایا ہوا تھا جس پر چھوٹے کیک رکھے ہوئے تھے۔۔۔اس نے وہ طشت اپنی مالکن کے بازو میں رکھ دیا۔۔۔

"لوٹام۔۔۔" ہیپزیبا نے کہا۔۔۔" میں جانتی ہوں تمہیں میرے بنائے ہوئے کیک کتنے پسند ہیں۔۔۔اب بتاؤ۔۔۔کیسے ہو تم۔۔۔؟ تمہارا چہرہ بہت سفید لگ رہا ہے۔۔۔ میں تم سے پہلے بھی یہ بات سو دفعہ کہہ چکی ہوں۔۔۔ وہ لوگ دکان پر تم سے بہت زیادہ کام کرواتے ہیں۔۔"

والڈیمورٹ مشینی انداز میں مسکرایا اور ہیپزیبا نے ہنستے ہوئے دانت نکال لیے۔۔۔

"تو بتاؤ۔۔۔اس دفعہ آنے کے لئے کیا بہانہ تراشا ہے تم نے۔۔۔؟" ہیپزیبا نے اپنی پلکیں پٹپٹاتے ہوئے پوچھا۔۔۔

"بورک صاحب اس بونوں کے ہاتھوں بنائی گئی زرہ بکتر کے لئے ایک مزید عمدہ پیشکش کرنا چاہتے ہیں۔۔۔" والڈیمورٹ نے کہا۔۔۔" پانچ سو اشرفیاں۔۔۔۔۔۔ ان کو لگتا ہے کہ یہ بالکل مناسب

سودا ہے۔۔۔"

"اوہ دیکھو دیکھو۔۔اب اتنی جلدی بھی مت مچاؤ۔۔۔ ورنہ میں سوچوں گی کہ تم یہاں صرف میری انگوٹھیوں کے چکر میں آتے ہو۔۔۔" ہپزیبا نے دلربائی انداز میں اپنے ہونٹ گول کرتے ہوئے کہا۔۔۔

"میں یہاں ان کے حکم پر ہی آیا ہوں۔۔۔" والڈیمورٹ نے آہستگی سے کہا۔۔۔"آخر میں صرف ایک غریب مددگار ہی تو ہوں مادام۔۔۔ جو وہی کرے گا جیسا کرنے کو اسے کہا جائے گا۔۔۔ بورک صاحب چاہتے ہیں کہ میں اس بارے میں چھان بین کروں کہ۔۔۔"

"اوہ۔۔۔ بھاڑ میں جائے بورک ۔۔۔" ہپزیبا نے اپنا چھوٹا ہاتھ بے زاری سے لہراتے ہوئے کہا۔۔۔" میرے پاس تمہیں دکھانے کے لئے ایک ایسی چیز ہے جو میں نے کبھی بورک کو بھی نہیں دکھائی۔۔۔ کیا تم میرے راز کو راز رکھ سکتے ہو ٹام۔۔۔؟ کیا تم مجھ سے یہ وعدہ کر سکتے ہو کہ تم بورک کو نہیں بتاؤ گے کہ یہ چیز میرے پاس ہے۔۔۔؟ اگر اسے یہ پتہ چل گیا کہ میں نے تمہیں کیا دکھایا ہے تو وہ مجھے کبھی بھی چین کی سانس نہیں لینے دے گا۔۔۔ اور میرا اسے بیچنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔۔۔ نہ تو بورک کو۔۔۔ اور نہ ہی کسی اور کو۔۔۔ لیکن میں جانتی ہوں ٹام کہ تم۔۔۔ تم ٹام۔۔۔ تم اسے اس کی تاریخی حیثیت کے لئے سراہو گے۔۔۔ نہ کہ اس لئے کہ اس کے بدلے میں تمہیں کتنے اشرفیاں مل سکتی ہیں۔۔۔"

والڈیمورٹ نے آہستگی سے کہا۔۔۔"ہپزیبا صاحبہ اگر مجھے کچھ دکھانا چاہتی ہیں تو اسے میں اپنی خوش نصیبی سمجھوں گا۔۔۔" یہ سن کر ہپزیبا دوبارہ لڑکیوں کی طرح کھی کھی کرنے لگی۔۔۔

"میں نے ہاکی سے کہہ کر اسے باہر نکلوایا ہے۔۔۔ ہاکی۔۔۔ کہاں ہو تم۔۔۔؟ میں رڈل صاحب کو ہمارہ بیش قیمتی خزانہ دکھانا چاہتی ہوں۔۔۔ چلو اب لا ہی رہی ہو تو دونوں چیزیں لے آنا۔۔۔"

"لا رہی ہوں مادام۔۔۔" گھریلو جن منمنائی۔۔ اور ہیری نے دیکھا کہ ایک دوسرے کے اوپر پڑے دو چمڑے کے ڈبے ہوا میں تیرتے ہوئے کمرے سے گزر کر ہیپزیبا کی طرف آرہے تھے۔۔ لیکن ہیری جانتا تھا کہ چھوٹے قد والی گھریلو جن میزوں۔۔ پیر کی چوکیوں اور تپائیوں سے بچتی بچاتی۔۔۔ انہیں اپنے سر سے اوپر اٹھا کر چلی آرہی تھی۔۔۔

ہیپزیبا نے گھریلو جن سے ڈبے لے کر انہیں اپنی گود میں رکھ لیا۔۔۔ اور سب سے اوپر پڑے ڈبے کو کھولنے کی تیاری کرتے ہوئے خوشی سے بولی۔۔ "اب۔۔۔ مجھے لگتا ہے یہ تمہیں پسند آئے گا ٹام۔۔۔ اوہ۔۔۔ اگر میرے خاندان کو پتہ چل گیا کہ میں یہ تمہیں دکھا رہی ہوں۔۔۔ وہ تو کب سے اس پر قبضہ جمانے کی آس لگائے بیٹھے ہیں۔۔۔"

اس نے ڈھکن کھولا۔۔ ہیری تھوڑا آگے کھسک گیا تاکہ ٹھیک طرح سے دیکھ سکے۔۔۔ اس نے دیکھا کہ ڈبے کے اندر ایک چھوٹا سنہرا پیالہ تھا جس پر دو خوبصورت منقش دستے لگے ہوئے تھے۔۔۔

"ٹام۔۔ پتہ نہیں تم جانتے بھی ہو یا نہیں کہ یہ کیا ہے۔۔۔؟ اٹھاؤ اسے۔۔۔ قریب سے اچھی طرح دیکھو۔۔" ہیپزیبا نے سرگوشی کی۔۔۔ اور والڈیمورٹ نے لمبی انگلیوں والا ایک ہاتھ آگے بڑھا کر پیالہ کو اس کے ایک دستے سے پکڑ کر اسکے آرام دہ ریشمی لپٹاوے سے باہر نکال لیا۔۔۔۔ ہیری نے سوچا کہ اس نے ابھی ابھی رڈل کی تاریک آنکھوں میں سرخی مائل چمک دیکھی ہے۔۔۔ اس کے چہرے جیسا لالچی انداز ہیپزیبا کے چہرے پر بھی جھلک رہا تھا۔۔ فرق صرف اتنا تھا کہ اس کی چھوٹی آنکھیں والڈیمورٹ کے خوبصورت نین نقش پر جمی ہوئی تھی۔۔۔

"ایک نیولا۔۔۔؟" والڈیمورٹ پیالہ پر ابھرے ہوئے نقوش کا معائنہ کرتے ہوئے بڑبڑایا۔۔" تب تو یہ۔۔۔۔"

"ہیلگا ہفل پف کا پیالہ ہے۔۔۔ جیسا کہ تم اچھی طرح جانتے ہی ہوگے۔۔۔ چالاک لڑکے۔۔۔" ہیپزیبا نے کہا۔۔۔اور وہ اس طرح آگے کی طرف جھکی جس سے شمیض بھسکنے کی زور دار آواز آئی۔۔۔ اور اس نے والڈیمورٹ کے کھوکھلے گالوں پر پیار بھری چٹکی کاٹ لی۔۔۔ "میں نے تمہیں بتایا تھا ناکہ میں انکی نسل سے ہی ہوں۔۔؟ یہ نسل در نسل کئی سالوں سے ہمارے خاندان میں موجود ہے۔۔۔ خوبصورت ہے نا۔۔؟ اور کہتے ہیں کہ اس میں کئی طرح کی خفیہ طاقتیں بھی ہیں۔۔۔ لیکن میں نے آج تک اچھی طرح سے ان کا تجربہ نہیں کیا ہے۔۔۔ میں تو بس اسے خوبصورتی سے یہاں محفوظ رکھتی ہوں۔۔۔"

اس نے والڈیمورٹ کی شہادت کی لمبی انگلی سے پیالہ اچک لیا اور آرام سے دوبارہ اس کے ڈبے کے اندر رکھ دیا۔۔۔ وہ اسے احتیاط کے ساتھ اس کے صحیح مقام پر رکھنے میں اتنی مصروف تھی کہ اس نے والڈیمورٹ کے چہرے پر لہرا کر گزر جانے والے اس تاریک سائے پر دھیان ہی نہیں دیا۔۔ جو پیالہ کو واپس لے لئے جانے پر اچانک نمودار ہوا تھا۔۔۔

"اور اب۔۔۔" ہیپزیبا نے خوشی سے کہا۔۔۔ "ہاکی کہاں گئی۔۔۔؟ اوہ۔۔۔ یہ رہی تم۔۔۔ چلو اسے اب یہاں سے لے جاؤ ہاکی۔۔۔"

جن نے فرمانبرداری سے ڈبے میں بند پیالہ تھام لیا۔۔۔ اور ہیپزیبا اپنی گود میں پڑے۔۔ تھوڑے پچکے ہوئے دوسرے ڈبے کی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔

"مجھے لگتا ہے۔۔۔ یہ والا تمہیں زیادہ پسند آئے گا ٹام۔۔۔" اس نے سرگوشی کی۔۔۔" تھوڑا قریب آجاؤ پیارے لڑکے۔۔۔ تاکہ تم ٹھیک سے دیکھ سکو۔۔۔ ویسے ظاہر ہے بورک جانتا ہے کہ یہ میرے پاس ہے۔۔۔ میں نے یہ اسی سے خریدا تھا۔۔۔ اور میں یہ ضرور کہوں گی کہ جب میں نہیں رہوں گی تو وہ ہر قیمت پر اسے واپس حاصل کرنا چاہے گا۔۔۔"

اس نے چاندی کے تاروں سے بنا خوبصورت قبضہ سرکایا اور ایک جھٹکے سے ڈبے کو کھول دیا۔۔ وہاں نرم سرخ مخمل پر سونے کا ایک بھاری لاکٹ پڑا ہوا تھا۔۔

اس بار والڈیمورٹ نے بنا دعوت کے اپنا ہاتھ آگے بڑھا دیا۔۔ اور اسے روشنی کی طرف اٹھا کر اسے گھورنے لگا۔۔

"سلے درن کا نشان۔۔۔" اس نے آہستگی سے کہا۔۔۔ جیسے ہی روشنی سانپ کے انداز میں کندہ آرائشی S پر جھلملائی۔۔

"بالکل ٹھیک۔۔۔" ہیپزیبا والڈیمورٹ کو اپنے لاکٹ کی طرف ٹکٹکی باندھ کر گھورتا دیکھ کر چہکتے ہوئے بولی۔۔۔ "مجھے اس کے لئے بہت بھاری قیمت چکانی پڑی۔۔۔ لیکن میں اتنے انمول خزانے کو اپنے ہاتھ سے نکلنے کیسے دیتی۔۔۔ اسے تو مجھے اپنے نوادرات میں شامل کرنا ہی تھا۔۔ بورک نے شاید اسے کسی شکستہ حال عورت سے خریدا تھا۔۔۔ جس نے شاید اسے کہیں سے چرایا تھا۔۔۔ اسے تو اس کی اصل قدر و قیمت کے بارے میں کوئی اندازہ ہی نہیں تھا۔۔۔"

اس بار تو سمجھنے میں کوئی غلطی ہو ہی نہیں سکتی تھی۔۔۔ ان الفاظ کو سن کر والڈیمورٹ کی آنکھیں لال ہو گئیں۔۔۔ اور ہیری نے دیکھا لاکٹ پر جمی اس کی انگلیوں کے جوڑ زور لگانے سے سفید پڑ گئے۔۔۔

"میں تو یہی کہوں گی کہ بورک نے یہ لاکٹ اس عورت سے کوڑیوں کے مول خریدا ہوگا لیکن دیکھو تو یہ کتنا خوبصورت ہے۔۔۔ ہے نا۔۔۔؟ اور ایک بار پھر۔۔۔ طاقت کی کتنی ہی کہانیاں اس سے بھی منسوب ہیں۔۔۔ لیکن میں بس اسے خوبصورتی سے یہاں محفوظ رکھتی ہوں۔۔۔"

وہ لاکٹ واپس لینے کے لئے آگے بڑھی۔۔۔ ایک لمحے کے لئے ہیری کو ایسا لگا کہ شاید والڈیمورٹ اسے نہیں چھوڑنے والا۔۔۔ لیکن پھر وہ اس کی انگلیوں سے سرک کر نکلا اور واپس ڈبے میں اپنے سرخ مخملی گدے پر پہنچ گیا۔۔۔

"تو بس یہی تھا پیارے ٹام۔۔۔ مجھے امید ہے تمہیں یہ دیکھ کر مزہ آیا ہوگا۔۔۔"

ہیپزیبا نے والڈیمورٹ کے چہرے پر بھرپور نظر ڈالی اور پہلی بار ہیری نے اس کی بے وقوفانہ مسکراہٹ کو ڈانواں ڈول ہوتے ہوئے دیکھا۔۔۔

"تم ٹھیک تو ہو نا پیارے۔۔۔؟"

"اوہ ہاں۔۔۔" والڈیمورٹ نے آہستگی سے کہا۔۔۔ "ہاں۔۔۔ میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔"

"مجھے لگا۔۔۔ خیر چھوڑو شاید روشنی کی وجہ سے لگا ہو۔۔۔۔" ہیپزیبا نے کہا۔ وہ تھوڑی گھبرائی ہوئی لگ رہی تھی۔۔۔ ہیری سمجھ گیا کہ اس نے بھی لمحہ بھر کے لئے والڈیمورٹ کی آنکھوں میں امڈ آنے والی سرخی مائل چمک دیکھ لی ہے۔۔۔ "یہ لو ہاکی۔۔۔ انہیں یہاں سے لے جاؤ اور دوبارہ تالے میں بند کر دو۔۔۔ وہی ہمیشہ والے سحر۔۔۔۔"

"واپس چلنے کا وقت آ گیا ہے ہیری۔۔۔" ڈمبلڈور نے آہستہ سے کہا۔۔۔ اور جب چھوٹی جن ڈبے تھام کر پھدکتے ہوئے کمرے سے باہر جانے لگی تو ڈمبلڈور نے ایک بار پھر ہیری کا بازو تھاما اور وہ دونوں تاریکی میں اوپر کی طرف بلند ہو کر دوبارہ ڈمبلڈور کے دفتر میں پہنچ گئے۔۔۔

"اس واقعہ کے دو دن بعد ہیپزیبا اسمتھ مر گئی۔۔۔" ڈمبلڈور نے دوبارہ اپنی نشست سنبھالتے ہوئے ہیری کو بھی ایسا ہی کرنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔ "ہاکی نامی گھریلو جن وزارت کی طرف سے اس بات کے لئے مجرم قرار دی گئی کہ اس نے اپنی مالکن کی شام کی کافی میں حادثاتی طور پر زہر ملا دیا تھا۔۔۔"

"ایسا نہیں ہو سکتا۔۔" ہیری نے غصے سے کہا۔

"اوہ۔۔ ٹھیک۔۔۔ تو ہم دونوں ایک ہی طرح سوچتے ہیں۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔ "یقیناً اس قتل اور رڈل خاندان کے قتل میں کافی مشابہت ہے۔۔۔ دونوں ہی واقعوں میں کسی اور نے قتل کا الزام اپنے سر لے لیا۔۔۔ اس نے جسے یہ بات اچھی طرح یاد تھی کہ اسی کی وجہ سے یہ موت ہوئی ہے۔۔۔"

"ہاکی نے اقبالِ جرم کیا تھا۔۔۔؟"

"اسے صرف اتنا یاد تھا کہ اس نے اپنی مالکن کی کافی میں کوئی چیز ڈالی تھی۔۔۔ جانچ کرنے پر پتہ چلا کہ وہ چینی نہیں بلکہ ایک گمنام مہلک زہر تھا۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔۔ "اس بات سے یہ نتیجہ نکالا گیا کہ وہ ایسا کرنا تو نہیں چاہتی ہو گی لیکن بڑھاپے اور دماغ کی کمزوری کی وجہ سے شاید ایسا ہو گیا ہو۔۔۔"

"والڈیمورٹ نے اس کی یادداشت بدل دی ہو گی۔۔۔ جس طرح مورفن کی بدلی تھی۔۔۔"

"ہاں۔۔۔ میں بھی اسی نتیجے پر پہنچا ہوں۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔۔ "اور مورفن ہی کی طرح۔۔۔ اس بار بھی وزارت نے سیدھا ہاکی پر شک کا اظہار کیا۔۔۔"

"صرف اس لئے کیوں کہ وہ ایک گھریلو جن تھی۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔ اسے ہر مائنی کی قائم کردہ **ا۔س۔گ۔ف** (انجمن برائے سربلندیِ گھریلو جن فلاح و بہبود) سے اتنی ہمدردی پہلے کبھی نہیں ہوئی تھی۔۔۔

"بالکل۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔۔ "وہ بوڑھی تھی۔۔ اور اس نے مشروب سے چھیڑ چھاڑ کا اقرار بھی کر لیا۔۔۔ اس لئے وزارت میں کسی نے بھی اس معاملے کی مزید چھان بین کی ضرورت نہیں سمجھی۔۔۔ جیسا کہ مورفن کے معاملہ میں بھی ہوا۔۔۔ جس وقت تک میں اسے

تلاش کر کے اس کی اصل یاد نکالنے میں کامیاب ہوا۔۔۔ اس وقت تک اس کی زندگی لگ بھگ اپنے اختتام کے قریب تھی۔۔۔ لیکن اس کی یاد بھی بس اتنا ہی ثبوت فراہم کرتی ہے کہ والڈیمورٹ کو پیالہ اور لاکٹ کے بارے میں معلوم تھا۔۔۔"

"جس وقت ہاکی پر فردِ جرم عائد کی جا رہی تھی اس دوران ہیپز یبا کے خاندان کو یہ احساس ہو گیا کہ ان کے دو عظیم خزانے غائب ہیں۔۔۔ انہیں اس بارے میں مکمل یقین ہونے میں کچھ وقت لگا۔۔ کیوں کہ ہیپز یبا اپنی چیزیں چھپا کر رکھنے میں ماہر تھی۔۔۔ اور وہ ہمیشہ اپنے سامان کی حفاظت کے معاملے میں دوسروں سے خفا رہتی تھی۔۔۔ لیکن جب انہیں اس بات کا پختہ یقین ہو گیا کہ پیالہ اور لاکٹ دونوں ہی غائب ہیں اس وقت تک بورگن اور بورک کی دکان پر مددگار کے طور پر کام کرنے والا وہ خوبصورت نوجوان جو مستقل ہیپز یبا سے ملنے آیا کرتا تھا اور جس نے اس پر جیسے جادو ہی کر دیا تھا۔۔۔ نوکری چھوڑ کر غائب ہو چکا تھا۔۔۔ اس کے مالکوں کو کوئی اندازہ نہیں تھا کہ وہ کہاں چلا گیا ہے۔۔۔ وہ بھی ہر کسی کی طرح اس کی گمشدگی پر حیران تھے۔۔۔ اور اس دن کے بعد کافی لمبے عرصے تک ٹام رڈل کی کوئی خیر خبر نہیں ملی۔۔۔

"اب ہیری۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔۔ " اگر تم برا نہ مانو تو اب میں کچھ دیر کے لئے رک کر تمہاری توجہ اس کہانی کے کچھ پہلوؤں کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔۔۔ والڈیمورٹ نے ایک اور قتل کیا تھا۔۔ لیکن کیا رڈل خاندان کے قتل کے بعد یہ اس کا پہلا قتل تھا۔۔۔؟ اس بارے میں مجھے کوئی معلومات نہیں۔۔۔ لیکن میرے خیال سے یہ پہلا قتل ہی تھا۔۔۔ اور اس دفعہ جیسا کہ تم نے دیکھا ہی ہو گا۔۔۔ اس نے یہ قتل انتقام لینے کے لئے نہیں کیا تھا بلکہ فائدہ اٹھانے کے لئے کیا تھا۔۔۔ وہ ان دو خوبصورت نشانیوں کو حاصل کرنا چاہتا تھا جو اس بے چاری۔۔ پیار میں پاگل بوڑھی عورت نے اس کو دکھا دی تھیں۔۔۔ بالکل اسی طرح جس طرح اس نے ایک بار یتیم خانے کے بچوں کو لوٹا

تھا۔۔۔ بالکل اسی طرح جس طرح اس نے اپنے ماموں مورفن کی انگوٹھی چرائی تھی۔۔۔ اسی طرح اب وہ ہیپز یبا کا پیالہ اور لاکٹ چرا کر بھاگ گیا۔۔۔

"لیکن۔۔۔" ہیری نے اپنی بھوں اچکاتے ہوئے کہا۔۔۔ "یہ تو پاگل پن لگتا ہے۔۔۔ ہر چیز کو اس طرح سے داؤ پر لگا دینا۔۔۔ اپنی نوکری کو لات مار دینا۔۔۔ صرف ان چیزوں کے لئے۔۔۔"

" شاید تمہارے نزدیک یہ پاگل پن ہوگا۔۔۔ لیکن لارڈ والڈیمورٹ کے لئے نہیں۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔۔ "مجھے امید ہے کہ وقت آنے کے ساتھ تم یہ بھی سمجھ جاؤ گے ہیری کہ ان چیزوں کی لارڈ والڈیمورٹ کے نزدیک کیا اہمیت تھی۔۔۔ لیکن یہ تو تم بھی مانو گے کہ اس بات کو سمجھنا مشکل نہیں ہے کہ لارڈ والڈیمورٹ کم از کم اس لاکٹ کو تو اپنی ہی ملکیت کے طور پر دیکھتا تھا۔۔۔"

"شاید لاکٹ پر تو اس کا حق بنتا ہو۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔۔ "لیکن اس نے پیالہ کیوں لیا۔۔۔؟"

"وہ پیالہ ہوگورٹس کے ایک دوسرے بانی کی ملکیت تھا۔۔۔" ڈمبلڈور بولے۔۔۔ "مجھے لگتا ہے کہ اسے تب بھی اس اسکول کے لئے گہری کشش محسوس ہوتی ہوگی اس لئے وہ ہوگورٹس کی تاریخ کی اس انمول یادگار کو دیکھ کر خود پر قابو نہیں رکھ پایا ہوگا۔۔۔ کچھ اور وجوہات بھی ہیں۔۔۔ جو میں شاید وقت آنے پر ہی تمہیں سمجھا پاؤں گا۔۔۔"

"اور اب میرے پاس تمہیں دکھانے کے لئے یہ آخری یاد ہے۔۔۔ جب تک تم ہمارے لئے پروفیسر سلگ ہارن کی یاد حاصل کرنے میں کامیاب نہیں ہو جاتے۔۔۔ ہاکی کی یاد اور اس یاد کے بیچ میں دس سال کا وقفہ ہے۔۔۔ دس طویل سال۔۔۔ جس دوران لارڈ والڈیمورٹ کیا کر رہا تھا۔۔۔ ہم اس بات کا صرف اندازہ ہی لگا سکتے ہیں۔۔۔"

جیسے ہی ڈمبلڈور نے آخری یاد کی شیشی کو سوچ کی پرچھائی میں انڈیلا۔۔۔ ہیری ایک بار پھر اپنے قدموں پر کھڑا ہو گیا۔۔۔

"یہ کس کی یاد ہے۔۔۔؟" ہیری نے پوچھا۔۔۔

ڈمبلڈور بولے۔۔۔"میری۔۔۔"

اور ہیری نے ڈمبلڈور کے پیچھے پیچھے اتھل پتھل ہوتی سرمئی سطح میں غوطہ لگا دیا۔۔۔ وہ اسی دفتر میں اترا جسے اس نے ابھی ابھی پیچھے چھوڑا تھا۔۔۔ وہاں فاکس موجود تھا جو اپنی ڈالی پر بیٹھا خوشی سے اونگھ رہا تھا۔۔۔ اور میز کے پیچھے ڈمبلڈور بیٹھے تھے۔۔۔ وہ بالکل ہیری کے ساتھ کھڑے ڈمبلڈور جیسے ہی نظر آ رہے تھے۔۔۔ لیکن ان کے دونوں ہاتھ بالکل تندرست اور ٹھیک تھے۔۔۔ اور ان کے چہرے پر شاید تھوڑی کم جھریاں تھیں۔۔۔ یہ دفتر۔۔۔ حال میں موجود دفتر سے صرف اس حد تک مختلف تھا کہ یہاں کھڑکیوں کے باہر برف پڑ رہی تھی۔۔ برفیلے جھونکے کھڑکی کے پاس سے اندھیرے میں اڑ رہے تھے اور باہری چوکھٹ پر جمع ہوتے جا رہے تھے۔۔

تھوڑے جوان ڈمبلڈور شاید کسی چیز کا انتظار کر رہے تھے۔۔۔ اور واقعی ان کے وہاں پہنچنے کے کچھ لمحوں کے بعد ہی دروازے پر دستک سنائی دی۔۔ اور ڈمبلڈور بولے۔۔۔" اندر آ جاؤ۔۔۔"

ہیری کے منہ سے تیزی سے دبی ہوئی آہ نکل گئی۔۔۔ کمرے میں والڈیمورٹ داخل ہوا تھا۔۔۔ اس کے چہرے کے نقوش ویسے تو نہیں تھے جیسے ہیری نے دو سال پہلے پتھر کی کڑھائی سے نکلتے وقت دیکھے تھے۔۔۔ اس کے نقوش سانپ جیسے بھی نہیں تھے۔ اس کی آنکھیں ابھی تک سرخ نہیں ہوئی تھیں اور نہ ہی اس کا چہرہ نقاب جیسا لگ رہا تھا۔۔۔ لیکن پھر بھی اب وہ پہلے جیسا خوبصورت ٹام رڈل نہیں تھا۔۔۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے اس کے چہرے کے نقوش جل کر دھندلے پڑ گئے ہوں۔۔۔ وہ عجیب موم کی طرح چپچپے اور مسخ ہو چکے تھے۔۔۔ اور اس کی آنکھوں کے سفید حصے میں جیسے ہمیشہ کے لئے خون اتر آیا تھا۔۔۔ حالانکہ اس کی آنکھوں کی پتلیاں ابھی تک

شگاف میں نہیں بدلی تھیں جو کہ ہیری جانتا تھا کہ بہت جلد بدل جائیں گی۔۔۔ اس نے ایک لمبا سیاہ چوغہ پہنا ہوا تھا اور اس کا چہرہ اس کے کاندھے پر پڑی چمکتی برف جتنا ہی سفید پڑا ہوا تھا۔۔۔

میز کے پیچھے بیٹھے ڈمبلڈور نے کوئی حیرانگی ظاہر نہیں کی۔۔۔ یقیناً یہ ملاقات پہلے سے طے شدہ تھی۔۔۔

"شام بخیر ٹام۔۔۔" ڈمبلڈور نے سہولت سے کہا۔۔۔ "بیٹھو گے نہیں۔۔۔؟"

"شکریہ۔۔۔" والڈیمورٹ نے کہا۔۔اور وہ اس نشست پر بیٹھ گیا جس کی طرف ڈمبلڈور نے اشارہ کیا تھا۔۔۔ یہ بالکل وہی نشست تھی جو ہیری ابھی پیچھے خالی چھوڑ کر آیا تھا۔۔۔ "میں نے سنا ہے کہ آپ ہیڈ ماسٹر بن گئے ہیں۔۔" اس نے کہا۔۔۔اس کی آواز پہلے سے تھوڑی اونچی اور سرد تھی۔۔۔ "بہت اچھا فیصلہ ہے۔۔۔"

"مجھے خوشی ہے کہ تمہیں یہ اچھا لگا۔۔" ڈمبلڈور نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔ "مشروب لو گے۔۔۔؟"

"جی ہاں۔۔۔" والڈیمورٹ نے کہا۔۔۔ "ویسے بھی میں کافی دور سے آیا ہوں۔۔۔"

ڈمبلڈور اٹھے اور اس الماری کی طرف بڑھے جہاں اب وہ **سوچ کی پرچھائی** رکھتے تھے۔۔۔ لیکن جو اس وقت بوتلوں سے بھری ہوئی تھی۔۔۔ والڈیمورٹ کو شراب کا ایک پیالہ پکڑا کر ڈمبلڈور نے اپنے لئے بھی ایک جام انڈیلا اور میز کے پیچھے پڑی اپنی کرسی پر واپس لوٹ آئے۔۔

"تو ٹام۔۔۔آج کی اس ملاقات کا کیا مقصد ہے۔۔۔؟"

"والڈیمورٹ نے فوری جواب نہیں دیا بلکہ شراب کی چسکیاں لیتا رہا۔۔۔

"اب لوگ مجھے ٹام کے نام سے نہیں بلاتے۔۔" اس نے کہا۔۔ " آج کل مجھے دوسرے نام سے جانا جاتا ہے۔۔۔"

"میں جانتا ہوں کہ تمہیں کس نام سے جانا جاتا ہے۔۔۔" ڈمبلڈور پرسکون انداز میں مسکرائے۔۔ "لیکن مجھے ڈر ہے کہ میرے لئے تو تم ہمیشہ ٹام رڈل ہی رہو گے۔۔ اسے پرانے استادوں کی ایک چڑانے والی عادت کہہ لو۔۔۔ کہ وہ کبھی اپنے شاگردوں کی نوجوان شروعات کو نہیں بھولتے۔۔

انہوں نے اپنا گلاس بلند کیا جیسے والڈیمورٹ کی صحت کے نام کا جام پی رہے ہوں۔۔۔ لیکن اس کا چہرہ تاثرات سے خالی تھا۔۔۔ بہر حال ہیری کو کمرے کا ماحول تبدیل ہوتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔ ڈمبلڈور نے والڈیمورٹ کے چنے ہوئے نام کو لینے سے انکار کر کے ایک طرح سے یہ بات واضح کر دی تھی کہ یہ ملاقات والڈیمورٹ کی شرطوں کے مطابق نہیں چلے گی۔۔۔ اور ہیری بتا سکتا تھا کہ والڈیمورٹ نے بھی اس بات کا یہی مطلب نکالا ہے۔۔۔

تھوڑے وقفہ کے بعد والڈیمورٹ نے کہا۔۔" مجھے حیرت ہے کہ آپ یہاں اتنے لمبے عرصے تک رک گئے۔۔۔" میں ہمیشہ سوچتا تھا کہ آپ جیسا قابل جادوگر اس اسکول میں کیا کر رہا ہے۔۔۔"

"دیکھو۔۔۔" ڈمبلڈور بولے۔۔۔ وہ ابھی تک مسکرا رہے تھے۔۔۔" میرے جیسے جادوگر کے لئے اس سے زیادہ اہم بات کوئی نہیں ہوسکتی کہ میں قدیم علوم کو آگے کی نسلوں تک منتقل کر پاؤں۔۔۔ نوجوان نسل کی مدد کر پاؤں۔۔۔ اگر میری یادداشت ٹھیک ہے تو ایک دفعہ تم نے بھی استادی کے شعبے میں ہی دلچسپی دکھائی تھی۔۔۔"

"مجھے تو ابھی بھی اس میں دلچسپی ہے۔۔" والڈیمورٹ نے کہا۔۔۔" میں تو صرف اس بات پر حیران ہوں کہ آپ ۔۔۔ جن سے وزارت ہمیشہ مشورے لیتی رہتی ہے۔۔۔ اور

جنہیں میرے خیال سے دو دفعہ جادو گروزیر بننے کی پیشکش ہو چکی ہے۔۔۔ آپ کیوں یہاں اپنا وقت ضائع کر رہے ہیں۔۔۔"

"آخری دفعہ کو بھی گنو تو دراصل تین دفعہ پیشکش ہو چکی ہے۔۔۔: ڈمبلڈور نے کہا۔۔۔ "لیکن وزارت نے مجھے کبھی بھی طرز حیات کے طور پر متاثر نہیں کیا۔۔۔ خیر میرے خیال سے اس معاملے میں بھی ہم دونوں ایک جیسے ہی ہیں۔۔۔۔۔"

والڈیمورٹ نے اثبات میں اپنا سر ہلایا۔۔۔اور بنا مسکرائے شراب کی ایک اور چسکی بھری۔۔۔ڈمبلڈور نے ان کے درمیان چھائی خاموشی توڑنے کی کوئی کوشش نہیں کی۔۔۔ بلکہ پرسکون امید بھرے انداز میں والڈیمورٹ کے پہلے بولنے کا انتظار کرتے رہے۔۔۔

"میں لوٹ آیا ہوں۔۔۔" اس نے تھوڑی دیر بعد کہا۔۔۔ " میں شاید پروفیسر ڈپٹ کی امید سے تھوڑی زیادہ دیر سے واپس آیا ہوں۔۔ لیکن میں لوٹ آیا ہوں۔۔۔ میں دوبارہ اسی چیز کی درخواست لے کر آیا ہوں جس کے لئے انہوں نے مجھے یہ کہہ کر منع کر دیا تھا کہ میں اس کے لئے بہت کم عمر ہوں۔۔۔ میں آپ کے پاس یہ پوچھنے کے لئے آیا ہوں کہ کیا آپ مجھے ایک استاد کے طور پر محل واپس آنے کی اجازت دیں گے۔۔۔ میرے خیال سے آپ جانتے ہی ہوں گے کہ محل چھوڑ کر جانے کے بعد میں بہت کچھ دیکھ اور سیکھ چکا ہوں۔۔۔ میں آپ کے طالب علموں کو ایسی چیزیں سکھا پڑھا سکتا ہوں جو انہیں کسی اور جادوگر سے حاصل نہیں ہو سکتیں۔۔۔"

ڈمبلڈور نے اپنے پیالے کے اوپر سے کچھ دیر تک والڈیمورٹ کا جائزہ لیا اور پھر بولے۔۔۔

"ہاں یقیناً میں جانتا ہوں کہ ہمیں چھوڑ کر جانے کے بعد تم نے کیا کچھ دیکھا اور سیکھا ہے۔۔" انہوں نے آہستگی سے کہا۔۔۔" تمہارے کارناموں کی افواہیں تمہارے پرانے اسکول تک بھی پہنچتی ہیں ٹام۔۔۔اور ان میں سے آدھی بھی سچ ہوئیں تو مجھے افسوس ہوگا۔۔۔"

جب والڈیمورٹ دوبارہ بولا تو اسکا چہرہ ابھی بھی تاثرات سے خالی تھا۔۔"عظمت حسد کو جنم دیتی ہے۔۔۔ حسد سے کینہ اور بدخواہی پیدا ہوتی ہے۔۔۔ اور بدخواہی جھوٹ کی پرورش کرتی ہے۔۔۔اتنا تو آپ کو معلوم ہونا ہی چاہئے ڈمبلڈور۔۔۔۔"

"تم جو کرتے پھر رہے ہو تم اسے عظمت کہتے ہو۔۔۔؟" ڈمبلڈور نے نزاکت سے پوچھا۔۔۔

"بالکل۔۔۔" والڈیمورٹ نے کہا۔۔۔اس کی آنکھوں میں خون اتر آیا تھا۔۔ "میں نے نئے تجربات کیے ہیں۔۔۔ میں نے جادوگری کی حدود کو کسی اور جادوگر سے کہیں اور آگے پھیلادیا ہے۔۔۔"

"جادوگری کی ایک مخصوص قسم کو۔۔۔" ڈمبلڈور نے آہستگی سے اسکا جملہ درست کیا۔۔ "باقی اقسام کے معاملے میں۔۔۔ معاف کرنا لیکن جادوگری کے ایک بڑے حصے سے تم ابھی بھی المناک حد تک انجان ہو۔۔۔"

والڈیمورٹ پہلی بار مسکرایا۔۔۔ یہ ایک تنی ہوئی چور مسکراہٹ تھی۔۔ ایک شیطانی انداز۔۔ یہ تو اس کے غصے سے بھی زیادہ دھمکی آمیز انداز تھا۔۔۔

"وہی پرانی تکرار۔۔۔" اس نے دھیمے لہجے میں کہا۔۔۔ "لیکن اس دنیا کی سیر کے دوران میں نے ایسا کچھ نہیں دیکھا ڈمبلڈور جو آپ کے اس مشہور بیان کی حمایت کرتا ہو۔۔ کہ پیارا اس دنیا کا سب سے طاقتور جادو ہے۔۔۔"

"شاید تم نے ٹھیک جگہ نہیں دیکھا ہوگا۔۔" ڈمبلڈور نے رائے دیتے ہوئے کہا۔۔

"اچھا۔۔۔ چلیں تو پھر میری جستجو کی نئی شروعات کے لئے ہوگورٹس سے بہتر کون سی جگہ ہو سکتی ہے۔۔۔ ؟" والڈیمورٹ نے کہا۔۔ "کیا آپ مجھے واپس آنے دیں گے۔۔۔؟ کیا آپ مجھے میرا علم آپ کے طالب علموں کے ساتھ بانٹنے کی اجازت دیں

گے۔۔۔؟ میں اپنے آپ کو اور اپنی صلاحیتوں کو آپ کے سپرد کرتا ہوں۔۔۔ میں آپ کا تابعدار ہوں۔۔۔"

ڈمبلڈور نے اپنی بھوں اچکائیں۔۔۔" اور ان لوگوں کا کیا ہوگا جو تمہارے تابعدار ہیں۔۔۔؟ ان لوگوں کا کیا ہوگا جو خود کو۔۔۔ افواہوں کے مطابق۔۔۔ مردار خور کہلواتے ہیں۔۔۔؟"

ہیری بتا سکتا تھا کہ والڈیمورٹ کو بالکل امید نہیں تھی کہ ڈمبلڈور کو یہ نام پتہ ہوگا۔۔۔ اس نے دیکھا کہ ایک بار پھر والڈیمورٹ کی آنکھیں سرخی مائل ہو گئیں اور اس کے کٹے ہوئے نتھنے پھڑ پھڑائے۔۔

"میرے دوست۔۔۔" اس نے ایک لمحے کے وقفے سے کہا۔۔" مجھے امید ہے میرے بغیر بھی زندگی گزار سکتے ہیں۔۔۔"

" مجھے یہ سن کر خوشی ہوئی کہ کم از کم تم انہیں اپنا دوست تو مانتے ہو۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔۔ " مجھے تو ایسا لگتا تھا کہ ان کی حیثیت نوکروں سے زیادہ نہیں ہے۔۔۔"

"آپ غلط سمجھے۔۔۔" والڈیمورٹ نے کہا۔۔۔

"تب تو اگر آج رات میں ہاگس ہیڈ کا چکر لگاؤں تو مجھے وہاں ناٹ۔۔روزئیر۔۔۔ ملکبیر اور ڈالہو کا گروہ تمہاری واپسی کی راہ تکتا نہیں ملے گا۔۔۔؟ واقعی بہت جگری دوست ہیں۔۔جو اس برفانی رات میں اتنی دور صرف اس لئے ساتھ چلے آئے تاکہ تمہیں استاد کا عہدہ حاصل کرنے کی کوشش پر مبارکباد دے سکیں۔۔۔"

اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ والڈیمورٹ کو اپنے ساتھ سفر کرنے والے دوستوں کے بارے میں ڈمبلڈور کی تفصیلی معلومات جان کر اچھا نہیں لگا تھا۔۔ لیکن اس نے فوراً ہی خود کو سنبھال لیا۔۔

" ڈمبلڈور آپ تو ہمیشہ کی طرح غیب کا علم رکھتے ہیں۔۔۔"

"نہیں نہیں۔۔ میں تو صرف ہاگس میڈ کے ساقی کا دوست ہوں۔۔۔" ڈمبلڈور نے ہلکے پھلکے انداز میں کہا۔۔۔" اب ٹام۔۔۔"

ڈمبلڈور نے اپنا خالی گلاس نیچے رکھا اور اپنی کرسی پر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے۔۔۔ ان کی انگلیوں کی پوریں مخصوص انداز میں آپس میں جڑی ہوئی تھیں۔۔

" چلو اب کھل کر بات کرتے ہیں۔۔۔ تم آج رات اپنے چیلوں کے ساتھ یہاں کیوں آئے ہو۔۔۔ تم ایک ایسی اس نوکری کی درخواست کیوں کر رہے ہو۔۔ جو ہم دونوں ہی جانتے ہیں کہ تم کرنا ہی نہیں چاہتے۔۔۔؟"

والڈیمورٹ حیران لگنے لگا۔۔۔" ایک ایسی نوکری جو میں کرنا ہی نہیں چاہتا۔۔۔؟ ڈمبلڈور میں بہت شدت سے یہ نوکری کرنا چاہتا ہوں۔۔۔"

" اوہ ہاں تم ہوگورٹس تو ضرور واپس آنا چاہتے ہو۔۔۔ لیکن تمہارے دل میں کسی کو پڑھانے کی اتنی ہی خواہش ہے جتنی تب تھی جب تم اٹھارہ سال کے تھے۔۔ ٹام۔۔ تم آخر ہو کس چیز کے پیچھے۔۔۔؟ ایک بار کھل کر درخواست کرنے کی کوشش تو کرو۔۔۔؟"

والڈیمورٹ پھنکارا۔۔۔" اگر آپ مجھے نوکری نہیں دینا چاہتے۔۔۔"

" بالکل۔۔۔ میں ایسا بالکل نہیں چاہتا۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔۔" اور مجھے ایک منٹ کے لئے بھی ایسا نہیں لگتا کہ تمہیں مجھ سے ایسی کوئی امید بھی تھی۔۔۔ خیر تم پھر بھی یہاں آئے۔۔ تم نے درخواست کی۔۔۔ تمہارا کوئی نہ کوئی مقصد تو ضرور ہوگا۔۔۔"

والڈیمورٹ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔۔۔ اس کا چہرہ اب ٹام رڈل سے بالکل بھی نہیں مل رہا تھا۔۔۔ اس کے نقوش غصے سے اکڑے ہوئے تھے۔۔۔" یہ آپ کا آخری فیصلہ ہے۔۔۔؟"

"بالکل۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔وہ بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔۔۔

"تو ہمارے پاس ایک دوسرے سے کہنے کے لئے اب کچھ نہیں ہے۔۔۔"

"نہیں۔۔ بالکل نہیں۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔ اور ان کے چہرے پر گہری اداسی چھا گئی۔۔" وہ وقت کب کا گزر گیا جب میں تمہیں الماری جلا کر ڈرا سکتا تھا اور تمہیں تمھارے جرائم کا جرمانہ ادا کرنے پر مجبور کر سکتا تھا۔۔ لیکن میری خواہش ہے ٹام۔۔ کاش میں ایسا کر پاتا۔۔ کاش میں ایسا کر پاتا۔۔"

ایک لمحے کے لئے ہیری بے مطلب متنبہ کرنے کے لئے چیخنے ہی والا تھا۔۔اسے یقین تھا کہ والڈیمورٹ کا ہاتھ ایک لمحہ کے لئے اپنی جیب میں پڑی اس کی چھڑی تک پہنچا تھا۔۔ لیکن پھر وہ لمحہ گزر گیا۔۔والڈیمورٹ پیچھے مڑ گیا۔۔اور دروازہ بند ہونے کی آواز آئی۔۔وہ جا چکا تھا۔۔

ہیری نے ڈمبلڈور کے ہاتھ ایک بار پھر اپنے بازو پر کستے ہوئے محسوس کئے اور کچھ ہی لمحوں میں وہ ایک ساتھ ڈمبلڈور کے موجودہ دفتر میں بالکل اسی جگہ کھڑے ہوئے تھے۔۔ لیکن اب کھڑکیوں پر برف کا نام ونشان تک نہ تھا اور ڈمبلڈور کا ہاتھ ایک بار پھر سیاہ اور مردہ لگ رہا تھا۔۔

"کیوں۔۔؟" ہیری نے فوراً اوپر سر اٹھا کر ڈمبلڈور کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے پوچھا۔۔" وہ کیوں واپس آیا تھا۔۔؟کیا آپ کو کبھی پتہ چلا۔۔؟"

"مجھے کچھ اندازہ تو ہے۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔" لیکن اس سے زیادہ میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔۔"

"کیسے اندازے جناب۔۔؟"

"ہیری۔۔۔وہ میں تمہیں تب بتاؤں گا جب تم پروفیسر سلگ ہارن سے وہ یاد حاصل کر کے لے آؤ گے۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔۔"جب تم اس بھول بھلیاں کا آخری اہم ٹکڑا لے آؤ گے تو مجھے امید ہے کہ۔۔۔ہم دونوں کے لئے ہی بہت سی باتوں کی وضاحت ہو جائے گی۔۔۔"

ہیری ابھی بھی تجسس کی آگ میں جل رہا تھا۔۔اور گرچہ ڈمبلڈور چل کر دروازے تک پہنچ چکے تھے اور اب اسے اس کے لئے کھول کر پکڑے ہوئے تھے۔۔ہیری اپنی جگہ سے ایک انچ بھی نہیں ہلا۔۔۔

"کیا وہ ابھی بھی شیطانی جادو سے تحفظ کا مضمون پڑھانا چاہتا تھا۔۔۔؟ اس نے اس دفعہ اس کا ذکر تو نہیں کیا تھا۔۔۔؟"

"اوہ وہ شیطانی جادو سے تحفظ کا مضمون ہی پڑھانا چاہتا تھا۔۔۔ہماری اس ملاقات کے بعد ہونے والے واقعات نے یہ بات ثابت کر دی۔۔۔ تم جانتے ہو۔۔۔ جس دن سے میں نے والڈیمورٹ کو اس عہدے کے لئے منع کیا ہے۔۔۔اس دن کے بعد سے ہمیں کبھی بھی ایک سال سے زیادہ عرصے کے لئے اس مضمون کا کوئی استاد نہیں ملا۔۔۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

# اکیسواں باب

# خفیہ کمرہ

اگلے ہفتے کے دوران ہیری اسی خیال میں کھویا رہا کہ وہ سلگ ہارن کو سچی یاد دینے کے لئے کس طرح راضی کر سکتا ہے۔۔۔ لیکن اس کے دماغ میں کوئی بھی اچھوتا خیال نہ آ پایا۔۔اور آخر کار کرنے کے لئے اس کے پاس صرف وہی ایک کام بچا جو آج کل پریشانی کے عالم میں وہ بہت زیادہ کرنے لگا تھا۔۔۔ امید کے عالم میں اپنی محلولات کی کتاب کے اوپر جھکے رہنا۔۔ کہ شاید شہزادہ نے کہیں حاشیہ پر اس معاملہ کے مطابق کوئی کام کی چیز لکھی ہو۔۔۔ جیسا کہ پہلے بھی حاشیہ پر اکثر بہت کام کی چیزیں لکھی ہوئی ملتی تھیں۔۔۔

"تمہیں اس کے اندر کچھ نہیں ملنے والا۔۔۔" اتوار کی شام کے آخری حصے میں ہرمائنی نے مضبوط لہجے میں کہا۔۔۔

"چھوڑو بھی ہرمائنی۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔" اگر شہزادہ نہ ہوتا تو ابھی رون یہاں نہ بیٹھا ہوتا۔۔"

"وہ یقیناً یہیں بیٹھا ہوتا اگر تم نے ہمارے پہلے سال کے دوران اسنیپ کی بات دھیان سے سنی ہوتی۔۔" ہرمائنی نے اس کی بات کو ہوا میں اڑاتے ہوئے کہا۔۔۔

ہیری نے اسے نظر انداز کر دیا۔۔ اسے ابھی ابھی حاشیہ پر لکھا ایک منتر ملا تھا۔۔ (دائمی کٹار) اس کے نیچے بہت دلچسپ الفاظ لکھے تھے۔۔"دشمنوں کے لئے۔۔" یہ پڑھ کر ہیری اس منتر کی آزمائش کے لئے بے چین ہو گیا۔۔ لیکن اس نے سوچا کہ بہتر ہو گا کہ یہ کام ہرمائنی کی نظروں کے سامنے نہ کیا جائے۔۔۔اس نے چپکے سے یادداشت کے طور پر صفحہ کا کونا موڑ دیا۔۔

وہ لوگ بیٹھک میں آتشدان کے پاس بیٹھے تھے۔۔۔ ان کے ارد گرد بس چھٹے سال کے کچھ طالب علم ہی جاگ رہے تھے۔۔۔ کچھ دیر پہلے وہاں کافی گہما گہمی تھی جب وہ لوگ رات کے کھانے سے واپس آئے تو اطلاعاتی تختے پر ایک نئی اطلاع لگی ہوئی تھی۔۔۔ جس میں ان کے ظہور اڑان امتحان کی تاریخ کا اعلان کیا گیا تھا۔۔۔ ایسے تمام لوگ جو امتحان والے دن یعنی اکیس اپریل کو یا اس سے پہلے سترہ سال کے ہو جائیں گے۔۔۔ انہیں اضافی مشقوں کے لئے اپنے نام لکھوانے کی پیشکش کی گئی تھی۔۔۔۔ یہ اضافی مشقیں (کڑی نگرانی کے اندر) ہاگس میڈ میں ہونے والی تھیں۔۔۔

رون یہ اطلاع پڑھ کر دہشت میں آ گیا تھا۔۔۔ وہ ابھی تک ظہور اڑان بھرنے میں کامیاب نہیں ہو پایا تھا اور اسے ڈر تھا کہ شاید وہ وقت رہتے امتحان کے لئے تیار نہ ہو پائے۔۔۔ ہرمائنی اب تک دو دفعہ ظہور اڑان بھر چکی تھی اس لئے وہ تھوڑی زیادہ پر اعتماد تھی۔۔۔ لیکن ہیری کو سترہ سال کا ہونے میں ابھی پورے چار مہینے باقی تھے۔۔۔ اس لئے وہ یہ امتحان نہیں دے سکتا تھا۔۔۔ چاہے وہ اس کے لئے تیار ہو یا نہ ہو۔۔۔

"کم از کم تم ظہور اڑان تو بھر سکتے ہو۔۔" رون نے پریشان لہجے میں کہا۔۔" تمہیں تو جولائی میں کوئی مسئلہ نہیں ہو گا۔۔"

"میں نے صرف ایک بار ظہور اڑان بھری ہے۔۔" ہیری نے اسے یاد دلایا۔۔اپنے پچھلے درس کے دوران آخر کار وہ غائب ہو کر اپنے چھلے کے اندر نمودار ہونے میں کامیاب ہو ہی گیا تھا۔۔

ظہور اڑان کو لے کر پریشان ہونے میں رون نے اتنا وقت برباد کر دیا تھا کہ اب وہ اسنیپ کا دیا ہوا ایک مشکل وحشیانہ مضمون ختم کرنے کی کوششوں میں جتا ہوا تھا جسے ہیری اور ہرمائنی پہلے ہی مکمل کر چکے تھے۔۔ ہیری کو پوری امید تھی کہ اسے سب سے کم نمبر ملیں گے۔۔کیوں کہ اس نے اپنے مضمون میں عفریتوں سے نپٹنے کے سب سے بہترین طریقے کے بارے میں اسنیپ سے شدید اختلاف کیا تھا۔۔ لیکن اسے کوئی پرواہ نہیں تھی۔۔اس وقت اس کے لئے سب سے اہم چیز سلگ ہارن کی یاد تھی۔۔

"ہیری۔۔ میں تمہیں بتا رہی ہوں کہ یہ بے وقوف شہزادہ اس کام میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر پائے گا۔۔" ہرمائنی نے اونچی آواز میں کہا۔۔" کسی کو اپنی مرضی کا کام کروانے پر مجبور کرنے کا بس ایک ہی راستہ ہے۔۔ اور وہ ہے **ذہن محصور وار**۔۔ جس کا استعمال غیر قانونی ہے۔۔"

"ہاں ہاں۔۔ میں جانتا ہوں ۔۔ بہت شکریہ۔۔" ہیری نے کہا۔۔ لیکن اس نے کتاب سے اپنی نگاہ نہیں اٹھائی۔۔" اس لئے میں کوئی اور طریقہ ڈھونڈ رہا ہوں۔۔ ڈمبلڈور کا کہنا ہے کہ اس معاملہ میں **سچ اگل محلول** کسی کام نہیں آنے والا۔۔ لیکن کوئی نہ کوئی چیز تو ہو گی۔۔کوئی محلول یا کوئی منتر۔۔"

ہرمائنی بولی۔۔"اس معاملہ میں تمہارا قبلہ ہی درست نہیں۔۔۔ڈمبلڈور کہتے ہیں کہ صرف تم ہی وہ یاد حاصل کر سکتے ہو۔۔یعنی صرف تم میں سلگ ہارن کو راضی کرنے کی صلاحیت

ہے جو کسی اور میں نہیں ہے۔۔ سوال انہیں دھوکے سے کسی محلول کو پلانے کا نہیں ہے۔۔۔ وہ تو کوئی بھی کر لیتا۔۔۔"

"جنگجو کی ہجے کیسے کرتے ہیں۔۔۔؟" رون نے پوچھا۔۔۔ وہ اپنے چرمئی کاغذ کو گھورتے ہوئے اپنا پنکھ قلم شدت سے لہرا رہا تھا۔۔۔ "کیا یہ ج۔۔۔ن۔۔۔ج۔۔۔ہو گی۔۔۔؟"

"نہیں۔۔۔ یہ نہیں ہوتی۔۔۔" ہرمائنی نے کہا۔۔۔ اور رون کا مضمون اپنی طرف کھینچ لیا۔۔۔ "اور شگن کی ہجے بھی ش۔۔۔ا۔۔۔گ۔۔۔ سے نہیں ہوتی۔۔۔ یہ تم کس قسم کے پنکھ قلم استعمال کر رہے ہو۔۔۔؟"

"یہ فریڈ اور جارج کی خود بخود املا درست کرنے والی پنکھ قلم ہے۔۔۔ لیکن مجھے لگتا ہے کہ اس کا سحر ختم ہو رہا ہو گا۔۔"

"ہاں یقیناً۔۔۔ ایسا ہی ہے۔۔۔" ہرمائنی نے اس کے مضمون کے عنوان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔ "کیوں کہ ہم سے پوچھا گیا تھا کہ عفریتوں سے کیسے نپٹا جاتا ہے۔۔۔ لیکن یہاں لکھا ہے کہ عارفانہ کلام سے کیسے نپٹا جاتا ہے۔۔۔ اور مجھے یہ بھی یاد نہیں پڑتا کہ تم نے اپنا نام رونیل وازلب کب سے رکھ لیا۔۔۔"

"اوہ نہیں۔۔۔" رون دہشت زدہ نظروں سے اپنے چرمئی کاغذ کو گھورنے لگا۔۔۔ "اب یہ مت کہنا کہ مجھے یہ پورا مضمون دوبارہ پھر سے لکھنا پڑے گا۔۔۔"

"کوئی بات نہیں۔۔۔ ہم اسے ٹھیک کر سکتے ہیں۔۔۔" ہرمائنی نے کہا۔۔۔ اور ایک بار پھر مضمون اپنی طرف کھینچ کر اپنی چھڑی باہر نکال لی۔۔۔

"مجھے تم سے محبت ہے ہرمائنی۔۔۔" رون نے کہا۔۔۔ اور دوبارہ اپنی کرسی میں ڈوب کر اپنی تھکاوٹ سے چور آنکھیں ملنے لگا۔۔۔

ہرمائنی کا چہرہ ہلکا گلابی پڑ گیا۔۔ لیکن اس نے صرف اتنا ہی کہا۔۔"لیونڈر کہیں تمہاری یہ بات نہ سن لے۔۔۔"

"میں اس کے سامنے تو یہ نہیں کہوں گا۔۔" رون نے اپنے ہاتھوں میں منہ دے کر کہا۔۔" یا شاید مجھے اس کے سامنے یہ کہہ دینا چاہیے۔۔۔تب جا کر وہ میرا پیچھا چھوڑے گی۔۔۔"

ہیری نے پوچھا۔۔"اگر تم اس معاملے کو ختم کرنا چاہتے ہو تو تم ہی اس کو کیوں نہیں چھوڑ دیتے۔۔۔؟"

"تم نے کبھی کسی کو نہیں چھوڑا ہے۔۔۔ہے نا۔۔؟" رون نے کہا۔۔۔تم اور چو تو بس۔۔۔"

"بس یوں ہی جدا ہو گئے تھے۔۔۔ہاں۔۔" ہیری نے کہا۔۔۔

"کاش ایسا میرے اور لیونڈر کے ساتھ بھی ہو جائے۔۔" رون نے افسردگی سے کہا۔۔۔ وہ ہرمائنی کو دیکھ رہا تھا جو خاموشی سے اس کی املا کی غلطیاں اپنی چھڑی کی نوک سے ٹھوک رہی تھی۔۔۔ جس سے صفحہ پر موجود ہر لفظ خود بخود درست ہوتا جا رہا تھا۔۔"لیکن میں جتنا اسے اشارہ دینے کی کوشش کرتا ہوں کہ سب ختم ہو گیا ہے وہ اتنا ہی مجھ سے اور کس کر چمٹ جاتی ہے۔۔۔اس کے ساتھ تو اب بالکل ایسا لگتا ہے جیسے میں کسی **دیو چارہ** کے ساتھ گھوم رہا ہوں۔۔۔"

"یہ لو۔۔۔" تقریباً بیس منٹ بعد ہرمائنی نے رون کا مضمون اسے واپس تھماتے ہوئے کہا۔۔۔

"بہت بہت شکریہ ہرمائنی۔۔۔" رون نے کہا۔۔۔" کیا میں اختتامیہ لکھنے کے لئے تمہارا پنکھ قلم لے سکتا ہوں۔۔۔؟"

ہیری کو ابھی تک کم ذات شہزادہ کی لکھائی میں کوئی کام کی چیز نہیں ملی تھی۔۔اس نے سر اٹھا کر چاروں اطراف دیکھا۔۔بیٹھک میں اب صرف وہی تینوں بچے تھے۔۔ سیمس ابھی ابھی اسنیپ اور اس کے مضمون کو گالیاں دیتا ہوا اوپر بستر پر سونے گیا تھا۔۔۔ اب صرف کڑکتی ہوئی آگ اور رون کے کاغذ پر چلتے ہوئے پنکھ قلم کی آواز ہی سنائی دے رہی تھی۔۔ وہ ہرمائنی کی پنکھ قلم کا استعمال کرتے ہوئے اب عفریتوں کے اوپر تحریر کا آخری حصہ لکھ رہا تھا۔۔۔ ہیری نے ابھی جماہی لیتے ہوئے کم ذات شہزادہ کی کتاب بند ہی کی تھی کہ۔۔۔

تڑاخ۔۔۔

ہرمائنی نے ایک چھوٹی سی چیخ ماری۔۔۔ رون نے اپنے تازہ تازہ مکمل کئے ہوئے مضمون پر سیاہی چھلکا دی اور ہیری بولا۔۔۔ "کریچر۔۔۔"

گھریلو جن نے جھک کر سلام کیا۔۔۔ اور ویسی ہی جھکی حالت میں جیسے اپنے گانٹھ دار انگوٹھوں کو مخاطب کرتے ہوئے بولا۔۔۔

"آقا نے کہا تھا کہ انہیں مستقل کارکردگی کا بیان چاہیے۔۔ کہ میلفوائے لڑکا کیا کر رہا ہے۔۔۔اسی لیے کریچر آیا ہے۔۔۔"

تڑاخ۔۔۔

کریچر کے پہلو میں ڈوبی بھی نمودار ہو گیا۔۔۔اس کی چائے پوش ٹوپی ترچھی تھی۔۔۔

"ڈوبی بھی مدد کر رہا تھا ہیری پوٹر۔۔۔" وہ کریچر کی طرف برا ماننے والی نگاہوں سے دیکھتا ہوا منمنایا۔۔ "اور کریچر کو ڈوبی کو بتانا چاہیے کہ وہ کب ہیری پوٹر سے ملنے آ رہا ہے۔۔تاکہ وہ دونوں ہی ایک ساتھ کارکردگی بیان کر سکیں۔۔۔"

"یہ سب کیا ہے۔۔۔؟" ہرمائنی نے پوچھا۔۔۔ وہ ابھی بھی گھریلو جنوں کے اچانک نمودار ہونے پر صدمے میں لگ رہی تھی۔۔۔ "یہ کیا چل رہا ہے ہیری۔۔۔؟"

ہیری جواب دینے سے پہلے ہچکچایا۔۔۔ کیوں کہ اس نے ہرمائنی کو ابھی تک یہ بات نہیں بتائی تھی کہ اس نے کریچر اور ڈوبی کو میلفوائے کی جاسوسی کے کام پر لگایا ہے۔۔۔ ہرمائنی گھریلو جنوں کے معاملے میں بہت حساس تھی۔۔۔

اس نے کہا۔۔۔ "دیکھو۔۔۔ وہ میرے لئے میلفوائے کی جاسوسی کر رہے ہیں۔۔۔"

"دن رات۔۔۔" کریچر ٹرٹرایا۔۔۔۔

"ڈوبی تو ایک ہفتے سے سویا تک نہیں ہے ہیری پوٹر۔۔۔" ڈوبی نے فخر سے کہا۔۔۔ وہ کھڑا کھڑا جھول رہا تھا۔۔۔

ہرمائنی غضب ناک لگ رہی تھی۔۔۔

"تم سوئے تک نہیں ہو ڈوبی۔۔۔؟ لیکن یقیناً۔۔۔ ہیری۔۔۔ تم نے تو اسے ایسا کرنے کے لئے نہیں کہا ہوگا۔۔۔؟"

"نہیں۔۔۔ ظاہر ہے۔۔۔ میں نے ایسا کچھ نہیں کہا۔۔۔" ہیری نے فوراً کہا۔۔۔ "ڈوبی تم سو سکتے ہو۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔؟ لیکن کیا تم دونوں میں سے کسی کو کوئی سراغ ملا۔۔۔؟" اس سے پہلے کہ ہرمائنی دوبارہ دخل اندازی کرتی۔۔۔ اس نے تیزی سے پوچھ لیا۔۔۔

"میلفوائے صاحب شریفانہ انداز میں چلتے ہیں۔۔ جو ان کے خالص خون کا عکاس ہے۔۔۔" کریچر نے فوراً ٹرٹرانا شروع کر دیا۔۔۔ "ان کے نقوش سے میری مالکن کی یاد جھلکتی ہے اور ان کا اخلاق۔۔۔"

"ڈریکو میلفوائے ایک گندا لڑکا ہے۔۔۔" ڈوبی غصے سے منمنایا۔۔" ایک گندا لڑکا جو۔۔۔جو۔۔۔"

وہ اپنی چائے پوش ٹوپی کے پھندنے سے لے کر اپنے موزوں کی انگلیوں تک کانپا۔۔۔ اور پھر آگ کی طرف دوڑا۔۔۔ ایسا لگا کہ وہ اس میں کودنا چاہتا ہے۔۔۔ ہیری کے لئے یہ بات اتنی غیر متوقع نہیں تھی۔۔۔ اس لئے اس نے فوراً اسے بیچ ہی میں پکڑ لیا اور کس کر روک لیا۔۔۔ کچھ لمحات تک تو ڈوبی زور لگاتا رہا پھر وہ ڈھیلا پڑ گیا۔۔۔

"شکریہ ہیری پوٹر۔۔۔" وہ ہانپتا ہوا بولا۔۔۔" ڈوبی کو ابھی بھی اپنے پرانے مالکوں کے بارے میں برا بھلا کہتے ہوئے مشکل پیش آتی ہے۔۔۔"

ہیری نے اسے چھوڑ دیا۔۔۔ ڈوبی نے اپنی چائے پوش ٹوپی سیدھی کی اور کریچر سے گستاخانہ انداز میں کہا۔۔ "لیکن کریچر کو معلوم ہونا چاہیے کہ ڈریکو میلفوائے ایک گھریلو جن کے لئے اچھا آقا نہیں ہے۔۔۔"

"ہاں۔۔۔ ہمیں یہ سننے میں کوئی دلچسپی نہیں ہے کہ تم میلفوائے سے کتنا پیار کرتے ہو۔۔۔" ہیری نے کریچر سے کہا۔۔۔" اب جلدی سے یہ بتاؤ کہ وہ آخر جاتا کہاں ہے۔۔۔؟"

کریچر نے دوبارہ جھک کر سلام کیا۔۔۔ وہ غصے میں لگ رہا تھا۔۔۔ پھر وہ بولا۔۔۔ "میلفوائے صاحب بڑے ہال میں کھانا کھاتے ہیں۔۔۔ وہ کال کوٹھری کے اندر اپنی خواب گاہ میں سوتے ہیں۔۔۔ وہ مختلف جگہوں پر موجود اپنی جماعتوں میں جاتے ہیں۔۔۔"

"ڈوبی تم بتاؤ مجھے۔۔۔" ہیری نے کریچر کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔۔۔" کیا وہ کسی ایسی جگہ جاتا ہے جہاں اسے نہیں ہونا چاہیے۔۔۔؟"

"ہیری پوٹر جناب۔۔۔۔" ڈوبی منمنایا۔۔ آگ کی روشنی میں اس کی بڑی گول انڈے جیسی آنکھیں چمک رہی تھیں۔۔۔ "ڈوبی کی چھان بین کے مطابق یہ میلفوائے لڑکا کوئی قانون

نہیں توڑ رہا ہے۔۔۔ لیکن پھر بھی وہ چھپ کر کام کرنے میں کافی دلچسپی لے رہا ہے۔۔۔ وہ مختلف طالب علموں کے ساتھ مستقل ساتویں منزل کا چکر لگاتا رہتا ہے۔۔۔ جو ایک خاص کمرے میں اس کے داخل ہونے کے بعد باہر پہرہ دیتے ہیں۔۔۔"

"حاجتی کمرہ۔۔۔" ہیری نے کہا اور اپنے ماتھے پر **محلولات بنائو (اعلیٰ درجہ)** کتاب دے ماری۔۔۔ ہرمائنی اور رون نے حیرت سے اس کی طرف دیکھا۔۔۔" تو وہ چوری چھپے وہاں جاتا ہے۔۔۔ تو یہ وہ جگہ ہے جہاں وہ اپنا کام کر رہا ہے۔۔۔ چاہے وہ جو بھی کام ہو۔۔۔ اور اب میں شرط لگا کر کہہ سکتا ہوں کہ اسی لئے وہ نقشہ سے غائب ہو جاتا تھا۔۔۔ اوہ مجھے اب یاد آیا نقشہ میں حاجتی کمرہ تو کبھی نظر ہی نہیں آتا۔۔۔"

رون نے کہا۔۔۔"ہو سکتا ہے کہ نقشہ بنانے والے لٹیرے یہ جانتے ہی نہ ہوں کہ وہاں ایک کمرہ موجود ہے۔۔۔"

"مجھے لگتا ہے کہ یہ بھی کمرہ کے سحر کا ایک حصہ ہوگا۔۔۔" ہرمائنی بولی۔۔"یعنی اگر آپ چاہتے ہیں کہ یہ نقشہ پر نظر نہ آئے تو ایسا ہی ہوگا۔۔۔"

ہیری نے تجسس سے پوچھا۔۔۔" ڈوبی کیا تم اندر جا کر یہ دیکھنے میں کامیاب ہو پائے کہ میلفوائے کر کیا رہا ہے۔۔۔؟"

ڈوبی نے کہا۔۔۔" نہیں ہیری پوٹر۔۔۔ یہ ناممکن ہے۔۔۔"

"نہیں۔۔۔ یہ ناممکن نہیں ہے۔۔۔" ہیری نے فوراً کہا۔۔۔"میلفوائے بھی تو پچھلے سال ہمارے **ڈ۔ف۔** کے مرکز میں گھس آیا تھا۔۔۔ تو میں بھی اندر گھس کر اس کی جاسوسی کر سکتا ہوں۔۔۔ کوئی مسئلہ نہیں۔۔"

"مجھے نہیں لگتا کہ تم ایسا کر سکتے ہو ہیری۔۔۔" ہرمائنی نے آہستگی سے کہا۔۔۔"میلفوائے پہلے ہی اچھی طرح جانتا تھا کہ ہم اس کمرہ کا استعمال کس طرح کر رہے ہیں۔۔۔ہے نا۔۔؟ کیوں کہ اس بے وقوف میریٹا نے اپنا منہ کھول دیا تھا۔۔۔ اس کو بس یہ سوچنا تھا کہ وہ کمرہ **ڈ۔ف۔** کا مرکز بن جائے۔۔۔اور ایسا ہی ہوا۔۔۔ لیکن تم یہ بات نہیں جانتے کہ جب میلفوائے اس کمرے میں جاتا ہے تو کمرہ کس جگہ میں تبدیل ہوتا ہے۔۔۔اس لئے تم یہ بھی نہیں جانتے کہ تم اس کمرہ کو کس جگہ میں تبدیل ہونے کا کہو گے۔۔۔"

"اس مسئلہ کا بھی کوئی نہ کوئی حل نکل ہی آئے گا۔۔۔" ہیری نے اس کی بات کو ہوا میں اڑاتے ہوئے کہا۔۔۔" تم نے بہت بہترین کام کیا ہے ڈوبی۔۔۔"

"کریچر نے بھی اچھی کارکردگی دکھائی ہے۔۔۔" ہرمائنی نے رحم دلی سے کہا۔۔۔ لیکن شکر گزار نظر آنے کے بجائے کریچر نے اپنی خون میں ڈوبی بڑی بڑی آنکھیں دور ہٹا لیں۔۔۔اور چھت کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔ "بدذات کریچر سے کچھ بول رہی ہے۔۔۔کریچر ایسا ناٹک کرے گا جیسے وہ اسے سن ہی نہ سکتا ہو۔۔۔۔"

"اپنی بکواس بند کرو اور جاؤ یہاں سے۔۔۔" ہیری نے اسے جھڑکتے ہوئے کہا۔۔۔ کریچر نے ایک آخری دفعہ کافی جھک کر سلام کیا اور ظہور اڑان بھر کر غائب ہو گیا۔۔۔"بہتر ہو گا کہ اب تم بھی جا کر تھوڑا سو جاؤ ڈوبی۔۔۔"

شکریہ ہیری پوٹر۔۔۔جناب۔۔۔" ڈوبی خوشی سے منمنایا اور پھر وہ بھی غائب ہو گیا۔۔۔

کمرے سے جنوں کے جاتے ہی ہیری پر جوشی سے رون اور ہرمائنی کی طرف مڑتے ہوئے بولا۔۔۔" یہ اچھا ہوا نا۔۔؟ ہم جانتے ہیں کہ میلفوائے کہاں جاتا ہے۔۔۔ آخر ہم نے اسے گھیر ہی لیا۔۔۔"

"ہاں۔۔اچھی بات ہے۔۔۔" رون نے تھوڑی اداسی سے کہا۔۔۔ وہ جذب کی ہوئی سیاہی کے گند کو پونچھ کر صاف کرنے کی کوشش کر رہا تھا جو کچھ دیر پہلے تک اسکا مکمل شدہ مضمون تھا۔۔۔

ہرمائنی نے اس کاغذ کو اپنی طرف کھینچا اور اپنی چھڑی سے جذب کر کے سیاہی کو صاف کرنے لگی۔۔۔

"لیکن اس بات کا کیا مطلب ہے کہ وہ وہاں 'مختلف طالب علموں' کے ساتھ جاتا ہے۔۔۔؟" ہرمائنی نے کہا۔۔۔ "اس کام میں آخر کتنے لوگ اس کا ساتھ دے رہے ہیں۔۔؟ ایسا تو ہو ہی نہیں سکتا کہ وہ کوئی خفیہ کام کرنے کے لئے اتنے سارے لوگوں پر بھروسہ کر رہا ہوگا۔۔۔"

"ہاں۔۔۔ یہ بات عجیب تو ہے۔۔۔" ہیری نے بھوں اچکاتے ہوئے کہا۔۔۔ "میں نے اسے کریب سے یہ کہتے ہوئے سنا تھا کہ اس بات سے کریب کا کوئی لینا دینا نہیں کہ وہ آخر کر کیا رہا ہے۔۔۔ تو پھر آخر وہ ان باقی لوگوں سے کیا کہہ رہا ہوگا۔۔۔اتنے سارے لوگوں۔۔۔۔۔"

ہیری کی آواز دھیمی ہوتے ہوتے خاموش ہو گئی۔۔۔وہ آگ کی طرف گھورنے لگا۔۔

"اُف خدایا۔۔۔ میں بھی کتنا بے وقوف ہوں۔۔۔" اس نے آہستگی سے کہا۔۔۔ "یہ تو بالکل صاف بات ہے۔۔۔ہے نا۔۔۔؟ تہہ خانہ میں تو اسکا پورا حوض موجود ہے۔۔اس نے جماعت کے دوران بڑے آرام سے تھوڑا سا اڑا لیا ہوگا۔۔۔"

"کیا اڑا لیا ہوگا۔۔۔؟" رون نے کہا۔۔۔

"*بھیس بدل محلول*۔۔۔اس نے اس *بھیس بدل محلول* میں سے تھوڑا سا چرا لیا ہوگا جو سلگ ہارن نے ہمیں ہماری پہلی جماعت کے دوران دکھایا تھا۔۔۔ میلفوائے کے لئے

پہرہ داری پر مختلف طالب علم نہیں کھڑے ہو رہے۔۔۔ وہ تو ہمیشہ کی طرح بس کریب اور گوئیل ہی ہیں۔۔۔ ہاں یہ بات سمجھ آتی ہے۔۔۔" ہیری نے کہا۔ وہ اچھل کر کھڑا ہوا اور آگ کے سامنے ٹہلنے لگا۔۔ " وہ دونوں تو ہیں ہی اتنے بدھو۔۔۔ کہ بنا سوچے سمجھے کچھ بھی کرنے پر تیار ہو جاتے ہیں۔۔۔ بھلے ہی اس نے انہیں یہ نہ بتایا ہو کہ وہ کر کیا رہا ہے۔۔۔ لیکن وہ یہ بھی نہیں چاہتا ہو گا کہ وہ دونوں حاجتی کمرہ کے پاس منڈلاتے ہوئے پکڑے جائیں۔۔۔ تو وہ انہیں ***بھیس بدل*** محلول پلوا رہا ہے۔۔۔ تاکہ وہ دوسرے لوگوں جیسے نظر آئیں۔۔۔ جب اس نے کوئیڈچ کا میچ چھوڑا تھا اس وقت میں نے اسے جن دو لڑکیوں کے ساتھ دیکھا تھا۔۔۔ ہاہاہاہا۔۔۔ وہ کریب اور گوئیل تھے۔۔۔"

"تو تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ۔۔۔" ہرمائنی سرگوشی کے انداز میں بولی۔۔۔ " وہ چھوٹی لڑکی۔۔ جس کا ترازو میں نے جوڑا تھا۔۔۔"

"ہاں۔۔۔ ظاہر ہے۔۔۔" ہیری نے بلند آواز میں کہا اور اس کی طرف گھور کر دیکھا۔۔ "ظاہر ہے۔۔۔ میلفوائے اس وقت کمرہ کے اندر ہو گا۔۔ اسی لئے اس لڑکی نے۔۔۔ میں یہ کیا بول رہا ہوں۔۔۔؟ اسی لئے اس لڑکے نے وہ ترازو گرایا تھا تاکہ وہ میلفوائے کو متنبہ کر سکے کہ اسے ابھی باہر نہیں نکلنا۔۔۔ کیوں کہ باہر کوئی موجود ہے۔۔۔ اور وہیں پر وہ لڑکی بھی تھی جس نے مینڈک کے انڈوں کی بوتل گرادی تھی۔۔۔ ہم لوگ اس کے قریب سے کتنی بار گزرے ہیں لیکن ہمیں اس کی موجودگی کا احساس تک نہیں ہوا۔۔۔"

"وہ کریب اور گوئیل کا بھیس بدل کر انہیں لڑکیاں بنا رہا ہے۔۔۔؟" رون نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔۔۔" قسم سے یار۔۔۔ اسی لئے وہ لوگ ان دنوں اتنے چڑ چڑے ہو رہے ہیں۔۔۔ وہ اسے صاف منع کیوں نہیں کر دیتے۔۔۔؟"

ہیری نے کہا۔۔ "دیکھو۔۔۔ اگر اس نے انہیں اپنا موت کا نشان دکھایا ہو گا۔۔۔ تب تو وہ اسے منع کرنے کی ہمت نہیں کر سکتے۔۔۔۔ ہے نا۔۔۔؟"

"ہمم۔۔۔ موت کے نشان کی موجودگی کا ہمارے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے۔۔۔" ہرمائنی نے سوچتے ہوئے انداز میں کہا۔۔۔ اس سے پہلے کہ رون کے مضمون کو کوئی اور نقصان پہنچے۔۔۔ اس نے اسے آرام سے لپیٹا اور رون کو تھما دیا۔۔۔

"ہم دیکھیں گے۔۔۔" ہیری نے اعتماد سے کہا۔۔۔

"ہاں بالکل۔۔۔ ہم دیکھیں گے۔۔۔" ہرمائنی نے کھڑے ہو کر انگڑائی لیتے ہوئے کہا۔۔۔ "لیکن ہیری۔۔۔ اس سے پہلے کہ تم مزید پرجوش ہو جاؤ۔۔ مجھے ابھی بھی نہیں لگتا کہ تم حاجتی کمرے میں داخل ہو پاؤ گے۔۔۔ جب تک کہ تم یہ معلوم نہیں کر لیتے کہ اندر ہے کیا۔۔۔ اور مجھے نہیں لگتا کہ تمہیں یہ بات بھولنی چاہیے۔۔۔" اس نے اپنا بستہ اپنے کندھے پر لادا اور اس کو سنجیدہ نظروں سے گھورتی ہوئی بولی۔۔۔ "۔۔۔ کہ اس وقت تمہاری پوری توجہ سلگ ہارن سے وہ یاد حاصل کرنے پر ہونی چاہیے۔۔۔ شب بخیر۔۔۔"

ہیری شاکی نگاہوں سے اسے جاتے ہوئے دیکھتا رہا۔۔۔ جیسے ہی ہرمائنی کی پشت پر لڑکیوں کی خواب گاہ کا دروازہ بند ہوا۔۔ ہیری رون کی طرف مڑ گیا۔۔۔

"تمہیں کیا لگتا ہے۔۔۔؟"

"کاش میں بھی گھریلو جن کی طرح ظہور اڑان بھر پاتا۔۔۔" رون اس جگہ کو گھورتے ہوئے بولا جہاں ابھی ابھی ڈوبی غائب ہوا تھا۔۔ "پھر تو ظہور اڑان کا امتحان میرے بائیں ہاتھ کا کھیل ہوتا۔۔۔"

ہیری اس رات ٹھیک طرح سے نہیں سو پایا۔۔۔ نہ جانے کتنے گھنٹوں تک وہ کھلی ہوئی آنکھوں کے ساتھ لیٹا رہا۔۔۔ وہ یہ سوچ رہا تھا کہ میلفوائے حاجتی کمرے کا استعمال کس طرح کرتا ہوگا۔۔۔اور جب اگلے دن وہ کمرہ میں داخل ہوگا تو اسے وہاں کیا مل سکتا ہے۔۔۔ ہرمائنی کچھ بھی کہے لیکن ہیری کو یقین تھا کہ اگر میلفوائے ڈ۔ف۔ کے مرکز میں داخل ہو سکتا ہے تو پھر وہ بھی میلفوائے کے چھپنے کی جگہ دیکھ سکتا ہے۔۔ لیکن وہاں ہوگا کیا۔۔۔؟ایک ملاقات کا کمرہ۔۔۔؟ایک چھپنے کی جگہ۔۔۔؟ گودام۔۔۔؟ کارخانہ۔۔۔؟ ہیری کا دماغ سرپٹ دوڑتا رہا۔۔۔اور آخر کار جب اسے نیند آگئی تب بھی اس کے خواب میلفوائے کی تصویروں سے ٹوٹتے اور الجھتے رہے۔۔۔جو کبھی سلگ ہارن کی تصویر میں تبدیل ہو جاتی تھیں اور کبھی اسنیپ کی تصویر میں۔۔۔

اگلی صبح ناشتے کے وقت ہیری کا دل امید سے بھرا ہوا تھا۔۔۔ شیطانی جادو سے تحفظ کے فن کی جماعت سے پہلے اس کے پاس ایک گھنٹہ فارغ تھا اور اس نے اس ایک گھنٹے کو حاجتی کمرہ میں داخل ہونے کی کوشش میں خرچ کرنے کا تہیہ کیا ہوا تھا۔۔۔ جب وہ ان دونوں کو کمرہ میں گھسنے کے منصوبوں کے بارے میں سرگوشی کرتے ہوئے بتانے لگا تو ہرمائنی نے اس میں نمائش کے طور پر بھی کوئی دلچسپی ظاہر نہیں کی۔۔۔ جس سے ہیری چڑ گیا۔۔ کیوں کہ اس نے سوچا تھا کہ اگر ہرمائنی چاہے تو وہ اس معاملے میں اس کی کافی مدد کر سکتی ہے۔۔۔

"دیکھو۔۔۔" اس نے دھیمی آواز میں کہا اور آگے جھک کر روزنامہ جادوگر پر اپنا ہاتھ رکھ دیا تاکہ ہرمائنی اسے کھول کر اس کے پیچھے غائب نہ ہو پائے۔۔ یہ اخبار ہرمائنی نے ابھی ابھی ڈاکیا الو کے پاؤں سے کھولا تھا۔۔ "میں سلگ ہارن کے بارے میں بھولا نہیں ہوں لیکن مجھے بالکل بھی اندازہ نہیں کہ میں ان سے وہ یاد کس طرح حاصل کر سکتا ہوں۔۔۔ تو جب تک مجھے کوئی اچھوتا خیال نہیں سوجھتا کیوں نہ تب تک میں میلفوائے کے ارادے معلوم کرنے کی کوشش کر لوں۔۔"

"میں تمہیں پہلے ہی بتا چکی ہوں کہ تمہیں صرف سلگ ہارن کو رضامند کرنے کی ضرورت ہے۔۔۔" ہرمائنی نے کہا۔۔۔"سوال انہیں دھوکہ دینے یا ان پر جادو کرنے کا نہیں ہے۔۔۔ ورنہ ایسا تو ڈمبلڈور خود لمحوں میں کر لیتے۔۔۔ جاجتی کمرہ کے باہر فساد پھیلانے کے بجائے جا کر سلگ ہارن کو ڈھونڈو اور ان کی اچھی فطرت کو موم کرنے کی کوشش کرو۔۔۔" اس نے کھینچ کر روزنامہ جادوگر ہیری کی گرفت سے چھڑایا اور اسے کھول کر پہلا صفحہ دیکھنے لگی۔۔۔

جب ہرمائنی سرخیوں پر نظر ڈال رہی تھی تو رون نے پوچھا۔۔۔" کوئی ایسا انسان جسے ہم جانتے ہوں۔۔۔؟"

"ہاں۔۔۔" ہرمائنی بولی۔۔۔ یہ سن کر ناشتہ کرتے ہوئے رون اور ہیری کو ٹھسکا لگ گیا۔۔۔ "لیکن اس میں گھبرانے والی کوئی بات نہیں۔۔۔ وہ مرا نہیں ہے۔۔۔ منڈنگس کو گرفتار کر کے ازکبان بھیج دیا گیا ہے۔۔۔ وہ **زندہ لاش** کا حلیہ بنا کر ڈاکہ ڈالنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔ اور آکٹیویئس پیپر نام کا ایک بندہ غائب ہے۔۔۔اوہ۔۔۔ کتنی ڈراؤنی خبر ہے۔۔۔ایک نو سال کے بچے کو اپنے دادا دادی کا قتل کرنے کی کوشش پر گرفتار کر لیا گیا ہے۔۔۔ کہا جا رہا ہے کہ شاید اس پر **ذہن محصور وار** کا استعمال کیا گیا ہے۔۔۔"

انہوں نے خاموشی سے اپنا ناشتہ ختم کیا۔۔۔ جس کے فوراً بعد ہرمائنی قدیم زبانوں کی جماعت کی طرف چلی گئی۔۔۔ جبکہ رون گریفن ڈور بیٹھک کی طرف چل دیا جہاں اسے ابھی بھی اسنیپ کا عفریتوں کے اوپر دیئے گئے مضمون کا آخری حصہ مکمل کرنا تھا۔۔۔ اور ہیری ساتویں منزل کی راہداری کی طرف چل دیا۔۔۔اس کی منزل اس دیوار گیر پردے کے سامنے والی خالی دیوار تھی۔۔۔ جس میں کوڑھ مغز برنابس بھدے دیو زادوں کو سنگت رقص کرنا سکھا رہا تھا۔۔۔

جیسے ہی ہیری کو ایک خالی رستہ ملا اس نے فوراً اپنی سلیمانی چادر اوڑھ لی۔۔ لیکن اسے ایسا کرنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔۔۔ جب وہ اپنی منزل پر پہنچا تو وہاں کوئی نہیں تھا۔۔۔ ہیری کو اس بات کا اندازہ تو نہیں تھا کہ اس کی حاجتی کمرہ میں داخل ہونے کی کوشش میلفوائے کی موجودگی میں کامیاب رہے گی یا اس کی غیر موجودگی میں۔۔ لیکن اسے خوشی ہوئی کہ کم از کم اسے اپنی پہلی کوشش کے دوران کریب اور گوئیل کو ایک گیارہ سال کی لڑکی کے روپ میں نہیں جھیلنا پڑے گا۔۔۔

اس جگہ کی طرف بڑھتے ہوئے اس نے اپنی آنکھیں بند کر لیں جہاں حاجتی کمرہ کا دروازہ پوشیدہ تھا۔۔۔ وہ جانتا تھا کہ اسے کیا کرنا ہے۔۔۔ پچھلے سال اس کام میں اس نے کافی مہارت حاصل کر لی تھی۔۔۔ اپنی پوری طاقت کے ساتھ توجہ دیتے ہوئے اس نے سوچا۔۔ "مجھے یہ دیکھنے کی ضرورت ہے کہ میلفوائے اندر کیا کر رہا ہے۔۔۔ مجھے یہ دیکھنے کی ضرورت ہے کہ میلفوائے اندر کیا کر رہا ہے۔۔۔ مجھے یہ دیکھنے کی ضرورت ہے کہ میلفوائے اندر کیا کر رہا ہے۔۔۔"

وہ تین دفعہ دروازے کے سامنے سے گزرا۔۔۔ پھر جوش سے دھڑکتے دل کے ساتھ اس نے اپنی آنکھیں کھولیں اور سامنے کی طرف دیکھا۔۔۔

لیکن اس کے سامنے ابھی بھی خالی دیوار کا ٹکڑا نظر آ رہا تھا۔۔۔

وہ آگے کی طرف بڑھا اور تجرباتی طور پر دیوار کو دھکا لگایا۔۔۔ پتھریلی دیوار ابھی بھی ٹھوس اور اپنی جگہ پر جمی ہوئی تھی۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔" ہیری نے اونچی آواز میں کہا۔۔۔ "ٹھیک ہے۔۔۔ میں نے غلط چیز سوچ لی تھی۔۔۔"

اس نے ایک لمحے کے لئے کچھ سوچا اور پھر دوبارہ چل دیا۔۔اس نے اپنی آنکھیں بند کر لیں اور پوری قوت سے توجہ دیوار پر مرکوز کر دی۔۔۔

"مجھے وہ جگہ دیکھنے کی ضرورت ہے۔ جہاں میلفوائے خفیہ طور پر آتا ہے۔۔۔ مجھے وہ جگہ دیکھنے کی ضرورت ہے۔جہاں میلفوائے خفیہ طور پر آتا ہے۔۔۔"

تین دفعہ وہاں سے گزرنے کے بعد اس نے بڑی امید کیساتھ اپنی آنکھیں کھولیں۔۔۔۔

ابھی بھی وہاں کوئی دروازہ نہیں تھا۔۔۔

" اوہ۔۔۔ کھل بھی جاؤ۔۔۔" اس نے دیوار سے چڑ کر کہا۔۔"یہ تو بالکل واضح ہدایت تھی۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔"

دوبارہ قدم بڑھانے سے پہلے وہ کئی منٹوں تک اچھی طرح غور کرتا رہا۔۔۔

"میں چاہتا ہوں کہ تم وہ جگہ بن جاؤ جو تم میلفوائے کے لئے بنتے ہو۔۔۔۔"

جب اس نے گشت ختم کر لیا تو اس نے فوراً اپنی آنکھیں نہیں کھولیں۔۔۔وہ کان لگا کر غور سے سن رہا تھا۔۔۔ جیسے وہ واقعی دروازہ کھٹ کی آواز کے ساتھ نمودار ہونے کی آواز سن سکتا ہو۔۔۔ بہرحال دور کہیں باہر چڑیوں کے چہچہانے کی آواز کے علاوہ اسے کچھ سنائی نہیں دیا۔۔اس نے اپنی آنکھیں کھولیں۔۔۔

ابھی بھی کوئی دروازہ نہیں تھا۔۔۔ہیری نے ایک زوردار گالی دی۔۔۔ کسی کے چیخنے کی آواز سنائی دی۔۔۔ اس نے مڑ کر دیکھا تو اسے نظر آیا کہ پہلے سال کے کچھ بطخ کے بچوں کی طرح کے چھوٹے بچے واپس موڑ کی طرف بھاگ رہے تھے۔۔۔ شاید انہیں ایسا لگا تھا کہ ابھی ابھی ان کا سامنا کسی بدزبان بھوت سے ہوا ہے۔۔۔

پورے ایک گھنٹے تک ہیری "میں یہ دیکھنا چاہتا ہوں کہ میلفوائے تمہارے اندر کیا کر رہا ہے" جیسے جملے کی ہر ممکن ترتیب کو آزماتا رہا۔۔ لیکن تھک ہار کر اسے یہ ماننے پر مجبور ہونا پڑا کہ ہر مائنی کی بات میں دم تھا۔۔ کمرہ اتنی آسانی سے اس کے لئے کھلنے پر رضامند نہیں تھا۔۔ مایوسی اور چڑچڑے پن سے بوجھل ہو کر وہ شیطانی جادو سے تحفظ کے فن کی جماعت کی طرف چل پڑا۔۔ چلتے چلتے اس نے کھینچ کر اپنی سلیمانی چادر اتاری اور اسے واپس اپنے بستہ میں ٹھونس لیا۔۔

جب ہیری موم بتی سے روشن جماعت میں تیزی کے ساتھ گھسا تو اسنیپ سرد لہجے میں بولے۔۔" ایک بار پھر۔۔ تم دیر سے آئے ہو پوٹر۔۔ گریفن ڈور کے دس نمبر کاٹے جاتے ہیں۔۔"

رون کے برابر میں پڑی کرسی پر دراز ہوتے ہوئے ہیری نے منہ بنا کر اسنیپ کی طرف دیکھا۔۔ آدھی سے زیادہ جماعت ابھی بھی اپنے پیروں پر کھڑی ہوئی تھی۔۔ اور اپنی کتابیں بستہ سے باہر نکالتے ہوئے اپنی چیزیں ترتیب سے رکھ رہی تھی۔۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ وہ سب بھی ابھی ابھی یہاں پہنچے تھے اور اسے آنے میں کوئی خاص دیر نہیں ہوئی تھی۔۔

"اس سے پہلے کہ ہم شروع کریں۔۔ مجھے تم لوگوں کے عفریتوں کے اوپر لکھے گئے مضامین چاہئیں۔۔" اسنیپ نے کاہلی سے اپنی چھڑی لہراتے ہوئے کہا۔۔ پچیس چرمئی کاغذ ہوا میں بلند ہوئے اور ترتیب سے ان کی میز پر ڈھیر ہو گئے۔۔"تم لوگوں کے اپنے بھلے کے لئے مجھے امید ہے کہ یہ اس بکواس سے بہتر ہوں گے جو مجھے **ذہن محصور وار** کے مقابلہ کے اوپر لکھے گئے مضامین پر جھیلنی پڑی تھی۔۔ اب تم لوگ اپنی کتاب کا صفحہ نمبر۔۔۔ کیا بات ہے فنی گن۔۔۔؟"

"جناب۔۔۔" فنی گن نے کہا۔۔" میں سوچ رہا تھا کہ ہم ایک ***زندہ لاش*** یا بھوت میں فرق کس طرح بیان کر سکتے ہیں۔۔۔؟ کیوں کہ اخبار میں ***زندہ لاش*** کے بارے میں کچھ چھپا ہے۔۔۔"

"نہیں ایسی کوئی خبر نہیں چھپی۔۔۔" اسنیپ نے اکتائی ہوئی آواز میں کہا۔۔

"لیکن جناب میں نے لوگوں کو اس بارے میں بات کرتے ہوئے سنا ہے۔۔۔"

"فنی گن۔۔۔ اگر تم نے خود مذکورہ خبر پڑھی ہوتی تو تمہیں یہ معلوم ہوتا کہ وہ نام نہاد ***زندہ لاش*** دراصل منڈنگس فلیچر نامی ایک بدبودار گھٹیا چور تھا۔۔۔۔"

"مجھے لگتا تھا کہ اسنیپ اور منڈنگس ایک ہی تھالی کے چٹے بٹے ہیں۔۔۔" ہیری نے رون اور ہرمائنی سے سرگوشی کی۔۔" اسے تو منڈنگس کی گرفتاری پر پریشان ہونا چاہیے تھا۔۔۔"

"لیکن لگتا ہے پوٹر کے پاس اس موضوع کے بارے میں کہنے کے لئے بہت کچھ ہے۔۔۔" اسنیپ نے اچانک کمرہ کے پچھلی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔ان کی کالی آنکھیں ہیری پر جمی ہوئی تھیں۔۔۔ "چلو پوٹر ہی سے پوچھ لیتے ہیں کہ ہم ایک ***زندہ لاش*** اور بھوت میں فرق کس طرح بیان کر سکتے ہیں۔۔۔"

پوری جماعت مڑ کر ہیری کی طرف دیکھنے لگی۔۔۔ جو عجلت میں یہ یاد کرنے کی کوشش کرنے لگا کہ ڈمبلڈور نے اسے اس رات کو کیا بتایا تھا جب وہ لوگ سلگ ہارن سے ملنے گئے تھے۔۔۔

اس نے کہا۔۔۔ "ارے۔۔۔ دیکھیے۔۔۔ بھوت شفاف ہوتے ہیں۔۔۔ ہم ان کے آر پار دیکھ سکتے ہیں۔۔۔"

"اوہ۔۔۔بہت خوب۔۔۔" اسنیپ نے اس کی بات کاٹ دی۔۔۔ان کے ہونٹ سکڑ گئے تھے۔۔۔" ہاں۔۔۔صاف نظر آرہا ہے کہ تقریباً چھ سال کی جادوئی تعلیم سے تم نے اتنا تو سیکھ ہی لیا ہے پوٹر۔۔۔"بھوت شفاف ہوتے ہیں ۔۔۔"

پینسی پارکنسن اونچے سر میں کھلکھلائی۔۔۔کئی اور لوگ بھی مسکرانے لگے۔۔۔ہیری نے ایک گہری سانس بھری اور بھلے ہی اندر اس کا خون کھول رہا تھا لیکن وہ پرسکون لہجے میں مزید بولا۔۔۔ "ہاں۔۔۔ بھوت شفاف ہوتے ہیں۔۔ لیکن ***انفیری*** یا ***زندہ لاشیں*** اصل میں مردہ جسم ہوتے ہیں۔۔۔اس لئے یقینی طور پر وہ ٹھوس جسم کے مالک ہوتے ہیں۔۔۔"

"اتنا تو ہمیں ایک پانچ سال کا بچہ بھی بتا دیتا۔۔۔" اسنیپ نے پھنکارتے ہوئے کہا۔۔۔ "زندہ لاش ایک ایسا مردہ جسم ہوتا ہے جس میں ایک شیطانی جادوگر منتر پڑھ کر دوبارہ جان ڈال دیتا ہے۔۔۔وہ زندہ نہیں ہوتا۔۔۔اس کا استعمال تو بس ایک کٹھ پتلی کی طرح اس جادوگر کی خواہشات کو پورا کرنے کے لئے کیا جاتا ہے۔۔۔ اس کے برعکس ۔ مجھے بھروسہ ہے کہ تم لوگ اب تک سمجھ ہی چکے ہوگے۔۔۔ایک بھوت دوسرے جہاں میں چلی جانے والی روح کا اس زمین پر چھوڑا ہوا ایک نشان ہوتا ہے۔۔۔اور ظاہر ہے جیسا کہ پوٹر نے اتنی سمجھداری سے ہمیں بتایا ہی ہے۔۔۔۔بھوت شفاف ہوتے ہیں۔۔۔"

"دیکھئے۔۔۔اگر ہم ان دونوں میں فرق بتانے کی کوشش کر رہے ہیں تو بات تو وہی کام کی ہے جو ہیری نے کہی۔۔۔" رون نے کہا۔۔۔ "اگر کسی اندھیری گلی میں ہمارا کسی اس طرح کی چیز سے سامنا ہو گیا۔۔ تو ہم سب سے پہلے تو یہی دیکھیں گے نا کہ وہ ٹھوس ہے یا نہیں۔۔۔؟ ہم اس سے یہ تو نہیں پوچھنے بیٹھ جائیں گے کہ ' *معاف کیجیے گا ۔۔۔ کیا آپ دوسرے جہاں میں چلی جانے والی روح کا زمین پر چھوڑا ہوا نشان ہیں ۔۔؟* "

ہنسی کی لہر دوڑ گئی۔۔۔ جس نے اسنیپ کے غصے سے جماعت کو گھورنے پر فوراً ہی دم توڑ دیا۔۔۔

"گریفن ڈور کے دس اور نمبر کم۔۔۔" اسنیپ نے کہا۔۔۔ "مجھے تم سے اس سے زیادہ نفاست کی توقع تھی بھی نہیں رونالڈ ویزلی۔۔۔اتنا ٹھوس لڑکا۔۔۔جو ایک کمرہ کی دوسری طرف ایک انچ آگے تک کی ظہور اڑان بھی نہیں بھر سکتا۔۔۔"

ہیری غصے میں کچھ کہنے کے لئے اپنا منہ کھول ہی رہا تھا۔۔۔کہ ہرمائنی نے اس کا بازو تھامتے ہوئے سرگوشی میں کہا۔۔۔ "نہیں۔۔۔کوئی فائدہ نہیں ہے تمہیں ایک بار پھر نظر بندی کی سزا مل جائے گی۔۔۔رہنے دو۔۔۔"

"اب اپنی کتاب کا صفحہ نمبر دو سو تیرہ کھولو۔۔۔" اسنیپ نے دل جلاتی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔۔۔" اور **قہر و ستم وار** کے بارے میں پہلے دو پیرائے پڑھو۔۔۔"

باقی پوری جماعت کے دوران رون گم صم رہا۔۔۔جب جماعت کے اختتام پر گھنٹی بجی تو لیونڈر ہیری اور رون کی طرف چلی آئی۔۔(اس کے آنے پر ہرمائنی پراسرار طور پر نگاہوں سے اوجھل ہو گئی) لیونڈر۔۔ رون کو ظہور اڑان کا طعنہ مارنے پر اسنیپ کو برا بھلا کہنے لگی۔۔۔لیکن اس سے رون مزید چڑ چڑا لگنے لگا۔۔۔ اور اس نے ہیری کے ساتھ لڑکوں کے غسلخانے میں جانے کا بہانہ بنا کر لیونڈر سے اپنا پیچھا چھڑا لیا۔۔۔

"ویسے اسنیپ نے ٹھیک ہی کہا تھا۔۔۔ہے نا۔۔؟" رون نے ایک دو منٹ خود کو چٹخے ہوئے آئینہ میں گھورنے کے بعد کہا۔۔۔" مجھے نہیں لگتا کہ میں امتحان دینے کے قابل ہوں بھی یا نہیں۔۔۔میں ظہور اڑان پر قابو ہی نہیں کر پا رہا۔۔۔"

"تم ہاگس میڈ میں ہونے والی اضافی مشقوں میں حصہ لے کر دیکھ لو کہ ان سے تمہیں کتنا فائدہ ہوتا ہے۔۔۔" ہیری نے سلجھی ہوئی بات کہی۔۔۔ "کم از کم وہ ایک بے وقوفانہ چھلے میں کودنے سے تو زیادہ مزیدار ہو گا۔۔ اور اگر پھر بھی تم اس میں۔۔۔اتنی مہارت حاصل نہ کر پاؤ

تو۔۔۔ تم اس امتحان کو ٹال بھی سکتے ہو۔۔۔ چاہو تو گرمیوں کے بعد میرے ساتھ امتحان دے لینا۔۔۔ مارٹیل۔۔۔ یہ لڑکوں کا غسلخانہ ہے۔۔۔"

ایک لڑکی کا بھوت ان کے پیچھے والے حجرہ میں موجود بیت الخلا سے نمودار ہوا تھا۔۔۔ اور اب ہوا میں تیر رہا تھا۔۔۔ وہ لڑکی اپنے سفید موٹے گول چشمے سے انہیں گھور رہی تھی۔۔۔

"اوہ۔۔۔" اس نے افسردگی سے کہا۔۔۔" یہ تم دونوں ہو۔۔۔"

"تو تم کس کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔؟ رون نے آئینہ میں اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

"کسی کا نہیں۔۔۔" مارٹیل نے اپنی ٹھوڑی سے ایک پھنسی نوچتے ہوئے کہا۔۔۔"اس نے کہا تھا وہ دوبارہ آئے گا۔۔۔ اور مجھ سے ملے گا۔۔۔ لیکن ایسا تو تم نے بھی کہا تھا کہ تم بھی کبھی کبھار مجھ سے ملنے آیا کرو گے۔۔۔" اس نے ہیری کو ملامتی نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔"اور میں نے تمہیں کئی مہینوں سے نہیں دیکھا ہے۔۔۔ اب میں سیکھ چکی ہوں کہ لڑکوں سے زیادہ توقع نہیں رکھنی چاہیے۔۔۔"

"میرے خیال سے تم تو لڑکیوں کے غسلخانے میں رہتی تھی۔۔۔؟" ہیری نے کہا۔۔۔ وہ کچھ سالوں سے اس بات کا خصوصی دھیان رکھتا تھا کہ اس جگہ کے آس پاس بھی نہ پھٹکے۔۔۔

"میں وہیں رہتی ہوں۔۔۔" مارٹیل نے چڑ کر جھرجھری لیتے ہوئے کہا۔۔۔"لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ میں دوسرے مقامات پر نہیں گھوم سکتی۔۔۔ یاد ہے میں نے ایک دفعہ آکر تمہیں نہاتے ہوئے دیکھا تھا۔۔۔؟"

"بہت اچھی طرح یاد ہے۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔۔

"لیکن مجھے لگا تھا کہ وہ مجھے پسند کرتا ہے۔۔۔" اس نے افسردہ انداز میں کہا۔۔۔ "اگر تم دونوں یہاں سے چلے جاؤ تو شاید وہ یہاں واپس آ جائے۔۔۔ ہم دونوں کی بہت سی باتیں ملتی جلتی ہیں۔۔۔ مجھے یقین ہے وہ بھی ایسا ہی محسوس کرتا ہے۔۔۔"

اور اس نے امید بھری نگاہوں سے دروازے کی طرف دیکھا۔۔۔

"جب تم یہ کہتی ہو کہ تم دونوں کی بہت سی باتیں ملتی جلتی ہیں۔۔۔" رون نے کہا۔۔۔ اس کی آواز میں مستی جھلک رہی تھی۔۔۔ "۔۔۔ تو کیا تمہارا مطلب یہ ہے کہ وہ بھی بیت الخلا میں رہتا ہے۔۔۔؟"

"نہیں۔۔۔" مارٹیل بھڑک کر بولی۔۔۔ اس کی آواز پرانی سِل لگے ہوئے غسلخانہ میں گونج رہی تھی۔۔۔ "میرے کہنے کا مطلب تھا کہ وہ بھی بہت حساس ہے۔۔۔ لوگ اسے بھی تنگ کرتے ہیں اور وہ بھی کافی اکیلا پن محسوس کرتا ہے۔۔۔ اس کے پاس بات کرنے کے لئے بھی کوئی دوست نہیں ہے۔۔۔ اور وہ اپنے احساسات مجھ سے بانٹتے وقت رونے سے بھی نہیں ڈرتا۔۔۔"

"ایک لڑکا یہاں آ کر روتا ہے۔۔۔؟" ہیری نے تجسس سے پوچھا۔۔۔ "ایک نوجوان لڑکا۔۔۔؟"

"تمہیں اس سے کیا مطلب۔۔۔" مارٹیل نے کہا۔۔۔ اس کی چھوٹی۔۔۔ چھلکتی آنکھیں اب رون پر جمی ہوئی تھیں۔۔۔ جواب یقیناً مسکرا رہا تھا۔۔۔ "میں نے وعدہ کیا تھا کہ میں یہ بات کسی کو نہیں بتاؤں گی۔۔۔ میں اس کا یہ راز اپنے ساتھ۔۔۔"

"یقیناً قبر میں تو نہیں لے جاؤ گی۔۔۔؟" رون نے ہنسی سے بھری آواز میں پوچھا۔۔۔ "ہاں گٹر میں ضرور لے جا سکتی ہو۔۔۔ "

مارٹیل غصے سے چنگھاڑی۔۔اور اس نے دوبارہ بیت الخلا میں غوطہ مار دیا۔۔ جس سے پانی کناروں سے اچھل کر فرش پر آ گرا۔۔ مارٹیل کو تپانے کے بعد رون کی خوش دلی واپس لوٹ آئی۔۔۔

"تم بالکل درست تھے۔۔" اس نے اپنا اسکول کا بستہ دوبارہ اپنے کندھے پر لادتے ہوئے کہا۔۔"امتحان کے بارے میں کوئی بھی فیصلہ کرنے سے پہلے میں ہاگس میڈ میں ہونے والی اضافی مشقوں میں حصہ ضرور لوں گا۔۔"

تو پھر اگلے ہفتہ کے اختتام پر ہرمائنی اور چھٹے سال کے باقی طالب علموں کے ساتھ رون ہاگس میڈ کی طرف چل دیا۔۔وہ سبھی لوگ دو ہفتوں بعد ہونے والے امتحانات سے پہلے سترہ سال کے ہونے والے تھے۔۔ ہیری نے تھوڑی جلن کے ساتھ انہیں گاؤں جانے کی تیاری کرتے ہوئے دیکھا۔۔ اسے وہاں کی سیر یاد آتی تھی۔۔اور آج تو موسم بہار کا دن بھی بہت دلفریب تھا۔۔ کافی دنوں بعد ان لوگوں کو اتنا صاف آسمان نظر آ رہا تھا۔۔ بہر حال اس نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ اس وقت کا استعمال وہ حاجتی کمرہ پر ایک اور حملہ کرنے کی کوشش کے لئے کرے گا۔۔۔

جب اس نے داخلی ہال میں رون اور ہرمائنی کو اپنا منصوبہ بتایا تو ہرمائنی بولی۔۔" بہتر ہو گا کہ تم سیدھے سلگ ہارن کے دفتر میں جاؤ اور ان سے وہ یاد حاصل کرنے کی کوشش کرو۔۔"

"میں کوشش کر تو رہا ہوں۔۔" ہیری نے غصے سے کہا۔۔اور یہ بات سچ بھی تھی۔۔ اس پورے ہفتے کے دوران سلگ ہارن کو گھیرنے کی کوشش میں وہ روزانہ محلولات کی جماعت کے بعد سب سے آخر میں کمرہ سے باہر نکلتا تھا۔۔ لیکن سلگ ہارن اتنی تیزی سے تہہ خانے سے باہر نکل جاتے تھے کہ ہیری انہیں پکڑ ہی نہیں پاتا تھا۔۔ دو دفعہ ہیری ان کے دفتر بھی گیا

اور دروازہ کھٹکھٹایا۔۔ لیکن اندر سے کوئی جواب نہیں آیا۔۔ حالانکہ دوسری بار دستک دینے پر ہیری کو پکا یقین تھا کہ اپنی دستک پر اس نے اندر سے آتی پرانے گراموفون کی موسیقی کا گلا گھوٹنے کی آواز سنی تھی۔۔۔

" وہ مجھ سے بات ہی نہیں کرنا چاہتے ہر مائنی۔۔۔ انہیں شبہ ہے کہ میں ان سے بات اگلوانے کے چکر میں ہوں۔۔۔ اور وہ ایسا ہونے نہیں دیں گے۔۔۔"

"چلو۔۔۔ پھر تو تمہیں اپنی کوشش مزید تیز کر دینی چاہیے۔۔۔ ہے نا۔۔۔؟"

طالب علموں کی چھوٹی قطار فلچ کے پاس سے گزرنے کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔ جو معمول کے مطابق ***خفیہ تلاشی آلہ*** چھو چھو کر ان کی تلاشی لے رہا تھا۔۔۔ قطار کچھ قدم آگے بڑھی تو ہیری نے ہر مائنی کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا کہ کہیں فلچ ان کی بات نہ سن لے۔۔۔ اس نے رون اور ہر مائنی دونوں کو کامیابی کی دعا دی اور واپس مڑ کر ایک بار پھر سنگ مرمر کی سیڑھیاں چڑھنے لگا۔۔۔ ہر مائنی چاہے کچھ بھی کہے۔۔۔ اس نے تہیہ کر لیا تھا کہ ایک یا دو گھنٹے کا وقت تو وہ حاجتی کمرہ کو ہی دے گا۔۔۔

داخلی ہال سے دور پہنچتے ہی ہیری نے اپنے بستہ سے ***لٹیروں کا نقشہ*** اور اپنی سلیمانی چادر کھینچ کر باہر نکال لی۔ خود کو اچھی طرح چھپانے کے بعد اس نے نقشہ کو چھڑی سے ٹھوکا اور بڑبڑایا۔۔" *میں سنجیدگی سے قسم کھاتا ہوں کہ میری نیت ٹھیک نہیں ہے۔۔*" پھر وہ غور سے نقشہ کا جائزہ لینے لگا۔۔۔

چونکہ یہ اتوار کی صبح تھی اس لئے تقریباً تمام طالب علم اپنی اپنی بیٹھک میں موجود تھے۔۔۔ ایک مینار میں گریفن ڈور تھے اور دوسرے مینار میں ریون کلا۔۔۔ سلے درن اپنی کال کوٹھری میں موجود تھے جبکہ ہفل پف باورچی خانہ کے قریب والے تہہ خانہ میں۔۔ ایک آدھ شخص کتب خانہ یا راہداری میں چلتا پھرتا نظر آ رہا تھا۔۔ کچھ لوگ باہر میدان میں موجود

تھے۔۔ اور وہیں۔۔۔ ساتویں منزل کی راہداری میں گریگوری گوئیل اکیلا کھڑا تھا۔۔۔ نقشہ میں حاجتی کمرہ کا نام ونشان تک نہیں تھا۔۔ لیکن ہیری کو اس کی کوئی فکر نہیں تھی۔۔۔ اگر گوئیل باہر کھڑا پہرا دے رہا ہے تو کمرہ کھلا ہوا ہے۔۔۔ بھلے ہی نقشہ اس بارے میں کچھ جانتا ہو یا نہ جانتا ہو۔۔۔ وہ تیزی سے سیڑھیوں پر دوڑنے لگا۔۔ اس راہداری کے موڑ پر پہنچنے کے بعد ہی اس نے اپنی رفتار دھیمی کر دی۔۔ پھر وہ دبے پاؤں۔۔ بہت آہستہ رفتار سے اسی چھوٹی لڑکی کی طرف رینگنے لگا جو پیتل کا بھاری ترازو دبوچ کر کھڑی ہوئی تھی اور جس کی دو ہفتے پہلے ہرمائنی نے بہت رحم دلی کے ساتھ مدد کی تھی۔۔۔ اس نے اس وقت تک انتظار کیا جب تک وہ بالکل اس کے پیچھے نہیں پہنچ گیا۔۔۔ پھر وہ نیچے جھکا اور اس کے کان میں سرگوشی کی۔۔ "سلام۔۔۔ تم بہت خوبصورت ہو۔۔۔ ہے نا۔۔؟"

گوئیل نے دہشت بھری اونچی چیخ ماری اور ڈر کے مارے ترازو ہوا میں اچھال دیا۔۔ پھر وہ دوڑتا ہوا دور بھاگ گیا۔۔۔ اور اس سے پہلے کہ زمین پر دھماکے سے گرنے والے ترازو کی آواز خالی راہداری میں گونجنا بند ہوتی۔۔۔ گوئیل بھاگتا ہوا نگاہوں سے اوجھل ہو گیا۔۔۔ ہیری ہنستے ہوئے پیچھے خالی دیوار کا معائنہ کرنے کے لئے پلٹا۔۔۔ اسے یقین تھا کہ دیوار کی دوسری طرف میلفوائے دہشت میں جما کھڑا ہوگا۔۔۔ اسے اچھی طرح احساس ہو گا کہ باہر کوئی ایسا شخص موجود ہے جسے وہاں نہیں ہونا چاہیے تھا۔۔۔ لیکن اس میں باہر نکلنے کی ہمت بھی نہیں ہو گی۔۔۔ اس سے ہیری کو طاقت کا دلفریب احساس ہوا۔۔ وہ یہ سوچنے کے لئے ذہن پر زور ڈالنے لگا کہ اس نے ابھی تک اندر جانے کے لئے الفاظ کی کس ترتیب کا استعمال نہیں کیا ہے۔۔۔

بہرحال یہ امید بھرا احساس زیادہ دیر برقرار نہیں رہ پایا۔۔۔ آدھے گھنٹے بعد۔۔۔ اس کی لاتعداد مختلف ترتیبات میں کی گئی درخواستوں کے باوجود کہ میلفوائے اندر کیا کر رہا ہے۔۔۔ دیوار ویسے کی ویسے بنا کسی دروازہ کے کھڑی رہی۔۔۔ ہیری کو بے پناہ مایوسی نے گھیر لیا۔۔۔ میلفوائے اس سے کچھ قدموں کے فاصلے پر موجود تھا لیکن ابھی بھی اس کے ہاتھ ایک چھوٹا ثبوت بھی نہیں لگا تھا کہ

وہ اندر کر کیا رہا ہے۔۔۔ ضبط کا دامن ہاتھ سے چھوڑتے ہوئے ہیری دوڑتا ہوا دیوار کی طرف گیا اور کس کر اس پر ایک لات دے ماری۔۔۔

"اُف۔۔۔"

اسے لگا کہ جیسے اس نے اپنا پنجہ توڑ دیا ہے۔۔۔ جب وہ اسے تھام کر درد کے مارے ایک پیر پر اچھلنے لگا۔۔ تو سلیمانی چادر اس کے اوپر سے سرک گئی۔۔۔

"ہیری۔۔۔؟"

وہ ایک پیر پر اچھلتے ہوئے ہی گھوما اور لڑکھڑا گیا۔۔ اسے یہ دیکھ کر بہت حیرانی ہوئی کہ وہ ٹونکس تھی۔۔۔ وہ اس کی طرف اس انداز میں چلی آ رہی تھی جیسے وہ اکثر ان راہداریوں میں گھومتی پھرتی ہو۔۔۔

"تم یہاں کیا کر رہی ہو۔۔۔؟" ہیری نے دوبارہ اپنے پیروں پر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔۔ وہ ہمیشہ اسے فرش پر گرا ہوا ہی کیوں ملتا ہے۔۔۔؟

"میں ڈمبلڈور سے ملنے آئی ہوں۔۔۔" ٹونکس نے کہا۔۔

ہیری کو محسوس ہوا کہ وہ قابل رحم اور پہلے سے زیادہ دبلی لگ رہی تھی۔۔۔ اس کے چوہے جیسے بال بھی بے جان لگ رہے تھے۔۔۔

"ان کا دفتر یہاں نہیں ہے۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔ "وہ محل کے دوسری طرف ہے۔۔۔ حیوان کی شکل والے پرنالہ کے پیچھے۔۔۔"

"میں جانتی ہوں۔۔۔" ٹونکس نے کہا۔۔۔ "لیکن وہ وہاں نہیں ہیں۔۔ شاید وہ پھر کہیں چلے گئے ہیں۔۔۔"

"واقعی۔۔۔؟" ہیری نے کہا۔۔۔ اور اپنے زخمی پاؤں کو نزاکت سے فرش پر رکھا۔۔۔ "سنو۔۔۔ میرے خیال سے تم یہ تو نہیں جانتی ہو گی کہ وہ کہاں جاتے ہیں۔۔۔؟"

"نہیں۔۔۔" ٹونکس نے کہا۔۔۔

"تم ان سے کیوں ملنا چاہتی تھی۔۔۔؟"

"کوئی خاص بات نہیں تھی۔۔۔" ٹونکس نے بے دھیانی سے اپنے چوغہ کی آستین کو کھینچتے ہوئے کہا۔۔۔ "میں نے صرف یہ سوچا تھا کہ شاید وہ جانتے ہوں کہ آخر ہو کیا رہا ہے۔۔۔ میں نے کچھ افواہیں سنی ہیں۔۔۔ لوگوں کے زخمی ہونے کے بارے میں۔۔۔"

"ہاں ۔۔ میں جانتا ہوں۔۔ اخبار ایسی خبروں سے بھرا پڑا ہے۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔۔ " جیسے وہ چھوٹا بچہ جو اپنے دادا دادی کو مارنا چاہتا تھا۔۔۔"

"روزنامہ جادوگر بہت پیچھے چل رہا ہے۔۔" ٹونکس نے کہا۔۔۔ لگا کہ جیسے اس نے اس کی بات سنی ہی نہیں تھی۔۔۔ " تمہیں حال فی الحال میں تنظیم کے کسی فرد کا خط ملا ہے۔۔۔؟"

" تنظیم کا کوئی بھی فرد اب مجھے خط نہیں لکھتا۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔۔ " جب سے سیریئس۔۔۔"

اس نے دیکھا کہ ٹونکس کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں۔۔۔

"اوہ معاف کرنا۔۔۔" وہ بھونڈے انداز میں بڑبڑایا۔۔۔ "میرا مطلب ہے ۔۔ مجھے بھی اس کی یاد آتی ہے۔۔۔"

"کیا۔۔۔؟" ٹونکس نے سپاٹ لہجے میں کہا۔۔۔ جیسے اس نے اس کی بات سنی ہی نہ ہو۔۔۔" چلو۔۔۔ پھر ملیں گے ہیری۔۔۔"

وہ تیزی سے پلٹی اور واپس راہداری میں چل دی۔۔۔ ہیری وہیں کھڑا اسے تکتا رہ گیا۔۔۔ ایک یا دو منٹ بعد اس نے دوبارہ سلیمانی چادر اوڑھ لی اور دوبارہ حاجتی کمرہ میں داخل ہونے کی کوشش میں لگ گیا۔۔ لیکن اب اس کا دل اس کام میں نہیں لگ رہا تھا۔۔۔ آخر کار۔۔۔ اسے اپنے پیٹ میں کھوکھلے پن کا احساس ہوا اور اسے یہ بھی معلوم تھا کہ جلد ہی رون اور ہر مائنی دوپہر کے کھانے تک واپس آجائیں گے۔۔۔ اس لئے اس نے اپنی کوشش ترک کر دی اور راہداری کو میلفوائے کے لئے خالی چھوڑ دیا۔۔۔ اسے امید تھی کہ میلفوائے اتنا زیادہ ڈر گیا ہوگا کہ ابھی کچھ گھنٹوں تک تو وہ باہر آنے کی ہمت نہیں کر پائے گا۔۔۔

رون اور ہر مائنی اسے بڑے ہال میں ہی مل گئے۔۔۔ وہ دوپہر کا کھانا آدھا ختم کر چکے تھے۔۔۔

"میں نے کر دکھایا۔۔ لگ بھگ۔۔۔" رون نے ہیری کو دیکھتے ہی جوش بھرے انداز میں بتایا۔۔ "مجھے مادام پیڈی فٹ کی چائے کی دکان کے باہر ظہور اڑان بھرنی تھی۔۔۔ لیکن میں اس سے تھوڑا آگے نکل گیا۔۔۔ اور اسکرائیون شافٹ کی دکان کے باہر پہنچ گیا۔۔۔ لیکن کم از کم میں اپنی جگہ سے ہلا تو سہی۔۔۔۔"

"اچھا ہوا۔۔" ہیری نے کہا۔۔۔" اور ہر مائنی تم نے کیا کیا۔۔۔؟"

اس سے پہلے کہ ہر مائنی جواب دے پاتی رون بول اٹھا۔۔۔"اوہ ظاہر ہے۔۔۔ وہ تو اس کام میں ماہر ہے۔۔۔۔ کامل منزل۔۔۔ مستقبل بینی اور مایوسی۔۔۔ یا جو بھی ہے۔۔۔ اس کے بعد ہم سب لوگ مشروب پینے تھری بروم اسٹکس بھی گئے تھے۔۔ اور تمہیں دیکھنا چاہیے تھا کہ ٹوئیکرا اس کس طرح اس کی تعریفوں کے پل باندھ رہے تھے۔۔۔ مجھے تو حیرانی ہوگی اگر جلد ہی وہ اس کا رشتہ نہ بھیج دیں۔۔۔"

"اور اپنے بارے میں تو بتاؤ۔۔۔" ہر مائنی نے رون کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔۔۔ "کیا تم نے یہ پورا وقت حاجتی کمرہ کے سامنے گزارا۔۔۔؟"

"ہاں۔۔" ہیری نے کہا۔۔ " اور ذرا بوجھو تو صحیح وہاں میں کس سے ملا۔۔؟ ٹونکس۔۔۔"

"ٹونکس۔۔؟" رون اور ہرمائنی نے ایک ساتھ دہرایا۔۔وہ دونوں ہی حیران لگ رہے تھے۔۔۔

"ہاں۔۔اس نے کہا کہ وہ ڈمبلڈور سے ملنے آئی ہے۔۔۔"

جب ہیری نے انہیں ٹونکس کے ساتھ ہونے والی گفتگو کے بارے میں بتایا تو رون بولا۔۔ " مجھ سے پوچھو۔۔ تو وہ تھوڑی بکھر سی گئی ہے۔۔۔وزارت میں جو کچھ بھی ہوا اس کے بعد سے وہ اپنے حواس کھو بیٹھی ہے۔۔۔"

"یہ تھوڑی عجیب بات لگتی ہے۔۔" ہرمائنی نے کہا۔۔جو کسی وجہ سے بہت فکرمند لگ رہی تھی۔۔ "وہ اسکول کی حفاظت پر تعینات تھی تو ایسا کیا ہوا کہ وہ اچانک اپنا کام چھوڑ کر اسکول میں ڈمبلڈور سے ملنے چلی آئی جب کہ وہ یہاں تھے بھی نہیں۔۔؟"

"مجھے ایک خیال آیا تھا۔۔" ہیری نے سرسری انداز میں کہا۔۔ اسے اپنے خیالات کو الفاظ کا جامہ پہناتے ہوئے عجیب لگ رہا تھا۔۔ یہ تو ہرمائنی کی خاصیت تھی۔۔ "تمہیں ایسا تو نہیں لگتا۔۔کہ شاید۔۔شاید اسے سیریئس سے محبت ہو۔۔؟"

ہرمائنی حیرت کے عالم میں اسے گھورنے لگی۔۔۔

"تمہیں یہ بات کیسے سوجھی۔۔؟"

"پتہ نہیں۔۔" ہیری نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔۔" لیکن جب میں نے اس کا نام لیا تو وہ تقریباً رو ہی پڑی تھی۔۔۔اور اس کا نیا **سرپرستو** بھی چار ٹانگوں والا ایک جانور ہے۔۔۔میں سوچ رہا تھا کہیں وہ۔۔۔سیریئس کی شکل تو نہیں لے رہا۔۔؟"

"اس بارے میں بھی سوچا جا سکتا ہے۔۔" ہرمائنی نے دھیمی آواز میں کہا۔۔ "لیکن میں ابھی تک یہ نہیں سمجھ پائی کہ وہ اچانک ڈمبلڈور سے ملنے محل میں کیوں گھسی چلی آئی۔۔۔ اگر وہ واقعی اسی کام کے لئے آئی تھی۔۔۔"

"تو بات پھر وہیں پہنچ جاتی ہے جو میں کہہ رہا تھا۔۔" رون نے کہا۔۔ وہ اب آلو کا بھرتہ اپنے منہ میں ٹھونس رہا تھا۔۔ " وہ تھوڑی پاگل سی ہو گئی ہے۔۔۔ اپنے حواس کھو بیٹھی ہے۔۔۔ عورتیں۔۔۔ " اس نے ہیری کی طرف دیکھتے ہوئے دانشمندی سے کہا۔۔ "وہ آسانی سے پریشان ہو جاتی ہیں۔۔۔"

"لیکن پھر بھی۔۔" ہرمائنی نے اپنے خیالات سے واپس ابھرتے ہوئے کہا۔۔ " مجھے نہیں لگتا کہ مجھے ایک بھی ایسی عورت مل سکتی ہے جو اس بات کو لے کر آدھا گھنٹہ پریشان رہے کہ مادام روزمیرٹا اس کے ڈائن۔۔ مرہم کار اور پھوڑے دار ناگ پھنی والے لطیفے پر ہنسی نہیں تھی۔۔"

رون نے غصے سے اپنی تیوریاں چڑھالیں۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

# بائیسواں باب

# تدفین کے بعد

محل کے برج کے اوپر گہرے نیلے آسمان کے ٹکڑے نظر آنے لگے تھے۔۔۔ لیکن آنے والی سہانی گرمی کے یہ واضح اشارے بھی ہیری کا مزاج خوشگوار نہیں کر پائے۔۔۔ وہ مسلسل اپنی دونوں کوششوں میں ناکامی کا سامنا کر رہا تھا۔۔۔ نہ تو اسے یہ پتہ چل رہا تھا کہ میلفوائے کن چکروں میں ہے۔۔۔ اور نہ ہی وہ سلگ ہارن کو ایسی گفتگو پر آمادہ کر پا رہا تھا جو شاید آگے چل کر سلگ ہارن کو وہ یاد دینے پر رضامند کر سکتی تھی۔۔۔ جو وہ کئی دہائیوں سے دبائے بیٹھے تھے۔۔۔

ہرمائنی نے ہیری سے نرمی سے کہا۔۔۔" آخری بار کہہ رہی ہوں۔۔۔ میلفوائے کو بھول جاؤ۔۔۔"

وہ لوگ دوپہر کے کھانے کے بعد۔۔۔ رون کے ساتھ احاطے کے اس کونے میں بیٹھے ہوئے تھے جہاں دھوپ چمک رہی تھی۔۔۔ ہرمائنی اور رون دونوں نے وزارت جادوگری کا ایک ہدایت نامہ تھاما ہوا تھا۔۔۔ ***ظہور اڑان بھرتے وقت عام غلطیاں اور ان سے بچنے کے طریقے۔۔۔*** کیوں کہ ان لوگوں کا امتحان اسی دوپہر تھا۔۔۔ بہر حال ابھی تک تو یہ ہدایت نامہ حواس کو قابو میں رکھنے میں کچھ زیادہ مددگار ثابت نہیں ہوا تھا۔۔۔

رون ہڑبڑا کر ہرمائنی کے پیچھے چھپنے کی کوشش کرنے لگا۔۔۔ موڑ سے ایک لڑکی ان کی طرف آ رہی تھی۔۔۔

"وہ لیونڈر نہیں ہے۔۔۔" ہرمائنی نے تھکے ہوئے انداز میں کہا۔۔۔

"اوہ۔۔۔ پھر ٹھیک ہے۔۔۔" رون نے سکون کا سانس لیتے ہوئے کہا۔۔۔

"ہیری پوٹر۔۔۔؟" لڑکی بولی۔۔۔ "مجھ سے کہا گیا ہے کہ میں یہ تمہیں دے دوں۔۔۔"

"شکریہ۔۔۔"

وہ چھوٹا سا چرمئی کاغذ تھامتے ہوئے ہیری کا دل ڈوب گیا۔۔۔ جوں ہی وہ لڑکی ان سے دور گئی وہ بولا۔۔۔ "ڈمبلڈور نے کہا تھا کہ جب تک میں وہ یاد حاصل نہیں کر لیتا مزید کوئی درس نہیں ہوگا۔۔۔"

جب ہیری چرمئی کاغذ کھول رہا تھا تو ہرمائنی نے اندازہ لگاتے ہوئے کہا۔۔۔ "شاید وہ یہ پوچھنا چاہ رہے ہوں کہ تمہاری کوشش کتنی کامیاب رہی۔۔۔؟" بہر حال اسے کاغذ پر ڈمبلڈور کی لمبی سکڑی ہوئی۔ ترچھی لکھائی کے بجائے بے ڈھنگی۔۔۔ رینگتی ہوئی لکھائی نظر آئی۔۔۔ اسے پڑھنا کافی مشکل تھا کیوں کہ سیاہی پھیلنے کی وجہ سے چرمئی کاغذ پر بڑے بڑے دھبے لگے ہوئے تھے۔۔۔

*پیارے ہیری۔ رون اور ہرمائنی*

*کل رات ایراگوگ کا انتقال ہو گیا۔۔ ہیری اور رون۔۔۔ تم لوگ تو اس سے ملے ہو۔۔ اور تم جانتے ہی ہو کہ وہ کتنا خاص تھا۔۔ ہرمائنی ہم جانتے ہیں کہ تم اسے ضرور پسند کرتی۔۔ ہمارے لئے یہ بات بہت معنی رکھتی ہے اگر تم لوگ آج شام کو اس کی تدفین پر آ سکو۔۔ ہم یہ کام شام کے دھندلکے کے وقت کرنے کا سوچ رہے ہیں۔۔ کیوں کہ دن کے اوقات میں یہ اس کا پسندیدہ وقت تھا۔۔ ہم جانتے ہیں کہ تمہیں اتنی رات کو باہر جانے کی اجازت نہیں ہے۔۔ لیکن تم سلیمانی چادر کا استعمال کر سکتے ہو۔۔ ہم تمہیں ایسا کرنے کے لئے کبھی نہیں کہتے۔۔ لیکن ہم اکیلے یہ سب برداشت نہیں کر پائیں گے۔۔۔*

*ہیگرڈ*

"اسے دیکھو۔۔" ہیری نے ہرمائنی کو رقعہ تھماتے ہوئے کہا۔۔

"اوہ۔۔ خدا کا واسطہ۔۔" اس نے تیزی سے اس پر نظر دوڑا کر رقعہ رون کو تھماتے ہوئے کہا۔۔ جس نے لحمہ بہ لحمہ بڑھتی ہوئی بے یقینی کے انداز میں اسے مکمل پڑھا۔

"وہ پاگل ہو گیا ہے۔۔" رون نے غصے سے کہا۔۔ "اس چیز نے اپنے ساتھیوں کو کہا تھا کہ وہ ہیری اور مجھے کھا جائیں۔۔ اس نے انہیں کہا تھا کہ اپنی مدد آپ کرو۔۔ اور اب ہیگرڈ یہ امید کر رہا ہے کہ ہم نیچے جا کر اس کے بھیانک بال بھرے جسم پر جھک کر آنسو بہائیں گے۔۔"

"بات صرف اتنی سی نہیں ہے۔۔" ہرمائنی نے کہا۔۔ "وہ ہمیں رات کی تاریکی میں محل چھوڑ کر باہر جانے کے لئے بھی کہہ رہا ہے۔۔ جبکہ وہ اچھی طرح سے جانتا ہے کہ

حفاظتی انتظامات لاکھ گنا سخت ہو چکے ہیں۔۔۔اور اگر ہم پکڑے گئے تو کتنی بڑی مشکل میں پھنس جائیں گے۔۔۔"

"ویسے ہم پہلے بھی توراتے کے اوقات میں اس سے ملنے نیچے جا چکے ہیں۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔۔

"ہاں۔۔۔ لیکن اس طرح کے کام کے لئے۔۔۔؟" ہرمائنی بولی۔۔۔ "ہم پہلے ہی ہیگرڈ کی مدد کرنے کے لئے بہت کچھ داؤپر لگا چکے ہیں۔۔۔اور ویسے بھی۔۔۔ایراگوگ مر چکا ہے۔۔۔ بات اگر اس کی جان بچانے کی ہوتی تو شاید۔۔۔"

" پھر تو میں بالکل بھی نہیں جاتا۔۔۔" رون نے سپاٹ لہجے میں کہا۔۔۔ " تم اس سے ملی نہیں ہو ہرمائنی۔۔۔ میرا یقین کرو۔۔۔مردہ حالت میں وہ زیادہ اچھا لگ رہا ہوگا۔۔۔"

ہیری نے رقعہ واپس لے لیا اور نظریں جھکا کر پھیلی ہوئی سیاہی کے دھبوں کو گھورنے لگا۔۔۔ صاف لگ رہا تھا کہ کاغذ پر ہیگرڈ کے موٹے آنسوؤں کی بارش ہوئی ہوگی۔۔۔

"ہیری۔۔ تم وہاں جانے کے بارے میں نہیں سوچ سکتے۔۔۔" ہرمائنی نے کہا۔۔۔"اس فالتو کام کے لئے نظر بندی کا خطرہ اٹھانے کا کوئی مطلب نہیں ہوگا۔۔۔"

ہیری نے آہ بھری۔۔۔ " ہاں۔۔۔ میں جانتا ہوں۔۔۔" اس نے کہا۔۔۔ "لگتا ہے ہیگرڈ کو ہمارے بنا ہی ایراگوگ کی تدفین کرنا پڑے گی۔۔۔"

"ہاں۔۔۔ وہ کر لے گا۔۔۔" ہرمائنی نے سکون کا سانس لیتے ہوئے کہا۔۔۔ " دیکھو۔۔۔ آج دوپہر محلولات کی جماعت لگ بھگ خالی ہی ہوگی۔۔۔ کیوں کہ ہم سب لوگ امتحان دینے جا رہے ہیں۔۔۔ تو سلگ ہارن کو تھوڑا نرم کرنے کی کوشش کرنا۔۔۔"

"تو تمہیں لگتا ہے کہ ستاونویں کوشش کر کے میں خوش قسمت بن جاؤں گا۔۔؟" ہیری نے تلخ لہجے میں کہا۔۔

"خوش قسمت۔۔۔" رون اچانک بولا۔۔ "ہیری۔۔ بالکل ٹھیک۔۔۔ خوش قسمت بن جاؤ۔۔"

"کیا مطلب ہے تمہارا۔۔؟"

"اپنا خوش قسمتی محلول استعمال کرو۔۔۔"

"رون۔۔۔ یہ تو بالکل۔۔۔ یہ تو بالکل ٹھیک رہے گا۔۔" ہرمائنی نے سکتے کے عالم میں کہا۔۔۔ " بالکل۔۔۔ مجھے یہ خیال کیوں نہیں آیا۔۔؟"

ہیری نے ان دونوں کو گھور کر دیکھا۔۔ " **قسمت کی کنجی** محلول۔۔؟" اس نے کہا۔۔"پتہ نہیں۔۔۔ اسے تو میں بچا کر رکھ رہا تھا۔۔"

"کس لئے۔۔۔؟" رون نے حیرانگی سے پوچھا۔۔

"ہیری۔۔ تمھارے لئے اس دنیا میں اس یاد سے زیادہ اہم چیز کیا ہو سکتی ہے۔۔۔؟" ہرمائنی نے پوچھا۔۔۔

ہیری نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔ اس چھوٹی سنہری شیشی کا خیال کچھ عرصے سے اس کے تصورات کی سرحد پر منڈلا رہا تھا۔۔ اس کے دماغ کی گہرائیوں میں ایسے کئی مبہم اور بکھرے ہوئے منصوبے انگڑائیاں لیتے رہتے تھے جن میں جینی ڈین سے ہر تعلق توڑ لیتی تھی۔۔۔ اور رون نہ جانے کیسے اسے کسی نئے محبوب کے ساتھ دیکھ کر بھی خوش نظر آتا تھا۔۔۔ ایسی کسی بھی سوچ کا اقرار وہ صرف خوابوں یا سونے اور اٹھنے کے بیچ کے دھندلے وقفہ میں ہی کیا کرتا تھا۔۔۔

"ہیری۔۔۔؟ کن خیالوں میں کھو گئے ہو۔۔۔؟ ہرمائنی نے پوچھا۔۔۔

"کیا۔۔۔؟ ہاں۔۔۔ ہاں بالکل۔۔۔" اس نے خود پر قابو پاتے ہوئے کہا۔۔۔ "چلو۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔ اگر میں آج دوپہر سلگ ہارن کو بات کرنے پر آمادہ نہیں کر پایا۔۔۔ تو میں تھوڑی سی **قسمت کی کنجی** کا استعمال کر کے آج شام ایک اور کوشش کروں گا۔۔۔"

"تو بس۔۔۔ فیصلہ ہو گیا۔۔۔" ہرمائنی نے تیزی سے کہا۔۔۔ اور اپنے قدموں پر کھڑی ہو کر انگوٹھوں کے بل خوبصورت ناچ کا مظاہرہ کیا۔۔۔ "***منزل... مقصد ... منصوبہ...***" وہ بڑبڑائی۔۔۔

"اوہ رہنے بھی دو۔۔۔" رون نے اس سے گزارش کرتے ہوئے کہا۔۔۔ "پہلے ہی مجھے اپنی طبعیت کچھ ٹھیک نہیں لگ رہی۔۔۔ جلدی۔۔۔ چھپاؤ مجھے۔۔۔"

جیسے ہی کچھ لڑکیوں کے احاطے میں آنے پر رون نے ہرمائنی کے پیچھے چھپنے کے لئے غوطہ لگایا۔۔۔ ہرمائنی بے صبری سے بولی۔۔۔ "یہ لیونڈر نہیں ہے۔۔۔"

"پھر ٹھیک ہے۔۔۔" رون نے جائزہ لینے کے لئے ہرمائنی کے کندھے کے پیچھے سے جھانکتے ہوئے کہا۔۔۔ "قسم سے یار۔۔۔ یہ لوگ خوش نہیں لگ رہیں۔۔۔"

"وہ مونٹگومری بہنیں ہیں۔۔۔ اور ظاہر ہے کہ وہ خوش نہیں لگ رہیں۔۔۔ تم نے سنا نہیں ان کے چھوٹے بھائی کے ساتھ کیا ہوا ہے۔۔۔؟" ہرمائنی نے کہا۔۔

۔۔۔ "سچ کہوں۔۔۔ اب تو مجھے یاد ہی نہیں رہتا کہ کس کے رشتہ داروں کے ساتھ کیا ہوا ہے۔۔۔" رون نے کہا۔۔

"دیکھو ان کے چھوٹے بھائی پر ایک انسانی بھیڑیئے نے حملہ کیا تھا۔۔۔ ایسی افواہیں پھیلی ہوئی ہیں کہ ان کی والدہ نے مردار خوروں کی مدد کرنے سے انکار کر دیا تھا۔۔۔ خیر۔۔۔ وہ لڑکا صرف پانچ سال کا تھا اور وہ سینٹ منگو ہسپتال میں انتقال کر گیا۔۔۔ وہ لوگ اسے بچا نہیں پائے۔۔۔"

"وہ مر گیا۔۔؟" ہیری نے صدمہ سے دہرایا۔۔"لیکن انسانی بھیڑیئے جان سے تو نہیں مارتے۔۔۔وہ تو بس تمہیں اپنے جیسا بنا لیتے ہیں۔۔۔؟"

"کبھی کبھار وہ مار بھی دیتے ہیں۔۔۔" رون نے کہا۔۔۔جواب غیر معمولی طور پر افسردہ نظر آ رہا تھا۔۔۔ "میں نے سنا ہے کہ جب انسانی بھیڑئیوں کو خود پر قابو نہیں رہتا تو ایسا ہو جاتا ہے۔۔۔"

"اس انسانی بھیڑیئے کا نام کیا تھا۔۔۔؟" ہیری نے فوراً پوچھا۔۔۔

ہرمائنی بولی۔۔"دیکھو۔۔۔افواہ تو یہی ہے کہ یہ فینرر گرے بیک کا کام ہے۔۔۔"

"میں جانتا تھا۔۔۔ وہی پاگل جسے بچوں پر حملہ کرنا پسند ہے۔۔۔ وہی جس کے بارے میں لیوپن نے مجھے بتایا تھا۔۔" ہیری نے غصہ سے کہا۔۔۔

ہرمائنی نے اس کی طرف بے رخی سے دیکھا۔۔۔

"ہیری تمہیں وہ یاد حاصل کرنی ہی ہوگی۔۔۔" وہ بولی۔۔۔" اس کا مقصد والڈیمورٹ کو روکنا ہی تو ہے۔۔۔ہے نا۔۔۔؟یہ خوفناک حادثات اسی کی وجہ سے ہی تو ہو رہے ہیں۔۔۔"

اوپر محل میں گھنٹی بجی۔۔۔ جسے سن کر رون اور ہرمائنی دونوں ہی اچھل کر اپنے قدموں پر کھڑے ہو گئے۔۔۔وہ دہشت زدہ لگ رہے تھے۔۔۔

جب وہ دونوں داخلی ہال کی طرف جانے لگے جہاں ظہور اڑان امتحان کے لئے جانے والے دوسرے طالب علم جمع ہو رہے تھے تو ہیری نے کہا۔۔۔ "تم لوگ بہترین مظاہرہ کرنا۔۔کامیابی تمہارے قدم چومے۔۔۔"

"تمہارے بھی۔۔۔" جب ہیری کال کوٹھریوں کی طرف چل دیا تو ہرمائنی نے معنی خیز نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔

اس دوپہر محلولات کی جماعت میں بس تین لوگ تھے۔۔۔ ہیری۔۔ ایرنی اور ڈریکو میلفوائے۔۔۔

"ظہور اڑان کے لئے ابھی بھی بہت چھوٹے ہو۔۔؟" سلگ ہارن پیار سے بولے۔۔۔ "ابھی تک سترہ سال کے نہیں ہوئے۔۔؟"

ان تینوں نے اپنا سر نفی میں ہلایا۔۔۔

"اوہ ٹھیک ہے۔۔۔" سلگ ہارن نے خوش دلی سے کہا۔۔۔ "چونکہ لوگ اتنے کم ہیں اس لئے ہم کچھ مزیدار کرتے ہیں۔۔۔ میں چاہتا ہوں کہ تم سب میرے لئے کچھ اچھوتا بناؤ۔۔۔"

"بات سننے میں تو مزیدار لگتی ہے جناب۔۔۔" ایرنی نے چاپلوسانہ انداز میں اپنے دونوں ہاتھ ملتے ہوئے کہا۔۔۔ دوسری طرف میلفوائے نے مسکرانے تک کی زحمت نہیں کی۔۔۔

"*کچھ اچھوتا* سے آپ کی کیا مراد ہے۔۔۔؟" اس نے چڑے ہوئے انداز میں کہا۔۔۔

"اوہ بس مجھے حیران کر دو۔۔۔" سلگ ہارن نے ہلکے پھلکے انداز میں کہا۔۔۔

میلفوائے نے ناراض انداز میں اپنی ***محلولات بناؤ (اعلیٰ درجہ)*** کتاب کھولی۔۔۔ بلاشبہ صاف نظر آ رہا تھا کہ وہ یہ سوچ رہا ہے کہ اس جماعت میں اس کا وقت ہی ضائع ہو رہا ہے۔۔۔

ہیری نے اسے اپنی کتاب کے اوپر سے دیکھتے ہوئے سوچا کہ میلفوائے یقیناً اپنا یہ وقت برباد ہونے کا افسوس کر رہا ہوگا۔۔۔ جس کا استعمال وہ حاجتی کمرہ میں بھی کر سکتا تھا۔۔۔

کیا یہ صرف اس کا تصور تھا۔۔۔ یا میلفوائے بھی ٹونکس کی طرح کچھ زیادہ ہی دبلا لگ رہا تھا۔۔۔؟ وہ یقینی طور پر زیادہ پیلا تو لگ ہی رہا تھا۔۔ اس کی کھال میں بھوری چاشنی گھلی ہوئی تھی۔۔۔ شاید ایسا اس لئے تھا کیوں کہ آج کل وہ دن کی روشنی میں بہت کم باہر نکلتا تھا۔۔۔ لیکن اب اس میں خود پسندی۔۔۔ جوش اور برتری کا کوئی احساس نظر نہیں آرہا تھا۔۔ اس میں وہ اکڑ بھی نظر نہیں آرہی تھی جو ہوگورٹس ایکسپریس میں والڈیمورٹ کی طرف سے دی گئی مہم کے بارے میں کھلے عام بڑہانکتے وقت تھی۔۔۔ اور ہیری کی رائے میں تو اس کا ایک ہی مطلب نکلتا تھا۔۔۔ وہ جس مہم پر بھی تھا۔۔۔ چاہے وہ کچھ بھی تھی۔۔۔۔ لیکن وہ کامیاب نہیں ہو رہی تھی۔۔۔

اس خیال سے خوش ہو کر ہیری نے اپنی ***محلولات بناؤ(اعلیٰ درجہ)*** کتاب پر سرسری نظر ڈالی۔۔ اسے وہاں ***راغبِ راحت اکسیر*** بنانے کا طریقہ نظر آیا۔۔ جس میں کم ذات شہزادہ نے کئی تبدیلیاں کی ہوئی تھیں۔۔۔ یہ محلول نہ صرف سلگ ہارن کے معیار پر پورا اترتا تھا بلکہ ہو سکتا تھا کہ اگر ہیری انہیں تھوڑا سا محلول چکھنے پر آمادہ کر سکے تو شاید اس سے سلگ ہارن کا مزاج اتنا خوشدلانہ ہو جائے کہ وہ ہیری کو وہ یاد دینے پر مجبور ہو جائیں۔۔۔ (یہ خیال آتے ہی ہیری کے دل کی دھڑکن تیز ہو گئی)

ڈیڑھ گھنٹے بعد جب سلگ ہارن نے ہیری کی کڑھائی میں موجود دھوپ کی رنگت کے پیلے اجزاء دیکھے تو انہوں نے تالی بجاتے ہوئے کہا۔۔۔ " واہ۔۔ دیکھو۔۔۔ یہ تو بالکل زبردست لگ رہا ہے۔۔۔ مجھے لگتا ہے راحت محلول بنایا ہے۔۔۔؟ اور یہ خوشبو کیسی ہے۔۔۔؟ ہمم۔۔۔ تم نے اس میں ذراسی پودینے کی ٹہنی بھی ڈالی ہے۔۔۔۔ ہے نا۔۔۔؟ آزاد خیالی۔۔۔ لیکن بہت متاثر کن ہیری۔۔۔ یقیناً اس سے اس محلول سے کبھی کبھار ہونے والے الٹ اثر کو روکنے میں مدد ملتی ہے۔۔۔ جیسے زیادہ گانے یا ناک سکیڑنے جیسے الٹ اثر۔۔ میرے بچے میں واقعی نہیں جانتا کہ تمہیں یہ اچھوتے خیالات آتے کہاں سے ہیں۔۔۔ لیکن شاید۔۔۔"

ہیری نے پاؤں مار کر کم ذات شہزادہ کی کتاب اپنے بستہ میں اور اندر کی طرف گھسیڑ دی۔۔۔

"لیکن شاید یہ صلاحیتیں تمہیں تمہاری ماں سے ملی ہیں۔۔۔"

"اوہ۔۔۔ہاں۔۔۔شاید۔۔۔" ہیری نے سکون کا سانس لیتے ہوئے کہا۔۔۔

ایرنی تھوڑا چڑا ہوا الگ رہا تھا۔۔۔ وہ ہیری سے ایک بار تو جیتنا ہی چاہتا تھا۔۔ اس لئے اس نے بہت جلد بازی میں اپنا ہی ایک محلول ایجاد کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔ لیکن اس کا محلول اس کی کڑھائی کے پیندے میں جامنی حلوے کی طرح جم گیا تھا۔۔ میلفوائے پہلے ہی اپنا سامان سمیٹ رہا تھا۔۔۔ اس کا چہرہ غصے میں تنا ہوا تھا۔۔ سلگ ہارن نے اس کے **بچکی محلول** کے لئے بس *'قابلِ قبول'* کا لفظ استعمال کیا تھا۔۔

گھنٹی بجتے ہی ایرنی اور میلفوائے فوراً وہاں سے باہر چلے گئے۔۔۔

"جناب۔۔" ہیری نے کہنا شروع کیا۔۔۔ لیکن سلگ ہارن نے تیزی سے پیچھے مڑ کر دیکھا اور جب انہیں نظر آیا کہ کمرہ میں صرف وہ اور ہیری اکیلے بچے ہیں۔۔ تو وہ جتنا تیزی سے ممکن تھا۔۔ باہر چلے گئے۔۔۔

"پروفیسر۔۔۔پروفیسر۔۔۔ کیا آپ میرا محلول چکھنا نہیں چاہیں گے۔۔۔؟" ہیری نے بے تابی سے آواز لگائی۔۔۔

لیکن سلگ ہارن جا چکے تھے۔۔۔ مایوس ہو کر ہیری نے اپنی کڑھائی خالی کی۔۔ اپنا سامان لپیٹا اور کال کوٹھری سے نکل گیا۔۔۔ اور آہستہ قدموں سے سیڑھیاں چڑھتے ہوئے بیٹھک کی طرف چل دیا۔۔

دوپہر گئے رون اور ہرمائنی بھی لوٹ آئے۔۔

"ہیری۔۔۔" ہرمائنی نے تصویر کے سوراخ کو پھلانگ کر اندر آتے ہوئے سسکی بھری۔۔۔ "ہیری میں کامیاب ہو گئی۔۔۔"

"بہت خوب۔۔۔" اس نے کہا۔۔۔" اور رون۔۔۔؟"

"وہ۔۔۔وہ ناکام ہو گیا۔۔۔" ہرمائنی نے سرگوشی کی۔۔۔ اسی وقت رون سر جھکائے اداس نظر آتے ہوئے کمرہ میں داخل ہوا۔۔۔" بس قسمت اچھی نہیں تھی۔۔ بالکل معمولی سی چیز۔۔۔ ممتحن کا دھیان اس پر چلا گیا کہ رون کی آدھی بَھوں پیچھے ہی چھوٹ گئی ہے۔۔ سلگ ہارن کے ساتھ کیسا رہا۔۔۔؟"

"کوئی خوشی کی بات نہیں ہوئی۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔ رون بھی ان کے پاس آ کر بیٹھ گیا تھا۔۔۔ "بدقسمتی تھی دوست۔۔۔ لیکن اگلی بار تم ضرور کامیاب ہو جاؤ گے۔۔۔ ہم ایک ساتھ بھی امتحان دے سکتے ہیں۔۔۔"

"ہاں مجھے بھی ایسا ہی لگتا ہے۔۔۔" رون نے چڑچڑے پن سے کہا۔۔۔ "لیکن بس آدھی بَھوں۔۔۔۔ جیسے اس سے کوئی فرق پڑتا ہو۔۔۔"

"میں جانتی ہوں۔۔۔" ہرمائنی نے تسلی دینے کے انداز میں کہا۔۔۔" یہ تو واقعی بہت زیادتی کی بات ہے۔۔۔"

رات کے کھانے کا زیادہ تر حصہ انہوں نے باری باری ظہور اڑان ممتحن کو گالیاں دیتے ہوئے گزارا۔۔۔اور جب وہ لوگ بیٹھک کی طرف واپس جا رہے تھے تو رون جزوی طور پر زیادہ خوش دل نظر آ رہا تھا۔۔۔اب وہ سلگ ہارن اور یاد کے مستقل مسئلہ کے بارے میں بات کر رہے تھے۔۔۔

رون نے پوچھا۔۔۔"تو ہیری تم **قسمت کی کنجی** کا استعمال کرو گے یا نہیں۔۔۔؟"

"ہاں۔۔۔ مجھے لگتا ہے اب مجھے یہی کرنا پڑے گا۔۔" ہیری نے کہا۔۔" ویسے میرے خیال سے مجھے پوری شیشی کی ضرورت نہیں۔۔۔اس کام میں بارہ گھنٹے تو نہیں لگنے والے۔۔۔اور نہ ہی اس میں پوری رات لگے گی۔۔۔ تو میں صرف ایک گھونٹ محلول پیوں گا۔۔۔دو سے تین گھنٹے کافی ہوں گے۔۔۔"

"اسے پینے کے بعد بہت اچھا احساس ہوتا ہے۔۔۔" رون نے یادوں میں ڈوبتے ہوئے کہا۔۔"ایسا لگتا ہے جیسے تم کوئی غلطی کر ہی نہیں سکتے۔۔۔"

"تم کس بارے میں بات کر رہے ہو۔۔۔؟" ہرمائنی نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔" تم نے اسے کبھی پیا ہی نہیں ہے۔۔۔"

"ہاں۔۔۔ لیکن مجھے ایسا لگا تو تھا کہ میں نے اسے پیا ہے۔۔۔ہے نا۔۔۔؟" رون نے اس انداز میں کہا جیسے وہ کسی ثابت شدہ بات کی وضاحت کر رہا ہو۔۔۔ "یہ ایک ہی بات ہے۔۔۔۔"

چونکہ انہوں نے سلگ ہارن کو ابھی ابھی بڑے ہال میں داخل ہوتے ہوئے دیکھا تھا اور انہیں معلوم تھا کہ وہ کھانا کھانے میں کافی دیر لگاتے ہیں۔۔۔اس لئے وہ تینوں کچھ دیر تک بیٹھک میں ہی بیٹھے رہے۔۔۔ ان کا منصوبہ یہ تھا کہ جب سلگ ہارن اپنے دفتر میں پہنچ جائیں گے اسی وقت ہیری کو بھی وہاں پہنچ جانا چاہیے۔۔۔ جب ڈوبتا ہوا سورج ممنوعہ جنگل کے پیڑوں کے اوپری سرے تک آ گیا تو انہوں نے فیصلہ کیا کہ وقت آن پہنچا ہے۔۔۔اور اس بات کا اچھی طرح جائزہ لینے کے بعد کہ ڈین نیول اور سیمس ابھی تک بیٹھک ہی میں موجود ہیں۔۔۔وہ لوگ دبے پاؤں اوپر لڑکوں کی خوابگاہ میں پہنچ گئے۔۔۔

ہیری نے اپنے صندوق کے نچلے حصے سے لپٹا ہوا موزہ باہر نکالا اور اس کے اندر سے چمکتی ہوئی چھوٹی شیشی نکالی۔۔۔

"چلو۔۔۔ تو پھر ٹھیک ہے۔۔۔" ہیری نے کہا اور چھوٹی بوتل کو بلند کر کے احتیاط سے ایک نپا تلا گھونٹ بھرا۔۔۔

"کیسا محسوس ہو رہا ہے۔۔۔؟" ہرمائنی نے سرگوشی کی۔۔

ایک لمحہ کے لیے ہیری نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔ پھر بہت دھیرے لیکن یقینی طور پر لا محدود موقع کا دلفریب احساس اس کے پورے جسم میں پھیل گیا۔۔۔ اسے ایسا محسوس ہوا کہ وہ کچھ بھی کر سکتا ہے۔۔ کوئی بھی کام۔۔۔ اور سلگ ہارن سے یاد لینا تو اچانک ہی نہ صرف ممکن بلکہ بہت ہی آسان کام لگنے لگا۔۔

وہ چھلکتے ہوئے اعتماد کے ساتھ مسکراتا ہوا اپنے قدموں پر کھڑا ہو گیا۔۔۔

"بہت خوب۔۔۔" اس نے کہا۔۔۔ "واقعی بہت خوب۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔ اب میں نیچے ہیگرڈ کے پاس جا رہا ہوں۔۔۔"

"کیا۔۔۔؟" رون اور ہرمائنی نے ایک ساتھ کہا۔۔۔ وہ دہشت زدہ لگ رہے تھے۔۔۔

ہرمائنی بولی۔۔۔ "نہیں ہیری۔۔۔ تمہیں جا کر سلگ ہارن سے ملنا ہے۔۔۔ یاد ہے۔۔۔؟"

"نہیں۔۔۔" ہیری نے اعتماد سے کہا۔۔ "میں ہیگرڈ کے پاس جا رہا ہوں۔۔۔ مجھے ہیگرڈ کے پاس جانے میں اچھا محسوس ہو رہا ہے۔۔۔"

"تمہیں ایک دیو مکڑے کو دفن کرنے کے بارے میں سوچ کر اچھا محسوس ہو رہا ہے۔۔۔؟" رون نے سکتہ کے عالم میں پوچھا۔۔۔

"ہاں۔۔۔" ہیری نے اپنے بستہ سے اپنی سلیمانی چادر کھینچ کر باہر نکالتے ہوئے کہا۔۔۔ "مجھے ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ آج رات مجھے اسی جگہ موجود ہونا چاہیے۔۔۔ سمجھ رہے ہو نا کہ میں کیا کہہ رہا ہوں۔۔۔؟"

"نہیں۔۔۔" رون اور ہرمائنی نے ایک ساتھ کہا۔۔۔ وہ دونوں اب واقعی فکرمند لگ رہے تھے۔۔۔

"یہ **قسمت کی کنجی** ہی ہے نا۔۔۔؟" ہرمائنی نے شیشی کو روشنی میں اٹھا کر دیکھتے ہوئے تجسس سے پوچھا۔۔۔ "تمہارے پاس کہیں ایک اور چھوٹی شیشی تو نہیں تھی۔۔ جس میں کوئی اور محلول بھرا ہوا ہو۔۔۔؟ جیسے۔۔۔۔"

" ***اکسیرِ پاگل پن۔۔۔؟*** " رون نے لقمہ دیا۔۔ ہیری نے اپنی سلیمانی چادر اپنے کندھوں پر پھیلا لی۔۔

ہیری ہنس دیا۔۔۔ رون اور ہرمائنی پہلے سے بھی زیادہ فکرمند لگنے لگے۔۔۔

"مجھ پر بھروسہ کرو۔۔" اس نے کہا۔۔۔ " میں جانتا ہوں میں کیا کر رہا ہوں۔۔۔ یا کم از کم۔۔۔ **قسمت کی کنجی** تو جانتی ہی ہے" وہ دروازے کی طرف اعتماد سے چل دیا۔۔۔

اس نے سلیمانی چادر اپنے سر پر ڈالی اور سیڑھیوں سے نیچے کی طرف اترنے لگا۔۔۔ رون اور ہرمائنی دوڑتے ہوئے اس کے پیچھے پیچھے آ رہے تھے۔۔۔ سیڑھیوں کے آخری قدم سے ہیری کھلے دروازے سے باہر سرک گیا۔۔۔

"تم اس کے ساتھ اوپر کیا کر رہے تھے۔۔۔؟" لیونڈر براؤن چیخی۔۔۔ وہ ہیری کے آر پار رون اور ہرمائنی کو گھور رہی تھی۔۔۔ جو ابھی ابھی لڑکوں کی خواب گاہ سے نیچے نمودار ہوئے تھے۔۔۔ ہیری نے اپنے پیچھے

رون کو تھوک اڑاتے ہوئے غصے میں چیختے چلاتے سنا۔۔ پھر وہ کمرہ کی دوسری طرف ان سے دور چل دیا۔۔۔

تصویر کے سوراخ سے گزرنا بھی بالکل آسان رہا۔۔۔ جوں ہی وہ اس طرف بڑھا۔۔۔ باہر سے ڈین اور جینی اس سے اندر آرہے تھے۔۔۔ اور ہیری کو ان کے درمیان سے سرک کر باہر جانے کا موقعہ مل گیا۔۔۔ ایسا کرتے ہوئے اس نے حادثاتی طور پر جینی کو ٹکر ماردی۔۔۔

"مہربانی کر کے مجھے دھکا مت دو ڈین۔۔۔" جینی چڑ کر بولی۔۔ "تم ہمیشہ ایسا ہی کرتے ہو۔۔۔ میں اپنے بل بوتے پر بھی اندر جا سکتی ہوں۔۔۔"

تصویر ہیری کی پشت پر جھول کر بند ہو گئی۔۔۔ لیکن اس سے پہلے اس نے ڈین کو غصہ میں طعنہ زنی کرتے ہوئے سن لیا۔۔۔ اسکی خوشی کا احساس دگنا ہو گیا۔۔ ہیری تیز قدموں سے محل سے گزرنے لگا۔۔ اسے چھپ چھپا کر چلنے کی کوئی ضرورت نہیں پڑی کیوں کہ تمام رستہ اسے کوئی بھی نہیں ملا۔۔۔ لیکن اس بات سے اسے بالکل بھی حیرانگی نہیں ہوئی۔۔۔ آخر اس شام وہ ہوگورٹس کا سب سے خوش قسمت انسان جو تھا۔۔

وہ کیوں جانتا ہے کہ ہیگرڈ کے پاس جانا ہی ٹھیک کام ہے۔۔۔ اسے اس کا کوئی اندازہ نہیں تھا۔۔۔ شاید محلول ایک وقت میں اس کی منزل کی طرف جاتے رستے کے کچھ قدم ہی روشن کر رہا تھا۔۔۔ اسے اپنی آخری منزل تو نظر نہیں آرہی تھی اور نہ ہی اسے یہ سمجھ آرہا تھا کہ اس منظر میں سلگ ہارن کہاں آتے ہیں۔۔ لیکن وہ یہ ضرور جانتا تھا کہ یاد حاصل کرنے کے لئے وہ بالکل درست سمت میں قدم اٹھا رہا ہے۔۔ جب وہ داخلی ہال میں پہنچا تو اس نے دیکھا کہ فلچ سامنے والے دروازہ پر تالہ لگانا بھول گیا تھا۔۔ ہیری نے مسکراتے ہوئے کھینچ کر دروازہ کھولا۔۔۔ اور ایک لمحہ کے لئے باہر کی صاف ہوا اور گھاس کی خوشبو میں گہری سانس بھری۔۔۔ اور پھر دھندلکے میں سیڑھیاں اترنے لگا۔۔۔

آخری سیڑھی پر قدم رکھتے ہی اسے احساس ہوا کہ ہیگرڈ کے گھر کی طرف جانے کے لئے سبزیوں کی کیاری والا رستہ اختیار کرنا زیادہ خوشگوار رہے گا۔۔۔ کیاری سیدھے رستہ پر تو نہیں پڑتی تھی۔۔۔ لیکن ہیری صاف دیکھ سکتا تھا کہ اسے اس خیال پر عمل کرنا ہی چاہئے۔۔۔ تو اس نے فوراً اپنے قدم سبزیوں کی کیاری کی طرف موڑ لیے۔۔۔ جب اس نے وہاں پروفیسر سلگ ہارن کو پروفیسر اسپراؤٹ کے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے دیکھا تو اسے حیرانی کے بجائے خوشی کا احساس ہوا۔۔ ہیری پتھر کی ایک نچلی دیوار کے پیچھے گھات لگا کر رک گیا۔۔۔ وہ بہت پرسکون محسوس کر رہا تھا۔۔اور ان کی گفتگو سننے لگا۔۔۔

"وقت نکالنے کے لئے تمہارا بہت شکریہ پومونا۔۔" سلگ ہارن مہذب انداز میں کہہ رہے تھے۔۔۔"مقتدر حلقوں کا ماننا ہے کہ اگر انہیں دھندلکے کے وقت توڑا جائے تو یہ کافی اثر انگیز ہوتے ہیں۔۔۔"

"اوہ۔۔ یہ بالکل صحیح بات ہے۔۔۔" پروفیسر اسپراؤٹ نے گرمجوشی سے کہا۔۔۔"اتنا آپ کے لئے کافی ہوگا۔۔۔؟"

"بہت ہیں۔۔ بہت ہیں۔۔۔" سلگ ہارن نے کہا۔۔۔ ہیری نے دیکھا کہ انہوں نے اپنے بازو میں پتوں والے پودے تھامے ہوئے تھے۔۔۔ "اس سے میرے تیسرے سال کے ہر طالب علم کو کچھ پتیاں مل جائیں گی۔۔۔ اور کچھ بچ بھی جائیں گی تاکہ اگر کوئی غلطی سے زیادہ پکا دے تو کام آسکیں۔۔۔ چلیں۔۔۔ شام بخیر۔۔۔ اور ایک بار پھر سے بہت بہت شکریہ۔۔۔۔"

پروفیسر اسپراؤٹ امڈتی تاریکی میں اپنے ہریاول گھر کی طرف چل دیں اور پروفیسر سلگ ہارن اس طرف جانے کے لئے مڑے جہاں ہیری غائب حالت میں کھڑا ہوا تھا۔۔۔

ہیری کے دل میں اچانک خود کو ظاہر کر دینے کی خواہش امڈ آئی۔۔ اس نے ایک جھٹکے سے اپنی سلیمانی چادر اتار دی۔۔

"شام بخیر پروفیسر۔۔۔"

"مرلن (ایک مشہور ساحر) کی ڈاڑھی کی قسم۔۔۔ ہیری۔۔۔ تم نے تو مجھے ڈرا ہی دیا۔۔" سلگ ہارن نے اچانک رکتے ہوئے کہا۔۔۔ وہ چونکنے لگنے لگے۔۔۔ "تم محل سے باہر کس طرح نکلے۔۔؟"

"میرے خیال سے لگتا ہے فلچ دروازوں کو تالہ لگانا بھول گیا ہے۔۔۔" ہیری نے چہکتے ہوئے کہا۔۔ اسے یہ دیکھ کر خوشی ہوئی کہ سلگ ہارن کی تیوریاں چڑھ گئی تھیں۔۔۔

"میں اس شخص کی شکایت کروں گا۔۔۔ میرے خیال سے اسے مناسب حفاظتی انتظامات کے بجائے کچرے کی زیادہ فکر رہتی ہے۔۔۔ لیکن تم یہاں باہر کیا کر رہے ہو ہیری۔۔۔؟"

"دیکھیں جناب۔۔۔ ہیگرڈ کی وجہ سے۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔۔ کیوں کہ وہ جانتا تھا کہ سچ بتا دینا ہی ٹھیک رہے گا۔۔۔" وہ بہت پریشان ہے۔۔۔ لیکن آپ کسی کو بتائیں گے تو نہیں پروفیسر۔۔۔؟" میں اسے کسی مشکل میں نہیں ڈالنا چاہتا۔۔۔"

سلگ ہارن کا تجسس واضح طور پر بیدار ہو گیا۔۔۔ "دیکھو۔۔۔ میں کوئی وعدہ تو نہیں کر سکتا۔۔" انہوں نے روکھے لہجے میں کہا۔۔۔" لیکن میں جانتا ہوں کہ ڈمبلڈور ہیگرڈ پر مکمل بھروسہ کرتے ہیں۔۔ تو مجھے یقین ہے کہ وہ کسی غلط کام میں تو ملوث نہیں ہو گا۔۔۔"

"دیکھیں۔۔۔ بات دراصل ایک دیو مکڑے کی ہے۔۔۔ جو اس کے پاس کئی سالوں سے تھا۔۔۔ وہ جنگل میں رہتا تھا۔۔۔ اور وہ بات بھی کر سکتا ہے۔۔۔"

"میں نے ایسی افواہیں تو سنی ہیں کہ جنگل میں آٹھ آنکھوں والی آدم خور دیو مکڑیاں رہتی ہیں۔۔" سلگ ہارن نے گھنے کالے جنگل کی طرف دیکھتے ہوئے دھیرے سے کہا۔۔ "تو یہ سچ ہے۔۔۔؟"

"ہاں۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔۔ "لیکن یہ والا۔۔۔ ایراگوگ۔۔۔ یہ سب سے پہلا دیو مکڑا تھا جو ہیگرڈ نے پالا تھا۔۔۔ وہ کل رات مر گیا ہے۔۔۔ ہیگرڈ بالکل ٹوٹ گیا ہے۔۔۔ اور وہ چاہ رہا تھا کہ جب وہ اس مکڑے کی تدفین کرے تو کوئی اس کے ساتھ ہو۔۔۔ تو میں نے کہا کہ میں آجاؤں گا۔۔۔"

"دل چھو لینے والی بات۔۔۔ واہ۔۔" سلگ ہارن نے غائب دماغی سے کہا۔۔۔ ان کی بڑی بڑی غلافی آنکھیں دور ہیگرڈ کی جھونپڑی سے آتی روشنی پر جمی ہوئی تھیں۔۔۔ "لیکن آدم خور دیو مکڑی کا زہر تو بہت قیمتی ہوتا ہے۔۔۔ اگر وہ حیوان ابھی ابھی مرا ہے تو ابھی تک اس کا زہر سوکھا نہیں ہوگا۔۔۔ ظاہر ہے میں کوئی ایسا بے حسی بھرا قدم تو نہیں اٹھاؤں گا جس سے ہیگرڈ کے جذبات کو ٹھیس پہنچے۔۔ لیکن اگر ایسا موقعہ ملے جس سے میں تھوڑا سا زہر حاصل کر پاؤں۔۔۔ میرا مطلب ہے کہ ایک زندہ آدم خور دیو مکڑی کا زہر حاصل کرنا تو تقریباً ناممکن ہی ہے۔۔۔"

سلگ ہارن اب ہیری سے زیادہ خود سے باتیں کر رہے تھے۔۔۔

"اس زہر کو جمع نہ کرنا تو اس کو ضائع کرنے کے برابر ہوگا۔۔۔ ڈیڑھ پاؤ کی سو اشرفیاں تو آرام سے مل جائیں گی۔۔۔ سچ کہوں تو میری تنخواہ زیادہ نہیں ہے۔۔۔"

اور اب ہیری کو بالکل صاف نظر آ رہا تھا کہ اسے کیا کرنا چاہیے۔۔۔

"دیکھیں۔۔" اس نے بالکل قائل کر دینے والی ہچکچاہٹ کے ساتھ کہا۔۔ "دیکھیں پروفیسر۔۔ اگر آپ ساتھ چلنا چاہتے ہیں تو۔۔۔ شاید ہیگرڈ کو بہت اچھا لگے۔۔۔ آپ ایراگوگ کو زیادہ بہترین الوداع بھی کہہ سکتے ہیں۔۔"

"ہاں۔۔۔ بالکل۔۔۔ کیوں نہیں۔۔۔" سلگ ہارن نے کہا۔۔۔ان کی آنکھیں اب جوش سے چمک رہی تھیں۔۔۔ پتہ ہے کیا ہیری۔۔۔ میں کچھ دیر میں تمہیں وہاں نیچے ملتا ہوں۔۔۔ میں ایک یا دو بوتلیں بھی لیتا آؤں گا۔۔۔ ہم اس بے چارے حیوان کی صحت کے لئے تو جام نہیں پی سکتے۔۔۔ لیکن اس کو دفن کرنے کے بعد کم از کم ہم اسے بہترین انداز میں الوداع تو کہہ ہی سکتے ہیں۔۔۔ اور میں اپنی ٹائی بھی بدل لیتا ہوں۔۔۔ یہ والی موقع کی مناسبت سے کچھ زیادہ ہی شوخ محسوس ہو رہی ہے۔۔۔"

وہ تیزی سے پھدکتے ہوئے واپس محل کی طرف چل دیئے۔۔۔اور ہیری اپنے آپ سے خوش ہوتا ہوا تیز رفتار قدموں سے ہیگرڈ کے گھر کی طرف چل پڑا۔۔

"تم آ گئے۔۔۔" دروازہ کھولنے پر سلیمانی چادر کے نیچے سے ہیری کو نمودار ہوتا دیکھ کر ہیگرڈ مینڈک کی طرح ٹراتے ہوئے بولا۔۔۔

"ہاں۔۔۔ لیکن رون اور ہرمائنی نہیں آ پائے۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔۔" لیکن اس کے لئے وہ بہت معذرت خواہ ہیں۔۔۔"

"نہیں۔۔۔ کوئی بات نہیں۔۔۔ ہیری۔۔۔اسے بہت اچھا لگے گا کہ تم آئے ہو۔۔۔"

ہیگرڈ نے گہری سسکاری بھری۔۔۔اس نے اپنے لئے ایک کالا ماتمی بازوبند بنایا تھا۔۔۔ جو شاید بوٹ پالش میں کسی چیتھڑے کو ڈبو کر بنایا گیا تھا۔۔۔اس کی آنکھیں پھولی ہوئی لال اور سوجی ہوئی لگ رہی تھیں۔۔۔ ہیری نے اسے تسلی دینے کے انداز میں اس کی کہنی تھپتھپائی۔۔۔ کیوں کہ ہیگرڈ کے جسم پر اس کا ہاتھ اس سے زیادہ بلندی پر نہیں پہنچ سکتا تھا۔۔۔

"تو ہم اسے کہاں دفنا رہے ہیں۔۔۔؟" ہیری نے پوچھا۔۔۔"جنگل میں۔۔۔؟"

"اوہ نہیں۔۔۔" ہیگرڈ نے اپنی قمیض کے نچلے حصے سے اپنی آنسو انڈیلتی آنکھوں کو پونچھا۔۔۔ "ایراگوگ کے جانے کے بعد باقی مکڑیاں ہمیں اپنے جال کے آس پاس بھی نہیں آنے دے رہیں۔۔۔ لگتا ہے صرف اسی کے حکم پر وہ مکڑیاں ہمیں نہیں کھاتی تھیں۔۔۔ کیا تمہیں اس بات پر یقین آتا ہے ہیری۔۔۔؟"

ایماندارانہ جواب تو "ہاں" ہی ہوتا۔۔۔ ہیری نے تکلیف دہ آسانی سے وہ منظر یاد کیا جب وہ اور رون ان آدم خور دیو مکڑیوں کے آمنے سامنے موجود تھے۔۔۔ اس وقت ان مکڑیوں نے یہ بات صاف قبول کی تھی کہ صرف ایراگوگ ہی انہیں ہیگرڈ کو کھانے سے روک رہا تھا۔۔۔

"کبھی بھی اس جنگل میں ایسا کوئی علاقہ نہیں رہا جہاں ہم نہیں جا سکتے ہوں۔۔۔" ہیگرڈ نے بے یقینی میں اپنا سر ہلایا۔۔۔ "تمہیں بتادیں۔۔۔ ایراگوگ کا مردہ جسم وہاں سے نکالنے میں بھی ہمیں بہت مشکل پیش آئی۔۔۔ وہ لوگ عام طور پر اپنے مردہ ساتھیوں کو کھا جاتے ہیں۔۔۔ لیکن دیکھو۔۔۔ ہم چاہتے تھے کہ اس کی احترام کے ساتھ تدفین ہو۔۔۔ ایک مناسب الوداع۔۔۔"

وہ دوبارہ پھوٹ پھوٹ کر رو دیا۔۔۔ اور ہیری ایک بار پھر اس کی کہنی تھپتھپانے لگا۔۔۔ ساتھ ہی اس نے کہا۔۔ (کیوں کہ محلول نے اسے اشارہ دیا تھا کہ یہ کہنے کا یہی مناسب وقت ہے) یہاں نیچے آتے وقت مجھے پروفیسر سلگ ہارن ملے تھے ہیگرڈ۔۔۔"

"تم مشکل میں تو نہیں پڑ گئے۔۔۔؟" ہیگرڈ نے چونک کر نظریں اوپر اٹھاتے ہوئے پوچھا۔۔۔ "ہم جانتے ہیں کہ تمہیں شام کے وقت محل سے باہر آنے کی اجازت نہیں ہے۔۔۔ یہ سب ہماری غلطی ہے۔۔۔"

"نہیں نہیں۔۔۔ جب انہوں نے سنا کہ میں کیا کر رہا ہوں تو انہوں نے کہا کہ وہ بھی یہاں آکر ایراگوگ کے لئے الوداعی کلمات کہنا چاہیں گے۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔ "میرے

خیال سے وہ موقعے کی مناسبت سے کپڑے تبدیل کرنے گئے ہیں۔۔۔اور انہوں نے یہ بھی کہا کہ وہ کچھ بوتلیں بھی لیتے آئیں گے تاکہ ہم ایراگوگ کی یاد میں کچھ جام پی سکیں۔۔۔"

"واقعی۔۔۔انہوں نے ایسا کہا۔۔۔؟" ہیگرڈ نے حیرانگی سے کہا۔۔۔ صاف ظاہر تھا کہ یہ بات اس کے دل کو چھو گئی ہے۔۔۔" یہ تو۔۔۔یہ تو انہوں نے بہت اچھا کیا۔۔۔اور انہوں نے تمہاری شکایت بھی نہیں لگائی۔۔ ہمارا پہلے کبھی ہوریس سلگ ہارن سے زیادہ پالا نہیں پڑا۔۔ پھر بھی وہ ایراگوگ کو الوداع کہنے آرہے ہیں۔۔۔ایراگوگ کو یہ بات بہت پسند آتی۔۔۔"

ہیری نے دل میں سوچا کہ ایراگوگ کو سلگ ہارن کے بارے میں بس یہی بات پسند آئی ہوتی کہ ان کے جسم میں کھانے کے قابل گوشت کا پہاڑ موجود تھا۔۔۔ لیکن وہ خاموشی سے ہیگرڈ کی جھونپڑی کی پچھلی کھڑکی کی طرف چلا گیا۔۔۔ جہاں اسے پیٹھ کے بل پڑے ہوئے بہت بڑے مردہ مکڑے کا خوفناک نظارہ نظر آیا۔۔۔ جسکی ٹانگیں مڑ کر آپس میں الجھ گئی تھیں۔۔۔

"کیا ہم اسے یہاں دفنانے والے ہیں ہیگرڈ۔۔۔؟ تمہارے باغیچہ میں۔۔۔؟"

"ہاں۔۔۔ ہم نے یہی سوچا ہے۔۔ کدو کی بیل سے تھوڑا سا آگے۔۔۔" ہیگرڈ نے روہانسی آواز میں کہا۔۔۔ ہم نے پہلے ہی۔۔۔ قب۔۔۔ قبر کھودلی ہے۔۔۔ سوچا پہلے اس کے بارے میں کچھ اچھی باتیں کہہ لیں گے۔۔۔ تم تو جانتے ہی ہو۔۔۔خوشنما یادیں۔۔۔"

اس کی آواز کانپنے لگی اور ٹوٹ گئی۔۔۔ دروازے پر دستک سنائی دی۔۔۔اور ہیگرڈ اس کا جواب دینے کے لئے مڑ گیا۔۔ دروازہ کھولتے ہوئے ہیگرڈ نے اپنے بڑے چیتکبرے رومال میں اپنی ناک پونچھی۔۔۔ سلگ ہارن تیزی سے چوکھٹ کے اندر داخل ہوئے۔۔۔ان کے بازو میں کئی بوتلیں دبی ہوئی تھیں۔۔۔اور انہوں نے ایک اداس کالی نکٹائی لگائی ہوئی تھی۔۔۔

"ہیگرڈ۔۔" انہوں نے بھاری افسردہ آواز میں کہا۔ "تمہارے نقصان کا سن کر بہت افسوس ہوا۔۔"

"یہ آپ کا بڑکپن ہے۔۔" ہیگرڈ نے کہا۔۔ "بہت بہت شکریہ۔۔ اور ہیری کو نظر بندی کی سزا نہ دینے کے لئے بھی بہت بہت شکریہ۔۔"

"اوہ میں ایسا سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔۔" سلگ ہارن نے کہا۔۔ " اداس رات۔۔۔ بہت ہی اداس رات۔۔۔ کہاں ہے وہ بے چاری مخلوق۔۔؟"

"یہاں باہر ہے۔۔" ہیگرڈ نے کانپتی ہوئی آواز میں کہا۔۔ "تو کیا۔۔ تو کیا۔۔ وقت آگیا ہے۔۔؟"

وہ تینوں پیچھے والے باغیچہ میں پہنچ گئے۔۔ درختوں کی اوٹ میں پیلا چاند چمک رہا تھا۔۔ چاندنی کی شعائیں ہیگرڈ کی کھڑکی سے آتی روشنی میں مل کر ایراگوگ کی لاش کو روشن کر رہی تھیں۔۔ جو ایک بڑے گڑھے کے کنارے پر پڑی ہوئی تھی۔۔ ساتھ ہی ایک دس فٹ بلند تازہ کھدی ہوئی مٹی کا ڈھیر نظر آ رہا تھا۔۔

"عالی شان۔۔" سلگ ہارن نے مکڑے کے سر کی طرف جاتے ہوئے کہا۔۔ جہاں آٹھ دودھیا آنکھیں سونے پن سے آسمان کو گھور رہی تھیں۔۔ اور دو بے جان مڑے ہوئے آنکڑے چاندنی میں چمک رہے تھے۔۔ جب سلگ ہارن مکڑے کے بالوں بھرے بڑے سر کا معائنہ کرنے کے بہانے سے اس کے آنکڑوں پر جھکے تو ہیری نے سوچا کہ شاید اس نے بوتلوں کی کھنکھناہٹ سنی ہے۔۔

سلگ ہارن کے پیچھے کھڑے ہیگرڈ نے اپنی جھریوں بھری آنکھوں کے کناروں سے آنسو بہاتے ہوئے کہا۔۔۔ "ہر انسان اس کی خوبصورتی کی قدر نہیں کرتا ہے۔۔۔ ہمیں نہیں معلوم تھا ہوریس کہ آپ کو ایراگوگ جیسی مخلوق میں اتنی دلچسپی ہے۔۔۔"

"دلچسپی۔۔۔؟ میرے پیارے ہیگرڈ میں تو ان کی عزت کرتا ہوں۔۔۔" سلگ ہارن نے کہا۔۔۔ وہ مردہ جسم سے دور ہو کر کھڑے ہو گئے۔۔۔ ہیری نے ان کے چوغے کے اندر غائب ہوتی ہوئی ایک بوتل کی جھلک دیکھی۔۔۔ بہر حال ایک بار پھر اپنی آنکھ پونچھتے ہیگرڈ نے کچھ نہیں دیکھا۔۔۔ "تو کیا اب ہم تدفین شروع کریں۔۔۔؟"

ہیگرڈ نے ہاں میں سر ہلایا اور آگے بڑھا۔۔۔ اس نے اس بڑے دیو مکڑے کو اپنے بازؤں میں اٹھا لیا۔۔۔ ایک اور بھاری غراہٹ کے ساتھ اسے اندھیرے گڑھے میں لڑھکا دیا۔۔۔ لاش بھیانک تڑختی ہوئی آواز کے ساتھ نیچے جا کر گری۔۔۔ ہیگرڈ نے دوبارہ رونا شروع کر دیا۔۔۔

"ظاہر ہے یہ تمہارے لئے بہت مشکل کام ہے۔۔۔ آخر تم اسے اتنی اچھی طرح سے جانتے تھے۔۔۔" سلگ ہارن نے کہا۔۔۔ وہ بھی ہیری کی طرح ہیگرڈ کی کہنی سے اوپر نہیں پہنچ پا رہے تھے۔۔۔ انہوں نے اس کی کہنی تھپتھاتے ہوئے کہا۔۔ "کیوں نہ میں اس کی یاد میں دو لفظ کہوں۔۔۔؟"

ہیری نے سوچا کہ شاید سلگ ہارن کو ایراگوگ سے بہت اچھی قسم کا زہر حاصل ہوا ہے۔۔۔ کیوں کہ جب وہ قدم اٹھا کر قبر کے کنارے پر جا کر کھڑے ہوئے تو ان کے چہرے پر ایک مطمئن مسکراہٹ موجود تھی۔۔۔ انہوں نے ایک دھیمی اور متاثر کن آواز میں کہا۔۔۔" الوداع۔۔ ایراگوگ۔۔۔ مکڑوں کے شہنشاہ۔۔۔ وہ لوگ جو تمہیں جانتے تھے۔۔ وہ تمہاری لمبی اور وفادار دوستی کبھی نہیں بھول پائیں گے۔۔ تمہارا جسم ضرور ختم ہو جائے گا۔۔ لیکن تمہاری روح ہمیشہ جنگل میں موجود تمہارے پر سکون۔۔ جال والے گھر پر منڈلاتی رہے گی۔۔۔ تمہاری کئی آنکھوں والی

نسل ہمیشہ پھلتی پھولتی رہے گی۔۔۔اور تمہارے انسانی دوست کو اس عظیم نقصان کو برداشت کرنے کا حوصلہ ملے۔۔۔"

"یہ تو۔۔۔یہ تو۔۔۔بہت ہی خوبصورت تھا۔۔۔" ہیگرڈ چیخا اور مٹی کے ڈھیر پر گر کر پہلے سے کہیں زیادہ شدت سے رونے لگا۔۔۔۔

"بس۔۔۔بس۔۔۔" سلگ ہارن نے کہا۔۔۔اور اپنی چھڑی لہرائی۔۔۔جس سے مٹی کا بڑا ٹکڑا ہوا میں بلند ہوا اور مرے ہوئے مکڑے کے اوپر دھماکہ سے گرا۔۔۔جس سے ایک ستواں ٹیلا نمودار ہو گیا۔۔۔ "چلو اندر چل کر اس کی یاد میں ایک ایک جام پیتے ہیں۔۔۔ہیری اسے دوسری طرف سے اٹھاؤ۔۔۔چلو ٹھیک ہے۔۔۔اٹھو چلو۔۔۔ہیگرڈ۔۔۔شاباش۔۔۔۔"

انہوں نے ہیگرڈ کو میز کے پاس رکھی ایک کرسی پر بٹھا دیا۔۔۔فینگ جو تدفین کے دوران اپنی ٹوکری میں چھپا ہوا تھا۔۔۔اب آرام سے اچھلتا ہوا ان کی طرف آیا اور معمول کے مطابق اپنا بھاری سر ہیری کی گود میں رکھ دیا۔۔۔سلگ ہارن نے اپنے ساتھ لائی ہوئی شراب کی ایک بوتل کا ڈھکن کھولا۔۔۔

"میں نے ان سب کی جانچ کروالی ہے کہ ان میں زہر تو نہیں۔۔۔" انہوں نے ہیری کو تسلی دیتے ہوئے کہا۔۔۔انہوں نے پہلی بوتل تقریباً پوری ہی ہیگرڈ کے بالٹی کی جسامت والے پیالے میں انڈیل کر وہ پیالہ ہیگرڈ کو تھما دیا۔۔۔"تمہارے دوست روپرٹ کے ساتھ جو حادثہ ہوا تھا اس کے بعد میں نے ایک ایک بوتل ایک گھریلو جن کو چکھوا کر جانچ کروائی ہے۔۔۔"

ہیری نے تصور کی آنکھ سے دیکھا کہ اگر ہرمائنی کو گھریلو جنوں کے ساتھ ہونے والی اس زیادتی کی بھنک بھی پڑ گئی تو اس کے چہرے کے تاثرات کیا ہوں گے۔۔۔۔اور اس نے فوراً ہی یہ فیصلہ کیا کہ وہ کبھی بھی اس کے سامنے اس بات کا ذکر تک نہیں کرے گا۔۔۔

"ایک ہیری کے لئے۔۔" سلگ ہارن نے اگلی بوتل دو پیالوں میں برابر تقسیم کرتے ہوئے کہا۔۔" اور ایک میرے لئے۔۔۔۔۔ چلو۔۔" انہوں نے اپنا پیالہ ہوا میں بلند کیا۔۔ "ایراگوگ کے نام۔۔"

"ایراگوگ۔۔۔" ہیری اور ہیگرڈ نے ایک ساتھ دہرایا۔۔

سلگ ہارن اور ہیگرڈ نے فوراً ہی اپنے پیالے خالی کر دیئے۔۔ بہر حال ۔۔۔ ہیری کو قسمت کی کنجی اشارہ کر چکی تھی کہ اسے کسی حال میں شراب نہیں پینی ہے۔۔۔ اس لئے اس نے ایک گھونٹ بھرنے کا ناٹک کیا اور پھر پیالہ کو دوبارہ اپنے سامنے میز پر رکھ دیا۔۔

ہیگرڈ نے اداسی سے کہا۔۔ "جانتے ہیں۔۔ ہم نے اسے ایک انڈے سے پیدا کیا تھا۔۔۔ جب وہ باہر آیا تھا تو وہ اتنا چھوٹا منا سا تھا۔۔۔ بالکل پیجنگ کے شاہی کتے کے پلے کی طرح۔۔۔"

"واہ۔۔۔" سلگ ہارن نے کہا۔۔۔

"ہم اسے اسکول کی ایک الماری میں رکھا کرتے تھے۔۔جب تک کہ۔۔۔اوہ خیر۔۔۔"

ہیگرڈ کا چہرہ تاریک ہو گیا۔۔۔ہیری جانتا تھا کہ ایسا کیوں ہوا۔۔ٹام رڈل نے سازش کرکے ہیگرڈ کو اسکول سے باہر پھنکوا دیا تھا۔۔اس نے ہیگرڈ پر رازوں کا کمرہ کھولنے کا الزام لگایا تھا۔۔۔ بہر حال۔۔ سلگ ہارن شاید اسکی بات سن ہی نہیں رہے تھے۔۔۔ وہ تو اوپر چھت کی طرف دیکھ رہے تھے۔۔ جہاں تانبے کے کئی برتن لٹکے ہوئے تھے۔۔اور چمکدار ریشمی سفید بال کا ایک لمبا گتھا ہوا لچھا بھی لٹک رہا تھا۔۔۔

"ہیگرڈ یہ کہیں یک قرن کے بال تو نہیں ہیں۔۔۔؟"

"اوہ ہاں۔۔۔" ہیگرڈ نے غیر دلچسپی سے کہا۔۔ "ان کی دم سے نکل جاتے ہیں۔۔۔ آپ تو جانتے ہی ہیں۔۔۔ جنگل کی شاخوں میں الجھ کر ٹوٹ جاتے ہیں۔۔۔"

"لیکن میرے عزیز۔۔۔ تم جانتے بھی ہو کہ یہ کتنے قیمتی ہوتے ہیں۔۔۔؟"

"جب کوئی جانور زخمی ہو جاتا ہے تو میں ان کا استعمال پٹی کو باندھنے کے لئے کرتا ہوں۔۔۔" ہیگرڈ نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔۔۔ " یہ بہت کام کی چیز ہے۔۔۔ کافی مضبوط ہوتا ہے۔۔۔"

سلگ ہارن نے اپنے پیالہ سے ایک اور لمبا گھونٹ بھرا۔۔۔ اور احتیاط سے اپنی نظر جھونپڑی میں چاروں اطراف دوڑائی۔۔۔ ہیری جانتا تھا کہ وہ مزید قیمتی چیزوں کو تلاش کر رہے ہیں۔۔۔ جن کو وہ پرانی شراب۔۔۔ انناس کی قاشوں اور مخملی کوٹی کے ذخیرے جمع کرنے کے لئے استعمال کر سکتے ہوں۔۔۔ انہوں نے اپنا اور ہیگرڈ کا پیالہ دوبارہ بھر دیا اور اس سے آج کل جنگل میں رہنے والی دوسری مخلوقات کے بارے میں سوال جواب کرنے لگے۔۔۔ کہ ہیگرڈ ان کی دیکھ بھال کس طرح کرتا ہے۔۔۔ ہیگرڈ شراب کے نشہ اور سلگ ہارن کی چاپلوسی بھری دلچسپی کی وجہ سے چوڑا ہو گیا تھا۔۔۔ اور اب وہ اپنی آنکھیں پونچھنا بھول کر خوشی خوشی **زندہ ٹہنی پودے** کی دیکھ بھال کے بارے میں تفصیلاً وضاحت کر رہا تھا۔۔۔

اس موقع پر **قسمت کی کنجی** نے ہیری کو ہلکا سا ٹھوکا دیا۔۔۔ اور اس کا دھیان اس بات پر گیا۔۔۔ کہ سلگ ہارن اپنے ساتھ جو شراب لائے تھے وہ بڑی تیزی سے ختم ہوتی جا رہی ہے۔۔۔ ہیری نے ابھی تک بنا اونچی آواز میں منتر پڑھے **دوبارہ بھرنے والے سحر** پر عبور حاصل نہیں کیا تھا۔۔۔ لیکن آج رات وہ ایسا نہیں کر پائے گا یہ تو سوچ کر بھی ہنسی آتی تھی۔۔۔ ہیگرڈ اور سلگ ہارن سے نظر بچا کر (جو کہ ایک دوسرے کو ڈریگن کے انڈوں کی غیر قانونی تجارت کی کہانیاں سنانے میں لگے ہوئے تھے) ہیری نے مسکراتے ہوئے اپنی چھڑی میز کے نیچے خالی بوتلوں کی طرف گھمائی اور فوراً ہی خالی بوتلیں بھرنے لگیں۔۔۔

تقریباً ایک گھنٹے بعد ہیگرڈ اور سلگ ہارن فضول میں مختلف لوگوں کے نام کے جام بھرنے لگے۔۔۔ : ہوگورٹس کے نام۔۔۔ڈمبلڈور کے نام۔۔۔ گھریلو جنوں کی بنائی ہوئی شراب کے نام اور۔۔۔۔

"ہیری پوٹر کے نام۔۔" ہیگرڈ گرجا۔۔۔ اپنی شراب کی چودہویں بالٹی خالی کرتے ہوئے اس نے کچھ شراب اپنی تھوڑی پر چھلکا دی۔۔۔

"ہاں۔۔ یقیناً۔۔" سلگ ہارن تھوڑی بھاری آواز میں کراہے۔۔۔ "پیری اوٹر۔۔۔ **منتخب جادوگر**۔۔۔ دیکھو۔۔۔ کچھ ایسی ہی چیز ہے۔۔۔" وہ بڑبڑائے اور اپنا پیالہ بھی خالی کر دیا۔۔۔

تھوڑی دیر بعد ہیگرڈ دوبارہ رونے لگا۔۔۔ اور جذبات میں آ کر یک قرن کی پوری دم سلگ ہارن کے ہاتھوں میں تھما دی۔۔۔ جسے انہوں نے روتے ہوئے اپنی جیب میں رکھ لیا اور چلائے۔۔۔ " دوستی کے نام۔۔۔ سخاوت کے نام۔۔۔ ایک بال کے بدلے میں دس اشرفیوں کے نام۔۔۔"

اس کے بعد ہیگرڈ اور سلگ ہارن کچھ دیر کے لئے بانہوں میں بانہیں ڈالے بیٹھے رہے۔۔۔ اور ایک مرتے ہوئے جادوگر اوڈو کے بارے میں دھیمے سروں کا اداس گانا گانے لگے۔۔۔

"آہ۔۔۔ اچھے لوگ جلدی مر جاتے ہیں۔۔۔" ہیگرڈ بڑبڑایا۔۔۔ وہ میز پر ڈھے گیا۔۔۔ اسکی آنکھیں تھوڑی بھینگی ہو گئی تھیں۔۔۔ لیکن سلگ ہارن نے چہچہانا جاری رکھا۔۔۔ "ہمارے ڈیڈی کی بھی جانے کی عمر نہیں تھی۔۔۔ اور تمہارے امی ابو کی بھی جانے کی عمر نہیں تھی ہیری۔۔۔"

موٹے موٹے آنسو دوبارہ ہیگرڈ کی جھریوں بھری آنکھوں کے کونوں سے ٹپکنے لگے۔۔۔ اس نے ہیری کا بازو تھام کر جھنجھوڑتے ہوئے کہا۔۔۔

"ہمارے مطابق وہ اپنے وقت کے سب سے بہترین جادوگر اور چڑیل تھے ۔۔۔ بھیانک حادثہ۔۔۔ بھیانک حادثہ۔۔"

سلگ ہارن دردناک انداز میں گا رہے تھے۔۔۔

*اور اوڈو سورما ۔۔۔ وہ اسے اٹھا کر واپس گھر لائے*

*وہ جگہ جہاں اس نے اپنے بچن کے دن بتائے*

*انہوں نے اسکی ٹوپی الٹی کر کے اسے ابدی نیند سلا دیا*

*اور اس کی چھڑی کے دو ٹکڑے کر دئیے ۔۔ جس نے سب کو رلا دیا*

"بھیانک۔۔۔" ہیگرڈ غرایا۔۔ اور اسکا کھچڑی بال والا سر اس کے بازو میں ایک طرف لڑھک گیا پھر وہ سو گیا۔۔۔اور اونچی آواز میں خراٹے لینے لگا۔۔۔

"اوہ معاف کرنا۔۔۔" سلگ ہارن ہچکی لیتے ہوئے بولے۔۔۔" میں جانتا ہوں کہ میں بہت بے سرا ہوں۔۔۔"

"ہیگرڈ آپ کے گانے کی بات نہیں کر رہے تھے۔۔۔" ہیری نے آہستگی سے کہا۔۔۔"وہ میرے والدین کی موت کے بارے میں بات کر رہے تھے۔۔۔"

"اوہ۔۔۔" سلگ ہارن نے ایک بڑی ڈکار کو دباتے ہوئے کہا۔۔۔" اوہ پیارے۔۔۔ ہاں۔۔۔ وہ واقعی۔۔۔واقعی بہت بھیانک تھا۔۔۔ بھیانک۔۔۔ بھیانک۔۔۔۔"

انہیں سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ اور کیا کہیں۔۔۔وہ دوبارہ اپنا پیالہ بھرنے لگے۔۔۔۔

" مجھے ۔۔۔ مجھے نہیں لگتا ہیری کہ تمہیں وہ حادثہ یاد ہوگا ہیری۔۔۔؟" انہوں نے بھونڈے پن سے پوچھا۔۔۔

"نہیں۔۔۔ دیکھیں ۔۔۔ میں صرف ایک سال کا تھا جب انکا انتقال ہوا۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔۔اس کی نگاہیں ہیگرڈ کے خراٹوں سے پھڑکتی ہوئی موم بتی کی لو پر جمی ہوئی تھیں۔۔۔"لیکن مجھے

تقریباً سب کچھ معلوم ہے کہ کیا ہوا تھا۔۔۔ میرے والد پہلے مرے تھے۔۔۔ کیا آپ یہ بات جانتے تھے۔۔۔؟"

"میں۔۔۔ میں نہیں جانتا تھا۔۔۔" سلگ ہارن نے سرگوشی نما آواز میں کہا۔۔۔

"ہاں۔۔۔ والڈیمورٹ نے پہلے انہیں قتل کیا۔۔۔ پھر ان کی بے جان لاش کے اوپر سے ہوتا ہوا وہ میری والدہ کی طرف بڑھا۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔

سلگ ہارن نے ایک بڑی کپکپی بھری۔۔۔ لیکن وہ اپنی خوف میں ڈوبی ہوئی نگاہیں ہیری کے چہرے سے نہیں ہٹا پائے۔۔

"اس نے انہیں رستہ سے ہٹ جانے کو کہا۔۔۔" ہیری بے رحمی سے بولا۔۔۔"اس نے مجھے بتایا تھا کہ میری والدہ کی موت کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔۔۔ وہ صرف مجھے مارنا چاہتا تھا۔۔۔وہ چاہتیں تو وہاں سے بھاگ سکتی تھیں۔۔۔"

"اوہ پیارے۔۔۔" سلگ ہارن نے آہ بھری۔۔۔ "وہ جا سکتی تھی۔۔۔ اسے مرنے کی ضرورت نہیں تھی۔۔۔یہ تو بہت ہی افسوسناک بات ہے۔۔۔"

"ہاں۔۔ وہ تو ہے۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔ اسکی آواز لگ بھگ سرگوشی نما تھی۔۔۔ "لیکن وہ وہاں سے ہلیں تک نہیں۔۔۔ابو پہلے ہی مر چکے تھے۔۔ لیکن وہ نہیں چاہتی تھیں کہ میں بھی چلا جاؤں۔۔۔ انہوں نے والڈیمورٹ سے رحم کی بھیک مانگنے کی کوشش کی۔۔۔ لیکن وہ بس قہقہے لگاتا رہا۔۔۔"

"بس۔۔۔بس کرو۔۔۔" سلگ ہارن نے اچانک ایک کانپتا ہوا ہاتھ اٹھا کر کہا۔۔ "واقعی میرے بچے۔۔۔بس کرو۔۔ میں ایک بوڑھا آدمی ہوں۔۔۔ مجھے یہ سب سننے کی ضرورت نہیں۔۔۔ میں یہ سب نہیں سننا چاہتا۔۔"

"اوہ میں بھول گیا تھا۔۔" ہیری نے **قسمت کی کنجی** کے اشارے پر جھوٹ بولا۔۔" آپ انہیں پسند کرتے تھے۔۔۔ہے نا۔۔؟"

"پسند کرتا تھا۔۔؟" سلگ ہارن نے کہا۔۔ان کی آنکھیں ایک بار پھر آنسوؤں سے بھر گئی تھیں۔۔" مجھے نہیں لگتا کہ اس سے ملنے والا کوئی بھی شخص اسے ناپسند کر سکتا ہوگا۔۔ بہت بہادر۔۔۔بہت چلبلی۔۔۔یہ ایک بہت ہی بھیانک حادثہ تھا۔۔"

"لیکن آپ ان کے بیٹے کی مدد نہیں کریں گے۔۔؟" ہیری نے کہا۔۔ "جس کے لئے انہوں نے اپنی جان تک دے دی۔۔۔ لیکن آپ اسے ایک یاد نہیں دے سکتے۔۔۔"

ہیگرڈ کے تھر تھراتے ہوئے خراٹے جھونپڑی میں گونج رہے تھے۔۔ہیری ٹکٹکی باندھ کر سلگ ہارن کی آنسو بھری آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔۔ محلولات کے استاد کسی اور طرف نہیں دیکھ پا رہے تھے۔۔۔

"ایسا نہیں کہو۔۔" انہوں نے سرگوشی کی۔۔" سوال یہ نہیں ہے۔۔۔ بات اگر تمہاری مدد کرنے کی ہوتی تو یقیناً میں تمہیں یہ یاد دے دیتا۔۔ لیکن ایسا کرنے سے کوئی مقصد حاصل نہیں ہوتا۔۔۔"

"اس کا مقصد ہے۔۔" ہیری نے صاف لہجے میں کہا۔۔ "ڈمبلڈور کو معلومات کی ضرورت ہے۔۔۔مجھے معلومات کی ضرورت ہے۔۔"

وہ جانتا تھا کہ وہ محفوظ ہے۔۔۔**قسمت کی کنجی** اسے بتا رہی تھی کہ صبح سلگ ہارن کو ان میں سے کوئی بھی بات یاد نہیں رہے گی۔۔۔ سیدھا سلگ ہارن کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے ہیری تھوڑا آگے کی طرف جھکا۔۔۔

"میں **منتخب جادوگر** ہوں۔۔۔ مجھے ہی اسے مارنا ہے۔۔۔ مجھے اس یاد کی ضرورت ہے۔۔۔"

سلگ ہارن خوف کے مارے پہلے سے زیادہ سفید پڑ گئے۔۔۔ ان کی چمکدار پیشانی پر پسینہ جھلملانے لگا۔۔۔

"تم **منتخب جادوگر** ہو۔۔۔؟"

"یقیناً میں ہی ہوں۔۔۔" ہیری نے آرام سے کہا۔۔۔

"لیکن پھر۔۔۔ میرے بچے۔۔۔ تم مجھ سے بہت بڑا تقاضہ کر رہے ہو۔۔۔ تم مجھ سے یہ چاہتے ہو۔۔۔ کہ میں تمہاری مدد کروں اسے تباہ و برباد کرنے میں۔۔۔؟"

"کیا آپ اس جادوگر سے چھٹکارہ حاصل نہیں کرنا چاہتے جس نے للی ایونس کو مارا تھا۔۔۔؟"

"ہیری۔۔۔ہیری۔۔۔یقیناً میں ایسا ہی چاہتا ہوں۔۔۔"

"تو کیا آپ اس لئے خوفزدہ ہیں کہ اسے پتہ چل جائے گا کہ آپ نے میری مدد کی ہے۔۔۔؟"

سلگ ہارن کچھ نہ بولے۔۔۔وہ خوفزدہ لگ رہے تھے۔۔۔

"میری ماں کی طرح بہادر بنیں۔۔۔پروفیسر۔۔۔"

سلگ ہارن نے اپنا موٹا ہاتھ اٹھا کر اپنی کانپتی ہوئی انگلیاں اپنے ہونٹوں پر رکھ لیں۔۔۔ ایک لمحہ کے لئے وہ بڑی جسامت کے چھوٹے بچہ کی طرح لگے۔۔۔

"مجھے فخر نہیں ہے۔۔۔" انہوں نے اپنی انگلیوں کے پیچھے سے سرگوشی کی۔۔۔ "وہ یاد جو کچھ بھی دکھاتی ہے مجھے اس پر شرمندگی ہے۔۔۔ مجھے لگتا ہے اس دن میں نے ایک بڑا نقصان کر دیا تھا۔۔۔"

"مجھے وہ یاد دے کر آپ اپنی کسی بھی غلطی کا ازالہ کر سکتے ہیں۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔۔"یہ ایک بہت عظیم اور بہادرانہ کام ہوگا۔۔۔"

ہیگرڈ نیند میں کسمایا اور پھر دوبارہ خراٹے لینے لگا۔۔۔ سلگ ہارن اور ہیری ایک دوسرے کو پگھلتی ہوئی موم بتی کی روشنی میں دیکھتے رہے۔۔۔ ایک لمبی خاموشی چھا گئی۔۔۔ لیکن **قسمت کی کنجی** نے ہیری کو خبردار کیا کہ وہ اس خاموشی کو نہ توڑے بلکہ انتظار کرے۔۔۔

پھر بہت آہستگی سے سلگ ہارن نے اپنا ہاتھ اپنی جیب میں ڈالا اور اپنی چھڑی باہر نکالی۔۔۔ پھر انہوں نے اپنا دوسرا ہاتھ اپنے چوغہ میں ڈالا اور ایک چھوٹی خالی شیشی نکالی۔۔۔ ہیری کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے۔۔۔ سلگ ہارن نے اپنی چھڑی کی نوک اپنے ماتھے پر لگائی اور اسے واپس کھینچ لیا۔۔۔ جس سے یاد کا ایک لمبا چاندی جیسا دھاگہ چھڑی کی نوک سے چپک کر باہر چلا آیا۔۔۔ وہ یاد کھنچ کر لمبی ہوتی چلی گئی۔۔۔ جب تک وہ ٹوٹ کر چھڑی سے لٹک نہیں گئی۔۔۔ سلگ ہارن نے اسے شیشی میں اتار دیا۔۔۔ جہاں پہلے اس نے کنڈلی ماری۔۔۔ پھر لہراتے ہوئے گیس کی طرح پھیل گئی۔۔۔ انہوں نے کانپتے ہوئے ہاتھوں سے شیشی پر ڈھکن لگایا اور پھر اسے میز پر دوسری جانب ہیری کی طرف بڑھا دیا۔۔۔

"بہت بہت شکریہ پروفیسر۔۔۔"

"تم ایک اچھے بچے ہو۔۔۔" سلگ ہارن نے کہا۔۔۔ آنسو ان کے موٹے گالوں سے بہتے ہوئے ان کی گھنی مونچھوں میں گم ہو رہے تھے۔۔۔ "اور تمہاری آنکھیں بالکل اس کی طرح کی ہیں۔۔۔ بس جب اس یاد کو دیکھ لو۔۔۔ تو میرے بارے میں برا مت سوچنا۔۔۔۔"

پھر انہوں نے بھی اپنا سر اپنے بازؤں میں رکھ کر ایک گہری سانس بھری۔۔۔ اور وہ بھی نیند کی آغوش میں ڈوب گئے۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

# تیئیسواں باب

# کوزہاتِ روح

ہیری جب چوری چھپے واپس محل میں داخل ہوا تو وہ محسوس کر سکتا تھا کہ **قسمت کی کنجی** کا اثر ختم ہو رہا ہے۔۔ سامنے والے دروازہ پر ابھی بھی تالہ نہیں لگا ہوا تھا لیکن تیسری منزل پر اسے پیوس مل گیا۔۔ ہیری تیزی سے ایک طرف موجود خفیہ آسان راستہ میں چھلانگ لگا کر ہی اس سے بال بال بچ پایا۔۔ جب اس نے موٹی عورت کے پاس پہنچ کر اپنی سلیمانی چادر اتاری تو اسے یہ دیکھ کر بالکل حیرانی نہیں ہوئی کہ اس کا مزاج سخت گرم تھا۔۔۔

"یہ کوئی وقت ہے واپس آنے کا۔۔۔؟"

"معافی چاہتا ہوں۔۔۔ مجھے ایک بہت ضروری کام سے باہر جانا پڑا تھا۔۔۔"

"دیکھو۔۔۔ خفیہ شناخت آدھی رات کے وقت تبدیل کر دی گئی ہے۔۔۔ تو معافی چاہتی ہوں لیکن تمہیں راہداری میں ہی سونا پڑے گا۔۔۔"

"تم مذاق کر رہی ہو۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔۔" بھلا آدھی رات کو خفیہ شناخت کیوں بدلے گی۔۔۔؟"

"ایسا ہی ہوتا ہے۔۔۔" موٹی عورت نے کہا۔۔۔" اگر تم ناراض ہو تو جا کر ہیڈ ماسٹر سے بات کرو۔۔۔ آخر انہوں نے ہی تو حفاظتی انتظامات سخت کیے ہیں۔۔۔"

"بہت خوب۔۔۔" ہیری نے سخت فرش پر ادھر اُدھر نظر دوڑاتے ہوئے کہا۔۔۔"واہ کیا بات ہے۔۔۔ ہاں۔۔۔ اگر ڈمبلڈور یہاں ہوتے تو میں واقعی جا کر ان سے بات کرتا۔۔۔ کیوں کہ وہی تو چاہتے تھے کہ میں۔۔"

"وہ یہیں ہیں۔۔۔" ہیری کے پیچھے ایک آواز نے کہا۔۔۔" پروفیسر ڈمبلڈور ایک گھنٹہ پہلے اسکول واپس لوٹ آئے ہیں۔۔۔"

لگ بھگ سر کٹا نک تیرتا ہوا ہیری کی طرف آ رہا تھا۔۔۔ اس کا سر ہمیشہ کی طرح اس کے گلوبند پر جھول رہا تھا۔۔۔

"مجھے یہ خونی نواب سے پتہ چلا ہے۔۔۔ جس نے انہیں آتے ہوئے دیکھا تھا۔۔۔" نک نے کہا۔۔۔" نواب کے مطابق ڈمبلڈور کا مزاج خوشگوار لگ رہا تھا۔۔۔ لیکن ظاہر ہے وہ تھوڑے تھکے ہوئے بھی تھے۔۔۔"

"وہ کہاں ہیں۔۔۔؟" ہیری نے کہا۔۔۔ اس کا دل جوش میں اچھل رہا تھا۔۔۔

"اوہ۔۔۔ وہ فلکیات کے مینار پر آہ و بکا اور اٹھا پٹخ میں لگا ہوا ہے۔۔۔ وقت گزارنے کا یہ اس کا پسندیدہ طریقہ ہے۔۔۔"

"میں خونی نواب کی نہیں۔۔۔ڈمبلڈور کی بات کر رہا ہوں۔۔۔"

"اوہ۔۔۔ وہ تو اپنے دفتر میں ہیں۔۔۔" نک نے کہا " میرے خیال سے خونی نواب کے کہنے کا مطلب تو یہی تھا کہ سونے سے پہلے انہیں کچھ اہم کام نپٹانے ہیں۔۔۔"

"ہاں۔۔۔ کچھ اہم کام تو ہے انہیں۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔۔ یہ سوچ کر ہی اس کے سینے میں جو شیلی آگ بھڑک اٹھی کہ جب وہ ڈمبلڈور کو یہ بتائے گا کہ اس نے وہ یاد حاصل کر لی ہے تو کیا ہوگا۔۔۔ وہ الٹے قدموں پلٹا اور دوبارہ بھاگنے لگا۔۔۔ اس نے موٹی عورت کو بھی نظر انداز کر دیا جو اس کی پشت پر آوازیں لگا رہی تھی۔۔۔

"اچھا ٹھیک ہے۔۔ لوٹ آؤ۔۔۔ دیکھو میں نے جھوٹ کہا تھا۔۔۔ مجھے بس اس لئے غصہ آگیا تھا کیوں کہ تم نے مجھے جگا دیا تھا۔۔۔ خفیہ شناخت ابھی بھی ***کیچوا*** ہی ہے۔۔۔"

لیکن تب تک ہیری دھڑ دھڑاتا ہوا راہداری بھی پار کر چکا تھا۔۔۔ اور کچھ ہی منٹوں کے اندر وہ ڈمبلڈور کے حیوان کی شکل والے پرنالہ کے سامنے کھڑا چورن چٹنی بول رہا تھا۔۔۔ پرنالہ فوراً اچھل کر ایک طرف ہو گیا اور ہیری کو گھومتے ہوئے زینے میں چڑھنے کی اجازت دے دی۔۔۔

جب ہیری نے دستک دی تو ڈمبلڈور نے کہا۔۔۔ "آجاؤ۔۔۔" وہ آواز سے تھکے ہوئے لگ رہے تھے۔۔۔

ہیری نے دھکیل کر دروازہ کھول دیا۔۔۔ ڈمبلڈور کا دفتر ہمیشہ جیسا ہی تھا۔۔۔ لیکن کھڑکیوں کے پار ستاروں سے ڈھکا کالا آسمان نظر آ رہا تھا۔۔۔

"خیریت تو ہے ہیری ۔۔۔" ڈمبلڈور نے حیرانگی سے کہا۔۔۔ "اتنی رات کو مجھے شرفِ ملاقات بخشنے کی کوئی خاص وجہ۔۔۔؟"

"جناب۔۔۔ مجھے وہ مل گئی۔۔۔ مجھے سلگ ہارن سے وہ یاد مل گئی ہے۔۔۔"

ہیری نے چھوٹی کانچ کی شیشی نکال کر ڈمبلڈور کو دِکھائی۔۔۔ایک دو لمحہ کے لئے تو ہیڈ ماسٹر سکتہ میں ڈوبے نظر آئے۔۔۔ پھر ان کے چہرہ پر ایک چوڑی مسکراہٹ نمودار ہو گئی۔۔۔

"ہیری۔۔۔ یہ تو بہت شاندار خبر ہے۔۔۔ بہت خوب ہیری۔۔۔ میں جانتا تھا کہ تم یہ کام کر سکتے ہو۔۔۔"

آدھی رات ہو چکی ہے۔۔۔ جیسے تمام خیالات کو فراموش کرتے ہوئے وہ تیزی سے اپنی میز کے پیچھے سے نکل کر سامنے آئے۔۔۔ سلگ ہارن کی یادوالی شیشی اپنے ٹھیک ہاتھ میں تھام کر وہ تیز قدموں سے اس الماری کی طرف چل دیئے جہاں وہ **سوچ کی پرچھائی** کو رکھتے تھے۔۔۔

ڈمبلڈور نے پتھریلے طاس کو اپنی میز پر رکھ کر اس شیشی کے اجزاء اس میں خالی کر دیئے اور بولے۔۔۔" اور اب۔۔۔ اب ہم دیکھیں گے۔۔۔ ہیری۔۔۔ جلدی کرو۔۔۔"

ہیری فرمانبرداری سے **سوچ کی پرچھائی** پر جھک گیا۔۔۔ اور اسے محسوس ہوا کہ اس کے پیروں نے دفتر کے فرش کو چھوڑ دیا ہے۔۔۔ایک بار پھر وہ تاریکی میں گرتا ہوا ہوریس سلگ ہارن کے کئی سال پہلے والے دفتر میں اتر آیا۔۔۔

وہاں تھوڑے نوجوان ہوریس سلگ ہارن موجود تھے۔۔ ان کے سر پر موٹے چمکدار بھوسے کی رنگت کے بال تھے اور ان کی مونچھ زرد رنگت کی سفیدی مائل تھی۔۔ وہ ایک بار پھر ایک اونچی آرام کرسی پر ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔ اور ان کے چھوٹے پیر مخمل کے کشن پر دھرے ہوئے تھے۔۔۔ انہوں نے ایک ہاتھ میں انگوری شراب کا جام تھاما ہوا تھا اور دوسرے ہاتھ سے اننانس کی قاشوں کا ایک ڈبہ ٹٹول رہے تھے۔۔۔

سلگ ہارن کے ارد گرد تقریباً آدھا درجن نوجوان طالب علم موجود تھے۔۔۔ جن کے درمیان ٹام رڈل بھی بیٹھا ہوا تھا اور مارؤلو کی سنہری اور سیاہ انگوٹھی اسکی انگلی میں جگمگا رہی تھی۔۔۔

جیسے ہی ڈمبلڈور ہیری کے برابر میں اترے۔۔۔اسی وقت رڈل نے پوچھا۔۔" جناب۔۔۔ کیا یہ بات سچ ہے کہ پروفیسر میری تھاٹ اپنی ملازمت سے فارغ ہونے والی ہیں۔۔۔؟"

" ٹام۔۔۔ٹام۔۔۔ میں اگر یہ بات جانتا بھی ہوں۔۔۔تب بھی تمہیں نہیں بتا سکتا۔۔۔" سلگ ہارن نے اپنی چینی میں لتھڑی ہوئی انگلی تنبیہی انداز میں رڈل کی طرف لہراتے ہوئے کہا۔۔۔ بہر حال۔۔ یہ سب کہتے ہوئے انہوں نے آنکھ بھی ماری تھی۔۔"کہنا ہی پڑے گا۔۔ میں یہ ضرور جاننا چاہوں گا کہ تمہیں یہ معلومات ملتی کہاں سے ہیں۔۔۔بیٹا۔۔۔ تمہارے پاس تو آدھے عملے سے زیادہ معلومات ہوتی ہیں۔۔۔"

رڈل مسکرا دیا۔۔ باقی سبھی لڑکے ہنسنے لگے اور اس کی طرف تعریفی نظروں سے دیکھنے لگے۔۔۔

"ایسی چیزوں کے بارے میں معلومات رکھنے کی تمہاری پر اسرار صلاحیت ۔۔۔ جن چیزوں کے بارے میں دراصل تمہیں لا علم ہونا چاہیے۔۔۔ اور اہم لوگوں کی محتاط خوشامد کی تمہاری عادت۔۔۔ سے تو کچھ ایسا ہی لگتا ہے کہ تم درست کہہ رہے ہو۔۔۔ اور ہاں۔۔۔ اناناس کے لئے شکریہ۔۔ یہ مجھے واقعی بہت پسند ہیں۔۔۔"

بہت سے لڑکے ایک بار پھر کھلکھلا دیئے۔۔۔

" مجھے یقین ہے کہ آنے والے بیس سالوں میں تم جادو گر وزیر بن سکتے ہو۔۔۔ اگر اسی طرح مجھے اناناس بھیجتے رہے تو یہ مدت کم ہو کر پندرہ سال میں بھی بدل سکتی ہے۔۔۔ وزارت میں میرے بہت اچھے تعلقات ہیں۔۔۔"

ٹام رڈل دھیرے سے مسکرادیا جبکہ باقی طالب علم دوبارہ ہنس دیئے۔۔۔ ہیری کا دھیان اس بات پر گیا کہ وہ لڑکوں کے گروہ میں سب سے کم عمر تھا پھر بھی وہ تمام لڑکے ایک طرح سے اسے اپنا رہنما مان رہے تھے۔۔۔

جب ان کی ہنسی تھم گئی تو وہ بولا۔۔ "جناب۔۔۔ مجھے نہیں لگتا کہ سیاست مجھے راس آئے گی۔۔۔ ایک وجہ تو یہ بھی ہوگی کہ میرا پس منظر کچھ مناسب نہیں ہے۔۔۔"

اس کے آس پاس موجود کچھ لڑکوں نے ایک دوسرے کی طرف مسکرا کر دیکھا۔۔۔ ہیری کو یقین تھا کہ وہ اپنے کسی ذاتی مذاق پر مسکرا رہے تھے۔۔ یقیناوہ یہ بات اچھی طرح جانتے تھے یا کم از کم انہیں اس کا شک ضرور تھا کہ ان کے گروہ کے سرغنہ کے آباؤاجداد کتنے مشہور تھے۔۔۔

"بکواس۔۔۔" سلگ ہارن نے تیزی سے کہا۔۔ "تمہاری قابلیت کو دیکھتے ہوئے یہ بات تو بالکل واضح ہے کہ تم کسی اچھے خاندان سے ہو۔۔۔ نہیں۔۔۔ ٹام۔۔۔ تم بہت دور تک جاؤ گے۔۔۔ میں آج تک کسی طالب علم کے بارے میں غلط ثابت نہیں ہوا ہوں۔۔۔"

سلگ ہارن کی میز پر رکھی چھوٹی گھڑی نے گیارہ بجنے کا گھنٹہ بجایا اور انہوں نے مڑ کر اس کی طرف دیکھا۔۔

"اُف خدایا۔۔۔ اتنا وقت گزر گیا۔۔؟" سلگ ہارن نے کہا۔۔ "لڑکو اب تم لوگوں کو چلے جانا چاہیے۔۔۔ ورنہ ہم سبھی مشکل میں پڑ جائیں گے۔۔۔ لیسٹرینج۔۔ مجھے تمہارا مضمون کل صبح مل جانا چاہیے ورنہ نظر بندی کے لئے تیار رہو۔۔۔ اویری۔۔۔ تم بھی اس پر عمل کرو ورنہ تیار رہو۔۔۔"

ایک کے بعد ایک لڑکے کمرے سے نکلتے گئے۔۔۔ سلگ ہارن اپنی آرام کرسی سے اٹھے اور اپنا خالی گلاس لے کر میز تک پہنچ گئے۔۔۔ اپنے پیچھے حرکت کی آواز پر انہوں نے مڑ کر دیکھا۔۔۔ رڈل ابھی بھی وہیں کھڑا تھا۔۔۔

"ٹام تھوڑی چستی دکھاؤ۔۔۔ تم یہ تو ہرگز نہیں چاہو گے کہ رات گئے اپنے بستر سے باہر پکڑے جاؤ۔۔ آخر تم ایک مانیٹر ہو۔۔۔"

"جناب۔۔۔ میں آپ سے کچھ پوچھنا چاہتا تھا۔۔۔"

"تو پھر پوچھو میرے بچے۔۔۔ پوچھو۔۔۔"

"جناب۔۔۔ میں سوچ رہا تھا کہ آپ۔۔۔**کوزۂ روح** کے بارے میں کیا جانتے ہیں۔۔۔؟"

سلگ ہارن نے اسے گھور کر دیکھا۔۔۔ وہ غائب دماغی کے ساتھ اپنی موٹی انگلیوں سے اپنی شراب کا پیالہ سہلا رہے تھے۔۔۔

"کیا اس کا تعلق شیطانی جادو سے تحفظ کے فن کی جماعت سے ہے۔۔۔؟"

لیکن ہیری بتا سکتا تھا کہ سلگ ہارن یہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ یہ اسکول کا کام نہیں تھا۔۔۔

"نہیں جناب۔۔۔" رڈل نے کہا۔۔۔ "دراصل مطالعے کے دوران میں نے اس لفظ کے بارے میں پڑھا۔۔۔ اور میں اسے مکمل طور پر سمجھ نہیں پایا ہوں۔۔۔"

سلگ ہارن نے کہا۔۔ "نہیں۔۔۔ دیکھو۔۔ ٹام۔۔۔ ہوگورٹس میں تمہیں ایسی کوئی بھی کتاب ملنا ناممکن ہے۔۔۔ جس میں **کوزہِ روح** کی تفصیل موجود ہو۔۔۔ یہ بہت ہی شیطانی عمل ہے۔۔۔ حد سے زیادہ شیطانی۔۔۔"

"لیکن جناب۔۔۔ یقیناً آپ اس کے بارے میں سب کچھ جانتے ہی ہوں گے۔۔۔؟ میرا مطلب ہے آپ کے پایہ کا ایک جادوگر۔۔۔ معاف کیجئے گا۔۔ میرا مطلب ہے۔۔۔ اگر آپ مجھے نہیں بتا سکتے۔۔۔ میں سمجھ سکتا ہوں۔۔۔ میں بس یہ جانتا تھا کہ اگر کوئی مجھے اس بارے میں بتا سکتا ہے تو وہ آپ ہی ہیں۔۔۔ تو میں نے صرف یہ سوچا کہ آپ سے پوچھ لوں۔۔۔"

ہیری نے سوچا کہ اس کا انداز بہت بہترین تھا۔۔۔ جھجک۔۔۔ سادہ لہجہ۔۔۔ محتاط چاپلوسی۔۔۔ کسی بھی چیز کی زیادتی نہیں تھی۔۔۔ ہیری کو خود بھی اڑیل لوگوں سے معلومات نکلوانے کا اتنا تجربہ تھا کہ وہ فوراً سمجھ گیا کہ رڈل بھی اس کاریگری میں ماہر تھا۔۔۔ وہ بتا سکتا تھا کہ رڈل کو بہت شدت سے یہ معلومات درکار ہیں۔۔۔ شاید اس خاص لمحہ کے لئے وہ کئی ہفتوں سے تیاری کر رہا تھا۔۔

"دیکھو۔۔۔" سلگ ہارن نے کہا۔۔۔ وہ اب رڈل کی طرف نہیں دیکھ رہے تھے۔۔۔ بلکہ انناس کی قاشوں کے ڈبے کے اوپر لگے فیتے پر انگلیاں پھیر رہے تھے۔۔۔" دیکھو۔۔ ظاہر ہے کہ چیدہ چیدہ باتیں بتانے سے تو کوئی نقصان نہیں ہو سکتا۔۔۔ صرف اس لئے تاکہ تم اس لفظ کا مطلب سمجھ جاؤ۔۔**کوزہِ روح** کا لفظ ایک ایسی چیز کے لئے استعمال کیا جاتا ہے جس کے اندر کوئی شخص اپنی روح کا ایک حصہ چھپا کر رکھتا ہو۔۔۔"

رڈل بولا۔۔۔" میں یہ نہیں سمجھ پایا کہ یہ عمل انجام کیسے دیا جاتا ہے جناب۔۔۔"

اس نے اپنی آواز پر بہت احتیاط کے ساتھ قابو رکھا ہوا تھا۔۔۔ لیکن ہیری اس کی بڑھتی ہوئی دلچسپی کو محسوس کر سکتا تھا۔۔۔

"دیکھو۔۔۔ اس عمل میں روح کے دو ٹکڑے کر دیئے جاتے ہیں۔۔۔۔" سلگ ہارن نے کہا۔۔۔ "اور پھر اس میں سے ایک ٹکڑا جسم سے باہر کسی اور چیز میں چھپا دیا جاتا ہے۔۔۔ پھر اگر کوئی تمہارے جسم پر حملہ کر دے یا اسے تباہ بھی کر دے۔۔۔ تب بھی تمہاری موت واقع نہیں ہو گی۔۔۔ کیوں کہ تمہاری روح کا دوسرا حصہ ابھی بھی اسی زمین سے جڑا ہے اور اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا ہے۔۔ لیکن ظاہر ہے۔۔۔ اس حالت میں بھی زندہ رہنا بہت کٹھن ہے۔۔۔"

سلگ ہارن کے چہرے پر سلوٹیں پڑ گئیں۔۔۔ ہیری کو وہ الفاظ یاد آ گئے جو اس نے تقریباً دو سال پہلے سنے تھے۔۔۔ "*میں اپنے جسم سے کھینچ کر الگ کر دیا گیا تھا۔۔ میں روح سے بھی کمتر بن گیا تھا۔۔۔ میں کمزور ترین بھوت سے بھی کمزور بن گیا تھا۔۔۔ لیکن پھر بھی۔۔۔ میں زندہ تھا۔۔*"

"بہت کم لوگ ایسی زندگی چاہیں گے ٹام۔۔۔ بہت کم۔۔۔۔ موت کو چننا کہیں زیادہ آسان ہے۔۔۔"

لیکن رڈل کے چہرے پر بھوک اب صاف نظر آ رہی تھی۔۔۔ اس کے تاثرات سے لالچی پن ٹپک رہا تھا۔۔۔ اب وہ اپنی حسرت چھپا نہیں پا رہا تھا۔۔

"روح کو کس طرح تقسیم کر سکتے ہیں۔۔۔؟"

"دیکھو۔۔" سلگ ہارن نے بے چینی سے کہا۔۔۔ "تمہیں یہ بات سمجھنی چاہیے کہ روح مکمل اور ثابت رہنے کے لئے ہی بنی ہے۔۔۔ اسکو تقسیم کرنا اصولوں کی خلاف ورزی ہے۔۔۔ یہ قدرت کے خلاف ہے۔۔۔"

"لیکن ایسا کرتے کس طرح ہیں۔۔۔؟"

"ایک شیطانی عمل کے ذریعے۔۔۔ سب سے شیطانی عمل کے ذریعے۔۔۔ قتل کر کے۔۔۔ قتل کرنے سے روح ٹوٹ جاتی ہے۔۔۔ وہ جادوگر جو **کوزہِ روح** بنانا چاہتا ہے وہ اس نقصان کو اپنے فائدے کے لئے استعمال کرتا ہے۔۔۔ وہ اس تقسیم شدہ حصے کو کسی چیز میں داخل کر دیتا ہے۔۔۔"

"داخل کر دیتا ہے۔۔۔؟ لیکن کیسے۔۔۔؟"

"اس کا ایک منتر ہے۔۔۔ مجھ سے مت پوچھنا۔۔۔ میں نہیں جانتا۔۔۔" سلگ ہارن نے کہا۔۔۔ وہ اپنا سر کسی ایسے بوڑھے ہاتھی کی طرح انکار میں ہلانے لگے۔۔۔ جسے مچھر پریشان کر رہے ہوں۔۔۔ "کیا مجھے دیکھ کر ایسا لگتا ہے کہ میں نے ایسی کوئی کوشش کی ہو گی۔۔۔؟ کیا میں کوئی قاتل لگتا ہوں۔۔۔؟"

"نہیں جناب۔۔۔ بالکل بھی نہیں۔۔۔" رڈل نے فوراً کہا۔۔۔ "مجھے افسوس ہے۔۔۔ میں آپ کو ناراض نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔"

"نہیں نہیں۔۔۔ میں ناراض نہیں ہوا ہوں۔۔۔" سلگ ہارن نے روکھے پن سے کہا۔۔۔ "ان چیزوں کے بارے میں تجسس میں مبتلا ہو جانا قدرتی بات ہے۔۔۔ کچھ مخصوص صلاحیتوں کے حامل جادوگر جادوگری کے اس پہلو کی طرف ہمیشہ سے متوجہ ہوتے چلے آئے ہیں۔۔۔"

"جی جناب۔۔۔" رڈل نے کہا۔۔۔ "میں بس صرف ایک بات نہیں سمجھ پایا۔۔۔ صرف تجسس کے طور پر۔۔۔ میرا مطلب ہے کہ کیا ایک **کوزہِ روح** کافی ہوتا ہے۔۔۔؟ کیا روح کو صرف ایک بار تقسیم کیا جا سکتا ہے۔۔۔؟ کیا یہ زیادہ ٹھیک نہیں رہے گا۔۔ اگر روح کے کئی ٹکڑے

کر دیئے جائیں۔۔۔تاکہ زیادہ طاقتور بنا جاسکے۔۔۔ میرا مطلب ہے۔۔ مثال کے طور پر۔۔۔ کیا سات کا ہندسہ سب سے طاقتور جادوئی ہندسہ نہیں مانا جاتا۔۔۔؟ تو کیا سات **کوزہاتِ روح**۔۔۔؟"

"مرلن کی ڈاڑھی کی قسم ٹام۔۔۔۔" سلگ ہارن چلائے۔۔۔"سات۔۔۔کیا کسی ایک شخص کو بھی مارنے کا تصور ہی کم گھناؤنا نہیں ہے۔۔۔؟ اور ویسے بھی۔۔۔ روح کی تقسیم بذات خود ایک انتہائی برا عمل ہے۔۔۔ کہاں کہ اس کو سات ٹکڑوں میں تقسیم کرنے کی باتیں کرنا۔۔۔"

سلگ ہارن اب بہت پریشان لگ رہے تھے۔۔۔ وہ رڈل کی طرف ایسے دیکھ رہے تھے جیسے انہوں نے پہلے اسے ٹھیک ڈھنگ سے دیکھا ہی نہ ہو۔۔۔ اور ہیری دیکھ سکتا تھا کہ اب وہ اس بحث کو شروع کرنے پر پچھتا رہے تھے۔۔۔

وہ بڑبڑائے۔۔۔ "لیکن ظاہر ہے۔۔۔ یہ ساری گفتگو جو ہم نے کی۔۔۔ یہ سب فرضی باتیں ہی تو تھیں۔۔۔۔ہے نا۔۔۔؟ تعلیمی گفتگو۔۔۔"

"جی جناب۔۔۔ ظاہر ہے۔۔۔" رڈل نے فوراً کہا۔۔۔

"لیکن پھر بھی ٹام۔۔۔ ان سب باتوں کو اپنے تک ہی رکھنا۔۔۔ جو بھی میں نے تمہیں بتایا ہے۔۔۔ یا پھر یہ کہہ لو کہ جو باتیں بھی ہمارے درمیان ہوئی ہیں۔۔۔ لوگ اس بات کو پسند نہیں کریں گے کہ ہم **کوزہِ روح** کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے۔۔۔ تم جانتے ہی ہو کہ یہ موضوع ہوگورٹس میں ممنوعہ ہے۔۔۔ ڈمبلڈور خصوصی طور پر اس کے بارے میں سنتے ہی بھڑک جاتے ہیں۔۔۔"

"میں اس بارے میں ایک لفظ تک نہیں کہوں گا جناب۔۔۔" رڈل نے کہا۔۔۔ پھر وہ وہاں سے چلا گیا۔۔۔ لیکن اس سے پہلے ہی ہیری نے اس کے چہرے کی جھلک دیکھ لی تھی۔۔۔

جس پر بے انتہا خوشی کا وہی تاثر چھایا ہوا تھا جو اس کے چہرہ پر تب امڈ آیا تھا جب اسے پہلی بار پتہ چلا تھا کہ وہ ایک جادو گر ہے۔۔۔ خوشی کا ایک ایسا تاثر جو اس کے خوبصورت نقوش کو واضح کرنے کے بجائے۔۔۔ نہ جانے کیسے۔۔۔ اسے ایک غیر انسانی روپ میں بدل رہا تھا۔۔۔

"بہت شکریہ ہیری۔۔۔" ڈمبلڈور نے آہستگی سے کہا۔۔۔ "چلو واپس چلتے ہیں۔۔۔"

جب ہیری دوبارہ دفتر کے فرش پر اترا تو ڈمبلڈور پہلے ہی اپنی میز کے پیچھے اپنی نشست پر بیٹھ چکے تھے۔۔۔ ہیری بھی بیٹھ گیا اور ڈمبلڈور کے بولنے کا انتظار کرنے لگا۔۔۔

"میں کافی لمبے عرصے سے اس ثبوت کی امید کر رہا تھا۔۔۔" آخر ڈمبلڈور نے کہا۔ "اس سے اس نظریہ کی تصدیق ہوتی ہے جس پر میں کام کر رہا ہوں۔۔۔ یہ ثبوت مجھے بتاتا ہے کہ میں درست ہوں۔۔۔ اور ساتھ ہی یہ بھی کہ ابھی مزید کتنا کام باقی ہے۔۔۔"

ہیری کو اچانک یہ احساس ہوا کہ دیواروں پر لگی تصویروں میں موجود تمام پرانے ہیڈ ماسٹر اور ہیڈ ماسٹرنیاں جاگے ہوئے تھے اور ان دونوں کی گفتگو پوری توجہ سے سن رہے تھے۔۔۔ لال ناک والے ایک موٹے جادو گرنے تو ایک آلہِ سماعت بھی نکالا ہوا تھا۔۔۔

"دیکھو ہیری۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔ "مجھے یقین ہے کہ ہم نے ابھی ابھی جو کچھ بھی سنا ہے تمہیں اس کی اہمیت کا اندازہ ہو گا۔۔۔ کچھ مہینوں کے فرق کو چھوڑ دیا جائے تو لگ بھگ تمہاری ہی عمر میں ٹام رڈل یہ معلوم کرنے کی کوششوں میں لگا ہوا تھا کہ وہ خود کو امر کس طرح کر سکتا ہے۔۔۔"

"تو جناب۔۔۔ کیا آپ کو لگتا ہے کہ وہ کامیاب ہو گیا ہو گا۔۔۔؟" ہیری نے پوچھا۔۔۔ "کیا اس نے ایک **کوزہِ روح** بنا لیا ہو گا۔۔۔ اور کیا اسی لئے وہ اس روز مرا نہیں

تھا جب اس نے مجھ پر حملہ کیا تھا۔۔۔؟ اس نے ایک **کوزۂ روح** کہیں چھپایا ہوا تھا۔۔۔؟ اس کی روح کا ایک حصہ محفوظ تھا۔۔۔؟"

"ایک۔۔۔ یا ایک سے زیادہ حصے۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔۔ "تم نے والڈیمورٹ کی بات سنی ہے۔۔۔ وہ سلگ ہارن سے خصوصی طور پر اس بارے میں رائے چاہتا تھا کہ اگر ایک جادوگر ایک سے زیادہ **کوزۂ روح** تخلیق کرے تو کیا ہوگا۔۔۔ اس جادوگر کے ساتھ کیا ہوگا جو موت کو دھوکہ دینے میں اتنا مگن ہو کہ وہ کئی بار قتل کرنے پر بھی آمادہ ہو جائے۔۔۔ بار بار اپنی روح کو تقسیم کرنے پر تیار ہو۔۔۔ تاکہ وہ ان ٹکڑوں کو مختلف جگہوں پر چھپے ہوئے **کوزۂ روح** میں محفوظ کر سکے۔۔۔ کوئی بھی کتاب اسے یہ معلومات فراہم نہیں کر پائی ہوگی۔۔۔ کیوں کہ جہاں تک میں جانتا ہوں۔۔۔ اور مجھے یقین ہے۔۔۔ کہ والڈیمورٹ بھی یہ بات جانتا ہوگا۔۔۔ کہ آج تک کسی اور جادوگر نے اپنی روح کو دو سے زیادہ حصوں میں تقسیم نہیں کیا ہے۔۔۔"

ڈمبلڈور ایک لمحے کے لئے اپنے خیالات کو ترتیب دینے کے لئے رکے۔۔۔ پھر بولے۔۔۔ "چار سال پہلے۔۔۔ مجھے ایک یقینی ثبوت ملا تھا۔۔۔ کہ والڈیمورٹ نے اپنی روح تقسیم کر لی ہے۔۔۔"

"کہاں۔۔۔؟" ہیری نے پوچھا۔۔۔ "کیسے۔۔۔؟"

"وہ ثبوت تم نے ہی مجھے دیا تھا ہیری۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔۔ " وہ ڈائری۔۔۔ رڈل کی ڈائری۔۔۔ وہی ڈائری جو یہ ہدایات دیتی پھر رہی تھی کہ رازوں کے کمرہ کو دوبارہ کس طرح کھولا جا سکتا ہے۔۔۔"

"میں سمجھا نہیں جناب۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔۔۔

"دیکھو۔۔۔ اگرچہ میں نے ڈائری سے باہر آنے والے رڈل کو نہیں دیکھا تھا۔۔۔ لیکن تم نے جس طرح اسکو میرے سامنے بیان کیا۔۔۔ وہ ایک ایسا کرشمہ تھا جو میں نے پہلے

کبھی نہیں دیکھا تھا۔۔۔ صرف ایک یاد۔۔۔ جو اپنے آپ کام کرنے اور سوچنے لگے۔۔۔؟ صرف ایک یاد۔۔۔ جو اس لڑکی ہی کی زندگی چوسنے لگے جس کے ہاتھوں میں وہ تھی۔۔؟ نہیں۔۔۔ اس کتاب میں اس یاد سے بھی زیادہ بری کوئی چیز موجود تھی۔۔۔ مجھے پورا یقین ہے کہ وہ روح کا ایک ٹکڑا تھا۔۔۔ وہ ڈائری ایک **کوزہِ روح** تھی۔۔۔ لیکن اس ڈائری سے اتنے ہی سوال کھڑے ہو گئے جتنے جواب ہمیں اس ڈائری سے ملے۔۔"

"جس چیز نے مجھے سب سے زیادہ تجسس اور الجھن میں مبتلا کیا۔۔۔ وہ یہ تھی کہ وہ ڈائری ایک ہتھیار اور ایک ڈھال۔۔۔ دونوں ہی طرح کی شکل میں کام کر رہی تھی۔۔۔"

"میں ابھی بھی کچھ نہیں سمجھ پایا۔۔" ہیری نے کہا۔۔

"دیکھو۔۔ اس ڈائری نے اسی طرح کام کیا جس طرح **کوزہِ روح** کرتا ہے۔۔۔ دوسرے الفاظ میں روح کا ایک ٹکڑا اس کے اندر حفاظت سے چھپا رہا۔۔ اور اس نے اپنے مالک کو موت سے بچانے میں اپنا کردار بھی ادا کیا۔۔ لیکن اس بات میں بھی کوئی شک نہیں کہ رڈل واقعی یہ چاہتا تھا کہ اس ڈائری کو پڑھا جائے۔۔۔ وہ چاہتا تھا کہ اس کی روح کا وہ ٹکڑا کسی اور کے جسم میں سما جائے یا اس پر قابو کر لے۔۔۔ تاکہ سلے درن حیوان دوبارہ کھلا چھوڑا جا سکے۔۔۔"

"دیکھیں۔۔۔ وہ یہ نہیں چاہتا ہو گا کہ اس کی کڑی محنت ضائع ہو جائے۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔۔ "وہ یقیناً لوگوں کو یہ بتانا چاہتا ہو گا کہ وہی سلے درن کا اصل وارث ہے۔۔۔ کیوں کہ پہلی بار میں تو وہ اس بات کے لئے نیک نامی نہیں بٹور پایا تھا۔۔۔"

"بالکل ٹھیک۔۔۔" ڈمبلڈور نے ہاں میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔۔۔ "لیکن کیا تم یہ نہیں دیکھ رہے ہیری۔۔۔ کہ اگر وہ یہ چاہتا تھا کہ ڈائری مستقبل میں ہوگورٹس کے کسی طالب علم کے ہاتھ لگ جائے یا اس تک پہنچا دی جائے۔۔ تو دراصل وہ اس ڈائری میں چھپے ہوئے اپنی روح

کے اس قیمتی ٹکڑے کے لئے غیر معمولی بے حسی کا مظاہرہ کر رہا تھا۔۔ جیسا کہ پروفیسر سلگ ہارن نے وضاحت کی تھی کہ ایک **کوزۂ روح** کا اصل مقصد ہی یہی ہے کہ وہ روح کے اس حصہ کو حفاظت سے اور چھپا کر رکھے۔۔۔نہ کہ اسے کسی اور کی راہ پر چھوڑ دے اور یہ خطرہ مول لے کہ وہ شخص اسے تباہ و برباد کر سکتا ہو۔۔ جیسا کہ اس ڈائری کے ساتھ ہوا۔۔۔روح کا وہ مخصوص ٹکڑا اب نہیں رہا۔۔ تم نے خود اسے تباہ کیا تھا۔۔۔"

"اس **کوزۂ روح** کے ساتھ والڈیمورٹ نے جس طرح کا غیر ذمہ دارانہ برتاؤ برتا اس سے مجھے انتہائی منحوس احساس ہوا۔۔ اس سے مجھے یہ تجویز ملی کہ یا تو اس نے یقیناً مزید **کوزۂ روح** بنا لیے ہیں۔۔۔ یا ان کو بنانے کی منصوبہ بندی کر رہا ہے۔۔۔تاکہ پہلے **کوزۂ روح** کی تباہی نقصان دہ ثابت نہ ہو۔۔ میں اس بات پر یقین تو نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن اس کے علاوہ کوئی اور وضاحت سمجھ بھی نہیں آتی۔۔۔"

"پھر دو سال بعد۔۔ تم نے مجھے بتایا۔۔ کہ جس رات والڈیمورٹ اپنے جسم میں واپس لوٹا۔۔ اس نے اپنے مردار خوروں کے سامنے ایک بے حد دہشتناک اور اہم بیان دیا۔۔ "*میں --- جو امر ہونے کے راستے پر سب سے آگے نکل گیا---*" یہ وہ بات تھی جو تم نے مجھے بتائی کہ اس نے کہی ہے۔۔ "*سب سے آگے---*" اور گرچہ مردار خور اس بات کا مطلب نہیں سمجھ پائے ہوں گے لیکن میں نے سوچا کہ شاید میں اس بات کا مطلب سمجھتا ہوں۔۔۔ وہ اپنے **کوزہاتِ روح** کی طرف اشارہ کر رہا تھا۔۔۔کوزہ کی جمع ہیری۔۔۔ جو مجھے یقین ہے آج تک کسی بھی جادوگر نے نہیں بنائے ہیں۔۔۔ لیکن یہ بات سمجھ بھی آتی ہے۔۔۔ لارڈ والڈیمورٹ گزرتے سالوں میں مسلسل غیر انسانی ہوتا چلا گیا ہے۔۔ اور تبدیلی کے اس عمل کی میرے نزدیک ایک ہی وضاحت ہو سکتی تھی۔۔۔ اسکی روح عام شیطانی عوامل کی سرحدوں سے بھی کہیں آگے مسخ ہو چکی تھی۔۔۔"

"تو اس نے دوسرے لوگوں کا قتل کر کے خود اپنی موت کو ناممکن بنا لیا۔۔۔؟" ہیری نے کہا۔۔۔ " اگر اسے امر بننے کا اتنا ہی شوق تھا تو اس نے ایک پارس پتھر کیوں نہیں بنا لیا۔۔ یا کہیں سے چرا ہی لیتا۔۔؟"

"دیکھو۔۔۔ ہم جانتے ہیں کہ آج سے پانچ سال پہلے۔۔۔ اس نے بالکل ایسا ہی کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔۔" لیکن میرے خیال سے ایسی کئی وجوہات ہیں جن کی بنا پر والڈیمورٹ کو ایک پارس پتھر **کوزۂ روح** کے مقابلے میں کم اہمیت کا حامل لگا ہو گا۔۔۔"

"ویسے تو آبِ حیات واقعی زندگی لمبی کر دیتا ہے۔۔۔ لیکن امر زندگی حاصل کرنے کے لئے اسے زندگی بھر مستقل پینا پڑتا ہے۔۔۔ یعنی امر زندگی کے لئے والڈیمورٹ کو آبِ حیات پر انحصار کرنا پڑتا۔۔۔ لیکن اگر وہ ختم ہو جاتا یا سڑ جاتا۔۔۔ یا پھر اگر پارس پتھر ہی چرا لیا جاتا۔۔۔ تو اسے بھی کسی عام انسان کی طرح موت کا سامنا کرنا پڑتا۔۔ یاد رکھو۔۔۔ والڈیمورٹ اکیلے کام کرنا پسند کرتا ہے۔۔۔ میرے خیال سے وہ آبِ حیات پر انحصار کرنے کی سوچ کو ہی برداشت نہیں کر پایا ہو گا۔۔۔ ظاہر ہے تم پر حملہ کرنے کی سزا کے طور پر جس ٹوٹی بکھری حالت میں وہ زندہ تھا۔۔۔ اس سے نجات حاصل کرنے کے لئے وہ آبِ حیات پینے پر بھی تیار ہو گیا۔۔۔ لیکن اس کا مقصد صرف ایک جسم کو حاصل کرنا تھا۔۔۔ لیکن اس کے بعد۔۔۔ مجھے یقین ہے کہ امر زندگی کے لئے وہ صرف **کوزۂ روح** پر ہی انحصار کرنا چاہتا تھا۔۔۔ انسانی جسم حاصل کرنے کے بعد اسے آبِ حیات کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔۔۔ وہ پہلے سے ہی امر تھا۔۔۔ یا کم از کم امر زندگی کے اتنے قریب تھا جتنا کوئی بھی انسان ہو سکتا ہے۔۔۔"

"لیکن اب ہیری۔۔۔ جس اہم یاد کو تم ہمارے لئے حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے ہو۔۔۔ اس سے حاصل ہونے والی ان معلومات سے۔۔۔ ہم اس راز کے انتہائی قریب پہنچ

چکے ہیں جس سے ہمیں لارڈ والڈیمورٹ کو ختم کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔۔۔ کوئی بھی دوسرا فرد آج تک اس مقام تک نہیں پہنچ پایا۔۔ تم نے اس کی بات سنی ہے ہیری۔۔۔" کیا یہ زیادہ ٹھیک نہیں رہے گا۔۔ اگر روح کے کئی ٹکڑے کر دئیے جائیں۔۔۔ تاکہ زیادہ طاقتور بنا جا سکے۔۔میرا مطلب ہے۔۔ مثال کے طور پر۔۔۔ کیا سات کا ہندسہ سب سے طاقتور جادوئی ہندسہ نہیں مانا جاتا۔۔۔؟" کیا سات کا ہندسہ سب سے طاقتور جادوئی ہندسہ نہیں مانا جاتا۔۔۔؟ ہاں۔۔۔ مجھے لگتا ہے کہ سات حصوں والی روح کا خیال لارڈ والڈیمورٹ کو بہت دلچسپ لگا ہوگا۔۔۔"

"اس نے سات ***کوزہاتِ روح*** بنائے ہیں۔۔۔؟" ہیری نے دہشت میں آتے ہوئے کہا۔۔۔ جبکہ دیوار پر لگی کئی تصویروں نے بھی صدمہ اور دہشت بھری آوازیں نکالیں۔۔۔ "لیکن وہ تو دنیا میں کہیں بھی ہو سکتے ہیں۔۔۔ چھپے ہوئے۔۔۔ دفن کئے ہوئے یا پھر غیر مرئی۔۔۔"

"مجھے یہ دیکھ کر خوشی ہوئی کہ تم مسئلہ کی شدت کو سمجھ پا رہے ہو۔۔۔" ڈمبلڈور نے پرسکون لہجہ میں کہا۔۔ " لیکن ہیری۔۔۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ ۔۔ سات نہیں چھ ***کوزہاتِ روح***۔۔۔ چاہے کتنا بھی لولا لنگڑا ہو۔۔ لیکن اس کی روح کا ساتواں حصہ ابھی بھی اس کے دوبارہ پیدا کئے گئے جسم کے اندر محفوظ ہے۔۔۔ یہ اس کی روح کا وہی ٹکڑا ہے جو اس کی جلا وطنی کے اتنے سالوں کے دوران آسیبی حالت میں زندہ تھا۔۔ اس کے بنا اس کی کوئی حیثیت نہیں تھی۔۔۔ کوئی بھی شخص جو والڈیمورٹ کو مارنا چاہتا ہے اسے سب سے آخر میں روح کے اسی ساتویں ٹکڑے پر حملہ کرنا ہوگا۔۔ وہ ٹکڑا جو اس کے اپنے جسم میں رہتا ہے۔۔۔"

"لیکن پھر بھی۔۔۔ باقی کے چھ ***کوزہاتِ روح***۔۔۔" ہیری نے تھوڑی بے چینی کے ساتھ کہا۔۔۔ "ہم انہیں ڈھونڈیں گے کیسے۔۔۔؟"

"تم بھول رہے ہو۔۔۔ تم پہلے ہی ان میں سے ایک کو تباہ کر چکے ہو۔۔۔ اور ایک میں نے تباہ کر دیا ہے۔۔۔"

"واقعی۔۔۔؟" ہیری نے تجسس میں کہا۔۔

"ہاں واقعی۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔۔انہوں نے اپنا کالا پڑا ہوا۔۔ جلا ہوا ہاتھ اوپر اٹھایا۔۔۔"وہ انگوٹھی ہیری۔۔۔ مارُولو کی انگوٹھی۔۔۔ اور اس پر ایک بھیانک ٹونا کیا گیا تھا۔۔۔ چھوٹا منہ اور بڑی بات لیکن اگر شدید زخمی حالت میں واپس ہوگورٹس پہنچنے پر میری حیرت انگیز مہارت اور پروفیسر اسنیپ کا بروقت ردعمل نہ ہوتا تو آج یہ کہانی سنانے کے لئے میں زندہ نہیں ہوتا۔۔۔ بہرحال والڈیمورٹ کی روح کے سات ٹکڑوں میں سے ایک کے بدلے میں اس مرجھائے ہوئے ہاتھ کی قیمت کچھ زیادہ نہیں ہے۔۔وہ انگوٹھی اب **کوزہِ روح** نہیں رہی۔۔۔"

"لیکن آپ نے اسے ڈھونڈا کس طرح۔۔۔؟"

"دیکھو۔۔۔ جیسا کہ اب تم جانتے ہی ہو۔۔ میں کئی سال سے والڈیمورٹ کی پچھلی زندگی کے پوشیدہ رازوں کو جاننے کی جستجو میں لگا ہوا ہوں۔۔۔ میں نے لمبی مسافتوں کا سفر کیا ہے۔۔۔ان جگہوں کا سفر جہاں کبھی وہ بھی گیا تھا۔۔۔ مجھے یہ انگوٹھی گونٹ گھرانے کے کھنڈر نما مکان میں چھپی ہوئی ملی تھی۔۔۔ ایسا لگتا ہے کہ جب والڈیمورٹ اس میں اپنی روح کا ایک ٹکڑا چھپانے میں کامیاب ہو گیا تو اس نے اسے پہننے رکھنے کا ارادہ ترک کر دیا۔۔۔ اس نے کئی طاقتور ٹونے پڑھ کر اسے اس کھنڈر میں محفوظ کر دیا جہاں کبھی اس کے آباؤاجداد رہا کرتے تھے۔۔۔ (ظاہر ہے مورفن کو ازکبان میں قید کر دیا گیا تھا) اس نے سوچا بھی نہیں ہوگا کہ میں کبھی ان کھنڈرات میں جانے کی مصیبت میں پڑنے کا سوچ سکتا ہوں۔۔۔ یا جادوئی رازوں کی تلاش پر میری گہری نظر بھی ہو سکتی ہے۔۔"

"بہرحال۔۔۔فی الحال ہمیں زیادہ خوش ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ تم نے ڈائری کو تباہ کیا اور میں نے انگوٹھی کو۔۔۔ لیکن۔۔اگر ہمارا روح کے سات ٹکڑوں والا نظریہ درست ہے تو ابھی بھی چار **کوزہاتِ روح** باقی ہیں۔۔۔"

"اور وہ کچھ بھی ہو سکتے ہیں۔۔۔؟" ہیری نے کہا۔۔۔" ٹن کے پرانے کنستر۔۔ یا پتہ نہیں۔۔ محلولات کی خالی شیشیاں۔۔۔؟"

"ہیری تم ***منتقل کنجیوں*** کے بارے میں سوچ رہے ہو۔۔۔ جنکا عام چیزوں پر مشتمل ہونا ضروری ہوتا ہے تاکہ کسی کا ان پر دھیان نہ جائے۔۔ لیکن کیا لارڈ والڈیمورٹ اپنی قیمتی روح کی حفاظت کے لئے ٹن کے کنستر یا پرانی محلولات کی شیشیوں کا استعمال کرے گا۔۔۔؟ تم وہ یادیں بھول رہے ہو جو میں نے تمہیں دِکھائی ہیں۔۔۔ لارڈ والڈیمورٹ کو نشانیاں اکٹھی کرنے کا شوق ہے۔۔۔ اور وہ ایسی چیزوں کو فوقیت دیتا ہے جو طاقت ور جادوئی تاریخ رکھتی ہوں۔۔ اس کا غرور۔۔۔ اپنی برتری پر اس کا یقین۔۔ جادوگروں کی تاریخ میں اپنی چونکا دینے والی جگہ بنانے کی اسکی جستجو۔۔۔ یہ سبھی باتیں مجھے یہ ماننے پر مجبور کرتی ہیں کہ لارڈ والڈیمورٹ نے اپنے لئے ***کوزہاتِ روح*** کا انتخاب بھی اتنا ہی دیکھ بھال کر کیا ہوگا۔۔۔ اس نے ان چیزوں کو فوقیت دی ہوگی جن کا کوئی رتبہ۔۔۔ کوئی مقام ہو۔۔۔"

"مگر وہ ڈائری تو کچھ خاص نہیں تھی۔۔۔"

"ہیری۔۔۔ تم نے خود ہی کہا ہے کہ وہ ڈائری اس بات کا ثبوت تھی کہ والڈیمورٹ سلے درن کا وارث ہے۔۔۔ اور مجھے یقین ہے کہ وہ ڈائری والڈیمورٹ کے لئے بہت اہمیت کی حامل ہوگی۔۔۔"

"تو پھر باقی ***کوزہاتِ روح***۔۔۔؟" ہیری نے کہا۔۔" کیا آپ جانتے ہیں کہ وہ کیا چیزیں ہیں جناب۔۔؟"

"میں صرف اندازہ لگا سکتا ہوں۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔۔"جو وجوہات میں پہلے ہی بتا چکا ہوں۔۔۔ ان کی بنا پر میرا ماننا ہے کہ لارڈ والڈیمورٹ ایسی چیزیں پسند کرے گا جو خاص شان و شوکت کی مالک ہوں۔۔ اس لئے میں نے لارڈ والڈیمورٹ کے ماضی میں کئی جگہ گھات

لگائی تاکہ میں والڈیمورٹ کے ارد گرد اس طرح کے نوادرات کی گمشدگی کے ثبوت ڈھونڈ سکوں۔۔۔"

"وہ لاکٹ۔۔۔" ہیری اونچی آواز میں بولا۔۔۔"ہفل پف کا پیالہ۔۔۔۔۔"

"ہاں۔۔" ڈمبلڈور نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔ "میں اپنا دوسرا ہاتھ تو نہیں لیکن اپنی کچھ انگلیوں کی شرط لگانے کے لئے تیار ہوں کہ وہ ***کوزہاتِ روح*** نمبر تین اور چار بن گئے ہوں گے۔۔۔ لیکن یہ مانتے ہوئے کہ اس نے کل چھ ***کوزہاتِ روح*** بنائے ہیں۔۔۔ باقی بچے دو ***کوزہاتِ روح*** کے بارے میں کچھ کہنا بہت مشکل ہے۔۔۔ بہر حال میں ایک اندازہ لگانے کا جوا کھیلتا ہوں کہ ہفل پف اور سلے درن کے نوادرات حاصل کرنے کے بعد وہ گریفن ڈور اور ریون کلا کے نوادرات کی تلاش میں نکلا ہو گا۔۔۔ مجھے یقین ہے کہ چار بانیان کے چار نوادرات کو حاصل کرنے کے تصور نے والڈیمورٹ کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا ہو گا۔۔۔ کیا وہ کبھی ریون کلا کی کوئی نوادر چیز حاصل کرنے میں کامیاب ہو سکا۔۔۔ اس سوال کا میرے پاس کوئی جواب نہیں ہے۔۔۔ لیکن بہر حال مجھے پورا بھروسہ ہے کہ گریفن ڈور کی اکلوتی یادگار ابھی بھی محفوظ ہے۔۔۔"

ڈمبلڈور نے اپنی سیاہ پڑی ہوئی انگلی سے اپنی پیچھے والی دیوار کی طرف اشارہ کیا۔۔۔ جہاں شیشے کے ایک ڈبے میں یاقوتِ احمر جڑی ایک تلوار ٹنگی تھی۔۔۔

"تو جناب۔۔۔ کیا آپ کو لگتا ہے کہ اسی لئے وہ ہوگورٹس واپس آنا چاہتا تھا۔۔۔؟" ہیری نے کہا۔۔۔ " تاکہ وہ باقی بانیان کی کسی چیز کو ڈھونڈنے کی کوشش کر سکے۔۔۔؟"

"میں نے بالکل ایسا ہی سوچا تھا۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔۔"لیکن بد قسمتی سے۔۔۔ بات اس سے آگے نہیں بڑھی۔۔۔ کیوں کہ اسے واپس لوٹا دیا گیا تھا۔۔۔ یا جیسا کہ میں مانتا ہوں کہ اسے کچھ ڈھونڈنے کا موقعہ دیئے بغیر ہی لوٹا دیا گیا۔۔۔۔۔ میں اس نتیجہ پر پہنچنے پر مجبور ہوں کہ اسے

چاروں بانیان کے نوادرات کبھی ملے ہی نہیں۔۔اس کے پاس دو نوادرات تو یقیناً تھے۔۔اور ہو سکتا ہے کہ اسے تیسرا بھی مل گیا ہو۔۔۔لیکن فی الحال ہمارے پاس اس سے زیادہ معلومات نہیں ہیں۔۔۔"

"اگر اسے ریون کلا یا گریفن ڈور کی کوئی ایک چیز ملی ہو گی۔۔۔تب بھی چھٹا **کوزۂ روح** باقی بچ جاتا ہے۔۔۔" ہیری نے انگلیوں پر گنتے ہوئے کہا۔۔۔"جب تک کہ اسے دونوں ہی نہ مل گئی ہوں۔۔۔؟"

"مجھے ایسا نہیں لگتا۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔" مجھے لگتا ہے میں جانتا ہوں کہ چھٹا **کوزۂ روح** کیا ہے۔۔۔ پتہ نہیں تم یہ سن کر کیا کہو گے لیکن کچھ عرصے سے ناگینی نام کے سانپ کے رویئے میں میری دلچسپی بہت بڑھ گئی ہے۔۔۔"

"وہ سانپ۔۔۔؟" ہیری نے حیرت میں کہا۔۔۔"**کوزہ۔ روح** کے لئے جانوروں کا استعمال بھی کیا جا سکتا ہے۔۔۔؟"

"دیکھو۔۔۔ایسا کرنا تو نہیں چاہیے۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔۔" کیوں کہ کسی ایسی چیز میں اپنی روح کا ایک ٹکڑا رکھنا بہت خطرہ سے بھرپور کام ہے۔۔۔جو چیز خود سوچ بھی سکتی ہو اور حرکت بھی کر سکتی ہو۔۔۔ بہر حال۔۔۔اگر میرا حساب درست ہے تو جس وقت والڈیمورٹ تمہیں قتل کرنے کا ارادہ لئے تمہارے والدین کے گھر میں داخل ہوا تھا۔۔۔وہ اس وقت بھی اپنے منصوبے کے مطابق چھ **کوزہاتِ روح** میں سے ایک **کوزۂ روح** کی کمی کا شکار تھا۔۔۔"

"ایسا لگتا ہے کہ اس نے **کوزۂ روح** بنانے کے عمل کو کچھ خاص اموات کے لئے روک دیا تھا۔۔۔ ان میں سے ایک موت یقیناً تمہاری تھی۔۔۔ اسے یقین تھا کہ تمہیں مار کر وہ اس خطرہ کو ختم کر دے گا جو اس پیشن گوئی سے کھڑا ہوا تھا۔۔۔اسے یقین تھا کہ وہ خود کو امر بنا رہا ہے۔۔۔ مجھے پورا یقین ہے کہ تمہاری موت سے وہ اپنا آخری **کوزہ۔ روح** بنانے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔"

"اور جیسا کہ ہم جانتے ہی ہیں کہ وہ اس میں ناکام رہا۔۔۔ بہر حال کچھ سال کے وقفے کے بعد اس نے ناگینی کا استعمال ایک بوڑھے ماگلو انسان کو مارنے کے لئے کیا۔۔۔ اور شاید اس وقت اسے یہ خیال آیا ہو گا کہ وہ اسے ہی اپنا آخری **کوزہِ روح** بنا دے۔۔۔ وہ پہلے ہی سلے درن کے ساتھ اسکے مضبوط تعلق کا منہ بولتا ثبوت تھی۔۔۔ اس کی موجودگی لارڈ والڈیمورٹ کی پراسراریت میں اضافہ کرتی ہے۔۔۔ مجھے لگتا ہے وہ اس سے بھی بے حد متاثر ہے۔۔۔ یقیناً وہ اسے اپنے قریب رکھنا پسند کرتا ہے۔۔۔ اور وہ اس پر سنپیلی زبان بولنے والے کسی دوسرے فرد سے کہیں زیادہ غیر معمولی طور پر قابو پانے کی صلاحیت بھی رکھتا ہے۔۔۔"

ہیری بولا۔۔۔ "تو۔۔ ڈائری نہیں رہی۔۔۔ انگوٹھی بھی گئی۔۔۔ پیالہ۔۔۔ لاکٹ اور سانپ اب بھی بچے ہیں۔۔۔ اور آپ سمجھتے ہیں کہ ایک **کوزہِ روح** کوئی ایسی چیز ہو سکتا ہے جو کبھی ریون کلا یا گریفن ڈور کی ملکیت رہی ہو۔۔۔؟"

ڈمبلڈور نے احتراماً اپنا سر جھکاتے ہوئے کہا۔۔ "ایک قابلِ تعریف مختصر اور جامع خلاصہ۔۔۔ ہاں۔۔۔"

"تو۔۔۔ کیا آپ ابھی بھی ان کی تلاش کر رہے ہیں جناب۔۔۔؟ کیا جب آپ اسکول چھوڑ کر جاتے ہیں تو آپ وہیں جاتے ہیں۔۔۔؟"

"بالکل ٹھیک۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔۔ "میں ایک لمبے عرصے سے اسی جستجو میں لگا ہوا ہوں۔۔۔ اور میرے خیال سے شاید میں ایک اور **کوزہِ روح** تلاش کرنے کے قریب پہنچ چکا ہوں۔۔ حوصلہ بڑھاتے کئی اشارے نظر آرہے ہیں۔۔۔"

"اور اگر آپ ایسا کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔۔۔" ہیری نے جلدی سے کہا۔۔۔ "تو کیا میں آپ کے ساتھ چل سکتا ہوں اور اس سے چھٹکارہ حاصل کرنے میں آپ کی مدد کر سکتا ہوں۔۔۔؟"

ایک لمحے کے لئے ڈمبلڈور نے ہیری کو بہت غور سے دیکھا۔۔ اور پھر بولے۔۔ "ہاں۔۔۔ مجھے لگتا ہے کہ تم میرے ساتھ چل سکتے ہو۔۔۔"

"واقعی۔۔؟" ہیری نے کہا۔۔۔ وہ حیرت سے دنگ رہ گیا تھا۔۔

"اوہ ہاں۔۔۔" ڈمبلڈور نے تھوڑا مسکراتے ہوئے کہا۔۔ " مجھے لگتا ہے یہ حق تو تم نے حاصل کر ہی لیا ہے۔۔۔"

ہیری کا حوصلہ بلند ہو گیا۔۔ احتیاط اور حفاظت جیسے الفاظ نہ سن کر اسے بہت اچھا لگا۔۔ لیکن اطراف کی دیواروں پر موجود ہیڈ ماسٹر اور ہیڈ ماسٹرنیاں ڈمبلڈور کے اس فیصلہ سے کچھ خاص متاثر نہیں لگ رہے تھے۔۔۔ ہیری نے دیکھا کہ ان میں سے کچھ بے یقینی سے سر ہلا رہے تھے۔۔ فینئیس نیجیلس نے تو طنز بھرے انداز میں ناک سے کھڑ کھڑاتی ہوئی آواز تک نکال دی۔۔۔

ہیری نے تصویروں کو نظر انداز کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔ " جناب۔۔۔ جب کوئی **کوزہِ روح** تباہ کیا جاتا ہے تو کیا والڈیمورٹ کو اس کا پتہ چل جاتا ہے۔۔؟ کیا وہ اس بات کو محسوس کر سکتا ہے۔۔۔؟"

"ہیری یہ ایک بہت ہی دلچسپ سوال ہے۔۔۔ میرا ماننا ہے کہ ایسا نہیں ہوتا۔۔۔ مجھے لگتا ہے کہ والڈیمورٹ اب برائی کی دلدل میں اتنی گہرائی تک دھنس چکا ہے اور اس کے اپنے اہم حصے اس سے اتنے لمبے عرصے سے الگ ہیں کہ اسکی محسوس کرنے کی صلاحیت ہم سے بالکل الگ ہو چکی ہے۔۔۔ شاید موت کے نزدیک آنے پر اسے اپنے نقصان کا احساس ہو۔۔ لیکن فی الحال ایسا نہیں ہے۔۔۔ مثال کے طور پر اسے ڈائری کے تباہ ہونے کا تب تک پتہ ہی نہیں چلا جب تک اس نے خود یہ حقیقت لوسئیس میلفوائے سے اگلوا نہیں لی۔۔۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ جب والڈیمورٹ کو یہ بات

معلوم ہوئی کہ وہ ڈائری تباہ کر دی گئی ہے اور اس کی تمام طاقت ختم ہو چکی ہے تو اس کے غیض و غضب کی کوئی انتہا نہیں رہی تھی۔۔۔"

"لیکن میرے خیال سے تو وہ خود یہی چاہتا تھا کہ لوسئیس میلفوائے وہ ڈائری کسی طرح ہوگورٹس کے اندر پہنچا دے۔۔۔؟"

"ہاں کئی سال پہلے وہ ایسا ہی چاہتا تھا۔۔۔ جب اسے یقین تھا کہ وہ کئی اور **کوزہاتِ روح** بھی بنا سکتا ہے۔۔۔ لیکن پھر بھی لوسئیس کو والڈیمورٹ کی طرف سے یہ حکم دیئے جانے کا انتظار کرنا چاہیے تھا۔۔۔ لیکن اسے ایسا کوئی حکم کبھی ملا ہی نہیں۔۔۔ کیوں کے ڈائری اس کے حوالے کرنے کے کچھ ہی عرصے بعد والڈیمورٹ غائب ہو گیا تھا۔۔۔"

"اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ اس نے یہی سوچا تھا کہ لوسئیس احتیاط کے ساتھ اس **کوزہِ روح** کی حفاظت کرے گا اور اس کے ساتھ کسی بھی قسم کی چھیڑ چھاڑ کرنے کی ہمت نہیں کر پائے گا۔۔۔ لیکن وہ اس بات پر کچھ زیادہ ہی بھروسہ کر رہا تھا کہ لوسئیس کو ایک ایسے آقا کا خوف ہوگا جو کافی عرصے سے غائب تھا اور جسے لوسئیس مرا ہوا بھی مان چکا تھا۔۔۔ ظاہر ہے لوسئیس یہ تو نہیں جانتا تھا کہ وہ ڈائری درحقیقت ہے کیا چیز۔۔۔ مجھے لگتا ہے کہ والڈیمورٹ نے اسے صرف یہ بتایا ہوگا کہ اس ڈائری کی مدد سے رازوں کا کمرہ دوبارہ کھل سکتا ہے کیوں کہ اس پر نہایت ہوشیاری سے سحر کیا گیا ہے۔۔۔ اگر لوسئیس یہ بات جانتا کہ اس کے ہاتھوں میں اس کے آقا کی روح کا ٹکڑا ہے تو یقیناً وہ اس کے ساتھ مزید ادب واحترام کے ساتھ پیش آتا۔۔۔ لیکن اس کے بجائے اس نے اپنی من مانی کرتے ہوئے پرانے منصوبے کو آگے بڑھایا۔۔۔ ایک تیر سے دو شکار کرنے کے چکر میں اس نے اس ڈائری کو آرتھر ویزلی کی بیٹی تک پہنچایا۔۔۔ اسے امید تھی کہ اس طرح آرتھر بھی بدنام ہو جائے گا اور ساتھ ہی ساتھ اسے اس مشکوک جادوئی چیز سے چھٹکارہ بھی مل جائے گا۔۔۔ اوہ بے چارہ لوسئیس۔۔۔ مجھے اس بات پر بالکل بھی

حیرانگی نہیں ہو گی اگر اپنے ذاتی مفاد کے لئے **کوزہِ روح** کے بے دھڑک استعمال پر والڈیمورٹ کے غیض و غضب اور پچھلے سال وزارت میں اپنی شرمناک ناکامی کا سوچ کر لوسئیس اس وقت خود کو ازکبان کی قید میں زیادہ محفوظ سمجھ رہا ہو۔۔۔"

ایک لمحہ کے لئے ہیری بیٹھا سوچتا رہا پھر اس نے پوچھا۔۔۔"تو اگر اس کے تمام **کوزہاتِ روح** کو تباہ کر دیا جائے۔۔۔ تو والڈیمورٹ کو مارا جا سکتا ہے۔۔۔؟"

"ہاں۔۔۔ مجھے ایسا ہی لگتا ہے۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔۔" ان **کوزہاتِ روح** کے بنا والڈیمورٹ ایک فانی انسان بن جائے گا۔۔ جس کی روح ٹوٹی اور کچلی ہوئی ہو گی۔۔۔ لیکن یہ بات کبھی نہیں بھولنا کہ بھلے ہی اس کی روح ناقابل مرمت حالت تک برباد ہو گئی ہو۔۔۔ لیکن اس کا دماغ اور اس کی جادوئی طاقتیں برقرار ہیں۔۔۔ **کوزہاتِ روح** کے بغیر بھی۔۔۔ والڈیمورٹ جیسے جادوگر کو مارنے کے لئے غیر معمولی صلاحیت اور طاقت کی ضرورت پڑے گی۔۔۔"

"لیکن میرے پاس کوئی غیر معمولی صلاحیت اور طاقت نہیں ہے۔۔۔" اس سے پہلے کہ ہیری خود کو روک پاتا۔۔۔الفاظ اس کے منہ سے نکل گئے۔۔۔

"ہاں۔۔ تم میں ہے۔۔۔" ڈمبلڈور نے نرمی سے کہا۔۔۔" تمہارے پاس ایک ایسی طاقت ہے جو والڈیمورٹ کے پاس کبھی تھی ہی نہیں۔۔۔ تم۔۔۔"

"ہاں ہاں۔۔۔ جانتا ہوں۔۔۔" ہیری نے بے صبری سے کہا۔۔۔" میں محبت کر سکتا ہوں۔۔۔" اس نے بہت مشکل سے خود کو یہ کہنے سے روکا کہ اس میں کون سی بڑی بات ہے۔۔

"ہاں ہیری۔۔۔ تم محبت کر سکتے ہو۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔۔ایسا لگ رہا تھا کہ وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ ہیری ابھی ابھی کیا کہتے کہتے رک گیا ہے۔۔۔"تمہارے ساتھ جو بھی واقعات

پیش آئے ہیں انہیں دیکھتے ہوئے یہ ایک بہت ہی عظیم اور قابلِ ذکر چیز ہے۔۔۔ تم کتنے غیر معمولی ہو ہیری۔۔۔ یہ بات سمجھنے کے لئے تم ابھی بھی بہت کم عمر ہو۔۔"

ہیری نے تھوڑی مایوسی کے ساتھ کہا۔۔ "تو جب پیشن گوئی یہ کہتی ہے کہ میرے پاس وہ طاقتیں ہوں گی جن کے بارے میں شیطانی شہنشاہ بھی نہیں جانتا ہوگا۔۔ تو اس کا مطلب۔۔۔ صرف۔۔۔ محبت ہے۔۔۔؟"

"ہاں۔۔۔ صرف محبت۔۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔ "لیکن ہیری۔۔۔ یہ کبھی مت بھولنا کہ وہ پیشن گوئی جو کچھ بھی کہتی ہے وہ بات صرف اس لئے اہمیت رکھتی ہے کیوں کہ والڈیمورٹ نے اسے اہم بنایا ہے۔۔۔ یہ بات میں نے تمہیں پچھلے سال کے اختتام پر بتائی تھی۔۔۔ والڈیمورٹ نے خود تمہیں اس شخص کے روپ میں چنا جو اس کے لئے سب سے زیادہ خطرناک ثابت ہو سکتا تھا۔۔۔ اور ایسا کر کے اس نے تمہیں وہ شخص بنا دیا جو اس کے لئے سب سے زیادہ خطرناک ہوگا۔۔"

"لیکن بات تو ایک ہی ہوئی۔۔۔۔"

"نہیں یہ ایک بات نہیں ہے۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔۔ اب ان کی آواز میں بے صبری جھلک رہی تھی۔۔۔ وہ اپنے سیاہ سکڑے ہوئے ہاتھ سے ہیری کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولے۔۔۔ " تم پیشن گوئی کو کچھ زیادہ ہی اہمیت دے رہے ہو۔۔۔"

"لیکن۔۔۔" ہیری نے جوش میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔۔ " آپ نے ہی تو کہا تھا کہ پیشن گوئی کا مطلب ہے۔۔۔۔"

"اگر والڈیمورٹ نے کبھی پیشن گوئی کو سنا ہی نہیں ہوتا تو کیا وہ کبھی پوری ہوتی۔۔۔؟ کیا اس کا کوئی مطلب ہوتا۔۔۔؟ یقیناً کوئی مطلب نہیں ہوتا۔۔ کیا تمہیں یہ لگتا ہے کہ پیشن گوئیوں کے ہال میں موجود ہر پیش گوئی پوری ہوتی ہے۔۔؟"

"لیکن۔۔۔" ہیری نے چکراتے ہوئے کہا۔۔" پچھلے سال آپ ہی نے تو کہا تھا کہ ہم میں سے ایک فرد کو دوسرے فرد کو مارنا ہوگا۔۔"

"ہیری ۔۔ ہیری ۔۔۔ صرف اس لئے کیوں کہ والڈیمورٹ نے ایک بہت بھیانک غلطی کی اور پروفیسر ٹریلونی کے الفاظ پر عمل کر بیٹھا۔۔۔ اگر اس نے کبھی تمہارے والد کا قتل کیا ہی نہیں ہوتا تو کیا اس نے تمہارے اندر بدلے کی آگ جلائی ہوتی۔۔۔؟ بالکل نہیں۔۔۔ اگر اس نے تمہاری ماں کو تمہاری جگہ اپنی جان قربان کرنے پر مجبور نہ کیا ہوتا تو کیا وہ تمہیں غلطی سے ایسی جادوئی حفاظت فراہم کرتا جسے وہ خود بھی نہ توڑ سکتا ہو۔۔۔؟ بالکل نہیں۔۔۔ ہیری۔۔۔ کیا تمہیں نظر نہیں آ رہا۔۔۔؟ والڈیمورٹ نے خود ہی اپنا سب سے بڑا دشمن تخلیق کیا ہے۔۔۔ جس طرح باقی دنیا میں جابرانہ حکومتیں کرتی ہیں۔۔۔ کیا تمہیں اندازہ بھی ہے کہ ان جابرانہ حکومتوں کو ان لوگوں کا کتنا خوف ہوتا ہے جنہیں وہ دباتی اور کچلتی رہتی ہیں۔۔۔؟ان سبھی کو یہ احساس ہوتا ہے کہ ایک دن انہی مظلوموں میں سے کوئی ایک ان کے خلاف اٹھ کھڑا ہوگا اور پلٹ کر وار کرے گا۔۔۔ والڈیمورٹ بھی انہی جیسا ہے۔۔۔ وہ ہمیشہ کسی ایسے شخص کی تلاش میں رہا جو اس کو للکار سکے۔۔۔ اس نے پیشن گوئی سنی اور فوراً اس پر اپنا ردعمل دکھایا۔۔ نتیجتاً اس نے نہ صرف اس شخص کو اپنے ہاتھوں سے چنا جو اس کو ختم کر سکتا ہے بلکہ اس نے اسے سب سے انوکھے خطرناک ہتھیار بھی نواز دیئے۔۔۔۔"

"لیکن۔۔۔۔"

"یہ بہت ضروری ہے کہ تم یہ بات سمجھو ہیری۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔۔ وہ اٹھ کھڑے ہوئے اور کمرہ کے چکر کاٹنے لگے۔۔۔ ان کے قدموں کی حرکت کے ساتھ ان کا چمکیلا چوغہ بھی لہرانے لگا۔۔۔ ہیری نے پہلے کبھی انہیں اتنا بے قرار نہیں دیکھا تھا۔ "تمہیں قتل کرنے کی کوشش کر کے۔۔۔ والڈیمورٹ نے اس مخصوص آدمی کو چن لیا۔ جو یہاں میرے سامنے بیٹھا ہے۔۔۔ اور ساتھ ہی اس نے اسے اس کام کے لئے درکار آلات بھی فراہم کر دیئے۔۔۔ یہ والڈیمورٹ ہی کی غلطی تھی کہ تم اس کے خیالات اور عزائم کو دیکھ پائے۔ یا تم اس سنپیلی زبان کو سیکھ پائے جس میں وہ احکامات دیتا ہے۔۔۔ لیکن ہیری۔۔۔ والڈیمورٹ کی دنیا کے بارے میں تمہاری انوکھی معلومات کے باوجود۔۔۔ (جو ایک ایسا اتفاقیہ تحفہ ہے جس کو پانے کے لئے کوئی مردار خور کسی کو مارنے سے بھی نہیں چوکے گا) تم کبھی بھی شیطانی جادو کی طرف مائل نہیں ہوئے۔۔۔ کبھی بھی۔۔۔ ایک لمحہ کے لئے بھی تم نے والڈیمورٹ کا پیروکار بننے میں کوئی دلچسپی نہیں دکھائی۔۔۔"

"ظاہر ہے میں نے ایسی کوئی دلچسپی نہیں دکھائی۔۔۔" ہیری نے غصہ سے کہا۔۔۔ "اس نے میرے امی ابو کا قتل کیا تھا۔۔۔"

"مختصر الفاظ میں۔۔۔ تم اپنی محبت کرنے کی صلاحیت کی وجہ سے محفوظ ہو۔۔۔" ڈمبلڈور نے بلند آواز میں کہا۔۔۔ "اکلوتی حفاظت ۔۔ جو والڈیمورٹ جیسے طاقت ور جادوگر کے خلاف کام کر سکتی ہے۔۔۔ کئی بار اکسائے جانے پر بھی۔۔۔ کافی کچھ برداشت کرنے کے بعد بھی۔۔ تمہارا دل صاف رہا۔۔۔ اتنا ہی صاف جتنا اس وقت تھا جب تم گیارہ سال کے تھے۔۔۔ جب تم نے ایک ایسے آئینے میں جھانکا تھا جو تمہارے دل کی خواہشات کو دِکھاتا تھا۔۔۔ اور اس آئینے نے تمہیں امر ہونے یا امیر بننے کے بجائے لارڈ والڈیمورٹ کو روکنے کا طریقہ دِکھایا تھا۔۔۔ ہیری تمہیں کوئی اندازہ بھی ہے کہ کتنے کم جادوگر اس آئینہ میں وہ دیکھ سکتے ہیں جو تم نے دیکھا

تھا۔۔؟ والڈیمورٹ کو تبھی معلوم ہو جانا چاہیے تھا کہ اس کا پالہ کس سے پڑا ہے۔۔ لیکن ایسا نہیں ہوا۔۔"

"لیکن اب وہ یہ بات جانتا ہے۔۔۔ تم بنا خود کو کوئی نقصان پہنچائے لارڈ والڈیمورٹ کے دماغ میں بھی چلے گئے تھے۔۔ لیکن وہ سخت تکلیف جھیلے بنا تمارے دماغ پر قابو نہیں پا سکتا۔۔ یہ بات اسے وزارت میں پتہ چلی۔۔۔ ہیری مجھے نہیں لگتا کہ وہ یہ سمجھ سکتا ہے کہ ایسا کیوں ہوا۔۔ لیکن اس وقت وہ اپنی روح کو تقسیم کرنے کی جلدی میں ایک ایسی روح کی لامحدود طاقت کو سمجھ ہی نہیں پایا جو بنا کسی داغ کے مکمل حالت میں قائم ہو۔۔۔"

"لیکن جناب۔۔۔۔" ہیری نے پوری کوشش کی کہ اس کا انداز بحث کرنے جیسا نہ لگے۔۔" بات تو وہی ہوئی۔۔۔ ہے نا۔۔؟ مجھے اس کو مارنے کی کوشش کرنی ہو گی یا۔۔۔"

"کوشش کرنی ہو گی۔۔؟" ڈمبلڈور نے کہا۔۔" ظاہر ہے تمہیں ایسا ہی کرنا ہو گا ہیری۔۔۔ لیکن ہم دونوں ہی یہ بات جانتے ہیں۔۔ کہ ایسا اس پیشن گوئی کی وجہ سے نہیں ہو گا۔۔ بلکہ صرف اس لئے کہ تم۔۔۔ تم خود اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھ سکتے جب تک تم یہ کوشش نہ کر لو۔۔ مہربانی کر کے صرف ایک لمحہ کے لئے۔۔۔ تصور کرو۔۔۔۔ کہ تم نے وہ پیشن گوئی کبھی سنی ہی نہیں تھی۔۔۔ تب تم والڈیمورٹ کے بارے میں کس طرح محسوس کرو گے۔۔۔؟ سوچو۔۔۔"

ہیری نے اپنے سامنے بے چینی سے ٹہلتے ڈمبلڈور کو دیکھا اور سوچنے لگا۔۔۔ اس نے اپنی امی۔۔۔ اپنے ابو۔۔۔ اور سیرئیس کے بارے میں سوچا۔۔ اسے سیڈرک ڈیگوری یاد آیا۔۔ اس نے والڈیمورٹ کے کئے ہوئے سبھی برے کاموں کے بارے میں سوچا۔۔۔ اس کے سینے میں ایک آگ بھڑک اٹھی۔۔۔ جس کے شعلے اس کے حلق کو جھلسانے لگے۔۔۔

"میں اسے مرا ہوا دیکھنا چاہتا۔۔" ہیری نے دھیمی آواز میں کہا۔۔" اور میں یہ کام خود کرنا چاہتا۔۔۔"

"ظاہر ہے تم یہی کرنا چاہتے۔۔" ڈمبلڈور چلائے۔۔ " دیکھا۔۔ اس پیشن گوئی کا یہ مطلب نہیں ہے کہ تمہیں کچھ کرنا ہی ہوگا۔۔ بلکہ اس پیشن گوئی نے بس لارڈ والڈیمورٹ کو تمہیں اپنی برابری کا درجہ دینے پر مجبور کر دیا۔۔ دوسرے الفاظ میں تم اپنی راہ کے انتخاب کے لئے آزاد ہو۔۔ اس پیشن گوئی سے منہ موڑنے کے لئے آزاد ہو۔۔ لیکن والڈیمورٹ اس پیشن گوئی کو سچ ثابت کرنے پر تلا ہوا ہے۔۔ وہ ہمیشہ تمہارا پیچھا کرتا رہے گا۔۔ جس سے آخر کار یہ بات حقیقت میں تبدیل ہو جائے گی کہ۔۔۔"

"کہ اختتام پر ہم میں سے ایک۔۔ دوسرے کو مارے گا۔۔" ہیری نے کہا۔۔ "ٹھیک۔۔۔"

لیکن آخر کار وہ اس بات کو سمجھ گیا جو ڈمبلڈور اسے بتانے کی کوشش کر رہے تھے۔۔ اس نے سوچا کہ موت کی جنگ لڑنے کے لئے کسی کو اکھاڑے میں گھسیٹ کر تو لے جایا جا سکتا ہے۔۔ لیکن بات تو تب ہے جب اپنا سر بلند کر کے خود اس اکھاڑے میں داخل ہوا جائے۔۔ شاید کچھ لوگ یہ کہیں کہ ان دونوں طریقوں میں فرق ہی کیا ہے۔۔ لیکن ڈمبلڈور جانتے تھے۔۔ اور اب میں بھی جانتا ہوں۔۔ ہیری نے فخر کے ساتھ سوچا۔۔ اور میرے والدین بھی جانتے تھے۔۔ کہ یہ معمولی فرق ہی سب سے اہم چیز ہے۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

# چوبیسواں باب

## دائمی کٹار

رات کی مصروفیت سے ہیری تھک تو گیا تھا۔۔۔ لیکن وہ بے حد خوش بھی تھا۔۔۔ اگلی صبح سحر کی جماعت کے دوران ہیری نے رون اور ہرمائنی کو رات میں ہونے والی ہر بات بتادی۔۔۔(اس سے پہلے اس نے ان کے قریب بیٹھے لوگوں پر **بھنورہ سر** منتر پڑھ دیا تھا) جس طرح سے اس نے سلگ ہارن کو وہ یاد دینے پر رضامند کیا تھا یہ سن کر وہ دونوں بہت متاثر ہوئے۔۔۔ جب اس نے انہیں والڈیمورٹ کے **کوزہاتِ روح** اور ڈمبلڈور کے وعدہ کے بارے میں بتایا کہ اگر انہیں ایک اور **کوزۂ روح** ملا تو اس بار وہ ہیری کو بھی اپنے ساتھ لے جائیں گے۔۔۔ تو یہ سن کر وہ دونوں حیران رہ گئے۔۔۔

جب ہیری نے انہیں سب کچھ بتا دیا تو رون بولا۔۔"واہ۔۔۔" وہ بنا سوچے سمجھے اپنی چھڑی چھت کی سمت اشارہ کرتے ہوئے لہرا رہا تھا۔۔اور اسے بالکل اندازہ نہیں تھا کہ وہ کر کیا رہا ہے۔۔۔ "واہ۔۔۔ تم واقعی ڈمبلڈور کے ساتھ جانے والے ہو۔۔۔اور اسے تباہ کرنے کی کوشش کرنے والے ہو۔۔۔واہ۔۔۔۔"

"رون تم برف باری کر رہے ہو۔۔۔" ہرمائنی نے اطمینان سے کہا اور رون کی کلائی پکڑ کر اس کی چھڑی چھت کی طرف سے دور ہٹا لی ۔۔۔ جہاں سے واقعی برف کے بڑے سفید گالے گرنا شروع ہو چکے تھے۔۔۔ ہیری نے دیکھا کہ برابر والی میز سے لیونڈر براؤن نے بہت سرخ آنکھوں کے ساتھ ہرمائنی کو گھورا۔۔۔اور ہرمائنی نے فوراً رون کا بازو چھوڑ دیا۔۔۔

"اوہ ہاں۔۔" رون نے اپنے کندھوں پر نظر ڈالتے ہوئے تھوڑی حیرانی سے کہا۔"معاف کرنا۔ ویسے اب لگ رہا ہے جیسے ہم سبھی کو خطرناک خشکی ہو گئی ہو۔"

اس نے ہرمائنی کے کندھے سے تھوڑی نقلی برف جھاڑی۔ لیونڈر پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔ رون کے چہرے پر مجرمانہ تاثر چھا گیا اور وہ اس کی طرف پیٹھ کر کے بیٹھ گیا۔

"ہم الگ ہو گئے ہیں" اس نے دبے ہونٹوں سے ہیری کو بتایا۔ "کل رات کو جب اس نے مجھے اور ہرمائنی کو لڑکوں کی خواب گاہ سے نیچے آتے دیکھا تھا۔ ظاہر ہے تمہیں تو وہ دیکھ ہی نہیں سکتی تھی۔ اس لئے اس نے سوچا کہ ہم دونوں اکیلے اوپر سے آرہے تھے۔"

"اوہ۔۔۔" ہیری نے کہا۔ "ویسے تمہیں اس بات پر کوئی افسوس تو نہیں ہے نا۔۔؟"

"نہیں۔۔۔" رون نے قبول کیا۔۔۔ "ویسے تو جب وہ چلا رہی تھی تب بہت برا لگ رہا تھا۔ لیکن کم از کم بات ختم کرنے کی ذمہ داری مجھ پر تو نہیں آئی۔"

"بزدل۔۔۔" ہرمائنی بولی۔ بہر حال وہ خوش لگ رہی تھی۔ "چلو۔۔ کل کی رات پیار کرنے والوں کے لئے بری رہی۔۔۔ جینی اور ڈین بھی جدا ہوگئے ہیری۔"

ہیری کو لگا کہ یہ بتاتے وقت اس کی آنکھوں میں کچھ معلوم ہونے کا انداز جھلک رہا تھا۔ لیکن وہ بھلا یہ کیسے جان سکتی تھی کہ یہ بات سن کر اس کا دل بلیوں اچھلنے لگا تھا۔

اپنے چہرے کو سپاٹ اور اپنی آواز کو لاتعلق بنانے کی کوشش کرتے ہوئے اس نے پوچھا۔۔ "کیوں کیا ہوا۔۔؟"

"اوہ۔۔ بالکل بیکار سی بات تھی۔۔ وہ بتا رہی تھی کہ ڈین اسے ہمیشہ تصویر کے سوراخ سے دھکا دینے کی کوشش کرتا ہے۔ جیسے وہ خود اسے پھلانگ نہ سکتی ہو۔ لیکن ویسے بھی بہت دنوں سے ان کے درمیان گڑبڑ چل رہی تھی۔"

ہیری نے جماعت کی دوسری طرف بیٹھے ڈین پر نظر ڈالی۔ وہ یقینی طور پر اداس نظر آ رہا تھا۔

"ظاہر ہے اس سے تمہاری مشکل دگنی ہو جائے گی۔۔۔ ہے نا۔۔؟" ہرمائنی نے کہا۔

"کیا مطلب ہے تمہارا۔۔؟" ہیری نے تیزی سے کہا۔

"کوئیڈچ کی ٹیم۔۔" ہرمائنی نے کہا۔۔ "اگر ڈین اور جینی آپس میں بات نہیں کریں گے تو مسئلہ تو ہوگا ہی۔۔۔"

"اوہ۔ اوہ ہاں۔۔" ہیری نے کہا۔

"فلٹ وک ۔۔۔" رون نے تنبیہی انداز میں کہا۔ سحر کے چھوٹے قد والے استاد پھدکتے ہوئے ان کی طرف آ رہے تھے۔ اور اب تک صرف ہرمائنی ہی اپنے سرکہ کو شراب

میں بدلنے میں کامیاب ہوئی تھی۔اس کی کانچ کی صراحی گہرے لال مائع سے بھری ہوئی تھی۔ جبکہ ہیری اور رون کی صراحی میں موجود مائع ابھی بھی سیاہ بھوری رنگت کا تھا۔

پروفیسر فلٹ وک ڈانٹنے کے انداز میں منمنائے۔ "لڑکو۔۔۔ باتیں کم۔۔۔۔ کام زیادہ۔۔۔۔ چلو مجھے کوشش کر کے دکھاؤ۔"

ان دونوں نے ایک ساتھ اپنی چھڑیاں اٹھائیں اور اپنی پوری طاقت سے دھیان لگا کر چھڑیوں سے صراحیوں کی طرف اشارہ کیا۔ہیری کا سرکہ برف میں تبدیل ہو گیا۔جبکہ رون کی صراحی زوردار دھماکہ سے پھٹ گئی۔

دھماکہ سے نیچے گر جانے والے پروفیسر فلٹ وک نے میز کے نیچے سے نکل کر اپنی ٹوپی سے کانچ کے ٹکڑے نکالتے ہوئے کہا۔ " اچھا تو۔۔۔کام کے طور پر اس کی مزید مشق کرو۔"

سحر کی جماعت کے بعد وہ سبھی ایک گھنٹے کے لیے فارغ تھے۔ایسا کبھی کبھار ہی ہوتا تھا۔وہ سب ایک ساتھ واپس بیٹھک کی طرف چل دیئے۔لیونڈر کے ساتھ اپنا تعلق ختم ہونے پر رون بہت خوش لگ رہا تھا۔ہرمائنی بھی خوش لگ رہی تھی۔لیکن جب ہیری نے اس سے پوچھا کہ وہ کس بات پر مسکرا رہی ہے تو اس نے بس اتنا ہی کہا " دن سہانا ہے۔۔۔" ان دونوں ہی نے اس بات پر دھیان نہیں دیا تھا کہ ہیری کے دماغ میں ایک مستقل جنگ چھڑی ہوئی تھی۔

*وہ رون کی بہن ہے۔*

لیکن اس نے ڈین کو چھوڑ دیا ہے!

*لیکن پھر بھی۔ وہ رون کی بہن ہے۔*

میں اس کا پکا دوست ہوں!

*اس سے تو بات اور بھی خراب ہو جاتی ہے۔*

اگر میں پہلے اس سے بات کر لوں ــــــ

وہ تمہیں مار دے گا۔

اور اگر مجھے اس سے کوئی فرق نہ پڑتا ہو تو۔۔۔؟

وہ تمہارا پکا دوست ہے!

ہیری نے اس بات پر بمشکل دھیان دیا کہ وہ تصویر کا سوراخ پھلانگ کر دھوپ سے روشن بیٹھک میں داخل ہو رہے تھے۔ اس نے دھندلی آنکھوں سے ساتویں سال کے طالب علموں کا ایک گروہ ایک ساتھ کھڑا ہوا دیکھا۔ اچانک ہرمائنی چلائی۔۔۔ "کیٹی۔ تم واپس آ گئی۔ کیا تم ٹھیک ہو گئی ہو۔۔۔؟"

ہیری نے حیرت سے دیکھا۔ وہ واقعی کیٹی بیل ہی تھی۔ جو بالکل تندرست لگ رہی تھی اور جسے اس کے خوش و خرم دوستوں نے گھیرا ہوا تھا۔

"میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔" اس نے خوشی سے کہا۔

"سینٹ منگو والوں نے مجھے پیر کے دن ہی فارغ کر دیا تھا۔ یہ کچھ دن میں نے گھر پر امی ابو کے ساتھ بِتائے اور آج صبح ہی یہاں لوٹی ہوں۔ ہیری۔ لیئن مجھے ابھی ابھی مک لیگن اور پچھلے میچ کے بارے میں ہی بتا رہی تھی۔۔۔"

"ہاں۔۔۔" ہیری نے کہا۔ "چلو۔۔۔ اب تم واپس آ گئی ہو اور رون بھی اچھا کھیل رہا ہے۔ تو ہمارے پاس ریون کلا کو کچلنے کا اچھا موقع ہے۔ اس کا مطلب ہے ہم اس سال بھی سالانہ کپ جیت سکتے ہیں۔ اچھا۔ سنو کیٹی۔۔۔"

اسے یہ سوال فوراً کیٹی سے پوچھنا تھا۔ اس کے تجسس نے وقتی طور پر جینی کے خیالات کو بھی اس کے دماغ سے نکال دیا تھا۔ کیٹی کے دوست اپنا سامان سمیٹنے لگے۔ شاید انہیں تبدیلِ ہیئت جماعت کے لیے دیر ہو رہی تھی۔ ہیری نے اپنی آواز نیچی کر لی۔

"وہ ہار۔۔۔ کیا اب تمہیں یاد ہے کہ وہ ہار تمہیں کس نے دیا تھا۔۔۔؟"

"نہیں۔۔۔" کیٹی نے افسوس سے اپنا سر ہلاتے ہوئے کہا۔ "ہر کوئی مجھ سے یہی پوچھ رہا ہے۔ لیکن مجھے اس بات کا بالکل بھی اندازہ نہیں۔ آخری بات جو مجھے یاد ہے وہ یہ ہے کہ میں تھری بروم اسٹکس میں لڑکیوں کے غسلخانے کی طرف گئی تھی۔۔۔"

ہرمائنی نے پوچھا۔۔۔ "تو تم پھر یقیناً غسلخانے کے اندر گئی ہو گی۔۔۔؟"

"دیکھو۔ اتنا تو میں جانتی ہوں کہ میں نے دھکیل کر دروازہ کھولا تھا۔۔۔" کیٹی نے کہا۔ "تو مجھے تو ایسا ہی لگتا ہے کہ جس نے مجھ پر **ذہن محصور وار** کیا ہو گا۔۔ وہ دروازہ کے بالکل پیچھے ہی کھڑا ہو گا۔ اس کے بعد میری یادداشت بالکل مٹ چکی ہے۔ جب تک کہ مجھے دو ہفتہ پہلے سینٹ منگو میں ہوش نہیں آیا۔ سنو۔ اب مجھے جانا ہو گا۔۔۔ میں نہیں چاہتی کہ اسکول لوٹنے کے پہلے ہی دن پروفیسر مک گونیگل مجھے لائنیں لکھنے کی سزا دے دیں۔۔۔"

اس نے اپنا بستہ اور کتابیں اٹھائیں اور تیزی سے اپنے دوستوں کے پیچھے چل دی۔

ہیری رون اور ہرمائنی کھڑکی کے پاس والی میز پر بیٹھ کر اس کی کہی ہوئی باتوں پر گفتگو کرنے لگے۔

"تو یہ یقیناً کوئی لڑکی یا عورت ہو گی جس نے کیٹی کو وہ ہار دیا تھا۔۔" ہرمائنی نے کہا۔ "لڑکیوں کے غسلخانے میں تو لڑکیاں ہی ہو سکتی ہیں۔۔۔"

"یا پھر کوئی ایسا جو لڑکی یا عورت کی طرح نظر آتا ہو۔۔۔" ہیری نے کہا۔ "یہ مت بھولو کہ ہوگورٹس میں **بھیس بدل محلول** کی بھری ہوئی کڑھائی موجود ہے اور ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ اس میں سے تھوڑا سا محلول چرایا بھی گیا ہے۔۔۔" اس نے اپنی تصور کی آنکھ سے دیکھا کہ کریبوں اور گوئیلوں کی ایک فوج سلامی دینے کے انداز میں اس کے سامنے سے کودتے ہوئے گزر رہی ہے۔ ان سبھی نے لڑکیوں کا بھیس بدلا ہوا تھا۔

ہیری نے کہا۔۔ "میں سوچ رہا تھا کہ **قسمت کی کنجی محلول** کا ایک اور گھونٹ پی لوں اور دوبارہ حاجتی کمرہ میں جانے کی کوشش کروں۔۔۔"

"یہ تو محلول کو ضائع کرنے کے برابر ہوگا۔۔۔" ہرمائنی نے صاف لفظوں میں کہا اور اپنی **علاماتی حرفِ تہجی (اسپیل مین)** کتاب نیچے رکھ دی جو اس نے ابھی ابھی اپنے بستہ سے نکالی تھی۔

"قسمت ایک حد تک ہی تمہارا ساتھ دے سکتی ہے ہیری۔۔۔ سلگ ہارن کی بات الگ تھی۔ تم میں ہمیشہ سے انہیں رضامند کرنے کی صلاحیت موجود تھی۔ تمہیں بس کچھ حالات کو اپنے حق میں کرنے کی ضرورت تھی۔ قسمت تمہیں کسی طاقتور سحر کے پار نہیں لے جا سکتی۔ اپنے باقی محلول کو ضائع مت کرو۔ اگر ڈمبلڈور تمہیں اپنے ساتھ لے جاتے ہیں تو تمہیں خوش قسمتی کی ضرورت پڑے گی۔۔۔" اس نے اپنی آواز کو سرگوشی میں تبدیل کر لیا۔

"کیا ہم تھوڑا اور محلول نہیں بنا سکتے۔۔۔؟" رون نے ہرمائنی کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔۔۔ "میرے خیال سے اس کا ذخیرہ کر لینا ہی ٹھیک رہے گا۔ ذرا کتاب میں دیکھو تو سہی۔۔۔۔"

ہیری نے اپنے بستہ سے اپنی **محلولات بناؤ(اعلیٰ درجہ)** کتاب باہر نکالی اور **قسمت کی کنجی** کا سبق کھولا۔

"قسم سے۔۔۔ یہ تو بہت ہی پیچیدہ عمل ہے۔۔" اس نے اجزاء کی فہرست پر نظر دوڑاتے ہوئے کہا۔ "اور اس میں چھ مہینے کا وقت لگے گا تب تک ہمیں اسے اچھی طرح پکانا پڑے گا۔"

"ہمیشہ ایسا ہی ہوتا ہے۔۔۔" رون نے کہا۔

ہیری اپنی کتاب واپس بستہ میں رکھ ہی رہا تھا کہ اس کا دھیان ایک مڑے ہوئے صفحے پر پڑا۔ وہ صفحہ کھولنے پر اسے **دائمی کٹار** منتر نظر آیا جس کے نیچے لکھا تھا "دشمنوں کے لیے" کچھ ہفتے پہلے ہی اس نے یہ صفحہ موڑا تھا۔ اسے ابھی تک یہ معلوم نہیں ہوا تھا کہ یہ منتر کرتا کیا ہے۔ جس کی سب سے بڑی وجہ تو یہ ہی تھی کہ وہ یہ منتر ہرمائنی کی موجودگی میں نہیں آزمانا چاہتا تھا۔ لیکن وہ سوچ رہا تھا کہ اب کی بار اگر مک لیگن اس کے پیچھے بنا بتائے آیا تو وہ اس منتر کو اس کے اوپر ضرور آزمائے گا۔

ڈین تھامس وہ اکیلا بندہ تھا جو کیٹی بیل کی اسکول میں واپسی سے بالکل خوش نہیں تھا۔ کیوں کہ اب ٹیم میں کیٹی کی جگہ **متعاقب** کے طور پر اس کی کوئی جگہ نہیں تھی۔ جب ہیری نے اسے یہ بتایا تو اس نے بہت ضبط کے ساتھ یہ صدمہ برداشت کیا۔ خبر سنتے ہوئے وہ بس لاپرواہی سے کندھے اچکاتے ہوئے ہلکی غراہٹ کی آواز نکال رہا تھا۔ لیکن ہیری کو ایسا محسوس ہوا جیسے اس کے پیچھے پلٹتے ہی ڈین اور سیمس اس کی پیٹھ پیچھے آپس میں بڑبڑانے لگے تھے۔

اگلے دو ہفتوں کے دوران ہیری کی کپتانی میں ہونے والی سب سے اچھی کوئیڈچ مشقیں ہوئیں۔ مک لیگن کے جانے اور کیٹی کی واپسی سے ٹیم اتنی خوش تھی کہ سب بہت اچھی طرح اُڑ رہے تھے۔

جینی ڈین سے تعلق ٹوٹنے پر بالکل بھی پریشان نہیں لگ رہی تھی۔ اس کے بالکل الٹ وہ تو ٹیم کی جسم و جان بن گئی تھی۔ **سرخ آندھی** کے اپنی طرف آنے پر رون پریشانی کے عالم میں گول کے چھلوں کے سامنے اوپر نیچے اچھلنے لگتا تھا اور جس طرح **حملہ آور گولہ** لگ کر بے ہوش

ہونے سے پہلے ہیری مک لیگن کو چلا چلا کر ہدایات دے رہا تھا۔ جینی ان دونوں واقعات کی اتنی اچھی نقل اتارتی تھی کہ سبھی لوگ کھلکھلا کر ہنسنے لگتے تھے۔ دوسروں کے ساتھ ہنستا ہوا ہیری۔۔۔ جینی کی طرف دیکھ پانے کا یہ معصوم بہانہ ملنے پر ہی خوش ہو جاتا تھا۔

مشقوں کے دوران اسے **حملہ آور گولے** سے مزید کئی چوٹیں لگیں۔ کیوں کہ جینی کی وجہ سے وہ **سنہری چڑیا** کو پوری توجہ نہیں دے پا رہا تھا۔

اس کے دماغ میں ابھی بھی جنگ جاری تھی۔۔۔ جینی یا رون۔۔۔؟ کبھی کبھار وہ سوچتا کہ اگر وہ جینی سے ساتھ گھومنے کو پوچھے گا۔۔۔ تو شاید لیونڈر سے پیچھا چھڑانے کے بعد اب رون کو یہ بات زیادہ بری نہیں لگے گی۔ لیکن پھر اسے رون کے چہرے کے تاثرات یاد آ گئے جب اس نے جینی اور ڈین کو ایک دوسرے کو چومتے ہوئے دیکھا تھا۔ اسے یقین تھا کہ اگر ہیری نے جینی کا صرف ہاتھ بھی پکڑ لیا تو یہ بات بھی رون کو سیدھی سیدھی غداری لگے گی۔

لیکن پھر بھی ہیری خود کو جینی سے بات کرنے۔۔۔ یا اس کے ساتھ ہنسنے۔۔۔ یا مشقوں کے بعد اس کے ساتھ ٹہل کر واپس آنے سے روک نہیں پا رہا تھا۔ اگرچہ اس بات کے لیے اس کا ضمیر اسے ملامت کرتا تھا لیکن وہ اس کے ساتھ اکیلے رہنے کے بہانے ڈھونڈنے لگا۔ اگر اسی دوران سلگ ہارن اپنی چھوٹی سی دعوت دے دیں تو یہ ایک سنہری موقع ہو گا۔ کیونکہ دعوت میں ان کے ارد گرد رون موجود نہیں ہو گا۔

بد قسمتی سے سلگ ہارن نے ایسا کوئی بھی ارادہ ہی ترک کر دیا تھا۔ ایک دو دفعہ ہیری نے ہرمائنی سے مدد مانگنے کے بارے میں بھی سوچا۔ لیکن پھر اس کے چہرے پر نمودار ہونے والے چوری پکڑے جانے والے تاثر کو دیکھنے کی اسے ہمت نہ ہوئی۔ ایک دو بار جب وہ جینی کو گھور رہا تھا یا اس کے لطیفوں پر ہنس رہا تھا تو اس نے ہرمائنی کے چہرہ پر یہ تاثر دیکھا تھا۔ معاملہ کو اور گھمبیر بنانے کے لیے اسے ہر وقت یہ فکر بھی ستاتی رہتی تھی کہ اگر اس نے جلد ہی جینی سے ساتھ گھومنے کے لیے

نہیں پوچھا تو کوئی اور پوچھ لے گا۔ وہ اور رون کم از کم اس بات پر تو اتفاق کرتے ہی تھے کہ وہ بہت زیادہ مشہور تھی۔

اس لیے **قسمت کی کنجی محلول** پینے کی خواہش دن بدن بڑھتی ہی چلی جارہی تھی۔ کیونکہ جیسا کہ ہرمائنی نے کہا تھا۔ یہ تو حالات کو اپنے حق میں موڑنے جیسا معاملہ ہی تھا۔۔۔؟ مئی کے پرسکون دن سست رفتاری سے سرکتے رہے۔ اور جب بھی ہیری جینی کو دیکھتا تھا۔۔۔ رون تو لگتا تھا جیسے اس کے سر پر ہی کھڑا رہتا ہو۔ ہیری قسمت کی ایسی مار کے لیے تڑپ رہا تھا جو رون کو یہ سوچنے پر مجبور کر دے کہ اس کے لیے اس سے اچھی بات کوئی ہو ہی نہیں سکتی کہ اس کا سب سے اچھا دوست اور اس کی بہن ایک دوسرے کی محبت میں مبتلا ہو جائیں اور اسے کچھ لمحوں سے زیادہ وقت کے لیے ان دونوں کو اکیلا چھوڑ دینا چاہیے۔ کوئیڈچ میچ بالکل سر پر آجانے کی وجہ سے ان دونوں میں سے کسی بھی بات کی کوئی امید نہیں تھی۔ رون ہر وقت کھیل کی چالوں کے بارے میں ہیری سے بات کرتا رہتا تھا اور کسی اور بات پر توجہ دینے کے لیے تیار ہی نہیں تھا۔

ایک رون ہی ایسا انوکھا نہیں تھا۔ گریفن ڈور ریون کلا میچ میں پورے اسکول کی دلچسپی بڑھ گئی تھی۔ کیوں کہ یہ میچ اسکول میں اول مقام کا تعین کرنے والا تھا۔ اگر گریفن ڈور ریون کلا کو تین سو نمبروں سے ہرا دے تو وہ اول مقام پر پہنچ جائیں گے (یہ کام تھا تو بہت بڑا۔ لیکن ہیری نے اپنی ٹیم کو اتنے شاندار کھیل کا مظاہرہ کرتے ہوئے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا)۔ اگر وہ تین سو سے کم نمبروں سے جیتتے ہیں تو ریون کلا کے بعد دوئم مقام پر آئیں گے۔ اگر وہ سو نمبروں سے ہارے تو وہ ہفل پف کے بعد سوئم مقام پر آئیں گے۔ اور اگر وہ سو سے زیادہ نمبروں سے ہارے تو وہ چہارم مقام پر آئیں گے۔

ہیری نے سوچا کہ کوئی بھی۔ کبھی بھی اسے یہ بات بھولنے نہیں دے گا کہ اس کی کپتانی میں دو صدیوں میں پہلی دفعہ گریفن ڈور چوتھے درجہ پر آئے ہیں۔

اس اہم میچ سے پہلے ہمیشہ جیسی ہڑبونگ مچی ہوئی تھی۔ حریف فریقین کے لوگ مخالف ٹیم کے کھلاڑیوں کو راہداریوں میں دھمکانے کی کوششیں کرنے لگے۔ انفرادی کھلاڑیوں کے پاس سے گزرتے وقت ان پر اونچی آواز میں طعنہ کسے جانے لگے۔ اتنی توجہ ملنے پر ٹیم کے کھلاڑی خود بھی یا تو سب کے سامنے گھمنڈ سے اتراتے رہتے تھے یا پھر جماعتوں کے دوران الٹی کرنے کے لیے غسلخانے کی طرف بھاگتے نظر آتے تھے۔ نہ جانے کیوں یہ میچ پیچیدہ انداز میں ہیری کے دماغ میں جینی کے بارے میں موجود منصوبوں کی کامیابی یا ناکامی سے جڑ گیا تھا۔ وہ یہ سوچنے سے خود کو روک نہیں پایا کہ اگر وہ تین سو سے زیادہ نمبروں سے جیت جاتے ہیں تو فتح کی سرشاری اور میچ کے بعد ہونے والا جشن۔۔۔ ***قسمت کی کنجی محلول*** کے ایک گھونٹ جتنا ہی اثر انگیز ثابت ہو سکتا ہے۔

اپنی ان تمام مصروفیات کے باوجود ہیری یہ پتہ لگانے کی اپنی دوسری لگن کو نہیں بھولا تھا۔ کہ میلفوائے حاجتی کمرہ میں کر کیا رہا ہے۔ وہ اب بھی ***لٹیروں کا نقشہ*** ٹٹولتا رہتا تھا۔ اور کیوں کہ وہ ابھی تک میلفوائے کو نقشہ پر ڈھونڈنے میں ناکام رہا تھا۔۔ اس لیے اس نے یہی نتیجہ نکالا تھا کہ میلفوائے ابھی بھی حاجتی کمرہ میں کافی وقت گزارتا ہے۔ بہر حال اب رفتہ رفتہ ہیری یہ امید کھوتا جا رہا تھا کہ وہ کبھی بھی حاجتی کمرہ میں داخل ہونے میں کامیاب ہو پائے گا۔ جب بھی وہ اس علاقے میں جاتا وہ اسی کوشش میں لگ جاتا تھا۔ لیکن بھلے ہی اس نے کتنے ہی الگ الگ الفاظ میں اپنی درخواست بیان کی ہو۔۔۔ دیوار میں کبھی بھی کوئی دروازہ نمودار نہیں ہوا۔

ریون کلا کے خلاف میچ سے کچھ دن پہلے ہیری اکیلا بیٹھک سے نیچے کی طرف رات کے کھانے کے لیے جا رہا تھا۔ رون ابھی ابھی قریب کے غسلخانے میں الٹی کرنے گیا تھا۔ اور ہرمائنی پروفیسر ویکٹر سے ملنے کے لیے بھاگ گئی تھی۔ وہ ان سے اپنے پچھلے ریاضیاتی مضمون میں کی گئی ممکنہ غلطی کے بارے میں بات کرنے گئی تھی۔

عادت سے مجبور ہیری ساتویں منزل کی راہداری کا لمبا چکر کاٹ کر کھانا کھانے جا رہا تھا۔ چلتے چلتے اس نے **لٹیروں کے نقشہ** پر نظر دوڑائی۔ ایک لمحہ کے لیے تو اسے میلفوائے کہیں بھی نہیں ملا اور اس نے یہی سوچا کہ وہ اس وقت یقیناً حاجتی کمرہ کے اندر ہی ہو گا۔ لیکن پھر اس نے میلفوائے کے نام کی چٹ لگا ہوا چھوٹا کالا نقطہ نچلی منزل پر موجود لڑکوں کے غسلخانہ میں کھڑا دیکھا اور اس کے ساتھ کریب یا گوئیل نہیں۔ بلکہ مایوس مارٹیل کھڑی تھی۔

ہیری نے اس عجیب جوڑے کی طرف گھورنا تبھی بند کیا جب وہ ایک زرہ بکتر سے ٹکرا گیا۔ جس سے پیدا ہونے والے تیز دھماکے سے وہ خیالوں کی دنیا سے واپس ہوش میں لوٹ آیا۔ وہ جلدی سے وہاں سے بھاگ گیا کہ کہیں فلچ وہاں نہ پہنچ جائے۔ تیزی سے سنگِ مرمر کی سیڑھیوں سے اترتے ہوئے وہ نیچے والے راستے پر دوڑنے لگا۔ غسلخانے کے باہر پہنچ کر اس نے دروازے سے کان لگا دیئے۔ اسے کچھ سنائی نہیں دیا۔ اس لیے اس نے بہت آہستگی سے دروازہ کھولا۔

ڈریکو میلفوائے دروازے کی طرف پیٹھ کر کے کھڑا تھا۔ اس کے ہاتھوں نے دونوں اطراف سے بیسن کو تھاما ہوا تھا۔ اس کا سفید بالوں والا سر جھکا ہوا تھا۔

"ایسا مت کرو۔۔۔" ایک حجرے میں سے مایوس مارٹیل کی گنگناتی ہوئی آواز سنائی دی۔ "ایسا مت کرو۔۔۔۔ مجھے بتاؤ کیا مسئلہ ہے۔ میں تمہاری مدد کر سکتی ہوں۔۔۔"

"کوئی بھی میری مدد نہیں کر سکتا۔۔۔" میلفوائے نے کہا۔ اس کا پورا جسم کانپ رہا تھا۔ "میں یہ نہیں کر سکتا۔۔۔ میں یہ نہیں کر سکتا۔ یہ کام نہیں ہو گا۔ اور اگر میں نے جلد ہی یہ کام نہیں کیا تو وہ کہتا ہے۔۔۔ کہ وہ مجھے مار دے گا۔۔۔"

ہیری کو حیرت کا اتنا بڑا جھٹکا لگا کہ وہ وہیں جما کھڑا رہ گیا۔ اسے ابھی ابھی احساس ہوا تھا کہ میلفوائے رو رہا تھا۔ سچ مچ رو رہا تھا۔ آنسو اس کے سفید چہرے سے ہوتے ہوئے گندے بیسن

میں گر رہے تھے۔ میلفوائے نے سسکتے ہوئے آہ بھری اور پھر ایک بڑی جھر جھری بھر کر اپنا سر اٹھا کر ٹوٹے ہوئے شیشے میں دیکھنے لگا۔ اس نے دیکھا کہ ہیری اس کی پشت پر کھڑا اسے گھور رہا ہے۔

میلفوائے نے مڑ کر پلٹتے ہوئے اپنی چھڑی باہر نکال لی۔ ہیری نے بھی فوراً اپنی چھڑی باہر نکال لی۔ میلفوائے کا ٹونا ہیری سے کچھ انچ دوری پر ٹکرایا جس سے اس کے ساتھ والی دیوار پر لگا چراغ ٹوٹ گیا۔ ہیری نے ایک طرف چھلانگ لگا دی اور **لٹک بدن** سوچتے ہوئے اپنی چھڑی لہرا دی۔ لیکن میلفوائے نے اس کے ٹونے کو روک دیا اور ایک اور منتر پڑھنے کے لیے اپنی چھڑی بلند کر لی۔ "نہیں نہیں۔۔۔ رک جاؤ۔۔" مایوس مارٹیل چلائی۔ اس کی اونچی آواز سل لگے ہوئے غسلخانہ میں گونج رہی تھی۔ "رک جاؤ۔۔۔ رک جاؤ۔۔۔"

ایک زوردار دھماکہ ہوا اور ہیری کے پیچھے پڑا کچرہ کا ڈبہ پھٹ گیا۔ ہیری نے ٹانگ باندھنے والا ٹونا کرنے کی کوشش کی جو میلفوائے کے کان کے پیچھے والی دیوار سے ٹکرا کر لوٹا اور اس نے اس پانی کی ٹنکی کو چکنا چور کر دیا جس پر مایوس مارٹیل بیٹھی تھی۔ وہ حلق پھاڑ کر چلائی۔ ہر طرف پانی چھلک گیا جس سے ہیری بھی پھسل گیا۔ اسی وقت میلفوائے جس کا چہرہ غصے سے بگڑا ہوا تھا۔ چلایا۔۔ "قہر۔۔۔"

"*دائمی کٹار۔۔۔*" فرش پر پڑے پڑے ہی ہیری تیزی سے اپنی چھڑی لہراتے ہوئے گرجا۔

میلفوائے کے چہرے اور سینے سے خون پھوٹ پڑا۔۔۔ جیسے اسے کسی نہ نظر آنے والی تلوار نے کاٹ دیا ہو۔ وہ پیچھے کی طرف لڑکھڑایا اور پانی سے بھرے فرش پر زوردار چھپاک کی آواز کے ساتھ گرا۔ اس کے بے جان داہنے ہاتھ سے چھڑی گر گئی۔

"نہیں۔۔۔۔" ہیری نے ہانپتے ہوئے کہا۔

پھسلتے اور لڑکھڑاتے ہوئے ہیری اپنے قدموں پر کھڑا ہوا اور میلفوائے کی طرف لپکا۔ جس کا چہرہ اب لال چمک رہا تھا۔ اس کے سفید ہاتھ اس کے خون سے نہائے ہوئے سینے کو کرید رہے تھے۔

"نہیں۔۔۔۔ یہ میں نے نہیں کیا۔۔۔"

ہیری نہیں جانتا تھا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔ وہ میلفوائے کے پاس گھٹنوں کے بل گر گیا۔ جو اپنے ہی خون کے تالاب میں بری طرح جھٹپٹا رہا تھا۔ مایوس مارٹیل نے کان پھاڑتی ہوئی چیخ ماری۔

"قتل۔۔۔۔۔۔ غسلخانہ میں قتل۔۔۔۔۔ قتل۔۔۔"

ہیری کی پشت پر دروازہ دھڑام کی آواز کے ساتھ کھلا۔ اس نے دہشت بھری نگاہوں سے اوپر دیکھا۔ کمرے میں اِسنیپ داخل ہوئے تھے۔ ان کا چہرہ غصے سے تمتما رہا تھا۔ ہیری کو لاپرواہی سے ایک طرف دھکیل کر وہ میلفوائے کے اوپر جھک گئے۔ انہوں نے اپنی چھڑی نکالی اور اسے ان گہرے زخموں کے اوپر پھیرا جو ہیری کے ٹونے کی وجہ سے بنے تھے۔ ساتھ ہی ساتھ وہ آہستہ آواز میں ایک منتر پڑھ رہے تھے جو سننے میں کسی گیت کی طرح لگ رہا تھا۔ خون کا بہاؤ ہلکا پڑنے لگا۔ اسنیپ نے میلفوائے کے چہرے پر لگا باقی خون صاف کیا اور اپنا منتر دہرانے لگے۔ اب زخم بُنائی کے انداز میں بند ہو رہے تھے۔

ہیری انہیں ایک ٹک دیکھے جا رہا تھا۔ وہ اپنے کئے پر دہشت زدہ تھا۔ اسے یہ احساس تک نہیں تھا کہ وہ خود بھی پانی اور خون سے لت پت ہے۔ مایوس مارٹیل ان کے سروں کے اوپر ابھی تک سسکیاں بھرتے ہوئے رونا پیٹنا مچائے ہوئی تھی۔ جب اسنیپ نے تیسری بار اپنا الٹ منتر پڑھ لیا تو انہوں نے سہارہ دے کر میلفوائے کو سیدھا کھڑا کر دیا۔

"تمہیں ہسپتال جانا ہوگا۔ ویسے تو کافی نشان رہ جائیں گے۔ لیکن اگر تم فوراً جنسی جڑی بوٹی لے لو تو اس سے بھی بچ سکتے ہو۔۔۔ آؤ میرے ساتھ۔۔۔"

اسنیپ میلفوائے کو سہارہ دے کر غسلخانہ سے باہر لے جانے لگے۔ دروازہ کے قریب پہنچ کر وہ مڑے اور غصے بھری سرد آواز میں بولے۔۔۔ "اور پوٹر تم۔۔۔ تم یہیں میرا انتظار کرو۔۔۔"

ہیری نے ایک لمحے کے لیے بھی نافرمانی کا نہیں سوچا۔ وہ آہستگی سے اٹھ کر کھڑا ہوا اور کانپتے ہوئے اس نے نیچے گیلے فرش پر نگاہ ڈالی۔ جس کی سطح پر خون کے دھبے لال پھولوں کی طرح تیر رہے تھے۔ اس میں اتنی ہمت بھی نہیں تھی کہ وہ مایوس مارٹیل کو چپ ہو جانے کا بول پاتا۔ وہ لگاتار سسکیاں بھرتی ہوئی چلاتی رہی۔ صاف لگ رہا تھا کہ اسے بہت مزا آرہا ہے۔

دس منٹ بعد اسنیپ لوٹ آئے۔ وہ غسلخانہ میں داخل ہوئے اور اپنے پیچھے دروازہ بند کر دیا۔

"جاؤ۔۔۔" انہوں نے مارٹیل سے کہا جو فوراً اپنے پیچھے گونجتی ہوئی خاموشی چھوڑ کر جھپٹتی ہوئی واپس اپنے بیت الخلاء کے اندر چلی گئی۔

"میں ایسا نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔" ہیری نے فوراً کہا۔ اس کی آواز ٹھنڈی سیلن زدہ جگہ پر گونج رہی تھی۔ "میں نہیں جانتا تھا کہ وہ منتر کیا کرتا ہے۔۔۔"

لیکن اسنیپ نے اس کی یہ بات نظر انداز کر دی۔ "شاید تمہارے بارے میں میرے اندازے غلط تھے پوٹر۔۔۔" انہوں نے آہستگی سے کہا۔۔۔ "کون سوچ سکتا ہے کہ تم اس طرح کا شیطانی جادو جانتے ہوگے۔۔۔؟ یہ منتر تمہیں کس نے سکھایا۔۔۔؟"

"میں نے۔۔۔ میں نے اسے کہیں پڑھا تھا۔۔۔"

"کہاں۔۔۔؟"

"شاید۔۔۔ کتب خانے کی کسی کتاب میں۔۔۔" ہیری نے جھوٹ گھڑتے ہوئے کہا۔۔۔ "مجھے اس کا نام یاد نہیں آرہا۔۔۔۔"

"جھوٹے۔۔۔" اسنیپ نے کہا۔

ہیری کا حلق خشک پڑ گیا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ اب اسنیپ کیا کریں گے اور وہ کبھی انہیں ایسا کرنے سے روک نہیں پاتا تھا۔

غسلخانہ اس کی نگاہوں کے سامنے جھلملانے لگا۔ اس نے اپنے دماغ کو تمام خیالات سے خالی کرنے کی کوشش کی۔ لیکن ہزارہا کوششوں کے باوجود بھی کم ذات شہزادہ کی ***محلولات بناؤ (اعلیٰ درجہ)*** کتاب اس کے دماغ کے پردے پر تیرتی رہی۔

اور ایک بار پھر وہ ٹوٹے ہوئے گیلے غسلخانے کے بیچوں بیچ کھڑا اسنیپ کو گھور رہا تھا۔ اس نے اسنیپ کی کالی آنکھوں میں گھور کر دیکھا۔ اور ناامیدی بھری امید کے ساتھ دعا کی کہ اسنیپ نے وہ نہ دیکھا ہو جس کا اسے ڈر تھا۔۔ لیکن۔۔۔

"اپنا اسکول کا بستہ میرے پاس لے کر آؤ۔۔۔" اسنیپ نے دھیرے سے کہا۔۔۔ "اور اپنی اسکول کی ساری کتابیں بھی۔۔۔ ساری۔ ۔۔۔انہیں لے کر ابھی یہاں میرے پاس آؤ۔۔۔"

بحث کرنے کا کوئی فائدہ نہیں تھا۔ ہیری فوراً مڑا اور چھپاک چھپاک پانی اڑاتا ہوا غسلخانہ سے باہر نکل گیا۔ راہداری میں پہنچتے ہی اس نے گریفن ڈور مینار کی طرف دوڑنا شروع کر دیا۔ زیادہ تر لوگ دوسری طرف جا رہے تھے۔۔۔ اسے پانی اور خون میں لت پت دیکھ کر حیرت سے ان کے منہ کھلے کے کھلے رہ گئے۔ لیکن بھاگتے ہوئے اس نے کسی بھی پوچھے جانے والے سوال کا جواب نہیں دیا۔

وہ سکتہ کی سی کیفیت میں تھا۔ یہ بالکل ایسا ہی تھا جیسے اس کا کوئی محبوب پالتو جانور اچانک وحشی ہو گیا ہو۔ اس طرح کا منتر اپنی کتاب میں لکھتے ہوئے شہزادہ آخر سوچ کیا رہا تھا۔۔۔؟ اور جب اسنیپ اسے دیکھیں گے تو کیا ہو گا۔۔۔؟ کیا وہ سلگ ہارن کو بتا دیں گے۔۔۔؟ ہیری کے پیٹ میں مروڑ اٹھا۔۔۔ کہ ہیری پورے سال محلولات کی جماعت میں اتنے اچھے نتائج کیسے حاصل کر رہا تھا۔۔۔؟ کیا وہ اس کتاب کو ضبط یا ضائع کر دیں گے۔۔۔؟ جس نے ہیری کو اتنا کچھ سکھایا تھا۔ وہ کتاب جو ایک طرح سے اس کی رہنما اور دوست بن گئی تھی۔ ہیری ایسا نہیں ہونے دے سکتا۔ وہ ایسا نہیں ہونے دے سکتا۔

"تم تھے کہاں۔۔۔۔؟ یہ تم اتنے گیلے کیوں ہو رہے ہو۔۔۔۔؟ کیا یہ خون ہے۔۔۔۔؟" رون سیڑھیوں پر اوپر کی طرف کھڑا تھا۔ وہ ہیری کو دیکھ کر چکرا گیا۔

"مجھے تمہاری کتاب چاہیے۔۔۔" ہیری نے ہانپتے ہوئے کہا۔ "تمہاری محلولات والی کتاب۔ جلدی۔۔۔۔ اسے مجھے دے دو۔۔۔۔"

"لیکن کم ذات والی کتاب کو کیا ہوا۔۔۔؟"

"میں بعد میں بتاؤں گا۔"

رون نے اپنے بستہ سے اپنی ***محلولات بناؤ (اعلیٰ درجہ)*** کتاب نکال کر اسے تھما دی۔ ہیری اس کے پاس سے ہوتا ہوا تیزی سے بھاگا اور بیٹھک میں پہنچ گیا۔ وہاں پہنچ کر اس نے ان طالب علموں کی حیران نگاہوں کو نظر انداز کر دیا جو اپنا رات کا کھانا ختم کر کے واپس پہنچ چکے تھے۔ اور اپنا اسکول کا بستہ نکالا۔ پھر وہ دوڑتا ہوا تصویر کے سوراخ سے باہر نکل گیا۔ اور ساتویں منزل کی راہداری کی طرف بھاگنے لگا۔

وہ ناچتے ہوئے بھدے دیو زادوں کے دیوار گیر پردے کے سامنے آ کر ایک جھٹکے سے رکا۔ اس نے اپنی آنکھیں بند کیں اور چل پڑا۔

"مجھے اپنی کتاب چھپانے کے لیے ایک جگہ کی ضرورت ہے۔۔۔ مجھے اپنی کتاب چھپانے کے لیے ایک جگہ کی ضرورت ہے۔۔۔ مجھے اپنی کتاب چھپانے کے لیے ایک جگہ کی ضرورت ہے۔۔۔"

تین بار وہ لمبی خالی دیوار کے سامنے سے گزرا۔ جب اس نے اپنی آنکھیں کھولیں تو آخر کار حاجتی کمرہ کا دروازہ اس کی نگاہوں کے سامنے تھا۔ ہیری نے کھینچ کر دروازہ کھولا اور اندر کی طرف کود گیا اور پھر اس نے دھڑام سے دروازہ بند کر لیا۔

اس نے حیرت بھری سانس کھینچی۔ وہ جتنی جلدی میں تھا۔ جتنی وحشت اس پر طاری تھی اور غسلخانہ میں جو اس کا انتظار کر رہا تھا۔ اس کے ڈر کے باوجود ہیری جو دیکھ رہا تھا اسے دیکھ کر حیران ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ وہ ایک بڑے گرجا گھر کی ساخت کے کمرہ میں کھڑا تھا۔ جس کی اونچی کھڑکیوں سے دھوپ چھن کر بلند و بالا دیواروں والے ایک شہر پر پڑ رہی تھی۔ ہیری جانتا تھا کہ دراصل یہ بلند و بالا دیواریں ان چیزوں سے وجود میں آئی ہیں جو ہوگورٹس میں رہنے والی کئی نسلوں نے یہاں چھپائی ہوں گی۔ وہاں کئی گلیاں اور سڑکیں تھیں۔ جن کے اطراف ٹوٹے اور خراب فرنیچر کے جھولتے ہوئے ڈھیر لگے تھے۔ شاید انہیں غلط جادو کے ثبوت مٹانے کے لیے یہاں رکھا گیا ہو گا۔ یا پھر محل پر فخر کرنے والے گھریلو جنوں نے یہ بے کار سامان چھپایا ہو گا۔۔۔ وہاں ہزاروں کتابیں بھی تھیں۔ جو یقیناً یا تو ممنوعہ تھیں یا ان پر منع کرنے کے باوجود نقش و نگار بنائے گئے تھے یا پھر وہ چوری کی گئی ہوں گی۔

اس کے علاوہ پروں والی غلیلیں اور ***دنتیلی تھالیاں*** بھی تھیں۔ جن میں سے کچھ میں ابھی بھی اتنی جان باقی تھی کہ وہ دوسرے ممنوعہ سامان کے پہاڑوں کے اوپر بے دلی سے منڈلا رہی

تھیں۔ حبم چپکے محلولات کی چٹخی ہوئی شیشیاں۔ ٹوپیاں۔ جواہرات۔ چوغے۔ ڈریگن کے انڈے کے چھلکے۔ سر بمہر بوتلیں جن کے اندر اجزاء ابھی بھی شیطانی انداز میں چمک رہے تھے۔ بہت ساری زنگ لگی ہوئی تلواریں اور ایک خون آلود بھاری کلہاڑہ۔

اس سارے پوشیدہ خزانے کے بیچوں بیچ ہیری تیزی سے سامنے موجود ایک گلی کی طرف بھاگا۔ وہ ایک بھدے دیوزاد کے بڑے مجسمے کے پاس سے مڑا۔ تھوڑی دور بھاگا اور اس ٹوٹی ہوئی غائب کر دینے والی الماری سے الٹے ہاتھ پر مڑ گیا جس میں مونٹیگ پچھلے سال غائب ہو گیا تھا۔ آخر وہ ایک ایسی بڑی الماری کے پاس رک گیا جس کی پپڑی زدہ سطح دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا جیسے اس پر تیزاب پھینکا گیا ہو۔ اس نے الماری کا ایک چرچراتا ہوا دروازہ کھولا۔ اندر ایک پنجرہ رکھا ہوا تھا۔ جس کے اندر ایک ایسی چیز چھپائی گئی تھی جو نہ جانے کب کی مر گئی تھی۔ اس چیز کے ڈھانچے کے پانچ پیر تھے۔ اس نے کم ذات شہزادہ کی کتاب پنجرہ کے پیچھے گھسیڑ دی اور الماری بند کر دی۔ پھر وہ ایک لمحہ کے لیے رکا۔ اس کا دل خوفناک انداز میں دھڑک رہا تھا۔ اس نے ہر طرف پڑے بے ترتیب سامان کو دیکھا۔ کیا وہ اتنے کباڑ کے بیچ اس جگہ کو دوبارہ ڈھونڈ پائے گا۔۔؟ اس نے پاس والے ایک ٹوکرے کے اوپر سے ایک بدصورت بوڑھے جادوگر کے مجسمے کا ٹوٹا ہوا دھڑ اٹھا کر الماری کے اوپر رکھ دیا۔ جہاں اب کتاب چھپی ہوئی تھی۔ پھر اس نے جادوگر کے مجسمے کے سر کے اوپر دھول بھرے نقلی بال اور ایک گندہ تاج رکھ دیا۔ تاکہ وہ آسانی سے پہچان میں آ جائے۔ پھر وہ چھپے ہوئے کباڑ کی گلیوں میں تیزی سے بھاگتا ہوا واپس دروازے تک پہنچ گیا۔ راہداری میں پہنچ کر اس نے اپنی پشت پر دھڑام سے دروازہ بند کیا۔ جو فوراً دوبارہ پتھر کی دیوار میں بدل گیا۔

ہیری تیز قدموں سے نچلی منزل کے غسلخانے کی طرف بھاگا۔ بھاگتے بھاگتے اس نے رون کی **محلولات بناؤ (اعلیٰ درجہ)** کتاب اپنے بستہ میں ٹھونس لی۔ ایک منٹ بعد وہ دوبارہ اسنیپ کے سامنے کھڑا تھا۔ جنہوں نے بنا کچھ کہے ہیری کے اسکول کا بستہ لینے

کے لیے ہاتھ آگے بڑھادیا۔ ہیری نے کانپتے ہوئے بستہ انہیں تھمادیا۔ اس کے سینے میں چبھتا ہوا درد ہورہا تھا۔ پھر وہ انتظار کرنے لگا۔

ایک ایک کرکے اسنیپ نے ہیری کی تمام کتابیں باہر نکالیں اور ان کا معائنہ کرنے لگے۔۔۔ سب سے آخر میں صرف ایک کتاب باقی بچی۔ محلولات کی کتاب۔ جسکی طرف انہوں نے کچھ کہنے سے پہلے بہت غور سے دیکھا۔

"پوٹر یہ تمہاری محلولات بناؤ کتاب ہے۔۔۔؟"

"ہاں۔۔۔" ہیری نے کہا۔ وہ ابھی تک کانپ رہا تھا۔

"تمہیں پورا یقین ہے پوٹر۔۔۔؟"

"ہاں۔۔۔" ہیری نے تھوڑے جوش سے کہا۔

"یہ وہ **محلولات بناؤ (اعلیٰ درجہ)** کتاب ہے جسے تم نے فلوریش اور بلوٹ کی دکان سے خریدا تھا۔۔۔؟"

"ہاں۔۔۔" ہیری نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"تو پھر اس کے سامنے والے غلاف کی اندرونی طرف رونیل وازلب کیوں لکھا ہے۔۔۔؟" اسنیپ نے پوچھا۔

ہیری کا دل دھک سے رہ گیا۔۔۔ "یہ میری عرفیت ہے۔۔۔" اس نے کہا۔

"تمہاری عرفیت۔۔۔" اسنیپ نے دہرایا۔

"ہاں۔ میرے دوست مجھے اسی نام سے پکارتے ہیں۔۔۔" ہیری نے کہا۔

"میں عرفیت کا مطلب سمجھتا ہوں۔۔" اسنیپ نے کہا۔ ان کی سرد کالی آنکھیں ایک بار پھر ہیری کی آنکھوں میں گڑی ہوئی تھیں۔ ہیری نے کوشش کی کہ وہ ان کی طرف نہ دیکھے۔ *اپنا دماغ بند کر لو۔ اپنا دماغ بند کر لو۔* لیکن وہ کبھی بھی یہ صحیح طریقے سے کرنا نہیں سیکھ پایا تھا۔

"جانتے ہو مجھے کیا لگتا ہے پوٹر۔۔۔۔؟" اسنیپ نے نہایت دھیمی آواز میں کہا۔ "مجھے لگتا ہے کہ تم ایک نمبر کے جھوٹے اور دھوکے باز ہو۔ اور تمہیں اس سال کے اختتام تک ہر ہفتہ کے دن میرے ساتھ نظر بندی کی سزا کاٹنی چاہیئے۔ تمہیں کیا لگتا ہے پوٹر۔۔۔؟"

"میں۔۔۔ میں اس بات سے متفق نہیں ہوں جناب۔۔" ہیری نے کہا۔ وہ ابھی بھی اسنیپ کی آنکھوں میں دیکھنے سے انکاری تھا۔

"ٹھیک ہے۔۔۔۔ ہم دیکھتے ہیں کہ نظر بندی کے بعد تم کیا محسوس کرتے ہو۔۔" اسنیپ نے کہا۔ "ہفتہ کی صبح۔۔۔ دس بجے پوٹر۔۔۔ میرے دفتر میں۔۔۔"

"لیکن جناب۔۔۔" ہیری نے نڈر ہو کر اوپر دیکھتے ہوئے کہا۔ "کوئیڈچ۔۔ سال کا آخری میچ۔۔۔"

"دس بجے۔۔۔" اسنیپ نے سرگوشی کی۔ اور اس انداز میں مسکرائے جس سے ان کے پیلے دانت نظر آنے لگے۔ "بے چارہ گریفن ڈور۔۔۔ مجھے ڈر ہے اس سال چوتھے درجہ پر آئے گا۔۔"

اس کے بعد مزید ایک لفظ بھی کہے بنا۔۔۔ وہ غسلخانہ سے چلے گئے۔ ہیری چیختے ہوئے شیشے میں اپنا عکس دیکھتا رہا۔۔ اسے یقین تھا کہ اس وقت وہ جتنا بیمار محسوس کر رہا تھا اتنا تو کبھی رون نے اپنی پوری زندگی میں نہیں کیا ہوگا۔

"میں یہ نہیں کہوں گی کہ میں نے تو پہلے ہی کہا تھا۔۔" ایک گھنٹے بعد ہرمائنی نے بیٹھک میں کہا۔

"چھوڑو بھی ہرمائنی۔۔" رون غصے سے بولا۔

ہیری رات کے کھانے پر گیا ہی نہیں تھا۔ اس کی بھوک ہی مر گئی تھی۔ اس نے ابھی ابھی رون۔۔۔ ہرمائنی اور جینی کو بتایا تھا کہ کیا ہوا ہے۔ حالانکہ اس کی کوئی خاص ضرورت نہیں تھی۔ کیونکہ یہ خبر پہلے ہی بہت تیزی کے ساتھ پھیل چکی تھی۔ ایسا لگ رہا تھا کہ محل کے ہر غسلخانہ میں نمودار ہو کر یہ چٹخارے دار کہانی سنانا مایوس مارٹیل نے اپنا فرض سمجھ لیا تھا۔ پینسی پارکنسن پہلے ہی ہسپتال میں میلفوائے کی عیادت کر کے آ چکی تھی۔۔۔ اور اس نے ہیری کو برا بھلا کہنے میں بالکل دیر نہیں لگائی۔ اسنیپ نے بھی عملے کو ساری بات تفصیلاً بتا دی تھی۔ پروفیسر مک گونیگل پہلے ہی ہیری کو بیٹھک سے باہر بلا کر پندرہ منٹ تک ڈانٹ پھٹکار چکی تھیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ خود کو خوش قسمت سمجھے کہ اسے اسکول سے نکالا نہیں گیا ہے۔ اور یہ بھی کہ وہ اسنیپ کی دی ہوئی سال کے اختتام تک ہر ہفتے نظر بندی کی سزا کی دل و جان سے حمایت کرتی ہیں۔

ہرمائنی آخر کار خود کو یہ کہنے سے روک نہیں پائی۔۔ "میں نے تمہیں کہا تھا نا کہ اس شہزادے کے ساتھ کوئی نہ کوئی مسئلہ ضرور ہے۔ اور میں درست تھی۔ ہے نا۔۔۔؟"

"نہیں۔ مجھے نہیں لگتا کہ تم درست تھی۔۔۔۔" ہیری نے ضدی لہجہ میں کہا۔

ہرمائنی کی چیخ چیخ کے بنا بھی اس کا وقت بہت برا گزر رہا تھا۔ جب اس نے گریفن ڈور ٹیم کو یہ بتایا کہ ہفتے کی صبح کو وہ میچ نہیں کھیل سکتا۔ تو انہوں نے جن نظروں سے اسے دیکھا وہ اس کے لیے کسی بھی سزا سے بڑی سزا تھی۔ وہ خود پر جینی کی نگاہیں محسوس کر سکتا تھا مگر اسے اس سے نگاہیں ملانے کی ہمت نہیں ہوئی۔ وہ ان نگاہوں میں اپنے لیے مایوسی اور غصہ نہیں دیکھ سکتا تھا۔ اس نے

ابھی ابھی اسے یہ بتایا تھا کہ وہ اس کی جگہ **متلاشی** کے طور پر کھیلے گی اور ڈین اس کی جگہ **متعاقب** کے طور پر دوبارہ ٹیم میں شامل ہو رہا ہے۔ شاید وہ اگر جیت گئے تو میچ کے بعد ہونے والے جشن کی گہما گہمی میں ڈین اور جینی پھر سے ایک بھی ہو سکتے ہیں۔ اس خیال نے ہیری کے دل میں برفیلا خنجر اتار دیا۔

"ہیری۔۔۔" ہرمائنی نے کہا۔ "اس منتر کے بعد بھی تم اس کتاب کی حمایت کس طرح کر سکتے ہو۔۔۔؟"

"تم اس کتاب کا پیچھا چھوڑو گی یا نہیں۔۔۔؟" ہیری نے جھڑک کر کہا۔ "شہزادہ نے اس منتر کو بس وہاں لکھا تھا۔ ایسا نہیں ہے کہ وہ کسی کو اسے استعمال کرنے کا مشورہ دے رہا تھا۔ کیا پتہ وہ محض ایک ایسی چیز کے بارے میں لکھ رہا ہو جو خود اس کے خلاف استعمال ہوئی ہو۔۔۔"

"مجھے یقین نہیں آرہا۔۔۔" ہرمائنی نے کہا۔ "تم اس کتاب کا دفاع کر رہے ہو۔۔۔؟"

"جو کچھ میں نے کیا میں اس کا دفاع نہیں کر رہا۔۔۔" ہیری نے فوراً کہا۔ "کاش میں ایسا نہ کرتا۔ اور میں ایسا اس لیے نہیں کہہ رہا ہوں کیوں کہ مجھے درجن بھر نظر بندی کی سزائیں ملی ہیں۔ لیکن تم بھی جانتی ہو کہ میں ایسے کسی منتر کا استعمال کبھی بھی نہیں کرتا۔ میلفوائے تک پر بھی نہیں۔ لیکن تم شہزادہ پر الزام نہیں لگا سکتی۔ اس نے کہیں ایسا نہیں لکھا تھا ''اس کا استعمال کرو۔ بہت مزہ آئے گا۔'' وہ صرف خود کے لیے معلومات لکھ رہا تھا۔ کسی اور کے لیے بالکل بھی نہیں۔۔۔"

"کیا تم یہ کہہ رہے ہو۔۔۔" ہرمائنی نے کہا۔ "کہ تم وہاں دوبارہ جاؤ گے۔۔۔؟"

"اور وہ کتاب واپس لے آؤں گا۔۔۔؟ ہاں میں جاؤں گا۔۔۔" ہیری نے زور دے کر کہا۔۔ "دیکھو شہزادہ کے بغیر میں **قسمت کی کنجی** کبھی جیت نہیں پاتا۔ میں یہ کبھی نہیں جان پاتا کہ رون کو زہر سے کس طرح بچانا ہے۔اور میں کبھی بھی۔۔۔"

"محلولات میں قابلیت کی وہ ناموری حاصل نہیں کر پاتے جس کے تم حقدار ہو ہی نہیں۔۔۔" ہرمائنی نے زہر بجھے لہجے میں کہا۔

"اب چھوڑو بھی ہرمائنی۔۔۔۔" جینی نے کہا۔ ہیری کو شکریہ اور حیرت کا اتنا شدید احساس ہوا کہ اس نے سر اٹھا کر اوپر دیکھا۔۔۔ "سن کر تو ایسا لگتا ہے کہ میلفوائے اس پر **ناقابلِ معافی وار** استعمال کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ تمہیں تو شکر ادا کرنا چاہیے کہ ہیری کے پاس اپنے بچاؤ کے لیے کوئی منتر موجود تھا۔۔"

"ظاہر ہے۔۔۔مجھے خوشی ہے کہ ہیری کو وہ منتر نہیں لگا۔۔" ہرمائنی نے کہا۔ اس کی نیت پر شبہ کیے جانے پر وہ صدمہ میں لگ رہی تھی۔۔۔ "لیکن جینی۔۔۔ تم اس **دائمی کٹار** منتر کو اچھا نہیں کہہ سکتی۔ دیکھو تو اس نے اسے کہاں لا کر کھڑا کر دیا ہے۔۔۔اور میں تو یہ بھی سوچ رہی تھی کہ اس سے تم لوگوں کے میچ پر بھی کتنا برا اثر پڑے گا۔۔۔۔"

"اوہ ۔۔۔ اب یہ مت ظاہر کرنے لگ جانا کہ تمہیں کوئیڈچ کے بارے میں بڑی معلومات ہیں۔۔۔" جینی نے تڑخ کر کہا۔ "تم کچھ بول کر خود کو ہی شرمندہ کرو گی۔۔۔"

ہیری اور رون انہیں حیرت سے گھورنے لگے۔۔۔ ہرمائنی اور جینی عام طور پر ایک دوسرے سے خوش دلی سے پیش آتی تھیں۔ لیکن اس وقت وہ دونوں ہاتھ باندھے بیٹھی تھیں اور غصے سے ایک دوسرے کی مخالف سمت میں گھور رہی تھیں۔ رون نے گھبرا کر ہیری کی طرف دیکھا۔۔۔ پھر بنا دیکھے ہاتھ مار کر ایک کتاب اٹھائی اور اس کے پیچھے غائب ہو گیا۔

ہیری جانتا تھا کہ وہ اس بات کا حقدار ہے تو نہیں۔۔۔ لیکن اچانک وہ بہت خوشی محسوس کرنے لگا۔ بہر حال۔ باقی پوری شام ان میں سے کوئی بھی پھر کچھ نہیں بولا۔

اس کی خوشی بہت کم وقت تک باقی رہ پائی۔ اگلے دن جھیلنے کے لیے سلے درن کے طعنہ بھی تھے اور گریفن ڈور کے ساتھیوں کا غصہ بھی۔ جو اس بات پر بہت ناراض تھے کہ ان کے کپتان نے سال کے آخری میچ کے وقت خود پر پابندی لگوالی ہے۔ چاہے وہ ہرمائنی سے کچھ بھی کہے۔۔۔ لیکن ہفتے کی صبح ہیری پوری دنیا میں موجود **قسمت کی کنجی** کے بدلہ میں بھی رون جینی اور باقی ساتھیوں کے ساتھ کوئیڈچ کے میدان میں جانا پسند کرتا۔۔۔ چمکدار دھوپ میں باہر جاتے ہوئے طالب علموں کے غول سے منہ موڑ کر واپس اندر کی طرف آنا ناقابل برداشت تھا۔ وہ تمام لوگ گلاب اور ٹوپیاں پہنے ہوئے تھے اور پھریرے جھنڈے اور اسکارف لہراتے ہوئے باہر جارہے تھے۔ وہ پتھریلی سیڑھیاں اتر کر کال کوٹھری کی طرف چل دیا۔ جب تک کہ بھیڑ کی دور سے آتی آوازیں دھیمی نہیں پڑ گئیں۔ وہ جانتا تھا کہ اب وہ آنکھوں دیکھے حال کا ایک بھی لفظ۔ کوئی تالی۔۔۔ یا شور۔ نہیں سن پائے گا۔

ہیری نے اسنیپ کے دروازے پر دستک دی اور اسی جانے پہچانے ناپسندیدہ دفتر میں داخل ہو گیا۔ حالانکہ اسنیپ اب کئی منزل اوپر پڑھانے لگے تھے۔ لیکن انہوں نے اپنے پرانے دفتر کو ابھی تک خالی نہیں کیا تھا۔

کمرہ ہمیشہ کی طرح آج بھی مدھم روشن تھا۔ اور ارد گرد کی دیواروں پر کئی مردہ چپچپے اجسام محلولات کی رنگ برنگی شیشیوں میں تیر رہے تھے۔ خصوصی طور پر ایک میز کے اوپر بہت سارے جالے لگے ہوئے ڈبے رکھے ہوئے تھے۔۔۔ یقیناً ہیری کو یہیں بیٹھنا تھا۔ وہ ڈبے چیخ چیخ کر کہہ رہے تھے کہ یہ ایک اکتا دینے والا۔ مشکل اور بے مقصد کام ہے۔

" فلچ ان پرانی فہرستوں کی صفائی کے لیے کسی کو ڈھونڈ رہے تھے۔۔۔" اسنیپ نے دھیرے سے کہا۔۔ "ان میں ہوگورٹس کے دوسرے برے کام کرنے والوں کے نام اور ان کی سزائیں قلم بند کی گئی ہیں۔۔۔ جہاں سیاہی مدہم پڑ گئی ہے یا جہاں چوہوں نے گتہ کو نقصان پہنچا دیا ہو۔۔۔۔ میں چاہتا ہوں تم ان تمام جرائم اور سزاؤں کی نئی فہرست تیار کرو۔ اور دھیان رکھنا کہ یہ تمام کام حروفِ تہجی کے حساب سے کرنا۔ پھر انہیں حروفِ تہجی کی ترتیب سے واپس ڈبے میں رکھ دینا۔ اس کام کے لیے تم جادو کا استعمال نہیں کرو گے۔۔۔"

"ٹھیک ہے پروفیسر۔۔" ہیری نے کہا۔ اور جتنی حقارت وہ اپنے لہجے میں لا سکتا تھا۔ آخری لفظ اس نے اتنی ہی حقارت سے کہا۔

اسنیپ نے اپنے ہونٹوں پر زہریلی مسکراہٹ سجا کر کہا۔ "میرے خیال سے تمہیں ڈبہ نمبر ایک ہزار بارہ سے ایک ہزار چھپن تک سے اپنے کام کی شروعات کرنی چاہیئے۔۔۔۔ تمہیں وہاں کچھ جانے پہچانے نام ملیں گے۔ اس سے اس کام میں تمہاری دلچسپی بڑھ جائے گی۔ یہ دیکھو یہاں۔۔۔"

انہوں نے ایک جھٹکے سے سب سے اوپر والے ڈبے سے ایک گتہ باہر نکالا اور پڑھنے لگے۔۔۔ "جیمز پوٹر اور سیریئس بلیک۔۔۔۔۔۔ برٹرام اوبری پر غیر قانونی منتر کا استعمال کرتے ہوئے پکڑے گئے۔ اوبری کا سر عام حالت سے دوگنی جسامت کا ہو گیا تھا۔۔۔ دہری نظر بندی۔۔۔" اسنیپ مکاری سے ہنسے۔۔۔ "یہ سوچ کر ہی دل کو کتنا سکون ملتا ہے کہ بھلے ہی آج وہ ہمارے درمیان نہیں رہے لیکن ان کے عظیم کارناموں کی فہرستیں آج بھی موجود ہیں۔۔۔۔"

ہیری کو اپنے پیٹ میں کھولتا ہوا جانا پہچانا احساس ہوا۔ جواب دینے سے خود کو روکنے کے لیے اس نے دانتوں تلے زبان دبالی۔ وہ ڈبوں کے سامنے بیٹھ گیا اور ایک ڈبہ اپنی طرف کھینچ لیا۔

جیسا کہ ہیری کو امید تھی۔۔۔ یہ ایک بیکار اور اکتا دینے والا کام تھا۔۔۔۔ ساتھ ہی (اسنیپ کے منصوبے کے عین مطابق) جب وہ ہر تھوڑی دیر بعد گتے پر اپنے والد یا سیریئس کا نام پڑھتا تو اس کے پیٹ میں زوردار مروڑ اٹھنے لگتے۔۔۔۔ وہ دونوں عام طور پر بہت سے غلط کاموں میں ایک ساتھ ملوث نظر آرہے تھے۔۔۔ کبھی کبھار ان کے ساتھ ریمس لیوپن اور پیٹر پیٹی گریو کے نام بھی لکھے ملتے تھے۔۔۔ جب وہ وہاں بیٹھا ان کے مختلف جرائم کی فہرست بنا رہا تھا تو اس نے سوچا کہ باہر کیا ہو رہا ہوگا۔۔۔۔ جہاں ابھی ابھی میچ شروع ہوا ہوگا۔۔۔ جینی۔۔۔ چو۔۔۔ کے مقابلے میں **متلاشی** کے طور پر کھیل رہی ہوگی۔۔۔

ہیری بار بار دیوار پر ٹک ٹک کرتی بڑی گھڑی کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔۔ ایسا لگ رہا تھا کہ وہ عام گھڑی کے مقابلہ میں آدھی رفتار سے چل رہی ہو۔۔۔۔ شاید اسنیپ نے ہی اس پر بہت دھیمی رفتار سے چلنے کا جادو کیا ہوگا۔۔۔؟ ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ اسے یہاں آئے ہوئے صرف آدھا گھنٹہ ہوا ہوگا۔۔۔ صرف ایک گھنٹہ۔۔۔ صرف ڈیڑھ گھنٹہ۔۔۔

جب گھڑی نے ساڑھے بارہ بجائے تو ہیری کے پیٹ سے گڑگڑانے کی آواز آنے لگی۔۔۔۔ اسنیپ ہیری کو کام پر لگانے کے بعد سے ایک لفظ تک نہیں بولے تھے۔ آخر کار ایک بج کر دس منٹ پر انہوں نے سر اٹھا کر اوپر دیکھا۔

"میرے خیال میں اتنا کافی ہے۔۔۔" انہوں نے سرد لہجے میں کہا۔ "جہاں تک کام کر لیا ہے وہاں نشان لگادو۔۔۔۔ اگلے ہفتے دس بجے وہیں سے شروع کرنا۔۔۔"

"جی جناب۔۔۔"

ہیری نے ایک مڑے ہوئے گتے کو بنا کسی ترتیب کے ڈبہ میں ٹھونس دیا اور اس سے پہلے کہ اسنیپ اپنا ارادہ بدلیں۔۔۔۔ وہ تیزی سے دروازے سے باہر نکل گیا۔ پتھر کے زینے پر تیزی

سے اوپر بھاگتے ہوئے وہ میدان کی طرف سے کوئی آواز سننے کے لئے اپنے کانوں پر زور دے رہا تھا۔ لیکن ہر طرف خاموشی چھائی ہوئی تھی۔۔۔۔ تو میچ ختم ہو چکا تھا۔۔۔

لوگوں سے کھچا کھچ بھرے ہوئے بڑے ہال کے سامنے وہ ایک لمحے کے لیے ہچکچایا۔ پھر تیزی سے سنگ مرمر کی سیڑھیاں چڑھنے لگا۔ چاہے گریفن ڈور جیتے یا ہارے۔۔۔ فتح کا جشن یا ہار کا سوگ وہ اپنی بیٹھک ہی میں مناتے تھے۔

"کیف َحالک۔۔؟" اس نے بے قراری کے ساتھ موٹی عورت کو کہا۔ اور سوچنے لگا کہ اسے اندر کیا ملے گا۔ جب موٹی عورت نے جواب دیا تو اس کا چہرہ تاثرات سے خالی تھا۔۔۔ "تم دیکھ لوگے۔۔۔"

اور پھر وہ آگے کی طرف جھول گئی۔

تصویر کے پیچھے موجود سوراخ سے جشن کی دہاڑ باہر نکلی۔ ہیری آنکھیں پھاڑے دیکھ رہا تھا کہ اسے دیکھتے ہی لوگ چیخنے لگے تھے۔ کئی ہاتھوں نے اسے تھام کر کمرے کے اندر کھینچ لیا۔

"ہم جیت گئے۔۔۔" رون نے نگاہوں کے سامنے آکر ہیری کی طرف چاندی کا کپ لہراتے ہوئے کہا۔۔۔ "ہم جیت گئے۔۔۔ ایک سو پچاس کے مقابلے میں چار سو پچاس نمبروں سے۔۔۔۔ ہم جیت گئے۔"

ہیری نے چاروں اطراف دیکھا۔ جینی اس کی طرف بھاگتی ہوئی آ رہی تھی۔۔۔ جینی کے چہرے پر ایک سلگتا ہوا احساس تھا۔۔۔۔ اس نے اپنی باہیں ہیری کی گردن میں ڈال دیں۔۔۔۔ اور بنا کچھ سوچے بنا کچھ سمجھے اور بنا کسی خوف کے کہ پچاس سے زیادہ لوگ انہیں دیکھ رہے ہیں۔۔۔۔ ہیری نے اسے چوم لیا۔

کئی طویل لمحات کے بعد۔۔۔ یا شاید آدھے گھنٹے کے بعد۔۔۔ یا شاید ہو سکتا ہے کئی دھوپ بھرے دنوں کے بعد۔۔۔۔ وہ ایک دوسرے سے الگ ہوئے۔۔۔ کمرے میں خاموشی چھا گئی تھی۔ پھر کئی لوگوں نے بھیڑیوں کی طرح سیٹی بجائی اور کچھ لوگ شرمیلی ہنسی ہنسنے لگے۔

ہیری نے جینی کے سر کے اوپر سے دیکھا کہ ڈین تھامس ایک ہاتھ میں ایک ٹوٹا ہوا گلاس تھامے کھڑا تھا۔۔۔ اور رومیلڈا وین کو دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا کہ وہ اٹھا کر کچھ دے مارے گی۔۔۔۔ ہرمائنی خوشی سے مسکرا رہی تھی لیکن ہیری کی نگاہیں تو رون کو ڈھونڈ رہی تھیں۔ آخر کار وہ اسے مل ہی گیا۔ وہ ابھی بھی کپ کو تھامے ہوئے تھا اور اس کے چہرے پر ایسا تاثر تھا جیسے کسی نے اس کے سر پر ہتھوڑا دے مارا ہو۔ لمحے کی ایک ساعت تک وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھتے رہے۔۔۔ پھر رون نے ہلکے سے اپنے سر کو جھٹکا۔۔۔ جس کا ہیری نے یہ مطلب نکالا۔۔۔ "اچھا۔۔۔۔ اگر تم یہی چاہتے ہو تو۔۔۔"

اس کے سینے میں موجود جانور فاتحانہ انداز میں دھاڑنے لگا۔ ہیری نے جینی کی طرف مسکرا کر دیکھا اور بنا کچھ کہے تصویر کے سوراخ کی طرف اشارہ کیا۔ میدان میں ایک طویل چہل قدمی صاف نظر آ رہی تھی۔۔۔۔ جس کے دوران۔۔۔۔۔ اگر انہیں وقت ملتا۔۔۔۔ تو شاید وہ میچ کے بارے میں بھی بات کرتے۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

# پچیسواں باب

# نجومی ۔۔۔ جس کی باتیں چھپ کر سن لی گئیں

ہیری پوٹر۔۔ جینی ویزلی کے ساتھ گھوم رہا تھا۔۔۔اس بات میں بہت سے لوگ دلچسپی لے رہے تھے۔۔ خاص طور پر لڑکیاں۔۔۔ بہرحال۔۔۔ اگلے کچھ ہفتوں تک ہیری کو اس بات سے کوئی خاص فرق نہیں پڑا۔۔۔ بلکہ الٹا وہ بھی اس بات کے مزے اٹھاتا رہا کہ زندگی میں پہلی بار اس کے بارے میں کسی ایسی چیز کی وجہ سے بات کی جا رہی تھی۔۔۔۔ جو خود اس کے لئے بھی اتنی ہی خوشی کا باعث تھی جتنی اس نے کبھی بھی اپنی یادداشت میں محسوس نہیں کی تھی۔۔۔۔۔ ورنہ اب تک تو ہمیشہ کسی نہ کسی شیطانی جادو سے منسلک کام میں ہی اس کا نام لیا جاتا تھا۔۔۔

"لوگوں کو چٹخارے لینے کے علاوہ کوئی کام ہی نہیں ہے۔۔۔" جینی نے کہا۔۔۔ وہ بیٹھک کے فرش پر بیٹھی۔۔۔ ہیری کے پیروں پر ٹکی **روزنامہ جادوگر** پڑھ رہی تھی۔۔۔ "ایک ہفتہ میں عفریتوں کے تین حملے ہو چکے ہیں۔۔۔ لیکن رومیلڈا وین کے پاس مجھ سے پوچھنے کے لئے صرف یہ سوال ہے کہ کیا یہ سچ ہے کہ تمہارے سینے پر **عنقا گھڑ** کا نشان گودا ہوا ہے۔۔۔؟"

رون اور ہرمائنی نے زوردار قہقہہ لگایا۔۔۔ ہیری نے انہیں نظر انداز کر دیا۔۔۔

"تو تم نے اسے کیا بتایا۔۔۔؟"

"میں نے اسے بتایا کہ وہاں ہنگری کے سینگ نما دم والے ڈریگن کا نشان گودا ہوا ہے۔۔۔" جینی نے بے فکری سے اخبار کا ایک صفحہ پلٹتے ہوئے کہا۔۔۔ "اس میں زیادہ مردانگی جھلکتی ہے۔۔۔"

"شکریہ۔۔۔" ہیری نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔ "اور رون کے گودے ہوئے نشان کے بارے میں تم نے اسے کیا بتایا۔۔۔؟"

"ایک **ملائم گالہ**۔۔۔ لیکن میں نے یہ نہیں بتایا کہ وہ کہاں گودا ہوا ہے۔۔۔"

رون کی تیوریاں چڑھ گئیں۔۔۔ جب کہ ہرمائنی ہنستے ہنستے لوٹ پوٹ ہو گئی۔۔۔

"ذرا سنبھل کر۔۔۔" رون نے ہیری اور جینی کی طرف متنبہ کرنے کے انداز میں انگلی اٹھاتے ہوئے کہا۔۔۔ "اگر میں نے تمہیں ساتھ گھومنے کی اجازت دے دی ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ میں اسے واپس نہیں لے سکتا۔۔۔"

"تمہاری اجازت۔۔۔" جینی طنزیہ لہجے میں بولی۔۔۔ "تم کب سے مجھے کچھ بھی کرنے کی اجازت دینے لگے۔۔۔؟ ویسے بھی تم نے خود ہی کہا تھا کہ میرا۔۔۔ ڈین اور مائیکل کے بجائے ہیری کے ساتھ گھومنا تمہیں زیادہ قابل قبول ہو گا۔۔۔"

"ہاں ۔۔۔ مجھے یہ قبول ہے ۔۔۔" رون نے بجھے دل سے کہا ۔۔ "لیکن تب تک ہی جب تک تم لوگ کھلے عام بوس و کنار نہ کرنے لگو ۔۔۔"

" گھٹیا ۔۔ منافق انسان ۔۔۔ اپنے اور لیونڈر کے بارے میں کیا خیال ہے ۔۔۔ خود تو ہر جگہ بام مچھلی کی طرح ایک دوسرے سے لپٹے رہتے تھے ۔۔۔؟" جینی نے سوال کیا ۔۔

لیکن جون کے آتے آتے رون کی برداشت کی صلاحیت کا زیادہ امتحان نہیں لینا پڑا ۔۔ کیوں کہ ہیری اور جینی بہت مختصر وقت کے لئے ایک ساتھ رہ پا رہے تھے ۔۔۔ جینی کے ع۔ج۔م امتحانات کافی قریب آ رہے تھے ۔۔۔ اور وہ رات گئے تک پڑھائی کرنے پر مجبور تھی ۔۔۔ ایسی ہی ایک شام ۔۔۔ جب جینی کتب خانہ میں محصور تھی ۔۔۔ اور ہیری بیٹھک میں کھڑکی کے پاس بیٹھا ہوا بظاہر اپنا جادوئی جڑی بوٹیوں کا کام ختم کرنے کی کوشش کر رہا تھا ۔۔۔ لیکن حقیقت میں وہ ۔۔۔ دوپہر کے کھانے کے وقت نیچے جھیل کے پاس ۔۔۔ جینی کے ساتھ بتائے ہوئے لمحات کو یاد کر کے خوش ہو رہا تھا ۔۔۔ اسی وقت ہرمائنی دھم سے اس کے اور رون کے درمیان پڑی کرسی پر بیٹھ گئی ۔۔۔ اس کے چہرے پر کسی خاص مقصد کا انتہائی سڑا ہوا تاثر جھلک رہا تھا ۔۔۔

"میں تم سے کچھ بات کرنا چاہتی ہوں ہیری ۔۔۔"

"کس بارے میں ۔۔۔؟" ہیری نے مشکوک لہجہ میں پوچھا ۔۔۔ کیوں کہ گزشتہ روز ہی ہرمائنی نے اسے جینی کا دھیان بھٹکانے پر جھڑکا تھا ۔۔۔ اسے لگتا تھا کہ جینی کو اپنے امتحانات کے لئے سخت محنت کرنے کی ضرورت ہے ۔۔۔

"اس نام نہاد کم ذات شہزادہ کے بارے میں ۔۔۔۔"

"اوہ ۔۔۔ پھر سے نہیں ۔۔۔" ہیری نے اکتائے ہوئے لہجہ میں کہا ۔۔۔ "مہربانی کر کے اس کا پیچھا چھوڑ دو ۔۔۔؟"

ابھی تک وہ اپنی کتاب واپس لانے کے لئے دوبارہ حاجتی کمرہ میں جانے کی ہمت نہیں کر پایا تھا۔۔ جس کی وجہ سے محلولات کی جماعت میں اس کی کارکردگی سخت متاثر ہو رہی تھی۔۔۔ (حالانکہ سلگ ہارن۔۔۔ جو جینی کو پسند کرتے تھے۔۔۔ انہوں نے مذاق میں اس صورتحال کو ہیری کے پیار میں پاگل ہونے سے جوڑ دیا تھا۔۔۔) لیکن ہیری کو مکمل یقین تھا کہ اسنیپ نے ابھی تک اس کتاب پر قبضہ جمانے کی آس نہیں چھوڑی ہے۔۔۔ اس لئے اس نے تہیہ کر لیا تھا کہ جب تک اسنیپ اس کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں تب تک وہ اس کتاب کو وہیں رہنے دے گا جہاں وہ اس وقت تھی۔۔۔

ہرمائنی نے تھوڑے سخت لہجہ میں کہا۔۔۔ " میں اس بات کا پیچھا تب تک نہیں چھوڑوں گی۔۔۔ جب تک کہ تم میری پوری بات نہیں سن لیتے۔۔۔ دیکھو میں یہ پتہ لگانے کی کوشش کر رہی ہوں کہ شیطانی منتر ایجاد کرنے کا شوق کسے ہو سکتا ہے۔۔۔"

"یہ اس لڑکے کا شوق نہیں تھا۔۔۔"

"لڑکا۔۔۔ لڑکا۔۔۔؟ کون کہتا ہے کہ وہ ایک لڑکا ہی ہے۔۔۔؟"

"ہم یہ بات پہلے بھی کر چکے ہیں۔۔۔" ہیری نے چڑ کر کہا۔۔۔ " شہزادہ ہرمائنی۔۔۔ شہزادہ۔۔۔"

"ٹھیک ہے۔۔۔" ہرمائنی نے غصہ سے کہا۔۔۔ پھر اس نے اپنی جیب سے ایک بہت ہی پرانے بوسیدہ اخبار کا ٹکڑہ نکالا اور اسے ہیری کے سامنے میز پر پٹخ دیا۔۔۔ اس کے گال غصہ سے تمتما رہے تھے۔۔۔"اس کی طرف دیکھو۔۔۔ اس تصویر کو دیکھو۔۔۔"

ہیری نے خستہ حال کاغذ اٹھایا اور اس پر حرکت کرتی ہوئی تصویر کو گھور کر دیکھا۔۔۔ جو کہ وقت گزرنے کے ساتھ پیلی پڑ چکی تھی۔۔۔ رون بھی اس کو دیکھنے کے لئے آگے کی طرف

جھک گیا--- تصویر میں پندرہ سال کی ایک دبلی پتلی لڑکی نظر آ رہی تھی--- جو بالکل بھی خوبصورت نہیں تھی-- بلکہ بھاری بھؤں اور پیلے پڑے چہرے کی وجہ سے وہ اجڑی ہوئی اور خفا نظر آ رہی تھی--- تصویر کے نیچے لکھا تھا-- ***ایلین شہزادہ--- ہوگورٹس کے رال ٹپکاتے کنچوں کی ٹیم کی کپتان----***

"تو---؟" ہیری نے کہا--- ساتھ ہی وہ تصویر کے ساتھ موجود خبر پر بھی نظر دوڑا رہا تھا--- یہ اسکولوں کے مابین کسی مقابلہ کے بارے میں ایک بے کار سی خبر تھی---

"اس کا نام ایلین شہزادہ تھا ہیری---- شہزادہ---"

انہوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا--- اور تب جا کر ہیری کو احساس ہوا کہ ہرمائنی کیا کہنے کی کوشش کر رہی تھی--- وہ زور سے ہنس پڑا---

"ہو ہی نہیں سکتا---"

"کیا---؟"

"تمہیں لگتا ہے کہ وہ کم ذات تھی---؟ اوہ--- چھوڑو بھی---"

"دیکھو--- ایسا کیوں نہیں ہو سکتا---؟ ہیری--- جادوئی دنیا میں کوئی اصل شہزادہ تو ہے ہی نہیں--- یا تو یہ کوئی عرفیت ہے--- ایک بنایا ہوا نام جو کسی نے خود کو دے رکھا تھا--- یا یہ ان کا اصلی نام بھی ہو سکتا ہے--- ہے نا---؟ نہیں--- سنو میری بات--- فرض کرو کہ اس کے والد ایک جادوگر تھے جن کا خاندانی نام شہزادہ تھا--- اور اس کی والدہ ایک ماگلو تھیں--- تو پھر تو وہ کم ذات شہزادہ ہی کہلائے گی---"

"ہاں--- بہت عقل مندی کی بات کی ہرمائنی---- واہ---"

"لیکن ایسا ہو سکتا ہے--- شاید اسے کم ذات شہزادہ ہونے پر فخر ہو---"

"سنو ہرمائنی۔۔۔ میں جانتا ہوں کہ وہ ایک لڑکی نہیں ہے۔۔۔ مجھے اس کی وجہ تو نہیں معلوم۔۔۔ لیکن میں جانتا ہوں۔۔۔"

ہرمائنی نے غصے سے کہا۔۔۔ "سچ تو یہ ہے کہ تم یہ ماننا ہی نہیں چاہتے کہ کوئی لڑکی اتنی عقل مند بھی ہوسکتی ہے۔۔۔"

"تمہارے ساتھ پانچ سال رہنے کے بعد بھی میں یہ کیسے سوچ سکتا ہوں کہ لڑکیاں عقل مند نہیں ہوتیں۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔۔ اسے یہ سن کر غصہ آ گیا تھا۔۔۔ "جس طریقے سے وہ لکھتا ہے۔۔۔ میں بس جانتا ہوں۔۔۔ کہ شہزادہ ایک لڑکا ہے۔۔۔ میں جانتا ہوں کہ اس لڑکی کا اس سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔۔۔ ویسے تمہیں یہ تراشہ ملا کہاں سے۔۔۔؟"

"کتب خانہ سے۔۔۔" ہرمائنی نے امید کے عین مطابق کہا۔۔۔ "وہاں پرانے **روزنامہ جادوگر** کا بہت بڑا ڈھیر پڑا ہے۔۔۔ چلو۔۔۔ میں اس ایلین شہزادہ کے بارے میں مزید چھان بین کرنے کی کوشش کروں گی۔۔۔"

"مزے کرو۔۔۔" ہیری نے چڑ کر کہا۔۔۔

"ہاں میں کروں گی۔۔۔" ہرمائنی نے کہا۔۔۔ پھر تصویر کے سوراخ کے قریب پہنچ کر اس نے شعلہ بار نگاہوں سے ہیری کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔ "اور سب سے پہلے تو میں۔۔۔ محلولات کے پرانے انعامات کی فہرستیں دیکھوں گی۔۔۔"

ہیری نے ایک لمحہ کے لئے اسے تیوریاں چڑھا کر گھورا۔۔۔ پھر تاریک ہوتے آسمان کو دوبارہ دیکھتے ہوئے سوچ میں ڈوب گیا۔۔۔

"وہ صرف یہ برداشت نہیں کر پا رہی کہ تم محلولات کی جماعت میں اس سے اچھی کارکردگی دکھا رہے ہو۔۔" رون نے کہا۔۔ اور اپنی **ایک ہزار جادوئی جڑی بوٹیاں اور پھپھوند** نامی کتاب دوبارہ پڑھنے لگا۔۔۔

"تمہیں تو ایسا نہیں لگتا نا کہ اس کتاب کو دوبارہ حاصل کرنے کا سوچنا میرا پاگل پن ہے۔۔۔؟"

"بالکل بھی نہیں۔۔۔" رون نے جوش سے کہا۔۔۔ "وہ شہزادہ تو ایک ذہین انسان تھا۔۔۔ اور ویسے بھی۔۔۔ اس کی **زہر مہرہ** والی تجویز کے بنا تو۔۔۔" اس نے اپنی ہی انگلی سے اپنا گلا کاٹنے کا اشارہ کیا۔۔ "میں اس بارے میں بات کرنے کے لئے یہاں ہوتا ہی نہیں۔۔۔ ہے نا۔۔؟ میرا مطلب ہے۔۔۔ کہ میں یہ نہیں کہہ رہا کہ تم نے میلفوائے پر جو منتر استعمال کیا۔۔ وہ کوئی بہت اچھا منتر تھا۔۔۔ لیکن۔۔۔"

"میں بھی ایسا نہیں کہہ رہا۔۔" ہیری نے فوراً کہا۔۔۔

"لیکن اسکی درست مرہم پٹی ہو گئی ہے۔۔۔ ہے نا۔۔؟ بنا وقت ضائع کئے وہ ایک بار پھر اپنے پیروں پر کھڑا ہو گیا ہے۔۔۔"

"ہاں۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔۔ اگرچہ اس کا ضمیر ابھی بھی اس کو برا بھلا سنا رہا تھا۔۔۔ لیکن۔۔ یہ بات بالکل سچ تھی۔۔۔ "اسنیپ کی مہربانی سے۔۔۔"

"کیا تمہیں اس ہفتہ بھی اسنیپ کے ساتھ نظر بندی کی سزا کاٹنی ہو گی۔۔۔؟" رون نے اپنی بات جاری رکھی۔۔۔

"ہاں۔۔۔اور اس سے اگلے ہفتہ کو بھی۔۔۔اور اس سے اگلے ہفتہ کو بھی۔۔۔" ہیری نے آہ بھرتے ہوئے کہا۔۔۔" اور اب وہ اشاروں میں مجھے یہ بھی بتا چکے ہیں کہ اگر سال کے اختتام تک میں نے تمام ڈبوں پر کام مکمل نہیں کیا۔۔۔ تو ہم یہ کام اگلے سال بھی جاری رکھیں گے۔۔۔۔"

اب نظر بندی کی یہ سزائیں اسے خاص طور پر پریشان کر رہی تھیں۔۔ کیوں کہ ان کی وجہ سے اس کے پاس جینی کے ساتھ بِتانے کے لئے بہت کم وقت بچتا تھا۔۔۔جو کہ پہلے ہی کافی مختصر تھا۔۔اب تو وہ مستقلاً یہ سوچنے پر مجبور تھا کہ کہیں اسنیپ بھی یہ بات تو نہیں جانتے۔۔۔ کیوں کہ اب وہ ہر دفعہ اسے جان بوجھ کر پچھلی بار سے بھی زیادہ دیر تک اپنے پاس روکنے لگے تھے۔۔۔ ساتھ ہی ساتھ وہ طنزیہ جملے بھی کستے رہتے تھے کہ ہیری اتنے اچھے موسم اور اس سے حاصل ہونے والے مواقع کا صحیح فائدہ نہیں اٹھا پا رہا ہے۔۔۔

جب جمی پیکس ایک لپٹا ہوا چرمئی کاغذ لے کر اس کے بالکل پاس آ کر کھڑا ہو گیا تب ہی ہیری ان تلخ یادوں کی پرچھائی سے ہڑبڑا کر الگ ہوا۔۔۔۔

"شکریہ جمی۔۔۔۔ ارے یہ ڈمبلڈور نے بھیجا ہے۔۔۔۔" ہیری نے پرجوش لہجہ میں کہا۔۔۔اور چرمئی کاغذ کھول کر اس پر نگاہ دوڑائی۔۔۔" وہ چاہتے ہیں کہ میں جتنا جلدی ہو سکے ان کے دفتر میں پہنچوں۔۔۔"

ان لوگوں نے ایک دوسرے کی طرف گھور کر دیکھا۔۔۔

"قسم سے یار۔۔۔۔" رون نے سرگوشی کی۔۔۔" کہیں۔۔۔ایسا تو نہیں۔۔۔انہیں وہ مل گیا ہو۔۔۔؟"

"بہتر ہو گا کہ میں جا کر خود ہی دیکھ لوں۔۔۔۔" ہیری نے کود کر اپنے پیروں پر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

وہ تیزی سے بیٹھک سے باہر نکلا اور جتنا جلدی ممکن ہو سکتا تھا ساتویں منزل والے رستے سے ہوتا ہوا گزرنے لگا۔۔۔ رستے میں اسے پیوس کے علاوہ کوئی اور نہیں ملا۔۔۔ جو مخالف سمت میں اڑتا ہوا جا رہا تھا۔۔۔ اس نے ہمیشہ کی طرح ہیری پر چاک کے ٹکڑے پھینکے اور ہیری کے محافظ منتر کو چکمہ دے کر وہ جم کر کھلکھلایا۔۔۔ جب پیوس وہاں سے غائب ہو گیا تو راہداری میں خاموشی چھا گئی۔۔۔ اب روزمرہ کے کرفیو میں صرف پندرہ منٹ باقی بچے تھے اس لئے زیادہ تر طالب علم اپنی بیٹھکوں میں واپس جا چکے تھے۔۔۔

تبھی ہیری کو ایک چیخ اور کسی کے گرنے کی آواز سنائی دی۔۔۔ وہ چلتے چلتے رک گیا اور سننے لگا۔۔۔

"تمہاری۔۔۔۔۔ ہمت۔۔۔۔۔ کیسے۔۔۔۔۔ ہوئی۔۔۔ آآآآآآہ۔۔۔"

شور کی آواز قریبی راہداری سے آ رہی تھی۔۔۔ ہیری اپنی چھڑی نکال کر الٹے قدموں اس طرف بھاگا۔۔۔ اگلا موڑ کاٹنے پر اس نے دیکھا کہ پروفیسر ٹریلونی پاؤں پھیلائے۔۔۔ پیٹ کے بل فرش پر پڑی ہوئی تھیں۔۔۔ ان کا سر ان کی بہت سی شالوں میں سے ایک میں لپٹا ہوا تھا۔۔۔ اور ان کے پاس انگوری شراب کی کئی بوتلیں بکھری پڑی تھیں۔۔۔ جن میں سے ایک ٹوٹ گئی تھی۔۔۔

"پروفیسر۔۔۔۔"

ہیری تیزی سے آگے بڑھا اور پروفیسر ٹریلونی کو اٹھنے میں مدد کی۔۔۔۔ ان کی مالا کے چمکتے ہوئے کچھ نگینے ان کے چشمہ میں الجھ گئے تھے۔۔۔ انہوں نے اونچی آواز میں ہچکی بھری۔۔۔ اپنے بال تھپتھپا کر سنوارے۔۔۔ اور ہیری کے مددگار بازوؤں کا سہارا لے کر کھڑی ہو گئیں۔۔۔

"کیا ہوا۔۔ پروفیسر۔۔۔؟"

"تم تو یہ پوچھو گے ہی۔۔۔" انہوں نے چیختی ہوئی آواز میں کہا۔۔۔ "میں یہاں ٹہل رہی تھی۔۔۔ کچھ شیطانی فالوں کے خیالات میں ڈوبی۔۔۔ جن کی جھلک میں نے ابھی ابھی دیکھی تھی۔۔۔"

لیکن ہیری ان کی باتوں پر زیادہ دھیان نہیں دے رہا تھا۔۔اس نے ابھی ابھی دھیان دیا تھا کہ وہ لوگ کہاں کھڑے ہیں۔۔۔ ان کے سیدھی طرف ناچتے ہوئے بھدے دیو زادوں کا دیوار گیر پردہ تھا۔۔۔اور ان کے الٹی طرف ایک ایسی پتھریلی دیوار کھڑی تھی جس میں داخلہ ناممکن تھا اور جس کے پیچھے۔۔۔۔۔۔

"پروفیسر۔۔۔ کیا آپ حاجتی کمرہ میں داخل ہونے کی کوشش کر رہی تھیں۔۔۔؟"

"۔۔۔ جس بدشگونی کا الہام مجھے ابھی ابھی ہوا تھا۔۔۔۔ کیا۔۔۔؟" وہ اچانک ہکا بکا رہ گئیں۔۔۔

"حاجتی کمرہ۔۔۔۔" ہیری نے دہرایا۔۔۔ "کیا آپ وہاں داخل ہونے کی کوشش کر رہی تھیں۔۔۔؟"

"میں۔۔۔ دیکھو۔۔۔ مجھے نہیں معلوم تھا کہ طالب علم بھی اس بارے میں جانتے ہیں۔۔۔"

"تمام طالب علم نہیں جانتے۔۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔۔ "لیکن ہوا کیا۔۔۔۔؟ آپ چلائی تھیں۔۔۔ ایسا لگا جیسے آپ کو چوٹ لگی ہو۔۔۔۔"

"میں۔۔۔ دیکھو۔۔۔۔" پروفیسر ٹریلونی نے کہا۔۔۔ انہوں نے اپنی شال اپنے گرد حفاظتی انداز میں کس لی۔۔۔ اور اپنی بڑی بڑی آنکھوں سے اسے گھورنے لگیں۔۔۔ "میں چاہ رہی تھی ہم۔۔۔ کہ کچھ

چیزیں---وہ---کچھ ذاتی سامان کو---اس کمرہ میں---حفاظت سے رکھ دوں----"اور پھر وہ جھوٹے الزامات کے بارے میں کچھ بڑبڑانے لگیں---

"ٹھیک---" ہیری نے زمین پر بکھری انگوری شراب کی بوتلوں پر نظر ڈالتے ہوئے کہا---"لیکن آپ انہیں چھپانے کے لئے اندر داخل نہیں ہو پائیں---؟"

اسے یہ بات بہت عجیب لگی---جب وہ کم ذات شہزادہ کی کتاب چھپانا چاہتا تھا تب تو یہ کمرہ اس کے لئے کھل گیا تھا---

"اوہ---اندر تو میں آرام سے داخل ہو گئی تھی---" پروفیسر ٹریلونی نے دیوار کی طرف غصہ سے گھور کر دیکھتے ہوئے کہا---"لیکن وہاں پہلے سے ہی کوئی اور موجود تھا---"

"کوئی اندر تھا---؟ کون---؟" ہیری نے پوچھا---" اندر کون تھا---؟"

" مجھے کیا پتہ----" پروفیسر ٹریلونی نے تھوڑی حیرت بھری آواز میں کہا---کیوں کہ ہیری کی آواز میں بے چینی صاف جھلک رہی تھی---"میں کمرہ میں داخل ہوئی تو مجھے ایک آواز سنائی دی---میں برسوں سے اس کمرہ میں سامان چھپا رہی ہوں---میرا مطلب ہے اس کمرہ کا استعمال کر رہی ہوں---لیکن پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا----"

"ایک آواز---؟ وہ کیا کہہ رہی تھی----؟"

" مجھے نہیں لگتا کہ وہ کچھ کہہ رہی تھی---" پروفیسر ٹریلونی نے کہا---" وہ تو قہقہہ لگا رہی تھی---"

"قہقہہ-----؟"

"خوشی کا قہقہہ----" انہوں نے ہاں میں سر ہلاتے ہوئے کہا---

ہیری انہیں گھورنے لگا۔۔۔

"وہ آواز مردانہ تھی یا زنانہ۔۔۔؟"

"میرا اندازہ تو یہی ہے کہ وہ آواز مردانہ ہی تھی۔۔۔" پروفیسر ٹریلونی نے کہا۔۔۔

"اور اس میں خوشی جھلک رہی تھی۔۔۔؟"

"بہت خوشی۔۔۔" پروفیسر ٹریلونی نے نک چڑھے انداز میں کہا۔۔۔

"جیسے کہ وہ جشن منا رہی ہو۔۔۔؟"

"بالکل ویسے ہی۔۔۔"

"اور پھر۔۔۔؟"

"اور پھر میں نے آواز لگائی۔۔۔'*کون ہے وہاں۔۔؟*' "

ہیری نے تھوڑا تپ کر پوچھا۔۔۔"کیا بنا آواز لگائے آپ یہ معلوم نہیں کر سکتی تھیں کہ وہاں کون تھا۔۔۔؟"

"من کی آنکھ۔۔۔" پروفیسر ٹریلونی نے وقار کے ساتھ اپنی شال اور جگمگاتے نگینوں کی کئی لڑیوں کو درست کرتے ہوئے کہا۔۔۔" قہقہوں کی آواز جیسی دنیاوی چیزوں سے کہیں دور دیکھ رہی تھی۔۔۔"

"ٹھیک ہے۔۔۔" ہیری نے جلدی سے کہا۔۔۔ وہ پروفیسر ٹریلونی کی من کی آنکھ کے بارے میں پہلے بھی کئی بار سن چکا تھا۔۔۔"اور کیا آواز نے بتایا کہ وہاں کون تھا۔۔۔؟"

"نہیں۔۔ اس نے نہیں بتایا۔۔۔" انہوں نے کہا۔۔۔ " ہر طرف اچانک اندھیرا چھا گیا۔۔۔اور اگلے ہی لمحہ کسی نے سر کے بل مجھے کمرہ سے باہر پھینک دیا۔۔۔"

"اور آپ یہ نہیں دیکھ پائیں کہ کیا ہونے والا ہے۔۔۔؟" ہیری یہ کہنے سے خود کو روک نہیں پایا۔۔

"نہیں۔۔۔ میں نہیں دیکھ پائی۔۔۔ جیسا کہ میں نے کہا۔۔۔ وہاں گھپ اندھیرا۔۔۔" اچانک وہ رک گئیں اور اس کی طرف شک بھری نگاہوں سے گھورنے لگیں۔۔۔

"مجھے لگتا ہے کہ بہتر ہوگا آپ یہ بات ڈمبلڈور کو بتا دیں۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔۔ "انہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ میلفوائے جشن منا رہا ہے۔۔۔ میرا مطلب ہے۔۔۔ انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ کسی نے آپ کو کمرہ سے باہر پھینک دیا ہے۔۔۔"

اسے یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ یہ مشورہ سن کر پروفیسر ٹریلونی مغرور انداز میں تن کر کھڑی ہو گئیں۔۔

"ہیڈ ماسٹر نے مجھے اطلاع بجھوائی تھی کہ وہ مجھ سے کم ملاقاتیں زیادہ پسند کرتے ہیں۔۔۔" انہوں نے سرد لہجہ میں کہا۔۔۔ "میں ان میں سے نہیں جو ان لوگوں پر اپنا آپ تھوپتے ہوں جنہیں آپ کی قدر ہی نہ ہو۔۔۔ اگر ڈمبلڈور تاش کے پتوں کی تنبیہ کو نظر انداز کرنا چاہتے ہیں۔۔۔" ان کا ہڈیوں بھرا ہاتھ اچانک ہیری کی کلائیوں پر کس گیا۔۔۔" بار بار۔۔۔ چاہے میں اسے کسی بھی ترتیب سے نکالوں۔۔۔" اور انہوں نے اپنی شال کے نیچے سے ڈرامائی انداز میں تاش کا ایک پتہ نکالا۔۔۔ " مینار پر گرتی بجلی۔۔۔" انہوں نے سرگوشی کی۔۔۔" آفت۔۔۔ تباہی۔۔۔ یہ چیزیں مسلسل قریب آ رہی ہیں۔۔۔"

"ٹھیک ہے۔۔۔" ہیری نے دوبارہ کہا۔۔۔" دیکھیں۔۔۔ مجھے ابھی بھی یہی لگتا ہے کہ آپ کو ڈمبلڈور کو اس آواز کے بارے میں بتانا چاہیے۔۔۔ اور۔۔۔ اس بارے میں بھی کہ ہر چیز تاریکی میں ڈوب گئی تھی اور آپ کو کمرہ سے باہر پھینک دیا گیا۔۔۔"

"تمہیں ایسا لگتا ہے۔۔۔؟" پروفیسر ٹریلونی نے لمحہ بھر کے لئے اس بارے میں سوچنے کا ڈرامہ کیا۔۔۔ لیکن ہیری دیکھ سکتا تھا کہ وہ اپنی اس چھوٹی سی مہم کو دہرانا پسند کریں گی۔۔۔

"میں ابھی انہی سے ملنے جا رہا ہوں۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔۔ "ہماری ملاقات طے ہے۔۔۔ ہم دونوں ایک ساتھ وہاں چل سکتے ہیں۔۔۔"

"اچھا۔۔۔ تو پھر چلو۔۔۔" پروفیسر ٹریلونی نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔ وہ نیچے جھکیں اور لپک کر اپنی انگوری شراب کی بوتلیں اٹھالیں۔۔۔ اور بے تکلفی سے انہیں قریب کے طاق پر کھڑے نیلے اور سفید گملہ کے اندر ڈال دیا۔۔۔

جب وہ دونوں ایک ساتھ چلنے لگے تو پروفیسر ٹریلونی بھاری آواز میں بولیں۔۔۔ "ہیری۔۔۔ میری جماعت میں تمہاری کمی بہت محسوس ہوتی ہے۔۔۔ تم کبھی بھی بہت اچھے نجومی تو نہیں بن پائے۔۔۔ لیکن تم پر تجربہ کرنے میں بہت مزہ آتا تھا۔۔۔"

ہیری نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔ عذاب کے بارے میں پروفیسر ٹریلونی کی مستقل مزاج پیشن گوئیوں کے تجربہ کا مرکز بننے سے اسے سخت نفرت تھی۔۔۔

"مجھے ڈر ہے۔۔۔" انہوں نے مزید کہا۔۔۔ "کہ وہ گھوڑا۔۔۔ معاف کرنا۔۔۔ میرا مطلب ہے کہ وہ قنطور۔۔۔ تاش سے فال نکالنے کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔۔۔ میں نے اس سے بھی پوچھا تھا۔۔۔ جیسے ایک نجومی دوسرے کی رائے لیتا ہے۔۔۔ کہ کیا اسے بھی۔۔۔ آنے والی تباہی کی دور سے آتی کپکپاہٹ محسوس ہو رہی ہے۔۔۔؟ لیکن اسے تو شاید میں مسخرہ لگتی ہوں۔۔۔ ہاں ہاں۔۔۔ مسخرہ۔۔۔"

ان کی آواز اچانک پاگلوں کی طرح بلند ہو گئی۔۔۔ اور ہیری کو انگوری شراب کی بدبو کا تیز بھبکا محسوس ہوا۔۔۔ حالانکہ بوتلیں تو بہت پیچھے رہ گئی تھیں۔۔۔

"شاید اس گھوڑے نے لوگوں کی وہ باتیں سن لی ہوں گی کہ مجھے ورثہ میں میری پڑپڑ نانی کی صلاحیتیں نہیں ملی ہیں۔۔۔ مجھ سے جلنے والے لوگ برسوں سے ایسی افواہیں پھیلا رہے ہیں۔۔۔ تم جانتے ہو ہیری۔۔ ایسے لوگوں کو میں کیا جواب دیتی ہوں۔۔۔؟ اگر میں نے خود کو ثابت نہیں کیا ہوتا تو کیا ڈمبلڈور مجھے اس عظیم اسکول میں پڑھانے دیتے۔۔۔؟ اور کیا اتنے برسوں تک وہ مجھ پر بھروسہ کرتے۔۔۔؟"

ہیری دھیرے سے کچھ بڑبڑایا۔۔

"مجھے آج بھی ڈمبلڈور کے ساتھ اپنی پہلی ملاقات اچھی طرح یاد ہے۔۔۔" پروفیسر ٹریلونی نے بھرائی ہوئی آواز میں اپنی بات جاری رکھی۔۔۔ "وہ بہت متاثر ہوئے تھے۔۔۔ظاہر ہے۔۔۔ بہت ہی متاثر۔۔۔ میں ہاگس ہیڈ میں ٹھہری ہوئی تھی۔۔۔ویسے میں کبھی بھی وہاں قیام کا مشورہ نہیں دوں گی۔۔۔وہاں بہت کھٹمل ہیں۔۔پیارے بچے۔۔۔ لیکن میرے پاس پیسے کم تھے۔۔۔ڈمبلڈور نے مہربانی کرتے ہوئے سرائے میں میرے کمرہ تک آنے کی حامی بھری۔۔۔انہوں نے مجھ سے کچھ سوال کئے۔۔۔ میں مانتی ہوں کہ شروعات میں تو وہ علم جوتش کے سخت مخالف لگ رہے تھے۔۔۔ اور مجھے یاد ہے کہ مجھے خود بھی تھوڑا عجیب محسوس ہو رہا تھا۔۔۔ اس روز میں نے کھانا بھی تو بہت کم کھایا تھا۔۔۔لیکن پھر۔۔۔"

اور اب۔۔۔ پہلی دفعہ ہیری ان پر مکمل توجہ دے رہا تھا۔۔۔کیوں کہ وہ جانتا تھا کہ اس کے بعد کیا ہوا تھا۔۔۔پروفیسر ٹریلونی نے وہ پیشن گوئی کی تھی جس نے اس کی پوری زندگی کا رخ ہی بدل دیا تھا۔۔۔وہ پیشن گوئی اس کے اور والڈیمورٹ کے بارے میں تھی۔۔۔

"لیکن پھر ہماری گفتگو کے بیچوں بیچ سیویرس اسنیپ بد تمیزی کے ساتھ ٹپک پڑے۔۔۔۔"

"کیا۔۔۔؟"

"ہاں۔۔۔ دروازہ کے باہر ہنگامہ ہوا اور پھر وہ کھل گیا۔۔ وہاں شراب خانہ کا گنوار مالک اسنیپ کے ساتھ کھڑا تھا۔۔۔ اسنیپ بہانے بنا رہے تھے کہ وہ غلطی سے سیڑھیوں پر اوپر آ گئے تھے۔۔۔ حالانکہ میرے حساب سے تو وہ ڈمبلڈور کے ساتھ میری بات چیت چوری چھپے سنتے ہوئے پکڑے گئے تھے۔۔۔ دراصل اس وقت وہ خود بھی ملازمت کی تلاش میں تھے۔۔۔ اور یقیناً وہ اندازہ لگانے کی کوشش کر رہے تھے کہ ڈمبلڈور کس طرح کے سوالات پوچھتے ہیں۔۔۔ خیر اس کے بعد تو ڈمبلڈور مجھے ہی وہ نوکری دینے پر تل گئے۔۔۔ ہیری۔۔۔ مجھے لگتا ہے کہ ایسا اس لئے ہوا کیوں کہ انہوں نے میرے سادہ مزاج اخلاق اور صلاحیتوں کو اس نوجوان کی دھکے باز۔۔ گھسے چلے آنے والی صلاحیتوں پر ترجیح دی ہوگی جو چابیوں کے سوراخ میں تاکہ جھانکی کرتے ہوئے پکڑا گیا تھا۔۔۔ ہیری۔۔۔ میرے بچے۔۔۔ کیا ہوا۔۔۔؟"

انہوں نے پلٹ کر پیچھے دیکھا۔۔۔ انہیں ابھی ابھی احساس ہوا تھا کہ اب ہیری ان کے ساتھ نہیں چل رہا تھا۔۔۔ وہ چلتے چلتے رک گیا تھا اور اب ان کے درمیان تقریباً دس فٹ کا فاصلہ موجود تھا۔۔۔

"ہیری۔۔۔؟" انہوں نے بے یقینی سے دہرایا۔۔

شاید اس کا چہرہ اتنا سفید پڑ گیا تھا کہ اسے دیکھ کر وہ پریشان ہو کر ڈر گئی تھیں۔۔۔ ہیری بالکل ساکت کھڑا رہا۔۔۔ ایک کے بعد ایک صدمہ کی لہریں اس کے جسم سے ٹکرا رہی تھیں۔۔۔ جس نے ہر چیز کو مٹا دیا۔۔۔ سوائے اس معلومات کے۔۔۔ جو اتنے طویل عرصہ تک اس سے چھپا کر رکھی گئی تھی۔۔۔

وہ اسنیپ تھے۔۔۔ جنہوں نے چوری چھپے پیشن گوئی سنی تھی۔۔۔ وہ اسنیپ تھے جنہوں نے اس پیشن گوئی کی خبر والڈیمورٹ تک پہنچائی تھی۔۔۔ اسنیپ اور پیٹر پیٹی گریو نے مل کر والڈیمورٹ کو للی۔۔۔ جیمز۔۔۔ اور ان کے بیٹے کا شکار کرنے کے لئے بھیجا تھا۔۔۔

اس وقت کوئی اور چیز ہیری کے لئے کوئی معنی نہیں رکھتی تھی۔۔۔

"ہیری۔۔۔؟" پروفیسر ٹریلونی نے دوبارہ کہا۔۔ "ہیری مجھے لگا کہ ہم دونوں ایک ساتھ ہیڈ ماسٹر سے ملنے جارہے ہیں۔۔۔"

"آپ یہیں رکئے۔۔" ہیری نے سُن پڑے ہونٹوں سے کہا۔۔۔

"لیکن پیارے بچے۔۔۔ میں تو انہیں یہ بتانے والی تھی کہ مجھ پر حاجتی کمرہ میں کس طرح حملہ کیا گیا تھا۔۔۔"

"آپ یہیں رکیں۔۔۔" ہیری نے غصے سے دہرایا۔۔۔

جب وہ دوڑتا ہوا ان کے پاس سے نکلا تو وہ چونکی لگ رہی تھیں۔۔۔ ہیری بھاگتا ہوا ڈمبلڈور کے دفتر کی راہداری کی طرف مڑ گیا۔۔۔ جہاں حیوان کی شکل والا پرنالہ پہرہ دے رہا تھا۔۔۔ ہیری نے چیخ کر پرنالہ کو خفیہ شناخت بتائی اور ایک وقت میں تین تین سیڑھیاں پھلانگتا ہوا گھومتے ہوئے بل کھاتے ہوئے زینہ پر اوپر چڑھ گیا۔۔۔ اس نے ڈمبلڈور کے دروازے پر دستک نہیں دی۔۔ بلکہ اس کو ہتھوڑے کی طرح بجا ڈالا۔۔۔ اندر سے پر سکون آواز میں جواب آیا۔۔۔ "اندر آجاؤ۔۔۔" لیکن ہیری پہلے ہی کمرہ کے اندر داخل ہو چکا تھا۔۔۔

ڈمبلڈور کے ققنس فاکس نے گردن گھما کر ہیری کی طرف دیکھا۔۔۔ اس کی روشن سیاہ آنکھوں میں کھڑکی کے پار ڈوبتے ہوئے سورج کی سنہری پرچھائی چمک رہی تھی۔۔۔ ڈمبلڈور کھڑکی کے پاس کھڑے ہوئے باہر میدانوں کو دیکھ رہے تھے۔۔۔ انہوں نے ہاتھ میں ایک لمبا۔۔۔ سیاہ رنگت کا سفری چوغہ تھاما ہوا تھا۔۔۔

"دیکھو ہیری۔۔۔ میں نے وعدہ کیا تھا کہ تم میرے ساتھ چل سکتے ہو۔۔۔"

ایک دو لمحات کے لئے تو ہیری کو کچھ سمجھ ہی نہیں آیا۔۔ پروفیسر ٹریلونی کے ساتھ ہونے والی گفتگو نے اس کے ذہن سے باقی ساری باتیں بھلا دی تھیں۔۔۔ اور اس کا دماغ بہت سست رفتاری سے چل رہا تھا۔۔۔

"آپ کے ساتھ۔۔۔ چلوں۔۔۔؟"

"ظاہر ہے۔۔۔ لیکن صرف اگر تم ایسا چاہتے ہو تو۔۔۔"

"اگر میں چاہوں۔۔۔؟"

اور پھر ہیری کو اچانک یاد آگیا کہ وہ ڈمبلڈور کے دفتر پہنچنے کے لئے اتنا اتاولا کیوں تھا۔۔۔
"آپ کو وہ مل گیا۔۔۔؟ آپ کو ایک اور **کوزۂ روح** مل گیا ہے۔۔۔؟"

"مجھے تو ایسا ہی لگتا ہے۔۔۔"

ہیری کے دماغ میں غصے اور ناراضگی کے احساسات کی حیرت اور پرجوشی کے احساسات کے ساتھ کشمکش شروع ہوگئی۔۔۔ کئی لمحات کے لئے ہیری کچھ بول ہی نہیں پایا۔۔۔

ڈمبلڈور بولے۔۔۔ "ڈر لگنا فطری بات ہے۔۔۔"

"میں خوفزدہ نہیں ہوں۔۔۔" ہیری نے فوراً کہا۔۔۔ اور یہ بالکل سچ تھا۔۔۔ خوف ایک ایسا احساس تھا جو اس وقت اسے بالکل محسوس نہیں ہو رہا تھا۔۔۔ "یہ کون سا **کوزۂ روح** ہے۔۔۔؟ اور یہ ہے کہاں۔۔۔؟"

"میں یقین سے تو نہیں کہہ سکتا کہ یہ کیا ہے۔۔۔ ویسے میرے خیال سے ہم یہ تو جانتے ہی ہیں کہ کم از کم وہ سانپ تو نہیں ہو سکتا۔۔۔ لیکن مجھے یہ یقین ضرور ہے کہ یہ **کوزۂ روح** یہاں

سے میلوں دور سمندر کنارے ایک غار میں چھپا ہوا ہے۔۔۔ایک ایسا غار جسے میں کافی لمبے عرصے سے ڈھونڈ رہا ہوں۔۔۔ وہی غار جس میں ٹام رڈل نے اپنے یتیم خانہ کی سالانہ سیر کے دوران دو بچوں کو دہشت زدہ کیا تھا۔۔۔ تمہیں یاد ہے۔۔۔؟"

"ہاں۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔۔" اور اس کی حفاظت کس طرح کی گئی ہے۔۔۔؟"

"میں نہیں جانتا۔۔۔ مجھے کچھ شبہات تو ہیں لیکن ہو سکتا ہے کہ میں بالکل غلط ہوں۔۔۔" ڈمبلڈور تھوڑا ہچکچائے۔۔۔پھر بولے۔۔۔" ہیری میں نے تم سے وعدہ کیا تھا کہ تم میرے ساتھ چل سکتے ہو۔۔۔ اور میں ابھی بھی اپنے وعدہ پر قائم ہوں۔۔۔ لیکن ایسا کرنا بالکل غلط ہوگا کہ اگر میں تمہیں متنبہ نہ کردوں کہ یہ کام بہت خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔۔۔۔"

"میں چل رہا ہوں۔۔۔" ڈمبلڈور کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی ہیری بول پڑا۔۔۔ پچھلے کچھ منٹوں میں اسنیپ کی وجہ سے غصہ میں کھولتے ہوئے اس کے اندر کچھ غنڈہ گردی اور خطروں سے بھرپور کام کرنے کی خواہش خطرناک حد تک بڑھ گئی تھی۔۔۔ شاید یہ احساس ہیری کے چہرے پر بھی جھلک رہا تھا۔۔کیوں کہ ڈمبلڈور کھڑکی سے دور ہٹ گئے اور ہیری کے چہرے کی طرف غور سے دیکھنے لگے۔۔۔ان کی چاندی جیسی سفید بھوں کے درمیان لکیریں پڑ گئیں۔۔۔

"تمہیں کیا ہوا ہے۔۔۔؟"

"کچھ نہیں۔۔۔" ہیری نے فوراً جھوٹ بول دیا۔۔

"تم کسی بات سے پریشان ہو۔۔۔؟"

"میں پریشان نہیں ہوں۔۔۔"

"ہیری تم کبھی بھی بہت اچھے **سوچ بندش ماہر** نہیں رہے۔۔۔"

سوچ بندش کے لفظ نے ہیری کے غصہ کی آگ میں چنگاری بھڑکا دی۔۔۔

"اسنیپ۔۔۔" وہ زور دار آواز میں چلایا۔۔ اور فاکس نے بھی اس کی پشت میں نرمی سے تیز آواز نکالی۔۔" ایسا اسنیپ کی وجہ سے ہے۔۔۔ انہوں نے والڈیمورٹ کو پیشن گوئی کے بارے میں بتایا تھا۔۔ وہی وہ شخص تھے جنہوں نے دروازے کے باہر کھڑے ہو کر وہ پیشن گوئی سنی تھی۔۔۔ مجھے ٹریلونی نے بتایا ہے۔۔"

ڈمبلڈور کے چہرے کے تاثرات ذرا بھی نہیں بدلے۔۔۔ لیکن ہیری کو لگا جیسے ڈھلتے سورج کی لالی تلے ان کا چہرہ تھوڑا سفید پڑ گیا ہو۔۔ ایک طویل لمحہ تک ڈمبلڈور کچھ نہیں بولے۔۔ آخر کار انہوں نے پوچھا۔۔" تمہیں اس بارے میں کب پتہ چلا۔۔؟"

"بالکل ابھی ابھی۔۔" ہیری نے کہا۔۔ وہ بڑی مشکل سے خود کو چلانے سے روک رہا تھا۔۔ اور پھر اچانک وہ خود کو مزید نہیں روک پایا۔۔"*اور آپ نے انہیں یہاں پڑھانے کی اجازت دے دی جبکہ انہوں نے والڈیمورٹ کو میرے والدین پر حملہ کرنے کے لئے کہا تھا۔۔*"

بری طرح سے ہانپتے ہوئے۔۔۔ جیسے ابھی ابھی اس نے کشتی لڑی ہو۔۔۔ وہ ڈمبلڈور سے منہ موڑ کر کھڑا ہو گیا۔۔ جو ابھی تک بالکل ساکت کھڑے تھے۔۔۔ اپنے ہاتھوں کے جوڑ مسلتے ہوئے ہیری کمرہ میں اِدھر اُدھر ٹہلنے لگا۔۔ وہ پوری کوشش کر کے خود کو چیزوں میں توڑ پھوڑ مچانے سے روک رہا تھا۔۔۔ وہ ڈمبلڈور پر غصہ میں چیخنا چلانا چاہتا تھا۔۔ لیکن وہ ان کے ساتھ جا کر **کوزۂ روح** کو تباہ کرنا بھی چاہتا تھا۔۔ وہ انہیں یہ بتانا چاہتا تھا کہ اسنیپ پر بھروسہ کر کے وہ یہ بات ثابت کر رہے ہیں کہ وہ ایک بے وقوف بوڑھے آدمی ہیں۔۔۔ لیکن اسے یہ ڈر بھی تھا کہ اگر اس نے اپنے غصہ پر قابو نہیں پایا تو ڈمبلڈور اسے اپنے ساتھ نہیں لے جائیں گے۔۔۔

"ہیری۔۔۔" ڈمبلڈور نے آہستہ سے کہا۔۔۔" مہربانی کر کے میری بات سنو۔۔"

چہل قدمی سے خود کو روکنا ۔۔۔ چلانے سے خود کو روکنے جتنا ہی مشکل تھا ۔۔۔ ہیری اپنے ہونٹ کاٹتا ہوا رکا اور ڈمبلڈور کے جھریوں بھرے چہرے کو دیکھنے لگا ۔۔۔

"پروفیسر اسنیپ سے ایک خوفناک بھول ۔۔۔۔۔"

"جناب ۔۔۔ مجھ سے یہ مت کہیے کہ یہ ایک غلطی تھی ۔۔۔ وہ دروازے کی اوٹ سے چھپ کر باتیں سن رہے تھے ۔۔۔"

"مہربانی کر کے مجھے اپنی بات مکمل کر لینے دو ۔۔۔" ڈمبلڈور نے ہیری کے بے رحمی سے ہاں میں سر ہلانے کا انتظار کیا اور پھر دوبارہ بولے ۔۔۔ "پروفیسر اسنیپ سے ایک خوفناک بھول ہوئی ۔۔۔ جس رات انہوں نے پروفیسر ٹریلونی کی پیشن گوئی کا پہلا حصہ سنا تھا ۔۔۔ وہ اس وقت بھی لارڈ والڈیمورٹ کے ملازم تھے ۔۔۔ قدرتی طور پر وہ یہ سنی ہوئی بات تیزی کے ساتھ اپنے آقا کو بتانے کے لئے چلے گئے ۔۔۔ کیوں کہ ان باتوں کا ان کے آقا سے گہرا تعلق تھا ۔۔۔ لیکن وہ یہ نہیں جانتے تھے ۔۔۔ ایسا ممکن ہی نہیں ہے کہ انہیں یہ بات معلوم ہو ۔۔۔ کہ اس کے بعد والڈیمورٹ کس لڑکے کے پیچھے جائے گا ۔۔۔ یا وہ اپنی خونی جستجو میں جن والدین کو مارے گا ۔۔۔ ان لوگوں کو اسنیپ جانتے ہوں گے ۔۔۔ یا یہ کہ وہ تمہارے والدین ہوں گے ۔۔۔"

ہیری نے ایک بے لطف طنزیہ قہقہہ لگایا ۔۔۔

"وہ میرے والد سے اتنی ہی نفرت کرتے تھے جتنی نفرت انہیں سیریئس سے تھی ۔۔۔ پروفیسر کیا آپ کا دھیان اس بات پر نہیں گیا کہ اسنیپ جن لوگوں سے نفرت کرتے ہیں ۔۔۔ وہ کتنی جلدی مر جاتے ہیں ۔۔۔؟"

"تمہیں اس بات کا اندازہ ہی نہیں ہے ہیری کہ جب اسنیپ کو یہ احساس ہوا کہ والڈیمورٹ نے اس پیشن گوئی کا کیا مطلب نکالا ہے ۔۔۔ تو انہیں کتنا پچھتاوا ہوا تھا ۔۔۔ میرا

ماننا ہے کہ انہیں زندگی بھر اس بات کا افسوس رہے گا۔۔۔ اور وہ لوٹ کر بھی اسی وجہ سے آئے ہیں۔۔۔"

"لیکن وہ بہت اچھے **سوچ بندش ماہر** ہیں جناب۔۔۔ ہے نا۔۔؟" ہیری نے کہا۔۔ اس کی آواز۔۔۔ قابو میں رکھنے کی کوشش کی وجہ سے کانپ رہی تھی۔۔۔ "اور کیا ابھی بھی۔۔۔ والڈیمورٹ کو یہ یقین نہیں ہے کہ اسنیپ اس کی طرف ہیں۔۔۔؟ پروفیسر آپ اتنے یقین سے کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ اسنیپ ہماری طرف ہیں۔۔۔؟"

ڈمبلڈور ایک لمحے کے لئے کچھ نہیں بولے۔۔۔ انہیں دیکھ کر ایسا لگا جیسے وہ نہ چاہتے ہوئے بھی کچھ کہنا چاہتے ہوں۔۔۔ آخر کار انہوں نے کہا۔۔۔ "مجھے یقین ہے۔۔۔ مجھے سیویرس اسنیپ پر مکمل اعتماد ہے۔۔۔"

ہیری نے خود پر قابو رکھنے کے لئے کچھ لمحات تک گہری سانسیں بھریں۔۔۔ لیکن ان کا کوئی فائدہ نہیں ہوا۔۔۔

"دیکھیں ۔۔۔ مجھے ان پر بھروسہ نہیں۔۔۔" وہ پہلے کی طرح اونچی آواز میں بولا۔۔۔ "اس وقت بھی وہ ڈریکو میلفوائے کے ساتھ کسی چکر میں ہیں۔۔۔ بالکل آپ کی ناک کے نیچے۔۔۔ اور آپ ہیں کہ۔۔۔۔"

"ہم اس بارے میں کافی گفتگو کر چکے ہیں ہیری۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔۔ اور اب ایک بار پھر ان کا لہجہ سخت ہو چکا تھا۔۔۔ "میں تمہیں اپنا نقطہِ نظر بتا چکا ہوں۔۔۔"

"آپ آج رات اسکول چھوڑ کر جا رہے ہیں۔۔۔ اور میں شرط لگا سکتا ہوں کہ آپ نے سوچا بھی نہیں ہو گا کہ اسنیپ اور میلفوائے مل کر کیا کر سکتے ہیں۔۔۔"

"کیا کر سکتے ہیں۔۔۔؟" ڈمبلڈور نے پوچھا۔۔۔ اور اپنی بھوں تان لیں۔۔۔ "ذرا مختصراً بتانا تو سہی۔۔۔ تمہیں کیا لگتا ہے۔۔۔ وہ کیا کر سکتے ہیں۔۔۔؟"

"میں۔۔۔ وہ کسی نہ کسی چکر میں تو ضرور ہیں۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔۔ اور یہ کہتے ہوئے اس کا ہاتھ مٹھی کی صورت میں جکڑ گیا۔۔۔ "پروفیسر ٹریلونی ابھی ابھی حاجتی کمرہ میں موجود تھیں۔۔۔ وہ وہاں اپنی انگوری شراب کی بوتلیں چھپانے کے لئے گئی تھیں۔۔۔ اور انہوں نے وہاں میلفوائے کو قہقہے لگاتے ہوئے سنا۔۔۔ وہ وہاں کسی خطرناک چیز کی مرمت کرنے میں لگا ہوا تھا۔۔۔ اور مجھ سے پوچھیں تو شاید آخر کار وہ اس کی مرمت میں کامیاب ہو گیا ہے۔۔۔ اور آپ بنا کسی حفاظت کے اسکول چھوڑ کر جانے کی بات کر رہے ہیں۔۔۔"

"بس۔۔۔ بہت ہوا۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔۔ انہوں نے یہ بات بہت پر سکون انداز میں کہی تھی لیکن ہیری فوراً خاموش ہو گیا۔۔۔ وہ سمجھ گیا کہ آخر کار اس نے ایک نظر نہ آنے والی حد پار کر لی ہے۔۔۔ "کیا تمہیں ایسا لگتا ہے کہ اس سال اپنی غیر حاضریوں کے دوران میں ایک بار بھی اسکول کو بنا کسی حفاظت کے چھوڑ کر گیا ہوں گا۔۔؟ ایسا بالکل بھی نہیں ہے۔۔۔ اور آج رات بھی۔۔۔ جب میں یہاں سے جاؤں گا۔۔ تو اسکول کو ایک بار پھر اضافی تحفظ فراہم کیا جائے گا۔۔۔ مہربانی کر کے ایسا ظاہر کرنے کی کوشش مت کرو ہیری کہ میں اپنے طلباء کی حفاظت کو اہمیت نہیں دیتا ہوں۔۔۔۔"

"میں نے ایسا نہیں۔۔۔" ہیری شرمندگی سے بڑبڑایا۔۔۔ لیکن ڈمبلڈور نے اس کی بات کاٹ دی۔۔۔

"میں اب اس بارے میں مزید کوئی بات نہیں کرنا چاہتا۔۔۔"

ہیری نے اپنے دلائل منہ میں ہی روک لئے۔۔۔اسے ڈر لگنے لگا تھا کہ وہ حد سے آگے بڑھ چکا ہے اور شاید اس نے ڈمبلڈور کے ساتھ جانے کا موقع بھی گنوا دیا ہے۔۔۔ لیکن ڈمبلڈور نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا۔۔۔" کیا تم آج رات میرے ساتھ چلنا چاہتے ہو۔۔۔۔؟"

"جی ہاں۔۔۔" ہیری نے فوراً کہا۔۔۔

"بہت خوب۔۔۔ تو سنو۔۔۔" ڈمبلڈور تن کر کھڑے ہو گئے۔۔۔" میں تمہیں ایک شرط پر ہی اپنے ساتھ لے جاؤں گا۔۔۔ کہ تم میرے کسی بھی حکم کو۔۔۔جو میں تمہیں دوں گا۔۔۔ فوری اور بنا کوئی سوال پوچھے۔۔۔مان جاؤ گے۔۔۔"

"جی بالکل۔۔۔"

"ہیری۔۔۔ میری بات اچھی طرح سے سمجھ لو۔۔۔ میرا مطلب ہے کہ تمہیں میرے ہر حکم کو ماننا ہوگا۔۔۔ جیسے کہ 'بھاگو' ۔۔۔ 'چھپ جاؤ' ۔۔۔ یا پھر 'واپس جاؤ' ۔۔۔کیا تم مجھ سے وعدہ کرتے ہو۔۔۔؟"

"میں۔۔۔جی ہاں۔۔۔جی بالکل۔۔۔"

"اگر میں تمہیں چھپنے کا کہوں۔۔۔ تو تم ایسا ہی کرو گے۔۔۔؟"

"جی ہاں۔۔۔"

"اگر میں تمہیں بھاگ جانے کا کہوں۔۔ تو تم میری بات مانو گے۔۔۔؟"

"جی ہاں۔۔۔"

"اگر میں تمہیں کہوں کہ مجھے چھوڑو اور اپنی جان بچاؤ۔۔۔ تو کیا تم ویسا ہی کرو گے جیسا میں تم سے کہوں گا۔۔۔؟"

"میں۔۔۔"

"ہیری۔۔۔؟"

ان دونوں نے ایک لمحہ کے لئے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔۔۔

"جی ہاں۔۔ جناب۔۔۔"

"بہت خوب۔۔۔ تو میں چاہتا ہوں کہ تم جاؤ اور اپنی سلیمانی چادر لے آؤ اور پانچ منٹ کے اندر مجھے داخلی ہال میں ملو۔۔۔"

ڈمبلڈور شفق سے لال ہوتی کھڑکی سے باہر جھانکنے کے لئے مڑ گئے۔۔۔ سورج اب افق پر لال یاقوت کے گولہ کی مانند ڈوب رہا تھا۔۔۔ ہیری تیزی سے ڈمبلڈور کے دفتر سے باہر نکل گیا۔۔۔ اور چکر کھاتا ہوا زینہ اترنے لگا۔۔۔ ایک دم سے اس کا ذہن بالکل صاف ہو گیا تھا۔۔۔ وہ جانتا تھا کہ اسے کیا کرنا ہے۔۔۔

جب وہ واپس لوٹا تو رون اور ہرمائنی بیٹھک میں ایک ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔ ہرمائنی نے فوراً پوچھا۔۔۔ " ڈمبلڈور کیا چاہتے ہیں۔۔۔؟ ہیری۔۔۔ کیا تم ٹھیک ہو۔۔۔؟" اس نے تجسس سے پوچھا۔۔۔

"میں ٹھیک ہوں۔۔۔" ہیری نے مختصراً کہا اور ان کے پاس سے بھاگتا ہوا گزر گیا۔۔۔ وہ تیز قدموں سے زینہ چڑھتے ہوئے اپنی خواب گاہ میں پہنچ گیا۔۔۔ جہاں اس نے لپک کر اپنا صندوق کھولا اور ***لٹیروں کا نقشہ*** اور لپیٹ کر رکھی ہوئی موزوں کی جوڑی باہر نکالی۔۔۔ پھر وہ دوبارہ تیزی سے زینہ اتر کر بیٹھک میں واپس پہنچ گیا۔۔۔ وہ ایک جھٹکے سے بالکل اسی جگہ آ کر رکا جہاں رون اور ہرمائنی ابھی تک سکتہ کے عالم میں بیٹھے تھے۔۔۔

"میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے۔۔۔" ہیری نے ہانپتے ہوئے کہا۔۔۔" ڈمبلڈور کو لگ رہا ہوگا کہ میں اپنی سلیمانی چادر نکال رہا ہوں۔۔ سنو۔۔۔"

اس نے جلدی جلدی انہیں بتایا کہ وہ کیوں اور کہاں جا رہا ہے۔۔۔ وہ ہر مائنی کی خوف میں ڈوبی سانسیں کھینچنے پر بھی نہیں رکا اور نہ ہی رون کے ایک کے بعد ایک سوالوں پر۔۔۔ وہ بعد میں خود بھی ان سب باتوں کا مطلب نکال سکتے تھے۔۔۔

"تو سمجھ رہے ہو نا کہ ان باتوں کا کیا مطلب ہے۔۔۔؟" ہیری نے تیز رفتاری سے اپنی بات ختم کرتے ہوئے کہا۔۔۔ "ڈمبلڈور آج رات کو یہاں پر نہیں ہوں گے۔۔ میلفوائے اپنا کام کرنے کے لئے اس موقعہ کا پورا فائدہ اٹھائے گا۔۔۔ نہیں۔۔۔ میری بات سنو۔۔۔" وہ غصے سے پھنکارہ۔۔۔ کیوں کہ رون اور ہر مائنی دونوں ہی اس کی بات کاٹنے کی پوری کوشش کر رہے تھے۔۔۔ "میں جانتا ہوں حاجتی کمرہ میں میلفوائے ہی جشن منا رہا تھا۔۔۔ یہ لو۔۔۔" اس نے ***لٹیروں کا نقشہ*** ہر مائنی کے ہاتھ میں تھما دیا۔۔۔ "تمہیں اس پر نظر رکھنی ہوگی۔۔۔ اور اسنیپ پر بھی۔۔۔ ***ڈ۔ف۔*** سے بھی کسی کی مدد لے سکتی ہو تو لے لینا۔۔۔ ہر مائنی وہ ***رابطہ اشرفیاں*** ابھی بھی کام کر رہی ہوں گی نا۔۔۔؟ ڈمبلڈور نے کہا ہے کہ انہوں نے اسکول پر اضافی حفاظت حصار باندھا ہے۔۔۔ لیکن اگر اسنیپ بھی اس معاملہ میں شامل ہے تو وہ جانتا ہوگا کہ ڈمبلڈور نے کیا حفاظت فراہم کی ہے۔۔۔ اور اس سے چھٹکارہ کیسے حاصل کیا جا سکتا ہے۔۔۔ لیکن کم از کم اسے یہ امید تو نہیں ہوگی کہ تم لوگ اس پر نظر رکھے ہوئے ہو۔۔۔۔ ہے نا۔۔۔؟"

"ہیری۔۔۔" ہر مائنی نے کچھ کہنے کی کوشش کی۔۔۔ اس کی آنکھیں خوف سے چوڑی ہو رہی تھیں۔۔۔

"میرے پاس بحث کرنے کا وقت نہیں ہے۔۔۔" ہیری نے سنگ دلی سے کہا۔۔۔ "اور یہ بھی لے لو۔۔۔"

اس نے موزوں کی جوڑی رون کے ہاتھوں میں تھمادی۔۔۔

"شکریہ۔۔۔" رون نے کہا۔۔۔ "ارے ۔۔۔ ویسے۔۔۔ مجھے موزوں کی کیا ضرورت پڑے گی۔۔۔؟"

"تمہیں اس چیز کی ضرورت پڑے گی جو اس میں لپٹی ہوئی ہے۔۔۔**قسمت کی کنجی**۔۔۔ اسے آپس میں بانٹ لو اور جینی کے ساتھ بھی۔۔ اورا سے میری طرف سے خداحافظ بھی کہہ دینا۔۔۔اب مجھے چلنا چاہیے۔۔۔ڈمبلڈور انتظار کر رہے ہوں گے۔۔۔"

جیسے ہی حیران نظر آتے رون نے سنہرے محلول کی لپٹی ہوئی چھوٹی بوتل باہر نکالی۔۔ ہرمائنی چلائی۔۔۔" نہیں۔۔۔ ہمیں یہ نہیں چاہیے۔۔اسے تم لے جاؤ۔۔۔ خدا جانے تمہیں کس چیز کا سامنا کرنا پڑے گا۔۔۔؟"

"میں ٹھیک رہوں گا۔۔۔ کیوں کہ میں ڈمبلڈور کے ساتھ ہوں گا۔۔۔ میں بس یہ تسلی چاہتا ہوں کہ تم لوگ محفوظ ہو۔۔۔ اس طرح مجھے مت دیکھو ہرمائنی۔۔۔ چلو۔۔ بعد میں ملتا ہوں تم لوگوں سے۔۔۔"

اور وہ چل دیا۔۔۔ وہ تصویر کے سوراخ سے تیزی کے ساتھ باہر نکلا اور داخلی ہال کی طرف بڑھنے لگا۔۔۔

ڈمبلڈور شاہ بلوط کی لکڑی سے بنے ہوئے۔۔۔ سامنے والے دروازے کے پاس انتظار کر رہے تھے۔۔۔ جیسے ہی ہیری تیزی سے بھاگتا ہوا پھسل کر سب سے اوپر والی پتھریلی سیڑھی پر ایک جھٹکے سے رکا تو انہوں نے مڑ کر اس کی طرف دیکھا۔۔۔ ہیری ہانپ رہا تھا۔۔۔ اور اس کی پسلیوں میں شدید درد ہو رہا تھا۔۔۔

"میں چاہتا ہوں کہ مہربانی کرکے تم اپنی چادر پہن لو۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔۔ پھر انہوں نے مزید کچھ کہنے سے پہلے انتظار کیا کہ ہیری اپنے سر کے اوپر ڈال کر چادر اوڑھ لے۔۔۔ "بہت خوب۔۔ تو اب چلیں۔۔۔؟"

ڈمبلڈور فوراً ہی پتھریلی سیڑھیوں سے نیچے اترنے لگے۔۔۔ ان کا اپنا سفری چوغہ گرمیوں کی رکی ہوئی ہوا میں بمشکل لہرا رہا تھا۔۔۔ ہیری تیز قدموں سے ان کے ساتھ چلنے لگا۔۔۔ وہ سلیمانی چادر کے اندر ابھی بھی ہانپ رہا تھا اور اب تو وہ پسینہ سے بھی شرابور تھا۔۔۔

"لیکن جب لوگ آپ کو اس طرح جاتا ہوا دیکھیں گے تو وہ کیا سوچیں گے پروفیسر۔۔۔؟" ہیری نے پوچھا۔۔۔ اس کا دماغ ابھی بھی اسنیپ اور میلفوائے پر تھا۔۔۔

"یہی کہ میں ہاگس میڈ میں مشروب پینے جا رہا ہوں۔۔۔" ڈمبلڈور نے ہلکے پھلکے انداز میں کہا۔۔۔ میں اکثر مشروب پینے کے لئے روز میرٹا کو تکلیف دیتا ہوں یا تو پھر میں ہاگس ہیڈ چلا جاتا ہوں۔۔ یا کم از کم نظر تو ایسا ہی آتا ہے۔۔ یہ اپنی حقیقی منزل کو چھپانے کا ایک بہت ہی اچھا طریقہ ہے۔۔۔"

وہ بڑھتے ہوئے دھندلکے میں اپنا رستہ بناتے ہوئے راہ گزر پر آگے چلتے رہے۔۔۔ ہوا میں تازہ گھاس۔۔۔ جھیل کے پانی۔۔۔ اور ہیگرڈ کی جھونپڑی سے آتے دھوئیں کی خوشبو پھیلی ہوئی تھی۔۔۔ یقین کرنا مشکل تھا کہ وہ کسی خطرناک اور ڈراؤنی مہم پر جا رہے ہیں۔۔۔

جب راہ گزر کے اختتام پر دروازہ نظر آنے لگا تو ہیری نے آہستگی سے کہا۔۔۔ "پروفیسر۔۔۔ کیا ہم **ظہور اڑان** بھریں گے۔۔۔؟"

"ہاں۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔۔ " مجھے یقین ہے کہ اب تم **ظہور اڑان** بھر سکتے ہو۔۔۔؟"

"جی ہاں۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔۔ "لیکن ابھی تک مجھے اس کا اجازت نامہ نہیں ملا ہے۔۔۔"

اسے لگا کہ ایمانداری سے سچ بولنا ہی ٹھیک رہے گا۔۔۔ ایسا بھی تو ہو سکتا تھا کہ اسے جہاں پہنچنا چاہیے وہ وہاں سے سو میل دور پہنچ کر ساری بات ہی بگاڑ دے۔۔۔؟

"کوئی مسئلہ نہیں۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔۔ "میں ایک بار پھر تمہاری رہنمائی کر سکتا ہوں۔۔۔"

وہ دروازے سے باہر نکل کر ڈوبتے سورج کی روشنی میں۔۔۔ ہاگس میڈ جانے والی ویران سڑک کی طرف مڑ گئے۔۔۔ ان کے چلنے کے ساتھ ساتھ تیزی سے اندھیرا پھیل رہا تھا۔۔۔ اور جب تک وہ اونچی سڑک پر پہنچے تو واقعی رات ہو چکی تھی۔۔۔ دکانوں کے اوپر موجود کھڑکیوں میں روشنیاں ٹمٹمانے لگی تھیں۔۔۔ اور جب وہ تھری بروم اسٹکس کے قریب پہنچے تو انہیں دبے ہوئے لہجہ میں چلانے کی آوازیں سنائی دیں۔۔۔

"خبردار۔۔۔ اب جو تم اندر آئے۔۔۔" مادام روز میرٹا ایک گندے حلیہ والے جادوگر کو زبردستی باہر دھکیلتے ہوئے چلائیں۔۔۔" اوہ۔۔۔ سلام ایلبس۔۔۔ آپ اتنی رات کو باہر کیسے۔۔۔؟"

"شام بخیر روز میرٹا۔۔۔ شام بخیر۔۔۔ معاف کرنا ۔۔۔ میں ذرا ہاگس ہیڈ کی طرف جا رہا تھا۔۔۔ تم سے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔۔۔ لیکن آج رات میں تھوڑے خاموش ماحول میں وقت گزارنا چاہتا ہوں۔۔۔"

ایک منٹ بعد وہ ایک طرف موجود اس سڑک پر مڑ گئے جہاں ہاگس ہیڈ کا تختہ رہنمائی چوں چوں کرتی آواز کے ساتھ جھول رہا تھا۔۔۔ ویسے وہاں ہوا بالکل نہیں چل رہی تھی۔۔۔ تھری بروم اسٹکس سے بالکل الٹ یہ شراب خانہ مکمل طور پر خالی لگ رہا تھا۔۔۔

"ہمیں اندر داخل ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔" ڈمبلڈور نے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے سرگوشی کی۔۔۔ "جب تک کہ کوئی ہمیں غائب ہوتا ہوا نہ دیکھ لے۔۔۔اب اپنے ہاتھ سے میرا بازو تھام لو۔۔۔ زیادہ کس کر پکڑنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ میں صرف تمہیں رستہ دکھا رہا ہوں۔۔۔ تین تک گنیں گے۔۔۔ایک۔۔۔دو۔۔۔۔ تین۔۔۔"

ہیری پلٹا۔۔ فوراً ہی اسے وہی بھیانک احساس ہوا جیسے اسے کسی نے ربڑ کی تنگ نلکی میں گھسیڑ دیا ہو۔۔۔ وہ سانس تک نہیں لے پارہا تھا۔۔۔ اس کے جسم کا ہر حصہ عجیب انداز سے دباؤ کا شکار تھا۔۔۔ اور جب اسے لگا کہ اس کا دم ہی گھٹ جائے گا تبھی۔۔۔ وہ نہ نظر آنے والی تنگ نلکی کھل گئی۔۔۔اور وہ سرد تاریکی میں کھڑا۔۔تازہ۔۔ نمکین ہواؤں میں سانس لے رہا تھا۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

# چھبیسواں باب

# غـار

ہیری ہوا میں موجود نمک کو سونگھ سکتا تھا اور اسے لہروں کے ٹکرانے کی آواز بھی سنائی دے رہی تھی۔۔۔ جب اس نے چاندنی سے روشن سمندر اور ستاروں سے جگمگاتے آسمان پر نظر ڈالی۔۔۔ تب ٹھنڈی ہوا کے جھونکے اس کے چہرے سے ٹکرا رہے تھے۔۔۔ وہ اندھیرے میں ڈوبی ایک چٹان کے سمندر سے باہر نکلے ہوئے اونچے حصے کے اوپر کھڑا ہوا تھا۔۔۔ اس کے قدموں تلے جھاگ بناتا ہوا پانی ہچکولے مار رہا تھا۔۔۔ اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔۔۔ ایک بلند و بالا سیاہ چٹان ان کے پیچھے کھڑی ہوئی تھی۔۔۔ جو بالکل سپاٹ تھی۔۔۔ پتھروں کے کچھ بڑے بڑے ٹکڑے ۔۔۔ جن میں سے ایک پر ہیری اور ڈمبلڈور کھڑے تھے۔۔۔ اس طرح اِدھر اُدھر بکھرے ہوئے تھے جیسے ماضی میں کبھی وہ اسی بلند و بالا چٹان سے ٹوٹ کر نیچے آ گرے ہوں۔۔۔ یہ ایک ویران اور بدمزہ

منظر تھا۔۔۔ سمندر اور چٹان کے آس پاس پیڑ۔۔ پودے۔۔۔ گھاس یا ریت کا نام و نشان تک نہیں تھا۔۔۔

"تمہیں کیا لگتا ہے۔۔۔؟" ڈمبلڈور نے پوچھا۔۔۔ شاید وہ ہیری سے اس کی رائے جاننا چاہتے تھے کہ یہ جگہ سیر و تفریح کے لئے اچھی ہے یا نہیں۔۔۔

"وہ یتیم خانہ کے بچوں کو یہاں لے کر آئے تھے۔۔۔؟" ہیری نے پوچھا۔۔۔ وہ سیر و تفریح کے لئے اس سے برے مقام کا تصور بھی نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔

"یقینی طور پر۔۔۔ یہاں پر تو نہیں۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔۔ "ہمارے پیچھے موجود چٹان سے تھوڑے فاصلہ پر ایک گاؤں نما آبادی ہے۔۔۔ مجھے لگتا ہے کہ ان یتیم بچوں کو سمندر کی ہوا کھلانے اور لہروں کی اٹھکیلیاں دکھانے کے لئے وہاں لے جایا گیا ہوگا۔۔۔ نہیں۔۔ میرے خیال سے اس جگہ تک صرف ٹام رڈل اور اس کے دو نوجوان شکار ہی پہنچ پائے ہوں گے۔۔۔ کوئی بھی ماگلو اس چٹان تک نہیں پہنچ سکتا۔۔۔ جب تک کہ وہ کوئی ماہر کوہ پیمانہ ہو۔۔۔ اور نہ ہی کشتیاں اس چٹان تک پہنچ سکتی ہیں۔۔ کیوں کہ ارد گرد کا پانی بہت خطرناک ہے۔۔۔ میں صرف تصور ہی کر سکتا ہوں کہ رڈل کس طرح نیچے اترا ہوگا۔۔۔ اسے رسیوں سے کہیں زیادہ مدد جادو سے ملی ہوگی۔۔۔ اور وہ اپنے ساتھ ان دونوں چھوٹے بچوں کو بھی یقیناً صرف ستانے اور دہشت زدہ کرنے کے لئے ہی لایا ہوگا۔۔۔ میرے خیال سے صرف یہاں تک پہنچنے کے سفر ہی نے انہیں دہشت میں ڈال دیا ہوگا۔۔۔ تمہیں کیا لگتا ہے۔۔۔؟"

ہیری نے دوبارہ سر اٹھا کر چٹان کی طرف دیکھا اور اس کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔۔۔

"لیکن اس کی۔۔۔ اور ہماری۔۔۔ آخری منزل تھوڑا اور آگے کی طرف ہے۔۔۔ آؤ۔۔۔"

ڈمبلڈور نے اشارہ کرتے ہوئے ہیری کی توجہ چٹان کے کنارے کی طرف دلائی۔۔۔ جہاں پانی سے بھرے ہوئے کچھ آڑے ترچھے ناہموار گڈھے بنے ہوئے تھے۔۔۔ جن پر پیر جما کر نیچے پڑے گول چکنے پتھروں پر اترا جا سکتا تھا۔۔۔ چٹان کے قریب پڑے ہوئے یہ چکنے گول پتھر پانی میں آدھے ڈوبے ہوئے تھے۔۔۔ یہ ایک خطرناک ڈھلوان تھی۔۔۔ ڈمبلڈور کو اپنے مرجھائے ہوئے ہاتھ کی وجہ سے تھوڑی مشکل پیش آ رہی تھی اس لئے ان کی رفتار سست تھی۔۔۔ نچلی چٹانیں سمندر کے پانی کی وجہ سے پھسلواں تھیں۔۔۔ ہیری اپنے چہرے پر ٹھنڈی نمکین پھوار کے تھپیڑے محسوس کر سکتا تھا۔۔

چٹان کے سب سے نزدیکی چکنے گول پتھر پر پہنچ کر ڈمبلڈور بولے۔۔۔" روشن اجالا۔۔۔" سنہری روشنی کی ہزاروں کرنیں کچھ فٹ نیچے موجود پانی کی تاریک سطح پر چمکنے لگیں۔۔۔ جہاں وہ جھک کر بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔ان کے قریب موجود چٹان کی سیاہ دیوار بھی چمکنے لگی۔۔۔

"تم نے دیکھا۔۔۔؟" ڈمبلڈور نے آہستہ سے کہا۔۔۔ اور اپنی چھڑی کو تھوڑا بلند کر لیا۔۔۔ ہیری کو چٹان میں ایک دراڑ نظر آئی جس میں سیاہ پانی چکر کھا رہا تھا۔۔۔

"تھوڑا بھیگنے میں تمہیں کوئی اعتراض تو نہیں ہے۔۔۔؟"

"نہیں۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔۔

"تو پھر اپنی سلیمانی چادر اتار دو۔۔۔اب اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔اور چلو۔۔۔ چھلانگ لگاتے ہیں۔۔۔"

اور اچانک کسی جوان مرد کے جیسی پھرتی کے ساتھ ڈمبلڈور چکنے گول پتھر سے پھسل کر سمندر میں جا اترے اور تیرنا شروع کر دیا۔۔۔ وہ جوانمردی سے چٹان کی تاریک دراڑ کی

طرف تیر رہے تھے۔۔۔ان کی روشن چھڑی ان کے دانتوں تلے دبی ہوئی تھی۔۔۔ ہیری نے اپنی سلیمانی چادر اتار کر اسے اپنی جیب میں ٹھونس لیا۔۔اور ان کے پیچھے پیچھے تیرنے لگا۔۔۔

پانی برفیلا تھا۔۔۔ ہیری کے پانی سے بھیگے ہوئے کپڑے اس کے ارد گرد پانی میں لہرا رہے تھے اور پانی سے بھاری ہو کر اسے بھی نیچے کی طرف کھینچ رہے تھے۔۔۔ اس نے گہری سانس کھینچی ۔۔۔ جس سے اس کے نتھنوں میں نمک اور سمندری گھاس کی بدبو سما گئی۔۔۔ وہ اس چمکدار سکڑتی ہوئی روشنی کی طرف ہاتھ پاؤں مارنے لگا جو اب چٹان کی گہرائیوں کی طرف جا رہی تھی۔۔۔

دراڑ جلد ہی ایک اندھیری سرنگ میں جا کر کھل گئی۔۔۔ اس کی حالت دیکھ کر ہیری بتا سکتا تھا کہ جب اونچی لہریں اس دراڑ سے ٹکراتی ہوں گی تو یہاں پانی بھر جاتا ہوگا۔۔۔۔ سیلن زدہ دیواروں کے درمیان مشکل سے تین فٹ کا فاصلہ ہوگا۔۔۔ اور وہ ڈمبلڈور کی چھڑی کی ہلتی ہوئی روشنی میں گیلے تارکول کی طرح چمک رہی تھیں۔۔۔ تھوڑا اندر کی طرف جا کر رستہ الٹے ہاتھ پر مڑ گیا۔۔۔ ہیری نے دیکھا کہ وہ رستہ چٹان کے اندر کافی دور تک پھیلا ہوا تھا۔۔۔ وہ ڈمبلڈور کے پیچھے پیچھے تیرتا رہا۔۔۔ اس کی سن پڑی ہوئی انگلیاں بار بار کھردرے گیلے پتھروں سے ٹکرا رہی تھیں۔۔۔

پھر اس نے دیکھا کہ آگے موجود ڈمبلڈور پانی سے باہر نمودار ہو رہے تھے۔۔۔ان کے چاندی جیسے بال اور گہری رنگت والا چوغہ چمک رہا تھا۔۔۔ جب ہیری اس جگہ پہنچا تو اسے سیڑھیاں نظر آئیں جو ایک بڑی غار کی طرف جا رہی تھیں۔۔۔ وہ ان سیڑھیوں سے اوپر چڑھنے لگا۔۔۔ پانی اس کے گیلے کپڑوں سے ٹپک رہا تھا۔۔۔ اور وہ رکی ہوئی۔۔۔اور خون جما دینے والی ہوا میں کانپتا ہوا پانی سے باہر نکلا۔۔۔

ڈمبلڈور غار کے بیچوں بیچ کھڑے تھے۔۔ ان کی چھڑی بلند تھی اور وہ اسے آہستگی سے گھماتے ہوئے دیواروں اور چھت کا جائزہ لے رہے تھے۔۔۔

"ہاں۔۔۔یہی وہ جگہ ہے۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔

"یہ آپ کیسے کہہ سکتے ہیں۔۔۔؟" ہیری نے دھیمی سرگوشی میں پوچھا۔۔۔۔

"یہاں جادو کئے جانے کے سراغ ہیں۔۔" ڈمبلڈور نے سپاٹ لہجے میں کہا۔۔۔

ہیری اس بارے میں کچھ کہہ نہیں سکتا تھا۔۔ کہ جو کپکپاہٹ اسے محسوس ہو رہی ہے اس کی وجہ ریڑھ کی ہڈیوں تک اترتی ہوئی سردی ہے۔۔۔ یا اسے بھی یہاں جادو کا احساس ہو رہا ہے۔۔۔ وہ وہیں کھڑے کھڑے ڈمبلڈور کو اِدھر اُدھر گھومتے ہوئے دیکھتا رہا۔۔۔ یقیناً وہ ایسی چیزوں کی طرف متوجہ تھے جنہیں ہیری نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔۔

ایک دو لمحات بعد ڈمبلڈور بولے۔۔۔۔ "یہ تو صرف داخلی دالان ہے۔۔۔۔ جیسے داخلی ہال۔۔۔۔ ہمیں اندرونی جگہ تک پہنچنا ہوگا۔۔۔اب قدرت کے بجائے لارڈ والڈیمورٹ کی کھڑی کی ہوئی رکاوٹیں ہمارا راستہ روکیں گی۔۔۔"

ڈمبلڈور غار کی دیوار کے پاس گئے اور اسے اپنی سیاہ پڑی ہوئی انگلیوں کی پور سے سہلایا۔۔۔ وہ ایک ایسی اجنبی زبان میں کچھ الفاظ بڑبڑا رہے تھے جسے ہیری بالکل سمجھ نہیں پایا۔۔۔ ڈمبلڈور نے پورے غار کے دو چکر کاٹے۔۔۔ جس کے دوران انہوں نے ہر اس کھردرے پتھر کو چھوا جہاں تک ان کا ہاتھ جا سکتا تھا۔۔۔ وہ بیچ بیچ میں رک کر کسی خاص مقام پر اپنی انگلیاں بار بار آگے پیچھے دوڑاتے۔۔۔ یہاں تک کہ وہ ایک جگہ رک گئے۔۔۔ان کا ہاتھ دیوار پر سیدھا رکھا ہوا تھا۔۔۔

"یہاں۔۔۔" انہوں نے کہا۔۔۔" ہم یہاں سے اندر داخل ہوں گے۔۔۔ داخلی دروازہ یہاں چھپا ہوا ہے۔۔۔"

ہیری نے یہ نہیں پوچھا کہ ڈمبلڈور یہ بات کس طرح جانتے ہیں۔۔۔ اس نے کبھی بھی کسی جادو گر کو اس طرح صرف دیکھ اور چھو کر کام کرتے ہوئے نہیں دیکھا تھا۔۔۔ لیکن ہیری بہت عرصہ پہلے ہی یہ بات جان چکا تھا کہ دھماکے اور دھوئیں کے بادل۔۔۔ مہارت کے بجائے چھچھور پن کی علامت ہوتے ہیں۔۔۔

ڈمبلڈور غار کی دیوار سے پیچھے ہٹ گئے۔۔۔ اور چٹان پر اپنی چھڑی تان لی۔۔۔ ایک لمحہ کے لئے وہاں ایک محراب نما لکیر ابھر آئی۔۔۔ جو سفید چمک رہی تھی۔۔۔ جیسے کہ اس دراڑ کے دوسری طرف بہت طاقتور روشنی موجود ہو۔۔۔

" آپ نے کر دکھایا۔۔۔" ہیری نے سردی سے بجتے ہوئے دانتوں کے ساتھ بامشکل کہا۔۔۔ لیکن اس سے پہلے کہ الفاظ اس کے ہونٹوں سے ادا ہوتے۔۔۔ روشنی کی وہ لکیر غائب ہو گئی۔۔۔ اور چٹان پہلے کی طرح سپاٹ اور ٹھوس نظر آنے لگی۔۔۔ ڈمبلڈور نے مڑ کر دیکھا۔۔۔

"ہیری۔۔۔ معاف کرنا۔۔۔ میں بھول ہی گیا تھا۔۔۔" یہ کہتے ہوئے انہوں نے اپنی چھڑی سے ہیری کی طرف اشارہ کیا۔۔۔ اور فوراً ہی ہیری کے کپڑے اتنے خشک اور گرم ہو گئے جیسے وہ بہت دیر سے دہکتی ہوئی آگ کے سامنے لٹکے ہوئے ہوں۔۔۔

"شکریہ۔۔۔" یہ آواز ہیری کے دل سے آئی تھی۔۔۔ لیکن ڈمبلڈور پہلے ہی دوبارہ غار کی ٹھوس دیوار کی طرف متوجہ ہو چکے تھے۔۔۔ انہوں نے مزید جادو کرنے کی کوشش نہیں کی۔۔۔ بلکہ سکون کے ساتھ کھڑے ہو کر غور سے اسے اس طرح گھورنے لگے۔۔۔ جیسے اس پر کوئی بہت

ہی دلچسپ بات لکھی ہوئی ہو۔۔ ہیری چپ چاپ کھڑا رہا۔ وہ ڈمبلڈور کا دھیان بانٹنا نہیں چاہتا تھا۔۔ پھر دو منٹ بعد ڈمبلڈور خود ہی بولے۔۔۔"اوہ نہیں۔۔۔ نہایت بچکانہ۔۔۔۔"

"کیا ہوا پروفیسر۔۔۔؟"

ڈمبلڈور نے اپنا صحیح سلامت ہاتھ اپنے چوغہ کے اندر ڈالا اور چاندی کا ایک چھوٹا چاقو باہر نکالا۔۔۔ایسا چاقو ہیری محلولات کے مختلف اجزاء کاٹنے کے لئے استعمال کیا کرتا تھا۔۔۔ پھر ڈمبلڈور بولے۔۔۔" مجھے لگتا ہے کہ ہمیں یہاں سے گزرنے کی قیمت چکانی ہو گی۔۔۔"

"قیمت۔۔۔؟" ہیری نے کہا۔۔۔" ہمیں دروازہ کو کچھ دینا ہو گا۔۔۔؟"

"ہاں۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔۔" اور اگر میں غلطی پر نہیں ہوں تو اسے خون چاہیے۔۔۔"

"خون۔۔۔؟"

"میں نے کہا نا۔۔۔ بہت ہی بچکانہ حرکت ہے۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔۔ ان کے لہجہ میں حقارت اور مایوسی جھلک رہی تھی۔۔۔ شاید والڈیمورٹ ان کی امید سے کہیں زیادہ گھٹیا نکلا تھا۔۔۔" مجھے امید ہے کہ تم اس کا مقصد سمجھ گئے ہو گے۔۔۔ وہ یہ چاہتا ہے کہ اندر داخل ہونے کی کوشش کرنے والا اس کا دشمن (مرد یا عورت۔۔۔۔) اندر جانے کی کوشش میں کمزور ہو جائے۔۔۔ ایک بار پھر لارڈ والڈیمورٹ یہ بات سمجھنے میں ناکام رہا کہ جسمانی زخموں سے بھی زیادہ خطرناک چیزیں موجود ہوتی ہیں۔۔۔"

"جی ہاں۔۔۔ لیکن پھر بھی۔۔۔ بہتر ہوتا کہ ایسا کرنے کی نوبت ہی نہ آتی۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔۔وہ اتنی زیادہ تکلیف برداشت کر چکا تھا کہ اب اسے مزید درد سہنے میں کوئی دلچسپی نہیں تھی۔۔۔

"بہرحال۔۔ بعض دفعہ ایسی صورتحال سے بچنا ناممکن ہوتا ہے۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔۔اور اپنے چوغہ کی آستین کو ہلکا سا جھٹکا دے کر اپنے زخمی ہاتھ کی کلائی باہر نکال لی۔۔۔

جیسے ہی ڈمبلڈور نے اپنا چاقو ہوا میں بلند کیا۔۔۔ ہیری دوڑتا ہوا آگے بڑھا اور احتجاجاً بولا۔۔۔"پروفیسر۔۔۔ یہ کام میں کروں گا۔۔۔ میں۔۔۔"

وہ نہیں جانتا تھا کہ یہاں اسے کون سا لفظ استعمال کرنا چاہیے۔۔۔ زیادہ جوان۔۔۔ یا زیادہ تندرست۔۔۔؟ لیکن ڈمبلڈور بس مسکرادیئے۔۔۔ چاندی کی لہراتی ہوئی جھلک نظر آئی اور لال رنگ کی پھوار بلند ہوئی۔۔۔ چٹان کے چہرے پر گہرے رنگ کی بوندیں چمکنے لگیں۔۔۔

" تم بہت نرم دل ہو ہیری۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔۔ وہ اب اپنی چھڑی کی نوک اس گہرے زخم پر پھیر رہے تھے جو ابھی انہوں نے خود اپنی کلائی پر ڈالا تھا۔۔ زخم بالکل اسی طرح فوراً بھر گیا۔۔۔ جس طرح اسنیپ نے میلفوائے کے زخم بھرے تھے۔۔۔ "لیکن تمہارا خون۔۔۔ میرے خون سے کہیں زیادہ قیمتی ہے۔۔۔ اوہ۔۔۔ لگتا ہے اس سے کام بن گیا ہے۔۔۔؟"

ایک بار پھر دیوار میں محراب دار چاندی جیسی چمکدار لکیر نمودار ہو گئی تھی۔۔۔ اور اس دفعہ وہ لکیر مدھم پڑ کر اوجھل نہیں ہوئی۔۔۔ اس کے درمیان موجود خون کے چھینٹے پڑی چٹان غائب ہو گئی۔۔۔ اور اپنے پیچھے ایک خالی رستہ چھوڑ گئی۔۔ جہاں گھپ اندھیرا چھایا ہوا تھا۔۔۔

" مجھے لگتا ہے کہ پہلے مجھے اندر جانا چاہیے۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔۔ اور وہ محراب دار راستے سے اندر چل دیئے۔۔۔ ہیری بھی تیز قدموں سے ان کے پیچھے چل دیا۔۔ چلتے چلتے اس نے ہڑبڑاتے ہوئے اپنی چھڑی بھی روشن کر لی۔۔۔

انہیں ایک عجیب منظر نظر آیا۔۔۔ وہ ایک بہت بڑی سیاہ جھیل کے کنارے کھڑے تھے۔۔۔ یہ جھیل اتنی وسیع تھی کہ ہیری کو دور موجود کنارہ بھی صاف نظر نہیں آرہا تھا۔۔۔ اس کے اوپر موجود کھوکھلا غار اتنا اونچا تھا کہ چھت بھی نظر نہیں آرہی تھی۔۔۔ بہت دور۔۔۔ جھیل کے بیچوں بیچ دھندلی ہری روشنی چمک رہی تھی۔۔۔ جسکا عکس ٹھہرے ہوئے پانی

میں صاف جھلک رہا تھا۔۔۔ ہری چمک اور دو چھڑیوں کی روشنی ہی ارد گرد موجود مخملی تاریکی کو توڑ رہی تھی۔۔۔ حالانکہ ان سے نمودار ہونے والی شعائیں اتنی دور نہیں جا پا رہی تھیں جتنی کہ ہیری کو امید تھی۔۔۔ ان کے ارد گرد موجود تاریکی عام حالات سے کچھ زیادہ ہی گہری محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

"چلو چلتے ہیں۔۔۔" ڈمبلڈور نے دھیرے سے کہا۔۔۔ "ہوشیار رہنا کہ پانی میں پیر نہ چلا جائے۔۔۔ میرے قریب ہی رہنا۔۔۔"

وہ جھیل کے کنارے کے ساتھ ساتھ چلنے لگے۔۔۔ اور ہیری ان کے بالکل پیچھے چلنے لگا۔۔۔ پانی سے گھری چٹانوں کے تنگ کناروں پر ان کے پانی اڑاتے قدموں کی آہٹ گونج رہی تھی۔۔۔ نہ جانے وہ کب تک چلتے رہے لیکن منظر تبدیل نہیں ہوا۔۔۔ ان کے ایک طرف کھلے غار کی کھردری دیوار تھی اور دوسری طرف چکنے کانچ جیسا کالا پن۔۔۔ جس کی کوئی سرحد نہیں تھی۔۔۔ اور جس کے بیچوں بیچ وہ پراسرار ہری دھند چھائی ہوئی تھی۔ یہ جگہ اور یہاں چھائی ہوئی پراسرار خاموشی ہیری کو خوف میں مبتلا کر رہی تھی۔۔۔

آخر وہ بول اٹھا۔۔۔ "پروفیسر۔۔۔؟ کیا آپ کو لگتا ہے کہ **کوزۂ روح** یہیں موجود ہے۔۔۔؟"

"اوہ ہاں۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔۔ "ہاں۔۔۔ مجھے یقین ہے کہ وہ ہے تو یہیں پر۔۔۔ لیکن سوال یہ ہے کہ ہم اس تک پہنچیں گے کیسے۔۔۔؟"

ہیری بولا۔۔۔ "کیا ہم۔۔۔ کیا ہم **پروانۂ طلبی سحر** کا استعمال نہیں کر سکتے۔۔۔؟"
اسے معلوم تھا کہ یہ ایک انتہائی بے وقوفانہ مشورہ ہے۔۔۔ لیکن سچ تو یہی تھا کہ بھلے ہی وہ اس بات کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں تھا۔۔۔ مگر وہ جلد سے جلد اس جگہ سے واپس چلے جانا چاہتا تھا۔۔۔

"یقیناً۔۔ ہم ایسا کر سکتے ہیں۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔۔اور وہ چلتے چلتے اتنا اچانک رکے کہ ہیری ان سے ٹکراتے ٹکراتے بچا۔۔۔"تم خود ہی یہ کوشش کر کے کیوں نہیں دیکھ لیتے۔۔۔؟"

"میں۔۔۔؟ اچھا ٹھیک ہے۔۔۔"

ہیری کو اس کی بالکل بھی امید نہیں تھی۔۔۔لیکن اس نے اپنا گلا صاف کیا اور اپنی چھڑی بلند کر کے اونچی آواز میں بولا۔۔۔"**کوزہ روح** حاضر ہو۔۔۔۔"

دھماکہ جیسی ایک آواز کے ساتھ ایک بڑی سی۔۔۔سفید پڑی ہوئی چیز۔۔۔ان سے بیس فٹ کی دوری پر سیاہ پانی سے اچھل کر باہر نکلی۔۔۔اس سے پہلے کہ ہیری یہ دیکھ پاتا کہ وہ کیا تھا۔۔۔وہ چیز ایک زوردار چھپاکے کے ساتھ دوبارہ پانی میں جا گری جس سے ساکت کھڑے کانچ جیسے پانی کی سطح پر گہرے بھنور نمودار ہو گئے۔۔۔دہشت کے مارے ہیری پیچھے کی طرف لڑکھڑا کر دیوار سے ٹکرا گیا۔۔۔جب وہ ڈمبلڈور کی طرف مڑا۔۔۔تب بھی اس کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا۔۔

"وہ کیا تھا۔۔۔؟"

"میرے خیال سے اگر ہم نے **کوزہ روح** کو دبوچنے کی کوشش بھی کی تو وہ چیز ہم پر حملہ کرنے کے لئے تیار ہے۔۔۔"

ہیری نے دوبارہ پانی کی طرف دیکھا۔۔۔ جھیل کی سطح ایک بار پھر شیشے کی طرح چمک رہی تھی۔۔۔ لہریں غیر فطری طور پر بہت تیزی سے غائب ہو گئی تھیں۔۔۔ بہرحال۔۔۔ہیری کا دل ابھی تک دھڑ دھڑا رہا تھا۔۔۔

" جناب کیا آپ کو معلوم تھا کہ ایسا ہی ہو گا۔۔۔؟"

"مجھے لگا تھا کہ اگر ہم **کوزہِ روح** پر قبضہ کرنے کی کوئی واضح کوشش کریں گے تو کچھ نہ کچھ تو ضرور ہوگا۔۔۔ ویسے یہ بہت بہترین مشورہ تھا ہیری۔۔ اس سے ہمیں بہت آسانی سے یہ پتہ چل گیا کہ ہم کس طرح کے خطرے کا سامنا کر رہے ہیں۔۔۔"

ہیری نے پانی کی بدنیتی سے بھری ہموار سطح کو گھورتے ہوئے کہا۔۔ " لیکن ہم یہ نہیں جانتے کہ وہ کیا چیز تھی۔۔۔"

"تمہیں کہنا چاہئے کہ وہ کیا چیزیں تھیں۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔" مجھے شک ہے کہ وہاں اس جیسی اور چیزیں بھی موجود ہیں۔۔۔ تو اب ہم آگے چلیں۔۔۔؟"

"پروفیسر۔۔۔؟"

"ہاں۔۔ ہیری۔۔۔؟"

"کیا آپ کو لگتا ہے کہ ہمیں جھیل کے پانی کے اندر جانا ہوگا۔۔۔؟"

"اندر۔۔۔؟ صرف اس صورت میں ہیری۔۔ اگر ہم بہت ہی زیادہ بدقسمت ہوں۔۔۔"

"آپ کو ایسا تو نہیں لگتا کہ **کوزہِ روح** جھیل کی نچلی سطح میں موجود ہے۔۔۔؟"

"اوہ نہیں۔۔۔ مجھے لگتا ہے کہ **کوزہ ۔ روح** درمیان میں موجود ہے۔۔۔"

اور ڈمبلڈور نے جھیل کے بیچوں بیچ موجود دھندلی ہری روشنی کی طرف اشارہ کیا۔۔۔

"تو اس تک پہنچنے کے لئے ہمیں جھیل کو پار کرنا ہوگا۔۔۔؟"

"ہاں۔۔۔ مجھے بھی ایسا ہی لگتا ہے۔۔۔"

ہیری نے مزید کچھ نہیں کہا۔۔۔ اس کے خیالات پر سمندری بلائیں۔۔۔ دیو سانپ۔۔۔ بدروحیں۔۔۔ جادوئی سمندری گھوڑے اور وحشی جل پریاں چھا گئی تھیں۔۔۔

"آہا۔۔۔" ڈمبلڈور چلائے اور ایک بار پھر اچانک سے رک گئے۔۔۔ اس بار ہیری واقعی ان سے ٹکرا گیا۔۔۔ لمحہ بھر کو تو ایسا لگا کہ جیسے وہ سیاہ پانی کے کنارے سے لڑکھڑا کر اندر جا گرے گا لیکن پھر ڈمبلڈور کا وہ ہاتھ۔۔۔ جو زخمی نہیں تھا۔۔۔ اس کے بازو کے گرد جکڑ گیا اور اسے اپنی طرف کھینچ لیا۔۔۔ "معافی چاہتا ہوں ہیری۔۔۔ مجھے متنبہ کرنا چاہیے تھا۔۔۔ برائے مہربانی دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑے ہو جاؤ۔۔۔ مجھے لگتا ہے کہ میں نے صحیح جگہ ڈھونڈ لی ہے۔۔۔"

ہیری کو بالکل اندازہ نہیں تھا کہ ڈمبلڈور کی اس بات کا کیا مطلب ہے۔۔۔ تاریک کنارے کا یہ ٹکڑہ بھی باقی تمام جگہ کی طرح ہی نظر آ رہا تھا۔۔۔ لیکن شاید ڈمبلڈور نے اس کے بارے میں کوئی خاص سراغ حاصل کر لیا تھا۔۔۔ اس بار وہ اپنا ہاتھ پتھریلی دیوار کے بجائے ہوا میں پھیر رہے تھے۔۔۔ جیسے کسی نظر نہ آنے والی چیز کو ڈھونڈ کر دبوچنا چاہ رہے ہوں۔۔۔

"اوہو۔۔۔" کچھ لمحات کے بعد ڈمبلڈور نے خوشی سے کہا۔۔۔ ان کا ہاتھ بیچ ہوا میں کسی چیز پر کس گیا۔۔۔ جسے ہیری نہیں دیکھ پا رہا تھا۔۔۔ ڈمبلڈور پانی کے نزدیک چلے گئے۔۔۔ جب ڈمبلڈور کے بکل والے جوتوں کی نوک پتھریلے کنارے کے آخری سرے تک پہنچ گئی تو ہیری نے گھبرا کر ان کی طرف دیکھا۔۔۔ بیچ ہوا میں اپنے ہاتھ کو جکڑے ہوئے ڈمبلڈور نے دوسرے ہاتھ سے اپنی چھڑی بلند کی اور اس کی نوک سے اپنی بھینچی ہوئی مٹھی کو ٹھوکا۔۔۔

فوراً ہی ہری رنگت والی ایک تانبے جیسی موٹی زنجیر ہوا میں نمودار ہو گئی۔۔۔ جو پانی کی گہرائیوں سے ڈمبلڈور کے بھینچے ہوئے ہاتھوں تک پھیلی ہوئی تھی۔۔۔ ڈمبلڈور نے زنجیر کو ٹھوکا۔۔۔ زنجیر نے فوراً

سانپ کی طرح ڈمبلڈور کی مٹھی سے پھسلنا شروع کر دیا۔۔ اور پھر وہ سیاہ پانی کی گہرائیوں سے کسی چیز کو بلند کرتی ہوئی تیزی سے ڈمبلڈور کے قدموں کے پاس زمین پر لچھے کی صورت میں ڈھیر ہونے لگی۔۔۔ چٹان پر گرتی ہوئی زنجیر کی کھڑ کھڑاتی ہوئی آواز پتھریلی دیواروں سے ٹکرا کر گونج رہی تھی۔۔۔ جیسے ہی ایک چھوٹی سی کشتی کی ڈراؤنی کمان پانی کی سطح پر نمودار ہوئی۔۔۔ ہیری کی آہ نکل گئی۔۔۔ کشتی کی کمان بھی زنجیر کی طرح ہری روشنی کی چمک دے رہی تھی۔۔۔ بنا پانی میں لہریں بنائے وہ کشتی تیرتی ہوئی کنارے پر موجود اس جگہ کی طرف آ رہی تھی۔۔ جہاں ہیری اور ڈمبلڈور کھڑے ہوئے تھے۔۔۔

"آپ کیسے جانتے تھے کہ یہ یہاں ہے۔۔۔؟" ہیری نے حیرانی سے پوچھا۔۔۔

"جادو ہمیشہ اپنے نشان چھوڑ جاتا ہے۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔ اسی وقت کشتی ایک ہلکے دھکے کے ساتھ کنارے سے ٹکرائی۔۔۔ "کئی بار بہت ہی مخصوص نشان۔۔۔ میں نے ٹام رڈل کو پڑھایا ہے۔۔۔ اس لئے میں اس کا انداز جانتا ہوں۔۔۔"

"کیا یہ۔۔۔ کیا یہ کشتی محفوظ ہے۔۔۔؟"

"اوہ ہاں۔۔۔ مجھے تو ایسا ہی لگتا ہے۔۔۔ اپنے **کوزہ روح** کو دیکھنے یا اسے یہاں سے لے جانے کے لئے والڈیمورٹ کو خود بھی ایک ایسا راستہ بنانے کی ضرورت تھی۔۔۔ جس کے ذریعہ وہ جھیل میں اپنے ہی ہاتھوں چھپائی گئی مخلوق کے قہر کا سامنا کیے بنا حفاظت کے ساتھ جھیل پار کر سکتا ہو۔۔۔ "

"یعنی اگر ہم والڈیمورٹ کی کشتی میں جھیل پار کریں گے تو پانی میں موجود چیزیں ہمیں کچھ نہیں کہیں گی۔۔۔؟"

"میرے خیال سے ہمیں ذہنی طور پر اس بات کے لیے تیار رہنا چاہئے کہ کسی نہ کسی مقام پر انہیں یہ احساس ہو سکتا ہے کہ ہم لارڈ والڈیمورٹ نہیں ہیں۔۔۔ لیکن ابھی تک تو ہم اچھا کام ہی کر رہے ہیں۔۔۔ انہوں نے ہمیں کشتی نکالنے کی اجازت تو دے ہی دی ہے۔۔۔"

"لیکن انہوں نے ہمیں ایسا کیوں کرنے دیا۔۔؟" ہیری نے پوچھا۔۔۔ جس کے ذہن میں نہ چاہتے ہوئے بھی یہی منظر ابھر ابھر رہا تھا کہ جیسے ہی وہ لوگ کنارے سے دور پہنچیں گے تو جھیل میں ان کے چاروں اطراف لہراتی ہوئی سونڈیں نمودار ہو جائیں گی۔۔۔

"والڈیمورٹ کو اس بات پر مکمل یقین ہو گا کہ کوئی بہت بڑا جادوگر ہی یہ کشتی ڈھونڈ سکتا ہے۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔۔" مجھے لگتا ہے کہ وہ یہ خطرہ اٹھانے کے لئے تیار تھا۔۔۔ کیوں کہ اس کی سوچ کے مطابق اس بات کی بہت کم امید تھی کہ کوئی اور شخص یہ کشتی ڈھونڈ سکتا ہے۔۔۔ اس کے علاوہ وہ یہ بھی جانتا تھا کہ آگے اس نے کئی اور مصیبتیں بھی کھڑی کی ہیں۔۔۔ جن سے صرف وہی بچ کر نکل سکتا ہے۔۔۔ تو چلو دیکھتے ہیں کہ کیا وہ صحیح سوچ رہا تھا۔۔۔"

ہیری نے نیچے کشتی کی طرف دیکھا۔۔۔ وہ تو بہت ہی چھوٹی تھی۔۔۔

"لگتا تو نہیں ہے کہ یہ کشتی دو لوگوں کے لئے بنائی گئی ہے۔۔۔ کیا یہ ہم دونوں کو سنبھال پائے گی۔۔۔؟ کہیں ہم دونوں ایک ساتھ بہت وزنی تو نہیں ہو جائیں گے۔۔۔؟"

ڈمبلڈور کھلکھلا کر ہنس دیئے۔۔۔

"والڈیمورٹ کو وزن کی کوئی پرواہ نہیں ہو گی۔۔۔ اسے تو اپنی جھیل پار کرنے والی جادوئی طاقت کی مقدار کی فکر ہو گی۔۔۔ مجھے لگتا ہے کہ اس کشتی پر سحر کیا گیا ہو گا۔۔ تاکہ ایک وقت میں ایک ہی جادوگر اس پر جھیل کو پار کر سکے۔۔۔"

"لیکن پھر۔۔۔۔؟"

" مجھے نہیں لگتا کہ تمہیں گنا جائے گا ہیری۔۔۔ تم ابھی بھی نابالغ ہو۔۔۔اور مکمل جادوگر بھی نہیں بنے ہو۔۔۔ والڈیمورٹ کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوگا کہ ایک سولہ سال کا لڑکا اس جگہ تک پہنچ جائے گا۔۔۔ مجھے لگتا ہے کہ میرے مقابلے میں تمہاری طاقتوں کو زیادہ اہمیت ملنے کی کوئی امید نہیں ہے۔۔۔"

ان الفاظ سے ہیری کا حوصلہ کچھ خاص بلند نہیں ہوا۔۔۔ شاید ڈمبلڈور بھی یہ جان گئے تھے۔۔۔ کیوں کہ انہوں نے فوراً کہا۔۔۔" والڈیمورٹ کی غلط فہمی ہیری۔۔۔ والڈیمورٹ کی غلط فہمی۔۔۔ جوانی کو کمتر سمجھ کر عمر کی فکر کرنا بے وقوفی اور بھلکڑپن ہوتا ہے۔۔۔ اب۔۔۔ اس دفعہ پہلے تم آگے چلو۔۔۔ اور دھیان رکھنا۔۔۔ پانی کو مت چھونا۔۔۔"

ڈمبلڈور ایک طرف ہٹ گئے اور ہیری احتیاط سے کشتی پر سوار ہو گیا۔۔۔ ڈمبلڈور بھی اندر آ گئے اور زنجیر کو چھلے کی صورت فرش پر سمیٹ دیا۔۔۔ وہ اب ایک ساتھ ٹھنسے بیٹھے تھے۔۔۔ ہیری کو آرام سے بیٹھنے کی جگہ نہیں ملی تھی بلکہ وہ اکڑوں حالت میں بیٹھا تھا۔۔۔ اس کے گھٹنے کشتی کے کناروں پر ٹکے ہوئے تھے۔۔۔ کشتی ان کے بیٹھتے ہی حرکت میں آ گئی۔۔۔ کشتی کے کمان کی پانی چیرنے کی ہلکی آواز کے علاوہ کوئی اور آواز نہیں آ رہی تھی۔۔۔ کشتی بنا ان کی مدد کے چلی جا رہی تھی۔۔۔ جیسے کوئی نہ نظر آنے والی رسی اسے درمیان میں موجود روشنی کی طرف آگے کھینچ رہی ہو۔۔۔ بہت جلد انہیں کھوکھلے غار کی دیواریں نظر آنا بند ہو گئیں۔۔۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ سمندر میں ہوں۔۔۔ فرق صرف اتنا تھا کہ یہاں لہریں نہیں اٹھ رہی تھیں۔۔۔

ہیری نے نیچے کی طرف جھانکا اور دیکھا کہ ان کی حرکت کے ساتھ ساتھ اس کی چھڑی کی روشنی کا سنہرا عکس سیاہ پانی میں چمکتا ہوا جھلملا رہا ہے۔۔۔ کشتی شیشے جیسی سطح پر گہرے بھنور بنا رہی تھی۔۔۔ جو بالکل سیاہ شیشے پر پڑی ہوئی دراڑوں کی طرح نظر آ رہے تھے۔۔۔

اور پھر ہیری کی نظر سطح سے کچھ انچ نیچے موجود۔۔۔ سنگ مرمر سی سفید کسی چیز پر پڑی۔۔۔

"پروفیسر۔۔" اس نے کہا۔۔۔ خاموش پانی کے اوپر اس کی دہشت ناک آواز زور سے گونجی۔۔۔

"ہیری۔۔۔؟"

" مجھے لگا جیسے میں نے پانی میں کوئی ہاتھ دیکھا ہو۔۔انسانی ہاتھ۔۔۔"

"ہاں۔۔۔ مجھے یقین ہے تم نے ایسا ہی دیکھا ہوگا۔۔۔" ڈمبلڈور نے پرسکون لہجہ میں کہا۔۔۔

ہیری نے نیچے پانی کی طرف گھور کر دیکھا۔۔۔ اور اوجھل ہو چکے ہاتھ کی تلاش کی۔۔۔اس کے حلق میں متلی سی اٹھ رہی تھی۔۔۔۔

"تو یہی چیز پانی سے باہر اچھلی تھی۔۔۔؟"

لیکن ڈمبلڈور کے جواب دینے سے پہلے ہی ہیری کو اپنا جواب مل گیا۔۔۔ چھڑی کی روشنی اب پانی کے تازہ ٹکڑے پر پڑ رہی تھی اور اس دفعہ۔۔۔وہاں ہیری کو ایک مردہ انسان نظر آیا جو پانی کی سطح سے کچھ انچ نیچے۔۔۔۔ آسمان کی طرف منہ کئے لیٹا ہوا تھا۔۔۔ اس کی کھلی ہوئی آنکھیں اس طرح دھندلی ہو رہی تھیں جیسے ان میں مکڑی کے جالے بھر گئے ہوں۔۔ اس کے بال اور اس کا چوغہ اس کے ارد گرد دھوئیں کی طرح لہرا رہا تھا۔۔

"یہاں پر تو لاشیں ہیں۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔۔اس کی آواز عام حالت سے زیادہ بلند تھی۔۔۔بلکہ یہ تو اس کی آواز ہی نہیں لگ رہی تھی۔۔۔

"ہاں۔۔۔" ڈمبلڈور نے سکون سے کہا۔۔۔ " لیکن اس وقت ہمیں ان کے بارے میں فکرمند ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔"

"اس وقت۔۔۔؟" ہیری نے دہرایا۔۔ اور پانی سے اپنی نگاہیں ہٹا کر ڈمبلڈور کے چہرے پر ٹکالیں۔۔۔

"تب تک نہیں۔۔۔ جب تک وہ سکون کے ساتھ ہمارے نیچے تیر رہی ہیں۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔ "ہیری۔۔۔ جس طرح اندھیرے سے ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ بالکل اسی طرح لاش سے خوفزدہ ہونے کی بھی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ ظاہر ہے خفیہ طور پر لارڈ والڈیمورٹ ان دونوں ہی چیزوں سے ڈرتا ہے۔۔۔ اس لئے وہ یہ بات ماننے سے انکاری ہے۔۔۔ لیکن ایک بار پھر۔۔۔ اس سے اس کی کم عقلی کا ثبوت ملتا ہے۔۔۔ اندھیرے اور موت کو دیکھتے ہوئے ہم انجان چیزوں سے ڈرتے ہیں۔۔۔ اس سے زیادہ اور کچھ نہیں ہوتا۔۔۔"

ہیری نے کچھ نہیں کہا۔۔۔ وہ بحث نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔ لیکن اسے یہ سوچ کر ہی ڈر لگ رہا تھا کہ ان کے ارد گرد اور نیچے لاشیں تیر رہی ہیں۔۔۔ اور اس سے بھی اہم بات تو یہ تھی کہ اسے رتی بھر بھروسہ نہیں تھا کہ یہ لاشیں خطرناک نہیں ہیں۔۔۔

"لیکن ان میں سے ایک اچھلی تھی۔۔۔" اس نے اپنی آواز ڈمبلڈور کی طرح پر سکون اور ہموار رکھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔۔۔ "جب میں نے **کوزہِ روح** کو طلب کرنے کی کوشش کی تھی۔۔ تو جھیل سے ایک لاش اچھل کر باہر آئی تھی۔۔۔"

"ہاں۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔۔ "مجھے یقین ہے کہ ایک بار جب ہم **کوزہِ روح** کو اٹھالیں گے تو یہ لاشیں اتنی پر سکون نہیں رہیں گی۔۔ بہر حال ٹھنڈ اور تاریکی میں بھٹکنے والی کئی اور مخلوقات کی طرح وہ بھی روشنی اور گرمی سے ڈرتی ہیں۔۔۔ جسکا استعمال ضرورت پڑنے پر ہم اپنی حفاظت کے لئے کر سکتے ہیں۔۔۔ آگ ہیری۔۔۔" ہیری کے حیران و پریشان چہرے کو دیکھ کر ڈمبلڈور نے ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔۔۔

"اوہ۔۔۔ٹھیک ہے۔۔" ہیری نے فوراً کہا۔۔۔اس نے اپنا سر اس ہری روشنی کی طرف دیکھنے کے لئے موڑ لیا۔۔۔ جس کی طرف کشتی ابھی بھی تیرتی ہوئی جا رہی تھی۔۔۔ اب وہ مزید یہ ڈرامہ نہیں کر سکتا تھا کہ اسے ڈر نہیں لگ رہا۔۔۔ بڑی۔۔سیاہ جھیل۔۔۔جو لب الب لاشوں سے بھری ہوئی تھی۔۔۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے پروفیسر ٹریلونی سے ملے ہوئے کئی گھنٹے بیت چکے ہوں۔۔۔رون اور ہرمائنی کو **قسمت کی کنجی** دیئے ہوئے بھی زمانہ بیت چکا تھا۔۔۔اچانک اسے پچھتاوا محسوس ہوا کہ کاش اس نے انہیں ٹھیک ڈھنگ سے خدا حافظ کہہ دیا ہوتا۔۔۔اور جینی کو تو اس نے دیکھا تک نہیں تھا۔۔۔۔

"بس پہنچ ہی گئے۔۔۔" ڈمبلڈور نے خوشی سے کہا۔۔۔

یقینی طور پر۔۔۔ہری روشنی اب زیادہ بڑی اور واضح نظر آ رہی تھی۔۔۔اور کچھ ہی منٹوں بعد کشتی ایک نرم جھٹکے سے کسی ایسی چیز سے ٹکرا کر رک گئی۔۔۔جسے ہیری پہلی نظر میں نہیں دیکھ پایا۔۔۔لیکن جب اس نے اپنی روشن چھڑی بلند کی۔۔۔تو اس نے دیکھا کہ وہ جھیل کے بیچوں بیچ ایک ہموار چٹانوں والے چھوٹے سے جزیرے پر پہنچ چکے ہیں۔۔

جب ہیری چھلانگ مار کر کشتی سے اترنے لگا تو ڈمبلڈور نے ایک بار پھر کہا۔۔۔" دھیان رکھنا۔۔۔پانی کو مت چھونا۔۔۔"

جزیرہ ڈمبلڈور کے دفتر سے کچھ زیادہ بڑا نہیں تھا۔۔۔دراصل یہ ایک ہموار سیاہ پتھر کا بڑا ٹکڑہ تھا۔۔۔جس پر سوائے ہری روشنی کے ایک مرکز کے۔۔۔اور کچھ بھی نہیں تھا۔۔۔قریب سے دیکھنے پر وہ روشنی اور بھی چمکدار لگ رہی تھی۔۔۔ہیری نے آنکھیں میچ کر اس کی طرف دیکھا۔۔۔پہلے تو اسے لگا کہ شاید یہ کسی طرح کا کوئی چراغ ہے۔۔۔لیکن پھر اس نے دیکھا کہ روشنی **سوچ کی پرچھائی** جیسے ایک پتھریلے طاس سے باہر آ رہی تھی۔۔۔جو ایک ستون نما پایہ کے اوپر رکھا ہوا تھا۔۔۔

ڈمبلڈور طاس کی طرف بڑھ گئے اور ہیری ان کے پیچھے چل دیا۔۔ اس کے اطراف کھڑے ہو کر ان دونوں نے طاس کے اندر جھانکا۔۔ اس میں زمردی رنگت کا مائع بھرا ہوا تھا جس سے اندھیرے میں چمکتی ہوئی تابناک ہری روشنی نکل رہی تھی۔۔

"یہ کیا چیز ہے۔۔؟" ہیری نے آہستہ سے پوچھا۔۔

"کچھ کہہ نہیں سکتا۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔ "لیکن بہر حال۔۔ یہ خون اور لاشوں سے زیادہ پریشان کن چیز ہے۔۔"

ڈمبلڈور نے اپنے سیاہ پڑے ہاتھ کی آستین پیچھے کی طرف موڑی اور محلول کی سطح کی طرف اپنی جلی ہوئی انگلیوں کی پور بڑھائی۔۔

"جناب۔۔ نہیں۔۔ اسے چھوئیے گا مت۔۔"

"میں چھو بھی نہیں سکتا۔۔" ڈمبلڈور نے مدھم مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔۔ " دیکھا۔۔؟ میں اس سے زیادہ قریب نہیں پہنچ سکتا۔۔ تم کوشش کر کے دیکھو۔۔"

ہیری نے گھورتے ہوئے اپنا ہاتھ طاس کے اندر ڈالا۔۔ اور محلول کو چھونے کی کوشش کی۔۔ اس کا ہاتھ ایک نہ نظر آنے والی رکاوٹ سے ٹکرایا۔۔ جس نے اسے محلول سے ایک انچ کی دوری پر ہی روک دیا۔۔ چاہے اس نے جتنا بھی زور لگالیا لیکن اس کی انگلیاں ٹھوس اور بے لچک ہوا سے ہی ٹکراتی رہیں۔۔

"مہربانی کر کے راستہ سے ہٹ جاؤ ہیری۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔ انہوں نے اپنی چھڑی بلند کی اور بنا آواز کے کچھ بڑبڑاتے ہوئے اسے محلول کی سطح کے اوپر پیچیدہ اشکال کی صورت میں ہلایا۔۔ کچھ بھی نہیں ہوا۔۔ بلکہ شاید الٹا محلول ہی کچھ اور زیادہ چمکنے لگا۔۔ جب ڈمبلڈور اس کام

میں لگے ہوئے تھے تو ہیری چپ چاپ کھڑا رہا۔۔۔ لیکن کچھ دیر بعد ڈمبلڈور نے اپنی چھڑی دور ہٹالی۔۔۔ اور ہیری کو لگا کہ اب دوبارہ بات کرنے میں کوئی خطرہ نہیں ہے۔۔۔

"جناب۔۔۔ آپ کے خیال سے **کوزۂ روح** اس کے اندر ہے۔۔۔؟"

"اوہ ہاں۔۔۔" ڈمبلڈور نے اور قریب سے طاس کے اندر جھانکا۔۔۔ ہرے محلول کی ہموار سطح میں ہیری کو ان کے چہرے کا الٹا عکس نظر آیا۔۔۔ "لیکن اس تک پہنچیں کس طرح۔۔۔؟ اس محلول میں ہاتھ داخل نہیں کیا جاسکتا۔۔۔ اسے غائب بھی نہیں کر سکتے۔۔۔ نہ ہی اسے اس طاس سے الگ کر سکتے ہیں۔۔۔ چلو میں بھر کر نکال بھی نہیں سکتے۔۔۔ اور نہ ہی اسے کسی چیز میں جذب کیا جاسکتا ہے۔۔۔ نہ ہی اس کی ہیئت تبدیل کر سکتے ہیں۔۔۔ اور نہ ہی اس پر سحر کیا جاسکتا ہے۔۔۔ یا اسے اپنی ساخت تبدیل کرنے پر بھی مجبور نہیں کیا جاسکتا۔۔۔"

لگ بھگ غائب دماغی کے ساتھ ڈمبلڈور نے ایک بار پھر اپنی چھڑی بلند کی۔۔۔ اور بیچ ہوا میں اسے گول لہرایا۔۔۔ اور پھر اس بلوری پیالہ کو تھام لیا جسے انہوں نے ابھی ابھی نہ جانے کہاں سے نمودار کیا تھا۔۔۔

"میں صرف اس نتیجہ پر پہنچ سکتا ہوں کہ یہ محلول پینا پڑے گا۔۔۔"

"کیا۔۔۔؟" ہیری بولا۔۔۔ "نہیں۔۔۔"

"ہاں۔۔۔ مجھے تو ایسا ہی لگتا ہے۔۔۔ صرف اسے پی کر ہی میں اس طاس کو خالی کر سکتا ہوں اور دیکھ سکتا ہوں کہ اس کی تہہ میں کیا چیز موجود ہے۔۔۔"

"لیکن۔۔۔ لیکن اگر۔۔۔ لیکن اگر اس نے آپ کی جان لے لی۔۔۔؟"

"اوہ مجھے نہیں لگتا کہ ایسا کچھ ہوگا۔۔" ڈمبلڈور نے نرمی سے کہا۔۔"لارڈ والڈیمورٹ اس جزیرہ تک پہنچ جانے والے شخص کو مارنا نہیں چاہے گا۔۔"

ہیری کو اپنے کانوں پر یقین ہی نہیں ہوا۔۔کیا ڈمبلڈور ہر معاملہ میں اچھائی ڈھونڈ نکالنے کی اپنی پاگلوں والی عادت سے مجبور تھے۔۔؟

"جناب۔۔۔" ہیری نے اپنی آواز کو مناسب رکھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔۔ "جناب۔۔۔ہم والڈیمورٹ کی بات کر رہے ہیں۔۔۔"

"معاف کرنا ہیری۔۔۔ مجھے یہ کہنا چاہیے تھا۔۔ کہ وہ اس جزیرہ تک پہنچ جانے والے شخص کو فوراً نہیں مارنا چاہے گا۔۔" ڈمبلڈور نے اپنا جملہ درست کرتے ہوئے کہا۔۔ "وہ اس کو اس وقت تک زندہ رکھنا چاہے گا جب تک اسے یہ نہ معلوم ہو جائے کہ وہ اس کے حفاظتی انتظامات کو توڑتے ہوئے یہاں تک پہنچنے میں کیسے کامیاب ہوا۔۔۔اور سب سے اہم بات جو وہ معلوم کرنا چاہے گا وہ یہ ہے کہ وہ شخص اس طاس کو خالی کرنے کے پیچھے کیوں پڑا ہوا تھا۔۔ یہ مت بھولو۔۔ کہ لارڈ والڈیمورٹ کو یقین ہے کہ صرف وہی اپنے **کوزہاتِ روح** کے بارے میں جانتا ہے۔۔۔"

ہیری نے مزید کچھ کہنے کی کوشش کی۔۔ لیکن اس بار ڈمبلڈور نے اپنا ہاتھ اٹھا کر خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔۔ وہ تیوریاں چڑھا کر زمردی محلول کو گھورنے لگے۔۔۔ شاید وہ کسی گہری سوچ میں ڈوبے ہوئے تھے۔۔۔

"کوئی شک نہیں۔۔۔" آخر کار وہ بولے۔۔۔" یہ محلول یقیناً اس انداز میں کام کرے گا جس سے یہ مجھے **کوزہِ روح** کو حاصل کرنے سے روک سکے۔۔۔شاید اسے پی کر مجھے لقوہ مار جائے۔۔۔ یا شاید اسے پی کر میں یہ بھول جاؤں کہ میں یہاں آیا ہی کیوں تھا۔۔ یا پھر یہ مجھے اتنی تکلیف میں مبتلا کر سکتا ہے کہ میرا دھیان بھٹک جائے۔۔۔ میں کسی اور طریقے سے معذور بھی ہو

سکتا ہوں۔۔۔ ایسی صورت میں ہیری۔۔۔ تمہارا کام یہ ہوگا کہ کہ تم اس بات کو یقینی بناؤ کہ میں یہ محلول مستقل پیتا رہوں۔۔۔ بھلے ہی تمہیں یہ محلول میرے احتجاج کرتے ہوئے منہ میں زبردستی ہی کیوں نہ ٹپکانا پڑے۔۔۔ تم سمجھ رہے ہو۔۔۔؟"

طاس کے اوپر ان دونوں کی نگاہیں ملیں۔۔۔ دونوں کے سفید پڑے چہرے عجیب ہری روشنی میں چمک رہے تھے۔۔۔ ہیری کچھ نہ بولا۔۔۔ کیا اسی مقصد کے لئے اسے ساتھ آنے کی دعوت دی گئی تھی۔۔۔؟ تاکہ وہ ڈمبلڈور کو زبردستی ایک ایسا محلول پینے پر مجبور کر سکے جو انہیں شدید تکلیف میں مبتلا کر سکتا ہے۔۔۔؟

"تمہیں یاد ہے۔۔؟" ڈمبلڈور نے کہا۔۔۔ "میں تمہیں کس شرط پر اپنے ساتھ لے کر آیا تھا۔۔۔؟"

ان نیلی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے ہیری ہچکچایا۔۔۔ جو طاس سے آتی روشنی کی وجہ سے ہری نظر آرہی تھیں۔۔۔

"لیکن۔۔۔ اگر۔۔۔۔؟"

"تم نے قسم کھائی تھی۔۔۔ ہے نا۔۔۔؟ کہ میں تمہیں جو حکم دوں گا تم اسے مانو گے۔۔۔؟"

"جی ہاں۔۔۔ لیکن۔۔۔۔"

"کیا میں نے تمہیں متنبہ نہیں کیا تھا کہ وہاں خطرہ بھی ہو سکتا ہے۔۔۔؟"

"جی ہاں۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔۔ "لیکن۔۔۔۔"

"چلو پھر۔۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔۔ اور ایک بار پھر اپنی آستین موڑ کر خالی پیالہ ہوا میں بلند کر لیا۔۔۔ "میں تمہیں حکم دیتا ہوں۔۔۔"

"لیکن آپ کی جگہ میں یہ محلول کیوں نہیں پی سکتا۔۔؟" ہیری نے بے تابی سے پوچھا۔۔۔

"کیوں کہ میں زیادہ بوڑھا۔۔زیادہ عقل مند اور کہیں زیادہ غیر اہم ہوں۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔" آخری بار پوچھ رہا ہوں ہیری۔۔ کیا تم یہ وعدہ کرتے ہو کہ تم اپنی پوری کوشش کرو گے کہ میں یہ محلول پیتا رہوں۔۔؟"

"کیا ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔؟"

"تم وعدہ کرتے ہو یا نہیں۔۔؟"

"لیکن۔۔"

"وعدہ کرو ہیری۔۔"

"میں۔۔اچھا ٹھیک ہے۔۔لیکن۔۔۔"

اس سے پہلے کہ ہیری مزید احتجاج کر پاتا۔۔ڈمبلڈور نے بلوری پیالہ کو محلول پر جھکا دیا۔۔ لمحہ کی ایک ساعت کے لئے ہیری نے امید باندھ لی کہ شاید وہ پیالہ سے بھی محلول کو چھونے میں کامیاب نہیں ہو پائیں گے۔۔ لیکن بلوری پیالہ بنا کسی رکاوٹ کے سطح کو چیرتا ہوا اندر داخل ہو گیا۔۔جب پیالہ پوری طرح بھر گیا تو ڈمبلڈور نے اسے اپنے ہونٹوں سے لگالیا۔۔

"تمہاری صحت کے نام ہیری۔۔۔"

اور انہوں نے پورا پیالہ خالی کر دیا۔۔ہیری دہشت بھری نگاہوں سے انہیں دیکھتا رہا۔۔ اس کے ہاتھوں نے طاس کے کنارے کو اتنا کس کر تھاما ہوا تھا کہ اس کی انگلیاں سن پڑ گئی تھیں۔۔۔

جب ڈمبلڈور نے خالی پیالہ نیچے کیا تو ہیری نے پریشانی سے پوچھا۔۔۔"پروفیسر۔۔۔آپ کیسا محسوس کر رہے ہیں۔۔۔؟"

ڈمبلڈور نے اپنا سر ہلایا۔۔۔ان کی آنکھیں بند تھیں۔۔۔ہیری نے سوچا کہ کیا انہیں تکلیف محسوس ہو رہی ہو گی۔۔۔۔ ڈمبلڈور نے اندھوں کی طرح بنا آنکھیں کھولے پیالہ واپس طاس میں ڈبویا۔۔۔اسے دوبارہ بھرا۔۔۔اور ایک بار پھر اسے پی لیا۔۔۔

خاموشی کے ساتھ ڈمبلڈور نے محلول سے بھرے ہوئے تین پیالہ پی لئے۔۔۔اور پھر۔۔۔ ابھی انہوں نے چوتھا پیالہ آدھا ہی خالی کیا تھا کہ وہ لڑکھڑائے اور طاس کا سہارا لیتے ہوئے آگے کی طرف گر پڑے۔۔۔ ان کی آنکھیں ابھی بھی بند تھیں اور ان کی سانسیں بھاری ہو چکی تھیں۔۔۔

"پروفیسر ڈمبلڈور۔۔۔۔؟" ہیری چلایا۔۔۔ اس کی آواز کھوکھلی ہو گئی تھی۔۔۔ "کیا آپ مجھے سن سکتے ہیں۔۔۔؟"

ڈمبلڈور نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔ ان کا چہرہ اس طرح پھڑک رہا تھا جیسے وہ بہت گہری نیند میں کوئی بہت ہی بھیانک خواب دیکھ رہے ہوں۔۔۔ پیالہ پر ان کی پکڑ کمزور پڑ رہی تھی۔۔۔ محلول اس میں سے چھلک کر گرنے ہی والا تھا۔۔۔ ہیری آگے بڑھا اور اس نے لپک کر بلوری پیالہ تھام کر اسے مضبوطی سے پکڑ لیا۔۔۔

"پروفیسر۔۔۔کیا آپ مجھے سن سکتے ہیں۔۔۔؟" اس نے اونچی آواز میں دہرایا۔۔۔۔اس کی آواز کھوکھلے غار میں گونج رہی تھی۔۔۔

ڈمبلڈور ہانپے۔۔۔اور پھر ایسی آواز میں بولے جسے ہیری پہچان ہی نہیں پایا۔۔۔کیوں کہ اس نے کبھی بھی ڈمبلڈور کی اتنی خوفزدہ آواز نہیں سنی تھی۔۔۔

"میں ایسا نہیں کرنا چاہتا۔۔۔ مجھے ایسا کرنے پر مجبور مت کرو۔۔"

ہیری نے حیران نظروں سے سفید پڑے ہوئے اس چہرے کو گھورا جسے وہ بہت اچھی طرح سے جانتا تھا۔۔۔ ان کی مڑی ہوئی ناک۔۔۔ ان کے آدھے چاند کی ساخت والے چشمے۔۔۔ اسے سمجھ ہی نہیں آیا کہ اب وہ کیا کرے۔۔۔۔

"مجھے یہ پسند نہیں۔۔۔ میں اسے روکنا چاہتا ہوں۔۔۔" ڈمبلڈور کراہے۔۔۔

"آپ۔۔۔ آپ رک نہیں سکتے پروفیسر۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔۔ "آپ کو پیتے رہنا ہے۔۔۔ یاد ہے۔۔؟ آپ نے مجھ سے کہا تھا کہ آپ کو پیتے رہنا ہوگا۔۔۔ یہ لیں۔۔۔"

وہ جو کر رہا تھا۔۔۔ اس پر بری طرح چڑتے ہوئے اور خود سے نفرت کرتے ہوئے ہیری نے پیالہ زبردستی دوبارہ ڈمبلڈور کے ہونٹوں سے لگایا۔۔۔ اور اسے جھکا دیا۔۔۔ اس طرح ڈمبلڈور نے اندر موجود باقی محلول بھی پی لیا۔۔۔

جیسے ہی ہیری نے پیالہ کو واپس طاس میں ڈال کر اسے ان کے لئے دوبارہ بھر دیا۔۔۔ ڈمبلڈور کراہے۔۔ "نہیں۔۔۔ میں ایسا نہیں چاہتا۔۔۔ میں ایسا نہیں چاہتا۔۔۔ مجھے جانے دو۔۔۔"

"سب ٹھیک ہے پروفیسر۔۔۔" ہیری بولا۔۔۔ اس کے ہاتھ کپکپا رہے تھے۔۔۔ "سب ٹھیک ہے۔۔۔ میں یہیں ہوں۔۔۔"

"اسے روکو۔۔۔ اسے روکو۔۔۔" ڈمبلڈور کراہے۔۔۔

"جی ہاں۔۔۔ جی ہاں۔۔۔ اسے پی لیں پھر سب کچھ رک جائے گا۔۔۔" ہیری نے جھوٹ بولا۔۔۔ اس نے پیالہ کا محلول ڈمبلڈور کے کھلے ہوئے منہ میں ٹپکا دیا۔۔۔

ڈمبلڈور نے اونچی آواز میں چیخ ماری۔۔۔ان کی چیخ سیاہ پانی کے پار پورے غار میں گونج اٹھی۔۔۔

"نہیں۔۔۔ نہیں نہیں نہیں۔۔۔ میں نہیں کر سکتا۔۔۔ میں نہیں کر سکتا۔۔۔ مجھے ایسا کرنے پر مجبور مت کرو۔۔ میں ایسا نہیں کرنا چاہتا۔۔۔"

"سب ٹھیک ہے پروفیسر۔۔۔ سب ٹھیک ہے۔۔۔۔" ہیری نے اونچی آواز میں کہا۔۔۔ اس کے ہاتھ اب اتنی بری طرح سے کانپ رہے تھے کہ اس کو محلول سے بھرا چھٹا پیالہ باہر نکالنے میں سخت مشکل پیش آرہی تھی۔۔۔ طاس اب آدھا خالی ہو چکا تھا۔۔۔" آپ کو کچھ بھی تو نہیں ہو رہا۔۔۔ آپ بالکل محفوظ ہیں۔۔۔ یہ حقیقت نہیں ہے۔۔۔ میں قسم کھاتا ہوں کہ یہ حقیقت نہیں ہے۔۔۔اسے پکڑیں۔۔۔ چلیں اب اسے پکڑیں۔۔۔"

اور فرمانبرداری کے ساتھ ڈمبلڈور نے وہ پیالہ بھی اس طرح پی لیا جیسے ہیری نے انہیں کوئی زہر توڑ محلول پینے کے لیے دیا ہو۔۔ لیکن پیالہ کو خالی کرتے ہی وہ گھٹنوں کے بل نیچے گر گئے۔۔ اور بری طرح کانپنے لگے۔۔۔

"یہ سب میری غلطی ہے۔۔۔ سب میری غلطی ہے۔۔۔۔ " انہوں نے سسکیاں لیتے ہوئے کہا۔۔۔ "مہربانی کر کے اسے روک دو۔۔۔۔ مجھے پتہ ہے کہ میں نے ٹھیک نہیں کیا۔۔۔ اوہ۔۔ مہربانی کرکے اسے روک دو۔۔۔ اور میں پھر کبھی نہیں۔۔۔ دوبارہ کبھی نہیں۔۔۔"

"یہ ان سب چیزوں کو روک دے گا پروفیسر۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔۔ محلول سے بھرے ساتویں پیالہ کو ڈمبلڈور کے منہ میں خالی کرتے ہوئے اس کی آواز لڑکھڑا رہی تھی۔۔۔

ڈمبلڈور نے اس طرح جھٹپٹانا شروع کر دیا جیسے نظر نہ آنے والے تشدد نے انہیں چاروں اطراف سے گھیر لیا ہو۔۔۔ان کے لہراتے ہاتھوں نے ہیری کے کانپتے ہوئے ہاتھوں سے

دوبارہ بھرے ہوئے پیالہ کو لگ بھگ گرا ہی دیا۔۔ وہ کراہے۔۔۔"انہیں تکلیف مت دو۔۔ انہیں تکلیف مت دو۔۔ مہربانی کرو۔۔ مہربانی کرو۔۔ یہ میری غلطی ہے۔۔ ان کی جگہ مجھے تکلیف دو۔۔"

"یہ لیجئے۔۔۔اسے پی لیں۔۔۔اسے پی لیں۔۔۔آپ بالکل ٹھیک ہو جائیں گے۔۔۔" ہیری نے بے تابی سے کہا۔۔۔ اور ایک بار پھر ڈمبلڈور نے فرمانبرداری سے اس کی بات مانتے ہوئے اپنا منہ کھول دیا۔۔۔ حالانکہ ان کی آنکھیں کس کر بند تھیں اور وہ سر سے پیر تک کانپ رہے تھے۔۔۔۔۔

اور اب وہ آگے کی طرف گر پڑے اور دوبارہ چیخنے لگے۔۔۔اب وہ اپنی کلائیوں سے فرش پر مکے مار رہے تھے۔۔۔ ہیری نے نواں پیالہ بھر لیا۔۔۔

"مہربانی کرو۔۔ مہربانی کرو۔۔ مہربانی کرو۔۔ نہیں۔۔ یہ مت کرنا۔۔ یہ مت کرنا۔۔ میں کچھ بھی کروں گا۔۔"

"بس پی لیں پروفیسر۔۔۔بس پی لیں۔۔۔"

ڈمبلڈور نے پیاس سے مرتے ایک بچہ کی طرح یہ پیالہ بھی پی لیا۔۔۔ لیکن جب انہوں نے اسے ختم کر لیا۔۔۔ تو وہ ایک بار پھر اس طرح چلائے جیسے ان کے اندر آگ بھڑک اٹھی ہو۔۔۔"اب اور نہیں۔۔ مہربانی کرو۔۔ اب اور نہیں۔۔"

ہیری نے محلول کا دسواں پیالہ بھرا اور ایسا کرتے ہوئے اسے پیالہ طاس کی بلوری سطح سے ٹکراتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔

"ہم بس پہنچ ہی گئے ہیں پروفیسر۔۔۔اسے پی لیں۔۔۔اسے پی لیں۔۔۔"

اس نے ڈمبلڈور کے کاندھوں کو سہارا دیا اور ایک بار پھر ڈمبلڈور نے پیالہ خالی کر دیا۔۔ ہیری ایک بار پھر اپنے پیروں پر کھڑا ہو گیا اور پیالہ کو دوبارہ بھرنے لگا۔۔ لیکن تبھی ڈمبلڈور نے پہلے سے بھی زیادہ اذیت بھری آواز میں چلانا شروع کر دیا۔۔ "میں مر جانا چاہتا ہوں۔۔ میں مر جانا چاہتاہوں۔۔ اسے روکو۔۔۔ روکو اسے۔۔۔ میں مر جانا چاہتا ہوں۔۔۔"

"اسے پی لیں پروفیسر۔۔۔اسے پی لیں۔۔۔"

ڈمبلڈور نے پی لیا۔۔۔ اور جیسے ہی انہوں نے پیالہ خالی کیا وہ چلائے۔۔۔ "مار دو مجھے۔۔۔"

"یہ۔۔۔ یہ والا آپ کو مار دے گا۔۔۔" ہیری نے آہ بھری۔۔۔ "بس یہ والا پی لیں۔۔۔ یہ سب ختم ہو جائے گا۔۔۔سب ختم ہو جائے گا۔۔۔"

ڈمبلڈور نے پیالہ کو جیسے نگل ہی لیا۔۔۔ اور اس کا آخری قطرہ تک پی گئے۔۔۔ پھر کھڑ کھڑاتی ہوئی آہ بھر کر انہوں نے چہرے کے بل لوٹ لگا دی۔۔۔

"نہیں۔۔۔" ہیری چلایا۔۔۔ وہ پیالہ دوبارہ بھرنے کے لئے کھڑا ہو چکا تھا۔۔۔ اس کے بجائے اس نے پیالہ طاس کے اندر پھینک دیا اور ڈمبلڈور کے پاس چھلانگ لگا کر انہیں دھکیلتے ہوئے ان کی پیٹھ کے بل لٹا دیا۔۔۔ڈمبلڈور کا چشمہ ترچھا ہو گیا تھا۔۔۔ان کا منہ عجیب انداز میں کھلا ہوا تھا اور ان کی آنکھیں بند تھیں۔۔ "نہیں۔۔۔" ہیری نے ڈمبلڈور کو جھنجھوڑتے ہوئے کہا۔۔۔ " نہیں۔۔۔ آپ مر نہیں سکتے۔۔۔ آپ نے کہا تھا کہ یہ زہر نہیں ہے۔۔۔ اٹھیں۔۔اٹھیں۔۔۔ہوش بحال" وہ سسکی لیتے ہوئے چلایا۔۔۔اس کی چھڑی ڈمبلڈور کے سینے پر تنی ہوئی تھی۔۔۔لال روشنی چمکی۔۔۔ لیکن کچھ بھی نہیں ہوا۔۔۔"ہوش بحال جناب۔۔۔ مہربانی کریں۔۔۔اٹھ جائیں۔۔۔"

ڈمبلڈور کے پپوٹے پھڑ پھڑائے۔۔۔ہیری کا دل اچھلنے لگا۔۔۔

"جناب۔۔۔کیا آپ ٹھیک ہیں۔۔۔؟"

"پانی۔۔۔" ڈمبلڈور نے ٹوٹی ہوئی آواز میں کہا۔۔۔

"پانی۔۔۔" ہیری نے ہانپتے ہوئے کہا۔۔"جی۔۔ہاں۔۔۔۔"

وہ لپک کر اپنے پیروں پر کھڑا ہو گیا اور اس پیالہ کو دبوچ لیا جو اس نے ابھی طاس میں گرا دیا تھا۔۔اس کا دھیان اس بات پر بھی نہیں گیا کہ اس کے نیچے ایک سنہرا لاکٹ لچھے کی صورت پڑا ہوا تھا۔۔۔

"*پانی پھوار۔۔۔*" وہ چلایا اور اپنی چھڑی پیالہ میں گھسیڑ دی۔۔۔

پیالہ شفاف پانی سے بھر گیا۔۔۔ہیری ڈمبلڈور کے برابر میں اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔۔۔اس نے ان کا سر اونچا کیا اور پیالہ ان کے ہونٹوں سے لگا دیا۔۔۔لیکن وہ خالی تھا۔۔۔ ڈمبلڈور کراہے اور پھر ہانپنے لگے۔۔۔

"لیکن ابھی تو اس میں پانی تھا۔۔۔اوہ رکیں ذرا۔۔۔ *پانی پھوار۔۔۔*" ہیری نے دوبارہ اپنی چھڑی سے پیالہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔ایک بار پھر۔۔۔۔۔ایک لمحہ کے لئے۔۔۔ شفاف پانی اس کے اندر جھلملایا۔۔۔لیکن جیسے ہی اس نے پیالہ ڈمبلڈور کے ہونٹوں سے لگایا۔۔۔پانی دوبارہ غائب ہو گیا۔۔۔

"جناب۔۔۔میں کوشش کر رہا ہوں۔۔۔میں کوشش کر رہا ہوں۔۔۔" ہیری نے بے تابی سے کہا۔۔۔لیکن اسے نہیں لگا کہ ڈمبلڈور اس کی بات سن پا رہے ہوں گے۔۔۔وہ ایک بار پھر کروٹ کے بل لڑھک گئے تھے اور کھڑ کھڑاتی ہوئی گہری سانسیں بھر رہے تھے جیسے ان کا تن بدن جل رہا ہو۔۔۔"*پانی پھوار۔۔۔ پانی پھوار ۔۔۔ پانی پھوار۔۔۔۔*"

پیالہ دوبارہ بھر کر ایک بار پھر خالی ہو گیا۔۔ اب ڈمبلڈور کی سانسیں ٹوٹنے لگی تھیں۔۔۔ ہیری کا دماغ گھبراہٹ میں پھٹنے کے قریب تھا۔۔۔ ہیری جانتا تھا کہ پانی لانے کا اب ایک ہی راستہ بچا تھا۔۔۔ وہی راستہ جس کا منصوبہ والڈیمورٹ نے بنایا ہوگا۔۔۔

وہ لپک کر چٹان کے کنارے پر پہنچ گیا۔۔۔ اور پیالہ جھیل کے پانی میں ڈبو دیا۔۔ جب اس نے پیالہ واپس باہر نکالا تو وہ لبالب ٹھنڈے برفیلے پانی سے بھرا ہوا تھا جو اب کی بار غائب نہیں ہوا۔۔۔

"جناب۔۔۔ یہ لیں۔۔" ہیری چلایا۔۔ اور آگے کی طرف لپکا۔۔ اس نے اناڑی پن سے پانی ڈمبلڈور کے چہرے پر پھینک دیا۔۔

وہ اس سے زیادہ کچھ کر بھی نہیں سکتا تھا۔۔ کیوں کہ جس ہاتھ سے اس نے پیالہ نہیں تھاما ہوا تھا۔۔ اس ہاتھ پر ہونے والے ٹھنڈے احساس کا پانی کی برفیلی ٹھنڈک سے کوئی لینا دینا نہیں تھا۔۔ ایک چپچپے سفید ہاتھ نے اس کی کلائی تھامی ہوئی تھی۔۔۔ اور وہ اس ہاتھ کی مالک مخلوق اسے آہستہ آہستہ چٹان سے واپس پانی میں کھینچ رہی تھی۔۔۔ جھیل کی سطح اب بالکل بھی شیشے کی طرح ہموار نہیں رہی تھی۔۔۔ اس میں ہچکولے اٹھ رہے تھے۔۔۔ اور جہاں جہاں ہیری کی نظر گئی۔۔ وہاں سیاہ پانی سے سفید چہرے اور ہاتھ نمودار ہوتے ہوئے نظر آئے۔۔ آدمی۔۔ عورتیں۔۔ اور بچے۔۔۔ جن کی دھنسی ہوئی بے نور آنکھیں چٹان کی طرف گھوم رہی تھیں۔۔۔ مردہ لاشوں کی ایک پوری فوج سیاہ پانی سے نمودار ہو رہی تھی۔۔

"صمم — بکم۔۔" ہیری چلایا۔۔۔ اور جزیرہ کی ہموار اور چکنی سطح سے چمٹے رہنے کی کوشش کرنے لگا۔۔۔ اس نے اس زندہ لاش کی طرف اپنی چھڑی سے اشارہ کیا جو اس کا بازو تھامے ہوئے تھی۔۔۔ اس لاش نے اسے چھوڑ دیا۔۔۔ اور چھپاک کی آواز کے ساتھ واپس پانی میں جا گری۔۔۔ ہیری لڑکھڑاتے ہوئے اپنے قدموں پر کھڑا ہو گیا۔۔۔ لیکن پہلے ہی کئی اور زندہ لاشیں

چٹـان پر چڑھ چکی تھیں۔۔۔ ان کے ڈھانچہ نما ہاتھ چٹـان کی پھسلوان سطح پر ٹکے رہنے کی کوشش کر رہے تھے۔۔۔ ان کی بے نور۔۔۔ دھند بھری آنکھیں ہیری پر جمی ہوئی تھیں۔۔۔ ان کی پشت پر پانی سے بھیگے ہوئے چیتھڑے لہرا رہے تھے۔۔۔ ان کے دھنسے ہوئے چہروں پر بھدی مسکراہٹ تھی۔۔۔

" صمم — بکم۔۔" ہیری دوبارہ گرجا۔۔۔ اور اپنی چھڑی ہوا میں لہراتا ہوا پیچھے کی طرف ہٹ گیا۔۔۔ ان میں سے چھ سات لاشیں چرمرا کر نیچے گر گئیں۔۔۔ لیکن کئی اور اب بھی اس کی طرف چلی آ رہی تھیں۔۔۔ "رکاوٹم ۔۔۔ گانٹھم ۔۔۔"

ان میں سے کچھ لاشیں لڑکھڑا گئیں۔۔۔ اکا دکا لاشیں رسیوں میں جکڑ گئیں۔۔۔ لیکن ان کے پیچھے چٹـان پر چڑھنے والی لاشیں ان لاشوں کو پھلانگتے ہوئے یا انہیں روندتے ہوئے آگے آ گئیں۔۔۔ اب بھی تیزی سے ہوا کو اپنی چھڑی سے کاٹتے ہوئے ہیری زور سے چلایا۔۔۔ " دائمی کٹار ۔۔۔ دائمی کٹار ۔۔۔"

حالانکہ ان لاشوں کے گیلے کپڑوں اور برفیلی کھال میں گہرے زخم نمودار ہو گئے۔۔۔ لیکن چھلکنے کے لئے ان کے اندر خون ہی نہیں تھا۔۔۔ وہ بنا کچھ محسوس کئے آگے بڑھتی رہیں۔۔۔ ان کے سکڑے ہوئے ہاتھ اس کی طرف پھیلے ہوئے تھے۔۔۔ اور جیسے ہی وہ مزید پیچھے کی طرف کھسکا ۔۔۔ اسے محسوس ہوا کہ پیچھے کی طرف سے بھی کئی بازوؤں نے اسے تھام لیا ہے۔۔۔ پتلے۔۔۔ بنا گوشت والے بازو۔۔۔ جو موت کی طرح ٹھنڈے تھے۔۔۔ اس کے قدموں نے زمین چھوڑ دی۔۔۔ کیوں کہ زندہ لاشیں اسے اٹھا کر آہستگی کے ساتھ۔۔۔ لیکن یقینی طور پر واپس پانی میں لے جا رہی تھیں۔۔۔ وہ جانتا تھا کہ اب ان سے چھٹکارہ مشکل ہے۔۔۔ اب اسے ڈبو دیا جائے گا۔۔۔ اور اس طرح وہ بھی والڈیمورٹ کی تقسیم شدہ روح کے اس ٹکڑے کا مردہ بے جان محافظ بن جائے گا۔۔۔

لیکن تبھی تاریکی میں آگ بھڑک اٹھی۔۔۔ آگ کے تیز لال اور سنہری چھلے نے پوری چٹان کو گھیر لیا۔۔۔ جس سے ہیری کو سخت گرفت میں پکڑنے والی زندہ لاشیں لڑکھڑا کر گر گئیں۔۔۔ انہوں نے آگ کی لپٹوں کو پار کرکے واپس پانی میں جانے کی ہمت بھی نہیں دکھائی۔۔۔ انہوں نے ہیری کو نیچے گرادیا۔۔۔ وہ زمین سے ٹکرایا۔ چٹان پر پھسلا اور نیچے گر گیا۔۔۔ جس سے اس کے ہاتھ چھل گئے۔۔۔ لیکن وہ جدوجہد کرکے اپنے پیروں پر کھڑا ہو گیا۔۔۔ اور اپنی چھڑی بلند کرتے ہوئے اِدھر اُدھر دیکھنے لگا۔۔۔

ڈمبلڈور دوبارہ اپنے قدموں پر کھڑے ہو چکے تھے۔۔۔ وہ انہی زندہ لاشوں کی طرح سفید پڑے ہوئے تھے۔۔۔ جنہوں نے انہیں گھیرا ہوا تھا۔۔۔ لیکن وہ ان سب سے بلند قامت بھی تھے۔۔۔ آگ کے شعلے ان کی نگاہوں میں ناچ رہے تھے۔۔۔ ان کی چھڑی ایک مشعل کی طرح بلند تھی۔۔۔ اور اس کی نوک سے بھڑکیلے شعلے چمڑے کے ایک بڑے پھندے کی طرح نمودار ہو رہے تھے۔۔۔ جو ان کے گرد گھیرہ بنا کر انہیں گرمی پہنچا رہا تھا۔۔۔

زندہ لاشیں ایک دوسرے سے ٹکرانے لگیں۔۔۔ وہ اندھوں کی طرح اس آگ کی گرفت سے فرار ہونے کی کوشش کر رہی تھیں۔۔۔ جس نے انہیں گھیر لیا تھا۔۔۔

ڈمبلڈور نے ہاتھ مار کر پتھریلے طاس کی نچلی تہہ سے لاکٹ نکال لیا اور اسے اپنے چوغے کے اندر ٹھونس لیا۔۔۔ بنا کچھ بولے انہوں نے ہیری کو اپنے قریب آنے کا اشارہ کیا۔۔۔ آگ کے شعلوں سے پریشان زندہ لاشوں نے اس بات پر کوئی دھیان نہیں دیا کہ ان کا شکار وہاں سے واپس جا رہا تھا۔۔۔ ڈمبلڈور نے واپس کشتی تک پہنچنے میں ہیری کی راہنمائی کی۔۔۔ آگ کا چھلہ ان کے ساتھ ساتھ حرکت کر رہا تھا۔۔۔ اس کے ارد گرد۔۔۔ حیران و پریشان زندہ لاشیں پانی کے کنارے تک ان کے ساتھ ساتھ چلیں۔۔۔ جہاں آخر کار خدا کا شکر۔۔ کہ وہ ایک بار پھر واپس تاریک پانیوں میں لوٹ گئیں۔۔۔

سر سے پاؤں تک کانپتے ہوئے ہیری نے سوچا کہ شاید ڈمبلڈور کشتی میں نہ چڑھ پائیں۔۔ایسا کرنے کی کوشش میں وہ تھوڑے لڑکھڑا گئے۔۔۔ان کی تمام تر قوت۔۔۔آگ کے شعلوں کے چھلہ کو ان کے گرد برقرار رکھنے میں خرچ ہو رہی تھی۔۔۔ہیری نے انہیں تھام لیا اور واپس ان کی جگہ پر بیٹھنے میں ان کی مدد کی۔۔۔جب وہ دونوں ایک بار پھر حفاظت کے ساتھ اندر ٹھنس کر بیٹھ گئے۔۔۔ کشتی دوبارہ سیاہ پانی کو چیرتی ہوئی۔۔۔ چٹان سے دور۔۔۔ واپسی کے سفر پر چل پڑی۔۔۔انہیں ابھی بھی آگ کے چھلہ نے گھیرا ہوا تھا۔۔۔اور ایسا لگ رہا تھا کہ ان کے نیچے پانی میں منڈلاتی ہوئی زندہ لاشیں دوبارہ سطح پر نمودار ہونے کی ہمت نہیں کر پا رہی تھیں۔۔۔

"جناب۔۔۔" ہیری نے ہانپتے ہوئے کہا۔۔۔" میں آگ کے بارے میں بھول ہی گیا تھا جناب۔۔۔ وہ میری طرف بڑھی چلی آ رہی تھیں۔۔۔ اور میں دہشت زدہ ہو گیا تھا۔۔۔"

"میں سمجھ سکتا ہوں۔۔۔" ڈمبلڈور بڑبڑائے۔۔۔ ہیری ان کی غش کھاتی ہوئی دھیمی آواز سن کر چونک اٹھا۔۔۔

ایک ہلکے دھکے کے ساتھ وہ کنارے پر رک گئے۔۔۔ہیری اچھل کر باہر نکلا اور فوراً ڈمبلڈور کو سہارا دینے کے لئے پلٹ گیا۔۔۔ جس لمحہ ڈمبلڈور کنارے پر اترے انہوں نے اپنا چھڑی والا ہاتھ ڈھیلا چھوڑ دیا۔۔۔آگ کا چھلہ غائب ہو گیا۔۔۔ لیکن زندہ لاشیں دوبارہ پانی سے باہر نہیں نکلیں۔۔۔ چھوٹی کشتی ایک بار پھر پانی کے اندر ڈوب گئی۔۔۔ کھڑکھڑاتے ہوئے۔۔۔بجتے ہوئے اس کی زنجیر بھی دوبارہ جھیل کی گہرائیوں میں گم ہو گئی۔۔۔ڈمبلڈور نے ایک گہری آہ بھری اور غار کی دیوار سے اپنی پیٹھ ٹکالی۔۔۔

"میں کمزور ہوں۔۔۔" انہوں نے کہا۔۔

"پریشان مت ہوں جناب۔۔۔" ہیری نے فوراً کہا۔۔۔ وہ خود بھی ڈمبلڈور کے چہرے پر چھائی ہوئی نقاہت اور تھکان کی وجہ سے پریشان تھا۔۔۔ "بالکل پریشان مت ہوں۔۔۔ میں ہم دونوں کو واپس لے جاؤں گا۔۔۔ میرا سہارا لے لیجئے جناب۔۔۔"

ڈمبلڈور کا صحت مند ہاتھ اپنے کندھے پر رکھ کر انہیں سہارا دیتا ہوا۔۔۔ ہیری اپنے ہیڈ ماسٹر کو جھیل کے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے واپس لے جانے لگا۔۔۔ وہ ان کا اچھا خاصا وزن برداشت کر رہا تھا۔۔۔

"حفاظتی انتظامات۔۔۔ واقعی میں۔۔۔ بہت اچھے تھے۔۔۔" ڈمبلڈور نے غشی کی کیفیت میں کہا۔۔۔ "ایک اکیلا آدمی کبھی بھی کامیاب نہ ہو پاتا۔۔۔ تم نے بہت اچھا کام کیا۔۔۔ بہت خوب ہیری۔۔۔"

"ابھی بات مت کریں۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔۔ اسے ڈر لگ رہا تھا کہ ڈمبلڈور کی آواز کتنی کمزور پڑ چکی ہے۔۔۔ اور وہ کتنی مشکل سے اپنے پیر گھسیٹ رہے تھے۔۔۔ "اپنی طاقت بچا کر رکھیں جناب۔۔۔ ہم بہت جلد یہاں سے نکل جائیں گے۔۔۔"

"محراب دار رستہ دوبارہ بند ہو گیا ہو گا۔۔۔ میرا چاقو۔۔۔"

"اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ چٹان پر مجھے زخم لگ گیا تھا۔۔۔ بس آپ مجھے یہ بتائیں کہ مجھے ہاتھ کہاں رکھنا ہے۔۔۔" ہیری نے نرمی سے کہا۔۔۔

"یہاں۔۔۔"

ہیری نے اپنا چھلا ہوا بازو پتھر پر پونچھ دیا۔۔۔ خون کی قربانی وصول کرتے ہی۔۔۔ محراب دار رستہ فوراً دوبارہ کھل گیا۔۔۔ وہ باہر موجود غار میں پہنچ گئے۔۔۔ اور ہیری نے چٹان کی دراڑ میں بھرے ہوئے برفیلے اور نمکین پانی میں اترنے میں ڈمبلڈور کی مدد کی۔۔۔

"سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا جناب۔۔۔۔" ہیری بار بار بول رہا تھا۔۔ اسے اب ڈمبلڈور کی کمزور آواز سے زیادہ ان کی خاموشی سے پریشانی ہو رہی تھی۔۔۔" ہم بس پہنچنے ہی والے ہیں۔۔۔ میں ہم دونوں کو لے کر ظہور اڑان بھر سکتا ہوں۔۔۔ پریشان مت ہوں۔۔۔"

"میں پریشان نہیں ہوں ہیری۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔ برفیلے پانی کے باوجود ان کی آواز اب قدرے مستحکم تھی۔۔۔۔" میں تمہارے ساتھ ہوں۔۔۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

# ستائیسواں باب

# مینار پر گرتی بجلی

ستاروں بھرے آسمان کے نیچے واپس لوٹتے ہی ہیری نے ڈمبلڈور کو سب سے قریبی چکنے پتھر کے اوپر دھکیلتے ہوئے ان کے پیروں پر کھڑا کر دیا۔۔ پانی سے شرابور۔۔ کانپتے ہوئے۔۔۔ اور ڈمبلڈور کا پورا وزن سنبھالے ہوئے ہیری نے اپنی منزل پر پوری شدت کے ساتھ دھیان مرکوز کیا۔۔ ہاگس میڈ۔۔ اپنی آنکھیں بند کر کے اس نے پوری طاقت سے ڈمبلڈور کا بازو تھام لیا۔۔ اور اسی جانے پہچانے بھیانک دباؤ کے احساس کی طرف قدم بڑھا دیئے۔۔

آنکھیں کھولنے سے پہلے ہی وہ یہ جان گیا کہ وہ کامیاب ہو گیا ہے۔۔ کیوں کہ نمک اور سمندری ہوا کی خوشبو غائب ہو گئی تھی۔۔ وہ اور ڈمبلڈور کپکپاتے ہوئے ہاگس میڈ کی تاریک اونچی سڑک کے بیچوں بیچ کھڑے تھے۔۔ ان کے کپڑوں سے پانی ٹپک رہا تھا۔۔ ایک بھیانک لمحہ کے لئے

ہیری نے تصور کیا کہ دکانوں کے برابر سے مڑ کر کچھ زندہ لاشیں دبے پاؤں اس کی طرف آ رہی ہیں۔۔۔ لیکن پلکیں جھپکتے ہی اس نے دیکھا کہ کوئی بھی چیز نہیں ہل رہی تھی۔۔۔ سب کچھ ساکت تھا۔۔۔ ہر طرف تاریکی چھائی ہوئی تھی صرف کچھ اسٹریٹ لائٹس اور دکانوں کے اوپر موجود کھڑکیوں ہی سے تھوڑی بہت روشنی آ رہی تھی۔۔۔

"ہم نے کر دکھایا پروفیسر۔۔۔" ہیری نے کافی مشکل سے سرگوشی کی۔۔۔ اسے ابھی ابھی احساس ہوا تھا کہ اس کے سینے میں ایک پھانس سی چبھ رہی ہے۔۔۔" ہم نے یہ کر دکھایا۔۔۔ہم نے **کوزۂ روح** حاصل کر لیا۔۔۔"

اس کے ساتھ کھڑے ڈمبلڈور لڑکھڑائے۔۔۔ایک لمحہ کے لئے تو ہیری نے سوچا کہ شاید اس کی اناڑی ظہور اڑان کی وجہ سے ڈمبلڈور کا توازن بگڑ گیا ہے۔۔ پھر اس کی نظر ان کے چہرے پر پڑی۔۔۔ دور سے آتی اسٹریٹ لائٹس کی روشنی میں ان کا چہرہ بہت سفید اور بے رونق لگ رہا تھا۔۔۔

"جناب۔۔۔۔آپ ٹھیک تو ہیں۔۔۔؟"

"پہلے سے بہتر ہوں۔۔۔" ڈمبلڈور نے نقاہت سے کہا۔۔۔ حالانکہ ان کے ہونٹوں کے کنارے کپکپا رہے تھے۔۔۔" وہ محلول۔۔۔کوئی جام صحت تو تھا نہیں۔۔۔"

ہیری یہ دیکھ کر دہشت زدہ ہو گیا کہ ڈمبلڈور زمین پر بیٹھ گئے ہیں۔۔۔

"جناب۔۔۔۔سب ٹھیک ہے۔۔۔۔جناب۔۔۔آپ بالکل ٹھیک ہو جائیں گے۔۔۔ پریشان مت ہوں۔۔۔"

اس نے بے تابی سے مدد کی تلاش میں اِدھر اُدھر دیکھا۔۔۔ لیکن کوئی بھی نظر نہیں آیا۔۔۔ اس کے ذہن میں بس یہی خیال سوار تھا کہ اسے کسی بھی طرح ڈمبلڈور کو جلد از جلد ہسپتال تک پہنچانا چاہیے۔۔۔

"ہمیں آپ کو فوراً اوپر اسکول لے کر جانا ہوگا جناب۔۔۔ مادام پومفری۔۔۔"

"نہیں۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔۔ " مجھے اس وقت پروفیسر اسنیپ کی ضرورت ہے۔۔۔ لیکن مجھے نہیں لگتا کہ۔۔۔۔ کہ اس وقت میں اتنی دور پیدل چل کر جانے کی حالت میں ہوں۔۔۔"

"ٹھیک ہے۔۔ جناب۔۔۔ سنیں۔۔۔ میں کسی دروازہ پر دستک دے کر۔۔۔ کوئی ایسی جگہ ڈھونڈتا ہوں جہاں آپ رک سکیں۔۔۔ پھر میں دوڑ کر مادام کو لے آتا ہوں۔۔۔"

"سیویرس۔۔۔" ڈمبلڈور نے دھیرے سے کہا۔۔۔ " مجھے سیویرس کی ضرورت ہے۔۔۔"

"اچھا ٹھیک ہے۔۔۔ اسنیپ۔۔۔ لیکن مجھے کچھ لمحات کے لئے آپ کو اکیلا چھوڑنا ہوگا تاکہ میں۔۔۔۔"

بہرحال۔۔۔ اس سے پہلے کہ ہیری کچھ کر پاتا۔۔۔ اسے دوڑتے قدموں کی آواز سنائی دی۔۔۔ اس کا دل تیزی سے دھڑکا۔۔۔ کسی نے انہیں دیکھ لیا تھا۔۔۔ کوئی جان گیا تھا کہ انہیں مدد کی ضرورت ہے۔۔۔ پیچھے مڑنے پر اس نے دیکھا کہ مادام روزمیرٹا اونچی ایڑی والے نرم و ملائم جوتے پہنے تاریک سڑک پر نیچے ان کی طرف بھاگتی ہوئی چلی آ رہی تھیں۔۔۔ انہوں نے ریشمی پوشاک پہنی ہوئی تھی جس پر دھاگوں کی کڑھائی سے ڈریگن بنے ہوئے تھے۔۔۔

"میں اپنی خواب گاہ کی کھڑکیوں پر پردہ ڈال رہی تھی۔۔۔ تبھی میں نے تم لوگوں کو ظہور اڑان بھر کر نمودار ہوتے ہوئے دیکھا۔۔۔ شکر ہے خدا کا۔۔۔ شکر ہے خدا کا سب ٹھیک ہے۔۔۔ لیکن ڈمبلڈور کے ساتھ کیا مسئلہ ہے۔۔۔؟"

وہ بولتے بولتے رک گئیں اور ہانپتے ہوئے۔۔۔ آنکھیں پھاڑ کر ڈمبلڈور کو گھورنے لگیں۔۔۔

"وہ زخمی ہیں۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔۔ ۔" مادام روز میرٹا۔۔۔ کیا یہ کچھ دیر کے لئے تھری بروم اسٹکس میں بیٹھ سکتے ہیں۔۔۔ جب تک میں اوپر اسکول میں جا کر ان کے لئے مدد لے آتا ہوں۔۔۔؟"

"تم اوپر اکیلے نہیں جا سکتے۔۔۔ تمہیں احساس بھی ہے۔۔۔ کیا تم نے دیکھا نہیں۔۔؟"

"اگر آپ انہیں سہارا دینے میں میری مدد کریں تو۔۔۔" ہیری نے ان کی بات سنی ہی نہیں۔۔۔" تو مجھے لگتا ہے ہم انہیں اندر لے جا سکتے ہیں۔۔۔"

"کیا ہوا۔۔؟" ڈمبلڈور نے پوچھا۔۔۔" روز میرٹا۔۔۔ کیا مسئلہ ہے۔۔؟"

"***موت کا نشان*** ۔۔۔ ایلبس۔۔۔"

اور انہوں نے آسمان پر ہوگورٹس کی سمت میں اشارہ کیا۔۔۔ ان الفاظ کو سن کر ہیری کے دل میں خوف امڈ آیا۔۔۔ اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔۔۔۔

وہ وہیں تھا۔۔۔ اسکول کے بالکل اوپر آسمان میں لٹکتا ہوا۔۔۔ تابناک چمکتا ہوا ہری کھوپڑی اور اس کے منہ سے نکلتی سانپ کی زبان کا نشان۔۔۔۔ وہ نشان جو مرگ خور اپنے پیچھے چھوڑ جاتے تھے۔۔۔ جب بھی وہ کسی عمارت میں داخل ہوتے تھے۔۔۔ جہاں وہ کوئی قتل کرتے تھے۔۔۔

"یہ کس وقت نمودار ہوا ہے۔۔؟" ڈمبلڈور نے پوچھا۔۔۔اور ہیری کے کندھے پر کس کر ہاتھ بھینچتے ہوئے وہ زور لگا کر اپنے قدموں پر کھڑے ہو گئے۔۔۔

"مشکل سے کچھ ہی منٹ ہوئے ہوں گے۔۔۔جب میں نے بلی کو گھر سے باہر نکالا تھا اس وقت یہ نظر نہیں آیا تھا۔۔۔لیکن جب میں زینہ چڑھ کر اوپر گئی تو۔۔۔"

"ہمیں فوراً واپس محل میں پہنچنا ہو گا۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔۔اور ویسے تو وہ تھوڑا لڑ کھڑا رہے تھے لیکن حالات پر اب ان کی گرفت مضبوط لگ رہی تھی۔۔۔"روز میرٹا۔۔۔ ہمیں سفر کے لئے اڑن جھاڑوؤں کی ضرورت ہے۔۔۔"

"میرے پاس شراب خانے کے پیچھے کچھ اڑن جھاڑوئیں موجود ہیں۔۔۔" انہوں نے کہا۔۔۔وہ بہت خوفزدہ لگ رہی تھیں۔۔۔" کیا میں بھاگ کر انہیں لے آؤں۔۔؟"

"نہیں۔۔۔ہیری یہ کام کر سکتا ہے۔۔۔"

ہیری نے فوراً اپنی چھڑی بلند کرلی۔۔۔

"روز میرٹا کی اڑن جھاڑو حاضر ہو۔۔۔"

ایک لمحہ بعد ہی انہیں ایک زوردار دھماکہ سنائی دیا۔۔ شراب خانہ کا سامنے والا دروازہ ایک دھماکہ کے ساتھ کھل گیا تھا۔۔۔دو اڑن جھاڑوئیں گولی کی رفتار سے باہر سڑک پر اڑتی ہوئیں ایک دوسرے کو پیچھے چھوڑتی ہوئیں ہیری کی طرف چلی آرہی تھیں۔۔۔وہ ہیری کے برابر میں آکر رک گئیں۔۔۔اور کمر تک کی اونچائی پر آہستہ آہستہ ہلتے ہوئے ہوا میں معلق ہو گئیں۔۔

"روز میرٹا۔۔۔ مہربانی کرکے وزارت کو خبر کردو۔۔۔" ڈمبلڈور نے اپنے قریب موجود اڑن جھاڑو پر سوار ہوتے ہوئے کہا۔۔۔"ہو سکتا ہے کہ ہوگورٹس کے اندر ابھی تک کسی کو احساس نہ ہوا ہو کہ کچھ گڑبڑ ہوئی ہے۔۔۔ہیری۔۔۔اپنی سلیمانی چادر اوڑھ لو۔۔۔"

ہیری نے اپنی جیب سے کھینچ کر چادر باہر نکالی اور اڑن جھاڑو پر سوار ہونے سے پہلے اسے اپنے اوپر ڈال کر اوڑھ لیا۔۔۔مادام روز میرٹا پہلے ہی دوڑتی ہوئی اپنے شراب خانہ کی طرف جارہی تھیں۔۔۔ ہیری اور ڈمبلڈور زمین پر پاؤں مار کر ہوا میں بلند ہو گئے۔۔۔ محل کی طرف تیزی سے اڑتے ہوئے ہیری نے کنکھیوں سے ڈمبلڈور کی طرف دیکھا۔۔ان کے گرنے کی صورت میں وہ انہیں پکڑنے کے لئے تیار تھا۔۔۔ لیکن لگتا تھا کہ **موت کے نشان** نے ڈمبلڈور میں نئی طاقت بھر دی تھی۔۔۔وہ اپنی اڑن جھاڑو پر آگے کی طرف جھکے ہوئے تھے اور ان کی آنکھیں **موت کے نشان** پر جمی ہوئی تھیں۔۔۔ان کے لمبے۔۔۔ چاندی جیسے بال اور ڈاڑھی رات کی ہوا میں لہرا رہے تھے۔۔۔ ہیری نے بھی آگے موجود کھوپڑی کے نشان کی طرف دیکھا۔۔۔ اور اس کے اندر خوف کسی زہریلے پھوڑے کی طرح پننے لگا۔۔۔اور اس کے پھیپھڑوں پر دباؤ ڈالنے لگا۔۔۔ جس سے اس کے دماغ سے باقی تمام پریشانیاں نکل گئیں۔۔۔

وہ لوگ کتنی دیر سے غائب تھے۔۔۔؟ کیا رون۔ہرمائنی۔اور جینی کی خوش قسمتی اب تک ختم ہو چکی ہو گی۔۔۔؟ کیا ان میں سے ہی کسی کی موت کی وجہ سے یہ نشان اسکول کے اوپر نمودار ہوا ہے۔۔۔ یا اس کی وجہ نیول۔۔۔لونا۔۔۔یا **ڈ-ف-** کا کوئی اور رکن ہے۔۔۔؟اور اگر ایسا ہی تھا۔۔۔ تو اسی نے انہیں راہداریوں میں پہرہ داری کرنے کے لئے کہا تھا۔۔۔ اسی نے انہیں اپنے محفوظ بستروں سے باہر نکلنے کو کہا تھا۔۔۔کیا ایک بار پھر وہ اپنے کسی دوست کی موت کا ذمہ دار ٹھہرے گا۔۔۔؟"

جب وہ اڑتے ہوئے اس بل کھاتی گلی کے اوپر سے گزرے جہاں سے پہلے وہ چل کر گئے تھے۔۔۔ تو اپنے کانوں میں سیٹی بجاتی ہوئی رات کی ہوا کے ساتھ ہیری نے ایک اور آواز سنی۔۔۔ڈمبلڈور دوبارہ کسی اجنبی زبان میں کچھ بڑبڑا رہے تھے۔۔۔اسے اب سمجھ آیا کہ جب وہ میدان کی سرحدی دیوار کے اوپر سے گزرے تھے تو اس کی جھاڑو آہستگی سے کیوں کانپی تھی۔۔۔ڈمبلڈور اس جادو کو ہٹا رہے تھے جو انہوں نے خود محل کے ارد گرد کیا تھا۔۔۔ تاکہ وہ رفتار کے ساتھ محل کی حدود میں داخل ہو سکیں۔۔۔**موت کا نشان** علم جوتش کے مینار کے ٹھیک اوپر جگمگا رہا تھا۔۔۔ یہ محل کا سب

سے اونچا مینار تھا۔۔۔ تو کیا اس کا مطلب یہ تھا کہ اسی مینار میں کسی کی موت واقع ہوئی ہے۔۔۔؟

ڈمبلڈور پہلے ہی مینار کی کنگورے دار حفاظتی مورچہ کو پار کر چکے تھے۔۔۔ اب وہ اڑن جھاڑو سے نیچے اتر رہے تھے۔۔۔ کچھ لمحات بعد ہیری بھی ان کے برابر میں جا اترا اور اِدھر اُدھر دیکھنے لگا۔۔۔

حفاظتی مورچہ بالکل خالی تھا۔۔۔ اس بل دار زینہ کا دروازہ بھی بند تھا جو نیچے محل میں جاتا تھا۔۔۔ وہاں کسی طرح کی کشمکش۔۔۔ یا کسی خونی لڑائی کے آثار بھی نظر نہیں آ رہے تھے۔۔۔ اور نہ ہی وہاں کوئی لاش تھی۔۔۔

"اس کا کیا مطلب ہوا۔۔۔؟" ہیری نے ان کے اوپر معلق شیطانی انداز میں چمکتی کھوپڑی اور اس کی سانپ نما زبان کو دیکھتے ہوئے ڈمبلڈور سے پوچھا۔۔۔ "کیا یہ اصلی نشان ہے۔۔۔؟ کیا واقعی کسی کی موت۔۔۔۔۔ پروفیسر۔۔۔؟"

نشان کی مدھم ہری روشنی میں ہیری نے دیکھا کہ ڈمبلڈور نے اپنے سیاہ پڑے ہاتھ سے اپنا سینہ جکڑا ہوا تھا۔۔۔

"جاؤ۔۔۔ جا کر سیویرس کو جگاؤ۔۔۔" ڈمبلڈور نے دم توڑتے ہوئے لیکن واضح الفاظ میں کہا۔۔۔ "انہیں بتا دینا کہ کیا ہوا ہے۔۔۔ اور انہیں میرے پاس لے آؤ۔۔۔ اور کوئی کام مت کرنا۔۔۔ کسی اور سے بات کرنے کی بھی ضرورت نہیں۔۔۔ اور اپنی چادر کے اندر ہی رہنا۔۔۔ میں یہیں تمہارا انتظار کروں گا۔۔۔"

"لیکن۔۔۔"

"تم نے میرا حکم ماننے کی قسم کھائی ہے ہیری۔۔۔ جاؤ۔۔۔"

ہیری تیزی سے بل کھاتے زینے کی طرف جانے والے دروازہ کی طرف بڑھا۔۔ لیکن ابھی اس کے ہاتھوں نے بامشکل دروازے کے آہنی دستہ کو چھوا ہی تھا کہ اس نے دوسری طرف سے دوڑتے ہوئے قدموں کی آواز سنی۔۔۔ اس نے مڑ کر ڈمبلڈور کی طرف دیکھا۔۔ جنہوں نے اسے پیچھے ہٹ جانے کا اشارہ کیا۔۔۔ ہیری پیچھے ہٹ گیا۔۔ ایسا کرتے ہوئے اس نے اپنی چھڑی بھی باہر نکال لی۔۔۔

دروازہ دھماکہ سے کھلا اور کوئی دھڑ دھڑاتا ہوا اندر داخل ہوا اور چلایا۔۔۔" *نہتا شد*۔۔۔"

ہیری کا جسم فوراً منجمد اور ساکت ہو گیا۔۔ اسے محسوس ہوا کہ اسکا جسم کسی ڈگمگاتی ہوئی مورتی کی طرح مینار کی دیوار سے ٹک گیا ہے۔۔۔ وہ نہ ہل پا رہا تھا اور نہ بول پا رہا تھا۔۔۔ وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ ایسا کیسے ہوا۔۔۔ ***نہتا شد*** ایک منجمد سحر تو نہیں ہوتا۔۔۔

پھر۔۔۔ نشان کی ہری روشنی میں اس نے دیکھا کہ ڈمبلڈور کی چھڑی حفاظتی مورچہ کے کنگوروں کے اوپر سے قوس قزح کی طرح زاویہ بنا کر اڑتی ہوئی نیچے باہر گر گئی۔۔۔ اور وہ سمجھ گیا۔۔۔ ڈمبلڈور نے ان کہا جادو کر کے ہیری کو منجمد کر دیا تھا۔۔۔ اور اس سحر کو کرنے میں انہیں جو لمحہ لگا تھا اس میں انہوں نے خود کو بچانے کا موقعہ گنوا دیا تھا۔۔۔

حفاظتی مورچہ کی دیوار سے ٹک کر کھڑے ڈمبلڈور کا چہرہ سفید پڑا ہوا تھا۔۔۔ لیکن اس پر دہشت یا پریشانی کی کوئی جھلک نہیں تھی۔۔۔ انہوں نے بس اس شخص کی طرف دیکھا جس نے انہیں نہتا کیا تھا اور بولے۔۔۔" شام بخیر ڈریکو۔۔۔"

میلفوائے تیزی سے اِدھر اُدھر دیکھتا ہوا آگے بڑھا۔۔۔ شاید وہ یہ تسلی کرنا چاہ رہا تھا کہ وہ اور ڈمبلڈور اکیلے تھے۔۔۔ اس کی نظر دوسری اڑن جھاڑو پر پڑی۔۔۔

"اور کون ہے یہاں۔۔۔؟"

"ایک ایسا سوال۔۔۔ جو مجھے تم سے پوچھنا چاہیے تھا۔۔۔ یا پھر تم اکیلے ہی کام کر رہے ہو۔۔۔؟"

نشان کی ہری روشنی کے دھندلکے میں ہیری نے دیکھا کہ میلفوائے کی پیلی آنکھیں واپس ڈمبلڈور پر ٹک گئی تھیں۔۔۔

"نہیں۔۔۔" اس نے کہا۔۔۔" میرے ساتھ اور لوگ بھی ہیں۔۔۔ آج رات آپ کے اسکول میں مردار خور بھی موجود ہیں۔۔۔"

" اچھا۔۔۔ اچھا۔۔۔" ڈمبلڈور نے اس طرح کہا جیسے میلفوائے انہیں اسکول کے کام کا کوئی بہت ہی اعلیٰ مقام منصوبہ دکھا رہا ہو۔۔۔ "واقعی بہت خوب۔۔۔ تم نے انہیں اندر گھسانے کا کوئی رستہ ڈھونڈ ہی لیا۔۔۔ ہے نا۔۔۔؟"

"ہاں۔۔۔" میلفوائے نے ہانپتے ہوئے کہا۔۔۔" عین آپ کی ناک کے نیچے۔۔۔ اور آپ کو پتہ بھی نہیں چلا۔۔۔"

"بہت عقل مندی دکھائی۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔۔" لیکن پھر بھی۔۔۔ معاف کرنا۔۔۔ اس وقت وہ لوگ کہاں ہیں۔۔۔؟ تم تو یہاں اکیلے کھڑے ہو۔۔۔۔"

"انہیں آپ کے کچھ پہرہ داروں نے روک لیا ہے۔۔۔ وہ لوگ نیچے لڑ رہے ہیں۔۔۔ لیکن انہیں زیادہ وقت نہیں لگے گا۔۔۔ میں پہلے اوپر آگیا ہوں۔۔۔ مجھے ایک ذمہ داری پوری کرنی ہے۔۔۔"

"اچھا۔۔۔ تو پھر آگے بڑھو اور وہ کام پورا کرو۔۔۔ میرے پیارے بچے۔۔۔" ڈمبلڈور نے نرمی سے کہا۔۔۔

خاموشی چھا گئی۔۔۔ ہیری اپنے ہی غیر مرئی۔۔۔ اور مفلوج جسم میں قید وہیں کھڑا ان دونوں کو گھورتا رہا۔۔۔ اس کے کان مردار خوروں کی کہیں دور ہوتی ہوئی لڑائی کی آوازیں سننے کے لئے زور لگا رہے

تھے۔۔ اور اس کے سامنے کھڑا ڈریکو میلفوائے اپنی جگہ سے ہلا تک نہیں۔۔۔ وہ بس وہیں کھڑا ہوا ایلبس ڈمبلڈور کو گھور رہا تھا۔۔۔ جو حیرت انگیز طور پر مسکرا دیئے۔۔۔

"ڈریکو۔۔۔ ڈریکو۔۔۔ تم قاتل نہیں ہو۔۔۔"

"آپ کو کیسے پتہ۔۔۔؟" میلفوائے نے فوراً کہا۔۔۔

اسے شاید خود بھی احساس ہو گیا تھا کہ اس کا جملہ کتنا بچکانہ تھا۔۔۔ نشان کی ہری روشنی میں ہیری نے اس کا چہرہ شرم سے سرخ پڑتے دیکھا۔۔۔

"آپ نہیں جانتے کہ میں کیا کچھ کر سکتا ہوں۔۔۔" میلفوائے نے تھوڑی زیادہ خود اعتمادی کے ساتھ کہا۔۔۔" آپ نہیں جانتے کہ میں کیا کر چکا ہوں۔۔۔؟"

"اوہ ہاں۔۔۔ میں جانتا ہوں۔۔۔" ڈمبلڈور نے نرم لہجہ میں کہا۔۔۔" تم نے کیٹی بیل اور رون کو لگ بھگ مار ہی دیا تھا۔۔۔ تم پورے سال کے دوران۔۔۔ دن بدن بڑھتی ہوئی بے تابی کے ساتھ مجھے مارنے کی کوشش کرتے رہے ہو۔۔۔ معاف کرنا ڈریکو۔۔۔ مگر وہ تمام کوششیں تو نہایت ہی بھونڈی تھیں۔۔۔ اتنی بھونڈی کہ کئی بار تو مجھے یہ شک بھی ہوا کہ اپنی مرضی سے تم یہ کام کرنا ہی نہیں چاہتے تھے۔۔۔"

"میں دل سے یہ کام کرنا چاہتا تھا۔۔۔" میلفوائے نے سخت لہجہ میں کہا۔۔۔ " میں پورا سال اسی کام میں مصروف رہا ہوں۔۔ اور آج رات۔۔۔۔"

تبھی محل میں بہت نیچے کہیں سے ایک دبی ہوئی چیخ کی آواز سنائی دی۔۔۔ میلفوائے اکڑ گیا اور اس نے مڑ کر پیچھے کی طرف دیکھا۔۔۔

"کوئی جم کر مقابلہ کر رہا ہے۔۔۔" ڈمبلڈور نے بات آگے بڑھانے کے انداز میں کہا۔۔۔ "تو تم کیا کہہ رہے تھے۔۔۔ اوہ ہاں۔۔۔ تم آج مردار خوروں کو میرے اسکول میں لانے میں

کامیاب ہو گئے۔۔۔ میں قبول کرتا ہوں کہ مجھے اس کی بالکل بھی امید نہیں تھی۔۔۔ تو تم نے یہ کام کیا کیسے۔۔۔؟"

لیکن میلفوائے کچھ نہیں بولا۔۔۔ وہ ابھی بھی کان لگا کر نیچے سے آتی آوازیں سننے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔ اور وہ بھی لگ بھگ ہیری جتنا ہی منجمد لگ رہا تھا۔۔۔

"شاید تمہیں اپنا کام اکیلے ہی پورا کرنا پڑے گا۔۔۔" ڈمبلڈور نے مشورہ دیتے ہوئے کہا۔۔۔ "اگر میرے پہرہ داروں نے تمہارے حامیوں کو روک دیا تو کیا ہو گا۔۔۔۔۔؟ جیسا کہ اب تمہیں احساس ہو ہی گیا ہو گا۔۔۔ آج رات یہاں ققنس تنظیم کے ارکان بھی موجود ہیں۔۔۔ اور ویسے بھی تمہیں مدد کی کوئی خاص ضرورت تو ہے نہیں۔۔۔ اس وقت میرے پاس میری چھڑی نہیں ہے۔۔۔ میں اپنی حفاظت بھی نہیں کر سکتا۔۔۔"

میلفوائے بس انہیں گھورتا رہا۔۔۔

جب میلفوائے نہ تو ہلا اور نہ ہی کچھ بولا تو ڈمبلڈور نے کہا۔۔۔ " اوہ اچھا۔۔۔ تو تم تب تک کچھ بھی کرنے سے ڈر رہے ہو جب تک کہ وہ تمہارے ساتھ شامل نہ ہو جائیں۔۔۔"

" مجھے ڈر نہیں لگ رہا۔۔۔" میلفوائے پھنکارا۔۔۔ بہر حال اس نے ابھی بھی ڈمبلڈور کو نقصان پہنچانے کی کوئی کوشش نہیں کی۔۔۔ "ڈرنا تو آپ کو چاہیے۔۔۔"

"لیکن کیوں۔۔۔؟ مجھے نہیں لگتا کہ تم مجھے مار دو گے ڈریکو۔۔۔ کسی کا قتل کرنا اتنا آسان نہیں ہوتا جتنا کچھ معصوم لوگ سمجھتے ہیں۔۔۔ تو جب تک ہم تمہارے دوستوں کا انتظار کر رہے ہیں تم مجھے یہ کیوں نہیں بتاتے۔۔۔ کہ تم انہیں اندر گھسانے میں کس طرح کامیاب ہو گئے۔۔۔؟ تمہیں اس کام میں کامیابی حاصل کرنے میں بہت لمبا عرصہ لگ گیا۔۔۔"

میلفوائے کو دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ چلانے یا الٹی کرنے کی خواہش کو دبا رہا ہو۔۔۔ اس نے ہنکارہ بھرا اور کئی گہری سانسیں لیں۔۔۔ ڈمبلڈور کی طرف غصے سے گھورتے ہوئے اس نے اپنی چھڑی ان کے سینے کی طرف تان رکھی تھی۔۔۔ پھر جیسے وہ خود کو روک نہیں پایا۔۔۔ اس نے کہا۔۔۔ "مجھے اس غائب کر دینے والی ٹوٹی الماری کی مرمت کرنی تھی۔۔۔ جسے کسی نے بھی برسوں سے استعمال نہیں کیا تھا۔۔۔ وہی الماری جس میں مونٹیگ پچھلے سال غائب ہو گیا تھا۔۔۔"

"اوہ۔۔۔" ڈمبلڈور کی آہ درد سے بھری تھی۔۔۔ انہوں نے ایک لمحے کے لئے آنکھیں موند لیں۔۔۔ "یہ بہت چالاک قدم تھا۔۔۔ میرے خیال سے اس الماری کی ایک اور جوڑی بھی موجود ہے۔۔۔؟"

"دوسری الماری بورگن اور بورک کی دکان میں ہے۔۔۔" میلفوائے نے کہا۔۔۔ "اور ان دونوں کے درمیان ایک طرح کا رستہ بنا ہوا ہے۔۔۔ یہ بات مجھے مونٹیگ نے بتائی تھی۔۔۔ جب وہ ہوگورٹس والی الماری میں پھنس گیا تھا۔۔۔ ویسے تو وہ اس کے اندر ہی قید تھا لیکن بعض اوقات اسے اسکول کی آوزیں سنائی دیتی تھیں اور کبھی کبھار اسے دکان میں ہونے والی باتیں بھی سنائی دیتی تھیں۔۔۔ جیسے الماری اسکول اور دکان کے بیچ سفر کرتی رہتی ہو۔۔۔ لیکن کوئی اور اس کی آواز نہیں سن پاتا تھا۔۔۔ آخر کار وہ اس سے باہر ظہور اڑان بھرنے میں کامیاب ہو گیا۔۔۔ حالانکہ تب تک اس نے ظہور اڑان کا امتحان بھی پاس نہیں کیا تھا۔۔۔ ایسا کرتے ہوئے وہ مرتے مرتے بچا تھا۔۔۔ سب کو یہ کہانی بہت چٹخارے دار لگی۔۔۔ لیکن صرف میں ہی ایک ایسا شخص تھا جسے اس بات کا مطلب سمجھ آیا تھا۔۔۔ یہاں تک کہ بورگن بھی یہ بات نہیں جانتا تھا۔۔۔ صرف مجھے ہی یہ احساس ہوا تھا کہ اگر میں ٹوٹی ہوئی الماری کی مرمت کر لوں تو شاید ان الماریوں کے ذریعے ہوگورٹس میں داخل ہونے کا رستہ بنایا جا سکتا ہے۔۔۔"

"بہت خوب۔۔۔" ڈمبلڈور بڑبڑائے۔۔ "تو اس طرح مردار خور بورگن اور بورک کی دکان سے اندر داخل ہو کر تمہاری مدد کرنے کے لئے اسکول میں آسکتے تھے۔۔۔ ایک چالاک منصوبہ۔۔ایک بہت ہی چالاک منصوبہ۔۔۔اور جیسا کہ تم نے کہا۔۔۔ بالکل میری ناک کے نیچے۔۔۔"

"ہاں۔۔۔" میلفوائے نے کہا۔۔۔ عجیب بات تھی کہ شاید ڈمبلڈور کی تعریف سن کر میلفوائے کے اعتماد اور اطمینان میں اضافہ ہو گیا تھا۔۔۔" ہاں۔۔بالکل ایسا ہی تھا۔۔۔"

"لیکن کئی ایسے مواقع بھی آئے۔۔۔" ڈمبلڈور نے اپنی بات آگے بڑھائی۔۔۔" جب تمہیں خود بھی یقین نہیں تھا کہ تم اس الماری کی مرمت کرنے میں کامیاب ہو گے بھی یا نہیں۔۔۔؟ اور تب تم بیکار اندازے لگا کر گھٹیا کاموں کے چکر میں پڑ گئے۔۔۔جیسے کہ مجھے وہ بد دعا پڑھا ہوا ہار بھیجنے کا منصوبہ۔۔۔ جب کہ تم اچھی طرح جانتے ہو گے کہ اس ہار کا غلط ہاتھوں میں بھی پہنچنا طے ہے۔۔۔ زہریلی شراب۔۔۔ جس کی مجھ تک پہنچنے کی امید بہت کم تھی۔۔۔"

"ہاں۔۔۔ دیکھئے۔۔۔ پھر بھی آپ کو یہ احساس نہیں ہوا کہ ان سب کاموں کے پیچھے کون تھا۔۔۔ہے نا۔۔؟" میلفوائے پھنکارا۔۔ڈمبلڈور حفاظتی مورچہ کا سہارا لیتے ہوئے تھوڑا سا جھک گئے۔۔۔یقینی طور پر اب ان کے پیر ان کا بوجھ اٹھانے سے انکاری تھے۔۔۔ہیری خاموشی سے اس سحر سے آزاد ہونے کی بیکار کوشش کرتا رہا جس نے اسے جکڑ رکھا تھا۔۔

"سچ کہوں تو مجھے یہ احساس ہو گیا تھا۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔۔" مجھے یقین تھا کہ یہ تمہارا ہی کام ہے۔۔۔"

"تو پھر آپ نے مجھے روکا کیوں نہیں۔۔۔؟" میلفوائے نے پوچھا۔۔

"میں نے کوشش کی تھی ڈریکو۔۔۔ پروفیسر اسنیپ نے میرے ہی احکامات پر تم پر نظر رکھی ہوئی تھی۔۔۔"

"وہ آپ کے احکامات نہیں مان رہے تھے۔۔۔ انہوں نے میری ممی سے وعدہ کیا تھا۔۔۔"

"ظاہر ہے ڈریکو۔۔۔ تمہیں تو انہوں نے یہی بتایا ہوگا۔۔۔ لیکن۔۔۔"

"بے وقوف بوڑھے آدمی۔۔۔ وہ ایک مخبر ہیں۔۔۔ وہ آپ کے لئے کام نہیں کر رہے۔۔۔ یہ صرف آپ کی سوچ ہے۔۔۔"

"اس معاملہ پر ہماری سوچ نہیں ملتی ڈریکو۔۔۔ بات صرف اتنی سی ہے کہ مجھے پروفیسر اسنیپ پر پورا بھروسہ ہے۔۔۔"

"تب تو آپ پورے پاگل ہو چکے ہیں۔۔۔" میلفوائے نے طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔۔۔" وہ مستقل مجھے مدد کرنے کی پیشکش کر رہے تھے۔۔۔ وہ ساری تعریف خود سمیٹنا چاہتے تھے۔۔۔ اس کام میں حصہ داری چاہتے تھے۔۔۔ تم کیا کر رہے ہو۔۔۔؟ کیا اس ہار کے معاملہ میں تمہارا ہی ہاتھ ہے۔۔۔؟ یہ بہت ہی بے وقوفانہ حرکت تھی۔۔۔ اس سے سب کچھ تباہ ہو سکتا تھا۔۔۔ لیکن میں نے انہیں بالکل نہیں بتایا کہ میں حاجتی کمرہ میں کیا کر رہا ہوں۔۔۔ کل صبح جب وہ نیند سے اٹھیں گے اور یہ سب ختم ہو چکا ہوگا۔۔۔ تو وہ شیطانی شہنشاہ کے چہیتے نہیں رہیں گے۔۔۔ میرے مقابلہ میں ان کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی۔۔۔ کوئی نہیں۔۔۔"

"سن کر اچھا لگا۔۔" ڈمبلڈور نے نرمی سے کہا۔۔" ظاہر ہے ہم سبھی لوگ اپنی کڑی محنت کے لئے اپنی تعریف سننا پسند کرتے ہیں۔۔۔ لیکن ان سب کاموں میں تمہارا کوئی نہ کوئی مددگار بھی تو ہوگا۔۔ہاؤس میڈ میں کوئی تو ہوگا جس نے کیٹی کو وہ ہار۔۔۔اوہ۔۔۔"

ڈمبلڈور نے ایک بار پھر اپنی آنکھیں موند لیں اور سر ہلایا۔۔ جیسے انہیں نیند آ رہی ہو۔۔۔ "ظاہر ہے۔۔۔ روز میرٹا۔۔۔ وہ کتنے عرصے سے **ذہن محصور وار** کے سحر میں قید ہے۔۔۔؟"

"تو آخر آپ وہاں تک پہنچ ہی گئے۔۔۔؟" میلفوائے نے طعنہ مارتے انداز میں کہا۔۔۔

نیچے سے ایک اور چیخ سنائی دی۔۔۔ جو پچھلی چیخ سے زیادہ بلند تھی۔۔۔ میلفوائے نے گھبرا کر دوبارہ پیچھے مڑ کر دیکھا۔۔۔ پھر ڈمبلڈور کی طرف مڑا۔۔۔ جنہوں نے اپنی بات جاری رکھی۔۔۔"تو بے چاری روز میرٹا کو اپنے ہی غسلخانہ میں چھپ کر۔۔۔ وہ ہار ہوگورٹس کی کسی ایسی طالبہ کو دینے پر مجبور ہونا پڑا جو غسلخانہ میں اکیلی داخل ہوئی ہو۔۔۔؟ اور زہر ملی شراب۔۔۔ قدرتی طور پر روز میرٹا نے تمہارے کہنے پر سلگ ہارن کو وہ بوتل بھیجنے سے پہلے اس میں زہر ملا دیا ہوگا۔۔۔ یہ سوچ کر کہ یہ شراب میرے لئے کرسمس کا تحفہ ہوگی۔۔۔ہاں۔۔ بہت نفیس منصوبہ۔۔۔ بہت ہی نفیس۔۔۔ ظاہر ہے بے چارے فلچ نے یہ سوچا بھی نہیں ہوگا کہ انہیں روز میرٹا کی بھیجی ہوئی بوتل کی جانچ کرنے کی کوئی ضرورت ہے۔۔۔ مجھے یہ بتاؤ کہ تم روز میرٹا سے گفتگو کس طرح کر رہے تھے۔۔۔؟ میرے خیال سے تو اسکول سے اندر اور باہر۔۔۔ رابطہ کے تمام ذرائع پر ہماری کڑی نظر تھی۔۔۔"

"**سحر زدہ سکے**۔۔۔" میلفوائے نے کہا۔۔۔ جیسے وہ بولتے رہنے پر مجبور ہو۔۔۔ حالانکہ اس کا چھڑی والا ہاتھ بری طرح کپکپا رہا تھا۔۔" ایک سکہ میرے پاس تھا اور دوسرا سکہ اس کے پاس۔۔۔اس طرح میں اسکو پیغامات بھیج سکتا تھا۔۔۔"

"کیا یہ رابطہ کا وہی خفیہ طریقہ نہیں ہے جو پچھلے سال خود کو ڈمبلڈور کی فوج کہنے والے کچھ طالب علموں کے گروہ نے استعمال کیا تھا۔۔۔؟" ڈمبلڈور نے پوچھا۔۔۔ان کی آواز ہلکی اور معمول کے مطابق تھی لیکن ہیری نے دیکھا کہ یہ کہتے ہوئے وہ دیوار پر ٹکے ٹکے ہی ایک انچ نیچے پھسل گئے۔۔۔

"ہاں۔۔یہ خیال مجھے انہیں دیکھ کر ہی آیا تھا۔۔۔" میلفوائے نے ایک چڑادینے والی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔۔۔"شراب میں زہر ملانے کا خیال بھی مجھے اس بدذات گریںجر کی وجہ سے ہی آیا تھا۔۔۔ میں نے اسے کتب خانہ میں یہ کہتے سنا تھا کہ فلچ کو محلولات کی کوئی پہچان نہیں ہے۔۔۔"

"مہربانی کر کے میرے سامنے اس ناشائستہ لفظ کا استعمال مت کرو۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔

میلفوائے نے ایک بے رحم قہقہہ لگایا۔۔۔" میں آپ کو قتل کرنے والا ہوں اور اس وقت بھی آپ کو بدذات کا لفظ استعمال کرنے پر اعتراض ہے۔۔۔؟"

"ہاں مجھے ہے۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔۔ اور ہیری نے دیکھا کہ لڑکھڑا کر سیدھے کھڑے رہنے کی کوشش میں ان کے پیر فرش پر تھوڑا اور پھسل گئے۔۔ "لیکن جہاں تک مجھے قتل کرنے کی بات ہے۔۔۔ڈریکو۔۔۔اب تک تمہارے پاس کئی لمبے منٹ موجود تھے۔۔ ہم بالکل اکیلے بھی ہیں۔۔۔ میں اتنا ہی غیر محفوظ ہوں جتنا تم نے کبھی تصور بھی نہیں کیا ہوگا۔۔۔اور پھر بھی تم نے ابھی تک کوئی قدم نہیں اٹھایا۔۔۔"

نہ چاہتے ہوئے بھی میلفوائے کا منہ بن گیا۔۔۔ جیسے اس نے کوئی بہت ہی کڑوی چیز چکھ لی ہو۔۔۔

"اور اب آج رات کے بارے میں۔۔" ڈمبلڈور نے آگے کہا۔۔ "مجھے تھوڑی حیرانی ہے کہ یہ ہوا کیسے۔۔۔ تم جانتے تھے کہ میں اسکول چھوڑ کر جا چکا ہوں۔۔؟ لیکن ظاہر ہے۔۔" انہوں نے خود ہی اپنے سوال کا جواب دے دیا۔ "روز میرٹا نے مجھے جاتے ہوئے دیکھا تھا۔۔ مجھے یقین ہے کہ اس نے تمہارے خفیہ سکوں کی مدد سے تمہیں آگاہ کر دیا ہوگا۔"

"بالکل ٹھیک۔۔" میلفوائے نے کہا۔۔ "لیکن اس نے کہا تھا کہ آپ صرف شراب کا ایک جام پینے جا رہے ہیں۔۔اور جلد لوٹ آئیں گے۔۔"

"دیکھو۔۔ جام تو میں نے یقیناً پیا تھا۔۔ اور ایک طرح سے میں لوٹ بھی آیا ہوں۔۔ڈمبلڈور بڑبڑائے۔۔ "تو تم نے میرے لئے ایک جال بچھانے کا فیصلہ کیا۔۔؟"

"ہم نے فیصلہ کیا کہ ہم مینار کے اوپر ***موت کا نشان*** بناتے ہیں تاکہ آپ سیدھے یہ دیکھنے کے لئے یہاں بھاگے چلے آئیں۔۔ کہ کس کی موت ہوئی ہے۔۔" میلفوائے نے کہا۔۔ "اور ہمارا منصوبہ کام کر گیا۔۔"

"دیکھو۔۔ہاں بھی اور نہیں بھی۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔ "خیر۔۔ تو کیا اس سے میں یہ سمجھوں کہ کسی کی موت واقع نہیں ہوئی ہے۔۔؟"

"کوئی نہ کوئی تو مرا ہے۔۔" میلفوائے نے کہا۔۔اور یہ کہتے ہوئے اس کی آواز ہیجانی انداز میں بلند ہو گئی۔۔ "آپ کا کوئی آدمی۔۔ مجھے نہیں معلوم کہ وہ کون تھا۔۔ہر طرف تاریکی چھائی ہوئی تھی۔۔ لیکن یہاں آتے وقت میں کسی لاش کو پھلانگ کر آیا ہوں۔۔آپ کے لوٹنے سے پہلے ہی میں یہاں آپ کا انتظار کر رہا ہوتا۔۔ لیکن آپ کی ققنس تنظیم کے لوگوں نے اپنی ٹانگ اڑا دی۔۔"

"ہاں۔۔یہ ان کی پرانی عادت ہے۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔

نیچے سے ایک دھماکہ اور چیخ کی آواز سنائی دی۔۔۔ جو پہلے سے بھی تیز تھی۔۔۔ اس کی آواز سے ایسا لگا جیسے لوگ اب اس بل کھاتے زینہ کے اوپر ہی لڑ رہے تھے۔۔۔ جو اس جگہ تک آتا تھا جہاں ڈمبلڈور۔ میلفوائے اور ہیری کھڑے تھے۔۔۔ ہیری کا دل اس کے غیر مرئی سینہ کے اندر تیزی سے دھڑک رہا تھا۔۔ کوئی مر گیا تھا۔۔۔ میلفوائے کسی لاش کو پھلانگ کر آیا تھا۔۔ لیکن کون تھا وہ۔۔۔؟"

"چاہے جو بھی۔۔۔ آر یا پار۔۔۔ وقت بہت کم ہے۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔ "تو اب تمہارے اختیار میں کیا رہ گیا ہے۔۔۔ اس بارے میں بات کر لیتے ہیں۔۔۔"

"میرے اختیار میں ۔۔۔؟" میلفوائے نے اونچی آواز میں کہا۔۔ "میں یہاں ایک چھڑی کے ساتھ کھڑا ہوں۔۔ اور میں آپ کا قتل کرنے والا ہوں۔۔۔"

"میرے پیارے بچے۔۔۔ اس بارے میں بیان بازی بیکار ہے۔۔۔ اگر تم مجھے قتل کرنے والے ہوتے تو تم یہ کام اسی وقت کر گزرتے جب تم نے مجھے نہتا کیا تھا۔۔۔ تم یہاں کھڑے طریقات اور راستوں کے بارے میں یہ مزیدار گفتگو نہیں کر رہے ہوتے۔۔۔"

"میرے اختیار میں کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔" میلفوائے نے کہا۔۔۔ اور اچانک وہ بھی ڈمبلڈور کی طرح سفید پڑ گیا۔۔۔" مجھے یہ کرنا ہی ہوگا۔۔۔ ورنہ وہ مجھے مار دے گا۔۔۔ وہ میرے پورے خاندان کو مار دے گا۔۔۔"

"مجھے تمہاری مشکل کا احساس ہے۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔۔ "ورنہ تم خود ہی سوچو کہ آج سے پہلے میں نے تم سے سوال جواب کیوں نہیں کیے۔۔۔؟ کیوں کہ میں جانتا تھا کہ اگر لارڈ والڈیمورٹ کو یہ احساس بھی ہو گیا کہ مجھے تم پر شک ہے تو وہ تمہیں قتل کروا دیتا۔۔۔"

میلفوائے نے وہ نام سن کر جھر جھری بھری۔۔۔

"میں جانتا تھا کہ تمہیں کیا ذمہ داری سونپی گئی ہے۔۔ لیکن میں تم سے اس بارے میں بات چیت کرنے کی ہمت ہی نہیں کر پایا۔۔ کیوں کہ اگر وہ تم پر **سوچ عکس علم** کا استعمال کرتا تو اسے اس بارے میں پتہ چل جاتا۔۔" ڈمبلڈور نے اپنی بات جاری رکھی۔۔ "لیکن اب آخر کار ہم دونوں ایک دوسرے سے سیدھی بات کر سکتے ہیں۔۔۔ ابھی تک کوئی نقصان نہیں ہوا ہے۔۔۔ تم نے کسی کو چوٹ نہیں پہنچائی ہے۔۔۔ حالانکہ تمہاری قسمت بہت اچھی تھی کہ غیر ارادی طور پر تمہارا شکار بننے والے لوگ بچ گئے۔۔۔ میں تمہاری مدد کر سکتا ہوں ڈریکو۔۔۔"

"نہیں۔۔۔ آپ نہیں کر سکتے۔۔۔" میلفوائے نے کہا۔۔۔ اس کا چھڑی والا ہاتھ اب بری طرح سے کانپ رہا تھا۔۔۔ "کوئی بھی میری مدد نہیں کر سکتا۔۔۔ اس نے مجھ سے صاف کہا ہے۔۔۔**کرو یا مرو**۔۔۔ میرے پاس کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے۔۔۔"

"درست لوگوں کی طرف آجاؤ ڈریکو۔۔ ہم تمہاری سوچ سے بھی زیادہ بہترین طریقے سے تمہیں روپوش کروا سکتے ہیں۔۔ اور اس سے بھی بڑھ کر میں آج رات ہی ققنس تنظیم کے کچھ لوگوں کو بھیج کر تمہاری ماں کی بھی چھپنے میں مدد کر سکتا ہوں۔۔ فی الحال تمہارے والد ازکبان میں محفوظ ہیں۔۔ لیکن وقت آنے پر ہم ان کی حفاظت بھی کر سکتے ہیں۔۔۔ درست لوگوں کی طرف آجاؤ ڈریکو۔۔ تم قاتل نہیں ہو۔۔۔"

میلفوائے ڈمبلڈور کو گھورنے لگا۔۔۔

"لیکن میں اتنی دور آچکا ہوں۔۔۔" اس نے دھیرے سے کہا۔۔۔ "انہیں لگتا تھا کہ اس کوشش میں مجھے اپنی جان سے ہاتھ دھونا پڑے گا۔۔۔ لیکن دیکھ لیں۔۔۔ میں یہاں ہوں۔۔ اور آپ میرے قابو میں ہیں۔۔۔ میرے پاس چھڑی ہے۔۔۔ اور آپ میرے رحم و کرم پر ہیں۔۔۔"

"نہیں ڈریکو۔۔" ڈمبلڈور نے آہستگی سے کہا۔۔" اس وقت تمہاری نہیں۔۔۔ میری رحم دلی معنی رکھتی ہے۔۔۔"

میلفوائے نے کچھ نہیں کہا۔۔۔ اس کا منہ کھلا ہوا تھا۔۔ اور اس کی چھڑی ابھی بھی کپکپا رہی تھی۔۔ ہیری کو لگا کہ اس کی چھڑی تھوڑی نیچے کی طرف جھک گئی ہے۔۔۔

لیکن اسی وقت زینہ پر دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں آنے لگیں۔۔۔ اور ایک لمحہ بعد میلفوائے کو رستہ سے دھکیل کر ہٹا دیا گیا۔۔۔ کالے چوغوں میں ملبوس چار لوگ دروازہ سے حفاظتی مورچہ میں داخل ہوئے تھے۔۔۔ مفلوج حالت میں ۔۔۔ بنا پلکیں جھپکائے۔۔ ہیری کی آنکھیں ان اجنبیوں کو گھور رہی تھیں۔۔۔ ہیری نے دہشت کے عالم میں ان چار اجنبیوں کی طرف دیکھا۔۔۔ لگتا تھا کہ مردار خور نیچے ہونے والی لڑائی جیت چکے ہیں۔۔۔

گانٹھ دار حلیہ والے ایک عجیب ترچھی نگاہوں والے آدمی نے گھبرایا ہوا قہقہہ لگایا۔۔۔

"ڈمبلڈور پھنس گئے۔۔۔" اس نے کہا۔۔۔ اور ایک موٹی۔۔۔ چھوٹے قد والی عورت کی طرف مڑا جو شکل سے اس کی بہن لگ رہی تھی اور بے وقوفوں کی طرح مسکرا رہی تھی۔۔ "ڈمبلڈور بنا چھڑی کے۔۔۔ ڈمبلڈور بالکل اکیلے۔۔۔ بہت خوب ڈریکو۔۔۔ بہت خوب۔۔۔"

"شام بخیر ایمی کس۔۔۔" ڈمبلڈور نے سکون سے کہا۔۔۔ جیسے اس شخص کو شام کی چائے پر خوش آمدید کہہ رہے ہوں۔۔۔ "اور تم اپنے ساتھ الیکٹو کو بھی لائے ہو۔۔۔ واہ کیا بات ہے۔۔۔"

عورت غصہ بھرے انداز میں کھی کھی کرنے لگی۔۔۔ " تو آپ کو لگتا ہے کہ بسترِ مرگ پر بھی آپ کی یہ لطیفہ بازی آپ کے کسی کام آنے والی ہے۔۔؟" اس نے طعنہ مارا۔۔

"لطیفہ بازی۔۔؟ نہیں۔۔ نہیں۔۔۔ یہ تو اخلاق ہے۔۔۔" ڈمبلڈور نے جواب دیا۔۔۔

"کام تمام کردو۔۔" ہیری کے سب سے قریب کھڑے اجنبی نے کہا۔۔۔ وہ کافی لمبا چوڑا تھا۔۔۔ اس کے بھورے بال اور مونچھیں گندگی سے الجھی ہوئی تھیں۔۔۔ اس کا سیاہ مردار خور چوغہ کافی تنگ تھا۔۔۔ ہیری نے اس جیسی آواز پہلے کبھی نہیں سنی تھی۔۔ اس کا انداز بالکل بھونکنے جیسا تھا۔۔۔ ہیری کو اس کے پاس سے دھول۔۔۔ پسینہ اور خون کی تیز بدبو آ رہی تھی۔۔۔ اس کے گندے ہاتھوں کے ناخن لمبے اور پیلے تھے۔۔

"کیا تم ہو فینرر۔۔۔۔؟" ڈمبلڈور نے پوچھا۔۔۔

"صحیح پہچانا۔۔۔" وہ شخص دوبارہ بھونکا۔۔ "مجھے دیکھ کر خوشی ہوئی ڈمبلڈور۔۔۔؟"

"نہیں۔۔ میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ تمہیں دیکھ کر مجھے خوشی ہوئی۔۔۔"

گرے بیک مسکرا دیا۔۔۔ جس سے اس کے نوکیلے دانت نظر آنے لگے۔۔۔ خون اس کے دانتوں سے بہتا ہوا اس کی ٹھوڑی پر ٹپکنے لگا۔۔۔ اور اس نے انتہائی گھٹیا انداز میں آہستگی سے اپنے ہونٹ چاٹ لئے۔۔۔

"لیکن ڈمبلڈور۔۔۔ آپ تو جانتے ہی ہیں کہ مجھے بچے کتنے پسند ہیں۔۔۔"

"تو کیا میں اس سے یہ سمجھوں کہ اب تم چودہویں کے چاند کے علاوہ عام دنوں میں بھی حملہ کرنے لگے ہو۔۔۔؟ یہ تو بہت ہی غیر معمولی بات ہے۔۔۔ تمہیں انسانی گوشت کی ایسی بری لت لگ گئی ہے جس کی پیاس مہینہ میں ایک بار میں بھی نہیں بجھ پاتی۔۔۔؟"

"بالکل ٹھیک۔۔۔" فینرر گرے بیک نے کہا۔۔۔ "یہ سن کر تمہیں دھچکہ لگا ڈمبلڈور۔۔؟ ڈر لگ رہا ہے۔۔۔؟"

"دیکھو میں یہ تو نہیں کہوں گا کہ مجھے یہ سن کر گھن نہیں آرہی۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔۔" اور ہاں۔۔۔ یہ سوچ کر مجھے تھوڑا دھچکہ تو لگا ہے کہ باقی سب لوگوں کو چھوڑ کر ڈریکو نے تمہیں یہاں بلایا ہے۔۔ اس اسکول میں جہاں اس کے اپنے دوست بھی موجود ہیں۔۔"

"اسے میں نے نہیں بلایا۔۔" میلفوائے نے فوراً کہا۔۔۔ وہ فینرر سے نظریں نہیں ملا رہا تھا۔۔ لگ رہا تھا کہ اس کے دل میں اس کی طرف دیکھنے تک کی خواہش نہیں ہے۔۔۔" مجھے نہیں معلوم تھا کہ یہ بھی یہاں آنے والا ہے۔۔۔"

"ہوگورٹس کی سیر کا موقعہ میں کیسے گنوا سکتا تھا ڈمبلڈور۔۔۔" گرے بیک نے دانت کچکچاتے ہوئے کہا۔۔۔" یہاں اتنے سارے نازک نرخرے جو موجود ہیں۔۔ جنہیں میں بھنبھوڑ سکتا ہوں۔۔۔ مزیدار۔۔۔ مزیدار۔۔۔"

اور پھر اس نے اپنی پیلے ناخن والی انگلی اٹھا کر اپنے سامنے والے دانتوں میں پھنسا گوشت کا ایک ریشہ نکالا اور ڈمبلڈور کی طرف دیکھ کر ہنسنے لگا۔۔۔ "کھانے کے بعد میٹھے کے طور پر میں آپ کو بھی چکھ سکتا ہوں ڈمبلڈور۔۔۔"

"نہیں۔۔۔" چوتھے مردار خور نے سخت لہجہ میں کہا۔۔۔ اسکا چہرہ بھاری اور سخت گیر تھا۔۔۔" ہمارے پاس صاف احکامات موجود ہیں۔۔۔ یہ کام ڈریکو کو ہی کرنا ہے۔۔۔ چلو ڈریکو۔۔۔ اب جلدی کرو۔۔"

ڈریکو کے چہرے پر اب پہلے سے بھی کم دلچسپی نظر آرہی تھی۔۔۔ جب اس نے ڈمبلڈور کے چہرے کی طرف گھورا تو وہ دہشت میں آگیا۔۔۔ ڈمبلڈور کا چہرہ اب مزید سفید پڑ چکا تھا۔۔ اور وہ تھوڑا جھکا ہوا بھی تھا کیوں کہ اب وہ حفاظتی مورچہ کی دیوار پر کافی نیچے کی طرف ڈھے چکے تھے۔۔۔

"اگر مجھ سے پوچھو۔۔۔ تو لگتا نہیں ہے کہ یہ زیادہ دنوں کے مہمان ہیں۔۔۔" عجیب سے آدمی نے کہا۔۔۔ اس کی بہن اس کی اس بات پر کھڑ کھڑاتی ہوئی ہنسی ہنسنے لگی۔۔۔ "ذرا ان کی طرف دیکھو تو صحیح۔۔۔ ڈمبو پیارے۔۔۔ آپ کو ہوا کیا ہے۔۔۔؟"

"اوہ ایمی کس۔۔۔ کمزور مزاحمتی نظام۔۔۔ ہاتھ پیر کی سستی۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔۔۔ "مختصراً بڑی عمر کے نقصانات۔۔۔ شاید ایک دن۔۔۔ تمہارے ساتھ بھی ایسا ہی ہو گا۔۔۔ اگر تم خوش قسمت رہے۔۔"

"اس کا کیا مطلب ہے۔۔۔؟ ہیں۔۔۔؟ کیا مطلب ہے اس کا۔۔۔؟" مردار خور غصہ سے چلایا۔۔ اچانک ہی وہ بھڑک گیا تھا۔۔ "ہمیشہ ایسے ہی رہو گے۔۔۔ ہے ناڈمبو۔۔۔؟ باتیں باتیں اور صرف باتیں۔۔۔ کرنا دھرنا کچھ نہیں۔۔۔ مجھے تو سمجھ ہی نہیں آتا کہ شیطانی شہنشاہ تم کو قتل کروانے کی زحمت بھی کیوں کر رہے ہیں۔۔۔ چلو ڈریکو۔۔۔ اب ختم کرو اسے۔۔۔"

لیکن اسی وقت نیچے سے ہاتھا پائی کی نئی آوازیں آنا شروع ہو گئیں۔۔۔ اور ایک آواز چلائی۔۔۔ "انہوں نے زینہ میں رکاوٹیں کھڑی کر دی ہیں۔۔۔تہس نہس شد۔۔۔ تہس نہس شد"

ہیری کے دل نے قلابازی کھائی۔۔۔ تو ان چاروں نے تمام مخالفین کو ختم نہیں کیا تھا۔۔۔ بلکہ وہ تو بس لڑائی چھوڑ کر اوپر مینار میں گھسے چلے آئے تھے۔۔۔ اور شاید انہوں نے اپنے پیچھے رستہ میں کوئی رکاوٹ کھڑی کر دی تھی۔۔۔

"چلو ڈریکو۔۔۔ جلدی کرو۔۔۔" سخت گیر چہرے والے آدمی نے غصہ سے کہا۔۔۔

لیکن میلفوائے کے ہاتھ اتنی شدت سے کانپ رہے تھے کہ وہ نشانہ ہی نہیں لگا پا رہا تھا۔۔۔

"یہ کام میں کرتا ہوں۔۔۔" فینر ر غرایا۔۔۔ اور اپنے نوکیلے دانت نکال کر۔۔۔ ہاتھ پھیلا کر ڈمبلڈور کی طرف بڑھا۔۔۔

"میں نے کہا۔۔ نہیں۔۔" سخت گیر چہرے والا آدمی چلایا۔۔ روشنی چمکی اور انسانی بھیڑیا دھماکہ کے ساتھ رستہ سے دور جا گرا۔۔ وہ حفاظتی مورچہ کی دیوار سے ٹکرایا اور لڑکھڑاتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔۔ وہ غضبناک لگ رہا تھا۔۔ ہیری کا دل اتنی تیزی سے دھڑک رہا تھا کہ یہ بات ناممکن لگ رہی تھی کہ کسی کو اس کی آواز سنائی نہیں دے رہی ہو گی۔۔۔ اور یہ کہ وہ وہیں کھڑا ہے۔۔ ڈمبلڈور کے سحر میں قید۔۔۔ اگر وہ ہل پاتا۔۔ تو وہ سلیمانی چادر کے اندر ہی سے ان لوگوں کو اپنے نشانہ پر لے سکتا تھا۔۔۔

"ڈریکو۔۔۔ یہ کام کرو۔۔ یا پھر ایک طرف ہٹ جاؤ تا کہ ہم میں سے کوئی۔۔۔" عورت چلائی۔۔۔ لیکن اسی لمحہ حفاظتی مورچہ پر لگا دروازہ دھڑام کی آواز کے ساتھ ایک بار پھر کھل گیا۔۔ وہاں اسنیپ کھڑے تھے۔۔۔ انہوں نے اپنے ہاتھ میں اپنی چھڑی تھامی ہوئی تھی۔۔۔ ان کی کالی آنکھوں نے پورے منظر کا جائزہ لیا۔۔ ڈمبلڈور۔۔۔ چار مردار خوروں۔۔۔ جن میں ایک غصہ سے بھرا بھیڑیا بھی شامل تھا۔۔۔ اور میلفوائے کے گھیرے میں۔۔۔ دیوار سے چپکے کھڑے تھے۔۔۔

"ایک مسئلہ ہو گیا ہے اسنیپ۔۔۔" گانٹھ دار ایمی کس نے کہا۔۔ جس کی آنکھیں اور چھڑی ڈمبلڈور پر تنی ہوئی تھیں۔۔۔ "لگتا ہے لڑکے میں اتنی ہمت نہیں ہے۔۔۔"

لیکن کسی اور نے بھی نہایت نرمی سے اسنیپ کا نام پکارا تھا۔۔۔

"سیویرس۔۔۔"

اس شام کی تمام خوف میں مبتلا کر دینے والی آزمائشوں کے بعد۔۔۔ اس آواز نے ہیری کو سب سے زیادہ خوف میں مبتلا کر دیا۔۔ پہلی بار۔۔۔ ڈمبلڈور رحم کی بھیک مانگ رہے تھے۔۔۔

اسنیپ نے کچھ نہیں کہا۔۔۔ بلکہ وہ آگے بڑھے اور لاپرواہی سے میلفوائے کو ایک طرف دھکیل کر رستہ سے دور ہٹا دیا۔۔۔ تینوں مردار خور بنا کچھ کہے پیچھے ہٹ گئے۔۔۔ یہاں تک کہ انسانی بھیڑیا بھی بکری بن گیا تھا۔۔۔

اسنیپ ایک لمحہ تک ڈمبلڈور کو گھورتے رہے۔۔۔ اسنیپ کے چہرے کی کرخت لکیروں میں حقارت اور نفرت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔۔۔

"سیویرس۔۔۔ مہربانی کرو۔۔۔"

اسنیپ نے اپنی چھڑی بلند کی اور اسے سیدھا ڈمبلڈور پر تان لیا۔۔۔

"*نیست و نابود شد۔۔۔*"

ہری روشنی کی ایک لہر اسنیپ کی چھڑی کی نوک سے نمودار ہوئی اور ڈمبلڈور کے سینے سے ٹکرائی۔۔۔ ہیری کی دہشت بھری چیخ اس کے سینے میں ہی دبی رہ گئی۔۔۔ خاموشی سے منجمد حالت میں کھڑا وہ یہ دیکھنے پر مجبور تھا کہ ڈمبلڈور دھماکہ سے ہوا میں اچھل گئے تھے۔۔۔ لمحہ کی ایک ساعت کے لئے وہ چمکتی ہوئی کھوپڑی کے نشان کے عین نیچے ہوا میں معلق ہوئے۔۔۔ اور پھر آہستگی سے سر کے بل الٹے ہو کر۔۔۔ کپڑے سے بنی کسی بڑی گڑیا کی طرح۔۔۔ برج سے نیچے گر کر نگاہوں سے اوجھل ہو گئے۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

# اٹھائیسواں باب

## شہزادہ کافرار

ہیری کو محسوس ہوا جیسے وہ بھی زناٹے کے ساتھ خلا میں گرتا چلا جارہا ہو۔۔۔یہ نہیں ہوا تھا۔۔۔ایسا ہو ہی نہیں سکتا تھا۔۔۔

"نکلو یہاں سے۔۔۔جلدی۔۔۔۔" اسنیپ نے کہا۔۔

اس نے میلفوائے کی گردن کو گدی کے بل پکڑا اور اسے زبردستی سب سے پہلے دروازے سے باہر دھکیل دیا۔۔۔اسنیپ کے پیچھے پیچھے گرے بیک اور چھوٹے قد والے بھائی بہن بھی نکل گئے۔۔۔وہ دونوں ہی جوش کے مارے ہانپ رہے تھے۔۔۔ جیسے ہی وہ لوگ دروازے سے اوجھل ہوئے۔۔۔ ہیری کو احساس ہوا کہ اب وہ دوبارہ حرکت کر سکتا تھا۔۔۔اب ہیری دیوار سے مفلوج حالت میں جادو کی وجہ سے نہیں بلکہ خوف اور دہشت کی وجہ سے ٹکا ہوا تھا۔۔۔ جب مینار کی اونچائی

سے سب سے آخر میں نکلنے والا۔۔۔ کرخت چہرے والا مردار خور دروازے سے باہر نکلنے لگا تو ہیری نے اپنی سلیمانی چادر اتار کر ایک طرف پھینک دی۔۔۔

"صمم۔۔۔ بکم۔۔۔"

مردار خور اس طرح جھکا جیسے اس کی پیٹھ سے کوئی ٹھوس چیز ٹکرائی ہو۔۔۔ اور پھر وہ موم کی کسی سخت گٹھڑی کی طرح زمین پر گر گیا۔۔۔ وہ ابھی زمین سے ٹکرایا ہی تھا کہ ہیری اسے پھلانگتا ہوا تاریک سیڑھیوں سے نیچے اترنے لگا۔۔

دہشت نے ہیری کے دل کو چیر کر رکھ دیا تھا۔۔ اسے ڈمبلڈور کے پاس پہنچنا تھا اور ساتھ ہی اسے اسنیپ کو بھی پکڑنا تھا۔۔۔ نہ جانے کیوں ان دونوں چیزوں میں ایک تعلق موجود تھا۔۔۔ اگر وہ ان دونوں کو ایک ساتھ لے آتا تو شاید وہ اس واقعہ کو الٹ پاتا جو ابھی ابھی ہوا تھا۔۔۔ شاید ڈمبلڈور نہیں مرتے۔۔۔

اس نے بل کھاتے زینہ کی آخری دس سیڑھیوں سے چھلانگ لگا دی۔۔۔ اور وہیں رک گیا جہاں اس کے قدم اترے تھے۔۔۔ اس کی چھڑی بلند تھی۔۔۔ مدھم روشنی میں نہائی ہوئی راہداری دھول سے اٹی ہوئی تھی۔۔۔ چھت کا آدھے سے زیادہ حصہ گر چکا تھا۔۔ اس کے بالکل سامنے ایک جنگ جاری تھی۔۔۔ لیکن جب وہ یہ پتہ چلانے کی کوشش کر رہا تھا کہ کون کس سے لڑ رہا ہے۔۔۔ تبھی اسے ایک نفرت سے بھری چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔۔۔ "کام پورا ہو گیا ہے۔۔۔ چلنے کا وقت ہو گیا ہے۔۔۔" اور اسے راہداری کے آخری کنارے پر اسنیپ موڑ کاٹتے ہوئے نظر آیا۔۔۔ وہ اور میلفوائے لڑائی کے بیچ سے بچ کر نکلنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔۔۔۔ جب ہیری ان کے پیچھے لپکا تو پاس میں لڑتا ایک آدمی اپنے مخالف سے الگ ہو کر اس پر حملہ آور ہو گیا۔۔۔ وہ انسانی بھیڑیا فینر رتھا۔۔۔ اس سے پہلے کہ ہیری اپنی چھڑی بلند کر پاتا وہ چھلانگ لگا کر ہیری کے اوپر چڑھ گیا۔۔۔ ہیری پیٹھ کے بل گر گیا۔۔۔ گندے الجھے بال اس کے چہرے پر لٹک رہے تھے۔۔۔ پسینہ اور خون کی بدبو اس

کی ناک اور منہ میں بھری جا رہی تھی۔۔۔ اسے اپنے گلے پر گرم لالچی سانسیں محسوس ہو رہی تھیں۔۔۔

"صمم ۔۔۔ بکم۔۔۔۔"

ہیری کو فینر اپنے ہی اوپر ڈھیر ہوتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔ اس نے کافی جدوجہد کے بعد انسانی بھیڑیئے کو خود پر سے ہٹایا۔۔۔ اور فرش پر گرا دیا۔۔۔ اسی وقت ہری روشنی کی ایک لہر تیزی سے اڑتی ہوئی اس کی طرف بڑھی۔۔ اس نے غوطہ لگایا اور سر جھکا کر بھاگتا ہوا لڑائی میں شامل ہو گیا۔۔۔ اس کے پیر فرش پر کسی پھسلن بھری اور موٹی چیز سے ٹکرائے جس سے وہ لڑکھڑا گیا۔۔۔ وہاں خون کے تالاب میں دو جسم پڑے ہوئے تھے۔۔۔ لیکن وہ کون تھے۔۔۔ اس کے پاس یہ معلوم کرنے کا وقت بالکل بھی نہیں تھا۔۔۔ ہیری کو ابھی ابھی اپنے سامنے لال بال آگ کے شعلوں کی طرح لہراتے ہوئے نظر آئے تھے۔۔۔ جینی۔۔۔ گانٹھ دار جسم والے مردار خور۔۔۔ ایمی کس سے مقابلہ کر رہی تھی۔۔۔ وہ ایک کے بعد ایک ٹونا اس پر مار رہا تھا۔۔۔ اور وہ ہر ٹونے کو غچہ دے رہی تھی۔۔۔ ایمی کس کھلکھلا رہا تھا۔۔۔ اسے اس کھیل میں بہت مزہ آ رہا تھا۔۔۔ "قہر و ستم۔۔۔قہر و ستم۔۔۔ تم ہمیشہ تو نہیں ناچ سکتی جانِ من۔۔۔"

"رکاوٹم۔۔۔" ہیری چلایا۔۔۔

اس کا ٹونا ایمی کس کے سینے سے ٹکرایا۔۔۔ وہ درد سے سور کی طرح چنگھاڑا۔۔۔ ٹونے نے اسے اس کے قدموں سے اچھال کر مخالف دیوار پر دے مارا تھا۔۔۔ دیوار سے ٹکرا کر وہ پھسلا اور۔۔۔ رون۔۔۔ پروفیسر مک گونیگل اور پروفیسر لیوپن کی پشت پر اوجھل ہو گیا۔۔۔ وہ تینوں مختلف مردار خوروں سے لڑ رہے تھے۔۔۔ ہیری نے دیکھا کہ ان کی پشت پر ٹونکس ایک لمبے چوڑے ۔۔۔ جادوگر سے لڑ رہی تھی۔۔۔ اس جادوگر کے بال سنہرے تھے اور وہ ہر طرف منتر مار رہا تھا۔۔۔ اس کے منتر دیواروں سے

ٹکرا کر چاروں اطراف اڑ رہے تھے۔۔ دیواروں سے پتھر ٹوٹ ٹوٹ کر نیچے گر رہے تھے۔۔۔ قریب والی کھڑکی بھی چکنا چور پڑی ہوئی تھی۔۔۔

"ہیری۔۔۔ تم کہاں سے آ گئے۔۔۔؟" جینی چلائی۔۔۔ لیکن اسے جواب دینے کا وقت نہیں تھا۔۔۔ اس نے اپنا سر جھکایا اور آگے کی طرف دوڑ لگا دی۔۔۔ وہ ایک دھماکہ سے بال بال بچا تھا جو ابھی ابھی اس کے سر کے اوپر ہوا تھا۔۔۔ اس کی وجہ سے ان سبھی کے اوپر دیوار کے ٹکڑوں کی بوچھاڑ ہو گئی۔۔۔ اسنیپ کو بھاگنے نہیں دینا۔۔۔ اسے فوراً اسنیپ تک پہنچنا ہو گا۔۔۔

"یہ لو۔۔۔" پروفیسر مک گونیگل چلائیں۔۔۔ اور ہیری کو خاتون مردار خور الیکٹو کی جھلک نظر آئی جو اپنے ہاتھ سر پر رکھے ہوئے راہداری میں بھاگی چلی جا رہی تھی۔۔۔ اس کا بھائی اس کے ٹھیک پیچھے تھا۔۔۔ ہیری ان کے تعاقب میں دوڑا۔۔۔ لیکن اس کا پیر کسی چیز میں الجھ گیا۔۔ اور اگلے ہی لمحہ وہ کسی کے قدموں میں جا گرا۔۔۔ پیچھے مڑنے پر اس نے دیکھا کہ نیول کا سفید پڑا ہوا گول چہرہ فرش پر ٹکا ہوا تھا۔۔۔

"نیول۔۔۔ تم ٹھیک تو ہو۔۔۔؟"

"میں ٹھیک ہوں۔۔۔" نیول بڑبڑایا۔۔۔ اس نے اپنا پیٹ پکڑا ہوا تھا۔۔۔" ہیری۔۔۔ اسنیپ اور میلفوائے ابھی ابھی یہاں سے بھاگے ہیں۔۔۔"

"مجھے معلوم ہے۔۔۔ میں انہی کا پیچھا کر رہا ہوں۔۔۔" ہیری نے کہا اور فرش پر پڑے پڑے ہی ایک ٹونا اس لمبے چوڑے۔۔۔ سنہرے بال والے مردار خور پر مارا جو سب سے زیادہ فساد پھیلا رہا تھا۔۔۔ جب ٹونا اس کے چہرے سے ٹکرایا تو اس نے درد کے مارے واویلا مچانا شروع کر دیا۔۔۔ پھر وہ لڑکھڑاتا ہوا گھوما اور دونوں بہن بھائی کے پیچھے پیچھے بھاگ گیا۔۔۔ ہیری جدوجہد کر کے فرش سے اٹھا اور راہداری میں بھاگنے لگا۔۔۔ اس نے اپنی پشت پر ہونے والے دھماکوں کو بالکل نظر انداز کر دیا۔۔۔ باقی لوگ چلا چلا کر اسے واپس بلا رہے تھے لیکن اس نے ان کی پکار کو بھی

ان سنا کر دیا۔۔۔ اس نے زمین پر گرے ہوئے لوگوں کی خاموش التجاؤں پر بھی کوئی دھیان نہیں دیا۔۔۔ جن کی قسمت کے بارے میں ابھی وہ کچھ بھی نہیں جانتا تھا۔۔۔

موڑ کاٹتے ہوئے وہ پھسل گیا۔۔۔ خون کی وجہ سے اس کے جوتے پھسلواں ہو چکے تھے۔۔۔ اسنیپ کو کافی آگے نکلنے کا موقعہ مل گیا تھا۔۔۔ کیا یہ ممکن تھا کہ وہ اب تک حاجتی کمرہ میں پہنچ کر غائب کر دینے والی الماری میں گھس بھی چکا ہو۔۔۔ یا ققنس تنظیم کے ارکان نے اس رستہ پر قبضہ کر لیا ہو گا۔۔۔ تاکہ مردار خور اس راستے سے واپس نہ بھاگ پائیں۔۔۔؟ جب اس نے دوڑتے ہوئے اگلی ویران راہداری پار کی تو اسے اپنے ہی دوڑتے قدموں اور دھڑکتے ہوئے دل کے علاوہ کوئی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی۔۔۔ لیکن پھر اسے خون میں لت پت پیر کا ایک نشان نظر آیا۔۔۔ جس سے یہ بات تو ثابت ہو گئی کہ جان بچانے کے لئے بھاگنے والے مردار خوروں میں سے کوئی ایک تو سامنے والے دروازے کی طرف گیا ہے۔۔۔۔ شاید حاجتی کمرہ والا راستہ واقعی بند کر دیا گیا تھا۔۔۔

ایک اور موڑ کاٹتے ہوئے وہ دوبارہ پھسلا۔۔۔ ایک بد دعا اس کے بالکل قریب سے گزری۔۔۔ اس نے پناہ لینے کے لئے ایک آہنی زرہ بکتر کے پیچھے چھلانگ لگائی جو دھماکہ سے پھٹ گیا۔۔۔ اس نے دونوں بہن بھائی کو سنگ مرمر کی سیڑھیوں سے نیچے بھاگتے ہوئے دیکھا اور ان پر ٹونوں کی برسات کر دی۔۔۔ لیکن اس کے ٹونے سیڑھیوں کے نچلے حصہ کے پاس موجود نقلی بال لگائی ہوئی چڑیلوں کی تصویر سے ٹکرائے۔۔۔ جو چیختی چلاتی ہوئی اپنے برابر والی تصویروں میں بھاگ گئیں۔۔۔ آہنی زرہ بکتر کے ملبہ سے باہر نکلتے ہی ہیری کو مزید چیخنے اور چلانے کی آوازیں سنائی دیں۔۔۔ شاید محل کے باقی لوگ بھی جاگ گئے تھے۔۔۔

وہ اس امید پر ایک آسان رستہ کی طرف بھاگا کہ شاید وہ ان دونوں بھائی بہن کو پکڑنے میں کامیاب ہو جائے اور ہو سکتا ہے کہ اسی طرح وہ اسنیپ اور میلفوائے کے قریب بھی پہنچ جائے۔۔۔ جو اب تک یقیناً نیچے میدانوں میں پہنچ گئے ہوں گے۔۔۔ چھپے ہوئے زینہ کو آدھا پار کر لینے

کے بعد اس نے غائب ہوجانے والا زینہ کود کر پار کیا۔۔۔اور نیچے موجود دیوار گیر پردہ کے پار پہنچ گیا۔۔۔ وہ ایک ایسی راہداری میں باہر آیا تھا جہاں شب خوابی کا لبادہ پہنے۔۔ کئی حیران و پریشان ہفل پف کھڑے تھے۔۔۔

"ہیری۔۔۔ ہم نے شور سنا تھا۔۔۔اور کوئی **موت کے نشان** کے بارے میں بھی کچھ کہہ رہا تھا۔۔۔" ایرنی مک ملان نے کہنا شروع کیا۔۔۔

"رستہ سے ہٹ جاؤ۔۔" ہیری چلایا۔۔۔ اور دو لڑکوں کو دھکیلتا ہوا نیچے کی طرف بھاگا۔۔۔ باقی کی سیڑھیاں اس نے لپک کر پار کیں۔۔۔ سامنے والا شاہ بلوط کا دروازہ دھماکہ سے اڑا کر کھول دیا گیا تھا۔۔۔ فرش کی سلوں پر خون کے چھینٹے پڑے ہوئے تھے اور کئی دہشت زدہ طالب علم دیواروں سے چپکے ہوئے کھڑے تھے۔۔۔اکادکا نے ابھی تک اپنے چہرے اپنے بازؤں میں چھپائے ہوئے تھے۔۔۔ گریفن ڈور کی عظیم ریت گھڑی سے شاید کوئی بد دعا ٹکرائی تھی۔۔۔اور چھوٹے چھوٹے یاقوت ابھی تک ٹوٹی ہوئی ریت گھڑی سے نکل کر ٹن ٹن کی آواز کے ساتھ نیچے فرش کی سلوں پر گر رہے تھے۔۔۔

ہیری نے تقریباً اڑتے ہوئے داخلی ہال پار کیا اور باہر تاریک میدانوں میں نکل آیا۔۔۔ اسے بامشکل تین ہیولے تیزی سے باغیچہ میں بھاگتے ہوئے نظر آئے۔۔۔ جو دوسری طرف موجود دروازہ کی طرف جا رہے تھے۔۔۔ جس کے دوسری طرف وہ ظہور اڑان بھر سکتے تھے۔۔۔ان کے قد کاٹھ کو دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا کہ سب سے پیچھے والا وہی سنہرے بال والا لمبا چوڑا مردار خور ہے اور اس سے تھوڑا آگے اسنیپ اور میلفوائے تھے۔۔۔

جیسے ہی ہیری نے ان کے تعاقب میں بھاگنا شروع کیا۔۔۔رات کی ٹھنڈی ہوا چیرتی ہوئی اس کے پھیپھڑوں میں داخل ہو گئی۔۔۔اسے دور کہیں روشنی کا ایک جھماکہ نظر آیا جس نے اس کے شکاروں کا حلیہ واضح کر دیا۔۔۔اسے نہیں معلوم تھا کہ یہ کیسی روشنی تھی۔۔ لیکن وہ دوڑتا رہا۔۔۔ابھی تک وہ اتنا نزدیک نہیں پہنچا تھا کہ ان پر نشانہ لگا سکے۔۔۔

ایک اور روشنی کا جھماکہ۔۔۔ چلانے کی آوازیں۔۔۔اور جوابی روشنی کی شعائیں۔۔۔اور ہیری سمجھ گیا۔۔۔ہیگرڈ اپنی جھونپڑی سے باہر نکل آیا تھا۔۔۔اور فرار ہوتے ہوئے مردار خوروں کو روکنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔ حالانکہ ہر سانس ہیری کے پھیپھڑوں کو چھلنی کر رہی تھی اور اس کے سینے کی پھانس اب جلن میں بدل چکی تھی۔۔۔ پھر بھی ہیری نے اپنی رفتار تیز کر دی۔۔۔اس کے ذہن میں ایک بن بلائی آواز گونج رہی تھی۔۔۔" نہیں ہیگرڈ نہیں۔۔۔ نہیں ہیگرڈ بھی نہیں۔۔۔"

ہیری کی پشت سے کوئی چیز بہت شدت سے ٹکرائی ۔۔۔ جس سے وہ آگے کی طرف گر گیا۔۔۔اس کا چہرہ زمین سے ٹکرایا اور اس کے دونوں نتھنوں سے خون ٹپکنے لگا۔۔۔جب وہ لڑھکتے ہوئے پلٹا تو اس کی چھڑی حملہ کرنے کے لئے تیار تھی۔۔۔وہ سمجھ گیا تھا کہ جن بہن بھائی کو وہ آسان رستہ کا استعمال کر کے پیچھے چھوڑ آیا تھا وہ یقیناً اس کے پیچھے پہنچ گئے تھے۔۔۔

ایک اور دفعہ لڑھکنے کے بعد اندھیرے میدان میں اکڑوں حالت میں بیٹھتے ہوئے وہ چلایا۔۔۔ " رکاوٹم۔۔۔" کرشماتی طور پر اس کا ٹونا ان میں سے ایک کو جا لگا۔۔۔جو لڑکھڑایا اور گر گیا۔۔۔ جس سے ٹکرا کر دوسرا بندہ بھی لڑکھڑا گیا۔۔۔ ہیری اچھل کر اپنے قدموں پر کھڑا ہوا اور دوبارہ اسنیپ کے پیچھے بھاگنے لگا۔۔۔

اچانک بادلوں کی اوٹ سے نیا چاند نمودار ہو گیا تھا۔۔۔ جس کی روشن چاندنی میں ہیری کو ہیگرڈ کا عظیم ہیولہ نظر آیا۔۔۔ سنہرے بال والا مردار خور شکار گاہوں کے محافظ پر ایک کے بعد ایک بددعائیں مار رہا تھا۔۔۔ لیکن ہیگرڈ کی زبردست طاقت اور اپنی دیو ماں سے ورثہ میں ملنے والی موٹی چمڑی ابھی تک اس کی حفاظت کر رہی تھی۔۔۔۔ بہرحال۔۔۔اسنیپ اور میلفوائے ابھی تک بھاگ رہے تھے۔۔۔ کچھ ہی دیر میں وہ دروازے کے دوسری طرف پہنچنے میں کامیاب ہونے والے تھے۔۔۔ جس کے بعد وہ ظہور اڑان بھر سکتے تھے۔۔۔

ہیری بھاگتا ہوا ہیگرڈ اور اس کے مخالف کے پاس سے گزرا۔۔اس نے اسنیپ کی پیٹھ کا نشانہ لیا اور چلایا۔۔" بیوش گم۔۔۔"

اس کا نشانہ چوک گیا۔۔ لال روشنی کی لہر اسنیپ کے سر کے پاس سے نکل گئی۔۔۔ اسنیپ چلایا۔۔"بھاگو ڈریکو۔۔" اور پیچھے مڑ گیا۔۔ بیس گز کے فاصلہ پر۔۔۔اس نے اور ہیری نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔۔اور ایک ساتھ اپنی چھڑیاں بلند کر لیں۔۔۔

"قہر۔۔۔۔"

لیکن اسنیپ نے اس بددعا کو روک دیا۔۔ اس سے پہلے کہ ہیری کے منہ سے مکمل لفظ نکل پاتا۔۔۔اسنیپ نے اسے الٹ کر پیچھے کی طرف دھکیل دیا۔۔ ہیری لڑھک گیا اور ڈگمگاتے قدموں سے دوبارہ اٹھ کھڑا ہوا۔۔اسی وقت اس کے پیچھے موجود لمبا چوڑا مردار خور چلایا۔۔ " اَتِشَم ۔۔۔" ہیری نے ایک زوردار دھماکہ کی آواز سنی اور ان سب کے اوپر ناچتی ہوئی نارنجی روشنی چھا گئی۔۔۔ہیگرڈ کی جھونپڑی میں آگ لگ گئی تھی۔۔۔

ہیگرڈ دہاڑا۔۔۔" شیطان کے بچے۔۔۔فینگ اندر ہے۔۔۔"

" قہر۔۔۔" ہیری ناچتی ہوئی آگ کی روشنی میں سامنے موجود چمکتے ہوئے ہیولہ کی طرف نشانہ لگا کر دوسری دفعہ چلایا۔۔ لیکن اسنیپ نے دوبارہ اس کا منتر روک دیا۔۔۔ ہیری دیکھ سکتا تھا کہ اس کے ہونٹوں پر طنزیہ مسکراہٹ ہے۔۔۔

" ***ناقابل معافی وار*** استعمال کرنے کی تمہاری حیثیت ہی نہیں ہے پوٹر۔۔۔" کڑکتی ہوئی آگ۔۔۔ہیگرڈ کی چیخ و پکار اور پھنسے ہوئے کتے کے بے تحاشا بھونکنے کے شور میں وہ اونچی آواز میں چلایا۔۔"نہ تم میں اتنی ہمت ہے اور نہ ہی صلاحیت۔۔۔"

"گانٹھ ۔۔۔۔" ہیری گرجا۔۔ لیکن اسنیپ نے لاپرواہی سے ہاتھ کے ہلکے اشارہ سے اس منتر کو دوسری طرف موڑ دیا۔۔

"مقابلہ کرو۔۔" ہیری اس پر چلایا۔۔" لڑو مجھ سے۔۔ بزدل کہیں کے۔۔"

"تم نے مجھے بزدل کہا۔۔ پوٹر۔۔؟" اسنیپ چلایا۔۔"جب تک تین آدمی ساتھ نہ ہوں ۔۔ تمہارے باپ میں بھی کبھی مجھ پر حملہ کرنے کی ہمت نہیں ہوتی تھی۔۔ اسکو کیا کہہ کر بلاؤ گے۔۔بولو۔۔؟"

"صمم۔۔۔ "

"ایک بار پھر روک دیا۔۔اور پھر روک دوں گا۔۔جب تک کہ تم اپنا منہ اور دماغ بند کرنا نہیں سیکھ لو گے پوٹر۔۔" اسنیپ ایک بار پھر اس کا منتر موڑتے ہوئے پھنکارا۔۔ "اب چلو۔۔" اس نے ہیری کی پشت پر موجود لمبے چوڑے مردار خور سے کہا۔۔" اس سے پہلے کہ وزارت کے لوگ یہاں پہنچیں۔۔یہاں سے چلے جانے کا وقت ہو گیا ہے۔۔"

"رکاو۔۔۔"

لیکن اس سے پہلے کہ وہ یہ منتر پورا کر پاتا۔۔ شدید تکلیف نے ہیری کو جکڑ لیا۔۔ وہ گھاس پر لڑھک گیا۔۔ کوئی چلا رہا تھا۔۔وہ اس جلن سے مر ہی جائے گا۔۔اسنیپ اسے موت یا پاگل پن کی حد تک تڑپاتا رہے گا۔۔

"نہیں۔۔" اسنیپ کی چلاتی ہوئی آواز آئی۔۔اور درد اتنا ہی اچانک رک گیا۔۔ جتنا اچانک وہ شروع ہوا تھا۔۔ ہیری گھاس پر اندھیرے میں پڑا رہا۔۔ اس کی چھڑی اس کے ہاتھ میں تھی اور وہ ہانپ رہا تھا۔۔ اس کے اوپر کھڑا اسنیپ چلا رہا تھا۔۔۔ "کیا تم وہ احکامات بھول

گئے ہو جو ہمیں ملے تھے۔۔۔؟ پوٹر شیطانی شہنشاہ کا شکار ہے۔۔۔ ہمیں اسے نہیں چھیڑنا۔۔ جاؤ۔۔۔ جاؤ۔۔۔"

اور ہیری کو اپنے نیچے موجود زمین کانپتی ہوئی محسوس ہوئی۔۔ کیوں کہ دونوں بھائی بہن اور لمبے چوڑے مردار خور نے اسنیپ کے حکم کو مان لیا تھا اور وہ تیزی سے دروازے کی طرف بھاگ گئے۔۔۔ ہیری کے منہ سے غصے کے مارے ایک بے ڈھنگی چیخ نکل گئی۔۔۔ اس لمحہ اسے اس بات کی کوئی فکر نہیں تھی کہ وہ زندہ بچتا ہے یا مر جاتا ہے۔۔۔ اپنے قدموں پر زور دیتے ہوئے وہ ایک بار پھر اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔ اور اندھوں کی طرح لڑ کھڑاتا ہوا اسنیپ کی طرف بڑھا۔۔۔ وہ شخص جس سے اب اسے اتنی ہی نفرت تھی جتنی وہ خود والڈیمورٹ سے کرتا تھا۔۔۔

"*دائمی ک۔۔۔۔۔۔*"

اسنیپ نے اپنی چھڑی لہرائی اور منتر ایک بار پھر پسپا ہو گیا۔۔ لیکن ہیری اب مشکل سے ایک فٹ کے فاصلہ پر کھڑا تھا۔۔۔ اور اب آخر کار وہ اسنیپ کے چہرے کو صاف دیکھ سکتا تھا۔۔۔ اسنیپ کے چہرے پر اب طعنہ دیتی ہوئی۔۔۔ طنزیہ ہنسی نہیں تھی۔۔۔ بھڑکتی ہوئی آگ کی روشنی میں اس کے چہرے پر غصے کا طوفان ٹھاٹھیں مار رہا تھا۔۔۔ اپنی تمام طاقت کو یکجا کرتے ہوئے ہیری نے سوچا۔۔۔ "*لٹک۔۔۔۔*"

"نہیں پوٹر۔۔۔" اسنیپ چلایا۔۔۔ ایک زور دار دھماکہ کی آواز ہوئی اور ہیری ہوا میں اڑتا ہوا پیچھے جا گرا۔۔۔ ایک بار پھر وہ شدت کے ساتھ زمین سے ٹکرایا۔۔۔ اور اس بار اس کی چھڑی اس کے ہاتھ سے نکل کر دور جا گری۔۔۔ اسے ہیگرڈ کے چیخنے اور فینگ کے بھونکنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔۔۔ اسنیپ اس کے قریب آ گیا اور جھک کر اسے وہاں پڑا ہوا دیکھنے لگا۔۔۔ ہیری کے پاس بھی اسکی چھڑی نہیں تھی۔۔۔ اور وہ بھی اتنا ہی غیر محفوظ تھا۔۔۔ جتنے ڈمبلڈور تھے۔۔۔ شعلوں

میں لپٹی جھونپڑی کی روشنی میں اسنیپ کے چہرے پر وہی نفرت نظر آ رہی تھی جو ڈمبلڈور پر وار کرنے سے پہلے اس کے چہرے پر تھی۔۔۔

"پوٹر۔۔۔ تمہاری اتنی ہمت۔۔۔ کہ تم میرے بنائے ہوئے منتر مجھ ہی پر استعمال کرو۔۔۔؟ وہ میں تھا جس نے یہ منتر بنائے تھے۔۔۔ میں۔۔۔۔ میں ہی ہوں ۔۔۔ کم ذات شہزادہ۔۔۔۔ اور تم میری ایجاد میرے ہی خلاف استعمال کرو گے۔۔۔ بالکل اپنے گھٹیا باپ کی طرح۔۔۔؟ نہیں۔۔۔ مجھے ایسا نہیں لگتا۔۔۔"

ہیری نے اپنی چھڑی اٹھانے کے لئے چھلانگ لگائی۔۔۔ اسنیپ نے چھڑی پر ایک منتر مارا اور وہ اندھیرے میں کچھ فٹ دور اچھل کر نگاہوں سے اوجھل ہو گئی۔۔۔

"تو مجھے مار ڈالو۔۔۔" ہیری نے ہانپتے ہوئے کہا۔۔۔ اسے بالکل بھی خوف محسوس نہیں ہو رہا تھا۔۔۔ اس کے دل میں بس غصہ اور نفرت بھری تھی۔۔۔" مجھے بھی اسی طرح مار دو جیسے تم نے انہیں مار ڈالا۔۔۔۔ بزدل کہیں کے۔۔۔"

"مجھے بزدل مت کہو۔۔۔" اسنیپ چیخا۔۔۔ اور اس کا چہرہ اچانک پاگل وحشی کی طرح بگڑ گیا۔۔۔ جیسے اسے بھی اتنی ہی تکلیف ہو رہی ہو جتنی تکلیف ان کے پیچھے جلتے ہوئے مکان میں پھنسے۔۔۔ بھونکتے اور شور مچاتے کتے کو ہو رہی تھی۔۔۔

اس نے ہوا میں چھڑی لہرائی۔۔۔ ہیری کو محسوس ہوا کہ کوئی گرم سفید چابک نما چیز اس کے چہرہ سے ٹکرائی ہو۔۔۔ اور وہ زمین پر پیچھے کی طرف جا گرا۔۔۔ اس کی آنکھوں کے سامنے تارے ناچنے لگے۔۔۔ اور ایک لمحہ کے لئے اس کا دم ہی گھٹ گیا۔۔۔ پھر اسے اپنے اوپر پروں کی آواز سنائی دی۔۔۔ اور کسی بڑی چیز نے ستاروں کو ڈھانپ لیا۔۔۔ بک بیک نے اڑ کر اسنیپ پر حملہ کر دیا تھا۔۔۔ استرے جیسے نوکیلے پنجوں کے زخم لگتے ہی اسنیپ پیچھے کی طرف لڑ کھڑا گیا۔۔۔ ہیری جیسے تیسے ہمت کر کے بیٹھ گیا۔۔۔ لیکن اس کا سر ابھی تک زمین سے ٹکرانے کی

وجہ سے چکرا رہا تھا۔۔۔ اس نے دیکھا کہ اسنیپ پورا زور لگا کر بھاگ رہا تھا۔۔۔ اور عظیم درندہ اپنے پر پھڑپھڑاتے ہوئے چیختا ہوا اس کے پیچھے اڑ رہا تھا۔۔۔ ہیری نے پہلے کبھی اسے ایسی آواز نکالتے ہوئے نہیں سنا تھا۔۔۔

ہیری کوشش کر کے اپنے قدموں پر کھڑا ہوا اور مدہوش انداز میں اپنی چھڑی ڈھونڈنے لگا۔۔۔ تاکہ وہ دوبارہ پیچھا کر سکے۔۔۔ لیکن انگلیوں سے گھاس کو ٹٹول کر ٹہنیاں ہٹاتے وقت بھی وہ جانتا تھا کہ بہت دیر ہو چکی ہے۔۔۔ اور واقعی۔۔۔ جب تک اسے اپنی چھڑی ملی اور وہ واپس مڑا تو اسے دروازے کے اوپر گول گول چکر مار کر اڑتے ہوئے **عنقا گھڑ** کے علاوہ کوئی اور نظر نہیں آیا۔۔۔ اسنیپ اسکول کی حدود سے باہر نکل کر ظہور اڑان بھرنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔۔۔

"ہیگرڈ۔۔۔" ہیری چکراتے ہوئے سر کے ساتھ چاروں اطراف دیکھتے ہوئے بڑبڑایا۔۔۔ "ہیگرڈ۔۔۔؟"

وہ لڑکھڑاتے قدموں سے چلتے ہوئے مکان کی طرف بڑھا۔۔ اسی وقت فینگ کو اپنے کاندھے پر لادا ہوا ایک عظیم جسامت کا ہیولہ آگ کی لپٹوں سے باہر نکلا۔۔ خوشی کے آنسوؤں کے ساتھ ہیری گھٹنوں کے بل نیچے گر گیا۔۔۔ اس کا ایک ایک عضو کانپ رہا تھا۔۔ اس کے پورے جسم میں درد ہو رہا تھا۔۔ اور درد کے مارے اس کی سانس گھٹ گھٹ کر آ رہی تھی۔۔

"تم ٹھیک ہو ہیری۔۔۔؟ تم ٹھیک ہو۔۔۔؟ ہم سے بات کرو ہیری۔۔۔"

ہیگرڈ کا بڑا۔۔ بالوں بھرا چہرہ ہیری کی نگاہوں کے سامنے تیر رہا تھا۔۔۔ اس کی اوٹ میں تارے تک چھپ گئے تھے۔۔۔ ہیری جلی ہوئی لکڑی اور کتے کے بال کی ملی جلی خوشبو سونگھ سکتا تھا۔۔۔ اس نے ایک ہاتھ آگے بڑھایا اور فینگ کے گرم اور زندہ جسم کو اپنے پاس تھرتھراتا ہوا محسوس کیا۔۔۔

"میں ٹھیک ہوں۔۔۔" ہیری نے ہانپتے ہوئے کہا۔۔۔" تم ٹھیک ہو۔۔۔؟"

"ہاں ہم بھی ٹھیک ہیں۔۔۔ ہمیں مارنا اتنا آسان نہیں ہے۔۔۔"

ہیگرڈ نے اپنے ہاتھ ہیری کے بازوؤں کے نیچے ڈالے اور اسے اتنی طاقت سے اٹھا کر کھڑا کیا کہ کچھ لمحات کے لئے ہیری کے پاؤں زمین سے اٹھ گئے۔۔۔ ہیگرڈ نے اسے اٹھا کر کھڑا کر دیا۔۔۔ ہیری کو ہیگرڈ کے گال پر خون بہتا ہوا نظر آیا۔۔۔ اس کی ایک آنکھ کے نیچے ایک گہرا زخم تھا جو تیزی سے سوج رہا تھا۔۔۔

"ہمیں تمہارے گھر کی آگ بجھانی چاہیے۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔۔" منتر ہے" *پانی پھوار" ۔۔۔"*

"ہم جانتے تھے کہ ایسا ہی کچھ ہو گا۔۔۔" ہیگرڈ بڑبڑایا۔۔۔ اور اس نے شوخ گلابی۔۔ پھولوں والی چھتری ہوا میں بلند کی اور بولا۔۔۔" *پانی پھوار۔۔۔*"

چھتری کی نوک سے پانی کا ایک فوارہ باہر نکلا۔۔۔ ہیری نے بھی اپنا چھڑی والا ہاتھ اٹھایا۔۔۔ جو سیسے کی طرح سخت محسوس ہو رہا تھا۔۔۔ اور بڑبڑایا۔۔۔" *پانی پھوار۔۔۔*" آخری چنگاری کے بجھنے تک وہ اور ہیگرڈ جھونپڑی پر پانی ڈالتے رہے۔۔۔

"یہ زیادہ برا نہیں لگ رہا۔۔۔" کچھ منٹ بعد ہیگرڈ نے سلگتے ہوئے ملبہ کو دیکھتے ہوئے امید بھرے لہجہ میں کہا۔۔۔" کوئی بھی ایسی چیز نہیں ہے۔۔۔ جسے ڈمبلڈور ٹھیک نہ کر سکیں۔۔۔"

یہ نام سنتے ہی ہیری کے پیٹ میں شدید درد کا احساس اٹھنے لگا۔۔۔ ارد گرد چھائی خاموشی اور سناٹے میں اس کے اندر خوف سر اٹھانے لگا۔۔۔

"ہیگرڈ۔۔۔"

"ہم کچھ **زندہ ٹہنی پودوں** کی ٹانگیں باندھ رہے تھے۔۔ جب ہم نے انہیں آتے ہوئے سنا۔۔" ہیگرڈ نے دکھ بھرے لہجہ میں کہا۔۔۔ وہ ابھی بھی اپنی جھونپڑی کے ملبہ کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔ "وہ بے چارے بھی جھونپڑی کے ساتھ جل کر مر گئے ہوں گے۔۔۔ بے چارے ننھے منے پودے۔۔۔"

"ہیگرڈ۔۔۔"

"لیکن ہوا کیا تھا ہیری۔۔۔؟ ہم نے بس ان مردار خوروں کو محل سے بھاگ کر نیچے آتے ہوئے دیکھا تھا۔۔۔ لیکن یہ کمبخت اسنیپ ان کے ساتھ کیا کر رہا تھا۔۔۔؟ وہ کہاں چلا گیا۔۔۔ کیا وہ ان کے تعاقب میں گیا ہے۔۔۔؟"

"اس نے۔۔۔" ہیری نے اپنا گلا صاف کیا۔۔۔ جو دہشت اور دھوئیں کی وجہ سے سوکھ گیا تھا۔۔۔ "ہیگرڈ۔۔۔ اس نے مار دیا۔۔۔"

"مار دیا۔۔۔؟' ہیگرڈ نے اونچی آواز میں کہا۔۔۔ اور نیچے ہیری کی طرف گھورنے لگا۔۔۔ " اسنیپ نے مار دیا۔۔۔؟ کیا کہنا چاہ رہے ہو ہیری۔۔۔؟"

"ڈمبلڈور۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔۔" اسنیپ نے ڈمبلڈور کو مار دیا۔۔۔"

ہیگرڈ اس کی طرف دیکھتا ہی رہ گیا۔۔۔ اس کے چہرے پر نظر آنے والا چھوٹا سا حصہ احساسات سے خالی تھا۔۔۔ جیسے اسے کچھ سمجھ ہی نہ آ رہا ہو۔۔۔

"ڈمبلڈور کو کیا ہیری۔۔۔؟"

"وہ مر چکے ہیں۔۔۔ اسنیپ نے انہیں مار دیا۔۔۔"

"ایسا مت کہو۔۔" ہیگرڈ نے کھردرے لہجہ میں کہا۔۔ اسنیپ نے ڈمبلڈور کو مار دیا ہے۔۔۔بے وقوف مت بنو ہیری۔۔۔ تم ایسا کیسے کہہ سکتے ہو۔۔۔؟"

"میں نے اپنی آنکھوں سے یہ ہوتے ہوئے دیکھا ہے۔۔۔"

"تم ایسا نہیں دیکھ سکتے۔۔۔"

"میں نے یہی دیکھا ہے، ہیگرڈ۔۔۔"

ہیگرڈ نے انکار میں اپنا سر ہلایا۔۔ اس کے چہرے پر بے یقینی مگر رحم کا تاثر تھا۔۔ اور ہیری جانتا تھا کہ ہیگرڈ یہی سمجھ رہا ہے کہ دماغ پر چوٹ لگنے کی وجہ سے ہیری ایسی مدہوش باتیں کر رہا ہے یا شاید یہ سب کسی ٹونے کے اثر کا نتیجہ ہے۔۔۔

"دیکھو۔۔ ہوا یہ ہوگا کہ ڈمبلڈور نے اسنیپ کو مردار خوروں کے ساتھ جانے کا حکم دیا ہوگا۔۔۔" ہیگرڈ نے اعتماد کے ساتھ کہا۔۔۔ "ہمیں لگتا ہے کہ اسے ابھی بھی اپنا بہروپ اپنائے رکھنے کی ضرورت ہے۔۔ دیکھو۔۔۔ چلو اب تمہیں اسکول واپس لے کر چلتے ہیں۔۔۔ چلو آؤ ہیری۔۔۔"

ہیری نے بحث کرنے یا وضاحت دینے کی کوئی کوشش نہیں کی۔۔۔ وہ ابھی بھی بری طرح سے کانپ رہا تھا۔۔۔ بہت جلد ہیگرڈ کو خود ہی حقیقت پتہ چل جائے گی۔۔۔ بہت جلد۔۔۔ جب انہوں نے اپنے قدم واپس محل کی طرف موڑ لئے تو ہیری نے دیکھا کہ بہت سی کھڑکیاں اب روشن ہو رہی تھیں۔۔۔ وہ تصور کی آنکھ سے اندر کا منظر صاف دیکھ سکتا تھا۔۔۔ لوگ ایک کمرے سے دوسرے کمرے میں جا کر ایک دوسرے کو بتا رہے تھے کہ مردار خور محل کے اندر گھس آئے تھے۔۔۔ اور ہوگورٹس کے اوپر **موت کا نشان** جھلملا رہا ہے۔۔۔ جس کا مطلب یہی ہے کہ یقیناً کوئی نہ کوئی مارا گیا ہے۔۔۔

شاہ بلوط کا سامنے والا دروازہ ان کے سامنے کھلا ہوا تھا۔۔ اندر سے آتی روشنی باہر راہ گزر اور باغیچہ پر پڑ رہی تھی۔۔ پوشاک پہنے ہوئے بہت سے طالب علم آہستگی کے ساتھ سیڑھیوں سے نیچے جھانک رہے تھے۔۔۔ وہ گھبراتے ہوئے ان مردار خوروں کو دیکھنے کی کوشش کر رہے تھے جو رات کے اندھیرے میں کہیں گم ہو گئے تھے۔۔۔ بہر حال۔۔۔ ہیری کی نگاہیں۔۔۔ سب سے بلند مینار کے نیچے والے میدان پر جمی ہوئی تھیں۔۔۔ اس نے تصور کی آنکھ سے دیکھا کہ وہاں اسے گھاس پر کالی رنگت کا ٹیڑھا میڑھا ڈھیر پڑا ہوا نظر آ رہا ہے۔۔ گرچہ وہ ابھی بھی اتنے زیادہ فاصلہ پر موجود تھا کہ ایسی کسی بھی چیز کا نظر آنا ناممکن تھا۔۔۔ جب وہ چپ چاپ اس جگہ کو گھور رہا تھا جہاں اس کے خیال میں ڈمبلڈور کا بے جان جسم پڑا ہو گا۔۔۔ تو اس نے دیکھا کہ بہت سے لوگ اس طرف جانا شروع ہو گئے ہیں۔۔۔

ہیگرڈ اور ہیری محل کے سامنے والے حصہ کی طرف جانے لگے۔۔۔ فینگ ان کے قدموں کے نشان پر چل رہا تھا۔۔۔ ہیگرڈ بولا۔۔۔ " وہ لوگ کیا دیکھ رہے ہیں۔۔۔؟ وہ گھاس پر کیا پڑا ہوا ہے۔۔۔؟ " اب ہیگرڈ جوتش مینار کے نچلے احاطہ کی طرف جانے لگا۔۔ جہاں اب لوگوں کی ایک چھوٹی سی بھیڑ اکٹھی ہو گئی تھی۔۔۔ "دیکھو ہیری۔۔۔ مینار کے قدموں میں۔۔۔؟ نشان کے بالکل نیچے۔۔۔ قسم سے۔۔۔ تمہیں ایسا تو نہیں لگتا کہ کسی کو مینار سے نیچے پھینک دیا گیا ہے۔۔۔؟"

ہیگرڈ اچانک خاموش ہو گیا۔۔۔ شاید یہ سوچ تھی ہی اتنی ڈراؤنی کہ اسے اونچی آواز میں بولنا تک مشکل تھا۔۔ ہیری اس کے ساتھ ساتھ چلتا رہا۔۔۔ اسے اپنے چہرے اور ٹانگوں کے ان حصوں میں درد محسوس ہو رہا تھا جہاں پچھلے کچھ گھنٹوں کے دوران اس نے کئی بد دعائیں۔۔۔ اور کئی ٹونے جھیلے تھے۔۔۔ لیکن یہ ایک عجیب احساس تھا۔۔ جیسے یہ سارا درد اس کے قریب کھڑا کوئی اور شخص برداشت کر رہا ہو۔۔۔ اصل اور ناقابل برداشت درد تو اس کے سینہ میں لگے ہوئے پھندے میں محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

وہ اور ہیگرڈ۔۔۔ خوابناک انداز میں۔۔۔ سرگوشیاں کرتی ہوئی بھیڑ سے ہوتے ہوئے مجمع کے بالکل سامنے والے حصہ میں پہنچ گئے۔۔ جہاں گم صم طلباء اور اساتذہ نے کچھ حصہ خالی چھوڑا ہوا تھا۔۔۔

ہیری کو ہیگرڈ کی درد اور صدمہ بھری چیخ سنائی دی۔۔۔ لیکن وہ رکا نہیں۔۔۔ وہ آہستہ قدموں سے آگے کی طرف چلتا رہا۔۔۔ یہاں تک کہ وہ اس جگہ پہنچ گیا جہاں ڈمبلڈور پڑے ہوئے تھے۔۔۔ وہ ان کے پاس اکڑوں بیٹھ گیا۔۔۔ جس وقت اسے ڈمبلڈور کی جانب سے کئے گئے **مکمل جسم جکڑ سحر** سے نجات ملی تھی۔۔۔ وہ اسی لمحہ سے جانتا تھا کہ اب کوئی امید باقی نہیں بچی ہے۔۔۔ وہ جانتا تھا کہ ایسا صرف تبھی ہو سکتا ہے جب سحر کرنے والا خود زندہ نہ بچا ہو۔۔۔ لیکن پھر بھی وہ ان کو اس طرح یہاں ٹوٹی بکھری حالت میں پڑے ہوئے دیکھنے کے لئے ذہنی طور پر تیار نہیں تھا۔۔۔ دنیا کے سب سے عظیم جادوگر ۔۔ جن سے ہیری کبھی ملا تھا۔۔۔ ان جیسا کبھی کوئی نہیں آئے گا۔۔

ڈمبلڈور کی آنکھیں بند تھیں۔۔۔ لیکن ان کے ہاتھ پاؤں اس انداز میں بکھرے ہوئے تھے جیسے وہ پرسکون نیند میں ڈوبے ہوئے ہوں۔۔۔ ہیری نے آگے بڑھ کر ان کی خمدار ناک پر انکا آدھے چاند کی ساخت والا چشمہ سیدھا کیا۔۔۔ اور ان کے منہ سے نکل کر بہتی ہوئی خون کی لکیر کو اپنی آستین سے پونچھ دیا۔۔۔ پھر اس نے ان کے بوڑھے دانش مند چہرے پر اپنی نگاہیں جما لیں۔۔۔ اور اس بڑی اور سمجھ سے باہر سچائی کو ہضم کرنے کی کوشش کرنے لگا کہ ڈمبلڈور اب کبھی بھی اس سے دوبارہ بات نہیں کریں گے۔۔۔ اور نہ ہی اب کبھی وہ اس کی مدد کر پائیں گے۔۔۔

ہیری کی پشت پر کھڑی بھیڑ سرگوشیاں کر رہی تھی۔۔۔ بہت دیر بعد اسے احساس ہوا کہ وہ کسی سخت چیز پر جھکا ہوا تھا۔۔۔ اس نے نیچے دیکھا۔۔۔

گھنٹوں پہلے جس لاکٹ کو چرانے میں انہیں کامیابی ملی تھی وہ ڈمبلڈور کی جیب سے نکل کر نیچے گر گیا تھا۔۔ شاید زمین سے زور کے ساتھ ٹکرانے کی وجہ سے ہی وہ کھل چکا تھا۔۔ اور حالانکہ ہیری اب مزید صدمہ۔۔ دکھ یادہشت محسوس کرنے سے قاصر تھا۔۔۔ پھر بھی اسے اٹھاتے ہی اسے احساس ہوا کہ کچھ گڑبڑ تھی۔۔۔

اس نے لاکٹ کو اپنے ہاتھوں میں الٹ کر دیکھا۔۔۔ یہ **سوچ کی پرچھائی** میں دیکھے ہوئے لاکٹ جتنا بڑا نہیں تھا۔۔۔اور نہ ہی اس پر سلے درن کے **س** کا سانپ نما نشان بنا ہوا تھا۔۔۔ اس کے علاوہ۔۔۔اس کے اندر ایک مڑے ہوئے چرمئی کاغذ کے علاوہ کچھ بھی نہیں تھا۔۔۔ جو اس جگہ پر کس کر پھنسا ہوا تھا جہاں عام طور پر تصویر لگی ہوتی ہے۔۔۔

وہ کیا کر رہا ہے۔۔۔ یہ سوچے سمجھے بنا۔۔۔ ہیری نے مشینی انداز میں چرمئی کاغذ کو باہر نکالا۔۔۔اسے کھولا۔۔۔اور ان بہت ساری چھڑیوں کی روشنی میں اسے پڑھنے لگا۔۔۔جواب اس کی پشت پر روشن ہو گئی تھیں۔۔۔

*شیطانی شہنشاہ کے نام*

*میں جانتا ہوں کہ جب تم یہ پڑھ رہے ہو گے اس سے پہلے ہی میں مر چکا ہوں گا۔۔۔*

*لیکن میں چاہتا ہوں کہ تم یہ جان لو۔۔۔ کہ وہ میں تھا۔۔ جس نے تمہارے راز سے پردہ اٹھایا تھا۔۔۔*

*میں اصل کوزۂ روح چرا چکا ہوں۔۔ اور میرا ارادہ ہے کہ میں اسے جلد از جلد تباہ کردوں گا۔۔۔*

*میں اس امید کے ساتھ موت کو گلے لگا رہا ہوں کہ ایک دن جب تمہیں تمہاری ٹکر کا ہی کوئی شخص ملے گا۔۔*

*تب تم ایک بار پھر فانی بن چکے ہو گے۔۔۔*

*رے ۔۔۔ الف۔۔۔ بے۔۔۔*

ہیری اس پیغام کو نہ تو سمجھ پایا اور نہ ہی اسے اس کی کوئی پرواہ تھی۔۔۔ صرف ایک چیز معنی رکھتی تھی۔۔۔ یہ اصلی **کوزۂ روح** نہیں تھا۔۔ڈمبلڈور نے بلاوجہ اس خوفناک محلول کو پی کر اپنے آپ کو کمزور کیا تھا۔۔۔ ہیری نے اس چرمئی کاغذ کو اپنی مٹھی میں بھینچ لیا۔۔ اور اس کی آنکھیں آنسوؤں سے جل اٹھیں۔۔ اس کی پشت پر موجود فینگ بھی دردناک آواز میں رونے لگا۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

# انتیسواں باب

## ققنس کا نوحہ

"یہاں آؤ ہیری۔۔۔"

"نہیں۔۔۔"

"تم یہاں نہیں رک سکتے ہیری۔۔۔ چلو اب۔۔۔"

"نہیں۔۔۔"

وہ ڈمبلڈور کے پاس سے ہٹنا نہیں چاہتا تھا۔۔۔ وہ کہیں نہیں جانا چاہتا تھا۔۔۔ اس کے کندھے پر رکھا ہیگرڈ کا ہاتھ کانپ رہا تھا۔۔۔ پھر ایک اور آواز نے کہا۔۔۔ "چلو آؤ ہیری۔۔۔"

ایک نسبتاً چھوٹے اور گرم ہاتھ نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔۔۔ اور اسے اوپر کی طرف اٹھایا۔۔ اس نے اس ہاتھ کے دباؤ کو بنا سوچے سمجھے قبول کر لیا۔۔۔ جب وہ بھیڑ میں بنا کسی کی طرف دیکھے واپسی کے لئے چلنے لگا ۔۔۔ تب جا کر اسے ہوا میں پھیلی پھولوں کی خوشبو سے احساس ہوا کہ وہ جینی تھی۔۔۔ جو اسے واپس محل کی طرف لے جا رہی تھی۔۔ اسے سمجھ سے باہر آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔۔ سسکیوں۔۔۔ چیخوں اور رونے پیٹنے کی آوازیں رات کا سینہ چاک کر رہی تھیں۔۔۔ لیکن ہیری اور جینی چلتے رہے۔۔۔ وہ داخلی ہال کی سیڑھیوں پر چڑھ گئے۔۔۔ ہیری کی نگاہوں کے سامنے کچھ دھندلے چہرے ابھر آئے۔۔۔ لوگ اس کی طرف غور سے دیکھ کر سرگوشیاں کرتے ہوئے اندازے لگا رہے تھے۔۔۔ اور گریفن ڈور ریت گھڑی کے یاقوت فرش پر خون کے قطروں کی طرح چمک رہے تھے۔۔۔ وہ رستہ بناتے ہوئے سنگ مرمر کی سیڑھیوں کی طرف جانے لگے۔۔

"ہم ہسپتال جا رہے ہیں۔۔۔" جینی نے کہا۔۔

"میں زخمی نہیں ہوں۔۔۔" ہیری بولا۔۔

"یہ مک گونیگل کا حکم ہے۔۔۔" جینی نے کہا۔۔۔ "تمام لوگ وہیں ہیں۔۔۔ رون۔۔ ہرمائنی۔۔۔ لیوپن اور باقی سبھی لوگ۔۔۔"

ایک بار پھر ہیری کے سینے میں خوف امڈ آیا۔۔۔ وہ ان بے حرکت اجسام کو تو بھول ہی گیا تھا جنہیں وہ اپنے پیچھے چھوڑ گیا تھا۔۔۔

"جینی۔۔۔ اور کون مرا ہے۔۔۔؟"

"پریشان مت ہو۔۔۔ ہم میں سے کوئی نہیں مرا ہے۔۔۔"

"لیکن **موت کا نشان**۔۔ میلفوائے نے کہا تھا کہ وہ کسی کے جسم کو پھلانگ کر آیا تھا۔۔۔"

"اس نے بل کو پھلانگا تھا۔۔ لیکن سب ٹھیک ہے۔۔۔وہ زندہ ہے۔۔۔"

بہرحال۔۔ اس کی آواز میں کچھ ایسا ضرور تھا جسے سن کر ہیری برے شگن کو بھانپ گیا۔۔۔

"تمہیں پورا یقین ہے۔۔۔؟"

"اس میں یقین نہ کرنے کی کیا بات ہے۔۔۔بس اس کی۔۔۔اس کی حالت تھوڑی خراب ہے۔۔۔ باقی سب ٹھیک ہے۔۔۔ گرے بیک نے اس پر حملہ کر دیا تھا۔۔ مادام پومفری کا کہنا ہے کہ اب وہ کبھی بھی۔۔۔اب وہ کبھی بھی پہلے جیسا نظر نہیں آئے گا۔۔۔"

جینی کی آواز تھوڑی کپکپا گئی۔۔۔

"ہم دراصل یہ نہیں جانتے کہ اس کا اثر کیا پڑے گا۔۔ میرا مطلب ہے کہ ۔۔۔ گرے بیک ایک انسانی بھیڑیا ہے۔۔ لیکن اس وقت وہ بھیڑیئے کے روپ میں نہیں تھا۔۔۔"

"لیکن باقی لوگ۔۔۔وہاں زمین پر اور لوگ بھی تو پڑے ہوئے تھے۔۔۔۔"

"نیول ہسپتال میں ہے۔۔۔ لیکن مادام پومفری کا کہنا ہے کہ وہ ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔ پروفیسر فلٹ وک کو بے ہوش کر دیا گیا تھا مگر اب وہ ٹھیک ہیں۔۔۔بس تھوڑا چکرائے ہوئے ہیں لیکن پھر بھی انہوں نے ریون کلا کی دیکھ بھال کے لئے جانا زیادہ ضروری سمجھا۔۔۔اور ایک مردار خور مارا گیا ہے۔۔۔ وہ ایک موت کے وار کا شکار ہو گیا جو وہ لمبا چوڑا سنہرے بال والا مردار خور ہر طرف مار رہا تھا۔۔ ہیری اگر ہمارے پاس تمہاری **قسمت کی کنجی** نہیں ہوتی۔۔۔ تو مجھے لگتا ہے کہ ہم

سبھی مارے جاتے۔۔۔ لیکن اس محلول کی وجہ سے ہر منتر ہم سے ٹکرائے بنا ہمارے قریب سے گزر گیا۔۔۔"

وہ لوگ ہسپتال پہنچ گئے تھے۔۔۔ دھکیل کر دروازہ کھولنے پر ہیری نے دیکھا کہ نیول دروازے کے ساتھ والے بستر پر سو رہا تھا۔۔۔ رون۔ ہرمائنی۔ لونا۔ ٹونکس اور لیوپن شعبۂِ حادثات کے دوسرے کنارے پر لگے ایک بستر کے ارد گرد جمع تھے۔۔۔ دروازہ کھلنے کی آواز پر انہوں نے نگاہیں اٹھا کر اوپر دیکھا۔۔۔ ہرمائنی بھاگتی ہوئی ہیری کے پاس آئی اور اسے گلے سے لگالیا۔۔۔ لیوپن بھی آگے بڑھ آئے تھے ان کے چہرے پر تجسس جھلک رہا تھا۔۔

"تم ٹھیک ہو ہیری۔۔۔؟"

"میں ٹھیک ہوں۔۔۔ بل کیسا ہے۔۔۔؟"

کسی نے جواب نہیں دیا۔۔۔ ہیری نے ہرمائنی کے کندھے کے اوپر سے جھانکا۔۔۔ اسے بل کے تکیے کے اوپر ایک انجان چہرہ نظر آیا۔۔۔ اس چہرہ کو اتنی بری طرح سے کاٹا پیٹا اور نوچا کھسوٹا گیا تھا کہ وہ حد سے زیادہ بدشکل ہو چکا تھا۔۔۔ مادام پومفری اس کے زخموں پر ایک تیز بدبودار ہرے رنگ کا مرہم تھپتھپاتے ہوئے لگا رہی تھیں۔۔۔ ہیری کو یاد آیا کہ اسنیپ نے میلفوائے کے ***دائمی کٹار*** والے زخموں کو اپنی چھڑی کی مدد سے کتنی آسانی سے ٹھیک کر دیا تھا۔۔۔

اس نے آیا سے پوچھا۔۔۔ "کیا آپ کسی سحر یا ایسی ہی کسی چیز سے ان زخموں کو ٹھیک نہیں کر سکتیں۔۔۔؟"

"ان زخموں پر کوئی سحر کام نہیں کرے گا۔۔۔" مادام پومفری نے کہا۔۔۔ "میں جتنا جانتی ہوں۔۔۔ وہ سب آزما کر دیکھ چکی ہوں۔۔۔ لیکن انسانی بھیڑیئے کے کاٹے کا کوئی علاج نہیں ہے۔۔۔"

"لیکن اسے چودھویں کے چاند کی رات تو نہیں کاٹا گیا۔۔" رون نے کہا۔۔۔ جو اپنے بھائی کے چہرے کو اس طرح دیکھ رہا تھا۔۔ جیسے صرف گھورنے سے ہی اس کے زخم ٹھیک ہو جائیں گے۔۔۔ "گرے بیک نے اپنا روپ نہیں بدلا تھا۔۔ تو پھر یقیناً بل بھی ایک اصلی۔۔۔ اصلی بھیڑیا تو نہیں۔۔۔؟"

اس نے بے یقینی سے لیوپن کی طرف دیکھا۔۔

"نہیں۔۔۔ مجھے نہیں لگتا کہ بل ایک حقیقی انسانی بھیڑیا بنے گا۔۔" لیوپن نے کہا۔۔ "لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اس کی زندگی زہر آلود نہیں ہوگی۔۔۔ ان زخموں پر بد دعا ہے۔۔۔ مشکل ہی ہے کہ یہ زخم کبھی پوری طرح سے بھر پائیں گے۔۔۔ اور ہو سکتا ہے کہ آج کے بعد بل میں بھیڑیوں جیسی کچھ خصوصیات پیدا ہو جائیں۔۔۔"

"شاید ڈمبلڈور کوئی چیز جانتے ہوں جو کام آ جائے۔۔۔" رون نے کہا۔۔۔ "وہ ہیں کہاں۔۔۔؟ بل ڈمبلڈور کے حکم پر ان پاگلوں کے منہ لگا تھا۔۔۔ ڈمبلڈور اس کے مقروض ہیں۔۔۔ وہ اسے ایسی حالت میں نہیں چھوڑ سکتے۔۔۔"

"رون۔۔۔ ڈمبلڈور مر چکے ہیں۔۔۔" جینی نے کہا۔۔۔

"نہیں۔۔۔" لیوپن نے وحشت کے عالم میں جینی سے ہیری کی طرف دیکھا۔۔۔ جیسے امید کر رہے ہوں کہ ہیری اس کی بات کاٹ دے گا۔۔۔ لیکن جب ہیری نے ایسا نہیں کیا تو لیوپن بل کے بستر کے پاس رکھی ایک کرسی پر گر گئے۔۔۔ ان کے ہاتھوں نے ان کا چہرہ ڈھانپ لیا۔۔۔ ہیری نے پہلے کبھی لیوپن کو اس طرح ہوش کھوتے ہوئے نہیں دیکھا تھا۔۔۔ اسے محسوس ہوا جیسے وہ کسی کے ذاتی لمحہ میں دخل دینے کی گستاخی کر رہا ہے۔۔۔ وہ دوسری طرف مڑ گیا۔۔۔ اور اس کی نظر رون پر پڑی۔۔ آنکھوں ہی آنکھوں میں اس نے اس بات کی تصدیق کر دی جو جینی نے کہی تھی۔۔۔

"ان کا انتقال کیسے ہوا۔۔۔؟" ٹونکس نے سرگوشی میں پوچھا۔۔" یہ کیسے ہوا۔۔؟"

"انہیں اسنیپ نے مار ڈالا۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔" میں وہیں تھا۔۔ میں نے یہ اپنی آنکھوں سے دیکھا۔۔ ہم لوگ جوتش مینار پر واپس پہنچے کیوں کہ نشان وہیں تھا۔۔ ڈمبلڈور بیمار تھے۔۔ وہ کمزور تھے۔۔ لیکن مجھے لگتا ہے کہ جب ہم نے دوڑ کر زینے سے اوپر آتے ہوئے قدموں کی آواز سنی تو انہیں احساس ہو گیا تھا کہ یہ ایک جال تھا۔۔ انہوں نے مجھے منجمد کر دیا۔۔ میں کچھ بھی نہیں کر پایا۔۔ میں سلیمانی چادر کے نیچے تھا۔۔ اور پھر میلفوائے دروازے سے اندر داخل ہوا اور انہیں نہتا کر دیا۔۔"

ہرمائنی نے دہشت سے اپنے منہ پر اپنے ہاتھ رکھ لئے۔۔ رون نے افسوس بھری آواز نکالی۔۔ لونا کے ہونٹ کپکپا رہے تھے۔۔

"۔۔ پھر مزید مردار خور وہاں پہنچ گئے۔۔ پھر اسنیپ آیا۔۔ اور اس نے یہ کام کیا۔۔ ***نیست و نابود شد.....***" ہیری آگے نہیں بول پایا۔۔

مادام پومفری پھوٹ پھوٹ کر رو دیں۔۔ کسی نے ان کی طرف بالکل دھیان نہیں دیا۔۔ صرف جینی نے ہلکی سرگوشی کی۔۔ "شش۔۔ چپ چاپ سنیں۔۔"

ہچکیاں لیتی ہوئی مادام پومفری نے انگلیوں سے اپنا منہ بھینچ لیا۔۔ ان کی آنکھیں چوڑی ہو رہی تھیں۔۔ باہر اندھیرے میں کہیں ایک ققنس اس انداز میں گنگنا رہا تھا جیسا ہیری نے پہلے کبھی نہیں سنا تھا۔۔ ایک خوبصورت دکھ بھرا نوحہ۔۔ اور جیسا کہ ہیری نے پہلے بھی ققنس کے گیت کو سن کر محسوس کیا تھا۔۔ اسے وہی احساس دوبارہ ہوا۔۔ کہ یہ موسیقی اس کے باہر نہیں بلکہ اندر سے آ رہی تھی۔۔ یہ اس کا اپنا غم تھا جو جادوئی انداز میں سُروں کی شکل میں تبدیل ہو کر میدانوں کے پار اور اسکول کی کھڑکیوں سے باہر گونج رہا تھا۔۔

وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ لوگ کتنی دیر تک کھڑے کھڑے اس موسیقی کو سنتے رہے۔۔۔ اور وہ یہ بھی نہیں جانتا تھا کہ اس آہ وزاری کی آواز کو سن کر اس کے سینہ کا بوجھ تھوڑا ہلکا کیوں ہو گیا تھا۔۔۔ بہر حال ایسا لگا کہ ہسپتال کا دروازہ ایک بار پھر کھلنے تک بہت سا وقت بیت گیا تھا۔۔۔ پروفیسر مک گونیگل شعبہِ حادثات میں داخل ہوئی تھیں۔۔۔ باقی سب لوگوں کی طرح ان کے اوپر بھی ہال میں ہوئی لڑائی کے نشان موجود تھے۔۔۔ ان کے چہرے پر کھرونچیں تھیں اور ان کا چوغہ کئی جگہوں سے پھٹ چکا تھا۔۔۔

"مولی اور آرتھر رستہ میں ہیں۔۔۔" انہوں نے کہا۔۔ جس سے موسیقی کا سحر ٹوٹ گیا۔۔۔ ہر کوئی اس طرح چوکنا ہو گیا جیسے ابھی ابھی ان کا سکتہ ٹوٹا ہو۔۔۔ وہ لوگ دوبارہ بل کو دیکھنے۔۔۔ اپنی آنکھیں خشک کرنے۔۔۔ یا بے یقینی سے اپنا سر ہلانے کے لئے مڑ گئے۔۔۔ "ہیری۔۔۔ ہوا کیا ہے۔۔۔؟ ہیگرڈ کے مطابق۔۔۔ تم ڈمبلڈور کے ساتھ تھے۔۔۔ جب وہ۔۔۔ جب یہ ہوا۔۔۔ وہ کہتا ہے کہ اس معاملہ میں پروفیسر اسنیپ ملوث ہیں۔۔۔"

"اسنیپ نے ڈمبلڈور کو مار ڈالا۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔۔

ایک لمحہ تک اسے گھورنے کے بعد۔۔۔ وہ ڈرا دینے والے انداز میں لہرائیں۔۔۔ مادام پومفری۔۔۔ جو خود پر قابو پانے میں کامیاب ہو گئیں تھیں۔۔۔ دوڑتے ہوئے آگے بڑھیں۔۔۔ اور ہوا سے ایک کرسی نمودار کر کے اسے پروفیسر مک گونیگل کے نیچے سرکا دیا۔۔۔

"اسنیپ۔۔۔" مک گونیگل نے کرسی پر گرتے ہوئے ٹوٹے لہجہ میں دہرایا۔۔۔ "ہم سبھی حیران ہوتے تھے۔۔۔ مگر انہیں پورا بھروسہ تھا۔۔۔ ہمیشہ۔۔۔ اسنیپ۔۔۔ مجھے یقین نہیں آرہا۔۔۔"

"اسنیپ ایک قابل **سوچ بندش ماہر** تھا۔۔۔" لیوپن نے کہا۔۔۔ ان کی آواز ان کے مزاج کے بالکل الٹ۔۔۔ کڑوی ہو رہی تھی۔۔۔ "ہم ہمیشہ سے ہی یہ جانتے تھے۔۔۔"

"لیکن ڈمبلڈور نے قسم کھائی تھی کہ وہ ہماری طرف ہے۔۔۔" ٹونکس نے سرگوشی کی۔۔۔ "میں ہمیشہ یہی سوچتی تھی کہ ڈمبلڈور اسنیپ کے بارے میں کوئی ایسی بات ضرور جانتے ہیں جو ہم نہیں جانتے تھے۔۔۔"

"وہ ہمیشہ یہی ظاہر کرتے تھے کہ ان کے پاس اسنیپ پر بھروسہ کرنے کی ٹھوس وجہ موجود ہے۔۔۔" پروفیسر مک گونیگل بڑبڑائیں۔۔۔ وہ اب چار سوتی کپڑے کے کنارے والے رومال سے اپنی بہتی آنکھوں کے کونے پونچھ رہی تھیں۔۔۔ "میرا مطلب ہے۔۔۔ اسنیپ کے ماضی کو دیکھتے ہوئے لوگوں کا حیران ہونا جائز بھی تھا۔۔۔ لیکن ڈمبلڈور نے مجھے صاف کہا تھا کہ اسنیپ کا پچھتاوا بالکل حقیقی ہے۔۔۔ وہ اس کے خلاف ایک لفظ بھی سننے کو تیار نہیں تھے۔۔۔"

"میں یہ جاننا چاہوں گی کہ آخر اسنیپ نے انہیں بھروسہ دلانے کے لئے کہا کیا تھا۔۔۔؟" ٹونکس نے کہا۔۔۔

"میں جانتا ہوں۔۔۔" ہیری بولا۔۔۔ اور وہ سب مڑ کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔۔۔ "اسنیپ نے والڈیمورٹ کو وہ معلومات فراہم کی تھیں جن کی وجہ سے والڈیمورٹ میرے امی ابو کو ڈھونڈ کر مارنے گیا تھا۔۔۔ پھر اسنیپ نے ڈمبلڈور کو بتایا کہ اسے احساس ہی نہیں تھا کہ اس نے کیا کر دیا ہے۔۔ اور اس کے لئے وہ واقعی دل سے شرمندہ ہے۔۔۔ اسے افسوس ہے کہ وہ مر گئے۔۔۔"

وہ سب اس کی طرف گھورتے رہے۔۔۔

"اور ڈمبلڈور نے اس بات پر یقین کر لیا۔۔۔" لیوپن نے حیرانی سے کہا۔۔۔ "ڈمبلڈور نے یقین کر لیا کہ اسنیپ کو جیمز کے مرنے پر افسوس ہے۔۔۔؟ اسنیپ نے اپنی پوری زندگی جیمز سے نفرت کی ہے۔۔۔"

"اور اس کے نزدیک میری ماں کی بھی کوئی حیثیت نہیں تھی۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔۔ " کیوں کہ وہ ماگلو گھرانے میں پیدا ہوئی تھیں۔۔۔اس نے انہیں۔۔۔ **'بدذات'** کہہ کر پکارا تھا۔۔۔"

کسی نے بھی یہ نہیں پوچھا کہ ہیری یہ سب باتیں کس طرح جانتا ہے۔۔۔ وہ سبھی دہشت ناک صدمہ میں کھوئے ہوئے تھے۔۔۔ اور جو ہو چکا تھا۔۔۔اس بھیانک سچائی کو ہضم کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔۔۔

"یہ سب میری غلطی ہے۔۔۔" پروفیسر مک گونیگل نے اچانک کہا۔۔۔ وہ پریشان لگ رہی تھیں اور اپنے گیلے رومال کو اپنے ہاتھوں میں مروڑ رہی تھیں۔۔۔"میری غلطی۔۔۔ میں نے ہی فیلیئس کو آج رات اسنیپ کو بلانے کے لئے بھیجا تھا۔۔۔ دراصل میں نے اسے ہماری مدد کرنے کے لئے بلایا تھا۔۔۔اگر میں نے اسنیپ کو چوکنا نہ کیا ہوتا کہ کیا ہو رہا ہے۔۔۔ تو شاید وہ کبھی آکر مردار خوروں کے ساتھ شامل ہی نہیں ہوتا۔۔۔ مجھے نہیں لگتا کہ فیلیئس کے بتانے سے پہلے اسے اس بارے میں کچھ پتہ ہوگا۔۔۔مجھے نہیں لگتا کہ اسے ان کی آمد کا علم ہوگا۔۔۔"

"اس میں تمہاری کوئی غلطی نہیں ہے مینروا۔۔۔" لیوپن نے نرمی سے کہا۔۔۔ "ہم سبھی کو مزید مدد کی ضرورت تھی۔۔۔ ہم سبھی یہ سوچ کر خوش تھے کہ اسنیپ بھی ہماری مدد کے لئے آرہا ہے۔۔۔"

"تو جب وہ لڑائی کی جگہ پہنچا تو وہ مردار خوروں کے ساتھ شامل ہو گیا۔۔۔؟" ہیری نے پوچھا۔۔۔ وہ اسنیپ کے دوغلے پن اور رسوائی کی داستان تفصیل سے سننا چاہتا تھا۔۔۔تاکہ وہ اس سے مزید نفرت کرنے کی وجوہات بٹور سکے۔۔۔اور بدلہ لینے کی قسم اٹھا سکے۔۔۔

"مجھے ٹھیک سے تو نہیں معلوم کہ ہوا کیا تھا۔۔۔" پروفیسر مک گونیگل نے بدحواسی سے کہا۔۔۔" ہر چیز اتنی الجھی ہوئی تھی۔۔۔ڈمبلڈور نے ہم سے کہا تھا کہ وہ کچھ گھنٹوں کے لئے اسکول چھوڑ کر

جارہے ہیں۔۔۔اور اس دوران ہمیں احتیاطاً راہداریوں میں گشت لگانا ہوگا۔۔ ریمس۔۔۔بل اور ٹمفیڈ ورا ہمارے ساتھ شامل ہونے والے تھے۔۔۔ تو ہم نے گشت لگانا شروع کر دیا۔۔۔ہر چیز پر سکون لگ رہی تھی۔۔۔اسکول سے باہر جانے والے تمام خفیہ راستوں پر نظر رکھی جارہی تھی۔۔۔ ہم جانتے تھے کہ کوئی بھی اڑ کر اندر داخل نہیں ہو سکتا۔۔۔ محل کے ہر داخلی راستہ پر طاقتور سحر کیا گیا تھا۔۔۔ مجھے ابھی بھی نہیں معلوم کہ مردار خور اسکول کے اندر داخل ہونے میں کس طرح کامیاب ہو گئے۔۔۔"

"میں جانتا ہوں۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔۔اور اس نے مختصراً انہیں غائب ہونے والی الماریوں کی جوڑی اور ان کے درمیان وجود میں آنے والے جادوئی راستے کے بارے میں بتایا۔۔۔"تو اس طرح وہ حاجتی کمرہ کے ذریعہ محل میں داخل ہو گئے۔۔۔"

نہ چاہتے ہوئے بھی اس نے رون اور ہرمائنی پر نظر ڈالی۔۔۔ان دونوں کے چہرے پر ویرانی چھائی ہوئی تھی۔۔۔

"مجھ سے گڑبڑ ہو گئی تھی ہیری۔۔۔" رون نے اداسی سے کہا۔۔۔" ہم نے بالکل وہی کیا جیسا تم نے کہا تھا۔۔۔جب **لٹیروں کے نقشہ** کی تلاشی لینے پر ہمیں اس میں میلفوائے نظر نہیں آیا۔۔۔ تو ہم نے سوچا کہ وہ یقیناً حاجتی کمرہ کے اندر ہوگا۔۔۔ تو میں۔۔۔ جینی اور نیول اس پر نظر رکھنے کے لئے وہاں چلے گئے۔۔۔لیکن میلفوائے ہم سے بچ کر نکل گیا۔۔۔"

"ہمارے نگرانی شروع کرنے کے ٹھیک ایک گھنٹہ بعد وہ کمرہ سے باہر نکلا۔۔۔" جینی نے کہا۔۔۔"وہ اکیلا چلا آرہا تھا اور اس نے وہ عجیب سا مرجھایا ہوا ہاتھ تھاما ہوا تھا۔۔۔"

"اسکا **قسمت کا دھنی ہاتھ**۔۔۔" رون نے کہا۔۔۔" یاد ہے۔۔۔وہی ہاتھ جو صرف اپنے پکڑنے والے کو روشنی فراہم کرتا ہے۔۔۔"

"خیر۔۔۔" جینی نے اپنی بات جاری رکھی۔۔۔"وہ ضرور یہ دیکھنے کے لئے آیا ہوگا کہ مردار خوروں کے باہر نکلنے کے لئے رستہ صاف ہے یا نہیں۔۔ کیوں کہ جیسے ہی اس کی نظر ہم پر پڑی اس نے ہوا میں کوئی چیز اچھالی جس سے ہر طرف گہری تاریکی چھا گئی۔۔۔"

" فریڈ اور جارج کا پیرو سے درآمد شدہ **فوری تاریکی سفوف**۔۔۔" رون نے تلخی سے کہا۔۔ " میں ان سے اس بارے میں بات کرنے والا ہوں کہ وہ اپنا سامان کس طرح کے لوگوں کو بیچتے ہیں۔۔۔"

"ہم نے ہر چیز آزمائی۔۔۔ ***روشن اجالا۔۔۔ آتِشم۔۔۔*** " جینی نے کہا۔۔ "لیکن کوئی بھی چیز تاریکی کو ختم نہیں کر پائی۔۔۔ ہم صرف یہی کر سکتے تھے کہ ٹٹولتے ہوئے اس راہداری سے باہر نکل جائیں۔۔۔ اور اس دوران ہم نے کئی لوگوں کو تیزی سے اپنے پاس سے گزرتے ہوئے محسوس کیا۔۔۔ ظاہر ہے میلفوائے اس ہاتھ کی وجہ سے اندھیرے میں بھی دیکھ سکتا تھا اور وہ ان لوگوں کو رستہ دکھا رہا تھا۔۔۔ لیکن ہمیں کسی منتر کو استعمال کرنے کی ہمت اس لئے نہیں ہوئی کہ کہیں ہم ایک دوسرے کو ہی نہ مار ڈالیں۔۔۔ اور جب تک ہم ایک ایسی راہداری میں پہنچے جہاں روشنی تھی۔۔۔ تب تک وہ لوگ جا چکے تھے۔۔۔"

لیوپن بھرائی ہوئی آواز میں بولے۔۔۔ "خوش قسمتی سے رون۔۔۔ جینی اور نیول فوراً ہی ہم سے ٹکرا گئے۔۔۔ اور انہوں نے ہمیں بتا دیا کہ کیا ہو چکا ہے۔۔۔ کچھ منٹوں کے اندر ہی ہم نے مردار خوروں کو جوتش مینار کی طرف جانے کی کوشش کرتے ہوئے ڈھونڈ لیا۔۔۔ یقینی طور پر میلفوائے کو اس بات کی امید نہیں تھی کہ اور لوگ بھی پہرہ دے رہے ہوں گے۔۔۔ شاید اس کے تاریکی پھیلانے والے سفوف کا ذخیرہ بھی ختم ہو گیا تھا۔۔۔ جو بھی ہو۔۔۔ لڑائی پھوٹ پڑی۔۔۔ وہ بکھر گئے اور ہم نے ان کا پیچھا کرنا شروع کر دیا۔۔۔ ان میں سے ایک۔۔۔ گبون۔۔۔ لڑائی چھوڑ کر مینار کا زینہ چڑھنے میں کامیاب ہو گیا۔۔۔"

" تاکہ وہ وہاں **موت کا نشان** بنا سکے۔۔۔؟" ہیری نے پوچھا۔۔۔

"ہاں شاید اسی کے لئے۔۔۔ انہوں نے حاجتی کمرہ سے باہر نکلنے سے پہلے ہی یہ طے کر لیا ہوگا۔۔" لیوپن نے کہا۔۔۔ "لیکن مجھے نہیں لگتا کہ گبون کو وہاں اکیلے ڈمبلڈور کا انتظار کرنے کا منصوبہ پسند آیا ہوگا۔۔۔ کیوں کہ وہ لڑائی میں دوبارہ شامل ہونے کے لئے دوڑتا ہوا سیڑھیوں سے واپس نیچے اتر آیا۔۔۔ لیکن نیچے آتے ہی وہ ایک ایسے موت کے وار کا شکار ہو گیا جس کا اصل نشانہ میں تھا۔۔۔"

ہیری نے ہرمائنی کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔۔۔ " تو اگر رون۔۔۔ جینی اور نیول کے ساتھ حاجتی کمرہ کی نگرانی کر رہا تھا۔۔۔ تو کیا تم۔۔۔؟"

"ہاں۔۔۔ میں اسنیپ کے دفتر کے باہر تھی۔۔۔" ہرمائنی نے سرگوشی میں کہا۔۔۔ اس کی آنکھیں آنسوؤں سے جھلملا رہی تھیں۔۔۔ " میرے ساتھ لونا تھی۔۔۔ ہم کافی دیر۔۔ باہر منڈلاتے رہے۔۔ لیکن کچھ بھی نہیں ہوا۔۔۔ ہمیں نہیں معلوم تھا کہ اوپری منزل پر کیا ہو رہا ہے۔۔۔ کیوں کہ نقشہ تو رون لے گیا تھا۔۔۔ تقریباً آدھی رات کے وقت پروفیسر فلٹ وک اچھلتے ہوئے نیچے کال کوٹھڑیوں کی طرف آئے۔۔۔ وہ محل میں مردار خوروں کی موجودگی کے بارے میں چلا رہے تھے۔۔۔ مجھے نہیں لگتا کہ انہوں نے اس بات پر دھیان بھی دیا ہوگا کہ میں اور لونا بھی وہیں موجود تھے۔۔۔ وہ بس دوڑتے ہوئے اسنیپ کے دفتر میں داخل ہو گئے۔۔۔ ہم نے انہیں کہتے سنا کہ اسنیپ کو مدد کرنے کے لئے ان کے ساتھ واپس چلنا ہوگا۔۔۔ اور پھر ہمیں زور سے ڈنڈہ مارنے کی آواز آئی۔۔۔ اور اسنیپ ہڑبڑاتے ہوئے اپنے کمرہ سے باہر آئے اور انہوں نے ہمیں دیکھ لیا۔۔۔ اور۔۔۔ اور۔۔۔"

"اور کیا۔۔۔؟" ہیری نے کہا۔۔۔

"میں کتنی بے وقوف تھی ہیری۔۔۔" ہرمائنی نے ایک چیختی ہوئی سرگوشی میں کہا۔۔۔ "انہوں نے کہا کہ پروفیسر فلٹ وک گر گئے ہیں۔۔۔ اور ہمیں جا کر انہیں سنبھالنا چاہیے۔۔۔ جب

تک وہ جا کر مردار خوروں سے لڑائی کرنے میں مدد کرتے ہیں۔۔" اس نے شرمندگی کے مارے اپنا چہرہ ہاتھوں سے چھپا لیا۔۔۔اب اس کی دبی ہوئی آواز اس کی انگلیوں کے رستہ باہر آ رہی تھی۔۔"ہم اسنیپ کے دفتر میں یہ دیکھنے کے لئے گئے کہ کیا ہم پروفیسر فلٹ وک کی مدد کر سکتے ہیں۔۔ وہاں پروفیسر فلٹ وک فرش پر بے ہوش پڑے تھے۔۔۔اور۔۔۔اوہ۔۔۔اب یہ بات کتنی صاف نظر آ رہی ہے۔۔۔کہ اسنیپ نے یقیناً فلٹ وک کو ساکت کر دیا ہوگا۔۔۔لیکن ہمیں اس کا احساس تک نہیں ہوا۔۔۔ہم نے اسنیپ کو وہاں سے جانے دیا۔۔۔"

"اس میں تمہاری کوئی غلطی نہیں ہے ہرمائنی۔۔۔" لیوپن نے نرمی سے کہا۔۔۔" اگر تم اسنیپ کی بات نہیں مانتی اور رستہ سے نہ ہٹتی۔۔۔تو ہو سکتا تھا کہ وہ تمہیں اور لونا کو جان سے مار ڈالتا۔۔۔"

"تو پھر وہ اوپر والی منزل پر پہنچ گیا۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔۔ وہ تصور کی آنکھ سے اسنیپ کو بھاگ کر سنگ مرمر کا زینہ چڑھتے ہوئے دیکھ سکتا تھا۔۔۔اس کا سیاہ چوغہ ہمیشہ کی طرح اس کے پیچھے لہرا رہا تھا۔۔۔اور اوپر جاتے ہوئے وہ اپنے چوغہ میں سے اپنی چھڑی باہر نکال رہا تھا۔۔" اور اس نے وہ جگہ ڈھونڈ لی جہاں آپ سب لڑائی کر رہے تھے۔۔۔"

"ہم مشکل میں تھے۔۔کیوں کہ ہم ہار رہے تھے۔۔۔" ٹونکس نے دھیمی آواز میں کہا۔۔۔"گبون تو مر گیا تھا لیکن باقی مردار خور بھی آخری دم تک لڑنے پر آمادہ لگ رہے تھے۔۔۔نیول زخمی ہو چکا تھا۔۔۔بل گرے بیک کے ظلم کا شکار بن گیا تھا۔۔۔گھپ اندھیرا چھایا ہوا تھا۔۔۔ ہر طرف بددعائیں اڑ رہی تھیں۔۔۔میلفوائے بھی غائب ہو چکا تھا۔۔وہ یقیناً بھاگ کر زینہ سے اوپر چڑھ گیا ہوگا۔۔۔پھر ان میں سے مزید لوگ اس کے پیچھے بھاگے۔۔۔لیکن ان میں سے ایک نے اپنے پیچھے زینہ پر کسی منتر کے ذریعہ رکاوٹ کھڑی کر دی۔۔۔نیول نے بھاگ کر اس میں سے گزرنے کی کوشش کی لیکن وہ ہوا میں اڑتا ہوا نیچے آ گرا۔۔۔"

""""ہم میں سے کوئی بھی وہ رکاوٹ پار نہیں کر پایا۔۔" رون نے کہا۔۔" اور وہ لمبا چوڑا مردار خور ہر طرف منتروں کی بوچھاڑ کر رہا تھا۔۔ جو دیواروں سے ٹکرا کر ہمارے آس پاس گزر رہے تھے۔۔۔"

"اور پھر اسنیپ وہاں آگیا۔۔۔" ٹونکس نے کہا۔۔ "لیکن اگلے ہی لمحہ وہ نگاہوں سے اوجھل ہو گیا۔۔۔"

"میں نے اسے بھاگ کر ہماری طرف آتے ہوئے دیکھا۔۔۔" جینی نے کہا۔۔۔ "لیکن اسی لمحہ اس لمبے چوڑے مردار خور نے مجھ پر ایک ٹونا مارا۔۔۔اس سے بچنے کے لئے میں نیچے جھک گئی۔۔ جس سے میرا دھیان بھٹک گیا۔۔"

"میں نے اسے سیدھا اس بددعا والی رکاوٹ سے گزرتے ہوئے دیکھا تھا جیسے وہاں کوئی رکاوٹ ہو ہی نہیں۔۔" لیوپن بولے۔۔۔ "میں نے اس کے پیچھے اندر داخل ہونے کی کوشش کی۔۔ لیکن نیول ہی کی طرح میں بھی اڑ کر دور جا گرا۔۔۔"

"وہ ضرور ایسا کوئی منتر جانتا ہو گا جو ہم نہیں جانتے تھے۔۔۔" مک گونیگل نے سرگوشی کی۔۔۔ "آخر وہ شیطانی جادو سے تحفظ کے فن کا استاد تھا۔۔۔ میں نے خود ہی سے یہ فرض کر لیا تھا کہ وہ مینار کے اوپر فرار ہونے والے مردار خوروں کو پکڑنے کی جلدی میں ہے۔۔۔"

"جلدی میں تو تھا وہ۔۔" ہیری نے بے رحمی سے کہا۔۔" لیکن انہیں روکنے کی نہیں بلکہ ان کی مدد کرنے کی جلدی میں۔۔۔ اور میں شرط لگانے کے لئے تیار ہوں کہ اس رکاوٹ کو پار کرنے کے لئے آپ کے ہاتھ پر **موت کا نشان** ہونا ضروری ہو گا۔۔ تو جب وہ واپس نیچے آیا تب کیا ہوا۔۔۔؟"

"دیکھو۔۔۔اس لمبے چوڑے مردار خور نے اسی وقت ایک ٹونا مارا تھا جسکی وجہ سے آدھی سے زیادہ چھت نیچے آ گری۔۔۔اور اس کی وجہ سے وہ سحر بھی ٹوٹ گیا جو زینہ پر رکاوٹ بنا ہوا تھا۔" لیوپن نے کہا۔۔۔" ہم فوراً آگے بڑھے۔۔۔میرا مطلب ہے ہم میں سے جو لوگ ابھی بھی کھڑے ہوئے تھے وہ آگے بڑھے۔۔۔اور پھر دھول کی چادر سے اسنیپ اور وہ لڑکا نمودار ہوئے۔۔۔ظاہر ہے۔۔۔ہم میں سے کسی نے ان پر حملہ نہیں کیا۔۔۔"

"ہم نے انہیں نکل جانے کا رستہ دے دیا۔۔۔" ٹونکس نے کھوکھلی آواز میں کہا۔۔۔"ہم نے سوچا کہ مردار خور ان کا پیچھا کر رہے ہوں گے۔۔۔ اور پھر فوراً ہی باقی مردار خور اور گرے بیک وہاں لوٹ آئے اور ہم دوبارہ لڑنے لگے۔۔۔ میرے خیال سے میں نے اسنیپ کو چلا کر کچھ کہتے ہوئے سنا تھا۔۔۔ لیکن میں نہیں جانتی کہ وہ کیا کہہ رہا تھا۔۔۔"

"اس نے چلا کر کہا تھا۔۔۔'کام پورا ہو گیا ہے' " ہیری نے کہا۔۔۔" وہ جو کام کرنے آیا تھا۔۔۔وہ کام کر چکا تھا۔۔۔"

سبھی لوگ خاموش ہو گئے۔۔۔ باہر تاریک میدانوں میں ابھی بھی ققنس کا نوحہ گونج رہا تھا۔۔۔ ہوا میں گونجتی ہوئی موسیقی کے ساتھ ہیری کے دماغ میں نہ چاہتے ہوئے بھی کئی ناپسندیدہ۔۔۔بن بلائے خیالات امڈ آئے۔۔۔کیا انہوں نے اب تک ڈمبلڈور کی لاش کو مینار کے قدموں کے پاس سے ہٹا دیا ہوگا۔۔۔؟ اب اس لاش کے ساتھ کیا ہوگا۔۔۔؟ انہیں کہاں دفنایا جائے گا۔۔۔؟ اس نے اپنی جیب میں اپنی مٹھیاں بھینچ لیں۔۔۔ وہ اپنی داہنی مٹھی کی انگلیوں میں نقلی **کوزہ روح** کا ٹھنڈا ٹھوس احساس محسوس کر سکتا تھا۔۔۔

ہسپتال کے دروازے ایک دھماکہ سے کھلے۔۔۔ جس سے وہ سبھی لوگ اچھل پڑے۔۔۔ویزلی صاحب اور ان کی بیگم بھاگتے ہوئے شعبۂ حادثات میں داخل ہوئے۔۔۔ان کے بالکل پیچھے فلیور چلی آ رہی تھی۔۔۔اس کا خوبصورت چہرہ دہشت میں ڈوبا ہوا تھا۔۔۔

پروفیسر مک گونیگل اچھل کر کھڑی ہوئیں اور ان کا استقبال کرنے کے لئے آگے بڑھیں۔۔۔ "مولی۔۔۔آرتھر۔۔۔۔مجھے بہت افسوس ہے۔۔۔"

بل کے دھجی دھجی چہرے پر نظر پڑتے ہی بیگم ویزلی نے سرگوشی کے انداز میں کہا۔۔۔ "بل۔۔۔" اور گولی کی رفتار سے پروفیسر مک گونیگل کے پاس سے بھاگتی ہوئی اس کے پاس پہنچ گئیں۔۔۔"اوہ بل۔۔۔۔"

لیوپن اور ٹونکس جلدی سے اٹھ کر پیچھے ہٹ گئے۔۔۔تاکہ ویزلی صاحب اور ان کی بیگم۔۔۔بستر کے نزدیک آسکیں۔۔۔بیگم ویزلی اپنے بیٹے کے اوپر جھکیں اور اس کی لہولہان پیشانی پر اپنے ہونٹ رکھ دیئے۔۔۔

"آپ نے بتایا کہ گرے بیک نے اس پر حملہ کیا ہے۔۔۔؟" ویزلی صاحب نے بدحواس لہجہ میں پروفیسر مک گونیگل سے پوچھا۔۔۔"لیکن اس وقت اس نے روپ نہیں بدلا تھا۔۔۔؟ تو اس کا کیا مطلب ہے۔۔۔؟ اب بل کے ساتھ کیا ہوگا۔۔۔؟"

"اس وقت کچھ بھی کہنا مشکل ہے۔۔۔" پروفیسر مک گونیگل نے بے بسی سے لیوپن کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

"اس کی زندگی کچھ حد تک تو زہرآلود ضرور ہوگی آرتھر۔۔۔۔" لیوپن نے کہا۔۔۔۔" لیکن یہ ایک عجیب نوعیت کا معاملہ ہے۔۔۔ممکن حد تک انوکھا۔۔۔جاگنے کے بعد وہ کس طرح برتاؤ کرے گا۔۔۔اس بارے میں کچھ بھی کہنا مشکل ہے۔۔۔"

بیگم ویزلی نے مادام پومفری سے تیز بدبودار مرہم لے لیا۔۔۔اور بل کے زخموں کو تھپتھپانے لگیں۔۔۔

"اور ڈمبلڈور۔۔۔۔؟" ویزلی صاحب نے کہا۔۔۔ "منروا۔۔۔کیا یہ سچ ہے۔۔۔؟ کیا وہ واقعی۔۔۔؟"

پروفیسر مک گونیگل نے ہاں میں سر ہلا دیا۔۔ ہیری نے محسوس کیا کہ جینی اس کے قریب سرک آئی ہے۔۔۔اس کی سکڑی ہوئی آنکھیں فلیور پر جمی ہوئی تھیں۔۔۔جو سر جھکائے ایک ٹک بل کو گھورے جا رہی تھی۔۔۔

"ڈمبلڈور نہیں رہے۔۔۔؟" ویزلی صاحب نے سرگوشی کی۔۔۔ لیکن بیگم ویزلی کی آنکھوں میں تو بس ان کا بڑا بیٹا ہی سمایا ہوا تھا۔۔۔وہ سسکنے لگیں۔۔۔ان کے آنسو بل کے بگڑے ہوئے چہرے پر ٹپکنے لگے۔۔۔

"ظاہر ہے۔۔۔اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ وہ کیسا نظر آتا ہے۔۔۔اس بات کی واقعی کوئی اہمیت نہیں۔۔۔ لیکن میرا بچہ بہت ہی خوبصورت لڑکا تھا۔۔۔ ہمیشہ سے خوبصورت۔۔۔اور اس کی تو شادی بھی ہونے والی تھی۔۔۔"

"اس بات سے آپ کا کیا مطلب اے۔۔۔؟" فلیور نے اچانک اونچی آواز میں کہا۔۔۔"آپ کا مطلب کیا اے۔۔۔' اس کی تو شادی بی اونے والی تی۔۔' ؟"

بیگم ویزلی نے اپنا آنسوؤں سے بھیگا ہوا چہرہ اوپر اٹھایا۔۔۔وہ گھبرائی ہوئی لگ رہی تھیں۔۔۔۔ "دیکھو۔۔میں صرف یہ کہنا چاہ رہی تھی۔۔۔۔"

"آپ کو لگتا اے کے اب بیل مجھ سے شادی نئیں کرنا چائے گا۔۔؟" فلیور نے پوچھا۔۔" آپ کو لگتا اے کے ان کاٹنے کے نشانوں کی وجہ سے وہ موجھ سے پیار نئیں کرے گا۔۔؟"

"نہیں۔۔۔میرا یہ مطلب نہیں تھا۔۔۔"

"لیکن وہ کرے گا۔۔" فلیور نے کہا۔۔۔پھر وہ تن کر کھڑی ہو گئی اور اپنے چاندی جیسے بالوں کی لمبی لٹ جھٹک کر پیچھے اچھال دی۔۔۔"انسانی بھیڑیئے کا املہ بیل کو موجھ سے پیار کرنے سے نئیں روک سکتا۔۔۔"

"ہاں مجھے یقین ہے۔۔" بیگم ویزلی نے کہا۔۔ " لیکن میں نے سوچا۔۔۔ شاید۔۔ اس کی حالت کو دیکھ کر۔۔۔ کہ وہ کیسا لگ۔۔۔۔"

"آپ نے سوچا تا کے میں اس سے شادی کرنے سے انکار کردوں گی۔۔؟ یا شاید۔۔ آپ کو یہی امید تی۔۔۔؟" فلیور نے کہا۔۔۔ غصے سے اس کے نتھنے پھڑک رہے تھے۔۔۔ "موجھے اس بات کی کوئی پروا نئیں اے کے وہ کیسا نظر آتا اے۔۔۔؟ موجھے لگتا اے کے میرا حسن ام دونوں کے لئے کافی اے۔۔۔ یہ زخم اس بات کا ثبوت ایں کے میرا شوہر کتا بہادر اے۔۔۔ اور یہ میں کروں گی۔۔۔" اس نے غصے سے کہا اور بیگم ویزلی کو ایک طرف دھکیل کر ان کے ہاتھ سے مرہم چھین لیا۔۔۔

بیگم ویزلی۔۔۔ پیچھے اپنے شوہر کے پاس ہٹ گئیں۔۔۔ اور چہرے پر عجیب سا تاثر لئے فلیور کو بل کے زخم صاف کرتے ہوئے دیکھنے لگیں۔۔۔ کسی نے کچھ بھی نہیں کہا۔۔۔ ہیری نے تو ہلنے تک کی ہمت نہیں دکھائی۔۔۔ باقی سب کی طرح وہ بھی دھماکہ ہونے کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔

کافی دیر بعد بیگم ویزلی بولیں۔۔۔ "ہماری نانی کی بہن ۔۔۔ میورل۔۔۔ ان کے پاس ایک بہت خوبصورت تاج ہے۔۔۔ اسے بونوں نے بنایا ہے۔۔۔ مجھے یقین ہے کہ میں انہیں اس بات کے لئے منالوں گی کہ وہ یہ تاج تمہیں شادی میں پہننے کے لئے دے دیں۔۔۔ جانتی ہو انہیں بل سے بہت محبت ہے۔۔۔ اور تمہارے بال اس تاج کو پہن کر بہت خوبصورت لگیں گے۔۔۔۔"

" شکریہ۔۔۔" فلیور نے سخت لہجہ میں کہا۔۔۔" موجھے یقین اے کے وہ بوت خوبصورت او گا۔۔۔"

اور پھر۔۔۔ ہیری یہ نہیں دیکھ پایا کہ یہ ہوا کیسے۔۔۔ لیکن دونوں عورتیں روتی ہوئی ایک دوسرے کے گلے لگ گئیں۔۔۔۔ پوری طرح چکراتے ہوئے۔۔۔ جیسے اس بات پر حیران ہو کہ کیا پوری

دنیا پاگل ہو گئی ہے۔۔۔ اس نے مڑ کر دیکھا۔۔۔ رون بھی ہیری کی طرح سکتہ میں تھا۔۔۔ جینی اور ہرمائنی حیرانی بھری نظروں سے ایک دوسرے کو دیکھ رہی تھیں۔۔۔

"دیکھا۔۔۔؟" ایک تناؤ بھری آواز آئی۔۔۔ ٹونکس لیوپن کو غصہ سے گھور رہی تھی۔۔۔ "وہ اب بھی اس سے شادی کرنا چاہتی ہے۔۔۔ بھلے ہی اسے انسانی بھیڑیئے نے کاٹ لیا ہے۔۔۔ اسے اس بات کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔۔۔"

"یہ مختلف بات ہے۔۔۔" لیوپن نے کہا۔۔۔ ان کے ہونٹ بامشکل ہل رہے تھے اور وہ اچانک بہت پریشان لگنے لگے تھے۔۔۔ "بل کبھی بھی مکمل انسانی بھیڑیا نہیں بنے گا۔۔۔ دونوں معاملے بالکل مختلف ہیں۔۔۔"

"لیکن مجھے بھی اس بات کی کوئی پرواہ نہیں۔۔۔ مجھے بالکل بھی پرواہ نہیں ہے۔۔۔" ٹونکس نے لیوپن کے چوغہ کا سامنے والا حصہ تھام کر اسے جھنجھوڑتے ہوئے کہا۔۔۔ "میں تمہیں لاکھوں بار یہ کہہ چکی ہوں۔۔۔"

اور اچانک ہیری کے سامنے ٹونکس کے **سرپرستو** اور اس کے چوہے جیسی رنگت والے بال کا مطلب واضح ہو گیا۔۔۔ وہ یہ بھی سمجھ گیا تھا کہ جب اس نے یہ افواہ سنی تھی کہ گرے بیک نے کسی پر حملہ کیا ہے تو وہ بھاگتی ہوئی ڈمبلڈور کو ڈھونڈنے کیوں چلی آئی تھی۔۔۔ تو درحقیقت ٹونکس سیریئس کے پیار میں بالکل بھی پاگل نہیں تھی۔۔

"اور میں بھی تمہیں لاکھ مرتبہ بتا چکا ہوں۔۔۔" لیوپن نے اس سے آنکھیں چراتے ہوئے فرش پر نظریں گاڑ کر کہا۔۔۔ "کہ میں تمہارے لئے بہت بوڑھا۔۔۔ بہت غریب۔۔۔ اور بہت ہی خطرناک بھی ہوں۔۔۔"

"میں تو کب سے تمہیں یہ کہہ رہی ہوں ریمس کہ اس معاملہ میں تم عقلمندی نہیں دکھا رہے۔۔۔" بیگم ویزلی نے فلیور کے گلے لگے لگے اس کے کندھے کے اوپر سے کہا۔۔ وہ اس کی پیٹھ تھپتھا رہی تھیں۔۔۔

"میں بے وقوفی نہیں کر رہا۔۔۔" لیوپن نے سپاٹ لہجہ میں کہا۔۔ "ٹونکس کو کسی جوان۔۔۔اور مکمل آدمی سے شادی کرنی چاہیے۔۔۔"

"لیکن وہ تم سے شادی کرنا چاہتی ہے۔۔۔" ویزلی صاحب نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔۔" اور ریمس۔۔۔یہ ضروری تو نہیں کہ جوان اور مکمل آدمی ہمیشہ ایسے ہی رہ پائیں۔۔"

انہوں نے افسوس کے ساتھ اپنے بیٹے کی طرف اشارہ کیا۔۔۔جو ان دونوں کے درمیان لیٹا ہوا تھا۔۔۔

"یہ وقت اس معاملہ پر بات کرنے کا نہیں ہے۔۔۔" لیوپن نے چاروں اطراف پریشانی سے دیکھتے ہوئے۔۔۔اور باقی سب سے نظریں چراتے ہوئے کہا۔۔ "ڈمبلڈور کا انتقال ہو چکا ہے۔۔۔"

"ڈمبلڈور کو اس بات سے سب سے زیادہ خوشی ملتی کہ دنیا میں تھوڑی اور محبت بڑھ گئی ہے۔۔۔" پروفیسر مک گونیگل نے تلخی سے کہا۔۔۔اسی وقت ہسپتال کا دروازہ ایک بار پھر کھلا اور ہیگرڈ اندر داخل ہوا۔۔

ہیگرڈ کے چہرہ کا جو حصہ بالوں اور ڈاڑھی سے نہیں ڈھکا ہوا تھا۔۔۔ وہ گیلا اور سوجا ہوا تھا۔۔وہ آنسوؤں کی شدت سے کانپ رہا تھا اور اس کے ہاتھ میں ایک بڑا۔۔۔دھبوں بھرا رومال تھا۔۔۔

"ہم نے۔۔۔ ہم نے وہ کام کر دیا ہے پروفیسر۔۔۔" اس نے گھٹی ہوئی آواز میں کہا۔۔۔ "انہیں وہاں سے ہٹا دیا ہے۔۔۔ پروفیسر اسپراؤٹ بچوں کو واپس بستروں پر لے گئی ہیں۔۔۔ پروفیسر فلٹ وک لیٹے ہوئے ہیں۔۔۔ لیکن وہ کہتے ہیں کہ وہ کچھ ہی دیر میں بالکل ٹھیک ہو جائیں گے۔۔۔ اور پروفیسر سلگ ہارن نے کہا ہے کہ وزارت کو اطلاع کر دی گئی ہے۔۔۔"

"شکریہ ہیگرڈ۔۔۔" پروفیسر مک گونیگل فوراً اٹھ کھڑی ہوئیں۔۔۔ اور بل کے بستر کے پاس کھڑی بھیڑ کی طرف مڑ کر بولیں۔۔۔ " جب وزارت کے افراد یہاں آئیں گے تو مجھے ان سے ملنا ہو گا۔۔۔ ہیگرڈ مہربانی کر کے تمام فریقین کے سربراہوں کو بتا دو کہ میں ان سے فوراً اپنے دفتر میں ملنا چاہتی ہوں۔۔۔ سلگ ہارن سلے درن فریق کی سربراہی کر سکتے ہیں۔۔۔ اور میں چاہتی ہوں کہ تم بھی وہاں موجود رہو۔۔۔"

جب ہیگرڈ سر ہلاتے ہوئے مڑا۔۔۔ اور پیر گھسیٹتا ہوا کمرہ سے باہر چلا گیا تو مک گونیگل نے ہیری کی طرف دیکھا۔۔۔ "وزارت کے لوگوں کو ملنے سے پہلے میں جلدی سے تم سے کچھ بات کرنا چاہتی ہوں ہیری۔۔۔ میرے ساتھ چلو۔۔۔"

ہیری اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔۔۔ اس نے رون۔ ہرمائنی اور جینی سے بڑبڑا کر کہا۔۔۔ " تھوڑی دیر میں ملتے ہیں۔۔۔" اور پروفیسر مک گونیگل کے پیچھے پیچھے شعبۂ حادثات سے باہر نکل گیا۔۔۔ باہر کی راہداریاں ویران تھیں۔۔۔ صرف دور کہیں ققنس کے گیت کی آواز آ رہی تھی۔۔۔ کئی منٹ گزرنے کے بعد ہیری کو یہ احساس ہوا کہ وہ پروفیسر مک گونیگل کے دفتر کی طرف نہیں بلکہ ڈمبلڈور کے دفتر کی طرف جا رہے تھے۔۔۔ اور اگلے کچھ لمحات میں اسے احساس ہوا کہ ظاہر ہے۔۔۔ نائب ہیڈ ماسٹرنی ہونے کی بنا پر ۔۔۔ اب پروفیسر مک گونیگل ہی اسکول کی نئی ہیڈ ماسٹرنی تھیں۔۔۔ اسی لئے پرنالہ کے دوسری طرف موجود کمرہ اب ان کا تھا۔۔۔

خاموشی کے ساتھ وہ گھومتے ہوئے بل کھاتے زینہ پر اوپر چڑھ گئے۔۔۔اور دائروی دفتر میں داخل ہوئے۔۔۔ وہ نہیں جانتا تھا کہ اسے کس بات کی توقع تھی۔۔۔ کہ شاید کمرہ کالے پردوں سے ڈھکا ہوا ہوگا۔۔۔ یا ڈمبلڈور کی لاش وہاں رکھی ہوئی ہو گی۔۔۔ لیکن کمرہ بالکل اسی حالت میں تھا جس حالت میں اسے کچھ گھنٹے قبل اس نے اور ڈمبلڈور نے چھوڑا تھا۔۔۔ لکڑی کے نوکیلے پایوں والی میز پر رکھے ہوئے چاندی کے نازک آلات تیزی سے گھر گھراتے ہوئے دھواں اڑا رہے تھے۔ گریفن ڈور کی تلوار اپنے شیشے کے ڈبے کے اندر چاندنی کی روشنی میں جگمگا رہی تھی۔۔۔ میز کے پیچھے والی مچان پر **چھانٹنی ٹوپی** رکھی ہوئی تھی۔۔۔ لیکن فاکس کی ڈالی خالی پڑی تھی۔۔۔ وہ ابھی بھی میدانوں میں اپنا نوحہ گنگنا رہا تھا۔۔۔ ہوگورٹس کے انتقال کر چکے ہیڈ ماسٹروں اور ہیڈ ماسٹرنیوں کی تصاویر کی قطار میں ایک نئی تصویر کا اضافہ ہو چکا تھا۔۔۔ میز کے اوپر موجود ایک سنہرے فریم میں ڈمبلڈور سو رہے تھے۔۔۔ ان کا آدھے چاند کی ساخت والا چشمہ ان کی مڑی ہوئی ناک پر ٹکا ہوا تھا۔۔۔اور وہ پر سکون اور فکر سے آزاد لگ رہے تھے۔۔۔

اس تصویر پر ایک نظر ڈالنے کے بعد پروفیسر مک گونیگل نے ایک عجیب سی حرکت کی۔۔۔ جیسے وہ خود کو مضبوط کر رہی ہوں۔۔۔ پھر گھوم کر میز کے پیچھے جاتے ہوئے انہوں نے ہیری کی طرف دیکھا۔۔۔ان کا جھریوں بھرا چہرہ تنا ہوا تھا۔۔۔

"ہیری۔۔۔" انہوں نے کہا۔۔۔ "میں یہ جاننا چاہوں گی کہ آج شام جب تم اور پروفیسر ڈمبلڈور اسکول چھوڑ کر گئے تھے تو تم کیا کر رہے تھے۔۔۔؟"

"میں یہ آپ کو نہیں بتا سکتا پروفیسر۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔۔اسے اس سوال کی امید تھی۔۔۔ اور اس کا جواب پہلے سے ہی تیار تھا۔۔۔ بالکل اسی جگہ۔۔۔ اسی کمرہ میں۔۔۔ ڈمبلڈور نے اس سے کہا تھا کہ وہ اپنے ان دروس کے بارے میں رون اور ہرمائنی کے علاوہ کسی اور کو کچھ نہیں بتا سکتا۔۔۔

"ہیری۔۔۔ ہو سکتا ہے کہ اس بات کی بہت اہمیت ہو۔۔" پرفیسر مک گونیگل نے کہا۔۔۔

"جی بالکل۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔۔" ایسا ہی ہے۔۔۔ لیکن وہ نہیں چاہتے تھے کہ میں کسی کو اس بارے میں کچھ بتاؤں۔۔۔"

پروفیسر مک گونیگل نے اسے غصے سے گھور کر دیکھا۔۔۔"پوٹر۔۔۔" ہیری کو محسوس ہوا کہ اب وہ اسے اس کے خاندانی نام سے پکار رہی ہیں۔۔ " پروفیسر ڈمبلڈور کے انتقال کے بعد۔۔۔ مجھے لگتا ہے کہ تمہیں یہ احساس ہو جانا چاہیے کہ صورتحال کافی حد تک بدل چکی ہے۔۔۔"

" مجھے ایسا نہیں لگتا۔۔" ہیری نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔۔۔" پرفیسر ڈمبلڈور نے مجھے کبھی ایسا نہیں کہا کہ اگر ان کا انتقال ہو جائے تو میں ان کے احکامات ماننا چھوڑ دوں۔۔۔"

"لیکن۔۔۔"

"وزارت کے لوگوں کے یہاں پہنچنے سے پہلے آپ کو ایک ضروری بات معلوم ہونی چاہیے۔۔۔ مادام روز میرٹا **ذہن محصور وار** کے اثر میں ہیں۔۔۔ وہ میلفوائے اور مردار خوروں کی مدد کر رہی تھیں۔۔۔ انہی کے ذریعے وہ ہار اور زہریلی شراب اسکول تک پہنچائے گئے تھے۔۔۔"

"روز میرٹا۔۔۔؟" پروفیسر مک گونیگل نے بے یقینی سے کہا۔۔۔ لیکن اس سے پہلے کہ مزید کچھ بول پاتیں۔۔۔ ان کے پیچھے دروازے پر دستک ہوئی اور پروفیسر اسپراؤٹ۔۔۔ فلٹ وک اور سلگ ہارن چلتے ہوئے اندر داخل ہو گئے۔۔۔ ان کے پیچھے پیچھے ہیگرڈ اندر آیا۔۔ جو ابھی بھی رو رہا تھا۔۔۔ غم کی شدت سے اس کا پورا جسم کپکپا رہا تھا۔۔۔

"اسنیپ۔۔۔" سلگ ہارن بے ساختہ بول اٹھے۔۔۔ان کا رنگ پیلا پڑا ہوا تھا اور وہ پسینہ میں شرابور تھے۔۔۔ "اسنیپ۔۔۔ میں نے اسے پڑھایا تھا۔۔۔ مجھے لگتا تھا کہ میں اسے جانتا ہوں۔۔۔"

لیکن اس سے پہلے کہ کوئی بھی ان کی اس بات پر کوئی رائے دے پاتا۔۔۔ دیوار پر اوپر کی طرف سے ایک تیکھی آواز سنائی دی۔۔۔ ایک پیلے چہرے والا جادوگر۔۔۔ جس نے چھوٹی سیاہ جھالر پہنی ہوئی تھی۔۔ابھی ابھی اپنے خالی فریم میں واپس آیا تھا۔۔۔

"منروا۔۔۔ جادوئی وزیر کچھ لمحات میں یہاں پہنچنے والے ہیں۔۔۔ انہوں نے ابھی ابھی وزارتِ جادوگری سے ظہور اڑان بھری ہے۔۔"

"شکریہ ایورارڈ۔۔۔" پروفیسر مک گونیگل نے کہا۔۔۔ پھر وہ تیزی سے اپنے اساتذہ کی طرف مڑ گئیں۔۔۔

انہوں نے جلدی سے کہا۔۔۔ "ان کے یہاں پہنچنے سے پہلے میں اس بارے میں بات کرنا چاہوں گی۔۔۔ کہ اب ہوگورٹس کا کیا ہوگا۔۔۔ذاتی طور پر مجھے نہیں لگتا کہ اسکول کو اگلے سال دوبارہ کھولنا چاہیے۔۔۔ ہمارے ہی ایک ساتھی استاد کے ہاتھوں ہیڈ ماسٹر کا قتل۔۔۔ ہوگورٹس کی تاریخ پر ایک شرمناک دھبہ ہے۔۔۔ یہ بہت ہی خوفناک بات ہے۔۔۔"

"مجھے یقین ہے کہ ڈمبلڈور یہی چاہتے کہ اسکول کھلا رہے۔۔۔" پروفیسر اسپراؤٹ نے کہا۔۔ "میں مانتی ہوں کہ اگر ایک بھی شاگرد اس اسکول میں آنا چاہتا ہے۔۔۔ تو یہ اسکول اس ایک شاگرد کے لئے بھی کھولا جانا چاہیے۔۔۔"

"لیکن اس سب کے بعد ہمیں ایک شاگرد بھی کہاں ملے گا۔۔۔؟" سلگ ہارن نے اپنی پسینہ میں ڈوبی بھوں کو ایک ریشمی رومال سے تھپتھپاتے ہوئے کہا۔۔۔ "والدین اپنے بچوں کو گھر پر ہی

رکھنا چاہیں گے۔۔۔اور میں انہیں الزام نہیں دے سکتا۔۔ذاتی طور پر مجھے نہیں لگتا کہ ہمیں ہوگورٹس میں باقی جگہوں سے زیادہ خطرہ ہے۔۔۔لیکن ایک ماں سے ایسا سوچنے کی امید کیسے کر سکتے ہیں۔۔۔وہ اپنے خاندان کو ایک ساتھ ہی رکھنا چاہے گی۔۔۔جو بالکل قدرتی بات ہے۔۔۔"

"میں متفق ہوں۔۔۔" پروفیسر مک گونیگل نے کہا۔۔۔" اور چاہے جو بھی ہو۔۔۔یہ کہنا بھی سچ نہیں ہوگا کہ خود ڈمبلڈور نے بھی کبھی ہوگورٹس کو بند کرنے کے بارے میں نہیں سوچا تھا۔۔۔جب رازوں کا کمرہ دوبارہ کھولا گیا تھا تو انہوں نے اسکول بند کرنے کے بارے میں سوچا تھا۔۔۔اور میں یہ ضرور کہوں گی کہ میرے نزدیک ڈمبلڈور کا قتل۔۔۔محل کے نیچے گٹر کی نالیوں میں کسی سلے درن درندہ کی موجودگی سے زیادہ پریشان کن بات ہے۔۔۔"

"ہمیں اسکول کی مجلسِ عاملہ سے رابطہ کرنا چاہیے۔۔۔" پروفیسر فلٹ وک نے اپنی منمناتی ہوئی باریک آواز میں کہا۔۔۔ ان کی پیشانی پر ایک بڑا گومڑ نکلا ہوا تھا۔۔۔ لیکن اس کے علاوہ۔۔۔اسنیپ کے دفتر میں گرنے کی کوئی اور نشانی نظر نہیں آ رہی تھی۔۔۔"ہمیں محکمہ جاتی نظم وضبط پر عمل کرنا چاہیے۔۔۔جلد بازی میں فیصلہ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔"

"ہیگرڈ۔۔۔تم نے کچھ نہیں کہا۔۔۔" پروفیسر مک گونیگل نے کہا۔۔۔"اس بارے میں تمہارا کیا خیال ہے۔۔۔کیا ہوگورٹس کو کھلا رکھنا چاہیے۔۔۔؟"

ہیگرڈ جو اس تمام گفتگو کے دوران خاموشی سے اپنے بڑے دھبہ دار رومال میں آنسو بہا رہا تھا۔۔۔سوجی ہوئی لال آنکھیں اوپر اٹھا کر ہچکیاں لیتے ہوئے بولا۔۔۔" ہمیں نہیں معلوم پروفیسر۔۔۔۔یہ فیصلہ کرنے کا اختیار فریقین کے سربراہوں اور ہیڈ ماسٹرنی کے پاس ہے۔۔۔"

"پروفیسر ڈمبلڈور ہمیشہ تمہاری رائے کی قدر کرتے تھے۔۔۔" پروفیسر مک گونیگل نے شفقت سے کہا۔۔۔" اور میں بھی کرتی ہوں۔۔۔"

"دیکھیں۔۔۔ ہم تو رکیں گے۔۔۔" ہیگرڈ نے کہا۔۔۔ آنسو کے موٹے موٹے قطرے اس کی آنکھوں کے کناروں سے بہتے ہوئے اس کی الجھی ہوئی ڈاڑھی میں ٹپک رہے تھے۔۔۔ "یہ ہمارا گھر ہے۔۔۔ تیرہ سال کی عمر سے یہ ہمارا گھر ہے۔۔۔ اور اگر کوئی بچہ چاہتا ہے کہ ہم اسے پڑھائیں۔۔۔ تو ہم اسے پڑھائیں گے۔۔۔ لیکن۔۔۔ ہم نہیں جانتے۔۔۔ ڈمبلڈور کے بنا ہوگورٹس۔۔" اس نے ایک زور دار ہچکی بھری اور ایک بار پھر اپنے رومال کے پیچھے غائب ہو گیا۔۔۔ خاموشی چھا گئی۔۔۔

"تو ٹھیک ہے۔۔۔" پروفیسر مک گونیگل نے کھڑکی سے باہر میدان کی طرف جھانکا۔۔۔ وہ یہ دیکھ رہی تھیں کہ جادو گروزیرا بھی تک پہنچے تھے یا نہیں۔۔۔ "تب تو مجھے فلیئس کی بات سے متفق ہونا پڑے گا کہ صحیح کام مجلسِ عاملہ سے رائے لینا ہوگا۔۔۔ وہی لوگ حتمی فیصلہ کریں گے۔۔۔"

"اب۔۔۔ جہاں تک طلباء کے گھر جانے کا سوال ہے۔۔۔ اس بات پر بھی بحث کی جاسکتی ہے کہ یہ کام دیر سے کرنے کے بجائے جلد ہی کر لیا جائے۔۔۔ اگر ضرورت ہو تو ہم ہوگورٹس ایکسپریس کو کل صبح ہی بلوا سکتے ہیں۔۔۔"

"اور ڈمبلڈور کا جنازہ۔۔۔؟" آخر ہیری بول ہی اٹھا۔۔۔

"دیکھو۔۔" پروفیسر مک گونیگل نے کہا۔۔۔ اور بہت دیر بعد ان کی آواز تھوڑی کانپ گئی۔۔۔ "میں جانتی ہوں کہ ڈمبلڈور کی یہ خواہش تھی کہ انہیں یہیں۔۔۔ ہوگورٹس میں ہی دفنایا جائے۔۔۔"

"تو پھر ایسا ہی ہوگا۔۔۔ ہے نا۔۔۔؟" ہیری نے بھڑکتے ہوئے کہا۔۔۔

"اگر وزارتِ جادو گری کو یہ بات مناسب لگے۔۔۔" پروفیسر مک گونیگل نے کہا۔۔۔ "آج تک یہاں کسی اور ہیڈ ماسٹر یا ہیڈ ماسٹرنی کو نہیں دفنایا گیا۔۔۔"

"کسی اور ہیڈ ماسٹر یا ہیڈ ماسٹرنی نے اسکول کو اتنا سب کچھ دیا بھی تو نہیں ہے۔۔" ہیگرڈ غرایا۔۔

"ہو گورٹس ہی ڈمبلڈور کی آخری آرام گاہ ہونی چاہیے۔۔" پروفیسر فلٹ وک نے کہا۔۔

"بالکل۔۔۔" پروفیسر اسپراؤٹ بولیں۔۔۔

"اور ایسی صورت میں۔۔" ہیری بولا۔۔" آپ کو طلباء کو جنازہ کے اختتام سے پہلے گھر نہیں بھیجنا چاہیے۔۔۔وہ سب بھی ڈمبلڈور کو۔۔۔"

آخری الفاظ اس کے گلے میں اٹک گئے۔۔۔ لیکن پروفیسر اسپراؤٹ نے اس کے لئے اس کا جملہ مکمل کر دیا۔۔۔

"الوداع۔۔۔کہنا چاہیں گے۔۔۔"

"ٹھیک کہا۔۔۔" پروفیسر فلٹ وک منمنائے۔۔۔ " بالکل ٹھیک کہا۔۔۔ ہمارے طالب علم خراج تحسین پیش کرنا چاہیں گے۔۔۔اس کے بعد ہم انہیں گھر بھیجنے کے لئے سواری کا بندوبست کر سکتے ہیں۔۔۔"

"بالکل۔۔۔" پروفیسر اسپراؤٹ نے اونچی آواز میں کہا۔۔۔

جب ہیگرڈ نے بھی دبی ہوئی سسکی کے ساتھ حامی بھری تو پروفیسر سلگ ہارن نے احتجاجی لہجہ میں کہا۔۔۔" مجھے بھی لگتا ہے۔۔۔ہاں۔۔۔"

"وہ آرہے ہیں۔۔۔" پروفیسر مک گونیگل نے نیچے میدان کی طرف دیکھتے ہوئے اچانک کہا۔۔۔"جادوئی وزیر۔۔۔اور لگتا ہے وہ اپنے ساتھ پورا وفد لے کر آئے ہیں۔۔۔"

"کیا میں جا سکتا ہوں پروفیسر۔۔۔؟" ہیری نے فوراً کہا۔۔۔

اسے آج کی رات روفس اسکر میجیور کو دیکھنے۔۔۔یا ان کے سوالوں کا جواب دینے کی کوئی خواہش نہیں تھی۔۔۔

"ہاں تم جا سکتے ہو۔۔۔" پروفیسر مک گونیگل نے کہا۔۔۔" جلدی کرو۔۔۔"

وہ تیز قدموں سے دروازے کی طرف گئیں۔۔۔اور اسے اس کے لئے کھول کر کھڑی ہوگئیں۔۔۔ وہ تیزی سے بل کھاتے ہوئے زینہ سے نیچے اترا اور خالی راہداری میں چلنے لگا۔۔۔ اس کی سلیمانی چادر۔۔۔ابھی بھی جوتش مینار کے اوپری حصہ میں پڑی ہوئی تھی۔۔۔ لیکن اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔۔۔راہداری میں کوئی بھی نہیں تھا جو اسے وہاں سے گزرتے ہوئے دیکھ پاتا۔۔۔ یہاں تک کہ فلچ۔۔۔ بیگم نورس یا پیوس بھی نہیں۔۔۔ گریفن ڈور بیٹھک کی طرف جانے والے رستہ پر پہنچنے تک اسکا کسی سے بھی سامنا نہیں ہوا۔۔۔

جیسے ہی وہ موٹی عورت کے قریب پہنچا۔۔۔اس نے سرگوشی میں پوچھا۔۔۔" کیا یہ سچ ہے۔۔۔؟کیا یہ واقعی سچ ہے۔۔۔؟ڈمبلڈور۔۔۔۔مر چکے ہیں۔۔۔؟"

"ہاں۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔۔

موٹی عورت نے درد بھری چیخ ماری اور خفیہ شناخت کا انتظار کیے بغیر۔۔۔ اسے اندر جانے کا رستہ دینے کے لئے آگے کی طرف جھول گئی۔۔۔

جیسا کہ ہیری کو شک تھا۔۔۔پوری بیٹھک کھچا کھچ بھری ہوئی تھی۔۔۔ جیسے ہی وہ تصویر کا سوراخ پھلانگ کر اندر داخل ہوا۔۔۔ کمرہ میں خاموشی چھا گئی۔۔۔ اس نے قریب ہی ڈین اور سیمس کو سر جوڑے بیٹھے دیکھا۔۔۔اس کا مطلب تھا کہ خواب گاہ خالی ہوگی۔۔۔ کسی اور سے کوئی بات کئے بنا۔۔ اور کسی سے بھی نظریں ملائے بنا۔۔۔ ہیری کمرہ پار کر کے سیدھا لڑکوں کی خواب گاہ کے دروازہ کی طرف پہنچ گیا۔۔۔

جیسا کہ اسے امید تھی۔۔۔ رون اس کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔ اس نے ابھی بھی پورے کپڑے پہنے ہوئے تھے اور وہ بستر پر بیٹھا ہوا تھا۔۔۔ ہیری خود بھی اپنی چارپائی پر بیٹھ گیا۔۔۔ اور ایک لمحہ کے لئے وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھتے رہے۔۔۔

"وہ اسکول کو بند کرنے کی باتیں کر رہے ہیں۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔۔

"لیوپن کہہ رہے تھے کہ ایسا ہی ہوگا۔۔۔" رون نے کہا۔۔۔

ایک لمحہ کی خاموشی چھا گئی۔۔۔

"تو۔۔۔؟"

رون نے بہت ہی دھیمی آواز میں کہا۔۔۔ جیسے فرنیچر بھی کان لگا کر ان کی باتیں سن رہا ہو۔۔۔ "کیا تمہیں ملا۔۔۔؟ کیا تمہیں وہ مل گیا۔۔۔؟ ایک **کوزۂ روح**۔۔۔؟"

ہیری نے انکار میں سر ہلایا۔۔۔ اس سیاہ جھیل کے ارد گرد ہونے والے واقعات اب ایک ڈراؤنا خواب لگ رہے تھے۔۔۔ کیا واقعی ایسا ہوا تھا۔۔۔ اور وہ بھی صرف کچھ گھنٹہ پہلے ہی۔۔۔؟"

"تمہیں وہ نہیں ملا۔۔۔؟" رون نے ہمت ہارتے ہوئے کہا۔۔۔ "وہ وہاں تھا ہی نہیں۔۔۔؟"

"نہیں۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔۔ "کوئی اور اسے پہلے ہی وہاں سے لے جا چکا تھا۔۔۔ اور اس کی جگہ ایک نقلی **کوزۂ روح** رکھ گیا تھا۔۔۔"

"پہلے ہی لے جا چکا تھا۔۔۔؟"

بنا کچھ بولے۔۔۔ ہیری نے نقلی لاکٹ اپنی جیب سے باہر نکالا۔۔۔ اسے کھولا۔۔۔ اور رون کو تھما دیا۔۔۔ مکمل کہانی بعد میں بھی سنائی جا سکتی تھی۔۔۔ آج رات اس سے کوئی فرق نہیں پڑنے والا

تھا۔۔اس وقت صرف اس کہانی کا اختتام معنی رکھتا تھا۔۔۔ان کی بے مقصد مہم کا اختتام۔۔۔ڈمبلڈور کا اختتام۔۔۔

"ر ے ... الف... بے..." رون نے سرگوشی کی۔۔۔" لیکن وہ کون تھا۔۔؟"

"پتہ نہیں۔۔۔" ہیری نے پورے کپڑوں کے ساتھ ہی اپنے بستر پر لیٹتے ہوئے کہا۔۔۔ اور خالی نگاہوں سے چھت کو گھورنے لگا۔۔۔ اسے ر ے.. الف.. بے .. کے بارے میں کوئی فکر نہیں تھی۔۔۔اسے تو شک تھا کہ اب اسے کبھی کسی بات کی فکر ہو گی بھی کہ نہیں۔۔وہاں لیٹے لیٹے ہی اسے اچانک احساس ہوا کہ میدانوں میں اب خاموشی چھا گئی تھی۔۔۔ فاکس نے گانا بند کر دیا تھا۔۔۔

اور وہ جان گیا۔۔۔حالانکہ اسے یہ نہیں پتہ تھا کہ وہ یہ بات کیسے جانتا ہے۔۔۔کہ ققنس جا چکا ہے۔۔۔وہ ہوگورٹس کو ہمیشہ کے لئے چھوڑ کر چلا گیا تھا۔۔۔ بالکل ویسے ہی جیسے ڈمبلڈور اسکول کو چھوڑ کر چلے گئے تھے۔۔۔دنیا چھوڑ کر چلے گئے تھے۔۔۔ہیری کو چھوڑ کر چلے گئے تھے۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

# تیسواں باب

## سنگِ مرمر کا مقبرہ

سبھی جماعتیں معطل کر دی گئی تھیں۔۔۔ تمام امتحانات ملتوی کر دیئے گئے تھے۔۔۔ اگلے کچھ دنوں کے دوران کچھ طالبعلموں کو ان کے والدین افراتفری کے عالم میں اسکول سے لے گئے۔۔۔ پٹیل جڑواں بہنیں تو ڈمبلڈور کے انتقال کی اگلی صبح ناشتے سے پہلے ہی واپس چلی گئی تھیں۔۔۔ اور زکریا اسمتھ کو اس کے گھمنڈی والد اپنے ساتھ محل سے واپس لے گئے تھے۔۔۔ دوسری طرف سیمس فنی گن نے اپنی والدہ کے ساتھ گھر واپس جانے سے صاف انکار کر دیا تھا۔۔۔ ان کے درمیان داخلی ہال میں کافی گرما گرم بحث ہوئی۔۔ آخر کار بات تب سلجھی جب اس کی والدہ اس بات پر راضی ہو گئیں کہ وہ تدفین تک وہاں رک سکتا ہے۔۔۔ سیمس نے ہیری اور رون کو بتایا کہ اس کی والدہ کو ٹھہرنے کے لئے ہاگس میڈ میں کمرہ ڈھونڈنے میں سخت مشکل پیش آئی

ہے۔۔۔ کیوں کہ دور دور سے کئی جادو گر اور چڑیلیں ڈمبلڈور کو آخری سلام پیش کرنے کے لئے گاؤں پہنچ رہے تھے۔۔۔

تدفین سے ایک دن پہلے۔۔۔ بھری دوپہر میں۔۔ آسمان سے گھر کی جسامت کا ایک نیلا چھکڑا اڑتا ہوا آیا۔۔۔ جسے ایک درجن کے قریب سفید ایال اور بڑے پروں والے دیو گھوڑے کھینچ رہے تھے۔۔۔ ان کم عمر طلباء کو یہ سب بہت دلچسپ لگا۔۔۔ جنہوں نے یہ منظر پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔۔۔ چھکڑا جنگل کے کنارے زمین پر اتر گیا۔۔۔ ہیری نے محل کی کھڑکی سے دیکھا کہ زیتونی رنگت اور کالے بال والی۔۔۔۔ ایک خوبصورت اور دیو قامت عورت چھکڑے کی سیڑھیوں پر قدم رکھ کر نیچے اتری اور ہیگرڈ کی منتظر بانہوں میں سما گئی۔۔۔ اسی دوران وزارت کے ارکان کا ایک وفد محل کے اندر ٹھہرایا گیا تھا۔۔ اس وفد میں جادوگر وزیر بھی شامل تھے۔۔۔ ہیری ان میں سے کسی سے بھی ملنے سے بچنے کی سر توڑ کوشش کر رہا تھا۔۔۔ اسے پورا یقین تھا کہ جلد یا بدیر اس سے یہ ضرور پوچھا جائے گا کہ ڈمبلڈور آخری بار ہوگورٹس سے باہر کیا کرنے گئے تھے۔۔۔

ہیری۔ رون۔ ہرمائنی اور جینی اپنا سارا وقت ایک ساتھ بتا رہے تھے۔۔۔ سہانا موسم انہیں طعنہ مارتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔ ہیری بس یہ تصور ہی کر سکتا تھا کہ اگر ڈمبلڈور نہیں مرے ہوتے تو ابھی کیسا لگ رہا ہوتا۔۔۔ وہ اس وقت سال کے اختتام پر ایک ساتھ ہوتے۔۔۔ جینی کے امتحانات ختم ہو چکے ہوتے۔۔۔ اور اسکول کے کام کا بوجھ بھی ہٹ چکا ہوتا۔۔۔ وہ ایک کے بعد ایک گھنٹہ گزار کر اس بات کو ٹالتا رہا۔۔ جو وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ اسے کہنا ہی ہوگی۔۔۔ کیوں کہ یہی کرنا ٹھیک رہے گا۔۔۔ بہر حال وہ ٹال مٹول سے کام لیتا رہا کیوں کہ اپنی راحت کے اس اکلوتے ذریعہ کو خود سے دور کرنا بہت مشکل تھا۔۔۔

وہ دن میں دو دفعہ ہسپتال کا چکر لگاتے تھے۔۔۔ نیول کو ہسپتال سے فارغ کر دیا گیا تھا۔۔۔ لیکن بل ابھی بھی مادام پومفری کی دیکھ بھال میں رہ رہا تھا۔۔ اس کے زخم کے نشانات پہلے

جیسے ہی تھے۔۔۔ بلکہ سچ کہیں تو۔۔۔ اب اس کی شکل پگلے نین موڈی سے ملنے لگی تھی۔۔۔ پھر بھی خدا کا شکر تھا کہ اس کی دونوں آنکھیں اور ٹانگ ابھی بھی سلامت تھیں۔۔۔ بہر حال اس کی شخصیت میں زیادہ تبدیلی نہیں آئی تھی۔۔۔ صرف ایک واضح تبدیلی یہ تھی کہ اب وہ ادھ پکے کچے گوشت کے قتلے بہت مزے لے کر کھاتا تھا۔۔۔

" یہ خوش قسمتی کی بات اے کے اس کی شادی موجھ سے او رئی اے۔۔۔" فلیور نے خوشی سے کہا اور بل کے تکیوں کو گود کر موٹا کرنے لگی۔۔۔ "کیوں کے برطانوی لوگ امیشہ گوشت کو بوت زیادہ پکاتے ایں۔۔۔ میں تو امیشہ سے یہی کہتی تھی۔۔۔"

اسی روز شام کو جب جینی۔۔۔ ہیری۔۔۔ رون۔۔۔ اور ہرمائنی گریفن ڈور کی بیٹھک میں کھڑکی کے پاس بیٹھے باہر دھندلکے بھرا آسمان دیکھ رہے تھے تو جینی بولی۔۔۔ "مجھے لگتا ہے کہ اب مجھے یہ بات مان ہی لینی چاہیے کہ وہ اس سے شادی کر رہا ہے۔۔۔"

"وہ اتنی بری بھی نہیں ہے۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔۔ "ہاں تھوڑی بد صورت ضرور ہے۔۔۔" اس نے ہڑبڑاتے ہوئے جملہ جوڑا۔۔۔ کیوں کہ جینی کی تیوریاں چڑھ گئی تھیں۔۔۔ وہ ناراضگی میں ہنس دی۔۔۔

"چلو۔۔۔ اگر امی اسے برداشت کر سکتی ہیں۔۔۔ تو میں بھی کر سکتی ہوں۔۔۔"

"کوئی جان پہچان والا مرا ہے کیا۔۔۔؟" رون نے ہرمائنی سے پوچھا۔ ***شام ڈھلے جادوگر*** پڑھ رہی تھی۔۔۔

ہرمائنی اس کی آواز میں جھلکتی سنگ دلی پر چڑ گئی۔۔۔ "نہیں۔۔۔" اس نے جھڑکتے ہوئے کہا اور اخبار کو لپیٹ دیا۔۔۔ "وہ ابھی بھی اسنیپ کو ڈھونڈ رہے ہیں۔۔۔ لیکن ابھی تک کوئی سراغ نہیں مل سکا ہے۔۔۔"

"ظاہر ہے کوئی سراغ نہیں ملے گا۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔ ہر دفعہ اس ذکر کے چھڑنے پر وہ چڑ جاتا تھا۔۔ "انہیں اسنیپ تب تک نہیں ملنے والا۔۔ جب تک وہ والڈیمورٹ کو نہیں ڈھونڈ لیں گے۔۔ اور کیوں کہ اب تک وہ والڈیمورٹ کو نہیں ڈھونڈ پائے ہیں اس لئے۔۔۔"

"میں تو سونے جا رہی ہوں۔۔۔" جینی نے جمائی لیتے ہوئے کہا۔۔ "میں تب سے ٹھیک طرح سے سو نہیں پائی۔۔ جب سے۔۔۔ خیر۔۔۔ مجھے نیند کی ضرورت ہے۔۔"

اس نے ہیری کو چوما۔۔ (رون جان بوجھ کر دوسری طرف دیکھنے لگا) باقی دونوں کی طرف ہاتھ ہلایا۔۔ اور لڑکیوں کی خواب گاہ کی طرف چلی گئی۔۔۔ جیسے ہی اس کی پشت پر دروازہ بند ہوا۔۔ ہرمائنی ہیری کی طرف آگے جھک آئی۔۔۔ اس کے چہرہ پر مخصوص ہرمائنی نما تاثر چھایا ہوا تھا۔۔۔

"ہیری۔۔ آج صبح کتب خانہ میں مجھے کچھ ملا ہے۔۔۔"

***"ر ۔۔۔ الف۔۔۔ بے۔۔۔؟"*** ہیری نے اٹھ کر سیدھا بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔

اسے پرجوشی۔۔۔ تجسس۔۔۔ یا معاملہ کی تہہ تک پہنچنے کے لئے بے چینی کا ایسا کوئی احساس نہیں ہوا۔۔۔ جیسا اسے پہلے محسوس ہوا کرتا تھا۔۔۔ اسے بس اتنا معلوم تھا کہ آگے آنے والے تاریک اور گھماؤ دار راستہ میں قدم بڑھانے سے پہلے اسے اصلی **کوزۂ روح** کی سچائی معلوم کرنے کی ذمہ داری نبھانی ہی ہوگی۔۔۔ اس خطرناک رستہ پر اس نے اور ڈمبلڈور نے ایک ساتھ سفر شروع کیا تھا۔۔۔ لیکن وہ جانتا تھا کہ اب یہ سفر اسے اکیلے ہی طے کرنا ہوگا۔۔ ابھی بھی کہیں چار **کوزہاتِ روح** چھپے ہوئے تھے۔۔۔ اور ان سبھی کو ڈھونڈ کر ختم کرنا تھا۔۔۔ تب جا کر ہی والڈیمورٹ کو مارنا ممکن ہوگا۔۔۔ وہ دل ہی دل میں ان کے نام دہراتا رہتا تھا۔۔۔ جیسے ان کے نام سن کر ان تک پہنچنا آسان ہو جائے گا۔۔۔ لاکٹ۔۔۔ پیالہ۔۔۔ سانپ۔۔۔ گریفن ڈور یا ریون کلا کی کوئی چیز۔۔۔ لاکٹ۔۔۔ پیالہ۔۔۔ سانپ۔۔۔ گریفن ڈور یا ریون کلا کی کوئی چیز۔۔۔

جب ہیری رات کو سونے جاتا تھا تب بھی یہ منتر اس کے دماغ کی رگوں میں دھڑکتا رہتا تھا۔۔ اسے خوابوں میں پیالے۔۔۔ لاکٹ اور پراسرار چیزیں نظر آتی تھیں۔۔۔ جن تک وہ کبھی نہیں پہنچ پاتا تھا۔۔۔ حالانکہ ہر بار ڈمبلڈور اس کی مدد کے لئے اسے رسیوں سے بنی سیڑھی تھماتے تھے۔۔۔ لیکن اس پر قدم رکھتے ہی وہ سیڑھی سانپ میں بدل جاتی تھی۔۔۔

ڈمبلڈور کے انتقال کی اگلی صبح اس نے ہرمائنی کو لاکٹ میں موجود چٹ دکھائی تھی۔۔ حالانکہ ایسا تو نہیں ہوا تھا کہ وہ اس مخفف نام کو دیکھتے ہی فوراً پہچان گئی ہو کہ یہ نام تو ایک انجان جادوگر سے تعلق رکھتا ہے۔۔۔ جس کے بارے میں وہ آج کل کسی کتاب میں پڑھ رہی ہے۔۔۔ لیکن پھر بھی اس سلسلہ میں آج کل وہ کتب خانہ کے بہت زیادہ چکر کاٹ رہی تھی۔۔۔ حالانکہ اب اسکول کا کام نہ ہونے کی وجہ سے کتب خانہ جانے کی کوئی خاص ضرورت تو بچی نہیں تھی۔۔۔

"نہیں۔۔۔" اس نے افسوس سے کہا۔۔۔ "میں کوشش کر رہی ہوں ہیری۔۔۔ لیکن ابھی تک مجھے کوئی سراغ نہیں ملا ہے۔۔۔ کچھ بہت جانے مانے مشہور جادوگر تو موجود ہیں جن کے نام کا مخفف بھی یہی ہے۔۔۔ روزالنڈ۔۔ اینٹی گون۔۔ بنگز۔۔۔ اور روپرٹ۔۔ ایگز بینگر۔۔ بروکس ٹینٹون۔۔۔ لیکن۔۔۔ اس چٹ کے مطابق۔۔۔ جس شخص نے وہ **کوزۂ روح** چرایا تھا وہ والڈیمورٹ کو جانتا تھا۔۔۔ اور مجھے رتی بھر ثبوت نہیں ملا کہ بنگز یا ایگز بینگر کا اس سے کبھی بھی کوئی لینا دینا رہا ہوگا۔۔۔ یہ دونوں افراد اس معیار پر پورے نہیں اترتے۔۔۔ نہیں۔۔۔ دراصل یہ بات۔۔۔۔ اسنیپ کے بارے میں ہے۔۔۔"

وہ دوبارہ اسنیپ کا نام تک لینے سے گھبرا رہی تھی۔۔۔

"اس کے بارے میں کیا۔۔۔؟" ہیری نے بھاری لہجہ میں کہا اور واپس اپنی کرسی پر ڈھے گیا۔۔۔

"دیکھو۔۔ بات صرف اتنی سی ہے کہ ایک طرح سے میں کم ذات شہزادہ کے بارے میں صحیح تھی۔۔۔" اس نے ڈرتے ڈرتے کہا۔۔۔

"کیا طعنہ مار مار کر تمہارا دل نہیں بھرا ہرمائنی۔۔؟ تمہیں کیا لگتا ہے کہ میں اس بارے میں اب کیا محسوس کرتا ہوں۔۔۔؟"

"نہیں نہیں ہیری۔۔۔ میرا وہ مطلب نہیں تھا۔۔۔۔" اس نے ہڑبڑاتے ہوئے کہا۔۔۔ اور ارد گرد دیکھا کہ کہیں کوئی ان کی بات تو نہیں سن رہا۔۔۔ "بات صرف یہ ہے کہ میں صحیح تھی کہ ایلین شہزادہ کبھی اس کتاب کی مالکن تھی۔۔۔ دیکھو۔۔۔ وہ اسنیپ کی ماں تھی۔۔۔"

"مجھے بھی لگا تھا کہ وہ تو شکل ہی سے منحوس ہے۔۔۔" رون نے کہا۔۔۔ ہرمائنی نے اسے نظر انداز کر دیا۔۔۔

"میں **روزنامہ جادوگر** کے پرانے اخبارات پڑھ رہی تھی اور وہاں ایک چھوٹی سی اطلاع لگی ہوئی تھی کہ ایلین شہزادہ نے ٹوبیاس اسنیپ نام کے آدمی سے شادی کر لی ہے۔۔۔ اور بعد میں ایک اور اطلاع کے مطابق اس کے ہاں ولادت ہوئی۔۔۔۔"

"ایک قاتل کی۔۔۔۔" ہیری نے زہر بجھے لہجہ میں کہا۔۔۔

"دیکھو۔۔۔ ہاں۔۔۔" ہرمائنی نے کہا۔۔۔ "تو۔۔ میں ایک طرح سے صحیح تھی۔۔۔ اسنیپ خود کو کم ذات شہزادہ کہنے میں فخر محسوس کرتا ہوگا۔۔۔ کیوں کہ **روزنامہ جادوگر** کے مطابق ٹوبیاس اسنیپ ایک ماگلو تھا۔۔۔"

"ہاں۔۔۔ یہ بات سمجھ آتی ہے۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔۔ "وہ خالص خون ہونے کا ناٹک کرتا تھا تاکہ وہ لوسئیس میلفوائے اور باقی لوگوں کے ساتھ شامل ہو سکے۔۔۔ جبکہ وہ بالکل والڈیمورٹ جیسا ہے۔۔۔ خالص خون والی ماں۔۔۔ ماگلو باپ۔۔۔ اپنے والد کے خاندان پر شرمندہ۔۔۔ اور

شیطانی جادو کے ذریعے لوگوں کو خود سے ڈرنے پر مجبور کرنے کا شوقین۔۔۔ خود کو ایک نیا متاثر کن نام دینا۔۔۔ لارڈ والڈیمورٹ۔۔۔ کم ذات شہزادہ۔۔۔ یہ بات ڈمبلڈور کی نگاہوں سے کیسے چوک گئی۔۔۔۔؟"

اس کی آواز ٹوٹ گئی۔۔ اور وہ کھڑکی سے باہر دیکھنے لگا۔۔۔ وہ خود کو بار بار یہ بات یاد کرنے سے نہیں روک پا رہا تھا کہ ڈمبلڈور کو اسنیپ پر بلاوجہ کتنا زیادہ بھروسہ تھا۔۔ لیکن جیسا کہ ہرمائنی نے ابھی ابھی انجانے میں اسے جتایا تھا۔۔۔ کہ۔۔۔ خود ہیری سے بھی تو اسی طرح کی بھول ہوئی تھی۔۔۔ ان لکھے ہوئے منتروں میں دن بدن بڑھتے ہوئے تشدد کے باوجود۔۔ وہ اس لڑکے کے بارے میں کچھ بھی برا سوچنے سے انکاری تھا۔۔۔ جو چالاک تھا اور جس نے اس کی اتنی مدد کی تھی۔۔۔

مدد کی تھی۔۔۔ اب یہ سوچ بھی ناقابل برداشت تھی۔۔۔

"مجھے ابھی تک یہ سمجھ نہیں آیا کہ اس نے اس کتاب کو استعمال کرنے پر تمہیں پکڑوایا کیوں نہیں۔۔۔؟" رون نے کہا۔۔۔ "وہ یہ تو یقیناً جانتا ہی ہوگا کہ تم یہ سب کہاں سے کر رہے ہو۔۔۔"

"وہ جانتا تھا۔۔۔" ہیری نے تلخی سے کہا۔۔۔ "جب میں نے **دائمی کٹار** منتر استعمال کیا تھا۔۔۔ اسے **سوچ عکس** منترا استعمال کرنے کی کوئی خاص ضرورت نہیں تھی۔۔۔ ہو سکتا ہے کہ وہ اس سے بھی پہلے سے جانتا ہو۔۔۔ جب سلگ ہارن اس بارے میں بات کر رہے تھے کہ میں محلولات کی جماعت میں کتنا بہترین ہوں۔۔۔ وہ یہی سوچتا ہوگا کہ اسے اپنی پرانی کتاب اسکول کی الماری کے نچلے خانے میں نہیں چھوڑنی چاہیے تھی۔۔۔؟"

"لیکن اس نے تمہیں پکڑوایا کیوں نہیں۔۔۔؟"

"مجھے نہیں لگتا کہ وہ اس کتاب سے اپنا تعلق ظاہر کرنا چاہتا ہوگا۔۔۔" ہرمائنی نے کہا۔۔۔ "مجھے نہیں لگتا کہ اگر یہ بات ڈمبلڈور کو پتہ چلتی تو انہیں اچھا لگتا۔۔۔ اور اگر اسنیپ

ایسا ناٹک بھی کرتا کہ وہ کتاب اس کی نہیں ہے تب بھی سلگ ہارن دیکھتے ہی اس کی لکھائی پہچان جاتے۔۔۔اور ویسے بھی۔۔۔وہ کتاب اسنیپ کے پرانے کمرہ جماعت میں پڑی ہوئی تھی۔۔۔اور میں شرط لگاتی ہوں کہ ڈمبلڈور یہ جانتے ہوں گے کہ اس کی ماں کا خاندانی نام شہزادہ تھا۔۔۔"

"مجھے وہ کتاب ڈمبلڈور کو دکھا دینی چاہیے تھی۔۔" ہیری نے کہا۔۔"ہر اس لمحہ۔۔۔جب وہ مجھے یہ دکھا رہے تھے کہ والڈیمورٹ اسکول کے زمانے میں بھی شیطانی ذہن کا مالک تھا۔۔تب میرے پاس ایسا ثبوت موجود تھا کہ اسنیپ بھی شیطانی ذہن کا مالک تھا۔۔۔۔"

"شیطانی۔۔۔ایک سخت لفظ ہے۔۔۔" ہرمائنی نے آہستگی سے کہا۔۔۔

"وہ تم ہی تو تھی جو ہر وقت مجھے یہ کہتی رہتی تھی کہ وہ کتاب خطرناک ہے۔۔۔"

"میں یہ کہنے کی کوشش کر رہی ہوں ہیری کہ تم خود کو بہت زیادہ قصوروار ٹھہرا رہے ہو۔۔ مجھے ایسا ضرور لگتا تھا کہ شہزادہ کا مذاق انتہائی گھٹیا ہوتا ہے۔۔۔ لیکن میں نے بھی کبھی ایسا نہیں سوچا تھا کہ اس میں قتل کرنے کی بھی صلاحیت ہو سکتی ہے۔۔۔"

"ہم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں سوچ سکتا تھا کہ اسنیپ ایسا کریں گے۔۔۔ سمجھ رہے ہو نا۔۔۔" رون نے کہا۔۔۔

ان کے درمیان خاموشی چھا گئی۔۔۔ ان میں سے ہر ایک اپنے ہی خیالوں میں کھو گیا تھا۔۔۔ لیکن ہیری کو یقین تھا کہ اس کی طرح وہ لوگ بھی اگلی صبح کے بارے میں سوچ رہے ہوں گے۔۔۔ جب ڈمبلڈور کی لاش ان کی آخری آرام گاہ تک پہنچائی جائے گی۔۔۔اس نے آج سے پہلے کبھی بھی کسی جنازے میں شرکت نہیں کی تھی۔۔۔ سیریئس کے انتقال کے وقت۔۔۔تدفین کے لئے کوئی لاش ہی نہیں تھی۔۔۔۔ تو اسے بالکل نہیں پتہ تھا کہ اسے کس چیز کی امید ہونی چاہیے۔۔۔اور وہ اس بات کو لے کر تھوڑا پریشان بھی تھا کہ اسے کیا دیکھنے کو ملے گا۔۔۔اور وہ اس

وقت کیسا محسوس کرے گا۔۔ وہ سوچ رہا تھا کہ کیا تدفین کے بعد آخر کار اسے ڈمبلڈور کی موت کا یقین ہو جائے گا۔۔۔ حالانکہ کچھ لمحات ایسے بھی گزرے تھے جب یہ بھیانک سوچ اس پر حاوی ہو جاتی تھی۔۔ کبھی کبھی اچانک اسے سونا اور خالی پن محسوس ہونے لگتا تھا۔۔ اگرچہ پورے محل میں لوگ اس کے علاوہ کسی اور بارے میں بات ہی نہیں کر رہے تھے۔۔۔ پھر بھی اس کے لئے یہ یقین کرنا مشکل تھا کہ ڈمبلڈور واقعی جا چکے ہیں۔۔۔ سیریئس کی موت کے بعد اس نے جس طرح کے حیلہ بہانے تراشنے کی کوشش کی تھی۔۔۔ایسی کوئی بھی کوشش اس نے ڈمبلڈور کے معاملہ میں نہیں کی۔۔۔ کہ کاش ڈمبلڈور کہیں سے واپس آجائیں۔۔۔ اس نے اپنی جیب میں پڑے نقلی **کوزہِ روح** کی ٹھنڈی زنجیر کو محسوس کیا۔۔ وہ اب یہ **کوزہِ روح** ہر جگہ اپنے ساتھ رکھتا تھا۔۔۔ تعویز کی طرح نہیں۔۔۔۔ بلکہ اس بات کی یاد دلاتے رہنے کے لئے کہ اس کی کیا قیمت چکائی گئی تھی۔۔۔اور ابھی بھی کتنا کام باقی ہے۔۔۔

اگلی صبح ہیری اپنا سامان سمیٹنے کے لئے جلدی اٹھ گیا۔۔۔ ہوگورٹس ایکسپریس جنازہ کے ایک گھنٹے بعد نکلنے والی تھی۔۔۔ نچلی منزل پر پہنچنے پر اسے بڑے ہال کے ماحول میں افسردگی کا احساس ہوا۔۔۔ سبھی لوگوں نے اپنے چوغے پہنے ہوئے تھے اور کوئی بھی بہت زیادہ بھوکا نہیں لگ رہا تھا۔۔۔ پروفیسر مک گونیگل نے عملے کی میز کے بیچوں بیچ رکھی تخت نما کرسی خالی چھوڑ دی تھی۔۔۔ ہیگرڈ کی کرسی بھی خالی تھی۔۔۔ ہیری نے سوچا کہ شاید وہ ناشتہ پر آنے کی ہمت نہیں کر پایا ہوگا۔۔۔ لیکن اسنیپ کی جگہ اب نامناسب انداز میں روفس اسکر میجیور بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔ ہیری نے ان کی ہال کا جائزہ لیتی ہوئی پیلی آنکھوں سے بچنے کی کوشش کی۔۔۔ اسے یہ الجھن بھرا احساس ہو رہا تھا کہ اسکر میجیور کو اسی کی تلاش تھی۔۔۔ اسکر میجیور کے وفد کے درمیان ہیری کو پرسی ویزلی کے لال بال اور سینگ کے فریم والے چشمہ کی جھلک نظر آئی۔۔۔ رون نے ایسا کوئی اشارہ نہیں دیا کہ وہ پرسی کی موجودگی کے بارے میں جانتا ہے۔۔۔ وہ تو بس وہاں بیٹھا زہریلے انداز میں سالمن مچھلی کے ٹکڑوں میں چاقو گھونپ رہا تھا۔۔۔

سلے درن کی میز پر کریب اور گوئیل آپس میں سر گوشیاں کر رہے تھے۔۔۔ حالانکہ ان کی جسامت بھاری بھر کم تھی۔۔۔ لیکن ان کے درمیان میلفوائے کے حکم چلاتے ہوئے۔۔ دبلے پتلے اور پیلے جسم کی غیر موجودگی کی وجہ سے وہ بہت اکیلے اکیلے لگ رہے تھے۔۔۔ ہیری کی دشمنی صرف اسنیپ سے تھی۔۔۔اس کو میلفوائے میں کچھ خاص دلچسپی نہیں تھی۔۔۔ کیوں کہ وہ مینار کی اونچائی پر میلفوائے کی آواز میں موجود خوف کو نہیں بھولا تھا۔۔۔ اور اسے یہ بھی یاد تھا کہ دوسرے مردار خوروں کے آنے سے پہلے اس نے اپنی چھڑی نیچے کر لی تھی۔۔۔ ہیری کو یقین تھا کہ میلفوائے ڈمبلڈور کی جان کبھی نہیں لیتا۔۔۔ وہ میلفوائے سے بس اس کی شیطانی جادو میں دلچسپی کی وجہ سے نفرت کرتا تھا۔۔ لیکن اب اس ناپسندیدگی کے ساتھ رحم دلی کا احساس بھی جڑ گیا تھا۔۔۔ ہیری نے سوچا کہ اس وقت میلفوائے کہاں ہوگا۔۔ اور اب والڈیمورٹ اسے اور اس کے ماں باپ کو مار دینے کی دھمکی دے کر اس سے کون سا نیا کام کروا رہا ہو گا۔۔۔؟

ہیری کے خیالات کا سلسلہ تبھی ٹوٹا جب جینی نے اس کی پسلیوں میں کہنی ماری۔۔۔ پروفیسر مک گونیگل اپنے پیروں پر کھڑی ہو چکی تھیں۔۔۔ ہال میں بین کرتی ہوئی بھنبھناہٹ فوراً تھم گئی۔۔۔

"وقت آ چکا ہے۔۔۔" انہوں نے کہا۔۔۔" مہربانی کر کے اپنے اپنے فریقین کے سربراہوں کے پیچھے میدانوں میں چلیں۔۔۔ گریفن ڈور میرے پیچھے آئیں۔۔۔"

وہ تقریباً خاموشی کے ساتھ اپنی میزوں کے پیچھے سے قطار بناتے ہوئے باہر نکلے۔۔۔ ہیری کو سلے درن طالب علموں کی قطار کے آگے سلگ ہارن نظر آئے۔۔۔ انہوں نے شاندار۔۔۔ لمبا۔۔۔ ہری رنگت کا چوغہ پہنا ہوا تھا۔۔۔ جس پر چاندی کے تاروں کی کڑھائی بنی ہوئی تھی۔۔۔ اس نے کبھی بھی ہفل پف فریق کی سربراہ۔۔۔ پروفیسر اسپراؤٹ کو اتنا صاف ستھرا نہیں دیکھا تھا۔۔۔ ان کی ٹوپی پر ایک بھی پیوند نہیں تھا۔۔۔ اور جب وہ لوگ داخلی ہال میں پہنچے تو انہیں فلچ

کے ساتھ مادام پنس کھڑی ہوئی نظر آئیں۔۔مادام پنس نے ایک موٹا کالا نقاب ڈالا ہوا تھا جو ان کے گھٹنوں تک آ رہا تھا۔۔۔فلچ ایک پرانے لبادے اور نکٹائی میں ملبوس تھا جس سے کافور کی بدبو آ رہی تھی۔۔۔

جب ان لوگوں نے سامنے والے دروازے سے ہو کر پتھریلے زینہ پر قدم رکھا تو ہیری نے دیکھا کہ وہ لوگ جھیل کی طرف جا رہے تھے۔۔۔ خاموشی کے ساتھ پروفیسر مک گونیگل کے پیچھے پیچھے چلتے ہوئے سورج کی گرمی اس کے چہرے کو سہلا رہی تھی۔۔۔وہ اس جگہ کی طرف جا رہے تھے جہاں سینکڑوں کرسیاں قطار در قطار لگائی گئی تھیں۔۔۔ کرسیوں کے درمیان چلنے کے لئے ایک رستہ بنا ہوا تھا۔۔۔ سامنے کی طرف سنگ مرمر کی ایک میز رکھی ہوئی تھی۔۔۔ تمام کرسیوں کا رخ اسی میز کی طرف تھا۔۔۔ یہ گرمیوں کا ایک انتہائی خوبصورت دن تھا۔۔۔

غیر معمولی لوگوں کی کچھ ٹولیاں پہلے ہی آدھی سے زیادہ کرسیوں پر بیٹھ چکی تھیں۔۔موٹے تھل تھل اور خوبصورت۔۔۔ بوڑھے اور جوان۔۔۔ زیادہ تر لوگوں کو ہیری نہیں جانتا تھا۔۔۔ لیکن کچھ جان پہچان والے بھی موجود تھے۔۔۔جن میں ققنس تنظیم کے ارکان۔۔۔ کنگسلے شیکلبولٹ۔۔۔پگلے نین موڈی اور ٹونکس شامل تھے۔۔۔ حیران کن طور پر اس کے بال ایک بار پھر شوخ گلابی رنگت کے ہو چکے تھے۔۔۔ ریمس لیوپن۔۔۔ جن کا اس نے ہاتھ تھاما ہوا تھا۔۔۔ ویزلی صاحب اور ان کی بیگم۔۔۔ بل۔۔۔ جکو فلیور نے سہارا دیا ہوا تھا۔۔۔اور ان کے پیچھے فریڈ اور جارج۔۔۔ جنہوں نے کالے ڈریگن کی کھال سے بنی کوٹیاں پہنی ہوئی تھیں۔۔وہاں مادام میکسیم بھی تھیں۔۔۔ جنہوں نے بیٹھنے کے لئے اڑھائی کرسیاں گھیری ہوئی تھیں۔۔۔لندن میں موجود **رستی کڑھائی** کا ساقی۔۔ٹام۔۔۔ہیری کی ناکارہ پڑوسن۔۔۔ ارابیلا فگ ۔۔۔ جادوگر موسیقی گروہ **اول جلول بہنیں** کا بال سے بھرا۔۔۔ڈھول بجانے والا۔۔۔**سورماؤں کی سواری** کا ڈرائیور۔۔۔ایرنی پرانگ۔۔۔**جادوئی بازار گلی** میں چوغوں کی دکان کی مالکن۔۔۔مادام میلکن۔۔۔اور کچھ لوگ جنہیں ہیری صرف چہرے

سے پہچانتا تھا۔۔۔ جیسے کہ ہاؤس ہیڈ کا ساقی اور وہ چڑیل جو ہوگورٹس ایکسپریس میں کھانے کا ٹھیلا دھکیلتی تھی۔۔۔ وہاں محل کے بھوت بھی موجود تھے۔۔۔ جو سورج کی چمکدار روشنی میں مشکل سے نظر آ رہے تھے۔۔۔ وہ صرف ہوا کے رخ پر جھلملاتی ہوئی چمک کے ساتھ ہلتے جلتے ہوئے نظر آ رہے تھے۔۔۔

ہیری ۔۔ رون۔۔۔ ہرمائنی اور جینی ۔۔۔ جھیل کے ساتھ والی قطار میں سب سے آخری کرسیوں پر بیٹھ گئے۔۔۔ لوگ ایک دوسرے سے سرگوشیوں میں باتیں کر رہے تھے۔۔۔ ان کی آوازیں گھاس پر چلنے والی ہوا جیسی لگ رہی تھیں۔۔۔ لیکن پرندوں کی چہچہاہٹ ان سے بھی بلند تھی۔۔۔ بھیڑ بڑھنے لگی تھی۔۔۔ لونا ایک کرسی پر بیٹھنے کے لئے نیول کی مدد کر رہی تھی۔۔۔ ہیری نے محبت بھری نظروں سے ان دونوں کی طرف دیکھا۔۔۔ جس رات کو ڈمبلڈور کا انتقال ہوا تھا۔۔۔ اس رات ہرمائنی کے بلاوے پر **ڈ-ف۔** کے ارکان میں سے صرف لونا اور نیول ہی مدد کے لئے آئے تھے۔۔۔ ہیری اس کی وجہ جانتا تھا۔۔۔ صرف انہیں ہی **ڈ۔ف۔** والے دنوں کی یاد ستاتی تھی۔۔۔ اور شاید صرف وہی روزانہ باقاعدگی سے اس امید کے ساتھ اپنے سکوں کو دیکھا کرتے تھے کہ شاید **ڈ۔ف۔** کی ایک اور ملاقات طے ہو گئی ہو۔۔۔

کورنیلیئس فج ان کے پاس سے ہوتے ہوئے سامنے والی قطار کی طرف بڑھ گئے۔۔۔ ان کے چہرے پر افسوس چھایا ہوا تھا۔۔۔ وہ ہمیشہ کی طرح اپنی ہری گول ٹوپی گھما رہے تھے۔۔ ہیری نے بعد میں ریٹا اسکیٹر کو بھی پہچان لیا۔۔۔ وہ یہ دیکھ کر آگ بگولہ ہو گیا کہ اس نے اپنے لال ناخنوں والے ہاتھ میں لکھنے کے لئے ایک کاپی دبوچی ہوئی تھی۔۔۔ اور پھر غصہ کی ایک شدید لہر کے ساتھ اس کی نظر ڈولریس عمبرج پر پڑی۔۔۔ جو اپنے مینڈک جیسے چہرے پر دکھ کا بناوٹی تاثر لانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔ اور اس کے گھنگھریالے بالوں کے اوپر کالے مخمل کا پھندنا لگا ہوا تھا۔۔۔ پانی کے کنارے فرینز نامی قنطور کسی پہرہ دار سنتری کی طرح کھڑا ہوا تھا۔۔۔ اس پر نظر پڑتے ہی عمبرج چونک گئی اور تیزی سے کافی فاصلہ پر دور جا کر بیٹھ گئی۔۔۔

آخر کار عملہ بھی اپنی نشستوں پر بیٹھ گیا۔۔ ہیری دیکھ سکتا تھا کہ سب سے آگے والی قطار میں اسکر میجیور افسردہ اور باوقار انداز میں پروفیسر مک گونیگل کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔ اسے خیال آیا کہ کیا اسکر میجیور یا یہاں بیٹھے دوسرے اہم افراد میں سے کسی ایک کو بھی۔۔۔ اس بات پر واقعی افسوس ہوگا کہ ڈمبلڈور کا انتقال ہو چکا ہے۔۔۔ لیکن تبھی اسے موسیقی سنائی دی۔۔۔ عجیب سی۔۔۔ کسی اور جہاں کی موسیقی۔۔۔ جسے سنتے ہی وہ وزارت کے لئے اپنی ناپسندیدگی کو بھول گیا اور موسیقی کے ذریعہ کی تلاش میں اِدھر اُدھر دیکھنے لگا۔۔۔ وہ اکیلا نہیں تھا۔۔۔ کئی اور سر بھی مڑ کر اِدھر اُدھر دیکھ رہے تھے۔۔۔ وہ سبھی چوکنے ہو گئے تھے۔۔

"وہاں اندر۔۔۔" جینی نے ہیری کے کان میں سرگوشی کی۔۔۔

اور اس نے دھوپ سے چمکتے ہرے پانی کی شفاف سطح پر دیکھا۔۔۔ سطح سے کچھ انچ نیچے کچھ لوگ تیر رہے تھے۔۔۔ جنہیں دیکھ کر اسے زندہ لاشوں کی بھیانک یاد آ گئی۔۔۔ جل مانسوں کا ایک گروہ عجیب زبان میں گانا گا رہا تھا۔۔۔ جو اسے بالکل سمجھ نہیں آئی۔۔۔ ان کے بے رونق چہرے ہل کر پانی کی سطح پر لہریں بنا رہے تھے۔۔۔ اور ان کے جامنی بال ان کے چاروں اطراف بہہ رہے تھے۔۔۔ اس گیت نے ہیری کی گردن پر رونگٹے کھڑے کر دیئے۔۔۔ لیکن پھر بھی یہ گیت کانوں کو برا نہیں لگ رہا تھا۔۔۔ اس میں صاف طور پر نقصان اور تنہائی کا ذکر کیا گیا تھا۔۔۔ جب اس نے گانے والوں کے جنگلی چہروں کی طرف دیکھا تو اسے احساس ہوا کہ کم از کم وہ تو ڈمبلڈور کے انتقال پر سچے دل سے غمزدہ تھے۔۔۔ پھر جینی نے اسے دوبارہ کہنی ماری۔۔۔ اور اس نے مڑ کر دیکھا۔۔۔

ہیگرڈ دھیمی رفتار سے کرسیوں کے درمیان موجود رستہ پر چلا آ رہا تھا۔۔۔ وہ خاموشی سے رو رہا تھا۔۔۔ اس کا چہرہ آنسوؤں سے جگمگا رہا تھا۔۔۔ اس کے بازوؤں میں ڈمبلڈور کا جسم تھا۔۔۔ جو جامنی مخمل میں لپٹا ہوا تھا۔۔۔ جس پر سنہرے ستارے کڑھے ہوئے تھے۔۔۔ یہ منظر دیکھ کر ہیری کے حلق میں درد بھری ٹیس اٹھی۔۔۔ عجیب موسیقی اور ڈمبلڈور کے جسم کے اتنے قریب

ہونے کے خیال نے ایک لمحہ کے لئے گرمی کے احساس کو دگنا کر دیا۔۔۔ رون سفید پڑ چکا تھا۔۔۔ وہ صدمہ میں لگ رہا تھا۔۔۔ ہرمائنی اور جینی۔۔۔ دونوں کی گود میں موٹے موٹے آنسو تیزی کے ساتھ ٹپک رہے تھے۔۔۔

وہ صاف طور پر نہیں دیکھ پا رہے تھے کہ سامنے کی طرف کیا ہو رہا ہے۔۔۔ ہیگرڈ نے مردہ جسم کو احتیاط کے ساتھ میز پر رکھ دیا تھا۔۔۔ پھر وہ اسی رستہ پر واپس پلٹ گیا۔۔۔ اس نے باجا بجاتی آواز کے ساتھ زور زور سے اپنی ناک صاف کی۔۔۔ جس پر کئی لوگوں نے چڑ کر اس کی طرف دیکھا۔۔۔ ان میں ڈولریس عمبرج بھی شامل تھی۔۔۔ لیکن ہیری جانتا تھا کہ ڈمبلڈور کو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔ جب ہیگرڈ ان کے قریب سے گزرا تو اس نے دوستانہ انداز میں ہیگرڈ کو اشارہ کرنے کی کوشش کی۔۔۔ لیکن ہیگرڈ کی آنکھیں اتنی سوجی ہوئی تھیں کہ یہ بات ہی بہت حیران کن تھی کہ وہ اپنے سامنے موجود رستہ دیکھ پا رہا تھا۔۔۔ ہیری نے پیچھے والی قطار کو دیکھا۔۔۔ جس کی طرف ہیگرڈ جا رہا تھا۔۔۔ تب جا کر اسے احساس ہوا کہ ہیگرڈ کو کیا چیز رستہ دکھا رہی تھی۔۔۔ وہاں گراپ نامی دیو۔۔۔ ایک کوٹی اور ایک چھوٹے خیمہ نما پتلون پہنے بیٹھا تھا۔۔۔ اس کا بڑا بدصورت گول چکنے پتھر جیسا چہرہ بالکل تربیت یافتہ انداز میں۔۔۔ لگ بھگ انسانوں کی طرح۔۔۔ جھکا ہوا تھا۔۔۔ ہیگرڈ اپنے سوتیلے بھائی کے پاس بیٹھ گیا۔۔۔ اور گراپ نے زور سے ہیگرڈ کا سر تھپتھپایا۔۔۔ جس سے اس کی کرسی کے پائے زمین میں دھنس گئے۔۔۔ ہیری کے دل میں ہنسنے کی زوردار خواہش نے سر اٹھایا۔۔۔ لیکن اسی وقت موسیقی تھم گئی اور وہ دوبارہ سامنے کی طرف دیکھنے کے لئے پلٹ گیا۔۔۔

سادے۔۔۔ سیاہ چوغے میں ملبوس۔۔۔ گچھے دار بال والا ایک چھوٹے قد کا آدمی اب ڈمبلڈور کی لاش کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔ ہیری یہ نہیں سن پایا کہ وہ کیا کہہ رہا تھا۔۔۔ سینکڑوں سروں کے اوپر سے عجیب الفاظ ٹکڑوں میں تیرتے ہوئے ان کی طرف آ رہے تھے۔۔۔ "عظیم روح" ۔۔۔۔ "دانشورانہ اعانت" ۔۔۔۔ "دل کی عظمت" ۔۔۔۔ یہ سبھی الفاظ بے معنی تھے۔۔۔

جہاں تک ہیری ان کو جانتا تھا۔۔ بھلا ان الفاظ سے ڈمبلڈور کا کیا لینا دینا۔۔ ہیری کو اچانک ڈمبلڈور کے کچھ پسندیدہ الفاظ یاد آ گئے۔۔۔ "باولہ" ۔۔۔ "بچا کھچا" ۔۔۔ "بلبلانا" اور "اکھاڑ پچھاڑ" اور ایک بار پھر اس نے اپنی ہنسی دبالی۔۔۔ اسے ہو کیا گیا تھا۔۔؟

اس کے بائیں طرف ہلکے چھپاکہ کی دھیمی آواز آئی۔۔۔ اور اس نے دیکھا کہ جل مانسوں نے بھی یہ تقریر سننے کے لئے اپنے سر سطح سے باہر نکالے ہوئے تھے۔۔۔ اسے دو سال پہلے کا وہ دن یاد آگیا جب ڈمبلڈور اکڑوں بیٹھ کر جل بولی میں جل چڑیل رانی سے گفتگو کر رہے تھے۔۔۔ ہیری نے سوچا کہ ڈمبلڈور نے جل بولی کہاں سے سیکھی ہو گی۔۔۔ کتنی ساری باتیں تھیں جو اس نے ان سے کبھی نہیں پوچھی تھیں۔۔۔ اور کتنی ساری باتیں وہ ان سے کبھی نہیں کہہ پایا۔۔۔

اور تبھی۔۔۔ اچانک۔۔۔ یہ بھیانک سچائی پوری طرح سے اس پر حاوی ہو گئی کہ ڈمبلڈور مر چکے تھے۔۔۔ وہ جا چکے تھے۔۔۔ وہ اب تک اس بات کو جھٹلائے جا رہا تھا۔۔۔ لیکن اب اور نہیں۔۔۔ اس نے ٹھنڈے لاکٹ کو اپنے ہاتھ میں اتنی مضبوطی سے جکڑ لیا کہ اسے درد محسوس ہونے لگا۔۔۔ لیکن پھر بھی وہ اپنی آنکھوں سے بہنے والے آنسوؤں کو روک نہیں پایا۔۔۔ سیاہ چوغے میں ملبوس چھوٹے قد والا آدمی لگاتار بول رہا تھا۔۔۔ اس نے جینی اور باقی لوگوں سے نگاہیں چراتے ہوئے جھیل کے پار جنگل کی طرف دیکھا۔۔۔ درختوں کے درمیان ہل چل نظر آ رہی تھی۔۔۔ قنطور خراج تحسین پیش کرنے پہنچ گئے تھے۔۔۔ وہ کھلی فضا میں تو نہیں آئے۔۔۔ لیکن ہیری نے دیکھا کہ وہ بالکل ساکت کھڑے تھے۔۔۔ درختوں کے سایہ میں چھپے ہوئے وہ جادوگروں کی طرف غور سے دیکھ رہے تھے۔۔۔ ان کی کمانیں ان کے کندھوں پر ٹکی ہوئی تھیں۔۔۔ اور ہیری کو جنگل میں۔۔۔ ڈراؤنے خواب جیسا۔۔۔ اپنا پہلا سفر یاد آ گیا۔۔۔ پہلی دفعہ۔۔۔ جب وہ اس چیز سے ملا تھا جسے والڈیمورٹ کے نام سے جانا جاتا تھا۔۔۔ کیسے اس نے اس کا سامنا کیا تھا۔۔۔ اور کس طرح اس نے اور ڈمبلڈور نے کچھ ہی عرصہ کے بعد ایک ہاری ہوئی جنگ لڑنے کے بارے میں گفتگو کی تھی۔۔۔ ڈمبلڈور نے کہا تھا کہ یہ بات بہت ضروری ہے۔۔۔ کہ لڑا

جائے۔۔۔ پھر لڑا جائے۔۔۔ اور لڑتے رہا جائے۔۔۔ حالانکہ برائی کو کبھی بھی پوری طرح ختم نہیں کیا جا سکتا۔۔۔ لیکن صرف اسی طرح اسے خود سے دور رکھا جا سکتا ہے۔۔۔

اور گرم دھوپ تلے بیٹھے بیٹھے ہیری کو یہ بالکل صاف نظر آیا کہ اس کی پرواہ کرنے والے لوگ ایک ایک کرکے اس کی حفاظت کرنے کے لئے اس کے سامنے ڈٹ کر کھڑے ہو گئے تھے۔۔۔ اس کے ابو۔۔۔ اس کی امی۔۔۔ اس کا کفیل۔۔۔ اور آخر کار ڈمبلڈور بھی۔۔۔ لیکن اب یہ سلسلہ ختم ہو چکا تھا۔۔۔ اب وہ کسی اور کو اپنے اور والڈیمورٹ کے درمیان کھڑے ہونے نہیں دے سکتا تھا۔۔۔ اسے اب اس بھرم کو چھوڑنا ہوگا۔۔۔ جو اسے ایک سال کی عمر میں ہی چھوڑ دینا چاہیے تھا۔۔۔ کہ والدین کی بانہوں کے حصار کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ اب اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔۔۔ اب اسے اس کے ڈراؤنے خوابوں سے جگانے والی کوئی امید نہیں تھی۔۔۔ اندھیرے میں راحت بھری کوئی سرگوشی نہیں تھی کہ وہ محفوظ ہے اور یہ سب اس کے خیال کا حصہ ہے۔۔۔ اس کا سب سے آخری۔۔۔ اور سب سے بڑا محافظ مر چکا تھا۔۔۔ اور اب وہ جتنا اکیلا تھا۔۔۔ اتنا وہ پہلے کبھی بھی نہیں تھا۔۔۔

سیاہ چوغے میں ملبوس چھوٹے قد والا آدمی آخر کار چپ ہو گیا اور دوبارہ اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔۔۔ ہیری نے انتظار کیا کہ شاید اب کوئی اور کھڑا ہوگا۔۔۔ اسے لمبی تقاریر کی امید تھی۔۔۔ شاید اب جادو گروزیر کی باری ہو۔۔۔ لیکن کوئی بھی اپنی جگہ سے نہیں ہلا۔۔۔

پھر کئی لوگ چیخ اٹھے۔۔۔ ڈمبلڈور کے جسم اور جس میز پر وہ لیٹے تھے۔۔ اس کے چاروں اطراف سفید رنگ کے شعلوں کی لپٹیں اٹھنے لگیں۔۔۔ وہ بلند ہوتی گئیں اور ان کے پورے جسم کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔۔۔ سفید دھوئیں کے بھنور آسمان میں چکراتے ہوئے بلند ہوئے اور عجیب اشکال بنانے لگے۔۔ ایک دل بند کر دینے والے لمحہ کے لئے ہیری نے سوچا کہ اس نے ایک ققنس کو لطف اندوز ہوتے ہوئے آگ کے نیلے شعلوں کے درمیان پرواز

کرتے ہوئے دیکھا ہے۔۔ لیکن اگلے ہی لمحہ آگ غائب ہو گئی۔۔۔ اور اس کی جگہ سفید سنگ مرمر کا مقبرہ نمودار ہو گیا۔۔۔ جس میں ڈمبلڈور کا جسم اور وہ میز سما گئی۔۔۔ جس پر وہ آرام کر رہے تھے۔۔۔

اچانک ہوا میں تیروں کی اڑتی ہوئی بوچھاڑ نمودار ہوئی۔۔۔ جس سے صدمہ بھری کچھ اور چیخیں سنائی دیں۔۔۔ لیکن وہ تیر بھیڑ سے کچھ فاصلہ پر نیچے جا گرے۔۔۔ ہیری جانتا تھا کہ یہ قنطوروں کی طرف سے ڈمبلڈور کو خراجِ تحسین تھا۔۔۔ اسے ان کی پلٹ کر دوبارہ درختوں میں غائب ہوتی ہوئی دُم میں نظر آئیں۔۔۔ بالکل اسی طرح جل مانس بھی دوبارہ ہرے پانی کی سطح کے نیچے آہستگی سے غوطہ لگا کر نگاہوں سے اوجھل ہو گئے۔۔۔

ہیری نے جینی۔۔۔ رون اور ہرمائنی کی طرف دیکھا۔۔۔ رون کا چہرہ اس طرح تنا ہوا تھا جیسے دھوپ اسے اندھا کر رہی ہو۔۔۔ ہرمائنی کا چہرہ آنسوؤں سے بھیگا ہوا تھا۔۔۔ لیکن جینی اب رو نہیں رہی تھی۔۔۔ اس نے ہیری سے بالکل اسی طرح سخت دہکتے ہوئے انداز میں آنکھ ملائی۔۔۔ جس طرح اس نے اسکی غیر موجودگی میں کوئیڈچ کپ جیتنے پر اس سے گلے ملتے ہوئے ملائی تھیں۔۔۔ اور وہ جان گیا کہ اس لمحہ وہ اچھی طرح سے ایک دوسرے کو سمجھ سکتے ہیں۔۔۔ اور جب وہ اسے وہ بات بتائے گا کہ وہ کیا کرنے جا رہا ہے تو وہ یہ نہیں کہے گی کہ "اپنا دھیان رکھنا" یا "ایسا مت کرو" بلکہ وہ اس کا فیصلہ قبول کرے گی۔۔ کیوں کہ اسے ہیری کی جانب سے اس سے کم کی امید بھی نہیں ہو گی۔۔۔ اس لئے اس نے دل کڑا کر کے وہ بات کہہ دی جو ڈمبلڈور کی موت کے بعد سے ہی اسے معلوم تھی کہ کہنی ہی ہو گی۔۔۔

"جینی۔۔۔ سنو۔۔۔" اس نے بہت آہستگی سے کہا۔۔ ان کے چاروں اطراف گفتگو کی بھنبھناہٹ تیز ہو گئی تھی اور لوگ اٹھ کر اپنے پیروں پر کھڑے ہونا شروع ہو گئے تھے۔۔۔ "میں

اب تمہارے ساتھ مزید تعلق نہیں رکھ سکتا۔۔ ہمیں ایک دوسرے سے ملنا بند کرنا ہوگا۔۔ ہم ایک ساتھ نہیں رہ سکتے۔۔۔"

جینی نے ایک عجیب سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔۔ " اور اس بات کا تعلق کسی بے وقوفانہ۔۔۔ عظیم مقصد سے ہوگا۔۔۔ ہے نا۔۔۔؟"

"دیکھو۔۔ ایسا لگتا ہے کہ تمہارے ساتھ بتائے پچھلے کچھ ہفتے۔۔۔ کسی اور کی زندگی سے چرائے گئے ہوں۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔۔ "لیکن اب میں ایسا نہیں کر سکتا۔۔ ہم ایسا نہیں کر سکتے۔۔۔ مجھے کچھ کام اکیلے سرانجام دینے ہوں گے۔۔۔"

وہ روئی نہیں۔۔۔ بس اس کی طرف دیکھتی رہی۔۔۔

"والڈیمورٹ ان لوگوں کا استعمال کرتا ہے جو اس کے دشمنوں کے دل کے قریب ہوتے ہیں۔۔۔ وہ پہلے بھی ایک دفعہ تمہیں چارے کے طور پر استعمال کر چکا ہے۔۔۔ کیوں کہ تب تم میرے سب سے اچھے دوست کی بہن تھی۔۔۔ لیکن ذرا سوچو۔۔۔ اگر ہم نے یہ سلسلہ جاری رکھا تو تم کتنے شدید خطرہ میں پڑ جاؤ گی۔۔۔ وہ جان جائے گا۔۔ اسے معلوم ہو ہی جائے گا۔۔۔ وہ تمہارے ذریعہ مجھے قابو کرنے کی کوشش کرے گا۔۔۔"

"اور اگر اس سے مجھے کوئی فرق نہ پڑتا ہو تو۔۔۔؟" جینی نے بھڑکتے ہوئے کہا۔۔

"مجھے فرق پڑتا ہے۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔۔ "تمہیں کیا لگتا ہے۔۔۔ اگر یہ تمہارا جنازہ ہوتا۔۔۔ اور اس کی وجہ میں ہوتا۔۔۔ تو مجھے کیسا محسوس ہوتا۔۔۔؟"

جینی نے اس سے منہ موڑ کر جھیل کے پار دیکھا۔۔۔

"میں نے تمہارے ساتھ کی امید کبھی نہیں چھوڑی تھی۔۔۔" اس نے کہا۔۔۔ "کبھی بھی نہیں۔۔۔ مجھے ہمیشہ امید تھی۔۔۔ ہرمائنی نے مجھے زندگی میں آگے بڑھنے کا مشورہ دیا تھا۔۔۔

کہ میں دوسرے لوگوں کے ساتھ گھوموں پھروں۔۔۔ تاکہ تمہارے سامنے پر سکون رہ سکوں۔۔۔ یاد ہے جب ہم ایک کمرہ میں ہوتے تھے تو میری آواز بند ہو جاتی تھی۔۔۔؟ اور اسے لگا تھا کہ اگر میں اپنے آپ میں گم رہوں تو شاید تم میری طرف تھوڑا زیادہ دھیان دو گے۔۔۔"

"یہ ہرمائنی بھی نا۔۔۔ بڑی چالاک ہے۔۔۔" ہیری نے مسکرانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔۔۔ "کاش میں تم سے تھوڑا جلدی پوچھ لیتا۔۔۔ تو ہمارے پاس ساتھ بتانے کے لئے عمر پڑی ہوتی۔۔۔ کچھ اور مہینے۔۔۔ یا شاید کچھ اور سال۔۔۔"

"لیکن تم جادوئی دنیا کو بچانے میں اتنے مصروف جو تھے۔۔۔" جینی نے آنسوؤں بھری کلکاری مارتے ہوئے کہا۔۔۔ "دیکھو۔۔۔ میں یہ تو نہیں کہوں گی کہ یہ سن کر مجھے حیرانی ہوئی ہے۔۔۔ میں جانتی تھی کہ آخر میں یہی ہونا ہے۔۔۔ میں جانتی تھی کہ جب تک تم والڈیمورٹ کو ڈھونڈ نہیں لو گے تم چین سے نہیں بیٹھو گے۔۔۔ تمہاری یہی ادا تو مجھے پسند ہے۔۔۔"

ہیری میں یہ باتیں سننے کی ہمت نہیں تھی۔۔۔ اور نہ ہی اسے بھروسہ تھا کہ اگر وہ تھوڑی دیر اور اس کے پاس بیٹھا رہا تو اس کا خود سے کیا ہوا عہد زیادہ دیر برقرار رہ پائے گا۔۔۔ اس نے دیکھا کہ رون نے اب ہرمائنی کو تھاما ہوا تھا۔۔۔ ہرمائنی اس کے کندھے پر اپنا سر ٹکائے سسکیاں بھر رہی تھی۔۔۔ اور وہ اس کے بال سہلا رہا تھا۔۔۔ اس کی اپنی لمبی ناک پر بھی آنسو بہہ رہے تھے۔۔۔ افسردگی کے عالم میں ہیری اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔۔۔ جینی اور ڈمبلڈور کے مقبرے کی طرف اپنی پیٹھ کر کے وہ جھیل کے کنارے چلنے لگا۔۔۔ ایک جگہ بیٹھے رہنے سے چلنا زیادہ قابلِ برداشت تھا۔۔۔ جیسے **کوزباتِ روح** کی تلاش میں فوراً نکل کر والڈیمورٹ کو مارنا ۔۔۔ اس بات کا انتظار کرنے سے زیادہ بہتر تھا۔۔۔

"ہیری۔۔۔"

وہ پلٹا۔۔۔ روفس اسکر میجیور جھیل کے کنارے لنگڑاتے ہوئے اپنی چلنے والی چھڑی پر زور دیتے ہوئے تیزی سے اس کی طرف آ رہے تھے۔۔۔

"میں تم سے کچھ بات کرنا چاہ رہا تھا۔۔۔ اگر میں تمہارے ساتھ تھوڑی دور تک چلوں تو برا تو نہیں مانو گے۔۔۔؟"

"نہیں۔۔۔۔" ہیری نے اداسی سے کہا اور آگے چل دیا۔۔۔

"ہیری۔۔۔ یہ ایک بہت ہی بھیانک سانحہ تھا۔۔۔" اسکر میجیور نے آہستگی سے کہا۔۔۔ " میں تمہیں بتا نہیں سکتا کہ یہ سن کر میں کتنا حیران ہوا تھا۔۔۔ ڈمبلڈور ایک بہت ہی عظیم جادوگر تھے۔۔۔ جیسا کہ تم جانتے ہی ہو کہ ہمارے درمیان کچھ اختلافات ضرور موجود تھے۔۔۔ لیکن مجھ سے بہتر کون جانتا ہوگا کہ۔۔۔۔"

"آپ کیا چاہتے ہیں۔۔۔؟" ہیری نے سپاٹ لہجہ میں پوچھا۔۔۔

اسکر میجیور کے چہرہ پر غصہ امڈ آیا۔۔۔ لیکن پہلے کی طرح انہوں نے تیزی کے ساتھ اپنے تاثرات کو دکھ بھری سمجھ کے انداز میں بدل دیا۔۔۔

"ظاہر ہے۔۔ تم صدمہ میں ہو۔۔۔" انہوں نے کہا۔۔۔ " میں جانتا ہوں کہ تم ڈمبلڈور کے بہت قریب تھے۔۔۔ میرے خیال سے تم ان کے اب تک کے سب سے پسندیدہ شاگرد رہے ہو۔۔ تم دونوں کے بیچ کا باہمی تعلق۔۔۔۔"

"آپ کیا چاہتے ہیں۔۔۔؟" ہیری نے اپنی جگہ پر رکتے ہوئے دوبارہ پوچھا۔۔۔

اسکر میجیور بھی رک گئے تھے۔۔۔ وہ اپنی چھڑی پر زور دے کر کھڑے ہو گئے اور ہیری کو گھورنے لگے۔۔۔ ان کے چہرے پر چالاکی امڈ آئی تھی۔۔۔

"کچھ لوگ کہہ رہے ہیں کہ جس رات ان کا قتل ہوا۔۔اور وہ اسکول چھوڑ کر گئے تھے۔۔۔ اس رات تم ان کے ساتھ تھے۔۔۔"

"کون لوگ کہہ رہے ہیں۔۔؟' ہیری نے کہا۔۔۔

"ڈمبلڈور کی موت کے بعد کسی نے مینار کے اوپر ایک مردار خور کو ساکت کیا تھا۔۔وہاں اوپر دو اڑن جھاڑوئیں ملی ہیں۔۔۔وزارت **دو اور دو۔۔ چار** کرنا جانتی ہے ہیری۔۔۔"

"یہ سن کر اچھا لگا۔۔" ہیری نے کہا۔۔۔" دیکھیں ۔۔۔ میں ڈمبلڈور کے ساتھ کہاں گیا تھا۔۔۔اور وہاں ہم نے کیا کرا۔۔۔یہ میرا ذاتی معاملہ ہے۔۔۔وہ نہیں چاہتے تھے کہ لوگوں کو اس بارے میں کچھ پتہ چلے۔۔۔"

"ظاہر ہے۔۔۔اتنی وفاداری قابلِ تعریف ہے۔۔۔" اسکر میجیور نے کہا۔۔۔اب انہیں اپنی جھنجھلاہٹ چھپانے میں مشکل پیش آ رہی تھی۔۔۔"لیکن ڈمبلڈور جا چکے ہیں ہیری۔۔۔وہ جا چکے ہیں۔۔۔"

"وہ اس اسکول سے تب ہی جائیں گے جب یہاں ان کا ایک بھی وفادار باقی نہیں بچے گا۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔۔اور نہ چاہتے ہوئے بھی مسکرا دیا۔۔۔

"میرے پیارے بچے۔۔۔خود ڈمبلڈور بھی موت سے واپس نہیں پلٹ سکتے۔۔۔"

"میں یہ نہیں کہہ رہا کہ وہ ایسا کر سکتے ہیں۔۔۔آپ سمجھ بھی نہیں سکتے۔۔۔لیکن خیر میرے پاس آپ کو بتانے کے لئے کچھ نہیں ہے۔۔۔"

اسکر میجیور ہچکچائے۔۔۔اور پھر نزاکت بھرے انداز میں بولے۔۔۔" جانتے ہو ہیری۔۔۔وزارت تمہیں ہر طرح کی حفاظت فراہم کر سکتی ہے۔۔۔مجھے تمہاری خدمت میں کچھ حناشر تعینات کرنے میں بھی کوئی مسئلہ نہیں ہے۔۔۔"

ہیری ہنس دیا۔۔ " والڈیمورٹ مجھے اپنے ہاتھوں سے مارنا چاہتا ہے۔۔۔اور آپ کے خاشراسے نہیں روک سکتے۔۔۔ تو پیشکش کرنے کا شکریہ۔۔۔ مگر شکریہ اس کی کوئی ضرورت نہیں۔۔۔"

"تو۔۔۔" اسکر میجیور بولے۔۔۔ان کی آواز اب سرد پڑ چکی تھی۔۔۔ "کرسمس کے دوران میں نے تم سے جو گزارش کی تھی۔۔۔"

"کون سی گزارش۔۔۔؟ اوہ ہاں۔۔۔۔ وہ گزارش کہ میں دنیا کو یہ بتاؤں کہ آپ لوگ کتنا اچھا کام کر رہے ہیں۔۔۔ تا کہ۔۔۔"

" تا کہ لوگوں کا حوصلہ بلند ہو۔۔۔" اسکر میجیور غرائے۔۔۔

ہیری نے ایک لمحے کے لئے ان کی طرف تولتی نگاہوں سے دیکھا۔۔۔

"اسٹین شن پائیک کو رہا کر دیا ہے۔۔۔؟"

اسکر میجیور کا چہرہ گندی جامنی رنگت میں بدل گیا۔۔۔ جسے دیکھ کر ہیری کو ورنن خالو یاد آ گئے۔۔۔۔

"اوہ۔۔۔ تو تم اب بھی۔۔۔"

"ڈمبلڈور کا جانثار ہوں۔۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔ "بالکل ٹھیک۔۔۔۔"

اسکر میجیور نے ایک لمحے کے لئے اسے غصے سے گھورا۔۔۔ پھر پلٹے۔۔۔ اور بنا ایک لفظ اور کہے لنگڑاتے ہوئے دور چلے گئے۔۔۔ ہیری دیکھ سکتا تھا کہ پرسی اور وزارت کے وفد کے دوسرے ارکان ان کا انتظار کر رہے تھے۔۔۔ وہ بار بار بوکھلائی ہوئی نظروں سے سسکتے ہوئے ہیگرڈ اور گراپ کی طرف بھی دیکھ رہے تھے۔۔۔ جو ابھی بھی اپنی نشستوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔ رون اور ہرمائنی تیز

قدموں سے ہیری کی طرف آرہے تھے۔۔۔ وہ اسکر میجیور کے پاس سے گزرے جو مخالف سمت میں جارہے تھے۔۔۔ ہیری پلٹا اور آہستہ رفتار سے دوبارہ چلنے لگا۔۔۔ وہ ان دونوں کے ساتھ آجانے کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔ آخر کار ایک درخت کی چھاؤں تلے وہ اس کے پاس پہنچ ہی گئے۔۔۔ جس کی چھاؤں میں وہ پہلے اچھے وقتوں میں بیٹھا کرتے تھے۔۔۔

"اسکر میجیور کیا چاہتے تھے۔۔۔؟" ہرمائنی نے سرگوشی کی۔۔۔

"وہی جو انہیں کرسمس میں چاہیے تھا۔۔۔" ہیری نے جھرجھری بھری۔۔۔ "وہ چاہتے تھے کہ میں انہیں ڈمبلڈور کی تمام خفیہ معلومات دے دوں اور وزارت کا نیا چہرہ بن کر سامنے آؤں۔۔۔"

رون ایک لمحہ کے لئے خود سے لڑتا ہوا نظر آیا۔۔۔ پھر وہ اونچی آواز میں ہرمائنی سے بولا۔۔۔ "دیکھو۔۔۔ مجھے واپس جا کر پرسی کو ایک لات تو لگانے دو۔۔۔"

"نہیں۔۔۔" وہ اس کا بازو پکڑتے ہوئے نرمی سے بولی۔۔۔

"اس سے مجھے اچھا محسوس ہوگا۔۔۔"

ہیری ہنس پڑا۔۔۔ یہاں تک کہ ہرمائنی بھی مسکرادی۔۔۔ لیکن جیسے ہی اس نے نظر اٹھا کر محل کو دیکھا۔۔۔ اس کی مسکراہٹ غائب ہوگئی۔۔۔

"میں یہ سوچ بھی نہیں سکتی کہ شاید اب ہم کبھی یہاں واپس نہیں آپائیں گے۔۔۔" اس نے نرمی سے کہا۔۔۔ "ہوگورٹس بند کیسے ہوسکتا ہے۔۔۔؟"

"شاید ایسا نہ ہو۔۔۔" رون نے کہا۔۔۔ "ہم یہاں اپنے گھروں سے زیادہ خطرہ میں تو نہیں ہیں۔۔۔ ہے نا۔۔۔؟ اب ہر جگہ ایک جیسی ہی ہے۔۔۔ میں تو یہ کہوں گا کہ ہوگورٹس زیادہ محفوظ

ہے۔۔۔ یہاں اندر اتنے سارے جادوگر موجود ہیں جو اس جگہ کی حفاظت کر سکتے ہیں۔۔۔ تمہیں کیا لگتا ہے ہیری۔۔۔؟"

"یہ اگر واپس کھلا بھی۔۔۔ تب بھی میں یہاں واپس نہیں آرہا۔۔" ہیری نے کہا۔۔۔

رون منہ کھول کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔۔۔ لیکن ہرمائنی افسردگی سے بولی۔۔۔ "میں جانتی تھی تم یہی کہنے والے ہو۔۔۔ لیکن پھر تم کرو گے کیا۔۔۔؟"

"میں پہلے ایک بار پھر ڈرسلی خاندان کے پاس واپس جاؤں گا۔۔۔ کیوں کہ ڈمبلڈور ایسا چاہتے تھے۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔۔ "لیکن یہ ایک مختصر دورہ ہوگا۔۔۔ اور اس کے بعد میں وہاں سے ہمیشہ کے لئے چلا جاؤں گا۔۔۔"

"لیکن اگر تم اسکول واپس نہیں آؤ گے۔۔۔ تو تم جاؤ گے کہاں۔۔۔؟"

"میں سوچ رہا تھا کہ شاید میں گوڈرک کی کھوہ میں واپس جاؤں۔۔۔" ہیری بڑبڑایا۔۔۔ یہ خیال اس کے ذہن میں ڈمبلڈور کی موت والی رات سے ہی تھا۔۔۔ "میرے لئے۔۔۔ سب کچھ وہیں شروع ہوا تھا۔۔۔ مجھے بس ایسا محسوس ہوتا ہے کہ مجھے وہاں جانا چاہیے۔۔۔ میں اپنے والدین کی قبروں پر بھی جا سکتا ہوں۔۔۔ مجھے اچھا لگے گا۔۔۔"

"اور اس کے بعد۔۔۔؟" رون نے کہا۔۔۔

"پھر مجھے باقی کے **کوزہاتِ روح** کی تلاش میں نکلنا ہوگا۔۔۔" ہیری نے کہا۔۔۔ اس کی آنکھیں ڈمبلڈور کے سفید مقبرہ پر جمی ہوئی تھیں۔۔۔ جس کا عکس جھیل کے دوسرے کنارے پر پانی میں جھلملا رہا تھا۔۔۔ "وہ یہی چاہتے تھے۔۔۔ تبھی تو انہوں نے مجھے اس کے بارے میں سب کچھ بتایا تھا۔۔۔ اور اگر ڈمبلڈور درست تھے۔۔۔ جو میں جانتا ہوں کہ وہ تھے۔۔۔ تو ابھی بھی چار **کوزہاتِ روح** باقی ہیں۔۔۔ مجھے انہیں ڈھونڈنا ہوگا اور انہیں برباد کرنا ہوگا۔۔۔ اور پھر میں

والڈیمورٹ کی روح کے اس ساتویں ٹکڑے کے پیچھے جاؤں گا۔۔۔جو ابھی بھی اس کے جسم میں موجود ہے۔۔۔ اور میں ہی وہ شخص ہوں جو اس کو مارنے والا ہے۔۔۔ اور اگر اس رستہ میں سیویرس اسنیپ مجھ سے ٹکرایا۔۔۔ تو اس کی بھی خیر نہیں ہے۔۔۔"

ایک طویل خاموشی چھا گئی۔۔۔ بھیڑ اب لگ بھگ چھٹ چکی تھی۔۔۔ باقی بچے ہوئے لوگ ابھی بھی گراپ کی لمبی چوڑی جسامت سے بچ کر چل رہے تھے۔۔۔جواب ہیگرڈ کو گلے لگا کر بیٹھا تھا۔۔۔ہیگرڈ کے بین کرنے کی اونچی آوازیں ابھی بھی جھیل کے پانیوں کے پار تک گونج رہی تھیں۔۔۔

"ہم بھی تمہارے ساتھ ہوں گے ہیری۔۔۔" رون نے کہا۔۔۔

"کیا۔۔۔؟"

"تمہارے خالہ خالو کے گھر۔۔۔" رون نے کہا۔۔۔۔" اور پھر ہم تمہارے ساتھ چلیں گے۔۔۔جہاں بھی تم جاؤ۔۔۔"

"نہیں۔۔۔" ہیری نے فوراً کہا۔۔۔ اس کو یہ امید نہیں تھی۔۔۔۔اسے لگا تھا کہ وہ یہ بات سمجھ جائیں گے کہ اس خطروں سے بھرے رستہ پر وہ اکیلا ہی آگے جانے والا ہے۔۔۔

"تم نے ایک دفعہ پہلے بھی ہم سے کہا تھا۔۔۔" ہرمائنی نے خاموشی سے کہا۔۔۔" کہ اگر ہم واپس جانا چاہیں تو ہمارے پاس وقت ہے۔۔۔۔وہ وقت گزر چکا ہے ہیری۔۔۔"

"چاہے جو بھی ہو۔۔۔ ہم تمہارے ساتھ ہیں۔۔۔" رون نے کہا۔۔۔ " لیکن دوست۔۔۔ اس سے پہلے کہ ہم کوئی اور کام کریں۔۔۔ تمہیں ایک بار تو میرے امی ابو کے گھر آنا ہی ہوگا۔۔۔ گوڈرک کی کھوہ جانے سے بھی پہلے۔۔۔"

"کیوں۔۔۔؟"

"بل اور فلیور کی شادی۔۔۔ یاد نہیں۔۔۔؟"

ہیری حیرت سے اسے دیکھتا ہی رہ گیا۔۔ یہ خیال۔۔۔ کہ شادی جیسی معمول کے مطابق کسی چیز کے بارے میں ابھی بھی سوچا جاسکتا ہے۔۔۔۔ بہت ہی دلفریب اور خوبصورت تھا۔۔۔

"ہاں۔۔۔اس شادی کو تو ہم نہیں بھول سکتے۔۔۔" آخر وہ بول اٹھا۔۔۔

غیر ارادی طور پر اس کا ہاتھ نقلی **کوزہ ۔ روح** پر پہنچ گیا۔۔۔ لیکن چاہے کچھ بھی ہو۔۔۔ بھلے ہی اس کے سامنے ایک تاریک اور پیچ دار رستہ اس کا انتظار کر رہا ہو۔۔۔ بھلے ہی اختتام پر اسے والڈیمورٹ کا سامنا کرنا پڑے۔۔۔ جو وہ جانتا تھا کہ اسے کرنا ہی ہوگا۔۔۔ چاہے ایک مہینہ لگے یا ایک سال یا شاید دس سال۔۔۔ لیکن اس کا دل اس بات سے جھوم اٹھا۔۔ کہ ابھی بھی۔۔۔رون اور ہرمائنی کے ساتھ لطف اندوز ہونے کے لئے۔۔۔ایک اطمینان بھرا سنہرا دن باقی ہے۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

# ہیری پوٹر اور اجل کے تبرّکات

مصنفہ: جے کے رولنگ

ترجمہ: معظم جاوید بخاری

شہرہ آفاق جادوگر ہیری پوٹر کے کارنامے (ساتویں کتاب کا ترجمہ)

''ہیری پوٹر اینڈ دی ڈیتھ لی ہولوز''

# ہیری پوٹر

اور

# اجل کے تبرکات

......مصنفہ......

جے کے رولنگ

......مترجم......

معظم جاوید بخاری

............انٹرنیٹ ایڈیشن............

# فہرست ابواب

پہلا باب

# تاریکیوں کے شہنشاہ کا منصوبہ

چاندنی سے روشن، ایک سنسان گلی میں کچھ ہی فاصلے پر پلک جھپکتے ہی ہوا میں سے دو آدمی نجانے کہاں سے نمودار ہو گئے تھے؟ لمحہ بھر تو وہ دونوں خاموش کھڑے رہے اور گردونواح کا جائزہ لیتے رہے۔ ان کے ہاتھوں میں جادوئی چھڑیاں مضبوطی سے پکڑی ہوئی تھیں، جن کا رُخ ایک دوسرے کے سینے کی طرف اُٹھا ہوا تھا۔ جونہی دونوں کی آنکھوں میں شناسائی کی جھلک چمکی تو انہوں نے اپنے اُٹھے ہوئے ہاتھ واپس کھینچ لئے اور جادوئی چھڑیاں اپنے جسم پر موجود عجیب سے چوغوں میں چھپا لیں پھر وہ دونوں تیز قدم اُٹھاتے ہوئے ایک ہی سمت میں بڑھنے لگے۔

''کوئی خبر......؟'' دونوں میں سے لمبے قد والے سے گہرے سکوت کو توڑا۔

''سب سے عمدہ!'' ایک گہری آواز جواب میں سنائی دی جو یقیناً سیورس سنیپ کی تھی۔

گلی کے بائیں سمت میں چھوٹی چھوٹی کٹیلی خاردار جھاڑیوں کی باڑھ تھی جبکہ دائیں طرف لمبی اور حال ہی میں چھانٹی گئی جھاڑیوں کی باڑھ موجود تھی۔ ان دونوں آدمیوں کے جسم پر موجود چوغے کچھ زیادہ ہی لمبے تھے کیونکہ چلتے وقت چوغے کا زیریں حصہ ان کی ایڑھیوں سے ٹکراتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''میرا خیال تھا کہ کہیں مجھے دیر نہ ہو گئی ہو۔'' یکسلے نے اچانک کہا۔ وہ عجیب اور بھدے سے خدوخال کا مالک تھا اور اس کا چپٹا چہرہ درختوں کی شاخوں سے چھن کر آتی ہوئی چاندنی میں کبھی کبھار دکھائی دے جاتا اور پھر تاریکی میں کہیں گم ہو جاتا۔ ''جتنی مجھے توقع تھی، یہ کام اس سے کچھ زیادہ ہی اُلجھا ہوا مشکل تھا مگر مجھے امید ہے کہ وہ میری خبر سن کر خوش ہو جائیں گے۔ کیا تمہیں یقین ہے کہ تمہارا استقبال عمدہ طریقے سے ہوگا؟''

سنیپ نے خاموشی سے سر اثبات میں ہلایا مگر کوئی وضاحت کرنے سے گریز کیا۔ وہ گلی کے موڑ پر پہنچ کر دائیں طرف گھوم گئے۔ وہ ایک چوڑی راہداری پر آ گئے تھے جہاں موجود ایک چھوٹی سی گلی میں داخل ہو گئے۔ کانٹے دار جھاڑیوں کی باڑھ بھی انہی کے ساتھ ساتھ مڑتی چلی گئی جو ان سے چند قدم کے فاصلے پر ایک بڑے ٹھوس آہنی صدر دروازے سے ہو کر بٹ گئی تھی جو ان کا راستہ مسدود کئے

ہوئے تھا۔ دونوں میں سے کسی نے بھی اپنے تیز قدموں کو دھیما نہیں کیا۔ گہرے سناٹے میں دونوں نے اپنے بائیں ہاتھ کو سلام کرنے کی مانند اوپر اُٹھایا اور سیدھے گیٹ کے پار نکل گئے۔ یوں لگا جیسے آہنی دروازہ کسی ٹھوس سیاہ دھات کی بجائے محض سیاہ دھوئیں کا بنا ہوا ہو۔ سدابہار جھاڑیوں کی باڑھ، ان کے قدموں کی چاپ تلے دب سی گئی تھی۔ ان کی دائیں طرف کہیں سرسراہٹ سنائی دی۔ یکسلے نے اپنی چھڑی دوبارہ نکال لی اور سنیپ کے سر کے اوپر سے تان لی مگر آواز کا محور اس سے زیادہ اور کچھ نہیں ثابت ہوا کہ وہ ایک دودھیا سفید مور نکلا جو باڑھ کے اوپر بیٹھا بڑے جوش وخروش سے مستیاں بھر رہا تھا۔ یکسلے کا تنا ہوا چہرہ مطمئن ہو گیا۔

''لوسیس کا گھر کافی عالیشان ہے، مور پال رکھے ہیں......'' یکسلے نے ہنس کر اپنی چھڑی چوغے کے اندر رکھتے ہوئے کہا۔

سیدھی راہداری کے ٹھیک آخر پر خوبصورت جاگیر پر بنی ہوئی حویلی نما عمارت اندھیرے میں دکھائی دینے لگی۔ نیچے کی منزل کی چوکور کھڑکیوں میں روشنی دکھائی دے رہی تھی۔ باڑھ کے پار اندھیرے میں ڈوبے باغیچے میں کہیں پر فوارہ چلنے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ جب سنیپ اور یکسلے سامنے والے دروازے کی طرف تیزی سے آگے بڑھے تو ان کے پیروں تلے کنکریلی بجری چرچرانے لگی۔ ان کے قریب پہنچتے ہی دروازہ اندر کی طرف کھل گیا حالانکہ اسے کھولنے والا دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

دروازے کے پیچھے کسی قدر بڑی، دھیمی روشنی والی اور مختلف النوع اشیاء سے آراستہ، ایک راہداری دکھائی دے رہی تھی جو اندر موجود ہال تک جاتی تھی۔ پتھریلے فرش پر ایک شاندار قیمتی اور مخملی قالین بچھا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ دیواروں پر آویزاں تصویروں کے زرد چہروں کی آنکھیں ان پر جمی ہوئی تھی اور تعاقب کرتی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں۔ وہ دونوں لکڑی کے ایک وزنی دروازے کے سامنے پہنچ کر رُک گئے۔ پل بھر جھجکنے کے بعد سنیپ نے کانسی کی ناب گھما دی۔

ڈرائنگ روم میں بہت سارے خاموش لوگ ایک لمبی اور منقش میز کے گرد لگی ہوئی کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ کمرے کا باقی تمام فرنیچر بے ترتیبی سے ایک طرف کی دیوار کے ساتھ کسی قدر ہٹا کر رکھ دیا گیا تھا جیسے گھر خالی کرنے کی تیاری کی گئی ہو۔ سنگ مرمر کے خوبصورت آتشدان کے نیچے آگ جل رہی تھی جس کا عکس آتشدان کے نفیس آئینے میں دکھائی دے رہا تھا۔ کمرے میں صرف آگ کی ہی روشنی تھی، اس لئے وہاں کچھ تاریکی کا احساس ہو رہا تھا۔ سنیپ اور یکسلے ایک لمحے کیلئے چوکھٹ پر ہی ٹھہر گئے۔ جب ان کی آنکھیں کم روشنی میں دیکھنے کی عادی ہو گئیں تو انہیں اپنے سامنے ایک عجیب منظر دکھائی دیا۔ میز کے اوپر ایک بیہوش عورت اُلٹی لٹکی ہوئی تھی اور آہستہ آہستہ گھوم رہی تھی جیسے کسی نے اسے نادیدہ رسی سے باندھ رکھا ہو۔ آئینے اور میز کی چمکدار سطح پر اس کا عکس دکھائی دے رہا تھا۔ صرف ایک زرد رنگت والے نوجوان کے علاوہ میز کے گرد بیٹھا ہوا کوئی بھی فرد اس عورت کی طرف نہیں دیکھ رہا تھا جو قریباً ٹھیک اس کے نیچے بیٹھا ہوا تھا۔ وہ بار بار اوپر دیکھنے سے خود کو روک نہیں پا رہا تھا۔

''اوہ یکسلے ......سنیپ......!'' ایک بلند اور تیکھی آواز میز کے آخری سرے سے گونجی۔ ''تم نے آنے میں دیر کر دی۔''

یہ بات کہنے والا آتشدان کے ٹھیک سامنے براجمان تھا، اس لئے ابھی ابھی کمرے میں داخل ہونے والے لوگوں کیلئے اس کے

سیاہ ہیولے کو صحیح طور پر دیکھ پانا کافی دشوار تھا۔ بہرحال، قریب پہنچنے پر انہیں اندھیرے میں چمکتا ہوا اس کا چہرہ دکھائی دیا۔ بالوں سے عاری، سانپ جیسا چہرہ، نتھنوں کی جگہ پر دو سوراخ اور چمکتی ہوئی دو خونخوار سرخ آنکھیں...... جن کی پتلیاں لمبی تھیں۔ وہ اتنا زرد رنگت کا تھا کہ اس میں سے موتی جیسی زرد چمک پھوٹتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔

''سیورس! یہاں بیٹھو......!'' والڈی مورٹ نے کھنکتی ہوئی آواز میں اپنے قریب والی دائیں نشست کی طرف اشارہ کیا۔ ''یکسلے! تم وہاں ڈولوہاف کے پہلو میں بیٹھ جاؤ......''

دونوں افراد مقرر کردہ نشستوں کی طرف بڑھے اور خالی نشستوں پر بیٹھ گئے۔ میز کے گرد بیٹھے ہوئے زیادہ تر افراد کی چبھتی ہوئی آنکھیں سنیپ پر جمی ہوئی تھیں۔ لارڈ والڈی مورٹ نے خاموشی کو سب سے پہلے توڑتے ہوئے ہنکار بھری۔

''خبر......؟''

''میرے آقا! ققنس کا گروہ اگلے ہفتے کی شام کے دھندلکے میں ہیری پوٹر کو موجودہ محفوظ مقام سے ہٹانے والا ہے......''

میز کے گرد بیٹھے ہوئے لوگوں کی دلچسپی بڑھ گئی۔ کچھ لوگ تن کر بیٹھ گئے تو کچھ لوگ اپنی کرسیوں پر بے چینی سے پہلو بدلنے لگے۔ سب کی نظریں سنیپ اور والڈی مورٹ کی طرف ٹکٹکی باندھے ہوئے تھیں۔

''ہفتے کو...... شام کے دھندلکے میں!'' والڈی مورٹ نے دہرایا۔ اس کی سرخ آنکھیں سنیپ کی سیاہ آنکھوں پر اتنی دیر تک جمی رہیں کہ کچھ لوگ دوسری طرف دیکھنے لگے جیسے وہ خوفزدہ ہوں کہاس خونخوار نگاہ سے وہ جل کر بھسم ہو جائیں گے۔ بہرحال، سنیپ اطمینان سے والڈی مورٹ کے چہرے کی طرف دیکھتے رہے۔ ایک دو پل کے بعد والڈی مورٹ کے باریک ہونٹوں والے چہرے پر مسکراہٹ بکھرتی ہوئی دکھائی دی۔

''شاندار...... بہت خوب...... اس خبر کی اطلاع کس نے دی؟''

''اسی ذریعے سے جس کے بارے میں ہم بات چیت کر چکے ہیں۔'' سنیپ نے کہا۔

''مالک......''

یکسلے والڈی مورٹ اور سنیپ کی طرف دیکھنے کیلئے میز پر آگے کی طرف جھک گیا۔ تمام چہرے اس کی طرف گھوم گئے۔

''مالک میں نے تو کچھ اور سنا ہے......''

یکسلے نے کچھ لمحوں تک انتظار کیا مگر جب والڈی مورٹ نے کوئی ردعمل نہیں دکھایا تو اس نے خود ہی بات آگے بڑھائی۔ ''میں نے ڈولش نامی ایرور کے منہ سے یہ اگلوالیا ہے کہ پوٹر کے سترہ سال کے ہونے تک یعنی تین تاریخ کی رات سے قبل اسے بالکل نہیں ہٹایا جائے گا......''

سنیپ اس کی بات سن کر مسکرا دیئے۔

''میرے ذرائع نے مجھے بتایا ہے کہ وہ غلط افواہیں پھیلانے والے ہیں، ظاہر ہے، اس کا اشارہ اسی طرف ہوگا۔ غیر معمولی طور پر ڈولش پر گڈ مڈ اُلجھن سحر کا استعمال کیا گیا ہوگا......اور اس کے ساتھ ایسا پہلی بار نہیں ہوا ہوگا، وہ اس معاملے میں بہت اناڑی ثابت ہوا ہے......''

''آقا! میں دعویٰ سے کہہ سکتا ہوں کہ ڈولش کو خود پر پورا یقین تھا......'' یکسلے نے کہا۔

''اگر اس پر گڈ مڈ اُلجھن والا سحر کیا ہوگا تو اسے یقیناً خود پر اعتماد ہی ہوگا۔'' سنیپ نے کہا۔ ''بہر حال، میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ ہیری پوٹر کی حفاظت میں اب ایرور شعبہ کوئی کردار نہیں نبھائے گا۔ ققنس کے گروہ کے جانبازوں کو محسوس ہوتا ہے کہ ہم محکمے میں کافی حد تک رسائی حاصل کر چکے ہیں......''

''چلو! ققنس کے گروہ نے ایک چیز تو درست خطوط پر سوچ لی، ہے نا؟'' یکسلے سے تھوڑی دور بیٹھے ایک موٹے شخص نے کہا۔ اس نے خبیث انداز میں قہقہہ لگایا جسے سن کر میز کے گرد بیٹھے ہوئے کئی لوگ ہنسنے لگے۔

مگر والڈی مورٹ بالکل نہیں ہنسا۔ اس کی نگاہ ہوا میں آہستہ آہستہ گھومنے والی عورت کے بدن پر جمی ہوئی تھی۔ وہ خیالات کے بھنور میں ڈوبا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''آقا!'' یکسلے نے مزید تکرار کرتے ہوئے کہا۔ ''ڈولش کو یقین ہے کہ ایرور کا غیر معمولی دستہ اسے ساتھ لے جانے والا ہے......''

والڈی مورٹ نے اپنا سفید استخوانی ہاتھ ہوا میں اُٹھایا اور یکسلے فوراً خاموش ہو گیا حالانکہ اس کے چہرے پر چڑچڑاپن واضح دکھائی دے رہا تھا۔

''وہ لوگ لڑکے کو کہاں روپوش کرنے والے ہیں؟'' والڈی مورٹ نے سرد آواز میں پوچھا۔

''ققنس کے گروہ کے کسی فرد کے گھر پر......'' سنیپ نے کہا۔ ''ذرائع کے مطابق اس گھر پر ققنس کے گروہ اور محکمے نے باہمی مفاہمت سے متعدد حفاظتی اقدامات اُٹھا دیئے ہیں۔ آقا! میرا خیال ہے کہ اس کے وہاں پہنچنے کے بعد اس کے ہاتھ میں آنے کی امید کافی کم ہے، جب تک کہ ہم اگلے ہفتے سے پہلے ہی محکمے پر قبضہ نہ کر لیں۔ اگر قبضہ ہو جاتا ہے تو ہم محکمے کے دفاعی جادو اور حفاظتی سحر کا پتہ لگا کر اسے بآسانی توڑ سکتے ہیں اور ققنس کے گروہ کے جادوئی کلمات والے حفاظتی حصار کو تو ہم خود ہی توڑ لیں گے......''

''یکسلے!'' والڈی مورٹ نے اس کی طرف گردن گھما کر دیکھا اور اس کی سرخ آنکھوں میں آگ کی روشنی عجیب انداز سے چمکنے لگی۔ ''کیا اگلے ہفتے تک محکمے پر ہمارا قبضہ ہو جائے گا؟''

ایک بار پھر تمام گردنیں اس کی جانب گھوم گئیں۔ یکسلے کے کندھے تن گئے۔

''آقا! میرے پاس اس بارے میں عمدہ خبر ہے۔ کافی مشکلات اور کاوشوں کے بعد پائس تھکنس کو جبر کٹ وار کے سحر سے مسخر کر

لیا ہے......''

یکسلے کے اردگرد بیٹھے ہوئے لوگ متاثر کن نظروں سے اسے دیکھنے لگے۔یکسلے کے ٹھیک پہلو میں بیٹھے ہوئے طویل قامت، سفاک چہرے والے ڈولوہاف نے اس کی کمر تھپتھپائی۔

''یہ تو محض آغاز ہے۔'' والڈی مورٹ نے کہا۔''تھکنس محکمے کا صرف ایک آدمی ہے۔ میرے کام کرنے کیلئے ضروری ہے کہ سکرمگوئیر ہمارے وفاداروں میں گھر جائے۔ اگر وزیر جادو کے قتل کی کوشش ایک بار بھی ناکام ہوگئی تو میری منصوبہ بندیاں کافی پس پشت پڑ جائیں گی۔''

''میرے آقا! یہ سچ ہے...... جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ تھکنس شعبۂ نفاذِ جادوئی قوانین' کا سربراہ ہے۔ اس لئے سربراہ کی حیثیت سے اس کے نہ صرف براہ راست تعلقات وزیر جادو کے ساتھ ہیں بلکہ وہ جادوئی وزارت کے مختلف دیگر شعبہ جات کے سربراہوں کے ساتھ بھی اس کے گہرے روابط ہیں۔ جہاں تک میرا خیال ہے کہ اتنے اہم عہدے کے مالک شخص کا ہمارے زیرنگیں ہونے کے باعث دوسرے افراد کو قابو میں لانا کافی حد آسان ثابت ہوگا...... اس طرح ہماری منصوبہ بندی کافی آسان ہو جائے گی کیونکہ وہ تمام لوگ مل کر سکرمگوئیر کو ہٹانے کیلئے کام کر سکتے ہیں۔''

''بشرطیکہ دوسروں کو قابو میں کرنے سے قبل ہی ہمارے دوست تھکنس کا بھانڈا نہ پھوٹ جائے۔'' والڈی مورٹ نے سنجیدگی سے کہا۔''مجموعی طور پر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اگلے ہفتے سے پہلے محکمے پر ہمارا قبضہ نہیں ہو پائے گا۔ اگر ہم لڑکے کو اس کی منزل تک پہنچنے کے بعد نہیں چھو سکتے ہیں تو ہمیں یہ کام اس کے سفر کے دوران ہی کرنا ہوگا......''

''آقا! ہم یہ کام بآسانی کر سکتے ہیں۔'' یکسلے نے جوشیلے انداز میں کہا جو والڈی مورٹ سے تعریف بھرے الفاظ سننے کا متمنی دکھائی دے رہا تھا۔''شعبہ جادوئی آمدورفت میں ہمارے کئی لوگ رسائی حاصل کر چکے ہیں۔ اگر پوٹر نقاب اُڑان بھرتا ہے یا سفوف انتقال کا استعمال کرتا ہے تو ہمیں فوراً معلوم ہو جائے گا......''

''وہ ان دونوں ذرائع کا استعمال نہیں کریں گے۔''سنیپ نے اس کی بات مسترد کرتے ہوئے کہا۔''ققنس کا گروہ محکمے کے علم میں آنے والے کسی بھی ایسے مروّجہ ذرائع کو استعمال نہیں کرے گا کیونکہ انہیں محکمے سے وابستہ کسی بھی چیز پر قطعی بھروسہ نہیں ہے۔''

''یہ بات تو اور بھی عمدہ ہے۔'' والڈی مورٹ نے دلچسپی سے کہا۔''تب تو وہ کھلی فضا میں سفر کریں گے، ایسے میں انہیں پکڑنا زیادہ آسان بات رہے گی۔''

ایک بار پھر والڈی مورٹ نے اوپر آہستہ آہستہ گھومتے ہوئے بدن پر اچٹتی نگاہ ڈالی اور بولا۔''میں خود اس لڑکے کا قصہ تمام کروں گا۔ ہیری پوٹر کے معاملے میں بہت ساری غلطیاں ہوئی ہیں۔ ان میں سے کچھ تو میری بھی ہیں۔ پوٹر اب تک اپنی قابلیت کے بل بوتے پر نہیں بلکہ میری نادانیوں کے سبب زندہ ہے۔''

میز کے گرد بیٹھے ہوئے لوگوں نے والڈی مورٹ کی طرف سہمی ہوئی نظروں سے دیکھا۔ ہر کسی کے چہرے پر یہ خوف جھلک رہا تھا کہ ہیری پوٹر کے زندہ رہنے کیلئے انہیں قصوروار ٹھہرایا جا سکتا ہے، بہرحال، ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے والڈی مورٹ کسی اور سے نہیں بلکہ خود سے باتیں کر رہا تھا کیونکہ وہ اب بھی اوپر گھومتی ہوئی بیہوش عورت کی دیکھ کر بول رہا تھا۔

''اب تک میں اپنی لاپروائی، قسمت اور اتفاقات کے سبب ناکام رہا ہوں جن کی وجہ تباہ کن منصوبوں کو چھوڑ کر باقی سب دقیق حکمت عملیوں میں خرابی ظہور پذیر ہوئی مگر اب میں پہلے کی بہ نسبت زیادہ جانتا ہوں۔ اب میں ان چیزوں کو سمجھ چکا ہوں جنہیں پہلے نہیں سمجھ پایا تھا۔ ہیری پوٹر میرے ہی ہاتھوں موت کے گھاٹ اترے گا اور ایسا میں خود اپنے ہاتھوں سے کروں گا......''

انہی الفاظ پر لگتا تھا کہ وہ اس کے سوالوں کا جواب ہوں۔ اچانک ایک گہری درد بھری اور لمبی چیخ سنائی دی۔ جیسے وہ الفاظ کو سن کر ہی نکلی ہو، بھیانک، دردناک اور اذیت بھری خوفناک چیخ۔ میز پر بیٹھے سبھی لوگ لاشعوری طور پر حیرت بھری نظروں سے کرسیوں کے پایوں کے تلے دیکھنے لگے کیونکہ آواز کی گونج ان کے قدموں تلے سے آتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔

''وارم ٹیل!'' والڈی مورٹ نے کہا۔ حالانکہ اس کی دھیمی، اطمینان اور خیالات میں کھوئی ہوئی آواز میں کسی قسم کی تبدیلی نمودار نہیں ہوئی تھی اور نہ ہی اس نے جھولتے ہوئے جسم پر سے نظریں ہٹائی تھیں۔ ''کیا میں نے تمہیں قیدی کو خاموش رکھنے کی ہدایت نہیں دی تھی؟''

''جی ہاں آ......آقا!'' نصف میز کے فاصلے پر موجود ایک چھوٹے قد کے بھدے آدمی کے منہ سے بمشکل الفاظ نکل پائے جو اپنی کرسی پر اس قدر جھک کر بیٹھا ہوا تھا کہ پہلی نظر میں کرسی خالی دکھائی دیتی تھی۔ وہ جھٹ پٹ انداز میں اپنی نشست سے نیچے اترا اور قریباً لڑکھڑاتے انداز میں لپکتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔ اس کے عقب میں اس کے ہاتھ کی چاندی کی سی ہلکی سی چمک باقی دکھائی دی تھی۔

والڈی مورٹ نے ایک بار پھر اپنے حمایتی لوگوں کے نیم ہراساں کی طرف دیکھا اور آگے بولا۔ ''جیسا کہ میں کہہ رہا تھا کہ میں پہلے سے زیادہ سمجھ چکا ہوں، جیسا کہ یہ بات کہ مجھے پوٹر کو ہلاک کرنے کیلئے تم میں سے کسی کی چھڑی اُدھار لینا پڑے گی......''

اس کے آس پاس کے چہروں میں سوائے صدمے کی کیفیت کے اور کچھ نہیں نظر آیا۔ ایسا لگتا تھا کہ جیسے اس نے ان کے دونوں ہاتھوں میں سے ایک ہاتھ ادھار مانگ لیا ہو۔

''کوئی اپنی چھڑی سے آگے نہیں بڑھ رہا ہے......؟'' والڈی مورٹ کی سوالیہ نظروں نے سب کے چہرے کو ٹٹولتے ہوئے کہا۔

''چلو دیکھتے ہیں......لوسیس! مجھے ایسی کوئی وجہ نہیں دکھائی دیتی ہے کہ تمہیں چھڑی کی کوئی ضرورت باقی رہ گئی ہو۔''

لوسیس ملفوائے نے گھبراہٹ سے سر اُٹھا کر اوپر دیکھا۔ آگ کی روشنی میں اس کی جلد زرد اور موم کی بنی ہوئی نظر آ رہی تھی اور اس کی آنکھیں اندر دھنسی ہوئی تھیں اور ان کے گرد سیاہ حلقے پڑ چکے تھے۔ وہ بدحواسی کے عالم میں بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔

''آقا......''

''تمہاری چھڑی......لوسیس! مجھے تمہاری چھڑی چاہئے۔''

''مم......میں......!''

لوسیس نے کنکھیوں سے اپنی بیوی کی طرف دیکھا۔ وہ سامنے کی طرف ٹکٹکی باندھے دیکھ رہی تھی۔ اس کی کیفیت بھی بالکل ویسی ہی تھی جیسی لوسیس کی تھی۔ اس کا چہرہ بھی اس کے شوہر جتنا ہی زرد تھا۔ اس کے لمبے سنہری بال اس کی کمر پر جھول رہے تھے مگر میز کے نیچے اس کی پتلی انگلیوں کی گرفت لوسیس کی کلائی پر آہستگی سے سخت ہوگئی تھی۔ اس کا اشارہ محسوس کرنے کے بعد لوسیس نے اپنے چوغے میں اپنا ہاتھ ڈالا، اپنی چھڑی باہر نکالی اور کانپتے ہاتھوں سے والڈی مورٹ کی طرف بڑھا دی۔ والڈی مورٹ کی دہکتی ہوئی سرخ آنکھیں چھڑی پر جم گئیں۔ وہ چھڑی کو لے کر اسے غور سے دیکھنے لگا۔

''کون سی لکڑی کی ہے؟''

''چربل کی لکڑی میرے آقا!'' ملفوائے نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

''اور اس کے اندر کیا ہے؟''

''ڈریگن......ڈریگن کے قلب کی رگیں۔''

''اچھی بات ہے۔'' والڈی مورٹ نے کہا۔ اس نے اپنی چھڑی نکالی اور دونوں چھڑیوں کی لمبائی کا موازنہ کرنے لگا۔

لوسیس ملفوائے کے جسم میں غیر شعوری حرکت ہوئی اور اس نے اپنا ہاتھ آگے بڑھا دیا۔ ایک پل سے بھی کم وقفے کیلئے ایسا لگا جیسے اسے یہ امید ہو کہ والڈی مورٹ اس کی چھڑی کے بدلے میں اپنی چھڑی دیدے گا۔ یہ حرکت والڈی مورٹ کی باریک بین نگاہ سے پوشیدہ نہ رہ پائی تھی، اس کی آنکھیں کینہ سے چوڑی ہوتی چلی گئیں۔

''اپنی چھڑی تمہیں دے دوں لوسیس......اپنی چھڑی؟''

کمرے میں سے کچھ لوگوں کی تمسخرانہ ہنسی گونج اُٹھی۔

''میں نے تمہیں کسی بھی سزا سے آزادی دی، لوسیس! کیا تمہارے لئے اتنا کافی نہیں ہے؟ مگر میں دیکھ رہا ہوں کہ تم اور تمہارا خاندان کچھ عرصے سے خوش نہیں دکھائی دے رہا ہے......کیا وجہ ہے؟ میں تمہارے گھر میں قیام کر رہا ہوں، اس بات سے تم خوش کیوں نہیں ہو لوسیس؟''

''بالکل نہیں......ایسا کچھ نہیں ہے آقا؟''

''جھوٹ مت بولو، لوسیس......!''

جب اس کے سفاکانہ ہونٹوں نے بولنا بند کر دیا تب بھی ہش کی دھیمی آواز کمرے میں گونجتی رہی۔ جب وہ آواز کچھ واضح سنائی

دینے لگی تو ایک دو جادوگر بمشکل اپنی کپکپاہٹ روک پائے۔ میز کے نیچے فرش پر کسی بھاری بھرکم چیز کی سرسراہٹ سنائی دی۔

ایک دیوہیکل اژدہا ناگنی، والڈی مورٹ کی کرسی کے عقب میں سے اپنا پھن دھیرے دھیرے اوپر اُٹھتا چلا گیا۔ وہ بظاہر لامتناہی طور پر گلابی تھا۔ اس کا لچکیلا جسم کرسی کے دونوں طرف اور میز کے نیچے کافی دور تک پھیلا ہوا تھا۔ اس کا چوڑا دہانہ والڈی مورٹ کے کندھے کے قریب آ کر ٹھہر گیا۔ اس کی گردن ایک صحت مند آدمی کی ران کے برابر موٹی تھی۔ اس کی سیاہ گہری آنکھوں میں پتلیوں کی جگہ سوراخ دکھائی دے رہے تھے اور اس کی پلکیں بھی غیر متحرک تھیں۔ والڈی مورٹ نے اپنی لمبی، پتلی استخوانی سفید انگلیوں سے اسے سہلایا مگر اس کی آنکھیں ابھی تک ملفوائے پر ہی گڑی تھیں۔

''پورا ملفوائے خاندان اتنا مغموم کیوں دکھائی دیتا ہے؟ کیا میری واپسی پر...... میرے دوبارہ طاقتور بننے پر...... کیا اتنے برسوں تک اس بات کی تمنا نہیں ظاہر کی گئی تھی؟''

''یقینی طور پر میرے آقا!'' لوسیس ملفوائے نے جلدی سے کہا اور اس کا ہاتھ کپکپاتے ہوئے انداز میں بالائی ہونٹ کے اوپر آنے والے پسینے کو صاف کرنے لگا۔ ''ہم نے اسی بات کی تمنا کی تھی...... اور اب بھی ہے!''

ملفوائے کے بائیں پہلو میں بیٹھی اس کی بیوی نے عجیب انداز میں اپنا سر ہلایا اور اپنی نظریں والڈی مورٹ اور ناگنی سے دور ہٹا لیں۔ اس کی دائیں طرف اس کا بیٹا ڈریکو اوپر جھولتی ہوئی بیہوش عورت کو گھور رہا تھا۔ اس نے جلدی سے والڈی مورٹ کو دیکھا اور پھر فوراً دور خلا میں دیکھنے لگا جیسے نظریں ملانے سے خوفزدہ ہو۔

''آقا......'' میز پر نصف فاصلے پر بیٹھی ہوئی ایک سانولی عورت نے امید بھرے لہجے میں کہا۔ ''ہمارے آباؤاجداد کے اس مکان میں آپ کا قیام واقعی بے حد عزت افزائی کی بات ہے۔ یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ اس سے بڑی خوشی ہمیں کسی اور بات سے نہیں میسر ہو سکتی ہے۔''

وہ اپنی بہن نرسیسہ کے پہلو میں بیٹھی ہوئی تھی۔ دونوں بہنوں کے نقوش اور خدوخال میں واضح فرق دکھائی دے رہا تھا۔ بیلاٹرکس کے سیاہ لمبے بال اور گھنی پلکیں تھیں۔ اس کے طور اطوار اور برتاؤ بھی الگ تھا۔ جہاں نرسیسہ سخت، کٹھور اور سپاٹ دکھائی دیتی تھی جبکہ بیلاٹرکس والڈی مورٹ کی طرف تعظیماً جھکی ہوئی اور چاپلوس تھی جیسے قرب پانے کیلئے اس کی حسرت محض الفاظ کی حد تک محدود نہ ہو......

''اس سے بڑی خوشی ہمیں کسی اور بات سے نہیں میسر ہو سکتی ہے۔'' والڈی مورٹ نے بیلاٹرکس کا جملہ دہرایا اور اپنا سر تھوڑا سا خم کرتے ہوئے بیلاٹرکس کو غور سے دیکھا۔ ''بیلاٹرکس! تمہارے منہ سے ایسی بات سننا بے حد فخر کی بات ہے......''

بیلاٹرکس کے چہرے پر رنگوں کا سیلاب چڑھ آیا اور اس کی آنکھوں میں آنسو چمکنے لگے۔

''آقا جانتے ہیں کہ میں ہمیشہ سچ بولتی ہوں......''

''اس سے بڑی خوشی تو مل ہی نہیں سکتی تھی......اس سہانے حادثے سے بھی بڑی...... جو میں نے سنا ہے،تمہارے گھرانے میں اسی ہفتے میں رونما ہوا ہے......''

بیلاٹرکس کا منہ کھلا رہ گیا جیسے وہ والڈی مورٹ کی بات کا مطلب نہ سمجھ پائی ہو۔

''آقا! میں کچھ سمجھی نہیں......؟''

''میں تمہاری بھانجی کے بارے میں بات کر رہا ہوں، بیلاٹرکس!......اور تمہاری بھی، لوسیس......نرسیسہ! اس نے پچھلے دنوں ریمس لوپن نامی ایک بھیڑیائی انسان سے شادی کر لی ہے۔اس پر تو تمہیں نہایت فخر ہونا چاہئے، ہے نا؟''

میز کے گرد چاروں طرف سے تمسخرانہ قہقہوں کا طوفان مچ گیا۔کئی لوگ ایک دوسرے کو دیکھنے کیلئے آگے کی طرف جھک گئے۔ کئی لوگوں نے تو فرطِ مسرت سے میز پر گھونسے تک برسا دیئے۔دیوہیکل ناگنی کو یہ ہلچل بالکل پسند نہیں آئی اور وہ اپنا دہانہ کھول کر غصیلے انداز میں پھنکارنے لگی مگر مرگ خوروں کو اس کی پھنکار سنائی نہیں دی تھی۔وہ تو بیلاٹرکس اور ملفوائے میاں بیوی کی تضحیک اُڑانے میں مشغول تھے۔بیلاٹرکس کا چہرہ جو لمحہ بھر خوشی سے دمک رہا تھا، وہ اس وقت بدصورت اور بدرنگ سرخ ہو گیا تھا۔

''وہ ہماری بھانجی نہیں ہے......آقا!'' وہ خوشی سے چہکتی ہوئی آوازوں کے درمیان تیز آواز میں چیخی۔''جب سے ہماری بہن نے ٹیڈ نامی بدذات سے شادی رچائی، تب سے نرسیسہ اور میں نے اس کی شکل تک نہیں دیکھی ہے، اس کی نالائق اور کم بخت اولاد سے یا اس اولاد سے شادی کرنے والے جانور سے ہم دونوں کا کوئی رشتہ نہیں ہے......''

''تمہارا کیا خیال ہے ڈریکو؟'' والڈی مورٹ نے دھیمی آواز میں پوچھا جو تمسخرانہ قہقہوں اور فقرے کستی ہوئی آوازوں کے باوجود واضح سنائی دے رہی تھی۔''کیا تم ان کے پلّوں کو اپنے ہاتھوں میں کھلاؤ گے؟''

کھلکھلاہٹ اور بڑھ گئی۔ڈریکو ملفوائے نے سہمی ہوئی نظروں سے اپنے باپ کی طرف دیکھا جو اپنے پیروں کی طرف سر جھکائے دیکھ رہا تھا اور پھر اس نے اپنی ماں سے نظریں ملائیں۔اس کی ماں نے اپنے سر کو نفی میں خفیف سی جنبش دی اور سونی نظروں سے سامنے والی دیوار پر اپنی آنکھیں گڑا لیں۔

''بہت ہو گیا۔'' والڈی مورٹ نے ناراض ناگنی کو سہلاتے ہوئے کہا۔''بہت ہو گیا......''

ہنسی اور قہقہے یکلخت تھم گئے۔

''ہمارے کئی قدیمی خاندانوں کے شجر وقت کے ساتھ ساتھ تھوڑے بیمار ہو چکے ہیں۔'' اس نے تلخی سے کہا جب بیلاٹرکس سانس روکتے ہوئے متشدد نظروں سے اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔''ان کی صحت یابی کیلئے تمہیں انہیں کانٹا چھانٹا چاہئے، اور نہیں کیا؟ ان حصوں کو سختی سے کاٹ کر الگ کر ڈالو جو باقی درخت کی تندرستی کیلئے خطرہ بن سکتے ہیں......''

''بالکل میرے آقا!'' بیلاٹرکس نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کی آنکھوں میں ایک بار پھر آنسو چمکنے لگے۔''پہلی فرصت میں

ہی......''

''تمہیں ایسا کرنے کا موقع ضرور ملے گا۔'' والڈی مورٹ نے کہا۔''اور جیسا تمہارے گھرانے میں ہے، ویسا ہی باقی جادوئی دنیا میں بھی ہوگا...... ہم ان سڑاندزدہ حصوں کو کاٹ کر پھینک دیں گے جو ہمیں بدبودار کرتے ہیں، جب تک جادوئی دنیا میں خالص خون والوں کے سوا کوئی بھی دوسرا نہ رہ پائے......''

والڈی مورٹ نے لوسیس ملفوائے کی چھڑی اُٹھا کر میز کے اوپر آہستہ آہستہ جھولتی ہوئی عورت کے ہیولے کی طرف تان کر لہرائی۔ ہیولا ایک کراہ بھری آواز کے ساتھ ہلنے جلنے لگا اور نادیدہ گرفت سے آزاد ہونے کیلئے الجھنے لگا۔

''سیورس! کیا تم نے ہماری مہمان کو پہچان لیا؟'' والڈی مورٹ نے سفاکانہ آواز میں پوچھا۔

سنیپ نے اپنی نگاہ الٹے لٹکتے ہوئے چہرے کی طرف اُٹھائی۔ سب مرگ خور اب ہوا میں جھولتی ہوئی عورت کے ہیولے کو دیکھ رہے تھے جیسے انہیں تجسس دکھانے کی اجازت مل گئی ہو۔ جب گھومتا ہوا ہیولا آگ کی روشنی میں پہنچا تو اسی لمحے ایک عورت کی تھرتھراتی ہوئی اور دہشت میں ڈوبی ہوئی آواز کمرے میں گونجی۔

''سیورس...... مدد کرو!''

''اوہ ہاں!'' سنیپ نے آہستگی سے کہا جب اس عورت کا چہرہ آہستہ آہستہ دوسری طرف گھوم گیا۔

''اور تم نے پہچانا...... ڈریکو؟'' والڈی مورٹ نے پوچھا اور اس ہاتھ سے ناگنی کے پھن کو سہلایا جس میں چھڑی نہیں تھی۔ ڈریکو نے انکار میں اپنا سر ہلا دیا، جیسے اس عورت کے ہوش میں آنے کے بعد وہ اس کی طرف دیکھنا تک گوارہ نہیں کر پا رہا تھا۔

''مگر تم اس کی کلاس میں نہیں پڑھے ہوگے؟'' والڈی مورٹ نے کہا۔''جو لوگ اسے نہیں جانتے ہیں، ان کی آگاہی کیلئے بتا دوں کہ یہ چیریٹی بربیس ہے، جو کچھ ہی عرصہ قبل تک ہوگورٹس سکول برائے جادوئی تعلیم ومخفی علوم میں پڑھاتی رہی ہے......''

میز کے اردگرد سمجھ بھری دھیمی دھیمی آوازوں کا شور اُٹھا۔ جھکے ہوئے کندھوں اور نوکیلے دانتوں والی ایک عورت نے کلکاری بھری۔

''بالکل...... پروفیسر بربیس جادوگرنیوں اور جادوگروں کی اولاد کو ماگلوؤں کے بارے میں پڑھاتی تھیں...... وہ سکھاتی تھیں کہ وہ ہمارے جیسے ہی ہوتے ہیں......''

یہ سن کر ایک مرگ خور نے حقارت سے فرش پر تھوک دیا۔ چیریٹی بربیس کا چہرہ گھوم کر ایک بار پھر سنیپ کے سامنے پہنچ گیا۔

''سیورس...... براہ کرم...... مہربانی کرو......''

''خاموش......'' والڈی مورٹ نے سختی سے کہا اور لوسیس ملفوائے کی چھڑی کے ایک جھٹکے سے چیریٹی اس طرح خاموش ہوگئی جیسے اس کے منہ میں کپڑا ٹھونس دیا گیا ہو۔''جادوگروں کے بچوں کے ذہن کو غلیظ اور پراگندہ کرنے سے جب پروفیسر بربیس کو تسلی نہیں

ہو پائی تو اس نے روزنامہ جادوگر میں بدذاتوں کی حمایت میں جذباتی اداریے لکھنا شروع کردیئے۔ان میں اس نے لکھا کہ ہمیں اپنے اعلیٰ علوم اور جادوئی رازوں کے ان چوروں کو فراخدلی سے قبول کر لینا چاہیئے۔ پروفیسر بربیس نے یہ لکھا کہ خالص خون والے جادوگروں کی تعداد میں خاطر خواہ کمی مستقبل کے امن کیلئے خوش آئند بات ہے...... وہ چاہتی ہے کہ ہم سب ماگلوؤں سے شادیاں کر لیں...... یا پھر ناپسندیدہ بھیڑیائی انسانوں سے......''

اس بار کوئی نہیں ہنس پایا۔والڈی مورٹ کے غصے اور حقارت کو سمجھنے میں کوئی غلطی نہیں ہوسکتی تھی۔تیسری بار، چیریٹی بربیس گھومتی ہوئی سنیپ کے سامنے پہنچی،اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ کر اس کے جھولتے ہوئے بالوں میں جذب ہورہے تھے۔جب وہ ایک بار پھر گھومتی ہوئی دور چلی گئی تو سنیپ نے ہمدردانہ نظروں سے اس کی طرف دیکھا۔

''ایکوداسم......''

سبز روشنی کی چمک پورے کمرے میں بھر گئی۔ پروفیسر چیریٹی ایک زوردار دھماکے کے ساتھ میز کے وسط میں بے جان گر گئی جو بری طرح ہلی اور چرچرا اُٹھی۔کچھ مرگ خور اچھل کر اپنی کرسیوں پر پیچھے جھول گئے۔ڈریکو اچھل کر فرش پر جا گرا۔

''ناگنی......تمہارا کھانا!'' والڈی مورٹ نے آہستگی سے کہا اور بڑا دیوہیکل اژدہا لہراتا ہوا اس کے کندھے سے نیچے پھسلا اور لکڑی کی چمکدار سطح پر رینگنے لگا......

☆☆☆☆

دوسرا باب

# بیادگار

ہیری کے ہاتھ سے خون بہہ رہا تھا۔ اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ میں پکڑے اور دل ہی دل میں کوستے ہوئے اس نے کندھے کے زور سے بیڈروم کے دروازے کو دھکیلتے ہوئے کھولا۔ اگلی سی ساعت میں چینی مٹی کے کپ کے ٹوٹنے کی آواز سنائی دی۔ بے خیالی میں اس کا پاؤں ٹھنڈی چائے سے بھرے ہوئے کپ پر جا پڑا تھا جو اس کے بیڈروم کے دروازے کے ٹھیک باہر فرش پر رکھا ہوا تھا۔

''بیڑہ غرق ہو......''

اس نے بڑبڑاتے ہوئے ادھر ادھر نگاہ دوڑائی۔ پرائیویٹ ڈرائیو کے مکان نمبر چار کی سیڑھیاں ویران دکھائی دے رہی تھیں۔ شاید ڈڈلی نے لطف اندوز ہونے کیلئے اس کے دروازے کے باہر یہ کپ شرارتاً رکھ دیا ہوگا۔ ہیری نے خون بہتے ہوئے ہاتھ کو اوپر اُٹھایا اور دوسرے ہاتھ سے کپ کے ٹکڑوں کو سمیٹا اور قریباً منہ تک بھرے ہوئے کوڑے دان میں ڈال دیا جو اس کے بیڈروم کے دروازے کے اندر دکھائی دے رہا تھا۔ پھر وہ اپنی آلودہ انگلیوں کو باتھ روم کے نلکے کے نیچے دھونے کیلئے باتھ روم کی طرف بھاگا۔

اسے یہ بات احمقانہ، فضول اور بے حد چڑانے والی محسوس ہو رہی تھی کہ وہ اب بھی چار دن تک جادو کا استعمال نہیں کر سکتا تھا...... مگر اسے یہ تسلیم کرنا پڑا کہ اس کی انگلی میں ہونے والے زخم سے اس کی ساری حکمت عملی پر پانی پھر سکتا تھا۔ اس کے علاوہ اسے جادو سے زخم بھرنے والا کوئی بھی جادوئی کلمہ نہیں آتا تھا۔ اسے احساس ہوا کہ اس کی جادوئی تعلیم میں یہ بھی سنجیدہ نوعیت کی خامی تھی، خصوصاً فوری نوعیت کے صورتحال میں......اس نے فیصلہ کیا کہ وہ ہرمائنی سے اس کا طریقہ ضرور دریافت کرے گا۔ پھر اس نے باتھ روم میں ٹوائلٹ پیپر کا ایک بڑا ٹکڑا اپھاڑ لیا اور اس سے آلودہ چائے کو جیسے تیسے صاف کیا۔ اس کے بعد اس نے باتھ روم میں سے لوٹ کر زور سے دروازہ بند کر لیا۔

ہیری نے صبح اپنے سکول کے صندوق کو چھ سال بعد پہلی مرتبہ پوری طرح خالی کیا تھا۔ اب تک تو ہر سال سکول شروع ہوتے ہی وہ اس میں اوپر رکھے ہوئے تین چوتھائی سامان کو باہر نکال کر اس میں سے کچھ اشیاء کو بدل لیا کرتا تھا، نکال دیا کرتا تھا یا نئی چیزیں ٹھونس دیا کرتا تھا۔ نیچے والی تہہ میں جمع شدہ سامان پرانی بیکار قلمیں، بھونرے کی خشک آنکھیں، چھوٹے ہو چکی جرابیں......ابھی تک

اس کے صندوق کی تہہ میں پڑی ہوئی تھیں۔ کچھ منٹ پہلے ہیری نے اسی ڈھیر میں اپنا ہاتھ ڈالا تھا۔فوراً اس کے ہاتھ کی چھنگلیا انگلی میں تیز درد کا احساس ہوا اور جب اس نے ہاتھ باہر کھینچا تو وہ خون سے لت پت دکھائی دے رہی تھی۔

اب وہ زیادہ محتاط انداز میں یہ کام سرانجام دے رہا تھا۔اس نے ایک بار پھر گھٹنوں کے بل بیٹھ کر صندوق کی تہوں کو ٹٹولا۔اس میں سے ایک پرانا بیج نکلا جس پر 'سیڈرک ڈیگوری ہیرو ہے' کے الفاظ لکھے ہوئے تھے جو کبھی کبھار 'پوٹر زیرو ہے' میں بدل جاتے تھے۔صندوق کی تہہ میں ہیری کو ایک گھسا پٹا اور ٹوٹا ہوا مخبر لٹو بھی ملا۔اس کے علاوہ آر اے بی نامی جادوگر کے پیغام والا سنہرا لاکٹ بھی تھا اور آخر کار اسے وہ نوکیلی چیز مل ہی گئی جس سے اس کی انگلی زخمی ہوگئی تھی۔وہ اسے دیکھتے ہی فوراً پہچان گیا۔یہ اس جادوئی آئینے کا دو انچ لمبا ٹکڑا تھا جو اس کے آنجہانی قانونی سرپرست سیریس نے اسے دیا تھا۔ہیری نے اسے ایک طرف رکھ کر احتیاط کے ساتھ باقی ماندہ صندوق کی تہہ ٹٹولی مگر صندوق میں سب سے نیچے چمکتی ہوئی دھول کی طرح پڑے شیشے کے چورے کو چھوڑ کر سیریس کے آخری تحفے کا اور کوئی نشان موجود نہیں تھا۔

ہیری سیدھا ہو کر بیٹھ گیا اور اس ٹوٹے ہوئے ٹکڑے کا جائزہ لینے لگا جس نے اس کی انگلی میں زخم لگا دیا تھا۔اسے اس میں اپنی چمکتی ہوئی سبز آنکھوں کے علاوہ اور کسی قسم کا عکس دکھائی نہیں دے پایا۔اس کے بعد اس نے اس ٹکڑے کو روزنامہ جادوگر کی صبح والے اشاعتی اخبار کے اوپر رکھ دیا جو اس کے بستر پر لپٹا ہوا پڑا تھا۔اس نے تلخ یادوں کے اچانک برپا ہونے والے طوفان کو روکنے کی کوشش کی۔ٹوٹے آئینے کی یادوں اور افسوس بھری ٹیسوں کو دبانے کیلئے اس نے صندوق میں بھرے باقی کاٹھ کباڑ پر حملہ کر دیا۔

صندوق کو مکمل طور پر خالی کرنے اور اس میں رکھی ہوئی بیکار اور فضول چیزوں کو چھانٹنے میں اسے مزید ایک گھنٹہ لگ گیا۔ بچے ہوئے سامان کو اس نے دو ڈھیروں میں تقسیم کر ڈالا۔ایک ڈھیر میں وہ سامان تھا جس کی اسے آئندہ دنوں میں ضرورت تھی، دوسرے ڈھیر وہ سامان تھا جس کی اسے اب مستقبل میں ضرورت نہیں پڑ سکتی تھی۔سکول اور کیوڈچ کے چوغے، کڑاہیاں، چرمئی کاغذ، قلمیں اور اس کی زیادہ تر کتابیں......جنہیں وہ یہیں چھوڑ کر جانے والا تھا اور جو ایک کونے میں پہنچ چکی تھیں۔اس نے سوچا کہ اس کے انکل آنٹی ان چیزوں کے ساتھ نجانے کیا سلوک کریں گے۔شاید رات کے اندھیرے میں انہیں جلا ڈالیں گے، جیسے وہ کسی خوفناک جرم کے ثبوت ہوں۔اس نے اپنے ماگلو کپڑے، غیبی چوغہ، جادوئی مرکبات بنانے کا سامان، کچھ ضروری کتب، ہیگرڈ کا دیا ہوا البم، کچھ خطوط اور چھڑی ایک پرانے بیگ میں ٹھونس لی۔ بیگ کے سامنے والی جیب میں ہوگورٹس کا نقشہ اور آر اے بی والا لاکٹ موجود تھا۔لاکٹ کو یہ خاص جگہ اس کے قیمتی ہونے کے باعث نہیں دی گئی تھی...... یہ اس کیلئے ہر لحاظ سے ناقابل استعمال اور بیکار چیز سی تھی۔اسے یہاں اس لئے محفوظ کیا گیا تھا کیونکہ اسے حاصل کرنے کی نہایت بڑی قیمت چکائی گئی تھی۔

کمرے میں سامنے دکھائی دینے والی ہیری کی میز پر اخباروں کا ایک بڑا ڈھیر رکھا ہوا تھا جس کے پاس اس کی سفید الّو ہیڈوگ بیٹھی ہوئی تھی۔ یہ اخبار اس دن سے مسلسل جمع ہو رہے تھے جب سے ہیری گرمیوں کی تعطیلات کیلئے پرائیویٹ ڈرائیو میں رہنے کیلئے

واپس لوٹا تھا۔

اس نے اُٹھ کر بھرپور انداز میں انگڑائی لی اور اپنی میز کے پاس پہنچ گیا۔ پھر جب وہ اخباروں پر ایک ایک کر کے سرسری نظر ڈال کر انہیں کچرے کے ڈھیر میں پھینکنے لگا تو ہیڈوگ نے کسی قسم کی ہلچل کا اظہار نہیں کیا۔ ہیڈوگ یا تو نیند کے مزے لوٹ رہی تھی یا پھر سونے کی اداکاری رچائے ہوئے تھی۔ وہ ہیری سے ناراض تھی کیونکہ وہ ان دنوں اسے پنجرے سے بہت کم وقت باہر گزارنے کا موقع دے رہا تھا۔ اخباروں کے ڈھیر کے آخری حصے میں پہنچنے کے بعد ہیری نے اپنی رفتار کم کر دی، اسے ایک خاص اخبار کی تلاش تھی جو اس کے پرائیویٹ ڈرائیو میں رہنے کیلئے آنے پر کچھ ہی دن بعد اسے ملا تھا۔ اسے یاد تھا کہ اس کے پہلے صفحے پر ہوگورٹس میں ماگلو باہمی تعلقات کا مطالعہ کے مضمون کی استاد پروفیسر چیریٹی بربیس کے استعفیٰ کی مختصر خبر تھی۔ بالآخر اسے وہ اخبار مل ہی گیا۔ صفحہ نمبر دس کو پلٹتے ہوئے وہ کرسی سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا اور اس اداریے کو دوبارہ پڑھنے لگا جس کی اسے تلاش تھی۔

## ایلبس ڈمبل ڈور کی یادیں

تحریر: ایلفیس ڈوج

میں گیارہ برس کی عمر میں ایلبس ڈمبل ڈور سے پہلی بار ملا تھا، تب ہم دونوں پہلی بار ہوگورٹس جا رہے تھے۔ ہم ذہنی طور پر ایک دوسرے کی طرف فوراً مائل ہو گئے کیونکہ اس وقت ہم دونوں ہی خود کو باہر والے اجنبی تسلیم کر رہے تھے۔ سکول پہنچنے سے کچھ عرصہ قبل مجھے ڈریگن خسرہ کا مرض لاحق ہو گیا تھا حالانکہ ہوگورٹس پہنچنے تک متعدی ہونے کا خطرہ نہیں بچا تھا مگر میرے چہرے پر خسرے کے دانوں کے چیچک مہاسوں جیسے داغ باقی رہ گئے تھے، سبزی مائل رنگت کے باعث لوگ میرے قریب آنے سے جھجکتے تھے۔ دوسری طرف ڈمبل ڈور ناپسندیدہ بدنامی کے بوجھ کے ساتھ ہوگورٹس پہنچے تھے۔ بمشکل ایک سال قبل ان کے والد 'پرسیوال' نے تین ماگلو بچوں پر خونخوار حملہ کر دیا تھا اور اس جرم کیلئے انہیں سزا بھی سنائی گئی تھی۔

ایلبس نے کبھی بھی اس بات سے انکار کرنے کی کوشش نہیں کی کہ ان کے والد (جنہوں نے بعد میں اژقبان میں دم توڑ دیا) نے وہ جرم کیا تھا۔ جب میں نے ہمت کر کے ان سے اس ضمن میں دریافت کیا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ ان کے والد یقینی طور پر مجرم تھے۔ اس کے بعد ڈمبل ڈور نے اس غمگین حادثے کے بارے میں کبھی بات چیت نہیں کی حالانکہ ان سے ایسا کروانے کی بے حد کوشش کی گئی۔ دراصل، کچھ لوگ تو ان کے والد کے جرم کو ناپسندیدہ قرار دینے کے بجائے قابل تعریف نگاہوں سے دیکھتے تھے اور ایسا خیال کرتے تھے کہ ایلبس بھی اپنے باپ کی مانند ماگلو مخالف فطرت کا اظہار کریں گے۔ ان لوگوں کی رائے بالکل غلط ثابت ہوئی جیسا کہ ایلبس کو جاننے والا کوئی بھی فرد اس بات کی گواہی دے سکتا ہے کہ انہوں نے زندگی بھر ماگلو دشمنی والے نظریے کو نہیں اپنایا، نہ ہی اظہار کیا

اور نہ ہی حمایت کی۔ حقیقت تو یہ ہے کہ ماگلوؤں کے حقوق کی برملا حمایت کی وجہ سے آنے والے برسوں میں کئی لوگ ان کے کھلے دشمن بن گئے۔

بہر حال، کچھ ہی مہینوں میں ایلبس کا نظریہ ان کے والد کے سخت گیر نظریے سے بالکل الگ دکھائی دینے لگا۔ پہلے سال کی پڑھائی کے اختتام تک وہ ماگلو مخالف جادوگر کے بیٹے کے روپ میں نہیں بلکہ سکول کے اب تک کے سب سے ہونہار اور لائق طالبعلم کے روپ میں شہرت پا گئے۔ ان کا دوست بن پانا ہماری خوش قسمتی تھی کیونکہ ان کی مثال سے ہمارے دل میں بھی لالچ پیدا ہوئی، اس کے ساتھ ساتھ ان کی مدد اور حوصلہ افزائی سے بھی، جو وہ ہمیشہ بے لوث فراہم کرتے تھے۔ سکول کی پڑھائی سے فارغ ہونے کے بعد انہوں نے مجھے بتایا کہ اس وقت بھی انہیں یہ احساس تھا کہ دوسروں کو سکھانے میں انہیں سب سے زیادہ خوشی ملتی ہے۔

انہوں نے سکول کا ہر اعزاز ہی نہیں جیتا بلکہ جلد ہی اس دور کے گنے چنے، اعلیٰ اور معزز جادوگروں کے ساتھ با قاعدہ خط و کتابت کا سلسلہ بھی شروع کر دیا، جن میں معروف جادوئی کیمیا گر نکولس فلے میل، جادوئی معزز تاریخ نگار بیتھ لیڈا بیگ شاٹ اور جادوئی نظریاتی مفکر ایڈ البرٹ ویفلنگ شامل تھے۔ اس دور کے اعلیٰ اور اہم مجلّات میں ان کے کئی مفید اور تعلیمی مضامین شائع ہوئے جیسے 'تبدیلی ہیئت، آج جادوئی استعمالات کی تنبیہ'...... 'عملی مرہم کار اور جادوئی مرکبات کا اہتمام وقت کی ضرورت'...... ڈمبل ڈور کا مستقبل بے حد اجلا اور روشن دکھائی دے رہا تھا اور اکلوتا سوال صرف یہی تھا کہ وہ کب وزیر جادو کا عہدہ سنبھالیں گے؟ حالانکہ بعد میں آنے والے سالوں میں بھی ان کے وزیر جادو بننے کے بارے میں قیاس آرائیاں لگائی جاتی رہیں مگر ان کے ذہن میں وزیر جادو بننے کی خواہش کبھی بھی بیدار نہ ہو پائی۔

ہوگورٹس میں ہماری پڑھائی شروع ہونے کے تین سال بعد ہی ایلبس کا چھوٹا بھائی ابروفورتھ بھی وہاں آ گیا۔ ان دونوں بھائیوں میں زمین آسمان کا فرق تھا۔ ابروفورتھ کی پڑھائی میں کچھ خاص دلچسپی نہیں تھی۔ وہ ایلبس کی مانند تصفیہ طلب گفتگو سے نہیں بلکہ زور بازو کی قوت سے لڑ جھگڑ کر معاملات کو سلجھانا پسند کیا کرتا تھا۔ بہر حال، یہ کہنا بالکل غلط ہے کہ جیسا کہ کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ دونوں بھائیوں میں دوستانہ تعلقات نہیں تھے۔ ان کے باہمی تعلقات خوشگوار تھے کتنا کہ دو الگ الگ فطرت کے حامل بھائیوں کے ممکن ہو سکتے تھے۔ ابروفورتھ کے نظریے سے جائزہ لیں تو ایلبس کے سائے میں رہنا ان کے لئے کوئی آرام دہ احساس نہیں تھا۔ ہر میدان میں ایلبس سے پیچھے رہ جانا ان کی باہمی دوستی اور خوشگوار تعلقات میں ایک واضح خطرہ دکھائی دیتا تھا اور بھائی کے روپ میں بھی یہ زیادہ پر لطف ثابت نہیں ہو سکتا تھا۔

ہوگورٹس سے فراغت کے بعد ایلبس اور میں ایک ساتھ دنیا کا روایتی چکر لگانا چاہتے تھے اپنے مستقبل کی ابتدا کرنے سے قبل ہم غیر ملکی جادوگروں سے روابط بڑھانا چاہتے تھے، ان کے طور طریقے جانچنا چاہتے تھے۔ بہرحال، قسمت کو ایسا منظور نہیں تھا۔ ہماری دنیا کی سیر کا آغاز ہونے سے ایک دن قبل ایلبس کی ماں کینڈرا کی موت واقع ہوگئی اور ایلبس کو اپنے گھرانے کے سربراہ کی حیثیت سنبھالنا پڑ گئی۔ کینڈرا کی آخری رسومات میں شامل ہونے اور خراج تحسین پیش کرنے کیلئے میں نے اپنے سفر کو کچھ دن کیلئے ملتوی کر دیا اوراس کے بعد میں تنہا ہی دنیا کی سیر کرنے کیلئے نکل کھڑا ہوا کیونکہ اب ایلبس کو اپنے چھوٹے بھائی اور بہن کی دیکھ بھال کرنا تھی، اس کے علاوہ پیسوں کی قلت کا بھی سامنا ہو چکا تھا، اس لئے ایلبس کا میرے ہمراہ سیر کیلئے نکلنے کا سوال نہیں پیدا ہوتا تھا۔
یہ ہماری زندگی کا ایسا دور تھا جس میں ہمارے درمیان بے حد کم رابطہ برقرار رہ پایا۔ میں ایلبس کو خطوط لکھتا رہا اور شاید تھوڑا بے رغبتی سے اپنی سیاحت کے دلچسپ اور حیران کن واقعات بتاتا رہا، جن میں سے یونان میں دیوؤں کے حملے سے بال بال بچنے سے لے کر مصر کے کیمیاگروں کے استعمالات تک تجربات شامل تھے۔ ان کے خطوط میں مجھے ان کی روزمرہ زندگی کے بارے میں نہایت کم معلومات میسر رہیں حالانکہ مجھے اندازہ تھا کہ اتنے مایہ ناز جادوگر کیلئے گھریلو زندگی کے معمولات کتنے بھیانک اور بوجھل ثابت ہورہے ہوں گے جبکہ میں ان کے برعکس دنیا کی سیاحت کا لطف اُٹھارہا تھا۔ بہرحال، ایک سال کی طویل سیاحت کے اختتامی دور میں مجھے یہ دل دہلا دینے والی اطلاع ملی کہ ڈمبل ڈور گھرانے میں ایک اور سانحہ رونما ہوگیا تھا۔ ڈمبل ڈور کی اکلوتی بہن آریانا بھی چل بسی تھی۔
حالانکہ آریانا کافی عرصے سے بیمار تھی مگر ماں کی موت کے بعد اس کے بھی دنیا چھوڑ جانے سے دونوں بھائیوں پر گہرا اثر پڑا۔ ایلبس سے منسلک قریبی لوگ......اور میں خود کو بھی ان خوش نصیب افراد میں شمار کرتا ہوں...... متفق ہیں کہ آریانا کی موت اوراس بارے میں ایلبس کی ذاتی ذمہ داری کے احساس (حالانکہ ظاہر ہے کہ اس میں ان کی کوئی غلطی نہیں تھی) نے اُن پر انمٹ نقوش چھوڑے تھے۔
لوٹنے کے بعد مجھے ایک ایسا نوجوان دکھائی دیا جو اپنی عمر سے کہیں زیادہ تکالیف جھیل چکا تھا۔ ایلبس پہلے کی بہ نسبت زیادہ سنجیدہ ہو چکے تھے۔ ان کی گفتگو میں ہنسی مذاق کا عنصر معدوم ہو چکا تھا۔ ان کا غم اس بات پر اور بھی بڑھ گیا کہ آریانا کی موت کے بعد ان دونوں بھائیوں کے تعلقات میں استحکام پیدا ہونے کے بجائے سرے سے ہی اختتام رونما ہوگیا۔ (مستقبل میں یہ رخنہ بھر گیا، بعد کے چند سالوں میں ان کا رشتہ دوبارہ استوار ہوگیا حالانکہ اسے مستحکم تو نہیں کہا جا سکتا تھا مگر غیر معمولی طور پر خوشگوار تو تھا ہی) بہرحال، اس کے بعد ڈمبل ڈور اپنے والدین یا آریانا کے بارے میں بہت کم باتیں کرتے تھے اوران کے دوستوں نے بھی ان کے خاندان کا ذکر کرنا چھوڑ دیا

تھا۔ اس کے بعد کے برسوں کی کامیابیوں اور سیاحت کے ذکر کا کام میں دوسرے لوگوں کیلئے چھوڑتا ہوں۔ جادوگروں کے علمی میدان میں ڈمبل ڈور کی ان گنت خدمات کو کبھی فراموش نہیں کیا جا سکے گا، جن میں 'ڈریگن کے خون کے بارہ استعمالات کا انکشاف' ان کی تحقیق میں شامل ہے، جو آنے والی جادوئی نسلوں کیلئے کسی اعزاز سے کم نہیں ہے۔ اس کے علاوہ جادوئی عدالت عظمیٰ کے منتظم جادوگر کی حیثیت سے انہوں نے اپنے کئی فیصلوں میں اعلیٰ ذہانت اور علمیت کا تعارف پیش کیا۔ موجودہ زمانے کے لوگ یہ تسلیم کرتے ہیں کہ 1945ء میں ڈمبل ڈور اور گرینڈل والڈ کے مابین ہونے والا دوبدو مقابلہ ناقابل فراموش ہے، اسے دیکھنے والوں نے لکھا ہے کہ ان دونوں غیر معمولی قوتوں سے لیس جادوگروں کا مقابلہ دیکھ کر انہیں ہولناک اور مہیب جذبات کا ملا جلا احساس ہوا۔ ڈمبل ڈور کی فتح اور جادوئی دنیا پر اس کے پڑنے والے اثرات کو جادوگروں کی تاریخ کا ایک اہم ترین موڑ تسلیم کیا جاتا ہے...... بین الاقوامی سطح پر مجسمہ رازداری کے قیام کی بات ہو یا تم جانتے ہو کون؟ کے زوال کی......

ایلبس کسی بھی موقع پر گھمنڈی یا شیخی باز نہیں دکھائی دیئے۔ وہ ہر شخص میں عمدہ صفات تلاش کرنے کا ہنر جانتے تھے، چاہے وہ کتنی ہی غیر اہم اور سطحی حیثیت کی ہی دکھائی دے رہی ہوں۔ میرا ذاتی دعویٰ ہے کہ آغاز میں ہونے والے جھنجوڑ دینے والے واقعات کی وجہ سے وہ بے حد انسان دوست اور مخلص ہمدرد بن گئے تھے۔ مجھے ان کی کمی کا کتنا شدت سے احساس رہے گا، اسے الفاظ میں بیان کرنا ممکن نہیں ہے مگر میرا غم واندوہ جادوئی معاشرے میں ہونے والے نقصان کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں ہے۔ اس ضمن میں کوئی سوال ہی نہیں اُٹھایا جا سکتا ہے کہ وہ ہوگورٹس کے سب سے زیادہ محبت کئے جانے والے اور ہر دلعزیز ہیڈ ماسٹر تھے۔ وہ اسی طرح موت کے منہ میں اتر گئے جس طرح وہ ہمیشہ سر اُٹھا کر زندہ رہے تھے، وہ ہمیشہ بلا غرض لوگوں سے بھلائی کرتے رہے۔ آخری ایام تک وہ مجبور اور غم زدہ لوگوں کی طرف مدد کا ہاتھ بڑھانے کے اتنے ہی متمنی تھے جتنا کہ مجھ سے پہلی ملاقات والے دن وہ ڈریگن خسرے کے شکار چھوٹے بچوں کی طرف ہاتھ بڑھانے کے متمنی تھے......

ہیری نے اداریہ پڑھنا ختم کر دیا تھا مگر وہ اداریے کے ساتھ شائع شدہ ایک تصویر کو کافی دیر تک خالی نظروں سے دیکھتا رہا۔ ڈمبل ڈور کے چہرے پر ایک جانی پہچانی مسکراہٹ سجی ہوئی تھی مگر جونہی انہوں نے اپنی نصف چاند کی شکل والی عینک کے اوپر سے جھانکا تو ہیری کو محسوس ہوا کہ جیسے وہ اس کے رگ وپے کی جانچ پڑتال کر رہے ہوں۔

ہیری کو ایسا محسوس ہوتا تھا کہ وہ ڈمبل ڈور کو نہایت اچھی طرح سے جانتا تھا مگر اس اداریے کو پڑھنے کے بعد اسے یہ تسلیم کرنا پڑا کہ وہ انہیں بالکل بھی نہیں جانتا تھا۔ ایک بار بھی اس نے ڈمبل ڈور کے بچپن، لڑکپن اور جوانی کا تصور نہیں کیا تھا۔ اسے محسوس ہوتا تھا کہ وہ ہمیشہ ایسے ہی رہے ہوں گے۔ سفید بالوں والے، جھریوں والے اور بوڑھے...... جواں سال ڈمبل ڈور کا تصور کرنا اتنا ہی

عجیب تھا جتنا ہر مائنی کو انتہائی کند ذہن تسلیم کرنا یا دھما کے دار بچھو جیسے سقرطوں کے ساتھ دوستانہ مراسم کا استوار ہو جانا۔ اس کے ذہن میں کبھی ڈمبل ڈور سے ان کے ماضی کے بارے میں سوال جواب کرنے کا خیال نہیں ابھرا تھا۔ بے شک اس کا دریافت کرنا بے محل اور عجیب لگتا مگر آخر سب جانتے تھے کہ ڈمبل ڈور نے تاریخی مقابلے میں گرینڈل والڈ کو شکست دی تھی، پھر بھی ہیری نے ڈمبل ڈور سے اس کے بارے میں کبھی کچھ نہیں پوچھا تھا، ان کے دیگر شہرت یافتہ کارناموں کے بارے میں بھی کبھی کچھ نہیں پوچھا تھا...... نہیں! ڈمبل ڈور اور ہیری کے درمیان تو ہمیشہ ہی ہیری، ہیری کے ماضی، ہیری کے مستقبل، ہیری کی حکمت عملیوں کے بارے میں ہی گفتگو رہتی تھی...... اور اب ہیری کو ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ وہ اپنے مستقبل کے اس قدر لرزہ خیز اور خطرناک ہونے کے باوجود وہ کئی ایسے مواقع گنوا بیٹھا تھا جب وہ ڈمبل ڈور سے ان کے ماضی کے بارے زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کر سکتا تھا۔ اس نے اپنے ہیڈ ماسٹر سے زندگی میں صرف ایک ہی ذاتی سوال دریافت کیا تھا اور اسے اندازہ تھا کہ ڈمبل ڈور نے اس کا جواب ایمانداری سے نہیں دیا تھا۔

''جب آپ اس آئینے میں دیکھتے ہیں تو آپ کو کیا دکھائی دیتا ہے؟''

''مجھے؟...... میں دیکھتا ہوں کہ میرے ہاتھ میں موٹے اونی موزے ہیں!''

کچھ لمحات تک خیالوں میں کھوئے رہنے کے بعد ہیری نے روزنامہ جادوگر میں شائع شدہ اس اداریے کو کاٹ کر احتیاط سے تہہ کیا اور اسے 'عملی دفاعی جادو اور تاریک جادو کے خلاف اس کا مؤثر استعمال، پہلی جلد' نامی کتاب میں رکھ دیا۔ اس کے بعد اس نے باقی ماندہ اخبار کو کچرے کے ڈھیر پر پھینک دیا اور کمرے کا جائزہ لینے لگا۔ اب یہ کافی حد تک صاف دکھائی دے رہا تھا۔ صرف دو چیزیں قرینے سے نہیں دکھائی دے رہی تھیں۔ آج کا روزنامہ جادوگر جواب بھی پلنگ پر پڑا ہوا تھا اور اس کے اوپر رکھا ہوا ٹوٹے آئینے کا ٹکڑا۔

ہیری نے پلنگ کے قریب پہنچ کر آئینے کا ٹکڑا ایک طرف ہٹاتے ہوئے اخبار کی تہہ کھولی۔ صبح الّو سے اخبار لینے کے بعد اس نے محض شہ سرخی دیکھ کر اخبار ایک طرف پھینک دیا تھا کیونکہ شہ سرخی میں والڈی مورٹ کے بارے میں کچھ بھی نہیں چھپا تھا۔ ہیری کو پورا یقین تھا کہ محکمہ والڈی مورٹ کی خبریں شائع نہ کرنے کیلئے روزنامہ جادوگر پر شدید دباؤ ڈال رہا ہوگا۔ یہی وجہ تھی کہ وہ اس خبر کو نہیں دیکھ پایا تھا۔

اخبار کے وسطی زیریں حصے پر ڈمبل ڈور کی ایک تصویر تھی جس میں ڈمبل ڈور کسی قدر الجھن کا شکار دکھائی دے رہے تھے اور تصویر کے اوپر سرخی چھپی ہوئی تھی۔

ڈمبل ڈور...... بالآخر سچائی منکشف ہوگئی!

اگلے ہفتے سے اس ناقص العقل جادوگر کی سنسنی خیز کہانی شائع کی جا رہی ہے جسے کئی لوگ پشت در پشت ایک عظیم ترین جادوگر تسلیم کرتے ہیں۔ اسی سوانح عمری میں معروف نامہ نگار ریٹا سٹیکر ڈمبل ڈور کی اطمینان بخش، سفید

بالوں والی عوامی مقبولیت والی متاثر کن چھاپ اور غیر معمولی قابلیت کے چرچوں کے بخئیے ادھیڑ کر ان کے بے سکون مضطرب بچپن، قانون شکن دورِ نوجوانی، زندگی کے طویل تنازعات اور ان کی سیاہ کاریوں کا خلاصہ پیش کرتی ہیں۔ جب وہ وزیر جادو کی اہلیت رکھتے تھے تو وہ محض ہیڈ ماسٹر بن کر ہی کیوں مطمئن اور مسرور رہے؟ ققنس کے گروہ نامی خفیہ تنظیم کے حقیقی مقاصد کیا تھے؟ ڈمبل ڈور کی موت کی حقیقت کیا تھی؟

ان جیسے ان گنت سوالات کے جواب آپ کو اس نئی ہنگامہ خیز سوانح عمری میں ملیں گے، جس کا عنوان ہے......

'ایلبس ڈمبل ڈور کی زندگی اور فریب کا تسلسل'......اس سوانح عمری کی مصنفہ ریٹا سٹیکر سے بٹی برائتھ وائٹ سے تازہ ترین انٹرویو، صفحہ نمبر ۱۳ پر ملاحظہ کیجئے۔

ھیری اخبار کے صفحات تیزی سے پلٹتا ہوا صفحہ نمبر ۱۳ پر پہنچ گیا۔ اداریے کے اوپر ایک اور جانی پہچانی تصویر تھی۔ ایک خاتون جو نگینوں سے جڑی ہوئی منقش عینک پہنے ہوئے تھی جس کے بال گھنگھریالے اور سنہرے تھے۔ جس کے دانت دکھائی دے رہے تھے اور جو فاتحانہ انداز میں مسکراتی ہوئی انگلیوں سے اس کی طرف اشارہ کر رہی تھی۔ اس ناپسندیدہ اور بھیانک عکس کو نظر انداز کرتے ہوئے ھیری نے اپنی تمام تر کوشش مضمون کو پڑھنے کی طرف مبذول کی۔

ریٹا سٹیکر کا ذاتی برتاؤ بہت ہی گرم جوش اور نرم روی پر مبنی ہے، جو ان کے ہولناک انکشافات کرنے والے مشہور عکس سے قطعی میل نہیں کھاتا ہے۔ اپنے آرام دہ گھر کے ہال میں میرا استقبال کرتے ہوئے وہ مجھے ایک کپ چائے، کیک کے ٹکڑے اور دوستانہ گپ شپ کیلئے سیدھی باورچی خانے میں لے گئیں۔

ریٹا سٹیکر نے کہا۔ 'ظاہر ہے کہ ڈمبل ڈور یقیناً ہر مصنف کیلئے ایک شاندار تحفے سے کم نہیں ہیں۔ اتنا طویل سفر حیات، مجھے پورا یقین ہے کہ میری کتاب کے بعد بھی ان کی زندگی کے کئی خفیہ گوشے اجاگر ہوتے رہیں گے جبکہ میری کتاب کو اوّلین حیثیت حاصل رہے گی۔'

سٹیکر نے غیر معمولی طور پر یہ کام نہایت سرعت رفتاری سے مکمل کیا ہے۔ ڈمبل ڈور کی جون میں ہونے والی پراسرار موت کے صرف چار ہفتے بعد ہی ان کی نوسو صفحات پر مشتمل کتاب پوری ہوگئی۔ میں نے سٹیکر سے پوچھا کہ انہوں نے یہ کام اتنی پھرتی سے کیسے انجام دے ڈالا؟

'اوہ اگر آپ اتنے طویل عرصے سے صحافت کے میدان میں فعال رہی ہوں جتنی کہ میں ہوں تو مقررہ ہدف پر کام پورا کرنا عادت بن جاتی ہے۔ میں جانتی تھی کہ جادوئی دُنیا ڈمبل ڈور کی مکمل سوانح حیات جاننے کیلئے بے قرار ہے اور میں خلا کو پورا کرنے والی پہلی مصنفہ بننا چاہتی تھی۔'

اس پر میں نے جاگر نمنٹ اور اعلیٰ کابینہ کے خصوصی معاون میر منشی اور ایلبس ڈمبل ڈور کے دیرینہ دوست ایلفیس

ڈوج کھلے تردیدی تبصرے کا ذکر کیا، جس میں انہوں نے اس سوانح عمری کے بارے میں بیان کیا ہے کہ سٹیکر کی کتاب میں چاکلیٹی مینڈک کارڈ سے بھی کم سچائی ہے۔

اس پر سٹیکر ایک طرف سر جھٹک کر ہنس پڑی۔

''بیچارہ ڈوجی! مجھے یاد ہے کہ کچھ سال پہلے میں نے جل مانسوں کے حقوق کے بارے میں اس کا انٹرویو لیا تھا۔ وہ پورا سٹھیا چکا ہے، اسے محسوس ہو رہا تھا کہ ہم وائنڈرمیری جھیل کی تہہ میں بیٹھے تھے۔ وہ مجھے بار بار ٹراؤٹ مچھلی کے حملوں سے خبردار کرتا رہا۔''

ایلفیس ڈوج جیسا تبصرہ کئی اور لوگوں نے بھی کیا ہے کہ اس کتاب میں زیادہ سچائی نہیں ہے، کیا سٹیکر کو یہ نہیں محسوس ہوتا ہے کہ ڈمبل ڈور کی طویل اور غیر معمولی سوانح حیات کی جامع تصویر حاصل کرنے کیلئے صرف چار ہفتوں کی مدت بہت زیادہ قلیل نہیں ہے؟

سٹیکر مسکراتے ہوئے اور پیار بھرے انداز میں اپنی انگلیاں میز پر بجاتے ہوئے کہتی ہیں کہ 'دیکھئے! آپ اور میں دونوں ہی اچھی طرح سے جانتی ہیں کہ گیلن سکوں سے بھرے ہوئے موٹے تھیلے، نہیں جیسا انکاری لفظ سننے کی حرص اور عمدہ تیکھی سرعت رفتار قلم کے استعمال سے لوگوں سے کتنی زیادہ معلومات اگلوائی جاسکتی ہے۔ ویسے لوگ ڈمبل ڈور پر کیچڑ اچھالنے کیلئے قطار باندھ کر کھڑے ہو جاتے تھے۔ جانتے ہیں، ہر کوئی انہیں عظیم نہیں تسلیم کرتا ہے...... انہوں نے بہت سے اہم لوگوں کو اپنا دشمن بنالیا تھا مگر ڈوج کو ہوائی تقشنگر سے نیچے اتر آنا چاہئے کیونکہ میں نے ایک ایسے ذرائع سے سچائی اگلوالی ہے جس کے لئے زیادہ تر قلمکار اپنی چھڑی تک دینے کیلئے تیار ہو جائیں گے۔ اس ذرائع کے فرد نے پہلے کبھی عوامی سطح پر بیان نہیں دیا ہے حالانکہ وہ ڈمبل ڈور کی نوجوانی کے دور کے سب سے مضطرب اور ہنگامہ خیز حصے میں ان کے زیادہ قریب رہا تھا۔'

سٹیکر کی تحریر کردہ سوانح عمری کی اضافی تشہیر سے یہ واضح ہے کہ جو لوگ ڈمبل ڈور کی زندگی کو بے داغ قرار دیتے ہیں انہیں اس میں بہت سارے صدماتی انکشافات ملنے والے ہیں، میں نے ان سے پوچھا کہ اس سوانح عمری میں سب سے تعجب خیز اور غیر یقینی انکشاف کون سا ہے؟

سٹیکر نے ہنستے ہوئے کہا کہ 'چھوڑو بھی بٹی! میں اپنی کتاب کی تمام باتیں یہاں بیان نہیں کرنے والی ہوں، اگر میں ایسا کروں گی تو کتاب کون خریدے گا مگر میں اتنا وعدہ ضرور کرتی ہوں کہ جو لوگ ڈمبل ڈور کی زندگی کو ان کی سفید ڈاڑھی کی طرح صاف ستھرا مانتے ہیں، انہیں غفلت کی نیند سے بیدار ہو جانا چاہئے۔ میں اتنا ضرور بتا دیتی ہوں کہ 'تم جانتے ہو کون؟' کے خلاف ان کی جوشیلی باتیں سننے والا کوئی بھی فرد خواب و خیال میں بھی نہیں سوچ سکتا ہے کہ

اپنی نوجوانی کے دور میں انہوں نے تاریک جادو میں بھی کافی ہاتھ پیر مارے تھے، جس جادوگر نے بڑھاپے میں عدم تشدد کی وکالت کی، اس نے عالم شباب میں اتنی کشادہ ذہنیت کا اظہار کبھی نہیں کیا تھا۔ بالکل! ایلبس ڈمبل ڈور کا ماضی بے حد داغ دار تھا اور ان کا گھرانہ بڑا عجیب تھا۔ ویسے ان باتوں کو چھپانے کی انہوں نے کافی حد تک کوشش کی تھی۔'

میں نے پوچھا کہ کیا سٹیکر کا اشارہ ڈمبل ڈور کے بھائی ابرفورتھ کی طرف تھا جسے ایک مشہور عدالتی مقدمے میں اعلیٰ معزز جا گرنمنٹ نے پندرہ برس پہلے جادو کے غیر قانونی استعمال کے جرم میں سزا دی تھی جس سے کافی سنسنی پھیلی تھی؟

'اوہ ابرفورتھ تو محض گوبر کے ڈھیر کا بالائی حصہ ہے۔' سٹیکر نے ہنستے ہوئے کہا۔ 'نہیں نہیں! بکریوں پر جادو کرنے والے خبطی بھائی سے زیادہ بری بات ہے، ماگلو مخالف والد سے بھی زیادہ بری بات ہے...... حالانکہ ڈمبل ڈور ان دونوں کو بھی پوشیدہ نہیں رکھ پائے اور عدالتی کابینہ نے ان دونوں کو سزا دی۔ نہیں، میں تو ان کی ماں اور بہن کو لے کر الجھن میں پڑ گئی تھی۔ تھوڑی چھان بین کرنے پر مجھے وہاں برائی کا گھونسلا مل گیا۔ مگر جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ وضاحتی اور ذاتی معلومات کیلئے آپ کو اس کتاب کے باب ۹ سے لے کر باب ۱۲ تک پڑھنے کا انتظار کرنا پڑے گا۔ اس گھڑی تو میں صرف یہی کہہ سکتی ہوں کہ اس بات میں کوئی تعجب نہیں ہے کہ ڈمبل ڈور نے کبھی یہ کیوں نہیں بتایا کہ ان کی ناک کیونکر ٹوٹی؟'

خاندان کے گڑے مردے اکھاڑنے کے علاوہ کیا سٹیکر ان چیزوں کا اعتراف کرتی ہیں کہ بالآخر ڈمبل ڈور نے جادوئی میدان میں ڈھیر ساری نئی ایجادات کیں اور جادوئی معاشرے کیلئے شاندار بے مثل خدمات انجام دیں۔

'بالکل ان میں دانشمندی ضرور تھی۔' سٹیکر نے اعتراف کرتے ہوئے کہا۔ 'حالانکہ کئی لوگ اب بھی سوال کرتے ہیں کہ کیا انہیں ان کی تمام تر کامیابیوں کا حقیقی معنوں میں اعزاز ملنا چاہئے؟ جیسا کہ میں باب ۱۶ میں اس امر کا خلاصہ بیان کیا ہے، اویور ڈلونسبی کا دعویٰ ہے کہ ڈریگن کے خون کے آٹھ استعمالات اس نے پہلے ہی دریافت کر لئے تھے اور اس کی غلطی یہ تھی کہ اس نے اپنا تحقیقی مقالہ ڈمبل ڈور کو 'پڑھنے' کیلئے دے دیا تھا۔'

میں نے کہا کہ ڈمبل ڈور کے کچھ چشم دید کارناموں کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا ہے جیسے گرینڈل والڈ کی مشہور شکست؟

سٹیکر نے کھل کر مسکراتے ہوئے کہا کہ 'اوہ مجھے خوشی ہے کہ آپ نے گرینڈل والڈ کا ذکر کر دیا۔ مجھے اندیشہ ہے کہ ڈمبل ڈور کی عظیم الشان فتح پر جن لوگوں کی آنکھیں بھیگ جاتی ہوں گی، انہیں بم کے دھماکے کیلئے تیار ہو جانا چاہئے

بلکہ یہ کہوں گی کہ گوبر بم کے دھماکے کیلئے تیار ہو جانا چاہیئے۔ یہ سب نہایت واہیات قصہ گوئی سے بڑھ کر اور کچھ بھی نہیں۔ میں بس یہاں صرف اتنا ہی کہوں گی کہ کسی قسم کا زبردست مقابلہ رونما ہی نہیں ہوا تھا۔ میری کتاب پڑھنے کے بعد لوگ اس نتیجے پر پہنچنے کیلئے مجبور ہو جائیں گے کہ گرینڈل والڈ نے اپنی چھڑی کی نوک سے ایک سفید رومال برآمد کیا اور خاموشی سے ہار تسلیم کر لی تھی۔'

سٹیکر نے اس دلچسپ موضوع پر مزید کچھ بھی بتانے سے صاف انکار کر دیا۔ ہم نے بات اس خاص موضوع کی طرف گھما دی جوان کے قارئین کو بے شک باقی معاملات کی بہ نسبت زیادہ دلچسپ محسوس ہوگا۔

سٹیکر نے تیزی سے سر ہلاتے ہوئے کہا کہ 'اوہ ہاں! میں نے پوٹر اور ڈمبل ڈور کے تعلقات پر ایک پورا باب لکھا ہے۔ بہت سے لوگ ان کے تعلقات کو غیر صحتمند اور بدشگون بھی قرار دیتے ہیں۔ ایک بار پھر پوری کہانی جاننے کیلئے قارئین کو میری کتاب خریدنا ہوگی مگر اس میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے کہ ڈمبل ڈور نے شروع سے ہی پوٹر میں غیر فطری دلچسپی لی۔ ضروری بات یہ ہے کہ کیا واقعی یہ دلچسپی اس لڑکے کے حق میں تھی، ظاہر ہے کہ ہم سب یہ بات جانتے ہیں کہ پوٹر نے شیر خوارگی سے لے کر نوجوانی تک ہی کافی مشکلیں برداشت کی ہیں۔'

میں نے سٹیکر سے سوال کیا کہ کیا وہ اب بھی ہیری پوٹر سے رابطے میں ہیں جس کا شہرت یافتہ انٹرویو گذشتہ سال لیا گیا تھا، جس میں پوٹر نے پہلی بار منکشف کیا تھا کہ 'تم جانتے ہو کون؟' لوٹ آیا ہے۔

'اوہ ہاں! ہمارے درمیان قریبی رشتہ ہے۔' سٹیکر کہتی ہیں۔ 'بیچارے پوٹر کے نہایت کم مخلص دوست رہے ہیں اور ہماری ملاقات اس کی زندگی کے سب سے خطرناک دور میں ہوئی تھی...... جادوگروں کا سہ فریقی ٹورنامنٹ۔ میں شاید ان مخصوص لوگوں میں سے ہوں جو یہ دعویٰ کر سکتے ہیں کہ وہ اصلی ہیری پوٹر کو جانتے ہیں۔'

اس کے بعد ہم نے ان افواہوں کے بارے میں بارے میں بات چیت کی جو ڈمبل ڈور کے آخری گھنٹوں کے بارے میں پھیلی ہوئی ہیں۔ کیا سٹیکر اس بات اعتراف کرتی ہیں کہ ڈمبل ڈور کی موت کے وقت ہیری پوٹر بھی وہیں موجود تھا؟

'دیکھئے! میں زیادہ کچھ نہیں کہنا چاہتی......ساری تفصیلات کتاب میں بیان کر دی گئی ہیں مگر ہوگورٹس سکول کے اندر کی گواہیوں کے مطابق ڈمبل ڈور کے گرنے، کودنے یا دھکا کھانے کے بعد پوٹر کو وہاں سے بھاگتے ہوئے دیکھا تھا۔ بعد میں پوٹر نے سیورس سنیپ کے خلاف بیان دیا تھا جس سے اس کی دیرینہ دشمنی چل رہی تھی۔ کیا پوٹر کی بات سچ ہے؟ یہ فیصلہ کرنا جادوئی معاشرے کے ہاتھ میں ہے۔ یقیناً میری کتاب پڑھنے کے بعد......'

اس دلچسپ موڑ پر میں نے سٹیکر سے رخصت لی۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ انہوں نے ایک زبردست اور

غیر معمولی فروخت ہونے والی کتاب لکھ ڈالی ہے۔اس وقت ڈمبل ڈور کے بڑی تعداد میں موجود پرستاروں کا جم غفیر یہ سوچ سوچ کر کانپ رہے ہوں گے کہ اس میں ان کے پسندیدہ اور قابل فخر جادوگر کے بارے میں نجانے کیا کیا انکشافات ہونے والے ہوں گے؟

انٹرویو مکمل طور پر پڑھنے کے بعد ہیری سونی نظروں سے اخبار کے صفحے کو گھورتا رہ گیا۔اس کے وجود میں حقارت اور غصے کا لاوا کھولنے لگا۔اس نے اخبار مٹھی میں مروڑ کر گول کیا اور پوری طاقت سے کچرے کے ڈھیر پر پھینک دیا جہاں یہ منہ تک بھرے کوڑے دان کے باقی ڈھیر میں شامل ہوگیا۔

وہ اندھادھند کمرے میں آگے کی طرف بڑھا،اس نے کئی درازیں کھول کر کتابیں باہر نکالیں اور پھر واپس رکھ دیں۔اسے ذرا سا بھی احساس نہیں تھا کہ وہ کیا کر رہا تھا،اس کے ذہن میں تو بس ریٹا سٹیکر کے انٹرویو کی باتین گونج رہی تھیں۔'پوٹر اور ڈمبل ڈور کے تعلقات پر ایک پورا باب...... بہت سے لوگ ان کے تعلقات کو غیر صحتمند اور بدشگون بھی قرار دیتے ہیں...... اپنی نوجوانی کے دور میں انہوں نے تاریک جادو میں بھی کافی ہاتھ پیر مارے تھے...... میں نے ایک ایسے ذرائع سے سچائی اگلوالی ہے جس کے لئے زیادہ تر قلمکار اپنی چھڑی تک دینے کیلئے تیار ہوجائیں گے۔'

''جھوٹ...... بکواس......'' ہیری پوری قوت سے چیخا اور پھر اس نے کھڑکی سے اپنے پڑوسی کو دیکھا جو اپنے صحن میں گھاس کاٹنے والی مشین کو چلاتے ہوئے رُک گیا تھا اور گھبرائی ہوئی نظروں سے اوپر دیکھ رہا تھا۔

ہیری دھم سے اپنے پلنگ پر بیٹھ گیا۔آئینے کا ٹوٹا ہوا ٹکڑا اس سے دور اچھل گیا۔اس نے اسے دوبارہ اُٹھایا اور بے دھیانی میں اپنی انگلیوں میں گھمانے لگا۔اس کے خیالات کا محور ڈمبل ڈور کے گرد پھیلا ہوا تھا اور ان سب دروغ گوئیوں پر جن سے ریٹا سٹیکر انہیں بدنام کرنے کی کوشش کر رہی تھی......

ایک نیلی جھلک...... ہیری ٹھٹک کر رُک گیا اور اس کی کٹی ہوئی انگلی ایک بار پھر ٹکڑے کے نوکیلی دھار پر پھسل گئی۔اسے وہم ہوا ہوگا...... بالکل! ضرور ایسا ہی کچھ ہوا ہوگا۔اس نے پیچھے پلٹ کر دیکھا مگر دیوار پتونیہ آنٹی کے منتخب کردہ آڑوی رنگت کی ہی تھی۔وہاں ایسی کوئی چیز نہیں تھی جس کا عکس آئینے کے ٹکڑے میں نیلا دکھائی دے سکے۔اس نے آئینے کے ٹکڑے میں دوبارہ دیکھا مگر اسے اس میں اپنی چمکتی ہوئی سبز آنکھیں کے علاوہ اور کچھ دکھائی نہیں دیا۔

اسے یقیناً وہم ہوا ہوگا اور کچھ ہو ہی نہیں سکتا۔اس لئے وہم ہی ہوا ہوگا کیونکہ وہ اپنے مرے ہوئے ہیڈ ماسٹر کے بارے میں سوچ رہا تھا،اگر یقین کے ساتھ کچھ کہا جا سکتا تھا تو وہ یہ تھا کہ ایلبس ڈمبل ڈور کی چمکتی ہوئی نیلی آنکھیں اسے دوبارہ کبھی نہیں دکھائی دیں گی......

☆☆☆☆

## تیسرا باب

# ڈرسلی گھرانے کی رخصت

گھر کے بیرونی دروازے کے دھاڑ سے کھلنے کی آواز سیڑھیوں کے اوپر تک سنائی دی اور اس کے ٹھیک بعد کوئی زور سے چیخا۔

''اوئے تم......''

سولہ سال تک اس طرح مخاطب کئے جانے کے بعد ہیری کو ذرا بھی شبہ نہیں تھا کہ اس کے انکل اسے ہی آواز لگا رہے ہیں، بہرحال، اس نے فوری طور پر کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ ابھی تک آئینے کے اس ٹکڑے کو گھورے جا رہا تھا۔ جس میں اس کے خیال کے مطابق اسے ایک لمحے کیلئے ڈمبل ڈور کی آنکھ کی جھلک دکھائی دی تھی۔ ہیری تب تک ٹس سے مس نہیں ہوا جب تک اس کے انکل نے گرجتے ہوئے 'لڑکے' نہیں کہا پھر وہ آہستگی سے کھڑا ہوا اور بیڈروم کے دروازے کی طرف بڑھا۔ اس نے آئینے کے ٹکڑے کو اس بیگ میں رکھ لیا جسے وہ لے جانے والا تھا۔

''کافی دیر لگا دی......'' ورنن انکل نے گرجتے ہوئے کہا جب ہیری سیڑھیوں کے اوپر نمودار ہوا۔ ''نیچے آؤ۔ مجھے تم سے کچھ بات کرنا ہے......''

ہیری آہستہ آہستہ نیچے پہنچا۔ اس کے ہاتھ جینز کی پتلون میں تھے۔ لیونگ روم میں پہنچنے پر اس نے دیکھا کہ ڈرسلی گھرانے کے تینوں افراد وہاں موجود تھے۔ ان سب نے سفری پوشاک پہن رکھی تھی۔ ورنن انکل گردن تک لگی ہوئی زپ والی جیکٹ پہنے ہوئے تھے۔ پٹونیہ آنٹی نے مچھلی جیسی چمکیلی رنگت کا کوٹ ڈال رکھا تھا اور ہیری کا قوی ہیکل، سنہرے بالوں اور پھڑکتی ہوئی مچھلیوں والا خالہ زاد بھائی ڈڈلی چمڑے کی جیکٹ میں ملبوس تھا۔

''کیا بات ہے؟'' ہیری نے پوچھا۔

''بیٹھ جاؤ......'' ورنن انکل نے کہا۔ ہیری نے اپنی تیوریاں چڑھا لیں، جس پر ورنن انکل نے جلدی سے آگے کہا۔ ''براہ مہربانی......'' ان کا لہجہ کچھ ایسا تھا کہ جیسے اس لفاظ کو ادا کرتے ہوئے ان کے حلق میں پھانس چبھ گئی ہو۔

ہیری بیٹھ گیا۔ اسے اندازہ ہو رہا تھا کہ آگے کیا کیا کہا جائے گا؟ اس کے انکل تیزی سے چہل قدمی کرنے لگے۔ پٹونیہ آنٹی اور

ڈڈلی مضطرب اور ہیجان انگیز انداز میں ان کی طرف دیکھتے رہے۔ بالآخر ورنن انکل کا بڑا بینگنی چہرہ ارتکاز بھرے انداز میں سکڑ گیا اور وہ ہیری کے بالکل سامنے آکر رُک گئے۔

''میں نے اپنا ارادہ بدل دیا ہے۔'' انہوں نے کہا۔

''کتنی حیرت والی بات ہے؟'' ہیری نے تمسخرانہ انداز میں بولا۔

''اپنے انکل کے ساتھ اس انداز میں بات مت کرو۔'' پتونیہ آنٹی نے تیکھی آواز میں بولنا شروع کیا مگر ورنن انکل نے اپنا ہاتھ اُٹھا کر انہیں روک دیا۔

''یہ سب بکواس کے سوا اور کچھ نہیں......'' ورنن انکل نے گینڈے جیسی آنکھوں سے ہیری کو غصے سے گھورتے ہوئے کہا۔ ''میں نے طے کرلیا ہے کہ اس کے ایک لفظ پر بھی یقین نہیں کروں گا۔ ہم لوگ یہیں رہیں گے اور کہیں نہیں جائیں گے......''

ہیری نے اپنے انکل کی طرف دیکھا۔ اسے ان پر کوفت بھی ہو رہی تھی اور ہنسی بھی آرہی تھی۔ گذشتہ چار ہفتوں سے ورنن انکل ہر چوبیس گھنٹے بعد اپنا ارادہ بدل رہے تھے اور ارادہ بدلنے کے ساتھ ساتھ ہر بار سامان کار میں رکھ یا نکال رہے تھے۔ ہیری کیلئے پرلطف لمحہ وہ تھا جب ورنن انکل نے ڈڈلی کے بیگ کو جھلاتے ہوئے ڈگی میں رکھنے کی کوشش کی تھی، چونکہ انہیں معلوم نہیں تھا کہ ڈڈلی نے اس میں اپنے بھاری بھرکم ڈمبلز رکھ دیئے ہیں، اس لئے بیگ وزن کے باعث ہاتھ سے نکل گیا اور ان کے پاؤں پر جا گرا۔ پھر وہ درد کی شدت سے بلبلا اُٹھے اور منہ پھاڑ پھاڑ کر اس لمحے کو کوسنے لگے۔

''تمہارے مطابق......'' ورنن انکل نے کہا اور لیونگ روم میں دوبارہ ٹہلنے لگے۔ ''ہم...... پتونیہ، ڈڈلی اور میں......خطرے میں ہیں......تمہارے جیسے......تمہارے جیسے......''

''ہاں 'میرے جیسے لوگوں' سے، صحیح کہا۔'' ہیری نے بات مکمل کردی۔

''دیکھو! مجھے اس بات پر بالکل اعتماد نہیں ہے۔'' ورنن انکل نے ہیری کے سامنے رُکتے ہوئے کہا۔ ''میں نصف شب تک اس تمام معاملے کے بارے میں غور وفکر کرتا رہا ہوں اور اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ یہ دراصل یہ گھر ہتھیانے کی سازش ہے......''

''گھر......؟'' ہیری نے حیرت سے دہرایا۔ ''کون سا گھر؟''

''یہ گھر......'' ورنن انکل گرجتے ہوئے بولے اور ان کے ماتھے کی رگ پھڑکنے لگی۔ ''ہمارا گھر......اس علاقے میں مکان کی قیمتیں آسمانوں سے باتیں کررہی ہیں۔ تم ہمیں راستے سے ہٹانا چاہتے ہو تاکہ الٹی سیدھی کارروائی کر کے ساری جائیداد اپنے نام کرلو اور......''

''آپ کا دماغ تو نہیں کھسک گیا ہے؟'' ہیری نے زور سے کہا۔ ''اس مکان کو ہتھیانے کی سازش؟ کیا آپ واقعی اتنے احمق ہیں؟''

''تمہاری یہ جرأت......'' پٹونیہ آنٹی چنگھاڑی مگر ورنن انکل نے ایک بار پھر انہیں خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔ ان کی نگاہ میں ان کی شخصیت پر ہونے والا یہ حملہ اس خطرے کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں تھا جس کی جانب انہوں نے اشارہ کیا۔

''اور اگر آپ بھول گئے ہیں تو میں آپ کو بتا دوں کہ میرے پاس پہلے سے ہی ایک مکان ہے جسے میرے قانونی سرپرست نے میرے نام پر چھوڑا ہے پھر میں اس مکان پر قبضہ کیوں کرنا چاہوں گا؟......خوشگوار یادوں کا لطف لینے کیلئے؟''

خاموشی چھا گئی۔ ہیری کو محسوس ہوا کہ اس کے انکل اس دلیل سے لاجواب ہو گئے تھے۔

''تمہارا دعویٰ ہے......'' ورنن انکل نے دوبارہ چہل قدمی شروع کرتے ہوئے کہا۔ ''کہ یہ لارڈ نام کا آدمی......''

''والڈی مورٹ......'' ہیری نے درشت لہجے میں کہا۔ ''اور ہم یہ باتیں پہلے بھی کم از کم سو بار کر چکے ہیں۔ یہ کوئی دعویٰ نہیں ہے، یہ تو تلخ سچائی ہے، ڈمبل ڈور نے گذشتہ سال آپ کو یہ بات بتائی تھی اور کنگ سلے اور مسٹر ویزلی نے......''

ورنن انکل نے غصے سے اپنے کندھے جھکا لئے۔ ہیری سمجھ گیا کہ اس کے انکل کیا سوچ رہے ہوں گے؟ گرمیوں کی تعطیلات شروع ہونے کے کچھ عرصے بعد دو معزز جادوگر ورنن انکل سے ملاقات کیلئے آئے تھے اور انکل اسی حادثے کو فراموش کرنے کی کوشش کر رہے ہوں گے، کنگ سلے شکیلبوٹ اور آرتھر ویزلی کا ان کے دروازے کی دہلیز پر پاؤں رکھنا ڈرسلی گھرانے کیلئے نہایت صدمہ بھرا جھٹکا تھا۔ بہرحال، ہیری کو تسلیم کرنا پڑا کہ چونکہ مسٹر ویزلی ایک بار آدھے لیونگ روم کو تباہ و برباد کر چکے تھے، اس لئے انہیں دیکھ کر ورنن انکل کے خوش ہونے کی امید نہیں کی جا سکتی تھی۔

''......کنگ سلے اور مسٹر ویزلی نے اس کا بہت عمدہ حل تجویز کیا تھا۔'' ہیری نے کسی تاسف کے بغیر مزید کہا۔ ''جب میں سترہ برس کا ہو جاؤں گا تو مجھے بچانے والے حفاظتی سحر کا اثر خود بخود ختم ہو جائے گا اور اس سے میرے ساتھ ساتھ آپ لوگ بھی خطرے سے دوچار ہو جائیں گے۔ ققنس کے گروہ کو یقین ہے کہ والڈی مورٹ آپ کو نشانہ بنائے گا۔ وہ یا تو آپ پر تشدد کرتے ہوئے میرا اتہ پتہ معلوم کرنے کی کوشش کرے گا یا پھر وہ آپ کو اس خیال سے اپنا قیدی بنا لے گا کہ میں آ کر آپ کو بچانے کی کوشش کروں گا......''

ورنن انکل کی نظریں ہیری کی آنکھوں پر جم گئیں۔ ہیری کو یقین تھا کہ اس پل وہ دونوں ایک ہی بات سوچ رہے تھے پھر ورنن انکل دوبارہ ٹہلنے لگے اور ہیری نے آگے کہا۔ ''آپ کو پوشیدہ ہونا پڑے گا اور ققنس کا گروہ اس کام میں آپ کی مدد کرنا چاہتا ہے، آپ کو بہت اعلیٰ حفاظت فراہم کی جا رہی ہے......سب سے اعلیٰ حفاظت!''

''تم نے بتایا تھا کہ وزیر جادو بھی ہیں......؟'' ورنن انکل نے اچانک چبھتے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

''ہاں...... ہیں!'' ہیری نے حیرانگی سے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے تو وزارت ہماری حفاظت کیوں نہیں کر سکتی ہے؟ مجھے محسوس ہوتا ہے کہ بے گناہ ہونے کے باعث ہمیں سرکاری تحویل میں رہنا چاہئے۔ آخر ہمارا قصور اتنا ہی ہے کہ ہم نے ایک ایسے فرد کو اپنے گھر میں پناہ دی ہے جو دشمنوں کے ہدف پر

ہے......؟''

ہیری خود کو روک نہیں پایا اور ہنس پڑا۔ اس کے انکل ہمیشہ حکومت سے امیدیں وابستہ رکھتے تھے، بھلے ہی یہ اس دُنیا کی حکومت ہو جس سے وہ شدید نفرت کرتے تھے اور جس پر انہیں بالکل اعتماد نہیں تھا......

''آپ نے مسٹر ویزلی اور کنگ سلے کی باتیں صحیح طور پر نہیں سنی تھیں؟'' ہیری نے جواب دیا۔ ''ہمیں محسوس ہوتا ہے کہ دشمن وزارت تک رسائی پا چکا ہے......''

ورنن انکل آتشدان تک ٹہلتے ہوئے گئے اور وہاں سے لوٹتے ہوئے اتنی گہری سانس خارج کی کہ ان کی بڑی بڑی سیاہ مونچھیں پھڑ پھڑانے لگیں، ان کا چہرہ دماغ پر ضرورت سے زیادہ زور دینے کے باعث بینگنی پڑ چکا تھا۔

''ٹھیک ہے......'' انہوں نے ایک بار پھر ہیری کے سامنے رُکتے ہوئے کہا۔ ''ٹھیک ہے، ہم یہ حفاظت قبول کرنے کیلئے تیار ہیں مگر ہمیں حفاظتی اقدامات کیلئے وہ کنگ سلے نام کا آدمی کیوں نہیں مل سکتا؟''

ہیری اپنی آنکھیں چڑھاتے ہوئے خود کو بمشکل روک پایا۔ ورنن انکل یہ سوال اس سے آدھی درجن مرتبہ پوچھ چکے تھے۔

''جیسا کہ میں آپ کو پہلے بھی بتا چکا ہوں کہ کنگ سلے ماگلو...... میرا مطلب ہے کہ آپ کے وزیراعظم کی حفاظت پر مامور ہے۔'' اس نے دانت بھینچتے ہوئے کہا۔

''وہی تو...... وہ سب سے اچھا ہے۔'' ورنن انکل نے خالی ٹیلی ویژن سکرین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ مسٹر ڈرسلی نے کنگ سلے کو خبرنامے میں دیکھا تھا۔ کنگ سلے ماگلو وزیراعظم کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا، جب وہ ایک ہسپتال کا دورہ کر رہے تھے۔ اس کے علاوہ کنگ سلے نے ماگلوؤں جیسے کپڑے بھی پہن رکھے تھے، جنہیں پہننے میں اس نے اب تک کافی مہارت حاصل کر لی تھی اور اس کی دھیمی، گہری آواز میں دوسروں کو متاثر کرنے صلاحیت تھی۔ حیرت انگیز طور پر مسٹر ڈرسلی، کنگ سلے کو اتنا پسند کرنے لگے تھے جتنا کہ انہوں نے کبھی کسی جادوگر کو نہیں کیا تھا حالانکہ یہ سچ تھا کہ انہوں نے اسے کبھی کان میں بالی پہنے ہوئے نہیں دیکھا تھا۔

''دیکھئے! اس کے ملنے کا تو سوال ہی پیدا ہوتا۔'' ہیری نے کہا۔ ''مگر ہسٹیا جونز اور ڈیڈگلس ڈیگل یہ کام نہایت عمدگی سے کر لیں گے......''

''اگر ہم نے اس کی شخصیت کا خاکہ دیکھا ہوتا......'' ورنن انکل نے بولنا کیا مگر ہیری کی برداشت جواب دی گئی۔ وہ اُٹھ کر اپنے انکل کے قریب پہنچ گیا اور ٹی وی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا۔

''یہ حادثات دراصل حادثات نہیں ہیں...... کاروں کے ایکسیڈنٹ، آتشی دھماکے، ریل گاڑیوں کا پٹریوں سے اتر جانا...... اور اب تک ہم نے جو جو خبریں ٹی وی میں دیکھی یا سنی ہیں۔ لوگ غائب ہو رہے ہیں، مر رہے ہیں اور ان سب کے پیچھے ایک ہی شخص ہے جس کا نام والڈی مورٹ ہے۔ میں آپ کو یہ بات پہلے بھی کئی بار بتا چکا ہوں کہ اسے ماگلوؤں کو ہلاک کرنے میں لذت ملتی ہے۔

یہاں تک کہ فضا میں بھری ہوئی دھند بھی روح کھچڑوں نے ہی پیدا کر رکھی ہے اور اگر آپ کو وہ حادثہ یاد نہیں رہا ہو تو اپنے بیٹے سے پوچھ لیں......''

ڈڈلی نے اپنے ہاتھ منہ پر رکھ لئے پھر اپنے ماں باپ اور ہیری کی نگاہ خود پر جمی ہوئی دیکھ کر اس نے اپنا سر آہستگی کے ساتھ نیچے کیا اور پوچھا۔ ''وہ......اور بھی ہیں؟''

''اور......؟'' ہیری نے ہنستے ہوئے کہا۔ ''تمہارا مطلب ہے کہ جن دو روح کھچڑوں نے ہم پر حملہ کیا تھا، اس سے زیادہ؟ ظاہر ہے کہ وہ بہت متعدد ہیں۔ سینکڑوں کی تعداد میں ہیں، اب تو ہزاروں کی تعداد تک بڑھ چکے ہوں گے کیونکہ انہیں خوف اور مایوسی سے طاقت حاصل ہوتی ہے''

''ٹھیک ہے......ٹھیک ہے!'' ورنن انکل نے اکھڑے ہوئے لہجے میں کہا۔ ''تمہاری بات میں کافی وزن لگتا ہے......''

''میرا بھی ایسا ہی خیال ہے۔'' ہیری نے کہا۔ ''کیونکہ جیسے ہی میں سترہ برس کا ہو جاؤں گا، وہ سب......مرگ خور، روح کھچڑ یہاں تک کہ زندہ لاشیں بھی (یعنی وہ مردہ جسم جن پر تاریک جادوگر اپنے طاقتور سحر سے قبضہ جما لیتے ہیں) آپ کی تلاش کریں گے اور یقیناً آپ پر حملہ کریں گے اور اگر آپ کو یاد ہو تو آخری بار جادوگروں سے نبرد آزمائی میں آپ کیسے شکست کھا گئے تھے۔ میرا خیال ہے کہ آپ بھی اس بات سے متفق ہوں گے کہ آپ کو مدد کی ضرورت ہے۔''

تھوڑی دیر تک گہری خاموشی چھائی رہی۔ اس دوران ورنن انکل یاد کر رہے تھے کہ کس طرح ہیگرڈ نے لکڑی کے سامنے والے دروازے کو توڑ کر پٹخ ڈالا تھا۔ پٹونیہ آنٹی، ورنن انکل کو دیکھے جا رہی تھیں۔ ڈڈلی ہیری کو گھور رہا تھا۔ بالآخر ورنن انکل کے منہ سے نکلا۔ ''مگر میرے دفتر کا کیا ہوگا؟ ڈڈلی کے سکول کا کیا ہوگا؟ مجھے محسوس نہیں ہوتا کہ وہ چیزیں حملہ آور جادوگروں کیلئے معنی خیز ثابت ہوں گی؟''

''آپ سمجھ کیوں نہیں رہے ہیں؟'' ہیری چیختا ہوا بولا۔ ''وہ آپ پر اسی طرح تشدد کریں گے اور مار ڈالیں گے جیسے انہوں نے میرے ماں باپ کے ساتھ کیا تھا......''

''ڈیڈی......'' ڈڈلی بلند آواز میں بولا۔ ''میں ققنس کے گروہ کی حفاظت میں جا رہا ہوں۔''

''ڈڈلی!'' ہیری بولا۔ ''تم نے زندگی میں پہلی بار سمجھداری کا مظاہرہ کیا ہے۔''

وہ جانتا تھا کہ اس کی کوششیں بالآخر کامیابی سے ہمکنار ہو چکی تھیں، ڈرسلی گھرانے کی ضدریت کی دیوار کی مانند ڈھے گئی تھی۔ اگر ڈڈلی اتنا دہشت زدہ ہو چکا ہے کہ ققنس کے گروہ کی حفاظت میں رہنا چاہتا ہے تو اس کے ماں باپ اس کے ساتھ ہی جائیں گے۔ لاڈلے ڈڈلی سے دور رہنے کا تو سوال ہی نہیں پیدا ہوتا تھا۔ ہیری نے آتشدان کی شلف پر رکھی ہوئی گھوڑا گاڑی کی ساخت والے گھڑی پر نگاہ ڈالی۔

''وہ قریباً پانچ منٹ بعد یہاں پہنچ جائیں گے۔'' اس نے کہا اور جب ڈرسلی گھرانے کے کسی فرد نے کوئی جواب نہیں دیا وہ کمرے سے باہر نکل گیا۔ اپنے انکل آنٹی اور خالہ زاد بھائی سے......شاید ہمیشہ کیلئے......الوداع لینے کیلئے وہ ذہنی طور پر بخوشی تیار تھا مگر ماحول کافی عجیب تھا۔ سولہ سال کی خالص ناپسندیدگی کے اختتام پر آپ ایک دوسرے کو کیا کہہ سکتے ہیں؟

اپنے بیڈروم میں لوٹنے کے بعد ہیری لاشعوری طور پر اپنے تیار شدہ بیگ سے کھیلتا رہا پھر اس نے ہیڈوگ کے پنجرے کی سلاخوں کے بیچ سے کچھ کترے ہوئے بادام ڈال دیئے۔ وہ ہلکی سی کھنک کے ساتھ پنجرے کی تہہ سے جاٹکرائے مگر ہیڈوگ نے ان کی طرف ذرا بھی دھیان نہیں دیا۔

''ہم لوگ جلد، بہت جلد یہاں سے نکل رہے ہیں پھر تم جی بھر کر اُڑ سکتی ہو......'' ہیری نے اسے پچکارتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے دروازے پر گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی۔ ہیری لمحہ بھر کیلئے جھجکا اور پھر اپنے کمرے سے باہر نکل کر نیچے کی طرف چل دیا۔ اسے یقین نہیں تھا کہ ہسٹیا اور ڈیڈگلس اپنے طور پر مسٹر ڈرسلی سے نمٹ پائیں گے۔

''اوہ ہیری پوٹر!'' ایک اشتیاق بھری آواز سنائی دی جس پل ہیری نے دروازہ کھولا۔ بینگنی ٹوپی پہنے ہوئے ایک پستہ قد آدمی نے جھک کر اسے سلام کیا۔ ''ہمیشہ کی طرح یہ عزت افزائی والی بات ہے......''

''شکریہ ڈیڈگلس!'' ہیری نے کہا اور سیاہ بالوں والی ہسٹیا کو آہستگی سے مسکرا کر دیکھا۔ ''نہایت اچھی بات ہے کہ آپ لوگ یہ کام کر رہے ہیں...... یہ میرے انکل، آنٹی اور خالہ زاد......''

''اوہ ہیری پوٹر کے رشتے دار! آپ سب کیلئے نیک تمنائیں، آپ کا دن بخیر گزرے۔'' ڈیڈگلس نے چہکتے ہوئے کہا اور لیونگ روم میں پہنچ گیا۔ مسٹر ڈرسلی اس بے تکلفی پر ذرا بھی خوش نہیں ہوئے تھے۔ ہیری نے سوچا کہیں انہوں نے اپنا ارادہ دوبارہ تو نہیں بدل لیا۔ جادوگرنی اور جادوگر کو دیکھتے ہی ڈڈلی اپنی ماں کے پاس دبک گیا۔

''مجھے دکھائی دے رہا ہے کہ آپ نے سامان سمیٹ لیا ہے اور آپ بالکل تیار ہیں۔ بہت شاندار! جیسا کہ ہیری نے آپ کو بتایا ہے کہ حکمت عملی بالکل سادہ ہے۔'' ڈیڈگلس نے کہا اور اپنی واسکٹ کی جیب سے ایک بڑی جیبی گھڑی نکال کر دیکھنے لگا۔ ''ہم لوگ ہیری کی روانگی سے پہلے یہاں سے نکل پڑیں گے۔ آپ کے گھر کے اندر جادو کا استعمال کرنا بے حد خطرناک ہے کیونکہ ہیری اب بھی نابالغ ہے، اس لئے اس سے محکمے کو اسے حراست میں لینے کا بہانہ مل جائے گا۔ لہٰذا ہم لوگ کار سے دس گیارہ میل دور پہنچ جائیں گے اور وہاں سے ثقاب اُڑان بھر کر اس حفاظتی مقام پر پہنچ جائیں گے جو ہم نے آپ کے رہنے کیلئے منتخب کی ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ آپ کار چلانا تو جانتے ہی ہوں گے؟'' اس نے ورنن انکل کی طرف دیکھتے ہوئے بے تکلفی سے پوچھا۔

''کار چلانا؟ ظاہر ہے کہ اچھی طرح سے جانتا ہوں۔'' ورنن انکل نے تھوک اُڑاتے ہوئے کہا۔

''جناب! آپ نہایت سمجھدار ہیں، بہت ہی سمجھدار۔ میں تو اتنے سارے بٹن اور ڈائلز دیکھ کر بالکل ہی چکرا جاتا ہوں۔''

ڈیڈگلس نے کہا۔ وہ مسٹر ڈرسلی کو خوش کرنے کی کوشش کر رہا تھا مگر اس کے ہر لفظ کے ساتھ مسٹر ڈرسلی کا منصوبے پر سے اعتماد ٹوٹتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''ہونہہ! کار تک نہیں چلا سکتا۔'' وہ دھیمی آواز میں بڑبڑائے اور ان کی مونچھیں غصے سے پھڑ پھڑائیں مگر خوش قسمتی سے ہسٹیا یا ڈیڈگلس نے ان کی بات نہیں سنی تھی۔

''ہیری! تم یہاں اپنے محافظوں کا انتظار کرنا...... حکمت عملی میں تبدیلی کر دی گئی ہے۔'' ڈیڈگلس نے ہیری کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''آپ کا کیا مطلب ہے؟'' ہیری نے تنک کر فوراً پوچھا۔ ''میں سوچ رہا تھا کہ میڈ آئی موڈی یہاں آئیں گے اور مجھے بشانہ ثقاب اُڑان بھر کر ساتھ لے جائیں گے۔''

''اب ایسا نہیں کر سکتے ہیں!'' ہسٹیا نے تشویش بھرے انداز میں بتایا۔ ''میڈ آئی موڈی خود ہی پوری بات سمجھا دیں گے۔''

''جلدی کرو......''

لیونگ روم میں ایک تیز چیختی ہوئی آواز گونجی۔ مسٹر ڈرسلی کے چہرے پر ناسمجھی کا تاثر پھیل گیا اور وہ اپنی جگہ سے اچھل پڑے۔ ہیری نے کمرے میں چاروں طرف دیکھا، تب کہیں جا کر اسے احساس ہوا کہ یہ آواز ڈیڈگلس کی جیبی گھڑی سے برآمد ہوئی تھی۔

''بالکل صحیح کہا۔ ہمارے پاس وقت بہت کم ہے۔'' ڈیڈگلس نے اپنی گھڑی کی سر جھکا کر کہا اور اسے واپس اپنی واسکٹ کی جیب میں ڈال دیا۔ ''ہیری! ہم لوگ کوشش کر رہے ہیں کہ اس گھر سے تمہارے جانے اور تمہارے رشتے داروں کے ثقاب اُڑان بھرنے کا وقت ایک ہی رہے تا کہ حفاظتی سحر اسی وقت ٹوٹے جب پورا گھرانا حفاظتی مقام پر پہنچ چکا ہو۔'' وہ مسٹر ڈرسلی کی طرف گھوما۔ ''تو آپ لوگ چلنے کیلئے تیار ہیں؟''

کسی نے بھی اس کی بات کا جواب نہیں دیا۔ ورنن انکل اب بھی دہشت سے ڈیڈگلس کی واسکٹ کی ابھری ہوئی جیب کو گھورے جا رہے تھے۔

''ڈیڈگلس! شاید ہمیں ہال میں باہر جا کر انتظار کرنا چاہئے۔'' ہسٹیا نے بڑبڑا کہا، اسے واضح طور پر محسوس ہو رہا تھا کہ جب ہیری ڈرسلی گھرانے سے الوداع کہے گا جوان میں انسیت کے آنسو چھلک جائیں گے، اس لئے کمرے میں ٹھہرنا درست نہیں ہوگا۔

''اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔'' ہیری نے تلخی سے کہا مگر ورنن انکل نے اس بات کو بہتر بناتے ہوئے زور سے کہا۔ ''اچھا تو الوداع...... لڑکے!''

انہوں نے ہیری سے ہاتھ ملانے کیلئے اپنا دایاں ہاتھ اوپر اُٹھایا مگر آخری گھڑی میں ان سے یہ کام نہیں ہو پایا۔ اس لئے انہوں نے اپنے کھلے ہاتھ کو مٹھی میں بدل لیا اور کسی پنڈولم کی طرح آگے پیچھے جھلانے لگے۔

’’تو چلیں ڈڈی!‘‘ پٹونیہ آنٹی نے پوچھا اور ھیری کی طرف دیکھنے سے بچنے کیلئے اپنے ہینڈ بیگ کے بٹن سے کھیلنے لگیں۔

ڈڈلی نے کوئی جواب نہیں دیا بلکہ وہیں پر منہ پھاڑے رہا۔اس کی صورت دیکھ کر ھیری کو یکا یک گراپ نامی دیو کی یاد آ گئی۔

’’تو پھر چلو......‘‘ ورنن انکل بولے۔

’’میں سمجھ نہیں پایا......؟‘‘ ڈڈلی لیونگ روم کے دروازے تک پہنچ کر بڑبڑایا۔

’’بیٹا ڈڈی! تم کیا سمجھ نہیں پائے؟‘‘ پٹونیہ آنٹی نے لاڈ بھرے انداز میں پوچھا۔

ڈڈلی نے ھیری کی طرف اپنا بڑا، موٹا اور بھدا ہاتھ اُٹھایا۔

’’وہ ہمارے ساتھ کیوں نہیں چل رہا ہے؟‘‘

ورنن انکل اور پٹونیہ آنٹی اپنی جگہ پر ساکت وجامد کھڑے رہ گئے اور ڈڈلی کو ایسے گھورنے لگے جیسے اس نے ابھی ابھی بیلے رقاص بننے کی خواہش کا اظہار کر ڈالا ہو۔

’’کیا مطلب؟‘‘ ورنن انکل نے الجھے ہوئے انداز میں کہا۔

’’وہ ہمارے ساتھ کیوں نہیں چل رہا ہے؟‘‘ ڈڈلی نے دہرایا۔

’’دیکھو......وہ ایسا نہیں چاہتا ہے۔‘‘ ورنن انکل نے کہا اور ھیری کو غصے سے گھورتے ہوئے پوچھا۔’’تم ایسا تو نہیں چاہتے ہو، ہے نا؟‘‘

’’بالکل نہیں......‘‘ ھیری نے جھٹ سے کہا۔

’’دیکھو!‘‘ ورنن انکل نے ڈڈلی سے کہا۔’’اب چلو! ہمیں چل دینا چاہئے۔‘‘

وہ تیزی سے کمرے سے باہر نکل گئے۔ سب کو بیرونی دروازے کے کھلنے کی آواز سنائی دی مگر ڈڈلی اپنی جگہ سے ٹس سے مس تک نہیں ہوا۔ کچھ ہچکچاتے ہوئے قدموں کے ساتھ پٹونیہ آنٹی بھی رُک گئیں۔

’’اب کیا ہوا ہے؟‘‘ ورنن انکل چیخے اور دوبارہ دروازے پر دکھائی دیئے۔

ایسا لگ رہا تھا کہ ڈڈلی کے ذہن میں کچھ ایسے خیالات دوڑ رہے تھے جنہیں وہ الفاظ میں نہیں کہہ پا رہا تھا۔ واضح طور پر دل ہی دل میں کچھ دردناک محسوسات لئے وہ بولا۔

’’مگر وہ کہاں جا رہا ہے؟‘‘

پٹونیہ آنٹی اور ورنن انکل نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ یہ عیاں تھا کہ ڈڈلی کی باتوں سے انہیں خوف آ رہا تھا۔ ہسٹیا جونز نے بالآخر خاموشی توڑی۔

’’مگر......بے شک آپ یہ بات جانتے ہی ہوں گے کہ آپ کا بھانجا کہاں جا رہا ہے؟‘‘

''بلا شبہ ہم جانتے ہیں۔'' ورنن انکل نے منہ پھولا کر کہا۔''وہ آپ جیسے لوگوں کے ساتھ جائے گا؟ ٹھیک ہے، ڈڈلی! چلو کار میں چلتے ہیں۔تم نے اُس آدمی کی بات سن لی تھی، ہے نا؟ ہمیں جلدی چلنا چاہئے......''

ایک بار پھر ورنن انکل بیرونی دروازے تک گئے مگر ڈڈلی ان کے پیچھے پیچھے نہیں گیا۔

''ہم جیسے لوگوں کے ساتھ؟''

ہسٹیا اس بات پر ناراض دکھائی دے رہی تھی۔ ہیری اس طرح کا واقعہ پہلے بھی دیکھ چکا تھا۔ جادوگر یہ دیکھ کر چکرا کر رہ جاتے تھے کہ ہیری کے سب سے قریبی رشتہ دار مشہور ہیری پوٹر میں کتنی کم دلچسپی لیتے تھے۔

''سب ٹھیک ہے!'' ہیری نے ہسٹیا کو تسلی دیتے ہوئے کہا۔''اس سے واقعی کوئی فرق نہیں پڑتا ہے۔''

''کوئی فرق نہیں پڑتا؟'' ہسٹیا نے دہرایا۔اس کی آواز خطرناک طریقے سے بلند ہوگئی۔''کیا ان لوگوں کو احساس نہیں ہے کہ تم نے کتنا کچھ برداشت کیا ہے؟ تم کتنے بڑے خطرے سے دوچار ہو؟ والڈی مورٹ کی مخالفت میں تمہارا کتنا بڑا منفرد کردار ہے؟''

''ار......وہ یہ سب باتیں نہیں جانتے ہیں!'' ہیری نے کہا۔''دراصل وہ سوچتے ہیں کہ میں محض زمین پر بوجھ ہوں، مگر مجھے اس کی عادت......''

''میں نہیں سمجھتا کہ تم زمین پر بوجھ ہو!''

اگر ہیری نے ڈڈلی کے ہونٹوں کو ہلتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو شاید اسے اس پر یقین نہیں ہوتا۔خیر وہ کئی لمحوں تک ڈڈلی کو گھورتا رہا تب کہیں جا کر اسے تسلی ہوئی کہ یہ بات اس کے خالہ زاد بھائی نے ہی کہی تھی۔ ڈڈلی کا چہرہ سرخ ہو چکا تھا۔ ہیری خود حیرانگی اور الجھن کا شکار تھا۔

''ار......شکریہ ڈڈلی!''

ایک بار پھر ڈڈلی ایسے خیالوں سے الجھتا ہوا دکھائی دیا جنہیں ظاہر کرنے میں اسے خاصی مشکل پیش آرہی تھی۔ پھر وہ آہستگی سے بڑبڑایا۔''تم نے میری جان بچائی تھی!''

''ایسا نہیں تھا۔'' ہیری نے کہا۔''روح کھچڑ تو صرف تمہاری روح چوسنا چاہتے تھے......''

اس نے اپنے خالہ زاد بھائی کو تجسس بھری نظروں سے دیکھا۔اس سال اور گذشتہ سال کی گرمیوں میں اس کا ڈڈلی سے زیادہ واسطہ نہیں پڑا تھا کیونکہ ہیری پرائیویٹ ڈرائیو میں بہت کم عرصے تک ٹک پایا تھا اور وہاں رہتے ہوئے بھی اس کا زیادہ تر وقت اپنے بیڈروم کی حدود میں گزرا تھا۔ بہرحال، اب ہیری کو احساس ہوا کہ ٹھنڈی چائے کے جس کپ سے وہ صبح ٹکرایا تھا وہ شاید ڈڈلی نے اسے پھانسنے کیلئے نہیں رکھی تھی۔ یہ بات اس کے دل میں اتر گئی مگر اسے یہ دیکھ کر طمانیت ملی کہ ڈڈلی کی جذبات کا اظہار کرنے سکت دم توڑ چکی تھی۔ایک دو بار پھر اپنا منہ کھولنے کے بعد ڈڈلی سرخ چہرے کے ساتھ خاموش ہوگیا۔

پتونیہ آنٹی بے اختیار رونے لگیں۔ ہسٹیا جونز نے اس کی طرف عجیب نظروں سے دیکھا جو فوراً غصے میں بدل گئیں، جب پتونیہ آنٹی نے آگے بڑھ کر ہیری کے بجائے ڈڈلی کو اپنے گلے سے چپکا لیا۔

''بہت شاندار ڈڈلی......'' وہ اس کے کشادہ سینے پر سر رکھ کر سسکنے لگیں۔ ''اوہ! کتنا پیارا بچہ ہے......شکریہ ادا کر رہا ہے......''

''مگر اس نے شکریہ کہاں ادا کیا ہے؟'' ہسٹیا نے تنک کر کہا۔ ''اس نے تو صرف اتنا ہی کہا ہے کہ وہ ہیری کو زمین پر بوجھ نہیں سمجھتا ہے......؟''

''بالکل! مگر ڈڈلی کے منہ سے یہ بات نکلنا بھی 'میں تم سے پیار کرتا ہوں' کے ہی مترادف ہے۔'' ہیری نے جلدی سے کہا۔ وہ اس بات پر چڑچڑاہٹ محسوس کر رہا تھا اور اسے ہنسی بھی آ رہی تھی کہ پتونیہ آنٹی ڈڈلی کو اس طرح جکڑے ہوئے تھیں جیسے وہ ابھی ابھی ہیری کو جلتی ہوئی عمارت سے بچا کر باہر لایا ہو۔

''ہم چل رہے ہیں یا نہیں؟'' ورنن انکل گرجتے ہوئے ایک بار پھر لیونگ روم کے دروازے پر نمودار ہو چکے تھے۔ ''مجھے محسوس ہو رہا تھا کہ ہمارے پاس وقت کم ہے؟''

''اوہ بالکل......صحیح کہا۔'' ڈیڈگلس نے کہا جو اس بات چیت کو گم صم انداز میں دیکھ رہا تھا اور اب خود کو سنبھال رہا تھا۔ ''ٹھیک ہے ہیری! اب ہمیں واقعی چلنا چاہئے......''

وہ آگے بڑھا اور اس نے اپنے دونوں ہاتھوں سے ہیری سے مصافحہ کیا۔

''نیک تمنائیں...... مجھے امید ہے کہ ہم جلد دوبارہ ملیں گے۔ جادوگروں کی دُنیا کی آخری توقعات اب صرف تم سے ہی وابستہ ہیں......''

''اوہ ٹھیک ہے......شکریہ!'' ہیری نے فوراً کہا۔

''الوداع ہیری!'' ہسٹیا نے بھی اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا۔ ''ہماری دعائیں تمہارے ساتھ ہیں۔''

''مجھے امید ہے کہ سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔'' ہیری نے پتونیہ آنٹی، ورنن انکل اور ڈڈلی پر نگاہ ڈالتے ہوئے کہا۔

''اوہ مجھے یقین ہے کہ ہم سب اچھے دوست بن جائیں گے۔'' ڈیگل نے اشتیاق بھری آواز میں کہا اور کمرے سے باہر نکلتے ہوئے اپنی ٹوپی اتار کر لہرائی۔ اس کے پیچھے ہسٹیا بھی باہر نکل گئی۔

ڈڈلی نے خود کو اپنی ماں کی گرفت سے چھڑایا اور ہیری کی طرف بڑھا۔ ہیری نے جادو کے زور پر اسے خوفزدہ کرنے کی اپنی خواہش پر بمشکل قابو پایا اور پھر ڈڈلی نے اپنا بھاری بھرکم اور گلابی ہاتھ اس کی طرف بڑھایا۔

''اوہ ڈڈلی......!'' ہیری نے پتونیہ آنٹی کی دوبارہ شروع ہونے والی سسکیوں کے بیچ میں کہا۔ ''کیا روح کھچڑوں نے تمہاری اندر نئی روح پھونک ڈالی ہے؟''

''معلوم نہیں......'' ڈڈلی بڑبڑایا۔ ''جلد ملاقات ہوگی، ہیری!''

''ہاں......'' ہیری نے ڈڈلی سے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا۔ ''جلد ملاقات ہوگئی، ڈڈلی استاد اپنا دھیان رکھنا......''

ڈڈلی آہستگی سے مسکرایا اور پھر کمرے سے باہر نکل گیا۔ ہیری کو بیرونی کچی راہداری پر اس کے بھاری قدموں کی چاپ سنائی دی اور پھر کار کا دروازہ دھڑام سے بند ہونے کی آواز آئی۔

پٹونیہ آنٹی جن کا چہرہ رومال کے پیچھے چھپا ہوا تھا، اس آواز کو سن کر مڑ گئیں۔ شاید انہیں یہ امید بالکل نہیں تھی کہ وہ ہیری کے ساتھ تنہا رہ جائیں گی۔ اپنے نم آلود رومال کو جلدی سے اپنی جیب میں ٹھونستے ہوئے وہ بولیں۔ ''ٹھیک ہے......تو الوداع!'' اور پھر وہ اس کی طرف دیکھے بغیر ہی دروازے کی طرف چل دیں۔

''الوداع......'' ہیری نے جواب دیا۔

وہ ٹھٹک سی گئیں اور انہوں نے پلٹ کر پیچھے دیکھا۔ ایک پل کیلئے تو ہیری کو ایسا لگا کہ وہ اس سے کچھ کہنا چاہتی ہیں۔ انہوں نے اسے عجیب انداز میں دیکھا اور کچھ بولنے کیلئے اپنا منہ کھولا مگر پھر خفیف جھٹکے سے سر ہلایا اور تیزی سے کمرے سے باہر نکل گئیں۔

☆☆☆☆

چوتھا باب

# سات ہم شکل

ہیری سرعت رفتاری کے ساتھ سیڑھیوں پر لپکا اور اپنے بیڈروم میں گھس گیا۔ وہ تیزی سے کھڑکی کے پاس پہنچا، اس نے ڈرسلی گھرانے کی کار کو ڈرائیو سے باہر نکل کر سڑک پر پہنچتے ہوئے دیکھا۔ عقبی نشست پر پتونیہ آنٹی اور ڈڈلی کے درمیان میں ڈیڈگلس کی ٹوپی دکھائی دے رہی تھی۔ پرائیویٹ ڈرائیو کے کنارے پر پہنچ کر کار دائیں جانب مڑ گئی۔ کار کی کھڑکیاں ڈوبتے ہوئے سورج کی روشنی میں لمحہ بھر کیلئے سرخ دکھائی دیں اور پھر کار نظروں سے اوجھل ہوگئی۔

ہیری نے ہیڈوگ کا پنجرہ، فائربولٹ اور اپنا سفری بیگ اُٹھایا۔ اس نے اپنے محتاط طور پر صاف ستھرے بیڈروم پر آخری طائرانہ نظر ڈالی اور پھر سیڑھیاں اتر کر نیچے ہال کی طرف چل دیا۔ نیچے پہنچ کر سیڑھیوں کے دہانے کے پاس اس نے پنجرہ، بہاری ڈنڈا اور بیگ رکھ دیا۔ روشنی اب تیزی سے کم ہوتی جارہی تھی۔ شام کی روشنی میں ہال سایوں سے بھر چکا تھا۔ یہاں خاموشی میں کھڑا رہنا ہیری کو بے حد عجیب محسوس ہورہا تھا۔ خاص طور پر اس احساس کے بعد کہ وہ اس گھر کو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے چھوڑ کر جانے والا ہے۔ بہت سال پہلے جب ڈرسلی گھرانے سیر وتفریح کیلئے باہر جایا کرتا تھا تو ہیری کو ہمیشہ گھر میں تنہا چھوڑ دیا جاتا تھا۔ تنہائی کے وہ چند گھنٹے اس کیلئے نہایت فرحت ثابت ہوا کرتے تھے۔ وہ فریج میں کوئی بھی لذیذ پکوان نکال کر کھانے لگتا، ڈڈلی کے کمپیوٹر پر گیم کھیلنے کیلئے بھاگ کر بالائی منزل پر پہنچ جاتا تھا یا پھر ٹیلی ویژن چلا کر جی بھر کر چینل بدلتا رہتا تھا۔ ان مواقع کی یاد سے اسے ایک عجیب سا کھوکھلا پن محسوس ہونے لگا۔ یہ کسی چھوٹے بھائی کو یاد کرنے جیسا احساس تھا جو اب اس دنیا میں نہ رہا ہو۔

چڑچڑی ہیڈوگ اپنا سر پروں کے نیچے چھپائے ہوئے خاموش بیٹھی تھی۔ ہیری نے اس سے کہا۔ ''کیا تم اس جگہ کو آخری بار نہیں دیکھنا چاہوگی؟ اب ہم یہاں پھر کبھی نہیں آئیں گے۔ کیا تم اتنے سارے اچھے لمحات کو یاد نہیں کرنا چاہتی ہو؟ میرا کہنے کا مطلب ہے کہ اس دروازے کے غالیچے کو دیکھو۔ اس کے ساتھ کتنی خوشگوار یادیں وابستہ ہیں...... جب میں نے ڈڈلی کو روح کھچڑوں سے بچایا تھا تو اس نے اسی پر قے کر ڈالی تھی...... مجھے ابھی ابھی معلوم ہوا ہے کہ ڈڈلی میرا احسان مند ہے۔ کیا تمہیں اس بات پر یقین ہوتا ہے؟ ......اور گذشتہ گرمیوں میں ڈمبل ڈور اس سامنے والے دروازے سے اندر آئے تھے......''

لمحہ بھر کیلئے ہیری کے ذہن سے خیالات کا سلسلہ کھوسا گیا اور ہیڈوگ نے اسے یاد دلانے کی کوئی کوشش نہیں کی بلکہ پروں کے نیچے سر چھپائے بیٹھی رہی۔ ہیری نے سامنے والے دروازے کی طرف اپنی پیٹھ موڑ لی۔

''اور ہیڈوگ یہاں......'' ہیری نے سیڑھیوں کے نیچے چھوٹے سے گودام کا دروازہ کھول دیا۔'' ...... یہاں میں کبھی سوتا تھا۔ تب میں تم سے نہیں ملا تھا......اوہ یہ جگہ تو بہت ہی چھوٹی ہے، میں تو بھول ہی گیا تھا......''

ہیری نے ایک کے اوپر ایک رکھے ہوئے جوتوں اور چھتریوں کو دیکھا اور یاد کیا کہ کس طرح ہر صبح جاگنے پر وہ سیڑھیوں کے نچلے حصے کو تکتا رہتا تھا جس پر ہمیشہ ایک دو مکڑیاں گھومتی رہتی تھیں۔ یہ ان دنوں کی بات ہے جب اسے اپنی اصلیت معلوم نہیں ہو پائی تھی۔ جب اسے یہ معلوم نہیں تھا کہ اس کے والدین کی موت کیسے ہوئی تھی؟ یا اس کے اردگرد اتنے عجیب واقعات کیونکر رونما ہوتے تھے؟ مگر ہیری سبز روشنی والے ان عجیب اور ڈراؤنے خوابوں کو اب بھی اچھی طرح سے یاد کرسکتا تھا جو اسے ان دنوں بے حد تنگ کیا کرتے تھے، جس میں اس نے ایک اُڑنے والی موٹر سائیکل بھی دیکھی تھی۔ جب ہیری نے ایک بار اپنے ایک ایسے ہی خواب کا ذکر کیا تھا تو ورنن انکل کی کار سامنے والی کار سے ٹکراتے ٹکراتے بمشکل بچی تھی......

اچانک کہیں قریب ہی کان پھاڑ شور سنائی دیا۔ ہیری جھٹکے سے کھڑا ہو گیا۔ جس سے اس کا سر سیڑھیوں کے گودام کے دروازے کی بالائی چوکھٹ سے دھم جا ٹکرایا۔ کچھ لمحات تک تو وہ ورنن انکل سے سیکھی ہوئی خاص گالیاں بکتا رہ گیا پھر وہ اپنا سر پکڑے ہوئے لڑکھڑاتے ہوئے انداز میں باورچی خانے کی طرف بڑھ گیا اور کھڑکی سے عقبی باغیچے میں دیکھنے لگا۔

اسے تاریکی ہلتی جلتی ہوئی محسوس ہوئی، ہوا جیسے کانپ رہی تھی پھر ایک ایک کر کے شفاف ہیولے دکھائی دینے لگے۔ جب ان پر کیا گیا شفافیت والا جادو ہٹا دیا گیا تو ان کے جسم اور چہرے صاف دکھائی دینے لگے۔ سب سے بڑا ہیولا ہیگرڈ کا ہی تھا جو ہیلمٹ اور چوڑی عینک پہنے ہوئے تھا۔ وہ ایک دیوہیکل موٹر سائیکل پر بیٹھا ہوا تھا جس میں ایک سیاہ کھٹولا جڑا ہوا تھا۔ اس کے چاروں طرف کئی لوگ بہاری ڈنڈوں سے اترتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے اور دو لوگ تو سیاہ ڈھانچوں جیسے اُڑن گھڑ پنجر سے اتر رہے تھے۔

عقبی دروازہ جھٹکے سے کھول کر ہیری تیزی سے ان کے پاس پہنچ گیا۔ تیز سرسراتی ہوئی ہوئی آواز سنائی دی جب ہرمائنی نے اس کے گلے کے اوپر بازو کا شکنجہ کس دیا۔ رون نے اس کی کمر تھپتھپائی اور ہیگرڈ نے کہا۔ ''سب ٹھیک ہے، ہیری! چلنے کیلئے تیار ہو؟''

''بالکل!'' ہیری نے ان سب کی طرف مسکرا کر دیکھتے ہوئے کہا۔ ''مگر مجھے معلوم نہیں تھا کہ اتنے سارے لوگ بھی آ سکتے ہیں......''

''حکمت عملی بدل دی گئی ہے۔ ہیری!'' میڈ آئی موڈی نے غراتے ہوئے کہا۔ ان کے کندھوں پر دو بڑی گٹھڑیاں جھول رہی تھیں۔ ان کی جادوئی آنکھ سیاہ آسمان سے مکان اور باغیچے کے درمیان طوفانی رفتار سے گھوم رہی تھی۔ ''راز داری کو دھیان میں رکھتے ہوئے اندر چل کر بات کرتے ہیں۔''

ہیری ان سب کے ہمراہ باورچی خانے میں چلا آیا جہاں وہ ہنستے اور نوک جھونک کرتے ہوئے کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ کچھ پٹونیہ آنٹی کے چمکتے باورچی خانے کی موٹی سلیب پر جم گئے اور کچھ ان کی بے داغ واشنگ مشین اور اوون پر چڑھ گئے۔ رون پہلے جتنا ہی لمبا اور دبلا تھا۔ ہرمائنی بکھرے رہنے والے بال ایک موٹی چٹیا کی شکل میں بندھ کر کمر پر پڑے تھے۔ فریڈ اور جارج ایک جیسے انداز میں مسکرا رہے تھے۔ بل کے چہرے پر زخموں کے نشان صاف دکھائی دے رہے تھے اور اس کے بال اب بھی لمبے تھے۔ شفیق چہرے والے مسٹر ویزلی گنجے ہو رہے تھے اور ان کی عینک تھوڑی ترچھی ہو رہی تھی۔ مقابلوں میں زخموں سے چور، ایک پاؤں والے مسٹر میڈ آئی موڈی کی چمکتی ہوئی نیلی جادوئی آنکھ اپنے کٹورے میں تیزی سے گھوم رہی تھی۔ ٹونکس کے چھوٹے بال اب شوخ گلابی رنگت کے تھے جو کہ اس کا پسندیدہ رنگ بھی تھا۔ ریمس لوپن کے بال اب زیادہ سفید ہو چکے تھے اور ان کے چہرے پر زیادہ جھریاں نظر آ رہی تھیں۔ دبلی اور حسین فلیور ڈیلاکور کے لمبے بال چاندی جیسی رنگت کے تھے۔ گنجے اور سانولی رنگت والے کنگ سلے کے چوڑے کندھے صاف دکھائی دے رہے تھے۔ کھچڑی بالوں اور ڈاڑھی والا ہیگرڈ سر جھکائے کھڑا تھا تاکہ اس کا سر چھت سے نہ ٹکرا جائے اور پستہ قد منڈنگس فلے چر اپنی جھکی ہوئی آنکھوں اور روکھے بالوں میں گندا دکھائی دے رہا تھا۔ ان سب کو دیکھ کر ہیری کا دل خوشی سے پھولے نہیں سما رہا تھا اور اس کا چہرہ دمکنے لگا تھا۔ اس کے دل میں ان سب کیلئے محبت بیدار ہو گئی تھی حتیٰ کہ منڈنگس کیلئے بھی جس سے ہونے والی آخری ملاقات کے موقع پر ہیری نے ان کا گلا گھونٹنے کی کوشش کی تھی۔

''کنگ سلے! میرا خیال تھا کہ آپ ماگلو وزیراعظم کی حفاظت کر رہے ہوں گے؟'' ہیری نے پوچھا۔

''ایک رات کو میری عدم موجودگی میں ان کا کام نکل سکتا ہے۔'' کنگ سلے نے کہا۔ ''ہمارے لئے تم زیادہ اہم ہو......''

''ہیری دیکھو!'' واشنگ مشین پر اکڑواں بیٹھی ہوئی ٹونکس نے کہا اور اس کی طرف اپنا بایاں ہاتھ لہرایا، جس میں ایک انگوٹھی چمک رہی تھی۔

''تمہاری شادی ہو گئی؟'' ہیری نے چونک کر بولا۔ وہ کبھی اسے اور کبھی لوپن کو دیکھ رہا تھا۔

''مجھے افسوس ہے کہ ہم تمہیں نہیں بلا پائے، ہیری! یہ نہایت سادگی سے ہوئی تھی۔''

''یہ تو بڑی خوشی کی بات ہے، تمہیں مبارک ہو!''

''ٹھیک ہے، ٹھیک ہے...... مبارکباد دینے کیلئے بعد میں کافی وقت مل جائے گا۔'' میڈ آئی موڈی نے گرجتے ہوئے کہا اور باورچی خانے میں خاموشی چھا گئی۔ وہ اپنے کندھوں پر جھولتی ہوئی گٹھڑیاں اپنے پیروں میں رکھ کر ہیری کی طرف گھومے۔ ''جیسا کہ ڈیڈ گلس نے شاید تمہیں باخبر کر دیا ہو گا، ہمیں اپنی پہلی حکمت عملی کو تبدیل کرنا پڑا ہے۔ پائس تھکنس حریفوں سے مل چکا ہے جس کی وجہ سے ہمارے سامنے ایک بڑا مسئلہ کھڑا ہو گیا ہے۔ اس نے اس گھر کو سفوف انتقالی نظام سے جوڑنے، یہاں پر گھریری کنجی کا استعمال کرنے یا نقاب اُڑان بھرنے یا نمودار ہونے کو قانوناً جرم قرار دے دیا ہے۔ یہ تمام انتظام تمہاری حفاظت کے ضمن کے نام پر اُٹھایا گیا

ہے تاکہ تم جانتے ہو کون؟ تم تک پہنچ نہ پائے۔ بالکل ہی غیرضروری قدم ہے کیونکہ تمہاری ماں کا سحر پہلے سے ہی یہ سب کام کر رہا ہے۔ دراصل اس نے یہ سب اس لئے کیا ہے تاکہ تم یہاں سے بحفاظت کہیں بھی نہ نکل پاؤ...... دوسرا مسئلہ، تم نابالغ ہو جس کا مطلب ہے کہ تم پر اب بھی حراستی سحر کا شکار ہو......''

''میں یہ بات سمجھا نہیں ہوں......''

''حراستی سحر...... حراستی سحر، پوٹر!'' میڈآئی موڈی درشت لہجے میں غرائے۔ ''یہ ایک ایسا سحر ہوتا ہے جو سترہ سال سے کم عمر جادوگروں کے اردگرد کی جادوئی محرکات تک رسائی پا لیتا ہے۔ اسی طرح سے محکمے کو نابالغ جادوگروں کی حرکات کی فوراً خبر ہو جاتی ہے۔ اگر تم یا تمہارے آس پاس کا کوئی بھی فرد تمہیں یہاں سے باہر نکالنے کیلئے جادو کا استعمال کرتا ہے تو تھکنس کو اس کے بارے میں خبر ہو جائے گی...... اور مرگ خوروں کو بھی...... ہم حراستی سحر کے ختم ہونے کا انتظار نہیں کر سکتے ہیں کیونکہ جس پل تم سترہ سال کے ہو جاؤ گے، اسی پل تمہاری ماں کی دی ہوئی حفاظت کا خاتمہ ہو جائے گا۔ درحقیقت پائس تھکنس یہ سوچتا ہے کہ اس نے تمہیں شاندار چال سے پھنسا لیا ہے......''

ہیری اس اجنبی تھکنس سے متفق ہوئے بغیر اور کچھ نہیں کر سکتا تھا۔

''تو اب ہماری حکمت عملی کیا ہو گی؟''

''ہم آمدورفت کے ان ذرائع کا استعمال کرنے والے ہیں جن کے سامنے حراستی سحر بے اثر رہ جائے گا۔ محکمہ اس کے بارے میں قطعی طور پر خبر نہیں پا سکتا ہے کیونکہ ان کے استعمال کرنے کیلئے ہمیں جادوئی کلمات پڑھنے کی ضرورت ہی نہیں پیش آئے گی۔ بہاری ڈنڈے، گھڑ پنجر اور ہیگرڈ کی موٹر سائیکل......''

ہیری کو اس نئی حکمت عملی میں کئی طرح کی خامیاں محسوس ہو رہی تھیں۔ بہرحال، اس نے اپنی زبان پر قابو رکھا تاکہ میڈآئی موڈی کو مزید بولنے کا موقع مل سکے۔

''دیکھو! تمہاری ماں کا حفاظتی سحر صرف دو ہی صورتوں میں ٹوٹے گا، جب تم سترہ برس کے ہو جاؤ گے یا......'' موڈی نے مکان میں چاروں طرف نگاہ دوڑائی۔ ''جب تم اس جگہ کو اپنا گھر نہیں کہہ سکو گے۔ تم اور تمہارے انکل آنٹی آج رات کو الگ الگ راستے پر جا رہے ہو اور تم سب یہ بات اچھی طرح جانتے ہو کہ اب تم لوگ کبھی ایک ساتھ نہیں رہو گے، ٹھیک ہے؟''

ہیری نے سر ہلا دیا۔

''تو اس بار تمہارے یہاں سے جانے کے بعد واپس لوٹنے کا کوئی سوال نہیں ہو گا، اس لئے تمہاری ماں کا حفاظتی سحر اسی لمحے ختم ہو جائے گا جس لمحے تم اس گھر کے دائرے سے باہر نکل جاؤ گے۔ ہم اسے جلدی توڑنے کا فیصلہ منتخب کیا ہے کیونکہ اگر ہم ایسا نہیں کرتے ہیں تو تمہارے سترہ سال کے ہوتے ہی تم جانتے ہو کون؟ یہاں آکر تمہیں دبوچ لے گا...... ہمارے حق میں ایک عمدہ بات یہ

ہے کہ تم جانتے ہو کون؟ کو معلوم نہیں ہے کہ ہم تمہیں آج رات کو یہاں سے لے جا رہے ہیں۔ ہم نے محکمے میں ایک جھوٹی افواہ اُڑا دی ہے۔ وہ خیال کرتے ہیں کہ تم تین تاریخ سے قبل یہاں سے نہیں جاؤ گے۔ بہرحال، ہمارا سامنا تم جانتے ہو کون؟ سے ہے، اس لئے ہمیں صرف غلط تاریخ کے بھروسے پر ہی نہیں بیٹھنا چاہئے۔ اس نے یقیناً اس علاقے کے آس پاس کچھ مرگ خوروں کو نگرانی کیلئے مامور کر رکھا ہوگا۔ اس لئے ہم نے ایک درجن الگ الگ مکانوں کو منتخب کر کے ان پر ہر ممکنہ حفاظتی حصار قائم کر ڈالا ہے۔ وہ سب مکان ایسے ہی دکھائی دیتے ہیں کہ جیسے ہم تمہیں وہاں لے جانے والے ہیں۔ ان سب مکانوں کا ققنس کے گروہ سے کچھ نہ کچھ واسطہ ہے، میرا مکان، کنگ سلے کا مکان، ماؤلی کی موریل آنٹی کا مکان...... تم سمجھ گئے ہو نا؟''

''ہاں!'' ہیری نے کہا جو پوری طرح سچ نہیں تھا کیونکہ اسے اب بھی حکمت عملی میں ایک بڑی خامی دکھائی دے رہی تھی۔

''فی الوقت تم ٹونکس کے والدین کے گھر جا رہے ہو۔ ہم نے ان کے مکان پر حفاظتی اقدامات کا جال بچھا دیا ہے۔ ہمارے جادوئی حصار کے حلقے میں پہنچنے کے بعد تم رون کے گھر تک پہنچنے کیلئے گھریری کنجی کا استعمال کر سکتے ہو...... کوئی سوال؟''

''ار...... ہاں!'' ہیری نے کہا۔ ''شاید یہاں سے چلتے وقت انہیں یہ معلوم نہ ہو پائے کہ میں بارہ محفوظ مکانوں میں سے کس مکان کی طرف جا رہا ہوں؟ کیا یہ واضح نہیں ہو جائے کہ جب......'' اس نے فوری طور پر وہاں لوگوں کی تعداد کو شمار کیا۔ ''ہم چودہ لوگ ایک ساتھ ٹونکس کے والدین کے مکان کی طرف اُڑ رہے ہوں گے؟''

''اوہ دھت!'' موڈی نے کہا۔ ''میں اس حکمت عملی کی اہم ضروری بات تو بتانا ہی بھول گیا۔ ٹونکس کے والدین کے یہاں ہم چودہ افراد نہیں جائیں گے۔ آج رات آسمان میں سات پوٹر سفر کریں گے اور ان میں سے ہر ایک کے ساتھ ایک ہی محافظ ہوگا۔ ہر ہیری اور اس کا محافظ الگ الگ محفوظ مکانوں کی طرف روانہ ہوگا۔''

جب موڈی نے اپنے چوغے کے اندر سے ایک شیشے کی چھاگل نکالی جس میں کیچڑ جیسا سیال بھرا ہوا تھا، انہیں کچھ بھی کہنے کی ضرورت نہیں پیش آئی۔ ہیری کو باقی منصوبہ آسانی سے سمجھ میں آ گیا تھا۔

''بالکل نہیں......'' اس نے زور کہا، اس کی آواز پورے باورچی خانے میں گونج اُٹھی۔ ''کسی بھی قیمت پر ایسا نہیں ہوگا......''

''میں نے سب سے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ تم ایسے ردعمل کا ہی اظہار کرو گے۔'' ہرمائنی نے تھوڑے فخریہ انداز سے کہا۔

''اگر آپ کا خیال ہے کہ میں چھ افراد کو اپنی جان خطرے میں ڈالنے دوں گا تو......''

''بالکل! کیونکہ ہم سبھی تو پہلی بار اپنی جان خطرے میں ڈالنے جا رہے ہیں۔'' رون بولا۔

''یہ الگ معاملہ ہے، رون! میرا بھیس بدل کر......''

''دیکھو! ہم میں سے کوئی بھی دراصل یہ کام نہیں کرنا چاہتا ہے، ہیری!'' فریڈ نے نہایت سنجیدگی سے کہا۔ ''ذرا خود ہی سوچو! اگر کوئی کمی بیشی رہ گئی اور ہم ہمیشہ کیلئے عینک کے محتاج، دبلے پتلے احمق کے بہروپ میں رہ گئے تو پھر کیا ہوگا؟''

اس کی بات سن کر ہیری کے چہرے مسکراہٹ نہیں پھیلی۔

''اگر میں تعاون نہ کروں تو آپ ایسا کچھ نہیں کر سکتے، اس کے کیلئے آپ کو میرے کچھ بالوں کی ضرورت ہوگی......''

''لو ہماری حکمت عملی تو یہیں چوپٹ ہو کر رہ گئی۔'' جارج ہاتھ مسلتے ہوئے بولا۔ ''ظاہر ہے جب تم تعاون نہیں کرو گے، تب تک ہم سب مل کر تمہارے بال کیسے نوچ پائیں گے؟''

''ہاں! ہم تیرہ افراد اس اکیلے فرد کے خلاف کچھ نہیں کر سکتے ہیں جسے جادو کرنے کی اجازت تک نہیں ہے۔ افسوس ہمارے پاس ذرا بھی موقع نہیں ہے......'' فریڈ نے لقمہ دیا۔

''دلچسپ ہے......واقعی دلچسپ بات!'' ہیری نے منہ بنا کر کہا۔

''اگر زبردستی کرنا پڑی تو ہم وہ بھی کریں گے۔'' موڈی نے غرا کر کہا۔ ان کی جادوئی آنکھ کٹورے میں ہلکے سے متحرک ہوئی جب انہوں نے ہیری کو غصے سے گھورا۔ ''پوٹر! یہاں سب لوگ بالغ ہیں اور سب یہ خطرہ مول کیلئے ذہنی طور پر تیار ہیں......''

منڈنگس نے اپنے کندھے اچکائے اور منہ پھیلایا۔ موڈی کی جادوئی آنکھ ان کے سر کے ایک طرف پہنچ کر اسے غصیلے انداز میں گھورنے لگی۔

''اب بحث چھوڑو۔ وقت ہاتھ سے پھسلتا جا رہا ہے، لڑکے! مجھے تمہارے کچھ بال چاہئیں......ابھی اسی وقت!''

''مگر یہ تو سراسر پاگل پن ہے، اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے......''

''کوئی ضرورت نہیں ہے؟'' موڈی غرائے۔ ''تم جانتے ہو کون؟ آزاد گھوم رہا ہے اور نصف محکمہ اس کے ساتھ مل چکا ہے، پوٹر! اگر قسمت اچھی رہی تو اس نے ہماری اُڑائی ہوئی افواہ پر کان دھر لیا ہوگا اور وہ تم تین تاریخ کو ہی دھاوا بولنے کا منصوبہ بنا رہا ہوگا تو ہمیں اس کام میں آسانی میسر رہے گی لیکن اگر اس نے نگرانی کیلئے ایک دو مرگ خوروں کو یہاں نہیں چھوڑا ہوگا تو وہ انتہائی احمق ثابت ہوگا۔ میں اس کی جگہ ہوتا تو ایسا ہی کرتا۔ ممکن ہے کہ تمہاری ماں کے حفاظتی سحر کی وجہ سے وہ تم تک یا اس گھر تک نہ پہنچ سکے مگر سب جانتے ہیں کہ سحر اب ٹوٹنے والا ہے اور یہ گھر کس علاقے میں ہے، ہمارے بچاؤ کیلئے اکلوتا امکان صرف بھیس بدلنے والی حکمت عملی کے استعمال میں پوشیدہ ہے۔ یہاں تک کہ تم جانتے ہو کون؟ بھی اپنے سات ٹکڑے نہیں کر سکتا......''

ہیری کی نظریں ہرمائنی سے ملیں مگر وہ فوراً دوسری طرف دیکھنے لگی۔

''تو پھر پوٹر......اپنے کچھ بال دو!''

ہیری نے رون کی طرف دیکھا جس نے اس کی طرف مسکرا کر 'ہاں ایسا کر دو' والے انداز سے دیکھا۔

''فوراً......'' موڈی گرجتے ہوئے بولے۔

سب لوگوں کی نظریں اس پر جمی ہوئی تھیں۔ ہیری نے اپنے سر کی طرف ہاتھ بڑھایا اور بالوں کے گچھے کو پکڑ کر نوچ دیا۔

''بہت شاندار......'' موڈی نے مسکرا کر کہا اور لنگڑاتے ہوئے قدموں سے آگے بڑھ کر بھیس بدل مرکب کی چھاگل کا ڈھکن کھول دیا۔ ''اس میں ڈال دو......''

ہیری نے اپنے بال کیچڑ جیسے سیال میں ڈال دیئے، جس پل بال مرکب کی سطح سے ٹکرائے، مرکب کھد کنے لگا اور دھواں اُڑانے لگا پھر وہ فوراً چمکدار سونے جیسی رنگت میں بدل گیا۔

''اوہ! تم تو کریب اور گوئل سے زیادہ ذائقے دار لگ رہے ہو، ہیری!'' ہرمائنی نے چہکتے ہوئے کہا۔ اسی وقت رون کی چڑھی ہوئی تیوریاں دیکھ کر وہ تھوڑی شرما گئی۔ ''اوہ! میرا کہنے کا مطلب ہے کہ گوئل کا مرکب تو بے حد بدذائقہ تھا۔''

''تو پھر ٹھیک ہے۔ نقلی پوٹر قطار بنا کر یہاں کھڑے ہو جائیں۔'' موڈی نے کہا۔

رون، ہرمائنی، فریڈ، جارج اور فلیور، پٹونیہ آنٹی کے چم چم کرتے ہوئے سنک کے سامنے قطار بنا کر کھڑے ہو گئے۔

''ابھی ایک کم ہے......'' لوپن نے کہا۔

''یہ لو......'' ہیگر ڈ نے روکھے لہجے میں کہا اور اس نے منڈنگس کا کالر پکڑ کر اسے اُٹھایا اور فلیور کے پہلو میں کھڑا کر دیا۔ فلیور نے اپنی ناک سکوڑی اور وہاں سے ہٹ کر فریڈ اور جارج کے درمیان کھڑی ہو گئی۔

''میں اب بھی کہتا ہوں، میں محافظ بننا زیادہ پسند کروں گا۔'' منڈنگس احتجاج کرتا ہوا بولا۔

''خاموش رہو'' موڈی غرائے۔ ''بزدل کیچوے! جیسا کہ میں تمہیں پہلے ہی بتا چکا ہوں، ہمارا سامنا جس بھی مرگ خور سے ہو گا، وہ پوٹر کو ہلاک کرنے کی کوشش نہیں بلکہ پکڑنے کی کوشش کرے گا۔ ڈمبل ڈور ہمیشہ کہتے تھے کہ تم جانتے ہو کون؟ پوٹر کو خود مارنا چاہتا ہے۔ محافظوں کو زیادہ خطرہ درپیش ہے کیونکہ مرگ خور ان کی جان لینے سے قطعاً دریغ نہیں کریں گے......''

یہ سننے کے بعد بھی منڈنگس کو کوئی خاص تسلی نہیں ہو پائی تھی مگر تب تک موڈی اپنے چوغے کے اندر سے نصف درجن انڈے کی شکل والے کپ نکال رہے تھے، سب کو ایک ایک کپ تھما کر انہوں نے سب میں تھوڑا تھوڑا بھیس بدل مرکب ڈال دیا۔

''چلو سب ایک ساتھ......''

رون، ہرمائنی، فریڈ، جارج، فلیور اور منڈنگس نے بھیس بدل مرکب حلق سے نیچے اتار لیا جب مرکب غذا کی نالی سے نیچے اترا تو سبھی اوں آں کرنے لگے اور منہ بسورنے لگے۔ فوراً ہی ان کے پورے وجود میں بلبلے اُٹھتے ہوئے دکھائی دیئے اور ان کا گوشت موم کی مانند پگھل کر اپنی شکل تبدیل کرنے لگا۔ ہرمائنی اور منڈنگس لمبے ہو رہے تھے۔ رون، فریڈ اور جارج کا قد سکڑ کر چھوٹا ہو رہا تھا۔ ان کے بالوں کی رنگت سیاہ ہو گئی، ہرمائنی اور فلیور کے بال ان کے سروں کے اندر گھس کر غائب ہو گئے۔

موڈی ان کی تبدیلیوں کی طرف دھیان دیئے بغیر جھک کر اپنی بڑی گٹھڑیوں کی گانٹھیں کھولنے لگے۔ جب وہ دوبارہ سیدھے کھڑے ہوئے تو ان کے سامنے چھ ہیری پوٹر ہانپتے ہوئے دکھائی دیئے۔

''واہ......ہم تو اب بھی ایک جیسے ہی ہیں۔'' فریڈ اور جارج نے مڑ کر ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر کہا۔

''معلوم نہیں...... ویسے میرا خیال ہے کہ میں اب بھی تم سے زیادہ خوبصورت دکھائی دیتا ہوں۔'' فریڈ نے سٹیل کی کیتلی میں اپنا عکس دیکھتے ہوئے کہا۔

''اوہ!'' فلیور نے جھک کر مائیکرو ویو اوون کی سطح پر اپنی صورت دیکھتے ہوئے کہا۔ ''بل! میری طرف مت دیکھنا...... میں بہت بدصورت دکھائی دے رہی ہوں۔''

''جن کے کپڑے چھوٹے اور ڈھیلے ہو گئے ہوں، ان کیلئے میرے پاس چھوٹے کپڑے ہیں۔'' موڈی نے پہلی گٹھڑی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ''جن کے کپڑے تنگ ہو گئے ہوں، ان کیلئے ڈھیلے ڈھالے کپڑے بھی ہیں۔ عینک لینا مت بھولنا۔ پہلوی جیب میں چھ عینکیں رکھی ہوئی ہیں۔ اگر جب تم لوگ کپڑے بدل لو تو اپنے کپڑے سمیٹ کر دوسری گٹھڑی میں رکھ دینا......''

اصلی ہیری نے سوچا کہ یہ شاید اب تک کی دیکھی گئی حیرت انگیز چیزوں میں سے بالکل الگ اور انوکھا منظر تھا حالانکہ اس نے بہت عجیب چیزیں دیکھی تھیں۔ اس نے اپنے چھ ہم شکلوں کو گٹھڑی میں سے کپڑے نکالتے ہوئے دیکھا۔ اس کا یہ کہنے کا جی کر رہا تھا وہ اتنی بے شرمی سے کپڑے تبدیل نہ کریں بلکہ اس کے بدن کے کو عریاں کرتے ہوئے کسی حد لحاظ کا مظاہرہ کریں۔ یہ عیاں تھا کہ اپنا بدن دکھانے میں یقیناً انہیں شرم محسوس ہوتی مگر ہیری کا بدن دکھانے میں انہیں ذرا سی بھی عار محسوس نہیں ہو رہی تھی۔

''مجھے معلوم تھا کہ جینی نے اس ٹیٹو کے بارے جھوٹ بولا تھا۔'' رون نے اپنے ننگے سینے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''اوہ ہیری! تمہاری نظر کتنی کمزور ہے؟'' ہرمائنی نے عینک لگاتے ہوئے کہا۔

کپڑے بدلنے کے بعد تمام نقلی ہیری دوسری گٹھڑی میں بیگ اور الّو کے پنجرے نکالنے لگے۔ جس میں ہر ایک میں روئی کا بنی ہوئی ایک مادہ الّو بیٹھی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔

''بہت خوب!'' موڈی نے کہا جب بالآخر ساتوں ہیری کپڑے پہن کر، عینکیں لگا کر اور اپنا اپنا سامان اُٹھا کر اس کے سامنے تیار دکھائی دیئے۔ ''تم لوگوں کی جوڑیاں کچھ اس ترتیب سے رہیں گی۔ منڈنگس میرے ساتھ رہے گا......''

''میں آپ کے ساتھ کیوں جاؤں گا؟'' پچھلے دروازے کے نزدیک کھڑے ہوئے نقلی ہیری نے منہ بنا کر پوچھا۔

''کیونکہ تم پر نگرانی کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔'' موڈی غرا کر بولے اور غیر معمولی طور پر ان کی جادوئی آنکھ منڈنگس پر جمی رہی، پھر وہ آگے بولے۔ ''آرتھر اور فریڈ......''

''مگر میں تو جارج ہوں!'' اس جڑواں بھائی نے کہا جس کی طرف موڈی اشارہ کر رہے تھے۔ ''ہیری بننے کے بعد بھی کیا آپ ہمیں نہیں پہچان سکتے ہیں؟''

''اوہ معاف کرنا جارج......''

''اوہ میں تو مذاق کر رہا تھا، میں دراصل فریڈ ہی ہوں۔''

''فی الوقت مذاق چھوڑو!'' موڈی غرائے۔ ''دوسرے جڑواں، تم جارج ہو یا فریڈ، خیر جو بھی ہو......تم ریمس کے ساتھ رہو گے۔ مس ڈیلاکور......''

''میں فلیور کو گھڑ پنجر پر لے کر جا رہا ہوں۔'' بل نے جلدی سے کہا۔ ''اسے بہاری ڈنڈے کی سواری پسند نہیں ہے......''

فلیور نے بل کے نزدیک اسے معترف اور دوستانہ انداز میں دیکھا۔ ہیری نے بھرپور انداز میں عزم باندھا کہ یہ تاثر اس کے چہرے پر دوبارہ کبھی نہیں دکھائی دے گا۔

''مس گرینجر، کنگ سلے کے ساتھ گھڑ پنجر پر......''

ہرمائنی نے مطمئن انداز میں کنگ سلے کی طرف دیکھا اور مسکرا دی۔ ہیری جانتا تھا کہ ہرمائنی کو بھی بہاری ڈنڈے کی سواری کرنا زیادہ پسند نہیں تھا اور نہ ہی وہ اس پر بھروسہ کرتی تھی۔

''تو اب تم اور میں ہی بچے ہیں، رون!'' ٹونکس نے دلچسپی سے کہا اور رون کی طرف ہاتھ ہلاتے ہوئے سلیب پر سے ایک ٹرے گرا دی۔

رون ہرمائنی جتنا خوش نہیں دکھائی دے رہا تھا۔

''اور تم ہمارے ساتھ رہو گے، ہیری!'' ہیگرڈ نے تھوڑے ہیجان آمیز لہجے میں کہا۔ ''ہم لوگ موٹر سائیکل پر چلیں گے۔ دیکھو! بہاری ڈنڈا ہمارا وزن نہیں سنبھال سکتا ہے۔ موٹر سائیکل کی نشست پر بیٹھنے کے بعد تمہارے لئے کچھ زیادہ جگہ نہیں بچے گی، اس لئے تم موٹر سائیکل سے جڑے ہوئے کھٹولے پر سوار رہو گے۔''

''بہت شاندار بات ہے......'' ہیری نے کہا حالانکہ یہ بات سچائی پر مبنی نہیں تھی۔

''ہمارا اندازہ ہے کہ مرگ خوروں کو تمہارے بہاری ڈنڈے پر سوار رہنے کی زیادہ امید ہو گی۔'' موڈی نے کہا جنہوں نے اندازہ لگا لیا تھا کہ ہیری ہیگرڈ کے ساتھ جانے پر کیسا محسوس کر رہا تھا؟ ''سنیپ نے اب تک تمہارے بارے میں ہر وہ بات بتا دی ہو گی جو وہ پہلے انہیں نہیں بتا پایا ہو گا۔ اس لئے میں پورے وثوق سے کہتا ہوں کہ اگر ہماری مرگ خوروں سے مڈبھیڑ ہوتی ہے تو وہ اس پوٹر کو ہی منتخب کریں گے جو بہاری ڈنڈوں پر اُڑ رہا ہو گا اور اپنی مہارت کا ثبوت پیش کر رہا ہو گا۔ تو پھر ٹھیک ہے......'' انہوں نے نقلی پوٹروں کے کپڑوں کی گٹھڑی باندھتے ہوئے کہا۔ پھر وہ دروازے کی طرف سب سے آگے بڑھ گئے۔ ''میں تمہیں تین منٹ کا وقت دیتا ہوں۔ اس کے بعد ہمیں یہاں سے نکلنا ہو گا۔ پچھلے دروازے پر تالہ لگانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اگر مرگ خور تلاش کرتے ہوئے یہاں پہنچیں گے تو تالا انہیں روک نہیں پائے گا......چلو!''

''کیا یہی ہے؟......کیا یہی سیریس کی موٹر سائیکل ہے......؟''

''اوہ ہاں!''ہیگرڈ نے ہیری کو مسکراتے ہوئے بتایا۔''اور آخری بار جب تم اس پر سوار ہوئے تھے تب ہم تمہیں اپنے ایک ہاتھ کی مٹھی میں بند کر سکتے تھے۔''

کھٹولے میں بیٹھتے ہوئے ہیری کو تھوڑی ہتک سی محسوس ہوئی۔ وہ باقی سب سے کئی فٹ نیچا دکھائی دے رہا تھا۔ رون اسے کھٹولے میں بچوں کی مانند بیٹھا ہوا دیکھ کر ہنس پڑا۔ بیگ اور فائر بولٹ کو اپنے پیروں کے پاس نیچے رکھنے کے بعد ہیری نے ہیڈوگ کا پنجرہ گھٹنوں کے درمیان دبا لیا۔ یہ بہت جگہ کافی تنگ اور پریشان کن دکھائی دے رہی تھی۔

''آرتھر نے اس میں تھوڑی گڑبڑ کر دی ہے۔''ہیگرڈ نے کہا جسے ہیری کی مشکل کا ذرا بھی احساس نہیں تھا۔ وہ موٹر سائیکل پر سوار ہو گیا جو تھوڑی چرچرائی اور کچھ انچ نیچے دھنس گئی تھی۔''اب اس کے ہینڈل ڈیش بورڈ میں کچھ نئی کرشماتی تبدیلیاں بھر دی گئی ہیں۔ یہ بٹن...... ہمارا خیال ہے کہ......''اس نے اپنی موٹی انگلی سے کھٹولے والی جانب کے ایک بینگنی بٹن کی طرف اشارہ کیا۔

''ذرا احتیاط سے ہیگرڈ!''مسٹر ویزلی نے جلدی سے کہا جو پاس ہی اپنے بہاری ڈنڈے کو پکڑے ہوئے کھڑے تھے۔''مجھے ابھی تک یقین نہیں ہے کہ ایسا کرنا ضروری تھا۔ غیر معمولی طور پر اس کا استعمال صرف شدید ضرورت کے تحت ہی کیا جانا چاہئے۔''

''تو پھر ٹھیک ہے۔''موڈی غراتے ہوئے بولے۔''سب لوگ تیار ہیں؟ میں چاہتا ہوں کہ ہم ایک ہی لمحے پر اُڑان بھریں، ورنہ ہدف سے دھیان بھٹک کر مہم ناکام ہو جائے گی۔''

وہ سب تیزی سے تیار ہو چکے تھے۔

''مضبوطی سے پکڑنا رون!''ٹونکس نے کہا اور ہیری نے دیکھا کہ ٹونکس کی کمر مضبوطی سے پکڑتے ہوئے رون لوپن کی طرف ندامت بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ ہیگرڈ نے کک مار کر موٹر سائیکل اسٹارٹ کر لی۔ وہ گہری خاموشی میں کسی ڈریگن کی طرح چنگھاڑنے لگی اور ہیری والا کھٹولا تھرتھرانے لگا۔

''سب کو نیک تمناؤں کے ساتھ......''موڈی چیختے ہوئے بولے۔''سب لوگ قریباً ایک گھنٹے کے بعد رون کے بھٹ پر پہنچ جائیں گے، وہیں ملاقات ہوگی...... تین کی گنتی کے ساتھ...... ایک...... دو...... تین......''

موٹر سائیکل کی بھاری گرج گونجی اور ہیری کے کھٹولے میں زوردار جھٹکا لگا۔ وہ تیزی سے ہوا میں اُٹھ رہے تھے۔ اس کی آنکھوں میں ہلکی سا پانی اتر آیا۔ اس کے بال چہرے سے ہٹ کر پیچھے کی طرف اُڑنے لگے۔ اس کے چاروں طرف بہاری ڈنڈوں او پر اُٹھتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ ایک لمبے گھڑ پنجر کی لمبی سیاہ دُم ان کے قریب سے نکلتی ہوئی دکھائی دی۔ ہیڈوگ کے پنجرے اور بیگ کی وجہ سے اس کے پاؤں کھٹولے میں حرکت نہیں کر پا رہے تھے اور ان میں ابھی سے ہی درد کی ٹیسیں اُٹھنے لگیں، وہ سن ہوتے ہوئے محسوس ہوئے۔ وہ اتنی مشکل میں تھا کہ پرائیویٹ ڈرائیو کے مکان نمبر چار کی آخری جھلک تک دیکھنا بھول گیا تھا۔ جب اسے اس بات کا احساس ہوا تو اس نے کھٹولے کنارے سے نیچے دیکھا، تب تک کافی دیر ہو چکی تھی اور وہ یہ نہیں جان سکتا تھا کہ نیچے چھوٹے

چھوٹے ڈبوں جیسے دکھائی دینے والے مکانوں میں سے وہ کونسا تھا؟ وہ لوگ آسمان میں اونچا اور اونچا اُٹھتے چلے گئے۔

اور پھر اسی وقت اچانک ہوا میں سے نجانے کہاں سے کچھ لوگ نمودار ہو گئے اور انہوں نے انہیں اپنے نرغے میں لے لیا۔ کم از کم تیس نقاب پوش ہیولوں نے ہوا میں ہی ایک بڑا احصار بنا رکھا تھا جن کے درمیان ققنس کے گروہ کے افراد اوپر اُٹھ رہے تھے، جنہیں اس بات کا اندازہ ہی نہیں تھا۔ ہر طرف چیخیں سنائی دینے لگیں اور سبز روشنیوں کے دھماکے ہو رہے تھے۔ ہیگرڈ کے منہ سے چیخ نکل گئی اور موٹر سائیکل ہوا میں گھوم کر اُلٹی ہو گئی۔ ہیری کو ذرا بھی احساس نہیں ہو پایا کہ وہ کہاں تھے؟ اس کے سر کے اوپر سٹریٹ لیمپ دکھائی دے رہے تھے، اس کے چاروں طرف چیخ و پکار گونج رہی تھی اور خود کو گرنے سے بچانے کیلئے کھٹولے کے کناروں کو سختی سے پکڑے ہوئے تھا۔ ہیڈوگ کا پنجرہ، فائر بولٹ اور بیگ گھٹنوں کے نیچے سے پھسلنے لگے۔

''اوہ نہیں! ہیڈوگ......''

بھاری ڈنڈا سرکتے ہوئے زمین کی طرف گرنے لگا مگر جونہی موٹر سائیکل دوبارہ سیدھی ہوئی تو اس نے بروقت اپنے بیگ کے فیتے اور پنجرے کے بالائی حصے کو پکڑ لیا۔ ایک سیکنڈ کا سکون نصیب ہوا......اور پھر ایک سبز روشنی کی چمک اور دھماکہ ہوا۔ الّو چیخی اور پنجرے میں نیچے گر گئی۔

''نہیں......نہیں......''

موٹر سائیکل تیزی سے آگے بڑھی۔ جب ہیگرڈ نقاب پوشوں کے حلقے کو توڑتا ہوا باہر نکلا تو ہیری نے نقاب پوش مرگ خوروں کو تیزی سے بکھرتے ہوئے دیکھا۔

''ہیڈوگ......ہیڈوگ......''

مگر الّو اپنے پنجرے کے فرش پر کسی کھلونے کی مانند ساکت پڑی تھی، وہ بے جان دکھائی دے رہی تھی۔ ہیری اسے اندر نہیں رکھ پایا اور دوسرے ساتھیوں کی فکر میں دہشت زدہ ہو گیا۔ اس نے تیزی سے اپنے کندھے کے عقب میں دیکھا، وہاں اسے بے شمار لوگ اور سبز روشنیوں کے ہالے دکھائی دے رہے تھے۔ بھاری ڈنڈوں پر دو دو جوڑی لوگ کچھ فاصلے پر اُڑ رہے تھے مگر انہیں صحیح طور پر پہچان نہیں سکتا تھا۔

''ہیگرڈ! ہمیں واپس لوٹنا ہو گا......ہمیں فوراً واپس لوٹنا ہو گا......'' انجن کے بے ہنگم شور کے اوپر اس نے چیختے ہوئے کہا اور اپنی چھڑی باہر نکال لی۔ ہیڈوگ کا پنجرہ دوبارہ فرش پر رکھا اور یہ تسلیم کرنے سے انکار کر دیا کہ وہ مر چکی تھی۔ ''ہیگرڈ......واپس مڑو......''

''ہمارا کام تمہیں بحفاظت منزل تک پہنچانا ہے، ہیری!'' ہیگرڈ نے رفتار بڑھاتے ہوئے گرج کر کہا۔

''رکو......میں کہتا ہوں رُکو!'' ہیری زور سے چیخا مگر جونہی اس نے پیچھے کی طرف مڑ کر دیکھا تو سبز روشنی کی دو چمکتی ہوئی لہریں اس کے بائیں کان کے قریب سے نکل گئیں۔ چار مرگ خور گھیرے سے نکل کر اب ان کے تعاقب میں آ رہے تھے۔ وہ ہیگرڈ کی وسیع

چوڑی کمر کو اپنا نشانہ بنانے کی کوشش کر رہے تھے۔ ہیگرڈ ادھر ادھر لہرا کر ان کے واروں سے بچ رہا تھا مگر مرگ خور موٹر سائیکل کے پیچھے پیچھے اُڑ رہے تھے، ان سے پیچھا چھڑانا کافی مشکل دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے پھینکی گئی سبز روشنی کی لہروں سے بچنے کیلئے ہیری کو کھٹولے اندر سر جھکا کر بچنا پڑا۔ پھر وہ بمشکل اوپر اُٹھا اور اس نے ایک مرگ خور کو نشانہ بناتے ہوئے زور سے کہا۔ ''ششدرم......''

اس کی چھڑی سے سرخ روشنی کی لہر نکلی، جس سے بچنے کیلئے چاروں مرگ خور پھرتی سے پہلوؤں میں بکھر گئے تو ان کے درمیان خالی جگہ بن گئی۔

''مضبوطی سے پکڑنا ہیری، اس سے کام بن جائے گا۔'' ہیگرڈ گرجا اور اس نے اپنی موٹی انگلی ایندھن والی سوئی لے نزدیک ایک سبز بٹن پر رکھ دی۔

سلنسر پائپ میں سے اینٹوں کی بوچھاڑ ہوگئی جو خودبخود لمحہ بھر میں ایک ٹھوس دیوار کی طرح فضا میں پھیل گئی۔ گردن گھما کر ہیری نے اسے فضا میں اوپر نیچے اور پہلوؤں میں پھیلتے ہوئے دیکھا۔ تین مرگ خور بروقت سنبھل کر سمت بدل کر بچ نکلے مگر چوتھا مرگ خور اتنا خوش قسمت نہیں ثابت ہو پایا۔ وہ یکدم نظروں سے اوجھل ہوگیا اور پھر وہ اس کے پیچھے کسی چٹان کی طرح نیچے گرتا ہوا دکھائی دیا۔ اس کا بھاری ڈنڈا ٹوٹ کر چکنا چور ہو چکا تھا۔ اس کے ساتھ والے ایک مرگ خور نے ہوا میں غوطہ لگایا اور اسے بچانے کیلئے لپکا۔ اگلے لمحے وہ فضا میں چٹان جیسی پھیلی ہوئی دیوار کے ساتھ اندھیروں میں کہیں گم ہو گیا تھا۔ ہیگرڈ ہینڈل کے اوپر جھک گیا اور اس نے موٹر سائیکل کی رفتار اور بڑھا دی۔

باقی بچے ہوئے دونوں مرگ خوروں نے ان پر جان لیوا جادوئی واروں کی بوچھاڑ کر دی جو ہیری کے سر کے آس پاس سے گزرتے چلے گئے۔ وہ مسلسل ہیگرڈ کو نشانہ بنا رہے تھے۔ ہیری نے اس کا جواب مزاحمتی جادوئی کلمات سے دیا۔ سرخ اور سبز روشنیوں کی لہریں ہوا میں ٹکرائیں، جس سے رنگ برنگی چنگاریاں پھوٹنے لگیں۔ ہیری کو اس سے پٹاخوں کی یاد آ گئی۔ اسے محسوس ہو رہا تھا کہ نیچے دیکھنے والے ماگلو لوگ بھی انہیں یقیناً پٹاخے یا آتش بازی ہی سمجھ رہے ہوں گے اور انہیں ذرا سا بھی اندازہ نہیں ہو رہا ہوگا کہ اوپر درحقیقت کیا معاملہ چل رہا تھا؟

''لو ایک بار پھر کرتے ہیں، ہیری! مضبوطی سے پکڑے رہنا۔'' ہیگرڈ ایک اور بٹن چباتے ہوئے چیخا۔ اس بار سلنسر پائپ میں سے ایک بڑا جال نکلا مگر مرگ خور اس کیلئے پہلے سے ہی تیار تھے۔ وہ گھوم کر اس سے بچ نکلنے میں کامیاب ہو گئے۔ ان کا جو ساتھی بیہوش دوست کی مدد کرنے کیلئے پیچھے رہ گیا تھا، وہ بھی اچانک کہیں اندھیرے میں سے نکل کر ان کے ساتھ شامل ہو گیا تھا۔ اب تینوں مرگ خور موٹر سائیکل کا تعاقب کر رہے تھے اور دھڑا دھڑ واروں کی لہریں مار رہے تھے۔

''سب ٹھیک ہے ہیری؟'' ہیگرڈ نے چیخ کر کہا جو اچانک بڑھنے والے دباؤ کی وجہ سے موٹر سائیکل پر پیٹھ کے بل لیٹ گیا تھا۔ اب موٹر سائیکل خودبخود چل رہی تھی اور اس کے دھوئیں کے درمیان کھٹولا بری طرح ڈگمگانے لگا تھا۔

''ہم اسے سنبھالتے ہیں، ہیری! پریشانی والی کوئی بات نہیں۔'' ہیگرڈ نے چیخ کر کہا اور اس نے اپنی جیکٹ کی جیب سے پھول والی گلابی چھتری باہر نکالی۔

''ہیگرڈ...... رُک جاؤ...... میں کرتا ہوں......''

''ڈورستم......''

ایک کان پھاڑ دھما کہ ہوا اور کھٹولا موٹر سائیکل سے بالکل ہی الگ ہو گیا۔ موٹر سائیکل کے زوردار جھٹکے سے ہیری آگے کی طرف اچھل گیا اور پھر کھٹولے کی اونچائی تیزی سے کم ہونے لگی۔

متوحش انداز میں ہیری نے اپنی چھڑی کھٹولے کی طرف کی اور چیخا۔ ''ویِنگارڈم لیویوسم!''

کھٹولا کسی کارک کی مانند اوپر اُٹھا۔ اسے آگے کی طرف چلانا تو ممکن نہیں تھا مگر اچھی بات یہ تھی کہ وہ کم از کم ہوا میں تو تھا۔ بہرحال، یہ اطمینان بھی پل بھر کا ہی ثابت ہوا کیونکہ اسی وقت روشنیوں کی بہت ساری لہریں اس کے اردگرد سے گزرنے لگیں۔ تینوں مرگ خور تیزی سے قریب آرہے تھے۔

''ہم آرہے ہیں، ہیری!'' ہیگرڈ اندھیرے میں چیخا مگر کھٹولا ایک بار پھر نیچے کی طرف جانے لگا۔ ہیری نے نیچے جھکتے ہوئے ایک ہیولے کو نشانہ بنایا اور چیخا۔ ''بندھوتم......''

سرخ روشنی کی چمکتی ہوئی لہر وسطی مرگ خور کے سینے پر پڑی۔ ایک لمحے کیلئے وہ تو وہ بے ہنگم انداز میں چیل کی طرح ہوا کے بیچ میں تیرتا ہوا دکھائی دیا جیسے کسی نادیدہ رکاوٹ سے ٹکرا گیا ہو۔ اس کا ایک ساتھی اس سے ٹکراتے ٹکراتے بمشکل بچ پایا۔

جادوئی کلمے کا سحر ٹوٹتے ہی کھٹولا ایک بار پھر تیزی سے نیچے گرنے لگا اور بچے ہوئے مرگ خور نے ہیری پر اتنی قریب سے سبز روشنی کا وار کیا کہ اسے پھرتی سے کھٹولے کے کنارے کے نیچے جھک کر بچنا پڑا۔ اس کا چہرہ کھٹولے کے آہنی کنارے سے ٹکرایا اور کھٹاک کی آواز سے اس کا ایک دانت ٹوٹ کر منہ سے نکل گیا اور کھنک کی آواز سے کھٹولے کے فرش سے ٹکرایا۔

''ہم آرہے ہیں ہیری...... ہم آرہے ہیں......''

ایک دیوہیکل ہاتھ نے ہیری کو چوغے کے پیچھے سے دبوچا اور اسے نیچے گرتے ہوئے کھٹولے میں باہر کھینچ لیا۔ موٹر سائیکل کی نشست پر بیٹھتے ہوئے ہیری نے اپنا بیگ کھینچ کر نکال لیا۔ اس نے دیکھا کہ وہ ہیگرڈ کی کمر سے کمر جوڑے بیٹھا تھا۔ جب وہ باقی ماندہ دونوں مرگ خوروں سے دور ہو کر اوپر کی طرف اُڑنے لگا تو ہیری نے اپنے منہ سے خون تھوکا اور گرتے ہوئے کھٹولے کی طرف اپنی چھڑی لہرا کر زور سے بولا۔ ''آتشوشم......''

جب گرتے ہوئے کھٹولے میں زوردار دھما کہ ہوا تو اسے ہیڈوگ کیلئے گھمبیر افسوس محسوس ہوا۔ کھٹولے کے اچانک دھماکے کی وجہ سے پہلو میں موجود مرگ خور بوکھلا کر اپنے بہاری ڈنڈے سے نیچے گر گیا اور پل بھر میں نظروں سے اوجھل ہو گیا۔

''اوہ ہیری! ہمیں افسوس ہے......ہمیں افسوس ہے......''ہیگرڈ ندامت بھرے لہجے میں کراہا۔''ہمیں اپنے تئیں اس کی مرمت کرنے کی کوشش نہیں کرنا چاہئے تھی۔اوہ تمہارے پاس جگہ نہیں ہے......''

''کوئی پریشانی والی بات نہیں......تم بس اُڑتے رہو!''ہیری نے چیخ کر جواب دیا جب دو اور مرگ خور اندھیرے کو چیرتے ہوئے ان کے قریب آنے لگے۔

جب جادوئی واروں کی لہریں اُڑ اُڑ کر ان کی طرف آنے لگیں تو ہیگرڈ نے سمت بدل کر اور فضا میں ادھر ادھر لہراتے ہوئے موٹرسائیکل بڑھانا شروع کر دی۔ ہیری جانتا تھا کہ اس کے غیر محفوظ طریقے سے بیٹھنے کی وجہ سے ہیگرڈ اپنا ڈریگن کی آگ والا بٹن نہیں دوبارہ استعمال کرنے کی ہمت نہیں کر سکتا تھا۔ ہیری نے اپنا تعاقب کرنے والوں پر ششدرم جادوئی کلمات کی بوچھاڑ کر کے انہیں بمشکل خود سے دور رکھا۔ پھر اس نے ان پر ایک اور بندھوتم وار پھینکا۔سب سے قریب والا مرگ خور اس سے بچنے کیلئے لہرایا، جس سے اس کا نقاب چہرے سے اتر گیا اور اگلے ششدرم وار کی روشنی میں ہیری نے سٹینلےشین پائک یعنی نائٹ بس کنڈیکٹرسٹین کا عجیب سا جذبات سے عاری چہرہ دیکھا۔

''نہستم......''ہیری تیزی سے بولا۔

''یہی ہے......یہی ہے......اصلی ہیری یہی ہے......''

موٹرسائیکل کی کان پھاڑ گڑگڑاہٹ کے باوجود نقاب پوش مرگ خور کی خوشی بھری کلکاریوں کی آواز ہیری تک پہنچ گئی تھی۔ اگلے ہی پل ان کا تعاقب کرنے والے دونوں مرگ خور غوطہ کھا کر نیچے کی طرف گھوم گئے اور نظروں سے اوجھل ہو گئے۔

''کیا ہوا ہیری......وہ کہاں چلے گئے؟''

''میں نہیں جانتا......''

مگر ہیری کے وجود میں خوف کی عجیب سی لہریں کپکپانے لگیں۔ نقاب پوش مرگ خور نے چلا کر کہا تھا کہ 'اصلی ہیری یہی ہے'...... اس نے اندھیرے میں چاروں طرف گھور کر دیکھا اور انجان خطرے کو محسوس کیا۔ مرگ خور اچانک کہاں چلے گئے تھے؟ اپنی نشست کی مختصر سی جگہ پر بمشکل گھوم کر ہیری نے اپنا چہرہ آگے کی سمت میں کیا اور ہیگرڈ کی جیکٹ کے پچھلے حصے کو مضبوطی سے پکڑ لیا۔

''ہیگرڈ! دوبارہ ڈریگن والا بٹن دبا دو...... یہاں سے جلدی سے چلو!''

''ٹھیک ہے، مضبوطی سے پکڑ لو ہیری!''

ایک بار پھر ایک زوردار کان پھاڑ گرج سنائی دی اور سلنسر پائپ سے سفید اور نیلی آگ کے شعلے نکلے۔ ہیری نشست پر بہت کم جگہ پر بیٹھا ہوا تھا، اس لئے وہ پیچھے کی طرف پھسلنے لگا۔ ہیگرڈ جھٹکا کھا کر مزید پیچھے کھسک آیا تھا اور بمشکل ہینڈل کو سنبھالے ہوئے تھے۔

''ہیری! ہمیں محسوس ہوتا ہے کہ ہم ان سے بچ نکلے ہیں! ہمیں لگتا ہے کہ ہم نے قلعہ فتح کر لیا ہے......'' ہیگر ڈ چیخ کر بالا۔

مگر ہیری کو اس بات پر بھروسہ نہیں تھا۔ تعاقب کرنے والے مرگ خور کی تلاش میں دائیں بائیں دیکھتے ہوئے ڈر اس کا غالب ہونے لگا۔ اسے یقین تھا کہ وہ ضرور آئیں گے...... وہ پیچھے کیوں رہ گئے تھے؟ ان میں سے ایک کے پاس اب بھی چھڑی تھی؟...... جب ہیری نے سٹین کو نہتا کرنے کی کوشش کی تھی تو اس نے کہا کہ...... یہی اصلی ہیری ہے......

''ہم وہاں پہنچ گئے ہیں، ہیری! ہم بس پہنچ ہی گئے ہیں۔'' ہیگر ڈ نے چیخ کر بتایا۔

ہیری کو موٹر سائیکل کی اونچائی کچھ کم ہونے کا احساس ہوا حالانکہ زمین کی روشنیاں اب بھی ستاروں کی مانند دکھائی دے رہی تھیں۔ پھر اس کے ماتھے کا نشان آگ کی طرح جلنے لگا۔ ٹھیک اسی وقت موٹر سائیکل کے پہلوؤں میں ایک ایک مرگ خور نے مورچہ سنبھال لیا تھا اور اس کے عقب میں آنے والی چمکتی ہوئی لہریں چند ملی میٹر کے فاصلے سے نکل گئیں۔ اور پھر ہیری نے اسے دیکھ لیا۔ والڈی مورٹ بہاری ڈنڈے یا گھڑ پنجر کے بغیر ہی ہوا میں دھوئیں کی مانند اُڑ رہا تھا۔ اس کا سانپ جیسا چہرہ اندھیرا میں دمک رہا تھا اس کی سفید انگلیوں میں ایک چھڑی دبی ہوئی تھی۔

ہیگر ڈ دہشت کے عالم میں چیخا اور اس نے موٹر سائیکل کی سمت بالکل سیدھی نیچے کی طرف کر دی۔ جان بچانے کیلئے ہیری نے گہری تاریکی میں ڈوبتی ہوئی رات میں ششدرم واروں کی بوچھاڑ کر دی۔ اس نے ایک جسم کو اپنے قریب نیچے گرتے ہوئے دیکھا اور وہ سمجھ گیا کہ ایک مرگ خور تو کم ہوا۔ بہرحال، اسی وقت ایک دھماکہ سنائی دیا اور انجن میں سے چنگاریاں بھڑکتی ہوئی نکلنے لگیں۔ موٹر سائیکل ہوا میں گھوم رہی تھی اور پوری طرح اختیار سے باہر نکل چکی تھی۔

روشنی کی ایک اور سبز چمک ان کے قریب سے نکل گئی۔ ہیری کو ذرا بھی اندازہ نہیں تھا کہ آسمان کس طرف ہے اور زمین کس طرف؟ اس کا نشان اب بھی جل رہا تھا اسے محسوس ہو رہا تھا کہ وہ کسی پل مر سکتا ہے۔ بہاری ڈنڈے پر ایک نقاب پوش ہیولا اس سے کچھ ہی فٹ دور تھا۔ ہیری نے اس ہیولے کو اپنا بازو اوپر اُٹھاتے ہوئے دیکھا۔

''نہیں......''

غصے بھری چیخ کے ساتھ ہیگر ڈ نے موٹر سائیکل سے کود کر مرگ خور پر چھلانگ لگا دی۔ دہشت بھری نظروں سے ہیری نے ہیگر ڈ اور مرگ خور کو اندھیرے میں نیچے گرتے ہوئے دیکھا۔ ان دونوں کو بھاری بھرکم بوجھ بہاری ڈنڈا بھلا کیسے برداشت کر سکتا تھا؟

اب کھیل ختم ہو چکا تھا۔ وہ یہ دیکھ یا سن نہیں سکتا تھا کہ والڈی مورٹ کہاں تھا۔ اسے ایک اور مرگ خور کے راستے سے ہٹنے کی جھلک دکھائی دی اور پھر اس کی سماعت میں آواز گونجی۔

''ایکوداسم......''

جب ہیری اپنے ماتھے کے نشان کے درد کی وجہ سے مڑا تڑا جا رہا تھا اور اس کی آنکھیں بند ہو رہی تھی تو اس کی چھڑی نے اپنے

آپ حرکت کی۔ اس نے محسوس کیا کہ چھڑی کسی بڑے چابک کی طرح اس کے ہاتھ کو بلند اُٹھا رہی تھی۔ اس نے نیم وا کھلی پلکوں سے ایک سنہری روشنی کی لہر چمکتی ہوئی دیکھی، پھر ایک تڑاک کی سی آواز سنائی دی اور ساتھ ہی غصے سے بھری ہوئی چیخ کانوں میں پڑی۔ بچا ہوا مرگ خور چیخا۔ ''نہیں......'' ہیری کی ناک ڈریگن کی آگ والے بٹن سے ایک انچ دور تھی، اس نے اپنے چھڑی والے ہاتھ سے اس پر مکا مار دیا۔ فوراً موٹر سائیکل نے ہوا میں سفید اور نیلی آگ کے شعلے بکھیر دیئے اور پھر سیدھی زمین کی طرف چل دی۔

''ہیگرڈ!'' ہیری موٹر سائیکل کو پوری طاقت سے پکڑتے ہوئے چیخا۔ ''ایکوسم ہیگرڈ!''

موٹر سائیکل تیزی سے زمین کی طرف چلی جا رہی تھی۔ ہینڈل پر چہرہ رکھ کر ہیری دور کی روشنیوں کو قریب آنے ہوئے دیکھ سکتا تھا۔ وہ گرنے والا تھا مگر وہ کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ اسے عقب میں کسی کی چیخ بھری آواز سنائی دی۔

''تمہاری چھڑی...... سیلیون...... مجھے اپنی چھڑی دو، جلدی......''

اس نے والڈی مورٹ کو دیکھنے سے پہلے اسے اپنے عقب میں محسوس کیا۔ کنکھیوں سے اس نے سرخ آنکھوں میں گھورا اور اسے یقین تھا کہ وہ زندگی میں اس کے بعد اور کچھ نہیں دیکھ پائے گا۔ والڈی مورٹ ایک بار پھر اسے جھٹ کٹ وار کا شکار بنانے کیلئے اپنی چھڑی تان رہا تھا۔

مگر اسی وقت والڈی مورٹ اچھل کر اوجھل ہو گیا۔ ہیری نے نیچے دیکھا۔ ہیگرڈ زمین پر ہاتھ پاؤں پھیلائے ساکت پڑا تھا۔ موٹر سائیکل کہیں اس سے ٹکرا نہ جائے، اس کوشش میں ہیری نے ہینڈل کو مضبوطی سے کھینچا اور بریک تلاش کرنے کی کوشش کی مگر زمین ہلا دینے والے کان پھاڑ دھماکے کے ساتھ وہ کیچڑ بھرے چھپڑ میں گر گیا۔

☆☆☆☆

پانچواں باب

# اعلیٰ مہارت یافتہ جنگجو

''ہیگرڈ......؟''

ہیری لوہے اور چمڑے کے ملبے درمیان پڑا ہوا تھا جب اس نے کھڑے ہونے کی کوشش کی تو اس کے ہاتھ کیچڑ زدہ پانی میں کئی انچ تک دھنس گئے۔ وہ یہ نہیں سمجھ پایا کہ والڈی مورٹ آخری پل میں کہاں اوجھل ہو گیا تھا؟ اسے محسوس ہو رہا تھا کہ والڈی مورٹ کسی بھی پل تاریکی میں سے نکل کر اس پر حملہ کر دے گا۔ کوئی گرم اور گیلی چیز اس کے ماتھے پر سرک رہی تھی اور اس کی تھوڑی سے ہوتی ہوئی نیچے پھسل رہی تھی۔ وہ رینگ کر کیچڑ میں سے باہر نکلا اور زمین پر پڑے ہیگرڈ کے دیوہیکل اور سیاہ ہیولے کی طرف لڑکھڑاتے ہوئے بڑھا۔

''ہیگرڈ؟......ہیگرڈ، کچھ بولو......ہیگرڈ......''

مگر ہیگرڈ اپنی جگہ پر ہلا تک نہیں۔

''وہاں کون ہے؟ کیا پوٹر ہے؟......کیا تم ہیری پوٹر ہو؟''

ہیری اس آدمی کی آواز پہچان نہیں پا رہا تھا اسی وقت ایک عورت چیخی۔

''ٹیڈ! ان لوگوں کے ساتھ حادثہ ہو گیا ہے۔ وہ باغیچے میں گر گئے ہیں......''

ہیری کا سر تیزی سے چکرا رہا تھا۔ اندھیرا بڑھتا جا رہا تھا۔

''ہیگرڈ!'' اس نے بے ہنگم انداز میں کہا اور اس کے گھٹنے جواب دے گئے۔

اس کے بعد جب اسے ہوش آیا تو وہ تکیوں پر کمر کے بل لیٹا ہوا تھا اور اس کی پسلیوں اور دائیں ہاتھ میں تیز جلن کا احساس ہو رہا تھا۔ اس کا ٹوٹا ہوا دانت دوبارہ اُگ چکا تھا مگر اس کے ماتھے کا نشان ابھی تک ٹیسیں مار رہا تھا۔

''ہیگرڈ......''

اس نے اپنی آنکھیں جھٹکے سے کھول دیں۔ وہ لالٹین کی روشنی میں ایک نامعلوم لیونگ روم کے صوفے پر لیٹا ہوا تھا۔ اس کا کیچڑ

سے لت پت گیلا سفری بیگ فرش پر کچھ فٹ دور پڑا ہوا تھا۔ سفید بالوں اور بڑی توند والا ایک بوڑھا آدمی ہیری کو فکرمند نظروں سے ٹٹول رہا تھا۔

''ہیگر ڈ ٹھیک ہے، میرے بچے!'' اس آدمی نے شفیق لہجے میں کہا۔ ''میری بیوی اس وقت اس کی دیکھ بھال کر رہی ہے۔ تمہیں اب کیسا لگ رہا ہے؟ کوئی اور عضو تو ٹوٹا پھوٹا نہیں، مجھے بتا دو۔ ویسے میں نے تمہاری پسلیاں، دانت اور ہاتھ کو ٹھیک کر ڈالا ہے۔ اور ہاں! میں ٹیڈ ہوں...... ٹیڈ ٹونکس...... ڈورا کا والد!''

ہیری فوراً اُٹھ کر بیٹھ گیا، اس کی آنکھوں کے سامنے ستارے جھلمانے لگے اور اس کا سر چکرانے لگا جس پر اسے متلی سی محسوس ہو رہی تھی۔

''والڈی مورٹ......؟''

''اطمینان سے......'' ٹیڈ ٹونکس نے ہیری کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے دوبارہ تکیوں پر لٹاتے ہوئے کہا۔ ''تم بہت بری طرح گر گئے تھے۔ ویسے کیا ہوا تھا؟ کیا موٹر سائیکل میں کوئی خرابی ہو گئی تھی؟ یقیناً آرتھر ویزلی نے ماگلوؤں کی مشین میں ضرورت سے زیادہ گڑبڑ کر دی ہو گی؟ وہ اور اس کی عجیب و غریب ماگلو مشینوں کی کاریگری......''

''نہیں ایسا کچھ نہیں تھا!'' جب اس کے نشان میں کسی تازہ زخم کی مانند ٹیس اُٹھی۔ ''مرگ خور...... بہت سارے مرگ خور...... انہوں نے ہمارا تعاقب کیا......''

''مرگ خور؟'' ٹیڈ نے تیکھی آواز میں پوچھا۔ ''تمہارا کیا مطلب ہے، مرگ خور؟ میرے خیال سے تو انہیں معلوم ہی نہیں تھا کہ تمہیں آج رات ہٹایا جائے گا......''

''انہیں خبر تھی......'' ہیری نے جلدی سے کہا۔

ٹیڈ ٹونکس نے چھت کی طرف اوپر گھور کر دیکھا جیسے وہ اس کے پار آسمان کو دیکھ رہا ہو۔

''اوہ...... تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہمارے حفاظتی حصار کا جادو کافی اثر دار ہے، ہے نا؟ مرگ خور کسی بھی سمت سے اس جگہ کو سو گز کے دائرے کے اندر داخل نہیں ہو سکتے ہیں......''

اب ہیری کو سمجھ میں آ گیا تھا کہ والڈی مورٹ کیوں چانک اوجھل ہو گیا تھا۔ ایسا اس وقت ہوا تھا جب موٹر سائیکل ققنس کے گروہ کے حفاظتی حصار کے اندر داخل ہو گئی تھی۔ وہ یہی امید کر سکتا تھا کہ یہ سحر آگے بھی یونہی کارآمد ثابت ہو سکے گا۔ اس نے سوچا کہ اس وقت ٹیڈ کے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے یقیناً مرگ خور اور والڈی مورٹ ان کے سو گز اوپر موجود ہوں گے اور اس حفاظتی حصار کو توڑنے کی بھرپور کوشش کر رہے ہوں گے۔ جسے ہیری اپنے تخیل کی آنکھ سے ایک وسیع و عریض شفاف ہوا میں اُڑتے ہوئے گول بلبلے کی صورت میں دیکھ سکتا تھا۔

اس نے اپنے پاؤں صوفے سے نیچے لٹکائے، جب تک وہ اپنی آنکھوں سے ہیگرڈ کو نہیں دیکھ لے گا تب تک وہ یہ یقین نہیں کر سکتا ہے کہ وہ زندہ ہے۔ بہرحال، وہ ابھی مشکل سے کھڑا ہی ہو پایا تھا کہ اسی وقت ایک دروازہ کھلا اور ہیگرڈ اس میں سے پھنس پھنسا کر جیسے تیسے اندر داخل ہوا اس کا چہرہ کیچڑ اور خون سے قریباً لت پت تھا اور وہ تھوڑا لنگڑا بھی رہا تھا مگر حیرت انگیز طور پر وہ اب بھی زندہ تھا۔

''اوہ ہیری......''

دو نازک میزوں اور پھول دار پودے والے ایک گملے کو ٹھوکر سے گراتے ہوئے اس نے دو قدموں میں ان کے درمیان موجود فاصلے کو طے کر لیا اور ہیری کو اتنی زور سے گلے لگا کر بھینچ ڈالا کہ ابھی ابھی ٹھیک ہوئی پسلیوں میں دوبارہ ٹوٹ پھوٹ ہوتے ہوتے بچ پائی۔ ''اوہ ہیری! تم اس جھنجٹ سے باہر کیسے نکلے؟ ہمیں تو محسوس ہو رہا تھا کہ ہم دونوں کی ہی کہانی ختم ہو گئی ہے......''

''مجھے بھی ایسا ہی لگا تھا مجھے تو ابھی تک یقین نہیں ہو رہا......''

ہیری کی بات ادھوری رہ گئی، اس کا دھیان اسی وقت اس عورت کی طرف مبذول ہو گیا جو ہیگرڈ کے پیچھے پیچھے کمرے میں داخل ہوئی تھی۔

''تم......'' وہ غصے بھرے لہجے میں چیخا اور تیزی سے اپنا ہاتھ جیب میں ڈال کر چھڑی نکالنا چاہی مگر اس کی جیب تو خالی تھی۔

''تمہاری چھڑی یہاں پڑی ہے۔'' ٹیڈ ہیری کے بازو پر چھڑی تھپتھپاتے ہوئے بولا۔ ''یہ تمہارے پاس ہی گر گئی تھی، میں نے اسے اُٹھا لیا تھا اور جس پر تم چیخ رہے ہو، وہ میری بیوی ہے......''

''اوہ......اوہ مجھے افسوس ہے......''

جب مسز ٹونکس کمرے میں آگے آئیں تو ہیری نے دیکھا، حالانکہ ان کے نقوش، ان کی بہن بیلاٹرکس سے ملتے جلتے ہی تھے مگر وہ کئی لحاظ سے اس سے مختلف تھیں۔ ان کے بال تھوڑے بھورے اور ان کی آنکھیں زیادہ چوڑی تھیں اور وہ چہرے سے رحم دل اور نرم خو دکھائی دیتی تھیں۔ بہرحال، ہیری کے چیخنے کی وجہ سے وہ تھوڑی ناراض دکھائی دے رہی تھیں۔

''ہماری بیٹی کا کیا بنا؟ وہ کہاں ہے؟'' انہوں نے پوچھا۔ ''ہیگرڈ بتا رہا تھا کہ تم لوگوں پر حملہ ہوا تھا۔ نمفاڈورا کہاں ہے؟''

''مجھے کچھ خبر نہیں ہے۔'' ہیری نے کہا۔ ''مجھے معلوم نہیں ہے کہ کسی اور کے ساتھ کیا ہوا؟''

ٹیڈ اور ان کی بیوی نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا، ان کے چہرے کے جذبات دیکھ کر ہیری کو خوف اور ندامت کا احساس ہوا۔ اگر کوئی بھی مر جاتا ہے تو یہ اس کی غلطی ہو گی۔ ہر لحاظ سے اسی کی غلطی......اس نے اس احمقانہ حکمت عملی پر حامی بھر لی تھی، اپنے بال دیئے تھے......

''گھر یری کنجی......؟'' اس نے اچانک یاد کرتے ہوئے کہا۔ ''ہمیں رون کے گھر پہنچ کر باقی صورت حال کا پتہ لگانا ہو گا......

پھر ہم آپ کو خبر بھیج دیں گے یا ٹونکس کو ہی بھیج دیں گے، جب وہ......''

''ڈروملڈا! ڈورا ٹھیک ہی ہوگی۔'' ٹیڈ نے جلدی سے کہا۔ ''اسے جادو کا استعمال کرنا آتا ہے، وہ ایور دستے کے ساتھ پہلے بھی متعدد دشوار خطرات کا سامنا کر چکی ہے...... گھریری کنجی وہاں ہے۔'' انہوں نے ہیری کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔ ''یہ قریباً تین منٹ میں یہاں سے جانے والی ہے، اگر تم جانا چاہو......''

''بالکل! ہمیں فوری طور پر جانا ہوگا۔'' ہیری نے کہا اس نے اپنا سفری بیگ اُٹھایا اور اپنے کندھے پر ڈال لیا۔ ''مم...... میں......''

اس نے مسز ٹونکس کی طرف دیکھا۔ وہ معذرت کرنا چاہتا تھا کہ اس کی غلط فہمی کی وجہ سے وہ اتنی ڈر گئی تھیں۔ اس کیلئے وہ خود کو شرمندہ محسوس کر رہا تھا مگر اس کے ذہن میں تسلی دینے یا معافی مانگنے والے جتنے بھی جملے تھے وہ سب کھوکھلے اور ناقابل استعمال محسوس ہو رہے تھے۔

''میں ٹونکس...... ڈور...... سے پیغام بھجوانے کا کہہ دوں گا۔ جب وہ...... ہماری دیکھ بھال کرنے کی لئے بہت بہت شکریہ...... ہر چیز کیلئے شکریہ...... میں......''

کمرے سے باہر نکل کر اسے کافی فرحت کا احساس ہوا، وہ مسٹر ٹیڈ کے پیچھے پیچھے راہداری سے ہوتا ہوا بیڈ روم تک پہنچ گیا۔ ہیگرڈ ان کے پیچھے پیچھے آ رہا تھا۔ وہ نیچے جھکا ہوا تھا تا کہ اس کا سر دروازے کی چوکھٹ سے نہ ٹکرا جائے۔

''لو میرے بچے...... یہ رہی گھریری کنجی!'' مسٹر ٹونکس نے ڈریسنگ میز پر پڑے بالوں کے ایک چھوٹے سفید برش کی طرف اشارہ کیا۔

''شکریہ!......'' ہیری نے کہا اور اس پر انگلی رکھنے کیلئے ہاتھ آگے بڑھا دیا، وہ چلنے کیلئے تیار تھا۔

''ذرا ٹھہرو!'' ہیگرڈ نے چاروں طرف نظر ڈالتے ہوئے کہا۔ ''ہیری! ہیڈوگ کہاں ہے؟''

''وہ جادوئی وار کا شکار ہوگئی تھی......'' ہیری نے آہستگی سے کہا۔

یہ احساس اب اس پر تیزی سے پوری طرح غالب ہونے لگا۔ اس کی آنکھوں کے میں آنسو بھر آئے جس سے اسے تھوڑی ندامت محسوس ہوئی۔ وہ الو اس کی ساتھی تھی اور ڈرسلی گھرانے میں رہتے ہوئے جادوگروں کی دنیا کے ساتھ اس کے رابطے کی ایک اہم اکلوتی کڑی تھی۔

ہیگرڈ اپنے بڑے ہاتھ سے اس کے کندھے کو تھپتھپانے لگا جس سے اسے درد ہونے لگا۔

''غم مت کرو، ہیری!'' اس نے بے اعتنائی سے کہا۔ ''غم مت کرو...... وہ کافی عرصے کی زندگی پا چکی تھی......''

''ہیگرڈ......!'' ٹیڈ ٹونکس نے خبردار کیا۔ جب بالوں والے سفید برش میں سے نیلی روشنی جگمگانے لگی۔ ہیگرڈ صحیح وقت پر جیسے

تیسے اس پر اپنی ایک موٹی انگلی رکھنے میں کامیاب ہو ہی گیا۔

ہیری کو اپنی ناف کے عقب میں ایک جھٹکا لگا جیسے کوئی نادیدہ آنکڑہ اور رسّی اسے آگے کی طرف کھینچ رہا ہو۔ ہیری بے اختیار گھومے جا رہا تھا، اس کی انگلی گھر یری کنجی پر مضبوطی سے چپکی ہوئی تھی۔ وہ اور ہیگرڈ بے ہنگم انداز میں دھڑ دھڑاتے ہوئے مسٹر ٹیڈ ٹونکس کے گھر سے دور جانے لگے۔ کچھ سیکنڈ بعد ہیری کے پاؤں سخت زمین سے ٹکرائے اور وہ ہاتھ پاؤں کے بل زمین پر گر گیا، اس نے سر اُٹھا کر دیکھا، وہ اس وقت رون کے گھر کے کھلے صحن میں پڑا ہوا تھا۔ اسی لمحے اسے کسی کی چیخ کی آواز سنائی دی۔ نیلگوں روشنی کے مانند پڑنے پر ہیری نے بالوں والے برش کو ایک طرف اچھال دیا اور اُٹھ کھڑا ہوا۔ وہ تھوڑا سا لہرایا اور اس نے سامنے دیکھا جہاں مسز ویزلی اور جینی عقبی دروازے کی سیڑھیاں اتر کر بھاگتی ہوئی اس کی طرف آ رہی تھیں۔ دوسری طرف اترتے وقت ہیگرڈ بھی زمین بوس ہو چکا تھا جو اب بمشکل زور لگا کر دوبارہ کھڑا ہو رہا تھا۔

''ہیری......تم اصلی ہیری ہو نا؟ کیا ہوا؟...... باقی لوگ کہاں ہیں؟'' مسز ویزلی چیخیں۔

''کیا مطلب؟ کیا باقی لوگ ابھی تک یہاں نہیں پہنچ پائے؟'' ہیری نے ہانپتے ہوئے پوچھا۔

جواب مسز ویزلی کے زرد پڑ جانے والے چہرے سے مل گیا تھا۔

''آسمان میں مرگ خور پہلے سے ہمارا انتظار کر رہے۔'' ہیری نے انہیں بتایا۔''ہم لوگوں نے جیسے ہی اُڑان بھری، انہوں نے ہمیں چاروں طرف سے گھیر لیا...... وہ جانتے تھے کہ یہ کام آج رات کو ہی ہونے والا ہے...... مجھے معلوم نہیں ہے کہ کسی اور کے ساتھ کیا ہوا؟ چار مرگ خور ہمارے تعاقب میں لگے ہوئے تھے، ہم مشکل سے جان بچا کر نکلے اور پھر والڈی موورٹ نے ہمیں نرغے میں لے لیا......''

اسے اپنی آواز میں خود کو سچا ثابت کرنے والی جھلک سنائی دے رہی تھی۔ وہ مسز ویزلی کو بتانا چاہتا تھا کہ اسے کیوں نہیں معلوم ہے کہ ان کے بیٹوں کے ساتھ کیا ہوا تھا مگر......؟

''اوہ شکر ہے......تم صحیح سلامت ہو!'' انہوں نے اسے گلے لگاتے ہوئے کہا حالانکہ ہیری کو محسوس ہو رہا تھا کہ وہ اس والہانہ چاہت کا حقدار ہرگز نہیں ہے......

''تمہارے پاس برانڈی ہوگی، ماؤلی؟'' ہیگرڈ نے تھوڑا کانپتے ہوئے کہا۔''صرف دوا جتنی......''

مسز ویزلی جادوئی طور پر بھی برانڈی کی بوتل باہر بلوا سکتی تھیں مگر جب وہ اسے لینے کیلئے جلدی سے گھر کے اندر چلی گئیں تو ہیری سمجھ گیا کہ وہ ان سے اپنا بھیگتا ہوا چہرہ چھپانا چاہتی ہوں گی۔ وہ جینی کی طرف مڑا جس نے اس کے چہرے پر موجود سوال کا جواب خود ہی دے دیا۔

''رون اور ٹونکس کو یہاں سب سے پہلے پہنچنا تھا مگر وہ اپنی گھر یری کنجی گنوا بیٹھے اور ان کو ساتھ لئے بغیر ہی وہ یہاں پہنچ گئی۔''

اس نے زمین پر قریب ہی پڑے زنگ آلود تیل کے ڈبے کی طرف اشارہ کیا۔''وہ اور گھریری کنجی......'' اس نے ایک پرانے کینوس کے جوتے کی طرف انگلی اُٹھائی۔''ڈیڈی اور فریڈ کی تھی، انہیں دوسرے نمبر پر آنا تھا۔ تم اور ہیگر ڈ تیسرے نمبر پر تھے اور......اگر ایسا کر پائے تو جارج اور ریمس لوپن ایک بعد یہاں آنے والے ہوں گے......'' وہ اب اپنی گھڑی دیکھ رہی تھی۔

مسز ویزلی برانڈی کی چھوٹی بوتل لے کر واپس لوٹیں اور ہیگر ڈ کو دے دی۔ اس نے بوتل کھولی اور ایک ہی گھونٹ میں اسے لمحہ بھر میں خالی کر دیا۔

''ممی......'' جینی چیخی اور کچھ فٹ اشارہ کرنے لگی۔

اندھیرے میں ایک نیلی روشنی کی چمک ہوئی اور پھر وہ زیادہ بڑی اور چمکدار ہوتی چلی گئی۔ لوپن اور جارج گھومتے ہوئے دکھائی دیئے۔ پھر زمین پر گر گئے۔ ہیری فوراً سمجھ گیا کہ کچھ نہ کچھ خرابی ضرور ہے۔ لوپن بیہوش جارج کو سہارا دے رہے تھے، جس کا چہرہ خون سے لت پت تھا۔

ہیری پوری قوت سے آگے کی طرف بھاگا اور اس نے جارج کی ٹانگیں پکڑ لیں۔ وہ اور لوپن بیہوش جارج کو اُٹھا کر مکان کے اندر لے گئے۔ باورچی خانے ہوتے ہوئے وہ سیٹنگ روم میں جا پہنچے جہاں انہوں نے جارج کو صوفے پر لٹا دیا۔ جیسے ہی لالٹین کی روشنی میں جارج کا سر دکھائی دیا، جینی کے منہ سے آہ نکل گئی اور ہیری کے پیٹ میں کھلبلی سی مچنے لگی۔ جارج کا ایک کان غائب تھا۔ اس کے سر اور گردن کا ایک حصہ خون سے لتھڑا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

جیسے ہی مسز ویزلی اپنے بیٹے کے اوپر جھکیں، لوپن نے ہیری کا بازو پکڑ کر اسے باورچی خانے میں کھینچتا ہوا لے گیا جہاں ہیگر ڈ اب بھی اپنے بھاری بھرکم بدن کو پیچھے والے دروازے سے نکالنے کی کوشش کر رہا تھا۔

''او لوپن......'' ہیگر ڈ نے غصے سے چلاتے ہوئے کہا۔''اسے چھوڑ دو۔ ہیری کو چھوڑ دو......''

لوپن نے اس کی بات نظر انداز کر دی۔

''جب ہیری پوٹر ہوگورٹس میں پہلی بار میرے دفتر میں آیا تھا تو کون سا جاندار وہاں موجود تھا؟'' انہوں نے ہیری کو تھوڑا سا جھنجوڑتے ہوئے پوچھا۔''جواب دو......''

''پانی کے صندوق میں گرینڈیلو تھا، ہے نا؟''

لوپن نے ہیری کو چھوڑ دیا اور باورچی خانے کی الماری سے ٹیک لگا کر کھڑے ہو گئے۔

''تم نے ایسا کیوں کیا؟'' ہیگر ڈ طیش کے عالم میں گرجا۔

''اوہ ہیری! مجھے افسوس ہے۔'' لوپن نے سپاٹ لہجے میں کہا۔''مگر مجھے یہ چھان بین کرنا ہی تھی۔ ہمارے ساتھ دھوکا ہوا ہے۔ والڈی مورٹ کو معلوم تھا کہ تمہیں آج رات اصل مقام سے ہٹایا جائے گا اور اسے یہ خبر حکمت عملی میں شامل لوگوں سے ہی مل سکتی تھی۔

تم کوئی بھیس بدل مرگ خور بھی ہو سکتے تھے اس لئے مجھے تفتیش کرنا تھی......''

''تو پھر تم ہماری تفتیش کیوں نہیں کر رہے ہو؟'' ہیگرڈ ہانپتے ہوئے کہا جواب بھی دروازے میں سے نکلنے جھنجلایا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''تم نصف دیو ہو!'' لوپن نے ہیگرڈ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''بھیس بدل مرکب صرف انسانوں کے بہروپ بدلنے کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے......''

''ققنس کے گروہ کے کسی بھی فرد نے والڈی مورٹ کو یہ نہیں بتایا ہوگا کہ ہم آج رات کو نکلنے والے ہیں۔'' ہیری نے کہا۔ اس کیلئے تو ایسا سوچنا بھی نہایت تکلیف دہ تھا۔ وہ ان میں سے کسی پر بھی شک نہیں کر سکتا تھا۔ ''والڈی مورٹ آخر میں ہی میرے پاس پہنچا تھا۔ شروع میں وہ نہیں جانتا تھا کہ اصلی ہیری میں ہی ہوں۔ اگر اسے حکمت عملی کی خبر ہوتی تو اسے شروع ہی سے معلوم ہوتا کہ میں ہیگرڈ کے ساتھ ہوں......''

''والڈی مورٹ نے تمہیں نرغے میں لے لیا؟'' لوپن تیکھی آواز میں بولے۔ ''کیا ہوا تھا؟......تم کیسے بچ نکلے......؟''

ہیری نے تفصیل سے بتایا کہ اس کا تعاقب کرنے مرگ خوروں نے اسے کس طرح پہچان لیا تھا؟ کس طرح انہوں نے اس کا تعاقب کرنا چھوڑ دیا؟ کس طرح والڈی مورٹ کو بلا کر وہاں لائے جو اس کے اور ہیگرڈ کے ٹونکس کے والدین کے گھر پہنچنے کے ٹھیک پہلے وہاں نمودار ہو گیا تھا۔

''مرگ خوروں نے تمہیں پہچان لیا؟......مگر کیسے؟......تم نے ایسا کیا تھا؟''

''میں نے......'' ہیری نے یاد کرتے ہوئے کہا۔ پورا سفر دہشت اور دشواریوں سے بھرا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ ''میں نے سٹین شین پائیک کو دیکھا......آپ کو یاد ہے، وہ لڑکا جو نائٹ بس میں کنڈیکٹر تھا؟ میں نے اسے ششدر کرنے کے بجائے نہتا کرنے کی کوشش کی...... دیکھئے! وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ اس وقت کیا کر رہا تھا؟ وہ ضرور جبر کٹ وار کا شکار تھا اور اس کے اثر کے یہ کام کر رہا ہو گا......''

لوپن صدمے میں دکھائی دینے لگے۔

''ہیری اب دشمنوں کو نہتا کرنے کا وقت گزر چکا ہے۔ وہ لوگ تمہیں پکڑنے اور مارنے کی کوشش کر رہے تھے۔ اگر ہلاک نہ کرتے تو کم از کم ششدر ضرور کر دیتے......''

''ہم زمین سے سینکڑوں فٹ اونچائی پر تھے۔ سٹین اپنے ہوش و حواس میں نہیں تھا۔ اگر میں اسے ششدر کر دیتا تو وہ زمین پر گر کر ہلاک ہو جاتا۔ یعنی ششدر کرنے اور جھٹ کٹ وار کرنے میں کوئی فرق باقی نہ بچتا۔ نہتا کرنے والے وار نے دو سال پہلے مجھے والڈی مورٹ سے بچایا تھا۔'' ہیری نے غصیلے لہجے میں کہا۔ لوپن کو دیکھ کر اسے ہفل پف کے زکریاس سمتھ کی طنز یاد آ گئی تھی جس نے

ہیری کی خوب ہنسی اُڑائی تھی کیونکہ وہ ڈمبل ڈور آرمی (ڈی اے) کو نہتا کرنے کا جادوئی کلمہ سکھا رہا تھا۔

''بالکل ہیری!'' لوپن نے تاسف بھرے لہجے میں آہستگی سے کہا۔ ''متعدد مرگ خوروں نے اسے ہوتے ہوئے دیکھا تھا۔ دیکھو! موت کے منہ میں نہتا کرنے والا جادوئی کلمہ استعمال کرنا نہایت عجیب اور غیر معمولی کام تھا۔ اسی کام کو آج رات ان مرگ خوروں کے سامنے دہرانا قریباً خودکشی کرنے کے مترادف تھا جنہوں نے اسے پہلے موقع پر اسے خود دیکھا تھا یا پھر اس کے بارے سن رکھا تھا......''

''تو آپ کا خیال ہے کہ مجھے سٹین شین پائک کو موت کے گھاٹ اتار دینا چاہئے تھا؟'' ہیری تلخی سے گرجا۔

''ظاہر ہے کہ نہیں......'' لوپن نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔ ''مگر مرگ خور......حقیقت کہوں تو زیادہ تر لوگ......ایسی صورت حال میں تم سے جوابی حملے کی ہی توقع رکھتے۔ دیکھو ہیری! نہتسم ایک غیر مستعمل جادوئی کلمہ ہے مگر محسوس ہوتا ہے کہ مرگ خور اسے تمہاری شناخت سمجھنے لگے ہیں اور میں تم سے استدعا کرتا ہوں کہ ایسا کچھ مت ہونے دینا......''

لوپن کی باتوں سے ہیری کو محسوس ہو رہا تھا کہ اس سے واقعی حماقت سرزد ہوگئی تھی مگر اس کے باوجود اسے غصہ آ رہا تھا۔

''میں لوگوں کو اپنے راستے سے ہٹانے کیلئے انہیں موت کے منہ میں نہیں جھونک سکتا...... یہ تو والڈی مورٹ کا کام ہے۔'' وہ کڑواہٹ بھرے لہجے میں غرایا۔

لوپن اس کی بات پر لاجواب دکھائی دیئے۔ بالآخر ہیگرڈ دروازے میں سے اندر داخل ہونے میں کامیاب ہو ہی گیا اور لڑکھڑاتے ہوئے قدموں سے ایک کرسی پر بیٹھ گیا جو اگلے ہی لمحے کڑک کی سی آواز کے ساتھ ٹوٹ گئی۔ ہیگرڈ کی جھنجلاہٹ اور معذرت خواہانہ انداز کو نظر انداز کرتے ہوئے ہیری نے ایک بار پھر لوپن کو مخاطب کیا۔

''جارج ٹھیک تو ہو جائے گا؟''

یہ سوال سنتے ہی لوپن کے چہرے پر پھیلی ہوئی فکرمندی کی سلوٹیں غائب ہوگئیں۔

''اوہ ایسا ہی لگتا ہے۔ بس اس کے کان کے جڑنے کا کوئی امکان نہیں دکھائی دیتا ہے کیونکہ اسے تاریک جادو سے اُڑا دیا گیا ہے۔''

صحن میں دو ہیولوں کو نمودار ہوتی دکھائی دیں۔ ان کی طرف بھاگتے ہوئے ہیری کو احساس ہو گیا کہ وہ ہرمائنی اور کنگ سلے تھے جو ایک مڑے ہوئے کوٹ ہینگر کو پکڑے ہوئے تھے۔ ہرمائنی، ہیری کے بازوؤں میں جھول گئی مگر کنگ سلے نے ان میں سے کسی کو بھی دیکھ کر کسی طرح کی خوشی کا اظہار نہیں کیا۔ ہرمائنی کے کندھوں کے اوپر سے ہیری نے اسے لوپن کے سینے کی طرف چھڑی تانتے ہوئے دیکھا۔ ''ایلبس ڈمبل ڈور نے ہم دونوں سے جو آخری بات کہی تھی، وہ کیا تھی؟''

''ہیری ہی ہماری آخری امید ہے، اس پر بھروسہ رکھنا۔'' لوپن آہستگی سے بولے۔

کنگ سلے کی چھڑی تیزی سے گھوم کر ھیری کی طرف اُٹھ گئی۔

''یہ اصلی ھیری ہے......میں نے تسلی کر لی ہے۔''لوپن نے جلدی سے کہا۔

''ٹھیک ہے......ٹھیک ہے۔'' کنگ سلے نے اپنی چھڑی واپس چوغے میں رکھتے ہوئے کہا۔''مگر کسی نے غداری کی ہے،انہیں معلوم تھا......انہیں معلوم تھا کہ ہم یہ کام آج رات کو ہی کرنے والے ہیں۔''

''میرا اندازہ بھی کچھ یہی ہے۔''لوپن نے کہا۔''مگر ظاہر ہے کہ انہیں یہ معلوم نہیں تھا کہ سات ھیری ہوں گے......''

''اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟'' کنگ سلے غرا کر بولا۔''اور کون کون لوٹا ہے؟''

''صرف ہیگرڈ، ھیری، جارج اور میں......''

ہرمائنی نے منہ پر ہاتھ رکھتے ہوئے کراہ جیسی ہنکار بھری۔

''تم لوگوں کے ساتھ کیا ہوا تھا؟''لوپن نے کنگ سلے سے پوچھا۔

''پانچ حریفوں نے تعاقب کیا جن میں سے دو کو میں نے زخمی کر دیا۔شاید ایک کو ہلاک کر ڈالا۔'' کنگ سلے نے کہا۔''اور پھر ہم نے تم جانتے ہو کون؟ کو بھی دیکھا تھا۔آدھے راستے تک وہ ہمارے تعاقب میں آیا مگر پھر اچانک عجلت میں وہ کہیں چلا گیا۔ریمس وہ......''

''اُڑ سکتا ہے......'' ھیری نے اس کی ادھوری بات مکمل کر دی۔''میں نے بھی اسے دیکھا تھا۔وہ ہیگرڈ اور میرے پیچھے آیا تھا۔''

''تو اسی لئے وہ ہمارا تعاقب چھوڑ گیا تھا......تمہارا پیچھا کرنے کیلئے۔'' کنگ سلے نے کہا۔''مجھے سمجھ میں نہیں آ پایا تھا کہ وہ غائب کیوں ہو گیا تھا مگر اس نے ہدف کیسے بدل لیا؟......''

''ھیری نے سٹین شین پائک پر کچھ زیادہ ہی رحمدلی کا مظاہر کر دیا تھا۔''لوپن نے بتایا۔

''سٹین......؟'' ہرمائنی جلدی سے بولی۔''مگر میرا خیال ہے کہ وہ تو اژقبان میں تھا؟''

کنگ سلے پھیکی ہنسی ہنسنے لگا۔

''ہرمائنی! اژقبان سے قیدی بڑی تعداد میں بھاگ رہے ہیں اور محکمہ ان خبروں کو پوشیدہ رکھ رہا ہے۔میرے وار کرتے ہوئے ٹریویکس کا نقاب گر گیا تھا۔اسے بھی اژقبان میں ہی ہونا چاہئے تھا مگر تمہیں کیا ہوا ریمس؟......جارج کہاں ہے؟''

''اس کا ایک کان جا چکا ہے۔''لوپن نے کہا۔

''کان......؟'' ہرمائنی نے اونچی آواز میں دہرایا۔

''یہ سنیپ کا کام تھا۔''لوپن نے بتایا۔

''سنیپ؟'' ھیری چیخا۔''آپ نے پہلے بتایا نہیں......''

''ہمارا تعاقب کرتے ہوئے اس کا نقاب اتر گیا تھا، ویسے بھی میں جانتا تھا کہ کھڑکدرتم سنیپ کا پسندیدہ جادوئی کلمہ ہے۔ کاش میں اسے دھول چٹا پاتا مگر زخمی جارج کو بہاری ڈنڈے پر بٹھائے رکھنے میں مجھے کافی دشواری پیش آرہی تھی۔ اس کا خون بہت تیزی سے بہہ رہا تھا......''

ان چاروں کے درمیان گہری خاموشی چھا گئی۔ جب انہوں نے آسمان کی طرف دیکھا۔ کسی طرح کی کوئی ہلچل نہیں دکھائی دے رہی تھی۔ رون کہاں تھا؟ فریڈ اور مسٹر ویزلی کہاں تھے؟ بل، فلیور اور ٹونکس کا بھی پتہ نہیں تھا۔ میڈ آئی موڈی اور منڈنگس بھی نہیں لوٹے تھے۔

''ہیری! اپنا ہاتھ دینا۔'' ہیگرڈ نے دروازے سے بھرائی ہوئی آواز میں کہا جس میں وہ ایک بار پھر پھنس کر رہ گیا تھا۔ ہیری کو خوشی ہوئی کہ اسے کرنے کیلئے کوئی کام مل گیا تھا۔ ہیگرڈ کو دروازے سے نکالنے کے بعد وہ خالی باورچی خانے سے ہوتے ہوئے سیٹنگ روم میں جا پہنچا۔ جہاں مسز ویزلی نے اب اس کا بہتا خون روک دیا تھا۔ لالٹین کی روشنی میں ہیری نے جارج کے کان کی طرف دیکھا جہاں کان کی جگہ پر صاف خالی سوراخ دکھائی دے رہا تھا۔

''وہ اب کیسا ہے؟''

''میں اسے دوبارہ نہیں اُگا سکتی ہوں۔'' مسز ویزلی نے مڑ کر دیکھا اور کہا۔ ''کیونکہ اسے تاریک جادو سے کاٹا گیا ہے مگر اس سے بھی زیادہ تکلیف دہ ہوسکتا تھا......کم از کم وہ زندہ تو ہے۔''

''ہاں!'' ہیری نے بجھے ہوئے لہجے میں کہا۔ ''خدا کا شکر ہے۔''

''مجھے صحن میں کسی کے آنے کی آواز سنائی دی تھی۔'' جینی نے کہا۔

''ہرمائنی اور کنگ سلے آچکے ہیں۔'' ہیری نے جواب دیا۔

''خدا کا شکر ہے......'' جینی نے بڑبڑا کر کہا۔ انہوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ ہیری جینی کو گلے لگانا چاہتا تھا اسے مسز ویزلی کے وہاں ہونے کی زیادہ پرواہ نہیں تھی مگر اس سے پہلے کہ وہ اپنے دل میں اُٹھتی ہوئی خواہش کو پورا کر پاتا۔ باورچی خانے کی طرف سے زوردار دھماکے کی سی آواز سنائی دی۔

''کنگ سلے! میں اپنی اصلیت ثابت کردوں گا مگر اس سے پہلے اپنے بیٹے کو دیکھنا چاہتا ہوں، اب تم پیچھے ہٹ جاؤ ورنہ تمہارے لئے یہ اچھا نہیں ہوگا۔''

ہیری نے پہلے کبھی مسٹر ویزلی کو اس طرح چیختے ہوئے نہیں سنا تھا۔ وہ تقریباً دھڑ دھڑاتے ہوئے اندر آئے۔ ان کے گنجے سر پر پسینہ چمک رہا تھا۔ ان کی عینک ترچھی ہوگئی تھی اور فریڈ ان کے پیچھے تھا۔ دونوں کے چہرے فق دکھائی دے رہے تھے مگر وہ خود صحیح سلامت تھے۔

''اوہ آرتھر!'' مسز ویزلی سبکیں۔ ''اوہ خدا کا شکر ہے......''

''وہ کیسا ہے؟''

مسٹر ویزلی جارج کے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے۔ ہیری نے پہلی مرتبہ فریڈ کو الفاظ کے انتخاب میں دشواری کا شکار دیکھا۔ اس نے صوفے کے پیچھے سے اپنے جڑواں بھائی کے زخم کو دیکھا جیسے اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں ہو رہا ہو۔

فریڈ اور مسٹر ویزلی کے آنے کی آوازوں سے جارج بیدار ہو کر تھوڑا سا کسمسایا۔

''کیسا لگ رہا ہے، جارج؟'' مسز ویزلی نے بڑبڑا کر پوچھا۔

''نہایت برگزیدہ......'' وہ بڑبڑایا۔

''اس کے ساتھ کیا مسئلہ ہے؟'' فریڈ نے دہشت زدہ ہو کر پوچھا۔ ''کیا اس کے دماغ پر اثر پڑا ہے......؟''

''نہایت برگزیدہ......'' جارج نے آنکھیں کھول کر اپنے بھائی کو دیکھتے ہوئے کہا۔ ''دیکھو! میں مقدس 'کان کٹا' بن گیا ہوں......کان کٹا فریڈ......سمجھ گئے؟''

مسز ویزلی پہلے سے زیادہ تیزی سے سبکنے لگیں۔ فریڈ کے زرد چہرے پر رنگوں کی برسات پھیل گئی۔

''بکواس......'' اس نے جارج سے کہا۔ ''قابل رحم...... جب تمہارے سامنے کان کٹوں کی پوری فوج پہلے سے ہی موجود تھی تو اور تم نے بھی انہی میں شمولیت کا فیصلہ کر لیا۔''

''اوہ ٹھیک ہے۔'' جارج نے اپنی آنسوؤں میں ڈوبی ہوئی ماں کو مسکراہٹ بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ''خیر ممی! اب تو آپ ہم لوگوں میں فرق تلاش کر سکتی ہیں، ہے نا؟''

اس نے چاروں طرف دیکھا۔

''اوہ کیسے ہو ہیری؟......تم اصلی ہیری ہی ہو، ہے نا؟''

''بالکل!'' ہیری نے صوفے کے قریب پہنچتے ہوئے کہا۔

''دیکھو! کم از کم ہم تمہیں صحیح سلامت منزل تک لانے میں کامیاب ہو ہی گئے۔'' جارج نے کہا۔ ''رون اور بل میرے آس پاس دکھائی نہیں دے رہے ہیں؟''

''وہ لوگ ابھی تک نہیں لوٹے ہیں۔'' مسز ویزلی نے کہا۔ جارج کی مسکراہٹ غائب ہو گئی۔ ہیری نے جینی کی طرف دیکھا اور اشارے سے اسے باہر بلایا۔ باورچی خانے سے گزرتے ہوئے جینی دھیمی آواز میں بولی۔ ''رون اور ٹونکس کو اب تک پہنچ جانا چاہئے تھا، انہیں زیادہ سفر نہیں کرنا تھا۔ موریل آنٹی کا گھر یہیں قریب ہی موجود ہے......''

ہیری نے کوئی جواب نہیں دیا۔ رون کے گھر پہنچنے کے بعد وہ خوف کو خود سے دور ہٹانے کی کوشش کر رہا تھا جو لگاتار اس پر غلبہ پاتا

جا رہا تھا۔اس کی جلد پر رینگنے لگا،اس کے سینے میں دھڑکنے لگا،اس کے گلے کو شکنجے میں دبانے لگا۔ جب ہیری جینی کے ساتھ تاریک صحن کی طرف سیڑھیاں اترنے لگا تو جینی نے اس کا ہاتھ تھاما ہوا تھا۔

کنگ سلے بے چینی سے کھلے صحن میں چہل قدمی کر رہا تھا اور ہر مرتبہ مڑنے پر آسمان کی طرف دیکھتا تھا۔ ہیری کو لیونگ روم میں ٹہلتے ہوئے ورنن انکل کی یاد آ گئی جواب جیسے دس سال پرانی بات ہو۔ ہیگرڈ، ہرمائنی اور لوپن خاموشی سے اوپر کھلے آسمان کا جائزہ لے رہے تھے۔ جب ان کی گہری خاموشی میں ہیری اور جینی بھی شامل ہو گئے تو ان میں سے کسی نے بھی مڑ کر نہیں دیکھا۔

منٹ کھنچ کر جیسے برسوں کی طرح طویل ہو گئے تھے۔ ہوا کی ہلکی سی سرسراہٹ سن کر بھی وہ چونک جاتے تھے اور سرسراتی ہوئی جھاڑی یا درخت کی طرف متوجہ ہو کر یہ امید کرتے تھے کہ شاید ققنس کے گروہ کا کوئی اور فرد ان کے پتوں میں کود کر نمودار ہو سکتا تھا۔

اور پھر انہیں اوپر ایک بہاری ڈنڈا دکھائی دیا جو زمین کی طرف آنے لگا۔

''وہی ہیں......'' ہرمائنی چیخی۔

ٹونکس زمین پر آنے کے بعد تھوڑی دور تک پھسلتی چلی گئی جس سے ہر طرف دھول کے مرغولے اور کنکر اُڑنے لگے۔

''ریمس......'' ٹونکس چیخی جب وہ بہاری ڈنڈے سے سیدھی لوپن کے بازوؤں میں کود گئی۔ لوپن کا چہرہ سخت اور سفید تھا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے ان کی ہوا نکل گئی ہو۔ رون، ہیری اور ہرمائنی کی طرف اندھا دھند بھاگتا ہوا آیا۔

''تم ٹھیک ہو......'' وہ بڑبڑاتے ہوئے بولا۔ جب ہرمائنی نے اس پر چھلانگ لگا دی اور اسے بھینچ کر گلے لگا لیا۔

''مجھے محسوس ہوا تھا...... مجھے محسوس ہوا تھا......'' ہرمائنی ہکلائی۔

''میں ٹھیک ہوں۔'' رون نے اس کی کمر تھپتھپاتے ہوئے کہا۔ ''میں بالکل ٹھیک ہوں۔''

''رون نے شاندار کام کیا تھا......'' ٹونکس نے لوپن کو چھوڑتے ہوئے جوشیلے انداز میں کہا۔ ''حیرت انگیز......اس نے ایک مرگ خور کو ششدر کر ڈالا۔ سیدھا اس کے سر میں وار دے مارا۔ بہاری ڈنڈے پر اُڑتے ہوئے ہدف پر صحیح نشانہ باندھنا بہت دشوار بات ہوتی ہے......''

''اوہ تم نے ایسا کر دیا......'' ہرمائنی نے تعجب بھرے لہجے میں کہا۔ وہ رون کے گلے میں بازو ڈالے اسے معترف نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

''ہمیشہ ہی حیرانگی کا اظہار کرتی ہو۔'' رون نے تھوڑا اچڑ چڑے انداز میں کہا اور خود کو اس کی گرفت سے آزاد کر لیا۔ ''کیا ہم سب سے آخر میں آئے ہیں؟''

''نہیں......'' جینی نے کہا۔ ''ہم لوگ اب بھی بل، فلیور، میڈ آئی اور منڈنگس کا انتظار کر رہے ہیں۔ رون! میں ممی کو خبر کرتی ہوں کہ تم صحیح سلامت لوٹ آئے ہو۔''

وہ بھاگ کر اندر چلی گئی۔

''تم کہاں رہ گئی تھی؟.....کیا ہوا تھا؟''لوپن نے غصیلے انداز سے ٹونکس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''بیلاٹرکس......''ٹونکس نے بتایا۔''ریمس! وہ مجھے بھی ہلاک کرنے کیلئے اتنی ہی بے قرار ہو رہی تھی جتنا کہ ہیری کو......اس نے مجھے مارنے کی بے حد کوشش کی۔ کاش میں اسے ختم کر پاتی۔ میرے دل میں اسے کچلنے کی حسرت باقی رہ گئی مگر ہم نے یقینی طور پر روڈلف کو زخمی کر دیا...... پھر ہم رون کی مونیئل آنٹی کے گھر پہنچ گئے۔ ہماری گھریری کنجی جا چکی تھی اور انہوں نے ادھرادھر کی باتوں میں ہمیں دیر کرادی......''

لوپن کے جبڑے کی ایک ابھار بری طرح پھڑک رہا تھا، انہوں نے اپنا سر ہلایا اور کچھ نہیں بولے۔

''تم لوگوں کے ساتھ کیا ہوا؟''ٹونکس نے ہیری، ہرمائنی اور کنگ سلے کی طرف مڑتے ہوئے پوچھا۔ انہوں نے اپنے سفر کی روداد سنا دی مگر تمام دورانئے میں فلیور، بل، میڈ آئی اور منڈنگس کے ہیولے دھند میں کہیں بھی دکھائی نہیں دے پائے۔ رات میں پھیلی ہوئی دھند کی برفیلی چبھن اتنی شدید تھی کہ اسے آسانی سے نظرانداز نہیں کیا جا سکتا تھا۔

''مجھے ڈاؤننگ سٹریٹ واپس جانا ہوگا۔ مجھے ایک گھنٹہ پہلے وزیراعظم کے پاس پہنچ جانا چاہئے تھا۔'' کنگ سلے نے آسمان کی طرف آخری مرتبہ دیکھتے ہوئے کہا۔''ان لوگوں کے لوٹنے پر مجھے اطلاع کر دینا۔''

لوپن نے اپنا سر ہلایا۔ باقی سب کی طرف الوداع کا ہاتھ ہلاتے ہوئے کنگ سلے اندھیرے میں ڈوبے گیٹ کی طرف چل پڑا۔ جب کنگ سلے رون کے گھر کی سرحد سے باہر نکل کر نقاب اُڑان بھر گیا تو ہیری کو ہلکی سی کھٹاک کی آواز سنائی دی۔ مسٹر ویزلی اور ان کی بیوی پیچھے والی سیڑھیاں دوڑتے ہوئے نیچے اترے، جینی ان کے ہمراہ تھی۔ مسٹر ویزلی اور مسز ویزلی نے رون کو جھپٹ کر گلے لگایا اور پھر لوپن اور ٹونکس کی طرف دیکھا۔

''ہمارے بچوں کو صحیح سلامت لانے کیلئے شکریہ......''مسز ویزلی جذباتی انداز میں بولیں۔

''بیوقوفوں جیسی باتیں مت کرو، ماؤلی!''ٹونکس نے فوراً ردعمل دکھاتے ہوئے کہا۔

''جارج اب کیسا ہے؟''لوپن نے پوچھا۔

''اسے کیا ہوا؟''رون نے حیرانگی سے پوچھا۔

''اس کا......''

مگر مسز ویزلی کی بات ادھوری رہ گئی۔ ایک قوی ہیکل گھڑ پنجر ان کے گھر سے کچھ فٹ دور اترا گیا تھا۔ بل اور فلیور اس کی پیٹھ سے پھسلے اور ان کے بال بکھرے ہوئے دکھائی دے رہے تھے مگر وہ زخمی نہیں تھے۔

''اوہ بل......خدا کا شکر ہے......خدا کا شکر ہے......''

مسز ویزلی آگے کی طرف بھاگیں مگر بل نے انہیں بس ذرا سا گلے لگایا پھر اپنے باپ کی طرف سیدھا بڑھ آیا۔

''میڈ آئی موڈی ہلاک ہو گئے......''

کوئی کچھ نہیں بولا، کوئی اپنی جگہ سے ہل تک نہیں پایا۔ ہیری کو محسوس ہوا کہ اس کے اندر کوئی چیز گہرے نشیب میں گر رہی ہے، زمین سے نیچے پاتال میں جا رہی ہے، اسے ہمیشہ کیلئے چھوڑ کر جا رہی ہے......

''ہم نے دیکھا تھا......'' بل نے کہا۔ فلیور نے سر ہلایا۔ باورچی خانے کی کھڑکی سے آتی ہوئی روشنی میں اس کے رخساروں پر آنسوؤں کے نشان صاف دکھائی دے رہے تھے۔ ''جب ہم گھیرا توڑ کر باہر نکلے تو اس کے ٹھیک بعد ہی ہوا تھا۔ میڈ آئی موڈی اور منڈنگس ہمارے کافی نزدیک تھے۔ ہم بھی شمال میں جا رہے تھے۔ والڈی مورٹ اُڑ سکتا ہے۔ وہ سیدھا ان کی طرف لپکا۔ منڈنگس دہشت میں آ گیا۔ میں نے اس کی چیخ سنی، میڈ آئی نے اسے روکنے کی کوشش کی مگر وہ ثقاب اُڑان بھر گیا۔ والڈی مورٹ کا وار سیدھا میڈ آئی کے چہرے پر پڑا۔ وہ اپنے بہاری ڈنڈے سے پیچھے کی طرف اُلٹ کر نیچے گر گئے......اور ہم کچھ بھی نہیں کر پائے تھے۔ کچھ بھی نہیں......نصف درجن مرگ خوروں نے ہمارا تعاقب کیا تھا......''

بل کی آواز رندھ گئی۔

''ظاہر ہے تم کچھ بھی نہیں کر سکتے تھے۔'' لوپن نے تلخی سے کہا۔

وہ سب ایک دوسرے کی طرف دیکھتے رہے، کھڑے رہے۔ ہیری کو یہ بات پوری طرح سمجھ میں نہیں آئی۔ میڈ آئی موڈی مر گئے، یہ بھلا کیسے ہو سکتا تھا؟......وہ تو اتنے سخت جان، اتنے بہادر، اتنے ماہر جنگجو تھے......

حالانکہ کسی نے بھی یہ کہا نہیں مگر بالآخر ہر ایک کو محسوس ہونے لگا کہ اب صحن کی کھلی فضا میں انتظار کرنے کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہی تھی۔ خاموشی سے وہ مسٹر ویزلی اور مسز ویزلی کے پیچھے پیچھے گھر کی طرف چل دیئے۔ وہ لیونگ روم میں جا پہنچے جہاں فریڈ اور جارج ہنس رہے تھے۔

''کیا ہوا؟ کوئی گڑبڑ ہو گئی ہے......کیا ہوا؟......کون......'' فریڈ نے ان کے اترے ہوئے چہروں کو دیکھ کر جلدی سے پوچھنا چاہا۔

''میڈ آئی موڈی......'' مسٹر ویزلی آہستگی سے بولے۔ ''وہ اب نہیں رہے......''

جڑواں بھائیوں کی مسکراہٹ صدمے بھرے تاثرات میں بدل گئی۔ کسی کو بھی معلوم نہیں تھا کہ اب کیا کرنا ہے؟ ٹونکس خاموشی سے رومال میں منہ چھپا کر رو رہی تھی۔ ہیری جانتا تھا کہ وہ میڈ آئی موڈی کے زیادہ قریب تھی۔ جادوئی محکمے میں ان کا پسندیدہ استاد۔ ہیگرڈ ایک کونے میں فرش پر بیٹھا ہوا تھا جہاں اس کے پاس اچھی خاصی جگہ تھی۔ وہ میز پوش جتنے بڑے گندے رومال سے اپنی آنکھیں پونچھ رہا تھا۔

بل نے پہلوی الماری تک جا کر فائر وہسکی کی ایک بڑی بوتل اور کچھ گلاس نکالے۔

''یہ لو......'' اس نے اپنی چھڑی لہرا کر بارہ بھرے ہوئے گلاس کمرے میں ہر ایک کی طرف اُڑاتے ہوئے پھیلا دیئے پھر تیرہواں گلاس خود اُٹھاتے ہوئے بولا۔

''میڈ آئی موڈی کے نام......''

''میڈ آئی موڈی کے نام......'' ہیگرڈ نے ہچکی بھرتے ہوئے کہا۔

فائر وہسکی سے ہیری کا گلا جلنے لگا۔ اس کی جلن سے وہ ہوش میں آ گیا اور گہرے غم سے بے حس ماحول کا احساس زائل ہونے لگا۔ اس کے اندر الاؤ جیسی آگ کی طرح بھڑک رہی تھی۔

''تو منڈنگس بھاگ کھڑا ہوا؟'' لوپن نے کہا جنہوں نے اپنا گلاس ایک سانس میں ہی خالی کر ڈالا تھا۔

ماحول میں یکدم تبدیلی رونما ہوگئی۔ ہر کوئی ہیجان انگیز انداز میں لوپن کی طرف دیکھنے لگا۔ ہیری کو محسوس ہوا کہ سب ان کی بات سننا تو چاہتے تھے مگر ساتھ ہی تھوڑے سہمے ہوئے بھی تھے کہ وہ نجانے کیا کہیں؟

''میں جانتا ہوں کہ تم کیا سوچ رہے ہو؟'' بل نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔ ''اور واپس لوٹتے ہوئے تمام راستے میں، میں بھی یہی بات سوچ رہا تھا۔ وہ ہماری گھات میں پہلے سے تیار بیٹھے تھے، ہے نا؟ مگر منڈنگس ہمیں دھوکا نہیں دے سکتا تھا۔ مرگ خوروں کو یہ معلوم نہیں تھا کہ سات ہیری پوٹر ہوں گے؟ اس سے وہ کشمکش میں پڑ گئے تھے اور میں آپ کو یاد دلا دوں کہ منڈنگس نے یہ سات ہیری پوٹر والی تجویز دی تھی۔ اس نے انہیں اتنی اہم بات کیوں نہیں بتائی؟ میرا خیال ہے کہ بات صرف یہ تھی کہ منڈنگس دہشت میں آ گیا تھا۔ وہ تو اس کھیل میں شامل ہی نہیں ہونا چاہتا تھا مگر میڈ آئی نے اسے زبردستی مجبور کر دیا تھا اور تم جانتے ہو کون؟ سب سے پہلے انہیں پر جھپٹا تھا۔ اس سے کوئی بھی دہشت زدہ ہو سکتا تھا......''

''تم جانتے ہو کون؟ نے بالکل ویسا ہی کیا جیسا کہ میڈ آئی کو توقع تھی۔'' ٹونکس نے کہا۔ ''میڈ آئی نے پہلے ہی واضح کر دیا تھا کہ تم جانتے ہو کون؟ کو سب سے زیادہ ماہر، سخت جان اور تاریک جادوگروں کے کھلے دشمن سابق ایرور کے ساتھ ہی اصلی ہیری کی موجودگی کی توقع ہوگی۔ اس نے سب سے پہلے طاقتور میڈ آئی کا ہی تعاقب کیا اور جب منڈنگس نے دہشت زدہ ہو کر یہ راز فاش کر ڈالا تو پھر وہ کنگ سلے کی لپکا......''

''ہاں! یہ بہت اچھا رہا......'' فلیور نے کہا۔ ''مگر اس سے یہ معلوم نہیں ہوتا ہے کہ انہیں یہ خبر کیسے معلوم ہوئی کہ ہم آج رات ہیری کو وہاں سے لے جانے والے ہیں، ہے نا؟ کسی نہ کسی سے تو لاپروائی ہوئی ہے، کسی نہ کسی کے منہ سے غیر متعلقہ فرد کے سامنے تاریخ اور وقت نکل گیا ہوگا۔ اس طرح انہیں تاریخ اور وقت کے بارے میں تو معلوم ہو گیا مگر وہ حکمت عملی کی حقیقت نہیں جان پائے......''

اس نے سب کی طرف غصیلی نظروں سے گھورا۔اس کے حسین چہرے پر اب بھی آنسوؤں کے نشان دکھائی دے رہے تھے۔اس کے انداز سے ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ کوئی اس کی بات کو غلط ثابت کر کے تو دکھائے مگر کسی نے ایسا کچھ نہیں کیا۔خاموشی کو توڑنے والی اکلوتی آواز ہیگرڈ کی تھی جو اپنے رومال کے پیچھے اب بھی ہچکیاں بھر رہا تھا۔ہیری نے ہیگرڈ کی طرف دیکھا جس نے ہیری کی جان بچانے کیلئے ابھی ابھی اپنی جان خطرے میں ڈالی تھی۔ہیگرڈ،جس سے وہ انس رکھتا تھا جس پر وہ بھروسہ کرتا تھا، جسے والڈی مورٹ نے ایک بار پہلے فریب دے کر ڈریگن کا انڈے کے بدلے میں اس سے اہم ترین معلومات حاصل کر لی تھیں......

''نہیں......'' ہیری نے زور سے کہا اور سب لوگ اسے حیرانگی سے دیکھنے لگے۔ایسا لگتا تھا کہ فائر وہسکی پینے کے بعد اس کی آواز کچھ زیادہ ہی تیز ہو گئی تھی۔''میرا کہنے کا مطلب ہے......اگر کسی سے غلطی ہو بھی گئی ہو اور اس کے منہ سے کچھ نکل بھی گیا ہو تو میں یہ بات اچھی طرح سے جانتا ہوں کہ اس کا ایسا کرنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔اس میں اس کی کوئی غلطی نہیں ہے۔'' اس نے معمول سے کچھ زیادہ اونچی آواز میں آگے کہا۔''ہمیں ایک دوسرے پر پکا بھروسہ کرنا ہوگا۔مجھے آپ سب لوگوں پر پورا اعتماد ہے، مجھے ایسا نہیں لگتا ہے کہ اس کمرے میں موجود کوئی بھی فرد مجھے کبھی والڈی مورٹ کے ہاتھوں بیچنا پسند کرے گا......''

اس کے جملوں سے ایک بار پھر خاموشی چھا گئی۔ہر کوئی اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔ہیری کو ایک بار پھر حرارت کا احساس ہونے لگا۔صرف کچھ نہ کچھ کرنے کیلئے اس نے فائر وہسکی کا ایک اور گھونٹ پی لیا۔وہ اب میڈ آئی کے بارے میں سوچ رہا تھا۔میڈ آئی ہمیشہ ڈمبل ڈور کی لوگوں پر فوراً بھروسہ کرنے والی عادت کا خوب مذاق اُڑایا کرتے تھے۔

''بہت اعلیٰ بات کہی، ہیری!'' فریڈ نے متاثر زدہ دکھائی دیتے ہوئے کہا۔

''واہ واہ......'' جارج نے فریڈ کی طرف دیکھتے ہوئے آواز لگائی۔اس کے لبوں پر ہلکی سی جنبش ہوئی تھی۔

لوپن نے عجیب انداز میں ہیری کی طرف دیکھا۔یہ رحمدلی سے ملتا جلتا تاثر تھا۔

''آپ کو کیا ایسا لگتا ہے کہ میں ناسمجھ ہوں؟'' ہیری نے پوچھا۔

''نہیں! مجھے ایسا کچھ نہیں لگتا...... بلکہ مجھے تو لگتا ہے کہ تم جیمس جیسے ہی ہو۔'' لوپن نے کہا۔''جسے اپنے دوستوں پر بداعتمادی کرنا سب سے بڑا قبیح فعل لگتا تھا......''

ہیری جانتا تھا کہ لوپن کیا کہنا چاہتے ہیں؟ یہی کہ اس کے والد کے دوست پیٹر پٹی گو نے ان کے ساتھ غداری کی تھی، جانے کیوں اسے غصہ آنے لگا؟ وہ بحث کرنا چاہتا تھا مگر لوپن مڑ کر اس سے دور چلے گئے اور اپنا گلاس پہلو والی میز پر رکھ کر بل کی طرف دیکھتے ہوئے بولے۔''ایک کام کرنا ہے، میں کنگ سلے سے پوچھتا ہوں کہ کیا......؟''

''اُن کی ضرورت نہیں۔'' بل نے فوراً کہا۔''وہ کام میں کروں گا۔میں آپ کے ساتھ چلتا ہوں۔''

''تم لوگ کہاں جا رہے ہو؟'' ٹونکس اور فلیور نے ایک ساتھ پوچھا۔

''میڈ آئی کی لاش......''لوپن نے کہا۔''ہمیں اسے ڈھونڈنا ہوگا۔''

''کیا یہ کام بعد میں......''مسز ویزلی ہکلائیں اور بل کی طرف مترحم نظروں سے دیکھا۔

''نہیں...... بعد میں نہیں ہوسکتا ہے۔''بل نے ان کی ادھوری بات پوری کر دی۔''نہیں! جب تک ہم یہ نہ فیصلہ کرلیں کہ ان کی لاش پر مرگ خور قبضہ جمالیں......''

کوئی کچھ نہیں بولا۔لوپن اور بل وہاں سے چلے گئے۔

باقی سب لوگ اپنی اپنی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔صرف ہیری کھڑا رہا، اچانک ہوئی موت کی لاش جیسے ان کے درمیان موجود ہو۔

''مجھے بھی جانا ہوگا......''ہیری نے دوٹوک انداز میں کہا۔

دس افراد کی حیران آنکھیں اس پر جم گئیں۔

''بیوقوف مت بنو، ہیری!''مسز ویزلی نے کہا۔''یہ تم کیا کہہ رہے ہو؟''

''میں یہاں بالکل نہیں رُک سکتا ہوں۔''اس نے زور سے اپنا ماتھا مسلا۔نشان دوبارہ ٹیسیں مارنے لگا تھا۔اسے اتنا درد ایک سال سے نہیں ہوا تھا۔''جب تک میں یہاں رہوں گا آپ سب خطرے میں رہیں گے۔میں نہیں چاہتا ہوں کہ......''

''اتنے نادان مت بنو ہیری؟''مسز ویزلی گرجتی ہوئی بولی۔''آج رات کی تمام جدوجہد کا مقصد تمہیں یہاں بحفاظت لانا تھا اور خدا کا شکر ہے کہ ہم اس میں کامیاب ہوگئے ہیں اور فلیور بھی فرانس کی بجائے یہیں شادی کرنے کیلئے رضامند ہوچکی ہے۔ہم نے سارا بندوبست کرلیا ہے تاکہ ہم سب ایک ساتھ رہ سکیں اور تمہاری دیکھ بھال کرسکیں......''

وہ سمجھ نہیں رہی تھیں۔وہ اسے بہتر نہیں، بدتر بنا رہی تھیں۔

''اگر والڈی مورٹ کو یہ معلوم ہوگیا کہ میں یہاں موجود ہوں تو......''

''مگر اسے یہ بات کیسے معلوم ہو پائے گی؟''مسز ویزلی نے پوچھا۔

''ہیری! اس وقت تم ایک درجن جگہوں میں سے کہیں پر بھی ہو سکتے ہو۔''مسٹر ویزلی نے کہا۔''اسے کسی طرح یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ تم کس محفوظ گھر میں ہو؟''

''مجھے اپنی فکر نہیں ہے۔''ہیری نے تلخی سے کہا۔

''ہم جانتے ہیں۔''مسٹر ویزلی نے کہا۔''لیکن اگر تم یہاں سے چلے گئے تو آج رات کے ہمارے سارے کئے کرائے پر پانی پھر جائے گا۔''

''تم کہیں بھی نہیں جا رہے ہو!''ہیگر ڈ غرا کر بولا۔''اُف خدایا! ہیری، ہم سب نے تمہیں لانے کیلئے اتنا کچھ کیا، اس کے بعد تم ایسا سوچ بھی کیسے سکتے ہو؟''

''بالکل......میرے کان کٹے بننے کی قربانی کا کیا؟'' جارج نے تکیے سے اُٹھتے ہوئے کہا۔

''مجھے معلوم ہے......''

''میڈ آئی موڈی بھی ایسا نہیں چاہتے......''

''مجھے معلوم ہے......'' ہیری چنگھاڑتا ہوا بولا۔

وہ خود کو بری طرح پھنسا ہوا محسوس کرر ہا تھا۔ کیا وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ انہوں نے اس کیلئے کتنا کچھ کیا تھا؟ کیا یہ لوگ یہ نہیں سمجھتے ہیں کہ اسی وجہ سے تو وہ یہاں سے جانا چاہتا تھا تاکہ انہیں اس کی وجہ سے مزید تکلیف نہ اُٹھانا پڑے۔ ایک لمبی اور عجیب خاموشی چھائی رہی جس دوران اس کا نشان درد کرتا رہا اور سر میں گہری ٹیسیں اُٹھتی رہیں۔ آخر کار مسز ویزلی نے خاموشی توڑی۔

''ہیری! ہیڈوگ کہاں ہے؟'' انہوں نے اسے منانے کی کوشش کرتے ہوئے پوچھا۔ ''ہم اسے پگ وجیون کے ساتھ رکھ دیتے ہیں اور کچھ کھانے کو دے دیتے ہیں۔''

اس کے وجود میں گہرا کچوکا لگا، وہ انہیں سچائی نہیں بتا سکتا تھا۔ جواب دینے سے بچنے کیلئے وہ اپنی بچی کھچی فائر وہسکی ایک ہی گھونٹ میں پی گیا۔

''اس وقت تک یہیں ٹھہرو، جب تک لوگوں کو یہ معلوم نہ ہو جائے کہ تم نے یہ ایک بار پھر کر دیا ہے، ہیری!'' ہیگر ڈ بولا۔ ''ایک بار پھر اس سے بچ نکلے اور اس سے دو بدو لڑے جبکہ وہ ٹھیک اوپر پہنچ گیا تھا......''

''اس میں میرا کوئی کمال نہیں تھا۔'' ہیری نے سپاٹ لہجے میں کہا۔ ''وہ تو میری چھڑی کا کمال تھا۔ میری چھڑی نے خود بخود یہ کام کیا تھا......''

کچھ پل بعد ہرمائنی آہستگی سے بولی۔ ''مگر ایسا ہونا ممکن نہیں ہے، ہیری! شاید تمہارا کہنے کا مطلب یہ ہے کہ تم نے لاشعوری طور پر جادو کا استعمال کر دیا تھا۔ تم نے زیرلب جادوئی کلمات کا استعمال کیا ہوگا......''

''بالکل نہیں......'' ہیری نے تنک کر کہا۔ ''موٹر سائیکل گر رہی تھی، میں نہیں جانتا تھا کہ والڈی موورٹ کہاں ہے مگر میری چھڑی میرے ہاتھ میں گھومی اور اسے تلاش کر کے اس کی طرف ایک وار دے مارا اور اس جادوئی کلمے کو نہ تو میں جانتا ہوں اور نہ ہی میں نے اسے پہلے کبھی سنا ہے اور نہ ہی میں اپنی چھڑی سے کبھی سنہری شعلہ نکال پایا ہوں......''

''اکثر جب کوئی مضطرب اور ہیجان بھری کیفیت طاری ہو جاتی ہے تو وہ لاشعوری طور پر جادو کر سکتا ہے۔ واضح طور پر چھوٹے بچوں میں ایسے جادو کے اظہار کے واقعات تعلیمی تربیت شروع ہونے سے پہلے دکھائی دیتے ہیں......'' مسٹر ویزلی نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

''ایسی بھی کوئی بات نہیں تھی۔'' ہیری نے دانت بھینچ کر کہا۔ اس کا نشان بری طرح سلگ رہا تھا۔ وہ بے حد ناراض اور آگ بگولا

تھا۔ وہ ان کے اس خیال سے چڑچڑاہٹ محسوس کررہا تھا کہ اس میں والڈی مورٹ جتنی ہی طاقت ہے......

کسی نے بھی کوئی تبصرہ نہیں کیا۔ وہ جانتا تھا کہ انہیں اس کی بات پر یقین نہیں تھا۔ ویسے جب وہ اس بارے میں سوچنے لگا تو اس نے بھی کبھی کسی چھڑی کے بارے میں ایسی کوئی بات نہیں سنی تھی جو خود بخود جادو کرتی ہو......اس کا سر درد کے مارے پھٹنے لگا۔ وہ کراہنے سے بچنے کیلئے خود سے جھنجنا رہا تھا۔ تازہ ہوا کے بارے میں بڑبڑاتے ہوئے اس نے اپنا گلاس نیچے رکھا اور کمرے سے باہر نکل گیا...... جب اس نے تاریک صحن کو عبور کیا تو اس کی نظر قوی ہیکل گھڑ پنجر پر جا پڑی جو آہٹ سن کر اپنی گردن اُٹھائے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔ اس نے اپنے بھاری بھرکم چمگادڑ جیسے پر پھڑ پھڑائے اور پھر دوبارہ چرنے میں مشغول ہو گیا۔ ہیری باغیچے کے گیٹ پر جا کر رُک گیا اور اس کے ضرورت سے زیادہ نشوونما پانے والے پودے کو گھور کر دیکھنے لگا۔ وہ اپنے درد سے پھڑکتے ہوئے ماتھے کو زور زور سے مسل رہا تھا اور ڈمبل ڈور کے بارے میں سوچ رہا تھا۔

وہ جانتا تھا کہ ڈمبل ڈور اس کی بات پر ضرور بھروسہ کرتے۔ ڈمبل ڈور کو یہ معلوم ہوتا کہ ہیری کی چھڑی نے خود بخود کیوں اور کیسے کام کیا تھا؟ ڈمبل ڈور کے پاس ہمیشہ جواب رہتے تھے۔ وہ چھڑیوں کے برتاؤ کے بارے میں کافی کچھ جانتے تھے۔ انہوں نے ہی ہیری کو اس کی اور والڈی مورٹ کی چھڑی کے درمیان موجود عجیب تعلق کے بارے میں بتایا تھا......مگر میڈ آئی موڈی، سیریس، اس کے ماں باپ اور اس کی اکلوتی الو ہیڈوگ کی مانند ڈمبل ڈور بھی وہاں پہنچ چکے تھے جہاں ہیری ان سے دوبارہ کبھی بات نہیں کر سکتا تھا۔ ہیری کو گلے میں جلن کا احساس ہوا جس کا فائر وہسکی سے کوئی واسطہ نہیں تھا......

اور پھر اچانک اس کے ماتھے کا درد بہت زیادہ تیز ہو گیا۔ جب اس نے اپنا ماتھا جھٹکا تو اس کی آنکھیں بند ہوتی چلی گئیں اور پھر اس کے دماغ کے اندر ایک آواز چیخی......

''تم نے مجھ سے کہا تھا کہ کسی دوسرے کی چھڑی کے استعمال سے مسئلہ حل ہو جائے گا۔''

اس کے دماغ کے اندر ایک دبلے بوڑھے آدمی کا عکس واضح ہو گیا جو پتھر کے فرش پر چیتھڑوں میں گرا پڑا تھا اور خوفناک انداز میں چیخ رہا تھا۔ ناقابل برداشت درد کی چیخ......

''نہیں نہیں......میں رحم کی بھیک مانگتا ہوں۔ میں رحم کی بھیک مانگتا ہوں......''

''الوینڈر! تم نے لارڈ والڈی مورٹ سے جھوٹ بولا۔''

''نہیں میں نے جھوٹ نہیں بولا......میں قسم کھاتا ہوں، میں نے جھوٹ نہیں بولا تھا......''

''تم پوٹر کی مدد کرنا چاہتے تھے، تم اسے مجھ سے بچانا چاہتے تھے، ہے نا؟''

''میں قسم کھاتا ہوں کہ میں ایسا کچھ نہیں چاہتا تھا...... مجھے یقین تھا کہ دوسری چھڑی سے یقیناً کام بن جائے گا......''

''تو پھر بتاؤ......کیا ہوا......لوسیس کی چھڑی کیوں ٹوٹ گئی؟''

''اس بارے میں مجھے کچھ بھی سمجھ میں نہیں آ رہا ہے...... عجیب سا جڑواں تعلق...... تو آپ دونوں کی چھڑیوں کے درمیان ہی تھا......''

''بالکل جھوٹ......''

''مہربانی کریں...... مجھ پر رحم کریں......''

ہیری نے سفید ہاتھ کو چھڑی اُٹھاتے ہوئے دیکھا اور والڈی مورٹ کے غصے کے طوفان کی شدت کو محسوس کیا۔ اس نے کمزور بوڑھے آدمی کو فرش پر تڑپتے ہوئے لوٹیاں لگاتے ہوئے دیکھا......

''ہیری؟''

یہ جتنی جلدی شروع ہوا تھا اتنی ہی جلدی ختم ہو گیا تھا۔ ہیری اندھیرے میں بری طرح کانپ رہا تھا، اس نے باغیچے کا گیٹ پکڑ رکھا تھا۔ اس کا دل منہ زور گھوڑے کی مانند سرپٹ دوڑ رہا تھا۔ اس کے ماتھے کے نشان میں اب بھی چبھن ہو رہی تھی۔ کچھ پل تک اسے احساس ہی نہیں ہوا کہ رون اور ہرمائنی اس کے پاس آ چکے تھے۔

''ہیری اندر چلو!'' ہرمائنی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ ''تم یہاں سے جانے کے بارے میں تو نہیں سوچ رہے ہو؟''

''دیکھو دوست! تمہیں رُکنا پڑے گا۔'' رون نے ہیری کی کمر تھپتھپاتے ہوئے کہا۔

''تم ٹھیک تو ہو؟'' ہرمائنی نے پریشان ہو کر پوچھا جو اس کے قریب آ چکی تھی اور سہمی ہوئی نظروں سے اس کی طرف دیکھ رہی تھی۔ ''تم بے حد وحشت زدہ دکھائی دے رہے ہو؟''

''میری حالت شاید الوینڈر سے زیادہ اچھی ہے......'' ہیری نے ہانپتے ہوئے کہا۔

جب اس نے ان دونوں کو بتایا کہ اس نے کیا دیکھا تھا تو رون صدمے میں اور ہرمائنی دہشت میں آ گئی تھی۔

''مگر یہ سلسلہ تو بند ہو جانا چاہئے تھا۔ تمہارا نشان...... اسے تو اب نہیں دُکھنا چاہئے تھا۔ تمہیں اس تعلق کو دوبارہ کھلنے نہیں دینا چاہئے تھا...... ڈمبل ڈور چاہتے تھے کہ تم اپنا دماغ بند کر لو۔''

جب اس نے جواب نہیں دیا تو ہرمائنی نے اس کا بازو تھام لیا۔

''ہیری! وہ محکمے، اخباروں اور نصف جادوئی معاشرے پر قبضہ جما رہا ہے، اسے اپنے دماغ پر قبضہ مت جمانے دو......''

☆☆☆☆

چھٹا باب

# پاجامے میں چھلاوا

میڈ آئی موڈی کی موت کا صدمہ آنے والے کئی دنوں تک پورے گھر پر محیط رہا۔ ہیری کو اب بھی امید ہو رہی تھی کہ وہ ٹھک ٹھک کرتے ہوئے اسی طرح عقبی دروازے سے چلے آئیں گے جس طرح ققنس کے گروہ کے باقی افراد خبریں دینے کیلئے وہاں آیا کرتے تھے۔ ہیری کو یہ احساس ہوا کہ کام میں مصروف رکھنے کے علاوہ کوئی چیز اس کے اندر سلگنے والے احساس جرم اور غمگین لمحات سے بھرے جذبات پر مہر ثبت نہیں کر سکتی۔ وہ جانتا تھا کہ اسے اب پٹاریوں کی تلاش اور انہیں نیست و نابود کرنے کے ہدف کی طرف جلدی سے جلدی کوچ کر جانا چاہئے۔

رون نے پٹاریوں کے لفظ کو گم کرتے ہوئے اپنے منہ سے ادا نہ کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔

''...... کے بارے میں تم سترہ سال کا ہونے تک کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ تمہارے اوپر اب بھی حراستی جادو کا اثر باقی ہے۔ جہاں تک منصوبہ بنانے کا تعلق ہے، یہ جگہ بھی ہمارے لئے کسی دوسری جگہ جتنی ہی اچھی ہے، ہے نا؟'' اس نے اپنی آواز سرگوشی میں بدل دی تھی۔ ''یا پھر تمہیں ان کے ٹھکانے کے بارے میں سب معلوم ہے......؟''

''ایسا نہیں ہے۔'' ہیری نے تسلیم کرتے ہوئے کہا۔

''میرا خیال ہے کہ ہرمائنی اس بارے میں کچھ چھان بین کر رہی ہے۔'' رون نے کہا۔ ''اس نے مجھے بتایا تھا کہ وہ تمہارے یہاں پہنچنے کے بعد اس بارے میں بتائے گی۔''

وہ ناشتے کی میز پر بیٹھے ہوئے تھے۔ مسٹر ویزلی اور بل ابھی ابھی دفتر کیلئے نکل گئے تھے۔ مسز ویزلی ہرمائنی اور جینی کو جگانے کیلئے اوپر گئی تھیں جبکہ فلیور نہا رہی تھی۔

''حراستی سحر اکتیس تاریخ کو ختم ہوگا۔'' ہیری نے کہا۔ ''اس کا مطلب ہے کہ مجھے یہاں صرف چار دن مزید ٹھہرنا پڑے گا، پھر میں......''

''پانچ دن......'' رون نے درشت لہجے میں اس کی بات قطع کرتے ہوئے کہا۔ ''ہمیں شادی کیلئے رُکنا پڑے گا۔ اگر ہم اس

میں شامل نہیں ہوئے تو وہ دونوں ہماری جان نکال دیں گی۔''

ہیری سمجھ گیا کہ 'وہ دونوں' سے رون کی مراد فلیور اور مسز ویزلی تھیں۔

''محض ایک ہی دن کی تو بات ہے۔'' رون نے کہا جب ہیری نے کسی قسم کی مخالفت کا مظاہرہ نہیں کیا۔

''کیا انہیں یہ احساس نہیں ہے کہ کتنا اہم ہے؟''

''ظاہر ہے کہ انہیں نہیں ہوسکتا ہے۔'' رون بولا۔''انہیں ذرا بھی اندازہ نہیں ہے اور اب جب اس بات کا ذکر چھڑ ہی گیا ہے تو میں تم سے اس ضمن میں ایک بات ضرور کہوں گا......''

رون نے ہال کے دروازے کی طرف دیکھ کر تسلی کی کہ مسز ویزلی لوٹ تو نہیں رہی ہیں پھر وہ ہیری کے قریب جھک گیا۔

''ممی ہرمائنی اور مجھ سے اگلوانے کی کوشش کررہی تھی۔ وہ جاننا چاہتی تھیں کہ ہم کیا کرنے جارہے ہیں؟ وہ تم پر بھی کوشش کریں گی، اس لئے ذہنی طور پر تیار رہنا۔ ڈیڈی اور لوپن نے بھی پوچھا تھا مگر جب ہم نے بتایا کہ ڈمبل ڈور نے تمہیں ہمارے سوا کسی اور کو بتانے سے منع کررکھا ہے تو انہوں نے کوشش چھوڑ دی تھی مگر ممی ایسی نہیں ہیں، وہ تو جیسے اڑ چکی ہیں......''

رون کی پیش گوئی کچھ ہی گھنٹوں بعد پوری ہوگئی تھی۔ دوپہر کے کھانے سے کچھ دیر قبل مسز ویزلی نے ہیری کو یہ کہہ کر سب سے الگ کرلیا کہ وہ ایک موزے کو پہچاننے میں اس کی مدد کرے جو ان کے خیال سے اس کے بیگ سے گر گیا تھا۔ اسے کپڑے دھونے کی تنگ سی جگہ پر گھیرنے کے بعد وہ شروع ہوگئیں۔

''رون اور ہرمائنی کہہ رہے تھے کہ تم تینوں ہوگورٹس کی پڑھائی چھوڑ رہے ہو۔'' انہوں نے آہستگی سے لاپروائی کے انداز میں پوچھا۔

''اوہ ہاں! ہم پڑھائی چھوڑ رہے ہیں!'' ہیری نے جواب دیا۔

مشین ایک کونے میں خود بخود گھومی اور مسٹر ویزلی کی بنیان نچوڑنے لگی۔

''کیا میں تم سے پوچھ سکتی ہوں کہ تم پڑھائی ادھوری کیوں چھوڑ رہے ہو؟'' مسز ویزلی نے تیوریاں چڑھا کر پوچھا۔

''دیکھئے! ڈمبل ڈور میرے لئے......ایک کام چھوڑ گئے ہیں۔'' ہیری نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔''رون اور ہرمائنی اس کے بارے میں جانتے ہیں اور وہ بھی میرے ساتھ چلنا چاہتے ہیں......''

''کس طرح کا کام......؟''

''مجھے افسوس ہے کہ میں یہ بتا نہیں......''

''دیکھو! سچی بات کہوں تو مجھے لگتا ہے کہ آرتھر اور مجھے جاننے کا حق ہے، اور مجھے یقین ہے کہ مسٹر اینڈ مسز گرینجر بھی اس بات سے متفق ہوں گے۔'' مسز ویزلی نے کہا۔ ہیری کو ان کی طرف جذباتی انداز کے حملے کا پہلے سے ہی اندیشہ تھا، اس نے کوشش کر کے

مسز ویزلی سے نظریں ملائیں، ان کی آنکھوں کا رنگ بھی جینی کی آنکھوں کی طرح بھورا تھا۔ اس سے کوئی مدد نہ مل پائی۔

''مسز ویزلی! ڈمبل ڈور نہیں چاہتے تھے کہ اس کام کے بارے میں کسی کو بھی بھنک پڑے۔ مجھے افسوس ہے، ویسے رون اور ہرمائنی کو ساتھ چلنے کی ضرورت نہیں ہے، یہ ان کا اپنا فیصلہ ہے......''

''میرا تو خیال ہے کہ تمہارے بھی کہیں جانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔'' مسز ویزلی نے تمام اداکاری پس پشت ڈالتے ہوئے کہا۔ ''تم بمشکل سترہ سال کے ہو، بلکہ تم تینوں ہی...... یہ بالکل بکواس بات ہے۔ اگر ڈمبل ڈور کو کوئی کام کروانا تھا تو ققنس کا پورا گروہ ان کے حکم کی تعمیل کرنے کیلئے تیار تھا۔ ہیری! تم نے ان کی بات غلط سمجھ لی ہوگی۔ شاید وہ تم یہ کہہ رہے ہوں گے کہ وہ کوئی کام کروانا چاہتے ہیں اور تم نے غلطی سے سمجھ لیا ہوگا کہ وہ کام تم سے کروانا چاہتے ہیں......''

''مجھے سمجھنے میں کوئی غلطی نہیں ہوئی ہے۔'' ہیری نے سپاٹ لہجے میں کہا۔ ''کیونکہ میں جانتا ہوں کہ یہ کام مجھے ہی کرنا ہے......''

ہیری نے مسز ویزلی کو سنہرے نقوش والی جراب تھما دی جسے پہچاننے کے بہانے سے انہوں نے اسے وہاں بلوایا تھا۔

''یہ موزہ میرا نہیں ہے اور میں پیڈل میری یونائٹڈ کا پرستار بھی نہیں ہوں......''

''اوہ ظاہر ہے کہ نہیں ہو۔'' مسز ویزلی اچانک ایک بار پھر معمول کے مطابق بولیں۔ ''مجھے یہ بات معلوم ہونا چاہئے تھی۔ ٹھیک ہے ہیری! تمہیں بل اور فلیور کی شادی کی تیاریوں میں ہماری مدد کرنے میں تو کوئی پریشانی نہیں ہوگی، ہے نا؟ بہت سارا کام باقی پڑا ہے......''

''نہیں...... میں...... ظاہر ہے کہ نہیں!'' ہیری نے کہا جو اچانک موضوع بدلنے پر چکرا سا گیا تھا۔

''اوہ تم کتنے اچھے ہو؟'' مسز ویزلی نے جواب دیا اور وہاں سے جاتے ہوئے ہلکا سا مسکرائیں۔ اس لمحے کے بعد مسز ویزلی نے ہیر، رون اور ہرمائنی کو شادی کی تیاریوں میں اتنا مصروف رکھا کہ انہیں سوچنے کیلئے ایک پل بھی نصیب نہیں ہو پایا۔ اس نئی طرز کے برتاؤ کا سب سے اچھا پہلو یہ ہو سکتا تھا کہ مسز ویزلی ان سب کا دھیان میڈ آئی کی موت اور ان کے دہشت انگیز سفر کی طرف ہٹا دینا چاہتی تھیں۔ جب دو دن تک برتن صاف کرنے، پھول اور ربن سجانے، باغیچے سے بونوں کی صفائی کرنے اور ڈھیر سارے پکوان بنانے میں مسز ویزلی کی مدد کرنے کا سلسلہ لگاتار چلتا رہا تو ہیری کو شک ہونے لگا کہ شاید مسز ویزلی کا اصلی مقصد کچھ اور تھا۔ وہ انہیں ایسے کام بتاتی رہتی تھیں تاکہ وہ تینوں ایک دوسرے سے دور دور ہی رہیں۔ پہلی رات کے بعد سے ان تینوں کو مل بیٹھنے کا موقع نہیں مل پایا تھا جب اس نے انہیں بتایا تھا کہ والڈی مورٹ کیسے الوینڈر پر تشدد کر رہا تھا۔

''میرے خیال میں ممی یہ سوچتی ہیں کہ اگر وہ تم تینوں کو ملنے جلنے اور کسی قسم کی منصوبہ بندی بنانے کا موقع ہی نہیں دیں گی تو تم لوگوں کو یہاں سے جانے میں تاخیر کرائی جا سکتی ہے۔'' جینی نے ہیری سے سرگوشی نما انداز میں بتایا جب ہیری کے آنے کے بعد تیسری رات کو وہ دونوں کھانے کی میز پر کھانا لگا رہے تھے۔

''اور وہ کیا سوچتی ہیں کہ اس کے بعد کیا ہوگا؟'' ہیری بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ ''جب وہ ہم سے یہاں گھریلو کام کرائیں گی تو کیا کوئی اور آسمان سے آ کر والڈی مورٹ کو مار ڈالے گا؟''

اس نے لاشعوری طور پر یہ کہہ دیا تھا اور اس کی بات سن کر جینی کا چہرہ فق پڑ گیا۔

''تو یہ سچ ہے کہ تم یہی کام کرنے کی کوشش کر رہے ہو؟'' اس نے لرزتی ہوئی آواز میں کہا۔

''مم...... میں تو مذاق کر رہا تھا'' ہیری نے سنبھلتے ہوئے کہا۔

انہوں نے ایک دوسرے کو گھورا۔ جینی کے چہرے پر سکتے کے علاوہ اور کچھ تاثر نہیں تھا۔ ہیری کو احساس ہوا کہ ہوگورٹس کے میدان کے ویران کونوں میں ان چرائے ہوئے گھنٹوں کے بعد وہ پہلی بار جینی کے ساتھ تنہا تھا۔ اسے یقین تھا کہ جینی بھی وہی لمحات یاد کر رہی تھی۔ دونوں ہی اچھل پڑے جب دروازہ کھلا اور مسٹر ویزلی، کنگ سلے اور بل اندر داخل ہوئے۔

ققنس کے گروہ کے باقی افراد بھی رات کے کھانے پر اکثر و بیشتر وہاں آتے رہتے تھے کیونکہ اب گیرم مالڈ پیلس کے مکان نمبر بارہ کی جگہ رون کا گھر ہیڈ کوارٹر بن چکا تھا۔ مسٹر ویزلی نے بتایا کہ بطور خفیہ رکھوالے ڈمبل ڈور کے موت کے بعد ایسا کرنا ضروری تھا کیونکہ ڈمبل ڈور نے جتنے بھی لوگوں کو گیرم مالڈ پیلس کے بارے میں بتایا تھا، اب وہ سب بھی خفیہ رکھوالے بن چکے تھے۔

''ہم بیس لوگ ہیں، اس لئے خفیہ رکھوالی سحر کی قوت کافی کم ہو جاتی ہے۔ مرگ خوروں کیلئے کسی سے خفیہ رکھوالی سحر اگلوانے کا بیس گنا امکان بڑھ چکا ہے۔ ہم ہیڈ کوارٹر کو زیادہ دیر تک پوشیدہ رکھنے کی امید نہیں کر سکتے۔''

''مگر ویسے بھی سنیپ نے تو اب تک مرگ خوروں کو اس جگہ کے بارے میں سب کچھ بتا دیا ہوگا، ہے نا؟'' ہیری نے پوچھا۔

''دیکھو! میڈ آئی نے سنیپ کے خلاف دو تین دفاعی جادوئی کلموں کا استعمال کیا تھا تاکہ اسے دوبارہ وہاں آنے سے روکا جا سکے۔ امید ہے کہ وہ جادوئی کلمے اتنے طاقتور ہوں گے کہ اسے باہر رکھ سکیں اور اگر وہ اس جگہ کے بارے میں بولنے کی کوشش کرے گا تو اس کی زبان بندھ جائے مگر ہم اس بارے میں یقین سے کچھ نہیں سکتے ہیں کہ اس جگہ کی حفاظت اب کمزور محسوس ہوتی ہے، اس لئے ہیڈ کوارٹر کے روپ میں اس کا استعمال کیا جانا دیوانگی سے بڑھ اور کچھ نہیں۔''

اس شام باورچی خانے میں اتنی بھیڑ تھی کہ چھری کانٹے کا استعمال کرنا بھی مشکل ہو رہا تھا۔ ہیری نے خود کو جینی کے پاس بیٹھا پایا۔ ان کے ابھری ہوئی ان کہی باتوں کے بعد وہ چاہتا تھا کہ کاش ان کے درمیان کچھ لوگ موجود ہوتے۔ اس کے بازو سے چھونے سے بچنے کیلئے وہ اتنی زیادہ کوشش کر رہا تھا کہ مرغی کا ٹکڑا کاٹنا بھی مشکل ہو رہا تھا۔

''میڈ آئی کے بارے میں کوئی اطلاع؟'' ہیری نے بل سے پوچھا۔

''کوئی نہیں......'' بل نے جواب دیا۔

وہ لوگ مسٹر موڈی کی تدفین اور آخری رسومات نہیں کر پائے تھے کیونکہ بل اور لوپن کو موڈی کی لاش ہی نہیں ملی تھی۔ ان کے

گرنے کی جگہ کا صحیح طور پر معلوم نہیں تھا کیونکہ اس وقت اندھیرا تھا اور فضا میں طوفانی جنگ جاری تھی۔

''روزنامہ جادوگر نے ان کی موت یا لاش کے بارے میں ایک لفظ تک نہیں شائع نہیں کیا۔'' بل نے کہا۔ ''مگر اس کا کوئی خاص مطلب نہیں ہے، اخبار آج کل بے حد خاموش رویہ اپنائے ہوئے ہے......''

''اور انہوں نے اس نابالغ جادو کے بارے میں بھی عدالتی کارروائی کی خبر نہیں دی تھی جو میں نے روح کھچڑوں سے بچنے کیلئے استعمال کیا تھا۔'' ھیری نے میز کے پار بیٹھے ہوئے مسٹر ویزلی سے کہا۔ جنہوں نے اپنا سر اثبات میں ہلایا ''کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ میرے پاس کوئی دوسرا چارہ نہیں تھا یا اس لئے کہ وہ دنیا کو یہ معلوم ہی نہیں ہونا دینا چاہتے ہیں کہ والڈی موورٹ نے مجھ پر حملہ کیا تھا؟''

''میرا خیال ہے کہ تمہارا دوسرا اندازہ زیادہ صحیح ہے۔ دراصل سکرمگوئیر یہ تسلیم ہی نہیں کرنا چاہتے ہیں کہ تم جانتے ہو کون؟ اتنا طاقتور بن چکا ہے۔ وہ یہ حقیقت بھی تسلیم نہیں کرنا چاہتے ہیں کہ اژقبان سے قیدی حیرت انگیز طور پر فرار ہو رہے ہیں......''

''بالکل! عوام کو سچائی کیونکر بتائی جائے۔'' ھیری نے کہا اور اپنی چھری اتنی زور سے بھینچی کہ اس کے دائیں ہاتھ کی پشت کا ہلکا سفید نشان، اس کی جلد پر ابھر کر واضح ہو گیا۔

''مجھے جھوٹ نہیں بولنا چاہئے۔''

''کیا محکمے میں کوئی ان کی مخالفت کرنے کیلئے تیار نہیں ہے؟'' رون نے غصے سے کہا۔

''ظاہر ہے، رون! مگر لوگ دہشت زدہ ہیں۔'' مسٹر ویزلی نے جواب دیا۔ ''اس بات پر دہشت زدہ ہیں کہ اگلی مرتبہ وہ غائب ہو جائیں گے یا ان کے بچوں پر حملہ کر دیا جائے گا۔ بری بری افواہیں پھیل رہی ہیں، جیسے مجھے یقین نہیں ہے کہ ہوگورٹس کی ماگلو مفاہمت کا مضمون پڑھانے والی پروفیسر جس نے استعفیٰ دے دیا تھا۔ وہ کئی ہفتوں سے دکھائی نہیں دی ہیں۔ ان دنوں سکرمگوئیر سارا سارا دن اپنے دفتر میں بند رہتے ہیں۔ کاش وہ کوئی بہترین منصوبہ بندی بنا رہے ہوں۔''

کچھ دیر تک خاموشی چھائی رہی، جب مسز ویزلی نے جادو سے خالی پلیٹیں نمودار کر کے ان میں ترش سیب کی پڈنگ بھر دی۔

''ھیری! ہمیں یہ فیصلہ کرنا ہوگا کہ تمہارا بھیس کیسے بدلا جائے؟'' جب سب لوگوں کو اپنی اپنی پڈنگ مل گئی تو فلیور بولی۔ جب ھیری گومگوئی کی حالت میں پھنسا ہوا دکھائی دیا تو اس نے آگے کہا۔ ''ظاہر ہے، شادی میں شرکت کیلئے......ہم کسی مرگ خور کو دعوت نامہ تو نہیں دیں گے مگر ہم اس بات کی ضمانت نہیں دے سکتے ہیں کہ مشروبات پینے کے بعد کسی کی زبان نہ پھسل جائے۔''

یہ سن کر ھیری کو فوراً اندازہ ہو گیا کہ اسے اب بھی ہیگرڈ پر شک ہے۔

''بالکل! یہ اچھی تجویز ہے۔'' مسز ویزلی نے میز کے دوسرے سرے پر سر ہلاتے ہوئے کہا جہاں ان کی عینک ان کی ناک کے کونے پر جمی ہوئی تھی اور وہ ایک بہت لمبے چرمئی کاغذ پر کچھ لکھے ہوئے کاموں کی لمبی فہرست کا جائزہ لے رہی تھیں۔ ''رون کیا تم نے اپنا کمرہ صاف کر لیا؟''

''کیوں؟'' رون نے چونکتے ہوئے کہا۔ اس نے چمچہ نیچے پٹخا اور غصے بھرے نظروں سے اپنی ممی کو دیکھا۔ ''میرے کمرے کی صفائی کی کیا ضرورت ہے؟ بس وہ جس حال میں ہے، اس سے مجھے اور ہیری کو کوئی دشواری نہیں ہے......''

''کچھ دن بعد تمہارے بھائی کی شادی ہونے والی ہے، لڑکے!''

''کیا ان کی شادی میرے بیڈروم میں ہوگی؟'' رون طیش کے عالم میں بولا۔ ''نہیں نا؟''

''اپنی ماں سے اس انداز میں بات مت کرو۔'' مسٹر ویزلی نے کرختگی سے کہا۔ ''اور انہوں نے جو کام بتایا ہے، وہ چپ چاپ کردو......''

رون نے اپنے ماں باپ کو گھور کر دیکھا اور پھر اپنا چمچہ اُٹھا کر باقی ماندہ پڈنگ پر ٹوٹ پڑا۔

''میں بھی اس کی مدد کرنا چاہتا ہوں کیونکہ اس میں کچھ کاٹھ کباڑ میرا بھی ہے۔'' ہیری نے رون کی طرف دیکھتے ہوئے کہا مگر مسز ویزلی فوراً بیچ میں بول پڑیں۔

''نہیں ہیری بیٹا! میں چاہتی ہوں کہ تم آرتھر کے ساتھ جا کر مرغیوں کے ڈربے کی صفائی ستھرائی کردو اور ہرمائنی تم جا کر مسٹر اینڈ مسز ڈیلاکور کیلئے چادریں بدل دو۔ تم تو جانتی ہو کہ وہ کل صبح گیارہ بجے یہاں پہنچ رہے ہیں۔''

مگر جیسا کہ اسے معلوم ہوا کہ مرغیوں کے ڈربے میں کچھ زیادہ کام نہیں کرنا تھا۔

''ماؤلی سے اس بات کا ذکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔'' مسٹر ویزلی نے ہیری کو ڈربے سے تھوڑا دور رکتے ہوئے کہا۔ ''ٹیڈ ٹونکس نے سیریس کی موٹر سائیکل مجھے بھجوا دی ہے اور میں نے اسے چھپا......نہیں میرا کہنے کا مطلب ہے کہ......رکھ رہا ہوں۔ بہت زبردست چیز ہے۔ اس میں گیس خارج کرنے والا پائپ بھی لگا ہوا ہے۔ میرا خیال ہے کہ شاید اس کا گاسکن طرح کا کوئی نام ہوگا۔ بہت ہی شاندار بیٹری ہے اور یہ اس بات کا پتہ لگانے کا بہت شاندار موقع ہے کہ بریک کس طرح کام کرتی ہے۔ میں اسے دوبارہ جوڑنے کی کوشش کروں گا جب ماؤلی یہاں نہیں......میرا کہنے کا مطلب ہے کہ جب میرے پاس وقت ہوگا۔''

جب وہ گھر کے اندر واپس لوٹا تو مسز ویزلی کہیں دکھائی نہیں دے رہی تھیں، اس لئے ہیری چپ چاپ رون کے توشہ خانے والے بیڈروم میں پہنچ گیا۔

''ہاں ہاں......میں کر رہا ہوں......اوہ یہ تم ہو۔'' رون نے طمانیت کی سانس لیتے ہوئے کہا جب ہیری کمرے میں داخل ہوا۔ رون اپنے پلنگ پر واپس لیٹ گیا جس سے وہ اسی لمحے اُٹھ بیٹھا تھا۔ کمرہ اتنا ہی گندا دکھائی دے رہا تھا جتنا کہ پورے ہفتے سے گندا تھا۔ اکلوتی خوشگوار بات یہی تھی کہ اس وقت ہرمائنی ان سے دور والے کونے میں بیٹھی تھی اور اس کی روئیں دار بلی کروک شانکس اس کے پیروں کے پاس بیٹھی تھی۔ ہرمائنی کچھ کتابیں چھانٹ رہی تھی جس میں سے کچھ ہیری کی تھیں۔ وہ کتابوں کو دو بڑے ڈھیروں میں لگا رہی تھی۔

''کیسے ہو ہیری؟''اس نے چہک کر کہا جب ہیری اپنے پلنگ پر بیٹھ گیا۔

''تم بچ کر کیسے نکل آئی؟''

''اوہ! رون کی ممی بھول گئی تھیں کہ انہوں نے کل ہی جینی اور مجھ سے چادریں بدلوائی تھیں۔'' ہر مائنی بولی۔اس نے 'تاریک جادو کا عروج وزوال' نامی کتاب ایک ڈھیر پر پھینکی اور 'علم الہندسہ اور جیومیٹریکا' نامی کتاب دوسرے ڈھیر پر پھینک دی۔

''ہم لوگ کچھ دیر پہلے میڈ آئی موڈی کے بارے میں بات کر رہے تھے۔'' رون نے کہا۔''مجھے تو محسوس ہوتا ہے کہ وہ بچ نکلے ہوں گے......!''

''مگر بل نے ان کے چہرے پر جھٹ کٹ وار پڑتے دیکھا تھا۔'' ہیری بولا۔

''ہاں! مگر بل پر بھی تو حملے ہو رہے تھے۔'' رون نے کہا۔''وہ اتنے یقین سے کیسے کہہ سکتا ہے کہ اس نے صحیح دیکھا تھا؟''

''اگر بالفرض جھٹ کٹ وار کا نشانہ خطا ہو گیا ہو تو بھی میڈ آئی کم از کم ہزار فٹ کی بلندی سے گرے ہوں گے۔'' ہر مائنی نے کہا جواب اپنے ہاتھ میں 'برطانیہ اور آئس لینڈ کی کیوڈچ ٹیمیں' نامی کتاب کے وزن کو ہاتھوں پر تول رہی تھی۔

''انہوں نے حفاظتی خول جادو کا استعمال کر لیا ہوگا۔''

''فلیور نے بتایا ہے کہ ان کی چھڑی ان کے ہاتھ سے نکل گئی تھی۔'' ہیری نے کہا۔

''اچھا تو پھر ٹھیک ہے، اگر تم یہی سوچتے ہو کہ وہ مر جائیں۔'' رون نے چڑ چڑے لہجے میں کہا اور اپنے تکیے پر مکا مار کر اسے آرام دہ شکل میں بنا لیا۔

''ظاہر ہے کہ ہم ایسا بالکل نہیں چاہتے ہیں کہ وہ مر جائیں۔'' ہر مائنی نے سکتے کی کیفیت میں کہا۔''ان کی موت کافی دلخراش تھی مگر ہمیں اب حقیقت کو تسلیم کر لینا چاہیے۔''

ہیری نے پہلی بار تخیل کی آنکھ سے دیکھا کہ میڈ آئی کا بدن ڈمبل ڈور جتنا ہی ٹوٹ پھوٹ گیا تھا مگر ان کی ایک آنکھ اب بھی اپنے خول میں گھوم رہی تھی۔اس کے ذہن میں ناپسندیدگی کے ساتھ ساتھ ہنسنے کی عجیب سی خواہش ابھری۔

''مرگ خوروں نے شاید ان کی لاش چھپا لی ہو گی تاکہ وہ کسی کو نہ مل پائیں۔'' رون نے سمجھداری کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔

''ایسا کچھ ایسا ہی لگتا ہے۔'' ہیری آہستگی سے بولا۔''بارٹی کراؤچ کی طرح جسے ہڈیوں کے ڈھیر میں بدل کر ہیگرڈ کے سامنے والے باغیچے میں دفن کر دیا گیا تھا۔انہوں نے شاید موڈی کا روپ بدل کر اسے بھی کسی چیز میں بدل دیا ہو اور انہیں کہیں دفنا دیا......''

''نہیں!'' ہر مائنی چیخی۔ ہیری نے حیران ہو کر اس کی طرف دیکھا کہ وہ 'سپلمینز کے قدیمی علم الحروف' نامی کتاب کے اوپر موٹے موٹے آنسو بہا رہی تھی۔

''اوہ نہیں!'' ہیری نے پرانے پلنگ پر سے اُٹھتے ہوئے کہا۔''ہر مائنی! میں تمہیں رلانا نہیں چاہتا تھا......''

مگر زنگ آلودہ سپرنگز کی چرچراہٹ کے ساتھ رون نے اپنے پلنگ سے چھلانگ لگائی اور ہرمائنی کے پاس پہلے پہنچ گیا۔ اس نے ہرمائنی کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اپنی جینز کی جیب میں سے ایک گندا سا رومال باہر نکالا۔ جس سے اس نے کچھ دیر پہلے دھوئیں سے اَٹے ہوئے سیاہ اوون کو صاف کیا تھا۔ جلدی سے اس نے اپنی چھڑی باہر نکالی اور رومال کی اور تان کر بولا۔ ''ریکوسم......''

رومال کا زیادہ تر کچرا صاف ہو گیا۔ رون نے ہلکا سا دھواں اُڑاتے ہوئے رومال کو ہرمائنی کے ہاتھ میں تھما دیا۔

ہرمائنی نے رومال سے اپنی ناک سڑنکی اور ہچکی لیتے ہوئے بولی۔ ''اوہ رون......شکریہ! مجھے افسوس ہے...... یہ نہایت بھیانک بات ہے، ہے نا؟......ڈمبل ڈور کے ٹھیک بعد......میں نے......کبھی ایسا تصور نہیں کیا تھا......میڈ آئی بھی مر جائیں گے۔ وہ بہت سخت جان لگتے تھے۔''

''ہاں! میں جانتا ہوں۔'' رون نے اس کا ہاتھ دباتے ہوئے کہا۔ ''مگر تم جانتی ہو اگر وہ یہاں ہوتے تو ہم لوگوں سے کیا کہتے؟''

''ہر سمت میں دھیان رکھو!'' ہرمائنی نے اپنی آنکھیں پونچھتے ہوئے کہا۔

''بالکل صحیح کہا۔'' رون نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ''وہ ہم سے کہتے کہ ہم ان کے ساتھ ہوئے حادثوں سے کچھ نہ کچھ سیکھیں اور ان سے میں نے یہی سیکھا ہے کہ اُس بزدل اور گھٹیا منڈنگس پر کبھی بھروسہ نہیں کرنا چاہئے......''

ہرمائنی کے منہ سے کپکپاتی ہوئی ہنسی نکل گئی اور وہ دو کتابیں اُٹھانے کیلئے آگے کی طرف جھک گئی۔ ایک سیکنڈ بعد رون نے اس کے کندھے سے اپنا ہاتھ ہٹا لیا تھا۔ ہرمائنی کے ہاتھ سے 'بھیانک درندے کی بھیانک کتاب' نامی کتاب نکل کر رون کے پیروں پر نیچے گر گئی اور اس کی بندھی ہوئی بیلٹ کھل گئی، پھر کتاب نے نوکیلے دانتوں کے ساتھ رون کے ٹخنے پر منہ مارا۔

''اوہ! مجھے افسوس ہے...... مجھے افسوس ہے!'' ہرمائنی بدحواسی کے عالم میں چیخی۔ ہیری نے جلدی سے کاٹنے والی بھیانک کتاب کو رون کے پاؤں سے پیچھے کھینچا اور اسے دوبارہ بیلٹ سے باندھ دیا۔

''ویسے تم اتنی ساری کتابوں کے ساتھ کر کیا رہی ہو؟'' رون نے اپنے پلنگ کی طرف کتابوں کو پھلانگ کر جاتے ہوئے پوچھا۔

''صرف یہ طے کرنے کی کوشش کر رہی ہوں کہ جب ہم پٹاریوں کی تلاش میں جائیں گے تو اس وقت ہمیں کون کون سی کتابیں اپنے ساتھ لے جانا چاہئیں؟'' ہرمائنی نے جواب دیا۔

''اوہ ظاہر ہے!'' رون نے اپنے ماتھے پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔ ''میں تو بھول ہی گیا تھا کہ ہمیں والڈی مورٹ کو سفری لائبریری میں تلاش کرنا ہوگا۔''

''ہاہاہا......'' ہرمائنی نے کھوکھلے پن سے سپلمینز کی قدیمی علم الحروف کو دیکھتے ہوئے ہنسی نکالی۔ ''میں سوچ رہی ہوں......کیا ہمیں قدیمی علم الحروف کی تشریح کی ضرورت پڑ سکتی ہے؟ یہ ممکن ہے......میرا خیال ہے کہ حفظ ماتقدم طور پر ہمیں اسے ساتھ لے جانا

چاہئے......''

اس نے قدیمی علم الحروف کو کتابوں کے بڑے ڈھیر پر رکھ دیا اور ہوگورٹس ایک مطالعہ نامی کتاب اُٹھالی۔

''سنو......'' ہیری نے کہا۔ وہ سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔ رون اور ہرمائنی نے اس کی طرف دست برداری اور سرکشی کے ملے جلے جذبات سے دیکھا۔

''مجھے معلوم ہے کہ ڈمبل ڈور کی تدفین کے بعد تم دونوں نے کہا تھا کہ تم میرے ساتھ چلنا چاہتے ہو......'' ہیری نے ابھی کہنا ہی شروع کیا تھا۔

''لو وہ پھر سے شروع ہو گیا......'' رون نے آنکھیں گول گول گھماتے ہوئے کہا۔

''جیسا کہ ہم جانتے تھے کہ تم ایسا ہی کرو گے۔'' ہرمائنی نے آہ بھرتے ہوئے کہا اور دوبارہ اپنی کتاب کی طرف دیکھنے لگی۔

''دیکھو! میرا خیال ہے کہ میں ہوگورٹس ایک مطالعہ بھی رکھ لوں، بھلے ہی ہم ہوگورٹس نہیں لوٹ رہے ہیں مگر اسے چھوڑنے کو دل نہیں چاہ رہا ہے......''

''میری بات سنو......'' ہیری دوبارہ ان سے مخاطب ہوا۔

''نہیں ہیری......تم سنو!'' ہرمائنی نے کہا۔ ''ہم تمہارے ساتھ جارہے ہیں۔ یہ فیصلہ مہینوں بلکہ برسوں پہلے ہی ہو چکا ہے......''

''مگر......''

''بس اب اپنا منہ بند رکھو......'' رون نے جھڑکتے ہوئے کہا۔

''کیا تمہیں یقین ہے کہ تم نے اس بارے میں اچھی طرح سوچ بچار کر لی ہے؟'' ہیری نے پوچھا۔

''دیکھتے ہیں......'' ہرمائنی نے کہا اور 'دیوؤں کے ساتھ سفر' نامی کتاب تھوڑے غصے سے نہ لے جانے والی کتابوں کے ڈھیر پر پٹخ دی۔ ''میں کئی دنوں سے سامان سمیٹنے میں مصروف ہوں تاکہ ہم کسی بھی وقت فوراً نکل پڑیں۔ تمہاری معلومات کیلئے عرض ہے کہ اس کیلئے مجھے کافی مشکل جادو کا استعمال کرنا پڑا ہے، اس کے علاوہ ہم نے رون کی ممی کے ناک کے نیچے سے میڈ آئی کے بھیس بدل مرکب کا پورا ذخیرہ چرا لیا ہے......میں نے اپنے ممی ڈیڈی کی یادداشت کو بدل ڈالا ہے۔ اب انہیں یہ یقین ہو چکا ہے کہ ان کے نام دراصل وینڈل اور مونیکا ولکنس ہیں اور ان کی زندگی کا بڑا حصہ آسٹریلیا میں گزرا ہے، وہ سیاحت کیلئے نکلے ہوئے تھے اور اب واپس آسٹریلیا میں رہنے کیلئے جا چکے ہیں۔ جہاں وہ اب رہنے لگے ہیں، اس سے والڈی مورٹ کیلئے انہیں تلاش کر کے میرے یا تمہارے بارے میں دریافت کرنا زیادہ مشکل ہو جائے گا کیونکہ بدقسمتی سے میں انہیں تمہارے بارے میں کافی کچھ بتا چکی تھی......اگر میں پٹاریوں کی تلاش میں بچ گئی تو ممی ڈیڈی کو تلاش کر لوں گی اور ان پر کئے جادو کو ختم کر ڈالوں گی، اگر میں نہ بچ پائی تو وہ محفوظ اور خوش رہیں گے......جانتے ہو، وینڈل اور مونیکا ولکنس کو یہ معلوم ہی نہیں ہے کہ ان کی کوئی بیٹی بھی ہے......''

ہرمائنی کی آنکھوں میں ایک بار پھر آنسو تیرنے لگے۔ رون نے پلنگ سے اتر کر ایک بار پھر اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور ہیری کو تیوریاں چڑھا کر دیکھنے لگا۔ جیسے موقع شناسی کی کمی کیلئے اسے ملامت کر رہا ہو۔ ہیری سوچ نہیں پایا کہ وہ کیا کرے؟ اس کی ایک وجہ یہ تھی کہ رون کیلئے کسی دوسرے کو موقع شناسی کا سبق پڑھانا بہت عام فہم سی بات تھی۔

''میں...... ہرمائنی، مجھے افسوس ہے...... مجھے یہ......''

''کیا تمہیں یہ احساس نہیں تھا کہ رون اور میں تمہارے ساتھ جانے کا انجام جانتے ہیں؟ ہم جانتے ہیں......رون! ہیری کو دکھاؤ کہ تم نے کیا کیا ہے؟''

''نہیں......اس نے ابھی ابھی کھانا کھایا ہے۔'' رون نے کہا۔

''چھوڑو بھی......اسے دکھا دو!''

''اوہ ٹھیک ہے...... ہیری یہاں آؤ!''

رون نے دوسری بار ہرمائنی کے کندھے سے اپنا ہاتھ ہٹایا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

''چلو آؤ......''

''مگر کیوں؟'' ہیری نے پوچھا اور رون کے پیچھے پیچھے کمرے سے باہر پہنچ گیا۔

''ظاہرسم......'' رون نے اپنی چھڑی جھکی ہوئی چھت کی طرف کر کے کہا۔ ان کے سر کے اوپر چھت میں ایک چھوٹا سا دروازہ کھل گیا اور اس میں سے ایک سیڑھی نکل کر ان کے پاؤں تک پہنچ گئی۔ چوکور سوراخ میں سے آدھی چوسنے اور آدھی خراٹے لینے کی سی خوفناک آواز آ رہی تھی۔ اس کے ساتھ ہی کھلی نالی جیسی بدبو کا جھونکا بھی آ رہا تھا۔

''یہ تمہارا چھلاوہ ہے، ہے نا؟'' ہیری نے پوچھا حالانکہ وہ کبھی پہلے اس بدبودار جاندار سے نہیں ملا تھا جو کئی بار رات کی خاموشی میں کھلکھلاتا رہتا تھا۔

''ہاں! وہی ہے۔'' رون نے سیڑھیاں چڑھتے ہوئے کہا۔ ''یہاں آ کر دیکھو!''

ہیری رون کے پیچھے پیچھے سیڑھیاں چڑھا۔ چھوٹی سی توشہ خانے جیسی جگہ میں سر اور کندھے پہنچتے کے بعد اسے جاندار دکھائی دینے لگا جو کچھ فٹ دور اندھیرے میں گہری نیند سو رہا تھا۔ اس کا بڑا منہ کھلا ہوا تھا۔

''مگر یہ تو...... یہ تو......کیا چھلاوے عام طور پر پاجامہ پہنتے ہیں؟''

''نہیں۔'' رون نے کہا۔ ''عام طور پر ان کے بال بھی سرخ نہیں ہوتے ہیں اور ان کے چہرے پر اتنے زیادہ زخم بھرے پھوڑے بھی نہیں ہوتے ہیں۔''

ہیری نے چھلاوے کو تھوڑا ناپسندیدگی سے دیکھا۔ وہ انسان جیسا دکھائی دے رہا تھا اور جب ہیری کی آنکھیں اندھیرے میں

دیکھنے کے قابل ہوئیں تو اسے دکھائی دیا کہ وہ رون کا پرانا پاجامہ پہنے ہوئے تھا۔ اسے یہ یقین بھی تھا کہ عام طور پر چھلاوے تھوڑے گندے اور گنجے ہوتے ہیں جبکہ اس چھلاوے کے بال بھی تھے اور چہرہ بینگنی پھوڑوں سے بھرا پڑا تھا۔

''دراصل وہ میں ہوں......'' رون نے کہا۔

''نہیں......نہیں سمجھا!'' ہیری نے حیرانگی سے کہا۔

''نیچے اترو! کمرے میں واپس لوٹ کر تمہیں سمجھاتا ہوں۔ یہاں کی بدبو مجھ سے اب ذرا بھی برداشت نہیں ہو رہی ہے۔'' رون نے کہا۔ وہ سیڑھی سے نیچے اترے، جسے رون نے دوبارہ چھت پر پہنچا دیا تھا پھر وہ ہرمائنی کے پاس پہنچ گئے جو اب بھی کتابوں سے سر کھپا رہی تھی۔

''ہمارے جانے کے بعد چھلاوہ میرے کمرے میں رہے گا۔'' رون نے کہا۔ ''میرا خیال ہے کہ وہ دراصل ایسا کرنے کیلئے کافی بے قرار بھی ہے......کسی بھی طرح کا اندازہ لگانا مشکل ہے کیونکہ وہ صرف کراہ سکتا ہے اور رال ٹپکا سکتا ہے......لیکن اس بات کے ذکر پر وہ سر ہلاتا ہے۔ چاہے جو ہو، وہ میرا روپ اختیار کرنے والا ہے، جسے خشخاندہ نامی بیماری ہو گئی ہے۔ ٹھیک ہے نا؟''

ہیری کشمکش میں گرفتار دکھائی دیا۔

''یہ ٹھیک ہے!'' رون نے کہا جو واضح طور مایوس دکھائی دے رہا تھا کہ ہیری منصوبے کی عیاری نہیں سمجھ پایا تھا۔ ''دیکھو! جب ہم تینوں دوبارہ ہوگورٹس نہیں لوٹیں گے تو ہر کوئی یہ سوچے گا کہ ہرمائنی اور میں تمہارے ساتھ ہی ہیں، ٹھیک ہے؟ اس کا مطلب یہ ہے کہ مرگ خورسیدھے ہمارے گھر آکر دیکھیں گے کہ کیا گھرانے کے افراد کو ہمارے پتے ٹھکانے کی کچھ خبر ہے؟''

''مگر امید ہے کہ انہیں ایسا لگے گا کہ میں اپنے ممی ڈیڈی کے ہمراہ کہیں دور چلی گئی ہوں۔ ماگلو گھرانوں میں پیدا ہونے والے بے شمار جادوگر اس وقت چھپنے کے منصوبے بنا رہے ہیں۔'' ہرمائنی نے بتایا۔

''مگر میرے گھرانے کو چھپایا نہیں جا سکتا ہے۔ یہ بہت عجیب لگے گا کہ وہ اپنی ملازمتوں کو چھوڑ دیں، وہ ایسا بالکل نہیں کر سکتے۔'' رون نے کہا۔ ''اس لئے ہم یہ کہانی سنانے والے ہیں کہ رون خشخاندہ بیماری کا شکار ہونے کی وجہ سے سکول نہیں جا سکتا ہے، اگر کوئی جانچ پڑتال کرنے کی کوشش کرے گا تو ممی یا ڈیڈی انہیں میرے پلنگ پر لیٹے ہوئے چھلاوے کے پاس لے آئیں گے، جس کا چہرہ پہلے سے ہی پیپ بہنے والے پھوڑوں سے بھرا پڑا ہو گا۔ خشخاندہ نہایت موذی مرض ہے، اس لئے چھان بین کرنے والا فرد اس کے زیادہ قریب جانے کی ہمت نہیں کر پائے گا۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے کہ وہ کچھ بول نہیں سکتا ہے کیونکہ خشخاندہ کے جذام کے گلے تک پہنچنے کے بعد اس بیماری میں کوئی کچھ بول بھی نہیں سکتا ہے......''

''اور تمہارے ممی ڈیڈی بھی اس منصوبے میں شامل ہیں؟'' ہیری نے پوچھا۔

''ڈیڈی ہیں۔ انہوں نے ہی چھلاوے کا روپ بدلنے میں فریڈ اور جارج کی مدد کی ہے۔ ممی!......دیکھو تم جانتے ہی ہو کہ وہ کیسی

ہیں۔ جب تک ہم یہاں سے چلے نہیں جائیں گے تب تک وہ یہ تسلیم کرنے کیلئے تیار نہیں ہوں گی کہ ہم جا رہے ہیں......''

کمرے میں گہری خاموشی چھا گئی جو صرف ہلکی سی دھم کی آواز پر ہی ٹوٹتی تھی جب ہرمائنی کتابوں کے ڈھیر پر کوئی کتاب پھینکتی تھی۔ رون بیٹھ کر اسے دیکھتا رہا۔ ہیری کبھی رون کو اور کبھی ہرمائنی کو دیکھتا رہا مگر اس کے منہ سے ایک بھی لفظ نہیں نکل پایا۔ ان دونوں نے اپنے اپنے گھرانوں کو بچانے کیلئے جو جو انتظام کیا تھا، ان سے اسے یہ احساس ہو گیا کہ وہ واقعی اس کے ساتھ جا رہے تھے اور اچھی طرح سے یہ جانتے تھے کہ پٹاریوں کی تلاش کا کام کتنا خطرناک اور جان لیوا ثابت ہو سکتا تھا۔ وہ انہیں بتانا چاہتا تھا کہ یہ سب کچھ اس کیلئے بے حد معنی خیز ہے مگر اسے اظہار کیلئے موزوں الفاظ چننے میں دشواری پیش آ رہی تھی۔

خاموشی میں چار منزل نیچے سے مسز ویزلی کے چیخنے چلانے کی آواز سنائی دی۔

''جینی نے شاید اس گھٹیا نیپکن پر رنگ گرا دیا ہوگا۔'' رون نے قیاس آرائی کی۔ ''معلوم نہیں، ڈیلاکور گھرانا شادی سے دو دن پہلے ہی یہاں کیوں آ دھمکنا چاہتا ہے؟''

''فلیور کی بہن دلہن کی سہیلی ہے۔ اسے یہاں مشق کیلئے رہنا ہوگا اور وہ اتنی چھوٹی ہے کہ اکیلی نہیں یہاں آ سکتی ہے۔'' ہرمائنی نے کہا جب وہ 'خطرناک چڑیلوں کو خود سے دور رکھنا' نامی کتاب کو تذبذب بھری نگاہوں سے دیکھ رہی تھی۔

''دیکھو! موہنیوں کے آنے سے ممی کا تناؤ کم تو ہوگا نہیں۔'' رون نے کہا۔

''ہمیں یہ فیصلہ کرنا ہوگا۔'' ہرمائنی نے کہا جب اس نے 'جادوئی دفاعی نظریات' نامی کتاب کو کوڑے دان میں پھینکتے ہوئے 'یورپ میں تعلیمی ترقی۔ ایک جائزہ' نامی کتاب اُٹھائی۔ ''یہاں سے نکلنے کے بعد ہم کہاں جائیں گے؟ ہیری! تم نے کہا تھا کہ تم سب سے پہلے گوڈرک ہولو جانا چاہتے ہو اور میں اس کی وجہ بھی سمجھتی ہوں مگر...... دیکھو! کیا ہمیں پٹاریوں کی تلاش کو ہی اپنا پہلا مقصد نہیں بنانا چاہئے؟''

''اگر ہمیں پٹاریوں کا پتہ ٹھکانہ معلوم ہوتا تو میں تمہاری بات سے متفق ہو جاتا۔'' ہیری نے کہا جسے یقین نہیں تھا کہ ہرمائنی 'گوڈرک ہولو' جانے کی اس کی آرزو کو واقعی سمجھ پائی تھی؟ اس کے ماں باپ کی قبریں تو صرف جذباتی کشش کا ایک بہانہ تھیں، اس کے ذہن میں ایک مضبوط مگر غیر واضح عکس تھا کہ اس جگہ سے اپنے کئی سوالوں کے جواب مل سکتے ہیں کیونکہ وہیں پر تو وہ والڈی مورٹ کے خطرناک جھٹ کٹ وار سے پہلی بار بچا تھا۔ اب ہیری اس ان دیکھے کارنامے کو دہرانے کی تیاری کر رہا تھا کہ اسی لئے ہی وہ اس جگہ پر جانے کیلئے ذہنی طور پر تیار ہوا جہاں یہ سب پہلی بار ہوا تھا۔

''کیا تمہیں ایسا نہیں محسوس ہوتا ہے کہ والڈی مورٹ پہلے سے ہی گوڈرک ہولو پر نگاہ رکھے ہوئے ہوگا؟'' ہرمائنی نے پوچھا۔ ''شاید وہ یہ امید کر رہا ہوگا کہ جب تم خود مختاری ملنے کے بعد گھومنے پھرنے کیلئے آزاد ہو جاؤ گے تو تم اپنے ماں باپ کی قبریں دیکھنے کیلئے ضرور آؤ گے۔''

یہ بات تو ہیری کے ذہن میں پہلے کبھی آئی ہی نہیں تھی، جب وہ اس بات کو رد کرنے کیلئے اپنے ذہن میں کوئی جواز تلاش کر رہا تھا اسی وقت رون نے اس کے خیالوں کا سلسلہ توڑ دیا جن میں وہ کھویا ہوا تھا۔

''وہ آر اے بی نامی شخص......جس نے اصلی پٹاری چرالی تھی؟'' وہ کھوئے ہوئے انداز میں بڑبڑایا۔ ہرمائنی نے اس کی طرف دیکھ کر سر اثبات میں ہلایا۔ ''اس نے اپنے پیغام میں لکھا تھا کہ وہ اسے تباہ کرنے والا ہے، ہے؟''

ہیری نے اپنے بیگ کو قریب کھینچ کر وہ نقلی پٹاری والا لاکٹ باہر نکالا جس میں اب بھی آر اے بی نامی شخص کا مڑا تڑا چرمئی کاغذ والا خط موجود تھا۔

''میں نے اصلی پٹاری کو چرالیا ہے اور میں اسے جلد سے جلد تباہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔'' ہیری نے اسے ایک بار پھر پڑھا۔

''اگر اس آدمی نے اسے تباہ کر دیا ہوگا تو......'' رون سوچتا ہوا بولا۔

''یا اس عورت نے......'' ہرمائنی نے بیچ میں دخل دیتے ہوئے کہا۔

''چاہے جو بھی ہو۔'' رون نے کہا۔ ''تو ہمارا ایک ہدف کم ہو جائے گا۔''

''ہاں! مگر پھر بھی ہمیں اصلی پٹاری کو تلاش کرنا ہی ہوگا، ہے نا؟'' ہرمائنی نے کہا۔ ''یہ تصدیق کرنے کیلئے کہ کیا واقعی اسے تباہ کر دیا گیا ہے یا نہیں......؟''

''اور ہم پٹاریوں کو تلاش کرنے کے بعد انہیں تباہ کیسے کریں گے؟'' رون نے پوچھا۔

''دیکھو!'' ہرمائنی بولی۔ ''میں اس بارے میں ابھی تحقیق کر رہی ہوں۔''

''وہ کیسے؟'' ہیری نے حیرت سے پوچھا۔ ''میرا خیال ہے کہ کسی بھی لائبریری میں پٹاریوں پر کوئی بھی کتاب میسر نہیں ہو پائے گی۔''

''میسر نہیں تھی۔'' ہرمائنی نے کہا جس کا چہرہ یکدم گلابی پڑ گیا تھا۔ ''ڈمبل ڈور نے ان ساری کتابوں کو لائبریری سے ہٹا دیا تھا مگر انہوں نے......انہوں نے ان کتابوں کو ضائع نہیں کیا تھا۔''

رون چوکنا ہو کر بیٹھ گیا اور اس کی آنکھیں حیرت سے پھیل چکی تھیں۔

''مارلن کی قسم! تم ان پٹاریوں والی کتابوں کو چرانے میں کیسے کامیاب ہو گئیں؟''

''یہ...... یہ درحقیقت چوری نہیں تھی!'' ہرمائنی نے ہکلاتے ہوئے کہا جو بدحواسی کے عالم میں کبھی ہیری اور کبھی رون کو دیکھ رہی تھی جیسے خود کی صفائی پیش کر رہی ہو۔ ''وہ لائبریری کی ہی کتابیں تھیں، بھلے ہی ڈمبل ڈور نے اپنے لائبریری سے اٹھوا لیا ہو، چاہے جو بھی ہوا گر وہ واقعی کسی کو انہیں پڑھنے کی اجازت نہ دینا چاہتے تو مجھے یقین ہے کہ وہ مجھے اتنی آسانی سے نہ مل پاتیں۔''

''ادھر ادھر کی باتیں مت بناؤ......صحیح بات بتاؤ۔'' رون نے جلدی سے کہا۔

''دیکھو...... یہ بہت آسان تھا۔'' ہرمائنی نے آہستگی سے کہا۔''میں نے بس ایک آسان سا جادوئی کلمہ استعمال کیا، تم جانتے ہی ہو'ایکوسم'......اور وہ ڈمبل ڈور کی مطالعہ گاہ سے نکل کر سیدھی لڑکیوں کے کمرے میں پہنچ گئی۔''

''مگر تم نے یہ کام کب کرلیا؟'' ہیری نے بے تابی سے پوچھا جو ہرمائنی کو متعجب و توصیفی نظروں کے ملے جلے جذبات سے دیکھ رہا تھا۔

''ان کی......ڈمبل ڈور کی تدفین کے ٹھیک بعد۔'' ہرمائنی نے اور بھی سرگوشی نما آواز بھی بولی۔''جب ہم نے فیصلہ کرلیا تھا کہ ہم سکول چھوڑ کر پٹاریوں کی تلاش میں نکل کھڑے ہوں گے تو تب میں اپنا سامان لینے کیلئے بلائی منزل پر گئی تو میرے ذہن میں یہ خیال آیا کہ ہمیں پٹاریوں کے بارے میں جتنی زیادہ معلومات حاصل ہوں گی، اتنا ہی بہتر ہوگا...... میں وہاں پر تنہا تھی......اس لئے میں نے یہ کوشش کی......اور میری کوشش کامیاب ہوگئی۔ وہ کھلی کھڑکی سے اُڑتی ہوئی اندر آگئی اور میں نے...... میں نے انہیں اپنے سامان کے ساتھ پیک کرلیا۔''

اس نے تھوک نگلا اور پھر خجالت بھرے لہجے میں بولی۔''میرا خیال نہیں ہے کہ ڈمبل ڈور اس سے ناراض ہوں گے۔ ہم لوگ ان معلومات کا استعمال پٹاریاں بنانے کیلئے تو نہیں کررہے ہیں، ہے نا؟''

''ہم تم سے اس بارے میں شکوہ تھوڑی کررہے ہیں۔'' رون جلدی سے بولا۔''ویسے وہ کتاب ہے کہاں؟''

ہرمائنی نے ایک لمحے تک کتابوں میں اسے تلاش کیا اور ڈھیر میں سے ایک بڑی سی کتاب باہر نکالی جس پر بے نور ہو چکی چمڑے کی پرانی جلد مڑھی ہوئی تھی۔ ہرمائنی نے منہ بسور کر اسے یوں پکڑا جیسے وہ کوئی مرا ہوا چوہا ہو جو بدبو مارنے لگا ہو۔

''یہی وہ کتاب ہے جس میں پٹاری بنانے کے بارے میں رہنمائی اور ہدایات دی گئی ہیں۔'تاریک جادو کے خفیہ اسرار'...... یہ کتاب نہایت بھیانک ہے، اس میں واقعی نہایت خطرناک اور ہولناک جادو بھرا ہوا ہے۔ میں سوچ رہی ہوں کہ ڈمبل ڈور نے اسے لائبریری میں سے کب اٹھوایا ہوگا؟......اگر انہوں نے ہیڈ ماسٹر بننے کے بعد اسے ہٹایا ہے تو میں پورے وثوق سے کہہ سکتی ہوں کہ والڈی موورٹ کو اسی میں سے ضرورت کی سب ہدایات مل گئی ہوں گی۔''

''اگر اس نے سب ہدایات پہلے سے ہی پڑھ لی تھیں تو پھر اس نے سلگ ہارن سے پٹاری بنانے کا طریقہ کیوں پوچھا تھا؟'' رون نے حیرت سے پوچھا۔

''وہ تو سلگ ہارن سے صرف یہ پوچھنے کیلئے گیا تھا کہ روح کے سات ٹکڑے کرنے پر کیا ہوسکتا ہے؟'' ہیری نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔''ڈمبل ڈور کو یقین تھا کہ جب رڈل نے سلگ ہارن سے پٹاری پٹوری جادو کے بارے میں دریافت کیا تھا تو اس سے پہلے ہی وہ پٹاری بنانے کا طریقہ معلوم کرچکا تھا۔ مجھے محسوس ہوتا ہے کہ تمہارا اندازہ بالکل درست ہے، ہرمائنی! اسے اسی کتاب ہی تمام تر معلومات اور ہدایات آسانی سے مل سکتی تھیں۔''

''اور میں نے ان کے بارے جتنا پڑھا ہے۔'' ہرمائنی نے کہا۔''وہ مجھے اتنی ہی زیادہ ڈراؤنی اور بھیانک لگی ہیں۔ان کی تفصیل پڑھنے کے بعد مجھے یہ یقین ہی نہیں ہورہا ہے کہ اس نے واقعی چھ پٹاریاں بنالی ہیں۔اس کتاب میں تنبیہ کی گئی ہے کہ روح کے ٹکڑے کرنے کے بعد آپ کی انسانی حالت نہایت غیر مستحکم ہوسکتی ہےاوروہ بھی صرف ایک پٹاری بنانے کے بعد......''

ہیری کو یاد آیا کہ ڈمبل ڈور نے کہا تھا کہ والڈی مورٹ شیطانیت کی حدود پھلانگ چکا ہے۔

''کیا ٹوٹی ہوئی روح کو دوبارہ جوڑنے کا کوئی طریقہ ہے؟'' رون نے پوچھا۔

''ہاں ہے۔'' ہرمائنی نے پھیکی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔''مگر یہ نہایت دردناک عمل ہوگا۔''

''وہ کیسے؟ ایسا بھلا کیسے کیا جاسکتا ہے؟'' ہیری نے پوچھا۔

''حقیقی پچھتاوے سے!'' ہرمائنی نے بتایا۔''آپ کو سچ مچ اپنی غلطیوں کا اعتراف کرنا ہوگا۔ یہ اس کے حاشیہ پر لکھا ہے۔ظاہر ہے کہ اس کا درد آپ کی ہستی کو فنا کرسکتا ہے۔ویسے مجھے نہیں محسوس ہوتا ہے کہ والڈی مورٹ کو کوئی پچھتاوے محسوس ہو پائے گا یا وہ اپنی غلطیوں پر پشیمانی محسوس کرنا چاہے گا، ہے نا؟''

''وہ ایسا کچھ نہیں چاہے گا۔'' ہیری کے جواب دینے سے قبل ہی رون بولا اُٹھا۔''کیا اس کتاب میں پٹاری کو تباہ کرنے کے بارے میں کچھ بتایا گیا ہے؟''

''اوہ ہاں!'' ہرمائنی نے کہا جواب خستہ حال صفحات کو اس طرح پلٹ رہی تھی جیسے گلی سڑی آنتوں کا معائنہ کررہی ہو۔''چونکہ یہ کتاب تاریک جادو کے اس طاقتور راز پر زور دیتی ہے کہ انہیں اپنی پٹاری پر کتنے مضبوط جادو کی ملمع کاری کرنا چاہئے، میں اب تک جتنا پڑھا ہے اس کے مطابق ہیری نے رڈل کی ڈائری کے ساتھ جو کچھ کیا تھا، وہ کسی بھی پٹاری کو تباہ کرنے کا سب سے مؤثر ذرائع یا طریقوں میں سے ایک تھا۔''

''یعنی دیوہیکل ماش ناگ کے زہریلے دانتوں سے وار کرنا؟'' ہیری نے چونک کر پوچھا۔

''واہ کیا شاندار بات کہی۔کتنی خوش قسمتی کی بات ہے کہ ہمارے پاس ماش ناگوں کے زہریلے دانتوں کا ڈھیر سارا ذخیرہ ہے۔'' رون منہ بسور کر بولا۔''میں تو سوچ رہا تھا کہ ہم اتنے ڈھیر سارے دانتوں کا آخر کیا کریں گے؟''

''ضروری نہیں ہے کہ یہ ماش ناگ کے زہریلے دانت ہی ہوں۔'' ہرمائنی نے تحمل بھرے انداز سے کہا۔''یہ کوئی ایسی موذی تباہ کن چیز ہونا چاہئے تا کہ پٹاری خود اپنی مرمت نہ کرپائے۔ماش ناگ کے زہر کا صرف ایک ہی علاج ہے اور وہ اتنا نایاب اور ناقابل یقین ہے کہ......''

''ققنس کا آنسو......'' ہیری نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''بالکل۔'' ہرمائنی نے جوشیلے انداز میں کہا۔''ہمارا مسئلہ دراصل یہ ہے کہ ماش ناگ کے زہر جتنی تباہ کن چیزیں بہت کم ہیں اور

انہیں ساتھ رکھنا خطرناک بھی ہے، ہمیں اس مسئلے کو حل کرنا ہوگا کیونکہ پٹاری کو اس طرح تباہ کرنا ہوتا ہے تاکہ وہ اپنی خود بخود جادوئی مرمت نہ کر پائے۔''

''مگر ہم اگر اس چیز کو تباہ کر دیں جس میں روح کا ٹکڑا محفوظ کیا گیا ہے تو وہ ٹکڑا خود بخود اپنی جادوئی مرمت کی طرح کسی دوسری چیز میں جا کر کیوں نہیں برقرار رہ سکتا ہے؟'' رون نے سر ہلاتے ہوئے پوچھا۔

''کیونکہ پٹاری انسان کے مقابلے میں بالکل مختلف چیز ہوتی ہے۔'' ہیری اور رون کو کشمکش کے عالم میں ڈوبا دیکھ کر ہرمائنی جلدی سے آگے بولی۔ ''دیکھو رون! اگر میں اس وقت ایک تلوار اُٹھا کر تمہارے پار کر دوں تو تمہاری روح کو ذرا بھی نقصان نہیں ہو گا......''

''بالکل...... جو میرے لئے نہایت طمانیت بھری بات ہوگی۔'' رون نے کہا۔

ہیری ہنس پڑا۔

''دراصل یہی ہونا چاہئے۔ میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ تمہارے بدن کو چاہے جو بھی نقصان پہنچے، تمہاری روح اس نقصان سے محفوظ رہے گی۔'' ہرمائنی نے کہا۔ ''مگر پٹاری کے معاملے میں بات اس کے برعکس ہے، اس کے اندر کی روح کا ٹکڑا دفاع کیلئے اس کے خول یعنی اس کی چیز کا حقیقی وجود اور حفاظتی سحر پر انحصار کرتا ہے۔ یہ ان کے بغیر اپنی حیثیت کو برقرار نہیں رکھ سکتا ہے۔ کسی ایک چیز کے ختم ہو جانے سے پٹاری ناکارہ ہو جاتی ہے......اور جب رڈل کی ڈائری صحیح طور پر تباہ ہوگئی تو اس کے اندر بند روح کا ٹکڑا بھی فنا ہو کر رہ گیا۔ جینی نے تم سے پہلے ڈائری کو پانی میں بہا کر اس سے چھٹکارا پانے کی کوشش کی تھی مگر ظاہر ہے کہ وہ جیسے تیسے واپس لوٹ آئی تھی۔''

''ذرا رُکو......'' رون نے تیوریاں چڑھا کر کہا۔ ''اس ڈائری میں روح کا جو ٹکڑا تھا، اس نے جینی کو اپنے قبضے میں کر لیا تھا، ہے نا؟ یہ کیسے ہو گیا تھا؟''

''اس وقت تک ڈائری اپنے خول میں صحیح سلامت حالت میں تھی مگر کسی فرد کی زیادہ قربت پر خول میں بند روح کا ٹکڑا اس کے اندر باہر آ جا سکتا تھا۔ میرا مطلب ہے کہ اسے زیادہ دیر تک پکڑے رکھنے سے نہیں ہے...... اس کا اسے چیز کو چھونے سے بھی کوئی تعلق نہیں ہے۔'' ہرمائنی نے رون کے بولنے سے پہلے ہی کہہ دیا۔ ''میرا کہنے کا مطلب ہے کہ جذباتی انسیت اور رغبت سے ہے، جینی نے اس ڈائری میں اپنا دل نکال کر رکھ دیا تھا۔ اس نے خود کو بہت کمزور بنا دیا تھا۔ اگر آپ پٹاری کو بہت پسند کرنے لگیں یا اس پر انحصار کرنے لگیں تو مشکل میں پڑ سکتے ہیں......''

''میں یہ سوچ رہا ہوں کہ ڈمبل ڈور نے اس انگوٹھی کو کیسے تباہ کیا ہوگا؟'' ہیری نے اُلجھے ہوئے لہجے میں کہا۔ ''میں نے ان سے یہ بات کیوں نہیں پوچھی؟ میں نے کبھی بھی......''

اس کی آواز کمزور پڑ گئی۔ وہ ان ساری چیزوں کے بارے میں سوچ رہا تھا جو اسے ڈمبل ڈور سے پوچھ لینا چاہئے تھیں۔ پتہ نہیں وہ ایسا کیوں نہیں کر پایا؟ ہیڈ ماسٹر کی موت کے بعد ہیری کو محسوس ہو رہا تھا کہ اس نے زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کرنے بیشتر مواقع گنوا دیئے تھے...... ہر ایک چیز کے بارے میں معلوم کرنے کیلئے......

خاموشی اس ٹوٹ گئی جب بیڈ روم کا دروازہ زوردار دھماکے سے کھل گیا جس سے دیواریں تک لرز گئی تھیں۔ ہرمائنی کی چیخ نکل گئی اور اس کے ہاتھ سے 'تاریک جادو کے خفیہ اسرار' نامی کتاب نکل کر فرش پر جا گری، کروک شانکس چھلانگ لگا کر پلنگ کے نیچے جا گھسی اور غصے سے غرانے لگی۔ رون پلنگ سے کود گیا اور زمین پر پڑے چاکلیٹی مینڈک کے ریپر پر پھسل گیا جس سے اس کا سر سامنے والی دیوار سے جا ٹکرایا۔ ہیری نے اپنی چھڑی کی طرف چھلانگ لگا دی مگر اسے احساس ہوا کہ سامنے مسز ویزلی کھڑی تھیں جن کے بال بکھرے ہوئے تھے اور چہرہ غصے سے بھنچا ہوا تھا۔

''اس آرام دہ اور پرسکون اجلاس میں یوں دخل انداز ہونے کیلئے میں معافی چاہتی ہوں۔'' انہوں نے تھرتھراتی ہوئی آواز میں کہا۔ ''مجھے معلوم ہے کہ تم لوگوں کو آرام کی ضرورت ہے...... مگر میرے کمرے میں شادی کے تحفوں کا ڈھیر پڑا ہے جنہیں چھانٹنا ضروری ہے اور تم لوگوں نے ہر طرح کی مدد کرنے کیلئے ہامی بھری تھی......''

''اوہ ہاں!'' ہرمائنی نے دہشت زدہ لہجے میں کہا اور اچھل کر کھڑی ہو گئی جس سے کتابوں کا ڈھیر گر گیا اور ہر طرف کتابیں ہی کتابیں بکھر گئیں۔ ''ہم آتے ہیں...... ہمیں افسوس ہے......''

ہیری اور رون کو دُکھ بھری نظروں سے دیکھنے کے بعد ہرمائنی جلدی سے مسز ویزلی کے پیچھے پیچھے کمرے سے باہر نکل گئی۔

''یہ تو گھریلو خرسوں جیسا سلوک ہے، ہے نا؟ ...... سوائے اس کے کہ اس کام میں ہمیں کوئی تسلی نہیں ملتی ہے، یہ شادی جتنی جلدی نبٹ جائے، اتنا ہی بہتر ہوگا......'' رون نے اپنا سر مسلتے ہوئے آہستگی سے کہا تاکہ اس کی شکایت کہیں مسز ویزلی کے کانوں تک نہ پہنچ جائے۔ جب وہ اور ہیری بھی نڈھال قدموں سے ان کے تعاقب میں باہر نکلے۔

''صحیح کہا......'' ہیری نے گہری سانس لے کر کہا۔ ''پھر ہم لوگوں کو پٹاریوں کے تلاش کے علاوہ کوئی دوسرا کام نہیں کرنا پڑے گا...... یہ تو پکنک منانے جیسا ہی ہوگا، ہے نا؟''

رون ہنسنے لگا مگر مسز ویزلی کے کمرے میں رکھے شادی کے تحفوں کا چھت جتنا اونچا وسیع وعریض ڈھیر دیکھ کر اس کی ہنسی ایک دم کہیں گم ہو کر رہ گئی۔

ڈیلاکور گھرانے کے لوگ اگلی صبح گیارہ بجے آ گئے۔ ہیری، رون، ہرمائنی اور جینی اب فلیور کے گھرانے سے کافی چڑ چڑاہٹ محسوس کرنے لگے تھے۔ لباس کی رنگت سے ملتی جلتی جرابیں پہننے کیلئے رون منہ بسور کر پاؤں پٹختا ہوا بالائی منزل پر چلا گیا۔ ہیری نے اپنے کھڑے بال جمانے کی کوشش کی۔ تیار ہونے کے بعد وہ ڈیلاکور میاں بیوی کا استقبال کرنے کیلئے عقبی دھوپ بھرے صحن میں پہنچ

گیا۔

ہیری نے پہلے کبھی اس جگہ کو اتنا صاف ستھرا اور وسیع نہیں پایا تھا۔ پیچھے والے دروازے کے پاس عام طور پر زنگ آلودہ کڑاہیاں اور پرانے ولنگٹن جوتوں کے ڈھیر پڑے رہتے تھے۔اب دروازے کے دونوں طرف دوطرف نئی آرائشی گھنی فلتربی بیلیں بڑے گملوں میں لگی ہوئی تھیں حالانکہ ہوا بالکل نہیں چل رہی تھی مگر ان کے پتے آہستہ آہستہ ہل رہے تھے اور متاثر کن اثرات ڈال رہے تھے۔ مرغیوں کو ان کے ڈربے میں بند کر دیا گیا تھا،صحن میں جھاڑو لگا دی گئی تھی اور قریبی باغیچے کی تراش خراش کر دی گئی تھی۔فالتو لمبی گھاس کاٹ چھانٹ دی گئی تھی اور اس کی شکل ہی بدل کر رکھ دی گئی تھی۔ ہیری کو باغیچے کا پرانا نقشہ زیادہ مرغوب تھا۔اس نے سوچا کہ ہر طرف منڈلانے والے بالشتیوں کے عام طور پر دکھائی دینے والے منظر کے بغیر تو یہ تھوڑا سونا سونا لگ رہا تھا۔

اسے معلوم نہیں تھا کہ رون کے گھر پر ققنس کے گروہ اور محکمہ جادو نے باہمی تعاون سے کتنے اور کیسے جادوئی حفاظتی اقدامات کئے تھے اور جادوئی حصار پھیلا رکھے تھے۔ وہ تو بس اتنا ہی جانتا تھا کہ اب کسی کیلئے بھی اپنی جادوئی قوت کے بل بوتے پر براہ راست یہاں آنا ممکن نہیں تھا۔مسٹر ویزلی، ڈیلاکور میاں بیوی کو یہاں لانے کیلئے قریبی پہاڑی پر گئے تھے جہاں وہ گھریری کنجی کے ذریعے پہنچنے والے تھے۔ان کی آمد کا اشارہ ایک کھلکھلاتی ہوئی ہنسی سے ملا۔ بعد میں معلوم ہوا کہ یہ ہنسی دراصل مسٹر ویزلی کی ہی تھی جو کچھ پل بعد ہی گیٹ پر دکھائی دیئے تھے۔ وہ سامان سے لدے پھدے تھے اور سنہری بالوں والی ایک حسین خاتون کے ساتھ آ رہے تھے۔اس خاتون نے پتوں جیسے سبز رنگت کا لباس پہن رکھا تھا اور وہ یقیناً فلیور کی ماں ہی ہو سکتی تھی۔

''اوہ ممی...... پاپا!'' فلیور فرط مسرت سے چیخی اور ان کے گلے سے لپٹ گئی۔

موسیو ڈیلاکور اپنی بیوی جتنے جاذب نظر نہیں تھے، ان کے قد کی لمبائی بیوی کے مقابلے میں ایک فٹ کم ہی رہی ہو گی۔ وہ کافی فربہ بدن تھے اور ان کی ڈاڑھی چھوٹی، نوکیلی اور سیاہ تھی۔ بہر حال، وہ ہنس مکھ مزاج دکھائی دیتے تھے۔ وہ اونچی ایڑھی والے جوتوں میں پھدکتے ہوئے مسز ویزلی کے پاس پہنچے اور انہوں نے ان کے دونوں رخساروں پر بوسہ لیا جس پر وہ شرما گئیں۔

''آپ کو کافی پریشانی اُٹھانا پڑی ہو گی۔'' موسیو ڈیلاکور نے گہری آواز میں کہا۔''فلیور نے ہمیں بتایا تھا کہ آپ شادی کی تیاریوں پر بہت محنت کر رہی ہیں۔''

''اوہ ایسا کچھ نہیں ہے، ایسا کچھ نہیں ہے......کوئی پریشانی والی بات نہیں۔'' مسز ویزلی نے کہا۔ رون نے اپنی بھڑاس نکالتے ہوئے ایک بالشتیے پر پاؤں دے مارا جو نئی فلتربی بیل کے گملے کے عقب سے جھانک رہا تھا۔

''شاندار خاتون!'' موسیو ڈیلاکور نے کہا جو اب بھی اپنے دونوں موٹے ہاتھوں کے درمیان مسز ویزلی کا ہاتھ تھامے ہوئے تھے اور مسکرائے جا رہے تھے۔''ہمارے گھرانوں کے ایک ہونے سے ہمارے لئے یہ نہایت قابل فخر بات ہے۔آیئے میں آپ کا تعارف اپنی بیوی اپولین سے کرواتا ہوں......''

مادام ایپولین ڈیلا کور آگے بڑھیں اور انہوں نے جھک کر مسز ویزلی کے رخساروں کو چوما۔

''بہت اعلیٰ''انہوں نے کہا۔''آپ کے شوہر ہمیں دلچسپ کہانیاں سنا رہے تھے۔''

مسٹر ویزلی اپنے بارے میں تعریفی کلمات سن کر بے ساختہ ہنس پڑے۔ جب مسز ویزلی ان پر شعلہ بار نگاہ ڈالی تو وہ فوراً خاموش ہو گئے۔ اب ان کے چہرے پر ایسا تاثر ابھر آیا تھا جیسے وہ کسی قریبی دوست کے بیمار ہونے پر اس کی عیادت پر آئے ہوں۔

''اور ظاہر ہے کہ آپ میری چھوٹی بیٹی گبرئیل سے تو مل ہی چکے ہیں۔''موسیو ڈیلا کور نے کہا۔ گبرئیل، فلیور کا ہی ننھا بہروپ دکھائی دیتی تھی۔ اس کی عمر گیارہ برس تھی اور اس کے لمبے بال کمر سے نیچے گر رہے تھے جو چاندی جیسے سنہرے تھے۔ اس نے مسز ویزلی کی طرف دلکش مسکراہٹ کے ساتھ دیکھا اور ان کے گلے لگ گئی۔ پھر اس نے ہیری کی طرف اشتیاق بھرے انداز میں دیکھ کر اپنی پلکیں جھپکائیں۔ جینی نے زور سے کھنکار کر اپنا گلا صاف کرنے لگی۔

''اچھا تو اندر چلیں......''مسز ویزلی نے دمکتے ہوئے چہرے کے ساتھ کہا اور وہ ڈیلا کور میاں بیوی کو اپنے ہمراہ اندر لے گئیں۔ حالانکہ چلتے ہوئے پہلے آپ، بالکل نہیں، ہاہاہا، کیوں نہیں، جیسے جملوں کی تکرار بار بار سنائی دیتی رہی۔

جلد ہی یہ معلوم ہو گیا کہ ڈیلا کور میاں بیوی معاملات میں ہاتھ بٹانے اور معاونت کرنے والے خوشنما مہمان تھے۔ وہ گھر گرہستی کو خوب سمجھتے تھے اور ہر چیز پر اپنی خوشی کا اظہار کئے بغیر نہ رہتے تھے۔ شادی کی تیاریوں میں مدد کرنے کیلئے بے قرار دکھائی دیتے تھے۔ موسیو ڈیلا کور نے تو مہمانوں کے نشستی منصوبے سے لے کر دلہن کی سہیلیوں کے جوتوں تک ہر چیز کو 'نہایت شاندار' قرار دے ڈالا تھا۔ مادام ایپولین گھریلو جادوئی کلمات کے استعمال میں نہایت ماہر تھیں اور انہوں نے پل بھر میں ہی اوون کی صحیح طریقے سے صفائی کر ڈالی تھی۔ گبرئیل اپنی بڑی بہن کے پیچھے پیچھے گھومتی رہتی تھی، وہ ہر طرح سے اس کی مدد کرنے کیلئے چاق و چوبند دکھائی دیتی تھی اور فراٹے دار فرانسیسی بولتی رہتی تھی۔

اصل پریشانی یہ تھی کہ رون کے گھر میں اتنے سارے لوگوں کے رہنے کیلئے مناسب جگہ نہیں تھی۔ مسٹر ویزلی اور مسز ویزلی اب سیٹنگ روم میں سو رہے تھے۔ موسیو اور مادام ڈیلا کور اس کیلئے رضامند نہیں ہو رہے تھے مگر ویزلی میاں بیوی نے اس بات پر زور دیا کہ وہ ان کے بیڈ روم میں ہی سوئیں۔ گبرئیل اپنی بہن فلیور کے ساتھ پرسی کے پرانے کمرے میں سو رہی تھی۔ چارلی، جو بل کا سر بالا بھی بننے والا تھا، رومانیہ سے ابھی تک لوٹا نہیں تھا۔ اس کی آمد پر اسے بھی بل کے ساتھ سونا تھا۔ تنہائی میں بیٹھ کر آئندہ کی حکمت عملی وضع کرنے کا موقع تو اب بالکل ہی ختم ہو کر رہ گیا تھا۔ بدحواسی کے عالم میں ہیری، رون اور ہرمائنی نے گھر کے مجمع سے نکل کر مکان سے دور رہنے کیلئے مرغیوں کو دانہ ڈالنے کی تجویز پیش کی۔

''مگر وہ اب بھی ہمیں تنہا نہیں چھوڑ رہے ہیں۔''رون غراتا ہوا بولا۔ جب صحن میں باہمی گفتگو کرنے کی ان کی دوسری کوشش بھی مسز ویزلی نے ناکام بنا دی تھی جو اپنے ہاتھ میں کپڑوں کی ایک بڑی بالٹی اٹھا کر ان کی طرف چلی آ رہی تھیں۔

''اوہ یہ اچھی بات ہے کہ تم نے مرغیوں کو دانہ ڈال دیا۔'' وہ ان کے قریب پہنچ کر بولیں۔ ''اب اچھا یہ رہے گا کہ ہم انہیں دوبارہ بند کر دیں۔ اس سے پہلے کہ کل شادی کے شامیانے لگانے والے آ جائیں۔'' انہوں نے مرغیوں کے ڈربے سے ٹیک لگاتے ہوئے کہا۔ وہ کافی تھکی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ ''میلا مانٹ کے جادوئی شامیانے...... وہ بے حد عمدہ ہوتے ہیں۔ بل انہیں لے کر آئے گا...... ان لوگوں کے آنے پر تم اندر ہی رہنا، ہیری! میں تو یہ کہوں گی کہ اتنے زیادہ جادوئی حفاظتی اقدامات کے باعث شادی کی تقریب کے انعقاد میں بہت زیادہ دشواری پیش آ رہی ہے......''

''اوہ مجھے افسوس ہے......'' ہیری نے معذرات خواہانہ لہجے میں کہا۔

''نادانوں جیسی باتیں مت کرو، ہیری!'' مسز ویزلی فوراً بولیں۔ ''میرا کہنے کا مطلب یہ نہیں تھا...... دیکھو تمہاری حفاظت بہت زیادہ اہم ہے۔ دراصل ہیری! میں تم سے یہ پوچھنا چاہتی تھی کہ تم اپنی سالگرہ کیسے منانا چاہتے ہو۔ آخر سترہویں سالگرہ بہت خاص ہوتی ہے......''

''میں کسی قسم کا ہلا گلا نہیں چاہتا ہوں۔'' ہیری نے جلدی سے کہا اور یہ تصور کیا کہ اس سے ان سب پر کام کا بوجھ مزید بڑھ جائے گا۔ ''دیکھئے مسز ویزلی! معمول کا کھانا ہی اچھا رہے گا...... سالگرہ کے ایک ہی دن بعد شادی کی زوردار تقریب ہے......''

''اوہ ٹھیک ہے...... جیسا تم چاہو! میں ریمس اور ٹونکس کو بھی دعوت دے دوں گی، ٹھیک ہے، ہے نا؟ اور ہیگرڈ کو بھی......؟''

''یہ زیادہ شاندار رہے گا۔'' ہیری نے کہا۔ ''مگر مہربانی کر کے زیادہ تکلف نہ کیجئے گا۔''

''بالکل بھی نہیں...... بالکل نہیں...... اس میں تکلف والی کیا بات ہے......؟''

مسز ویزلی نے لمبی، ٹٹولتی ہوئی نگاہ سے اسے دیکھا پھر تھوڑے غمگین انداز میں مسکرا کر دور چلی گئیں۔ ہیری دیکھتا رہا جب انہوں نے کپڑے سکھانے کے تار کے پاس اپنی چھڑی لہرائی اور گیلے کپڑے ہوا میں سوکھنے کیلئے خود بخود تار پر ٹنگتے چلے گئے۔ اچانک ہیری کے دل پر پشیمانی کی ایک بڑی لہر اُٹھی کہ وہ انہیں کتنی مشکلات اور پریشانیوں میں مبتلا کئے ہوئے تھا؟

☆☆☆☆

ساتوں باب

# ڈمبل ڈور کی وصیت

وہ طلوع آفتاب کی سرد، نیلی روشنی میں ایک سڑک پر جا رہا تھا۔ بہت نشیب میں ایک قصبے کا عکس دھند کی لہروں میں جھلک رہا تھا۔ اسے جس آدمی کی تلاش تھی کیا وہ اسی قصبے میں رہتا ہوگا؟ اسے اس آدمی کی اتنی شدت سے ضرورت تھی کہ وہ کسی اور چیز کے بارے میں سوچ ہی نہیں پا رہا تھا۔ اس آدمی کے پاس اس کی پریشانی کا جواب تھا......

''اوئے......اب جاگ جاؤ!''

ہیری نے اپنی آنکھیں کھولیں۔ وہ رون کے توشہ خانے والے کمرے میں پلنگ پر لیٹا ہوا تھا۔ سورج ابھی تک طلوع نہیں ہوا تھا اور کمرے میں اب بھی تھوڑا اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ پگ وجیون اپنے چھوٹے پروں کے نیچے سر دبائے سو رہا تھا۔ ہیری کے ماتھے کے نشان سے ٹیسیں اُٹھ رہی تھیں۔

''تم نیند میں کچھ بڑبڑا رہے تھے۔''

''اچھا......''

''ہاں......گریگوری وِچ......تم بار بار گریگوری وچ کہہ رہے تھے۔''

ہیری اپنی عینک نہیں پہنے ہوئے تھا، اس لئے اسے رون کا چہرہ دھندلا دکھائی دے رہا تھا۔

''یہ گریگوری وچ کون ہے؟''

''مجھے کیا معلوم......اس کا نام تو تم بڑبڑا رہے تھے۔''

ہیری نے اپنا سر مسلا اور سوچنے لگا۔ اسے ہلکا سا یاد آیا کہ اس نے یہ نام پہلے کہیں سنا تھا مگر وہ یہ نہیں یاد کر پایا کہ کہاں سنا تھا؟

''میرا خیال ہے کہ والڈی مورٹ اس کی تلاش کر رہا ہے۔''

''بیچارا......'' رون نے دل سوز لہجے میں کہا۔

ہیری اُٹھ کر بیٹھ گیا۔ وہ ابھی بھی اپنے نشان کو مسل رہا تھا مگر اب پوری طرح بیدار ہو چکا تھا۔ اس نے ٹھیک ٹھیک یاد کرنے کی

کوشش کی اس نے خواب میں کیا دیکھا تھا مگر اسے بس پہاڑ کے اوپر آسمان اور کافی نشیب میں بس ایک چھوٹے قصبے کی دھندلی جھلک ہی یاد آئی۔

''میرا خیال ہے کہ وہ بیرون ملک میں ہے۔''

''کون......گریگوری وچ؟''

''نہیں......والڈی مورٹ......میرا خیال ہے کہ وہ کسی دوسرے ملک میں گریگوری وچ کی تلاش کر رہا ہے، وہ برطانیہ جیسی کوئی جگہ نہیں لگ رہی تھی......''

''تم دوبارہ اس کے دماغ میں دیکھ رہے تھے؟''

رون کا چہرہ یکا یک پریشانیوں کی لپیٹ میں دکھائی دینے لگا۔

''مہربانی کر کے یہ بات ہرمائنی کو مت بتانا۔ ویسے وہ یہ امید کیسے کر سکتی ہے کہ میں نیند میں ایسے منظر نہ دیکھوں؟'' ہیری تنک کر بولا۔ اس نے پگ وجیون کے پنجرے کو گھورا اور سوچنے لگا۔ گریگوری وچ نام اتنا جانا پہچانا کیوں لگ رہا ہے؟

''میرا خیال ہے کہ اس کا کیوڈچ سے کوئی تعلق ہے، کوئی نہ کوئی تعلق ہے لیکن مجھے یاد...... مجھے یاد نہیں آ رہا ہے کہ یہ کیا ہے؟'' اس نے آہستگی سے کہا۔

''کیوڈچ؟'' رون نے کہا۔ ''کیا تم اس گریگوری وچ کے بارے میں سوچ تو نہیں رہے تھے۔''

''کون سے؟''

''ڈریگومر گریگوری وچ! نقاش جسے دو سال پہلے ریکارڈ فیس میں چڈلے کن نس میں لیا گیا تھا۔ کسی سیزن میں سب سے زیادہ قواف سکور کرنے کا ریکارڈ اسی کے نام ہے۔''

''نہیں......'' ہیری نے سر ہلایا۔ ''میں یقینی طور پر گریگوری وچ کے بارے میں نہیں سوچ رہا تھا۔''

''میں بھی ایسی کوشش کرتا ہوں۔'' رون نے کہا۔ ''خیر سالگرہ مبارک ہو۔''

''ار......میں تو بھول ہی گیا تھا کہ میں سترہ برس کا ہو چکا ہوں۔''

ہیری نے اپنے پلنگ کے پاس رکھی چھڑی اُٹھائی، اسے اس جانب تان لیا جہاں اس نے اپنی عینک اتار کر رکھی تھی۔ ''ایکوسم عینک......'' حالانکہ عینک صرف ایک ہی فٹ کے فاصلے پر پڑی تھی مگر اسے اپنی طرف اُڑتا ہوا آتا دیکھ کر اسے بے حد مسرت کا احساس ہوا، جب تک کہ وہ اس کی آنکھوں سے نہ ٹکرا گیا۔

''بہت خوب......'' رون نے مسکرا کر بولا۔

حراستی سحر سے نجات پانے کی خوشی میں ہیری، رون کے کمرے کا ڈھیر سامان ادھر سے ادھر اُڑاتا رہا۔ اس ہنگامے کی وجہ سے

پگ وجیون جاگ گیا اور جوشیلے انداز مین اپنے پنجرے میں پر پھڑ پھڑانے لگا۔ ہیری نے جادو سے اپنے جوتوں کے تسمے باندھنے کی کوشش کی (اس سے لگی گانٹھ کو دوبارہ کھولنے میں اسے کئی منٹ لگ گئے تھے) اور محض دل لگی کیلئے رون کے چڈلے کن نس کے پوسٹروں کے کھلاڑی کے نارنجی چوغوں کو چمکیلے نیلے چوغوں میں بدل ڈالا۔

''ویسے میں زپ ہاتھ سے ہی لگاتا۔'' رون نے ہنستے ہوئے ہیری سے کہا جب ہیری زپ کا جائزہ لینے کیلئے ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ ''یہ رہا تمہارا تحفہ۔ اسے یہی کھول کر دیکھ لو۔ ممی کو دکھائی نہیں دینا چاہئے۔''

''کتاب......؟'' ہیری نے مستطیل پیکٹ کو لیتے ہوئے کہا۔ ''اپنی روایت سے ہٹ کر، ہے نا؟''

''یہ کوئی ایسی ویسی کتاب نہیں ہے!'' رون جلدی سے بولا۔ ''یہ تو نہایت انمول ہے، 'جادوگرنیوں کو متاثر کرنے کے بارہ اہم اصول'۔ اس میں وہ تمام تر معلومات دی گئی ہیں جو ہمیں لڑکیوں کے بارے میں معلوم ہونا چاہئیں۔ اگر یہ گذشتہ سال میرے پاس ہوتی تو میں جان چکا ہوتا کہ لیونڈر سے پیچھا کیسے چھڑایا جا سکتا تھا اور میں یہ بھی جان جاتا کہ ہرمائنی کے ساتھ کیسے...... خیر! فریڈ اور جارج نے مجھے یہ کتاب دی تھی۔ میں نے اس سے بہت کچھ سیکھا ہے۔ تم تو حیران رہ جاؤ گے۔ اس میں صرف جادو کے طریقے ہی نہیں لکھے ہیں......''

باورچی خانے میں پہنچ کر انہوں نے دیکھا کہ میز پر تحفوں کا ڈھیر رکھا ہوا تھا۔ بل اور موسیو ڈیلا کور اپنا ناشتہ ختم کر رہے تھے جبکہ مسز ویزلی کڑاہی کے پاس کھڑی ہو کر ان سے باتیں کر رہی تھیں۔

''ہیری! آرتھر کہہ گئے تھے کہ میں ان کی طرف سے بھی تمہیں سترہویں سالگرہ کی مبارکباد دے دوں۔'' مسز ویزلی نے اس کی طرف مسکرا کر دیکھتے ہوئے کہا۔ ''انہیں جلدی دفتر جانا پڑا مگر وہ رات کے کھانے تک ضرور لوٹ آئیں گے۔ سب سے اوپر والا تحفہ ہماری طرف سے ہے۔''

ہیری بیٹھ گیا اور اس نے وہ چوکور پارسل اُٹھا لیا جس کی طرف مسز ویزلی نے اشارہ کیا تھا۔ اس کے اندر سے ایک گھڑی نکلی۔ یہ بالکل ویسی ہی تھی جیسی مسٹر ویزلی اور مسز ویزلی نے رون کی سترہویں سالگرہ پر اسے دی تھی۔ اس سنہری گھڑی میں سوئیوں کے بجائے ستارے دائرے میں گھوم رہے تھے۔

''جادوگر کے بالغ ہونے پر اسے گھڑی دینے کا ہی رواج ہے۔'' مسز ویزلی نے کہا اور پریشر ککر کے قریب سے اس کی طرف پریشانی بھری نگاہ ڈالی۔ ''مجھے افسوس ہے کہ یہ رون جیسی نہیں ہے۔ دراصل یہ میرے بھائی فوبیون کی ہے اور وہ اپنے سامان کی صحیح طور پر دیکھ بھال نہیں کیا کرتے تھے۔ عقبی جانب کچھ نشان ہیں مگر......''

ان کی باقی بات ادھوری رہ گئی، ہیری نے اُٹھ کر انہیں گلے لگا لیا تھا۔ ہیری نے اس مصافحے بہت سی ان کہی باتیں بھرنے کی کوشش کی اور شاید مسز ویزلی سمجھ گئیں کیونکہ اسے چھوڑتے ہوئے انہوں نے اس کا رخسار پیار بھرے انداز سے تھپتھپایا۔ پھر انہوں نے

اپنی چھڑی تھوڑی لاپرواہی سے لہرائی جس سے گوشت کا آدھا پارچہ کڑاہی سے اچھل کر باہر فرش پر جا گرا۔

''سالگرہ مبارک، ہیری!'' ہرمائنی نے تیزی سے باورچی خانے میں داخل ہوتے ہوئے کہا اور تحفوں کے ڈھیر کے اوپر اپنا تحفہ رکھ دیا۔ ''کچھ خاص نہیں ہے مگر مجھے امید ہے کہ تمہیں پسند آئے گا۔تم نے اسے کیا دیا؟'' اس نے رون سے پوچھا مگر رون نے ہرمائنی کی بات نہ سننے کی اداکاری کی۔

''چلو! ہرمائنی کا تحفہ کھول کر دیکھو!'' رون نے ہیری کو ہدایت کرتے ہوئے کہا۔

ہرمائنی نے اسے نیا مخبرلٹو دیا تھا۔بل اور فلیور نے جادوئی ریزر دیا تھا (اوہ ہاں! اس سے تمہاری بڑھی ہوئی ڈاڑھی بالکل چکنی ہو جائے گی، موسیوڈیلاکور نے اسے یقین دہانی کرائی۔ 'مگر تمہیں اسے کھلی وضاحت سے بتانا ہوگا کہ تم کیسی شیو کرنا چاہتے ہو؟......ورنہ تمہارے جسم پر بہت کم ہی بال بچ پائیں گے اور تمہیں اس پر شرمندگی اُٹھانا پڑ سکتی ہے') موسیو اور مادام ڈیلاکور نے اسے چاکلیٹ کا ڈبہ دیا تھا۔فریڈ اور جارج نے اپنی دکان کے شرارتی سامان سے بھرا ہوا ایک بڑا صندوقچہ دیا تھا۔رون، ہیری اور ہرمائنی میز پر نہیں رُکے کیونکہ مادام ڈیلاکور، فلیور اور گبرئیل کے آجانے پر باورچی خانہ بھر گیا تھا۔

''میں یہ سامان بھی پیک کر دیتی ہوں۔'' ہرمائنی نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا اور ہیری کے تحفوں اس کے ہاتھ سے لے لئے، جب وہ تینوں بالائی منزل کی طرف جا رہے تھے۔''میرا کام تقریباً پورا ہو چکا ہے، رون! اب میں بس تمہاری پتلونیں دھل کر آنے کا انتظار کر رہی ہو......''

پہلی منزل کے ایک دروازے کے کھلنے کی وجہ سے رون کوئی جواب نہیں دے پایا۔

''ہیری! کیا تم ایک منٹ کیلئے اندر آ سکتے ہو؟''

یہ جینی تھی، رون اچانک رُک گیا مگر ہرمائنی نے اس کی کہنی پکڑی اور اسے کھینچتے ہوئے سیڑھیوں سے اوپر لے گئی۔تھوڑا گھبرایا ہوا ہیری جینی کے پیچھے پیچھے اس کے کمرے میں پہنچ گیا۔

وہ کبھی پہلے یہاں نہیں آیا تھا، کمرہ کافی چھوٹا مگر بہت صاف ستھرا تھا۔ایک دیوار پر ہیلی ہیڈ ہارپیز نامی جادوگرنیوں کی کیوڈچ ٹیم کی کپتان گیونگ جونز کی تصویر لگی ہوئی تھی۔کھلی کھڑکی کے سامنے ایک میز پڑی تھی جہاں سے باغیچہ دکھائی دیتا تھا۔اسی باغیچے میں ہیری اور جینی کبھی رون اور ہرمائنی کے ساتھ دو دو کی ٹیم بنا کر کیوڈچ کھیلتے تھے۔اب باغیچے میں موتیوں جیسے سفید شامیانے لگے ہوئے تھے اور شامیانے کے سب سے اوپر لگا سنہری جھنڈا جینی کی کھڑکی جتنا ہی اونچا دکھائی دے رہا تھا۔

''سترہویں سالگرہ مبارک ہو ہیری!'' جینی نے ہیری کی طرف دیکھتے ہوئے اور گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔

''اوہ......شکریہ!''

وہ اس کی طرف ٹکٹکی باندھے دیکھ رہی تھی۔ہیری اس سے نظریں نہیں ملا پایا۔یہ آنکھیں چندھیا دینے والی روشنی جیسا منظر محسوس

ہو رہا تھا۔

''یہاں سے عمدہ منظر دکھائی دیتا ہے۔'' ہیری نے کھڑکی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کمزور لہجے میں کہا۔

جینی نے اس کی بات نظر انداز کر دی اور وہ اس کیلئے اسے قصوروار نہیں ٹھہرا سکتی تھی۔

''میں یہ نہیں فیصلہ کر پائی کہ تمہیں کیا دوں؟'' جینی نے کہا۔

''تمہیں کچھ بھی دینے کی ضرورت نہیں ہے۔''

اس نے یہ بات بھی نظر انداز کر دی۔

''میں نہیں جانتی تھی کہ کیا سودمند ہو سکتا ہے؟ کوئی زیادہ بڑی چیز تو دے نہیں سکتی تھی کیونکہ تم اسے ساتھ نہیں لے جا پاتے......''

ہیری نے اس پر نظر ڈالی۔ اس کی آنکھوں میں آنسو نہیں تھے، یہ جینی کی ایک اچھی بات تھی کہ وہ بہت کم آنسو بہاتی تھی۔ ہیری نے کئی بار سوچا کہ شاید چھ بھائیوں کی اکلوتی بہن ہونے سے وہ نہایت مضبوط ہو گئی تھی۔

جینی ایک قدم بڑھا کر اس کے قریب آ گئی۔

''پھر میں نے سوچا کہ میں تمہیں کچھ ایسی چیز دوں جس سے تم مجھے یاد رکھ سکو، اگر تم اپنے کام کے سلسلے میں کسی موہنی سے ملو......''

''ایمانداری سے کہا جائے تو اس سفر کے دوران لڑکیوں کے ساتھ گھومنے پھرنے کا مکان نہ ہونے کے برابر ہے۔'' ہیری نے کہا۔

''میرے ذہن میں بھی یہی خوشگوار احساس ہے۔'' جینی بڑبڑائی اور پھر وہ اس کے گلے لگ گئی اور بھینچ کر بوس و کنار کرنے لگی۔ ہیری نے مزاحمت نہیں کی بلکہ اس کا پورا پورا ساتھ دینے لگا۔ وہ اپنے اردگرد سب کچھ بھول چکا تھا۔ یہ خوشگوار احساس فائر وہسکی سے بھی زیادہ مدہوش کرنے والا تھا۔ جینی ہی دنیا کی اکلوتی سچائی تھی، اس کا احساس، اس کی کمر کو سہلاتا ہوا ایک ہاتھ، اور دوسرا ہاتھ اس کے سرخ خوشبودار چکنے بالوں میں کھویا ہوا تھا......

اسی وقت دھڑام سے دروازہ کھلا اور وہ دونوں اچھل کر ایک دوسرے سے الگ ہو گئے۔

''ار......'' رون نے چبھتے ہوئے لہجے میں کہا۔ ''معاف کرنا......''

''رون!'' ہرمائنی اس کے ٹھیک پیچھے آئی۔ اس کی سانس تھوڑی پھولی ہوئی تھی، کچھ دیر تک تناؤ بھری خاموشی چھائی رہی۔ پھر جینی نے سپاٹ آواز میں آہستگی سے کہا۔

''اچھا......سالگرہ مبارک!''

رون کے کان سرخ ہو رہے تھے اور ہرمائنی کافی گھبرائی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ ہیری انہیں باہر نکال کر دروازہ دھڑام سے بند کرنا چاہتا تھا مگر ایسا محسوس ہوا جیسے دروازہ کھلتے ہی ٹھنڈی ہوا کا جھونکا کمرے میں داخل ہو گیا تھا اور اس کی خوشی کا بلبلہ صابن کی

جھاگ کی طرح بیٹھ گیا تھا۔جینی کے ساتھ اس کے تمام تعلق ختم کرنے کی سب فیصلے،اس سے دور رہنے کی سب امیدیں،رون کے داخل ہوتے ہی دم توڑ گئی تھیں۔بھولی بسری خوشیاں بھی اب جا چکی تھیں۔

اس نے جینی کی طرف دیکھا۔وہ کچھ کہنا چاہتا تھا حالانکہ اسے معلوم نہیں تھا کہ کیا کہے؟ بہرحال،جینی نے اس کی طرف کمر موڑ لی تھی اس نے سوچا کہ شاید جینی اب آنسوؤں میں ڈوبی ہوگی۔وہ اسے تسلی دینے کیلئے رون کے سامنے کچھ بھی نہیں کر سکتا تھا۔

''پھر ملیں گے......'' ہیری نے کہا اور باقی دونوں کے پیچھے پیچھے جینی کے بیڈروم سے باہر نکل آیا۔رون سیڑھیاں اترنے لگا اور بھیڑ بھرے باورچی خانے سے ہوتا ہوا باہر صحن میں پہنچ گیا۔ہیری بھی اس کے ساتھ قدم سے قدم ملاتے ہوئے تیزی سے چلتا رہا اور ہرمائنی گھبرائی ہوئی ان کے تعاقب میں چلتی تھی۔

تازہ کٹی ہوئی گھاس والے ویران باغیچے کے پاس پہنچ کر رون نے اس کی طرف مڑا۔

''تم نے اسے چھوڑ دیا تھا پھر اب تم اس کے ساتھ یہ تماشا کیوں کر رہے ہو؟''

''میں کوئی تماشا نہیں کر رہا ہوں۔'' ہیری نے کہا جب ہرمائنی ان کے قریب پہنچ گئی۔

''رون......'' اس نے کچھ کہنا چاہا۔

رون نے فوراً ہاتھ اُٹھا کر اسے مداخلت کرنے سے روک دیا۔

''تمہارے تعلقات منقطع کر لینے سے اس کا دل سچ مچ ٹوٹ گیا تھا......''

''میرا بھی......تم اچھی طرح جانتے ہی ہو کہ میں نے ایسا کیوں کیا تھا؟ میں ایسا بالکل نہیں کرنا چاہتا تھا......''

''ہاں! مگر اب تم اس کا بوسہ لے رہے ہو،اس سے اس کی امید پھر سے جاگ اُٹھیں گی۔''

''وہ نادان نہیں ہے۔وہ جانتی ہے کہ ایسا نہیں ہوسکتا،اسے یہ امید قطعی نہیں ہے کہ آخر میں ہماری شادی ہو جائے گی......''

یہ کہتے ہوئے ہیری کے ذہن میں جینی کی واضح تصویر ابھر آئی۔جس میں وہ دلہن والی سفید فراک پہنے ہوئے ایک لمبے مگر بغیر خدوخال والے انجان اجنبی سے شادی کر رہی تھی۔پل بھر کو ابھری اس تصویر سے اس کا دل تڑپ اُٹھا۔جینی کا مستقبل آزاد اور کھلا ہوا تھا جبکہ ہیری......اسے مستقبل میں والڈی مورٹ کے سوا اور کچھ نہیں دکھائی دیتا تھا۔

''اگر تم موقع ملتے ہی اسے یوں گلے لگاؤ گے......''

''ایسا دوبارہ نہیں ہوگا......'' ہیری نے روکھے پن سے کہا۔آسمان میں ایک بھی بادل نہیں تھا مگر ہیری کو محسوس ہوا جیسے سورج ڈھل گیا ہو۔''ٹھیک ہے!''

رون تھوڑا چڑ چڑا اور تھوڑا جھینپا ہوا دکھائی دینے لگا۔پل بھر کیلئے پہلو بدلتے ہوئے وہ آگے پیچھے جھولا اور پھر بولا۔''اچھا تو پھر ٹھیک ہے......ہاں!''

جینی نے باقی دن میں ہیری سے تنہائی میں ملنے کی خواہش کا کوئی اظہار نہیں کیا۔ نہ ہی اس نے کوئی ایسا تاثر دکھایا کہ اس نے اپنے کمرے میں ہیری کے ساتھ شائستہ گفتگو کے علاوہ کچھ اور کیا ہو۔ بہرحال، چارلی کی آمد کے بعد ہیری کو سکھ کی سانس نصیب ہوئی۔ اس سے ایک خوشگوار ماحول پیدا ہو گیا کیونکہ مسز ویزلی نے چارلی کو ایک کرسی پر زبردستی بٹھایا اور اپنی چھڑی خطرناک طریقے سے لہرا کر یہ اعلان کیا کہ اب اس کے بال صحیح طریقے سے کٹنے والے ہیں۔

ہیری کی سالگرہ سے رون کے گھر کے باورچی خانہ کا ہجوم نقطہ عروج پر پہنچ گیا، وہ بھی اس وقت...... جب چارلی، لوپن، ٹونکس اور ہیگرڈ نہیں آئے تھے۔ اس لئے باغیچے میں کئی میزیں جوڑ کر لگا دی گئی تھیں۔ فریڈ اور جارج نے کئی بینگنی لالٹینوں پر جادو کر دیا تھا اور ان سبھی میں سترہ کا عدد روشن ہو گیا تھا۔ انہوں نے ان خصوصی لالٹینوں کو لوگوں کی بیٹھنے کی جگہ کے اوپر ہوا میں معلق کر ڈالا تھا۔ مسز ویزلی کی دیکھ بھال کے بعد جارج کا زخم اب صاف ہو چکا تھا مگر ہیری کو ابھی اس کے سر کے پہلو میں سیاہ سوراخ دیکھنے کی عادت نہیں پڑی تھی حالانکہ جڑواں بھائی اس کے بارے میں اکثر مذاق کرتے رہتے تھے۔ ہرمائنی نے اپنی چھڑی کی نوک سے بینگنی اور سنہری جھنڈیاں نمودار کر کے بچگانہ انداز میں درختوں اور جھاڑیوں پر لپیٹ دیں تھیں۔

''بہت شاندار!'' رون نے کہا۔ جب ہرمائنی نے اپنی چھڑی کو آخری بار لہرا کر جنگلی سیبوں کے درخت کے پتوں کو سنہرا کر دیا۔ ''تم تو واقعی کمال کی آرائش کر لیتی ہو......''

''بہت بہت شکریہ رون!'' ہرمائنی نے کہا۔ وہ خوش اور تھوڑا اگومگوئی میں دکھائی دے رہی تھی۔ ہیری مسکرا کر ان سے دور ہٹ گیا۔ اس نے سوچا کہ جب وہ 'جادوگرنیوں کو متاثر کرنے کے بارہ اصول' نامی کتاب پڑھے گا تو وہاں اسے یقیناً ستائش پر ایک باب ضرور ملے گا۔ وہ جینی کی طرف دیکھ کر مسکرایا مگر اسی وقت اسے رون سے کیا ہوا وعدہ یاد آ گیا اور وہ مڑ کر جلدی سے موسیو ڈیلاکور سے گفتگو کرنے لگا۔

''راستے سے ہٹ جاؤ...... راستے سے ہٹ جاؤ!'' مسز ویزلی نے کہا۔ وہ اپنے سامنے ایک بڑی سنہری گیند کے حجم کے برابر کوئی چیز لا رہی تھیں۔ کچھ سیکنڈ بعد ہیری کو احساس ہوا کہ یہ اس کا سالگرہ کیک تھا۔ مسز ویزلی اسے ہجوم سے بھرے ہوئے باغیچے میں زمین پر لانے کا خطرہ مول نہیں لے سکتیں تھیں، اسی لئے وہ اسے ہوا میں اُڑاتی ہوئی لا رہی تھیں۔ جب کیک بالآخر میز کے وسط میں رکھ دیا گیا تو ہیری بول اُٹھا۔ ''یہ تو بہت شاندار دکھائی دے رہا ہے، مسز ویزلی!''

''اوہ یہ کچھ خاص نہیں ہے، ہیری!'' انہوں نے شفقت بھرے لہجے میں کہا۔ ان کے کندھے کے پیچھے سے رون نے انگوٹھا اُٹھا کر ہیری کو دکھایا اور بغیر کوئی لفظ بولے اپنے لبوں کو ہلایا، ہیری فوراً سمجھ گیا کہ وہ 'بہت شاندار' کہہ رہا تھا۔

سات بجے تک تمام مہمان پہنچ چکے تھے۔ گلی کے موڑ پر ان کا انتظار کرنے والے فریڈ اور جارج اب انہیں گھر لا چکے تھے۔ ہیگرڈ نے اس موقع پر اپنا سب سے اچھا اور بالوں والا خوفناک بھورے رنگ کا سوٹ زیب تن کیا ہوا تھا۔ ہیری سے ہاتھ ملاتے ہوئے لوپن

مسکرائے مگر ہیری کو وہ تھوڑا نا خوش محسوس ہوئے۔ یہ کافی عجیب بات تھی، ٹونکس تو بے حد خوش دکھائی دے رہی تھی۔

''سالگرہ مبارک ہو ہیری!'' ٹونکس نے کہا اور اسے بھینچ کر گلے لگایا۔

''تو پھر سترہ کے ہو گئے۔'' ہیگرڈ نے کہا جب اس نے فریڈ سے بالٹی کی شکل کا شراب سے بھرا گلاس لیا۔ ''ہیری! چھ سال پہلے آج ہی کے دن ہماری تم سے پہلی ملاقات ہوئی تھی، تمہیں وہ یاد ہے، ہے نا؟''

''تھوڑی تھوڑی!'' ہیری نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''تم نے سامنے والا دروازہ اکھاڑ ڈالا تھا، ڈڈلی کی پیٹھ پر دُم نکل آئی تھی اور مجھے بتایا تھا کہ میں ایک جادوگر ہوں......''

''ہمیں بھی پوری طرح یاد نہیں کہ کیا کیا ہوا تھا؟'' ہیگرڈ نے ہنس کر کہا۔ ''رون، ہرمائنی! تم لوگ ٹھیک ہو......؟''

''ہم اچھے ہیں اور تم کیسے ہو ہیگرڈ؟'' ہرمائنی نے کہا۔

''اوہ کچھ برے نہیں ہیں! کچھ مصروف ہیں، ہمیں کچھ شیر خوار یک سنگھے مل گئے ہیں، تم لوگ جب ہوگورٹس لوٹو گے تو ہم تمہیں ضرور دکھائیں گے۔'' ہیری، رون اور ہرمائنی نے آپس میں نظریں نہیں ملائیں، جب ہیگرڈ نے جیب ٹٹولی۔ ''یہ لو ہیری! ہم سوچ نہیں پائے کہ تمہیں کیا دیں؟ مگر پھر ہمیں یہ یاد آ گیا۔'' اس نے ایک چھوٹا سموری پوستین جیسا بٹوہ نکالا جس میں ایک فیتہ لگا ہوا تھا۔ یہ گلے میں لٹکانے کیلئے تھا۔ ''گدھے کے چمڑے کا ہے، اس میں کچھ بھی چھپا دو، مالک کے سوا کوئی اور اسے باہر نہیں نکال سکتا ہے۔ یہ نایاب ہوتا ہے......''

''شکریہ ہیگرڈ!''

''کوئی بات نہیں۔'' ہیگرڈ نے کوڑے دان کے ڈھکن جتنا بڑا ہاتھ لہراتے ہوئے کہا۔ ''ار...... چارلی بھی آ گیا۔ ہمیں ہمیشہ سے وہ پسند ہے...... سنو چارلی!''

چارلی تھوڑے تاسف بھرے انداز سے اپنے بہت چھوٹے بالوں پر ہاتھ پھیر رہا تھا، وہ ان کے پاس چلا آیا۔ وہ رون کے مقابلے میں کوتاہ قد اور تھوڑا ابھرے بدن کا مالک تھا۔ اس کے بازوؤں کی مچھلیوں پر جلنے اور زخموں کے نشان تھے۔

''کیسے ہو ہیگرڈ؟...... کیا ہو رہا ہے؟''

''کافی عرصے سے ہم تمہیں خط لکھنے کا سوچ رہے تھے...... نار بٹ کیسا ہے؟''

''نار بٹ؟'' چارلی ہنس پڑا۔ ''ناروے کا ڈریگن؟ اب ہم اسے 'نار برٹا' پکارتے ہیں۔''

''کیا نار بٹ مادہ ڈریگن ہے؟''

''اوہ بالکل......'' چارلی نے جواب دیا۔

''تمہیں کیسے معلوم ہوا؟'' ہرمائنی نے پوچھا۔

''مادہ ڈریگن زیادہ خطرناک ہوتی ہے۔'' چارلی نے کہا، اس نے اپنے کندھے کے اوپر سے دیکھا اور اس کی آواز کمزور پڑ گئی۔ ''کاش ڈیڈی جلدی سے آجائیں۔ ممی بے چین ہو رہی ہیں۔''

ان سب نے مسز ویزلی کی طرف دیکھا۔ وہ مادام ڈیلاکور سے گفتگو کرتے ہوئے بار بار گیٹ کی طرف دیکھ رہی تھیں۔

''میرا خیال ہے کہ ہمیں آرتھر کے بغیر ہی تقریب شروع کر دینا چاہئے۔'' انہوں نے ایک دو لمحوں بعد کہا۔ ''میرا خیال ہے کہ وہ کہیں پھنس گئے ہیں......اوہ!''

سب لوگوں نے ایک ساتھ دیکھا۔ روشنی کی ایک شعلہ جو صحن کے دوسری طرف سے اُڑتا ہوا آیا اور میز سے ٹکرا گیا۔ جہاں یہ چاندی جیسے چمکدار نیولے میں بدل گیا جو اپنے اپنے پچھلے پیروں پر کھڑا ہو کر مسٹر ویزلی کی آواز میں بولنے لگا۔

''میرے ساتھ وزیر جادو بھی آ رہے ہیں......''

چمکتا ہوا نیولا یکا یک ہوا میں معدوم ہو گیا۔ فلیور گھرانے کے افراد تعجب بھری نظروں سے اس جگہ کر دیکھتے رہ گئے جہاں روشنی والا نیولا غائب ہو چکا تھا۔

''ہمیں یہاں موجود نہیں ہونا چاہئے۔'' لوپن نے فوراً کہا۔ ''ہیری! مجھے افسوس ہے......اس کی وجہ بعد میں بتاؤں گا......''

انہوں نے ٹونکس کی کلائی پکڑی اور اسے کھینچتے ہوئے لے گئے۔ وہ باڑھ تک پہنچے، اسے پھلانگ کر کسی سمت میں اوجھل ہو گئے۔ مسز ویزلی ہکا بکا کھڑی دیکھتی رہ گئیں۔

''وزیر جادو......مگر وہ کیوں آ رہے ہیں؟......میں سمجھ نہیں پائی؟''

مگر اس موضوع پر مزید قیاس آرائیاں کرنے کا وقت ہی نہیں مل پایا۔ ایک سیکنڈ بعد مسٹر ویزلی ہوا میں سے نمودار ہو کر گیٹ پر پہنچ گئے تھے۔ ان کے ساتھ روفس سکر مگوئیر بھی تھے جو کھچڑی بالوں والی ایال سے فوراً شناخت کر لئے گئے تھے۔

دونوں سامنے والے صحن کو عبور کرتے ہوئے باغیچے اور لالٹینوں کی روشنی میں جگمگاتی ہوئی میز کی طرف آ گئے جہاں موجود ہر فرد نہایت خاموشی سے ان کی طرف دیکھ رہا تھا۔ جب سکر مگوئیر لالٹینوں کی روشنی کے ہالے میں پہنچے تو ہیری نے دیکھا کہ وہ گذشتہ مرتبہ کی بہ نسبت زیادہ بوڑھے دکھائی دے رہے تھے۔ اس کے علاوہ وہ زیادہ دُبلے اور سنجیدہ بھی لگ رہے تھے۔

''آپ لوگوں کی تقریب میں مداخلت پر مجھے افسوس ہے۔'' سکر مگوئیر نے کہا جب وہ میز کے سامنے لنگڑاتے ہوئے رُک گئے۔ ''خصوصاً جب میں دیکھ سکتا ہوں کہ میں نے ایک خوش نما تقریب کے درمیان خلل ڈال دیا ہے......''

ان کی نگاہیں پل بھر کیلئے سنہری گیند کی شکل کے بڑے کیک پر آ کر ٹھہر گئیں۔

''سالگرہ کیلئے بہت بہت نیک تمنائیں......''

''شکریہ......'' ہیری نے آہستگی سے کہا۔

''میں تمہارے ساتھ تنہائی میں کچھ گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔'' سکرمگوئیر نے کہا۔ ''مسٹر رونالڈ ویزلی اور مس ہرمائنی گرینجر کے ساتھ بھی!''

''ہم سے؟'' رون نے حیرانگی بھرے لہجے میں کہا۔ ''ہم سے کیوں؟''

''یہ بات میں تم لوگوں کو تنہائی میں بتاؤں گا۔'' سکرمگوئیر نے کہا۔ ''کیا ایسی کوئی جگہ ہے؟'' انہوں نے مسٹر ویزلی کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

''ہاں بالکل ہے!'' مسٹر ویزلی نے کہا جو گھبرائے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ ''اندر سیٹنگ روم ہے۔ آپ اس کا استعمال کر سکتے ہیں۔''

''تم راستہ بتاؤ......'' سکرمگوئیر نے رون کی طرف کر کہا۔ ''آرتھر! تمہیں ساتھ چلنے کی ضرورت نہیں ہے۔''

ہیری نے دیکھا کہ جب وہ، رون اور ہرمائنی اُٹھ کر کھڑے ہوئے تو مسٹر ویزلی اور مسز ویزلی پریشان نظروں سے ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے۔ جب وہ خاموشی کے عالم میں گھر کے اندر جانے لگے تو ہیری جانتا تھا کہ باقی دونوں کے دماغ میں بھی ان جیسے خیالات گردش کر رہے ہوں گے۔ سکرمگوئیر کو جانے کیسے یہ معلوم ہو گیا ہوگا کہ وہ تینوں ہوگورٹس چھوڑنے والے ہیں؟

جب وہ لوگ سامان سے کھچا کھچ بھرے باورچی سے ہوتے ہوئے سیٹنگ روم میں پہنچے تو سکرمگوئیر خاموش رہے۔ حالانکہ باغیچہ شام کی ہلکی سنہری روشنی سے بھرا ہوا تھا مگر اندر کسی قدر اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ داخل ہوتے ہوئے ہیری نے اپنی چھڑی لالٹینوں کی طرف لہرائی۔ ان کے جلتے ہی اردگرد بے ترتیب مگر آرام دہ کمرے میں روشنی بکھر گئی۔ سکرمگوئیر اس دھنسی ہوئی کرسی پر بیٹھ گئے جس پر عام طور پر مسٹر ویزلی بیٹھتے تھے۔ ہیری، رون اور ہرمائنی ساتھ ساتھ صوفے پر بیٹھ گئے۔ سب کے بیٹھنے کے بعد سکرمگوئیر نے کھنکار کر بولنا شروع کیا۔

''میں تم تینوں سے کچھ سوال پوچھنا چاہتا ہوں اور میرا خیال ہے کہ بہتر یہ رہے گا کہ میں تم سب سے ایک ایک کر کے تنہائی میں سوال جواب کروں۔ اگر تم دونوں......'' انہوں نے ہیری اور ہرمائنی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ''بالائی منزل پر انتظار کرو تو میں یہ سلسلہ رونالڈ ویزلی سے شروع کرتا ہوں......''

''ہم لوگ کہیں نہیں جا رہے ہیں۔'' ہیری نے سخت لہجے میں کہا جبکہ ہرمائنی نے تیزی سے اپنا سر ہلایا۔ ''آپ ہم سب سے ایک ساتھ گفتگو کریں، ورنہ نہ کریں......''

سکرمگوئیر نے ہیری پر سرد اور چبھتی ہوئی نظر ڈالی۔ ہیری کو محسوس ہوا کہ وزیر جادو یقیناً یہ سوچ رہے ہوں گے کہ کیا اتنی جلد دشمنی کا محاذ کھولنا درست رہے گا۔

''تو پھر ٹھیک ہے۔ یہ سوال جواب ایک ساتھ ہی کر لیتے ہیں۔'' سکرمگوئیر نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا اور اپنا گلا صاف کیا۔

’’مجھے یقین ہے کہ تم یہ بات جانتے ہی ہو گے کہ میں یہاں ایلبس ڈمبل ڈور کی وصیت کی وجہ سے آیا ہوں۔‘‘

ہیری، رون اور ہرمائنی نے تذبذب بھری نظروں سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

’’ظاہر ہے کہ تم لوگ یہ سن کر حیران ہو۔ تمہیں معلوم نہیں ہے کہ ڈمبل ڈور تمہارے لئے کچھ چھوڑ گئے ہیں؟‘‘

’’ہم......ہم سب کیلئے؟‘‘ رون نے تھوک نگلتے ہوئے کہا۔ ’’میرے اور ہرمائنی کیلئے بھی......‘‘

’’ہاں تم تینوں کیلئے......‘‘

’’ڈمبل ڈور کی موت کو ایک مہینہ بیت چکا ہے۔ اگر انہوں نے ہمارے لئے کوئی چیز چھوڑی تھی تو اسے ہم تک پہنچنے میں اتنی تاخیر کیوں کی گئی ہے؟‘‘ ہیری نے فوراً پوچھا۔

’’کیا یہ واضح بات نہیں ہے؟‘‘ سکرمگوئیر کے جواب دینے سے پہلے ہی ہرمائنی بول پڑی۔ ’’ڈمبل ڈور ہمارے لئے جو بھی چیز چھوڑ کر گئے تھے، یہ اس کی تفتیش کرنا چاہتے تھے۔ آپ کو ایسا کرنے کا کوئی حق نہیں تھا......‘‘ اس نے تھوڑی لرزتی ہوئی آواز میں کہا۔

’’مجھے پورا اختیار تھا۔‘‘ سکرمگوئیر نے اس کے اعتراض کو ہوا میں اُڑاتے ہوئے کہا۔ ’’ضابطہ جواز ضبطگی کے قانون کے تحت محکمے کے پاس یہ اختیار ہمیشہ سے موجود ہے کہ یہ وصیت کی اشیاء کو ضبط کر سکتا ہے......‘‘

’’یہ قانون اس لئے وضع کیا گیا تھا کہ جادوگر وصیت میں تاریک جادو سے متعلق اشیاء نہ چھوڑیں۔‘‘ ہرمائنی نے کہا۔ ’’اور ضبط کرنے سے پہلے محکمے کے پاس اس بات کا مصدقہ ثبوت ہونا چاہئے کہ مرنے والے کا چال چلن غیر قانونی تھا۔ کیا آپ کو یہ محسوس ہو رہا تھا کہ ڈمبل ڈور کسی غیر قانونی چیز کو ہم تک پہنچانے کی کوشش کر رہے تھے؟‘‘

’’مس گرینجر! کیا تم جادوئی قانون میں مستقبل سازی کا طرز حیات اپنانے والی ہو؟‘‘ سکرمگوئیر نے پوچھا۔

’’بالکل نہیں......‘‘ ہرمائنی نے کہا۔ ’’میں دُنیا میں کوئی ڈھنگ کا کام کرنا چاہتی ہوں۔‘‘

رون ہنس پڑا۔ سکرمگوئیر کی آنکھیں اس کی طرف متوجہ ہو گئیں پھر انہوں نے اسے نظر انداز کر دیا۔

’’تو اب آپ نے ہمیں ہماری چیزیں دینے کا فیصلہ کیوں کر لیا؟ کیا آپ انہیں ضبط رکھنے کا کوئی اور بہانہ نہیں ڈھونڈ پائے؟‘‘ ہیری نے تلخی سے کہا۔

’’نہیں۔ ایسا تو اس لئے کیا جا رہا ہے کیونکہ اکتیس دن بیت چکے ہیں۔‘‘ ہرمائنی نے فوراً بول پڑی۔ ’’وہ اس سے زیادہ عرصہ تک ان چیزوں کو تحویل میں رکھ سکتے ہیں جب تک کہ وہ انہیں خطرناک ثابت نہ کر سکیں ہوں، صحیح ہے نا؟‘‘

’’رونالڈ! کیا تمہیں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ تم ڈمبل ڈور کے زیادہ قریب تھے؟‘‘ سکرمگوئیر نے ہرمائنی کو نظر انداز کرتے ہوئے رون سے کہا۔

رون ان کی بات سن کر حیران رہ گیا۔

''نہیں......واقعی نہیں...... ہمیشہ ہیری ہی......''

رون نے گھوم کر ہیری اور ہر مائنی کی طرف دیکھا۔ ہر مائنی اس کی طرف تنبیہی نظروں سے دیکھ رہی تھی جیسے وہ کہہ رہی ہو کہ چپ رہو۔مگر اس وقت تک نقصان ہو چکا تھا۔سکر مگوئیر کو دیکھ کر محسوس ہو رہا تھا جیسے انہیں ٹھیک وہی بات سننے کو ملی تھی جس کی انہیں توقع تھی۔ وہ رون کے جواب پر عقاب کی مانند جھپٹ پڑے۔

''اگر تم ڈمبل ڈور کے بہت زیادہ قریب نہیں تھے تو پھر انہوں نے اپنی وصیت میں تمہارا نام کیوں لیا؟ انہوں نے بہت کم ذاتی سامان کسی کے نام چھوڑا ہے۔وہ اپنی زیادہ اشیاء......نجی لائبریری، جادوئی اوزار اور دوسرا ذاتی سامان......ہوگورٹس کے نام چھوڑ گئے ہیں۔تمہیں کیا محسوس ہوتا ہے کہ تمہیں کیوں منتخب کیا گیا؟''

''مجھے معلوم نہیں؟'' رون نے کہا۔''میں...... جب میں کہتا ہوں کہ ہم قریب نہیں تھے......میرا کہنے کا مطلب ہے کہ میرا خیال ہے کہ وہ مجھے پسند کرتے تھے......''

''اتنا جھجک کیوں رہے ہو، رون؟'' ہر مائنی بولی۔''صاف صاف کیوں نہیں کہتے ہو کہ ڈمبل ڈور تمہیں پسند کرتے تھے۔''

یہ بات حقیقت سے بہت دور تھی۔ جہاں تک ہیری جانتا تھا کہ رون اور ڈمبل ڈور کبھی تنہائی میں نہیں ملے تھے اور ان کے درمیان براہ راست تعلق تو نہ ہونے کے برابر ہی تھا۔ بہر حال، ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے سکر مگوئیر سن ہی نہیں رہے تھے۔انہوں نے اپنا ہاتھ چوغے کے اندر ڈال کر فیتے والا بٹوہ باہر نکالا۔ یہ اس بٹوے کے مقابلے میں کچھ بڑا تھا جو ہیگر ڈ نے ہیری کو کچھ دیر پہلے سالگرہ کے تحفے کے طور پر دیا تھا۔اس میں سے انہوں نے ایک چرمئی کاغذ باہر نکالا۔اسے سیدھا کیا اور زور سے پڑھنے لگے۔

''ایلبس پرسیوال وولفرک برائن ڈمبل ڈور کی آخری وصیت......'' ہاں یہ رہا......''رونالڈ بلی اوس ویزلی کے نام پر میں اپنا ڈیلومانیٹر چھوڑ رہا ہوں، اس امید میں کہ اس کا استعمال کرتے ہوئے وہ مجھے یقیناً یاد کرے گا۔''

سکر مگوئیر نے اپنے بٹوے میں ایک چیز باہر نکالی جسے ہیری پہلے بھی دیکھ چکا تھا۔ یہ چاندی کے سگریٹ لائٹر جیسا دکھائی دے رہا تھا مگر وہ جانتا تھا کہ اس میں ایک کلک سے کسی بھی جگہ کی ساری روشنی جذب کرنے اور واپس لوٹانے کی طاقت تھی۔سکر مگوئیر آگے کی طرف جھکے اور رون کو ڈیلومانیٹر تھما دیا جس نے اسے لیا اور اپنی انگلیوں میں گھمانے لگا، وہ گم صم دکھائی دے رہا تھا۔

''یہ خاصا بیش قیمت اوزار ہے۔'' سکر مگوئیر نے رون کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔''شاید منفرد بھی۔غیر معمولی طور پر اسے ڈمبل ڈور نے خود ایجاد کیا تھا، انہوں نے اتنی نایاب چیز تمہارے نام کیوں چھوڑی؟''

رون نے اپنا سر ہلایا۔وہ الجھا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''ڈمبل ڈور نے ہزاروں طلباء کو پڑھایا ہوگا۔'' سکر مگوئیر نے مزید کہا۔''مگر انہوں نے اپنی وصیت میں صرف تم تینوں کے نام چیزیں چھوڑی ہیں۔ایسا کیوں ہے؟ انہوں نے کیا سوچا ہوگا کہ تم ان کے لاجواب ڈیلومانیٹر سے کیا کرو گے مسٹر ویزلی؟''

''میرا خیال ہے کہ میں اس سے روشنیاں گل کیا کروں گا۔'' رون بڑبڑایا۔ ''اس کے علاوہ میں اس سے اور کر بھی کیا سکتا ہوں؟''

واضح دکھائی دے رہا تھا کہ سکرمگوئیر کے پاس اس کے علاوہ کوئی دوسرا چارہ نہیں تھا۔ رون کو ایک دو پل تک گھورنے کے بعد وہ دوبارہ ڈمبل ڈور کی وصیت کی طرف متوجہ ہوئے۔

''مس ہرمائنی جین گرینجر کے لئے میں اپنی بیڈل بارڈ کی کہانیوں والی کتاب اس امید میں چھوڑ رہا ہوں کہ اسے یہ خاصی دلچسپ اور سبق آموز لگے گی۔''

سکرمگوئیر نے اپنے بٹوے میں سے ایک چھوٹی سی کتاب باہر نکالی جو بالائی منزل پر رکھی ہوئی 'تاریک جادو کے خفیہ اسرار' جتنی ہی پرانی دکھائی دے رہی تھی۔ اس کی جلد میلی اور داغ دار تھی اور کئی جگہ سے اکھڑ چکی تھی۔ ہرمائنی نے بغیر کچھ کہے اسے سکرمگوئیر کے ہاتھ سے لے لیا۔ کتاب کا عنوان قدیمی علم الحروف میں لکھا گیا تھا۔ اس نے کبھی اسے پڑھا نہیں سیکھا تھا۔ اس کے دیکھتے ہی دیکھتے ابھرے ہوئے حروف پر ایک آنسو ٹپک پڑا۔

''مس گرینجر! تمہیں کیا لگتا ہے کہ یہ کتاب ڈمبل ڈور نے تمہارے لئے کیوں چھوڑی ہے؟'' سکرمگوئیر نے غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''وہ...... وہ جانتے تھے کہ مجھے کتابیں پڑھنا بے حد پسند ہے۔'' ہرمائنی نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا اور اپنی آستین سے اپنی آنکھیں پونچھ لیں۔

''مگر یہی کتاب ہی کیوں؟''

''میں کچھ کہہ نہیں سکتی، انہیں محسوس ہوا ہوگا کہ یہ کتاب مجھے اچھی لگے گی۔''

''کیا تمہاری کبھی ڈمبل ڈور سے خفیہ علامات یا خفیہ پیغامات پہچاننے کے طریقوں کے بارے میں کوئی گفتگو ہوئی تھی؟''

''نہیں، کبھی نہیں!'' ہرمائنی نے کہا جواب بھی آستین سے اپنی آنکھیں پونچھ رہی تھی۔ ''اور اگر محکمہ اکتیس دنوں میں اس کتاب میں خفیہ علامتیں نہیں تلاش کر پایا ہے تو مجھے نہیں محسوس ہوتا ہے کہ میں بھی ایسا کچھ تلاش کر پاؤں......''

اس نے اپنی سسکی دبالی۔ وہ اتنے پھنس کر بیٹھے ہوئے تھے کہ رون کو اپنا بازو نکال کر ہرمائنی کے کندھے پر رکھنے میں کافی دشواری پیش آئی۔ سکرمگوئیر دوبارہ وصیت پڑھنے لگے۔

''ہیری جیمس پوٹر کے نام۔'' انہوں نے پڑھا اور ہیری کا پیٹ اچانک بے قراری سے سکڑ سا گیا۔ ''میں وہ سنہری گیند چھوڑ رہا ہوں جو اس نے ہوگورٹس میں اپنے پہلے کیوڈچ میچ میں پکڑی تھی...... ہمت اور مہارت کے یادگاری اعزاز کے روپ میں......''

سکرمگوئیر نے اخروٹ کی شکل کی ایک چھوٹی سی سنہری گیند باہر نکالی، اس کے چاندی جیسے پنکھ تھوڑا کمزور انداز میں پھڑ پھڑا رہے

تھے اور ہیری کے دل میں عجیب سی مایوسی کا احساس پھیلا۔

''ڈمبل ڈور نے تمہارے لئے یہ سنہری گیند کیوں چھوڑی ہے؟'' سکرمگوئیر نے پوچھا۔

''معلوم نہیں!'' ہیری نے کہا۔ ''میرا خیال ہے کہ انہی وجوہات کی بنا پر چھوڑی ہوگی جو آپ نے ابھی پڑھی ہیں...... مجھے یہ یاد دلانے کیلئے کہ آپ کیا پا سکتے ہیں اگر آپ میں ہمت اور وہ دوسری چیز چاہے جو بھی ہو......''

''تو تمہارا خیال ہے کہ یہ صرف علامتی یادگار ہے؟''

''مجھے تو ایسا ہی لگتا ہے۔'' ہیری نے کہا۔ ''اور کیا ہو سکتا ہے؟''

''سوال میں پوچھ رہا ہوں۔'' سکرمگوئیر نے کہا اور اپنی کرسی صوفے کے نزدیک کھسکا لی۔ باہر اب تاریکی چھانے لگی تھی۔ کھڑکیوں کے پار لگا ہوا سفید شامیانہ کسی بھوت کی مانند لہراتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''تمہارا سالگرہ کیک تمہاری اسی گیند کی شکل کا ہی ہے۔'' سکرمگوئیر نے ہیری سے پوچھا۔ ''ایسا کیونکر ہے؟''

ہرمائنی تمسخرانہ انداز میں ہنس پڑی۔

''اوہ! یہ اس کی وجہ سے تو نہیں ہو سکتا کیونکہ ہیری کیوڈچ کا شاندار ماہر متلاشی ہے۔ یہ بہت زیادہ واضح بات ہے۔'' اس نے کہا۔ ''کیک کے اندر ضرور ڈمبل ڈور کا کوئی خفیہ پیغام پوشیدہ ہوگا۔''

''مجھے ایسا نہیں لگتا ہے کہ کیک کے اندر کوئی چیز چھپی ہوگی۔'' سکرمگوئیر نے کہا۔ ''مگر سنہری گیند کسی چھوٹی چیز کو چھپانے کی بہت عمدہ جگہ ہو سکتی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ تمہیں اس کی وجہ معلوم ہی ہوگی۔''

ہیری نے اپنے کندھے اچکا دیئے۔ بہرحال، جواب ہرمائنی نے ہی دیا۔ ہیری کو محسوس ہوا کہ صحیح جواب دینا اس کی اتنی گہری اور جامع عادت بن چکا تھا کہ وہ اس خواہش کو کبھی روک نہیں پاتی تھی۔

''کیونکہ سنہری گیند میں گوشت کی یادیں ہوتی ہیں......'' وہ بولی۔

''کیا؟'' ہیری اور رون نے ایک ساتھ کہا۔ دونوں کو محسوس ہوا تھا کہ ہرمائنی کو کیوڈچ کا ذرا بھی علم نہیں ہے۔

''صحیح کہا!'' سکرمگوئیر نے کہا۔ ''تمہاری گیند کو میچ میں چھوڑے جانے سے پہلے اسے ہاتھ سے کوئی نہیں چھوتا ہے۔ بنانے والا بھی نہیں کیونکہ وہ اسے دستانے پہن کر بناتا ہے۔ اس پر ایک سحر کیا گیا ہوتا ہے، جس سے یہ اسے چھونے والے پہلے انسان کو پہچان سکتی ہے تاکہ اختلاف نہ پیدا ہو سکے۔'' انہوں نے اس چھوٹی سی سنہری گیند کو اوپر اُٹھایا۔ ''اس سنہری گیند کو تمہارا لمس یاد ہوگا پوٹر! مجھے لگتا ہے کہ ڈمبل ڈور میں چاہے باقی جتنے ہی بھی قصور ہوں مگر یہ سچ ہے کہ وہ انتہائی قابل جادوگر تھے، اس لئے انہوں نے اس گیند پر ایسا سحر کیا ہوگا کہ یہ صرف تمہارے لئے ہی کھلے......''

ہیری کا دل اب بھی بہت تیزی سے دھڑک رہا تھا۔ اسے یقین تھا کہ سکرمگوئیر صحیح کہہ رہے تھے۔ وہ ان سے سنہری گیند اپنے

ہاتھ میں لینے سے کیسے بچ سکتا تھا؟

''تم نے کوئی جواب نہیں دیا؟'' سکرمگوئیر نے تیکھے لہجے میں کہا۔''شاید تم پہلے سے ہی جانتے ہو کہ تمہاری گیند کے اندر کیا چھپا ہوا ہے؟''

''ایسا کچھ نہیں ہے۔'' ہیری نے کہا۔ وہ اب بھی یہی سوچ رہا تھا کہ وہ سنہری گیند کو چھوئے بغیر اسے لینے کی اداکاری کیسے کر سکتا ہے؟ اگر وہ جذب انکشافی جانتا تو ہرمائنی کے ذہن کی بات پڑھ کر سمجھ سکتا تھا کہ اسے دماغ میں کیا حل دوڑ رہا تھا۔

''اسے لے لو......'' سکرمگوئیر نے آہستگی سے کہا۔

ہیری نے وزیر جادو کی زرد آنکھوں میں دیکھا۔ وہ جانتا تھا کہ اس کے پاس ان کی بات ماننے کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا۔ اس نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا۔ سکرمگوئیر نے آگے کی طرف جھک کر سنہری گیند احتیاط سے ہیری کی کھلی ہتھیلی پر رکھ دی۔

کچھ نہیں ہوا...... جب ہیری کی انگلیاں سنہری گیند پر لپٹ گئی تو اس کے تھکے ہوئے پنکھ آہستگی سے پھڑ پھڑائے اور ساکت ہو گئے۔ سکرمگوئیر، رون اور ہرمائنی متجسس انداز میں ہاتھ میں چھپی ہوئی گیند کو ٹکٹکی باندھے دیکھتے رہے۔ جیسے وہ یہ امید کر رہے ہوں کسی طرح سے اس کا روپ بدل جائے گا؟

''بہت سنسنی خیز بات تھی!'' ہیری نے ٹھنڈے پن سے کہا۔ رون اور ہرمائنی دونوں ہی ہنس پڑے۔

''تو پھر اتنا ہی تھا، ہے نا؟'' ہرمائنی نے پوچھا اور صوفے سے اُٹھنے کی کوشش کی۔

''نہیں......'' سکرمگوئیر نے کہا جو اب تھوڑے چڑ چڑے دکھائی دے رہے تھے۔''ڈمبل ڈور نے تمہارے لئے ایک اور چیز چھوڑی ہے، پوٹر!''

''وہ کیا؟'' ہیری نے کہا اور اس کا تجسس دوبارہ بیدار ہو گیا۔

سکرمگوئیر نے اس بات وصیت کو پڑھنے کی زحمت نہیں اُٹھائی۔

''گری فنڈر کی تلوار......'' انہوں نے کہا۔

ہرمائنی اور رون دونوں کے چہروں پر کھنچاؤ پیدا ہوا اور وہ تن کر بیٹھ گئے۔ ہیری نے چاروں طرف یاقوت جڑے دستے کی تلاش کی مگر سکرمگوئیر نے چمڑے کے بٹوے میں سے تلوار نہیں نکالی۔ ویسے بھی بٹوہ اتنا چھوٹا دکھائی دے رہا تھا کہ اس میں تلوار نہیں ہو سکتی تھی۔

''تو تلوار کہاں ہے؟'' ہیری نے متجسس انداز میں پوچھا۔

''بدقسمتی سے وہ تلوار ڈمبل ڈور کی ذاتی ملکیت میں شمار نہیں کی جا سکتی، اس لئے وہ اسے وصیت میں کسی کو بھی سونپ نہیں سکتے تھے۔ گری فنڈر کی تلوار ایک اہم قیمتی نوادرات میں سے ایک انمول نوادر ہے اور یہ......''

’’وہ ہیری کی ہے۔‘‘ ہرمائنی نے غصے سے کہا۔ ’’تلوار نے ہیری کو خود منتخب کیا تھا، یہ اسے ہی ملی تھی۔ یہ بولتی ٹوپی کے اندر سے ہیری کے پاس آئی تھی......‘‘

’’تاریخی شواہد کو مدنظر رکھتے ہوئے تلوار گری فنڈر فریق کے کسی بھی ہونہار طالبعلم کے سامنے نمودار ہوسکتی ہے۔‘‘ سکرمگوئیر نے کہا۔ ’’اس سے یہ مسٹر پوٹر کی ذاتی ملکیت نہیں بن جاتی ہے، بھلے ہی ڈمبل ڈور نے کچھ بھی فیصلہ کیا ہو۔‘‘ سکرمگوئیر نے اپنے بری طرح سے بنائے ڈاڑھی کے گال کو نوچا اور ہیری کو غور سے دیکھا۔ ’’تمہارا اس بارے میں کیا خیال ہے......؟‘‘

’’ڈمبل ڈور مجھے تلوار دینا چاہتے تھے؟‘‘ ہیری نے کہا، جو اپنے اندر اُٹھنے والے غضب کو قابو میں رکھنے کیلئے جھنجھنا رہا تھا۔ ’’شاید انہیں محسوس ہوا ہوگا کہ یہ میرے ڈرائنگ روم کی دیوار زیادہ جچی گی......‘‘

’’یہ مذاق نہیں ہے، پوٹر!‘‘ سکرمگوئیر غرائے۔ ’’کیا ایسا اس لئے تھا کیونکہ ڈمبل ڈور کو یقین تھا کہ صرف گری فنڈر کی تلوار ہی سلے درن کے وارث کو شکست دی جاسکتی ہے؟ کیا وہ تمہیں تلوار اس لئے دینا چاہتے تھے پوٹر! کیونکہ باقی بہت سے لوگوں کی طرح وہ بھی یقین رکھتے تھے کہ تم جانتے ہو کون؟ کو ختم تمہاری ہی تقدیر میں لکھا ہے؟‘‘

’’دلچسپ اندازہ ہے۔‘‘ ہیری نے کہا۔ ’’کیا کسی نے کبھی والڈی مورٹ کے سینے میں تلوار اتارنے کی کوشش کی ہے؟ شاید محکمے کو ڈیلومانیٹر جیسے اوزاروں کو کھولنے اور اژقبان کے قیدیوں کی جیل توڑ فرار خبروں کو پوشیدہ رکھنے کے بجائے اپنے کچھ آدمی اس کام پر لگا دینا چاہئے تھے!...... وزیر جادو! آپ اپنے دفتر کی چار دیواری میں بند ہو کر بس یہی کام کر رہے تھے؟...... سنہری گیند کو کھولنے کی کوشش اور کہانیوں کی کتاب میں خفیہ علامتوں کو سمجھنے کی کوشش...... باہر لوگ مر رہے ہیں۔ میں بھی پچھلے دنوں مرتے مرتے بچا ہوں۔ والڈی مورٹ نے تین ممالک تک میرا تعاقب کیا...... اس نے میڈ آئی کو مار ڈالا مگر وزیر جادو نے اس کے بارے میں ایک لفظ بھی منہ سے نکالنے کی ضرورت نہیں سمجھی، ہے نا؟ اور اس کے بعد بھی ہم سے تعاون کی امید کر رہے ہیں......‘‘

’’تم حد سے باہر نکل گئے ہو، پوٹر!‘‘ سکرمگوئیر نے چیختے ہوئے کہا اور کھڑے ہوگئے۔ ہیری بھی اچھل کر کھڑا ہوگیا۔ سکرمگوئیر لنگڑاتے ہوئے ہیری کی طرف بڑھے اور اپنی چھڑی کی نوک تیکھے انداز میں اس کے سینے میں چبھودی، اس سے ہیری کی ٹی شرٹ میں سگریٹ سے جلے ہوئے سوراخ جیسا چھید ہوگیا۔

’’اوئے......‘‘ رون نے کہا جس نے پھرتی سے اپنی چھڑی تان لی تھی۔

’’نہیں! تم انہیں ہمیں گرفتار کرنے کا کوئی بہانہ مت دینا۔‘‘ ہیری نے جلدی سے کہا۔

’’یاد آ گیا کہ تم سکول میں نہیں ہو، ہے نا؟‘‘ سکرمگوئیر نے ہیری کے چہرے پر سانس چھوڑتے ہوئے کہا۔ ’’یاد آ گیا ہے کہ میں ڈمبل ڈور نہیں ہوں جو تمہاری سرکشی اور نافرمانی کو معاف کر دوں گا؟ پوٹر...... تم اپنے نشان کو شوق سے اپنے ماتھے پر سجائے رکھو مگر میں کسی سترہ سال کے لڑکے کے منہ سے یہ نہیں سننا چاہتا کہ مجھے اپنا کام کیسے کرنا ہے؟ اب وقت آ گیا ہے کہ تم دوسروں کی عزت کرنا سیکھ

لو......''

''اب وقت آ گیا ہے کہ آپ خود بھی عزت کے لائق بننا سیکھ لیں۔'' ہیری نے دہاڑتے ہوئے کہا۔

فرش کانپ اُٹھا اور بھاگتے ہوئے قدموں کی آواز آئی۔ پھر سیٹنگ روم کا دروازہ دھڑام سے کھل گیا اور مسٹر ویزلی اور ان کی بیوی بھاگتے ہوئے اندر داخل ہوئے۔

''ہمیں محسوس ہوا کہ ہم نے......'' مسٹر ویزلی نے کہنا شروع کیا جو ہیری اور وزیر جادو کو آمنے سامنے ناک سے ناک جوڑے ہوئے دیکھ کر دہشت زدہ ہو گئے تھے۔

''......اونچی آواز سنی تھی......'' مسز ویزلی نے ہانپتے ہوئے اپنے شوہر کی بات پوری کی۔

سکرمگوئیر ہیری سے دو قدم پیچھے ہٹ گئے اور ہیری کی ٹی شرٹ میں ہونے والی سوراخ کی طرف دیکھا۔ انہیں اب اپنے غصے پر افسوس ہو رہا تھا۔

''کچھ نہیں......کچھ نہیں ہوا تھا۔'' وہ غراتے ہوئے بولے۔ ''مجھے......تمہارے نظریات پر افسوس ہے۔'' انہوں نے کہا اور ہیری کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اسے دیکھا۔ ''شاید تم سوچ رہے ہو کہ محکمہ وہ سب نہیں چاہتا ہے جو تم...... جو ڈمبل ڈور...... چاہتے تھے۔ ہمیں مل کر کام کرنا چاہئے......''

''مجھے آپ کے طریقے بالکل پسند نہیں ہیں، وزیر جادو!'' ہیری نے کہا۔ ''آپ کو یاد ہی ہوگا......''

اس نے اپنی دائیں مٹھی کی پشت اوپر کر کے سکرمگوئیر کے سامنے اس پر ابھرا ہوا سفید نشان دکھایا جو اب بھی چمکتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ 'مجھے جھوٹ نہیں بولنا چاہئے' سکرمگوئیر کے چہرے کے اعضاء سخت ہو گئے۔ وہ چپ چاپ مڑے اور لنگڑاتے ہوئے کمرے سے باہر چلے گئے۔ مسز ویزلی تیزی سے ان کے عقب میں لپکیں۔ ہیری نے مسز ویزلی کو عقبی دروازے پر رُکتے ہوئے سنا۔ ایک دو منٹ بعد وہ چیخ کر بولیں۔ ''وہ چلے گئے......''

''وہ کیا چاہتے تھے؟'' مسٹر ویزلی نے ہیری، رون اور ہرمائنی کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ جب مسز ویزلی تیزی سے واپس ان کے پاس پہنچ گئیں۔

''وہ ہمیں یہ دینے آئے تھے جو ڈمبل ڈور ہمارے لئے چھوڑ گئے تھے۔'' ہیری نے کہا۔ ''انہوں نے ابھی ابھی ڈمبل ڈور کی وصیت کے مندرجات پر عمل درآمد کیا ہے۔''

باہر باغیچے میں رات کے عشائیے پر موجود سب لوگوں نے ان چیزوں کو بغور دیکھا جو سکرمگوئیر نے ان تینوں کو دی تھیں۔ سب نے چاندی کے ڈیلومانیٹر اور بیڈل بارڈ کی پرانی کتاب پر تعجب کا اظہار کیا۔ سب نے اس بات پر گہرے افسوس کا اظہار بھی کیا کہ سکرمگوئیر نے ہیری کو گری فنڈر کی تلوار کیوں نہیں دی تھی؟ مگر ان میں سے یہ بات کوئی بھی نہیں سمجھ پایا کہ ڈمبل ڈور نے ہیری کے نام

پر پرانی سنہری گیند کیوں چھوڑی تھی؟ جب مسٹر ویزلی نے ڈیلومانیٹر کو تیسری چوتھی مرتبہ ٹٹولا تو مسز ویزلی آہستگی سے بولیں۔

''ہیری بیٹا! سب لوگ بہت احمق ہیں، ہم تمہارے بغیر تقریب شروع نہیں کرنا چاہتے تھے مگر......کیا میں تمہارے لئے کھانا لگا دوں؟''

ان سب نے فٹافٹ کھانا کھایا پھر سالگرہ مبارک کے ایک ساتھ شور شرابے پر کیک کاٹا گیا اور پھر تقریب اپنے اختتام کو پہنچ گئی۔ ہیگرڈ کو اگلے دن شادی میں شرکت کیلئے دعوت نامہ بھی مل چکا تھا مگر وہ اتنا دیو ہیکل جسامت کا مالک تھا کہ وہ رون کے مکان میں نہیں سوسکتا تھا۔ جہاں پہلے ہی بہت زیادہ مہمان بھر چکے تھے۔ وہ وہ پڑوس میں موجود کھلے میدان میں شامیانہ لگانے کیلئے چلا گیا۔

''بالائی منزل پر آجاؤ......'' ہیری نے ہرمائنی کو سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔ جب انہوں نے باغیچے کو پہلی کی حالت پر لانے کیلئے مسز ویزلی کی مدد کی۔ ''جب لوگ سونے کیلئے چلے جائیں۔''

توشہ خانے والے کمرے میں رون نے اپنے ڈیلومانیٹر کا جائزہ لیا اور ہیری نے ہیگرڈ کے گدھے کی چمڑی والے بٹوے میں سونے سکوں کے بجائے اپنا سامان ڈالا جسے وہ سب سے زیادہ اہم اور قیمتی سمجھتا تھا حالانکہ ان میں کئی چیزیں بالکل ہی بیکار اور فضول تھیں۔ ہوگورٹس کا نقشہ، سیریس کا جادوئی آئینے کا ٹکڑا اور آر اے بی والا نقلی لاکٹ۔ اس نے فیتے کو کس کر کھینچا اور بٹوہ اپنے گلے میں لٹکا لیا۔ اس کے بعد وہ سنہری گیند کو پکڑ کر بیٹھ گیا اور اس کے آہستہ آہستہ پھڑ پھڑاتے ہوئے پروں کو دیکھتا رہا۔ آخر کار ہرمائنی نے دروازے پر آہستگی سے دستک دی اور پنجوں کے بل چلتی ہوئی اندر پہنچ گئی۔

''شکریہ......'' وہ بڑبڑائی اور اس نے سیڑھیوں کی طرف اپنی چھڑی لہرائی۔

''تم تو یہ جادوئی کلمہ بالکل پسند نہیں کرتی تھی، ہے نا؟'' رون نے کہا۔

''وقت کے ساتھ ساتھ پسند بھی بدل جاتی ہے۔'' ہرمائنی نے کہا۔ ''اب مجھے اپنا ڈیلومانیٹر دکھاؤ......''

رون نے فوراً اس کا استعمال کر دیا۔ اسے اپنے سامنے اُٹھا کر اس نے کلک کیا۔ وہاں جو اکلوتی لالٹین جل رہی تھی، وہ فوراً بجھ گئی۔

''بات یہ ہے۔'' ہرمائنی اندھیرے میں بولی۔ ''کہ ہم سنکونا درخت کی چھال والے سفوف سے یہ کام بخوبی انجام دے سکتے ہیں۔''

ایک اور کلک ہوئی۔ لالٹین کی روشنی کی لو اڑ کر واپس چھت پر پہنچ گئی اور ایک بار پھر کمرے میں روشنی کا اجالا پھیل گیا۔

''پھر بھی، یہ کمال کی چیز ہے۔'' رون نے تھوڑے متاثر کن انداز میں کہا۔ ''اور انہوں نے کہا تھا کہ ڈمبل ڈور نے اسے خود ایجاد کیا ہے......''

''مجھے معلوم ہے مگر غیر معمولی طور پر انہوں نے یہ تمہیں اپنی وصیت میں یہ اس لئے تو دیا نہیں ہوگا کہ ہمیں بتیاں گل کرنے میں

اس سے مدد مل سکے۔'' ہر مائنی نے کہا۔

''کیا انہیں معلوم تھا کہ محکمہ ان کی وصیت پر قبضہ کر لے گا اور ان کے ترکے کی اشیاء کی پوری چھان بین کرے گا......؟'' ہیری نے پوچھا۔

''یقیناً!'' ہر مائنی نے کہا۔ ''وہ ہمیں وصیت میں کھل کر نہیں بتا سکتے تھے کہ وہ ہمارے لئے یہ اشیاء کیوں چھوڑ گئے ہیں مگر اس کے باوجود یہ واضح نہیں ہے کہ......''

''......کہ انہوں نے اپنی زندگی میں ہمیں ان کے بارے میں کچھ نہیں بتایا۔'' رون نے کہا

''بالکل!'' ہر مائنی نے کہا جواب بیڈل بارڈ کی کتاب الٹ پلٹ کر دیکھ رہی تھی۔ ''اگر یہ چیزیں اتنی ہی اہم ہیں کہ محکمے کی ناک کے نیچے سے ہم تک پہنچائی جا رہی ہیں تو انہیں ہمیں یہ تو بتا دینا چاہئے تھا کہ کیوں......جبکہ انہوں نے یہ سوچا کہ ان کا مطلب بالکل واضح ہے؟''

''تب تو انہوں نے غلط ہی سوچا تھا، ہے نا؟'' رون نے کہا۔ ''میں ہمیشہ کہتا تھا کہ وہ کھسکے ہوئے ہیں، انتہائی عظیم جادوگر تھے مگر بہکے ہوئے تھے۔ ہیری کیلئے ایک پرانی سنہری گیند چھوڑنا......وہ کس لئے؟''

''مجھے اس بات کا ذرا اندازہ نہیں ہے۔'' ہر مائنی نے صاف گوئی سے کہا۔ ''ہیری! جب سکر مگوئیر نے تمہیں گیند دے دی تو مجھے محسوس ہو رہا تھا کہ کچھ نہ کچھ تو ہوگا۔''

''ہاں!'' ہیری نے کہا، اس کی رگوں میں خون کی روانی تیز ہوگئی، جب اس نے سنہری گیند اپنی انگلیوں میں اوپر اُٹھائی۔ ''میں سکر مگوئیر کے سامنے زیادہ کوشش نہیں کرنا چاہتا تھا، ہے نا؟''

''تمہارا کہنے کا کیا مطلب ہے؟'' ہر مائنی نے پوچھا۔

''میں نے اپنے سب سے پہلے کیوڈچ میچ میں جو سنہری گیند پکڑی تھی۔'' ہیری نے کہا۔ ''کیا تمہیں یاد نہیں ہے؟''

ہر مائنی گومگوئی کا شکار دکھائی دی جبکہ رون نے تھوک نگلا اور ہیری کی طرف سنہری گیند کو اشارہ کرتے ہوئے عجیب سا منہ بنایا۔ جب تک کہ اس کی آواز لوٹ نہیں آئی۔

''تم نے اسے تقریباً نگل لیا تھا......''

''بالکل!'' ہیری نے کہا اور تیزی سے دھڑکتے ہوئے دل کے ساتھ اس نے سنہری گیند پر اپنا منہ لگایا......مگر وہ بالکل نہیں کھلی۔ اس کے وجود میں کڑوی محرومی اور مایوسی کا احساس دوڑنے لگا۔ اس نے سنہری گیند نیچے جھکا لی مگر اسی وقت ہر مائنی چیخ اُٹھی۔

''کچھ لکھا ہے......اس پر کچھ لکھا ہے......جلدی سے دیکھو!''

حیرت اور تجسس کے باعث ہیری کے ساتھ سے سنہری گیند گرتے گرتے بچی۔ ہر مائنی نے بالکل صحیح کہا تھا۔ چکنی سنہری سطح پر

کچھ لمحے پہلے تک کچھ بھی نہیں موجود نہیں تھا مگر اب وہاں پر پانچ الفاظ لکھے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ وہ پتلی اور ترچھی تحریر میں تھے۔ ہیری جانتا تھا کہ یہ ڈمبل ڈور کی ہی تحریر تھی۔

'میں آخر میں کھلتی ہوں!'

اس نے ان الفاظ کو پڑھا ہی تھا کہ وہ اوجھل ہونے لگے۔

''میں آخر میں کھلتی ہوں......اس کا کیا مطلب ہوسکتا ہے؟''

ہر مائنی اور رون نے اپنے سرنفی میں ہلا دیئے، انہیں بھی کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا۔

''میں آخر میں کھلتی ہوں......آخر میں......میں آخر میں کھلتی ہوں......''

انہوں نے یہ الفاظ کئی بار دہرائے، الگ الگ کر کے، لفظوں پر زور دے کر......مگر پھر بھی وہ ان کا کوئی معنی نکالنے میں کامیاب نہیں ہو پائے۔

''اور تلوار......؟'' بالآخر رون نے چھائی ہوئی خاموشی توڑی۔ اب انہوں نے سنہری گیند کے جملے پر مزید مغز کھپائی چھوڑ ہی ڈالی تھی۔ ''وہ ہیری کو تلوار کیوں دینا چاہتے تھے؟''

''اور یہ انہوں نے مجھے کبھی بتایا کیوں نہیں؟'' ہیری نے آہستگی سے کہا۔ ''وہ وہاں ہمیشہ سے موجود تھی۔ گذشتہ سال ہماری گفتگو کے دوران وہ ہمیشہ دفتر کی دیوار پر آویزاں رہتی تھی اگر وہ مجھے تلوار دینا ہی چاہتے تھے تو اس وقت کیوں نہیں دی تھی؟''

اسے یوں محسوس ہورا تھا جیسے اس کے سامنے امتحانی پرچے کا کوئی اہم سوال موجود ہو جس کا جواب اسے معلوم ہونا چاہئے مگر اس کا دماغ سست چل رہا تھا اور کوئی جواب نہیں دے رہا تھا۔ کیا کوئی ایسی چیز تھی کو گذشتہ سال ڈمبل ڈور کے ساتھ ہوئی طویل گفتگو میں اسے یاد نہ رہ پائی تھی؟ کیا اسے ان سب کا مطلب معلوم ہونا چاہئے تھا؟ کیا ڈمبل ڈور کو یہ امید تھی کہ وہ سمجھ جائے گا؟

''اور جہاں تک اس کتاب بیڈل بارڈ کی کہانیاں کا سوال ہے......تو میں نے اس کے بارے میں کبھی نہیں سنا۔'' ہر مائنی نے کہا۔

''واقعی! تم نے بیڈل بارڈ کی کہانیوں کے بارے میں کبھی کچھ نہیں سنا؟'' رون نے بے یقینی کے عالم میں پوچھا۔ ''تم مذاق کر رہی ہو، ہے نا؟''

''بالکل نہیں......میں مذاق نہیں کر رہی ہوں!'' ہر مائنی نے تعجب بھرے انداز میں کہا۔ ''تو تم اس کے بارے میں جانتے ہو؟''

''ظاہر ہے کہ میں جانتا ہوں۔''

ہیری نے بھنوئیں اُٹھا کر دیکھا، ایسا پہلے کبھی نہیں ہوا تھا کہ رون نے کوئی کتاب پڑھی ہو اور ہر مائنی نے نہ پڑھی ہو۔ بہر حال، رون ان کی حیرت دیکھ کر کشمکش میں دکھائی دینے لگا۔

''اوہ! چھوڑو بھی......'بچوں کی سب پرانی کہانیاں بیڈل کی ہی لکھی ہوئی ہوتی ہیں، ہے نا؟ خوش قسمتی کا فوارہ...... جادوگر اور اچھلتا گھڑا...... بابٹی رابٹی اوران کی قہقہہ لگانے والی چھڑی......'

''معاف کرنا رون!'' ہرمائنی نے کہا۔''تم اچھی طرح جانتے ہو کہ ہیری اور میری نشوونما ماگلوؤں کے ہاں ہوئی ہے۔اپنے بچپن میں ہم اس طرح کی کہانیاں بالکل نہیں سنی ہیں۔ہم نے تو سنو وائٹ اور سات بونے اور سنڈریلا جیسی کہانیاں پڑھی ہیں۔''

''سنڈریلا کیا ہے، کیا یہ ماگلو کی کسی بیماری کا نام ہے؟'' رون نے حیرت سے پوچھا۔

''تو یہ ننھے بچوں کی کہانیوں کی کتاب ہے!'' ہرمائنی نے قدیمی علم الحروف میں لکھے ہوئے عنوان کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

''ہاں!'' رون نے غیر یقینی لہجے میں کہا۔''میرا کہنے کا مطلب ہے کہ یہ تو کہنے کی بات ہے کہ یہ ساری کہانیاں بیڈل کی لکھی ہوئی ہیں مگر میں یہ نہیں جانتا ہوں کہ کیا واقعی یہ اس کی حقیقی نقل ہی ہیں۔''

''مگر حیرت کی بات تو یہ ہے کہ ڈمبل ڈور نے ایسا کیوں سوچا کہ مجھے یہ کتاب پڑھنا چاہئے؟'' ہرمائنی متذبذب لہجے میں بولی۔

زیریں منزل پر کسی چیز کے چر چرانے کی آواز سنائی دی۔

''شاید چارلی ہوگا جو ممی کے سو جانے کے بعد دبے پاؤں اپنے بال دوبارہ اُگانے جا رہا ہوگا......'' رون نے گھبرا کر کہا۔

''چاہے جو بھی ہو، ہمیں اب سو جانا چاہئے۔'' ہرمائنی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔''کل دیر تک سونا ہمارے لئے اچھا ثابت نہیں ہوگا۔''

''تم بالکل صحیح کہتی ہو۔'' رون اس کی تائید کرتا ہوا بولا۔''دلہا کی ماں اگر تین لوگوں کو وحشیانہ انداز میں موت کے گھاٹ اتار دے گی تو پوری شادی کی تقریب پر پانی پھر جائے گا۔میں روشنی گل کرتا ہوں......''

جب ہرمائنی کمرے سے باہر نکلی تو رون نے ایک بار پھر ڈیلومانیٹر سے کلک کر کے اندھیرا کر ڈالا تھا۔

☆☆☆☆

آٹھواں باب

# شادی کی تقریب

اگلے دن دو پہر کے وقت تین بجے ھیری، رون، فریڈ اور جارج باغیچے میں لگے ہوئے سفید شامیانے کے باہر کھڑے ہوئے تھے۔ وہ شادی میں آنے والے مہمانوں کا انتظار رہے تھے، ھیری نے ڈھیر سارا بھیس بدل مرکب پیٹ میں اتار لیا تھا اور اب وہ اوٹری سینیٹ کیچ پول نامی قصبے کے مقامی سرخ بالوں والے ماگلولڑکے کا ہم شکل بن چکا تھا۔ جس کے سر کے کچھ بال فریڈ نے ضبطگی سحر کی مدد سے چرا لئے تھے۔ منصوبے کے مطابق ھیری کا تعارف ویزلی گھرانے کے کزن 'بارنی' کے نام سے کرایا گیا تھا اور اس کی اصلیت چھپانے کیلئے ڈھیر سارے ویزلی رشتے داروں کو بھی اعتماد میں لیا گیا تھا۔

ان چاروں کے ہاتھ میں مہمانوں کیلئے درست نشستوں کی تشکیل کردہ فہرست موجود تھی جس کے مطابق انہیں لوگوں کو ان کی درست نشست پر بٹھانے کی ذمہ داری نبھانا تھی۔ سفید چوغوں میں ملبوس بیرے ایک گھنٹہ قبل ہی وہاں پہنچ گئے تھے۔ ان کے ساتھ ہی سنہری جیکٹ والا بینڈ باجا گروپ بھی آ چکا تھا۔ یہ سب جادوگر اس وقت کچھ فاصلے پر ایک درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے تھے۔ ھیری کو وہاں سے پائپ کے دھوئیں کے نیلے مرغولے اُٹھتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

ھیری کے عقب میں داخلی راستے کے اندر نرم گدی والی سنہری کرسیوں کی قطاریں دکھائی دے رہی تھیں جو لمبے بینگنی غالیچے کے دونوں طرف لگی ہوئی تھیں۔ شامیانہ کو سہارا دینے والے ستونوں پر سفید اور سنہری پھول لٹکے ہوئے تھے۔ بل اور فلیور کا نکاح جس مقام پر منعقد ہونے والا تھا، وہاں پر فریڈ اور جارج نے پہلے سے ڈھیر سارے سنہری غبارے لگا دیئے تھے۔ باہر موجود گھاس اور باڑھ پر تتلیاں اور شہد کی مکھیاں منڈلا رہی تھیں۔ ھیری تھوڑی پریشانی محسوس کر رہا تھا کیونکہ جس ماگلولڑکے کا اس نے بھیس بدل رکھا تھا، وہ تھوڑا سا موٹا تھا۔ اس وجہ سے گرمی کے دھوپ بھرے دن میں اسے اپنا ڈریس چوغہ تنگ محسوس ہو رہا تھا اور گرمی بھی لگ رہی تھی۔

''جب میری شادی ہوگی۔'' فریڈ نے اپنے چوغے کا کالر کھینچتے ہوئے کہا۔ ''تو میں ایسی کسی فضولیات میں نہیں پڑوں گا۔ تم سب جو بھی چاہو، وہ پہن سکتے ہو۔ میں شادی ختم ہونے تک ممی کو مکمل بدن بندھو تم سحر سے باندھ ڈالوں گا۔''

''دیکھا جائے تو آج کی صبح کچھ زیادہ بھی بری نہیں تھی۔'' جارج نے کہا۔ ''حالانکہ وہ اس بات پر تھوڑا روئی تھیں کہ پرسی کیوں

نہیں آیا مگر اس کی پرواہ کون کرتا ہے؟ اوہ...... تیار ہو جاؤ، وہ لوگ آ رہے ہیں۔''

چمکیلے شوخ رنگوں والے ہیولے ایک ایک کر کے صحن کی دور والی سرحد پر ہوا میں سے نمودار ہو رہی تھیں۔ کچھ ہی منٹوں میں ایک قافلہ سا بن گیا جو باغیچے میں آہستہ آہستہ رینگتا ہوا شامیانے کی طرف آنے لگا۔ جادوگرنیوں کی ٹوپیوں پر منفرد پھول اور پھڑ پھڑاتے ہوئے جادوئی پرندے چہچہا رہے تھے جبکہ کئی جادوگروں کی ٹائی میں قیمتی نگینے چمک رہے تھے۔ جوشیلی گفتگو کی آوازیں آہستہ آہستہ تیز ہوتی جا رہی تھیں اور ہجوم کے شامیانے کے پاس پہنچنے پر شہد کی مکھیوں کی سی بھنبھناہٹ میں بدل گئی تھیں۔

''بہت خوب! مجھے کچھ فرانسیسی موہنیاں دکھائی دے رہی ہیں۔'' جارج نے انہیں غور سے دیکھنے کیلئے اپنی گردن کچھ اونچی کر لی تھی۔ ''انہیں فرانسیسی زبان میں سمجھانے کیلئے ہماری مدد کی ضرورت پیش آئے گی، میں انہیں سنبھالتا ہوں......''

''اتنی جلد بازی دکھانے کی ضرورت نہیں ہے، کان کٹے!'' فریڈ نے کہا اور پھر وہ قافلے میں سب سے آگے آنے والی ادھیڑ عمر جادوگرنیوں کے گروہ کے پاس بھاگتا ہوا پہنچ گیا اور دو خوبصورت لڑکیوں سے بولا۔ ''مادام! میں آپ کی کیا مدد کر سکتا ہوں؟'' لڑکیاں کھلکھلاتی ہوئیں اس کے ساتھ اندر چلی گئیں۔ جارج ادھیڑ عمر جادوگرنیوں کو ان کی نشستوں تک لے گیا۔ رون نے مسٹر ویزلی کے محکمے کے دیرینہ ساتھی اہلکار پرکنس کو سنبھالا جبکہ ہیری کے حصے میں بوڑھے اور بہرے میاں بیوی آئے تھے۔

جب ہیری دوبارہ شامیانے سے باہر نکلا تو اس نے ایک جانی پہچانی آواز سنی۔

''رکھوالے!'' ٹونکس اور لوپن قطار میں سب سے آگے کھڑے تھے۔ موقع کی مناسبت سے ٹونکس نے اپنے بال سنہری کر رکھے تھے۔ جب ہیری انہیں ان کی نشستوں پر لے گیا تو ٹونکس سرگوشی نما لہجے میں بولی۔ ''آرتھر نے ہمیں بتایا تھا کہ تم گھنگھریالے بالوں والے روپ میں ہو، کل رات کیلئے معاف کرنا، اس وقت محکمے کا احمق وزیر جادو بھیڑیائی انسانوں کے خلاف بھڑکا ہوا ہے اور ہم نے سوچا کہ ہماری وہاں موجودگی کسی طور پر مناسب نہیں ہے......''

''کوئی بات نہیں، میں سمجھ سکتا ہوں۔'' ہیری نے کہا حالانکہ اس نے یہ بات ٹونکس سے کم لوپن سے زیادہ کہی تھی۔ لوپن اس کی طرف دیکھ کر دھیما سا مسکرا دیئے۔ ان کے مڑتے ہوئے ہیری نے دیکھا کہ ان کا چہرہ ایک بار پھر مغموم ہو گیا تھا۔ وہ اس بات کو نہیں سمجھ پایا مگر ابھی اس بارے میں غور و فکر کرنے کا وقت بالکل نہیں تھا۔ ہیگرڈ کافی پریشانیاں کھڑی کر رہا تھا۔ فریڈ کی ہدایات غلط سمجھنے کی وجہ سے وہ پیچھے والی قطار میں رکھی ہوئی بڑی جادوئی طور پر بڑی کرسی پر نہیں بیٹھا تھا جو خاص طور پر اس کیلئے تیار کی گئی تھی۔ اس کے بجائے وہ ان پانچ کرسیوں پر بیٹھ گیا جو اس وقت اس کے بھاری بھرکم وجود کے نیچے پچک کر ماچس کی ڈبیا جیسی دکھائی دینے لگی تھیں۔

جب مسٹر ویزلی نے کرسیوں کی مرمت کر لی اور ہیگرڈ نے ہر سننے والے سے بلند آواز میں معذرت کر لی تو ہیری جلدی سے داخلی راستے پر پہنچ گیا۔ وہاں رون ایک نہایت عجیب دکھائی دینے والے جادوگر کے استقبال میں کھڑا تھا۔ یہ جادوگر تھوڑا بھینگا تھا۔ اس کے سفید بال اس کے کندھے تک لمبے تھے، اس کی ٹوپی کا پھندنا اس کی ناک کے سامنے لٹک رہا تھا۔ اس کے چوغے کا رنگ انڈے کی

زردی جیسا زرد تھا جس سے آنکھوں میں پانی آرہا تھا۔اس کے گلے میں ایک سنہری زنجیر چمک رہی تھی، زنجیر میں موجود لاکٹ پر تکونی آنکھ جیسی عجیب شبیہ بنی ہوئی تھی۔

''ژینوفیلیس لوگڈ!'' اس نے ہیری کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔''میری بیٹی اور میں پہاڑ پر رہتے ہیں۔ ویزلی گھرانے کا دعوت نامہ پا کر ہم بے حد مسرور ہوئے مگر میرا خیال ہے کہ تم میری بیٹی لونا کو جانتے ہی ہو؟'' انہوں نے رون سے پوچھا۔

''بالکل! مگر کیا وہ آپ کے ساتھ نہیں آئی؟'' رون نے پوچھا۔

''وہ خوبصورت چھوٹے باغیچے میں بالشتیوں سے گپ شپ لگانے کیلئے رُک گئی ہے۔ کتنا خوبصورت قبیلہ ہے۔ بہت کم جادوگروں کو یہ احساس ہے کہ ہم ان سمجھدار بالشتیوں سے کتنا کچھ سیکھ سکتے ہیں...... یا انہیں ان کے صحیح اور حقیقی نام 'غرنو بلی باغت' سے پکار سکتے ہیں۔''

''ہمارے بالشتیے نہایت عمدہ قسم کی گالیاں دینا جانتے ہیں۔'' رون نے کہا۔''مگر میرا خیال ہے کہ وہ انہیں فریڈ اور جارج نے ہی سکھائی ہوں گی؟''

جب رون جادوگروں کے ایک گروہ کو شامیانے کے اندر لے جارہا تھا تو لونا بھاگتی ہوئی وہاں پہنچی۔

''اوہ کیسے ہو ہیری؟'' اس نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔

''ار...... میرا نام بارنی ہے۔'' ہیری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اوہ! تو تم نے نام بھی بدل لیا ہے؟'' اس نے چہکتے ہوئے کہا۔

''تمہیں کیسے معلوم ہوا؟''

''اوہ! تمہارے چہرے کے تاثرات سے......'' لونا نے کہا۔

اپنے والد کی طرح لونا نے بھی زرد چمکیلا شوخ لباس پہن رکھا تھا۔ جس کے ساتھ اس نے اپنے بالوں میں سورج مکھی کا ایک بڑا پھول لگا لیا تھا۔ اس کی چمک کا عادی ہونے کے بعد دکھائی دینے والا منظر کافی خوشگوار تھا۔ کم از کم اس کے کانوں میں گاجریں تو نہیں لٹکی ہوئی تھیں۔

ژینوفیلیس ایک شناسا کے ساتھ گہری بات چیت میں ڈوبے ہوئے تھے، اس لئے انہوں نے ہیری اور لونا کی گفتگو نہیں سنی تھی۔ اس جادوگر سے فارغ ہونے کے بعد وہ اپنی بیٹی کی طرف متوجہ ہوئے۔

''ڈیڈی دیکھئے! مجھے ایک بالشتیے نے کاٹ لیا ہے۔'' لونا نے اپنی انگلی دکھاتے ہوئے کہا۔

''یہ بہت عمدہ بات ہے کیونکہ بالشتیوں کی رال کافی فائدہ مند چیز ہوتی ہے۔'' مسٹر لوگڈ نے کہا اور لونا کی انگلی کو پکڑ کر زخم کا معائنہ کیا۔''لونا! میری بچی! اگر آج تمہیں اپنے وجود میں کسی قابلیت کی شدت کا احساس ہو...... شاید نغمہ گوئی کی شدید خواہش یا پھر جل

مانسوں میں تقریر کرنے کی تمنا......تو اسے دبانے کی کوشش مت کرنا۔ ہوسکتا ہے کہ بالشتیوں نے یہ صلاحیت بخشی ہو۔''

ان کی مخالف سمت میں جاتا ہوا رون بے اختیار ہنس پڑا۔

''رون کو ہنسنے دو!'' لونا نے اطمینان سے کہا جب ہیری اسے اور ژینوفیلیس کو ان کی کرسیوں کی طرف لے گیا۔ ''ڈیڈی نے بالشتیوں کے جادو پر کافی تحقیق کی ہوئی ہے......''

''واقعی!'' ہیری نے کہا جس نے کافی دیر پہلے ہی یہ فیصلہ کرلیا تھا کہ وہ لونا یا اس کے والد کے عجیب وغریب خیالات کی مخالفت ہرگز نہیں کرے گا۔ ''کیا تمہیں یقین ہے کہ تم اس زخم پر مرہم نہیں لگوانا چاہتی ہو؟''

''اوہ یہ ٹھیک ہے۔'' لونا نے کہا جو سنبھلے ہوئے انداز میں اپنی انگلی چوس رہی تھی اور ہیری کو اوپر سے نیچے تک ٹٹول رہی تھی۔ ''تم اچھے لگ رہے ہو۔ میں نے ڈیڈی کو بتایا تھا کہ زیادہ تر لوگ شاید ڈریس چوغے ہی پہنیں مگر ان کا دعویٰ تھا کہ شادی میں سورج کے رنگ کے کپڑے پہننا چاہئے، نئے جوڑے کی خوش قسمتی کیلئے......''

جب وہ اپنے والد کے تعاقب میں چلی گئی تو رون دوبارہ آن وارد ہوا۔ وہ ایک بوڑھی جادوگرنی کو لے کر جا رہا تھا جو اس کا بازو پکڑے ہوئے تھی۔ چونچ جیسی ناک، سرخ فریم والی عینک اور پنکھ والی گلابی ٹوپی کی وجہ سے وہ جادوگرنی کسی بدمزاج سرخ لم ٹنگو جیسی دکھائی دے رہی تھی

''......اور تمہارے بال بہت لمبے ہیں رونالڈ! ایک پل کیلئے تو میں تمہیں جینی سمجھ بیٹھی تھی۔ اوہ مارلن کی قسم! ژینوفیلیس نے یہ کیا پہن رکھا ہے؟ وہ بالکل آملیٹ جیسا دکھائی دے رہا تھا۔ اور تم کون ہولڑکے؟......'' انہوں نے ہیری سے تیز لہجے میں پوچھا۔

''اوہ ہاں! موریئل آنٹی...... یہ ہمارا کزن بارنی ہے۔'' رون نے بتایا۔

''ایک اور ویزلی؟'' وہ منہ بنا کر بولیں۔ ''تم لوگ تو بالشتیوں کی طرح بچے پیدا کرتے ہو۔ وہ ہیری پوٹر نہیں آیا؟ میں اس سے ملنے کی امید کررہی تھی۔ رونالڈ! میرا خیال تھا کہ وہ تمہارا اچھا دوست ہے یا پھر تم یونہی میرے سامنے ڈینگیں ہانک رہے تھے......؟''

''نہیں......وہ نہیں آپایا......''

''ہونہہ، بہانہ بنا دیا ہوگا، ہے نا؟ اتنا بیوقوف تو نہیں ہے جتنا اخبار میں چھپی ہوئی تصویر میں دکھائی دیتا ہے۔ میں ابھی دلہن کو بتا رہی تھی کہ میرے تاج کو سب سے اچھی طرح کیسے پہنا جاتا ہے؟'' انہوں نے ہیری سے بلند آواز میں کہا۔ ''جانتے ہو! غوبلن کا بنایا ہوا قیمتی تاج ہے اور صدیوں سے میرے خاندان کا حصہ ہے۔ دلہن خوبصورت ہے لیکن پھر بھی......فرانسیسی ہے۔ اچھا تو تم میرے کوئی عمدہ کرسی تلاش کردو، رونالڈ! میں ایک سو سات برس کی ہوچکی ہوں اور مجھے زیادہ دیر تک کھڑے نہیں رہنا چاہئے......''

رون نے جاتے ہوئے ہیری پر ایک معنی خیز نگاہ ڈالی اور کچھ دیر تک واپس نہیں لوٹ پایا۔ جب وہ اگلی مرتبہ داخلی راستے پر نمودار ہوا تب تک ہیری ایک درجن سے زائد لوگوں کو ان کی نشستوں تک پہنچا چکا تھا۔ شامیانہ اب اچھی طرح سے بھر چکا تھا اور پہلی بار باہر

مہمانوں کی قطار موجود نہیں تھی۔

''موریئیل آنٹی تو کسی ڈراؤنے خواب جیسی ہیں۔'' رون نے آستین سے ماتھے کا پسینہ پونچھتے ہوئے کہا۔''وہ ہر سال کرسمس پر دھمکتی تھیں مگر خدا کا شکر ہے کہ پھر وہ برا مان گئیں کیونکہ رات کے کھانے فریڈ اور جارج نے ان کی کرسی کے نیچے گوبر بم پھاڑ دیا تھا۔ ڈیڈی ہمیشہ کہتے ہیں کہ وہ ان دونوں کو اپنی وراثت میں سے کچھ نہیں دیں گی...... جیسے ان لوگوں کو اس کی کوئی پرواہ ہو۔ وہ جس رفتار سے ترقی کررہے ہیں، اس سے وہ جلد ہی پورے خاندان سے امیر ہو جائیں گے...... واہ!'' اس نے آگے کہا اور پلکیں تھوڑی تیز تیز جھپکائیں۔ جب ہرمائنی تیزی سے ان کی طرف آئی۔''تم بے حد خوبصورت دکھائی دے رہی ہو......''

''ہمیشہ حیرانگی کا انداز رہتا ہے۔'' ہرمائنی نے کہا حالانکہ وہ مسکرادی۔ اس نے گلابی ارغوانی رنگت کی تیرتی ہوئی سی پوشاک پہن رکھی تھی جو اس کی اونچی ایڑھی والی جوتیوں سے میل کھا رہی تھی۔ اس کے بال ریشمی اور چمکدار تھے۔''موریئیل آنٹی کو ایسا تو نہیں محسوس ہوتا ہے کہ میں ابھی ان سے بالائی منزل پر ٹکرائی تھی جب وہ فلیور کو تاج دے رہی تھیں۔ مجھے دیکھ کر انہوں نے کہا۔'اُف خدایا! یہ ماگلو لڑکی ہے؟' اور پھر بولیں کہ 'برا حلیہ اور پتلے ٹخنے'......''

''برا مت ماننا ہرمائنی! وہ ہمیشہ سب میں کیڑے ہی نکالتی رہتی ہیں۔'' رون نے کہا۔

''موریئیل آنٹی کے بارے میں بات کر رہے ہو؟'' جارج نے پوچھا جو فریڈ کے ساتھ شامیانے سے باہر نکل آیا تھا۔''ہاں! انہوں نے مجھے ابھی ابھی بتایا ہے کہ میرے کان ترچھے ہیں۔ بوڑھی چمگادڑ...... کاش انکل بلیس اب بھی ہمارے ساتھ ہوتے۔ وہ شادی کی تقریبات کی رونق بڑھا دیتے تھے۔''

''کیا یہ وہی نہیں ہیں جو ایک چنگال دیکھنے کے چوبیس گھنٹے کے اندر ہی مر گئے تھے؟'' ہرمائنی نے پوچھا۔

''ہاں وہی ہیں۔ وہ آخری لمحات میں کچھ عجیب ہو گئے تھے۔'' جارج نے کہا۔

''مگر عجیب ہونے سے پہلے وہ تقریبات کی جان سمجھے جاتے تھے۔'' فریڈ نے کہا۔''وہ فائر وہسکی کی پوری بوتل ختم کر دیتے تھے اور اس کے بعد رقص کے میدان میں بھاگتے ہوئے پہنچ جاتے تھے، اپنے چوغے کو اوپر اُٹھا لیتے تھے اور اندر سے پھولوں گلدستے نکالتے رہتے تھے۔''

''وہ کافی دلچسپ انسان لگتے ہیں۔'' ہرمائنی نے کہا جبکہ ھیری ہنستے ہنستے دہرا ہو گیا تھا۔

''کسی نامعلوم وجہ پر انہوں نے شادی نہیں کی۔'' رون نے کہا۔

''یہ بڑی حیرت والی بات ہے۔'' ہرمائنی نے کہا۔

وہ اتنا کھل کر ہنس رہے تھے کہ ان میں سے کسی نے بھی دیر سے آنے والے ایک فرد پر دھیان نہیں دیا۔ خمدار بڑی ناک، گھنی سیاہ بھنوئیں اور سیاہ بالوں والا ایک نوجوان آ گیا تھا۔ اس نے رون کی طرف اپنا دعوت نامہ بڑھایا اور ہرمائنی کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا

کر بولا۔

’’تم بے حد شاندار دکھائی دے رہی ہو۔‘‘

’’اوہ وکٹر!‘‘ ہرمائنی چیخی اور اس کے ہاتھ سے اس کا چھوٹا ہینڈ بیگ نکل کر زمین پر جا گرا جس سے دھم کی بہت تیز آواز گونج اُٹھی جو بیگ کے حجم کے لحاظ سے کافی زیادہ تھی۔ شرماتے ہوئے اس نے اپنا ہینڈ بیگ اُٹھایا اور بولی۔ ’’مجھے معلوم نہیں تھا کہ تم بھی......کتنا اچھا ہوا......تم سے مل کر خوشی ہوئی......کیسے ہو؟‘‘

رون کے کان ایک بار پھر سرخ ہو گئے۔ اس نے وکٹر کیرم کے دعوت نامے پر یوں نگاہ ڈالی جیسے اسے اس کے ایک لفظ پر بھی یقین نہ آ رہا ہو، پھر اس نے زور سے پوچھا۔

’’تم یہاں کیسے؟‘‘

’’فلیور نے مجھے مدعو کیا ہے۔‘‘ کیرم نے بھنوئیں اُٹھا کر کہا۔

ہیری کو کیرم سے کوئی شکایت نہیں تھی، اس لئے اس نے کیرم سے ہاتھ ملایا پھر اس نے یہ محسوس کیا کہ کیرم کو رون سے دور رکھنے میں ہی سمجھداری ہے، اس لئے وہ اسے اس کی نشست دکھانے کیلئے لے گیا۔

جب وہ کھچا کھچ بھرے ہوئے شامیانے میں داخل ہوئے تو کیرم نے کہا۔ ’’تمہارا دوست مجھے دیکھ کر خوش نہیں ہوا یا پھر وہ تمہارا رشتے دار ہے؟‘‘ اس نے ہیری کے سرخ، گھنگھریالے بالوں پر نگاہ ڈالتے ہوئے پوچھا۔

’’وہ میرا کزن ہے۔‘‘ ہیری بڑبڑایا مگر کیرم دراصل سن ہی نہیں رہا تھا، اس کے آنے سے ہلچل پیدا ہو گئی تھی۔ خاص طور پر لڑکیوں میں۔ آخر وہ مشہور کیوڈچ کھلاڑی بھی تو تھا۔ جب لوگ اسے اچھی طرح دیکھنے کیلئے اپنی گردنیں اونچی کر رہے تھے تو رون، ہرمائنی، فریڈ اور جارج جلدی سے راستے سے ہٹ گئے۔

’’اب ہمارے بیٹھنے کا وقت ہو گیا ہے۔‘‘ فریڈ نے ہیری سے کہا۔ ’’ورنہ دلہن ہمیں اپنے پیروں تلے روند ڈالے گی......‘‘

ہیری، رون اور ہرمائنی، دوسری قطار میں فریڈ اور جارج کے بالکل پیچھے بیٹھ گئے، یہ جگہ ان کیلئے ہی مخصوص کی گئی تھی۔ ہرمائنی کا چہرہ ابھی تک تھوڑا گلابی تھا جبکہ رون کے کان اب بھی سرخ ہو رہے تھے۔ کچھ دیر بعد اس نے ہیری سے بڑبڑا کر کہا۔ ’’تم نے دیکھا کہ اس نے احمقانہ چھوٹی ڈاڑھی بھی رکھ لی ہے......‘‘

ہیری نے بغیر بولے اپنا سر اثبات میں ہلا دیا۔

گرم شامیانے میں امید بھرا احساس تھا۔ بڑبڑاہٹ بھری گفتگو ہو رہی تھی اور بیچ بیچ میں ہنسی کی آوازیں بھی گونجتی تھیں۔ مسٹر اور مسز ویزلی رشتے داروں کی طرف دیکھ کر مسکراتے اور ہاتھ ہلاتے ہوئے چبوترے تک چل کر گئے۔ مسز ویزلی نے ارغوانی رنگت کا نیا لباس پہنا ہوا تھا اور اسی رنگ کی ٹوپی بھی سر پر دمک رہی تھی۔

ایک پل بعد بل اور چارلی شامیانے کے سامنے کھڑے ہو گئے۔ دونوں نے روایتی پوشاک پہن رکھی تھی اور ان کے بٹن کے سوراخ میں بڑے سفید گلاب لگے ہوئے تھے۔ فریڈ نے سیٹی بجائی اور مونہیاں ہنسنے لگیں۔ پھر جب سنہرے غباروں سے موسیقی کی آواز گونجنے لگی تو مہمانوں میں خاموشی چھا گئی۔

ہرمائنی نے اپنی نشست پر مڑ کر داخلی راستے کی طرف دیکھا اور بولی۔ ''اوہو اوہو......''

بیٹھے ہوئے جادوگروں اور جادوگرنیوں کی بھی سسکیاں نکل گئیں، جب موسیو ڈیلا کور اور فلیور چبوترے پر چڑھے۔ فلیور جیسے ہوا میں تیرتی ہوئی جا رہی تھی اور موسیو ڈیلا کور اچھلتے ہوئے اور مسکراتے ہوئے جا رہے تھے۔ فلیور نے بہت سادی سفید فراک پہن رکھی تھی اور اس میں سے بہت تیز سفید چمک نکلتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ حالانکہ عام طور پر اس کی چمک کے آگے تمام لوگ پھیکے دکھائی دیتے تھے مگر آج اس کی چمک سے اردگرد لوگوں کی خوبصورتی بڑھ رہی تھی۔ جینی اور گبرئیل سنہری پوشاک پہنے ہوئے تھیں اور معمول سے زیادہ خوبصورت دکھائی دے رہی تھیں۔ جب فلیور بل کے قریب پہنچ گئی تو بل کو دیکھ کر ایسا نہیں لگ رہا تھا کہ جیسے وہ کبھی فین ریئر گرے بیک سے ملا ہو۔

''خواتین وحضرات!'' ایک تھوڑی سریلی آواز سنائی دی۔ ہیری کو یہ دیکھ کر تھوڑا سکتہ طاری ہو گیا کہ گچھے دار بالوں والے جس پستہ قد جادوگر نے ڈمبل ڈور کی تدفین کی رسومات ادا کی تھیں، وہ اب بل اور فلیور کے سامنے کھڑا تھا۔ ''آج ہم یہاں دو وفا شناس روحوں کے ملاپ کی خوشیاں منانے کیلئے جمع ہوئے ہیں......''

''بالکل! میرے تاج کی وجہ سے ہر چیز زیادہ اعلیٰ ہو گئی ہے۔'' موریئل آنٹی نے تھوڑی بلند آواز میں کہا۔ ''مگر میں یہ ضرور کہوں کہ جینی نے کافی نیچے گلے والی پوشاک پہنی ہے......''

جینی نے مسکراتے ہوئے پلٹ کر دیکھا اور ہیری کو آنکھ ماردی مگر فوراً دوسری سمت میں دیکھنے لگی۔ ہیری کا ذہن شامیانے سے دور کہیں اور پہنچ گیا۔ وہ ان دو پہروں کو یاد کرنے لگا جو اس نے جینی کے ساتھ سکول کے میدان کے ویران حصوں میں گزاری تھیں۔ یہ نہایت پرانی بات محسوس ہو رہی تھی۔ ایسا لگتا تھا کہ وہ دن حقیقت ہو ہی نہیں سکتے تھے جیسے اس نے کسی اجنبی فرد کی زندگی سے کچھ سنہرے پل چرا لئے تھے جس کے ماتھے پر بجلی جیسا نشان نہیں موجود تھا۔

''ولیم آرتھر کیا تم فلیور ازابیل کو......؟''

سامنے والی قطار سے مسز ویزلی اور مادام ڈیلا کور دونوں ہی چپ چاپ لیس والے رومالوں میں سبکیاں بھر رہی تھیں۔ شامیانے کے پیچھے سے شہنائی جیسی آوازیں آ رہی تھیں جس سے سب کو معلوم ہو گیا کہ ہیگرڈ نے اپنا میز پوش جتنا بڑا رومال نکال لیا تھا۔ ہرمائنی مڑی اور ہیری کی طرف دیکھ کر مسکرائی۔ اس کی آنکھوں میں بھی آنسو بھرے ہوئے تھے۔

''......تو میں تمہارے زندگی بھر کے بندھن کا اعلان کرتا ہوں۔''

گچھے دار بالوں والے پستہ قد جادوگر نے اپنی چھڑی بل اور فلیور کے اوپر اُٹھائی۔ ان پر چاندی جیسے ستاروں کی بارش ہوگئی جوان کی جڑے ہوئے ہیولے کے چاروں طرف چمکنے لگے۔ فریڈ اور جارج کے تالیاں بجاتے ہی اوپر موجود غبارے پھٹ گئے اور ان میں حسین وجمیل پرندے پھڑ پھڑاتے ہوئے نکلے اور چھوٹی سنہری گھنٹیاں بج اُٹھیں۔ شامیانے کے شور میں پرندوں کی گنگناہٹ اور گھنٹیوں کی مترنم آوازوں سے حسین سماں بندھ گیا۔

''خواتین وحضرات!'' گچھے دار پستہ قد جادوگر نے کہا۔''براہ مہربانی اپنی نشستوں سے کھڑے ہوجائیں۔''

وہ سب کھڑے ہوگئے حالانکہ موریئل آنٹی زور زور سے بڑبڑانے لگیں۔ جادوگر نے اپنی چھڑی لہرائی۔ جن کرسیوں پر وہ بیٹھے ہوئے تھے، وہ ہوا میں اوپر اُٹھ گئیں اور شامیانوں کی دیواروں والی کینوس فوراً غائب ہوگئی۔ اب وہ سنہرے ستونوں پر کھڑی شامیانے کی چھت کے نیچے کھڑے تھے۔ دھوپ سے چمکتے باغیچے اور قریبی ہریالی کا دلکش منظر دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے بعد شامیانے کے فرش پر پگھلے ہوئے سونے کا لاوا پھیلنے لگا جس سے ایک چمکتا ہوا رقص کا حلقہ وجود میں آگیا۔ چھوٹی، سفید کپڑوں والی میزیں کے اردگرد کرسیاں آہستگی سے تیرتی ہوئی زمین پر جمنے لگیں اور سنہرے جیکٹ والا بینڈ گروپ چبوترے کی طرف بڑھ گیا۔

''بہت شاندار......'' رون نے توصیفی لہجے میں کہا جب بیرے سب کی طرف کھانے پینے کا سامان لے جانے لگے۔ کچھ کدو کے جوس، بٹر بیئر اور فائر وہسکی سے بھرے چاندی کے طشت لا رہے تھے۔

''ہمیں جا کر انہیں مبارکباد دینا چاہئے۔'' ہرمائنی نے پنجوں کے بل کھڑے ہوکر اس دیکھتے ہوئے کہا جہاں بل اور فلیور مبارکباد دینے والوں کے ہجوم میں گھر چکے تھے۔

''اس کیلئے ہمیں بعد میں کافی وقت مل جائے گا۔'' رون نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا اور پاس سے گزرتے ہوئی طشت سے بٹر بیئر اُٹھا کر ایک ہیری کو دے دی۔''ہرمائنی! چل کر ایک میز پر قبضہ کر لیتے ہیں......وہاں بالکل نہیں......موریئل آنٹی کے آس پاس بالکل نہیں......''

رون خالی رقص والے حلقے کے پار آگے آگے چل دیا اور چلتے ہوئے دائیں بائیں جائزہ لیتا رہا۔ ہیری کو یقین تھا کہ وہ کیرم وکٹر کو تلاش کر رہا تھا، جب تک وہ شامیانے کے دوسری سمت میں پہنچے تو زیادہ تر میزیں بھر چکی تھیں۔ سب سے خالی میزیں اسی طرف تھیں جہاں لونا لوگڈ بیٹھی ہوئی تھی۔

''اگر ہم تمہارے ساتھ بیٹھ جائیں تو کوئی اعتراض تو نہیں ہے۔'' رون نے پوچھا۔

''بیٹھ جاؤ! ڈیڈی ابھی ابھی بل اور فلیور کو تحفہ دینے کیلئے گئے ہیں۔'' اس نے چہکتے ہوئے کہا۔

''تحفہ کیا ہے؟......غردے کی جڑوں کی زندگی بھر کی خوراک؟'' رون نے طنز کرتے ہوئے کہا۔

ہرمائنی نے میز کے نیچے سے کھینچ کر اسے لات ماری مگر غلطی سے اس کی لات ہیری کو جا لگی۔ درد کے مارے اس کی آنکھوں میں

پانی بھر آیا اور وہ کچھ منٹ تک گفتگو سن نہیں پایا۔

بینڈ دوبارہ بجنے لگا۔ بل اور فلیور سب سے پہلے رقص کے حلقے میں اترے، جس پر کافی تالیاں گونجیں۔ کچھ دیر بعد مسٹر ویزلی اور مادام ڈیلاکور کو رقص کیلئے ساتھ لے گئے، اس کے بعد مسز ویزلی، موسیو ڈیلاکور کے ہمراہ رقص کرنے کیلئے حلقے میں پہنچ گئیں۔

''مجھے یہ گیت کافی پسند ہے۔'' لونا لوگڈ نے وائلن جیسی دھن پر لہراتے ہوئے کہا۔ کچھ پل بعد وہ کھڑی ہو کر رقص کے حلقے تک تیرتی ہوئی پہنچ گئی اور تنہا ہی اپنی جگہ پر گھومنے لگی۔ اس کی آنکھیں بند تھیں اور ہاتھ ہوا میں لہرا رہے تھے۔

''وہ کافی شاندار ہے، ہے نا؟'' رون نے مسرور کن لہجے میں کہا۔ ''ہمیشہ قیمت وصول ہو جاتی ہے۔''

مگر اس کے چہرے کی مسکراہٹ یکلخت غائب ہو گئی۔ لونا کی خالی نشست پر وکٹر کیرم آ کر بیٹھ گیا تھا۔ ہر مائنی خوشی سے بوکھلائی ہوئی دکھائی دے رہی تھی مگر اس بار کیرم اس کی تعریف کرنے نہیں آیا تھا۔ اس نے غصے بھری تیوری چڑھا کر پوچھا۔ ''زرد کپڑوں والا یہ آدمی کون ہے؟''

''وہ ژینوفیلیس لوگڈ ہیں۔ ان کی بیٹی ہماری دوست ہے۔'' رون نے کہا۔ اس کے جھگڑالو لہجے سے یہ واضح ہو گیا تھا کہ وہ اس کے اشتعال دلانے کے باوجود وہ مسٹر ژینوفیلیس پر ہنسے گا نہیں پھر اس نے ہر مائنی سے فوراً کہا۔ ''چلو ہم بھی چل کر رقص کرتے ہیں۔''

ہر مائنی تھوڑی حیران مگر خوش دکھائی دی۔ وہ اُٹھ کر کھڑی ہوئی اور رقص کے حلقے میں تیزی سے بڑھتی ہوئی بھیڑ جا کر گم ہو گئی۔

''اوہ تو اب ایک دوسرے کے ساتھ خوشگوار تعلقات بنا چکے ہیں؟'' کیرم نے کہا جو لمحہ بھر کیلئے تھوڑا بے تاب سا دکھائی دینے لگا تھا۔

''ار......ایک حد تک!'' ہیری نے کہا۔

''تم کون ہو؟'' کیرم نے پوچھا۔

''بارنی ویزلی......''

انہوں نے ایک بار پھر ہاتھ ملایا۔

''بارنی! کیا تم مسٹر لوگڈ کو اچھی طرح سے جانتے ہو؟''

''نہیں! میں ان سے آج ہی ملا ہوں، کیوں؟''

کیرم نے اپنے مشروب کے گلاس کے اوپر سے ژینوفیلیس کو غصے سے گھورا جو رقص والے احاطے کی دوسری طرف کچھ جادوگروں سے گفتگو کر رہے تھے۔

''اگر وہ فلیور کا مہمان نہ ہوتا تو میں اس کے ساتھ یہاں پر ایسا بہیمانہ سلوک کرتا کہ اسے دوبارہ اپنے سینے پر وہ واہیات نشان پہننے کی جرأت نہ ہوتی......''

''نشان؟'' ہیری نے بھی ژینوفیلیس کی طرف چونک کر دیکھنے لگا جن کے سینے پر تکون جیسا آنکھ والے نشان والا لاکٹ سونے کی زنجیر میں لٹک رہا تھا۔ ''کیوں؟......اس میں کیا برائی ہے؟''

''گرینڈ لوالڈ......وہ گرینڈ لوالڈ کا نشان ہے۔''

''گرینڈ لوالڈ......؟ وہ تاریک جادوگر، جسے ڈمبل ڈور نے شکست دی تھی؟''

''بالکل وہی!''

کیرم کے جبڑے کی جلد اس طرح ہل رہی تھی جیسے وہ کوئی چیز چبا رہا ہو۔ پھر وہ بولا۔ ''گرینڈ لواڈ نے کئی لوگوں کو مارا تھا جن میں میرے دادا جی بھی شامل تھے، ظاہر ہے، وہ اس ملک میں کبھی زیادہ طاقتور نہیں بن پایا تھا۔ لوگ کہتے تھے کہ وہ ڈمبل ڈور سے ڈرتا تھا...... جو سچ بھی تھا کیونکہ آخر میں انہوں نے ہی اسے ہرایا تھا مگر یہ......'' اس نے ژینوفیلیس کی طرف انگلی اُٹھاتے ہوئے کہا۔ ''یہ اسی کا مخصوص نشان ہے، میں اسے فوراً پہچان گیا تھا...... جب گرینڈ لوالڈ، ڈرم سٹرانگ سکول میں پڑھتا تھا تو اس نے یہ نشان وہاں کی دیوار پر منقش کر دیا تھا۔ بعد میں کئی احمقوں نے اسے اپنی کاپیوں اور کپڑوں پر بنا لیا کیونکہ وہ دوسروں کو چونکا دینا چاہتے تھے اور خود کو متاثر کن جادوگر ثابت کرنا چاہتے تھے...... جب تک کہ گرینڈ لوالڈ کے شکار خاندانوں نے انہیں سبق نہیں سکھا دیا......''

کیرم نے خطرناک انداز سے اپنی انگلیاں چٹخیں اور ژینوفیلیس کو غصیلی نظروں سے گھورنے لگا۔ ہیری الجھن میں پڑ گیا۔ یہ بہت ہی غیر یقینی محسوس ہوتا تھا کہ لونا کے ڈیڈی تاریک جادو کے ہمدرد اور حمایتی ہوں اور شامیانے میں کسی نے بھی اس تکون نما علامتی نشان کو نہ پہچانا ہو۔

''کیا تمہیں......ار...... پورا یقین ہے کہ یہ گرینڈ لواڈ کا ہی نشان ہے؟''

''اس میں غلطی کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔'' کیرم نے سرد لہجے میں کہا۔ ''میں کئی سال تک اس کے قریب سے گزرا ہوں، میں اسے اچھی طرح پہچانتا ہوں......''

''دیکھو ایک امکان دکھائی دیتا ہے۔'' ہیری نے کہا۔ ''شاید ژینوفیلیس کو اس نشان کی حقیقت ہی نہ معلوم ہو۔ لوگڈ گھرانا...... تھوڑا سا عجیب ہے۔ ممکن ہے کہ انہوں نے یہ سوچا ہو کہ خمدار سنار کیک کے سر کا عکس یا ایسی ہی کوئی چیز ہو......''

''کس کے سر کی علامت؟''

''دیکھو! مجھے معلوم نہیں ہے کہ وہ سنار کیک کیا بلا ہوتے ہیں مگر لوگڈ اور ان کی بیٹی چھٹیوں میں ان کی تلاش میں ضرور جاتے ہیں......''

''وہ ان کی بیٹی ہے۔'' اس نے لونا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جو تنہا ناچ رہی تھی اور اپنے سر کے اوپر اپنے باز و لہرا رہی تھی جیسے کیڑے مکوڑوں کو بھگانے کی کوشش کر رہی ہو۔

''وہ ایسا کیوں کررہی ہے؟'' کیرم نے پوچھا۔

''شاید وہ وہمی کیڑوں سے چھٹکارا پانے کی کوشش کررہی ہے۔'' ہیری نے کہا جس نے اس کا انداز پہچان لیا تھا۔

کیرم کشمکش میں دکھائی دیا کہ کہیں ہیری اس کا مذاق تو نہیں اُڑا رہا ہے۔ اس نے چوغے کے اندر سے اپنی چھڑی باہر نکالی اور خطرناک طریقے سے اپنی ران پر ٹھونکی۔ اس کے سر سے چنگاریاں اُڑنے لگیں۔

''گریگوری وچ......'' ہیری زور سے بولا۔ کیرم چونک گیا مگر ہیری اتنا متجسس ہو رہا تھا کہ اسے کسی چیز کی پرواہ نہیں تھی۔ کیرم کی چھڑی دیکھ کر اسے یاد آ گیا تھا۔ سہ فریقی ٹورنامنٹ سے قبل الوینڈر نے اس سے چھڑی لے کر اس کا بغور جائزہ لیا تھا۔

''اس کا ذکر یہاں کیوں؟'' کیرم نے شک بھرے لہجے میں پوچھا۔

''وہ چھڑی بناتا ہے......''

''مجھے معلوم ہے۔'' کیرم نے کہا۔

''اس نے تمہاری چھڑی بنائی تھی، اس لئے میرے ذہن میں کیوڈچ کا خیال آیا تھا۔''

کیرم کے چہرے شکوک سائے گہرے ہو گئے۔

''تمہیں یہ بات کیسے معلوم ہے کہ گریگوری وچ نے میری چھڑی بنائی تھی؟''

''میں نے...... میں نے یہ بات کہیں پڑی تھی۔'' ہیری نے کہا۔ ''پرستاروں کے کسی رسالے میں......'' اس نے فوراً جھوٹ بولتے ہوئے بات گھڑی جس سے کیرم کے چہرے کا تناؤ تھوڑا دھیما دکھائی دینے لگا۔

''مجھے یاد نہیں ہے۔'' اس نے کہا۔ ''میں نے کبھی اپنے پرستاروں کو اپنی چھڑی کے بارے میں بتایا ہو......''

''تو......ار......گریگوری وچ آج کل کہاں ہے؟''

کیرم کے چہرے پر حیرانگی پھیل گئی۔

''وہ کچھ سال پہلے ہی اس پیشے کو خیر باد کہہ چکا ہے۔ میں گریگوری وچ سے چھڑی خریدنے والے آخری لوگوں میں سے ایک تھا۔ وہ سب سے عمدہ چھڑیاں بناتا ہے...... حالانکہ میں جانتا ہوں کہ برطانیہ کے لوگ الوینڈر کو زیادہ اعلیٰ چھڑی ساز تسلیم کرتے ہیں۔''

ہیری نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ بھی کیرم کی طرح رقص کرنے والے لوگوں کو دیکھنے کی اداکاری کرنے لگا مگر اس کا ذہن تیز رفتاری سے سوچ رہا تھا تو والڈی مورٹ مشہور چھڑی ساز کو تلاش کر رہا تھا اور اس کی وجہ تلاش کرنے کیلئے ہیری کو زیادہ تردد نہیں کرنا پڑا۔ غیر معمولی طور پر والڈی مورٹ یہ جاننا چاہتا ہوگا کہ جب اس نے اس رات آسمان میں ہیری کا تعاقب کیا تھا تو ہیری کی چھڑی نے وہ عجیب حرکت کیوں کی تھی۔ ہنابل لکڑی اور قفنس کے پنکھ والی چھڑی ادھار لی ہوئی چھڑی کو پہچان گئی اور اسے مات دے دی جس

کی الوینڈر کو قطعی امید نہیں تھی اور جس کی وجہ بھی وہ نہیں جان پایا تھا۔ کیا گریگوری وچ، الوینڈر سے زیادہ علم رکھتا ہوگا؟ کیا وہ چھڑی کے عجیب وغریب رویوں کو الوینڈر سے زیادہ جانتا ہوگا؟ کیا وہ چھڑیوں کے خفیہ اسرار سمجھتا ہوگا جو الوینڈر نہیں جانتا ہے......

''وہ لڑکی کافی عمدہ دکھائی دے رہی ہے؟'' کیرم نے کہا اور ہیری کو شادی کی تقریب میں واپس کھینچ لیا۔ کیرم جینی کی طرف اشارہ کر رہا تھا جو ابھی ابھی لونا کے پاس آئی تھی۔ ''کیا وہ بھی تمہاری رشتے دار ہے؟''

''ہاں!'' ہیری نے اچانک چڑ چڑے انداز میں کہا۔ ''اور اس کا کسی کے ساتھ چکر چل رہا ہے۔ وہ لڑکا بہت جھگڑالو اور تند خو ہے۔ لمبا چوڑا ہے، اس لئے اس سے ٹکرانے میں سمجھداری نہیں ہے۔''

کیرم نے ہنکار بھری۔

وہ اُٹھ کر چل دیا۔ ہیری نے قریب سے گزرتے ہوئے وکٹر سے ایک سینڈوچ لے لیا اور ہجوم سے بھرے ہوئے رقص والے احاطے کے کنارے کنارے چلنے لگا۔ وہ رون کو گریگوری وچ کے بارے میں بتانا چاہتا تھا مگر رون رقص والے احاطے کے بالکل وسط میں ہرمائنی کے ساتھ رقص کر رہا تھا۔ ہیری ایک سنہرے ستون سے ٹیک لگا کر جینی کو دیکھتا رہا جو اب فریڈ اور جارج کے اکلوتے دوست لی جارڈن کے ساتھ رقص کر رہی تھی۔ ہیری نے رون سے کئے ہوئے وعدے کے بارے میں سوچ کر اپنی سر اُٹھاتی ہوئی باغی خواہش پر قابو پانے کی پوری کوشش کی۔

اس نے پہلے کبھی کسی شادی میں شرکت نہیں کی تھی، اس لئے وہ یہ فیصلہ نہیں کر پایا کہ شادی کے جادوگروں کے جشن میں اور جادوگرنیوں کے جشن میں کیا فرق ہوتا ہے؟ ویسے اسے پورا یقین تھا کہ ماگلوؤں کی تقریب میں شادی کے کیک پر دو ققنس نہیں ہوتے ہوں گے جو کیک کاٹتے ہی اُڑ جاتے ہوں گے۔ اس میں ہجوم کے درمیان ہوا میں اُڑتی ہوئی فائر وہسکی کی بوتلیں بھی نہیں ہوتی ہوں گی۔ جب رات قریب آنے لگی اور تیرتی ہوئی سنہری لالٹینوں سے چمکتے شامیانے کے نیچے پتنگے منڈلانے لگے تو جشن بے قابو سا ہو گیا۔ چارلی، ہیگرڈ اور بینگنی ٹوپی والی ایک موٹا جادوگر بیٹھ کر 'اوڈی جانباز' والا گیت گنگنا رہے تھے۔

ہیری، نشے سے چور رون کے ایک انکل سے بچنے کیلئے ہجوم میں سے گزرا جو یہ طے نہیں کر پا رہے تھے کہ ہیری ان کا بیٹا ہے یا نہیں۔ ہیری نے ایک بوڑھے جادوگر کو ایک میز پر تنہا بیٹھا ہوا دیکھا۔ سفید بالوں کے بادل کی وجہ سے وہ کسی پرانی پیلی گھڑی جیسا دکھائی دے رہا تھا اور سب سے اوپر دیمک زدہ سیدھی ٹوپی پہنے ہوئے تھا۔ ہیری کو وہ جانا پہچانا ہوا لگ رہا تھا۔ دماغ پر زور ڈالنے کے بعد ہیری کو اچانک یاد آیا کہ یہ تو ایلفیس ڈوج ہے جو ققنس کے گروہ کے رکن ہے اور اس نے ڈمبل ڈور کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے شاندار اداریہ لکھا تھا۔

ہیری اس کے قریب پہنچ گیا۔

''کیا میں یہاں بیٹھ سکتا ہوں؟''

''بالکل بالکل......'' ڈوج نے کہا، اس کی آواز اونچے سر والی اور گھر گھراتی ہوئی تھی۔

ہیری ان کی طرف جھکا۔

''مسٹر ڈوج......میں ہیری پوٹر ہوں!'' وہ آہستگی سے بڑبڑایا۔

ڈوج کے منہ سے آہ نکل گئی۔

''اوہ عزیز نوجوان! آرتھر نے مجھے بتایا تھا کہ تم یہیں پر ہو اور تم نے بہروپ بدل رکھا ہے...... میں بے حد خوش...... بے حد عزت افزائی کی بات ہے؟''

خوشی کی بوکھلاہٹ میں ڈوج نے اس کیلئے ایک جام بھر ڈالا۔

''میں تمہیں خط لکھنے کے بارے میں سوچ رہا تھا'' وہ آہستگی سے بولے۔''ڈمبل ڈور کے جانے کے بعد......صدمہ......اور تمہارے لئے تو یہ نہایت سنگین رہا ہوگا۔ مجھے یقین ہے......''

ڈوج کی چھوٹی آنکھوں میں اچانک آنسو تیرنے لگے۔

''میں نے روزنامہ جادوگر میں آپ کا لکھا ہوا خراج تحسین والا اداریہ پڑھا تھا'' ہیری نے کہا۔''مجھے معلوم نہیں تھا کہ آپ پروفیسر ڈمبل ڈور کو اتنی اچھی طرح سے جانتے تھے۔''

''روزنامہ جادوگر کے بارے میں...... مجھے معلوم نہیں ہے کیا آپ نے اسے دیکھا مسٹر ڈوج؟''

''اوہ مجھے ایلفیس کہو، عزیز نوجوان!''

''ایلفیس! مجھے معلوم نہیں ہے کہ کیا آپ نے ڈمبل ڈور کے بارے میں ریٹا سٹیکر کا انٹرویو پڑھا تھا؟''

ڈوج کے چہرے پر غصے کی لہر نمودار ہوگئی۔

''اوہ ہاں ہیری! میں نے اسے پڑھا تھا۔ وہ عورت یا اس سے زیادہ گدھ مناسب لفظ ہوگا۔ وہ گدھ مجھے لگا تار پریشان کرتی رہی کہ میں اس سے بات چیت کروں۔ مجھے وہ کہتے ہوئے گھن آتی ہے کہ میں تھوڑا بدتمیز ہوگیا اور اس پریشان کرنے والی گھٹیا عورت کو بدبودار مچھلی کہہ دیا۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اس نے میری عقل کو ہی بہتان کے کٹہرے میں لا کھڑا کیا۔''

''دیکھئے! اس انٹرویو میں ریٹا سٹیکر نے ایسا اشارہ دیا ہے کہ پروفیسر ڈمبل ڈور نوجوانی کے دور میں تاریک جادو کا استعمال کیا کرتے تھے؟'' ہیری نے کہا۔

''اس کے ایک لفظ پر اعتماد مت کرنا'' ڈوج نے فوراً کہا۔''ایک لفظ پر بھی نہیں، ہیری! کسی بھی چیز کو ایلبس ڈمبل ڈور سے جڑی اپنی یادوں پر سیاہی مت ملنے دینا۔''

ہیری نے ڈوج کے سنجیدہ، دکھ بھرے اور پریشان چہرے کی طرف دیکھا مگر وہ ضمانت نہ ملنے پر وہ کچھ مایوسی محسوس کرنے لگا۔ کیا

ڈوج واقعی ایسا سوچتے ہیں کہ ہیری اتنی آسانی سے اعتماد نہ کرنے کا فیصلہ منتخب کرسکتا تھا؟ کیا ڈوج یہ سمجھ نہیں پائے کہ ہیری یہ یقین دہانی کرلینا چاہتا تھا کہ وہ ڈمبل ڈور سے جڑی ہر چیز جاننا چاہتا تھا؟

شاید ڈوج نے ہیری کے جذبات کا اندازہ لگا لیا تھا کیونکہ وہ پریشانی کے عالم میں دکھائی دیئے اور جلدی سے بولے۔''ہیری! ریٹا سٹیکر ایک خبیث عورت......''

مگر ایک تیکھی ہنسی نے اس گفتگو میں رکاوٹ پیدا کردی تھی۔

''ریٹا سٹیکر؟ اوہ وہ کتنی شاندار مصنفہ ہیں، میں تو ہمیشہ اس کے ادارییئے پڑھتی ہوں۔''

ہیری اور ڈوج نے سر اُٹھا کر اوپر دیکھا۔ وہاں موریئل آنٹی کھڑی تھیں۔ ان کی ٹوپی پر لگا ہوا پنکھ اب ناچ رہا تھا اور ان کے ہاتھ میں ایک جام تھا۔''معلوم ہے، اس نے ڈمبل ڈور پر ایک شاندار کتاب لکھی ہے......''

''کیسی ہو موریئل؟'' ڈوج نے کہا۔''ہاں! ہم ابھی اسی کے بارے میں بات چیت کررہے تھے......''

''سنو لڑکے! مجھے اپنی کرسی دو۔ میری عمر ایک سو سات برس ہے۔''

سرخ بالوں والا ایک ویزلی کزن دہشت زدہ ہوکر اپنی کرسی سے اچھلا۔ موریئل آنٹی نے تعجب انگیز قوت سے کرسی گھمائی اور ڈوج اور ہیری کے درمیان جم کر بیٹھ گئیں۔

''کیسے ہو باری؟ یا چاہے تمہارا جو بھی نام ہو۔'' انہوں نے ہیری کہا۔''تو ایلفیس! تم ریٹا سٹیکر کے بارے میں کیا کہہ رہے تھے؟ جانتے ہو کہ اس نے ڈمبل ڈور کی سوانح عمری پر ایک کتاب لکھی ہے۔ میں تو اسے پڑھنے کیلئے بے تاب ہوں۔ مجھے یاد سے فلورش اینڈ بولٹس کو اس کیلئے آرڈر بھیجنا ہوگا......''

ڈوج اس کی بات سن کر کافی سخت اور سنجیدہ دکھائی دینے لگے مگر موریئل آنٹی نے اپنا جام خالی کردیا اور غراتی ہوئی ایک بیرے کو اپنی طرف بلانے کیلئے اپنی پتلی انگلیوں سے چٹکی بجائی تاکہ وہ دوسرا بھرا ہوا جام لے کر آئے۔ انہوں نے نئے ملنے جام کا ایک بڑا گھونٹ حلق سے اتارا اور ڈکار لے کر بولیں۔''منہ پھلائے مینڈک کی طرح دکھائی دینے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، ایلبس ڈمبل ڈور کے اتنے عزت واحترام، نیک نام اور قدآور شخصیت بنانے سے قبل ان کے بارے میں بہت ساری افواہیں گرم رہی تھیں۔''

''فرسودہ معلومات کی برسات!'' ڈوج نے کہا جس کا چہرہ اچانک ایک بار پھر گاجر جیسے رنگ کا ہوگیا تھا۔

''تم تو ایسا ہی کہو گے، ایلفیس!'' موریئل آنٹی نے کہا۔''میں نے دیکھا تھا کہ تم اپنے خراج تحسین میں کیچڑ بھرے گڑھے کو پھلانگ کر کس صفائی سے نکل گئے تھے؟''

''مجھے افسوس ہے کہ آپ ایسا سوچتی ہیں۔'' ڈوج نے مزید سرد لہجے میں کہا۔''میں آپ کو یقین دہانی کراتا ہوں کہ میں واقعی دل سے لکھ رہا تھا۔''

’’اوہ! ہم سب جانتے ہیں کہ تم ڈمبل ڈور کی کس حد تک پرستش کرتے ہو؟ میں تو کہوں گی کہ تم تو ڈمبل ڈور کو ہمیشہ ہی برگزیدہ تسلیم کرو گے۔ بھلے ہی یہ بھی پتہ چل جائے کہ انہوں نے اپنی معصوم گھنا چکر بہن کو قتل کر دیا تھا۔‘‘

’’موریئل!‘‘ ڈوج طیش کے عالم غرائے۔

ہیری کے سینے میں سرد لہر دوڑنے لگی جس کا اس کے ہاتھ میں پکڑے ہوئے جام میں موجود برف سے کچھ واسطہ نہیں تھا۔

’’آپ کا کیا مطلب ہے؟‘‘ اس نے موریئل سے پوچھا۔ ’’کون کہتا ہے کہ ان کی بہن گھنا چکر تھی؟ مجھے تو یہ محسوس ہوتا ہے کہ وہ محض بیمار تھی؟‘‘

’’تو پھر تمہیں غلط محسوس ہوتا تھا، ہے نا باری؟‘‘ موریئل آنٹی نے کہا اور انہیں اس بات پر مزہ آ رہا تھا کہ وہ کیسا اثر چھوڑ رہی تھیں۔ ’’خیر! چاہے جو بھی ہو۔ تم اس کے بارے میں کیا جانو؟ یہ سب برسوں پرانی باتیں ہیں۔ تب تو تمہارا اس دنیا میں آنے کا دور دور تک کوئی امکان بھی نہیں تھا۔ سچائی تو یہ ہے کہ ہم میں سے زیادہ لوگ بھی، جو اس وقت زندہ تھے، کبھی نہیں جان پائے کہ حقیقت میں کیا ہوا تھا؟ اس لئے تو میں بے تابی سے یہ معلوم کرنا چاہتی ہوں کہ سٹیکر نے کون سے گڑے مردے اکھاڑے ہیں۔ ڈمبل ڈور نے اپنی گھنا چکر بہن کو کافی عرصے تک قید رکھا تھا۔‘‘

’’بالکل جھوٹ......‘‘ ڈوج نے حقارت بھری آواز میں کہا۔ ’’سراسر جھوٹ!‘‘

’’انہوں نے مجھے کبھی نہیں بتایا کہ ان کی بہن گھنا چکر تھی۔‘‘ ہیری نے بغیر سوچے سمجھے بول دیا۔ اس کے وجود میں اب بھی سرد لہریں دوڑنے کا احساس بھرا ہوا تھا۔

’’وہ بھلا تمہیں کیوں بتاتے؟‘‘ موریئل آنٹی نے کہا اور ہیری کو صحیح طور پر دیکھنے کی کوشش میں اپنی کرسی تھوڑی لہرائی۔

’’ایلبس نے آریانا کے بارے میں کبھی کچھ اس لئے نہیں کہا۔‘‘ موریئل آنٹی چیختے ہوئے بولیں۔ ’’ہم میں سے آدھے لوگوں کو اس کے زندہ ہونے کا تب تک پتہ کیوں نہیں چلا جب تک کہ اس کی لاش مکان سے باہر نہیں لائی گئی اور اس کی تدفین ادا نہیں کی گئی۔ تمہارے برگزیدہ ایلبس تب کہاں تھے؟ جب آریانا کال کوٹھڑی میں بند تھی؟ ہوگورٹس میں اپنی شاندار کارکردگی دکھا رہے تھے اور اپنے گھر میں ہونے والی زیادتی پر توجہ نہیں دے رہے تھے......‘‘

’’آپ کا کیا مطلب ہے کہ کال کوٹھڑی میں بند تھی؟‘‘ ہیری نے پوچھا۔ ’’معاملہ کیا تھا؟‘‘

ڈوج مغموم دکھائی دے رہے تھے موریئل آنٹی ایک بار پھر ہنسیں اور ہیری کی بات کا جواب دینے لگیں۔

’’ڈمبل ڈور کی ماں ایک خوفناک عورت تھی۔ ماگلو خاندان میں پیدا ہوئی تھی حالانکہ میں نے سنا ہے کہ وہ خالص خون ہونے کا ڈرامہ رچاتی رہتی تھی......‘‘

’’انہوں نے اس طرح کی کوئی اداکاری نہیں کی تھی۔ کینڈرا نہایت مہذب اور سلجھی ہوئی خاتون تھیں۔‘‘ ڈوج نے مغموم لہجے

میں بڑبڑاتے ہوئے کہا مگر موریئل آنٹی نے ان کی بات ہوا میں اُڑا دی تھی۔

''......مغروراور بہت نخریلی، ایسی جادوگرنی جو گھنا چکر بچی پیدا ہونے پر دہشت زدہ ہوگئی تھی۔''

''آریانا گھنا چکر نہیں تھی۔'' ڈوج نے احتجاج کرتے ہوئے کہا۔

''وہ تو تم کہو گے ہی، ایلفیس! مگر یہ تو بتاؤ کہ پھر وہ کبھی ہوگورٹس میں پڑھنے کیلئے کیوں نہیں گئی؟'' موریئل آنٹی نے کہا۔ وہ ہیری کی طرف گھومیں۔ ''ہمارے زمانے میں گھنا چکر لوگوں کو اکثر چھپا کر رکھا جاتا تھا۔ حالانکہ کسی چھوٹی لڑکی کو گھر میں قید کرنا اور یہ اداکاری کرنا کہ وہ زندہ ہی ہے، کافی زیادتی والی بات تھی......''

''میں پھر کہتا ہوں کہ ایسا کچھ نہیں ہوا تھا۔'' ڈوج نے کہا مگر موریئل آنٹی بلڈوزر کی طرح سب کچھ روندتی چلی جارہی تھیں اور اب بھی ہیری پر انکشافات کرتی رہیں۔

''گھنا چکر لوگوں کو عام طور پر ماگلو سکولوں میں بھیجا جاتا تھا اور ماگلو معاشرے میں گھلنے ملنے کیلئے آمادہ کیا جاتا تھا...... یہ جادوگروں کی دنیا میں جگہ بنانے کی نسبت زیادہ اچھی بات تھی جہاں انہیں ہمیشہ زیریں طبقے میں گردانا جاتا تھا۔ مگر ظاہر ہے کہ کینڈرا ڈمبل ڈور اپنی بیٹی کو کسی ماگلو سکول میں بھیجنے کی بات تو خواب وخیال میں بھی نہیں سوچ سکتی تھی......''

''آریانا کی حالت بہت نازک تھی۔'' ڈوج نے متوحش لہجے میں کہا۔ ''اس کی صحت خراب رہتی تھی جس کی وجہ سے وہ......''

''گھر سے باہر نہیں نکل سکتی تھی، ہے نا؟'' موریئل آنٹی نے قہقہہ لگاتے ہوئے تمسخر اُڑایا۔ ''مگر پھر بھی اسے کبھی سینیٹ مونگوز ہسپتال میں نہیں لے جایا گیا یا اسے دیکھنے کیلئے کسی بھی مرہم کار کو گھر پر نہیں بلایا گیا، ہے نا؟''

''واقعی موریئل! آپ کو یہ باتیں کیسے معلوم ہوسکتی ہیں کہ......''

''تمہاری اطلاع کیلئے میں بتادوں، ایلفیس! میرا کزن لانسلوٹ اس وقت سینیٹ مونگوز میں مرہم کار تھا اور اس نے میرے گھرانے کو اعتماد میں لے کر بتایا تھا کہ آریانا کو وہاں کبھی بھی نہیں لایا گیا تھا۔ لانسلوٹ کو یہ رویہ خاصا عجیب اور پراسرار محسوس ہوا تھا......''

ڈوج روہانسا ہو چکا تھا اور قریب تھا کہ اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جائیں جبکہ موریئل آنٹی کو دیکھ کر ایسا محسوس ہورہا تھا کہ وہ اس صورت حال سے بھرپور انداز میں لطف اندوز ہورہی تھیں اور اپنے خالی جام کو دوبارہ بھرنے کیلئے ایک بار پھر انہوں نے چٹکی بجائی۔ ہیری نے سوچا کہ ڈرسلی گھرانے نے اسے کس طرح ایک بار قید کرکے تالے میں بند رکھا تھا۔ سب سے چھپا کر رکھا تھا صرف جادوگر ہونے کے جرم کیلئے۔ کیا ڈمبل ڈور کی بہن آریانا کو بھی اسی طرح کی سنگدلانہ مصیبتیں برداشت کرنا پڑی تھیں۔ جادو نہ کرپانے کے باعث؟ اور کیا ڈمبل ڈور واقعی اپنی بہن کو اس کے حال پر چھوڑ کر اپنی عظمت اور شان وشوکت کے جھنڈے گاڑنے کیلئے ہوگورٹس پہنچ گئے تھے؟

''دیکھو اگر کینڈرا پہلے نہیں مرگئی ہوتی۔'' موریئل آنٹی نے آگے کہا۔ ''تو میں یہی کہتی کہ اسی نے آریانا کا گلا گھونٹ ڈالا ہو گا......''

''آپ ایسا کیسے کہہ سکتی ہیں موریئل؟'' ڈوج نے دردبھری آواز میں کہا۔ ''کوئی ماں اپنی بیٹی کو کیسے مار سکتی ہے؟ ذرا خود سوچئے تو سہی۔ آپ یہ کیا کہہ رہی ہیں؟''

''اگر وہ ماں اپنی بیٹی کو برسوں تک قید تنہائی میں رکھ سکتی ہے تو کیوں نہیں؟'' موریئل آنٹی نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔ ''مگر جیسا میں کہہ رہی ہوں، یہ میل نہیں کھاتا کیونکہ کینڈرا اپنی بیٹی آریانا سے پہلے ہی مرگئی تھی......ظاہر ہے کہ کسی کو بھی حقیقت معلوم نہیں ہے......''

''اوہ کوئی شک والی بات نہیں کہ آریانا نے ان کو ہلاک کر ڈالا ہوگا، ہے نا؟'' ڈوج نے طنزیہ لہجے میں ان کے نظریئے کو مسترد کرتے ہوئے کہا۔

''اوہ ہاں! آریانا نے آزاد ہونے کی کوشش کی ہوگی اور اس کوشش میں سے اس کینڈرا کو راستے سے ہٹا ڈالا ہوگا۔'' موریئل آنٹی نے سوچتے ہوئے کہا۔ ''اپنا سر چاہے جتنا مرضی پٹخو، ایلفیس! تم آریانا کی تدفین میں گئے تھے، ہے نا؟''

''بالکل میں گیا تھا......'' ڈوج نے کانپتی ہوئی آواز میں کہا۔ اس کے ہونٹ پھڑ پھڑا رہے تھے۔ ''اور اس سے زیادہ تکلیف دہ موقع مجھے یاد نہیں، ایلبس کا دل تار تار ہو گیا تھا......''

''صرف دل ہی نہیں تار تار ہوا تھا۔ کیا ابروفورتھ نے تدفین کے موقع پر ایلبس کی ناک نہیں توڑ دی تھی؟''

اگر ڈوج دہشت زدہ دکھائی دے رہے تھے تو یہ اس کے مقابلے میں کچھ نہیں تھا جیسے وہ اب دکھائی دے رہے تھے۔ ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے موریئل آنٹی نے ان کے سینے میں سیدھا چھرا گھونپ ڈالا تھا۔ موریئل آنٹی نے زور سے قہقہہ لگایا اور جام کا ایک اور گھونٹ لیا جو ان کی ٹھوڑی پر بہنے لگا۔

''آپ کیسے......؟'' ڈوج نے شکستہ آواز میں کہنا چاہا۔

''میری ماں بیتھ لیڈا بیگ شاٹ کی پرانی سہیلی تھی۔'' موریئل آنٹی نے چہکتے ہوئے کہا۔ ''بیتھ لیڈا نے میری ماں کو پوری بات بتائی تھی۔ اس وقت میں دروازے پر کان لگا کر سب سن رہی تھی۔ تدفین کے موقع پر جھگڑا۔ بیتھ لیڈا نے بتایا تھا کہ ابروفورتھ نے چیخ چیخ کر کہا تھا کہ ایلبس کی غلطی کی وجہ سے ہی آریانا کی موت ہوئی تھی اور پھر اس نے ایلبس کی ناک پر گھونسا رسید کر دیا۔ بیتھ لیڈا کے مطابق ایلبس نے خود کو بچانے کی ذرا سی کوشش نہیں کی تھی اور یہ اپنے تئیں بڑی عجیب بات تھی۔ ایلبس، ابروفورتھ کو کسی بھی قسم کے مقابلے میں بآسانی ہرا سکتے تھے۔ دونوں ہاتھ کمر کے پیچھے بندھے ہونے کے باوجود بھی......''

موریئل نے جام کا ایک اور گھونٹ پیا۔ ان پرانے سیکنڈلز کے بارے میں گفتگو کرنے سے وہ اتنی ہی خوش دکھائی دے رہی تھیں

جتنا کہ ڈوج دہشت زدہ اور غمگین دکھائی دے رہا تھا۔ ہیری نہیں جانتا تھا کہ کیا فیصلہ کرے؟ یا کس کی بات پر یقین کرے؟ وہ تو صرف حقیقت جاننا چاہتا تھا مگر ڈوج حقائق اجاگر کرنے میں بے حد کمزوری کا مظاہرہ کر رہے تھے۔ وہ موریئل آنٹی کے پے درپے الزامات کی بوچھاڑ کے سامنے احتجاج کا راگ الاپ رہے تھے کہ آریانا محض بیمار تھی اور ان الزامات کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ ہیری کو اس بات پر یقین کرنا بے حد مشکل ہو رہا تھا کہ اپنے گھر میں اس طرح کی انتہائی زیادتی کے باوجود ڈمبل ڈور نے ذرا سی بھی مزاحمت تک نہیں کی ہوگی مگر پھر بھی اس کہانی میں کئی عجیب جھول موجود تھے جن کی وضاحت نہ ملنے پر شک کو ہوا مل رہی تھی۔

''میں تمہیں ایک اور بات بھی بتا دوں۔'' موریئل آنٹی نے ہچکی لے کر اپنا جام نیچے کرتے ہوئے کہا۔ ''میرا خیال ہے کہ بیتھ لیڈا نے ہی ریٹا سٹیکر کے سامنے ڈمبل ڈور کا کچا چٹھا کھول کر رکھ دیا ہے۔ سٹیکر نے اپنے انٹرویو میں ڈمبل ڈور گھرانے کے ایک قریبی اہم ذریعہ کے بارے میں بہت سارے اشارے کئے ہیں۔ بیتھ لیڈا آریانا والے معاملے میں تمام تر وقت وہیں موجود رہی تھی اور یہ اندازہ بالکل صحیح بیٹھتا ہے......''

''بیتھ لیڈا، ریٹا سٹیکر سے کبھی بھی بات نہیں کرے گی۔'' ڈوج نے بڑبڑا کر کہا۔

''بیتھ لیڈا بیگ شاٹ؟'' ہیری نے چونک کر کہا۔ ''جادوئی تاریخ ایک مطالعہ نامی کتاب کی مصنفہ؟''

یہ عنوان ہیری کی ایک نصابی کتاب تھا حالانکہ حقیقت تو یہ تھی کہ اس نے اس مضمون کبھی بھی توجہ اور دلچسپی سے نہیں پڑھا تھا۔

''ہاں وہی!'' ڈوج نے کہا اور ہیری کے سوال کو ٹھیک اسی طرح پکڑ لیا جس طرح کوئی ڈوبتا ہوا شخص تنکے کا سہارا پا لیتا ہے۔ ''ایک بہت ہی قابل اور غیر جانبدار جادوئی تاریخ کی مؤرخ اور ایلبس کی دیرینہ دوست......''

''میں نے سنا ہے کہ ان دنوں اس کا دماغ سٹھیا گیا ہے۔'' موریئل آنٹی نے چسکا لیتے ہوئے کہا۔

''اگر یہ سچ ہے تو سٹیکر نے اس کا فائدہ اُٹھا کر سنگین غلطی کی ہے اور اب تو ہمیں بیتھ لیڈا کی باتوں پر بالکل اعتماد نہیں کرنا چاہئے۔'' ڈوج نے کہا۔

''صحیح یادیں حاصل کرنے کیلئے متعدد طریقے مروج ہیں ایلفیس! مجھے پورا یقین ہے کہ ریٹا سٹیکر ان سب کے بارے میں اچھی طرح جانتی ہوگی۔'' موریئل آنٹی نے کہا۔ ''لیکن اگر بیتھ لیڈا پوری طرح سٹھیا بھی گئی ہو تو بھی مجھے یقین ہے کہ اس کے پاس پرانی تصویریں ضرور ہوں گی شاید کچھ خطوط بھی ہوں گے۔ وہ ڈمبل ڈور گھرانے کو برسوں سے جانتی تھی...... مجھے تو محسوس ہوتا ہے کہ ریٹا کی گوڈرک ہولو کا سفر نہایت سود مند رہا ہوگا......''

ہیری کے گلے میں بٹر بیئر کا گھونٹ اٹک کر رہ گیا اور وہ کھانسنے لگا۔ ڈوج نے اس کی کمر پر دھول جما کر اسے سنبھالا۔ ہیری نے نم آلود آنکھوں سے موریئل آنٹی کو دیکھا۔ آواز لوٹنے پر اس نے پوچھا۔ ''بیتھ لیڈا بیگ شاٹ، گوڈرک ہولو میں رہتی ہیں؟''

''اوہ ہاں! وہ شروع سے وہیں مقیم ہے۔ پرسیوال کی قید کے بعد ڈمبل ڈور گھرانے بھی اس کے پڑوس میں آ کر آباد ہو گیا تھا۔''

انہوں نے بتایا۔

''ڈمبل ڈور گھرانا بھی گوڈرک ہولو میں ہی رہتا تھا؟''

''بالکل باری! میں نے ابھی ابھی تو بتایا تھا۔''موریئل آنٹی نے منہ بنا کر کہا۔

ہیری سن ہوکر بیٹھا رہ گیا۔ چھ سال میں ایک بار بھی ڈمبل ڈور نے ہیری کو یہ بات نہیں بتائی تھی کہ وہ دونوں گوڈرک ہولو میں رہ چکے تھے اور وہاں اپنے اجداد کو کھو چکے تھے، کیوں؟ کیا للّی اور جیمس پوٹر، ڈمبل ڈور کی ماں اور بہن کے پاس دفن تھے؟ کیا ڈمبل ڈور ان کی قبروں کا سفر کرتے ہوئے للّی اور جیمس کی قبروں کے پاس چل کر جاتے ہوں گے؟ اور انہوں نے ہیری کو ایک بھی بار نہیں بتایا تھا...... کبھی بتانے کی زحمت تک نہیں اُٹھائی تھی۔

یہ سب اتنا اہم کیوں تھا؟ ہیری اس کا اندازہ لگانے سے قاصر تھا۔ حتیٰ کہ وہ خود اپنے طور پر بھی کچھ واضح نہیں کر پا رہا تھا۔ بہرحال، اسے محسوس ہوا کہ اس بات کو چھپانا قریباً جھوٹ کے مترادف تھا کہ ان کے درمیان وہ جگہ اور گمنام تعلقات مشترک تھے۔ ہیری خلاؤں میں جھانک رہا تھا۔ اس کی توجہ اس طرف بھی نہیں گئی کہ اس کے اردگرد کیا ہو رہا ہے؟ اسے یہ احساس ہی تھا کہ ہرمائنی ہجوم میں نکل کر اس کے پاس پہنچ چکی تھی، کب تک کہ اس نے اس کے پہلو میں کرسی کو زور سے نہیں گھسیٹا۔

''میں تو اب بالکل رقص نہیں کر سکتی۔''اس نے کپکپاتی ہوئی آواز میں کہا اور اپنی جوتی اتار کر اپنے پاؤں تلوے مسلنے لگی۔ ''رون بٹر بیئر لینے کیلئے گیا ہے۔ بڑی عجیب بات ہے۔ میں نے وکٹر کولونا کے ڈیڈی کے پاس غصے سے جاتے ہوئے دیکھا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ بحث کر رہے تھے......''اس نے اپنی آواز پست کر لی اور اس کی طرف گھور کر دیکھا۔ ''ہیری! تم ٹھیک تو ہو؟''

ہیری کو معلوم نہیں تھا کہ بات کہاں سے شروع کرے مگر اس سے کوئی فرق نہیں پڑا۔ اسی لمحے کوئی بڑی اور چاندی جیسی رنگت چیز شامیانے میں داخل ہو کر رقص والے احاطے میں آ گری۔ ایک چمکتا ہوا سیاہ گوش...... حیرت میں ڈوبے ہوئے رقص کرنے والوں کے درمیان اتر گیا۔ اس کے اردگرد رقص کرنے والے لوگ یکدم چونک کر رُک گئے۔ پھر پشت بانی تخیل کا منہ کھلا اور کنگ سلے شکیلبوٹ کی تیز، گہری اور کانپتی ہوئی آواز سنائی دی۔

''محکمے پر قبضہ کر لیا گیا ہے، سکرمگوئیر قتل ہو چکے ہیں اور مرگ خور آ رہے ہیں......''

☆☆☆☆

نواں باب

# جائے پوشیدہ

ہر چیز دھندلی اور دھیمی محسوس ہو رہی تھی۔ ہیری اور ہرمائنی اچھل کر کھڑے ہو گئے۔ انہوں نے پھرتی سے اپنی چھڑیاں باہر نکال لیں۔ کئی لوگوں کو اب جا کر یہ احساس ہو رہا تھا کہ کوئی گڑبڑ ہو گئی ہے۔ لوگوں کے سر چاندی جیسے سیاہ گوش کے اوجھل ہوتے ہوئے مرغولے کی طرف گھوم رہے تھے۔ جہاں کچھ دیر پہلے پشت بانی تخیل نمودار ہوا تھا۔ ہیری اور ہرمائنی بھی دہشت زدہ ہجوم میں شامل ہو گئے۔ مہمان تمام سمتوں میں بھگدڑ مچائے ہوئے تھے۔ بے شمار لوگ ثقاب اُڑان بھر رہے تھے۔ رون کے گھر پر کیا گیا حفاظتی سحر ٹوٹ چکا تھا۔ اب کوئی جادوئی حصار نہیں موجود تھا۔

''رون!'' ہرمائنی چیخی۔ ''رون تم کہاں ہو؟''

جب انہوں نے دھکم پیل کرتے ہوئے رقص والے احاطے میں راستہ بنایا تو ہیری نے ہجوم میں سیاہ چوغوں والے نقاب پوشوں کے ہیولے کو نمودار ہوتے ہوئے دیکھا پھر اس نے لوپن اور ٹونکس کو اپنی چھڑیاں لہرا کر 'خولتم' کہتے ہوئے سنا۔ وہ آواز ہر سمت میں گونجتی ہوئی محسوس ہوئی۔

''رون......رون!'' ہرمائنی نے کہا اور وہ تھوڑی سسکیاں بھرنے لگی۔ جب بے شمار مہمانوں نے ہرمائنی اور ہیری کو دھکے مارتے ہوئے اپنے بیچ میں دبا دیا تھا۔ الگ ہونے سے بچنے کیلئے ہیری نے اس کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑ رکھا تھا۔ ان کے سر کے اوپر سے ایک روشنی کی ایک روشنی کی لہر سرسر کرتی ہوئی نکلی۔ وہ نہیں جانتا تھا کہ یہ حفاظتی سحر تھا یا کوئی اور خطرناک وار تھا۔

اور پھر اسی وقت رون ان کے پاس پہنچ گیا۔ اس نے ہرمائنی کا کھلا ہوا ہاتھ پکڑ لیا۔ ہیری نے محسوس کیا کہ ہرمائنی اسی جگہ پر گھوم گئی۔ آوازیں تھم سی گئیں اور سب کچھ اندھیرے میں ڈوب گیا۔ وہ صرف ہرمائنی کے ہاتھ کی گرفت کو ہی محسوس کر سکتا تھا۔ جب وہ مقام اور وقت کے محور میں گھومتے ہوئے رون کے گھر سے جانے لگے۔ نمودار ہونے والے مرگ خوروں سے دور......شاید والڈی مورٹ کی گرفت سے بھی دور......

''ہم کہاں ہیں؟'' رون کی آواز سنائی دی۔

ہیری نے آنکھیں کھولیں۔ایک لمحے کیلئے تو اس نے سوچا کہ وہ شادی والی جگہ پر ہی تھے۔اب بھی ان کے اردگرد بہت سارے لوگ تھے۔

''ٹوٹنہم کورٹ روڈ پر......'' ہرمائنی نے ہانپتے ہوئے کہا۔'' چلتے رہو۔بس چلتے رہو۔ہمیں کوئی ایسی جگہ تلاش کرنا ہے جہاں تم لوگ کپڑے بدل سکو۔''

ہیری نے اس کی بات مان لی۔ وہ اس چوڑی تاریکی میں ڈوبی ہوئی سڑک پر نصف فاصلے تک پیدل اور نصف فاصلے تک بھاگ کر گئے۔ وہاں پر رات گئے تک موج مستی کرنے والے لوگوں کا ہجوم بھرا ہوا دکھائی دے رہا تھا اور سڑک کے دونوں طرف کی دکانیں بند ہو چکی تھیں۔ان کے سر پر ستارے ٹمٹمار ہے تھے ایک دومنزلہ بس قریب سے نکل گئی اور شراب خانے جانے والے لوگوں کے ٹولے نے ان کی طرف عجیب انداز میں گھور کر دیکھا جب وہ ان کے قریب سے گزرے۔ ہیری اور رون اب بھی روایتی ڈریس پوشاک پہنے ہوئے تھے۔

''ہرمائنی !ہمارے پاس بدلنے کیلئے کپڑے نہیں ہیں۔'' رون نے اس سے کہا جب ایک شخص انہیں دیکھ کر زور زور سے ہنسنے لگا۔

''اوہ میں نے اپنے پاس غیبی چوغہ کیوں نہیں رکھا؟'' ہیری نے کہا اور اپنی حماقت پر دل ہی دل میں خود کو کوسنے لگا۔''گذشتہ سال میں ہر وقت اسے اپنے ساتھ ساتھ رکھا تھا اور......''

''زیادہ پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔میرے پاس چوغہ ہے، میرے پاس تم دونوں کے کپڑے بھی ہیں۔'' ہرمائنی نے کہا۔''بس اپنے چہروں پر اطمینان اور فطری جذبات سجائے رکھو جب تک کہ......اوہ ہاں یہاں ٹھیک رہے گا۔''

وہ انہیں ایک پہلوی سڑک پر لے گئی جہاں وہ ایک تاریکی میں ڈوبی ہوئی گلی میں پہنچ گئے۔

''جب تم کہتی ہو کہ تمہارے پاس چوغہ اور کپڑے ہیں تو......'' ہیری نے کہنا شروع کیا ہی تھا اور ہرمائنی کو تیوریاں چڑھا کر دیکھا جس کے پاس اس کے چھوٹے ہینڈ بیگ کے علاوہ اور کچھ نہیں تھا جس کے اندر ہاتھ ڈال کر وہ کچھ ٹٹول رہی تھی۔

''ہاں! یہ رہے......'' ہرمائنی نے کہا۔ ہیری اور رون یہ دیکھ کر دنگ رہ گئے جب اس نے اس ننھے ہینڈ بیگ میں سے جینز کی پتلونیں، شرٹس اور کچھ گہرے سرخ موزے، اور آخرکار چاندی جیسا غیبی چوغہ باہر نکال لیا۔

''آخر تم یہ کیسے......؟''

''سراغ کش وسعتی جادو......'' ہرمائنی نے کہا۔''مشکل ہے مگر میرا خیال ہے کہ میں نے اسے صحیح طور پر ہی استعمال کیا ہے۔خیر! میں نے اس میں ضرورت کی ہر چیز رکھ لی ہے۔''اس نے نازک دکھائی دینے والے ہینڈ بیگ کو تھوڑا اہلایا۔اندر بہت سی بھاری چیزوں کے آپس میں ٹکرانے کی آواز سنائی دی۔''اوہ یہ یقیناً کتابیں ہوں گی۔'' اس نے اس کے اندر جھانکتے ہوئے کہا۔''اور میں نے ان سب کو موضوعاتی اعتبار سے ترتیب لگائی ہے......اوہ ہاں ٹھیک ہے...... ہیری، بہتر ہوگا کہ تم غیبی چوغہ اوڑھ لو۔ رون جلدی کرو،

کپڑے بدل لو۔''

''تم نے یہ سب کام کب کرلیا؟'' ہیری نے حیرت سے پوچھا جب رون نے اپنے چوغے اتار دیئے۔

''میں نے تمہیں رون کے گھر میں بتایا تھا۔ جانتے ہو کہ میں نے کئی دنوں سے ضرورت کا سب سامان پیک کررکھا تھا تاکہ اگر ہمیں فوری طور پر فرار ہونا پڑے تو کم ازکم پریشانی نہ اُٹھانا پڑے۔ ہیری نے میں آج صبح ہی تمہارے کپڑے بدلنے کے بعد تمہارا بیگ پیک کرکے اس میں رکھ دیا تھا...... نجانے کیوں مجھے محسوس ہو رہا تھا......؟''

''تم واقعی کمال کی لڑکی ہو......'' رون نے اسے اپنے چوغے تھماتے ہوئے کہا۔

''شکریہ!'' ہرمائنی نے ہلکی سی مسکراہٹ بکھیری اور چوغوں کو بیگ کے اندر ڈال دیا۔ ''ہیری! اب تم بھی چوغہ اُوڑھ لو......''

ہیری نے غیبی چوغہ اپنے کندھوں پر ڈال لیا اور اسے سر کے اوپر کھینچ کر نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ وہ ابھی ابھی یہ سمجھنا شروع کر رہا تھا کہ درحقیقت کیا ہوا تھا؟

''باقی لوگ...... شادی میں موجود باقی لوگ......''

''ہم اس وقت ان کے بارے میں پریشانی مول نہیں لے سکتے۔'' ہرمائنی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ ''ہیری! مرگ خور تمہارے تعاقب میں ہیں اور اگر ہم وہاں لوٹ کر گئے تو ایسا کرنا ان سب کو اور بھی زیادہ خطرے میں ڈالنے کے مترادف ہوگا۔''

''وہ صحیح کہہ رہی ہے۔'' رون نے کہا جسے ہیری کا چہرہ دکھائی نہیں دے رہا تھا مگر وہ جانتا تھا کہ ہیری بحث کرنے کا ارادہ کر رہا ہوگا۔ ''ققنس کے گروہ کے زیادہ تر لوگ وہاں موجود تھے، وہ صورت حال کو اچھی طرح سنبھال لیں گے......''

ہیری نے سر ہلایا مگر اسی وقت اسے یاد آیا کہ اسے دیکھا نہیں جا سکتا ہے، اس لئے اس نے ہاں کہہ دیا مگر اس نے جینی کے بارے میں سوچا اور خوف اس کے پیٹ میں تیزاب کی مانند بلبلے اٹھنے لگا۔

''آگے بڑھو! میرا خیال ہے کہ ہمیں چلتے رہنا چاہئے۔'' ہرمائنی نے کہا۔

وہ پہلوی سڑک سے ہو کر ایک بار پھر مرکزی شاہراہ پر پہنچ گئے جہاں دوری طرف فٹ پاتھ کے قریب کچھ آدمی بیٹھ کر گا رہے تھے اور مستیاں کر رہے تھے۔

''میں صرف دلچسپی کیلئے پوچھ رہا ہوں کہ تم نے ٹوٹنہم کورٹ روڈ کو ہی کیوں منتخب کیا؟'' رون نے ہرمائنی سے پوچھا۔

''مجھے معلوم نہیں، یہ جگہ تو بس یونہی میرے ذہن میں آ گئی تھی مگر مجھے یقین تھا کہ ہم ماگلو دنیا میں زیادہ محفوظ رہ پائیں گے۔ انہیں ہمارے یہاں ہونے کی قطعی امید نہیں ہو سکتی ہے۔''

''صحیح کہا......'' رون نے اردگرد دیکھتے ہوئے کہا۔ ''مگر کیا تمہیں یہ نہیں محسوس ہوتا ہے کہ ہم یہاں کچھ زیادہ ہی کھلی فضا میں موجود ہیں......''

''ہمارے پاس کہیں اور جانے کیلئے اور کون سی جگہ تھی؟'' ہر مائنی نے کہا اور چونک گئی جب سڑک کے دوسری طرف موجود لوگ اسے دیکھ کر سیٹی بجانے لگے۔ ''ہم لیکی کالڈرن میں تو کوئی کمرہ لے نہیں سکتے، ہے نا؟ اور گیرم مالڈ پیلس کا تو سوال ہی نہیں پیدا ہوتا کیونکہ وہاں سنیپ آسانی سے گھس سکتے ہیں...... میرا خیال ہے کہ میرے والدین کا گھر ہمارے رہنے کیلئے زیادہ موزوں ثابت ہوسکتا ہے...... حالانکہ اس بات کا امکان ہے کہ وہ وہاں بھی تفتیش کر سکتے ہیں...... اور کاش یہ لوگ خاموش ہو جاتے۔''

''سنو جان من!'' سڑک کے پار فٹ پاتھ پر بیٹھے ہوئے ٹولے میں سب سے زیادہ بدمست شخص نے بلند آواز میں کہہ رہا تھا۔ ''ایک گلاس لوگی؟ اس سرخ بالوں کو چھوڑ دو اور ہمارے پاس آ کر لطف اندوز ہو جاؤ......''

''چلو کہیں چل کر بیٹھ جاتے ہیں۔'' ہر مائنی نے جلدی سے کہا۔ جب رون نے اس آدمی کو جواب دینے کیلئے اپنا منہ کھولنا چاہا۔ ''دیکھو! یہ ٹھیک رہے گا، اس کے اندر چلتے ہیں......''

یہ ایک چھوٹا سا گندہ دکھائی دینے والا کیفے تھا جو رات بھر کھلا رہتا تھا۔ تمام میزوں پر تیل کی ہلکی تہہ موجود تھی مگر کم از کم وہ خالی تھا۔ ہیری سب سے پہلے ایک کیبن میں گھسا اور رون اس کے ساتھ ہر مائنی کے مدمقابل بیٹھ گیا۔ کیفے کے دروازے کی طرف ہر مائنی کی کمر تھی اور اسے یہ بات بالکل پسند نہیں آئی۔ وہ اتنی جلدی جلدی مڑ مڑ کر پیچھے دیکھ رہا تھا جیسے اسے کوئی تکلیف ہو رہی ہو۔ ہیری کو ساکت بیٹھنا پسند نہیں آیا۔ چلتے رہنے سے ایک فائدہ تو تھا کہ ان کے پاس کرنے کیلئے کوئی کام تھا۔ چوغے کے اندر اسے محسوس ہوا کہ بھیس بدل مرکب کے اثرات اب ختم ہو رہے تھے۔ اس کے ہاتھوں کی لمبائی اور ساخت معمول پر آ رہی تھی۔ اس نے اپنی جیب میں سے عینک نکال کر پہن لی۔

''جانتے ہو کہ ہم لیکی کالڈرن سے کچھ زیادہ دور نہیں ہیں، چیرنگ کراس میں ہی تو ہے......'' ایک دو منٹ کی خاموشی کے بعد رون نے کہا۔

''رون! ہم ایسا بالکل نہیں کر سکتے ہیں۔'' ہر مائنی نے فوراً ٹوکتے ہوئے کہا۔

''وہاں ٹھہرنے کیلئے نہیں بلکہ یہ معلوم کرنے کیلئے کہ کیا ہو رہا ہے؟''

''ہم جانتے ہیں کہ وہاں کیا ہو رہا ہے؟ والڈی مورٹ نے محکمے پر قبضہ کر لیا ہے۔ اس کے علاوہ ہمیں اور جاننا بھی کیا ہے؟''

''ٹھیک ہے...... میں تو بس سوچ رہا تھا۔''

ان کے درمیان ایک عجیب سی خاموشی چھا گئی۔ چیونگم چباتی ہوئی ایک ویٹرس وہاں آئی تو ہر مائنی نے اسے دو کافی لانے کا آرڈر دے دیا۔ چونکہ ہیری غیبی چوغے میں تھا اس لئے تیسری کافی کا آرڈر دینا کچھ عجیب سا لگتا۔ اسی وقت مضبوط بدن اور شاندار ڈیل ڈول والے دو مزدور کیفے میں داخل ہوئے اور ان سے اگلے کیبن میں جا کر بیٹھ گئے۔

''میں کہتی ہوں کہ ہمیں نقاب اُڑان بھر کر کسی دیہاتی علاقے میں پہنچ کر کسی پرسکون جگہ کی ضرورت ہے۔ وہاں پہنچنے کے بعد ہم

ققنس کے گروہ کو پیغام بھیج سکتے ہیں۔'' ہرمائنی نے دبی ہوئی سرگوشی میں جھکتے ہوئے کہا۔

''تو کیا تم بولنے والے پشت بانی تخیل کو تشکیل دے سکتی ہو؟'' رون نے پوچھا۔

''میں نے اس کی مشق کی ہے، میرا خیال ہے کہ میں ایسا کرسکتی ہوں۔'' ہرمائنی نے کہا۔

''ٹھیک ہے، بشرطیکہ اس کی وجہ سے وہ کسی اور مشکل میں نہ پڑ جائیں۔ حالانکہ ہوسکتا ہے کہ اب تک انہیں گرفتار کرلیا گیا ہو۔ اف خدایا! یہ کافی تو نہایت بدذائقہ ہے۔'' رون نے منہ بسورتے ہوئے کہا جب اس نے جھاگ بھری بھوری کافی کا ایک گھونٹ پیا۔ ویٹرس نے رون کی بات سن لی تھی اور مزدور گاہکوں سے آرڈر لینے کیلئے بڑھتے ہوئے اس نے اس پر نگاہ غلط ڈالی۔ سنہرے بالوں والے کڑیل بدن والے مزدور نے ہاتھ ہلا کر ویٹرس کو دور بھگا دیا۔ وہ برا مان گئی اور گھورنے لگی۔

''چلو چلتے ہیں۔ میں اس گندی نالی کے پانی کو نہیں پینا چاہتا ہوں۔'' رون نے کہا۔ ''ہرمائنی! تمہارے پاس ماگلو کے پیسے تو ہیں؟''

''ہاں! تمہارے گھر آنے سے پہلے میں نے بلڈنگ سوسائٹی سکیم کی بچت میں سے اپنے پیسے نکال لئے تھے۔ میں پورے یقین سے کہہ سکتی ہوں سارے ٹوٹے پیسے بیگ کی تہہ میں کہیں ہوں گے۔'' ہرمائنی نے آہ بھر کر کہا اور اپنے بیگ کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

دونوں مزدوروں نے بھی اسی جیسی حرکت کی اور ہیری نے بھی بغیر سوچے سمجھے ان کی نقالی کی۔ تینوں کی چھڑیاں نکل آئیں۔ رون کو سمجھنے میں کچھ سیکنڈ لگے کہ ان کے گرد کیا ہو رہا تھا؟ اس نے میز کی دوسری طرف ہاتھ بڑھا کر ہرمائنی کو تیزی سے اس کی نشست سے ایک طرف کر دیا۔ مرگ خوروں کے جادوئی واروں کی قوت سے ٹائلوں والی دیوار اسی جگہ پر تڑخ گئی جہاں کچھ لمحے قبل رون کا سر موجود تھا۔ ہیری غیبی چوغے میں رہتے ہوئے بولا۔ ''ششدرم......''

سرخ روشنی کی لہر چمکی اور سنہرے بالوں والے کڑیل مزدور کے چہرے پر پڑی۔ وہ بیہوش ہوکر ایک طرف گر گیا۔ اس کے ساتھی کو یہ اندازہ نہیں ہو پایا کہ یہ وار کس نے کیا تھا؟ اس نے پھرتی سے رون پر ایک اور وار دے مارا۔ اس کی چھڑی کی نوک سے چمکنے والی رسیاں اُڑی اور انہوں نے رون کو سر سے پاؤں تک جکڑ دیا۔ ویٹرس چیختی ہوئی دروازے کی طرف بھاگی۔ ہیری نے اکلوتے مرگ خور پر ششدرم جادوئی کلمے کا وار کیا مگر اس کا نشانہ خطا ہوگیا اور کھڑکی سے ٹکرا کر ویٹرس پر جا پڑا اجو دروازے میں ڈھیر ہوگئی۔

''آتشوشم......'' مرگ خور گرجا۔ جس میز کے پیچھے ہیری کھڑا تھا، وہ ٹوٹ گئی، دھماکے کے زور پر ہیری لڑکھڑا کر پیچھے دیوار سے جا ٹکرایا اور اس کے ہاتھ سے چھڑی نکل گئی، ساتھ ہی غیبی چوغہ بھی پھسل گیا۔

''بندھوتم......'' ہرمائنی چیخی اور مرگ خور کسی بت کی مانند زمین پر کپ پرچ، میز اور کافی کے ملبے پر دھم سے جا گرا۔ ہرمائنی بینچ کے نیچے سے رینگ کر باہر نکلی۔ اس نے اپنے بالوں سے شیشے کی ایش ٹرے کے ٹکڑے ہلا کر نیچے گرائے۔ وہ بری طرح سے کانپ رہی تھی۔

''نن......نجاتسم......'' اس نے رون کی طرف چھڑی تانتے ہوئے کہا۔ رون درد سے بری طرح چنگھاڑ اُٹھا۔ جب اس کی پتلون کے گھٹنے پر گہرا زخم ہوگیا۔ ''اوہ مجھے بہت افسوس ہے، رون! میرا ہاتھ لرز رہا تھا۔ نجاستم......''

رسیاں ٹوٹ کر گر گئیں۔ رون اُٹھ کر کھڑا ہوگیا اور اپنی بھنوئیں ہلائیں تاکہ ان کے احساس کو لوٹایا جا سکے۔ ہیری نے اپنی چھڑی اُٹھالی اور ملبے کو پھلانگتا ہوا ان کے قریب پہنچ گیا۔ جہاں سنہرے بالوں والا مرگ خور کڑیل مرگ خور بیہوش پڑا تھا۔

''اوہ مجھے اسے پہچان لینا چاہئے تھا، یہ ڈمبل ڈور کی موت والی رات وہیں موجود تھا'' پھر اس نے سانولے مرگ خور کو پیر سے ٹھوکر مار کر اس کا چہرہ اوپر کیا۔ اس آدمی کی آنکھیں تیزی سے ہیری، رون اور ہرمائنی کے درمیان گھوم گئیں۔

''یہ ڈولوہاف ہے۔'' رون نے کہا۔ ''میں نے اس کا چہرہ ان اشتہاروں میں دیکھا تھا جو اژقبان سے ان کے فرار کے وقت لگائے گئے تھے۔ میرا خیال ہے کہ بڑا والا مرگ خور تھورفن ہے''

''ان کے ناموں کو چھوڑو۔'' ہرمائنی نے بدحواسی کے عالم میں کہا۔ ''انہیں ہمارا پتہ کیسے چلا؟ اب ہم کیا کریں گے؟''

نجانے کیوں ہرمائنی کو دہشت زدہ دیکھ کر ہیری کا دماغ کیوں کام کرنے لگا تھا؟

''دروازہ بند کردو۔'' اس نے ہرمائنی سے کہا۔ ''اور رون بتیاں گل کردو......''

اس نے ششدر ڈولوہاف کی طرف دیکھا اور تیزی سے سوچنے لگا۔ جب اسے دروازے کے تالے میں کلک کی آواز سنائی دی اور رون کے ڈیلومانیٹر نے کیفے کے ساری روشنیاں گل کر دیں جس سے وہاں ہر طرف اندھیرا چھا گیا تو ہیری کو اس بدمست آدمی کی آواز سنائی دی جو کچھ دیر پہلے ہرمائنی کو چھیڑ رہا تھا اور اس وقت کسی کولڑکی پر آوازیں کس رہا تھا۔

''ہم ان دونوں کا کیا کریں؟'' رون نے اندھیرے میں ڈوبے ہوئے کیفے میں ہیری سے سرگوشی نما لہجے میں پوچھا۔ ''مار ڈالیں؟ وہ ہمیں یقیناً مار چکے ہوتے۔ انہوں نے ابھی ابھی اس کی بھرپور کوشش کی تھی، ہے نا؟''

ہرمائنی لرز کر ایک قدم پیچھے ہٹ گئی۔ ہیری نے اپنا سر نفی میں ہلایا۔

''ہمیں بس ان کی یادداشت مٹا دینا چاہئے۔'' ہیری نے کہا۔ ''یہ زیادہ اچھا رہے گا، اس سے ان لوگوں کو کچھ معلوم نہیں ہو پائے گا۔ اگر ہم انہیں ہلاک کر دیں تو یہ عیاں ہوجائے گا کہ ہم یہاں پر موجود تھے......''

''ٹھیک ہے......جیسا تم کہو!'' رون نے سنجیدگی سے کہا۔ ''مگر میں نے کبھی یادداشت مٹانے والا جادو نہیں استعمال کیا ہے......''

''میں نے بھی نہیں......'' ہرمائنی نے کہا۔ ''مگر میں اس کا طریقہ جانتی ہوں۔''

اس نے ایک گہری پرسکون کرنے والی سانس کھینچی پھر اپنی چھڑی ڈولوہاف کے سر کی طرف کر کے بولی۔ ''بھلکڑم......''

اگلے لمحے ڈولوہاف کی آنکھیں بھینگی اور بے نور ہو کر رہ گئیں۔

''بہت شاندار......'' ہیری نے اس کی کمر تھپتھپاتے ہوئے کہا۔ ''دوسرے مرگ خور اور ویٹرس کے ساتھ بھی یہی کرو۔ تب میں

اور رون ساری چیزوں کو دوبارہ درست کر دیتے ہیں۔''

''درست کر دیتے ہیں؟'' رون نے عجیب انداز سے منہ بسور کر تباہ حال کیفے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''مگر کیوں؟''

''کیا تمہیں ایسا محسوس نہیں ہوتا ہے کہ بیدار ہونے کے بعد وہ خود کو ایسی تباہ حال جگہ پر دیکھ کر چونک جائیں گے، جسے دیکھ کر ایسا لگے کہ یہاں کوئی جھگڑا ہوا تھا......''

''اوہ ہاں...... یہ ٹھیک ہے......''

رون کو جیب سے چھڑی باہر نکالنے کیلئے ایک منٹ تک جدوجہد کرنا پڑی۔

''ہرمائنی! اس میں کوئی حیرت والی بات نہیں ہے کہ میں اسے باہر نہیں نکال سکتا کیونکہ تم نے میری پرانی تنگ پتلون پیک کر لی ہے، یہ کافی پھنسی ہوئی ہے......'' رون بڑبڑایا۔

''اوہ مجھے اس کیلئے افسوس ہے!'' ہرمائنی نے غصے سے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور جب وہ ویٹرس کو کھڑکیوں سے دور لے جا رہی تھی تو ہیری نے اسے بڑبڑاتے ہوئے سنا۔ وہ رون کو مشورہ دے رہی تھی کہ اسے اپنی چھڑی جیب میں رکھنے کے بجائے کہاں رکھنا چاہئے تھی؟

جب کیفے اپنی سابقہ حالت پر آ گیا تو انہوں نے مرگ خوروں کو ان کے کیبن تک کھینچا اور ایک دوسرے کے سامنے بٹھایا۔

''مگر انہیں ہماری موجودگی کا احساس کیسے ہوا؟'' ہرمائنی نے ان کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ ''انہیں یہ بات کیسے معلوم ہوگئی کہ ہم ٹھیک یہاں موجود ہیں۔''

وہ ہیری کی طرف مڑی۔

''تمہیں...... تمہیں یہ تو نہیں محسوس ہوا ہے کہ تم ابھی تک حراستی جادو موجود ہے، ہیری؟''

''ایسا ہو ہی نہیں سکتا۔'' رون نے کہا۔ ''حراستی جادو سترہ برس کی عمر میں ہمیشہ ٹوٹ جاتا ہے، یہ جادوگری کا قانون ہے۔ اسے بالغ لوگوں پر نہیں کیا جا سکتا ہے۔''

''جہاں تک تمہیں معلوم ہے۔'' ہرمائنی نے کہا۔ ''ہو سکتا ہے کہ مرگ خوروں نے اسے سترہ سال کے بالغ لڑکوں پر کرنے کا کوئی طریقہ دریافت کر لیا ہو۔ اگر ایسا ہوا تو......''

''مگر ہیری گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں ایک بھی مرگ خور کے پاس نہیں گیا ہے، اس پر حراستی سحر دوبارہ کون کر سکتا ہے؟'' رون نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

ہرمائنی نے کوئی جواب نہیں دیا۔ ہیری کو خود میں گھن جیسی آلودگی اور گھٹن کا احساس ہو رہا تھا۔ کیا مرگ خور نے واقعی اسے یوں تلاش کر لیا تھا؟

''اگر حراستی سحر کے باعث دشمنوں کو معلوم ہوئے بغیر میں جادو کا استعمال نہیں کر سکتا ہوں اور تم بھی میری آس پاس موجودگی میں جادو کا استعمال نہیں کر سکتے ہو......''اس نے بولنا شروع کیا۔

''ہم الگ الگ نہیں ہو رہے ہیں۔'' ہرمائنی نے اس کی بات کا مطلب سمجھتے ہوئے تلخی سے کہا۔

''ہم چھپنے کیلئے کسی محفوظ جگہ کی فوری ضرورت ہے۔'' رون نے کہا۔''اس طرح ہمیں صورت حال کو سمجھنے کیلئے زیادہ پرسکون جگہ اور وقت مل سکے گا......''

''گیرم مالڈ پیلس......'' ہیری نے فوراً کہا۔

ان دونوں کے منہ سے گہری آہ نکل گئی۔

''پاگل مت بنو ہیری......سنیپ وہاں آ سکتا ہے۔''

''رون کے ڈیڈی نے کہا تھا کہ اس کے خلاف حفاظتی حصار بنا دیا گیا ہے۔اور اگر وہ حصار اب باقی نہیں رہا ہے تو......'' اس نے پرعزم انداز میں سانس لی، جب ہرمائنی بحث کرنے کیلئے بے قرار دکھائی دے رہی تھی۔''تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مجھے سنیپ سے مل کر بے حد خوشی ہو گی......''

''مگر......''

''ہرمائنی! ہم اور جا بھی کہاں سکتے ہیں؟ ہمارے لئے یہ سب سے محفوظ جگہ ہے، وہاں صرف ایک مرگ خور یعنی سنیپ آ سکتا ہے مگر اگر مجھ پر اب بھی حراستی جادو موجود ہوا تو ہم گیرم مالڈ پیلس کے علاوہ چاہے جہاں بھی چلے جائیں، مرگ خوروں کی پوری فوج ہم پر چڑھ دوڑے گی۔''

ہرمائنی اس پر مخالفت کا اظہار نہیں کر سکتی تھی حالانکہ صاف دکھائی دے رہا تھا کہ وہ ایسا کرنا چاہتی تھی۔ جب اس نے کیفے کے دروازے کا تالا کھولا تو رون اپنے ڈیلومانیٹر کو کلک کر کے کیفے کی تمام بتیاں دوبارہ روشن کر دیں۔ پھر ہیری کے تین گنتے ہی انہوں نے اپنے تینوں شکاریوں پر سے اپنے جادوئی کلمات کا اثر کو ختم کر ڈالا۔ اس سے قبل کہ مرگ خور یا ویٹرس حرکت کر پاتے، ہیری، رون اور ہرمائنی اپنی جگہ پر گھومے اور باہر کے گھپ اندھیرے میں اوجھل ہو گئے۔

کچھ سیکنڈ بعد ہیری کے پھیپھڑے گھٹن بھری فضا سے نکل کر پھیل گئے اور ہیری نے اپنی آنکھیں کھول دیں۔ وہ اب ایک جانے پہچانے اور گندگی بھرے چوک کی سڑک کے بیچوں بیچ کھڑے تھے۔ ہر طرف اونچے مکان دکھائی دے رہے تھے اور انہی کے جھرمٹ میں انہیں مکان نمبر بارہ کا دروازہ بھی دکھائی دے رہا تھا کیونکہ اس کے خفیہ محافظ ڈمبل ڈور نے انہیں اس کے بارے میں بتایا تھا۔ وہ تینوں اس کی طرف بھاگے۔ ہر کچھ گز دور پہنچنے کے بعد وہ وہ رُک کر اس امر کا جائزہ لیتے تھے کہ کوئی ان کا تعاقب تو نہیں کر رہا ہے یا دیکھ تو نہیں رہا ہے۔ وہ پتھر کی سیڑھیوں پر بھاگے اور ہیری نے سامنے والے دروازے پر چھڑی سے دستک دی۔ انہیں کلک کی آواز

سنائی دی اور اندر سے زنجیر کے کھڑکھڑانے کی آوازیں آئیں پھر دروازہ چرر کی آواز کے ساتھ کھل گیا اور وہ تینوں چوکھٹ پھلانگ کر اندر داخل ہوگئے۔

جب ہیری نے دروازہ بند کر دیا تو پرانے زمانے والے گیس لیمپ خود بخود روشن ہوگئے اور ہال کی طرف جانے والے راستے میں کانپتی ہوئی روشنی بکھیرنے لگے۔ سب کچھ ویسا ہی تھا جیسا ہیری کو یاد تھا۔ عجیب سا، مکڑی کے جالوں سے بھرا ہوا، دیوار پر گھریلو خرسوں کے سروں کی آرائشی تختیاں تھیں جو سیڑھیوں پر عجیب انداز میں سائے ڈال رہی تھیں۔ لمبے، گہرے رنگ کے پردے سیریس کی ماں کی تصویر کو چھپائے ہوئے تھے۔ صرف ایک چیز اپنی جگہ پر نہیں تھی اور وہ تھا عفریت کے دانت والا چھتری سٹینڈ۔ جو ایک طرف گرا پڑا ہوا دکھائی دیتا تھا جیسے اسے ٹونکس نے ابھی ابھی گرایا ہو۔

''میرا خیال ہے کہ کوئی یہاں پر آیا تھا۔'' ہرمائنی نے اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''ایسا ققنس کے گروہ کے جانے کے بعد ہی ہوا ہوگا۔'' رون نے بڑبڑا کر کہا۔

''سنیپ کے خلاف کئے گئے اقدامات کہاں ہیں؟'' ہیری نے پوچھا۔

''شاید وہ اس کے آنے پر ہی ظاہر ہوتے ہوں۔'' رون نے خیال ظاہر کیا۔

بہرحال، مکان کے زیادہ اندر جانے میں وہ گھبرا رہے تھے، اس لئے وہ دروازے کی طرف پشت کر کے دروازے کے غالیچے پر ہی کھڑے رہے۔

''دیکھو! ہم یہاں ہمیشہ تو نہیں کھڑے رہ سکتے ہیں۔'' ہیری نے ایک قدم آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

''سیورس سنیپ؟''

میڈ آئی موڈی کی غراتی ہوئی آواز اندھیرے میں گھر گھراتی ہوئی سنائی دی۔ جسے سن کر وہ ڈر کے مارے پیچھے کی طرف اچھل پڑے۔

''ہم سنیپ نہیں ہیں!'' ہیری زور سے چیخا۔

مگر اسی وقت کوئی چیز ٹھنڈی ہوا کے جھونکے کی طرح آئی اور ان کی زبان پیچھے کی طرف گھوم کر بندھ گئی، جس سے ان کے لئے بولنا ناممکن ہوگیا۔ اس سے پہلے کہ اسے اپنے منہ کے اندر محسوس کرنے کا وقت مل پاتا ان کی زبان دوبارہ معمول پر لوٹ آئی۔

ہیری نے سوچا کہ ان دونوں کو بھی ایسی ہی کیفیت سے ہی پالا پڑا تھا کیونکہ رون منہ سے عجیب سی آواز نکال رہا تھا۔ ہرمائنی نے ہکلاتے ہوئے کہا۔ ''یہ وہ...... یہی زبان...... زبان بندی حفاظتی حصار ہوگا...... جو میڈ آئی موڈی نے سنیپ کیلئے لگایا تھا......''

ہیری نے جھجکتے ہوئے ایک اور قدم آگے بڑھایا۔ ہال کے کنارے پر تاریکی میں کوئی چیز ہلی اور اس سے پہلے کہ ان میں سے کوئی بھی کچھ بول پائے، ایک ہیولا غالیچے سے اُٹھا۔ اونچا، دھول جیسی رنگت والا اور بے حد خوفناک...... ہرمائنی کے منہ سے چیخ نکل

گئی اور مسز بلیک بھی اس آواز پر بیدار ہوگئیں۔ اب پردے کھل گئے تھے بھورا ہیولا تیزی سے ان کی طرف بڑھتا چلا آ رہا تھا اس کے کمر تک لمبے بال لہرا رہے تھے اور ڈاڑھی بھی پیچھے کی طرف لہرا رہی تھی۔ اس کا چہرہ دھنسا ہوا اور گوشت سے عاری تھا۔ آنکھوں میں پتلیاں بھی نہیں تھیں۔ بہت جانا پہچانا مگر بھیانک روپ میں بدلا ہوا چہرہ......اس نے ایک پتلا بازو اُٹھایا اور ہیری کی طرف اشارہ کیا۔

''نہیں......'' ہیری چیخا اور حالانکہ اس نے اپنی چھڑی اُٹھالی تھی مگر اس کے دماغ میں کوئی جادوئی کلمہ نہیں آ رہا تھا۔ ''نہیں یہ ہم نے نہیں کیا، ہم نے آپ کو نہیں مارا تھا......''

''مارا......'' لفظ پر ہیولے میں عجیب سا دھماکہ ہوا اور وہ دھول کے بادل میں بدل گیا۔ ہیری کھانس رہا تھا اور اس کی آنکھوں میں پانی میں پانی بھر آیا تھا۔ اس نے دیکھا کہ ہرمائنی دروازے کے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھی ہوئی تھی اور اس نے اپنا ہاتھ سر کے اوپر رکھ لیا تھا۔ رون بھی سر سے پاؤں تک کانپ رہا تھا اور عجیب طریقے سے ہرمائنی کا کندھا تھپتھپا رہا تھا۔

''سب کچھ ٹھ......ٹھیک ہے......وہ ہیولا چلا گیا ہے......''

گیس لیمپ کی نیلی روشنی میں دھول کے چاروں طرف دھند کی طرح اُڑتی رہی جبکہ مسز بلیک چیختی رہی۔ ''بدذاتو......گندی نالی کے کیچوو! بے عزتی کے داغو! میرے اجداد کے مکان پر سیاہی کے کلنکو......''

''اپنا منہ بند رکھو!'' ہیری گرجتا ہوا بولا اور اس نے اپنی چھڑی اس کی طرف گھما دی، ایک دھماکہ ہوا اور سرخ چنگاریوں کے ہالے میں پردہ ایک بار پھر اپنی جگہ پر جم گیا جس سے مسز بلیک کا منہ واقعی بند ہوگیا۔

''یہ تو......یہ تو......'' ہرمائنی نے سسکتے ہوئے کہا جب رون نے اسے اُٹھا کر کھڑا کیا۔

''ہاں!'' ہیری نے کہا۔ ''مگر یہ اصلی ڈمبل ڈور نہیں تھے، ہے نا؟ یہ تو بس سنیپ کو خوفزدہ کرنے کیلئے تھا......''

ہیری سوچ رہا تھا کیا یہ انتظام کامیابی سے ہمکنار رہا ہوگا یا پھر سنیپ نے اس بھیانک ہیولے کو بھی دھماکہ کر کے اسی طرح ہٹا لیا ہوگا جس طرح اس نے اصلی ڈمبل ڈور کو موت کے گھاٹ اتار دیا تھا؟ جب وہ باقی دونوں کے ساتھ ہال میں پہنچا تو اس وقت بھی اس کے پورے بدن میں سنسنی پھیلی ہوئی تھی۔ اسے محسوس ہو رہا تھا کہ اب کوئی اور ڈراؤنا واقعہ رونما ہوگا مگر ایک چوہے کے علاوہ کچھ نہیں دکھائی دیا جو ایک کونے میں بھاگ رہا تھا۔

''میرا خیال ہے کہ آگے جانے سے پہلے جائزہ لے لینا چاہئے۔'' ہرمائنی نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا اور اپنی چھڑی اُٹھا کر بولی۔ ''ہومنکشوفم......''

کچھ نہیں ہوا۔

''دیکھو! تمہیں نہایت جھٹکا لگا ہے۔'' رون نے نرم لہجے میں کہا۔ ''ویسے اس سے کیا ہونا چاہئے تھا؟''

''اس سے وہی ہوا جو میں کروانا چاہتی تھی۔'' ہرمائنی نے تھوڑے چڑچڑے انداز میں کہا۔ ''یہ کسی بھی چھپے ہوئے فرد کو سامنے لانے والا جادوئی کلمہ تھا اور یہاں ہمارے علاوہ اور کوئی بھی موجود نہیں ہے......''

''موٹی ڈھول والے اس ہیولے کے علاوہ۔'' رون نے غالیچے کے اس ٹکڑے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جہاں سے زندہ لاش جیسا ہیولا نمودار ہوا تھا۔

ہرمائنی نے اندر والے حصے کے پرانے گیس لیمپوں کو جلانے کیلئے اپنی چھڑی لہرائی پھر اسے ٹھنڈے کمرے میں تھوڑی کپکپی کے ساتھ صوفے پر بیٹھ گئی۔ اس نے اپنے ہاتھ کس کر باندھ رکھے تھے۔ رون کھڑکی کے پاس پہنچا اور مخمل کے بھاری پردے کو ایک انچ سرکا کر باہر دیکھا۔

''باہر کوئی بھی نہیں دکھائی نہیں دے رہا تھا۔'' اس نے کہا۔ ''اگر ہیری پر اب بھی حراستی سحر موجود ہوتا تو وہ ہمارے پیچھے یہاں تک آ چکے ہوتے۔ میں جانتا ہوں کہ وہ گھر کے اندر نہیں آ سکتے ہیں مگر...... کیا ہوا ہیری؟''

ہیری کے منہ سے ایک درد بھری چیخ نکل گئی۔ اس کا نشان ایک بار پھر جلنے لگا تھا، کوئی چیز اس کے دماغ میں کوندگئی جس طرح پانی پر چمکتی ہوئی روشنی کوندتی ہے۔ اس نے ایک بڑا سا سایہ دکھائی دیا اور خود تلخی اور غصے کا احساس محسوس کیا جو اس کا نہیں تھا۔ یہ جذبات کسی بجلی کے جھٹکے کی طرح اس کے بدن میں سے ہوتے غائب ہو گئے۔

''تم نے کیا دیکھا......'' رون نے ہیری کے پاس پہنچ کر پوچھا۔ ''کیا تم نے اسے ہمارے گھر میں دیکھا......؟''

''نہیں...... میں نے بس غصہ محسوس کیا۔ وہ سچ مچ نہایت ناراض ہے......''

''مگر وہ تو میرے گھر میں بھی تو ہو سکتا ہے۔'' رون نے زور سے کہا۔ ''اور کہاں ہوگا؟ تم نے کچھ بھی نہیں دیکھا؟ کیا وہ کسی پر تشدد کر رہا تھا؟''

''نہیں! میں نے تو صرف غصے کی لہر محسوس کی ہے، میں کچھ بھی نہیں بتا سکتا......''

ہیری کشمکش میں ڈوبا ہوا تھا اور پریشانی محسوس کر رہا تھا۔ ہرمائنی نے کوئی مدد نہیں کی۔ جب اس نے تھوڑی ڈری ہوئی آواز میں کہا۔ ''ایک بار پھر تمہارا نشان؟...... مگر ہو کیا رہا ہے؟...... مجھے تو لگ رہا تھا کہ وہ تعلق ختم ہو چکا ہے......''

''یہ ختم ہو گیا تھا مگر مختصر عرصے کیلئے......'' ہیری نے بڑبڑا کر کہا۔ اس کا نشان اب بھی درد کر رہا تھا جس سے اسے یکسوئی قائم رکھنے میں کافی دشواری پیش آ رہی تھی۔ ''میں...... میں سوچتا ہوں کہ جب وہ اپنے ہوش وحواس کھو بیٹھتا ہے تو تعلق خود بخود جڑ جاتا ہے، جیسا کہ پہلے ہوتا تھا......''

''تب تو تمہیں اپنے دماغ کو بند کر لینا چاہئے ہیری!'' ہرمائنی نے تیکھی آواز میں کہا۔ ''ڈمبل ڈور نہیں چاہتے تھے کہ تم اس تعلق کا استعمال کرو۔ وہ چاہتے تھے کہ تم اسے ہمیشہ کیلئے بند کر دو۔ اسی لئے انہوں نے تمہیں جذب پوشیدی سکھائی تھی۔ ورنہ والڈی مورٹ

تمہارے دماغ میں من گھڑت پرچھائیاں ڈال کرتمہیں گمراہ کرسکتا ہے......''

''اوہ ہاں! مجھے یاد ہے،شکریہ!'' ہیری نے دانت بھینچتے ہوئے کہا۔اسے ہرمائنی کے یاد دلانے کی کوئی ضرورت نہیں تھی کہ والڈی مورٹ نے ان کے درمیان موجوداس تعلق کا استعمال کرکے ایک بار ہیری کو اپنے فریب میں پھنسایا تھا۔نہ ہی یہ کہ اسی وجہ سے سیریس کی موت ہوئی تھی۔اس کی خواہش ہوئی کہ کاش اس نے انہیں یہ نہ ہی بتایا ہوتا کہ اس نے کچھ دیر پہلے کیا دیکھا تھا اور محسوس کیا تھا؟ ان کے تبصرے کے بعد تو والڈی مورٹ اور بھی زیادہ خطرناک محسوس ہوتا تھا۔جیسے وہ کمرے کی کھڑکی پر چہرہ جمائے ان کی طرف گھوررہا ہو۔اس کے نشان کا درد بڑھ رہا تھا اور وہ اس سے پوری طرح جدوجہد کررہا تھا۔یہ بالکل قے کو اندر روکنے کی خواہش جیسا ہی تھا۔

اس نے رون اور ہرمائنی کی طرف کمر موڑ لی اور دیوار پر بلیک خاندان کے مشجر کو دیکھنے کی اداکاری کرنے لگا مگر اسی لمحے ہرمائنی کے منہ سے چیخ نکل گئی۔ ہیری نے دوبارہ اپنی چھڑی کھینچی اور پھرتی سے گھوم گیا۔اس نے دیکھا کہ ڈرائنگ روم کی کھڑکی سے چاندی جیسی رنگت کا مرغولہ اندر آیا اور ان کے درمیان فرش پر گر کر ایک نیولے کی شکل میں بدل گیا اور پھر رون کے ڈیڈی کی آواز کمرے میں گونج اُٹھی۔

''گھر کے سب لوگ محفوظ ہیں، جواب مت دینا، ہماری نگرانی ہورہی ہے......''

پشت بانی تخیل ہوا میں تحلیل ہوکر اوجھل ہوگیا۔رون نے سسکی اور کراہ سے ملی جلی آواز نکالی اور غراتے ہوئے صوفے پر دھم سے گر گیا۔ ہرمائنی لپک کر اس کے پہلو میں پہنچ گئی اور اس کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑ لیا۔

''وہ سب ٹھیک ہیں......وہ سب ٹھیک ہیں!'' ہرمائنی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔رون دھیما سا ہنسا اور اس نے اسے گلے لگا لیا۔

''ہیری......''اس نے ہرمائنی کے کندھے کے اوپر سے کہا۔''میں ذرا......''

''کوئی بات نہیں......'' ہیری نے کہا حالانکہ سر کے درد سے اسے متلی جیسی تکلیف ہورہی تھی۔''ظاہر ہے کہ تمہیں اپنے گھر والوں کی پریشانی ہونا ہی چاہئے۔ مجھے بھی ایسا محسوس ہوتا۔''اس نے جینی کے بارے میں سوچا۔''مجھے بھی ایسا ہی محسوس ہورہا ہے......''

اس کے نشان کا درد نقطہ عروج پر پہنچ گیا تھا اور اتنی ہی شدت سے بھڑک رہا جتنا کہ رون کے گھر کے باغیچے میں ہوا تھا۔اس نے ہرمائنی کو بوکھلائے ہوئے انداز میں کہتے ہوئے سنا۔''میں اب تنہا نہیں رہنا چاہتی، کیا ہم اپنے بستر آج رات یہیں لگا کر سو سکتے ہیں؟''

اس نے رون کو ہاں کہتے ہوئے سنا۔ ہیری اب درد سے زیادہ دیر تک نہیں بچ سکتا تھا۔

''باتھ روم......'' وہ یہ کہہ کر کمرے سے باہر چل دیا۔

اس نے بمشکل یہ کام کیا۔اس نے کپکپاتے ہاتھوں سے اپنے عقب میں دروازہ بند کیا پھر اس نے اپنے دکھتے ہوئے سر کو پکڑ کر

وہ فرش پر گرتا چلا گیا۔اس کے بعد درد کے دھماکوں میں اس نے اس غصے کومحسوس کیا جواس کانہیں تھا مگر پھر بھی اس کی روح پر غلبہ کئے ہوئے تھا۔اس نے ایک لمبا کمرہ دیکھا جس میں صرف آگ روشن تھی اورفرش پر بڑا،سنہری بالوں والا مرگ خور تڑپتا ہوا چیخیں مار رہا تھا اور ہاتھ پاؤں مار رہا تھا۔اس کے پاس ایک دبلا سا یہ کھڑا تھا۔اس نے چھڑی اُٹھائی اور ہیری تیکھی،یخ بستہ اورسفاک آواز میں بولا۔

''مورے......راؤل......یا پھر ہم اسے ختم کرڈالیں اور تمہیں ناگنی کوکھلا دیں؟ لارڈ والڈی مورٹ کویقین نہیں ہے کہ وہ تمہیں اس بار معاف کر پائیں گے......تم نے مجھے صرف اس کیلئے بلایا...... یہ بتانے کیلئے کہ ہیری پوٹر ایک بار پھر بچ نکلا ہے؟ ڈریکو! راؤل کو ہمیں ناخوش کرنے کا مزہ چکھاؤ......جلدی کرو! کہیں ایسا نہ ہو کہ تم بھی میرے غصے کا شکار بن کررہ جاؤ......''

آگ کا ایک بڑا شعلہ لپکا۔شعلہ اونچا ہوگیا،ان کی روشنی ایک دہشت زدہ نوکیلے چہرے پر پڑی۔گہرے پانی میں نکلنے کا احساس کے ساتھ ہیری نے کپکپاتی ہوئی سانس لی اور اپنی آنکھیں کھول دیں۔

وہ سیاہ سنگ مرمر کے سرد فرش پر پڑا ہوا تھا۔اس کی ناک چاندی کے سانپ کی دُم سے کچھ انچ دور تھی جو ایک بڑے باتھ ٹب کو اُٹھائے ہوئے تھا۔وہ اُٹھ کر بیٹھ گیا،ملفوائے کا دبلا پتلا دہشت زدہ چہرہ اس کی آنکھوں میں جیسے سما چکا تھا۔ہیری نے جو دیکھا تھا اس سے اسے متلی ہونے لگی۔والڈی مورٹ،ڈریکو کا کس طرح سے استعمال کررہا تھا......؟

دروازے پر تیکھی دستک ہوئی اور ہیری چونک کر اچھل پڑا جب ہرمائنی کی آواز سنائی دی۔

''ہیری! تمہیں اپنا ٹوتھ برش چاہئے؟ میں لے کر آئی ہوں۔''

''اوہ ہاں! بہت خوب......شکریہ!'' اس نے اپنی آواز پرسکون بنانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا اور پھر دروازہ کھولنے کیلئے اُٹھ کھڑا ہوا......

☆☆☆☆

دسواں باب

# کریچر کی کہانی

اگلی صبح ہیری جلدی بیدار ہو گیا۔ وہ ڈرائنگ روم کے فرش پر لگائے ہوئے ایک بستر پر سو رہا تھا۔ بھاری مخملیں پردوں کی درز میں سے اسے تھوڑا سا آسمان دکھائی دے رہا تھا جو پانی ملی سیاہی جیسا نیلا لگ رہا تھا۔ یہ علی الصبح کا وقت محسوس ہو رہا تھا۔ کمرے میں رون اور ہرمائنی کی دھیمی اور گہری سانسوں کے علاوہ باقی سب کچھ پرسکون تھا۔ ہیری نے ان لوگوں کے سیاہ مدھم ہیولوں پر نگاہ ڈالی جو اس کے قریب فرش پر سو رہے تھے۔ رون کے دل میں اچانک محبت کا طوفان برپا ہوا تھا کہ اس نے ہرمائنی کو سخت فرش کے بجائے نرم صوفے پر سلا دیا تھا۔ جس کی وجہ سے ہرمائنی کا ہیولا رون کے مقابلے میں کچھ اونچا دکھائی دے رہا تھا۔ ہرمائنی کا ہاتھ فرش پر لٹکا ہوا تھا اور اس کی انگلیاں رون کی انگلیوں سے کچھ انچ دور تھیں، ہیری نے سوچا کہ وہ یقیناً ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر سوئے ہوں گے۔ یہ سوچ کر وہ اور شدت سے تنہائی محسوس کرنے لگا۔

اس نے سیاہ چھت کے فانوس کی طرف دیکھا جس پر مکڑی کا جالا لٹک رہا تھا۔ چوبیس گھنٹے سے بھی کم وقت میں وہ شاندار شامیانے کے داخلی راستے پر دھوپ میں کھڑا تھا اور شادی میں شرکت کرنے والے مہمانوں کو ان کی نشستوں تک پہنچا رہا تھا۔ اب یہ کئی برس پرانی بات محسوس ہو رہی تھی۔ اب وہاں کیا ہو رہا ہوگا؟ وہ فرش پر لیٹے لیٹے سوچتا رہا۔ پٹاریوں کے بارے میں، اس پرخطر مہم جوئی کے بارے، اس مشکل ترین اہداف کے بارے میں جو ڈمبل ڈور اسے سونپ کر گئے تھے......ڈمبل ڈور......

ڈمبل ڈور کی موت کے بعد جو صدماتی کیفیت اس پر طاری ہوئی تھی، اس کی شدت اب تھوڑی بدل گئی تھی۔ شادی میں اس نے موریئل آنٹی کے منہ سے جو جو الزامات اس نے سنے تھے، وہ اس کے ذہن میں کسی موذی بیماری کی طرح گھر بنا چکے تھے اور اس عظیم جادوگر کی یادوں کو دیمک کی طرح چاٹ رہے تھے جس کی وہ آنکھیں بند کر کے پرستش کیا کرتا تھا۔ کیا ڈمبل ڈور وہ سب کچھ ہونے دے سکتے تھے؟ یا پھر وہ بھی ڈڈلی جیسے ہی تھے جو غلط کاموں اور غلط رویوں کے بارے میں تب تک چپ رہتے تھے کہ جب تک کہ خود پر آنچ نہ آنے لگے؟ کیا انہوں نے اپنی بہن کی طرف پیٹھ پھیر لی تھی جسے قید کر دیا گیا تھا اور زمانے کی نظروں سے چھپا دیا گیا تھا؟

ہیری نے گوڈرک ہولو اور وہاں موجود قبروں کے بارے میں سوچا جن کا ڈمبل ڈور نے کبھی ذکر نہیں کیا تھا۔ اس نے اس

پراسرار چیزوں کے بارے میں بھی سوچا جو ڈمبل ڈور نے اپنی وصیت میں بنا کسی واضح اشارے کے چھوڑی تھیں۔ اندھیرے میں اس کے دل میں غصہ ٹھاٹھیں مارنے لگا۔ ڈمبل ڈور نے اسے بتایا کیوں نہیں؟ انہوں سب کچھ واضح کیوں نہیں کیا؟ کیا ڈمبل ڈور کو واقعی ہیری کی فکر تھی؟ یا پھر وہ صرف ایک محض مہرہ تھا جسے تیار کرنا تھا مگر اس پر بھروسہ نہیں کرنا تھا، کچھ بتانا نہیں تھا......؟

تلخ خیالوں کے ساتھ لیٹے رہنا اسے برداشت نہیں ہو پایا۔ اپنی توجہ بھٹکانے کیلئے وہ کچھ کرنے کیلئے بے قرار ہو رہا تھا۔ وہ اپنے بستر میں سے باہر نکلا اور اپنی چھڑی اُٹھا کر خاموشی سے کمرے سے باہر نکل گیا۔ باہر نکل کر اس نے سرگوشی نما لہجے میں کہا۔

''اجالا ہو......''

چھڑی کی نوک پر روشنی کا ننھا جگنو ٹمٹمانے لگا۔ وہ سیڑھیاں چڑھنے لگا۔

دوسری منزل پر وہ بیڈروم تھا جہاں وہ اور رون گذشتہ بار سوئے تھے۔ اس نے اندر نظر ڈالی۔ الماری کے دروازے کھلے تھے اور بستر کی چادریں چرمرے ترتیب پڑی تھیں۔ ہیری کو زیریں منزل پر لڑھکی ہوئی عفریت کی ٹانگ یاد آئی۔ ققنس کے گروہ کے جانے کے بعد کسی نے پورے گھر کی تلاشی لی تھی۔ سنیپ نے؟ یا پھر منڈنگس نے......جس نے سیریس کی موت سے پہلے اور بعد میں مکان سے کافی سامان چرا لیا تھا؟ ہیری کی نظر اس تصویر پر پڑی جس میں سے کئی بار سیریس کے لکڑ دادا کے لکڑ دادا فینس نائج لس بلیک کی شبیہ دکھائی دیتی تھی مگر اس وقت یہ خالی تھی اور اس میں کیچڑ کے رنگت والا کینوس کے علاوہ اور کچھ نہیں تھا۔ ظاہر تھا کہ فینس نائج لس ہوگورٹس میں ہیڈ ماسٹروں کے ساتھ سٹڈی روم میں رات گزارتے تھے۔

ہیری سیڑھیوں پر مزید اوپر چڑھ گیا جب تک کہ وہ سب سے بالائی کمروں تک نہیں پہنچ گیا۔ جہاں صرف دو ہی دروازے تھے۔ ٹھیک سامنے والے دروازے پر سیریس کے نام کی تختی لگی ہوئی تھی۔ ہیری پہلے کبھی اپنے قانونی سرپرست کے بیڈروم میں نہیں داخل ہوا تھا۔ اس نے دھکا مار کر دروازہ کھولا اور اپنی چھڑی اوپر اُٹھا کر زیادہ سے زیادہ جگہ پر روشنی پھیلانے کی کوشش کی۔ کمرہ کافی وسیع وعریض دکھائی دے رہا تھا۔ کبھی یہ نہایت خوبصورت دکھائی دیتا ہوگا۔ ایک بڑا پلنگ تھا جس پر لکڑی کا منقش پشتی سرہانا تھا۔ اونچی کھڑکی پر مخملیں لمبے پردے لہرا رہے تھے۔ فانوس پر گرد کی موٹی تہہ جم چکی تھی۔ فانوس کے خانوں میں موم بتیوں کے سٹینڈ بنے ہوئے تھے جن پر ٹھوس موم گھاس پر گری اوس کی مانند جم چکی تھی۔ دیواروں پر لگی ہوئی تصویروں اور پلنگ کے منقش سرہانے پر دھول کی ہلکی سی تہہ چڑھ گئی تھی۔ مکڑی کا ایک جالا فانوس اور لکڑی کی بڑی الماری کے درمیان ہوا میں پھیلا ہوا تھا۔ جب ہیری کمرے میں داخل ہوا تو اسے چوہوں کے ادھر ادھر بھاگنے کی آوازیں سنائی دیں......

نوجوان سیریس نے دیواروں پر اتنے اشتہار اور تصویریں لگا رکھی تھیں کہ دیواروں کا چاندی جیسا بھورا ریشمی رنگ بہت کم دکھائی دیتا تھا۔ سیریس کے ماں باپ شاید اس چسپاں کئے جانے والے ڈھیٹ جادو کو ہٹا نہیں پائے تھے، جس سے وہ تصویریں اور اشتہار دیواروں پر چسپاں کئے گئے تھے۔ ہیری کو یقین تھا کہ انہیں اپنے بڑے بیٹے کی یہ سجاوٹ قطعی پسند نہیں آئی ہوگی۔ سیریس اپنے

والدین کو ستانے میں کچھ زیادہ ہی آگے نکل چکا تھا۔ وہاں پر گری فنڈر کے بے شمار بڑے بڑے بینر اشتہار لگے ہوئے تھے جو سرخ اور سنہرے رنگ کے تھے۔ اس کی وجہ سے سلے درن والے باقی گھرانے سے اس کے درمیان واضح روپ سے مخالفت وجود میں آنے کی جھلک دکھائی دے رہی تھی۔ وہاں پر متعدد ماگلو موٹر سائیکلوں کی تصویریں بھی موجود تھیں۔ اس کے علاوہ حسین وجمیل لڑکیوں کی مسکراتی ہوئی تصویریں بھی آویزاں تھیں۔ (یہ دیکھ کر ہیری سیریس کی جرأت پر داد دینے لگا) ہیری جانتا تھا کہ وہ لڑکیاں ماگلو تھیں کیونکہ ان کی تصویریں میں کسی قسم کی حرکت دکھائی نہیں دے رہی تھی۔ ان کی مسکراہٹ اور چمکتی ہوئی آنکھیں محض کاغذ پر چپکی ہوئی تھیں۔ یہ دیوار پر لگی جادوگروں والی اکلوتی تصویر سے بالکل مختلف تھیں، جس میں ہوگورٹس کے چار طالبعلم کیمرے کے سامنے ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے کھڑے تھے اور ہنس رہے تھے۔

ہیری نے تصویر میں اپنے ڈیڈی کو پہچان لیا اور خوش دکھائی دیا۔ ہیری کی طرح ان کے بکھرے ہوئے سیاہ بال پیچھے کی طرف کھڑے دکھائی دے رہے تھے اور وہ بھی عینک لگائے ہوئے تھے۔ ان کے پاس سیریس کھڑا تھا جو لاپرواہی سے تیار ہونے کے باوجود وجیہہ دکھائی دے رہا تھا۔ اس کا تھوڑا دمکتا ہوا چہرہ اتنا جوان اور خوش دکھائی دے رہا تھا جتنا ہیری نے اسے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ سیریس کے دائیں پہلو میں پیٹر پٹی گو کھڑا تھا جو اس کے کندھے تک ہی آ پا رہا تھا۔ موٹا اور آبدار آنکھوں والا پٹی گو شاید اس بات پر خوش تھا کہ وہ اتنے شاندار گینگ میں شامل ہے اور جیمس اور سیریس جیسے متاثر کن باغیوں کے ساتھ رہتا ہے۔

جیمس کے بائیں پہلو میں لوپن کھڑے تھے جن کا حلیہ تب بھی تھوڑا خستہ ہی دکھائی دے رہا تھا۔ بہرحال، ان کے چہرے پر بھی خوشگوار حیرت ٹپک رہی تھی کہ انہیں اس گینگ میں پسند اور شامل کیا جا رہا ہے...... یا پھر ہیری کو ایسا اس لئے محسوس ہو رہا تھا کیونکہ وہ یہ بات جانتا تھا؟ اس نے دیوار سے تصویر اتارنے کی کوشش کی، آخر وہ اس کا مالک تھا۔ سیریس نے اپنی ہر چیز اس کے نام چھوڑ دی تھی مگر تصویر اپنی جگہ سے ہلی تک نہیں، سیریس نے کمرے سے سامان ہٹانے کے معاملے میں اپنے والدین کے خلاف بڑا ہی پختہ انتظام کیا تھا اور کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔

ہیری نے فرش پر چاروں طرف نظر دوڑائی۔ باہر آسمان میں اجالا ہونے لگا تھا۔ روشنی کی ایک لکیر میں اسے کاغذوں کے ٹکڑے، کتابیں اور چھوٹی چھوٹی چیزیں غالیچے پر بکھری ہوئی دکھائی دیں۔ صاف دکھائی دے رہا تھا کہ سیریس کے بیڈروم کی بھی تلاشی لی گئی تھی حالانکہ یہاں کوئی خاص قیمتی سامان ملنے کا امکان بے حد کم تھا۔ کچھ کتابوں کو اتنی بری طرح چھیڑا گیا تھا کہ ان کی جلدیں تک اکھڑ گئی تھیں اور کئی صفحات فرش پر بکھر گئے تھے۔

ہیری نیچے جھکا اور اس نے کچھ کاغذ اُٹھا لئے۔ ان میں سے ایک بیتھ لیڈا بیگ شاٹ کی کتاب جادوئی تاریخ ایک مطالعہ، کا ایک صفحہ تھا۔ دوسرا کاغذ موٹر سائیکل کی مرمت اور حفاظت کے کتابچے کا تھا۔ تیسرے کاغذ پر ہاتھ سے لکھا گیا تھا۔ اس نے اس مڑے تڑے کاغذ کو سیدھا کیا۔

عزیز پیڈفٹ!

شکریہ، بے حد شکریہ، ہیری کی سالگرہ کے تحفے کیلئے بہت بہت شکریہ۔ یہ اس کا اب تک کا سب سے پسندیدہ تحفہ ہے۔ ایک سال کی عمر میں ہی وہ کھلونا بہاری ڈنڈے پر اُڑنے لگا ہے۔ وہ اسے پا کر بہت خوش ہوا۔ تم اسے اپنی آنکھوں سے دیکھو سکو، اس لئے میں ایک تصویر بھیج رہی ہوں۔ تم تو جانتے ہی ہو کہ یہ بہاری ڈنڈا زمین سے صرف دو فٹ اوپر ہی اڑ سکتا ہے مگر اس کی وجہ سے بلی مرتے مرتے بچی اور اس نے وہ خطرناک گملا بھی توڑ ڈالا جو پتونیہ نے مجھے کرسمس پر بھیجا تھا (اس بارے میں کوئی شکایت نہیں ہے) ظاہر ہے کہ جیمس یہ دیکھ کر بڑا خوش ہوا۔ وہ کہتا ہے کہ ہیری شاندار کیوڈچ کھلاڑی بنے گا مگر ہمیں اپنی ساری قیمتی چیزیں ہٹانا پڑیں اور ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ جب بھی وہ بہاری ڈنڈے پر سواری کرے گا تو ہم اس پر سے اپنی نظریں بالکل نہیں ہٹائیں گے۔

ہم نے سالگرہ کی تقریب کا اہتمام بڑی سادگی سے کیا تھا۔ صرف ہم لوگ اور بیتھو لیڈا ہی تھیں۔ بیتھو لیڈا نے ہمیشہ ہماری مدد کی ہے اور ہیری پر تو وہ جان چھوڑکتی ہیں۔ ہمیں افسوس ہے کہ تم شامل نہیں ہو پائے مگر ققنس کے گروہ کی ذمہ داریاں ہمیشہ پہلے درجے میں شمار کی جانا چاہئیں اور ویسے بھی ہیری ابھی اتنا بڑا نہیں ہوا ہے کہ وہ سمجھ پائے کہ آج اس کی سالگرہ ہے۔ جیمس یہاں پڑے پڑے اکتا چکا ہے، وہ کچھ کہتا ہی نہیں ہے مگر میں جانتی ہوں، اس کے علاوہ اس کا غیبی چوغہ اب بھی ڈمبل ڈور کے پاس ہے، اس لئے وہ چھپ کر نہیں گھوم سکتا ہے۔ تمہاری آمد پر وہ بے حد خوش ہو جاتا۔ وومی گزشتہ ہفتے کے اختتام پر یہاں آیا تھا ۔ مجھے وہ تھوڑا پریشان دکھائی دے رہا تھا مگر شاید ایسا 'میک کانونس' کی خبر کی وجہ سے ہوگا جب میں نے سنا تھا کہ میں رات بھر روئی تھی۔

بیتھو لیڈا اکثر ہمارے گھر آتی رہتی ہے، بہت ہی دلچسپ بوڑی عورت ہے، ڈمبل ڈور کے بارے میں بڑی مزیدار کہانیاں سناتی رہتی ہیں۔ ویسے مجھے یقین نہیں ہے کہ یہ جان کر وہ خوش ہوں گے۔ مجھے نہیں معلوم ہے کہ ان باتوں میں کتنی سچائی ہے؟ کیونکہ یہ سب ناقابل یقین لگتی ہیں کہ ڈمبل ڈور......

ہیری کی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت جیسے سن ہوکر رہ گئی تھی۔اس کرشماتی کاغذ کو اپنی بے جان انگلیوں میں پکڑ کر وہ بالکل ساکت کھڑا رہا۔اس کے وجود میں ایک قسم کا اطمینان کسی بہتی ہوئی ندی کی طرح رگ وپے میں دوڑنے لگا۔جس میں کبھی خوشی اور کبھی غم کی لہریں بہہ رہی تھیں۔وہ لڑکھڑاتے ہوئے قدموں کے ساتھ پلنگ تک گیا اور دھم سے بیٹھ گیا۔

اس نے خط دوبارہ پڑھا مگر اس کے باجود اسے تنا ہی سمجھ میں آیا جتنا پہلی بار میں آیا تھا، وہ تو بس انداز تحریر کو گھورے جا رہا تھا۔

اس کی ممی بھی گ کا حرف اسی کی طرح لکھتی تھیں۔ وہ پورے خط میں گ کے حرف کی لکھاوٹ تلاش کرنے لگا۔ ہر لفظ پردے کے پیچھے سے ہلتے کسی دوستانہ ہاتھ کی طرح محسوس ہو رہا تھا۔ یہ خط ایک انمول خزانہ تھی۔ یہ اس بات کا ثبوت تھی کہ للّی پوٹر کبھی زندہ تھی، سچ مچ زندہ تھی، اس کے متحرک ہاتھ کبھی اس چرمئی کاغذ پر قلم چلائی تھی، اس نے یہ الفاظ سیاہی سے لکھے تھے اور اپنے بیٹے ہیری کے بارے میں لکھا تھا......

بے صبری سے اپنی آنکھوں سے آنسو پونچھتے ہوئے اس نے ایک بار پھر اس خط کو پڑھا اور اس بار اس کے معنی پر زور دیا۔ یہ کسی بھولی ہوئی آواز کو سننے جیسا تھا۔

ان کے پاس ایک بلی تھی......شاید وہ بھی اس کے ماں باپ کی طرح گوڈرک ہولو میں ہی ماری گئی ہوگی...... یا پھر جب اسے کھلانے پلانے کیلئے کوئی نہیں بچا ہوگا تو بھاگ کر کہیں اور چلی گئی ہوگی......سیریس نے اسے پہلا بہاری ڈنڈا خرید کر دیا تھا......اس کے ماں باپ بیتھ لیڈا بیگ شاٹ کو جانتے تھے۔ کیا ڈمبل ڈور نے ان کا آپس میں تعارف کرایا تھا؟ غیبی چوغہ اب بھی ڈمبل ڈور کے پاس ہے...... یہ بڑی عجیب بات تھی......

ہیری رُک گیا اور اپنی ماں کے الفاظ پر غور کرنے لگا۔ ڈمبل ڈور نے جیمس سے غیبی چوغہ کیوں لیا تھا؟ ہیری کو اپنے ہیڈ ماسٹر کی برسوں پہلے کی بات اب بھی اچھی طرح یاد تھی۔ ''مجھے غائب ہونے کیلئے کسی غیبی چوغے کی ضرورت نہیں ہے۔'' شاید ڈمبل ڈور کو یہ چوغہ ققنس کے گروہ کے کسی کم محفوظ فرد کیلئے چاہئے ہوگا اور انہوں نے صرف اس تک چوغہ پہنچانے کا کام کیا ہوگا؟ ہیری آگے پڑھنے لگا۔

وومی آیا تھا......یعنی مکار فریبی وارم ٹیل پیٹر پٹی گو...... وہ مجھے تھوڑا پریشان دکھائی دے رہا تھا۔ کیا وہ جانتا تھا کہ وہ جیمس اور للّی کو آخری بار زندہ دیکھ رہا ہے؟......اور آخر کار بیتھ لیڈا جس نے ڈمبل ڈور کے بارے میں مزیدار کہانیاں سنائی تھیں...... ناقابل یقین لگتی ہیں کہ ڈمبل ڈور......

ڈمبل ڈور کیا؟......ڈمبل کے بارے میں بہت سی باتوں ہی باتوں پر یقین نہیں ہوسکتا تھا جیسے یہ انہیں ایک بار تبدیلی ہیئت کے امتحان میں سب سے کم نمبر ملے تھے یا پھر ابر وفورتھ کی طرح ہی وہ بھی بکریوں پر جادوئی استعمالات کرنے لگے تھے......؟

ہیری اُٹھ کر کھڑا ہو گیا اور غور سے فرش کو دیکھنے لگا۔ شاید خط کا باقی حصہ بھی یہیں کہیں ہوگا۔ وہ بکھرے ہوئے کاغذوں کو الٹ پلٹ کرنے لگا۔ اپنے تجسس سے مجبور ہو کر اس نے بھی اشیاء کے ساتھ ویسا ہی لاپروائی والا سلوک کیا جتنا کہ اس سے قبل تلاشی والے نے کیا تھا۔ اس نے دراز کھولے، کتاب کو ادھر ادھر کیا، کرسی پر کھڑے ہو کر الماری کے اوپر ہاتھ پھیرا۔ یہاں تک کہ پلنگ اور کرسیوں کے نیچے بھی جھک کر دیکھا۔

بالآخر فرش پر لیٹ کر چہرہ نیچا کرنے پر اسے ایک چیز دکھائی دی۔ الماری کے نیچے کاغذ کا ایک پھٹا ہوا ٹکڑا نظر آ رہا تھا۔ اس نے

اسے باہر نکال لیا۔ یہ کاغذ نہیں بلکہ ایک پھٹی ہوئی تصویر تھی۔ جس کا ذکر للّی نے اپنے خط میں کیا تھا۔ تصویر میں سیاہ بالوں والا ایک کھلکھلاتا ہوا بچہ ایک ننھے کھلونا بہاری ڈنڈے پر تصویر کے اندر باہر جاتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے پس منظر میں دو پاؤں دکھائی دے رہے تھے جو یقیناً جیمس پوٹر کے ہی ہوں گے۔ ہیری نے تصویر کو اپنی ماں کے خط کے ساتھ لپیٹ کر جیب میں رکھ لیا اور ایک بار پھر باقی کاغذ کی تلاش کرنے لگا۔

بہرحال، پندرہ منٹ بعد وہ تھک ہار کر اس نتیجے پر پہنچا کہ اس کی ماں کا باقی خط بھی قیمتی چیزوں کے ساتھ جا چکا تھا۔ یہ بھی تو ممکن تھا کہ وہ درمیان کے سولہ سال کے وقفے میں ہی کہیں کھو گیا ہو یا پھر کمرے کی تلاشی لینے والا شخص اسے اُٹھا کر ساتھ ہی لے گیا ہو؟ ہیری نے خط کے پہلے ٹکڑے کو نکال کر ویک بار پھر پڑھا، اس بار وہ اس سراغ کی تلاش میں تھا کہ دوسرا ٹکڑا اتنا قیمتی کیونکر ہو سکتا تھا؟ اس کے کھلونا بہاری ڈنڈے سے مرگ خوروں کو بھلا کیا دلچسپی ہو سکتی ہے؟...... البتہ دوسرے ٹکڑے میں موجود اکلوتی معلومات یقیناً ڈمبل ڈور کے بارے میں ہی ہو سکتی تھیں۔ 'یقین نہیں ہوتا ہے کہ ڈمبل ڈور......'

''ہیری...... ہیری...... ہیری......''

''میں یہاں ہوں۔'' اس نے بلند آواز میں کہا۔ ''کیا ہوا؟''

دروازے کے باہر قدموں کی آواز سنائی دی اور پھر ہر مائنی تیزی سے اندر داخل ہو گئی۔

''بیدار ہونے پر ہم یہ سوچنے لگے کہ تم نجانے کہاں چلے گئے ہو؟'' اس نے ہانپتے ہوئے کہا۔ وہ دروازے کی طرف مڑی اور زور سے چیخی۔ ''رون! وہ مجھے مل گیا ہے......''

''ٹھیک ہے...... اس سے میری طرف سے کہہ دو کہ وہ انتہائی گدھا ہے۔'' رون کی چڑ چڑی آواز کچھ منزل نیچے سے گونجی۔

''اوہ ہیری! براہ کرم...... اس طرح بغیر بتائے کہیں مت جایا کرو۔ ہم خوفزدہ ہو گئے تھے۔ ویسے تم یہاں اوپر کیا کر رہے تھے؟'' اس نے بے ترتیب اور بکھرے ہوئے سامان والے کمرے کی طرف دیکھ کر پوچھا۔ ''تم یہاں کیا کر رہے تھے؟''

''دیکھو! مجھے یہاں کیا ملا ہے؟''

اس نے اپنی ماں کا خط نکالا اور ہر مائنی کی طرف بڑھا دیا۔ پھر وہ اسے خط پڑھتے ہوئے دیکھتا رہا۔ خط کے آخر پر پہنچنے پر اس نے ہیری کی طرف دیکھا۔

''اوہ ہیری......''

''اور یہ بھی دیکھو!''

اس نے پھٹی ہوئی تصویر اس کی طرف بڑھائی۔ ہر مائنی کھلونا بہاری ڈنڈے پر سوار بچے کو ادھر ادھر اُڑتے ہوئے دیکھ کر آہستگی سے مسکرائی۔

''میں باقی کا حصہ ڈھونڈ رہا تھا مگر وہ مجھے کہیں نہیں مل پایا......'' ہیری نے کہا۔

ہرمائنی نے نظر اُٹھا کر چاروں طرف دیکھا۔

''اتنا برا حال تم نے کیا ہے یا پھر تمہارے آنے سے پہلے ہی یہ سب ہو چکا تھا؟''

''مجھ سے پہلے کسی اور نے یہاں کی تلاشی لی تھی؟'' ہیری نے کہا۔

''مجھے بھی ایسا ہی لگ رہا تھا۔ اوپر آتے ہوئے میں نے ہر کمرے میں جھانک کر دیکھا تھا اور ہر کمرہ ہی اس طرح بے ترتیب اور بکھرا ہوا تھا، ویسے تمہیں کیا محسوس ہوتا ہے کہ وہ لوگ کس چیز کی تلاش کر رہے ہوں گے؟''

''اگر یہ کام سنیپ کا ہوا تو ققنس کے گروہ کے بارے میں معلومات تلاش کر رہا ہوگا۔''

''مگر ذرا غور کرو، اس کے پاس تو پہلے سے ہی ساری معلومات ہوں گی، میرا کہنے کا مطلب ہے کہ وہ آخر گروہ کا حصہ ہی تو تھا، ہے نا؟''

''تو پھر وہ ڈمبل کے بارے میں معلومات تلاش کر رہا ہوگا۔'' اپنے اندازے پر بحث کرتے ہوئے ہیری بولا۔ ''ان کی شخصیت کی کمزوری ٹٹولنے کیلئے۔ مثال کے طور اس خط کا دوسرا ٹکڑا انہی کے بارے میں ہوسکتا ہے، خیر! تم جانتی ہوں کہ میری ممی نے جس بیتھ لیڈا کا ذکر کیا ہے وہ کون تھیں؟''

''کون تھیں؟''

''بیتھ لیڈا بیگ شاٹ......''

''جادوئی تاریخ، ایک مطالعہ کی مصنفہ؟'' ہرمائنی نے دلچسپی لیتے ہوئے کہا۔ ''تو تمہارے ماں باپ انہیں جانتے تھے؟ وہ کمال کی جادوئی مؤرخ تھیں۔''

''وہ اب بھی زندہ ہیں۔'' ہیری نے جلدی سے کہا۔ ''اور گوڈرک ہولو میں رہتی ہیں۔ رون کی موریئل آنٹی شادی میں ان کے بارے میں بات چیت کر رہی تھیں۔ بیتھ لیڈا، ڈمبل ڈور کے گھرانے کو بھی اچھی طرح جانتی تھیں۔ ان سے گفتگو کرنا بہت دلچسپ رہے گا......''

ہرمائنی نے ہیری کی طرف مسکرا کر دیکھا۔ اس کے چہرے پر ایسا تاثر تھا جیسے وہ اس کے دل کی بات بھانپ چکی ہو، جو ہیری کو کبھی بھی پسند نہیں آتا تھا۔ اس نے خط اور تصویر کو دوبارہ اپنے گلے میں لٹکے ہوئے بٹوے میں ڈالا تاکہ اسے ہرمائنی کی طرف دیکھنا نہ پڑے اور اس کی ناپسندیدگی کا بھانڈا نہ پھوٹ سکے۔

''میں سمجھ سکتی ہوں کہ تم ان سے اپنے ماں باپ اور ڈمبل ڈور کے بارے میں گفتگو کرنا کیوں پسند کرو گے؟'' ہرمائنی نے کہا۔ ''مگر اس سے ہمیں پٹاریوں کی تلاش میں کوئی مدد نہیں مل پائے گی، ہے نا؟'' ہیری نے اس پر کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ آگے بولی۔

''ہیری! میں جانتی ہوں کہ تم واقعی گوڈرک ہولو جانا چاہتے ہو مگر مجھے اندیشہ ہے کہ......ان مرگ خوروں نے کل ہمیں جتنی آسانی سے تلاش کرلیا تھا، اس سے میں خوفزدہ ہوگئی ہوں۔ اب مجھے پہلے سے بھی زیادہ محسوس ہوتا ہے کہ ہمیں اس جگہ سے دور ہی رہنا چاہئے، جہاں تمہارے ماں باپ دفن ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ مرگ خور تمہارے وہاں پہنچنے کیلئے پر امید ہوں گے......''

''بات صرف اتنی نہیں ہے۔'' ہیری نے کہا جواب بھی ہر مائنی سے نظریں چرا رہا تھا۔ ''موریئل آنٹی نے شادی میں ڈمبل ڈور کے بارے میں بہت ساری باتیں کی تھیں، میں سچائی جاننا چاہتا ہوں......''

اس نے ہر مائنی کو موریئل آنٹی کی کہی ہوئی تمام باتیں بتا دیں۔ اس کی بات مکمل ہونے کے بعد ہر مائنی نے کہا۔ ''ظاہر ہے، میں سمجھ سکتی ہوں کہ اس سے تم بے چین کیوں ہو گئے ہو ہیری......؟''

''میں بے چین نہیں ہوں!'' ہیری نے جھوٹ بولتے ہوئے کہا۔ ''میں تو بس یہ یقین دہانی چاہتا ہوں کہ ان باتوں میں سچائی ہے یا نہیں......''

''ہیری! کیا تم واقعی ایسا سوچتے ہو کہ تمہیں موریئل آنٹی جیسی لگائی بجھائی کرنے والی اور باتوں کا بتنگڑ بنانے والی عورت سے حقیقت معلوم ہوسکتی ہے یا پھر ریٹا سٹیکر جیسی عورت سے؟ تم ان پر یقین کیسے کر سکتے ہو؟ تم تو ڈمبل ڈور جانتے ہی ہو!''

''میرا خیال تھا کہ میں جانتا ہوں۔'' وہ بڑبڑایا۔

''مگر تم یہ بات تو اچھی طرح جانتے ہی ہو کہ ریٹا سٹیکر نے تمہارے بارے میں جتنا کچھ لکھا تھا، ان میں کتنی سچائی موجود تھی؟ ڈوج نے صحیح کہا تھا کہ تم ان لوگوں کے پیچھے لگ کر ڈمبل ڈور کی عمدہ شخصیت کے شاندار خاکے کو آلودہ مت ہونے دو۔''

وہ دور خلا میں دیکھنے لگا۔ اس نے کوشش کی اس کے اندر کا غصہ اور اضطراب اس کے چہرے پر دکھائی دے پائے۔ اس کے سامنے ایک بار پھر وہی سوال کھڑا ہو گیا تھا کہ اسے یہ طے کرنا تھا کہ وہ کس حقیقت پر یقین کرے؟ وہ سچائی جاننا چاہتا تھا، ہر فرد اس بات پر کیوں اصرار کر رہا تھا کہ اسے سچائی معلوم نہ ہو پائے۔

''باورچی خانے میں چلیں۔'' ہر مائنی نے تھوڑے توقف کے بعد کہا۔ ''کھانے کیلئے کوئی تلاش کریں؟''

وہ نہ چاہتے ہوئے بھی اس پر تیار ہو گیا اور بجھے ہوئے دل کے ساتھ ہر مائنی کے پیچھے پیچھے دروازے سے باہر نکل کر سیڑھیوں کے سر پر پہنچ گیا۔ وہ سامنے والے دوسرے دروازے کے قریب سے گزرا۔ اندھیرے کی وجہ سے اس نے اس دروازے پر لگے ہوئی تختی پر پہلے دھیان نہیں دیا تھا۔ مگر اب اس کی توجہ مبذول ہوئی کہ اس پر کھرچن کے نشان تھے۔ وہ اسے پڑھنے کیلئے وہیں رُک گیا۔ اس چھوٹی سی تختی کو ہاتھ سے بنایا گیا تھا، یہ پرسی ویزلی جیسا کام لگتا تھا۔

بلااجازت اندر آنا منع ہے!

ریگولس آرکٹرس بلیک

ہیری کے ذہن یکا یک تجسس کی لہر دوڑنے لگی حالانکہ اسے فوراً اس کی وجہ سمجھ میں نہیں آئی تھی۔اس نے دوبارہ اس عبارت کو پڑھا،تب تک ہرمائنی ایک منزل نیچے پہنچ چکی تھی۔

''ہرمائنی......'' ہیری نے کہا اور وہ اس بات پر حیران تھا کہ اس کی آواز اتنی مطمئن کیوں تھی؟ ''ذرا یہاں آؤ......''

''اب کیا ہوا؟''

''میرا خیال ہے کہ ہمیں 'آراے بی' مل گیا ہے۔''

آہ کی آواز نکالتی ہوئی ہرمائنی تیز رفتاری سے بھاگتی ہوئی سیڑھیوں سے اوپر پہنچی۔

''تمہارے ماں کے خط میں؟ مگر مجھے تو اس میں ایسی کوئی بات نہیں دکھائی دی......''

ہیری نے اپنا سر نفی میں ہلاتے ہوئے ریگولس کے نام والی تختی کی طرف اشارہ کیا۔ ہرمائنی نے اسے پڑھا پھر ہیری کی بھنوئیں اتنی سختی سے سکڑ گئیں کہ وہ کراہ اُٹھا۔

''سیریس کا بھائی......؟'' ہرمائنی کھوئے ہوئے لہجے میں بڑبڑائی۔

''وہ مرگ خور تھا۔'' ہیری نے کہا۔''سیریس نے مجھے اس کے بارے میں بتایا تھا۔وہ بہت کم عمری میں ہی مرگ خوروں کے گروہ میں شامل ہوگیا تھا مگر کچھ عرصے بعد اس کے ہاتھ پیر جواب دے گئے اور اس نے ان کے گروہ سے نکلنے کی کوشش کی......اس لئے انہوں نے اسے مار ڈالا......''

''یہ واقعی صحیح 'آراے بی' ہی لگتا ہے۔'' ہرمائنی نے کہا۔''اگر وہ مرگ خور تھا وہ یقیناً والڈی موورٹ تک پہنچ سکتا تھا اور اگر وہ ان کے گروہ میں نکلنا چاہتا ہوگا تو ضرور والڈی موورٹ کو ختم کرنا چاہتا ہوگا......''

اس نے ہیری کا بازو چھوڑ دیا اور سیڑھیوں کی طرف جھک کر چیخی۔

''رون......رون......رون......اوپر آؤ جلدی......''

ایک منٹ بعد رون ہانپتا ہوا اوپر پہنچ گیا۔اس کی چھڑی اُٹھی ہوئی تھی۔

''کیا ہوا؟ اگر کوئی بڑی مکڑی نکل آئی ہے میں ناشتہ کرنے کے بعد ہی اس کا کچھ کروں گا۔''

پھر وہ ریگولس بلیک کے کمرے کے دروازے پر لگی تختی کو گھور کر دیکھنے لگا جس کی طرف ہرمائنی خاموشی سے اشارہ کر رہی تھی۔

''کیا؟ وہ سیریس کا بھائی تھا؟......ریگولس آرکٹرس......ریگولس......آراے بی/لاکٹ......کہیں تمہارا مطلب یہ تو نہیں ہے کہ......؟''

''ابھی معلوم ہوجائے گا۔'' ہیری نے کہا۔اس نے دروازے کو دھکا دیا،اس پر تالا لگا ہوا تھا۔ ہرمائنی نے ناب کی طرف چھڑی کر کے لہرائی۔کلک کی آواز کے ساتھ تالا کھل گیا اور پھر انہوں نے دروازہ کھول کر اندر جھانکا۔

وہ لوگ ایک ساتھ دہلیز پار کر کے اندر پہنچ گئے اور چاروں طرف دیکھنے لگے۔ ریگولس کا بیڈروم سیریس کے بیڈروم سے تھوڑا چھوٹا دکھائی دے رہا تھا حالانکہ یہ بھی اتنا ہی شاندار رہا ہوگا جتنا کہ سیریس کا بیڈروم رہا ہوگا۔ سیریس نے باقی خاندان سے الگ تھلگ ہونے کا اظہار اپنے بیڈروم میں برملا کیا تھا جبکہ ریگولس کی کوشش اس کے برعکس دکھائی دے رہی تھی۔ سلے درن کے چاندی جیسا سبز رنگ ہر طرف پھیلا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ پلنگ کی پرانی چادریں، دیواریں، کھڑکیاں، سب سبزی مائل تھے۔ پلنگ کے اوپر بلیک خاندان کا مشہور اوج بڑی محنت سے کندہ کیا گیا تھا اور اس پر 'سدابہار خالص خون' کے حروف بھی لکھے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ اس کے نیچے اخبار کی پیلے ہو چکے متعدد تراشے لگائے تھے۔ جنہیں دلکش انداز میں چسپاں کر کے ایک خوبصورت شکل دی گئی تھی۔ ہرمائنی انہیں غور سے دیکھنے کیلئے دیوار کے پاس پہنچ گئی۔

''اوہ یہ سب والڈی مورٹ کے بارے میں ہی ہیں۔'' وہ اشتیاق بھرے لہجے میں بولی۔ ''میرا خیال ہے کہ مرگ خور بننے سے کئی سال پہلے ہی ریگولس اس کا پرستار بن چکا تھا......''

جب ہرمائنی ان تراشوں کو پڑھنے کیلئے پلنگ پر بیٹھی تو چادر سے دھول کا ہلکا سا غبار اُٹھا۔ اس دوران ہیری کو ایک اور تصویر دکھائی دی۔ ہوگورٹس کی کیوڈچ ٹیم کا تصویر جس میں کھلاڑی مسکرا کر اپنے ہاتھ ہلا رہے تھے۔ وہ اس کے قریب پہنچ گیا اور اس نے ان سب کے سینوں پر سلے درن کے خاص نشان بل کھائے سانپ دیکھے۔ سکول کے طلباء کے روپ میں بھی ریگولس آسانی سے پہچانا جا رہا تھا۔ وہ آگے والی قطار میں بالکل وسط میں بیٹھا ہوا تھا۔ سیریس کی طرح اس کے بال بھی سیاہ رنگ کے تھے اور چہرے پر تھوڑا مسکراتا ہوا دلکش تاثر بکھرا ہوا تھا حالانکہ وہ اپنے بھائی سے تھوڑا کم لمبا، دبلا اور کم وجیہہ دکھائی دیتا تھا۔

''وہ متلاشی تھا......'' ہیری نے کہا۔

''کیا؟'' ہرمائنی نے توجہ دیئے بغیر پوچھا، وہ اب بھی والڈی مورٹ سے متعلقہ تراشوں کو پڑھ رہی تھی۔

''وہ آگے والی قطار کے وسط میں بیٹھا ہے جہاں عموماً متلاشی کو ہی بٹھایا جاتا ہے...... خیر چھوڑو!'' ہیری نے کہا جب اسے احساس ہوا کہ کوئی اس کی بات نہیں سن رہا تھا۔ رون ہاتھوں اور گھٹنوں کے بل جھک کر الماری کے نیچے جھانک رہا تھا۔ ہیری نے کمرے میں چاروں طرف دیکھا کہ سامان کہاں کہاں چھپایا جا سکتا تھا؟ پھر وہ میز کے پاس گیا۔ ایک بار پھر اسے یہ احساس ہوا کہ ان سے قبل ہی کوئی اور وہاں کی تلاشی لے چکا تھا۔ درازوں کا سامان حال ہی میں الٹ پلٹ کیا گیا ہوا محسوس ہوتا تھا جو گرد کی تہہ کے معمول سے کم ہونے کی وجہ سے سمجھ میں آ رہا تھا۔ بہرحال، وہاں کوئی بھی قیمتی چیز نہیں مل پائی...... پرانی قلمیں، پرانی نصابی کتابیں جن پر واضح نشان تھے کہ ان کے ساتھ بہیمانہ سلوک کیا گیا تھا۔ حال ہی میں ٹوٹی ہوئی سیاہی کی دوات، جس کے چپچپے نشان دراز کے سامان پر آسانی سے دکھائی دے رہے تھے۔

جب ہیری نے اپنی انگلیوں پر لگی ہوئی سیاہی اپنی پتلون پر پونچھی تو ہرمائنی بولی۔ ''ایک زیادہ آسان طریقہ ہے......'' پھر اس

نے اپنی چھڑی نکال کر لہرائی۔''ایکوسم لاکٹ......''

کچھ بھی نہیں ہوا۔رنگ اُڑے پردوں کے پچھلے حصے کی تلاشی لی گئی۔رون کافی مایوس دکھائی دے رہا تھا۔

''تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ یہاں نہیں ہے!''

''اوہ یہ بھی تو ہوسکتا ہے کہ اس پر جادوئی حصار یا دفاعی کلمہ کا استعمال کیا گیا ہو؟'' ہرمائنی نے کہا۔''اس پر ایسا سحر چڑھایا گیا ہو کہ اسے جادو سے اپنے پاس نہ بلایا جا سکتا ہو......''

ہیری کو یاد آیا کہ وہ غار میں نقلی لاکٹ کو بلاہٹ جادوئی کلمے سے اپنے پاس نہیں بلا پایا تھا حالانکہ وہ وہیں موجود تھا۔اس کے علاوہ وہ اسے پتھر کے طاس میں سے بھی نہیں نکال پایا تھا۔والڈی مورٹ نے اس کی حفاظت کیلئے خصوصی انتظام کر رکھا تھا۔

''تو پھر وہ ہمیں ملے گا کیسے؟'' رون نے تھکے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ہمیں جادو کا استعمال کئے بغیر ہی اسے تلاش کرنا ہوگا'' ہرمائنی نے جواب دیا۔

''بڑا شاندار خیال ہے۔'' رون نے اپنی آنکھیں گول گول گھماتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر پردوں کی جانچ پڑتال کرنے میں مصروف ہوگیا۔

انہوں نے ایک گھنٹے سے بھی زیادہ کمرے کا چپہ چپہ چھان مارا مگر بالآخر وہ اس نتیجے پر پہنچے کہ لاکٹ وہاں موجود نہیں ہے۔ سورج اب اونچا اُٹھ گیا تھا اس کی تیز روشنی میلی کھڑکیوں کے باوجود ان کی آنکھوں کو چندھیا رہی تھی۔

''یہ گھر میں کہیں اور بھی تو ہوسکتا ہے۔'' نیچے اترتے ہوئے ہرمائنی نے امید بھرے لہجے میں کہا۔رون اور ہیری جتنے بدحواس دکھائی دے رہے تھے، وہ ان کے مقابلے میں اتنی ہی پرامید دکھائی دے رہی تھی۔''اس نے اسے تباہ کر دیا ہو یا نہیں...... وہ اسے والڈی مورٹ سے ضرور چھپانا چاہے گا، ہے نا؟ یاد کرو...... جب پچھلی بار یہاں رہتے ہوئے ہمارا سابقہ کتنی بھیانک چیزوں سے پڑا تھا؟ ہر کسی پر حملہ کرنے والی گھڑی اور وہ پرانے چوغے جنہوں نے رون کا گلا گھونٹنے کی کوشش کی تھی۔ریگولس نے لاکٹ کو محفوظ رکھنے کیلئے ان چیزوں کو وہاں رکھ دیا ہوگا، بھلے ہی ہمیں اس وقت......اس وقت......''

ہیری اور رون نے اس کی طرف دیکھا۔اس کا ایک پاؤں ہوا ہی رُک گیا تھا اور اس کے چہرے پر سکتے جیسی کیفیت چھا گئی تھی جیسے اسے ابھی منجمد کیا گیا ہو اسکی آنکھیں بھینگی ہوگئیں۔

''......احساس نہیں ہوا ہو......'' اس نے کھوئے ہوئے لہجے میں اپنا جملہ پورا کیا۔

''کچھ غلط ہوا کیا؟'' رون نے پوچھا۔

''ان بھیانک چیزوں میں ایک لاکٹ تھا۔''

''کیا مطلب؟'' ہیری اور رون نے ایک ساتھ کہا۔

''ڈرائنگ روم کی الماری میں، کوئی بھی اسے کھول نہیں پایا تھا اور ہم نے......ہم نے......''

ہیری کو ایسا احساس ہوا جیسے کوئی اینٹ اس کے سینے سے پھلستی ہوئی پیٹ تک پہنچ گئی ہو۔ اسے یاد آ گیا تھا......سب لوگ باری باری اس لاکٹ کو کھولنے کی کوشش کر رہے تھے اور اس نے بھی تو کوشش کی تھی، آخر کار اسے کارک کے ڈھکن والے پاؤڈر، جیبی نسوار ڈبیا اور موسیقی بجانے والے ڈبے کے ساتھ کوڑے دان میں پھینک دیا گیا تھا۔ جس کی وجہ سے سب کو نیند آنے لگی تھی۔

''کریچر ہمارا بہت سارا سامان اُٹھا کر لے گیا تھا۔'' ہیری نے چونک کر کہا۔ یہ اکلوتی امید تھی، اکلوتا کمزور سا امکان تھا اور وہ اسے بھی نظر انداز نہیں کرنا چاہتا تھا جب تک کہ وہ بھی ناکامی کا شکار نہ ہو جاتا۔ ''اس نے باورچی خانے کی اپنی الماری میں کافی سارا سامان بھر لیا تھا، چلو وہاں دیکھتے ہیں......''

وہ ایک بار میں دو دو سیڑھیاں پھلانگتے ہوئے نیچے اترا۔ باقی دونوں دھم دھم کرتے ہوئے اس کے تعاقب میں لپکے۔ ہال سے گزرتے ہوئے انہوں نے اتنی زیادہ لاپروائی کی کہ سیریس کی ماں کی تصویر کا پردہ کھل گیا اور وہ چیخنے چلانے لگی۔

''گندے، بدذاتو......گندی نالی کے کیڑو......''

وہ اس کی پرواہ نہ کرتے ہوئے تیزی سے باورچی خانے میں گھس گئے اور دروازہ بند کر لیا۔ تیزی سے دوڑتا ہوا ہیری کریچر کی الماری کے سامنے پھسلتے ہوئے رُک گیا اور اور اس نے جھٹکے سے دروازہ کھول دیا۔ وہاں گندے پرانے کمبلوں اور گدوں کے بستر دکھائی دے رہے تھے۔ جس پر گھریلو خرس کبھی سویا کرتا تھا۔ بہرحال، وہاں اب سجاوٹی سامان کی چمک دمک دکھائی نہیں دیتی تھی جو کریچر سیریس کی نظروں سے بچا کر وہاں لے آیا تھا۔ وہاں پر صرف پرانی کتاب پڑی ہوئی تھی۔ 'بدذات خون کی کیچڑ بھری گندگی اور اس کا تدارک' اپنی آنکھوں پر یقین کرنے سے انکار کرتے ہوئے ہیری نے جھپٹ کر کمبلوں کو الٹ پلٹ کر دیکھا۔ ان میں سے ایک مرا ہوا چوہا فرش پر گر گیا۔ رون کراہیت بھرے انداز میں پیچھے ہٹ کر باورچی خانے کی ایک کرسی پر جا بیٹھا۔ ہرمائنی نے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔

''ابھی امید ختم نہیں ہوئی۔'' ہیری نے کہا اور اونچی آواز میں چیخا۔ ''کریچر......''

کھٹاک کی آواز باورچی خانے میں گونج اُٹھی جو گھریلو خرس سیریس نے ترکے میں ہیری کیلئے چھوڑا وصیت میں چھوڑا تھا۔ وہ ہوا میں میں نکل کر ٹھنڈے اور خالی آتشدان کے سامنے نمودار ہو گیا۔ کریچر پستہ قد اور عام انسان کے مقابلے میں نصف جسامت کا تھا۔ اس کی زرد جلد جھریوں سے لٹک رہی تھی اور اس کے چمگادڑ جیسے کانوں میں بہت سارے سفید بال اُگ آئے تھے۔ وہ اب بھی وہی گندا چیتھڑا پہنے ہوئے تھا جس میں انہوں نے اسے ہمیشہ ملبوس دیکھا تھا۔ اس نے ہیری کو جس حقارت بھری نظروں سے دیکھا اسے یہ صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ کپڑوں کی طرح اپنے مالک کے حوالے سے اس کا نظریہ بالکل نہیں بدلا تھا۔

''مالک!'' کریچر اپنی مینڈک جیسی آواز میں ٹرٹراتا ہوا بولا اور بہت نیچے سر جھکا کر گھٹنوں کے پاس لے گیا اور بڑبڑایا۔ ''میری

مالکن کے جدی پشتی مکان میں دوبارہ خون کے غدار ویزلی اور بدذات لڑکی کے ساتھ......''

''دوبارہ کسی کو خون کا غدار یا بدذات مت کہنا۔'' ہیری غراتا ہوا بولا۔ اگر کریچر نے سیریس کو والڈی مورٹ کے حوالے نہ بھی کیا ہوتا تب بھی اس کی تھوتھنی جیسی ناک اور خون جیسی سرخ آنکھیں ہیری کو بہت ہی ناپسندیدہ محسوس ہوتیں۔

''میں تم سے سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔'' ہیری نے کہا اور گھریلو خرس کی طرف دیکھتے ہوئے اس کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا۔ ''اور میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ تم اس کا سچ سچ جواب دینا، سمجھ گئے......''

''ہاں مالک!'' کریچر نے دوبارہ سر جھکاتے ہوئے کہا۔ ہیری نے دیکھا کہ اس کے ہونٹ کوئی آواز نکالے بغیر ہی ہل رہے تھے۔ اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ وہ ان تضحیک آمیز جملوں کو بڑبڑا رہا ہوگا جنہیں وہ اکثر زور زور سے زبان سے ادا کیا کرتا تھا۔

ہیری کا دل بڑھتے ہوئے ہیجان سے اچھل اچھل کر پسلیوں سے ٹکرا رہا تھا۔

''دو سال پہلے...... بالائی منزل کے ڈرائنگ روم کی اوپر والی الماری میں سونے کا ایک ہار پڑا تھا جس میں ایک بڑا لاکٹ تھا......ہم نے اسے پھینک دیا تھا، کیا تم نے اسے چرایا تھا؟''

پل بھر کیلئے خاموشی چھائی رہی جس کے دوران کریچر تن کر کھڑا رہا اور اس نے ہیری سے نظریں ملائیں اور پھر نہ چاہتے ہوئے بولا۔ ''ہاں......''

''وہ اس وقت کہاں ہے؟'' ہیری نے خوشی سے پوچھا، رون اور ہرمائنی کے چہرے بھی جگمگا اُٹھے۔ کریچر نے اپنی آنکھیں بند کر لیں جیسے وہ اپنے اگلے الفاظ پر ان کے ردعمل کو برداشت نہیں کرنا چاہتا ہو۔

''چلا گیا......''

''چلا گیا؟'' ہیری نے دہرایا اور اس کے چہرے سے خوشی کافور ہوگئی۔ ''چلا گیا......اس سے تمہارا کیا مطلب ہے؟''

گھریلو خرس کانپتے ہوئے لہرایا۔

''کریچر......'' ہیری نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔ ''میں تمہیں حکم دیتا ہوں......''

''منڈنگس فلے چر!'' گھریلو خرس ٹرٹرایا اور اس کی آنکھیں اب بھی مضبوطی سے بن دکھائی دے رہی تھیں۔ ''منڈنگس فلے چر نے ساری چیزیں چرا لیں۔ مس بیلا اور مس سسی کی تصویریں، میری مالکن کے دستانے، آنر آف مارلن (فرسٹ کلاس) والے تمغے، خاندان کی مہر والے برتن اور اور......وہ لاکٹ...... ماسٹر ریگولس کا لاکٹ......کریچر نے غلط کام کیا......کریچر ان کے حکم کی تعمیل نہیں کر پایا......''

ہیری نے موقع کی مناسبت سے حالات کی نزاکت کو بھانپ لیا اور بروقت ردعمل ظاہر کیا، جب کریچر نے آتشدان کے پاس رکھے ہوئے آگ کریدنے والے چمٹے کی طرف چھلانگ لگائی تو اس نے جست لگا کر گھریلو خرس زمین پر چت لیٹا دیا۔ کریچر کے

ساتھ ساتھ ہرمائنی کی بھی چیخ نکل گئی مگر ہیری ان دونوں کی چیخوں سے زیادہ تیزی سے گرجا۔ ''کریچر! میں تمہیں بالکل ساکت لیٹے رہنے کا حکم دیتا ہوں......''

جب اسے محسوس ہوا کہ گھریلوخرس بالکل ساکت ہوگیا ہے تو اس نے اسے چھوڑ دیا۔ کریچر پتھر کے سرد فرش پر بالکل چپ چاپ پڑا رہا اور اس کی آنکھوں میں آنسو بہنے لگے۔

''ہیری! اس سے اُٹھنے کیلئے کہو......'' ہرمائنی پریشانی کے عالم میں ہاتھ مسلتی ہوئی بولی۔

''تاکہ وہ چمٹے سے خود کو پیٹ کر زخمی کر لے؟'' ہیری گھبراتی ہوئی آواز میں بولا اور گھریلوخرس کے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔ ''میں ایسا کرنا نہیں چاہتا تھا۔ دیکھو کریچر! میں سچائی جاننا چاہتا ہوں۔ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ منڈنگس فلے چر نے لاکٹ چرایا ہے......؟''

''کریچر نے اسے دیکھا تھا۔'' گھریلوخرس نے سسکتے ہوئے کہا جب آنسو اس کی تھوتھنی اور پیلاہٹ بھرے دانتوں پر گرے۔ ''کریچر نے اسے کریچر کی الماری میں سے نکلتے ہوئے دیکھا تھا جب اس کے دونوں ہاتھوں میں کریچر کے قیمتی سامان سے بھرے پڑے تھے، کریچر نے دور سے رُکنے کیلئے کہا مگر منڈنگس فلے چر ہنسا اور بھا...... بھاگ......''

''تم نے اس لاکٹ کو 'ماسٹر ریگولس کا لاکٹ' کہا تھا...... کیوں؟'' ہیری نے پوچھا۔ ''وہ لاکٹ کہاں سے آیا تھا؟ ریگولس کا اس سے کیا تعلق تھا؟ کریچر! بیٹھ جاؤ...... مجھے وہ ہر چیز بتاؤ جو تم لاکٹ کے بارے میں جانتے ہو اور اس بارے میں بھی کہ ریگولس کا اس سے واسطہ تھا؟''

گھریلوخرس سمٹ کر اور گٹھڑی جیسی گیند کی صورت میں بیٹھ گیا اور اپنا گیلا چہرہ گھٹنوں میں دبا کر آگے پیچھے ہلنے لگا۔ جب وہ بولا تو اس کی آواز دبی ہوئی تھی مگر خاموش باورچی خانے میں گونجتی ہوئی بالکل واضح سنائی دے رہی تھی۔

''ماسٹر ریگولس گھر چھوڑ کر چلے گئے، یہ اچھا ہی ہوا کیونکہ وہ ایک گندے لڑکے تھے اور اپنی آوارہ حرکتوں سے انہوں نے میری مالکن کا دل دُکھایا تھا مگر ماسٹر ریگولس میں خاندانی فخر تھا۔ وہ جانتے تھے کہ بلیک خاندان کی عزت وحشمت کیا ہے اور خالص خون کی حدت کیا ہوتی ہے؟ برسوں تک وہ تاریکیوں کے شہنشاہ کے گن گاتے رہے جو یہ چاہتے تھے کہ خالص خون والے جادوگر سامنے آ کر ماگلوؤں اور ماگلو خاندانوں میں پیدا ہوئے جادوگروں پر قانونی طور پر پابندیاں عائد کریں......اور سولہ سال کے ہوتے ہی ماسٹر ریگولس تاریکیوں کے شہنشاہ کے گروہ میں شامل ہوگئے۔ تاریکیوں کے شہنشاہ کی خدمت کرنے پر وہ خوش تھے، انہیں اس پر بے حد فخر تھا......''

''تاریکیوں کے شہنشاہ کے گروہ میں شامل ہونے کے ایک سال بعد ایک دن ماسٹر ریگولس باورچی خانے میں کریچر سے ملنے کیلئے آئے۔ ماسٹر ریگولس کریچر کو ہمیشہ پسند کرتے تھے اور ماسٹر ریگولس نے کہا......انہوں نے کہا......''

بوڑھا گھریلوخرس پہلے سے بھی کہیں زیادہ تیزی سے ہلنے لگا۔

''انہوں نے کہا کہ تاریکیوں کے شہنشاہ کو ایک گھریلوخرس کی ضرورت تھی......''

''والڈی موورٹ کو گھریلوخرس کی ضرورت تھی؟'' ہیری نے دہرایا اور مڑ کر رون اور ہرمائنی کو دیکھنے لگا۔ وہ بھی اسی کی طرح کچھ نہیں سمجھ پائے تھے۔

''ہاں!'' کریچر نے کراہتے ہوئے کہا۔''اور ماسٹر ریگولس نے رضا کارانہ طور پر کریچر کا نام پیش کر دیا تھا۔ ماسٹر ریگولس نے کہا کہ یہ بڑی عزت کی بات تھی۔ ان کیلئے بھی اور کریچر کیلئے بھی۔ انہوں نے کریچر سے کہا کہ تاریکیوں کے شہنشاہ اس سے جو بھی کام کروانا چاہیں، وہ کر دے......اور پھر گھر لوٹ آئے۔''

کریچر اب پہلے سے زیادہ تیزی سے ہلنے لگا اور اس کی سانسیں سسکیوں سے بھر گئی۔

''تو کریچر تاریکیوں کے شہنشاہ کے پاس گیا۔ تاریکیوں کے شہنشاہ نے کریچر کو یہ نہیں بتایا کہ اسے کیا کرنا تھا؟ مگر وہ کریچر کو اپنے ساتھ سمندر کے پاس والی ایک غار میں لے گئے اور غار کے اندر ایک کھوہ تھی اور کھوہ میں ایک بڑی سیاہ جھیل تھی......''

ہیری کی گردن پر رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ کریچر کی ٹوٹتی ہوئی آواز اندھیرے پانی کے پار سے آتی ہوئی محسوس ہوئی۔ اسے اس واقعے کی تصویر اپنے تخیل میں صاف دکھائی دے رہی تھی جیسے وہ خود اس موقع پر موجود رہا ہو۔

''وہاں ایک کشتی تھی......''

ظاہر ہے، وہاں ایک کشتی تھی، ہیری اس کشتی کو جانتا تھا۔ بھوت جیسی سبز اور چھوٹی کشتی جس پر اس طرح کا جادو کیا گیا تھا کہ یہ صرف ایک ہی جادوگر اور ایک شکار کو چھوٹے جزیرے پر پہنچا سکے۔ تو اس طریقے سے والڈی موورٹ نے پٹاری کو محفوظ کرنے کا جائزہ لیا تھا۔ ایک گھریلوخرس ادھار لے کر، جس کی موت سے اسے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا......

''وہاں جزیرے پر سبز سیال سے بھرا ہوا پتھر کا......ایک طاس تھا۔ تاریکیوں کے شہنشاہ نے کریچر سے اسے پینے کیلئے کہا......''

گھریلوخرس سر سے پاؤں تک کانپ گیا۔

''کریچر نے وہ سیال پیا اور اسے پیتے ہوئے اسے بھیانک چیزیں دکھائی دیں......کریچر کا پیٹ جلنے لگا......کریچر نے ماسٹر ریگولس سے چیخ کر کہا وہ اسے بچا لیں، اس نے اپنی مالکن کو بھی پکارا مگر تاریکیوں کے شہنشاہ اس کی حالت پر بس ہنستے رہے......انہوں نے کریچر کو پورا سیال پلایا...... پھر انہوں نے خالی طاس میں ایک لاکٹ ڈال دیا......اس کے بعد انہوں نے اس میں اور سیال بھر دیا......پھر تاریکیوں کے شہنشاہ کشتی میں بیٹھ کر چلے گئے اور کریچر کو اسی سیال والے جزیرے پر چھوڑ گئے......''

ہیری اس سارے واقعے کو اپنی تخیل کی آنکھ سے ہوتے ہوئے دیکھ سکتا تھا۔ اس نے والڈی موورٹ کے سفید، سانپ جیسے چہرے کو اندھیرے میں گم ہوتے ہوئے دیکھا۔ اس کی سرخ، بے رحم آنکھیں اس تڑپتے ہوئے گھریلوخرس پر جمی ہوئی تھیں جو منٹوں

میں مرنے والا تھا جب وہ سیال سے پیدا ہونے والی بے تحاشا پیاس کا شکار ہو جائے گا......مگر ہیری کا تخیل اس سے آگے نہیں بڑھ پایا کیونکہ یہ نہیں سمجھ میں آ رہا تھا کہ کریچر آخر بچ کیسے گیا؟

''کریچر پیاس سے بدحال ہو رہا تھا، اس لئے وہ رینگ کر جزیرے کے کنارے تک پہنچا اور اس نے سیاہ جھیل سے پانی پینا شروع کر دیا......مگر اسی وقت کئی مردہ ہاتھ پانی میں نکلے اور کریچر کو کھینچ کر پانی کی تہہ میں لے گئے......''

''مگر تم وہاں لوٹ کیسے آئے؟'' ہیری نے حیرانگی سے پوچھا، اسے اس بات کی کوئی پرواہ نہیں تھی کہ وہ سسکیاں بھر رہا تھا یا بڑبڑا رہا تھا۔

کریچر نے اپنا بدصورت سراپورا اُٹھایا بڑی بڑی سرخ آنکھوں سے ہیری کو دیکھا۔

''ماسٹر ریگولس نے کریچر سے کہا تھا کہ وہ گھر واپس لوٹ آئے......'' وہ ٹرٹرایا۔

''وہ میں جانتا ہوں مگر تم ان زندہ لاشوں سے کیسے بچ نکلے؟'' ہیری نے دہرایا۔

ایک لمحے تک کریچر کو اس کا سوال سمجھ میں نہیں آیا تھا۔

''ماسٹر ریگولس نے کریچر سے گھر لوٹنے کا کہا تھا......'' اس نے وہی بات دہرائی۔

''میں جانتا ہوں مگر......؟''

''دیکھو ہیری! یہ بالکل صاف ہے۔'' رون نے کہا۔ ''وہ ثقاب اُڑان بھر کے لوٹا ہوگا۔''

''مگر اس غار میں تو کوئی بھی ثقاب اُڑان بھر کر آجا نہیں سکتا تھا، ورنہ ڈمبل ڈور......''

''گھریلو خرسوں اور جادوگروں کی قوتوں میں فرق ہوتا ہے۔'' رون نے کہا۔ ''میرا کہنے کا مطلب ہے کہ گھریلو خرس ہوگورٹس میں بھی ثقاب اُڑان بھر کر آجا سکتے ہیں جبکہ ہم ایسا بالکل نہیں کر سکتے ہیں......''

خاموشی چھائی رہی جب ہیری نے رون کی بات تسلیم کر لی۔ والڈی مورٹ اتنی بڑی غلطی کیسے کر سکتا تھا مگر جب وہ اس بارے میں سوچ رہا تھا تو ہرمائنی برف جیسی سرد آواز میں بولی۔

''ظاہر ہے والڈی مورٹ، گھریلو خرسوں کو بہت گھٹیا سمجھتا تھا۔ تم نے دیکھا ہی ہوگا۔ تمام خالص خون والے جادوگر ان کے ساتھ جانوروں جیسا سلوک کرتے ہیں......اسے یہ کبھی خیال نہیں آیا ہوگا کہ گھریلو خرسوں میں ایسی قوتیں چھپی ہو سکتی ہیں جو خود اس میں بھی نہ ہوں......''

''مالک کا حکم ماننا گھریلو خرسوں کا سب سے بڑا قانون ہے۔'' کریچر نے کہا۔ ''مالک نے کریچر سے گھر لوٹنے کیلئے کہا تھا، اس لئے کریچر گھر لوٹ آیا......''

''تو تم نے وہ سب کیا جو تم سے کہا گیا تھا، ہے نا؟'' ہرمائنی نے رحمدلی سے کہا۔ ''تم نے حکم کی تعمیل میں ذراسی بھی حکم عدولی نہیں

کی......''

کریچر نے اپنا سر ہلایا اور پہلے جتنی سے ہی جھولتا رہا۔

''تو پھر تمہارے لوٹنے کے بعد کیا ہوا؟'' ہیری نے پوچھا۔ ''جب تم نے تمام حقیقت ریگولس کو بتائی تو اس نے کیا کہا؟''

''ماسٹر ریگولس بے حد پریشان ہو گئے تھے۔ بہت ہی زیادہ پریشان!'' کریچر ٹرٹراتے ہوئے بولا۔ ''ماسٹر ریگولس نے کریچر سے چھپے رہنے اور گھر سے باہر نہ نکلنے کیلئے کہا......اور پھر اس کے کچھ عرصے بعد......ایک رات ماسٹر ریگولس کریچر کے پاس اس کی الماری میں ملنے آئے۔ ماسٹر ریگولس کا رویہ بہت عجیب تھا۔ وہ معمول کے انداز میں نہیں دکھائی دے رہے تھے، کریچر جانتا تھا کہ ان کا دماغ مضطرب ہے......انہوں نے کریچر سے کہا وہ انہیں اس غار میں لے جائے، جس میں کریچر تاریکیوں کے شہنشاہ کے ساتھ گیا تھا......''

اور وہ چل پڑے۔ ہیری اس کی بالکل واضح تصویر اپنے تخیل کی آنکھ سے دیکھ سکتا تھا۔ سیریس سے ملتا جلتا ایک دبلا پتلا متلاشی نوجوان اور ایک سہما ہوا گھریلو خرس اس غار کی کھوہ میں جا رہے تھے۔ وہ چھوٹی سی کشتی کو بلانے کا طریقہ جانتا تھا۔ اس بار اس کے ساتھ اس کا پسندیدہ ماسٹر ریگولس کشتی میں بیٹھ کر چھوٹے جزیرے پر جا رہے تھے جہاں زہریلے سیال سے بھرا ہوا طاس تھا۔

''اور اس نے تمہیں وہ سیال پلا دیا۔'' ہیری نے ناپسندیدہ لہجے میں کہا۔

مگر کریچر اپنا سر ہلا کر رونے لگا۔ ہرمائنی کا دل پسیج گیا اور لاشعوری طور پر اس کا ہاتھ اچھل کر اپنے چہرے کی طرف بڑھ گیا، جیسے وہ کچھ سمجھ گئی تھی۔

''ماسٹر ریگولس نے اپنی جیب میں سے تاریکیوں کے شہنشاہ کے لاکٹ جیسا ایک اور لاکٹ باہر نکالا۔'' کریچر نے کہا اور اب اس کی تھوتھنی جیسی ناک کے دونوں طرف آنسو بہنے لگے۔ ''اور اسے کریچر کو دیتے ہوئے کہا کہ طاس خالی ہو جانے کے بعد وہ ان لاکٹوں کو آپس میں ادل بدل ڈالے......''

کریچر کی سسکیاں اب تیز ہو گئی تھیں۔ اس کی بات سننے کیلئے ہیری کو اپنی پوری یکسوئی کو بروئے کار لانا پڑ رہا تھا۔

''اور انہوں نے حکم دیا کہ کریچر انہیں وہیں چھوڑ کر گھر لوٹ جائے اور کبھی مالکن کو اس کے بارے میں کچھ نہ بتائے کہ وہاں کیا ہوا تھا......مگر طاس سے نکالنے والے لاکٹ کو ہر قیمت پر توڑ ڈالے...... پھر انہوں نے سارا سیال پی لیا......کریچر نے حکم کے مطابق لاکٹ ادل بدل دیئے......اور دیکھتا رہا...... جب ماسٹر ریگولس کو......گھسیٹ کر پانی کی تہہ میں لے جایا گیا......اور پھر......''

''اور کیا کریچر؟'' ہرمائنی نے تڑپ کر کہا جو روہانسی ہو کر اب بس رونے ہی والی تھی۔ وہ گھریلو خرس کے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھ گئی اور اسے گلے لگانے کی کوشش کرنے لگی۔ کریچر فوراً اچھل کر اس سے دور جا کھڑا ہوا۔ یہ عیاں تھا کہ اسے ہرمائنی سے سخت نفرت تھی۔

''بدذات نے کریچر کو چھوا۔ وہ ایسا نہیں ہونے دے گا، اس کی مالکن کیا کہیں گی؟......''

''میں نے تمہیں کہا تھا کہ اسے بدذات مت کہنا۔'' ہیری غصے سے غرایا مگر اس سے پہلے ہی گھریلو جن حکم عدولی پر خود کو سزا دینے لگا۔ وہ لیٹ کر فرش پر اپنا ماتھا پٹخنے جا رہا تھا۔

''اسے روکو......اسے روکو!'' ہرمائنی ہذیانی انداز میں چیخی۔ ''اوہ تمہیں سمجھ میں کیوں نہیں آتا ہے کہ یہ کتنا خوفناک ہے؟ کہ انہیں ہمیشہ حکم کی تعمیل کرنا پڑتی ہے......''

''کریچر رُک جاؤ......رُک جاؤ!'' ہیری چیختا ہوا بولا۔

ہانپتا کانپتا ہوا گھریلو خرس فرش پر لیٹا رہا۔ اس کے تھوتھنی جیسی ناک کے چاروں طرف سبز لیس بھرا سیال چمک رہا تھا۔ زمین پر سر پٹخنے کی وجہ سے اس کے زرد ماتھے پر ایک بڑا گھومڑ اُٹھ آیا تھا۔ اس کی آنکھیں سوجی ہوئی تھیں اور ان میں آنسو بہہ رہے تھے۔ ہیری نے کبھی اتنا تکلیف دہ منظر نہیں دیکھا تھا۔

''تم وہ لاکٹ گھر لے آئے اور تم نے اسے تباہ کرنے کی کوشش کی؟'' وہ نہایت بے رحمی سے بولا کیونکہ وہ پوری کہانی جاننا چاہتا تھا۔

''کریچر کی کسی کوشش سے کوئی فائدہ نہیں ہوا'' گھریلو خرس نے کراہتے ہوئے کہا۔ ''کریچر نے ہر چیز آزما کر دیکھی مگر کسی چیز سے، کسی حربے سے کوئی فائدہ نہیں ہوا......اس پر بہت اڑیل قسم کے جادوئی غلاف چڑھائے گئے تھے۔ کریچر کو یقین تھا کہ اسے تباہ کرنے کیلئے اس کے اندر پہنچنا ہوگا مگر وہ اسے کھول نہیں پایا......کریچر نے خود کو سزا دی، اس نے دوبارہ، سہ بارہ کوشش کی، اس نے خود کو بار بار سزا دی۔ بار بار کوشش کی۔ کریچر اس حکم کی تعمیل نہیں کر پایا۔ کریچر لاکٹ کو تباہ نہیں کر پایا۔ ماسٹر ریگولس کے غائب ہونے پر مالکن غم سے پاگل ہوگئی تھیں مگر کریچر انہیں یہ نہیں بتا سکتا تھا کہ کیا ہوا تھا کیونکہ ماسٹر ریگولس نے اسے کھلے الفاظ میں حکم دیا تھا کہ خاندان کے کسی بھی فرد کو غار والا راز نہ بتایا جائے......''

کریچر اب اتنی زور زور سے سسکیاں لے رہا تھا کہ اس کے آگے والے الفاظ کسی کو بھی سمجھ میں نہیں آ رہے تھے۔ کریچر کو دیکھتے ہوئے ہرمائنی کے رخساروں پر بھی آنسو بہنے لگے مگر اس نے دوبارہ اسے چھو کر ڈھارس بندھانے کی کوشش نہیں کی۔ یہاں تک کہ رون بھی افسردہ اور نڈھال دکھائی دے رہا تھا حالانکہ وہ کریچر کے معاملے میں زیادہ پسندیدہ جذبات نہیں رکھتا تھا۔ ہیری پیچھے ہٹ کر واپس اپنے پنجوں کے بل بیٹھ گیا اور اپنا سر ہلانے لگا جیسے اسے صاف کرنے کی کوشش کر رہا ہو۔

''میں تمہیں سمجھ نہیں پایا کریچر!'' وہ بالآخر گہری سانس لیتا ہوا بولا۔ ''والڈی مورٹ نے تمہیں ہلاک کرنے کی کوشش کی، ریگولس نے والڈی مورٹ کو ختم کرنے کی کوشش میں اپنی جان تک قربان کر ڈالی مگر اس کے باوجود تم نے خوشی خوشی سیریس کو والڈی مورٹ کے پاس دھوکے سے بھیج دیا؟ تم خوشی خوشی نرسیسہ اور بیلاٹرکس کے پاس گئے اور ان کے ذریعے والڈی مورٹ تک اطلاعات پہنچاتے رہے......''

''ہیری! کریچر تمہاری طرح نہیں سوچتا ہے۔'' ہرمائنی نے اپنے ہاتھ کی پشت سے آنکھیں صاف کرتے ہوئے کہا۔ ''وہ غلام ہے، گھریلوخرس برے یہاں تک اذیت ناک برتاؤ کے عادی ہوتے ہیں۔ والڈی مورٹ نے کریچر کے ساتھ جوسلوک کیا تھا، وہ معمول سے ہٹ کر نہیں تھا۔ جادوگروں کے باہمی تصادم میں بھلا کریچر جیسے گھریلوخرسوں کی کیا حیثیت ہوتی ہے؟ وہ تو ان لوگوں کے حق میں وفادار تھا جو اس کے ساتھ فراخدلانہ سلوک کرتے تھے، مسز بلیک اس کے حق میں رحم دل ہوں گی اور ریگولس تو بظاہر ایسا دکھائی دیتا ہے، اس لئے کریچر نے دل لگا کر ان کی خدمت کی اور ان کے خیالات کو اپنا لیا۔ میں جانتی ہوں کہ تم کیا کہنے والے ہو۔'' اس نے جلدی سے کہا جب ہیری نے مخالفت کرنے کیلئے اپنا کھولنے کی کوشش کی تھی۔ ''کہ ریگولس نے اپنا ذہن بدل لیا تھا...... مگر اس نے یہ بات کریچر کو نہیں بتائی تھی، ہے نا؟ میں اندازہ لگا سکتی ہوں کہ اس نے ایسا کیوں کیا؟ خالص خون والی قدیمی روایات پر چلنے پر کریچر اور ریگولس کا خاندان زیادہ محفوظ تھا۔ ریگولس درحقیقت ان سب کی حفاظت کرنے کی کوشش کر رہا تھا......''

''مگر سیریس......''

''سیریس نے کریچر کے ساتھ خوفناک برتاؤ کیا تھا، ہیری! اور اس طرح دیکھنے سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔ تم جانتے ہی ہو کہ یہی سچائی ہے۔ جب سیریس یہاں رہنے کیلئے آیا تو کریچر کافی طویل عرصے سے تنہا تھا اور شاید تھوڑی سی شفقت کا طلبگار بھی تھا۔ مجھے یقین ہے کہ جب بھی کریچر مس سسی اور مس بیلا کے پاس جاتا ہوگا تو وہ اس کے ساتھ نہایت عمدہ برتاؤ کرتی ہوں گی، اس لئے اس نے انہیں ہر وہ بات بتا دی جو وہ جاننا چاہتی تھیں۔ میں نے ہمیشہ کہا ہے کہ جادوگروں کو گھریلوخرسوں سے کئے گئے برتاؤ کی قیمت چکانا پڑے گی۔ والڈی مورٹ نے بھی یہ قیمت چکائی...... اور سیریس نے بھی......''

ہیری نے جواب میں کوئی تمسخرانہ تبصرہ کرنے کی کوشش نہیں کی۔ کریچر کو فرش پر سسکیاں بھرتے ہوئے دیکھ کر اسے ڈمبل ڈور کی وہ بات یاد آ گئی جو انہوں نے سیریس کی موت کے چند گھنٹے بعد اسے کہی تھی۔ 'سیریس تو اسے ایک ایسا غلام سمجھتا تھا جس میں زیادہ دلچسپی لینے یا جس کی طرف توجہ دینے کی کوئی خاص ضرورت نہیں......'

''کریچر......'' ہیری نے کچھ توقف کے بعد کہا۔ ''جب تمہارا اُٹھنے کو دل چاہے تو اُٹھ جانا......''

کچھ منٹوں بعد کریچر کی ہچکیاں رُک گئیں پھر وہ دوبارہ اُٹھ بیٹھا اور کسی چھوٹے بچے کی طرح اپنی انگلیوں کی پشت سے اپنی آنکھیں مسلنے لگا۔

''کریچر میں تم سے کچھ کرنے کیلئے کہنے والا ہوں۔'' ہیری نے کہا۔ اس نے مدد کیلئے ہرمائنی کی طرف بھی دیکھا۔ وہ تحکمانہ لہجے کو نرمی میں بدل دینا چاہتا تھا مگر وہ ایسی اداکاری بھی نہیں کر سکتا تھا کہ یہ حکم نہیں ہے، بہرحال، اس کے بدلے ہوئے رویے اور لہجے کو دیکھ کر ہرمائنی مسکرا کر اس کی حوصلہ افزائی کی۔

''کریچر میں چاہتا ہوں کہ تم جا کر منڈنگس فلے چر کو تلاش کرو۔ ہمیں یہ معلوم کرنا ہے کہ وہ لاکٹ کہاں ہے...... ماسٹر ریگولس کا

لاکٹ کہاں ہے۔ وہ انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ ہم اس کام کو پورا کرنا چاہتے ہیں جو ماسٹر ریگولس نے برسوں پہلے شروع کیا تھا۔ ہم یہ یقینی بنانا چاہتے ہیں کہ اس کی......اس کی موت بیکار نہ جائے۔''

کریچر کے ہاتھ لٹک گئے اور اس نے ہیری کی طرف دیکھا۔

''منڈنگس فلی چر کو تلاش کروں......'' وہ ٹرٹراتی ہوئی آواز میں بولا۔

''اور اسے یہاں اس مکان میں لے آؤ......'' ہیری نے کہا۔ ''کیا تمہیں لگتا ہے کہ تم یہ کام کر سکتے ہو؟''

جب کریچر نے ہاں میں سر ہلایا اور اُٹھ کر کھڑا ہوا تو ہیری کے دل میں اچانک خیال پیدا ہوا۔ اس نے ہیگرڈ کا بٹوہ کھول کر اس میں سے نقلی پٹاری والا لاکٹ باہر نکالا......وہ نقلی لاکٹ جس میں ریگولس نے والڈی مورٹ کے نام ایک خط چھوڑا تھا۔

''کریچر میں چاہتا ہوں کہ اب تم اسے اپنے پاس رکھو!'' اس نے لاکٹ گھریلو خرس کے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا۔ ''یہ ریگولس کا تھا اور مجھے یقین ہے کہ وہ اسے تشکر کے طور پر نشانی کے روپ میں تمہیں دینا چاہتا......''

''کچھ زیادہ ہی ہو گیا ہے، دوست!'' رون نے کہا جب گھریلو خرس نے لاکٹ کو ایک نظر دیکھ کر صدمے اور دُکھ بھری چیخ نکالی اور زمین پر گر گیا۔

کریچر کو پرسکون کرنے میں قریباً آدھ گھنٹہ خرچ ہو گیا۔ وہ بلیک خاندان کی نشانی کا تحفہ پا کر خوشی اور غم سے اتنا جذباتی ہو گیا کہ اس کے گھٹنوں میں صحیح طرح کھڑے رہنے کی سکت باقی نہ رہی تھی۔ جب وہ ڈگمگا کر کچھ قدم اُٹھانے کی حالت میں آ گیا تو وہ اسے اس کی الماری تک لے گئے۔ کریچر نے لاکٹ کو محفوظ طریقے سے اپنے گندے کمبلوں کے بیچ میں چھپا دیا۔ تینوں نے اسے یقین دہانی کرائی کہ اس کے وہاں سے جانے کے بعد وہ اس لاکٹ کی پوری حفاظت کریں گے۔ جاتے ہوئے اس نے ہیری اور رون کو جھک کر دو سلام کئے پھر اس نے ہرمائنی کی سمت میں بھی عجیب طریقے سے سر جھکایا جسے قابل احترام سلام کی ایک مجبور کوشش کا نام دیا جا سکتا تھا۔ پھر وہ ہمیشہ کی طرف کھٹاک کی آواز کے ساتھ نظروں سے اوجھل ہو گیا۔

☆☆☆☆

گیارھواں باب

# بطور رشوت

ہیری کو یقین تھا کہ اگر کریچر زندہ لاشوں سے بھری ہوئی سیاہ جھیل سے بچ کر آ سکتا ہے تو منڈنگس کو دبوچنے میں اسے زیادہ سے زیادہ کچھ ہی گھنٹے لگیں گے۔ یہی وجہ تھی کہ وہ پوری صبح مکان میں امید اور بیتابی سے ادھر سے ادھر ٹہلتا رہا۔ بہر حال، کریچر صبح تو کیا، شام کو بھی واپس نہیں لوٹا۔ رات ہونے پر ہیری پر بدحواسی اور پریشانی کی کیفیت چھانے لگی۔ رات کے کھانے میں پھپھوندی لگی ہوئی ڈبل روٹی کے سوا اور کچھ نہیں تھا۔ ہرمائنی نے اس پر مختلف جادوئی کلمات کو آزما کر اس کی ہیئت بدلنے کی بھرپور کوشش کی مگر اسے کسی بھی طرح سے کوئی مدد نہیں مل پائی......

کریچر کی واپسی اگلے روز بھی نہیں ہوئی اور اس سے اگلے دن بھی اس کا اتہ پتہ نہیں تھا۔ بہر حال، مکان نمبر بارہ کے باہر سڑک پر چوغوں ملبوس دو آدمی آ کر کھڑے ہو گئے تھے اور وہ رات بھر وہیں موجود رہے۔ وہ اس مکان کی سمت میں دیکھنے کی کوشش کر رہے تھے جو انہیں دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

''وہ یقیناً مرگ خور ہی ہوں گے۔'' رون نے کہا جب اس نے ہیری اور ہرمائنی کے ساتھ ڈرائنگ روم کی کھڑکی سے باہر جھانک کر دیکھا۔ ''میرا خیال ہے کہ انہیں معلوم ہو گیا ہو گا کہ ہم یہاں چھپے ہوئے ہیں، ہے نا؟''

''مجھے تو ایسا نہیں لگتا ہے۔'' ہرمائنی نے کہا حالانکہ وہ خود بھی سہمی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ ''ورنہ انہیں ہمیں پکڑنے کیلئے سنیپ کو یہاں بھیج دیا ہوتا، ہے نا؟''

''کیا تمہیں ایسا لگتا ہے کہ وہ ہماری آمد سے قبل یہاں آیا ہو گا اور موڈی کے حفاظتی اقدام کے باعث اس کی زبان تالو سے جا لگی ہو گی؟'' رون نے پوچھا۔

''ہاں!'' ہرمائنی نے امید بھرے لہجے میں کہا۔ ''ورنہ وہ مرگ خوروں کو اندر گھسنے کا طریقہ ضرور بتا دیتا، ہے نا؟ مگر وہ شاید ہمارے یہاں آنے کی راہ دیکھ رہے ہیں......ظاہر ہے کہ انہیں معلوم ہو گیا ہو گا کہ ہیری اس مکان کا مالک ہے۔''

''انہیں اس بات کا کیسے پتہ لگ سکتا ہے؟'' ہیری نے کہنا شروع کیا۔

''محکمہ جادوگروں کی وصیتوں کی پوری تفتیش کرسکتا ہے، یاد ہے نا؟ وہ جان گئے ہوں گے کہ سیریس نے یہ مکان تمہارے نام وصیت کردیا ہے......'' ہرمائنی جلدی سے بولی۔

مرگ خوروں کی باہر موجودگی سے مکان نمبر بارہ کے اندر کافی افسردگی اور مایوسی کی فضا پھیل گئی تھی۔ مسٹر ویزلی کے پشت بانی تخیل کے آنے کے بعد سے انہیں باہر کی دُنیا کی کوئی خبر نہیں ملی تھی اور اس کا غلبہ ان پر اتنا حاوی ہو چکا تھا کہ وہ خود میں بے چینی محسوس کرنے لگے تھے۔ بے قرار اور چڑچڑا رون اپنی جیب میں سے ڈیلومانیٹر کے ساتھ بار بار کھیلنے لگتا۔ اس سے خاص طور پر ہرمائنی آگ بگولا ہو جاتی تھی جو کریچر کے آنے انتظار کرتے ہوئے بیڈل باڈ کی کہانیوں والی کتاب پڑھ رہی تھی اور اسے روشنی کا بار بار جلنا بجھنا بالکل اچھا نہیں لگا رہا تھا۔

''ایسا مت کرو، رون!'' کریچر کے جانے کی تیسری شام کو ہرمائنی چیختی ہوئی بولی جب ساری روشنیاں ایک بار پھر گل ہوگئی تھیں اور ڈرائنگ روم اندھیرے میں ڈوب گیا تھا۔

''اوہ معاف کرنا...... معاف کرنا!'' رون نے ڈیلومانیٹر کو کلک کرتے ہوئے روشنیاں واپس لوٹاتے ہوئے کہا۔ ''مجھے احساس نہیں ہو پایا کہ میں ایسا کر رہا تھا......''

''دیکھو! کیا تم خود کو مصروف رکھنے کیلئے کوئی دوسرا ڈھنگ کا کام نہیں کر سکتے ہو؟''

''کیا......؟ جیسے ننھے بچوں کی کہانیاں پڑھنا؟''

''ڈمبل ڈور نے میرے لئے یہ کتاب چھوڑی تھی، رون!''

''اورانہوں نے میرے لئے یہ ڈیلومانیٹر چھوڑا تھا، اس لئے شاید مجھے اس کا استعمال کرتے رہنا چاہئے......''

ہیری ان کی نوک جھونک برداشت کرنا نہیں چاہتا تھا، اس لئے وہ اس کمرے سے کھسک گیا اور باقی دونوں کو اس کے غائب ہو جانے کا احساس تک نہیں ہو پایا۔ وہ نیچے باورچی خانے کی طرف چل پڑا جہاں وہ آج کل بار بار پہنچ جاتا تھا۔ اسے یقین تھا کہ کریچر وہاں نمودار ہوگا۔ بہرحال، ہال کی آدھی سیڑھیاں اترنے پر اس نے بیرونی دروازے پر دستک کی آواز سنی پھر تالے میں کلک ہونے اور زنجیر کھسکنے کی آواز سنائی دی۔

اس کے بدن کے اعضاء کھنچ گئے اور اس نے اپنی چھڑی باہر لی۔ وہ گھریلو خرسوں کے کٹے ہوئے سروں کے سائے میں چھپ کر انتظار کرنے لگا۔ دروازہ کھل گیا اور باہر موجود اسٹریٹ لیمپوں کی روشنی اندر پڑنے لگی اور سڑک کی جھلک دکھائی دینے لگی پھر ایک چوغے والا ہیولا اندر داخل ہوتا دکھائی دیا اور اس نے اپنے پیچھے دروازہ بند کردیا۔ تیز روشنی گم ہوتے ہی وہاں اندھیرا دکھائی دینے لگا۔ جونہی آنے والے ایک قدم آگے بڑھایا تو ہال میں موڈی کی غراتی ہوئی آواز گونجی۔ ''سیورس سنیپ!'' پھر دھول بھرا ہولناک ہیولا ہال کے کنارے سے اُٹھا اور اپنے دونوں ہاتھ اُٹھا کر آگے بڑھا۔

''میں نے تمہیں نہیں مارا ایلبس!'' ایک دھیمی آواز گونجی۔

سحر ٹوٹ گیا، دھول بھرے ہیولے میں ایک دھماکہ ہوا اور ہر طرف دھول ہی دھول پھیل گئی اور مرغولوں کے پیچھے نو وارد کا ہیولا چھپ کر رہ گیا۔ جونہی دھول چھٹی تو ہیری نے ہیولے کو پہچاننے کی کوشش مگر اسے پہچاننا ممکن نہیں تھا......

''ہلنا مت......''

وہ مسز بلیک کو فراموش کر بیٹھا۔ اس کی تیز آواز سن کر تصویر کا سامنے والا پردہ اُڑ گیا اور وہ حلق پھاڑ کر چیخی۔ ''تم بدذات اور گھٹیا لوگ، میرے مکان کو گندہ کر رہے ہیں، باہر نکلو......''

رون اور ہرمائنی بھی شور کی آواز سن کر دھڑ دھڑاتے ہوئے ہیری کے پیچھے پہنچ گئے تھے۔ ہیری کی طرح ان کی چھڑیاں بھی انجان شخص کے ہیولے کی طرف اُٹھی ہوئی تھیں جس نے اب اپنے ہاتھ اوپر اُٹھا لئے تھے۔

''کچھ مت کرنا...... میں ریمس ہوں!''

''اوہ خدایا شکر ہے......'' ہرمائنی کمزور لہجے میں بولی اور اس نے اپنی چھڑی موڑ کر مسز بلیک کی طرف کی۔ ایک دھماکے ساتھ پردہ دوبارہ بند ہو گیا اور ہال میں خاموشی چھا گئی۔ رون نے بھی اپنی چھڑی نیچے کر لی مگر ہیری نے ایسا نہیں کیا۔

''اپنی شناخت کراؤ......'' ہیری نے بلند آواز میں سختی سے کہا۔

لوپن گیس لیمپ کی روشنی میں آگے آئے اور ان کے ہاتھ اب بھی کندھوں سے اوپر اُٹھے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

''میں ریمس جان لوپن، بھیڑیائی انسان ہوں جسے کئی بار مونی کے نام سے بلایا جاتا ہے۔ میں ہوگورٹس کے نقشے کے چار موجدوں میں سے ایک ہوں، نمفاڈورا کا شوہر ہوں جسے عام طور پر ٹونکس کے نام سے جانا جاتا ہے اور میں نے ہی تمہیں پشت بان جادو کا تخیل بنانے کا طریقہ سکھایا تھا جو قطبی ہرن کے روپ میں دکھائی دیتا ہے......''

''اوہ ٹھیک ہے......'' ہیری نے اپنی چھڑی جھکاتے ہوئے کہا۔ ''مگر مجھے تفتیش کرنا تھی۔''

''تاریک جادو سے تحفظ کے فن کا تمہارا سابقہ استاد ہونے کی وجہ سے میں پوری طرح تم سے متفق ہوں، تمہیں جانچ پڑتال ضرور کرنا چاہئے۔ رون اور ہرمائنی! تمہیں اپنی چھڑیاں اتنی جلدی نیچے نہیں کرنا چاہئے تھیں......''

وہ سیڑھیوں سے اتر کر ان کی طرف لپکے۔ لوپن موٹا اور سیاہ سفری چوغہ پہنے ہوئے تھے۔ وہ تھکے ہوئے دکھائی دے رہے تھے مگر ان لوگوں کو دیکھ کر خوش ہو رہے تھے۔

''تو سیورس کا کوئی نام ونشان نہیں ہے؟'' انہوں نے پوچھا۔

''نہیں......'' ہیری نے کہا۔ ''باہر کیا ہو رہا ہے؟ باقی سب لوگ کیسے ہیں؟...... وہ ٹھیک تو ہیں؟''

''ہاں!'' لوپن نے کہا۔ ''مگر ہم سب کر کڑی نظر رکھی جا رہی ہے، باہر سڑک پر بھی دو مرگ خور ٹہل رہے ہیں......''

''ہم جانتے ہیں......''

''مجھے دروازے کے باہر سب سے اوپر والی سیڑھی پر نہایت مشکل اور احتیاط سے نمودار ہونا پڑا تا کہ وہ مجھے دیکھ نہ پائیں۔انہیں معلوم نہیں ہے تم یہیں موجود ہو ورنہ وہ مزید کمک یہاں بلوا لیتے۔ ہیری! وہ لوگ تم سے وابستہ ہر چیز، ہر جگہ پر پہرا دے رہے ہیں۔ آؤ...... باورچی خانے میں چلتے ہیں۔ مجھے تم لوگوں سے کافی لمبی گفتگو کرنا ہے اور بہت کچھ بتانا بھی ہے، میں بھی جاننا چاہتا ہوں کہ شادی والے دن کے بعد تمہارے ساتھ کیا کیا ہوا؟''

وہ چاروں نیچے باورچی خانے میں پہنچ گئے جہاں ہرمائنی نے ٹھنڈے آتشدان کی طرف چھڑی لہرا کر آگ جلا دی۔اس کی وجہ سے پتھر کی دیواریں آرام دہ دکھائی دینے لگیں، آگ کی روشنی لکڑی کی لمبی میز پر چمکنے لگی۔لوپن نے سفری چوغے کے اندر سے کچھ بٹر بیئر کی بوتلیں باہر نکالی اور وہ سب کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

''میں تین دن پہلے ہی پہنچ جاتا مگر ایک مرگ خور مسلسل میرے پیچھے لگا ہوا تھا اور مجھے اسے چکمہ دینا تھا۔''لوپن نے کہا۔''تو تم لوگ شاید کے بعد سیدھے یہیں پہنچ گئے تھے؟''

''نہیں......'' ہیری نے کہا۔''ٹوٹنہم کورٹ روڈ کے ایک کیفے میں دو مرگ خوروں نے ہمیں گھیر لیا تھا۔ان سے پیچھا چھڑانے کے بعد ہی ہم یہاں آئے تھے......''

لوپن کی زیادہ تر بٹر بیئر ان کے چوغے کے سامنے والے حصے پر چھلک گئی۔

''کیا مطلب؟''

انہوں نے مفصل انداز میں پورا واقعہ انہیں سنایا جسے سن کر لوپن گم صم دکھائی دینے لگے۔

''مگر ان لوگوں نے تمہیں اتنی جلدی تلاش کیسے کر لیا؟ کسی نقاب اُڑان بھرنے والے کا پتہ لگانا ناممکن ہوتا ہے، جب تک کہ اس کے اوجھل ہوتے ہوئے کوئی اسے پکڑ نہ لے......؟''

''اور یہ بھی ممکن نہیں محسوس ہوتا ہے کہ اس وقت وہ ٹوٹنہم کورٹ روڈ پر یونہی ٹہل رہے ہوں گے، ہے نا؟'' ہیری نے کہا۔

''یہ اندازہ لگانے کی کوشش کر رہے تھے کہ کہیں ہیری پر اب بھی حراستی سحر باقی تو نہیں ہے۔'' ہرمائنی نے جلدی سے کہا۔

''ناممکن......''لوپن نے کہا۔رون کے چہرے پر تھوڑا فخر جھلکنے لگا اور ہیری کو اپنے وجود میں طمانیت سی پھیلتی ہوئی محسوس ہوئی۔ ''باقی سب چیزوں کے علاوہ اگر اس پر ابھی تک حراستی جادو موجود ہوتا تو انہیں یقینی طور پر یہ خبر ہو چکی ہوتی کہ ہیری اس وقت یہاں موجود ہے۔مگر مجھے سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ انہوں نے ٹوٹنہم کورٹ روڈ پر تم لوگوں کو تلاش کیسے کر لیا؟ یہ نہایت پریشانی والی بات ہے...... بے حد پریشان کن بات!''

وہ کافی بے چین دکھائی دے رہے تھے مگر جہاں تک ہیری کا معاملہ تھا اس کے لئے یہ سوال اب کوئی خاص معنی نہیں رکھتا تھا۔

''ہمیں بتایئے کہ ہمارے نکلنے کے بعد کیا ہوا تھا؟ رون کے ڈیڈی نے گھر کے افراد کے صحیح سلامت ہونے خبر ہم تک بھجوادی تھی مگراس کے بعد ہمیں کچھ بھی معلوم نہیں ہو پایا......؟''

''دیکھو! کنگ سلے نے ہمیں بروقت کسی بڑے نقصان سے بچالیا تھا۔''لوپن بولے۔''اس کی تنبیہ کے باعث شادی میں آئے زیادہ تر مہمان ان لوگوں کی آمد سے قبل ہی ثقاب اُڑان بھر چکے تھے......''

''وہ مرگ خور تھے یا محکمے کے لوگ؟''ہرمائنی میں بیچ میں بات قطع کرتے ہوئے پوچھا۔

''دونوں ہی تھے......مگراب ان میں کوئی فرق باقی نہیں بچا ہے۔''لوپن نے ٹھنڈے لہجے میں کہا۔''وہ قریباً ایک درجن لوگ تھے مگر ہیری! ان لوگوں کو معلوم نہیں تھا کہ تم وہاں ہو۔ آرتھر نے ایک افواہ سنی ہے کہ انہوں نے سکرگوئیر کو ہلاک کرنے سے قبل اس پر تشدد کر کے تمہارا پتہ ٹھکانہ معلوم کرنے کی کوشش کی تھی۔ اگر یہ بات سچ ہے تو اس نے مرنے سے پہلے تمہارا راز منکشف نہیں کیا تھا۔''

ہیری نے رون اور ہرمائنی کی طرف دیکھا۔ اس کے دل میں صدمے اور پشیمانی جیسے جذبات امڈ آئے۔ وہی ان کے چہرے پر بھی دکھائی دے رہے تھے۔ اسے سکرمگوئیر کبھی زیادہ پسند نہیں تھے لیکن اگر لوپن کی بات سچ تھی تو اس آدمی نے مرتے مرتے بھی ہیری کی جان بچانے کی پوری کوشش کی تھی۔

''مرگ خوروں نے رون کے گھر کے اوپر نیچے چپہ چپہ چھان مارا۔''لوپن نے مزید کہا۔''انہیں چھپا ہوا چھلاوہ مل گیا مگر وہ اس کے زیادہ قریب نہیں گئے......اور اس کے بعد جو مہمان رہ گئے تھے، ان سے گھنٹوں تک پوچھ گچھ کی گئی۔ وہ تمہارے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کررہے تھے، ہیری۔ مگر ظاہر ہے کہ ققنس کے گروہ کے علاوہ کسی کو بھی یہ بات معلوم نہیں تھی کہ تم وہاں موجود تھے......''

''جب وہ شادی کی تقریب کا بیڑہ غرق کررہے تھے تو اسی وقت دوسرے مرگ خور ہر طرف ققنس کے گروہ سے وابستہ لوگوں کے گھروں کو تہس نہس کررہے تھے۔ کسی کی موت نہیں ہوئی۔''انہوں نے جلدی سے بتایا تاکہ وہ بے چین ہوکر سوال جواب نہ کرنے لگیں۔''مگر انہوں نے کا طاقت اور اختیارات کا بھرپور استعمال کیا۔ انہوں نے ڈیڈگلس ڈیگل کے مکان کو آگ لگادی مگر جیسا کہ تم جانتے ہو کہ وہ وہاں موجود ہی نہیں تھا۔ اس کے علاوہ انہوں نے ٹونکس کے گھرانے پر جبر کٹ وار کا استعمال کیا۔ ایک بار پھر وہ یہ معلوم کرنے کی کوشش کررہے تھے کہ وہاں سے تم کہاں چلے گئے تھے۔ ٹونکس کے والدین بالکل خاموش رہے اور اب وہ بالکل ٹھیک ہیں......ظاہر ہے کہ وہ لوگ صدمے کی دہشت کا شکار ہیں مگر ٹھیک ہیں......''

''مرگ خوروں نے اتنے سارے حفاظتی سحر اور دفاعی حصاروں کو توڑ ڈالا؟''ہیری نے حیرت سے پوچھا کیونکہ یاد آ گیا تھا کہ جس رات وہ ٹونکس کے ماں باپ کے باغیچے میں جادوئی حصار کے اندر داخل ہوا تھا تو اس وقت حفاظتی سحر کتنا اثر دار تھا؟

''ہیری! اب تمہیں یہ بات یاد رکھنا ہوگی کہ مرگ خوروں کے پیچھے محکمے کی پوری قوت موجود ہے۔''لوپن نے کہا۔''ان کے

پاس نا قابل توڑ سحر کرنے قوت موجود ہے اور ہر قسم کے دفاعی جادو کو پچھاڑنے کی قوت بھی...... پہچانے جانے یا گرفتار ہونے کا ڈر بھی باقی نہیں رہا ہے۔ وہ ہمارے دفاعی جادو تک رسائی پانے میں کامیاب ہو گئے ہیں اور ایک بار اندر داخل ہو جانے کے بعد انہوں نے کھل کر بتا دیا ہے کہ وہ کیوں آئے تھے؟''

''ویسے وہ لوگوں پر تشدد کر کے ہیری کا اتہ پتہ معلوم کرنے کیلئے کیا بہانہ بنا رہے ہیں؟'' ہرمائنی نے کہا اور اس کی آواز میں تھوڑا چڑچڑا پن جھلکنے لگا۔

''دیکھو!'' لوپن نے کہا اور وہ کچھ جھجکے پھر انہوں نے ایک مڑا ہوا روزنامہ جادوگر باہر نکالا۔ ''یہ لو......'' انہوں نے اسے میز کے پار ہیری کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ ''تمہیں ویسے بھی جلد بدیر یہ بات معلوم ہو ہی جاتی۔ تمہارے پیچھے پڑنے کیلئے وہ کیا بہانہ تراشے ہوئے ہیں؟''

ہیری نے اخبار اپنے سامنے پھیلایا۔ پہلے صفحے پر اس کی ایک بڑی تصویر چھپی ہوئی تھی جس کے نیچے بڑی سرخی صاف دکھائی دے رہی تھی۔

## اوّل درجے کا مطلوب

ایلبس ڈمبل ڈور کی موت کی تحقیقات کے سلسلے میں ہیری جیمس پوٹر کی تلاش ہے جو جان بوجھ کر پراسرار طور پر روپوش ہو چکا ہے۔

رون اور ہرمائنی نے غصے سے نفرت بھری آواز نکالی مگر ہیری کچھ نہیں بولا۔ اس نے اخبار کو دور کھسکا دیا۔ وہ پورا مضمون نہیں پڑھنا چاہتا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ اس میں کیا لکھا ہوگا؟ ڈمبل ڈور کی موت کے وقت مینار کے اوپر موجود لوگ ہی جانتے تھے کہ انہیں واقعی کس نے قتل کیا تھا؟ ڈمبل ڈور کے گرنے کے کچھ ہی پل بعد ہیری کو وہاں سے بھاگتے ہوئے دیکھا گیا تھا......

''مجھے افسوس ہے، ہیری۔'' لوپن نے کہا۔

''تو مرگ خوروں نے روزنامہ جادوگر پر بھی قبضہ جما لیا ہے؟'' ہرمائنی نے غصے سے کہا۔

لوپن نے اثبات میں اپنا سر ہلا دیا۔

''مگر یقینی طور پر لوگوں کو اس بات کا احساس ہو چکا ہوگا کہ حقیقت میں کیا ہو رہا ہوگا؟''

''بغاوت نہایت عمدگی اور عملی طور پر خاموشی سے برپا کی گئی ہے۔'' لوپن نے کہا۔ ''وزیر جادو سکرمگویئر کے قتل کو چھپاتے ہوئے سرکاری طور پر یہ بیان جاری کیا گیا ہے کہ وہ مستعفی ہو چکے ہیں، ان کی جگہ پر پائس تھکنس کو وزیر جادو مقرر کیا گیا ہے جو مسخر سحر کے تحت اپنی ذمہ داریاں انجام دے رہے ہیں۔''

''والڈی مورٹ نے براہ راست خود کو وزیر جادو کے طور پر مقرر کرنے کا کیوں اعلان نہیں کیا؟'' رون نے حیرانگی سے پوچھا۔

لوپن اس کی بات سن کر ہنس پڑے۔

''اسے ایسا کرنے کی ضرورت نہیں ہے، رون! اصلی وزیر جادو تو وہی ہے مگر وہ محکمے میں ایک میز کے پیچھے کیوں بیٹھے؟ اس کا کٹھ پتلی یعنی تھکنس روزمرہ کے امور سنبھال رہا ہے تا کہ والڈی موورٹ کو محکمے سے باہر اپنا اثر رسوخ بڑھانے کا موقع مل سکے......ظاہر ہے کہ کچھ لوگوں نے اس چیز کا اندازہ لگا لیا ہو کہ کیا ہوا ہے؟ پچھلے کچھ دنوں میں محکمے کے اطوار میں اتنی زبردست تبدیلیاں دیکھنے کو مل رہی ہیں جس پر لوگ کھسر پھسر کر رہے ہیں کہ یقیناً اس کے پیچھے والڈی موورٹ کا ہاتھ ہوگا۔ بہرحال، اصل بات یہ ہے کہ وہ سرگوشیاں اور چہ میگوئیاں کر رہے ہیں، ان میں اتنی ہمت نہیں ہے کہ وہ ایک دوسرے پر بھروسہ کر سکیں اور دل کی بات کہہ سکیں کیونکہ وہ یہ نہیں جانتے ہیں کہ کس پر بھروسہ کیا جائے اور کس پر نہ کیا جائے؟ وہ اتنے خوفزدہ ہیں کہ منہ تک نہیں کھول سکتے ہیں۔ انہیں محسوس ہوتا ہے کہ اگر ان کا شک صحیح ہوا تو ان کے گھرانوں کو انتقام کا نشانہ بنایا جا سکتا ہے۔ بالکل! والڈی موورٹ نہایت عیارانہ کھیل کھیل رہا ہے۔ وہ خود کو وزیر جادو نامزد کر دیتا تو جادوئی معاشرے میں بغاوت برپا ہو سکتی تھی۔ پوشیدہ رہنے سے اضطراب، غیر یقینی اور خوف کی فضا آسانی سے پیدا کی جا سکتی ہے......''

''اور محکمے کی حکمت عملی میں جو زبردست تبدیلی رونما ہوئی ہے، وہ یہی ہے کہ اب محکمہ جادوئی معاشرے کو والڈی موورٹ سے خبردار کرنے کے بجائے میرے خلاف بھڑکانے کی کوشش کر رہا ہے؟'' ہیری نے دانت بھینچ کر سختی سے کہا۔

''یہ یقینی طور پر اسی حکمت عملی کا ایک حصہ ہے۔'' لوپن نے کہا۔ ''اور یہ کافی عمدہ داؤ ہے۔ اب چونکہ ڈمبل ڈور مر چکے ہیں تو تم ......وہ لڑکا جو زندہ بچ گیا......یقینی طور پر والڈی موورٹ مخالف کسی بھی مہم کے روح رواں اور سربراہ بن سکتے تھے۔ مگر والڈی موورٹ کی اُڑائی ہوئی افواہوں نے ڈمبل ڈور کی موت میں تمہیں ملوث کر کے لوگوں کو بہکانے کا بھرپور دہرا فائدہ اُٹھایا ہے، اس نے نہ صرف تم پر انعام رکھوا دیا بلکہ تمہارا ساتھ دینے والے بہت سارے لوگوں کے دل و دماغ میں شکوک و شبہات اور خوف کے بیج بو دیئے ہیں...... اس دوران محکمہ ماگلو گھرانوں کے جادوگروں کے خلاف متحرک ہو گیا ہے۔''

لوپن نے اخبار کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ''صفحہ نمبر دو پر......''

ہرمائنی نے قریباً اتنی ناپسندیدگی اخبار کا صفحہ پلٹا جتنی ناپسندیدگی سے اس نے تاریک جادو کے خفیہ اسرار نامی کتاب کے اوراق پلٹے تھے۔ اور پھر بلند آواز میں پڑھنا شروع کیا۔

## اندراج برائے پیدائشی ماگلو جادوگر و جادوگرنی!

محکمہ جادو یہ معلوم کرنے کی کوشش کرنے کیلئے ماگلو خاندانوں میں پیدا ہونے والے جادوگروں کا سروے کر رہا ہے کہ انہیں جادوئی رازوں کی خبر کیسے ہوئی؟ شعبہ اسراریات کے تحت کی گئی ایک چھان بین سے یہ نتیجہ اخذ کیا گیا ہے کہ جادو اگلی نسل تک صرف اسی وقت پہنچ سکتا ہے جب جادوگر اولاد ہی پیدا کی جائے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر

کوئی خالص خون کا جادوگر آپ کے حسب نسب میں موجود نہیں ہے تو یہ تسلیم کیا جائے گا کہ ماگلو خاندان میں پیدا ہونے والے جادوگر نے چوری چھپے یا پھر بزور باز و جادوئی تعلیم کو حاصل کرنے کا جرم کیا ہے۔

محکمہ جادو جادوئی قوتیں حاصل کرنے والے ایسے مداخلت کاروں کا مکمل صفایا کرنے کیلئے ٹھوس اقدامات اُٹھانا چاہتا ہے۔اسی سلسلے میں ایک سرکاری خط ہر اس فرد کو جاری کیا جائے گا جو ماگلو خاندان میں پیدا ہوا ہے کہ وہ ذاتی طور پر تفتیشی مراحل کیلئے حال میں قائم کئے گئے پیدائشی ماگلو رجسٹریشن کمیٹی کے روبرو پیش ہو کر جواب دے۔

''لوگ ایسا نہیں ہونے دیں گے۔'' رون نے جلدی سے کہا۔

''ایسا ہو رہا ہے، رون!'' لوپن نے افسردہ لہجے میں کہا۔''جب ہم یہاں بیٹھ کر باتیں کر رہے ہیں، تو دوسری طرف اس وقت ماگلو خاندانوں میں پیدا ہونے والے جادوگروں کی تفتیش کے مقدمات چل رہے ہیں......''

''مگر کوئی جادو 'چرا' کیسے سکتا ہے؟'' رون نے بے چینی سے کہا۔''یہ تو کھلی دیوانگی ہے اور جادو کو چرایا جا سکتا تو ہمارے یہاں کوئی گھنا چکر نہ ہوتا، ہے نا؟''

''مجھے معلوم ہے۔'' لوپن نے کہا۔''بہرحال، جب تک کوئی یہ ثابت نہ کر سکے کہ اس کا کم از کم ایک قریبی جادوگر رشتہ دار موجود ہے تب تک یہ تسلیم کیا جا سکتا ہے کہ اس نے اپنی جادوئی قوت غیر قانونی طور پر حاصل کی ہے اور اسے سزا بھگتنے کیلئے تیار رہنا چاہئے......''

''اگر خالص خون والے اور آدھ خالص خون والے جادوگر قسم کھائیں کہ ماگلو خاندان میں پیدا جادوگران کے گھرانے کا حصہ ہیں تو پھر کیا ہوگا؟ میں سب کے سامنے کہوں گا کہ ہرمائنی میری کزن ہے......''

ہرمائنی نے رون کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر دبایا۔

''شکریہ رون! مگر میں ایسا نہیں کرنے دوں گی......''

''اس کے علاوہ تمہارے پاس کوئی چارہ نہیں ہے۔'' رون نے غصیلے لہجے میں کہا اور اس کا ہاتھ دبا دیا۔''میں تمہیں اپنا حسب نسب رٹا دوں گا تا کہ تم اس سے متعلقہ کسی بھی سوال کا جواب بآسانی دے سکو......''

ہرمائنی نے کپکپاتی ہوئی ہنسی کی آواز نکالی۔

''رون! جب تک ہم ہیری پوٹر کے ساتھ بھاگ رہے ہیں جس کی پورے ملک میں زور و شور سے تلاش جاری ہے تو اس چیز سے ہمیں کوئی فرق نہیں پڑتا ہے......اگر میں سکول لوٹ رہی ہوتی تو معاملہ دوسرا تھا۔ والڈی مورٹ ہوگورٹس کیلئے کیا منصوبہ تشکیل دے رہا ہے؟'' اس نے لوپن کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''اب ہر جادوگر اور جادوگرنی کیلئے ہوگورٹس میں پڑھنا لازمی قرار دے دیا گیا ہے۔'' انہوں نے جواب دیا۔''یہ اعلان کل ہی

کیا گیا ہے۔ یہ ایک اہم ترین تبدیلی ہے کیونکہ ایسا کرنا پہلے کبھی لازمی نہیں تھا۔ ظاہر ہے کہ برطانیہ کا قریباً ہر جادوگر اور جادوگرنی ہوگورٹس میں ہی پڑھتا ہے مگر اب تک ان کے والدین کو یہ اختیار تھا کہ اگر وہ چاہیں تو اپنے بچوں کو غیر ملکی سکولوں میں پڑھنے کیلئے بھیج سکتے ہیں۔ اس طرح ہر جادوگر کم عمری سے ہی والڈی مورٹ کی نظروں سے ہو کر گزرے گا۔ اس کے علاوہ ماگلو خاندانوں میں پیدا ہونے والے جادوگر کو ہوگورٹس سے باہر رکھنے کا یہ اچھا طریقہ رہے گا کیونکہ داخلے کے وقت طلبا کو خون کا درجہ دیا جائے گا، جس کا مطلب یہ ہے کہ ان طلباء نے محکمے کے سامنے یہ بات ثابت کر دی ہے کہ وہ جادوگر خاندان سے ہی تعلق رکھتے ہیں۔''

''یہ تو...... یہ تو......'' وہ بڑبڑایا اور ایسے الفاظ کو تلاش کرنے کی کوشش کرنے لگا جو اس کے خیالات کی دہشت کی صحیح طرح سے عکاسی کر سکیں مگر لوپن آہستگی سے بولے۔ ''میں جانتا ہوں۔''

لوپن ذرا جھجکے۔

''ہیری! اگر تم اس بات کو واضح نہ بھی کر پاؤ تو بھی میں سمجھ جاؤں گا مگر ققنس کے گروہ کو محسوس ہوتا ہے کہ ڈمبل ڈور تمہیں کوئی کام سونپ کر گئے ہیں......''

''بالکل......'' ہیری نے جواب دیا۔ ''رون اور ہرمائنی بھی اس کام میں برابر شامل ہیں اور وہ میرے ساتھ جا رہے ہیں......''

''کیا تم مجھے بتا سکتے ہو کہ اس کام کی نوعیت کیا ہے؟''

ہیری نے گہری سانس بھر کر جھریوں سے بھرے چہرے اور سفید بالوں کی طرف دیکھا، اس نے سوچا کہ کاش وہ سچ بولنے کی بجائے کوئی اور جواب دے دیتا۔

''ریمس! مجھے افسوس ہے مگر میں نہیں بتا سکتا۔ اگر ڈمبل ڈور نے آپ کو نہیں بتایا ہے تو مجھے محسوس ہوتا ہے کہ یہ کام مجھے بھی نہیں کرنا چاہئے۔''

''مجھے پہلے ہی توقع تھی کہ تم ایسا ہی کوئی جواب دو گے۔'' لوپن نے مایوسی کے عالم میں کہا۔ ''مگر اس کے باوجود میں تمہاری مدد کر سکتا ہوں، میں جانتا ہوں کہ میں کیا ہوں اور کیا کر سکتا ہوں۔ میں بطور محافظ تمہارے چل سکتا ہوں، تم بے شک مجھے یہ مت بتانا کہ تم کیا کرنا چاہتے ہو؟''

ہیری جھجکا۔ یہ نہایت پر کشش پیشکش تھی حالانکہ وہ یہ تصور نہیں کر سکتا تھا کہ اگر لوپن تمام وقت ساتھ ہی رہیں گے تو وہ اپنی خفیہ مہم کو ان سے کیسے چھپا پائے گا؟ بہر حال، یہ سن کر ہرمائنی کے چہرے پر حیرت پھیل گئی تھی۔

''مگر ٹونکس کا کیا ہوگا؟'' اس نے پوچھا۔

''اس کا کیا ہونا ہے؟'' لوپن نے لاپروائی سے جواب دیا۔

''دیکھئے!'' ہرمائنی تیوریاں چڑھا کر بولی۔ ''آپ شادی شدہ ہیں، اگر آپ ہمارے ساتھ چلے گئے تو اسے کیسا لگے گا؟''

''ٹونکس بالکل محفوظ رہے گی۔''لوپن نے کہا۔''وہ اپنے والدین کے گھر رہے گی۔''

لوپن کی آواز میں کچھ عجیب تھا۔قریباً ٹھنڈا پن اور لاپروائی۔ٹونکس کا اس کے والدین کے گھر چھپے رہنے کا خیال بھی تھوڑا عجیب محسوس ہو رہا تھا بالآخر وہ ققنس کے گروہ کی رکن تھی اور جہاں تک ہیری جانتا تھا......وہ خطرات میں کودنا پسند کرتی تھی۔

''ریمس!''ہرمائنی نے کہا۔''کیا سب کچھ ٹھیک ہے......میرا کہنے کا مطلب ہے کہ آپ اور ٹونکس کے درمیان تعلقات......؟''

''سب کچھ ٹھیک ٹھاک ہے، پوچھنے کیلئے شکریہ!''لوپن نے چڑ چڑے لہجے میں کہا۔

ہرمائنی کا چہرہ گلابی ہو گیا۔ایک بار پھر خاموشی چھا گئی۔تھوڑی عجیب اور تفکرات بھری خاموشی۔اس کے بعد لوپن اس طرح بولے جیسے کوئی نامناسب بات بتا رہے ہوں۔

''ٹونکس حاملہ ہے، اسے بچہ ہونے والا ہے۔''

''اوہ یہ تو چونکا دینے والی خوشخبری ہے......''ہرمائنی کھل اُٹھی۔

''بہت شاندار......''رون نے خوشی بھرے لہجے میں کہا۔

''مبارک ہو......''ہیری نے مسکرا کر کہا۔

لوپن کے چہرے پر کمزور سی مصنوعی مسکراہٹ پھیل گئی حالانکہ وہ تکلیف دہ محسوس ہو رہی تھی اور پھر بولے۔''تو......کیا تمہیں میری پیشکش منظور ہے؟ کیا ہم تین سے چار ہو جائیں گے؟ میرا خیال ہے کہ ڈمبل ڈور کو یہ بات پسند آتی۔آخر انہوں نے ہی تو مجھے تاریک جادو سے تحفظ کے فن کا استاد تعینات کیا تھا۔اس کے علاوہ میں تمہیں یہ بھی بتا دوں کہ مجھے یقین ہے کہ ہم ایک ایسے جادو کا سامنا کر رہے ہیں جس سے ہم میں سے زیادہ تر لوگوں کا نہ تو آج تک سامنا ہوا ہے، نہ ہی ہم اس کا تصور کیا ہے......''

رون اور ہرمائنی نے چونک کر ہیری کی طرف دیکھا۔

''ذرا رُکیے......ذرا رُکیے، میں ذرا صورت حال سمجھ لوں!''اس نے کہا۔''آپ ٹونکس کو اس کے والدین کے گھر چھوڑ کر ہمارے چلنا چاہتے ہیں؟''

''وہ وہاں بالکل محفوظ رہے گی، وہ اس کی دیکھ بھال کریں گے۔''لوپن نے کہا جیسے وہ بے رُخی کے ساتھ اپنا آخری فیصلہ سنا رہے ہوں۔''ہیری! مجھے یقین ہے کہ جیمس بھی ایسا ہی چاہتا کہ میں تمہارے ساتھ رہوں......''

''دیکھئے!''ہیری نے آہستگی سے کہا۔''مجھے اتنا یقین نہیں ہے، مجھے پورا بھروسہ ہے کہ میرے ڈیڈی یہ جاننا چاہتے کہ آپ دراصل اپنے بچے کے ساتھ کیوں نہیں رہنا چاہتے ہیں؟''

لوپن کے چہرے کا رنگ فق پڑ گیا۔باورچی خانے کا پارہ جیسے دس ڈگری نیچے گر گیا تھا۔رون نے کمرے میں چاروں طرف نظر دوڑائی جیسے اسے وہاں رکھی ساری چیزوں کے نام یاد کرنے کیلئے کہا گیا ہو۔ہرمائنی کی نظر کبھی ہیری کا تو کبھی لوپن کے چہرے کا

طواف کرتی رہی۔

’’تم کچھ بھی نہیں سمجھتے ہو۔‘‘ لوپن نے بالآخر خاموشی توڑی۔

’’تو پھر آپ مجھے سمجھا دیں۔‘‘ ہیری نے کہا۔

لوپن نے تھوک نگلا۔

’’میں نے دراصل ٹونکس سے شادی کر کے نہایت فاش غلطی کر لی ہے۔ میں اس کے نتائج پہلے سے ہی جانتا تھا اور تب سے مجھے اس بات کا بہت افسوس ہے۔‘‘

’’اوہ اب سمجھ میں آیا۔‘‘ ہیری نے کہا۔ ’’تو آپ اس سے اور بچے سے پیچھا چھڑا کر ہمارے ساتھ فرار ہونا چاہتے ہیں......‘‘

لوپن تیزی سے کھڑے ہو گئے، ان کی کرسی پیچھے کی طرف الٹ گئی اور انہوں نے اتنی خونخوار نظروں سے اسے گھورا کہ ہیری کو پہلی بار ان کے انسانی چہرے پر بھیڑیئے کی جھلک دکھائی دی۔

’’کیا تم یہ نہیں سمجھ پا رہے ہو کہ میں نے اپنی بیوی اور نو وارد بچے کے ساتھ کیا کیا ہے؟ مجھے اس سے کبھی شادی کرنا ہی نہیں چاہئے تھی، میں نے اسے اچھوت بنا دیا ہے......‘‘

لوپن نے غصے سے اس کرسی کو ٹھوکر مار کر ایک طرف ہٹایا جسے انہوں نے ابھی ابھی گرایا تھا۔

’’تم نے مجھے ہمیشہ ققنس کے گروہ میں یا پھر ہوگورٹس میں ڈمبل ڈور کی محفوظ نگرانی میں دیکھا ہے۔ تم جانتے بھی نہیں ہو کہ زیادہ تر جادوگر میرے جیسے جانوروں کو کن نگاہوں سے دیکھتے ہیں؟ جب انہیں میرے بارے میں معلوم ہوتا ہے تو وہ مجھ سے بات تک کرنا گوارا نہیں کرتے ہیں۔ کیا تمہیں یہ سب نظر نہیں آ رہا ہے کہ میں نے کیا کر ڈالا ہے؟ یہاں تک اس کا خاندان بھی ہماری شادی سے ناراض ہے۔ کون ماں باپ ہوں گے جو یہ چاہیں گے کہ ان کی اکلوتی بیٹی کسی بھیڑیائی انسان سے شادی کرے؟ اور بچہ...... بچہ......‘‘

لوپن نے اپنے بال نوچ لئے۔ وہ بالکل دیوانے لگ رہے تھے۔

’’میرے جیسے لوگوں کو عام طور پر بچے پیدا ہی نہیں کرنا چاہئے۔ مجھے یقین ہے کہ وہ بچہ یقیناً میرے ہی جیسا ہو گا...... میں خود کو کیسے معاف کر سکتا ہوں، جب میں نے جانتے بوجھتے ہوئے ایک معصوم بچے کو بھیڑیائی انسان بنانے کا خطرہ مول لیا اور اگر کسی کرشمے سے میرے جیسا نہ ہوا تب بھی کوئی خوشی والی بات نہیں ہے۔ اسے ایسے باپ پر ہمیشہ شرمسار رہنا پڑے گا۔ اس سے سو گنا بہتر تو یہ ہوتا کہ اس کا کوئی باپ ہی نہ ہوتا......‘‘

’’ریمس!‘‘ ہرمائنی سسکتے ہوئے بولی اور اس کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ ’’ایسا مت کہو...... کس بچے کو تم پر شرم آ سکتی ہے؟‘‘

’’اوہ! میں نہیں جانتا ہرمائنی!‘‘ ہیری نے تلخی سے کہا۔ ’’مجھے تو پر بہت شرم آتی۔‘‘

ہیری نہیں جانتا تھا کہ اسے غصہ کیوں آ رہا تھا مگر اس کی وجہ سے وہ اب کھڑا ہو گیا تھا۔ لوپن ایسے دکھائی دے رہے تھے جیسے

ہیری نے ان پر کوئی وار کر ڈالا ہو۔

''اگر نئی حکومت ماگلو خاندانوں والے جادوگروں کو غلط سمجھتی ہے تو وہ اس نصف بھیڑیائی انسان کے ساتھ کیا کرے گی؟'' ہیری نے بلند لہجے میں کہا۔ ''جس کا باپ ققنس کے گروہ میں شامل ہو؟ میرے ڈیڈی نے میری ممی اور میری حفاظت کرنے کی پوری کوشش میں اپنی جان گنوادی، آپ کو کیا لگتا ہے، وہ آپ کو یہ تجویز دیتے کہ آپ اپنے ہونے والے بچے کو چھوڑ کر ہمارے ساتھ مہم جوئی پر نکل جائیں......''

''تمہاری ہمت کیسے ہوئی؟'' لوپن گرجے۔ ''یہ کوئی دلچسپ مہم جوئی یا ذاتی جاہ وجلال کی بات نہیں ہے......اس طرح کی بات کہنے کی تمہاری ہمت کیسے ہوئی؟''

''میرا خیال ہے کہ آپ کچھ زیادہ ہی خطرہ مول لینے کا ارادہ رکھتے ہیں۔'' ہیری نے کہا۔ ''آپ بھی سیریس کی طرح کا قدم اُٹھانا چاہتے ہیں۔''

''ہیری......نہیں!'' ہرمائنی نے اس کی منت سماجت کرتے ہوئے کہا مگر وہ لوپن کے آگ بگولا چہرے کو بدستور گھورتا رہا۔

''مجھے اس بات پر کبھی یقین نہیں ہوتا۔'' ہیری نے کہا۔ ''جس آدمی نے مجھے روح کھچڑوں سے مقابلہ کرنا سکھایا تھا...... وہ دراصل بزدل ہے......''

لوپن نے اتنی سرعت سے اپنی چھڑی نکال لی کہ ہیری کا ہاتھ بمشکل اپنی چھڑی تک پہنچ پایا۔ ایک زوردار دھا کہ ہوا اور وہ پیچھے کی طرف ہوا میں اُڑنے لگا جیسے اسے پوری طاقت سے گھونسا مار دیا گیا۔ وہ دھڑام سے باورچی خانے کی دیوار سے ٹکرایا اور فرش پر گر گیا۔ اس نے لوپن کے چوغے کی آخری جھلک دروازے سے باہر نکلتے ہوئے دیکھی۔

''ریمس ...... ریمس ...... لوٹ آؤ!'' ہرمائنی چیختی ہوئی بولی مگر لوپن نے کوئی جواب نہیں دیا۔ ایک لمحے بعد انہیں بیرونی دروازے کے دھڑام سے بند ہونے آواز سنائی دی۔

''ہیری......'' ہرمائنی نے سسکتے ہوئے کہا۔ ''تم نے ایسا کیوں کیا؟''

''یہ آسان تھا۔'' ہیری نے کہا۔ وہ اُٹھ کر کھڑا ہوا گیا جہاں اس کا سر دیوار سے ٹکرایا تھا وہاں گومڑا ابھر آیا تھا۔ وہ اب بھی غصے کے مارے کانپ رہا تھا۔

''میری طرف اس طرح مت دیکھو!'' اس نے ہرمائنی کو جھڑکتے ہوئے کہا۔

''اب تم اس پر شروع مت ہو جانا۔'' رون غرا کر بولا۔

''نہیں......نہیں......ہمیں لڑنا نہیں چاہئے۔'' ہرمائنی نے ان دونوں کے بیچ میں آتے ہوئے کہا۔

''تمہیں لوپن سے یہ نہیں کہنا چاہئے تھا۔'' رون غصیلے لہجے میں بولا۔

''وہ اسی قابل تھا......'' ہیری نے ڈٹ کر کہا۔ٹوٹے ہوئے عکس اس کے دماغ میں سرپٹ دوڑ رہا تھا۔سیریس محرابی پردے کے پیچھے گر گیا تھا......ڈمبل ڈور بیچ ہوا میں معلق ٹھہرنے کے بعد گر رہے تھے......سبز روشنی کی ایک چمک اور اس کی ماں کی رحم کی بھیک مانگتی ہوئی آواز......

''ہیری......'' ہرمائنی نے دلاسہ دینے کیلئے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا مگر وہ اسے جھٹک کر دور چلا گیا۔اس کی آنکھیں ہرمائنی کی جلائی ہوئی آگ پر جمی ہوئی تھیں۔اس نے ایک بار اسی آتشدان میں سے لوپن سے گفتگو کی تھی۔اس وقت وہ جیمس کے بارے میں تسلی کرنا چاہتا تھا اور لوپن نے اسے تسلی دی تھی۔اب لوپن کا اذیت سے بھرا ہوا سفید چہرہ اس کی آنکھوں کے سامنے تیرنے لگا۔اسے پشیمانی کا احساس ہونے لگا۔رون یا ہرمائنی کچھ بھی نہیں بولے مگر ہیری کو یقین تھا کہ ان کی کمر کے پیچھے وہ ایک دوسرے کی طرف دیکھ رہے ہوں گے اور خاموش اشاروں کی زبان میں باتیں کر رہے ہوں گے۔وہ مڑا اور اس نے دیکھا کہ وہ دونوں جلدی سے ایک دوسرے پر اپنی نگاہیں ہٹا رہے تھے۔

''میں جانتا ہوں کہ مجھے انہیں بزدل نہیں کہنا چاہئے تھا......''

''بالکل......تمہیں ایسا نہیں کہنا چاہئے تھا۔'' رون نے فوراً کہا۔

''مگر وہ بزدلوں والی حرکتیں کر رہے تھے......''

''پھر بھی ہیری......'' ہرمائنی گھگھیائی۔

''میں جانتا ہوں۔'' ہیری نے کڑواہٹ سے کہا۔''لیکن اگر وہ اس وجہ سے ٹونکس کے پاس لوٹ جاتے ہیں تو یہ اچھا ہی رہے گا، ہے نا؟''

وہ چاہتے ہوئے بھی اپنی آواز سے استدعا کی جھلک نہیں چھپا پایا۔ہرمائنی ہمدردی بھری نظروں سے دیکھ رہی تھی جبکہ رون بے یقینی کے عالم میں ڈوبا ہوا تھا۔ہیری نے اپنے پیروں کی طرف دیکھتے ہوئے اپنے ڈیڈی کے بارے میں سوچنے لگا۔کیا جیمس بھی ہیری کی طرفداری کرتے کہ اس نے لوپن سے صحیح کہا تھا یا پھر وہ اس بات پر ناراض ہو جاتے کہ ان کے بیٹے نے ان کے دیرینہ دوست کے ساتھ ناروا سلوک کیا تھا......؟

خاموش باورچی خانے میں کچھ دیر پہلے رونما ہونے والے واقعے کا صدمہ......رون اور ہرمائنی کے ان کہی لعن طعن اب بھی گونجتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔لوپن کا لایا ہوا روزنامہ جادوگر اخبار اب بھی میز پر پھیلا پڑا تھا اور صفحہ اوّل سے ہیری کا چہرہ فرش کی طرف دیکھ رہا تھا۔وہ اس کی طرف بڑھا اور کرسی پر بیٹھ گیا۔اس نے یونہی اخبار کے صفحات پلٹنے اور اسے پڑھنے کی اداکاری کی۔اس کا پراگندہ ذہن اخبار پر الفاظ کو صحیح طور سمجھ نہیں پا رہا تھا۔اس کے دماغ میں ابھی تک لوپن ہوئی منہ ماری کا عکس دوڑ رہا تھا۔اسے یقین تھا کہ روزنامہ جادوگر کی دوسری طرف رون اور ہرمائنی پھر سے اشاروں کی زبان میں باتیں کر رہے ہوں گے۔اس نے ایک صفحے کو زور سے

پلٹا فوراً ڈمبل ڈور کا نام اس کی آنکھوں کے سامنے اٹک گیا۔ ایک دو پل کے بعد ہی اسے تصویر کا مقصد سمجھ میں آیا۔ جس میں ایک تصویر دکھائی دے رہی تھی۔ تصویر کے نیچے عبارت لکھی تھی۔

ڈمبل ڈور گھرانا۔ بائیں سے دائیں، ایلبس، آنجہانی آریانا کو تھامے ہوئے، پرسیوال، کینڈرا اور ابرفورتھ۔

ہیری نے تصویر کو غور سے دیکھا۔ ڈمبل ڈور کے والد پرسیوال عمدہ شخصیت کے مالک دکھائی دیتے تھے اور ان کی آنکھیں اتنی پرانی تصویر میں بھی چمک رہی تھیں۔ بچی آریانا آٹے کے پیڑے سے کچھ ہی بڑی دکھائی دے رہی تھی اور اس کے بارے کچھ زیادہ نہیں کہا جا سکتا تھا۔ ماں کینڈرا کے بالکل سیاہ بال اونچے جوڑے میں بندھے ہوئے تھے۔ ان کا چہرہ جیسے سانچے میں ڈھلا ہوا دکھائی دیتا تھا کیونکہ انہوں نے اونچی گلے والا ریشمی گاؤن پہن رکھا تھا مگر ہیری نے جب ان کالی آنکھوں، گال کے ابھری ہوئی ہڈیوں اور سیدھی ناک کو غور سے دیکھا تو اسے امریکا کے مقامی باشندوں کی یاد آ گئی۔ ایلبس اور ابرفورتھ جھالر والے کالر کی ایک جیسی جیکٹ پہنے ہوئے تھے۔ ان دونوں کے ہیئر سٹائل بھی ایک ہی جیسے تھے اور ان کے بال کندھے تک لمبے تھے۔ ایلبس کچھ سال بڑے تھے مگر ان کے علاوہ دونوں لڑکے کافی حد تک ایک جیسے دکھائی دیتے تھے۔ یہ تب کی بات تھی جب ایلبس کی ناک نہیں ٹوٹی تھی اور انہوں نے عینک پہننا بھی شروع نہیں کی تھی......

گھرانے کے لوگ کافی خوش عام لوگوں جیسے دکھائی دے رہے تھے اور اخبار میں طمانیت بھرے انداز سے مسکرا رہے تھے۔ بچی آریانا شال میں سے ایک ہاتھ نکال کر ہلا رہی تھی۔ ہیری نے تصویر کے اوپر نگاہ ڈالی جہاں بڑی شہ سرخی دکھائی دے رہی تھی۔

## ڈمبل ڈور کی سوانح حیات کی جلد ہی آنے والی کتاب کا ایک باب

## تازہ ترین انکشافات کا نمونہ...... مصنفہ۔ ریٹا سٹیکر

ہیری نے سوچا کہ اسے اس وقت جتنا برا محسوس ہو رہا ہے، اس سے زیادہ برا احساس کسی دوسری بات سے نہیں ہو سکتا ہے، اس لئے وہ اسے پڑھنے لگا۔

اپنے شوہر پرسیوال کی معروف عام گرفتاری اور اژقبان میں قید کے بعد مغرور اور متکبر کینڈرا ڈمبل ڈور، 'مولڈ آن دی وولڈ' نامی علاقے میں رہنا گوارا نہیں کر پائی۔ جگ ہنسائی پر اس نے گھرانے کی جڑیں اکھاڑ کر انہیں گوڈرک ہولو میں جمانے کا فیصلہ کیا۔ یہ وہی گاؤں تھا جو بعد میں 'تم جانتے ہو کون؟' کے ہاتھوں ہیری پوٹر کے بچنے کی وجہ سے شہرت پا گیا تھا۔

مولڈ آن دی وولڈ، کی طرح گوڈرک ہولو میں بھی کئی مشہور خاندان آباد تھے۔ کینڈرا ان میں سے کسی کو بھی نہیں جانتی تھی، اس لئے اس نے سوچا کہ یہاں اسے اپنے شوہر کے جرم کے بارے میں لوگوں کے متجسس رویے کا شکار

نہیں ہونا پڑے گا جس کا سامنا وہ اپنے پرانے گاؤں میں کر چکی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ اس نے اپنے نئے جادوگر پڑوسیوں کی دوستانہ استدعا کو ٹھکرا دیا اور اپنے گھرانے کو سب سے الگ تھلگ رکھنے کی کوشش کرنے لگی۔

'جب میں گھر میں بنائے ہوئے کڑاہی کیک لے کر نئے گھرانے کا استقبال کرنے کیلئے گئی تو اس نے میرے چہرے پر دروازہ بند کر دیا' بیتھ لیڈا بیگ شاٹ کہتی ہیں۔ 'پہلے سال تو مجھے گھر میں صرف دولڑکے ہی دکھائی دیئے۔ اگر میں موسم سرما کی آدھی رات کو چاندنی کی روشنی میں جڑی بوٹی توڑنے نہ گئی ہوتی تو مجھے کبھی معلوم نہ ہوتا کہ ان کے گھر میں ایک چھوٹی بچی بھی موجود تھی۔ اس وقت میں نے دیکھا کہ کینڈرا پچھلے صحن کے باغیچے میں آریانا کو گھما رہی تھی۔ مضبوطی سے ہاتھ پکڑ کر اس نے اسے صحن کا ایک چکر لگوایا اور پھر دوبارہ اندر لے گئی۔ مجھے اس کی کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آ پائی......'

'ایسا لگتا تھا کہ کینڈرا کے لحاظ سے گوڈرک ہولو آنے کا مقصد آریانا کو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے دوسروں کی نظروں سے پوشیدہ رکھنے کا نادیدہ قدم تھا جس کی وہ شاید برسوں سے منصوبہ بندی کر رہی تھی۔ اس کے اوقات کار نہایت اہم تھے۔ آریانا کو تب تک چھپایا گیا جب تک اس کی عمر بمشکل سات برس تھی۔ زیادہ تر محققین کا کہنا ہے کہ اگر کسی میں جادوئی صفات ہوتی ہیں تو یہ سات سال کی عمر میں نمودار ہونا شروع ہو جاتی ہیں، کسی کو بھی یاد نہیں ہے کہ آریانا نے کبھی بھی جادوئی صلاحیت کا معمولی سا نمونہ بھی ظاہر کیا ہو۔ اسی لئے یہ واضح تھا کہ کینڈرا نے اپنی بیٹی کے عیب کو چھپانے کا فیصلہ کیا کیونکہ اگر لوگوں کو یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ اس نے ایک گھنا چکر بیٹی کو جنم دیا ہے تو اسے نہایت شرمندگی اُٹھانا پڑتی۔ ظاہر ہے کہ آریانا کو جاننے والے دوستوں اور پڑوسیوں کی پہنچ سے دور رکھنے کیلئے اسے قید کر کے رکھنا زیادہ آسان عمل تھا۔ کینڈرا کو بھروسہ تھا کہ آریانا کو جاننے والے مٹھی بھر لوگ اس راز کو قائم رکھیں گے جن میں اس کے دونوں بھائی بھی شامل تھے۔ یہ دونوں بھائی کسی بھی طرح کے عجیب سوال کے جواب میں اپنی ماں کی سکھائی بات دہرا دیتے تھے۔ میری بہن اتنی بیمار اور کمزور ہے کہ سکول نہیں جا سکتی ہے......'

اگلے ہفتے۔ ایلبس ڈمبل ڈور ہوگورٹس میں......حسن کارکردگی یا تصنع کاری۔

ہیری نے غلط فیصلہ کیا تھا، اس نے کچھ پڑھا تھا اس سے تو وہ دراصل پہلے سے بھی زیادہ اذیت میں مبتلا ہو گیا تھا۔ اس نے خوشحال گھرانے کی تصویر پر نظر ڈالی، کیا یہ سب سچ تھا؟ وہ حقیقت کا کیسے پتہ لگا سکتا تھا؟ وہ گوڈرک ہولو جانا چاہتا تھا جہاں اس نے اور ڈمبل ڈور نے اپنے اجداد کو کھو دیا تھا۔ وہ اخبار نیچے رکھ کر رون اور ہرمائنی کی رائے پوچھنا چاہتا تھا مگر اسی وقت باورچی خانے میں کھٹاک کی آواز گونج گئی......

تین دنوں میں پہلی بار ہیری کریچر کی ذمہ داری کے بارے میں بالکل فراموش کر بیٹھا تھا، اس کا پہلا خیال یہی تھا کہ شاید لوپن

کمرے میں دوبارہ واپس لوٹ آئے تھے اور ایک پل کیلئے وہ گتھم گتھا جسموں کو نہیں پہچان پایا تھا جو ہوا میں سے سیدھے اس کی کرسی کے پاس نمودار ہو گئے تھے۔ ہیری جلدی سے کھڑا ہو گیا جب کریچر نے خود کو گرفت سے چھڑوایا اور ہیری کو سلام کر کے ٹرٹراتی ہوئی آواز میں بولا۔

''مالک! کریچر چور منڈنگس فلے چر کو لے آیا ہے......''

منڈنگس نے اُٹھ کر تیزی سے اپنی چھڑی باہر نکالی۔ بہر حال، ہر مائنی اس سے زیادہ تیز نکلی۔

''نہستم......''

منڈنگس کی چھڑی ہوا میں اُڑی اور ہر مائنی نے اسے پکڑ لیا۔ آنکھیں پھاڑ کر منڈنگس نے سیڑھیوں کی طرف چھلانگ لگا دی۔ رون نے ٹانگ اڑا کر اسے منہ کے بل زمین بوس کر ڈالا اور منڈنگس زوردار آواز میں چیختا ہوا پتھر کے فرش پر گر گیا۔

''اس سب کا کیا مطلب؟'' وہ بلبلایا اور رون کی گرفت چھڑانے کی کوشش میں کسمسایا۔ ''میں کیا کیا ہے؟ اس گھٹیا گھریلو خرس کو میرے پیچھے کیوں لگایا ہے؟ تم لوگ کیا کر رہے ہو؟ میں نے کیا جرم کیا ہے؟ مجھے یہاں سے جانے دو......ورنہ......''

''تم ہمیں دھمکیاں دینے کی حالت میں نہیں ہو۔'' ہیری نے کہا اس نے اخبار ایک طرف پھینک دیا۔ کچھ ہی قدموں میں باورچی خانے کا فاصلہ طے کیا اور پھر منڈنگس کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا جس نے اب مزاحمت کرنا چھوڑ دی تھی اور بے بس دکھائی دے رہا تھا۔ رون ہانپتا ہوا اُٹھ کھڑا ہوا اور اسے چوکنا نظروں دیکھنے لگا۔ جب ہیری نے اپنی چھڑی جان بوجھ کر منڈنگس کی ناک پر تان لی۔ منڈنگس کے بدن میں سے پسینے اور تمباکو کے بھبھوکے اُٹھ رہے تھے، اس کے بال مٹی سے آلودہ گندے اور کپڑے داغوں سے بھرے دکھائی دے رہے تھے۔

''مالک! اس چور کو لانے میں ہونے والی دیر کیلئے کریچر معافی مانگتا ہے۔'' گھریلو خرس بولا۔ ''فلے چر بچ نکلنے میں بہت ماہر ہے، اس کے چھپنے کے کئی ٹھکانے اور ساتھی ہیں۔ بہر حال، کریچر نے بالآخر چور کو پکڑ ہی لیا......''

''تم نے واقعی بے حد شاندار کام کیا ہے، کریچر!'' ہیری نے کہا اور گھریلو خرس نے جھک کر سلام پیش کیا۔

''دیکھو! ہمیں تم سے کچھ سوال پوچھنا ہیں۔'' ہیری نے منڈنگس سے کہا جو فوراً چیخ اُٹھا۔

''دیکھو! میں دہشت میں آ گیا تھا، ٹھیک ہے! میں کبھی بھی ساتھ نہیں آنا چاہتا تھا۔ برا مت ماننا، دوست! مگر میں نے کبھی تمہارے لئے جان دینے کی ہامی نہیں بھری تھی۔ تم جانتے ہو کون؟ میری طرف اُڑ کر آ رہا تھا۔ ایسے میں کوئی بھی وہاں سے بھاگ نکلتا۔ میں نے ہمیشہ کہا تھا کہ میں یہ کام نہیں کرنا چاہتا ہوں......''

''تمہاری معلومات کیلئے بتا دوں کہ ہم میں سے کوئی اور فرار نہیں ہوا تھا۔'' ہر مائنی غرائی۔

''اوہ دیکھو! تم لوگ تو جانباز ہو، ہے نا؟ مگر میں نے کبھی مذاق میں بھی ایسی جانبازی کی اداکاری نہیں کی تھی کہ میں اپنی جان

دینے کیلئے تیار ہوں......''

''اس بات میں ہماری اب کوئی دلچسپی نہیں ہے کہ تم نے میڈ آئی کا ساتھ چھوڑ دیا۔'' ہیری نے اپنی چھڑی منڈنگس کی پھولی ہوئی سرخ آنکھوں کے زیادہ قریب لاتے ہوئے کہا۔ ''ہم یہ بات پہلے سے جانتے ہیں کہ تم غیر معمولی طور پر گھٹیا آدمی ہو......''

''تو پھر اس گھٹیا گھریلو خرس کو میرے پیچھے کیوں لگایا؟ کہیں ان پیالوں کی وجہ سے تو نہیں......میرے پاس اب ایک بھی پیالہ نہیں بچا ہے۔ ورنہ میں تمہیں وہ لوٹا دیتا......''

''یہاں ان پیالوں کے بارے میں بھی کوئی بات نہیں ہو رہی ہے، حالانکہ تم اصل بات کے قریب پہنچ گئے ہو۔'' ہیری نے کہا۔

''اپنا منہ بند رکھو اور میری بات سنو!''

اسے ایسا کام کرنے میں خاصا لطف آ رہا تھا جس سے وہ تھوڑی سی سچائی جاننے کی کوشش کر سکے۔ ہیری کی چھڑی اب منڈنگس کی ناک کے وسطی جوڑ پر اتنی قریب پہنچ گئی تھی کہ منڈنگس کو اس کی طرف دیکھنے کیلئے بھینگا ہونا پڑ رہا تھا۔

''جب تم نے اس گھر کی ہر قیمتی چیز اُٹھالی۔'' ہیری نے کہنا شروع کیا مگر منڈنگس نے بیچ میں بول کر اس کی بات کاٹ دی۔

''سیریس کو اس کچرے کے ڈھیر سے ذرا بھی دلچسپی نہیں تھی......''

بھاگتے ہوئے قدموں کی آواز سنائی دی، چمکتے ہوئے تانبے کی جھلک دکھائی دی، دھم کی آواز گونجی اور درد بھری چیخ نکلی۔ کریچر بھاگ کر منڈنگس کے پاس پہنچ گیا تھا اور اس نے منڈنگس کے سر پر ایک تانبے کا دیگچہ دے مارا تھا۔

''اسے ہٹالو......اسے ہٹالو......اسے تو تالے میں بند کر کے رکھنا چاہئے......'' منڈنگس چیختا ہوا جھک گیا جب کریچر نے بھاری تلے والا دیگچہ دوبارہ ہوا میں بلند کر دیا۔

''کریچر......مت کرو!'' ہیری نے تیز آواز میں کہا۔

کریچر کا دُبلا بازو ہوا میں برتن کے وزن سے کانپ اُٹھا جسے اس نے اب بھی ہوا میں اُٹھا رکھا تھا۔

''بس ایک بار اور مالک!......اپنی خوش قسمتی کیلئے!''

رون ہنسنے لگا۔

''ہمیں ابھی اس کے ہوش وحواس کی ضرورت ہے، کریچر! مگر اس کا منہ کھلوانے کیلئے ضرورت پڑی تو تم ایک بار پھر یہ کام کر سکتے ہو۔'' ہیری نے کہا۔

''بہت بہت شکریہ مالک!'' کریچر نے سلام کرتے ہوئے کہا اور تھوڑا پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کی بڑی بڑی زرد آنکھیں اب بھی حقارت سے منڈنگس کو گھور رہی تھیں۔

''جب تم نے اس گھر سے ہر قیمتی چیز اُٹھالی۔'' ہیری نے ایک بار پھر بولنا شروع کیا۔ ''تب تم نے باورچی خانے کی الماری سے

بہت سا سامان اُٹھایا تھا۔ وہاں ایک بڑا لاکٹ بھی تھا۔'' ہیری کا منہ اچانک خشک ہو گیا۔ اسے رون اور ہرمائنی کے تجسس کا بھی احساس تھا۔ ''تم نے اس کا کیا کیا؟''

''کیوں؟'' منڈنگس نے پوچھا۔ ''کیا وہ بہت قیمتی تھا؟''

''کیا تمہارے پاس وہ اب بھی موجود ہے؟'' ہرمائنی نے چیخ کر بولی۔

''نہیں، اس کے پاس نہیں ہے۔'' رون نے عیارانہ انداز میں کہا۔ ''یہ اب یہ سوچ رہا ہے کہ کیا اسے اس کے اور زیادہ پیسے مانگنے چاہئیں تھے، ہے نا؟''

''زیادہ پیسے؟'' منڈنگس نے جلدی سے کہا۔ ''سوال ہی نہیں پیدا ہوتا...... اسے تو مفت میں دینا پڑا...... کوئی اور راستہ ہی نہیں تھا......''

''تمہارا کیا مطلب ہے؟...... صاف صاف کہو!''

''میں جادوئی بازار میں سامان بیچ رہا تھا۔ اسی وقت ایک عورت نے میرے پاس آ کر پوچھا کہ کیا میرے پاس جادوئی سامان بیچنے کا قانونی اجازت نامہ ہے...... مخبر کہیں کی...... وہ مجھ پر جرمانہ کرنے ہی والی تھی مگر اس لاکٹ کو دیکھ کر اس کے منہ میں پانی آیا...... اس نے مجھے کہا کہ وہ لاکٹ لے کر مجھے جانے دے گی اور مجھے اس پر خود کو خوش قسمت انسان سمجھنا چاہئے......''

''وہ عورت کون تھی؟'' ہیری نے پوچھا۔

''مجھے معلوم نہیں، محکمے کی کوئی خبیث بڑھیا تھی......'' منڈنگس نے ایک لمحے کیلئے سوچا اور اس کی بھنوئیں سکڑ گئیں۔ ''پستہ قد تھی، اس کے سر کے اوپر ایک نکٹائی سجی ہوئی تھی۔'' اس نے تیوری چڑھا کر کہا۔ ''مینڈک جیسا دکھائی دیتی تھی۔''

ہیری کے ہاتھ سے چھڑی نکل گئی اور منڈنگس کی ناک پر ٹکرائی۔ سرخ چنگاریاں نکلنے سے منڈنگس کی بھنوؤں میں آگ لگ گئی۔

''آبدارام......'' ہرمائنی نے جلدی سے کہا۔ اس کی چھڑی سے پانی کی ٹھنڈی پھوار نکلی جس نے تھوک اُڑاتے ہوئے پانی نگلتے ہوئے منڈنگس کو تر بہ تر کر ڈالا۔

ہیری نے نظریں اُٹھا کر دیکھا۔ اس کی ہی طرح رون اور ہرمائنی کے چہرے پر بھی صدماتی کیفیت پھیلی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ اس کے دائیں ہاتھ کی پشت پر سفید نشان میں ایک بار پھر سرسراہٹ محسوس ہونے لگی تھی......

☆☆☆☆

بارہواں باب

# جادو طاقت کا سرچشمہ ہے!

اب اگست کا مہینہ ختم ہونے لگا تو گیرم مالڈ پیلس کے باہر میدان کے بیچوں بیچ لگی ہوئی گھاس سورج کی تمازت سے سوکھ کر کمزور اور بھوری ہوگئی تھی۔ اردگرد کے مکانوں کے لوگوں نے مکان نمبر بارہ یا اس کے مکینوں کو کبھی نہیں دیکھا تھا۔ وہاں رہنے والے ماگلو کافی عرصہ تک مکان نمبروں کی اس دلچسپ غلطی کو تسلیم کر چکے تھے جس کے باعث گیارہ اور تیرہ نمبر کے مکان بالکل آس پاس تھے اور بارہ نمبر مکان کا کوئی وجود نہیں تھا۔

بہرحال، اس سڑک پر ایسے اجنبی چہرے بھی آرہے تھے جنہیں یہ غلطی بڑی دلچسپ محسوس ہوئی تھی۔ شاید ہی کوئی دن ایسا گزرتا تھا جب گیرم مالڈ پیلس کی سڑک میں ایک یا دو نئے لوگ آ کر ادھر ادھر ٹہلتے نہیں تھے۔ وہ زیادہ تر گیارہ اور تیرہ نمبر کے مکان کے سامنے پہنچ کر لوہے کی باڑھ پر جمے رہتے تھے اور دونوں مکانوں کے درمیانی حصے کو گھورتے رہتے تھے۔ یہ لوگ روزانہ بدل جاتے تھے حالانکہ ایسا محسوس ہوتا تھا کہ ان میں سے کسی کو بھی معمول کے لباس پسند نہیں تھے۔ ان کے پاس سے گزرنے والے زیادہ تر لندن کے باسی ان عجیب مناظر کے عادی ہو چکے تھے اور عموماً ان پر توجہ نہیں دیتے تھے حالانکہ کبھی کبھار کوئی شخص پیچھے مڑ کر ان پر عجیب نگاہ ڈالتا تھا اور یہ سوچتا تھا کہ اتنی گرمی میں یہ لوگ اتنے لمبے لمبے چوغے کیوں پہنتے ہیں۔

دکھائی دینے والوں کو اس پہرہ داری میں بہت کم خوشی مل رہی تھی۔ کبھی کبھار ان میں سے کوئی متجسس ہو کر آگے بڑھتا تھا جیسے اسے آخر کار کوئی دلچسپ چیز دکھائی دے گئی ہو مگر پھر اگلے ہی لمحے وہ مایوس ہو کر دوبارہ اپنی جگہ پر لوٹ جاتا تھا۔

یکم ستمبر کو گیرم مالڈ پیلس کی سڑک پر معمول سے زیادہ چہل قدمی دکھائی دے رہی تھی۔ لمبے چوغے والے آدھی درجن لوگ خاموشی سے پہرہ داری کے فرائض انجام دے رہے تھے۔ گیارہ اور تیرہ نمبر کے مکانوں کو ہمیشہ کی طرح گھور رہے تھے مگر جس چیز کا انہیں انتظار تھا، وہ اب بھی انہیں فریب دے رہی تھی۔ جب ایک شام کو کئی ہفتوں بعد پہلی بار ٹھنڈی بارش کی غیر متوقع بوچھاڑ ہوئی تو ایک لمحے کیلئے انہیں لگا کہ کوئی ناقابل توجیہہ حرکت رونما ہوئی تھی۔ ایک پیچ دار چہرے والے شخص آدمی اور اس کے سب سے قریبی گول مٹول اور زرد چہرے والے ساتھی اشتیاق بھرے انداز میں آگے بڑھے مگر اگلے لمحے مایوسی اور افسردگی سے ٹھٹک کر رک گئے اور

پھر نڈھال قدموں کے ساتھ پہلے جیسی حالت پر لوٹ گئے۔

اسی دوران مکان نمبر بارہ کی دہلیز پر اندر ہیری ابھی ابھی نقاب اُڑان سے نمودار ہوا تھا۔ وہ بیرونی دروازے کے ٹھیک باہر سب سے اوپر والے زینے پر ظاہر ہوا تھا مگر اس کا توازن ڈگمگا گیا تھا اور اسے محسوس ہوا تھا کہ مرگ خوروں کو پل بھر کیلئے اس کی کھلی کہنی کی جھلک دکھائی دے گئی ہوگی۔ سامنے والے دروازے کو احتیاط سے بند کر کے اس نے غیبی چوغہ اتار کر اپنے بازو پر ڈال لیا۔ پھر وہ اندھیری راہداری سے تہہ خانے کی طرف جانے والے دروازے کی طرف بڑھا۔ اس کے ہاتھ میں روزنامہ جادوگر کا ایک چرایا ہوا شمارہ موجود تھا۔

''سیورس سنیپ!'' معمول کے مطابق ایک دھیمی آواز کی گونج نے اس کا استقبال کیا۔ ٹھنڈی ہوا کا جھونکا اس پر پڑا اور اس کی زبان ایک پل کیلئے الٹ گئی۔

''میں نے آپ کو نہیں مارا۔'' اس نے کہا جب زبان ایک بار پھر اپنی جگہ پر صحیح ہوگئی۔ دھول بھرے ہیولے میں دھماکہ ہوا اور ہیری نے اپنی سانس روک لی۔ وہ تب تک چپ رہا جب تک کہ مسز بلیک کی چیخیں بند اور دھول کے بادل چھٹ نہیں گئے۔ آدھی سیڑھیاں اتر کر باورچی خانے کے پاس پہنچنے کے بعد وہ زور سے بولا۔

''ایک بری خبر ہے، جو تمہیں پسند نہیں آئے گی۔''

باورچی خانے کا حلیہ اب بدل چکا تھا اور یہ پہچانا نہیں جاتا تھا۔ ہر چیز اب چمک رہی تھی۔ تانبے کے برتن گلابی ہو گئے تھے۔ لکڑی کی میز کی سطح چمک رہی تھی اور رات کے کھانے کیلئے لگی ہوئی پلیٹیں آتشدان میں جلنے والی آگ کی روشنی میں دمکتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ آتشدان کی آگ پر ایک بڑی کڑاہی گرم ہو رہی تھی۔ بہر حال، کمرے کی کسی اور چیز کا اتنی تبدیلی نہیں ہوئی تھی جتنی کہ گھریلو خرس کی حالت میں ہوئی تھی جو اس وقت ہیری کی طرف تیزی سے آ رہا تھا۔ وہ برف جیسا سفید تولیا پہنے ہوئے تھا اس کے کان کے بال بالکل صاف اور روئیں دار دکھائی دے رہے تھے اور اس کے کمزور سینے پر ریگولس کا لاکٹ لٹک رہا تھا۔

''ماسٹر ہیری! جوتے اتار دیں اور کھانے سے پہلے ہاتھ دھولیں۔'' کریچر نے غیبی چوغہ لیتے ہوئے کہا پھر وہ چوغے کو دیوار کی ایک کھونٹی پر ٹانگنے کیلئے چلا گیا جہاں حال ہی میں دھلے ہوئے کئی پرانے چوغے لٹک رہے تھے۔

''کیا ہوا؟'' رون نے سہمے ہوئے انداز میں پوچھا۔ یہ صاف تھا کہ ہیری کے آنے سے پہلے وہ اور ہرمائنی لکھے ہوئے نوٹس پلندے اور ہاتھ سے بنائے ہوئے نقشے کو دیکھ رہے تھے جو باورچی خانے کی لمبی میز کے کنارے تک پھیلا ہوا تھا۔ بہر حال اس وقت ان کی پوری توجہ ہیری پر مرکوز تھی جو ان کی طرف دھڑ دھڑاتا ہوا آیا اور اس نے ان کے چرمئی کاغذوں پر اخبار پھینک دیا۔

خمیدہ ناک اور سیاہ بالوں والے آدمی کی ایک بڑی جانی پہچانی تصویر انہیں گھورنے لگی۔ اس کے نیچے جلی حروف میں شہ سرخی دکھائی دے رہی تھی......

## سیورس سنیپ، ہوگورٹس کے نئے ہیڈ ماسٹر تعینات

''نہیں......'' رون اور ہر مائنی کے منہ سے ایک ساتھ نکلا۔ ہر مائنی نے زیادہ پھرتی دکھائی، وہ اخبار کو اُٹھا کر خبر پڑھنے لگی۔

ہوگورٹس سکول برائے جادوئی تعلیم ومخفی علوم میں طویل عرصے سے جادوئی مرکبات کے استاد سیورس سنیپ کو آج اس تاریخی سکول کا ہیڈ ماسٹر تعینات کر دیا گیا۔ اس کے علاوہ اساتذہ میں کئی اہم تبدیلیاں بھی کی گئی ہیں۔ ماگلو نفسیات ایک مطالعہ کی سابقہ استاد کے مستعفی ہو جانے کے بعد اس عہدے پر مس ایل کٹو کیرو کو اس مضمون کا استاد مقرر کیا گیا ہے جبکہ ان کے بھائی ایمقس کیرو کو تاریک جادو سے تحفظ کے فن کے استاد کے طور پر تعینات کیا گیا ہے جواب نئے پروفیسر کی جگہ سنبھالیں گے۔ ہماری بیش قیمت اور قدیمی اقدار کو برقرار رکھنے کیلئے اس موقع کا میں استقبال کرتا ہوں۔

''جیسے قتل کرنا اور لوگوں کے کان کاٹ دینا، ہے نا؟......سنیپ ہیڈ ماسٹر! سنیپ بطور ہیڈ ماسٹر ڈمبل ڈور کے دفتر میں مارلن کی قسم......'' وہ ہذیانی انداز میں چیخی۔ جس سے ہیری اور رون دونوں ہی اچھل پڑے۔ وہ اچھل تیزی سے کھڑی ہوئی اور دھڑ دھڑاتی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئی۔ جاتے جاتے وہ بلند آواز میں بولی۔ ''ایک منٹ میں لوٹتی ہوں۔''

''اوہ مارلن کی قسم!'' رون نے دلچسپی سے دہرایا۔ ''وہ واقعی پریشان ہوگئی ہے۔'' اس نے اخبار اپنی طرف کھسکایا اور سنیپ کی خبر پڑھنے لگا۔

''باقی اساتذہ اسے برداشت نہیں کریں گے۔ میک گوناگل، فلٹ وک اور سپراؤٹ سچائی جانتے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ ڈمبل ڈور کی موت کیسے ہوئی تھی؟ وہ سنیپ کو ہیڈ ماسٹر کے روپ میں تسلیم نہیں کریں گے اور...... یہ کیرو بہن بھائی کون ہیں؟''

''مرگ خور ہیں۔'' ہیری نے آہستگی سے کہا۔ ''ان کی تصویریں اندر والے صفحے پر ہیں۔ جب سنیپ نے ڈمبل ڈور کو قتل کیا تھا، تب مینار پر وہ دونوں موجود تھے۔ اس طرح اب سارے دوست ایک جگہ پر پہنچ چکے ہیں اور......'' ہیری نے ایک کرسی کھینچتے ہوئے تلخی سے کہا۔ ''مجھے اندازہ نہیں ہے کہ باقی اساتذہ کے پاس وہیں ٹھہرنے کے علاوہ کوئی چارہ بچا ہو۔ اگر محکمہ اور والڈی مورٹ سنیپ کے ساتھ ہیں تو پھر اساتذہ کو وہاں رہ کر پڑھانا ہی ہوگا......اور وہ بھی تب، جب وہ خوش قسمت ہوں۔ میرا خیال ہے کہ وہ سب وہاں رہ کر طلباء کی حفاظت کرنے کی کوشش کریں گے''

کریچر تیزی سے میز کی طرف بڑھا۔ اس کے ہاتھوں میں ایک بڑا پیالہ تھا جس میں سے اس نے سوپ نکال کر چمچماتی ہوئی کٹوری میں ڈال دیا۔ ایسا کرتے ہوئے وہ اپنے ہونٹ سکوڑ کر دانتوں کے بیچ سیٹی بجا رہا تھا۔

''شکریہ کریچر!'' ہیری نے کہا اور روزنامہ جادوگر کو پلٹ دیا تاکہ اسے سنیپ کا چہرہ دکھائی نہ دیتا رہے۔ ''ٹھیک ہے، کم از کم اب ہم یہ بات تو جان چکے ہیں کہ سنیپ کہاں ہے؟''

وہ چمچ کے ساتھ سوپ کی چسکیاں لینے لگا۔ جب سے کریچر کو ریگولس کا لاکٹ دیا گیا تھا، اس کے بدمزاج رویے میں ڈرامائی مگر مثبت تبدیلی رونما ہوئی تھی۔ آج پیاز کا فرانسیسی سوپ اتنا لذیذ تھا کہ ہیری نے پہلے کبھی نہیں چکھا تھا۔

''متعدد مرگ خوراب بھی مکان کے باہر پہرہ دے رہے ہیں۔'' اس نے رون سے کہا۔ ''ہمیشہ سے کہیں زیادہ...... انہیں شاید یہ امید ہوگی کہ ہم لوگ اپنے سکول والے صندوق اُٹھا کر باہر نکلیں گے اور ہوگورٹس ایکسپریس پر سوار ہونے کیلئے چل پڑیں گے۔''

رون نے اپنی کلائی پر گھڑی کو دیکھا۔

''میں بھی دن بھر یہی سوچ رہا ہوں، ریل گاڑی تو قریباً چھ گھنٹے پہلے ہی نکل چکی ہوگی۔ اس پر سوار نہ کتنا عجیب ہے، ہے نا؟''

ہیری کو پرانی یاد آ گئی۔ ایک بار وہ اور رون کار میں اُڑتے ہوئے اس کے تعاقب میں گئے۔ جب بھاپ والا سرخ انجن کھیتوں کے اور پہاڑیوں کے بیچ چمکتی ہوئی سرخ ڈبی جیسا دکھائی دے رہا تھا۔ اسے یقین تھا کہ اس پل ہوگورٹس ایکسپریس میں جینی، نیول اور لونا ایک ساتھ بیٹھے ہوں گے۔ شاید وہ سوچ رہے ہوں گے کہ ہیری، رون اور ہرمائنی کہاں ہوں گے؟ یا اس بارے میں بحث بھی کر رہے ہوں گے کہ ہیڈ ماسٹر سنیپ کو پریشان کرنے کا سب سے اچھا طریقہ کیا رہے گا؟

''لوٹتے ہوئے ابھی ابھی انہوں نے میری جھلک دیکھ لی تھی۔'' ہیری نے کہا۔ ''میں سب سے اوپر والے زینے ہر درست طور پر کود نہیں پایا تھا اور چوغہ اتر گیا تھا۔''

''مجھ سے تو ایسا ہر بار ہو جاتا ہے...... اوہ لو وہ بھی آ گئی۔'' رون نے کہا اور اپنی گردن گھما کر ہرمائنی کو دوبارہ باورچی خانے میں داخل ہوتے ہوئے دیکھا۔ ''اوہ مارلن کی سب سے بڑی پینٹ کی قسم! کیا ہو گیا تھا؟''

''مجھے اس کی یاد آ گئی تھی۔'' ہرمائنی نے ہانپتے ہوئے کہا۔

وہ فریم والی ایک بڑی تصویر اُٹھائے ہوئے تھی جسے اب اس نے فرش پر نیچے رکھ دیا پھر وہ باورچی خانے کے دراز سے اپنا چھوٹا ہینڈ بیگ نکال کر لائی۔ اسے کھول کر وہ تصویر کو اس کے اندر ٹھونسنے لگی حالانکہ تصویر ہینڈ بیگ کے مقابلے میں بہت بڑی تھی مگر کچھ ہی لمحات بعد وہ بہت ساری چیزوں کی طرح ہینڈ بیگ کی گہرائیوں میں اوجھل ہو گئی۔

''فینس نائجلس......'' ہرمائنی نے وضاحت کی جب اس نے بیگ کو باورچی خانے کی میز پر پھینکا جس سے عام طور پر ہونے والی آواز سے زیادہ کھنک سنائی دی۔

''مجھے کچھ سمجھ میں نہیں آیا؟'' رون نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا مگر ہیری فوراً سمجھ گیا تھا۔ فینس نائجلس، گیرم مالڈ پیلس کی اپنی تصویر اور ہوگورٹس میں ہیڈ ماسٹر کے دفتر میں ٹنگی ہوئی اپنی تصویر میں غیر معمولی طور پر سفر کر کے آ جا سکتے تھے۔ غیر معمولی طور پر اس وقت سنیپ، ڈمبل ڈور کے دائروی دفتر میں بیٹھے ہوں گے۔ یقیناً سنیپ، ڈمبل ڈور کے چاندی کے نازک آلات، پتھر کے تیتشہ یادداشت، بولتی ٹوپی اور جب تک کہ اسے ہٹا کر کہیں اور نہ رکھ دیا ہو، گوڈرک گری فنڈر کی تلوار کا مالک بننے پر فاتحانہ ترنگ میں جھوم

رہے ہوں گے۔

''سنیپ، فینیس نائج لس کو خبر معلوم کرنے کیلئے یہاں بھیج سکتے ہیں۔'' ہرمائنی نے اپنی کرسی پر بیٹھتے ہوئے رون کو بتایا۔ ''مگر اب اسے کوشش کرنے دیں۔ فینیس نائج لس اب صرف میرے ہینڈ بیگ کا اندورنی حصہ ہی دیکھ پائیں گے۔''

''بہت شاندار......'' رون نے کہا۔ وہ اس سے کافی متاثر دکھائی دے رہا تھا۔

''شکریہ!'' ہرمائنی مسکرائی اور سوپ کو اپنی طرف کھینچا۔ ''تو ہیری آج اور کیا کیا ہوا؟''

''کچھ نہیں ہوا۔'' ہیری نے کہا۔ ''سات گھنٹے تک محکمے کے داخلی راستے پر نظر رکھی۔ وہ نہیں دکھائی دی۔ ویسے رون! تمہارے ڈیڈی ضرور دکھائی دیئے تھے، وہ خاصے اچھے لگ رہے تھے۔''

رون نے اس خبر اپنا سر ہلایا۔ وہ فیصلہ کر چکے تھے کہ محکمے آتے جاتے ہوئے مسٹر ویزلی سے رابطہ کرنے کی کوشش نہایت خطرناک تھی کیونکہ محکمے کے دوسرے اہلکار انہیں ہمیشہ گھیرے رہتے تھے۔ بہر حال، یہ قابل اطمینان بات تھی کہ انہیں ان کی جھلک دکھائی دیتی رہتی تھی، بھلے ہی وہ پریشان اور مضطرب ہی کیوں نہ دکھائی دیں۔

''ڈیڈی ہمیشہ کہتے تھے کہ محکمے کے زیادہ تر لوگ دفتر آنے کیلئے سفوف انتقال کے نظام کو ہی استعمال کرتے ہیں۔'' رون نے کہا۔ ''اس لئے ہمیں امبریج نہیں دکھائی پائی ہے۔ وہ کبھی پیدل نہیں چلے گی کیونکہ وہ خود کو ہمیشہ نہایت اہم عہدیدار سمجھتی ہے......''

''اور وہ عجیب بوڑھی جادوگرنی اور آسمانی نیلے چوغے والا پستہ قد جادوگر؟'' ہرمائنی نے پوچھا۔

''اوہ ہاں! جادوئی شعبہ بحالیات کا اہلکار......!'' رون نے فوراً کہا۔

''تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ وہ شعبہ بحالیات میں کام کرتا ہے؟'' ہرمائنی نے پوچھا۔ اس کے سوپ کا چمچ ہوا میں جھول رہا تھا۔

''ڈیڈی نے بتایا تھا کہ شعبہ جادوئی بحالیات میں کام کرنے والے سبھی لوگ آسمانی نیلا چوغہ پہنتے ہیں۔'' رون نے وضاحت کی۔

''مگر یہ بات تم نے ہمیں پہلے کیوں نہیں بتائی؟''

ہرمائنی نے اپنا چمچ نیچے رکھ کر ان نوٹس اور نقشے کو اپنی طرف کھینچا جنہیں وہ اور رون، ہیری کی آمد سے قبل دیکھ رہے تھے۔

''آسمانی نیلے چوغوں کے بارے میں یہاں تو کچھ نہیں لکھا ہے، کچھ بھی نہیں۔'' اس نے صفحات کو تیزی سے الٹ پلٹ کرتے ہوئے کہا۔

''اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟''

''رون! ہر چیز سے فرق پڑتا ہے۔ اگر ہم محکمے میں گھسنے جا رہے ہیں اور ان کی گرفت سے بچنا چاہتے ہیں، جب وہ شرطیہ طور پر کسی بھی قسم کی بیرونی مداخلت کیلئے پوری طرح ہوشیار ہوں گے تو ہر چھوٹی چھوٹی بات اہم ہوتی ہے۔ ہم لوگ بار بار کیوں دہرا رہے

ہیں؟ میرا کہنے کا مطلب ہے کہ یاد تازہ کرنے والے ان تمام پوشیدہ سفروں سے کیا فائدہ ہے؟ اگر تم ہمیں یہ بتانے کی زحمت نہیں اُٹھا رہے ہو کہ......''

''اوہ چھوڑو بھی ہرمائنی! میں تو محض ایک چھوٹی سی بات بھول گیا تھا۔'' رون نے جان چھڑاتے ہوئے کہا۔

''تمہیں احساس ہے، ہے نا؟ کہ اس وقت ہمارے لئے محکمہ جادو سے زیادہ خطرناک جگہ دنیا میں اور کوئی نہیں ہے......''

''میرا خیال ہے کہ ہمیں یہ کام کل ہی کر دینا چاہئے۔'' ہیری نے سوچتے ہوئے کہا۔

ہرمائنی یکدم خاموش ہوگئی اور اس کا چہرہ لٹک سا گیا۔ رون کا سوپ اس کے گلے میں اٹک گیا۔

''کل؟'' ہرمائنی نے دہرایا۔ ''تم مذاق تو نہیں کر رہے ہو، ہیری؟''

''میں بالکل سنجیدہ ہوں!'' ہیری نے کہا۔ ''مجھے معلوم نہیں ہے کہ ہم اس وقت جتنے تیار ہو چکے ہیں، ایک مہینے تک محکمے کے داخلی راستے کے پاس پہرہ دینے کے بعد بھی اس سے زیادہ اچھی طرح تیار ہو پائیں گے۔ ہم اس کام میں جتنی دیر کریں گے، وہ لاکٹ اتنا ہی دور پہنچ سکتا ہے۔ اس بات کا بھی کافی امکان ہے کہ امبریج نے اسے پہلے ہی پھینک دیا ہوگا کیونکہ وہ کسی طور پر کھلتا نہیں ہے......''

''ممکن ہے کہ اس نے اسے کھولنے کا کوئی طریقہ تلاش کر لیا ہو اور اب والڈی موررٹ کی روح نے اس پر قبضہ جما لیا ہو۔'' رون نے اپنا اندازہ لگاتے ہوئے کہا۔

''اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ وہ پہلے سے ہی نہایت سفاک عورت ہے۔'' ہیری نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

گہرے خیالوں میں ڈوبی ہوئی ہرمائنی اپنا ہونٹ کاٹ رہی تھی۔

''ہم تقریباً ہر اہم بات جانتے ہیں۔'' ہیری نے ہرمائنی سے کہا۔ ''ہم جانتے ہیں کہ انہوں نے محکمے میں ثقاب اُڑان بھرنے یا نمودار ہونے پا پابندی عائد کر رکھی ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ اب محکمے کے سب سے زیادہ اہم اہلکاروں کو ہی اپنے گھر سے سفوف انتقال کے نظام سے وابستہ رہنے کی اجازت ہے کیونکہ رون نے دو گونگوں کو اس ضمن میں شکایت کرتے ہوئے سنا تھا۔ اور ہم تھوڑا بہت جانتے ہیں کہ امبریج کہاں ہے؟ کیونکہ تم نے اس داڑھی والے آدمی کی بات سنی تھی جو اپنے ساتھی سے کہہ رہا تھا......''

''مجھے پہلے درجے کے پڑاؤ پر جانا ہے، ڈولرس نے بلایا ہے......'' ہرمائنی نے فوراً کہا۔

''بالکل!'' ہیری نے کہا۔ ''اور ہم جانتے ہیں کہ اندر گھسنے کے ایک عجیب سکے یعنی ٹوکن کی ضرورت پڑتی ہے کیونکہ میں نے ایک جادوگرنی کو اپنی سہیلی سے ایک ٹوکن ادھار لیتے ہوئے دیکھا تھا......''

''مگر ہمارے پاس تو ایک بھی نہیں ہے۔''

''اگر ہمارا منصوبہ کامیاب ہو جاتا ہے تو ہمارے پاس آ جائیں گے۔'' ہیری نے آہستگی سے کہا۔

''میں نہیں جانتی، ہیری! میں نہیں جانتی...... بہت سی چیزیں درہم برہم ہو سکتی ہیں، یہ سب کچھ قسمت یابی پر منحصر ہے......''

''اگر ہم اس تیاری میں تین مہینے مزید خرچ ڈالیں تب بھی یہی صورتحال درپیش رہے گی۔ اب یہ کام کرنے کا وقت آ چکا ہے.....'' ہیری نے دوٹوک انداز میں کہا۔

رون اور ہرمائنی کے چہرے دیکھ کر ایسا لگا رہا تھا کہ وہ کافی خوفزدہ ہو رہے ہیں، اسے بھی زیادہ اعتماد نہیں تھا، بہرحال، اسے یقین تھا کہ اب منصوبہ کو حقیقت میں بدلنے کا وقت آ چکا ہے۔

وہ گذشتہ چار ہفتوں سے باری باری غیبی چوغہ اوڑھ کر محکمے کے سرکاری داخلی راستے کی جاسوسی کر رہے تھے۔ مسٹر ویزلی کی وجہ سے رون کو بچپن سے ہی اصلی داخلی راستے کی جگہ معلوم تھی۔ انہوں نے دفتر جاتے ہوئے مختلف اہلکاروں کا تعاقب کر کے ان کی گفتگو سنی اور اس میں کام کی باتوں کو ذہن نشین کیا۔ انہوں نے اس بات پر غور کیا کہ ان میں سے کون کون ہر دن ایک ہی وقت پر تنہا آتا تھا۔ اس دوران انہیں کبھی کبھار کسی کے بریف کیس میں سے روزنامہ جادوگر کا تازہ شمارہ چرانے کا موقع بھی مل جاتا تھا۔ آہستہ آہستہ انہوں نے ابتدائی نقشے اور نوٹس تیار کر لئے تھے جو اس وقت ہرمائنی کے سامنے میز پر پھیلے ہوئے تھے۔

''ٹھیک ہے.....'' رون نے آہستگی سے کہا۔ ''تسلیم کر لیتے ہیں' کہ ہم اس کام کے لئے نکل جاتے ہیں.....مگر میرا خیال ہے کہ صرف میں اور ہیری جائیں.....'

''اوہ دوبارہ وہی کہانی شروع مت کر دینا۔'' ہرمائنی نے آہ بھرتے ہوئے کہا۔ ''میرا خیال ہے کہ ہم یہ بات پہلے ہی طے کر چکے ہیں اور دوبارہ اس پر بحث کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔''

''محکمے کے داخلی راستے پر چوغہ پہن کر جاسوسی کرنا ایک الگ بات ہے مگر یہ تھوڑا الگ معاملہ ہے، ہرمائنی!'' رون نے دس دن پرانے روزنامہ جادوگر کی طرف انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ''تمہارا نام ماگلو خاندان میں پیدا ہونے والے ان جادوگروں کی فہرست میں موجود ہے جو اپنے مقدمے کی سماعت کیلئے محکمہ میں حاضر نہیں ہوئے ہیں.....''

''اور ان کے لحاظ سے تم تو اس وقت اپنے گھر پر خشخاندہ سے مر رہے ہو۔ اگر کسی کو نہیں جانا چاہئے تو وہ ہیری ہے۔ اس کے سر پر دس ہزار گیلن سکوں کا انعام مقرر ہے.....''

''تو پھر ٹھیک ہے، میں یہیں رُک جاتا ہوں۔'' ہیری نے منہ بنا کر کہا۔ ''اگر تم والڈی مورٹ کو شکست دے دو تو مجھے آ کر بتا دینا، ٹھیک ہے......''

رون اور ہرمائنی کھلکھلا کر ہنس پڑے۔ اسی وقت ہیری کے ماتھے کے نشان میں درد کی لہر دوڑ گئی، اس کا ہاتھ لاشعوری طور پر ماتھے پر پہنچ گیا۔ اس نے ہرمائنی کی آنکھوں کو سکڑتے ہوئے دیکھ کر فوراً اپنے ماتھے سے بال پیچھے ہٹانے کی اداکاری کی۔

''ٹھیک ہے، اگر ہم تینوں نے ہی جانا ہے تو ہمیں الگ الگ نقاب اُڑان بھرنا ہوگی۔'' رون کہہ رہا تھا۔ ''اب ہم تینوں ایک ساتھ چوغے میں نہیں سما سکتے ہیں.....''

ہیری کے نشان میں درداب بڑھتا جارہا تھا۔ وہ کھڑا ہو گیا۔ کریچر تیزی سے اس کی طرف بڑھا۔

''مالک نے سوپ ختم نہیں کیا ہے، کیا مالک لذیذ سوپ پسند کریں گے یا پھر ترش شیر قند لاؤں جو مالک کا پسندیدہ پکوان ہے......''

''شکریہ کریچر!......مگر مجھے ایک منٹ کیلئے جانا ہے......ار...... باتھ روم!''

ہیری جانتا تھا کہ ہرمائنی اسے مشکوک نظروں سے دیکھ رہی تھی، اس لئے وہ جلدی سے ہال کی سیڑھیاں چڑھا۔ پہلی منزل پر پہنچ کر وہ تیزی سے باتھ روم داخل ہوا اور دروازہ بند کر کے کنڈی لگالی۔ درد سے کراہتے ہوئے وہ سیاہ واش بیسن پر جھکا گیا جس کا نکل سانپ کے کھلے ہوئے منہ جیسا تھا پھر اس نے اپنی آنکھیں بند کر لیں......

وہ شام کے دھندلکے میں ایک سڑک پر چلا جارہا تھا۔ دونوں طرف کے شوخ رنگت والے مکانوں کی اونچی اونچی چھتیں دکھائی دے رہی تھیں۔ وہ ان میں سے ایک مکان کے پاس پہنچا اور دروازے پر اپنی لمبی انگلیوں والا سفید ہاتھ رکھا۔ اس نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ اس کے اندر تجسس کی لہر دوڑنے لگی۔ ایک ہانپتی ہوئی عورت نے دروازہ کھولا مگر ہیری کو دیکھتے ہی اس کا چہرہ فق ہو گیا، اس کی مسکراہٹ خوف اور دہشت میں بدل گئی۔

''گریگوری وچ......؟'' ایک بلند، یخ بستہ آواز نے کہا۔

عورت نے اپنی سر نفی میں ہلایا۔ وہ دروازہ بند کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ ایک سفید ہاتھ دروازے کو پکڑے ہوئے تھا اور اسے دروازہ بند کرنے سے روک رہا تھا......

''مجھے گریگوری وچ چاہئے......''

''وہ یہاں نہیں رہتا ہے۔'' عورت زور سے سر ہلاتے ہوئے چیخی۔ ''وہ اب یہاں نہیں رہتا ہے۔ وہ یہاں نہیں رہتا ہے...... میں اسے نہیں جانتی......''

دروازہ بند کرنے کی کوشش چھوڑ کر وہ اب اندھیرے ہال میں پیچھے ہٹنے لگی۔ ہیری اس کے پیچھے پیچھے اندر داخل ہو گیا اور لمبی انگلیوں والے استخوانی ہاتھ سے چھڑی باہر نکال لی۔

''وہ کہاں ہے......؟''

''معلوم نہیں وہ کہاں ہے؟ وہ کہیں اور رہنے لگا ہے، مجھے نہیں معلوم...... مجھے نہیں معلوم!''

اس نے چھڑی اُٹھائی۔ عورت چیخی، دو چھوٹے چھوٹے بچے بھاگتے ہوئے ہال میں آئے۔ عورت نے اپنے بازو پھیلا کر انہیں بچانے کی کوشش کی۔ ہیری کو روشنی کی ایک چمک دکھائی دی۔

''ہیری...... ہیری...... ہیری......''

اس نے اپنی آنکھیں کھول دیں۔ وہ فرش پر گرا ہوا تھا۔ ہرمائنی دروازے پر ایک بار پھر مکے برسا رہی تھی۔

''ہیری......دروازہ کھولو......''

اسے معلوم تھا کہ وہ چیخ اُٹھا تھا۔ اس نے اُٹھ کر دروازے کی کنڈی اتار دی۔ ہرمائنی فوراً لڑکھڑاتے ہوئے اندر داخل ہوگئی۔ اس نے اپنا توازن ٹھیک کرتے ہوئے خود کو سنبھالا اور اندیشے بھری نظروں سے باتھ میں چاروں طرف نظر دوڑائی۔ رون ٹھیک اس کے عقب میں موجود تھا اور تھوڑا گھبرایا ہوا دکھائی دے رہا تھا جب اس نے اپنی چھڑی سرد باتھ روم کی نکڑوں کی طرف کی۔

''تم کیا کر رہے تھے؟'' ہرمائنی نے کرخت لہجے میں پوچھا۔

''تمہیں کیا لگتا ہے کہ میں یہاں کیا کر رہا تھا؟'' ہیری نے جرأت دکھانے کی کمزور کوشش کرتے ہوئے کہا۔

''تم بری طرح چیخ رہے تھے......'' رون نے متفکر انداز میں کہا۔

''اوہ ہاں! شاید میری آنکھ لگ گئی تھی یا......''

''ہیری! ہماری عقل کا تمسخر اُڑانے کی کوشش مت کرو۔'' ہرمائنی نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔ ''مجھے معلوم ہے کہ نیچے باورچی خانے میں تمہارے نشان میں درد اُٹھا تھا اور اس وقت تمہارا چہرہ سفید پڑ گیا تھا......''

ہیری باتھ روم کے کونے میں لگی ٹینکی پر بیٹھ گیا۔

''ٹھیک ہے...... میں نے ابھی ابھی والڈی مورٹ کو ایک عورت کو قتل کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ اب تک شاید اس نے اس عورت کا پورا گھر ہی مار ڈالا ہوگا جبکہ اسے کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ یہ تو ایک بار پھر سیڈرک ڈیگوری جیسا ہی تھا۔ ان لوگوں کی غلطی صرف یہ تھی کہ وہ وہاں پر موجود تھے......''

''ہیری! تمہیں اپنے ساتھ اس تعلق کے سلسلے کو مزید نہیں چلنے دینا چاہئے۔'' ہرمائنی اتنی زور سے دہاڑی کہ اس کی آواز پورے باتھ روم میں گونج اُٹھی۔ ''ڈمبل ڈور چاہتے تھے کہ تم جذب پوشیدی کا استعمال کرو۔ انہیں محسوس ہوتا تھا کہ یہ باہمی تعلق بے حد خطرناک ہے...... والڈی مورٹ اس کے استعمال سے بھرپور فائدہ اُٹھا سکتا ہے۔ ہیری! اُسے کسی کو ہلاک کرتے ہوئے یا کسی پر تشدد کرتے ہوئے دیکھنے سے تمہیں کیا فائدہ ہے؟ اس سے کیا مدد مل سکتی ہے......؟''

''اس سے مجھے معلوم ہو جاتا ہے کہ وہ کیا کر رہا ہے؟'' ہیری نے کہا۔

''یعنی تم اسے اپنے دماغ میں سے باہر رکھنے کی کوشش تک بھی نہیں کرو گے؟''

''ہرمائنی! میں ایسا نہیں کر سکتا ہوں۔ تم تو جانتی ہی ہو کہ میں جذب پوشیدی میں بہت کمزور واقع ہوا ہوں، مجھے اس کا طریقہ کار کبھی بھی سمجھ میں نہیں آیا ہے......''

''تم نے دراصل کبھی کوشش ہی نہیں کی۔'' وہ طیش کے عالم میں گرجی۔ ''میں یہ نہیں سمجھ پائی، ہیری! کیا خود تمہیں یہ خاص تعلق یا

باہمی پیوستگی پسند ہے......؟''

''پسند ہے؟'' اس نے آہستگی سے کہا۔ ''کیا تمہیں یہ پسند ہوتا؟''

''مجھے...... نہیں...... مجھے افسوس ہے، ہیری...... میرا کہنے کا مطلب یہ نہیں تھا......''

''مجھے اس سے نفرت ہے۔ میں اس بات سے بھی نفرت کرتا ہوں کہ وہ میرے اندر پہنچ سکتا ہے۔ مجھے اسے اس کے سب سے بھیانک روپ میں دیکھنا پڑتا ہے مگر میں اس کا استعمال اس کے خلاف کروں گا......''

''ڈمبل ڈور......''

''ڈمبل ڈور کو اب بھول جاؤ۔ یہ کسی اور کا نہیں، میرا فیصلہ ہے۔ میں جاننا چاہتا ہوں کہ وہ آخر گریگوری وچ کے پیچھے کیوں پڑا ہے؟''

''کس کے پیچھے......؟''

''ایک غیر ملکی چھڑی ساز ہے۔'' ہیری نے کہا۔ ''اس نے وکٹر کیرم کی چھڑی بنائی تھی اور کیرم کا کہنا ہے کہ وہ لاجواب اور بے جوڑ چھڑی ساز ہے......''

''مگر تمہارے کہنے کے مطابق والڈی مورٹ نے الوینڈر کو کہیں قید کر رکھا ہے۔ اگر اس کے پاس پہلے سے ہی ایک چھڑی بنانے والا موجود ہے تو اسے دوسرے چھڑی ساز کی ضرورت کیوں پڑ رہی ہے؟'' رون نے حیرانگی سے پوچھا۔

''شاید وہ بھی کیرم کی طرح ہی سوچتا ہے۔ شاید اسے بھی یہی محسوس ہوتا ہے کہ گریگوری وچ اس سے بہتر ہے...... یا پھر وہ سوچتا ہے کہ گریگوری وچ کے پاس اس بات کا جواب ضرور مل جائے گا کہ مجھ پر حملہ کرتے وقت میری چھڑی نے جو کام کیا تھا، وہ کیونکر ہوا؟ کیونکہ الوینڈر کو تو اس کی وجہ بالکل سمجھ میں آئی تھی......''

ہیری نے چیختے ہوئے دھول بھرے آئینے میں اپنا سراپا دیکھا۔ اسے اپنے ٹھیک پیچھے رون اور ہرمائنی اندیشے بھری نظروں سے ایک دوسرے کی طرف دیکھتے ہوئے دکھائی دیئے۔

''ہیری! تم بار بار یہ کیوں کہتے ہو کہ تمہاری چھڑی نے یہ سب کچھ کیا تھا؟'' ہرمائنی نے عجیب لہجے میں کہا۔ ''وہ تو تم نے ہی کیا تھا۔ تم اپنی مخفی طاقت کی ذمہ داری کیوں نہیں خود قبول کرتے ہو؟''

''کیونکہ میں اصلیت جانتا ہوں کہ وہ کام میں نے بالکل نہیں کیا تھا اور یہ بات والڈی مورٹ بھی جانتا ہے، ہرمائنی! ہم دونوں ہی جانتے ہیں کہ حقیقت میں کیا ہوا تھا؟''

انہوں نے ایک دوسرے کی طرف غصیلی نظروں سے دیکھا۔ ہیری جانتا تھا کہ وہ ہرمائنی کو قائل نہیں کر پایا تھا اور وہ اس کی مخالفت میں اور دلیلیں تلاش کر رہی تھی، ان دونوں نظریات کے بارے میں......اس کی چھڑی کے بارے میں بھی اور اس کے بارے

میں بھی کہ وہ والڈی مورٹ کے دماغ میں دیکھنے کی کوشش کیوں کر رہا تھا۔ اسے نہایت طمانیت ملی جب رون نے آگے بڑھ کر بیچ میں مداخلت کی۔

''رہنے دو۔'' اس نے ہرمائنی کو مشورہ دیتے ہوئے کہا۔ ''یہ اس کا ذاتی معاملہ ہے اور اگر ہمیں کل محکمے کا سفر کرنا ہے تو کیا تمہیں محسوس نہیں ہوتا ہے کہ ہمیں اس کی منصوبہ بندی کے بارے میں مزید گفتگو کرنا چاہئے؟''

ہرمائنی نے گہری آہ بھر کر اس موضوع کو وہیں چھوڑ دیا حالانکہ ہیری کو پورا یقین تھا کہ وہ پہلی فرصت پاتے ہی دوبارہ اس پر حملہ آور ہو جائے گی۔ وہ دوبارہ واپس باورچی خانے میں پہنچ گئے جہاں کریچر نے ان سب کو گرم گرم قورمہ اور شیر قند پیش کیا۔

وہ اس رات دیر تک باتیں کرتے رہے اور دیر سے سوئے کیونکہ وہ اپنی منصوبہ بندی پر تب تک گھنٹوں مغز ماری کرتے رہے جب تک انہوں نے اسے پوری طرح یاد کر کے ایک دوسرے کے سامنے کسی غلطی کے بغیر دہرا نہیں لیا۔ ہیری اب سیریس کے کمرے میں سونے لگا تھا۔ اس نے اپنی چھڑی کی روشنی میں اپنے ڈیڈی، سیریس، لوپن اور پٹی گو کی تصویر کو دیر تک دیکھا۔ وہ دس منٹ تک منصوبے کے بارے میں بڑبڑاتا رہا۔ بہر حال جب اس نے اپنی چھڑی کی روشنی گل کی تو وہ بھیس بدل مرکب یا بیمار گھڑ ٹافی یا شعبہ جادوئی بحالیات کے آسمانی نیلے چوغوں کے بارے میں نہیں سوچ رہا تھا۔ وہ تو گریگوری وچ نامی چھڑی ساز کے بارے میں سوچ رہا تھا اور یہ بھی کہ گریگوری وچ کب تک والڈی مورٹ کی نگاہوں سے چھپا رہ پائے گا۔ جبکہ والڈی مورٹ نہایت مستحکم انداز کے ساتھ اس کا تعاقب کر رہا تھا۔

ایسا لگا جیسے آدھی رات بعد ہی صبح صادق کا اجالا بہت جلدی ہو گیا تھا۔

''تم کافی ڈراؤنے دکھائی دے رہے ہو!'' رون نے ہنستے ہوئے کہا جب وہ اسے جگانے کیلئے کمرے میں آیا تھا۔

''زیادہ دیر تک نہیں رہے گا۔'' ہیری نے جمائی لیتے ہوئے کہا۔

انہیں ہرمائنی نیچے باورچی خانے میں ہی مل گئی تھی۔ کریچر نے اسے کافی اور گرم رولز کھانے کیلئے دے دیئے تھے۔ ہیری کو ہرمائنی اسی طرح بوکھلائی ہوئی دکھائی دی جیسے عموماً امتحانات کے دنوں میں اس پر بدحواسی اور بوکھلاہٹ طاری ہو جاتی تھی۔

''چوغے......'' ہرمائنی نے آہستگی سے کہا پھر انہیں دیکھنے کے بعد اس نے گھبرا کر اپنا سر ہلایا اور اپنے ہینڈ بیگ میں کچھ اور تلاش کرنے لگی۔ ''بھیس بدل مرکب......غیبی چوغہ......فریبی دھماکے دار بم......تم دونوں کو بھی یہ دور کھ لینا چاہئے تاکہ بوقت ضرور کام آ سکیں......قے آور ٹافی......نکسیر پھوڑ ٹافی......وسیع سماعتی کان......''

ناشتہ کرنے کے بعد وہ اوپر کی منزل پر پہنچے۔ کریچر نے انہیں جھک کر سلام کر کے باورچی خانے سے الوداع کیا اور یہ وعدہ کیا کہ ان کے لوٹ کر آنے تک وہ قورمہ اور گردوں کی پڈنگ تیار رکھے گا......

''خدا اس کا بھلا کرے۔'' رون نے چاپلوسی بھرے انداز میں کہا۔ ''میں سوچا کرتا تھا کہ اس کا سر بھی کاٹ کر دیوار پر سجا دینا

چاہئے......‘‘

وہ نہایت محتاط انداز سے دروازہ کھول کر سامنے والی سیڑھی پر پہنچے۔انہوں نے سوجی ہوئی آنکھوں والے دومرگ خوروں کو دیکھا جو دھند بھری سڑک پر کھڑے مکان نمبر بارہ کی نگرانی کر رہے تھے۔ ہر مائنی پہلے رون کے ساتھ اوجھل ہوگئی پھر رون کو محکمے کے داخلی راستے پر چھوڑ کر ہیری کو لینے کیلئے لوٹ آئی۔

اندھیرے اور دم گھٹ ماحول میں ثقاب اُڑان بھرنے کے بعد ہیری اس چھوٹے سے راستے پر پہنچ گیا جہاں ان کا منصوبے کا آغاز ہونے والا تھا۔راستہ اس وقت ویران دکھائی دے رہا تھا۔وہاں صرف دو بڑے کوڑے دان پڑے تھے، محکمے میں سب سے پہلے آنے والے اہلکار عام طور پر آٹھ بجے تک نمودار نہیں ہوتے تھے۔

’’تو پھر ٹھیک ہے۔‘‘ ہر مائنی نے اپنی چھڑی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔’’وہ عورت یہاں قریباً پانچ منٹ کے بعد پہنچ جائے گی جب میں اسے ششدر کروں......‘‘

’’ہر مائنی! ہمیں معلوم ہے!‘‘ رون نے سختی سے کہا۔’’اور میرے خیال سے اس کے یہاں پہنچنے سے پہلے ہمیں دوارزہ کھول لینا چاہئے تھا؟‘‘

ہر مائنی چیخی۔

’’اوہ! میں تو یہ بھول ہی گئی تھی......‘‘

اس نے اپنی چھڑی تالے لگے اشتہاروں سے بھرے ہوئے دروازے کی طرف کی لہرائی جو دھماکے کی آواز کے ساتھ کھل گیا۔ پہرے داری کے دوران انہیں یہ معلوم ہو چکا تھا کہ اس کے پیچھے کی اندھیری راہداری ایک خالی تھیٹر کی طرف جاتی تھی۔ ہر مائنی نے دروازے کو اپنی طرف کھینچا تا کہ یہ بند دکھائی دے۔

’’اوراب......‘‘ اس نے باقی دونوں کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔’’ہمیں دوبارہ چوغے کے نیچے روپوش ہو جانا چاہئے۔‘‘

’’......اور انتظار کرتے ہیں۔‘‘ رون نے بات پوری کی اور چوغے کو ہر مائنی کے سر کے اوپر ڈال دیا۔اس نے ہیری کی طرف شرارتی انداز میں دیکھا۔

قریباً ایک منٹ بعد کھٹاک کی ہلکی سی آواز سنائی دی اور محکمے کی سفید بالوں والی ایک عورت اہلکاران سے کچھ فٹ دور ہوا میں سے نمودار ہوئی۔دھوپ کی یکا یک چمک سے اس کی آنکھیں تھوڑی خیرہ دکھائی دیں کیونکہ سورج ابھی ابھی بادلوں کے پیچھے سے نکل آیا تھا۔ بہرحال، خوشگوار دھوپ کا لطف لینے کا اسے موقع ہی نہیں مل پایا کیونکہ ہر مائنی کا خاموش ششدر وار اس کے سینے پر پڑا اور وہ سڑک پر گر گئی۔

’’بہت شاندار ہر مائنی!‘‘ رون نے تھیٹر کا دروازے کے پاس والے کوڑے دان کے عقب سے نکلتے ہوئے کہا۔ ہیری نے

تیزی سے غیبی چوغہ اتار دیا۔ وہ اس پستہ قد جادوگرنی کو اندھیری راہداری میں لے گئے جو چبوترے کے پیچھے کی طرف جاتی تھی۔ ہرمائنی نے جادوگرنی کے سر کے بال اکھاڑ کر کیچڑ جیسے بھیس بدل مرکب کی شیشے کی بوتل میں ڈال دیئے۔ جس اسے نے اپنی بیگ میں سے باہر نکالا تھا۔ رون پستہ قد جادوگرنی کا ہینڈ بیگ ٹٹول رہا تھا۔

''اس کا نام مفلیڈا ہوپکرکس ہے۔'' رون نے ایک چھوٹے کارڈ کو پڑھتے ہوئے کہا جس سے یہ معلوم ہوا کہ ان کی شکار غیر قانونی جادوئی استعمالات کے شعبے میں اسسٹنٹ آفیسر تھی۔ ''ہرمائنی! تم اسے اپنے پاس رکھ لو اور یہ رہے ٹوکن......''

اس نے جادوگرنی کے ہینڈ بیگ میں سے کچھ چھوٹے سنہرے سکے نکال کر ہرمائنی کو تھما دیئے جب پر ایم او ایم کے حروف کندہ تھے۔ ہرمائنی نے بھیس بدل مرکب پی لیا جو سورج مکھی کی رنگت کا ہو چکا تھا۔ کچھ ہی سیکنڈ بعد ان کے سامنے مفلیڈا ہوپکرکس کی ہم شکل کھڑی ہوئی دکھائی دی۔ جب وہ مفلیڈا کی عینک اتار کر لگا رہی تھی تو ہیری نے اپنی گھڑی پر نگاہ ڈالی۔

''ہمیں دیر ہو رہی ہے۔ شعبہ جادوئی بحالیات کا اہلکار کسی بھی لمحے پہنچ سکتا ہے۔''

انہوں نے جلدی سے اصلی مفلیڈا کو بند کر کے دروازے لگا دیا۔ ہیری اور رون نے اپنے اوپر غیبی چوغہ ڈال لیا مگر ہرمائنی تنگ راستے پر رُک کر انتظار کرنے لگی۔ کچھ ہی لمحوں بعد کھٹاک کی ایک اور آواز سنائی دی۔ اس بار ان کے سامنے ایک پستہ قامت جادوگر نمودار ہوا۔

''اوہ کیسی ہو مفلیڈا!''

''اچھی ہوں......تم اپنا سناؤ!'' ہرمائنی نے تھوڑی کپکپاتی ہوئی آواز میں کہا۔

''زیادہ اچھا نہیں ہوں۔'' پستہ قامت جادوگر نے جواب دیا جو کافی پریشان اور اداس دکھائی دے رہا تھا۔

جب ہرمائنی اور پستہ قامت جادوگر راستے کی طرف چند قدم بڑھے تو ہیری اور رون غیبی چوغے میں ان کے تعاقب میں چل پڑے۔

''مجھے یہ سن کر افسوس ہوا کہ تم اچھا محسوس نہیں کر رہے ہو۔'' ہرمائنی نے سخت لہجے میں کہا جب جادوگر نے اپنی اُداسی کو بہتر بنانے کی کوشش کی۔ اسے تنگ راستے سے باہر نکلنے سے پہلے ہی روکنا تھا۔ ''یہ لو ٹافی کھاؤ......''

''اوہ......اوہ نہیں......شکریہ!''

''ایک تو لینا ہی پڑے گی۔'' ہرمائنی نے اصرار کرتے ہوئے کہا اور اپنی بیمار گھڑ ٹافیوں کا ڈبہ اس کے چہرے کے سامنے لہرایا۔ تھوڑا سہمے ہوئے پستہ قامت جادوگر نے ایک ٹافی اُٹھا کر کھا لی۔ اس کا نتیجہ فوراً نکلا، جونہی قے آور ٹافی حلق سے نیچے اتری پستہ قامت جادوگر نے اتنی زور سے قے کی کہ اسے یہ معلوم ہی نہ ہو پایا کہ ہرمائنی نے اس کے سر کے کچھ بال اکھاڑ ڈالے تھے۔

''اُف خدایا......'' وہ کراہتا ہوا بولا جب جادوگر پوری گلی میں قے کرتا رہا۔

''تمہیں شاید آج چھٹی لے لینا چاہئے۔''

''نہیں نہیں......'' اس نے رندھے ہوئے گلے سے کہا اور ایک بار پھر قے کر ڈالی حالانکہ وہ سیدھا کھڑا ابھی نہیں ہو سکتا تھا مگر اس کے باوجود آگے چلنے کی کوشش کر رہا تھا۔ ''آج تو بالکل نہیں...... آج کے دن تو بالکل نہیں...... مجھے جانا ہی ہوگا۔''

''مگر یہ تو دیوانگی والی بات ہے۔'' ہرمائنی نے دہشت میں آتے ہوئے کہا۔ ''تم اس حالت میں دفتر نہیں جا سکتے ہو...... میرا خیال ہے کہ تمہیں سینیٹ مونگوز ہسپتال جانا چاہئے۔ وہ تمہیں فوراً ٹھیک کر دیں گے......''

جادوگر اب بے حال ہو کر گر گیا تھا مگر اس کے باوجود وہ اب بھی ہاتھوں کے بل مرکزی سڑک کی طرف رینگنے کی کوشش کر رہا تھا۔

''تم اس طرح کبھی دفتر نہیں پہنچ پاؤ گے۔'' ہرمائنی نے چیختے ہوئے کہا۔

بالآخر پستہ قد جادوگر کو یہ احساس ہو گیا کہ وہ صحیح کہہ رہی تھی۔ ہرمائنی کا سہارا لے کر وہ کھڑا ہوا اور اپنی جگہ پر گھومتا ہوا ثقاب اُڑان بھر گیا۔ وہ اپنے عقب میں ہوا میں قے کی بڑی بوچھاڑ چھوڑ گیا تھا اور وہ بیگ بھی جو اس کے ثقاب اُڑان ہوتے ہوئے رون نے اس کے ہاتھوں سے کھینچ لیا تھا۔

''اوہ......'' ہرمائنی نے قے کی غلاظت سے بچنے کیلئے اپنے چوغے کو تھوڑا اوپر اُٹھا لیا۔ ''اسے بھی ششدر ہی کر دیتے تو اتنا جھنجھٹ نہ اُٹھانا پڑتا۔''

رون غیبی چوغے کے نیچے سے جادوگر کو بیگ پکڑے ہوئے باہر نکلا اور بولا۔ ''مگر بہت زیادہ لوگوں کو بیہوش کرنے کی وجہ سے لوگوں کی توجہ اس طرف مبذول نہ ہو، یہ ممکن نہیں ہے۔ ویسے اسے اپنے کام سے کچھ زیادہ ہی محبت لگ رہی تھی، ہے نا؟ بال اور مرکب نکالو......''

دو منٹ بعد رون ان کے سامنے کھڑا تھا۔ وہ بیمار جادوگر جتنا ہی پستہ قامت ہو گیا تھا اور بیگ میں رکھا ہوا آسمانی نیلے رنگت والا چوغہ پہن رہا تھا۔

''یہ کچھ عجیب بات نہیں ہے کہ وہ اسے آج پہن کر نہیں آیا تھا، ہے نا؟ حالانکہ وہ اپنے کام پر پہنچنے کیلئے نہایت بیتاب دکھائی دے رہا تھا؟ خیر جو بھی ہو...... پیچھے لگے ہوئے لیبل کے مطابق میرا نام اب 'ریگ کیٹر مول' ہے......''

''اب تم یہیں انتظار کرو۔'' ہرمائنی نے ہیری سے کہا جو اب بھی غیبی چوغے کے نیچے چھپا ہوا تھا۔ ''ہم تمہارے لئے بھی کچھ بال لے کر آتے ہیں......''

ہیری کو دس منٹ تک انتظار کرنا پڑا حالانکہ قے کی غلاظت سے بھری ہوئی گلی میں بیہوش مفلیڈا کو چھپانے والے دروازے کے پاس تنہا کھڑے کھڑے اسے یہ وقت کچھ زیادہ ہی طویل محسوس ہو رہا تھا۔ بالآخر رون اور ہرمائنی دوبارہ آ گئے۔

''ہمیں معلوم نہیں ہے کہ وہ کون تھا۔'' ہرمائنی نے ہیری کی طرف کچھ گھنگھریالے سیاہ بال بڑھاتے ہوئے کہا۔ ''مگر وہ نکسیر پھوڑ

ٹافی کا شکار ہو کر بہتے ہوئے خون کے ساتھ گھر لوٹ گیا ہے، یہ لو...... وہ کافی لمبا ہے، تمہیں زیادہ بڑے چوغے کی ضرورت پڑے گی۔''

اس نے پرانے چوغے نکالے جو کریچر نے ان کیلئے دھو کر صاف ستھرے کر دیئے تھے۔ ہیری مرکب لے کر اپنا روپ بدلنے کیلئے ایک طرف چلا گیا۔ جب درد بھری تبدیلی کا عمل مکمل ہوا تو وہ چھ فٹ سے بھی زیادہ لمبا دکھائی دے رہا تھا۔ اپنی مچھلیوں بھرے بازو سے اسے معلوم ہو گیا کہ اب اس میں کافی طاقت آ گئی ہے۔ اس کی چھوٹی ڈاڑھی بھی تھی۔ غیبی چوغے اور اپنی عینک اپنے نئے چوغے میں ٹھونسنے کے بعد وہ باقی دونوں کے پاس پہنچ گیا۔

''اوہ تم کافی بارعب اور ڈراؤنے دکھائی دے رہے ہو۔'' رون نے ہیری کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو اس سے کہیں زیادہ لمبا دکھائی دے رہا تھا۔

''مفلیڈا کا ایک ٹوکن لے لو۔'' ہرمائنی نے ہیری سے کہا۔ ''ہم اب چلتے ہیں، قریباً نو بج چکے ہیں......''

وہ لوگ ایک ساتھ گلی میں سے باہر نکلے اور پچاس گز تک ہجوم بھرے فٹ پاتھ پر چلتے رہے۔ سامنے دو سیڑھیاں تھیں جن کے درمیان سیاہ آہنی باڑھ لگی ہوئی تھی۔ ایک طرف سائن بورڈ پر مرد حضرات اور دوسری طرف سائن بورڈ پر خواتین لکھا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''ایک منٹ بعد ملاقات ہو گی۔'' ہرمائنی نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا اور وہ خواتین والی سیڑھیوں کی طرف چل دی۔ ہیری اور رون کچھ عجیب لباس والے آدمیوں کے درمیان پہنچ گئے۔ وہاں لوگ ایک زمین دوز عام عوامی ٹوائلٹ میں داخل ہو رہے تھے۔ جس پر گندے سیاہ اور سفید پردے پڑے ہوئے تھے۔

''صبح بخیر ریگ!'' آسمانی نیلے چوغے پہنے ہوئے ایک دوسرے جادوگر نے رون کی طرف ہوئے کہا جب وہ دروازے کے سوراخ میں اپنا سنہرا ٹوکن ڈال کر ٹوائلٹ میں پہنچ گیا۔ ''یہ تو خواہ مخواہ کا جھنجٹ ہے، ہے نا؟ ہم سب کو اس طرح اندر جانے کے لئے مجبور کیا جا رہا ہے۔ وہ لوگ کس کی آمد کا انتظار کر رہے ہیں...... ہیری پوٹر کی آمد کا......؟''

جادوگر اپنے مذاق پر کھل کر ہنس پڑا۔ رون بھی مجبوری کے عالم مسکرا دیا۔

''ہاں! یہ کتنی احمقانہ بات ہے، ہے نا؟'' اس نے کہا۔

ہیری کو دائیں طرف سے فلش ٹینک کے گھر گھرانے کی آواز سنائی دی۔ وہ نیچے جھکا اور اس نے دونوں ٹوائلٹس کے نیچے کھلی ہوئی جگہ میں دیکھا۔ اس نے دیکھا کہ جوتے پہنے دو پیر پہلو والے ٹوائلٹ کے سوراخ میں سے نیچے کی طرف جا رہے تھے۔ اس نے بائیں طرف دیکھا۔ رون اس کی طرف دیکھ کر پلکیں جھپکا رہا تھا۔

''ہمیں خود کو فلش کرنا پڑے گا......؟'' اس نے بڑبڑا کر کہا۔

''ایسا ہی لگتا ہے۔'' ہیری نے سرگوشی کرتے ہوئے جواب دیا۔اس کی آواز گہری اور سنجیدہ لگ رہی تھی۔

وہ دونوں کھڑے ہو گئے۔خود کو نہایت احمقانہ محسوس کرتے ہوئے ہیری نے ٹوائلٹ کے سوراخ میں پاؤں دھنسائے۔ وہ فوراً جان گیا کہ اس نے صحیح کام کیا تھا۔پانی میں کھڑے ہونے کے باوجود اس کے جوتے، پیر اور چوغہ بالکل خشک تھا۔اس نے ہاتھ اُٹھا کر زنجیر کھینچی اور اگلے ہی لمحے وہ ایک چھوٹے پائپ میں سے ہوتا ہوا محکمہ جادو کے ایک سبز روشنی والے آتشدان میں پہنچ گیا۔

وہ عجیب انداز سے اُٹھا اور باہر نکلا۔اس کا بدن اب بھی معمول سے کچھ زیادہ لمبا چوڑا تھا۔ہیری گذشتہ بار جب محکمے میں آیا تھا تو اسے داخلی ہال میں اتنا اندھیرا کبھی نہیں ملا تھا۔پہلے ہال کے وسطی حصے میں ایک بڑا پانی کا چمکدار سنہری فوارہ تھا جس سے لکڑی کے فرش اور دروازوں پر روشنی کی کرنیں جگمگاتی ہوئی پڑتی تھیں۔اب وہاں سیاہ پتھر کا عظیم الجثہ مجسمہ تھا جو تھوڑا بھیانک دکھائی دیتا تھا۔اس میں ایک جادوگرنی اور جادوگر منقش تخت پر بیٹھے ہوئے تھے اور نیچے آتشدانوں سے باہر نکلتے ہوئے محکمے کے اہلکاروں کو دیکھ رہے تھے۔مجسمے کے نیچے کی طرف ایک فٹ اونچے حروف میں یہ جملہ لکھا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

'جادو ہی طاقت کا سر چشمہ ہے!'

ہیری کے پیروں کے پچھلے حصے سے کوئی زور سے ٹکرایا۔ایک اور جادوگر اس کے پیچھے والے آتشدان میں سے ابھی ابھی باہر نکلا تھا۔

''راستے سے دور کیوں نہیں ہٹتے؟......کیا تمہاری آنکھیں؟......اوہ معاف کرنا رنکورئن!''

نو وارد گنجا جادوگر واضح طور پر ہراساں دکھائی دیا اور جلدی سے وہاں سے دور نکل گیا۔ یہ عیاں تھا کہ ہیری جس رنکورئن کے بھیس میں تھا وہ کوئی بارعب جادوگر تھا۔

''شش......'' ایک دھیمی کی آواز سنائی دی۔ ہیری نے پلٹ کر چاروں طرف دیکھا ایک بوڑھی جادوگرنی اور شعبہ جادوئی بحالیات کا آسمانی نیلا چوغہ پہنے مجسمے کے قریب کھڑے ہو کر اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔ہیری تیزی سے ان کے پاس پہنچ گیا۔

''تو تم ٹھیک ٹھیک پہنچ گئے؟'' ہرمائنی نے ہیری سے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

''نہیں! وہ ابھی تک ٹوائلٹ کے سوراخ میں ہی پھنسا ہوا ہے۔'' رون نے کہا۔

''واہ......تم نے بھی کتنا دلچسپ مذاق کیا ہے...... یہ کافی ناگوار عمل ہے، ہے نا؟'' اس نے ہیری سے کہا جو مجسمے کی طرف گھور رہا تھا۔''کیا تم نے غور کیا کہ وہ کس پر بیٹھے ہیں؟''

ہیری نے غور سے دیکھا تب جا کر اسے احساس ہوا کہ وہ جسے سجاوٹی نقوش والا تخت سمجھ رہا تھا، وہ دراصل انسانوں کی لاشیں تھیں، ننگے بدن والی سینکڑوں مردہ لاشیں، عورتوں، بچوں اور مردوں کی لاشیں، جن کے چہرے موت کی تکلیف سے بھیانک اور بگڑے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔فخریہ انداز میں بھاری بھر کم چوغے پہنے ہوئے جادوگر اور جادوگرنی کے مجسموں کا بوجھ اُٹھائے

ہوئے تھے۔

''ماگلو......'' ہرمائنی نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔''اب اپنی صحیح جگہ پر چلو......ہمیں اب چلنا چاہیے۔''

وہ جادوگروں اور جادوگرنیوں کے ہجوم میں شامل ہو گئے جو ہال کے آخری کنارے کی طرف جا رہے تھے جہاں سنہری دروازے دکھائی دے رہے تھے۔انہوں نے چپکے سے چاروں طرف کا جائزہ لیا مگر کہیں بھی انہیں ڈولرس امبریج کی جھلک دکھائی نہیں دی۔وہ دروازے میں ہوکر ایک چھوٹے ہال میں پہنچ گئے جہاں بیس سنہری لفٹوں کے سامنے لوگ قطاروں میں کھڑے تھے۔وہ ابھی سب سے نزدیکی لفٹ کے پاس پہنچے ہی تھے کہ اسی وقت ایک آواز سنائی دی۔

''کیٹرمول......''

انہوں نے پلٹ کر دیکھا۔ہیری کے پیٹ میں کھلبلی کا طوفان اُٹھنے لگا۔ڈمبل ڈور کی موت کے وقت موجود ایک مرگ خوران کی طرف دھڑ دھڑاتا ہوا آ رہا تھا۔اردگرد کے محکماتی اہلکار اس کی صورت دیکھ کر سہمے ہوئے دکھائی دیئے اور خاموشی چھا گئی۔ہیری نے ان کی جھکی ہوئی نظروں کی طرف دیکھا اور اسے محسوس ہوا کہ جیسے وہ خوف کی لہریں محسوس کر رہے تھے۔اس آدمی کی تیوری چڑھی ہوئی تھی، بے رحم سفاک چہرہ اس کے شاندار چوغے سے میل نہیں کھا رہا تھا جس پر سونے کے دھاگوں کی کڑھائی چمک رہی تھی۔لفٹوں کے چاروں طرف کھڑے ہجوم میں سے ایک جادوگر چاپلوسی بھرے انداز میں چلایا۔''صبح بخیر یکسلے ......''

یکسلے نے اس کی بات سنی ان سنی کر دی۔

''کیٹرمول! میں نے شعبہ جادوئی بحالیات میں کسی کو میرا دفتر درست کرنے کیلئے کہا تھا، وہاں ابھی تک موسلا دھار بارش ہو رہی ہے۔''

رون نے مڑ کر دیکھا جیسے یہ امید کر رہا ہو کہ جیسے کوئی دوسرا اس کی جگہ جواب دے گا مگر کوئی بھی نہیں بولا۔

''بارش ہو رہی ہے؟......آپ کے دفتر میں...... یہ تو اچھی بات نہیں ہے، ہے نا؟''

رون گھبراہٹ بھرے انداز میں ہنسا۔یکسلے کی آنکھیں پھیل گئیں۔

''کیٹرمول! تمہیں یہ بات دلچسپ معلوم ہو رہی ہے؟''

دو جادوگر سامنے والی قطار میں سے نکل کر تیزی سے دوسری طرف چلے گئے۔

''نہیں......'' رون نے جلدی سے کہا۔''بالکل نہیں! ظاہر ہے کہ......''

''کیٹرمول! کیا تم یہ بات جانتے ہو کہ میں تمہاری بیوی سے تفتیش کرنے کیلئے نیچے جا رہا ہوں؟ دراصل مجھے بہت حیرانگی ہے کہ جب وہ وہاں تمہارا انتظار کر رہی ہے تو تم اس کا ہاتھ کیوں نہیں تھامے ہوئے ہو؟ تم نے قبل از وقت ہی شکست تسلیم کر لی ہے، ہے نا؟ شاید سمجھداری بھرا فیصلہ ہے۔اب اگلی بار کسی خالص خون والی جادوگرنی سے ہی شادی کرنا......سمجھے!''

دہشت کے مارے ہرمائنی کے منہ سے چیخ نکل گئی۔یکسلے کی اس کی طرف گھور کر دیکھا تو وہ ہلکا سا کھانسی اور دوسری طرف مڑ گئی۔

''مم......میں......'' رون ہکلاتے ہوئے بولا۔

''اگر میری بیوی پر بدذات ہونے کا الزام ہوتا'' یکسلے غراتا ہوا بولا۔''ویسے تو میں کبھی اتنی گھٹیا عورت سے شادی ہی نہیں کروں گا......اور شعبہ جادوئی نفاذ قانون کا منتظم اگر مجھ سے کوئی کام کروانا چاہتا تو میں اس کام کو سب سے اوّل ترجیح پر رکھتا کیٹرمول! تم میری بات سمجھ گئے ہو، ہے نا؟''

''ہاں!'' رون ذرا سہمے ہوئے لہجے میں بولا۔

''تو جا کر وہ کام پورا کرو کیٹرمول! اور اگر میرا دفتر ایک گھنٹے کے اندر بالکل خشک نہ ہوا تو تمہاری بیوی کے خون کا درجہ پہلے سے زیادہ سنگین حالت میں پہنچ جائے گا۔''

ان کے سامنے والی سنہری لفٹ کا دروازہ کھڑکھڑاتا ہوا کھل گیا۔ ہیری کی طرف سر ہلا کر اور ناخوشگوار مسکراہٹ کے ساتھ یکسلے دوسری لفٹ کی طرف بڑھ گیا۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ یکسلے کو ہیری سے امید تھی کہ وہ کیٹرمول کے ساتھ کئے گئے برتاؤ پر خوش ہوگا۔ ہیری، رون اور ہرمائنی اپنے سامنے والی لفٹ میں داخل ہو گئے۔ ان کے پیچھے کوئی دوسرا داخل نہیں ہوا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے لوگ انہیں اچھوت سمجھ رہے ہوں۔ لفٹ کا دروازہ دھڑام سے بند ہو گیا اور لفٹ اوپر اُٹھنے لگی

''اب میں کیا کروں؟'' رون نے ان دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے فوراً پوچھا۔ وہ کافی صدمے میں ڈوبا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔''اگر میں وہاں نہیں گیا تو میری بیوی......میرا کہنے کا مطلب ہے کہ کیٹرمول کی بیوی......''

''ہم تمہارے ساتھ چلتے ہیں۔ ہمیں ایک ساتھ ہی رہنا چاہئے۔'' ہیری نے جلدی سے کہا مگر رون نے تیزی سے سر ہلا دیا۔

''یہ سراسر پاگل پن ہے۔ ہمارے پاس زیادہ وقت نہیں ہے۔ تم دونوں جا کر امبریج کو تلاش کرو۔ میں جا کر یکسلے کے دفتر کی بارش کو روکنے کی کوشش کرتا ہوں......مگر میں بارش کو روکوں گا کیسے؟''

''بارش روکنے کا جادوئی کلمہ 'نجاستم ڈورستم' ہے۔'' ہرمائنی نے فوراً کہا۔''اگر کوئی نحوست نہ ہوئی یا تاریک جادو نہ ہوگا تو اس سے بارش ضرور رُک جائے گی۔ اگر نہ رُکے تو سمجھ لینا کہ کرۂ ہوائی میں کوئی گڑبڑ ہوئی ہوگی جسے ٹھیک کرنے زیادہ مشکل کام ہوگا۔ فی الحال تم اس کے سامنے محفوظ رہنے کیلئے غیر اثر پذیر سحر کا استعمال کر دینا......''

''اسے دوبارہ دہرانا مگر ذرا آہستگی سے......'' رون نے کہا اور بوکھلاہٹ کے عالم میں اپنی جیب میں سے قلم ڈھونڈنے لگا مگر اسی وقت لفٹ رُک گئی۔ ایک خاتون کی تیکھی آواز سنائی دی۔''چوتھے درجے کا پڑاؤ۔ شعبہ قواعد وضوابط برائے قابو جادوئی جاندار، جس میں جادوئی جانور و عفریت اور بھوتوں کو تنظیمی دفتر، خطرناک درندہ اتلاف کمیٹی کا دفتر، غوبلن مشاورتی دفتر اور حشرات الارض کے

ہدایاتی دفتر ہیں......'' لفٹ کا دروازہ کھل گیا اور کچھ جادوگر لفٹ میں سوار ہوگئے۔ پیلے اور ارغوانی کاغذی جہاز بھی اندر آ گئے اور لفٹ کی چھت پر لگے ہوئے لیمپ کے گرد پروانوں کی مانند منڈلانے لگے۔

''صبح بخیر البرٹ!'' بھاری مونچھوں والے آدمی نے ہیری سے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس نے رون اور ہرمائنی پر نگاہ ڈالی۔ لفٹ ایک بار پھر اوپر کی طرف چل پڑی۔ ہرمائنی اور سرگوشیوں میں رون کو جلدی جلدی ہدایات دے رہی تھی۔ جادوگر ہیری کی طرف مسکراتے ہوئے جھک کر بڑبڑایا۔ ''ڈریک کرسول، وہی؟ غوبلن مفاہمت رابطہ کمیٹی والا؟ بہت شاندار، البرٹ! مجھے پورا یقین ہے کہ اب مجھے اس کا عہدہ مل ہی جائے گا......''

اس نے آنکھ دبائی اور ہیری جواب محض مسکرا دیا اور امید کی کہ شاید اس سے کام چل جائے گا۔ لفٹ رُک گئی اور جالی والا دروازہ ایک بار پھر کھل گیا۔ جادوگرنی کی تیکھی آواز گونجی۔

''دوسرے درجے کا پڑاؤ۔ شعبہ نفاذ قانون جس میں ممنوعہ استعمالات جادو کا دفتر، ایرورز کا مرکزی دفتر، جادوئی اسمبلی وعدالت عظمیٰ کے دفاتر ہیں......''

ہیری نے دیکھا کہ ہرمائنی نے رون کو ہلکا سا دھکا دیا اور وہ لفٹ میں سے تیزی سے باہر نکل گیا۔ اس کے پیچھے پیچھے دوسرے جادوگر بھی نکل گئے۔ اب ہیری اور ہرمائنی اکیلے رہ گئے تھے جس لمحے سنہری جالی والا دروازہ بند ہوا۔ ہرمائنی بہت تیزی سے بولی۔ ''ہیری! میرا خیال تھا کہ میں بھی اس کے ساتھ چلی جاتی تو زیادہ اچھا رہتا۔ مجھے امید نہیں ہے کہ اسے ذرا بھی اندازہ ہو کہ اسے وہاں کیا کرنا ہے اور اگر وہ پکڑا گیا تو پورا منصوبہ......''

''پہلے درجے کا پڑاؤ...... وزیر جادو کا دفتر اور معاون عملے کے دفاتر۔''

سنہری جالی والا دروازہ ایک بار پھر کھل گیا اور ہرمائنی کے منہ سے آہ نکل گئی۔ ان کے سامنے چار لوگ کھڑے تھے۔ جن میں سے دو گہری گفتگو میں ڈوبے ہوئے تھے۔ لمبے بالوں والا ایک جادوگر شاندار سیاہ اور سنہرے چوغے میں ملبوس تھا۔ اس کے پاس مینڈک جیسی دکھائی دینے والی ایک پستہ قد جادوگرنی کھڑی تھی جس نے اپنے چھوٹے بالوں میں مخملیں تتلی جیسی نکٹائی لگا رکھی تھی اور اپنے سینے پر والڈی مورٹ کو جکڑ رکھا تھا۔

☆☆☆☆

تیرہواں باب

# اندراج خانہ برائے پیدائشی ماگلو

''اوہ مفلیڈا!'' امبریج نے ہرمائنی کو دیکھتے ہوئے چہک کر کہا۔ ''ٹریوس نے تمہیں بھیجا ہے، ہے نا؟''

''جج......جی ہاں!'' ہرمائنی ہکلاتی ہوئی بولی۔

''یہ تو اچھا ہوا......اب کام ہو جائے گا'' امبریج نے سیاہ اور سنہرے چوغے والے جادوگر سے کہا۔ ''تو مشکل آسان ہوگئی، وزیر جادو! اگر مفلیڈا ریکارڈ رکھنے کیلئے آ گئی ہے تو ہم براہ راست کام شروع کر سکتے ہیں۔'' اس نے اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے کلپ بورڈ کی طرف دیکھا۔ ''آج دس لوگ ہیں اور ان میں ایک محکمے کے اہلکار کی بیوی بھی شامل ہے، چچ چچ...... یہاں بھی محکمے میں بھی......'' وہ لفٹ میں داخل ہو کر ہرمائنی کے پہلو میں پہنچ گئی۔ وزیر جادو سے امبریج کی گفتگو سنتے ہوئے دونوں جادوگر بھی لفٹ میں سوار ہو گئے۔ ''ہم براہ راست نیچے چلتے ہیں، تمہیں جن چیزوں کی ضرورت ہوگئی وہ سب نیچے عدالت میں مل جائیں گی......صبح بخیر البرٹ! کیا تمہیں باہر نہیں نکلنا ہے......؟''

''اوہ ہاں! ظاہر ہے......'' ہیری نے رنکورئن کی گہری آواز میں کہا۔

ہیری لفٹ سے باہر نکل آیا، سنہری جالی والا دروازہ دوبارہ بند ہو گیا، ہیری نے سر گھما کر دیکھا کہ ہرمائنی کا تناؤ بھرا چہرہ نیچے کی طرف اوجھل ہو رہا تھا۔ ہرمائنی کے دونوں پہلوؤں میں ایک ایک قد آور جادوگر کھڑا تھا اور امبریج کے بالوں پر لگی ہوئی مخملیں نکٹائی ہرمائنی کے کندھے کے برابر اونچی دکھائی دے رہی تھی۔

''تم یہاں کیسے آئے ہو رنکورئن؟'' نئے وزیر جادو نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ ان کے لمبے، سیاہ بالوں اور ڈاڑھی میں سفید لکیریں جھلک رہی تھیں۔ ماتھے پر لٹکتی ہوئی جھریوں کی وجہ سے ان کی آنکھیں کچھ دب گئی تھیں جس سے ہیری کے دماغ میں یہ تصویر ابھر آئی جیسے کوئی کیکڑا چٹان سے نیچے دیکھ رہا ہو۔

''مجھے کسی سے بات کرنا تھی۔'' ہیری نے ایک لمحے بعد جھجکتے ہوئے کہا۔ ''آرتھر ویزلی سے......کسی نے نیچے مجھے بتایا تھا کہ وہ پہلے درجے کے پڑاؤ پر موجود ہے......''

’’اچھا!‘‘ پائس تھکنس نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔’’کیا اسے کسی نامناسب فرد سے رابطہ کرتے ہوئے پکڑا گیا ہے......‘‘

’’نہیں......‘‘ ہیری نے کہا اوراس کا حلق سوکھتا ہوا محسوس ہوا۔’’نہیں! ایسی کوئی بات نہیں ہے۔‘‘

’’اوہ! یہ تو صرف وقت کی بات ہے۔‘‘ تھکنس نے کہا۔’’اگر مجھ سے پوچھا جائے تو خون کے غدار بھی بدذاتوں جتنے ہی برے ہوتے ہیں۔ دن بخیر رونکورئن!‘‘

’’دن بخیر، وزیر جادو!‘‘

ہیری نے تھکنس کو موٹے قالین والی راہداری میں دھڑ دھڑاتے ہوئے جاتے دیکھا جس پل وزیر جادو اوجھل ہوئے۔ ہیری نے اپنے وزنی سایہ چوغے میں سے غیبی چوغہ نکال کر خود پر ڈال لیا اور مخالف سمت کی راہداری میں چل پڑا۔ رنکورئن اتنا طویل قامت تھا کہ ہیری کو اپنے پاؤں چھپانے کیلئے کافی جھک کر چلنا پڑ رہا تھا۔

دہشت کی وجہ سے اس کے پیٹ میں مروڑ اُٹھ رہے تھے۔ ایک کے بعد ایک لکڑی کے چمکتے ہوئے دروازں کے پاس سے گزرتے ہوئے اس نے دیکھا کہ ہر دروازے پر ایک چھوٹی نام والی تختی لگی ہوئی تھی جس پر کمرے میں بیٹھنے والے کا نام اور عہدہ درج تھا۔ محکمہ اتنا وسیع، پیچیدہ اور پراسرار تھا کہ اب جا کر اسے احساس ہوا تھا کہ اس نے رون اور ہرمائنی کے ساتھ گذشتہ چار ہفتوں میں محتاط انداز میں جو منصوبہ بندی تیار کی تھی وہ نہایت کمزور اور بچگانہ تھی۔ ان کی پوری توجہ کسی کی گرفت میں آئے بغیر صرف اندر داخل ہونے تک ہی محدود تھی۔ انہوں نے ایک لمحے کیلئے بھی یہ نہیں سوچا تھا کہ اگر انہیں بحالت مجبوری ایک دوسرے سے الگ الگ ہونا پڑے تو وہ کیا کریں گے؟ اب ہرمائنی نیچے عدالتی کارروائی میں الجھی ہوئی تھی جو یقینی طور پر کئی گھنٹوں تک جاری رہنے والی تھی۔ ہیری کو پورا یقین تھا کہ رون جو جادوئی ذمہ داری نبھانے کیلئے گیا تھا وہ اس کے بس کی بات نہیں تھی۔ حالانکہ اس کام پر ایک عورت کی آزادی کا انحصار تھا۔ ہیری خود بھی پہلے درجے کے پڑاؤ کی راہداری میں بھٹک رہا تھا جبکہ وہ بہت اچھی طرح جانتا تھا کہ جس عورت کی اسے تلاش تھی وہ ابھی ابھی لفٹ کے ذریعے نیچے چلی گئی تھی۔

اس نے چلنے کا ارادہ ترک کر دیا اور ایک دیوار سے ٹیک لگا کر یہ فیصلہ کرنے کی کرنے لگا کہ اسے اب آگے کیا حکمت عملی اختیار کرنا ہوگی؟ اردگرد کی خاموشی اس پر غالب آ رہی تھی۔ یہاں کوئی دوڑ دھوپ یا گفتگو یا تیز قدموں کی آہٹ نہیں موجود تھی۔ ارغوانی قالین والی راہداری بالکل خاموش تھی جیسے پوری جگہ پر گم گپ شپ والا سحر کیا گیا ہو۔

’امبریج کا دفتر بھی یہیں کہیں موجود ہوگا......‘ ہیری نے سوچا۔

اس بات کا زیادہ امکان نہیں تھا کہ امبریج اپنے زیورات اور قیمتی اشیاء اپنے دفتر میں رکھتی ہوگی مگر دوسری طرف یہ بھی بیوقوفانہ فیصلہ دکھائی دیتا تھا کہ موقع ملنے پر اس کی تلاشی نہ لی جائے۔ اس لئے ہیری ایک بار پھر راہداری میں آگے چلنے لگا۔ راستے میں اسے بس ایک پریشان حال جادوگر دکھائی دیا جو دھیمے انداز میں اپنے قلم کو ہدایات دے رہا تھا اور وہ قلم اس کے آگے تیرتے ہوئے چرمئی

کاغذ پر خود بخود لکھتا جارہا تھا۔

دروازے پر لکھے ہوئے ناموں پر توجہ دیتے ہوئے ہیری ایک موڑ پر مڑ گیا۔ اگلی راہداری میں اسے نصف فاصلے پر ایک کھلی چوڑی جگہ دکھائی دی جہاں ایک درجن جادوگرنیاں اور جادوگر چھوٹی چھوٹی میزوں پر قطاروں میں بیٹھے ہوئے تھے۔ یہ کسی سکول کے امتحان جیسا منظر دکھائی دے رہا تھا۔ میزیں زیادہ چمکدار دکھائی دے رہی تھی اوران پر سیاہی کے داغ دھبے نہیں دکھائی دے رہے تھے۔ ہیری وہاں کا نظارہ دیکھنے کیلئے رُک گیا کیونکہ نظارہ کافی دلچسپ اور متاثر کرنے والا دکھائی دیتا تھا۔ وہ سب ایک ساتھ اپنی چھڑیاں اُٹھا کر لہرا رہے تھےاور رنگین چوکور کاغذ چھوٹی گلابی پتنگوں کی طرح ہر سمت میں اُڑ رہے تھے۔ کچھ سیکنڈ بعد ہیری کو احساس ہوا کہ یہ کام ایک ترتیب اور ہم آہنگی کے روپ میں تشکیل پا رہا تھا اور تمام کاغذ ایک جیسے تھے۔ اس کے کچھ سیکنڈ بعد اسے احساس ہوا کہ وہاں کتابچے تیار ہو رہے تھے۔ چوکور صفحات جادو سے تیار ہو کر اور بل کھا کر تہہ ہو کر ہر جادوگر اور جادوگرنی کے پہلو میں میں پہنچ جاتے تھے۔

ہیری آہستہ آہستہ ان کے قریب پہنچا حالانکہ اہلکار اپنے کام میں اتنے مصروف تھے کہ قالین پر دبی ہوئی آہٹ نہیں سن سکتے تھے۔ قریب پہنچنے پر ہیری نے ایک نوجوان جادوگرونی کے پاس لگے ہوئے ڈھیر سے ایک کتابچہ اُٹھا لیا اور غیبی چوغے کے نیچے اسے پڑھنے لگا۔ اس کی گلابی جلد پر جلی حروف میں عنوان چمک رہا تھا۔

## بدذات جادوگر

## پرامن جادوئی معاشرے کے خالص خون جادوگروں کیلئے خطرہ

عنوان کے نیچے ایک سرخ گلاب کی تصویر بنی ہوئی تھی جس کی پنکھڑیوں کے وسط میں ایک مسکراتا ہوا چہرہ دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے ٹھیک پاس نوکیلئے دانتوں والے ایک سبز خاردار پودے کی تصویر تھی جس کے وسط میں ایک تیوری چڑھا ہوا چہرہ دکھائی دے رہا تھا۔ خاردار پودا گلاب کی تصویر والے چہرے کا گلا گھونٹنے کی کوشش کر رہا تھا۔ کتابچے پر کسی مصنف کا نام نہیں تھا لیکن اسے دوبارہ دیکھتے ہوئے اس کے دائیں ہاتھ کی پشت کے نشان میں سرسراہٹ ہونے لگی پھر اس کے قریبی نوجوان جادوگرنیوں نے اس کے اندیشے کو صحیح ثابت کر دیا جب اس نے اپنی چھڑی لہراتے ہوئے پوچھا۔

''کیا وہ خبیث بڑھیا دن بھر بدذاتوں سے تفتیش کرتی رہے گی؟ کسی کو معلوم ہے؟''

''احتیاط سے بولو......'' اس کے پہلو والے جادوگر نے جلدی سے گھبرا کر کہا اور چاروں طرف جائزہ لیا جس کی وجہ سے ایک صفحہ اس کی چھڑی کی گرفت سے نکل کر زمین پر جا گرا۔

''کیوں؟ کیا آنکھوں کے ساتھ ساتھ اس کے پاس جادوئی کان بھی ہیں؟''

جادوگرنی نے پیچھے والے چمکتے ہوئے دروازے کی طرف دیکھا۔ ہیری کی نگاہ بھی اس طرف اُٹھ گئی۔اس کے وجود میں غصے سے بھرے ہوئے سانپ نے اپنا پھن پھیلا لیا۔جیسے ماگلوؤں کے دروازے میں باہر جھانکنے کیلئے ایک گول شیشہ لگا ہوتا ہے، وہاں اس دروازے میں چمکتی ہوئی نیلی پتلی والی ایک بڑی گول جادوئی آنکھ لگی ہوئی تھی۔ الیسٹر موڈی کو جاننے والا ہر فرد اس آنکھ کو بآسانی پہچان سکتا تھا۔

ایک پل کیلئے تو ہیری یہ بات فراموش کر بیٹھا تھا کہ وہ کہاں تھا اور کیا کر رہا تھا۔ یہاں تک کہ وہ یہ بھی بھول گیا تھا کہ وہ غیبی چوغے میں ملبوس تھا۔ وہ اس آنکھ کو دیکھنے کیلئے دھڑ دھڑاتا ہوا سیدھا اس دروازے کے پاس پہنچ گیا۔ وہ اب ہل نہیں رہی تھی بلکہ سونے انداز میں اوپر کی طرف دیکھ رہی تھی۔اس کے نیچے لگی ہوئی تختی پر لکھا ہوا تھا......

ڈولرس جین امبریج

وزیر جادو کی میر منشی خاص

اس کے نیچے ایک اور نئی تختی لگی ہوئی تھی۔

منتظم اعلیٰ، اندراج خانہ برائے پیدائشی ماگلو

ہیری نے مڑ کر کتابچے تیار کرنے والے درجن بھر افراد کی طرف دیکھا حالانکہ وہ لوگ اپنے کام میں مشغول تھے مگر ہیری کو محسوس ہوا کہ اگر ان کے سامنے خالی دفتر کا دروازہ کھلے گا تو وہ چونک جائیں گے اور اس طرف دیکھیں گے۔اس لئے اس نے اپنی اندرونی جیب سے ایک عجیب سی چیز باہر نکالی جس کے چھوٹے چھوٹے پاؤں تھے اور بدن کی جگہ پر ابھرا ہوا سینگ تھا۔ چوغے سے نیچے جھکتے ہوئے اس نے فریبی دھماکے دار کھلونے کو زمین پر چھوڑ دیا۔

فریبی دھماکے دار کھلونا سامنے والی جادوگرنیوں اور جادوگروں کے پیروں کے بیچ تیزی سے بھاگنے لگا۔ ہیری نے اپنا ہاتھ دروازے کی ناپ پر جما دیا اور کچھ لمحوں تک انتظار کرتا رہا۔ پھر ایک زوردار دھماکہ گونجا ایک کونے سے بہت سا کسیلا، ثقیف اور سیاہ دھواں اُٹھتا ہوا دکھائی دیا۔سامنے والی قطار کی جادوگرنیاں چیخ اُٹھیں اور گلابی کاغذ درہم برہم ہو کر ہر سمت میں ہوا میں بکھر گئے۔ وہ اور ان کے ساتھی اچھل کر دھماکے والی چیز کی تلاش کرنے لگے، ہیری موقع پاتے ہی ناب گھما کر امبریج کے دفتر میں گھس گیا اور اندر سے دروازہ بند کر لیا۔

اسے محسوس ہوا کہ جیسے وہ ماضی میں پہنچ گیا ہو۔ وہ کمرہ امبریج کے ہوگورٹس والے دفتر جیسا ہی دکھائی دے رہا تھا۔ جالی دار جھالروں والے پردے، چھوٹے نیپکن اور سوکھے پھولوں نے ہر خالی جگہ کو ڈھانپ رکھا تھا۔ دیواروں پر وہی سجاوٹی تھالیاں آویزاں تھیں جن میں بے شمار رنگین ربن پہنے ہوئے بلیوں کے بلونگڑے تھے جو ادھر ادھر اچھل کود رہے تھے۔ میز پر ایک سجاوٹی پھولوں والا میز پوش بچھا ہوا تھا۔ میڈ آئی کی آنکھ کے پیچھے ایک ٹیلی سکوپ لگی ہوئی تھی جس سے امبریج دروازے کے دوسری طرف کام کرتے

ہوئے ملازمین پر نظر رکھ سکتی تھی۔ ہیری نے جھک کر اس میں سے دیکھا۔ وہ لوگ ابھی تک دھماکے والی جگہ کے گرد جمع دکھائی دے رہے تھے۔اس نے دروازے پر لگی ہوئی ٹیلی سکوپ کھینچ کر اس کے پیچھے لگی ہوئی جادوئی آنکھ باہر نکالی اور اپنی جیب میں ڈال دی۔ پھر وہ دوبارہ کمرے کی طرف متوجہ ہوا۔اپنی چھڑی نکال کر بڑبڑایا۔

''ایکوسم لاکٹ......''

کچھ بھی نہیں ہوا۔مگر اسے کچھ ہونے کی امید بھی نہیں تھی۔ بے شک امبریج حفاظتی سحر اور جادوئی کلمات کے بارے میں جانتی تھی۔ وہ جلدی سے اس کی میز کے عقب میں پہنچا اور درازیں کھولنے لگا۔ اسے قلمیں، نوٹ بک اور سیلوٹیپ دکھائی دی۔ جادوئی کاغذ کی گڈیاں سانپ کی مانند مرغولے کی شکل باہر نکلے اور ہیری کو ہاتھ مار کر انہیں دوبارہ اندر کرنا پڑا۔ وہاں چھوٹا سا جالی والا صندوقچہ بھی تھا جس میں بالوں پر لگانے والی رنگین مخملیں نکٹائیاں اور کلپ بھرے پڑے تھے مگر لاکٹ کا نام ونشان نہیں تھا۔

میز کے پیچھے فائلوں کی الماری تھی۔ ہیری اس کی چھان بین کرنے لگا۔ ہوگورٹس میں فلیچ کی الماری کی طرح اس میں بھی طاقچے بھرے پڑے تھے اور ہر طاقچے پر ایک نام لکھا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ سب سے نیچے والے دراز تک پہنچنے کے بعد ہیری نے ایک چیز دیکھی جس سے اس کی تلاش میں خلل پڑ گیا۔ مسٹر ویزلی کی فائل......

اس نے اسے باہر نکال کر دیکھا۔

آرتھر ویزلی

خون کے غدار: خالص خون مگر ماگلوؤں سے ہمدردی کے جذبات اور جھکاؤ جو قابل قبول نہیں ہے۔اس کے علاوہ ققنس کے گروہ کے پرانے رکن بھی ہیں۔

گھرانا: بیوی (خالص خون) سات بچے، سب سے چھوٹے دو بچے ہوگورٹس میں پڑھتے ہیں۔

نوٹ: سب سے چھوٹا لڑکا اس وقت گھر پر سنگین بیماری میں مبتلا پڑا ہے۔ محکمے کے تفتیش کاروں نے اس کی تصدیق کر دی ہے۔

حفاظتی حیثیت: زیر نگرانی، ہر قسم کی محرکات کو نظروں میں رکھا جا رہا ہے۔ بھرپور امکان ہے کہ اوّل درجے کا مطلوب فرد ان سے رابطہ کر سکتا ہے (وہ پہلے بھی ویزلی گھرانے میں ٹھہر چکا ہے)

'اوّل درجے کا مطلوب!' ہیری آہستگی سے بڑبڑایا۔ اس نے مسٹر ویزلی کا طاقچہ واپس رکھ کر دراز بند کر دی۔ اسے بخوبی سمجھ میں آ چکا تھا کہ یہ اوّل درجے کا مطلوب کون ہوگا؟ اس نے کھڑے ہو کر دفتر میں چھپائے جانے والی جگہوں کی تلاش میں ادھر ادھر کا جائزہ لیا تو دیوار پر لگا ہوا اشتہار اس کی نظروں میں آ گیا جس میں اس کی تصویر چھپی ہوئی تھی اور اس پر اوّل درجے کا مطلوب کے جلی حروف لکھے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

اس پر ایک چھوٹا سا کاغذ چپکا ہوا تھا جس کے کونے میں بلیوں کے بچوں کی تصویر تھی۔ ہیری اس چھوٹ کاغذ کی تحریر کو پڑھنے کیلئے قریب پہنچ گیا اور اس نے دیکھا کہ امبریج نے اس پر ہاتھ سے لکھا تھا......'سزا دینا ہے!'

پہلے سے کہیں زیادہ غصے سے آگ بگولا ہوتے ہوئے ہیری نے گلدانوں اور سوکھے پھولوں کی ٹوکریوں میں جھانکا مگر لاکٹ نہ ملنے پر اسے ذرا سی بھی حیرانگی نہیں ہوئی۔ اس نے دفتر پر ایک آخری نظر ڈالی اور اس کا دل دھک کر کے رہ گیا۔ ڈمبل ڈور میز کے پاس والے کتابوں کے شلف پر رکھے ہوئے چھوٹے، مستطیل آئینے میں سے اسے گھور رہے تھے۔

ہیری تیزی سے کمرے کا احاطہ طے کر کے اس آئینے کے پاس پہنچ گیا مگر اسے چھوتے ہی وہ جان گیا کہ وہ کوئی آئینہ نہیں تھا بلکہ ڈمبل ڈور کا چہرہ ایک چمکتی ہوئی کتاب کے سرورق پر چھپا ہوا تھا اور مسکرا رہا تھا۔ ان کی ٹوپی پر بل کھاتی ہوئی سبز تحریر پر ہیری کو فوراً دھیان نہیں گیا تھا۔

## ایلبس ڈمبل ڈور زندگی۔فریب کا تسلسل

نہ ہی اس کا دھیان ان کے سینے پر لکھی ہوئی چھوٹی تحریر پر مبذول ہوا تھا۔

ریٹا سٹیکر......شہرہ آفاق کتاب 'آرمانڈ وڈی پٹ۔ بیوقوفوں کا شہنشاہ کی مصنفہ'

ہیری نے یونہی کتاب کو درمیان میں کھول لیا۔ اسے دو نوجوانوں کی پورے صفحے پر پھیلی ہوئی تصویر دکھائی دی۔ دونوں ہی ایک دوسرے کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر بے تحاشا ہنس رہے تھے۔ ڈمبل ڈور کے بال کہنی جتنے لمبے تھے انہوں نے وکٹر کیرم جیسی چھوٹی ڈاڑھی بھی رکھی ہوئی تھی جسے دیکھ کر رون بے حد چڑچڑا ہو گیا تھا۔ ڈمبل ڈور کے ساتھ کھڑے کھلکھلاتے ہوئے نوجوان پر بے حد مسرت کا تاثر پھیلا ہوا تھا۔ اس کے کندھے پر جھولتے ہوئے بال گھنگھریالے تھے۔ ہیری نے سوچا کہ کہیں یہ نوجوان ڈوج تو نہیں ہیں مگر وہ اس کے لکھی ہوئی عبارت کو پڑھ پاتا، اس سے پہلے ہی دفتر کا دروازہ کھل گیا۔

اگر کمرے میں داخل ہوتے ہوئے تھکنس اپنے عقب میں نہ دیکھ رہے ہوتے تو ہیری کو غیبی چوغہ اُوڑھنے کا موقع ہی نہ مل پاتا۔ بہرحال، وہ پیچھے دیکھ رہے تھے، اس لئے ہیری کو محسوس ہوا کہ تھکنس کو وہ کسی حرکت کی جھلک سی دکھائی دے پائی ہوگی کیونکہ وہ ایک دو پل تک بالکل ساکت کھڑے رہے اور عجیب نظروں سے اس جگہ کو گھورتے رہے جہاں ہیری ابھی ابھی اوجھل ہوا تھا۔ شاید وہ اس نتیجے پر پہنچے ہوں گے کہ انہوں نے کتاب کے سرورق پر ڈمبل ڈور کو اپنی ناک کھجاتے ہوئے دیکھا ہوگا کیونکہ ہیری نے پھرتی سے اسے واپس شلف میں رکھ دیا تھا۔ تھکنس آ کر متحرک ہوئے اور میز کے پاس پہنچے اور اپنی چھڑی اس قلم کی طرف کی جو دوات میں تیار کھڑی تھی۔ قلم اچھل کر باہر نکلی اور مبریج کے نام پر ایک خط لکھنے لگی۔ بہت آہستہ آہستہ، مشکل سے سانس لیتے ہوئے اور اپنی ہمت بندھاتے ہوئے ہیری دفتر سے باہر نکل کر کھلے حصے میں پہنچ گیا۔

کتابچے بنانے والے جادوگر اور جادوگرنیاں اب بھی دھماکے والی جگہ کے اردگرد جمع تھیں جو دھیمی دھیمی آوازوں میں باتیں کرتے ہوئے ثقیف دھواں اُڑانے کی کوشش کر رہے تھے۔ جب ہیری تیزی سے راہداری میں آگے کی طرف بڑھا تو نوجوان جادوگرنی بولی۔ ''میں شرط لگا کر کہتی ہوں کہ یہ یقیناً تجرباتی جادوئی شعبہ سے نکل آیا ہوگا۔ وہ لوگ اتنے لاپرواہ ہیں کہ مت پوچھو! وہ زہریلی بطخ تو تمہیں یاد ہی ہوگی، ہے نا؟''

لفٹ کی طرف تیزی سے بڑھتے ہوئے ہیری اپنے فیصلوں پر غور کرنے لگا۔ اس بات کا ذرا بھی امکان نہیں تھا کہ لاکٹ یہاں محکمے میں ہی موجود ہوگا۔ امبریج سے جادوئی طور پر اس کے پتے ٹھکانے کو اگلوا لینے کی بھی کوئی امید نہیں تھی کیونکہ وہ ہجوم بھری عدالت میں بیٹھی ہوئی تھی۔ اب تو وہ سب سے اچھا کام صرف یہی کر سکتے تھے کہ بھانڈا پھٹنے سے پہلے ہی محکمے سے نکل جائیں اور کسی دوسرے دن نئے سرے سے کوشش کریں۔ اس کیلئے سب سے پہلے رون کو تلاش کرنا تھا اور پھر ہر مائنی کو عدالت سے نکالنے کا کوئی راستہ بنانا تھا۔

جب لفٹ آئی تو وہ خالی تھی۔ ہیری جلدی سے اندر داخل ہو گیا اور جب لفٹ نیچے کی طرف جانے لگی تو اس نے غیبی چوغہ اتار کر اپنے چوغے میں رکھ لیا۔ دوسرے درجے کے پڑاؤ پر لفٹ رُکنے پر اسے بے حد فرحت کا احساس ہوا۔ جب اس نے گھبرائی ہوئی آنکھوں والے رون کو اندر داخل ہوتے ہوئے دیکھا۔

''صب......صبح بخیر!'' رون نے ہکلاتے ہوئے کہا جب لفٹ ایک بار پھر چل پڑی۔

''رون...... یہ میں ہوں ہیری!''

''ہیری......اوہ میں تو بھول ہی گیا تھا کہ تم کیسے دکھائی دیتے ہو؟ ہر مائنی تمہارے ساتھ کیوں نہیں ہے؟'' رون بدحواسی میں بولا۔

''اسے نیچے عدالت میں امبریج کے ساتھ جانا پڑا۔ وہ منع نہیں کر پائی اور......''

مگر ہیری کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی لفٹ ایک بار پھر رک گئی۔ دروازہ کھلا اور مسٹر ویزلی اندر داخل ہو گئے۔ وہ ایک بوڑھی جادوگرنی سے باتیں کر رہے تھے۔ جس نے اپنے سنہرے بال جادو سے اتنے اوپر اُٹھا رکھے تھے کہ وہ چٹیوں کا ٹیلہ دکھائی دیتے تھے۔

''میں اچھی طرح سمجھتا ہوں کہ تم کیا کہنا چاہ رہی ہو، واکنڈا! مگر مجھے اندیشہ ہے کہ میں اس طرح کی چیز کی شامل نہیں ہو......''

ہیری کی طرف دیکھتے ہی انہوں نے اپنی بات ادھوری چھوڑ دی۔ اسے یہ بات نہایت عجیب لگ رہی تھی کہ مسٹر ویزلی اسے نفرت بھری ناپسندیدہ نظروں سے دیکھ رہے تھے۔ لفٹ کا دروازہ بند ہو گئے اور پھر وہ چاروں کی نیچے کی طرف جانے لگے۔

''اوہ کیسے ہو ریگ؟'' مسٹر ویزلی نے رون کے چوغے سے پانی ٹپکنے کی آواز سن کر مڑتے ہوئے کہا۔ ''کیا تمہاری بیوی تفتیش

کیلئے آج نہیں آئی ہے......ار...... تمہیں کیا ہوا؟ تم اتنے گیلے کیوں؟''

''یکسلے کے دفتر میں پانی گر رہا ہے۔'' رون نے کہا۔ وہ مسٹر ویزلی کے کندھے کو دیکھ کر بات کر رہا تھا۔ ہیری سمجھ گیا کہ رون خوفزدہ ہو رہا ہوگا کہ اگر اس نے اپنے باپ سے آنکھیں ملائیں تو وہ اسے پہچان جائیں گے۔ ''میں اسے روک نہیں پایا، اس لئے انہوں مجھے برنی پلسورتھ کو بلانے کیلئے بھیجا ہے......''

''ہاں! ان دنوں کافی دفتروں میں بارش ہو رہی ہے۔'' مسٹر ویزلی نے کہا۔ ''کیا تم نے مورلتم جادوئی کلمے کا استعمال کر کے دیکھا۔ اس سے بیلی چلی کے دفتر کی بارش رُک گئی تھی......''

''مورلتم؟'' رون بڑبڑایا۔ ''نہیں میں نے اسے آزما کر نہیں دیکھا تھا، شکریہ ڈ...... میرا مطلب ہے کہ شکریہ آرتھر!''

لفٹ کا دروازہ کھل گیا۔ سر پر چٹیوں کے ٹیلے والی جادوگرنی نکل کر باہر چلی گئی اور رون بھی اس کے عقب میں ہیری کے پاس سے باہر نکل گیا۔ ہیری نے اس کے پیچھے میں نکلنے کی کوشش کی مگر وہ کامیاب نہ ہو پایا کیونکہ پرسی ویزلی کے یکدم سامنے آنے کی وجہ سے اسے رُکنا پڑا۔ وہ دھڑ دھڑاتا ہوا لفٹ کے اندر پہنچ گیا۔ اس کی ناک کچھ کاغذوں کے پیچھے چھپی ہوئی تھی جنہیں وہ پڑھ رہا تھا۔

جب تک لفٹ دوبارہ نہیں بند ہوگئی تب تک پرسی احساس نہیں ہوا کہ وہ لفٹ میں اپنے والد کے ساتھ کھڑا تھا۔ اس نے نظر اُٹھا کر مسٹر ویزلی کی طرف دیکھا تو اس کا چہرہ گاجر کی طرح سرخ ہو گیا اور جونہی لفٹ کا دروازہ دوبارہ کھلا تو وہ آندھی کی طرح باہر نکل گیا۔ ہیری نے دوبارہ باہر نکلنے کی کوشش کی مگر مسٹر ویزلی نے ہاتھ بڑھا کر اس کا راستہ روک دیا۔

''ایک منٹ رونکورئن!''

لفٹ کا دروازہ دوبارہ بند ہو گیا جب وہ ایک منزل اور نیچے اترنے لگے تو مسٹر ویزلی نے کہا۔ ''میں نے سنا ہے کہ تم نے ڈیرک کرسول کے بارے میں مخبری کی ہے......؟''

ہیری کو محسوس ہوا کہ پرسی کے آجانے سے مسٹر ویزلی کا پارہ اور چڑھ گیا تھا۔ اس نے فیصلہ کیا کہ سب سے اچھا کام انجان بننے میں ہی ہے۔

''کیا کہا؟ میں نے سنا نہیں......'' اس نے پوچھا۔

''دیکھو میرے سامنے اداکاری مت کرو!'' مسٹر ویزلی نے طیش میں آتے ہوئے کہا۔ ''تم نے ہی یہ مخبری کی تھی کہ اس نے اپنے خاندانی مشجر میں جان بوجھ کر تبدیلی کی ہے، ہے نا؟''

''میں نے......ٹھیک ہے اگر میں کی ہے تو پھر کیا؟'' ہیری نے تنک کر کہا۔

''دیکھو! ڈیرک کرسول تم سے دس گنا قابل جادوگر ہے۔'' مسٹر ویزلی نے آہستگی سے کہا جب اور نیچے کی طرف جانے لگی۔ ''اگر وہ اژقبان سے زندہ واپس لوٹ آیا تو تمہیں اسے جواب دینا پڑے گا، اس کی بیوی، بیٹی اور دوستوں کو بھی......''

''آرتھر!'' ہیری ان کی بات کاٹتا ہوا بولا۔ ''تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ تم پر نظر رکھی جا رہی ہے۔''

''کیا دھمکی دے رہے ہو رنکورئن؟'' مسٹر ویزلی زور سے گرجتے ہوئے بولے۔

''نہیں!'' ہیری نے اطمینان سے کہا۔ ''سچائی بتا رہا ہوں۔ تمہارے ہر قدم پر نظر رکھی جا رہی ہے......''

لفٹ کا دروازہ کھل گیا۔ وہ اب استقبالیہ ہال میں پہنچ گئے تھے۔ ہیری پر قہر آلود نظریں ڈالتے ہوئے مسٹر ویزلی تیزی سے لفٹ سے باہر چلے گئے۔ ہیری وہیں کانپتا ہوا کھڑا رہ گیا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ کاش وہ رنکورئن کی جگہ کسی اور کا ہی روپ دھار لیتا۔ لفٹ کا دروازہ ایک بار پھر بند ہو گیا۔ ہیری نے اپنا غیبی چوغہ ایک بار پھر اوڑھ لیا۔ جب تک رون بارش والے معاملے پر دفتر سے فارغ ہوگا، تب تک وہ ہرمائنی کو عدالت سے باہر نکالنے کا کوئی حربہ آزمانے کی کوشش کر سکتا تھا۔ لفٹ کا دروازہ کھلنے پر وہ نیچے والی مشعلوں سے روشن راہداری پر پہنچ گیا جو بالائی قالین پوش اور لکڑی کی راہداریوں سے بالکل مختلف تھی۔ جب لفٹ دھڑ دھڑاتی ہوئی دوبارہ اوپر چلی گئی تو ہیری ہانپتا ہوا دور والے اس سیاہ دروازے کو دیکھتا رہا جو شعبہ اسراریات کا داخلی دروازہ تھا۔

وہ آگے بڑھ گیا۔ سیاہ دروازہ اب اس کی منزل ہرگز نہیں تھا۔ اسے تو بائیں سمت والے دروازے کی طرف جانا تھا جو عدالت کی طرف جانے والی سیڑھیوں پر کھلتا تھا۔ سیڑھیاں اترتے ہوئے اس کے دماغ میں کئی طرح کے احساسات بیدار ہوئے۔ اس کے پاس اب بھی دو فریبی دھماکے دار بم موجود تھے مگر سب سے اچھا یہی رہے گا کہ وہ عدالت کے دروازے پر دھماکہ کر دے یا پھر وہ رنکورئن کے روپ داخل ہو اور مفلیڈا کو تھوڑی دیر کیلئے باہر بلوا لے۔ ظاہر ہے اسے معلوم نہیں تھا کہ کیا رنکورئن اتنے بڑے عہدے کا حامل ہے کہ ایسا کر سکے۔ اگر فرض کیا جائے کہ وہ یہ کام کر بھی لے تو یہ بھی تو ہو سکتا تھا کہ ان کے محکمے سے باہر نکلنے سے پہلے ہی ہرمائنی کی تلاش شروع کر دی جائے......

خیالات میں الجھے ہونے کی وجہ سے اسے فوری طور پر غیر فطری عجیب ٹھنڈک کا احساس نہیں ہو پایا جو اس کے ہر قدم کے ساتھ اس پر ایسے حاوی ہو رہی تھی جیسے وہ سرد جہنم میں اتر رہا ہو۔ اس کے ہر قدم کے ساتھ خنکی میں اضافہ ہو رہا تھا۔ یہ یخ بستہ خنکی سیدھی اس کے گلے میں اترنے لگی اور اس نے اس کے پھیپھڑوں کو اپنی جکڑ میں لے لیا۔ پھر اسے محسوس ہوا کہ ہر پل کے ساتھ ساتھ مایوسی اور کم مائیگی کا احساس بڑھتا ہی جا رہا تھا......

روح کھچڑ...... اس نے فوراً سوچا۔

جب وہ سیڑھیوں کے نیچے پہنچ کر دائیں طرف مڑا تو اسے بھیانک منظر دکھائی دیا۔ عدالت کی بیرونی نیم تاریک راہداری اونچے سیاہ نقاب پوش ہیولے بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کے چہرے پوری طرح سے پوشیدہ تھے۔ جہاں ان کی کھڑکھڑاتی ہوئی سانس کے علاوہ کوئی آواز نہیں آ رہی تھی۔ ماگلو خاندانوں میں پیدا ہونے والے جن جادوگروں چھان بین کیلئے لایا گیا تھا، وہ دہشت زدہ لکڑی کے سخت بینچ پر سمٹ کر بیٹھے ہوئے تھے اور کانپ رہے تھے۔ ان میں زیادہ تر نے اپنے چہرے کو ہاتھوں کے پیچھے چھپا رکھا تھا جیسے وہ روح

کھچڑوں کے حریص منہ کی گرفت سے بچنے کی کوشش کر رہے ہوں۔ کچھ لوگوں کے ساتھ گھرانے کے دوسرے افراد بھی تھے جبکہ باقی تنہا بیٹھے ہوئے تھے۔ روح کھچڑ ان کے سامنے ادھر سے ادھر منڈلا رہے تھے۔ وہاں کی ٹھنڈک، مایوسی اور پژمردگی کسی بددعا جیسی محسوس ہوئی۔

اس کے دماغ کے کسی گوشے میں آواز ابھری کہ روح کھچڑوں سے مقابلہ کرو۔ بہرحال وہ جانتا تھا کہ اگر وہ وہاں پشت بان جادو کا استعمال کرے گا تو اس کا راز فوراً کھل جائے گا، اس لئے وہ جتنی جلدی خاموشی سے چل سکتا تھا، اسی خاموشی سے چلتے ہوئے آگے بڑھا۔ ہر قدم کے ساتھ اس کا دماغ سن ہوتا جا رہا تھا مگر اس نے خود کو ہرمائنی اور رون کے بارے میں سوچنے کیلئے مجبور کیا جنہیں اس کی مدد کی ضرورت تھی۔

بلند سیاہ ہیولوں کی طرف قدم بڑھانا بے حد دہشت ناک امر تھا۔ اس کے گزرتے ہوئے ان کے نقاب کے نیچے چھپے آنکھوں سے عاری چہرے مڑے، ہیری جانتا تھا کہ انہیں اس کے آنے کا احساس ہو گیا تھا۔ ایک انسان کی بو کا، جس کے دل میں اب بھی امید بھری تھی، کچھ تمنائیں اٹڈ رہی تھیں۔

اور پھر گم صم خاموشی کے درمیان اچانک راہداری کے بائیں طرف کے تہہ خانے کا دروازہ کھلا اور اس میں سے چیخوں کی آواز سنائی دیں۔

''نہیں نہیں...... میں آدھ خالص خون والا جادوگر ہوں...... میں آدھ خالص ہوں۔ میں آپ کو بتا رہا ہوں، میرے والد جادوگر تھے، سچ مچ وہ جادوگر تھے۔ آپ دیکھ لیجئے، آرکی ایلڈرٹن۔ وہ بہاری ڈنڈوں کے معروف تزئین نگار تھے۔ ان کا نام دیکھئے، میں آپ کو بتا رہا ہوں...... میرے ہاتھ کھول دیجئے...... میرے ہاتھ کھول دیجئے......''

''میں تمہیں آخری بار خبردار کرتی ہوئی۔'' امبریج کی آہستہ آواز آئی جسے اس نے جادوئی طور پر کافی بلند کیا ہوا تھا تاکہ یہ اس آدمی کی متوحش چیخوں کے باوجود صاف سنائی دے۔ ''اب اگر تم نے مزاحمت کی تو تمہیں روح کھچڑ کی چبھن کا سامنا کرنا پڑ جائے گا......''

اس آدمی کی چیخیں یکلخت رُک گئی مگر اس کی تیز سسکیاں راہداری میں گونجتی رہیں۔

''اسے لے جاؤ......'' امبریج تحکمانہ لہجے میں بولی۔

دو روح کھچڑ عدالت کے دروازے پر نمودار ہو گئے۔ ان کے گلے سڑے ہاتھوں نے اس جادوگر کے بازو پکڑ رکھے تھے جو بیہوشی کے عالم میں جھولتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ وہ اپنے ساتھ لے کر تاریک راہداری میں آگے بڑھ گئے اور اندھیرے میں کہیں گم ہو گئے۔

''اگلا ملزم...... میری کیٹر مول!''

ایک پستہ قد عورت اُٹھ کر کھڑی ہوئی۔ وہ سر سے پاؤں تک طری طرح کانپ رہی تھی۔ اس کے سیاہ بال جوڑے میں بندھے ہوئے تھے اور وہ لمبے، سادے چوغے میں ملبوس تھی۔ اس کا چہرہ بالکل فق دکھائی دے رہا تھا جیسے اس میں خون کا ایک قطرہ باقی نہ رہا

ہو۔ جب وہ روح کھچڑوں کے نزدیک سے گزری تو ہیری نے اسے کانپتے ہوئے دیکھا۔

اس نے یہ لاشعوری طور پر بغیر کسی منصوبہ بندی کے کر دیا تھا کیونکہ اسے یہ دیکھا نہیں لگا کہ وہ تنہا طور پر تہہ خانے میں داخل ہو۔ جب دروازہ بند ہونے لگا تو وہ میری کیٹرمول کے پیچھے پیچھے اندر داخل ہو گیا۔

یہ وہ کمرہ نہیں تھا جس میں جادو کے غیر قانونی استعمال کیلئے اس نے اپنے مقدمے کی سماعت سنی تھی۔ یہ اس کے مقابلے میں کافی چھوٹا تھا حالانکہ اس کی چھت بھی اتنی اونچی نہیں تھی، اس سے ایسی گھٹن کا احساس ہو رہا تھا جیسے وہ کسی گہری کھائی کی تہہ میں جا گرا ہو۔

یہاں اندر بھی روح کھچڑ بھرے پڑے تھے جو ہر طرف اپنی غیر فطری ٹھنڈک بکھیرے ہوئے تھے۔ وہ اوپر اُٹھے ہوئے اونچے چبوترے سے دور کونوں میں بغیر چہرے والے سپاہیوں کی طرح کھڑے تھے۔ چبوترے پر ایک کٹہرے کے پیچھے امبریج بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے ایک طرف یکسلے موجود تھا اور دوسری طرف ہرمائنی جس کا چہرہ بھی مسز کیٹرمول جتنا ہی سفید پڑ چکا تھا۔ چبوترے کے نیچے کی طرف چاندی جیسی رنگت کی لمبے بالوں والی ایک چمکدار بلی منڈلا رہی تھی۔ ہیری سمجھ گیا کہ یہ وہاں پر اس لئے موجود تھی تاکہ امبریج اور اس کے ساتھیوں کو روح کھچڑوں کی وجہ سے ہونے والی مایوسی اور پژمردگی کے بھیانک اثرات سے محفوظ رکھ سکے۔ مایوسی اور بدحواسی الزامات سہنے پر طاری ہو رہی تھی ناکہ الزام لگانے والوں پر......

''بیٹھ جاؤ......'' امبریج نے اپنی دھیمی، ریشمی آواز میں کہا۔

مسز کیٹرمول چبوترے کے نیچے کٹہرے کے فرش پر بالکل وسط میں رکھی ہوئی اکلوتی کرسی پر بیٹھ گئی جیسے ہی وہ بیٹھی، کرسی کے ہتھوں کی زنجیریں کھڑکھڑائیں اور اس کے ہاتھوں پر لپٹ گئیں۔

''تم میری الزبتھ کیٹرمول ہو؟'' امبریج نے پوچھا۔

مسز کیٹرمول نے اپنا سر اثبات میں ہلایا۔

''شعبہ جادوئی بحالیات میں کام کرنے والا ریجنالڈ کیٹرمول تمہارا شوہر ہے؟''

مسز کیٹرمول کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

''مجھے معلوم نہیں کہ وہ کہاں ہے؟ وہ یہاں مجھ سے ملنے کیلئے آنے والا تھا۔''

امبریج نے اس کی بات نظرانداز کر دی۔

''میسی......ایلی اور الفرڈ کی ماں؟''

مسز کیٹرمول پہلے سے زیادہ تیز سسکیاں بھرنے لگی۔

''وہ ڈرے ہوئے ہیں، انہیں لگتا ہے کہ میں گھر نہیں لوٹ پاؤں گی......''

''یہ ڈرامہ بازی رہنے دو۔'' یکسلے غصے سے بولا۔ ''بدذاتوں کے پلّوں کیلئے ہمارے دل میں کوئی ہمدردی نہیں ہے......''

مسز کیٹرمول کی سسکیوں کی وجہ سے ہیری کے قدموں کی چاپ بالکل سنائی نہیں دے رہی تھی جب وہ اونچے چبوترے کی سیڑھیوں کی طرف محتاط انداز میں گیا۔ جس پل وہ پہرہ دینے والی چمکدار پشت بانی بلّی کے قریب سے گزرا تو اسے عدالت کے درجہ حرارت میں تبدیلی کا احساس ہوا۔ یہاں گرم اور آرام دہ ماحول تھا۔ اسے یقین تھا کہ یہ پشت بانی تخیل امبرتج کا ہی تھا اور اتنا اس لئے چمک رہا تھا کیونکہ وہ وہاں پر بے حد خوشی بھرا کام سرانجام دے رہی تھی اور ان واہیات قوانین پر عمل درآمد کروا رہی تھی جنہیں شاید اسی نے خود تشکیل دیا تھا۔ آہستہ آہستہ اور پوری احتیاط کے ساتھ وہ چبوترے پر امبرتج، یکسلے اور ہرمائنی کے عقب میں جا پہنچا اور ہرمائنی کے پیچھے والی خالی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اسے اس بات کی فکر لاحق تھی کہ ہرمائنی کہیں خوف سے اچھل نہ پڑے۔ اس نے امبرتج اور یکسلے پر گم گپ شپ والا سحر کرنے کے بارے میں بھی سوچا مگر یہ الفاظ بڑبڑانے سے بھی ہرمائنی دہشت زدہ ہوسکتی تھی پھر امبرتج، مسز کیٹرمول سے اونچی آواز میں بولی اور ہیری نے اس موقع کا پورا پورا فائدہ اُٹھایا۔

''میں تمہارے پیچھے ہوں۔'' وہ ہرمائنی کے کان میں آہستگی سے بڑبڑایا۔

جیسا کہ ہیری کو امید تھی، ہرمائنی اپنی جگہ پر زور سے اچھلی۔ اس چکر میں وہ سیاہی کی دوات گرتے گرتے بچی جس سے وہ سوال جواب لکھنے لی والی تھی مگر امبرتج اور یکسلے دونوں کا ہی دھیان مسز کیٹرمول پر تھا اس لئے کوئی فرق نہیں پڑا۔

''آج محکمے میں آنے کے بعد تم سے ایک چھڑی لی گئی ہے، مسز کیٹرمول!'' امبرتج کہہ رہی تھی۔ ''پونے نو انچ لمبی، چیری کی لکڑی، اس میں یک سنگھے کا بال ہے۔ کیا تم اس وضاحت کو تسلیم کرتے ہو؟''

مسز کیٹرمول نے اپنا سر اثبات میں ہلایا اور اپنی آنکھیں آستین سے پونچھیں۔

''کیا تم ہمیں یہ بتاؤ گی کہ تم نے کس جادوگر یا جادوگرنی سے یہ چھڑی لی ہے؟''

''لی...... لی ہے؟'' مسز کیٹرمول سسکنے لگی۔ ''میں نے کسی...... سے نہیں لی۔ میں نے اسے خریدا...... خریدا تھا جب میں گیارہ برس کی تھی، اس نے...... اس نے خود مجھے چن لیا تھا......''

وہ پہلے سے زیادہ تیزی سے رونے لگی۔

امبرتج نے دھیمی لڑکیوں جیسی شوخ چنچل آواز میں ہنس پڑی جسے سن کر ہیری کے دل میں اسے پر حملہ آور ہونے کی خواہش زور پکڑنے لگی۔ اپنے شکار کو اچھی طرح دیکھنے کیلئے امبرتج ستون کی طرف آگے جھکی۔ اس کے ساتھ ایک سنہری چیز بھی آگے کی طرف لہرائی اور خالی جگہ پر لٹکنے لگی۔ وہ ایک سنہرا بڑا لاکٹ تھا......

ہرمائنی نے بھی اسے دیکھ لیا تھا۔ اس کے منہ سے ہلکی سی چیخ نکل گئی مگر امبرتج اور یکسلے دونوں ہی اپنے شکار پر کان اور آنکھیں جمائے ہوئے تھے اس لئے انہیں کچھ سنائی نہیں دیا۔

''نہیں...... نہیں!'' امبرتج سر ہلاتے ہوئے بولی۔ ''مجھے ایسا کچھ نہیں لگتا، مسز کیٹرمول! چھڑیاں صرف جادوگروں یا

جادوگرنیوں کو ہی منتخب کرتی ہیں۔تم جادوگرنی نہیں ہو...... میرے پاس تمہیں بھیجے گئے سوال نامے کے مطابق تمہارے ہی جوابات موجود ہیں۔مفلیڈا! ذرا جواب والا کاغذ تو دینا......''

امبریج نے اپنا چھوٹا ہاتھ آگے بڑھایا۔اس پل وہ اتنی زیادہ مینڈک جیسی دکھائی دے رہی تھی کہ ہیری کو بہت حیرت ہوئی کہ اس کی گانٹھ دار انگلیوں کے درمیان جھلی موجود نہیں تھی۔ ہر مائنی کے ہاتھ صدمے کی وجہ سے کانپ رہے تھے۔ وہ اپنے پہلو والی کرسی پر رکھی ہوئی دستاویزات کے ڈھیر کو الٹ پلٹ کرنے لگی۔آخر کار اس نے چرمئی کاغذوں کا ایک پلندا نکالا، جس پر مسز کیٹر مول کا نام لکھا ہوا تھا۔

''یہ...... یہ بہت خوبصورت ہے، ڈولرس!''اس نے امبریج کی فراک کے مڑے ہوئے کونوں میں چمکتے ہوئے لاکٹ کی طرف اشارہ کیا۔

''کیا؟''امبریج نے سر جھکا کر نیچے دیکھا۔''اوہ ہاں!......قدیمی خاندانی زیورات میں سے ہے۔''اس نے اپنے لاکٹ کو تھپتھپاتے ہوئے مسکرا کر کہا۔''اس پر لکھے ہوئے ہوئے ایس کا مطلب سلیوائن ہے...... میں سلیوائن خاندان کی نزدیکی رشتہ دار ہوں......دراصل بہت کم خالص خون والے گھرانے ہیں جو میرے رشتے دار ہوں...... یہ بہت افسوس کی بات ہے کہ''اس نے مزید بلند آواز میں کہا جب وہ مسز کیٹر مول کے کوائف پر نظر ڈالنے لگی۔''یہ تمہارے بارے میں نہیں کہا جا سکتا۔ ماں باپ کا پیشہ......سبزی فروش......''

یکسلے تمسخرانہ انداز میں ہنسنے لگا۔ نیچے روئیں دار بلی بدستور پہرہ دیتی رہی اور روح کھچڑ، کونوں میں کھڑے انتظار کرتے رہے۔

امبریج کا جھوٹ سن کر ہیری کا دماغ بری طرح جھنجھنا اُٹھا اور اس کے دماغ کی شریانیں پھٹنے والی ہوگئیں۔اس نے ساری احتیاط کر پس پشت ڈالتے ہوئے حملہ کرنے کا فیصلہ کرلیا۔امبریج نے ایک گھٹیا چور سے رشوت میں جو لاکٹ لیا تھا، اس کا استعمال وہ اپنے خالص خون کے درجے کو بڑھانے کیلئے کر رہی تھی۔ ہیری نے اپنی چھڑی اُٹھائی اور اسے غیبی چوغے کے نیچے پوشیدہ رکھنے کی احتیاط کرنے کی بھی زحمت گوارا نہیں کی اور بولا۔''ششدرم......''

سرخ روشنی کی چمک ہوئی۔ امبریج اپنی جگہ ہر ساکت ہوگئی اور اس کا ماتھا کٹہرے کے کونے پر جا ٹکرایا۔مسز کیٹر مول کے کاغذات اس کی گود سے پھسل کر فرش پر جا گرے۔ نیچے چاندی جیسی رنگت والی بلی فوراً اوجھل ہوگئی۔ برف جیسی ٹھنڈی ہوا جھونکا آندھی کی طرح ان سے ٹکرایا۔یکسلے نے حیرت بھری نظروں سے وار کے مرکز کو تلاش کرنے کیلئے چاروں طرف نظر دوڑائی۔اس کے چہرے الجھن ٹپک رہی تھی۔اسے ہیری کا صرف ہاتھ ہی دکھائی دے پایا جس کی چھڑی اس کی طرف اُٹھی ہوئی تھی۔اس نے بھی اپنی چھڑی نکالنے کی کوشش کی مگر تب تک بہت دیر ہو چکی تھی۔

''ششدرم......''

یکسلے لہرایا اور فرش پر گر گیا۔

''ہیری......''

''ہر مائنی! اگر تمہیں یہ لگتا ہے کہ میں یہاں چپ چاپ بیٹھ کر اسے اداکاری کرتے ہوئے......''

''ہیری......مسز کیٹرمول؟''

ہیری تیزی سے گھوما اور اس نے اپنا غیبی چوغہ اتار دیا۔ نیچے روح کھچڑ اپنے کونے سے نکل آئے تھے۔ وہ کرسی پر زنجیر میں بندھی ہوئی عورت کی طرف بڑھ رہے تھے۔ شاید اس لئے کہ پشت بانی تخیل غائب ہو چکا تھا یا پھر انہیں یہ احساس ہو گیا تھا کہ ان کے اب ہوش وحواس میں نہیں تھے۔ وجہ چاہے جو بھی ہو، انہوں نے رکاوٹ کو ترک کر دیا تھا۔ مسز کیٹرمول کے منہ سے درد بھری بھیانک چیخ نکلی جب ایک گلے سڑے ہاتھ نے اس کی ٹھوڑی پکڑ کر اس کی گردن دوسری طرف گھما کر چہرہ پیچھے کر لیا تھا۔

''پشت بان نمودارم......''

ہیری کی چھڑی کی نوک سے ایک سفید قطبی ہرن برآمد ہوا اور اس نے روح کھچڑ کی طرف چھلانگ لگا دی۔ قطبی ہرن کی روشنی بلی کے مقابلے میں زیادہ روشن اور حرارت بھری تھی۔ جب یہ تیزی سے کمرے میں چاروں طرف پھیلنے لگی تو تہہ خانہ روشن اور گرم ہو گیا۔

''لاکٹ نکال لو......'' ہیری نے ہرمائنی سے کہا۔

وہ سیڑھیوں سے نیچے بھاگتا ہوا اترا اور اس نے اپنا غیبی چوغہ لپیٹ کر اپنے بٹوے میں ٹھونستا ہوا مسز کیٹرمول کے قریب پہنچا۔

''تم......؟'' مسز کیٹرمول نے اس کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''مگر ریگ نے بتایا تھا کہ تم نے ہی تو میرا نام چھان بین کیلئے دیا تھا......''

''اچھا میں نے دیا تھا؟'' ہیری اس کے ہاتھ باندھنے والی زنجیروں کو کھینچتے ہوئے بڑبڑایا۔ ''تو اب میرا ذہن بدل گیا ہے، نجاستم......'' ''کچھ نہیں ہوا۔'' ہرمائنی! میں ان زنجیروں کو کیسے کھولوں؟''

''ذرا ٹھہرو! میں یہاں سے کوشش کرتی ہوں......''

''ہرمائنی! ہم روح کھچڑوں میں گھرے ہوئے ہیں......''

''مجھے معلوم ہے ہیری! مگر بیدار ہونے پر اسے پتہ چل جائے گا کہ اس کا لاکٹ غائب ہو گیا ہے...... مجھے اس کی ہو بہو نقل بنانا ہوگی......جیمی ستم......یہ لو......اس سے وہ الّو بن جائے گی۔''

ہرمائنی سیڑھیوں پر بھاگتی ہوئی نیچے آئی۔

''اچھا یہ آزما کر دیکھتے ہیں......ری شیلوم!''

زنجیریں کھنکھنائیں اور کھل کر واپس کرسی کے ہتھوں پر پہنچ گئیں۔ مسز کیٹرمول پہلے جتنی خوفزدہ ہی دکھائی دے رہی تھی۔

''میں سمجھ نہیں پائی......'' وہ بمشکل بڑبڑائی۔

''تم یہاں سے ہمارے ساتھ چلو۔'' ہیری نے اسے اپنے پیروں پر کھڑے کرتے ہوئے کہا۔ ''گھر جاؤ اور اپنے بچوں کو لے کر کہیں باہر چلی جاؤ۔ ہو سکے تو ملک سے ہی باہر نکل جاؤ۔ اپنا حلیہ بدل لو اور بھاگ جاؤ۔ تم نے دیکھ لیا ہے کہ یہ کیسا ہے؟ یہاں عدالتی سماعت میں تمہیں کبھی انصاف نہیں مل سکتا......''

''ہیری......'' ہر مائنی نے کہا۔ ''ہم لوگ یہاں سے باہر کیسے نکلیں گے؟ دروازے کے باہر تو بے شمار روح کھچڑ موجود ہیں......''

''پشت بانی تخیل کی مدد سے......'' ہیری نے اپنی چھڑی سے اپنے تخیل کو اشارہ کیا۔ قطبی ہرن آہستہ ہوا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ''ہمیں زیادہ سے زیادہ پشت بانی تخیل نمودار کر لینا چاہئیں۔ تم بھی اپنا پشت بانی تخیل نمودار کر لو، ہر مائنی!''

''پشت بان نمودارم......'' ہر مائنی بولی مگر کچھ بھی نہیں ہوا۔

''اس جادوئی کلمے میں بس یہی پریشانی اُٹھانا پڑتی ہے۔'' ہیری نے بدحواس مسز کیٹر مول سے کہا۔ ''تھوڑی بد قسمتی والی بات ہے......ایک بار پھر، ہر مائنی!''

''پشت بان نمودارم......''

ہر مائنی کی چھڑی کے نوک سے سفید اود بلاؤ نکلا اور ہوا میں موج مستی سے تیرتا ہوا قطبی ہرن کے پاس جا پہنچا۔

''چلو اب باہر نکلو!'' ہیری نے ہر مائنی اور مسز کیٹر مول سے دروازے کی طرف دھکیلتے ہوئے کہا۔

جب پشت بانی تخیل اُڑتے ہوئے تہہ خانے سے باہر نکلے تو باہر انتظار کرنے والے لوگ سکتے سے چیخنے لگے۔ ہیری نے چاروں طرف دیکھا۔ سفید چمکدار جانوروں کو دیکھ کر روح کھچڑ ان کی دونوں طرف سے پیچھے ہٹ رہے تھے اور اندھیرے میں گم ہو رہے تھے۔ وہ غصے اور پریشانی کے عالم میں ادھر ادھر منڈلانے لگے۔

''یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ تم سب لوگ اپنے اپنے گھر جاؤ اور اپنے اپنے اہل وعیال کے ساتھ کہیں چھپ جاؤ۔'' ہیری نے پیدائشی ماگلو جادوگروں سے کہا جن کی آنکھیں پشت بانی تخیل کی روشنی میں خیرہ ہو رہی تھیں اور جو تھوڑے گھبرا کر پیچھے ہٹ رہے تھے۔ ''اگر جا سکتے ہو تو ملک کی سرحدوں سے باہر چلے جاؤ۔ بس محکمے کی پہنچ سے دور رہو۔ ار...... یہ نئی سرکاری حکمت عملی ہے۔ اب سب لوگ روشنی کے جانوروں کے پیچھے پیچھے چلو اس طرح تم استقبالیہ ہال تک پہنچ سکتے ہو۔''

وہ لوگ بغیر کسی رکاوٹ کے سیڑھیوں سے اوپر پہنچنے میں کامیاب ہو گئے مگر جب وہ لفٹ کے پاس پہنچے تو ہیری کے ذہن میں اندیشے بیدار ہونے لگے۔ اگر وہ پشت بانی قطبی ہرن اور اود بلاؤ کے ساتھ استقبالیہ ہال کے دروازے سے باہر نکلیں گے اور جن کے ساتھ ساتھ کم از کم بیس پیدائشی ماگلو ملزمان ہوں گے تو شاید اس سے لوگوں کو شک ہو جائے گا۔ وہ ابھی معاملے پر کسی نتیجے پر نہیں پہنچ پایا تھا کہ ان کے سامنے کھڑکھڑاتی ہوئی لفٹ آ کر رُک گئی۔

''ریگ......'' مسز کیٹرمول چیخی اور تیزی سے رون کے بازوؤں میں جھول گئی۔ ''رنکورئن نے مجھے چھڑا لیا۔اس نے امبریج اور یکسلے پر حملہ کر دیا۔اس نے ہم سب سے ملک چھوڑنے کیلئے کہا ہے۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں یہ کام کر دینا چاہئے، ریگ! میں واقعی ایسا ہی سوچتی ہوں۔ چلو جلدی سے گھر چلتے ہیں۔ بچوں کو لیتے ہیں اور......تم اتنے گیلے کیوں ہو؟''

''پانی!'' رون خود کو چھڑواتے ہوئے بولا۔ ''ہیری! وہ جان چکے ہیں کہ محکمے کے اندر اجنبی گھس آئے ہیں۔ شاید امبریج کے دفتر کے دروازے میں ہوئے کسی سوراخ سے انہیں معلوم ہو گیا ہے۔ میرا خیال ہے کہ ہمارے پاس صرف پانچ منٹ کا ہی وقت ہو گا اگر......''

ہرمائنی کا پشت بانی تخیل کھٹ کی آواز کے ساتھ غائب ہو گیا۔ وہ دہشت بھرے چہرے کے ساتھ ہیری کی طرف گھومی۔

''ہیری! اگر ہم یہاں پھنس گئے تو......''

''اگر ہم تیزی سے نکلیں گے تو ایسا نہیں ہو گا۔'' ہیری نے پرعزم لہجے میں کہا۔ اس نے اپنے پیچھے کھڑے خاموش لوگوں کو مخاطب کیا جو اس کی طرف منہ پھاڑے دیکھ رہے تھے۔

''چھڑیاں کس کس کے پاس ہیں؟''

ان میں آدھے لوگوں نے ہاتھ اُٹھائے۔

''ٹھیک ہے، جن کے پاس چھڑیاں نہیں ہیں، انہیں چھڑی والے لوگوں کے ساتھ چلنا چاہئے۔ ہمیں تیزی سے کام کرنا ہو گا...... کسی کے بھی روکنے سے پہلے، چلو!''

وہ لوگ دو لفٹوں بمشکل سما پائے تھے۔ لفٹ کے اوپر اُٹھنے کے بعد بھی ہیری کا قطبی ہرن سنہری جالی والے دروازے کے پاس سپاہی کی مانند پہرہ دیتا رہا۔

''آٹھویں درجے کا پڑاؤ۔ استقبالیہ ہال۔'' جادوگرنی کی تیکھی آواز گونجی۔

ہیری کو فوراً پتہ چل گیا کہ وہ مشکل میں پھنس چکے تھے۔ استقبالیہ ہال میں بہت سارے جادوگر آتشدانوں کی طرف جا رہے تھے اور انہیں تیزی سے بند کر رہے تھے۔

''ہیری!'' ہرمائنی چیخی۔ ''اب ہم لوگ کیا کریں گے......؟''

''رُکو!'' ہیری گرجا اور رنکورئن کی بارعب آواز استقبالیہ ہال میں گونج گئی۔ آتشدانوں کو بند کرنے والے جادوگر اس کی آواز پر ساکت رہ گئے۔ ''میرے پیچھے آؤ......'' اس نے دہشت زدہ مگلو جادوگروں کو بڑبڑا کر کہا جو رون اور ہرمائنی کے درمیان ایک ساتھ آگے بڑھ گئے۔

''کیا ہوا البرٹ؟'' اسی گنجے سر والے جادوگر نے کہا جو پہلے آتشدان میں ہیری کے پیچھے سے نکلا تھا۔ وہ گھبرایا ہوا دکھائی دے

رہا تھا۔

''باہر نکالنے کے راستے بند کرنے سے پہلے ان لوگوں کو یہاں سے نکالو۔'' ہیری نے کہا اور اپنی آواز کو جس قدر غصیلا بنا سکتا تھا، اس کی پوری کوشش کی۔

سامنے والے جادوگروں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

''ہم سے باہر نکلنے کے تمام راستے بند کرنے کیلئے کہا گیا ہے اور یہ بھی کہ کسی کو باہر نہ......''

''تم میری بات کاٹ رہے ہو؟'' ہیری نے بارعب لہجے میں کہا۔ ''کیا تم یہ چاہتے ہو کہ میں تم لوگوں کے خاندانی مشجر کی بھی جانچ پڑتال کروں جس طرح میں نے ڈیرک کرسول کی ہے!''

''اوہ معاف کرنا!'' گنجے جادوگر نے آہ بھر کر پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔ ''میرا یہ مطلب نہیں تھا، البرٹ! لیکن میں نے سوچا...... میں نے سوچا کہ انہیں یہاں چھان بین کیلئے بلایا گیا تھا اور......''

''ان کا خون خالص ہے۔'' ہیری نے کہا اور اس کی گہری آواز ہال میں پراثر انداز میں گونج گئی۔ ''تم میں سے کئی لوگوں سے زیادہ خالص ہے۔ اب تم لوگ جاؤ۔'' اس نے ماگلو جادوگروں سے کہا۔ جو تیزی سے آتشدان کی آگ میں داخل ہونے لگے اور دو دو کر کے اوجھل ہوتے چلے گئے۔ محکمے کے اہلکار جادوگر پیچھے ہٹ کر کھڑے یہ تماشا دیکھتے رہ گئے۔ ان میں کچھ کشمکش میں دکھائی دے رہے تھے۔ باقی سہمے ہوئے اور چڑچڑے دکھائی دے رہے تھے پھر......

''میری......''

مسز کیٹرمول نے پلٹ کر پیچھے دیکھا۔ اصلی ریگ کیٹرمول جس کی الٹیاں اب بند ہو چکی تھیں مگر چہرہ اب بھی زرد اور مرجھایا ہوا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ ابھی ابھی ایک لفٹ میں سے بھاگتا ہوا باہر نکلا تھا۔

''ر......ریگ......؟''

اس نے اپنے شوہر کے چہرے سے نظریں ہٹا کر رون کی طرف دیکھا جس نے زور سے گالی دی۔ گنجا جادوگر آنکھیں پھاڑ کر دیکھنے لگا۔ اس کا سر مقناطیسی انداز میں ایک ریگ سے دوسرے ریگ کی طرف گھوم رہا تھا۔

''ار...... یہ کیا ہو رہا ہے؟...... یہ کیا ہے؟''

''راستہ بند کرو......فوراً راستہ بند کرو......''

یکسلے ایک اور لفٹ سے دھڑ دھڑاتا ہوا باہر نکل آیا تھا اور آتشدانوں کے پاس والے گروہ کی طرف بھاگتا ہوا آ رہا تھا۔ سب ہی ماگلو جادوگر باہر نکل چکے تھے، اب صرف مسز کیٹرمول ہی باقی بچی تھی۔ گنجے جادوگر نے بوکھلائے ہوئے انداز میں اپنی چھڑی اوپر اُٹھانا چاہی مگر ہیری نے اپنی مضبوط مٹھی سے اسے گھونسا رسید کر دیا جس پر وہ اُڑتا ہوا دور جا گرا۔

''یکسلے! وہ ماگلو خاندانوں والے جادوگروں کو بھگا رہا ہے......'' ھیری نے چیخ کر کہا۔

گنجے جادوگر کے ساتھیوں نے اس کی بات پر احتجاج کرنا شروع کر دیا۔ کہرام کا فائزہ اُٹھا کر رون نے مسز کیٹرمول کو پکڑا، اسے کھلے آتشدان کی طرف کھینچا اور اوجھل ہو گیا۔ کشمکش کا شکار یکسلے کبھی ھیری کو اور کبھی گنجے جادوگر کو دیکھتا رہ گیا جبکہ اصلی ریگ کیٹرمول بدحواسی میں چیخا۔

''میری بیوی!...... میرے بیوی کے ساتھ وہ کون تھا؟ یہ سب کیا ہو رہا ہے؟''

ھیری نے یکسلے کا سر مڑتے ہوئے دیکھا۔ اس کے بے رحم چہرے پر اصلیت سمجھنے کی جھلک پھیل چکی تھی۔

''نکلو!'' ھیری نے ہرمائنی سے چیخ کر کہا، اُس نے اِس کا ہاتھ پکڑا اور دونوں نے ایک ساتھ آتشدان میں چھلانگ لگا دی۔ جب یکسلے کا چمکتا ہوا وار ھیری کے سر کے اوپر سے تیرتا ہوا نکلا۔ وہ کچھ سیکنڈ تک گھومے اور پھر ایک ٹوائلٹ کے سوراخ سے باہر نکل آئے۔ ھیری نے لپک کر دروازہ کھولا۔ رون سنک کے پاس کھڑا تھا اور اب بھی مسز کیٹرمول کے ساتھ الجھا ہوا تھا۔

''ریگ! میں یہ سمجھ نہیں پائی......''

''مجھے چھوڑ دو۔ میں تمہارا شوہر نہیں ہوں۔ تمہیں اپنے گھر جانا ہوگا۔''

ان کے پیچھے ٹوائلٹ میں ایک آواز سنائی دی۔ ھیری نے پلٹ کر پیچھے دیکھا۔ یکسلے ابھی ابھی ٹوائلٹ سے باہر نمودار ہوا تھا۔

''چلو......'' ھیری چیخا۔ اس نے ہرمائنی کا ہاتھ اور رون کا بازو پکڑا اور تیزی سے گھوما۔

اندھیرے نے انہیں اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ اس کے ساتھ گرفت میں کچھ عجیب سی ہلچل ہوئی مگر کچھ تو عجیب تھا...... ہرمائنی کا ہاتھ اس کی گرفت سے کھسک رہا تھا......

وہ سوچ رہا تھا کہ کہیں اس کا دم تو گھٹ نہیں جائے گا، وہ سانس نہیں لے سکتا تھا۔ دیکھ نہیں سکتا تھا اور دنیا میں اکلوتی ٹھوس چیز رون کا بازو اور ہرمائنی کی انگلیاں ہی تھیں جو آہستہ آہستہ پھسلتی جا رہی تھیں۔

اور پھر اسے مکان نمبر بارہ کا دروازہ دکھائی دیا...... اسکی سانپ والی کنڈی دکھائی دی مگر اس سے پہلے کہ وہ سانس لے پاتا ایک چیخ سنائی دی اور ارغوانی روشنی کی چمک ہوئی۔ ہرمائنی کا ہاتھ اچانک اس کے ہاتھ کی گرفت پر مضبوط ہو گیا اور ایک بار پھر ہر طرف اندھیرا چھا گیا۔

☆☆☆☆

چودھواں باب

# گمنام چور

ہیری نے اپنی آنکھیں کھولیں اور سنہری اور چکاچوند روشنی محسوس کی۔ اسے معلوم ہی نہیں تھا کہ کیا ہوا تھا۔ وہ تو بس اتنا جانتا تھا کہ وہ پتوں اور ٹہنیوں پر لیٹا ہوا تھا۔ اس نے اپنے پچکے ہوئے پھیپھڑوں میں تیزی سے تازہ ہوا بھری۔ اس نے اپنی پلکیں جھپکائیں اور محسوس کیا کہ تیز دھوپ کی وجہ سے اس کی آنکھیں چندھیا سی گئی تھیں جو گھنے پتوں کی اونچی چادر سے چھن کر آ رہی تھی۔ پھر اسے چہرے کے پاس کوئی چیز دکھائی دی۔ وہ گھٹنوں اور ہاتھ بل اُٹھ کر کسی چھوٹے اور خونخوار جانور کا سامنا کرنے کیلئے تیار ہو گیا مگر اس نے دیکھا کہ یہ تو رون کا پیر تھا۔ ہیری نے اردگرد کا جائزہ لیا۔ وہ تینوں کھلے جنگل کی زمین پر پڑے تھے اور بالکل اکیلے دکھائی دے رہے تھے۔

ہیری کے ذہن میں پہلا خیال یہی آیا کہ وہ تاریک جنگل میں پہنچ گئے ہیں حالانکہ وہ جانتا تھا کہ ہوگورٹس میں ان کا پہنچنا کتنا احمقانہ اور خطرناک تھا مگر ایک پل کیلئے تو اس کا دل اچھل پڑا جب اس نے سوچا کہ وہ لوگ درختوں کے درمیان سے ہوتے ہوئے ہیگرڈ کے جھونپڑے تک تو چوری چھپے جا سکتے ہیں۔ بہرحال، کچھ لمحات بعد رون کی ہلکی سی کراہ گونجی تو ہیری اس کی طرف رینگنے لگا۔ اسے احساس ہو گیا کہ یہ تاریک جنگل نہیں تھا۔ یہاں کے درخت زیادہ چھوٹے محسوس ہو رہے تھے اور ان کے درمیان فاصلہ کافی زیادہ تھا۔ اس نے سر اُٹھا کر دیکھا کہ ہرمائنی رون کے سر کے پاس اپنے گھٹنوں اور ہاتھوں کے بل بیٹھی ہوئی تھی۔ جس لمحے ہیری کی نگاہ رون پر پڑی، تو باقی سارے خیال اس کے دماغ سے کافور ہو گئے۔ رون کے بدن کا بایاں حصہ بری طرح خون میں لت پت تھا۔ اس کا چہرہ پتوں بھری زمین پر سفید دکھائی دے رہا تھا۔ بھیس بدل مرکب کا اثر اب ختم ہو چکا تھا۔ رون کیٹرمول اور اپنے اصلی روپ کے درمیان میں تھا۔ اس کے بال تیزی سے سرخ ہوتے جا رہے تھے اور اس کے چہرے کا بچا کھچا رنگ بھی فق ہوتا جا رہا تھا۔

''اسے کیا ہوا......؟''

''منقسم ہو گیا ہے......'' ہرمائنی نے کہا، اس کی انگلیاں رون کی آستین پر کچھ کر رہی تھیں جہاں خون سب سے گیلا اور سیاہ تھا۔

جب رون کی قمیص کھلی تو ہیری دہشت زدہ ہو گیا۔ وہ منقسم ہونے یعنی ثقاب اُڑان میں بدن کا کوئی حصہ پیچھے رہ جانے کو ہمیشہ دلچسپ قرار دیتا رہا تھا مگر اب......اس کے وجود میں عجیب سی کلبلاہٹ ہو رہی تھی جب ہرمائنی نے رون کا بلائی بازو پکڑا جہاں کا بہت

سارا گوشت غائب تھا۔ ہرمائنی نے اسے اسی طرح صاف کیا جیسے چاقو سے صاف کر رہی ہو۔

''ہیری! جلدی سے میرا ہینڈ بیگ لاؤ......اس میں ایک چھوٹی بوتل رکھی ہے جس پر لکھا ہے......داتنی کا جوہر!''

''بیگ......ٹھیک ہے......''

ہیری جلدی سے اس جگہ مڑا گیا جہاں ہرمائنی اتری تھی۔ اس نے وہاں پڑے ہوئے چھوٹے ہینڈ بیگ کو اُٹھایا اور اس کے اندر ہاتھ ڈالا۔ اس کا ہاتھ ایک کے بعد ایک کئی چیزوں سے ٹکرایا۔ اسے کتابوں کے چرمئی جلدیں، سوئیٹروں کی اون والی آستینیں، جوتوں کی ایڑھیاں محسوس ہوئیں۔

''جلدی کرو......''

اس نے زمین سے اپنی چھڑی اُٹھائی اور جادوئی ہینڈ بیگ کی طرف تانی۔

''ایکوسم......داتنی کا جوہر!''

ایک چھوٹی بھوری شیشے کی بوتل بیگ میں اچھل کر باہر نکلی۔ وہ اسے پکڑ کر جلدی سے ہرمائنی کی طرف لپکا اور رون کے پاس پہنچ گیا۔ رون کی آنکھیں اب بھی آدھی بند تھیں اور اس کی پلکوں کے درمیان صرف سفید حصہ بھی دکھائی دے رہا تھا۔

''وہ بیہوش ہو گیا ہے۔'' ہرمائنی نے آہ بھرتے ہوئے کہا جو خود بھی تھوڑی زرد دکھائی دے رہی تھی۔ اب وہ مفلیڈا جیسی نہیں دکھائی دے رہی تھی حالانکہ اس کے بال اب بھی کہیں کہیں سفید ہی تھے۔ ''اسے کھولو......ہیری! میرے ہاتھ کانپ رہے ہیں۔''

ہیری نے چھوٹی بوتل کا کارک ہٹایا۔ ہرمائنی نے خون نکلتے زخموں پر اس کی تین بوندیں ٹپکا دیں۔ سبز دھواں اُٹھا اور اس کے صاف ہونے پر ہیری نے دیکھا کہ خون بہنا بند ہو گیا تھا۔ زخم اب بھی کئی دن پرانا دکھائی دے رہا تھا۔ ابھی جہاں کھلا گوشت تھا وہاں اب نئی جلد آنے لگی تھی۔

''شاباش......'' ہیری نے کہا۔

''میرا خیال ہے کہ میں محفوظ طریقے سے بس اتنا ہی کر سکتی ہوں۔'' ہرمائنی نے کپکپاتی ہوئی آواز میں کہا۔ ''کچھ جادوئی کلمے بھی ہیں جو اسے بالکل ٹھیک کر سکتے ہیں مگر میں ان کا خطرہ مول نہیں لینا چاہتی......معلوم نہیں، مجھ سے کوئی گڑبڑ ہو جائے اور زیادہ نقصان اُٹھانا پڑے......پہلے ہی اس کا بہت خون بہہ چکا ہے......''

''مگر وہ زخمی کیسے ہو گیا تھا......؟'' ہیری نے اپنا سر ادھر ادھر گھمایا اور ابھی ابھی جو کچھ ہوا تھا اسے سمجھنے کی کوشش کی۔ ''میرا کہنے کا مطلب ہے کہ ہم لوگ یہاں کیوں ہیں؟ مجھے تو محسوس ہوا تھا کہ ہم گیرم مالڈ پیلس جا رہے تھے......؟''

ہرمائنی نے ایک گہری سانس کھینچی اور اس کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔

''ہیری! مجھے نہیں لگتا ہے کہ ہم اب دوبارہ وہاں جا پائیں گے......''

''یہ تم کیا کہہ رہی ہو......؟''

''جب ہم نے ثقاب اُڑان بھری، تو یکسلے نے مجھے دبوچ لیا اور اس سے اپنا ہاتھ چھڑا نہیں پائی، وہ بہت طاقتور تھا جب گیرم مالڈ پیلس پہنچے تو وہ تب بھی میرا ہاتھ پکڑے ہوئے تھا...... دیکھو! میرا خیال ہے کہ اس نے دروازہ ضرور دیکھ لیا ہوگا اور یہ سوچا ہوگا کہ وہیں رُکنے والے ہیں اس لئے اس نے اپنی گرفت ڈھیلی کر دی اور میں اس سے ہاتھ چھڑانے میں کامیاب ہوگئی۔ اس کے بعد میں نے تم لوگوں کو یہاں لے آئی......''

''مگر وہ کہاں ہے؟ جانے دو...... تمہارا کہنے کا یہ مطلب تو نہیں ہے کہ وہ گیرم مالڈ پیلس میں موجود ہے؟ وہ بھلا اندر کیسے داخل ہوسکتا ہے؟''

ہرمائنی کی آنکھیں ان آنسوؤں سے چمکنے لگیں جو بہہ نہیں رہے تھے، اس نے اپنا سر ہلایا۔

''ہیری! میرا خیال ہے کہ وہ اندر داخل ہوسکتا ہے۔ میں نے...... میں نے جادوئی کلمے سے اپنا ہاتھ چھڑا لیا مگر تب تک میں اسے خفیہ محافظ سحر کے اندر لے جا چکی تھی۔ ڈمبل ڈور کی موت کے بعد ہم لوگ خفیہ محافظ بن گئے ہیں اور میں نے وہ راز منکشف کر دیا ہے، ہے نا؟''

وہ کسی قسم کی اداکاری نہیں کر رہی تھی، ہیری کو یقین تھا کہ وہ صحیح کہہ رہی ہے۔ یہ ایک زبردست صدمہ تھا۔ اگر یکسلے اب گھر کے اندر داخل ہوسکتا ہے تو ان کے لوٹنے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا تھا۔ ہوسکتا ہے کہ وہ اس وقت ثقاب اُڑان بھر کر ساتھی مرگ خوروں کو وہاں لا رہا ہو۔ حالانکہ مکان میں اندھیرے اور مایوسی نے قبضہ جما رکھا تھا لیکن یہ ان کے رہنے کی اکلوتی محفوظ جگہ تھی۔ کریچر کے خوش اور دوستانہ ہونے کے بعد تو وہ تو ایک طرح سے گھر ہی بن چکا تھا۔ افسوس کے ایک جھونکے کے ساتھ، جس کا کریچر کے تیار کئے ہوئے پکوانوں سے کوئی تعلق نہیں تھا، ہیری نے تصور کیا کہ گھریلو خرس وقورمہ اور گردوں کی پڈنگ بنانے میں مصروف ہوگا جسے ہیری، رون اور ہرمائنی اب کبھی نہیں کھا پائیں گے!

''ہیری! مجھے افسوس ہے...... مجھے بہت افسوس ہے......''

''احمقوں جیسی باتیں مت کرو۔ اس میں تمہاری کوئی غلطی نہیں ہے۔ اگر کسی کی غلطی ہے تو وہ صرف میری ہی ہے......''

ہیری نے جیب میں ہاتھ ڈال کر میڈ آئی کی نیلی جادوئی آنکھ باہر نکالی۔ ہرمائنی دہشت زدہ ہو کر پیچھے ہٹ گئی۔

''امبریج نے لوگوں کی جاسوسی کرنے کیلئے اسے اپنے دفتر کے دروازے پر لگا رکھا تھا۔ میں اسے وہاں چھوڑ کر تو نہیں آ سکتا تھا...... اسی کی وجہ سے انہیں معلوم ہوگیا کہ محکمے میں اجنبی گھس چکے ہیں......''

ہرمائنی کے بولنے سے پہلے ہی رون کراہا اور اس نے اپنی آنکھیں کھول دیں۔ اس کا چہرہ اب بھی سفید تھا اور اس پر پسینے کی بوندیں چمک رہی تھیں۔

''تمہیں اب کیسا محسوس ہورہا ہے؟'' ہرمائنی بھرائی ہوئی آواز میں آہستگی سے بولی۔

''بہت برا......'' رون بولا اور اپنے زخمی بازو کو چھوکر منہ بنانے لگا۔ ''ہم کہاں ہیں؟''

''اس جنگل میں جہاں کیوڈچ ورلڈکپ ہوا تھا۔'' ہرمائنی نے کہا۔ ''میں کوئی بند جگہ چاہتی تھی اور یہ......''

''......اور یہ پہلی ہی جگہ تھی جس کا خیال تمہارے ذہن میں آیا تھا۔'' ہیری نے ویران جنگل پر نظر ڈالتے ہوئے اس کی ادھوری بات پوری کردی۔ اسے فوراً یاد آ گیا کہ جب ہرمائنی پہلی بار انہیں ثقاب اُڑان بھرکر اپنی من چاہی جگہ پر لے گئی تھی تو تب کیا ہوا تھا؟ اسی وقت مرگ خوروں نے کچھ ہی منٹوں میں انہیں تلاش کرلیا تھا۔ کیا یہ جذب انکشافی تھی؟ کیا والڈی موورٹ یا اس کے جاسوس اسے بار بھی جانتے ہوں گے کہ ہرمائنی انہیں کہاں لے گئی تھی؟

''تمہیں کیا لگتا ہے کہ ہمیں یہاں سے چلنا چاہئے؟'' رون نے ہیری سے پوچھا۔ رون کے چہرے کو دیکھتے ہی ہیری سمجھ گیا کہ وہ بھی وہی بات سوچ رہا تھا۔

''معلوم نہیں......''

رون کا چہرہ اب زرد اور چپچپا دکھائی دے رہا تھا۔ اس نے اُٹھ کر بیٹھنے کی کوئی کوشش نہیں کی اور ایسا لگ رہا تھا کہ کمزوری کی وجہ سے وہ ایسا کر بھی نہیں سکتا تھا۔ اسے کہیں اور لے جانے کا خیال بے حد خطرناک تھا۔

''فی الحال تو ہمیں یہیں رُکنا پڑے گا۔'' ہیری نے کہا۔

طمانیت کے احساس کے ساتھ ہرمائنی اُٹھ کر کھڑی ہوگئی۔

''تم کہیں جارہی ہو؟'' رون نے کمزور لہجے میں پوچھا۔

''اگر ہم یہیں رُک رہے ہیں تو ہمیں اس جگہ کے چاروں طرف کچھ حفاظتی حصار کر دینا چاہئے۔'' اس نے جواب دیا پھر اس نے اپنی چھڑی اُٹھائی اور کوئی جادوئی کلمہ بڑبڑاتے ہوئے ہیری اور رون کے چاروں طرف ایک چوڑے حصے میں چلنے لگی۔ ہیری کو فوراً اردگرد کے ماحول میں کسی قسم کی تبدیلی کا احساس ہوا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے ہرمائنی نے ان کے اردگرد حرارت بھری دھند پھیلا دی ہو۔

''سالوسیتم ...... پورتاگستم ...... ریپولوستم ...... ماگلوہستم ......نجاستم......'' ہرمائنی کی بڑبڑاہٹ سنائی دے رہی تھی۔ ''ہیری! تم خیمہ باہر نکال لو......''

''خیمہ......؟''

''بیگ میں ہے......''

''ظاہر ہے، بیگ میں ہی ہوگا......'' ہیری نے کہا۔

اس نے اس مرتبہ اس کے نادر ہاتھ ڈال کر ٹٹولنے کی زحمت بالکل نہیں کی بلکہ ایک بار پھر ایکوسم جادوئی کلمے کا استعمال کیا۔ کینوس کے خیمے کا بڑا ڈھیر بیگ سے باہر نکل آیا۔ اس کے ساتھ ساتھ رسیوں اور سہارا دینے والے ستونوں کا انبار بھی باہر نکلا۔ ہیری اسے پہچان گیا تھا۔ کچھ حد تک اس میں سے اُٹھتی ہوئی بلیوں کی بدبو کی وجہ سے۔ یہ وہی خیمہ تھا جس میں وہ کیوڈچ ورلڈ کپ والی رات کو سوئے تھے۔

''میرا خیال تھا کہ یہ محکمے میں کام کرنے والے پارکنس کا ہے؟'' اس نے پوچھا اور خیمے کی کھونٹیوں کو الگ کرنے لگا۔

''وہ اسے واپس نہیں لینا چاہتا تھا کیونکہ اس کی کمر کا حال کافی تشویش ناک تھا۔'' ہرمائنی نے کہا جواب اپنی چھڑی سے آٹھ کے ہندسے کا لہراتا ہوا عکس بنا رہی تھی۔ ''اس لئے رون کے ڈیڈی نے یہ مجھے بطور ادھار دے دیا تھا۔ برقورسم......'' اس نے مڑے تڑے کینوس کی طرف چھڑی تانتے ہوئے کہا۔ اس سے خیمہ ایک جھٹکے سے ہوا میں اُٹھا اور ہیری کے سامنے زمین پر جم کر کھڑا ہوا گیا۔ حیرانگی میں ڈوبے ہیری کے ساتھ سے کھونٹی نکل کر اُڑ گئی اور خود بخود دھم کی آواز نکالتی ہوئی رسی کے کنارے میں ٹھونک گئی۔

''غاربرستم......'' ہرمائنی نے آسمان کی طرف چھڑی لہرا کر کام مکمل کیا۔ ''میں بس اتنا ہی کر سکتی ہوں، کم از کم ہمیں کسی کی آمد کی خبر ہو جائے گی۔ میں اس بات کی ضمانت تو نہیں دی سکتی ہوں کہ اس سے ہم اسے باہر رکھ سکتے ہیں، وال......''

''نام مت لینا......'' رون نے روکھی آواز میں اس کی بات قطع کرتے ہوئے کہا۔

ہیری اور ہرمائنی نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

''معاف کرنا!'' رون نے تھوڑا کراہتے ہوئے کہا جب ان کی طرف دیکھنے کیلئے وہ تھوڑا اُٹھا۔ ''یہ کسی منحوس حملہ آور کی مانند لگتا ہے، کیا ہم اسے 'تم جانتے ہو کون؟' کہہ کر نہیں پکار سکتے...... براہ کرم......؟''

''ڈمبل ڈور نے کہا تھا کہ اس کا نام کا ڈر......'' ہیری نے بولنے کی کوشش کی۔

''دوست! اگر تم نے دھیان دیا ہو تو 'تم جانتے ہو کون؟' کا نام لینے سے ڈمبل ڈور کو زیادہ اچھے انجام سے کا سامنا نہیں ہوا تھا۔'' رون نے اس کی بات قطع کرتے ہوئے کہا۔ ''بس تم جانتے ہو کون؟ کیلئے تھوڑی عزت کا مظاہرہ کرو......ٹھیک ہے؟''

''عزت؟'' ہیری نے دہرایا مگر ہرمائنی نے اسے تنبیہی نظروں سے دیکھا۔ واضح طور پر جب رون اتنی کمزور حالت میں تھا تو ہیری کو اس کے ساتھ بحث نہیں کرنا چاہئے تھی۔

ہیری اور ہرمائنی، رون کو آدھا اُٹھا کر اور آدھا گھسیٹتے ہوئے خیمے کے دروازے میں سے اندر لے گئے۔ خیمے کے اندر کا حلیہ صحیح دکھائی دے رہا تھا جیسا کہ ہیری کو یاد تھا۔ ایک چھوٹا فلیٹ جس میں باتھ روم اور چھوٹا سا باورچی خانہ تھا۔ اس نے ایک پرانی کرسی ایک طرف دھکیل کر رون کو دومنزلہ بیڈ کی نیچے والے حصے پر احتیاط سے لٹا دیا۔ اس بہت مختصر سے سفر میں رون کا چہرہ اور سفید پڑ گیا تھا مگر بعد میں رون نے اپنی آنکھیں ایک بار پھر بند کر لیں اور تھوڑی دیر تک کچھ نہیں بولا۔

''میں تھوڑی چائے بنا لیتی ہوں۔'' ہرمائنی نے جھینپے ہوئے لہجے میں کہا اور اپنے بیگ میں سے کیتلی اور کپ باہر نکال کر باورچی خانے کی طرف چلی گئی۔

ہیری کو یہ گرم چائے اتنی ہی بھلی محسوس ہوئی جتنی اچھی کہ میڈ آئی کی موت والی رات فائر وہسکی لگی تھی۔ لگتا تھا اس سے اس کے سینے میں منڈلاتا ہوا ڈر تھوڑا سا جل گیا تھا۔ ایک دو منٹ کے بعد رون نے خاموشی توڑی۔

''تمہارا کیا خیال ہے کہ کیٹرمول میاں بیوی کا کیا بنا ہوگا؟''

''اگر ان کی قسمت اچھی رہی ہوگی تو اب تک بھاگ چکے ہوں گے۔'' ہرمائنی نے کہا اور اطمینان بھرے انداز میں اپنی گرم کپ کو پکڑ لیا۔ ''اگر ریگ کیٹرمول کا دماغ صحیح طور پر کام کر رہا ہوگا تو وہ مسز کیٹرمول کو بچوں سمیت ثقاب اُڑان بھر کر کہیں لے گیا ہوگا اور وہ اس وقت اپنے بچوں کو لے کر اس ملک سے باہر بھاگنے کی تیاری کر رہا ہوگا۔ ہیری نے اس سے ایسا ہی کرنے کیلئے کہا تھا......''

''خدا کرے کہ وہ بھاگ گئے ہوں۔'' رون نے تکیے پر ٹیک لگاتے ہوئے کہا۔ ایسا محسوس ہوتا تھا کہ چائے پینے سے اسے کافی فائدہ ہوا تھا اور اس کے چہرے کی رنگت کسی حد تک لوٹ آئی تھی۔ ''مجھے نہیں لگتا ہے کہ ریگ کیٹرمول میں زیادہ عقل ہے، کیونکہ جب میں اس کے بہروپ میں تھا تو ہر شخص مجھ سے اس طرح بات کر رہا تھا جیسے میں کوئی کم عقل اور جھلایا ہوا ہوں۔ خدا کرے کہ وہ لوگ بھاگ نکلے ہوں...... اگر وہ دونوں ہماری وجہ سے اژقبان پہنچ گئے تو......''

ہیری نے ہرمائنی کی طرف دیکھا اور جو سوال وہ پوچھنے والا تھا کہ مسز کیٹرمول کے پاس چھڑی نہ ہونے کی وجہ سے وہ اپنے شوہر کے ساتھ ثقاب اُڑان کیسے بھر سکے گی...... وہ سوال اس کے گلے میں ہی اٹکا رہ گیا کیونکہ ہرمائنی رون کو کیٹرمول میاں بیوی کے فرار ہونے پر متفکر دیکھ کر پریشان ہو رہی تھی۔ اس کے تاثرات میں اتنی کشش تھی کہ ہیری کو محسوس ہوا کہ جیسے اس نے اسے رون کا بوسہ لیتے ہوئے دیکھ لیا ہو۔

''تو تم نے وہ چیز نکال لی تھی؟'' ہیری نے اس سے پوچھا کچھ حد تک اسے یاد دلانے کیلئے وہ بھی وہاں موجود تھا۔

''کیا مطلب......کون سی چیز؟'' ہرمائنی نے تھوڑا پریشان ہوتے ہوئے پوچھا۔

''جس کیلئے ہم اتنا سا بکھیڑا مول لیا تھا؟......لاکٹ......وہ لاکٹ کہاں ہے؟''

''تمہیں وہ مل گیا؟'' رون نے چیخ کر کہا اور اپنے تکیے پر تھوڑا اوپر اُٹھ گیا۔ ''کوئی مجھے کچھ بھی نہیں بتاتا ہے۔ مارلن کی قسم! تم لوگ کم از کم اس کا ذکر تو کر ہی سکتے تھے......''

''دیکھو! ہم لوگ اس وقت مرگ خوروں سے جان بچا کر بھاگ رہے تھے، ہے نا؟'' ہرمائنی نے کہا۔ ''یہ رہا......'' اس نے اپنے چوغے کی جیب میں سے باہر نکال کر رون کو تھما دیا۔

یہ مرغی کے انڈے جتنا بڑا تھا۔ اس پر سجاوٹی حرف 'ایس' لکھا ہوا تھا۔ اس میں کئی چھوٹے سبز نگینے جڑے ہوئے تھے اور خیمے کی

کینوس والی چھت سے چھن کر آتی ہوئی روشنی میں چمک رہے تھے۔

''کیا اس کا امکان ہے کہ کریچر کے ہاتھ سے نکلنے کے بعد کسی نے اسے تباہ کر دیا ہوگا؟'' رون نے پوچھا۔ ''میرا کہنے کا مطلب ہے کہ ہم یقین سے کیسے کہہ سکتے ہیں کہ یہ اب بھی پٹاری ہی ہوگا؟''

''میرا اندازہ ہے کہ یہ اب بھی پٹاری ہی ہے۔'' ہرمائنی نے اسے رون کے ہاتھ لے کر غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ''اگر اسے جادو سے تباہ کیا گیا ہوتا تو اس پر نقصان کا کوئی نہ کوئی نشان ضرور دکھائی دیتا۔''

اس نے ہیری کی طرف بڑھا دیا جس نے اسے اپنی انگلیوں میں الٹ پلٹ کر دیکھا۔ یہ بہت اچھی حالت میں اور محفوظ دکھائی دے رہا تھا۔ اسے ڈائری کی اُڑی ہوئی دھجیاں یاد آ گئیں اور یہ بھی جب ڈمبل ڈور نے پٹاری والی انگوٹھی کو تباہ کیا تھا تو اس کا پتھر تڑخ گیا تھا۔

''میرا خیال ہے کہ کریچر نے صحیح کہا تھا۔'' ہیری نے کہا۔ ''اسے تباہ کرنے کیلئے پہلے ہمیں یہ معلوم کرنا ہوگا کہ یہ کھلتا کیسے ہے؟''

اچانک ہیری کو یہ احساس ہوا کہ وہ کیا پکڑے ہوئے تھا اور اس کے ننھے سنہرے چھوٹے دروازے کے پیچھے کیا ہے؟ اسے تلاش کرنے کی ان کی تمام کوششوں کے باوجود اس کے دل میں لاکٹ کہیں دور پھینکنے کی پرزور خواہش اُٹھتی ہوئی محسوس ہوئی۔ خود پر دوبارہ قابو پاتے ہوئے اس نے لاکٹ کو اپنی انگلیوں سے کھولنے کی کوشش کی پھر اس نے وہ جادوئی سحر آزمایا جس کا استعمال ہرمائنی نے ریگولس کے بیڈروم کے دروازے پر کیا تھا۔ کسی سے بھی کام نہیں بنا۔ اس نے لاکٹ رون اور ہرمائنی کی طرف بڑھا دیا۔ ان دونوں نے بھی کافی کوشش مگر کوئی بھی اسے کھولنے میں کامیاب نہیں ہو پایا۔

''ویسے کیا تم اسے محسوس کر سکتے ہو؟'' رون نے دبی ہوئی آواز میں کہا جب اس نے اس پر اپنی بند مٹھی کی گرفت سخت کر لی تھی۔

''تمہارا کیا مطلب ہے؟''

رون نے پٹاری ہیری کی طرف بڑھائی۔ ایک دو پل بعد ہیری، رون کا مطلب سمجھ گیا تھا۔ کیا یہ اس کا اپنا خون تھا جو اس کی رگوں میں دوڑ رہا تھا یا پھر لاکٹ کے اندر کوئی چیز لوہے کی ننھے دل کی طرف دھڑک رہی تھی۔

''اب ہم اس کا کیا کریں گے؟'' ہرمائنی نے پوچھا۔

''ہم اسے اس وقت تک محفوظ رکھیں گے جب تک ہمیں اسے تباہ کرنے کا کوئی طریقہ نہ معلوم ہو جائے۔'' ہیری نے جواب دیا اور نہ چاہتے ہوئے بھی لاکٹ والی زنجیر اپنے گلے میں لٹکا لی۔ لاکٹ اس کے چوغے کے نیچے پہنچ گیا۔ جہاں یہ ہیگرڈ کے دیئے گدھے کی کھال کے بٹوے کے ساتھ اس کے سینے پر چپک گیا۔

''میرا خیال ہے کہ ہمیں خیمے کے باہر باری باری سے پہرہ دینا چاہئے۔'' ہیری نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور ہاتھ سیدھا کرتے ہوئے ہرمائنی سے کہا۔ ''اور ہمیں کھانے پینے کے بارے میں بھی سوچنا ہوگا۔ تم یہیں رُکو۔'' اس نے تیزی سے کہا جب رون

نے اُٹھنے کی کوشش کی جس سے اس کا چہرہ سبز ہو گیا۔

ہرمائنی نے ہیری کو اس کے سالگرہ پر جو مخبر لٹو دیا تھا، اسے خیمے کی میز پر محتاط انداز میں رکھنے کے بعد ہیری اور ہرمائنی نے دن بھر باری باری پہرہ دیا۔ بہرحال، مخبر لٹو پورا دن خاموش رہا اور اس کی نوک ساکت رہی۔ ہرمائنی نے ان کے چاروں حفاظتی حصار اور ماگلو مخالف سحر کئے تھے، ان کی وجہ سے یا پھر اس وجہ سے کہ لوگ اس طرف کم ہی آتے تھے۔ کچھ پرندوں اور گلہریوں کے علاوہ ان کی طرف کوئی بھی نہیں آیا اور نہ ہی جادوئی حصار کے ماحول میں کوئی تبدیلی رونما ہوئی۔ ہیری نے اپنی چھڑی سے روشنی کر لی جب اس نے دس بجے ہرمائنی کے ساتھ پہرہ داری میں جگہ بدلی۔ اس کی نظروں کے سامنے ویران منظر پھیلا ہوا تھا۔ اوپر دکھائی دینے والے ستاروں بھرے آسمان میں نیچے کی طرف چمگاڈریں اُڑ رہی تھیں۔

اسے اب بھوک ستا رہی تھی جس کی وجہ سے اس کا دماغ تھوڑا گھوم رہا تھا۔ ہرمائنی نے اپنے جادوئی بیگ میں کھانا پیک نہیں کیا تھا کیونکہ اسے محسوس ہو رہا تھا کہ وہ اس رات تک محکمے سے نکل کر واپس گیرم مالڈ پیلس واپس پہنچ جائیں گے۔ انہیں کھانے کیلئے جنگلی کھمبیوں کے سوا اور کچھ دستیاب نہیں ہو پایا۔ جنہیں ہرمائنی نزدیکی درختوں کی جڑوں میں سے اکٹھا کر کے لائی تھی اور انہیں ایک دیگچی میں ڈال کر پکایا تھا۔ دو نوالے کھانے کے بعد ہی رون نے اپنی پلیٹ پیچھے کھسکا دی تھی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے اسے ابکائی آ رہی ہو۔ ہیری صرف اس لئے کھاتا رہا کیونکہ وہ ہرمائنی کے جذبات کو ٹھیس نہیں پہنچانا چاہتا تھا۔

آس پاس کی خاموشی عجیب سی سرسراہٹ اور ٹہنیوں کے چرمرانے کی آوازوں سے ہی ٹوٹ رہی تھی۔ ہیری نے سوچا کہ یہ آوازیں انسانوں کے بجائے جانوروں کی ہی ہوں گی۔ بہرحال، چھڑی تیار تھی، اس کے خالی پیٹ میں رنگ برنگی آوازیں گونج رہی تھیں کیونکہ اس نے ربڑ جیسی کھمبیوں سے ہی تو پیٹ بھرا تھا اور وہ بھی بہت کم مقدار میں......

اس نے سوچا کہ پٹاری کو پا لینے کے بعد تو اسے نہایت خوش ہونا چاہئے تھا مگر نجانے کیوں وہ خوش نہیں تھا۔ جب وہ اندھیرے میں بیٹھا بیٹھا دیکھتا رہا جس کے ایک بہت چھوٹے حصے پر اس کی چھڑی کی روشنی پھیلی ہوئی تھی تو اسے یہی فکر کھائے جا رہی تھی کہ اب آگے نجانے کیا ہوگا؟ ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ کئی ہفتوں، کئی مہینوں شاید برسوں سے اس نقطے کی طرف چلا آ رہا تھا مگر اب وہ اچانک رُک گیا تھا، راہ سے دور بھٹک گیا تھا......

کہیں دور دوسری پٹاریاں بھی موجود تھیں مگر اسے ذرا بھی اندازہ نہیں تھا کہ وہ کہاں کہاں ہو سکتی ہیں؟ وہ تو یہ بات بھی نہیں جانتا تھا کہ والڈی مورٹ نے کن کن چیزوں کو پٹاریاں بنایا ہوگا؟ اور تو اور اسے یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ انہیں جو اکلوتی پٹاری ملی ہے اور جو اس وقت لاکٹ کی صورت میں اس کے سینے پر لٹک رہی ہے۔ اسے تباہ کیسے کرنا ہے؟ عجیب بات یہ تھی کہ اس نے اس کے بدن سے گرمی نہیں لی تھی بلکہ بہت سرد محسوس ہو رہی تھی جیسے وہ ابھی ابھی یخ بستہ پانی سے باہر نکالی گئی ہو۔ کبھی کبھار ہیری کو محسوس ہوا یا پھر شاید اس نے تصور کیا کہ اسے اپنی دھڑکن کے علاوہ بھی ایک دھیمی سی دھڑکن سنائی دے رہی ہے......

اندھیرے میں بیٹھے بیٹھے اس پر انجان برے وسوسے غلبہ پانے لگے۔اس نے ان سے نجات پانے اور خود کو ان سے محفوظ رکھنے کی کوشش کی مگر وہ بے رحمی سے اس کے پاس آتے رہے۔'ایک کے زندہ رہنے کی صورت میں دوسرا زندہ نہیں رہ سکتا'۔رون اور ہر مائنی جو اس وقت اس کے پیچھے خیمے میں آہستہ آہستہ باتیں کر رہے تھے، اگر چاہیں تو اس سے دور جا سکتے تھے مگر وہ نہیں جا سکتا تھا۔جب وہاں پر بیٹھے بیٹھے اپنے خوف اور تھکن کو دور کرنے کی کوشش کر رہا تھا، اسی وقت اسے محسوس ہوا کہ اس کے سینے سے چپکا ہوا لاکٹ اس کے پاس بچے ہوئے وقت کو ٹک ٹک کر کے کاٹ رہا تھا......اس نے سوچا یہ یقیناً احمقانہ خیال ہے، اس بارے میں غور نہ کیا جائے......

اس کا نشان دوبارہ درد کر رہا تھا۔اسے ڈر تھا کہ ایسا اس کے خیالوں کی وجہ سے ہو رہا تھا۔اس لئے اس نے اپنے خیالوں کو کسی دوسری سمت میں موڑنے کی کوشش کی۔اس نے بیچارے کریچر کے بارے میں سوچا جو ان کے گھر لوٹنے کی امید کر رہا ہوگا مگر اسے یکسلے کو برداشت کرنا پڑے گا۔کیا گھریلو خرس خاموش رہ پائے گا یا پھر وہ مرگ خوروں کو ہر وہ بات بتا دے گا جو وہ جانتا تھا؟ ہیری یقین کرنا چاہتا تھا کہ گذشتہ مہینے میں کریچر کافی بدل گیا تھا۔اب وہ اس کے حق میں وفادار بن چکا تھا مگر کون جانتا ہے کہ کیا ہوا ہوگا؟ اگر مرگ خور گھریلو خرس پر تشدد کریں گے تو پھر کیا ہوگا؟

ہیری کے دماغ میں بری سی تصویر بھرنے لگی اور اس نے اسے بھی خود سے دور ہٹانے کی کوشش کی کیونکہ وہ اب کریچر کے لئے کچھ نہیں کر سکتا تھا۔وہ اور ہر مائنی اسے نہ بلانے کا فیصلہ پہلے ہی کر چکے تھے۔انہیں اندیشہ تھا کہ محکمے کا کوئی اہلکار اس کے ساتھ وہاں نہ پہنچ جائے۔انہیں معلوم نہیں تھا کہ گھریلو خرس کے ثقاب اُڑان بھرنے میں بھی اس طرح کی پریشانی نہیں آئے گی، جس طرح ہر مائنی کی آستین پکڑ کر یکسلے گیرم مالڈ پیلس پہنچ گیا تھا۔

ہیری کا نشان اب بھی جل رہا تھا۔اس نے سوچا کہ وہ کچھ زیادہ نہیں جانتے تھے، لوپن نے صحیح کہا تھا۔انہوں نے اس طرح کے جادو کا سامنا کبھی نہیں کیا تھا اور نہ ہی کبھی ایسا تصور کیا تھا۔ڈمبل ڈور نے اور زیادہ وضاحت کیوں نہیں کی؟ کیا انہوں نے یہ سوچا تھا کہ اس کیلئے ابھی کافی وقت باقی پڑا ہے؟ شاید وہ برسوں تک اپنے دوست نکولس فلے مل کی طرح صدیوں تک زندہ رہ پائیں گے؟ اگر ایسا تھا تو وہ یقیناً غلطی پر تھے......سنیپ نے ان کا حساب چکا دیا تھا......سنیپ، سویا ہوا سانپ......جس نے مینار کے اوپر انہیں ڈس لیا تھا......

اور ڈمبل ڈور گر گئے تھے......گر گئے تھے......

''وہ مجھے دے دو گریگوری وچ!''

ہیری کی آواز اونچی، واضح اور یخ بستہ تھی۔اس نے اپنی چھڑی لمبی استخوانی انگلیوں والے ہاتھ میں سامنے پکڑ رکھی تھی۔جس کی طرف وہ چھڑی تانے ہوئے تھا، وہ شخص ہوا میں الٹا لٹک رہا کیونکہ رسیاں کہیں بھی دکھائی نہیں دے رہی تھیں، وہ شخص نادیدہ اور عجیب انداز میں بندھا ہوا جھول رہا تھا۔اس کے اعضاء اس کے ارد گرد لٹک ہوئے تھے۔اس کا دہشت بھرا چہرہ ہیری کے چہرے کے بالکل

سامنے تھا اور بے حد سرخ دکھائی دے رہا تھا کیونکہ اس کے پورے بدن کا خون اس کے سر میں سمٹ آیا تھا۔اس کے بال سفید اور ڈاڑھی موٹی، گھنی تھی۔ وہ سانتا کلاز جیسا دکھائی دے رہا تھا۔

''وہ میرے پاس نہیں ہے،اب وہ میرے پاس نہیں ہے، برسوں پہلے کوئی چرا کرلے گیا تھا......'' وہ گڑگڑایا۔

''لارڈ والڈی مورٹ سے جھوٹ مت بولو، گریگوری وچ!وہ جانتے ہیں......وہ ہمیشہ سے جانتے ہیں......''

جھولتے ہوئے آدمی کی پتلیاں چوڑی ہوگئیں اور ڈر کے مارے پھیل گئیں۔ وہ مسلسل پھولنے اور بڑی ہونے لگی جب تک کہ ان کی پتلیوں کی سیاہی نے ہیری کو اپنے اندر نہیں نگل لیا۔

اب ہیری ایک تاریک راہداری میں پستہ قد اور فربہ گریگوری وچ کے پیچھے جلدی جلدی چل رہا تھا جس نے ہاتھ میں مشعل اُٹھا رکھی تھی۔ گریگوری وچ راہداری کے کنارے والے کمرے میں جلدی سے داخل ہوا۔اس کی مشعل کی روشنی میں کسی ورکشاپ جیسی جگہ دکھائی دی۔لکڑی کے چھال کے ٹکڑے اور سنہری چیزیں روشنی کے جھلکتے ہالے میں چمک رہی تھیں۔ کھڑکی کی منڈیر پر سنہرے بالوں والا ایک نوجوان کسی قوی ہیکل عقاب کی مانند بیٹھا ہوا تھا۔ایک پل کیلئے مشعل کی روشنی اس پر پڑی۔ ہیری نے اس کے وجیہہ چہرے پر مسرت کے جذبات پھیلے ہوئے دیکھے۔ پھر اس نوجوان نے اپنی چھڑی سے گریگوری وچ کو ششدر جادوئی کلمے کا نشانہ بنایا اور ہنستا ہوا کھڑکی سے پیچھے کی طرف کود گیا۔

اب ہیری ان چوڑی سرنگ جیسی پتلیوں میں سے واپس لوٹ رہا تھا اور گریگوری وچ کے چہرے پر دہشت بھرے تاثرات پھیلے ہوئے تھے۔

''وہ چور کون تھا، گریگوری وچ؟'' اونچی یخ بستہ آواز گونجی۔

''میں نہیں جانتا۔ مجھے کبھی معلوم نہیں ہو پایا۔ایک نوجوان......نہیں......رحم......رحم......''

ایک چیخ گونجی جو گونجتی رہی اور پھر سبز روشنی کا ایک دھماکہ ہوا۔

''ہیری......''

اس نے اپنی آنکھیں کھولیں۔ وہ ہانپ رہا تھا اور اس کا ماتھا بری طرح پھڑک رہا تھا۔ وہ خیمے کے کنارے پر بیہوش ہو گیا تھا۔ وہ کینوس پر ترچھا پھسل گیا تھا اور زمین پر گرا ہوا تھا۔اس نے ہرمائنی کی طرف دیکھا جس کے بکھرے ہوئے بالوں کی وجہ سے اوپر کی اندھیری شاخوں کے درمیان سے دکھائی دینے والا آسمان کا چھوٹا سا ٹکڑا اب دکھائی دینا بند ہو گیا تھا۔

''خواب......'' اس نے جلدی سے بیٹھتے ہوئے کہا اور ہرمائنی کی غصے بھری نظروں کے سامنے معصوم بننے کی کوشش کی۔ ''شاید آنکھ لگ گئی ہوگی......معاف کرنا!''

''میں جانتی ہوں۔ یہ تمہارے نشان کی وجہ سے تھا، میں تمہارے چہرے کے تاثرات دیکھ کر سمجھ سکتی ہوں کہ تم اس کے بارے

میں دیکھ رہے تھے، وال......''

''اس کا نام مت لو......'' خیمے کے اندر سے رون کی غصے بھری آواز گونجی۔

''ٹھیک ہے......'' ہرمائنی نے کہا۔ ''تو تم جانتے ہو کون؟ کے دماغ میں دیکھ رہے تھے۔''

''میں ایسا کرنا نہیں چاہتا تھا...... یہ ایک خواب تھا، ہرمائنی!'' ہیری نے کہا۔ ''کیا تم اس بات پر قابو پا سکتی ہو کہ تمہیں کس بارے میں خواب دکھائی دیتے ہیں؟''

''اگر تم جذب پوشیدی میں مہارت حاصل کر لیتے......''

مگر ہیری کو یہ بتانے کی ضرورت نہیں تھی، نہ ہی اس کی اس میں کوئی دلچسپی تھی۔ وہ تو اس بارے میں گفتگو کرنا چاہتا تھا جو منظر اس نے ابھی ابھی دیکھا تھا۔

''ہرمائنی! اسے گریگوری وچ مل گیا ہے اور میرا اندازہ ہے کہ اس نے اسے مار ڈالا ہے مگر اسے مارنے سے پہلے اس نے گریگوری وچ کے دماغ کو کھنگال لیا تھا اور میں نے دیکھا......''

''میرا خیال ہے کہ اگر تم تھکن کی وجہ سو رہے تھے تو نگرانی میں کرتی ہوں۔'' ہرمائنی نے ٹھنڈے لہجے میں کہا۔

''میں پوری نگرانی کر سکتا ہوں......''

''نہیں! صاف دکھائی دے رہا ہے کہ تم تھک چکے ہو۔ جاؤ! جا کر سو جاؤ......''

وہ خیمے کے داخلی دروازے کے سامنے درشت انداز میں بیٹھ گئی۔ ہیری ناراض تھا مگر وہ بحث نہیں کرنا چاہتا تھا، اس لئے وہ جھک کر اندر چلا گیا۔ نیچے والے بیڈ پر رون کا زرد چہرہ جھانک رہا تھا۔ ہیری اس کے اوپر والے بیڈ پر چڑھ گیا اور لیٹ کر سیاہ کینوس کی چھت کو گھورنے لگا۔ کچھ پل بعد رون نے اتنی دھیمی آواز میں پوچھا تاکہ اس کی آواز داخلی راستے کے باہر بیٹھی ہوئی ہرمائنی نہ سن لے۔

''تم جانتے ہو کون؟ کیا کر رہا ہے؟''

ہیری نے اچھی طرح یاد کرنے کی کوشش میں اپنی آنکھیں سکوڑ لیں اور اندھیرے میں بڑبڑایا۔ ''اس نے گریگوری وچ کو تلاش کر لیا۔ وہ اسے باندھ کر تشدد کر رہا تھا......''

''اگر اس نے گریگوری وچ کو باندھ دیا ہے تو وہ اس کیلئے نئی چھڑی کیسے بنائے گا؟''

''مجھے نہیں معلوم...... یہ عجیب ہے، ہے نا؟''

ہیری نے اپنی آنکھیں بند کر لیں اور ان تمام چیزوں کے بارے میں سوچنے لگا جو اس نے دیکھی اور سنی تھیں۔ اسے جتنا یاد آیا، اس کا مطلب اتنا ہی کم سمجھ میں آیا...... والڈی مورٹ نے ہیری کی چھڑی یا ققنس کے جڑواں پروں کے بارے میں تو کچھ کہا ہی نہیں

تھا؟ اس نے اس بارے میں بھی کچھ نہیں کہا تھا کہ گریگوری وچ ہیری کی چھڑی کو شکست دینے کیلئے نئی اور زیادہ طاقتور چھڑی بنا دے......

''وہ گریگوری وچ سے کچھ لینا چاہتا تھا......'' ہیری نے کہا۔ اس کی آنکھیں اب مضبوطی سے بند کر لی تھیں۔ ''اس نے اس سے کہا کہ وہ اسے وہ چیز دے دے مگر گریگوری وچ نے کہا کہ وہ چوری ہو گئی تھی اور پھر......پھر......''

اسے یاد آیا کہ کس طرح اس نے والڈی مورٹ کے روپ میں گریگوری وچ کی آنکھوں میں گھس کر اس کی یادوں میں جھانک کر دیکھا تھا۔

''اس نے گریگوری وچ کا دماغ پڑھ لیا اور میں نے دیکھا کہ ایک نوجوان کھڑکی منڈیر پر بیٹھا تھا۔ وہ گریگوری وچ پر وار کرتے ہوئے اسے ششدر کر کے بھاگ کھڑا ہوا۔ اس نے وہ چیز چرا لی، جس کے پیچھے تم جانتے ہو کون؟ پڑا ہے۔ اور مجھے...... مجھے محسوس ہوتا ہے کہ میں نے اسے کہیں پہلے بھی دیکھا ہے......''

ہیری سوچ رہا تھا کہ کاش وہ ہنستے ہوئے اس نوجوان کے چہرے کی ایک اور جھلک دیکھ پاتا۔ گریگوری وچ کے مطابق چوری کئی سال پہلے ہوئی تھی، تو وہ نوجوان اسے اتنا جانا پہچانا کیوں محسوس ہو رہا تھا؟

اردگرد کے جنگل کی آوازیں خیمے کے اندر دبی ہوئی تھیں۔ ہیری کو صرف رون کی سانسوں کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ کچھ دیر بعد رون بڑبڑایا۔ ''کیا تم یہ دیکھ نہیں پائے کہ چور کے ہاتھ میں کیا چیز تھی؟''

''نہیں......وہ ضرور کوئی بہت چھوٹی چیز ہو گی۔''

''ہیری؟'' رون کے لکڑی کے بیڈ کے تختے چر چرائے، جب اس نے دومنزلہ بیڈ پر اپنا پہلو بدلا۔ ''ہیری! تمہیں ایسا تو نہیں محسوس ہوتا کہ تم جانتے ہو کون؟ کسی ایسی چیز کی تلاش میں ہے، جسے وہ پٹاری میں بدل سکے؟''

''مجھے معلوم نہیں ہے......'' ہیری نے آہستگی سے کہا۔ ''شاید ہو بھی سکتا ہے مگر کیا ایک اور پٹاری بنانا اس کیلئے خطرناک نہیں ہو گا؟ کیا ہرمائنی نے یہ نہیں کہا تھا کہ وہ پہلے ہی اپنی روح کی آخری سرحد تک پہنچ چکا ہے؟''

''ہاں......مگر شاید اسے یہ بات معلوم نہیں ہو گی۔''

''ہاں!......شاید ایسی بات ہی ہو۔''

اسے یقین تھا کہ والڈی مورٹ ققنس کے جڑواں پنکھ کی الجھن کا حل تلاش کر رہا تھا۔ اسے یقین تھا کہ والڈی مورٹ بوڑھے چھڑی ساز سے اپنی مشکل سلجھانا چاہتا تھا......مگر اس کے باوجود اس نے چھڑیوں کے بارے میں ایک بھی سوال نہیں کیا تھا اور اسے مار ڈالا تھا۔

والڈی مورٹ اب کیا تلاش کرنے کی کوشش کر رہا تھا؟ جبکہ پورا محکمہ جادو اس کے قدموں میں آ چکا تھا مگر اس کے باوجود وہ اتنی

دور کیوں گیا تھا؟ اور وہ اس چیز کی تلاش میں کیوں بھٹک رہا تھا جس کا کبھی گریگوری وچ مالک تھا اور جسے کسی گمنام چور نے چرالیا تھا؟

ہیری اب بھی سنہری بالوں والے نوجوان کے چہرے کو یاد کر سکتا تھا جس پر مسرت بھرے جذبات پھیلے ہوئے تھے وہ کھڑکی منڈیر پر کسی بڑے عقاب کی طرح اُڑا تھا اور ہیری اسے پہلے بھی کہیں دیکھ چکا تھا۔

مگر اسے یاد نہیں آ رہا تھا کہ کہاں......؟

گریگوری کے مرنے کے بعد اب یہ خوش نما چہرے والا گمنام چور خطرے میں تھا۔ اب ہیری کے خیال اسی چور پر مرتکز ہو گئے جب رون کے خراٹے نیچے والے بیڈ سے گونجنے لگے اور ہیری خود آہستہ آہستہ نیند کی وادیوں میں اترتا چلا گیا۔

☆☆☆☆

پندرہواں باب

# غوبلن کا خاموش انتقام

اگلی صبح ہیری ان دونوں سے پہلے بیدار ہو گیا اور خیمے سے باہر نکل کر جنگل میں چلا گیا۔ وہ سب سے پرانے گانٹھ دار اور لچکدار دکھائی دینے والے درخت کی تلاش میں تھا۔ اس کے نیچے اس نے میڈ آئی کی جادوئی آنکھ زمین میں دبا دی اور چھڑی سے اس کے تنے پر ایک چھوٹا سا کانٹے کا نشان بنا دیا۔ یہ زیادہ قابل احترام تو نہیں تھا مگر ہیری کو محسوس ہوا کہ میڈ آئی موڈی اپنی جادوئی آنکھ کو ڈولرس امبریج جیسی خبیث بڑھیا کے دروازے میں پھنسے ہونے کی بجائے اسے دفن کیا جانا زیادہ پسند کرتے پھر وہ خیمے میں واپس لوٹ آیا اور دونوں کے بیدار ہونے کا انتظار کرنے لگا تاکہ وہ آئندہ دنوں کیلئے نئی حکمت عملی وضع کر سکیں۔

ہیری اور ہرمائنی کا خیال تھا کہ کسی ایک جگہ پر دیر تک رکنا اچھا نہیں رہے گا، رون بھی ان سے متفق ہو گیا۔ بس اس کی اکلوتی شرط یہ تھی کہ اگلا پڑاؤ ایسی جگہ پر ہونا چاہئے جہاں گوشت والے سینڈوچز مل سکیں۔ ہرمائنی نے اس جگہ کے پر کئے جادوئی دفاعی حصار ہٹا لیے جبکہ ہیری اور رون نے زمین پر سارے ایسے نشان مٹا ڈالے جن سے یہ معلوم ہو پاتا کہ انہوں نے وہاں قیام کیا تھا۔ پھر وہ ثقاب اُڑان بھر کر بازار والے ایک چھوٹے قصبے کے مضافات میں پہنچ گئے۔

جب انہوں نے درختوں کے ایک چھوٹے جھنڈ کے نیچے اپنا خیمہ لگایا اور چاروں طرف جادوئی حصار قائم کر لیا تو ہیری غیبی چوغے کے نیچے کھانا لینے کیلئے بازار کی طرف چل دیا۔ بہرحال، سب کچھ ان کی خواہش کے مطابق نہیں ہو پایا۔ وہ ابھی شہر میں داخل ہی ہوا تھا کہ اسی وقت اچانک غیر فطری ٹھنڈک، گہری دھند اور آسمان میں اندھیرا ہونے سے وہ ٹھٹک کر رُک گیا اور اس کے پاؤں غیر محسوس انداز میں زمین سے چپک گئے۔

''مگر تم تو بہت عمدہ پشت بانی تخیل نمودار کر سکتے ہو۔'' رون نے یکلخت بے صبری سے کہا جب ہیری خیمے میں خالی ہاتھ ہانپتا ہوا لوٹ آیا اور اس کے منہ سے ایک ہی لفظ برآمد ہوا۔

''روح کھچڑ......''

''میں پشت بانی تخیل......نمودار نہیں کر پایا۔'' اس نے ہانپتے ہوئے بتایا اور اپنا سینہ پکڑ لیا۔ ''یہ ہو ہی نہیں پایا۔''

ان دونوں کے چہروں پر آئے حیرت بھرے تاثرات اور مایوسی کو دیکھ کر ہیری نجانے کیوں خود پر ندامت ہونے لگی۔ یہ کسی ڈراؤنے خواب جیسا احساس تھا۔ وہ روح کھچڑوں کو دھند میں دور تیرتا ہوا دیکھ رہا تھا۔ منجمد کرنے سردی اس کے پھیپھڑوں میں بھر گئی تھی اور دور سے آتی چیخ اس کے کانوں میں ایک بار پھر سنائی دی رہی تھی مگر وہ خود کو محفوظ رکھنے میں بری طرح ناکام تھا۔ اس جگہ سے ملنے اور بھاگنے کیلئے ہیری کو اپنی پوری توانائی کو بروئے کار لانا پڑا۔ اس نے اندھے روح کھچڑوں کو ماگلوؤں کے درمیان اُڑتے ہوئے چھوڑ دیا جو انہیں دیکھ تو نہیں سکتے تھے مگر غیر معمولی طور پر ان کی پھیلائی ہوئی مایوسی اور پژمردگی کو محسوس ضرور کر سکتے تھے۔

''تم تو کھانا لینے گئے تھے...... کچھ بھی نہیں ملا؟''

''خاموش رہو رون!'' ہرمائنی نے اسے جھڑکتے ہوئے کہا۔ ''ہیری! کیا ہوا تھا؟ تمہیں کیا لگتا ہے، تم پشت بانی تخیل کیوں نہیں تشکیل دے پائے؟ تم ابھی کل ہی تو اسے آسانی سے نمودار کر لیا تھا؟''

''مجھے معلوم نہیں ہے......''

وہ پارکنس کی ایک پرانی کرسی پر لڑھک سا گیا اور خود کو قصور وار محسوس کرنے لگا۔ اسے اندیشہ تھا کہ اس کے اندر کچھ نقص پیدا ہو گیا ہے، گزرا ہوا کل ماضی کی کوئی بات محسوس ہو رہا تھا۔ آج وہ خود کو ایک بار پھر تیرہ سال کا بچہ محسوس کر رہا تھا جب ہوگورٹس ایکسپریس میں صرف وہی بیہوش ہوا تھا۔

رون نے غصیلے انداز میں کرسی کے ایک پائے پر ٹھوکر ماری۔

''اس کا کیا مطلب ہے؟'' وہ ہرمائنی پر بھڑاس نکالتے ہوئے بولا۔ ''میں بھوک سے بے حال ہو رہا ہوں، جب سے میرے بدن کا آدھا خون بہہ گیا ہے، تب سے میں نے صرف دو کھمبیوں کو ہی نگلا ہے......''

''تو جاؤ! خود روح کھچڑوں سے نبرد آما ہو جاؤ۔'' ہیری نے طیش میں آتے ہوئے کہا۔

''میں ایسا ہی کرتا مگر تم نے توجہ کی ہوتی تو تمہیں صاف دکھائی دیتا کہ میرے ہاتھ پر پٹیاں بندھی ہوئی ہیں۔''

''یہ بڑا اچھا بہانہ ہے......''

''تم کہنا کیا چاہتے ہو......؟''

''اب سمجھ میں آیا۔'' ہرمائنی چیختی ہوئی بولی اور زور سے اپنے ماتھے پر ہاتھ مارا جس سے وہ دونوں چونک کر خاموش ہو گئے۔ ''ہیری! لاکٹ تو ادھر دو...... اتارو!'' اس نے چیختے ہوئے انداز میں کہا اور جب ہیری نے کچھ نہیں کیا تو اس نے اپنی انگلیاں چٹخیں۔ ''ہیری! تم اب بھی پٹاری پہنے ہوئے ہو......''

اس نے اپنے ہاتھ بڑھائے اور ہیری نے سنہری زنجیر اپنے سر کے اوپر اُٹھا کر لاکٹ اتارا۔ جس پل ہیری کے جسم سے اس ملاپ ٹوٹا، وہ آزاد اور عجیب طریقے سے خود کو ہلکا محسوس کرنے لگا۔ اسے تو یہ احساس بھی نہیں ہوا تھا کہ وہ پسینے سے شرابور ہو چکا تھا یا

اسے سینے پر ایک بھاری بوجھ محسوس ہو رہا تھا۔ جب تک دونوں کا احساس ختم نہیں ہو گیا۔

''اب کیسا محسوس کر رہے ہو......'' ہرمائنی نے پوچھا۔

''ہاں...... بہت الگ...... بہت اچھا!''

''ہیری!'' ہرمائنی اس کے سامنے اکڑواں بیٹھتے ہوئے ایسے لہجے میں بولی جس کا استعمال بہت بیمار مریض سے بات کرتے ہوئے کیا جاتا تھا۔ ''تمہیں ایسا تو محسوس نہیں ہوتا کہ کسی نے تمہاری روح پر قبضہ کر لیا تھا......؟''

''کیا مطلب؟...... نہیں تو!'' اس نے دفاعی انداز میں کہا۔ ''اسے پہننے کے بعد ہونے والی ہر بات مجھے اچھی طرح یاد ہے۔ اگر کوئی میری روح پر قبضہ جما لیتا تو مجھے یہ یاد نہیں رہتا کہ میں نے کیا کیا ہے؟ جینی نے مجھے بتایا تھا کہ کچھ دور ایسے بھی تھے جن کے بارے میں اسے کچھ بھی یاد نہیں رہا تھا......''

''بالکل!'' ہرمائنی نے وزنی لاکٹ کو دیکھتے ہوئے کہا۔ ''دیکھو شاید ہمیں اسے پہننا ہی نہیں چاہئے۔ ہم اسے خیمے میں کہیں چھپا دیتے ہیں......''

''ہم پٹاری کو یونہی کہیں پڑا نہیں چھوڑ سکتے، ہرمائنی!'' ہیری نے تلخی سے کہا۔ ''اگر یہ گم ہو گیا یا پھر چوری ہو گیا تو......''

''اوہ ٹھیک ہے...... ٹھیک ہے!'' ہرمائنی نے فوراً کہا اور اسے اپنے گلے میں ڈال کر قمیض کے نیچے کر لیا۔ ''مگر اب ہم اسے باری باری پہنیں گے تاکہ کوئی اسے دیر تک نہ پہن پائے......''

''بہت خوب!'' رون نے چڑچڑے انداز میں کہا۔ ''اور اب جب ہم نے اس معاملے کو حل کر لیا ہے تو کیا اب تھوڑا کھانا مل سکتا ہے؟''

''ٹھیک ہے مگر ہمیں کھانے کی تلاش کیلئے کہیں اور جانا پڑے گا۔'' ہرمائنی نے ہیری پر اچٹتی نظر ڈالتے ہوئے کہا۔ ''ایسی جگہ رکنے کا کوئی مقصد نہیں ہے جہاں ہر طرف روح کھچڑ منڈلا رہے ہوں......''

بالآخر انہوں نے دور دراز کے ویران کھیت میں رات بسر کی۔ انہیں قریبی فارم ہاؤس سے کچھ انڈے اور ڈبل روٹی کے کچھ ٹکڑے حاصل کرنے میں کامیابی ہو گئی تھی۔

''یہ چوری تو نہیں کہی جا سکتی ہے، ہے نا؟'' ہرمائنی نے مجرمانہ لہجے میں کہا جب وہ انڈے بھون کر ٹوسٹ کے ساتھ کھا رہے تھے۔ ''میں نے مرغیوں کے ڈربے میں پیسے رکھ دیئے ہیں۔''

رون نے اس کی بات سن کر اپنی آنکھیں گول گول گھمائیں۔

''ار...... ما...... ئنی...... تم بلاوجہ پریشانی میں گھل رہی ہو...... سکون سے بیٹھ کر کھاؤ!''

یہ سچ تھا کہ پیٹ بھر کر کھانا کھانے کے بعد سکون سے بیٹھنا زیادہ آسان اور خوشگوار تھا۔ روح کھچڑوں کے بارے میں ہوئی

بدمزگی اس رات ہنسی مذاق میں فراموش کردی گئی۔ ہیری بے حد خوش تھا، یہاں تک کہ امید بھرے جذبات محسوس کررہا تھا، اس نے ہوش وحواس میں رہ کررات کے تین پہروں میں سے پہلے پہر کی چوکیداری کا فرض ادا کیا۔

انہیں پہلی بار احساس ہوا تھا کہ بھرے ہوئے پیٹ کا مطلب خوشگواری اور بلند حوصلگی ہوتا ہے جبکہ خالی پیٹ کا مطلب مایوسی، اداسی اور باہمی تکرار ہوتا ہے۔ ہیری کو یہ سچائی جان کر بے حد کم حیرانگی ہوئی کیونکہ وہ ڈرسلی گھرانے میں کئی بار بھرکا رہ چکا تھا۔ ہرمائنی بھی ان راتوں کوبخوشی برداشت کرلیتی تھی جب انہیں جنگلی پھلوں یا پرانے باسی بسکٹوں کے سوا کھانے کو کچھ نہیں مل پاتا تھا۔ البتہ ایسی صورت حال میں ہرمائنی کا رویہ معمول سے ہٹ کر کچھ چڑ چڑا ہوجاتا تھا۔ بہرحال، رون کوتو دن میں تین بار خوب پیٹ بھر کھانا کھانے کی عادت تھی جو اس کی ماں یا ہوگورٹس کے گھریلو خرس بنایا کرتے تھے۔ اس وجہ سے اس سے بھوک زیادہ برداشت نہیں ہوپاتی تھی اور وہ نامعقول اور تنگ مزاج ہوجاتا تھا۔ جب بھی غذا کی کمی کے ساتھ پٹاری پہنتا تھا تو اس کا سنگین رویہ ناقابل برداشت ہوجاتا تھا۔

''تو اب آگے کہاں......؟''

وہ ہمیشہ اس جملے کی تکرار کرتا رہتا تھا۔ وہ اس بارے میں خود کبھی کوئی مشورہ نہیں دیتا تھا۔ وہ تو بس ہمیشہ کھانے کی کمی کی شکایت کرتا رہتا تھا اور ہیری اور ہرمائنی سے ہی منصوبہ بندی تشکیل دینے کی توقع لگائے رکھتا تھا۔ ہیری اور ہرمائنی سر جوڑے گھنٹوں تک اس لاحاصل گفتگو میں الجھے رہتے تھے کہ وہ باقی پٹاریاں کہاں تلاش کرسکتے ہیں؟ جو پٹاری انہیں مل چکی تھی اسے کیسے تباہ کیا جاسکتا ہے؟ چونکہ ان کے پاس کوئی نئی معلومات نہیں تھیں اس لئے وہ ہر گفتگو میں انہی باتوں کو بار بار دہراتے رہتے تھے۔

ڈمبل ڈور نے ہیری کو بتایا تھا کہ والڈی مورٹ نے شاید پٹاریاں ایسی جگہوں پر چھپائی ہوں گی جو اس کیلئے اہمیت کی حامل ہوں گی۔ اس لئے وہ بار بار ان جگہوں کے نام دہراتے رہے، جہاں جہاں والڈی مورٹ نے زندگی کا حصہ بسر کیا تھا۔ وہ یتیم خانہ جہاں وہ پیدا ہوا اور پلا بڑھا تھا، ہوگورٹس جہاں اس نے تعلیم حاصل کی تھی، بورگن اینڈ بروکس جہاں اس نے سکول چھوڑنے کے بعد ملازمت کی تھی پھر البانیہ جہاں وہ کئی سالوں تک پوشیدہ رہا تھا، یہی قیاس آرائیاں ان کی بحث کی بنیاد تھیں۔

''ہاں! چلو البانیہ چلتے ہیں۔ پورے ملک کی تلاشی لینے میں ایک دوپہر سے زیادہ وقت نہیں لگنا چاہئے......'' رون نے طنز کرتے ہوئے کہا۔

''وہاں کچھ نہیں ہوسکتا ہے، پوشیدہ ہونے سے قبل ہی وہ پانچ پٹاریاں بنا چکا تھا اور ڈمبل ڈور کو یقین تھا کہ ناگنی چھٹی پٹاری ہے۔'' ہرمائنی نے کہا۔ ''ہم جانتے ہیں کہ ناگنی البانیہ میں نہیں ہے، وہ عام طور پر اسی کے ساتھ ہی رہتی ہے، وال......''

''میں نے تم سے کہا تھا کہ اس کا نام مت لیا کرو......؟''

''ٹھیک ہے، ناگنی عام طور پر تم جانتے ہو کون؟ کے ساتھ رہتی ہے......اب خوش!''

''خاک خوش......!''

’’میرا خیال نہیں ہے کہ وہ بورگن اینڈ بروکس میں کچھ چھپائے گا۔‘‘ ہیری نے کہا جو یہ بات پہلے بھی کئی بار کہہ چکا تھا مگر صرف بوجھل اور وحشت ناک خاموشی کو توڑنے کیلئے اس نے یہ پھر کہہ دیا تھا۔’’بورگن اینڈ بروکس والے تاریک جادوئی آلات اور ہتھیاروں کے بارے میں خطرناک حد تک ماہر ہیں، وہ لمحہ بھر میں چیزوں میں پٹاریوں کا راز بھانپ سکتے تھے......‘‘

رون نے زور سے جمائی لینے کی اداکاری کی۔ اس پر کوئی چیز دے مارنے کی مچلتی ہوئی خواہش پر قابو پاتے ہوئے ہیری مزید بولا۔’’مجھے اب بھی یہی محسوس ہوتا ہے کہ ہوگورٹس میں کوئی نہ کوئی چیز ضرور چھپی ہوئی ہوگی......‘‘

ہرمائنی نے اس کی بات پر آہ بھری۔

’’ہیری اگر ایسا ہوتا تو ڈمبل ڈور اسے یقیناً تلاش کر لیتے......‘‘

ہیری نے وہی دلیل سامنے رکھی جو وہ اس صورتحال میں بار بار پیش کیا کرتا تھا۔

’’ڈمبل ڈور نے میرے سامنے اعتراف کیا تھا کہ وہ ہوگورٹس کے تمام رازوں کو نہیں جان پائے ہیں۔ میں تمہیں بتا رہا ہوں کہ اگر کوئی ایسی جگہ تھی جہاں وال......‘‘

’’اوئے......‘‘ رون گرجا۔

’’تم جانتے ہو کون؟‘‘ ہیری غصیلے لہجے میں چیختا ہوا بولا۔ اب کی قوت برداشت جواب دے گئی تھی۔’’اگر کوئی ایسی جگہ تھی جو ’تم جانتے ہو کون؟‘ کیلئے واقعی اہم تھی تو وہ صرف ہوگورٹس تھی۔‘‘

’’اوہ بس رہنے دو......اس کا سکول؟‘‘ رون نے ناک سکوڑتے ہوئے کہا۔

’’بالکل......اس کا سکول......اس کا پہلا اصلی گھر...... جہاں اسے احساس ہوا تھا کہ وہ خاص ہے۔ وہ جگہ اس کے لئے بے حد اہمیت کی حامل تھی اور وہیں سے جانے کے بعد......‘‘

’’ہم تمہارے بارے میں نہیں......تم جانتے ہو کون؟ کے بارے میں بات کر رہے ہیں، ہے نا؟‘‘ رون نے کہتے ہوئے اپنے گلے میں لٹکے ہوئے لاکٹ کی زنجیر کو عجیب انداز میں جھٹکا دیا۔ ہیری کا دل چاہا کہ وہ اسی زنجیر سے اس کا گلا گھونٹ ڈالے۔

’’تم نے ہمیں بتایا تھا کہ ہوگورٹس سے نکلنے کے بعد تم جانتے ہو کون؟ نے ڈمبل ڈور سے ملازمت مانگی تھی؟‘‘ ہرمائنی نے کہا۔

’’بالکل......‘‘ ہیری نے کہا۔

’’اور ڈمبل ڈور کو محسوس ہوا تھا کہ وہ وہاں کسی اہم تاریخی اہمیت کے حامل نوادار کو تلاش کرنا چاہتا تھا تاکہ اسے پٹاری میں تبدیل کر سکے......؟‘‘ ہرمائنی بولی۔

’’ایسا ہی تھا۔‘‘ ہیری نے جواب دیا۔

’’مگر اسے ملازمت نہیں ملی، ہے نا؟‘‘ ہرمائنی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔’’اس کا مطلب یہ ہے کہ اسے ہوگورٹس میں کسی تاریخی

اہمیت کے حامل نوادر کو تلاش کرنے اور اسے سکول میں چھپانے کا موقع ہی نہیں مل پایا......''

''ٹھیک ہے۔'' ہیری نے شکست تسلیم کرتے ہوئے کہا۔ ''ہوگورٹس کو رہنے دو۔''

کوئی نیا سراغ نہ حاصل کر پانے کی وجہ سے انہوں نے غیبی چوغے میں چھپ کر لندن کا بھی سفر کیا تھا اور اس یتیم خانے کو تلاش کیا جہاں والڈی مورٹ نے ابتدائی نشو ونما پائی تھی اور بچپن گزارا تھا۔ ہرمائنی نے ایک لائبریری کے ریکارڈ سے پتہ لگایا کہ اس یتیم خانے کی عمارت کئی سال قبل توڑ دی گئی تھی۔ اس جگہ پر انہیں دفاتر سے بھری ہوئی ایک بلند عمارت دکھائی دی۔

''کیا ہم اب اس کی بنیادیں کھودنے کی کوشش کریں؟'' ہرمائنی نے نیم دلی سے کہا۔

''وہ یہاں اپنی پٹاری کبھی نہیں چھپائے گا۔'' ہیری نے یقینی انداز میں کہا، وہ یہ بات ہمیشہ سے ہی جانتا تھا۔ یتیم خانہ ایسی جگہ تھی جہاں سے دامن چھڑانے کیلئے والڈی مورٹ پرعزم تھا۔ وہ اپنی روح کا ٹکڑا وہاں کبھی نہیں چھپائے گا۔ ڈمبل ڈور نے ہیری کو بتایا تھا کہ والڈی مورٹ صرف عظمت اور اسراریت کے شاہکاروں میں ہی اپنی روح کے ٹکڑوں کو چھپائے گا۔ ہوگورٹس یا محکمہ جادو یا سنہرے دروازے اور سنگ مرمر کے فرش والے جادوگروں کے بینک گرنگوٹس سے لندن کا یہ تاریک پہلو بہت الگ تھا۔

حفظ ماتقدم کے طور پر وہ ہر رات الگ جگہ پر خیمہ لگاتے رہے۔ بہرحال، کئی جگہیں بدلنے کے بعد بھی ان کے ذہن میں کوئی نیا خیال پیدا نہ ہو پایا۔ ہر صبح وہ اپنی موجودگی اور قیام کے تمام سراغ معدوم کر دیتے تھے اور جادوئی حصار کو ہٹانے کے بعد وہ کسی دوسری ویران اور سنسان جگہ کی طرف چل دیتے تھے۔ وہ نقاب اُڑان بھر کر ہمیشہ سفر کرتے تھے اور انہوں نے جنگلوں، چٹانوں کے سایہ دار غاروں، بھوری بنجر زمینوں درختوں اور جھاڑیوں سے ڈھکے ہوئے پہاڑوں اور ایک بار تو کنکریوں سے بھری ہوئی چھوٹی کھائی میں بھی پڑاؤ ڈالا تھا۔ ہر بارہ گھنٹے بعد وہ ادل بدل کر پٹاری والا لاکٹ گلے میں پہنتے تھے۔ جیسے وہ پارسل بدلنے کا کوئی گھناؤنا اور سست روی کا کھیل کھیل رہے ہوں، جہاں انہیں اپنی یکجہتی مٹنے کا اندیشہ لاحق ہوتا تھا کیونکہ اس سے انہیں بارہ گھنٹے کے خوف اور تفکرات کا تحفہ ملتا تھا۔

ہیری کا نشان بار بار درد کرتا رہتا تھا۔ اس نے دھیان دیا کہ پٹاری کی اس کے پاس موجودگی کے عالم یہ تکلیف زیادہ ہی بڑھ جاتی تھی۔ کئی بار تو درد اتنا شدید ہوتا تھا کہ اس کے منہ سے آہ نکل جاتی تھی۔

جب رون ہیری کو نشان کے درد سے تڑپتا ہوا دیکھتا تھا تو فوراً یہ دریافت کرتا۔ ''کیا ہوا؟......تم نے کیا دیکھا؟''

''ایک چہرہ......'' ہیری ہر بار بس ایک ہی جواب دیتا۔ ''وہی چہرہ...... وہ گمنام چور جس نے گریگوری وچ کی کوئی چیز چرا لی تھی......''

یہ جواب سن کر رون دوسری طرف منہ پھیر لیتا تھا اور اپنی یاسیت کو چھپانے کی رتی بھر کوشش نہیں کرتا تھا۔ ہیری کو معلوم تھا کہ رون اپنے گھر والوں کی یا ققنس کے گروہ کے کسی رکن کی کوئی خبر سننا چاہتا تھا مگر ہیری کسی ٹیلی ویژن کا ایریل تو نہیں تھا۔ وہ صرف وہی

دیکھ سکتا تھا جس کے بارے میں والڈی مورٹ اس وقت سوچ رہا ہو۔ ہیری اپنی خواہش اور من پسند سے اس کے خیالوں میں نقب نہیں لگا سکتا تھا۔ یہ ظاہر تھا کہ والڈی مورٹ اس کھلکھلاتے ہوئے گمنام نوجوان کے بارے میں مسلسل سوچ رہا تھا۔ جس کا نام پتہ ہیری کی طرح اسے خود بھی معلوم نہیں تھا۔ جب ہیری کا نشان بار بار ٹیسیں مارتا رہا اور سنہرے بالوں کے کھلکھلاتے نوجوان کا چہرہ اس کے سامنے ابھرتا رہا تو اس نے اپنے درد یا تکلیف کی جھلک کو دبانے کا فن سیکھ لیا کیونکہ چور کے ذکر پر رون اور ہرمائنی واضح طور پر بے زاری اور افسردگی کا اظہار کرنے لگتے تھے۔ وہ انہیں زیادہ قصوروار نہیں ٹھہرا سکتا تھا کیونکہ وہ پٹاریوں کی نئی اطلاع جاننے کیلئے کافی بے قرار دکھائی دیتے تھے۔

جب دن ہفتوں میں بدل گئے تو ہیری کو شک ہونے لگا کہ رون اور ہرمائنی اس کی پشت پیچھے باتیں کرنے لگے ہیں اور وہ اس کے بارے میں شکوک وشبہات ظاہر کرتے ہیں۔ کئی بار جب ہیری خیمے میں داخل ہوا تو وہ بات کرتے ہوئے یکا یک خاموش ہو جاتے۔ دو بار تو ان کے قریب پہنچنے پر اس نے دیکھا کہ وہ کچھ فاصلے پر سر جوڑ گفتگو کر رہے تھے مگر جونہی وہ ان کے قریب پہنچا تو وہ دونوں عجیب انداز میں خاموش ہو گئے اور لکڑیاں یا پانی لانے کی اداکاری کرنے لگے۔

ہیری کو محسوس ہوا شاید وہ یہ سوچ رہے ہوں گے کہ انہوں نے خواہ مخواہ اس لاحاصل اور بھٹکتے ہوئے سفر کیلئے اس کے ساتھ چلنے کی ہاں کہہ دی۔ شاید پہلے انہوں نے سوچا ہوگا کہ ہیری کے پاس کوئی پوشیدہ حکمت عملی ہوگی جو انہیں صحیح وقت آنے پر معلوم ہو جائے گی۔ رون اپنے ناگوار اضطراب اور غصے کو چھپانے کیلئے کسی قسم کی کوشش نہیں کر رہا تھا بلکہ وہ پہلے سے زیادہ بدمزاجی پر اتر آیا تھا۔ ہیری اب یہ سوچنے پر مجبور ہو گیا تھا کہ ہرمائنی بھی اس کے کمزور فیصلوں اور نتائج پر پژمردہ رہنے لگی ہوگی۔ متوحش انداز میں اس نے پٹاریوں کی دوسری چند جگہوں پر چھپا ہونے کی توقع کے بارے میں سوچنے کی کوشش کی مگر اس کے ذہن میں بار بار ہوگورٹس کا خیال ابھر آتا تھا۔ بہرحال، اس نے اس کا مشورہ محض اس لئے نہیں دیا کیونکہ ان دونوں کے خیال میں پٹاری وہاں موجود ہی نہیں ہو سکتی تھی۔

جنگل میں موسم خزاں کے اثرات نمودار ہو گئے تھے۔ وہ اب جھڑے ہوئے خشک پتوں پر اپنا خیمہ لگانے لگے۔ روح کھچڑوں کی وجہ سے چھائی ہوئی دھند اور سردی کے ساتھ ساتھ اب موسم میں قدرتی دھند اور خنکی بھی شامل ہو گئی تھی۔ تیز ہواؤں اور بارش کی وجہ سے ان کی پریشانیوں میں خاطر خواہ اضافہ ہو چکا تھا۔ ہرمائنی اب کھانے کے لائق کھمبیوں کو پہچاننے میں ماہر ہوتی جا رہی تھی۔ بہرحال، ان سے ان کی پریشانیاں کم نہ ہو پائی تھیں، مسلسل تنہائی کا شکار، دوسروں کی خبر سے محرومی اور کھانے کی کمی اب انہیں سانپ کی طرح ڈسنے لگی تھیں۔ اور تو اور انہیں یہ بھی معلوم ہوتا کہ والڈی مورٹ کے خلاف جدوجہد میں کیا کچھ ہو رہا ہے؟

جب ایک رات وہ دریائے ویلز کے کنارے پر اپنا خیمہ لگا کر پڑاؤ ڈالے ہوئے تھے تو رون اچانک بولا۔ ''میری ممی ہوا میں سے لذیذ کھانا نمودار کر سکتی ہیں......''

اس نے اپنی پلیٹ میں رکھی جلی ہوئی مچھلی کے ٹکڑے کو ناپسندیدگی سے کریدا۔ ہیری نے نگاہ لاشعوری طور پر رون کی گردن پر پہنچ

گئی۔جیسا کہ اسے امید تھی، وہاں پر پٹاری والے لاکٹ کی زنجیر چمک رہی تھی۔ وہ رون پر اپنی بھڑاس نکالنا چاہتا تھا مگر اس نے اپنی اس خواہش پر قابو پالیا۔وہ جانتا تھا کہ لاکٹ اتارنے کے بعد رون کا دماغ اپنے صحیح ٹھکانے پر آجائے گا۔

''تمہاری ممی ہوا میں سے کھانا نمودار نہیں کرسکتیں۔'' ہرمائنی تنک کر بولی۔''بلکہ کوئی بھی ایسا نہیں کرسکتا۔گامپ کے تبدیلی ہیئت کے پانچ بنیادی قوانین کے تحت کچھ چیزوں کو ہوا میں سے نمودار کرنے کی کڑی ممانعت ہے جن میں کھانا بھی شامل ہے......''

''جو مجھے سمجھ آپائے،اس زبان میں بات کرو۔'' رون نے اپنے دانتوں میں سے ایک کانٹا باہر کھینچتے ہوئے کہا۔

''ہوا میں سے کھانا نمودار کرنا ناممکن ہے،البتہ اگر آپ یہ جانتے ہوں کہ کھانا کہاں رکھا گیا ہے تو آپ اسے اپنے پاس منگوا ضرور سکتے ہیں۔اس کے علاوہ آپ اس کی ہیئت بھی بدل سکتے ہیں اور اپنے پاس موجود غذا کی مقدار بھی بڑھا سکتے ہیں......''

''دیکھو!اسے بڑھانے کا تکلف مت کرنا،اس کا ذائقہ بہت بدمزہ ہے۔'' رون نے منہ بسور کر کہا۔

''ہیری مچھلی پکڑ کر لایا ہے اور میں نے اسے اچھی طرح سے پکانے کی پوری پوری کوشش کی ہے۔ویسے بھی کھانا میں ہمیشہ کیوں بناتی ہوں؟ شاید اس لئے کہ میں لڑکی ہوں؟''

''نہیں کیونکہ تم جادو میں نہایت ماہر سمجھی جاتی ہو۔'' رون نے پلٹ کر تند لہجے میں جواب دیا۔

ہرمائنی اچھل کر کھڑی ہوگئی اور اس کی پلیٹ میں سے بھنی ہوئی مچھلی کے ٹکڑے فرش پر گر گئے۔

''کل کھانا تم خود پکانا،رون!تم کھمبی تلاش کرنا اور انہیں ذائقے دار پکوان میں بدلنے کی جادوئی کوشش کرنا پھر میں یہاں بیٹھ کر منہ بناؤں گی،آہیں بھروں گی اور تم دیکھنا کہ تمہیں......''

''چپ رہو......'' ہیری نے اچھل کر اپنے دونوں ہاتھ اُٹھاتے ہوئے کہا۔''اب چپ کر جاؤ......''

ہرمائنی طیش میں پھنکارتی ہوئی دکھائی دی۔

''تم اس کی طرفداری کیسے کرسکتے ہو؟ وہ کبھی کھانا پکاتا ہی نہیں ہے......''

''ہرمائنی چپ رہو......مجھے کچھ آوازیں سنائی دے رہی ہیں......''

وہ اب پوری توجہ سے سن رہا تھا۔اس کے دونوں ہاتھ ابھی تک ہوا میں ہی اُٹھے ہوئے تھے اور وہ انہیں چپ رہنے کیلئے خبردار کر رہا تھا۔پھر خیمے کے پاس بہتے ہوئے دریا کے پانی کے شور سے الگ دوبارہ آوازیں سنائی دیں۔اس نے مخبر لٹو کی طرف دیکھا جو ساکت پڑا تھا اور کسی قسم کا شور نہیں مچا رہا تھا۔

''تم خیمے کے گرد یاد سے حفاظتی حصار قائم کردیا تھا،ہے نا؟'' اس نے ہرمائنی سے بڑبڑا کر پوچھا۔

''میں نے سب کچھ کردیا تھا۔'' اس نے بڑبڑا کر جواب دیا۔''جادوگروں سے بچاؤ والا حصار،ماگلو کو خود سے دور رکھنے والا حصار اور خود کو سب سے پوشیدہ رکھنے والا حصار......سب کچھ،چاہے وہ جو بھی ہوں،وہ ہمیں دیکھ یا سن نہیں سکتے ہیں۔''

گھسٹنے اور پھسلنے کی آوازوں کے ساتھ ہی پتھروں کے اکھڑنے اور ٹہنیوں کی چرمراہٹ کی آواز سے وہ جان چکے تھے کہ کئی لوگ درختوں کی اوٹ سے نکل کر اب ڈھلوانی سطح پر پھسلتے ہوئے نیچے اتر رہے تھے۔ وہ اس راستے پر چل رہے تھے جو دریا کے اس کنارے کی طرف آتا تھا جہاں ان کا خیمہ لگا ہوا تھا۔ وہ اپنی چھڑیاں تان کر ان کا انتظار کرنے لگے۔ انہوں نے سوچا کہ چاروں طرف لوگ جادوئی حصار کی وجہ سے وہ لوگ ماگلوؤں اور جادوگروں کو دکھائی نہیں آئیں گے۔ اگر وہ مرگ خور ہوں گے تو ان کے جادوئی حصار کا پہلی بار اصلی امتحان ہوگا۔

جب آنے والے دریا کے کنارے پر پہنچ گئے تو ان لوگوں کی آوازیں زیادہ تیز سنائی دینے لگیں مگر ان کی باتیں صاف سمجھ میں نہیں آ پا رہی تھیں۔ ہیری نے آوازوں سے اندازہ لگایا کہ وہ لوگ ان سے کم از کم بیس فٹ کے فاصلے پر موجود تھے۔ بہرحال، دریا کے بہتے پانی کے شور کی وجہ سے یقین سے کچھ بھی کہنا مشکل تھا۔ ہرمائنی اپنا بیگ اُٹھا کر اس میں سے کچھ تلاش کرنے لگی۔ لمحہ بھر بعد اس نے تین گوشت کے شریان والے وسیع سماعتی کان باہر نکالے اور ان کا ایک ایک سرا رون اور ہیری کی طرف بڑھایا اور ایک اپنے کان میں ٹھونس لیا۔ انہوں نے جلدی سے گوشت کی رنگت والے دھاگے کے سرے اپنے کانوں میں لگائے اور دوسرے سروں کو خیمے کے دروازے سے باہر پھینک دیا جو سانپ کی طرح رینگ کر دور چلے گئے۔

کچھ ہی لمحوں بعد ہیری کو ایک شخص کی واضح صاف اور تھکی ہوئی آواز سنائی دی۔

''یہاں پر سالمن مچھلی ضرور ہونا چاہئے یا پھر تمہیں کیا لگتا ہے کہ ابھی اس کا موسم شروع نہیں ہوا ہے؟...... ایکوسم سالمن!''

چھپاکے کی کئی آوازیں ایک ساتھ سنائی دیں اور ہتھیلیوں پر مچھلیاں ٹکرانے جیسی چھپک جیسی آواز ابھری۔ کسی نے خوشی بھری ہنکار بھری۔ ہیری نے وسیع سماعتی کان کے دھاگے کو اپنے کان میں زیادہ اندر گہرائی تک گھسا دیا۔ دریا کے شور کے اوپر اسے دو آوازیں اور سنائی دیں مگر وہ انگریزی یا کوئی جانی پہچانی انسانی زبان نہیں بول رہے تھے۔ یہ کوئی ناہموار اور چبھتی ہوئی زبان محسوس ہو رہی تھی۔ دو لوگ اس اجنبی زبان میں کچھ بول رہے تھے جن میں سے ایک زیادہ دھیمی آواز میں اور زیادہ سستی سے بول رہا تھا۔

خیمے کے دوسری طرف آگ جلنے لگی اور خیمے کی دیواروں پر الاؤ کی بڑی بڑی پرچھائیاں لہرانے لگیں۔ سالمن مچھلی کے بھننے کی تیز مہک زیادہ تر خیمے میں داخل ہو کر ان کے منہ میں پانی بھرنے لگی۔ پھر پلیٹوں پر چھری کانٹوں کی کھنک سنائی دینے لگی اور پہلا آدمی دوبارہ بولا۔

''یہاں بیٹھو...... گورنک...... گرپ ہک!''

''غوبلن......'' ہرمائنی نے دبی ہوئی آواز میں ہیری کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کے لب گول گول گھومتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے جس کے کنارے ہل رہے تھے۔

''اوہ شکریہ!'' غوبلن نے ایک ساتھ انگریزی میں کہا۔

''تم تینوں کتنے عرصے سے بھاگ رہے ہو؟'' ایک نئی خوشگوار اور شناسا آواز سنائی دی۔ یہ آواز ہیری کو جانی پہچانی لگ رہی تھی اور اس کے ذہن میں کسی بڑی توند والے خوشنما چہرے شخص کا عکس ابھر آیا۔

''چھ ہفتوں ...... یا سات ہفتوں ...... کچھ صحیح طور پر یاد نہیں ہے۔'' تھکے ہوئے آدمی نے کہا۔'' کچھ ہی دن بعد گرپ ہک مل گیا تھا اور اس کے کچھ دنوں بعد ہی گورنگ بھی مل گیا۔ ساتھ ہونا اچھا محسوس ہوتا ہے۔'' کچھ پل تک خاموشی چھائی رہی جب چھری کانٹے پلیٹوں سے ٹکرائے اور پھر دھاتی کپ دوبارہ زمین رکھے گئے۔ پھر اسی تھکے ہوئے آدمی نے پوچھا۔''ٹیڈ! تم کیوں بھاگ نکلے تھے؟''

''میں جانتا تھا کہ وہ مجھے گرفتار کرنے کیلئے آ رہے تھے۔'' چہکتی ہوئی آواز والے ٹیڈ نے جواب دیا اور ہیری اچانک اسے پہچان گیا ...... ٹیڈ ٹونکس! نمفا ڈورا ٹونکس کا باپ ...... ''میں نے سنا کہ مرگ خور ایک ہفتہ پہلے ہی ہمارے علاقے میں گھوم رہے تھے اور میں نے فیصلہ کر لیا کہ فرار ہونا ہی بہتر رہے گا۔ میں نے اندراج برائے پیدائشی ماگلو کے سوالنامے کو لینے سے انکار کر دیا تھا اور اپنی رجسٹریشن نہیں کروائی تھی، اس لئے مجھے اندازہ ہو گیا تھا کیا ہونے والا ہے؟ خیر یہ تو وقت وقت کی بات ہے۔ جانتا تھا کہ آخر کار مجھے روپوش ہونا ہی پڑے گا۔ میری بیوی محفوظ رہے گی کیونکہ وہ خالص خون خاندان سے تعلق رکھتی ہے اور پھر کچھ دن پہلے ہی مجھے بھٹکتا ہوا ڈین مل گیا، ہے نا نوجوان!''

''بالکل!'' ایک اور آواز سنائی دی۔ ہیری، رون اور ہرمائنی ایک دوسرے کو حیرت بھری نظروں سے دیکھنے لگے۔ وہ خاموش مگر متجسس دکھائی دے رہے تھے۔ انہوں نے اپنے گری فنڈر کے ہم جماعت ڈین تھامس کی آواز سنی تھی۔

''کیا تم ماگلو خاندان میں پیدا ہوئے ہولڑکے؟'' تھکے ہوئے آدمی نے پوچھا۔

''یقین سے کچھ نہیں کہہ سکتا ہوں۔'' ڈین نے کہا۔''میرے باپ نے میری ماں کو اسی وقت چھوڑ دیا تھا جب میں چھوٹا سا بچہ تھا حالانکہ میرے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے کہ وہ جادوگر تھے یا نہیں ......''

کچھ لمحوں تک پھر خاموشی چھائی رہی۔ صرف مچھلی چبانے کی آوازیں آتی رہیں پھر ٹیڈ بولا۔''مجھے یہ کہنا ہی ہوگا، ڈیرک! تم سے مل کر مجھے بڑی حیرت ہوئی۔ خوش ہوں کہ تم یہاں ہو مگر حیرانگی کی بات یہ ہے کہ میں سنا تھا کہ تمہیں گرفتار کر لیا گیا تھا......''

''بالکل صحیح سنا تھا۔'' ڈیرک نے کہا۔''میں اژقبان کی طرف نصف فاصلہ طے کر چکا تھا جب میں نے فرار ہونے کیلئے جدوجہد کی۔ ڈولش کو ششدر کر ڈالا اور اس کے بھاری ڈنڈے پر قبضہ کر لیا۔ تم جتنا سوچتے ہو، یہ کام اس سے بھی کہیں آسان تھا۔ مجھے نہیں لگتا ہے کہ وہ بہت اچھی حالت میں تھا۔ شاید اسے منتشر کر دیا گیا تھا۔ اگر ایسا ہے تو میں اس جادوگر یا جادوگرنی سے ضرور ہاتھ ملانا چاہوں گا جس نے ایسا کیا تھا شاید اس نے میری زندگی بچالی......''

ایک بار پھر خاموشی چھا گئی جس میں آگ کی لکڑیاں تڑکنے کے علاوہ اور کچھ نہیں کرنے کی آواز آئی پھر ٹیڈ بولا۔''اور تم دونوں

کیسے آئے؟ مجھے تو محسوس ہو رہا تھا کہ غوبلن 'تم جانتے ہو کون؟' کا بھرپور ساتھ دے رہے ہیں۔''

''تمہیں یقیناً غلط فہمی ہوئی تھی۔'' ایک تیز چبھتی ہوئی آواز والے غوبلن نے جواب دیا۔ ''ہم کسی کا بھی ساتھ نہیں دے رہے ہیں، یہ تو جادوگروں کی باہمی جنگ ہے!''

''تو پھر تم چھپ کیوں رہے ہو؟''

''مجھے اسی میں سمجھداری محسوس ہوئی۔'' گہری آواز والا غوبلن بولا۔ ''میں نے ایک بے محل درخواست کو مسترد کر دیا تھا اور مجھے اندازہ ہو گیا کہ اس کے بعد میں خطرے میں گھر چکا ہوں۔''

''انہوں نے تم سے کیا کرنے کیلئے کہا تھا؟'' ٹیڈ نے پوچھا

''ایک غیر موزوں کام جو میری حیثیت اور طبیعت کے برخلاف تھا۔'' غوبلن نے تنک کر جواب دیا۔ اور یہ کہتے ہوئے اس کی آواز لرزتی ہوئی اور زیادہ ناہموار محسوس ہوئی۔ ''میں کوئی گھریلو خرس نہیں ہوں......''

''اور تم گرپ ہک؟''

''اسی وجہ سے......'' زیادہ تیکھی اور چبھتی ہوئی آواز والا غوبلن بولا۔ ''اب گرنگوٹس بینک پر صرف میری نسل کے لوگوں کا زیادہ اختیار باقی نہیں رہا۔ میں اب تجوری کے کسی جادوگر کو مالک تسلیم نہیں کرتا ہوں۔''

اس نے اپنی سانس کے نیچے غوبلی زبان میں کچھ اور بھی جوڑ دیا جسے سن کر ساتھی غوبلن گورنک کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

''اس میں ہنسنے والی کون سی بات تھی؟'' ٹیڈ حیرانگی سے بولا۔

''وہ کہہ رہا ہے کہ جادوگر بھی کچھ چیزوں کو پہچاننے کی صلاحیت نہیں رکھتے ہیں۔'' گورنگ نے جواب دیا۔

کچھ پل خاموشی چھائی رہی۔

''میں تمہاری بات سمجھ نہیں پایا......''

''وہاں سے نکلنے سے پہلے میں نے چھوٹا سا انتقام لے لیا۔'' گرپ ہک نے کہا۔

''تم اچھے آدمی ہو......میرا کہنے کا مطلب ہے کہ ایک اچھے غوبلن ہو۔'' ٹیڈ نے جلدی سے اپنی بات کی تصحیح کر دی۔ ''کیا تم کسی پرانی کثیر المیعاد جادوئی سحر والی تجوری میں کسی مرگ خور کو تو بند نہیں کر آئے ہو؟''

''اگر میں اسے بند کر دیتا تب بھی وہ تلوار سے تالے نہیں توڑ پاتا۔'' گرپ ہک نے تیکھے لہجے میں کہا جس پر گورنگ ہنس پڑا اور ڈیرک نے بھی خوشگوار قہقہہ لگایا۔

''معاف کرنا......ڈین اور میں کچھ بھی سمجھ نہیں پائے ہیں۔'' ٹیڈ نے کہا۔

''تم کیا سیورس سنیپ تک نہیں سمجھ پایا حالانکہ اسے یہ بات معلوم نہیں ہے،'' گرپ ہک نے کہا اور دونوں غوبلن تمسخرانہ انداز

میں ہنسنے لگے۔

ٹیڈ کے اندر بھی ہیری کی طرح تجسس کے سوتے پھوٹ رہے تھے اور سانس بے ہنگم ہو رہی تھیں۔ اس نے اور ہرمائنی نے ایک دوسرے کی طرف گھور کر دیکھا اور پھر اگلی بات سننے کیلئے کانوں پر توجہ مبذول کر دی۔

''کیا تم نے وہ خبر نہیں سنی، ٹیڈ؟'' ڈیرک نے پوچھا۔ ''ان بچوں کے بارے میں جنہوں نے ہوگورٹس میں سنیپ کے دفتر سے گری فنڈر کی تلوار چرانے کی کوشش کی تھی......؟''

ہیری کو جیسے بجلی کے کرنٹ کا جھٹکا لگا اور اس کا پورا بدن لرز اُٹھا۔ وہ کسی بت کی طرح اسی جگہ پر منجمد ہو کر رہ گیا تھا۔

''اس بارے میں تو ہم نے ایک لفظ بھی سنا۔'' ٹیڈ نے کہا۔ ''روزنامہ جادوگر میں شائع ہوا تھا کیا؟''

''بالکل نہیں!'' ڈیرک نے کہا۔ ''گرپ ہک نے مجھے بتایا تھا۔ اس نے یہ بات بینک کے اہلکار بل ویزلی کے منہ سے سنی تھی۔ جن بچوں نے تلوار چرانے کی کوشش کی تھی ان میں بل کی چھوٹی بہن بھی شامل تھی......''

ہیری نے ہرمائنی اور رون کی طرف دیکھا جو اپنے وسیع سماعتی کان کو یوں پکڑے کھڑے تھا جیسے ان کی زندگیاں داؤ پر لگ گئی ہوں۔

''اس لڑکی اور اس کے دو ساتھیوں نے سنیپ کے دفتر میں گھس کر شیشے کا وہ صندوق توڑ ڈالا جس میں تلوار رکھی گئی تھی، جب وہ اسے سیڑھیوں سے نیچے لانے کی کوشش کر رہے تھے تو سنیپ نے انہیں پکڑ لیا......''

''اوہ خدا...... ان کی حفاظت کرے۔'' ٹیڈ کے منہ سے بے اختیار نکلا۔ ''کیا معلوم ان کے ارادے کیا تھے؟ کیا وہ 'تم جانتے ہو کون؟' پر اس تلوار سے حملہ کرنا چاہتے تھے یا پھر سنیپ پر؟''

''دیکھو! اس بارے میں ان کے ارادے جو بھی ہوں، سنیپ نے یہ فیصلہ کیا کہ تلوار ہوگورٹس میں محفوظ نہیں ہے۔'' ڈیرک نے بتایا۔ ''دو دن بعد ہی اس نے اپنے جس دوست یعنی شاید 'تم جانتے ہو کون؟' سے اجازت لے لی ہو گی، اس نے اسے گرنگوٹس میں رکھنے کیلئے لندن بھیج دیا۔''

غوبلن ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنسنے لگے۔

''مجھے اب بھی یہ سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ اس میں ہنسنے والی کیا بات ہے؟'' ٹیڈ نے الجھے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

''کیونکہ وہ تلوار نقلی ہے......'' گرپ ہک نے ہنس کر کہا۔

''گری فنڈر کی تلوار......؟''

''اوہ ہاں! وہ نقلی ہے...... حالانکہ وہ بڑی لاجواب نقل ہے مگر جادوگروں کے ہاتھ بنی ہوئی ہے۔ اصلی تلوار صدیوں پہلے غوبلن معماروں نے بنائی تھی اور اس میں کچھ ایسی خوبیاں ہیں جو غوبلن معماروں کے بنائے ہوئے ہتھیاروں میں موجود ہوتی ہیں اور انہیں

صرف ایک غوبلن ہی پہچان سکتا ہے۔گری فنڈر کی اصلی تلوار چاہے جہاں کہیں بھی ہو، گرنگوٹس بینک کی تجوری میں ہرگز نہیں ہے......''

''ٹھیک ہے۔اور میرا خیال ہے کہ تم نے اس خبر کی اطلاع مرگ خوروں تک پہنچانے کی زحمت تو نہیں کی ہوگی، ہے نا؟'' ٹیڈ نے کہا۔

''مجھے یہ خبر دے کر انہیں پریشان کرنے کی کوئی وجہ دکھائی نہیں دیتی ہے۔'' گرپ ہک تھوڑا متکبر لہجے میں کہا۔اب گرپ ہک، گورنگ اور ڈیرک کے ساتھ ساتھ ٹیڈ اور ڈین کے بھی ہنسنے کی آوازیں آرہی تھیں۔

خیمے کے اندر ہیری نے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔وہ سوچ رہا تھا کہ کاش کوئی وہ سوال پوچھ لے جس کا جواب وہ سننا چاہتا تھا۔ ایک منٹ بعد جو دس منٹوں جتنا لمبا محسوس ہوا۔ڈین نے وہ سوال پوچھ ہی لیا۔ہیری کو جھٹکے کے ساتھ یاد آیا کہ ڈین تھامس، جینی کا پرانا بوائے فرینڈ بھی تو تھا۔

''اس لڑکی یعنی جینی اور باقی لوگوں کا کیا بنا؟ انہوں نے تلوار چرانے کی کوشش کی تھی۔''

''او ہ انہیں سزا دی گئی...... بھیانک سزا۔'' گرپ ہک نے درشت لہجے میں کہا۔

''وہ ٹھیک تو ہیں؟'' ٹیڈ نے فوراً پریشانی سے پوچھا۔''ویزلی گھرانے کے کسی اور بچے کو زخمی نہیں ہونا چاہئے، ہے نا؟''

''جہاں تک مجھے معلوم ہے، انہیں کوئی سنجیدہ نوعیت کی چوٹ نہیں آئی ہے۔'' گرپ ہک نے کہا۔

''ان کی قسمت اچھی رہی۔'' ٹیڈ نے کہا۔''سنیپ کے گذشتہ کارنامے کو دیکھتے ہوئے ہمیں تو اسی بات پر خوش ہونا چاہئے کہ وہ اب تک زندہ ہے۔''

''کیا تمہیں اس کہانی پر یقین ہے، ٹیڈ؟'' ڈیرک نے کہا۔''تمہیں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ سنیپ نے ہی ڈمبل ڈور کو ہلاک کیا ہے؟''

''ظاہر ہے کہ مجھے یقین ہے۔'' ٹیڈ نے کہا۔''تم کہیں یہ تو کہنا نہیں چاہتے ہو کہ اس میں پوٹر ملوث ہے......؟''

''آج کل تو ذرا بھی سمجھ میں نہیں آتا ہے کہ آخر کس کی بات پر یقین کیا جائے؟'' ڈیرک بڑبڑایا۔

''میں ہیری پوٹر کو اچھی طرح جانتا ہوں۔'' ڈین جوشیلے انداز میں بولا۔''اور میں یہ دعویٰ کرتا ہوں کہ وہ جو کہتا ہے، وہی سچ ہے......وہ 'نجات دہندہ' جادوگر ہے یا آج کل جو بھی لوگ اسے کہتے ہیں۔''

''بالکل! بہت سارے لوگ ایسا ہی سوچتے ہیں، نوجوان!'' ڈیرک نے کہا۔''جن میں میں بھی شامل ہوں مگر وہ اب ہے کہاں؟ مجھے محسوس ہوتا ہے کہ بھاگ نکلا ہے۔اگر اسے کوئی ایسی چیز معلوم ہوتی جو ہمیں نہیں معلوم یا اگر اس میں کوئی خاص بات ہوتی تو وہ روپوش ہونے کے بجائے ان کا ڈٹ کر مقابلہ کرتا اور مخالفین کا رہنما بن جاتا۔روزنامہ جادوگر نے تو اس کے خلاف لگے الزامات کو مزید تقویت بخشی ہے......''

''روز نامہ جادوگر؟'' ٹیڈ نے ناک سکوڑتے ہوئے کہا۔''ڈریک! اگر تم اب بھی اس نامعقول اخبار کو پڑھ رہے ہو تو تم اسی قابل ہو کہ تمہیں جھوٹی خبریں دی جائیں، اگر سچائی جاننا چاہتے ہو تو حلیہ سخن پڑھ کر دیکھو......''

اچانک گلے میں اٹکنے اور کھانسنے کی آواز سنائی دی پھر کمر پر دھول جمنے کی آواز آئی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے ڈریک کے گلے میں مچھلی کا کانٹا اٹک گیا ہو۔ آخر کار وہ کھانستا ہوا بولا۔''حلیہ سخن؟ ژینولوگڈ کا وہ پاگلوں والا رسالہ......؟''

''وہ آج کل پاگلوں جیسی باتوں والا رسالہ نہیں رہا۔'' ٹیڈ نے کہا۔''تم اس پر ایک نگاہ ڈال کر تو دیکھو۔ ژینو نے وہ ساری خبریں شائع کر دی ہیں جنہیں روز نامہ جادوگر جان بوجھ کر نظر انداز کر رہا ہے۔ پچھلے شمارے میں خمدار سینگوں والے سنارکیکوں کا ذکر تک موجود نہیں ہے۔ ویسے مجھے معلوم نہیں ہے کہ وہ لوگ اسے کب تک ایسا کرنے دیں گے؟ بہرحال، ژینو ہر شمارے کے پشت پر یہ اشتہار شائع کرتا ہے کہ جو بھی جادوگر تم جانتے ہو کون؟ کے خلاف ہیں، ان کی پہلی ترجیح ھیری پوٹر کی مدد کرنا ہونا چاہئے......''

''ایسے لڑکے کی مدد کرنا بے حد مشکل ہے جو زمین سے جیسے غائب ہی ہو گیا ہے۔'' ڈریک تاسف بھرے لہجے میں بولا۔

''دیکھو! وہ اسے اب تک نہیں پکڑ پائے ہیں، یہ بھی کوئی کم بڑی خوبی نہیں ہے۔'' ٹیڈ نے جوشیلے لہجے میں کہا۔''میں اس سے خوشی خوشی اس کا طریقہ جاننا چاہوں گا۔ ہم بھی تو یہی کام کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، آزاد رہنے کی، ہے نا؟''

''ہاں! تم نے صحیح کہا۔'' ڈریک نے سنجیدگی سے کہا۔''پورا محکمہ جادو اور اس کے تمام تر جاسوس ھیری پوٹر کو تلاش کر رہے ہیں۔ مجھے تو محسوس ہو رہا تھا کہ اسے اب تک گرفتار کر لیا جانا چاہئے تھا۔ کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ انہوں نے اسے پکڑ لیا ہو اور مار ڈالا ہو مگر اس بات کی تشہیر نہ کر رہے ہوں؟''

''اوہ......ایسا مت کہو......'' ٹیڈ رنجیدگی سے بڑبڑایا۔

خاموشی طوالت اختیار کر گئی جو آخر چھری کانٹوں اور پلیٹوں کی کھنکھناہٹ سے ٹوٹ گئی۔ جب وہ دوبارہ بولے تو انہوں نے اس بارے میں بات چیت کی کہ انہیں دریا کے کنارے ہی سو جانا چاہئے یا پھر دوبارہ اوپر جا کر درختوں سے گھری محفوظ جگہ پر پناہ لینا چاہئے۔ آخر کار وہ اس نتیجے پر پہنچے کہ وہ درختوں کے گھنے جھنڈ میں زیادہ محفوظ رہ سکیں گے۔ انہوں نے آگ بجھائی اور ڈھلوانی راستے پر اوپر چڑھنے لگے۔ ان کی آوازیں آہستہ آہستہ دور جاتی ہوئی سنائی دینے لگیں۔

ھیری، رون اور ہرمائنی نے اپنے وسیع سماعتی کان خیمے کے اندر کھینچ کر لپیٹ لئے۔ باہر کی آوازوں کے ختم ہونے تک ھیری کیلئے خاموش رہنا بے حد مشکل ہو رہا تھا۔ وہ بمشکل صرف یہی کہہ پایا......''جینی......تلوار!''

''میں جانتی ہوں۔'' ہرمائنی نے کہا۔ وہ تیزی سے اپنے ہینڈ بیگ کی طرف لپکی اور اس بار تو اس نے اپنا پورا بازو ہی اس کے اندر گھسا دیا تھا۔

''اوہ یہ رہی......'' وہ دانت بھینچ کر بولی اور بیگ کی گہرائی میں سے کوئی چیز باہر نکالنے کی کوشش کرنے لگی۔ آہستہ آہستہ ایک

تصویر والے سجاوٹی فریم کا کونا باہر نکلتا ہوا دکھائی دیا۔ ہیری اس کی مدد کرنے کیلئے جلدی سے آگے بڑھ آیا۔ جب بیگ میں سے فینس نائجلس کی خالی تصویر باہر نکل آئی تو ہرمائنی نے اس کی طرف اپنی چھڑی تانی اور کسی بھی لمحے جادوئی کلمے کا وار کرنے کیلئے تیار ہوگئی۔

انہوں نے فریم کو خیمے میں ٹیک لگا کر رکھ دیا اور ہرمائنی ہانپتے ہوئے بولی۔

''اگر کسی نے ڈمبل ڈور کے دفتر میں اصلی تلوار کی جگہ نقلی تلوار رکھی ہے تو فینس نائجلس نے ہوتے ہوئے دیکھا ہوگا۔ اس کی تصویر شیشے کے صندوق کے بالکل قریب لگی ہوئی ہے۔''

''بشرطیکہ وہ سو نہ رہا ہو۔'' ہیری نے کہا مگر اپنی سانس روک لی۔ جب ہرمائنی چھڑی تان کر فریم کے کیچڑ جیسے خالی کینوس کے سامنے جھکی اور اپنا گلا صاف کر کے بولی۔

''ار......فینس؟......فینس نائجلس؟''

کچھ نہیں ہوا۔

''فینس نائجلس؟'' ہرمائنی نے ایک بار پھر پکارا۔ ''پروفیسر بلیک...... براہ مہربانی! کیا آپ ہم سے بات کر سکتے ہیں...... براہ مہربانی؟''

''براہ مہربانی جیسے الفاظ سے ہمیشہ فائدہ ہوتا ہے۔'' ایک ٹھنڈی طنزیہ آواز آئی اور فینس نائجلس اپنی تصویر میں پہنچ گئے، یکا یک ہرمائنی چلائی۔ ''اوبس کروستم......''

فینس نائجلس کی چمکتی ہوئی عیارانہ سیاہ آنکھوں پر ایک کالی پٹی بندھ گئی جس کی وجہ سے وہ فریم کے کنارے سے ٹکرا گئے اور درد سے بلبلا اُٹھے۔

''یہ کیا......تمہاری اتنی جرأت......تم ہو کون؟''

''مجھے بے حد افسوس ہے، پروفیسر بلیک!'' ہرمائنی نے دھیمے لہجے میں کہا۔ ''مگر یہ حفاظتی قدم ضروری تھا......''

''اس گھٹیا پٹی کو فوراً میری آنکھوں سے اتارو۔ میں نے کہا ہے، ہٹاؤ اسے......اتنے شاندار نظارے کو برباد مت کرو۔ میں کہاں ہوں...... یہ سب کیا ہو رہا ہے؟''

''اس بات کی فکر مت کرو کہ ہم کہاں ہیں؟'' ہیری نے کہا، اس کی آواز سن فینس نائجلس جیسے منجمد ہو گئے اور انہوں نے پٹی اتارنے کی کوشش چھوڑ دی تھی۔

''کیا یہ مغرور پوٹر کی آواز ہے؟''

''شاید!'' ہیری نے کہا۔ وہ جانتا تھا کہ اس سے فینس نائجلس کی دلچسپی برقرار رہے گی۔ ''ہم آپ سے کچھ سوال پوچھنا چاہتے ہیں......گری فنڈر کی تلوار کے بارے میں......''

''اوہ!''فینس نائج لس نے کہا۔ وہ اب اپنا سر ادھر ادھر گھما کر ہیری کی جھلک دیکھنے کی کوشش کر رہے تھے۔''ہاں! اس احمق لڑکی جینی نے سکول میں بڑی نادانی بھرا کام کیا تھا......''

''میری بہن کے بارے میں چپ رہو۔''رون نے روکھے پن سے غرا کر کہا۔فینس نائج لس نے اپنی دبی ہوئی بھنوئیں اُٹھائیں۔

''یہاں اور کون کون ہے؟''اس نے اپنے سر کو ادھر ادھر گھماتے ہوئے کہا۔''تمہارے لہجے سے میں بالکل خوش نہیں ہوں، لڑکے! وہ لڑکی اور اس کے ساتھی انتہائی احمق تھے۔ ہیڈ ماسٹر کا سامان چوری کر رہے تھے......''

''وہ لوگ چوری نہیں کر رہے تھے۔''ہیری نے تلخی سے کہا۔''وہ تلوار سنیپ کی نہیں ہے۔''

''وہ پروفیسر سنیپ کے سکول کی ملکیت ہے۔''فینس نائج لس نے کہا۔''بادی النظر ویزلی لڑکی کا اس پر کیا حق تھا؟ اسے سزا ملنا ہی چاہئے تھی جیسا کہ اس بیوقوف لانگ باٹم اور اس خبطی لوگڈ کو ملنا چاہئے تھی......''

''نیول بیوقوف نہیں ہے اور نہ ہی لونا پاگل ہے۔''ہرمائنی نے تنک کر کہا۔

''میں کہاں ہوں؟''فینس نائج لس نے دہرایا اور دوبارہ اپنی آنکھوں سے پٹی ہٹانے کی کوشش کرنے لگے۔''تم لوگ مجھے یہاں کیوں لے آئے ہو؟ تم لوگوں نے مجھے میرے جدی پشتی مکان سے کیوں ہٹا دیا ہے؟''

''اسے چھوڑیئے! سنیپ نے جینی، نیول اور لونا کیا سزا دی؟''ہیری نے متفکر لہجے میں پوچھا۔

''پروفیسر سنیپ نے انہیں تاریک جنگل میں بھیج دیا تاکہ وہ وہاں اس گنوار ہیگرڈ کیلئے کچھ کام کر سکیں۔''

''ہیگرڈ گنوار نہیں ہے۔''ہرمائنی نے تیکھی آواز میں کہا۔

''سنیپ کو یہ سزا محسوس ہو رہی تھی۔''ہیری نے کہا۔''مگر جینی، نیول اور لونا نے شاید ہیگرڈ کے ساتھ ہنسی مذاق میں یہ سزا کاٹی ہو گی۔ تاریک جنگل......ان لوگوں نے تاریک جنگل سے کہیں زیادہ خطرناک اور ڈراؤنی چیزوں کا سامنا کیا ہے، یہ کوئی بڑی بات نہیں ہے......''

اسے اپنے وجود میں طمانیت بھرا احساس ہو رہا تھا۔ اس کے ذہن میں جن دہشت بھرے تصورات نے قبضہ جما رکھا تھا جن میں کم از کم جبر کٹ وار کی اذیت شامل تھی۔ وہ بالکل چھٹ گئے تھے۔

''پروفیسر بلیک! دراصل ہم یہ جاننا چاہتے تھے کہ اس سے قبل کسی اور نے تو تلوار باہر نکالی تھی؟ شاید صفائی ستھرائی کیلئے، اسے کہیں اور لے جایا گیا ہو؟''ہرمائنی نے پوچھا۔

پروفیسر فینس نائج لس نے اپنی آنکھوں سے پٹی اتارنے کی کوشش چھوڑ دی اور تمسخرانہ لہجے میں مسکرائے۔

''ماگلو خاندان کے جادوگر ہی ایسی سوچ رکھتے ہیں۔''انہوں نے کہا۔''غوبلن کے بنائے ہوئے ہتھیاروں کو صفائی ستھرائی کی

کوئی ضرورت نہیں ہوتی ہے، نادان لڑکی! غوبلن کی چاندی دھول کو خود پر جمنے سے روکتی ہے، یہ صرف ایسی چیزوں کو اپنی طرف کھینچتی ہے جن سے اسے طاقت میسر ہوتی ہو......''

''ہرمائنی کو نادان مت کہو۔'' ہیری نے تنک کر کہا۔

''میں اپنی بات قطع کئے جانے پر بے حد ناراض ہوں۔'' فینیس نائجلس نے کہا۔ ''شاید مجھے اب ہیڈ ماسٹر کے دفتر میں واپس لوٹ جانا چاہئے۔''

اس کی آنکھوں پر اب بھی پٹی بندھی ہوئی تھی، اس لئے وہ فریم کے کناروں کو ٹٹول کر دیکھ رہے تھے جیسے باہر نکلنے کا راستہ ڈھونڈ رہے ہوں۔ ہیری نے ذہن میں اچانک ایک خیال آیا۔

''ڈمبل ڈور...... کیا آپ ڈمبل ڈور کو اپنے ساتھ یہاں لا سکتے ہیں؟''

''معاف کرنا...... میں سمجھا نہیں!'' فینیس نائجلس نے رکتے ہوئے کہا۔

''پروفیسر ڈمبل ڈور کی تصویر...... کیا آپ انہیں بھی اپنی اس تصویر میں لا سکتے ہیں؟''

فینیس نائجلس نے اندازے سے اپنا چہرہ آواز میں سمت میں گھمایا۔

''اس کا مطلب یہ ہے کہ صرف ماگلو خاندان میں پیدا ہونے والے جادوگر ہی لاعلم نہیں ہوتے ہیں، پوٹر! ہوگورٹس کی تصویروں والے جادوگر ایک دوسرے کی تصویر میں آ جا سکتے ہیں، ایک دوسرے سے رابطہ رکھ سکتے ہیں، مگر دوسری جگہ پر ٹنگی ہوئی اپنی تصویروں کے علاوہ وہ سکول سے باہر سفر نہیں کر سکتے ہیں۔ ڈمبل ڈور یہاں میرے ساتھ تو بالکل نہیں آ سکتے ہیں اور تم لوگوں نے میرے ساتھ جس طرح کا ناروا سلوک کیا ہے، اس کے بعد تو میں تمہیں بتا رہا ہوں کہ میں بھی اب یہاں دوبارہ نہیں آؤں گا......''

ہیری کے وجود پر مایوسی چھا گئی اور وہ سونی نظروں سے فینیس نائجلس کو فریم سے نکلنے کی کوشش کرتے ہوئے دیکھنے لگا۔

''پروفیسر بلیک!'' ہرمائنی نے کہا۔ ''کیا آپ ہمیں اتنا تو بتا سکتے ہیں، براہ مہربانی!...... کہ آخری بار تلوار کو اس کے بلوری صندوق میں سے کب باہر نکالا گیا تھا؟ میرا مطلب ہے کہ جینی کے چرانے سے پہلے......''

فینیس نائجلس درشت انداز میں تمسخرانہ مسکراہٹ سے ہنس پڑے۔

''میرا خیال ہے کہ آخری بار میں گری فنڈر کی تلوار تب باہر دیکھی تھی جب پروفیسر ڈمبل ڈور نے انگوٹھی کھولنے کیلئے اس کا استعمال کیا تھا......''

ہرمائنی نے مڑ کر ہیری کی طرف معنی خیز انداز میں دیکھا۔ ان میں سے کوئی بھی فینیس نائجلس کے سامنے کچھ زیادہ کہنے کی ہمت نہیں کر پا رہا تھا جو اب نکلنے کا راستہ تلاش کر چکے تھے۔

''ٹھیک ہے شب بخیر!'' انہوں نے تھوڑی چبھتی ہوئی آواز میں کہا اور اوجھل ہونے لگے۔

''ذرا ٹھہریں! کیا آپ نے سنیپ کو یہ بات بتائی ہے؟''

فینس نائجلس نے اپنی پٹی بندھا سر دوبارہ تصویر میں نمودار کیا۔

''پروفیسر سنیپ کے پاس ایلبس ڈمبل ڈور کی عجیب وغریب حرکتوں کو جاننے سے کہیں زیادہ اہم کام موجود ہیں......الوداع پوٹر!''

اس کے وہ پوری طرح غائب ہوگئے اور اپنے پیچھے داغ دھبوں والا خالی کینوس چھوڑ گئے۔

''ہیری......'' ہرمائنی خوشی سے چیخی۔

''مجھے معلوم ہے۔'' ہیری نے جواب دیا۔ اب وہ خود پر قابو نہیں رکھ پایا اور اس نے ہوا میں مکا لہرایا۔ اسے تو اس کی امید تک نہیں تھی۔ وہ خیمے میں ادھر سے ادھر چہل قدمی کرنے لگا۔ اسے محسوس ہو رہا تھا کہ وہ ایک میل تک دوڑ سکتا ہے۔ اب اسے حماقت نہیں محسوس ہو رہی تھی۔ ہرمائنی اب فینس نائجلس کی تصویر کو دوبارہ اپنے بیگ میں ڈالنے کی کوشش کر رہی تھی۔ بیگ کا بٹن بند کرنے کے بعد وہ دمکتے ہوئے چہرے کے ساتھ ہیری کی طرف دیکھنے لگی۔

''تلوار پٹاریوں کو تباہ کرسکتی ہے۔ غوبلن کے بنائے ہوئے ہتھیار انہی چیزوں کو اپنی طرف کھینچتے ہیں جو انہیں طاقت بخشی ہیں......ہیری! اس تلوار میں ماش ناگ کے دانت کی طاقت چھپی ہوئی ہے......''

''......اور ڈمبل ڈور نے وہ مجھے اپنی زندگی میں اس لئے نہیں دی تھی کیونکہ انہیں اس کی اس وقت ضرورت تھی، وہ لاکٹ پر اس کا استعمال کرنا چاہتے تھے......''

''......اور انہیں یقیناً اس بات کا احساس ہوگا کہ اگر انہوں نے اپنی وصیت میں تلوار تمہیں دے بھی دی تو بھی محکمہ اسے تم تک نہیں پہنچنے دے گا......'' ہرمائنی نے کہا۔

''اسی لئے انہوں نے اس کی نقل تیار کروالی ہوگی......'' ہیری جوشیلے لہجے میں بولا۔

''اور بلوری صندوق میں دکھاوے کیلئے نقلی تلوار رکھ دی ہوگی۔'' ہرمائنی نے کہا۔

''اور انہوں نے اصلی تلوار رکھ دی......مگر کہاں؟'' ہیری بولتے بولتے رُک گیا۔

وہ ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے۔ ہیری کو محسوس ہوا کہ جواب ان کے اوپر ہوا میں کہیں معلق ہو کر رہ گیا تھا۔ یہ بہت قریب محسوس ہو رہا تھا۔ ڈمبل ڈور نے اسے کیوں نہیں بتایا؟ یا پھر انہوں نے دراصل ہیری کو بتایا تو تھا مگر اسے اس وقت اس بات کی اہمیت کا احساس نہیں ہو پایا تھا۔

''سوچو ہیری!'' ہرمائنی بڑبڑاتے ہوئے بولی۔ ''سوچو! انہوں نے کہاں چھپایا ہوگا؟''

''ہوگورٹس میں تو نہیں......!'' ہیری نے دوبارہ چہل قدمی کرنے لگا۔

''یا پھر ہاگس میڈ میں کہیں......'' ہرمائنی نے قیاس ظاہر کیا۔

''چیختے بنگلے میں؟'' ہیری نے کہا۔ ''وہاں کوئی نہیں جاتا ہے؟''

''مگر سنیپ تو اس کے اندر جانے کا طریقہ جانتا ہے۔ کیا اس میں تھوڑا خطرہ نہیں ہے؟''

''ڈمبل ڈور سنیپ پر بھرپور اعتماد کرتے تھے۔'' ہیری نے اسے یاد دلایا۔

''اتنا نہیں کہ اسے تلوار بدلنے کے بارے میں بتا دیتے۔'' ہرمائنی نے کہا۔

''ہاں تم صحیح کہہ رہی ہو۔'' ہیری نے سوچتے ہوئے کہا۔ اسے اس بات سے بہت خوشی ہو رہی تھی کہ سنیپ کی وفاداری اور اعتماد کے بارے میں ڈمبل ڈور کے ذہن میں کچھ اندیشے تو موجود تھے۔ ''تو پھر کیا انہوں نے ہاگس میڈ سے دور تلوار چھپائی ہوگی؟ تمہیں کیا لگتا ہے، رون؟......رون؟''

ہیری نے چاروں طرف دیکھا۔ ایک لمحے کیلئے اس نے سوچا کہ رون خیمے سے باہر چلا گیا تھا مگر اسے احساس ہوا کہ رون اندھیرے میں اپنے نچلے پلنگ پر کسی پتھر کی مورت کی طرح ساکت لیٹا ہوا تھا۔

''اوہ تو میری یاد آ گئی، ہے نا؟'' اس نے عجیب انداز میں کہا۔

''کیا مطلب؟''

رون نے گہری سانس لیتے ہوئے اوپر والے بستر کی نچلی چھت کو گھورا۔

''تم دونوں اپنی باتیں جاری رکھو! مجھے تمہاری دلچسپی میں بھنگ ڈالنے کا شوق نہیں ہے۔''

ہیری نے پریشانی کے عالم میں مدد کیلئے ہرمائنی کی طرف دیکھا مگر وہ اپنا سر نفی میں ہلانے لگی۔ واضح طور پر وہ رون کے اس عجیب وغریب برتاؤ کو دیکھ کر ہیری کی طرح اچنبھے میں پڑ گئی تھی

''تمہیں مسئلہ کیا ہے؟'' ہیری نے تنک کر پوچھا۔

''مسئلہ؟......کوئی مسئلہ نہیں ہے!'' رون نے ہیری سے نظریں چراتے ہوئے کہا۔ ''تمہارے لحاظ سے تو بالکل بھی نہیں ہے......''

ان کے سر کے اوپر خیمے کے کینوس پر ٹپ ٹپ کی آواز گونجی، بارش شروع ہوگئی تھی۔

''دیکھو! یہ بات تو بالکل واضح ہے کہ تمہارے ساتھ کوئی مسئلہ ہے۔'' ہیری نے کہا۔ ''بہتر ہوگا کہ تم اسے کہہ دو......''

رون نے اپنے پاؤں پلنگ سے نیچے اتارے اور سیدھا بیٹھ گیا، وہ آج کچھ عجیب دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے چہرے پر ناپسندیدگی اور گھٹیا پن جھلک رہا تھا۔

''ٹھیک ہے میں کہہ دیتا ہوں، مگر مجھ سے یہ امید مت رکھنا کہ میں خیمے میں ادھر سے ادھر چہل قدمی کرنا شروع کر دوں کیونکہ

اب ہمیں ایک اور چیز تلاش کرنے کیلئے مل چکی ہے۔ اسے بس اپنی اس اشیاء والی فہرست میں درج کرلو جن کا پتہ ٹھکانہ تم نہیں جانتے ہو؟''

''میں نہیں جانتا؟...... میں نہیں جانتا؟'' ہیری نے دہرایا۔

ٹپ ٹپ ٹپ بارش پہلے سے زیادہ تیز ہو رہی تھی۔ یہ ان کے چاروں طرف پتوں سے بھرے کنارے پر اور اندھیرے میں ڈوبے ہوئے دریا کے بہتے پانی میں شور مچا رہی تھی۔ ہیری کے ذہن پر چھائے ہوئے تفکرات دہشت میں بدل گئے، رون دراصل وہی کچھ کہہ رہا تھا جس کا اسے کئی دنوں سے اندیشہ ہو رہا تھا۔

''ایسا کچھ نہیں ہے کہ یہاں مجھے بڑا لطف آ رہا ہے۔'' رون نے کہا۔ ''جانتے ہو، میرا بازو بری طرح سے زخمی ہے اور کھانے پینے کیلئے کچھ نہیں ہے۔ ہر رات میری کمر ٹھنڈ کے مارے قلفی کی طرح جم جاتی ہے، بدن اکڑ جاتا ہے۔ دیکھو! مجھے امید تھی کہ کئی ہفتوں کی دوڑ دھوپ کے بعد ہمیں کچھ نتیجہ مل ہی جائے گا......''

''رون!'' ہرمائنی نے سرزنش کرتے ہوئے کہا مگر اتنی دھیمی آواز میں کہ رون یہ اداکاری کر سکے کہ وہ خیمے پر گرتی ہوئی بارش کی تیز آواز میں اس کی بات سن نہ پایا تھا۔

''اور مجھے محسوس ہوا تھا کہ سب کچھ جانتے ہوئے تم نے سوچ سمجھ کر میرے ساتھ چلنے کیلئے ہامی بھری تھی؟'' ہیری تلخی سے بولا۔

''ہاں! مجھے بھی ایسا ہی محسوس ہوا تھا!''

''تو پھر کون سی بات تمہاری امیدوں پر پوری نہیں اتری ہے؟'' ہیری نے پوچھا۔ اب غصہ اس کی حفاظت کرنے کیلئے آگے بڑھنے لگا تھا۔ ''کیا تم نے یہ سوچا تھا کہ ہم فائیو سٹار ہوٹلوں میں قیام کریں گے؟ ہر دوسرے دن ہمیں پٹاریاں مل جائیں گی؟ یا پھر تم نے یہ سوچا تھا کہ تم کرسمس تک اپنی ممی کے پاس پہنچ جاؤ گے......''

''ہم نے سوچا تھا کہ تمہیں معلوم ہوگا، تم کیا کر رہے ہو؟'' رون نے کھڑے ہو کر چیخ کر کہا اور اس کے الفاظ کی حدت خنجر کی طرح ہیری کے وجود کو زخمی کرتی چلی گئی۔ ''ہم نے سوچا تھا کہ ڈمبل ڈور نے تمہیں بتا دیا ہے کہ کیا کرنا ہے؟ ہم نے سوچا تھا کہ تمہارے پاس کوئی پختہ لائحہ عمل ہوگا۔''

''رون!'' ہرمائنی نے کہا۔ اس بار اس کی آواز خیمے کے در و دیوار پر جھپٹتی ہوئی بارش کے سنسناتے ہوئے شور سے کہیں زیادہ بلند تھی مگر ایک بار پھر رون نے اس کے تنبیہی اشارے کو نظر انداز کر دیا۔

''معاف کرنا...... میں تمہاری توقعات پوری نہیں کر پایا۔'' ہیری نے کہا جس کی آواز نہایت پرسکون تھی۔ حالانکہ وہ شکستہ دل اور افسردہ کیفیت محسوس کر رہا تھا۔ ''میں نے شروع سے تمہیں ہر بات بتا دی تھی، میں نے تمہیں ڈمبل ڈور کی کہی ہوئی ہر بات بتائی ہے اور اگر تم نے غور کیا ہو تو ہم نے ایک پٹاری کی تلاش میں کامیابی بھی حاصل کر لی ہے......''

''بالکل!......اور ہم اسے تباہ کرنے کے اتنے ہی قریب ہیں جتنا کہ باقی پٹاریوں کو تلاش کرنے کے قریب ہیں......یعنی دور دور تک کوئی آثار نہیں دکھائی دیتے ہیں، ہے نا؟''

''لاکٹ اتار دو، رون!'' ہرمائنی نے کہا اور اس کی آواز معمول سے ہٹ تیکھی ہو گئی تھی۔ ''براہ مہربانی، اسے اتار دو۔ اگر تم اسے دن بھر نہیں پہنتے تو اس طرح کی گفتگو نہ کرتے......''

''تب بھی وہ اسی طرح کہتا۔'' ہیری نے کہا جو رون کو بچانے کے بہانے بالکل نہیں سننا چاہتا تھا۔ ''تمہیں کیا لگتا ہے کہ میں یہ نہیں دیکھ رہا ہوں کہ تم دونوں میری پیٹھ پیچھے سرگوشیوں میں باتیں کرتے رہتے ہو؟ تمہارا کیا خیال ہے کہ مجھے اندازہ نہیں تھا کہ یہی سوچ رہے ہو گے؟''

''ہیری......ایسی کوئی بات نہیں ہم......''

''جھوٹ مت بولو، ہرمائنی!'' رون ہرمائنی پر چیختا ہوا بولا۔ ''تم نے بھی تو یہی کہا تھا، تم نے بھی کہا تھا کہ تم مایوس ہو، تم نے کہا تھا کہ تمہیں محسوس ہو رہا تھا کہ اس کے پاس کچھ زیادہ معلومات ہوں گی......''

''میں نے اس زاویے سے تو نہیں کہا تھا...... ہیری! میں نے ایسا نہیں کہا تھا......'' وہ چیخی۔

بارش خیمے پر جھم جھم گر رہی تھی۔ ادھر ہرمائنی کے چہرے پر آنسو بہہ رہے تھے۔ کچھ منٹ پہلے کا جوش و خروش اور تجسس کہیں گم ہو کر رہ گیا تھا جیسے یہ کبھی رونما ہوا ہی نہ ہو۔ تھوڑی دیر کی آتش بازی جو جھلملا راکھ میں بدل گئی تھی۔ اب ہر چیز تاریک، گیلی اور سرد محسوس ہو رہی تھی۔ گری فنڈر کی تلوار کہیں پوشیدہ تھی مگر انہیں اس جگہ کا ذرا بھی اندازہ نہیں تھا۔ وہ ایک خیمے میں چھپے ہوئے تھے اور ان کی اکلوتی کامیابی یہی تھی کہ وہ زندہ تھے۔

''تو پھر تم اب بھی یہاں کیوں ہو؟'' ہیری نے رون سے پوچھا۔

''میں نہیں جانتا ہوں......'' رون نے کہا۔

''تو پھر گھر لوٹ جاؤ۔'' ہیری نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

''ہاں! مجھے ایسا ہی کرنا چاہئے۔'' رون نے چیخ کر بلند آواز میں کہا اور اس نے ہیری کی طرف کچھ قدم بڑھائے جو اپنی جگہ پر ساکت کھڑا رہا۔ ''کیا تم نے نہیں سنا کہ وہ لوگ میری بہن کے بارے میں کیا کہہ رہے تھے؟ مگر تمہیں تو اس کی مرے ہوئے چوہے جتنی بھی پرواہ نہیں ہے، ہے نا؟ صرف تاریک جنگل میں ہی تو گئی تھی۔ 'میں نے بہت بری چیزوں کا سامنا کیا ہے' ایسا سمجھنے والا ہیری پوٹر کو رتی بھر پرواہ نہیں ہے کہ جینی کے ساتھ وہاں کیا ہوتا ہے؟ مگر مجھے پرواہ ہے۔ وہاں دیوہیکل مکڑیاں اور ڈھیر ساری خطرناک چیزیں ہیں جو......''

''میں تو بس صرف اتنا کہہ رہا تھا کہ وہ...... باقی لوگوں کے ساتھ تھی، وہ ہیگرڈ کے ساتھ تھی......''

''اوہ ہاں! میں سمجھ گیا کہ تمہیں پرواہ نہیں ہے اور میرے باقی گھر والوں کا کیا؟ کیا تم نے سنا نہیں کہ ویزلی گھرانے کے کسی اور بچے کو زخمی نہیں ہونا چاہئے؟''

''ہاں میں نے......''

''اس کا مطلب سمجھنے کی زحمت گوارا نہیں کی، ہے نا؟'' رون نے اس کی بات اچک کر پوری کی۔

''رون!'' ہرمائنی ان دونوں کے درمیان آتے ہوئے بولی۔ ''مجھے نہیں لگتا ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی نیا حادثہ ہوا ہے جو ہم نہیں جانتے ہیں، رون! ذرا خود ہی سوچو! بل کے چہرے پر زخموں کے نشان ہیں۔ بہت سے لوگوں کو ابھی تک معلوم ہو چکا ہوگا کہ جارج کا کان بھی جا چکا ہے۔ اس کے علاوہ لوگ سوچتے ہیں کہ تم خشخاندہ مرض کے شکار ہو کر بستر مرگ پر پڑے ہو۔ مجھے یقین ہے کہ اس کے کہنے کا یہی مطلب تھا......''

''اوہ تم اتنے یقین کے ساتھ یہ بات کیسے کہہ سکتی ہو؟...... ٹھیک ہے...... میں ان کے بارے میں سوچنے کی زحمت نہیں اُٹھاؤں گا۔ تم دونوں کیلئے یہ بالکل ٹھیک ہے، ہے نا؟ کیونکہ تمہارے ماں باپ محفوظ ہیں...... تمہیں ان کے بارے میں فکرمند ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔''

''میرے ماں باپ مر چکے ہیں......'' ہیری گرجتا ہوا بولا۔

''اور میرے بھی شاید اسی راہ پر جا رہے ہوں گے۔'' رون اتنی ہی بلند گرجا۔

''تو پھر جاؤ......'' ہیری نے گرجتے ہوئے کہا۔ ''ان کے پاس لوٹ جاؤ۔ یہ اداکاری کرنا کہ تمہارا خشخاندہ مرض ٹھیک ہو چکا ہے، تمہاری ممی تمہیں پیٹ بھر کر کھانا کھلائیں گی اور......''

رون کا ہاتھ اچانک اپنی چھڑی کی طرف بڑھ گیا۔ ہیری نے بھی ویسا ہی کیا مگر اس سے پہلے کہ ان میں سے کسی کی چھڑی بھی جیب سے باہر نکل پاتی، ہرمائنی نے اپنی چھڑی اُٹھا دی۔

''خولتم......'' وہ بلند آواز میں چیخی۔

فوراً ایک نادیدہ دیوار دونوں کے درمیان حائل ہو گئی جس کے ایک طرف ہرمائنی اور ہیری کھڑے تھے اور دوسری طرف رون تھا۔ جادوئی حصار کی طاقت کو محسوس کرتے ہوئے اسے مجبوراً کچھ قدم پیچھے ہٹنا پڑا۔ ہیری اور رون جادوئی حصار کے آر پار کھڑے ہو کر دونوں ایک دوسرے کو غصیلی آنکھوں سے گھورتے رہے۔ جیسے وہ پہلی بار ایک دوسرے کو واضح طور پر دیکھ رہے ہوں۔ ہیری کو رون کیلئے شدید نفرت کا احساس ہو رہا تھا۔ ان کے بیچ میں کوئی چیز تڑخ گئی تھی......

''پٹاری چھوڑ جانا......'' ہیری نے ناگواری سے کہا۔

رون نے اپنے سر کے اوپر سے سونے کی زنجیر اتاری اور لاکٹ قریبی کرسی پر رکھ دیا پھر وہ ہرمائنی کی طرف متوجہ ہوا۔

''تم کیا کر رہی ہو؟''

''کیا مطلب؟'' ہرمائنی چونک کر بولی۔

''تم یہیں رُک رہی ہو یا پھر......؟''

''میں......'' اس کے چہرے پر کرب کے آثار صاف جھلک رہے تھے۔ ''ہاں...... ہاں! میں رُک رہی ہوں، رون! ہم نے وعدہ کیا تھا کہ ہم ہیری کا ساتھ نہیں چھوڑیں گے۔ہم نے وعدہ کیا تھا کہ ہم اس کی مدد کریں گے......''

''اوہ میں سمجھ گیا......تم اسے چن رہی ہو!''

''رون......نہیں......غصہ چھوڑ دو......واپس لوٹ آؤ......واپس لوٹ آؤ...... براہ کرم!''

وہ تیزی سے آگے بڑھی مگر اپنے ہی جادوئی حصار سے ٹکرا گئی۔ جب تک اس نے اسے ہٹایا تب تک رون رات کے اندھیرے میں گم ہو چکا تھا۔ ہیری بالکل بے جان اور ساکت کھڑا رہ گیا۔اسے ہرمائنی کی سسکیاں سنائی دے رہی تھیں اور یہ بھی کہ وہ درختوں کے بیچ رون کو آوازیں لگا رہی تھی۔

کچھ منٹوں بعد جب وہ واپس لوٹی تو اس کے گیلے بال اس کے چہرے پر چپکے ہوئے تھے۔

''وو......وہ......چلا گیا......ثقاب اُڑان بھر کر چلا گیا......''

ہرمائنی ایک کرسی پر پاؤں اُٹھا کر بیٹھ گئی اور گھٹنوں میں سر دبا کر رونے لگی۔

ہیری صدمے کی کیفیت میں مبتلا تھا۔اس نے جھک کر لاکٹ اُٹھایا اور اپنے گلے میں لٹکا لیا۔اس نے رون کے بستر سے کمبل کھینچ کر ہرمائنی پر ڈال دیا پھر وہ اپنی بالائی بستر پر چڑھ گیا اور سیاہ کینوس کی چھت کو گھورتے ہوئے بارش کی سنسناتی ہوئی آوازیں سننے لگا۔

☆☆☆☆

سولہواں باب

# گوڈرک ہولو کا سفر

اگلے دن جب ہیری بیدار ہوا تو اسے گزرے ہوئے دن کا دلخراش واقعہ یاد آنے میں کچھ لمحے لگے۔ پھر اس نے بچگانہ امید کی کہ شاید یہ ضرور کوئی ڈراؤنا خواب ہوگا اور رون اب بھی وہیں موجود ہوگا۔ وہ گھر نہیں گیا ہوگا لیکن تکیے سے سر گھماتے ہی اسے رون کا بستر خالی دکھائی دیا۔ وہ کسی مقناطیس کی طرح اس کی آنکھوں کو اپنی طرف کھینچ رہا تھا۔ ہیری اپنے بستر سے نیچے کودا اور اس نے رون سے بستر سے اپنی آنکھیں دور ہٹائیں۔ ہرمائنی پہلے ہی باورچی خانے میں مصروف تھی۔ اس نے ہیری سے صبح بخیر تک نہیں کہا بلکہ اس کے پاس سے گزرتے ہوئے اس نے اپنا چہرہ تیزی سے دوسری طرف گھما لیا۔

'وہ چلا گیا ہے۔' ہیری نے خود کلامی کی۔ 'وہ چلا گیا ہے' نہاتے اور کپڑے پہنتے ہوئے وہ بار بار یہی بات سوچتا رہا جیسے بار بار دہرانے سے اس کا صدمہ کم ہو جائے گا۔ 'وہ چلا گیا ہے اور واپس نہیں لوٹ رہا ہے۔' ہیری جانتا تھا کہ یہی سچائی تھی کیونکہ ان کے حفاظتی جادوئی حصار کی وجہ سے ایک بار اس جگہ سے باہر نکل جانے کے بعد رون انہیں دوبارہ تلاش نہیں کر سکتا تھا۔

اس نے اور ہرمائنی خاموش ناشتہ کیا۔ ہرمائنی کی آنکھیں سوجی ہوئی اور سرخ تھیں جیسے وہ رات بھر سوئی نہ ہو۔ انہوں نے اپنا سامان سمیٹا حالانکہ ہرمائنی ٹال مٹول کرنا چاہ رہی تھی۔ ہیری جانتا تھا کہ وہ دریا کے اس کنارے سے اس پڑاؤ سے جانے میں اتنی تاخیر کیوں کر رہی تھی؟ اس نے کئی بار ہرمائنی کو بے چینی سے اوپر کی طرف دیکھتے ہوئے دیکھا۔ ہیری جانتا تھا کہ وہ یہ سوچ کر خود کو فریب میں رکھنا چاہ رہی تھی کہ بھری بارش میں اسے قدموں کی آہٹ سنائی دے جائے گی مگر درختوں میں سرخ بالوں والا کوئی عکس دکھائی نہیں دے پایا تھا۔ ہرمائنی کی طرح ہیری بھی بار بار درختوں کے جھنڈ کی طرف دیکھ رہا تھا (کیونکہ وہ خود بھی یہی امید کر رہا تھا) بہرحال، اسے بارش میں نہائے ہوئے سرسراتے ہوئے درختوں میں سوائے خاموشی کے اور کچھ دکھائی نہیں دیا۔ اس کے اندر غصے کی ایک اور لہر اُٹھی۔ اس کی سماعت میں رون کے کڑوے جملے گونجنے لگے۔ 'ہم نے سوچا تھا کہ تمہیں معلوم ہوگا کہ تم کیا کر رہے ہو؟' سینے پر بوجھ کا احساس لئے وہ دوبارہ سامان سمیٹنے میں مصروف ہو گیا۔

ان کے نزدیکی کنارے پر پھیلا ہوا کیچڑ اب تیزی بڑھ رہا تھا۔ دریا کا پانی تیزی سے کنارے کے اوپر چڑھتا آ رہا تھا اور وہ

جانتے تھے کہ جلد ہی ان کے نیچے کی کیچڑ بھری زمین زیرآب آجائے گی۔ معمول کے وقت کے لحاظ سے انہیں اس جگہ سے جس وقت روانہ ہونا تھا، اس سے قریباً وہ گھنٹہ بھر تک ٹال مٹول سے تاخیر کرتے رہے۔ آخر کار اپنے ہینڈ بیگ کو تین بار پوری طرح خالی کرنے اور دوبارہ بھرنے کے ہرمائنی کو دیر کرنے کا کوئی اور بہانہ نہ مل پایا۔ وہ اور ہیری ہاتھ پکڑ کر نقاب اُڑان بھر گئے۔ وہ جھاڑیوں سے ڈھکی ہوئی ایک ہوادار پہاڑی پر پہنچ گئے تھے۔

وہاں پہنچنے کے بعد ہرمائنی نے فوراً ہیری کا ہاتھ چھوڑ دیا اور اس سے دور جا کر ایک چٹان پر بیٹھ گئی۔ اس کا چہرہ گھٹنوں کے درمیان چھپا ہوا تھا اور وہ اپنی جگہ پر ہل رہی تھی جس سے ہیری سمجھ گیا کہ وہ سبک رہی تھی۔ وہ اسے دیکھتا رہا، اسے محسوس ہو رہا تھا کہ اسے جا کر ہرمائنی کو تسلی دینا چاہئے مگر کسی انجان خیال کے تحت سے وہ ایسا نہ کر سکا۔ اسے اپنے وجود کا ہر حصہ سرد اور جکڑا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ ایک بار پھر اسے رون کے چہرے پر موجود حقارت اور تمسخر کے جذبات کی یاد آئی۔ ہیری اُٹھ کر کھڑا ہوا گیا اور ہرمائنی کے چاروں طرف ایک بڑے دائرے میں چلنے لگا۔ وہ ان دفاعی جادوئی کلمات کو بڑبڑا رہا تھا جنہیں عام طور ہرمائنی پڑھا کرتی تھی۔

اگلے کچھ دنوں تک انہوں نے رون کا ذکر تک نہیں کیا۔ ہیری نے ٹھان لیا تھا کہ وہ اب کا نام تک زبان پر نہیں لائے گا۔ شاید ہرمائنی جانتی تھی کہ اب اس معاملے پر بحث مباحثہ کرنا بے سود ہی رہے گا۔ کئی بار رات کے وقت ہیری کو اس کے رونے کی آوازیں سنائی دیتی تھیں جب ہرمائنی کو ایسا لگتا تھا کہ ہیری سو گیا ہوگا۔ اس دوران ہیری ہوگورٹس کا نقشہ نکال کر اپنی چھڑی کی روشنی میں بار بار دیکھنے لگا۔ وہ اس لمحے کا انتظار کر رہا تھا جب رون کے نام کا نقطہ ہوگورٹس کی راہداریوں میں دکھائی دے جس سے یہ ثابت ہو جائے کہ خالص خون والا ہونے کے ناطے وہ محفوظ طور پر آرام دہ سکول میں پہنچ گیا ہے۔ بہرحال، رون نقشے میں کہیں دکھائی نہیں دیا۔ کچھ عرصے بعد ہیری نے یہ پایا کہ وہ لڑکیوں کے کمرے میں جینی کے نام والے نقطے کو گھورتا رہتا تھا، وہ سوچ رہا تھا کہ جس شدت سے وہ اس کی طرف گھور رہا تھا کیا اس سے جینی کی نیند ٹوٹ جائے گی؟ کیا اسے کسی طرح یہ معلوم ہو جائے گا کہ وہ اس کے بارے میں سوچ رہا ہے اور اس کے صحیح سلامت ہونے کی امید کر رہا ہے؟

دن میں وہ یہ طے کرنے کی کوشش کرتے تھے کہ گری فنڈر کی تلوار کہاں چھپی ہو سکتی ہے؟ ڈمبل ڈور نے اسے کہاں چھپایا ہوگا؟ اس بارے میں وہ جتنی زیادہ باتیں کرتے تھے، ان کے لحاظ سے وہ اتنے ہی بے سروپا اور ہوائی قیاس آرائیاں کرتے تھے۔ اپنے دماغ پر پورا زور ڈالنے کے بعد بھی ہیری کو یاد نہیں آ پایا تھا کہ ڈمبل ڈور نے کسی ایسی جگہ کا ذکر کیا ہو جہاں وہ کوئی چیز چھپا سکتے ہوں۔ ایسے کئی موقع آئے تھے جب وہ یہ طے نہیں کر پاتا تھا کہ وہ رون پر زیادہ آگ بگولا ہے یا ڈمبل ڈور پر۔ 'ہم نے سوچا تھا کہ تمہیں معلوم ہوگا کہ تم کیا کر رہے ہو؟...... ہم نے سوچا تھا کہ ڈمبل ڈور نے تمہیں بتا دیا ہے کہ کیا کرنا ہے؟...... ہم نے سوچا تھا کہ تمہارے پاس کوئی پختہ لائحہ عمل ہے......'

وہ خود سے بھی یہ بات نہیں چھپا پایا۔ رون نے شاید صحیح کہا تھا، ڈمبل ڈور نے اس کیلئے ایک بھی سراغ نہیں چھوڑا تھا۔ ان لوگوں

نے ایک پٹاری تو تلاش کر لی تھی مگر ان کے پاس اسے تباہ کرنے کا کوئی طریقہ موجود نہیں تھا، باقی پٹاریوں تک پہنچنا بھی پہلے کی طرح ناممکن دکھائی دے رہا تھا۔ یاسیت اس پر غلبہ پانے لگی، اب وہ خود بھی اس بات پر حیران ہونے لگا تھا کہ اس نے اس بھٹکنے والے لاحاصل سفر میں اپنے دوستوں کو شامل کرنے کی حماقت ہی کیوں کی تھی؟ وہ تو کچھ بھی نہیں جانتا تھا۔ اس کے پاس کوئی واضح حکمت عملی بھی نہیں تھی۔ کوئی مضبوط لائحہ عمل نہیں تھا اور اب تو اسے رہ رہ کر یہ خوف ستانے لگا تھا کہ ہر مائنی بھی کسی لمحے اس سے کہہ سکتی تھی کہ اب آوارہ گردی والا یہ سیر سپاٹا بہت ہو چکا، وہ بھی اب رون کی طرح جا رہی ہے......

وہ تقریباً خاموشی کے ساتھ اپنی راتیں بسر کر رہے تھے۔ ہر مائنی فینس نائج لس کی تصویر کو اب بار بار نکال کر ایک کرسی پر جما دیتی تھی جیسے اس کی رون کی کمی پوری ہو جائے گی۔ حالانکہ فینس نائج لس نے دوبارہ کبھی نہ آنے کی دھمکی دی تھی مگر شاید وہ ہیری کی طرح منصوبہ سازی کے بارے میں خبریں حاصل کرنے سے خود کو روک نہیں پائے تھے، اسی لئے وہ ہر بار دونوں آنکھوں پر باندھ کر آنے کیلئے تیار ہو گئے۔ ہیری کو بھی اسے دیکھ کر خوشی ہوتی تھی کیونکہ اس کے آنے سے خیمے میں چھائی ہوئی بوریت دور ہو جاتی تھی۔ حالانکہ وہ سنیپ کی طرح تمسخر اور طنز بھری جملے کہنے سے باز نہیں آتے تھے مگر وہ ہوگورٹس میں ہونے والے مختلف واقعات کی خبریں پا کر کافی خوش ہو جاتے تھے، یہ الگ بات تھی کہ فینس نائج لس مخفی خبریں نہیں دیتے تھے۔ وہ سنیپ کی بے حد عزت کرتے تھے جو اب ان کے بعد سلے درن فریق سے سکول کا پہلا ہیڈ ماسٹر بن گیا تھا۔ اس کے علاوہ انہیں احتیاط برتنا پڑتی تھی کہ وہ سنیپ کی مخالفت نہ کریں یا اس کے بارے میں نامناسب سوال جواب نہ کریں کیونکہ اس پر فینس نائج لس ناراض ہو کر فوراً تصویر سے چلے جاتے تھے۔

بہر حال، فینس نائج لس سے انہیں کسی حد تک مفید معلومات مل گئی تھی۔ کچھ طلباء سنیپ کے خلاف لگاتار بغاوت کر رہے تھے، جینی کے ہاگس میڈ جانے پر پابندی عائد کر دی گئی تھی۔ سنیپ نے امبریج کے پرانے حکم نامے دوبارہ نافذ کر ڈالے تھے جس کے تحت تین یا زیادہ طلباء کے ایک ساتھ ہونے اور کسی بھی طرح کی غیر نصابی سرگرمی یا گروپ بندی پر پابندی عائد کر دی گئی تھی۔

یہ سب سن کر ہیری اس نتیجے پر پہنچا کہ جینی اور شاید اس کے ساتھ نیول اور لونا بھی، ڈی اے (ڈمبل ڈور آرمی) کے کام کو شاندار طریقے سے آگے بڑھا رہے تھے۔ اس چھوٹی سی خبر سے ہیری کے ذہن میں جینی کو دیکھنے کی اتنی شدید خواہش ابھر آئی کہ اس کے سینے میں درد سا اُٹھنے لگا۔ بہر حال، اس سے دوبارہ رون، ڈمبل ڈور اور ہوگورٹس کو دیکھنے کی یاد ستانے لگی جن سے بچھڑنے کا اسے اتنا ہی افسوس تھا جتنا کہ اپنی سابقہ گرل فرینڈ سے بچھڑنے کا تھا۔ جب فینس نے سنیپ کی سزاؤں کے بارے میں انہیں بتایا تو تو ہیری کے دل میں ایک دیوانگی بھری خواہش نے سر اُٹھایا کہ وہ سنیپ کے استحکام کو درہم برہم کرنے کیلئے خود دوبارہ سکول پہنچ جائے۔ شاندار طعام، نرم بستر اور دوسرے لوگوں پر ذمہ داری ڈالنے کا احساس اس لمحے دنیا کا سب سے عمدہ تصور معلوم ہو رہا تھا مگر اسے یاد آیا کہ وہ 'اوّل درجے کا مطلوب' فرد تھا، اس کے سر پر دس ہزار گیلن سکوں کا انعام مقرر کیا گیا تھا اور ان دنوں ہوگورٹس میں قدم رکھنا محکمہ جادو میں قدم رکھنے مترادف اور خطرناک تھا۔ فینس نائج لس نے لاشعوری طور پر اس بات کا اشارہ دے دیا تھا کہ وہ بھی ان کی اطلاع پانے

کا مشتاق تھا۔اس نے ہیری اور ہرمائنی سے جب جب ان کے پتے ٹھکانے کے بارے میں سوال جواب کرنے کی کوشش کی تو ہرمائنی فوراً خاموشی سے اس کی تصویر واپس بیگ میں ٹھونس دیتی تھی۔ اس ناگوار اور ناروا برتاؤ پر فینس نائجلس ناراض ہو جاتا تھا اور پھر کئی کئی دن تک واپس نہیں لوٹتا تھا۔

موسم اب تیزی سے زیادہ سرد ہوتا جا رہا تھا۔ وہ کسی بھی علاقے میں زیادہ وقت تک قیام کرنے کی ہمت نہیں کر سکتے تھے اس لئے موسم سرما سے ٹھٹھرتے ہوئے جنوبی لندن میں رہنے کے بجائے وہ ادھر ادھر بھٹکتے رہتے تھے۔کبھی وہ پہاڑ پر پہنچ جاتے تھے، برف باری ان کے خیمے پر ضربیں لگاتی رہتی تھی تو کبھی وہ کھلے بنجر علاقے میں خیمہ لگاتے تھے جہاں خیمے پر سرد پانی کا سیلاب آ جاتا تھا تو کبھی وہ سکاٹش جھیل کے درمیان ننھے جزیرے پر پہنچ جاتے تھے جہاں برفباری رات میں ان کے خیمے کو آدھے سے زیادہ دفن کر دیتی تھی۔

اب سفر کرتے ہوئے انہیں سیٹنگ روم کی کھڑکیوں میں جگمگاتے ہوئے کرسمس ٹری دکھائی دینے لگے تھے۔اس کے کچھ دنوں بعد ایک شام ہیری نے یہ تجویز دینے کا فیصلہ کیا کہ شاید انہیں اس جگہ پر تلاش کرنا چاہئے جسے انہوں نے اب تک نظر انداز کیا تھا۔ انہوں نے ابھی ابھی معمول سے ہٹ کر کئی دنوں بعد شاندار کھانا کھایا تھا۔ ہرمائنی غیبی چوغے میں چھپ کر سپر مارکیٹ گئی تھی (وہاں سے لوٹتے ہوئے وہ پیسوں کے کھلے دراز میں ایمانداری سے پیسے ڈال آئی تھی) اور ہیری نے سوچا تھا کہ پیٹ بھر شاندار کھانا کھانے کے بعد ہرمائنی سے اپنی بات منوانا زیادہ آسان رہے گا۔اس نے مخلصانہ طور پر اسے یہ مشورہ بھی دیا تھا کہ وہ کچھ دیر تک پٹاری والا لاکٹ نہ پہنے اور اسے قریب والے برف کے پتلے پر لٹکا دے جو انہوں نے بنایا تھا۔

''ہرمائنی......''

''ہونہہ......'' وہ بیڈل باڈ کی کہانیوں والی کتاب لے کر ہتھوں والی کرسی بیٹھی ہوئی تھی۔ ہیری یہ سوچ نہیں پایا کہ وہ اس کتاب کو کتنی دیر تک مزید پڑھے گی جو کچھ زیادہ ضخیم بھی نہیں تھی۔ بہرحال، وہ اب بھی اس میں سے کوئی سراغ تلاش کرنے کی کوشش کر رہی تھی کیونکہ کرسی کے ہتھے پر قدیمی علم الحروف کی تشریحی لغت کھلی پڑی تھی۔

ہیری نے کھنکار کر اپنا گلا صاف کیا اسے ویسا ہی محسوس ہوا جیسے کچھ سال پہلے تب ہوا تھا جب اس نے پروفیسر میک گونا گل سے پوچھا تھا کہ وہ مسٹر ڈرسلی کی اجازت کے بغیر ہاگس میڈ نہیں جا سکتا ہے۔

''ہرمائنی! میں سوچ رہا ہوں کہ......''

''ہیری کیا تم میری مدد کر سکتے ہو؟''

ظاہر ہے کہ وہ اس کی بات نہیں سن رہی تھی، اس نے آگے جھک کر بیڈل باڈ کی کہانیوں والی کتاب ہیری کی طرف بڑھائی۔

''اس تصویر کو دیکھو۔'' اس نے ایک صفحے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ہیری کو وہاں کہانی کا عنوان دکھائی دیا۔ (چونکہ وہ قدیمی رسم الخط میں لکھا ہوا تھا اور ہیری قدیمی علم الحروف کو پڑھنا نہیں جانتا تھا اس لئے وہ یہ بات یقینی طور پر نہیں کہہ سکتا تھا) وہاں پر

ایک تکونی مثلث دکھائی دے رہی تھی اوراس کے بیچوں بیچ آنکھ جیسی شکل تھی، جس کی پتلی پر اوپر سے نیچے کی طرف ایک لکیر کھنچی ہوئی تھی۔

''میں نے کبھی قدیمی علم الحروف کی کلاس میں نہیں پڑھا ہے، ہرمائنی!''

''اوہ! وہ میں جانتی ہوں مگر یہ قدیمی علم الحروف کی علامت نہیں ہے اور یہ تشریحی لغت میں بھی کہیں موجود نہیں ہے۔ مجھے محسوس ہوتا تھا کہ یہ آنکھ کی تصویر ہے مگر اب مجھے ایسا نہیں محسوس ہوتا ہے۔ اسے سیاہی سے بنایا گیا ہے، دیکھو! کسی نے اسے ہاتھ سے بنایا ہے۔ یہ دراصل کتاب کا حصہ ہی نہیں ہے۔ سوچو! کیا تم نے اسے پہلے کہیں دیکھا ہے؟''

''نہیں ......نہیں ......ایک منٹ رکو!'' ہیری نے دماغ پر زور دیتے ہوئے کہا۔ ''کہیں یہ وہی علامت تو نہیں جسے لونا کے ڈیڈی نے اپنے گلے میں لٹکائے رکھتے ہیں؟''

''مجھے بھی پہلی نظر میں ایسا ہی احساس ہوا تھا......''

''پھر تو یہ گرینڈلوالڈ کا نشان ہے......!''

ہرمائنی کا منہ حیرت سے پھٹے کا پھٹا رہ گیا۔

''کیا مطلب؟'' وہ ہکلائی۔

''کیرم نے مجھے بتایا تھا......''

اس نے ہرمائنی کو وہ سب بتا دیا جو وکٹر کیرم نے اسے شادی میں بتایا تھا، ہرمائنی یہ تفصیل سن کر حیران دکھائی دی۔

''گرینڈلوالڈ کا نشان......؟''

اس نے ہیری کو اور پھر اس عجیب علامت کو دیکھا اور پھر ہیری کو دیکھنے لگی۔

''میں نے کبھی نہیں سنا کہ گرینڈلوالڈ کا کوئی نشان بھی تھا۔ میں نے اس کے بارے میں جتنا بھی پڑھا ہے، اس میں ایسی کوئی بات نہیں لکھی تھی......؟''

''دیکھو! جیسا میں نے تمہیں ابھی بتایا ہے کہ کیرم نے مجھے بتایا تھا کہ وہ نشان ڈرم سٹرانگ سکول کی دیوار پر بنا ہوا تھا اور اسے گرینڈلوالڈ نے خود بنایا تھا......''

ہرمائنی دوبارہ کرسی پر بیٹھ گئی اور اس نے تیوریاں چڑھالیں۔ ''بڑی عجیب بات ہے۔ اگر یہ تاریک جادو کی علامت ہے تو یہ بچوں کی کہانیوں کی کتاب میں کیا کر رہی ہے؟''

''ہاں! یہ عجیب بات ہے۔'' ہیری نے کہا۔ ''اور سکرمگوئیر اسے کیوں نہیں پہچان پایا، وہ وزیر جادو تھا......اسے تو تاریک جادو کا پورا پورا علم ہونا چاہئے تھا؟''

''میں جانتی ہوں......شاید میری طرح اس نے بھی سوچا ہوگا کہ یہ آنکھ ہی ہے۔ باقی سبھی کہانیوں کے عنوانات کے اوپر بھی اسی طرح کی تصویریں بنی ہوئی ہیں......''

وہ کچھ نہیں بولی بلکہ عجیب نشان کو دیکھتی رہی۔ ہیری نے دوبارہ کوشش کی۔

''ہرمائنی؟''

''ہونہہ......''

''میں سوچ رہا ہوں کہ میں......میں گوڈرک ہولو جانا چاہتا ہوں۔''

ہرمائنی نے سر اُٹھا کر اس کی طرف دیکھا مگر اس کی آنکھوں میں کسی قسم کی کدورت نہیں دکھائی دی۔ ہیری کو یقین تھا کہ وہ اب بھی کتاب کے پراسرار نشان کے بارے میں سوچ رہی تھی۔

''ہاں! میں بھی اس ضمن میں سوچ رہی ہوں۔ دراصل اب مجھے لگتا ہے کہ ہمیں وہاں جانا چاہیئے۔''

''کیا تم نے میری بات نہیں سنی ہے؟'' ہیری نے پوچھا۔

''ظاہر ہے، میں نے صحیح سن لی ہے۔تم گوڈرک ہولو جانا چاہتے ہو۔ میں تمہاری بات سے متفق ہوں، مجھے محسوس ہوتا ہے کہ ہمیں ایسا کرنا چاہیئے۔ میرا کہنے کا مطلب ہے کہ میں کسی اور جگہ کے بارے میں نہیں سوچ سکتی جہاں یہ ہوسکتی ہے۔ یہ کام تو خطرناک ہے مگر میں اس بارے میں جتنا زیادہ سوچتی ہوں، اس بات کا اتنا ہی زیادہ امکان دکھائی دیتا ہے کہ وہ وہیں پر ہوگی......''

''ار......کیا وہاں پر ہوگی؟'' ہیری نے پوچھا۔

اس پر ہرمائنی بھی ہیری کی طرح گومگوئی میں ڈوبی ہوئی دکھائی دی۔

''تلوار...... ہیری! ڈمبل ڈور ضرور جانتے ہوں کہ تم وہاں جانا چاہو گے۔ اس کے علاوہ، گوڈرک ہولو، گوڈرک گری فنڈر کا جائے پیدائش بھی تو ہے......''

''کیا مطلب؟ گوڈرک گری فنڈر بھی گوڈرک ہولو میں ہی پیدا ہوئے تھے؟''

''ہیری! تم نے جادوئی تاریخ، ایک مطالعہ نامی کتاب کبھی پڑھی بھی ہے؟''

''ہاں!'' اس نے کہا اور مہینوں بعد شاید پہلی بار مسکرایا۔ اسے اپنے چہرے کے اعضاء عجیب طریقے سے کھنچتے ہوئے محسوس ہوئے۔ ''میں نے اسے ضرور کھولا ہوگا، شاید خریدتے وقت......بس ایک بار......''

''دیکھو! چونکہ اس قصبے کا نام ان کے نام پر ہی رکھا گیا ہے، اس لئے میں نے سوچا تھا کہ تم اس تعلق کو آسانی سے پہچان لوگے۔'' ہرمائنی نے کہا۔ کافی عرصے بعد وہ اپنے پرانے رنگ وروپ میں دکھائی دے رہی تھی۔ ہیری کو ایسا محسوس ہوا کہ وہ اب شاید یہ کہنے والی ہے کہ میں لائبریری جارہی ہوں۔ ''جادو کی تاریخ، ایک مطالعہ نامی کتاب میں اس قصبے کا ذکر کیا گیا ہے، ذرا ٹھہرو......''

ہرمائنی نے اپنا بیگ کھولا اور کچھ دیر تک ٹٹولتی رہی، بالآخر اس نے بیتھ لیڈا بیگ شاٹ کی کتاب ’جادوئی تاریخ، ایک مطالعہ‘ باہر نکالی۔ وہ اس کے صفحات اس وقت تک پلٹتی رہی جب تک کہ وہ مطلوبہ صفحے تک نہیں پہنچ گئی۔

’’1689ء میں بین الاقوامی قانون مجسمہ رازادی (برائے پوشیدگی) پر دستخط ہونے کے بعد جادوگر چھپ کر رہنے لگے۔ وہ ماگلو معاشرے کے بیچ میں اپنی چھوٹی چھوٹی بستیاں بنا کر رہنے لگے۔ باہمی تعاون اور حفاظت کیلئے ماگلوؤں کے کئی گاؤں اور قصبوں میں جادوگر گھرانے ایک دوسرے کے قریب آباد ہو گئے تاکہ وہ ایک دوسرے کی مدد کر سکیں۔ ٹنورتھ کے گاؤں میں کارنوال، یارک شائر کے بالائی حصے پر فلے زلی اور برطانیہ کے شہر ساؤتھ کاسٹ کے قصبے اوٹری سینیٹ کیچ پول کے علاقے جادوگر گھرانوں کے نمایاں ٹھکانے بن گئے جہاں ماگلوؤں کے درمیان رواداری اور عدم جارحیت کی فضا کے باعث ان کی نسلیں پروان چڑھنے لگیں۔ ان نو آباد جادوئی بستیوں میں آدھے سے زیادہ مشاہیر کا تعلق گوڈرک ہولو سے تھا جو اس قصبے یا گاؤں کی شہرت کا باعث بن گیا۔ یہ برطانیہ کے مغربی حصے کا وہ گاؤں یا قصبہ تھا جہاں عظیم بہادر جادوگر گوڈرک گری فنڈر پیدا ہوئے تھے، اور یہیں پر باؤمین رائٹ نامی لوہار جادوگر نے پہلی بار سنہری گیند بنائی تھی۔ یہاں کے قبرستان میں قدیمی مشہور جادوگر گھرانوں کے نام بھرے پڑے ہیں اور اس بات میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے کہ اسی وجہ سے یہاں کے چھوٹے گرجا گھر اور ملحقہ قبرستان کے آسیبی ہونے کی کہانیاں صدیوں سے پھیلی ہوئی ہیں۔‘‘

ہرمائنی نے کتاب بند کر دی اور ہیری کی طرف دیکھا۔

’’تمہارا اور تمہارے والدین کا کوئی ذکر نہیں ہے۔‘‘ ہرمائنی نے کہا۔ ’’کیونکہ پروفیسر بیگ شاٹ انیسویں صدی کے اختتام کے بعد اس میں مزید کوئی اضافہ نہیں کر پائی ہیں اور نہ ہی اس کے بارے میں کوئی ذکر کرتی ہیں مگر تمہیں یہ تو اندازہ ہو گیا ہو گا کہ گوڈرک ہولو، ہوگورٹس سکول کے بانیوں میں سے ایک بانی گوڈرک گری فنڈر...... گری فنڈر کی تلوار...... تمہیں ایسا نہیں لگتا ہے کہ ڈمبل ڈور کو یہ امید ہو گی کہ تم باہمی تعلق سمجھ جاؤ گے؟‘‘

’’اوہ ہاں......‘‘

ہیری یہ تسلیم نہیں کرنا چاہتا تھا کہ گوڈرک ہولو جانے کی تجویز دیتے ہوئے وہ تلوار کے بارے میں ذرا بھی نہیں سوچ پایا تھا۔ اس کیلئے تو اس قصبے کی دلچسپی کا محور تو اس کے والدین کے قبروں کی حد تک ہی محدود تھا۔ اس کی دلچسپی اس مکان میں تھی جہاں وہ موت سے بال بال بچا تھا اور بیتھ لیڈا بیگ شاٹ سے ملاقات میں بھی اس کی دلچسپی تھی...... ان میں تلوار کہیں نہیں تھی!

’’یاد ہے موریئل نے کیا کہا تھا......؟‘‘ اس نے بالآخر پوچھا۔

’’کون موریئل؟‘‘

''تم جانتی ہی ہو......'' وہ جھجکا کیونکہ رون کا نام نہیں لینا چاہتا تھا۔ ''جینی کی بزرگ ترین آنٹی موریئل......شادی میں...... انہوں نے کہا تھا کہ تمہارے ٹخنے بہت پتلے ہیں......''

''اوہ ہاں......'' ہرمائنی نے کہا۔

یہ نہایت الجھا ہوا لمحہ تھا۔ ہیری جانتا تھا ہرمائنی کو یہ احساس ہو گیا تھا کہ وہ رون کا نام لینے والا تھا۔ ہیری آگے بولا۔ ''انہوں نے کہا تھا کہ بیتھ لیڈا بیگ شاٹ اب بھی گوڈرک ہولو میں ہی رہتی ہیں......''

''بیتھ لیڈا بیگ شاٹ......'' ہرمائنی بڑبڑائی اور جادوئی تاریخ ایک مطالعہ نامی کتاب کے سرورق پر بیتھ لیڈا بیگ شاٹ کے نام کے ابھرے ہوئے حرورف پر انگلی پھیری۔ ''اچھا! مجھے محسوس ہوتا ہے......''

اس نے نہایت ڈرمائی انداز میں آہ بھری، ہیری کا دل دھک رہ گیا۔ وہ اپنی چھڑی کھینچ کر پھرتی سے خیمے کے داخلی دروازے کی مڑ گیا۔ ایسا خدشہ تھا کہ وہاں پر اسے کوئی ہاتھ دکھائی دے گا جو اندر داخل ہونے کی کوشش کر رہا ہوگا مگر وہاں کچھ بھی موجود نہیں تھا۔

''اس کا کیا مطلب؟'' اس نے غصے اور طمانیت کے ملے جلے جذبات میں کہا۔ ''تم نے ایسا کیوں کیا؟ مجھے تو لگا تھا کہ تم نے کسی مرگ خور کو خیمے میں گھستے ہوئے دیکھ لیا تھا......''

''ہیری! اگر بیتھ لیڈا کے پاس تلوار ہوئی تو؟ اگر ڈمبل ڈور نے تلوار اس کے پاس رکھوادی ہو تو......؟''

ہیری نے اس نظریے پر بھی غور کیا۔ بیتھ لیڈا اب تک بہت بوڑھی ہو چکی ہو گی اور موریئل آنٹی کے مطابق وہ سٹھیا چکی تھی۔ کیا اس بات کا امکان تھا کہ ڈمبل ڈور نے گری فنڈر کی تلوار اس کے پاس چھپائی ہو گی؟ ہیری نے محسوس کیا کہ اگر ایسا ہے تو ڈمبل ڈور نے بہت ساری چیزیں تقدیر کے ہاتھوں میں دے ڈالی تھیں۔ ڈمبل ڈور نے اسے یہ کبھی نہیں بتایا تھا کہ انہوں نے اصلی تلوار کی جگہ پر نقلی تلوار رکھ دی تھی۔ بہرحال، یہ وقت ہرمائنی کی تجویز پر شک وشبہات ظاہر کرنے کا نہیں تھا۔ تب تک تو بالکل بھی...... جب وہ ہیری کی سب سے بڑی دلی خواہش کو پورا کرنے کیلئے حیرت انگیز طور پر تیار ہو گئی تھی۔

''ہاں! وہ ایسا کر سکتے ہیں تو کیا ہم گوڈرک ہولو چلیں؟''

''ہاں! مگر ہمیں اس بارے میں خاص طور پر محتاط انداز میں سوچنا ہوگا، ہیری!'' ہرمائنی نے کہا۔ وہ اب بیٹھ رہی تھی اور ہیری جانتا تھا کہ دوبارہ منصوبہ بنانے کے امکان سے اس کی طرح ہرمائنی کا مزاج ٹھیک ہو گیا تھا۔ ''اس کیلئے سب سے پہلے ہمیں غیبی چوغے کے نیچے ساتھ ساتھ ثقاب اُڑان بھرنے کی ریاضت کرنا ہوگی اور شاید وسوسے بھگانے والے سحر کے استعمال میں بھی سمجھداری رہے گی، جب تک کہ ہم بھیس بدل مرکب کا دوبارہ استعمال نہ کرنا چاہیں۔ ایسا کرنے کیلئے ہمیں کسی کے بال حاصل کرنے ہوں گے۔ شاید یہی کرنا بہتر رہے گا، ہیری! ہمارا حلیہ جتنا زیادہ الگ ہوگا اتنا ہی ہم محفوظ رہ پائیں گے......''

ہیری نے ہرمائنی کو بولنے دیا جب بھی وہ تھوڑا ٹھہرتی تھی تو وہ سر ہلا کر اتفاق رائے کا اظہار کرتا دیتا تھا مگر اس کا ذہن ہرمائنی کی

باتوں پرنہیں مبذول تھا۔ گرنگوٹس میں نقلی تلوار ہے، یہ معلوم ہونے کے بعد وہ پہلی بار خود میں تجسس کی لہریں دوڑتی ہوئی محسوس کر رہا تھا۔

وہ اپنے گھر جانے والا تھا۔ وہ اس جگہ لوٹنے والا تھا جہاں اس کا گھر انا رہتا تھا۔ اگر والڈی موورٹ کا وجود نہ ہوتا تو گوڈرک ہولو میں ہی اس کی پرورش ہوتی اور سکول کی ہر تعطیلات وہ اپنے گھر میں بسر کیا کرتا۔ وہ اپنے گھر دوستوں کو دعوت دے سکتا تھا......اس کے بہن بھائی بھی ہو سکتے تھے......اس کی سترہویں سالگرہ پر کیک اس کی اپنی ماں بنایا ہوتا...... جو زندگی اس نے کھو دی تھی، وہ اس لمحے حقیقت کی قرطاس پر نمایاں دکھائی دے رہی تھی جو اسے اپنی نہیں محسوس ہو رہی تھی۔ وہ اس جگہ کو دیکھنے والا تھا جہاں اس سے اس خوشگوار کے سنہرے لمحات کو چھین لیا گیا تھا...... جب اس رات کو ہرمائنی سونے چلی گئی تو ہیری نے چپکے سے اس کے ہینڈ بیگ میں سے اپنا بیگ باہر نکالا اور اس کے اندر سے وہ چھوٹا سا فوٹو البم باہر نکالا جو ہیگرڈ نے کئی سال پہلے اسے دیا تھا۔ مہینوں بعد پہلی بار ہیری نے اپنے ماں باپ کی پرانی تصویریں دیکھیں جو اس کی طرف ہاتھ ہلا رہے تھے اور مسکرا رہے تھے۔ اب ان کی بس یہی نشانیاں ہی تو بچی تھیں......

ہیری اگلے دن خوشی خوشی گوڈرک ہولو کی طرف چل دیتا مگر ہرمائنی کا خیال کچھ اور تھا۔ اسے یقین تھا کہ والڈی موورٹ کو امید ہو گی کہ ہیری اپنے ماں باپ کی قبروں کو دیکھنے کیلئے ضرور آئے گا۔ اس لئے ہرمائنی نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ سب سے اچھے حلیے میں پوشیدہ ہونے کے بعد ہی وہاں جائیں گے۔ انہوں نے کرسمس کی خریداری میں مصروف ماگلوؤں کے بال چپکے سے حاصل کر لئے تھے اور غیبی چوغے میں چھپ کر ثقاب اُڑان بھرنے میں کامیاب ریاضت بھی کر لی تھی۔ ایک ہفتے کی مسلسل دوڑ دھوپ کے بعد کہیں ہرمائنی گوڈرک ہولو جانے کی ہامی بھری۔

ان کی منصوبہ بندی یہ تھی کہ وہ اندھیرے میں ثقاب اُڑان بھر کر قصبے میں پہنچیں گے، اس لئے انہوں نے شام ڈھلنے کا انتظار کیا اور پھر بھیس بدل مرکب پی لیا۔ ہیری فوراً ایک گنجے ادھیڑ عمر ماگلو میں بدل گیا، ہرمائنی اس کی پستہ قامت اور تھوڑی سہمی ہوئی بیوی کے روپ میں بدل گئی۔ انہوں نے اپنا سارا سامان بیگ میں رکھ لیا (پٹاری والے لاکٹ کو چھوڑ کر جس کی زنجیر اس وقت ہیری کے گلے میں پڑی ہوئی تھی) اور اس ہینڈ بیگ کو ہرمائنی نے اپنے کوٹ کے اندر والی جیب میں ٹھونس دیا۔ ہیری نے دونوں کے سر پر غیبی چوغہ ڈالا اور گھوم کر اندھیرے میں گم ہو گیا۔

جب ہیری نے آنکھیں کھولیں تو اس کا دل اچھل کر گلے میں آن اٹکا۔ وہ لوگ ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے ایک برف بھری گلی میں کھڑے تھے۔ اوپر گہرا نیلا آسمان تھا جس پر رات کی پہلی سیاہی نمودار ہو چکی تھی۔ دھندلکے ماحول میں اس تنگ گلی کے دونوں طرف اونچے مکانات تھے، جن کی کھڑکیوں میں کرسمس کی سجاوٹ دکھائی دے رہی تھی۔ ان کے سامنے سنہری سٹریٹ لائٹس کی روشنی میں تھوڑے فاصلے پر قصبے کا چوک دکھائی دے رہا تھا۔

''اوہ اتنی ساری برف......؟'' ہرمائنی چوغے کے نیچے بڑبڑائی۔ ''ہم نے برف کے بارے میں کیوں نہیں سوچا؟ اتنی ساری احتیاط کے باوجود ہمارے پیروں کے نشان پیچھے دکھائی دیتے رہیں گے۔ ہمیں انہیں ساتھ ساتھ مٹانا ہوگا۔ تم آگے آگے چلو، میں نشان مٹاتے ہوئے ساتھ چلتی ہوں......''

ہیری کسی گنگ تماشائی گھوڑے کی طرح کھٹ کھٹ کرتا ہوا قصبے میں داخل نہیں ہونا چاہتا تھا اور غیبی چوغے کے نیچے اوجھل رہ کر پیروں کے نشانات بھی مٹانا نہیں چاہتا تھا۔

''ہم چوغہ اتار دیتے ہیں۔'' اس نے کہا۔ یہ سن کر جب ہرمائنی کے حواس باختہ دکھائی دینے لگے تو وہ فوراً بولا۔ ''اوہ رہنے دو! ہم اپنے اصلی روپ میں نہیں ہیں، ویسے بھی آس پاس کوئی نہیں دکھائی دے رہا ہے......''

اس نے چوغہ اتار کر اپنی جیکٹ کے اندر رکھ لیا اور وہ آگے کی طرف چل دیا۔ جب وہ گھروں کے قریب سے گزرے تو تیز برفیلی ہوا کسی چابک کی طرح ان کے چہروں پر پڑنے لگی۔ ان میں کوئی بھی گھر وہ ہوسکتا تھا جس میں جیمس اور للّی کبھی رہے ہوں یا جہاں بیتھ لیڈا اس وقت رہتی ہوگی۔ ہیری نے نزدیکی گھروں کے دروازوں، برف کے بوجھ سے دبی ہوئی چھتوں اور سامنے والے پیروں کے نشانوں کا جائزہ لیا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ کیا انہیں دیکھ کر اسے کچھ یاد آتا ہے؟ دل ہی دل میں وہ جانتا تھا کہ وہ ناممکن بات تھی کیونکہ وہ یہاں سے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے گیا ہوگا تو اس وقت اس کی عمر لگ بھگ ایک سال تھی۔ اسے تو یہ یقین بھی نہیں تھا کہ وہ مکان اسے دکھائی دے گا یا نہیں۔ اسے معلوم نہیں تھا کہ خفیہ محافظ کے مرنے کے بعد کیا ہوتا ہے؟ جس چھوٹی تنگ گلی میں وہ چل رہے تھے، کچھ آگے چل کر وہ گھوم کر بائیں طرف مڑ گئی اور انہیں قصبے کے وسط میں ایک چھوٹا سا چوک دکھائی دینے لگا۔

چوک کے چاروں طرف رنگ برنگی روشنیاں بکھری ہوئی تھیں۔ اس کے وسط میں ایک جنگی یادگار بنی ہوئی تھی جو ہوا میں لہرا رہے کرسمس ٹری سے تھوڑی ڈھکی ہوئی تھی۔ کئی دکانیں تھیں۔ ایک ڈاکخانہ، ایک شراب خانہ اور ایک چھوٹا گرجا گھر جس کی شیشے کی کھڑکیاں چوک کی طرف چمک رہی تھیں۔

یہاں برف پر کافی سارے پیروں کے نشان دکھائی دے رہے تھے۔ لوگ اس پر دن بھر چلتے رہے تھے جس کی وجہ سے برد سخت اور پھسلن بھری ہوگئی تھی۔ قصبے والے ان کے سامنے ادھر ادھر جا رہے تھے۔ سٹریٹ لائٹس کی روشنی ان کے سائے پر پڑ رہی تھی۔ جب شراب خانے کا دروازہ کھلا اور بند ہوا تو انہیں اچانک ہنسی اور بھڑکتی ہوئی موسیقی کی دھن سنائی دی۔ پھر انہوں نے چھوٹے گرجا گھر کے اندر کرسمس کے گیت شروع ہونے کی آواز سنی۔

''ہیری! مجھے لگتا ہے کہ آج کرسمس کا دن ہے۔'' ہرمائنی نے اچانک کہا۔

''کیا واقعی......؟''

اسے تاریخ تو یاد نہیں تھی۔ انہوں نے کئی ہفتے سے اخبار کی شکل تک نہیں دیکھی تھی۔

''مجھے یقین ہے کہ آج کرسمس کا ہی دن ہے۔'' ہرمائنی نے گرجا گھر پر آنکھیں جماتے ہوئے کہا۔''وہ......وہ لوگ وہیں ہوں ہوں گے، ہے نا؟ تمہارے ممی ڈیڈی؟ مجھے اس کے پیچھے ایک قبرستان دکھائی دے رہا ہے......''

ہیری کو ایسا اشتیاق محسوس ہوا جو تجسس سے کافی الگ تھا۔ ایک طرح سے اسے ڈر کا نام دیا جا سکتا تھا۔ اب اتنے قریب آنے پر وہ سوچنے لگا کہ کیا وہ واقعی وہ سب دیکھنا چاہتا ہے؟ شاید ہرمائنی اس کی کیفیت کو بھانپ گئی کیونکہ اس نے ہیری کا ہاتھ پکڑ لیا اور پہلی بار اس کے آگے چل کر اسے کھینچنے لگی۔ بہرحال، چوک کا نصف فاصلہ طے کر کے وہ رُک گئے۔

''ہیری......دیکھو!''

وہ جنگی یادگار کی طرف اشارہ کر رہی تھی جب وہ اس کے پاس سے گزر رہے تھے تو اس کا روپ اچانک بدل گیا تھا۔ ناموں سے ڈھکے کتبے کی جگہ اب وہاں تین لوگوں کے مجسمے دکھائی دے رہے تھے۔ بکھرے والوں اور عینک والا ایک آدمی، لمبے بالوں والی ایک خوبصورت عورت اور اس کی گود میں بیٹھا ہوا ایک بچہ۔ برف ان سبھی کے سروں پر روئیں دار، سفید ٹوپیوں کی طرح جمی ہوئی تھی۔

ہیری نے زیادہ قریب جا کر اپنے ممی ڈیڈی کے چہروں کو دیکھا، اس نے کبھی تصور نہیں کیا تھا کہ یہاں اس طرح کے مجسمے بھی ہو سکتے ہیں......اپنا پتھر کا مجسمہ دیکھنا کتنی عجیب بات تھی۔ ایک خوش بچہ جس کے ماتھے پر کوئی نشان نہیں تھا......

''چلو......'' ہیری نے کہا جب اس نے جی بھر کر دیکھ لیا۔ وہ دوبارہ گرجا گھر کی طرف چل پڑے۔ سڑک پار کرتے ہوئے انہوں نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔ مجسمے ایک بار پھر جنگی یادگار میں بدل چکے تھے۔ جیسے جیسے وہ گرجا گھر کے قریب پہنچتے گئے، گیتوں کی آوازیں زیادہ تیز ہوتی چلی گئیں۔ ہیری کا گلا رندھ سا گیا۔ ان گیتوں سے اسے ہوگورٹس کی یاد ستانے لگی جہاں پیوس آہنی خودوں میں گھس کر ان گیتوں کے بدتمیزی بھری نقل گایا کرتا تھا۔ جہاں بڑے ہال میں بارہ کرسمس ٹری سجے ہوتے تھے، جہاں ڈمبل ڈور نے ایک بار پٹاخوں میں جیتی ہوئی ٹوپی پہنی تھی، جہاں رون ہاتھ سے بنے ہوئے سوئیٹر پہن کر کھڑا تھا......

قبرستان کے داخلی راستے پر ایک آہنی گیٹ لگا ہوا تھا۔ ہرمائنی نے اسے بہت آہستگی سے کھولا اور وہ چپکے سے اندر پہنچ گئے۔ گرجا گھر کے دروازے کی طرف آنے والے پھسلن بھرے راستے کے دونوں طرف جمی ہوئی برف موٹی اور نرم تھی۔ وہ برف پر چل کر اپنے پیچھے گہرے نشان چھوڑتے چلے گئے، جب وہ عمارت کے عقب میں دائروی گھومے اور چمکتی ہوئی کھڑکیوں کے نیچے کے سایوں میں چھپتے ہوئے آگے چلنے لگے۔

گرجا گھر کے پیچھے قبروں کے کتبے برف کے نیلے کمبل میں جھانکتے ہوئے باہر نکلے دکھائی دے رہے تھے کیونکہ جہاں بھی کھڑکی کے شیشوں سے آتی ہوئی روشنی برف سے ٹکراتی تھی، یہ سرخ، سنہرے اور سبز رنگ کا ہالہ بکھیرتی تھی۔ ہاتھ کو جیکٹ کی جیب میں رکھی ہوئی چھڑی پر جماتے ہوئے ہیری سب سے قریبی قبروں کی طرف بڑھ گیا۔

''یہاں دیکھو! یہ ایبٹ ہے، ہائنا ایبٹ کا دور کا کوئی رشتے دار ہی ہو سکتا ہے۔''

''اپنی آواز پست رکھو۔'' ہرمائنی نے اسے تنبیہ کرتے ہوئے کہا۔

وہ قبرستان میں اور گہرائی میں چلے گئے اور اپنے پیچھے برف میں گہرے نشان چھوڑتے گئے۔ وہ پرانے کتبوں پر لکھے ناموں کو پڑھنے کیلئے جھکتے تھے اور بیچ بیچ میں آس پاس کے اندھیرے میں آنکھیں پھاڑ کر یہ یقین دہانی کرتے تھے کہ وہ بالکل تنہا ہی ہیں......

''ہیری یہاں......''

ہرمائنی دو قطاروں کے فاصلے پر کھڑی تھی۔ ہیری جب اس کے پاس پہنچا تو اس کا دل اچھل پڑا۔

''کیا میرے ممی ڈیڈی......؟''

''نہیں مگر دیکھو تو سہی!''

اس نے سیاہ کتبے کی طرف اشارہ کیا۔ ہیری نے نیچے جھک کر جمے ہوئے کائی زدہ کتبے کو دیکھا جس پر 'کینڈرا ڈمبل ڈور' کا نام لکھا ہوا تھا۔ اس کے نیچے تاریخ پیدائش اور تاریخ وفات درج تھی۔ ان کے نیچے ایک جملہ لکھا ہوا تھا اور ان کی بیٹی آریانا......ایک قول لکھا ہوا تھا۔

'جہاں تمہارا خزانہ ہے وہیں تمہارا دل بھی ہوگا!'

اس کا مطلب یہ تھا کہ ریٹا سٹیکر اور موریئل آنٹی کی کچھ باتیں سچ ہی تھیں۔ ڈمبل ڈور گھرانا واقعی یہاں رہتا تھا اور اس کے کچھ افراد یہاں وفات پا چکے تھے۔

قبر کو دیکھنا، اس کے بارے میں سوچنے سے کہیں زیادہ ڈراؤنا تھا۔ ہیری یہ سوچے بغیر نہ رہ پایا کہ اس قبرستان میں اس کے اور ڈمبل ڈور کی گہری جڑیں پیوست تھیں اور ڈمبل ڈور کو اسے یہ بات بتا دینا چاہئے تھی مگر انہوں نے اسے اپنے اس حقیقی تعلق کو بتانے کی کبھی زحمت تک گوارا نہیں کی تھی۔ وہ ایک ساتھ یہاں آ سکتے تھے، ایک پل کیلئے ہیری نے ڈمبل ڈور کے ساتھ یہاں آنے کا تصور بھی باندھا۔ اگر ایسا ہوتا تو ان کے درمیان کتنا گہرا رشتہ جڑ جاتا اور اس کے لئے یہ کتنا معنی خیز ہوتا مگر ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ ڈمبل ڈور کیلئے یہ غیر اہم اور غیر متعلقہ اتفاق تھا کہ ان کے گھرانے کے افراد ایک ساتھ آس پاس زمین کے نیچے لیٹے ہوئے تھے یا پھر یہ بات شاید اس کام کیلئے ضروری نہیں تھی جو وہ ہیری سے کروانا چاہتے تھے۔

ہرمائنی ہیری کو دیکھ رہی تھی۔ ہیری کو اس بات کی خوشی ہوئی کہ اس کا چہرہ اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔ اس نے ایک بار پھر کتبے کی عبارت کو پڑھا۔ 'جہاں تمہارا خزانہ ہے، وہیں تمہارا دل ہوگا' وہ اس عبارت کا مفہوم نہیں سمجھ پایا۔ غیر معمولی طور پر ان الفاظ کو ڈمبل ڈور نے ہی منتخب کیا ہوگا کیونکہ ماں کی وفات کے بعد وہ ہی تو گھرانے کے سب سے بڑے فرد تھے۔

''کیا تمہیں یقین ہے کہ انہوں نے کبھی اس کا ذکر نہیں کیا......'' ہرمائنی نے پوچھا۔

''نہیں کیا......'' ہیری نے روکھے لہجے میں جواب دیا اور پھر بولا۔ ''چلو آگے دیکھتے ہیں۔'' پھر وہ دور مڑ گیا اور سوچنے لگا کہ کاش

اس نے وہ کتبہ نہ ہی دیکھا ہوتا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کے اشتیاق بھرے ہیجان میں تلخی اور ناراضگی کا عنصر بھی شامل ہو جائے۔

''یہ رہا......'' ہرمائنی کچھ لمحوں بعد تاریکی میں ڈوبے قبرستان میں ایک بار پھر چلائی۔ ''اوہ نہیں! معاف کرنا مجھے محسوس ہوا تھا کہ اس پر پوٹر لکھا ہے......''

وہ ایک کائی زدہ خستہ حال کتبے کو کرید رہی تھی اور تیوری چڑھا کر اسے گھور رہی تھی۔

''ہیری! ایک منٹ یہاں آنا......''

وہ دوبارہ نہیں پلٹنا چاہتا تھا مگر دل پر پتھر رکھ کر برف میں پاؤں دھنساتا ہوا وہ اس کی طرف بڑھا۔ ''کیا ہوا؟''

''اسے دیکھو!''

یہ قبر کافی پرانی تھی۔ ہیری کو نام پڑھنے میں کافی دشواری پیش آ رہی تھی۔ ہرمائنی اس کے نیچے بنی ہوئی علامت کی طرف اشارہ کر رہی تھی۔

''ہیری! یہ تو وہی کتاب والا ہی نشان ہے، ہے نا؟''

اس نے اس جگہ کو غور سے دیکھا جہاں ہرمائنی اشارہ کر رہی تھی۔ کتبہ اتنا پرانا اور خستہ حال ہو چکا تھا کہ یہ معلوم کرنا کافی مشکل تھا کہ وہاں کیا کندہ کیا گیا تھا؟ حالانکہ نہ پڑھے جانے والے نام کے نیچے تکونی مثلث کا نشان دکھائی دے رہا تھا۔

''ہاں...... ہاں ہو سکتا ہے......''

ہرمائنی اپنی چھڑی کی روشنی کر کے پتھر کے کتبے پر لکھے ہوئے نام کو غور سے دیکھنے لگی۔

''اس پر لکھا ہے اِگ...... میرا خیال ہے کہ اِگنوٹس......''

''میں اپنی ممی ڈیڈی کی قبریں تلاش کرنے جا رہا ہوں، ٹھیک ہے؟'' ہیری نے اس سے کہا اور اس کی آواز میں تھوڑی چڑچڑاہٹ جھلک رہی تھی۔ وہ ہرمائنی کو پرانی قبر کے پاس جھکا چھوڑ کر دوبارہ دور چلا گیا۔

چلتے چلتے اسے کئی ایسے خاندانی نام بھی دکھائی دیتے رہے جس سے وہ ایبٹ کی طرح ہوگورٹس میں مل چکا تھا۔ کئی بار کسی جادوگر گھرانوں کی کئی پشتیں بھی قبرستان دکھائی دیں۔ ہیری کتبوں کی تاریخوں سے سمجھ سکتا تھا کہ وہ خاندان یا تو مٹ چکے ہیں یا پھر اس کے زندہ افراد گوڈرک ہولو کو چھوڑ کر کہیں دور جا بسے تھے۔ وہ قبروں کے درمیان میں سے ہوتا اور اندر کی گہرائی میں جا پہنچا۔ جب بھی وہ کسی قبر کے کتبے کے پاس سے گزرتا تھا، اسے خدشے بھری امید کا جھٹکا محسوس ہوتا تھا۔

اندھیرا اور خاموشی اچانک زیادہ گہری ہو گئی۔ ہیری کو فوراً روح کھچڑوں کی یاد آئی اور اس نے چاروں طرف دیکھا پھر اسے احساس ہوا کہ گرجا گھر میں گونجنے والی گیتوں کی آواز خاموش ہو گئی تھی۔ گرجا گھر کے لوگ اب چوک کی طرف جا رہے تھے اور ان کی گفتگو کی آوازیں اب دور ہو رہی تھیں۔ ہوا صرف اتنا تھا کہ گرجا گھر میں کسی نے ابھی ابھی اندر کی تمام روشنیاں بجھا ڈالی تھیں۔

پھر ہر مائنی کی آواز اندھیرے میں کچھ دور سے تیسری بار آئی۔ یہ آواز واضح اور تیکھی تھی۔

''ہیری! وہ یہاں ہیں...... بالکل یہاں......''

ہر مائنی کے انداز سے وہ جان چکا تھا کہ اس بار وہ اس کے ماں باپ کا ہی ذکر کر رہی تھی۔ وہ اس احساس کے ساتھ اس کی طرف بڑھا جیسے کوئی بھاری چیز اس کے سینے پر دباؤ ڈال رہی ہو۔ یہ ویسا ہی احساس تھا جیسا کہ اسے ڈمبل ڈور کی موت کے بعد ہوا تھا۔ ایک ایسا دُکھ جو اس کے دل اور پھیپھڑوں پر بوجھ بن کر بھاری پڑ رہا تھا۔

قبر کا یہ کتبہ کینڈرا اور آریانا کی قبروں سے صرف دو قطار پیچھے تھا۔ ڈمبل ڈور کی قبر کی طرح یہ قبر بھی سفید سنگ مرمر سے بنی ہوئی تھی۔ اس وجہ سے اس پر لکھی ہوئی عبارت پڑھنا آسان تھا کیونکہ یہ اندھیرے میں چمکتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔ ہیری کو اس پر کندہ کئے گئے الفاظ کو پڑھنے کیلئے جھکنے یا بہت زیادہ قریب جانے کی ضرورت نہیں پڑی۔

جیمس پوٹر......تاریخ پیدائش: 27 مارچ 1960ء۔ تاریخ وفات: 31 اکتوبر 1981ء

للّی پوٹر......تاریخ پیدائش: 30 جنوری 1960ء۔ تاریخ وفات: 31 اکتوبر 1981ء

'جو آخری دشمن تباہ کیا جائے گا، وہ موت ہوگی!'

ہیری نے اس عبارت کو آہستہ آہستہ پڑھا جیسے اسے ان کا مطلب سمجھنے کا صرف ایک ہی موقع ملے گا پھر اس نے آخری الفاظ کو زور سے پڑھا۔ ''جو آخری دشمن تباہ کیا جائے گا، وہ موت ہوگی!......'' اس کے ذہن میں ایک خوفناک خیال آیا اور دہشت بھی۔ ''کیا یہ مرگ خوروں جیسا خیال نہیں ہے؟ اسے یہاں کیوں لکھا گیا ہے؟''

''ہیری! اس کا مطلب موت کو اس طرح شکست دینا نہیں ہے، جیسے مرگ خور چاہتے ہیں۔'' ہر مائنی نے کہا اور اپنی آواز میں مشفقانہ جذبات کا اظہار کیا۔ ''جانتے ہو...... اس کا مطلب ہے کہ...... موت کے دوسرے کنارے پر پہنچنا...... موت کے بعد زندگی جینا!''

مگر وہ تو زندہ نہیں تھے...... ہیری نے سوچا۔ وہ تو مر چکے تھے۔ کھوکھلے الفاظ اس سچائی کو نہیں جھٹلا سکتے تھے کہ اس کے ماں باپ کے بدن برف اور مٹی کے تہوں کے نیچے بے جان پڑے تھے۔ اس سے پہلے کہ وہ انہیں روک پاتا، اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ اس کے سرد چہرے پر گرم آنسو بہنے لگے۔ انہیں پونچھنے یا کسی اور طرح کی اداکاری کرنے سے کیا فائدہ ہو سکتا تھا؟ اس نے انہیں بہنے دیا۔ اس کے ہونٹ مضبوطی سے بھنچے ہوئے تھے۔ وہ اس موٹی برف کی طرف دیکھ رہا تھا جو اس کی آنکھوں سے اس جگہ کو چھپا رہی تھی جہاں للّی اور جیمس کے آخری اعضاء دفن تھے جو اب تک ہڈیوں یا مٹی میں بدل چکے ہوں گے۔ اس کے ماں باپ کو تو اس بات کی خبر یا پرواہ بھی نہیں ہوگی کہ ان کا بیٹا اتنا قریب کھڑا تھا اور اس کا دل اب بھی دھڑک رہا تھا۔ وہ ان کی قربانی کے باعث زندہ تھا اور اس پل یہ سوچ رہا تھا کہ کاش وہ بھی اس وقت قبر کے نیچے انہی کے ساتھ سو رہا ہوتا۔

ہرمائنی نے دوبارہ اس کا ہاتھ پکڑ لیا تھا مگر اس بار تھوڑا زیادہ مضبوطی سے پکڑا تھا۔ ہیری نے اس کی طرف نہیں دیکھا مگر اس نے بھی اس کا ہاتھ دبا دیا۔ خود کو سنبھالنے اور قابو میں رکھنے کیلئے وہ وہ رات کی ہوا میں ہانپتا ہوا گہری سانس لے رہا تھا۔

اسے ان کیلئے کچھ لانا چاہئے تھا مگر اسے خیال ہی نہیں آیا تھا۔ اس نے اِدھر اُدھر نگاہ ڈالی۔ قبرستان کے کسی پودے میں کوئی پتہ یا پھول نہیں تھا۔ اسی وقت ہرمائنی نے اپنی چھڑی اُٹھا کر ہوا میں گول انداز میں لہرائی۔ کرسمس کا گلابوں والا چوڑا ہار ان کے سامنے نمودار ہو گیا۔ ہیری نے اسے لے کر اپنے ماں باپ کی قبر پر کتبے کے ساتھ ٹیک لگا کر رکھ دیا۔

اس کے بعد وہ وہاں سے فوراً چل دینا چاہتا تھا۔ وہ اب وہاں ایک لمحہ اور ٹھہرنا برداشت نہیں کر پا رہا تھا۔ اس نے ہرمائنی کے کندھے پر اپنا بازو رکھا اور ہرمائنی نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال لیا۔ وہ خاموشی سے برف پر چلتے رہے اور اس چھوٹے آہنی گیٹ کی طرف بڑھنے لگے جو بھی انہیں دکھائی نہیں دے رہا تھا......

☆☆☆☆

سترہواں باب

# بیتھ لیڈا کا راز

''ہیری رُکو!......''

''کیا ہوا؟......''

وہ نامعلوم ایبٹ کی قبر کے پاس پہنچ چکے تھے۔

''کوئی وہاں ہے۔کوئی ہمیں دیکھ رہا ہے۔ مجھے یقین ہے، وہاں جھاڑیوں کے پیچھے!''

وہ بالکل ساکت کھڑے رہے اور ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر قبرستان کی سیاہ چاردیواری کو دیکھتے رہے۔ ہیری کو وہاں کچھ بھی دکھائی نہیں دیا۔

''تمہیں پورا یقین ہے!''

''ہاں! مجھے وہاں کوئی چیز ہلتی ہوئی دکھائی دی تھی۔ میں پورے وثوق سے کہہ سکتی ہوں کہ وہ نامعلوم چیز مجھے دکھائی دی تھی......''

ہرمائنی نے اپنی چھڑی والا ہاتھ ہیری سے چھڑا لیا تھا۔

''ہم ماگلوؤں جیسے دکھائی دے رہے ہیں، ہرمائنی!'' ہیری نے اسے یاد دلایا۔

''ایسے ماگلو جو ابھی ابھی تمہارے ماں باپ کی قبر پر پھولوں کا ہار رکھ کر آئے ہیں، ہیری! مجھے پورا یقین ہے کہ وہاں کوئی موجود تھا......''

ہیری کو جادوئی تاریخ، ایک مطالعہ نامی کتاب کے جملے یاد آ گئے۔'اس قبرستان کو آسیبی قرار دیا جاتا ہے۔' کیا ہوگا اگر؟......مگر اسے ایک سرسراہٹ سنائی دی اور اس نے اس جھاڑی میں برف کے ٹکڑوں کو تھوڑا ہٹا ہوا دیکھا جس طرف ہرمائنی اشارہ کر رہی تھی۔مگر بھوت تو برف کو ہٹا نہیں سکتے ہیں۔

''کوئی بلی ہوگی......'' ہیری نے ایک دو سیکنڈ کے بعد کہا۔''یا کوئی پرندہ......اگر وہاں کوئی مرگ خور ہوتا تو ہم اب تک مر چکے ہوتے مگر اب یہاں سے جلدی سے نکل جانا چاہئے پھر ہم دوبارہ چوغہ پہنچ لیں گے۔''

قبرستان سے باہر نکلتے ہوئے وہ بار بار پیچھے مڑ کر دیکھتے رہے۔ ہیری خود کو اتنا پر اعتماد محسوس نہیں کر پا رہا تھا جتنا کہ ہرمائنی کو تسلی دینے کیلئے اداکاری کر رہا تھا۔قبرستان کے گیٹ اور پھر پھسلن بھرے فٹ پاتھ پر پہنچ کر اسے خوشی کا احساس ہوا۔انہوں نے چوغہ اپنے اوپر ڈال لیا اور شراب خانہ اب پہلے سے کہیں زیادہ بھرا ہوا تھا، اس کے اندر کئی لوگ اب بھی مل کر کرسمس کے وہی گیت گا رہے تھے جو انہوں نے گرجا گھر کے قریب سے گزرتے ہوئے سنے تھے۔ایک لمحے کیلئے ہیری نے سوچا کہ کیا انہیں بھی اندر پہنچ کر پناہ لے لینا چاہئے؟ مگر اس سے پہلے کہ وہ کچھ سوچ پاتا، ہرمائنی بڑبڑا کر بولی۔

''چلو! اس راستے سے چلتے ہیں!''

ہرمائنی نے اسے اس اندھیری سڑک کی طرف کھینچا جو قصبے سے باہر کی طرف اسی سمت کی طرف جاتی تھی جہاں سے وہ قصبے میں داخل ہوئے تھے۔ ہیری کو اب وہ جگہ دکھائی دے رہی تھی جہاں مکان ختم ہو گئے تھے اور جنگل شروع ہو گیا تھا۔وہ پوری تیزی سے چلنے لگے۔وہ رن برنگی روشنیوں سے چمکتی ہوئی کھڑکیوں کے قریب سے گزرے جن کے پردوں کے دوسری طرف کرسمس ٹری کے کروب صاف دکھائی دے رہے تھے۔

''ہم بیتھ لیڈا کا گھر کیسے تلاش کریں گے؟'' ہرمائنی نے پوچھا جو تھوڑی کانپ رہی تھی اور پیچھے مڑ مڑ کر دیکھ رہی تھی۔''ہیری! تمہارا کیا خیال ہے...... ہیری؟''

ہرمائنی نے اس کا بازو کھینچا مگر ہیری تو ادھر توجہ ہی نہیں دے رہا تھا، وہ تو اس سیاہ کھنڈر کو دیکھ رہا تھا جو مکانوں کی اس قطار کے بالکل آخر میں تھا۔اگلے ہی لمحے اس نے اپنی رفتار تیز کر دی اور ہرمائنی کو بھی اپنے ساتھ کھینچ کر لے جانے لگا جس سے وہ برف پر تھوڑی پھسل گئی۔

''ہیری......'' وہ احتجاج میں چیخی۔

''دیکھو......اس کی طرف دیکھو، ہرمائنی......!''

''میں یہ نہیں سمجھ......اوہ......''

وہ اسے دیکھ سکتا تھا۔خفیہ محافظ سحر جیمس اور للّی کی موقت کے ساتھ ہی ختم ہو گیا ہوگا۔ہیگرڈ ہیری کو اس کھنڈر میں سے نکال کر لے گیا تھا جس کا ملبہ کمرے تک اونچا گھاس میں بکھرا پڑا تھا۔اس حادثے کو سولہ سال بیت چکے تھے اور اس دوران باڑھ کافی بے ترتیب ہو کر پھیل چکی تھی۔مکان کا زیادہ تر حصہ اب بھی صحیح سلامت تھا حالانکہ یہ گہرے رنگ کی بیلوں اور برف میں ڈھکا ہوا تھا۔بالائی منزل کا دایاں حصہ پوری طرح سے ٹوٹ چکا تھا۔ ہیری کو یقین تھا کہ یہیں پر والڈی مورٹ کا وار اُلٹ گیا ہوگا۔ وہ اور ہرمائنی گیٹ پر کھڑے ہو کر اس کھنڈر کو دیکھتے رہے جو کبھی اس کے پہلو والے مکان جیسا دکھائی دیتا ہوگا۔

''میں سوچ رہی ہوں کہ کسی نے اسے دوبارہ کیوں تعمیر نہیں کیا؟'' ہرمائنی نے بڑبڑا کر کہا۔

''شاید اسے دوبارہ نہ بنایا جا سکتا ہو؟'' ہیری نے جواب دیا۔''شاید یہ تاریک جادو کی چوٹوں جیسا ہی ہو اور اپنے نقصان کو ٹھیک نہیں کر سکتا ہو؟''

اس نے اپنا چوغے کے نیچے سے ہاتھ نکال کر برف سے ڈھکے زنگ آلود پرانے گیٹ کو پکڑ لیا۔ وہ اسے کھولنا نہیں چاہتا تھا، وہ تو بس اس گھر کے کسی حصے کا لمس اپنے وجود میں بھر لینا چاہتا تھا

''کہیں تم اندر تو نہیں جانا چاہتے ہو؟ یہ کافی خستہ حال لگتا ہے، ہوسکتا ہے کہ یہ......اوہ ہیری......دیکھو!''

ایسا لگتا تھا کہ یہ شاید گیٹ کو چھونے کی وجہ ہو گیا تھا۔ سامنے بچھو بوٹی اور جنگلی جھاڑیوں کے بیچ کسی عجیب اور تیزی سے اُگنے والے پھول کی طرح لکڑی کا ایک سائن بورڈ نمودار ہو گیا تھا جس پر سنہرے حروف سے لکھا تھا......

اس جگہ پر 31 اکتوبر 1981ء کی رات للّی اور جیمس پوٹر کی جان چلی گئی تھی۔ ان کا بیٹا ہیری جھٹ کٹ وار سے بچنے والا اکلوتا جادوگر ہے۔ یہ گھر ماگلوؤں کیلئے نادیدہ ہے اور اسے کھنڈر جیسی حالت میں چھوڑ دیا گیا ہے۔ پوٹر گھرانے کی یادگار کے طور پر۔ اور اس متشدد رویے کی یاد میں جس نے ان کے گھرانے کو بکھیر ڈالا......

ان الفاظ کے اردگرد خالی جگہوں پر دوسرے جادوگروں اور جادوگرنیوں نے اپنے جذبات کا اظہار کیا تھا جو اس جگہ کو دیکھنے آئے ہوں گے جہاں ہیری پوٹر زندہ بچ گیا تھا۔ کچھ نے تو انمٹ سیاہی سے اپنے احساسات لکھے تھے۔ کچھ نے لکڑی پر اپنے نام کندہ کر دیئے تھے۔ کچھ نے پیغامات چھوڑے تھے۔ سولہ سال کی جادوئی عبارت کے اوپر کچھ نئے پیغام بھی چمک رہے تھے جن میں ایک ہی بات لکھی ہوئی تھی۔

'نیک تمنائیں! ہیری چاہے تم جہاں بھی ہو...... ہیری اگر تم اسے پڑھو تو یہ جان لینا کہ ہم سب تمہارے ساتھ ہیں...... ہیری پوٹر ہمیشہ جیتے رہو!'

''انہیں اس سائن بورڈ پر کچھ بھی نہیں لکھنا چاہئے تھا۔'' ہرمائنی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

مگر ہیری اس کی طرف دیکھ کر مسکرایا۔

''یہ بہت اچھی بات ہے، مجھے خوشی ہے کہ انہوں نے ایسا کیا میں......''

وہ اپنی بات ادھوری چھوڑ کر رُک گیا۔ بہت سارے کپڑوں میں لپٹا ہوا ایک ہیولا گلی میں دھیرے دھیرے چلتا ہوا آ رہا تھا۔ دور والے چوک میں روشن سٹریٹ لائٹس میں اس کا ہیولا صاف دکھائی دے رہی تھی حالانکہ اندازہ لگانا مشکل تھا مگر ہیری نے سوچا کہ یہ ہیولا یقیناً عورت کا ہی ہوگا۔ وہ آہستہ آہستہ چل رہی تھی۔ شاید برفیلی سڑک پر پھسلن سے خوفزدہ ہو رہی تھی۔ اس کی خمیدہ کمر، حلیہ اور دھیمی چال سے لگتا تھا کہ یہ بہت بوڑی عورت ہوگی۔ وہ خاموشی میں اسے قریب آتے ہوئے دیکھتے رہے۔ ہیری یہ دیکھنے کا انتظار کر رہا تھا کہ کیا وہ راستے میں پڑنے والے کسی مکان میں داخل ہوگی مگر اسے یہ یقین ہو گیا کہ وہ ایسا کچھ نہیں کرے گی۔ بالآخر وہ ان کے

کچھ گز دور آ کر رُک گئی اور برف جیسی سڑک کے وسط میں ان کے سامنے کھڑی ہوگئی۔

ہیری کو ہرمائنی کے بازو پر چٹکی کاٹنے کی ضرورت نہیں تھی، اس بات کا کوئی امکان نہیں تھا کہ وہ عورت ماگلو ہوسکتی ہے۔ وہ وہاں کھڑی کھڑی ایک ایسے مکان کو دیکھ رہی تھی جو ماگلوؤں کو دکھائی نہیں دے سکتا تھا۔ بہرحال، اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ وہ جادوگرنی تھی تو بھی یہ بڑی عجیب بات تھی کہ وہ اتنی سرد رات میں صرف ایک پرانے کھنڈر کو دیکھنے کیلئے وہاں آئی تھی۔ جادو کے معمول کے سب قوانین کے مطابق اسے ہرمائنی اور ہیری دکھائی نہیں دینا چاہئے تھے۔ بہرحال، ہیری کو یہ بہت عجیب احساس ہوا کہ وہ جانتی تھی کہ وہ وہاں تھے اور یہ بھی کہ وہ کون تھے؟ جیسے ہی وہ اس پریشانی بھری کشمکش پر سوچنے لگے تو اس بڑھیا نے دستانے والا ہاتھ اُٹھا کر اشارہ کیا۔

ہرمائنی چوغے کے نیچے ہیری کے قریب ہوگئی اور اس نے اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ ہٹا لیا۔

''اسے کیسے معلوم......؟''

ہیری نے سر ہلا دیا۔ عورت نے دوبارہ اشارہ کیا، اس بار تھوڑی زیادہ زور سے...... وہ لوگ ویران مکان کے آمنے سامنے کھڑے تھے۔ ہیری کے ذہن میں کئی وجوہات کوندیں کہ اسے اس عورت کے پاس کیوں نہیں جانا چاہئے؟ اس کے علاوہ اس عورت کے بارے میں اس کے شکوک ہر لمحے میں بڑھتے چلے جارہے تھے۔

کیا یہ ممکن تھا کہ وہ مہینوں سے انہی کا انتظار کر رہی تھی؟ کیا ڈمبل ڈور نے اس سے انتظار کرنے کا کہا تھا اور یہ بھی کہ آخر میں ہیری یہاں ضرور پہنچے گا؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ اندھیرے قبرستان میں وہی ہلی ہو اور ان کا تعاقب کرتی ہوئی وہاں تک پہنچ گئی ہو؟ اس نے ڈمبل ڈور کی طرح ان کے ذہنوں میں پوشیدہ ارادوں کو بھانپ لیا تھا اور اس کی یہ قوت اتنی عجیب اور زورآور تھی کہ ہیری کو کبھی اس سے پہلے ایسی قوت سے پالا نہیں پڑا تھا۔

آخرکار ہیری بولا جس سے ہرمائنی اچھل پڑی۔

''کیا تم بیتھ لیڈا ہو......؟''

کپڑوں میں لپٹے ہوئے ہیولے نے اثبات میں سر ہلایا اور دوبارہ قریب آنے کا اشارہ کیا۔ چوغے کے نیچے ہیری اور ہرمائنی نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ ہیری نے سوالیہ انداز میں اپنی بھنوئیں اُٹھائیں تو ہرمائنی نے گھبرا کر آہستگی سے اثبات میں سر ہلایا۔

وہ اس عورت کی طرف بڑھنے لگے۔ وہ فوراً مڑ کر اس راستے پر آہستہ آہستہ چلنے لگی جدھر سے نمودار ہوئی تھی۔ کئی مکانوں کے قریب سے گزر کر وہ ایک گیٹ کے پاس پہنچ کر اندر داخل ہوگئی۔ وہ اس کے پیچھے پیچھے سامنے والے باغیچے میں پہنچ گئے، جس کی حالت بھی اتنی ہی خستہ تھی جتنی کہ اس کھنڈر کی جسے وہ ابھی ابھی دیکھ کر آئے تھے۔ وہ سامنے والے دروازے پر چابی لگانے کیلئے ایک

پل ٹھہری، پھر اس نے دروازہ کھول دیا۔ اور انہیں نکلنے کی جگہ دینے کیلئے پیچھے کھڑی ہوگئی۔

اس کے نزدیک سے گزرتے ہوئے ہیری کو احساس ہوا کہ اس میں سے شدید بدبو آ رہی تھی یا پھر شاید مکان میں سے آ رہی تھی۔ ہیری نے اپنی ناک سکوڑی اور چوغہ اتار دیا۔ اس کے قریب پہنچنے پر ہیری کو احساس ہوا کہ کتنی پستہ قامت تھی۔ عمر کے ساتھ ساتھ اس کی کمر بہت زیادہ جھکی ہوئی تھی۔ وہ مشکل سے اس کے سینے تک آ رہی تھی۔ اس نے دروازہ بند کر دیا۔ اس کی انگلیوں کی گانٹھیں اکھڑتے ہوئے روغن پر نیلی اور رنگ برنگی دکھائی دے رہی تھیں۔ پھر اس نے مڑ کر ہیری کے چہرے کو گھورا۔ اس کی آنکھیں موتیا بند کی وجہ سے آبدار تھیں اور لٹکی ہوئی کھال کی جھریوں میں دھنسی ہوئی تھیں۔ اس کا پورا چہرہ ٹوٹی ہوئی رگوں اور بھوری چھائیوں سے بھرا ہوا تھا۔ ہیری نے سوچا کہ کیا وہ اسے دیکھ بھی سکتی ہے، اگر وہ دیکھ بھی سکتی ہو تو بھی اسے وہ گنجا ماگلو ہی دکھائی دے گا جس کا بھیس ہیری نے چرا لیا تھا۔

بڑھاپے، دھول، بغیر دھلے کپڑوں اور باسی کھانے کی بدبو بڑی گئی۔ جب اس عورت نے دیمک کھائی سیاہ شال اتاری۔ سفید بالوں والا سر دکھائی دینے لگا جس میں سے کھوپڑی صاف جھلک رہی تھی۔

''بیتھ لیڈا؟'' ہیری بڑبڑایا۔

اس نے دوبارہ سر ہلایا۔ ہیری کو اپنی جلد پر لاکٹ کا احساس ہونے لگا۔ لاکٹ کے اندر کی چیز دھڑکنے لگی تھی جیسے بیدار ہوگئی ہو۔ سرد سینے کے اندر کی اس کی ٹھنڈک کو ہیری محسوس کر سکتا تھا۔ کیا وہ جانتا تھا؟ کیا اسے احساس ہوگیا تھا کہ اسے جلد ہی تباہ کیا جانے والا ہے؟

بیتھ لیڈا ان کے پاس سے نکل گئی اور اس نے ہرمائنی کو ایک طرف ہٹایا جیسے اس نے اسے دیکھا ہی نہ ہو پھر وہ سیٹنگ روم میں اوجھل ہوگئی۔

''ہیری! مجھے اس بارے میں یقین نہیں ہے......'' ہرمائنی آہستگی سے بولی۔

''اس کی حالت تو دیکھو۔ مجھے لگتا ہے کہ موقع پڑنے پر ہم اسے آسانی سے قابو میں کر سکتے ہیں۔'' ہیری نے کہا۔ ''سنو! مجھے بتا دینا چاہئے تھا، میں جانتا تھا کہ اس کی دماغی حالت کچھ زیادہ اچھی نہیں ہے، موریئل آنٹی نے کہا تھا کہ وہ سٹھیا چکی ہے......''

''آؤ......'' بیتھ لیڈا نے اگلے کمرے میں کہا۔

ہرمائنی اچھلی اور اس نے ہیری کا بازو پکڑ لیا۔

''سب ٹھیک ہے۔'' ہیری نے تسلی دیتے ہوئے کہا اور وہ ہرمائنی کے آگے چل کر سیٹنگ روم میں پہنچ گیا۔

بیتھ لیڈا آہستہ آہستہ چلتی ہوئی موم بتیاں جلا رہی تھی مگر اب بھی بہت اندھیرا تھا اور بہت گندگی تو تھی ہی۔ ان کے پیروں کے نیچے موٹی دھول چرمرائی۔ ہیری کی ناک میں سیلن اور پھپھوندی کے ساتھ ساتھ کوئی بدبو بھی آئی جو گلے سڑے ہوئے گوشت کے جیسی

تھی۔ وہ سوچنے لگا کہ گذشتہ بار کب کسی نے بیتھ لیڈا کے مکان میں آ کر دیکھا ہوگا کہ وہ کس حالت میں رہ رہی ہے؟ ایسا لگتا تھا وہ یہ بھول چکی تھی کہ وہ جادو بھی کر سکتی ہے کیونکہ وہ ہاتھ سے موم بتیاں جلا رہی تھی جس سے اس کے ہاتھ کی لیس میں آگ لگنے کا خطرہ پیدا ہو گیا تھا۔

''یہ کام میں کرتا ہوں۔'' ہیری نے اس سے ماچس لیتے ہوئے کہا۔ وہ کھڑی دیکھتی رہی۔ جب ہیری نے طشتریوں میں رکھی موم بتیوں کے ٹکڑے جلا دیئے تو اس نے دیکھا کہ وہ طشتری کتابوں کے ڈھیر پر اور پہلوی میز پر رکھی ہوئی تھی، جس ٹوٹے ہوئے اور گندے کپ رکھے ہوئے تھے۔

ہیری کو آخری موم بتی ایک الماری پر دکھائی دی۔ الماری پر بہت ساری فریم کی ہوئی تصویریں رکھی ہوئی تھیں۔ موم بتیوں کے جلنے کے بعد اس کی لو کی روشنی میں دھول بھرے شیشے اور چاندی کی اشیاء سے منعکس ہونے لگی۔ دھول سے اَٹے ہوئے منقش فریموں کے اندر تصویروں میں لوگ متحرک دکھائی دے رہے تھے، جب بیتھ لیڈا آتشدان کی آگ کریدنے لگی تو وہ بڑبڑایا۔ ''ڈورستم......'' تصویروں سے یکلخت دھول غائب ہو گئی۔ اسے فوراً دکھائی دے گیا کہ سب سے بڑے اور منقش نصف درجن فریموں سے تصویریں غائب تھیں۔ وہ سوچنے لگا کہ انہیں بیتھ لیڈا نے خود ہٹا دیا ہوگا یا پھر کس اور نے۔ پھر اس کی نگاہ اس قطار کے پیچھے والی تصویر پر پڑی اور اس نے اسے لاشعوری طور پر اُٹھا لیا۔

یہ سنہری بالوں والے، ہنستے ہوئے گمنام چور کی تصویر تھی...... وہ نوجوان جو گریگوری وچ کی کھڑکی کی منڈیر پر بیٹھا تھا۔ وہ چاندی کے فریم میں سے ہیری کی طرف روکھے پن سے مسکرا رہا تھا۔ ہیری کو فوراً یاد آ گیا کہ اس نے اس نوجوان کو پہلے کہاں دیکھا تھا۔ 'ایلبس ڈمبل ڈور، زندگی۔ فریب کا تسلسل' نامی کتاب میں۔ جہاں یہ نوجوان ڈمبل ڈور کا ہاتھ پکڑے کھڑا تھا۔ وہ جان گیا تھا کہ باقی غائب شدہ تصویریں یقیناً ریٹا سٹیکر کی کتاب میں موجود ہوں گی۔

''مسز...... مس بیتھ لیڈا'' اس نے کہا اور اس کی آواز ہلکی سی کانپی۔ ''یہ کون ہے؟''

بیتھ لیڈا کمرے کے وسط میں کھڑی ہو کر ہرمائنی کو آگ جلاتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔

''مس بیتھ لیڈا؟'' ہیری نے دہرایا۔ اور تصویر ہاتھ میں اُٹھا کر آگے بڑھا۔ آتشدان میں شعلے اُٹھنے لگے۔ بیتھ لیڈا نے ہیری کی آواز سن کر اوپر کی طرف دیکھا اور پٹاری اس کے سینے پر کچھ زیادہ زور سے دھڑکنے لگی۔

''یہ کون ہے؟'' ہیری نے تصویر آگے بڑھاتے ہوئے پوچھا۔

بیتھ لیڈا نے اس کی طرف دیکھا اور پھر ہیری کو دیکھنے لگی۔

''کیا آپ جانتی ہیں کہ یہ کون ہے'' اس نے معمول سے زیادہ اونچی آواز میں دہرایا۔ ''یہ نوجوان؟ کیا آپ اسے جانتی ہیں؟ اس کا نام کیا ہے؟''

بیتھ لیڈا تھوڑی کشمکش میں دکھائی دینے لگی۔ ہیری کو خوفناک ٹھنڈک کا احساس ہوا۔ ریٹا سٹیکر نے بیتھ لیڈا کی یادوں کو باہر کیسے نکالا ہوگا؟

''یہ نوجوان کون ہے؟'' اس نے اور بلند آواز میں پوچھا۔

''ہیری! تم کیا کر رہے ہو؟'' ہرمائنی نے کہا۔

''ہرمائنی! یہ تصویر اسی چور کی جس نے گریگوری وچ کے ہاں چوری کی تھی...... براہ کرم!'' اس نے بیتھ لیڈا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''یہ کون ہے؟''

لیکن وہ اسے گھورتی رہی۔

''آپ نے ہمیں یہاں کیوں بلوایا مسز...... مس...... بیگ شاٹ؟'' ہرمائنی نے اپنی آواز بلند کرتے ہوئے کہا۔ ''کیا آپ ہمیں کچھ بتانا چاہتی تھیں؟''

بیتھ لیڈا کے چہرے پر ایسا کوئی تاثر نہیں ابھرا جس سے یہ معلوم ہوتا کہ اس نے ہرمائنی کی بات سن لی تھی۔ وہ کچھ قدم چل کر ہیری کے قریب آئی اور اپنا سر ہلکے سے جھٹک کر ہال کی طرف اشارہ کیا۔

''آپ چاہتی ہیں کہ ہم چلے جائیں......'' ہیری نے پوچھا۔

بیتھ لیڈا نے دوبارہ وہی حرکت کی، اس بار پہلے اس کی طرف اور اپنی طرف اور پھر چھت کی طرف اشارہ کیا۔

''اوہ! ٹھیک ہے...... ہرمائنی! مجھے لگتا ہے کہ وہ مجھے بالائی منزل پر لے جانا چاہتی ہے!''

''ٹھیک ہے......'' ہرمائنی نے کہا۔ ''چلو چلتے ہیں......''

مگر جب ہرمائنی ہلی تو بیتھ لیڈا نے تعجب انگیز انداز میں تیزی سے سر ہلایا اور ایک بار پھر پہلے ہیری کی طرف اشارہ کرنے کے بعد اپنی طرف اشارہ کیا۔

''وہ چاہتی ہے کہ میں اس کے ساتھ تنہا اوپر جاؤں......''

''کیوں؟'' ہرمائنی نے پوچھا۔ اس کی آواز موم بتیوں سے روشن کمرے میں تیزی سے گونجی۔ اس تیز آواز پر بوڑھی عورت نے اپنا سر ہلایا۔

''شاید ڈمبل ڈور نے اس سے کہا ہو کہ وہ تلوار مجھے اور صرف مجھے ہی دے۔''

''کیا تمہیں واقعی ایسا لگتا ہے کہ وہ تمہیں پہچانتی ہے؟'' ہرمائنی نے پوچھا۔

''ہاں!'' ہیری نے ان کشمکش میں ڈوبی ہوئی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا جو اس کی اپنی آنکھوں پر جمی ہوئی تھیں۔ ''میرا خیال ہے کہ وہ مجھے پہچانتی ہے۔''

''اچھاتو پھر ٹھیک ہے......مگر جلدی لوٹ آنا، ہیری!''

''آگے چلئے!'' ہیری نے بیتھ لیڈا سے کہا۔

ایسا لگتا تھا کہ وہ اس کی بات سمجھ گئی کیونکہ وہ اس کے پاس سے ہوکر دروازے کی طرف چل دی۔ ہیری ہرمائنی کو تسلی دینے کیلئے مسکرایا مگر اسے یقین نہیں تھا کہ ہرمائنی نے اسے دیکھا تھا۔ وہ اپنے سینے پر ہاتھ باندھ کر احاطے کے وسط میں کھڑی تھی اور کتابوں کی الماری کو دیکھ رہی تھی۔ جب ہیری کمرے میں سے باہر نکلا تو اس نے ہرمائنی اور بیتھ لیڈا سے نظر بچا گمنام چور کی چاندی کے فریم والی تصویر اپنی جیکٹ کے اندر رکھ لی۔

سیڑھیاں اونچی اور تنگ تھیں۔ ہیری بیتھ لیڈا کی کمر پر ہاتھ رکھ کر یہ تسلی کر لینا چاہتا تھا کہ وہ لڑکھڑا اس کے اوپر نہ گر جائے، جس کا کافی امکان دکھائی دیتا تھا۔ آہستہ آہستہ گہری سانس لیتے ہوئے وہ اوپر پہنچ گئی پھر وہ فوراً دائیں طرف مڑی اور ہیری کو نیچی چھت والے بیڈروم میں لے گئی

یہاں گھپ اندھیرا تھا اور دماغ چکرا دینے والی بدبو کے بھبھوکے اُٹ رہے تھے۔ ہیری کو پلنگ کے نیچے رکھا ہوا فرائی پین دکھائی دیا، پھر بیتھ لیڈا نے دروازہ بند کر دیا جس سے فرائی پین بھی اندھیرے میں گم ہوکر رہ گیا۔

''اجالا ہو......'' ہیری نے کہا اور اس کی چھڑی کی نوک پر روشنی ہوگئی۔ وہ چونک گیا۔ اندھیرے کے ان چند پلوں میں بیتھ لیڈا اچانک بہت نزدیک پہنچ گئی تھی حالانکہ ہیری کو اس کے آنے کی آہٹ تک سنائی نہیں دی تھی۔

''تم پوٹر ہو......؟'' وہ بڑبڑائی۔

''ہاں!''

بیتھ لیڈا نے بالوں سے گنجا ہوتا ہوا اپنا سر آہستہ آہستہ ہلایا۔ ہیری کو محسوس ہوا کہ پٹاری والا لاکٹ اس کے دل کی دھڑکن سے زیادہ تیزی سے دھڑکنے لگا۔ یہ بہت ناخوشگوار سا احساس تھا۔

''کیا آپ مجھے کچھ دینا چاہتی ہیں؟'' ہیری نے پوچھا مگر وہ اس کی چھڑی کی روشنی سے بے چین دکھائی دے رہی تھی۔

''کیا آپ مجھے کچھ دینا چاہتی ہیں؟'' اس نے دہرایا۔

پھر بیتھ لیڈا نے اپنی آنکھ بند کر لیں اور ایک ساتھ کئی چیزیں ہوئی۔ ہیری کے نشان میں درد کی تیز لہر اُٹھی، لاکٹ کے ہلنے سے اس کے سوئیٹر کا اگلا حصہ ہلنے لگا۔ اندھیرا، بدبودار کمرہ پل بھر کیلئے اوجھل ہو گیا۔ اسے اپنے وجود میں خوشی کی لہر محسوس ہوئی اور وہ یخ بستہ اور سفاک آواز میں بولا۔ ''اسے پکڑلو......''

ہیری جہاں کھڑا تھا وہیں لہرایا۔ اندھیرا، بدبودار کمرہ ایک بار پھر اس پر حاوی ہو رہا تھا۔ وہ سمجھ نہیں پایا تھا کہ ابھی ابھی کیا ہوا تھا؟

''کیا آپ مجھے کچھ دینا چاہتی ہیں؟'' اس نے تیسری بار زیادہ زور سے پوچھا۔

''وہاں پر......'' وہ ایک کونے کی طرف اشارہ کرتی ہوئی بڑبڑائی۔ ہیری نے اپنی چھڑی اُٹھائی اور پردے لگے کھڑکی کے نیچے سامان سے لدی سنگھار میز کے ہیولے کو دیکھا۔ اس بار وہ اس کے آگے نہیں آگے نہیں گئی۔ ہیری چھڑی اُٹھا کر اس کے اور پلنگ کے بیچ سے اس طرف گیا۔ وہ بیتھ لیڈا پر سے نظریں نہیں ہٹانا چاہتا تھا۔

''یہ کیا ہے؟'' اس نے پوچھا جب وہ سنگھار میز تک پہنچ گیا جہاں پر گندے کپڑوں کا ڈھیر بہت اونچا ہو گیا تھا۔

''وہاں؟'' اس نے فضول ڈھیر کی طرف اشارہ کیا۔

جس پل اس نے دور دیکھا، جس پل اس کی آنکھیں اس ڈھیر میں تلوار کا دستہ یا تیز دھار کو تلاش کرنے لگیں، بیتھ لیڈا عجیب انداز میں ہلی۔ ہیری نے اپنی ایک آنکھ کے کونے سے اسے دیکھا۔ دہشت کے وجہ سے وہ مڑا اور خوف کی وجہ اس پر سکتہ طاری ہو گیا۔ جب اس نے دیکھا کہ بڑھیا کا بدن ایک طرف لڑھک گیا اور بیتھ لیڈا کی گردن میں سے ایک بڑا اژدہا باہر نکلنے لگا۔

جونہی اس نے اپنی چھڑی اُٹھائی، اژدہے نے اس پر وار کر دیا۔ اژدہے نے ہیری کے بازو پر اتنی زور سے ڈسا کہ اس کے ہاتھ چھڑی نکل کر چھت کی طرف اچھل گئی۔ ہلکی لہراتی ہوئی روشنی کمرے میں جھلملائی اور پھر چھڑی فرش پر گر گئی۔ اسی لمحے ہیری کی کمر پر اژدہے کی دُم زور سے پڑی جس سے اس کا دم نکل گیا۔ وہ پیچھے کی طرف سنگھار میز پر گندے کپڑوں کے ڈھیر پر بے دم ہو کر گر گیا......

وہ تیزی سے ترچھا ہوا اور اژدہے کی دم کے وار سے بال بال بچ نکلا جو اس میز پر کس کر پڑا تھا۔ جب ہیری فرش پر گرا تو اس پر شیشے ٹکڑوں کی بارش ہو گئی۔ نیچے سے ہر مائنی کی تیز آواز گونجی۔

''ہیری......''

ہر مائنی کو جواب دینے کیلئے وہ پھیپھڑوں میں تازہ ہوا نہیں بھر پایا۔ پھر کسی بھاری چکنی چیز نے اسے تیزی سے فرش پر گرا دیا۔ کسی طاقتور بازو کی مچھلی جیسے چکنی چیز کا احساس......

''نہیں......'' وہ فرش پر پڑے پڑے ہانپتے ہوئے چیخا۔

''ہاں......'' آواز نے سرگوشی بھری۔ ''ہاں! تمہیں پکڑنے رہنا ہے...... تمہیں پکڑنے رہنا ہے......''

''ایکوسم...... ایکوسم چھڑی......''

مگر کچھ نہیں ہوا۔ اژدہے کو دور ہٹانے کیلئے اسے اپنے ہاتھوں کی ضرورت تھی کیونکہ اب یہ اس کے دھڑ پر لپٹ رہا تھا اور اس کی بچی کھچی ہوا باہر نکال رہا تھا۔ یہاں نہیں...... وہ اس کے سینے کے لاکٹ کو دبا رہا تھا جو اب برف کے گولے کی طرح زندگی پا کر بری طرح دھڑک رہا تھا اور اس کے دھڑکتے ہوئے دل سے بس کچھ ہی انچ دور تھا۔ اس کے ذہن میں سرد سفید روشنی کا سیلاب آ گیا۔ سارے خیال گم ہو گئے تھے۔ اس کی سانس ڈوب رہی تھی۔ دور سے آتے قدموں کی آہٹ سنائی دے رہی تھی ہر چیز ختم ہو چکی تھی......

آہنی دل اس کے سینے کے باہر دھڑک رہا تھا اور اب وہ اُڑ رہا تھا۔ سینے میں فتح کا احساس کے ساتھ۔ کسی بھاری ڈنڈے یا گھڑ

پنجر کے بغیر......

وہ بدبو اندھیرے میں جیسے بیدار ہو گیا۔ ناگنی نے اسے چھوڑ دیا تھا۔ وہ اُٹھا اور باہر سے آتی روشنی میں اژدہے کا عکس دیکھا۔ اس نے ہرمائنی پر وار کیا اور ہرمائنی نے چیخ کر ایک طرف چھلانگ لگا دی۔ اس کا نشانہ چوک گیا اور جادوئی کلمے کا وار پردے والی کھڑکی سے جاٹکرایا جو دھماکے کے ساتھ ٹوٹ گئی۔ کمرے میں سرد ہوا کا جھونکا آیا۔ جب ہیری ہوا اُڑتے ہوئے شیشے کے ٹکڑوں کی بارش سے بچنے کیلئے جھکا اور کا پاؤں کسی موٹی پنسل جیسی چیز پر پڑ کر پھسل گیا......اس کی چھڑی!

اس نے جھک کر تیزی سے چھڑی اُٹھالی۔ اب اژدہا پورے کمرے میں ہنگامہ مچا رہا تھا اور تیزی سے اپنی دم پٹخ رہا تھا۔ ہرمائنی کہیں دکھائی نہیں دے رہی تھی۔ ایک لمحے کیلئے ہیری کے ذہن میں یہ بھیانک خیال آیا کہ کہیں اس کا کام تمام تو نہیں ہو گیا ہو مگر اسی وقت ایک زوردار دھما کہ ہوا سرخ روشنی کی چمک کے ساتھ اژدہا ہوا میں اُڑ کر پیچھے گرا۔ اُڑتے اُڑتے اژدہے نے ہیری کے چہرے پر اتنی تیزی سے دم ماری کہ وہ اچھل کر چھت تک پہنچ گیا۔ ہیری نے اپنی چھڑی اُٹھائی مگر اسی وقت اس کے نشان میں بہت تیز درد ہونے لگا۔ اس میں اس وقت جتنا درد ہو رہا تھا اتنا برسوں سے نہیں ہوا تھا۔

''وہ آرہا ہے ہرمائنی......وہ آرہا ہے......''

اس نے چیخنے کی آواز سن کر اژدہا زور سے پھنکار اُٹھا۔ ہر طرف افراتفری کا عالم تھا۔ اس نے دیوار پر لگی الماری کے شیشے کو چکنا چور کر دیا تھا۔ شیشے کے ٹوٹے ہوئے ٹکڑے ہر جگہ اُڑنے لگے۔ جب ہیری نے پلنگ کے اوپر سے کود کر ہرمائنی کے سیاہ ہیولے کو پکڑ لیا۔

ہرمائنی درد سے چیخی جب وہ اسے کھینچ کر پلنگ کے دوسری طرف لے گیا۔ اژدہا دوبارہ اُٹھا مگر ہیری جانتا تھا کہ اژدہے سے بھی زیادہ بھیانک چیز آرہی تھی شاید وہ نیچے گیٹ پر پہنچ چکی تھی۔ نشان کے درد کی وجہ سے اس کے سر کا اب بھی برا حال تھا......

اژدہا تیزی سے آگے بڑھا مگر ہیری جست لگا کر ہرمائنی کو اس کی زد سے دور لے گیا۔ جب اژدہے نے دوبارہ وار کیا تو ہرمائنی چلائی......''آتشوستم''......اس کا جادوئی وار کمرے میں چاروں طرف اُڑنے لگا۔ کپڑوں کی الماری میں لگے آئینے میں زوردار دھما کہ ہو گیا۔ اس سے ٹکرا کر وار ان کی طرف لوٹا پھر وہ فرش سے چھت کے وسط میں اچھلنے لگا۔ ہیری نے محسوس کیا کہ اس کی گرمی سے اس کے ہاتھ کا پچھلا حصہ جل گیا تھا۔ شیشے کی ٹکڑوں کی وجہ سے اس کی گردن زخم ہو گئے تھے۔ وہ ہرمائنی کو اپنے ساتھ کھینچتے ہوئے پلنگ سے ٹوٹی سنگھار میز پر کودا اور پھر انہوں نے ٹوٹی ہوئی کھڑکی سے باہر ہوا میں چھلانگ لگا دی۔ جب وہ ہوا میں گھومے تو ہرمائنی کی چیخ رات کے اندھیرے میں گونجتی رہی......

پھر اس کا نشان کھل گیا اور وہ والڈی مورٹ بن گیا۔ وہ بدبودار بیڈروم میں بھاگ رہا تھا۔ اس کے لمبے سفید ہاتھ کھڑکی کی منڈیر پر رکھے ہوئے تھے جب اس نے ایک گنجے آدمی اور پستہ قد عورت کو گھومتے اور نظروں سے اوجھل ہوتے ہوئے دیکھا۔ پھر وہ غصے

سے بری طرح چیخا۔اس کی چیخ بھی لڑکی کی چیخ میں شامل ہوگئی اور اندھیرے باغیچے کے پاس کرسمس کے موقع پر بجتی ہوئی گرجا گھر کی گھنٹیوں سے کہیں اوپر اس کی بازگشت سنائی دی۔

اور اس کی چیخ ہیری کی چیخ تھی۔اس کا درد ہیری کا درد تھا......اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ ایک بار پھر وہیں یہ ہوگیا تھا جہاں یہ پہلے بھی ہو چکا تھا......موت......درد اتنا بھیانک تھا......اپنے بدن سے الگ ہو جانا......لیکن اگر اس کے پاس بدن نہیں تھا تو پھر اس کا سر اتنی بری طرح سے کیوں دُکھ رہا تھا؟ اگر وہ مر چکا تھا تو اسے اس کا اتنا ناقابل برداشت احساس کیوں ہوسکتا تھا؟ کیا درد موت کے ساتھ ختم نہیں ہو جاتا تھا۔کیا یہ گم نہیں ہو جاتا تھا......؟

رات نم آلود اور ہوادار تھی۔ دو بچے کدوؤں کے سر والے بہروپ میں چوک کے پار مستی بھرے انداز میں چل رہے تھے اور دکانوں کی شیشے والی الماریوں میں کاغذ کی بنی ہوئی مکڑیاں دیکھ رہے تھے۔بھڑکیلا ماگلو، آرائشی سامان کی ایسی دنیا جس میں وہ یقین نہیں رکھتے تھے......اور وہ چلا جا رہا تھا، اس کے وجود میں مقصد، طاقت اور سب کچھ صحیح ہونے کا احساس تھا جو اسے ہمیشہ ایسے موقعوں پر ہوتا تھا......اشتعال نہیں......یہ تو کمزور لوگوں کو آتا تھا......مگر فاتحانہ احساس......ہاں......اس نے اس کیلئے انتظار کیا تھا۔اس نے اس کی امید کی تھی......

''عمدہ لباس ہے......''

اس نے چھوٹے بچے کی مسکراہٹ غائب ہوتے دیکھی، جب قریب آنے پر بچے نے نقاب کے نیچے دیکھا۔اب بچے کے چہرے پر خوف کا تاثر پھیل گیا پھر بچہ مڑا اور دور بھاگنے لگا...... چوغے کے نیچے اس نے اپنی چھڑی کے دستے پر انگلیاں پھیریں...... اسے تھوڑا سا ہلایا تو بچہ اپنی ماں کے پاس نہیں پہنچ پائے گا......مگر غیر متعلقہ......بہت غیر متعلقہ......

پھر وہ ایک نئی اور اندھیرے میں ڈوبی سڑک پر پہنچ گیا۔اب اسے اپنی منزل دکھائی دینے لگی تھی۔خفیہ محافظ کا سحر ٹوٹ گیا تھا حالانکہ انہیں یہ بات اب تک پتہ نہیں تھی......اس کے قدموں کی آہٹ فٹ پاتھ پر پتوں کے سرکنے آواز سے بھی دھیمی تھی۔ وہ اندھیرے میں ڈوبی باڑھ کے قریب آیا اور اس نے اس کے پار دیکھا۔

انہوں نے پردے بند نہیں کئے ہوئے تھے۔ وہ چھوٹے سیٹنگ روم میں صاف دکھائی دے رہے تھے۔طویل، سیاہ بالوں والا آدمی، جس نے عینک لگا رکھی تھی۔ وہ اپنی چھڑی سے رنگ برنگا دھواں نکال کر چھوٹے پاجامے اور سیاہ بالوں والے چھوٹے لڑکے کا دل بہلا رہا تھا۔بچہ ہنس رہا تھا اور دھوئیں کو اپنی ننھی مٹھیوں میں پکڑنے کی کوشش کر رہا تھا......

ایک دروازہ کھلا اور ماں اندر داخل ہوئی۔اس نے کچھ نے کہا جسے وہ سن نہیں پایا۔اس کے لمبے، گہرے سرخ بال اس کے چہرے پر آ رہے تھے، اب باپ نے بچے کو اُٹھا کر ماں کو تھما دیا اور اپنی چھڑی صوفے پر پھینک کر جماہیاں اور انگڑائیاں لینے لگا۔

کھلتے ہوئے گیٹ تھوڑا سا چرمرایا مگر جیمس پوٹر کو اس کی آواز سنائی نہیں دی۔اس کے سفید ہاتھ نے چوغے کے نیچے سے چھڑی

باہر نکالی اور دروازے کی طرف تان دی جو فوراً کھل گیا۔

اس کے دہلیز پار کرتے ہی جیمس تیزی سے ہال میں آیا...... یہ آسان تھا، بہت آسان تھا۔ اس نے اپنی چھڑی بھی اُٹھائی تھی......

''للّی ہیری کو لے کر بھاگ جاؤ...... وہ آ گیا ہے...... جاؤ...... بھاگو...... میں اسے روکتا ہوں!''

اسے روکتا ہوں، چھڑی کے بغیر...... وہ وار کرنے سے پہلے ہنسا......

''ایکوداسم......''

سبز روشنی اس چھوٹی راہداری میں بھر گئی۔ اس سے دیوار سے لگی ہوئی بچہ گاڑی چمکنے لگی۔ سیڑھیوں کا آہنی جنگلا ٹیوب لائٹ کی مانند چمکنے لگا اور جیمس ایسی کٹھ پتلی کی طرح گر گیا جس کی رسیاں کاٹ دی گئی ہوں۔

اسے بالائی منزل سے عورت کی چیخنے کی آواز سنائی دی۔ وہ پھنس گئی تھی، اگر وہ سمجھداری دکھاتی تو کم از کم اسے کوئی خطرہ نہیں تھا...... وہ سیڑھیاں چڑھا اور تھوڑی مسرت آمیز احساس کے ساتھ اس نے راستہ روکنے کی کوشش سنی...... اس کے پاس بھی چھڑی نہیں تھی...... وہ کتنے احمق لوگ تھے جو اپنے دوستوں پر احمقانہ بھروسہ کرتے تھے اور وہ سوچتے تھے کہ ہتھیار کچھ لمحات کیلئے بھی چھوڑے جا سکتے ہیں......

اس نے اپنی چھڑی ہلکے سے لہرا کر دروازہ کھولا۔ پھر اس نے اس سے ٹیک لگا کر رکھی ہوئی کرسیوں اور صندوقوں کو جلدی سے ہٹایا۔ سامنے وہ کھڑی تھی۔ بچہ اس کے بازوؤں میں تھا۔ اسے دیکھتے ہی اس نے اپنے بیٹے کو اپنے پیچھے جھولنے میں ڈالا اور اپنے بازو پھیلا لئے جیسے اس سے کوئی مدد ملے گی...... جیسے اس کی نظروں سے اوجھل کرنے پر وہ بچہ کے بجائے اسے مار ڈالے گا......

''ہیری کو نہیں...... ہیری کو نہیں...... رحم کرو...... ہیری کو نہیں......''

''ایک طرف ہٹ جاؤ احمق لڑکی...... ایک طرف ہٹ جاؤ......''

''ہیری کو نہیں...... رحم کرو...... مجھے لے لو...... اس کے بجائے مجھے مار ڈالو......''

''میں تمہیں آخری بار خبردار کر رہا ہوں...... ہٹ جاؤ......''

''ہیری کو نہیں...... رحم کرو...... رحم کرو...... ہیری کو نہیں...... ہیری کو نہیں...... میں کچھ بھی کرنے کیلئے تیار ہوں...... ہیری کو مت مارو......''

''ایک طرف ہٹ جاؤ...... ایک طرف ہٹ جاؤ لڑکی......''

وہ اسے جھولنے سے زبردستی بھی ہٹا سکتا تھا مگر اب ان سب کو ایک ساتھ مارنے میں زیادہ سمجھداری نظر آ رہی تھی......

کمرے میں سبز روشنی کی لہر چمکی اور اپنے شوہر کی طرح ہی وہ بھی فرش پر گر گئی۔ بچہ اس دوران رویا نہیں تھا۔ وہ کھڑا ہو گیا تھا اور اپنے جھولنے کی سلاخ پکڑ کر دلچسپی سے اجنبی کی طرف دیکھ رہا تھا۔ شاید وہ سوچ رہا تھا کہ یہ اس کا باپ ہے جو چوغے کے نیچے چھپا ہوا

ہےاور رنگین روشنیاں دکھا رہا ہےاوراس کی ممی کسی بھی پل ہنستی ہوئی اُٹھ کھڑی ہو جائے گی......

اس نے اپنی چھڑی نہایت احتیاط سے لڑکے کے چہرے کی طرف کی۔ وہ اسے ہوتے ہوئے دیکھنا چاہتا تھا۔اس پراسرار خطرے کا خاتمہ...... بچے نے رونا شروع کر دیا۔اس نے دیکھ لیا کہ وہ جیمس نہیں تھا۔اسے رونا اچھا نہیں لگا۔وہ یتیم خانے میں چھوٹے بچوں کے رونے کو کبھی برداشت نہیں پایا تھا......

''ایکوداسم......''

اور پھر وہ غائب ہو گیا۔وہ کچھ نہیں تھا۔درد اور دہشت کے سوا اور کچھ بھی نہیں تھا۔اسے خود کو چھپانا ہوگا۔اس اجاڑ کے ملبے میں نہیں، جہاں بچہ پھنس گیا گیا تھا اور چیخ رہا تھا بلکہ کہیں دور...... بہت دور......

''نہیں......'' وہ کراہا۔

اژدہا افراتفری کے عالم میں فرش پر پھسل گیا۔اس نے بچے کو مار ڈالا تھا مگر اس کے باوجود بچہ زندہ بچ گیا تھا......

''نہیں......''

اوراب وہ بیتھ لیڈا کے گھر کی ٹوٹی ہوئی منڈیر پر کھڑا تھا اور اپنے سب سے بڑے نقصان کی یادوں میں ڈوبا ہوا تھا۔اس کے پیروں کے پاس قوی ہیکل اژدہا شیشے کے ٹوٹے ہوئے ٹکڑوں پر پھسل رہا تھا......اس نے نیچے دیکھا اور اسے کچھ دکھائی دیا...... کچھ غیر یقینی......

''نہیں......''

''ہیری! تم ٹھیک ہو......تم بالکل ٹھیک ہو......''

وہ نیچے جھکا اور اس نے چکنا چور فریم کو اُٹھا لیا،اس میں گمنام چور تھا، وہی چور جس کی اسے تلاش تھی......

''نہیں...... میں نے اسے گرا دیا تھا...... میں نے اسے گرا دیا تھا......''

''ہیری سب ٹھیک ہے، بیدار ہو جاؤ......''

وہ ہیری تھا......والڈی مورٹ نہیں ہیری تھا......اور جو چیز پھسل رہی تھی ،وہ سانپ نہیں تھا۔

اس نے اپنی آنکھیں کھولیں۔

''ہیری!'' ہرمائنی بڑبڑائی۔''کیا تم بالکل...... بالکل ٹھیک ہو؟''

''ہاں!'' اس نے کھلا جھوٹ بول دیا۔

وہ خیمے میں تھا اور کمبلوں کے ڈھیر کے نیچے بستر پر لیٹا ہوا تھا۔سکون اور ٹھنڈک کا احساس وہ اب سمجھ گیا تھا کہ صبح صادق ابھی ابھی نمودار ہوئی ہو گی کیونکہ کینوس کی چھت پر سرد اور مدہم روشنی پڑ رہی تھی۔ وہ پسینے میں نہایا ہوا تھا، وہ اس کی نمی چادروں اور کمبلوں پر بھی

محسوس کر رہا تھا۔

''ہم بچ گئے......؟''

''ہاں!'' ہرمائنی نے کہا۔ ''مجھے تمہیں بستر پر لٹانے کیلئے معلق سحر کا استعمال کرنا پڑا۔ میں تمہیں اُٹھا نہیں پائی تھی، تم......دیکھو! تم بالکل بھی......''

ہرمائنی کی بھوری آنکھوں کے نیچے بینگنی جھائیاں تھیں اور اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹا اسفنج تھا......وہ اس کا چہرہ پونچھ رہی تھی۔

''تم بیمار تھے......'' اس نے اپنی بات پوری کی۔ ''بہت زیادہ بیمار......''

''ہم کتنی دیر پہلے آئے تھے؟''

''گھنٹوں پہلے......اب صبح ہونے والی ہے۔''

''اور میں......میں بیہوش تھا، ہے نا؟''

''پوری طرح نہیں......'' ہرمائنی نے پریشانی کے عالم میں کہا۔ ''تم چیخ رہے، چلا رہے تھے اور کراہ رہے تھے اور......ایسی چیزیں......'' اس نے ایسے انداز میں کہا جس سے ہیری پریشان ہوگیا۔ اس نے کیا کیا تھا؟ والڈی مورٹ کی طرف جادوئی کلمات بڑبڑائے تھے یا پھر جھولنے میں موجود بچے کی طرح رویا تھا؟

''میں تمہارے جسم پر چپکے ہوئے لاکٹ کو اتار نہیں پائی۔'' ہرمائنی نے کہا اور وہ جان گیا کہ وہ موضوع بدلنا چاہتی تھی۔ ''یہ بری طرح سے کھال سے چپک گیا تھا، تمہارے سینے میں دھنس گیا تھا مجھے افسوس ہے وہاں پر نشان رہ گیا ہے، اسے نکالتے کیلئے مجھے انقطاعی سحر کا استعمال کرنا پڑا۔ اژدہے نے تمہیں ڈس لیا تھا مگر میں نے زخم صاف کر کے دانتی لگا دی ہے......''

ہیری نے اپنی پسینے سے تربہ تر شرٹ اتاری اور سینے کی طرف دیکھا، وہاں پر سرخ انڈے جیسا بیضوی نشان دکھائی دے رہا تھا۔ جہاں لاکٹ نے اسے جلا ڈالا تھا۔ اس کے علاوہ کلائی پر اژدہے کے دانتوں کے نشان بھی دکھائی دے رہے تھے جو نصف حد تک ٹھیک ہو چکے تھے۔

''تم نے پٹاری والا لاکٹ کہاں رکھا ہے؟''

''اپنے بیگ میں...... مجھے لگتا ہے کہ ہمیں اسے کچھ عرصے کیلئے خود سے الگ ہی رکھنا چاہئے۔'' ہرمائنی نے اپنے بیگ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

وہ اپنے تکیے پر لیٹ گیا اور ہرمائنی کے مضطرب چہرے کی طرف دیکھنے لگا۔

''ہمیں گوڈرک ہولو نہیں جانا چاہئے تھا، ہے نا؟ یہ میری غلطی ہے، پوری طرح سے میری غلطی ہے، ہرمائنی مجھے افسوس ہے......''

''یہ تمہاری غلطی نہیں ہے۔ میں بھی تو جانا چاہتی تھی۔ مجھے واقعی ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ ڈمبل ڈور نے وہاں تمہارے لئے تلوار چھپا رکھی ہو گی......''

''اوہ ہاں!......دیکھو! ہم نے غلط سمت میں سوچ لیا تھا، ہے نا؟''

''ہوا کیا تھا، ہیری؟ جب وہ تمہیں بالائی منزل پر لے گئی تھی تو اس کے بعد کیا ہوا تھا؟ کیا اژدہا وہیں چھپا ہوا تھا؟ کیا وہ باہر نکلا اور اس نے اسے مارنے کے بعد تم پر حملہ کر دیا؟''

''نہیں......'' اس نے گہری سانس لے کر کہا۔ ''بیتھ لیڈا ہی اژدہا تھی...... یا پھر اژدہا ہی بیتھ لیڈا تھا......تمام دورانئے میں ......''

''کک......کیا......کیا مطلب؟''

ہیری نے اپنی آنکھیں بند کر لیں اور اب بھی اپنے وجود پر بیتھ لیڈا کے مکان کی بدبو محسوس کر سکتا تھا۔ اس نے حالات خوفناک انداز میں واضح ہو گئے۔

''بیتھ لیڈا کو مرے ہوئے کافی وقت ہو گیا ہو گا۔ اژدہا اس کے......اس کے اندر چھپا ہوا تھا۔ تم جانتے ہو کون؟ نے اسے گوڈرک ہولو میں انتظار کرنے کیلئے چھوڑ دیا ہو گا۔ تم نے صحیح کہا تھا کہ وہ جانتا تھا کہ میں وہاں ضرور آؤں گا......''

''اژدہا اس کے اندر تھا......؟''

ہیری نے اپنی آنکھیں دوبارہ کھولیں۔ ہرمائنی کے چہرے پر نفرت اور گھن جیسا تاثر پھیلا دکھائی دے رہا تھا۔

''لوپن نے صحیح کہا تھا کہ ہمارا مقابلہ ایسے ہولناک جادو سے ہو گا جس کا ہم نے کبھی تصور نہیں کیا ہو گا۔'' ہیری نے کہا۔ ''وہ تمہارے سامنے اس لئے بات نہیں کرنا چاہتی تھی کیونکہ وہ مار باشی میں بول رہی تھی۔ مجھے اس بات کا احساس نہیں ہو پایا کیونکہ میں اس کی بات سن اور سمجھ سکتا تھا۔ کمرے میں پہنچنے کے بعد اژدہے نے تم جانتے ہو کون؟ کو پیغام بھیجا۔ میں نے اسے اپنے دماغ میں محسوس کر لیا۔ میں نے محسوس کیا کہ وہ جوشیلے انداز میں خوش ہو رہا تھا، اس نے اژدہے کو کہا کہ وہ مجھے وہاں روکے رکھے......اور پھر......''

ہیری کو یاد آیا کہ اژدہا بیتھ لیڈا کی گردن پھاڑ کر باہر نکل رہا تھا مگر ہرمائنی کو یہ بات بتانے کی ضرورت نہیں تھی۔

''......اس نے روپ بدل لیا، وہ اژدہے میں بدل گئی اور اس نے مجھ پر حملہ کر دیا۔''

اس نے اپنے ہاتھ پر ڈسنے والے نشان کو دیکھا۔

''اژدہے کا مقصد مجھے ہلاک کرنا نہیں تھا بلکہ تم جانتے ہو کون؟ کے وہاں پہنچنے تک مجھے روکے رکھنے کا تھا۔''

اگر وہ اژدہے کو ہلاک کرنے میں کامیاب ہو جاتا تو یہ سفر کامیابی کے لائق سمجھا جاتا...... وہ مایوسی کے عالم میں اُٹھا اور اس نے خود پر پڑی چادر ایک طرف پھینک دی۔

''ہیری! میرا خیال ہے کہ تمہیں آرام کرنا چاہئے......''

''نیند کی ضرورت تو تمہیں ہے۔ برا مت ماننا......تمہاری حالت کافی بری دکھائی دے رہی ہے۔ میں اب ٹھیک ہوں۔اب کچھ دیر کیلئے میں پہرہ دیتا ہوں، میری چھڑی کہاں ہے؟''

ہرمائنی نے جواب نہیں دیا،صرف اس کی طرف خالی نظروں سے دیکھتی رہی۔

''میری چھڑی کہاں ہے، ہرمائنی؟''

اس نے اپنا ہونٹ کاٹا اور پھر اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

''ہیری......'' وہ گھگھیائی۔

''میری چھڑی کہاں ہے؟'' ہیری کو عجیب سا محسوس ہو رہا تھا۔

وہ پلنگ کے نیچے جھکی اور چھڑی اُٹھا کر ہیری کی طرف بڑھا دی۔

ہنابل لکڑی اور ققنس کے پنکھ والی چھڑی کے قریباً دو ٹکڑے ہو چکے تھے۔ققنس کے پنکھ کا ایک کمزور دھاگا دونوں ٹکڑوں کو جوڑے ہوئے تھا مگر لکڑی پوری طرح سے ٹوٹ چکی تھی۔ ہیری نے اسے اپنے ہاتھوں میں یوں لیا جیسے یہ کوئی زندہ جاندار ہو جسے سنگین چوٹ لگ گئی ہو۔اس کا دماغ کچھ بھی سوچنے سمجھنے سے قاصر تھا۔ دہشت اور اندیشوں کی وجہ سے اسے ہر چیز گھومتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔ اسے ہرمائنی کی طرف چھڑی بڑھائی۔

''مہربانی کر کے اسے جوڑ دو......''

''ہیری! میرا خیال نہیں ہے...... یہ اتنی بری طرح سے ٹوٹی ہے......''

''مہربانی کرو...... ہرمائنی! کوشش تو کرو......مہربانی کرو۔''

ہرمائنی نے اپنی چھڑی اُٹھائی۔

''ڈ......ڈورستم......''

چھڑی کسی حد تک جڑ گئی۔ ہیری نے اسے لے کر اوپر اُٹھایا۔

''اجالا ہو......''

چھڑی کی نوک سے ہلکی سی چنگاری نکلی اور پھڑ پھڑا کر بجھ گئی۔ ہیری نے اسے ہرمائنی کی طرف لہرایا۔

''نہستم......''

ہرمائنی کی چھڑی آہستگی سے ہلی مگر اس کے ہاتھ میں سے نہیں نکلی۔ جادو کی یہ کمزور کوشش بھی ہیری کی چھڑی پر بھاری پڑی اور وہ کھٹک کی آواز سے دوبارہ ٹوٹ گئی۔ ہیری نے گم صم نظروں سے چھڑی کو گھور کر دیکھا۔اس کی آنکھیں جو منظر دیکھ رہی تھیں، وہ اسے

برداشت نہیں کر پایا......جس چھڑی نے اتنا کچھ برداشت کیا تھا، وہ......

''ہیری!'' ہرمائنی اتنی آہستگی سے بڑبڑائی کہ اس کی بات بہت مشکل سے سنائی دی۔ ''مجھے بہت افسوس ہے، مجھے لگتا ہے کہ یہ میری غلطی سے ہوا ہے۔ جب ہم مکان سے نکل رہے تھے تو اژدہا تیزی سے ہماری طرف لپکا۔ اس لئے میں آتشوستم وار مار دیا۔ وہ وار پورے کمرے میں ٹکرا ٹکرا کر اچھل رہا تھا اور اسے نے ہی......اس نے ہی تمہاری چھڑی کو......''

''یہ محض اتفاق تھا......'' ہیری نے سپاٹ لہجے میں کہا۔ وہ کھوکھلا پن اور گم صم محسوس کر رہا تھا اور اس کے چہرے پر آنسو بہہ رہے تھے۔

''یاد ہے......رون کی چھڑی یاد ہے، ہے نا؟ جب اس کی چھڑی کار کے حادثے میں ٹوٹی تھی؟ وہ دوبارہ کبھی پہلے جیسی نہیں ہو پائی تھی، اسے نئی چھڑی لینا پڑی تھی......''

ہیری نے الوینڈر کے بارے میں سوچا جسے والڈی مورٹ نے اغوا کر کے قید کر رکھا تھا۔ اس نے گریگوری وچ کے بارے میں سوچا جو مر چکا تھا۔ وہ اپنے لئے اب نئی چھڑی کہاں سے لائے گا۔

''ٹھیک ہے!'' اس نے مغموم آواز میں ڈرمائی انداز میں کہا۔ ''فی الحال میں تمہاری چھڑی ادھار لے لیتا ہوں، رکھوالی کیلئے......!''

ہرمائنی کا چہرہ آنسو سے بھیگا ہوا تھا، جب اس نے ہیری کو اپنی چھڑی تھما دی۔ ہیری اسے پلنگ کے پاس بیٹھا ہوا چھوڑ گیا۔ اس کے ذہن میں اس وقت ہرمائنی سے دور جانے کی جتنا خواہش تھی، اتنی کسی دوسری چیز سے نہیں تھی......

☆☆☆☆

اٹھارہوں باب

# ایلبس ڈمبل ڈور

## زندگی اور فریب کا تسلسل!

سورج بلند ہو رہا تھا۔ وسیع و عریض رنگین آسمان اس کے اوپر پھیلا ہوا تھا جو اس کے غم میں برابر کا شریک محسوس ہو رہا تھا۔ ھیری خیمے کے داخلی راستے پر بیٹھ گیا اور اس نے تازہ ہوا کو گہری سانس کے ساتھ اپنے وجود میں اتارا۔ برف سے لدی چمکدار پہاڑی کے اوپر سے طلوع ہوتے سورج کو دیکھنا دنیا کا سب سے بڑا خوشگوار نظارہ ہوتا ہے مگر وہ اس کا لطف نہیں اُٹھا پایا۔ چھڑی کے ٹوٹنے سے جیسے اس کے سوچنے سمجھنے اور محسوس کرنے کی صلاحیت ہی ختم ہو کر رہ گئی تھی۔ اس نے برف سے ڈھکی ہوئی گھاٹی پر نگاہ ڈالی اور خاموشی سے کہیں دور گرجا گھر کی بجتی ہوئی گھنٹیوں کی آواز سنی۔ اسے اس بات کا احساس نہیں ہوا کہ اپنی انگلیاں اپنے بازو میں دھنسا رہا تھا جیسے بدن کے درد کو روکنے کی کوشش کر رہا ہو۔ اس کا خون اتنی بار بہہ چکا تھا کہ اسے شمار کرنا ہی بھول چکا تھا۔ ایک بار تو اس کے دائیں ہاتھ کی ہڈیاں بھی غائب ہو چکی تھیں۔ اس سفر میں اس کے سینے اور کلائی پر نئے زخم ہو گئے تھے جو اس کے ہاتھ کی پشت پر موجود نشان اور ماتھے کے گرتی بجلی جیسے زخم کے نشان کے ساتھ اس کا جسم کا حصہ بن گئے تھے۔ بہرحال، پہلے کبھی اس نے خود کو اتنا زیادہ کمزور، کھوکھلا اور خالی محسوس نہیں کیا تھا جیسے اس کی جادوئی قوت کا سب سے اچھا حصہ اس سے چھین لیا گیا ہو۔ وہ جانتا تھا کہ اگر وہ یہ کہے گا تو ہرمائنی کیا سوچے گی؟ وہ کہے گی کہ چھڑی بس اتنی ہی اچھی ہوتی ہے جتنا کہ اس کا استعمال کرنے والا جادوگر...... مگر یہ بات صحیح نہیں ہے۔ اس کا معاملہ الگ تھا۔ ہرمائنی نے چھڑی کو کسی پرکار کی نوک کی طرح طرح گھومتے اور دشمن کی طرف سنہری شعلے پھینکتے ہوئے نہیں محسوس نہیں کیا تھا۔ وہ چھڑیوں میں ققنس کے جڑواں پنکھ کے قلبی تعلق کی حفاظت کو کھو چکا تھا۔ چھڑی کے ٹوٹنے کے بعد ہی اسے یہ احساس ہوا تھا کہ وہ اس پر کتنا انحصار کیا کرتا تھا؟

اس نے اپنی جیب سے ٹوٹی ہوئی چھڑی کے ٹکڑے نکالے اور ان کی طرف دیکھنے بغیر انہیں گلے میں لٹکے ہوئے ہیگرڈ کے بٹوے میں رکھ لیا۔ بٹوہ اب بہت ساری ٹوٹی ہوئی چیزوں اور افسردہ یادوں سے پوری طرح بھر چکا تھا۔ ھیری کا ہاتھ پرانی سنہری گیند سے ٹکرایا اور ایک لمحے کیلئے تو اس کا دل چاہا کہ وہ اسے نکال کر باہر پھینک دے۔ یہ بھی ناقابل دخول، غیر مفید اور بیکار تھی جیسا کہ

ڈمبل ڈور کی چھوڑی ہوئی ہر چیز......!

اب اس کے دل میں ڈمبل ڈور کیلئے غصہ کسی دہکتے لاوے کی طرح ابلنے لگا اور اس کے وجود کا ہر حصہ جھلستا ہوا محسوس ہونے لگا۔ اس کے ذہن سے ہر قسم کے جذبات کھو کر رہ گئے۔ بدحواسی میں انہوں نے یہ سوچا تھا کہ گوڈرک ہولو میں جواب ملے گا۔ انہوں نے خود کو یقین دلایا تھا کہ ان لوگوں کو وہاں جانا چاہئے۔ انہوں نے سوچا تھا کہ یہ ڈمبل ڈور کے منتخب کردہ مخفی اسراروں کا ہی حصہ تھا مگر کوئی رہنمائی نہیں تھی، کوئی منصوبہ بندی نہیں تھی، ڈمبل ڈور نے انہیں اندھیروں میں بھٹکنے کیلئے تنہا چھوڑ دیا تھا تاکہ وہ لوگ کسی مدد کے بغیر ہی اکیلے انجان خطرات سے نبرد آزما ہیں جن کے بارے میں انہوں نے کبھی خواب وخیال میں بھی نہیں سوچا تھا۔ ڈمبل ڈور نے کچھ بھی واضح نہیں کیا تھا، کوئی بھی چیز نہیں دی تھی۔ ان لوگوں کے پاس تلوار بھی نہیں تھی اور اب تو ہیری کے پاس چھڑی بھی نہیں تھی، یہی نہیں، اس سے اس گمنام چور کی تصویر بھی گر گئی تھی، غیر معمولی طور پر اب والڈی مورٹ کیلئے اس کا پتہ ٹھکانہ معلوم کرنا آسان ہو جائے گا...... والڈی مورٹ کے پاس اب اس سے کہیں زیادہ معلومات تھیں......

''ہیری......''

ہرمائنی ڈر رہی تھی کہ ہیری کہیں اسی کی چھڑی سے اس پر وار نہ کر ڈالے۔ اس کے چہرے پر آنسوؤں کے نشان تھے۔ وہ ہیری کے پاس جھک کر بیٹھ گئی۔ اس کے ہاتھ میں چائے کے دو کپ کانپ رہے تھے اور اس کے بازو کے نیچے کوئی بھاری چیز تھی۔

''شکریہ......'' ہیری نے ایک کپ پکڑتے ہوئے کہا۔

''اگر میں تم سے بات کروں تو تمہیں کوئی دِقت تو نہیں ہوگی۔''

''نہیں......'' اس نے کہا کیونکہ وہ اس کے جذبات کو کوئی چوٹ نہیں پہنچانا چاہتا تھا۔

''تم جاننا چاہتے تھے کہ وہ تصویر والا نوجوان کون تھا۔ دیکھو! میرے پاس یہ کتاب ہے۔''

سہمے ہوئے انداز میں اس نے وہ کتاب ہیری کی گود میں رکھ دی۔ یہ 'ایلبس ڈور، زندگی اور فریب کا تسلسل' نامی کتاب کی نئی جلد تھی۔

''کہاں سے...... کیسے......؟''

''یہ بیتھ لیڈا کی مطالعہ گاہ میں پڑی تھی...... اس کے اوپر یہ خط چپکا ہوا تھا......''

ہرمائنی نے نوکیلی، سبز رنگت والی تحریر کی سطروں کو جوڑ کر پڑھا۔

*''عزیزم بیتھو لیڈا! تمہاری معاونت کیلئے میں بے حد مشکور ہوں۔ کتاب کی ایک جلد تمہیں بھیج رہی ہوں۔ امید ہے کہ تمہیں پسند آئے گی۔ تم نے سب کچھ بتا دیا حالانکہ تمہیں یہ یاد نہیں ہو گا۔*

*تمہاری ریٹا سٹیکر!......*

میرا خیال ہے کہ یہ کام تب کیا گیا ہوگا جب اصلی بیتھ لیڈا زندہ رہی ہوگی مگر شاید وہ اسے پڑھنے کے قابل نہیں رہی ہوگی......'' ہرمائنی نے کہا

''نہیں بالکل......نہیں رہی ہوگی!''

ہیری نے ڈمبل ڈور کے چہرے کی طرف دیکھا اور کے وجود میں وحشی درندے نے کروٹ بدل کرانگڑائی لی اور بیدار ہوگیا۔ اب اسے ساری سچائیاں معلوم ہوجائیں گی جو ڈمبل ڈور اسے بتانے کی زحمت گوارا نہیں کررہے تھے۔

''تم اب بھی مجھ سے ناراض ہو، ہے نا؟'' ہرمائنی نے کہا۔ ہیری نے نظر اُٹھا کراس کی طرف دیکھا کہ اس کی آنکھوں میں سے ایک بار پھر آنسوؤں بہہ رہے تھے۔ وہ سمجھ گیا کہ اس کا اشتعال اس کے چہرے پر جھلک رہا ہوگا۔

''نہیں!'' اس نے آہستگی سے کہا۔ ''نہیں ہرمائنی! میں جانتا ہوں کہ یہ بس ایک حادثہ تھا، تم اور میں، ہم دونوں ہی وہاں سے زندہ بچ نکلنے کی کوشش کررہے تھے اور تم نے کمال کا کام کیا تھا۔ اگر تم میری مدد کیلئے وہاں نہ آئی ہوتی تو میں سچ مچ مرگیا ہوتا......''

اس نے اس کی پھیکی مسکان لوٹانے کی کوشش کی پھر کتاب کی طرف دیکھنے لگا۔ اس کی جلد کافی سخت تھی۔ اس سے یہ واضح تھا کہ اسے ابھی کھولا نہیں گیا تھا۔ وہ صفحات پلٹ کراس کی تصویریں دیکھتا رہا۔ قریباً جلد ہی اسے اپنی مطلوبہ تصویر مل گئی تھی۔ نوجوان ڈمبل ڈور اوران کا وجیہہ ساتھی، جو کسی مذاق پر بے تحاشا ہنس رہا تھا۔ ہیری نے نیچے عبارت پر نظر ڈالی۔

'ایلبس ڈمبل ڈور، اپنی ماں کی موت کے کچھ عرصے بعد، اپنے قریبی دوست گلرٹ گرینڈلوالڈ کے ساتھ'

ہیری کچھ پلوں تک عبارت کو گھورتا رہا۔ گرینڈلوالڈ......اوران کا دوست۔ پھر اس نے کنکھیوں سے ہرمائنی کی طرف دیکھا جو نام کو اس طرح دیکھ رہی تھی جیسے اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں ہورہا تھا۔ آہستہ آہستہ اس نے ہیری کی نظر اُٹھائی۔

''گرینڈلوالڈ......؟''

باقی تصویروں کو نظرانداز کرکے ہیری نے اس تصویر کے اردگرد کے صفحات پر نگاہ ڈالی تاکہ ان پر گرینڈلوالڈ کا نام دیکھ سکے۔ جلد ہی اسے وہ مل گیا اوراس نے اسے بھوکی نظروں سے پڑھا مگر یہ گم ہوگیا۔ پوری بات سمجھنے کیلئے پیچھے جانا ضروری تھا۔ اور بالآخر وہ اس باب کے آغاز میں پہنچے جس کا عنوان 'عظیم نیک نامی' تھا۔ وہ اور ہرمائنی اسے ایک ساتھ پڑھنے لگے۔

زندگی کے اٹھارویں برس کی سالگرہ منانے کیلئے جب ڈمبل ڈور ہوگورٹس سے فارغ ہوئے تو وہ پھولے نہیں سما رہے تھے۔ ہیڈبوئے، پری فلیکٹ، غیرمتوقع جادوئی کلمات کی مہارت پر عظیم برنباس تمغے کے فاتح، برطانیہ کی جادوگرنمنٹ کابینہ میں پہلے نوجوان نمائندے، قاہرہ میں ہونے والی بین الاقوامی الکیمیائی کانفرس میں مخفی زمین دوز تعمیرات میں اعانت پر سونے کا تمغہ پانے والے......ان بڑی کامیابیوں کے بعد ایلبس ڈمبل ڈور اپنے سکول کے ساتھی ایلفیس ڈوج کے ساتھ دنیا کی سیاحت پر جانے کا منصوبہ تشکیل دینے لگے۔ وہی کم عقل ساتھی جو ایک

وفادار چمچہ تھا جسے انہوں نے سکول کے ایام میں اپنا ساتھی منتخب کر لیا تھا۔
دونوں نوجوان لندن میں لیکی کالڈرن شراب خانے میں قیام کیلئے ٹھہرے اور اگلی صبح یونان جانے کی تیاری کر رہے تھے مگر اسی وقت ایک الّو ڈمبل ڈور کی ماں کی موت کی خبر لے کر آ گیا۔ اس کتاب کیلئے انٹرویو دینے سے انکار کرنے والے 'کتے جیسی خصلت والے' ڈوج نے عوام کو اس سانحے کی سنگینی کے بارے میں اپنے ذاتی اداریے میں بتایا ہے۔ اس کے مطابق کینڈرا کی موت ایک ناخوشگوار صدمہ تھا اور دنیا کی سیاحت کو چھوڑنے کی یہ دلی خواہش ڈمبل ڈور کی پہلی ذاتی معزز قربانی تھی جو ان کی عظمت کی ابتدائی کڑی سمجھی جاتی ہے۔
غیر معمولی طور پر ڈمبل ڈور فوراً گوڈرک ہولو واپس پہنچے۔ شاید اپنے چھوٹے بہن بھائیوں کی دیکھ بھال کیلئے مگر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ بادی النظر انہوں نے ان کی کتنی دیکھ بھال کی؟
'ابرفورتھ تو سر پھرا نوجوان تھا' انائیڈ سمیک کا کہنا ہے جس کا گھرانا اس وقت گوڈرک ہولو کے مضافاتی حصے میں رہتا تھا۔ 'وہ ہمیشہ آوارہ گردی کرتا رہتا تھا۔ ظاہر ہے کہ ماں باپ کے گزرنے کے بعد اس کے وجود میں افسوس ظاہر ہونا چاہئے مگر وہ ہمیشہ میرے سر پر بکری کی مینگنیں مارتا رہتا تھا۔ مجھے نہیں محسوس ہوتا کہ ایلبس اس کی زیادہ پرواہ کیا کرتے تھے۔ چاہے جو بھی ہو، میں نے ان دونوں کو کبھی ایک ساتھ نہیں دیکھا تھا۔'
اگر ایلبس اپنے آوارہ چھوٹے بھائی کو آرام دہ ڈھارس نہیں دے رہے تو پھر وہ کیا کر رہے تھے؟ ایسا لگتا ہے کہ وہ اپنی بہن کی سنگین قید کو جاری رکھنا چاہ رہے تھے۔ پہلی ظالم نگران یعنی کینڈرا کے مرنے کے بعد آریانا ڈمبل ڈور کی دنیاوی حالت میں کوئی فرق نہیں پڑا تھا۔ اس کے زندہ موجود ہونے کے بارے میں 'کتے جیسی خصلت والے ڈوج' جیسے منتخب بیرونی لوگوں کو ہی معلوم تھا جو اس کی 'من گھڑت بیماری' کی کہانی پر یقین رکھتے تھے۔
مشہور جادوئی مؤرخ بیتھ لیڈا نے بھی اس بات پر یقین کر لیا جو ڈمبل ڈور گھرانے کی دیرینہ دوست اور خیر خواہ تھیں اور طویل عرصے سے گوڈرک ہولو میں مقیم تھیں۔ ظاہر ہے جب بیتھ لیڈا نے ڈمبل ڈور گھرانے کی گوڈرک ہولو میں آنے کے ابتدائی دور میں ان سے میل ملاپ بڑھانے کی کوشش کی تھی تو کینڈرا نے بیتھ لیڈا کو بری طرح سے جھڑک دیا تھا۔ بہر حال، کئی سال بعد بیتھ لیڈا نے ہوگورٹس میں ایلبس کو الّو بھیج کر ان کی حوصلہ افزائی کی کیونکہ وہ تبدیلی ہیئت کے بارے میں چھپے ہوئے ان کے ایک ابتدائی مضمون 'انواع کی تبدیلی ہیئت اور آج' سے بے حد متاثر ہوئیں تھیں۔ اس طرح بیتھ لیڈا کا پورے ڈمبل ڈور گھرانے سے تعارف ہو گیا۔ کینڈرا کی موت کے وقت گوڈرک ہولو میں صرف بیتھ لیڈا سے ہی ڈمبل ڈور کی ماں کی گفتگو ہوا کرتی تھی۔
بدقسمتی سے بیتھ لیڈا نے اپنی زندگی کے ابتدائی دور میں جو بدتمیزی کی جھلک دکھائی دی، اب وہ پھیکی پڑ چکی

تھی۔' آگ جل رہی تھی لیکن کڑاہی خالی تھی۔' جیسا کہ ایور ڈولنس بی نے مجھے بتایا......یا......انائیڈ سمیک کے تھوڑے حقیقت پسندانہ جملوں میں دکھائی دیتا ہے۔' وہ گلہری جتنی خبطی ہے۔' بہرحال، صحافت کے دور میں آزمائے اور کارآمد ٹوٹکوں کی بدولت، میں نے خام سچائی میں سے کندن نکالنے میں کامیابی پا ہی لی۔جس سے اس بدنام زمانہ کہانی کا انکشاف کھل کر میری نظروں کے سامنے آ گیا۔

باقی تمام تر جادوئی معاشرے کی طرح بیتھ لیڈا بھی 'جادوئی وار کے پلٹنے' کو ہی کینڈرا کی معمول کی موت کا سبب گردانتی ہے اور یہی بات ایلبس اور ابروفورتھ نے بعد کے سالوں میں کئی بار دہرائی ہے۔بیتھ لیڈا بھی طوطے کی سی رٹی بات کو دہراتی ہے اور آریانا کو کمزور اور نازک قرار دے کر اصلیت کو چھپانے کا ڈرامہ کرتی ہے۔ بہرحال، اس ضمن میں، میں نے بیتھ لیڈا پر صدقیال کا استعمال کیا اور یہ نہایت کارآمد ثابت ہوا کیونکہ وہ اور صرف وہ......ہی ایلبس ڈمبل ڈور کی زندگی کے سب عمدگی سے چھپائے گئے رازوں کی پوری کہانی جانتی ہے۔اب پہلی بار ان رازوں کو یہاں منکشف کیا جائے گا جس سے ہر اس معاملے پر سوالیہ نشان لگ جائے گا جو ڈمبل ڈور کے پرستاران کے بارے میں جانتے ہیں۔ تاریک جادو کیلئے ان کی نفرت کا اظہار کے پیچھے چھپی ہوئی حرص، ماگلوؤں کیلئے ہمدردی اور ظلم وستم کے خلاف مزاحمت، یہاں تک کہ اپنے گھرانے کیلئے ان کے خلوص کی حقیقت بھی۔

گرمیوں میں جب ایلبس ڈمبل ڈور، گوڈرک ہولو میں اپنے گھر واپس لوٹے تو وہ یتیم ہو چکے تھے اور کم عمری میں ہی گھرانے کے سربراہ بن چکے تھے۔اسی سال گرمیوں میں بیتھ لیڈا ایگ شاٹ کے گھر ان کی بہن کا پوتا یعنی اس کا نواسہ 'گلرٹ گرینڈلوالڈ' رہنے کیلئے آیا۔

گرینڈلواڈ کا نام معروف عام ہے، اس کا نام سب سے خطرناک تاریک جادو والے جادوگروں کی فہرست میں شامل ہے۔اس کا نام سب سے اوپر اس لئے نہیں ہے کیونکہ اس سے صرف ایک پشت بعد ہی 'تم جانتے ہو کون؟' نے آ کر اس کے تاج اقتدار کو چرالیا تھا چونکہ گرینڈلوالڈ نے اپنے اقتدار کا دائرہ کبھی برطانیہ کے جادوئی معاشرے تک نہیں پھیلایا تھا اس لئے اس کے ہولناک تاریک کارناموں کے بارے میں یہاں کا جادوئی معاشرہ زیادہ نہیں جانتا ہے۔

گرینڈلوالڈ کی ابتدائی تعلیم ڈرم سٹرانگ سکول میں ہوئی تھی جو جادوگروں میں تاریک جادو سے دلچسپی، جارحیت پسندی اور تشدد آمیز تربیت کیلئے بے حد شہرت رکھتا ہے۔گرینڈلواڈ بھی ڈمبل ڈور کی طرح لائق ترین اور عملی فنون پر دسترس رکھتا تھا۔ بہرحال، اپنی قابلیت کے زور پر تمغے جیتنے کے بجائے گلرٹ گرینڈلوالڈ نے اس کا منفی استعمال کیا۔ جب وہ محض سولہ سال کا تھا تب ڈرم سٹرانگ جیسے سکول نے بھی یہ محسوس کر لیا تھا کہ وہ گلرٹ گرینڈلوالڈ کے

خطرناک استعمالات کونظر انداز نہیں کیا سکتا، اسی لئے اسے سکول بدر کر دیا گیا تھا۔
اس کے بعد گرینڈ لوالڈ کچھ عرصے کیلئے کہیں چلا گیا تھا۔ شنا سا لوگوں کا دعویٰ ہے کہ'وہ کچھ مہینوں کیلئے ملک سے باہر چلا گیا تھا' اب یہ راز منکشف کیا جا سکتا ہے کہ دراصل گرینڈ لوالڈ گوڈرک ہولو میں اپنی نانی کی بہن کے ہاں رہ رہا تھا۔ یہ سن کر بہت سے لوگوں کو گہرا دھچکا لگے گا کہ یہاں پر ایلبس ڈمبل ڈور سے اس کی گہری دوستی ہوگئی تھی۔
'وہ بہت ہی پیارا ہنس مکھ لڑکا تھا' بیتھ لیڈا نے بتایا۔'چاہے بعد میں وہ جو بھی بن گیا ہو، ظاہر ہے کہ میں نے اسے بیچارے ایلبس سے ملوایا تھا کیونکہ یہاں پر ان کی عمر کے دوست نہیں تھے، دونوں ہی ایک دوسرے کو فوراً پسند کرنے لگے۔'
یہ سچ ہے کہ بیتھ لیڈا نے مجھے ایک خط کے بارے میں بھی بتایا جو ایلبس ڈمبل ڈور نے رات گئے گلرٹ گرینڈ لوالڈ کو ارسال کیا تھا۔
'جبکہ انہوں نے دن بھر بات چیت کی تھی......وہ دونوں بہت لائق اور ذہین تھے اور ایک دوسرے سے ایسے چپکے رہتے تھے جیسے آگ سے لکڑی۔ کئی بار مجھے گلرٹ کے بیڈروم کی کھڑکی پر الّو کے پھڑ پھڑانے اور پنجوں کی آواز سنائی دیتی تھی جو ایلبس کے خطوط پہنچانے کیلئے آتا تھا۔ ان کے ذہن میں کئی بار یہ خیال بھی آجاتا تھا اور وہ اسے گلرٹ کو فوراً بتادینا چاہتی تھیں۔'
اور وہ خیال کیا تھے؟ حالانکہ ایلبس ڈمبل ڈور کے پرستاروں کو یہ بات سن کر دلی رنج ہوگا مگر یہاں پر ان کے سترہ سال کے عظیم ہیرو کے خیالات بتائے جا رہے ہیں جو انہوں نے اپنے سب سے اچھے اپنے دوست کو لکھ کر بھیجے تھے (اصلی خط کا عکس دیکھنے کیلئے صفحہ نمبر 463 ملاحظہ کریں)

گلرٹ!

*عظیم نیک نامی یعنی ماگلوؤں کی بھلائی اور حقوق کیلئے جادوگروں کے ان پر غلبے کے بارے میں تمہارا نکتہ ...... مجھے محسوس ہوتا ہے کہ یہی سب سے فیصلہ کن نکتہ ہے۔ ہاں! ہمیں طاقت دی گئی ہے اور ہاں وہ طاقت ہمیں اقتدار پانے کا حق بھی فراہم کرتی ہے مگر یہ اقتدار ہم پر لوگوں کی ذمہ داری بھی ڈالتی ہے۔ ہمیں اس معاملے پر زور دینا چاہئے ۔ یہی وہ بنیاد کی اینٹ ہوگی جس پر ہم نئے معاشرے کی تشکیل کی عمارت کھڑی کریں گے۔ جہاں ہماری مخالفت ہوگی جو کہ غیرمعمولی طور پر کی جائے گی۔ وہیں یہ ہمارے تمام جوابی دلائل کا پیش خیمہ ہوگا کہ ہم مشکلات سے دوچار لوگوں کی بھلائی کیلئے 'عظیم نیک نامی کی سبھی مہم اپنے ہاتھوں میں لیں گے۔ اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جہاں بھی ہمارے خلاف مزاحمت*

*ہو گی، وہاں ہم صرف اپنی طاقت کا استعمال کریں گے، جس قدر بغاوت کو فرو کیا جا سکے......(ڈرم سٹرانگ سکول میں تم نے یہی غلطی کی تھی مگر اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے کیونکہ اگر تمہیں سکول سے نہ نکالا جاتا تو ہماری ملاقات ہی نہ ہو پاتی)*

*ایلبس*

ان کے کئی پرستار حیران اور دم بخود ہوں گے لیکن یہ خط اس بات کا ثبوت ہے کہ ایلبس ڈمبل ڈور نے کبھی قانون مجسمہ راز داری کی دھجیاں اُڑانے اور ماگلوؤں پر جادوگروں کا اقتدار کرنے کا خواب دیکھا تھا۔ یہ ان لوگوں کیلئے کتنا بڑا دھچکا ثابت ہوگا جو ڈمبل ڈور کو ہمیشہ ماگلوؤں کا سب بڑا ہمدرد تسلیم کرتے ہیں۔ اس نئے ثبوت کی روشنی میں ماگلوؤں کی بھلائی اور حقوق کے حق میں کی گئیں ان کی زوردار تقریریں کتنی کھوکھلی اور مصنوعی دکھائی دیتی ہیں۔ ہمیں یہاں ایلبس ڈمبل ڈور بے حد گھناؤنے اور قابل نفرت دکھائی دیتے ہیں کیونکہ جب انہیں اپنی ماں کی موت کا دکھ منانا چاہئے تھا اور اپنی بہن کی دیکھ بھال کرنا چاہئے تھی تو اس وقت وہ دنیا پر اقتدار قائم کرنے کی منصوبہ سازی میں مشغول تھے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ ڈمبل ڈور کو بے داغ شخصیت تسلیم کرنے والے اور ان کے شاندار تصور والے پرستار مخالفت میں یہ دلیل دیں گے کہ انہوں نے اپنے خیالات پر کبھی عملی اقدام نہیں اُٹھایا تھا اور کا ذہن آنے والے وقت میں اس کی مخالفت کرنے لگا اور یہ کہ وہ بعد میں خواب وخیال کی دنیا سے نکل کر ہوش میں آ گئے تھے۔ بہر حال سچائی بالکل ہی الگ ہے اور بڑی ہی سنسنی خیز ہے۔

دوستی کے بندھن میں بندھ جانے کے دو مہینے بعد ہی ڈمبل ڈور اور گرینڈ لوالڈ الگ الگ ہو گئے۔ اس کے بعد ان کی ملاقات تب تک نہیں ہوئی جب تک ان میں تاریخی مقابلہ وجود میں نہیں آیا۔ (اس بارے میں تفصیل صفحہ نمبر 22 ملاحظہ کریں) اچانک دوستی ٹوٹنے کی کیا وجہ تھی؟ کیا ڈمبل ڈور ہوش میں آ گئے تھے؟ کیا انہوں نے گرینڈ لوالڈ سے صاف کہہ دیا تھا کہ وہ اس کے منصوبوں میں شامل نہیں ہونا چاہتے ہیں؟ نہیں افسوس کی بات ہے کہ ایسا کچھ نہیں تھا۔

'مجھے لگتا ہے کہ یہ بیچاری آریانا کی موت کی وجہ سے ہوا تھا' بیتھ لیڈا کہتی ہیں۔ 'یہ بہت سنجیدہ صدمہ تھا جب یہ رونما ہوا۔ اس وقت گلرٹ انہیں کے گھر پر موجود تھا۔ ایک رات وہ بہت پریشان حالت میں گھر لوٹا اور مجھ سے کہا کہ وہ اگلی صبح گھر واپس جانا چاہتا ہے۔ وہ بہت غمگین اور اداس دکھائی دے رہا تھا۔ میں نے ایک گھریری کنجی کی مدد سے اسے گھر بھجوا دیا اور اس کے بعد میں نے اسے کبھی نہیں دیکھا۔'

'ایلبس ڈمبل ڈور اپنی بہن آریانا کی موت سے کافی مغموم تھا، یہ ان دونوں بھائیوں کیلئے سنگین سانحہ تھا۔ اب دنیا میں ان دونوں کا ایک دوسرے کے سوا اور کوئی بھی نہیں تھا۔ اس میں حیرانگی والی کوئی بات نہیں ہے کہ وہ تھوڑے اشتعال کا شکار تھے۔ ہم جانتے ہیں کہ ابروفورتھ نے ایلبس کو قصوروار ٹھہرایا۔ جیسا کہ لوگ ان سنگین حالات کی عکس بندی کرتے ہیں۔ بیچارا ابروفورتھ ہمیشہ ہی تھوڑی عجیب اور پاگل پن جیسی حرکتیں کیا کرتا تھا۔ چاہے جو بھی ہو تدفین کے وقت ایلبس کی ناک ٹوٹنا اچھی علامت نہیں تھی۔ اس بات سے کینڈرا کا دل ٹوٹ جاتا کہ اس کے بیٹے اپنی بہن کی لاش پر لڑ رہے تھے۔ کتنے افسوس کی بات ہے کہ گلرٹ گرینڈلوالڈ رسوم تدفین کیلئے بھی نہیں رُکا......اس سے کم از کم ایلبس کو تسلی مل جاتی......'

کفن کے پاس ہونے والی اس لڑائی کی واقفیت صرف انہی لوگوں کو ہے جو آریانا ڈمبل ڈور کی تدفین میں شامل ہوئے تھے۔ بہرحال، اس سے کئی سوال اُٹھتے ہیں، آخر ابروفورتھ ڈمبل ڈور نے اپنی بہن کی موت کیلئے اپنے ہی بھائی ایلبس کو قصوروار کیوں ٹھہرایا؟ کیا اس کی وجہ محض گہرا دُکھ تھی؟ جیسا کہ بیتھ لیڈا سوچتی ہیں۔ یا پھر اس کے غصے کی کوئی اور ٹھوس وجہ تھی؟ گرینڈلوالڈ، جسے ساتھی طلباء پر خطرناک حملے کرنے اور انہیں زخمی کرنے کے باعث ڈرم سٹرانگ سکول سے نکال دیا گیا تھا۔ آریانا کی موت کے چند ہی گھنٹوں بعد وہ یہ ملک چھوڑ کر چلا گیا تھا (شرم یا خوف کی وجہ سے) اور ایلبس نے دوبارہ تب تک اس کی شکل نہیں دیکھنا گوارا نہیں کی، جب تک کہ جادوگر معاشرے کی درخواست پر وہ اس سے مقابلہ کرنے کیلئے مجبور نہیں کئے گئے۔

نہ ہی ڈمبل ڈور نے، اور نہ ہی گرینڈلواڈ نے بعد کی زندگی میں اپنی نوجوانی کی اس گہری دوستی کا کسی کے سامنے نہ تو کوئی حوالہ دیا اور نہ ہی ذکر کرنا مناسب سمجھا۔ بہرحال، اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ ڈمبل ڈور نے گلرٹ گرینڈلوالڈ تاریخی مقابلہ کرنے کیلئے پانچ سال تک مسلسل ٹال مٹول سے کام لیا جس دوران بے شمار لوگ موت کے گھاٹ اتر گئے، لوگ لاپتہ ہوئے اور متعدد دلخراش سانحے رونما ہوئے۔ کیا ڈمبل ڈور کی جھجک کی وجہ یہ تھا کہ وہ اس سے پیار کرتے تھے یا پھر اپنے پرانے دوست کا راز نہیں کھولنا چاہتے تھے؟ کیا صرف مجبوری کے عالم میں ڈمبل ڈور اس شخص کو پکڑنے کیلئے گئے تھے جس سے مل کر وہ کبھی بے حد خوش ہوئے تھے۔

اور آریانا کی پراسرار موت کیسے ہوئی؟ کیا وہ کسی مخفی تاریک جادوئی تجربے کا شکار ہوئی تھی؟ کیا وہ کوئی ایسی بات جان چکی تھی جو اسے جاننا نہیں چاہئے تھی جب دونوں نوجوان شہرت اور تسلط کیلئے راہ ہموار کرنے میں خفیہ حکمت عملی میں مشغول تھے؟ کیا یہ ممکن ہے کہ آریانا ڈمبل ڈور وہ پہلی فرد تھی جس نے 'عظیم نیک نامی' جیسے لوگوں کی بھلائی اور حقوق کی مہم جوئی کیلئے اپنی جان قربان کر دی تھی؟

باب یہاں پرآ کرختم ہو گیا تھا اور ہیری نے نظر اُٹھا کر اوپر دیکھا۔ ہرمائنی اس نے پہلے ہی پورا صفحہ پڑھ چکی تھی۔اس نے ہیری کے ہاتھوں سے کتاب لی اوراس کے چہرے کا تاثر دیکھ کرکسی قدر دہشت زدہ دکھائی دینے لگی۔اس نے کتاب کی طرف دیکھے دیکھے بغیر اسے بند کردیا۔جیسے کسی مخفی معاملے کو چھپا رہی ہو۔

''ہیری......''

مگر ہیری نے سر ہلا دیا۔اس کے اندر کا یقین کرچی کرچی ہوکر ٹوٹ گیا تھا اور برداشت جواب دے گئی تھی۔اسے ٹھیک ویسا ہی لگ رہا تھا جیسا رون کے جانے کے بعد محسوس ہوا تھا۔اسے ڈمبل ڈور پر بھروسہ تھا۔وہ انہیں اچھائی اور دانائی کا عملی نمونہ تسلیم کرتا تھا۔ مگراب سب کچھ جل کرراکھ ہو گیا تھا۔اسے ابھی اور کتنا کچھ کھونا پڑے گا؟ رون،ڈمبل ڈور،ققنس کے پنکھ والی چھڑی......

''ہیری......'' ہرمائنی نے جیسے اس کے خیالات کو بھانپ لیا تھا۔''میری بات سنو! یہ...... یہ پڑھنے میں اچھا نہیں لگتا ہے کہ......''

''ہاں!تم ایسا کہہ سکتی ہو......''

''مگر یہ بات مت بھولو، ہیری!اسے ریٹا سٹیکر نے لکھا ہے۔''

''تم نے گرینڈلوالڈ کو لکھا گیا وہ خط تو پڑھ لیا ہے، ہے نا؟''

''ہاں!مُں نے...... میں پڑھا تھا۔'' وہ پریشان کے عالم میں تھوڑی جھجکی اور چائے کے کپ کو اپنے ٹھنڈے ہاتھوں میں جھلانے لگی۔''مجھے لگتا ہے کہ وہ سب سے برا حصہ تھا۔بیتھ لیڈا کے لحاظ یہ صرف باتیں ہی تھیں مگر'عظیم نیک نامی' کی مہم کا نعرہ بعد میں گرینڈلوالڈ کی زندگی کا اوّلین مقصد بن گیا جس میں لوگوں کی بھلائی اور حقوق پس پشت چلے گئے تھے۔اس کے خیالات کو صحیح ٹھہرانے سے ظلم وستم کو تحریک مل ملی......اس خط سے......ایسا لگتا ہے کہ ڈمبل ڈور نے ہی اسے یہ خیال دیا تھا۔نارمن گارڈ کے داخلی راستے پر بھی'عظیم نیک نامی' کا سائن بورڈ لگا ہوا ہے۔''

''نارمن گارڈ کیا ہے؟''

''وہ جیل جو گرینڈلوالڈ نے اپنے مخالفن کو قید کرنے کیلئے بنائی تھی۔جب ڈمبل ڈور نے اسے حراست میں لیا تو بالآخر وہ بھی اسی جیل میں پہنچ گیا۔خیر! یہ بڑا......بھیانک خیال ہے کہ ڈمبل ڈور کے خیالات کی وجہ سے گرینڈلواڈ کو طاقتور بننے میں مدد ملی مگر دوسری طرف ریٹا بھی یہ نہیں کہہ سکتی ہے کہ ان کی جان پہچان کے چند مہینوں سے زیادہ عرصے تک محیط رہی ہے۔تب ان کی عمر کافی کم تھی اور ......''

''میں جانتا تھا کہ تم ایسا ہی کچھ کہو گی!'' ہیری نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔وہ اپنا غصہ ہرمائنی پر نہیں اتارنا چاہتا تھا مگر اس کیلئے اپنی آواز پر قابو رکھنا ناممکن ہو چکا تھا۔''میں جانتا تھا کہ تم یہی کہو گی،......وہ کم عمر تھے...... ہرمائنی!ان کی عمر اتنی ہی تھی جتنی اس

وقت ہماری ہے،ہمیں دیکھو! ہم یہاں تاریک جادو کی قوتوں سے نبرد آزما ہیں اور اپنی جان خطرات میں ڈال رہے ہیں جبکہ وہ اپنے نئے دوست کے ساتھ مل کر ماگلوؤں پر اقتدار قائم کرنے کی منصوبہ بندی کررہے تھے......''

اس کا غصہ زیادہ دیر تک قابو نہیں رہ پائے گا، اسے کچھ حد تک کم کرنے کیلئے وہ اُٹھ کر چہل قدمی کرنے لگا۔

''میں ڈمبل ڈور کی لکھی ہوئی باتوں کا دفاع کرنے کی کوشش نہیں کررہی ہوں۔'' ہرمائنی نے کہا۔''طاقت'ہمیں اقتدار کرنے کا حق فراہم کرتی ہے' یہ بات بالکل بکواس ہے۔البتہ'ہمیں طاقت دی ہے' والی اہم بات ہے مگر ہیری! ان کی ماں کی موت کچھ ہی عرصہ پہلے ہوئی تھی، وہ گھر میں بہت اکیلے تھے......''

''اکیلے؟...... وہ اکیلئے نہیں تھے۔ ان کے ساتھ ان کے بھائی اور بہن بھی تھے مگر انہوں نے اپنی گھنا چکر بہن کو قید میں رکھا تھا......''

''مجھے اس بات کی صداقت پر یقین نہیں ہے۔'' ہرمائنی نے بھی کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔''چاہے اس لڑکی کے ساتھ جو بھی خرابی ہو۔ مجھے نہیں لگتا کہ وہ گھنا چکر تھی۔ جس ڈمبل ڈور کو ہم جانتے ہیں، وہ کبھی بھی ایسا نہیں ہونے دیتے......؟''

''جس ڈمبل ڈور کو ہم جانتے تھے، وہ ماگلوؤں پر اپنا اقتدار قائم نہیں کرنا چاہتے تھے۔'' ہیری غصے سے چیختا ہوا بولا۔ اس کی آواز خالی پہاڑی پر گونج اُٹھی اور کچھ سیاہ پرندے چیختے ہوئے ہوا میں اُٹھے اور موتی جیسے آسمان پر اُڑ گئے۔

''وہ بدل گئے تھے، ہیری! وہ بدل گئے تھے، بس یہی بات ہے۔ ہوسکتا ہے کہ سترہ سال کی عمر میں وہ ایسی باتوں پر یقین رکھتے ہوں مگر بعد میں زندگی بھر انہوں نے تاریک جادو کی مخالفت میں جنگ لڑی، ڈمبل ڈور نے ہی گرینڈ لوالڈ کو روک ڈالا تھا۔ انہوں نے ہی ماگلوؤں کے تحفظ میں ووٹ ڈالا تھا اور پیدائشی ماگلو کے حقوق کی پیروی کی تھی۔ انہوں نے شروع سے ہی تم جانتے ہو کون؟ سے مقابلہ کیا تھا اور اسے شکست دینے کی کوشش میں اپنی جان تک قربان کردی تھی۔''

ریٹا کی کتاب ان دونوں کے درمیان زمین پر پڑی تھی جس کے سرورق پر چھپی ڈمبل ڈور کی تصویر کا چہرہ ان کی طرف دیکھ کر مسکراتا رہا۔

''معاف کرنا، ہیری! مگر مجھے لگتا ہے کہ تمہاری ناراضگی کا اصلی سبب یہ ہے کہ ڈمبل ڈور نے تمہیں یہ ساری باتیں کبھی خود نہیں بتائی تھیں۔''

''شاید!'' ہیری گرجتا ہوا بولا اور اس نے اپنے ہاتھ سر کے اوپر اچھال دیئے۔ وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ وہ اپنے غصے کو روکنے کی کوشش کررہا تھا یا پھر اڈتے ہوئے وسوسوں کے بوجھ سے اپنی حفاظت کرنے کی کوشش کررہا تھا۔''دیکھو تو سہی! انہوں نے مجھ سے کیا مانگا ہے، ہرمائنی! اپنی جان خطروں میں ڈالو، ہیری! بار بار، ہر بار! مگر مجھ سے یہ امید مت رکھنا کہ میں ہر چیز کی وضاحت کروں گا۔ بس مجھ پر اندھوں کی اعتماد کرتے رہنا۔ بھلے ہی میں تم پر بھروسہ نہیں کرتا ہوں، کبھی سچائی نہیں بتائی...... کبھی نہیں!''

اس کی آواز ہیجان کے باعث ٹوٹ رہی تھی۔ وہ یاسیت اور افسردگی کے احساس کے ساتھ ایک دوسرے کو دیکھتے ہوئے کھڑے ہو گئے۔ ہیری کو محسوس ہوا کہ اس وسیع وعریض آسمان کے نیچے کیڑے مکوڑوں کی طرح غیر اہم تھے۔

''وہ تم سے پیار کرتے تھے۔'' ہرمائنی بڑبڑائی۔ ''میں جانتی ہوں کہ وہ تم سے پیار کرتے تھے......''

ہیری نے اپنے بازو نیچے گرا دیئے۔

''میں یہ تو نہیں جانتا کہ وہ کس سے پیار کرتے تھے، ہرمائنی! مگر مجھ سے تو کبھی نہیں کہتے تھے۔ وہ مجھے جس الجھن میں چھوڑ گئے ہیں، اسے پیار نہیں کہا جا سکتا ہے۔ انہوں نے مجھے اپنے حقیقی خیالات بہت کم بتائے تھے، اس سے بہت زیادہ خیالات تو انہوں نے گلرٹ گرینڈ لوالڈ کو بتائے تھے......''

ہیری نے برف پر گری ہرمائنی کی چھڑی اُٹھالی اور ایک بار پھر خیمے کے داخلی راستے پر بیٹھ گیا۔

''چائے کیلئے شکریہ! میں رکھوالی کا کام پورا کرنا چاہوں گا۔ تم اندر گرمائی میں چلی جاؤ۔''

ہرمائنی جھجکی مگر سمجھ گئی کہ ہیری اندر بھیجنا چاہتا ہے۔ اس نے کتاب اُٹھائی اور اس کے قریب سے گزر کر خیمے میں چلی گئی۔ جاتے جاتے اس نے ہیری کے سر کے بالائی حصے پر ہاتھ پھیر دیا۔ ہیری نے ہرمائنی کی شفقت پر اپنی آنکھیں موند لیں اور یہ سوچنے کیلئے خود سے نفرت کرنے لگا کہ ہرمائنی کی بات سچ تھی اور ڈمبل ڈور سچ مچ اس کی پرواہ کیا کرتے تھے۔

☆☆☆☆

انیسواں باب

# چاندی جیسا سفید ہرن

جب ہر مائنی نے آدھی رات کو پہریداری کی ذمہ داری سنبھالی تو اس وقت برف گرنے لگی تھی۔ اس رات ہیری کو ڈراؤنے خواب دکھائی دیتے رہے۔ ان میں ناگنی بار بار آجاتی تھی۔ پہلے تو وہ ایک ٹوٹے ہوئے بڑے آتشدان میں سے باہر نکلی اور پھر کرسمس کے گلاب کے پھولوں والے ہار میں سے۔ ہیری دہشت میں آکر بار بار بیدار ہو جاتا تھا۔ اسے محسوس ہو رہا تھا کہ کوئی اسے دور سے آوازیں دے رہا تھا۔ وہ یہ تصور کر رہا تھا کہ خیمے کے پھڑ پھڑانے کی آواز لوگوں یا ان کے قدموں جیسی آوازیں محسوس ہو رہی تھیں۔

بالآخر وہ اندھیرے میں اُٹھ کر کھڑا ہوا اور ہر مائنی کے پاس پہنچ گیا جو خیمے کے داخلی دروازے پر پہریداری کیلئے بیٹھی اپنی چھڑی کی روشنی میں 'جادوئی تاریخ، ایک مطالعہ' نامی کتاب پڑھ رہی تھی۔ برف اب کافی زیادہ گر رہی تھی اور ہر مائنی نے اطمینان کے ساتھ اس کی تجویز کو تسلیم کر لیا کہ وہ جلد اپنا سامان سمیٹ کر کہیں اور چلے جائیں گے۔

''ہمیں کسی زیادہ محفوظ جگہ کی تلاش کرنا چاہئے۔'' کانپتی ہوئی ہر مائنی نے پاجامے کے اوپر شرٹ پہنتے ہوئے کہا۔ ''مجھے بار بار یہاں باہر لوگوں کے چلنے پھرنے کی آوازیں سنائی دی تھیں، ایسا بھی لگ رہا تھا کہ جیسے ایک دو بار کسی کی جھلک دکھائی دی ہو۔''

ہیری سوئیٹر پہنتے پہنتے رُک گیا اور میز پر پڑے ساکت مخبر لٹو کی طرف دیکھنے لگا۔

''مجھے یقین ہے کہ یہ میرے ذہن کا وہم رہا ہوگا۔'' ہر مائنی نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔ ''اندھیرے میں برف کی وجہ سے آنکھیں اکثر دھوکا کھا جاتی ہیں...... مگر شاید ہمیں غیبی چوغہ کے نیچے ثقاب اُڑان بھرنا چاہئے۔ اگر کوئی اردگرد موجود ہوا تو یہ اچھا رہے گا......''

نصف گھنٹے میں خیمہ اور سامان سمیٹ لیا گیا۔ ہیری نے پٹاری والا لاکٹ دوبارہ پہن لیا اور ہر مائنی نے ہینڈ بیگ پکڑ لیا۔ پھر وہ ثقاب اُڑان بھر گئے۔ دم گھٹ اندھیرے اور رکتی ہوئی سانس کے احساس نے انہیں جکڑ لیا۔ ہیری کے پاؤں برف بھری زمین سے دور ہو گئے اور پتوں سے بھری ہوئی زمین پر تیزی سے ٹکرائے۔

''ہم کہاں ہیں؟'' ہیری نے اردگرد بہت سارے درختوں کو دیکھتے ہوئے کہا جب ہر مائنی نے اپنا ہینڈ بیگ کھول کر اس میں خیمہ

اور سامان باہر نکالنے لگی۔

''ہم ڈین جنگل میں ہیں۔'' اس نے کام جاری رکھتے ہوئے کہا۔ ''میں نے یہاں ایک بار اپنے ممی ڈیڈی کے ہمراہ پڑاؤ ڈالا تھا۔''

یہاں پر بھی چاروں طرف درخت تھے جن پر موٹی برف پڑی ہوئی تھی اور بہت زیادہ سردی تھی مگر کم از کم وہ ہوا کے تیز جھونکوں سے محفوظ تھے۔ انہوں زیادہ تر دن خیمے کے اندر ہی گزارا اور گرمی کیلئے چمکدار نیلے شعلوں کے قریب ہی رہے، جنہیں نمودار کرنے میں ہرمائنی کافی ماہر تھی اور جنہیں مرتبان میں ڈال کر کہیں بھی لے جایا جا سکتا تھا۔ ہیری کو محسوس ہوا جیسے وہ مختصر وقت کی کسی سنگین بیماری سے شفایاب ہو رہا ہو۔ ہرمائنی کی فکر سے اسے یہ احساس بار بار ہو رہا تھا۔ دوپہر کو آسمان سے برف ایک بار پھر گرنے لگی۔ اب ان کی سایہ دار خالی جگہ بھی برف سے بھرنے لگی تھی۔

دو راتوں کی مختصر سی نیند کے بعد ہیری کی قوتِ حس معمول سے کچھ زیادہ چوکس ہو گئی تھیں۔ گوڈرک ہولو میں وہ اتنے بال بال بچے تھے کہ والڈی مورٹ پہلے سے زیادہ قریب، پہلے زیادہ خطرناک اور پہلے سے زیادہ ہوشیار محسوس ہونے لگا تھا۔ جب اندھیرا دوبارہ گہرا ہونے لگا تو ہیری نے ہرمائنی کی پہریداری کرنے کی خواہش رد کر دی اور اسے سونے کیلئے خیمے میں بھیج دیا۔

ہیری خیمے کے داخلی دروازے پر ایک پرانا تکیہ لگا کر بیٹھ گیا اس نے اپنے سبھی سوئیٹر ایک ساتھ پہن رکھے تھے مگر اس کے باوجود وہ کانپ رہا تھا۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اندھیرا ثقیف اور گہرا ہوتا جا رہا تھا اور اب کچھ بھی سجھائی نہیں دے رہا تھا۔ جینی کے نقطے کو دیکھنے کیلئے وہ ہوگورٹس کا نقشہ باہر نکالنے والا تھا مگر اسی وقت اسے یاد آ گیا کہ کرسمس کی چھٹیاں چل رہی تھی، اس لئے وہ اپنے گھر پر ہوگی۔

جنگل اتنا وسیع و عریض تھا کہ چھوٹی سے چھوٹی ہلچل بھی بہت بڑی محسوس ہوتی تھی۔ ہیری جانتا تھا کہ اس میں بہت سے جانور اور درندے بھرے ہوں گے مگر وہ چاہتا تھا کہ وہ ساکت اور خاموش رہیں تاکہ وہ ان کی معصوم حرکات و سکنات کو دشمنوں کی ہلچل سے الگ محسوس کر سکے۔ اسے کئی سال پہلے گرے ہوئے پتوں پر چوغہ گھسٹنے کی آواز یاد آ گئی۔ ایک بار تو اس نے سوچا کہ یہ اسے دوبارہ سنائی دی تھی مگر اس نے خود کو سنبھال لیا۔ ان کے جادوئی حفاظتی حصار کئی ہفتوں سے بھرپور ساتھ دے رہے تھے۔ وہ اب کیونکر ٹوٹ سکتے ہیں؟ بہر حال، اب اس احساس کو دبا نہیں پایا کہ آج کی رات میں کچھ الگ بات تھی۔

اس نے کئی بار اُٹھ کر اپنے بدن کو حرکت دی اور خون کی گرمی بڑھانے کی کوشش کی۔ اس کی گردن میں درد ہو رہا تھا کیونکہ وہ خیمے میں ایک عجیب شکل کے سخت کشن پر سو گیا تھا۔ رات اتنی گہری اور مخملیں سیاہ ہو چکی تھی کہ اسے لگا جیسے وہ ثقاب اُڑان کے دم گھٹ اندھیرے میں پہنچ گیا ہو۔ اس نے اپنی انگلیوں کو دیکھنے ابھی ہاتھ چہرے کے سامنے اُٹھایا ہی تھا کہ اسی وقت ایک عجیب حرکت ہوئی۔ ایک چمکتی ہوئی سفید روشنی اس کے ٹھیک سامنے دکھائی دینے لگی اور درختوں کے درمیان چلتی ہوئی محسوس ہوئی۔ اس کا سرچشمہ چاہے

جو بھی ہو، وہ بغیر آواز کیئے چل رہی تھی۔ روشنی اس کی طرف تیرتی ہوئی نظر آ رہی تھی۔

وہ اپنی جگہ پر اچھل کر کھڑا ہوا گیا، اس کی آواز اس کے گلے میں اٹک سی گئی اور اس نے ہرمائنی کی چھڑی اپنے سامنے اُٹھالی۔ جب روشنی سے اس کی آنکھیں چندھیانے لگیں تو اس نے آنکھیں سکوڑ لیں۔ اس کے سامنے والے درخت بالکل دکھائی دے رہے تھے اور وہ روشنی والی چیز زیادہ قریب آتی جا رہی تھی......

پھر بلوط کے درخت کے پیچھے سے روشنی کا ہالہ باہر نکلا۔ یہ چاندی جیسا سفید ہرن تھا۔ چاندی جتنا چمکدار اور چندھیا دینے روشنی کا بنا ہوا۔ وہ زمین پر خاموشی سے چل رہا تھا اور برف کی سطح پر اس کے پنجے اور نشان دکھائی دے رہے تھے۔ یہ جب اس کی طرف بڑھا تو اس کا خوبصورت سر، اس کی چوڑی لمبی پتلی پلکوں والی آنکھوں کے ساتھ اوپر اُٹھا ہوا تھا۔

ہیری حیرت بھری نظروں سے ہرن کو گھورنے لگا۔ وہ اس بات پر حیران نہیں تھا کیونکہ وہ بہت زیادہ عجیب محسوس ہو رہا تھا بلکہ اس لئے حیران تھا کیونکہ نجانے کیوں وہ جانا پہچانا سا لگ رہا تھا۔ اسے عجیب سا احساس ہوا جیسے وہ اسی کے آنے کا انتظار کر رہا تھا مگر وہ بھول گیا تھا کہ اس کے ساتھ اس کی ملاقات طے تھی۔ ایک پل پہلے تک وہ ہرمائنی کو آواز دینا چاہتا تھا مگر اب اس کا کوئی سوال ہی نہیں پیدا ہوتا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ چاہے جو بھی ہو، یہ ہرن اس کے اور صرف اسی کیلئے وہاں آیا تھا۔ وہ کئی طویل لمحات تک ایک دوسرے کو دیکھتے رہے اور پھر وہ ہرن مڑا اور اس سے دور ہٹنے لگا۔

''نہیں......'' ہیری کے منہ سے بے ساختہ نکل گیا اور اس کی آواز کم استعمال ہونے کی وجہ سے ٹوٹ سی گئی۔ وہ آہستہ آہستہ درختوں کے درمیان چلتا رہا اور پھر اس کی چمک درختوں کے سیاہ موٹے تنوں پر پڑنے لگی۔ لمحہ بھر کیلئے ہیری اندیشے کا شکار ہو کر جھجکا۔ اس کے اندر کی محتاط پسندی سرگوشیاں کر رہی تھی، یہ کوئی چال ہے، فریب نظر یا پھر کوئی جال بچھایا گیا ہو سکتا ہے۔ مگر اس کی دلی آواز اور احساسات نے اس سے کہا کہ یہ کوئی تاریک جادو نہیں ہے۔ وہ اس کے تعاقب میں چل دیا۔

برف اس کے پیروں کے نیچے چرچرائی مگر درختوں کے درمیان سے گزرتے ہوئے ہرن نے کوئی آواز نہیں کی کیونکہ وہ صرف روشنی تھی۔ وہ اسے جنگل کے اندر کی گہرائیوں کی طرف لے جا رہی تھی اور ہیری تیز تیز چلنے لگا۔ اسے پورا بھروسہ تھا کہ رکنے پر وہ اسے اپنے قریب آنے دے گا پھر وہ اس سے بات کرنے لگا اور وہ سب بتا دے گا جو وہ جاننا چاہتا تھا۔

بالآخر ہرن رُک گیا، اس نے اپنا خوبصورت سر ایک بار پھر اس کی طرف گھمایا۔ ہیری تیزی سے دوڑنے لگا۔ اس کے دل میں ایک خیال امڈ رہا تھا مگر جیسے ہی اس نے اس سے کچھ پوچھنے کیلئے اپنا منہ کھولا، ہرن روشنی کے ہالے میں غائب ہو گیا۔

حالانکہ اندھیرے نے اسے پوری طرح نگل لیا تھا مگر اس کی چمکتا ہوا ہالہ اب بھی اس کی آنکھوں کی پتلیوں پر موجود تھا۔ اس سے اس کی نگاہ کسی قدر دھندلا سی گئی تھی۔ جب اس نے اپنی پلکیں بار بار جھپکیں تو اسے چندھیائے جانے کا احساس ہوا۔ اب اسے عجیب کا خوف محسوس ہو رہا تھا۔ ہرن کی چمکدار روشنی میں وہ خود کو محفوظ سمجھ رہا تھا۔

''اجالا ہو......'' وہ بڑبڑایا اور چھڑی کی نوک پر روشنی کا جگنو ٹمٹمانے لگا۔

اپنی پلکیں بار بار جھپکنے کی وجہ سے ہرن کا روشن ہیولا اب ماند پڑتا جا رہا تھا۔ اس نے جنگل میں کسی قسم کی آواز سننے کی کوشش کی۔ دور کہیں ٹہنیاں آپس میں ٹکراتی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں اور سائیں سائیں کی آواز کے ساتھ برف گر رہی تھی۔ کیا اس پر حملہ ہونے والا ہے؟ کیا ہرن اسے للچا کر یہاں تک لائی تھی؟ کیا یہ محض اس کا وہم تھا کہ کوئی چھڑی کی روشنی سے دور کھڑا کھڑا اسے گھور رہا تھا؟

اس نے اپنی چھڑی مزید اونچی کی۔ کوئی بھی اس کی طرف نہیں دوڑا، کسی درخت کے پیچھے سبز روشنی کی لہر نہیں چمکی، پھر وہ ہرن اسے یہاں کیوں کھینچ لایا تھا؟

چھڑی کی روشنی میں کوئی چمکی اور ہیری گھوم گیا مگر وہاں پر ایک چھوٹا سا جما ہوا پانی گڑھا تھا۔ جب اس نے اسے غور دیکھنے کیلئے چھڑی زیادہ اونچی اُٹھائی تو اس کی چٹخی ہوئی سیاہ سطح چمکنے لگی۔ وہ تھوڑا محتاط انداز سے آگے بڑھا اور نیچے دیکھنے لگا۔ برف میں اس کا عکس دکھائی دیا اور چھڑی کی روشنی کی بھی۔ برف کی موٹی سطح کے نیچے کوئی چیز چمک رہی تھی۔ ایک بڑا سا چاندی کا کانٹا......اس کا دل اچھل کر حلق میں آن اٹکا۔ وہ پانی کے گڑھے کے کنارے گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا اور اپنی چھڑی ترچھی کر لی تاکہ گڑھے کی تہہ میں زیادہ زیادہ روشنی پہنچ سکے۔ گہرے سرخ رنگ کی چمک...... یہ تو تلوار تھی جس کے دستے میں چمکتا ہوا یاقوت جڑا ہوا تھا......گری فنڈر کی تلوار......اس جنگل کے ایک پانی کے گڑھے کی تہہ میں پڑی ہوئی تھی؟

بمشکل سانس لیتے ہوئے اس نے گھور کر اس کی طرف دیکھا۔ کیا یہ ممکن تھا؟ یہ جنگل کے تالاب میں کیسے موجود رہ سکتی تھی؟ اس جگہ کے اتنا قریب جہاں وہ لوگ پڑاؤ ڈالے ہوئے تھے؟ کیا کسی انجان جادو نے ہی ہرمائنی کو اس جگہ کے قریب کھینچ لیا تھا یا پھر وہ ہرن جسے اس نے پشت بانی تخیل سمجھا تھا، اس پانی کے گڑھے کا خفیہ محافظ تھا؟ یا پھر تلوار اس گڑھے میں ان کے وہاں پہنچنے کے بعد رکھی گئی تھی؟ صرف اس لئے کہ وہ وہاں پر موجود تھے؟ اگر ایسا تھا تو وہ کون تھا جو ہیری تک تلوار پہنچانا چاہتا تھا؟ ایک بار پھر اس نے اپنی چھڑی اونچی اُٹھا کر ارد گرد کے درختوں میں کسی انسان، کسی آنکھ کی چمک تلاش کرنے کی کوشش کی مگر اسے کوئی بھی دکھائی نہیں دے پایا۔ بہر حال، فرحت انگیز ہیجان کے ساتھ ساتھ اسے خوف بھی محسوس ہو رہا تھا۔ اس نے توجہ اس تلوار کی طرف مبذول کی جو جمی ہوئی سطح والے پانی کے گڑھے کی تہہ میں پڑی ہوئی تھی۔

''ایکوسم تلوار......'' چاندی کی تلوار کی طرف چھڑی موڑ کر وہ بڑبڑایا۔

پانی کی تہہ میں تلوار میں جنبش تک نہیں ہوئی۔ یہ الگ بات تھی کہ اسے کی قطعی امید بھی نہیں تھی۔ اگر یہ کام اتنا آسان ہوتا تو تلوار جمے ہوئے پانی کے گڑھے کی گہرائی کے بجائے باہر کہیں زمین پر پڑی ہوتی جہاں سے وہ اسے آسانی سے اُٹھا لیتا۔ وہ برف کے اوپر پانی کے گڑھے پر دائروی انداز میں گھومنے لگا۔ وہ اب یہ سوچ رہا تھا کہ آخری بار یہ تلوار اس کے سامنے کب اور کیسے نمودار ہوئی تھی؟ اس وقت وہ بھیانک خطرے سے دوچار تھا اور اس نے مدد مانگی تھی۔

''مدد کرو......'' وہ آہستگی سے بڑبڑایا مگر تلوار اپنی جگہ سے ہلی تک نہیں اور پانی کی تہہ میں ساکت پڑی رہی۔

ہیری نے چہل قدمی کرتے ہوئے دوبارہ خود سے پوچھا کہ جب اس نے تلوار کا استعمال کیا تھا ڈمبل ڈور نے اسے کیا بتایا تھا؟ صرف سچا گری فنڈر کا طالبعلم ہی اسے بولتی ٹوپی میں سے باہر نکال سکتا ہے اور سچے گری فنڈر کے طالبعلم میں کون سی خوبیاں ہوتی ہیں؟ ہیری کے دماغ کے کسی گوشے میں ایک دھیمی سی آواز نے اس کا جواب دے دیا۔ اولولعزم، باہمت اور بہادری کی خوبیاں ہی گری فنڈر کے لوگوں کو باقی لوگوں سے الگ کرتی ہے۔

ہیری چہل قدمی کرتے ہوئے رُک گیا اور ایک لمبی آہ بھری۔ اس کی گرم سانس کا دھواں یخ بستہ ہوا میں تیزی سے بکھر گیا۔ وہ جانتا تھا کہ اسے کیا کرنا ہے؟ اگر وہ خود کے ساتھ ایماندار ہوتا تو تلوار کو دیکھتے ہی سمجھ جاتا کہ بات یہاں تک آنے والی ہے۔

اس نے ایک بار پھر اردگرد کے درختوں کا جائزہ لیا مگر اسے یقین ہو چکا تھا کہ اب کوئی اس پر حملہ نہیں کرے گا اگر کوئی حملہ کرنا چاہتا تو اس کے پاس بہت سے مواقع تھے۔ جب وہ جنگل میں اکیلا چل رہا تھا یا پانی کے گڑھے کا معائنہ کر رہا تھا یا اس کے گرد چہل قدمی میں مصروف تھا تو اس کے پاس کئی سنہری لمحات تھے کہ اسے بآسانی نشانہ بنایا جا سکتا تھا۔ اسے نکتے پر تاخیر کرنے کی واحد وجہ محض یہی تھی کہ اگلا مرحلہ آرام دہ نہیں تھا۔

کانپتی انگلیوں سے ہیری اپنے کپڑے اتارنے لگا۔ اس نے افسردگی سے سوچا کہ جہاں تک بہادری کا سوال تھا آج اس نے کوئی ایسا کام نہیں کیا تھا، سوائے اس کے کہ اس نے یہ کام کرنے کیلئے ہرمائنی کو آواز نہیں دی تھی۔

اس کے کپڑے اتارتے ہوئے کہیں دور ایک الّو بولا جس سے اسے ہیڈوگ کی یاد آ گئی۔ وہ اب کانپ رہا تھا اور اس کے دانت بری طرح بج رہے تھے مگر اس کے باوجود وہ اپنے بدن سے کپڑے اتارتا رہا۔ آخرکار اپنی نیکر پہنے وہ اب برف پر ننگا کھڑا تھا۔ اس نے اپنی ٹوٹی ہوئی چھڑی، اپنی ماں کا خط، سیریس کے آئینے کا ٹکڑا اور پرانی سنہری گیند والے بٹوے کو کپڑوں کے ڈھیر کے اوپر رکھ دیا۔ اس کے بعد اس نے ہرمائنی کی چھڑی پانی کے اوپر جمی ہوئی برف کی طرف تانی۔

''آتشوستم......''

خاموشی میں دھماکے جیسی آواز گونجی اور پانی کے اوپر جمی ہوئی برف ٹوٹ کر ٹکڑوں کی شکل میں پانی تیرنے لگی۔ ہیری نے گڑھے کی تہہ کا دوبارہ معائنہ کیا۔ وہ کچھ زیادہ گہرا نہیں تھا مگر تلوار اُٹھانے کیلئے اسے پانی کے اندر غوطہ لگانا پڑے گا۔

اس نے سوچا، ٹھنڈے پانی کے بارے میں سوچنے سے کام آسان نہیں ہو جائے گا یا پانی گرم نہیں ہو جائے گا۔ وہ گڑھے کے کنارے تک آیا اور ہرمائنی کی روشن چھڑی کو زمین پر رکھ دیا۔ پھر وہ یہ تصور کئے بغیر کہ اسے کتنی سردی لگے گی یا وہ کتنی بری طرح کانپے گا، اس نے گڑھے کے اندر چھلانگ لگا دی۔

اس کے بدن کا انگ انگ مخالفت میں احتجاج کرنے لگا۔ جب وہ جمے ہوئے پانی میں کندھوں تک ڈوب گیا تو اس کے

پھیپھڑوں کی ہوا جمتی ہوئی محسوس ہوئی۔ اسے سانس لینے میں بے حد دشواری ہو رہی تھی۔ وہ اتنی شدت سے کانپ رہا تھا کہ پانی گڑھے کے کناروں پر اچھلنے لگا۔ اس نے اپنے سن پیروں سے تلوار کو چھونے کی کوشش کی، وہ صرف ایک ہی غوطہ لگانے کا سوچ رہا تھا۔ ہانپتے کانپتے ہوئے ہیری نے غوطہ لگانے کے لمحے کو ٹالنے کی کوشش کی، پھر اس نے خود کو کہا کہ اب اس کام کو کر دینا چاہئے اور اس نے پوری ہمت مجتمع کرتے ہوئے پانی کے اندر غوطہ لگا دیا۔

ٹھنڈک بے حد اذیت بھری تھی، اس نے آگ کی طرح اس کے وجود پر حملہ کر ڈالا تھا۔ اس کا دماغ کھوپڑی کے اندر جمتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ جب وہ سیاہ پانی کو چھلکاتے ہوئے تہ میں پہنچا اور نیچے تلوار کا دستہ ٹٹولنے لگا، اس کی انگلیاں دستے کے چاروں طرف مضبوطی سے جکڑ گئیں اور اسے اسے اوپر کی طرف کھینچا۔

اسی وقت کسی چیز نے اس کی گردن دبوچ لی۔ کوئی اس کے گردن کے گرد رسی کس رہا تھا۔ اس نے پانی کے پودوں کے بارے سوچا حالانکہ غوطہ لگانے وقت وہ کسی پودے یا کسی بیل سے نہیں ٹکرایا تھا۔ خود کو چھڑانے کیلئے اس نے اپنا خالی ہاتھ اوپر اُٹھایا اور گردن پر دباؤ ڈالنے والی چیز کو ٹٹولا۔ یہ کوئی پودا یا بیل نہیں تھی بلکہ پٹاری والے لاکٹ کی سونے زنجیر تھی جو اس کے نرخرے کو دبا رہی تھی۔

ہیری نے زور سے ہاتھ پیر چلائے اور پانی کی سطح پر پہنچنے کی جدوجہد کی مگر وہ پانی کے گڑھے کے پتھریلے حصے تک ہی پہنچ پایا۔ ہاتھ پیر مارنے ہوئے اس نے گلا گھونٹنے والی زنجیر پر ہاتھ مارا۔ مگر اس کی سردی سے اکڑی ہوئی انگلیاں اس کی کچھ زیادہ مدد نہیں کر پائیں۔ اب اس کے دماغ کے اندر ننھے ننھے ستارے جھلملانے لگے تھے اور وہ تہہ کی طرف گرتا چلا جا رہا تھا۔ وہ ڈوب کر ہلاک ہونے والا تھا۔ اب کچھ نہیں بچا تھا، اب وہ کچھ بھی نہیں کر سکتا تھا اور جو بازو اس کے سینے کے چاروں طرف بندھ گئے تھے وہ یقیناً موت کے بازو ہی تھے۔

گھٹے ہوئے نرخرے سے سانس چھوڑتے ہوئے اور زندگی میں سب سے زیادہ ٹھنڈک محسوس کرتے ہوئے وہ اوپر اُٹھتا چلا گیا۔ اس کا چہرہ برف پر نیچے کی طرف تھا۔ قریب ہی ایک اور شخص بری طرح ہانپ رہا تھا۔ وہ بری طرح کھانس رہا تھا اور ادھر ادھر چل رہا تھا۔ ہر مائنی ایک بار پھر آ گئی تھی جیسے وہ اژدہے کے حملہ کرتے وقت پہنچ گئی تھی...... مگر یہ آواز تو اس کے جیسی نہیں تھی، نہ ہی اس کی اس جیسی گہری کھانسی تھی اور نہ ہی قدموں کی آہٹ کی آواز۔

ہیری میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ اپنا سر اوپر اُٹھا کر خود کو بچانے والے کا چہرہ دیکھ سکے۔ اس نے تو بس کانپتا ہوا ہاتھ اُٹھا کر گردن کے اس حصے کو چھوا جہاں لاکٹ کی زنجیر نے اس کے نرخرے پر گہرا زخم کر ڈالا تھا۔ لاکٹ اس کی گردن سے اتر کر چلا گیا تھا۔ کسی نے اسے کاٹ کر کھول دیا تھا پھر ایک کھانستی ہوئی آواز اس کے سر کے اوپر گونجی۔

''کیا...... تم...... پاگل...... ہو...... گئے...... تھے؟''

اس آواز کو سننے کے جھٹکے کے سوا کوئی اور چیز ہیری کو اُٹھنے کی طاقت نہیں دے سکتی تھی۔ بری طرح کانپتے ہوئے وہ اپنے پیروں

پر کھڑا ہوا۔اس کے سامنے رون کھڑا تھا جس نے پورے کپڑے پہن رکھے تھے مگر وہ بری طرح سے گیلا تھا۔اس کے بال اس کے چہرے پر چپکے ہوئے تھے۔گری فنڈر کی تلوار اس کے ایک ہاتھ میں پکڑی تھی اور ٹوٹی زنجیر والا لاکٹ دوسرے ہاتھ میں لٹکتا ہوا جھول رہا تھا۔

''آخر تم نے......'' رون نے ہانپتے ہوئے پٹاری والے لاکٹ کو اوپر اُٹھایا جو اپنی چھوٹی زنجیر میں پنڈولم کی طرح جھول رہا تھا۔ ''آخر تم نے غوطہ لگانے سے پہلے اسے اتار کیوں نہیں دیا تھا؟''

ہیری نے کوئی جواب نہیں دیا۔رون کے دوبارہ آنے کے مقابلے میں چاندی جیسے سفید ہرن کا آنا کوئی معنی نہیں رکھتا تھا۔وہ اس پر یقین نہیں کر پایا۔سردی سے ٹھٹھرتے ہوئے وہ اپنے کپڑوں کے ڈھیر کے پاس پہنچا اور اُٹھا کر پہننے لگا جو اب بھی پانی والے گڑھے کے کنارے پر پڑے ہوئے تھے۔اپنے سر کے اوپر ایک سوئیٹر کے بعد دوسرا سوئیٹر پہنتے ہوئے ہیری نے رون کی طرف گھور کر دیکھا۔ اسے محسوس ہو رہا تھا کہ نظریں ہٹانے پر وہ کہیں دوبارہ غائب نہ ہو جائے گا مگر وہ اصلی رون ہی دکھائی دے رہا تھا۔اس نے ابھی ابھی پانی کے گڑھے میں کود کر ہیری کی جان بچائی تھی۔

''وہ تت......تم......تم تھے؟'' ہیری نے آخر کار اپنا منہ کھولا۔اس کے دانت بج رہے تھے اور گردن میں شدید درد ہو رہا تھا جس کی وجہ سے اس کی آواز معمول سے کافی دھیمی تھی۔

''ہاں!'' رون نے کہا جو تھوڑا کشمکش میں ڈوبا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''تت......تو تم نے وہ ہرن بھیجا تھا؟''

''کیا مطلب؟ اوہ نہیں......ظاہر ہے کہ میں نہیں بھیجا۔میں تو سوچا تھا کہ شاید ایسا تم نے کیا ہوگا؟'' وہ چکرائے ہوئے انداز میں بولا۔

''میرا پشت بانی تخیل قطبی ہرن ہے......''

''اوہ ہاں! مجھے بھی یہ تھوڑا الگ محسوس ہوا تھا،اس کے سینگ نہیں تھے، ہے نا؟''

ہیری نے ہیگرڈ والا بٹوہ دوبارہ اپنے گلے میں لٹکا لیا اور پھر آخری سوئیٹر پہننے لگا۔اس نے جھک کر ہر مائنی کی چھڑی اُٹھائی اور ایک بار پھر رون کے چہرے کی طرف گھمائی۔

''تم یہاں کیسے آ گئے؟''

واضح طور پر رون اسی سوال کی امید کر رہا تھا کہ اگر اس سے یہ سوال پوچھا بھی گیا تو یقیناً بعد میں ہی پوچھا جائے گا۔

''دیکھو......میں......تم جانتے ہو......میں لوٹ آیا ہوں۔اگر......'' اس نے اپنا گلا صاف کیا۔''اگر تم اب بھی میرا ساتھ چاہتے ہو تو......''

لمحہ بھر خاموشی چھائی رہی جس میں رون کے جانے کا واقعہ ان کے درمیان دیوار کی طرح حائل محسوس ہوا۔ بہر حال، وہ یہاں پہنچ چکا تھا، وہ لوٹ آیا تھا،اس نے ابھی ابھی ہیری کی جان بچائی تھی۔ رون نے اپنے ہاتھوں کی طرف دیکھا۔ لمحہ بھر کیلئے وہ حیران دکھائی دیا کہ اس کے ہاتھ کیا چیز پکڑ رکھی تھی؟

''اوہ ہاں! میں نے اسے باہر نکال لیا۔'' اس نے بے یقینی کے عالم میں کہا اور ہیری کے سامنے تلوار اوپر اُٹھائی۔ ''تم اس کیلئے کودے تھے؟''

''ہاں!'' ہیری نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔ ''مگر میں سمجھ نہیں پایا کہ تم یہاں کیسے آ گئے؟ تم نے ہمیں کیسے ڈھونڈ لیا؟''

''یہ لمبی کہانی ہے۔'' ہیری نے کہا۔ ''میں گھنٹوں سے تمہاری تلاش میں مارا مارا پھر رہا تھا۔ یہ کافی بڑا جنگل ہے، ہے نا؟ میں سوچنے لگا تھا کہ کسی درخت کے نیچے بیٹھ کر صبح ہونے کا انتظار کرتا ہوں۔ اسی وقت میں نے چمکدار ہرن کو آتے ہوئے دیکھا اس کے پیچھے پیچھے تمہیں بھی......''

''تمہیں کوئی دکھائی نہیں دیا......''

''نہیں......'' رون نے کہا۔ ''مجھے......'' مگر وہ جھجکا اور کچھ گز کے فاصلے پر لگے ہوئے دو درختوں کو دیکھنے لگا۔ ''...... مجھے کوئی چیز وہاں حرکت کرتی ہوئی دکھائی دی تھی مگر میں اس وقت پانی کے گڑھے کی طرف بھاگ رہا تھا کیونکہ تم پانی کے نیچے چلے گئے تھے اور دوبارہ واپس اوپر نہیں آئے تھے، اس لئے میں نے اس کی طرف زیادہ توجہ نہیں دے پایا......وہاں......''

رون نے جس سمت میں اشارہ کیا تھا، ہیری تیزی سے وہاں پہنچ گیا۔ بلوط کے دو درخت بہت قریب قریب لگے تھے، ان کے تنوں کے درمیان آنکھ کی اونچائی کے برابر صرف کچھ انچ کے سوراخ تھے۔ یہ جاسوسی کرنے کیلئے بہترین جگہ تھی جہاں خود کو دوسروں کی نظروں سے چھپایا جا سکتا تھا۔ بہر حال، درختوں کے آس پاس کی جگہ خالی تھی اور برف نہ ہونے کی وجہ سے ہیری وہاں پر کسی کے پیروں کے نشان نہیں دیکھ پایا۔ وہ اسی جگہ پر واپس لوٹ آیا جہاں رون کھڑا کھڑا اس کا انتظار کر رہا تھا۔ اس کے ہاتھ میں تلوار اور جھولتا ہوا لاکٹ موجود تھا۔

''کوئی سراغ ملا......'' رون نے پوچھا۔

''نہیں......'' ہیری نے جواب دیا۔

''تلوار اس پانی کے گڑھے میں کیسے پہنچی؟''

''جس نے بھی پشت بانی تخیل نمودار کیا تھا یقیناً اسے نے رکھی ہوگی۔''

دونوں نے چاندی کی خوبصورت تلوار کی طرف دیکھا جس کا یاقوت والا دستہ ہرمائنی کی چھڑی کی روشنی میں چمک رہا تھا۔

''تمہیں یقین ہے کہ یہ اصلی تلوار ہوگی؟'' رون نے پوچھا۔

''اس کی حقیقت پرکھنے کیلئے ایک طریقہ موجود ہے، ہے نا؟'' ہیری نے پوچھا۔

پٹاری والا لاکٹ اب بھی رون کے ہاتھ میں جھول رہا تھا۔ لاکٹ ہلکے انداز میں کانپتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ ہیری جانتا تھا کہ اس کے اندر موجود روح کا ٹکڑا ایک بار پھر بے چین ہو گیا تھا۔ اسے تلوار کی موجودگی کا احساس ہو چکا تھا اور اس نے ہیری کو تلوار پکڑنے سے روکنے کیلئے اسے جان سے مارنے کی پوری کوشش کی تھی۔ یہ کسی طویل گفتگو کا وقت نہیں تھا، یہ تو لاکٹ کو ہمیشہ کیلئے تباہ کرنے کا وقت تھا۔ ہیری نے ہرمائنی کی چھڑی اونچی کی اور اردگرد نظر دوڑائی۔ اسے انجیر کا درخت کے نیچے ایک ہموار چٹان دکھائی دی۔

''ادھر آؤ......'' اس نے آگے چلتے ہوئے کہا پھر اس نے چٹان کے اوپر کی برف صاف کی اور لاکٹ لینے کیلئے اپنا ہاتھ بڑھایا۔ بہر حال، جب رون نے تلوار دینے کی کوشش کی تو ہیری نے سر نفی میں ہلا دیا۔

''نہیں...... یہ کام تمہیں کرنا چاہئے!''

''مجھے؟'' رون نے سکتے کی سی کیفیت میں کہا۔ ''مگر کیوں؟''

''کیونکہ تلوار پانی کے گڑھے میں سے تم نے باہر نکالی تھی، میرا خیال ہے کہ یہ کام تمہارے ہی ہاتھوں سے ہونا چاہئے......''

وہ مہربانی یا فیاضی کا اظہار نہیں کر رہا تھا۔ جتنا یقینی طور پر اسے یہ احساس ہوا تھا کہ ہرن بے ضرر تھا۔ اتنا ہی یقینی طور پر وہ یہ جانتا تھا کہ تلوار رون کو ہی استعمال کرنا چاہئے۔ ڈمبل ڈور نے ہیری کو جادو کے کچھ رازوں کے بارے میں، کچھ امور کی ان گنت قوتوں کے عوامل کے بارے میں سکھا دیا تھا۔

''میں اسے کھولتا ہوں۔'' ہیری نے کہا۔ ''تم اس پر تلوار سے وار کر دینا، ٹھیک ہے؟ کیونکہ اس کے اندر جو بھی چیز ہے، وہ مزاحمت کرے گی۔ ڈائری کے اندر موجود رڈل نے مجھے مارنے کی بھرپور کوشش کی تھی۔''

''مگر تم اسے کھولو گے کیسے؟'' رون نے دہشت بھری آواز میں پوچھا۔

''مارباشی زبان کا استعمال کر کے......'' ہیری نے کہا۔ جواب اتنا جلدی اس کے ہونٹوں پر آ گیا تھا جیسے وہ اس کے ذہن کی گہرائیوں میں پہلے سے کہیں موجود تھا۔ شاید ناگنی کے ساتھ ہونے والے ٹکراؤ کی وجہ سے اسے اس بات کا احساس ہو گیا تھا، اس نے سانپ جیسے ایس کے حرف کو دیکھا جس پر سنہرے سبز نگینے چمک رہے تھے۔ یہ تصور کرنا بے حد آسان تھا کہ وہ ایک چھوٹا سا سانپ ہے جو ٹھنڈی چٹان پر کنڈلی مار لیٹا ہوا ہے۔

''نہیں......'' رون نے کہا۔ ''نہیں! اس مت کھولو، میں کہہ رہا ہوں۔''

''کیوں نہیں!'' ہیری نے پوچھا۔ ''چلو! اب ہم اس واہیات چیز سے چھٹکارا پا لیتے ہیں۔ مہینوں بیت چکے ہیں......''

''میں ایسا نہیں کر سکتا ہوں، ہیری! میں سچ کہہ رہا ہوں۔ یہ کام تم کرو......''

''مگر کیوں؟''

''کیونکہ وہ چیز میرے لئے بے حد بری ہے۔'' رون نے اس سے کہا اور چٹان پر رکھے ہوئے لاکٹ سے دور ہٹ گیا۔ ''میں اس سے نہیں لڑسکتا، ہیری! میں اپنے پرانے برتاؤ کیلئے کوئی بہانہ نہیں بنا رہا ہوں مگر اس کا تم پر اور ہر مائنی پر جتنا اثر ہوتا تھا، اس سے کہیں زیادہ برا اثر مجھ پر ہوتا تھا۔ اسی کی وجہ سے میرے ذہن میں بہت برے برے خیال آتے تھے اور ہر چیز زیادہ بری بن جاتی تھی۔ میں اسے واضح تو نہیں کر سکتا مگر اسے اتارنے کے بعد میرا دماغ ٹھکانے پر آجاتا تھا...... میں یہ کام نہیں کر سکتا، ہیری!''

وہ پیچھے ہٹ کر سرنفی میں ہلا رہا تھا۔ تلوار اس کے ایک پہلو میں لٹک رہی تھی۔

''تم یہ کام کر سکتے ہو، رون!'' ہیری نے کہا۔ ''تم کر سکتے ہو۔ تم نے ابھی ابھی گڑھے سے تلوار نکالی ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ اس لئے تمہیں اس کا استعمال کرنا چاہئے۔ براہ مہربانی...... اب ہم اس سے چھٹکارا پا لیتے ہیں، ہمیشہ کیلئے...... رون!''

اپنا نام سن کر جیسے رون کو ہمت مل گئی۔ اس نے تھوک نگلا اور پھر اپنی لمبی ناک سے تیزی سے سانس لیتے ہوئے چٹان کی طرف بڑھا۔

''مجھے بتا دینا کب......؟'' اس نے آہستگی سے کہا۔

''تین کی گنتی پر......'' ہیری نے کہا۔ اس نے لاکٹ کی طرف دیکھا اور اپنی آنکھیں سکوڑ کر 'ایس' کے حرف تو جہ مرتکز کی۔ اس نے سانپ کا تصور باندھا، جب لاکٹ کے اندر والی چیز پھنسے ہوئے کاکروچ کی طرح کھڑکھڑانے لگی۔ اس پر ترس کھانا آسان ہوتا مگر ہیری کی گردن کا زخم اب بھی تکلیف دے رہا تھا۔ اس لئے ترس کھانے کا تو سوال ہی نہیں پیدا ہوتا تھا،

''ایک...... دو...... تین...... کھل جاؤ!''

آخری لفظ ہشش کی آواز میں گونجا اور ہلکی سی کلک کے ساتھ لاکٹ کا سنہرا دروازہ چٹان پر کھل گیا۔ شیشے کے دونوں کھڑکیوں کے پیچھے یکا یک چاندی جیسی زندہ آنکھوں نے جھپکی لی۔ یہ آنکھیں سیاہ اور خوبصورت دکھائی دے رہی تھی جیسے ٹام رڈل کی اس وقت ہوا کرتی تھیں۔ جب وہ سرخ اور سوراخ والی پتلیوں میں نہیں بدلی تھیں۔

''تلوار سے وار کرو......'' ہیری نے لاکٹ کو چٹان پر پکڑتے ہوئے کہا۔

رون نے اپنی کانپتے ہوئے ہاتھوں سے تلوار اوپر اٹھائی۔ اس کی نوک تیزی سے گھومتی ہوئی آنکھوں پر جھک گئی اور ہیری نے کس کر لاکٹ کو جکڑ لیا۔ اس نے خود کو تیار کر لیا اور وہ کھلی کھڑکی سے خون بہنے کا تصور کرنے لگا۔

اسی وقت پٹاری میں ہشش کی آواز سنائی دی۔

''میں نے تمہارا دل دیکھ لیا ہے اور وہ میرا دل ہے......''

''اس کی بات مت سنو!'' ہیری نے روکھے پن سے کہا۔ ''تلوار سے وار کرو۔''

''میں نے تمہارے خواب بھی دیکھ لئے ہیں، رونالڈ ویزلی! اور تمہارے خوف کو بھی...... تم جو چاہتے ہو، وہ ممکن ہو سکتا ہے مگر تم

جس سے ڈرتے ہوئے وہ بھی تو ممکن ہے......''

''مارو......'' ھیری چیخا۔اس کی آواز قریبی درختوں سے ٹکرا کر ویرانے میں گونجنے لگا۔تلوار کی نوک کانپ اُٹھی اور رون نے رڈل کی آنکھوں میں دیکھا۔

''ماں کا پیار ہمیشہ سب سے کم ملا جسے بیٹی کی حسرت تھی......اس لڑکی کا پیار بھی سب سے کم ملا جو تمہارے دوست کو زیادہ پسند کرتی ہے......ہمیشہ دوسرے نمبر پر رہے ہو۔ہمیشہ کسی سے پیچھے ہی رہے ہو......''

''رون! فوراً وار کرو......'' ھیری گرجتا ہوا بولا۔وہ محسوس کر سکتا تھا کہ لاکٹ اس کی گرفت میں بری طرح کانپ رہا تھا کہ اس آگے شاید نجانے کیا ہوگا؟ رون نے تلوار اوپر اُٹھالی اور ایسا کرتے ہوئے رڈل کی آنکھوں میں سرخی جھلکنے لگی۔

لاکٹ کی دو کھڑکیوں میں دونوں آنکھوں سے دو عجیب سے بلبلے پھوٹے اور وہ بڑے ہوتے چلے گئے، وہ ھیری اور ہرمائنی کے عکس میں بدل گئے۔

ان ہیولوں کو لاکٹ سے نکلتا ہوا دیکھ کر رون سکتے کے عالم میں چیخ اُٹھا اور کئی قدم پیچھے ہٹ گیا۔پہلے تو لاکٹ سے ہیولوں کے سینے باہر نکلے اور پھر زیریں دھڑ اور آخر میں پاؤں۔وہ لاکٹ میں ایک ہی جڑ والے دو درختوں کی صورت میں آس پاس کھڑے ہو گئے۔یہ ہیولے رون اور حقیقی ھیری کے اوپر ہوا میں لہرا رہی تھیں جس نے اپنی انگلیاں لاکٹ سے دور کر لی تھی کیونکہ یہ اچانک دہکنے لگا تھا۔

''رون......'' وہ چیخا مگر رڈل کا ھیری والا ہیولا اب والڈی مورٹ کی آواز میں بول رہا تھا اور رون گم صم ہو کر اس کے چہرے کو دیکھ رہا تھا۔

''تم کیوں لوٹ آئے؟ ہم تمہارے بغیر زیادہ مزے میں تھے،تمہارے بغیر زیادہ خوش تھے،تمہارے جانے سے بہت زیادہ مسرور تھے......ہم تمہاری حماقتوں،تمہاری بزدلی اور تمہاری بیوقوفیوں پر ہنس رہے تھے......''

''بیوقوفیاں......'' رڈل کا ہرمائنی والا ہیولا بولا جو اصلی ہرمائنی سے کہیں زیادہ خوبصورت مگر کچھ ڈراؤنا لگ رہا تھا۔وہ رون کے سامنے ہنستے ہوئے لہرائی جو دہشت میں اسے دیکھے جا رہا تھا اور تلوار اس کے پہلو میں لٹک رہی تھی۔''جب ھیری پوٹر پاس ہو تو تمہاری طرف کون دیکھ سکتا ہے؟ بھلا تمہاری طرف کون دیکھے گا؟ 'نجات دہندہ جادوگر' کے مقابلے میں تمہاری کیا حیثیت ہے؟ تم نے آج تک کیا ہی کیا ہے؟ وہ 'لڑکا جو زندہ بچ گیا' کے مقابلے میں تم ہو ہی کیا......؟''

''یاد ہے نا......'' رڈل کا ھیری والا ہیولا تمسخرانہ لہجے میں بولا جس پر رڈل کا ہرمائنی والا ہیولا مسکرا دیا۔''تمہاری ماں نے کہا تھا کہ وہ بیٹے کے روپ میں مجھے زیادہ پسند کرتیں،انہیں بیٹے بدل کر یقیناً خوشی ہوگی،ہے نا؟''

''اسے کون زیادہ پسند نہیں کرے گا؟ کون سی عورت تمہیں چاہے گی؟ تم کچھ نہیں ہو۔اس کے مقابلے میں تو کچھ بھی نہیں......

کچھ بھی نہیں!'' رڈل کے ہرمائنی والے ہیولے نے مترنم آواز میں گنگناتے ہوئے کہا پھر وہ کسی سانپ کی طرح ہیری کے ہیولے چاروں طرف لپٹ گئی۔ دونوں نے ایک دوسرے کو بانہوں میں بھینچ لیا......ان کے ہونٹ پیوست ہو گئے۔

رون کے چہرے پر اذیت بھرے دُکھ کا تاثر جھلکنے لگا۔ اس نے کانپتے ہوئے ہاتھوں سے اپنی تلوار اوپر اُٹھائی اور گہری سانس لی۔

''مارو......رون...... مارو!'' ہیری چیخا۔

رون نے نظر گھما کر اس کی طرف عجیب انداز میں دیکھا، ہیری کو اس کی آنکھوں میں سرخی کی جھلک دکھائی دی۔

''رون......؟''

تلوار چمکی اور جم کر پڑی۔ ہیری تیزی سے جست لگا کر دور ہٹ گیا۔ تلوار کے کسی دھات سے ٹکرانے کی آواز گونج اُٹھی اور ایک لمبی چیخ نکلی۔ ہیری برف پر پھسلتا ہوا گھوم کر مڑا۔ اس نے حفظ ماتقدم اپنی چھڑی تان لی مگر وہاں لڑنے کیلئے کچھ بھی موجود نہیں تھا۔

اس کے اور ہرمائنی کے شیطانی ہیولے گم ہو چکے تھے۔ وہاں صرف رون کھڑا تھا جو ہاتھ میں تلوار پکڑے ہوئے تھا اور ہموار چٹان پر پڑے لاکٹ کے ٹوٹے ہوئے سیاہ پتھر کو غصیلی آنکھوں سے گھور رہا تھا۔

آہستہ آہستہ ہیری اس کے قریب پہنچا۔ وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ کیا کہے یا کیا کرے؟ رون گہری سانسیں لے رہا تھا۔ اس کی آنکھیں اب سرخ نہیں بلکہ معمول کی طرح نیلی دکھائی دے رہی تھیں۔ ہیری نے ایسی اداکاری کی جیسے اس نے کچھ بھی نہ دیکھا ہو۔ اس نے جھک کر تباہ شدہ پٹاری والا لاکٹ اُٹھا لیا۔ رون نے دونوں کھڑکیوں کے نگینوں کو چٹخا ڈالا تھا۔ رڈل کی آنکھیں غائب ہو چکی تھیں اور لاکٹ کی دھبے دار ریشمی کناروں سے ہلکا ہلکا سا دھواں نکل رہا تھا۔ پٹاری کے اندر زندہ چیز فنا ہو چکی تھی۔ رون کو ستانا ہی اس کا آخری کام ثابت ہوا تھا۔

رون کے ہاتھ سے تلوار نکل گئی۔ وہ سر کو ہاتھوں میں پکڑ کر گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔ وہ کانپ رہا تھا مگر ہیری سمجھ گیا کہ ایسا سردی کی وجہ سے ہرگز نہیں تھا۔ ہیری نے ٹوٹے ہوئے لاکٹ کو اپنی جیب میں ڈالا اور رون کے پاس جھک کر اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ دیا۔ اس نے اسے اچھی علامت سمجھا کیونکہ رون نے اس کا ہاتھ جھٹکا نہیں تھا۔

''تمہارے جانے کے بعد......'' اس نے آہستگی سے کہا اور یہ اچھی بات تھی کہ اس کا چہرہ اب بھی چھپا ہوا تھا۔ ''وہ ہفتوں بھر روتی رہی، شاید اس سے بھی زیادہ زیادہ وقت تک مگر وہ نہیں چاہتی تھی کہ مجھے معلوم ہو پائے۔ زیادہ تر راتوں کے پچھلے پہر میں اُٹھ کر......ہم نے اس دوران زیادہ باتیں بھی کیں، تمہارے جانے کے بعد اُداسی اور خاموشی چھائی رہی اور......''

اس نے اپنی بات مکمل نہیں کی۔ رون کے دوبارہ آنے کے بعد ہیری کو پورا احساس ہوا تھا کہ اس کی عدم موجودگی کی انہوں نے کتنی بڑی قیمت چکائی تھی۔

''وہ میری بہن جیسی ہے۔'' ہیری نے آگے کہا۔ ''میں اسے ایک بہن کی طرح ہی چاہتا ہوں اور مجھے محسوس ہوتا ہے کہ وہ بھی میرے بارے میں ایسا ہی سوچتی ہے۔ یہ ہمیشہ ایسا ہی تھا۔ میرا خیال ہے کہ تم یہ بات جانتے ہو......''

رون نے کسی قسم کی مزاحمت نہیں کی مگر اس نے اپنا چہرہ ہیری سے دور دوسری جانب گھما لیا تھا اور تیز آواز کرتے ہوئے اپنی ناک آستین سے پونچھ لی۔ ہیری دوبارہ اُٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اور کچھ گز دور چل کر رون کے بڑے بیگ کے پاس پہنچا۔ جسے پھینک کر وہ ہیری کو ڈوبنے سے بچانے کیلئے پانی کے سرد گڑھے کی طرف بھاگ کھڑا ہوا تھا۔ ہیری نے اسے اپنی کمر پر لاد لیا۔ اور واپس رون کے طرف آیا۔ ہیری کے پاس آنے پر رون اُٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کی آنکھیں اب سرخ ہو رہی تھیں مگر انہیں چھوڑ کر وہ معمول کے مطابق دکھائی دے رہا تھا۔

''مجھے افسوس ہے۔'' اس نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔ ''مجھے افسوس ہے کہ میں چلا گیا تھا۔ میں جانتا ہوں کہ میں ایک...... ایک......''

اس نے اندھیرے میں چاروں طرف گھوم کر دیکھا جیسے امید کر رہا ہوں کہ کوئی برالفظ اُڑ کر اس کے پاس پہنچ جائے گا اور اس کی ادھوری بات پوری کر دے گا۔

''تم نے آج رات ایک طرح سے اپنی غلطیوں کا ازالہ کر ڈالا ہے۔'' ہیری نے کہا۔ ''تلوار گڑھے میں سے نکال کر، پٹاری کو تباہ کر کے اور میری جان بچا کر......''

''اس سے میں بہت بہادر لگتا ہوں، اصلیت سے زیادہ، ہے نا؟'' رون نے بڑبڑا کر کہا۔

''اس طرح کی چیز ہمیشہ اصلیت سے زیادہ بہادری بھری لگتی ہے۔'' ہیری نے کہا۔ ''میں برسوں سے تمہیں یہی سمجھانے کی کوشش کر رہا ہوں۔''

وہ ایک ساتھ آگے بڑھے اور گلے لپٹ گئے۔ ہیری نے رون کی جیکٹ کے گیلی پشت کو پکڑ لیا۔

''اور اب......'' ہیری نے کہا جب وہ دونوں الگ ہوئے۔ ''ہمیں دوبارہ خیمہ تلاش کرنا چاہئے۔''

مگر یہ کام زیادہ مشکل نہیں تھا۔ جنگل میں ہرن کے ساتھ چلنا کافی طویل محسوس ہو رہا تھا جبکہ رون کے ساتھ واپس لوٹتے ہوئے یہ سفر حیرت انگیز طور پر بے حد کم محسوس ہوا۔ ہیری ہرمائنی کو جگانے کیلئے بیتاب تھا اور بڑھتے ہوئے ہیجان کے وہ خیمے میں داخل ہوا۔ رون تھوڑا پیچھے رُک گیا۔ پانی کے گڑھے اور جنگل کی ٹھنڈک کے بعد اندر کا ماحول کافی گرم محسوس ہو رہا تھا۔ اندر فرش پر ایک جار میں نیلے شعلے لہرا کر نیلی روشنی پیدا کر رہے تھے۔ ہرمائنی کمبلوں کے نیچے گہری نیند سوئی ہوئی تھی اور تب تک نہیں ہلی جب تک ہیری نے اس کا نام کئی بار نہیں پکارا۔

''ہرمائنی...... ہرمائنی......''

وہ کسمسائی اور پھر تیزی سے اُٹھ کر بیٹھ گئی اور اپنے چہرے سے بال پیچھے ہٹانے لگی۔

''کیا گڑبڑ ہوگئی، ہیری؟......تم ٹھیک تو ہو؟''

''ٹھیک ہوں......میں بالکل ٹھیک ہوں...... بلکہ ٹھیک سے زیادہ اچھا ہوں۔ میں کافی خوشگوار محسوس کر رہا ہوں......دیکھو! کوئی آیا ہے......''

''تمہارا کیا مطلب ہے؟......کون؟''

اس نے سر جھکا کر خیمے کے داخلی راستے کی طرف دیکھا۔ وہاں رون کی صورت دکھائی دے رہی تھی جو تلوار ہاتھ میں تھامے کھڑا تھا اور ادھڑے ہوئے قالین پر پانی کی بوندیں ٹپکا رہا تھا۔ ہیری ایک اندھیرے کونے میں تھوڑا پیچھے ہٹ کر کھڑا ہوگیا۔ اس نے رون کا بیگ کندھے سے اتار پر نیچے رکھ دیا اور کینوس میں اوجھل ہونے کی کوشش کرنے لگا۔

ہرمائنی اپنے بستر سے پھسل کر نیچے اتری اور کسی خوابیدہ کیفیت والے فرد کی طرح رون کی طرف بڑھی۔ اس کی نظریں رون کے زرد چہرے پر جم گئیں۔ وہ اس کے ٹھیک سامنے جا کر رُک گئی، اس کے ہونٹ تھوڑے کھلے ہوئے تھے اور آنکھیں حیرت سے چوڑی پھیلی ہوئی تھیں۔ رون نے ایک کمزور، امید بھری مسکراہٹ چہرے پر سجائی اور اپنے بازو تھوڑے سے اوپر اُٹھائے۔

ہرمائنی اس پر جھپٹ پڑی اور پھر اندھا دھند مکے برسانے لگی۔

''اووچ......اوو......دور ہٹو...... یہ کیا؟...... ہرمائنی...... پیچھے ہٹو......''

''تم......بیوقوف......رونالڈ......ویزلی......''

اس نے ہر لفظ کے ساتھ ایک مکا رسید کیا۔ ہرمائنی کے آگے بڑھتے رون پیچھے ہٹ گیا اور اس کی ضربوں سے اپنا سر بچانے لگا۔

''تم یہاں......ہفتوں بعد......لوٹ رہے ہو......اوہ......میری چھڑی کہاں ہے؟''

وہ اس طرح دکھائی دے رہی تھی جیسے وہ چھڑی ہیری کے ہاتھوں سے چھیننے کیلئے تیار کھڑی ہو۔

''خولتم......''

رون اور ہرمائنی کے درمیان ایک نادیدہ دیوار تن گئی۔ اس کی قوت سے وہ فرش پر پیچھے کی طرف گر گئی۔ اپنے چہرے کے سامنے سے بالوں کو پیچھے جھٹکتے ہوئے وہ دوبارہ اچھل کر کھڑی ہوگئی۔

''ہرمائنی......'' ہیری نے کہا۔ ''تحمل سے......''

''تحمل گیا بھاڑ میں......'' وہ پھنکارتی ہوئی چیخی۔ ہیری نے اس سے پہلے اسے کبھی اتنا بے قابو ہوتے ہوئے نہیں دیکھا تھا۔ اس کے ارادے بہت فیصلہ کن دکھائی دے رہے تھے۔

''میری چھڑی واپس دو......میری چھڑی واپس دو!''

''ہرمائنی! کیا تم مہربانی کر کے......''

''مجھے یہ مت بتانے کی کوشش کرو کہ مجھے کیا کرنا چاہئے، ہیری پوٹر!'' وہ غصے سے چیخی۔ ''تم یہ جرأت مت کرو، اسے ابھی واپس کرو......اور تم!''

وہ رون کی طرف مڑی اور سنگین الزام لگانے والے انداز میں اپنی انگلی اس کی طرف تان لی، یہ کسی وار کرنے جیسا انداز تھا جیسے اس کی انگلی میں چمکتی ہوئی لہر برآمد ہونے والی ہو۔ ہیری بھی رون کو قصووار نہیں ٹھہرا سکتا کہ وہ کئی پیچھے ہٹ گیا تھا۔

''میں بھاگ کر تمہارے پیچھے گئی تھی، میں نے تمہیں آوازیں لگائی تھی، میں نے تم سے گڑگڑا کر واپس لوٹنے کی بھیک مانگی تھی......''

''میں جانتا ہوں۔'' رون نے آہستگی سے کہا۔ ''ہرمائنی! مجھے افسوس ہے...... مجھے واقعی افسوس ہے......''

''اوہ! تمہیں افسوس ہے......؟''

وہ تیکھی اور بے قابو آواز میں ہنسی۔ رون نے مدد کیلئے ہیری کی طرف دیکھا مگر ہیری نے کندھے اچکا کر واضح کر دیا کہ وہ اس بارے میں کچھ نہیں کر سکتا ہے۔

''تم ہفتوں بعد واپس لوٹ رہے ہو...... کئی ہفتوں بعد......تم سوچتے ہو کہ محض افسوس ظاہر کرنے سے ہی سارے معاملات درست ہو جائیں گے؟''

''دیکھو! اور میں کیا کر سکتا ہوں؟'' رون چیخ کر بولا۔ ہیری کے چہرے پر مسکراہٹ دوڑ گئی کہ رون مزاحمت کی اپنی پرانی روش پر لوٹ رہا تھا۔

''اوہ میں نہیں جانتی۔'' ہرمائنی تمسخرانہ انداز میں چیخی۔ ''اپنے دماغ کو ٹٹولو، رون! اس میں صرف دو سیکنڈ کا وقت لگنا چاہئے......''

''ہرمائنی!'' ہیری نے مداخلت کرتے ہوئے کہا کیونکہ اسے ہرمائنی کا نہایت سنگین حملہ اچھا نہیں لگا تھا۔ ''اس نے ابھی ابھی میری جان بچائی ہے......''

''مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔'' وہ چلاتی ہوئی بولی۔ ''مجھے پرواہ نہیں ہے کہ اس نے ابھی ابھی کیا کیا ہے؟ کئی ہفتے گزر گئے۔ اگر ہم مر بھی جاتے تو بھی اسے معلوم نہیں ہو پاتا......''

''مجھے معلوم تھا کہ تم ابھی زندہ ہو۔'' رون گرجا اور پہلی بار اس کی آواز ہرمائنی کی آواز سے زیادہ بلند ہو گئی۔ وہ اتنا قریب آیا جتنا کہ حصار کی نادیدہ دیوار کے پاس آ سکتا تھا۔ ''ہیری کے بارے میں روزنامہ جادوگر میں، ریڈیو پر ساری خبریں آتی رہتی ہیں۔ وہ ہر جگہ تمہاری تلاش کر رہے ہیں۔ بہت ساری افواہیں اور دیوانگی بھری خبریں پھیلی ہوئی ہیں۔ اگر تم مر جاتے تو مجھے خبر مل چکی ہوتی۔ تم

نہیں جانتے ہو کہ کیا ہوا تھا؟......''

''تمہارے ساتھ کیا ہوا تھا؟''

ہرمائنی کی آواز اب اتنی تیکھی تھی کہ اگر وہ اس سے زیادہ تیکھی آواز میں بولتی تو صرف چمگادڑ ہی اس کی بات سن پاتے۔ بہر حال، اب وہ غصے کی اس حد تک پہنچ گئی تھی کہ کچھ دیر کیلئے بولنے کے قابل نہ رہی تھی، رون نے لپک کر اس موقع کا فائدہ اُٹھالیا۔

''جس لمحے میں نے ثقاب اُڑان بھری، میں اسی پل واپس لوٹنا چاہتا تھا مگر راہزن گروہ نے مجھے پکڑ لیا تھا۔ ہرمائنی! میں پھنس گیا تھا۔ میں وہاں سے ہل بھی نہیں سکتا تھا......''

''کس گروہ نے......؟'' ہیری نے پوچھا۔ جب ہرمائنی نے ایک کرسی پر بیٹھ کر اپنے ہاتھ پیر اتنی مضبوطی سے باندھے لئے جیسے کئی سالوں تک انہیں نہیں کھولے گی۔

''راہزن گروہ نے......'' رون نے دہرایا۔ ''وہ ہر جگہ پر موجود ہیں۔ یہ لوگ پیدائشی ماگلو جادوگروں کو پکڑ کر انعام میں سونے کے سکے حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ محکمے نے پکڑے جانے والے ہر فرد پر انعام دینے کا اعلان کر دیا ہے۔ میں تنہا تھا اور سکول جانے کی عمر کا دکھائی دے رہا تھا۔ وہ واقعی متجسس ہو گئے۔ انہوں نے سوچا کہ میں پیدائشی ماگلو جادوگر ہوں اور چھپنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ محکمے جانے سے بچنے کیلئے مجھے خاصی مغز کھپائی کرنا پڑی۔''

''تم نے ان سے کیا کہا؟'' ہیری نے پوچھا۔

''میں نے ان سے کہا کہ میں سٹین شین پائیک ہوں، میرے ذہن میں سب سے پہلا نام یہی آیا تھا۔'' رون بولا۔

''اور انہوں نے اس پر یقین کر لیا......؟''

''دیکھو! وہ زیادہ عقلمند تو نہیں تھے، ان میں سے ایک کا دماغ تو دیوؤں کی طرح موٹا تھا، اس کی بدبو......''

رون نے ہرمائنی کی طرف نظر ڈالی۔ غیر معمولی طور پر اسے امید تھی کہ اس ہلکے پھلکے مذاق سے اس کا مزاج صحیح ہو جائے گا مگر مضبوطی سے بندھی ہوئی بانہوں کے اوپر اس کا چہرہ بالکل سپاٹ تھا اور وہ ایسا ظاہر کر رہی تھی جیسے وہ اس کی بات سن ہی نہیں رہی تھی۔

''خیر! ان کے درمیان اس معاملے پر اختلاف رائے پیدا ہو گیا کہ میں سٹین ہوں یا نہیں۔ سچ کہا جائے تو یہ بہت کمزور آڑ تھی مگر اس کے باوجود وہ پانچ لوگ تھے جبکہ میں اکیلا تھا اور انہوں نے مجھ سے میری چھڑی بھی چھین لی تھی۔ پھر ان میں سے دو آپس میں جھگڑ پڑے اور باقیوں کا دھیان بھٹک گیا۔ جس شخص نے مجھے پکڑ رکھا تھا اس کی گرفت ڈھیلی پڑ گئی اور پھر میں نے اس کے پیٹ میں زور سے گھونسا مارا۔ اس کی چھڑی اُٹھالی۔ جس جادوگر کے پاس میری چھڑی تھی، میں نے اسے نہتا کر دیا، اپنی چھڑی لے کر میں فوراً ثقاب اُڑان بھر گیا۔ میں یہ کام صحیح طرح نہیں کر پایا، ایک بار پھر منسقم ہو گیا......'' رون نے اپنا دایاں ہاتھ اوپر اُٹھایا اور دو غائب ناخن دکھائے۔ ہرمائنی نے اپنی بھنوئیں سرد انداز میں اُٹھائیں۔ ''اور میں تم سے میلوں دور پہنچ گیا، جب تک میں دریا کے کنارے پر واپس

لوٹا جہاں ہم لوگوں نے پڑاؤ ڈالا تھا.....تم لوگ تب تک جا چکے تھے۔''

''واہ! کتنی دلچسپ کہانی ہے۔'' ہرمائنی نے اونچی آواز میں کہا۔ وہ اس لہجے میں عموماً اسی وقت بولتی تھی جب وہ کسی کے جذبات کو ٹھیس پہنچانا چاہتی تھی۔ ''تب تو تم یقیناً دہشت زدہ ہو گئے ہو گے، ہے نا؟ اس دوران ہم گوڈرک ہولو گئے تھے اور مجھے سوچنے دو، وہاں کیا ہوا تھا، ہیری؟ اوہ ہاں! تم جانتے ہو کون؟ کا اژدہا آ گیا تھا، اس نے ہم دونوں کو قریباً ہلاک کر ڈالا تھا اور پھر تم جانتے ہو کون؟ آیا اور ہم اس کے پہنچنے کے بس لمحہ بھر پہلے ہی وہاں سے بھاگ نکلنے میں کامیاب ہو گئے اور اس سے بچ نکلے.....''

''کک.....کیا؟'' رون نے منہ پھاڑ کر کہا اور کبھی ہرمائنی کی طرف اور کبھی ہیری کی طرف دیکھنے لگا مگر ہرمائنی نے اسے نظرانداز کر دیا۔

''ہیری! ذرا سوچو تو سہی.....اس کے دو ناخن چلے گئے ہیں، اس کے مقابلے میں ہماری تکلیف تو کچھ بھی نہیں، ہے نا؟''

''ہرمائنی!'' ہیری نے آہستگی سے کہا۔ ''رون نے ابھی ابھی میری جان بچائی ہے!''

ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے ہرمائنی نے ہیری کی بات سنی ہی نہیں تھی۔

''ویسے میں ایک بات ضرور جاننا چاہوں گی۔'' ہرمائنی نے اپنی آنکھیں رون کے سر کے ایک فٹ اوپر جماتے ہوئے کہا۔ ''تم نے آج رات ہمیں تلاش کیسے کر لیا؟ یہ بے حد اہم بات ہے۔ اس سے ہمیں یہ طے کرنے میں مدد ملے گی کہ کوئی ایسا فرد یہاں نہ آ سکے جسے ہم دیکھنا نہیں چاہتے ہوں.....''

رون نے غصیلی نظروں سے اسے گھورا پھر اپنی پتلون کی جیب میں سے چاندی کی ایک چھوٹی سی چیز باہر نکالی۔

''اس کی مدد سے.....!''

''ڈیلومانیٹر؟'' اس نے پوچھا اور وہ اتنی حیران تھی کہ کچھ لمحے پہلے کی ناراضگی بھلا بیٹھی۔

''یہ صرف روشنیاں جلانے اور بجھانے کے کام نہیں آتا ہے۔'' رون نے کہا۔ ''مجھے معلوم نہیں ہے کہ یہ کیسے کام کرتا ہے؟ یا پھر ایسا اسی وقت کیوں ہوا تھا اور کسی دوسرے وقت میں ایسا کیوں نہیں ہوا کیونکہ جانے کے بعد سے ہی میں لوٹ کر واپس آنا چاہتا تھا مگر میں کرسمس کی صبح ریڈیو سن رہا تھا اور میں نے..... میں نے تمہاری آواز سنی.....''

اس نے ہرمائنی کی طرف دیکھا۔

''تم یہ کہہ رہے ہو کہ تم نے ریڈیو پر میری آواز سنی؟'' ہرمائنی نے حیرت سے پوچھا۔

''نہیں! میں نے تمہاری آواز اپنی جیب میں سے آتی ہوئی سنی تھی۔ تمہاری آواز.....'' اس نے ایک بار پھر ڈیلومانیٹر دکھایا۔ ''اس میں سے آ رہی تھی.....''

''اور بھلا میں کیا کہہ رہی تھی؟'' ہرمائنی نے پوچھا۔ اس کی آواز میں شکوک وشبہات اور تجسس کا ملا جلا عنصر جھلک رہا تھا۔

''میرا نام......رون......اور تم نے......چھڑی کے بارے میں بھی کچھ کہا تھا......''

ہرمائنی کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ ہیری کو یاد آ گیا کہ رون کے جانے کے بعد پہلی بار ان میں سے کسی نے رون کا زور سے لیا تھا۔ ہرمائنی نے اس کا ذکر وقت کیا تھا جب وہ ہیری کی چھڑی ٹھیک کرنے کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے۔

''تو میں نے اسے باہر نکالا۔'' رون نے آگے کہا اور ڈیلومانیٹر کی طرف دیکھا۔ ''اور حالانکہ یہ پہلے جیسا ہی دکھائی دے رہا تھا مگر مجھے یقین تھا کہ میں نے تمہاری ہی آواز سنی ہے۔ میں نے اسے کلک کیا۔ اس سے میرے کمرے کی روشنی بجھ گئی مگر کھڑکی کے باہر ٹھیک اسی وقت ایک دوسری روشنی دکھائی دی۔''

رون نے اپنا خالی ہاتھ اُٹھا کر سامنے کی طرف اشارہ کیا۔ اس کی نظریں کسی ایسی چیز پر مرتکز تھیں جیسے ہیری یا ہرمائنی نہیں دیکھ سکتے تھے۔

''وہ روشنی کا ہالہ تھا۔ ایک طرح کا نیلا ہالہ۔ لرزتی ہوئی روشنی......جیسی عموماً گھریری کنجی کے اردگرد رہتی ہے۔ تم جانتے ہو، ہے نا؟''

''ہاں......'' ہیری اور ہرمائنی نے ایک ساتھ کہا۔

''میں جان گیا کہ یہ وہی تھی۔'' رون نے کہا۔ ''میں نے اپنا سامان سمیٹا اور پھر بیگ لے کر باغیچے میں جا پہنچا......روشنی والا چھوٹا ہالہ وہاں منڈلا رہا تھا، میرا انتظار کر رہا تھا اور جب میں باہر نکلا تو یہ چلنے لگا۔ میں پودوں کے پیچھے تک اس کے تعاقب میں گیا اور پھر وہ......وہ ہالہ میرے وجود میں اتر گیا۔''

''کیا ہوا؟'' ہیری نے کہا۔ اسے یقین نہیں ہو رہا تھا کہ اس نے صحیح سنا تھا۔

''یہ ایک طرح سے میری طرف تیرتا ہوا بڑھا۔'' رون نے کہا اور اپنی انگلی سے اشارہ کیا۔ ''وہ ہالہ سیدھا میرے سینے کی طرف اور پھر......وہ پار نکل گیا یہاں......'' اس نے اپنے دل کی طرف اشارہ کیا۔ ''میں اسے محسوس کر سکتا تھا، یہ گرم تھا۔ اس کے وجود میں پہنچنے کے بعد ہی میں جان گیا کہ مجھے کیا کرنا تھا۔ میں جان گیا کہ یہ مجھے وہاں لے جانا چاہتا تھا تو میں نے نقاب اُڑان بھری اور ایک پہاڑی پر پہنچ گیا۔ وہاں ہر طرف برف ہی برف تھی......''

''اوہ ہاں! ہم وہاں ٹھہرے تھے۔'' ہیری نے کہا۔ ''ہم نے وہاں دو راتیں بسر کی تھیں اور دوسری رات مجھے اندھیرے میں کسی کے چلنے اور آوازیں لگانے کی گونج بھی محسوس ہوئی تھی۔''

''ہاں! دیکھو وہ میں ہی تھا۔'' رون نے کہا۔ ''تمہارے حفاظتی حصار کافی طاقتور ہیں کیونکہ میں نہ تو تمہیں دیکھ پایا اور نہ ہی تمہاری آواز سن پایا۔ مجھے یقین تھا کہ تم لوگ اردگرد کہیں موجود ہو گے۔ اس لئے بالآخر میں اپنے تھیلے والے بستر میں گھس کر تم لوگوں کے دکھائی دینے کا انتظار کرتا رہا۔ میں نے سوچا تھا کہ خیمے سمیٹتے وقت تم دونوں مجھے دکھائی دے جاؤ گے۔''

''نہیں!'' ہرمائنی نے کہا۔ ''ہم لوگ حفظ ماتقدم کے طور پر غیبی چوغے میں ثقاب اُڑان بھر گئے تھے اور ہم واقعی وقت سے بہت پہلے ہی وہاں سے چلے گئے تھے کیونکہ جیسا ہیری نے کہا، ہمیں وہاں کسی کے بھٹکنے کی آوازیں سنائی دی تھیں۔''

''میں سارا دن اسی پہاڑی پر ٹھہرا رہا۔'' رون نے کہا۔ ''میں امید کرتا رہا کہ تم دکھائی دے جاؤ گے مگر جب اندھیرا چھانے لگا تو میں سمجھ گیا کہ تم لوگ کہیں اور جا چکے ہو۔ اس لئے میں نے دوبارہ ڈیلومانیٹر کو کلک کیا۔ نیلی روشنی کا ہالہ باہر نکلا اور پہلے کی طرح میرے وجود میں اتر گیا۔ میں ثقاب اُڑان بھر کر اس جنگل میں پہنچ گیا۔ اب بھی میں تمہیں دیکھ نہیں سکتا تھا...... اس لئے میں نے بس یہ امید کی کہ تم میں سے کوئی میری نگاہ میں آ جائے...... اور ہیری دکھائی دے گیا۔ ظاہر ہے کہ ہرن کو میں نے اس سے پہلے ہی دیکھ لیا تھا......''

''تم نے کس دیکھا تھا؟'' ہرمائنی نے تیکھی آواز میں پوچھا۔

انہوں نے وضاحت کی کہ کیا ہوا تھا؟ جب سفید ہرن اور پانی کے گڑھے میں تلوار والی کہانی آگے بڑھی تو ہرمائنی ان دونوں کی طرف باری باری تیوریاں چڑھا کر خونخوار نظروں سے دیکھتی رہی۔ اس کی توجہ اب اتنی زیادہ کہانی پر مرتکز تھی کہ وہ اپنے ہاتھ پیر کو باندھے رکھنا فراموش کر چکی تھی۔

''مگر وہ تو یقیناً پشت بانی تخیل ہی ہوگا۔'' اس نے کہا۔ ''کیا تم یہ نہیں دیکھ پائے کہ اسے کس نے نمودار کر رکھا تھا؟ کیا تمہیں کوئی بھی دکھائی نہیں دیا؟ اور ہرن تمہیں تلوار کے پاس لے گئی۔ مجھے یقین نہیں ہو رہا ہے...... پھر کیا ہوا؟''

رون نے وضاحت کی کہ کس طرح اس نے ہیری کو پانی کے گڑھے میں چھلانگ لگاتے ہوئے دیکھا اور وہ اس کے دوبارہ سطح پر ابھرنے کا انتظار کرنے لگا۔ پھر اسے احساس ہوا کہ کچھ نہ کچھ گڑبڑ ہوگئی تھی، اس لئے اس نے غوطہ لگا کر پہلے ہیری کو پانی میں سے باہر نکالا پھر تلوار نکالنے کیلئے غوطہ لگایا۔ لاکٹ کو کھولنے تک کی بات بتانے کے بعد وہ جھجکا اور ہیری نے فوراً آگے کہا۔

''...... اور پھر رون نے تلوار سے اس پر وار کر دیا۔''

''اور وہ...... وہ تباہ ہو گیا؟ بس اسی طرح؟'' ہرمائنی نے بڑبڑا کر پوچھا۔

''اس میں سے...... اس میں سے ایک چیخ سنائی دی تھی!'' ہیری نے رون کو کنکھیوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ''یہ دیکھو!''

ہیری نے چٹخا ہوا لاکٹ ہرمائنی کی گود میں پھینک دیا۔ ہرمائنی نے محتاط انداز میں اُٹھا کر اس کی کھڑکیوں کے سوراخ کا معائنہ کیا۔ ہیری نے فیصلہ کیا کہ اب بالآخر یہ کرنا محفوظ رہے گا۔ اس نے ہرمائنی کی چھڑی لہرا کر درمیان میں موجود نادیدہ دیوار ہٹا دی اور رون کی طرف متوجہ ہوا۔

''تم نے ابھی ابھی کہا تھا کہ راہزن گروہ سے تم نے ایک اضافی چھڑی چھین لی تھی؟''

''کیا مطلب؟...... اوہ ہاں!'' رون نے بوکھلا کر کہا جو اب بھی ہرمائنی کو لاکٹ کا معائنہ کرتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔ اس نے اپنے بیگ کا ایک کنڈا سرکایا اور اس کی جیب میں سے ایک چھوٹی گہرے رنگ کی چھڑی باہر نکالی۔ ''یہ لو...... میں نے سوچا تھا کہ ایک اضافی

چھڑی کا پاس رکھنا فائدے مند ثابت ہوسکتا ہے......''

''تم نے صحیح سوچا تھا۔'' ہیری نے اپنا ہاتھ آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔''میری چھڑی ٹوٹ گئی ہے......''

''تم مذاق کر رہے ہو؟'' رون نے چونک کر کہا مگر اسی لمحے ہرمائنی اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑی رہی جس سے اس کی بات چہرے پر چھانے والی دہشت میں کھوگئی۔

ہرمائنی نے چٹخا ہوا لاکٹ اپنے بیگ میں ڈال دیا اور پھر خاموشی کے ساتھ اپنے بستر پر چڑھ کر کمبلوں کے بیچ لیٹ گئی۔

رون نے ہیری کو چھڑی تھما دی۔

''میرا خیال ہے کہ اس سے اچھی چیز کا تو میں تصور ہی نہیں کر سکتا تھا......''

''ہاں!'' رون نے کہا۔''اس سے بھی زیادہ برا ہوسکتا تھا۔ ان پرندوں کو بھول گئے جو اس نے مجھ پر حملے کیلئے چھوڑ دیئے تھے؟''

''میں نے ابھی یہ ارادہ بدلا نہیں ہے۔'' کمبلوں کے نیچے سے ہرمائنی کی دبی ہوئی آواز سنائی دی مگر ہیری نے دیکھا کہ اپنے بیگ سے کلیجی رنگ کا پاجامہ نکالتے ہوئے رون آہستگی سے مسکرا رہا تھا۔

☆☆☆☆

بیسواں باب

# ژینوفیلیس لوگڈ

ہیری کو توقع نہیں تھی کہ ہرمائنی کا غصہ رات بھر میں ہی ٹھنڈا ہو جائے گا، اس لئے یہ دیکھ کر کوئی حیرت نہیں ہوئی کہ وہ اگلی صبح چپ چاپ رہی اور انہیں قہر آلود نظروں سے دیکھتی رہی۔ رون بھی ہرمائنی کے سامنے بھیگی بلی کر اُداس دکھائی دینے کی اداکاری کرتا رہا تا کہ ہرمائنی کو اس کی پشیمانی کا یقین ہو جائے۔ دراصل ماحول اتنا سنجیدہ تھا کہ ہیری کو محسوس ہوا جیسے کوئی تدفین کی رسوم ادا کی جا رہی ہوں، جس میں صرف وہی مغموم نہیں تھا۔ ویسے ہیری کے ساتھ تنہائی میں (پانی لاتے اور کھمبیوں کی تلاش کے دوران) رون خاصا خوش دکھائی دیا۔

''کسی نے ہماری مدد کی۔'' وہ بار بار یہی کہتا رہا۔ ''کسی نے اس ہرن کو بھیجا تھا۔ کوئی ہماری طرفداری کا چوری چھپے اظہار کر رہا ہے۔ چلو! ایک پٹاری تو کم ہوئی، ہے نا دوست؟''

لاکٹ کے تباہ ہو جانے کے بعد ان کا حوصلہ بڑھ گیا تھا، اب وہ باقی پٹاریوں کی ممکنہ جگہوں کے بارے میں بحث کرنے لگے تھے حالانکہ وہ اس موضوع پر پہلے بھی کئی بار گفتگو کر چکے تھے مگر ہیری اب خود میں امید بھرا حوصلہ محسوس کر رہا تھا۔ اسے یقین تھا کہ ایک کامیابی ملنے کے بعد آگے مزید کامیابیاں ضرور ملیں گی۔ ہرمائنی کا چڑچڑاپن بھی اس کے حوصلوں کے سامنے بے معنی ہو گیا تھا۔ قسمت کے اچانک یوں پلٹنے، پراسرار ہرن کی آمد، گری فنڈر کی تلوار ملنے اور سب سے بڑھ کر رون کے لوٹنے سے ہیری اتنا خوش تھا کہ منہ لٹکا کر بیٹھنا قطعی گوارا نہ کیا۔

شام کے آتے آتے وہ اور رون یاسیت پھیلائے ہرمائنی کے پاس سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے۔ اس کے لئے انہوں نے پتوں کے بغیر جھاڑیوں میں سے سیاہ بیر تلاش کرنے کا بہانہ بنایا تھا جو وہاں ہوتے ہی نہیں تھے۔ بہر حال، ان کا اصلی مقصد گذشتہ خبروں کو آپس میں باٹنا تھا۔ ہیری نے رون کو اپنے اور ہرمائنی کے بارے میں تمام غیر معمولی واقعات سے بھرپور انداز میں باخبر کیا اور گوڈرک ہولو میں ہونے والی جان لیوا حادثے کے بارے میں بھی کھل کر بتا دیا تھا۔ اب رون ہیری کو یہ بتا رہا تھا کہ کچھ ہفتے باہر رہنے کے دوران اسے جادوئی معاشرے کے بارے میں کیا کیا معلوم ہوا تھا؟

رون نے بتایا کہ پیدائشی ماگلو جادوگر محکمے کی رسائی سے بچنے کیلئے کیسی کیسی بدحواسی اور بوکھلاہٹ بھری کوششیں کر رہے تھے پھر اس نے ہیری سے پوچھا۔ ''......اور تمہیں ممنوعہ لفظ کے بارے میں کیسے خبر ہوگئی؟''

''کیا مطلب؟''

''تم نے اور ہرمائنی نے تم جانتے ہو کون؟ کا نام لینا بند کر دیا ہے۔''

''اوہ ہاں! یہ بری عادت کی طرح ہی ہو گیا ہے، اب خود بخود منہ سے پھسل جاتا ہے۔'' ہیری نے کہا۔ ''ویسے مجھے تو اس سے کوئی مسئلہ نہیں ہے کہ میں والڈ......''

''نہیں......'' رون اتنی زور سے گرجا کہ ہیری اچھل کر جھاڑی پر جا گرا۔ اور ہرمائنی (جس کی ناک خیمے کے دخلی راستے پر ایک کتاب پر جھکی ہوئی تھی) نے تیوریاں چڑھا کر ان کی طرف دیکھا۔ ''اوہ معاف کرنا......'' رون نے ہیری کو خاردار جھاڑیوں سے باہر کھینچ کر نکالا۔ ''مگر اس نام پر تاریک سحر کیا گیا ہے، ہیری! مرگ خور اسی طرح اپنے دشمن کا پتہ معلوم کر لیتے ہیں۔ اس کا نام لیتے ہی تمام حفاظتی حصار خود بخود ٹوٹ جاتے ہیں۔ اس سے کسی قسم کی جادوئی کھلبلی مچ جاتی ہے......ٹوٹنہم کورٹ روڈ میں اسی نام کی وجہ سے ہمارا ٹھکانہ مرگ خوروں کو معلوم ہو گیا تھا......''

''کیونکہ ہم نے اس کا نام لیا تھا؟''

''بالکل! اس بات کیلئے ان کی تعریف کرنا چاہئے۔ اس میں سمجھداری محسوس ہوتی ہے۔ صرف وہ لوگ ہی اس کا نام لینے کی ہمت کر لیتے ہیں جو اس سے ٹکرانے کے بارے میں سنجیدہ ہوتے ہیں جیسے ڈمبل ڈور۔ اب انہوں نے اس نام کو لینے پر پابندی عائد کر دی ہے۔ اس نام کو لینے والے ہر فرد کو آسانی سے تلاش کیا جا سکتا ہے۔ ققنس کے گروہ کے جانبازوں کا فوری طور پر سراغ لگا لینے کا یہ مؤثر طریقہ تھا، اسی لئے کنگ سلے بھی پکڑ میں آتے آتے بال بال بچا تھا......''

''تم مذاق کر رہے ہو؟''

''نہیں! بل نے مجھے بتایا تھا کہ کچھ مرگ خوروں نے کنگ سلے کو گھیر لیا مگر وہ بھرپور مقابلہ کرتے ہوئے بچ نکلا۔ وہ بھی اب ہماری طرح ہی پوشیدہ ہو چکا ہے۔'' رون نے سوچتے ہوئے چھڑی کی نوک سے اپنی ٹھوڑی کھجائی۔ ''تمہیں ایسا تو نہیں لگتا کہ وہ ہرن ہماری طرف کنگ سلے نے ہی بھیجا ہو......؟''

''اس کا پشت بانی تخیل سیاہ گوش ہے۔ ہم نے اسے شادی میں دیکھا تھا، یاد ہے نا؟''

''اوہ ہاں!......''

وہ جھاڑیوں کی باڑھ کے کنارے کنارے آگے بڑھے اور ہرمائنی اور خیمے سے دور ہو گئے۔

''ہیری!......تمہیں ایسا تو نہیں محسوس ہوتا ہے کہ یہ ڈمبل ڈور نے کیا ہو گا؟''

''ڈمبل ڈور نے کیا کیا ہوگا؟''

رون جھجکا......

''ڈمبل ڈور...... ہرن؟ میرا مطلب ہے کہ......'' رون ہیری کو کنکھیوں سے دیکھ رہا تھا۔'' آخری بار اصلی تلوار انہی کے پاس تھی، ہے نا؟''

''ڈمبل ڈور مر چکے ہیں۔'' اس نے اپنا سر ہلاتے ہوئے کہا۔''میں نے انہیں مرتے ہوئے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔ میں نے ان کی لاش دیکھی تھی۔ وہ یقیناً چلے گئے ہیں، ویسے بھی ان کا پشت بانی تخیل ہرن نہیں تھا...... ققنس تھا۔''

''پشت بانی تخیل تبدیل بھی تو کیا جا سکتا ہے، ہے نا؟'' رون نے کہا۔''ٹونکس کا پشت بانی تخیل بدل نہیں گیا تھا؟''

''ایسا کہا جا سکتا تھا...... اگر ڈمبل ڈور زندہ ہوتے تو وہ ہمارے سامنے کیوں نہیں آتے؟ وہ ہمیں اپنے ہاتھوں سے تلوار کیوں نہیں دے دیتے؟''

''معلوم نہیں!'' رون نے کہا۔''شاید اسی وجہ سے جس وجہ سے انہوں نے زندہ رہتے ہوئے تمہیں تلوار نہیں دی تھی؟ شاید اسی وجہ سے جس وجہ سے انہوں نے تمہیں ایک پرانی سنہری گیند اور ہرمائنی کو بچوں کی کہانیوں والی کتاب دی تھی؟''

''یعنی......؟'' ہیری نے رون پر گہری نگاہ ڈالتے ہوئے پوچھا، وہ اس کے جواب کا بے قراری سے انتظار کر رہا تھا۔

''کچھ کہہ نہیں سکتا۔'' رون نے کہا۔''پہلے میں سوچتا تھا کہ وہ مذاق کر رہے تھے یا...... یا وہ اس کام کو زیادہ مشکل بنانا چاہتے تھے مگر اب مجھے ایسا نہیں لگتا ہے۔ دیکھو! جب انہوں نے مجھے یہ ڈیلو مانیٹر دیا تھا تو وہ یہ بات جانتے تھے کہ وہ کیا کر رہے ہیں، ہے نا؟...... انہیں!'' رون کے کان اچانک سرخ ہو گئے اور وہ اپنے پیروں کے نیچے گھاس کے تنکوں کو دیکھنے لگا جسے وہ اپنے انگوٹھے سے کرید رہا تھا۔''انہیں یہ معلوم ہوگا کہ میں تم لوگوں کو چھوڑ کر چلا جاؤں گا......''

''نہیں......'' ہیری نے اس کی بات کی تصحیح کرتے ہوئے کہا۔''انہیں ضرور معلوم ہوگا کہ تم ہمارے پاس لوٹ کر آنا چاہو گے۔''

رون نے اس کی طرف تشکر آمیز نظروں سے دیکھا مگر وہ بدستور عجیب سا دکھائی دیا۔

''ڈمبل ڈور کی بات چل ہی نکلی ہے تو کیا تم نے سنا ہے کہ سٹیکر نے ان کے بارے میں کیا کیا لکھا ہے؟'' ہیری نے کسی حد تک موضوع بدلنے کیلئے نئی بات نکلی۔

''اوہ ہاں!'' رون فوراً بولا۔''لوگ اس بارے میں کافی باتیں کر رہے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اگر ماحول الگ ہوتا تو یہ بڑی بدنامی بھری خبر ہوتی کہ ڈمبل ڈور مشہور اور بدنام تاریک جادوگر گرینڈ لوالڈ سے دوستی رکھتے تھے مگر اب یہ ڈمبل ڈور کو ناپسند کرنے والوں کیلئے مضحکہ خیز بات ہے اور انہیں سمجھنے والے لوگوں کے چہرے پر ایک طرح کا طمانچہ ہے۔ ویسے مجھے نہیں لگتا کہ یہ کوئی اتنی بڑی بات ہے۔ وہ اس وقت کم عمر تھے، جب انہوں نے......''

''وہ ہماری ہی عمر کے تھے۔'' ہیری بول اُٹھا۔جیسا اس نے ہرمائنی سے کہا تھا۔اس کے چہرے کے تاثرات سے ہی رون سمجھ گیا کہ اس موضوع پر مزید کوئی بات کرنا مناسب نہیں ہے۔

ایک بڑی مکڑی جھاڑیوں میں بنے ہوئے جالے کے درمیان بیٹھی ہوئی دکھائی دی۔ ہیری نے اس پر اس چھڑی سے نشانہ باندھا جو رون نے اسے پچھلی رات ہی دی تھی۔ ہرمائنی نے صبح اس کا معائنہ کر کے بتایا تھا کہ وہ خاردار جھاڑی کی لکڑی کی ہے۔

''فلوستم......''

جالے میں بیٹھی ہوئی مکڑی ہلکا سا کانپ گئی اور ہلی۔ ہیری نے دوبارہ کوشش کی۔اس بار مکڑی اپنی جسامت سے تھوڑی بڑی ہو گئی تھی۔

''مت کرو......'' رون نے تیکھی آواز میں چیخ کر کہا۔''مجھے افسوس ہے کہ میں نے یہ کہا تھا کہ ڈمبل ڈور اس وقت کم عمر تھے...... اب ٹھیک ہے، ہے نا؟''

ہیری بھول گیا تھا کہ رون کو مکڑیوں سے ڈر لگتا تھا اور وہ ان سے گھن کھاتا تھا۔

''اوہ معاف کرنا......نفلوستم......''

مگر مکڑی چھوٹی نہیں ہوئی۔ ہیری نے اپنی خاردار جھاڑی کی لکڑی کی چھڑی کی طرف دیکھا۔اس دن اب تک اس نے اس پر جو بھی جادوئی کلمہ پڑھا تھا، اس کا نتیجہ ققنس کے پر والی چھڑی کے مقابلے میں بے حد کمزور ثابت ہوا تھا۔نئی چھڑی خلل زدہ سی لگ رہی تھی۔ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے بازو کے سرے پر کسی دوسرے کا ہاتھ چپک کر رہ گیا ہو۔

''تمہیں بس اس پر ریاضت کی ضرورت ہے۔'' ہرمائنی نے کہا جو بغیر آواز کئے ان کے عقب میں پہنچ گئی تھی اور کھڑے ہو کر ہیری کی مکڑی کو بڑا چھوٹا کرنے کی کوشش کو متفکر نگاہوں سے دیکھ رہی تھی۔''سب کچھ قوت ارادی اور اعتماد پر منحصر ہوتا ہے، ہیری!''

وہ جانتا تھا کہ ہرمائنی اس طرح کیوں کہہ رہی تھی؟ اس کی چھڑی ٹوٹنے کے معاملے میں وہ اب بھی خود کو ملزم تصور کر رہی تھی۔ ہیری نے اسے ملامت کو روک لیا جو اس کے ہونٹوں تک آ گئی تھی۔ وہ کہنے ہی والا تھا کہ اگر اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے تو ہرمائنی اپنی چھڑی ہیری کو دے کر خود خاردار جھاڑی کی لکڑی والی چھڑی کا استعمال کر کے دیکھ لے۔ بہرحال، وہ اس سے اپنے تعلقات کو برقرار رکھنا چاہتا تھا اس لئے خاموش رہا۔مگر جب رون نے ہرمائنی کو جوشیلے انداز میں تھوڑا اکر دیکھا تو وہ تیزی سے واپس چلی گئی اور ایک بار پھر اپنی کتاب کے پیچھے اوجھل ہو گئی۔

اندھیرا پھیلنے پر وہ تینوں خیمے میں لوٹ آئے۔ ہیری نے پہریداری کیلئے پہلے پہر کی ذمہ داری سنبھال لی۔ داخلی راستے پر بیٹھ کر وہ خاردار جھاڑی کی لکڑی والی چھڑی سے ریاضت کرنے کی کوشش کرنے لگا۔اس نے چھڑی لہرا کر اپنے پاؤں کے پاس پڑے کچھ چھوٹے پتھروں کو اُٹھانے کی کوشش کی مگر اس کا جادو اب بھی پرانی چھڑی کے مقابلے میں بہت سٹپٹایا ہوا اور کمزور محسوس ہو رہا تھا۔

ہرمائنی اپنے بستر پر لیٹ کر کتاب کے مطالعے میں مشغول تھی۔ رون نے اس کی طرف کئی بار گھبراہٹ بھری نظروں سے دیکھنے کے بعد اپنے بیگ میں سے لکڑی کا ایک چھوٹا سا ریڈیو باہر نکالا اور کسی سٹیشن کو پکڑنے کیلئے ناب گھمانے لگا۔

''اس میں ایک پروگرام چلتا ہے۔'' اس نے ہیری کی طرف دیکھتے ہوئے آہستگی سے کہا۔ ''جس میں صحیح خبریں دی جاتی ہیں۔ باقی سب تو تم جانتے ہو کون؟ کی طرفداری کرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں اور محکمے کی ہدایات پر کمربستہ دکھائی دیتے ہیں مگر یہ پروگرام...... جب تم سنو گے تو خود ہی سمجھ جاؤ گے۔ یہ کافی دلچسپ ہے۔ مسئلہ صرف اتنا ہے کہ وہ ہر رات کو نشریات نہیں پیش کر سکتے۔ وہ لگاتار اپنی جگہ تبدیل کرتے رہتے ہیں تاکہ چھاپہ نہ پڑ جائے۔ اسے سننے کیلئے محفوظ شناخت کی ضرورت پڑتی ہے...... پریشانی کی بات یہ ہے کہ میں شناخت بھول گیا ہوں......''

اس نے اپنے ریڈیو کے بالائی حصے کو اپنی چھڑی سے ڈھول کی طرح بجایا اور کچھ بڑبڑانے لگا۔ بیچ بیچ میں وہ ہرمائنی کو کنکھیوں سے دیکھتا جا رہا تھا۔ ظاہر ہے کہ اسے اندیشہ محسوس ہو رہا تھا کہ وہ غصے میں کچھ بولے گی مگر ہرمائنی نے اسے اس طرح نظرانداز کر دیا جیسے وہ وہاں موجود ہی نہیں تھا۔ قریباً دس منٹ تک رون اپنی چھڑی سے ریڈیو کی سطح ٹھونکتا رہا، ہرمائنی اپنی کتاب کے صفحات پلٹتی رہی اور ہیری اپنی نئی چھڑی سے مشق کرنے کی کوشش کرتا رہا۔

بالآخر ہرمائنی اپنے بستر سے نیچے اتری، رون نے فوراً چھڑی ٹھونکنا بند کر دی۔

''اگر تمہیں پریشانی ہو رہی ہے تو میں بند کر دیتا ہوں۔'' اس نے ہرمائنی سے گھبرا کر کہا۔

ہرمائنی نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا بلکہ وہ باہر ہیری کے پاس پہنچ گئی۔

''مجھے تم سے کچھ بات کرنا ہے......''

ہیری نے نظریں گھما کر اس کتاب کی طرف دیکھا جو اب بھی ہرمائنی کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی تھی۔ اس کا عنوان صاف دکھائی دے رہا تھا۔ 'ایلبس ڈمبل ڈور، زندگی اور فریب کا تسلسل!'

''کیا بات؟'' اس نے سہمے ہوئے انداز میں پوچھا۔ اس کے دماغ میں فوراً یہ بات آئی کہ اس کتاب میں ایک باب اس پر بھی تو تھا۔ وہ اس وقت ڈمبل ڈور کے ساتھ اپنے تعلقات کے بارے میں ریٹا سٹیکر کی کہانی سننے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا تھا۔ بہرحال، ہرمائنی کا جواب بالکل متضاد ثابت ہوا۔

''میں ژینوفیلیس لوگڈ سے ملنے کیلئے جانا چاہتی ہوں......''

ہیری نے اس کی طرف گھور کر دیکھا۔

''کیا کہا......؟''

''ژینوفیلیس لوگڈ...... لونا کے ڈیڈی! میں جا کر ان سے کچھ بات کرنا چاہتی ہوں۔''

''ار...... کیوں؟''

ہرمائنی نے گہری سانس لی جیسے خود کو تیار کر رہی ہو پھر وہ بولی۔ ''اس نشان کے بارے میں۔ بیڈل باڈ کی کہانیوں والی کتاب کے نشان کے بارے میں...... یہ دیکھو!''

اس نے ایلبس ڈمبل ڈور م زندگی اور فریب کا تسلسل نامی کتاب ہیری کی متحیر اور بے یقینی کے عالم میں پھیلی ہوئی آنکھوں کے نیچے رکھ دی۔ ہیری نے اس کی طرف دیکھا۔ وہاں پر گرینڈ لوالڈ کو لکھے ہوئے ڈمبل ڈور کے حقیقی خط کی عکسی تصویر دکھائی دے رہی تھی۔ ہیری اس پتلی اور ترچھی تحریر کو اچھی طرح پہچانتا تھا۔ وہ بالکل اصلی خط ہی تھا، یہ ثبوت دیکھ کر اسے اچھا نہیں لگا کہ ڈمبل ڈور نے واقعی وہ الفاظ لکھے تھے اور ریٹا کی کہانی من گھڑت نہیں تھی۔

''دستخط......'' ہرمائنی بولی۔ ''دستخط دیکھو ہیری!''

اس نے اپنی نگاہ زیریں حصے پر ڈالی۔ ایک لمحے کیلئے تو اسے سمجھ میں نہیں آیا کہ ہرمائنی دراصل کیا کہنا چاہ رہی تھی۔ بہرحال، اپنی روشن چھڑی قریب لا کر جب اس نے غور سے ان کی طرف دیکھا تو اسے ہرمائنی کی بات سمجھ میں آ گئی۔ ڈمبل ڈور نے ایلبس کے ایل کی جگہ پر وہی پراسرار تکونی مثلث نشان بنا دیا تھا جو اس نے بیڈل باڈ کی کہانیوں والی کتاب میں دیکھا تھا۔

''ار...... تم کیا......؟'' رون نے ہلکی پھلکی آواز میں پوچھنا چاہا مگر جب ہرمائنی نے قہر آلود نظر اس پر ڈالی تو وہ خاموش ہو گیا اور وہ دوبارہ ہیری کی طرف متوجہ ہوئی۔

''یہ نشان بار بار آ جاتا ہے، ہے نا؟'' اس نے کہا۔ ''میں جانتی ہوں، وکٹر نے کہا تھا کہ یہ گرینڈ لوالڈ کا نشان ہے مگر یہ غیر معمولی طور پر گوڈرک ہولو میں اس پرانی قبر پر بھی بنا تھا اور قبر کے کتبے کی تاریخ گرینڈ لوالڈ کے دور سے کہیں زیادہ پرانی تھی اور یہ نشان اس کتاب میں بھی ہے۔ دیکھو! ڈمبل ڈور یا گرینڈ لوالڈ سے تو ہم اب اس کا مطلب نہیں دریافت کر سکتے ہیں۔ مجھے تو یہ بھی نہیں معلوم ہے کہ گرینڈ لوالڈ زندہ بھی ہے یا نہیں...... مگر ہم مسٹر لوگڈ سے اس کے بارے میں ضرور دریافت کر سکتے ہیں۔ شادی میں یہ نشان ان کے گلے میں لاکٹ کی شکل میں لٹک رہا تھا۔ مجھے یقین ہے کہ یہ انتہائی اہم چیز ہے، ہیری!''

ہیری نے فوری طور پر کوئی جواب نہیں دیا۔ اس نے ہرمائنی کے جوش و خروش سے بھرے ہوئے چہرے کی طرف دیکھا اور پھر اردگرد کے اندھیرے میں دیکھتے ہوئے سوچ بچار کرنے لگا۔

''ہرمائنی!'' کافی طویل سوچ بچار کے بعد وہ بولا۔ ''ہمیں ایک اور گوڈرک ہولو کی ضرورت نہیں ہے۔ تمہیں معلوم ہے کہ ہم اسی قسم کی گفتگو کرنے کے بعد وہاں گئے تھے اور......''

''مگر یہ نشان بار بار بیچ میں ٹپک پڑتا ہے، ہیری!...... سوچو! ڈمبل ڈور میرے لئے بیڈل باڈ کی کہانیوں والی کتاب چھوڑ گئے تھے۔ تمہیں یہ کیسے کہہ سکتے ہو کہ ہمیں اس نشان کے بارے میں معلومات حاصل نہیں کرنا چاہئیں؟''

''لوایک بار پھر معاملہ اسی نتیجے پر آن پہنچا ہے!'' ہیری نے تضحیک آمیز چڑ چڑے پن سے کہا۔ ''ہم خود کو یہ یقین دلانے کی کوشش کررہے ہیں کہ ڈمبل ڈور ہمارے کیلئے مخفی نشان اور سراغ چھوڑ گئے ہیں......''

''ویسے سچ کہوں تو ڈیلو مانیٹر اس معاملے میں کافی کارآمد ثابت ہوا ہے۔'' رون نے پیچھے سے آواز لگائی۔ ''میرا بھی یہی خیال ہے کہ ہرمائنی صحیح کہہ رہی ہے۔ مجھے اندازہ ہورہا ہے کہ ہمیں مسٹر لوگڈ سے ملاقات کیلئے جانا ہی چاہئے......''

ہیری اسے غصیلی نظروں سے دیکھنے لگا۔ اسے پورا یقین تھا کہ رون ہرمائنی کی بات کی حمایت محض اس لئے کررہا تھا کیونکہ وہ بھی اُس تکونی مثلث کے نشان کا مطلب سمجھنا چاہتا تھا۔

''یہ سفر گوڈرک ہولو جیسا نہیں ثابت ہوگا۔'' رون نے مزید کہا۔ ''مسٹر لوگڈ کافی عرصے سے تمہاری طرفداری کررہے ہیں۔ حیلہ سخن لگاتار تمہاری پیروی میں مصروف ہے۔ اس میں ہر بار لوگوں سے کہا جاتا ہے کہ انہیں تمہاری مدد کرنا چاہئے......''

''میرا خیال ہے کہ یہ اہم معاملہ ہے۔'' ہرمائنی نے سنجیدگی سے کہا۔

''اگر یہ واقعی اہم ترین ہوتا تو ڈمبل ڈور نے مرنے سے پہلے اس کے بارے میں کیوں نہیں بتایا؟'' ہیری نے مزاحمت کرتے ہوئے بولا۔

''ممکن ہے کہ...... ممکن ہے کہ یہ ایسی چیز ہو جو تمہیں خود ہی تلاش کرنا ہو۔'' ہرمائنی نے تنکے کا سہارا لیتے ہوئے کہا۔

''بالکل! یہ دانائی کی بات ہے۔'' رون نے چمچہ گیری کرتے ہوئے کہا۔

''نہیں یہ کوئی دانائی والی بات نہیں ہے۔'' ہرمائنی نے تنک کر کہا۔ ''مگر مجھے اب بھی محسوس ہوتا ہے کہ ہمیں جاکر مسٹر لوگڈ سے بات کرنا چاہئے۔ ایک ایسی مبہم علامت جو ڈمبل ڈور، گرینڈل والڈ اور گوڈرک ہولو کو باہمی طور پر جوڑتی ہے؟ ہیری! مجھے یقین ہے کہ ہمیں اس کے بارے میں جاننا ہی چاہئے۔''

''چلو! اس پر رائے شماری کرلیتے ہیں۔'' رون نے جلدی سے کہا۔ ''جو لوگ مسٹر لوگڈ سے ملنے کیلئے جانا چاہتے ہیں وہ اس کے حق میں ہاتھ کھڑا کریں......''

رون نے ہرمائنی سے بھی پہلے ہاتھ ہوا میں اُٹھا دیا۔ ہرمائنی کے ہونٹ اشتیاق بھرے انداز میں کانپ گئے، جب اس نے بھی اپنا ہاتھ ہوا میں اُٹھا دیا۔

''تم ہار گئے ہو ہیری! معاف کرنا......'' رون نے اس کی پشت پر دھول جماتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔'' ہیری نے کہا۔ ایک طرف تو اسے یہ دیکھ کر تھوڑا لطف محسوس ہوا تھا مگر ساتھ ہی دوسری طرف تھوڑی ناگواری بھی محسوس ہوئی تھی۔ ''بس ایک بار مسٹر لوگڈ سے ملنے کے بعد ہمیں اگلی پٹاری کی تلاش میں نکل کھڑا ہونا چاہئے، ٹھیک ہے؟ ویسے مسٹر لوگڈ کا گھر ہے کہاں؟ کیا تم میں سے کسی کو پتہ ٹھکانہ معلوم ہے......؟''

''ہاں! میرے گھر سے کچھ زیادہ دور نہیں ہے۔'' رون نے جلدی سے کہا۔ ''مجھے ان کے گھر کا صحیح طور پر تو معلوم نہیں ہے مگر ان کا ذکر کرتے ہوئے ممی ڈیڈی ہمیشہ پہاڑیوں کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ ان کا گھر تلاش کرنا مشکل نہیں ہونا چاہئے......''

جب ہر مائنی اپنے بستر پر دوبارہ جا کر لیٹ گئی تو ہیری نے نہایت آہستگی سے پوچھا۔

''تم نے صرف اس سے تعلقات خوشگوار کرنے کیلئے ہی ہاں کہی ہے، ہے نا؟''

''محبت اور جنگ میں سب کچھ جائز ہوتا ہے۔'' رون نے شگفتگی سے کہا۔ ''اور اس وقت تو دونوں ہی جاری ہیں۔ خوش ہو جاؤ، کرسمس کی چھٹیاں چل رہی ہیں، لونا گھر پر ہی مل جائے گی۔''

اگلی صبح وہ لوگ ثقاب اُڑان بھر کر ہوادار پہاڑی پر پہنچ گئے۔ وہاں سے اووٹری سینیٹ کیچ پول قصبے کا شاندار منظر دکھائی دے رہا تھا۔ اتنی اونچائی سے قصبے کے گھر کھلونوں جیسے دکھائی دے رہے تھے۔ بادلوں کے درمیان سے نکلتی ہوئی دھوپ کی وجہ سے ان پر ترچھی کرنیں پڑ رہی تھیں۔ انہوں نے اپنی آنکھوں پر چھجے کی مانند ہاتھ رکھ کر ایک دو منٹ تک رون کے گھر کو تلاش کیا مگر انہیں گھر دکھائی نہیں دیا۔ انہیں صرف باغیچے کی بلند باڑھ اور درخت ہی دکھائی دیئے۔ جن کی وجہ سے وہ عجیب سا گھر ماگلوؤں کو دکھائی نہیں دیتا تھا۔

''کتنی عجیب بات ہے کہ اتنا قریب ہو کر بھی میں اپنے گھر نہیں جا سکتا ہوں۔'' رون نے اُداسی کے عالم میں نیچے دیکھتے ہوئے کہا۔

''دیکھو! ایسی تو بات نہیں ہے کہ تم نے انہیں طویل عرصے سے نہیں دیکھا ہے۔ تم کرسمس پر تو وہیں موجود تھے، ہے نا؟'' ہر مائنی نے ٹھنڈے پن سے پوچھا۔

''میں اپنے گھر نہیں گیا تھا۔'' رون نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔ ''تمہارا کیا خیال ہے کہ وہاں جا کر میں سب کو یہ بتا سکتا تھا کہ میں تمہارا ساتھ چھوڑ آیا ہوں؟ ہاں! فریڈ اور جارج تو یہ سن کر بے حد خوش ہوتے اور جینی تو اسے بہت دانائی کا کام تصور کرتی......''

''تو پھر تم کیا گئے تھے؟'' ہر مائنی نے حیرانگی سے پوچھا۔

''بل اور فلیور کے گھر......شیل کاٹیج!'' وہ بولا۔ ''بل میرے ساتھ اچھا برتاؤ کرتا ہے، میری حرکت کے بارے میں جان کر وہ خوش تو نہیں ہوا مگر اس نے اس بارے میں لگا تار مغز بھی نہیں چاٹا۔ اسے معلوم ہو گیا تھا کہ مجھے واقعی اپنی غلطی پر افسوس ہو رہا ہے۔ گھر میں باقی کسی کو بھی میرے وہاں ہونے کی خبر نہیں تھی۔ بل نے ممی سے کہہ دیا کہ وہ اور فلیور کرسمس پر گھر نہیں آئیں گے کیونکہ وہ پہلی کرسمس تنہا منانا چاہتے ہیں۔ معلوم ہے، شادی کے بعد وہ پہلی بار تنہا چھٹیاں منا رہے تھے۔ مجھے نہیں لگتا ہے کہ فلیور کو اس سے کوئی پریشانی ہوئی ہوگی۔ تم لوگ تو جانتے ہی ہو۔ وہ 'سیلس ٹینا باربک' سے کتنی ناخوش رہتی ہے؟''

رون نے اپنے گھر کی طرف سے اپنی پشت پھیر لی۔ اس نے پہاڑی کی بالائی طرف جانے والی پگڈنڈی پر سب سے آگے جاتے ہوئے کہا۔ ''چلو! یہاں سے کوشش کرتے ہیں......''

وہ کچھ گھنٹوں تک تلاش کرتے رہے۔ ہرمائنی کے زور دینے پر ہیری غیبی چوغے کے نیچے ہی چھپا رہا۔ نیچے کی پہاڑیوں پر کوئی نہیں رہتا تھا۔ بس ایک چھوٹا سا گھر تھا جو خالی دکھائی دے رہا تھا۔

''تمہارا کیا خیال ہے کہ یہ کہیں ان کا گھر تو نہیں ہے؟ شاید ہو کرسمس کی چھٹیاں منانے کیلئے کہیں باہر چلے گئے ہوں؟'' ہرمائنی نے کھڑکی سے جھانک کر دیکھتے ہوئے پوچھا۔ اندر چھوڑا سا صاف باورچی خانہ دکھائی دے رہ تھا جس کی کھڑکی کی چوکھٹ پر گملے سجے ہوئے تھے۔

رون ہنس پڑا۔

''دیکھو میرا خیال ہے کہ لوگڈ گھرانے کی کھڑکی میں سے جھانکتے ہی سمجھ میں آجائے گا کہ وہاں کون رہتا ہے۔ چلو! اگلی پہاڑیوں پر تلاش کرتے ہیں۔''

وہ ثقاب اڑان کے ذریعے شمال کی طرف کچھ میل آگے پہنچ گئے۔

تیز ہوا سے ان کے بال اور کپڑے پھڑ پھڑا رہے تھے۔ اسی وقت رون چلایا۔

''اوہ!''

وہ اس پہاڑی پر کی طرف اشارہ کرر ہا تھا جس پر وہ ابھی ابھی نمودار ہوئے تھے۔ وہاں ایک بہت عجیب شکل کا مکان دکھائی دے رہا تھا۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے ایک بڑی سیاہ بوتل آسمان کی طرف اُٹھی ہوئی ہو۔ اس کے پیچھے دوپہر کے آسمان پر بھوت جیسا چاند لٹک رہا تھا۔

''یہی لونا کا گھر ہونا چاہئے اور کون ایسی جگہ پر رہ سکتا ہے؟ یہ تو کسی دیوہیکل کوے جیسا دکھائی دیتا ہے۔''

''یہ کسی پرندے جیسا نہیں دکھائی دیتا ہے۔'' ہرمائنی نے تیوری چڑھا کر اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔

''اوہ میرا مطلب تھا کہ شطرنج کے سیاہ مہرے جیسا۔'' رون نے جلدی سے کہا۔

رون کی ٹانگیں سب سے لمبی تھیں، اس لئے پہاڑی کی چوٹی پر وہ سب سے پہلے پہنچ گیا۔ جب ہیری اور ہرمائنی اس کے قریب پہنچے تو وہ ہانپ رہے تھے اور اپنی پسلیوں کو ہاتھوں سے دبا رہے تھے۔ رون کھل کر مسکرا رہا تھا۔

''یہ انہی کا گھر ہے...... دیکھو!'' وہ بولا۔

ایک ٹوٹے پھوٹے گیٹ پر روغن کے ساتھ ہاتھ سے لکھی تین تختیاں لگی ہوئی تھیں۔

پندرہ روزہ حیلہ سخن...... مدیر ژینوفیلیس لوگڈ

دوسری پر لکھا تھا۔

'اپنی اکاس بیل خود چنو۔'

تیسری پر لکھا تھا۔

''قابوغبار والے بیروں سے دور رہو۔''

جب انہوں نے گیٹ کھولا تو وہ چرا چرایا۔ سامنے والے دروازے تک جانے والے بے ترتیب راستے میں بہت سے عجیب پودے لگے ہوئے تھے۔ ایک جھاڑی پر نارنگی اور گاجر جیسے پھل بھی لگے تھے جنہیں لونا کئی بار بُندوں کی طرح کانوں میں بھی پہنتی تھی۔ ہیری ایک جھاڑی سنارگلیوف کو پہچان گیا اور اس نے خود کو اس کی تنی ہوئی شاخوں سے دور رکھتے ہوئے انہیں عبور کیا۔ دو جنگلی سیبوں کے درخت ہوا میں جھک گئے تھے اور ان کے پتے جھڑ چکے تھے حالانکہ ان پر بیری کی شکل کے سرخ پھول لگے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ عقاب جیسے تھوڑے چپٹے سر والے ایک چھوٹے الّو نے انہیں گھنی شاخوں میں سے گھور کر دیکھا۔

''ہیری! بہتر رہے گا کہ تم غیبی چوغہ اتار دو۔'' ہرمائنی نے کہا۔ ''مسٹر لوگڈ ہماری نہیں، تمہاری مدد کرنا چاہیں گے......''

ہیری نے ہرمائنی کا کہنا مان لیا اور چوغہ اتار کر بیگ میں رکھنے کیلئے اس کے ہاتھوں میں تھما دیا۔ پھر ہرمائنی نے موٹے، سیاہ دروازے کو تین بار کھٹکھٹایا جس پر لوہے کی کیلیں نصب تھیں اور اس کی کنڈی سر پھیلائے ہوئی چیل کی شکل کی تھی۔

دس سیکنڈ بعد ہی دروازہ کھل گیا اور وہاں پر ژینوفیلیس لوگڈ ننگے پاؤں کھڑے دکھائی دیئے۔ وہ دھبوں کے نشان والی نائٹ شرٹ جیسی کوئی پوشاک پہنے ہوئے تھے۔ ان کے لمبے سفید بال گندے اور بکھرے ہوئے تھے۔ اس کے مقابلے میں بل اور فلیور کی شادی میں ان کا حلیہ کافی شاندار دکھائی دیا تھا۔

''کیا ہے؟...... تم لوگ کون ہو؟...... کیا چاہتے ہو؟'' ژینوفیلیس نے تیکھی، چڑچڑی آواز میں چیختے ہوئے پوچھا۔ انہوں نے سب پہلے ہرمائنی کے، پھر رون کے اور سب سے آخر میں ہیری کے چہرے پر نظر ڈالی۔ اسے دیکھتے ہی ان کا منہ دلچسپ گول صورت میں کھلے کا کھلا رہ گیا۔

''کیسے ہیں مسٹر لوگڈ؟'' ہیری نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا۔ ''میں ہیری ہوں، ہیری پوٹر!''

ژینوفیلیس نے ہیری سے ہاتھ نہیں ملایا حالانکہ جو آنکھ ان کی ناک کی طرف نہیں تھی، وہ سیدھی ہیری کے ماتھے کے نشان پر پہنچ گئی تھی۔

''کیا ہم اندر آ سکتے ہیں؟'' ہیری نے پوچھا۔ ''ہم آپ سے چند سوالات کے جواب معلوم کرنا چاہتے ہیں؟''

''مجھے...... مجھے نہیں لگتا ہے کہ ایسا کرنا ٹھیک رہے گا۔'' ژینوفیلیس نے بڑبڑا کر کہا۔ انہوں نے تھوک نگلا اور باغیچے میں چاروں طرف تیزی سے نظریں دوڑائیں۔ ''یہ تو دم بخود کرنے والی بات ہے...... اُف خدایا!...... مجھے واقعی نہیں محسوس ہوتا ہے کہ مجھے ایسا کرنا چاہئے......''

''ہم آپ کا زیادہ وقت نہیں لیں گے۔'' ہیری نے کہا جو اپنے اس بے کیف استقبال پر کچھ مایوس دکھائی دے رہا تھا۔

''میں......اوہ! تو ٹھیک ہے......جلدی سے اندر آ جاؤ......جلدی کرو!''

وہ لوگ بمشکل دہلیز پار کر پائے تھے کہ ژینوفیلیس نے پیچھے سے دروازہ بند کر دیا۔ وہ اب باورچی خانے میں کھڑے تھے۔ ہیری نے آج تک اتنا عجیب باورچی خانہ نہیں دیکھا تھا۔ یہ بالکل راہداری جیسا تھا۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ کسی بڑی نمکدانی میں کھڑے ہوں۔ دیواروں پر ٹکے رہنے کیلئے ہر چیز ہی بل دار تھی۔ چولہا، سنک اور الماریاں......ان سب پر پھول، کیڑے مکوڑوں اور بھڑکیلے شوخ پنکھ والے پرندوں کی تصویریں لگی ہوئی تھیں۔ ہیری لونا کی سجاوٹ کا انداز پہچان گیا۔ اتنی چھوٹی جگہ پر اس کا عکس حد سے زیادہ پراثر دکھائی دیتا تھا۔ فرش کے وسط میں لوہے کی ایک بل دار سیڑھی تھی جو گھر کے بالائی حصے کی طرف جاتی تھی۔ اوپر سے کافی کھڑ کھڑاہٹ اور دھمدھاہٹ کی آوازیں آ رہی تھیں۔ ہیری سوچنے لگا کہ جانے لونا اوپر کیا کر رہی ہوگی؟

''تم لوگ اوپر آ جاؤ......'' ژینوفیلیس نے کہا جو کافی پریشان دکھائی دے رہے تھے۔ وہ سب سے آگے سیڑھیاں چڑھنے لگے۔

اوپر کا کمرہ لیونگ روم اور ورکشاپ کا ملا جلا روپ پیش کر رہا تھا۔ یہاں نیچے کے باورچی خانے سے کہیں زیادہ سامان بھرا ہوا تھا۔ یہ کمرہ حاجتی کمرے کے مقابلے کسی قدر چھوٹا تھا اور بالکل گول تھا مگر دکھائی ویسا ہی دیتا تھا۔ البتہ ہوگورٹس کا حاجتی کمرہ کسی وسیع و عریض بھول بھلیوں کی طرح دکھائی دیتا تھا جس میں صدیوں سے چیزیں چھپائی گئی تھیں۔ کچھ ویسا ہی ماحول یہاں کا بھی تھا۔ ہر جگہ کتابیں اور کاغذوں کے بے ہنگم انبار لگے ہوئے تھے۔ کچھ عجیب و غریب جانوروں کے ننھے ماڈل بھی تھے۔ جنہیں ہیری پہچان نہیں سکتا تھا۔ وہ سبھی چھت پر لٹکے ہوئے تھے اور پنکھ پھڑ پھڑا رہے تھے یا پھر اپنے خونخوار جبڑے ہلا رہے تھے۔

لونا وہاں نہیں تھی۔ آواز لکڑی کی ایک مشین سے آ رہی تھی جس کے پہیئے خود بخود جادو سے گھوم رہے تھے۔ یہ کام کرنے والی میز اور کتابوں سے منسلک دکھائی دے رہی تھی مگر ایک پل بعد ہیری اس نتیجے پر پہنچا کہ پرانے زمانے کی مطبوعاتی مشین ہوگی کیونکہ وہ حیلہ سخن کے شمارے اگل رہی تھی۔

''اوہ معاف کرنا......'' ژینوفیلیس نے مشین کے پاس جاتے ہوئے کہا۔ انہوں نے بہت ساری کتابوں اور کاغذوں کے نیچے سے ایک گندا سا میز پوش نکالا جس سے کئی کتابیں فرش پر جا گریں۔ انہوں نے میز پوش سے اپنی مشین کو ڈھانپ دیا جس سے کھڑ کھڑاہٹ کی آواز تھوڑی کم ہوگئی۔ اس کے بعد وہ ہیری کی طرف گھومے۔

''تم یہاں کیوں آئے ہو؟''

بہر حال، ہیری کچھ بول پاتا، اس سے پہلے ہی ہرمائنی نے صدمے بھری آواز میں پوچھا۔

''مسٹر لوگڈ!......وہ کیا ہے؟''

وہ ایک بڑے بھورے سیڑھی جیسے سینگ کی طرف اشارہ کر رہی تھی۔ یہ کافی حد تک یک سنگھے کے سینگ جیسا ہی محسوس ہو رہا تھا جو دیوار پر لگا ہوا تھا اور کمرے میں کئی فٹ آگے تک نکلا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''وہ......وہ خمدار سینگوں والے سنارکیک کا سنیگ ہے۔'' ژینوفیلیس نے جواب دیا۔

''نہیں...... یہ وہ نہیں ہے!'' ہرمائنی نے کہا۔

''ہرمائنی!'' ہیری نے بے زاری سے کہا۔ ''ہمارے پاس زیادہ وقت نہیں ہے......''

''مگر ہیری یہ پھٹنے والا سینگ ہے۔ یہ متوسط درجے کی ممنوعہ اشیاء میں شامل ہے اور اسے گھر میں رکھنا بے حد خطرناک ہے......'' ہرمائنی کسمسا کر بولی۔

''تمہیں کیسے معلوم ہے کہ یہ پھٹنے والا سینگ ہے؟'' رون نے پوچھا جو تیزی سے سینگ سے کچھ دور ہٹ گیا تھا اور اب کمرے کی اشیاء پر ناپسندیدگی سے دیکھ رہا تھا۔

''اس کا ذکر مافوق الفطرت عفریت اور انہیں کہاں تلاش کیا جائے؟ نامی کتاب میں تفصیل سے کیا گیا ہے۔ مسٹر لوگڈ! اسے فوری طور پر گھر سے باہر نکال دیں۔ کیا آپ نہیں جانتے ہیں کہ اس چھوتے ہی فوری طور پر دھماکہ ہوسکتا ہے۔''

''خمیدہ سینگوں والا سنارکیک......'' ژینوفیلیس نے تیکھی آواز میں کہا اور ہرمائنی پر ہٹیلی نگاہ ڈالی۔ ''خمیدہ سینگوں والا سنارکیک، ایک شرمیلا اور بہت ہی جادوئی جانور ہے اور اس کے سینگ......''

''مسٹر لوگڈ! میں اس کے نیچے بنے ہوئے چاروں طرف کے رخنے جیسے نشانات کو پہچانتی ہوں۔ یہ پھٹنے والا سینگ ہی ہے اور بہت خبرناک ہے...... میں نہیں جانتی کہ یہ آپ کو کہاں سے مل پایا ہے......؟''

''میں نے اسے دو ہفتے پہلے ایک بہت ہی خوش مزاج نوجوان سے خریدا ہے جو سنارکیک میں میری دلچسپی کے بارے میں اچھی طرح جانتا تھا۔ میری لونا کیلئے کرسمس کا تحفہ ہے۔ اب......'' ژینوفیلیس نے اسی ضدی آواز میں آگے کہا اور ہیری کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔ ''تم یہاں کس لئے آئے ہو مسٹر پوٹر؟''

''ہمیں کچھ مدد کی ضرورت ہے۔'' ہیری نے ہرمائنی کے دوبارہ شروع ہونے سے پہلے کہا

''اوہ......'' ژینوفیلیس نے کہا۔ ''مدد...... ہونہہ!'' ان کی نگاہ دوبارہ ہیری کے نشان کی طرف اُٹھ گئی۔ وہ ایک ہی وقت میں تھوڑے ہراساں اور مبہوت دکھائی دے رہے تھے۔

''دیکھو! بات یہ ہے کہ...... ہیری پوٹر کی مدد کرنا...... تھوڑا خطرناک ہے......''

''کیا آپ سب سے یہ نہیں کہہ رہے ہیں کہ ہیری کی مدد کرنا ان کا پہلا فریضہ ہونا چاہئے۔'' رون نے کہا۔ ''اپنے رسالے میں......''

ژینوفیلیس نے میز پوش کے نیچے ڈھانپی ہوئی اپنی مطبوعاتی مشین کی طرف دیکھا جو اب بھی کھڑ کھڑا رہی تھی۔

''ار...... ہاں میں نے اس نقطہ نظر کا اظہار کیا ہے، بہرحال......''

''ایسا دوسرے لوگوں کو کرنا چاہئے، آپ کو نہیں......'' رون نے تلخی سے کہا۔

ژینوفیلیس نے اس بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ تھوک نگلتے رہے اور ان کی آنکھیں ان تینوں کے درمیان گھومتی رہیں۔ ہیری کو محسوس ہوا کہ ان کے اندر کوئی درد بھری کشمکش جاری ہے۔

''لونا کہاں ہے؟'' ہرمائنی نے پوچھا۔ ''دیکھتے ہیں کہ وہ کیسا سوچتی ہے؟''

ژینوفیلیس کا منہ کھل گیا۔ وہ جیسے خود کو مضبوط بنا رہے تھے، بالآخر انہوں نے کانپتی ہوئی آواز میں کہا جو مشین کی کھڑکھڑاہٹ میں بمشکل سنائی دے پائی۔ ''لونا مچھلیاں پکڑنے کیلئے ندی پر گئی ہے، وہ......وہ تمہیں دیکھ کر خوش ہو گی۔ میں اسے بلا کر لاتا ہوں...... ہاں واقعی شاندار......میں تمہاری مدد کرنے کی کوشش کروں گا......''

وہ بل دار سیڑھیاں اتر کر نیچے اوجھل ہو گئے۔ انہیں نیچے کا دروازہ کھلنے اور بند ہونے کی آواز سنائی دی۔ تینوں نے ایک دوسرے کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

''بزدل بوڑھا......'' رون نے کہا۔ ''لونا میں اس سے دس گناہ زیادہ دم ہے!''

''وہ شاید پریشانی محسوس کر رہا ہے کہ اگر مرگ خوروں کو میری موجودگی کی خبر ہو گئی تو اس کے ساتھ نجانے کیا ہو گا؟'' ہیری نے قیاس ظاہر کیا۔

''دیکھو! میں رون کی بات سے متفق ہوں۔'' ہرمائنی نے کہا۔ ''بہت دغاباز بوڑھا ہے۔ ہر ایک کو تمہاری مدد کرنے کی ہدایت کر رہا ہے اور خود اس سے بچنے کی کوشش کر رہا ہے......اور خدا کیلئے اس سینگ سے دور ہی رہنا......''

ہیری کمرے کی دور والی کھڑکی تک گیا۔ اسے پہاڑی کے نیچے ایک پتلی سی ندی دکھائی دی جو چمکتے ہوئے ربن جیسی دکھائی دے رہی تھی۔ وہ کافی اونچائی پر تھے۔ جب اس نے رون کے گھر کی طرف دیکھا جو درمیان کی پہاڑیوں کے باعث اوجھل ہو چکا تھا تو ایک پرندہ کھڑکی کے پاس سے اُڑ کر نکل گیا۔ جینی وہیں کہیں تھی۔ بل اور فلیو کی شادی کے بعد آج وہ ایک دوسرے کے جتنے قریب تھے، اتنے قریب کبھی نہیں رہے تھے۔ بہرحال، جینی کو ذرا بھی اندازہ نہیں ہو گا کہ وہ اس وقت اس کی طرف دیکھ رہا ہے، اس کے بارے میں سوچ رہا ہے، وہ سوچنے لگا کہ اسے اس دوری پر خوشی ہونا چاہئے۔ اس کے رابطے میں آنے والا ہر فرد خطرے میں تھا۔ ژینوفیلیس کا نظریہ اس بات کا جیتا جاگتا ثبوت تھا۔

وہ کھڑکی سے مڑا تو اس کی نگاہ ایک عجیب چیز پر پڑی جو سامان سے لدے بھرے سائن بورڈ پر رکھی ہوئی تھی۔ وہ ایک خوبصورت مگر سنجیدہ دکھائی دینے والی جادوگرنی کی پتھر کی مورتی تھی جس نے اپنے سر پر عجیب شکل کا کڑا پہنا ہوا تھا۔ اس تاج جیسے کڑے کے دونوں طرف سنہرے نرسنگے جیسی دو چیزیں بنی ہوئی تھیں۔ سر کے اوپر والے چمڑے کی پٹی پر چمکدار نیلے پنکھوں کا جوڑا لگا ہوا تھا جبکہ ماتھے پر بندھی دوسری پڑی میں نارنجی گاجر پھنسی ہوئی تھی۔

''ذرا اس کی طرف تو دیکھو......'' ہیری نے انہیں متوجہ کیا۔

''دلکش ہے۔'' رون نے کہا۔ ''حیران ہوں کہ وہ اسے شادی پر پہن کر کیوں نہیں آئی تھی؟''

پھر انہیں سامنے والا دروازہ کھلنے اور بند ہونے کی آواز سنائی دی اور ایک لمحے بعد ہی ژینوفیلیس بل دار سیڑھیوں پر چڑھتے ہوئے کمرے میں آ گئے۔ ان کے پتلے پاؤں ولنگٹن جوتے پہنے ہوئے تھے۔ وہ الگ الگ ڈیزائنوں والے چائے کے کپ والی طشت اور دھواں اُڑاتی ہوئی کیتلی کو لے کر آ رہے تھے۔

''اوہ تم نے میرا پسندیدہ نوادر دیکھ لیا جسے میں خود اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے۔'' انہوں نے طشت ہرمائنی کے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا اور مورتی کے پہلو میں کھڑے ہیری کے پاس پہنچ گئے۔ ''ظاہر ہے، میں نے خوبصورت روینہ ریون کلا کا تاج بنایا ہے، عقل انسان کا سب سے بڑا خزانہ ہوتی ہے......'' انہوں نے نرسنگے جیسی چیزوں کی طرف اشارہ کیا۔ ''یہ عقل فشانی دھار ہے......سوچنے والے کے اردگرد سے مزاحمت کرنے والی سبھی چیزوں کو دور ہٹا دیتی ہے۔ یہ......'' انہوں نے چھوٹے پنکھوں کی طرف اشارہ کیا۔ ''بلیوگ پنکھ ہیں، تاکہ دماغ اونچی بلندیوں پر اُٹھ سکے۔ آخر میں......'' انہوں نے گاجر کی طرف اشارہ کیا۔ ''یہ قابو غبار بیر ہے، تاکہ غیر معمولی چیزوں کو تسلیم کرنے کی قوت کو چار چاند لگا سکے......''

ژینوفیلیس نے طشت کی طرف قدم بڑھائے جسے ہرمائنی نے ایک بھری ہوئی پہلوی میز پر رکھنے میں کامیابی حاصل کر لی تھی۔

''کیا میں تم لوگوں کو غردے کی جڑ کا رس پلا سکتا ہوں؟'' ژینوفیلیس نے کہا۔ ''یہ میں نے خود تیار کیا ہے۔'' چقندر کے رس جیسے ارغوانی رس کو کپ میں انڈیلتے ہوئے وہ آگے بولے۔ ''لونا نیچے پل کے پاس ہے، وہ تم لوگوں کی خبر سن کر کافی مسرور ہو گئی ہے، اسے پہنچنے میں زیادہ وقت نہیں لگنا چاہئے۔ اس نے اتنی مچھلیاں پکڑ لی ہیں کہ ہم سب کیلئے شاندار سوپ تیار ہو سکتا ہے۔ بیٹھ جاؤ اور اپنی ضرورت کے مطابق شکر ملا لو......''

''اور اب......'' انہوں نے ایک کرسی پر رکھے کاغذوں کے انبار کو اُٹھا کر بیٹھتے ہوئے کہا اور ولنگٹن جوتے والے پیر ایک دوسرے پر رکھ لئے۔ ''میں تمہاری کیا مدد کر سکتا ہوں، مسٹر پوٹر؟''

''دیکھئے!'' ہیری نے ہرمائنی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ جس نے سر ہلا کر اس کی حوصلہ افزائی کی۔ ''مسٹر لوگڈ! ہمیں اس علامت کے بارے میں دریافت کرنا ہے جسے آپ بل اور فلیور کی شادی میں اپنے گلے میں پہن کر آئے تھے۔ ہم یہ جاننا چاہتے ہیں کہ اس کا مطلب کیا ہے؟''

ژینوفیلیس نے اپنی بھنوئیں اُٹھائیں۔

''کیا تمہارا اشارہ اجل کے تبرکات کی جانب ہے، مسٹر پوٹر؟''

☆☆☆☆

اکیسواں باب

# تین بھائیوں کا قصہ

ہیری نے رون اور ہرمائنی کی طرف دیکھا۔ ہیری کی طرح وہ دونوں بھی ژینوفیلیس کی بات کا مطلب نہیں سمجھ پائے تھے۔

''اجل کے تبرکات؟''

''صحیح کہا!'' ژینوفیلیس نے کہا۔ ''کیا تم نے ان کے بارے میں نہیں سنا ہے؟ اس سے مجھے کوئی حیرانگی نہیں ہوئی۔ بہت کم جادوگراس پر یقین رکھتے ہیں۔تم نے اپنے بھائی کی شادی میں اس بدتمیز نوجوان کو دیکھا تھا۔'' انہوں نے رون کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سر ہلایا۔ ''جس نے مجھ پر الزام تراشی کی تھی کہ میں ایک خطرناک بدنام زمانہ جادوگر کا تاریک نشان پہنے ہوئے ہوں۔ وہ کتنا جاہل نوجوان تھا......اجل کے تبرکات کوئی تاریک جادو کی چیز نہیں ہے۔کم ازکم خام خیالی کے طور پر......آپ اس علامت کو محض اس لئے پہنتے ہیں تاکہ دوسرے یقین رکھنے والے لوگ آپ کو پہچان لیں اور ان کی تلاش میں مدد کریں......''

انہوں نے اپنے غردے کی جڑ کے رس میں تھوڑی شکر ڈال اسے پیا۔

''معاف کیجئے!'' ہیری نے کہا۔ ''میں ابھی تک کچھ بھی نہیں سمجھ پایا......''

شائستگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے انہوں نے بھی اپنے اپنے کپ میں سے ایک گھونٹ پیا۔فوری طور پر اسے اپنے گلے کے رندھنے کا احساس ہوا، یہ رس نہایت ہی بدمزہ تھا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے کسی نے مالیدے کی ہر ذائقے والی ٹافی کا محلول تیار کیا ہو۔

''دیکھو! جو لوگ اجل کے تبرکات پر یقین رکھتے ہیں، وہ ان کی تلاش کرتے ہیں۔'' ژینوفیلیس نے غردے کے رس کو چٹخارے لے پیتے ہوئے کہا اور اپنے ہونٹوں پر زبان پھیری۔

''مگر یہ اجل کے تبرکات آخر ہیں کیا؟'' ہرمائنی نے پوچھا۔

ژینوفیلیس نے اپنا خالی کپ ایک طرف رکھ دیا۔

''میرا خیال ہے کہ تم نے 'تین بھائیوں کا قصہ' نامی کہانی نہیں سنی ہوگی؟''

ہیری نے 'نہیں' جبکہ رون اور ہرمائنی دونوں نے 'ہاں' کہا۔

ژینوفیلیس نے سنجیدگی سے سر ہلایا۔

''دیکھو مسٹر پوٹر! ساری بات تین بھائیوں کے قصے سے شروع ہوتی ہے...... میرے پاس کہیں پر وہ کتاب ہے؟......''

انہوں نے کمرے میں چرمئی کاغذوں اور کتابوں کے بے ترتیب انبار پر ایک اچٹتی نگاہ ڈالی مگر اسی وقت ہرمائنی نے کہا۔

''میرے پاس وہ کتاب ہے، مسٹر لوگُڈ! یہیں ہے......''

اس نے اپنے ہینڈ بیگ میں سے بیڈل باڈ کی کہانیوں والی کتاب باہر نکالی۔

''اصلی والی کتاب ہے، ہے نا؟'' ژینوفیلیس نے تیکھی آواز میں پوچھا اور ہرمائنی کے سر ہلانے پر بولے۔ ''تو پھر ٹھیک ہے، اسے زور سے پڑھو تا کہ ہم سب اچھی طرح سمجھ پائیں......''

''ار...... ٹھیک ہے!'' ہرمائنی نے گھبرائے ہوئے انداز میں کہا۔ اس نے کتاب کھولی، ہیری نے دیکھا کہ صفحے کے اوپر وہی علامت بنی ہوئی دکھائی دے رہی تھی جس کا مطلب وہ جاننا چاہتے تھے۔ ہلکا سا کھنکارنے کے بعد ہرمائنی پڑھنے لگی۔ ''ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ تین بھائی شام کے وقت ویران اور بل دار سڑک پر سفر کر رہے تھے......''

''ہماری ممی تو ہمیں بتایا تھا کہ آدھی رات کا وقت تھا۔'' رون نے کہا جس نے سنتے ہوئے اپنے سر کے پیچھے ہاتھ رکھ لئے تھے۔ ہرمائنی اس کی طرف چڑچڑے انداز میں دیکھنے لگی۔

''اوہ معاف کرنا، مجھے محسوس ہوا تھا کہ اگر آدھی رات ہوتی تو ہمیں زیادہ ڈر لگتا۔'' رون نے جلدی سے کہا۔

''ہاں! کیونکہ ہماری زندگی میں تو ڈر کی بہت کمی ہے۔'' ہیری یہ کہنے سے خود کو روک نہیں پایا۔ ژینوفیلیس ان کی طرف زیادہ توجہ نہیں دے رہے تھے بلکہ کھڑکی کے باہر آسمان کو دیکھ رہے تھے۔ ''آگے پڑھو ہرمائنی......''

''تینوں بھائی ایک دریا کے کنارے پر پہنچے۔ دریا اتنا گہرا اور تیز بہاؤ والا تھا کہ وہ اسے چل کر پار نہیں کر سکتے تھے اور تیر کر پار کرنا بھی بہت خطرناک تھا۔ بہرحال، وہ تینوں بھائی جادوگری میں مہارت رکھتے تھے۔ انہوں نے اپنی چھڑیاں لہرا کر خطرناک دکھائی دینے والے دریا کے اوپر ایک پل بنا دیا۔ وہ اس پر چلتے ہوئے جب نصف فاصلے پر پہنچے تو ایک نقاب پوش ہیولے نے ان کا راستہ روک دیا۔ وہ دراصل اجل (موت) تھی اور پھر اجل ان سے گفتگو کرنے لگی۔''

''کیا کہا......؟'' ہیری نے درمیان میں مداخلت کی۔ ''اجل ان سے گفتگو کرنے لگی؟''

''یہ کہانی ہے، ہیری......''

''اوہ معاف کرنا...... آگے پڑھو!''

''اور پھر اجل ان سے گفتگو کرنے لگی۔ وہ بے حد ناراض تھی کہ اس کے تین نئے شکار اس کے پنجوں سے بچ نکلے تھے اور زندگی کی طرف جا رہے تھے کیونکہ عام طور پر مسافر اس دریا کو پار کرتے ہوئے ڈوب جاتے تھے مگر اجل نہایت چالاک تھی، اس نے ان تینوں

بھائیوں کوان کی جادوئی مہارت پر انہیں مبارکباد دی۔ وہ بولی کہ چونکہ انہوں نے اپنی ہوشیاری سے اسے ہرا دیا ہے، اس لئے وہ انہیں ایک ایک تبرک دینا چاہتی ہے۔''

''سب سے بڑا بھائی جنگجو اور بہادر فطرت کا تھا۔اس نے اجل سے دنیا کی سب سے طاقتور چھڑی کی استدعا کی۔ایسی چھڑی جواس کے مالک کو زندگی کے ہر مقابلے میں فتح سے ہمکنار کرائے، جو اجل کو شکست دینے والے جادوگر کی شایان شان ہو۔ یہ سن کر اجل دریا کے کنارے پر لگے ہوئے ایلڈر درخت تک گئی اور اس نے اس کی ایک شاخ توڑ کر عجیب چھڑی بنائی اور سب سے بڑے بھائی کو دے دی۔''

''دوسرا بھائی نہایت مغرور اور گھمنڈی طبیعت کا مالک تھا۔اس نے اجل کو کچھ زیادہ امتحان میں ڈالنے کا فیصلہ کیا۔اس نے کہا کہ اسے مردہ لوگوں کو اس دنیا میں واپس بلانے کی طاقت چاہئے۔اجل نے ندی کے کنارے سے ایک پتھر اُٹھا کر لائی اور اسے پھونک مار کر منجھلے بھائی کے حوالے کر دیا اور کہا کہ اس پتھر میں مرے ہوئے لوگوں کو واپس بلانے کی طاقت پوشیدہ ہے۔''

''اس کے بعد اجل نے تیسرے اور سب سے چھوٹے بھائی سے پوچھا کہ اسے کیا چاہئے؟ یہ بھائی تینوں میں سب سے زیادہ دانا اور عقلمند تھا۔اسے اجل پر ذرا بھی بھروسہ نہیں تھا۔اس نے کہا کہ اسے ایسی چیز چاہئے جس کی بدولت وہ وہاں سے اس طرح جا سکے کہ اجل بھی اس کا پیچھا نہ کر سکے۔ بڑی کشمکش کے بعد اجل نے اسے اپنا غیبی چوغہ دے دیا۔''

''اجل کے پاس غیبی چوغہ ہے؟'' ہیری ایک بار پھر بیچ میں بول پڑا۔

''تاکہ وہ چپکے سے لوگوں کے پاس پہنچ سکے۔'' رون نے کہا۔''کئی بار وہ ان کی طرف دوڑنے، بازو پھیلانے اور چیخنے کے ردعمل سے بے زار ہو جاتی ہوگی......اوہ معاف کرنا ہرمائنی!''

''پھر اجل ایک طرف ہٹ گئی اور تینوں بھائیوں کو اپنے راستے سے آگے نکل جانے دیا۔ چلتے چلتے وہ تینوں بھائی اس دلچسپ اور انہونے واقعے کے بارے میں باتیں کرتے جا رہے تھے اور اجل کے تبرکات پا کر گنگنا رہے۔''

''وقت کے ساتھ تینوں بھائی الگ الگ ہو گئے اور اپنی اپنی سمت میں چل دیئے۔''

''سب سے بڑا بھائی ہفتے بھر کی مسافت کے بعد ایک گاؤں میں پہنچا۔ وہاں اس نے اس جادوگر کو تلاش کیا جس سے اس کی پرانی دشمنی چلی آ رہی تھی، جب ہتھیار کے روپ میں وہ ایلڈر چھڑی اس کے پاس تھی تو دشمن جادوگر سے ہوئے مقابلے میں وہ کیسے نہ جیت پاتا؟ اپنے دشمن کو زمین پر مرا ہوا چھوڑ کر سب سے بڑا بھائی ایک شراب خانے میں جا کر فتح کا جشن منانے لگا۔ جہاں وہ نشے میں بدمست ہو گیا اور چیخ چیخ کر اپنی ایلڈر چھڑی کے بارے میں ڈینگیں ہانکنے لگا۔ وہ بلند آواز میں سب کو بتا رہا تھا کہ یہ چھڑی اجل کا دیا ہوا ایک تبرک ہے، اس کی بدولت وہ ناقابل تسخیر بن چکا ہے......''

''اس رات بڑے بھائی کے کمرے میں ایک جادوگر چپکے سے گھس گیا۔ بڑا بھائی شراب کے نشے میں دھت ہو کر بستر پر پڑا

تھا۔ چور نے اس کی چھڑی چرا لی اور احتیاط کے طور پر اس کا گلا بھی کاٹ ڈالا......اس طرح اجل نے بڑے بھائی کو شکست دے دی۔''

''اسی دوران منجھلا بھائی سفر کر کے اپنے گھر واپس پہنچا جہاں وہ اکیلا رہتا تھا۔ یہاں اس نے اس پتھر کو باہر نکالا جس میں مردہ لوگوں کو واپس بلانے کی طاقت چھپی ہوئی تھی۔ اس نے اس پتھر کو تین بار اپنے ہاتھ پر گھمایا۔ اسے حیرانگی اور خوشی ہوئی کہ اس کی مردہ محبوبہ، جس سے وہ شادی کرنا چاہتا تھا، فوراً اس کے سامنے نمودار ہوگئی۔''

''بہر حال، محبوبہ غمگین اور سرد مہر تھی۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے ان کے درمیان کوئی پردہ حائل ہو چکا ہو اور وہ اس کی وجہ سے ایک دوسرے سے دور ہوں حالانکہ وہ اس دنیا میں لوٹ تو ضرور آئی تھی مگر وہ دراصل اس دنیا کی تھی ہی نہیں......اس لئے اسے تکلیف محسوس ہو رہی تھی۔ بالآخر اپنی بدحواس حسرت سے منجھلا بھائی پاگل ہوگیا اور اس نے اپنی محبوبہ کے پاس پہنچنے کیلئے اپنی جان لینے کا فیصلہ کر لیا اور پھر خودکشی کر لی......اس طرح اجل نے منجھلے بھائی کو بھی شکست دیدی۔''

''اس کے بعد اجل تیسرے بھائی کو کئی سالوں تک تلاش کرتی رہی مگر وہ اسے کہیں نہیں مل پایا، جب سب سے چھوٹا بھائی بے حد بوڑھا ہوگیا تو اس نے اپنا غیبی چوغہ اتارا اور اپنے بیٹے کو دے دیا پھر اس نے اجل کا استقبال کسی پرانے دوست کی طرح کیا اور اس کے ساتھ خوشی خوشی برگزیدہ لوگوں کی طرح اس دنیا سے چلا گیا۔''

ہرمائنی نے کتاب بند کر دی۔ ژینوفیلیس کو ایک دو پل بعد احساس ہوا کہ اس نے پڑھنا بند کر دیا تھا۔ انہوں نے کھڑکی سے نگاہ ہٹائی اور بولے۔ ''تو یہ معاملہ ہے......''

''کیا مطلب؟'' ہرمائنی نے کشمکش کا شکار ہوتے ہوئے کہا۔

''اجل کے تبرکات یہی ہیں......'' ژینوفیلیس نے جواب دیا۔

انہوں نے اپنی کہنی کے پاس والی میز سے ایک قلم اُٹھائی اور کتاب کے بیچ میں سے ایک پھٹا ہوا چرمئی کاغذ باہر کھینچا۔

''ایلڈر چھڑی......'' انہوں نے چرمئی کاغذ پر اوپر سے نیچے کی طرف ایک سیدھا خط کھینچتے ہوئے کہا۔ ''زندگی دینے والا پتھر......'' انہوں نے اس افقی خط کے وسطی حصے پر اگول دائرہ لگایا جو اس کے نچلے حصے کے بالکل برابر تھا۔ ''غیبی چوغہ......'' انہوں نے افقی خط اور دائرے کے گرد تکونی مثلث بنا دی جس سے وہ علامت ابھر کر سامنے آ گئی جس کے بارے میں وہ دریافت کرنے کیلئے وہاں پہنچے تھے، جس ہرمائنی بے حد پریشان ہو رہی تھی۔ پھر وہ بولے۔ ''انہی تینوں کو اجل کے تبرکات کہتے ہیں......''

''مگر کہانی میں تو اس اصطلاح یعنی 'اجل کے تبرکات' کا کوئی ذکر نہیں ہے۔'' ہرمائنی نے کہا۔

''ظاہر ہے کہ نہیں ہے!'' ژینوفیلیس نے فخریہ لہجے میں کہا جس پر ہرمائنی چکرا کر رہ گئی۔ ''یہ بچوں کی کہانی ہے، یہ کچھ سکھانے کے بجائے محض تفریح کیلئے لکھی گئی ہے۔ ہم میں سے جو لوگ ان معاملوں کو سمجھتے ہیں، وہ جانتے ہیں کہ یہ قدیمی کہانی تین بھائیوں یا

تبرکات کی طرف اشارہ کرتی ہے جنہیں ایک ساتھ حاصل کرنے والا فرد اجل کا مالک بن جائے گا۔''

تھوڑی دیر تک خاموشی چھائی رہی جس کے دوران ژینوفیلیس کھڑکی کے باہر دیکھتے رہے۔ آسمان میں سورج ڈھلتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''لونا کے پاس جلد ہی مطلوبہ مچھلیاں ہو جانا چاہئیں۔'' انہوں نے آہستگی سے کہا۔

''اجل کے مالک' سے آپ کا کیا مطلب ہے؟'' رون نے پوچھا۔

''مالک!'' ژینوفیلیس نے اس کی بات پر اپنا ہاتھ لہراتے ہوئے کہا۔ ''فاتح...... ناقابل تسخیر...... تم اسے چاہے جو بھی نام دے سکتے ہو......''

''مگر...... کیا آپ کا مطلب ہے......'' ہرمائنی نے آہستگی سے الجھے ہوئے لہجے میں کہا اور ہیری سمجھ گیا کہ وہ اپنے شک کو ظاہر نہیں کرنا چاہتی تھی۔ ''آپ کو یقین ہے کہ یہ تینوں تبرکات...... یعنی تینوں چیزیں...... اس دنیا میں واقعی موجود ہیں؟''

ژینوفیلیس نے ایک بار پھر اپنی بھنوئیں اُٹھائیں۔

''ظاہر ہے کہ موجود ہیں......''

''مگر......'' ہرمائنی نے کہا اور ہیری کو اس کا اندیشہ باطل ہوتا ہوا دکھائی دیا۔ ''مسٹر لوگڈ! آپ یہ بات اتنے یقین سے کیسے کہہ سکتے ہیں؟''

''لونا نے مجھے تمہارے بارے میں بتایا ہے، لڑکی!'' ژینوفیلیس نے کہا۔ ''میرا خیال ہے کہ تم میں عقل تو ہے مگر بہت غبی بلکہ تکلیف دہ حد تک مختصر...... اور دماغ بھی بند ہے۔''

''شاید تمہیں وہ ٹوپی پہننا چاہئے، ہرمائنی!'' رون نے اسے بدصورت کڑے نما تاج کی اشارہ کرتے ہوئے کہا، اس کی آواز کانپ رہی تھی، جس سے صاف عیاں تھا کہ وہ اپنی ہنسی روکنے کی بھرپور کوشش کر رہا تھا۔

''مسٹر لوگڈ!'' ہرمائنی نے دوبارہ کہا۔ ''ہم سب جانتے ہیں کہ غیبی چوغہ جیسی چیزیں ہوتی ہیں، وہ کم یاب ہیں مگر دنیا میں پائی جاتی ہیں مگر......''

''اوہ! مگر تیسرا تبرک حقیقی غیبی چوغہ ہے، مس گرینجر! میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ یہ کوئی سفری چوغہ نہیں ہے، جس پر وہم کے ازالے والا سحر یا چمکتی ہوئی کرنوں والا سحر کیا گیا ہو۔ یہ کوئی دیمگوشی کے بالوں سے بنا ہوا چوغہ بھی نہیں ہے جو کسی کو آغاز میں تو چھپا لے گا مگر کئی سال بعد دھندلا ہو جائے گا اور پھر اپنی اہلیت کھو بیٹھے گا۔ ہم ایک ایسے چوغے کے بارے میں بات کر رہے ہیں جو اسے اوڑھنے والے کو مکمل طور پر غائب کر ڈالتا ہے اور آخری زمانے تک ایسا ہی کرتا ہے، اس پر چاہے جتنے جادوئی کلمات مارے جائیں، یہ اس فرد کو چھپائے رکھتا ہے، تم نے ایسے کتنے چوغے دیکھے ہیں، مس گرینجر؟''

ہرمائنی نے جواب دینے کیلئے اپنا منہ کھولا پھر بند کرلیا۔اب وہ پہلے سے زیادہ کشمکش کا شکار دکھائی دینے لگی۔ ہرمائنی، ہیری اور رون نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ ہیری جانتا تھا کہ وہ سب ایک ہی بات سوچ رہے تھے۔ژینوفیلیس نے جس طرح کے چوغے کی خوبیاں بیان کی تھیں،ٹھیک اسی طرح کا ایک چوغہ اس وقت ان کے پاس موجود تھا۔

''دیکھو!'' ژینوفیلیس نے کہا جیسے وہ ان لوگوں کو کسی مدلل بحث میں پچھاڑ چکے ہوں۔''تم میں سے کسی نے بھی ایسی چیز نہیں دیکھی ہے،اس کا مالک بہت زیادہ امیر ہوگا، ہے نا؟''

ژینوفیلیس ایک بار پھر کھڑکی کے باہر دیکھنے لگے۔آسمان میں اب گلابی رنگت کی ہلکی سی چمک ابھر آئی تھی۔

''ٹھیک ہے......'' ہرمائنی نے مختل ہوتے ہوئے کہا۔''تسلیم کرلیتے ہیں کہ غیبی چوغہ ہوتا ہے......مگر پتھر......؟ مسٹر لوگڈ! جسے آپ ازسرنو زندگی بخشنے والا پتھر کہتے ہیں؟''

''اس کے بارے میں کیا؟''

''یہ حقیقت میں کیسے ہوسکتا ہے؟''

''ثابت کرو کہ یہ اصلی نہیں ہے......'' ژینوفیلیس نے کہا۔ ہرمائنی تناؤ میں دکھائی دی۔

''مگر...... مجھے افسوس ہے،مگر یہ بات تو بالکل احمقانہ لگتی ہے، میں یہ کیسے ثابت کرسکتی ہوں کہ اس کا موجودگی نہیں ہے؟ کیا آپ یہ امید کرتے ہیں کہ میں دنیا کے تمام پتھروں کی جانچ پڑتال کرسکتی ہوں؟ میرا کہنے کا مطلب ہے کہ اس طرح تو آپ کسی بھی بات کو سچ تسلیم کرسکتے ہیں۔اگر کسی چیز کے اصلی ہونے کا انحصار صرف اتنا ہو کہ کسی نے اسے جھوٹ ثابت نہیں کیا ہو،تب تو پھر کوئی بھی کیسا بھی دعویٰ کرسکتا ہے......''

''بالکل! کیسا بھی دعویٰ کیا جاسکتا ہے۔'' ژینوفیلیس نے کہا۔''مجھے یہ دیکھ کر خوشی ہوئی کہ تمہارا دماغ اب تھوڑا کھل رہا ہے......''

ہرمائنی کا کوئی غصہ بھرا جواب کے سننے سے پہلے ہی ہیری جلدی سے بول اُٹھا۔

''ایلڈر چھڑی؟ آپ کو محسوس ہوتا ہے کہ یہ دنیا میں واقعی موجود ہے؟''

''اوہ ہاں!اس معاملے میں تو بہت سارے ثبوت ہیں۔'' ژینوفیلیس نے کہا۔''تینوں تبرکات میں سے ایلڈر چھڑی کا علم نہایت آسانی سے لگایا جاسکتا ہے۔ایک مالک سے دوسرے مالک تک پہنچنے کا اس کا طریقہ عجیب ہے......''

''یعنی......؟''

''یعنی اگر کوئی اس چھڑی کا سچا مالک بننا چاہتا ہے تو اسے پرانے مالک سے چھڑی بزورِ قوت چھیننا پڑتی ہے۔'' ژینوفیلیس نے کہا۔''غیر معمولی طور پر تم نے سنا ہی ہوگا کہ بدنامِ زمانہ ایگریگوئس قصائی کو مارنے کے بعد یہ چھڑی بڑبولے ایگ برٹ کے پاس کیسے پہنچی؟ کس طرح گوڈلٹ اپنی کوٹھڑی میں ہلاک ہوا جب اس کے بیٹے ہاروارڈ نے اس سے لی؟ خوفناک لوکسیس کے بارے میں جس

نے برنباس ڈریول کو مارنے کے بعد اس سے چھڑی چھین لی؟ ایلڈر چھڑی کا خونی سفر جادوگروں کی تاریخ کے صفحات پر بکھرا ہوا ہے......''

ہیری نے ہرمائنی پر نگاہ ڈالی۔ وہ ژینوفیلیس کو تیوریاں چڑھا کر دیکھ رہی تھی مگر اس نے ان کی بات کی مخالفت نہیں کی تھی۔

''تو آپ کا کیا خیال ہے کہ اب ایلڈر چھڑی کس کے پاس موجود ہوگی؟'' رون نے پوچھا

''اوہ معلوم نہیں!'' ژینوفیلیس نے ایک بار پھر کھڑکی سے باہر نگاہ ڈالتے ہوئے کہا۔ ''کون جانے؟ ایلڈر چھڑی اس وقت کہاں چھپی ہوئی ہے؟ آرقس اور لیووسس کے بعد اس کا سراغ غائب ہوگیا۔ کون جانے ان میں سے کس نے لیووسس کو ہرا کر چھڑی لے لی تھی؟ اور کون جانے انہیں کس نے ہرایا ہوگا؟ بدقسمتی سے تاریخ میں ہمیں یہ معلومات نہیں ملتی ہیں......''

تھوڑی دیر خاموشی چھائی رہی۔ آخر کار ہرمائنی نے پوچھا۔

''مسٹر لوگڈ! کیا اجل کے تبرکات کا پیرویل گھرانے کا کوئی تعلق ہے؟''

ژینوفیلیس سکتے جیسی کیفیت میں دکھائی دیئے۔ اسی وقت ہیری کو کوئی چیز یاد آ گئی حالانکہ پوری طرح یاد نہیں آئی۔ پیرویل...... اس نے یہ نام پہلے بھی کہیں سنا تھا......؟

''تو تم مجھے گمراہ کر رہی تھی لڑکی!'' ژینوفیلیس نے کہا۔ اب وہ اپنی کرسی پر زیادہ سیدھے بیٹھ کر ہرمائنی کو دیکھ رہے تھے۔ ''مجھے محسوس ہوا تھا کہ تم لوگ اجل کے تبرکات کی تلاش میں مبتدی ہو مگر تم تو بہت کچھ جانتے ہو۔ ہم میں سے متعدد تلاش کرنے والوں کو یہ یقین ہے کہ پیرویل گھرانے کا اجل کے تبرکات سے پورا...... پورا تعلق ہے......''

''پیرویل گھرانا اب کہاں ہے؟'' رون نے پوچھا۔

''یہ نام گوڈرک ہولو میں ایک قبر کے کتبے پر لکھا تھا جس کے نیچے یہ علامت بنی ہوئی تھی۔'' ہرمائنی نے کہا جواب ژینوفیلیس کو دیکھ رہی تھی۔ ''اگنوٹس پیرویل؟''

''بالکل......'' ژینوفیلیس نے سمجھاتے ہوئے اپنی انگلی اُٹھا کر کہا۔ ''اگنوٹس کی قبر پر اجل کے تبرکات کا نشان ہی درحقیقت ثبوت ہے!''

''کس چیز کا ثبوت؟'' رون نے حیرت سے پوچھا۔

''کس چیز کا؟...... اس بات کا کہ کہانی کے تین بھائی دراصل پیرویل بھائی ہی تھے۔ اینٹوئچ، کیڈمس اور اگنوٹس...... وہ اجل کے تبرکات کے پہلے حقیقی مالک تھے۔''

کھڑکی پر ایک اور نظر ڈالتے ہوئے ژینوفیلیس اُٹھے اور طشت اُٹھا کر بل دار سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئے۔

''تم لوگ رات کا کھانا تو کھاؤ گے؟'' انہوں نے دوبارہ نیچے جاتے ہوئے پوچھا۔ ''ہمارے یہاں آنے والا ہر فرد ہم سے تازہ

پانی کی پلپلی مچھلیوں کے سوپ کی درخواست ضرور کرتا ہے......''

''شاید سینیٹ مونگوز ہسپتال میں شعبہ زہر میں دکھانے کیلئے!'' رون نے دبے لہجے میں کہا

ھیری نے کچھ بولنے سے پہلے انتظار کیا کہ ژینوفیلیس واقعی نیچے پہنچ جائیں۔ جب ان کے نیچے چلنے پھرنے کی آوازیں سنائی دینے لگی تو اس نے ہرمائنی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''تمہارا کیا خیال ہے؟''

''اوہ ھیری!'' اس نے تھکے ہوئے انداز میں کہا۔ ''یہ سب لغویات ہیں۔ اس علامت کا حقیقی مطلب یہ سب ہو ہی نہیں سکتا۔ اس کے بارے میں اس آدمی کا نظریہ عجیب وغریب ہے۔ ہم نے خواہ مخواہ اپنا وقت برباد کیا......''

''مجھے لگتا ہے کہ اسی آدمی نے ہمیں خمیدہ سینگوں والے سنارکیک کا تصوراتی خیال دیا ہے۔'' رون نے کہا۔

''تو تمہیں بھی اس بات پر یقین نہیں ہے۔'' ھیری نے رون کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

''بالکل نہیں ہے۔'' رون نے کہا۔ ''یہ کہانی تو بچوں کو اخلاقیات سکھانے کیلئے لکھی گئی ہے، ہے نا؟ مشکلات کی تلاش میں مت پڑو۔ لڑائی جھگڑے مول مت لو۔ دوسروں کے معاملے میں ٹانگ مت اڑاؤ۔ بہتر ہے کہ تنہا رہو۔ اپنے کام سے کام رکھو۔ اگر ایسا کرگے تو تمہاری زندگی اچھے انداز میں گزر جائے گی وغیرہ وغیرہ...... ذرا خود ہی سوچو!'' رون نے زور دیتے ہوئے کہا۔ ''شاید اسی وجہ سے ایلڈر درخت کی چھڑیوں کو منحوس قرار دیا جاتا ہے۔''

''تم کیا کہہ رہے ہو؟''

''یہ تو ہم پرستی ہے، ہے نا؟'' رون نے کہا۔ ''مئی میں پیدا ہونے والے جادوگرنیوں کی شادی ماگلوؤں سے ہوگی، شام کے دھندلکے میں کیا گیا جادو آدھی رات تک ختم ہو جائے گا، ایلڈر درخت بدقسمتی کی چھڑی بنائے گا اور کبھی کامیابی نہیں پاسکو گے، تم نے ان باتوں سنا ہی ہوگا۔ میری ممی کو ایسی بہت ساری ضرب المثل آتی ہیں......''

''ھیری اور میں ماگلوؤں کے درمیان پلے بڑھے ہیں۔'' ہرمائنی نے اسے یاد دلایا۔ ''ہمیں الگ قسم کے اقوال سکھائے گئے تھے۔'' اس نے گہری آہ بھری، جب تھوڑی کسیلی مہک کچن سے اُڑ کر بالائی کمرے میں پھیل گئی۔ ژینوفیلیس سے ہرمائنی کے ناراض ہونے کا واحد فائدہ یہ ہوا کہ اس سے وہ بھول گئی کہ وہ رون سے بات نہیں کر رہی تھی۔ ''میرا خیال ہے کہ تم صحیح کہہ رہے ہو۔'' اس نے رون سے کہا۔ ''یہ صرف اخلاقیات دینے والی کہانی ہی ہے۔ ویسے یہ ظاہر ہے کہ سب سے اچھا تبرک کون سا ہے، تم کون سا لینا چاہو گے؟''

''چوغہ......'' ہرمائنی نے کہا۔ ''چھڑی......'' رون نے فرمائش کرتے ہوئے کہا۔ ''پتھر......'' ھیری نے کہا۔ وہ تینوں ایک ساتھ بول اُٹھے۔

تینوں نے تھوڑی حیرت اور تھوڑی دلچسپی سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

''چوغہ ویسے تو سب سے اچھا ہے مگر اگر آپ کے پاس چھڑی ہوگی تو آپ کو غائب ہونے کی ضرورت نہیں پڑے گی، ایک طاقتور چھڑی ہر مائنی!'' رون نے ہر مائنی سے کہا۔

''ہمارے پاس غیبی چوغہ پہلے سے ہے۔'' ہیری نے کہا۔

''اور اگر تم نے غور کیا ہو تو اس نے ہماری بہت مدد کی ہے۔'' ہر مائنی نے کہا۔ ''جبکہ یہ طے ہے کہ چھڑی اپنے ساتھ بہت سی پریشانیاں بھی لائے گی......''

''یہ تو تبھی ہوگا جب آپ اس کے بارے میں ڈینگیں ہانکتے پھریں گے۔'' رون نے دلیل دیتے ہوئے کہا۔ ''اسی وقت جب آپ اسے بچگانے ڈھنگ سے اپنے سر کے اوپر گھما کر ناچنے لگیں گے، میرے پاس طاقتور چھڑی ہے، اگر دم ہے تو مجھ سے لڑ کر دکھاؤ۔ اگر کوئی شخص اپنا منہ بند رکھے تو......''

''ہاں! مگر کوئی اپنا منہ بند کیسے رکھ سکتا ہے؟'' ہر مائنی نے شبہ کا اظہار کیا۔ ''دیکھو! اس آدمی نے ہمیں جو اکلوتی سچی بات بتائی ہے، وہ یہ ہے کہ سینکڑوں سالوں سے غیر معمولی طاقتور چھڑیوں کے بارے میں کہانیاں پھیلی ہوئی ہیں......''

''واقعی......؟'' ہیری نے پوچھا۔

ہر مائنی چڑ چڑی دکھائی دی۔ اس کے چہرے کا یہ تاثر اتنا جانا پہچانا تھا کہ ہیری اور رون ایک دوسرے کی دیکھ کر مسکرانے لگے۔

''اجل کی چھڑی، قسمت کی چھڑی...... یہ صدیوں سے الگ الگ ناموں سے مشہور ہیں۔ عام طور پر وہ کسی تاریک جادوگر کے پاس ہوتی ہیں جو ان کے بارے میں ڈینگیں ہانکتا ہے، پروفیسر بینز نے ان میں سے کچھ کا ذکر کیا ہے مگر......اوہ! یہ بکواس باتیں ہیں۔ چھڑیاں اتنی ہی طاقتور ہوتی ہیں جتنا کہ ان کا استعمال کرنے والے جادوگر طاقتور ہوتے ہیں۔ کچھ جادوگر بس یہ ڈینگ مارنا پسند کرتے ہیں کہ ان کی چھڑی باقی لوگوں کی چھڑیوں سے زیادہ طاقتور اور بہتر ہے۔''

''مگر تمہیں یہ کیسے معلوم ہے کہ یہ چھڑیاں......اجل کی چھڑی اور قسمت کی چھڑی......ایک ہی چھڑی نہیں ہیں جو الگ الگ ناموں سے صدیوں سے نمودار ہوتی چلی آ رہی ہیں؟''

''کیا مطلب؟ اور وہ سب دراصل ایلڈر درخت کی لکڑی سے بنی ہوئی چھڑی ہی ہے، جسے اجل نے بنایا تھا؟'' رون نے تنک کر پوچھا۔

ہیری ہنس پڑا، اس کے ذہن میں ابھی ابھی جو خیال آیا تھا، وہ احمقانہ تھا۔ اسے خود کو یاد دلانا پڑا کہ اس کی چھڑی ایلڈر لکڑی کی نہیں بلکہ ہنابل لکڑی کی بنی ہوئی تھی اور اسے الوینڈر نے بنایا تھا۔ چاہے اس نے اس رات کو جیسا بھی کرشمہ دکھایا ہو جب والڈی مورٹ نے آسمان میں اس کا تعاقب کیا تھا۔ اس کے علاوہ اگر یہ ایلڈر چھڑی ہوتی تو ٹوٹ کیسے سکتی تھی؟

''تم پتھر کیوں لینا چاہتے ہو؟'' رون نے پوچھا۔

''دیکھو! اگر ہم لوگوں کو واپس بلا سکیں گے تو سیریس...... میڈ آئی موڈی...... ڈمبل ڈور...... میرے ماں باپ ہمارے پاس لوٹ آئیں گے......''

رون اور ہرمائنی اس کی بات سن کر مسکرائے نہیں تھے۔

''مگر بیڈل کے مطابق وہ لوٹ کر آنا نہیں چاہیں گے، ہے نا؟'' ہیری نے کچھ دیر پہلے سنی ہوئی کہانی کے بارے میں سوچتے ہوئے کہا۔ ''مجھے نہیں لگتا ہے کہ مردوں کو دوبارہ زندہ کرسکنے والے پتھر کے بارے میں تاریخ میں بہت ٹھوس واقعات ہوں گے۔'' اس نے ہرمائنی کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

''نہیں......'' ہرمائنی نے دکھی انداز میں کہا۔ ''میرا خیال نہیں ہے کہ مسٹر لوگڈ کے علاوہ بھی کوئی اتنا احمق ہوسکتا ہے کہ اسے حقیقت تسلیم کرتا ہو۔ بیڈل نے یہ خیال شاید پارس پتھر سے لیا ہو۔ لازوال بنانے والے پتھر کے بجائے مردوں کو زندہ کرنے والے پتھر کا فسانہ......''

باورچی خانے سے آنے والی ناگوار مہک اب چبھنے لگی تھی۔ ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے کسی کا بدبودار پاجامہ جل رہا ہو۔ ہیری نے سوچا کہ ژینوفیلیس جو بھی پکا رہے ہیں، کیا ان کا دل رکھنے کیلئے تھوڑا بہت کھایا جاسکتا ہے؟

''اور چوغے کے بارے میں؟'' رون نے آہستگی سے کہا۔ ''کیا تمہیں معلوم نہیں ہے، انہوں نے صحیح کہا ہے؟ میں ہیری کے چوغے کا عادی ہو چکا ہوں اور میں نے اس کے بارے میں کبھی ٹھیک سے نہیں سوچا مگر یہ کمال کی چیز ہے۔ میں نے کبھی ہیری کے چوغے جیسے کسی دوسرے چوغے کے بارے میں نہیں سنا۔ اس میں کوئی کمی یا نقص نہیں ہے۔ ہم اس کے نیچے کبھی پکڑے نہیں گئے ہیں، ہے نا؟''

''ظاہر ہے رون! جب ہم اس کے نیچے ہوتے ہیں تو غائب ہوتے ہیں۔''

''مگر انہوں نے باقی چوغوں کے بارے میں بالکل سچ کہا ہے...... اور وہ بھی کوئی بہت مثالیں نہیں ملتی ہیں۔ مجھے یہ پہلے کبھی محسوس ہی نہیں ہوا مگر میں نے سنا ہے کہ پرانے ہونے پر ایسے چوغوں کا جادو ختم ہوجاتا ہے یا جادوئی واروں کی وجہ سے ان میں سوراخ ہوجاتے ہیں۔ ہیری کا چوغہ پہلے اس کے ڈیڈی کے پاس ہوکرتا تھا، یہ بہت پرانا ہے مگر...... پہلے جتنا کمال کا ہے؟''

''ہاں! ٹھیک ہے مگر رون! پتھر......''

جب وہ سرگوشیوں میں گفتگو کر رہے تھے تو ہیری اُٹھ کر کمرے میں چہل قدمی کرنے لگا۔ ان کی باتوں پر وہ کم توجہ دے رہا تھا۔ بل دار سیڑھیوں پر پہنچ کر اس نے بالائی منزل کی طرف دیکھا۔ اس کا دھیان یکا یک بھٹک گیا۔ بالائی کمرے کی چھت پر اسے اپنا چہرہ دکھائی دیا۔

ایک لمحے تک کشمکش میں مبتلا رہنے کے بعد اسے احساس ہوا کہ وہاں آئینہ نہیں بلکہ ایک تصویر لگی ہوئی تھی، لاشعوری طور پر وہ سیڑھیاں چڑھنے لگا۔

''ہیری! تم کیا کر رہے ہو؟ مجھے نہیں لگتا ہے کہ ان کی عدم موجودگی میں تمہیں ادھر ادھر تاک جھانک کرنا چاہئے......''

مگر اس وقت تک ہیری بالائی کمرے میں پہنچ چکا تھا۔

لونا نے اپنے بیڈ روم کی چھت کو پانچ چہروں کی خوبصورت تصویروں سے سجایا ہوا تھا۔ ہیری، رون، ہرمائنی، جینی اور نیول۔ وہ لوگ ہوگورٹس کی تصویروں کی طرح متحرک تو نہیں تھے مگر اس کے باوجود جادوئی محسوس ہو رہے تھے۔ ہیری کو لگا جیسے وہ سانس لے سکتے ہوں۔ تصویروں کے اردگرد سنہری زنجیروں جیسی چیز نظر آ رہی تھی جو انہیں ساتھ جوڑے ہوئے تھیں مگر ایک آدھ منٹ تک انہیں دیکھنے کے بعد ہیری کو احساس ہوا کہ زنجیریں دراصل الفاظ تھیں جسے سنہری سیاہی میں ہزاروں بار لکھا گیا تھا۔

'دوست......دوست......دوست......'

ہیری کے دل و دماغ میں لونا کیلئے اُنس بھری لہریں اُٹھنے لگیں۔ اس نے کمرے میں چاروں طرف دیکھا۔ پلنگ کے پاس ایک بڑی تصویر رکھی ہوئی تھی۔ اس میں لونا ایک خاتون کے گلے مل رہی تھی جس کی شکل لونا سے کافی حد تک ملتی جلتی تھی۔ اس تصویر میں لونا کا حلیہ جتنا عمدہ تھا، اتنا ہیری نے زندگی میں کبھی نہیں دیکھا تھا۔ تصویر پر دھول جمی ہوئی تھی۔ یہ بات ہیری کو تھوڑی عجیب محسوس ہوئی۔ اس نے چاروں طرف گھور کر دیکھا۔

کچھ نہ کچھ خرابی تھی۔ ہلکے نیلے غالیچے پر بھی دھول کی موٹی تہہ جمی ہوئی تھی۔ کپڑوں کی الماری کا دروازہ تھوڑا کھلا تھا جس میں جھانکنے پر اس نے دیکھا کہ اس میں کپڑے موجود نہیں تھے۔ بستر کو دیکھ کر ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے کوئی اس پر ہفتوں سے نہیں سویا ہو۔ سب سے قریبی کھڑکی پر ایک بڑا جالا لگ چکا تھا جس میں سے سرخ آسمان دکھائی دے رہا تھا۔

جب ہیری سیڑھیوں سے نیچے اترا تو اس کا چہرہ دیکھ کر ہرمائنی نے پوچھا۔

''کوئی گڑبڑ ہے ہیری؟'' مگر اس کے جواب دینے سے قبل ہی ژینوفیلیس باورچی خانے کی سیڑھیاں چڑھ کر اوپر آ گئے۔ وہ ایک طشت میں پیالے رکھ کر لائے تھے۔

''مسٹر لوگڈ!'' ہیری نے پوچھا۔ ''لونا کہاں ہے؟''

''کیا؟''

''لونا کہاں ہے؟''

ژینوفیلیس سب سے اوپر والی سیڑھی پر ہی رُک گئے۔

''مم......میں تمہیں پہلے ہی بتا چکا ہوں کہ وہ نیچے پل پر مچھلیاں پکڑنے کیلئے گئی ہے۔''

''تو پھر آپ طشت میں صرف چار پیالے ہی کیوں لائے ہیں؟''

ژینوفیلیس نے کچھ بولنے کی کوشش کی مگر آواز باہر نہیں نکلی۔ اس وقت صرف مطبوعاتی مشین ہی کی کھڑکھڑاتی ہوئی آواز آرہی تھی اور طشت کے کانپتے پیالوں کی...... کیونکہ ژینوفیلیس کے ہاتھ کپکپا رہے تھے۔

''مجھے نہیں لگتا ہے کہ لونا کئی ہفتوں سے یہاں موجود ہے؟'' ہیری نے کہا۔ ''اس کے کپڑے بھی موجود نہیں ہیں، وہ اپنے بستر سے ہفتوں سے سوئی تک نہیں ہے۔ وہ ہے کہاں؟ اور آپ بار بار کھڑکی کے باہر کیا دیکھ رہے تھے؟''

ژینوفیلیس کے ہاتھوں سے طشت چھوٹ گئی۔ پیالے اچھلے اور ٹوٹ گئے۔ ہیری، رون اور ہرمائنی نے اپنی چھڑیاں باہر نکال لیں۔ ژینوفیلیس مجسمے کی طرح ساکت کھڑے رہ گئے حالانکہ ان کا ہاتھ اپنی جیب میں جانے ہی والا تھا۔ اسی لمحے مشین نے زوردار آواز نکالی اور حیلہ سخن کے متعدد شمارے میز پوش کے نیچے فرش پر گر گئے۔ مطبوعاتی مشین بالآخر خاموش ہوگئی۔

ہرمائنی نے نیچے جھک کر ایک شمارہ اُٹھا لیا حالانکہ وہ اب بھی اپنی مسٹر لوگڈ کی طرف تانے ہوئے تھی۔

''ہیری اس کی طرف دیکھو......''

گومگوں کیفیت میں ہیری اس کے پاس جتنی جلدی پہنچ سکتا تھا، لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا پہنچ گیا۔ حیلہ سخن کے سرورق پر ہیری کی تصویر چھپی ہوئی تھی۔ تصویر پر 'درجہ اوّل کا مطلوب' لکھا ہوا تھا اور اس کے نیچے انعامی رقم کے بارے میں بتایا گیا تھا۔

''تو حیلہ سخن کا نظریہ بدل گیا ہے؟'' ہیری نے ٹھنڈے پن سے پوچھا اور اس کا دماغ بہت تیزی سے کام کر رہا تھا۔ ''تو آپ باغیچے میں یہی کرنے گئے تھے، مسٹر لوگڈ؟ الّو بھیج کر محکمے کو خبر بھیج رہے تھے؟''

ژینوفیلیس نے اپنے خشک ہونٹوں پر زبان پھیری۔

''وہ میری لونا کو پکڑ کر لے گئے ہیں!'' اس نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ ''کیونکہ میں ان کے خلاف لکھ رہا تھا۔ وہ میری لونا کو پکڑ کر لے گئے اور میں نہیں جانتا کہ وہ کہاں ہے؟ یا انہوں نے اس کے ساتھ کیسا سلوک کیا ہے؟ مگر وہ اسے لوٹا دیں گے، اگر میں...... اگر میں......''

''ہیری کو پکڑوا دوں، ہے نا؟'' ہرمائنی نے ان کی بات پوری کر دی۔

''بالکل نہیں......'' رون نے سپاٹ لہجے میں کہا۔ ''راستے سے ہٹ جاؤ، ہم جا رہے ہیں۔''

ژینوفیلیس کا چہرہ فق پڑ گیا اور وہ یکایک سو سال کے بوڑھے دکھائی دینے لگے اور پھر ان کے ہونٹوں پر خوفناک مسکراہٹ پھیل گئی۔

''وہ لوگ کسی بھی لمحے یہاں پہنچ جائیں گے۔ مجھے لونا کو بچانا ہے، میں اسے نہیں کھو سکتا ہوں، میں تمہیں یہاں سے جانے نہیں دوں گا۔''

وہ سیڑھیوں کے سامنے ہاتھ پھیلا کر کھڑے ہو گئے۔ ہیری کو اچانک یاد آیا کہ اس کی ماں نے بھی اس کے جھولنے کے سامنے ایسا ہی کیا تھا۔

''ایسا کچھ مت کریں، جس سے ہمیں آپ کو چوٹ پہنچانا پڑے۔'' ہیری نے نرم لہجے میں کہا۔ ''راستے سے ہٹ جائیں مسٹر لوگڈ!''

''ہیری......'' ہرمائنی اچانک چیخی۔

بہاری ڈنڈوں پر سوار دو ہیولے کھڑکیوں کے نزدیک سے اُڑتے ہوئے نکلے۔ ان تینوں کی توجہ بھٹکتے ہی ژینوفیلیس نے اپنی چھڑی باہر نکال لی۔ ہیری کو بروقت اپنی غلطی کا احساس ہو گیا۔ وہ ایک طرف ہٹ گیا اور اس نے رون اور ہرمائنی کو دھکیل کر دوسری طرف کر دیا۔ ژینوفیلیس کے ششدروار کی لہر کمرے میں نکلی اور پھٹنے والے سینگ سے جا ٹکرائی۔

زوردار دھماکہ ہوا۔ کمرہ جیسے گر گیا ہو۔ لکڑی، کاغذ اور ملبہ ہر طرف اُڑتا ہوا دکھائی دینے لگا۔ ہر طرف ثقیف دھول کے بھاری مرغولے اُڑ رہے تھے۔ ہیری ہوا میں اُڑتا ہوا فرش پر جا گرا۔ گرتے ہوئے ملبے کی وجہ سے اسے کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا، اس نے بچنے کیلئے اپنے پر ہاتھ رکھ لئے، اسی وقت اسے ہرمائنی چیخ سنائی دی اور رون کے چلانے کی آواز آئی۔ پھر اسے ایک کے بعد ایک دھاتی چیزوں کے گرنے کے دھماکوں کی آواز آئی جس سے اسے معلوم ہو گیا کہ ژینوفیلیس بھی بل دار سیڑھیوں پر نیچے کی طرف گر گیا تھا۔

ملبے میں آدھے دفن ہیری نے اُٹھنے کی کوشش۔ دُھول کی وجہ سے وہ بمشکل سانس لے پا رہا تھا اور دیکھ پا رہا تھا۔ آدھی چھت گر گئی تھی اور سوراخ میں لونا کے پلنگ کے پائے دکھائی دے رہے تھے۔ روینہ ریون کلا کی مورتی اس کے قریب گری پڑی تھی اور اب اس کا آدھا چہرہ غائب ہو چکا تھا۔ پھٹے چرمئی کاغذ کے ٹکڑے ہوا میں اُڑ رہے تھے اور مطبوعاتی مشین کا زیادہ تر حصہ بھی اپنی جگہ سے ہٹ گیا تھا جس سے باورچی خانے کی طرف جانے والی سیڑھیاں کا بالائی حصہ بند ہو کر رہ گیا تھا۔ ایک سفید ہیولا ہیری کے قریب آیا۔ وہ مورتی کی طرح دھول سے اَٹا پڑا تھا اور اس کی انگلیاں ہونٹوں پر جمی ہوئی تھیں۔

نیچے سے دروازہ ٹوٹنے کی آواز آئی۔

''میں نے تم سے کہا تھا، ٹریورس......جلدی کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، ہے نا؟'' ایک خشک لہجے والی کھردری آواز سنائی دی۔ ''میں نے تم سے پہلے ہی کہا تھا کہ یہ پاگل ہمیشہ کی طرح بکواس کر رہا ہوگا؟''

ایک دھماکہ ہوا اور ژینوفیلیس کی درد بھری چیخ سنائی دی۔

''نہیں......نہیں......بالائی منزل پر......پوٹر......''

''لوگڈ! میں نے تمہیں پچھلے ہفتے ہی بتایا تھا کہ ہم ٹھوس اطلاع کے علاوہ کسی اور افواہ کیلئے نہیں لوٹیں گے؟ گذشتہ ہفتے کی بات

یاد ہے، ہے نا؟ جب تم نے اپنی بیٹی کے بدلے میں وہ احمقانہ تاج دینے کی پیشکش کی تھی اور اس کے ایک ہفتے پہلے......'' ایک اور دھماکہ ہوا اور درد بھری چیخ گونجی۔ ''جب تم نے سوچا تھا کہ ہم اسے لوٹا دیں گے، اگر تم ہمیں اس بات کا ثبوت دے دو گے کہ خمیدہ......'' پھر دھماکا ہوا۔ ''سینگوں والے......'' پھر دھماکا ہوا۔ ''سنارکیک ہوتے ہیں۔''

''نہیں......نہیں......میں رحم کی بھیک مانگتا ہوں۔'' ژینوفیلیس سسکتے ہوئے بولا۔ ''وہ واقعی پوٹر ہے، سچ کہہ رہا ہوں......''

''اور اب یہ دکھائی دیتا ہے کہ تم نے ہمیں یہاں صرف اس لئے بلوایا تاکہ تم اپنے گھر کے ساتھ ہمیں بھی دھماکے میں اُڑا ڈالتے۔'' مرگ خور گرجتا ہوا بولا اور پھر کئی دھماکوں کی آوازیں سنائی دیں، ژینوفیلیس کا بدن اچھل کر زمین پر گر رہا تھا اور وہ محض درد سے چیختا چلاتا رہ گیا۔

''سیلیون! اس جگہ کو دیکھ کر تو ایسا لگتا ہے کہ جیسے یہ بس گرنے ہی والی ہے۔'' دوسری ٹھنڈی آواز ٹوتی ہوئی سیڑھیوں سے گونجتی ہوئی اوپر پہنچی۔ ''اوپر کا راستہ تو پوری طرح بند ہو گیا ہے۔ ملبہ صاف کرنے کی کوشش کریں، کہیں پورا مکان ہی نہ گر جائے......''

''جھوٹے کہیں کے!'' سیلیون نامی جادوگر چیخا۔ ''تم نے تو اپنی زندگی میں کبھی پوٹر کو دیکھا بھی نہیں ہوگا، ہے نا؟ تم سوچ رہے تھے کہ تم ہمیں لالچ دے کر یہاں بلواؤ گے اور دھوکے سے ہلاک کر دو گے، ہے نا؟ تمہیں کیا لگتا ہے کہ ایسے تمہیں اپنی بیٹی واپس مل جائے گی......؟''

''میں قسم کھاتا ہوں......میں قسم کھاتا ہوں...... پوٹر بالائی منزل پر موجود ہے۔''

''لہجہ تو سچا ہے......'' سیڑھیوں کے نیچے سے ایک آواز گونجی۔

ہیری نے ہرمائنی کی آہ سنی۔ اسے یہ عجیب احساس ہوا کہ کوئی چیز اس پر جھک رہی ہو اور اس کے بدن سے ٹکرا رہی ہو۔

''واقعی اوپر کوئی موجود ہے، سیلیون......'' دوسرے آدمی کی تیکھی آواز گونجی۔

''میں کب سے کہہ رہا ہوں کہ وہ پوٹر ہے...... وہ پوٹر ہے!'' ژینوفیلیس نے سسکیاں بھرتے ہوئے کہا۔ ''مہربانی کرو......مہربانی کرو...... مجھے میری بیٹی لوٹا دو......بس مجھے میری لونا دے دو!''

''تمہیں تمہاری بیٹی واپس مل جائے گی، لوگڈ!'' سیلیون نے کہا۔ ''اگر تم ان سیڑھیوں سے اوپر جا کر ہیری پوٹر کو پکڑ کر نیچے لے آؤ اور ہمیں دے دو۔ اگر یہ کوئی سازش ہوئی یا کوئی چالاکی ہوئی......اگر تمہارا کوئی ساتھی اوپر ہم پر حملہ کرنے کیلئے گھات لگائے بیٹھا ہوا تو ہم تمہاری بیٹی کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گے اور تھوڑے سے ٹکڑے تمہیں دفنانے کیلئے بھی بھجوا دیں گے......''

ژینوفیلیس خوف اور بدحواسی میں بری طرح چیخا۔ پھر سیڑھیوں پر چیزیں ہٹانے اور کھرونچنے کی آوازیں سنائی دیں۔ ژینوفیلیس اب بالائی کمرے میں پہنچنے کیلئے راستہ بنا رہا تھا۔

''چلو!'' ہیری نے سرگوشی کی۔ ''ہمیں یہاں سے باہر نکلنا ہوگا......''

وہ اس شور کے بیچ باہر نکلنے لگا جو ژینوفیلیس سیڑھیوں پر کیے ہوئے تھا۔ رون سب سے گہرائی میں کہیں دفن تھا۔ ہیری اور ہرمائنی آواز کیے بغیر اس کے اوپر کا ملبہ ہٹایا اور اس کے پیروں پر گری ہوئی بھاری الماری کو ہٹانے کی کوشش کی۔ جب ژینوفیلیس کے دھماکوں اور کھرونچنے کی آوازیں قریب آئیں تو ہرمائنی نے زیرلب جادوئی کلمہ بڑبڑا کر رون کو اس الماری کے نیچے سے آزاد کروالیا۔

''ٹھیک ہے۔'' ہرمائنی بڑبڑائی۔ جب سیڑھیوں کا راستہ روکنے والی ٹوٹی ہوئی مطبوعاتی مشین لرزنے لگی۔ ژینوفیلیس اب ان سے کچھ ہی فٹ کے فاصلے پر موجود تھا۔ ہرمائنی اب بھی دھول کی وجہ سے سفید دکھائی دے رہی تھی۔ ''کیا تمہیں مجھ پر بھروسہ ہے، ہیری؟''

ہیری نے اپنا سر ہلایا۔

''تو پھر ٹھیک ہے۔'' ہرمائنی بڑبڑائی۔ ''مجھے غیبی چوغہ دے دو، رون تم اسے پہن لو۔''

''میں......مگر ہیری؟''

''مہربانی کرو، رون! بحث کا وقت نہیں ہے...... ہیری میرا ہاتھ مضبوطی سے پکڑ لو اور رون تم میرا کندھا پکڑ لو۔'' ہرمائنی نے جلدی سے کہا۔

ہیری نے اپنا کانپتا ہوا ہاتھ آگے بڑھایا۔ رون چوغے کے نیچے گھس کر غائب ہو گیا۔ سیڑھیوں کا راستہ روکنے والی مشین کانپ رہی تھی۔ ژینوفیلیس معلق سحر کا استعمال کر کے مشین ہٹانے کی کوشش کر رہا تھا۔ ہیری کو معلوم نہیں تھا کہ ہرمائنی کس چیز کا انتظار کر رہی تھی۔

''مضبوطی سے پکڑنا......'' وہ دوبارہ بڑبڑائی۔ ''مضبوطی سے پکڑنا، کسی بھی لمحے......''

ژینوفیلیس کا کاغذ جیسا سفید چہرہ سیڑھیوں کے اوپر دکھائی دی۔

''بندھوتم......'' ہرمائنی اس کے چہرے کی طرف اپنی چھڑی کر کے چیخی۔ پھر اس نے نیچے فرش پر چھڑی تان کر کہا۔ ''آتشوستم......''

ایک دھماکہ ہوا اور سیٹنگ روم کی چھت میں بڑا سوراخ ہو گیا۔ وہ کسی چٹان کی طرح نیچے گر گئی۔ اپنی جان بچانے کی خاطر جب ہیری ہرمائنی کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھا، نیچے سے ایک چیخ سنائی دی اور اس نے دو لوگوں کو سامنے سے ہٹتے ہوئے دیکھا۔ جب ٹوٹی چھت کا ڈھیر سارا ملبہ اور ٹوٹے فرنیچر کی بارش ہونے لگی، اسی وقت ہرمائنی ثقاب اُڑان بھرنے کیلئے ہوا میں گھوم گئی، اندھیرے میں ڈوبتے ہوئے ہیری کے کانوں میں بس گرتے ہوئے مکان کی آواز گونجتی رہ گئی۔

☆☆☆☆

بائیسواں باب

# اجل کے تبرکات

ہیری ہانپتا ہوا گھاس پر گر گیا اور اگلے ہی لمحے وہ اُٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ وہ ڈھلتے سورج کی روشنی میں ایک کھیت کے کنارے پر نمودار ہوئے تھے۔ ہر مائنی فوراً اپنی چھڑی لہراتی ہوئی ان کے چاروں طرف دوڑتے ہوئے جادوئی حصار بنانے لگی۔

''سالوسیتم ...... پورتاگستم ...... ریپولوستم ...... ماگلوہستم ......''

''غدار کہیں کا......'' رون نے ہانپتے ہوئے کہا اور غیبی چوغے کے نیچے سے نکل کر اسے ہیری کی طرف اچھال دیا۔ ''ہر مائنی! تم کمال کی جادوگرنی ہو۔ تم نے تو واقعی کمال کر دکھایا۔ مجھے یقین نہیں ہو رہا ہے کہ ہم وہاں سے صحیح سلامت نکل آئے ہیں......''

''نجاستم ......میں نے کہا تھا نا کہ وہ پھٹنے والا سینگ ہے؟ میں نے اسے بتایا نہیں تھا کیا؟ اور اب اس کا گھر پوری طرح تباہ ہو گیا ہے......''

''اسے اپنے کئے کا پھل مل گیا۔'' رون نے اپنی پھٹی ہوئی پتلون اور پیر کے زخم کا جائزہ لیتے ہوئے کہا۔ ''تمہارا کیا خیال ہے کہ وہ اس کے ساتھ کیا سلوک کریں گے؟''

''اوہ! مجھے پوری امید ہے کہ وہ اسے کم از کم جان سے نہیں ماریں گے۔'' ہر مائنی نے کراہتے ہوئے کہا۔ ''اس لئے تو میں چاہتی تھی کہ ہمارے وہاں سے آنے سے پہلے مرگ خور ہیری کی ایک جھلک دیکھ لیں تاکہ انہیں معلوم ہو جائے کہ ژینوفیلیس جھوٹ نہیں بول رہا تھا۔''

''مگر مجھے کیوں چھپایا؟'' رون نے پوچھا۔

''رون! ان کے خیال سے تم اس وقت خشخناندہ مرض میں مبتلا گھر کے توشہ خانے میں پڑے ہو۔ لونا کے ڈیڈی تو محض ہیری کی حمایت کر رہے تھے، اس لئے انہوں نے لونا کا اغوا کر لیا۔ اگر انہیں یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ تم ہیری کے ساتھ ہو تو تمہارے گھرانے کا کیا بنتا؟''

''مگر تمہارے ممی ڈیڈی؟''

’’وہ آسٹریلیا میں ہیں۔‘‘ ہرمائنی نے کہا۔’’فکر نہ کرو، وہ ٹھیک ٹھاک رہیں گے، انہیں میرے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہے۔‘‘

’’تم کمال کی جادوگرنی ہو!‘‘ رون نے معترف نگاہوں سے دیکھتے ہوئے دہرایا۔

’’بالکل ہرمائنی واقعی!‘‘ ہیری نے بے تابی سے کہا۔’’مجھے معلوم نہیں کہ تمہارے بغیر ہمارا کیا حال ہوتا؟‘‘

وہ مسکرائی مگر فوراً سنجیدہ ہوگئی۔

’’اب لونا کا کیا ہوگا؟‘‘

’’دیکھو! اگر وہ سچ بول رہے ہوں اور وہ اب تک زندہ ہے......‘‘ رون نے کہنا شروع کیا۔

’’یوں مت کہو...... یوں مت کہو!‘‘ ہرمائنی ہذیانی انداز میں چیخی۔’’وہ ضرور زندہ ہوگی...... وہ ضرور زندہ ہوگی......‘‘

’’تو پھر میرا اندازہ ہے کہ وہ اژقبان میں ہوگی۔‘‘ رون نے کہا۔’’ویسے کیا معلوم؟ وہ اس جگہ سے بچ بھی پائے گی یا نہیں...... بہت سے لوگ وہ سب نہیں برداشت کر پاتے ہیں......‘‘

’’وہ برداشت کر لے گی۔‘‘ ہیری نے فوراً کہا۔ وہ اس کے علاوہ اور کچھ سوچنا نہیں چاہتا تھا۔’’لونا سخت جان ہے۔ تم جتنا سوچتے ہو، اس سے کہیں زیادہ سخت جان! وہ شاید قیدیوں کو وہمی کیڑوں اور نارگلس کے بارے میں سکھا رہی ہوگی......‘‘

’’کاش تمہاری بات سچ ہو۔‘‘ ہرمائنی نے کہا۔ اس نے اپنی آنکھوں پر ہاتھ پھیرا۔’’مجھے زینوفیلیس کی حالت پر ترس آتا اگر......‘‘

’’......اگر اس نے ہمیں مرگ خوروں کے ہاتھوں بیچنے کا سودا نہ کیا ہوتا۔‘‘ رون تلخی سے بولا۔

انہوں نے خیمہ لگایا اور اس کے اندر گھس گئے۔ رون نے سب کیلئے چائے بنائی۔ بال بال بچنے کے بعد انہیں اس ٹھنڈی اور نم آلود پرانی جگہ پر گھر جیسی حفاظت، شناسائی اور دوستانہ ماحول کا احساس ہوا۔

’’اوہ! ہم وہاں گئے ہی کیوں تھے؟‘‘ ہرمائنی نے کچھ منٹوں کی خاموشی کے بعد غمگین لہجے میں کہا۔’’ہیری! تم نے صحیح کہا تھا کہ یہ تو ایک بار پھر گوڈرک ہولو جیسی بات ہوگئی۔ وقت کی بربادی۔ اجل کے تبرکات...... اتنی بکواس...... حالانکہ بات کچھ اور......‘‘ وہ بولتے بولتے رُک گئی جیسے اس کے ذہن میں کوئی نئی بات آگئی ہو۔’’ممکن ہے کہ اس نے کہانی گھڑ لی ہو، ہے نا؟ وہ شاید اجل کے تبرکات پر بالکل بھی یقین نہ رکھتا ہو مگر وہ مرگ خوروں کی آمد تک ہمیں بس باتوں میں الجھائے رکھنا چاہتا ہو؟‘‘

’’مجھے ایسا بالکل نہیں محسوس ہوتا۔‘‘ رون نے کہا۔’’ذہنی دباؤ کے عالم میں کوئی کہانی گھڑنا نہایت دشوار ہوتا ہے۔ اتنا دشوار کہ تم سوچ بھی نہیں سکتی ہو۔ مجھے اس بات کا اس وقت احساس ہوا جب راہزن گروہ نے مجھے پکڑ لیا تھا۔ کسی بالکل اجنبی فرد کا خیال گھڑنے کے بجائے میرے لئے سٹین کا ڈرامہ رچانا زیادہ آسان تھا کیونکہ میں اس کے بارے میں پہلے سے ہی تھوڑا بہت جانتا تھا۔ لوگڈ کافی پریشان اور تناؤ میں تھا اور ہمیں ہر حال میں روکے رکھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ میرا خیال ہے کہ اس نے ہمیں باتوں میں لگائے رکھنے کیلئے

سچائی بتائی تھی یا کم از کم وہ سچائی بتائی تھی جس پر وہ خود یقین رکھتا تھا......''

''دیکھو! مجھے نہیں لگتا ہے کہ اس سے کوئی فرق پڑتا ہے۔'' ہرمائنی نے آہ بھرتے ہوئے کہا۔ ''بے شک وہ سچ بول رہا ہو مگر میں نے اپنی زندگی میں اتنی لغویات پہلے کبھی نہیں سنی ہیں!''

''ویسے ٹھہرو!'' رون نے کہا۔ ''پراسرار خفیہ تہہ خانے کو بھی تو محض خیالی اسرار ہی سمجھا جاتا تھا، ہے نا؟''

''مگر اجل کے تبرکات کا وجود ہونا ناممکن سی بات ہے، رون!''

''تم چاہے جو بھی کہتی رہو!'' رون نے کہا۔ ''ان میں سے ایک کا وجود تو ہو سکتا ہے...... ہیری کا غیبی چوغہ!''

''تین بھائیوں کا قصہ، صرف ایک کہانی ہی ہے۔'' ہرمائنی نے درشت لہجے میں کہا۔ ''اس میں بتایا گیا ہے کہ انسان موت سے کتنے خوفزدہ رہتے ہیں۔ اگر اجل سے بچنا غیبی چوغے کے نیچے چھپنے جتنا ہی آسان ہوتا تو وہ چیز تو ہمارے پاس پہلے سے موجود ہی تھی۔''

''میں کچھ کہہ نہیں سکتا۔ ویسے اگر ہمارے پاس ایلڈر چھڑی ہوتی تو زیادہ اچھا ہوتا۔'' ہیری نے کہا اور خاردار جھاڑی کی لکڑی والی چھڑی کو انگلیوں میں الٹ پلٹ کر دیکھنے لگا جسے وہ نہایت ناپسند کرتا تھا۔

''اس طرح کی کوئی چیز نہیں ہوتی ہے، ہیری!''

''تم نے ہی تو کہا تھا کہ ایسی کئی چھڑیاں تھیں...... اجل کی چھڑی یا چاہے جو بھی ان کے نام تھے......'' ہیری نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے، اگر تم خود کو طفل تسلیاں دینا ہی چاہتے ہو کہ ایلڈر چھڑی اصلی ہے، ہے نا؟ مگر مردے زندہ کرنے والا پتھر؟'' اس کی انگلیاں نام کے اردگرد نمایاں علامتی نشان سا بناتی رہیں اور وہ ملامت بھرے انداز میں بول رہی تھی۔ ''مرے ہوئے لوگ کسی طرح کے جادو سے واپس نہیں لوٹتے ہیں اور یہی کڑوا سچ ہے......''

''جب میری چھڑی تم جانتے ہو کون؟ کی چھڑی کے ساتھ جڑ گئی تھی تو میرے ماں باپ دکھائی دیئے تھے...... اور سیڈرک بھی......''

''مگر وہ موت کے منہ سے سچ مچ تو واپس لوٹ نہیں آئے تھے، ہے نا؟'' ہرمائنی نے کہا۔ ''اس طرح کی پھیکے عکس کا مطلب دوبارہ زندہ ہونا تو نہیں ہے، ہے نا؟''

''مگر وہ کہانی والی لڑکی بھی تو سچ مچ نہیں لوٹی تھی، ہے نا؟ کہانی میں بتایا گیا ہے کہ مرنے کے بعد لوگوں عالم برزخ کے ہی ہو جاتے ہیں مگر اس کے باوجود منجھلا بھائی اسے دیکھ پایا اور اس سے بات کر پایا، ہے نا؟ یہاں تک کہ وہ اس کے ساتھ کچھ دیر تک رہا بھی تھا......''

اس نے ہرمائنی کے چہرے پر پریشانی کے ساتھ ساتھ ایک اور تاثر بھی دیکھا جسے وہ سمجھ نہیں پایا۔ جب ہرمائنی نے رون کی طرف دیکھا تو ہیری کو سمجھ میں آ گیا کہ وہ تاثر خوف کا تھا۔ مرے ہوئے لوگوں کے ساتھ زندگی گزارنے کی بات پر وہ سہم سی گئی تھی۔

''تو تم گوڈرک ہولو میں دفن پیرویل گھرانے کے بارے میں کچھ نہیں جانتی ہو؟'' ہیری نے جلدی سے کہا اور پورے ہوش و حواس میں دکھائی دینے کی کوشش کرنے لگا۔

''بالکل نہیں!'' وہ بولی اور موضوع تبدیل ہونے کی وجہ سے مطمئن سی دکھائی دینے لگی۔ ''اس کی قبر پر اس علامت کو دیکھنے کے بعد ہی میں نے اس کے بارے میں معلوم کرنے کی کوشش کی تھی۔ اگر وہ کوئی مشہور جادوگر ہوتا یا اس نے کوئی منفرد کام کئے ہوتے تو مجھے یقین تھا کہ اس کا نام ہماری کسی نہ کسی کتاب میں ضرور موجود ہوتا۔ مجھے پیرویل کا نام صرف 'طبقہ الشرفاء، جادوئی علم النساب' نامی کتاب میں ہی دکھائی دیا تھا۔ وہ کتاب میں نے کریچر سے اُدھار لی تھی۔'' اس نے وضاحت کی، جب رون نے اپنی بھنوئیں اُٹھائیں۔ ''اس میں خالص خون والے ان گھرانوں اور خاندانوں کی فہرست دی گئی تھی جن کی نسلیں مفقود ہو چکی ہیں۔ ظاہر ہے کہ پیرویل خاندان ان سب ابتدائی خاندانوں میں شامل رہا ہوگا جن کا نام ونشان ختم ہو چکا ہے۔''

''گھرانوں کا سلسلہ نابود ہو چکا ہے؟'' رون نے کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ یہ نام صدیوں پہلے ختم ہو چکا ہے۔'' ہرمائنی نے کہا۔ ''پیرویل کے معاملے میں۔ ہوسکتا ہے کہ ان کی نسل اب بھی ہو، حالانکہ ان کے نام کچھ الگ ہو چکے ہوں گے۔''

یہ سن کر ہیری کو اچانک وہ یاد آ گئی جو پیرویل نام سن کر زینوفیلیس کے گھر پر اس کے ذہن میں کھلبلائی تھی۔ ایک گندا بوڑھا آدمی محکمے کے ایک اہلکار کے چہرے کے سامنے بدصورت انگلیاں لہرا رہا تھا اور زور زور سے چیخ رہا تھا۔ ''مارولو گیونٹ!''

''کیا کہا......؟'' رون اور ہرمائنی نے ایک ساتھ پوچھا۔

''مارولو گیونٹ......تم جانتے ہو کون؟ کا نانا۔ تینشہ یادداشت میں ڈمبل ڈور کے ساتھ مارولو گیونٹ نے کہا تھا کہ پیرویل اس کے اجداد میں سے تھا۔''

رون اور ہرمائنی حیران دکھائی دینے لگے۔

''وہ انگوٹھی......وہ انگوٹھی جو پٹاری بنی۔ مارولو گیونٹ نے کہا تھا کہ اس پر پیرویل کا نشان ہے، میں نے اسے محکمے کے آدمی کے چہرے کے سامنے انگوٹھی لہراتے ہوئے دیکھا تھا۔ وہ تو اسے جیسے اس کی ناک میں گھسا دینا چاہتا تھا......''

''پیرویل کا نشان؟'' ہرمائنی نے تیکھے پن سے پوچھا۔ ''کیا تم نے اسے دیکھا تھا؟ وہ کیسا دکھائی دیتا تھا؟''

''میں دراصل اسے ٹھیک سے نہیں دیکھ پایا۔'' ہیری نے یاد کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ ''جہاں تک میں دیکھ سکتا تھا، وہاں کوئی علامتی چیز نہیں تھی، شاید کچھ کھرونچیں تھیں۔ میں نے اسے واقعی قریب سے اس وقت دیکھا جب وہ چیخ کر کھل چکی تھی۔''

ہیری نے دیکھا کہ ہرمائنی کی آنکھیں اچانک پھیل گئی تھیں، جیسے وہ کچھ سمجھ گئی ہو۔ رون حیران ہو کر ان دونوں کی طرف دیکھ رہا تھا۔

''اوہ...... تمہیں ایسا لگتا ہے کہ وہ اجل کا دوسرا تبرک تھا؟...... اجل کا تبرک؟''

''کیوں نہیں......؟'' ہیری جوشیلے لہجے میں بولا۔ ''مارولو گیونٹ جاہل بوڑھا شخص تھا جو گینڈے کی طرح رہتا تھا۔ اسے بس اپنے خاندان کا غرور تھا۔ اگر انگوٹھی صدیوں سے اس کے گھرانے میں تھی تو ہوسکتا ہے کہ اسے اس کی اصلیت یا صلاحیت کی خبر ہی نہ ہو؟ گھر میں ایک بھی کتاب نہیں تھی اور میرا یقین کرو۔ وہ اس قسم کا آدمی نہیں تھا کہ بچوں کی کہانیاں سنتا۔ وہ تو اس پتھر کے نشان سے ہی خوش تھا کیونکہ جہاں تک اس کا سوال تھا، خالص خون کا ہونے کی وجہ سے وہ خود کو کوئی شہنشاہ سمجھنے لگا تھا......''

''ہاں!...... اور یہ سب بہت دلچسپ ہے۔'' ہرمائنی نے محتاط لہجے میں کہا۔ ''مگر ہیری! اگر تم وہی سوچ رہے ہو جو میرے حساب سے تم سوچ رہے ہو......''

''دیکھو کیوں نہیں؟ کیوں نہیں؟'' ہیری نے کہا اور ساری احتیاط پس پشت ڈال دی۔ ''وہ ایک پتھر تھا، ہے نا؟'' اس نے حمایت کیلئے رون کی طرف دیکھا۔ ''اگر وہ وہی مرے ہوئے لوگوں کو بلانے والا پتھر ہوا؟''

رون کا منہ کھل گیا۔

''اف خدایا...... مگر کیا یہ ڈمبل ڈور کے توڑنے کے بعد بھی کام کرے گا؟''

''کام؟...... کام؟ رون! یہ کبھی بھی کام نہیں کرتا تھا۔ مرے ہوئے لوگوں کو زندہ کرنے والی کوئی چیز وجود نہیں رکھتی ہے۔'' ہرمائنی اچھل کر کھڑی ہوگئی اور چڑچڑی اور ناراض دکھائی دینے لگی۔ ''ہیری! تم ہر چیز کو گھما پھرا کر تبرکات کی کہانی سے جوڑنے کی کوشش کر رہے ہو!''

''جوڑنے کی کوشش کر رہا ہوں؟'' ہیری نے دہرایا۔ ''ہرمائنی! سب کچھ اپنے آپ جڑتا جا رہا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ اس پتھر پر اجل کا تبرکات کا نشان تھا۔ گیونٹ نے کہا تھا کہ یہ پیرویل کا نشان ہے۔''

''ایک منٹ پہلے تو تم کہہ رہے تھے کہ تم نے پتھر کے نشان کو ٹھیک سے دیکھا نہیں تھا؟''

''تمہارا کیا خیال ہے کہ انگوٹھی اس وقت کہاں ہے؟'' رون نے ہیری سے پوچھا۔ ''جب ڈمبل ڈور نے انگوٹھی توڑ کر پتھر نکال لیا تو اس کے بعد انہوں نے اس کا کیا کیا؟''

مگر ہیری کا تصور تو سرپٹ بھاگ رہا تھا، رون اور ہرمائنی کی سوچ سے بھی کہیں آگے۔

تین طاقتور تبرکات یا ناقابل تسخیر ہتھیار۔ جنہیں ایک ساتھ حاصل کرنے والا فرد اجل کا مالک...... فاتح...... ناقابل تسخیر بن جائے گا...... جو آخری دشمن تباہ ہوگا، وہ موت ہے......

اس نے تخیل کی آنکھ سے دیکھا کہ وہ اجل کے تبرکات کا مالک بن چکا ہے اور والڈی مورٹ کے سامنے پہنچ گیا ہے جس کے پٹاریاں اس کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں ہیں......ایک کے زندہ رہنے کی صورت میں دوسرا زندہ نہیں رہ سکتا......کیا یہی جواب ہے؟ اجل کے تبرکات بمقابلہ جادوئی پٹاریاں؟ آخر کار کیا یہ اس کی جیت کو مضبوط کرنے کا راستہ تھا؟ اجل کے تبرکات کا مالک بننے کے بعد کیا وہ والڈی مورٹ سے بچ پائے گا؟

''ہیری......؟''

مگر اسے ہرمائنی کی بات جیسے سنائی ہی نہیں دی۔ اس نے اپنا غیبی چوغہ باہر نکالا اور اس پر اپنی انگلیاں پھیریں۔ کپڑا پانی جیسا ملائم اور ہوا کی طرح ہلکا تھا مگر اس نے اس دوران ایسا چوغہ کبھی نہیں دیکھا تھا۔ یہ چوغہ ہو بہو ویسا ہی تھا جیسا ژینوفیلیس نے نقشہ کھینچا تھا۔ ہم ایسے چوغوں کے بارے میں بات کر رہے ہیں جو اسے پہننے والے کو پوری طرح غائب بنا دیتے ہیں اور آخری زمانے تک ایسا ہی کرتے ہیں۔ اس پر چاہے جتنے جادوئی وار کئے جائیں، یہ اس فرد کو چھپائے رکھتا ہے......

اور پھر ایک اُف کے ساتھ اسے یاد آیا۔

''جس رات کو میری ماں باپ کی موت ہوئی تھی، یہ چوغہ ڈمبل ڈور کے پاس تھا۔''

اس کی آواز کانپی اور اس کا چہرہ سرخ ہونے لگا مگر اسے پرواہ نہیں تھی۔''میری ممی نے سیریس کو خط میں لکھا تھا کہ ڈمبل ڈور نے چوغہ ادھار لیا تھا، اس لئے لیا تھا کہ وہ اس کا معائنہ کرنا چاہتے تھے کیونکہ انہیں محسوس ہوا تھا کہ یہ اجل کا تیسرا تبرک ہے۔ اگنوٹس پیرویل گوڈرک ہولو میں دفن ہے......'' ہیری جب خیمے میں آندھی کی طرح چکر کاٹ رہا تھا اور اسے محسوس ہو رہا تھا جیسے سچائی کے نئے راز اب اس کے ارد گرد کھلتے جا رہے ہوں۔''وہیں میرے اجداد بھی ہیں اور میں تیسرے بھائی کی نسل میں سے ہوں۔ یہ اب دانائی بھری بات معلوم ہوتی ہے......''

اجل کے تبرکات پر یقین کی وجہ سے اسے مسلح ہونے احساس ہو رہا تھا جیسے صرف ان کا مالک بننے کے خیال سے ہی اسے تحفظ مل رہا ہو۔ وہ خوش ہو کر باقی دونوں کی طرف گھوما۔

''ہیری......'' ہرمائنی نے ایک بار پھر کہا مگر وہ اپنی گردن میں لٹکے ہوئے بٹوے میں کچھ تلاش کرنے میں مصروف تھا۔ اس کی انگلیاں بری طرح کانپ رہی تھیں۔

''اسے پڑھو!'' اس نے ہرمائنی کے ہاتھ میں اپنی ماں کا خط تھماتے ہوئے کہا۔''اسے پڑھو! اس وقت وہ چوغہ ڈمبل ڈور کے پاس تھا، ہرمائنی! انہوں نے اسے کیوں لیا ہوگا؟ انہیں کبھی بھی چوغے کی ضرورت نہیں تھی۔ وہ اتنا زبردست اور طاقتور سحر کر سکتے تھے کہ چوغے کے بغیر ہی غائب ہو سکتے تھے......''

کوئی چمکتی ہوئی چیز فرش پر گری اور لڑھک کر کرسی کے نیچے پہنچ گئی۔ خط نکالتے ہوئے ہیری سے سنہری گیند پھسل گئی تھی۔ وہ

اسے اُٹھانے کیلئے جھکا، اسی وقت پراسرار تلاش کے خزانوں میں اسے ایک اور تحفہ ملا۔ اس کے وجود میں سکتے اور حیرت کے دھماکے ہونے لگے۔ وہ اچانک چیختا ہوا بولا۔ ''پتھر اس کے اندر ہے! وہ میرے لئے انگوٹھی چھوڑ کر گئے ہیں...... یہ سنہری گیند کے اندر ہے۔''

''تمہیں...... تمہیں ایسا لگتا ہے؟''

وہ یہ نہیں سمجھ پایا کہ رون اتنا حیران کیوں دکھائی دے رہا تھا؟ ہیری کے سامنے سب کچھ اتنا صاف تھا...... اتنا واضح تھا...... ہر چیز اپنے اپنے خانوں میں صحیح بیٹھ رہی تھی...... اس کا چوغہ اجل کا 'تیسرا تبرک' تھا...... اور جب وہ سنہری گیند کھولنے کا طریقہ معلوم کرلے گا تو اس کے پاس اجل کا 'دوسرا تبرک' بھی ہو جائے گا...... اور اب اسے صرف اجل کے پہلے تبرک یعنی ایلڈر چھڑی تلاش کرنے کی ضرورت ہے...... اور پھر......

مگر ایسا محسوس ہوا جیسے روشن چبوترے پر پردہ گرا دیا گیا ہو۔ اس کا سارا جوش وخروش، امیدیں اور خوشیاں ایک جھٹکے میں کسی بلب کی طرح فیوز ہو کر رہ گئیں جیسے وہ اندھیرے میں تنہا کھڑا ہو۔ خوشی کا سحر ٹوٹ چکا ہو۔

''وہ اسی کو حاصل کرنا چاہتا ہے؟''

اس کی آواز میں بدلتی ہوئی کیفیت کی وجہ سے رون اور ہرمائنی پہلے سے ہی بھی زیادہ پریشان اور خوفزدہ دکھائی دینے لگے۔

''اوہ تم جانتے ہو کون؟ ایلڈر چھڑی کو حاصل کرنا چاہتا ہے......''

اس نے ان کے تنے ہوئے عضلات والے چہروں پر حیرانگی کی طرف دیکھ کر پشت گھما دی۔ وہ جانتا تھا کہ یہی سچ ہے۔ اس پر اس کا دل ودماغ پوری طرح گواہی دے رہا تھا۔ والڈی مورٹ نئی چھڑی تلاش نہیں کر رہا تھا۔ وہ تو ایک پرانی چھڑی کو تلاش کر رہا تھا۔ دراصل بہت ہی قدیمی چھڑی۔ ہیری خیمے کے دروازے تک گیا اور رون اور ہرمائنی کے بارے میں سب کچھ بھول گیا۔ اب وہ رات کے اندھیرے میں باہر دیکھتے ہوئے سوچنے لگا......

والڈی مورٹ نے ماگلوؤں کے یتیم خانے میں نشوونما پائی تھی۔ بچپن میں کسی نے بھی اسے بیڈل باڈ کی کہانیاں نہیں سنائی ہوں گی جس طرح ہیری کو نہیں سنائی گئی تھیں۔ یہی نہیں...... بہت کم جادوگر اجل کے تبرکات میں یقین کرتے تھے، کہیں ایسا تو نہیں کہ والڈی مورٹ ان کے بارے میں جانتا ہو؟

ہیری نے اندھیرے کے خلا میں گھور کر دیکھا...... اگر والڈی مورٹ کو اجل کے تبرکات کے بارے میں پتہ ہوتا تو وہ غیر معمولی طور پر ان کا مالک بننا چاہتا۔ انہیں پانے کیلئے کچھ بھی کرنے کو تیار ہو جاتا۔ تین طاقتور تبرکات...... جو اسے اجل کا مالک بنا دیتے؟ اگر اسے اجل کے تبرکات کے بارے میں معلوم ہوتا تو اسے پٹاریاں بنانے کی ضرورت ہی نہیں تھی؟ اس نے پتھر والے تبرک کو پٹاری میں بدل دیا تھا۔ کیا اسی بات سے یہ واضح نہیں ہو جاتا تھا کہ وہ اس قدیمی راز کے بارے میں کچھ نہیں جانتا تھا......

اس کا مطلب یہ تھا کہ والڈی مورٹ ایلڈر چھڑی چاہتا تو تھا مگر اسے اس کی پوری طاقت کا احساس نہیں تھا۔ وہ نہیں جانتا تھا کہ

یہ اجل کے تبرکات میں سے ایک ہے...... کیونکہ چھڑی وہ تبرک تھا جسے چھپایا نہیں جاسکتا تھا جس کا کمال سب سے آسانی سے معلوم کیا جاسکتا تھا...... ایلڈر چھڑی کا خونی سفر جادوگروں کی تاریخ کے صفحات پر بکھرا ہوا ہے......

ہیری نے دھندلے بادلوں سے بھرے آسمان کو دیکھا جو سفید چاند کے چہرے پر پھسل رہے تھے۔ اپنی حیرت انگیز تلاش پر حیرانگی کی وجہ سے اس کا سر چکرا کر رہ گیا تھا۔

وہ خیمے میں دوبارہ لوٹ آیا۔ اسے یہ دیکھ کر صدمے کا جھٹکا لگا کہ رون اور ہرمائنی اسی جگہ کھڑے تھے جہاں وہ انہیں چھوڑ کر گیا تھا۔ ہرمائنی اب بھی للّی کا خط تھامے کھڑی تھی اور رون تھوڑا پریشان دکھائی دے رہا تھا۔ کیا انہیں ذرا بھی احساس نہیں تھا کہ گذشتہ کچھ منٹوں میں وہ کتنا آگے پہنچ چکے تھے؟

''دیکھو!'' ہیری نے انہیں یقین دلانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ ''اس سے ہر چیز واضح ہو چکی ہے، اجل کے تبرکات اصلی ہیں اور میرے پاس ایک ہے...... شاید دو ہیں......'' اس نے سنہری گیند اُٹھائی۔ ''...... اور تم جانتے ہو کون؟ تیسرے تبرک یعنی ایلڈر چھڑی کے پیچھے پڑا ہے مگر اسے حقیقت معلوم نہیں ہے...... وہ تو صرف اسے ایک طاقتور چھڑی تسلیم کرتا ہے۔''

''ہیری!'' ہرمائنی نے قریب آ کر اسے للّی کا خط واپس دیتے ہوئے کہا۔ ''مجھے افسوس ہے، مگر میرا خیال ہے کہ تم اسے غلط سمجھے ہو...... سراسر غلط سمجھے ہو!''

''مگر کیا تمہیں یہ دکھائی نہیں دے رہا ہے؟ کہ سب کچھ اپنی اپنی جگہ پر واضح بیٹھ رہا ہے۔''

''نہیں! یہ واضح نہیں بیٹھ رہا ہے۔'' اس نے تلخی سے کہا۔ ''ایسا کچھ نہیں ہے، ہیری! تم تو بس جوش میں کچھ بھی سوچ سکتے ہو۔ براہ مہربانی......'' ہرمائنی نے کہا جب ہیری درمیان میں بولنے کی کوشش کر رہا تھا۔ ''براہ مہربانی! بس میری ایک بات کا جواب دے دو! اگر اجل کے تبرکات حقیقت میں موجود ہوتے اور ڈمبل ڈور ان کے بارے میں جانتے، یہ جانتے کہ ان تینوں کا مالک، اجل کا مالک بن جائے گا...... تو انہوں نے تمہیں یہ بات کیوں نہیں بتائی، ہیری؟ کیوں نہیں؟''

اس کے پاس جواب تیار تھا۔

''مگر اس کا جواب تم نے ہی تو دیا تھا، ہرمائنی! مجھے ان کے بارے میں خود معلوم کرنا ہوگا، یہ ایک تلاش ہے......''

''میں نے تو وہ بات صرف اس لئے کہی تھی تاکہ تمہیں لوگڈ کے گھر چلنے کیلئے تیار کر سکوں۔ میں واقعی ایسی کوئی چیز نہیں مانتی ہوں۔'' ہرمائنی چڑچڑے انداز میں بلند آواز میں بولی۔

ہیری نے اس کی بات پر توجہ نہیں دی۔

''ڈمبل ڈور عام طور پر مجھے خود نکات تلاش کرنے کا موقع دیتے تھے۔ وہ مجھے میری صلاحیتیں آزمانے کا کام دیتے تھے، خطرات اُٹھانے دیتے تھے، ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وہ اسی طرح کام کرتے......''

''ہیری! یہ کوئی کھیل نہیں ہے، کسی قسم کی ریاضت نہیں ہے، یہ حقیقت ہے اور ڈمبل ڈور نے تمہارے لئے واضح ہدایات چھوڑی ہیں۔ پٹاریاں تلاش کرو اور انہیں نیست و نابود کرڈالو۔ اس نشان کا ایسا کوئی مطلب نہیں ہے۔ اجل کے تبرکات کے بارے میں بھول جاؤ۔ ہمیں اپنی راہ سے بھٹکنا نہیں چاہئے......''

ہیری تو اس کی بات سن ہی نہیں رہا تھا۔ وہ تو سنہری گیند کو اپنے ہاتھوں میں الٹ پلٹ کررہا تھا۔ اسے ہلکی سی امید تھی کہ یہ کھل جائے گی اور اس میں سے مرے ہوئے لوگوں کو زندہ کرنے والا پتھر نکل آئے گا جس سے وہ ہرمائنی کے سامنے یہ ثابت کرسکے گا کہ اس کی بات سچائی پر مبنی ہے اور اجل کے تبرکات حقیقت میں موجود ہیں۔

ہرمائنی نے رون کی طرف مدد بھری نظروں سے دیکھا۔

''تمہیں تو ان خرافات پر یقین نہیں ہے، ہے نا؟''

ہیری نے سر اُٹھا کر رون کی طرف دیکھا جو تھوڑا ججھکتا ہوا محسوس ہورہا تھا۔

''معلوم نہیں...... میرا کہنے کا مطلب ہے کہ......اس کے کچھ حصے تو خانوں میں واضح بیٹھتے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں۔'' رون نے عجیب انداز میں کہا۔ ''مگر جب آپ پورے معاملے کی طرف دیکھتے ہیں......'' اس نے گہری سانس لی۔ ''ہیری! میرا خیال ہے کہ ہمیں پٹاریوں کو تباہ کرنے میں پوری توجہ لگانا چاہئے۔ ڈمبل ڈور نے ہمیں یہی کام سونپا تھا، شاید......شاید ہمیں اجل کے تبرکات والے معاملے کو فراموش کردینا چاہئے۔''

''شکریہ رون!'' ہرمائنی نے کہا۔ ''پہریداری کا پہلا پہر میں سنبھالتی ہوں۔''

وہ ہیری کے قریب سے گزری اور جا کر خیمے کے داخلی راستے پر بیٹھ گئی جس سے ان میں جاری بحث کا خاتمہ ہوگیا۔

مگر ہیری اس رات بہت کم سو پایا۔ اجل کے تبرکات کے خیال نے اسے اپنی گرفت میں لے لیا تھا اور یہ لگاتار اس کے ذہن پر حاوی ہورہے تھے، اس لئے وہ سو نہیں سکتا تھا۔ چھڑی، پتھر اور چوغہ......کاش وہ ان تینوں کا مالک بن سکے......؟

'میں آخر میں کھلتی ہوں......' مگر آخر کیا تھا؟ اسے پتھر ابھی کیوں نہیں مل سکتا؟ اگر اس کے پاس پتھر ہوتا تو وہ ڈمبل ڈور کو بلا کر ان سے یہ سوال پوچھ سکتا تھا......اور ہیری نے اندھیرے میں سنہری گیند کے سامنے کچھ الفاظ بولے۔ ہر چیز آزما کر دیکھو...... یہاں تک کہ مارباشی زبان بھی۔ مگر سنہری گیند پھر بھی نہیں کھلی۔

اور چھڑی......ایلڈر چھڑی...... یہ کہاں چھپی ہے؟ والڈی مورٹ اس وقت اسے کہاں تلاش کررہا ہوگا؟ ہیری سوچنے لگا کہ کاش اس کا نشان ٹیس مارے اور اسے والڈی مورٹ کے خیال دکھائی دے جائیں کیونکہ پہلی بار وہ اور والڈی مورٹ ایک ہی چیز پانا چاہتے تھے......ظاہر ہے کہ ہرمائنی کو یہ خیال پسند نہیں آئے گا......مگر ہرمائنی کو تو اس پر یقین ہی نہیں تھا......ژینوفیلیس نے ایک طرح سے صحیح کہا تھا......'تم میں عقل تو ہے مگر بہت غبی بلکہ تکلیف دہ حد تک مختصر......اور دماغ بھی بند ہے۔' حقیقت تو یہ تھی کہ وہ اجل کے

تبرکات کے خیال سے ہی دہشت زدہ ہوگئی تھی، خاص طور پر مرے ہوئے لوگوں کو زندہ کرنے والے پتھر سے......اور ہیری نے اپنا منہ ایک بار پھر سنہری گیند پر لگا کر اسے چوما بلکہ قریباً نگل ہی لیا مگر وہ پھر نہیں کھل پائی......

صبح کا اجالا پھوٹتے وقت اسے لونا کی یاد ستانے لگی جو اژقبان کی تاریک کوٹھڑی میں تنہا روح کھچڑوں سے گھری ہوئی ہوگی۔ اسے اچانک خود پر ندامت محسوس ہوئی۔ اجل کے تبرکات کے بارے میں اپنے تخیل کی اُڑان میں وہ اس کے بارے میں تو بالکل ہی بھول گیا تھا۔ کاش وہ لوگ اسے بچا سکیں مگر اتنے سارے روح کھچڑوں کو ایک ساتھ کر شکست نہیں دی جا سکتی تھی۔ اس سے اسے اچانک یاد آیا کہ اس نے اب تک خاردار جھاڑی کی لکڑی والی چھڑی سے پشت بانی تخیل نمودار نہیں کیا تھا......صبح یہ کر کے دیکھنا ہوگا!

اگر کوئی بہتر چھڑی پانے کا کوئی طریقہ ہو......

اور ناقابل شکست، ایلڈر چھڑی، اجل کی چھڑی کا خیال ایک بار پھر اس پر غلبہ پانے لگا۔

انہوں نے اگلی صبح اپنا خیمہ سمیٹا اور بارش کی سنسناتی بوچھاڑ میں پہنچ گئے۔ بارش ساحل سمندر تک ان کے تعاقب میں رہی جہاں انہوں نے اس رات اپنا خیمہ لگایا۔ پورا ہفتہ بارش ہوتی رہی۔ اردگرد کا ماحول صرف کیچڑ بھرا تھا جو ہیری کو تاریک اور پریشان کن محسوس ہو رہا تھا۔ اس کے حواس پر صرف اجل کے تبرکات کے تصورات چھائے ہوئے تھے۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے وجود میں ایک لو جل اُٹھی ہو جسے کوئی بھی چیز...... ہرمائنی کی بے یقینی یا رون کے مسلسل اندیشے......نہیں بجھا سکتے ہوں۔ تبرکات کے حصول کیلئے اس کی حسرت اتنی بڑھتی چلی گئی کہ وہ اتنا ہی کم خوش رہنے لگا۔ اس کیلئے اس نے رون اور ہرمائنی کو قصوروار ٹھہرایا۔ ان کی بڑھتی ہوئی اُداسی اور بوجھل فضا لگاتار ہونے والی بارش جتنی ہی بری تھی۔ اسی وجہ سے اس کا حوصلہ کم ہو رہا تھا مگر ان دونوں چیزوں کے باوجود اس کا پختہ یقین متزلزل نہیں ہوا تھا۔ تبرکات کے معاملے میں ہیری کا یقین اور حسرت اس پر اتنے غالب ہو چکی تھی کہ وہ باقی دونوں سے اور پٹاریوں کے معاملے میں ان کے جنون سے خود کو بالکل الگ تھلگ محسوس کرنے لگا۔

''جنون؟'' ہرمائنی نے طیش کے عالم میں کہا۔ جب ایک شام ہیری نے لاپروائی سے یہ لفظ اس وقت بول دیا جب ہرمائنی اس پر یہ الزام تراشی کر رہی تھی کہ وہ پٹاریاں تلاش کرنے میں کوئی دلچسپی نہیں لے رہا ہے۔ ''جنون ہمیں نہیں ہے، ہیری! ہم تو وہی کرنے کی کوشش کر رہے ہیں جو ڈمبل ڈور ہم سے کروانا چاہتے تھے......''

مگر اس پردے میں لپٹی ہوئی تنقید سے بھی ہیری کو کوئی فرق نہیں پڑا۔ ڈمبل ڈور نے اجل کے تبرکات کا سراغ اس لئے چھوڑا تھا تاکہ ہرمائنی اسے سمجھ لے۔ ہیری کو پورا یقین تھا کہ ڈمبل ڈور نے سنہری گیند میں مرے ہوئے لوگوں کو از سر نو زندہ کرنے والا پتھر چھپایا ہوگا۔ ایک کے رہتے ہوئے دوسرا زندہ نہیں رہ سکتا......اجل کا مالک......رون اور ہرمائنی کیوں نہیں سمجھتے ہیں؟

''جو آخری دشمن تباہ ہوگا وہ موت ہے۔'' ہیری نے اطمینان سے کہا۔

''میرا خیال ہے کہ ہم تم جانتے ہو کون؟ سے لڑ رہے ہیں؟'' ہرمائنی نے جواب دیا اور ہیری نے اسے سمجھانے کی کوشش میں

شکست تسلیم کر لی۔

رون اور ہرمائنی سفید ہرن کے راز کے بارے میں باتیں کرنا چاہتے تھے مگر اب ہیری کو یہ غیر اہم اور ایک غیر واضح سا دلچسپ واقعہ محسوس ہو رہا تھا۔ اس کیلئے اجل کے تبرکات کے علاوہ اکلوتی اہم ترین چیز یہ تھی کہ اس کے ماتھے کے نشان میں اب دوبارہ درد ہونے لگا تھا حالانکہ اس نے کافی دنوں سے یہ بات چھپانے کی پوری کوشش کی۔ جب بھی اسے درد ہوتا تھا، وہ ان سے دور چلا جاتا تھا مگر جو اسے دکھائی دیتا تھا اس سے وہ مایوس تھا۔ والڈی مورٹ کی تصویریں پہلے جتنی صاف نہیں دکھائی دے رہی تھیں۔ وہ دھندلی ہو گئی تھیں اور بدل گئی تھیں۔ وہ کبھی دکھائی دیتی تھیں تو کبھی اوجھل ہو جاتی تھیں۔ ہیری کھوپڑی جیسا دکھائی دینے والا ہیولا اور پہاڑ جیسی چیز کی غیر واضح شبیہ کا مطلب مشکل سے ہی سمجھ پایا۔ اسے پریشانی تھی کہ اس کے اور والڈی مورٹ کے درمیان موجود یہ بندھن کمزور پڑتا جا رہا تھا۔ ایک ایسا بندھن جس سے وہ گھبراتا تھا اور جیسا کہ اس نے ہرمائنی کو بتایا تھا، جسے وہ قائم رکھنا چاہتا تھا۔ ہیری نے کسی طرح ان مایوس کن اور غیر واضح شبیہوں کو اپنی چھڑی کے ٹوٹنے سے جوڑ لیا جیسے یہ خاردار جھاڑی کی لکڑی والی چھڑی کی غلطی ہو کہ وہ والڈی مورٹ کے دماغ میں پہلے جتنے اچھے انداز میں نہیں دیکھ پا رہا ہو۔

کئی ہفتوں بعد ساحل سمندر پر ہیری کا ذہن اس طرف مبذول ہوا کہ وہ پوری طرح اپنی ہی دنیا میں کھویا ہوا تھا۔ اس لئے اب رون نے کمان سنبھال لی تھی۔ شاید وہ ان کا ساتھ چھوڑ کر جانے کا مداوا کرنا چاہتا تھا یا پھر شاید ہیری کی اُداسی اور بے اعتنائی کی وجہ سے اس کے اندر قیادت سنبھالنے کی تمنا بیدار ہو گئی تھی؟ چاہے جو بھی ہو، اب رون ان دونوں کی حوصلہ افزائی، نصیحت اور ذمہ دارانہ امور کی سرپرستی کر رہا تھا۔

وہ بار بار کہتا تھا۔ ''تین پٹاریاں بچی ہیں۔ ہمیں ان کی تلاش کیلئے منصوبہ بندی بنانا چاہئے۔ ہم انہیں کہاں تلاش کریں؟ ایک بار پھر اپنی فہرست پر نظر ڈالتے ہیں، یتیم خانہ......''

جادوئی بازار، ہوگورٹس، رڈل ہاؤس، بورگن اینڈ بروکس کی دکان، البانیہ......اس فہرست میں ہر وہ جگہ تھی جہاں ان کی معلومات کے لحاظ سے ٹام رڈل کبھی وہاں رہا تھا یا جہاں کبھی اس نے ملازمت کی تھی، جہاں وہ گیا تھا، جہاں اس نے قتل یا سفر کیا تھا۔ رون اور ہرمائنی نے دوبارہ ان جگہوں کے بارے میں گفتگو کی۔ ہیری اس گفتگو میں صرف اس لئے شامل ہوتا تھا تاکہ ہرمائنی اسے ملامت بھرے طعنے مار مار کر تنگ نہ کرے۔ خاموشی میں تنہا رہنے کی وجہ سے اسے زیادہ خوشی میسر رہتی۔ وہ والڈی مورٹ کے خیالات کو پڑھنے کی کوشش کرنا چاہتا تھا، ایلڈر چھڑی کے بارے میں زیادہ معلوم کرنا چاہتا تھا مگر رون نے کئی ممکنہ مقامات پر سفر کرنے پر زور دیا۔ ہیری جانتا تھا کہ وہ ایسا صرف اس لئے کر رہا تھا تاکہ انہیں آگے بڑھتے رہنے کا احساس ہو سکے۔

رون لگاتار ایسی باتیں کرتا تھا۔ ''اوپر فلیگ لی جادوگروں کا گاؤں ہے، ممکن ہے کہ وہ وہاں رہنا چاہتا ہو، چلو! چل کر وہاں نظر ڈالتے ہیں......''

جادوگروں کے علاقوں میں اکثر آنے جانے پر انہیں کئی بار راہزن گروہ دکھائی دیئے۔

''ان میں سے کچھ تو مرگ خوروں جتنے ہی خطرناک ہیں۔ مجھے پکڑنے والے تو کمزور جادوگر تھے مگر بل کا اندازہ ہے کہ ان میں سے کچھ واقعی خطرناک ہیں۔ پوٹرواچ نامی نشریات میں کہا گیا تھا......''

''کن نشریات میں؟'' ہیری نے ٹوکتے ہوئے پوچھا۔

''پوٹرواچ! کیا میں نے تمہیں کبھی اس کا نام نہیں بتایا تھا؟ اسی نشریات کو تو میں ریڈیو پر سننے کی کوشش کر رہا تھا۔ یہ واحد نشریات ہیں جو صحیح خبریں بتاتی ہیں۔ باقی کے سارے چینل تو تم جانتے ہو کون؟ کی ہدایات پر نشر کئے جا رہے ہیں۔ پوٹرواچ کو چھوڑ کر...... میں چاہتا ہوں کہ تم اسے سنو مگر اس کا سٹیشن پکڑنا مشکل امر ہے......''

رون ہر شام اپنی چھڑی سے ریڈیو پر زور آزمائی کرنے کی کوشش کرتا رہا اور ناب گھماتا رہا۔ کبھی کبھار وہ اس طرح کی تجویز سنتے تھے کہ ڈریگن آبلوں کا علاج کیسے کیا جائے؟ ایک بار تو انہوں نے 'آؤ اپنے خالی دل کو حرارت بھری کڑھائی کی مانند ہلاؤ' والے گیت کے مصرعے بھی سنے تھے۔ ریڈیو پر چھڑی ٹھونکتے ہوئے رون ہمیشہ صحیح شناخت کو یاد کرنے کی کوشش کرتا رہا اور ذہن میں آنے والے الفاظ کو آہستہ آہستہ بڑبڑاتا رہا۔

''عام طور پر شناختی الفاظ ققنس کے گروہ سے متعلقہ ہی ہوتے ہیں۔'' اس نے انہیں بتایا۔ ''بل ان کا اندازہ لگانے میں کافی ماہر تھا۔ بالآخر میں مجھے بھی اس میں کامیابی مل جائے گی......''

مارچ کے مہینے میں جا کر قسمت نے رون کا ساتھ دیا اور اس کی مراد بر آئی۔ ہیری خیمے کے داخلی دروازے پر بیٹھ کر پہرہ دے رہا تھا اور ٹھنڈی زمین پر آلتی پالتی مارے عنبی سنبلوں کے جھنڈ کو بلاوجہ گھور رہا تھا۔ اسی وقت خیمے کے اندر سے رون کی جوش بھری چیخ سنائی دی۔

''مجھے شناخت مل گئی، مجھے مل گئی۔ شناخت ایلبس تھی۔ اندر آ جاؤ ہیری!''

اجل کے تبرکات کے خیالوں میں ہفتوں تک لگاتار کھوئے رہنے کے بعد ہیری کو پہلی بار بیداری کا احساس ہوا۔ وہ جلدی سے خیمے کے اندر پہنچ گیا۔ وہاں رون اور ہرمائنی چھوٹے ریڈیو کے پاس فرش پر گھٹنوں کے بل بیٹھے ہوئے تھے۔ صرف کچھ نہ کچھ کرنے کیلئے ہرمائنی گری فنڈر کی تلوار کو چمکا رہی تھی۔ وہ اس وقت منہ کھول کر چھوٹے سے سپیکر کو دیکھ رہی تھی جس سے ایک بہت جانی پہچانی آواز سنائی دے رہی تھی۔

''......ہوائی لہروں کی عدم موجودگی کے باعث اپنی غیر حاضری کیلئے معذرت خواہ ہیں، ایسا اس لئے ہوا کیونکہ بے لوث مرگ خور ہمارے علاقے کے گھروں کی تلاشی لینے کیلئے آ گئے تھے۔''

''یہ تو لی جارڈن کی آواز ہے!'' ہرمائنی نے حیرت سے کہا۔

''مجھے معلوم ہے۔'' رون مسکرایا۔ ''شاندار ہے، ہے نا؟''

''اور اب ہم نے ایک نئی محفوظ جگہ تلاش کر لی ہے۔'' لی جارڈن کہہ رہا تھا۔ ''اور مجھے آپ لوگوں کو یہ بتاتے ہوئے خوشی ہو رہی ہے کہ ہمارے دو باقاعدہ شریک کار ساتھی آج شام میرے ساتھ ہیں۔ شام بخیر دوستو!''

''کیسے ہو؟''

''شام بخیر ریور!''

''ریور...... یہ لی جارڈن ہے۔'' رون نے وضاحت کی۔ ''ان سب نے مخفی نام رکھ لئے ہیں مگر عام طور پر پتہ چل جاتا ہے......''

''شش......'' ہرمائنی نے خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔

''مگر رائل اور رعمویئل کی بات سننے سے پہلے۔'' لی جارڈن نے آگے کہا۔ ''آیئے ایک نظر ان اموات پر ڈالتے ہیں، جنہیں ڈبلیوڈبلیوا ین این یعنی جادوگر ہوائی لہری نظام خبر اور روزنامہ جادوگر نے اتنا اہم نہیں سمجھا کہ ان کا ذکر بھی کیا جائے۔ بے حد افسوس کے ساتھ ہمیں اپنے سامعین کو مطلع کرنا پڑ رہا ہے کہ ٹیڈ ٹونکس اور ڈیرک کرسول کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔''

ہیری کے پیٹ میں ابکائی جیسا احساس ہوا۔ اس نے رون اور ہرمائنی نے دہشت زدہ نظروں سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

''گورنک نامی ایک غوبلن کو بھی قتل کر دیا گیا ہے۔ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ پیدائشی ماگلو جادوگر نوجوان ڈین تھامس اور ایک دوسرا غوبلن بچ نکلنے میں کامیاب ہو چکے ہیں جو شاید ٹونکس، کرسول اور گورنک کے ساتھ سفر کر رہے تھے۔ اگر ڈین سن رہا ہو یا کسی کو اس کا اتہ پتہ معلوم ہو تو اس کے والدین اور بہن اس کی سلامتی کی خبر پانے کیلئے بے چین ہیں۔''

''اس دوران گیڈلی میں ایک ماگلو خاندان کے تمام پانچ لوگ اپنے گھر میں مردہ پائے گئے ہیں۔ ماگلو تفتیش کاروں کے مطابق وہ اموات غلطی سے گیس کا والو کھلا رہنے کی وجہ سے ہوئی ہیں مگر ققنس کے گروہ کے جانبازوں نے مجھے بتایا ہے کہ یہ جھٹ کٹ وار سے ہوئی ہیں۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ اب نئے حلقہ اقتدار میں ماگلوؤں کے قتل کرنا تفریحی کھیل بنتا جا رہا ہے......''

''آخر میں، ہمیں دُکھ کے ساتھ اپنے سامعین کو یہ اطلاع دینا پڑ رہی ہے کہ گوڈرک ہولو میں بیتھ لیڈا بیگ شاٹ کی لاش ملی ہے۔ ثبوتوں کی روشنی میں یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس کی موت کئی ماہ قبل ہو چکی تھی، ققنس کے گروہ کے جانبازوں نے ہمیں خبر دی ہے کہ اس کے بدن پر تاریک جادو کی چوٹوں کے واضح نشانات پائے گئے ہیں۔''

''سامعین! اب میں آپ کو مرگ خوروں کے ہاتھوں مرنے والے ٹیڈ ٹونکس، ڈیرک کرسول، بیتھ لیڈا بیگ شاٹ، گورنک اور متعدد ماگلوؤں کی یاد میں ایک منٹ تک خاموش رہنے کیلئے درخواست کرتا ہوں......''

خاموشی چھائی رہی۔ ہیری، رون اور ہرمائنی کچھ نہیں بولے۔ ہیری کا آدھا دل آگے کی نشریات سننے کیلئے بے تاب تھا تو آدھا

دل خوف کے اندیشوں میں ڈوبا ہوا تھا کہ آگے نجانے کیا سننے کو ملے گا۔ اسے محسوس ہوا کہ کافی لمبے عرصے بعد اس کا رابطہ بیرونی دنیا سے جڑا تھا۔

''شکریہ!'' لی جارڈن کی آواز سنائی دی۔ ''اور اب ہم اپنے باقاعدہ مہمانوں رائل اور رعموئیل سے تازہ معلومات لیتے ہیں کہ نئی جادوئی حکومت ماگلوؤں کی دنیا پر کیسے اثرات مرتب کر رہی ہے؟''

''شکریہ ریور!'' گہری اور صریح آواز جس میں ناپ تول کی جھلک تھی اور جسے پہچاننے میں کوئی غلطی کا امکان نہیں تھا۔

''یہ تو کنگ سلے ہے!'' رون زور سے چیخا۔

''ہمیں معلوم ہے۔'' ہرمائنی نے اسے چپ رہنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''ماگلوؤں کو ان اذیتوں کے اسباب معلوم نہیں ہیں مگر انہیں بھیانک تباہی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔'' کنگ سلے نے کہا۔ ''بہرحال، ہم ان جادوگروں اور جادوگرنیوں کی سچی متاثر کن کہانیاں سننے کو ملی ہیں جنہوں نے اپنی جان خطرات میں ماگلو دوستوں اور پڑوسیوں کی حفاظت کی حالانکہ ماگلوؤں کو اس کی خبر تک نہیں ہو پائی۔ میں اپنے سب سامعین سے ان جادوگروں کی مثال کی تقلید کی درخواست کرنا چاہتا ہوں۔ آپ بھی اپنی سڑک کے ماگلو مکانوں پر حفاظتی حصار کر سکتے ہیں۔ اگر اس طرح کے آسان اقدامات اُٹھائے جائیں تو کئی جانیں محفوظ رہ سکتی ہیں۔''

''اور رائل! آپ ان سامعین سے کیا کہیں گے جو اس خطرناک دور میں یہ جواب دیتے ہیں کہ 'جادوگر پہلے' کا نعرہ صحیح ہے؟'' لی جارڈن نے پوچھا۔

''میں تو کہوں گا کہ 'جادوگر پہلے' کے بعد 'خالص خون پہلے' اور پھر 'مرگ خور پہلے' کے درمیان بس ایک قدم کا ہی فاصلہ باقی ہے۔'' کنگ سلے نے جواب دیا۔ ''ہم سب انسان ہیں، ہے نا؟ ہر انسان کی زندگی غیر معمولی طور پر قابل احترام ہے اور اسے بچایا جانا چاہئے۔''

''بہت شاندار بات کہی رائل!'' لی جارڈن نے کہا۔ ''اگر ہم کبھی اس افراتفری اور تباہی کے دور سے باہر نکلتے ہیں تو میں وزیر جادو کیلئے آپ کو اپنا ووٹ دیتا ہوں اور اب رعموئیل کے پاس چلتے ہیں، ہماری ہردلعزیز نشریات کے ساتھ پوٹر کے دوست!''

''شکریہ ریور!'' ایک اور جانی پہچانی آواز سنائی دی۔ رون کا منہ بولنے کیلئے کھلا ہی تھا کہ ہرمائنی نے بڑبڑاتے ہوئے اسے روک دیا۔

''ہم جانتے ہیں کہ یہ لوپن کی آواز ہے......''

''رعموئیل! کیا آپ اب بھی یہ اعتراف کرتے ہیں جیسا کہ آپ ہر بار ہماری نشریات میں کہتے ہیں کہ ہیری پوٹر اب بھی زندہ ہے؟''

''بالکل!'' لوپن نے درشتگی سے کہا۔ ''میرے ذہن میں کسی طرح کے شکوک وشبہات نہیں ہیں۔ اگر وہ مر جاتا تو مرگ خور اس کی موت کا زیادہ سے زیادہ ڈھنڈورا پیٹتے کیونکہ اس سے نئی حکومت کی مخالفت کرنے والے لوگوں کی امیدیں اور اعتماد ٹوٹ کر بکھر جاتا۔ 'وہ لڑکا جو زندہ بچ گیا' ہر اس چیز کی علامت ہے جس کیلئے ہم مسلسل حالت جنگ میں ہیں۔ اچھائی کی فتح اور بے گناہی کی طاقت، مزاحمت کرتے رہنے کی ضرورت......''

ہیری کو خجالت وندامت اور شکر گزاری کا ملا جلا احساس ہوا۔ تو کیا لوپن نے ان بھیانک باتوں کیلئے اسے معاف کر دیا تھا جو اس نے گذشتہ ملاقات پر ان سے کہی تھیں؟

''اور اگر آپ کو معلوم ہو کہ ہیری آپ کی بات سن رہا ہے تو آپ اس سے کیا کہنا چاہیں گے، رعموئیل؟''

''میں اس سے کہوں گا کہ ہم سب دل وجان سے اس کے ساتھ ہیں۔'' لوپن نے کہا اور پھر تھوڑا جھجکے۔ ''اور میں اس سے کہوں گا کہ وہ اپنے مخفی جذبات کے مطابق ہی فیصلے کرے جو اچھے اور قریباً ہمیشہ صحیح ثابت ہوتے ہیں۔''

ہیری نے ہر مائنی کی طرف دیکھا جس کی آنکھوں میں آنسو تیر رہے تھے۔

''قریباً ہمیشہ صحیح!'' ہر مائنی نے دہرایا۔

''اوہ معاف کرنا کیا میں نے تم لوگوں کو نہیں بتایا؟'' رون نے حیرانگی سے کہا۔ ''بل نے مجھے بتایا تھا کہ لوپن دوبارہ ٹونکس کے ساتھ رہنے لگے ہیں، وہ جلد ہی ماں بننے والی ہے۔''

''......اور ہیری پوٹر کے ان دوستوں کے بارے میں تازہ خبریں جو اس کی حمایت کرنے کی وجہ سے تکلیف اُٹھا رہے ہیں۔'' لی جارڈن کہہ رہا تھا۔ ''ہاں! تو جیسا کہ ہمارے معزز سامعین جانتے ہیں کہ ہیری پوٹر کے کچھ زیادہ سکہ بند حمایت یافتہ لوگوں کو اب قید کر لیا گیا ہے جن میں مشہور رسالے حیلہ سخن کے مدیر ژینو فیلیلیس لوگڈ بھی شامل ہیں۔'' لوپن میں بیچ میں کہا۔

''شکر ہے کم از کم وہ اب بھی زندہ تو ہیں۔'' رون نے آہ بھر کر سرگوشی کی۔

''ہم گذشتہ چند گھنٹوں میں یہ بھی سنا ہے کہ روبیس ہیگرڈ......'' ان تینوں کی آہ نکل گئی۔ جس کی وجہ سے وہ خبر کے آخری حصے کو بمشکل سن پائے۔ ''ہوگورٹس سکول کا مشہور چابیوں اور میدانوں کا چوکیدار گرفتار ہونے سے بال بال بچ گیا ہے۔ ایسی افواہ ہے کہ وہ اپنے جھونپڑے میں 'ہیری کی مدد کرو!' نامی گروپ کی میزبانی کر رہا تھا۔ بہر حال، ہیگرڈ کو حراست میں نہیں لیا جا سکا اور ہمارا دعویٰ ہے کہ وہ کہیں روپوش ہو چکا ہے......''

''میرا خیال ہے کہ مرگ خوروں سے فرار ہوتے ہوئے اس بات سے تقویت ملتی ہے کہ سولہ فٹ اونچا دیو قامت دیو اس کا سوتیلا بھائی ہو؟'' لی جارڈن نے کہا۔

''غیر معمولی طور پر اس سے تقویت ملتی ہے۔'' لوپن نے سنجیدگی سے کہا۔ ''اور میں یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ حالانکہ پوٹر واچ میں ہم

لوگ ہیگرڈ کے جذبات کی قدر کرتے ہیں مگر ہم ہیری کے سب سے پختہ حمایت کرنے والے لوگوں سے بھی یہ درخواست کرتے ہیں کہ وہ ہیگرڈ کی مخالفت نہ کریں۔ ’ہیری پوٹر کی مدد کرو!‘ نامی گروپ اوران جیسی دیگر تحریکیں آج کے ماحول میں دانشمندی کا تقاضا نہیں ہیں......‘‘

’’بالکل صحیح کہا رعموئیل!‘‘ لی جارڈن نے کہا۔’’تو ہم تجویز دیتے ہیں کہ آپ بجلی کے نشان والے لڑکے کی حمایت میں اپنی جذباتی وابستگی دکھانے کیلئے پوٹرواچ سنتے رہیں اوراب اس جادوگر کے بارے میں خبر خبر دینے کا وقت ہوگیا ہے جو ہیری پوٹر کی طرح ہی لاپتہ ہے۔ہم اسے ’سرغنہ مرگ خور‘ سے بلانا چاہیں گے اور آپ کو اس کے بارے میں پھیلی ہوئی کچھ دیوانگی بھری افواہوں پر اپنے خیالات بتانا چاہیں گے۔اس کیلئے میں اپنے نئے نامہ نگار کو دعوت دینا چاہوں گا۔’روڈنٹ!‘

’’روڈنٹ؟‘‘ ایک اورشناسا آواز سنائی دی جسے سن کر ہیری، رون اور ہرمائنی ایک ساتھ بول اُٹھے۔’’فریڈ!‘‘

’’نہیں شاید جارج ہو۔‘‘

’’مجھے لگتا ہے کہ یہ فریڈ ہی ہو۔‘‘ رون نے زیادہ قریب ہوتے ہوئے کہا۔ جب جڑواں بھائیوں میں سے ایک بولا۔’’میں روڈنٹ نہیں ہوں بالکل نہیں ہوں، میں نے آپ لوگوں سے کہا تھا کہ مجھے ’روپر‘ کے نام سے پکاریں۔‘‘

’’اوہ! تو پھر ٹھیک ہے روپر! کیا آپ ہمیں ’سرغنہ مرگ خور‘ کے بارے میں پھیلی ہوئی افواہوں کے بارے میں کچھ بتا سکتے ہیں؟‘‘

’’بالکل ریور! میں بتا سکتا ہوں۔‘‘ فریڈ نے کہا۔’’اگر ہمارے سامعین باغیچے کے تالاب یا ایسی ہی کسی جگہ پر چھپے ہوں تو جانتے ہی ہوں گے کہ تم جانتے ہوکون؟ کی اندھیرے میں رہنے کی حکمت عملی سے دہشت کیسے پھیل رہی ہے؟ دیکھئے! اگر اس کے دکھائی دینے کے تمام دعویٰ جات درست تسلیم کرلئے جائیں تو اس وقت انیس سے زائد ’تم جانتے ہوکون؟‘ دنیا بھر میں گھوم رہے ہیں......‘‘

’’ظاہر ہے کہ یہ دہشت اس کیلئے فائدہ مند ثابت ہوگی۔‘‘ کنگ سلے نے کہا۔’’کھل کر سامنے آنے کے بجائے چھپنے سے زیادہ دہشت پھیل رہی ہے۔‘‘

’’صحیح کہا!‘‘ فریڈ نے کہا۔’’تو لوگو! تھوڑا پرسکون رہیں۔صورت حال پہلے ہی بہت خراب ہو چکی ہے۔من گھڑت افواہوں اور دروغ گوئی بھرے تصورات سے انہیں مزید خراب کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔مثال کے طور پر ایک نئی افواہ یہ ہے کہ تم جانتے ہو کون؟ کی آنکھوں میں دیکھنے سے انسان مرسکتا ہے۔سامعین! ایسا ماش ناگ نامی اژدہے کی آنکھوں میں دیکھنے سے ہوتا ہے۔اس کا آسانی سے معائنہ کیا جاسکتا ہے۔یہ دیکھنے کیلئے آپ کو دیکھنا ہوگا کہ گھورنے والی چیز کے پاؤں ہیں یا نہیں۔اگر ہیں تو اس کی آنکھوں میں دیکھنے سے کوئی خطرہ نہیں ہے۔ویسے اگر وہ سچ مچ تم جانتے ہوکون؟ ہی ہوا اس وقت بھی شاید یہ آپ کی زندگی کا آخری کام ہی ہو گا۔‘‘

کئی ہفتوں بعد ہیری پہلی بار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔ اسے محسوس ہو رہا تھا کہ اس کے ذہن پر چھایا ہوا بوجھل گرد غبار چھٹ رہا ہو۔

''اور اسے بیرون ملک دیکھے جانے والی افواہ کے بارے میں آپ کیا کہنا چاہیں گے؟'' لی جارڈن نے پوچھا۔

''دیکھئے! اس نے اتنی کڑی باگ دوڑ کی ہے، اس کے بعد چھٹیاں کون نہیں منانا چاہے گا؟'' فریڈ نے کہا۔ ''لوگو! یہ سوچ کر محفوظ ہونے کا وہم مت پال لینا کہ وہ ملک سے باہر دورے پر ہے۔ ممکن ہے کہ وہ باہر گیا ہو۔ ہو سکتا ہے کہ نہ گیا ہو؟ سچ تو یہ ہے کہ وہ بہت تیزی سے بھاگ سکتا ہے۔ سیورس سنیپ سے بھی زیادہ تیز...... جو شیمپو سامنے آتے ہی دوڑ لگا دیتا ہے۔ اگر آپ کوئی خطرات بھری منصوبہ بندی کر رہے ہوں تو اس بات پر بالکل بھروسہ نہ کریں کہ وہ بہت دور ہوگا۔ میں نے کبھی بھی سوچا نہیں تھا میرے منہ سے یہ بات زندگی میں کبھی نکلے گی مگر میرا مشورہ ہے کہ حفظ ماتقدم سب سے بڑھ کر اوّلین چیز ہے......''

''ان دانشمندانہ الفاظ کیلئے بہت بہت شکریہ روپر!'' لی نے کہا۔ ''سامعین! ہمارا پوٹر واچ نشریات اب یہیں ختم ہوتی ہیں۔ ہم نہیں جانتے ہیں کہ دوبارہ نشریات کرنا کب ممکن ہو پائے گا؟ مگر آپ یقین رکھیں، ہم واپس ضرور لوٹیں گے۔ ناب گھماتے رہیں، اگلی شناخت میڈ آئی ہے، ایک دوسرے کو محفوظ رکھیں، یقین رکھیں...... نیک تمنائیں!''

ریڈیو کی ناب گھومی اور ٹیونگ پینل کے پیچھے کی روشنی غائب ہوگئی۔ ہیری، رون اور ہرمائنی کے چہرے اب بھی کھلے ہوئے تھے۔ شناسا دوستوں کی آوازیں سننا بہت غیر معمولی تقویت بخش دوا ثابت ہوئی تھی۔ ہیری تنہائی کا اتنا عادی ہو گیا تھا کہ قریباً بھول ہی گیا تھا کہ دوسرے لوگ بھی والڈی مورٹ کی مخالفت کر رہے ہیں۔ یہ ایک طرح سے لمبی نیند سے بیدار ہونے جیسا تھا۔

''اچھا تھا، ہے نا؟'' رون نے چہکتے ہوئے کہا۔

''بہت شاندار......'' ہیری نے کہا۔

''وہ لوگ جرأت مندی کا کام کر رہے ہیں۔'' ہرمائنی نے مسرت بھرے لہجے میں آہ بھرتے ہوئے کہا۔ ''اگر وہ لوگ گرفت میں آ گئے......''

''دیکھو! وہ لگاتار جگہیں بدلتے رہتے ہیں، ہے نا؟'' رون نے کہا۔ ''ہماری طرح!''

''مگر تم نے سنا کہ فریڈ نے کیا کہا تھا؟'' ہیری نے جوشیلے لہجے میں کہا۔ نشریات ختم ہونے کے بعد اس کے خیال اس کی اندرونی خواہش کی طرف دوبارہ پلٹ گئے گئے۔ ''وہ بیرون ملک ہے، میں جانتا ہوں کہ وہ اب بھی چھڑی کی تلاش کر رہا ہے......''

''ہیری......!''

''چھوڑو بھی ہرمائنی! تم اس بات کو کیوں نہیں تسلیم کرتی ہو کہ والڈی......''

''ہیری نہیں......''

''مورٹ ایلڈر چھڑی کے پیچھے پڑا ہے۔''

''یہ نام ممنوعہ اور آفت زدہ ہے۔'' رون دہاڑا اور اچھل کر کھڑا ہوا گیا جب خیمے کے باہر زور دار کھٹاک کی آواز سنائی دی۔ ''ہیری! میں نے تم سے کہا تھا...... میں تم سے کہا تھا، ہم اب یہ نام نہیں لے سکتے...... ہمیں اپنے اردگرد دوبارہ حفاظتی حصار قائم کرنا پڑے گا۔ جلدی...... انہیں ہمارا پتہ معلوم ہو جائے گا۔''

مگر رون کی زبان بند ہو گئی تھی اور ہیری اس کی وجہ جانتا تھا۔ میز پر رکھے ہوئے مخبر لٹو میں اب روشنی کی لہر چمکنے لگی تھی اور وہ گھومنے لگا تھا۔ انہیں قریب آتی ہوئی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ جوش و خروش سے چہکتی ہوئی آوازیں...... رون نے اپنی جیب سے ڈیلومانیٹر باہر نکالا اور کلک کیا۔ تمام روشنیاں گل ہو گئیں۔

''ہاتھ اوپر کر کے باہر نکل آؤ......'' اندھیرے میں سے ایک کھڑکھڑاتی ہوئی آواز گونجی۔ ''ہم جانتے ہیں کہ تم اندر ہو۔ آدھی درجن چھڑیاں تمہاری طرف اُٹھی ہوئی ہیں اور ہمیں اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے کہ ہم کسے موت کے گھاٹ اتار رہے ہیں؟......''

☆☆☆☆

تیئیسواں باب

# ملفوائے کی حویلی

ہیری نے مڑ کر باقی دونوں کی طرف دیکھا۔ اندھیرے میں بس ان کے ہیولے ہی دکھائی دے رہے تھے۔اس نے دیکھا کہ ہرمائنی نے اچانک اپنی چھڑی تان لی۔ باہر کی طرف نہیں بلکہ اس کے چہرے کی طرف۔ پھر ایک دھماکہ ہوا اور سفید روشنی نکلی۔ وہ درد کے مارے دہرا ہو گیا۔ اسے کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ اسے اپنا چہرہ ہاتھوں کے نیچے تیزی سے سوجتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ اسی وقت بھاری قدموں کی آواز ان کے چاروں طرف گونجنے لگی۔

''اُٹھو کیڑے کہیں کے......!''

انجان ہاتھوں نے ہیری کو زمین سے اُٹھا کر گھسیٹا۔ اس سے پہلے کہ وہ انہیں روک پائے کسی نے اس کی جیب کی تلاشی لی اور خاردار جھاڑی کی لکڑی والی چھڑی باہر نکال لی۔ ہیری نے اپنے درد بھرے چہرے کو پکڑا جو اس کی انگلیوں کے نیچے انجانا سا محسوس ہو رہا تھا۔ یہ سخت، سوجا ہوا اور گیند کی طرح کافی بھاری ہو گیا تھا جیسے وہ کسی خوفناک بیماری کا شکار ہو گیا ہو۔ اس کی آنکھیں سوراخ جتنی چھوٹی ہو گئی تھیں۔ جن میں سے اسے بمشکل دکھائی دے رہا تھا۔ خیمے میں سے گھسیٹ کر باہر لے جاتے ہوئے اس کا چشمہ بھی گر گیا تھا۔ اسے بس چار پانچ لوگوں کے دھندلے ہیولے ہی دکھائی دے رہے تھے جو باہر رون اور ہرمائنی سے الجھے ہوئے تھے۔

''اس سے دور ہٹو!'' رون چیخا۔ پھر گھونسوں کے بدن پر برسنے کی واضح آواز سنائی دی۔ رون درد سے کراہنے لگا اور ہرمائنی چیخی۔ ''نہیں! اسے مت مارو......اسے مت مارو!''

''تمہارے بوائے فرینڈ کا نام اگر ہماری فہرست میں ہوا تو اس کا اور برا حال ہوگا۔'' ایک سنجیدہ کھڑکھڑاتی ہوئی آواز آئی جو جانی پہچانی سی لگ رہی تھی۔ ''ذائقے دار لڑکی......کتنا مزہ آئے گا...... مجھے نرم کھال بہت زیادہ اچھی لگتی ہے......''

ہیری کا پیٹ ہچکولے کھانے لگا۔ وہ پہچان گیا تھا کہ وہ فینریر گرے بیک ہی تھا جو خطرناک بھیڑائی انسان تھا۔ جس کے ظلم وستم کی وجہ سے اسے مرگ خور کا چوغہ پہننے کی اجازت دے دی گئی تھی۔

''خیمے کی تلاشی لو......'' ایک اور آواز آئی۔

ہیری کو چہرے کے بل زمین پر پٹخ دیا گیا۔ایک دھم کی آواز سے اسے سمجھ میں آ گیا کہ رون کو بھی اس کے پاس ہی پھینک دیا گیا تھا۔انہیں قدموں کی آوازیں اور دھماکے سنائی دے رہے تھے۔تلاشی لیتے ہوئے مرگ خور خیمے کے اندر کی کرسیاں ادھر ادھر پھینک رہے تھے۔

''اب دیکھتے ہیں کہ ہمیں کون ملا ہے؟'' گرے بیک کی خوشی بھری آواز ان کے سر کے اوپر سنائی دی۔اور ہیری لڑھک کر پیٹھ کے بل گر گیا۔اس کے چہرے پر چھڑی کی روشنی ہوئی اور گرے بک ہنسنے لگا۔

''مجھے اسے حلق سے نیچے اتارنے کیلئے بٹر بیئر پینا پڑے گی۔تمہیں کیا ہوا بدصورت؟''

ہیری نے فوراً جواب نہیں دیا۔

''میں نے پوچھا ہے کہ تمہیں کیا ہوا ہے؟'' گرے بیک نے ہیری کے پیٹ میں ٹھوکر مارتے ہوئے دہرایا جس وہ درد سے بلبلانے لگا۔

''کسی نے کاٹ لیا......'' ہیری بڑبڑایا۔''کسی زہریلے کیڑے نے کاٹ لیا۔''

''ہاں! ایسا ہی لگ رہا ہے......'' دوسری آواز آئی۔

''تمہارا نام کیا ہے؟'' گرے بیک غراتا ہوا بولا۔

''ڈڈلی......'' ہیری نے کراہتے ہوئے کہا۔

''پہلا نام کیا ہے؟''

''میں......ورنن......ورنن ڈڈلی!''

''فہرست میں دیکھو! سکے بیئر!'' گرے بیک نے کہا اور ہیری نے اب اسے رون کے پاس جاتے ہوئے دیکھا۔''اور سرخ چہرے والے بندر! تمہارا نام کیا ہے؟''

''سٹین شین پائک......''

''ہو ہی نہیں سکتا......'' سکے بیئر نامی شخص بولا۔''ہم سٹین شین پائک کو اچھی طرح جانتے ہیں۔اس نے ہمارے لئے کچھ عرصہ تک کام کیا ہے......''

لات پڑنے کی ایک اور آواز گونجی۔

''میں بارڈی ہوں۔'' رون نے کہا اور ہیری سمجھ گیا کہ اس کے منہ میں خون بھرا ہوا تھا۔''بارڈی ویڈلی......''

''ویزلی......'' گرے بک چیختا ہوا بولا۔''تو تم بدذات نہیں ہو، خون کے غدار کے رشتہ دار ہو۔اور آخر میں تمہاری مہ جبیں دوست......'' اس کی آواز کے حریصانہ لہجے سے ہیری رینگ گیا۔

''آرام سے گرے بیک!'' سکے بیئر نے دوسروں کی ملامتی ہنسی کونظر انداز کرتے ہوئے کہا۔

''اوہ! میں اسے ابھی نہیں کاٹوں گا، دیکھتے ہیں کہ وہ بارنی سے جلدی اپنا نام یاد کرسکتی ہے،تم کون ہولڑکی؟''

''پینی لوپ کلیئرواٹر!'' ہرمائنی نے کہا، وہ دہشت زدہ تھی مگر پراعتماد دکھائی دے رہی تھی۔

''تمہارے خون کا درجہ کیا ہے؟''

''آدھ خالص......'' ہرمائنی نے کہا۔

''اس کی تفتیش کرنا آسان ہے۔'' سکے بیئر نے کہا۔''مگر تینوں کی عمریں تو ہوگورٹس جانے کے زمرے میں آتی ہیں؟''

''ہم ہوگورٹس چھوڑ چکے ہیں!'' رون نے کہا۔

''ہوگورٹس چھوڑ چکے ہو، سرخ منہ والے بندر؟'' سکے بیئر نے کہا۔''اورتم نے سیروسیاحت کرنے کا فیصلہ کرلیا؟ اورتم نے لطف اندوز ہونے کے ساتھ ساتھ تاریکیوں کے شہنشاہ کا نام بھی لے لیا...... ہے نا؟''

''جان بوجھ کرنہیں...... غلطی سے منہ سے نکل گیا۔'' رون نے کہا۔

''غلطی سے......'' ملامتی قہقہے گونجنے لگے۔

''تمہیں معلوم ہے کہ تاریکیوں کے شہنشاہ کا نام کون لیتا تھا ویزلی؟'' گرے بیک غرایا۔''ققنس کا گروہ......اس کے بارے میں تو سنا ہی ہوگا۔''

''نہیں......''

''اچھا! وہ تاریکیوں کے شہنشاہ کیلئے احترام نہیں دکھاتے تھے،اسی لئے اس نام کوممنوعہ کردیا گیا ہے۔اس ترکیب سے گروہ کے کچھ لوگوں کو پکڑنے میں کامیابی بھی مل چکی ہے۔تمہیں بھی دیکھ لیتے ہیں۔ان لوگوں کو باقی دونوں قیدیوں کے ساتھ باندھ دو......''

کسی نے ہیری کے بال پکڑ کر اسے اُٹھایا اور اسے تھوڑی دور گھسیٹ کر لے گیا۔ وہاں انہوں نے اسے بٹھانے کے انداز میں دھکیل دیا۔ پھر دوسرے لوگوں کی کمر کیساتھ کمر جوڑ کر باندھ دیا۔ ہیری اب بھی آدھا اندھا تھا۔اپنی پھولی ہوئی آنکھوں کی وجہ سے اسے بمشکل دکھائی دے رہا تھا۔ بالآخر انہیں باندھنے والا آدمی دور چلا گیا تو ہیری نے باقی قیدیوں سے بڑبڑا کر پوچھا۔

''کسی کے پاس اب بھی چھڑی موجود ہے؟''

''نہیں!'' رون اور ہرمائنی نے ایک ساتھ جواب دیا۔

''یہ سب میری غلطی کی وجہ سے ہوا ہے، میں نام لے لیا تھا، مجھے افسوس ہے......''

''ہیری؟''

یہ ایک نئی مگر جانی پہچانی آواز آواز تھی اور یہ ہیری کے ٹھیک پیچھے سے آئی تھی۔ ہرمائنی کے بائیں طرف بندھے ہوئے فرد کی

طرف سے۔

''ڈین؟''

''تو یہ تم ہو۔اگر انہیں معلوم ہو گیا کہ ان کی گرفت میں کون آ گیا ہے تو...... وہ راہزن گروہ کے لوگ ہیں، وہ مفروروں کو پکڑ کر محکمے سے انعام میں سونے کے سکے لینا چاہتے ہیں......''

''ایک رات کے لحاظ سے یہ سودا کچھ برا نہیں ہے۔'' گرے بیک کہہ رہا تھا جب کیلوں والے جوتے ہیری کے قریب سے گزرے اور انہیں خیمے کے اندر سے کئی دھماکے سنائی دیئے۔''ایک بدذات، ایک مفرور غوبلن اور تین بھگوڑے بچے......تم نے ان کے نام فہرست میں دیکھ لئے ہیں، سکے بیئر؟'' وہ گرجتا ہوا بولا۔

''ہاں گرے بیک! اس میں کسی ورنن ڈڈلی کا نام نہیں ہے۔''

''اوہ یہ تو دلچسپ ہے؟'' گرے بیک نے کہا۔''یہ تو دلچسپ بات ہے!''

وہ ہیری کے سامنے اکڑوں بیٹھ گیا۔ ہیری نے اپنی پھولی ہوئی آنکھوں کی چھوٹی سی درز میں سے ایک چہرہ دیکھا جس پر سفید بال اور مونچھیں تھیں۔ اس کے دانت نوکیلے اور بھورے تھے اور اس کے ہونٹوں کے کناروں پر زخم کے سوراخ تھے۔گرے بیک کے پاس سے اب بھی ویسی ہی بدبو اُٹھ رہی تھی جیسی مینار کے اوپر ڈمبل ڈور کو مارتے وقت آئی تھی۔ دھول، پسینے اور خون کی بو!

''تو تمہاری تلاش نہیں ہو رہی ہے، ورنن؟ یا تمہارا نام فہرست میں تو ہے مگر تم اپنا اصلی نام بتا نہیں رہے ہو؟ تم ہوگورٹس میں کس فریق میں تھے؟''

''سلے درن میں......'' ہیری نے خود بخود کہہ دیا۔

''عجیب بات ہے۔'' سکے بیئر نے اندھیرے میں سے ملامت کرتے ہوئے کہا۔''سبھی یہی جواب دیتے ہیں کیونکہ انہیں لگتا ہے کہ ہم یہی سننا چاہتے ہیں مگر ان میں سے کوئی بھی ہمیں یہ نہیں بتا پاتا ہے کہ سلے درن کا ہال کہاں واقع ہے؟''

''تہہ خانے میں......'' ہیری نے غیر واضح لہجے میں کہا۔''دیوار میں سے داخل ہونا پڑتا ہے، اس میں کھوپڑیوں اور ایسی ہی چیزیں بھری ہیں۔ یہ جھیل کے نیچے ہے، اس لئے اس میں سبز روشنی رہتی ہے......''

تھوڑی دیر خاموشی چھائی رہی۔

''ارے ارے لگتا ہے کہ ہم نے واقعی سلے درن کے طالبعلم کو پکڑ لیا ہے۔'' سکے بیئر نے کہا۔''تمہارے یہ اچھی بات ہے، ورنن! کیونکہ سلے درن کے زیادہ تر لوگ بدذات نہیں ہوتے ہیں۔تمہارے والد کون ہیں؟''

''وہ محکمے میں کام کرتے ہیں۔'' ہیری نے جھوٹ بول دیا، وہ جانتا تھا کہ ذرا سی تفتیش سے اس کی پوری کہانی بکھر جائے گی مگر دوسری طرف اس کے پاس اتنا ہی وقت تھا جتنا اس کے حلیئے کے معمول پر واپس لوٹنے میں لگتا۔اس کے بعد اس کا بھانڈا پھوٹ

جائے گا۔''شعبہ جادوئی حادثات اورآفات میں......''

''جانتے ہوگرے بیک!'' سکے بیئر نے کہا۔''میرا خیال ہے کہ وہاں ایک ڈڈلی کام کرتا ہے۔''

ہیری کی سانس اٹک گئی۔کیا قسمت صرف قسمت اسے اس دشوار مصیبت سے صحیح سلامت نکال پائی گی؟

''اوہ اوہ......'' گرے بیک نے کہا اور ہیری کو اس کی سفاک آواز میں ہلکا سا خوف محسوس ہوا۔ وہ جانتا تھا، گرے بیک سوچ رہا ہوگا کہ کہیں اس نے واقعی محکمے کے کسی اہلکار کے بیٹے پر حملہ کر کے اسے باندھ تو نہیں دیا تھا۔ ہیری کا دل اس کی پسلیوں پر بندھی رسیوں سے ٹکرا رہا تھا۔اسے محسوس ہورہا تھا کہ یہ گرے بیک کو دکھائی دے سکتا ہے۔''بدصورت لڑکے! اگر تم سچ بول رہے ہو تو تمہیں محکمے میں جانے سے گھبرانا نہیں چاہئے۔ مجھے امید ہے کہ تمہارے والد تمہیں ان کے پاس پہنچانے کیلئے ہمیں ضرور انعام دیں گے۔

''مگر......'' ہیری نے کہا اور اس کا منہ خشک ہوگیا۔''اگر آپ مجھے چھوڑ دیں تو......''

''سنو!'' خیمے کے اندر سے چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔''ذرا یہاں آکر دیکھو گرے بیک!''

ایک سیاہ ہیولا بھاگتا ہوا ان کی طرف آیا۔ ہیری نے ان لوگوں کی چھڑیوں کی روشنی میں چاندی کی چمک دیکھی، انہیں گری فنڈر کی تلوار مل گئی تھی۔

''بہت......خوبصورت!'' گرے بیک نے اسے اپنے ساتھی سے لیتے ہوئے مسرت آمیز لہجے میں کہا۔''اوہ سچ مچ بے حد لاجواب۔غوبلن کی بنائی ہوئی لگتی ہے۔تمہیں اتنی بہترین چیز کہاں سے ملی؟''

''یہ میرے والد کی ہے۔'' ہیری نے ایک اور جھوٹ بول دیا۔ وہ امید کے برعکس امید کررہا تھا کہ اتنے اندھیرے میں گرے بیک دستے کے نیچے لکھے ہوئے نام کو نہیں دیکھ پائے گا۔''ہم اسے جلانے کیلئے لکڑیاں کاٹنے کیلئے ساتھ لائے تھے......''

''ایک منٹ رکو......گرے بیک! اس کی طرف دیکھو! روزنامہ جادوگر میں یہ کیا ہے؟''

جب سکے بیئر نے یہ بات کہی تو ہیری کا نشان جو اس کے پھولے ہوئے ماتھے پر نظر نہیں آرہا تھا، بری طرح درد کرنے لگا۔ ہیری اپنے اردگرد کی چیزوں کو اتنا صاف نہیں دیکھ پا رہا تھا جتنا کہ ایک اونچی عمارت کو۔ یہ بھیانک قلعے جیسی دکھائی دے رہی تھی۔ بالکل سیاہ اور ڈراونی۔ والڈی مورٹ کے خیال اچانک ایک بار پھر بلیڈ کی دھار کی طرح واضح ہوگئے تھے۔ وہ اس اونچی عمارت کی طرف بڑی خوشی سے اُڑ کر جارہا تھا......

اتنا قریب......اتنا قریب......

زبردست کوشش کے ساتھ ہیری نے اپنا دماغ بند کرتے ہوئے اپنے خیالات کو والڈی مورٹ کے خیالات سے دور ہٹایا اور خود کو وہاں کھینچا۔ جہاں وہ بیٹھا ہوا تھا۔ وہ اندھیرے میں رون، ہرمائنی، ڈین اور گرپ ہک کے ساتھ مضبوطی سے بندھا ہوا تھا۔ اسے اسی وقت گرے بیک اور سکے بیئر کی باتیں سنائی دینے لگیں۔

''ہرمائنی گرینجر!'' سکے بیئر کہہ رہا تھا۔'' وہ بدذات جو ہیری پوٹر کے ساتھ سفر کر رہی ہے۔''

ہیری کا نشان خاموشی میں دوبارہ درد کرنے لگا مگر اس نے والڈی مورٹ کے ذہن میں جانے اور ہوش وحواس میں رہنے کی پوری کوشش کی۔ اسے گرے بیک کے کیل دار جوتوں کی چرمراہٹ سنائی دی جب وہ ہرمائنی کے سامنے اکڑوں بیٹھ گیا۔

''جانتی ہولڑکی! یہ تصویر تو بالکل تمہارے جیسی ہی لگتی ہے۔''

''یہ نہیں ہے، یہ میری تصویر نہیں ہے......''

ہرمائنی کی دہشت بھری چیخ ایک طرح سے اعتراف کی ہی علامت تھی۔

''ہیری پوٹر کے ساتھ سفر کر رہی ہے۔'' گرے بیک نے آہستگی سے دہرایا۔

چاروں طرف خاموشی چھا گئی۔ ہیری کا نشان بہت تیزی سے درد کر رہا تھا مگر وہ والڈی مورٹ کے خیالوں کی طرف کھنچاؤ کے خلاف پوری طرح جدوجہد کر رہا تھا۔ اپنے دماغ کو صحیح قائم رکھنا اس کیلئے پہلے کبھی اتنا اہم نہیں رہا تھا۔

''تو اس سے صورتحال بالکل ہی بدل جاتی ہے، ہے نا؟'' گرے بیک بڑبڑایا۔

کوئی کچھ نہیں بولا۔ ہیری کو احساس ہوا کہ پورا راہزن گروہ گم صم دیکھ رہا تھا۔ اسے اپنے بازو پر ہرمائنی کا بازو کانپتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ گرے بیک اُٹھ کر کھڑا ہوا اور ہیری کی طرف دو قدم آگے بڑھا۔ وہ ایک بار پھر اکڑوں بیٹھ کر ہیری کے بگڑے ہوئے چہرے کو غور سے دیکھنے لگا۔

''تمہارے ماتھے پر یہ کیا ہے، ورنن!'' اس نے آہستگی سے پوچھا۔ اس کی سانس کی بدبو ہیری کے نتھنوں میں بھر رہی تھی جب اس نے ہیری کے نشان پر اپنی گندی انگلی دبائی۔

''اسے مت چھوؤ......'' ہیری چیخ کر بولا۔ وہ خود کو روک نہیں پایا تھا۔ اسے محسوس ہو رہا تھا کہ اس کے درد کے مارے اسے اب متلی آ جائے گی۔

''تو تم شاید عینک پہنتے ہو، پوٹر!'' گرے بیک نے کہا۔

''اوہ ہاں! مجھے عینک بھی ملی تھی۔'' راہزن گروہ کے پیچھے منڈلانے والے ایک شخص نے کہا۔'' گرے بیک...... خیمے میں ایک عینک بھی تھی...... ذرا ٹھہرو!''

اور کچھ ہی لمحوں بعد ہیری کی عینک اس کے چہرے پر جھٹکے سے لگا دی گئی۔ راہزن گروہ کے لوگ اب قریب آ کر اسے گھور رہے تھے۔

''یہ وہی ہے......'' گرے بیک نے کھڑکھڑاتی ہوئی آواز میں کہا۔'' ہم نے پوٹر کو پکڑ لیا ہے......''

وہ سب کچھ قدم پیچھے ہٹ گئے اور اس بات پر حیران دکھائی دینے لگے۔ انہوں نے کیا کمال کر دکھایا تھا۔ ہیری اب بھی اپنے

نشان کے درد سے بچ کر ہوش وحواس میں رہنے کیلئے جدوجہد کر رہا تھا۔ اس لئے کچھ نہیں کہہ پایا۔ اس کے دماغ کے پردوں پر ٹوٹی ہوئی تصویریں اڈر رہی تھیں۔

وہ سیاہ قلعے کی اونچی دیواروں کے چاروں طرف اُڑ رہا تھا......

نہیں وہ ہیری تھا جو بندھا ہوا تھا جس کے پاس چھڑی نہیں تھی اور جو بھیانک خطرے سے دوچار تھا......

اوپر سب سے اوپر کی کھڑکی، سب سے اونچا مینار......

وہ ہیری تھا اور راہزن گروہ کے لوگ دھیمی آوازوں میں گفتگو کر رہے تھے کہ اس کا کیا کیا جائے؟

اُڑ کر اندر جانے کا وقت......

''محکمے چلیں......؟''

''محکمہ جائے بھاڑ میں......'' گرے بیک غرایا۔ ''وہ اس کا سہرا اپنے سر باندھ لیں گے اور ہمیں کچھ بھی نہیں ملے گا...... میں تو کہتا ہوں کہ ہم اسے سیدھا تم جانتے ہو کون؟ کے پاس لے چلتے ہیں۔''

''کیا تم انہیں بلا سکتے ہو، یہاں؟'' سکے بیئر نے احترام اور دہشت بھرے لہجے میں کہا۔

''نہیں......'' گرے بیک غرایا۔ ''میں نہیں...... لوگوں کا کہنا ہے کہ وہ ملفوائے کی حویلی میں ڈیرہ ڈالے ہیں۔ ہم لڑکے کو وہاں لے چلتے ہیں......''

ہیری جانتا تھا کہ گرے بیک نے والڈی موورٹ کو کیوں نہیں بلایا تھا۔ بھیڑیائی انسانوں کی خدمات لیتے ہوئے اسے مرگ خور کا چوغہ پہننے کی اجازت تو دی جاسکتی تھی مگر والڈی موورٹ کے وفادار چیلوں کو ہی تاریکی کا نشان سے نوازا جاتا تھا۔ گرے بیک کو ابھی یہ سب سے اونچا درجہ حاصل نہیں ہوا تھا۔

ہیری کے نشان میں ایک بار پھر درد کی لہر اُٹھی۔

اور وہ رات کے اندھیرے میں اوپر اُٹھا اور سیدھا مینار کی سب سے اونچی کھڑکی کی طرف اُڑنے لگا۔

''...... پورا یقین ہے کہ یہ وہی ہے؟ اگر یہ پوٹر نہ ہوا، گرے بیک! تو ہماری جان چلی جائے گی......''

''یہاں سرغنہ کون ہے؟'' گرے بیک دہاڑا اور تم جانتے ہو کون؟ کو بلانے کی اپنی کوتاہی کو چھپانے کی کوشش کی۔ ''میں کہتا ہوں کہ یہ پوٹر ہی ہے۔ اس کے اور اس کی چھڑی کے بدلے میں دو لاکھ گیلن سکوں کا انعام ملے گا لیکن اگر تم لوگ اتنے ہی ڈرپوک ہوں کہ ساتھ چلنے سے گھبرا رہے ہو تو یہ سارا انعام مجھے اکیلے کو ہی مل جائے گا۔ اس کے علاوہ اگر قسمت نے ساتھ دیا تو یہ لڑکی بھی مجھے مل جائے گی......''

......سیاہ چٹان میں بہت چھوٹی کھڑکی تھی، اتنی چھوٹی کہ کوئی آدمی اس میں سے نہ نکل پائے...... کھڑکی کے اندر ایک ڈھانچے

جیسا عکس دکھائی دے رہا تھا جو کمبل کے نیچے دبکا ہوا تھا...... یہ یقینی طور پر کہا نہیں جا سکتا تھا کہ وہ عکس مردہ تھا یا پھر سو رہا تھا......

''ٹھیک ہے!'' سکے بیئر نے کہا۔''ٹھیک ہے، ہم بھی چلتے ہیں اور ان باقی لوگوں کا کیا کریں؟...... گرے بیک!''

''سب کو لے چلتے ہیں۔ ہمارے پاس دو بدذات ہیں یعنی دس گیلن سکے اور ملیں گے۔ اس کے ساتھ مجھے تلوار دے دو۔ اگر یہ قیمتی ہوئی تو آج کی رات میں ہماری قسمت ہی چمک جائے گی......''

قیدیوں کو اُٹھا کر کھڑا کر دیا گیا۔ ہیری کو ہرمائنی کی تیز تیز اور دہشت بھری سانسیں سنائی دے رہی تھیں۔

''مضبوطی سے پکڑنا۔ میں پوٹر کو پکڑتا ہوں۔'' گرے بیک نے کہا اور ہیری کے بال اپنی مٹھی میں کس کر پکڑ لئے، اس کے لمبے، پیلے ناخن ہیری کی کھوپڑی میں چبھ رہے تھے۔''تین کی گنتی کے ساتھ...... ایک...... دو...... تین......''

وہ ثقاب اُڑان بھر گئے اور اپنے ساتھ ہی قیدیوں کو کھینچ کر لے گئے۔ ہیری نے جدوجہد کرنے کی کوشش کی، اس نے گرے بیک کا ہاتھ جھٹک کر خود کو آزاد کروانے کی کوشش کی مگر یہ کوشش بیکار تھی کیونکہ رون اور ہرمائنی اس کے دونوں طرف اتنی مضبوطی سے بندھے ہوئے تھے کہ ان سے الگ نہیں ہو سکتا تھا۔ اب اس کا دم گھٹنے لگا تو اس کے نشان میں درد اور تیز ہو گیا۔

وہ سانپ کی طرح کھڑکی کے سوراخ میں سے اندر گھس رہا تھا اور کوٹھڑی جیسے کمرے کے اندر دھوئیں کے مرغولے کی طرح نیچے اتر گیا۔

دیہاتی علاقے کی گلی میں پہنچ کر قیدی ایک دوسرے ٹکرا گئے۔ ہیری کی آنکھ اب بھی پھولی اور سوجی ہوئی تھی، اس لئے اسے نئے ماحول کو سمجھنے میں کچھ وقت لگا۔ پھر اسے ایک لمبے راستے کے آخر میں لوہے کا ایک گیٹ دکھائی دیا۔ اسے ہلکی سی طمانیت محسوس ہوئی۔ سب سے بری چیز اب تک نہیں ہوئی تھی۔ والڈی موورٹ یہاں نہیں تھا۔ ہیری جانتا تھا کہ والڈی موورٹ کسی قلعے جیسی جگہ پر مینار کے اوپر تھا کیونکہ وہ اس کی تصویر کو اپنے دماغ سے باہر رکھنے کیلئے جدوجہد کر رہا تھا۔ جب والڈی موورٹ کو ہیری کے یہاں ہونے کی اطلاع ملے گی تو اسے یہاں پہنچنے میں کتنا وقت لگے گا؟ یہ الگ بات ہے......

راہزن گروہ کے ایک شخص نے گیٹ کے پاس جا کر اسے ہلایا۔

''ہم اندر کیسے جائیں گے؟ تالا لگا ہوا ہے، گرے بیک...... میں اسے کھول نہیں...... اوہ''

اس نے سہم کر اپنا ہاتھ دور ہٹا لیا۔ لوہا سکڑ رہا تھا اور ایک ڈراؤنے چہرے میں بدل رہا تھا جس نے گونجتی ہوئی آواز میں پوچھا۔ ''کام بتاؤ......''

''ہم پوٹر کو لائے ہیں۔'' گرے بیک نے فاتحانہ انداز میں چیختے ہوئے کہا۔''ہم نے ہیری پوٹر کو پکڑ لیا ہے۔''

گیٹ کھل گیا۔

''چلو!'' گرے بیک نے اپنے آدمیوں سے کہا اور قیدیوں کو دھکیلتے ہوئے گیٹ کے اندر والے راستے پر آگے آگے چلنے لگا۔ وہ

اونچی باڑھ کے وسط میں چل رہے تھے جس سے ان کے قدموں کی آواز دب سی گئی تھی۔ ہیری کو اپنے اوپر ایک بھوت جیسا سفید ہیولا دکھائی دیا اور اسے احساس ہوا کہ وہ ایک مور تھا۔ وہ گر گیا اور اسے گرے بیک نے اُٹھا کر کھڑا کیا۔ اب اسے لڑکھڑا کر ترچھا چلنا پڑ رہا تھا کیونکہ وہ چار قیدیوں کی کمر سے کمر ملائے بندھا ہوا تھا۔ اپنی پھولی ہوئی آنکھیں بند کر کے اس نے اپنے نشان کے درد کو ایک لمحے کیلئے حاوی ہونے کا موقع دیا۔ وہ جاننا چاہتا تھا کہ والڈی مورٹ کیا کر رہا ہے، کیا وہ جانتا تھا کہ ہیری پکڑا گیا ہے......؟

...... پہلے کمبل کے نیچے پڑا ہوا ڈھانچے جیسا عکس ہلا اور اس کی طرف پلٹا۔ ڈھانچے جیسے چہرے کی آنکھیں کھلیں...... دبلا کمزور آدمی اُٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس کی دھنسی ہوئی آنکھیں والڈی مورٹ پر جمی تھیں اور پھر وہ مسکرایا۔ اس کے زیادہ تر دانت جھڑ چکے تھے۔

''تو تم آ گئے، میں سوچتا تھا کہ تم ضرور آؤ گے...... کسی دن...... مگر تمہارا سفر رائیگاں گیا۔ میرے پاس وہ کبھی تھی ہی نہیں......''

''جھوٹ مت بولو......''

جب والڈی مورٹ کا غصہ اس کے اندر دہکنے لگا تو ہیری کے نشان کا درد نا قابل برداشت ہو گیا۔ ہیری نے اپنا دماغ کھینچ کر اپنے بدن میں واپس مرتکز کیا اور ہوش میں رہنے کیلئے سعی کرنے لگا۔ گرے بیک اور اس کے ساتھی قیدیوں کو چھوٹی کنکروں جیسی بجری کے اوپر دھکیلتے ہوئے لے جا رہے تھے۔

اب ان سب پر روشنی پڑی۔

''یہ سب کیا ہے؟'' ایک عورت کی سرد آواز سنائی دی۔

''ہم تم جانتے ہو کون؟ سے ملنے کیلئے آئے ہیں۔'' گرے بیک نے کھڑکھڑاتی ہوئی آواز میں کہا۔

''تم کون ہو؟''

''آپ مجھے جانتی تو ہیں!'' بھیڑیائی انسان کی آواز میں ناراضگی کا عنصر جھلک رہا تھا۔ ''فینریئر گرے بیک...... ہم ہیری پوٹر کو پکڑ کر لائے ہیں۔'' گرے بیک نے ہیری کو پکڑا اور گھما کر روشنی میں کر دیا جس سے باقی قدموں کو ادھر ادھر ہونا پڑا۔'' حالانکہ اس کا چہرہ سوجا ہوا ہے، مادام!'' گری بیک نے کہا۔ ''اگر آپ تھوڑا قریب سے دیکھیں گی تو اس کا نشان دکھائی دے گا اور اس لڑکی کو دیکھئے!...... مادام! یہ وہی بدذات ہے جو اس کے ساتھ سفر کر رہی تھی۔ اس بارے میں کوئی شک نہیں ہے کہ یہ وہی ہے اور ہمارے اس کی چھڑی بھی ہے، دیکھئے مادام......''

ہیری نے دیکھا کہ نرسیسہ ملفوائے اس کے سوجے ہوئے چہرے کو غور سے دیکھ رہی تھی۔ سکے بیئر نے خاردار جھاڑی کی لکڑی والی چھڑی اس کی طرف بڑھا دی۔ نرسیسہ نے اپنی بھنوئیں اُٹھائیں۔

''انہیں اندر لے آؤ......'' اس نے کہا۔

ہیری سمیت سب قیدیوں کو دھکے اور ٹھوکریں مار کر پتھر کی چوڑی سیڑھیوں کے اوپر اور پھر تصویروں سے بھری راہداری میں لے

جایا گیا۔

’’میرے پیچھے آؤ......‘‘ نرسیسہ نے ہال کے پار آگے چلتے ہوئے کہا۔’’میرا بیٹا ڈریکو ایسٹر کی چھٹیوں میں گھر آیا ہوا ہے، اگر یہ ہیری پوٹر ہوا تو وہ پہچان لے گا۔‘‘

باہر کے اندھیرے کے بعد ڈرائنگ روم کی روشنی میں آنکھیں چندھیا رہی تھی۔آنکھیں قریباً بند ہونے کے باوجود ہیری کمرے کی چوڑائی دیکھ سکتا تھا۔چھت سے شیشے کا ایک فانوس لٹکا ہوا تھا۔گہری ارغوانی دیواروں پر جادوگروں کی تصویریں لگی ہوئی تھیں، جب دھڑ دھڑاتے راہزن گروہ کے لوگ قیدیوں کو دھکے مارتے ہوئے اندر لے گئے تو سنگ مرمر کے آتشدان کے سامنے کرسیوں سے دو ہیولے اُٹھے۔

’’یہ سب کیا ہے؟‘‘ لوسیس ملفوائے کی جانی پہچانی دھیمی آواز ہیری کے کانوں میں پڑی۔اب وہ دہشت میں آرہا تھا۔باہر نکلنے کا کوئی راستہ نہیں نظر آرہا تھا۔جب اس کا ڈر بڑھنے لگا تو والڈی مورٹ کے خیالوں کو روکنا زیادہ آسان تھا حالانکہ اس کا نشان اب بھی بہت درد کرر ہا تھا۔

’’یہ لوگ کہتے ہیں کہ انہوں نے ہیری پوٹر کو پکڑ لیا ہے۔‘‘ نرسیسہ نے سرد آواز میں کہا۔’’ڈریکو! یہاں آؤ......‘‘

ہیری نے ڈریکو سے سیدھی نظریں ملانے کی ہمت نہیں کی بلکہ اس کی طرف کنکھیوں سے دیکھا۔اس سے تھوڑا لمبی قامت والا ڈریکو کرسی سے اُٹھا۔سفید سنہری بالوں کے نیچے اس کا چہرہ دبلا پتلا تھا۔

’’پہچانا؟‘‘ بھیڑیائی انسان نے کھڑکھڑاتی ہوئی آواز میں پوچھا۔

ہیری اب آتشدان کے پار ایک آئینے کے سامنے تھا جو باریک نقش ونگار والے ایک فریم میں جڑا ہوا تھا۔اپنی آنکھوں کے سوراخ سے اس نے آئینے میں اپنا حلیہ دیکھا۔گیرم مالڈ پیلس چھوڑنے کے بعد وہ پہلی بار اپنا عکس دیکھ رہا تھا۔

اس کا چہرہ پھولا ہوا، چمکدار اور گلابی تھا۔ہرمائنی کے جادوئی کلمے کی وجہ سے اس کا پورا چہرہ بگڑ گیا تھا۔اس کے سیاہ بال کندھے تک پہنچ رہے تھے اور جبڑے کے چاروں طرف سیاہ مہاسے تھے۔اگر وہ یہ نہیں جانتا کہ وہاں کون کھڑا ہے؟ تو اسے یقیناً اس بات پر حیرانگی ہوتی کہ اس کی عینک کس اجنبی نے لگا رکھی تھی۔اس نے خاموش رہنے کا فیصلہ کیا کیونکہ اس کی آواز یقینی طور پر اس کا راز فاش کر دے گی۔بہرحال ڈریکو کے قریب آنے پر اس نے اس نظریں نہیں ملائیں۔

’’ڈریکو؟‘‘ لوسیس ملفوائے نے جوشیلے انداز میں پوچھا۔’’کیا یہ وہی ہے؟ کیا یہ ہیری پوٹر ہی ہے؟‘‘

’’میں...... میں پختہ یقین سے نہیں کہہ سکتا۔‘‘ ڈریکو نے کہا۔وہ گرے بیک سے فاصلہ رکھے ہوئے تھا اور ہیری سے نظریں ملانے میں اسی کی طرح ہی گھبرا رہا تھا۔

’’اسے غور سے دیکھو......قریب جاؤ!‘‘

ہیری نے لوسیس ملفوائے کو پہلے کبھی اتنا متجسس اور بے قرار نہیں دیکھا تھا۔

''ڈریکو! اگر ہم تاریکیوں کے شہنشاہ کو پوٹر سونپ دیتے ہیں تو ہر قصور کیلئے ہمیں معاف کر دیا جائے گا......''

''دیکھئے مسٹر ملفوائے! مجھے امید ہے کہ آپ یہ فراموش نہیں کریں گے کہ اسے دراصل کس نے پکڑا ہے؟'' گرے بیک نے اچانک خطرناک انداز میں کہا۔

''ظاہر ہے کہ نہیں......ہم یہ کیسے بھول سکتے ہیں؟'' لوسیس ملفوائے نے بے چینی کے عالم میں کہا۔ اب وہ خود ہیری کے قریب آ گیا، اتنے قریب کہ ہیری کو اپنا سوجی ہوئی آنکھوں سے بھی اس کا عام طور پر اداس اور زرد رہنے والا چہرہ صاف دکھائی دیا۔ سوجے ہوئے چہرے کی وجہ سے ہیری کو محسوس ہو رہا تھا کہ وہ کسی پنجرے کی سلاخوں کے درمیان سے دیکھ رہا ہو۔

''تم نے اس کے ساتھ کیا کیا؟'' لوسیس نے گرے بیک سے پوچھا۔ ''اس کی یہ حالت کیسے ہوئی؟''

''ہم نے کچھ نہیں کیا۔''

''مجھے تو یہ ڈنک سحر جیسا کوئی کام لگتا ہے؟'' لوسیس نے کہا۔

اس کی بھوری آنکھوں نے ہیری کے ماتھے کو ٹٹولا۔

''اوہ ہاں!...... یہاں پر کچھ ہے۔'' لوسیس بڑبڑایا۔ ''نشان بھی ہو سکتا ہے، شاید تھوڑا اچھل گیا ہے......ڈریکو! یہاں آؤ، ٹھیک سے دیکھو، تمہارا کیا خیال ہے؟''

ہیری نے ڈریکو کے چہرے کو قریب آتے ہوئے دیکھا۔ اس کے باپ کے چہرے کے ٹھیک پاس، ان کے چہروں پر تعجب کے سائے پھیلے ہوئے تھے۔ فرق صرف اتنا تھا کہ اس کے باپ کا چہرہ جوش و خروش سے دمک رہا تھا جبکہ ڈریکو کے چہرے پر ہچکچاہٹ اور خوف کی جھلک نمایاں تھی۔

''میں کچھ کہہ نہیں سکتا۔'' اس نے کہا اور آتشدان کے پاس کھڑی اپنی ماں کی طرف واپس لوٹ گیا۔

''لوسیس! یہ بہتر رہے گا کہ ہم پوری طرح تسلی کر لیں۔'' نرسیسہ نے سرد اور سپاٹ آواز میں اپنے شوہر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''تاریکیوں کے شہنشاہ کو بلانے سے پہلے بالکل پختہ تسلی کر لیں کہ یہی پوٹر ہے......ان لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ پوٹر ہے۔'' وہ غور سے خاردار جھاڑی کی لکڑی والی چھڑی کو دیکھ رہی تھی۔ ''مگر یہ چھڑی تو الوینڈر کی بنائی ہوئی چھڑیوں کے معیار پر پورا اترتی ہوئی دکھائی نہیں دے رہی ہے......اگر ہم سے کوئی غلطی ہو گئی......اگر ہم نے تاریکیوں کے شہنشاہ کو خواہ مخواہ یہاں بلا لیا......تو یاد ہے نا کہ انہوں نے رائل اور ڈولوہاف کے ساتھ کیا سلوک کیا تھا؟''

''اور یہ بدذات؟'' گرے بیک نے غرا کر کہا۔ ہیری گرتے گرتے بچا جب راہزن گروہ کے لوگوں نے قیدیوں کو ایک پھر دھکیل کر گھما دیا تاکہ روشنی اس کے بجائے ہرمائنی پر پڑے۔

''ٹھہرو!'' نرسیسہ نے تیکھے لہجے میں کہا۔ ''ہاں...... ہاں! یہ لڑکی میڈم میلیکن کی دکان میں پوٹر کے ساتھ تھی۔ میں نے روزنامہ جادوگر میں اس کی تصویر بھی دیکھی تھی، دیکھو ڈریکو! کیا یہ گرینجر لڑکی نہیں ہے؟''

''میں...... شاید...... ہاں!''

''مگر پھر تو یہ ویزلی لڑکا ہوگا؟'' لوسیس نے چیختے ہوئے کہا اور بندھے قیدیوں کے پاس سے گھومتے ہوئے رون کے سامنے پہنچ گیا۔ ''یہ پوٹر کے دوست ہیں۔ ڈریکو! اسے دیکھو، کیا یہ آرتھر ویزلی کا بیٹا نہیں ہے؟ کیا نام ہے اس کیا......؟''

''ہاں!'' ڈریکو نے دوبارہ قیدیوں کی طرف پشت گھما کر کہا۔ ''ہوسکتا ہے!''

ہیری کے پیچھے ڈرائنگ روم کا دروازہ کھلا۔ ایک عورت کی جھلک دکھائی دی، جب وہ بولی تو ہیری اس کی آواز سن کر دہشت سے دہل کر گیا، اس کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔

''یہ کیا ہورہا ہے...... کیا ہوا نرسیسہ؟''

بیلاٹرکس لسٹرینج آہستہ آہستہ قیدیوں کے پاس پہنچی اور ہیر کے دائیں طرف رُک کر اپنی گھنی پلکوں سے ہرمائنی کو گھورنے لگی۔

''مگر...... یقیناً یہ تو بذات لڑکی ہے؟...... یہ تو گرینجر ہے؟''

''ہاں...... ہاں! یہ گرینجر ہے۔'' لوسیس جوشیلے لہجے میں چلایا۔ ''اور اس کے پہلو میں ہمیں لگتا ہے کہ پوٹر بھی ہے۔ پوٹر اور اس کے دوست گرفت میں آگئے ہیں، بیلا!''

''پوٹر!'' بیلاٹرکس چیخی اور ہیری کو اچھی طرح دیکھنے کیلئے پیچھے ہٹ گئی۔ ''کیا تمہیں یقین ہے؟ اچھا تو اب ہمیں تاریکیوں کے شہنشاہ کو فوراً خبر کردینا چاہئے۔''

اس نے اپنی بائیں آستین اُٹھائی۔ ہیری کو اس کے بازو پر تاریکی کا نشان دکھائی دینے لگا۔ وہ جانتا تھا کہ بیلاٹرکس اسے چھو کر اپنے پیارے آقا کو بلانے والی ہے۔

''انہیں میں بلانے والا تھا۔'' لوسیس نے کہا اور اس کا ہاتھ بیلاٹرکس کی کلائی پر جکڑ گیا تاکہ وہ نشان کو نہ چھو پائے۔ ''بیلا! انہیں میں بلاؤں گا۔ پوٹر کو میرے مکان میں لایا گیا ہے اور اس لئے یہ حق میرا بنتا ہے......''

''تمہارا حق......؟'' بیلاٹرکس نے ملامتی انداز میں کہتے ہوئے اپنا ہاتھ چھڑانے کی کوشش کی۔ ''لوسیس! تم اپنا حق اسی وقت کھو دیا تھا جب تم نے اپنی چھڑی گنوادی تھی۔ تمہاری ہمت کیسے ہوئی کہ میرا ہاتھ چھوڑو......''

''اس کا تم سے کوئی واسطہ نہیں، لڑکے کو تم نے نہیں پکڑا ہے......''

''معافی چاہتا ہوں مسٹر ملفوائے!'' گرے بیک نے مداخلت کرتے ہوئے کہا۔ ''مگر پوٹر کو ہم لوگوں نے پکڑا ہے اور انعام میں ملنے والے سونے پر بھی ہم لوگوں کا ہی حق ہے......''

''سونا؟......'' بیلاٹرکس تمسخرانہ انداز میں ہنسی جواب بھی اپنی بہن کے شوہر سے ہاتھ چھڑانے کی کوشش کر رہی تھی۔اس کا خالی ہاتھ جیب میں رکھی چھڑی کو تلاش کر رہا تھا۔''گھٹیا، گندے لالچی شخص! انعام والا سونا تم ہی رکھنا، میں سونا لے کر کیا کروں گی؟ مجھے تو صرف ان کی خوشی اور عزت چاہیے......''

اس نے زور آزمائی چھوڑ دی تھی، اس کی گہری آنکھیں اب کسی چیز پر جمی ہوئی تھیں۔ وہ کون سی چیز تھی؟ یہ ہیری دیکھ نہیں پایا۔ بیلاٹرکس کو ٹھنڈا پڑتا دیکھ کر لوسیس خوش ہو گیا اور اس نے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا اور اپنی آستین کھولنے لگا۔

''ٹھہرو!'' بیلاٹرکس چیخی۔''اسے مت چھونا۔اگر تاریکیوں کے شہنشاہ اس وقت آ گئے تو ہم سب کی جان خطرے میں پڑ جائے گی......''

لوسیس ٹھہر گیا۔اس کی مخروطی انگلیاں اس کے بازو والے نشان کے اوپر کپکپاتی ہوئی ٹھہر گئیں۔ بیلاٹرکس تیزی سے ہیری کے دیکھتے ہی دیکھتے اس کی نظروں کے دائرے سے دور چلی گئی۔

''وہ کیا ہے؟'' ہیری نے اس کی آواز سنی۔

''تلوار ہے؟'' راہزن گروہ کے کسی فرد نے جواب دیا۔

''تلوار مجھے دو!''

''یہ آپ کی نہیں ہے، مادام! یہ میری ہے، یہ مجھے ملی ہے......''

ایک دھماکہ ہوا اور سرخ روشنی کی چمک کوندی۔ ہیری جانتا تھا کہ اس آدمی کو ششدر کر دیا گیا تھا۔اس کے ساتھی غصے میں گرجنے لگے، سکے بیئر نے فوراً اپنی چھڑی نکال لی۔

''بیوقوف عورت! تم یہ کیا کر رہی ہو؟''

''ششدرم......'' وہ چیخی۔''ششدرم......ششدرم......''

حالانکہ وہ چار تھے اور وہ اکیلی تھی مگر وہ لوگ اس کے مقابلے میں نہایت کمزور ثابت ہوئے جیسا کہ ہیری جانتا تھا کہ وہ بہت ہی قابل، سفاک اور بے رحم جادوگرنی تھی۔ وہ لوگ جہاں کھڑے تھے، وہیں کٹے ہوئے تنے کی طرح گر گئے۔صرف گرے بیک باقی رہ گیا تھا۔ بیلاٹرکس نے گرے بیک کو جادوئی وار سے جھکے ہوئے انداز میں گھٹنوں کے بل کھڑا کر دیا تھا اور اس کے ہاتھ پھیلے ہوئے تھے۔اپنی آنکھوں کے کونوں سے ہیری نے بیلاٹرکس کو بھیڑیائی انسان کی طرف جھکتے ہوئے دیکھا۔گری فنڈر کی تلوار اس کے ہاتھوں میں مضبوطی سے جکڑی ہوئی تھی اور اس کا چہرہ موم کی طرح دکھائی دے رہا تھا۔

''یہ تلوار تمہیں کہاں سے ملی؟'' اس نے گرے بیک کے مفلوج ہاتھوں میں سے اس کی چھڑی باہر نکالتے ہوئے تیکھی آواز میں بڑبڑا کر کہا۔

’’تمہاری ایسا کرنے کی ہمت کیسے ہوئی؟‘‘ گرے بیک کھڑکھڑاتی ہوئی آواز میں غرایا۔ پورے بدن میں وہ صرف اپنا منہ ہی استعمال کرسکتا تھا۔ بیلاٹرکس کی طرف دیکھ کراس نے اپنے نوکیلے دانت باہر نکال کر کٹکٹائے۔ ’’مجھے چھوڑ دو، نادان عورت!‘‘

’’تمہیں یہ تلوار کہاں سے ملی؟‘‘ بیلاٹرکس نے تلوار کواس کے چہرے کے سامنے لہراتے ہوئے دوبارہ پوچھا۔ ’’سنیپ نے اسے گرنگوٹس میں میری تجوری میں رکھوایا تھا......‘‘

’’یہ ان کے خیمے میں سے ملی تھی۔‘‘ گرے بیک نے ناراضگی سے غراتے ہوئے کہا۔ ’’میں کہتا ہوں کہ مجھے چھوڑ دو......‘‘

بیلاٹرکس نے اپنی چھڑی لہرائی اور بھیڑیائی انسان اچھل کر کھڑا ہوا گیا۔ حالانکہ وہ حفظ ماتقدم طور پر بیلاٹرکس کے قریب نہیں گیا۔ وہ ایک کرسی کے پیچھے کھڑا ہو گیا اوراس نے اپنے گندے ناخنوں سے کرسی کی عقبی کمر کو پکڑ لیا۔

’’ڈریکو! اس کچرے کو باہر لے جاؤ......‘‘ بیلاٹرکس نے راہزن گروہ کے ساکت گرے ہوئے لوگوں کی اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ’’اگر تم میں انہیں ختم کرنے کی ہمت نہ ہو تو باہر صحن میں ہی پڑا چھوڑ دیا۔ میں آکر ان کی صفائی خود کروں گی۔‘‘

’’تم ڈریکو سے اس طرح بات کرنے کی جرأت مت کرو۔‘‘ نرسیسہ نے غصے سے کہا۔

’’اپنا منہ بند رکھو نرسیسہ!‘‘ بیلاٹرکس جواباً چیخی۔ ’’تم سوچ بھی نہیں سکتی کہ صورتحال کتنی سنگین ہے؟ ہمارے سامنے نہایت خوفناک مسائل کھڑے ہو چکے ہیں......‘‘

وہ ہانپ رہی تھی اور تلوار کے دستے کو غور سے دیکھ رہی تھی پھر وہ خاموش قیدیوں کی طرف بڑھی۔

’’اگر یہ سچ مچ پوٹر ہے تو اسے کوئی نقصان نہیں ہونا چاہئے۔‘‘ وہ بڑبڑائی اور ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ یہ بات دوسروں کے کہنے کے بجائے خود سے کہہ رہی ہو۔ ’’تاریکیوں کے شہنشاہ پوٹر کو خود اپنے ہاتھوں سے ختم کرنا چاہتے ہیں...... مگر انہیں معلوم ہو گیا...... مجھے...... مجھے یہ معلوم کرنا ہی پڑے گا۔‘‘

اس نے دوبارہ اپنی بہن کے چہرے کی طرف دیکھا۔

’’قیدیوں کو تہہ خانے میں پہنچا دو۔ تب تک میں سوچتی ہوں کہ کیا کرنا چاہئے؟‘‘

’’بیلا یہ میرا گھر ہے، تم میرے گھر میں حکم نہیں دے سکتی......‘‘

’’یہ کام فوراً کر دو! تمہیں ذرا سا اندازہ بھی نہیں ہے کہ ہم کتنے بڑے خطرے میں پھنس چکے ہیں؟‘‘ بیلاٹرکس چیختی ہوئی بولی۔ وہ سہمی ہوئی اور جھنجلائی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ لاشعوری طور پر اس کی چھڑی سے شعلے کی ہلکی سی لہر نکلی جس سے قالین میں سوراخ ہو گیا۔

نرسیسہ نے ایک لمحے جھجکنے کے بعد بھیڑیائی انسان کی طرف دیکھا۔

’’گرے بیک! قیدیوں کو نیچے تہہ خانے میں لے جاؤ......‘‘

''ٹھہرو!'' بیلاٹرکس نے تیکھی آواز میں کہا۔ ''سوائے......سوائے، بدذات لڑکی کے!''

گرے بیک نے خوشی بھری ہنکار بھری۔

''نہیں......'' رون چیخا۔ ''اس کی جگہ مجھے رکھ لو!''

بیلاٹرکس نے اس کے منہ پر زوردار تھپڑ رسید کیا جس کی آواز پورے کمرے میں گونج گئی۔

''اگر وہ پوچھ گچھ کے دوران مرگئی تو اس کے بعد میں تمہیں سے باقی پوچھ گچھ کروں گی۔'' بیلاٹرکس نے غراتے ہوئے کہا۔ ''میری فہرست میں بدذات کے بعد خون کے غدار ہی آتے ہیں۔ گرے بیک! انہیں نیچے لے جاؤ اور اچھی طرح باندھ کر رکھنا مگر اس کے ساتھ کچھ مت کرنا......کم از کم ابھی......''

بیلاٹرکس نے گرے بیک کی چھڑی اس کی طرف اچھال دی پھر اس نے اپنے چوغے کے نیچے سے چاندی کا ایک چھوٹا سا چاقو باہر نکالا۔ بیلاٹرکس نے ہرمائنی کی رسیاں کاٹ کر اسے باقی قیدیوں سے آزاد کر لیا اور اس کے بال پکڑ کر کمرے کے وسطی حصے میں لے گئی جبکہ گرے بیک باقی سب قیدیوں کو دوسرے دروازے سے ڈرائنگ روم میں سے باہر اندھیری راہداری میں لے گیا۔ اس کی چھڑی سامنے کی طرف اُٹھی ہوئی تھی اور نادیدہ قوت سے انہیں کھینچتی ہوئی لے جا رہی تھی۔

''میرا خیال ہے کہ لڑکی سے تفتیش مکمل ہونے کے بعد وہ مجھے اسے کاٹ کھانے کا موقع ضرور دے گی۔'' گرے بیک انہیں راہداری میں آگے لے جاتے ہوئے بولا۔ ''مجھے ایک دو ذائقے دار ٹکڑے تو کھانے کیلئے مل ہی جائیں گے، ہے نا؟......سرخ منہ والے بندر؟''

ہیری نے رون کو کپکپاتا ہوا محسوس کیا، ان لوگوں کو سیڑھیوں سے نیچے لے جایا جا رہا تھا۔ ابھی تک ان کی کمر سے کمر بندھی ہوئی تھی اور یہ اندیشہ تھا کہ کسی بھی پل پھسلنے پر گردن کی ہڈی ٹوٹ سکتی تھی۔ سب سے نیچے ایک بھاری دروازہ تھا۔ گرے بیک نے اپنی چھڑی ٹھونک کر اسے کھولا۔ اس کے بعد انہیں ایک اندھیرے اور سیلن زدہ میں چھوڑ کر لوٹ گیا۔ تہہ خانے کے دروازے کے بند ہونے کی گونج ابھی پوری طرح ختم نہیں ہوئی تھی کہ ان کے ٹھیک اوپر سے ایک بھیانک اور لمبی چیخ سنائی دی۔

''ہرمائنی......'' رون زور سے گرجا اور بندھی ہوئی رسیوں سے خود کو آزاد کروانے کیلئے ہاتھ پیر چلانے لگا۔ ''ہرمائنی......''

''خاموش رہو!'' ہیری نے کہا۔ ''چپ رہو، رون! ہمیں کوئی طریقہ سوچنا ہوگا......''

''ہرمائنی......ہرمائنی......ہرمائنی......''

''ہمیں کوئی لائحہ عمل بنانا ہوگا......یوں احمقوں کی طرح چیخنا چلانا بند کرو۔ ہمیں سب سے پہلے ان رسیوں کو کھولنا ہوگا......''

''ہیری؟......'' اندھیرے میں کسی کی سرگوشی گونجی۔ ''رون؟......کیا تم لوگ ہو؟''

رون نے اچانک چیخنا بند کر دیا۔ ان کے قریب کچھ ہلچل ہوئی پھر ہیری نے ایک سائے کو قریب آتے ہوئے دیکھا۔

''ہیری......رون؟''

''لونا......؟''

''ہاں! میں ہی ہوں، اوہ نہیں! میں سوچنا نہیں چاہتی تھی کہ تم گرفت میں آ جاؤ۔''

''لونا! کیا تم ان رسیوں کو کھولنے میں مدد کر سکتی ہو؟'' ہیری نے کہا۔

''اوہ ہاں! میرا خیال تو ہے...... ایک پرانی کیل ہے، جس کا استعمال ہم چیزیں توڑنے کیلئے کرتے ہیں...... ایک منٹ ٹھہرو......''

اوپر ہرمائنی ایک بار پھر چیخی۔ ساتھ ہی بیلاٹرکس کے چیخنے چلانے کی آواز بھی سنائی دی کیونکہ وہ اس کے الفاظ تو نہیں سن سکتے تھے، اور پھر اسی لمحے رون ایک بار پھر چیخنے لگا۔

''ہرمائنی...... ہرمائنی......''

''مسٹر الوینڈر؟'' ہیری نے لونا کو کہتے ہوئے سنا۔ ''مسٹر الوینڈر! کیا آپ کے پاس کیل ہے؟ اگر آپ بس تھوڑا سا ادھر کھسک جائیں...... میرا خیال ہے کہ یہ پانی کے جگ کے پاس موجود تھی......''

کچھ لمحوں بعد وہ لوٹ آئی۔

''تم لوگ ذرا ساکت ہی رہنا......'' اس نے کہا۔

وہ گانٹھوں کو کھولنے کیلئے رسیوں کے سخت ریشوں پر کیل چلانے لگی، انہیں اوپر سے آتی ہوئی بیلاٹرکس کی آواز سنائی دی۔

''میں تم سے ایک بار پھر پوچھتی ہوں کہ تمہیں یہ تلوار کہاں سے ملی؟...... سچ بولو!''

''ہمیں یہ راستے میں پڑی ملی تھی...... میں سچ کہہ رہی ہوں، راستے میں پڑی ملی تھی...... رحم کریں...... آہ ہ ہ نہیں......'' ہرمائنی کی اذیت بھری آواز سنائی دی۔

ہرمائنی کی تیز چیخ گونج گئی، رون پہلے سے زیادہ تیزی سے ہاتھ پیر مارنے لگا۔ اور زنگ لگی کیل ہیری کی کلائی پر گر گئی۔

''رون! براہ مہربانی، مت ہلو!'' لونا بڑبڑائی۔ ''مجھے اندھیرے میں کچھ نہیں دکھائی دے رہا ہے کہ میں کیا کر رہی ہوں؟''

''میری جیب......'' رون ہانپتا ہوا بولا۔ ''میری جیب میں ایک ڈیلومانیٹر موجود ہے اور اس میں روشنی بھری ہوئی ہے......''

کچھ پل بعد ایک کلک کی آواز گونجی۔ ڈیلومانیٹر نے خیمے کی لالٹینوں سے جو روشنیاں جذب کی تھیں، وہ چھت کی اور اُڑنے لگیں چونکہ انہیں اپنا ہدف نہیں مل رہا تھا، اس لئے وہ ننھے سورجوں کی طرح کمرے میں اوپر چھت پر لٹکی رہیں۔ تہہ خانے میں روشنی کا سیلاب آ گیا تھا۔ ہیری نے لونا کی طرف دیکھا جس کے سفید چہرے پر آنکھیں چمک رہی تھیں۔ اس کے علاوہ اسے چھڑی ساز الوینڈر کا عکس بھی دکھائی دیا جو ایک کونے میں فرش پر ساکت پڑا ہوا تھا۔ ہیری نے گردن گھما کر اپنے ساتھی قیدیوں کی طرف دیکھا۔ وہاں

ڈین تھا اور گرپ ہک نامی غوبلن بھی تھا جو بیہوشی کے آخری کنارے پر دکھائی دے رہا تھا اور باقی لوگوں کے ساتھ رسیوں میں بندھے ہونے کی وجہ سے اپنے پاؤں پر کھڑا تھا۔

''اوہ! اس سے کام آسان ہو گیا ہے، شکریہ رون!'' لونا بولی اور دوبارہ ان کی گانٹھیں رگڑ کر کاٹنے لگی۔ ''تم کیسے ہو ڈین؟''

اوپر سے بیلاٹرکس کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

''تم مسلسل جھوٹ بول رہی ہو گندی بدذات! اور میں یہ بات اچھی طرح جانتی ہوں کہ تم گرنگوٹس کی میری تجوری میں گھسی تھی، سچائی بتاؤ...... سچائی بتاؤ......''

ایک اور بھیانک چیخ سنائی دی۔

''ہرمائنی......''

''تم نے وہاں سے اور کیا کچھ اُٹھایا ہے؟...... تم نے وہاں سے اور کیا کچھ اُٹھایا ہے؟ مجھے سچ سچ بتاؤ...... ورنہ میں قسم کھاتی ہو...... چاقو گھونپ ڈالوگی......''

''یہ لو......''

ہیری کو رسیاں گرتی ہوئی محسوس ہوئی۔ اپنی کلائیوں کو ملتے ہوئے وہ مڑا اور اس نے دیکھا کہ رون تہہ خانے میں بھاگتا پھر رہا تھا اور نیچی چھت کو دیکھتے ہوئے کوئی چور دروازہ تلاش کر رہا تھا۔ زخم اور خون سے بھرے چہرے والے ڈین نے لونا کا شکریہ ادا کیا اور کانپتا ہوا کھڑا ہو گیا مگر گرپ ہک کسی شرابی کی طرح ڈگمگا کر تہہ خانے کے فرش پر لڑھک گیا۔ اس کے سانولے چہرے پر کوئی زخم دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

رون اب بغیر چھڑی کے نقاب اُڑان بھرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

''کوئی راستہ نہیں ہے، رون!'' لونا نے اس کی بیکار کوششوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔ ''تہہ خانے سے بچ نکلنے کا کوئی بھی راستہ نہیں ہے۔ پہلے میں نے بھی ایسی کوششیں کی تھیں، مسٹر اولیونڈر کافی عرصے سے یہیں بند ہیں۔ انہوں نے ہر چیز آزما کر دیکھ لی ہے......''

ہرمائنی دوبارہ چیخ رہی تھی، اس کی تکلیف دہ آوازیں ہیری کے وجود میں اذیت ناک درد کے نشتر چبھو رہی تھیں۔ اپنے نشان کے درد کے باوجود وہ تہہ خانے میں ادھر ادھر لپکا اور دیواروں کو ٹٹولنے لگا۔ حالانکہ وہ جانتا تھا کہ وہ بلاوجہ اپنی توانائی برباد کر رہا تھا۔

''تم نے وہاں سے اور کیا لیا؟ اور کیا؟...... میری بات کا جواب دو...... اینگورسم......''

ہرمائنی کی چیخیں بالائی منزل کی دیواروں سے ٹکرا کر گونجی رہی تھیں۔ رون اب سبک رہا تھا اور دیوار پر مکے برسا رہا تھا۔ ہیری نے بدحواسی کے عالم میں اپنی گردن میں لٹکے ہیگرڈ والے بٹوے کا فیتہ کھینچ کر باہر نکالا اور اسے ٹٹولنے لگا۔ اس نے ڈمبل ڈور کی دی ہوئی سنہری گیند باہر نکال کر لہرائی کہ شاید اس سے کچھ ہو گا...... مگر کچھ نہیں ہوا۔ ققنس والی ٹوٹی ہوئی چھڑی کے ٹکڑوں کو لہرایا اور بڑبڑایا

مگر وہ تو بے جان تھی...... آئینے کا ٹکڑا چمکتا ہوا فرش پر جا گرا اور اسے اس میں سے تیز نیلی چمک نکلنے کا احساس ہوا۔

آئینے میں سے ڈمبل ڈور کی آنکھ اسے گھور رہی تھی۔

''ہماری مدد کرو......'' وہ دیوانگی بھری بدحواسی میں اس سے چیختا ہوا بولا۔ ''ہم لوگ ملفوائے کی حویلی کے تہہ خانے میں بند ہیں...... ہماری مدد کرو......''

آنکھ جھپکی اور فوراً غائب ہوگئی۔

ہیری پل بھر کیلئے بھونچکا سا رہ گیا۔ اسے یقین بھی نہیں ہو پایا تھا کہ اسے واقعی آنکھ دکھائی دی تھی۔ اس نے آئینے کے ٹکڑے کو ادھر ادھر گھمایا مگر اس میں تہہ خانہ کی دیواریں، چھت کے سوا اور کچھ نظر نہیں آیا۔ بالائی منزل پر ہرمائنی اب پہلے سے زیادہ بری طرح چیخ رہی تھی اور ہیری کے پہلو میں رون بے قراری سے مچلتا ہوا شور مچا رہا تھا۔ ''ہرمائنی...... ہرمائنی......''

''تم میری تجوری میں داخل کیسے ہوئی؟'' انہوں نے بیلاٹرکس کی چیختی ہوئی آواز سنی۔ ''کیا تہہ خانے والے گھٹیا غوبلن نے تمہاری مدد کی تھی......؟''

''ہم اس سے آج رات ہی ملے ہیں۔'' ہرمائنی روتی ہوئی بولی۔ ''ہم آپ کی تجوری میں کبھی گئے ہی نہیں...... یہ اصلی تلوار نہیں ہے۔ یہ تو اصلی تلوار کی نقل ہے، بس نقل ہے......''

''نقل......'' بیلاٹرکس غراتی ہوئی چیخی۔ ''اوہ! اس کہانی میں کچھ زیادہ سچائی نہیں لگتی ہے، بدذات......''

''مگر ہم یہ بات تو آسانی سے معلوم کر سکتے ہیں۔'' لوسیس کی آواز آئی۔ ''ڈریکو جاؤ! اس غوبلن کو یہاں لے کر آؤ...... وہ ہمیں فوراً بتا دے گا کہ تلوار اصلی ہے یا نہیں؟''

ہیری تہہ خانے کے دوسری طرف لپکا۔ جہاں گرپ ہک فرش پر نڈھال پڑا تھا۔

''گرپ ہک!'' اس نے غوبلن کے نوکیلے کان میں تیز سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔ ''تمہیں انہیں یہ بتانا ہوگا کہ یہ تلوار اصلی نہیں بلکہ نقلی ہے۔ انہیں معلوم نہیں ہونا چاہئے کہ یہی اصلی تلوار ہے، گرپ ہک...... ہم پر مہربانی کرنا......''

اسے کسی کے تہہ خانے کی سیڑھیاں اترنے کی آواز سنائی دی۔ اگلے ہی پل دروازے کے عقب سے ڈریکو کی کانپتی ہوئی آواز سنائی دی۔ ''پیچھے ہٹ جاؤ اور دیوار سے ٹیک لگا کر کھڑے ہو جاؤ۔ کوئی شرارت مت کرنا، ورنہ میں تمہیں مار ڈالوں گا۔''

انہوں نے ایسا ہی کیا۔ جب تالا کھلنے کی آواز آئی تو رون نے ڈیلومانیٹر سے کو کلک کر دیا اور روشنیاں واپس اس کی جیب میں پہنچ گئی۔ اسی وقت تہہ خانے میں گھپ اندھیرا چھا گیا۔ دروازہ کھلا اور ملفوائے اندر آ گیا۔ اس کی چھڑی اس کے سامنے اُٹھی ہوئی تھی اور اس کا زرد چہرہ فیصلہ کن دکھائی دے رہا تھا جیسے وہ ہر مزاحمت کا جواب دینے کیلئے تیار تھا۔ اس نے غوبلن کو بازو سے پکڑا اور گھسیٹتا ہوا باہر لے گیا۔ دروازہ تیزی سے بند ہو گیا اور اسی لمحے تہہ خانے میں کھٹاک کی سی آواز سنائی دی۔

رون نے ڈیلومانیٹر کو کلک کر دیا۔ روشنی کے تین روشن گولے اس کی جیب سے نکل کر ہوا میں اُڑنے لگے۔ روشنی پھیلتے ہی انہیں ایک عجیب چیز وہاں دکھائی دی۔ ڈوبی نامی گھریلوخرس وسط میں کھڑا تھا جو ابھی ابھی ہوا میں نمودار ہوا تھا۔

''ڈو......''

ہیری نے رون کے بازو پر تیزی سے ہاتھ دے مارا تاکہ اسے چیخ کر بولنے کا موقع ہی نہ مل پائے۔ رون کو اسی وقت اپنی غلطی کا احساس ہو گیا جب باہر سیڑھیوں سے دھم دھم کرتی ہوئی آواز سنائی دی۔ ڈریکو اب غوبلن کو گھسیٹتا ہوا اوپر لے جا رہا تھا۔

ڈوبی کی بڑی بڑی ٹینس کی گیند جیسی آنکھیں حیرت سے پھیلی ہوئی تھیں۔ وہ پیروں سے لے کر کان کی نوک تک کانپ رہا تھا۔ وہ اپنے پرانے مالک کے گھر میں لوٹ آیا تھا اور صاف دکھائی دے رہا تھا کہ وہ دہشت زدہ ہو گیا تھا۔

''ہیری پوٹر!'' ڈوبی چوں چوں کرتی ہوئی آواز میں بولا۔ ''ڈوبی آپ کو بچانے کیلئے آیا ہے!''

''مگر تمہیں کیسے معلوم......؟''

ایک بھیانک چیخ نے ہیری کے الفاظ دبا ڈالے تھے۔ ہرمائنی پر دوبارہ تشدد کیا جا رہا تھا۔ ہیری نے ادھر ادھر کی باتوں کو چھوڑ کر موقع کی نزاکت بھانپ لی۔

''تم اس تہہ خانے سے ثقاب اُڑان بھر کر باہر جا سکتے ہو؟'' اس نے ڈوبی سے پوچھا۔ جس نے کان پھڑ پھڑا کر اثبات میں سر ہلایا۔

''اور تم انسانوں کو بھی اپنے ساتھ لے جا سکتے ہو؟''

ڈوبی نے دوبارہ سر ہلایا۔

''ٹھیک ہے ڈوبی! میرا خیال ہے کہ تم، لونا، ڈین اور مسٹر الوینڈر کو لے جاؤ۔ انہیں لے جاؤ......''

''بل اور فلیور کے گھر پر......'' رون جلدی سے بولا۔ ''ٹنورتھ کے بیرونی علاقے میں شیل کاٹیج پر......''

گھریلوخرس نے تیسری بار سر ہلایا۔

''اور پھر واپس لوٹ آنا۔'' ہیری نے کہا۔ ''کیا تم یہ کام کر سکتے ہو، ڈوبی؟''

''بالکل ہیری پوٹر!'' پستہ قامت گھریلوخرس بڑبڑا کر بولا۔ وہ تیزی سے مسٹر الوینڈر کے پاس گیا جو بمشکل ہوش میں دکھائی دے رہے تھے۔ اس نے ان کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا اور پھر دوسرا ہاتھ ڈین اور لونا کی طرف بڑھایا مگر ان میں سے کوئی نہیں ہلا۔

''ہیری! ہم تمہاری مدد کرنا چاہتے ہیں۔'' لونا نے سرگوشی نما لہجے میں کہا۔

''ہم تمہیں یہاں چھوڑ کر نہیں جا سکتے ہیں۔'' ڈین نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

''تم دونوں جاؤ...... ہم تم سے بل اور فلیور کے گھر پر تھوڑی دیر میں ملتے ہیں۔''

یہ کہتے ہوئے ہیری کے نشان میں دوبارہ درد کی لہر اُٹھنے لگی اور کچھ لمحوں کیلئے اسے الوینڈر کی جگہ کوئی دوسرا آدمی دکھائی دینے لگا جو اس کے مقابلے میں بہت دبلا پتلا اور ڈھانچے جیسا تھا اور قریباً اس سے زیادہ بوڑھا دکھائی دے رہا تھا۔اس کے چہرے پر تمسخرانہ مسکراہٹ پھیلی ہوئی تھی۔

''تو مجھے مار ڈالو والڈی مورٹ! میں موت کا استقبال کرنے کیلئے تیار ہوں مگر میری موت سے تمہیں اپنی من چاہی چیز بالکل نہیں مل پائے گی......ایسی بہت سی چیزیں ہیں جو تم نہیں سمجھتے ہو۔''

اسے اپنے وجود میں ایک بار پھر والڈی مورٹ کا غصہ محسوس ہوا مگر جونہی ہرمائنی کی دوبارہ چیخ گونجی تو وہ اپنے دماغ کو بند کر کے تہہ خانے میں واپس ہوش وحواس میں آ گیا۔اس نے ان کی طرف دیکھا۔

''جاؤ......'' ہیری نے لونا اور ڈین سے ملتجیانہ لہجے میں کہا۔''تم لوگ جاؤ......ہم تمہارے پیچھے آتے ہیں......اب جاؤ!''

ان دونوں نے گھریلو خرس کی پھیلی ہوئی انگلیاں پکڑ لیں۔کھٹاک کی سی آواز سنائی دی۔ڈوبی،لونا،ڈین اور الوینڈر ثقاب اُڑان بھر کر اوجھل ہو گئے۔

''یہ کیسی آواز تھی؟'' بالائی منزل پر لوسیس ملفوائے کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔''تم نے سنی؟ تہہ خانے میں سے یہ کیسی آواز آئی تھی؟''

ہیری اور رون نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

''ڈریکو......اوہ نہیں......وارم ٹیل کو بلاؤ......اس سے جا کر نیچے دیکھنے کیلئے کہو!''

اوپر کے کمرے میں قدموں کی آہٹ ہوئی اور پھر خاموشی چھا گئی۔ہیری جانتا تھا کہ ڈرائنگ روم کے لوگ تہہ خانے سے آنے والی دوسری آوازوں کو سننے کیلئے کان لگائے کوشش کر رہے تھے۔

''مجھے اس سے بھڑنا ہو گا۔'' اس نے رون سے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔ان کے پاس اس کے علاوہ اور کوئی چارہ بھی نہیں تھا۔کمرے میں داخل ہوتے ہی آنے والے کو تین قیدیوں کے غائب ہونے کی خبر ہو جائے گی اور ان کا کھیل ختم ہو جائے گا۔''روشنی مت بجھانا۔'' ہیری نے آگے کہا۔اب انہیں دروازے کے باہر کسی کے سیڑھیاں اترنے کی آواز سنائی دے رہی تھی، ہیری دروازے کی ایک طرف اور رون دوسری طرف چپک کر کھڑے ہو گئے، وہ تیار تھے۔

''پیچھے ہی کھڑے رہنا۔'' وارم ٹیل کی آواز سنائی۔''دروازے سے دور کھڑے رہو، میں اندر آ رہا ہوں......''

دروازہ کھل گیا۔لمحہ کیلئے وارم ٹیل روشن اور خالی تہہ خانے کو گھورتا رہ گیا۔ہوا میں لٹکتی ہوئی روشنیوں کی ٹمٹماتی ہوئی تین لوؤں کو چھت پر روشنی بکھیرتے ہوئے دیکھا اور پھر ہیری اور رون نے اس پر چھلانگ لگا دی۔رون نے وارم ٹیل کی چھڑی والا ہاتھ اُٹھا کر اوپر اُٹھا دیا ہیری نے اس کے منہ پر اپنا ہاتھ مضبوطی سے جما دیا تا کہ اس کی آواز نہ نکل پائے۔وہ بغیر آواز کئے جدوجہد کر رہے تھے۔

وارمٹیل کی چھڑی سے چنگاریاں نکل رہی تھیں۔اس کا چاندی والا ہاتھ ھیری کی گردن پر کستا جارہا تھا۔

''کیا ہے، وارمٹیل؟''لوسیس ملفوائے نے اوپر سے چلا کر پوچھا۔

''کچھ نہیں......''رون نے وارمٹیل کی گھر گھراتی ہوئی آواز نکالنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔''سب ٹھیک ہے......''

ھیری بمشکل سانس لے پا رہا تھا۔

''تم مجھے مارو گے......''ھیری نے اس کی دھاتی انگلیوں کو ہٹانے کی کوشش کرتے ہوئے رندھی ہوئی آواز میں کہا۔''بھول گئے! میں نے تمہاری جان بچائی تھی؟ تم پر میرے احسان کا قرض ہے، وارمٹیل......''

چاندی کی انگلیوں کی گرفت ڈھیلی پڑ گئی۔ ھیری کو اس کی امید نہیں تھی، اس نے حیرانگی سے اپنی گردن چھڑا لی۔ حالانکہ اس نے وارمٹیل کے منہ سے اپنا ہاتھ نہیں ہٹایا تھا۔اس نے دیکھا کہ چوہے جیسے آدمی کی چھوٹی آبدار آنکھوں میں خوف اور حیرت پھیل گئی تھی۔ اپنے ہاتھ کے مہربان تسلسل پر وہ ھیری جتنا ہی صدمے میں دکھائی دے رہا تھا۔اب وہ پہلے سے زیادہ طاقت سے خود کو چھڑانے کی کوشش کر رہا تھا تاکہ کمزوری کے اس پل کا مداوا کر پائے۔

''اور ہم یہ بھی لے لیتے ہیں۔''رون نے وارمٹیل کے دوسرے ہاتھ سے چھڑی چھینتے ہوئے بڑبڑا کر کہا۔

چھڑی کے بغیر دہشت کا احساس پٹی گو کی پتلیوں میں صاف جھلک رہا تھا۔اس کی آنکھیں ھیری کے چہرے پر کسی دوسری چیز پر پہنچ گئیں۔اس کی چاندی کی انگلیاں اسی کے گلے کی طرف چرمراتی ہوئی بڑھ رہی تھیں۔

''نہیں......''

بغیر سوچے سمجھے ھیری نے پٹی گو کے ہاتھ کو پیچھے کھینچنے کی کوشش کی مگر اس کے رُکنے کا تو سوال ہی نہیں پیدا ہوتا تھا۔ والڈی مورٹ نے اپنے سب سے ڈرپوک خدمت گزار کو چاندی کا جو ہاتھ دیا تھا، اب وہی اپنے نہتے اور نکمے مالک کا دشمن بن گیا تھا۔ پٹی گو اپنی پل بھر کی مہربانی اور بزدلی کی سزا بھگت رہا تھا۔ان کی آنکھوں کے سامنے اس کا گلا گھٹتا چلا جا رہا تھا۔

''نہیں......''

رون نے وارمٹیل کو چھوڑ دیا۔اس نے اور رون نے مل کر وارمٹیل کے گلے سے دھاتی انگلیاں کو پیچھے ہٹانے کی کوشش کی مگر کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ پٹی گو کا چہرہ یکدم نیلا پڑ گیا تھا۔

''نجاستم......''

رون نے اپنی چھڑی چاندی کے ہاتھ کی طرف تانتے ہوئے کہا مگر کچھ نہیں ہوا۔ پٹی گو لڑھک گیا اور اسی پل ہرمائنی کی ایک اور بھیانک چیخ سنائی دی۔ وارمٹیل کی آنکھیں نیلے چہرے پر اوپر کی طرف چڑھ گئیں۔اس کا بدن کانپا اور آخری بار جھٹکا کھا کر ساکت ہو گیا۔

ہیری اور رون نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ پھر وارم ٹیل کی لاش کو فرش پر پڑے چھوڑ کر انہوں نے سیڑھیوں کی طرف دوڑ لگا دی۔ وہ تیزی سے ڈرائنگ روم کی طرف جانے والی اندھیری راہداری میں پہنچ گئے۔ محتاط انداز میں چلتے ہوئے وہ ڈرائنگ روم کے آدھ کھلے دروازے تک گئے۔ اب انہیں صاف دکھائی دے رہا تھا کہ گرپ ہک اپنی لمبی انگلیوں والے ہاتھوں میں گری فنڈر کی تلوار تھامے ہوئے تھا اور بیلاٹرکس اسے غور سے دیکھ رہی تھی۔ ہرمائنی بیلاٹرکس کے قدموں میں گری لیٹی تھی، وہ بمشکل ہل رہی تھی۔

''تو...... کیا یہ اصلی تلوار ہے؟'' بیلاٹرکس نے گرپ ہک سے پوچھا۔

ہیری نے سانس روک کر جواب کا انتظار کیا اور اپنے نشان کے درد کو دوبارہ قابو میں رکھنے کی کوشش کی۔

''نہیں......'' گرپ ہک نے کہا۔ ''یہ نقلی تلوار ہے۔''

''کیا تمہیں پورا یقین ہے؟'' بیلاٹرکس نے ہانپتے ہوئے کہا۔ ''پورا یقین؟''

''بالکل......'' غوبلن نے کہا۔

بیلاٹرکس کے چہرے پر طمانیت سی چھا گئی اور اس کا سارا اضطراب مٹ گیا۔

''یہ اچھی بات ہے۔'' اس نے کہا اور اپنی چھڑی ہلکی سی لہرا کر غوبلن کے چہرے پر ایک اور گہرا زخم کر ڈالا جس سے وہ چیخ کر اس کے پیروں کے پاس گر گیا۔ بیلاٹرکس نے ٹھوکر مار کر اسے دور پھینکا اور فاتحانہ انداز میں بولی۔ ''اب ہم تاریکیوں کے شہنشاہ کو بلا سکتے ہیں......''

اس نے اپنی آستین پیچھے ہٹائی اور اپنی انگلی سے تاریکی کے نشان کو دبا دیا۔

اسی وقت ہیری کے ماتھے کے نشان میں جیسے دھماکے ہونے لگے۔ آنکھوں کے سامنے کا منظر یکلخت بدل گیا۔ وہ اب والڈی مورٹ تھا اور اس کے سامنے موجود ڈھانچے جیسا پوپلے منہ والا بوڑھا جادوگر اس پر ہنس رہا تھا۔ اسے غصہ آ رہا تھا کہ انہوں نے اسے پھر بلایا تھا...... اس نے انہیں خبردار کیا تھا...... اس نے انہیں واضح طور پر بتا دیا تھا کہ وہ پوٹر سے کم کسی بھی دوسری چیز کیلئے اسے نہ بلائیں۔ اگر وہ غلط ثابت ہوئے تو......

''تو تم مجھے مار ڈالو......'' بوڑھے آدمی نے کہا۔ ''تم جیت نہیں پاؤ گے، تم جیت نہیں سکتے...... وہ چھڑی کبھی تمہاری نہیں ہو پائے گی......''

والڈی مورٹ کا غصہ آتش فشانی لاوے کی طرح نکلا۔ اندھیری کوٹھڑی میں سبز روشنی کا چندھیا دینے والا جھماکا ہوا اور استخوانی بدن والے بوڑھے کا جسم اُڑ کر بستر پر جا گرا اور اگلے لمحے بے جان ہو گیا۔ والڈی مورٹ کھڑکی کے پاس لوٹا۔ اس کا غصہ برداشت سے باہر ہوتا جا رہا تھا...... اگر ان کے پاس بلانے کی ٹھوس وجہ نہ ہوئی تو وہ انہیں اس کا سبق ضرور سکھائے گا......

''اور میرا خیال ہے......'' بیلاٹرکس کی آواز ہیری کے کانوں میں سنائی دی۔ ''ہم بدذات کو مار ڈالتے ہیں، گرے بیک! اگر تم

چاہو تو اسے لے لو......''

''نہیں یں یں یں......''

رون نے ڈرائنگ روم میں دوڑ لگا دی۔ بیلاٹرکس نے مڑ کر اس کی طرف دیکھا اور سکتے میں آ گئی۔ اس نے سنبھل کر تیزی سے اپنی چھڑی رون کی طرف تانی۔

''نہستم......'' رون نے وارم ٹیل کی چھڑی بیلاٹرکس پر تانتے ہوئے کہا۔ بیلاٹرکس کی چھڑی ہوا میں اُڑ گئی اور ہیری نے لپک کر اسے جھپٹ لیا جو رون کے پیچھے پیچھے کمرے میں داخل ہو گیا تھا۔ لوسیس، نرسیسہ، ڈریکو اور گرے بیک اس کی طرف گھومے۔

''ششدرم......''

لوسیس ملفوائے لہرا کر فرش پر گر گیا۔ ڈریکو، نرسیسہ اور گرے بیک کی چھڑیوں کی چمکتی ہوئی لہریں کمرے میں اُڑنے لگیں۔ ان سے بچنے کیلئے ہیری نے فرش پر چھلانگ لگا دی اور لڑھکتا ہوا ایک صوفے اوٹ میں پہنچ گیا۔

''رُک جاؤ......ورنہ اس کی جان چلی جائے گی......''

ہانپتے ہوئے ہیری نے صوفے کی اوٹ میں سے جھانکا۔ بیلاٹرکس بیہوش ہرمائنی کو اُٹھائے ہوئے تھی اور اس کا چاندی والا چاقو ہرمائنی کے نرخرے پر لگا ہوا تھا۔

''اپنی چھڑیاں نیچے پھینک دو۔'' اس سفاکانہ لہجے میں چیختے ہوئے کہا۔ ''نہیں پھینک دو ورنہ ہم دیکھیں گے کہ اس کا خون کتنا گندا ہے؟''

رون سختی سے کھڑا رہا حالانکہ وارم ٹیل کی چھڑی اب بھی اس کے ہاتھ میں تھمی ہوئی تھی۔ ہیری بھی اب سیدھا کھڑا ہوا گیا۔ وہ بیلاٹرکس کی چکڑے ہوئے تھا۔

''میں کہا......چھڑیاں نیچے پھینک دو!'' وہ دوبارہ چیخی اور اس نے چاقو کی نوک ہرمائنی کے گلے میں دھنسا دی۔ ہیری کو وہاں خون کی بوندیں دکھائی دیں۔

''ٹھیک ہے......'' وہ چلایا اور اس نے بیلاٹرکس کی چھڑی اپنے قدموں میں پٹخ دی۔ رون نے بھی وارم ٹیل کی چھڑی کے ساتھ ایسا ہی سلوک کیا۔ دونوں نے اپنے ہاتھ کندھے کے برابر اوپر اُٹھا لئے۔

''اچھی بات ہے......'' وہ غراتی ہوئی بولی۔ ''ڈریکو، چھڑیاں اُٹھا لو...... ہیری پوٹر! تاریکیوں کے شہنشاہ آ رہے ہیں......تمہاری موت قریب آ رہی ہے۔''

ہیری کو یہ بات معلوم تھی۔ درد کے مارے اس کا نشان پھٹا جا رہا تھا۔ وہ یہ محسوس کر سکتا تھا کہ والڈی مورٹ آسمان پر اُڑتا ہوا آ رہا تھا۔ وہ اُڑ رہا تھا......ایک سیاہ اور طوفانی سمندر کی لہروں کے اوپر۔ جلدی ہی وہ اتنا قریب پہنچ جائے گا کہ ثقاب اُڑان ہو کر یہاں پہنچ

سکے۔ ہیری کو باہر نکلنے کا کوئی راستہ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

''اوراب......'' بیلاٹرکس نے آہستگی سے کہا جب ڈریکو چھڑیاں اُٹھا کر جلدی سے لے گیا۔ ''نرسیسہ! ہمیں لگتا ہے کہ ہم ان بہادر بچوں کو دوبارہ باندھ دینا چاہئے اوراس بدذات لڑکی کو ہم گرے بیک کے حوالے کر دیتے ہیں۔ گرے بیک! مجھے یقین ہے کہ تمہیں لڑکی دینے پر تاریکیوں کے شہنشاہ ناراض نہیں ہوں گے کیونکہ آج رات تم نے بہت شاندار کارنامہ انجام دیا ہے......''

آخری الفاظ پر ایک عجیب سی سرسراہٹ سنائی دی۔ ان سب نے اپنے سر کے اوپر شیشے کا فانوس لرزتے ہوئے دیکھا۔ پھر تڑاخ کی آواز کے ساتھ یہ چھت سے نیچے گرنے لگا۔ بیلاٹرکس اس کے ٹھیک نیچے کھڑی تھی۔ ہرمائنی کو زمین پر دوسری طرف پٹخ کر وہ چیخی اورایک طرف چھلانگ لگا دی۔ فرش پر کانچ اور زنجیروں کا زبردست دھما کہ ہوا۔ ٹوٹے ہوئے فانوس کے ٹکڑے ہرمائنی اورغوبلن پر جا گرے جواب بھی گری فنڈر کی تلوار پکڑے ہوئے کھڑا تھا۔ شیشے کے چمکتے ہوئے ٹکڑے ہرسمت میں اُڑ رہے تھے۔ ڈریکو ان سے بچنے کیلئے دوہرا ہو گیا۔ اس کے ہاتھ خون سے لت پت چہرے پر پہنچ گئے۔ جب رون، ہرمائنی کو ملبے کے نیچے سے باہر نکالنے کیلئے بھاگا تو ہیری نے موقع دیکھتے ہی فوراً عمل درآمد کیا۔ وہ ایک کرسی پھلانگتا ہوا ڈریکو کے پاس جا پہنچا اوراس نے اس کی گرفت سے تین چھڑیاں چھین لی اورگری بیک کی طرف تان کر چیخا۔ ''ششدرم......''

تینوں چھڑیوں سے چمکتے ہوئے سرخ شعلے نکلے اور گرے بیک سے جا ٹکرائے، وہ زمین سے اچھل کر چھت تک گیا اور پھر دھڑام کی آواز کے ساتھ فرش پر ساکت گر گیا۔ نرسیسہ نے ڈریکو کو اپنی طرف کھینچ کر مزید نقصان سے بچانے کی کوشش کی۔ تب تک بیلاٹرکس اُٹھ کر کھڑی ہو گئی تھی۔ اس کے بال بکھر کر اُڑ رہے تھے اور وہ چاندی کا چاقو لہرا رہی تھی مگر نرسیسہ نے اپنی چھڑی دروازے کی طرف کر دی۔

''ڈوبی......'' وہ چیخی اور یہاں تک کہ بیلاٹرکس بھی کسی مجسمے کی طرح دم بخود رہ گئی۔ ''تم......فانوس تم نے توڑا تھا......؟''

چھوٹا سا گھریلوخرس کمرے میں چلا آیا، اس کی کانپتی ہوئی انگلیاں اپنی پرانی مالکن کی طرف اُٹھی ہوئی تھیں۔

''آپ ہیری پوٹر کو نقصان نہ پہنچائیں......'' وہ چیخا۔

''اسے مار ڈالو، نرسیسہ!'' بیلاٹرکس چلائی۔ مگر ایک زوردار کھٹاک کی آواز کے ساتھ نرسیسہ کی چھڑی ہوا میں اُڑ کر کمرے کی دوسری سمت میں جا گری۔

''گھٹیا بندر......'' بیلاٹرکس چیخی۔ ''تمہاری یہ جرأت......تم ایک جادوگرنی کی چھڑی پر ہاتھ ڈالو؟......تمہاری یہ جرأت کہ تم اپنے مالکوں پر حملہ کرو......''

''ڈوبی کا کوئی مالک نہیں ہے۔'' گھریلوخرس چیخ کر بولا۔ ''ڈوبی ایک آزاد گھریلوخرس ہے اور ڈوبی، ہیری پوٹر اوراس کے دوستو کو بچانے کیلئے آیا ہے......''

ہیری کا نشان اب درد کی وجہ سے اس کی بصارت چھین رہا تھا، وہ اندھا ہوتا جا رہا تھا۔ اسے ہلکا سا احساس تھا کہ والڈی مورٹ کے یہاں تک آنے میں اب کچھ ہی پل باقی بچے تھے۔

''رون...... پکڑو اور جاؤ!'' وہ اس کی طرف ایک چھڑی پھینکتے ہوئے چیخا۔ پھر اس نے فانوس کے نیچے سے گرپ ہک کو باہر کھینچا۔ کراہتے ہوئے غوبلن کو ایک کندھے پر اُٹھا کر جس نے اب بھی تلوار کو مضبوطی سے پکڑ رکھا تھا۔ ہیری نے ڈوبی کا ہاتھ پکڑا اور ثقاب اُڑان بھرنے کیلئے اسی جگہ گھوم گیا۔

اندھیرے میں پہنچتے ہوئے اسے ڈرائنگ روم کی آخری جھلک دکھائی دی۔ نرسیسہ اور ڈریکو کی گم صم ہیولے، رون کے بالوں سرخ جھلک اور چاندی جیسی تیز چمک۔ جب بیلاٹرکس کا چاقو کمرے کے پار آ کر اس جگہ تک آیا جہاں سے وہ لوگ ثقاب اُڑان بھر رہے تھے۔

بل اور فلیور کا مکان......شیل کاٹیج......بل اور فلیور کا مکان......

وہ کسی نامعلوم جگہ پر ثقاب اُڑان بھر رہا تھا، وہ بس اپنے ٹھکانے کا نام ہی دہرا سکتا تھا اور یہ امید کر سکتا تھا کہ وہاں پہنچنے کیلئے اتنا ہی کافی ہوگا۔ اس کے ماتھے کا درد اسے بری طرح تڑپا رہا تھا اور اس پر لدے غوبلن کا وزن اسے دبا رہا تھا۔ گری فنڈر کی تلوار کی دھار اس کی کمر میں چبھ رہی تھی۔ اسی وقت ڈوبی کا ہاتھ اس کے ہاتھوں میں کانپا۔ وہ سوچنے لگا کہ کیا گھریلو جن اسے صحیح سمت میں کھینچنا چاہتا ہے، اس نے انگلیاں دبا کر یہ بتانے کی کوشش کی کہ اسے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے......

پھر وہ ٹھوس زمین پر پہنچ گئے، نمکین ہوا کی مہک آنے لگی۔ ہیری گھٹنوں کے بل گر گیا۔ اس نے ڈوبی کا ہاتھ چھوڑ دیا اور گرپ ہک کو زمین پر آہستگی سے لٹا دیا۔

''تم ٹھیک ہو؟'' اس نے گرپ ہک کو ہلا کر پوچھا مگر جواب میں غوبلن بس کراہنے لگا۔

ہیری نے اندھیرے میں ادھر ادھر نگاہ گھمائی۔ ستاروں سے بھرے وسیع و عریض آسمان کے نیچے کچھ فاصلے پر ایک مکان دکھائی دے رہا تھا اور اسے اس کے باہر ہلچل سی دکھائی دی۔

''ڈوبی! کیا یہی شیل کاٹیج ہے؟'' وہ بڑبڑا کر بولا اور ان چھڑیوں کو پکڑ لیا جو وہ ملفوائے گھرانے کے ہاں سے چھین کر لایا تھا۔ وہ ضرورت پڑنے پر ہر قسم کے حالات سے ٹکرانے کیلئے تیار تھا۔ ''کیا ہم صحیح جگہ پر آ گئے ہیں......ڈوبی؟''

وہ مڑا۔ چھوٹا سا گھریلو خرس اس سے کچھ فٹ دور کھڑا تھا۔

''ڈوبی......''

گھریلو خرس تھوڑا سا لہرایا۔ اس کی چوڑی اور چمکتی ہوئی آنکھوں میں ستاروں کا چمکتا ہوا عکس دکھائی دے رہا تھا۔ ایک ساتھ اس نے اور ہیری نے نیچے جھک کر چاندی کے چاقو کا دستہ دیکھا جو گھریلو خرس کے دھڑکتے ہوئے سینے سے باہر نکلا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''ڈوبی......نہیں......مدد کرو!'' ہیری نے مکان کی طرف دیکھ کر زور سے آواز لگائی، جس میں لوگ باہر نکل رہے تھے۔

''مدد کرو......''

وہ کچھ نہیں جانتا تھا اور اسے پرواہ بھی نہیں تھی کہ وہ جادوگر تھے یا ماگلو یا پھر دشمن......اسے تو بس اس بات کی پرواہ تھی کہ ڈوبی کے سینے پر ایک گہرا زخم کا نشان پھیل رہا تھا اور وہ ہیری کی طرف ملتجیانہ نظروں سے دیکھ رہا تھا اور اپنی دبلے پتلے بازو پھیلا رہا تھا۔ ہیری نے اسے پکڑا اور ٹھنڈی گھاس پر لٹا دیا۔

''ڈوبی......نہیں......مرنا نہیں......مرنا نہیں!''

گھریلو خرس کی آنکھیں اس پر جمی ہوئی تھیں اور اس کے ہونٹ کچھ بولنے کی پھڑ پھڑا رہے تھے۔

''ہیری......پوٹر......''

اور پھر ہلکی سی کپکپاہٹ کے ساتھ گھریلو خرس بالکل ساکت ہو گیا۔ اس کی آنکھیں اب کانچ کی گیندوں سے زیادہ اور کچھ نہیں تھیں، جن پر ستاروں کی روشنی چمک رہی تھی، حالانکہ اب وہ آنکھیں ان ستاروں کو دیکھ نہیں سکتی تھیں۔

☆☆☆☆

چوبیسواں باب

# چھڑی ساز

ایسا محسوس ہورہا تھا کہ جیسے وہ دوبارہ وہی پرانا خواب دیکھ رہا تھا، فرق صرف اتنا تھا کہ پہلے وہ ہوگورٹس کی سب سے اونچے مینار کی بنیاد میں ڈمبل ڈور کے بدن کے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھا ہوا تھا جبکہ اس بار گھاس پر پڑے چھوٹے جسم کو گھور رہا تھا جس کے سینے میں بیلاٹرکس کا چاندی کا چاقو دستے تک دھنسا ہوا تھا۔ ہیری کی آواز اب بھی کہہ رہی تھی۔ ''ڈوبی......ڈوبی!'' حالانکہ وہ جانتا تھا کہ گھریلوخرس اب وہاں پہنچ چکا تھا جہاں سے وہ لوٹ کر نہیں آسکتا تھا۔

گھریلوخرس کے اوپر جھکنے کے ایک آدھ منٹ بعد اسے احساس ہوا کہ آخر کار وہ صحیح جگہ پر پہنچ گئے تھے کیونکہ بل، فلیور، ڈین اور لونا اس کے پاس آچکے تھے۔

''ہرمائنی؟'' اس نے اچانک پوچھا۔ ''ہرمائنی کہاں ہے؟''

''رون اسے گھر میں لے گیا ہے۔'' بل نے کہا۔ ''وہ بالکل ٹھیک ہوجائے گی۔''

ہیری نے دوبارہ ڈوبی کی طرف دیکھا۔ اس نے ایک ہاتھ بڑھا کر گھریلوخرس کے بدن سے تیز دھار والا چاقو کھینچ کر باہر نکالا پھر اس نے اپنی جیکٹ اتار کر ڈوبی پر کمبل کی طرح ڈال دی۔

نزدیک کہیں چٹان سے سمندر کی موجوں کے ٹکرانے کی آوازیں آرہی تھیں۔ ہیری خاموشی سے لہروں کی آوازیں سنتا رہا جبکہ باقی لوگ باتیں کرتے رہے، فیصلہ کرتے رہے۔ ہیری کی اب ان باتوں میں کوئی دلچسپی نہیں تھی، اسے کسی بھی چیز میں دلچسپی نہیں تھی، اس کا ذہن ماؤف ہوگیا تھا۔ ڈین نے زخمی غوبلن کو اُٹھایا اور مکان کی طرف چل دیا۔ ڈین غوبلن کو گھر کے اندر لے گیا، فلیور تیزی سے ان کے پیچھے اندر چلی گئی۔ اب بل ڈوبی کے مردہ جسم کو دفنانے کے بارے میں مشورہ کررہا تھا۔ بل کیا کہہ رہا تھا؟ یہ سنے بغیر ہی ہیری اس سے متفق ہوگیا اور ڈوبی کے چھوٹے بدن کو دیکھنے لگا۔ اسی وقت اس کے ماتھے کا نشان سنسنا اُٹھا اور درد سے جلنے لگا۔ اس نے اپنے دماغ کے اندر کے منظر کو اس طرح دیکھا جیسے کسی لمبی ٹیلی سکوپ کے غلط عدسے سے دیکھ رہا ہو۔ اس نے دیکھا کہ ملفوائے کی حویلی میں والڈی مورٹ پیچھے رہ جانے والے لوگوں کو سزا دے رہا تھا۔ وہ شدید ناراض تھا، غصے سے بھڑک رہا تھا مگر ڈوبی کے غم کے سامنے

ہیری کو یہ زیادہ تکلیف دہ محسوس نہیں ہو رہا تھا، یہ ایک طرح سے کہیں دور اُٹھنے والا طوفان تھا اور وسیع سمندر کی دوسری طرف سے ہیری تک پہنچ رہا تھا۔

''میں اس کی قبر جادو سے نہیں اپنے ہاتھوں سے کھودنا چاہتا ہوں، تمہارے پاس پھاوڑا ہے؟'' دلخراش حادثے کے بعد پہلی بار ہیری نے اپنے ہوش وحواس میں آتے ہوئے کہا۔

کچھ لمحوں بعد وہ اکیلا ہی اس کام میں مصروف ہو گیا۔ بل نے اسے جھاڑیوں کے وسطی باغیچے کے ایک کنارے پر ایک جگہ بتا دی تھی اور وہ وہیں پر اس کیلئے قبر کھود رہا تھا۔ ایسے محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے وہ غضبنا کی کے عالم میں محنت کا لطف اُٹھا رہا ہو۔ اسے خوشی تھی کہ اس نے یہ کام جادو کی مدد سے نہیں کیا تھا کیونکہ اس کے پسینے کی ہر بوند اور ہاتھ کا ہر چھالا اسے گھریلو خرس کو خراج عقیدت پیش کرتا ہوا محسوس ہو رہا تھا جس نے اپنی جان پر کھیل کر ان کی جانیں بچائی تھیں۔

اس کا نشان جلنے لگا مگر وہ اس درد کا مالک تھا، اسے درد محسوس تو ہوا مگر یہ اس پر غلبہ نہیں پا سکا۔ اس نے بالآخر والڈی مورٹ کے خلاف اپنا دماغ بند اور اس پر قابو پانے کی مہارت سیکھ ہی لی تھی۔ وہ چیز جو ڈمبل ڈور اسے سنیپ کی مدد سے سکھانا چاہتے تھے، پہلے جب ہیری سیریس کی وجہ سے خوش تھا، تب والڈی مورٹ نے ہیری پر قبضہ نہیں جما پایا تھا۔ اسی طرح آج بھی اس کے خیال ہیری پر حاوی نہیں ہو سکتے تھے جب وہ ڈوبی کیلئے غمگین ہو رہا تھا۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ غم والڈی مورٹ کو دور بھگاتا ہے...... حالانکہ ظاہر ہے کہ ڈمبل ڈور یقینی طور پر کہتے کہ یہ محبت ہے......

ہیری سخت اور ٹھنڈی زمین کو لگاتار گہرا اور گہرا کھودتا رہا۔ وہ پسینے میں اپنے غم کو ڈبوتا رہا اور اپنے نشان کے درد کو نظر انداز کرتا رہا۔ اندھیرے میں اس کی سانسیں اور سمندر کی لہروں کے علاوہ اس کے اردگرد کوئی آواز نہیں تھی۔ ملفوائے گھرانے میں ہوئے تکلیف دہ واقعات اس پر غالب ہو گئے۔ اس نے وہاں سنی ہوئی باتیں یاد کیں اور اندھیرے میں اسے بصیرت کی روشنی سی دکھائی دی۔

اس کے ہاتھ ایک تسلسل کے ساتھ کام کر رہے تھے جس سے اس کے خیالات مترنم انداز میں دستک دے رہے تھے۔ 'اجل کے تبرکات...... پٹاریاں...... اجل کے تبرکات...... پٹاریاں......' بہرحال اس کے ذہن میں اب اس بھیانک دیوانگی بھری تمنا کی آگ نہیں دہک رہی تھی۔ غم اور خوف نے اسے بجھا ڈالا تھا۔ اسے محسوس ہوا جیسے کسی نے طمانچہ مار کر اسے بیدار کر دیا ہو۔

ہیری قبر کے گڑھے میں اترتا گیا۔ وہ جانتا تھا کہ آج رات والڈی مورٹ کہاں گیا تھا اور نارمن گارڈ کی سب سے اونچی اندھیری کوٹھڑی میں اس نے کسے اور کیوں مارا تھا؟

اس نے وارم ٹیل کے بارے میں سوچا جو رحم کی ایک چھوٹی سی تحریک کی زد میں آ کر مارا گیا تھا...... ڈمبل ڈور کو یہ پہلے سے معلوم تھا...... انہیں اور کیا کیا معلوم تھا؟

ہیری کو وقت گزرنے کی کچھ خبر نہیں تھی، وہ تو صرف اتنا جانتا تھا کہ اندھیرا کچھ کم ہو گیا تھا جب رون اور ڈین اس کے قریب آئے

تو چونک گیا۔

’’ہرمائنی کیسی ہے؟‘‘

’’بہتر ہے......‘‘ رون نے کہا۔’’فلیوراس کی دیکھ بھال کر رہی ہے۔‘‘

اگر وہ لوگ اس سے پوچھتے کہ اس نے اپنی چھڑی سے گہری قبر تیار کیوں نہیں کی؟ تو اس کے پاس ٹھوس جواب تیار تھا مگر اسے اس کی ضرورت ہی نہیں پڑی۔ وہ اس کے بنائے ہوئے گڑھے اپنے پھاوڑے لے کر اتر گئے اور خاموشی سے کام کرتے رہے۔ جب تک کہ گڑھا مناسب حد تک گہرا نہیں ہو گیا۔

ہیری نے گھریلو خرس کو اچھی طرح سے اپنی جیکٹ میں لپیٹا، رون نے قبر کے کنارے پر بیٹھ کر کر اپنے پاؤں سے موزے اتارے اور گھریلو خرس کے گندے پاؤں پر رکھ دیئے، ڈین نے اون کی ٹوپی اتاری، جسے ہیری نے احتیاط سے گھریلو خرس کے سر کے اوپر رکھ دیا جس کی وجہ سے اس کے چمگادڑ جیسے کان چھپ گئے۔

’’ہمیں اس کی آنکھیں بند کر دینا چاہئیں!‘‘

ہیری نے اور لوگوں کی آمد کی آواز نہیں سنی تھی۔ بل ایک سفری چوغہ پہنے ہوئے تھا۔ فلیور ایک سفید ایپرن میں تھی، جس کی جیب میں سے کنکالی مرکب کی بوتل جھانک رہی تھی۔ ہرمائنی، فلیور کا ڈریسنگ گاؤن پہنے ہوئے تھی۔ اس کا چہرہ زرد اور فق تھا اور ہولڑ کھڑا رہی تھی۔ اس کے قریب آنے پر رون نے اسے سہارا دیا۔ لونا جو فلیور کا کوٹ پہنے ہوئے تھی، نیچے جھکی اور اس نے اپنی انگلیاں نرمی سے گھریلو خرس کی دونوں پلکوں پر رکھ کر انہیں شیشے جیسی آنکھوں پر آہستگی سے اوپر سرکا دیا۔

’’اب ایسے لگ رہا ہے کہ جیسے وہ سو رہا ہے۔‘‘ وہ آہستگی سے بولی۔

ہیری نے گھریلو خرس کو قبر کی تہہ میں یوں لٹایا جیسے وہ آرام کر رہا ہو، پھر اس نے قبر میں سے باہر نکل کر اس چھوٹے سے بدن کو آخری بار دیکھا جو پہلی بار ڈرسلی گھر میں اس سے ملنے کیلئے اچانک آدھمکا تھا۔ اس نے تلخی کے ساتھ اپنے آنسوؤں کو روکا، اسے ڈمبل ڈور کی تدفین یاد آئی، جہاں سنہری کرسیوں کی کئی قطاریں تھیں۔ وزیر جادو سامنے والی قطار میں بیٹھے تھے، ڈمبل ڈور کی عظمت اور کامیابیوں کا تذکرہ ہو رہا تھا۔ سفید سنگ مرمر کی قبر تیار تھی۔ اسے محسوس ہوا کہ ڈوبی بھی اتنی ہی شاندار تدفین کا حقدار تھا مگر اس وقت وہ جھاڑیوں کے بیچ ہاتھ سے کھدے ہوئے گڑھے میں پڑا تھا۔

’’میرا خیال ہے کہ ہمیں کچھ کہنا بھی چاہئے۔‘‘ لونا نے کانپتی ہوئی آواز میں کہا۔’’سب سے پہلے میں بولتی ہوں، ٹھیک ہے......‘‘ ہر کوئی اس کی طرف دیکھنے لگا۔ جب اس نے قبر میں لیٹے ہوئے گھریلو خرس کو مخاطب کیا۔’’ڈوبی! مجھے اس تہہ خانے سے بچانے کیلئے بہت بہت شکریہ۔ یہ بہت بڑی ناانصافی ہے کہ تمہیں مرنا پڑا جبکہ تم اتنے اچھے اور بہادر تھے۔ تم نے ہمارے لئے جو کچھ کیا ہے، وہ مجھے ہمیشہ یاد رہے گا۔ مجھے امید ہے کہ تم جہاں بھی رہو گے، خوش رہو گے......‘‘

وہ مڑی اور اس نے امید کے ساتھ رون کی طرف دیکھا جس نے اپنا گلا صاف کیا اور بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔''ہاں...... بہت شکریہ ڈوبی!''

''میں تمہارا احسان مند ہوں، ڈوبی!'' ڈین نے پھنسی ہوئی آواز میں کہا۔

ہیری نے تھوک نگلا۔

''الوداع ڈوبی......!'' وہ بولا۔ اس کے منہ سے اس سے زیادہ الفاظ نہیں نکل پائے مگر لونا نے اس کے جذبات بیان کر دیئے تھے۔ بل نے اپنی چھڑی لہرائی جس سے قبر کے پاس پڑا ہوا مٹی کا ڈھیر ہوا میں اُڑا اور گڑھے میں گرا، اس نے ڈوبی کو لاش کو اچھی طرح ڈھانپ دیا تھا۔ وہاں ایک چھوٹا سا سرخی مائل مٹی کا ٹیلا سا بن گیا تھا۔

''برا مت ماننا...... میں تھوڑی دیر یہیں رُکنا چاہوں گا۔'' ہیری نے مڑ کر باقی لوگوں سے کہا۔ انہوں نے کچھ الفاظ بڑبڑائے جسے وہ سن نہیں پایا۔ سب لوگ اس کی کمر تھپتھپا کر مکان کے اندر چلے گئے اور ہیری گھریلو خرس کی قبر کے پاس تنہا رہ گیا۔

اس نے چاروں طرف دیکھا۔ کیاریاں بڑے سفید پتھروں کی بنی ہوئی تھیں جو سمندر کی وجہ سے چکنی ہو گئی تھیں۔ اس نے ایک بڑا پتھر اُٹھایا اور تکیے کی طرح اس جگہ کے اوپر رکھ دیا جہاں اس وقت ڈوبی کا سر تھا پھر اس نے اپنی جیب سے چھڑی ٹٹولی۔ اس میں دو چھڑیاں تھیں۔ وہ بھول ہی گیا تھا کہ اسے اب یاد نہیں آ رہا تھا کہ وہ کس کی چھڑیاں تھیں۔ اسے تو بس اتنا یاد تھا کہ اس نے انہیں کسی کے ہاتھ سے چھین لیا تھا۔ اس نے ان میں زیادہ چھوٹی چھڑی کو منتخب کیا جو اس کے ہاتھ میں زیادہ دوستانہ محسوس ہو رہی تھی پھر اس نے اسے پتھر کی طرف تان لیا۔

آہستہ آہستہ اس کی ہدایات کے مطابق پتھر کی سطح پر گہرے نشان بننے لگے۔ وہ جانتا تھا کہ ہرمائنی اس کام کو زیادہ صفائی سے اور جلدی کر سکتی تھی مگر قبر کھودنے کی طرح اس کام کو بھی وہ خود ہی کرنا چاہتا تھا۔ جب ہیری دوبارہ کھڑا ہوا تو پتھر پر ایک تحریر دکھائی دے رہی تھی۔

**یہاں پر آزاد گھریلو خرس ڈوبی آرام کر رہا ہے!**

وہ کچھ لمحوں تک پتھر پر لکھی عبارت کو دیکھتا رہا اور پھر وہاں سے چل پڑا۔ اس کے نشان سے اب بھی تھوڑی درد اُٹھ رہی تھی اور اس کے ذہن میں متعدد باتیں بھری ہوئی تھیں جو قبر کھودتے ہوئے اس نے سوچی تھیں۔ اندھیرے میں کئی خیالات نے سر اُٹھایا تھا جو مسحور کن اور ہولناک محسوس ہو رہے تھے۔

جب وہ چھوٹے ہال میں پہنچا تو اس نے دیکھا کہ باقی لوگ لیونگ روم میں تھے۔ سب کا دھیان بل کی طرف مرتکز تھا جو کچھ کہہ رہا تھا۔ کمرہ ہلکی رنگت کا تھا اور کافی خوبصورت تھا، جس کے آتشدان میں آگ جل رہی تھی۔ ہیری غالیچے پر کیچڑ نہیں پھیلانا چاہتا تھا،

اس لئے وہ دروازے پر کھڑے ہوکر اس کی بات سننے لگا۔

''...... یہ تو قسمت اچھی تھی کہ جینی کی چھٹیاں چل رہی ہیں، اگر وہ ہوگورٹس میں ہوتی تو ہمارے اس تک پہنچنے سے پہلے ہی اسے دبوچ لیتے۔ اب ہم جانتے ہیں کہ وہ بھی محفوظ ہے۔''

اس نے گردن گھما کر چاروں طرف دیکھا اور ہیری کو دروازے پر کھڑا دیکھ کر بولا۔

''میں گھر کے سب لوگوں کو محفوظ جگہوں پر پہنچا رہا تھا۔ انہیں موریئل آنٹی کے ہاں پہنچا دیا گیا ہے۔ مرگ خوروں کو یہ معلوم ہو چکا ہے کہ رون تمہارے ساتھ ہے، اس لئے وہ گھر کے افراد کو نشانہ ضرور بنائیں گے...... معافی مانگنے کی کوئی ضرورت نہیں!'' اس نے ہیری کے چہرے کے تاثر کو بھانپتے ہوئے کہا۔ ''یہ تو ایک نہ ایک دن ہونا ہی تھا۔ ڈیڈی کئی مہینوں سے کہہ رہے ہیں، ہمارا گھرانا خون کا سب سے بڑا غدار ہے......''

''انہیں حفاظت کیسے دی گئی ہے؟'' ہیری نے پوچھا۔

''حفاظتی جادوئی حصار سے۔ ڈیڈی خفیہ محافظ ہیں، ہم نے اس مکان پر بھی جادوئی حفاظتی حسار قائم کر دیا ہے، یہاں پر میں خفیہ محافظ ہوں۔ ہم میں سے اب کوئی بھی دفتر نہیں جا سکتا ہے مگر اب یہ زیادہ اہمیت نہیں رکھتا ہے، الوینڈر اور گرپ ہک کے تندرست ہوتے ہی انہیں بھی موریئل آنٹی کے ہاں پہنچا دیا جائے گا۔ یہاں پر زیادہ جگہ نہیں ہے جبکہ موریئل آنٹی کے یہاں کافی زیادہ جگہ ہے۔ گرپ ہک کے پاؤں ٹھیک ہو رہے ہیں۔ فلیور نے اسے کنکال مرکب پلا دیا ہے۔ ہم انہیں ایک آدھ گھنٹے بعد ہی اسے وہاں پہنچا سکتے ہیں......''

''نہیں!'' ہیری نے کہا اور بل کے چہرے پر حیرت پھیل گئی۔ ''مجھے ان دونوں کی یہیں ضرورت ہے، مجھے ان سے گفتگو کرنا ہے۔ یہ نہایت ضروری ہے......''

اسے اپنی آواز میں ٹھہراؤ اور اعتماد کی جھلک محسوس ہوئی۔ اس میں کڑواہٹ بھری تلخی کا احساس بھی تھا جو ڈوبی کی قبر کھودتے وقت محسوس ہوا تھا۔ تمام چہرے مڑ کر اس کی طرف دیکھنے لگے اور وہ حیرانگی کا منظر پیش کر رہے تھے۔

''میں ہاتھ پاؤں دھو کر آتا ہوں۔'' ہیری نے کہا اور اپنے ہاتھوں کی طرف دیکھا جو اب بھی کیچڑ اور ڈوبی کے خون سے بھرے ہوئے تھے۔ ''پھر میں ان سے براہ راست بات کرنا چاہوں گا۔''

وہ چھوٹے سے باورچی خانے میں چلا گیا، جس کی کھڑکی کے نیچے سنک لگا ہوا تھا۔ یہاں سے سمندر صاف دکھائی دے رہا تھا۔ آسمان میں صبح کی سرخی اُٹھ رہی تھی۔ گلابی اور ہلکی سنہری...... ہاتھ دھوتے ہوئے ایک بار پھر خیالوں کا وہی سلسلہ شروع ہو گیا جو اندھیرے باغیچے میں چل رہا تھا۔

ڈوبی انہیں کبھی نہیں بتا پائے گا کہ اسے تہہ خانے میں کس نے بھیجا تھا؟ لیکن ہیری جانتا تھا کہ اس نے کیا دیکھا تھا؟ آئینے کے

ٹکڑے میں ایک نیلی آنکھ دکھائی دی اور پھر فوراً مدد مل گئی تھی۔ ’مدد مانگنے والوں کو ہوگورٹس میں ہمیشہ مدد ملے گی۔‘

ہیری نے اپنے ہاتھ خشک کئے، اسے کھڑکی کے باہر کے منظر کی خوبصورتی یا سیٹنگ روم میں بیٹھے ہوئے لوگوں کی بڑبڑاہٹوں سے کوئی فرق نہیں پڑ رہا تھا۔ اس نے سمندر کو دیکھا اور محسوس کیا کہ اس صبح وہ رازوں کے سمجھنے کے زیادہ قریب پہنچ گیا تھا......

اور پھر اس کا نشان ایک بار پھر ٹیسیں مارنے لگا۔ ہیری جانتا تھا کہ والڈی موورٹ بھی وہیں جا رہا تھا۔ ہیری سمجھ گیا مگر پھر بھی بے تاب نہیں ہوا۔ اس کا وجدان اب اسے ایک راستے پر چلنے کا مشورہ دے رہا تھا جبکہ اس کا دماغ بالکل دوسرے راستے پر۔ ہیری کے دماغ میں ڈمبل ڈور مسکرا رہے تھے اور اسے اپنی جڑی ہوئی انگلیوں کی نوک کے اوپر سے دیکھ رہے تھے جو جیسے عبادت کیلئے جڑی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔

’آپ نے رون کو ڈیلومانیٹر دیا تھا، آپ اسے سمجھتے تھے......آپ نے اسے لوٹنے کی راہ دکھائی تھی۔‘

’اور آپ وارم ٹیل کو سمجھتے تھے......آپ جانتے تھے کہ اس کے دل میں کہیں پر تھوڑی سی پشیمانی موجود تھی۔‘

’اگر آپ جانتے تھے......تو آپ میرے بارے میں کیا جانتے تھے، ڈمبل ڈور؟‘

’کیا میرے لئے یہ کہ مجھے چیزوں کی خبر تو ہو مگر میں اسے تلاش نہ کروں؟ کیا آپ جانتے تھے کہ یہ میرے لئے کتنا مشکل کام ہو گا؟ کیا اس لئے آپ نے اسے اتنا مشکل بنایا ہے؟ تاکہ میرے پاس یہ سمجھنے کا وقت رہے؟‘

ہیری بالکل ساکت کھڑا رہا۔ اس کی آنکھیں چمک رہی تھیں۔ وہ اس جگہ کو دیکھتا رہا جہاں طلوع ہوتے ہوئے سورج کی چمکتی ہوئی سنہری کرنیں آسمان میں اوپر اُٹھ رہی تھیں۔ پھر اس نے اپنے صاف ہاتھوں کو دیکھا اور پل بھر کیلئے اس کپڑے کو دیکھ کر حیران رہ گیا جسے وہ پکڑے ہوئے تھا۔ اسے نیچے رکھ کر وہ ہال میں لوٹ آیا۔ اسی لمحے اس کے نشان میں پوری شدت سے درد اُٹھا۔ اس کے دماغ میں ایک منظر اتنی تیزی سے کوندا جیسے پانی کی سطح پر بھڑ کا عکس دکھائی دیتا ہے۔ ایک عمارت کا عکس، جسے وہ بخوبی جانتا پہچانتا تھا۔

بل اور فلیور سیڑھیوں پر کھڑے تھے۔

’’مجھے گرپ ہک اور الوینڈر سے گفتگو کرنا ہے۔‘‘ ہیری نے کہا۔

’’نہیں!‘‘ فلیور نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔ ’’وہ دونوں بیمار اور تھکے ہوئے ہیں، ہیری! تمہیں انتظار کرنا ہوگا۔‘‘

’’معاف کرنا!‘‘ اس نے کسی تلخی کے بغیر کہا۔ ’’مگر انتظار نہیں کیا جا سکتا۔ مجھے اسی وقت ان سے گفتگو کرنا ہو گی......تنہائی میں اور......الگ الگ......یہ نہایت ضروری ہے۔‘‘

’’ہیری! آخر یہ سب ہو کیا رہا ہے؟‘‘ بل نے الجھے ہوئے لہجے میں پوچھا۔ ’’تم یہاں پر ایک مردہ گھریلو خرس اور بیہوش غوبلن کے ساتھ آئے ہو اور ہرمائنی کی حالت دیکھ کر ایسا لگتا ہے کہ اس پر شدید تشدد کیا گیا ہو، رون نے بھی مجھے کچھ بتانے سے صاف انکار کر دیا ہے......‘‘

''ہم تمہیں یہ نہیں بتا سکتے ہیں کہ ہم کیا کر رہے ہیں؟'' ہیری نے سپاٹ آواز میں کہہ دیا۔ ''بل! تم تو ققنس کے گروہ میں شامل ہو۔ تم اچھی طرح جانتے ہو کہ ڈمبل ڈور ہمارے لئے ایک کام چھوڑ گئے ہیں اور ہمیں اس بارے میں کسی کو بھی بتانے کی اجازت نہیں ہے......''

فلیور نے غصے بھری پھنکار نکالی مگر بل نے اس کی طرف نہیں دیکھا۔ وہ ہیری کو گھورے جا رہا تھا۔ اس کے گہرے نشانوں والے چہرے کو پڑھنا مشکل تھا۔ بالآخر بل بولا۔ ''ٹھیک ہے، پہلے تم کس سے بات کرنا چاہو گے؟''

ہیری جھجکا، وہ جانتا تھا کہ اس کے اس فیصلے پر بہت کچھ منحصر تھا۔ اب وقت بہت کم بچا تھا۔ اسے اسی وقت یہ فیصلہ کرنا تھا۔ 'پٹاریاں...... یا پھر اجل کے تبرکات؟'

''گرپ ہک......'' اس نے کہا۔ ''میں پہلے گرپ ہک سے بات کرنا چاہوں گا۔''

اس کا دل سرپٹ دوڑ رہا تھا جیسے اس نے دوڑتے دوڑتے، ابھی ابھی ایک بڑی رکاوٹ کو عبور کر لیا تھا۔

''تو پھر ادھر چلو!'' بل نے آگے چلتے ہوئے کہا۔

ہیری کئی سیڑھیاں چڑھ کر رُک گیا اور پھر اس نے مڑ کر دیکھا۔

''تم دونوں بھی آؤ......'' اس نے رون اور ہر مائنی سے کہا جو سیٹنگ روم کے دروازے کی اوٹ میں اسے دیکھ رہے تھے۔

دونوں روشنی میں باہر نکل آئے اور ان کے چہرے پر عجیب طرح کی طمانیت چھائی ہوئی دکھائی دینے لگی تھی۔

''تم اب کیسی ہو؟'' ہیری نے ہر مائنی سے پوچھا۔ ''تم نے واقعی کمال کا کام کیا...... جب تم پر بری طرح تشدد کیا جا رہا تھا، تب بھی نے ایک شاندار کہانی گھڑ لی تھی......''

ہر مائنی کمزور انداز میں مسکرائی جب رون نے ایک بازو سے اس کا بازو دبایا۔

''اب ہم کیا کرنے جا رہے ہیں، ہیری؟'' ہر مائنی نے پوچھا۔

''تمہیں کچھ ہی دیر میں معلوم ہو جائے گا......''

ہیری، رون اور ہر مائنی، بل کے تعاقب میں سیڑھیاں چڑھ کر اوپر پہنچ گئے، وہاں تین دروازے تھے۔

''یہاں اندر......'' بل نے کہا اور اپنے اور فلیور کے کمرے کا دروازہ کھول دیا۔ یہاں سے بھی سمندر کا نظارہ دلکش دکھائی دیتا تھا جو اب طلوعِ آفتاب کی وجہ سے سنہرا چمک رہا تھا۔ ہیری کھڑکی کے پاس پہنچ گیا۔ اس شاندار منظر کی طرف پشت پھیری اور سینے پر ہاتھ باندھ کر انتظار کرنے لگا۔ اس کے نشان میں اب بھی درد کی لہریں اُٹھ رہی تھیں۔ ہر مائنی ڈریسنگ میز کے پاس والی کرسی پر بیٹھ گئی اور رون اسی کرسی کے ہتھے پر ٹک کر بیٹھ گیا۔

بل چھوٹے غوبلن کو گود میں اُٹھا کر لایا جسے اس نے آہستگی سے پلنگ پر لٹا دیا۔ گرپ ہک نے بڑبڑا کر شکریہ ادا کیا اور بل دروازہ

بند کر کے باہر چلا گیا۔

''مجھے افسوس ہے کہ میں نے آپ کو آرام نہیں کرنے دیا۔'' ہیری نے کہا۔ ''آپ کے پاؤں کے زخم اب کیسے ہیں؟''

''شدید درد ہو رہا ہے۔'' غوبلن نے جواب دیا۔ ''مگر کافی افاقہ محسوس ہو رہا ہے۔''

وہ اب بھی گری فنڈر کی تلوار کو اپنی مٹھی میں جکڑے ہوئے تھا اور اس کے چہرے پر عجیب سا تاثر پھیلا ہوا تھا۔ کسی حد تک بغاوت جیسا اور کسی حد تک دلچسپی سے بھرا ہوا۔ ہیری نے غوبلن کی زرد کھال، لمبی پتلی انگلیوں اور سیاہ آنکھوں کی طرف دیکھا۔ فلیور نے اس کے جوتے اتار دیئے تھے۔ اس کے لمبے پیر گندے تھے۔ وہ گھریلو خرس سے تھوڑا بڑا تھا مگر زیادہ نہیں۔ اس کا گنبد جیسا سر عام انسان کے سر کے مقابلے میں کافی بڑا تھا۔

''آپ کو شاید یاد نہیں ہوگا کہ......'' ہیری نے کہنا شروع کیا۔

''کہ تمہاری پہلی بار گرنگوٹس آنے پر میں نے ہی تمہیں تجوری تک لے گیا تھا؟'' گرپ ہک نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

''مجھے یہ بات اچھی طرح یاد ہے، ہیری پوٹر! غوبلن گروہ میں بھی تم بہت مشہور ہو......''

ہیری اور غوبلن ایک دوسرے کو تلتی نگاہوں سے دیکھتے رہے۔ ہیری کا نشان اب بھی درد کر رہا تھا۔ وہ گرپ ہک کے ساتھ جلد از جلد گفتگو کر لینا چاہتا تھا مگر اندیشوں کا شکار بھی تھا کہ کہیں کوئی غلط قدم نہ اُٹھ جائے۔ جب وہ یہ سوچ رہا تھا کہ درخواست کرنے کا سب سے اچھا طریقہ کون اچھا رہے گا؟ تو غوبلن نے خاموشی توڑ دی۔

''تم نے گھریلو خرس کو دفنایا......'' اس نے کہا اور اس کی آواز میں غیر متوقع طور پر کینہ پروری جھلکتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔ ''میں ساتھ والے بیڈروم کی کھڑکی سے تمہیں یہ کرتا ہوا دیکھ رہا تھا......''

''ہاں......'' ہیری نے کہا۔

گرپ ہک نے اپنی ترچھی سیاہ آنکھوں کے کناروں سے اسے دیکھا۔

''تم بہت غیر معمولی جادوگر ہو، ہیری پوٹر!''

''کن معنوں میں؟'' ہیری نے پوچھا اور انجانے میں ہی اپنے نشان کو مسلنے لگا۔

''تم قبر اپنے ہاتھوں سے کھودی......؟''

''ہاں......پھر کیا ہوا؟''

گرپ ہک نے کوئی جواب نہیں دیا۔ ہیری کو محسوس ہوا کہ وہ ماگلوؤں کی طرح کام کرنے کیلئے اسے ملامت کر رہا تھا مگر اس بات سے اسے کوئی زیادہ فرق نہیں پڑتا تھا کہ گرپ ہک، ڈوبی کی قبر کی قدر کرتا تھا یا نہیں......اس نے خود کو متحرک ہونے کیلئے تیار کیا۔

''گرپ ہک مجھے یہ پوچھنا ہے کہ......''

''تم نے ایک غوبلن کو بھی بچایا......''

''کیا مطلب؟''

''تم مجھے یہاں لائے...... مجھے بچایا!''

''دیکھو! میرا خیال ہے کہ تمہیں اس بات پر تاسف تو نہیں ہوگا۔'' ہیری نے تلخی سے کہا۔

''نہیں...... ہیری پوٹر!'' گرپ ہک نے کہا اور اپنی ٹھوڑی کی پتلی سیاہ ڈاڑھی پر انگلی گھمائی۔ ''مگر تم بہت عجیب جادوگر ہو......''

''ٹھیک ہے۔'' ہیری نے کہا۔ ''دیکھو! گرپ ہک! مجھے تھوڑی مدد کی ضرورت ہے اور تم میری مدد کر سکتے ہو......''

غوبلن نے حوصلہ افزائی کرنے والا کوئی تاثر نہیں دکھایا بلکہ ہیری کو تیوریاں چڑھا کر یوں دیکھنے لگا جیسے اس نے اس جیسا فرد پہلے کبھی نہیں دیکھا ہو۔

''مجھے گرنگوٹس کی ایک تجوری میں گھسنا ہے؟''

ہیری یہ بات اتنے غیر واضح انداز سے نہیں کرنا چاہتا تھا مگر اس کے منہ سے یہ الفاظ لاشعوری طور پر نکل گئے تھے جب اس کے بجلی جیسے نشان میں تیز درد ہوا اور اسے ایک بار پھر ہوگورٹس کا عکس دکھائی دیا۔ اس نے اپنا دماغ درشتگی سے بند کر دیا۔ اسے پہلے گرپ ہک سے نبٹنا تھا۔ رون اور ہرمائنی گنگ انداز میں ہیری کو یوں گھور رہے تھے جیسے وہ دیوانہ ہو گیا ہو۔

''ہیری!'' ہرمائنی نے کہا مگر گرپ ہک نے اس کی بات شروع ہونے سے پہلے ہی کاٹ دی۔

''گرنگوٹس کی ایک تجوری میں گھسنا ہے؟'' غوبلن نے بڑبڑایا اور درد سے تھوڑا کراہا۔ جب اس نے پلنگ پر اپنے بدن کا پہلو بدلا۔ ''یہ تو ناممکن ہے......''

''نہیں...... یہ ناممکن نہیں ہے۔'' رون نے اس کی بات کی مخالفت کرتے ہوئے کہا۔ ''ایسا پہلے بھی ہو چکا ہے......''

''ہاں!'' ہیری نے کہا۔ ''اسی دن جب میں تم سے پہلی بار ملا تھا، گرپ ہک! میری سالگرہ کے موقع پر سات سال پہلے......''

''وہ تجوری خالی تھی......'' غوبلن نے کہا۔ ہیری سمجھ گیا کہ حالانکہ گرپ ہک گرنگوٹس چھوڑ آیا تھا مگر وہ اس کے حفاظتی نظام کو توڑنے کے خیال پر برا مان گیا تھا۔ ''اس کی حفاظت بہت معمولی درجے کی تھی......''

''دیکھو! ہم جس تجوری میں گھسنا چاہتے ہیں، وہ بالکل خالی نہیں ہے، مجھے اندازہ ہے کہ اس کی غیر معمولی طور پر کڑی حفاظت کا انتظام کیا گیا ہوگا۔'' ہیری نے کہا۔ ''لسٹرینج گھرانے کی تجوری......''

اس نے رون اور ہرمائنی کو ایک دوسرے کی طرف حیرانگی سے نظریں ملاتے ہوئے دیکھا مگر گرپ ہک کے جواب دینے کے بعد انہیں سمجھانے کیلئے اس کے پاس اچھا خاصا وقت ہوگا۔

''اس کا کوئی امکان نہیں ہے۔'' گرپ ہک نے سپاٹ لہجے میں کہا۔ ''ذرا سا بھی امکان نہیں ہے۔ اگر آپ تلاش کر رہے ہیں

ہمارے فرش کے نیچے وہ خزانہ جو آپ کا نہیں ہے......''

''تو محترم چور! آپ کو خبردار کیا گیا ہے کہ محتاط رہنا...... ہاں! میں جانتا ہوں، مجھے یہ یاد ہے۔'' ھیری نے کہا۔ ''مگر میں اپنے فائدے کیلئے کسی کا خزانہ لوٹنے نہیں جا رہا ہوں، میں ذاتی لالچ کے تحت بھی وہاں کچھ لینے کیلئے نہیں جا رہا ہوں، کیا تمہیں اس بات پر یقین ہے......؟''

غوبلن نے کنکھیوں سے ھیری کی طرف دیکھا اور ھیری کے ماتھے کا نشان ایک بار پھر درد کرنے لگا مگر اس نے اسے نظرانداز کر دیا اور اس کے درد کی دعوت کو تسلیم نہیں کیا۔

''اگر کوئی ایسا جادوگر ہے جس کے بارے میں مجھے یقین ہے کہ وہ ذاتی لالچ نہیں چاہتا ہے۔'' گرپ ہک نے بالآخر خاموشی توڑتے ہوئے کہا۔ ''تو وہ تم ہی، ھیری پوٹر! غوبلن اور گھریلو خرس ایسی حفاظت یا عزت کے عادی نہیں ہیں جو تم نے آج رات ان کے لئے دکھائی ہے، چھڑی بارکش سے نہیں......''

''چھڑی بارکش؟'' ھیری نے دہرایا۔ یہ اصطلاح اسے بہت نامانوس سی لگی۔ اس کے نشان میں ایک بار درد کی لہر اُٹھی۔ دماغ میں والڈی مورٹ کے شمال کی سمت میں جانے کا منظر دکھائی دے رہا تھا مگر ھیری اگلے کمرے میں الوینڈر سے سوال جواب کیلئے بے قرار ہو رہا تھا۔

''چھڑی رکھنے کا حق!'' غوبلن آہستگی سے بولا۔ ''اس معاملے میں جادوگروں اور غوبلن کے درمیان طویل عرصے سے ٹکراؤ چل رہا ہے......''

''دیکھو! غوبلن چھڑیوں کے بغیر ہی جادو کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔'' رون نے کہا۔

''اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے، جادوگر کئی دوسرے جادوئی جانداروں کو چھڑیوں کے راز نہیں بتاتے ہیں، وہ ہمیں اپنی قوتیں بڑھانے ہی نہیں دیتے ہیں......''

''دیکھو! غوبلن بھی تو اپنے جادو کے بارے میں کسی کو کچھ نہیں بتاتے ہیں۔'' رون نے بحث کرتا ہوا بولا۔ ''آپ لوگ بھی ہمیں یہ نہیں سکھاتے ہیں کہ آپ کس طریقے سے تلوار اور ہتھیار بناتے ہیں؟ غوبلن قیمتی دھاتوں کو اس طرح ڈھال سکتے ہیں جس طرح جادوگر کبھی بھی نہیں کر سکتے......''

''اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے!'' ھیری نے گرپ ہک کے غصے سے سرخ ہوتے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا۔ ''یہ جادوگر بمقابلہ غوبلن یا کسی دوسرے جادوئی جاندار کے بارے میں نہیں ہے۔''

غوبلن تلخی سے ہنسا۔

''مگر یہ اسی، اسی بارے میں ہے۔ تاریکیوں کے شہنشاہ کو زیادہ طاقتور بنانے پر تمہاری فتح میری فتح سے زیادہ اہم ہو جاتی ہے،

جادوگر گرنگوٹس پر حکومت کرنے لگتے ہیں، گھریلوخرسوں کا قتل عام ہوتا ہے اور کون سا چھڑی بارکش اس بات کی مخالفت کرتا ہے......''

''ہم کرتے ہیں۔'' ہرمائنی نے تنک کر کہا۔ وہ تن کر سیدھی بیٹھ گئی تھی اور اس کی آنکھیں چمک رہی تھیں۔ ''ہم اس کی مخالفت کرتے ہیں، گرپ ہک! مجھے بھی کسی غوبلن یا کسی گھریلوخرس جتنا ستایا جارہا ہے کیونکہ میں بدذات ہوں......''

''ایسا مت بولو......'' رون بڑبڑایا۔

''کیوں نہ بولوں؟'' ہرمائنی نے کہا۔ ''بدذات ہوں تو ہوں اور مجھے اس بات پر فخر ہے، اس نئے اقتدار میں میری حالت زیادہ اچھی نہیں ہے، گرپ ہک! ملفوائے کی حویلی میں انہوں نے بدترین تشدد کا نشانہ بنانے کیلئے مجھے منتخب کیا گیا تھا......''

یہ کہتے ہوئے اس نے اپنے ڈریسنگ گاؤن کا گلا ایک طرف سرکا دیا۔ بیلاٹرکس کے چاقو کا پتلا زخم اس کے گلے پر سرخی کے ساتھ چمک رہا تھا۔

''کیا تم جانتے ہو کہ ہیری نے ڈوبی کو آزاد کروایا تھا؟'' ہرمائنی نے جوشیلے لہجے میں کہا۔ ''کیا تم جانتے ہو کہ ہم کئی برسوں سے گھریلوخرسوں کی آزادی کیلئے جدوجہد کررہے ہیں؟ (رون ہرمائنی کی کرسی کے ہتھے پر پریشانی کے عالم میں پہلو بدلنے لگا) تم جانتے ہو کون؟ کی شکست جتنی ہم چاہتے ہیں، اتنی تم نہیں چاہ سکتے، گرپ ہک!''

غوبلن نے ہرمائنی کو بھی ہیری جتنے اشتیاق سے دیکھا۔

''تم لسٹرینج گھرانے کی تجوری میں کیا نکالنا چاہتے ہو؟'' اس نے اچانک پوچھا۔ ''اس کے اندر جو تلوار ہے، وہ نقلی ہے، اصلی تلوار تو یہی ہے۔'' اس نے ان کی طرف باری باری دیکھا۔ ''میرا خیال ہے کہ تم یہ بات پہلے سے ہی جانتے ہو۔ تم نے مجھ سے وہاں اس بارے میں جھوٹ بولنے کیلئے کہا تھا......''

''مگر نقلی تلوار کے علاوہ بھی اس تجوری میں کئی چیزیں ہیں، ہے نا؟'' ہیری نے پوچھا۔ ''شاید تم وہاں رکھی ہوئی سنہری چیزیں دیکھی ہی ہوں گی؟''

اس کا دل پہلے سے کہیں زیادہ تیزی سے دھڑکنے لگا۔ اس نے اپنے نشان کے درد کو نظرانداز کرنے کی کوشش دوگنا بڑھا دی تھی۔

''گرنگوٹس کے رازوں کو منکشف کرنا ہماری فطرت اور روایات کے خلاف ہے۔ ہم بیش قیمتی خزانوں کے حقیقی محافظ ہیں، ہماری حفاظت میں رکھے گئے سامان کی رکھوالی کرنا ہمارے فرائض میں شامل ہے، جو اکثر ہمارے ہی بنائے ہوتے ہیں۔''

غوبلن نے تلوار کو تھپتھپایا پھر اس کی سیاہ آنکھیں ہیری، ہرمائنی اور رون کی طرف گھومیں۔

''اتنے کم عمر ہو کر اتنے سارے لوگوں سے مقابلہ کررہے ہو؟'' بالآخر وہ بولا۔

''کیا تم ہماری مدد کرو گے؟'' ہیری نے کہا۔ ''کسی غوبلن کی مدد کے بغیر اندر گھسنے کا کوئی امکان نہیں ہے۔ تم ہی ہماری واحد امید ہو......''

''میں......اس بارے میں سوچوں گا......'' گریپ ہک نے اکسانے والے لہجے میں کہا۔

''مگر......'' رون غصے سے کچھ کہنے لگا تو ہر مائنی نے اس کی پسلیوں میں کہنی ماری۔

''شکریہ!'' ہیری نے کہا۔

غوبلن نے اپنا بڑا گنبد جیسا سر ہلایا اور اپنے چھوٹے پاؤں ہلائے۔ پھر وہ بل اور فلیور کے پلنگ پر اچھی طرح بیٹھتے ہوئے بولا۔ ''میرا خیال ہے کہ کنکالی مرکب کی خوراک نے پورا کام کر دکھایا ہے، اب مجھے نیند آ رہی ہے، معافی چاہتا ہوں......''

''اوہ ہاں! ظاہر ہے......'' ہیری نے کہا مگر کمرے سے باہر نکلنے سے پہلے اس نے جھک کر غوبلن کے پہلو میں سے گری فنڈر کی تلوار اُٹھالی تھی۔ غوبلن نے کوئی ردعمل نہیں دکھایا مگر ہیری کو محسوس ہوا کہ دروازہ بند کرتے ہوئے اسے غوبلن کی آنکھوں میں آرزدگی کی جھلک دکھائی دی تھی۔

''سر پھرا کہیں کا......'' رون بڑبڑایا۔ ''ہمیں بیچ منجدھار میں لٹکتا ہوا دیکھ کر لطف اندوز ہو رہا ہے......''

''ہیری!'' ہر مائنی نے سرگوشی کے انداز میں بولی اور ان دونوں کو دروازوں سے ہٹا کر کھینچتی ہوئی سیڑھیوں کی طرف لے گئی۔ ''کیا تم کہہ رہے ہو، جو میں سوچ رہی ہو؟ کیا تمہیں ایسا لگتا ہے کہ لسٹرینج کی تجوری میں کوئی پٹاری چھپی ہوئی ہے......؟''

''بالکل!'' ہیری نے کہا۔ ''ہمارے اس کی تجوری میں داخل ہونے کی بات کا سوچ کر ہی بیلاٹرکس دہشت زدہ ہو گئی تھی۔ وہ دیوانگی میں بوکھلا گئی تھی، کیوں؟ اس نے کیا سوچا تھا کہ ہم نے وہاں کیا دیکھا ہوگا؟ یا کون سی دوسری چیز اُٹھائی ہوگی؟ کس چیز کے بارے میں وہ اتنی دہشت زدہ ہو گئی تھی کہ تم جانتے ہو کون؟ کو کہیں اس کی خبر نہ ہو جائے؟''

''مگر میرا خیال تھا کہ ہم ان جگہوں کی تلاش کر رہے تھے جہاں تم جانتے ہو کون؟ رہ چکا تھا یا جہاں اس نے کوئی اہم کارنامہ انجام دیا تھا۔'' رون نے الجھے ہوئے انداز میں کہا۔ ''کیا وہ کبھی گرنگوٹس میں لسٹرینج گھرانے کی تجوری میں گیا ہے؟''

''مجھے معلوم نہیں ہے کہ وہ کبھی گرنگوٹس کے اندر گیا ہے یا نہیں۔'' ہیری نے کہا۔ ''کم عمری میں اس کے پاس سونے کا ذخیرہ تو رہا نہیں ہوگا کیونکہ کوئی اس کے نام سونا چھوڑ کر نہیں گیا تھا۔ ویسے جب وہ پہلی بار جادوئی بازار گیا ہوگا تو اس نے بینک کو باہر سے تو ضرور دیکھا ہوگا......''

ہیری کا نشان دوبارہ پھڑکنے لگا مگر اس نے اسے نظر انداز کر دیا۔ وہ چاہتا تھا کہ الوینڈر سے گفتگو کرنے سے پہلے رون اور ہر مائنی کو گرنگوٹس کے بارے میں سمجھا دے۔

''میرا خیال ہے کہ اسے ہر اس فرد سے حسد ہوتا ہوگا جس کے پاس گرنگوٹس کی تجوری کی چابی ہوگی۔ مجھے محسوس ہوتا ہے کہ اس نے اسے جادوئی دنیا میں شامل ہونے کا اصلی علامت قرار دیا ہوگا اور یہ مت بھولو کہ اسے بیلاٹرکس اور اس کے شوہر پر اعتماد تھا۔ جو اس کے زمانہ پوشیدگی سے قبل بھی وفادار خدمت گزار تھا اور اس کے غائب ہو جانے کے بعد بھی انہوں نے اس کی تلاش کا بیڑہ اُٹھایا تھا۔

وہ جس رات واپس لوٹا تھا، اس نے یہ خود اعتراف کیا تھا، میں نے اپنے کانوں سے اس کی بات سنی تھی......''

ہیری نے اپنا نشان سہلایا۔

''ویسے مجھے محسوس نہیں ہوتا ہے کہ اس نے بیلاٹرکس کو یہ بتایا ہوگا کہ یہ چیز پٹاری ہے، اس نے لوسیس ملفوائے کو ڈائری کی سچائی کبھی نہیں بتائی تھی۔ اس نے شاید بیلاٹرکس کو یہ بتایا ہوگا کہ وہ ایک بیش قیمت نوادر ہے اور اسے نوادر کو اپنی تجوری میں محفوظ رکھنا ہوگا۔ ہیگرڈ نے مجھے بتایا تھا کہ گرنگوٹس کسی بھی چیز کو چھپانے کیلئے دنیا میں سب سے محفوظ جگہ ہے......ہوگورٹس کو چھوڑ کر!''

ہیری کی بات مکمل ہونے کے بعد رون نے اپنا سر ہلایا۔

''تم واقعی اس کی نفسیات سمجھتے ہو!''

''کسی حد تک!'' ہیری نے کہا۔ ''کسی حد تک......کاش میں ڈمبل ڈور کو بھی اتنا ہی سمجھ پاتا مگر دیکھتے ہیں۔ چلو! الوینڈر سے بات کرتے ہیں......''

رون اور ہرمائنی کسی قدر حیران مگر مطمئن اور متاثر دکھائی دے رہے تھے۔ وہ اس کے پیچھے پیچھے بل اور فلیور کے کمرے کے سامنے والے دروازے پر اسے دستک دیتا ہوا دیکھ رہے تھے۔ اندر سے دبی ہوئی کمزور سی آواز سنائی دی۔ ''اندر آ جاؤ......''

الوینڈر جڑواں بیڈ پر کھڑکی سے کچھ دور لیٹا ہوا تھا۔ وہ ایک سال سے زیادہ عرصے تک تہہ خانے میں بند رہا تھا۔ ہیری جانتا تھا کہ اسے کم از کم ایک بار تشدد کا سامنا ضرور کرنا پڑا تھا۔ وہ کافی دبلا ہو چکا تھا اور اس کے چہرے کی ہڈیاں زرد کھال پر کافی ابھری ہوئی دکھائی دے رہی تھی اور بڑی بڑی سفید آنکھیں کھوپڑی کے کٹوروں میں دھنس گئی تھیں، کمبل پر پڑے ہاتھ کسی ڈھانچے کے بھی ہو سکتے تھے۔ ہیری خالی پلنگ پر رون اور ہرمائنی کے پاس بیٹھ گیا۔ یہاں سے طلوع ہوتا ہوا سورج دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ یہ کمرہ باغیچے اور کچھ دیر پہلے کھدی ہوئی قبر کے سامنے تھا۔

''مسٹر الوینڈر! آپ کو تکلیف دینے کیلئے میں معافی چاہتا ہوں۔'' ہیری نے کہا۔

''عزیز نوجوان!'' الوینڈر نے آہستہ آواز میں کہا۔ ''تم نے ہم لوگوں کی جان بچائی ہے۔ مجھے تو یقین ہو چکا تھا کہ ہم اسی جگہ پر مر کھپ جائیں گے۔ میں تمہارا جتنا بھی شکریہ ادا کروں......وہ اتنا ہی کم ہوگا......''

''ہمیں ایسا کر کے خوشی ہوئی......''

ہیری کا نشان ایک بار پھر پھڑکنے لگا۔ وہ جانتا تھا، اسے پورا یقین تھا کہ اب والڈی مورٹ کو اس کی منزل تک پہنچنے سے روکنے کا وقت نہیں بچا تھا۔ اتنا بھی وقت نہیں تھا کہ اسے روکنے کی کوشش بھی کی جا سکے۔ اسے اپنے وجود میں دہشت کا احساس ہوا...... بہر حال، اس نے یہ فیصلہ اسی وقت کر لیا تھا جب اس نے پہلے گرپ ہک سے بات کرنے کا انتخاب کیا تھا۔ اس نے خود کو پرسکون رکھنے کی اداکاری کی حالانکہ اس کے دل و دماغ میں بھونچال جیسا طوفان اُٹھ رہا تھا۔ پھر اس نے اپنے گلے میں لٹکے ہوئے بٹوے میں

سے اپنی ٹوٹی ہوئی چھڑی کے دونوں ٹکڑے باہر نکالے۔

''مسٹر الوینڈر مجھے آپ کی مدد کی ضرورت ہے؟''

''میں حاضر ہوں......کچھ بھی......کچھ بھی......'' چھڑی ساز نے کمزور لہجے میں کہا۔

''کیا آپ اسے ٹھیک کر سکتے ہیں؟ کیا یہ ممکن ہے؟''

الوینڈر نے اپنا کانپتا ہوا ہاتھ آگے بڑھایا اور ہیری نے دو بمشکل جڑے ہوئے ٹکڑوں اس کی ہتھیلی پر رکھ دیا۔

''ہنابل کی لکڑی اور ققنس کا پنکھ......'' الوینڈر نے کانپتی ہوئی آواز میں کہا۔ ''گیارہ انچ، شاندار اور لچکدار......''

''ہاں!'' ہیری نے کہا۔ ''کیا آپ......؟''

''نہیں......'' الوینڈر نے بڑبڑا کر کہا۔ ''مجھے افسوس ہے، بہت ہی افسوس ہے مگر جہاں تک میں جانتا ہوں جس چھڑی کو اتنا زیادہ نقصان ہوا ہو، اسے کسی بھی طریقے سے نہیں جوڑا نہیں جا سکتا ہے......''

ہیری یہ سننے کیلئے تیار تھا۔ مگر پھر بھی اسے جھٹکا سا لگا۔ اس نے چھڑی کے دونوں آدھے آدھے حصے واپس لے کر گلے میں لٹکے ہوئے بٹوے میں دوبارہ واپس رکھ دیئے۔ الوینڈر اس جگہ کو گھورتا رہا جہاں ٹوٹی چھڑی کے ٹکڑے غائب ہو گئے تھے۔ اس کی نظریں وہاں سے تب ہی ہٹیں جب ہیری نے اپنی جیب میں سے دو چھڑیاں باہر نکالی، جنہیں وہ ملفوائے کی حویلی سے ساتھ لایا تھا۔

''کیا آپ انہیں پہچان سکتے ہیں؟'' ہیری نے پوچھا۔

چھڑی ساز نے پہلی چھڑی لی اور اپنی دھندلی آنکھوں کے قریب رکھ کر انگلیوں کے درمیان گھمایا اور ہلکا سا لہرایا۔

''اخروٹ کی لکڑی اور ڈریگن کے دل کی رگ۔'' اس نے کہا۔ ''پونے تیرہ انچ، بالکل سخت...... یہ بیلاٹرکس لسٹرینج کی چھڑی تھی۔''

''اور یہ......؟''

الوینڈر نے سابقہ چھڑی کی مانند اس کا بھی معائنہ کیا۔

''شفینی کی لکڑی اور یک سنگھے کا بال۔ ٹھیک دس انچ۔ معقول اور لچکدار۔ یہ ڈریکو ملفوائے کی چھڑی تھی۔''

''تھی؟'' ہیری نے دہرایا۔ ''کیا یہ اب اس کی چھڑی نہیں ہے؟''

''شاید نہیں، اگر تم نے اس سے چھین لی ہے......''

''میں نے چھین لی ہے۔''

''تو پھر یہ تمہاری ہو سکتی ہے، ظاہر ہے لینے کے طریقے سے فرق پڑتا ہے، چھڑی پر بھی بہت کچھ منحصر ہوتا ہے۔ بہرحال، مثال کے طور پر اگر چھڑی جیتی جاتی ہے تو اس کی وفاداری بدل جاتی ہے۔''

کمرے میں خاموشی چھا گئی۔صرف دور سمندر کی موجیں چٹان پر سر پٹخ پٹخ کر شور مچا رہی تھیں۔

''آپ چھڑیوں کے بارے میں ایسے بات کر رہے ہیں جیسے ان میں جذبات چھپے ہوتے ہیں۔'' ہیری نے کہا۔''جیسے وہ خود سوچ سکتی ہیں؟''

''چھڑی ہی اپنے لئے جادوگر کا انتخاب خود کرتی ہے۔'' الوینڈر نے کہا۔''چھڑیوں کا علم حاصل کرنے والا ہر طالبعلم یہ بات جانتا ہے۔''

''کوئی فرد اس چھڑی کو بھی استعمال کر سکتا ہے جس نے اسے منتخب نہ کیا ہو؟'' ہیری نے پوچھا۔

''اوہ ہاں! اگر آپ جادوگر ہیں تو آپ کسی بھی موقع پر اپنے جادو کا استعمال کر سکتے ہیں، بہرحال، سب سے اچھے نتائج اسی وقت ملتے ہیں جب جادوگر اور چھڑی کے درمیان مضبوط وابستگی پائی جاتی ہے۔ یہ تعلق پیچیدگی پر مبنی ہوتا ہے۔ ابتدائی توجہ اور پھر باہمی جستجو کی اشتراکی تلاش ضروری ہے۔ چھڑی جادوگر سے سیکھتی ہے اور جادوگر چھڑی سے سیکھتا ہے۔''

سمندر آگے پیچھے لہریں اچھال رہا تھا اور اس کی آواز میں ایک درد بھرا محسوس ہو رہا تھا۔

''میں نے یہ چھڑی ڈریکو ملفوائے سے چھینی تھی۔'' ہیری نے کہا۔''کیا میں اس کا استعمال کر سکتا ہوں؟''

''مجھے ایسا ہی لگتا ہے، چھڑی کے ملکیتی حق کے قانون بہت پیچیدہ ہیں مگر جیتی ہوئی چھڑی عام طور پر نئے مالک کی خواہش کو تسلیم کر لیتی ہے۔''

''تو مجھے اس والی چھڑی کا استعمال کرنا چاہئے؟'' رون نے اپنی جیب سے وارم ٹیل کی چھڑی نکال کر الوینڈر کو تھماتے ہوئے کہا۔

''شاہ بلوط کی لکڑی اور ڈریگن کے دل کی رگ۔ سوا نو انچ لمبی، نازک مزاج۔ یہ چھڑی مجھ سے زبردستی بنوائی گئی تھی۔ اسے میں نے اپنے اغوا سے کچھ عرصے بعد پیٹر پٹی گو کیلئے بنایا تھا۔ ہاں! اگر تم نے اس سے جیتی ہے تو اس بات کی زیادہ امکان ہے کہ کسی بولی میں لی گئی چھڑی کے بجائے یہ تمہارے احکامات کی زیادہ اچھی طرح تعمیل کرے گی۔''

''اور یہ تمام چھڑیوں کے بارے میں صحیح ہے، ہے نا؟'' ہیری نے پوچھا۔

''جہاں تک میں جانتا ہوں، ایسا ہی ہے۔'' الوینڈر نے جواب دیا۔ اس کی باہر نکلتی ہوئی آنکھیں ہیری کے چہرے پر جم گئیں۔

''تم بڑے گہرے سوال پوچھ رہے ہو، مسٹر پوٹر! چھڑیوں کا علم جادو کا ایک دشوار اور پراسرار مضمون ہے۔''

''تو کسی چھڑی کا سچا مالک بننے کیلئے پرانے مالک کو جان سے مارنا ضروری نہیں ہے؟'' ہیری نے پوچھا۔

الوینڈر نے بمشکل تھوک نگلا۔

''ضروری؟......نہیں! قطعی ضروری نہیں ہے۔''

''ویسے کچھ داستانیں ہیں۔'' ھیری نے کہا اور اسی وقت اس کے ماتھے کے نشان کا درد بڑھ گیا اور اس کے دل کی دھڑکن تیز ہو گئی۔ اسے یقین تھا کہ والڈی مورٹ نے اپنے خیال پر عمل کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ ''ایک چھڑی...... یا کئی چھڑیوں...... کے بارے میں داستانیں ہیں جو قتل در قتل کے بعد ایک سے دوسرے ہاتھ میں پہنچ رہی ہے؟''

الوینڈر کا چہرہ فق پڑ گیا۔ برف جیسے سفید تکیے پر وہ ہلکا زرد دکھائی دے رہا تھا اس کی بڑی بڑی سرخ آنکھیں سرخ ہو گئی تھیں اور خوف کے مارے باہر نکلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں۔

''میرا خیال ہے کہ صرف ایک ہی چھڑی ہے؟'' اس نے بڑبڑا کر کہا۔

''اور تم جانتے ہو کون؟ کی اس میں دلچسپی ہے، ہے نا؟'' ھیری نے پوچھا۔

''میں...... کیسے؟'' الوینڈر نے کہا اور مدد کیلئے رون اور ہر مائنی کی طرف دیکھا۔ ''تم یہ بات کیسے جانتے ہو؟''

''اس نے آپ سے یہ وضاحت کرنے کیلئے کہا تھا کہ ہماری چھڑیوں کے درمیان کے تعلق کو کیسے ختم کیا جا سکتا ہے؟'' ھیری نے کہا۔

الوینڈر اب بے حد سہمی ہوئی نظروں سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔

''تمہیں سمجھنا چاہئے کہ اس نے مجھ پر تشدد کیا تھا۔ جبر کٹ وار کا استعمال کیا تھا۔ میرے...... میرے پاس اسے بتانے کے سوا اور کوئی چارہ نہیں تھا، اس لئے میں نے اسے بتا دیا کہ جو میں جانتا تھا، جو میرا اندازہ تھا......''

''میں سمجھتا ہوں!'' ھیری نے کہا۔ ''آپ نے اسے جڑواں قلب کے بارے میں بتا دیا؟ آپ نے اسے کسی دوسرے جادوگر کی چھڑی ادھار لینے کا مشورہ بھی دیا تھا۔''

الوینڈر اس بات پر دہشت زدہ دکھائی دینے لگا کہ ھیری اتنا گہرائی تک جانتا تھا۔ اس نے آہستگی سے ہاں میں سر ہلایا۔

''مگر اسے کام نہیں بنا'' ھیری نے روانی میں کہا۔ ''اس کے بعد بھی میری چھڑی نے ادھار کی چھڑی کو پچھاڑ ڈالا۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ ایسا کیوں ہوا؟''

الوینڈر نے انکار میں اپنا سر اتنی ہی آہستگی سے ہلا دیا، جتنا کہ اقرار میں ہلایا تھا۔

''میں نے کبھی ایسی چیز نہیں سنی۔ تمہاری چھڑی نے اس رات ایک منفرد کام کیا تھا۔ جڑواں قلب اشیاء کا تعلق یقینی طور پر عیاں ہوتا ہے، بہر حال، میں نہیں جانتا ہوں کہ تمہاری چھڑی نے ادھار کی چھڑی کو کیوں توڑ ڈالا؟''

''ہم دوسری چھڑی کے بارے میں بات کر رہے ہیں...... اس چھڑی کے بارے میں جو قتل در قتل کے سلسلے ایک سے دوسرے مالک تک پہنچتی رہی ہے۔ جب تم جانتے ہو کون؟ کو یہ احساس ہو گیا کہ میری چھڑی نے کوئی کام کر دیا ہے تو اس نے لوٹ کر آپ سے اسی چھڑی کے بارے میں دریافت کیا تھا، ہے نا؟''

''تمہیں یہ بات کیسے معلوم ہوئی؟''

ہیری نے کوئی جواب نہیں دیا۔

''ہاں! اس نے پوچھا تھا۔'' الوینڈر نے بڑبڑا کر کہا۔ ''وہ اس چھڑی کے بارے میں ہر بات جاننا چاہتا تھا جسے اجل کی چھڑی، قسمت کی چھڑی یا ایلڈر چھڑی جیسے الگ الگ ناموں سے پکارا جاتا ہے۔''

ہیری نے کنکھیوں سے ہرمائنی کی طرف دیکھا جواب بوکھلائی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔

''تاریکیوں کے شہنشاہ!'' الوینڈر نے سہمے اور خاموش انداز میں کہا۔ ''میری بنائی ہوئی چھڑی سے ہمیشہ خوش تھے...... سدا بہار درخت کی لکڑی اور ققنس کا پنکھ، ساڑھے تیرہ انچ لمبی...... جب تک کہ انہیں جڑواں قلب اشیاء کے تعلق کے بارے میں معلوم نہیں تھا۔ اب وہ زیادہ طاقتور چھڑی چاہتے ہیں کیونکہ انہیں لگتا ہے کہ تمہاری چھڑی کو جیتنے کا یہی واحد طریقہ ہے۔''

''مگر اسے اب تک معلوم نہیں ہوا ہے تو جلد ہی اسے معلوم ہو جائے گا کہ میری چھڑی ٹوٹ چکی ہے۔'' ہیری نے آہستگی سے کہا۔

''نہیں!'' ہرمائنی نے خوفزدہ اور تشویش بھرے انداز میں کہا۔ ''اسے معلوم نہیں ہوسکتا، ہیری! اسے کیسے......؟''

''تفتیشی سحر سے!'' ہیری نے کہا۔ ''ہرمائنی! ہم تمہاری چھڑی اور خاردار جھاڑی کی لکڑی والی چھڑی ملفوائے کی حویلی میں چھوڑ آئے ہیں۔ اگر وہ چھڑیوں کی درست طور پر چھان بین کرے گا اور ان کے تحت کئے گئے جادوئی کلمات کا جائزہ لے گا تو اسے یہ دکھائی دے جائے گا کہ تمہاری چھڑی نے میری چھڑی کو توڑ دیا تھا، وہ دیکھ لے گا کہ تم میری چھڑی کو جوڑنے کی کوشش کر رہی تھی اور اس میں کامیابی نہیں ہوئی تھی۔ انہیں یہ احساس بھی ہوگا کہ اس کے بعد سے میں خاردار جھاڑی کی لکڑی والی چھڑی استعمال کر رہا ہوں......''

یہ سب سننے کے بعد ہرمائنی کے چہرے پر جو تھوڑی بہت رونق لوٹ آئی تھی، وہ فوراً غائب ہوگئی۔ رون نے ہیری کی طرف جھڑکنے والے انداز سے دیکھا اور بولا۔ ''اس وقت اس کے بارے میں پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے......''

مگر الوینڈر نے بیچ میں مداخلت کرتے ہوئے کہا۔

''تاریکیوں کے شہنشاہ کو ایلڈر چھڑی کی صرف تمہارے خاتمے کیلئے ضرورت نہیں ہے، مسٹر پوٹر! وہ اس کا مالک بننے کیلئے پختہ طور پر پرعزم ہیں کیونکہ انہیں یقین ہے کہ اس سے وہ ناقابل تسخیر بن جائیں گے۔''

''کیا ایسا ممکن ہے......؟''

''ایلڈر چھڑی کے مالک کو ہمیشہ حملے کا اندیشہ رہتا ہے۔'' الوینڈر نے کہا۔ ''مگر میرے لحاظ سے تاریکیوں کے شہنشاہ کے پاس اجل کی چھڑی ہونے کا خیال...... ہی لرزہ خیز ہے۔''

ہیری کو اچانک یاد آیا کہ پہلی ملاقات میں وہ طے نہیں کر پایا تھا کہ اسے الوینڈر کتنا پسند آیا تھا؟ والڈی مورٹ کے تشدد اور قید

سے فرار ہونے کے بعد بھی تاریکیوں کے شہنشاہ کے پاس اس چھڑی ہونے سے اسے جتنی نفرت ہو رہی تھی، اتنی ہی پسپائی اور غلامی سے بھی ہو رہی تھی۔

''آپ واقعی ایسا سوچتے ہیں کہ یہ چھڑی دنیا میں موجود ہے، مسٹر الویںڈر؟'' ہرمائنی نے پوچھا۔

''اوہ ہاں!'' الویںڈر نے جواب دیا۔ ''بالکل! تاریخ میں اس چھڑی کا سفر آسانی تلاش کیا جا سکتا ہے۔ ظاہر ہے، ہر دور میں کئی وقفے رہے ہیں اور کئی کافی طویل وقفے بھی رہے ہیں جب یہ نظروں سے گم ہوگئی، کچھ عرصے کیلئے پوشیدہ ہوگئی یا کر لی گئی مگر یہ ہمیشہ ہی لوٹ آتی رہی ہے۔ اس کی پہچان کے کچھ بنیادی خصوصیات ہیں، جسے چھڑیوں کے علم سے وابستہ لوگ پہچان لیتے ہیں۔ کچھ مندرجاتی اعداد و شمار بھی ضبط قلم لائے گئے ہیں، جن کا مبہم اندازہ میں اور میرے جیسے چھڑی ساز کافی توجہ سے کرتے ہیں ہم اپنے تجربات کی کسوٹی پر چھڑیوں کو پرکھتے اور ان سے مصدقہ نتائج اخذ کرتے ہیں......''

''تو آپ کو......تو آپ کو یہ نہیں محسوس ہوتا ہے کہ یہ محض افسانوی یا من گھڑت اسراریت کا قصہ ہے جو تسلسل سے سینہ بہ سینہ چلا آ رہا ہے۔'' ہرمائنی نے پرامید لہجے میں پوچھا۔

''بالکل نہیں!'' الویںڈر نے کہا۔ ''میں نہیں جانتا ہوں کہ اس کا قتل در قتل کے سلسلے کے تحت دوسرے ہاتھ میں پہنچنا ہی ضروری ہے یا نہیں۔ بہرحال، اس کی تاریخ بے حد خون خرابے سے بھری ہوئی ہے مگر ایسا محض اس لئے ہو سکتا ہے کہ یہ نہایت بیش قیمت نوادر میں سے ہے، ہر فرد اس کا مالک بننا چاہتا ہے اور ہر جادوگر کے دل میں اسے پانے کی بہت پرزور خواہش بیدار ہو جاتی ہے، بے حد طاقتور، سفاک اور غلط ہاتھوں میں یہ نہایت خطرناک ہو جاتی ہے۔ یہ چھڑی، چھڑیوں کے علم سے وابستہ ہم سب طلباء کیلئے مسحور کن توجہ کا محور رہی ہے......''

''مسٹر الویںڈر!'' ہیری نے کہا۔ ''تو آپ نے تم جانتے ہو کون؟ کو بتا دیا کہ گریگوری وچ کے پاس ایلڈر چھڑی ہے، ہے نا؟''

الویںڈر کا چہرہ پہلے سے زیادہ زرد پڑ گیا۔ وہ بھوت جیسا دکھائی دے رہا تھا، جب اس نے بمشکل تھوک نگلا۔

''مگر کیسے؟......تمہیں کیسے؟''

''اس کی پرواہ نہ کریں کہ مجھے یہ بات کیسے معلوم ہے؟'' ہیری نے کہا اور اپنی آنکھیں پل بھر کیلئے بند کر لیں۔ جب اس کا نشان جلتا ہوا محسوس ہوا اور کچھ پل کیلئے اسے ہاگس میڈ کی مرکزی شاہراہ کی جھلک دکھائی دی۔ جہاں اب بھی اندھیرا تھا کیونکہ یہ شمالی سمت سے بہت دور تھی۔ ''آپ نے تم جانتے ہو کون؟ کو یہ بتا دیا کہ گریگوری وچ کے پاس ایلڈر چھڑی تھی؟''

''ایسی ایک افواہ تھی۔'' الویںڈر نے بڑبڑا کر کہا۔ ''ایک افواہ پھیلی ہوئی تھی، برسوں قبل، تمہاری پیدائش سے بہت زیادہ پہلے، میرا دعویٰ ہے کہ یہ افواہ گریگوری وچ نے خود پھیلائی تھی۔ تم دیکھ سکتے ہو کہ یہ اس کے پیشے کیلئے کتنی شاندار اور کامیاب ثابت ہوئی تھی۔ وہ ایلڈر چھڑی کی خصوصیات کا مطالعہ کرتا رہا تا کہ وہ اس کی نقل تیار کر سکے اور وہ ایسا ہی کر رہا تھا۔''

’’ہاں! میں دیکھ سکتا ہوں۔‘‘ ہیری نے کہا اور وہ کھڑا ہو گیا۔ ’’مسٹر الوینڈر! بس آخری سوال، اس کے بعد ہم آپ کو آرام کرنے دیں گے، کیا آپ اجل کے تبرکات کے بارے میں جانتے ہیں؟‘‘

’’کس چیز کے بارے میں......؟‘‘ چھڑی ساز نے پوری طرح کراہتے ہوئے کہا۔

’’اجل کے تبرکات؟‘‘

’’مجھے معلوم نہیں...... تم کس بارے میں بات کر رہے ہو؟ کیا اس کا چھڑیوں سے کچھ تعلق ہے؟‘‘

ہیری نے دھنسے ہوئے چہرے میں دیکھا اور اسے یقین ہو گیا کہ الوینڈر اداکاری نہیں کر رہا تھا۔ وہ اجل کے تبرکات کے بارے واقعی کچھ نہیں جانتا تھا۔

’’شکریہ!‘‘ ہیری نے کہا۔ ’’بہت بہت شکریہ!، ہم اب چلتے ہیں تاکہ آپ آرام کر سکیں۔‘‘

الوینڈر بے حد سکتے کی سی کیفیت میں مبتلا دکھائی دے رہا تھا۔

’’وہ مجھ بوڑھے پر بدترین تشدد کر رہے تھے۔‘‘ الوینڈر نے کراہتے ہوئے کہا۔ ’’جبر کٹ وار سے...... تمہیں اس کا اندازہ بھی نہیں ہو گا۔‘‘

’’مجھے اندازہ ہے۔‘‘ ہیری نے کہا۔ ’’واقعی مجھے اس کا اندازہ ہے۔ اب آپ آرام کریں، مجھے یہ باتیں بتانے کیلئے شکریہ!‘‘

وہ رون اور ہرمائنی سے پہلے ہی سیڑھیاں گیا۔ ہیری کو باورچی خانے میز پر بیٹھے بل، فلیور، لونا اور ڈین کی جھلک دکھائی دی، جن کے سامنے چائے کے کپ رکھے ہوئے تھے۔ ان سب نے ہیری کی طرف دیکھا، جب وہ دروازے پر دکھائی دیا۔ مگر وہ ان کی طرف سر ہلا کر باغیچے میں پہنچ گیا۔ رون اور ہرمائنی اس کے پیچھے پیچھے آ رہے تھے۔ ہیری کے سر کا درد تیز ہو رہا تھا جب وہ تازہ مٹی کے سرخ ٹیلے کے پاس پہنچا جس کے نیچے ڈوبی لیٹا ہوا تھا۔ اب اسے والڈی مورٹ کے عکس کو خود سے الگ رکھنے میں بہت دشواری ہو رہی تھی جو اس کے حواس پر مسلسل حاوی ہونے کی کوشش کر رہا تھا مگر وہ جانتا تھا کہ اسے صرف کچھ دیر تک ہی اس کے خلاف مزاحمت کرنا ہو گی۔ وہ بہت جلد ہی خود کو اس رو میں بہا دے گا تاکہ اسے یہ معلوم ہو جائے کہ اس کا اندازہ درست تھا یا نہیں...... اس سے پہلے اسے بس رون اور ہرمائنی کے سامنے صورت حال واضح کرنا تھی۔

’’کافی عرصہ پہلے گریگوری وچ کے پاس ایلڈر چھڑی تھی۔‘‘ اس نے کہا۔ ’’میں نے تم جانتے ہو کون؟ کو اس کی تلاش میں بھٹکتے ہوئے دیکھا تھا۔ گریگوری وچ کو تلاش کرنے کے بعد اسے معلوم ہوا کہ وہ چھڑی اب گریگوری وچ کے پاس نہیں تھی، ایک نوجوان چور نے اسے چرا لیا تھا اور وہ چور گرینڈ لوالڈ تھا۔ مجھے یہ تو معلوم نہیں ہے کہ گرینڈ لوالڈ کو یہ کیسے پتہ چلا کہ چھڑی گریگوری وچ کے پاس تھی...... لیکن اگر گریگوری وچ اتنا ہی احمق تھا کہ افواہ اس نے خود پھیلا رکھی تھی تو یہ کام زیادہ مشکل نہیں تھا......‘‘

والڈی مورٹ ہوگورٹس کے داخلی دروازے پر تھا۔ ہیری دیکھ سکتا تھا کہ والڈی مورٹ وہاں کھڑا تھا، وہ آسمان پر صبح صادق کے

ہلکے ہلکے اجالے کو دیکھ سکتا تھا۔

''گرینڈ لوالڈ ایلڈر چھڑی کی مدد سے طاقتور بن گیا۔ وہ طاقت وشہرت کے بام عروج پر پہنچ گیا۔ ڈمبل ڈور جانتے تھے کہ صرف وہی اسے شکست دے سکتے ہیں، اس لئے انہوں نے گرینڈ لوالڈ سے مقابلہ کر کے اسے شکست دے دی اور ایلڈر چھڑی لے لی......''

''ڈمبل ڈور کے پاس ایلڈر چھڑی تھی۔'' رون نے کہا۔ ''مگر تب تو......وہ اس وقت کہاں ہے؟''

''ہوگورٹس میں......'' ہیری نے کہا اور رون اور ہرمائنی کے ساتھ باغیچے میں بنی ہوئی ڈھلوان پر جھک گیا۔

''مگر پھر تو ہمیں وہاں چلنا چاہئے۔'' رون نے عجلت بھرے انداز میں کہا۔ ''ہیری! چلو چلتے ہیں اور اسے لے لیتے ہیں، اس سے پہلے کہ وہ اسے ہتھیا لے......''

''اب اس کیلئے بہت دیر ہو چکی ہے۔'' ہیری نے کہا۔ وہ خود کو روک نہیں پایا مگر اس نے اپنا سر پکڑا اور مزاحمت کرنے کی پوری کوشش کی۔ ''وہ جانتا ہے کہ چھڑی کہاں ہے، وہ اس وقت وہیں موجود ہے؟''

''ہیری!'' رون نے غصیلے لہجے میں کہا۔ ''تمہیں یہ بات کب سے معلوم ہے؟ تم نے وقت کیوں برباد کیا؟ تم نے گرپ ہک سے گفتگو میں کیوں وقت ضائع کیا؟ ہم وہاں پہنچ سکتے تھے...... ہمارے پاس کافی وقت تھا۔''

''نہیں......'' ہیری نے کہا اور گھاس پر گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔ ''ہرمائنی نے صحیح کہا تھا کہ ڈمبل ڈور نہیں چاہتے تھے کہ وہ چھڑی میرے پاس آئے۔ وہ نہیں سوچتے تھے کہ میں کا مالک بنوں، وہ چاہتے تھے کہ میں پٹاریاں تلاش کروں......صرف پٹاریاں!''

''وہ ایلڈر چھڑی ہے، ہیری......'' رون بے چینی سے پہلو بدلتا ہوا بولا۔

''میرا کام اسے تلاش کرنا نہیں تھا......میرا کام تو پٹاریاں تلاش کرنا تھا......''

اب ہر چیز سرد اور اندھیری ہوگئی، سورج ابھی آسمان کی جڑ میں بمشکل ہی دکھائی دے پایا تھا جب وہ سنیپ کے ساتھ میدان سے جھیل کی طرف جا رہا تھا۔

''میں کچھ دیر بعد تم سے سکول میں ملتا ہوں۔'' اس نے اپنی اونچی سرد یخ بستہ آواز میں کہا۔ ''اس وقت مجھے تنہا چھوڑ دو۔''

سنیپ نے سر جھکایا اور واپس چلا گیا۔ اس کا سیاہ چوغہ اس کے عقب میں لہرا رہا تھا۔ ہیری آہستہ آہستہ چلا اور سنیپ کا سایہ اوجھل ہونے کا انتظار کرتا رہا۔ وہ کہاں جا رہا ہے؟ یہ سنیپ کو ہرگز معلوم نہیں ہونا چاہئے۔ کسی کو بھی معلوم نہیں ہونا چاہئے۔ سکول کے بلند و بالا کھڑکیوں میں کہیں بھی روشنی نہیں تھی اور وہ خود کو چھپا سکتا تھا۔ ایک ہی پل میں اس نے خود پر نادیدہ سحر پھونک دیا جس سے وہ خود اپنی نظروں سے بھی غائب ہو گیا تھا۔

وہ جھیل کے کنارے کنارے چلتا ہوا دلکش سکول کی عمارت کو دیکھ رہا تھا، اس کا پہلی سلطنت، اس کی حقیقی جائے پیدائش...... اور یہ وہاں جھیل کے پاس تھی۔ اندھیرے میں ڈوبے سیاہ پانی کی سطح پر اس کا عکس دکھائی دے رہا تھا۔ سفید سنگ مرمر کی قبر جو

شناسا سا ماحول میں کسی بدنما داغ جیسی دکھائی دے رہی تھی۔ اس کے دل میں ایک بار پھر نا قابل ضبط بہاؤ کی لہر دوڑی اور خوش نما حوصلہ افزا احساس کی فرحت وجود میں دوڑتی ہوئی محسوس ہوئی۔ اس نے اپنی سدابہار لکڑی کی چھڑی اُٹھائی۔ یہ کتنا مناسب تھا کہ یہ اس کا آخری عظیم کارنامہ ہوگا۔

قبر اوپر سے نیچے تک کھل گئی۔ کفن والی لاش کا عکس ہمیشہ کی طرح لمبا اور دبلا تھا۔

پھر کفن کھل گیا۔ چہرہ تھوڑا چمکدار، زرد، دھنسا ہوا تھا لیکن بالکل سلامت تھا۔ لوگوں نے ان کی ٹوٹی ہوئی ناک پر عینک بھی چھوڑ دی تھی۔ والڈی مورٹ کو یہ دیکھ کر لطف اندوز ہوا۔ ڈمبل ڈور کے ہاتھ سینے پر بندھے ہوئے تھے اور یہ وہاں پڑی تھی۔ ہاتھوں کے نیچے ان کے ساتھ دفن۔

کیا اس احمق بوڑھے نے یہ سوچا تھا کہ سنگ مرمر کی قبر کے نیچے موت کے بعد بھی وہ چھڑی محفوظ رکھ لے گا؟ کیا انہوں نے سوچا تھا کہ تاریکیوں کے شہنشاہ ان کی قبر کو توڑنے کی جرأت نہیں کرے گا۔ مکڑی جیسا استخوانی ہاتھ نیچے جھکا اور اس نے ڈمبل ڈور کی گرفت سے چھڑی کھینچ لی۔ ایسا کرتے ہی اس کی نوک سے چنگاریوں کی بوچھاڑ ہوئی جو اس کے گذشتہ مالک کی لاش پر چمکیں۔ اب وہ چھڑی بالآخر اپنے نئے مالک کی خدمت کرنے کیلئے تیار ہو چکی تھی۔

☆☆☆☆

پچیسواں باب

# شیل کاٹیج

بل اور فلیور کا گھر چٹانوں سے گھرے علاقے میں تنہا بنا ہوا تھا۔ یہاں سے سمندر قریب دکھائی دیتا تھا۔ گھر کی سفید دیواروں پر سیپیاں لگی ہوئی تھیں۔ یہ ویران اور خوبصورت جگہ تھی۔ ہیری چھوٹے گھر یا اس کے باغیچے میں جہاں بھی رہتا تھا، اسے سمندر کی لہروں کی آواز مسلسل سنائی دیتی رہتی تھیں جیسے کوئی دیوہیکل جانور نیند میں سانسیں لے رہا ہو۔ اگلے کچھ دنوں تک زیادہ تر اوقات میں وہ ہجوم بھرے گھر سے باہر رہنے کیلئے بہانے تراشتا رہتا تھا۔ وہ اونچی چٹان پر بیٹھ کر کھلے آسمان اور وسیع سمندر کو دیکھتا رہتا تھا اور اپنے چہرے پر ٹھنڈی نمکین ہوا کو محسوس کرتا تھا۔

والڈی مورٹ سے پہلے چھڑی پر قبضہ نہ کرنے کے فیصلے کی سنگینی، ہیری کے دل ودماغ پر اب بھی کچوکے لگا رہی تھی۔ اسے یاد نہیں تھا کہ اس نے پہلے کبھی کوئی کام نہ کرنے کا ایسا فیصلہ لیا ہو۔ اس کے ذہن میں بہت سارے اندیشے تھے اور جب بھی وہ رون کے ساتھ ہوتا تھا تو رون ان اندیشوں کو بڑھاوا دیتا رہتا تھا۔

''کہیں ڈمبل ڈور یہ تو نہیں چاہتے تھے کہ ہم نشان کو سمجھ کر چھڑی حاصل کریں؟''

''کہیں اس نشان کو سمجھنے کا مطلب یہ تو نہیں تھا کہ تم اجل کے تبرکات کو حاصل کرنے کے 'حقدار' ہو؟''

''ہیری! اگر وہ ایلڈر چھڑی ہے تو ہم تم جانتے ہو کون؟ کو کیسے ختم کر سکتے ہیں؟''

ہیری کے اس ان سوالوں کا کوئی جواب نہیں تھا۔ کئی بار وہ سوچتا تھا کہ والڈی مورٹ کو قبر توڑنے سے روکنے کی کوشش نہ کرنا سراسر پاگل پن تھا۔ وہ اس بات کا بھی کوئی امید افزا جواب نہیں دے پایا کہ اس نے ایسا نہ کرنے کا فیصلہ کیوں کیا تھا؟ جب بھی اس نے دل ہی دل میں اس فیصلے کے اسباب تلاش کرنے کی کوشش کی تو وہ اسے ہر دلیل نہایت گھٹیا اور فضول محسوس ہوئی۔

عجیب بات یہ تھی کہ ہرمائنی کی حمایت اور معاونت سے بھی وہ اتنی ہی کشمکش محسوس کرتا تھا جتنا کہ رون کے شکوک وشبہات سے۔ حالانکہ ہرمائنی نے مجبوراً یہ تو تسلیم کر لیا تھا کہ ایلڈر چھڑی افسانوی نہیں اصلی ہوتی ہے مگر وہ اسے اب بری چیز قرار دیتی تھی۔ اس کے علاوہ اس کا یہ بھی کہنا تھا کہ والڈی مورٹ نے بڑے ہی گھناؤنے طریقے سے اسے حاصل کیا تھا جس پر سوچ بچار کرنے کا تو سوال ہی

نہیں پیدا ہوتا تھا۔

''تم ایسا کبھی نہیں کر سکتے تھے ہیری!'' وہ بار بار یہ دہراتی تھی۔ ''تم ڈمبل ڈور کی قبر کی یوں بے حرمتی کبھی نہیں کر سکتے تھے۔''

مگر ڈمبل ڈور کی لاش کے تصور سے ہیری کو اتنا خوف نہیں آ رہا تھا جتنا کہ اس امکان سے کہ کہیں اس نے ڈمبل ڈور کی حکمت عملی کو غلط تو نہیں سمجھ لیا تھا۔ اسے محسوس ہوا جیسے وہ اب بھی اندھیرے میں ہی بھٹک رہا ہو۔ اس نے اپنا راستہ خود منتخب کر لیا تھا مگر وہ بار بار پیچھے مڑ کر دیکھتا رہا اور سوچتا رہا کہ کہیں اس نے مخفی علامتوں کی غلط تشریح تو نہیں کر لی تھی اور کہیں اسے دوسرے راستے پر تو نہیں جانا چاہئے تھا۔ اکثر و بیشتر اسے ڈمبل ڈور پر اتنا شدید غصہ آیا جتنی شدت سے سمندر کی بڑی بڑی موجیں چٹانوں پر سر پٹختی تھیں۔ وہ اس بات پر ناراض تھا کہ ڈمبل ڈور نے مرنے سے پہلے سب کچھ واضح کیوں نہیں کیا تھا؟

جب انہیں وہاں رہتے ہوئے تین دن گزر گئے تو رون نے کہا۔ ''کیا وہ واقعی مر چکے ہیں؟'' رون اور ہرمائنی جس وقت ہیری کے پاس آئے تھے، اس وقت ہیری اس دیوار کو گھور رہا تھا جو باغیچے کو چٹان سے الگ کرتی تھی۔ ہیری کو ان کی آمد خوشگوار محسوس نہیں ہوئی کیونکہ وہ اُن کی بحث میں شامل نہیں ہونا چاہتا تھا۔

''ہاں! یہ سچ ہے، رون! براہ مہربانی اس موضوع کو دوبارہ شروع مت کر دینا......''

''حقائق کو دیکھو، ہرمائنی!'' رون نے ہیری کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو مسلسل آسمان کو گھور رہا تھا۔ ''سفید ہرن، تلوار، وہ آنکھ جس نے ہیری کو آئینے کے ٹکڑے میں دیکھا تھا......''

''ہیری یہ خود تسلیم کرتا ہے کہ یہ اس کا وہم بھی ہو سکتا ہے، ہے نا ہیری؟''

''ہو سکتا ہے۔'' ہیری نے اس کی طرف دیکھے بغیر جواب دیا۔

''مگر تمہیں یہ بھی محسوس نہیں ہوتا ہے کہ یہ تمہارا وہم ہے، ہے نا؟'' رون نے پوچھا۔

''نہیں......نہیں مجھے ایسا کچھ نہیں لگتا۔'' ہیری نے کہا۔

''دیکھو!'' رون نے ہرمائنی کے کچھ کہنے سے پہلے ہی جلدی سے کہہ دیا۔ ''اگر وہ ڈمبل ڈور نہیں تھے تو بتاؤ ڈوبی کو کیسے معلوم ہوا کہ ہم تہہ خانے میں بند ہیں، ہرمائنی؟''

''میں کچھ نہیں بتا سکتی ہوں!......مگر کیا تم یہ بتا سکتے ہو کہ اگر ڈمبل ڈور ہوگورٹس کی قبر میں موجود تھے تو وہ اسے ہمارے پاس کیسے بھیج سکتے تھے؟''

''مجھے نہیں معلوم! ہو سکتا ہے کہ یہ ان کا بھوت ہو......''

''ڈمبل ڈور بھوت کے روپ میں واپس نہیں لوٹیں گے۔'' ہیری نے کہا۔ اب ہیری کو ڈمبل ڈور کے بارے میں بہت کم چیزوں پر ہی بھروسہ رہ گیا تھا مگر اس بات پر تو پورا یقین تھا۔ ''وہ یقیناً آگے چلے گئے ہوں گے۔''

''آگے...... سے تمہارا کیا مطلب ہے، ہیری؟'' رون نے پوچھا مگر اس سے پہلے ہیری کوئی جواب دے پاتا، ان کے عقب سے ایک آواز گونجی۔ ''ہیری......؟''

فلیور وہاں آ رہی تھی۔ اس کے چاندی جیسے سفید چمکدار لمبے بال صبح کی ہوا میں لہرا رہے تھے۔

''گرپ ہک تم سے کوئی بات کرنا چاہتا ہے۔ وہ سب سے چھوٹے بیڈروم میں موجود ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ وہ نہیں چاہتا ہے کہ کوئی اس کی بات سنے......''

یہ عیاں تھا کہ فلیور کو غوبلن کی یہ بات پسند نہیں آئی تھی کہ وہ اسے لوگوں کو بلانے کیلئے بھیجے۔ گھر میں واپس لوٹتے ہوئے وہ کچھ چڑ چڑی دکھائی دے رہی تھی۔

جیسا کہ فلیور نے انہیں بتایا تھا، گرپ ہک گھر کے تین بیڈروم میں سے سب سے چھوٹے بیڈروم میں ان کا انتظار کر رہا تھا جس میں رات کو ہرمائنی اور لونا سوتی تھیں۔ چمکتے بادل بھرے آسمان کے سامنے سرخ سوتی پردے لگے ہوئے تھے، جس سے کمرہ آگ جیسا دہکتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ یہ کمرہ باقی کے ہوادار اور روشن گھر کی بہ نسبت الگ تھلگ دکھائی دیتا تھا۔

''میں نے فیصلہ کرلیا ہے، ہیری پوٹر!'' غوبلن نے کہا جو ایک چھوٹی کرسی پر پیر باندھے بیٹھا ہوا تھا اور اس کی ہتھیوں پر اپنی لمبی انگلیاں بجا رہا تھا۔ ''حالانکہ گرپ ہک کو اس کیلئے غوبلن معاشرہ غدار سمجھے گا مگر میں نے تمہاری مدد کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے......''

''بہت شاندار......'' ہیری نے کہا اور اس کے وجود میں فرحت انگیز احساس دوڑنے لگا۔ ''گرپ ہک، اس کیلئے ہم تمہارے بے حد مشکور......''

''بغاوت اور اپنی روایات پامال کرنے کے بدلے میں......'' غوبلن درست لہجے میں اس کی بات کاٹتا ہوا بولا۔

تھوڑا سا متحیر ہیری جھجک سا گیا۔

''تمہیں کتنا چاہئے؟ میرے پاس کافی سونا ہے......''

''سونا نہیں......'' گرپ ہک نے کہا۔ ''سونا تو میرے پاس بھی بہت ہے۔''

اس کی سیاہ آنکھیں چمک اُٹھیں، جن میں اب کوئی سفید حصہ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

''میں اس کے بدلے میں تلوار لینا چاہتا ہوں...... گری فنڈر کی تلوار!''

ہیری کا جوش ٹھنڈا پڑ گیا۔

''تمہیں وہ نہیں مل سکتی ہے۔'' اس نے گہری سانس لے کر کہا۔ ''مجھے افسوس ہے!''

''پھر تو ہمارے سامنے بڑا مسئلہ کھڑا ہو گیا ہے۔'' غوبلن آہستگی سے بولا۔

''ہم تمہیں کچھ اور دے سکتے ہیں۔'' رون جوشیلے انداز میں بولا۔ ''میں شرطیہ کہتا ہوں کہ لسٹرینج گھرانے کی تجوری میں بہت

سے نوادرات ہوں گے۔ تجوری میں پہنچنے کے بعد تم ان میں سے اپنی پسندیدہ چیز اُٹھا سکتے ہو۔''

اس نے غلط بات کہہ دی تھی۔ گرپ ہک کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔

''نوجوان! میں چور نہیں ہوں۔ میں ان خزانوں کو حاصل کرنے کی کوشش نہیں کر رہا ہوں جن پر میرا کوئی حق نہیں ہے......''

''تلوار ہماری ہے......''

''نہیں ہے......'' غوبلن نے مستحکم لہجے میں کہا۔

''ہم گری فنڈر کے موروثی طالبعلم ہیں اور یہ تلوار گوڈرک گری فنڈر کی ہے......''

''اور یہ گوڈرک گری فنڈر سے پہلے یہ کس کی تھی؟'' غوبلن تن کر سیدھا بیٹھتے ہوئے غرایا۔

''کسی کی بھی نہیں!'' رون نے فوراً بولا۔ ''یہ انہی کیلئے بنائی گئی تھی، ہے نا؟''

''نہیں، یہ سچ نہیں ہے!'' غوبلن نے چیخ کر کہا اور غصے سے کانپنے لگا۔ جب اس نے رون کی طرف لمبی انگلی اُٹھائی۔ ''ایک بار پھر جادوگروں کا وہی غرور......! یہ تلوار 'ریگ نگ اوّل' کی تھی اور گوڈرک گری فنڈر نے یہ ان سے چرائی تھی۔ یہ ایک گمشدہ خزانہ ہے، غوبلن کے فنون کا بے مثال نمونہ۔ یہ تلوار غوبلن اجداد کی ملکیت ہے......اور تلوار ہی میری مدد کا معاوضہ ہے...... چاہے اسے قبول کر و یا چاہے نہ کرو......''

گرپ ہک نے انہیں غصیلی نظروں سے گھورا۔ ہیری نے دونوں پر نظر ڈالی اور پھر بولا۔ ''گرپ ہک! اگر تمہیں مناسب لگے تو ہم اس بارے میں کچھ صلاح مشورہ کرنا چاہتے ہیں۔ کیا تم ہمیں کچھ منٹ کا وقت دے سکتے ہو؟''

غوبلن نے سر ہلا کر اثبات میں اشارہ کیا حالانکہ وہ اب بھی چڑ چڑا دکھائی دے رہا تھا۔

نیچے خالی سیٹنگ روم میں ہیری آتشدان کے پاس پہنچ گیا۔ اس کی تیوریاں چڑھی ہوئی تھیں اور وہ سوچنے کی کوشش کر رہا تھا کہ اب کیا کیا جائے؟

''وہ مذاق کر رہا ہے، ہم اسے تلوار نہیں دے سکتے ہیں!'' رون نے عقب میں سے کہا۔

''کیا یہ سچ ہے؟'' ہیری نے ہرمائنی کی طرف دیکھ کر پوچھا۔ ''کیا گوڈرک گری فنڈر نے اسے چرایا تھا؟''

''مجھے معلوم نہیں!'' اس نے افسردگی سے کہا۔ ''جادوگروں کی تاریخ اکثر اس بات کو نظرانداز کر دیتی ہے کہ جادوگروں نے دوسرے جادوئی جانداروں کے ساتھ کیا سلوک کیا ہے؟ مگر میں نے آج تک یہ کہیں نہیں پڑھا ہے کہ گوڈرک گری فنڈر نے تلوار چرائی تھی......''

''یہ غوبلن دُنیا کی ان من گھڑت افسانوں میں سے ایک ہوگا۔'' رون نے تلخی سے کہا۔ ''کہ جادوگر کس طرح ہمیشہ انہیں دھوکا دینے کی کوشش کرتے رہے ہیں، میرا خیال ہے کہ ہمیں خود کو خوش قسمت سمجھنا چاہئے کہ اس نے ہم میں سے کسی کی چھڑی نہیں مانگی

ہے!''

''غوبلن معاشرے کے پاس جادوگروں سے نفرت اور بغض رکھنے کیلئے بہت ساری جائز وجوہات بھی ہیں، رون!'' ہرمائنی نے کہا۔''ان کے ساتھ زمانہ قدیم میں بے حد ظلم وستم ہوا ہے۔''

''غوبلن بھی تو کوئی ننھی منی معصوم مخلوق نہیں ہے، ہے نا؟'' رون نے کہا۔''انہوں نے بہت سارے جادوگروں کو موت کے گھاٹ اتارا ہے۔انہوں نے بھی گھناؤنا کھیل کھیلا ہے......''

''مگر کس کی نسل زیادہ بری، سفاک اور متشدد رہی ہے،اس بارے میں گرپ ہک کے ساتھ بحث کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا؟ اس سے وہ ہماری مدد کرنے کیلئے تیار تو نہیں ہو جائے گا، ہے نا؟''

انہوں نے اس مسئلے کا کوئی حل تلاش کرنے کی کوشش کی تو خاموشی چھا گئی۔ ہیری نے کھڑکی سے ڈوبی کی قبر کی طرف دیکھا۔لونا قبر کے پتھر کے پاس مربے کے مرتبان میں سے خوشبودار سمندری حزام کے پھول سجا رہی تھی۔

''ٹھیک ہے!'' رون نے کہا اور ہیری نے اس کی طرف چہرہ گھمایا۔''یہ کیسا رہے گا؟ ہم گرپ ہک سے کہہ دیتے ہیں کہ تجوری کے اندر پہنچنے تک ہمیں تلوار کی ضرورت ہے اور اس کے بعد ہم یہ تلوار اسے دے دیں گے۔تجوری میں ایک نقلی تلوار بھی تو ہے، ہے نا؟ ہم تلوار بدل دیں گے اور اسے نقلی تلوار تھما دیں گے......''

''رون! احمقوں جیسی باتیں مت کرو۔اسے اصلی اور نقلی تلوار کا فرق ہم سے زیادہ اچھی طرح سے سمجھ میں آجائے گا'' ہرمائنی نے سختی سے کہا۔''تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ صرف اسی کو اس چیز کی اصلیت پتہ ہے کہ تلوار بدلی گئی ہے۔''

''ہاں مگر اس سے پہلے کہ اسے معلوم ہو پائے، ہم تیزی سے اپنا کام کر سکتے ہیں!''

رون، ہرمائنی شعلہ بار نگاہوں سے سہم گیا۔

''یہ انتہائی گھناؤنا اور گھٹیا کام ہوگا'' ہرمائنی آہستگی سے بولی۔''ہم اس سے مدد مانگیں،تلوار دینے کا اقرار کریں اور پھر اسے دھوکا دیں......اور رون! اس کے بعد بھی تم اس بات پر حیران ہوتے ہو کہ غوبلن معاشرہ جادوگروں کو کیوں پسند نہیں کرتا ہے؟''

رون کے کان سرخ ہو گئے۔

''ٹھیک ہے،ٹھیک ہے! میں بس یہی سوچ سکتا تھا تو تمہاری کیا تجویز ہے؟''

''ہمیں اس کے سامنے کسی اور چیز کی پیشکش رکھنا ہوگی، کوئی اتنی ہی بیش قیمت چیز؟''

''بہت شاندار! ہمارے پاس غوبلن لوگوں کی بنائی ہوئی بہت ساری تلواریں ہیں، میں جا کر انہیں لے آتا ہوں اور تم انہیں دلفریب کاغذوں میں لپیٹ کر اسے دے دینا......''

ان کے درمیان ایک بار پھر خاموشی چھا گئی۔ ہیری کو یقین تھا کہ غوبلن تلوار کے علاوہ کسی دوسری چیز پر آمادہ نہیں ہوگا۔ بھلے ہی

ان کے پاس اتنی ہی قیمتی کوئی دوسری چیز کیوں نہ ہو؟ بہرحال، تلوار پٹاریوں کی تباہی کیلئے ان کے پاس اکلوتا کارآمد ہتھیار تھی۔

اس نے ایک دو لمحوں کیلئے آنکھیں بند کر لیں اور سمندری لہروں کی آوازیں سننے لگا۔ گوڈرک گری فنڈر نے تلوار چرائی ہے، یہ خیال اسے پسند نہیں آیا تھا، اسے گری فنڈر فریق کا طالبعلم ہونے پر ہمیشہ فخر رہا تھا۔ گوڈرک گری فنڈر ماگلوؤں گھرانوں میں پیدا ہونے والے لوگوں کا محافظ تھے اور انہوں نے خالص خون کے زعم میں مبتلا' سلے ژرسلے درن' کے ساتھ اس خیال کے خلاف بھرپور جدوجہد کی تھی......

''ممکن ہے کہ وہ جھوٹ بول رہا ہو۔'' ہیری نے دوبارہ اپنی آنکھیں کھولتے ہوئے کہا۔ ''گرپ ہک! ہوسکتا ہے کہ گری فنڈر نے تلوار نہ چرائی ہو۔ ہمیں یہ معلوم نہیں ہے کہ تاریخی اعتبار سے غوبلن معاشرے کا یہ دعویٰ سچا ہے یا نہیں......''

''مگر اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟'' ہرمائنی نے کہا۔

''اس سے میرے جذبات اور یقین پر فرق پڑتا ہے۔'' ہیری نے کہا۔

اس نے ایک گہری سانس لی۔

''ہم اس سے کہہ دیں کہ تجوری میں پہنچنے کے بعد اسے تلوار مل جائے گی مگر ہم اسے یہ نہیں بتائیں گے کہ اسے تلوار کس وقت دیں گے؟''

رون کے چہرے پر ہلکی پھلکی مسکراہٹ پھیل گئی۔ بہرحال، ہرمائنی دہشت زدہ دکھائی دینے لگی۔

''ہیری! ہم ایسا نہیں کر سکتے......''

''میں نے کہا کہ یہ اسے مل جائے گی۔'' ہیری نے کہا۔ ''مگر تمام پٹاریوں پر اس کا استعمال کرنے اور اسے تباہ کرنے کے بعد، پھر میں اسے یہ ضرور دے دوں گا۔ میں اپنا وعدہ ضرور نبھاؤں گا......''

''مگر اس میں تو کئی سال لگ سکتے ہیں۔'' ہرمائنی بولی۔

''میں جانتا ہوں مگر اسے جاننے کی ضرورت نہیں ہے، ایک طرح سے...... میں جھوٹ نہیں بول رہا ہوں۔''

ہیری نے تنبیہی اور ندامت کے ملے جلے احساس سے ہرمائنی سے نظریں ملائیں۔ اسے نارمن گارڈ جیل کے ماتھے پر لکھے ہوئی عبارت یاد آ گئی تھی۔ 'عظیم نیک نامی کیلئے!' اس نے اس خیال کو خود سے دور دھکیلا۔ ان کے پاس کوئی اور چارہ بھی تو نہیں تھا؟

''مجھے یہ تجویز اچھی نہیں لگی ہے۔'' ہرمائنی نے کہا۔

''مجھے بھی زیادہ اچھی نہیں لگی ہے۔'' ہیری نے اعتراف کرتے ہوئے کہا۔

''دیکھو! مجھے تو یہ خیال شاندار لگتا ہے۔'' رون نے دوبارہ کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ ''چلو! چل کر اسے بتا دیتے ہیں۔''

سب سے چھوٹے بیڈروم میں واپس پہنچ کر ہیری نے غوبلن کی شرط کو تسلیم کر لیا مگر احتیاط برتتے ہوئے تلوار دینے کا مقررہ وقت

نہیں بتایا۔اس کے گفتگو کے دوران ہرمائنی تیوریاں چڑھا کر نیچے فرش کو گھورتی رہی۔ ہیری دل ہی دل میں اس کی حرکت پر تاؤ کھا رہا تھا کیونکہ اسے اندیشہ ہو رہا تھا کہ کہیں اس کی وجہ سے ان لوگوں کا بھانڈا نہ پھوٹ جائے۔ بہرحال، گرپ ہک کی نگاہ صرف ہیری پر ہی جمی رہی۔

''ہیری پوٹر! تو تم یہ وعدہ کرتے ہوئے کہ اگر میں تمہاری مدد کرتا ہوں تو تم مجھے گری فنڈر کی تلوار دے دو گے، ہے نا؟''

''ہاں......وعدہ کرتا ہوں۔'' ہیری نے کہا۔

''تو پھر ہاتھ ملاؤ......'' غوبلن نے اپنا ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

ہیری نے آگے بڑھ کر ہاتھ ملایا۔اس نے سوچا کہ کہیں غوبلن کی سیاہ گہری آنکھوں نے اس کی آنکھوں میں چھپے والے خدشے کو بھانپ نہ لیا ہو۔پھر گرپ ہک نے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا اور تالی بجا کر بولا ''تو اب ہم کام شروع کرتے ہیں۔''

یہ کام جادوئی محکمے میں چوروں کی طرح گھسنے جیسی منصوبہ بندی جیسا ہی تھا۔ وہ سب سے چھوٹے بیڈروم میں کام کرنے لگے۔ جسے گرپ ہک کی خواہش کے مطابق نیم تاریک دکھا گیا تھا۔

''میں صرف ایک مرتبہ لسٹرینج گھرانے کی تجوری میں گیا ہوں۔'' گرپ ہک نے انہیں بتایا۔''اس وقت جب مجھے اس کے اندر نقلی تلوار رکھنے کی ذمہ داری سونپی گئی تھی۔ یہ سب سے قدیمی تجوریوں میں ایک ہے، سب سے پرانے جادوگر گھرانے اپنے خزانے اور بیش قیمتی اشیاء انتہائی گہرائی میں رکھتے ہیں جہاں کی تجوریوں سب سے بڑی اور سب سے زیادہ محفوظ ہیں۔''

وہ الماری جیسے اس کمرے میں گھنٹوں بند رہتے تھے۔دن آہستہ آہستہ ہفتوں میں بدلتے چلے گئے۔ایک کے بعد ایک مسئلے سامنے آ رہے تھے جن کا حل تلاش کرنا تھا۔ایک بڑا مسئلہ یہ تھا کہ ان کے پاس اب کم بھیس بدل مرکب باقی رہ گیا تھا۔

''اب یہ ہم میں سے صرف ایک فرد کیلئے باقی بچا ہے۔'' ہرمائنی نے لالٹین کی روشنی میں کیچڑ جیسے مرکب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''اتنا ہی کافی رہے گا۔'' ہیری کہا جو گرپ ہک کے بنائے ہوئے سب سے گہرائی والی راہداریوں کے نقشے کو غور سے دیکھ رہا تھا۔

ہیری، رون اور ہرمائنی صرف کھانے کے اوقات میں ہی دکھائی دیتے تھے۔اس لئے شیل کاٹیج کے مکینوں کا دھیان ان کی طرف جاتا ہی تھا کہ کسی قسم کی منصوبہ بندی تشکیل دی جا رہی ہے۔ کسی نے سوال نہیں پوچھا حالانکہ ہیری کو اکثر کھانے کی میز پر بل کی آنکھوں میں ملامتی ناپسندیدگی اور شکوے کی جھلک دکھائی دیتی رہتی تھی۔ وہ متفکر اور تشویش زدہ دکھائی دیتا تھا۔

انہوں نے ایک ساتھ جتنا زیادہ وقت گزارا۔ ہیری کو اتنا ہی زیادہ احساس ہوا کہ غوبلن اچھے خیالات کا مالک نہیں تھا۔گرپ ہک غیر متوقع حد تک خون کا پیاسا تھا۔ وہ ننھے اور کمزور غوبلن افراد کو نقصان پہنچانے اور تکلیف دینے کے خیال پر اکثر خوش ہوتا تھا اور اس امکان پر بھی اس کا چہرہ کھل اُٹھتا تھا کہ لسٹرینج گھرانے کی تجوری تک پہنچنے کیلئے انہیں متعدد جادوگروں کو زخمی کرنا پڑ سکتا ہے۔ ہیری

جانتا تھا کہ باقی دونوں بھی اس سے خار کھانے لگے تھے مگر انہوں نے اس ضمن میں کوئی گفتگو نہیں کی، کیونکہ انہیں گرپ ہک کی ضرورت تھی۔

غوبلن ان لوگوں کے ساتھ زبردستی کھانا کھاتا تھا۔ اس کے پاؤں اب بالکل صحیح ہو چکے تھے، اس کے باوجود وہ خواہش رکھتا تھا کہ کمزور الوینڈر کی طرح ہی اس کے کمرے میں کھانے کی طشت بھیجی جائے۔ یہ سلسلہ تب تک چلتا رہا جب کہ بل نے (فلیور کو غصے سے بھڑکتا ہوا دیکھ کر) اسے یہ نہیں بتا دیا کہ یہ انتظام اب نہیں چل سکتا ہے۔ اس کے بعد گرپ ہک جادوگروں سے بھری میز پر ان کے ساتھ بیٹھنے لگا۔ حالانکہ اس نے باقی لوگوں جیسا کھانا کھانے سے انکار کر دیا۔ اس کے بجائے وہ کچا گوشت، جڑیں اور کئی طرح کی کھمبیاں کھانے پر اصرار کرتا رہا تھا۔

ہیری اس کیلئے خود کو ذمہ دار سمجھنے لگا۔ بالآخر اسی نے تو اس بات پر زور دیا تھا کہ غوبلن کو شیل کاٹیج میں ہی رہنا چاہئے تا کہ وہ اس سے ضروری معلومات حاصل کر سکے۔ اسی کی غلطی تھی کہ پورے ویزلی گھرانے کو مجبوراً روپوش ہو کر زندگی گزارنا پڑ رہی تھی۔ بل، فریڈ، جارج اور مسٹر ویزلی اب کام پر نہیں جاتے تھے۔

''مجھے افسوس ہے۔'' اس نے فلیور سے اپریل کی ایک آندھی بھری بارش کی شام کو کہا۔ جب وہ ڈنر تیار کرنے میں اس کی مدد کر رہا تھا۔ ''میں نہیں چاہتا تھا کہ تمہیں اتنا کچھ برداشت کرنا پڑے۔''

فلیور نے ابھی ابھی کچھ چاقوؤں کو کام پر لگایا تھا جو گرپ ہک اور بل کیلئے گوشت کے پارچے کاٹ رہے تھے، جب سے گرے بیک نے بل پر حملہ کیا تھا، بل کو خون سے لتھڑا گوشت زیادہ پسند آنے لگا تھا۔ ہیری کی بات سن کر فلیور کے چہرے پر تھوڑی بے زاری کسی حد تک کم ہو گئی۔

''ہیری! میں یہ بات نہیں بھولی ہوں کہ تم نے میری بہن کی جان بچائی تھی۔''

صحیح معنوں میں یہ سچ نہیں تھا مگر ہیری نے اسے یاد نہیں دلایا کہ گبرئیل دراصل کبھی بھی کسی خطرے کا شکار نہیں تھی۔

''خیر!'' فلیور نے اپنی چھڑی گوشت کے پارچوں پر رکھے ہوئے چوڑے ڈونگے کی طرف کی جس سے اس میں فوراً بلبلے اُٹھنے لگے۔ ''مسٹر الوینڈر آج شام کو موریئل آنٹی کے یہاں رہنے کیلئے جا رہے ہیں۔ اس سے صورتحال میں کافی حد تک بہتری ہو جائے گی۔ وہ غوبلن......'' اس نے تھوڑی تیوریاں چڑھا کر کہا۔ ''نیچے والی منزل پر رہ سکتا ہے، اس کے نیچے چلے جانے کے بعد تم، رون اور ڈین اس کے کمرے میں پہنچ جانا۔''

''ہمیں لیونگ روم میں سونے میں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔'' ہیری نے فوراً کہا۔ وہ جانتا تھا کہ گرپ ہک کو صوفے پر سونا پسند نہیں آئے گا اور گرپ ہک کو خوش رکھنا اس کی منصوبہ بندی کیلئے بے حد ضروری تھا۔ ''ہماری فکر مت کرو۔'' جب وہ زیادہ اصرار کرنے لگی تو ہیری نے مزید کہا۔ ''ہم لوگ بھی جلد ہی یہاں سے چلے جائیں گے۔ رون، ہرمائنی اور میں۔ ہمیں یہاں زیادہ دیر تک رکنے کی

ضرورت نہیں ہے......''

''تم کہنا کیا چاہتے ہو؟'' فلیور نے اس کی طرف تیوریاں چڑھا کر پوچھا اور اپنی چھڑی ڈھکن والی کڑاہی کی طرف کی جواب بیچ ہوا میں تھی۔ ''ظاہر ہے کہ تمہیں کہیں نہیں جانا چاہئے، تم یہاں بالکل محفوظ ہو۔''

یہ کہتے ہوئے وہ کافی حد تک مسز ویزلی جیسی ہی دکھائی دے رہی تھی۔ ہیری کو خوشی ہوئی کہ اسی پل پیچھے کا دروازہ کھل گیا، لونا اور ڈین اندر آ گئے۔ باہر ہونے والی بارش کی وجہ سے ان کے بال گیلے ہو چکے تھے اور ان کے ہاتھوں میں لکڑیاں تھیں، جو وہ سمندر کے کنارے سے اکٹھی کر کے لائے تھے۔

''......اور چھوٹے کان!'' لونا کہہ رہی تھی۔ ''کچھ حد تک دریائی گھوڑے جیسے...... ڈیڈی کہتے ہیں، صرف بینگنی اور بال والے اور اگر تم انہیں بلانا چاہو تو تمہیں گنگنانا پڑے گا۔ وہ والٹج کی دھن زیادہ پسند کرتے ہیں، زیادہ تیزی سے کچھ نہیں......''

ڈین نے پریشان نظروں سے ہیری کی طرف دیکھ کر اپنے کندھے اچکائے جب وہ پاس سے گزرا اور لونا کے پیچھے پیچھے سٹنگ روم میں چلا گیا۔ جہاں رون اور ہرمائنی کھانے کی میز پر کھانا لگا رہے تھے۔ فلیور کے سوالوں سے بچنے کیلئے موقع پا کر ہیری نے لپک کر کدو کے جوس کے دو جگ اُٹھا لئے اور ان کے پیچھے پیچھے چل دیا۔

''......اور اگر تم کبھی ہمارے گھر آؤ گے تو میں تمہیں وہ سینگ دکھا سکتی ہوں، ڈیڈی نے اس کے بارے میں مجھے خط میں بتایا ہے، مگر میں اسے اب تک نہیں دیکھ پائی ہوں کیونکہ مرگ خوروں نے مجھے ہوگورٹس ایکسپریس سے اتار لیا تھا اور کرسمس پر گھر نہیں جا پائی تھی۔'' لونا کہہ رہی تھی جب اس نے اور ڈین نے آگ میں لکڑیاں ڈال کر انہیں دوبارہ درست کیا۔

''لونا! ہم نے تمہیں بتایا تھا۔'' ہرمائنی نے اس سے کہا۔ ''اس سینگ میں دھماکہ ہو گیا تھا۔ وہ خمیدہ سینگوں والے سنار کیک کا سینگ نہیں تھا بلکہ وہ آتش پھٹنے والا سینگ تھا جو مصنوعی طور پر بنایا گیا تھا......''

''بالکل نہیں! وہ یقیناً خمیدہ سینگوں والے سنار کیک کا ہی سینگ تھا۔'' لونا اطمینان کے ساتھ اس کی بات رد کرتے ہوئے کہا۔ ''ڈیڈی نے مجھے بتایا تھا، وہ شاید اب تک ٹھیک ہو گیا ہو گیا، جانتی ہو کہ وہ خود بخود اپنی مرمت کر لیتے ہیں......''

ہرمائنی نے سر ہلایا اور چھری کانٹے رکھنے لگی جب بل ایک بڑے سوٹ کیس کے ساتھ دکھائی دیا۔ وہ مسٹر الویینڈر کو سیڑھیوں سے نیچے لا رہا تھا۔ چھڑی ساز اب بھی کافی حد تک کمزور دکھائی دے رہا تھا اور اس نے سہارے کیلئے بل کا بازو تھاما ہوا تھا۔

''مجھے آپ کی یاد آئے گی، مسٹر الویینڈر!'' لونا نے بڑی اُداسی کے ساتھ بوڑھے آدمی کو قریب پہنچنے پر کہا۔

''مجھے بھی...... پیاری بچی!'' الویینڈر نے اس کا کندھا تھپتھپاتے ہوئے کہا۔ ''اس بھیانک قید خانے میں تمہارے ساتھ ہونے سے مجھے بڑی تسلی ملی تھی۔''

''تو پھر ملاقات ہو گی، مسٹر الویینڈر!'' فلیور نے ان کے دونوں رخسار چومتے ہوئے کہا۔ ''کیا آپ بل کی موریئل آنٹی کو ایک

پیکٹ دے سکتے ہیں؟ میں شادی کے بعد ان کا قیمتی تاج نہیں واپس لوٹا پائی تھی......''

''ایسا کرنا میرے لئے باعث فخر ہوگا۔'' الوینڈر نے ہلکا سا سر جھٹک کر کہا۔'' آپ کی بے لوث مہمان نوازی کے بدلے میں مجھے چھوٹا سا کام کرنے کا موقع تو ملے گا۔''

فلیور نے ایک پرانا مخملیں ڈبہ نکالا، جسے اس نے الوینڈر کو دکھانے کیلئے کھولا تھا۔ کافی نیچے لٹکی ہوئی لالٹین کی روشنی میں شاندار تاج چمکتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''حجر القمر اور ہیروں کا امتزاج!'' گرپ ہک نے اسے دیکھ کر کہا جو ہیری کو دکھائی دیئے بغیر ہی کمرے میں پہنچ گیا تھا۔'' میرا خیال ہے کہ اسے غوبلن فنکاروں نے ہی بنایا ہوگا۔''

''اور جادوگروں کی اس کی پوری پوری قیمت ادا کی ہے۔'' بل نے آہستگی سے کہا۔ یہ سن کر غوبلن نے اسے خفیف اور تنبیہی نگاہوں سے گھورا۔

جب بل اور فلیور رات کے اندھیرے میں باہر چلے گئے تو تیز ہوا کے جھونکے مکان کی کھڑکیوں سے ٹکرانے لگے۔ باقی لوگ اپنی کہنیاں ساتھ ساتھ میز پر بچھائے چاروں طرف بیٹھے رہے۔ حالانکہ ہاتھ ہلانے کیلئے بہت کم جگہ بچی تھی مگر کسی نہ کسی طرح کھانا کھاتے رہے۔ نزدیکی آتشدان میں عمدہ روشن آگ جل رہی تھی۔ ہیری نے دیکھا کہ فلیور صحیح طور پر نہیں کھا رہی تھی۔ وہ تو جیسے اپنے کھانے سے کھیل رہی تھی اور ہر پل دو پل کے بعد کھڑکی کی طرف دیکھنے لگتی تھی۔ بہر حال، ان کے کھانے کا پہلا دور پورا ہونے سے پہلے ہی بل واپس لوٹ آیا۔ اس کے لمبے بال تیز ہوا کی وجہ بکھرے ہوئے تھے۔

''سب کچھ ٹھیک ہے۔'' اس نے فلیور کی طرف دیکھ کر کہا۔'' الوینڈر کو پہنچا دیا۔ ممی ڈیڈی نے نیک تمنائیں دیں ہیں، جینی نے تمہیں پیار بھیجا ہے، فریڈ اور جارج موئیل کی ناک میں دم کئے ہوئے ہیں۔ وہ ان کے پیچھے والے کمرے سے الّو ڈاک کے ذریعے اپنا کاروبار چلا رہے ہیں۔ تاج واپس ملنے پر وہ بے حد مسرور تھیں۔ ان کا خیال تھا کہ اب ہم انہیں یہ کبھی واپس نہیں لوٹائیں گے......''

''اوہ! تمہاری موریئل آنٹی کافی دلچسپ خاتون ہیں۔'' فلیور نے چڑچڑے انداز میں کہا اور اپنی چھڑی لہرائی جس سے گندی پلیٹیں اوپر اُٹھیں اور ہوا میں ہی ایک دوسرے کے اوپر جمع ہوگئیں۔ وہ انہیں لے کر کمرے سے باہر نکل گئی۔

''ڈیڈی نے بھی ایک تاج بنایا ہے۔'' لونا نے کہا۔'' دراصل یہ تاج سے بڑھ کر ہے۔''

رون کی نگاہ ہیری سے ملی اور وہ مسکرایا۔ ہیری جانتا تھا کہ اسے ژینوفیلیس کے گھر پر وہ عجیب وغریب دکھائی دینے والا تاج یاد آ گیا ہوگا۔

''ہاں! وہ روینہ ریون کلا کے گمشدہ تاج کو دوبارہ بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ وہ سوچتے ہیں کہ انہوں نے اب زیادہ تر بنیادی عناصر کو پہچان لیا ہے۔ بلیوگ کے پنکھ جوڑنے سے واقعی اس میں فرق دکھائی دیتا ہے......''

سامنے والے دروازے پر ایک دھما کہ ہوا۔ سب کے سر اسی طرف اُٹھ گئے۔ فلیور بھاگتی ہوئی باورچی خانے سے باہر آئی، وہ سہمی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ بل اچھل کر کھڑا ہو گیا اور اس نے اپنی چھڑی دروازے کی طرف تان لی۔ ہیری، رون اور ہرمائنی نے بھی ایسا ہی کیا۔ گرپ ہک آہستگی سے میز کے نیچے گھس کر چھپ گیا۔

''کون ہے......؟'' بل نے سخت لہجے میں پوچھا۔

''میں ریمس جون لوپن ہوں۔'' گرجتی ہوئی ہوا کے اوپر سے ایک آواز سنائی دی۔ ہیری کو خوف کے ساتھ تجسس محسوس ہوا۔ آخر کیا ہو گیا تھا؟ ''میں ایک بھیڑیائی انسان ہوں، جس کی شادی نمفاڈورا ٹونکس سے ہوئی ہے۔ تم شیل کاٹیج کے خفیہ محفاظ ہو اور تمہیں نے مجھے یہاں پتہ بتایا ہے اور ضروری حالات میں یہاں آنے کی اجازت دی ہے......''

''لوپن......'' بل بڑبڑایا اور بھاگ کر دروازہ کھول دیا۔

لوپن دہلیز پر لڑکھڑا گئے۔ ان کا چہرہ سفید تھا۔ وہ ایک سفری چوغہ اوڑھے ہوئے تھے اور ان کے سفید ہوتے ہوئے بال تیز ہوا سے بے ترتیب ہو چکے تھے۔ وہ سیدھے کھڑے ہوئے۔ کمرے میں چاروں طرف دیکھ کر یہ اطمینان کیا کہ وہاں کون کون موجود تھا؟ پھر وہ زور سے چیخے۔

''بیٹا ہوا ہے، ہم نے اس کا نام ٹیڈ رکھا ہے، ڈور کے باپ کے نام پر......''

ہرمائنی چیخ اُٹھی۔

''کیا ٹونکس کے ہاں......ٹونکس کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے؟''

''ہاں...... ہاں! لڑکا پیدا ہوا ہے۔'' لوپن چیختے ہوئے بولے۔ میز کے چاروں طرف خوشی بھری آوازیں اور فرحت بھری آہیں سنائی دینے لگیں۔

''مبارک ہو!'' ہرمائنی اور فلیور دونوں چلائیں۔

''اوہ لڑکا......'' رون نے ایسے انداز میں کہا جیسے اس نے ایسی بات پہلے کبھی نہ سنی ہو۔

''ہاں ہاں......لڑکا!'' لوپن نے دوبارہ کہا جو خوشی سے پھولے نہ سما رہے تھے۔ وہ میز کے چاروں طرف بھاگے اور ہیری کو گلے سے لگایا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے گیرم مالڈ پیلس کے تہہ خانے والے باورچی خانے میں کبھی ان کے درمیان جھگڑا ہی نہ ہوا ہو......

''تم اس کے قانونی سرپرست بنو گے!'' انہوں نے ہیری کو چھوڑتے ہوئے کہا۔

''مم......میں......؟'' ہیری ہکلایا۔

''تم......تم! ظاہر ہے کہ ڈورا بھی تیار ہے، تم سے اچھا کون ہو سکتا ہے؟''

''میں......ہاں......واہ......''

ہیری کو تعجب، خوشی اور حیرت کا ملا جلا احساس ہوا۔ اب بل بٹر بیئر کی بوتلیں لینے چلا گیا اور فلیور لوپن کو مشروب کیلئے روک رہی تھی۔

''میں زیادہ دیر تک نہیں رک سکتا۔ مجھے فوری طور پر واپس لوٹنا ہوگا'' لوپن نے کہا اور ان سب کی طرف ایک بار پھر مسکرا کر دیکھا۔ لوپن کی عمر برسوں کم لگ رہی تھی۔ ''شکریہ بل...... شکریہ!''

بل نے تیزی سے سب کیلئے جام بھر دیئے۔ سب نے کھڑے ہو کر نومولود ٹیڈ کی صحت کے نام پر جام اُٹھائے۔

''ٹیڈ ریمس لوپن...... اس کا نام ہے۔'' لوپن نے کہا۔ ''جو آگے چل کر ایک قابل جادوگر بنے گا۔''

''وہ کیسا دکھائی دیتا ہے، ریمس؟'' فلیور اشتیاق بھرے لہجے میں بولی۔

''میرا خیال ہے کہ وہ ڈورا جیسا دکھائی دیتا ہے مگر اس کے خیال سے وہ میرے جیسا دکھائی دیتا ہے، زیادہ بال نہیں ہیں، جب وہ پیدا ہوا تھا تو اس کے بال سیاہ دکھائی دے رہے تھے مگر قسم سے ایک گھنٹے بعد ہی ان کا رنگ سرخ ہو گیا تھا۔ شاید میرے لوٹنے تک وہ سنہرے ہو چکے ہوں۔ اینڈرومیڈا کہتی ہے کہ ٹونکس کے بالوں کا رنگ بھی پیدا ہونے کے بعد یونہی بدلتا رہتا تھا۔'' انہوں نے اپنا جام خالی کر دیا۔ ''اوہ تو پھر ٹھیک ہے، بس ایک اور......'' انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا جب بل ان کا جام دوبارہ بھرنے لگا۔

ہوا کے تیز تھپیڑے مکان کی دیواروں سے ٹکراتے رہے۔ آگ کے شعلے اچھلتے رہے اور لکڑیوں کے تڑکنے کی آوازیں آتی رہی۔ جلد ہی بل نے ایک اور بوتل کھول رہا تھا۔ لوپن کی خبر سن کر وہ سب آپے سے باہر ہو رہے تھے۔ نئی زندگی کی خبر بے حد خوشیوں بھری تھی۔ اس جشن کے ماحول کا اثر صرف غوبلن پر ہی نہیں پڑا اور کچھ دیر بعد وہ چھپ کر اپنے بیڈروم کی طرف چل دیا۔ جس میں وہ اب تنہا رہتا تھا۔ ہیری نے سوچا کہ صرف اسی نے دیکھا تھا جب تک کہ اس نے بل کی نظروں کو غوبلن کا تعاقب کرتے ہوئے نہیں دیکھ لیا۔

''نہیں...... نہیں...... مجھے واقعی واپس جانا چاہئے۔'' بالآخر لوپن نے مزید جام لینے سے نکار کرتے ہوئے کہا۔ وہ اُٹھ کر کھڑے ہوئے اور اپنا سفری چوغہ دوبارہ اوڑھ لیا۔ ''الوداع!...... الوداع! میں کچھ ہی دنوں میں اس کی تصویریں لانے کی کوشش کروں گا۔ وہ سب یہ جان کر بہت خوش ہوں گے کہ میں تم سے مل آیا ہوں......''

انہوں نے اپنے چوغے کی ڈوری کھینچی اور اور رخصت لینے کیلئے خواتین کو گلے لگایا اور مردوں سے مصافحہ کیا اور مسکراتے ہوئے اندھیری رات میں کھو گئے۔

''قانونی سرپرست ہیری!'' بل نے کہا جب وہ ایک ساتھ باورچی خانے میں گئے اور میز صاف کرنے میں مدد کرنے لگے۔ ''سچ مچ! یہ بڑی فخر کی بات ہے، مبارک ہو ہیری!''

جب ہیری اپنے ہاتھ کے خالی پیالوں کو نیچے رکھ رہا تھا تو بل نے اندر آتے ہوئے دروازہ بند کر دیا۔ اس سے باقی لوگوں کی

آوازیں آنا بند ہوگئیں جو لوپن کے جانے کے بعد بھی جشن منا رہے تھے۔

''میں تنہائی میں تم سے بات کرنا چاہتا ہوں، ہیری! جب گھر میں اتنے سارے لوگ رہ رہے ہوں تو موقع پانا آسان نہیں ہوتا ہے۔''

بل جھجکا۔

''ہیری! تم گرپ ہک کے ساتھ کوئی منصوبہ سازی کر رہے ہو؟''

وہ ایک بات تھی، سوال نہیں......اس لئے ہیری نے اس سے انکار نہیں کیا۔ وہ صرف بل کی طرف دیکھتا رہا اور انتظار کرتا رہا۔

''میں غوبلن نسل کو اچھی طرح جانتا ہوں۔'' بل نے کہا۔ ''ہوگورٹس سے نکلنے کے بعد میں گرنگوٹس میں کام کرتا رہا ہوں۔ جہاں تک جادوگروں اور غوبلن نسل کے درمیان دوستی ہوسکتی ہے، میرے غوبلن دوست ہیں...... یا کم از کم میں کچھ غوبلن افراد کو اچھی طرح سے جانتا ہوں۔'' ایک بار پھر بل جھجکا۔ ''ہیری! تم گرپ ہک سے کیا چاہتے ہو؟ اور تم بدلے میں اسے کیا دینے کا وعدہ کیا ہے؟''

''یہ بات میں تمہیں نہیں بتا سکتا۔'' ہیری نے کہا۔ ''معافی چاہتا ہوں بل!''

ان کے عقب میں باورچی خانے کا دروازہ کھلا اور فلیور کچھ اور گندے برتن اندر رکھنے کیلئے چلی آئی تھی۔

''ذرا ٹھہرو......'' بل نے اس سے کہا۔ ''بس ایک منٹ!''

وہ واپس باہر چلی گئی۔ بل نے دوبارہ دروازہ بند کر دیا۔

''مجھے تم سے بس یہ کہنا ہے۔'' بل نے جلدی سے آگے کہا۔ ''اگر تم نے گرپ ہک کے ساتھ کسی قسم کا وعدہ کیا ہے اور خاص طور پر اگر اس میں خزانہ شامل ہے تو تمہیں بے حد ہوشیار رہنا چاہئے، آنکھیں کھول کر رکھنا چاہئے، ملکیت در ملکیت، ادائیگی اور واپسی کے معاملے میں غوبلن نسل کے افکار انسانوں جیسے بالکل نہیں ہوتے ہیں......''

ہیری تھوڑا پریشان ہوگیا جیسے اس کے وجود میں کوئی چھوٹا سانپ بیدار ہوگیا ہو۔

''تمہارا کہنے کا کیا مطلب ہے؟'' اس نے پوچھا۔

''ہم ایک مختلف النوع قسم کی جادوئی مخلوق کے بارے میں بات کر رہے ہیں۔'' بل نے کہا۔ ''جادوگروں اور غوبلن لوگوں کے درمیان صدیوں سے بہت گہرے سانحات ہوئے ہیں......مگر جادوئی تاریخ ایک مطالعہ نامی کتاب میں تمہیں وہ سب باتیں مل جائیں گی، غلطیاں دونوں اطراف سے ہوئی ہیں اور میں کبھی یہ دعویٰ نہیں کروں گا کہ جادوگر بے قصور ہیں۔ بہرحال، کچھ غوبلن ایسا سوچتے ہیں اور گرنگوٹس میں کام کرنے والے غوبلن تو خاص طور پر ایسا ہی سوچتے ہیں کہ سونے اور خزانوں کے معاملے میں جادوگروں پر بھروسہ نہیں کیا جا سکتا ہے، ان کے لحاظ سے جادوگر نسل ان کے ملکیتی حق کا احترام نہیں کرتی ہے......''

''مگر میں کرتا ہوں......'' ہیری نے بولنا شروع کیا ہی تھا کہ بل نے جھٹکے سے سر ہلا دیا۔

’’تم سمجھ نہیں پا رہے ہو، ہیری! کوئی بھی نہیں سمجھ سکتا۔ جب تک کہ وہ غوبلن کے ساتھ رہا ہو۔غوبلن کیلئے کسی نوادر کا صحیح مالک اسے خریدنے والا نہیں بلکہ بنانے والا ہوتا ہے، اس طرح غوبلن افراد کے حساب سے ان کے تحت بنائی گئی تمام چیزیں ان کی ہی ملکیت میں رہتی ہیں۔‘‘

’’مگر وہ انہیں بیچ دیں اور کوئی انہیں خرید لے......؟‘‘

’’تو وہ ایسا تصور کرتے ہیں کہ انہوں نے وہ چیز خریدار کو محض کرایے پر دی تھی، بہرحال، غوبلن کی بنائی ہوئی چیزیں جادوگروں کی ایک پشت سے دوسری پشت تک وراثت میں چلنے پر انہیں سخت تکلیف ہوتی ہے۔تم نے گرپ ہک کا چہرہ دیکھا تھا جب تاج اس کی آنکھوں کے سامنے کھلا تھا، اسے یہ پسند نہیں آیا۔شاید وہ سوچتا ہے کہ جیسا کہ اس کے ہم نسل لوگ سوچتے ہیں خریدار کی موت کے بعد اس نوادر کو بنانے والے غوبلن کو واپس لوٹا دینا چاہئے۔ وہ یہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ ہم اور زیادہ دولت دیئے بغیر غوبلن کی بنائی ہوئی چیزیں رکھتے ہیں اور دوسری پشت تک پہنچاتے ہیں تو یہ سراسر چوری اور بددیانتی ہے۔‘‘

ہیری کو اب بھیانک احساس ہو رہا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ بل جو کہہ رہا تھا کیا اس نے اس سے زیادہ اندازہ لگا لیا تھا۔

’’ہیری! میں بس اتنا کہہ رہا ہوں۔‘‘ بل نے سیٹنگ روم میں جانے والے دروازے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔ ’’کہ تمہیں غوبلن سے وعدہ کرتے وقت نہایت محتاط رہنا چاہئے، گرنگوٹس میں گھس کر چوری کر لینا کم خطرناک بات ہے جبکہ کسی غوبلن سے کیا گیا وعدہ توڑنا اسے کہیں زیادہ خطرناک بات ہے......‘‘

’’ٹھیک ہے!‘‘ ہیری نے کہا جب بل نے دروازہ کھولا۔ ’’شکریہ!...... ہاں! میں یہ بات یاد رکھوں گا......‘‘

جب وہ بل کے پیچھے پیچھے باقی لوگوں کے پاس جانے لگا تو اس کے دماغ میں ایک عجیب خیال آیا جو غیر معمولی طور پر جام چڑھانے کے باعث ہی آیا ہوگا۔ وہ ٹیڈ لوپن کا اتنا ہی لاپرواہ قانونی سرپرست بننے جا رہا تھا جتنا کہ سیریس بلیک اس کا قانونی سرپرست تھا......

☆☆☆☆

چھبیسواں باب

# گرنگوٹس بینک

ان کی منصوبہ بندی مکمل ہو چکی تھی، ان کی تیاریاں پوری ہو چکی تھیں، سب سے چھوٹے بیڈ روم میں آتشدان کے شلف پر کانچ کی ایک چھوٹی بوتل رکھی تھی۔ اس میں ایک لمبا، روکھا سیاہ بال رکھا تھا (جسے ہرمائنی نے اس سوئیٹر سے نکالا تھا جو وہ مفلوائے کی حویلی میں پہنے ہوئے تھی)

''اور تم اس کی اصلی چھڑی استعمال کرو گی۔'' ہیری نے اخروٹ کی لکڑی کی چھڑی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ''میرا خیال ہے کہ تم بالکل اصلی ہی لگو گی۔''

چھڑی اُٹھاتے ہوئے ہرمائنی سہمی سہمی سی دکھائی دے رہی تھی جیسے یہ اسے کاٹ لے گی۔

''میں اس چھڑی سے نفرت کرتی ہوں۔'' وہ دھیمی آواز میں بولی۔ ''میں اس سے واقعی نفرت کرتی ہوں۔ یہ بالکل غلط محسوس ہوتی ہے۔ یہ میرے لئے ٹھیک کام نہیں کرتی ہے...... یہ کچھ حد تک اسی کی طرح ہے۔''

ہیری کو اچانک یاد آ گیا کہ جب اس نے خاردار جھاڑی کی لکڑی والی چھڑی کے بارے میں کہا تھا کہ یہ صحیح کام نہیں کرتی ہے تو ہرمائنی نے اس بات کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ اس نے زور دے کر کہا تھا کہ وہ ریاضت کرتا رہے کیونکہ یہ ہیری کا وہم تھا کہ یہ چھڑی اس کی پرانی چھڑی جتنا اچھا کام نہیں کر رہی ہے۔ بہر حال، ہیری نے ہرمائنی کو اسی کا مشورہ واپس نہ لوٹانے کا فیصلہ کیا۔ گرنگوٹس پر حملہ کرنے کے ٹھیک پہلے والی شام کو اسے دشمن بنانا ٹھیک نہیں تھا۔

''شاید اس سے تمہیں اس کی اداکاری نبھانے میں مدد ملے گی۔'' رون نے کہا۔ ''سوچو تو سہی! اس چھڑی نے کتنا کچھ کیا ہے......؟''

''یہی تو میں کہہ رہی ہوں۔'' ہرمائنی نے کہا۔ ''یہی وہ چھڑی ہے، جس سے نیول کے ماں باپ اور نجانے کتنے لوگوں کو تشدد کا نشانہ بنایا گیا ہے؟ یہی وہ چھڑی ہے جس نے سیریس کو ہلاک کیا تھا......''

ہیری نے اس کے بارے میں نہیں سوچا تھا۔ اس نے چھڑی کو دیکھا اور اس کے ذہن کے پردوں پر سیریس کا چہرہ ابھر آیا۔ اس

کے دل میں اسے توڑنے کی شدید خواہش ابھری۔ وہ گری فنڈر کی تلوار سے اس کے دوٹکڑے کر دینا چاہتا تھا جواس وقت سامنے دیوار سے لگی ہوئی تھی۔

''مجھے میری چھڑی کی کمی کا احساس ہوتا ہے۔'' ہرمائنی نے غمگین انداز میں کہا۔ ''کاش مسٹر الوینڈر میرے لئے ایک نئی چھڑی بنا دیتے۔''

مسٹر الوینڈر نے اسی صبح لونا کیلئے ایک نئی چھڑی بھیجی تھی۔ لونا اس وقت پیچھے والے صحن میں تھی اور شام کے سورج میں نئی چھڑی کی صلاحیتوں کا جائزہ لے رہی تھی۔ ڈین، جس کی چھڑی راہزن گروہ نے لے لی تھی، تھوڑا مایوس دکھائی دے رہا تھا۔
ہیری نے شفینی چھڑی کی طرف دیکھا جو کبھی ڈریکوملفوائے کی ہوا کرتی تھی۔ اسے یہ جان کر حیرانگی اور خوشی ہوئی کہ اس کیلئے یہ ہرمائنی کی پرانی چھڑی جتنی ہی شاندار تھی اور اچھے انداز میں کام کر رہی تھی۔ الوینڈر نے انہیں چھڑیوں کی مخفی خوبیوں اور صفات کے بارے میں جو کچھ بتایا تھا، اسے یاد کر کے ہیری نے سوچا کہ ہرمائنی کا مسئلہ یہ تھا کہ اس نے اخروٹ کی چھڑی کو جیتا نہیں تھا، اس نے اسے بیلاٹرکس سے خود نہیں چھینا تھا۔
بیڈروم کا دروازہ کھلا اور گرپ ہک داخل ہوا۔ ہیری کا ہاتھ خود بخود تلوار کے دستے پر پہنچ گیا اور اسے اپنے قریب کھینچ لیا مگر فوراً ہی وہ ایسا کرنے پر افسوس کرنے لگا۔ اس نے دیکھا کہ غوبلن نے یہ دیکھ لیا تھا۔ اس الجھن بھرے لمحے سے دھیان ہٹانے کیلئے وہ بولا۔
''ہم آخری منٹ کی تیاری کر رہے ہیں، گرپ ہک! ہم بل اور فلیور کو بتا دیا ہے کہ ہم کل روانہ ہو رہے ہیں۔ ہم نے اس سے یہ بھی کہہ دیا ہے کہ وہ ہمیں رخصت کرنے صبح سویرے بالکل نہ بیدار ہوں!''
وہ اس بات پر متفق تھے کہ جانے سے پہلے ہرمائنی کو بیلاٹرکس کا بھیس بدلنا تھا۔ بل اور فلیور ان کے مخفی منصوبے کے بارے میں جتنا کم جان پائیں یا شک کریں، اتنا ہی اچھا ہوگا۔ انہوں نے یہ بھی واضح کر دیا تھا کہ وہ واپس نہیں لوٹیں گے۔ چونکہ اب پارکنس کا پرانا خیمہ اس رات ان کے پاس سے جا چکا تھا جب راہزن گروہ نے انہیں پکڑا تھا۔ اس لئے بل نے انہیں اور خیمہ دے دیا۔ یہ اب اس بیگ میں سمٹ ہو چکا تھا جسے ہرمائنی نے جراب میں ٹھونس کر راہزن گروہ سے محفوظ رکھا تھا۔ ہیری یہ سن کر کافی متاثر ہوا تھا۔
یہ طے تھا کہ انہیں بل، فلیور، لونا اور ڈین کی کمی محسوس ہوتی رہے گی۔ ساتھ ہی گھر کے آرام دہ ماحول سے دوری بھی، جس کا لطف انہوں نے گذشتہ کچھ ہفتوں میں کھل کر اُٹھایا تھا۔ اس کے باوجود ہیری شیل کاٹیج کے رشتے سے آزاد ہونا چاہتا تھا، وہ چوری چھپے گفتگو کرتے کرتے اور چھوٹے اندھیرے بیڈروم میں بند رہ اکتا چکا تھا۔ سب سے بڑھ کر اہم بات یہ تھی کہ وہ گرپ ہک سے مستقل طور پر چھٹکارا پانا چاہتا تھا مگر گری فنڈر کی تلوار دیئے بغیر اس سے کیسے اور کب چھٹکارا پائے گا، اس سوال کا اب بھی ہیری کے پاس کوئی جواب نہیں تھا؟
وہ لوگ ایسا کیسے کریں گے؟ یہ فیصلہ کرنا ناممکن تھا کیونکہ غوبلن ہیری، رون اور ہرمائنی کو ایک دفعہ میں پانچ منٹ سے زیادہ وقت

تک شاید ہی کبھی اکیلا چھوڑتا تھا۔

''میری ممی کو اس سے سیکھنا چاہئے۔'' رون غرایا۔ جب غوبلن کی لمبی انگلیاں دروازے میں سے بار بار نمودار ہوتی رہیں۔ بل کی تنبیہ کو دھیان میں رکھتے ہوئے ہیری کو شک گزرا کہ گرپ ہک کسی قسم کی ممکنہ فریب دہی سے نبٹنے کیلئے تیار ہے۔ ہرمائنی اسے دھوکا دینے کے اتنے خلاف تھی کہ ہیری نے اس سے کوئی مشورہ ہی نہیں لیا تھا کہ غوبلن کو دھوکا دینے کا سب سے اچھا طریقہ کیا ہو سکتا ہے؟ گرپ ہک انہیں کم وقت تنہا چھوڑتا تھا اور ایک ایسے ہی نادر موقع پر کہا۔ ''ہمیں کسی طرح اس سے جان چھڑانا ہوگی، دوست!'' وہ اس سے زیادہ بات نہیں کر پایا تھا۔

ہیری کو اس رات ٹھیک سے نیند نہیں آئی۔ وہ کئی گھنٹوں تک جاگتا رہا اور اس نے سوچا کہ اسی طرح وہ جادوئی محکمے پر دھاوا بولنے سے پہلے والی رات بھر جاگتا رہا تھا۔ بہرحال، اس کے ذہن میں اس وقت کا فیصلہ تھوڑا بہت جوش وخروش پر مبنی تھا جبکہ اس وقت تناؤ اور شکوک وشبہات نے اس کے دل ودماغ کو پوری طرح جکڑ رکھا تھا جن کے ہچکولے اسے اپنے بدن میں محسوس ہو رہے تھے۔ وہ اپنے ذہن سے خوف نکال نہیں پا رہا تھا کہ سب کچھ گڑبڑ ہو جائے گا۔ وہ خود کو بار بار یقین دلاتا رہا کہ ان کی منصوبہ بندی اچھی ہے کہ گرپ ہک ان کی راہ میں آنے والی رکاوٹوں کو بخوبی جانتا ہے اور وہ اپنے سامنے آنے والی مشکلات کا سامنا کرنے کیلئے بھی پوری طرح تیار ہے مگر اس کے باوجود وہ اپنے وجود میں پریشانی محسوس کرتا رہا۔ ایک دو بار رون کے ہلنے کی آواز سنائی دی۔ اسے یقین تھا کہ وہ بھی جاگ رہا ہوگا لیکن ڈین بھی ان کے کمرے میں ہی سو رہا تھا، اس لئے ہیری، رون سے کوئی گفتگو کر نہیں پایا۔

چھ بجنے پر ان دونوں نے گہری سانس لے کر راحت محسوس کی اور اپنے اپنے بستر سے باہر نکلے۔ وہ صبح صادق کے تاریک جالے میں تیار ہوئے اور پھر خاموشی کے ساتھ باغیچے میں پہنچ گئے جہاں ہرمائنی اور گرپ ہک ملنے والے تھے، صبح سرد تھی مگر ہوا بہت کم چل رہی تھی کیونکہ مئی کا مہینہ شروع ہو چکا تھا۔ ہیری نے اوپر ستاروں کی طرف دیکھا جو اندھیرے آسمان میں ہلکے ہلکے چمک رہے تھے۔ اس نے سمندر کی لہروں کے چٹان سے ٹکرانے اور پلٹنے کی آواز سنی۔ وہ جانتا تھا کہ اسے اس آواز کی کمی بھی شدت سے محسوس ہو گی۔

اب ڈوبی کی قبر کی سرخ مٹی میں چھوٹی چھوٹی سبز کونپلیں پھوٹ رہی تھیں، ایک سال کے اندر اندر یہ ٹیلا پھولوں کے ڈھیر میں ڈھک جائے گا۔ جس سفید پتھر پر ڈوبی کا نام لکھا ہوا تھا وہ ابھی سے پرانا دکھائی دینے لگا تھا۔ اسے اب احساس ہوا کہ ڈوبی کو دفنانے کیلئے شاید اس سے زیادہ خوبصورت جگہ نہیں مل سکتی تھی مگر ہیری اسے پیچھے چھوڑنے کی بات سوچ کر غمزدہ ہو گیا تھا۔ قبر کو دیکھ کر اس نے ایک بار پھر سوچا کہ گھریلو خرس کو کس نے بتایا ہوگا کہ اسے انہیں بچانے کیلئے کہاں جانا تھا؟ اس کی انگلیاں انجانے میں ہی اپنی بندھے ہوئے بٹوے پر پہنچ گئیں۔ وہ آئینے کے اس ٹوٹے ہوئے ٹکڑے کو محسوس کر سکتا تھا جس میں سے ڈمبل ڈور کی آنکھ دکھائی دی تھی پھر دروازہ کھلنے کی آواز سے وہ گھوم گیا۔

صحن میں بیلاٹرکس لسٹرینج دھڑ دھڑاتی ہوئی ان کی طرف آ رہی تھی، اس کے ساتھ ساتھ گرپ ہک بھی تھا۔ چلتے چلتے بیلاٹرکس نے اپنی چھوٹے ہینڈ بیگ کو پرانے چوغے کی اندرونی جیب میں رکھ لیا تھا جسے وہ گیرم مالڈ پیلس سے لائی تھی حالانکہ ہیری بہت اچھی طرح جانتا تھا کہ یہ بیلاٹرکس نہیں، ہرمائنی تھی مگر پھر بھی وہ نفرت کی کپکپی کو روک نہیں پایا۔ وہ ہیری سے لمبی تھی۔ اس کے لمبے سیاہ بال کمر پر لہرا رہے تھے۔ اس کی بھاری گھنی پلکوں والی آنکھیں حقارت سے بھری ہوئی تھیں جب وہ ہیری پر پڑیں، پھر ہیری نے ہرمائنی کو بیلاٹرکس کی دھیمی آواز میں بولتے ہوئے سنا۔

''اس کا ذائقہ بہت برا تھا۔ غردے کی جڑ کے جوس سے زیادہ برا۔ ٹھیک ہے، رون! یہاں آ جاؤ، میں تمہارا حلیہ بدل دیتی ہوں......''

''ٹھیک ہے! مگر یاد رہے کہ مجھے زیادہ لمبی ڈاڑھی پسند نہیں ہے......''

''اوہ خدا کیلئے! حسین دکھائی دینے کی پرواہ مت کرو......''

''وہ بات نہیں ہے مگر یہ راستے میں آ جاتی ہے، میری ناک تھوڑی چھوٹی کر دینا۔ اسے اسی طرح کر دو جس طرح پچھلی بار کیا تھا۔''

ہرمائنی آہ بھرتے ہوئے کام کرنے لگی۔ رون کو اعضاء کا روپ بدلتے ہوئے وہ دھیرے دھیرے بڑبڑا رہی تھی۔ رون کو بالکل ہی نقلی حلیہ دیا جا رہا تھا اور انہیں یقین تھا کہ بیلاٹرکس کی خطرناک چھڑی کے زخم اسے بچانے کا کام کر لیں گے۔ ہیری اور گرپ ہک غیبی چوغے کے نیچے چھپنے والے تھے۔

''یہ لو!'' ہرمائنی نے کہا۔ ''اب یہ کیسا دکھائی دے رہا ہے ہیری؟''

بدلے ہوئے حلیئے کے باوجود رون کسی حد تک پہچانا جا رہا تھا مگر ہیری کو محسوس ہوا ایسا شاید اس لئے ہے کیونکہ وہ اسے بہت اچھی طرح پہچانتا تھا۔ رون کے بال اب لمبے اور لہریہ ہو چکے تھے۔ اس کی موٹی بھوری ڈاڑھی اور مونچھیں تھیں۔ اس کے چہرے پر ایک بھی جھائی باقی نہیں تھی، چھوٹی چوڑی ناک اور گھنی بھنوئیں تھیں۔

''دیکھو! یہ میری پسند کا تو نہیں ہے مگر کام چلے گا۔'' ہیری نے کہا۔ ''تو پھر چلیں؟''

ان تینوں نے مڑ کر شیل کاٹج کی طرف دیکھا جو دھندلاتے ستاروں کے نیچے اندھیرے میں خاموش کھڑا تھا پھر وہ مڑے اور سرحدی دیوار کے پار جانے لگے تاکہ خفیہ محافظ کے جادوئی حصار سے دور نکل جائیں اور آسانی سے غائب اُڑان بھر سکیں۔ گیٹ کے باہر پہنچنے کے بعد گرپ ہک بولا۔

''ہیری پوٹر! میرا خیال ہے کہ مجھے اب ناراض ہو جانا چاہیے۔''

ہیری جھک گیا اور غوبلن اس کی کمر پر سوار ہو گیا، اس نے اپنے ہاتھ ہیری کے گلے گرد باندھ لئے۔ وہ وزنی نہیں تھا مگر ہیری کو

غوبلن کا طریقہ ناپسند تھا جو اسے بڑی طاقت سے جکڑے ہوئے کہا۔ ہرمائنی نے اپنے بیگ میں سے غیبی چوغہ نکال کر ان دونوں پر ڈال دیا۔

''بہت شاندار!'' اس نے کہا اور ہیری کو پیروں کو دیکھنے کیلئے نیچے جھکی۔ ''ٹھیک ہے، مجھے کچھ دکھائی نہیں دے رہا ہے...... چلو اب چلتے ہیں!''

ہیری گرپ ہک کو کندھوں پر بٹھائے ہوئے اپنی جگہ پر گھوما اور پوری طاقت سے لیکی کالڈرن نامی شراب خانے کے بارے میں سوچا جہاں سے جادوئی بازار کا راستہ جاتا تھا۔ جب وہ گھپ اور دم گھٹ اندھیرے میں پہنچے تو غوبلن نے اس کے جسم اپنی جکڑ اور کس دی۔ کچھ ہی پل بعد ہیری کے پاؤں فٹ پاتھ پر ٹکرائے۔ اس نے آنکھیں کھول کر دیکھا کہ وہ چیئرنگ کراس روڈ پر کھڑے تھے۔ ماگلو صبح سویرے بیزاری اور خوابیدہ تاثرات کے ساتھ تیزی سے ان کے پاس سے گزر رہے تھے۔ انہیں وہاں ایک چھوٹے بار کی موجودگی کا احساس تک نہیں ہو رہا تھا۔

لیکی کالڈرن بار قریباً پورا خالی تھا۔ جھکی کمر اور پوپلے منہ والا کبڑا جادوگر ٹام اس بار کا مالک تھا اور وقت بار کے کاؤنٹر کے پیچھے گلاس چمکا رہا تھا۔ دو جادوگر دور والے کونے میں آہستہ آہستہ گفتگو کر رہے تھے۔ ہرمائنی کو دیکھتے ہی وہ اندھیرے میں چھپ گئے۔

''مادام لسٹرینج!'' ٹام بڑبڑایا اور ہرمائنی کے پاس سے گزرتے ہوئے اس نے اپنا سر جھکایا۔

''صبح بخیر!'' ہرمائنی نے جواب دیا۔ جب ہیری گرپ ہک کے ساتھ چوغہ کے نیچے آگے بڑھا تو اس نے دیکھا کہ ٹام ہرمائنی کے طرزِ عمل پر متحیر کھڑا تھا۔

''کچھ زیادہ ہی مہربانی دکھا رہی ہو۔'' ہیری نے ہرمائنی کے کان میں سرگوشی کی۔ جب وہ بار سے گزر کر عقبی چھوٹے احاطے میں پہنچے۔ ''تمہیں تو لوگوں کے ساتھ اس طرح کا سلوک کرنا چاہئے جیسے وہ کوئی کیڑے مکوڑے ہوں، سمجھی!''

''ٹھیک ہے...... ٹھیک ہے!''

ہرمائنی نے بیلاٹرکس کی چھڑی باہر نکالی اور سامنے دیوار کی ایک اینٹ پر ٹھونکی۔ فوراً اینٹ ہلنے اور گھومنے لگی۔ ان کے دیکھتے ہی دیکھتے ایک سوراخ نمودار ہونے لگا جو چوڑا ہوتا چلا گیا۔ آخر کار ایک طرح کا محرابی دروازہ بن گیا جس سے وہ اس پیوندلگی تنگ سڑک پر پہنچ سکتے تھے جو جادوئی بازار کہلاتی تھی۔

وہاں بہت خاموش ماحول تھا، دکانیں کھلنے کا وقت ابھی ہوا ہی تھا اور خریدار کہیں دکھائی نہیں دے رہے تھے۔ بل دار پتھریلی سڑک اب کافی بدل چکی تھی، جب ہیری ہوگورٹس میں اپنے سال کے آغاز میں یہاں آیا تھا تب یہاں کافی ہجوم بھرا رہتا تھا۔ اب تو بہت سی دکانیں بند ہوگئی تھیں۔ کئی کھڑکیاں کے اوپر چسپاں اشتہاروں پر ہیری کا چہرہ گھور رہا تھا۔ جس پر لکھا ہوا تھا۔

'درجہ اوّل کا مطلوب!'

دروازے کے قریب کئی پھٹے حال لوگ بیٹھے ہوئے تھے، وہ گزرنے والوں سے سونے کی بھیک مانگ رہے تھے اور یہ دعویٰ کر رہے تھے کہ وہ واقعی جادوگر ہیں۔ایک آدمی کی آنکھوں خون سے لتھڑی ہوئی پٹی بندھی ہوئی تھی۔

جب وہ سڑک پر آگے پہنچے تو بھکاریوں نے ہرمائنی کو دیکھا۔وہ اسے دیکھتے ہی جیسے دہل گئے اور اپنے چہروں پر نقاب کھینچ کر جتنی تیزی سے بھاگ سکتے تھے، بھاگ کھڑے ہوئے۔ ہرمائنی نے ان کی طرف حیرانگی سے دیکھا جب تک کہ خون سے لتھڑی پٹی والا شخص لڑکھڑاتا ہوا اس کے راستے میں نہیں آ گیا۔

''میرے بچے!'' وہ اس کی طرف انگلی اُٹھا کر گرجا۔اس کی آواز تیکھی تھی اور وہ بے حال لگ رہا تھا۔''میرے بچے کہاں ہیں؟ اس نے ان کے ساتھ کیا کیا؟تم جانتی ہو......تم جانتی ہو!''

''میں واقعی......'' ہرمائنی ہکلائی۔

وہ آدمی اس پر کودا اور اس کے گلے کی طرف ہاتھ بڑھانے لگا۔اسی وقت ایک دھماکہ ہوا اور سرخ روشنی کے دھماکے ساتھ وہ پیچھے کی طرف زمین پر جا گرا اور بیہوش ہو گیا۔رون کی چھڑی اب بھی تنی ہوئی اور اس کی ڈاڑھی کے پیچھے سکتے کی سی کیفیت جھلک رہی تھی سڑک کی دونوں طرف کھڑکیوں پر چہرے دکھائی دے رہے تھے۔حالانکہ خوشحال دکھائی دینے والے کچھ لوگوں نے جو قریب سے گزر رہے تھے اپنے چوغے سمیٹے اور آہستہ آہستہ وہاں چلے گئے جیسے وہ اس جگہ سے دور جانے کیلئے بے قرار ہوں۔

جادوئی بازار میں ان کی آمد اس سے زیادہ ڈرامہ انگیز نہیں ہو سکتی تھی۔ایک پل کیلئے تو ہیری نے سوچا کہ اس وقت یہاں سے واپس لوٹ جانا چاہئے تاکہ وہ کئی الگ منصوبہ بندی سوچ کر یہ کام کریں۔ بہرحال، اس سے پہلے کہ وہ قدم اُٹھا پائیں یا آپس میں گفتگو کر سکیں، انہیں عقب سے ایک چیخ سنائی دی۔

''ارے مادام لسٹرینج!''

ہیری گھوما اور اس نے گرپ ہک نے ہیری کے گلے پر اپنی گرفت مضبوط کر دی۔جھاڑی جیسے سرمئی سفید بالوں والا ایک اونچا، دبلا جادوگر ان کی طرف ڈگ بھرتا ہوا آ رہا تھا، اس کی لمبی ناک نوکیلی تھی۔

''یہ ٹریورس ہے۔'' غوبلن نے ہیری کے کان میں بڑبڑا کر بتایا۔مگر اس پل ہیری یہ نہیں سوچ پایا کہ ٹریورس کون تھا۔ ہرمائنی پوری طرح سے تن کر کھڑی ہوئی اور جتنی حقارت سے بول سکتی تھی، بولی۔''اور تم کیا چاہتے ہو؟''

ٹریورس ٹھٹک کر وہیں رُک گیا، ظاہر ہے کہ اسے ناگوار گزرا تھا۔

''یہ بھی مرگ خور ہے!'' گرپ ہک نے کہا اور ہیری نے ہرمائنی کے کان میں سرگوشی کر کے اسے بتایا۔

''میں تو صرف تمہاری خبر گیری کرنا چاہتا تھا۔'' ٹریورس نے ٹھنڈے لہجے میں کہا۔''لیکن اگر میری موجودگی سے تمہیں کوئی دقت نہ ہو رہی ہو......''

ہیری نے اب اس کی آواز پہچان لی تھی، ٹریورس ان مرگ خوروں میں سے ایک تھا جو زینوفیلیس کے گھر میں آئے تھے۔

''نہیں نہیں...... بالکل نہیں ٹریورس!'' ہرمائنی نے جلدی سے کہا اور اپنی غلطی تلاش کرنے کی کوشش کی۔ ''تم کیسے ہو؟''

''تمہیں اس طرح باہر گھومتے ہوئے دیکھ کر حیران ہوں، بیلاٹرکس!''

''سچ مچ...... کیوں؟'' ہرمائنی نے پوچھا۔

''دیکھو! میں نے سنا تھا......'' ٹریورس کھانستے ہوئے بولا۔ ''ملفوائے کی حویلی میں رہنے والوں کو وہاں قید کر دیا گیا ہے، وہاں سے...... وہاں سے...... اس کے بھاگ نکلنے کی وجہ سے......''

ہیری دل میں دعا کرنے لگا کہ ہرمائنی اپنے دماغ کا استعمال کرے۔ ٹریورس کی بات سچ تھی تو بیلاٹرکس اس طرح سرعام نہیں گھوم سکتی تھی......

''تاریکیوں کے شہنشاہ ان لوگوں کو معاف کر دیتے ہیں جنہوں نے ماضی میں ان کی بہت وفاداری سے خدمت کی ہے۔'' ہرمائنی نے بیلاٹرکس کے لچھے دار انداز کی شاندار نقل اتاری تھی۔ ''ٹریورس! شاید تمہارے بارے میں ان کے خیالات اتنے اچھے نہیں ہوں گے، جتنے کہ میرے بارے میں ہیں......''

حالانکہ مرگ خور ناراض اور شک بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ یہ سن کر اس کا شک کم ہو گیا۔ اس نے اس آدمی کی طرف دیکھا جسے رون نے ابھی ابھی بیہوش کر دیا تھا۔

''وہ تمہیں کیوں پریشان کر رہا تھا؟''

''اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اب وہ دوبارہ ایسا نہیں کرے گا۔'' ہرمائنی ٹھنڈے پن سے بولی۔

''اس طرح کے بغیر چھڑی والے لوگ کافی مشکل کھڑی کر سکتے ہیں۔'' ٹریورس نے کہا۔ ''مجھے ان کے بھیک مانگنے سے کوئی پریشانی نہیں ہے مگر ان میں سے ایک نے گذشتہ ہفتے مجھ سے درخواست کی میں محکمے میں اس کی معاملے کی سفارش کروں، وہ کہنے لگی۔ میں ایک جادوگرنی ہوں، میں ایک جادوگرنی ہوں۔ میں آپ کے سامنے ثابت کر سکتی ہوں......'' اس نے چرچرا کر اس کی نقل اتاری اور پھر اپنی آواز میں بولا۔ ''اسے محسوس ہو رہا تھا جیسے میں اسے اپنی چھڑی دے دوں گا۔'' ٹریورس نے اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا۔ ''ویسے تم اس وقت کس کی چھڑی استعمال کر رہی ہو، بیلاٹرکس؟ میں نے سنا تھا کہ تمہاری چھڑی......''

''میری چھڑی اب بھی میرے پاس ہے۔'' ہرمائنی نے سرد لہجے میں بیلاٹرکس کی چھڑی اُٹھاتے ہوئے کہا۔ ''ٹریورس! میں نہیں جانتی کہ تم نے یہ افواہیں کہاں سے سنی ہیں مگر تمہیں بہت غلط خبریں دی گئی ہیں......''

یہ سن کر ٹریورس تھوڑا چونک گیا اور رون کی طرف مڑا۔

''تمہارا دوست کون ہے؟ میں اسے پہچان نہیں پایا؟''

''یہ ڈریگومرڈ سپارڈ ہے۔'' ہرمائنی نے کہا۔ انہوں نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ رون کو غیر ملکی بتانا سب سے محفوظ رہے گا۔ ''یہ بہت کم انگریزی بول پاتا ہے لیکن تاریکیوں کے شہنشاہ کے عزائم کا گرویدہ ہے۔ وہ ٹرانسلوانیہ سے ہماری نئی حکومت دیکھنے کیلئے آیا ہے۔''

''کیا واقعی......؟ آپ کیسے ہیں ڈریگومر؟''

''کھاپ خیسے!'' رون نے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

ٹریورس نے اپنی دو انگلیاں آگے بڑھائی اور رون سے اس طرح ہاتھ ملایا جیسے اپنے ہاتھ گندے ہونے سے بچا رہا ہو۔

''اتنی صبح صبح کون سی چیز تمہیں اور تمہارے اوہ......گرویدہ دوست......کو جادوئی بازار میں کھینچ لائی ہے؟'' پھر ٹریورس اس کی طرف مڑ کر بولا۔

''مجھے گرنگوٹس جانا ہے......'' ہرمائنی نے کہا۔

''اوہ مجھے بھی وہیں جانا ہے۔'' ٹریورس نے کہا۔ ''سونا......غلیظ سونا......ہم اس کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتے۔ بہرحال، مجھے لمبی انگلیوں والے دوستوں سے تعلق بنانے کی ضرورت پر اظہار مذمت ہوتا ہے۔''

ہیری کو محسوس ہوا کہ یہ سننے کے بعد گرپ ہک کے ہاتھ اس کے گلے پر زیادہ جکڑ گئے تھے۔

''تو چلیں......'' ٹریورس نے ہرمائنی کو آگے بڑھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

ہرمائنی کے پاس اس کے ساتھ چلنے کے سوا اور کوئی چارہ نہیں تھا۔ وہ جادوئی بازار کی سڑک پر اس طرف چل دیئے جہاں جادوگروں کا گرنگوٹس بینک تھا جو ایک بڑی برف جیسی سفید عمارت میں تھا جو باقی دکانوں کے مقابلے کہیں اونچا دکھائی دیتا تھا۔ رون اس کے پہلو میں چلنے لگا اور ہیری اپنی کمر پر لادے غوبلن ان کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا۔

انہیں یہ امید بھی نہیں تھی کہ گرنگوٹس جاتے ہوئے ایک ہوشیار نگران مرگ خور ان کے ساتھ لگ جائے گا اور سب سے بری بات یہ تھی کہ ٹریورس، بیلاٹرکس کے بھیس والی ہرمائنی کے پہلو میں چل رہا تھا۔ اس لئے ہیری، ہرمائنی یا رون آپس میں کوئی بات چیت بھی نہیں کر سکتے تھے۔ جلد ہی وہ سنگ مرمر کی سیڑھیوں کے نیچے جا پہنچے۔ جو کانسی کے بڑے دروازے کی طرف جاتی تھیں۔ پہلے یہاں داخلی راستے کے دونوں طرف غوبلن مخصوص وردی میں کھڑے رہتے تھے مگر جیسا کہ گرپ ہک نے انہیں پہلے ہی خبردار کر دیا تھا۔ اب ان کی جگہ پر دو جادوگر کھڑے تھے جب کے ہاتھوں میں لمبی، پتلی اور سنہری چھڑی تھی۔

''اوہ تفتیشی راست چھڑی!'' ٹریورس نے ڈرامائی انداز میں آہ بھرتے ہوئے کہا۔ ''کتنی بچگانہ......مگر ایماندار......''

اس نے سیڑھیوں کے اوپر جا کر دونوں جادوگروں کو دیکھ کر سر ہلایا جنہوں نے سنہری چھڑی اُٹھا کر اس کے بدن کے دونوں گھمائی۔ ہیری جانتا تھا کہ یہ چھڑی پوشیدہ سحر اور جادوئی آلات کو پکڑ لیتی ہے۔ ہیری جانتا تھا کہ اس کے پاس صرف کچھ ہی سیکنڈ تھے، اس لئے ڈریکو والی چھڑی باری باری دونوں پہریداروں کی طرف کرتے ہوئے وہ بڑبڑایا۔ ''گومگوستم......''

ٹریورس کا دھیان اس طرف نہیں گیا، وہ تو اس وقت کانسی کے دروازے کے اندر والے ہال کو دیکھ رہا تھا۔ جادوئی کلمے کے ٹکراتے ہی دونوں پہریدار ہلکے سے لرزے۔

سیڑھیاں چڑھتے ہوئے ہرمائنی کے لمبے سیاہ بال اس کی کمر پر لہرائے۔

''ایک منٹ مادام!'' پہریدار نے اپنی چھڑی اوپر اُٹھاتے ہوئے کہا۔

''مگر تم نے ابھی تو جانچ کی تھی......'' ہرمائنی نے بیلاٹرکس کی مغرور آواز میں کہا۔ٹریورس نے تیوریاں چڑھا کر دیکھا۔ پہریدار کشمکش میں دکھائی دینے لگا۔اس نے پتلی سنہری چھڑی کو گھورا اور پھر اپنی ساتھ کو جس نے تھوڑی چکرائی آواز میں کہا۔''ہاں! موریس! تم نے ابھی ابھی تو ان کی جانچ کی ہے......''

ہرمائنی رون کے ساتھ تیزی سے آگے نکل گئی۔ ہیری اور گرپ ہک ان کے عقب میں غیبی حالت میں چل رہے تھے۔ چوکھٹ پار کرتے وقت ہیری نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔دونوں جادوگر آپس میں سر کھجا رہے تھے۔

دو غوبلن اندر کے چاندی کے ان دروازوں کے سامنے کھڑے تھے جن پر وہ عبارت درج تھی جو ممکنہ چوروں کو سنگین نتائج سے خبردار کرتی تھی۔ ہیری نے اس کی طرف دیکھا اور اچانک اس کے ذہن میں چاقو کی دھار جتنی باریک بین یاد ابھر آئی۔جس دن وہ گیارہ سال کا ہوا تھا اور اس نے اپنی زندگی کی سب سے منفرد اور حیرت انگیز سالگرہ منائی تھی، اسی دن ٹھیک اسی جگہ پر ہیگرڈ نے اس کے پاس کھڑے ہو کر کہا تھا۔'یہاں ڈاکہ زنی کی کوشش کرنا پاگل پن ہوگا'۔اس دن گرنگوٹس اسے بے حد حیرت انگیز اور متاثر کن جگہ محسوس ہوئی تھی۔ جادوگروں کے اس بینک میں اس کا ڈھیر سارا سونا رکھا ہوا تھا۔جس کے بارے اس کے فرشتوں تک کو خبر نہیں تھی کہ وہ اس کا مالک تھا۔اس دن وہ ایک پل کیلئے بھی یہ تصور نہیں کر سکتا تھا کہ کسی دن وہ کوئی چیز چرانے کیلئے یہاں دھاوا بولے گا...... کچھ ہی پل بعد وہ بینک کے وسیع وعریض سنگ مرمر کے ہال میں کھڑے تھے۔

لمبے کاؤنٹر پر غوبلن اونچے سٹولوں پر بیٹھ کر ابتدائی لوگوں کی خدمت میں مصروف تھے۔ ہرمائنی، رون اور ٹریورس ایک بوڑھے غوبلن کی طرف بڑھ گئے جو عینک لگا کر سونے کے ایک موٹے سکے کا جائزہ لے رہا تھا۔ ہرمائنی، رون کو ہال کی خوبیاں سمجھانے کے بہانے سے پیچھے رُک گئی اور ٹریورس کو آگے نکلنے کا موقع دیا۔

غوبلن جس سکے کی چھان بین کر رہا تھا اسے ایک طرف رکھتے ہوئے خود ہی بولا۔''نقلی ہے۔'' پھر اس نے ٹریورس کا استقبال کیا جس نے ایک چھوٹی سنہری چابی دی تھی۔غوبلن نے جائزہ لینے کے بعد چابی اسے واپس لوٹا دی۔

ہرمائنی نے قدم آگے بڑھائے۔

''مادام لسٹرینج!'' غوبلن نے غیر معمولی طور پر حیران دکھائی دینے لگا۔''اف خدایا! میں آج......آج آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں؟''

''میں اپنی تجوری میں جانا چاہتی ہوں......'' ہرمائنی نے کہا۔

بوڑھا غوبلن تھوڑا اجھجک سا گیا۔ ہیری نے چاروں طرف دیکھا۔ نہ صرف ٹریورس رُک کر دیکھنے لگا تھا بلکہ کئی دوسرے غوبلن بھی اپنا کام چھوڑ کر ہرمائنی کو گھورنے لگے تھے۔

''آپ کے پاس......شناخت ہے......'' بوڑھے غوبلن نے پوچھا۔

''شناخت؟......مجھ سے......مجھ سے آج تک کبھی شناخت نہیں مانگی گئی۔'' ہرمائنی نے غصیلے لہجے میں تنک کر کہا۔

''وہ جانتے ہیں!'' گرپ ہک نے ہیری کے کان میں سرگوشی کی۔ ''انہیں ضرور خبردار کیا گیا ہے کہ کوئی بہروپیا آ سکتا ہے۔''

''آپ کی چھڑی سے کام بن جائے گا، مادام!'' بوڑھے غوبلن نے کہا۔ اس نے تھوڑا کانپتا ہوا ہاتھ آگے بڑھایا۔ ایک بھیانک احساس کے ساتھ ہیری جان گیا کہ گرنگوٹس کے غوبلن کو بیلاٹرکس کی چھڑی چوری ہونے کی خبر معلوم ہے۔

''فوراً قدم اُٹھاؤ......فوراً قدم اُٹھاؤ......'' گرپ ہک کسمسایا۔ ''جادوئی وار کرو......''

ہیری نے چوغے کے نیچے شفینی چھڑی اُٹھا کر بوڑھے غوبلن کی طرف تانی اور زندگی میں پہلی بار یہ جادوئی کلمہ بڑبڑایا۔ ''متفاقوستم......''

ہیری کے بازو میں ایک عجیب سا سحر پھیل گیا۔ ایک طرح کا حرارت بھرا۔ جو اس کے دماغ کی رگوں اور شریانوں سے ہوتا ہوا چھڑی تک پہنچا۔ وہ گرمی اس وار کی تھی جو اس نے ابھی ابھی کیا تھا۔

بوڑھے غوبلن نے بیلاٹرکس کی چھڑی لے کر اس کا بغور جائزہ لیا اور پھر بولا۔ ''اوہ! آپ نے نئی چھڑی بنوا لی ہے، مادام بیلاٹرکس!''

''کیا؟'' ہرمائنی چکرا کر بولی۔ ''نہیں نہیں یہ میری ہے......''

''نئی چھڑی؟'' ٹریورس نے کہا جو دوبارہ کاؤنٹر کے پاس آ رہا تھا، اب بھی چاروں طرف غوبلن افراد ادھر ہی دیکھ رہے تھے۔ ''مگر تم نے یہ کیسے کیا؟ تم نے کس چھڑی ساز سے چھڑی بنوائی؟''

ہیری نے لاشعوری طور پر یہ کام کر دیا۔ اپنی چھڑی ٹریورس کی طرف کر کے وہ ایک بار پھر بڑبڑایا۔ ''متفاقوستم......''

''اوہ ہاں! نئی چھڑی......'' ٹریورس نے بیلاٹرکس کی چھڑی کو دیکھتے ہوئے کہا۔ ''بالکل! نہایت خوبصورت ہے اور کیا یہ اچھی طرح کام کر رہی ہے؟ مجھے ہمیشہ لگتا ہے کہ نئی چھڑیوں کو سمجھنے میں تھوڑا وقت لگتا ہے، ہے نا؟''

ہرمائنی پوری طرح چکرائی ہوئی دکھائی دے رہی تھی مگر ہیری کو بہت اطمینان ہوا کہ اس نے بنا کچھ کہے ان عجیب واقعات کو تسلیم کر لیا۔ کاؤنٹر کے پیچھے بوڑھے غوبلن نے تالی بجائی جس کی آواز پر ایک نوجوان غوبلن وہاں آ گیا۔

''مجھے کلانکر لا کر دو۔'' اس نے نوجوان غوبلن سے کہا جو بھاگتا ہوا گیا اور پل بھر میں چمڑے کا بیگ لے کر وہاں پہنچ گیا۔ جسے

اس نے بوڑھے غوبلن کو تھما دیا۔ کھنکتا ہوا بیگ دھاتی ٹکڑوں سے بھرا ہوا تھا۔ ''ٹھیک ہے، ٹھیک ہے، میرے پیچھے آیئے مادام لسٹرینج!'' بوڑھے غوبلن نے کہا اور اپنے سٹول سے اتر کر نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ ''میں آپ کو آپ کی تجوری تک لے چلتا ہوں......''

وہ کاؤنٹر سے کنارے پر نمودار ہوا۔ ان کی طرف آتے ہوئے وہ خوشی سے پھدک رہا تھا۔ چمڑے کے بیگ میں بھرا سامان اب بھی کھنکھنا رہا تھا۔ ٹریورس اب منہ پھاڑے بالکل ساکت کھڑا تھا۔ رون کشمکش میں ٹریورس کو دیکھ رہا تھا جس سے سب کا دھیان اس کی عجیب کیفیت کی طرف مبذول ہو رہا تھا۔

''ٹھہرو...... باگروڈ!''

ایک اور غوبلن کاؤنٹر سے دوڑتا ہوا اس کی طرف آیا۔

''ہمیں خصوصی ہدایت کی گئی ہے۔'' اس نے ہرمائنی کو جھک کر سلام کرتے ہوئے کہا۔ ''معاف کیجئے مادام لسٹرینج! مگر لسٹرینج گھرانے کی تجوری کے بارے میں خصوصی ہدایت کی گئی ہے۔''

اس نے فوراً باگروڈ کے کان میں بڑبڑا کر کچھ کہا مگر سحر کی طاقت سے مسخر ہونے کی وجہ سے بوڑھے باگروڈ نے اسے دور ہٹا دیا۔ ''مجھے ہدایت معلوم ہے۔ مادام لسٹرینج اپنی تجوری میں جانا چاہتی ہیں...... بہت پرانا گھرانا ہے...... پرانے گاہک ہیں...... مہربانی کر کے اس طرف آیئے!''

ہال سے اندر جانے کے کئی دروازے تھے اور وہ کھنکھنانے والے بیگ کے ساتھ جلدی سے ان میں سے ایک کی طرف چل دیا۔ ہیری نے مڑ کر ٹریورس کی طرف دیکھا جو سپاٹ اور چکرائے ہوئے چہرے کے ساتھ اب بھی اپنی جگہ پر ساکت کھڑا تھا۔ اس نے فوراً فیصلہ کر لیا۔ اس نے اپنی چھڑی لہرا کر ٹریوس کو اپنے قریب بلایا جو ہکلائے کتے کی طرح ان کے پیچھے پیچھے چلنے لگا۔ وہ دروازے کے دوسری طرف کی پتھریلی راہداری میں پہنچ گئے جہاں مشعلوں کی روشنی پھیلی ہوئی تھی۔

جیسے ہی دروازہ بند ہوا ہیری نے اپنا غیبی چوغہ اتارتے ہوئے کہا۔ ''ہم مشکل میں ہیں، لگتا ہے کہ انہیں شک ہو گیا ہے۔'' گرپ ہک اس کے کندھے سے نیچے کود گیا۔ ٹریورس اور باگروڈ نے ہیری پوٹر کو یوں اچانک اپنے سامنے نمودار ہونے پر ذرا سی حیرت کا اظہار نہیں کیا۔ جب ہرمائنی اور رون ان کی مبہوت کیفیت پر الجھن کا شکار دکھائی دیئے تو ہیری نے بتایا۔ ''وہ مسخر سحر کے زیر اثر ہیں۔ ویسے مجھے نہیں محسوس ہوتا ہے کہ میں نے قدیمی طاقتور سحر کا استعمال کر لیا ہے......''

اس کے دماغ میں ایک اور یاد کوندی۔ یہ یاد اصلی بیلاٹرکس لسٹرینج کی تھی جب ہیری نے پہلی بار اسے جبر کٹ وار کا نشانہ بنانا چاہا تھا۔ تو بیلاٹرکس نے اس سے چیختے ہوئے کہا تھا۔ 'اس کیلئے سچی خواہش ہونا چاہئے پوٹر!'

''اب ہم کیا کریں؟'' رون نے کہا۔ ''کیا واپس چلیں؟ اس وقت ہم واپس لوٹ سکتے ہیں۔''

''اگر ہم لوٹ سکیں۔'' ہرمائنی نے کہا اور مرکزی ہال میں جانے والے دروازے کی طرف دیکھا جس کے پیچھے جانے کیا ہو رہا ہو

گا؟

''ہم اتنی دور تک تو آ ہی گئے ہیں۔ میں تو تو کہوں گا کہ ہمیں آگے چلنا چاہیئے۔'' ہیری نے کہا۔

''اچھی بات ہے!'' گرپ ہک نے کہا۔ ''ہمیں چھکڑا گاڑی چلانے کیلئے باگروڈ کی ضرورت ہے، میرے پاس اب اس کا اختیار نہیں ہے مگر اس جادوگر کے لئے گنجائش نہیں ہوگی۔''

ہیری نے اپنی چھڑی ٹریورس کی طرف تانی۔

''متفاقوستم......''

جادوگر مڑا اور تیزی سے اندھیرے راستے پر چل دیا۔

''تم اس سے کیا کروا رہے ہو؟''

''اسے چھپا رہا ہوں۔'' ہیری نے کہا جب اس نے اپنی چھڑی باگروڈ کی طرف کی۔ باگروڈ نے فوراً سیٹی بجا کر ایک چھوٹی چھکڑا گاڑی منگوالی جو اندھیرے میں سے نکل کر پٹریوں پر دھڑ دھڑاتی ہوئی آ گئی۔ اس میں بیٹھتے ہوئے ہیری کو پیچھے مرکزی ہال میں شور وغل کا ہنگامہ برپا ہونے کی دبی ہوئی آواز سنائی دی۔ وہ ٹرالی جیسی چھکڑا گاڑی میں ٹھسا ٹھس بیٹھے ہوئے تھے اور باگروڈ، گرپ ہک، ہیری، رون اور ہرمائنی سے آگے بیٹھا تھا۔

ایک تیز جھٹکے کے ساتھ گاڑی چلنے لگی اور رفتار پکڑنے لگی۔ وہ ٹریورس کے قریب سے دھڑ دھڑاتے ہوئے نکلے جو دیوار کی ایک درز میں گھس رہا تھا۔ پھر گاڑی بھول بھلیوں جیسی راہداریوں میں گھومتی ہوئی نیچے اترنے لگی۔ پٹریوں پر چھکڑا گاڑی کی کھڑ کھڑ کی وجہ سے ہیری کو کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا۔ اس کے بال پیچھے کی طرف اُڑ رہے تھے، وہ چھت سے لٹکتے چونے کے ستونوں کے درمیان مڑ کر مزید گہرائی میں اتر گئے۔ مگر ہیری آگے نہیں بلکہ پیچھے کی طرف دیکھ رہا تھا۔ ہوسکتا ہے کہ ان کا راز فاش ہو گیا ہو۔ اس نے اس ضمن میں جتنا سوچا اسے یہ اتنا ہی زیادہ احمقانہ لگا کہ وہ ہرمائنی کو بیلاٹرکس کے بھیس میں لائے تھے۔ یہ نہیں! وہ بیلاٹرکس کی چھڑی بھی لائے تھے جبکہ مرگ خور جانتے تھے کہ یہ چوری ہو چکی ہے......

گرنگوٹس میں پہلی بار آنے پر ہیری جتنا گہرائی میں گیا تھا، اس بار اس سے کہیں زیادہ گہرائی پہنچ چکا تھا۔ گاڑی تیزی سے ایک موڑ پر مڑی اور ان کے ٹھیک سامنے پٹریوں پر ایک آبشار دکھائی دینے لگی۔ ہیری کو گرپ ہک کے چیخنے کی آواز آئی۔ ''نہیں......'' مگر چھکڑا گاڑی میں کوئی بریک نہیں تھی۔ وہ اوپر سے گرتے ہوئے تیز پانی کے دھار میں ہوتے ہوئے پار نکل گئے۔ ہیری کی آنکھوں اور منہ میں پانی بھر گیا۔ وہ دیکھ نہیں سکتا تھا اور نہ ہی سانس لے سکتا تھا۔ پھر ایک زوردار جھٹکے کے ساتھ گاڑی لڑھک گئی۔ اور وہ سب اس میں سے گر گئے، راہداری کی دیوار سے ٹکرا کر چھکڑا گاڑی ٹکڑے ٹکڑے ہوگئی تھی۔ جس کی آواز ہیری کو صاف سنائی دی۔ اسے ہرمائنی نے چیخنے کی آواز بھی سنائی دی۔ وہ ہلکا ہو کر زمین کی طرف اُڑنے لگا اور چٹانی راہداری کے فرش پر بغیر درد کے گر گیا۔

''نرم خوسحر!'' ہرمائنی نے تھوک اُڑاتے ہوئے کہا جب رون نے ہرمائنی کو اس کے پیروں پر کھڑا کیا۔ مگر ہیری یہ دیکھ کر دہشت زدہ ہوگیا کہ اب ہرمائنی بیلاٹرکس کے بھیس میں نہیں تھی۔ اس کے بجائے وہ ضرورت سے بڑے چوغے میں بالکل گیلی تھی اور اپنے اصلی روپ میں آ گئی تھی۔ رون کے بال ایک بار پھر سرخ ہوگئے تھے اور اس کی ڈاڑھی غائب ہوچکی تھی۔ جب ان دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور اپنے چہروں پر ہاتھ پھیرا تو انہیں اس بات کا احساس ہوگیا۔

''چور کا زوال!'' گرپ ہک نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور مڑ کر پٹریوں پر گرنے والی آبشار کی طرف دیکھا۔ ہیری اب سمجھ گیا کہ یہ صرف پانی نہیں تھا۔ ''یہ جادوئی پانی ہر طرح کے سحر، تمام جادوئی پوشیدگی کے طریقوں کو دھو ڈالتا ہے۔ وہ جان چکے ہیں کہ گرنگوٹس میں بہروپئے گھس آئے ہیں۔ انہوں نے ہمارے خلاف حفاظتی نظام کو فعال کر دیا ہے۔''

ہرمائنی ٹٹول کر دیکھنے لگی کہ کیا اس کے پاس اب بھی اس کا بیگ موجود ہے۔ ہیری نے بھی جلدی سے اپنی جیکٹ کے اندر ہاتھ ڈال کر دیکھا کہ کہیں اس کا غیبی چوغہ تو غائب نہیں ہوگیا۔ پھر اس نے مڑ کر دیکھا کہ باگروڈ حیرانگی میں اپنا سر ہلا رہا تھا۔ چور کے زوال نامی حفاظتی پانی نے اس کا مسخر سحر توڑ ڈالا تھا۔

''ہمیں ابھی اس کی ضرورت ہے!'' گرپ ہک نے کہا۔ ''ہم گرنگوٹس کے غوبلن کے بغیر تجوری میں گھس نہیں سکتے اور اب ہمیں مسخر سحر کی بھی ضرورت ہے۔''

''متفاقوستم......'' ہیری نے ایک بار پھر کہا۔ اس کی آواز پتھر کی راہداری میں گونجی۔ اس نے دماغ سے چھڑی تک جادوئی کلمے کے اترنے کا حرارت بھرا احساس دوبارہ محسوس کیا۔ باگروڈ ایک بار پھر اس کی خواہش کے مطابق کام کرنے لگا۔ اس کا چہرہ حیرانگی کے تاثر سے بدل کر اداسی بھرے انداز میں حرکت کرر ہا تھا۔ رون دھاتی اوزاروں کے تھیلے کو اُٹھانے کیلئے لپکا۔

''ہیری میرا خیال ہے کہ مجھے لوگوں کے آنے کی آوازیں سنائی دے رہی ہیں۔'' ہرمائنی بولی اور اس نے بیلاٹرکس کی چھڑی آبشار کی طرف تان کر کہا۔ ''خولتم......'' حفاظتی حصار کی چمکتی ہوئی لہراُڑتی ہوئی نکلی اور جادوئی پانی کی دھار کو پھاڑتی ہوئی دوسری طرف نکل گئی۔

''عمدہ خیال......'' ہیری نے کہا۔ ''آگے چل کر راستہ بتاؤ گرپ ہک!''

''ہم باہر کیسے نکلیں گے؟'' رون نے پوچھا جب وہ غوبلن کے پیچھے پیچھے اندھیرے میں تیزی سے چلے۔ باگروڈ کسی وفادار کتے کی طرح ان کے ساتھ ہانپتا ہوا چل رہا تھا۔

''اس کے بارے میں ہم وقت آنے پر فیصلہ کریں گے۔'' ہیری نے کہا وہ سننے کی کوشش کرر ہا تھا۔ اسے نزدیک کسی چیز کے ہلنے اور ٹکرانے کی آواز آ رہی تھی۔ ''گرپ ہک اور کتنا دور ہے؟''

''زیادہ دور نہیں ہے......زیادہ دور نہیں ہے......''

ایک موڑ مڑتے ہی اسے وہ چیز دکھائی دے گئی جس کیلئے ہیری ذہنی طور پر تیار تھا مگر اس کے باوجود وہ سب رُک گئے۔

ان کے سامنے ایک دیوہیکل قامت والا ڈریگن زمین سے بندھا ہوا تھا۔ وہ وہاں کی چار پانچ تجوریوں کا راستہ روکے ہوئے تھا۔ زمین کے نیچے طویل عرصہ رہنے کی وجہ سے اس کی کھال زرد اور پپڑی دار ہو چکی تھی۔ اس کی آنکھیں سفید گلابی تھیں۔ دونوں پچھلے پاؤں زنجیروں میں بندھے ہوئے تھے اور زنجیریں چٹانی فرش پر گہری گڑی ہوئی کھونٹیوں سے جکڑی ہوئی تھیں۔ اس کے وسیع بڑے نوکیلے پنکھ اس کے پہلو میں دبے ہوئے تھے۔ اگر وہ اپنے پنکھ پھیلاتا تو پورا کمرہ ہی بھر جاتا۔ ان کی طرف اپنا بدصورت سر اُٹھا کر ڈریگن گرجا۔ جس سے چٹان کانپ اُٹھی۔ اس نے اپنا منہ کھول آگ اگلی جس سے وہ سب راہداری میں واپس بھاگنے لگے۔

''یہ تھوڑا اندھا ہے۔'' گرپ ہک نے ہانپتے ہوئے کہا۔ ''مگر اس وجہ سے زیادہ خطرناک ہے۔ بہر حال، ہمارے پاس اسے قابو میں کرنے کا حل ہے۔ اسے معلوم ہے کہ کلانکر کی آواز سننے پر اسے کیا کرنا چاہئے؟ بیگ مجھے دو۔''

رون نے کھنکھناتا ہوا بیگ گرپ ہک کو دے دیا اور غوبلن نے اس میں سے دھات کے کچھ چھوٹے اوزار باہر نکالے۔ ان اوزاروں کو ہلانے پر ایسی تیز آواز ہوئی جیسے لوہے کی کسی چیز پر چھوٹے ہتھوڑے مارنے جا رہے ہوں۔ گرپ ہک نے انہیں آگے بڑھایا۔ باگروڈ نے کلانکر کا جوڑا لے لیا۔

''تم جانتے ہو کیا کرنا ہے؟'' گرپ ہک نے ہیری، رون اور ہرمائنی سے کہا۔ ''اس آواز کو سنتے ہی وہ تشدد کا احساس کرے گا اور پیچھے ہٹ جائے گا۔ اسی لمحے باگروڈ کو اپنی ہتھیلی تجوری کے دروازے پر رکھنا ہو گی۔''

وہ کلانکر ہلاتے ہوئے دوبارہ موڑ پر مڑے۔ چٹانی دیواروں میں وہ شور کوئی گنا بڑھ کر گونج رہا تھا جس سے ہیری کی کھوپڑی سنسنانے لگی۔ ڈریگن گھبرائے ہوئے انداز میں گرجا اور فوراً پیچھے ہٹ گیا۔ وہ کانپ رہا تھا۔ زیادہ قریب جانے پر ہیری نے دیکھا کہ ڈریگن کے چہرے پر کئی بھورے زخم تھے۔ اس نے اندازہ لگا لیا کہ کلانکر اوزار کی آواز پر ڈریگن کو گرم تلواروں سے داغا جاتا ہو گا، اس لئے وہ اس آواز سے خوفزدہ ہونے لگا تھا۔

''باگروڈ سے تجوری پر ہتھیلی دکھواؤ.....'' گرپ ہک نے ہیری سے ملتجیانہ لہجے میں کہا۔ جس نے اپنی چھڑی ایک بار پھر باگروڈ پر رکھ دی۔ بوڑھے غوبلن نے حکم مانتے ہوئے اپنی ہتھیلی لکڑی پر رکھ دی۔ تجوری کا دروازہ پھسل گیا اور سامنے ایک غار جیسی جگہ دکھائی دینے لگی۔ اندر بہت سارا سامان ٹھنسا ہوا تھا۔ فرش سے چھت تک سونے کے سکے، پیالے، چاندی کے خود، نایاب جانوروں کی کھالیں، (جس میں سے کچھ پر لمبی ریڑھ کی ہڈیاں تھیں، کچھ پر جھکے ہوئے پنکھ تھے) نگینے جڑے ہوئے مرتبانوں میں مرکبات اور تاج پہنے ہوئے کھوپڑی رکھی تھی۔

جب وہ تیزی سے تجوری میں داخل ہوا تو ہیری بولا۔ ''تلاش کرو جلدی!''

اس نے رون اور ہرمائنی کو ہفل پف کے پیالے کا حلیہ بتا دیا تھا مگر اگر اس تجوری میں کوئی انجان دوسری پٹاری بھی موجود ہوئی تو

اسے معلوم نہیں تھا کہ وہ کیسی دکھائی دیتی ہوگی؟ بہرحال، اسے چاروں طرف نظر دوڑانے کا وقت نہیں ملا۔ پیچھے سے ایک دبی ہوئی آواز آئی۔ دروازہ دوبارہ نمودار ہوگیا اور وہ تجوری کے اندر بند ہوگئے۔ وہاں گھپ اندھیرا چھا گیا تھا۔ رون حیرانگی سے چیخا مگر گرپ ہک نے کہا۔ ''کوئی بات نہیں! باگروڈ ہمیں باہر نکال دے گا۔ کیا تم لوگ اپنی چھڑیوں کی روشنی نہیں کر سکتے؟ جلدی کرو، ہمارے پاس وقت بہت کم ہے۔''

''اجالا ہو......''

ہیری نے اپنی چھڑی کی نوک پر روشنی کر کے تجوری میں چاروں دیکھا۔ اسے چمکتے ہوئے جواہر نگینے دکھائی دیئے۔ اس نے گری فنڈر کی نقلی تلوار بھی زنجیروں کے درمیان اونچی الماری میں ہندھی ہوئی دیکھی۔ رون اور ہرمائنی نے بھی اپنی چھڑیاں روشن کر لی تھیں۔ اب وہ اپنے اردگرد کی چیزوں کے ڈھیروں کو دیکھ رہے تھے۔

''ہیری کیا یہ ہے......اوہ!''

ہرمائنی درد سے چیخی اور ہیری نے بروقت اپنی چھڑی اس کی طرف گھمائی۔ نگینوں والا پیالہ ہرمائنی کی گرفت سے نکل گیا تھا۔ گرتے ہی یہ کئی پیالوں میں بدل گیا اور پیالوں کی برسات کرنے لگا۔ ایک لمحے بعد زوردار کھڑکھڑ کے ساتھ فرش پر اسی جیسے پیالے ہر سمت میں لڑھکنے لگے۔ جس سے اصلی پیالے کو تلاش کرنا ناممکن ہوگیا۔

''اس نے میرا ہاتھ جلا دیا۔'' ہرمائنی نے کراہتے ہوئے کہا اور اپنی جلی ہوئی انگلیوں کو منہ ڈال کر چوسا۔

''انہوں نے رنگے ہاتھوں پکڑنے، فریب نظر اور جلانے والے سحر سے لپیٹ دیا گیا ہے۔'' گرپ ہک نے کہا۔ ''تم جس چیز کو ہلاؤ گے، وہ جلنے لگی گی اور کئی گنا زیادہ ہونے گی۔ مگر نقلی سامان بیکار ہے۔ اور اگر تم اسے قیمتی چیز پکڑے رہو گے تو بالآخر چیزوں کے وزن سے دب کر مر جاؤ گے۔''

''ٹھیک ہے، کچھ مت چھونا۔'' ہیری نے بدحواسی کے عالم میں کہا مگر اس کی بات پوری ہوئی تھی کہ اتفاق سے رون کا پیر ایک گرے ہوئے پیالے سے ٹکر گیا جس سے بیس اور پیالے گرنے لگے۔ رون اسی جگہ پر پھدکنے لگا کیونکہ گرم دھات کی وجہ سے اس کے جوتے کا سامنے والا حصہ جلنے لگا تھا۔

''ساکت کھڑے رہو اور ہلنا مت۔'' ہرمائنی نے رون کو پکڑتے ہوئے کہا۔

''بس چاروں طرف دیکھو۔'' ہیری نے کہا۔ ''یاد رکھو کہ وہ پیالہ چھوٹا اور سنہرا ہے، اس پر ایک بجو کی علامت کندہ کی گئی ہے، اس کے پہلو میں دو دستے ہیں......اگر وہ نہ دکھائی دے تو کسی چیز پر چیل بنی ہوگی جو ریون کلا کی علامت ہے......''

انہوں نے اپنی چھڑیاں ہر کونے اور ہر رخنے کی سمت میں گھمائیں اور اسی جگہ پر محتاط انداز میں گھومے۔ اتنی چھوٹی جگہ پر کسی چیز کو چھوئے بغیر ادھر ادھر گھومنا ناممکن تھا۔ ہیری نے زمین پر بہت سے نقلی گیلن سکوں کی بوچھاڑ کر دی جو پیالوں کے اوپر پہنچ گئے۔ اب

پیر رکھنے کی بھی جگہ باقی نہیں بچی تھی۔ چمکتا ہوا سونا دہک رہا تھا۔اس لئے تجوری آتشدان کی طرح گرم ہورہی تھی۔ ہیری کی چھڑی کی روشنی خودوں اور غوبلن کی بنائے ہوئے ہتھیاروں پر سے گزری جو چھت تک اونچی الماریوں میں رکھے ہوئے تھے۔اس نے روشنی اور زیادہ اوپر کی۔ جب تک کہ اسے وہ چیز دکھائی نہ دی گئی جس سے اس کا دل دھک رہ گیا اور ہاتھ کانپ اُٹھا۔

''وہ وہاں ہے......وہاں اوپر!''

رون اور ہرمائنی نے بھی اپنی چھڑیاں اونچی کر دیں اور اس کی طرف روشنی کی۔ چھوٹا سنہرا پیالہ تین طرف سے آتی ہوئی روشنی میں چمک رہا تھا۔وہ کپ جو کبھی ہیلگا ہفلپف کا تھا جو ہاپزیبا سمتھ کو وراثت میں ملا تھا اور جس سے اسے ٹام رڈل نے چرا لیا تھا۔

''ہم بغیر کسی چیز کو چھوئے وہاں تک پہنچیں گے کیسے؟'' رون نے کہا۔

''ایکوسم پیالہ......'' ہرمائنی چیخی جو اپنی بدحواسی میں وہ بات بھول گئی تھی جو گرپ ہک نے منصوبہ سازی کے وقت اسے باور کرائی تھی۔

''کوئی فائدہ نہیں......کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔'' گرپ ہک غراتا ہوا بولا۔

''تو پھر کیا کریں؟'' ہیری غصیلے لہجے میں بولا۔ ''گرپ ہک! اگر تم واقعی تلوار چاہتے ہو تو تمہیں ہماری مدد کرنا چاہئے......ذرا ٹھہرو! کیا میں اسے تلوار سے چھو سکتا ہوں؟ ہرمائنی تلوار تو دینا۔''

ہرمائنی نے اپنے چوغے میں ہاتھ ڈال کر بیگ باہر نکالا اور کچھ لمحوں تک ٹٹولنے کے بعد اس نے چمکتی ہوئی تلوار نکالی۔ ہیری نے اس کے یاقوتی دستے کو پکڑا اور اس کی نوک پاس کی چاندی کی صراحی سے چھو گئی مگر صراحی کئی گنا نہیں ہوئی۔

''کاش میں تلوار کو پیالے کے دستے میں ڈال سکوں......مگر میں اتنا اوپر پہنچوں گا کیسے؟''

جس الماری پر پیالہ رکھا ہوا تھا، وہ ان میں سے کسی کی بھی پہنچ سے دور تھی۔ سب سے لمبے رون کی بھی پہنچ سے دور......جادوئی خزانے سے گرمی کے شعلے اُٹھ رہے تھے۔ ہیری کے چہرے اور کمر پر پسینہ آ گیا تھا مگر اس کا پورا دھیان پیالے تک پہنچنے کی ترکیب سوچنے پر مرتکز تھا۔اسی وقت اسے تجوری کے دوسری طرف ڈریگن کے دہاڑنے کی آواز سنائی دی۔ کلانکر اوزار کی آواز بھی مسلسل تیز ہوتی جا رہی تھی۔

اب وہ واقعی پھنس گئے تھے۔ دروازے کے علاوہ باہر نکلنے کا کوئی دوسرا راستہ نہیں تھا اور ادھر غوبلن لوگوں کی فوج آ رہی تھی۔ ہیری نے رون اور ہرمائنی کی طرف دیکھا۔ان کے چہرے پر دہشت کے آثار پھیلے ہوئے تھے۔

''ہرمائنی!'' ہیری نے کہا جب کلانکر کی آواز زیادہ تیز ہوگئی۔ ''مجھے وہاں اوپر پہنچا ہوگا،ہمیں اسے ہر قیمت پر تباہ کرنا ہوگا......''

ہرمائنی نے اپنی چھڑی اُٹھا کر ہیری کی تان لی اور بڑبڑائی۔ ہوا میں گھٹنوں سے اوپر اُٹھتے ہوئے ہیری آہنی جنگجو لباس سے ٹکرایا اور اس کے کئی گرم نمونے ظاہر ہوگئے جس سے ٹھسا ٹھس بھری ہوئی جگہ پہلے سے بھی زیادہ بھر گئی۔ درد بھری چیخوں کے ساتھ رون اور

ہر مائنی اور دونوں غوبلن کئی چیزوں سے ٹکرا گئے۔ وہ چیزیں بھی کئی گنا بڑھنے لگیں۔ اب وہ گرم خزانے میں آدھے دفن ہو چکے تھے۔ وہ جدوجہد کررہے تھے اور چیخ رہے تھے جب ہیری تلوار ہفل پف کے پیالے کے دستے میں گھسائی اور اسے دھار پر جما لیا۔

''امپروستم......'' ہر مائنی گرم دھات سے اپنی، رون اور غوبلن افراد کی حفاظت کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

پھر سب سے بری چیخ سنائی دی۔ ہیری نے نیچے دیکھا۔ رون اور ہر مائنی خزانے میں کمر تک دھنس چکے تھے اور باگروڈ کو اوپر اُٹھتے خزانے میں مزید دھنسنے سے روک رہے تھے، لیکن گرپ ہک نظروں سے اوجھل ہو چکا تھا صرف اس کی لمبی نوکیلی انگلیاں بھی دکھائی دے رہی تھیں۔ ہیری ے گرپ ہک کی انگلیوں کو پکڑ کر اوپر کھینچا جھلسا ہوا غوبلن مزاحمت کرتا ہوا آہستہ آہستہ اوپر آیا۔

''لبروکاستم......'' ہیری چیخا۔ ایک جھٹکے کے ساتھ وہ اور گرپ ہک سوجے ہوئے خزانے کی سطح گر گئے اور ہیری کے ہاتھ سے تلوار نکل گئی۔

''اسے پکڑو!'' ہیری گرم دھاتوں کی حدت سے اپنی جلد کے جلنے کے درد کے باوجود چیخا۔ جلتی ہوئی اشیاء سے بچنے کیلئے گرپ ہک ایک بار پھر اس کے کندھے پر سوار ہو گیا تھا۔

''تلوار کہاں ہے......اس پر پیالہ تھا......؟''

دروازے کے دوسری طرف کانکروں کی کان پھاڑ آواز اب بند تجوری میں بھی گونجنے لگی تھی......اب بہت دیر ہو چکی تھی۔

''وہاں......''

گرپ ہک نے اسے لیا اور دور اس کی طرف چھلانگ لگا دی۔ اسی لمحے ہیری سمجھ گیا کہ غوبلن کو کبھی یہ امید نہیں تھی کہ وہ اپنا وعدہ نبھائیں گے۔ سونے کی گرم اشیاء کے بیچ گرنے سے بچنے کیلئے گرپ ہک نے ایک ہاتھ سے ہیری کے بال مضبوطی سے جکڑ لئے اور دوسرے ہاتھ سے تلوار کا دستہ پکڑ کر اسے ہیری کی پہنچ سے دور اوپر اُٹھایا۔

تلوار کے ہینڈل پر ٹکا ہوا چھوٹا سا پیالہ دھار سے گھسٹتا ہوا اوپر اچھلا اور ہوا میں اُڑنے لگا۔ حالانکہ غوبلن اب بھی ہیری پر سوار تھا مگر ہیری نے پھرتی سے غوطہ لگایا اور پیالہ پکڑ لیا۔ حالانکہ دہکتے ہوئے پیالے کی وجہ سے اس کی کھال جل رہی تھی مگر اس نے پیالے کو نہیں چھوڑا، تب بھی نہیں جب ہفل ہف کے ان گنت نقلی پیالے اس کی مٹھی میں نکلے اور اس کے بدن پر گرنے لگے۔

اسی وقت تجوری کا دروازہ ایک بار پھر کھل گیا۔ اس نے خود کو تپتے ہوئے سونے اور چاندی پر پھسلتے ہوئے پایا۔ پھسلتے ہوئے وہ، رون اور ہر مائنی باہر کے راستے تک پہنچ گئے۔

اس کے بدن پر بڑے بڑے چھالے اور پھوڑے نمودار ہو رہے تھے۔ اسے خوفناک اذیت کا احساس ہو رہا تھا۔ بہر حال، ہیری کو اس بات کی پرواہ نہیں تھی۔ اب کئی گنا ہوتے ہوئے خزانے کا سیلاب میں بہتے ہوئے ہیری نے پیالے کو اپنی جیب میں محفوظ کر لیا تھا اور تلوار کو لینے کیلئے ہاتھ بڑھایا مگر گرپ ہک جا چکا تھا۔ پہلا موقع پاتے ہی وہ ہیری کے کندھے سے پھسلا اور تلوار لہراتا ہوا قریب

کھڑے غوبلن کی طرف بھاگا۔ وہ چلاتا ہوا جا رہا تھا۔ ''چور چور چور...... مدد کرو......'' وہ سامنے سے آتی ہوئی بھیڑ میں گم ہو گیا جو سب خنجر تھامے ہوئے تھے اور انہوں نے کوئی سوال کئے بغیر ہی اس کی بات پر یقین کر لیا تھا۔

گرم دھاتوں کے سیلاب پر پھسلتا ہوا بمشکل اپنے پیروں پر کھڑا ہوا۔ وہ جانتا تھا کہ بچنے کا واحد راستہ صرف اور صرف بھرپور مزاحمت کرنا تھا۔

''ششدرم!'' وہ زور سے گرجا اور ہرمائنی اور رون نے بھی ایسا ہی کیا۔ سرخ روشنی چمکتے ہوئے شعلے غوبلن محافظوں کے ہجوم پر پڑے کچھ غوبلن لڑھک گئے مگر باقی مسلسل آگے بڑھتے رہے۔ ہیری نے دیکھا کہ موڑ پر کئی جادوگر پہریدار بھی آ رہے تھے۔

بندھا ہوا ڈریگن شور وغل سے گھبرا کر گرجا اور کئی غوبلن محافظوں کی طرف آگ کا شعلے اُگلے۔ غوبلن اور جادوگر جس راستے سے آئے تھے، اسی راستے پر پلٹ کر بھاگنے لگے۔ اچانک ہیری کے ذہن میں ایک قابل عمل یا دیوانگی بھرا خیال کوندا۔ اس نے اپنی چھڑی ان موٹی زنجیروں کی طرف کی جن سے وہ ڈریگن بندھا ہوا تھا۔ ہیری زور سے چلایا۔ ''آتشوستم......''

زنجیر دھماکے کی آواز سے ٹوٹ گئی۔

''اس طرف......'' ہیری چیخا اور آنے والے غوبلن محافظوں پر ششدروار کی برسات کرتے ہوئے اندھے ڈریگن کی طرف بھاگا۔

''ہیری...... ہیری...... تم یہ کیا کر رہے ہو؟'' ہرمائنی ہذیانی انداز میں چیخی۔

''اوپر آؤ...... اوپر چڑھ جاؤ...... جلدی......''

ڈریگن کو یہ احساس بھی نہیں ہوا تھا کہ اب وہ آزاد ہو چکا تھا۔ ہیری اس کی پیٹھ کر چڑھنے لگا۔ ڈریگن کی کھال لوہے جیسی سخت تھی۔ اسے تو ہیری کا وزن تک محسوس نہیں ہوا ہوگا۔ ہیری نے ایک ہاتھ آگے بڑھا کر ہرمائنی کو بھی اوپر کھینچ لیا۔ رون بھی ان کے پیچھے پیچھے چڑھ گیا اور اس کے لمحہ بھر بعد ڈریگن کو احساس ہوا کہ وہ اب آزاد ہو چکا ہے۔

تیزی سے گرجتے ہوئے ڈریگن جھکا۔ ہیری نے اپنے گھٹنے جما لئے اور اس کی کھال کر مضبوطی سے جکڑ لیا۔ جب اس کے پنکھ کھلے اور چیختے ہوئے غوبلن کو کیڑے مکوڑوں کی طرح تتر بتر کرتے ہوئے ڈریگن ہوا میں اُڑنے لگا۔ ہیری، رون اور ہرمائنی اس کی کمر پر پوری طرح جھکے ہوئے تھے مگر ان کے بدن کے اوپر والے حصے اب چھت سے ٹکرا رہے تھے۔ جب ڈریگن راہداریوں کی طرف بڑھا تو غوبلن اس پر خنجر پھینکنے لگے مگر وہ اس کی موٹی کھال سے ٹکرا کر نیچے گر گئے۔

''ہم کبھی باہر نہیں نکل پائیں گے، اس کا بدن بہت بڑا ہے۔'' ہرمائنی چیخی مگر ڈریگن نے اپنا منہ کھول کر آگ اُگلی۔ سرنگ میں دھماکہ ہو گیا۔ جس سے چھت اور فرش تڑخ گئے۔ صرف اپنی طاقت کے بل بوتے پر ڈریگن راستہ بنا رہا تھا۔ ہیری کی آنکھیں گرمی اور دھول کی وجہ سے بند تھیں۔ چٹان کے تڑخنے اور ڈریگن کے گرجنے کی آوازوں کی وجہ سے اس کے کان کے پردے پھٹے جا رہے تھے۔

وہ تو اس کی پیٹھ مضبوطی سے پکڑے ہوئے تھا اور کسی بھی پل گرنے کی امید کر رہا تھا۔اسی وقت اس نے ہرمائنی کو چلاتے ہوئے ہوئے سنا۔''آتشو ستم......''

ہرمائنی راہداریوں کا راستہ بڑا کرنے میں ڈریگن کی مدد کر رہی تھی۔ وہ چھت کے شگاف کو چوڑا کر رہی تھی۔ جب ڈریگن چیختے اور کلانکر بجاتے ہوئے غوبلنوں کی آوازوں سے اوپر کی طرف، تیز ہواؤں کی طرف اُڑنے لگا۔ ہیری اور رون نے ہرمائنی کی نقل کرتے ہوئے ہوا میں وہی جادوئی وار دہرایا۔ جادوئی وار کے تیز دھماکوں سے چھتوں سے چوڑے شگاف ہوتے چلے گئے جادوئی پانی والی آبشار پار کرنے پر غراتے ہوئے دیوہیکل جانور کو اپنی آزادی کا پورا احساس ہو گیا تھا۔ڈریگن کی کانٹے دار دُم پیچھے لہرا رہی تھی۔ بڑی بڑی چٹانوں کے کے ساتھ ہی چھت سے لٹکتے ہوئے چونے کے ستون بھی ٹوٹ رہے تھے۔غوبلنوں کے کلانکر اوزار کی آوازیں اب کافی دھیمی ہوئی گئی تھی جبکہ ڈریگن کی آگ کی وجہ سے آگے ان کا راستہ صاف نظر آ رہا تھا۔

بالآخر ان کے جادوئی واروں اور ڈریگن کی بے پناہ طاقت کی بدولت وہ راہداری سے دھماکے کرتے ہوئے سنگ مرمر کے ہال میں پہنچ گئے۔ وہاں موجود جادوگر اور غوبلن چیخ و پکار کرتے ہوئے محفوظ جگہوں کی طرف بھاگے۔آخر کار ڈریگن کو اپنے پنکھ پوری طرح پھیلانے کیلئے جگہ مل گئی۔اس نے اپنا سینگ دار سر باہر کی ٹھنڈی تازہ ہوا کی طرف اُٹھایا جس کی خوشبو اسے دروازوں کے پاس سے آ رہی تھی۔ پیٹھ پر سوار ہیری، رون اور ہرمائنی کے ساتھ وہ اُڑنے لگا۔ڈریگن نے زوردار ٹکر مار کر لوہے کے دروازوں کو عبور کیا۔ جادوئی بازار کی سڑک پر پہنچ گیا اور پھر اوپر اُڑنے لگا۔ ہیری نے پیچھے مڑ کر دیکھا، گرنگوٹس کے آہنی دروازے اپنے قبضوں پر اکھڑ کر جھول رہے تھے۔

☆☆☆☆

ستائیسواں باب

# آخری جائے پوشیدگی

سمت بدلنے کا کوئی اختیار نہیں تھا۔ ڈریگن یہ نہیں دیکھ سکتا تھا کہ وہ کہاں جا رہا ہے؟ ہیری جانتا تھا کہ اگر ڈریگن تیزی سے مڑا یا اس نے ہوا میں غوطہ لگایا تو اس کی چوڑی چپٹی پیٹھ پر چپکے رہنا ناممکن ہو جائے گا۔ بہرحال، جب وہ بلندی پر اُڑنے لگا تو نیچے لندن کا شہر کسی بھورے اور ہرے نقشے جیسا دکھائی دینے لگا۔ ہیری کا ذہن اس وقت تصورات کی آماجگاہ بنا ہوا تھا کیونکہ اس جگہ سے صحیح سلامت نکلنا ناممکن لگ رہا تھا۔ ڈریگن کی گردن پر نیچے جھکا ہوا وہ اس کی سخت کھال مضبوطی سے پکڑے رہا۔ ٹھنڈی ہوا سے ہیری کی جھلسی اور پھپھولوں سے بھری ہوئی جلد کو فرحت مل رہی تھی۔ ڈریگن کے پنکھ پن چکی کے پروں کی مانند ہوا کو کاٹ رہے تھے۔ اس کے پیچھے بیٹھا ہوا رون اناپ شناپ بکے جا رہا تھا اور ہر مائنی سسکیاں بھر رہی تھی۔ ہیری کو معلوم نہیں تھا کہ وہ خوشی کی وجہ سے ایسا کر رہی تھی یا پھر خوف کی وجہ سے۔

پانچ منٹ بعد ہیری کا یہ ڈر تھوڑا کم ہوا کہ ڈریگن انہیں پھینک دے گا کیونکہ ڈریگن کا ارادہ تو صرف یہ محسوس ہو رہا تھا کہ وہ اپنے زمین دوز زنداں خانے سے دور بہت دور پہنچ جانا چاہتا تھا۔ بہرحال، ہیری کے ذہن اب بھی یہ ڈراؤنا سوال سوال تھا کہ زمین زمین پر کیسے اور کب اترا جائے؟ اسے ذرا بھی اندازہ نہیں تھا کہ یہ خاص ڈریگن جسے بہت کم دکھائی دیتا تھا، نیچے اترنے کی محفوظ جگہ کیسے تلاش کر پائے گا۔ وہ مسلسل چاروں طرف دیکھتا رہا اور تصور کرتا رہا کہ اس کے نشان میں درد ہو رہا ہے......

والڈی مورٹ کو کتنی دیر بعد معلوم ہوگا کہ وہ لوگ لسٹرینج گھرانے کی تجوری میں گھس گئے تھے؟ گرنگوٹس کے غوبلن کتنی جلدی بیلاٹرکس کو یہ خبر دیں گے؟ انہیں کتنی جلدی احساس ہوگا کہ وہ لوگ تجوری میں سے کیا لے گئے ہیں؟ اور پھر انہیں کب تک معلوم ہو جائے گا کہ سنہری پیالہ وہاں سے غائب ہو چکا ہے؟ بالآخر والڈی مورٹ کو یہ معلوم ہو ہی جائے گا کہ وہ اس کی پٹاریاں تلاش کر رہے ہیں......

ایسا محسوس ہوتا تھا کہ ڈریگن زیادہ ٹھنڈی اور تازہ ہوا سے لطف اندوز ہونا چاہتا تھا۔ وہ لگاتار اونچا اُڑتا رہا جب تک کہ وہ سرد بادلوں کے وسط میں نہیں پہنچ گئے۔ ہیری کو اب لندن کے اندر اور باہر جاتی کاروں کے چھوٹے رنگ برنگے نقطے دکھائی دے رہے

تھے۔ وہ آگے اور آگے اُڑتے رہے۔ وہ گاؤں اور قصبوں کے اوپر اُڑتے رہے جو سبز اور بھوری رنگت کے ٹکڑوں جیسے دکھائی دے رہے تھے۔ وہ سڑکوں، ندی نالوں اور جنگلوں کے اوپر اُڑے، جو کالے لکیروں اور شیشے کے سانپ کی مانند دکھائی دیئے۔

جب وہ شمال کی سمت میں اور آگے بڑھنے لگے تو رون چیخ کر بولا۔ ''تمہیں کیا لگتا ہے کہ یہ کس چیز کی تلاش کر رہا ہے؟''

''مجھے کچھ اندازہ نہیں!'' ہیری نے گرجتے ہوئے کہا۔ اس کے ہاتھ سردی کے باعث سن ہوتے جا رہے تھے مگر وہ انہیں ہلانے کا خطرہ مول نہیں لینا چاہتا تھا۔ وہ کچھ دیر سے یہی سوچ رہا تھا کہ اگر ڈریگن انہیں سمندر کی طرف لے گیا اور انہیں قریب کنارا دکھائی دیا تو وہ کیا کریں گے؟ اس کا پورا بدن سرد اور سنسناتا ہوا اکڑ رہا تھا۔ وہ بے حد بھوک اور پیاس کی شدت محسوس کر رہا تھا پھر اس کے ذہن میں ایک خیال ابھرا کہ اس جانور نے آخری بار کھانا کب کھایا ہوگا؟ غیر معمولی طور پر اسے جلد ہی بھوک ستائے گی اور اس وقت کیا ہوگا جب اسے یہ احساس ہوگا کہ اس کی پیٹھ پر کھانے کے لائق تین انسان موجود تھے؟

نیلے آسمان میں سورج اب نیچے کی طرف جا رہا تھا۔ ڈریگن اب بھی اُڑتا رہا۔ شہر اور قصبے اب بھی نیچے دکھائی دیتے اور اوجھل ہوتے رہے۔ ڈریگن کا وسیع و عریض سایہ کسی بڑے سیاہ بادل کی طرح زمین کے اوپر سرکتا ہوا جا رہا تھا۔ ڈریگن کی پیٹھ کو پکڑے اور ایک ہی حالت میں اکڑے رہنے کی وجہ سے اب ہیری کے بدن کا ہر حصہ درد کرنے لگا۔

''کیا یہ میرا وہم ہے؟'' رون نے کافی دیر کی خاموشی کے بعد چیخ کر کہا۔ ''یا پھر یہ واقعی نیچے کی طرف آ رہا ہے؟''

ہیری نے نیچے دیکھا۔ نیچے گہرے سبز رنگ کے پہاڑ اور جھیلیں دکھائی دے رہی تھیں جو غروب ہوتے سورج کی روشنی میں کسی بھورے خیمے کی طرح پھیلی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ اس نے ایک طرف جھک کر دیا۔ نیچے کا منظر اب زیادہ صاف اور بڑا دکھائی ہوتا جا رہا تھا۔ اس نے سوچا کہ کیا ڈریگن نے سورج کی روشنی کی مدد سے تازہ پانی کی موجودگی کا اندازہ لگا لیا تھا؟

ڈریگن ایک مخصوص دائروی حلقے میں گھومتا ہوا اب مسلسل تیزی سے نیچے جا رہا تھا۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ وہ اس چھوٹی جھیل پر اترنے کا ارادہ کر رہا تھا۔

''میرا مشورہ تو یہ ہے کہ جب یہ کافی حد تک نیچے پہنچ جائے گا تو ہمیں کود جانا چاہئے۔'' ہیری نے ان دونوں سے کہا۔ ''اس سے پہلے کہ اسے ہماری موجودگی کا احساس ہو جائے، ہمیں پانی میں چھلانگ لگا دینا چاہئے......''

وہ دونوں اس کی بات ماننے کیلئے تیار ہو گئے تھے حالانکہ ہرمائنی کی آواز تھوڑی سہمی ہوئی تھی۔ اب ہیری کو پانی کی سطح پر ڈریگن کے چوڑے پھیلے ہوئے پیٹ کا عکس دکھائی دے رہا تھا۔

''کود جاؤ......'' وہ چیخا۔

وہ ڈریگن کے ایک پہلو میں پھسلے اور لڑھکتے ہوئے جھیل میں کود گئے۔ فاصلہ اس کی امید سے کہیں زیادہ تھا۔ اس لئے وہ گولی کی رفتار سے پانی میں جا گرے، کسی پتھر کی طرح وہ بہت ٹھنڈے اور سبز پانی کی تہہ میں کے پودوں سے بھری ہوئی سطح تک جا پہنچے۔ ہیری

اپنے پاؤں چلاتا ہوا سطح پر واپس اُٹھا اور ہانپتے ہوئے گہری سانسیں لینے لگا۔ اس نے رون اور ہرمائنی کے کودنے کی جگہ پر ایک بڑے بڑے بلبلے اُٹھتے ہوئے دیکھے۔ ایسا لگتا تھا کہ ڈریگن واقعی کچھ نہیں دیکھ پایا تھا۔ وہ اب ان سے پچاس گز دور پہنچ چکا تھا۔ وہ جھیل پر اتنا نیچے ہوا کہ اپنے زخموں سے بھرے سر کو جھکا کر پانی پی سکے۔ جب رون اور ہرمائنی جھیل گہرائیوں کو چھونے کے بعد واپس پانی کی سطح پر اوپر ابھرے تو تب بھی ڈریگن اُڑتا ہوا آگے چلا جا رہا تھا۔ وہ اپنے پنکھ تیزی سے پھڑ پھڑا رہا تھا اور بالآخر وہ دور والے کنارے پر جا اترا۔

ہیری، رون اور ہرمائنی ڈریگن سے مخالف سمت میں تیرنے لگے اور کنارے کی طرف بڑھے۔ جھیل زیادہ گہری نہیں تھی۔ جلد ہی انہوں نے تیرنا چھوڑ کر آبی پودوں اور کیچڑ کے درمیان راستہ بنانا پڑا۔ بالآخر وہ پھسلن بھری گھاس پر پہنچ گئے تو وہ پوری طرح گیلے ہو چکے تھے، ہانپ رہے تھے اور بھوک کی شدت سے دوہرے ہوئے جا رہے تھے۔

ہرمائنی کھانستی اور کانپتی ہوئی گھاس پر لڑھک گئی حالانکہ ہیری خوشی خوشی وہاں لیٹ کر سونا چاہتا تھا مگر وہ اُٹھ کر کھڑا ہوا اور اپنی چھڑی نکال کر چاروں طرف حفاظتی حصار پھیلانے لگا جو وہ ہر جگہ پڑاؤ ڈالنے سے پہلے عام طور پر کیا کرتے تھے۔ یہ کام پورا کرنے کے بعد وہ ان دونوں کے پاس پہنچا۔ تجوری سے بھاگنے کے بعد وہ پہلی بار انہیں صحیح طور پر دیکھ رہا تھا۔ دونوں کے چہروں اور بازوؤں پر جلنے اور جھلسنے کے سرخ نشان دکھائی دے رہے تھے۔ ان کے کپڑے بھی کئی جگہ سے جل چکے تھے۔ اپنے متعدد زخموں پر ڈریگن کی سخت کھال کی رگڑ سے وہ کراہ رہے تھے۔ ہرمائنی نے ہیری کو بوتل نکال کر تھمائی۔ پھر اس نے کدو کے جوس کی تین بوتلیں نکالیں جو وہ شیل کاٹیج سے ساتھ لائے تھے۔ ساتھ ہی اس نے ان سب کیلئے صاف اور سوکھے چوغے بھی باہر نکالے۔ کپڑے بدل کر وہ کدو کا جوس پینے لگے۔

''اچھی بات یہ ہے کہ ہمیں پٹاری مل ہی گئی اور بری بات یہ ہے کہ.....'' رون نے اپنے ہاتھوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جب ان پر جھلسے اور جلے ہوئے حصوں پر دوبارہ نئی جلد پھیلتی جا رہی تھی۔

''.....تلوار ہاتھوں سے نکل گئی۔'' ہیری نے دانت بھینچ کر کہا۔ اس نے دانتی کے جوہر کو اپنی جلی پتلون کے سوراخ میں ڈال کر جلے ہوئے زخم پر لگایا۔

''تلوار چلی گئی.....؟'' رون نے دہرایا۔ ''مکار، دغا باز غوبلن......''

ہیری نے ابھی ابھی اپنی گیلی جیکٹ اتاری تھی اور اس نے اس کی جیب سے پٹاری والا سنہرا پیالہ باہر نکال کر سامنے گھاس پر رکھ دیا۔ جب وہ کدو کا جوس پی رہے تو سورج کی روشنی میں چمکتے ہوئے پیالے نے ان کا دھیان اپنی طرف مبذول کیا۔

''کم از کم ہمیں اسے ہر وقت گلے میں تو نہیں پہننا تو نہیں پڑے گا۔ اسے گلے میں لٹکا کر گھومنا پھرنا تھوڑا عجیب لگے گا۔'' رون نے کہا جو اپنے ہاتھ کی پشت سے منہ پونچھ رہا تھا۔

''کیا وہ اب بھی پانی پی رہا ہے؟'' ہرمائنی نے جھیل کے پار دور کنارے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جہاں ڈریگن ابھی تک اپنا منہ پانی میں ڈالے ہوئے جھکا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ ''تمہیں کیا لگتا ہے کہ اس کا کیا ہوگا؟ کیا یہ ٹھیک ٹھاک رہے گا۔''

''تم تو ہیگرڈ کی طرح بات کر رہی ہو۔'' رون نے ہنس کر کہا۔ ''ہرمائنی! وہ ڈریگن ہے، وہ اپنی دیکھ بھال خود کر سکتا ہے، ہمیں تو اپنے بارے میں سوچنا چاہئے!''

''تمہارا کہنے کا کیا مطلب ہے؟''

''دیکھو! میں نہیں جانتا ہوں کہ تمہیں کیسے بتاؤں؟'' رون نے کہا۔ ''مگر میرا خیال ہے کہ ان کا دھیان اس طرف ضرور گیا ہوگا کہ ہم گرنگوٹس میں چوروں کی طرح گھس گئے تھے۔''

وہ تینوں ہنسنے لگے اور ایک بار شروع ہونے کے بعد رکنا کافی مشکل دکھائی دے رہا تھا۔ ہیری کی پسلیوں میں درد ہونے لگا۔ بھوک کی وجہ سے اس کا سر گھوم رہا تھا مگر وہ سرخ ہوتے ہوئے آسمان کے نیچے گھاس پر لیٹے رہے اور تب تک ہنستے رہے جب تک کہ اس کا گلا نہ دکھنے لگا۔

''ویسے اب ہم کیا کریں گے؟'' ہرمائنی نے بالآخر پوچھا اور ہچکیاں لیتے ہوئے سنجیدہ معاملے کی طرف آ گئی۔ ''اسے معلوم ہو جائے گا، ہے نا؟ تم جانتے ہو کوں کو معلوم ہو جائے گا کہ ہم اس کی پٹاریوں کے بارے میں جان چکے ہیں؟''

''شاید غوبلن اس قدر خوفزدہ ہوں گے کہ وہ اسے بتائیں گے ہی نہیں۔'' رون نے امید بھرے لہجے میں کہا۔ ''شاید وہ لوگ اس بات کو چھپانے کی کوشش کریں گے......؟''

سرخی مائل آسمان، جھیل کا سرسراتا ہوا پانی اور اس کی کائی زدہ مہک، رون کی آواز...... ہر چیز غائب ہوگئی گئی۔ ہیری کے سر میں اتنا شدید درد ہوا جیسے کسی نے تلوار سے اس کے ٹکڑے کر دیئے ہوں۔ وہ ہلکی روشنی والے نیم تاریک کمرے میں پہنچ گیا۔ اس کے سامنے جادوگر نصف دائرے میں کھڑے تھے اور فرش پر اس کے قدموں کے پاس ایک چھوٹا، کانپتا ہوا ہیولا گھٹنوں کے بل بیٹھا تھا۔

''تم نے کیا کہا؟'' اس کی آواز اونچی اور یخ بستہ تھی مگر اس کے اندر اشتعال کے ساتھ ساتھ عجیب سا خوف بھی اُمڈ رہا تھا۔ جس چیز کا اسے اندیشہ تھا...... مگر یہ سچ نہیں ہو سکتا۔ اسے سمجھ میں نہیں آ رہا تھا ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟

غوبلن تھر تھر کانپ رہا تھا اور اس کی سرخ آنکھوں سے نظریں نہیں ملا پا رہا تھا۔

''دوبارہ بتاؤ......'' والڈی مورٹ بڑبڑایا۔ ''دوبارہ بتاؤ......''

''آقا...... آقا......'' غوبلن ہکلاتا ہوا بولا اور اس کی سیاہ آنکھوں میں دہشت پھیل گئی۔ ''آ...... آقا! ہم نے...... انہیں...... روکنے کی...... کوشش کی تھی...... وہ بہروپئے...... آقا!...... لسٹرینج گھرانے کی...... تت...... تجوری...... مم میں...... گھس گئے......''

''بہروپئے...... کون سے بہروپئے؟ میرا خیال تھا کہ گرنگوٹس کے پاس بہروپیوں کی شناخت کے متعدد طریقے ہیں؟...... وہ کون

تھے؟''

''وو......وہ...... پوٹرلڑکا......اوراس...... کے دوساتھی......!''

''اوروہ کیالے گئے؟''اس نے گرجتی ہوئی آواز میں پوچھااس کے وجود میں ایک بھیانک خوف ہچکولے کھانے لگا۔''مجھے بتاؤ! وہ کیالے گئے؟''

''ایک......ایک چھو......چھوٹا......سنہرا...... پیالہ......آقا!''

غصے سے پھنکارتی ہوئی چیخ نکلی جیسے کوئی اجنبی چیخ ہو۔ وہ غصے سے پاگل ہوگیا تھا۔ یہ سچ نہیں ہوسکتا...... یہ ناممکن تھا۔ کسی کو بھی ذراسی بھنک نہیں تھی۔ یہ کیسے ممکن تھا کہ اس لڑکے کو اس کا راز معلوم ہوگیا ہو؟

ایلڈر چھڑی ہوا میں لہرائی اور کمرے میں سبز روشنی کی چمک کا دھماکہ ہوا۔ گھٹنوں کے بل بیٹھا ہوا غوبلن لاش بن کر فرش پر لڑھک گیا۔ اردگرد دائرے میں کھڑے جادوگر خوف کی افراتفری میں بکھرے اور بھاگنے کی کوشش کرنے لگے۔ دروازے کی طرف دوڑ لگانے میں لوسیس ملفوائے اور بیلاٹرکس نے ان سب کو پیچھے چھوڑ دیا تھا۔ والڈی مورٹ دیوانگی کے عالم میں اپنی چھڑی لہرا رہا تھا، بار بار سبز روشنی کے جھماکے ہو رہے تھے بچے ہوئے لوگ لاشوں کے ڈھیر میں بدلتے جا رہے تھے۔ سنہری پیالے کی خبر سننے کے بعد اسے خود پر قابو رکھنا مشکل ہو رہا تھا۔ غصہ اس کے دل و دماغ پر ہتھوڑے برسا رہا تھا۔ سنہری پیالے کی چوری......اذیت ناک تھی۔

وہ اب لاشوں کے ڈھیر کے درمیان اکیلا گھوم رہا تھا۔ اس کی آنکھوں کے سامنے تڑی مڑی لاشیں بکھری ہوئی تھیں۔ اس کے خزانے، اس کے حفاظتی انتظامات، لازوال بننے کا خواب......ڈائری تباہ ہوچکی تھی اور پیالہ چوری ہوگیا تھا۔ اگر لڑکا باقی پٹاریوں کے بارے میں بھی جانتا ہے تو کیا ہوگا؟ کیا وہ یہ خفیہ راز جان سکتا ہے؟ کہیں وہ باقی پٹاریاں پہلے ہی تباہ تو نہیں کر چکا ہے؟ کیا وہ اور چیزوں تک بھی پہنچ چکا ہے؟ کیا اس کے پیچھے ڈمبل ڈور کا ہاتھ تو نہیں ہے؟......ڈمبل ڈور! جنہوں نے ہمیشہ اس پر شک بھری نگاہ رکھی تھی، ڈمبل ڈور! جو اس کے حکم پر ہلاک کر دیئے گئے تھے۔ ڈمبل ڈور! جن کی چھڑی اب اس کے قبضے میں تھی؟ بہرحال، وہ موت کے باوجود لڑکے کی شکل میں زندہ تھے......لڑکا......

غیر معمولی طور پر اگر وہ لڑکا کسی پٹاری کو تباہ کرتا تو اسے لارڈ والڈی مورٹ کو ضرور خبر ہوجاتی۔ ضرور محسوس ہوجاتا؟ وہ دنیا کا سب سے قابل، عظیم اور سب سے طاقتور جادوگر تھا۔ وہ ڈمبل ڈور کے علاوہ اور بھی نہ جانے کتنے بے گناہ اور گمنام لوگوں کو ہلاک کر چکا تھا۔ لارڈ والڈی مورٹ کو کیسے معلوم نہ ہو پاتا؟ اگر اس پر دنیا کے سب سے اہم ترین اور بیش قیمتی جادوگر پر حملہ ہوتا اور اس کی روح کے ٹکڑوں کو تباہ کیا جاتا تو اسے کیونکر معلوم نہ ہوتا؟

یہ سچ تھا کہ جب ڈائری تباہ کی گئی تھی تو اسے اس کی خبر نہیں ہوئی تھی مگر اس نے سوچا تھا کہ ایسا صرف اس لئے ہوا ہوگا کیونکہ اس کے پاس محسوس کرنے کیلئے بدن ہی نہیں تھا۔ وہ تو بھوت سے بھی گئی گزری حالت میں تھا......نہیں! غیر معمولی طور پر باقی سب

پٹاریاں محفوظ اور صحیح سلامت ہوں گی...... باقی پٹاریاں تباہ نہیں کی گئی ہوں گی۔

مگر اسے اس کی تصدیق کرنا ہوگی، اسے پختہ معلوم کرنا ہوگا......اس نے کمرے میں چہل قدمی کی اور قریب فرش پر پڑی ہوئی غوبلن کی لاش کو غصے سے ٹھوکر ماری۔ تخیل کے پردوں پر عکس اُڈنے لگے اور سلگتے ہوئے دماغ میں جھلسنے لگے......جھیل، مکان اور پٹاریاں!

اب اس کا غصہ سرد ہوتا جا رہا تھا۔لڑکا کیسے جان سکتا ہے کہ اس نے انگوٹھی گیونٹ کے کھنڈرات میں چھپائی تھی؟ کسی کو بھی یہ معلوم نہیں تھا کہ گیونٹ سے اس کا کوئی رشتہ ہے۔ اس نے ممکنہ رشتے کو ہمیشہ کیلئے چھپا ڈالا تھا۔ ان کے اموات کے پیچھے اس کا ہی ہاتھ تھا، یہ کسی کو معلوم نہیں تھا۔ غیر معمولی طور پر انگوٹھی محفوظ ہی ہوگی۔

اور وہ لڑکا یا کوئی اور اس تاریک غار کے بارے میں کیسے جان سکتا ہے؟ یا اس کے حفاظتی انتظام کو کیسے توڑ سکتا ہے؟ لاکٹ کو چرانے کا خیال ہی ناممکن تھا؟

جہاں تک سکول کا تعلق تھا، صرف وہی جانتا تھا کہ ہوگورٹس میں اس نے پٹاری کہاں چھپائی تھی؟ کیونکہ صرف وہی اس جگہ کے سب سے گہرے راز سے واقف تھا......

مگر ناگنی تو اب بھی بچی ہوئی تھی۔ جو ہمیشہ اب اس کے قریب ہی رہے گی۔ وہ اسے حکم کی تعمیل کیلئے اب کہیں نہیں بھیجے گا۔ ناگنی اب ہمیشہ اس کی حفاظت میں ہی رہے گی......مگر لڑکے نے گوڈرک ہولو میں اس پر بھی تو حملہ کیا تھا......وہ ایسا کیسے جان سکتا ہے؟

لیکن تصدیق کرنے کیلئے، پختہ تصدیق کرنے کیلئے اسے ہر اس جگہ جانا ہوگا جہاں اس نے پٹاریاں چھپائی تھی۔ اسے اپنی ہر پٹاری کے حفاظتی انتظام کو دگنا کرنا ہوگا......ایلڈر چھڑی کو پانے کی طرح یہ کام بھی اسے تنہا ہی کرنا ہوگا۔

اسے سب سے پہلے کہاں جانا چاہئے؟ کون سی پٹاری سب سے زیادہ خطرے سے دوچار تھی؟ ایک پرانی کشمکش اس کے وجود میں پھڑکنے لگی۔ ڈمبل دور کو اس کا اجداد کا نام معلوم تھا...... ڈمبل ڈور، گیونٹ گھرانے کے ساتھ اس کے رشتے کا اندازہ لگا سکتے تھے...... گیونٹ گھرانے کا کھنڈر مکان شاید پٹاری کو چھپانے کی دیگر جگہوں کے مقابلے میں سب سے کم محفوظ جگہ تھی، اس لئے وہ سب سے پہلے وہیں جائے گا......

اور ہوگورٹس......مگر وہ جانتا تھا کہ اس کی پٹاری وہاں محفوظ تھی۔ سکول کی بات تو رہنے ہی دیں، پوٹر کیلئے تو ہاگس میڈ میں بھی قدم رکھنا ناممکن تھا کیونکہ وہ فوراً پکڑا جائے گا۔ بہر حال، سنیپ کو خبردار کر دینے میں ہی سمجھداری ہوگی کہ لڑکا سکول میں گھسنے کی کوشش کر سکتا ہے......ظاہر ہے، سنیپ کو لڑکے کے لوٹنے کی وجہ بتانا حماقت ہوگی۔ بیلاٹرکس اور ملفوائے پر بھروسہ کر کے اس نے زندگی کی سب سے بڑی غلطی کی تھی۔ کیا ان کی حماقت اور لاپروائی سے یہ ثابت نہیں ہو جاتا ہے کہ کبھی بھی کسی پر بھی اعتماد کرنا کتنا خطرناک احمقانہ فعل ہے؟

وہ سب سے پہلے گیونٹ گھرانے کے کھنڈر مکان میں جائے گا اور ناگنی کو بھی اپنے ساتھ ہی لے جائے گا۔اب وہ اژدہے سے لمحہ بھر کیلئے جدا نہیں ہوگا......وہ کمرے سے نکل کر ہال میں گیا اور اندھیرے باغیچے میں باہر نکلا جہاں فوارہ چل رہا تھا۔اس نے مار باشی زبان میں اژدہے کو اپنی طرف بلایا۔ناگنی لمبے سائے کی طرح اس کے پاس پہنچ گئی......

ہیری کی آنکھیں کھل گئی جب وہ خود کو کھینچ کر ہوش وحواس میں لے لایا۔وہ ڈوبتے سورج کی روشنی میں جھیل کے کنارے لیٹا ہوا تھا اور رون اور ہرمائنی اس پر جھک کر دیکھ رہے تھے۔ان کی متفکر نظروں میں خوف کے سائے لرز رہے تھے۔اس کے نشان میں اب بھی لگاتار ٹیسیں اُٹھ رہی تھیں۔اس نے اندازہ لگا لیا کہ والڈی مورٹ کے دماغ میں اس کے اچانک چلے جانے سے ان کا دھیان اس کی طرف مبذول ہو گیا ہوگا۔وہ ہانپتا ہوا اُٹھا اور اس بات پر تھوڑا حیران ہوا کہ اس کا بدن اب بھی گیلا تھا۔اس نے اپنے سامنے پیالے کو معصومیت سے گھاس پر پڑے دیکھا۔غروب ہوتے سورج کی روشنی میں جھیل گہری نیلی دکھائی دے رہی تھی جس پر سنہری رنگت کی تہہ بچھی ہوئی تھی۔

''اسے معلوم ہو گیا ہے۔'' والڈی مورٹ کی اونچی چیخوں کے بعد اس کی اپنی آواز عجیب اور دھیمی محسوس ہو رہی تھی۔''اسے معلوم ہو گیا ہے اور اب وہ یہ دیکھنے کیلئے جا رہا ہے کہ باقی پٹاریاں محفوظ ہیں یا نہیں اور آخری پٹاری......'' وہ اُٹھ کر کھڑا ہو گیا۔''ہوگورٹس میں ہے۔میں جانتا ہوں......میں جانتا ہوں!''

''کیا......؟''

رون اسے گھورے جا رہا تھا۔ہرمائنی پریشانی کے عالم میں گھٹنوں کے بل بیٹھی ہوئی تھی۔

''مگر تم نے کیا دیکھا؟......تمہیں کیسے معلوم ہوا؟''

''میں دیکھا کہ اسے پیالے کی چوری کے بارے میں معلوم ہو گیا ہے، میں......میں اس کے دماغ میں گھس گیا تھا، وہ......''

ہیری کو اس کی قتل و غارت کی یاد آئی۔''وہ بہت غصے میں ہے اور ڈرا ہوا بھی ہے۔اسے یہ سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ ہمیں اس کا خفیہ راز کیسے معلوم ہو گیا ہے؟ اور اب وہ یہ دیکھنے جا رہا ہے کہ باقی پٹاریاں تو محفوظ ہیں......سب سے پہلے انگوٹھی! وہ سوچتا ہے کہ ہوگورٹس والی پٹاری سب سے زیادہ محفوظ ہے کیونکہ وہاں سنیپ ہے کیونکہ دکھائی دیئے بغیر ہوگورٹس کے اندر پہنچ جانا ناممکن ہے، میرا خیال ہے کہ وہ وہاں سب سے آخر میں ہی جائے گا مگر پھر بھی وہ کچھ ہی گھنٹوں بعد وہاں پہنچ جائے گا......''

''کیا تم نے دیکھا کہ وہ پٹاری ہوگورٹس میں کہاں چھپی ہوئی ہے؟'' رون نے کہا جو اُٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔

''نہیں اس کا دھیان تو سنیپ کو خبردار کرنے پر ہی رُک گیا تھا۔اس نے یہ نہیں سوچا کہ وہ پٹاری والی چیز کہاں پڑی ہے؟''

''ٹھہرو ٹھہرو!'' ہرمائنی چیخی جب رون نے پٹاری والا سنہرا کپ پکڑا اور ہیری نے دوبارہ اپنا غیبی چوغہ باہر نکالا۔''ہم یونہی منہ اُٹھا کر نہیں جا سکتے، ہمارے پاس کوئی لائحہ عمل نہیں ہے۔''

''ہمیں فوری طور پر وہاں پہنچنا ہوگا۔'' ہیری نے درشت لہجے میں کہا۔ والڈی مورٹ کے دماغ میں جانے سے پہلے وہ نئے خیمے میں جاندار نیند لینے کے خواب دیکھا رہا تھا مگر اب یہ ناممکن ہو چکا تھا۔ ''جب اسے اس بات کا علم ہو جائے گا کہ انگوٹھی اور لاکٹ جا چکے ہیں تو کیا تم یہ تصور کر سکتی ہو کہ وہ کیا کرے گا؟ اگر اسے محسوس ہوا کہ ہوگورٹس والی پٹاری محفوظ نہیں ہے اور اس نے اسے وہاں سے ہٹا دیا تو پھر کیا ہوگا؟''

''مگر ہم وہاں پہنچے گے کیسے؟''

''ہمیں فوری طور ہاگس میڈ جانا ہوگا اور وہیں سے کوئی نہ کوئی راستہ تلاش کرنا ہوگا۔ سکول کے ارد گرد حفاظتی اقدامات دیکھنے کے بعد ہی ہم اگلی مرحلہ طے کریں گے، چوغے کے نیچے آ جاؤ، ہرمائنی! اس بار ہم تینوں ایک ساتھ نقاب اُڑان بھریں گے......''

''مگر ہم لوگ اس کے نیچے ایک ساتھ کیسے سما سکیں گے......؟''

''ابھی اندھیرا ہو رہا ہے، کسی کی توجہ ہمارے پیروں کی طرف نہیں جائے گی!''

سیاہ پانی کے دوسرے کنارے پر دیوہیکل پنکھ پھڑ پھڑانے کی آواز گونجی۔ ڈریگن نے جی بھر کر پانی پی لیا تھا اور دوبارہ ہوا میں اُڑنے لگا۔ وہ اپنی تیاری کرتے ہوئے ٹھہرے اور دوبارہ ہوا میں اسے اونچا اُڑتے ہوئے دیکھنے لگے۔ تیزی سے سیاہ ہوتے ہوئے آسمان میں ڈریگن بھی سیاہ ہیولے کی طرح دکھائی دے رہا تھا اور پھر وہ نزدیکی پہاڑ کی اوٹ میں جا کر غائب ہو گیا۔ ہرمائنی آگے بڑھی اور ان دونوں کے درمیان کھڑی ہو گئی۔ ہیری نے چوغہ نیچے کھینچا جتنا اسے کھینچا جا سکتا تھا۔ پھر وہ اسی جگہ پر ایک ساتھ گھوم کر جانے پہچانے گھپ اور دم گھٹ اندھیرے میں پہنچ گئے۔

☆☆☆☆

اٹھائیسواں باب

# گمشدہ آئینہ

ہیری کے پاؤں سڑک پرٹکرائے۔اس نے ہاگس میڈ کی جانی پہچانی مرکزی شاہراہ کوحسرت بھری نظروں سے دیکھا۔دکانوں کے سامنے والے اندھیرے حصے،سیاہ پہاڑوں کے دوردکھائی دیتے ہوئے ہیولے،سامنے ہوگورٹس کی طرف جانے والی سڑک کا موڑ اورتھری بروم سٹکس کی کھڑکیوں میں سے آتی ہوئی روشنی۔تیز تیز دھڑکتے ہوئے دل کے ساتھ اسے بہت ہی واضح طور پر یاد آیا کہ وہ قریباً ایک سال پہلے نقاب اُڑان بھر بالکل اسی جگہ پرنمودار ہوتھا جب وہ اپنے ساتھ کمزوراور لاغرڈمبل ڈورکوسہارا دے کرلایا تھا۔ نمودار ہونے کے لمحہ بھروقفے میں ہی اسے یہ سب یاد آ گیا تھااور جب اس نے رون اور ہرمائنی کے بازوؤں پراپنی گرفت ڈھیلی کی تو یہ ہوگیا۔

ہوا میں ایک تیز چیخ سنائی دی، پیالے کی چوری کا معلوم ہونے کے بعد والڈی مورٹ جس بری طرح چیخا تھا، یہ چیخ بھی بالکل ویسی ہی تھی۔اس نے ہیری کا پورابدن جھنجوڑ ڈالا تھااوروہ فوراً سمجھ گیا کہ یہ ان کی آمد کی وجہ سے ہی ہوا تھا۔جب وہ چوغے کے نیچے باقی دونوں کی طرف دیکھ رہا تھااسی وقت تھری بروم سٹکس بار کا دروازہ کھلا اورنقاب پہنے ہوئے ایک درجن مرگ خوراپنی چھڑیاں تان کرسڑک پرپہنچ گئے۔

جب رون نے اپنی چھڑی اوپراُٹھائی تو ہیری نے اس کی کلائی پکڑلی۔وہ اتنے زیادہ تھے کہ انہیں فوراً ششدر کرلینا ممکن نہیں تھا۔ایسی کوئی کوشش کرنا بھی حماقت ہوگی کیونکہ ایسا کرنے سے مرگ خورکوان کی جگہ کی درست نشاندہی ہوجائے گی۔ایک مرگ خور نے اپنی چھڑی لہرائی جس سے چیخ کی آوازرُک گئی حالانکہ اب بھی دوپہاڑوں پراس کی گونج سنائی دے رہی تھی۔

''ایکوسم چوغہ......'' ایک مرگ خورزوردارآواز میں گرجا۔

ہیری نے مضبوطی سے چوغے کوپکڑلیا مگر چوغے نے مرگ خوروں کے پاس جانے کی کوئی کوشش نہیں کی تھی۔اس پرعمومی جادوئی کلمے کا کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔

''پوٹراپنے چوغے میں چھپا ہے۔'' بلاہٹ والاسحر کرنے والا شخص چیخا اوراپنے ساتھیوں کی طرف دیکھتا ہوا بولا۔''پھیل

جاؤ......وہ یہیں کہیں ہے......''

چھ مرگ خوران کی سمت میں دوڑنے لگے۔ ہیری، رون اور ہرمائنی تیزی سے پیچھے ہٹے وہ سب سے نزدیکی گلی میں گھس گئے اور مرگ خوران سے کچھ ہی انچ کے فاصلے پر آگے نکل گئے۔ وہ تینوں اندھیرے میں انتظار کر رہے تھے اور قدموں کی آہٹ سننے کیلئے کان لگائے کھڑے تھے۔ مرگ خوروں کی چھڑیاں سڑک پر روشنی پھیلا رہی تھیں۔

''چلو......'' ہرمائنی بڑبڑائی۔ ''اب ثقاب اُڑان بھر لیتے ہیں۔''

''بہت اچھا خیال ہے۔'' رون نے کہا مگر اس سے پہلے کہ ہیری کچھ بول پاتا، ایک مرگ چیختا ہوا بولا۔ ''ہم جانتے ہیں کہ تم یہاں ہو پوٹر!......اور تم بچ نہیں سکتے، ہم تمہیں تلاش کر ہی لیں گے......''

''وہ لوگ ہماری آمد کیلئے تیار تھے۔'' ہیری نے سرگوشی کی۔ ''انہوں نے وہ جادو اسی لئے کیا تھا تاکہ انہیں ہماری آمد کا فوراً پتہ چل جائے۔ میرا خیال ہے کہ انہوں نے ہمیں یہاں پھنسائے رکھنے کیلئے ایسا کیا ہے......''

''روح کھچڑوں کو بلاؤ......'' ایک اور مرگ خور چیختا ہوا بولا۔ ''ہم انہیں کھلا چوڑ دیتے ہی، وہ اسے بہت جلدی تلاش کر لیں گے......''

''تاریکیوں کے شہنشاہ یہ نہیں چاہتے ہیں کہ پوٹر کو ان کے علاوہ کوئی اور ہلاک کرے......''

''روح کھچڑا اسے ہلاک نہیں کریں گے، تاریکیوں کے شہنشاہ پوٹر کی روح نہیں جان لینا چاہتے ہیں، ویسے بھی، روح کھچڑوں کی چھبن کے بعد تو اسے مارنا اور بھی زیادہ آسان ہو جائے گا۔''

کئی متفق آواز سنائی دیں۔ ہیری کے ذہن میں دہشت بھرنے لگی۔ روح کھچڑوں کو دور بھگانے کیلئے پشت بانی تخیل نمودار کرنا ہوگا جس سے ان کی پوشیدگی کا راز کھل جائے گا۔

''ہمیں ثقاب اُڑان بھرنے کی کوشش کرنا چاہئے۔'' ہرمائنی نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

اسی وقت اچانک ہیری کو سڑک پر جانی پہچانی خنکی اور ٹھنڈک کا احساس ہوا۔ ماحول میں سے روشنی غائب ہوگئی تھی، ستارے تک اوجھل ہوگئے تھے۔ گھپ اندھیرے میں اسے محسوس ہوا کہ ہرمائنی نے اس کا بازو پکڑ لیا تھا اور وہ اسی جگہ پر ایک ساتھ گھومے۔

گھومنے کیلئے جس ہوا کی ضرورت تھی، وہ جیسے ٹھوس بن چکی تھی۔ وہ ثقاب اُڑان نہیں بھر پائے۔ مرگ خوروں نے بڑا زبردست حصار بنایا تھا۔ ٹھنڈک ہیری کے وجود میں گہرائی میں دھنستی جا رہی تھی، اس کی شریانوں میں خون جمتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ رون اور ہرمائنی پہلو والی گلی میں مڑ گئے۔ وہ دیوار کے کنارے ٹٹول ٹٹول کر راستہ تلاش کر رہے تھے اور کسی قسم کا کھٹکا یا آواز کرنے سے گریز کر رہے تھے۔ اسی وقت موڑ پر بغیر کسی آہٹ کے اُڑتے ہوئے دس روح کھچڑ نمودار ہو گئے۔ وہ محض اس لئے دکھائی دے رہے تھے کیونکہ اردگرد کے ماحول سے زیادہ چمکدار سیاہ تھے۔ انہوں نے سیاہ لمبے لہراتے ہوئے چوغے پہن رکھے تھے، جن کے نیچے ان کے گلے

سڑے بوسیدہ ہاتھ باہر نکلے ہوئے تھے۔کیا انہیں ماحول میں ڈر کا احساس ہورہا تھا؟ ہیری کو اس بات کا یقین تھا۔ جب وہ تیزی سے قریب آرہے تھے اور لمبی کھڑکھڑاتی ہوئی سانسیں لے رہے تھے۔ ہوا میں انہیں مایوسی کی مہک اُٹھتی ہوئی محسوس ہورہی تھی جسے وہ سونگھ کرانداز ہ لگارہے تھے،

اس نے اپنی چھڑی اوپر اُٹھائی۔اس کے بعد چاہے جو بھی ہو،مگر وہ روح کھچڑوں کی چبھن لینے کا موقع برداشت نہیں کرسکتے تھے۔اس نے رون اور ہرمائنی کے بارے میں سوچا۔

''پشت بان نمودارم......'' اس نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

اس کی چھڑی سے سفید قطبی ہرن نکل کر آگے بڑھا اور پشت بان کی روشنی کو دیکھ کر روح کھچڑ بے چین ہوگئے اور افراتفری میں ادھرادھر بھاگنے لگے۔دور کہیں سے ایک چیخ سنائی دی۔

''وہاں پر......وہ وہاں پر ہیں......میں اس کا پشت بانی تخیل دیکھا ہے، وہ ایک قطبی ہرن جیسا دکھائی دیتا ہے......''

روح کھچڑ چلے گئے تھے، ستارے دوبارہ دکھائی دینے لگے اور مرگ خوروں کے بھاگتے ہوئے قدموں کی آوازیں اب قریب آتی جارہی تھیں۔اس سے پہلے کہ ہیری دہشت میں یہ فیصلہ کرپاتا کہ اسے کیا کرنا چاہئے، قریب سے کنڈی کھلنے کی آواز آئی، تنگ سڑک پر بائیں طرف ایک دروازہ کھلا اور ایک ہلکی سی روکھی آواز آئی۔''پوٹر! جلدی سے اندر آجاؤ......''

اس نے بغیر جھجکے ایسا کرنا قبول کرلیا اور پھر وہ تینوں دوڑتے ہوئے کھلے دروازے سے اندر داخل ہوگئے۔

''بالائی منزل پر چلے جاؤ۔ چوغہ اوڑھے رکھنا اور خاموش رہنا۔'' ایک لمبے ہیولے نے بڑبڑا کر کہا جوان کے قریب سے گزر کر سڑک پر پہنچ گیا تھا اور اپنے پیچھے دروازہ دھڑام سے بند کرلیا۔

ہیری کو ذرا بھی اندازہ نہیں تھا کہ وہ کہاں پر تھے؟ مگر اب اس نے ایک اکلوتی موم بتی کی روشنی میں ہاگس ہیڈ کا دھول سے بھرا گندا بار دیکھا۔ وہ بھاگ کر کاؤنٹر کے پیچھے گئے اور وہاں بنے دروازے کے دوسری طرف پہنچ گئے۔سامنے لکڑی کی سیڑھیاں تھیں۔ وہ جتنا تیزی سے دوڑتے ہوئے ان پر پنجوں کے بل تیزی سے چڑھ سکتے تھے، چڑھ گئے۔سیڑھیاں اوپر سیٹنگ روم میں جا کر ختم ہو گئیں۔ جہاں ایک پرانا قالین اور ایک چھوٹا آتشدان تھا۔ آتشدان کے اوپر ایک بڑی اوجھل پینٹنگ لگی ہوئی تھی۔اس میں سنہری بالوں والی لڑکی سونی آنکھوں سے کمرے کو دیکھ رہی تھی

نیچے سڑک سے آتی ہوئی آوازیں ان تک پہنچیں۔غیبی چوغے کے نیچے ہی وہ گندی کھڑکی کے قریب پہنچ گئے اور نیچے دیکھنے لگے۔وہاں ہیری کو وہی ہیولا دکھائی دیا جس نے انہیں بچایا تھا۔ یہ ہاگس ہیڈ کا بارمین تھا اور وہاں پر وہی اکلوتا شخص تھا جس نے نقاب نہیں اوڑھ رکھا تھا۔

''تو کیا؟'' وہ نقاب پوشوں کے سامنے گرجا۔''تو کیا؟ اگر تم میری گلی میں روح کھچڑ بھیجو گے تو میں ان پر یقیناً پشت بانی تخیل کا

حملہ کروں گا۔ میں تمہیں بتائے دیتا ہوں، میں انہیں اپنے آس پاس بھی برداشت نہیں کروں گا، میں کبھی یہاں نہیں آنے دوں گا......''

''وہ تمہارا پشت بانی تخیل نہیں تھا۔'' ایک مرگ خور غصیلے لہجے میں بولا۔ ''وہ قطبی ہرن پوٹر کا پشت بانی تخیل تھا...... میں جانتا ہوں......''

''قطبی ہرن!'' بارمین نے ایک چھڑی باہر نکالی اور گرجتا ہوا بولا۔ ''قطبی ہرن......احمق کہیں گے...... پشت بان نمودارم!''

چھڑی کی نوک سے ایک بڑا سینگ والا جانور باہر نکلا سر نیچا کر کے یہ مرکزی شاہراہ پر چلا گیا اور اوجھل ہو گیا۔

''میں نے یہ نہیں دیکھا تھا......'' مرگ خور نے کہا حالانکہ اب اسے اپنی بات پر کم ہی یقین محسوس ہو رہا تھا۔

''ممنوعہ بگل بجا تھا، کیا تم نے آواز نہیں سنی تھی؟'' اس کے ساتھی نے آگے بڑھ کر کہا۔ ''کوئی قانون شکنی کر کے خلاف معمول سڑک پر آیا تھا......''

''اگر میں اپنی بلی باہر نکالنا چاہتا ہوں تو میں ضرور باہر نکلوں گا۔ تمہارا ممنوعہ بگل بھاڑ میں جائے...... مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے!''

''تو ممنوعہ بگل تمہاری وجہ سے گونجا تھا......؟''

''اگر بجا تھا تو اسے مجھے کیا؟ مجھے اژقبان بھیج دو گے؟ اپنے ہی گھر میں سے اپنی ناک باہر نکالنے کیلئے میری جان لے لو گے؟ اگر تمہاری خواہش ہے تو ایسا شوق سے کر دو! مگر تمہاری بھلائی کی خاطر میں امید کرتا ہوں کہ تم نے اپنے تاریکی کی نشانوں کو دبا کر اسے نہیں بلایا ہوگا۔ وہ میری اور میری بلی کی خاطر یہاں بلایا جانا پسند نہیں کرے، ہے نا؟''

''تم ہماری فکر مت کرو۔'' ایک مرگ خور نے کہا۔ ''اپنی فکر کرو کیونکہ نے ممنوعہ بگل کا قانون توڑا ہے......''

''مگر یہ تو بتاؤ جب میرا شراب خانہ بند ہو جائے گا تو تم مرکبات، زہروں اور تریاق کا کاروبار کہاں کرو گے؟ تمہاری ناجائز آمدنی کا کیا ہوگا؟''

''کیا تم دھمکی دے رہے ہو؟''

''میں اپنا منہ بند رکھتا ہوں، اسی لئے تو تم یہاں آتے ہو، ہے نا؟''

''میں اب بھی کہتا ہوں کہ میں نے قطبی ہرن ہی دیکھا تھا۔'' پہلا مرگ خور چیخ کر بولا۔

''قطبی ہرن؟......'' بارمین گرجا۔ ''احمق آدمی! تم نے بکری دیکھی تھی......بکری!''

''ٹھیک ہے، ہم سے غلطی ہو گئی ہے۔'' دوسرا مرگ خور بولا۔ ''دوبارہ ممنوعہ بگل کا قانون توڑا تو یاد رکھنا ہم تمہاری کوئی پرواہ نہیں کریں گے......''

مرگ خور مرکزی شاہراہ کی طرف لوٹ گئے۔ ہرمائنی نے راحت بھری گہری سانس لی۔ وہ چوغے سے باہر نکلی اور کمزور پایوں والی کرسی پر جا کر بیٹھ گئی جس کی لاتیں ہل جل رہی تھی۔ ہیری نے کھڑکی پر اچھی طرح پردہ ڈالنے کے بعد اپنے اور رون کے اوپر سے

چوغہ اتار دیا۔ نیچے ہونے والی کھٹ پٹ سے انہیں اندازہ ہو رہا تھا کہ بارمین اب دروازے کی کنڈی لگا رہا تھا۔ پھر انہیں سیڑھیاں چڑھنے کی آواز سنائی دی۔ اسی وقت ہیری کی نظر آتشدان کے بالائی شلف پر رکھی ہوئی ایک چیز پر پڑی۔ دیوار پر آویزاں لڑکی بڑی تصویر کے ٹھیک نیچے ایک مستطیل آئینہ پڑا ہوا تھا۔

بارمین کمرے میں داخل ہوا۔

''تم سب احمق گدھے!'' اس نے روکھی آواز میں کہا اور ایک کے بعد ایک کی طرف غصیلی نظر ڈالی۔ ''تم کیا سوچ کر منہ اُٹھائے یہاں چلے آئے تھے؟''

''شکریہ!'' ہیری نے کہا۔ ''ہم کس منہ سے آپ کا شکریہ ادا کریں کہ آپ نے اپنی ذہانت سے ہماری جان بچائی؟''

بارمین نے ہنکار بھری۔ ہیری اس کے پاس پہنچا اور اس کے چہرے کی طرف دیکھا۔ وہ اس کے لمبے بھورے بالوں اور ڈاڑھی کے پیچھے دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ بارمین نے عینک لگا رکھی تھی۔ گندے شیشے کے عدسوں کے پیچھے آنکھیں چمکدار نیلی تھیں۔

''میں نے آئینے میں آپ کی آنکھیں دیکھی تھیں۔''

کمرے میں خاموشی چھا گئی۔ ہیری اور بارمین ایک دوسرے کو دیکھتے رہے۔

''ڈوبی کو آپ نے ہی بھیجا تھا......؟''

بارمین نے اثبات میں سر ہلایا اور گھریلو خرس کی تلاش میں چاروں طرف دیکھا۔

''سوچا تھا کہ وہ تمہارے ساتھ ہی ہوگا، تم اسے کہاں چھوڑ آئے؟''

''وہ مر گیا......'' ہیری نے کہا۔ ''بیلاٹرکس لسٹرینج نے اسے مار ڈالا۔''

بارمین کا چہرہ بے حس اور سپاٹ دکھائی دیا۔

''سن کر افسوس ہوا۔ مجھے وہ گھریلو خرس پسند تھا......'' کچھ پل بعد وہ آہستگی سے بولا۔

وہ ان میں سے کسی کی طرف دیکھے بغیر مڑا اور اپنی چھڑی سے کرید کر لالٹین روشن کرنے لگا۔

''آپ ابروفورتھ ہیں، ہے نا؟'' ہیری نے اس کی پشت دیکھتے ہوئے پوچھا۔

اس نے اس کے سوال پر ہاں یا نہیں میں جواب نہیں دیا بلکہ چپ چاپ لالٹین جلانے کی کوشش کرتا رہا۔

''آپ کو یہ کیسے ملا؟'' ہیری نے سیریس کے آئینے کے پاس پہنچ کر پوچھا۔ یہ اس جڑواں آئینے کا دوسرا حصہ تھا جسے اس نے قریباً دو سال پہلے توڑ دیا تھا۔

''ایک سال پہلے ڈنگ سے خریدا تھا'' ابروفورتھ نے کہا۔ ''ایبلس نے مجھے اس کی خوبی بتا دی تھی۔ میں تم پر نظر رکھنے کی کوشش کی کوشش کر رہا تھا۔''

رون کی آہ نکل گئی۔

''سفید ہرن؟''اس نے جوشیلے انداز میں کہا۔''کیا وہ کام آپ نے کیا تھا؟''

''تم کس بارے میں بات کرر ہے ہو؟''ابروفورتھ نے پوچھا۔

''کسی نے ہمارے پاس ہرن کا پشت بانی تخیل بھیجا تھا۔''

''نوجوان!اس طرح کا دماغ ہوتو تم آسانی سے مرگ خور بن سکتے ہو۔کیا میں نے ابھی ابھی ثابت نہیں کیا ہے کہ میرا پشت بانی تخیل بکری ہے؟''

''اوہ ہاں!''رون سر کھجاتا ہوا بولا۔''دیکھئے مجھے بھوک لگ رہی ہے۔''اس کے لہجے میں اشتیاق بھری جھلک نمایاں تھی۔اس کے پیٹ میں زوردار گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

''میں کھانا لے کر آتا ہوں۔''ابروفورتھ نے کہا اور کمرے سے باہر نکلا۔کچھ لمحوں بعد وہ بڑی طشت میں ڈبل روٹی، پنیر اور بٹر بیئر کا بڑا جگ لے کر لوٹ آیا۔اس نے کھانے پینے کا سارا سامان سامنے والی چھوٹی تپائی پر رکھ دیا۔وہ صبح سے بھوکے تھے۔اس لئے انہوں نے جم کر کھایا پیا۔کچھ دیر تک آگ لکڑیوں کو تڑکتی رہی۔پیالوں کے کھنکھنانے اور چبانے کی آواز کے علاوہ خاموشی چھائی رہی۔

کھانا ختم کرنے کے بعد جب ہیری اور رون آرام سے اپنی کرسیوں پر ٹیک لگا کر بیٹھ گئے تو ابروفورتھ بولا۔''تو ٹھیک ہے،ہمیں اب تمہیں یہاں سے باہر نکالنے کا سب سے اچھا طریقہ سوچنا چاہئے۔رات کو یہ کام نہیں کیا جا سکتا۔تم نے دیکھ ہی لیا ہے کہ اگر کوئی اندھیرے میں باہر نکلتا ہے تو کیا ہوتا ہے؟ممنوعہ بگل بج اُٹھتا ہے۔وہ تم پر اسی طرح جھپٹ پڑیں گے جس طرح بطِ شجر ننھی دیمک کے انڈوں پر جھپٹتے ہیں۔میرا خیال نہیں ہے کہ میں دوسری بار قطبی ہرن کو بکری ثابت کر پاؤں گا۔صبح ہونے کا انتظار کرو،جب ممنوعہ بگل ہٹا لیا جائے گا تو پھر تم اپنا چوغہ اُوڑھ لینا اور پھر تم یہاں سے پیدل پیدل باہر نکل جانا،ہاگس میڈ سے باہر نکل کر پہاڑ پر پہنچ جانا،وہاں سے تم ثقاب اُڑان بھر سکتے ہو۔جہاں جانا چاہو،جا سکتے ہو۔ممکن ہے کہ وہاں تمہیں ہیگرڈ بھی مل جائے۔مرگ خوروں نے جب اسے گرفتار کرنے کی کوشش کی تھی تو اس کے بعد سے وہ پہاڑ کی ایک غار میں گراپ کے ساتھ چھپا ہوا ہے۔''

''ہم کہیں نہیں جا رہے ہیں۔''ہیری نے فوراً کہا۔''ہمیں ہوگورٹس کے اندر پہنچنا ہے۔''

''احمق مت بنو لڑکے!''ابروفورتھ نے سختی سے کہا۔

''ہمیں وہاں جانا ہی ہوگا۔''ہیری نے دوٹوک لہجے میں کہا۔

''تمہیں صرف یہاں سے زیادہ سے زیادہ دور نکل جانا چاہئے۔''ابروفورتھ نے آگے جھکتے ہوئے کہا۔

''آپ سمجھ نہیں رہے ہیں۔اب زیادہ وقت باقی نہیں بچا ہے۔مجھے ہر قیمت پر سکول کے اندر پہنچنا ہے۔میرا کہنے کا مطلب

ہے کہ آپ کے بھائی......چاہتے تھے کہ ہم......''

ابروفورتھ کی عینک کے گندے ردسے پرآتشدان کی روشنی پڑی جس سے ایک لمحے کیلئے اس کی آنکھیں دھندلی ہو گئیں۔ ہیری کو دیوہیکل مکڑے ایراگاگ کی اندھی آنکھیں یاد آ گئیں۔

''میرا بھائی ایلبس بہت ساری چیزیں چاہتا تھا۔'' ابروفورتھ نے کہا۔''اوراس کی عظیم حکمت عملیوں کو پورا کرتے ہوئے لوگوں کو ہمیشہ نقصان اُٹھانا پڑتا تھا پوٹر! تم اس سکول سے دور چلے جاؤ۔ اگر ہو سکے تو اس ملک سے بھی باہر نکل جاؤ۔ میرے بھائی اوراس کی عیارانہ حکمت عملیوں کو بھول جاؤ۔ وہ وہاں پہنچ گیا ہے جہاں ان سے اسے کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا ہے اور تمہیں اس کی کوئی بات ماننے کی قطعی کوئی ضرورت نہیں ہے۔''

''آپ صورت حال کو سمجھتے نہیں ہیں؟'' ہیری نے ایک بار پھر کہا۔

''اوہ! میں نہیں سمجھتا ہوں؟'' ابروفورتھ نے آہستگی سے کہا۔''تمہیں محسوس ہوتا ہے کہ میں اپنے بھائی کو نہیں سمجھتا ہوں؟ تمہیں محسوس ہوتا ہے کہ تم ایلبس کو مجھ سے زیادہ اچھی طرح جانتے ہو......؟''

''میرا یہ کہنے کا مطلب نہیں تھا۔'' ہیری نے کہا جس کا ذہن تھکن، کھانے کے خماراور بٹربیئر کے پھیکے نشے سے کند ہو گیا تھا۔ ''بات یہ ہے......وہ میرے لئے ایک کام چھوڑ گئے ہیں۔''

''اوہ اچھا؟'' ابروفورتھ نے کہا۔''مجھے امید ہے، وہ اچھا ہی کام ہوگا؟ خوشگوار؟ آسان؟ اس طرح کا کام جو کوئی ناپختہ جادوگر بچہ آسانی سے کرسکتا ہوگا؟''

رون لاشعوری طور پر ہنس پڑا۔ ہرمائنی کافی تناؤ میں دکھائی دینے لگی۔

''یہ......یہ آسان کام نہیں ہے......نہیں!'' ہیری نے کہا۔''مگر مجھے یہ پورا کرنا ہوگا۔''

''کرنا ہوگا؟......کیوں؟......کرنا ہوگا؟ وہ مر چکا ہے، ہے نا؟'' ابروفورتھ نے روکھے لہجے میں کہا۔''اسے چھوڑ دولڑکے! ورنہ تم بھی اس کے پیچھے پیچھے وہاں پہنچ جاؤ گے......خود کو بچاؤ......''

''میں نہیں بچا سکتا......''

''کیوں نہیں بچا سکتے؟''

''میں......'' ہیری وضاحت نہیں کرسکتا تھا اس لئے اس نے الٹا حملہ کرنے کا فیصلہ کیا۔''مگر آپ بھی تو مزاحمت کر رہے تھے، آپ بھی تو ققنس کے گروہ میں تھے؟''

''میں تھا......'' ابروفورتھ نے کہا۔''مگر ققنس کا گروہ ختم ہو چکا ہے۔ تم جانتے ہو کون؟ جیت چکا ہے۔ سب کچھ ختم ہو گیا ہے اور جو بھی یہ تسلیم نہیں کرتا ہے، وہ بیوقوف ہے۔ تمہارے لئے یہ جگہ کبھی محفوظ نہیں رہے گی، پوٹر! وہ تمہیں وحشی دیوانوں کی طرح تلاش کر رہا

ہے، اس لئے باہر نکل جاؤ۔ اس کی پہنچ سے دور نکل جاؤ۔ کہیں چھپ جاؤ۔ خود کو بچا لو۔ سب سے اچھا تو یہ رہے گا کہ تم ان دونوں کو بھی اپنے ساتھ لے جاؤ۔'' اس نے رون اور ہرمائنی کی طرف انگوٹھا ہلاتے ہوئے کہا۔ ''یہ لوگ زندگی بھر خطرے میں رہیں گے کیونکہ سب کو معلوم ہو چکا ہے کہ یہ تمہارے ساتھ دے رہے ہیں!''

''میں نہیں جا سکتا۔'' ہیری نے کہا۔ ''مجھے ایک کام پورا کرنا ہے......''

''وہ کام کسی اور کو سونپ دو......''

''میں ایسا نہیں کر سکتا ہوں۔ یہ مجھے ہی کرنا ہوگا۔ ڈمبل ڈور! نے سب کچھ واضح کر دیا تھا......''

''اوہ ایسا کیا؟ ......اور کیا اس نے تمہیں سب کچھ بتا دیا تھا؟ کیا وہ تمہارے ساتھ پورا طرح ایماندار تھا؟''

ہیری پورے دل سے ہاں کہنا چاہتا تھا مگر نجانے کیوں یہ چھوٹا سا لفظ اس کے لبوں پر نہیں آ پایا۔ ابرفورتھ جانتا تھا کہ وہ کیا سوچ رہا ہے؟

''میں اپنے بھائی کو جانتا تھا پوٹر! اس نے معاملات کو مخفی رکھنے کا سبق ماں کی گود میں ہی سیکھ لیا تھا۔ ہم اسرار اور جھوٹ کے ماحول میں بڑے ہوئے تھے اور ایلبس ......وہ تو پیدائشی ذہین تھا۔''

بوڑھے آدمی کی آنکھ آتشدان کے شلف کے اوپر ٹنگی ہوئی پینٹنگ پر پہنچ گئی جس میں ایک لڑکی دکھائی دے رہی تھی۔ جب ہیری نے چاروں طرف صحیح طور پر جائزہ لیا تو اسے احساس ہوا کہ کمرے میں یہ اکلوتی تصویر تھی۔ ایلبس ڈمبل ڈور یا کسی اور کی کوئی بھی تصویر نہیں لگی تھی۔

''مسٹر ڈمبل ڈور!'' ہرمائنی نے تھوڑی سہمے ہوئے انداز میں پوچھا۔ ''کیا یہ آپ کی بہن ہے؟ ......آریانا؟''

''اوہ ہاں!'' ابرفورتھ نے کہا۔ ''لڑکی! میرا خیال ہے کہ تم ریٹا سٹیکر کی کتاب پڑھ رہی ہو۔''

آگ کی گلابی روشنی میں بھی یہ عیاں ہو رہا تھا کہ ہرمائنی کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔

''ایلفیس ڈوج نے ہم سے ان کا ذکر کیا تھا۔'' ہیری نے ہرمائنی کا تحفظ کرنے کی کوشش کی۔

''وہ سنکی پاگل بوڑھا!'' ابرفورتھ نے جام کا ایک گھونٹ لیتے ہوئے بڑبڑا کر کہا۔ ''سوچتا تھا کہ سورج میرے بھائی کے منہ سے ہی طلوع ہوتا ہے، بہت سے لوگ ایسا سوچتے ہیں......ایسا لگتا ہے کہ تم تینوں بھی......''

ہیری خاموش رہا۔ وہ ڈمبل ڈور کے بارے میں اپنے ذہن میں دبے ہوئے اندیشے اور شکوک و شبہات کو دوبارہ اجاگر نہیں کرنا چاہتا تھا جو اسے مہینوں سے ستا رہے تھے۔ اس نے ڈوبی کی قبر کھودتے ہوئے یہ فیصلہ چن لیا تھا۔ اس نے یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ ایلبس ڈمبل ڈور کی بتائی ہوئی پیچیدہ اور خطرناک راہ پر چلتا رہے گا۔ وہ یہ تسلیم کرنے کا عزم کر چکا تھا کہ اسے ہر چیز نہیں بتائی گئی تھی مگر اس کے باوجود اسے بس بھروسہ کرنا تھا۔ دوبارہ اندیشوں کا شکار ہونے میں اس کی کوئی تمنا نہیں تھی۔ وہ ایسی کوئی بات نہیں سننا چاہتا تھا جو

اسے اس کے ہدف سے گمراہ کر دے۔اس نے ابروفورتھ سے آنکھوں سے آنکھیں ملائیں جو ہو بہو ان کے جیسی ہی تھیں۔ چمکدار نیلی آنکھوں سے اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے وجود کو گہرائیوں تک کھنگالا جا رہا ہو۔ ہیری کو محسوس ہو رہا تھا کہ ابروفورتھ کو اس کے خیالات کا اندازہ تھا اور وہ اس کے لئے اس سے نفرت کر رہا تھا۔

''پروفیسر ڈمبل ڈور، ہیری کا خیال رکھتے تھے، بہت زیادہ!'' ہرمائنی نے آہستگی سے کہا۔

''کیا واقعی؟'' ابروفورتھ نے کہا۔''یہ بڑی عجیب بات ہے کہ میرا بھائی جن لوگوں کا بہت زیادہ خیال رکھتا تھا، ان سب کا انجام نہایت برا ہوا۔ اگر وہ ان کے معاملات میں دخل اندازی نہ کرتا تو شاید ان کا اتنا برا انجام نہ ہوتا......''

''آپ کہنا کیا چاہتے ہیں؟'' ہرمائنی نے تیزی سے سانس لیتے ہوئے کہا۔

''تمہیں اس سے کوئی غرض نہیں ہونا چاہئے!'' ابروفورتھ نے کہا۔

''مگر یہ واقعی ایک سنجیدہ بات ہ۔'' ہرمائنی نے کہا۔''کیا آپ کا......کیا آپ کا اشارہ اپنی بہن کی طرف ہے؟''

ابرفورتھ نے اسے غصیلے انداز میں گھورا۔ اس کے ہونٹ کپکپا رہے تھے جیسے وہ ان الفاظ کو بچا رہا ہو جنہیں وہ برسوں سے اپنے دانتوں کے پیچھے روکے ہوئے تھے پھر وہ یکلخت بھڑکتا ہوا بولتا چلا گیا۔

''جب میری بہن کچھ سال کی تھی تو تین ماگلو لڑکوں نے اس پر حملہ کیا تھا۔ وہ ہمارے پیچھے کے باغیچے کی باڑھ سے جاسوسی کر رہے تھے اور انہوں نے اسے جادو کرتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔ وہ بچی تھی اور اس پر قابو نہیں کر سکتی تھی، اس عمر میں کوئی جادوگرنی یا جادوگر بھی نہیں کر سکتا۔ میرا خیال ہے کہ ماگلوں نے جو دیکھا اس سے وہ ڈر گئے۔ وہ باڑھ میں سے گھس کر اندر آ گئے اور جب وہ انہیں ویسا کرنے کا طریقہ نہیں بتا پائی تو انہوں نے اسے جادو کرنے سے روکنے کیلئے گھٹیا طریقے آزمائے۔''

آگ کی روشنی میں ہرمائنی کی آنکھیں پھیل گئیں۔ رون کا چہرہ تھوڑا فق پڑتا ہوا دکھائی دیا۔ ابروفورتھ اُٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ وہ بھی ایلبس جتنا ہی لمبا تھا اور اپنے درد کی گہرائی اور غصے میں وہ اچانک خوفناک دکھائی دینے لگا۔

''اس سے وہ تباہ ہو گئی، وہ برباد ہو گئی، دوبارہ کبھی صحیح نہ ہو پائی۔ وہ جادو کا استعمال نہیں کر سکتی تھی مگر اس سے چھٹکارا بھی نہیں پا سکتی تھی۔ جادو کی سمت باہر نکلنے کے بجائے اندر مڑ گئی تھی اور وہ پاگل ہو گئی، جب وہ اسے قابو نہیں رکھ پاتی تھی تو وہ دھماکوں کی شکل میں باہر نکلتا تھا۔ کئی موقعوں پر تو وہ سنگین حد تک خطرناک ہو جاتی تھی مگر زیادہ تر اس کا رویہ بہت اچھا رہتا تھا اور وہ بے ضرر تھی۔''

''میرے والد ان ماگلو بچوں کے پیچھے گئے۔ جنہوں نے یہ سب کیا تھا۔'' ابروفورتھ نے کہا۔''اور ان پر حملہ کر دیا۔ اس کیلئے انہیں اژقبان میں بھیج دیا گیا، انہوں نے یہ کبھی نہیں بتایا کہ انہوں نے ایسا کیوں کیا تھا کیونکہ اگر محکمے کو اس گھٹیا جرم کی خبر ہو جاتی تو اسے ہمیشہ کیلئے سینیٹ مونگوز ہسپتال میں نظر بند کر دیا جاتا۔ وہ اسے بین الاقوامی قانون مجسمہ راز داری کیلئے سنگین خطرہ سمجھتے تھے کیونکہ وہ نہایت سنگین اور خطرناک تھی، اور جادو پر قابو نہ رکھ پانے کی وجہ سے کبھی بھی جادو سے گھمبیر دھماکہ کر سکتی تھی۔''

''ہم اسے محفوظ اور پوشیدہ زندگی گزارنے کی تربیت دے رہے تھے۔ ہم نے مکان بدل لیا۔ اس کی بیماری کی افواہ پھیلائی، میری ماں نے اس کی دیکھ بھال کی اور اسے پرسکون اور خوش رکھنے کی کوشش کی......''

''میں اس کا پسندیدہ بھائی تھا۔'' اس نے کہا اور یہ کہتے ہوئے ابروفورتھ کی جھریوں اور الجھی ہوئی داڑھی کے پیچھے ایک ننھا سکول کا طالبعلم جھلکنے لگا۔ ''ایلبس نہیں تھا۔ وہ تو جب گھر پر ہوتا تھا تو ہمیشہ اپنے بیڈروم میں بند رہتا تھا۔ اپنی کتابوں کے مطالعے میں مشغول رہتا تھا اور اپنے اعزاز اور تمغے گنتا رہتا تھا۔ اور اپنے دور کے سب سے 'مشہور لکھاری جادوگروں' سے خط و کتابت میں ڈوبا رہتا تھا۔'' ابروفورتھ کے لہجے میں طنز کی کاٹ جھلک رہی تھی۔ ''ایلبس اس کی دیکھ بھال کے چکروں میں الجھنا نہیں چاہتا تھا۔ وہ مجھے سب سے زیادہ پسند کرتی تھی۔ جب وہ غصے میں ہوتی تھی تو بھی میں ہی اسے پرسکون کرسکتا تھا، اور جب وہ پرسکون ہوتی تھی تو وہ بکریوں کو چارہ کھلانے میں میری مدد کیا کرتی تھی۔''

''پھر جب وہ چودہ برس کی ہوئی...... دیکھو! میں اس وقت وہاں نہیں تھا۔'' ابروفورتھ نے کہا۔ ''اگر میں وہاں ہوتا تو اسے پرسکون کر لیتا۔ اسے غصے کا دورہ پڑا اور میری ماں پہلے جتنی نوجوان نہیں رہی تھی اور...... بدقسمتی سے حادثہ ہو گیا۔ آریانا جادو کو قابو میں نہیں رکھ پا رہی تھی، اس حادثے میں میری ماں کی موت واقع ہو گئی۔''

ہیری کو تاسف اور نفرت کا ملا جلا خوفناک احساس ہوا۔ وہ آگے کچھ بھی نہیں سننا چاہتا تھا مگر ابروفورتھ بولتا چلا جا رہا تھا۔ ہیری سوچنے لگا کہ وہ کتنے طویل عرصے بعد اس بارے میں بول رہا تھا۔ معلوم نہیں شاید وہ اس کے بارے میں پہلی بار بول رہا تھا......

''تو اس سے ایلفیس ڈوج کے ساتھ ایلبس کی دنیا بھر کی سیاحت کی منصوبہ سازی کھٹائی میں پڑ گئی۔ میری ماں کی تدفین کے موقع پر دونوں گھر واپس لوٹے اور پھر ڈوج تنہا ہی دنیا کی سیاحت پر نکل کھڑا ہوا۔ ایلبس گھر کا سربراہ بن گیا...... ہاں سربراہ!''

ابروفورتھ نے حقارت کے ساتھ سامنے فرش پر تھوک دیا۔

''میں نے اس سے کہا کہ میں گھر پر رُک کر آریانا کی دیکھ بھال کروں گا؟ مجھے سکول جانے کی پرواہ نہیں تھی۔ میں گھر پر ٹھہر کر یہ کام کرنے کیلئے تیار تھا، اس نے مجھ سے کہا کہ مجھے اپنی پڑھائی مکمل کرنا ہے اور وہ میری ماں کا کام سنبھال لے گا۔ ایک طاقتور فرد اور خودساختہ روشن ضمیر شخصیت کیلئے یہ بہت معمولی کام تھا۔ اپنی نیم پاگل بہن کی دیکھ بھال کرنے کیلئے اسے کوئی اعزاز یا تمغہ تو نہیں مل سکتا تھا۔ ہر دوسرے دن اسے گھر کو دھماکے سے اڑا دینے سے روکنے کیلئے اسے شاباشی تو نہیں مل سکتی تھی مگر اس نے کچھ ہفتوں تک بالکل صحیح کام کیا...... جب تک کہ وہ نہیں آیا۔''

اب ابروفورتھ کے چہرے پر بہت ہی خطرناک تاثر پھیل گیا تھا۔

''گرینڈلوالڈ! بالآخر میرے بھائی کو بات چیت کرنے کیلئے ایک برابر کا ساتھی مل گیا تھا جو اس کے جتنا ہی قابل، اعلیٰ مہارت یافتہ اور خودساختہ روشن ضمیر تھا۔ وہ ایک نئی جادوگر ریاست کے منصوبے بنانے لگے، اجل کے تبرکات کی تلاش کرنے لگے اور اپنی

دلچسپی والے کاموں کی طرف ان کی رغبت دن بہ دن بڑھتی چلی گئی۔ ظاہر ہے کہ اس دوران آریانا کی دیکھ بھال سرد خانے میں چلی گئی، ایک عظیم جادوئی سلطنت کی حرص میں بڑی بڑی منصوبہ سازیاں تشکیل پا رہی تھیں۔ اگر اس دوران ایک چھوٹی نیم پاگل لڑکی نظر انداز ہو جاتی ہے تو اس سے کیا فرق پڑ سکتا تھا...... آخر کار ایلبس لوگوں کی 'بھلائی' کیلئے تو کام کر رہا تھا......''

''لیکن اس کے کچھ ہفتوں بعد ہی میرا پارہ چڑھنے لگا۔ میرے ہوگورٹس سے لوٹنے کا وقت آ گیا تھا اس لئے میں نے ان دونوں کے سامنے جا کر کہا جیسے میں ابھی تمہارے سامنے ہوں۔'' ابرفورتھ نے ھیری کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ھیری کو بہت کم تصور کرنے کی ضرورت پڑ رہی تھی کہ نوجوانی کے دور میں ابرفورتھ غصے کے عالم میں اپنے بڑے بھائی کا سامنا کر رہا تھا۔

''میں نے اس سے کہا کہ تم اسی وقت یہ سارا کام چھوڑ دو۔ تم آریانا کو کہیں اور نہیں رکھ سکتے، اس کی حالت ٹھیک نہیں ہے، تم اسے اپنے ساتھ نہیں لے جا سکتے ہو، چاہے تم جہاں بھی جا کر مکارانہ تقریریں جھاڑنے اور اپنے حلیف بنانے کے منصوبے تشکیل دے رہے ہو۔ اسے یہ سب پسند نہیں آیا۔'' ابرفورتھ نے کہا اور اس کی آنکھیں کچھ دیر کیلئے اس کی عینک پر آگ کی پڑتی ہوئی روشنی کی وجہ سے دکھائی نہیں دیں۔ وہ ایک بار پھر سفید دکھائی دے رہا تھا۔ ''گرینڈلوالڈ کو میرا رویہ ذرا بھی پسند نہیں آیا۔ وہ ناراض ہو گیا۔ اس نے کہا کہ میں ایک بیوقوف لڑکا ہوں، اپنے قابل اور ہونہار بھائی کے روشن مستقبل کی راہ رکاوٹ بننے کی کوشش کر رہا ہوں...... کیا میں یہ نہیں سمجھتا ہوں کہ جب وہ دنیا بدل ڈالے گا، پوشیدہ جادوگروں کی گھٹن والی فضا ختم کر کے انہیں دنیا بھر میں کھلی آزادی بخش دے گا اور ماگلوؤں کو ان کی اصلی اوقات دکھائی دی جائے گی تو میری بہن کو کہیں یوں چھپنے اور گھٹ گھٹ کر جینے کی ضرورت باقی نہیں رہے گی۔''

ہمارے درمیان تکرار ہونے لگی...... میں نے اپنی چھڑی نکال لی اور اس نے اپنی چھڑی نکال لی۔ میرے بھائی کے سب سے اچھے دوست نے مجھ پر جبر کٹ وار کا استعمال کیا۔ ایلبس اسے روکنے کی کوشش کر رہا تھا اور ہم تینوں میں مقابلے والی فضا بن چکی تھی۔ چمکتی ہوئی روشنی اور دھماکوں کی آواز سے وہ شروع ہو گئی، وہ اسے برداشت نہیں کر پائی......

ابرفورتھ کے چہرے کا رنگ پھیکا پڑ چکا تھا جیسے کسی زخم سے ڈھیر سارا خون بہہ گیا ہو۔

''میرا خیال ہے کہ وہ میری مدد کرنا چاہتی تھی مگر دراصل وہ یہ جانتی ہی نہیں تھی کہ وہ کیا کر رہی ہے؟ مجھے نہیں معلوم کہ یہ ہم میں سے کس نے کیا؟ ہم میں سے کوئی بھی...... ہو سکتا تھا مگر وہ مر گئی......''

اس کی آواز آخری الفاظ پر آ کر ٹوٹ گئی تھی اور سب سے پاس والی کرسی پر لڑھک گیا۔ ہرمائنی کا چہرہ آنسوؤں سے بھرا پڑا تھا اور رون کا چہرہ بھی ابرفورتھ جتنا ہی زرد پڑ چکا تھا۔ ھیری کو خالی پن کے سوا کچھ نہیں محسوس ہو رہا تھا۔ اس کے وجود میں ایک نفرت بھی بھر گئی تھی۔ وہ سوچ رہا تھا کہ کاش اس نے یہ سب نہ سنا ہوتا۔ کاش وہ اسے اپنے دماغ سے دھو کر صاف کر پاتا۔

''مجھے بہت...... مجھے بہت افسوس ہے۔'' ہرمائنی پھس پھسے انداز میں بولی۔

''چلی گئی......'' ابروفورتھ بولا۔ ''ہمیشہ کیلئے چلی گئی۔''

اس نے آستین سے اپنی ناک پونچھی اور پھر گلا صاف کیا۔

''ظاہر ہے گرینڈلوالڈ بھاگ کھڑا ہوا۔ اس کے ملک میں اس کا ریکارڈ پہلے ہی تھوڑا خراب تھا اور وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس میں آریانا کا معاملہ بھی شامل ہو جائے اور ایلبس آزاد ہو گیا، ہے نا؟ اپنی بہن کے بوجھ سے آزاد۔ دنیا کا سب سے قابل جادوگر بننے کیلئے آزاد......''

''مگر وہ کبھی آزاد نہیں ہو پائے!'' ہیری نے کہا۔

''کیا کہا......؟'' ابروفورتھ غرایا۔

''کبھی نہیں!'' ہیری نے کہا۔ ''جس رات آپ کے بھائی کی موت ہوئی تھی، اس رات انہوں نے ایک زہریلا مرکب پیا تھا جس سے ان کا دماغ اُلٹ گیا تھا۔ وہ چیخنے چلانے لگے تھے اور کسی سے منت سماجت کر رہے تھے جو وہاں موجود نہیں تھا۔ انہیں چوٹ مت پہنچاؤ...... براہ مہربانی......ان کے بجائے مجھے چوٹ پہنچا دو......''

رون اور ہرمائنی، ہیری کو گھور کر دیکھ رہے تھے۔ اس نے انہیں تفصیل سے نہیں بتایا تھا کہ جھیل والے جزیرے پر کیا ہوا تھا۔ دراصل، اس کے اور ڈمبل ڈور کے ہوگورٹس لوٹنے کے درمیاں جو جو سانحے ہوئے تھے، وہ زیادہ سنگین تھے۔

''وہ اس وقت یہ تصور کر رہے تھے کہ وہ آپ کے اور گرینڈلوالڈ کے ساتھ ہیں۔ مجھے معلوم ہے کہ وہ یہی سوچ رہے تھے۔'' ہیری نے ڈمبل ڈور کے کراہنے اور گڑگڑانے کو یاد کرتے ہوئے کہا۔ ''وہ سوچ رہے تھے کہ گرینڈلوالڈ آپ کو اور آریانا کو چوٹ پہنچا رہا ہے...... یہ ان کیلئے تکلیف دہ اذیت تھی۔ اگر آپ نے انہیں اس وقت دیکھا ہوتا تو آپ انہیں کبھی 'آزاد' نہ کہتے......''

ابروفورتھ اپنے جڑے اور ابھری رگوں بھرے ہاتھوں کو کھوئے ہوئے انداز میں دیکھ رہا تھا۔ کافی دیر بعد وہ بولا۔ ''تم یہ بات یقین کے ساتھ کیسے کہہ سکتے ہو، پوٹر! کہ میرے بھائی کی دلچسپی تم میں زیادہ ہے اور 'عظیم نیک نامی' میں کم ہے؟ تم اتنے یقین کے ساتھ کیسے کہہ سکتے ہو کہ میری چھوٹی بہن کی طرح تمہاری بھی قربانی نہیں دی جا رہی ہے؟''

برف ایک ٹکڑا ہیری کے دل کو چیر گیا۔

''مجھے اس بات پر یقین نہیں ہے کہ ڈمبل ڈور حقیقتاً ہیری سے پیار کرتے تھے۔'' ہرمائنی نے کہا۔

''تو پھر اس نے اسے چھپنے کو کیوں نہیں کہا؟'' ابرفورتھ نے چیختے ہوئے کہا۔ ''اس نے اس سے یہ کیوں نہیں کہا کہ اپنی پرواہ کرو۔ بچنے کا طریقہ یہ ہے......؟''

''کیونکہ......'' ہرمائنی کے جواب دینے سے پہلے ہی ہیری بول اُٹھا۔ ''کئی بار آپ کو اپنی حفاظت سے آگے تک سوچنا پڑتا ہے۔ کئی بار آپ کو عظیم نیک نامی کے بارے میں سوچنا پڑتا ہے، جس میں لوگوں کی بھلائی پوشیدہ ہوتی ہے۔ یہی جنگ ہے!''

''تم صرف سترہ سال کے ہو، لڑکے!''

''میں بالغ ہوں اور چاہے آپ نے شکست تسلیم کر لی ہو مگر میں لڑتا رہوں گا۔''

''کون کہتا ہے کہ میں نے شکست تسلیم کر لی ہے؟''

''ققنس کا گروہ ختم ہو چکا ہے۔'' ہیری نے دہرایا۔ ''تم جانتے ہو کون؟ جیت گیا ہے، سب کچھ ختم ہو گیا ہے اور جو بھی یہ نہیں مانتا ہے، وہ بیوقوف ہے......''

''مجھے یہ کہتے ہوئے اچھا نہیں لگتا مگر یہی کڑوی سچائی ہے......''

''نہیں...... یہ سچائی نہیں ہے۔'' ہیری نے کہا۔ ''آپ کے بھائی، تم جانتے ہو کون؟ کو ختم کرنے کا اصلی طریقہ جانتے تھے اور انہوں نے مجھے وہ طریقہ بتا دیا ہے۔ میں اس کوشش میں تب تک جدوجہد کرتا رہوں گا جب تک میں کامیاب نہیں ہو جاتا...... یا مر نہیں جاتا۔ یہ نہ سوچیں کہ مجھے اندازہ نہیں ہے کہ اس کا کیا انجام ہو سکتا ہے، میں گذشتہ کئی برسوں سے یہ بات جانتا ہوں؟''

اس نے ابروفورتھ کی ملامت یا بحث کا انتظار کیا مگر ابروفورتھ نے ایسا کچھ نہیں کیا بلکہ تیوری چڑھا کر اس کی طرف دیکھتا رہا۔

''ہمیں ہوگورٹس میں داخل ہونا ہے۔'' ہیری نے دوبارہ کہا۔ ''اگر آپ ہماری مدد نہیں کر سکتے تو ہم صبح ہونے کا انتظار کریں گے پھر آپ کو پرسکون ماحول میں چھوڑ کر اپنا راستہ خود تلاش کرنے کی کوشش کریں گے۔ اگر آپ ہماری مدد کر سکتے ہیں تو ایسا کرنے کیلئے سب سے درست وقت یہی ہے......''

ابروفورتھ اپنی کرسی پر ساکت بیٹھ کر ہیری کو ان آنکھوں سے دیکھتا رہا جو حیرت انگیز طور پر اس کے بھائی جیسی ہی دکھائی دیتی تھیں۔ بالآخر اس نے اپنا گلا صاف کیا اور چلتا ہوا چھوٹی میز کے دوسری طرف پہنچ گیا۔ آریانا کی تصویر کے پاس پہنچ کر کھڑا ہو گیا۔

''تم جانتی ہو کہ کیا کرنا ہے؟'' اس نے کہا۔

وہ مسکرائی اور مڑ کر دور چلی گئی۔ عام طور پر تصویروں کے لوگ فریم کے کونوں سے باہر نکل جاتے تھے مگر آریانا نے ایسا کچھ نہیں کیا۔ وہ اپنی تصویر کے عقب میں دکھائی دینے والی راہداری پر چلی جا رہی تھی جو کسی غار جیسی دکھائی دیتی تھی۔ انہوں نے اس کے پتلے سائے کو اس کے عقب میں دیکھا جب تک کہ وہ غار کی گہرائی میں جا کر اندھیرے میں کھو نہیں گئی۔

''ار...... کیا؟......'' رون نے کچھ کہنے کی کوشش کی۔

''اب اندر جانے کا بس ایک ہی راستہ ہے۔'' ابروفورتھ نے کہا۔ ''تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ انہوں نے سارے پرانے راستوں کی خفیہ راہداریاں دونوں طرف سے بند کر دی ہیں۔ ہوگورٹس کی چاردیواری کے چاروں طرف روح کھچڑ پہرہ دے رہے ہیں، جیسا کہ میرے مصدقہ ذرائع نے مجھے خبر دی۔ سکول کے اندر بھی محافظ دستے پہریداری کر رہے ہیں۔ اس جگہ کی آج سے پہلے کبھی اتنی سنگین رکھوالی دیکھنے میں نہیں آئی۔ تم اس کے اندر پہنچنے کے بعد کوئی بھی قدم اُٹھانے کے بارے میں کیسے سوچ سکتے ہو؟ جب

سنیپ وہاں کا ہیڈ ماسٹر ہو اور کیرو بھائی بہن اس کے مددگار رہوں مگر......مگر اس کی فکر بھی تو تمہیں ہی کرنا ہے، ہے نا؟ تم کہتے ہو کہ تم مرنے کیلئے تیار ہو......؟''

''مگر کیا......؟'' ہرمائنی نے آریانا کی تصویر کو تیوریاں چڑھا کر دیکھتے ہوئے پوچھا۔

بالآخر ایک چھوٹا سفید نقطہ تصویر کے غار کی گہرائی میں نمودار ہو گیا۔ اب آریانا ان کی طرف پلٹ کر واپس آ رہی تھی اور زیادہ بڑی ہوتی جا رہی تھی مگر اب اس کے ساتھ کوئی اور بھی تھا۔ اس سے زیادہ لمبا ایک لڑکا جو جو لنگڑا کر چل رہا تھا مگر کافی جوشیلا دکھائی دے رہا تھا۔ اس لڑکے کے بال اتنے لمبے تھے کہ جتنے ہیری نے پہلے کبھی نہیں دیکھے تھے۔ اس کے چہرے پر کئی زخم تھے اور اس کے کپڑے پھٹے ہوئے تھے۔ آہستہ آہستہ دونوں ہیولے بڑے ہوتے چلے گئے اور جب تک کہ ان کے سر اور کندھوں نے تصویر کے فریم کو پورا بھر نہ ڈالا۔ پھر پوری تصویر کسی چھوٹے دروازے کی طرح دیوار پر آگے کی طرف جھولتی ہوئی کھل گئی اور اس کے پیچھے اصلی سرنگ کا دہانہ دکھائی دینے لگا۔ اس میں سے اصلی نیول لانگ باٹم باہر نکلا جس کے بال بہت بڑے تھے اور چہرے پر متعدد زخموں کے نشان تھے، کپڑے بھی پھٹے ہوئے تھے۔ نیول لانگ باٹم خوشی سے چیخا۔

'میں جانتا تھا کہ تم ضرور آؤ گے۔ میں جانتا تھا ہیری......''

☆☆☆☆

انتیس واں باب

# گمشدہ نگین کڑا تاج

''نیول...... یہ کیا...... کیسے؟''

مگر اس وقت تک نیول نے رون اور ہرمائنی کو بھی دیکھ لیا تھا، وہ خوشی سے چیختے ہوئے انہیں بھی گلے لگانے کیلئے آگے بڑھا۔ ہیری نے نیول کو جتنا زیادہ دیکھا، اسے اس کا حال اتنا ہی خستہ دکھائی دیا۔ اس کی ایک آنکھ سوجی، پیلی اور ارغوانی ہو رہی تھی۔ اس کے چہرے پر زخموں کے گہرے نشان تھے۔ اس کا حلیہ بتا رہا تھا کہ اس نے بہت اذیت اُٹھائی تھی۔ بہر حال، اس کا کٹا پھٹا چہرہ خوشی سے دمک رہا تھا جب اس نے ہرمائنی کو چھوڑتے ہوئے دوبارہ کہا۔ ''میں جانتا تھا کہ تم ضرور آؤ گے۔ سمیس سے ہمیشہ کہتا تھا کہ یہ تو صرف وقت کی بات ہے۔''

''نیول! تمہیں کیا ہوا؟''

''کیا...... اوہ یہ!'' نیول نے اپنا سر ہلا کر اپنی چوٹوں کو نظر انداز کر دیا۔ ''یہ کچھ بھی نہیں ہیں۔ سمیس کی حالت تو مجھ سے زیادہ خراب ہے۔ تم خود دیکھ لینا۔ تو ہم چلیں۔ اور ہاں!'' وہ ابرفورتھ کی طرف مڑا۔ ''ایک دو لوگ اور آ سکتے ہیں!''

''ایک دو اور لوگ......؟'' ابرفورتھ نے خطرناک انداز میں کہا۔ ''دو اور سے تمہارا کیا مطلب ہے، لانگ باٹم! باہر ممنوعہ بگل فعال ہے اور پورے قصبے پر سحر پھیلا ہوا ہے۔''

''میں جانتا ہوں، اس لئے وہ نقاب اُڑان بھر کر سیدھا تمہارے بار میں ہی نمودار ہوں گے۔'' نیول نے کہا۔ ''جب وہ یہاں پہنچ جائیں تو انہیں راہداری میں بھیج دینا، ٹھیک ہے؟ بہت بہت شکریہ!''

نیول نے ہرمائنی کی طرف ہاتھ بڑھا کر آتش دان کی شلف اور غار میں چڑھاتے میں اس کی مدد کی۔ رون اس کے تعاقب میں چڑھ گیا اور نیول...... ہیری نے ابرفورتھ کو مخاطب کیا۔

''سمجھ میں نہیں آتا کہ میں کا شکریہ کیسے ادا کروں، آپ نے دو بار ہماری جان بچائی ہے۔''

''ان کا خیال رکھنا۔'' ابرفورتھ نے روکھے لہجے میں کہا۔ ''میں تیسری بار انہیں بچا نہیں پاؤں گا۔''

ہیری آتشدان کے شلف پر چڑھا اور آریانا کی تصویر کے عقب میں چھپی ہوئی اندھیری راہداری میں پہنچ گیا۔ دوسری طرف پتھر کی سیڑھیوں کے زینے تھے۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے یہ راہداری یہاں برسوں سے موجود تھی۔ دیواروں پر پیتل کی لالٹینیں جلتی ہوئی لٹک رہی تھیں اور مٹی کا فرش ہموار تھا۔ چلتے ہوئے ان کے سائے پنکھوں کی طرح دیوار پر لہراتے رہے۔

جب وہ آگے چلنے لگے تو رون نے پوچھا۔ ''یہ راستہ کب سے ہے؟ یہ تو ہوگورٹس کے نقشے میں دکھائی نہیں دیتا ہے، ہے نا؟ میرا خیال تھا کہ سکول کے اندر باہر صرف سات راستوں کی راہداریاں ہی باہر جاتی ہیں۔''

''نئے سال کی سہ ماہی کے شروع ہوتے ہی ان سب کو بند کر دیا گیا تھا۔'' نیول نے کہا۔ ''اب ان میں سے کسی سے بھی اندر داخل ہونے کا کوئی امکان نہیں ہے۔ اندر جانے کے راستے پر جادوئی سحر پھیلا دیئے گئے ہیں اور باہر نکلنے کے راستے پر مرگ خور اور روح کھچڑ انتظار کر رہے ہیں۔'' وہ مسکراتے ہوئے پیچھے ہو گیا جیسے آنکھوں میں ان کی چہرے سمو لینا چاہتا ہو۔ ''یہ سب چھوڑو!...... کیا یہ سچ ہے؟ کہ تم لوگ واقعی گرنگوٹس میں گھس گئے تھے۔ کیا تم ڈریگن کی پیٹھ پر بیٹھ کر وہاں سے فرار ہونے کامیاب ہو گئے تھے؟ یہ بات ہر جگہ پھیلی ہوئی ہے۔ سب لوگ یہی بات کر رہے ہیں۔ رات کے کھانے پر ہال میں ٹیری بوٹ اس بارے میں چلا چلا کر بتا رہا تھا جس کے لئے کیرو نے اس کی پٹائی کر ڈالی......''

''ہاں! یہ سچ ہے......'' ہیری نے کہا۔

نیول خوشی سے ہنس پڑا۔

''تم نے ڈریگن کا کیا کیا؟''

''جنگل میں کھلا چھوڑ دیا۔'' رون نے کہا۔ ''ویسے ہرمائنی تو اسے پالتو بنانے کا سوچ رہی تھی۔''

''رون! بڑھا چڑھا کر مت بیان کرو......''

''مگر تم کر کیا رہے تھے؟ لوگ کہہ رہے ہیں تم کہیں چھپ گئے ہو، ہیری! مگر مجھے ایسا نہیں لگتا۔ میرا خیال ہے کہ تم کچھ نہ کچھ ضرور کر رہے ہو گے۔''

''تمہارا خیال صحیح ہے۔'' ہیری نے کہا۔ ''مگر ہمیں ہوگورٹس کی خیر خبر بتاؤ، نیول! ہمیں باہر رہ کر یہاں کی کوئی خبر نہیں مل پائی ہے!''

''ہاں ......دیکھو!...... ہوگورٹس اب پہلے جیسا بالکل نہیں رہا۔'' نیول نے کہا اور یہ کہتے ہوئے اس کے چہرے پر مسکراہٹ غائب ہو گئی۔ ''کیا تم کیرو بہن بھائی کو جانتے ہو۔''

''وہ مرگ خور جو یہاں پڑھاتے ہیں؟''

''وہ یہاں پڑھانے سے کچھ زیادہ ہی کرتے ہیں۔'' نیول نے کہا۔ ''وہ یہاں کے نظم وضبط کے منتظم ہیں اور وہ دونوں یہاں بس

سزائیں دینا پسند کرتے ہیں۔''

''امبرتج کی طرح؟''

''نہیں! امبرتج تو ان کے سامنے بہت شریف دکھائی دیتی ہے۔ باقی اساتذہ سے کہا گیا ہے کہ اگر ہم کوئی غلطی کریں تو ہمیں کیرو بہن بھائی کے پاس بھیج دیا جائے۔ جہاں تک ممکن ہوتا ہے، اساتذہ ایسا کچھ نہیں کرتے ہیں۔ صاف دکھائی دیتا ہے کہ وہ بھی ان سے اتنی ہی نفرت کرتے ہیں جتنی کہ ہم کرتے ہیں......''

''ایمقس تاریک جادو سے تحفظ کے فن کی کلاس پڑھانے آیا ہے مگر اب وہ تاریک جادو ہی پڑھا رہا ہے جن لوگوں کو سزا دی جاتی ہے، ان پر ہمیں جبر کٹ وار کا استعمال کرنا ہوتا ہے......''

''کیا......؟''

ہیری، رون اور ہرمائنی کی آوازیں ایک ساتھ راہداری میں گونجیں۔

''بالکل!'' نیول نے کہا۔ ''اسی وجہ سے مجھے یہ زخم ملے ہیں۔'' اس نے اپنے گلے کے ایک گہرے زخم کی طرف اشارہ کیا۔ ''میں نے جبر کٹ وار استعمال کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ ویسے کچھ طلباء اسے پسند کرتے ہیں۔ کریب اور گوئل تو اس کے دیوانے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ وہ پہلی بار کسی چیز میں ماہر ہوئے ہیں......''

''ایمقس کی بہن ایل کٹو ہمیں ماگلوؤں سے باہمی تعلقات کا مضمون پڑھاتی ہے، جسے پڑھنا اب تمام طلباء کیلئے لازمی قرار دے دیا گیا ہے۔ ہمیں اس کی باتیں سننی پڑتی ہیں کہ ماگلو لوگ جانوروں جتنے گدھے ہوتے ہیں، وہ بتاتی ہیں کہ ماگلوؤں نے کس طرح جادوگروں کے ساتھ ظلم وستم کر کے انہیں چھپنے کیلئے مجبور کر دیا ہے اور کیسے فطری قانون کو دوبارہ، از سرنو رائج کیا جا رہا ہے؟ مجھے یہ چوٹ ملی......'' اس نے اپنے چہرے پر ایک اور گہرے زخم کی طرف اشارہ کیا۔ ''جب میں نے اس سے پوچھا کہ اس میں اور اس کے بھائی میں کتنا ماگلو خون موجود ہے؟''

''اوہ نیول!'' رون نے کہا۔ ''منہ کھولنے کیلئے بھی کوئی وقت اور جگہ ہوتی ہے......''

''تم نے اس کی باتیں سنی نہیں ہیں۔'' نیول نے کہا۔ ''تم بھی اسے برداشت نہ کر پاتے۔ اصلی بات یہ ہے کہ جب کوئی ایسے لوگوں کے خلاف کھڑا ہوتا ہے تو اس سے ہر ایک کی ہمت بڑھتی ہے، ہیری! جب تم ایسا کرتے تھے تب میں نے اس بات پر غور کیا تھا۔''

''مگر وہ تم پر اپنے چاقوؤں کی دھاریں تیز کر رہے ہیں۔'' رون نے تھوڑا کراہتے ہوئے کہا۔ جب وہ ایک لالٹین کے پاس سے گزرے اور نیول کے زخم صاف دکھائی دیئے۔

نیول نے لاپروائی سے کندھے اچکائے۔

’’کوئی فرق نہیں پڑتا۔ وہ خالص خون زیادہ بہانا نہیں چاہتے تھے، اسی لئے منہ کھولنے پر تھوڑا تشدد کا نشانہ بنا لیتے ہیں مگر اتنا نہیں کہ ہماری جان ہی چلی جائے۔‘‘

ہیری نہیں جانتا تھا کہ کیا چیز زیادہ بری تھی؟ نیول کی کہی ہوئی باتیں یا ان چیزوں کے بارے میں اس کا ہلکا پھلکا انداز......

’’اصلی خطرے کا شکار تو وہ لوگ ہیں جن کے دوست اور رشتے دار باہر رہ کر مشکلیں کھڑی کر رہے ہیں۔ انہیں قیدی بنا لیا جاتا ہے، ژینوفیلیس لوگڈ اپنے رسالے حیلہ سخن میں کافی زیادہ منہ کھول رہا تھا، اس لئے انہوں نے کرسمس پر لونا کو ریل گاڑی سے اتار کر پکڑ لیا تھا۔‘‘

’’نیول! لونا بالکل ٹھیک ہے، ہم اس سے مل چکے ہیں......‘‘

’’ہاں مجھے معلوم ہے، اس نے مجھے پیغام بھیجا تھا۔‘‘

اس نے اپنی جیب سے ایک سنہری سکہ باہر نکالا۔ ہیری پہچان گیا کہ یہ انہی نقلی گیلن سکوں میں سے ایک تھا جن کے ذریعے ’ڈی اے‘ (ڈمبل ڈور آرمی) کے پیغامات ایک دوسرے کو بھیجے جاتے تھے۔

’’انہوں نے بہت شاندار ساتھ دیا۔‘‘ نیول نے ہرمائنی کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔ ’’کیرو بہن بھائی کو کبھی معلوم نہیں ہو پایا کہ ہم آپس میں کیسے پیغام رسانی کرتے ہیں۔ اس سے وہ بوکھلائے ہوئے ہیں۔ ہم رات کو چوری سے باہر نکلتے تھے اور دیواروں پر پیغام لکھ دیتے تھے۔ ڈمبل کے جانباز......ضرورت ہے نئے جانبازوں کی......اسی طرح کی باتیں، اس سے سنیپ چڑ چڑا ہو جاتا تھا......‘‘

’’کرتے تھے......یعنی؟‘‘ ہیری نے کہا جس نے اس کے جملے میں صیغہ ماضی بعید استعمال ہونے پر غور کیا۔

’’ہاں! کچھ عرصے بعد یہ کام زیادہ مشکل ہو گیا۔‘‘ نیول نے بتایا۔ ’’کرسمس پر لونا کو قیدی بنا لیا گیا اور جینی ایسٹر کے بعد واپس نہیں لوٹی۔ ایک طرح سے ہم تینوں ہی اس گروپ کے روح رواں تھے۔ کیرو بہن بھائی کو شک ہو گیا کہ ان سب خرافات کے پیچھے میں ہوں، اس لئے وہ مجھ پر ضرورت سے زیادہ سختی کرنے لگے۔ اس کے علاوہ جب مائیکل کارنر نے زنجیروں سے بندھے پہلے سال کے طالب علم کو چھڑانے کی کوشش کی تو اسے پکڑ کر بہت سنگین تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔ اس سے باقی طلباء بے حد خوفزدہ ہو گئے۔‘‘

’’ساری شرارتیں بند......‘‘ رون بڑبڑایا۔ جب وہ ہموار فرش والی راہداری کے چڑھائی والے حصے میں پہنچ گئے۔

’’ہاں! دیکھو! میں لوگوں سے مائیکل جیسا تشدد برداشت کرنے کیلئے تو نہیں کہہ سکتا تھا۔ اس لئے ہم نے اس طرح کی حرکتیں چھوڑ دیں مگر اس کے باوجود کچھ ہفتے پہلے تک ہم لوگ جدوجہد کر رہے تھے اور چوری چھپے کام کر رہے تھے۔ میرا خیال ہے تب انہوں نے فیصلہ کیا کہ مجھے روکنے کا ایک ہی طریقہ ہے اور انہوں میری دادی پر دھاوا بول دیا۔‘‘

’’کیا کہا......؟‘‘ ہیری، رون اور ہرمائنی ایک ساتھ چیخے۔

''ہاں!'' نیول نے کہا جواب تھوڑا ہانپ رہا رہا تھا کیونکہ راہداری کی چڑھائی کافی عمودی شکل کی تھی۔''دیکھو! ان کے سوچنے کا طریقہ بالکل واضح تھا اور یہ کافی کارآمد کریقے سے کام کرر ہا تھا۔ وہ بچوں کا اغوا اس لئے کرتے تھے تا کہ ان کے رشتے دار صحیح راستے پر چلیں، یہ تو صرف وقت کی بات ہی تھی کہ وہ اس کے الٹ طریقے کا بھی استعمال کریں۔ ویسے سچ تو یہ تھا کہ......'' اس نے اپنا چہرہ ان کی طرف گھمایا اور ھیری کو یہ دیکھ کر حیرانگی ہوئی کہ وہ مسکرار ہا تھا۔''انہوں نے دادی کے معاملے کو کچھ زیادہ ہی آسان سمجھ لیا تھا۔ ایک بوڑھی جادوگرنی، جو تنہا رہتی تھی۔ انہوں نے شاید سوچا ہوگا کہ کسی طاقتور جادوگر کو وہاں بھیجنے کی ضرورت نہیں ہے۔ خیر!'' نیول ہنس پڑا۔''ڈولش اب بھی سینیٹ مونگوز ہسپتال میں ہی پڑا ہے اور دادی نے خفیہ پناہ گاہ تلاش کر لی ہے۔ انہوں نے مجھے ایک خط بھیجا ہے۔'' اس نے اپنے چوغے کے سینے کی جیب پر ہاتھ مارا۔''جس میں انہوں نے لکھا ہے کہ انہیں مجھ پر فخر ہے اور میں اپنے ماں باپ کی سچی اولاد ہوں اور میں آگے بھی اسی طرح کام کرتا رہوں......''

''بہت شاندار......'' رون نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

''ہاں!'' نیول نے خوشی سے کہا۔''بات صرف یہ ہے کہ جب مرگ خوروں کو یہ احساس ہو گیا کہ ان کی میرے اوپر گرفت کام نہیں کر رہی ہے تو انہوں نے فیصلہ کیا کہ ہوگورٹس میں اب مجھے برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ میں نہیں جانتا کہ وہ مجھے مارنے کا منصوبہ بنا رہے تھے یا اژقبان بھیجنے کا۔ مگر ان میں سے جو بھی ہوتا، میرے لئے اچھا نہیں ہوتا۔ میں نے فوراً غائب ہونے کا فیصلہ کر لیا۔''

''مگر......'' رون نے گومگوئی کے عالم میں سر ہلاتے ہوئے پوچھا۔''کیا......کیا ہم ہوگورٹس نہیں جا رہے ہیں؟''

''دیکھتے جاؤ......ہم یہاں ہیں!'' نیول نے کہا۔

ایک موڑ مڑتے ہی راہداری ختم ہوگئی۔ ایک چھوٹی سیڑھی اس دروازے کی طرف لے جاتی تھی جو آریانا کی تصویر کے پیچھے چھپے ہوئے دروازے جیسا دکھائی دے رہا تھا۔ نیول نے اسے دھکا دے کر کھولا اور اندر چلا گیا۔ اندر داخل ہوتے ہوئے ھیری نے سنا کہ نیول کچھ لوگوں سے کہہ رہا تھا۔''دیکھو تو سہی! کون آیا ہے؟......میں نے تم سے پہلے ہی نہیں کہا تھا؟''

جب ھیری راہداری کے دوسری طرف موجود کمرے میں پہنچا تو زبردست چیخیں گونج اُٹھیں۔

''ھیری......ھیری......''

''یہ تو پوٹر ہے......یہ تو پوٹر ہے......''

''رون......''

''ہرمائنی......''

اسے رنگین پردوں، لالٹینوں اور کئی چہروں کا ہلکا سا احساس ہوا۔ اگلے ہی پل بیس پچیس لوگوں نے ھیری، رون اور ہرمائنی پر چھلانگیں لگا دیں۔ ان کی کمر تھپکی، انہیں گلے لگایا، ان کے بال بکھیرے اور ان سے ہاتھ ملایا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے انہوں نے ابھی ابھی

کیوڈچ کا فائنل میچ جیت لیا ہو......

''ٹھیک ہے......ٹھیک ہے!'' نیول بلند آواز میں بولا۔''اب سب خاموش ہو جاؤ۔''

ہجوم کے پیچھے ہٹنے پر ہیری نے اردگرد کے ماحول کا اچھی طرح سے جائزہ لیا۔

وہ اس کمرے کو بالکل بھی نہیں پہچان پایا، یہ بہت بڑا تھا اور کسی بڑے درخت والے گھر جیسا دکھائی دے رہا تھا یا پھر کسی بڑے جہاز کا کیبن جیسا تھا۔ کئی رنگ کے جھولے والے پلنگ چھت اور بالکونی سے بندھے ہوئے تھے۔ گہرے رنگ کے لکڑی کے پینل تھے، بنا کھڑکیوں کی دیواریں تھیں اور ان پر چمکتے ہوئے مشجر لٹک رہے تھے۔ وہاں پر ہیری نے گری فنڈر کا سنہرا شیر بھی دیکھا جو سرخ رنگ کے پردے پر پر چمک رہا تھا۔ قریب ہی پیلے پردے پر ہفل پف کا سیاہ بجو دکھائی دے رہا تھا اور نیلے پردے پر ریون کلا کی کانسی کے رنگ والی چیل بھی تھی۔ صرف سلے درن کے ہرے اور سفید رنگ دکھائی نہیں دے رہے تھے۔ یہاں پر کتابوں کی الماریں تھیں، دیواروں سے کچھ بہاری ڈنڈے لگے کھڑے تھے، اور کونوں میں لکڑی کا ایک ریڈیو تھا۔

''ہم کہاں ہیں......؟''

''ظاہر ہے کہ ہم حاجتی کمرے میں موجود ہیں۔'' نیول نے کہا۔''اس نے کمال کر دیا؟ کیرو بہن بھائی میرا تعاقب کر رہے تھے اور میں جانتا تھا کہ میرے پاس چھپنے کا بس ایک ہی موقع ہے۔ میں ایک دروازے کے پار نکلنے میں کامیاب ہو گیا اور پھر یہاں آ گیا۔ ویسے جب میں یہاں آیا تھا تو اس کا حلیہ ایسا نہیں تھا۔ صرف ایک پلنگ تھا اور گری فنڈر کے پردے تھے لیکن جیسے جیسے 'ڈی اے' کے باقی ساتھی آتے گئے یہ پھیلتا چلا گیا۔''

کیا کیرو بہن بھائی اس کے اندر نہیں آ سکتے ہیں؟ ہیری نے دروازے کو تلاش کرتے ہوئے پوچھا۔

''نہیں!'' سمیس فنی گن نے کہا۔ جسے ہیری اس کی آواز سننے کے بعد ہی پہچان پایا تھا۔ سمیس کے سوجے ہوئے چہرے پر اتنے زخم تھے کہ وہ پہچان میں ہی نہیں آ رہا تھا۔''یہ چھپنے کی بہترین جگہ ہے، جب تک ہم میں سے ایک فرد اندر ہے، تب تک وہ ہمارے پاس نہیں پہنچ سکتے ہیں۔ دروازہ کھلتا ہی نہیں۔ سب کچھ نیول نے کیا ہے، وہ سچ مچ اس کمرے کا مالک ہے۔ آپ کو اس سے ٹھیک وہی مانگنا ہوتا ہے جس کی آپ کو ضرورت ہے......جیسے میں نہیں چاہتا کہ کیرو بہن بھائی کا کوئی وفادار اس کے اندر آ سکے......اور یہ آپ کے حکم کی تعمیل کرتا ہے، آپ کو تو بس یہ پختہ کرنا ہوتا ہے کہ آپ کے الفاظ صحیح ہوں اور غلطی کی کوئی گنجائش نہ رہے۔ نیول اس میں بہت ماہر ہو چکا ہے......''

''دراصل بات بالکل سیدھی ہے۔'' نیول نے شرماتے ہوئے کہا۔''میں یہاں ڈیڑھ دن تک رہا۔ جب مجھے بھوک کی شدت ستانے لگی تو میں نے خواہش کی کہ مجھے کھانے کو کچھ مل جائے۔ فوراً میرے سامنے راہداری کھل گئی جس میں سے ہو کر میں ہاگس ہیڈ پہنچ گیا اور مجھے وہاں ابروفورتھ مل گیا۔ وہی ہمیں کھانا کھلاتا ہے کیونکہ نجانے کیوں کمرہ ہمارے لئے کھانے کی خواہش پوری نہیں کرتا

ہے۔''

''دیکھو ایسا اس لئے ہے کہ گامپ کے تبدیلی ہیئت کے پانچ بنیادی قوانین کے تحت کچھ چیزوں کو ہوا میں سے نمودار کرنے کی کڑی ممانعت ہے جن میں کھانا بھی شامل ہے۔'' رون نے سنجیدگی سے کہا، جس کے منہ سے اتنی علمی بات سن کر سب حیران رہ گئے اور ہرمائنی آہستگی سے مسکرا دی۔

''ہم قریباً دو ہفتوں سے یہاں چھپے ہوئے ہیں۔'' سمیس نے کہا۔ ''جب ہمیں اور پلنگوں کی ضرورت ہوتی ہے تو کمرے میں اپنے آپ پلنگ آ جاتے ہیں۔ جب لڑکیاں آ گئیں تو یہاں اچھا باتھ روم بھی نمودار ہو گیا......''

''کیونکہ لڑکیوں نہانا چاہتی ہیں، ہے نا؟'' لیونڈر براؤن نے کہا جس پر ہیری نے اب تک دھیان نہیں دیا تھا۔ چاروں طرف نظر دوڑانے پر اسے بے شمار جانے پہچانے چہرے دکھائی دیئے۔ جڑواں پاٹیل بہنیں وہاں تھیں، ساتھ ہی ٹیری بوٹ، ارنئ میک ملن، انتھونی گولڈسٹین اور مائیکل کارنر بھی تھے۔

''ہمیں بتاؤ کہ تم اب تک کیا کیا ہے؟'' ارنئ نے کہا۔ ''اتنی ساری افواہیں پھیلی ہوئی ہیں، ہم پوٹر واچ میں تمہارے بارے میں تازہ خبریں حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔'' اس نے لکڑی کے ریڈیو کی طرف اشارہ کیا۔ ''تم گونگوٹس میں تو نہیں گھسے تھے، ہے نا؟''

''گھسے تھے۔'' نیول نے بتایا۔ ''اور ڈریگن والی بات بالکل سچ ہے۔''

تالیوں اور خوشی کی چیخیں سنائی دیں۔ رون نے ڈرامائی انداز میں سر جھکا کر خراج تحسین کو قبول کیا۔

''تم لوگ وہاں کون سی چیز چرانے کیلئے گئے تھے؟'' سمیس نے متجسس لہجے میں پوچھا۔

اس سے پہلے کہ ان تینوں میں سے کوئی اس سوال سے بچنے کیلئے پلٹ کر کوئی سوال پوچھتا۔ ہیری کو اپنے ماتھے کے نشان میں بھیانک درد کی لہر اُٹھتی ہوئی محسوس ہوئی۔ جیسے ہی اس نے دمکتے ہوئے خوش چہروں کی طرف دیکھ کر پشت گھمائی، حاجتی کمرہ اس کی نظروں کے سامنے سے غائب ہو گیا۔ وہ پتھر کی ایک کھنڈر عمارت کے اندر کھڑا تھا اور اس کے پیروں کے پاس سڑی لکڑی کے تختے اکھڑے ہوئے تھے۔ گڑھے کے پاس ایک خالی سنہری صندوقچہ کھلا پڑا تھا۔ والڈی مورٹ کی طیش بھری چیخ اس کے دماغ میں گونج رہی تھی۔

بے کوشش کے بعد وہ والڈی مورٹ کے دماغ میں سے باہر نکلا اور لہراتا ہوا حاجتی کمرے میں لوٹ آیا۔ اس کے چہرے پر پسینہ بہہ رہا تھا اور رون نے اسے پکڑ رکھا تھا۔

''تم ٹھیک تو ہو، ہیری؟'' نیول کہہ رہا تھا۔ ''بیٹھنا چاہو گے؟ مجھے لگتا ہے کہ تم بہت زیادہ تھک چکے ہو...... ہے نا؟''

''نہیں!'' ہیری نے کہا۔ اس نے رون اور ہرمائنی کی طرف دیکھ کر بغیر کچھ بولے انہیں بتانے کی کوشش کی کہ والڈی مورٹ کو

اپنی ایک پٹاری کی گمشدگی کا علم ہو چکا ہے۔ وقت تیزی سے گزر رہا تھا۔ اگر والڈی مورٹ اس کے بعد ہوگورٹس آنے کا فیصلہ کر لے گا تو موقع ان کے ہاتھ سے نکل جائے گا......

''ہمیں چلنا چاہیئے۔'' اس نے کہا اور ان دنوں کے چہروں کے تاثرات سے معلوم کرنے کی کوشش کی کہ کیا وہ واقعی اس کی بات سمجھ چکے تھے، انہوں نے آہستگی سے سر ہلا دیا۔

''تم کیا کرنے جا رہے ہو ہیری؟'' سمیس نے کہا۔ ''منصوبہ کیا ہے؟''

''منصوبہ؟'' ہیری نے دہرایا۔ وہ والڈی مورٹ کے بھڑکتے ہوئے غصے کو محسوس نہ کرنے کیلئے اپنی پوری طاقت کا استعمال کر رہا تھا۔ اس کا نشان اب بھی بری طرح جل رہا تھا۔ ''دیکھو! ایک ایسا کام ہے، جو ہمیں......یعنی رون، ہر مائنی اور مجھے کرنا ہے۔ اس کے بعد ہم یہاں سے واپس چلے جائیں گے......''

اب کوئی ہنس نہیں رہا تھا۔ کوئی تالیاں نہیں بجا رہا تھا، نیول کشمکش کا شکار دکھائی دے رہا تھا۔

''تمہارا کہنے کا کیا مطلب ہے کہ یہاں سے واپس چلے جائیں گے؟''

''دیکھو! ہم یہاں رُکنے کیلئے نہیں آئے ہیں۔'' ہیری نے اپنا نشان مسلتے ہوئے کہا۔ وہ درد کو کم کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ ''ہم یہاں ایک اہم کام مکمل کرنا چاہتے ہیں......''

''کیا کام کرنا ہے؟''

''میں......میں یہ تمہیں نہیں بتا سکتا ہوں۔''

اس کے جواب پر بڑبڑاہٹ شروع ہوگئی۔ نیول کی بھنوئیں سکڑ گئیں۔

''تم ہمیں کیوں نہیں بتا سکتے؟ یہ تم جانتے ہو کون؟ سے جنگ کے بارے میں ہے، ہے نا؟''

''ہاں......''

''تو پھر ہم تمہاری مدد کریں گے۔''

ڈمبل ڈور آرمی کے باقی سب افراد سر ہلا رہے تھے۔ کچھ متجسس طور پر تو کچھ سنجیدگی سے۔ ان میں سے کچھ اپنی کرسیوں سے اُٹھ کھڑے ہوئے تھے، جس سے اس کام میں فوراً شامل ہونے کی ان کی تمنا عیاں ہو رہی تھی۔

''تم لوگ سمجھ نہیں رہے ہو۔'' ہیری نے آخری کچھ منٹوں میں بہت کچھ کہہ دیا تھا۔ ''ہم......ہم تمہیں نہیں بتا سکتے ہیں۔ ہمیں یہ کام تنہا کرنا ہوگا۔''

''کیوں؟''

''کیونکہ......'' ہیری بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا کیونکہ وہ پوشیدہ پٹاری کی تلاش کا کام اب شروع کر دینا چاہتا تھا۔ کم از کم وہ

رون اور ہرمائنی سے تنہائی میں گفتگو کرنا چاہتا تھا کہ انہیں اپنی تلاش کہاں سے شروع کرنا چاہئے۔ اس ادھیڑ بن میں ہیری کیلئے اپنے خیالوں کو یکسو کرنا نہایت مشکل ہو رہا تھا۔ اس کا نشان اب بھی شدت سے درد کر رہا تھا اور سر پھٹا جا رہا تھا۔ ''ڈمبل ڈور ہم تینوں کیلئے ایک کام چھوڑ گئے ہیں۔'' اس نے محتاط الفاظ کو چنتے ہوئے کہا۔ ''اور ہمیں وہ کام کسی کو بتانا نہیں ہے...... میرا کہنے کا مطلب ہے کہ وہ چاہتے تھے کہ اسے ہم ہی پورا کریں، بس ہم تینوں ہی......''

''ہم بھی تو ان کے جانباز ہیں۔'' نیول نے کہا۔ ''ڈمبل ڈور کے جانباز، ہم سب اس میں ایک ساتھ ہیں۔ ہم لوگوں نے اسے قائم رکھا ہے حالانکہ تم تینوں نے ہٹ کر اپنا الگ گروپ بنا لیا ہے......''

''یہ کوئی پکنک نہیں ہے، دوست!'' رون نے کہا۔

''میں نے کبھی نہیں کہا کہ یہ پکنک ہے۔ مگر میں یہ بھی نہیں سمجھ پا رہا ہوں کہ تم ہم پر بھروسہ کیوں نہیں کر رہے ہو۔ اس کمرے میں موجود ہر شخص مزاحمت کر رہا ہے، جدوجہد کر رہا ہے، اسی وجہ سے انہیں یہاں چھپنا پڑا ہے کیونکہ کیرو بہن بھائی ان کی تلاش کر رہے ہیں۔ یہاں موجود ہر شخص نے ثابت کر دیا ہے کہ وہ ڈمبل ڈور کے لئے وفادار ہے...... تمہارے لئے وفادار ہے......''

''دیکھو......!'' ہیری نے لاشعوری طور پر کہنا شروع کیا۔ وہ یہ فیصلہ نہیں کر پایا تھا کہ اسے کیا کہنا چاہئے مگر اس سے کوئی فرق نہیں پڑا کیونکہ اسی وقت اس کے پیچھے ہاگس ہیڈ والی راہداری کا دروازہ کھل گیا۔

''ہمیں تمہارا پیغام مل گیا، نیول! کیسے ہو تم تینوں؟...... میں نے سوچا تھا کہ تم یہاں پر ضرور ملو گے......''

لونا اور ڈین آ چکے تھے، سمیس خوشی کے مارے تیزی سے گرجا اور اپنے سب سے اچھے دوست سے گلے ملنے کیلئے بھاگا۔

''کیسے ہو تم سب لوگ؟'' لونا نے چہکتے ہوئے کہا۔ ''اوہ! واپس لوٹنا بہت اچھا لگا۔''

''لونا! تم یہاں کیا کر رہی ہو؟'' ہیری بے اختیار بولا۔ ''تم یہاں کیا کر رہی ہو؟ تمہیں کیسے......؟''

''میں نے پیغام بھیجا تھا۔'' نیول نے نقلی گیلن والے سکے کو اوپر اٹھاتے ہوئے کہا۔ ''میں نے اس سے اور جینی سے وعدہ کیا تھا کہ اگر تم لوگ یہاں آئے تو میں انہیں ضرور خبر کروں گا۔ ہم سب نے سوچا تھا کہ اگر تم لوٹ آتے ہو تو اس کا مطلب اعلان جنگ ہے پھر ہم سنیپ اور کیرو بہن بھائی کو یہاں سے اُٹھا کر باہر پٹخ دیں گے......''

''ظاہر ہے، اس کا یہی مطلب ہے۔'' لونا نے چہکتے ہوئے کہا۔ ''ہے، نا ہیری؟ ہم لڑ کر انہیں ہوگورٹس سے باہر نکال دیں گے؟''

''سنو!'' ہیری نے اپنے وجود میں ہر لمحے بڑھتی ہوئی دہشت کو محسوس کرتے ہوئے کہا۔ ''مجھے افسوس ہے مگر ہم اس لئے یہاں نہیں لوٹے ہیں، ہمیں ایک کام نبٹانا ہے اور پھر......''

''تم ہمیں اسی حال میں چھوڑ کر چلے جاؤ گے؟'' مائیکل کارنر نے بدحواسی سے کہا۔

''نہیں!'' رون نے جلدی سے کہا۔ ''مگر ہم جو کام کر رہے ہیں، اس کی تکمیل پر بالآخر ہر ایک کو فائدہ ملے گا۔ اس سے تم جانتے ہو کون؟ سے چھٹکارا مل جائے گا......''

''تو ہم بھی اس میں تمہاری مدد کرنا چاہتے ہیں۔'' نیول نے غصے سے کہا۔ ''ہم اس میں شامل ہونا چاہتے ہیں......''

ان کے پیچھے ایک اور آواز آئی اور ہیری نے مڑ کر دیکھا۔ اس کے دل نے جیسے دھڑکنا بند کر دیا۔ جینی دیوار کے سوراخ میں سے اندر آ رہی تھی، اس کے پیچھے فریڈ، جارج اور لی جارڈن بھی تھے۔ جینی نے ہیری پر دلکش مسکراہٹ بھری نگاہ ڈالی۔ وہ بھول گیا تھا یا پھر اس نے پہلے کبھی ٹھیک سے دھیان نہیں دیا تھا کہ وہ کتنی خوبصورت ہے مگر اس کے باوجود اس وقت وہ اسے دیکھ کر جتنا کم خوش ہوا، اتنا پہلے کبھی نہیں ہوا تھا۔

''ابروفورتھ، تھوڑا ناراض دکھائی دے رہا ہے۔'' فریڈ نے استقبال کرنے والی چیخوں کے جواب میں اپنا ہاتھ لہراتے ہوئے کہا۔ ''اس کا بار ریلوے سٹیشن بن گیا ہے۔''

ہیری کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔ لی جارڈن کے ٹھیک پیچھے ہیری کی پرانی گرل فرینڈ چو چینگ بھی آ گئی تھی، وہ اس کی طرف دیکھ کر مسکرائی۔

''مجھے پیغام مل گیا۔'' اس نے اپنا نقلی گیلن والا سکہ دکھاتے ہوئے کہا اور مائیکل کارنر کے پاس بیٹھنے کیلئے آگے بڑھ گئی۔

''تو اب کیا ارادے ہیں، ہیری؟'' جارج نے پوچھا۔

''کوئی نہیں ہیں!'' ہیری نے حواس باختہ لہجے میں کہا۔ جس کے خیالات اتنے سارے لوگوں کو اچانک دیکھ کر منتشر ہو گئے تھے۔ وہ اب کچھ بھی نہیں سمجھ پا رہا تھا کیونکہ اس کا نشان اب بھی بری طرح درد کر رہا تھا۔

''کام کرتے کرتے خود بخود ارادہ تشکیل پا جائے گا، ہے نا؟ یہ میری بھی پسندیدہ عادت ہے۔'' فریڈ نے چہک کر کہا۔

''تمہیں یہ سب روکنا ہوگا۔'' ہیری نے نیول کی طرف دیکھ کر بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔ ''تم نے ان سب کو کیوں بلایا؟ یہ تو کھلا پاگل پن ہے......خودکشی ہے۔''

''ہم جنگ کر رہے ہیں، ہے نا؟'' ڈین نے اپنا نقلی گیلن سکہ باہر نکالتے ہوئے کہا۔ ''پیغام میں لکھا تھا کہ ہیری لوٹ آیا ہے اور ہم اعلان جنگ کرنے والے ہیں۔ ویسے میرے پاس چھڑی نہیں ہے......''

''تمہارے پاس چھڑی کیوں نہیں ہے؟'' سمیس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

رون اچانک ہیری کی طرف مڑا۔

''یہ لوگ مدد کیوں نہیں کر سکتے؟''

''کیا مطلب؟'' ہیری نے اسے گھور کر دیکھا۔

’’وہ مدد کر سکتے ہیں۔‘‘ رون نے اپنی آواز پست کرتے ہوئے کہا تاکہ ان کے ساتھ کھڑی ہرمائنی کو چھوڑ کر باقی لوگ ان کی گفتگو نہ سن سکیں۔ ’’ہمیں معلوم نہیں ہے کہ وہ کہاں ہے، ہمیں اسے بہت جلدی تلاش کرنا ہے، بس ہم انہیں یہ نہیں بتائیں گے کہ وہ ایک پٹاری ہے......‘‘

ہیری نے رون کی بات سن کر ہرمائنی کی طرف دیکھا جو بڑبڑائی۔ ’’میرا خیال ہے کہ رون ٹھیک کہہ رہا ہے، ہمیں تو یہ بھی معلوم نہیں کہ ہم یہاں دراصل کس چیز کی تلاش میں آئے ہیں؟ ہمیں ان کی ضرورت ہے۔‘‘ جب ہیری بے چین دکھائی دینے لگا تو وہ آگے بولی۔ ’’تمہیں ہر کام تنہا کرنے کی ضرورت نہیں ہے، ہیری؟‘‘

ہیری تیزی سے سوچنے لگا۔ اس کا نشان اب بھی شدت سے درد کر رہا تھا اور اس کا سر درد کے مارے پھٹا جا رہا تھا۔ ڈمبل ڈور نے اسے تنبیہ کی تھی کہ وہ رون اور ہرمائنی کے علاوہ کسی کو پٹاریوں کے راز کے بارے میں کچھ نہ بتائے۔ ’ہم اسرار اور جھوٹ کے ماحول میں بڑے ہوئے تھے اور ایلبس ...... وہ تو پیدائشی ذہین تھا‘ کیا وہ ڈمبل ڈور کے انداز میں کام کر رہا تھا؟ جو اپنے راز اپنے ہی سینے میں دفن رکھتے تھے اور کسی پر بھروسہ کرنے سے ڈرتے تھے مگر ڈمبل ڈور نے سنیپ پر بھی تو بھروسہ کیا تھا اور اس کا انجام کیا نکلا؟ سب سے اونچے فلکیاتی مینار پر ان کا قتل......

’’ٹھیک ہے۔‘‘ اس نے ان دونوں سے آہستگی سے کہا پھر اس نے پورے کمرے میں نگاہ ڈالتے ہوئے کہا۔ ’’ٹھیک ہے......‘‘ فوراً شور وغل بند ہو گیا۔ فریڈ اور جارج جو چٹکلے سنا کر اپنے قریبی لوگوں کو تفریح دے رہے تھے، خاموش ہو گئے۔ سب لوگ چوکس، ہوشیار اور جوشیلے دکھائی دے رہے تھے۔

’’ہم ایک چیز کی تلاش کر رہے ہیں۔‘‘ ہیری نے کہا۔ ’’ایک ایسی چیز جو تم جانتے ہو کون؟ کو تباہ کرنے میں ہماری معاونت کرے گی۔ یہ ہوگورٹس میں چھپی ہوئی ہے مگر ہمیں اس کے بارے میں کچھ علم نہیں ہے، ہم اس کی ہیئت کے بارے میں بھی نہیں بتا سکتے ہیں؟ ممکن ہے کہ وہ چیز کوئی نوادر ہو اور اس کا تعلق ریون کلا سے ہو۔ کیا تم میں سے کسی نے کسی ایسی چیز کے بارے میں سنا ہے؟ مثلاً کوئی بھی ایسی چیز دیکھی ہو جس پر چیل کا نشان بنا ہو؟‘‘

اس نے امید بھری نظروں سے ریون کلا فریق کے مختصر گروہ کی طرف دیکھا جس میں پدما پاٹیل، مائیکل کارنر، ٹیری گولڈسٹین اور چو چینگ شامل تھے مگر جواب لونا نے دیا جو جینی کی کرسی کے ہتھے پر ٹکی بیٹھی تھی۔

’’دیکھو! ان کا گمشدہ ’نگین کڑا‘ ہے، یاد ہے ہیری! میں نے تمہیں اس کے بارے میں بتایا تھا؟ ریون کلا کا کھویا ہوا نگین کڑا؟ ڈیڈی اس کی نقل بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔‘‘

’’ہاں! مگر نگین کڑا......‘‘ مائیکل کارنر نے اپنی آنکھیں گول گول گھماتے ہوئے کہا۔ ’’تو کھو چکا ہے، لونا...... اصلی بات یہ ہے کہ......‘‘

''یہ کب کھویا تھا؟'' ہیری نے پوچھا۔

''لوگوں کا کہنا ہے کہ صدیوں پہلے......'' چو چینگ نے کہا جسے سن کر ہیری کا دل بیٹھ سا گیا۔ ''پروفیسر فلٹ وک کہتے ہیں کہ نگین کڑا 'روینہ ریون کلا' کے ساتھ ہی غائب ہو گیا تھا۔ لوگوں نے تلاش کیا مگر......'' اس نے اپنے ساتھ ریون کلا کے ساتھیوں کو مدد بھری نظروں سے دیکھا۔ ''کسی کو بھی اس کا سراغ تک نہیں ملا، ہے نا؟''

ان سب نے اس کی بات سے اتفاق کرتے ہوئے اپنے سر ہلائے۔

''معاف کرنا مگر یہ 'نگین کڑا' کیا ہوتا ہے؟'' رون نے پوچھا۔

''یہ ایک طرح کا تاج ہوتا ہے۔'' ٹیری بوٹ نے جلدی سے کہا۔ ''دعویٰ کیا جاتا ہے کہ ریون کلا کے نگین کڑے میں جادوئی خوبیاں پوشیدہ ہیں، کہا جاتا ہے کہ اسے پہننے سے دانائی میں اضافہ ہو جاتا ہے۔''

''بالکل! ڈیڈی اپنے بنائے نگین کڑے میں کند ذہنی، منفی سوچ اور وسوسوں کو جذب کر لینے والی چیزوں شامل کرنے کی کوشش......''

مگر ہیری نے لونا کی بات درمیان میں ہی کاٹ دی۔

''کیا تم میں سے کسی ایسی کوئی چیز دیکھی ہے؟''

ان سب نے دوبارہ اپنے سر انکار میں ہلائے۔ ہیری نے رون اور ہرمائنی کی طرف دیکھا۔ ان کی مایوسی اور افسردگی ان کے چہروں پر جھلک رہی تھی۔ تاج پہلے عرصہ پہلے گم ہو چکا تھا اور اس کا سراغ تک نہیں ملا تھا۔ یہ سکول میں چھپی ہوئی پٹاری کیسے ہو سکتا تھا؟ بہرحال، اس سے پہلے کہ وہ اگلا سوال پوچھ پائے، چو چینگ دوبارہ بول اُٹھی۔

''ہیری! اگر تم اسے دیکھنا چاہو کہ نگین کڑا کیا دکھائی دیتا ہے تو میں تمہیں اپنے فریقی ہال میں لے جا کر دکھا سکتی ہوں۔ وہاں ریون کلا کا مجسمہ لگا ہوا ہے جس میں وہ اسے پہنے ہوئے ہے......''

ہیری کا نشان ایک بار پھر جلنے لگا۔ پل بھر کیلئے اس کی نظروں سے حاجتی کمرہ اوجھل ہو گیا۔ اب اسے اپنے نیچے سیاہ زمین دکھائی دے رہی تھی اور کندھے پر بڑے اژدہے کے لپٹنے کا احساس ہو رہا تھا۔ والڈی مورٹ دوبارہ اُڑ رہا تھا۔ ہیری کو اندازہ نہیں تھا کہ وہ غار کی خفیہ سیاہ جھیل کی طرف جا رہا تھا یا پھر سکول کی طرف آ رہا تھا۔ دونوں میں سے چاہے جو بھی ہو، اب وقت بہت کم باقی رہ گیا تھا۔

''وہ چل پڑا ہے......'' اس نے آہستگی سے رون اور ہرمائنی سے کہا۔ اس نے چو چینگ کی طرف دیکھنے کے بعد ان دونوں کی طرف دیکھا۔ ''سنو! میں جانتا ہوں کہ اس سے زیادہ فائدہ تو نہیں ہو گا مگر میں جا کر مجسمے کو دیکھ لیتا ہوں، کم از کم یہ تو معلوم ہو جائے گا کہ 'نگین کڑا' کیسا دکھائی دیتا ہے۔ بس میرا یہیں انتظار کرنا اور ایک دوسرے کی حفاظت کرنا۔''

چو چینگ اُٹھ کر کھڑی ہو گئی مگر اسی وقت جینی غصیلے لہجے میں بولی۔ ''نہیں! ہیری کو وہاں لونا لے جائے گی......''

''اوہ! اگر تم چاہتی ہو تو میں چلی جاتی ہوں۔'' لونا نے چہکتے ہوئے کہا۔ چو چینگ مایوس ہو کر واپس بیٹھ گئی۔
''باہر کیسے نکلتے ہیں؟'' ہیری نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔
''یہاں سے......'' نیول ہیری اور لونا کو ایک کونے میں لے گیا جہاں ایک چھوٹی الماری سیڑھیوں پر کھلتی تھی۔ ''یہ ہر دن بدل جاتی ہے تاکہ وہ اسے کبھی نہ تلاش کر پائیں۔ واحد پریشانی یہ ہے کہ ہم باہر نکلنے پر یہ معلوم نہیں کر پاتے ہیں کہ ہم ان سیڑھیوں کے آخر میں کہاں پہنچ جاتے ہیں؟ ہوشیار رہنا، ہیری......رات کو تمام راہداریوں میں نگرانی کی جاتی ہے۔''
''کوئی مسئلہ نہیں!'' ہیری نے کہا۔ ''تھوڑی دیر بعد ملتے ہیں۔''
وہ اور لونا جلدی سے سیڑھیوں پر چل دیئے جو کافی زیادہ تھیں۔ راستے میں مشعلیں جل رہی تھیں اور کئی جگہوں پر موڑ بھی تھے۔ بالآخر وہ ایک ٹھوس دیوار جیسی چیز کے پاس پہنچ گئے۔
''نیچے جھک جاؤ......'' ہیری نے لونا سے کہا اور اپنا غیبی چوغہ نکال کر دونوں پر ڈال لیا۔ اس نے دیوار کو آہستگی سے دھکیلا۔ یہ ان کے چھوتے ہی پھسل گئی اور وہ باہر پہنچ گئے۔ ہیری نے مڑ کر دیکھا۔ دیوار دوبارہ بند ہو چکی تھی۔ وہ ایک اندھیری راہداری میں کھڑے تھے۔ ہیری نے لونا کو اندھیرے میں ایک طرف کھینچا اور اپنے گلے میں لٹکے بٹوے میں سے ہوگورٹس کا نقشہ باہر نکالا۔ اسے اپنی ناک کے قریب لا کر اس نے کافی مشکل سے خود اور لونا کے نقطوں کو تلاش کر لیا۔
''ہم اس وقت پانچویں منزل پر ہیں۔'' اس نے بڑبڑا کر بتایا اور فلیچ کو ایک راہداری آگے دور جاتے ہوئے دیکھا۔ ''اس طرف سے چلتے ہیں!''
ہیری پہلے بھی کئی بار سکول میں رات میں چوری چھپے گھوم چکا تھا مگر اس کا دل پہلے کبھی اتنی زور سے نہیں دھڑکا تھا۔ پہلے کبھی یہاں اس کے محفوظ سفر پر اتنا کچھ منحصر نہیں رہا تھا۔ چاندنی کی روشنی کے چوکور ٹکڑے آہنی جنگجو والے لباس کے پار فرش پر پڑ رہے تھے۔ ان کے قدموں کی آہٹ سن کر آہنی لباسوں کے خود چر چرائے اور وہ دونوں ان موڑوں کو پار کر گئے جہاں پر نجانے کیا تھا؟ ہیری اور لونا خاموشی سے چلتے رہے جہاں بھی انہیں روشنی ملتی تھی، وہ ہوگورٹس کا نقشہ قریب سے دیکھ لیتے تھے۔ دو بار انہوں نے رُک کر بھوتوں کو آگے سے گزرنے دیا تاکہ ان کا راز فاش نہ ہو جائے۔ ہیری کسی بھی لمحے رکاوٹ پیش آنے کی امید کر رہا تھا۔ اسے سب زیادہ خدشہ پیوس نامی بھوت کا تھا اور ہر قدم پر وہ کان لگا کر سننے کی کوشش کرتا تھا کہ کہیں یہ اس کے آنے کا اشارہ تو نہیں ہے؟
''اس راستے سے، ہیری!'' لونا آہستگی سے بولی اور اس کی آستین پکڑ کر اسے بل دار سیڑھیوں کی طرف کھینچ کر لے گئی۔
وہ تنگ بل دار سیڑھیوں میں دائروی انداز میں گھومتے ہوئے نیچے اترے۔ ہیری پہلے کبھی یہاں نہیں آیا تھا۔ بالآخر وہ ایک دروازے کے سامنے پہنچ گئے۔ وہاں کوئی ناب یا چابی والا سوراخ نہیں تھا۔ صرف لکڑی کا پرانا دروازہ تھا اور چیل کی علامت والا کانسی کا کنڈا تھا۔

لونا نے غیبی چوغے کے نیچے سے زرد ہاتھ آگے بڑھایا جو بیچ ہوا میں تیرتا ہوا محسوس ہو رہا تھا اور بازو یا جسم سے جڑا ہوا نہیں لگ رہا تھا۔ اس نے ایک بار کنڈا کھٹکھٹایا۔ ایک دم پرسکون ماحول میں ہیری کو یہ چیل کی شکل والے کنڈے کی آواز کسی توپ چلنے جیسی لگی۔ چیل کا منہ یکدم کھل گیا مگر چیل کی آواز کی جگہ ایک دھیمی، گنگناتی ہوئی آواز سنائی دی۔

''کون پہلے آیا...... ققنس یا شعلہ؟''

''ہونہہ...... تم کیا سوچتے ہو، ہیری؟'' لونا نے سوچتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب؟ یہ کوئی شناخت لفظ ہے؟''

''اوہ نہیں! یہ پہیلی ہوتی ہے، جسے آپ کو بوجھنا ہوتا ہے۔'' لونا نے کہا۔

''اگر جواب غلط ہوا تو پھر کیا ہوگا؟''

''تو پھر کسی اور کے آنے کا انتظار کرنا پڑے گا جو صحیح جواب دے سکے۔'' لونا نے کہا۔ ''اس طرح سے انسان کی دماغی صلاحیت بڑھتی رہتی ہے، ہے نا؟''

''مگر پریشانی کی بات یہ ہے کہ ہمارے پاس یہاں رُک کر کسی اور کی آمد کا انتظار کرنے کیلئے وقت بالکل نہیں ہے۔'' ہیری نے کہا۔

''ہاں! میں تمہارا مطلب سمجھتی ہوں۔'' لونا نے سنجیدگی سے کہا۔ ''اچھا! تو میرے لحاظ سے جواب یہ ہے کہ دائرے کی کوئی شروعات نہیں ہوتی ہیں۔''

''عمدہ دلیل دی ہے۔'' آواز نے کہا اور دروازہ کھل گیا۔

ریون کلا کا ویران ہال چوڑا اور دائروی شکل تھا۔ ہوگورٹس میں ہیری نے جتنے بھی فریقی ہال دیکھے تھے، یہ ان سب سے زیادہ ہوادار تھا۔ دیواروں میں خوبصورت کھڑکیاں لگی تھیں جن پر نیلے اور کانسی کے رنگ والے ریشمی پردے آویزاں تھے۔ ہیری نے سوچا کہ دن کے اجالے میں ریون کلا کے طلباء کو ارد گرد کے پہاڑوں کا دلکش منظر دکھائی دیتا ہوگا۔ چھت گنبد جیسی تھی اور اس پر ستارے بنے ہوئے دکھائی دے رہے تھے جو آدھی رات جیسے نیلے غالیچے کے عکس لگتے تھے اور دروازے کے سامنے ایک کونے میں سفید سنگ مرمر کا ایک اونچا مجسمہ نصب تھا۔

لونا کے گھر میں دیکھی ہوئی چھوٹی مورتی کی وجہ سے ہیری فوراً اسے پہچان گیا۔ مجسمہ ایک دروازے کے پاس کھڑا تھا جو شاید اوپر کے کمروں کی طرف جاتا ہوگا۔ وہ سیدھے سنگ مرمر کے مجسمے کے پاس پہنچے۔ روینہ ریون کلا کے چہرے پر ایک عجیب سی مسکراہٹ بکھری ہوئی تھی۔ چہرہ خوبصورت مگر تھوڑا رعب والا تھا۔ اس کے سر کے اوپر سنگ مرمر کا ایک نازک سا دکھائی دینے والا گول نصف تاج تھا جسے وہ 'نگین کڑا' کہتے تھے۔ یہ اس تاج سے بہت ملتا جلتا تھا جسے فلیور نے اپنی شادی میں پہننا تھا۔ اس پر چھوٹے چھوٹے

الفاظ کندہ کئے گئے تھے۔ ہیری چوغے کے نیچے سے باہر نکلا اور انہیں پڑھنے کیلئے رو وینہ ریون کلا کے مجسمے کے چبوترے پر چڑھ گیا۔

''دانائی انسان کی سب سے بڑی دولت ہوتی ہے!''

''جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ تم احمق گدھے ہو۔'' ایک کلکاری بھری آواز سنائی دی۔

ہیری بری طرح چونک کر گھوما اور چبوترے سے پھسل کر فرش پر گر گیا۔ ایلکٹو کیرو کی جھکے کندھوں والا ہیولا اس کے سامنے کھڑا تھا اور ہیری کے چھڑی اُٹھانے سے پہلے ہی ایلکٹو نے اپنی کلائی پر بنے تاریکی کے نشان (جو کھوپڑی اور سانپ جیسا دکھائی دیتا تھا) پر اپنی گانٹھ دار انگلی دبا دی تھی۔

☆☆☆☆

تیسواں باب

# سیورس سنیپ کی برطرفی

جس لمحے ایل کٹو کیرو نے اپنی کلائی پر تاریکی کے نشان کو اپنی گانٹھ دار انگلی سے دبایا، اسی لمحے ہیری کے ماتھے کے نشان میں شدید درد اُٹھا اور جیسے اس میں آگ لگ گئی ہو۔ ستاروں کی چھت والا کمرہ اسی لمحے اس کی نگاہوں سے اوجھل ہو گیا اور وہ اب ایک چٹان کے پاس کھڑا تھا اور اس کے چاروں طرف سمندر کی لہریں ٹھاٹھیں مار رہی تھیں۔ اس کے دل میں فاتحانہ احساس اجاگر ہو گیا...... 'انہوں نے لڑکے کو پکڑ لیا......'

ایک زوردار دھماکے کی آواز کے ساتھ ہیری اس جگہ واپس لوٹ آیا جہاں وہ کھڑا تھا۔ اس نے جلدی سے اپنی چھڑی اُٹھائی مگر ایل کٹو کیرو پہلے ہی آگے کی طرف منہ کے بل گرتی ہوئی دکھائی دی۔ وہ اتنی زور سے فرش پر گری تھی کہ کتابوں کی الماریوں کے شیشے آواز سے چھنچھنا اُٹھے۔

''میں نے ڈی اے کی مشقوں کے علاوہ کبھی کسی کو ششدر نہیں کیا تھا۔'' لونا نے معصومانہ انداز میں کہا جو تھوڑا دلچسپی سے زمین بوس ایل کٹو کی طرف دیکھ رہی تھی۔ ''اس میں میری امید سے کہیں زیادہ ہی شور ہوا ہے، ہے نا؟''

اور غیر معمولی طور پر چھت لرزنے لگی تھی، اوپر کی طرف جانے والے دروازے کے پیچھے قدموں کی آواز تیز ہوتی جا رہی تھی۔ اوپر سونے والے ریون کلا کے طلباء ایل کٹو کے گرنے کی آواز سے بیدار ہو گئے تھے۔

''لونا! تم کہاں ہو...... مجھے چوغے کے نیچے فوراً چھپاؤ......''

لونا نے چوغہ تھوڑا اوپر اُٹھایا جس سے اس کے پاؤں دکھائی دینے لگے۔ ہیری جلدی سے اس کے پاس پہنچا اور لونا نے چوغہ دونوں پر ڈال لیا۔ اسی وقت دروازہ کھلا اور ریون کلا کے طلباء رات کے کپڑوں میں ملبوس ہال میں داخل ہو گئے۔ ایل کٹو کو بیہوش پڑا دیکھ کر وہ حیران رہ گئے اور پھر آہوں، چیخوں کی آوازیں گونجنے لگیں۔ وہ آہستہ آہستہ ڈرتے ہوئے ایل کٹو کے پاس پہنچ گئے، ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ کسی وحشی خونخوار جانور کے پاس جا رہے ہوں جو کسی بھی پل اُٹھ کر ان پر حملہ آور ہو جائے گا۔ پھر ایک پہلے سال کا لڑکا ہمت کر کے اس کے پاس گیا اور اپنے پاؤں سے اس کی کمر کو ہلانے لگا۔

''میرا خیال ہے کہ وہ مرگئی ہے۔'' وہ خوشی سے چیختا ہوا بولا۔

''اوہ!......دیکھو!'' لونا خوشی سے بڑبڑائی جب ریون کلا کے طلباء ایل کٹو کو گھیرے میں لئے ہوئے کھڑے تھے۔''وہ کتنے خوش ہیں؟''

''ہاں......بہت شاندار!''

ہیری نے اپنی آنکھیں بند کیں اور جب اس کا نشان دوبارہ پھڑکا تو اس نے والڈی موورٹ کے دماغ میں دوبارہ گھسنے کا فیصلہ کیا......وہ پہلے غار میں آگے بڑھ رہا تھا...... ہوگورٹس جانے سے پہلے وہ لاکٹ کو ایک نظر دیکھنا چاہتا تھا......مگر اس میں زیادہ وقت نہیں لے گا۔

ریون کلا کے فریقی ہال کے دروازے پر دستک کی آواز گونجی اور ریون کلا کا ہر فرد اپنی جگہ پر سہم کر ساکت بت کی طرح کھڑا رہ گیا۔ وہ سب جہاں تھے وہیں کھڑے رہے۔ ہیری کو دوسری طرف سے دھیمی گنگناتی ہوئی آواز سنائی دی جو ریون کلا کی چیل کی چونچ سے نکلتی تھی۔

''غائب اشیاء کہاں جاتی ہیں؟''

''مجھے نہیں معلوم! اسے بند کرو......'' ایک روکھی آواز غرائی جو ہیری جانتا تھا کہ ایمقس کیرو کی ہی تھی۔''ایل کٹو......ایل کٹو! کیا تم وہاں ہو؟ کیا تم نے اسے پکڑ لیا ہے؟ دروازہ کھولو جلدی......''

ریون کلا کے طلباء اب دہشت میں بڑبڑا رہے تھے پھر بغیر کسی تنبیہ کے زوردار دھماکے ہونے لگے۔ جیسے کوئی دروازے پر گولیاں برسا رہا ہو۔

''ایل کٹو......اگر تاریکیوں کے شہنشاہ آگئے اور ہمارے پاس پوٹر نہ ہوا تو کیا ہوگا؟ کیا تم یہ چاہتی ہو کہ ہمارا حال بھی ویسا ہی ہو جیسا ملفوائے گھرانے کا ہوا تھا......میری بات کا جواب دو!'' ایمقس گرجا اور اس نے دروازہ پوری طاقت سے ہلایا۔ مگر وہ کھل نہیں رہا تھا۔

ریون کلا کے طلباء اب دہشت زدہ ہو کر پیچھے ہٹ رہے تھے، ان میں سے کمزور دل تو تیزی سے دروازے کے پار بھاگ رہے تھے اور سیڑھیوں پر تیزی سے چڑھ کر اپنے اپنے کمروں کی طرف جا رہے تھے۔ ہیری کے ذہن میں خیال آیا کہ وہ دروازہ دھڑام سے کھول کر ایمقس کو ششدر وار سے بیہوش کر دے مگر اس سے پہلے کہ ہیری یا ایمقس کچھ کر پاتے، دروازہ کے دروازے کے دوسری طرف سے ایک بہت ہی جانی پہچانی سنائی دی۔

''کیا میں یہ پوچھ سکتی ہوں کہ آپ یہاں کیا کر رہے ہیں، پروفیسر کیرو؟''

''اس کم بخت دروازے......کو کھولنے کی......کوشش کر رہا ہوں۔'' ایمقس چیختا ہوا بولا۔''جا کر فلٹ وک کو بلا لاؤ......اس سے

دروازہ کھلواؤ......ابھی!''

''مگر تمہاری بہن تو اندر ہوگی؟'' پروفیسر میک گوناگل کی آواز سنائی دی۔ ''کیا پروفیسر فلٹ وک نے تمہاری بہن کی درخواست پر آج رات اندر نہیں چھپایا تھا؟ وہ تمہارے لئے دروازہ کھول دے گی پھر تمہیں آدھے سکول کو جگانے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔''

''احمق عورت! وہ جواب نہیں دے رہی ہے۔ تم اسے کھولو......اسے کھولو ابھی......''

''یقیناً......اگر تم ایسا چاہتے ہو۔'' پروفیسر میک گوناگل نے کافی ٹھنڈے لہجے میں کہا۔ انہوں نے کنڈے کو پکڑ کر ہلکی سی دستک دی اور گنگاتی ہوئی آواز نے دوبارہ پوچھا۔

''غائب ہونے والی اشیاء کہاں جاتی ہیں؟''

''غیر جانبداری میں......یعنی ہر چیز میں!'' پروفیسر میک گوناگل نے جواب دیا۔

''بہت عمدہ جواب دیا۔'' چیل والے کنڈے نے جواب دیا اور دروازہ کھل گیا۔

ریون کلا کے بچے کھچے طلبا اب تیزی سے سیڑھیوں کی طرف بھاگے۔ جب ایمقس اپنی چھڑی لہراتے ہوئے دروازے سے اندر داخل ہوا۔ اس کے کندھے بھی اس کی بہن کی طرح جھکے ہوئے تھے۔ اس کا وزنی چہرہ زرد تھا، اس کی چھوٹی آنکھیں فوراً فرش پر گری ہوئی ایل کٹو پر پڑیں۔ اس نے غصے اور خوف سے چیخ ماری۔

''ان شرارتی طلباء نے اس کے ساتھ کیا کر دیا؟'' وہ چیخا۔ ''میں ان سب کو سزا دوں گا، جب تک وہ مجھے یہ نہیں بتائیں گے کہ یہ کس نے کیا ہے......اور تاریکیوں کے شہنشاہ کیا کہیں گے؟'' وہ چیختا ہوا بولا اور اپنی بہن کے پاس کھڑے ہو کر ماتھا پٹخنے لگا۔ ''ہمارے پاس پوٹر نہیں ہے اور انہوں نے میری بہن کو مار ڈالا......؟''

''یہ صرف بیہوش ہوئی ہے۔'' پروفیسر میک گوناگل نے درشتگی سے کہا جو جھک کر ایل کٹو کا جائزہ لے رہی تھیں۔ ''یہ بالکل صحیح سلامت ہیں......''

''نہیں یہ بالکل صحیح سلامت نہیں ہے۔'' ایمقس نے گرجتے ہوئے کہا۔ ''تاریکیوں کے شہنشاہ کے آنے پر تو بالکل بھی نہیں۔ اس نے انہیں بلایا ہے، مجھے اپنا نشان جلتا ہوا محسوس ہوا۔ تاریکیوں کے شہنشاہ کو محسوس ہوا ہوگا کہ ہم نے پوٹر کو پکڑ لیا ہے......''

''پوٹر کو پکڑ لیا؟'' پروفیسر میک گوناگل نے تیکھی آواز میں کہا۔ ''تمہارا کیا مطلب ہے کہ پوٹر کو پکڑ لیا؟''

''تاریکیوں کے شہنشاہ نے ہمیں بتایا تھا کہ وہ ریون کلا کے مینار میں گھسنے کی کوشش کر سکتا ہے، انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ اگر ہم پوٹر کو پکڑ لیں تو انہیں خبر کر دیں......''

''پوٹر......ریون کلا کے ہال میں گھسنے کی کوشش کیوں کرے گا؟ وہ تو میرے فریق کا طالبعلم ہے؟''

ہیری کو ان کی آواز میں تشویش اور غصے کے بیچ میں تھوڑا فخر کی کھنک بھی سنائی دی۔ اس کے من میں منروا میک گوناگل کے لئے

انسیت امڈنے لگی۔

''ہمیں مطلع کیا گیا تھا کہ وہ یہاں آسکتا ہے۔'' ایمقس نے کہا۔ ''مجھے معلوم نہیں کہ کیوں؟''

پروفیسر میک گوناگل اُٹھ کر کھڑی ہوگئیں اوران کی منکے جیسی تیز آنکھیں کمرے میں چاروں طرف گھوم گئیں۔ دوبارہ وہ اس جگہ سے گزریں جہاں ہیری اور لونا خاموش کھڑے تھے۔

''ہم اس غلطی کا قصور بچوں کے سر ڈال سکتے ہیں!'' ایمقس نے کہا جس کے گینڈے جیسے چہرے پر اچانک مکارانہ تاثر پھیل گیا تھا۔ ''بالکل! ہم یہی کریں گے، ہم کہیں گے کہ ایلکٹو کو اکیلا پا کر انہیں بچوں نے گھیر لیا تھا، اوپر والے بچوں نے......'' اس نے اوپر ستاروں بھری چھت کی طرف دیکھتے ہوئے اوپر موجود کمروں کی طرف اشارہ کیا۔ ''اور ہم کہیں گے کہ انہوں نے اسے اپنا نشان دبانے کیلئے مجبور کر دیا اور اس لئے انہیں یہ جھوٹی خبر ملی ہے...... وہ ان بچوں کو سزا دے سکتے ہیں۔ دو چار بچوں کے کم یا زیادہ ہونے سے بھلا کیا فرق پڑے گا؟''

''فرق سچ اور جھوٹ کا ہے۔ بہادری اور بزدلی کا ہے۔'' پروفیسر میک گوناگل نے کہا جن کا چہرہ زرد پڑ گیا تھا۔ ''مختصراً...... یہ ایسا فرق ہے جسے تم یا تمہاری بہن نہیں سمجھ سکتے ہیں مگر میں ایک چیز بالکل صاف صاف کہہ دیتی ہوں۔ تم اپنی غلطی یا کوتاہی کا قصور ہوگورٹس کے طلباء کے سر نہیں تھوپ سکتے۔ میں اس کی اجازت نہیں دوں گی......''

''تم نے کیا کہا؟......''

ایمقس آگے بڑھا جب تک کہ وہ جارحانہ انداز میں پروفیسر میک گوناگل کے بالکل قریب نہیں پہنچ گیا۔ اب اس کا چہرہ ان کے چہرے کے بس کچھ ہی انچ دور تھا۔ وہ اپنی جگہ پر ڈٹی رہیں اور پیچھے نہیں ہٹیں بلکہ اس کی طرف ایسے حقارت بھری نظروں سے دیکھا جیسے وہ گندی نالی کا کیڑا ہو اور غلاظت کے ڈھیر پر کلبلا رہا ہو۔

''اس معاملے میں تمہاری اجازت کون مانگ رہا ہے، منروا میک گوناگل؟ تمہارا دور ختم ہو چکا ہے، اب یہاں ہمارا اقتدار ہے، ہمارا حکم چلتا ہے۔ اب یا تو تمہیں میرا ساتھ دینا ہوگا یا پھر تمہیں اس کی قیمت چکانا پڑے گی......''

اور پھر اس نے ان کے چہرے پر تھوک دیا۔

ہیری کا تن بدن کھول اُٹھا۔ وہ چوغے سے باہر نکلا اور اپنی چھڑی اُٹھا کر غراتا ہوا بولا۔

''تمہیں ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا......''

جیسے ہی ایمقس اس کی طرف گھوما۔ ہیری چیخا۔ ''اینگورسم......''

مرگ خور فرش سے اوپر اُٹھ گیا۔ ڈوبتے ہوئے شخص کی طرح وہ ہوا میں تڑپتے ہوئے درد سے کراہا اور گلا پھاڑ کر ڈکرانے اور بلبلانے لگا پھر شیشے کے ٹوٹنے کی آواز کے ساتھ وہ کتابوں کی الماری کے سامنے والے حصے سے ٹکرایا اور بیہوش ہو کر فرش پر گر گیا۔

’’اب میں سمجھا کہ بیلاٹرکس کا کیا مطلب تھا؟‘‘ ہیری نے کہا اور اس کے دماغ میں خون تیز رفتاری سے دوڑ رہا تھا۔’’اپنے دماغ میں حقیقی چوٹ پہنچانے کی خواہش ہونا چاہئے۔‘‘

’’پوٹر!‘‘ پروفیسر میک گوناگل اپنے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بڑبڑائیں۔’’پوٹر! تم یہاں؟...... کیا؟...... کیسے؟‘‘ انہوں نے خود کو سنبھالنے کی کوشش کی۔’’پوٹر! یہ کیا حماقت ہے؟‘‘

’’اس نے آپ پر تھوکنے کی جرأت کی تھی؟‘‘ ہیری غصیلے لہجے میں بولا۔

’’پوٹر...... میں...... تمہارے جذبے کی قدر کرتی ہوں...... مگر کیا تمہیں احساس ہے......؟‘‘

’’ہاں! مجھے ہے!‘‘ ہیری نے انہیں تسلی دیتے ہوئے کہا۔ نجانے کیوں انہیں دہشت زدہ دیکھ کر وہ سنبھل گیا تھا۔’’پروفیسر میک گوناگل...... والڈی مورٹ آرہا ہے!‘‘

’’اوہ! تو کیا اب ہمیں اس کا نام لینے کی اجازت ہے؟‘‘ لونا نے تھوڑی دلچسپی سے پوچھا اور غیبی چوغہ اتار دیا۔ دوسرے بھگوڑی کو دیکھ کر پروفیسر میک گوناگل چکرا سی گئیں اور لڑکھڑا کر قریبی کرسی پر لڑھک گئیں۔ انہوں نے اپنے پرانے چہار خانے والے ڈریسنگ گاؤن کے گلے کو پکڑ لیا تھا۔

’’مجھے نہیں لگتا کہ اب اس سے کوئی فرق پڑتا ہے کہ ہم اسے کس نام سے پکارتے ہیں؟‘‘ ہیری نے لونا کی طرف دیکھ کر کہا۔ ’’کیونکہ وہ پہلے سے ہی جانتا ہے کہ میں یہاں موجود ہوں......‘‘

ہیری کے دماغ کا ایک دور والا حصہ جو اسے جلتے ہوئے نشان سے جدوجہد کر رہا تھا، والڈی مورٹ کو بھوت جیسی سبز کشتی میں تیزی سے اندھیری جھیل میں جاتے ہوئے دیکھ رہا تھا...... وہ اس ننھے جزیرے پر پہنچنے والا تھا جہاں پتھر کا طاس اب اپنے اندر لاکٹ سے خالی تھا۔

’’تمہیں بھاگنا ہوگا......‘‘ پروفیسر میک گوناگل نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔’’ابھی!...... پوٹر! تم جتنا جلدی ہو سکے یہاں سے بھاگ جاؤ...... فوراً‘‘

’’میں بھاگ نہیں سکتا، پروفیسر!‘‘ ہیری نے کہا۔’’مجھے کچھ کرنا۔ کیا آپ جانتی ہیں کہ ریون کلا کا نگین کڑا کہاں ہے؟‘‘

’’ریون کلا کا...... نگین کڑا؟ ظاہر ہے کہ میں نہیں جانتی ہوں...... وہ تو صدیوں پہلے ہی گم ہو گیا تھا؟‘‘ وہ تھوڑا سنبھل کر سیدھی ہوئیں۔’’پوٹر! یہ خودکشی ہے، سراسر خودکشی...... تم بغیر سوچے سمجھے سکول میں گھس آئے ہو!‘‘

’’مجھے آنا پڑا پروفیسر!‘‘ ہیری نے کہا۔’’پروفیسر! یہاں ایسی کوئی چیز چھپی ہے، جسے مجھے تلاش کرنا ہے اور یہ نگین کڑا بھی ہو سکتا ہے...... کاش میں پروفیسر فلٹ وک سے بات کر سکوں؟‘‘

کسی کے ہلنے کی جھلک دکھائی دی اور شیشہ ٹوٹنے کی آواز ہوئی۔ ایمقس ہوش میں آرہا تھا۔ اس سے پہلے کہ ہیری یا لونا کچھ کر

پاتے۔ پروفیسر میک گوناگل اُٹھ کھڑی ہوئی اور اپنی چھڑی ہوش میں آتے ہوئے مرگ خور کی طرف کی۔ ''متفا قوستم......''

ایمقس اُٹھ کر اپنی بہن کے پاس گیا اور اس کی چھڑی اُٹھا کر پروفیسر میک گوناگل کو تھما دی۔ ساتھ ہی اس نے اپنی چھڑی بھی ان کے حوالے کر دی۔ اس کے بعد وہ ایل کٹو کے پاس فرش پر لیٹ گیا۔ پروفیسر میک گوناگل نے دوبارہ چھڑی لہرائی۔ ہوا میں ایک چمکتی ہوئی چاندی کی رسی نمودار ہوئی جس نے دونوں کیرو بہن بھائیوں کو مضبوطی سے جکڑ کر باندھ ڈالا۔

''پوٹر!'' پروفیسر میک گوناگل نے کیرو بہن بھائیوں کو بہت اُداسی بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے اس کی طرف پلٹتے ہوئے کہا۔ ''اگر تم جانتے ہو کون؟ کو واقعی یہ خبر ہو چکی ہے کہ تم یہاں ہو تو......''

اسی وقت ہیری کے دماغ میں درد بھرا غصیلا دھماکہ ہوا۔ اس کا نشان بری طرح سے جلنے لگا۔ پل بھر کیلئے، وہ اس پتھریلے طاس کو دیکھ پایا جس کا سبز محلول اب صاف ہو چکا تھا اور اس کی تہہ میں رکھا ہوا سنہرا لاکٹ غائب تھا۔

''پوٹر! تم ٹھیک تو ہو؟'' ایک آواز آئی اور ہیری واپس سکول میں لوٹ آیا۔ اس کے بدن پر کپکپی سی طاری تھی۔ خود کو سنبھالنے کیلئے اس نے لونا کندھا پکڑ لیا تھا۔

''وقت ختم ہو رہا ہے۔ والڈی مورٹ قریب آ رہا ہے، پروفیسر! میں ڈمبل ڈور کی ہدایت پر کام کر رہا ہوں۔ مجھے وہ چیز تلاش کرنا ہے جسے تلاش کرنے کا کام انہوں نے مجھے سونپا ہے مگر جب میں سکول کی تلاشی لوں گا تو ہمیں طلباء کو یہاں سے باہر نکالنا ہوگا۔ والڈی مورٹ میری جان لینا چاہتا ہے مگر کچھ اور لوگوں کے مرنے سے اسے کچھ فرق نہیں پڑے گا۔ اس وقت تو بالکل بھی نہیں......'' جب وہ یہ جانتا ہے کہ میں اس کی پٹاری پر حملے کرنے والا ہوں۔ ہیری نے اگلا جملہ اپنے دل میں کہا۔

''تم ڈمبل ڈور کی ہدایت پر کام کر رہے ہو؟'' انہوں نے حیرانگی سے دہرایا پھر وہ پوری طرح تن کر کھڑی ہو گئیں۔ ''جب تک تم اس چیز کی تلاش کرو گے تب تک ہم سکول کو تم جانتے ہو کون؟ سے محفوظ رکھیں گے۔''

''کیا ایسا ممکن ہے؟''

''میرا خیال تو یہی ہے۔'' پروفیسر میک گوناگل نے روکھے پن سے کہا۔ ''دیکھو! ہم اساتذہ بھی جادو کرنے کے معاملے میں اناڑی نہیں ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ اگر ہم سب پوری کوشش کریں گے تو اسے کچھ دیر روک سکتے ہیں، ظاہر ہے کہ پروفیسر سنیپ کا کچھ کرنا ہوگا......''

''مجھے......''

''اور اگر ہوگورٹس کی حصار بندی کرنا ہے اور تاریکیوں کے شہنشاہ سے لڑنا ہے تو اچھا یہی رہے گا کہ زیادہ سے زیادہ معصوم بچوں کو یہاں سے باہر نکال دیا جائے مگر کیسے؟ سفوف انتقال کا نظام کی نگرانی محکمہ کر رہا ہے اور ہوگورٹس کے میدان میں ثقاب اُڑان بھرنا ممکن نہیں ہے......''

''ایک طریقہ ہے۔'' ہیری نے جلدی سے کہا اور ہاگس ہیڈ میں جانے والی راہداری کے بارے میں بتانے لگا۔

''پوٹر! ہم ہزاروں طلباء کے بارے میں بات کر رہے ہیں......''

''میں جانتا ہوں، پروفیسر مگرا گر والڈی مورٹ اور مرگ خوروں کا دھیان سکول کے حفاظتی حصار کو توڑنے کی طرف مرتکز رہے گا تو ان کی توجہ ہاگس ہیڈ میں نقاب اُڑان بھرنے والے طلباء کی طرف نہیں جا پائے گی......''

''یہ بات تو ٹھیک ہے۔'' انہوں نے متفق ہوتے ہوئے کہا۔ انہوں نے اپنی چھڑی کیرو بہن بھائیوں کی طرف۔ فوراً ان کے بندھے ہوئے جسموں پر ایک سفید جال گرا جس نے انہیں چاروں طرف سے باندھ کر ہوا میں اُٹھا دیا۔ اب دو بڑے گندے سمندری جانوروں کی طرح نیلی اور سنہری چھت سے لٹک رہے تھے۔ ''چلو! ہم فریقی منتظموں کو خبر دار کر دیتے ہیں، یہ اچھا رہے گا......تم اپنا چوغہ واپس پہن لو۔''

وہ دروازے کی طرف بڑھیں اور ایسا کرتے ہوئے انہوں نے اپنی چھڑی تان کر لہرائی۔ چھڑی کی نوک سے تین سفید بلیاں باہر نکلیں جن کی آنکھوں کے گرد عینک کے نشان دکھائی دے رہے تھے۔ پشت بانی بلیاں بغیر آواز نکالے آگے دوڑنے لگیں اور بل دار سیڑھیوں پر اجالا کرنے کرنے لگیں۔ پروفیسر میک گوناگل، ہیری اور لونا تیز سے ان کے پیچھے پیچھے نیچے اترنے لگے۔

وہ راہداریوں میں بھاگے۔ ایک ایک کر کے پشت بانی تخیل والی بلیاں ان سے الگ ہو گئیں۔ پروفیسر میک گوناگل کا چہار خانوں والا ڈریسنگ گاؤن فرش پر سرسراتا جا رہا تھا۔ ہیری اور لونا چوغے کے نیچے ان کے تعاقب میں چل رہے تھے۔

دو منزلیں نیچے اترنے کے بعد انہیں اپنے قریب دبے قدموں کی آواز سنائی دینے لگی۔ یہ آواز سب سے پہلے ہیری کو سنائی دی جس کے نشان سے اب بھی ٹیسیں اُٹھ رہی تھیں۔ اس نے گلے میں لٹکتے ہوئے بٹوے سے ہوگورٹس کا نقشہ باہر نکالنے کے بارے میں سوچا مگر اس سے پہلے ہی میک گوناگل کو بھی قدموں کی آواز سنائی دے گئی تھی، وہ رُک گئیں اور کسی بھی جادوئی وار کیلئے اپنی چھڑی تان کر سیدھی کر لی۔

''میں ہوں......'' ایک جانی پہچانی سرگوشی جیسی آواز ابھری۔

جنگجو والے ایک آہنی لباس کے پیچھے سے سیورس سنیپ باہر آیا تھا۔

اسے دیکھتے ہی ہیری کے وجود میں نفرت کا لاوا سلگنے لگا۔ سنیپ کے ناقابل معافی جرم کو شدت سے یاد کرنے پر اس کے حلئے کے خد و خال تک بھول گیا تھا کہ کس طرح اس کے تیل سے چپچپے سیاہ بال کے پردے میں اس کے دبلے چہرے کے گرد ہلتے تھے اور کس طرح اس کی سیاہ آنکھوں میں ایک بے جان اور سرد تاثر جھلکتا رہتا تھا۔ سنیپ رات کے کپڑوں کی بجائے جانے پہچانے سیاہ چوغے میں ملبوس تھا۔ اس نے بھی لڑنے کیلئے اپنی چھڑی اُٹھا رکھی تھی۔

''کیرو بہن بھائی کہاں ہیں؟'' اس نے آہستگی سے پوچھا۔

’’سیورس! میرا خیال ہے کہ وہیں ہوں گے جہاں تم نے انہیں رہنے کیلئے کہا ہوگا؟‘‘ پروفیسر میک گوناگل نے کہا۔

سنیپ ان کے قریب پہنچا اوراس کی نگاہ پروفیسر میک گنواگل کے اوپر سے ہوتی ہوئی ان کے اردگرد کے خالی حصے پر پڑی جیسے وہ جانتا ہو کہ ہیری وہاں کہیں موجود ہوگا۔ ہیری نے بھی اپنی چھڑی اُٹھالی اور حملے کیلئے تیار ہو گیا۔

’’مجھے محسوس ہو رہا تھا۔‘‘ سنیپ نے کہا۔ ’’کہ ایلکٹو نے ایک نووارد جاسوس کو پکڑ لیا تھا۔‘‘

’’کیا واقعی؟‘‘ پروفیسر میک گوناگل نے کہا۔ ’’اور تمہیں یہ بات کیسے معلوم ہوئی؟‘‘

سنیپ نے اپنی بائیں کلائی ہلکے سے ہلائی جہاں اس کی جلد پر تاریکی کا نشان کھدا ہوا تھا۔

’’اوہ ظاہر ہے۔‘‘ پروفیسر میک گوناگل نے کہا۔ ’’میں تو بھول گئی تھی کہ تم مرگ خوروں کے پاس آپس میں رابطہ کرنے کیلئے خصوصی صلاحیت بھی موجود ہے......‘‘

سنیپ نے ان کی بات سنی ان سنی کرنے کی اداکاری کی۔ اس کی نگاہ اب بھی ان کے اردگرد کے خلا کو ٹٹول رہی تھی۔ وہ آہستہ آہستہ قریب آ رہا تھا، جیسے اس طرف اس کا دھیان ہی نہ ہو کہ وہ کیا کر رہا ہے؟

’’مجھے معلوم نہیں تھا کہ آج رات راہداریوں کی نگرانی کرنے کی تمہاری باری تھی، منروا؟‘‘

’’تمہیں کوئی اعتراض ہے؟‘‘

’’میں سوچ رہا ہوں کہ اتنی رات کو آخر کون سی چیز تمہیں بستر سے باہر لا سکتی ہے؟‘‘

’’مجھے محسوس ہوا تھا کہ میں نے کوئی شور سنا ہے۔‘‘ پروفیسر میک گوناگل نے جواب دیا۔

’’اچھا......مگر سب کچھ پرسکون ہی لگتا ہے؟‘‘

سنیپ نے ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھا۔

’’کیا تم نے ہیری پوٹر کو دیکھا ہے، منروا؟ کیونکہ اگر تم نے دیکھا ہے تو میں اس بات پر زور دینا چاہوں گا کہ......‘‘

پروفیسر میک گوناگل نے بجلی کی طرح حرکت کی۔ ہیری کو اپنی آنکھوں پر یقین نہیں ہو پایا، ان کی چھڑی ہوا میں لہرائی اور ایک لمحے کیلئے تو ہیری کو لگا کہ سنیپ بیہوش ہو کر گر جائے گا مگر اس نے اتنی ہی پھرتی سے حفاظتی خول کا سہارا لیا کہ پروفیسر میک گوناگل کا توازن بگڑ گیا۔ پروفیسر میک گوناگل نے اپنی چھڑی دیوار پر ٹنگی ہوئی مشعل کی طرف کی اور مشعل اپنی کھونٹی سے اُڑ کر باہر آ گئی۔ ہیری سنیپ پر وار کرنے والا تھا مگر لونا نے اسے پکڑ کر نیچے آتے ہوئے شعلوں کے راستے سے پیچھے کھینچ لیا جو آگ کے گولوں میں بدل کر راہداری میں بھر گئے تھے پھر وہ رسی کی طرح سنیپ کی طرف اُڑے۔

مگر آگ بڑے سیاہ سانپ میں بدل چکی تھی جسے میک گوناگل نے دھماکہ کر کے دھوئیں میں بدل ڈالا جو اگلے ہی پل میں روپ بدل کر ٹھوس بن گیا اور اُڑتے ہوئے خنجروں میں بدل گیا۔ سنیپ نے ان خنجروں سے بچنے کیلئے تیزی سے آہنی لباس کو اپنے سامنے

اچھال دیا اور گونجتی ہوئی چھن چھن کی آوازوں کے ساتھ خنجر ایک کے بعد ایک کر کے آہنی لباس میں دھنستے چلے گئے۔

''منروا!'' ایک چوں چوں کرتی ہوئی آواز آئی اور ہیری نے تیزی سے مڑ کر دیکھا۔ وہ اب بھی ان اُڑتے ہوئے عجیب وغریب ہتھیاروں سے خود کو اور لونا کو بچانے کی کوشش کر رہا تھا جو اس کے عقب میں اُڑتے ہوئے آ رہے تھے۔ اس نے دیکھا کہ پروفیسر سپراؤٹ اور پروفیسر فلٹ وک رات کے لباس میں ملبوس راہداری میں دوڑتے چلے آ رہے تھے، ان کے پیچھے بھاری بھرکم پروفیسر سلگ ہارن بھی ہانپتے ہوئے دوڑ رہے تھے۔

''نہیں......'' فلٹ وک اپنی چھڑی اُٹھاتے ہوئے چیخے۔ ''اب تم ہوگورٹس میں اور قتل نہیں کر سکو گے۔''

فلٹ وک کا جادوئی ہتھیار اس آہنی لباس سے ٹکرایا جس کے پیچھے سنیپ نے پناہ لی تھی۔ زوردار آواز کے ساتھ وہ زندہ ہو گیا۔ سنیپ جھک کر اس کی گھیرا ڈالتے ہوئے بازو سے بچ کر باہر نکلا اور اس نے اسے خود پر حملہ کرنے والوں کی طرف جھٹکے سے اچھال دیا۔ ہیری اور لونا کو اس سے بچنے کیلئے ایک طرف غوطہ لگانا پڑا۔ جب آہنی لباس دیوار کے ساتھ دھماکے سے ٹکرایا اور ٹکڑے ٹکڑے ہو کر بکھر گیا۔ جب ہیری نے سنبھل کر اوپر دیکھا تو سنیپ پوری رفتار سے بھاگ رہا تھا۔ تینوں پروفیسر اس کے تعاقب میں بھاگ رہے تھے۔ سنیپ ایک کلاس روم کے دروازے میں اندر گھس گیا۔ کچھ ہی دیر بعد ہیری کو پروفیسر میک گوناگل کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

''ڈرپوک...... بزدل......''

''کیا ہوا؟...... کیا ہوا؟'' لونا نے جلدی سے پوچھا۔

ہیری نے اسے اُٹھا کر کھڑا کیا اور وہ راہداری میں بھاگا۔ غیبی چوغہ ان کے پیچھے سرسرا رہا تھا۔ وہ اس ویران کلاس روم میں پہنچ گئے جہاں پروفیسر میک گوناگل، پروفیسر سپراؤٹ اور پروفیسر فلٹ وک ٹوٹی ہوئی کھڑکی کے پاس کھڑے تھے۔

''وہ کود گیا......'' پروفیسر میک گوناگل نے کہا جب ہیری اور لونا دوڑتے ہوئے کمرے میں داخل ہوئے۔

''آپ کا مطلب ہے کہ وہ مر گیا؟'' ہیری نے دوڑ کر کھڑکی کے پاس پہنچتے ہوئے کہا اور اس کے یوں اچانک دکھائی دینے پر وہ فلٹ وک اور سپراؤٹ کی صدمے بھری نکلتی ہوئی چیخوں کو نظر انداز کر دیا۔

''نہیں نہیں...... وہ مرا نہیں ہے!'' پروفیسر میک گوناگل نے تلخی سے کہا۔ ''گرتے ہوئے ڈمبل ڈور کے پاس چھڑی نہیں تھی مگر اس کے پاس تھی...... اور ایسا لگتا ہے کہ اس نے اپنے آقا سے کچھ داؤپیچ سیکھ لئے ہیں......''

دہشت کی جھرجھری کے ساتھ ہیری نے دور فاصلے پر دیوہیکل چمگادڑ جیسے ہیولے کو دیکھا جو اُڑتا ہوا ہوگورٹس سکول کی سرحدوں کی طرف جا رہا تھا۔

پیچھے بھاری قدموں اور ہانپنے کی آواز سنائی دی۔ سلگ ہارن ابھی ابھی وہاں پہنچے تھے۔

''ہیری......'' وہ نگینوں جیسے جگمگاتے سبز چوغے کے نیچے اپنی بھاری بھرکم توند کو سہلاتے اور ہانپتے ہوئے بولے۔ ''میرے عزیز

نوجوان!...... کتنے تعجب کی بات ہے......منروا! براہ مہربانی بتایئے......سیورس......کیا ہوا......؟''

''ہمارے ہیڈ ماسٹر چھٹی منانے کیلئے چلے گئے ہیں۔'' پروفیسر میک گوناگل نے کھڑکی میں ٹوٹے ہوئے شیشے کی طرف اشارہ کیا جو سنیپ کے نشان جیسا دکھائی دے رہا تھا۔

''پروفیسر!'' ہیری نے اپنے ماتھے کے نشان کو مسلتے ہوئے چیخ کر کہا۔ وہ اب اپنے نیچے زندہ لاشوں سے بھری جھیل کو پھسلتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔ اس نے بھوت جیسی سبز کشتی کو پتھریلے کنارے کے ساتھ ٹکراتے ہوئے محسوس کیا اور والڈی مورٹ اس میں سے اچھلا اور اس کے دل میں وسیع پیمانے پر قتل وغارت کا احساس ابلتا ہوا محسوس ہوا......

''پروفیسر! ہمیں سکول کی حصار بندی کرنا ہوگی، وہ اسی وقت آ رہا ہے......''

''بہت شاندار......تم جانتے ہو کون؟ آ رہا ہے۔'' پروفیسر میک گوناگل نے باقی اساتذہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ سپراؤٹ اور فلٹ وک کے منہ سے آہ بھری چیخ نکل گئی۔ سلگ ہارن نے ہلکی سی درد بھری کراہ لی۔ ''پوٹر کو ڈمبل ڈور کی ہدایت کے مطابق سکول میں کوئی چیز تلاش کرنا ہے، ہمیں اس جگہ پر ہر وہ حفاظتی انتظام کرنا ہے جو ہم کر سکتے ہیں، تب تک پوٹر وہ کام کر لے گا جو وہ کرنا چاہتا ہے......''

''ظاہر ہے، تمہیں احساس ہے کہ ہم چاہے جو بھی کریں، تم جانتے ہو کون؟ کو ہمیشہ کیلئے باہر نہیں روک سکتے ہیں؟'' پروفیسر فلٹ وک نے کہا۔

''لیکن ہم اسے کچھ دیر کیلئے تو روک ہی سکتے ہیں۔'' پروفیسر سپراؤٹ نے کہا۔

''شکریہ، پومونا!'' پروفیسر میک گوناگل نے کہا اور دونوں جادوگرنیوں کے درمیان سنجیدہ فہم بھری نظروں کا تبادلہ ہوا۔ ''میری تجویز ہے کہ ہمیں اس جگہ پر چاروں طرف بنیادی حفاظتی اقدامات اُٹھانا چاہئے اور پھر طلباء کو اکٹھا کر کے بڑے ہال میں ملیں۔ زیادہ سے زیادہ طلباء کو یہاں سے نکالنا پڑے گا حالانکہ اگر بالغ طلباء یہاں رُک کر لڑنا چاہیں تو مجھے لگتا ہے کہ انہیں موقع ضرور دیا چاہئے۔''

''صحیح کہا......'' پروفیسر سپراؤٹ نے کہا جو دروازے کی طرف تیزی سے چل دیں۔ ''میں اپنے فریق کے طلباء کو ساتھ بیس منٹ میں بڑے ہال میں ملتی ہوں۔''

جب وہ دوڑتی ہوئی چلی گئیں تو انہیں ان کے بڑبڑانے کی آواز سنائی دی۔ ''زہریلے پودے، جھگڑالو درخت اور آملبوند...... ہاں! میں مرگ خوروں کو ان سے لڑتا ہوا دیکھنا چاہوں گی۔''

''میں یہ کام کر سکتا ہوں۔'' فلٹ وک نے کہا حالانکہ وہ ٹوٹی ہوئی کھڑکی کے باہر بمشکل دیکھ سکتے تھے مگر انہوں نے اپنی چھڑی اس میں سے باہر نکالی اور بہت پیچیدہ اور مشکل جادوئی کلمات بڑبڑانے لگے۔ ہیری کو عجیب آواز آئی جیسے فلٹ وک میدان میں ہوا کی طاقت کو اپنے قابو میں کر کے حکم دے رہے ہوں۔

''پروفیسر!'' ہیری جادوئی استعمالات کے مضمون والے اپنے بونے استاد کے پاس پہنچا۔ ''پروفیسر! مداخلت کرنے کیلئے معافی چاہتا ہوں مگر یہ بے حد ضروری ہے...... کیا آپ کو معلوم ہے کہ ریون کلا کا نگین کڑا کہاں ہے؟''

''......ریون کلا کا نگین کڑا؟'' وہ اپنے جادوئی کلمات کے بیچ میں چونک کر بولے۔ ''تھوڑی زیادہ دانائی ہونے سے ہمیشہ فائدہ ہوتا ہے، پوٹر! مگر مجھے نہیں لگتا ہے کہ اس صورت حال میں اس سے زیادہ فائدہ مل سکتا ہے......''

''میرا کہنے کا مطلب صرف یہ ہے کہ کیا آپ جانتے ہیں کہ وہ کہاں موجود ہے؟ کیا آپ نے اسے کبھی دیکھا ہے؟''

''دیکھا ہے؟ کسی بھی زندہ شخص نے اسے آج تک نہیں دیکھا ہے، یہ بہت عرصہ پہلے ہی کھو گیا تھا...... پوٹر!'' فلٹ وک نے ناگواری سے کہا۔ ہیری کو گہری مایوسی اور سنگین دہشت کا ملا جلا احساس ہوا تو پھر وہ پٹاری کون سی چیز ہو سکتی ہے؟

''ہم تم سے اور تمہاری ریون کلا کے طلباء سے بڑے ہال میں ملتے ہیں، فیلیس!'' پروفیسر میک گوناگل نے کہا اور ہیری اور لونا کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا۔

وہ ابھی دروازے تک ہی پہنچی تھیں کہ اسی وقت سلگ ہارن کی آواز آئی۔

ان کا چہرہ زرد اور پسینے سے شرابور تھا۔ ان کی بھوری مونچھیں پھڑک رہی تھیں۔ وہ بوالے۔ ''اوہ یہ سب کیا ہو رہا ہے؟ مجھے تو اس میں سمجھداری والی بات دکھائی نہیں دیتی، منروا! تم جانتی ہو، وہ اندر آنے کا کوئی نہ کوئی راستہ تلاش کر لے گا اور جو بھی اسے روکنے کی کوشش کرے گا، وہ بھی خطرے میں پڑ جائے گا......''

''میں آپ سے امید کرتی ہوں کہ آپ سلے درن کے طلباء کو لے کر بیس منٹ میں بڑے ہال میں آ جائیں۔'' پروفیسر میک گوناگل نے کہا۔ ''اگر آپ بھی اپنے طلباء کے ساتھ یہاں سے جانا چاہتے ہوں تو ہم آپ کو نہیں روکیں گے مگر اگر آپ میں سے کسی نے بھی ہمارے کام میں رکاوٹ ڈالنے کی کوشش کی یا اس سکول کے اندر ہمارے خلاف ہتھیار اُٹھایا تو ہورث! ہمیں مجبوراً جان لیوا مقابلہ کرنا پڑے گا۔''

''منروا!'' سلگ ہارن نے بھونچکائے ہوئے انداز میں کہا۔

''اب وقت آ گیا ہے کہ سلے درن فریق کو اپنی وفاداری کے بارے میں فیصلہ کر لینا چاہئے۔'' پروفیسر میک گوناگل نے بیچ میں ٹوکتے ہوئے کہا۔ ''ہورث! جا کر اپنے طلباء کو جگائیے......''

ہیری نے سلگ ہارن کو تھوڑا تھوک اُڑاتے ہوئے دیکھنے کیلئے نہیں رُکا تھا، وہ اور لونا پروفیسر میک گوناگل کے پیچھے بھاگے، جنہوں نے راہداری کے درمیان سے اپنی راہ لے لی تھی، اپنی چھڑی اُٹھا لی تھی۔

''بیدرامی مجسم مورتسم......اوہ خدا کیلئے فلیچ ابھی نہیں......!''

بوڑھا چوکیدار لنگڑاتا ہوا آ رہا تھا اور چیخ رہا تھا۔ ''طلباء اپنے کمروں سے باہر ہیں......طلباء راہداریوں میں گھوم رہے ہیں......''

''انہیں وہیں ہونا چاہے احمق!'' پروفیسر میک گوناگل نے چیختے ہوئے کہا۔ ''اب جا کر کوئی اچھا کام کرو...... پیوس کو تلاش کرو فوراً......''

''پپ...... پیوس کو؟'' فلیچ بڑبڑایا جیسے اس نے یہ نام پہلے کبھی نہ سنا ہو۔

''ہاں پیوس!...... احمق! کیا تم پچاس سال سے اس کے بارے میں شکایتیں نہیں کر رہے ہو؟ اسے فوراً بلا کر لاؤ......''

فلیچ کو غیر معمولی طور پر لگا پروفیسر میک گوناگل کا دماغی توازن خراب ہو گیا ہے مگر وہ کندھے جھکا کر بڑبڑاتا ہوا وہاں سے چل دیا۔

''اور اب...... بیدارمی مجسم مورتسم......'' پروفیسر میک گوناگل چیخیں۔ راہداری کے تمام مجسمے اور خالی آہنی لباس اپنے چبوتروں سے نیچے کود آئے۔ ان میں جان پڑ گئی تھی، اوپر نیچے کی منزلوں پر گونجتے ہوئے دھماکوں سے ہیری سمجھ گیا کہ پورے ہوگورٹس سکول میں ایسا ہی ہو رہا تھا۔

''ہوگورٹس خطرے میں ہے۔'' پروفیسر میک گوناگل چیختی ہوئی بولیں۔ ''سرحدوں پر جاؤ اور پہرے داری کرو۔ سکول کی خاطر اپنے فرض کی ادائیگی کا وقت آ گیا ہے، دشمنوں کے سامنے ڈٹ جاؤ۔''

کھڑکھڑ کرتی ہوئی اور چیختے چلاتے مجسموں کا گروہ ہیری کے قریب سے گزر گیا۔ کچھ مجسمے بہت چھوٹے تھے تو کچھ انسانوں سے بھی کہیں زیادہ بڑی قامت کے تھے۔ کچھ مجسمے جانوروں کے بھی تھے۔ یہاں تک کہ خالی آہنی لباس بھی تلواریں چمکا رہے تھے اور زنجیروں پر لگی نوکیلی گیندیں لہرا رہے تھے۔

''پوٹر! اب اچھا یہی رہے گا کہ تم اور مس لوگڈ جا کر اپنے دوستوں کو بڑے ہال میں لے آؤ...... میں جا کر گری فنڈر کے طلباء کو بیدار کرتی ہوں......'' پروفیسر میک گوناگل نے کہا۔

وہ آگے والی سیڑھیوں پر پہنچ کر الگ الگ راستوں پر چل دیئے۔ ہیری اور لونا حاجتی کمرے کے چھپے ہوئے دروازے کی طرف بھاگے۔ بھاگتے ہوئے راستے میں انہیں طلباء کی بھیڑ بھی ملی۔ زیادہ تر طلباء پاجاموں میں ملبوس تھے اور بدن پر سفری چوغے پہنے ہوئے تھے۔ اساتذہ اور پری فیکٹ انہیں بڑے ہال کی طرف لے جا رہے تھے۔

''وہ پوٹر ہے......''

''ہیری پوٹر؟''

''وہی تھا، میں قسم کھا کر کہتا ہوں، میں نے ابھی ابھی اسے دیکھا ہے......''

مگر ہیری نے پلٹ کر نہیں دیکھا اور آخر کار وہ حاجتی کمرے کے خفیہ دروازے کے سامنے پہنچ گئے۔ ہیری نے جادوئی دیوار پر ہاتھ دبایا جس نے ایک طرف ہٹ کر اسے راستہ دے دیا۔ وہ اور لونا تیزی سے سیڑھیوں کی طرف لپکے۔

''یہ کیا......؟''

جب کمرہ دکھائی دینے لگا تو ہیری صدمے کے جھٹکے سے کچھ سیڑھیاں ہی پھسل گیا۔ کمرہ اب کھچا کھچ بھر چکا تھا۔ کنگ سلے اور لوپن، اس کی طرف دیکھ رہے تھے، ساتھ ہی اولیور وڈ، کیٹی بل، انجلینا جانسن، ایلیسا سپن نٹ، بل ویزلی، فلیور ڈیلا کور اور مسٹر ویزلی اپنی بیوی کے ساتھ موجود تھے۔

''ہیری! کیا ہو رہا ہے؟'' لوپن نے سیڑھیوں کے دہانے پر اس کے قریب پہنچتے ہوئے کہا۔

''والڈی مورٹ راستے ہے......اساتذہ سکول کی حصار بندی کر رہے ہیں......سنیپ فرار ہو گیا ہے......آپ یہاں کیا کر رہے ہیں......آپ کو کیسے معلوم ہوا؟......''

''ہم نے ڈی اے کے باقی ساتھیوں کو پیغام بھیج دیا تھا۔'' فریڈ نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔ ''ہیری! تم یہ تو نہیں سوچ سکتے کہ کوئی اس مزیدار موقع کو چھوڑنا چاہے گا۔ ڈمبل ڈور کے جانبازوں نے ققنس کے گروہ کو خبر کر دی اور اس طرح سبھی لوگ یہاں پہنچ گئے۔''

''پہلے کیا کرنا ہے، ہیری؟'' جارج نے پوچھا۔ ''سکول میں کیا ہو رہا ہے؟''

''اساتذہ چھوٹے بچوں کو باہر نکال رہے ہیں اور سبھی لوگ بڑے ہال میں اکٹھے ہو کر آئندہ کیلئے لائحہ عمل بنا رہے ہیں۔'' ہیری نے کہا۔ ''اعلان جنگ ہو گیا ہے، ہم لڑ رہے ہیں۔''

زوردار شور وغل ہوا اور لوگ تیزی سے سیڑھیوں کے دہانے کی طرف بھاگنے لگے۔ جب وہ اس کے پاس سے نکلے تو وہ دیوار سے چپک کر راستہ دینے لگا۔ ققنس کے گروہ کے لوگ، ڈمبل ڈور کے جانباز اور ہیری کی پرانی کیوڈچ ٹیم کے بہت سارے کھلاڑی آ چکے تھے۔ سب کی چھڑیاں باہر تھیں اور وہ بڑے ہال کی طرف بھاگے چلے جا رہے تھے۔

''چلو لونا......'' ڈین نے قریب سے گزرتے ہوئے اپنا ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔ لونا نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور اس کے پیچھے پیچھے سیڑھیاں اترنے لگی۔

بھیڑ چھٹتی چلی گئی۔ حاجتی کمرے میں صرف مٹھی بھر لوگ بھی باقی بچے تھے۔ قریب پہنچنے پر ہیری کو معلوم ہوا کہ مسز ویزلی جینی سے الجھ رہی تھیں۔ ان کے ارد گرد لوپن، فریڈ، جارج، بل اور فلیور کھڑے تھے۔

''تم نابالغ ہو۔'' مسز ویزلی اپنی بیٹی پر چیخ رہی تھیں۔ ''میں اس کی اجازت ہرگز نہیں دوں گی۔ لڑکے تو کر سکتے ہیں مگر تم...... تمہیں واپس گھر جانا ہوگا۔''

''میں نہیں جاؤں گی۔''

جینی کے بال لہرائے جب اس نے اپنی ماں کی گرفت سے اپنا بازو چھڑایا۔

''میں ڈی اے میں شامل ہوں......''

''وہ نوجوانوں کا گینگ؟''مسز ویزلی نے تمسخرانہ لہجے میں کہا۔

''نوجوانوں کا گینگ ہی اب اسے شکست دینے والا ہے جس کی آج تک کسی نے ہمت نہیں کی تھی......'' فریڈ احتجاج کرتے ہوئے بولا۔

''وہ صرف سولہ سال ہی ہے۔''مسز ویزلی نے چیخ کر کہا۔''وہ بالغ نہیں ہوئی ہے،تم دونوں کیا سوچ کر اسے اپنے ساتھ لائے تھے......؟''

فریڈ اور جارج کے چہروں پر تھوڑی ندامت پھیل گئی۔

''ممی ٹھیک کہہ رہی ہیں جینی!''بل نے آہستگی سے کہا۔''تم ایسا نہیں کرسکتی ہو۔ ہر نابالغ کو یہاں سے جانا ہی ہوگا......''

''میں گھر نہیں جاؤں گی۔''جینی نے چیخ کر کہا اور اس کی آنکھوں میں غصے سے آنسو چمکنے لگے۔''میرا پورا خاندان یہاں ہے، میں وہاں تنہا انتظار نہیں کرسکتی، مجھے کچھ بھی معلوم نہیں ہو پائے گا......''اس کی نظریں ہیری سے پہلی بار ملیں،اس نے امید بھری نظروں سے ہیری کی طرف دیکھا مگر ہیری نے اپنا سر نفی میں ہلا دیا جس پر جینی نے غصے کے عالم میں اپنا چہرہ دوسری طرف پھیر لیا۔

''ٹھیک ہے......''اس نے ہاگس ہیڈ جانے والے سوراخ نما غار کی طرف دیکھا۔''تو میں جاتی ہوں اور......''

دھم کی سی آواز آئی۔ غار کے راستے آنے والا شخص غیر متوقع اختتام پر لڑکھڑایا اور نیچے گر گیا،اس نے سب قریبی کرسی کا سہارا لے کر خود سنبھالا اور سینگ کے فریم والی ترچھی ہوگئی عینک سے چاروں طرف دیکھتے ہوئے بولا۔''مجھے زیادہ دیر تو نہیں ہوئی؟ جنگ شروع تو نہیں ہوئی؟ مجھے ابھی ابھی معلوم ہوا ہے،اس لئے میں......میں......''

پرسی ویزلی اچانک خاموش ہوگیا۔ظاہر ہے اسے اپنے خاندان کے زیادہ تر افراد کے وہیں ملنے کی امید نہیں تھی۔ حیرانگی کا طویل لمحہ اسی وقت ٹوٹا جب فلیور نے لوپن کی طرف مڑ کر تناؤ کم کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔''تو لوپن! تمہارا ننھا منا ٹیڈ کیسا ہے؟''

''میں......اوہ ہاں! وہ اچھا ہے۔''لوپن نے زور سے کہا۔''ہاں! ٹونکس اس کے پاس ہے......اپنی ماں کے گھر پر......''

پرسی اور ویزلی گھرانے کے باقی لوگ ساکت و جامد ہوکر ایک دوسرے کو گھور رہے تھے۔

''یہ دیکھو! میرے پاس اس کی تصویر ہے۔''لوپن نے خوشی سے کہا اور اپنی جیکٹ کے اندر سے ایک تصویر نکال کر فلیور اور ہیری کو دکھائی۔اس میں چمکتے فیروزی بالوں والا ایک چھوٹا بچہ کیمرے کی طرف اپنی موٹی مٹھیاں لہرا رہا تھا۔

''میں بیوقوف تھا......''پرسی اتنی زور سے گرجا کہ لوپن کے ہاتھ سے تصویر گرتے گرتے بچی۔''میں بیوقوف تھا، میں بناوٹی گھمنڈ میں بھٹک گیا تھا، میں بڑبولا تھا، میں......''

''محکمے کا دیوانہ، گھرانے کا باغی، طاقت کا رسیا، احمق گدھا تھا، ہے نا؟''فریڈ نے کہا۔

پرسی نے تھوک نگلا......''ہاں، ہاں! میں یہ سب تھا......''

''تو پھر ٹھیک ہے، تم اس سے زیادہ اور کیا کہہ سکتے ہو؟'' فریڈ نے پرسی کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

مسز ویزلی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگیں۔ وہ آگے کی طرف بھاگیں اور فریڈ کو ایک طرف دھکیلتے ہوئے پرسی کو بھینچ کر گلے لگا لیا۔ پرسی ان کی کمر تھپتھپا کر حوصلہ دینے لگا مگر اس کی نظریں اپنے باپ کے چہرے پر جمی ہوئی تھیں۔

''مجھے خود پر ندامت ہے، ڈیڈی!'' پرسی نے کہا۔

مسٹر ویزلی جلدی جلدی پلکیں جھپکانے لگے پھر وہ بھی اپنے بیٹے کو گلے لگانے کیلئے آگے بڑھ گئے۔

''تمہیں اپنی غلطی کا احساس کیسے ہو گیا، پرسی؟'' جارج نے پوچھا۔

''احساس تو مجھے بہت پہلے ہی ہو چکا تھا۔'' پرسی نے اپنا سفری چوغہ اتار کر اس کے کونے سے اپنی آنکھیں پونچھتے ہوئے کہا۔ ''مگر مجھے اس جال سے باہر نکلنے کا طریقہ تلاش کرنا تھا۔ محکمے میں رہ کر ایسا کرنا آسان نہیں تھا۔ وہ لوگ باغی لوگوں اور غداروں کو قید کر رہے تھے۔ میں ابروفورتھ سے رابطہ کرنے میں کامیاب ہو گیا اور اس نے مجھے دس منٹ پہلے ہی خبر دے دی کہ ہوگورٹس میں جنگ شروع ہو رہی ہے، اس لئے میں یہاں پہنچ گیا۔''

''ایسے وقت میں ہم اپنے پری فیکٹ بھائی سے رہنمائی کی توقع ضرور کریں گے۔'' جارج نے پرسی کے لچھے دار لہجے کی نقل اتارتے ہوئے کہا۔ ''اب ہم اوپر چلتے ہیں اور لڑتے ہیں، ورنہ سب اچھے اچھے مرگ خور دوسروں کے حصے میں چلے جائیں گے......''

''اوہ تم میری بھابھی ہو؟'' پرسی نے فلیور سے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا جب وہ جلدی سے بل، فریڈ اور جارج کے ساتھ سیڑھیوں کی طرف جانے لگے۔

''جینی......'' مسز ویزلی دوبارہ گرجیں۔

پرسی سے صلح کی آڑ میں جینی چوری چھپے سیڑھیوں کی طرف جانے کوشش کر رہی تھی۔

''ماؤلی! یہ کیسا رہے گا؟'' لوپن نے کہا۔ ''جینی یہیں کیوں رُک سکتی ہے؟ اس سے وہ کم سے کم دباؤ کا شکار رہے گی اور اسے پوری خبر رہے گی کہ کیا ہو رہا ہے مگر وہ لڑائی میں شریک نہیں ہو گی......''

''میں......''

''یہ اچھا خیال ہے۔'' مسٹر ویزلی درشت لہجے میں بولے۔ ''جینی! تم اسی کمرے ہی رہو گی، باہر بالکل نہیں نکلنا، سمجھ گئی ہو......''

جینی کو یہ خیال زیادہ پسند نہیں آیا تھا مگر اپنے باپ کی غیر معمولی سخت نظروں کی تاب نہ لاتے ہوئے اس نے اثبات میں سر ہلا کر رضامندی ظاہر کر دی۔ مسٹر ویزلی، اپنی بیوی کے ساتھ سیڑھیوں کی طرف چل دیئے، لوپن ان کے پیچھے تھا۔

''رون کہاں ہے......؟'' ھیری نے اچانک پوچھا۔ ''ہرمائنی کہاں ہے؟''

’’میرا خیال ہے کہ وہ لوگ پہلے ہی بڑے ہال میں چلتے گئے ہوں گے۔‘‘ مسٹر ویزلی نے پیچھے مڑ کر کہا۔

’’میں نے انہیں اپنے پاس سے گزرتے ہوئے نہیں دیکھا۔‘‘ ہیری نے متذبذب ہو کر کہا

’’وہ لوگ کسی باتھ روم کا ذکر کر رہے تھے۔‘‘ جینی نے کہا۔ ’’تمہارے باہر کے فوراً بعد ہی وہ کسی باتھ روم کے بارے میں بات کر رہے تھے۔‘‘

’’باتھ روم......؟‘‘

ہیری کمرے کے دوسری طرف ایک کھلے دروازے کی طرف بھاگا۔ اس نے باتھ روم میں جھانک کر دیکھا، وہ بالکل خالی تھا۔

’’تمہیں یقین ہے کہ انہوں نے باتھ روم کہا......؟‘‘

اور پھر اس کا نشان بری طرح سے پھڑک اُٹھا۔ نہ چاہتے ہوئے بھی حاجتی کمرہ اس کی نظروں کے سامنے سے اوجھل ہو گیا۔ وہ اب لوہے کے بڑے گیٹ کے سامنے کھڑا تھا جس کے دونوں طرف کے ستونوں پر پنکھ والے جنگلی سور کے مجسمے لگے ہوئے تھے جو خطرناک انداز میں اپنے سر ہلا کر اسے دیکھ رہے تھے۔ وہ اندھیرے میدان کے دوسری طرف روشنی میں چمکتے ہوئے ہوگورٹس کے بلند و بالا عمارت کو دیکھ رہا تھا۔ ناگنی اس کے کندھوں پر لپٹی ہوئی تھی۔ اس کے وجود میں تعجب اور انتقام کا وہی سرد جذبہ دوڑ رہا تھا جو قتل و غارت سے پہلے ہمیشہ ظاہر ہوتا تھا......

☆☆☆☆

اکتیسواں باب

# ہوگورٹس کی جنگ

بڑے ہال کی جادوئی چھت اندھیرے اور ستاروں سے بھری ہوئی تھی۔ اس کے نیچے چار لمبی فریقی میزوں پر بے حال، خوابیدہ اور اجڑے ہوئے حلئے والے طلباء بیٹھے تھے جن میں سے کچھ سفری چوغے پہنے ہوئے تھے اور باقی ڈریسنگ گاؤنوں میں ملبوس تھے۔ ادھر ادھر سکول کے بھوتوں کی موتی جیسی سفید شفاف سائے بھی چمک رہے تھے۔ ہر زندہ یا مردہ آنکھ پروفیسر میک گوناگل پر جمی ہوئی تھی جو ہال کے اونچے چبوترے پر کھڑی بول رہی تھیں۔ ان کے پیچھے باقی اساتذہ موجود تھے جن میں فائرنز نامی قنطورس اور ققنس کے گروہ کے لوگ بھی تھے جو لڑنے کیلئے وہاں آئے تھے۔

''......انخلاء یعنی باہر نکلنے کی نگرانی مسٹر فلیچ اور میڈم پامفری کریں گی۔ پری فیکٹس، میری ہدایت ملتے ہی آپ لوگ اپنے اپنے فریق کے طلباء کو منظم کریں گے اور افراتفری یا بھگدڑ سے روکیں گے، آپ کو اختیار دیا جاتا ہے کہ اپنی ہوشیاری اور ذہانت سے نکاسی کے سوراخ سے انہیں نکالنے کا کام کریں گے اور کوئی غلطی برداشت نہیں کی جائے گی۔''

کئی طلباء و طالبات کے چہرے دہشت سے فق دکھائی دے رہے تھے، بہرحال ہیری نے رون اور ہرمائنی کو دیکھنے کیلئے دیوار کے پاس سے گری فنڈر کی میز پر نظر ڈالی تو ہفل پف کی میز سے ارنئی میک ملن کھڑے ہو کر چلایا۔ ''اور اگر ہم یہاں رُک کر لڑنا چاہیں تو......؟''

''اگر تم بالغ ہو تو تم رُک سکتے ہو؟'' پروفیسر میک ملن نے جواب دیا۔

''اور ہمارا سامان......؟'' ریون کلا کی میز سے ایک لڑکی بولی۔ ''ہمارے صندوق، ہمارے الّو......''

''ہمارے پاس اسے سمیٹنے اور ساتھ گھسیٹنے کا وقت نہیں ہے۔'' پروفیسر میک گوناگل نے کہا۔ ''سب سے اہم بات صرف یہی ہے کہ تم لوگ یہاں سے بحفاظت باہر نکل جاؤ......''

''پروفیسر سنیپ کہاں ہیں؟'' سلے درن کی میز سے ایک لڑکی چیخ کر بولی۔

''اگر مناسب الفاظ میں کہا جائے تو وہ آپ کو اس سنگین خطرے میں چھوڑ کر 'نو دو گیارہ' ہو چکے ہیں۔'' پروفیسر میک گوناگل نے

جواب دیا اور گری فنڈر، ہفل پف اور ریون کلا کی فریقی میزوں سے اسی وقت چہکتی ہوئی کلکاریوں کا شور سنائی دیا۔

ہیری سلے درن کی میز کے قریب سے گزرتا ہوا ہال میں آگے بڑھا۔ وہ اب بھی ہر مائنی اور رون کی تلاش کر رہا تھا۔ اس کے گزرتے ہوئے طلباء کے چہرے اس کی طرف گھومے اور ان میں سرگوشیوں بھری چہ میگوئیاں شروع ہوگئیں۔

''ہم نے پہلے ہی سکول کے چاروں طرف حفاظتی انتظام کر دیا ہے۔'' پروفیسر میک گوناگل نے کہا۔ ''مگر وہ زیادہ دیر تک قائم نہیں رہ پائے گا، جب تک کہ ہم انہیں دوبارہ نہ کرسکیں، اس لئے میں طلباء سے درخواست کرتی ہوں کہ وہ جلدی اور نظم وضبط کے یہاں سے چلے جائیں اور ہاں! جیسے جیسے تمہارے پری فیکٹس تمہیں ہدایت دیں، ویسے ویسے عمل کریں......''

مگران کے آخری الفاظ ڈوب کر رہ گئے کیونکہ ہال میں اب کسی اور کی آواز گونج رہی تھی۔ یہ آواز اونچی، سرد یخ بستہ اور واضح تھی۔ یہ کہنا مشکل تھا کہ یہ کہاں سے آ رہی تھی۔ یہ دیواروں سے آتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔ خوفناک ماش ناگ کی طرح یہ آواز بھی جیسے صدیوں سے وہیں بند تھی۔

''میں جانتا ہوں کہ تم لوگ لڑنے کی تیاری کر رہے ہو۔'' والڈی مورٹ کے غصے سے بھری چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ ہال میں بیٹھے کچھ طلباء ایک دوسرے کو پکڑ رہے تھے اور دہشت زدہ ہو کر آواز کا ذریعہ تلاش کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ ''تمہاری کوششیں بیکار ہیں، تم مجھ سے نہیں لڑ سکتے ہو۔ میں تمہیں نہیں مارنا چاہتا ہوں، میں ہوگورٹس کے اساتذہ کی بے حد عزت کرتا ہوں، میں خالص خون نہیں بہانا چاہتا ہوں......''

ہال میں اب خاموشی چھا چکی تھی۔ یہ خاموشی کان کے پردوں پر دباؤ ڈال رہی تھی اور اتنی ٹھوس تھی کہ دیواروں میں جذب نہیں ہو سکتی تھی۔

''ہیری پوٹر کو میرے حوالے کر دو۔'' والڈی مورٹ کی آواز گونجی۔ ''تو میں کسی کو بھی نقصان نہیں پہنچاؤں گا۔ ہیری پوٹر کو میرے حوالے کر دو گے تو میں سکول ہاتھ تک نہیں لگاؤں گا۔ ہیری پوٹر کو میرے حوالے کر دو گے تو میں تمہیں اعزاز، عزت اور انعام دوں گا......تمہارے پاس نصف شب تک کا وقت ہے......''

خاموشی ایک بار پھر چھا گئی۔ وہاں موجود ہر سر اور ہر آنکھ اب ہیری کی طرف مڑ گئی تھی۔ اسے محسوس ہو رہا تھا کہ وہ ہزاروں نادیدہ نگاہوں میں جکڑا ہوا تھا۔ پھر سلے درن کی میز سے ایک ہیولا اُٹھا اور ہیری پہچان گیا کہ وہ پینسی پارکنسن تھی۔ وہ کانپتا ہوا ہاتھ اُٹھا کر چیخی۔

''وہ وہاں ہے...... پوٹر وہاں ہے......کوئی اسے پکڑ لے......''

اس سے پہلے کہ ہیری کچھ بول پاتا، ایک کہرام سا مچ گیا۔ اس کے سامنے گری فنڈر کے طلباء اُٹھ کر کھڑے ہوگئے اور ان کے چہرے ہیری کی طرف نہیں بلکہ سلے درن کے طلباء کی طرف تھے، پھر ہفل پف کے طلباء بھی اُٹھ کھڑے ہوئے اور ساتھ ہی ریون کلا

کے طلباء بھی......وہ سب ہیری کے سامنے ڈھال بن کر کھڑے ہوگئے تھے۔ان کی نگاہیں پینسی اور سلے درن کے ان طلباء پر جمی ہوئی تھیں جو ہیری کی مخالفت میں کمر بستہ دکھائی دے رہے تھے۔ ہیری کو یہ دیکھ کر حیرانگی ہوئی اور یہ اندازہ لگانے میں دیر نہیں لگی کہ چوغوں اور آستینوں کے نیچے ہر طرف چھڑیاں اُٹھ رہی تھیں۔

''شکریہ مس پارکنسن !'' پروفیسر میک گوناگل کی روکھی آواز دوبارہ سنائی دی۔''تم سب سے پہلے مسٹر فلیچ کے ساتھ باہر جاؤ۔ تمہارا باقی فریق بھی تمہارے پیچھے جاسکتا ہے......''

ہیری کو نشستیں کھسکنے کی آواز سنائی دی، سلے درن کے طلباء ہال کے دوسری کنارے پر قطار بنا کر باہر نکل رہے تھے۔

''ریون کلا کے طلباء......اب تمہاری باری ہے۔'' پروفیسر میک گوناگل نے بلند آواز میں کہا۔

آہستہ آہستہ میزیں خالی ہونے لگیں، سلے درن کی میز تو بالکل خالی ہو چکی تھی، ریون کلا کے کچھ بڑے طلباء اپنی جگہوں پر بیٹھے رہے، کیونکہ ان کے کافی سارے ساتھی باہر نکل چکے تھے۔ ہفل پف کے اور زیادہ طلباء پیچھے رُک گئے تھے، گری فنڈر کے تو آدھے سے زیادہ طلباء اپنی اپنی جگہوں سے ہلے تک نہیں تھے جس کی وجہ سے پروفیسر میک گوناگل کو نابالغوں کو باہر بھیجنے کیلئے اساتذہ کے چبوترے سے اتر کر نیچے آنا پڑا۔

''بالکل نہیں، کریوی......جاؤ......اور تم بھی پیکس !''

ہیری تیزی سے ویزلی گھرانے کے لوگوں کے پاس پہنچا جو گری فنڈر کی میز پر اکٹھے بیٹھے ہوئے تھے۔

''رون اور ہرمائنی کہاں ہیں؟''

''وہ تمہیں نہیں ملے......؟'' مسٹر ویزلی نے پریشانی کے عالم میں پوچھا مگر وہ خاموش ہوگئے جب کنگ سلے باقی ماندہ لوگوں کو مخاطب کرنے کیلئے اونچے چبوترے پر آگے بڑھا۔

''آدھی رات میں صرف نصف گھنٹہ ہی بچا ہے۔اس لئے ہمیں تیزی سے کام کرنا ہوگا۔ ہوگورٹس کے اساتذہ اور ققنس کے گروہ نے لائحہ عمل ترتیب دے لیا ہے۔ پروفیسر فلٹ وک، سپراؤٹ اور میک گوناگل لڑنے والے کے گروہ کو سب سے اونچے تین میناروں، ریون کلا، فلکیاتی مینار پر اور گری فنڈر......اپنے مینار پر جارہے ہیں، وہیں سے انہیں ہر طرف کا مناسب منظر صاف دکھائی دے گا اور اتنی اونچائی سے وہ جادوئی واروں کا عمدہ استعمال کرسکیں گے۔ اس دوران ریمس......'' انہوں نے لوپن کی طرف اشارہ کیا۔ ''آرتھر......'' انہوں نے گری فنڈر کی میز پر بیٹھے مسٹر ویزلی کی طرف دیکھا۔''اور میں گروہ کو میدان میں لے جائیں گے، سکول کو خفیہ راستوں کی حفاظت کرنے کیلئے ہمیں کسی کی ضرورت ہے؟......''

''ایسا لگتا ہے کہ یہ ہمیں کرنا ہوگا۔'' فریڈ نے اپنی اور جارج کی طرف دیکھتے ہوئے اشارہ کیا۔اس بات پر کنگ سلے نے سر ہلا کر اپنی رضامندی ظاہر کی۔

''ٹھیک ہے، قیادت کرنے یہاں اوپر آجائیں، ہم گروہوں کو تقسیم کر لیتے ہیں۔''

''پوٹر!'' پروفیسر میک گوناگل نے اس کی طرف تیزی سے بڑھتے ہوئے کہا جب ہدایات لینے کیلئے جوشیلے طلباء چبوترے کی طرف تیزی سے جا رہے تھے۔ ''تمہیں یہاں کوئی چیز تلاش کرنا تھی......''

''کیا؟......اوہ ہاں......'' ہیری نے جلدی سے کہا۔

وہ تو پٹاری کے بارے میں بھول ہی گیا تھا۔ وہ تو یہ بھی بھول گیا تھا کہ یہ جنگ اس لئے ہو رہی تھی تا کہ وہ پٹاری کی تلاش کر سکے۔ رون اور ہر مائنی کی سمجھ میں نہ آنے والی غیر موجودگی سے لمحہ بھر کیلئے اس کے دماغ سے ہر بات نکل چکی تھی۔

''تو پھر جاؤ......اپنا کام کرو......جلدی جاؤ!''

''ٹھیک ہے......ہاں!''

بڑے ہال سے باہر نکلتے ہوئے اسے احساس ہوا کہ بہت سے لوگ اسے دیکھ رہے تھے۔ وہ بیرونی ہال میں پہنچا جہاں اب بھی ہوگورٹس سے باہر جانے والے طلباء کا ہجوم لگا ہوا تھا۔ وہ ان کے ساتھ سنگ مرمر کی سیڑھیوں پر چڑھا مگر اوپر پہنچ کر وہ جلدی سے ایک ویران راہداری میں میں چلا گیا۔ دہشت اور خوف اس کے سوچنے سمجھنے کی طاقت کو پست کئے جا رہا تھا۔ اس نے خود کو پرسکون رکھنے کیلئے اور پٹاری کی تلاش پر دھیان مرتکز کرنے کی کوشش کی مگر اس کے خیالات اتنی سرعت اور بدحواسی سے اڈتے رہے جتنی تیزی سے شیشے کی بوتل میں قید شہد کی مکھیاں بھنبھناتی ہوں۔ رون اور ہر مائنی اس کی مدد کیلئے موجود نہیں تھے اور ایسا لگ رہا تھا کہ ان کے بغیر وہ اپنے خیالوں کو ذہانت کے سانچے میں نہیں ڈھال سکتا تھا۔ اس نے اپنی رفتار سست کی اور ایک خالی ویران راہداری میں رُک کر کھڑا ہو گیا۔ یہاں اس نے ایک خالی مجسمے کے چبوترے پر بیٹھ کر اپنے گلے میں لٹکے ہوئے بٹوے میں ہوگورٹس کا نقشہ باہر نکالا۔ اسے اس میں رون اور ہر مائنی کا نام ونشان تک دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ اسے محسوس ہوا، اس وقت حاجتی کمرے کی طرف جاتے ہوئے ڈھیر سارے نقطوں کے ہجوم کی وجہ سے شاید وہ دکھائی نہیں دے پا رہے ہیں۔ اس نے نقشہ پیچھے ہٹایا، اپنے ہاتھ اپنے چہرے پر رکھ کر دبائے اور اپنی آنکھیں بند کر کے اپنا دھیان ایک نقطے پر مرتکز کرنے کی کوشش کی۔

والڈی مورٹ نے سوچا تھا کہ میں ریون کلا کے مینار میں جاؤں گا......

تو یہ ایک ٹھوس ثبوت تھا جہاں سے ابتدا کی جا سکتی تھی۔ والڈی مورٹ نے ایل کٹو کیرو کو ریون کلا کے فریقی ہال میں تعینات کیا تھا اور اس کا صرف ایک ہی مطلب ہو سکتا ہے کہ والڈی کو اندیشہ تھا کہ ہیری پہلے سے جانتا تھا کہ اس کی پٹاری کا تعلق ضرور اس فریق سے ہے۔

مگر ریون کلا کے ساتھ منسلک چیزوں میں اکلوتا نوادر گمشدہ نگین کڑا تاج ہی ہو سکتا تھا......مگر نگین کڑا تاج پٹاری کیسے ہو سکتا تھا؟ سلے درن کے والڈی مورٹ کو وہ کیسے مل سکتا تھا؟ جو ریون کلا کی پشتوں کو صدیوں کی تلاش کے باوجود نہیں مل پایا تھا......اسے کون بتا

سکتا تھا کہ وہ کہاں اسے تلاش کرے؟ جبکہ کسی بھی زندہ انسان نے نگین کڑا تاج دیکھا تک نہیں تھا؟

کسی بھی زندہ انسان نے......!

انگلیوں کے نیچے ہیری کی آنکھ ایک بار پھر کھل گئی۔ وہ چبوترے سے اچھل کر نیچے اترا اور تیزی سے اسی راہ پر چل دیا جہاں سے وہ ابھی ابھی آیا تھا۔ اب وہ اپنی آخری امید کو ٹٹولنے جا رہا تھا۔ حاجتی کمرے کی طرف جاتے ہوئے سینکڑوں طلباء کی آوازیں تیز ہوتی جا رہی تھیں، جب وہ سنگ مرمر کی سیڑھیوں کی جانب مڑا۔ پری فیلکٹس چیخ چیخ کر طلباء کو ہدایات دے رہے تھے اور اپنے فریق کے طلباء پر نظر رکھنے کی کوشش کر رہے تھے۔ وہاں دھکم پیل ہو رہی تھی۔ ہیری نے دیکھا کہ زکریاس سمتھ چیخ چیخ کر پہلے سال کے بچوں کو قطار بنانے کیلئے کہہ رہا تھا جبکہ بڑے بچے بدحواسی سے اپنے دوستوں یا بھائیوں کو آوازیں لگا رہے تھے......

ہیری کو نیچے بیرونی ہال کے پار موتی جیسا سفید ہیولا دکھائی دیا اور وہ پوری طاقت سے اس کی طرف بھاگا اور چیخ کر بولا۔ ''نک ......نک ......رکو! مجھے تم سے بات کرنا ہے......''

اس نے طلباء کے ریلے کے درمیان راستہ بنایا اور بالآخر سیڑھیوں سے نیچے پہنچ گیا جہاں گری فنڈر کے مینار کا بھوت لگ بھگ سر کٹا نک اس کا انتظار کر رہا تھا۔

''اوہ ہیری......میرے عزیز نوجوان!''

نک نے ہیری کے ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں میں تھامنے کی ناکام کوشش کی۔ ہیری کو ایسا محسوس ہوا جیسے انہیں برفیلے پانی میں ڈال دیا گیا ہو۔

''تمہیں میری مدد کرنا ہوگی......ریون کلا فریق کا بھوت کون ہے؟''

لگ بھگ سر کٹا نک حیران اور تھوڑا چڑچڑا دکھائی دیا۔

''ظاہر ہے، سرمئی عورت! لیکن اگر تمہیں کسی بھوت کی خدمات کی ضرورت ہو تو میں......''

''نہیں مجھے صرف اسی کی مدد کی ضرورت ہے......کیا تم جانتے ہو کہ وہ کہاں ہے؟''

''میں دیکھتا ہوں......''

نک کا سر اس کے گلوبند پر تھوڑا لڑکھڑایا جب وہ مڑ کر طلباء کے سروں کے اوپر گھورنے لگا۔

''ہیری! وہ وہاں پر ہے، لمبے بالوں والی نوجوان عورت......''

ہیری نے نک کی اشارہ کرتی ہوئی انگلیوں کے تعاقب میں اس طرف دیکھا۔ طویل قامت بھوتنی نے ہیری کو اپنی جانب بڑھتے ہوئے دیکھا اور اپنی بھنوئیں تان کر ایک ٹھوس دیوار میں تیرتی ہوئی گھس گئی۔ ہیری اس کے پیچھے لپکا۔ جس طرف وہ اوجھل ہوئی تھی، اس راہداری میں دوڑ لگانے پر ہیری کو وہ راہداری کے آخری کنارے پر دکھائی دی، وہ اب بھی اُڑ کر اس سے دور جا رہی تھی۔

''سنو......ٹھہرو......واپس آجاؤ......''

وہ رُک گئی اور زمین پر کچھ انچ اوپر تیرنے لگی۔ ہیری کو وہ خوبصورت دکھائی دی۔ اس کے بال کمر تک لمبے تھے اور اس کا چوغہ فرش تک لمبا لہرا رہا تھا مگر اس کے چہرے گھمنڈی تاثر پھیلا ہوا تھا۔ قریب پہنچنے پر ہیری نے اسے پہچان لیا۔ وہ گذشتہ سالوں میں راہداریوں میں کئی بار اسے کے قریب گزرا تھا حالانکہ آج تک اس نے اس سے بات نہیں کی تھی۔

''آپ ہی سرمئی عورت ہو، ہے نا؟''

اس نے اثبات میں سر ہلایا مگر منہ سے کچھ نہیں بولی۔

''ریون کلا کی بھوتنی......؟''

''ہاں......''

اس کا انداز بہت تعجب انگیز نہیں تھا۔

''براہ مہربانی میری مدد کیجئے...... مجھے ہر وہ بات معلوم کرنا ہے جو آپ مجھے گمشدہ نگین کڑے تاج کے بارے میں بتا سکتی ہیں......''

سرمئی عورت کے ہونٹوں پر ایک سرد مسکان تیرنے لگی۔

''افسوس! میں تمہاری کوئی مدد نہیں کرسکتی ہوں۔'' اس نے جانے کیلئے مڑتے ہوئے کہا۔

''ٹھہرو......''

وہ اس پر چیخنا چلانا نہیں چاہتا تھا مگر دہشت اور غصہ اس پر حاوی ہوتا جا رہا تھا۔ ہیری نے اپنی کلائی پر گھڑی کی طرف دیکھا جب وہ اس کے سامنے منڈلانے لگی۔ مہلت کا وقت ختم میں صرف پندرہ ہی منٹ باقی بچے تھے۔

''یہ بہت ضروری ہے۔'' اس نے اشتعال بھرے لہجے میں کہا۔ ''اگر وہ نگین کڑا تاج ہوگورٹس میں ہے تو مجھے اسے تلاش کرنا ہو گا...... بہت جلدی!''

''تم نگین کڑے کی چاہت رکھنے والے پہلے طالبعلم نہیں ہو۔'' وہ حقارت سے بولی۔ ''طلباء کی کئی پشتوں نے مجھے اس کیلئے پریشان کیا ہے......''

''یہ سوال کسی لالچ کے تحت نہیں ہے۔'' ہیری اپنے غصے پر قابو میں نہ رکھ پایا اور چیختا ہوا بولا۔ ''اس کا تعلق ہوگورٹس کے مستقبل سے جڑا ہے...... والڈی موورٹ سے جڑا ہے...... والڈی موورٹ کو شکست دینے سے جڑا ہے...... یا پھر تمہاری اس میں بھی کوئی دلچسپی نہیں ہے......؟''

وہ شرما نہیں سکتی تھی مگر اس کے شفاف رخساروں کی سفید رنگت مبہم ہوگئی تھی اور اس نے تھوڑا طیش کے عالم میں غرائی۔ ''ظاہر ہے

مجھے دلچسپی ہے......تم نے یہ کہنے کی جرأت کیسے کی؟''

''تو پھر میری مدد کرو......''

سرمئی عورت کے چہرے کا پرسکون تاثر اب غائب ہو گیا تھا۔

''یہ مدد کرنے کا سوال نہیں ہے......'' وہ اٹکتے ہوئے بولی۔ ''میری ماں کا نگین کڑا......''

''تمہاری ماں کا......'' ہیری کو حیرت کا جھٹکا لگا۔

وہ اب خود سے ناراض دکھائی دینے لگی۔

''جب میں زندہ تھی تو میرا نام ہیلنا ریون کلا تھا۔'' وہ بمشکل بولی۔

''تو تم ان کی بیٹی ہو......مگر تمہیں تو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ اس کے ساتھ کیا ہوا؟''

''حالانکہ نگین کڑا دانائی بڑھاتا ہے۔'' اس نے خود کو سنبھالنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ ''مگر مجھے نہیں لگتا کہ اس سے اس جادوگر کو شکست دینے کیلئے تمہاری صلاحیتیں بڑھ جائیں گی جو خود کو شہنشاہ کہلاتا ہے......''

''میں تمہیں پہلے بتایا ہے کہ مجھے اسے پہننے میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔'' ہیری نے غصے میں آتے ہوئے کہا۔ ''سمجھانے کیلئے میرے پاس وقت نہیں ہے......لیکن اگر تم ہوگورٹس کی پرواہ کرتی ہو......اگر تم والڈی موورٹ کو ختم ہوتا دیکھنا چاہتی ہو تو تمہیں مجھے نگین کڑے کے بارے میں وہ سب کچھ بتا دینا چاہئے جو تم جانتی ہو؟''

وہ ہوا میں جھولتی ہوئی بالکل ساکت ٹھہر گئی اور اسے گھور کر دیکھتی رہی۔ ہیری پر ناامیدی غلبہ پا رہی تھی، ظاہر ہے اگر اسے کچھ معلوم ہوتا تو وہ اب تک فلٹ وک یا ڈمبل ڈور کو بتا چکی ہوتی جنہوں نے یقینی طور پر اس سے یہی سوال پوچھا ہوگا۔ وہ اپنا سر ہلا کر مڑنے لگا جب وہ دھیمی آواز میں بولی۔ ''میں نے اپنی ماں کا نگین کڑا چرا لیا تھا......''

''تم نے......تم کیا کیا تھا؟''

''میں نگین کڑا چرا لیا تھا۔'' ہیلنا ریون کلا نے بہت آہستگی سے دہرایا۔ ''میں اپنی ماں کے مقابلے میں زیادہ چالاک اور زیادہ قابل بننا چاہتی تھی۔ میں اسے لے کر بھاگ گئی......''

ہیری نہیں جانتا تھا کہ اس نے کس طرح اس کا بھروسہ جیت لیا تھا مگر اس نے یہ دریافت کرنا مناسب نہیں سمجھا تھا۔ وہ تو صرف پورا دھیان لگا کر اس کی باتیں سنتا رہا جب وہ آگے بول رہی تھی۔ ''لوگ کہتے ہیں کہ میری ماں نے کبھی نگین کڑے کے گمشدگی کی بات کسی کو نہیں بتائی بلکہ یہ اداکاری کی کہ یہ ان کے پاس ہی موجود ہے۔ انہوں نے اپنے نقصان اور میرے بھیانک دھوکے کو ہوگورٹس کے دوسرے لوگوں سے بھی چھپا کر رکھا۔''

''پھر میری ماں بیمار ہو گئی......بہت بیمار۔ میرے اتنے بڑے جرم کے باوجود وہ مجھے ایک نظر دیکھنے کیلئے بے قرار تھیں۔ انہوں

نے ایک آدمی کو میری تلاش میں بھیجا جو کافی عرصے سے مجھ سے پیار کرتا تھا حالانکہ میں نے اس کی پیشکش ٹھکرا دی تھی، میری ماں جانتی تھی کہ وہ جب تک مجھے تلاش نہیں کرلے گا، تب تک سکون سے نہیں بیٹھے گا......"

ہیری نے انتظار کیا، ہیلینا نے ایک گہری سانس لی اور اپنا سر پیچھے کی طرف جھٹکا۔

"اس نے مجھے جنگل میں تلاش کرلیا جہاں میں چھپی ہوئی تھی، جب میں نے اس کے ساتھ لوٹنے سے انکار کردیا تو وہ زبردستی پر اتر آیا۔ بارون ہمیشہ سے گرم مزاج تھا۔ میرے انکار پر ناراض ہوکر اور میری من مانی سے ناخوش ہوکر اس نے میرے بدن میں خنجر اتار دیا۔"

"بارون......تمہارا مطلب ہے کہ......؟"

"ہاں! سلے درن کا خونی نواب......" ہیلینا نے کہا اور اپنے چوغے کو ایک طرف ہٹا کر اپنے سفید سینے کا گہرا زخم دکھایا۔ "بہرحال، جب اس نے دیکھا کہ اس نے کیا کرڈالا ہے تو وہ پچھتانے لگا۔ میں جلنے لگی جس خنجر سے اس نے میری جان لی تھی، اسی خنجر سے اس نے اپنی جان بھی لے لی۔ اتنی صدیوں بعد بھی وہ پچھتاوے کیلئے ہمیشہ زنجیریں پہنتا ہے......جیسا کہ اسے کرنا بھی چاہئے۔" اس نے تلخی سے کہا۔

"اور نگین کڑا......؟"

"وہ اسی جگہ پر رکھا رہا جہاں میں نے اسے اس وقت چھپایا تھا جب مجھے خونی نواب کے جنگل میں اپنی طرف آنے کی آواز سنائی دی تھی تو میں نے نگین کڑا ایک کھوکھلے درخت کے جڑ میں چھپا دیا تھا۔"

"کھوکھلا دخت......؟" ہیری نے دہرایا۔ "کون سا درخت؟ وہ کہاں پر ہے؟"

"البانیہ کے ایک جنگل میں......ایک ویران جگہ جو میں نے سوچی تھی کہ میری ماں کی پہنچ سے بہت دور اور محفوظ ہوگی......"

"البانیہ؟" ہیری نے دہرایا۔ گہری کشمکش کے بعد اب صورت حال اس پر کھلتی ہوئی محسوس ہورہی تھی۔ اب وہ سمجھ گیا تھا کہ وہ اسے اتنی لمبی تمہید کیوں سنا رہی تھی جو اس نے ڈمبل ڈور اور فلٹ وک کو نہیں بتائی تھی۔ "تم یہ کہانی پہلے کسی اور بھی سنا چکی ہو، ہے نا؟ ایک اور طالبعلم کو......"

اس نے اپنی آنکھیں بن کرلیں اور سر ہلایا۔

"مجھے......ذرا بھی اندازہ نہیں تھا......وہ بہت اچھی......چاپلوسی کررہا تھا۔ لگتا تھا کہ وہ......سب کچھ سمجھتا تھا......خوش شکل تھا......ہمدردی بھرے جذبات رکھتا تھا......"

ہاں، ہیری نے سوچا۔ ٹام رڈل غیر معمولی طور پر غیر معمولی طور پر ہیلنا ریون کلا کی انمول نوادرات کی ملکیت حاصل کرنے کی خواہش کو سمجھتا تھا جس پر اس کا کوئی حق نہیں تھا۔

''دیکھو! تم کوئی پہلی فرد نہیں تھیں جس سے رڈل نے چیزیں اگلوائی تھیں۔'' ہیری بڑبڑایا۔ ''ضرورت پڑنے پر وہ دل موہ لینی باتیں بھی کرسکتا تھا......''

تو والڈی مورٹ، ہیلنا ریون کلا سے گمشدہ نگین کڑے کا پتہ ٹھکانہ معلوم کرنے میں کامیاب ہو گیا تھا، وہ ان دور دراز جنگلوں میں گیا تھا اور اس نے نگین کڑا کھوکھلے درخت سے نکال لیا تھا۔ اس نے شاید یہ کام ہوگورٹس سے نکلتے ہی اور بورگن اینڈ بروکس نامی دکان میں ملازمت کرنے سے قبل ہی کرلیا ہوگا۔ البانیہ کا ویران جنگل اسے چھپنے کیلئے بہت عمدہ لگا ہوگا کیونکہ سالوں بعد جب والڈی مورٹ کو دس سال تک چھپنے کی جگہ چاہئے تھی تو وہ وہیں جا کر چھپ گیا تھا۔

مگر انمول پٹاری میں بدل جانے کے بعد وہ اسے کھوکھلے درخت کی جڑ میں تو نہیں رہنے دے سکتا تھا...... نہیں نگین کڑے کو چپکے سے اس کے حقیقی گھر ہوگورٹس میں واپس لوٹا دیا گیا تھا تو والڈی مورٹ نے اسے وہاں خود رکھا ہوگا......

''جس رات وہ ملازمت مانگنے کیلئے ڈمبل ڈور کے پاس آیا ہوگا۔'' ہیری اپنے خیالوں میں کھویا ہوا بڑبڑا کر بولا۔

''کیا کہا؟''

''اس نے نگین کڑا اسکول میں چھپا دیا تھا جس رات وہ ڈمبل ڈور سے استاد کی ملازمت مانگنے کیلئے آیا تھا۔'' ہیری نے کہا۔ زور سے بولنے پر اسے اب سب کچھ صاف صاف سمجھ میں آ گیا تھا۔ ''اس نے ڈمبل ڈور کے دفتر سے جاتے ہوئے یا پھر آتے ہوئے نگین کڑا چھپا دیا ہوگا...... مگر اس کے باوجود ملازمت پانے کی کوشش قابل ستائش تھی...... کیونکہ تب اسے گری فنڈر کی تلوار چرانے کا موقع مل سکتا تھا...... شکریہ...... شکریہ!''

ہیری اسے وہیں تیرتی ہوئی چھوڑ کر چل دیا۔ وہ پوری طرح چکرائی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ بیرونی ہال میں دوبارہ مڑتے ہوئے اس نے اپنی گھڑی میں دیکھا۔ نصف شب ہونے میں ابھی پانچ منٹ بچے تھے۔ حالانکہ اب وہ جان چکا تھا کہ آخری پٹاری کیا تھی؟ مگر وہ یہ بالکل نہیں جانتا تھا کہ وہ کہاں چھپی ہوئی تھی؟

طلباء کی کئی پشتیں نگین کڑا تلاش کرنے میں ناکام رہی تھیں۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ ریون کلا کے مینار والے حصے میں کہیں نہیں بھی ہوسکتا ہے اگر وہ وہاں نہیں تھا تو پھر کہاں تھا؟ ٹام رڈل نے ہوگورٹس سکول کے اندر سامان چھپانے کی ایسی کون سی جگہ تلاش کی ہوگی جس کے بارے میں اسے پختہ یقین تھا کہ وہ ہمیشہ خفیہ رہے گی؟

بدحواسی بھرے اندازوں میں کھویا ہوا ہیری ایک موڑ پر مڑا لیکن ابھی وہ ایک نئی راہداری میں کچھ ہی قدم آگے بڑھا تھا کہ اسی وقت اس کی بائیں جانب ایک کھڑکی زوردار دھماکے سے ٹوٹ گئی۔ جب وہ ایک سمت میں اچھلا تو ایک دیوہیکل ہیولا کھڑکی میں اُڑتا ہوا اندر آیا اور سامنے والے دیوار سے بری طرح سے ٹکرایا۔ بڑی اور بالوں والی کوئی چیز دیوہیکل بدن سے الگ ہوئی اور اس نے ہیری پر چھلانگ لگا دی......

’’ہیگرڈ؟‘‘ ہیری گرجا اور فینگ نامی کتے سے پیچھا چھڑانے لگا، جب ڈاڑھی والا دیوہیکل ہیولا فرش سے اُٹھ کر کھڑا ہوا۔’’یہ کیا......؟‘‘

’’شاباش گراپی!‘‘ وہ ٹوٹی ہوئی کھڑکی کے سوراخ میں دہاڑا۔’’ہم تم سے ایک منٹ میں ملتے ہیں، بہت اچھا تابعدار لڑکا ہے......‘‘

ہیگرڈ کے دوسری طرف، اندھیری رات میں ہیری کو دور فاصلے پر روشنی کے دھماکے دکھائی دیئے اور ایک عجیب سی چیخ سی سنی۔ اس نے اپنی گھڑی کی طرف دیکھا۔آدھی رات ہو چکی تھی جنگ شروع ہو چکی تھی۔

’’اوہ ہیری!‘‘ ہیگرڈ نے ہانپتے ہوئے کہا۔’’تو یہ بات ہے، ہے نا؟ جنگ شروع ہونے کا وقت ہو گیا ہے۔‘‘

’’ہیگرڈ تم کہاں سے آ رہے ہو؟‘‘

’’ہم نے پہاڑ کی اپنے غار میں تم جانتے ہو کون؟ کی آواز سنی۔‘‘ ہیگرڈ سنجیدگی سے بولا۔’’آواز گونج رہی تھی، ہے نا؟ ’تم لوگوں کے پاس پوٹر کو حوالے کرنے کیلئے آدھی رات تک کی مہلت ہے۔‘ ہم جانتے تھے کہ تم یہیں پر ہو گے۔ جانتے تھے کہ کیا ہو رہا ہو گا؟ نیچے اترو، فینگ! تو ہم بھی شامل ہونے کیلئے آ گئے، ہم اور گراپی اور فینگ ......جنگل کے پاس والی دیوار کو توڑ دیا، گراپی ہمیں اور فینگ کو اُٹھا کر لایا تھا۔ اسے بتا دیا کہ وہ ہمیں سکول کے اندر اتارے، اس لئے اس نے ہمیں اُٹھا کر کھڑکی میں سے اندر پھینک دیا۔ ظاہر ہے، ہمارا یہ مطلب نہیں تھا پھر بھی...... یہ اچھا ہی رہا......رون اور ہرمائنی کہاں ہیں؟‘‘

’’یہ بہت شاندار سوال ہے، اب چلو!‘‘ ہیری نے کہا۔

وہ جلدی سے راہداری میں چل دیئے، اس کے ساتھ فینگ بھی تھا۔ ہیری کو ارد گرد کی راہداریوں میں ہلچل کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ بھاگتے ہوئے قدموں اور شور شرابے کی۔ کھڑکیوں سے اسے اندھیرے میں ڈوبے میدان میں روشنیوں کی لہریں چمکتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔

’’ہم کہاں جا رہے ہیں؟‘‘ ہیگرڈ نے کہا جو ہیری کے ٹھیک پیچھے پیچھے بھاگ رہا تھا اور اس کی وجہ سے لکڑی کے تختے کانپ رہے تھے۔

’’مجھے ٹھیک ٹھیک معلوم نہیں ہے!‘‘ ہیری نے ایک اور موڑ پر مڑتے ہوئے کہا۔’’مگر رون اور ہرمائنی کو یہیں کہیں ہونا چاہئے......‘‘

جنگ کی پہلی اموات آگے والے راہداریوں میں زمین پر پڑی تھی۔ عام طور پر سٹاف روم کے دروازے پر پہرہ دینے پتھر کے دو میزابی عفریت چور چور ہو چکے تھے، جب ٹوٹی کھڑکی سے اندر آنے والا جادوئی وار ان سے ٹکرایا تھا۔ ان کے ٹکڑے فرش پر آہستگی سے پھڑ پھڑا رہے تھے اور جب ہیری نے ان کے ٹوٹے ہوئے سر کو چھلانگ کر عبور کیا تو میزابی عفریت آہستگی سے کراہا اور بولا۔’’اوہ

میری فکر مت کرو......میں یہاں پڑا رہوں گا اور بکھر جاؤں گا......''

پتھر کے اس بدصورت چہرے کو دیکھ کر ہیری کو اچانک ژینوفیلیس کی بنائی روینہ ریون کلا کی سنگ مرمر والی مورتی یاد آ گئی جو عجیب سا تاج پہنے ہوئے تھی......اور پھر اس کے ذہن میں ریون کلا کے مینار کا خیال کوندا جس کے سفید گھنگھریالے بالوں پر پتھر کا ایک نگین کڑا تاج رکھا ہوا تھا۔

جب وہ راہداری کے کنارے پر پہنچا تو اس کے دماغ میں پتھر کے ایک تیسرے مجسمے کی یاد ابھر آئی۔ یہ ایک بدصورت بوڑھے جادوگر کا مجسمہ تھا جس کے سر پر ہیری نے خود ایک وگ اا اور ایک گھسا پٹا پرانا تاج رکھا تھا۔ صدمہ فائر وہسکی کی گرمی کی طرح ہیری کے رگ وپے میں بہنے لگا اور اس کے زوردار جھٹکے کی وجہ سے وہ گرتے گرتے بچا۔

بالآخر اب وہ جان گیا تھا کہ پٹاری کہاں پر اس کا انتظار کر رہی ہے......

ٹام رڈل کسی پر بھروسہ نہیں کرتا تھا اور اکیلے ہی کام کرتا تھا۔ وہ اتنا مغرور تھا کہ یہ دعویٰ کرتا تھا کہ وہ اور صرف وہ ہی ہوگورٹس کے گہرے رازوں کو جانتا ہے۔ ظاہر ہے، ڈمبل ڈور اور فلٹ وک منتظم لوگوں میں سے تھے، اور انہوں نے اس جگہ پر کبھی قدم نہیں رکھا تھا مگر ہیری سکول میں ہمیشہ گھسے پٹے راستوں سے ہمیشہ دور بھٹکتا رہا تھا۔ یہ ایک ایسا راز تھا جو وہ اور والڈی مورٹ دونوں ہی جانتے تھے مگر ڈمبل ڈور کبھی نہیں جان پائے تھے......

اسے پروفیسر سپراؤٹ نے اس کے خیالوں سے بیدار کر دیا جو پاس سے تیزی سے گزری۔ ان کے پیچھے پیچھے نیول اور نصف درجن دوسرے طلباء بھی تھے۔ وہ سب کانوں پر حفاظتی خول چڑھائے ہوئے تھے اور بڑے بڑے گملوں میں لگے ہوئے پودے لے کر جا رہے تھے۔

''مردم گیاہ!'' نیول نے بھاگتے ہوئے پیچھے مڑ کر زور سے کہا۔ ''انہیں دیواروں کے اوپر سے دشمنوں پر اچھال دیں گے...... انہیں یہ پسند نہیں آئیں گے......''

ہیری اب جانتا تھا کہ اسے کہاں جانا ہے؟ وہ تیزی سے چل دیا۔ ہیگرڈ اور فینگ اس کے تعاقب میں دوڑ رہے تھے۔ وہ ایک کے بعد ایک تصویر کے قریب سے نکلے اور تصویروں کے جادوگر اور جادوگرنیاں بھی اس کے ساتھ ساتھ بھاگنے لگیں۔ وہ کالر اور پاجاموں میں، آہنی لباسوں اور چوغوں میں ایک دوسرے کے کینوس میں ٹھنستے چلے جا رہے تھے اور چیخ چیخ محل کے دوسرے حصوں کی خبریں دے رہے تھے۔ جب وہ راہداری کے آخری حصے میں پہنچے تو پورا محل ہل کر رہ گیا۔ جب ایک بھیانک دھماکے کی قوت سے عظیم الجثہ گلدان اپنے چبوترے سے اُڑ کر دور جا گرا۔ ہیری سمجھ گیا کہ دشمنوں کے جادوئی تاریک واروں کی طاقت، اساتذہ اور ققنس کے گروہ کے لوگوں سے کہیں زیادہ اشوب تھی۔

''کوئی بات نہیں فینگ......کوئی بات نہیں!'' ہیگرڈ چیخا مگر جب چینی مٹی کے ٹوٹے ٹکڑوں چاقوؤں کی مانند ہوا میں اُڑنے لگے تو

بڑا کتا دم دبا کر بھاگ نکلا۔ ہیگرڈ دہشت زدہ کتے کے تعاقب میں بھاگا اور ہیری کو تنہا چھوڑ دیا۔

ہیری نے لڑکھڑاتے ہوئے راہداری کے درمیان راستہ بنایا اور اپنی چھڑی تیار رکھی۔ ایک راہداری میں تصویر کا جنگجو 'سر کیڈوگن' پورے راستے اس کے پاس اس تصویر سے اس تصویر تک بھاگتا رہا اور اپنے آہنی لباس کی آواز کرتا رہا۔ وہ چیخ چیخ کر اس کی حوصلہ افزائی کرتا رہا، اس کا موٹا خچر اس کے پیچھے پیچھے بھاگ رہا تھا۔

''شیخی باز اور آوارہ گرد لوگ ہیں...... گھٹیا، نیچ اور کتے ہیں...... انہیں باہر نکال دو...... ہیری پوٹر! انہیں بھگا ڈالو......''

ہیری تیزی سے موڑ مڑا اسے فریڈ اور کچھ طلباء کا چھوٹا گروہ دکھائی دیا جن میں لی جارڈن اور ہائنا ایبٹ بھی تھی۔ وہ ایک خالی چبوترے کے پاس کھڑے تھے جس کے مجسمے کے پیچھے ایک خفیہ راستہ چھپا ہوا تھا۔ ان کی چھڑیاں تیار تھیں اور وہ چھپے ہوئے دہانے کے پیچھے آوازیں سننے کی کوشش کر رہے تھے۔

''بڑی شاندار رات ہے۔'' فریڈ نے چیخ کر کہا جب سکول دوبارہ کانپ اُٹھا اور ہیری تیزی سے بھاگا۔ اسے خوشی اور دہشت کا ملا جلا احساس ہو رہا تھا۔ اس نے ایک اور راہداری کو بھاگ کر عبور کیا۔ وہاں ہر جگہ الّو ہی الّو دکھائی دے رہے تھے۔ مسز نورس نامی بلی غرا رہی تھی اور انہیں اپنے پنجوں میں دبوچنے کی کوشش کر رہی تھی، ظاہر ہے کہ انہیں صحیح جگہ پر پہنچانے کیلئے......

''پوٹر......''

ابروفورتھ ڈمبل ڈور آگے والی راہداری کو روکے ہوئے کھڑا تھا اور اس کی چھڑی تیار تھی۔

''آج سینکڑوں بچے میرے شراب خانے میں سے گزر گئے ہیں، پوٹر!''

''میں جانتا ہوں، ہم سکول خالی کر رہے تھے۔'' ہیری نے کہا۔ ''والڈی مورٹ......''

''...... حملہ کر رہا ہے کیونکہ انہوں نے تمہیں اس کے حوالے نہیں کیا ہے۔'' ابروفورتھ نے کہا۔ ''میں بہرا نہیں ہوں، پورے ہاگس میڈ کو اس کی آواز سنائی دے گئی ہوگی اور یہ تم میں سے کسی کے بھی دماغ میں نہیں آ پایا کہ تم سلے درن کے کچھ بچوں کو قیدی بنا کر رکھ لیتے؟ تم نے ابھی ابھی جن طلباء کو بحفاظت باہر بھیجا ہے، ان میں سے کچھ مرگ خوروں کی اولادیں بھی تھیں، کیا انہیں روک کر رکھنا زیادہ چالاکی بھرا کام نہ ہوتا......؟''

''اس سے والڈی مورٹ کو ذرا فرق نہیں پڑتا اور نہ ہی وہ رکتا۔'' ہیری نے کہا۔ ''اور تمہارے بھائی ایسا کبھی بھی پسند نہیں کرتے......''

ابروفورتھ نے ہنکار بھری اور مخالف سمت میں دوڑتا چلا گیا۔

'تمہارے بھائی ایسا کبھی پسند نہیں کرتے......' ہاں یہ واقعی سچ تھا۔ ہیری نے آگے بھاگتے ہوئے سوچا۔ ڈمبل ڈور، جنہوں نے سنیپ کی اتنی طویل مدت تک حفاظت کی تھی، کبھی بھی طلباء کو قیدی نہ بناتے......

پھر وہ آخری موڑ پر مڑا اور اس کے منہ راحت اور غصے کی ملی جلی چیخ نکل گئی۔ رون اور ہر مائنی دونوں کے ہاتھوں میں بڑی، مڑی ہوئی اور گندی چیز پکڑی ہوئی تھی۔ رون کے بازو کے نیچے ایک بھاری ڈنڈا بھی دبا ہوا تھا۔

''تم لوگ کہاں چلے گئے تھے؟'' ہیری چیخا۔

''پراسرار خفیہ تہہ خانے میں......'' رون نے کہا۔

''تہہ خانے میں......مگر کیوں؟'' ہیری نے کہا اور ان کے سامنے اچانک رُک گیا۔

''یہ رون کی......رون کی تجویز تھی۔'' ہر مائنی نے ہانپتے ہوئے کہا۔ ''کتنا بہترین تھا، ہے نا؟ تمہارے ریون کلا ہال میں چلے جانے کے بعد میں نے رون سے کہا کہ اگر ہم دوسری پٹاری کو بھی تلاش کر لیتے ہیں تو ہم اس سے چھٹکارا کیسے پائیں گے، ہم پیالے کو بھی تو تباہ نہیں کر پائے تھے اور پھر اس نے اس کے بارے میں سوچ لیا...... ماش ناگ!''

''کیا کہا......؟''

''پٹاریوں کو تباہ کرنے کیلئے......'' رون نے پرسکون لہجے میں کہا۔

ہیری کی آنکھیں ان چیزوں پڑیں جو رون اور ہر مائنی کے ہاتھوں میں دبی ہوئی تھیں۔ بڑا اور خمدار دانت......اب جا کر اسے احساس ہوا کہ وہ انہیں مرے ہوئے ماش ناگ کی کھوپڑی سے اتار کر لائے ہیں۔

''مگر تم لوگ اندر کیسے داخل ہوئے؟'' اس نے دانتوں کے بعد رون کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔ ''اس کیلئے تو مار باشی زبان بولنے کی ضرورت پڑتی ہے......''

''اس نے مار باشی زبان بولی تھی۔'' ہر مائنی جوشیلے انداز میں کہا۔ ''ہیری کو بتاؤ، رون!''

رون نے ایک خوفناک، دبی ہوئی پھنکار نکالی۔

''تم نے جب لاکٹ کو کھولا تھا تو ایسی ہی آواز نکالی تھی۔'' اس نے ہیری سے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔ ''مجھے کئی بار کوشش کرنا پڑی، تب جا کر یہ صحیح طور پر نکل پائی مگر......'' اس نے شرمیلے لہجے میں کندھے اچکائے۔ ''ہم بالآخر وہاں پہنچ ہی گئے تھے......''

''وہ نہایت دلچسپ تھا......'' ہر مائنی نے کہا۔ ''نہایت دلچسپ!''

''تو......'' ہیری اب سمجھنے کیلئے کوشش کر رہا تھا۔ ''پھر......''

''پھر کیا؟......ایک اور پٹاری اپنے انجام کو پہنچ گئی۔'' رون نے کہا اور اپنی جیکٹ کے نیچے سے ہفل پف کے پیالے کی برباد شکل باہر کھینچ لی۔ ''اس پر ہر مائنی نے وار کیا تھا۔ مجھے محسوس ہوا کہ اسے کرنا چاہئے، اسے ابھی تک یہ خوشی نہیں مل پائی تھی، ہے نا؟''

''زبردست......لاجواب عقلمندی!'' ہیری خوشی سے چیخا۔

''کچھ خاص نہیں۔'' رون نے کہا حالانکہ وہ بہت خوش دکھائی دے رہا تھا۔ ''تمہیں کوئی نئی بات معلوم ہو پائی؟''

جیسے ہی اس کے منہ سے یہ بات نکلی بالائی حصے میں کہیں ایک زوردار دھماکہ ہوا۔ وہ تینوں اوپر دیکھنے لگے اور انہیں دور سے آتی ہوئی چیخوں کی آواسنائی دی۔

''مجھے معلوم ہے کہ نگین کڑا تاج کیسا دکھائی دیتا ہے اور وہ کہاں چھپا ہوا ہے؟'' ہیری تیزی سے بولا۔ ''اس نے اسے ٹھیک وہیں چھپایا ہے جہاں میں نے اپنی اعلیٰ جادوئی مرکبات والی کتاب چھپائی تھی۔ جہاں ہر کوئی صدیوں سے سامان چھپا رہا ہے۔ اس نے سوچا تھا کہ اس جگہ کا پتہ صرف اسی کو ہے......اب چلو!''

جب دیواریں دوبارہ کانپیں تو وہ دونوں کو چھپے ہوئے خفیہ دروازے سے حاجتی کمرے میں جانے والی سیڑھیوں تک لے گیا۔ حاجتی کمرہ خالی تھا۔ وہاں صرف تین عورتیں ہی موجود تھیں۔ جینی، ٹونکس اور ایک بوڑھی جادوگرنی جو دیمک کھائی ٹوپی پہنے ہوئے تھی۔ ہیری فوراً پہچان گیا کہ وہ نیول کی دادی تھیں۔

''اوہ پوٹر!'' انہوں نے سرعت سے کہا جیسے وہ اسی کا انتظار کر رہی ہوں۔ ''مجھے بتاؤ باہر کیا ہو رہا ہے؟''

''سب ٹھیک ہے نا؟......'' جینی اور ٹونکس نے ایک ساتھ پوچھا۔

''جہاں تک ہمیں معلوم ہے، سب ٹھیک ہی ہے۔'' ہیری نے کہا۔ ''کیا لوگ اب بھی ہاگس ہیڈ سے آ رہے ہیں؟''

وہ جانتا تھا کہ جب تک اس کمرے میں لوگ موجود رہیں گے، اس کی ہیئت نہیں بدل پائے گی۔

''میں سب سے آخر میں آئی ہوں۔'' مسز لانگ باٹم نے کہا۔ ''میں نے اسے بند کر دیا ہے، مجھے محسوس ہوا کہ جب ابروفورتھ شراب خانہ چھوڑ کر یہاں پہنچ گیا ہے تو اسے کھلے رہنے دینا سمجھداری نہیں ہے۔ تمہیں میرا پوتا دکھائی دیا؟''

''وہ مقابلہ کر رہا ہے......'' ہیری نے فخر سے کہا۔

''ظاہر ہے۔'' بوڑھی عورت کا خون سیروں بڑھ گیا اور وہ دمکتے ہوئے فخریہ لہجے میں بولیں۔ ''میں جا کر اس کی مدد کرتی ہوں۔'' وہ تعجب انگیز پھرتی سے پتھر کی سیڑھیوں کی طرف لپکیں کہ ہیری کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔

ہیری ٹونکس کی طرف متوجہ ہوا۔

''میرا تو خیال تھا کہ تم ننھے ٹیڈ کے ساتھ اپنی ماں کے گھر ہو؟''

''میں یہ برداشت نہیں کر پائی کہ مجھے خبر نہ ہو پائے......'' ٹونکس نے مغموم لہجے میں کہا۔ ''میری ماں! اس کی دیکھ بھال کر لیں گی......کیا تمہیں ریمس دکھائی دیا؟''

''وہ نیچے میدان میں لڑاکوں کے گروہ کی قیادت کرنے والے ہیں۔''

ایک لفظ بولے بغیر ٹونکس تیزی سے باہر کی طرف چلی گئی۔

''جینی!'' ہیری نے کہا۔ ''مجھے افسوس ہے، مگر ہم چاہتے ہیں کہ تم بھی یہاں سے چلی جاؤ۔ بس تھوڑی دیر کیلئے پھر تم اندر آ

جانا۔‘‘

قید سے چھٹکارا پانے کی بات سن کر جینی بے حد خوش دکھائی دی۔

’’پھر تم اندر ضرور آ جانا......‘‘ ہیری نے پیچھے سے چیخ کر یاد دہانی کرائی۔ جب جینی ٹونکس کے پیچھے پیچھے سیڑھیوں کی طرف بھاگتی ہوئی جا رہی تھی۔ ’’تم لوٹ کر اندر ضرور آ جانا......‘‘

’’ایک منٹ رکو......‘‘ رون نے تیزی سے کہا۔ ’’ہم کسی کو بھول گئے ہیں۔‘‘

’’کسے؟‘‘ ہرمائنی نے کہا۔

’’گھریلو خرسوں کو......وہ سب ابھی باورچی خانے میں ہی ہیں، ہے نا؟‘‘

’’تمہارا کہنے کا کیا مطلب ہے؟ کیا ہمیں انہیں جنگ میں حصہ لینے کیلئے کہنا چاہئے؟‘‘ ہیری نے تنک کر پوچھا۔

’’نہیں......‘‘ رون نے سنجیدگی سے کہا۔ ’’میرا کہنے کا مطلب ہے کہ ہمیں انہیں باہر نکلنے کا موقع دینا چاہئے۔ ہم یہ نہیں چاہتے ہیں کہ ان کا حال بھی ڈوبی جیسا ہو، ہے نا؟ ہم انہیں اپنے لئے مرنے کا حکم نہیں دے سکتے......‘‘

ہرمائنی کے ہاتھوں سے ماش ناگ کا دانت چھوٹ کر نیچے گر گیا اور رون کی طرف بھاگتے ہوئے اس نے اس کی گردن کے گرد بازوؤں کا حلقہ بنا کر اسے بھینچ لیا۔ وہ جذباتی ہو کر اسے چومنے لگی، رون نے بھی اپنے ہاتھ میں پکڑے ہوئے دانت اور بہاری ڈنڈے کو پھینک دیا اور جوشیلے انداز میں ہرمائنی کو اپنی بانہوں سمیٹ کر اوپر اُٹھا لیا۔

’’کیا یہ اس کام کیلئے صحیح وقت ہے؟‘‘ ہیری نے کمزور لہجے میں کہا۔ اس کے کہنے کا کچھ فائدہ نہیں ہوا کیونکہ یہ سننے کے باوجود رون اور ہرمائنی میں بوس و کنار تبادلہ جاری رہا اور وہ دونوں ایک دوسرے سے چپکے رہے۔ جب یہ سلسلہ کچھ دیر تک نہ رکا تو ہیری چیختا ہوا غرایا۔ ’’اوئے! باہر جنگ ہو رہی ہے......‘‘

رون اور ہرمائنی ایک دوسرے سے الگ ہو گئے حالانکہ ان کے بازو ابھی تک ایک دوسرے کے گردن میں ہی پڑے ہوئے تھے۔

’’جانتا ہوں دوست!‘‘ رون نے کہا جسے دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا جیسے کسی نے اس کے سر کے پچھلے حصے پر ابھی ابھی بالجر گیند نے حملہ کر دیا ہو۔ ’’یہ ابھی یا کبھی نہیں والا معاملہ بھی ہو سکتا ہے، ہے نا؟‘‘

’’اسے چھوڑو اور پٹاری کی فکر کرو۔‘‘ ہیری غصیلے لہجے میں چلایا۔ ’’کیا تمہیں لگتا ہے کہ تم بس......اسے کچھ دیر کیلئے رہنے دو، جب تک کہ ہمیں نگین کڑا نہ مل جائے۔‘‘

’’ہاں......ٹھیک ہے......معاف کرنا......‘‘ رون نے کہا۔ وہ اور ہرمائنی گرے ہوئے دانتوں کو اُٹھانے لگے دونوں کے چہرے گلابی ہو رہے تھے۔

جب وہ بالائی منزل کی راہداری میں پہنچے تو یہ واضح ہو گیا کہ انہوں نے حاجتی کمرے میں جو کچھ منٹ گزارے تھے، ان لمحات میں سکول کے اندرونی حالت زیادہ مخدوش ہو چکی تھی۔ دیواریں اور چھتیں پہلے سے زیادہ بری طرح کانپ رہی تھیں۔ ہوا میں دھول بھری ہوئی تھی اور سب سے قریب کی کھڑکی سے ہیری کو سبز اور سرخ روشنیوں کی لہروں کو سکول کے بہت قریب دیکھا۔ وہ سمجھ گیا کہ مرگ خور اندر گھسنے ہی والے ہوں گے۔ نیچے دیکھنے پر اس نے دیکھا کہ گراپ نامی دیو قریب سے ہی گزر رہا تھا۔ اس نے چھت سے پتھر کے ایک عفریتی سر کو اُٹھا لیا تھا اور وہ اسے لہرا لہرا کر گرجتا ہوا اپنے غصے کا اظہار کر رہا تھا۔

''امید کرتے ہیں کہ وہ ان سے کچھ کو اپنے پاؤں تلے کچل ڈالے گا۔'' رون نے کہا جب قریب سے ایک اور چیخ سنائی دی۔

''جب تک وہ ہمارے گروہ کا کوئی نہ ہو۔'' ایک آواز گونجی، ہیری مڑا اور اس نے جینی اور ٹونکس کو دیکھا جنہوں نے اپنی چھڑیاں اگلی کھڑکیوں پر تان رکھی تھی جس کے شیشے اب غائب ہو چکے تھے۔ جب وہ دیکھ رہے تھے تو جینی نے نشانہ باندھ کر نیچے لڑنے والوں کے ہجوم پر وار مارا۔

''شاباش لڑکی!'' ایک ہیولے نے قریب سے گزرتے ہوئے کہا جو دھول کے بیچ ان کی طرف بھاگتا ہوا آ رہا تھا۔ ہیری نے ابروفورتھ کو دوبارہ دیکھا۔ اس کے سفید بال اب بکھرے ہوئے تھے جب وہ کچھ طلباء کے آگے آگے اس کے قریب سے گزرتا ہوا جا رہا تھا۔ ''انہیں دیکھ کر ایسا لگتا تھا کہ جیسے وہ کسی ملک کر حملہ کر رہے ہوں، وہ اپنے کمانیں بھی ساتھ لے آئے ہیں۔''

''تم نے ریمس کو دیکھا؟'' ٹونکس نے پوچھا۔

''وہ ڈولوہاف کے ساتھ لڑ رہا تھا۔'' ابروفورتھ نے چلا کر کہا۔ ''اس کے بعد دکھائی نہیں دیا۔''

''ٹونکس!'' جینی چیخی۔ ''ٹونکس! مجھے یقین ہے کہ وہ ٹھیک ہی ہوگا......''

مگر ٹونکس ابروفورتھ کے پیچھے پیچھے بھاگ گئی۔

بے یار و مددگار جینی، ہیری، رون اور ہرمائنی کی طرف مڑی۔

''وہ بالکل محفوظ رہے گی۔'' ہیری نے کہا حالانکہ وہ جانتا تھا کہ یہ کھوکھلے الفاظ تھے۔ ''جینی! ہم کچھ ہی دیر میں لوٹتے ہیں، بس راستے سے دور رہنا، خود کی حفاظت کرنا......اب چلو!''

اس نے رون اور ہرمائنی کو کہا اور اس دیوار کی طرف آگے بھاگا جس کے پیچھے چھپا ہوا خفیہ حاجتی کمرہ اگلے آنے والے کے حکم کا انتظار کر رہا تھا۔

'مجھے اس جگہ کی ضرورت ہے جہاں ہر چیز چھپی ہوئی ہے۔' ہیری نے اس سے دل ہی دل میں درخواست کی۔ سامنے سے تیسری بار بھاگنے پر دروازہ نمودار ہو گیا۔

جیسے ہی انہوں نے دہلیز پار کی اور دروازہ بند کیا، باہر گونجتا ہوا جنگ کا شور یکلخت تھم گیا، گہری خاموشی چھا گئی۔ وہ کسی وسیع و

عریض گرجا گھر جیسی عمارت کے ہال میں کھڑے تھے جو باہر جیسی دکھائی دے رہی تھی۔ اس کی اونچی دیواریں ہزاروں پرانے طلباء کے چھپائے ہوئے سامان سے بھری پڑی تھیں۔

''اور اسے کبھی احساس بھی نہیں ہوا کہ کوئی بھی اندر گھس سکتا ہے؟'' رون نے کہا اور اس کی آواز خاموشی میں گونجنے لگی۔

''اس نے سوچا تھا کہ یہ بات صرف اسی کو معلوم ہے۔'' ہیری نے کہا۔ ''اس کیلئے یہ بہت برا ہوا کہ میں بھی اپنا سامان چھپانے کیلئے یہیں پہنچ گیا تھا......'' اس نے آگے مزید کہا۔ ''میرا خیال ہے کہ یہ یہاں پر ہے......''

وہ بھس بھرے دیو کے قریب سے گزرا۔ پھر وہ اس اوجھل الماری کے پاس پہنچ گیا جس کی ڈریکو ملفوائے نے گذشتہ سال دوبارہ مرمت کی تھی اور جس کے اتنے خوفناک نتائج نکلے تھے۔ پھر وہ جھجکا اور انباروں کے اوپر نیچے دیکھنے لگا۔ اسے یاد نہیں آ رہا تھا کہ آگے کہاں جانا تھا؟

''ایکوسم نگین کڑا......'' ہرمائنی نے بدحواسی کے عالم میں چھڑی لہرا کر کہا۔ مگر کوئی چیز اُڑ کر نہیں آئی تھی۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ گرنگوٹس کی تجوریوں کی طرح ہی یہ کمرہ بھی اتنی آسانی سے اپنے اندر چھپی ہوئی اشیاء کو ظاہر نہیں کرتا تھا۔

''چلو الگ الگ ہو جاتے ہیں۔'' ہیری نے ان دونوں سے کہا۔ ''ایک بوڑھے جادوگر کا پتھر کے مجسمے والا سر دیکھو۔ جو وگ اور تاج پہنے ہوئے ہو۔ یہ کسی الماری پر رکھا ہے اور یقینی طور پر یہیں کہیں قریب ہی موجود ہے......''

وہ پاس کی گلیوں میں تلاش کرنے کیلئے بڑھ گئے۔ ہیری کوردی کے انبار، بوتلیں، پرانی ٹوپیوں، صندوقوں، کرسیوں، کتابوں، ہتھیاروں، بھاری ڈنڈوں، چمگادڑوں کے اونچے اونچے ڈھیروں کے قریب ان کے قدموں کی آہٹ سنائی دے رہی تھی......

''یہیں کہیں قریب ہی......'' ہیری خود کلامی کرتا ہوا بولا۔ ''یہیں کہیں......یہیں کہیں!''

وہ اس بھول بھلیوں میں گہرائی تک چلا گیا اور ایسی چیزوں کو تلاش کرنے لگا جن سے اس کمرے کی گذشتہ سیر میں اس کا سامنا ہوا ہو۔ اس کی سانس کی آواز اس کے کانوں میں زور زور سے آ رہی تھی اور اس کی روح کانپتی ہوئی لگ رہی تھی۔ ٹھیک سامنے وہ الماری تھی جس میں اس نے اپنے جادوئی مرکبات کی کتاب چھپائی اور اس کے اوپر چیچک کے داغوں والا پتھر کا جادوگر کا سر پڑا تھا جو ایک دھول بھری پرانی وگ پہنے ہوئے تھا اور ایک پرانا، بے رنگ تاج بھی تھا۔

دس فٹ دور سے ہی اس نے اپنا ہاتھ آگے بڑھا دیا مگر اسی وقت اس کے پیچھے سے ایک آواز گونجی...... ''رُک جاؤ پوٹر......''

وہ پھسلتے ہوئے رُکا اور مڑ کر دیکھا۔ کریب اور گوئل کندھے سے کندھا جوڑے ایک ساتھ کھڑے تھے۔ ان کی چھڑیاں سیدھی ہیری پر تنی ہوئی تھیں۔ ان کے تمسخرانہ چہروں کے درمیان چھوٹی سی جگہ پر اسے ڈریکو ملفوائے بھی دکھائی دیا۔

''تمہارے ہاتھ میں میری چھڑی ہے، پوٹر!'' ملفوائے نے کریب اور گوئل کی جگہ سے اپنی چھڑی تانتے ہوئے کہا۔

''یہ اب تمہاری نہیں ہے۔'' ہیری نے ہانپتے ہوئے کہا اور شفینی چھڑی پر اپنی گرفت مضبوط کر لی۔ ''چھڑی جیتنے والے کی ہوتی

ہے، ملفوائے! تم کس کی چھڑی لائے ہو؟''

''اپنی ماں کی......'' ڈریکو نے کہا۔

ہیری ہنس پڑا حالانکہ اس صورت حال میں ہنسنے کی بہت زیادہ گنجائش نہیں تھی۔ اسے اب رون اور ہرمائنی کی آواز بالکل سنائی نہیں دے رہی تھی، لگتا تھا کہ وہ تاج کی تلاش میں کافی دور نکل گئے تھے۔

''تم تینوں والڈی مورٹ کے پاس کیوں نہیں گئے؟'' ہیری نے پوچھا۔

''ہمیں انعام ملے گا......'' کریب نے کہا۔ اتنے ڈیل ڈول والے فرد کے لحاظ سے اس کی آواز حیرت انگیز طور پر دھیمی تھی۔ ہیری نے اسے بولتے ہوئے کم ہی سنا تھا۔ کریب اس طرح مسکرا رہا تھا جیسے کسی چھوٹے بچے سے ٹافیوں کا بڑا ڈبہ دینے کا وعدہ کیا گیا ہو۔ ''ہم رُک گئے تھے، پوٹر! ہم نے فیصلہ کیا کہ ہم باہر نہیں جائیں گے، ہم نے فیصلہ کیا کہ ہم تمہیں پکڑ کر ان تک پہنچائیں گے......''

''اچھی حکمت عملی ہے......'' ہیری نے مصنوعی خوشی بھرے لہجے میں کہا۔ وہ یقین نہیں کر سکتا تھا کہ منزل کے اتنے قریب پہنچ کر ملفوائے، کریب اور گوئل اس کا راستہ روک لیں گے۔ وہ آہستہ آہستہ اس جگہ کی طرف پیچھے ہٹنے لگا جہاں پٹاری والا نگین کڑا ترچھے انداز میں پڑا ہوا تھا۔ اگر وہ لڑائی شروع ہونے سے پہلے اس تک اپنے ہاتھ پہنچا سکے......

''تم لوگ اندر کیسے آ گئے؟'' اس نے ان کا دھیان بھٹکانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

''میں پچھلا پورا سال ہی دراصل یہیں چھپا رہا تھا، ان چھپی ہوئی کاٹھ کباڑ کی چیزوں کے درمیان......'' ملفوائے نے کانپتی ہوئی آواز میں کہا۔ ''میں اس کے اندر گھسنے کا طریقہ جانتا ہوں۔''

''ہم باہر راہداری میں چھپے ہوئے تھے۔'' گوئل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ ''ہم اب نظر بندی والا جادو بھی کر سکتے ہیں اور پھر......'' اس کے چہرے پر زہریلی مسکراہٹ دوڑنے لگی۔ ''تم ہمارے ٹھیک سامنے آ گئے اور کہنے لگے کہ تم نگین کڑے کی تلاش کر رہے ہو؟......ویسے یہ نگین کڑا کیا چیز ہوتی ہے؟''

''ہیری؟'' رون کی آواز ہیری کے دائیں طرف کی دیوار کے پار سے اچانک گونجی۔ ''تم کس سے باتیں کر رہے ہو؟''

کریب نے تیزی سے اپنی چھڑی پچاس فٹ اونچے پرانے فرنیچر، ٹوٹے صندوقوں، پرانی کتابوں اور چوغوں کے انبار کی طرف تانی اور چیخا۔ ''ڈیڈوستم......''

دیوار ڈگمگانے لگی اور پھر اس راہداری میں گر گئی جہاں رون کھڑا تھا۔

''رون......'' ہیری گرجا جب ہرمائنی کی چیخ سنائی دی اور ہیری کو گری ہوئی دیوار کے دوسری طرف بے شمار چیزوں کے فرش پر ٹکرانے کی آواز سنائی دی۔ اس نے اپنی چھڑی دیوار کی طرف تانی اور چیخا...... ''محدودستم......''

ڈگمگاتی ہوئی دیوار فوراً ساکت ہو گئی۔

''نہیں!'' ڈریکوملفوائے چلایا اور اس نے کریب کا ہاتھ پکڑ لیا جو اپنے جادوئی کلمے کو دہرانے کی کوشش کر رہا تھا۔ ''اگر تم کمرے کو تباہ کر دو گے تو وہ نگین کڑا دفن ہو جائے گا......''

''اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟'' کریب نے اپنا ہاتھ چھڑاتے ہوئے کہا۔ ''تاریکیوں کے شہنشاہ کو تو پوٹر چاہئے، نگین کڑے کی پرواہ کسے ہے؟''

''سمجھنے کی کوشش کرو! پوٹر نگین کڑا لینے کیلئے یہاں آیا ہے؟'' ملفوائے نے اپنے ساتھیوں کی کند ذہنی پر اپنی ذاہت کا رعب جھاڑتے ہوئے کہا۔ ''تو ضرور اس کا مطلب یہ ہے کہ......''

''اس کا مطلب؟'' کریب نے غصیلے لہجے میں ملفوائے کی طرف مڑا۔ ''کسے پرواہ ہے کہ تم کیا سوچتے ہوئے ہو؟ ڈریکو! اب میں تمہارے احکامات نہیں مانوں گا، تم اور تمہارے ڈیڈی اب ختم ہو چکے ہیں......''

''ہیری......کیا ہو رہا ہے؟'' انبار کے دیوار کے پیچھے سے رون دوبارہ چیخ کر بولا۔

''ہیری! کیا ہو رہا ہے۔'' کریب نے اس کی نقل اتارتے ہوئے کہا۔ ''نہیں پوٹر......اینگورسم......''

ہیری نے تاج کی طرف چھلانگ لگا دی، کریب کا جادوئی وار اس کے قریب سے نکل کر پتھر کے ٹوٹے ہوئے سر ٹکرایا اور وہ ہوا میں کئی فٹ اوپر اچھل گیا۔ نگین کڑا اس کے ساتھ اوپر اُڑا اور ان چیزوں کے انبار میں اوجھل ہو گیا جن پر مورتیوں کا ڈھیر رکھا ہوا تھا۔

''رُک جاؤ......'' ملفوائے کریب پر چیخا اور اس کی آواز وسیع وعریض کمرے میں گونج اُٹھی۔ ''تاریکیوں کے شہنشاہ اسے زندہ پکڑنا چاہتے ہیں......''

''تو میں اسے ہلاک تو نہیں کر رہا ہوں، ہے نا؟'' کریب ملفوائے کا ہاتھ جھٹکتے ہوئے غرایا جس نے اس کا ہاتھ دوبارہ پکڑ لیا تھا۔ ''مگر اگر میں ایسا سکوں تو کر دوں گا۔ تاریکیوں کے شہنشاہ آخر میں تو اسے مارنا ہی چاہتے ہیں تو کیا فرق......''

سرخ روشنی کی ایک لہر ہیری کے کچھ انچ دور سے نکل گئی ہرمائنی اس کے پیچھے راہداری میں موڑ پر بڑھتی ہوئی آ رہی تھی اور اس نے کریب کے سر پر ششدر وار مارا تھا۔ کریب بچ گیا کیونکہ ملفوائے نے اسے کھینچ کر راستے سے ہٹا لیا تھا۔

''یہ تو بدذات ہے......ایکوداسم......''

ہیری نے ہرمائنی کو ترچھا غوطہ لگاتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔ کریب نے اس پر جھٹ کٹ وار کر ڈالا تھا۔ ہیری کو اس بات پر اتنا شدید غصہ آیا کہ اس کا دماغ جھنجھنا اُٹھا۔ باقی ہر ایک چیز اس کے دماغ سے نکل گئی۔ اس نے کریب پر ایک ششدر وار مارا مگر وہ راستے سے ہٹ گیا بہرحال، اس کے ہٹنے کی افراتفری میں ملفوائے کی چھڑی اس کے ہاتھ سے نکل گئی اور ٹوٹے ہوئے فرنیچر اور صندوقوں کے پہاڑ کے نیچے لڑھک کر اوجھل ہو گئی۔

''اسے مت مارو......اسے مت مارو!'' ملفوائے کریب اور گوئل سے چیختا ہوا بولا جو ہیری پر نشانہ سیدھا کر رہے تھے، ہیری کو اس

پل بھر کی جھجک کی ہی ضرورت تھی۔

''نہستم......''

گوئل کی چھڑی اس کے ہاتھ سے نکل گئی اور اس کے قریبی انبار میں کہیں گم ہوگئی۔ گوئل حماقت دکھاتے ہوئے اسے اچھل کر پکڑنے کی کوشش کی۔ ملفوائے نے ہرمائنی کے دوسرے ششدر وار سے بچنے کیلئے ایک طرف چھلانگ لگا دی۔ رون نے اچانک راہداری میں سر نکالتے ہوئے کریب پر بندھوتم کا وار مارا......مگر وہ بال بال بچ گیا۔

کریب پلٹا اور اس نے دوبارہ جھٹ کٹ وار کر دیا۔ ''ایکوداسم......'' وہ چلایا۔

سبز روشنی کے شعلے سے بچنے کیلئے رون نے چھلانگ لگا اور انبار کے پیچھے غائب ہوگیا۔ جب ہرمائنی ان کی طرف بڑھی اور اس نے گوئل پر ایک اور ششدر روار مارا تو چھڑی سے نہتا ملفوائے تین پایوں والی الماری کے پیچھے دبک گیا۔

''نگین کڑا یہیں کہیں ہے۔'' ھیری نے ہرمائنی سے چیخ کر کہا اور اس انبار کے ڈھیر کی اشارہ کیا جس میں پرانا تاج گر گیا تھا۔

''اس کی تلاش کرو، تب تک میں رون کی مدد......''

''ھیری......'' وہ چیخی۔

ھیری کے پیچھے ہوئی تیز گرج دار آواز نے اسے ایک لمحے کیلئے خبردار کر دیا، وہ مڑا اور اس نے دیکھا کہ رون اور کریب ان کی طرف تیزی سے بھاگتے ہوئے آرہے تھے۔

''گرمی چاہئے غلیظ انسان؟'' کریب دوڑتے ہوئے گرجا۔

ایسا لگتا تھا کہ کریب نے جو کیا تھا، وہ اسے اب قابو میں نہیں رکھ پا رہا تھا۔ اس نے ایک جادوئی وار مارا تھا جس سے آگ کا عجیب سا شعلہ اُٹھنے لگا تھا۔ بہرحال، کریب کے شعلے عام شعلوں کی طرح بجھے نہیں تھے بلکہ بڑھتے چلے جارہے تھے۔ غیرمعمولی طور پر پھیلتے ہوئے وحشی شعلے اب رون اور کریب کا تعاقب کر رہے تھے۔ یہ شعلے انباروں سے جب ٹکراتے تھے تو ان کے چھوتے ہی ہر چیز ٹوٹ پھوٹ جاتی تھی۔

''آبدارم......'' ھیری چیخا مگر اس کی چھڑی کی نوک سے جو دھار نکلی تھی وہ فوراً بھاپ بن کر اُڑ گئی۔ ''بھاگو......''

ملفوائے نے ساکت بیہوش گوئل کو پکڑا اور اسے گھسیٹنے لگا۔ کریب اب دہشت زدہ دکھائی دے رہا تھا اور ان سب سے آگے نکل گیا۔ ھیری، رون اور ہرمائنی بھی بھاگنے لگے، آگ ان کا پیچھا کر رہی تھی۔ یہ عام آگ نہیں تھی۔ کریب نے جس جادوئی وار کا استعمال کیا تھا، اس کا ھیری کو کچھ علم نہیں تھا۔ جب وہ موڑ پر مڑے تو شعلوں نے ان کا یوں تعاقب کیا جیسے وہ زندہ اور سوجھ بوجھ رکھتے ہوں اور اب یہ فیصلہ کر چکے ہوں کہ ان کی جان لیے بغیر وہ پیچھے نہیں ہٹیں گے۔ اب آگ کے شعلوں نے ایک نئی کروٹ بدلی، اس میں شعلوں سے بنے ہوئے عظیم الجثہ عفریت نمودار ہونے لگے۔ شعلوں والے اژدہے، آتشی چمگادڑ کے سر اور سانپ جیسی دم والے خیالی

عفریت اور چمکدار آتشی سینگوں والے ڈریگن نکل نکل کر ہر طرف پھیلتے جارہے تھے۔ یہ آگ صدیوں کے کاٹھ کباڑ کو جلا کر بھسم رہی تھی۔ جلنے سے پہلے ساری چیزیں ہوا میں اُڑکر ان دیومالائی جانوروں کے دانتوں والے منہ میں جارہی تھیں۔

ملفوائے، کریب اور گوئل نظروں سے اوجھل ہو چکے تھے۔ ہیری، رون اور ہرمائنی یکدم رُک گئے۔ آتشی جانور اب ان کے چاروں طرف چکر کاٹ رہے تھے اور وہ قریب بڑھتے چلے آرہے تھے۔ وہ اپنے آتشی پنجے، سینگ اور دُم میں ہلا رہے تھے۔ ان کے چاروں طرف آگ نے ٹھوس دیوار کھڑی دی تھی۔

''ہم اب کیا کر سکتے ہیں؟'' ہرمائنی نے آگ کے کان پھاڑ دھماکوں اور گرج کے اوپر چیختے ہوئے کہا۔ ''ہم کیا کر سکتے ہیں؟''

''یہ......''

ہیری نے انبار کے سب سے قریبی ڈھیر سے دو بھاری بہاری ڈنڈے اُٹھائے اور ان میں سے ایک رون کی طرف اچھال دیا۔ جس نے پھرتی سے ہرمائنی کو اپنے پیچھے سوار کر لیا۔ ہیری نے دوسرے بہاری ڈنڈے پر سوار ہو کر زمین پر پاؤں مارا اور ہوا میں اوپر اُٹھ گیا۔ وہ ایک آتشی شکاری پرندے کی شعلہ دار سینگ والی چونچ سے بمشکل بچے تھے۔ ان کے نیچے منحوس آگ ہزاروں طلباء کی پشتوں کی ممنوعہ تجرباتی اشیاء اور ان گنت لوگوں کے رازوں کو چاٹتی جارہی تھی۔ چیزیں جل کر بھسم ہو رہی تھیں، اپنا وجود کھو رہی تھیں، جو کچھ اس کمرے میں چھپا تھا نیست و نابود ہوتا جارہا تھا۔ ہیری کو کہیں بھی کریب، گوئل اور ملفوائے کا نام و نشان نہیں دکھائی دیا۔ وہ انہیں تلاش کرنے کی کوشش میں حملہ آور آتشی عفریتوں کے اوپر جتنا نیچے اُڑ سکتا تھا، اڑ رہا تھا مگر نیچے بھڑکتی ہوئی آگ کے سوا اور کچھ بھی نہیں دکھائی دے رہا تھا۔ یہ مرنے کا کتنا بھیانک طریقہ تھا؟...... وہ ایسا کبھی نہیں چاہتا تھا۔

''ہیری چلو باہر نکلتے ہیں...... چلو! باہر نکلتے ہیں......'' رون نے چیخ کر کہا۔ حالانکہ سیاہ دھوئیں کے درمیان دروازے کو دیکھنا بے حد مشکل ہو رہا تھا۔

اور اسی وقت خوفناک ہلچل کے ساتھ سفاک شعلوں کی گرج کے درمیان ہیری کو ایک پتلی، نوکیلی اور شناسا چیخ سنائی دی۔

''یہ بہت خطرناک ہے۔'' رون چیخا مگر ہیری ہوا میں مڑا، عینک کی وجہ سے اس کی آنکھیں دھوئیں سے تھوڑا محفوظ رہی تھیں۔ اس نے نیچے آگ کو دیکھا اور زندگی کا کوئی اشارہ، جسمانی حصہ یا چہرہ دیکھنے کی کوشش کی جو لکڑی کی طرح جلا ہوا نہ ہو۔

اور اسے وہ دکھائی دے گئے۔ ملفوائے اور بیہوش گوئل کے جسم پر اپنے بازو ڈالے ہوئے تھا۔ وہ دونوں جلے ہوئے ڈیسک کے کمزور ڈھیر پر دبکے ہوئے تھے۔ ہیری نے غوطہ لگا دیا۔ ملفوائے نے اسے آتے دیکھ کر ایک ہاتھ ہوا میں اونچا اُٹھا دیا۔ مگر اسے پکڑتے ہی ہیری کو محسوس ہو گیا کہ اس سے کوئی فائدہ نہیں ہونے والا تھا۔ گوئل بہت زیادہ وزنی تھا اور ملفوائے کا ہاتھ پسینے سے شرابور تھا۔ اس کا ہاتھ ہیری کے ہاتھ سے فوراً پھسل گیا۔

''اگر ان کی خاطر ہماری جان چلی گئی تو میں تمہیں مار ڈالوں گا، ہیری......'' رون کی گرجتی ہوئی آواز گونجی۔ جب آگ اگلتا ہوا

ایک بڑا خیال عفریت ان پر حملہ کرنے کیلئے آیا۔ رون اور ہرمائنی، بیہوش گوئل کو اپنے بہاری ڈنڈے پر گھسیٹتے ہوئے لے گئے۔ ہیری نے غوطہ لگایا اور ملفوائے کو جھٹکے کے ساتھ اپنے بہاری ڈنڈے پر سوار کر لیا۔

''دروازے تک...... دروازے تک...... دروازے تک پہنچو!'' ملفوائے ہیری کے کان میں چیخا۔ ہیری اُٹھتے ہوئے سیاہ دھوئیں کے مرغولوں کے درمیان رون، ہرمائنی اور گھسٹتے ہوئے گوئل کے پیچھے پیچھے چل دیا۔ سانس لینا مشکل ہو رہا تھا۔ شعلوں سے بچی ہوئی کچھ چیزیں اب بھی ہوا میں اُڑ رہی تھیں۔ جبکہ بھیانک منحوس آگ سے نمودار ہونے والے آتشی عفریت انہیں ایک ایک کر کے چبا کر بھسم کر رہے تھے۔ فضا میں پیالے، چمکتے ہوئے ہار اور ایک پرانا بے نور تاج......

''یہ تم کیا کر رہے ہو؟...... تم کیا کر رہے ہو؟...... دروازہ اس طرف ہے۔'' ملفوائے چیخا مگر ہیری نے یکا یک سمت بدلی اور تیزی سے غوطہ لگا دیا۔ چمکتا ہوا نگین کڑا گھوم رہا تھا اور آتشی عفریت کے منہ کی طرف دھیمی رفتار سے گرتا چلا جا رہا تھا مگر ہیری نے اسے بیچ ہوا میں ہی پکڑ لیا اور اپنے کلائی کے چاروں طرف جکڑ لیا......

آتشی عفریت نے متوجہ ہو کر اس پر حملہ کر دیا مگر تب تک ہیری تیزی سے اپنی سمت بدل چکا تھا۔ وہ اوپر کی طرف اُٹھا اور سیدھا اس جگہ کی طرف چل دیا جہاں اس کے اندازے کے مطابق دروازہ کھلا ہوا تھا۔ رون، ہرمائنی اور گوئل غائب ہو چکے تھے۔ ملفوائے چیخ رہا تھا اور ہیری کو اتنے بڑی طرح سے جکڑے ہوئے تھا کہ اسے درد ہونے لگا۔ پھر دھوئیں کے ثقیف مرغولوں کے درمیان اسے ایک چوکور ٹکڑا دکھائی دیا اور اس نے اپنا بہاری ڈنڈا اس کی طرف گھما دیا۔ کچھ لمحوں بعد صاف ہوا اس کے پھیپھڑوں میں اترنے لگی اور وہ بیرونی راہداری کی دیوار سے ٹکرا گیا۔

ملفوائے بہاری ڈنڈے سے چہرے کے بل نیچے گر کر لیٹ گیا۔ وہ ہانپتے ہوئے کھانس رہا تھا۔ ہیری لڑھک کر بیٹھ گیا۔ حاجتی کمرے کا دروازہ غائب ہو گیا۔ رون اور ہرمائنی بیہوش گوئل کے پاس فرش پر بیٹھے ہوئے ہانپ رہے تھے۔

''کر...... کریب!'' ملفوائے بمشکل بولا، جیسے ہی وہ بولنے کی خود کو سنبھال پایا تھا۔

''وہ مر گیا......'' رون نے روکھی آواز میں جواب دیا۔

ہانپنے اور کھانسنے کی آوازوں کے علاوہ خاموشی چھائی رہی پھر کئی تیز دھماکوں نے سکول کو ہلا کر رکھ دیا۔ شفاف سفید ہیولوں کا ایک بڑا جلوس گھوڑوں پر سوار ان کے نزدیک سے نکلا۔ انہوں نے اپنے سر اپنے بازوؤں میں دبا رکھے تھے۔ وہ خون کی پیاس کے بارے میں کلکاریاں بھر رہے تھے، چیخ رہے تھے۔ سر کٹے بھوتوں کا جلوس گزرنے کے بعد ہیری نے چاروں طرف دیکھا۔ اس کے چاروں طرف دھماکے اب بھی ہو رہے تھے۔ جنگ اب بھی جاری تھی۔ بھاگتے بھوتوں کے علاوہ بھی اسے کئی اور چیخیں سنائی دیں۔ اس کے اندر دہشت سی بھرتی چلی گئی۔

''جینی کہاں ہے؟'' اس نے تیکھی آواز میں پوچھا۔ ''وہ یہیں تھی، اسے تو حاجتی کمرے میں واپس لوٹنا تھا۔''

''کیا تمہیں اب لگتا ہے کہ اس آگ کے بعد بھی یہ کام کرے گا؟'' رون نے پوچھا مگر وہ بھی کھڑا ہو کر اب اپنا سینہ مسل رہا تھا۔ وہ اپنے دائیں بائیں دیکھنے لگا۔ ''کیا ہم الگ الگ ہو کر اسے تلاش کریں......؟''

''نہیں......'' ہرمائنی بھی کھڑے ہوتے ہوئے بولی۔ ملفوائے اور گوئل راہداری کے فرش پر لڑھکے ہوئے تھے۔ دونوں ہی کے پاس اب چھڑیاں نہیں تھیں۔ ''ہم ایک ساتھ رہنا چاہئے، چلو...... ہیری! تمہاری کلائی پر کیا ہوا ہے؟''

''کیا؟......اوہ ہاں......''

ہیری نے اپنی کلائی سے نگین کڑا کھینچ کر اوپر اُٹھایا۔ یہ اب بھی گرم ہو رہا تھا اور راکھ سے سیاہ پڑ چکا تھا مگر جب اس نے نگین کڑے کو غور سے دیکھا تو اسے اس پر لکھے ہوئے الفاظ دکھائی دے گئے۔ 'دانائی انسان کی سب سے بڑی دولت ہے۔'

نگین کڑے سے خون اور تارکول جیسی کوئی چیز رس رہی تھی اچانک نگین کڑا بری طرح سے کپکپایا اور پھر اس کے ہاتھ میں ہی ٹوٹ گیا۔ ایسا ہوتے وقت درد کی بہت دھیمی اور بہت دور سے آتی ہوئی چیخ سنائی دی جو میدان یا سکول میں سے نہیں گونجی تھی بلکہ اس چیز میں سے آ رہی تھی جو ابھی ابھی اس کی انگلیوں میں ٹکڑے ہوئی تھی۔

''یہ ضرور 'تاریکی کی آگ' ہوگی۔'' ہرمائنی نے ٹوٹے ٹکڑوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب؟''

''تاریکی کی آگ...... تاریکی کی آگ...... یہ بھی ان چیزوں میں سے ہے جو پٹاریوں کو جلا کر بھسم کر دیتی ہیں مگر میں کبھی اس جادو کا استعمال کرنے کی ہمت نہیں کر پائی تھی...... یہ بے حد خطرناک ہے، کریب کو نجانے کیسے اس کے بارے میں معلوم ہو گیا...... نجانے کیسے؟''

''اس نے یقیناً کیرو بہن بھائیوں سے سیکھا ہوگا؟'' ہیری نے قیاس ظاہر کیا۔

''افسوس کہ جب وہ اسے روکنے کا طریقہ بتا رہے ہوں گے تو اس نے دھیان نہیں دیا ہوگا۔'' رون نے کہا جس کے بال بھی ہرمائنی کی طرح جھلستے ہوئے تھے اور چہرہ دھوئیں سے سیاہ دکھائی دے رہا تھا۔ ''اگر اس نے ہمیں مارنے کی کوشش نہ کی ہوتی تو مجھے اس کی موت پر افسوس ہوتا......''

''مگر تمہیں احساس نہیں ہے؟'' ہرمائنی نے بڑبڑا کر کہا۔ ''اس کا مطلب ہے کہ اب صرف اژدہا بچا ہے......''

مگر اس کی بات ادھوری رہ گئی کیونکہ راہداری میں لڑائی کی چیخ و پکار بھر گیا تھا۔ ہیری نے چاروں طرف دیکھا اور اس کے دل نے جیسے دھڑکنا بند کر دیا ہو۔ مرگ خور ہوگورٹس میں گھس آئے تھے۔ فریڈ اور پرسی ابھی ابھی دکھائی دیئے تھے اور نقاب پوش لوگوں سے نبرد آزما تھے۔

ہیری، رون اور ہرمائنی مدد کیلئے آگے بھاگے۔ سرخ روشنیوں کا سیلاب ہر سمت میں بکھرا ہوا تھا۔ پرسی سے لڑنے والا آدمی

جھکائی کھا کر تیزی سے پیچھے ہٹا، اس وجہ سے اس کا نقاب چہرے سے پھسل گیا اور انہیں اونچا ماتھا اور سفید بال دکھائی دیئے۔

''اوہ وزیر جادو...... آپ کیسے ہیں؟'' پرسی گرجا اور تھکنس پر ایک اچھا جادوئی وار مارا جس سے اس کی چھڑی ہاتھ سے نکل گئی اور اس نے اپنے چوغے کے سامنے والا حصہ مضبوطی سے پکڑ لیا۔ ظاہر ہے تھکنس کافی پریشان تھا۔ ''کیا میں نے آپ کو بتایا تھا کہ میں استعفیٰ دے رہا ہوں؟''

''تم مذاق کر رہے ہو، پرسی!'' فریڈ چلایا جب اس نے لڑنے والے مرگ خوروں کے تین الگ الگ ششدر واروں سے گر دیا۔ تھکنس بھی زمین پر گر گیا اور اس کے پورے بدن میں چھوٹے چھوٹے کانٹے دار پھوڑے نکل آئے۔ وہ کسی طرح کے سمندری جانور میں بدلتا ہوا دکھائی دے رہا تھا، فریڈ نے خوشی سے فریڈ کی طرف دیکھا۔

''تم مذاق کر رہے ہو، پرسی...... مجھے نہیں لگتا کہ میں نے تمہیں کبھی مذاق کرتے ہوئے سنا ہو جب سے......''

اسی وقت ہوا میں ہولناک دھماکہ ہو گیا۔ ہیری، رون، ہرمائنی، فریڈ اور پرسی ایک ساتھ تھے۔ دو مرگ خور ان کے پیروں کے پاس لیٹے تھے، جن میں سے ایک ساکت ششدر تھا اور دوسرے کو تبدیلی ہیئت سے انسانی روپ سے بدل دیا گیا تھا۔ بہرحال، جب انہیں لگ رہا تھا کہ فی الحال خطرہ ٹل گیا اسی وقت جیسے پوری دنیا ٹوٹ کر ان پر آن گری تھی۔ ہیری نے خود کو ہوا میں اُڑتے ہوئے محسوس کیا۔ وہ لکڑی کی اس پتلی چھڑی کو پوری مضبوطی سے پکڑے رہا جو اس کا واحد ہتھیار تھی۔ اپنے سر کو بچانے کیلئے اس نے اپنا بازو اُٹھا لیا تھا۔ اس نے اپنے ساتھیوں کے چیخنے کی آواز سنی اور اسے یہ معلوم نہیں تھا کہ ان کا کیا ہوا؟

اور پھر دنیا درد اور نیم خوابیدہ کیفیت میں دوبارہ نمودار ہوئی۔ وہ ایک راہداری کے ملبے میں آدھا دھنسا ہوا تھا جس پر بھیانک حملہ ہوا تھا۔ ٹھنڈی ہوا سے اسے معلوم ہو گیا کہ سکول کا وہ حصہ تباہ ہو چکا تھا۔ اس کے رخسار پر گرم چپچپاہٹ کے احساس نے اسے بتا دیا کہ اس کا کافی خون بہہ رہا تھا پھر اسے ایک بھیانک چیخ سنائی دی۔ جس نے اس کے دل کو چیر کر رکھ دیا۔ جس میں ایسی اذیت بھری ہوئی تھی، اس نے اسے اتنی تکلیف پہنچائی کہ جو تاریکی کی آگ کے شعلوں سے بھی نہیں ہو سکتی تھی۔ وہ ڈگمگاتا ہوا ملبے کے ڈھیر میں سے نکل کر کھڑا ہوا۔ اسے آج جتنا ڈر لگ رہا تھا، اتنا پہلے کبھی نہیں لگا تھا۔ شاید پوری زندگی میں بھی نہیں......

ہرمائنی ملبے میں سے نکلنے کیلئے جدوجہد کر رہی تھی اور سرخ بالوں والے آدمی زمین ایک ساتھ پڑے تھے۔ جہاں دیوار میں دھماکہ ہوا تھا۔ ہیری نے ہرمائنی کا ہاتھ پکڑ لیا جب وہ پتھروں اور لکڑی کے ٹوٹے ہوئے تختوں کے اوپر لڑکھڑاتے ہوئے آگے بڑھے۔

''نہیں...... نہیں...... نہیں!'' کوئی چیخ رہا تھا۔ ''نہیں...... نہیں...... نہیں!''

پرسی اپنے بھائی کے بے جان بدن کو جھنجوڑ رہا تھا۔ رون گھٹنوں کے بل پاس بیٹھا ہوا تھا اور فریڈ کی آنکھیں بغیر دیکھے خلا میں گھور رہی تھیں۔ اس کی آخری مسکراہٹ کا تاثر اب بھی اس کے بے جان چہرے پر دکھائی دے رہا تھا۔

☆☆☆☆

بتیسواں باب

# ایلڈر چھڑی

دنیا ختم ہو کر رہ گئی تھی تو پھر جنگ کیوں نہیں رُک رہی تھی؟ سکول دہشت میں خاموش کیوں نہیں ہوا؟ ہر جنگجو نے اپنے ہتھیار نیچے کیوں نہیں پھینک دیئے؟ ہیری کا دماغ بری طرح سنسنا رہا تھا، بے قابو ہو کر گھوم رہا تھا۔ اس غیر متوقع بات کو تسلیم کرنے سے انکار کر رہا تھا کیونکہ فریڈ ویزلی مر نہیں سکتا تھا۔ اس کی آنکھوں کا دیکھا ہوا منظر جھوٹا تھا......

اسی وقت ایک بدن اس شگاف سے نمودار ہوا جو سکول کی ایک دیوار میں ہونے والے دھماکے سے پڑ چکا تھا۔ چمکتی ہوئی لہریں اندھیرے میں سے ان کی طرف اُڑنے لگیں جو ان کے پیچھے کی دیوار سے ٹکرائیں۔

''نیچے جھک جاؤ......'' ہیری چیخا، جب کئی چمکتی ہوئی روشنیاں اُڑ کر اس طرف آنے لگیں۔ اس نے اور رون نے ہرمائنی کو پکڑ کر فرش پر کھینچ لیا تھا مگر پرسی فریڈ کے بدن پر لیٹ کر اسے مزید نقصان سے بچانے کی کوشش کر رہا تھا۔ ہیری چیخا۔ ''پرسی چلو! ہمیں آگے بڑھنا ہے۔'' مگر پرسی نے انکار میں اپنا سر ہلا دیا۔

''پرسی!'' ہیری نے رون کے چہرے پر جمی ہوئی راکھ میں آنسوؤں کے نشان دیکھے جب اس نے اپنے بڑے بھائی کے کندھے پکڑ کر اسے کھینچا مگر پرسی اپنی جگہ سے ٹس سے مس نہ ہوا۔ ''پرسی! تم اس کیلئے اب کچھ نہیں کر سکتے ہو، اب چلو......''

اسی وقت ہرمائنی چیخی اور ہیری پلٹا۔ اسے یہ پوچھنے کی ضرورت نہیں پڑی کہ وہ کیوں چلائی تھی۔ چھوٹی کار کی جسامت کی ایک بڑی دیوہیکل مکڑی دیوار میں ہوئے بڑے شگاف میں سے اندر آنے کی کوشش کر رہی تھی۔ ایراگاگ کی نسل کا ایک حصہ بھی جنگ میں شامل ہو چکا تھا۔

رون اور ہیری ایک ساتھ چیخے، ان کے جادوئی کلمات کی وجہ سے مکڑی پیچھے کی طرف اُلٹ گئی۔ اس کے پیر خوفناک انداز میں جھٹکے کھا رہے تھے اور وہ اندھیرے میں کہیں غائب ہو گئی۔

''یہ اپنے دوستوں کو بھی ساتھ لائی ہے۔'' ہیری نے باقی لوگوں سے کہا اور دیوار کے شگاف سے سکول کے کونوں کی طرف دیکھا۔ بلند و بالا عمارت پر بہت سی دیوہیکل مکڑیاں چڑھتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ غیر معمولی طور پر تاریک جنگل میں مرگ خوروں

کے پہنچنے کی وجہ سے وہ یہاں آ گئی تھیں۔ ہیری نے ان پر ششدر روار مارے اور سب سے آگے چلنے والی مکڑی کو اس کے ساتھیوں پر اچھال دیا تا کہ وہ عمارت سے لڑھک جائیں اور یہاں سے پیچھے ہٹ کر کسی دوسری سمت چلے جائیں۔ اسی وقت ہیری کے سر کے اوپر سے کئی چمکتی ہوئی لہریں اُڑتی ہوئی نکلیں، اتنے قریب سے کی ان کی طاقت کی شدت سے اس کے بال اُڑنے لگے۔

''چلو...... یہاں سے نکلتے ہیں، ابھی......''

ہیری نے ہرمائنی کو رون کے ساتھ اپنے آگے دھکیلتے ہوئے کہا۔ پھر وہ جھک کر فریڈ کے مردہ جسم کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے پکڑنے کی کوشش کرنے لگا۔ پرسی کو احساس ہو گیا کہ ہیری کیا کرنے کی کوشش کر رہا ہے؟ اس نے فریڈ کے بدن پر اپنی گرفت ڈھیلی کر دی اور اس کی مدد کرنے لگا۔ میدان سے اُڑ کر آتے ہوئے چمکتے واروں سے بچنے کیلئے وہ نیچے جھکے رہے اور فریڈ کو راستے سے دور کھینچ کر لے گئے۔

''یہاں!'' ہیری نے کہا اور انہوں نے فریڈ کی لاش ایک کونے میں رکھ دی جہاں پہلے ایک خالی آہنی لباس کھڑا رہتا تھا۔ وہ فریڈ کی طرف ایک لمحے تک دیکھنا برداشت نہیں کر پایا اس کی لاش کی حفاظت کا یقین کرنے کے بعد وہ رون اور ہرمائنی کے عقب میں پہنچ گیا۔ ملفوائے اور گوئل اب غائب ہو چکے تھے۔ راہداری اب دھول اور ملبے سے بھری پڑی تھی۔ کھڑکیوں کے شیشے کافی پہلے ہی ٹوٹ گئے تھے۔ ہیری نے راہداری میں کئی لوگوں کو آگے پیچھے بھاگتے ہوئے دیکھا۔ وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ دوست تھے یا دشمن۔

موڑ پر مڑتے ہوئے پرسی سانڈ کی طرح گرجا۔ ''راکوڈ......''

پھر وہ ایک طویل قامت شخص کے تعاقب میں اس سمت میں بھاگ کھڑا ہوا جو طلباء کا پیچھا کر رہا تھا۔

''ہیری...... یہاں اندر......'' ہرمائنی چیخی۔

اس نے رون کو ایک مشجر والے پردے کے پیچھے کھینچ لیا۔ ایسے لگ رہا تھا جیسے وہ کشتی لڑ رہے ہوں۔ ایک لمحے کیلئے تو ہیری نے سوچا کہ دوبارہ گلے مل رہے ہیں پھر اس نے دیکھا کہ ہرمائنی رون کو روکنے کی کوشش کر رہی تھی جو اس سے خود کو چھڑا کر پرسی کے پیچھے جانے کیلئے پر تول رہا تھا۔

''میری بات سنو......سنو رون!''

''میں اس کی مدد کرنا چاہتا ہوں...... میں مرگ خوروں کو مارنا چاہتا ہوں......''

اس کا چہرہ غصے سے تپ رہا تھا اور دھول اور دھوئیں کی راکھ سے لتھڑا ہوا تھا۔ وہ بہت غصے میں تھا اور غم کی شدت سے کانپ رہا تھا۔

''رون! صرف ہم لوگ ہی اسے جنگ کو ختم کر سکتے ہیں...... براہ مہربانی......رون، میری بات سمجھو!......ہمیں اژدہے تک پہنچنا ہوگا۔ ہمیں اژدہے کو مارنا ہوگا۔'' ہرمائنی چیختی ہوئی بولی۔

مگر ہیری جانتا تھا کہ رون کو کیسا محسوس ہو رہا ہوگا؟ آخری پٹاری کو تباہ کرنے سے اس کے انتقام کو صبر نہیں مل پائے گا۔ ہیری خود بھی فریڈ کی جان لینے والے لوگوں سے لڑنا چاہتا تھا، انہیں ان کے کئے پر سزا دینا چاہتا تھا وہ ویزلی گھرانے کے باقی لوگوں کو تلاش کرنا چاہتا تھا اور سب سے بڑھ کر یہ یقین دہانی کر لینا چاہتا تھا کہ جینی کو تو کچھ نہیں ہوا تھا......مگر وہ اس خیال کو اپنے دماغ میں نہیں آنے دے گا......

''ہم لڑیں گے......'' ہرمائنی نے کہا۔ ''ہمیں اس اژدہے تک پہنچنے کیلئے لڑنا ہی پڑے گا مگر ہمیں اس وقت اپنے ہدف سے نگاہ نہیں ہٹانا چاہئے، صرف ہم لوگ ہی اس لڑائی کو ختم کر سکتے ہیں......صرف ہم لوگ!''

وہ رو رہی تھی اور بولتے ہوئے اس نے اپنا چہرہ اپنی پھٹی آستین سے پونچھا۔ اس نے خود کو پرسکون رکھنے کیلئے گہری سانس لی پھر وہ رون کو مضبوطی سے جکڑتی ہوئی ہیری کی طرف متوجہ ہوئی۔ ''تمہیں معلوم کرنا ہوگا کہ والڈی مورٹ کہاں ہے؟ کیونکہ اژدہا بھی اسی کے پاس ہی ہوگا، ہے نا؟ پتہ لگاؤ، ہیری!......اس کے دماغ میں جھانکو......''

یہ اتنا آسان کیوں تھا؟ کیونکہ اس کا نشان گھنٹوں سے جل رہا تھا اور اسے والڈی مورٹ کے خیالات دکھائی دینے کیلئے بے قرار ہو رہے تھے؟ اس نے ہرمائنی کے کہنے پر اپنی آنکھیں بند کر لیں، فوراً جنگ کی چیخ و پکار، دھماکے اور باقی تمام آوازیں ڈوبتی چلی گئیں اور دھیمی ہو گئیں جیسے وہ دور کھڑا ہو، ان سب سے بہت دور......

وہ ایک ویران مگر جانی پہچانی جگہ پر تھا، ایک کمرہ جس کی دیواروں سے سجاوٹی کاغذ اکھڑا ہوا تھا اور ایک کھڑکی کو چھوڑ کر باقی سب کھڑکیوں پر لکڑے کے تختے لگے ہوئے تھے۔ سکول پر ہونے والے حملوں کی آوازیں دبی ہوئی اور دور سے آتی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں۔ واحد کھلی ہوئی کھڑکی سے سکول کی بلند و بالا عمارت پر ہونے والے دھماکوں کی چمک دکھائی دے رہی تھی۔ کمرے کے اندر اندھیرا تھا اور وہاں تیل کا ایک چراغ جل رہا تھا۔

وہ اپنی چھڑی انگلیوں کے درمیان گھما رہا تھا اور اسے دیکھ رہا تھا۔ وہ سکول کے ایک کمرے کے بارے میں سوچ رہا تھا، خفیہ کمرے کے بارے میں، جسے صرف اسی نے تلاش کیا تھا۔ وہ کمرہ جسے تہہ خانے کی طرح تلاش کرنے کیلئے آپ کو چالاک اور ہوشیار ہونا چاہئے......اسے یقین تھا کہ لڑکا کبھی نگین کڑے کو تلاش نہیں کر پائے گا......حالانکہ ڈمبل ڈور کی یہ کٹھ پتلی اس کی امید سے کہیں آگے تک پہنچ چکی تھی......بہت آگے تک......

''آقا......'' ایک بدحواسی بھری اور شکستہ آواز آئی۔ وہ مڑا۔ لوسیس ملفوائے سب سے اندھیرے کونے میں بے حال بیٹھا تھا۔ اس کے کپڑے بھکاریوں کی طرح چیتھڑوں میں بدل چکے تھے اور اس کے بدن پر سزا کے نشانات اب بھی دکھائی دے رہے تھے جو اسے ہیری کے اس کے گھر سے فرار ہونے کی پاداش میں ملے تھے، اس کی ایک آنکھ بند تھی اور پھولی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ ''مالک......رحم کریں......میرا بیٹا......''

''لوسیس! اگر تمہارا بیٹا مرجاتا ہے تو اس میں میرا کوئی قصور نہیں ہے، سلے درن فریق کے باقی طلباء کی طرح وہ میرے پاس نہیں آیا ہے اور میرے گروہ میں شامل نہیں ہوا ہے۔ شاید اس نے پوٹر سے دوستی کرنے کا فیصلہ کرلیا ہوگا......''

''نہیں......نہیں......نہیں کبھی نہیں!'' لوسیس نے بڑبڑا کر شکستہ لہجے میں کہا۔

''ایسی ہی امید کرو......''

''آقا......کیا آپ کو......کیا آپ کو یہ اندیشہ نہیں ہے کہ پوٹر آپ کی بجائے کسی اور کے ہاتھوں مر سکتا ہے؟'' ملفوائے نے کانپتی ہوئی آواز میں پوچھا۔ ''کیا اس میں ...... مجھے معاف کیجئے ......زیادہ دانائی نہیں ہوگی کہ ہم اس جنگ کو روک دیں اور آپ خود سکول میں داخل ہوکر اسے تلاش کریں......؟''

''زیادہ اداکاری مت دکھاؤ لوسیس! تم جنگ کو اس لئے رکوانا چاہتے ہو تاکہ تم اپنے بیٹے کی خیر خیریت معلوم کرسکو۔ دیکھو! مجھے پوٹر کو تلاش کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، رات ختم ہونے سے پہلے پوٹر خود مجھے تلاش کرتا ہوا یہاں آجائے گا......''

والڈی مورٹ نے ایک بار پھر اپنی انگلیوں میں پکڑی ہوئی چھڑی کو دیکھا، اس سے وہ پریشان ہو رہا تھا......اور جو چیز لارڈ والڈی مورٹ کو پریشان کرتی ہے، انہیں کردینا چاہئے......

''جاکر سنیپ کو بلا کر لاؤ......''

''آقا......سنیپ؟''

''سنیپ کو ابھی بلا کر لاؤ...... مجھے اس کی ضرورت ہے، مجھے اس سے ایک......خاص خدمت لینا ہے......جاؤ!''

سہما ہوا لوسیس ملفوائے دھندلی روشنی میں تھوڑا لڑکھڑاتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔ والڈی مورٹ وہیں کھڑا رہا اور اپنی انگلیوں کے درمیان چھڑی گھما کر اس کی طرف دیکھتا رہا۔

''یہی واحد راستہ ہے، ناگنی!'' اس نے دھیرے سے مار باشی زبان میں کہا اور مڑ کر دیکھا۔ ایک بڑا اور موٹا اژدہا اب ہوا میں لٹکا ہوا تھا اور اپنے لئے والڈی مورٹ کی طرف سے بنائی ہوئی خاص جادوئی حفاظتی حصار میں آرام کر رہا تھا۔ اس کا لچکدار بدن آہستہ آہستہ ہل رہا تھا۔ یہ ستاروں سے بھری ہوئی مخصوص جگہ کسی پنجرے سے تھوڑی بڑی تھی۔

آہ بھرتے ہوئے ہیری اپنی دنیا میں واپس لوٹ آیا اور اس نے اپنی آنکھیں کھول دیں۔ اس کے کانوں میں فوراً جنگ کے کان پھاڑ دھماکوں اور چیخ و پکار کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔

''وہ چیختے بنگلے میں ہے، اژدہا اس کے ساتھ ہے، اس کے چاروں طرف کڑا حفاظتی سحر کر دیا گیا ہے، اس نے ابھی ابھی لوسیس کو بھیج کر سنیپ کو اپنے پاس بلوایا ہے......''

''والڈی مورٹ چیختے بنگلے میں بیٹھا ہوا ہے؟'' ہرمائنی غصیلے لہجے میں چیخی۔ ''وہ...... وہ جنگ میں حصہ بھی نہیں لے رہا

ہے......؟''

''اسے نہیں لگتا ہے کہ اسے لڑنے کی کوئی ضرورت ہے؟'' ہیری نے آہستگی سے کہا۔''وہ یہ سوچتا ہے کہ میں خود اس کے پاس جاؤں گا......''

''مگر کیوں؟''

''وہ جانتا ہے کہ میں پٹاریوں کے پیچھے پڑا ہوا ہوں......وہ ناگنی کو اپنے قریب رکھے ہوئے ہے۔سیدھی سی بات ہے کہ ناگنی تک پہنچنے کیلئے مجھے اس کے پاس تو جانا ہی ہوگا......''

''ٹھیک ہے......'' رون نے اپنے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔''تو تم مت جاؤ کیونکہ یہی چاہتا ہے۔اسے اسی کی امید ہے۔تم یہیں رُک کر ہرمائنی کو سنبھالو......میں جا کر اسے سنبھالتا ہوں۔''

ہیری تیزی سے لپک کر رون کے آگے پہنچ گیا۔

''تم دونوں یہیں رکو! میں چوغے کے نیچے جاتا ہوں اور کچھ دیر میں واپس لوٹتا ہوں......''

''نہیں......'' ہرمائنی نے کہا۔''اس میں ذرا بھی دانائی نہیں دکھائی دیتی ہے، میں چوغہ اُوڑھ لوں اور......''

''اس کے بارے میں سوچنا بھی مت......'' رون نے غرا کر اس سے کہا۔

''رون! مجھ میں بھی اتنی ہی قابلیت ہے......'' مگر اس سے پہلے کہ ہرمائنی اپنی بات پوری کر پاتی، سیڑھیوں کے اوپر والا پردہ پھٹ گیا، جس مشجر پردے کے پیچھے کھڑے تھے،

''پوٹر......''

دو نقاب پوش مرگ خور وہاں کھڑے تھے مگر ان کی چھڑی اُٹھ پائیں، اس سے پہلے ہی ہرمائنی چلائی......''گیلسوستم......''

ان کے نیچے سیڑھیوں کی زینے غائب ہو گئے اور وہاں ڈھلوان دکھائی دی۔ ہرمائنی، رون اور ہیری اس پر پھسلتے ہوئے تیزی سے نیچے پہنچ گئے۔ وہ اپنے توازن پر قابو نہ کر پائے، مگر اس کے باوجود اتنی تیزی سے پھسلے کہ مرگ خوروں کے ششدر واران کے سروں سے کافی اوپر سے نکل گئے۔ وہ نیچے والے پوشیدہ مشجر پردے سے باہر نکلے اور سامنے والی دیوار سے جا ٹکرائے۔

''ڈورستم کسم......'' ہرمائنی چیخی اور مشجر پردے کی طرف چھڑی لہرائی۔ اسی لمحے وہاں ٹکرانے کی دو زبردست آوازیں گونجیں۔ مشجر پردہ کسی پتھریلی دیوار میں بدل چکا تھا۔ مرگ خور اس سے ٹکرا کر پیچھے گر چکے تھے۔

''پیچھے ہٹو......'' رون چیخا۔ ہیری اور ہرمائنی ایک دروازے سے ٹکراتے ٹکراتے بال بال بچے۔ دھڑ دھڑاتے ہوئے ڈیسکوں کا ریوڑ ان کے پاس تیزی سے نکل رہا تھا جسے پروفیسر میک گوناگل حکم دے کر اُڑا رہی تھیں۔ پروفیسر میک گوناگل کا دھیان ان تینوں کی طرف بالکل نہیں گیا تھا۔ ان کے بال کھلے ہوئے تھے اور ان کے رخسار پر ایک زخم دکھائی دے رہا تھا۔ موڑ پر پہنچ کر وہ چیخیں۔''حملہ

کرو......''

''ہیری تم چوغہ اوڑھ لو...... ہماری فکر مت کرو۔'' ہر مائنی نے جلدی سے کہا۔

مگر ہیری نے چوغہ تینوں پر ڈال لیا حالانکہ چوغہ کے حساب سے اب وہ زیادہ بڑے ہو چکے تھے مگر اسے نہیں لگتا تھا کہ ہوا میں بھری ثقیف دھول اور گرتے ہوئے پتھروں اور جادوئی وار کی چمکتی ہوئی لہروں کی چکا چوند روشنی میں کوئی ان کے پاؤں دیکھ سکتا تھا۔

وہ بھاگتے ہوئے اگلے موڑ کی سیڑھیوں سے نیچے اترے اور لڑنے والوں سے بھری ہوئی راہداری میں پہنچ گئے۔ راہداری میں لگی ہوئی دونوں طرف کی تصویروں کے جادوگر اور جادوگرنیاں لڑنے والے جنگجوؤں کو اپنے مشورے اور ہدایات دینے میں مصروف تھے۔ نقاب میں چھپے ہوئے یا نقاب اترے ہوئے مرگ خور طلباء اور اساتذہ پر حملے کر رہے تھے۔ ڈین نے کہیں نہ کہیں کوئی چھڑی حاصل کر لی تھی اور اس سے ڈولوہاف کا سامنا کر رہا تھا جبکہ پاورتی، ٹریورس سے نبرد آزما تھی، ہیری، رون اور ہر مائنی نے بھی فوراً اپنی چھڑیاں نکال لی تھیں۔ وہ وار کرنے کیلئے پوری طرح تیار تھے مگر لڑنے والے اتنی تیزی سے ہل جل کر رہے تھے کہ وار کرنے کی صورت اپنے حمایتی گروہ کے کسی فرد کے زخمی ہونے کا خدشہ ہو سکتا تھا۔ جب وہ وہاں کھڑے ہو کر صحیح موقع کی راہ تلاش کر رہے تھے تو انہیں ایک 'ہاہاہاہا ہی ہی' کی آواز سنائی دی۔ ہیری نے سر اُٹھا کر اوپر دیکھا۔ پیوس نامی بھوت اوپر ہوا میں اُڑ رہا تھا اور مرگ خوروں پر آلو بند کا رس گرا رہا تھا۔ جس کے سر پر گرتے ہی اچانک سبز موٹے کیڑے کی طرح کلبلانے لگتے تھے۔

''اوہ......''

مٹھی بھر سبز بوندیں رون کے سر پر گر گئیں، کیچڑ جیسی سبز جڑیں بیچ ہوا میں معلق دکھائی دیں جب رون نے انہیں جھٹکنے کی کوشش کی۔

ایک نقاب پوش مرگ خور اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے چیخا۔ ''کوئی وہاں نادیدہ چھپا ہوا ہے؟''

مرگ خور کا دھیان بھٹکنے کا پورا پورا فائدہ اُٹھاتے ہوئے ڈین نے اسے ششدر وار سے بیہوش کر ڈالا، وہ لہرا کر زمین پر گر گیا۔ ڈولوہاف نے بدلہ لینے کی کوشش کی مگر پاروتی نے اس پر بندھو تم وار مار دیا۔

''یہاں سے نکلو......'' ہیری نے چیخ کر کہا۔ اس نے رون اور ہر مائنی نے چوغے کو مضبوطی سے پکڑ لیا اور تیزی سے سر جھکا کر جنگجوؤں کے درمیان سے راستہ بناتے ہوئے بھاگنے لگے۔ زمین پر کئی جگہ سنار غلاف کا رس بکھرا پڑا تھا جس پر وہ تھوڑا پھسلتے ہوئے بیرونی ہال کی طرف جانے والی سنگ مرمر کی سیڑھیوں کے پاس پہنچ گئے۔

''میں ڈریکو ملفوائے ہوں...... میں ڈریکو ہوں...... میں تمہاری طرف ہوں!''

ڈریکو سیڑھیوں کے اوپر ایک نقاب پوش مرگ خور سے منت سماجت کر رہا تھا۔ قریب سے گزرتے ہوئے ہیری نے مرگ خور کو ششدر وار سے بیہوش کر ڈالا۔ جب ملفوائے مسکراتے ہوئے اپنے بچانے والے کو دیکھنے کی کوشش کرنے لگا تو رون نے چوغے کے

نیچے سے اسے مکا رسید کر دیا۔ ملفوائے پیچھے کی طرف مرگ خور کے اوپر گر گیا۔ اس کے منہ سے خون نکل رہا تھا اور وہ بری طرح چکرایا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''آج رات میں دوسری بار ہم نے تمہاری جان بچائی ہے، دوغلے انسان......'' رون نے غصیلے لہجے میں غرا کر کہا۔

سیڑھیوں اور ہال میں ہر طرف بہت سنگین لڑائی چل رہی تھی۔ جہاں تک ہیری کی نظریں دیکھ پائیں، وہاں تک اسے مرگ خور ہی مرگ خور دکھائی دیئے۔ یکسلے سامنے والے دروازے کے پاس پروفیسر فلٹ وک سے مقابلہ کر رہا تھا۔ طلباء ہر سمت میں بھاگتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ جس میں سے کچھ اپنے زخمی دوستوں کو اُٹھا کر یا گھسیٹ کر لے جا رہے تھے۔ ہیری نے نقاب پوش مرگ خوروں پر ششدر روار پھینکے، لیکن اس کا نشانہ چوک گیا اور وہ نیول کو لگتے لگتے بچے، نیول نجانے کہاں سے زہریلے ترنت کولا کے ڈھیر سارے پودے لے آیا تھا اور ان کو لہرا لہرا کر آگے بڑھ رہا تھا، ہیری کے دیکھتے دیکھتے ہی ایک قریبی مرگ خور زہریلی بیلوں کے شکنجے میں جکڑا گیا اور چیختا ہوا خود کو چھڑانے کی کوشش کرنے لگا۔

ہیری، رون اور ہرمائنی تیزی سے سنگ مرمر کی سیڑھیاں اترے۔ ان کے بائیں طرف شیشے کے ٹوٹنے کی آواز آئی۔ فریقی پوائنٹس کا ایک شماریاتی گھڑیال جو سلے درن کا تھا ٹوٹ گیا تھا، اس کے اندر بھرے ہوئے چمکدار نگینے پورے فرش پر بکھر گئے تھے۔ جس سے بھاگتے ہوئے لوگ پھسلنے اور گرنے لگے۔ جب وہ باہر پہنچے تو بالائی بالکونی سے دو بدن دھڑام سے نیچے گرے۔ اسی وقت ہال کے اندر ایک سبز روشنی کا جھماکہ ہوا۔ ہیری سمجھ گیا کہ چار پیروں والا کوئی جانور ایک گرنے والے کے بدن میں اپنے دانت گاڑنے کیلئے تیزی سے جا رہا ہے۔

''نہیں......'' ہرمائنی چیخی۔ اس کی چھڑی کے کان پھاڑ دھماکے سے فینریئر گرے بیک لیونڈر براؤن کے ہلتے ہوئے بدن سے دور اچھل کر لڑھک گیا۔ وہ سنگ مرمر کے آہنی جنگلے سے ٹکرایا اور کھڑے ہونے کی کوشش کرنے لگا۔ اسی وقت ایک سفید چمک کا دھماکہ ہوا اور ایک کڑاکے دار آواز گونجی۔ اس کے سر پر ایک بلوری گولہ زوردار دھماکے سے گر کر پھٹ گیا تھا، وہ لہرایا اور زمین بوس ہو گیا۔

''میرے پاس اور بھی ہیں......'' پروفیسر ٹراؤلینی نے جنگلے کے اوپر سے چیختے ہوئے کہا۔ ''کسی اور کو چاہئے...... یہاں آ جاؤ......''

اور ٹینس کھیلتے ہوئے انداز میں انہوں نے اپنے تھیلے میں سے ایک اور بلوری گولہ نکال لیا اور ہوا میں اپنی چھڑی لہرا کر اسے کھڑکی توڑ کر باہر اچھال دیا۔ اسی پل لکڑی کا بھاری دروازہ دھماکے کے ساتھ کھل گیا۔ ڈھیر ساری دیوہیکل مکڑیاں ہال میں بھاگتی ہوئی بڑھنے لگیں۔

دہشت زدہ چیخیں ہوا میں گونجنے لگیں۔ مکڑیوں کو دیکھ مرگ خور اور ہوگورٹس کے جنگجو افراتفری میں بکھر گئے۔ سبز اور سرخ روشنیوں کی لہریں مکڑیوں کی طرف اُڑیں جو سہم کر تھوڑا پیچھے ہٹنے لگیں۔ انہیں دیکھ کر پہلے سے کہیں زیادہ دہشت ہو رہی تھی۔

''ہم باہر کیسے نکلیں گے؟'' رون نے چیخ و پکار کے بیچ میں چلایا مگر ہیری یا ہرمائنی کے جواب دینے سے پہلے ہی کسی نے انہیں

دھکیل کر دوسری طرف ہٹا دیا تھا۔ ہیگرڈ سیڑھیوں کے نیچے دھڑ دھڑاتا ہوا اتر رہا تھا اور اپنی پھولوں والی گلابی چھتری لہرا لہرا رہا تھا۔

''انہیں چوٹ مت پہنچاؤ......انہیں چوٹ مت پہنچاؤ......'' وہ گرجتا ہوا بولا۔

''ہیگرڈ نہیں......''

ہیری سب کچھ بھول گیا۔ وہ چوغے کے نیچے سے نکل کر اس کے پیچھے بھاگا۔ پورے ہال میں منڈلانے والے واروں سے بچنے کیلئے وہ کافی جھک کر دوڑ رہا تھا۔

''ہیگرڈ لوٹ آؤ......''

مگر وہ ابھی دوڑتا ہوا ہیگرڈ کے پاس نصف فاصلے تک ہی پہنچ پایا تھا کہ اس کے دیکھتے ہی دیکھتے ہیگرڈ مکڑیوں کے درمیان کہیں اوجھل ہو گیا تھا اور بڑی تیزی سے کلبلاتی اور اکٹھی ہوتی ہوئی مکڑیاں میدان جنگ سے پیچھے ہٹتی چلی گئی، ہیگرڈ ان کے درمیان کہیں بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

''ہیگرڈ......''

ہیری نے کسی کو اپنا نام پکارتے ہوئے سنا۔ اسے پرواہ نہیں تھی کہ وہ دوست تھا یا دشمن۔ وہ تو سامنے والی سیڑھیوں پر بھاگتا ہوا اندھیرے میدان کی طرف جا رہا تھا۔ مکڑیاں اپنے شکار کے چاروں طرف گھری ہوئی تھیں اور اپنا گھیرا تنگ کرتی جا رہی تھیں اور اسے ہیگرڈ کہیں بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا......

''ہیگرڈ......''

مکڑیوں کے چھتے کے درمیان اسے ایک دیوہیکل بازو لہراتا ہوا دکھائی دیا مگر جیسے ہی وہ اس طرف بھاگنے کیلئے بڑھا، اندھیرے میں جھولتے ہوئے ایک دیوہیکل پاؤں نے اس کے سامنے آ کر اس کا راستہ روک لیا۔ زمین کانپ اُٹھی۔ ہیری نے سر اُٹھا کر اوپر دیکھا۔ اس کے سامنے ایک اونچا دیو کھڑا تھا۔ بیس فٹ اونچے اس دیو کا سر اندھیرے میں دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ سکول کے دروازے سے آتی ہوئی روشنی میں صرف اس کی درخت جیسی بالوں والی ٹانگیں دکھائی دے رہی تھیں۔ اس نے بڑی حقارت سے سکول کی اونچی کھڑکی پر مکا مارا۔ جس سے ہیری پر کانچ کی بارش ہونے لگی اور وہ دروازے کے پیچھے پناہ لینے پر مجبور ہو گیا۔

''اوہ!'' ہرمائنی کی متوحش آواز سنائی دی، جب رون اور ہرمائنی، ہیری کے پاس پہنچے۔ انہوں نے سر اُٹھا کر دیو کی طرف دیکھا جو اوپر والی کھڑکی میں سے لوگوں کو پکڑنے کی کوشش کر رہا تھا۔ جب ہرمائنی نے اپنی چھڑی اُٹھائی تو رون نے اس کی کلائی پکڑ لی۔

''ایسا مت کرو......اسے بیہوش کرنے کی کوشش کی تو وہ آدھے سکول کر چکنا چور کر ڈالے گا'' وہ چیختا ہوا بولا۔

''ہیگر......''

گراپ لڑکھڑاتا ہوا سکول کے سامنے والے موڑ پر آ رہا تھا جب جا کر ہیری کو احساس ہوا کہ گراپ سچ مچ چھوٹی قامت کا دیو تھا۔ بالائی منزل پر لوگوں کو دبوچنے کی کوشش کرنے والے دیو کی نظر جب گراپ پر پڑی تو وہ زوردار آواز میں گرجا۔ جب وہ اپنے پستہ قد حریف کی طرف بڑھا تو پتھر کی سیڑھیاں لرزنے لگیں۔ گراپ کا ترچھا منہ کھل گیا اور آدھی اینٹ جیسے اس کے زرد دانت دکھائی دینے لگے۔ پھر وہ بھوکے شیروں جیسے وحشی انداز میں ایک دوسرے پر جھپٹ پڑے۔

''بھاگو......'' ہیری چیختا ہوا بولا۔ دیوؤں کے بھڑنے کی وجہ سے اندھیرے میں بھیانک گرجوں اور مکوں کی آوازیں گونجنے لگی تھیں۔ ہیری نے ہرمائنی کا ہاتھ پکڑا اور میدان کی طرف جانے والی سیڑھیوں پر دوڑ لگا دی۔ رون سب سے پیچھے تھا۔ ہیری نے ہیگرڈ کو تلاش کرنے بچانے کی امید نہیں چھوڑی تھی۔ وہ اتنی تیزی سے بھاگا کہ اچانک رکنے سے پہلے ہی وہ تاریک جنگل کا نصف فاصلہ طے کر چکا تھا۔

ان کے چاروں طرف ہوا ساکت سی ہو گئی تھی۔ ہیری کی سانس اس کے سینے میں ہی اٹک گئی اور ٹھوس ہو گئی۔ اندھیرے میں سے سیاہ ہیولے نکل رہے تھے اور سکول کی طرف ایک بڑے جھونکے کی طرح اُڑتی ہوئی جا رہی تھیں۔ ان کے چہروں پر نقاب تھے اور ان کی سانسوں سے کھڑکھڑاتی ہوئی آواز آ رہی تھی۔

رون اور ہرمائنی اس کے قریب پہنچ گئے جب ان کے پیچھے لڑنے کی آوازیں اچانک ماند اور ختم ہو گئیں۔ رات میں ایسی خاموشی چھا گئی تھی کہ جو صرف روح کھچڑ ہی نمودار کر سکتے تھے

''چلو ہیری!'' ہرمائنی کی آواز جیسے بہت دور سے آئی ہوئی محسوس ہوئی۔ ''پشت بانی تخیل نمودار کرو ہیری......جلدی کرو......''

اس نے اپنی چھڑی اُٹھائی مگر اس کے اندر مایوسی بھری ہوئی تھی، فریڈ چلا گیا تھا اور ہیگرڈ یا تو مر رہا تھا یا پھر مر چکا تھا اور نجانے کتنے لوگ مر چکے تھے؟ اسے کچھ اندازہ نہیں تھا، اسے محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کی روح اس کے بدن سے پہلے ہی دور جا چکی تھی......

''ہیری......جلدی!'' ہرمائنی چیخی۔

سو سے زائد روح کھچڑ ان کی طرف اُڑتے ہوئے آ رہے تھے۔ وہ ہوا کو چوستے ہوئے ہیری کی مایوسی کے قریب آ رہے تھے جو انہیں کسی جشن کی طرح محسوس ہو رہی تھی۔

اس نے رون کے پشت بانی تخیل یعنی کھتونی کتے کو ہوا میں نکلتے ہوئے دیکھا جو ہلکی روشنی کے ساتھ ٹمٹمایا اور پھر بجھ گیا۔ اس نے ہرمائنی کے اود بلاؤ کو ہوا کے درمیان اُڑتے اور اوجھل ہوتے ہوئے دیکھا۔ اس کی چھڑی اس کے ہاتھ میں کانپی اور اس نے آنے والی موت کا استقبال کیا، سب کچھ بھلانے کا وعدہ، کوئی احساس نہیں......

اسی وقت سفید چمکدار خرگوش، لومڑی اور ریچھ...... ہیری، رون اور ہرمائنی کے سر کے اوپر سے گزرے۔ ان جانوروں کے آنے پر روح کھچڑ ٹھٹکے اور پیچھے ہٹنے لگے۔ تین لوگ اندھیرے میں نکل کر ان کے پاس پہنچ گئے، ان کی چھڑیاں ہوا میں تنی ہوئی تھیں۔ ان

کے پشت بانی تخیل ہوا میں لہرا کر روح کھچڑوں کو بڑھنے سے روک رہے تھے۔ ہیری نے لونا، ارنئ اور سمیس کی طرف دیکھا۔

''یہ اچھا ہے، ہے نا؟'' لونا نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا جیسے وہ محفوظ حاجتی کمرے میں موجود ڈی اے کی مخصوص مشقیں کر رہے ہوں۔ ''یہ صحیح ہیری...... چلو کوئی خوشی بھری چیز سوچو!''

''کوئی خوشی بھری چیز؟'' ہیری نے کہا اور اس کی آواز ٹوٹنے لگی۔

''ہم اب بھی یہاں ہیں۔'' وہ بڑبڑائی۔ ''ہم اب بھی لڑ رہے ہیں، چلو جلدی سوچو!''

ایک سفید چنگاری نکلی پھر ایک کانپتی ہوئی روشنی اور پھر بہت زیادہ کوشش کے بعد ہیری کی چھڑی سے قطبی ہرن نکلا۔ قطبی ہرن آگے کی طرف بڑھا، اب روح کھچڑ واقعی بے چین ہو کر ادھر ادھر منتشر ہونے لگے۔ رات کی خاموشی ایک بار پھر ٹوٹنے لگی، خنکی کا احساس ختم ہونے لگا اور ارد گرد ہونے والی جنگ کی چیخ و پکار اور دھماکوں کی آواز سماعت میں سنائی دینے لگیں۔

''تمہارا شکریہ کیسے ادا سکتے ہیں؟'' رون نے لونا، ارنئ اور سمیس کی طرف مڑ کر کانپتی ہوئی آواز میں کہا۔ ''تم نے ابھی ابھی ہماری جان......''

گرجتی ہوئی زلزلے جیسے ہلچل مچی اور تاریک جنگل سے ایک اور دیو باہر نکلتا ہوا دکھائی دیا۔ وہ ایک موٹا اور لمبا لٹھ ہاتھ میں لہرا رہا تھا۔ وہ اب تک دکھائی دیئے دیوؤں کے مقابلے میں سب سے طویل تھا۔

''بھاگو......'' ہیری چیخا۔ باقی لوگوں کو تو اس تنبیہ کی ضرورت ہی نہیں تھی، وہ سب افراتفری میں بکھر گئے۔ یہ اچھا ہی ہوا تھا کیونکہ اگلے ہی لمحے اسے وحشی دیو کا پاؤں ٹھیک اسی جگہ پر پڑا تھا جہاں وہ کچھ پل پہلے موجود تھے۔ ہیری نے پلٹ کر دیکھا، رون اور ہرمائنی اس کے تعاقب میں بھاگے چلے آ رہے تھے جبکہ لونا، سمیس اور ارنئ سکول کی طرف واپس بھاگ کھڑے ہوئے تھے جہاں گھمسان کا رن چل رہا تھا۔

''ہم اس کی پہنچ سے دور نکل جاتے ہیں۔'' رون چیخ کر بولا جب دیو نے اپنا لٹھ والا ہاتھ دوبارہ لہرا کر چنگھاڑ نکالی جو رات کے اندھیرے میں وسیع میدان میں گونجنے لگی۔ ہیری نے دیکھا کہ میدان میں اب بھی سرخ روشنیوں کی چمکتی ہوئی لہریں ادھر ادھر اُڑ رہی تھیں۔

''جھگڑالو درخت......؟'' ہیری نے جلدی سے کہا۔ ''اس طرف چلو......''

کسی نہ کسی طرح وہ اپنے دماغ میں سے ان تمام سنگین چیزوں کو باہر نکالنے کی کوشش کرنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ انہیں دماغ کی گہرائیوں میں دفن کر دینا چاہتا تھا جن کے بارے میں اسے اس وقت بالکل سوچنا نہیں چاہئے تھا۔ فریڈ کی موت اور ہیگرڈ کی پریشانی، سکول کے باہر اور اندر ہونے والے دلخراش اور اذیت بھرے حادثات پر خوف اور دہشت کا غلبہ۔ ان چیزوں کی فکر تو بعد میں بھی کی جا سکتی تھی کیونکہ انہیں دوڑنا تھا، اژدہے اور والڈی مورٹ تک پہنچنا تھا۔ جیسا ہرمائنی نے کہا تھا کہ جنگ ختم کرنے کا یہی واحد

راستہ تھا......

وہ دوڑا اور اسے محسوس ہوا کہ جیسے وہ موت سے زیادہ تیز بھاگ سکتا ہے۔ اس نے اپنے اردگرد اندھیرے میں اُڑتی ہوئی روشنیوں اور شعلوں کی لہریں دیکھیں۔ چیخ و پکار اور سمندر جیسی بڑی سیاہ جھیل میں لہروں کے شور کو نظرانداز کیا حالانکہ ہوا نہیں چل رہی تھی مگر تاریک جنگل میں چرمراتا ہوا شور اُٹھ رہا تھا۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے پورا میدان ہی مخالفت پر کمر بستہ ہو گیا ہو۔ وہ اتنی تیزی سے بھاگا جتنا کہ زندگی میں پہلے تیز نہیں بھاگا تھا۔ دیوقامت درخت سب سے پہلے اسے ہی دکھائی دیا تھا جو چابک جیسی شاخیں لہراتا ہوا اپنی جڑوں کے راز کی حفاظت کرتا رہتا تھا۔

ہانپتا ہوا ہیری سست پڑ گیا۔ درخت کی وار کرتی ہوئی شاخوں سے بچا اور اندھیرے میں اس کے موٹے تنے کی طرف دیکھنے لگا۔ وہ اس پرانے درخت کے تنے کی اکلوتی گانٹھ کو دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا جسے دبانے پر درخت ساکت ہو جاتا تھا۔ رون اور ہرمائنی بھی اس کے پاس پہنچ چکے تھے۔ ہرمائنی اتنی بری طرف سے ہانپ رہی تھی کہ بول بھی نہیں سکتی تھی۔

''کیسے......ہم اندر کیسے جائیں؟'' رون نے ہانپتے ہوئے کہا۔ ''ہم اس جگہ کو......دیکھ سکتے ہیں......کاش ہمارے پاس......ہمارے پاس ایک بار پھر کروک شانکس ہوتی؟''

''کروک شانکس......؟'' ہرمائنی جھک کر اپنے سینے کو پکڑتے ہوئے آہ بھر کر بولی۔ ''تم جادوگر ہو یا قاتل......؟''

''اوہ ٹھیک ہے......ہاں......''

رون نے اردگرد کا جائزہ لیا پھر اپنی چھڑی زمین پر پڑی لکڑی کی طرف کرتے ہوئے بولا۔ ''پروازستم......'' لکڑی کی شاخ زمین سے اوپر اُٹھ کر ہوا میں گھومی جیسے آندھی میں اُڑ رہی ہو۔ پھر یہ درخت کی خطرناک انداز میں لہراتی ہوئی شاخوں کے درمیان میں سے نکلی اور تنے کی جڑ میں ابھری ہوئی ایک گانٹھ سے ٹکرائی، جس پر جھولتا ہوا درخت اچانک ساکت ہو گیا۔

''بہت شاندار......'' ہرمائنی نے ہانپتے ہوئے کہا۔

''ٹھہرو......''

ایک لمحے کیلئے تو ہیری جھجکا، جب ہوا میں کان پھاڑ دھماکوں اور چیخ و پکار کی آوازیں بھر گئیں۔ والڈی مورٹ چاہتا تھا کہ وہ یہ کام کرے، والڈی مورٹ چاہتا تھا کہ ہیری اس کے پاس جائے......کیا وہ رون اور ہرمائنی کو والڈی مورٹ کے جال میں پھنسانے کیلئے لے جا رہا تھا۔

مگر اسی وقت بے رحم سچائی نے اس پر واضح کر دیا۔ آگے بڑھنے کا واحد راستہ ناگنی کو ہلاک کرنا تھا اور ناگنی وہیں موجود تھی جہاں والڈی مورٹ تھا اور والڈی مورٹ اس سرنگ کے اختتام پر موجود تھا۔

''ہیری! ہم آ رہے ہیں، تم بس اندر پہنچنے والی بات کرو......'' رون نے اسے آگے کی طرف دھکیلتے ہوئے کہا۔

ہیری، درخت کی جڑوں میں چھپے ہوئے مٹی کی راہداری میں رینگتا ہوا اندر گھس گیا۔اب وہ پچھلی بار کے مقابلے میں زیادہ تنگ اور سکڑی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔ سرنگ کی چھت کافی نیچی تھی انہیں چار سال پہلے اس میں سے جھک کر چلنا پڑا تھا جب ان کے قد اتنے بڑے نہیں تھے۔اب اس میں رینگنے کے سوا اور کچھ نہیں کیا جا سکتا تھا۔ ہیری، سب سے پہلے اندر گیا۔اس نے اپنی چھڑی اپنے سامنے تان لی کیونکہ وہ کسی بھی پل کسی بھی رکاوٹ یا خطرے کر رہا تھا مگر راستے میں کوئی رکاوٹ نہیں تھی۔ وہ خاموشی سے آگے بڑھتا رہا۔ ہیری کی نگاہ اپنے ہاتھ کی چھڑی کی لہراتی ہوئی روشنی پر جم گئی تھی۔

بالآخر سرنگ اوپر کی طرف اُٹھنے لگی اور ہیری کو سامنے روشنی کا ایک ٹکڑا دکھائی دیا۔ ہرمائنی نے اس کے ٹخنے کو پیچھے سے کھینچا۔

''چوغہ......'' ہرمائنی بڑبڑا کر بولی۔''غیبی چوغہ اوڑھ لو......''

ہیری نے اپنے پیچھے ہاتھ بڑھایا اور ہرمائنی نے اس کے ہاتھ میں ملائم چوغہ تھما دیا۔اس نے اسے بمشکل اپنے اوپر ڈالا اور اپنی چھڑی کی روشنی بجھا دی۔اس کی چھڑی کی روشنی گل ہونے سے اندھیرا پھیل گیا۔اس نے چوغے کو اپنے ہاتھ سے سرکا کر اپنے پورے بدن پر پھیلا لیا۔اس کے دماغ کی سب رگیں دباؤ کا شکار تھیں، ہر پل اسے محسوس ہو رہا تھا کہ اس کا راز فاش ہو جائے گا۔اسے ایک یخ بستہ سرد اور سپاٹ آواز سنائی دے گی اور اس کے ساتھ ایک سبز روشنی کا جھماکا اسے اپنی لپیٹ میں لے لے گا۔

پھر اسے ٹھیک سامنے والے کمرے میں آوازیں سنائی دینے لگیں۔ وہ تھوڑی دبی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں کیونکہ سرنگ کے سرے پر کھلنی والی جگہ پر ایک پرانے صندوق جیسی کوئی چیز رکھی ہوئی تھی۔ وہ اندر نہیں داخل ہو سکتے کیونکہ وہ ان کا راستہ روکے ہوئے تھی۔ بمشکل سانس لیتا ہوا ہیری اس جگہ کے پاس پہنچ گیا۔صندوق اور دیوار کی ایک چھوٹی سی درز سے اندر جھانکنے کی کوشش کرنے لگا۔

سامنے والے کمرے میں ہلکی ہلکی روشنی ہو رہی تھی مگر وہ ناگنی کو دیکھ سکتا تھا جو پانی کے سانپ کی مانند ہوا میں لہرا رہی تھی اور بل کھا رہی تھی۔ وہ ستاروں بھری، جادوئی ہوا میں تیرتی ہوئی محفوظ تھی۔ ہیری کو ایک میز کا کنارا بھی دکھائی دے رہا تھا اور لمبی انگلیوں والا ایک سفید ہاتھ بھی جو چھڑی سے کھیل رہا تھا پھر سنیپ کی آواز سنائی دی جس سے ہیری کا دل اچھل پڑا۔سنیپ اس جگہ سے کچھ ہی انچ دور تھا جہاں وہ چھپ کر اکڑواں بیٹھا ہوا اندر دیکھ رہا تھا۔

''آقا......ان کی مزاحمت دم توڑ رہی ہے......''

''......اور یہ تمہاری مدد کے بغیر ہی ہو رہا ہے۔'' والڈی مورٹ نے اپنی اونچی یخ بستہ اور بے رحم آواز میں کہا۔''سیورس! حالانکہ تم بہت قابل اور چھٹے ہوئے جادوگر ہو مگر مجھے نہیں لگتا ہے کہ اب تم سے زیادہ فرق پڑے گا۔ہم اب قریباً وہاں تک پہنچ ہی گئے ہیں......قریباً''

''مجھے لڑکے کی تلاش کرنے دیں، میں پوٹر کو آپ کے سامنے لے کر آتا ہوں، میں جانتا ہوں کہ میں ہی اسے لا سکتا ہوں، آقا...... براہ کرم موقع دیجئے......''

سنیپ اس درز کے قریب چل کر آگے آ گیا اور ہیری کو حفظ ماتقدم پیچھے ہٹنا پڑا مگر ناگنی پر اس کی آنکھیں بدستور جمی رہیں۔ وہ کوئی ایسا جادوئی کلمہ سوچ رہا تھا جس کی مدد سے ناگنی کے گرد پھیلا ہوا حفاظتی حصار ٹوٹ جائے مگر ایسا کوئی بھی جادوئی کلمہ یاد نہیں آ رہا تھا۔ اگر اس کی ایک بھی کوشش ناکام رہی تو والڈی مورٹ کو یقیناً اس کی موجودگی کی خبر ہو جائے گی اور اس کی روپوشی کا راز منکشف ہو جائے گا......

والڈی مورٹ اُٹھ کر کھڑا ہوا۔ ہیری اب اسے دیکھ سکتا تھا۔ وہ اس کی سرخ آنکھوں اور سانپ جیسے چپٹے چہرے کو دیکھ سکتا تھا، اس کے چہرے کی زرد رنگت نیم تاریکی میں ہلکی ہلکی چمک رہی تھی۔

''ایک پریشانی ہے، سیورس!'' والڈی مورٹ نے آہستگی سے کہا۔

''آقا......'' سنیپ کی آواز آئی۔

والڈی مورٹ نے ایلڈر چھڑی اُٹھائی اور اسے موسیقی کے ہدایتکار کی طرح بڑی نزاکت کے ساتھ پکڑا۔

''یہ میرے لئے کام کیوں نہیں کرتی ہے، سیورس؟''

خاموشی میں ہیری نے غور سے سمجھنے کی کوشش کی کہ اسے اژدہے کی کنڈلی بدلنے پر ہلکا سا پھنکارنے کی آواز سنائی دی تھی یا پھر یہ والڈی مورٹ کی آہ تھی جو ہوا میں اُڑتی ہوئی آئی تھی۔

''مم...... میرے آقا!'' سنیپ نے سونے پن سے کہا۔ ''میں کچھ سمجھا نہیں، آپ نے...... آپ نے اس چھڑی سے پراثر اور زبردست جادو کیا ہے......''

''نہیں......'' والڈی مورٹ نے سر جھٹک کر کہا۔ ''میں نے تو اس سے اپنا معمول کا جادو کیا ہے، زبردست تو میں خود ہوں...... مگر یہ چھڑی...... نہیں ہے، اس نے وہ حیرت انگیز کرشماتی کام نہیں کئے ہیں جن کا دعویٰ کیا جاتا ہے، مجھے اس چھڑی اور سالوں قبل الوینڈر سے لی ہوئی چھڑی میں کوئی فرق محسوس نہیں ہوتا ہے......''

والڈی مورٹ کا انداز نہایت پرسکون تھا مگر ہیری کا نشان پھڑک رہا تھا، اس کے ماتھے کا درد بڑھ رہا تھا اور اسے یہ احساس ہونے لگا تھا کہ والڈی مورٹ اپنے اندر کے امڈتے ہوئے غصے اور نفرت پر قابو پانے کی کوشش کر رہا تھا۔

''ذرا سا بھی فرق بھی نہیں......'' والڈی مورٹ نے دہرایا۔

سنیپ کچھ نہیں بولا۔ ہیری اس کا چہرہ تو نہیں دیکھ سکتا تھا مگر اس نے سوچا کہ کیا سنیپ نے منڈلاتے ہوئے خطرے کو بھانپ لیا ہوگا؟ کیا وہ اپنے آقا کو تسلی دینے کیلئے صحیح الفاظ تلاش کرنے کی کوشش کر رہا ہوگا۔

والڈی مورٹ کمرے میں چاروں طرف ٹہلنے لگا۔ چہل قدمی کرتے ہوئے کچھ لمحوں کیلئے ہیری کو دکھائی نہیں دیا۔ وہ بظاہر پرسکون اور سرد انداز میں گفتگو کر رہا تھا مگر ہیری کو اس کے اندر کی پریشانی، درد اور دہشت کا احساس بڑھتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔

''میں کافی دیر تک سوچ بچار کرتا ہوں، سیورس!...... جانتے ہوئے کہ میں نے تمہیں جنگ میں واپس کیوں بلایا ہے؟''
اور پھر ایک لمحے کیلئے ہیری سنیپ کی جھلک دکھائی دے گئی۔ اس کی آنکھیں بل کھاتی ہوئی ناگنی کے حفاظتی پنجرے پر جمی ہوئی تھیں۔

''نہیں آقا! مگر میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ مجھے میدان میں جانے دیں، میں پوٹر کو پکڑ کر لاتا ہوں......''

''تم بھی لوسیس کی طرح بول رہے ہو۔ تم میں سے کوئی بھی پوٹر کو اتنی اچھی طرح سے نہیں سمجھتا ہے جتنی اچھی طرح سے میں سمجھتا ہوں۔ اسے تلاش کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، پوٹر خود چل کر میرے پاس آ جائے گا۔ میں اس کی کمزوری جانتا ہوں، اس کی فاش غلطی...... اسے اس بات سے نفرت ہوگی کہ اس کے اردگرد کے لوگ مر رہے ہیں، اور یہ سب اسی کی وجہ سے ہو رہا ہے۔ وہ اس سب کو کسی بھی قیمت پر روکنا چاہے گا۔ وہ ضرور آئے گا......''

''مگر میرے آقا! ہوسکتا ہے کہ بھگڈر اور افراتفری میں اسے آپ کے بجائے کوئی اور مار ڈالے......؟''

''اپنے مرگ خوروں کو میں نے بالکل واضح طور پر حکم دیا تھا۔ پوٹر کو زندہ پکڑنا ہے، اس کے دوستوں کو مار ڈالو...... جتنے زیادہ مار سکتے ہو اتنا ہی اچھا رہے گا...... مگر اسے کسی قیمت پر مت مارنا...... مگر سیورس! میں یہاں تم سے ہیری پوٹر کے بارے میں نہیں بلکہ تمہارے بارے میں بات کرنا چاہتا ہوں۔ تم میرے لئے ہمیشہ بے حد بیش قیمت رہے ہو...... بے حد بیش قیمت!''

''آقا جانتے ہیں کہ میں صرف ان کی خدمت کرنا چاہتا ہوں...... مگر جا کر لڑکے کو پکڑنے کا ایک موقع ضرور دیں...... آقا میں اسے پکڑ کر آپ کے لاسکتا ہوں، میں جانتا ہوں کہ یہ کام صرف میں ہی کر سکتا ہوں......''

''میں نے تم سے کہا ہے کہ نہیں!'' والڈی نے سپاٹ لہجے میں کہا اور جب وہ مڑا تو ہیری کو اس کی آنکھوں میں سرخ چمک پھیلتی ہوئی دکھائی دے گئی۔ اژدہے کے سرکنے کی طرح اس کا چوغہ بھی لہرایا اور پھر اسے اپنے جلتے ہوئے نشان پر والڈی مورٹ کی خودغرضی بھری حرص کا احساس ہوا جو لمحہ بہ لمحہ بڑھتی جا رہی تھی۔ ''سیورس! اس لمحے میری پریشانی صرف یہ ہے کہ بالآخر جس لڑکے سے میرا سامنا ہوگا تو پھر کیا ہوگا؟......''

''آقا...... اس ضمن میں تو کوئی سوال ہی نہیں اُٹھتا ہے، یقیناً......''

''مگر ایک سوال ہے، سیورس!...... وہ سوال یہ ہے کہ......'' والڈی مورٹ رُکا اور ہیری نے اسے ایک بار پھر صاف دیکھا جب اس نے ایلڈر چھڑی کو اپنی سفید انگلیوں میں گھمایا اور سنیپ کی طرف گھور کر دیکھا۔ ''میں نے جن دو چھڑیوں کا استعمال کیا ہے، وہ ہیری پوٹر پر تانتے ہی ناکام کیوں ہوگئیں......؟''

''میں...... میں اس کا جواب نہیں دے سکتا میرے آقا؟''

''نہیں...... کیا؟''

غصہ نیزے کی طرح ہیری کے سر میں ادھر ادھر بھاگنے لگا۔ اس نے اپنی مٹھی اپنے منہ میں ڈال لیا تاکہ وہ درد سے شدت چیخنے نہ لگے۔ اس نے اپنی آنکھیں بند کر لیں اور اچانک وہ والڈی مورٹ بن گیا جو سنیپ کے زرد چہرے کو دیکھ رہا تھا۔

''میری سدابہار لکڑی کی چھڑی نے میرے ہر حکم کی تعمیل کی، سیورس! سوائے ہیری پوٹر کو ہلاک کرنے۔ دوبارہ وہ ایسا کرنے میں ناکام رہی، الوینڈر نے تشدد کے بعد منہ کھولا کہ جڑواں قلب والے پنکھوں کے بارے میں بتایا اور مجھے کسی دوسرے جادوگر کی چھڑی کے استعمال کرنے کا مشورہ دیا۔ میں نے ایسا ہی کیا مگر پوٹر کی چھڑی کے سامنے لوسیس کی چھڑی ٹوٹ گئی۔''

''میں اس کی کوئی وجہ نہیں بتا سکتا ہوں، میرے آقا......''

سنیپ اب والڈی مورٹ کی طرف نہیں دیکھ رہا تھا، اس کی سیاہ آنکھیں اب بھی بل کھاتے ہوئے اژدہے پر جمی ہوئی تھیں جو نادیدہ حفاظتی حصار میں تیر رہا تھا۔

''میں نے تیسری چھڑی تلاش کی، سیورس! ایلڈر چھڑی یعنی قسمت کی چھڑی! میں نے اسے اس کے پرانے مالک سے لے لیا۔ میں نے اسے ایلبس ڈمبل ڈور کی قبر سے نکال لیا......''

اب سنیپ نے والڈی مورٹ کی طرف دیکھا۔ سنیپ کا چہرہ پر موت کی سیاہی پھیل گئی تھی۔ یہ سنگ مرمر جیسا سفید اور اتنا ساکت تھا کہ جب وہ بولا تو یہ دیکھ کر صدمہ ہوا کہ ان کی سونی آنکھوں کے پیچھے کوئی زندہ تھا۔

''آقا! مجھے لڑکے کے پاس جانے دیں......''

''اس طویل رات میں جب میں جیت کے آخری منزل تک پہنچ گیا ہوں، میں نے یہاں بیٹھ کر کافی غور وخوص کیا۔'' والڈی مورٹ نے کہا اور اس کی آواز اب بڑبڑاہٹ میں بدل گئی۔ ''کافی غور کیا کہ ایلڈر چھڑی اس طرح کام کیوں نہیں کر رہی ہے جیسا کہ اس کی شہرت ہے، ایسا مانا جاتا ہے کہ یہ اپنے صحیح مالک کیلئے کرشماتی کام کرتی ہے پھر یہ میرے لئے ویسا کیوں نہیں کر رہی ہے......میرا خیال ہے کہ مجھے اب اس کا جواب مل گیا ہے......''

سنیپ بالکل خاموش رہا۔

''شاید تم یہ بات پہلے سے ہی جانتے ہو، سیورس؟ بالآخر تم نہایت چالاک اور سمجھدار ہو۔ تم ایک اچھے اور وفادار خدمت گزار رہے ہو، جو ہونے والا ہے، اس کیلئے مجھے واقعی گہرا رنج ہے......''

''آقا......''

''سیورس! ایلڈر چھڑی صحیح طور پر میری خدمت صرف اس لئے نہیں کر سکتی کیونکہ میں اس کا حقیقی مالک نہیں ہوں، ایلڈر چھڑی اس جادوگر کی ہوتی ہے جو اس کے پچھلے مالک کو مارتا ہے، تم نے ایلبس ڈمبل ڈور کو مارا تھا۔ سیورس! جب تک تم زندہ رہو گے، تب تک ایلڈر چھڑی کبھی بھی صحیح معنوں میں مجھے اپنا مالک تسلیم نہیں کرے گی......''

''میرے آقا......''سنیپ نے اپنی چھڑی اوپر کرتے ہوئے احتجاج کیا۔

''اس کے علاوہ کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے، سیورس!'' والڈی مورٹ نے کہا۔'' مجھے چھڑی کا مالک بننا ہی ہوگا، سیورس! پہلے چھڑی جیتوں گا پھر پوٹر کو جیتوں گا......''

والڈی مورٹ نے ایلڈر چھڑی ہوا میں لہرائی۔ سنیپ کو کچھ نہیں ہوا اور اس نے ایک لمحے کیلئے یہ سوچا کہ اسے معاف کر دیا گیا ہے لیکن اسی وقت والڈی مورٹ کا ارادہ ظاہر ہوگیا۔ ناگنی کا نادیدہ پنجرہ ہوا میں آگے لڑھک رہا تھا اور اسے سے پہلے کہ سنیپ چیخنے سے زیادہ کچھ کر پاتا اس کا سر اور کندھے نادیدہ پنجرے میں بند ہوگئے۔ پھر والڈی مورٹ مار باشی زبان میں پھنکارا۔

''جان سے مار ڈالو......''

ایک بھیانک چیخ سنائی دی۔ ہیری نے دیکھا کہ سنیپ کے بچا کھچا رنگ بھی اُڑ گیا تھا۔ یہ سفید ہوگیا اور اس کی سیاہ آنکھیں پھیل گئیں۔ ناگنی کے دانت اس کی گردن میں گڑ چکے تھے۔ وہ نادیدہ جادوئی پنجرے سے خود کو دور نہیں ہٹا پایا۔ اس کے گھٹنے لڑکھڑائے اور وہ زمین پر گر گیا۔

''مجھے اس کیلئے افسوس ہے۔'' والڈی مورٹ نے ٹھنڈے پن نے کہا۔

وہ جب مڑا تو اس کے چہرے پر کوئی رنج نہیں دکھائی دے رہا تھا، کوئی پچھتاوا نہیں تھا۔ اب اس جگہ سے باہر نکل کر مورچوں کو سنبھالنا ہوگا۔ بالآخر اس کے پاس ایک ایسی چھڑی تھی جو اس کے ہر حکم کی تعمیل کرنے پر مجبور ہوگئی ہے، اس نے اپنی چھڑی ناگنی کے پنجرے کی طرف کی جو سنیپ کو چھوڑ کر اوپر اُٹھ رہی تھی۔ سنیپ فرش پر گر گیا تھا اس کی گردن کے زخم سے تیزی سے خون بہہ رہا تھا۔ والڈی مورٹ بغیر مڑ کر دیکھے کمرے میں سے چلا گیا ناگنی کا بڑا نادیدہ پنجرہ اس کے پیچھے پیچھے تیرنے لگا۔

سرنگ میں واپس اور اپنے دماغ میں لوٹ کر ہیری نے اپنی آنکھیں کھولیں۔ اس کے ہاتھ سے خون نکل رہا تھا۔ خود کو چیخنے سے روکنے کیلئے کی گئی کوشش میں وہ اپنی انگلیاں چبا چکا تھا۔ اس نے صندوق اور دیوار کی درز میں سے جھانک کر اندر دیکھا۔ فرش پر سیاہ جوتوں میں ایک پاؤں اب بھی کانپ رہا تھا۔

''ہیری......'' ہرمائنی اس کے عقب میں بولی مگر وہ پہلے ہی اس صندوق پر اپنی چھڑی تان چکا تھا جو ان کا راستہ روکے ہوئے تھا۔ صندوق ہوا میں ایک انچ اوپر اُٹھا اور خاموشی سے ایک طرف ہٹ گیا۔ ہیری جتنی خاموشی سے ہوسکتا تھا، بغیر آواز کئے کمرے میں پہنچ گیا تھا۔

ہیری کو معلوم نہیں تھا کہ وہ ایسا کیوں کر رہا تھا؟ اور مرتے ہوئے آدمی کے پاس کیوں جا رہا تھا؟ اسے معلوم نہیں تھا کہ اسے کیسا محسوس ہوا جب اس نے سنیپ کے سفید چہرے کو دیکھا؟ سنیپ کی انگلیاں اس کے گردن کے زخم پر بہتے ہوئے خون کو روکنے کی کوشش کر رہی تھیں۔ ہیری نے اپنا غیبی چوغہ اتار دیا اور اس گرے ہوئے آدمی کی طرف دیکھا۔ جس سے وہ ہمیشہ نفرت کرتا آیا تھا،

شدید ترین نفرت......سنیپ کی چوڑی ہوتی ہوئی آنکھیں ہیری پر پڑیں، اور اس نے بولنے کی کوشش کی۔ ہیری اس کے اوپر جھکا اور سنیپ نے اس کے چوغے کے گریبان کو پکڑ کر اسے مزید نزدیک کھینچ لیا۔

سنیپ نے گلے سے ایک ایک بھیانک سسکتی ہوئی آواز نکلی۔

''اسے......لے......لو......اسے......لے......لو......''

سنیپ کے بدن سے خون کے علاوہ کچھ رس رہا تھا۔ چاندی جیسی نیلی، نہ گیس، نہ مائع جیسا سیال...... یہ اس کے منہ، کانوں اور آنکھوں سے باہر نکل رہا تھا۔ ہیری جانتا تھا کہ یہ کیا چیز تھی۔ مگر وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ وہ کیا کرے؟

ہر مائنی نے فوراً ہوا میں سے ایک پتلے منہ والی بوتل نمودار کی اور ہیری کے کانپتے ہوئے ہاتھوں میں تھما دی۔ ہیری نے چاندی جیسی چمکدار دھاگوں والے سیال کو اپنی چھڑی سے اُٹھا کر بوتل میں ڈلا۔ جب بوتل پوری بھر گئی اور سنیپ کو دیکھ کر ایسا لگا کہ اس میں اب خون نہیں بچا ہے تو ہیری کے چوغے پر اس کی پکڑ ڈھیلی پڑ گئی۔

''مم......مجھے......دیکھنا......''

سبز آنکھیں، ان سیاہ آنکھوں سے ملیں مگر ایک ہی پل بعد سیاہ آنکھوں کی گہرائیوں میں کوئی چیز غائب ہوگئی جس سے وہ سونی اور خالی ہوگئیں۔ ہیری کے ہاتھ کو تھامنے والا ہاتھ فرش پر گر گیا اور سنیپ کے بدن میں دوبارہ کوئی حرکت نہیں ہوئی......

☆☆☆☆

تینتیسواں باب

# آدھ خالص شہزادے کی کہانی

ہیری ابھی تک سنیپ کی بغل میں گھٹنوں کے بل بیٹھا ہوا تھا۔ وہ بس اس کی طرف گھورے جا رہا تھا۔ اسی وقت اچانک ایک اونچی، یخ بستہ اور سفاک آواز اتنے قریب سے آتی ہوئی سنائی دی کہ ہیری اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ بوتل کو اپنے ہاتھوں میں مضبوطی سے پکڑ لیا۔ اسے محسوس ہوا کہ والڈی مورٹ دوبارہ کمرے میں واپس لوٹ آیا تھا۔

والڈی مورٹ کی آواز دیواروں اور فرش سے ٹکرا کر گونج رہی تھی، پل بھر میں ہی ہیری سمجھ گیا کہ والڈی مورٹ جادو سے اپنی آواز اونچی کر کے ہوگورٹس اور آس پاس کے علاقے کے لوگوں سے کچھ کہہ رہا ہے۔ ہوگورٹس اور ہاگس میڈ میں لڑنے والے اس کی آواز کو اتنا ہی واضح سن سکتے تھے جیسے کہ وہ ان کے پاس کھڑا بول رہا ہو اور اس کی سانسیں ان کی گردنوں پر محسوس ہو رہی ہوں یعنی کہ وہ موت سے صرف ایک دھکے کے فاصلے پر کھڑا ہو......

اس کی ٹھنڈی یخ بستہ آواز آ رہی تھی۔

''تم لوگ بہادری سے لڑے ہو۔ لارڈ والڈی مورٹ بہادری سے لڑنے والوں کی قدر کرنا جانتا ہے......تم لوگوں کو بھاری نقصان ہوا ہے، اگر تم لوگ آئندہ بھی میری مخالفت کرو گے، مجھ سے بغاوت کرو گے تو تم سب ایک ایک کر کے مارے جاؤ گے۔ میں ایسا نہیں کرنا چاہتا ہوں، خالص خون کا ایک بھی قطرہ بہنا نقصان اور بربادی ہے......لارڈ والڈی مورٹ رحم دل ہے، میں اپنی فوج کو فوراً پیچھے ہٹنے کا حکم دیتا ہوں......تمہارے پاس ایک گھنٹے کا وقت ہے۔ اپنے مردہ لوگوں کو عزت اور احترام سے سمیٹ لو، انہیں کفن پہناؤ، اپنے زخمیوں کا علاج کرو......''

''ہیری پوٹر! اب میں براہ راست تم سے مخاطب ہوں۔ تم نے خود میرا سامنا کرنے کے بجائے اپنے دوستوں کو اپنی خاطر مرنے دیا۔ میں تاریک جنگل میں ایک گھنٹے تک تمہارا انتظار کروں گا۔ اس ایک گھنٹے میں اگر تم میرے پاس نہیں آئے، اگر تم نے خود کو میرے حوالے نہ کیا تو جنگ دوبارہ شروع ہو جائے گی۔ ہیری پوٹر! اس بار میں خود لڑنے آؤں گا اور تمہیں پکڑ لوں گا پھر میں ہر اس بچے ہوئے آدمی، عورت اور بچے کو سزا دوں گا جس نے تمہیں مجھ سے بچانے کی کوشش کی تھی......صرف ایک گھنٹہ!''

رون اور ہرمائنی دونوں نے ہی تیزی سے اپنے سر ہلا کر ہیری کی طرف دیکھا۔

''اس کی بات پر توجہ مت دو......''

''سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔'' ہرمائنی نے ملتجیانہ لہجے میں کہا۔ ''چلو! سکول واپس چلتے ہیں۔ اگر وہ تاریک جنگل میں ہے تو ہمیں کوئی نئی حکمت عملی سوچنا ہو گی......''

ہرمائنی نے سنیپ کی لاش کی طرف دیکھا پھر تیزی سے سرنگ کے دہانے میں پہنچ گئی، رون اس کے پیچھے گیا، ہیری نے غیبی چوغہ اُٹھا کر سنیپ کی طرف دیکھا۔ وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ کیا محسوس کر رہا تھا؟ اسے تو صرف اس بات کا صدمہ تھا کہ سنیپ کو اس طریقے سے، اس وجہ سے مار دیا گیا تھا......

وہ سرنگ کے دہانے میں لوٹ گیا اور پھر وہ رینگتے رینگتے سکول کی طرف بڑھنے لگے۔ ان میں سے کسی نے آپس میں کوئی بات نہیں کی۔ ہیری سوچ رہا تھا کہ کیا رون اور ہرمائنی کے دماغ میں بھی والڈی موورٹ کی آواز اسی طرح گونج رہی تھی جس طرح اس کی سماعت میں گونج رہی تھی۔

'تم نے خود میرا سامنا کرنے کے بجائے اپنے دوستوں کو اپنی خاطر مرنے دیا ہے۔ میں تاریک جنگل میں ایک گھنٹے تک تمہارا انتظار کروں گا......ایک گھنٹہ......'

سکول کے سامنے والے صحن میں چھوٹے چھوٹے سے کافی ڈھیر دکھائی دے رہے تھے۔ صبح کا اجالا پھوٹنے میں قریباً ایک گھنٹہ ہی باقی رہ گیا تھا مگر ابھی بھی گہرا اندھیرا تھا۔ وہ تینوں جلدی سے پتھر کی سڑھیوں کی طرف بڑھے۔ چھوٹی کشتی کی شکل کا ایک گینڈا ان کے سامنے پڑا ہوا تھا۔ اس کے علاوہ گراپ یا اس کے حملہ آور کا کوئی نام ونشان نہیں تھا۔

سکول میں غیر معمولی خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ اب روشنی کی چمک والے دھماکے یا چیخ و پکار کچھ بھی نہیں تھا۔ ویران بیرونی ہال کا فرش خون سے لت پت تھا۔ سنگ مرمر اور لکڑی کے اکھڑے ہوئے تختوں کے ٹکڑوں کے ساتھ نگینے ابھی تک فرش پر چاروں طرف بکھرے پڑے تھے۔ جنگلے کا کچھ حصہ بھی ٹوٹ چکا تھا۔

''سب لوگ کہاں چلے گئے ہیں؟'' ہرمائنی نے سرگوشی نما لہجے میں پوچھا۔

رون بڑے ہال کی طرف جانے والے راستے پر سب سے آگے گیا۔ ہیری دروازے پر ہی رُک گیا۔ فریقی میزیں اب وہاں نہیں تھیں، ہال میں ہجوم جمع تھا۔ بچے ہوئے لوگ ٹکڑیوں کی شکل میں ایک دوسرے کے گلے میں بانہیں حائل کئے ہوئے کھڑے تھے۔ میڈم پامفری اور ان کے مددگار اونچے چبوترے پر زخمیوں کا علاج کر رہے تھے۔ ہوگورٹس کا واحد قنطورس استاد فائرنز بھی زخمیوں شامل تھا اور اس کے پٹھوں سے خون بہہ رہا تھا۔ وہ لیٹا ہوا کانپ رہا تھا اور اُٹھ نہیں پا رہا تھا۔

ہال کے وسط میں ایک قطار میں لاشیں رکھی ہوئی تھیں۔ ہیری فریڈ کی لاش کی طرف نہیں دیکھ پا رہا تھا کیونکہ اس کا خاندان اسے

گھیرے ہوئے تھا۔ جارج اس کے سر کے پاس گھٹنوں کے بل جھک کر بیٹھا ہوا تھا، مسز ویزلی فریڈ کے سینے پر لیٹی ہوئی ہچکیاں بھر رہی تھیں، ان کا بدن کانپ رہا تھا۔ مسٹر ویزلی اپنی بیوی کے بال سہلا کر تسلی دینے کی کوشش کر رہے تھے اور خود ان کے رخساروں پر بھی آنسو بہہ رہے تھے۔

ہیری سے ایک لفظ کہے بغیر رون اور ہرمائنی اس سے دور چلے گئے۔ ہیری نے ہرمائنی کو جینی کے پاس جا کر اسے گلے لگاتے ہوئے دیکھا جس کا چہرہ سوجا اور آنسوؤں سے بھیگا ہوا تھا۔ رون، بل، فلیور اور پرسی کے پاس پہنچ گیا جس نے رون کے گلے میں بازو ڈال دیئے۔ جب جینی اور ہرمائنی باقی لوگوں کے زیادہ قریب پہنچیں تو ہیری کو فریڈ کے پہلو میں پڑی ہوئی دوسری لاشیں دکھائی دیں۔ ریمس اور ٹونکس۔ وہ زرد، ساکت اور خاموش دکھائی دے رہے تھے جیسے اندھیری، جادوئی چھت کے نیچے سو رہے ہوں۔

جب ہیری لڑکھڑاتے ہوئے دروازے سے دور گیا تو بڑا ہال دور اُڑتا ہوا، چھوٹا ہوتا ہوا اور سکڑتا ہوا محسوس ہوا۔ وہ سانس نہیں لے سکتا تھا۔ وہ کسی اور لاش کی طرف دیکھنے کی ہمت نہیں کر سکتا تھا۔ وہ نہیں دیکھنا چاہتا تھا کہ اس کی خاطر اور کس کس نے اپنی جان قربان کر دی تھی۔ وہ ویزلی گھرانے کے افراد کے پاس جانے یا ان سے نظریں ملانے کی ہمت نہیں کر سکتا تھا۔ اگر وہ خود کو پہلے ہی والڈی مورٹ کے حوالے کر دیتا تو فریڈ کبھی نہ مرتا......

وہ مڑا اور سنگ مرمر کی سڑھیوں پر دوڑ لگا کر اوپر جانے لگا۔ لوپن، ٹونکس......اس نے انہیں محسوس نہ کرنے کی کوشش کی......وہ چاہتا تھا کہ وہ اپنے دل کو پھاڑ دے، وہ اپنے اندر کے ہر اس حصے سے چھٹکارا پانا چاہتا تھا جو بری طرح چیخ رہا تھا...... چلا رہا تھا......

سکول بالکل خالی تھا۔ ایسا محسوس ہوتا تھا کہ بھوت بھی غمزدہ لوگوں کے پاس بڑے ہال میں چلے گئے تھے۔ ہیری بغیر رُکے بھاگا۔ اس کے ہاتھ میں سنیپ کے آخری خیالوں سے بھری ہوئی شیشے کی بوتل تھی، اس نے اس وقت تک اپنی رفتار کم نہیں کی جب تک کہ وہ ہیڈ ماسٹر کے دفتر کے سامنے پہرا دینے والے عفریت کے مجسمے کے پاس نہیں پہنچ گیا۔

''شناخت؟''

''ڈمبل ڈور......'' ہیری نے بغیر سوچے سمجھے کہہ دیا کیونکہ وہ ان سے ہی تو ملنا چاہتا تھا۔ اسے حیرت ہوئی کہ جب عفریت ایک طرف ہٹ گیا اور اس نے پیچھے چھپی ہوئی بل دار سیڑھیوں کو ظاہر کر دیا۔ جب ہیری تیزی سے دائروی دفتر میں داخل ہوا تو اسے ایک تبدیلی دکھائی دی۔ دیواروں پر چاروں طرف جو فریم لٹکے رہتے تھے وہ اب خالی تھے۔ ایک بھی ہیڈ ماسٹر یا ہیڈ مسٹرس ان میں موجود دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ ہونے والے حادثات کو زیادہ قریب سے دیکھنے کیلئے سکول کی دوسری تصویروں میں جا چکے تھے۔

ہیری نے بدحواسی کے عالم میں ڈمبل ڈور کی خالی تصویر والے فریم کو دیکھا جو ہیڈ ماسٹر والی اونچی کرسی کے ٹھیک پیچھے دیوار پر لگا ہوا تھا۔ پھر کچھ لمحوں بعد اس نے پشت گھما لی، پتھر کا منقش 'تیشہ یادداشت' اسی الماری میں پڑا ہوا دکھائی دے رہا تھا جہاں وہ ہمیشہ رکھا

ہوا ملتا تھا۔ ہیری خاموشی سے اسے اُٹھا کر میز تک لایا اور اپنے سامنے رکھ دیا۔ اس نے سنیپ کی یادوں والی بوتل کھولی اور چمکتا ہوا محلول تیشہ یادداشت میں ڈال دیا۔ اس نے پتھر کے کناروں پر منقش ابھری ہوئی علامتوں کی طرف گھور کر دیکھا۔ اس وقت کسی دوسرے کے دماغ میں جانا فرحت بخش ثابت ہوگا؟ سنیپ نے اس کیلئے جو بھی چھوڑا ہوگا وہ اس کے اپنے خیالوں سے بڑھ کر برا تو نہیں ہوسکتا تھا۔ چاندی جیسی سفید یادیں تیشہ یادداشت پر گھومتی رہیں، لاپروائی اور دستبرداری جیسے احساس کے ہیری نے بغیر جھجکے تیشہ یادداشت میں غوطہ لگا دیا، جیسے اس سے اس کا غم کچھ کم ہو جائے گا۔

وہ کھلی ہوئی دھوپ میں پہنچ گیا اور اس کے پیر گرم زمین پر پڑے۔ سیدھے کھڑے ہونے پر اس نے دیکھا کہ وہ ایک کھیل کے میدان میں ہے جو قریباً ویران تھا۔ دور آسمان میں ایک بڑی چمنی دکھائی دے رہی تھی۔ دو لڑکیاں آگے پیچھے جھول رہی تھیں اور ایک دبلا پتلا لڑکا جھاڑیوں کی اوٹ میں چھپا بیٹھا انہیں دیکھ رہا تھا۔ اس کے بال سیاہ اور بہت لمبے تھے اور کپڑے بدرنگ تھے، بہت چھوٹی پتلون، گندا اور قد سے بڑا کوٹ جو شاید کسی بڑے آدمی کے ماپ تھا۔ کرتے جیسی ایک عجیب سی شرٹ......

ہیری اس لڑکے قریب پہنچ گیا۔ سنیپ نو دس سال سے زیادہ بڑا نہیں دکھائی دے رہا تھا۔ زرد، چھوٹا اور دبلا پتلا۔ اس کے پتلے چہرے پر لالچ صاف دکھائی دے رہی تھی۔ جب وہ چھوٹی لڑکی کو اس کی بڑی بہن سے زیادہ اونچا جھولتا ہوا دیکھ رہا تھا۔

''للّی ایسا مت کرو......'' بڑی بہن چیختی ہوئی بولی۔

مگر لڑکی نے جھولنے کو کھمبے کی اونچائی پر لے جا کر چھوڑ دیا اور زور سے ہنستی ہوئی آسمان کی طرف اُڑنے لگی۔ وہ ہنستی جا رہی تھی اور زمین پر گرنے کے بجائے وہ سرکس کے کسی فنکار کی طرح ہوا میں اُڑی اور کافی دیر بعد بہت ہلکے سے زمین پر اتر گئی۔

''ممی نے تم نے کہا تھا کہ ایسا مت کرنا......''

پٹونیہ نے سینڈل کی ایڑھی زمین پر گھسیٹ کر اپنا جھولا روکا، جس سے سخت زمین پر گھسٹنے کی تیز آواز گونجی۔ پھر وہ اپنے کولہوں پر ہاتھ رکھ کر جھولے سے کود ی۔

''ممی نے کہا تھا کہ تمہیں اس کی اجازت نہیں ہے، للّی!''

''مگر مجھے تو کچھ نہیں ہوا، ہے نا؟'' للّی نے اب بھی ہنستے ہوئے کہا۔ ''تیونی! اسے دیکھو! دیکھو میں اور کیا کر سکتی ہوں؟''

پٹونیہ نے چاروں طرف دیکھا۔ کھیل کے میدان میں ان کے سوا اور کوئی نہیں تھا۔ سوائے سنیپ کے، مگر لڑکیوں کو یہ بات معلوم نہیں تھی۔ للّی نے اسی جھاڑی سے گرا ہوا ایک پھول اُٹھایا جس کے پیچھے سنیپ چھپا ہوا تھا۔ پٹونیہ آگے آئی، یہ واضح تھا کہ وہ تجسس اور ناپسندیدگی کے درمیان جھول رہی تھی۔ للّی نے انتظار کیا جب کہ پٹونیہ اس کے بالکل قریب نہیں پہنچ گئی۔ وہ اب صاف دیکھ سکتی تھی پھر اس نے اپنی ہتھیلی آگے بڑھا دی۔ پھول اب بھی وہاں رکھا ہوا تھا لیکن اب وہ کسی روبوٹ والے کھلونے کی مانند اپنی پنکھڑیاں کھول رہا تھا اور بند کر رہا تھا۔

''اسے چھوڑو......'' پتونیہ چیخی۔

''اس سے تمہیں کیا تکلیف ہو رہی ہے۔'' للّی نے منہ بسور کر کہا مگر اس نے پھول والی مٹھی کو بند کر کے واپس اسے زمین پر پھینک دیا تھا۔

''یہ صحیح نہیں ہے۔'' پتونیہ نے کہا مگر اس کی آنکھیں پھول کے پیچھے پیچھے زمین تک گئی اور اسی پر جمی رہیں۔ ''تم یہ کیسے کرتی ہو؟'' اس نے کہا اور اس کی آواز میں حسرت کی جھلک صاف محسوس ہوئی۔

''یہ تو واضح ہے، ہے نا؟'' سنیپ اب خود کو روک نہیں پایا اور جھاڑیوں کے پیچھے سے کود کر باہر آ گیا۔ پتونیہ چیختی ہوئی جھولوں کی طرف بھاگی مگر للّی حیران ہونے کے باوجود وہیں کھڑی رہی۔ ایسا محسوس ہوا کہ اب سنیپ کو افسوس ہو رہا تھا کہ وہ سامنے کیوں آ گیا؟ اس کے زرد رخساروں پر گلابی پن پھیلا جب اس نے للّی کی طرف دیکھا۔

''کیا واضح ہے......؟'' للّی نے معصومیت سے پوچھا۔

سنیپ کے چہرے پر گھبرائے ہوئے اشتیاق کے تاثرات پھیلے ہوئے تھے۔ جھولوں کے پاس چکر کاٹتی ہوئی پتونیہ پر ایک نظر ڈالنے کے بعد اس نے دھیمی آواز میں کہا۔ ''میں جانتا ہوں کہ تم کیا ہو؟''

''تمہاری بات کا کیا مطلب ہے؟''

''تم......تم جادوگرنی ہو۔'' سنیپ نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

مگر وہ برا مان گئی۔

''کسی کے بارے میں یہ کہنا اچھی بات نہیں ہے۔''

وہ مڑی اور ہوا میں اپنی ناک اونچی کر کے اپنی بہن کی طرف چل دی۔

''نہیں......'' سنیپ نے کہا۔ اس کا چہرہ اب زیادہ سرخ ہو گیا تھا۔ ہیری نے سوچا کہ وہ اپنا بیہودہ کوٹ اتار کیوں نہیں رہا ہے، شاید اس لئے کہ وہ اس کے نیچے والے بدنما کرتے کو ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا۔ وہ لڑکیوں کے تعاقب میں گیا اس وقت وہ بڑی چمگادڑ جیسا دکھائی دے رہا تھا جیسے رات کے ابتدائی حصے میں سکول سے فرار ہوتے ہوئے دکھائی دیا تھا۔

دونوں بہنوں نے اسے غور سے دیکھا۔ دونوں کو وہ پسند نہیں آیا اور دونوں جھولے کی ایک کھمبے کو پکڑے کھڑی تھیں جیسے وہ سب سے محفوظ جگہ ہو۔

''تم ہو......'' سنیپ نے للّی سے دوبارہ کہا۔ ''تم جادوگرنی ہو، میں تمہیں کچھ عرصے سے دیکھ رہا ہوں مگر اس میں کوئی غلط بات نہیں ہے، میری ممی بھی جادوگرنی ہے اور میں بھی جادوگر ہوں۔''

پتونیہ کی ہنسی ٹھنڈے پانی جیسی تھی۔

’’جادوگر......‘‘ وہ چیخی، اس کی ہمت اب لوٹ آئی تھی کیونکہ وہ اس کی غیر متوقع طور پر ظاہر ہونے پر جس خوف میں مبتلا ہوگئی تھی، وہ اب اس کے حصار سے باہر نکل آئی تھی۔ ’’میں جانتی ہوں کہ تم کون ہو؟ تم سنیپ لڑکے ہو۔ یہ دریا کے کنارے سپنرز اینڈ والی سڑک پر رہتا ہے۔‘‘ اس نے للّی سے کہا اور اس کے انداز سے یہ واضح ہو رہا تھا کہ سنیپ کے رہنے کی جگہ کوئی خاص اچھی نہیں تھی۔ ’’تم ہماری جاسوسی کیوں کر رہے ہو؟‘‘

’’جاسوسی نہیں کر رہا ہوں۔‘‘ گندے بالوں والا سنیپ تیز دھوپ میں پریشان دکھائی دے رہا تھا۔ ’’تمہاری جاسوسی کرنے کا تو سوال نہیں ہے۔‘‘ اس نے غصے سے کہا۔ ’’کیونکہ تم ایک ماگلو ہو......‘‘

حالانکہ پٹونیہ اس لفظ کا مطلب نہیں سمجھی مگر سنیپ کے بولنے کے انداز سے سمجھنے میں کوئی غلطی نہیں ہوسکتی تھی کہ یہ لفظ اچھے معنی نہیں رکھتا تھا۔

’’للّی! چلو ہم واپس چلتے ہیں۔‘‘ اس نے تیکھی آواز میں کہا۔ للّی نے فوراً اپنی بہن کا کہنا مان لیا اور چلتے چلتے سنیپ پر غصیلی نظر ڈالی۔ جب میدان کے سرحد سے باہر نکلیں تو سنیپ وہیں کھڑا کھڑا انہیں دیکھتا رہ گیا۔ اب سنیپ کے اردگرد ہیری کے علاوہ اور کوئی نہیں بھی تھا۔ وہ سنیپ کی مایوسی کو سمجھ سکتا تھا۔ وہ سمجھ سکتا تھا کہ سنیپ کچھ عرصے سے اس لمحے کیلئے منصوبہ بنا رہا تھا مگر سب کچھ اس کی توقع کے برخلاف گڑبڑ ہوگیا تھا۔

منظر اوجھل ہوگیا اور اس سے پہلے ہیری سمجھ پاتا، ایک دوسرا منظر نمودار ہوگیا۔ اب وہ درختوں کے چھوٹے جھرمٹ میں تھا۔ وہ درختوں کے درمیان چھنتی ہوئی دھوپ میں چمکتے ہوئے دریا کو بہتا ہوا دیکھ رہا تھا۔ درختوں کے سائے کے نیچے والی جگہ ٹھنڈی اور ہوادار تھی۔ وہاں دو بچے ایک دوسرے کے آمنے سامنے پاؤں باندھ کر بیٹھے ہوئے تھے۔ سنیپ نے اب اپنا کوٹ اتار دیا تھا، اس کا عجیب کرتا کم روشنی میں اتنا عجیب نہیں لگ رہا تھا۔

’’......اور اگر کوئی سکول سے باہر جادو کرتا ہے تو محکمہ جادو اسے سزا دے سکتا ہے، اسے تنبیہی خطوط ملتے ہیں۔‘‘

’’لیکن میں نے تو سکول سے باہر جادو کیا ہے۔‘‘

’’ہم نے کوئی غلط کام نہیں کیا ہے، ہمارے پاس اب تک چھڑی نہیں تھی۔ بچپن کی باتوں کو معاف کر دیا جاتا ہے کیونکہ تب کوئی خود کو روک نہیں سکتا ہے مگر گیارہ سال کا ہونے کے بعد......‘‘ اس نے احمقانہ انداز میں اپنا سر ہلایا۔ ’’جب وہ باقاعدہ جادو کی تربیت دیتے ہیں تو بہت ہوشیار رہنا پڑتا ہے......‘‘

ہلکی خاموشی چھائی رہی۔ للّی نے ایک ٹوٹی ٹہنی اُٹھا کر ہوا میں گھمائی۔ ہیری جانتا تھا کہ للّی اس سے چنگاریاں نکلنے کا تصور کر رہی تھی، پھر اس نے ٹہنی نیچے گرا دی اور لڑکے کی طرف جھک کر بولی۔ ’’یہ سچ ہے، ہے نا؟ یہ کوئی مذاق تو نہیں ہے؟ پٹونیہ کہتی ہے کہ تم مجھ سے جھوٹ بول رہے ہو۔ پٹونیہ کہتی ہے کہ ہوگورٹس جیسی کوئی جگہ نہیں ہے، یہ اصلی ہے، ہے نا؟‘‘

''یہ ہمارے لئے اصلی ہے۔''سنیپ نے کہا۔''اس کیلئے نہیں..... ہمیں خط ضرور ملیں گے، صرف تمہیں اور مجھے!''

''سچ مچ......؟''للّی نے بڑبڑا کر کہا۔

''یقیناً......''سنیپ نے کہا۔ غلط طریقے سے کٹے بالوں اور عجیب کپڑوں کے باوجود وہ متاثر کن دکھائی دے رہا تھا اور اسے اپنی قسمت پر پورا یقین محسوس ہو رہا تھا۔

''اور کیا یہ خط الّو لے کر آئے گا؟''للّی نے اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا۔

''عام طور پر الّو ہی ڈاک لے کر آتے ہیں۔''سنیپ نے کہا۔''مگر تم ماگلو گھرانے میں پیدا ہوئی ہو، اس لئے سکول سے کوئی آ کر تمہارے ماں باپ کو سمجھائے گا۔''

''کیا ماگلو گھرانے میں پیدا ہونے سے کوئی فرق پڑتا ہے؟''

سنیپ جھجکا۔ اس کی سیاہ آنکھیں اُداسی سے سبزی مائل آنکھوں والے زرد چہرے اور گہرے سرخ بالوں پر گھومیں۔

''نہیں......''اس نے کہا۔''اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے۔''

''اچھی بات ہے۔''للّی نے اطمینان کی سانس لیتے ہوئے کہا۔ یہ ظاہر تھا کہ وہ اس بارے میں پریشانی محسوس کر رہی تھی۔

''تم میں بہت جادو چھپا ہوا ہے۔''سنیپ نے کہا۔''میں نے دیکھا ہے، میں تمام عرصہ تمہیں دیکھتا رہا ہوں......''

اس کی آواز کھو گئی۔ للّی اس کی بات بالکل نہیں سن رہی تھی بلکہ وہ گرے ہوئے پتوں پر لیٹ کر اب اوپر درختوں کے گھنے پتوں والی چھت سے محظوظ ہو رہی تھی۔ سنیپ نے اسے ویسی ہی للچائی ہوئی نظروں سے دیکھا، جن نظروں سے میدان میں دیکھا تھا۔

''اور تمہارے گھر میں اب کیسی صورت حال ہے؟''للّی نے پوچھا۔

سنیپ کی آنکھوں کے درمیان ہلکی سی سلوٹ نمودار ہو گئی۔

''اچھی ہی ہے۔''اس نے جواب دیا۔

''اب وہ اس بارے میں بحث تو نہیں کر رہے ہیں؟''

''اوہ ہاں! وہ اب بھی بحث کر رہے ہیں۔''سنیپ نے کہا۔ اس نے مٹھی بھر پتے اُٹھائے اور انہیں الگ الگ توڑنے لگا۔ حالانکہ اسے معلوم نہیں تھا کہ وہ کیا کر رہا تھا؟''مگر اس میں زیادہ وقت نہیں لگے گا اور میں چلا جاؤں گا۔''

''کیا تمہارے ڈیڈی کو جادو پسند نہیں ہے؟''

''انہیں کوئی بھی چیز زیادہ پسند نہیں ہے۔''سنیپ نے کہا۔

''سیورس......''

للّی کے منہ سے اپنا نام سن کر سنیپ کے چہرے پر ہلکی سی مسکان پھیل گئی۔

''ہاں؟''

''مجھے روح کھچڑوں کے بارے میں پھر سے بتاؤ۔''

''تم ان کے بارے میں کیوں جاننا چاہتی ہو؟''

''اگر میں سکول سے باہر جادو کرتی ہوں تو......''

''اس کیلئے تمہیں روح کھچڑوں کے حوالے نہیں کیا جائے گا۔ روح کھچڑ تو ان لوگوں کے لئے ہوتے ہیں جو واقعی برے کام کرتے ہیں۔ وہ جادوگروں کی جیل اژقبان کے پہرے دار ہیں۔ تم اژقبان تھوڑی بھیجی جاؤ گی، تم تو بہت......''

اس کا چہرہ ایک بار پھر گلابی پڑ گیا تھا اور وہ پھر سے پتے توڑنے لگا۔ اسی وقت پیچھے سے ہلکی سی سرسراہٹ ابھری، جسے سن کر سنیپ گھوم گیا۔ پتونیہ ایک درخت کے پیچھے کھڑی تھی اور اس کے پاؤں کے نیچے کا پتھر سرک گیا تھا۔

''تیونی!......'' للّی نے کہا اور اس کی آواز میں حیرانگی اور استقبال کرنے ملی جلی آمیزش تھی مگر سنیپ اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

''اب جاسوسی کون کر رہا ہے؟'' وہ چیخ کر بولا۔ ''تم کیا چاہتی ہو؟''

پتونیہ پکڑے جانے پر دہشت زدہ سی ہو گئی تھی اور ہانپ رہی تھی۔ ہیری دیکھ سکتا تھا کہ وہ کوئی چبھتا ہوا طعنہ مارنے کیلئے بے قرار دکھائی دے رہی تھی۔

''ویسے تم یہ کیا پہنے ہوئے ہو'' اس نے سنیپ کے سینے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ''اپنی ماں کی قمیض؟''

کڑاک کی آواز آئی اور پتونیہ کے سر کے اوپر والی ایک شاخ ٹوٹ کر گر گئی۔ للّی چیخ اُٹھی۔ شاخ پتونیہ کے کندھے پر گری جس سے وہ لڑکھڑا کر پیچھے کی طرف گر گئی اور رونے لگی۔

''تیونی......''

مگر اس وقت تک پتونیہ نے دوڑ لگا دی تھی۔ للّی سنیپ کی طرف مڑی۔

''یہ کام تم نے کیا تھا؟''

''نہیں......'' وہ ناراض بھی تھا اور ڈرا ہوا بھی دکھائی دے رہا تھا۔

''تم نے ہی کیا تھا......'' وہ اس سے دور جا رہی تھی۔ ''تم نے ہی کیا تھا، تم نے ہی اسے چوٹ پہنچائی۔''

''نہیں، نہیں، میں نے کچھ نہیں کیا......''

مگر اس کے جھوٹ پر للّی کو بھروسہ نہیں ہوا۔ سنیپ پر غصے بھری آخری نظر ڈالتے ہوئے وہ اپنی بہن کے تعاقب میں درختوں کے جھرمٹ سے دور دور بھاگ گئی۔ سنیپ کھڑا غمگین اور اُداسی بھری نظروں سے اس کی طرف دیکھتا رہا۔

منظر ایک بار پھر بدل گیا۔ ہیری نے چونک کر اپنے اردگرد دیکھا۔ وہ پلیٹ فارم نمبر پونے دس پر کھڑا تھا۔ سنیپ اپنے کندھے

جھکائے ہوئے اس کے قریب ہی کھڑا تھا۔ وہ ایک پتلے زرد چہرے والی اور ایک بدمزاج دکھائی دینے والی عورت کے ساتھ کھڑا تھا۔ جس کا چہرہ سے کافی حد تک ملتا جلتا تھا۔ سنیپ کچھ دور کھڑے چار افراد والے گھرانے کو گھور رہا تھا۔ دونوں بہنیں اپنے ماں باپ سے دور کھڑی تھیں للّی اپنی بہن سے منت سماجت کر رہی تھی۔ ہیری سننے کیلئے زیادہ نزدیک چلا گیا۔

''...... مجھے افسوس ہے، تیونی! مجھے افسوس ہے، سنو!'' اس نے اپنی بہن کا ہاتھ پکڑ لیا اور اسے مضبوطی سے پکڑے رکھا حالانکہ پٹونیہ نے اسے چھڑانے کی کوشش کی۔ ''ایک بار میں وہاں پہنچ جاؤں...... نہیں سنو تیونی! ایک بار میں وہاں پہنچ جاؤں تو میں پروفیسر ڈمبل ڈور کے پاس جا کر ان سے کہوں گی کہ وہ اپنا فیصلہ بدل دیں......''

''میں...... نہیں...... جانا...... چاہتی!'' پٹونیہ نے کہا اور اس نے اپنی بہن کی گرفت سے ہاتھ چھڑا لیا۔ ''تم سوچتی ہو کہ میں کسی حماقت بھرے ماحول میں جانا چاہتی ہوں اور یہ پاگل پن بھرا......''

پٹونیہ کی زرد آنکھیں پلیٹ فارم پر چاروں طرف گھومیں، بلیاں اپنے مالکوں کی بانہوں میں میاؤں میاؤں کر رہی تھیں۔ پنجرے میں بند الّو ایک دوسرے کو دیکھ کر پھڑ پھڑا رہے تھے اور شور مچا رہے تھے۔ اس نے طلباء کو دیکھا جس میں سے کچھ لمبے، سیاہ چوغوں میں تھے اور سرخ بھاپ اگلتے ہوئے انجن والی ریل گاڑی میں صندوق رکھ رہے تھے یا گرمیوں کی چھٹیوں کے بعد خوشی بھری چیخ و پکار سے اپنے دوستوں کا استقبال کر رہے تھے۔

''...... تمہیں لگتا ہے کہ میں بھی پاگل بننا چاہتی ہوں۔''

للّی کی آنکھیں آنسوؤں سے تر تھیں جب پٹونیہ اپنے ہاتھ کو چھڑانے میں کامیاب ہو گئی تھی۔

''تم جانتی ہو، میں پاگل نہیں ہوں۔'' للّی نے کہا۔ ''کتنا سنگین الزام لگایا ہے؟''

''تم وہیں جا رہی ہو۔'' پٹونیہ نے لطف اندوز ہوتے ہوئے کہا۔ ''پاگلوں کے خاص سکول میں۔ تم اور وہ سنیپ لڑکا...... پاگل ہو، عجیب ہو، تم دونوں ہی...... یہ اچھی بات ہے کہ تمہیں صحت مند لوگوں سے الگ کیا جا رہا ہے، ہماری حفاظت کیلئے...... اچھی بات ہے۔''

للّی نے اپنے ماں باپ کی طرف دیکھا جو پلیٹ فارم پر چاروں طرف دیکھ دیکھ کر لطف اندوز ہو رہے تھے اور اس حیرت انگیز منظر کو اپنی یادداشت میں سمونے کی کوشش کر رہے تھے۔ اس نے ایک بار پھر اپنی بہن کی طرف دیکھا اور اس بار اس کی آواز بڑی دھیمی اور تشویش بھری تھی۔

''یہ تمہیں اس وقت پاگلوں کا سکول نہیں لگا تھا جب تم نے اس کے ہیڈ ماسٹر کو خط لکھ کر درخواست کی تھی کہ وہ تمہیں بھی میرے ساتھ داخلہ دیں......''

پٹونیہ کا چہرہ سرخ ہو گیا۔

''درخواست......میں نے کوئی درخواست نہیں کی تھی۔''

''میں نے اس کا جواب دیکھا تھا۔ وہ بہت مخلصانہ تھا......''

''تمہیں وہ نہیں پڑھنا چاہئے تھا۔'' پتونیہ نے دھیمی آواز میں کہا۔'' وہ میرا ذاتی خط تھا......تم نے کیسے......؟''

للّی نے کچھ دور کھڑے سنیپ پر اچٹتی نگاہ ڈال کر راز فاش کر دیا تھا۔ پتونیہ نے گہری آہ بھری۔''اس لڑکے کو کیسے پتہ چلا؟ تم اور وہ لڑکا میرے کمرے کی جاسوسی کر رہے تھے؟''

''نہیں......جاسوسی نہیں......'' اب للّی نے دفاعی انداز میں کہہ رہی تھی۔''سیورس نے جب لفافہ کھلا دیکھا تو اسے یقین ہی نہیں ہوا کہ کوئی ماگلو ہوگورٹس سے رابطہ کر سکتا ہے، بس اتنی سی بات ہے، وہ کہتا ہے کہ ضرور محکمہ ڈاک میں بھی جادوگر پوشیدہ طور پر کام کر رہے ہوں گے، تبھی ایسا ہوا ہوگا......''

''یہ صاف دکھائی دے رہا ہے کہ جادوگر ہر جگہ اپنی ناک گھساتے ہیں۔'' پتونیہ نے ناگواری سے کہا۔اس کا چہرہ جتنا زرد تھا اب اتنا ہی سرخ ہو گیا تھا۔'' پاگل......''اس نے اپنی بہن سے تیزی سے کہا اور اپنے ماں باپ کی طرف بھاگتی ہوئی چلی گئی۔

منظر دوبارہ بدل گیا۔سنیپ ہوگورٹس ایکسپریس کی ایک راہداری میں تیزی سے جا رہا تھا جب وہ ایک دیہات سے دھڑ دھڑاتی ہوئی گزر رہی تھی۔ اس نے سکول کا چوغہ پہن لیا تھا۔شاید اپنے بدنما اور بدہیئت ماگلو کپڑوں کو اتارنے کے پہلے موقع سے فائدہ اُٹھا لیا تھا۔ بالآخر وہ ایک کمپارٹمنٹ کے باہر رُک گیا۔جس میں کچھ جھگڑالو لڑکے بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔کھڑکی کے پاس والے کونے میں للّی جھکی بیٹھی تھی، اس کا چہرہ کھڑکی کے شیشے سے ٹیک لگائے ہوئے تھا۔

سنیپ نے کمپارٹمنٹ کا دروازہ کھولا اور للّی کے سامنے جا کر بیٹھ گیا۔للّی نے سر اُٹھا کر اس کی طرف دیکھا اور پھر کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی۔ وہ رو رہی تھی۔

''میں تم سے بات کرنا نہیں چاہتی ہوں۔''اس نے رندھے ہوئے لہجے میں کہا۔

''کیوں نہیں......؟''

''تیونی مجھ پر برہم...... برہم ہو گئی ہے کیونکہ ہم نے اس کا ڈمبل ڈور والا خط پڑھ لیا تھا۔''

''تو اس سے کیا ہوا؟''

للّی نے گہری ناپسندیدگی سے اس کی طرف دیکھا۔

''وہ میری بہن ہے......''

''وہ تو صرف ایک ماگ......'' وہ فوراً سنبھل گیا۔للّی اپنی آنکھیں پونچھنے میں اتنی مصروف تھی کہ اس نے اس کی بات سنی نہیں تھی۔

''مگر ہم وہاں جا رہے ہیں!'' اس نے کہا اور اپنی آواز میں خوشی کے احساس کو چھپا نہیں پایا۔ ''کتنا شاندار ہے، ہم ہوگورٹس جا رہے ہیں......''

للّی نے سر ہلایا، اپنی آنکھیں پونچھ دیں اور غمگین ہونے کے باوجود مسکرائی۔

''تم سلے درن میں رہو گی تو اچھا رہے گا۔'' سلے درن نے کہا۔ اب اس کا اشتیاق بڑھ گیا تھا کیونکہ للّی کا مزاج تھوڑا ٹھیک ہو گیا تھا۔

''سلے درن؟''

کمپارٹمنٹ میں بیٹھے ایک لڑکے نے ابھی للّی یا سنیپ کی باتوں میں ذرا سی بھی دلچسپی نہیں دکھائی تھی مگر یہ لفظ سن کر وہ مڑا۔ اب تک ہیری کا پورا دھیان کھڑکی کے پاس بیٹھی ہوئی للّی پر ہی مرتکز تھا، اس لئے اب اس نے پہلی بار اس لڑکے کی طرف دیکھا جسے وہ اچھی طرح جانتا تھا، وہ اس کا باپ جیمس پوٹر تھا۔ ان کا قد کچھ خاص لمبا نہیں تھا اور ان کے بال سنیپ جیسے ہی سیاہ تھے مگر انہیں دیکھ کر محسوس ہوتا تھا کہ جیسے ان کی کافی پرواہ اور دیکھ بھال ہو رہی ہو۔ جس کا سنیپ عادی نہیں تھا۔

''سلے درن میں کون رہنا چاہے گا؟ سلے درن میں منتخب کئے جانے پر میں تو سکول ہی چھوڑ کر چلا جاؤں گا اور تم؟'' جیمس نے اپنے سامنے کی نشست پر بیٹھے ہوئے لڑکے سے پوچھا۔ ایک جھٹکے ساتھ ہیری کو احساس ہوا کہ وہ سیریس تھا، سیریس اس کی بات پر نہیں مسکرایا۔

''میرا تو پورا گھرانا ہی سلے درن میں ہے۔'' اس نے کہا۔

''اوہو!'' جیمس نے کہا۔ ''اور مجھے تو محسوس ہو رہا تھا کہ تم بالکل ٹھیک ٹھاک ہو۔''

سیریس اب مسکرا دیا۔

''شاید میں روایت توڑ دوں۔ ویسے اگر تمہیں فیصلہ کرنے کا اختیار ملے تو تم کہاں جانا چاہو گے؟''

جیمس نے ایک نادیدہ تلوار اُٹھا کر ہاتھ گھمایا۔

''گری فنڈر میں، جہاں بہادر دل والے رہتے ہیں، میرے ڈیڈی کی طرح......''

سنیپ نے ایک ہلکی سی تمسخرانہ آواز نکالی، جیمس اس کی طرف متوجہ ہوا۔

''تمہیں کوئی تکلیف ہے؟''

''نہیں!'' سنیپ نے کہا حالانکہ اس کی ہلکی تمسخرانہ مسکراہٹ کچھ اور ہی کہہ رہی تھی۔ ''اگر تم ذہانت والوں کے بجائے طاقت والے بننا چاہتے ہو......''

''تمہارے پاس یہ دونوں ہی نہیں ہیں، تم کہاں جانے کی امید کر رہے ہو؟'' سیریس نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

جیمس ہنستے ہنستے دوہرا ہو گیا۔للّی تن کر بیٹھ گئی اور اس کا چہرہ تھوڑا سرخ ہو گیا۔وہ جیمس اور سیریس کو ناپسندیدگی سے گھورنے لگی۔

''چلو سیورس! کسی دوسرے کمپارٹمنٹ میں چلتے ہیں۔''

''اوں اوں اوں......''

جیمس اور سیریس نے ان کی تیکھی آواز کی نقل کی۔جیمس نے پاس سے گزرتے ہوئے سنیپ کو ٹانگ اڑا کر گرانے کی کوشش بھی کی۔

''جلد ہی ملاقات ہو گی سنیویلوس!'' ایک آواز سنائی دی جب کمپارٹمنٹ کا دروازہ دھڑام سے بند ہو گیا......اور منظر ایک بار پھر بدل گیا۔

ہیری،سنیپ کے بالکل پیچھے کھڑا تھا، جب تمام نئے طلباء اشتیاق بھری نظروں سے موم بتیوں سے روشن ہال میں فریقی میزوں کے سامنے قطار بنا کر کھڑے تھے۔پھر پروفیسر میک گوناگل کی آواز سنائی دی۔''ایوانس،للّی''

اس نے اپنی ماں کو کانپتے ہوئے قدموں سے آگے بڑھتے ہوئے دیکھا اور تین پایوں والے سٹول پر بیٹھتے ہوئے دیکھا۔گہرے سرخ رنگ کے بالوں کو چھونے کے ایک لمحے بعد ہی بولتی ٹوپی نے چیخ کر اعلان کیا۔''گری فنڈر......''

ہیری نے سنیپ کی ہلکی سی کراہ سنی۔للّی نے ٹوپی اتار کر پروفیسر میک گوناگل کی طرف بڑھا دی پھر تالیاں گونجی اور وہ خوشی کا اظہار کرنے والے گری فنڈر کے طلباء کی میز کی طرف بڑھی۔چلتے چلتے للّی نے سنیپ کی طرف دیکھا اور للّی کے چہرے پر دکھ بھری پھیکی مسکان تھی۔ہیری نے دیکھا کہ سیریس کھسک کر للّی کیلئے بینچ پر جگہ بنا رہا تھا للّی نے اسے ایک نظر دیکھا اور پہچان گئی کہ یہ ریل گاڑی والا لڑکا ہے،وہ اپنے ہاتھ باندھ کر اس سے دور چلی گئی۔

پروفیسر نام لیتی رہی، ہیری نے لوپن، پٹی گو اور اپنے ڈیڈی کو گری فنڈر کی میز پر للّی اور سیریس کے پاس آتے ہوئے دیکھا بالآخر جب انتخاب کیلئے ایک درجن لوگ باقی رہ گئے تو پروفیسر میک گوناگل نے سنیپ کا نام پکارا۔

ہیری اس کے ساتھ چل کر سٹول تک گیا اور اس کے سر پر ٹوپی رکھتے ہوئے دیکھا، بولتی ٹوپی زور سے چلائی ......''سلے درن......!''

سیورس سنیپ ہال کی دوسری طرف چل دیا،للّی سے دور۔وہ اس طرف جا رہا تھا جہاں سلے درن والے خوشی منا رہے تھے جہاں لوسیس ملفوائے اپنے سینے پر پری فیکٹ کا بیج سجائے بیٹھا تھا۔ملفوائے نے اپنے قریب بیٹھتے ہی سنیپ کی کمر تھپتھپائی۔

منظر ایک بار پھر بدل گیا......

للّی اور سنیپ سکول کے صحن میں ٹہل رہے تھے اور واضح طور پر بحث کر رہے تھے۔ان کی باتیں سننے کیلئے ہیری جلدی سے ان کی طرف بڑھ گیا۔قریب پہنچنے کے بعد اسے احساس ہوا کہ وہ دونوں پہلے سے کافی لمبے ہو گئے تھے۔ایسا لگ رہا تھا کہ انتخاب کی رسم کے

بعد کئی سال بیت چکے تھے۔

''.....سوچا تھا کہ ہم دوست ہیں؟'' سنیپ کہہ رہا تھا۔ ''سب سے اچھے دوست!''

''ہم دوست ہیں، سیورس! مگر مجھے وہ لوگ پسند نہیں ہیں جن کے ساتھ تم ہر وقت رہتے ہو۔ مجھے ایوری اور ملسو بر سے سخت نفرت ہے۔ ملسو بر، تمہیں اس میں کون سی خوبی نظر آتی ہے، سیورس؟ وہ ڈراؤنا ہے، گھناؤنا ہے۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ اس نے کچھ عرصہ پہلے 'میری میک ڈونالڈ' کے ساتھ کیا کرنے کی کوشش کی تھی؟''

للّی ایک ستون تک پہنچ گئی اور اس سے ٹیک لگا کر سنیپ کے دُبلے پتلے اور زرد چہرے کو دیکھنے لگی۔

''اس میں کوئی غلط بات نہیں تھی۔'' سنیپ نے دفاعی انداز میں کہا۔ ''وہ تو بس ہنسی مذاق کی بات تھی.....''

''وہ تاریک جادو تھا اور اگر تم اسے صرف ہنسی مذاق کی بات تسلیم کرتے ہو.....''

''اور وہ چیز جو پوٹر اور اس کے دوست کرتے رہتے ہیں؟'' سنیپ نے کہا۔ یہ کہتے ہوئے اس کے چہرے کا رنگ سرخ ہو گیا تھا اور ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ وہ اپنے غصے کو چھپانے کی کوشش کر رہا تھا۔

''پوٹر کا اس سے کیا تعلق ہے؟'' للّی نے کہا۔

''وہ رات کی تاریکی چوری چھپے گھومتے ہیں، لوپن کے معاملے میں کچھ گڑبڑ ہے، وہ کہاں جاتا ہے؟''

''دیکھو! وہ بیمار ہے۔'' للّی نے کہا۔ ''لوگ کہتے ہیں کہ وہ بیمار رہتا ہے.....''

''ہر مہینے کی پورنماشی کے پاس.....'' سنیپ نے کہا۔

''میں تمہارے اندازے کے بارے میں جانتی ہوں۔'' للّی نے کہا اور اس کی آواز سرد تھی۔ ''تم ان کے بارے میں اتنے متجسس کیوں ہو؟ تم اتنی فکر کیوں کرتے ہو کہ وہ رات کو کیا کرتے پھرتے ہیں؟''

''میں تو صرف تمہیں بتانے کی کوشش کر رہا ہوں کہ وہ اتنے سیدھے سادے شریف نہیں ہیں جتنا کہ ہر کوئی انہیں سمجھتا ہے۔''

اس کی نگاہ کی شدت سے للّی شرما سی گئی۔

''ویسے وہ لوگ تاریک جادو کا استعمال نہیں کرتے ہیں۔'' اس نے اپنی آواز پست کر لی۔ ''اور تم دراصل احسان فراموشی کر رہے ہو، کچھ عرصے پہلے رات کو جو واقعہ ہوا تھا، وہ مجھے معلوم ہو گیا ہے۔ تم جھگڑالو درخت کی سرنگ میں گھس گئے تھے اور جیمس پوٹر نے تمہیں اندر موجود کسی بھیانک چیز سے بچایا تھا۔''

سنیپ کا پورا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا اور وہ تھوک اُڑاتے ہوئے بولا۔ ''بچایا تھا؟..... بچایا تھا؟..... تم اسے بہادر ہیرو سمجھتی ہو؟ وہ اپنی اور اپنے دوستوں کی گردنیں بچا رہا تھا، تم کہیں..... میں تمہیں ایسا کچھ کرنے کی اجازت ہرگز نہیں دوں گا۔''

''مجھے اجازت؟..... مجھے اجازت؟''

للّی کی چمکتی ہوئی سبز آنکھیں سکڑ کر چھوٹی ہوگئی، سنیپ ایک بار پھر دفاع پر اتر آیا۔

''دیکھو! میرا کہنے کا یہ مطلب نہیں تھا...... میں تو چاہتا تھا کہ تم کوئی بیوقوفی نہ کر بیٹھو۔ اس کا تم پر دل آ گیا ہے۔ جیمس پوٹر تمہیں پسند کرنے لگا ہے۔'' یہ الفاظ اس کی خواہش کے برخلاف اس کے منہ سے نکل رہے تھے۔''اور وہ اتنا اچھا نہیں ہے...... ہر کوئی سوچتا ہے...... بڑا کیوڈچ ہیرو......''سنیپ نے تلخی اور ناپسندیدگی کی وجہ سے اس کے منہ سے نکلتے ہوئے الفاظ سمجھ میں نہیں آ رہے تھے اور للّی کی بھنوئیں اس کے ماتھے پر اوپر اُٹھتی جا رہی تھیں۔

''میں جانتی ہوں کہ جیمس پوٹر مغرور اور شیخی باز ہے۔'' اس نے سنیپ کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔''تمہیں مجھ سے یہ بات کہنے کی ضرورت نہیں ہے مگر ملسو براور ایوری کا ہنسی مذاق کا انداز بہت برا ہے، واقعی بے حد برا، سیورس! میں یہ نہیں سمجھ پائی ہوں کہ تم ان سے دوستی کیوں رکھنا چاہتے ہو؟''

ہیری کو محسوس ہوا کہ سنیپ نے ملسو براور ایوری کے بارے میں للّی کی باتیں سنی تک نہیں تھیں۔ جس لمحے للّی نے جیمس کی برائی کی، سنیپ کا پورا بدن سرور اور سکون کی کیفیت میں آ گیا تھا اور جب وہ دونوں دوبارہ چلنے لگے تو سنیپ کے قدموں میں ایک نئی سرشاری جھلک رہی تھی۔

اور منظر پھر بدل گیا......

ہیری نے ایک بار پھر دیکھا کہ جب سنیپ بڑے ہال سے اُٹھ کر باہر گیا، جہاں وہ تاریک جادو سے تحفظ کے فن کا او ڈبلیو ایل کا تحریری پرچہ دے رہا تھا۔ ہری نے سنیپ کو انجانے میں سکول سے دور ایک درخت کے پاس جاتے ہوئے دیکھا، جہاں جیمس، سیریس، لوپن اور پٹی گو ایک ساتھ بیٹھے ہوئے تھے مگر ہیری نے اس بار فاصلہ بنائے رکھا کیونکہ وہاں جو ہوا تھا اسے معلوم تھا، وہاں پر جیمس نے سیورس کو ہوا میں لٹکا دیا تھا اور اسے ملامت کر رہا تھا، وہ جانتا تھا کہ کیا کیا اور کہاں گیا تھا۔ اسے اسے دوبارہ سننے میں کوئی خوشی نہیں مل پائی۔ اس نے للّی کو آتے اور سنیپ کی طرفداری کرتے ہوئے دیکھا دور سے اس نے سنا کہ ہتک اور غصے سے بھرا سنیپ للّی کو سنگین غلط الفاظ سے مخاطب کر رہا تھا......'بدذات'

منظر بدل گیا......

''مجھے افسوس ہے۔''

''میری کوئی دلچسپی نہیں ہے......''

''مجھے افسوس ہے......''

''اپنا افسوس اپنے پاس رکھو۔''

رات کا وقت تھا، للّی ڈریسنگ پہنے ہوئی تھی اور اپنے بازو باندھ کر فربہ عورت کی تصویر کے سامنے کھڑی تھی جس کے پیچھے گری

فنڈر ہال کا دروازہ تھا۔

''میں یہاں صرف اس لئے آئی ہوں کیونکہ میری نے مجھے بتایا تھا کہ تم رات کو یہاں سونے کی دھمکی دے رہے ہو......''

''ہاں! میں دی تھی۔''سنیپ نے کہا۔''میں ایسا ہی کرنے والا تھا، میرا ارادہ تمہیں بدذات کہنے کا نہیں تھا، یہ تو بس......''

''منہ سے نکل گیا، ہے نا؟''للّی کی آواز میں کوئی تلخی نہیں تھی۔''اب بہت دیر ہو چکی ہے، میں برسوں سے تمہارے لئے بہانے گھڑ رہی ہوں۔ میری سہیلیوں کو یہ سمجھ میں نہیں آتا ہے کہ میں تم سے بات بھی کیوں کرتی ہوں؟ تم اور تمہارے عزیز مرگ خور دوست......دیکھو تم اس سے انکار بھی نہیں کر رہے ہو۔تم انکار بھی نہیں کر رہے ہو کہ تمہارا مستقبل یہی بننے کا ہے،تم 'تم جانتے ہو کون؟' کے گروہ میں شامل ہونے کیلئے بے قراری سے انتظار کر رہے ہو، ہے نا؟''

سنیپ نے اپنا منہ کھولا مگر بغیر کچھ کہے دوبارہ بند کر لیا۔

''میں اب اور نہیں کر سکتی۔تم نے اپنا راستہ چن لیا ہے اور میں نے اپنا راستہ چن لیا ہے۔''

''نہیں......سنو! میرا مطلب یہ نہیں تھا......''

''......کہ مجھے بدذات کہو؟ مگر سیورس! تم ماگلوؤں میں پیدا ہونے والے ہر فرد کو بدذات کہتے ہو پھر میرے معاملے میں یہ الگ رویہ کیوں؟''

وہ کچھ بولنے کیلئے خود سے لڑنے لگا مگر اسی وقت حقارت بھری نظر ڈالنے کے بعد للّی مڑی اور تصویر کے راستے سے اندر چلی گئی۔

راہداری اوجھل ہو گئی اور ایک نیا منظر جس کے ظاہر ہونے میں تھوڑا زیادہ وقت لگا۔ ہیری بدلتے ہوئے عکسوں اور رنگوں کے درمیان اُڑتا رہا جب تک کہ اس کے آس پاس کا ماحول ایک بار پھر ٹھوس نہیں ہو گیا۔اب وہ ایک پہاڑ کی اندھیری چوٹی پر کھڑا تھا جہاں کافی سردی تھی اور وہ اکیلا اور اُداس دکھائی دے رہا تھا۔ کچھ بغیر پتوں والے درختوں کی شاخوں سے ہوا سیٹیاں بجاتی ہوئی نکل رہی تھی۔ بالغ عمر سنیپ ہانپ رہا تھا۔ وہ اسی جگہ پر گھوما اور اپنی چھڑی کو مضبوطی سے پکڑے کسی شخص یا کسی چیز کا انتظار کرنے لگا۔اس کا خوف ہیری پر غلبہ پانے لگا۔ حالانکہ وہ جانتا تھا کہ اسے یہاں کوئی نقصان نہیں ہو سکتا ہے۔اس نے اپنے کندھے کے پیچھے دیکھا اور سوچا کہ سنیپ نجانے کس کا انتظار کر رہا ہے۔

پھر آنکھوں کو خیرہ کرتی ہوئی سفید روشنی کی لہر ہوا میں کوندی۔ ہیری کو محسوس ہوا کہ بجلی گر گئی تھی مگر سنیپ اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا اور اس کی چھڑی ہاتھ نکل کر اُڑ گئی۔

''مجھے مت مارنا......''

''میرا ایسا ارادہ بھی نہیں ہے......''

ڈمبل ڈور کے نمودار ہونے آواز درختوں کی شاخوں سے ٹکراتی ہوئی ہوا کی آواز میں ڈوب گئی۔ وہ سنیپ کے سامنے کھڑے

تھے،ان کا چوغہ لہرار ہاتھا اوران کا چہرہ ان کی چھڑی کی روشنی میں دمک رہا تھا۔

''تو سیورس؟ لارڈ والڈی مورٹ نے میرے لئے کیا پیغام بھیجا ہے؟''

''نہیں......کوئی پیغام نہیں ہے......میں یہاں خود اپنی خواہش سے آیا ہوں۔''

سنیپ اب اپنے ہاتھ مسل رہا تھا۔ چاروں طرف اُڑتے جھولتے سیاہ بالوں کے درمیان وہ تھوڑا دیوانہ سا دکھائی دے رہا تھا۔

''مجھے ایک تنبیہ دینا ہے......نہیں......ایک درخواست کرنا ہے۔ براہ مہربانی......''

ڈمبل ڈور نے اپنی چھڑی لہرائی حالانکہ پتے اور شاخیں اب بھی اندھیری رات کی طوفانی ہوا میں اُڑ رہے تھے مگر جہاں ڈمبل ڈور اور سنیپ موجود تھے وہاں یکا یک خاموشی چھا گئی تھی۔

''ایک مرگ خور مجھ سے کیا درخواست کرسکتا ہے؟''

''پیش گوئی......پیش گوئی......ٹراؤلینی......''

''اوہ ہاں!'' ڈمبل ڈور نے کہا۔''تم نے لارڈ والڈی مورٹ کو کتنا بتایا؟''

''سب کچھ......سب کچھ! جو بھی میں نے سنا تھا۔'' سنیپ نے کہا۔''اس لئے......اسی وجہ سے......اسے محسوس ہوتا ہے کہ اس کا اشارہ للّی ایوانس کی طرف ہے......''

''پیش گوئی میں کسی عورت کی طرف اشارہ نہیں کیا گیا تھا۔'' ڈمبل ڈور نے کہا۔''یہ تو ایک لڑکے کے بارے میں تھی جو جولائی کے آخر میں پیدا ہوا تھا؟''

''آپ جانتے ہیں، میں کیا کہنا چاہ رہا ہوں، وہ سوچتا ہے کہ اس کا مطلب للّی کا بیٹا ہے، وہ للّی کا تعاقب کرے گا......ان سبھی کو مار ڈالے گا......''

''اگر وہ تمہارے لئے اتنی اہم ہے۔'' ڈمبل ڈور نے کہا۔''تو غیر معمولی طور پر لارڈ والڈی مورٹ اسے چھوڑ دے گا؟ کیا تم بیٹے کی جان کے بدلے میں ماں کی جان کیلئے رحم کی بھیک نہیں مانگ سکتے......؟''

''میں نے مانگی تھی......میں نے منت سماجت کی تھی......''

''مجھے تم سے نفرت ہو رہی ہے۔'' ڈمبل ڈور نے کہا، ہیری نے ان کی آواز میں پہلے کبھی اتنی بے رحمی نہیں سنی تھی۔ سنیپ تھوڑا سمٹ سا گیا۔''تو تمہیں اس کے شوہر اور بچے کی موت کی ذرا بھی پرواہ نہیں ہے؟ لوگ مرتے ہیں تو مر جائیں مگر تمہیں اپنی پسندیدہ چیز مل جانا چاہئے......''

سنیپ کچھ نہیں بول پایا، وہ بس ڈمبل ڈور کی طرف دیکھتا رہا۔

''تو ان سب کو بچالو......'' وہ شکستہ لہجے میں بولا۔''اسے......انہیں......محفوظ کر دو......براہ مہربانی......''

''اور اس کے بدلے میں تم مجھے کیا دو گے، سیورس؟''

''بدلے میں......؟'' سنیپ نے ڈمبل ڈور کو منہ پھاڑ کر دیکھا اور ہیری امید کر رہا تھا کہ وہ احتجاج کرے گا مگر لمحہ بھر کی خاموشی کے بعد وہ بولا۔ ''کچھ بھی......''

پہاڑی اوجھل ہوگئی......اور ہیری اب ڈمبل ڈور کے دفتر میں کھڑا تھا، کوئی چیز خوفناک آواز پیدا کر رہی تھی، کسی زخمی جانور کی طرح۔ سنیپ ایک کرسی میں آگے کی طرف لڑھکا ہوا بیٹھا تھا اور ڈمبل ڈور اس کے پاس سنجیدہ حالت میں کھڑے تھے۔ ایک دو پل بعد سنیپ نے اپنا چہرہ اُٹھایا۔ اسے دیکھ کر محسوس ہو رہا تھا جیسے جنگل کی پہاڑی چھوڑنے کے بعد سے وہ سو سال کا دُکھ بھگت چکا ہو۔

''مجھے محسوس......ہوا تھا......آپ اسے......بحفاظت رکھیں گے......''

''للّی اور جیمس نے غلط آدمی پر بھروسہ کر لیا۔'' ڈمبل ڈور نے کہا۔ ''کسی حد تک تمہاری ہی طرح، سیورس! کیا تم امید نہیں کر رہے کہ لارڈ والڈی مورٹ اسے چھوڑ دے گا......؟''

سنیپ کی سانس بے ترتیب سی ہوگئی۔

''اس کا بچہ بچ گیا ہے......'' ڈمبل ڈور نے کہا۔

ہلکے سے سر جھٹک کر سنیپ نے جیسے کسی چھیڑنے والی مکھی کو دور ہٹایا۔

''اس کا بچہ زندہ ہے، اس کی آنکھیں ہو بہو للّی جیسی ہیں، میرا خیال ہے کہ تمہیں للّی ایوانس کی آنکھوں کی بناوٹ اور رنگ تو یاد ہو گا؟''

''مت کیجئے؟'' سنیپ نے فریاد کرتے ہوئے کہا۔ ''وہ چلی گئی......مر گئی......''

''کیا یہ پچھتاوا ہے، سیورس؟''

''کاش......کاش میں بھی مر جاؤں......!''

''اس سے کسی کو کیا فائدہ ہو گا؟'' ڈمبل ڈور نے ٹھنڈے پن سے کہا۔ ''اگر تم للّی ایوانس سے پیار کرتے تھے، اگر تم اس سے واقعی پیار کرتے تھے تو تمہارا کا راستہ بالکل صاف ہے......''

ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے سنیپ درد کی دھند میں سے دیکھ رہا تھا اور ڈمبل ڈور کے الفاظ اس تک پہنچنے میں کافی وقت لے رہے تھے۔

''کک......کیا مطلب ہے آپ کا؟''

''تم جانتے ہو کہ وہ کیسے اور کیوں مر گئی؟ یہ ثابت کرو کہ اس کی موت بیکار نہ جائے۔ للّی کے بیٹے کو محفوظ رکھنے میں میری مدد کرو۔''

''اسے محفوظ رکھنے کی کیا ضرورت ہے؟ تاریکیوں کے شہنشاہ تو جا چکے ہیں......''

''تاریکیوں کا شہنشاہ لوٹے گا جب ایسا ہوگا تو ہیری پوٹر سنگین خطرے میں ہوگا......''

ایک لمبا توقف ہوا اور آہستہ آہستہ سنیپ نے خود پر قابو پایا اسی وقت اپنی سانسیں درست کیں۔ بالآخر وہ بولا۔ ''ٹھیک ہے...... ٹھیک ہے مگر کبھی بھی...... کبھی بھی کسی کو یہ بات مت بتانا، ڈمبل ڈور! یہ راز ہمارے درمیان ہی رہنا چاہئے۔ آپ قسم کھایئے، میں برداشت نہیں کرسکتا...... خاص طور پر 'پوٹر کا بیٹا' ...... مجھے آپ کا وعدہ چاہئے......''

''یہ وعدہ ہے، سیورس کہ میں تمہارے بارے میں سب سے اچھی بات کسی کو نہ بتاؤں؟'' ڈمبل ڈور نے آہ بھری اور سنیپ کے غصے اور درد بھرے چہرے کی طرف دیکھا۔ ''خیر تم یہی چاہتے ہو......''

ڈمبل ڈور کا دفتر اوجھل ہوگیا مگر فوراً دوبارہ دکھائی دینے لگا۔ سنیپ ڈمبل ڈور کے سامنے تیزی سے چہل قدمی کر رہے تھے۔

''...... اوسط درجے کا، اپنے باپ جیسا گھمنڈی اور خودسر، قانون توڑنے والا، شہرت کا حریص، توجہ مبذول کروانے والا اور بدتمیز......''

''سیورس! تم نے وہی دیکھا جو تم دیکھنا چاہتے تھے۔'' ڈمبل ڈور نے اپنی نظریں اپنی نظریں 'تبدیلی ہیئت اور آج' کے مقالے سے نظریں اُٹھائے بغیر کہا۔ ''باقی اساتذہ کا کہنا ہے کہ لڑکا سیدھا سادہ، منکسر مزاج، پسند کیا جانے والا اور موزویت کے اعتبار سے ذہین ہے۔ ذاتی طور پر مجھے بھی وہ بچہ دلفریب اور موزوں محسوس ہوا۔'' ڈمبل ڈور نے ایک صفحہ الٹا اور بغیر نظر اُٹھائے کہا۔ ''کیورئل پر نگاہ رکھنا، ٹھیک ہے!''

رنگوں کا جھونکا ایک بار پھر نظروں کے سامنے بکھر گیا۔ اب ہر چیز اندھیرے میں ڈوب گئی۔ سنیپ اور ڈمبل ڈور بیرونی ہال میں تھوڑی دور کھڑے تھے جب ژلبال رقص سے بچے ہوئے آخری لوگ سونے کیلئے جاتے ہوئے ان کے قریب سے گزر رہے تھے۔

''تو......'' ڈمبل ڈور نے بڑبڑا کر پوچھا۔

''کا کروف کا نشان بھی گہرا ہوتا جا رہا ہے، وہ دہشت زدہ ہوگیا ہے۔ اسے عتاب کا اندیشہ ہے، آپ جانتے ہیں کہ تاریکیوں کے شہنشاہ کے زوال کے بعد اس نے محکمے کی کتنی مدد کی ہے؟'' سنیپ نے کنکھیوں سے ڈمبل ڈور کی خمیدہ ناک والے عکس کو دیکھا۔ ''اگر نشان جلنے لگتا ہے تو کا کروف کا ارادہ بھاگ نکلنے کا ہے۔''

''کیا وہ سچ مچ بھاگ جائے گا؟'' ڈمبل ڈور نے آہستگی سے کہا جب فلیور ڈیلا کو اور راجر ڈیوس کھلکھلاتے ہوئے میدان سے اندر آئے۔ ''اور تم......؟''

''نہیں......'' سنیپ نے کہا اور اس کی کالی آنکھیں فلیور اور روجر کے جاتے ہوئے ہیولوں پر جمی تھیں۔ ''میں اتنا بزدل نہیں ہوں......''

''نہیں......'' ڈمبل ڈور نے متفق ہوتے ہوئے کہا۔ ''تم ایگور کا کروف سے بہت زیادہ بہادر ہو، جانتے ہو کئی بار مجھے محسوس ہوا کہ فریقوں کی رسم انتخاب میں بہت عجلت ہو جاتی ہے......''

وہ حیران و پریشان سنیپ کو تنہا چھوڑ کر دور چلے گئے۔

منظر بدل گیا......

اب ہیری ایک بار پھر ڈمبل ڈور کے دفتر میں کھڑا تھا۔ رات کا وقت تھا اور ڈمبل ڈیسک کے پیچھے اونچی کمر والی کرسی میں ایک طرف لڑھکے ہوئے تھے، وہ نیم بیہوش دکھائی دے رہے تھے، ایک کا ایک طرف لڑھکا ہوا دایاں ہاتھ سیاہ اور جلا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ سنیپ نے کوئی جادوئی کلمہ بڑبڑا رہا تھا اور اپنی چھڑی اس ہاتھ کی کلائی کی طرف تانے ہوئے تھا جبکہ بائیں ہاتھ سے وہ ڈمبل ڈور کے منہ میں گاڑھا سنہرا مرکب ڈال رہا تھا۔ ایک دو پل بعد ڈمبل ڈور کی پلکیں جھپکیں اور پھر کھل گئیں۔

''کیوں؟'' سنیپ نے بغیر کسی مسکراہٹ کے کہا۔ ''آپ نے یہ انگوٹھی کیوں پہنی؟ اس پر نحوست کا تاریک غلاف چڑھا ہوا تھا۔ غیر معمولی طور پر آپ کو اس بات کا احساس ہو جانا چاہئے تھا...... اسے چھوا بھی کیوں؟''

مارولو گیونٹ کی انگوٹھی ڈمبل ڈور کے سامنے ڈیسک پر چٹخی ہوئی پڑی تھی اور گری فنڈر کی تلوار اس کے پاس رکھی ہوئی تھی۔

ڈمبل ڈور نے منہ پچکایا۔

''میں...... احمق تھا، بہت لالچ میں آ گیا تھا......''

''کس چیز کا لالچ؟''

ڈمبل ڈور نے کوئی جواب نہیں دیا۔

''یہ تو کرشمہ ہی ہے کہ آپ یہاں لوٹنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔'' سنیپ کافی ناراض دکھائی دے رہا تھا۔ ''انگوٹھی پر غیر معمولی طور طاقتور تاریک جادو کی نحوست تھی، ہم بس یہی امید کر سکتے ہیں کہ یہ نحوستی سلسلہ بس اسی جگہ رُکا رہے، فی الحال میں نے وار کے اثر کو ایک ہی ہاتھ میں روک دیا ہے......''

ڈمبل ڈور نے اپنا سیاہ اور بیکار ہاتھ اُٹھایا اور اسے اس طرح دیکھنے لگے جیسے کسی دلچسپ نوادر کو ملاحظہ کر رہے ہوں۔

''تم نے بہت اچھا کام کیا، سیورس! تمہارے حساب سے میرے پاس کتنا وقت ہے؟''

ڈمبل ڈور کا انداز معمول کی گفتگو جیسا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ موسم کا حال جاننے کی کوشش کر رہے ہوں۔ سنیپ جھجکا پھر بولا۔ ''میں کچھ بتا نہیں سکتا، شاید ایک سال...... اس طرح کے جادوئی کلمات کو ہمیشہ کیلئے روکنا کوئی حل نہیں ہے، یہ بالآخر پھیلنے لگے گا۔ اس طرح کے نحوستی وار وقت کے ساتھ ساتھ زیادہ طاقتور ہو جاتے ہیں......''

ڈمبل ڈور مسکرائے۔ ان کے پاس ایک سال سے بھی کم زندگی ہے، یہ بات انہیں زیادہ اہم یا پریشان کن نہیں محسوس ہو رہی

تھی۔

''میں خوش قسمت ہوں، بہت خوش قسمت ہوں کہ میرے پاس تم ہو، سیورس!''

''اگر آپ نے مجھے تھوڑی دیر اور جلدی بلا لیا ہوتا تو میں زیادہ کچھ کر سکتا تھا، آپ کیلئے زیادہ وقت حاصل کر سکتا تھا۔'' سنیپ نے غصے سے کہا۔ اس نے ٹوٹی ہوئی انگوٹھی اور تلوار کی طرف دیکھا۔ ''آپ کو کیا لگتا تھا کہ انگوٹھی ٹوٹنے سے نحوستی غلاف ٹوٹ جائے گا؟''

''ایسی ہی بات ہے...... بے شک میں ہوش میں نہیں تھا......'' ڈمبل ڈور نے کہا کوشش کر کے وہ اپنی کرسی پر سیدھے ہو کر بیٹھے۔ ''اچھا......اس سے معاملہ زیادہ سیدھا بن جاتا ہے۔''

سنیپ پوری طرح چکرایا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ ڈمبل ڈور مسکرائے۔

''میں اس منصوبے کا ذکر کر رہا ہوں جو لارڈ والڈی موورٹ میرے لئے بنا رہا ہے، اس کا منصوبہ یہ ہے کہ بیچارہ ملفوائے لڑکا میرا قتل کر دے......''

سنیپ ڈمبل ڈور کی میز کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا جس پر ہیری اکثر بیٹھا کرتا تھا۔ ہیری جانتا تھا کہ سنیپ، ڈمبل ڈور کے جھلسے ہوئے ہاتھ کی نحوستی اثرات کے بارے میں گفتگو کرنا چاہتا تھا مگر ڈمبل ڈور نے مہذب انداز میں انکار کر کے اس گفتگو کا امکان ختم کر دیا تھا۔

''تاریکیوں کے شہنشاہ کو ڈریکو کے کامیاب ہونے کی امید نہیں ہے۔'' سنیپ نے تیوری چڑھا کر کہا۔ ''یہ تو بس لوسیس کی گذشتہ دنوں کی غلطیوں کا خمیازہ ہے جو اسے بیٹے کی شکل بھگتنا ہوگا۔ ڈریکو کو ناکام ہوتے ہوئے دیکھ کر اس کے ماں باپ پل پل سزا بھگتیں گے اور قیمت چکائیں گے......''

''مختصراً......اس لڑکے کو بھی میری طرح موت کی سزا سنائی گئی ہے۔'' ڈمبل ڈور نے آہ بھرتے ہوئے کہا۔ ''میرا خیال ہے کہ ڈریکو کے ناکام ہونے کے بعد یہ کام تمہیں سونپ دیا جائے گا۔''

تھوڑی دیر خاموشی چھائی رہی۔

''مجھے بھی تاریکیوں کے شہنشاہ کے منصوبے میں کچھ ایسا ہی نظر آتا ہے۔''

''لارڈ والڈی موورٹ آنے والے طاقتور کل میں ایسے وقت کا تصور کر رہا ہے جب اسے ہوگورٹس میں مخبری کی ضرورت باقی نہیں رہے گی؟''

''ہاں! انہیں یقین ہے کہ جلد ہی سکول ان کی مٹھی میں آجائے گا۔''

''اور اگر یہ اس کی مٹھی میں آجاتا ہے۔'' ڈمبل ڈور نے کہا جیسے وہ خود کلامی کر رہے ہوں۔ ''تو تم مجھ سے وعدہ کرتے ہو کہ تم ہوگورٹس کے طلباء کی حفاظت کرنے کی پوری کوشش کرو گے؟''

سنیپ نے سختی سے سر ہلا کر ہاں کر دی۔

''اچھا تو پھر...... تمہاری پہلی ذمہ داری یہ معلوم کرنا ہے کہ ڈریکو کے ارادے کیا ہیں؟ ڈرا ہوا نوجوان لڑکا دوسروں کیلئے بھی اتنا ہی بڑا خطرہ ہے جتنا کہ خود اپنے لئے! اسے مدد اور سہولت دینے کی پیشکش کرو، وہ اس کیلئے ہاں کہہ دے گا کیونکہ وہ آخر تمہیں پسند کرتا ہے......''

''...... وہ اس وقت سے ناپسند کرنے لگا جب سے اس کی باپ کی صورت حال بگڑ گئی ہے، اس کے لئے ڈریکو مجھے قصوروار گردانتا ہے، وہ سوچتا ہے کہ میں نے لوسیس کی جگہ ہتھیالی ہے۔''

''چاہے جو بھی ہو، کوشش تو کرو۔ مجھے اپنی کوئی پریشانی نہیں ہے، پریشانی تو لڑکے کے دماغ میں پنپنے والے منصوبوں کی وجہ دوسرے لوگوں کے شکار بننے کی ہے۔ ظاہر ہے اگر ہم اسے لارڈ والڈی مورٹ کے غضب سے بچانا چاہتے ہیں تو آخر میں صرف ایک ہی کام کیا جا سکتا ہے۔''

سنیپ نے اپنی بھنوئیں اُٹھائیں اور زہر خند انداز میں پوچھا۔ ''کیا آپ اس کے ہاتھوں مرنا چاہیں گے؟''

''بالکل نہیں...... مجھے تم مارو گے!''

ایک لمبی خاموشی چھا گئی جو درمیان میں آتی ہوئی کٹ کٹ کی آوازے ٹوٹ گئی۔ فاکس نامی ققنس صدف قیر ماہی کو کتر کتر کر کھا رہا تھا۔

''کیا آپ مجھ سے یہ کام ابھی کروانا چاہیں گے؟'' سنیپ نے تمسخر بھری آواز میں کہا۔ ''یا پھر آپ اپنے کتبے کے لکھے جانے کیلئے کچھ دیر انتظار کرنا پسند کریں گے؟''

''اوہ ابھی نہیں......'' ڈمبل ڈور نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''میرا خیال ہے کہ صحیح وقت پر لمحہ اپنے آپ نمودار ہو جائے گا۔ آج رات کو جو ہوا ہے۔'' انہوں نے اپنے جھلسے ہوئے استخوانی ہاتھ کی طرف اشارہ کیا۔ ''اس کے بعد ہم یہ بات تو یقین سے نہیں کہہ سکتے ہیں کہ ایسا ایک سال کے اندر ہی رونما ہو جائے گا......''

''اگر آپ کو مرنے میں پریشانی نہیں ہے تو پھر ڈریکو کو ہی یہ کام کیوں نہیں کرنے دیتے۔'' سنیپ نے روکھے لہجے میں کہا۔

''اس لڑکے کی روح ابھی تباہ نہیں ہوئی ہے۔'' ڈمبل ڈور نے کہا۔ ''میں اپنی وجہ سے اسے ٹوٹنے پھوٹنے نہیں دوں گا۔''

''اور میری روح، ڈمبل ڈور؟...... میری روح؟''

''صرف یہ بات تم ہی جانتے ہو کہ ایک بوڑھے آدمی کو درد اور تضحیک سے بچانے میں تمہاری روح کو کتنا نقصان پہنچے گا؟'' ڈمبل ڈور نے کہا۔ ''میں تم سے بہت بڑا احسان چاہتا ہوں، سیورس! کیونکہ موت میری طرف اتنی تیزی سے بڑھ رہی ہے جتنی تیزی سے اس سال سپر لیگ میں چڈلی کین نس کی ٹیم آخری نمبر پر آئے گی۔ میں اچانک اور درد بھرے طریقے سے مرنا زیادہ پسند کروں گا، میں

نہیں چاہوں گا کہ میری موت لمبی معذوری کے ساتھ اور گھٹ گھٹ کر واقع ہو، جو گرے بیک کے اس کام میں شامل ہونے کی صورت واقع ہوگی۔ میں نے سنا ہے کہ والڈی موورٹ نے اسے بھی شامل کر لیا؟...... یا پیاری بیلاٹرکس جو اپنے شکار کو کھانے سے پہلے اس کے ساتھ کھیل کھیلنا ضرور پسند کرتی ہے۔''

ان کا انداز ہلکا پھلکا تھا مگر ان کی نیلی آنکھیں سنیپ کو بھانپ گئیں جس طرح وہ اکثر ہیری کو بھانپ جایا کرتی تھیں۔ جیسے وہ جس روح کے بارے میں بات کر رہے تھے، وہ انہیں دیکھ رہی ہو، بالآخر سنیپ نے آہستگی سے سر ہلا دیا۔

ڈمبل ڈور کے چہرے پر بشاشیت دوڑ گئی۔

''شکریہ سیورس!''

دفتر کا یک اوجھل گیا اور منظر ایک بار پھر بدل گیا۔

اب سنیپ اور ڈمبل ڈور شام کے دھندلکے میں سکول کے ویران میدان میں ایک ساتھ ٹہل رہے تھے۔

''آپ پوٹر کے ساتھ کئی شاموں کو دفتر میں بند رہتے ہیں، آپ کرتے کیا ہیں؟'' سنیپ نے اچانک پوچھا۔

ڈمبل ڈور کچھ تھکے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

''کیوں؟ کہیں تم اسے مزید سزا تو نہیں دینا چاہتے ہو، سیورس؟ اگر ایسا ہے تو بیچارے لڑکے کو اتنا زیادہ وقت سزا میں کاٹنا پڑے گا......''

''وہ بالکل اپنے باپ جیسا ہے......''

''شاید شکل وصورت میں ہے مگر اس کا دل اس کی ماں جیسا ہے، میں ہیری کے ساتھ اس لئے وقت گزارتا ہوں کیونکہ اس سے کچھ باتیں کرنا ہیں، کچھ معلومات دینا ہیں، اس سے پہلے کہ دیر ہو جائے......''

''معلومات؟'' سنیپ نے دہرایا۔ ''آپ اس پر بھروسہ کرتے ہیں...... مجھ پر نہیں کرتے ہیں۔''

''یہ بھروسے کا سوال نہیں ہے۔ جیسا کہ ہم دونوں ہی جانتے ہیں، میرے پاس وقت کی کمی ہے۔ یہ بے حد ضروری ہے کہ میں لڑکے بنیادی معلومات دے دوں تا کہ وہ اس کام کو کر سکے جو اسے کرنا ہے......''

''آپ وہی معلومات مجھے کیوں نہیں دے سکتے ہیں؟''

''میں اپنے تمام رازوں کو ایک ٹوکری میں رکھنا پسند نہیں کرتا ہوں، خاص طور پر ایسی ٹوکری میں جو اکثر والڈی موورٹ کے بازو پر لٹکی رہی ہو۔''

''جو میں آپ کی ہدایت پر کرتا ہوں۔''

''اور تم اس کام کو بہت اچھی طرح سے کرتے ہو، سیورس! یہ کبھی مت سوچنا کہ میں اس خطرے کو کم گردانتا ہوں جس کا احترام تم

میری وجہ سے کرتے ہو۔ والڈی مورٹ کولوگوں کے متعلق اہم محسوس ہونے والی اطلاع پہچاننا اور ضروری باتوں کو چھپا لینا، ایک ایسا کام ہے جس کیلئے میں تمہارے علاوہ کسی اور پر بھروسہ نہیں کرسکتا ہوں......''

''مگر اس کے باوجود آپ مجھ سے زیادہ بھروسہ اس لڑکے پر کررہے ہیں جو جذب پوشیدی میں ناکارہ ہے، جس کی جادوئی صلاحیت اوسط درجے کی ہے اور جس کے دماغ کا تاریکیوں کے شہنشاہ سے خطرناک بندھن بھی ہے۔''

''والڈی مورٹ کو اس بندھن سے خوف محسوس ہوتا ہے۔'' ڈمبل ڈور نے کہا۔'' کچھ عرصہ پہلے ہی اس نے ہیری کے دماغ میں رہنے کا مزہ چکھ لیا ہے۔ اس طرح کا درد اسے پہلے کبھی نہیں ہوا ہوگا۔ مجھے یقین ہے کہ وہ ہیری پر دوبارہ قبضہ جمانے کی کبھی کوشش نہیں کرے گا، کم از کم اس طرح سے تو بالکل نہیں......''

''میں سمجھا نہیں......!''

''لارڈ والڈی مورٹ کی روح گھائل ہے، اس لئے ہیری جیسی روح کے ساتھ قریبی بندھن استوار نہیں کرسکتی ہے، یکدم سرد لوہے پر زبان چاٹنے کی طرح، شعلے سے چھوتی ہوئی جلد کی طرح......''

''روحیں......؟ ہم تو دماغ کے بندھن کے بارے میں بات کررہے تھے۔''

''ہیری اور لارڈ والڈی مورٹ کے معاملے میں ایک کے بارے میں بات کرنا دوسرے کے بارے میں بات کرنا ہے۔''

ڈمبل ڈور نے چاروں طرف نظر ڈال کر یہ یقین دہانی کی کہ وہ تنہا ہی تھے۔ وہ اب تاریک جنگل کے کافی قریب تھے مگر اردگرد کوئی دکھائی نہیں دے رہا تھا،

''سیورس تم مجھے ماردو گے......''

''آپ مجھے ہر چیز بتانے سے انکار کررہے ہیں مگر پھر بھی مجھ سے اس چھوٹی خدمت کی توقع کرتے ہیں۔'' سنیپ نے غراتے ہوئے کہا اور اب اس کے پتلے چہرے پر اصلی غصہ دکھائی دے رہا تھا۔'' آپ بہت سی چیزوں کو اپنی مرضی کے مطابق سوچتے ہیں، ڈمبل ڈور! شاید میں نے اپنا ارادہ بدل لیا ہو......''

''تم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا، سیورس! تم میری وہ فرمائش تو ضرور پوری کرو گے حالانکہ میں نے سوچا تھا کہ تم سلے درن کے ہمارے نوجوان دوست پر کڑی نظر رکھنے کیلئے متفق ہوئے تھے۔''

سنیپ ناراض اور بغاوت پر آمادہ دکھائی دے رہا تھا۔ ڈمبل ڈور نے آہ بھری۔

''سیورس! آج رات گیارہ بجے میرے دفتر میں آنا پھر تمہیں کوئی شکایت نہیں ہوگی کہ مجھے تم پر ذرا بھی بھروسہ نہیں ہے۔''

منظر ایک بار پھر بدلا......

وہ لوگ ڈمبل ڈور کے دفتر میں لوٹ آئے تھے، کھڑکی کے باہر اندھیرا چھایا ہوا تھا اور فاکس خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ سنیپ بالکل

ساکت و جامد ان کی طرف دیکھ رہا تھا جبکہ ڈمبل ڈور گفتگو کرتے ہوئے چاروں طرف ٹہل رہے تھے۔

''ہیری کو معلوم نہیں ہونا چاہئے، بالکل آخری پل تک، تب تک نہیں جب تک کہ یہ ضرور نہ ہو جائے ورنہ اس کے پاس وہ کرنے کی سکت کیسے ہوگی جو اسے کرنا ہے؟''

''مگر اسے کیا کرنا ہے؟''

''وہ میرا اور ہیری کا الگ معاملہ ہے۔ اب غور سے سنو، سیورس! ایک وقت ایسا آئے گا...... میری موت کے بعد...... براہ مہربانی، بحث مت کرنا اور بیچ میں مت بولنا...... ایک وقت ایسا آئے گا جب لارڈ والڈی مورٹ اپنے اژدہے کی جان بچانے کیلئے دہشت زدہ دکھائی دے گا......''

''ناگنی کی......؟'' سنیپ کا چہرہ حیران دکھائی دینے لگا۔

''بالکل...... اگر ایسا وقت آتا ہے، جب لارڈ والڈی مورٹ اژدہے کو اپنے کام کروانے کیلئے بھیجنا بند کر دیتا ہے بلکہ اپنے پاس جادوئی حفاظت میں رکھتا ہے تو مجھے لگتا ہے کہ ایسے میں ہیری کو بتانا محفوظ رہے گا۔''

''کیا بتانا محفوظ رہے گا؟'' سنیپ نے پوچھا۔

ڈمبل ڈور نے گہری سانس لی اور اپنی آنکھیں بند کر لیں۔

''اسے بتا دینا کہ جب لارڈ والڈی مورٹ نے اسے مارنے کی کوشش کی تھی اور للّی نے ان کے درمیان حفاظتی خول کے روپ میں اپنی جان رکھ دی تھی تو وہ جھٹ کٹ وار لارڈ والڈی مورٹ پر الٹ گیا تھا اور والڈی مورٹ کی روح کا ایک ٹکڑا اس تباہ ہونے والی عمارت میں زندہ رہ جانے والی اکلوتی روح سے چپک گیا تھا۔ لارڈ والڈی مورٹ کا ایک حصہ ہیری کے وجود کے اندر زندہ ہے، اسی کی وجہ سے ہیری کو مار باشی زبان کی صلاحیت ملی ہے اور لارڈ الڈی مورٹ کے دماغ کے ساتھ ایسا بندھن ملا ہے جسے لارڈ والڈی مورٹ کبھی نہیں سمجھ پایا۔ جب تک روح کا وہ ٹکڑا جس کا لارڈ والڈی مورٹ کو بھی علم نہیں ہے، ہیری کی روح سے جڑا ہے اور ہیری اس کی حفاظت کر رہا ہے، جب تک لارڈ والڈی مورٹ نہیں مر سکتا......''

ہیری جیسے طویل سرنگ کے ایک دہانے سے دونوں آدمیوں کو دیکھ رہا تھا۔ وہ اس سے بہت دور تھے ان کی آوازیں اس کے کانوں میں عجیب طرح سے گونج رہی تھیں۔

''تو لڑکے کو...... لڑکے کو مرنا ہوگا؟'' سنیپ نے پرسکون لہجے میں پوچھا۔

''اور لارڈ والڈی مورٹ کو یہ کام خود کرنا ہوگا، سیورس! یہ بہت ضروری ہے۔''

ایک طویل خاموشی چھا گئی۔

''میں نے سوچا تھا اتنے سالوں تک...... ہم اس کی حفاظت کر رہے ہیں...... للّی کی خاطر؟'' سنیپ نے روکھے لہجے میں کہا۔

''ہم نے اس کی حفاظت اس لئے کی کیونکہ اسے سکھانا، بڑا کرنا، طاقت آزمانے کے موقع فراہم کرنا ضروری تھا۔'' ڈمبل ڈور نے کہا اوران کی آنکھوں ابھی مضبوطی سے بند تھیں۔ ''اس دوران، ان کے درمیان کا بندھن زیادہ طاقتور بنتا رہا، مجھے محسوس ہوتا ہے کہ کسی طفیلی پودے کی طرح۔ شاید کئی بار اسے اس کا شک ہوا ہے، اگر میں اسے جانتا ہوں تو وہ اس طرح کا بندوبست کرلے گا تاکہ جب وہ اپنی موت سے ملنے جائے تو اس سے واقعی والڈی مورٹ کا انجام رونما ہوجائے......''

ڈمبل ڈور نے اپنی آنکھیں کھولیں، سنیپ کے چہرے دہشت چھائی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔

''آپ نے اسے محض اس لئے زندہ رکھا تاکہ وہ صحیح وقت پر مرسکے؟''

''صدمے میں مت آؤ، سیورس! تم نے کتنے آدمیوں اور عورتوں کو مرتے دیکھا ہے؟''

''کچھ عرصے صرف انہی لوگوں کو جنہیں میں بچا نہیں سکتا تھا۔'' سنیپ نے کہا وہ اُٹھ کر کھڑا ہوگیا۔ ''آپ نے مجھے استعمال کیا ہے......''

''کیا مطلب؟''

''میں نے آپ کے لئے مخبری کی، آپ کیلئے جھوٹ بولے، آپ کیلئے اپنی جان تک خطرے میں ڈالی، للّی پوٹر کے بیٹے کو محفوظ رکھنے کیلئے ہر کام کیا اب آپ مجھ سے کہہ رہے ہیں کہ آپ اسے قربان کروانے کیلئے کسی بکرے کی طرح پال رہے تھے......''

''یہ تو تکلیف دہ بات ہے، سیورس!'' ڈمبل ڈور نے سنجیدگی سے کہا۔ ''کیا بالآخراب تم اس کی فکر کرنے لگے ہو؟''

''اس کی؟'' سنیپ نے بلند آواز چلا کر کہا۔ ''پشت بان نمودارم......''

اس کی چھڑی کی نوک سے چاندی جیسا سفید ہرن نکلا وہ دفتر کے فرش پر اترا اور دفتر میں چوکڑیاں بھرتا ہوا کھڑکی کے راستے باہر نکل گیا۔ ڈمبل ڈور نے اسے اُڑ کر دور جاتے ہوئے دیکھا اور جب اس کی سفید چمک دھندلی ہوگئی تو وہ سنیپ کی طرف متوجہ ہوئے۔ ڈمبل ڈور کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے تھے۔

''اتنے عرصے بعد بھی......''

''ہمیشہ......'' سنیپ نے جواب دیا۔

ایک بار پھر منظر بدل گیا۔ اب ہیری نے دیکھا کہ سنیپ اپنی میز کے پیچھے لگی ڈمبل ڈور کی تصویر سے باتیں کررہا تھا۔

''تم والڈی مورٹ کو اس کے انکل آنٹی کے گھر سے جانے کا صحیح تاریخ اور وقت ضرور بتانا'' ڈمبل ڈور اپنی تصویر میں سے کہہ رہے تھے۔ ''ایسا نہ کرنے پر وہ شک میں مبتلا ہوسکتا ہے کیونکہ لارڈ والڈی مورٹ کو بخوبی معلوم ہے کہ تمہارے پاس اس بارے میں کافی زیادہ معلومات ہیں۔ بہرحال، ہیری کی حفاظت کو زیادہ بہتر بنانے کیلئے تمہیں بہروپ بدل خیال ان تک پہنچانا ہوگا۔ میرے خیال میں اس طرح ہیری کی حفاظت زیادہ سے زیادہ بہتر ہوجائے گی۔ منڈنگس فلے چر کو مسحر سحر میں جکڑنے کی کوشش کرو اور سیورس!

اگر تمہیں ہیری کو پکڑنے والے گروہ میں زبردستی شامل کیا جائے تو اپنا فرض بخوبی احسن نبھانا تاکہ شک کی کوئی گنجائش نہ رہ جائے...... میں تمہارے بھروسے پر ہوں، تم لارڈ والڈی مورٹ کے یقین کو زیادہ سے زیادہ عرصے کو قائم رکھو، ورنہ ہوگورٹس کیرو بہن بھائی کے رحم وکرم پر چلا جائے گا......''

منظر بدلا......

اب سنیپ منڈنگس کے ساتھ ایک اجنبی شراب خانے میں بیٹھا ہوا تھا، منڈنگس کا چہرہ عجیب انداز میں ستا ہوا دکھائی دے رہا تھا جبکہ سنیپ حراستی انداز سے تیوری چڑھائے ہوئے بیٹھا تھا۔

''تم ققنس کے گروہ کو بھیس بدل بہروپیوں کا ستعمال کرنے کی تجویز دو گے۔'' سنیپ نے سرگوشی نما لہجے میں کہا۔'' بھیس بدل مرکب......ایک جیسے کئی پوٹر...... یہ اکلوتا طریقہ ہے جو کامیاب ہوسکتا ہے، تم بھول جاؤ گے کہ میں نے تمہیں یہ تجویز دی تھی۔ تم اس طرح بتاؤ گے کہ جیسے یہ تم نے ہی سوچا ہے، سمجھ گئے......''

''ہاں! سمجھ گیا......'' منڈنگس بڑبڑایا، اس کی آنکھیں اب ترچھی دکھائی دے رہی تھیں۔

منظر پھر بدل گیا......

اب اندھیری رات میں ہیری بہاری ڈنڈے پر اُڑتا ہوا سنیپ کے پاس سے گزر رہا تھا۔

سنیپ کے ساتھ کئی نقاب پوش مرگ خور بھی تھے۔ اس کے سامنے لوپن اور بہروپ بدل ہیری تھے جو درحقیقت جارج تھا۔ ایک مرگ خور تیزی سے سنیپ سے آگے نکلا اور اس نے اپنی چھڑی لوپن کی پشت پر تان لی۔

''کھڑکھدرتم......'' سنیپ نے چیخ کر کہا۔

سنیپ نے یہ وار مرگ خور کے چھڑی والے ہاتھ پر مارا تھا مگر نشانہ چوک گیا اور وہ جارج کو زخمی کر گیا۔ سنیپ کے منہ سے آہ نکل گئی۔

منظر پھر بدلا......

سنیپ سیریس کے پرانے بیڈروم میں جھکا ہوا بیٹھا تھا۔ للّی کا پرانا خط پڑھتے ہوئے اس کی خمیدہ ناک کے سرے سے آنسو بہہ رہے تھے۔ خط کے دوسرے صفحے پر لکھی ہوئی تحریر ہیری کو صاف دکھائی دے رہی تھی۔

*......کی گلرٹ گرینڈلوالڈ سے دوستی ہو سکتی تھی۔ ذاتی طور پر مجھے لگتا ہے کہ اس کا دماغ چل گیا ہے۔*

*بہت بہت پیار*

*للی*

سنیپ نے للّی کے دستخط اس کے پیار والی تحریر کو تہہ کر کے اپنے چوغے کی اندرونی جیب میں رکھ لیا پھر اس نے اپنے ہاتھ میں

پکڑی ہوئی تصویر کے دوٹکڑے کر دیئے تا کہ وہ ہنستی ہوئی للّی والا حصہ اپنے پاس رکھ سکے۔ اس نے جیمس اور ہیری والی تصویر کے ٹکڑے فرش پر الماری کے نیچے پھینک دیئے۔

منظر پھر بدل گیا......

اور اب سنیپ ایک پھر ہیڈ ماسٹر کے دفتر میں کھڑا تھا جب فینس نائجلس تیزی سے اپنی تصویر میں آتا ہوا دکھائی دیا۔

''ہیڈ ماسٹر......وہ ڈین جنگل میں ہیں اور بدذات......''

''اس لفظ کا استعمال مت کرو......''سنیپ نے سرد لہجے میں کہا۔

''......گرینجر لڑکی نے جب اپنا بیگ کھولا تو اس جگہ کا نام لے کر اسے بتا رہی تھی، اور میں نے اس کی بات سن لی۔''

''شاندار...... بہت شاندار!''ہیڈ ماسٹر کی کرسی کے عقب میں لگی ہوئی تصویر میں سے ڈمبل ڈور زور سے بولے۔''اب سیورس! تلوار...... یہ مت بھولنا کہ یہ اسے آزمائش اور بہادری سے نبرد آزما ہونے کے بعد ہی حاصل کرنا ہوگی......اور اسے یہ معلوم نہیں ہونا چاہئے کہ یہ تم نے دی ہے، اگر والڈی مورٹ ہیری کے دماغ میں جھانکے تو اسے یہ ہرگز دکھائی نہ دے پائے کہ تم اس کی مدد کر رہے ہو......''

''میں جانتا ہوں۔''سنیپ نے روکھے لہجے سے کہا۔ وہ ڈمبل ڈور کی تصویر کے پاس گیا اور اسے ایک کھینچا۔ یہ آگے کی طرف جھول گئی۔ اس کے پیچھے ایک خالی جگہ دکھائی دینے لگی جس میں سے سنیپ نے گری فنڈر کی تلوار باہر نکالی۔

''آپ مجھے اب بھی یہ نہیں بتائیں گے کہ پوٹر کو تلوار دینا اہم کیوں ہے؟''سنیپ نے اپنا چوغے پر سفری چوغہ پہنتے ہوئے کہا۔

''نہیں...... مجھے ایسا ضروری نہیں محسوس ہوتا۔''ڈمبل ڈور نے تصویر میں سے کہا۔''وہ سمجھ جائیں گے کہ اس سے کیا کرنا ہے اور سیورس! بہت احتیاط برتنا، جارج ویزلی کے ساتھ ہوئے حادثے کے بعد تمہارے لئے ان کے جذبات کچھ زیادہ اچھے نہیں ہوں گے......''

سنیپ دروازے پر پلٹا۔

''فکر مت کیجئے ڈمبل ڈور!''اس نے سرد لہجے میں کہا۔''میں نے حکمت عملی ترتیب دے لی ہے......''

اور پھر سنیپ دروازے سے باہر نکل گیا۔

اب ہیری کے اردگرد اندھیرا سا چھا گیا تھا۔ یادوں کا سلسلہ شاید ختم ہو گیا تھا۔ ہیری نے خود پوری قوت سے اُٹھایا اور تیشہ یادداشت سے باہر نکل آیا۔ اس کا چہرہ سفید ہو رہا تھا۔ کچھ پل بعد وہ دفتر کے شاندار قالین پر چاروں شانے چت لیٹا ہوا تھا۔ اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے سنیپ ابھی ابھی دفتر کا دروازہ بند کر کے باہر گیا ہو۔

☆☆☆☆

چونتیس واں باب

# تاریک جنگل میں

بالآخر سچائی منکشف ہوگئی تھی۔اس کا چہرہ دفتر کے دھول بھرے قالین پر ٹکا ہوا تھا۔ماضی میں اسے یہاں پر کبھی یہ محسوس ہوا تھا کہ وہ فتح کے اسرار سیکھ رہا ہے۔ بالآخر ہیری سمجھ گیا کہ اس کا کام زندہ بچنا نہیں تھا، اس کا کام تو موت کا استقبال کرتی ہوئی بانہوں میں طمانیت وتحمل کے ساتھ لپٹ جانا تھا۔راستے میں اسے والڈی مورٹ کو زندگی سے پیوستہ رکھنے والی تمام کڑیوں کو نیست ونابود کرنا تھا تاکہ جب آخرکار وہ خود کو والڈی مورٹ کے راستے سے ہٹ جائے اور اپنی حفاظت کرنے کیلئے چھڑی نہ اُٹھائے تو انجام عیاں ہوجائے اور گوڈرک ہولو میں ادھورا رہ جانے والا کام پورا ہوجائے۔دونوں میں سے کوئی بھی زندہ نہ بچے، کوئی نہ بچ سکے۔

اسے محسوس ہوا کہ اس کا دل سینے میں بہت تیزی سے دھڑک رہا تھا کتنی عجیب بات تھی کہ موت کی دہشت میں یہ اور تیزی سے دھڑک رہا تھا اور اسے بہادری سے زندہ رکھنے کی کوشش کررہا تھا مگر اسے رکنا ہی ہوگا......جلد ہی! اس کی دھڑکن اب گنتی میں ہی بچی تھی۔سکول سے آخری بار نکل کر جنگل پہنچنے کیلئے کتنی دھڑکنیں کافی ہوں گی؟

فرش پر لیٹے لیٹے دہشت اس پر غالب ہوگئی۔اس کے وجود میں تدفین والا ڈھول بج رہا تھا، کیا مرنے سے درد ہوگا؟ پہلے کئی بار اسے محسوس ہوا تھا کہ وہ مرنے والا ہے مگر وہ بچ گیا۔ بہرحال، اس وقت اس نے کبھی واقعی موت کے بارے میں نہیں سوچا تھا۔اس کی زندہ رہنے کی خواہش ہمیشہ موت کے خوف سے زیادہ مضبوط تھی مگر اب اس کے دل میں بچنے کی کوشش کرنے، والڈی مورٹ کو شکست دینے کا خیال ہی نہیں تھا۔وہ جانتا تھا کہ سب کچھ ختم ہوچکا ہے۔اب صرف ایک ہی چیز بچی تھی......مرنا......خاموشی سے مرجانا۔

کاش وہ اس رات کو ہی مرجاتا جب پرائیویٹ ڈرائیو کے مکان نمبر چار سے آخری بار نکلا تھا، جب ققنس کے پنکھ والی چھڑی نے اسے بچایا تھا۔کاش وہ ہیڈوگ کی طرح مرجاتا، اتنی جلدی کہ اسے احساس تک نہ ہوتا یا پھر کاش وہ اپنے کسی ہمدرد کو بچانے کیلئے چھڑی کی زد میں سامنے آجاتا......اسے اب اپنے ماں باپ کی موت سے بھی حسد ہورہا تھا، تحمل سکون سے اپنی موت کی طرف بڑھنے کیلئے ایک الگ قسم کی بہادری کی ضرورت ہوگی۔اسے اپنی انگلیاں تھوڑی کانپتی ہوئی محسوس ہوئیں حالانکہ اردگرد کوئی بھی نہیں تھا مگر اس نے خود پر قابو پانے کی کوشش کی۔دیواروں پر لگی سب تصویریں خالی تھیں۔

آہستہ آہستہ بہت دھیرے دھیرے وہ اُٹھ کر بیٹھا اور ایسا کرتے ہوئے وہ خود کو زیادہ زندہ محسوس کرنے لگا۔ اس نے اپنے بدن کو پہلے سے زیادہ غور سے دیکھا۔ اسے کبھی اس بات کا احساس کیوں نہیں ہوا تھا کہ وہ ایک کرشمہ ہے...... دماغ اور ہمت اور دھڑکتا ہوا دل؟ یہ سب چلا جائے گا...... یا کم از کم وہ اس بدن سے چلا جائے گا۔ اس کی سانس دھیمی اور گہری ہوگئی۔ اس کا منہ اور گلا پوری طرح خشک ہوگیا اور اس کی آنکھیں بھی......

ڈمبل ڈور کا دھوکا کوئی بڑی بات نہیں تھی، ظاہر ہے کہ یہ ایک طویل مدتی منصوبہ تھا۔ ہیری کو اب جا کر اس بات کا احساس ہوا کہ وہ تو بس اتنا احمق تھا کہ اسے پہلے نہیں سمجھ پایا تھا۔ اس نے کبھی اس مفروضے پر سوال ہی نہیں کیا تھا کہ ڈمبل ڈور اسے زندہ رکھنا چاہتے ہیں۔ اب اسے سمجھ آیا کہ اس کی زندگی صرف بات پر منحصر تھی کہ اسے تمام پٹاریوں کو ختم کرنے میں کتنا وقت لگے گا؟ ڈمبل ڈور نے انہیں تباہ کرنے کا کام اسے سونپا تھا اور ان کے حکم کی تعمیل کر کے وہ اب ان بندھنوں کو توڑ رہا تھا جو نہ صرف والڈی مورٹ کو بلکہ اسے بھی سے جوڑے ہوئے تھے۔ کتنا صاف ستھرا اور کتنا شاندار طریقہ تھا کہ دوسروں کی جان خطرات میں ڈالی جائے بلکہ یہ خطرناک کام اسی لڑکے کو دے دیا جائے جسے پہلے ہی قربانی کیلئے منتخب کیا جا چکا ہے۔ اس لڑکے کو جس کی موت سے کوئی نقصان نہیں ہوگا بلکہ جو والڈی مورٹ کیلئے ایک اور جھٹکا ہوگا۔

ڈمبل ڈور جانتے تھے کہ ہیری اس سے بچنے کی کوشش نہیں کرے گا، وہ جانتے تھے کہ وہ انجام تک چلتا رہے گا، بھلے ہی یہ اس کا بھی انجام ہو۔ وہ یہ بات اس لئے جانتے تھے کیونکہ انہوں نے اسے سمجھنے کی زحمت اُٹھائی تھی۔ ڈمبل ڈور جانتے تھے، ٹھیک اسی طرح جس طرح والڈی مورٹ جانتا تھا کہ ہیری اپنی خاطر کسی کو مرنے نہیں دے گا، بشرطیکہ اسے معلوم ہو کہ اسے روکنا اس کے ہاتھ میں ہے۔ بڑے ہال میں فریڈ، لوپن اور ٹونکس کی لیٹی ہوئی لاشوں کے عکس اس کے دماغ کے پردوں پر نمودار ہوگئے۔ ایک لمحے کیلئے تو وہ بمشکل سانس لے پایا...... موت بے چین تھی......

مگر ڈمبل ڈور نے اس کی ہمت کو توقع سے زیادہ سمجھ لیا تھا، وہ پوری طرح کامیاب نہیں ہو پایا تھا۔ اژدہا پھر بھی بچ گیا تھا، ہیری کے مرنے کے بعد بھی ایک پٹاری والڈی مورٹ کو زندگی سے جوڑے ہوئے تھی۔ کیسے اس ایک کام کو کوئی دوسرا آسانی سے پورا کر لے گا؟ اس نے سوچا کہ اسے کون کرے گا؟...... ظاہر ہے کہ رون اور ہرمائنی جانتے تھے کہ کیا کرنا ہے؟...... شاید اسی لئے ڈمبل ڈور چاہتے تھے کہ وہ انہیں ہر بات بتا دے...... تاکہ اگر وہ کچھ جلدی انجام تک پہنچ جائے تو وہ کام آگے جاری رکھ سکیں۔

ٹھنڈی کھڑکی پر بارش کی بوندوں کی طرح خیال واشگاف سچائی کی سخت سطح پر ٹکرائے۔ ہیری کو اس وقت کا ٹھوس احساس ہوگیا کہ اسے مرنا ہی ہے...... مجھے مرنا ہی ہوگا...... اسے ختم کرنا ہی ہوگا......

رون اور ہرمائنی جیسے بہت دور تھے، کسی دور دراز کے ملک میں تھے، اسے محسوس ہوا جیسے وہ بہت پہلے ہی ان سے جدا ہو چکا ہے، اس نے مستحکم فیصلہ کر لیا تھا۔ کوئی الوداع اور کوئی ہمسفر نہیں۔ یہ ایک ایسا سفر تھا جو ان کے ساتھ، اکٹھا نہیں کیا جا سکتا تھا۔ وہ اسے

روکنے کی کوشش کریں گے جس میں قیمتی وقت برباد ہوگا۔اس نے اپنی گھسی پٹی سنہری گھڑی کی طرف دیکھا جو اسے سترہ سال کا ہونے پر تحفے میں ملی تھی۔ والڈی مورٹ کی طرف سے دی گئی مہلت کا آدھا گھنٹہ بیت چکا تھا جس میں اسے خبردار کیا گیا تھا کہ اگر وہ نہ آیا تو جنگ دوبارہ شروع کردی جائے گی۔

وہ اُٹھ کر کھڑا ہو گیا، اس کا دل کسی انتہائی سہمے ہوئے پرندے کی طرف اس کی پسلیوں سے ٹکرا رہا تھا۔شاید یہ جانتا تھا کہ اس کے پاس بہت کم وقت باقی رہ گیا ہے، شاید یہ انجام سے پہلے زندگی بھر کی دھڑکنوں کو پورا کر لینا چاہتا تھا، دفتر کا دروازہ بند کرتے ہوئے اس نے پلٹ کر واپس نہیں دیکھا تھا۔

سکول خالی پڑا تھا۔ اس میں تنہا چلتے ہوئے اسے بھوتوں کا احساس ہورہا تھا جیسے وہ پہلے ہی مر چکا ہو۔تصویروں کے لوگ اب بھی اپنے فریموں سے غائب تھے۔ ہر طرف ڈراؤنی خاموشی کا راج تھا جیسے سکول کی ساری بچی کھچی زندگی بڑے ہال میں ہو جہاں لاشیں اور رونے والے لوگ موجود تھے۔

ہیری نے اپنے بدن پر غیبی چوغہ ڈال لیا اور سیڑھیاں اترنے لگا۔ چلتے چلتے بالآخر وہ بیرونی ہال کی طرف جانے والی سنگ مرمر کی سیڑھیوں تک پہنچ گیا۔ اس کے ذہن کا ایک بہت چھوٹا حصہ یہ امید کررہا تھا کہ کوئی اس کا راستہ روک لے گا، اس کے احساسات بھانپ لے گا، اسے دیکھ لے گا، اس کی سوچ کو پڑھ لے گا مگر چوغے نے ہمیشہ کی طرح اسے سب سے اوجھل رکھا اور ہیری آسانی سے بیرونی دروازے تک پہنچ گیا۔

اسی وقت وہ نیول سے ٹکراتے ٹکراتے بچا۔ نیول کسی کے ساتھ میدان سے ایک لاش اُٹھا کر لا رہا تھا۔ ہیری نے نیچے دیکھا اور اس کے پیٹ میں ایک اور جھٹکا محسوس کیا...... نابالغ 'کولن کریوی' چوری چھپے سکول میں رہ گیا تھا جیسا ملفوائے، کریب اور گوئل نے کیا تھا۔مرنے کے بعد وہ بہت اپنی عمر سے بھی کہیں چھوٹا دکھائی دے رہا تھا۔

''سنو! میں اسے اکیلا بھی اُٹھا سکتا ہوں، نیول!'' اولیور وڈ نے کہا اور کولن کریوی کو کندھے پر ڈال کر بڑے ہال کی طرف چل دیا۔

نیول دروازے کی دہلیز پر ایک لمحے تک کھڑا دیکھتا رہا اور اپنے ہاتھ کی پشت سے اپنے ماتھے کا پسینہ پونچھا۔اس کا چہرہ کسی بوڑھے آدمی جیسا دکھائی دے رہا تھا۔ پھر وہ دوبارہ سیڑھیاں اتر کر دوسری لاش لینے کیلئے اندھیرے میں چلا گیا۔

ہیری نے بڑے ہال کے دروازے کو پلٹ کر ایک نظر دیکھا۔ چاروں طرف لوگ چل رہے تھے، ایک دوسرے کو تسلیاں دینے کی کوشش رہے تھے، لاشوں کے پاس جھکے ہوئے تھے مگر اسے اپنے شناسا چہرے کہیں دکھائی نہیں دے رہے تھے، ہرمائنی، رون، جینی یا ویزلی گھرانے کا کوئی بھی فرد دکھائی نہیں دے رہا تھا حتیٰ کہ لونا بھی نہیں......اسے محسوس ہوا کہ وہ صرف ان کی آخری جھلک دیکھنے کیلئے اپنے پاس بچے کھچے وقت کو بھی قربان کرنے کیلئے تیار تھا مگر پھر کیا اس میں کبھی نظر ہٹانے کی سکت باقی رہ پائے گی۔ یہ اسی طرح زیادہ

اچھا تھا۔

وہ سیڑھیاں اتر کر باہر اندھیرے میں پہنچ گیا۔صبح کے قریباً چار بجے تھے اور میدان میں موت کی سی خاموشی چھائی ہوئی تھی جیسے سب اپنی سانسیں روک کر انتظار کر رہے تھے کہ کیا وہ اس کام کو سکتا ہے جو اسے کرنا ہی ہے؟

ہیری آہستہ آہستہ نیول کی طرف بڑھا جو ایک اور لاش کے اوپر جھک کر اسے دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

''نیول......''

''اوہ ہیری! تم نے مجھے ڈرا ہی دیا تھا قسم سے مجھے دورہ قلب پڑتے پڑتے بچا......''

ہیری نے اپنا چوغہ اتار دیا۔اس کے دل میں نجانے کہاں سے وہ خیال آ گیا تھا۔وہ اس کی یقین دہانی کر لینا چاہتا تھا۔

''تم اکیلے کہاں جا رہے ہو؟'' نیول نے شک بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''یہ سب منصوبے کا حصہ ہے۔'' ہیری نے کہا۔''مجھے کچھ کرنا ہے، سنو...... نیول!''

''ہیری......'' نیول اچانک سہما ہوا دکھائی دینے لگا۔''ہیری! کہیں تم خود کو اس کے حوالے تو نہیں کرنے جا رہے ہو؟''

''نہیں، ایسا کچھ نہیں ہے!'' ہیری نے آسانی سے جھوٹ بول دیا۔''ظاہر ہے کہ ایسا کچھ نہیں ہے۔ یہ الگ کام ہے مگر میں کچھ دیر رک او جھل رہ سکتا ہوں، کیا تم والڈی مورٹ کے اژدہے کے بارے میں جانتے ہو، نیول؟ اس کے پاس ایک بڑا اژدہا ہے...... اس کا نام ناگنی ہے۔''

''ہاں! میں نے سنا ہے...... مگر؟''

''اسے مارنا ہے، رون اور ہرمائنی یہ بات جانتے ہیں مگر وہ......''

اس امکان کی سنگینی اس پر ایک لمحے کیلئے پھر حاوی ہو گئی جس وجہ سے بات کرنا دشوار ہو گیا مگر پھر اس نے خود کو دوبارہ سنبھال لیا۔ یہ ضروری امر تھا، اسے ڈمبل ڈور کی مانند ہی ہونا چاہئے۔اسے اپنے دماغ کو ٹھنڈا رکھ کر یہ یقینی بنا لینا چاہئے کہ راہیں کھلی رہیں تاکہ دوسرے لوگ بھی یہ کام کر سکیں۔مرتے ہوئے ڈمبل ڈور جانتے تھے کہ تین لوگ اب بھی پٹاریوں کے بارے میں جانتے تھے، اب نیول ہیری کی جگہ پر آئے گا۔اب بھی تین لوگوں کو یہ راز معلوم ہوگا۔

''وہ کسی وجہ سے مصروف ہوں، اور تمہیں اس بات کا موقع مل جائے......''

''اژدہے کو مار ڈالنا ہے؟''

''بالکل! اژدہے کو مار ڈالنا ہے۔'' ہیری نے دہرایا۔

''ٹھیک ہے، ہیری!...... مگر تم ٹھیک تو ہو؟''

''میں ٹھیک ہوں، شکریہ، نیول!''

مگر جونہی ہیری نے آگے بڑھنے کی کوشش کی تو نیول نے تیزی سے اس کی کلائی پکڑ لی۔

''ہم لڑ رہے ہیں، ہیری! تم یہ بات جانتے ہو؟''

''ہاں! میں......''

اندھیروں میں ڈوبتی ہوئی ہمت کے باعث اس کی بات ادھوری ہی رہ گئی۔ وہ آگے کچھ نہیں بول پایا۔ نیول کو یہ عجیب نہیں محسوس ہوا۔ اس نے ہیری کا کندھا تھپتھپا کر اس کی کلائی چھوڑ دی اور دوسری لاشوں کو تلاش کرنے کیلئے چل پڑا۔

ہیری نے دوبارہ چوغہ اوڑھ لیا۔ اور چلنے لگا۔ کوئی اور بھی پاس ہی چل رہا تھا۔ یہ ہیولا زمین پر ایک اور ہیولے پر جھکا ہوا تھا۔ اس سے کچھ فٹ پہنچنے کے بعد اسے احساس ہو گیا کہ وہ جینی تھی۔ وہ رُک گیا، جینی ایک لڑکی پر جھکی تھی جو اپنی ماں کو یاد کر رہی تھی۔

''سب ٹھیک ہے۔'' جینی اسے تسلی دے رہی تھی۔ ''سب ٹھیک ہے، تمہیں اندر لے چلتے ہیں۔''

''مگر میں گھر جانا چاہتی ہوں۔'' لڑکی نے ملتجیانہ لہجے میں کہا۔ ''میں اب اور نہیں لڑنا چاہتی ہوں......''

''میں جانتی ہوں۔'' جینی نے اور اس کی آواز کپکپاتی ہوئی محسوس ہوئی۔ ''سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔''

ہیری پر ٹھنڈی ہوا کے تھپیڑے پڑے، وہ چیخ کر جینی کو بتانا چاہتا تھا کہ وہ وہاں موجود ہے، وہ اسے بتانا چاہتا تھا کہ وہ کہاں جا رہا ہے، وہ کہنا چاہتا تھا کہ جینی اسے روکے، اسے گھسیٹ کر واپس لے جائے، اسے گھر بھیج دے......

مگر وہ گھر پر ہی تو تھا۔ اس کی یادداشت میں ہوگورٹس اس کا پہلا اور سب سے اچھا گھر تھا۔ اسے، والڈی موررٹ اور سنیپ کو......سب بکھرے ہوئے گھرانوں والے لڑکوں کو یہاں اپنے گھر کا ہی احساس ہوا تھا۔

جینی اب زخمی لڑکی کے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھی ہوئی تھی اور اس کا ہاتھ تھامے ہوئے تھی۔ بہت کوشش کر کے ہیری آگے چل دیا۔ اس نے سوچا تھا کہ شاید اسے پاس سے کسی کے چلنے کی آواز آئی تھی مگر کچھ نہیں بولا اور اس نے پلٹ کر بھی نہیں دیکھا۔

اندھیرے میں ہیگرڈ کا جھونپڑا دکھائی دیا۔ وہاں اب کوئی روشنی نہیں تھی۔ فینگ کے دروازہ کھرونچنے یا اس کے استقبال میں بھونکنے کی آواز بھی نہیں سنائی دے رہی تھی۔ ہیری کو اچانک ہیگرڈ کے پاس اپنی گذشتہ ملاقاتیں کا احوال یاد آ گیا۔ آگ پر تانبے کی کیتلی کی چمک، پتھر جیسا سخت کیک، قوی الجثہ لاروے اور ہیگرڈ کا ڈاڑھی والا بڑا چہرہ، رون کی گھونگھوں والی الٹیاں اور ناربٹ ڈریگن کو بچانے میں ہرمائنی کی ہیگرڈ کیلئے مدد......

وہ آگے بڑھا اور جنگل کے کونے پر پہنچ کر رک گیا۔

روح کھچڑوں کا غول درختوں کے درمیان اُڑ رہا تھا، اسے اس اُن کی خنکی اور ٹھنڈک کا احساس ہو رہا تھا اور اسے یقین نہیں تھا کہ وہ اسے وہاں سے محفوظ گزرنے دیں گے یا نہیں۔ اس کے پاس اب پشت بانی تخیل نمودار کرنے کی سکت باقی نہیں تھی۔ وہ اب اپنی کپکپی پر قابو رکھ نہیں پا رہا تھا۔ بالآخر مرنا اتنا آسان بھی تو نہیں ہوتا ہے۔ ہر پل قیمتی تھا جس میں وہ سانس لے سکتا تھا۔ گھاس کی

سوندھی خوشبو اُٹھ رہی تھی۔ چہرے پر ٹھنڈی ہوا کے جھونکے پڑ رہے تھے۔ اس نے سوچا کہ باقی لوگوں کے پاس برسوں کا وقت ہے جسے وہ برباد کر سکتا ہے، اتنا زیادہ وقت کہ کاٹے نہیں کٹتا۔ جبکہ وہ ہر پل کو پکڑ رہا تھا، اسی لمحے اس نے سوچا کہ وہ آگے نہیں جا پائے گا مگر وہ جانتا تھا کہ اسے یہ کرنا ہی ہوگا۔ طویل مدتی کھیل اب ختم ہو گیا تھا......سنہری گیند پکڑ لی گئی تھی، اب فضا میں سے واپس اترنے کا وقت آ گیا تھا......

سنہری گیند......اس کی کانپتی ہوئی انگلیاں ایک لمحے کیلئے لٹکے ہوئے بٹوے پر پہنچیں اور پھر اس نے اسے باہر نکال لیا۔

'میں آخر میں کھلتی ہوں......'

تیزی اور گہری سانس لیتے ہوئے اس نے اسے گھورا۔ اب جب وہ چاہتا تھا کہ وقت کی رفتار سست پڑ جائے تو وہ کچھ زیادہ ہی تیزی سے چلنے لگا تھا۔ اس کے وجود میں سمجھنے کی رفتار، ذہن میں اُٹھنے والے خیالوں سے کہیں زیادہ تیز تھی۔ یہی وہ آخر تھا، یہی وہ لمحہ تھا......

اس نے سنہری گیند اپنے ہونٹوں پر دبائی اور سرگوشی سے بڑبڑایا۔

''میں مرنے والا ہوں......''

گیند کا دھاتی خول کھٹک کی سی آواز کے ساتھ کھل گیا۔ اس نے اپنا کانپتا ہوا ہاتھ نیچے کیا اور چوغے کے نیچے ہی ڈریکو کی شفینی چھڑی باہر نکال کر بڑبڑایا۔ ''اجالا ہو......''

سنہری گیند کے دونوں حصوں کے درمیان چٹخا ہوا سیاہ پتھر رکھا ہوا تھا۔ مرے ہوئے لوگوں کو زندہ کرنے والا پتھر......اجل کے تبرکات میں سے ایک تبرک......اجل کے پتھر پر منقش علامتی نشان میں ایلڈر چھڑی کے اوپر سے نیچے جانے والے خط کو توڑ دیا تھا، چوغے اور پتھر کو گھیرے میں لینے والا مثلث کا علامتی نشان اب بھی منقش دکھائی دے رہا تھا۔

ایک بار پھر ہیری سوچے بنا ہی سمجھ گیا۔ انہیں ایک ساتھ کرنا اہم نہیں ہے کیونکہ وہ ان میں جڑنے والا تھا۔ وہ دراصل انہیں پکڑ نہیں رہا تھا، وہ اسے اپنی گرفت میں لا رہے تھے۔

اس نے اپنی آنکھیں بند کر لیں اور پتھر کو تین بار اپنے ہاتھ میں گھمایا۔

وہ جان چکا تھا کہ یہ ہو گیا تھا کیونکہ اس نے اپنے چاروں طرف ہلکی ہلکی ہلچل محسوس کر لی تھی۔ ایسا لگتا تھا جیسے کمزور بدنوں نے مٹی اور ٹہنیوں بھرے میدان میں پاؤں ہلائے تھے جو جنگل کے بیرونی کنارے پر موجود تھا۔ اس نے اپنے آنکھیں کھول کر چاروں طرف دیکھا۔

وہ نہ تو بھوت تھے اور نہ ہی زندہ انسان تھے۔ وہ بہت حد تک اس رڈل کی طرح دکھائی دے رہے تھے جو بہت عرصہ پہلے ڈائری میں سے باہر نکلا تھا جو قریباً ٹھوس یاد تھی۔ زندہ انسانوں کے مقابلے میں کم ٹھوس مگر بھوتوں کے مقابلے میں زیادہ ٹھوس۔ وہ ان کی طرف

آ گے بڑھا اور دیکھا کہ ہر چہرے پر میٹھی مسکان تیر رہی تھی۔

جیمس، ہیری جتنے لمبے تھے۔ وہ وہی کپڑے پہنے ہوئے تھے جن میں ان کی موت واقع ہوئی تھی۔ ان کے بال بکھرے ہوئے اور الجھے ہوئے تھے، مسٹر ویزلی کی طرح ہی ان کی عینک بھی ایک طرف جھکی ہوئی تھی۔

سیریس زیادہ لمبا اور وجیہہ دکھائی دے رہا تھا۔ ہیری نے آج سے پہلے اسے کبھی اتنا جواں نہیں دیکھا تھا۔ اس کا آرام دہ تاثر صاف جھلک رہا تھا۔ اس کے ہاتھ جیبوں میں اور چہرے پر مسکان دوڑ رہی تھی۔

لوپن زیادہ جوان اور کم گندے دکھائی دے رہے تھے۔ ان کے بال زیادہ موٹے اور سیاہ تھے، وہ اس شناسا جگہ پر خوش دکھائی دے رہے تھے جہاں وہ اپنی نوجوانی کے دور میں بے تحاشا گھومے تھے۔

للّی کی مسکراہٹ سب سے چوڑی پھیلی ہوئی تھی، ہیری کے قریب آتے ہوئے للّی نے اپنے لمبے بال پیچھے جھٹکے۔ للّی کی سبز آنکھیں جو ہیری جیسی ہی تھیں، ہیری کے چہرے کو ماما بھری بھول سے دیکھنے لگیں جیسے اسے دوبارہ کبھی اچھی طرح سے نہیں دیکھ پائیں گی۔

''تم بہت بہادر ہو۔''

وہ بول نہیں پایا۔ اس نے اپنی ماں کو جی بھر کر دیکھا اور سوچنے لگا کہ کاش وہ ہمیشہ اسی طرح کھڑا کھڑا انہیں دیکھتا رہے۔

''تم قریباً وہاں پہنچ چکے ہو۔'' جیمس نے کہا۔ ''بہت قریب، ہمیں ...... تم پر فخر ہے۔''

''کیا اس میں درد ہوتا ہے؟''

اس سے پہلے کہ وہ روک پائے یہ بچگانہ سوال ہیری کے ہونٹوں سے پھسل ہی گیا۔

''مرنے میں؟ ...... بالکل نہیں!'' سیریس نے کہا۔ ''سونے سے زیادہ جلدی اور آسان ہوتا ہے۔''

''اور وہ اسے جلدی سے کرنا چاہے گا، وہ اسے ختم کرنا چاہتا ہے۔'' لوپن نے کہا۔

''میں آپ کی موت نہیں چاہتا تھا۔'' ہیری نے کہا۔ یہ لفظ اس کی خواہش کے بغیر ہی لبوں پر آ گئے تھے۔ ''آپ میں سے کسی کی بھی نہیں، مجھے افسوس ہے......'' اس نے باقی لوگوں کے بجائے یہ بات لوپن کی طرف دیکھتے ہوئے کہی اور ملتزمانہ نظروں سے ان کی طرف دیکھا۔ ''بیٹے کی پیدائش فوراً بعد ہی......''

''مجھے بھی افسوس ہے۔'' لوپن نے کہا۔ ''مجھے افسوس ہے کہ میں اسے کبھی نہیں جان پاؤں گا...... مگر وہ جان پائے گا کہ میں کیوں مر گیا تھا اور مجھے امید ہے کہ وہ سمجھ جائے گا۔ میں ایک ایسی دنیا بنانے کی کوشش کر رہا تھا جس میں وہ زیادہ خوشی سے زندگی گزار سکے......''

جنگل میں چلتی ہوئی ٹھنڈی ہوا نے ہیری کی بھنوؤں کے بال اُٹھا دیئے۔ وہ جانتا تھا کہ وہ اسے جانے کا کیوں نہیں کہہ رہے تھے،

یہ اس کا اپنا ذاتی فیصلہ ہونا چاہئے۔

''آپ میرے ساتھ رہیں گے؟''

''بالکل آخر تک......'' جیمس نے کہا۔

''وہ لوگ آپ کو نہیں دیکھ پائیں گے؟'' ہیری نے پوچھا۔

''ہم تمہارا حصہ ہیں۔'' سیریس نے کہا۔ ''کسی اور کو نظر نہیں آئیں گے۔''

ہیری نے اپنی ماں کی طرف دیکھا اور پھر دھیرے سے بولا۔

''آپ میرے قریب ہی رہنا......''

پھر وہ چل دیا۔ روح کھچڑوں کی خنکی اور ٹھنڈک کا اس پر کوئی اثر نہیں ہوا۔ وہ اپنے ہمسفروں کے ساتھ ان کے درمیان میں سے گزر گیا اور اس کے ہمسفروں نے اس کیلئے پشت بانی جادو کا سا کام کیا۔ ایک ساتھ وہ قریب قریب لگے پرانے درختوں کے بیچ میں سے گزرے، ان کی شاخیں الجھی ہوئی تھیں، جڑیں گانٹھ دار اور مڑی ہوئی تھیں اور چلتے ہوئے پاؤں میں رکاوٹ پیدا کر رہی تھیں۔ ہیری نے اندھیرے میں چوغے کو کس کر لپیٹ لیا اور جنگل کی گہرائی اور گہرائی میں چلتا رہا۔ ہیری کو معلوم نہیں تھا کہ والڈی مورٹ کہاں ہے مگر اسے یقین تھا کہ وہ والڈی مورٹ کو ضرور تلاش کر لے گا۔ جیمس، سیریس، لوپن اور للّی بغیر آواز کئے اس کے ساتھ ساتھ چل رہے تھے۔ ان کے قریب رہنے سے اسے ہمت مل رہی تھی اور اسی وجہ سے وہ ایک قدم کو دوسرے کے سامنے رکھ پا رہا تھا۔

اس کا دماغ اور بدن اب عجیب طریقے سے جیسے الگ الگ ہو گئے تھے۔ اس کے عضلات بغیر خود بخود بغیر کسی ہدایت کے حرکت کر رہے تھے۔ جیسے جس بدن کو وہ چھوڑنے والا تھا، اس کا وہ مالک نہیں رہا ہو بلکہ وہ محض سواری ہو۔ جو مرے ہوئے لوگ اس کے ہمراہ جنگل میں چل رہے تھے وہ اس کیلئے سکول میں بچے ہوئے زندہ لوگوں کے مقابلے میں زیادہ اصلی تھے۔ رون، ہرمائنی، جینی اور باقی سب لوگ اسے بھوتوں جیسے لگ رہے تھے، جب وہ لڑکھڑاتا ہوا اپنی زندگی کے انجام کی طرف جا رہا تھا...... والڈی مورٹ کے پاس جا رہا تھا......

ایک دھم کی آواز اور بڑبڑاہٹ۔ کوئی اور زندہ جاندار اس کے قریب ہلا تھا۔ ہیری چوغے کے نیچے رُک گیا اور مڑ کر چاروں طرف دیکھنے لگا۔ اس کے ممی ڈیڈی، لوپن اور سیریس بھی رُک گئے۔

''وہاں کوئی ہے۔'' ایک ہاتھ کے فاصلے پر ایک روکھی بڑبڑاہٹ ہوئی۔ ''اس کے پاس غیبی چوغہ ہے، کہیں پوٹر تو نہیں......''

دو ہیولے قریب درخت کے پیچھے سے نکلیں، ان کی چھڑیاں روشن تھیں۔ ہیری کو یکسلے اور ڈولوہاف اندھیرے میں سے ٹھیک اسی جگہ کو دیکھ رہے تھے جہاں پر ہیری اور کے ہمسفر موجود تھے۔ انہیں کچھ دکھائی نہیں دیا۔

''یقینی طور پر کوئی آواز تو ہوئی تھی۔'' یکسلے نے کہا۔ ''تمہیں کیا لگتا ہے کہ کوئی جانور رہا ہو گا؟''

’’اس پاگل ہیگرڈ نے یہاں بہت سارے جانور پال رکھے ہیں۔‘‘ ڈولوہاف نے سر گھما کر پیچھے دیکھتے ہوئے کہا۔

یکسلے نے اپنی چھڑی پر نگاہ ڈالی۔

’’مہلت کا وقت قریباً ختم ہی ہونے والا ہے۔ پوٹر کو دیا گیا ایک گھنٹے کا وقت بس اب پورا ہو چکا ہے، وہ نہیں آ رہا ہے......‘‘

’’مگر آقا کو تو یقین ہے کہ وہ ضرور آئے گا۔ وہ اس بات پر خوش نہیں ہوں گے، ہے نا؟‘‘

’’بہتر رہے گا کہ ہم واپس پہنچ جائیں۔‘‘ یکسلے نے کہا۔ ’’معلوم کرتے ہیں کہ اب کیا منصوبہ ہے؟‘‘

یکسلے اور ڈولوہاف مڑے اور جنگل کی گہرائی کی طرف جانے لگے، ہیری ان کے پیچھے پیچھے چلنے لگا۔ وہ جانتا تھا کہ وہ اسے ٹھیک اسی جگہ تک لے جائیں گے جہاں وہ جانا چاہتا تھا۔ اس نے پہلوؤں میں نظر دوڑائی۔ اس کی ماں اس کی طرف دیکھ کر مسکرائی اور اس کے باپ نے حوصلہ بڑھانے والے انداز میں سر ہلایا۔

کچھ منٹوں کی مسافت کے بعد ہیری کو آگ کا روشن الاؤ دکھائی دیا۔ یکسلے اور ڈولوہاف ایک کھلی جگہ پر پہنچ گئے۔ ہیری جانتا تھا کہ یہ وہی جگہ تھی جہاں کبھی ایراگاگ نام کا خوفناک مکڑا رہتا تھا۔ اس کے دیوہیکل قبیلے کی بچی ہوئی مکڑیاں اب بھی وہاں رہتی تھیں مگر مرگ خوروں نے انہیں اپنی طرف سے لڑنے کیلئے یہاں سے بھگا ڈالا تھا۔

کھلی جگہ کے وسط میں آگ جل رہی تھی اور آگ کے شعلوں کی لہراتی ہوئی روشنی بالکل خاموش اور چوکس مرگ خوروں کے ہجوم پر پڑ رہی تھی۔ ان میں سے کچھ اب بھی نقاب کے پیچھے چھپے ہوئے تھے اور باقی لوگوں کے چہرے صاف دکھائی دے رہے تھے۔ اس فوج کے بیرونی حصے پر دو دیو بیٹھے ہوئے تھے اور پورے منظر پر اپنا پہاڑ جیسا سایہ ڈال رہے تھے۔ ان کے چہرے سخت اور چٹان جیسے کھردرے تھے۔ ہیری نے فینر ئیر گرے بیک کو دبکے ہوئے اپنے خون سے بھرے لمبے ناخن چباتے ہوئے دیکھا۔ بھاری بھرکم، سنہرے بالوں والا رائل اپنے خون بہتے ہونٹ کو دبا رہا تھا۔ ہیری نے لوسیس ملفوائے کو بھی دیکھا جو سہما ہوا اور بے قرار دکھائی دے رہا تھا اور نرسیسہ کو بھی جس کی آنکھیں دھنسی ہوئی اور خوفزدہ دکھائی دے رہی تھیں۔

ہر نگاہ والڈی مورٹ پر جمی ہوئی تھی جو سر جھکائے کھڑا تھا اس کے سفید ہاتھ سامنے کی طرف ایلڈر چھڑی کے اوپر بندھے ہوئے تھے۔ اسے دیکھ کر ایسے محسوس ہوتا تھا جیسے وہ کوئی دعا مانگ رہا ہو یا پھر دل ہی دل میں وقت بیتنے کی گنتی گن رہا ہو۔ ہیری اب بھی وہیں ساکت کھڑا رہا۔ اسے والڈی مورٹ بڑے ہی احمق بچے جیسا دکھائی دے رہا تھا جو آنکھ مچولی کے کھیل میں ایک کونے میں کھڑا گنتی گن رہا ہو۔ اس کے سر کے پیچھے چمکتے ہوئے نادیدہ ہوائی پنجرے میں لہراتی اور بل کھاتا ہوا بڑا اژدہا ہوا میں تیر رہا تھا۔ وہ کسی خوفناک ہالے جیسا دکھائی دے رہا تھا۔

ڈولوہاف اور یکسلے کے حلقے میں شامل ہونے پر والڈی مورٹ نے سر اُٹھا کر دیکھا۔

’’وہ نہیں آیا ہے، آقا......‘‘ ڈولوہاف نے کہا۔

والڈی مورٹ کے چہرے کے تاثرات بالکل نہیں بدلے۔اس کی سرخ آنکھیں آگ کی روشنی میں جلتی ہوئی نظر آ رہی تھیں۔ آہستہ آہستہ اس نے اپنی لمبی انگلیوں کے درمیان اپنی ایلڈر چھڑی اُٹھائی۔

''آقا......''

والڈی مورٹ کے سب سے قریب بیٹھی بیلاٹرکس بولی تھی۔اس کے بال بکھرے تھے اور اس کے چہرے پر تھوڑا خون دکھائی دے رہا تھا مگر اس کے علاوہ اسے کوئی نقصان نہیں ہوا تھا۔

والڈی مورٹ نے ہاتھ اُٹھا کر اسے خاموش کرا دیا اور وہ ایک لفظ بھی نہیں بولی بلکہ پرستش بھری نظروں سے دیکھتی رہی۔

''میں نے سوچا تھا کہ وہ آئے گا۔'' والڈی مورٹ نے اپنی اونچی واضح یخ بستہ آواز میں کہا اور اس کی آنکھیں بھڑکتے ہوئے شعلوں پر جم گئیں۔''مجھے امید تھی کہ وہ ضرور آئے گا......''

کوئی کچھ نہیں بولا۔وہ بھی ہیری جتنے ہی خوفزدہ دکھائی دے رہے تھے جس کا دل اب اس کی پسلیوں پر اتنے زور زور سے ٹکرا رہا تھا جیسے وہ اس بدن کو پھاڑ کر کہیں دور نکل جانا چاہتا ہو۔جسے وہ کچھ لمحوں بعد وہ چھوڑنے والا تھا۔اس کے ہاتھ سے پسینہ نکل رہا تھا جب اس نے اپنے غیبی چوغے کو کھینچا اور اسے لپیٹ کر اپنے چوغے کے اندر رکھ لیا۔اس کی اب مزاحمت کرنے یا لڑنے کی کوئی خواہش نہیں تھی۔

''ایسا لگتا ہے کہ میں نے......میں نے غلط سوچا تھا۔'' والڈی مورٹ نے کہا۔

''نہیں!تم نے غلط نہیں سوچا تھا......''

ہیری نے یہ بات اپنا پورا زور لگا کر کہی تھی۔وہ اپنے ڈر کو ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا۔مرے ہوئے لوگوں کو زندہ کرنے والا پتھر اس کی انگلیوں کے بیچ میں سے پھسل گیا اور آگ کی تیز روشنی میں آگے بڑھتے ہوئے اس نے اپنے ماں باپ، سیریس اور لوپن کو غائب ہوتے ہوئے دیکھا۔اس لمحے اسے محسوس ہوا کہ والڈی مورٹ کے علاوہ کوئی بھی اہم نہیں تھا جو بھی ہونا تھا،ان دونوں کے درمیان ہی ہونا تھا۔

یہ بھرم اتنا ہی جلدی ٹوٹ گیا جتنی جلدی قائم ہوا تھا۔دیو اپنی جگہ پر چنگھاڑ اُٹھے اور اسی وقت مرگ خور بھی آگے بڑھے۔چیخنے، آہیں بھرنے اور ہنسی بھرے قہقہوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔والڈی مورٹ جہاں کھڑا تھا، وہیں جیسے جم سا گیا مگر اس کی سرخ آنکھوں نے ہیری کو تلاش کر لیا اور وہ آگے بڑھتے ہوئے ہیری کو گھورتا رہا۔ان کے درمیان آگ کے سوا اور کچھ نہیں تھا۔

پھر ایک اور آواز گونجی۔

''ہیری......نہیں!''

وہ مڑا اور اس نے دیکھا کہ ہیگرڈ قریبی درخت کے تنے کے ساتھ بندھا ہوا تھا اور آزاد ہونے کیلئے پورا زور لگا رہا تھا۔اس کے

دیوہیکل جسم کی وجہ سے پورا درخت جھنجھنا اُٹھا۔

''نہیں نہیں...... ہیری! تم یہ کیا کر......؟''

''چپ رہو......'' رائل چیختا ہوا غرایا اور چھڑی لہرا کر ہیگرڈ کا منہ بند کر دیا۔

بیلاٹرکس اُٹھ کر کھڑی ہوئی اور وہ اب کبھی والڈی مورٹ کو تو اور کبھی ہیری کو دیکھنے لگی۔ اس کا سینہ اوپر نیچے بری طرح پچک رہا تھا۔ صرف اژدہا ہی اپنی جگہ پر حرکت کر رہا تھا جو والڈی مورٹ کے پیچھے نادیدہ پنجرے میں بل کھا رہا تھا۔

ہیری کو اپنے سینے پر چھڑی کا احساس ہوا مگر اس نے اسے باہر نکالی کی کوئی کوشش نہیں کی۔ وہ جانتا تھا کہ اژدہے بہت محفوظ تھا۔ وہ جانتا تھا کہ اگر اس نے اپنی چھڑی ناگنی کی طرف تان بھی دی تو بھی اس کے وار کرنے سے پہلے ہی پچاس وار اسے پر پڑ جائیں گے۔ اب بھی والڈی مورٹ اور ہیری ایک دوسرے کی طرف دیکھتے رہے، پھر والڈی مورٹ نے اپنے سر کو تھوڑا ترچھا کیا اور اپنے سامنے کھڑے لڑکے کو تولا۔ اس کے بغیر ہونٹوں والے منہ پر سفاک مسکراہٹ نمودار ہوئی۔

''ہیری پوٹر......'' اس نے بہت دھیمی آواز میں کہا جو لکڑیوں کے تڑکنے جتنی ہی دھیمی تھی۔ ''وہ لڑکا جو زندہ بچ گیا تھا......''

ایک بھی مرگ خور نے اپنی جگہ سے حرکت نہیں کی۔ وہ انتظار کر رہے تھے، ہر چیز انتظار کر رہی تھی، ہیگرڈ اب بھی جدوجہد کر رہا تھا اور بیلاٹرکس ہانپ رہی تھی۔ نجانے کیوں ہیری نے جینی اور اس کی دہکتی ہوئی نگاہ کے بارے میں سوچا اور اپنے ہونٹوں پر اس کے ہونٹوں کا لمس محسوس کیا۔

والڈی مورٹ نے اپنی چھڑی اونچی کر لی کسی ضدی بچے کی طرح، اس کا سر اب بھی ایک ہی طرف ترچھا تھا جیسے سوچ رہا ہو کہ آگے بڑھنے پر کیا ہوگا؟ ہیری نے دوبارہ ان سرخ آنکھوں میں جھانکا اور وہ چاہتا تھا کہ یہ جلدی سے ہو جائے، جب تک کہ وہ کھڑا رہ سکتا تھا، اس سے پہلے وہ خود پر اپنا قابو کھو بیٹھے...... اس سے پہلے کہ اس کا خوف ظاہر جائے......

اس نے منہ کو ہلتے اور سبز روشنی کی چمک کو نمودار ہوتے ہوئے دیکھا اور پھر اس کی نظروں کے سامنے سے ہر چیز غائب ہوگئی۔

☆☆☆☆

پینتیسواں باب

# کنگ کراس سٹیشن

وہ منہ کے بل لیٹا ہوا خاموشی سے سن رہا تھا۔ وہ بالکل تنہا تھا۔ وہاں اور کوئی بھی نہیں تھا، اسے تو یہ بھی پورا یقین نہیں تھا کہ وہ خود بھی وہاں تھا......

ایک طویل عرصے بعد یا پھر فوراً بعد ہی، اسے یہ محسوس ہوا کہ اس کا وجود برقرار ہے۔ وہ کسی بھوت کی طرح یا مجسم خیال یا بغیر بدن کے نہیں ہوسکتا کیونکہ وہ لیٹا ہوا تھا۔ غیر معمولی طور پر کسی سطح پر لیٹا ہوا تھا۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ اس کے حواس خمسہ ماحول کو محسوس کر رہے تھے، اس کا یہ بھی مطلب تھا کہ وہ جس چیز پر لیٹا ہوا تھا اس کا بھی وجود تھا۔

جیسے ہی ہیری اس نتیجے پر پہنچا، اس کا دھیان اس بات کی طرف گیا کہ وہ ننگا تھا چونکہ وہ بالکل اکیلا تھا اس لئے اس بات سے اسے کوئی پریشانی نہیں ہوئی حالانکہ وہ تھوڑا چونک ضرور گیا تھا۔ اس نے سوچا کہ اگر وہ محسوس کر سکتا ہے تو دیکھ بھی سکتا ہوگا، آنکھیں کھولنے پر اسے معلوم ہوا کہ اس کی بصارت بھی کام کر رہی تھی۔

وہ چمکدار دھند میں لیٹا ہوا تھا حالانکہ ایسی دھند اس نے پہلے کبھی نہیں محسوس کی تھی۔ اس کے اردگرد کا ماحول بادل جیسے دھوئیں میں نہیں چھپا تھا بلکہ ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے بادلوں سے بغیر ہی ہو۔ جس فرش پر وہ لیٹا ہوا تھا، وہ سفید دکھائی دے رہا تھا، نہ ہی نرم اور نہ ہی ٹھنڈا...... بالکل ہموار اور خالی پن کے احساس کے ساتھ۔

وہ اُٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس کے بدن پر کوئی زخم بھی نہیں تھا، اس نے اپنا چہرہ چھو کر دیکھا، اس کے چہرے پر اب عینک نہیں تھی۔ پھر ایک آواز اس خالی پن میں کہیں سے اس کی سماعت میں سنائی دی۔ کسی چیز کے ہلکے ہلکے ٹکرانے کی آواز جو جدوجہد کر رہی تھی، پھڑ پھڑا رہی تھی، تڑپ رہی تھی۔ یہ ایک کسی قدر اذیت بھری آواز تھی، کسی قدر بھدی تھی۔ اسے یہ ناپسندیدہ احساس ہوا تھا کہ وہ کسی پوشیدہ یا شرمناک چیز کو چوری چھپے سن رہا تھا۔

پہلی بار اس کی خواہش بیدار ہوئی کہ کاش وہ کپڑوں میں ملبوس ہوتا۔

اس کے دماغ میں یہ خواہش آتے ہی تھوڑی دور فوراً ہی ایک چوغہ نمودار ہوگیا۔ اس نے بڑھ کر اسے لیا اور پہننے لگا۔ وہ نرم،

صاف ستھرا اور گرم محسوس ہو رہا تھا۔ یہ عجیب بات تھی کہ اس کی خواہش کے ساتھ ہی وہ نمودار ہو گیا تھا......

اس نے کھڑے ہو کر چاروں طرف دیکھا۔ کیا وہ کسی بڑے خفیہ حاجتی کمرے میں موجود تھا؟ اس نے جتنا زیادہ فاصلے تک دیکھا اسے اتنی ہی زیادہ چیزیں دکھائی دیں۔ شیشے کی ایک بڑی گنبد جیسی گول چھت دھوپ میں اس کے اوپر چمک رہی تھی۔ شاید یہ ایک محل تھا، ہر چیز پرسکون اور ساکت تھی، ماسوائے ٹکرانے اور سسکنے کی ان عجیب آوازوں کے، جو دھند میں کہیں قریب سے آ رہی تھیں۔

ہیری اپنی جگہ پر آہستگی سے گھوم گیا اور ارد گرد کا ماحول اس کی آنکھوں کے سامنے بدلنے لگا۔ ایک چوڑی کھلی جگہ، چمکدار اور صاف، ہوگورٹس کے بڑے ہال سے زیادہ بڑا ہال...... یہ بالکل خالی تھا، وہاں وہ واحد فرد تھا، ماسوائے......

وہ چونک گیا، اسے اب وہ چیز دکھائی دے گئی تھی جو آوازیں پیدا کر رہی تھی۔ بچے جیسا ایک چھوٹا جاندار زمین پر ننگا لیٹا ہوا تھا، اس کی جلد روکھی اور پپڑی دار دکھائی دے رہی تھی۔ یہ جاندار اسے نشست کے نیچے پڑا پڑا کانپ رہا تھا جہاں اسے چھوڑ دیا گیا تھا۔ اسے کوئی نہیں چاہتا تھا اور اسے کوئی چوری سے چھوڑ گیا تھا۔ اب یہ سانس لینے کیلئے مشقت کر رہا تھا۔

ہیری کو خوف محسوس ہونے لگا حالانکہ جاندار کہیں چھوٹا تھا، کمزور اور زخمی تھا لیکن ہیری اس کے پاس نہیں جانا چاہتا تھا۔ بہرحال، وہ قریب چلا گیا اور کسی بھی پل پیچھے کی جانب قلابازی کھانے کیلئے تیار رہا۔ جلد ہی وہ اتنے قریب پہنچ گیا کہ اسے چھو سکے مگر وہ ایسا کرنے کی ہمت نہیں پیدا کر پا رہا تھا۔ وہ خود کو ڈرپوک سمجھ رہا تھا اسے اس جاندار کو تسلی دینا چاہئے مگر اس سے اُسے نفرت ہوئی۔

''تم کوئی مدد نہیں کر سکتے......''

اس نے پلٹ کر دیکھا۔ ایلبس ڈمبل ڈور اس کی طرف چل کر آ رہے تھے۔ وہ امنگ بھرے انداز میں چلے آ رہے تھے اور انہوں نے نیلے چوغے پہن رکھے تھے۔

''ہیری......'' انہوں نے اپنی بانہیں پھیلائیں اور ان کے دونوں ہاتھ سفید اور صحیح سلامت دکھائی دیئے۔ ''حیرت انگیز نوجوان! بہادر اور جرأت مند انسان...... چلو گھومتے ہیں۔''

حیران اور پریشان ہیری خاموشی سے ڈمبل ڈور کے پیچھے پیچھے چل دیا۔ وہ پپڑی دار جاندار سے دور ہٹنے لگے۔ ڈمبل ڈور اسے اونچی چمکدار چھت کے نیچے دو نشستوں والے بینچوں کے پاس لے گئے۔ جن کی طرف ہیری نے پہلے دھیان ہی نہیں دیا تھا۔ ڈمبل ڈور ان میں سے ایک پر بیٹھ گئے۔ ہیری ان کے سامنے دوسری نشست پر بیٹھ گیا اور اپنے پرانے ہیڈ ماسٹر کے چہرے کو گھورنے لگا۔ ڈمبل ڈور کے سفید بال اور ڈاڑھی اب بھی پہلے جیسی ہی تھی۔ ان باریک بین نیلی آنکھیں نصف چاند کی شکل والی عینک کے پیچھے چمک رہی تھیں۔ ان کی ناک پہلے ہی جیسی خمیدہ تھی۔ ہر چیز بالکل ویسی ہی تھی جیسے اسے یاد تھی......

''مگر آپ تو مر چکے ہیں......'' ہیری نے حیرت سے کہا۔

''اوہ ہاں......'' ڈمبل ڈور نے معمول کی آواز میں جواب دیا۔

''تو کیا......میں بھی مر چکا ہوں؟''

''اوہ!'' ڈمبل ڈور نے کہا اور اب وہ زیادہ کھل کر مسکرا رہے تھے۔ ''یہ تو اصل سوال ہے، ہے نا؟ عزیز نوجوان......مجموعی طور پر مجھے محسوس ہوتا ہے کہ......نہیں!''

انہوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ ڈمبل ڈور اب بھی مسکرا رہے تھے۔

''نہیں......'' ہیری نے دہرایا۔

''نہیں......!'' ڈمبل ڈور بولے۔

''مگر......'' ہیری نے اپنا ہاتھ ماتھے پر موجود بجلی کے نشان کی طرف اُٹھایا مگر وہاں کچھ نہیں تھا۔ ''مگر مجھے تو مر جانا چاہئے تھا...... میں نے خود کو نہیں بچایا تھا، میں چاہتا تھا کہ وہ مجھے مار ڈالے۔''

''میں چاہتا تھا......'' ڈمبل ڈور نے زور دیتے ہوئے کہا۔ ''اسی سے تو سارا فرق پڑا۔''

مسرت روشنی کی طرح، آگ کی چمک کی طرح ڈمبل دوڑ سے پھوٹ رہی تھی، ہیری نے پہلے کبھی انہیں اتنے غور سے نہیں دیکھا تھا۔

''مجھے سمجھایئے......''

''مگر تم تو پہلے سے ہی جانتے ہو۔'' ڈمبل ڈور نے اپنے انگوٹھے آپس میں چٹختے ہوئے کہا۔

''میں نے خود کو مرنے دیا، ہے نا؟'' ہیری نے کہا۔

''بالکل! تم نے ایسا ہی کیا۔'' ڈمبل ڈور نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ''آگے کہو......''

''تو اس کی روح کا جو ٹکڑا مجھ میں سمایا ہوا تھا......؟''

ڈمبل ڈور نے اور بھی اشتیاق سے سر ہلایا اور ہیری کو آگے بولنے کیلئے اشارہ کیا۔ ان کے چہرے پر مسرت بھری چوڑی مسکراہٹ پھیل گئی۔

''کیا وہ جا چکا ہے......؟''

''اوہ ہاں!'' ڈمبل ڈور نے کہا۔ ''ہاں! اس نے اسے تباہ کر دیا ہے، ہیری! اب تمہاری روح ہی تمہارے وجود کا حصہ ہے، اس میں کسی دوسرے کی شراکت نہیں ہے۔ اب یہ پوری طرح تمہاری ہی ہے......''

''مگر......''

ہیری نے اپنے کندھوں سے پیچھے کی طرف گردن گھما کر دیکھا۔ جہاں وہ زخمی چھوٹا جاندار اب بھی نشست کے نیچے پڑا ہوا کانپ رہا تھا۔

''تو پھر وہ کیا ہے، پروفیسر؟''

''ایک ایسی چیز جو ہم دونوں کی مدد سے باہر ہے۔'' ڈمبل ڈور نے کہا۔

''لیکن اگر والڈی مورٹ نے جھٹ کٹ وار کا استعمال کیا تھا۔'' ہیری نے دوبارہ کہنا شروع کیا۔ ''اور اس بار میری خاطر کوئی بھی نہیں مرا......تو پھر میں زندہ کیسے بچ سکتا ہوں؟''

''میرا خیال ہے کہ تم جانتے ہو۔'' ڈمبل ڈور نے کہا۔ ''ماضی کو یاد کرتے ہوئے سوچو! یاد کرو کہ اس نے اپنی لاعلمی سے لالچ اور خودغرضی میں آ کر کیا کر دیا تھا؟''

ہیری نے سوچتے ہوئے اردگرد کے ماحول پر نگاہ ڈالی۔ وہ جہاں بیٹھے ہوئے تھے، وہ سچ مچ کسی محل جیسا لگ رہا تھا حالانکہ یہ عجیب سا محل تھا کیونکہ اس میں تھوڑے تھوڑے فاصلے پر کرسیاں قطار میں لگی ہوئی تھیں۔ اور آہنی باڑھ بھی موجود تھی۔ وہاں ہیری، ڈمبل ڈور اور کرسی کے نیچے پڑے سسکتے ہوئے جاندار کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا۔ پھر جواب اس کے ہونٹوں تک آسانی سے بنا کسی کوشش کے آ گیا۔

''اس نے میرا خون لیا تھا......'' ہیری نے کہا۔

''بالکل!'' ڈمبل ڈور نے کہا۔ ''اس نے تمہارا خون لیا تھا اور اس سے اپنے بدن کو دوبارہ بنایا تھا۔ خون اس کی رگوں میں بہہ رہا تھا۔ ہیری! للّی کا حفاظتی خول تم دونوں کے وجود میں تھا۔ والڈی مورٹ نے یہ انتظام کر دیا کہ اس کے زندہ رہنے تک تم بھی زندہ رہو......''

''میں زندہ رہوں؟...... جب تک وہ زندہ رہے؟ مگر میں نے تو سوچا تھا...... میں نے تو سوچا تھا کہ معاملہ الٹ تھا۔ میں نے تو سوچا تھا کہ ہم دونوں کو ہی مرنا ہوگا؟ یا پھر یہ ایک ہی بات ہے؟''

درد سے کراہتے ہوئے جاندار کے سسکنے اور ہاتھ پٹخنے سے اس کی توجہ بھٹک گئی۔ وہ ایک بار پھر پیچھے مڑ کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

''آپ کو یقین ہے کہ ہم اس کیلئے کچھ نہیں کر سکتے؟''

''کوئی مدد ممکن نہیں ہے......''

''تو پھر اور زیادہ......وضاحت کریں!'' ہیری نے کہا۔ ڈمبل ڈور مسکرانے لگے۔

''تم اس کی ساتویں پٹاری تھے، ہیری! وہ پٹاری جسے وہ بنانا نہیں چاہتا تھا۔ اس نے اپنی روح کو اتنا مسخ کر دیا تھا کہ جب اس نے تمہارے ماں باپ کا قتل کیا اور پھر ان کے چھوٹے بچے کی جان لینے کی گھناؤنی کوشش کرنے کا ناقابل معافی جرم کیا تو یہ حصہ ٹوٹ کر الگ ہو گیا مگر اس کی روح کا جتنا حصہ اس کمرے میں آیا تھا، اتنا باہر نہیں گیا تھا حالانکہ وہ یہ بات نہیں جانتا تھا۔ وہ اپنے پیچھے تمہارے بدن کے علاوہ بھی کچھ چھوڑ گیا تھا۔ اس کی روح کا وہ ٹکڑا جو تم سے جڑ گیا تھا......وہ ممکنہ شکار جو بچ گیا تھا......''

’’مگراس کا علم تکلیف دہ صورت میں ادھورا تھا، ہیری! والڈی مورٹ جسے اہم نہیں تسلیم کرتا ہے، اسے سمجھنے کی کوشش بھی نہیں کرتا ہے۔ گھریلوخرسوں، بچوں کی کہانیوں، محبت، وفاداری یا انسانیت کے بارے میں والڈی مورٹ کچھ نہیں جانتا اور سمجھتا ہے۔ کچھ بھی نہیں۔ ان سب میں اس کی طاقت سے الگ کوئی اور طاقت بھی موجود ہے۔ جادو کی پہنچ سے دور بھی کوئی طاقت ہے، اس سچائی کو وہ کبھی نہیں سمجھ پایا۔‘‘

’’اس نے تمہارا خون اس یقین سے لیا کہ اس سے وہ طاقتور بن جائے گا، اس نے اپنے بدن میں اس جادو کا چھوٹا سا حصہ بھی شامل کرلیا جو تمہاری ماں کی قربانی کی وجہ سے تمہاری حفاظت کررہا تھا، اس کے بدن میں للّی کی قربانی کا زندہ رہنا ہی اہم بات تھی، اور جب تک یہ جادو برقرار رہتا ہے تب تک تم زندہ رہتے ہو، والڈی مورٹ کی آخری امید بھی باقی رہتی ہے......‘‘

ڈمبل ڈور ہیری کو دیکھ کر مسکرائے، ہیری انہیں گھورتا رہا۔

’’اور آپ اس راز سے واقف تھے؟ آپ...... ہمیشہ سے یہ جانتے تھے؟‘‘

’’میں یہ اندازہ لگایا تھا مگر میرے اندازے عام طور پر صحیح ثابت ہوتے ہیں۔‘‘ ڈمبل ڈور نے خوشی سے چہکتے ہوئے کہا۔ وہ دونوں کافی دیر تک خاموش بیٹھے رہے جس دوران ان کے پیچھے کا جاندار لگا تار کانپتا اور سسکتا رہا۔

’’اور بھی کچھ ہے۔‘‘ ہیری نے کہا۔ ’’اس میں اور بھی کچھ ہے۔ میری چھڑی نے اس کی ادھار لی ہوئی چھڑی کو کیوں توڑ ڈالا تھا؟‘‘

’’اس ضمن میں میں پورے وثوق سے کچھ کہہ نہیں سکتا۔‘‘

’’تو پھر اندازہ ہی لگائیے!‘‘ ہیری نے کہا تو اس بار ڈمبل کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

’’ہیری! تمہیں یہ سمجھنا ہوا کہ تم اور لارڈ والڈی مورٹ جادو کی ایسی سرحدوں تک پہنچ گئے ہو جو انجان اور ناشناسا ہیں۔ یہ حیرت انگیز ہے، اس لئے مجھے یہ محسوس ہوتا ہے کہ کوئی بھی چھڑی ساز اس کی وضاحت نہیں کرسکتا تھا یا والڈی مورٹ کو نہیں بتا سکتا تھا مگر میرا خیال ہے کہ ایسا ہی ہوا ہوگا...... جیسا کہ تم اب جانتے ہو، انسانی بدن واپس حاصل کرتے ہوئے انجانے میں لارڈ والڈی مورٹ نے تم دونوں کے درمیانی بندھن کو دوگنا کردیا تھا، وہ نہیں جانتا تھا کہ اس کی روح کا ایک ٹکڑا تمہارے ساتھ پہلے سے جڑا ہے۔ اس نے خود کو طاقتور بنانے کے ارادے سے تمہاری ماں کی قربانی کا ایک حصہ اپنے اندر اتار لیا۔ اگر وہ اس قربانی کی زبردست طاقت کو سمجھ سکتا تو شاید وہ تمہارے خون کو چھونے کی بھی ہمت نہ کرتا...... اگر وہ سمجھ سکتا تو وہ لارڈ والڈی مورٹ نہ ہوتا اور کبھی کسی کو قتل نہیں کرتا......‘‘

’’اس دوطرفہ بندھن کے مضبوط ہونے کے بعد تم دونوں کی قسمت ایک ساتھ نتھی ہوگئی۔ جو آج تک کی تاریخ میں کبھی دو جادوگروں کے ساتھ نہیں ہوا ہے۔ اس کے بعد والڈی مورٹ ایسی چھڑی سے تم پر حملہ کرنے گیا جس کا قلب، تمہاری چھڑی کے قلب کے ساتھ جڑواں رشتہ رکھتا تھا اور جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ اس کی وجہ سے بہت عجیب واقعہ رونما ہوا۔ دونوں قلوب کے تصادم کی وجہ

سے ردعمل ظاہر ہوا۔ والڈی مورٹ جس کی کبھی امید بھی نہیں کر سکتا تھا کیونکہ وہ اس وقت یہ بات نہیں جانتا تھا کہ تمہاری اور اس کی چھڑی میں ایک ققنس کا پنکھ موجود ہے، جڑواں قلوب کا تعلق موجود ہے......''

''ہیری! اس رات کو وہ تم سے زیادہ خوفزدہ تھا۔ تم نے تو موت کے امکان کو تسلیم کر لیا تھا یہاں تک کہ گلے بھی لگا لیا تھا۔ یہ ایک ایسی چیز ہے جو لارڈ والڈی مورٹ کبھی نہیں کر سکتا تھا۔ تمہاری ہمت جیت گئی۔ تمہاری چھڑی نے اس کی چھڑی کو شکست دے دی اور ایسا کرتے ہوئے دونوں کی چھڑیوں کے درمیان ایسا کچھ ہوا جو ان کے مالکوں کے باہمی تعلق کو مربوط کرتا تھا۔''

''میرا یقین ہے کہ اس رات تمہاری چھڑی نے والڈی مورٹ کی چھڑی کی کچھ صلاحیتیں اور خوبیاں بھی لے لیں جس کا مطلب یہ ہے کہ اس میں تھوڑا سا والڈی مورٹ خود آ گیا۔ یہی وجہ ہے کہ جب وہ تمہارا تعاقب کر رہا تھا تو تمہاری چھڑی نے اسے پہچان لیا۔ چھڑی نے پہچان لیا کہ وہ شناسا اور ہٹ دھرم دشمن ہے۔ اس کے بعد تمہاری چھڑی نے اسی کے جادو کا استعمال اس پر کیا۔ وہ جادو اتنا طاقتور تھا کہ لوسیس کی چھڑی نے کبھی نہیں کیا تھا۔ تمہاری چھڑی میں تمہاری قوت ارادی کا پختہ عزم اور والڈی مورٹ کی قاتلانہ مہارت کی طاقتیں موجود تھیں، لوسیس ملفوائے کی چھڑی کے پاس بچنے کا موقع ہی کہاں تھا؟''

''اگر میری چھڑی اتنی ہی طاقتور صلاحیتوں کی مالک تھی تو پھر ہر مائنی نے اسے کیسے توڑ دیا؟'' ہیری نے پوچھا۔

''میرے عزیز نوجوان! اس چھڑی کی پہچاننے کی صلاحیت کا دائرہ صرف لارڈ والڈی مورٹ کی حد تک ہی محدود تھا جس نے جادو کے اعلیٰ اصولوں اور قوانین کے ساتھ غلط انداز میں چھیڑ خانی کی تھی۔ صرف اس کیلئے ہی وہ چھڑی غیر معمولی طور متحرک تھی ورنہ تو باقی چھڑیوں ہی جیسی عام چھڑی تھی......حالانکہ مجھے یقین ہے کہ یہ عمدہ تھی......'' ڈمبل ڈور نے مشفقانہ انداز میں اپنی بات مکمل کی۔

''میں اس وقت بہت اچھا محسوس کر رہا ہوں۔'' ہیری نے اپنے صاف بیداغ ہاتھوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔ ''ہم کہاں ہیں؟''

''یہی تو میں تم سے پوچھنا چاہ رہا ہوں؟'' ڈمبل ڈور نے چاروں طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''تمہارا کیا خیال ہے؟''

جب تک ڈمبل ڈور نے یہ سوال نہیں کیا تب تک ہیری کو معلوم ہی نہیں تھا۔ بہرحال، اب اس نے پایا کہ اس کے پاس جواب موجود تھا

''یہ تو کنگ کراس سٹیشن جیسا محسوس ہوتا ہے۔'' ہیری نے آہستگی سے کہا۔ ''فرق صرف اتنا ہے کہ یہ بہت زیادہ صاف اور خالی ہے۔ جہاں تک میں دیکھ سکتا ہوں، کوئی ریل گاڑی بھی نہیں دکھائی دے رہی ہے۔''

''کنگ کراس سٹیشن؟'' ڈمبل ڈور ہنس رہے تھے۔ ''اچھا واقعی؟''

''تو آپ کے حساب سے ہم کہاں ہیں؟'' ہیری نے تھوڑا دفاعی انداز اختیار کرتے ہوئے کہا۔

''میرے عزیز نوجوان! مجھے ذرا بھی اندازہ نہیں ہے۔ یہ تمہارا ذوق ہے......''

ہیری کو معلوم نہیں تھا کہ اس کا کیا مطلب ہے ڈمبل ڈور اسے غصہ دلا رہے تھے۔ اس نے ان کی طرف گھور کر دیکھا پھر اسے یاد

آیا کہ اسے موجودہ جگہ کا پتہ معلوم کرنے کے بجائے زیادہ ضروری سوال پوچھنا ہے۔

''اجل کے تبرکات؟'' اس نے کہا اور یہ دیکھ کر خوش ہوا کہ ان الفاظ سے ڈمبل ڈور کے چہرے پر دلچسپی بھری مسکراہٹ پھیل گئی تھی۔

''اوہ ہاں!'' انہوں نے تھوڑا پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

''تو......؟''

ہیری جب سے ڈمبل ڈور سے ملا تھا، تب سے پہلی بار وہ بوڑھے کے بجائے زیادہ جوان دکھائی دے رہے تھے۔ پل بھر کیلئے تو وہ اس چھوٹے بچے جیسے محسوس ہوئے جسے غلطی کرتے ہوئے پکڑ لیا گیا ہو۔

''کیا تم مجھے معاف کر سکتے ہو؟'' انہوں نے کہا۔ ''کیا تم اس بات کیلئے مجھے معاف کر سکتے ہو کہ میں نے تم پر پورا بھروسہ نہیں کیا؟ میں نے تمہیں پوری بات نہیں بتائی۔ ہیری! مجھے اندیشہ تھا کہ میری ہی طرح تم بھی ناکام ہو جاؤ گے۔ مجھے اندیشہ تھا تم بھی میرے جیسی غلطیاں کر بیٹھو گے۔ میں تم سے معافی چاہتا ہوں، ہیری! اب میں جان چکا ہوں کہ تم مجھ سے زیادہ اچھے انسان ہو......''

''آپ کس معاملے پر بات کر رہے ہیں؟'' ہیری نے ڈمبل ڈور کی بات کرنے کے انداز پر اور آنکھوں میں آنسو بھر آنے پر حیرانگی سے پوچھا۔

''اجل کے تبرکات......اجل کے تبرکات!'' ڈمبل ڈور بڑبڑائے۔ ''بدحواسی کے شکار فرد کا خواب......''

''وہ اصلی ہیں؟''

''اصلی اور خطرناک......احمقوں کیلئے لالچ کا جال۔'' ڈمبل ڈور نے کہا۔ ''اور میں کتنا احمق تھا؟ مگر تم جانتے ہی ہو، ہے نا؟ اب تم سے کوئی بات چھپی ہوئی نہیں ہے، تم سب کچھ جانتے ہو۔''

''مگر میں کیا جانتا ہوں؟''

ڈمبل ڈور نے پورا بدن ہیری کی طرف گھما دیا اور ان کی چمکدار نیلی آنکھوں میں آنسو اب بھی چمک رہے تھے۔

''اجل کا مالک، ہیری! اجل کا مالک......کیا میں والڈی مورٹ سے زیادہ اچھا تھا؟''

''ظاہر ہے کہ آپ اچھے تھے!'' ہیری نے کہا۔ ''ظاہر ہے کہ آپ یہ بات سوچ بھی کیسے سکتے ہیں؟ آپ نے کبھی کسی کو نہیں مارا جب آپ کے پاس بہانہ بھی موجود تھا۔''

''سچ ہے......سچ ہے!'' ڈمبل ڈور نے کہا اس وقت وہ تسلی چاہنے والے بچے کی طرح دکھائی دے رہے تھے۔ ''پھر بھی میں نے اجل کو جیتنے کا ایک طریقہ تلاش کرنا چاہا، ہیری!''

''اس طریقے سے تو نہیں جس طریقے سے اس نے کیا تھا'' ہیری نے کہا۔ ڈمبل ڈور پر اس کے اتنے غصے کے بعد یہ عجیب تھا

کہ وہ اونچی چھت کے نیچے بیٹھ کر ڈمبل ڈور کو خود انہیں کے حملے سے بچا رہا تھا۔ ’’پٹاریاں نہیں......اجل کے تبرکات!‘‘

’’بالکل! پٹاریاں نہیں......اجل کے تبرکات!‘‘ ڈمبل ڈور بڑبڑائے۔

خاموشی چھا گئی، ان کے پیچھے چھوٹا جانداراب بھی سسک رہا تھا مگر ہیری نے پلٹ کر اس کی طرف نہیں دیکھا۔

’’گرینڈ لوالڈ بھی تو ان کی تلاش کر رہا تھا؟‘‘ اس نے پوچھا۔

ڈمبل ڈور نے ایک پل کیلئے اپنی آنکھیں بند کیں اور پھر سر ہلا دیا۔

’’سب سے بڑھ کر اسی بات نے ہم دونوں کو ایک دوسرے کے قریب لا کھڑا کیا اور ایک دوسرے کیلئے کشش پیدا کر دی۔‘‘ انہوں نے آہستگی سے کہا۔ ’’دو چالاک، ذہین اور گھمنڈی نوجوان! جن کی لالچ کا ہدف ایک ہی تھا۔ مجھے یقین ہے کہ تم نے اندازہ لگا لیا ہوگا کہ وہ گوڈرک ہولو میں کیوں آنا چاہتا تھا کیونکہ وہیں پر ’اگنوٹس پیرویل‘ کی قبر تھی، وہ اس جگہ پر اچھی طرح تلاش کرنا چاہتا تھا جہاں تیسرا بھائی مرا تھا......‘‘

’’تو یہ سچ ہے۔‘‘ ہیری نے پوچھا۔ ’’وہ کہانی؟......پیرویل بھائی......‘‘

’’کہانی میں تو تین بھائی تھے۔‘‘ ڈمبل ڈور نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ’’اوہ ہاں مجھے محسوس ہوتا ہے کہ وہ ویران راستے میں اجل سے ملے تھے......اس بارے میں مجھے ممکن بھی لگتا ہے پیرویل بھائی بہت ہی قابل، مہارت یافتہ اور خطرناک جادوگر تھے اور اپنے جادو سے انہوں نے ان طاقتور اشیاء کو نمودار کیا تھا۔ میرا خیال ہے کہ ان کے بارے میں اجل کے تبرکات کی کہانی ان کے کارناموں کو دیکھتے ہوئے گھڑ لی گئی ہوگی......‘‘

’’جیسا کہ تم اب جانتے ہو، غیبی چوغہ صدیوں تک باپ سے بیٹے، ماں سے بیٹی تک وراثت میں سفر کرتا رہا۔ اس وقت یہ چوغہ اگنوٹس کے آخری زندہ وارث کے پاس ہے جو اگنوٹس کی طرح گوڈرک ہولو میں ہی پیدا ہوا تھا......‘‘

ڈمبل ڈور ہیری کی طرف دیکھ کر مسکرائے۔

’’میں......؟‘‘

’’ہاں تم......میں جانتا ہوں، تم نے اندازہ لگا لیا ہوا کہ جس رات تمہارے ماں باپ کی موت ہوئی تھی، اس رات یہ چوغہ میرے پاس کیوں تھا۔ جیمس نے یہ چوغہ کچھ دن قبل ہی دکھایا تھا۔ اس سے یہ عیاں ہو گیا کہ سکول میں اس کی زیادہ تر غلط حرکتیں پکڑی کیوں نہیں گئی تھیں؟ میں جو دیکھ رہا تھا اس پر مجھے یقین نہیں ہوا تھا۔ میں نے اس کی جانچ پڑتال کرنے کیلئے اسے کچھ وقت کیلئے مانگ لیا۔ میں نے اجل تینوں تبرکات کو ایک ساتھ کرنے کا اپنا خواب کافی عرصے پہلے ہی چھوڑ دیا تھا مگر میں اسے قریب سے دیکھنے کی لالچ سے خود کو باہر نہیں نکال پایا تھا......میں نے ایسا چوغہ پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ بہت ہی پرانا، ہر طرح سے اوجھل......پھر تمہارے باپ کی موت ہو گئی اور میرے پاس آخرکار اجل کے دو تبرکات ہو گئے۔‘‘

ان کے بولنے کا انداز کافی حد کڑوا تھا۔

’’چوغے سے انہیں بچنے میں مدد نہیں ملتی۔‘‘ ہیری نے جلدی سے کہا۔’’والڈی مورٹ جانتا تھا کہ میرے ماں باپ کہاں چھپے ہوئے ہیں، چوغہ انہیں وار سے نہیں بچا سکتا تھا......‘‘

’’سچ ہے......سچ ہے!‘‘ ڈمبل ڈور نے آہ بھرتے ہوئے کہا۔

ہیری نے انتظار کیا مگر ڈمبل ڈور کچھ نہیں بولے۔اس لئے اس نے انہیں اکسایا۔

’’تو جب یہ چوغہ آپ نے دیکھا تب تک آپ اجل کے تبرکات کی تلاش چھوڑ چکے تھے۔‘‘

’’اوہ ہاں!‘‘ ڈمبل ڈور نے دھیمی آواز میں کہا۔ایسے محسوس ہو رہا تھا کہ وہ مجبوری میں ہیری سے نظریں ملا رہے تھے۔’’تم جانتے ہو کہ کیا ہوا تھا؟تم جانتے ہو......تم مجھ سے اس سے زیادہ نفرت نہیں کر سکتے جتنا کہ میں خود سے کرتا ہوں۔‘‘

’’مگر میں آپ سے نفرت نہیں کرتا ہوں......‘‘

’’تو تمہیں کرنا چاہئے۔‘‘ڈمبل ڈور نے کہا اور گہری سانس لی۔’’تم میری بہن کی بیماری کا راز جانتے ہو۔یہ بھی جانتے ہو کہ ان ماگلوؤں نے کیا کیا تھا اور وہ کیا بن گئی؟ تم جانتے ہو کہ میرے باپ نے بدلہ لینا چاہا اور اس کی قیمت چکاتے ہوئے اژقبان میں مر گئے،تم جانتے ہو کہ آریانا کی دیکھ بھال کے دوران میری ماں کی جان چلی گئی......‘‘

’’میں اس سے چڑتا تھا......‘‘ ڈمبل ڈور نے واضح طور پر ٹھنڈے لہجے میں کہہ دیا تھا اب وہ ہیری کے سر اوپر کہیں خلا میں دور دیکھ رہے تھے۔’’میں خداداد صلاحیت سے مالا مال، قابل اور ذہین تھا، چالاک اور ہوشیار تھا۔میں ذمہ داری سے بچنا چاہتا تھا۔میں معاشرے میں نام ومنزلت کمانا چاہتا تھا، میں شہرت کی بلندیوں کو چھونا چاہتا تھا۔‘‘

’’مجھے غلط مت سمجھو!‘‘ ڈمبل ڈور نے درد بھرے لہجے میں کہا جس سے وہ دوبارہ بوڑھے دکھائی دینے لگے۔’’میں ان سے پیار کرتا تھا۔میں اپنے ماں باپ سے پیار کرتا تھا۔میں اپنے بہن بھائی سے بھی پیار کرتا تھا مگر میں خودغرض بھی تھا، ہیری!تم تو بہت ہی بے غرض اور مخلص ہو،اس لئے تم تصور بھی کر سکتے کہ میں کتنا خودغرض تھا......؟‘‘

’’جب میری ماں مر گئی اور مجھ پر میری بیمار بہن اور آوارہ بھائی کی ذمہ داری پڑ گئی تو میں غصے میں کڑھتا ہوا اپنے گاؤں واپس پہنچا۔میں نے تصور کیا کہ میں پھنس گیا ہوں، میں برباد ہو گیا ہوں،اور پھر ظاہر ہے وہ آ گیا......‘‘

ڈمبل ڈور دوبارہ ہیری کی آنکھوں میں دیکھنے لگے۔

’’گرینڈلوالڈ......ہیری!تم تصور بھی نہیں کر سکتے کہ کس طرح اس کے خیالات،اس کی سوچ مجھ پر حاوی ہوتی چلی گئی۔مجھے مسحور کرنے لگی۔ہم بزور طاقت ماگلوؤں کو اپنے زیرنگیں کر لیں گے۔جادوئی معاشرے فاتح ہو جائے گا، گرینڈلوالڈ اور میں اس عظیم جنگ آزادی کے مشہور اور تاریخی نوجوان کردار بن جائیں گے،جن کی اعلیٰ خدمات پر آئندہ نسلیں فخر کریں گی۔‘‘

''اوہ! میرے ذہن میں کچھ جھنجوڑتے ہوئے خدشات بھی موجود تھے مگر میں نے اپنے ضمیر کی آواز کو حرص وشہرت کے کھوکھلے لفظوں سے کچل ڈالا۔ یہ 'عظیم نیک نامی' آخر لوگوں کی بھلائی کیلئے ہی تو ہوگی اور جو تھوڑا بہت نقصان ہوگا، اس سے جادوگروں کو اس سے سوگنا فائدہ ہوگا۔ کیا میں اپنے دل میں گلرٹ گرینڈ لوالڈ کی حقیقت جانتا تھا؟ میرا خیال ہے کہ میں جانتا تھا مگر میں نے اپنی آنکھیں موند لیں تھیں، میں تو بس یہ سوچ رہا تھا کہ ہمارے منصوبے اگر کامیابی سے ہمکنار ہو گئے تو میرے سب خواب سچ ہو جائیں گے......''

''اور ہمارے منصوبوں کی سب بنیادیں صرف ایک ہی چیز پر تھیں......اجل کے تبرکات! انہوں نے ہمیں اپنے سحر میں جکڑ لیا تھا، ہم دونوں کو اپنے پنجوں میں دبوچ لیا تھا۔ ایلڈر چھڑی، وہ ہتھیار جو ہمیں طاقت کے سرچشمے سونپے گا۔ مرے ہوئے لوگوں کو زندہ کرنے والا پتھر، اس کا مطلب زندہ لاشوں کی فوج تیار کرنا تھا حالانکہ میں نے یہ بات کے علم میں نہ ہونے کی اداکاری رچائی، میرے لئے اس کا مطلب میرے ماں باپ کو واپس زمین پر لانا تھا تاکہ میرے کندھوں سے ذمہ داری کا بوجھ ہٹ جائے۔''

''اور غیبی چوغہ!...... ہیری! نجانے کیوں ہم نے چوغے کے بارے میں کبھی زیادہ بات نہیں کی؟ ہم دونوں ہی چوغے کے بغیر خود کو بخوبی چھپانے کا فن جانتے تھے۔ ظاہر ہے کہ چوغہ کا سچا جادو یہ ہے کہ اس کا استعمال مالک کے ساتھ ساتھ دوسروں کو چھپانا اور ان کی حفاظت کرنے کیلئے بھی کیا جا سکتا ہے۔ میں نے سوچا کہ اگر ہمیں کبھی چوغہ ملا تو یہ آریانا کو چھپانے کے کام آئے گا۔ بہرحال، چوغے میں ہماری دلچسپی محض اس لئے تھی کیونکہ اس سے اجل کے تبرکات کی تکون پوری ہو جاتی تھی۔ ایسا مانا جاتا تھا کہ جو بھی فرد تینوں چیزوں کو ایک ساتھ جمع کر کے اس کا مالک بن جائے گا، وہ اجل کو سچ مچ جیت جائے گا۔ اس کا مطلب ہم نے یہ نکالا تھا کہ وہ فرد ناقابل تسخیر بن جائے گا......''

''اجل کا ناقابل تسخیر مالک...... گرینڈ لوالڈ اور ڈمبل ڈور۔ دو مہینے کی دیوانگی، پاگل پن اور سفاک خوابوں کا سحر...... میرے گھرانے کے دونوں بچوں سے میری غفلت کا دور......''

''اور پھر......تم جانتے ہی ہو کہ کیا ہوا؟ سچائی میرے بھائی کے روپ میں میرے سامنے آ کھڑی ہوئی جو اوسط درجے کا مالک، ان پڑھ مگر غیر محدود قابل ستائش انسان ہے۔ وہ جن سچائیوں کو چیخ چیخ کر میرے سامنے کہہ رہا تھا، انہیں میں سننا ہی نہیں چاہتا تھا، میں یہ نہیں سننا چاہتا تھا کہ میں ایک کمزور اور ذہنی مریضہ بہن کو ساتھ لے کر اجل کے تبرکات کی تلاش کرنے نہیں جا سکتا تھا۔''

''بحث تکرار میں بدلی اور پھر جھگڑے کا روپ اختیار کر گئی۔ گرینڈ لوالڈ نے ذہنی توازن کھو دیا۔ میں اس کے اندر چھپے ہوئے جس سفاک انسان کو نظرانداز کرنے کی اداکاری کر رہا تھا، وہ اب بھیانک انداز میں میرے سامنے آ چکا تھا، میری ماں کی تمام تر دیکھ بھال اور احتیاطی تدابیر کے بعد......آریانا......مر گئی۔''

ڈمبل ڈور نے ہلکی سی آہ بھری اور سچ مچ رونے لگے۔ ہیری نے ہاتھ بڑھایا اور اسے یہ معلوم ہونے پر بے حد خوشی ہوئی کہ وہ

انہیں چھو سکتا ہے۔اس نے ان کے بازو مضبوطی سے پکڑ لیا اور ڈمبل ڈور نے آہستہ آہستہ خود کو سنبھال لیا۔

''پھر..... گرینڈ لوالڈ بھاگ نکلا جیسا کہ میرے علاوہ کوئی بھی پیش گوئی کر سکتا تھا۔ وہ غائب ہو گیا۔ طاقت حاصل کرنے اور ماگلوؤں کو تشدد دینے کی اپنے منصوبوں کے ساتھ۔ وہ بھاگ گیا۔ اجل کے تبرکات کے اپنے خوابوں کے ساتھ۔ جن میں، میں نے اس کی حوصلہ افزائی کی تھی، اس کے اعتماد کی عمارت کو سینچا تھا اور ہر ممکنہ مدد کی تھی۔ وہ بھاگ گیا اور میں اپنی بہن کی تدفین کیلئے پیچھے اکیلا رہ گیا۔ ابرفورتھ، ناقابل تلافی دُکھ اور شرمندگی کے احساس کے ساتھ۔ میں نے اپنی غلطی کی بہت بڑی قیمت چکائی تھی۔''

''برسوں گزر گئے، گرینڈ لوالڈ کے بارے میں بہت ساری افواہیں اُڑ رہی تھیں، لوگ کہتے تھے کہ اس نے غیر معمولی طاقت والی چھڑی حاصل کر لی تھی، اس دوران میرے سامنے ایک بار نہیں کئی بار وزیر جادو بننے کی پیشکش رکھی گئی، ظاہر ہے میں نے انکار کر دیا۔ میں سیکھ چکا تھا کہ طاقت واقتدار کے معاملے میں قابل اعتماد فرد نہیں ہوں.....''

''مگر آپ فج اور سکر مگوئیر سے زیادہ اچھے فیصلے کرتے، بہت زیادہ اچھے ثابت ہوتے۔'' ہیری نے منہ سے نکل گیا۔

''کیا واقعی؟'' ڈمبل ڈور نے بھاری پن سے کہا۔ ''مجھے اتنا یقین نہیں ہے، بہت چھوٹی عمر میں، میں ثابت کر چکا تھا کہ طاقت میری کمزوری، میری لالچ کا فتنہ تھی۔ یہ ایک عجیب بات ہے، ہیری! مگر طاقت کی نمائندگی کیلئے سب سے بہترین لوگ وہ ہوتے ہیں جنہوں نے اسے کبھی حاصل کرنا نہ چاہا ہو۔ تمہاری طرح کے لوگ.....جن پر رہنمائی کی ذمہ داری زبردستی تھوپ دی جاتی ہے اور جو مجبوری میں بوجھ اُٹھاتے ہیں، انہیں یہ جان کر حیرانگی ہوتی ہے کہ وہ اسے دوسروں کی بہ نسبت زیادہ عمدگی سے اُٹھا سکتے ہیں.....''

''میں نے محسوس کیا کہ میں ہوگورٹس میں زیادہ محفوظ تھا، میرا خیال ہے کہ میں ایک اچھا استاد تھا.....''

''آپ سب سے اچھے تھے.....''

''شکریہ ہیری! مگر جب میں نے خود کو نوجوان جادوگروں کو تعلیم دینے میں مصروف کر لیا تھا تب گرینڈ لوالڈ انقلاب لانے کیلئے فوج اکٹھی کرنے میں مصروف تھا مگر کہا جاتا ہے کہ وہ مجھ سے ڈرتا تھا اور شاید یہ سچ ہو مگر مجھے لگتا تھا کہ میں اس سے زیادہ ڈرتا تھا.....''

''اوہ موت سے نہیں.....'' ڈمبل ڈور نے ہیری کی سوالیہ نگاہوں کو دیکھتے ہوئے جواب دیا۔ ''اس لئے نہیں کہ وہ میرے ساتھ جادوئی طاقت سے کیا کر سکتا ہے، میں جانتا تھا کہ ہمارے درمیان برابری کا مقابلہ ہے، شاید میں اس سے تھوڑا زیادہ مہارت یافتہ تھا، میں تو سچائی سے ڈر رہا تھا۔ دیکھو! میں کبھی نہیں جان پایا کہ اس آخری، بھیانک لڑائی میں ہم میں سے کس نے وہ خوفناک وار کیا تھا جس سے ہماری بہن کی موت ہوئی تھی، تم مجھے ڈرپوک کہہ سکتے ہو۔ میں ڈرپوک ہی تھا، ہیری! مجھے ساری چیزوں سے الگ یہ جاننے سے ڈر لگتا تھا کہ کہیں میں نے ہی تو اپنی بہن کو مار نہیں ڈالا تھا۔ اپنے تکبر اور حماقت سے نہیں بلکہ کہیں میں نے ہی تو دراصل وہ وار نہیں کیا تھا جس نے اس کی جان لی تھی.....''

''میں سوچتا ہوں کہ وہ یہ بات جانتا تھا۔ مجھے محسوس ہوتا ہے کہ وہ جانتا تھا کہ مجھے کس چیز سے ڈر لگتا ہے، میں اس کے ساتھ

مقابلہ کرنے کی درخواستوں کو ٹالتا رہا۔ جب کہ میرے انہیں ٹالنا میرے لئے شرمناک نہیں ہو گیا۔ لوگ مر رہے تھے، وہ کسی کے قابو میں نہیں آپا رہا تھا۔ اس کا ہاتھ رُکنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا اور مجھے پوری کوشش کرنا ہی تھی......''

''تم جانتے ہی ہو کہ اس کے بعد کیا ہوا؟ میں نے وہ مقابلہ جیت لیا، میں نے اس کی چھڑی جیت لی......''

ایک اور خاموشی چھا گئی۔ ہیری نے یہ نہیں پوچھا کہ ڈمبل ڈور کو کیا کبھی یہ معلوم ہو پایا کہ آریانا کو کس نے مارا تھا؟ وہ یہ جاننا بھی نہیں چاہتا تھا۔ وہ تو یہ بھی نہیں چاہتا تھا کہ ڈمبل ڈور اسے اس بارے میں کچھ بتائیں۔ بالآخر وہ یہ جان گیا کہ خواب دکھانے والے طلسمی آئینے میں ڈمبل ڈور نے کیا دیکھا ہوگا اور ڈمبل ڈور آئینے کے بارے میں ہیری کے اضطراب کو کیوں سمجھتے تھے؟

وہ کافی دیر تک خاموشی میں بیٹھے رہے، پیچھے کے چھوٹے جاندار کے سکنے سے اب ہیری ذرا بھی بے چین نہیں ہو رہا تھا۔

''گرینڈلوالڈ نے والڈی مورٹ کو چھڑی کے پیچھے جانے سے روکا تھا، اس نے جھوٹ بولا تھا، یہ اداکاری کی تھی کہ وہ چھڑی اس کے پاس کبھی بھی نہیں تھی......'' بالآخر ہیری نے خاموشی توڑی۔

ڈمبل ڈور نے سر ہلاتے ہوئے اپنی گود کی طرف دیکھا، جس سے ان کی خمیدہ ناک پر آنسو چمک رہے تھے۔

''لوگ کہتے ہیں کہ بعد کے سالوں میں نارمن گارڈ کی جیل میں تنہا رہتے ہوئے وہ پچھتاوے اور ندامت میں ڈوب گیا تھا۔ مجھے امید ہے کہ یہ سچ ہی ہوگا۔ میں سوچنا چاہوں گا کہ اسے اپنے کارناموں اور کارگزاریوں پر دہشت اور شرم محسوس ہوئی تھی۔ شاید والڈی مورٹ سے بولا گیا جھوٹ اپنے گناہوں کے ازالہ کرنے کی ہی کوشش رہی ہو...... والڈی مورٹ کو اجل کے تبرکات تک پہنچنے کی کوشش کو روکنا مقصود ہو......''

''یا شاید آپ کی قبر توڑنے سے روکنے کی کوشش تھی؟'' ہیری نے اپنا قیاس ظاہر کیا اور ڈمبل ڈور نے اپنی آنکھیں پونچھ ڈالیں۔ تھوڑی دیر خاموشی چھائی رہی۔

''آپ نے مرے ہوئے لوگوں کو زندہ کرنے والے پتھر کا استعمال کرنے کی بھی تو کوشش کی تھی؟'' اس نے پوچھا۔

ڈمبل ڈور نے سر ہلایا۔

''یہ مجھے برسوں بعد گیونٹ گھرانے کے کھنڈر مکان میں دفن ملا۔ اجل کے اس تبرک کو حاصل کرنے کی مجھے سب سے زیادہ تمنا تھی۔ حالانکہ اس میں پتھر میں میں اسے بالکل الگ وجوہات کی بنا پر حاصل کرنا چاہتا تھا۔ اسے دیکھتے ہی میرا دماغ گھوم گیا، ہیری! میں بالکل ہی بھول گیا کہ وہ اب ایک پٹاری میں بدل چکا تھا، اس لئے انگوٹھی پر تاریک جادو کا بھیانک نحوستی اثر موجود ہوگا۔ میں نے انگوٹھی اُٹھا کر پہن لی اور لمحہ بھر کیلئے سوچا کہ میں آریانا اور اپنے ماں باپ کو دیکھ سکوں گا اور انہیں بتا سکوں گا کہ میں کتنا زیادہ...... کتنا زیادہ غمگین تھا؟......''

''میں کتنا احمق تھا، ہیری؟ اتنے سالوں بعد بھی میں نے کچھ نہیں سیکھا تھا۔ میں اجل کے تبرکات کو اکٹھا کرنے کے قابل نہیں تھا،

میں نے یہ بار بار ثابت کیا تھا اور یہ اس کا آخری ثبوت تھا......''

''مگر کیوں؟'' ہیری نے کہا۔''یہ تو فطری عمل تھا۔ آپ اپنے گھرانے کو دوبارہ دیکھنا چاہتے تھے، اس میں کیا بات غلط تھی؟''

''شاید کروڑوں میں ایک آدمی ہی اجل کے تبرکات کو دوبارہ اکٹھا کر سکتا تھا، ہیری! میں ان میں سے سب سے اچھے تبرک کو پانے کے قابل تھا جو سب سے کم غیر معمولی تھا۔ میں صرف ایلڈر چھڑی کا مالک بننے کا ہی اہل تھا جب تک کہ میں اس کے بارے میں ڈینگیں نہ ہانکتا پھروں اور اس سے کسی کی جان نہ لوں۔ مجھے اس کا استعمال کرنے کی اجازت صرف اس لئے دی گئی تھی کیونکہ میں نے اسے اپنے لالچ کیلئے نہیں بلکہ دوسروں کو بچانے کیلئے حاصل کیا تھا۔''

''چونغہ میں نے صرف دلچسپی کیلئے لیا تھا۔ اس لئے یہ میرے لئے کبھی اس طرح کام نہیں کر سکتا تھا جس طرح اس نے تمہارے لئے یعنی اپنے سچے مالک کیلئے کیا ہے۔ پتھر کا ستعمال میں نے تمہاری طرح قربانی کیلئے نہیں بلکہ دوسری دنیا میں پرسکون رہنے والے لوگوں کو واپس بلانے کیلئے کاش کیا ہوتا۔ تم ہی اجل کے تبرکات کے سب سے سچے اور اہل مالک ہو......''

ڈمبل ڈور نے ہیری کا ہاتھ تھپتھپایا اور ہیری ان کی طرف دیکھ کر ہنس دیا۔ وہ خود کو روک نہیں پایا۔ اب وہ ڈمبل ڈور سے ناراض کیسے رہ سکتا تھا؟

''آپ نے ان چیزوں کو اتنا مشکل کیوں بنایا تھا؟''

ڈمبل ڈور کی مسکراہٹ تھرک گئی۔

''ہیری! مجھے مس گرینجر پر یقین تھا کہ وہ تمہیں دھیما کر دے گی، مجھے اندیشہ تھا کہ تمہاری گرم مزاجی اور عجلت پسند طبیعت تمہارے اچھے دل پر حاوی ہو جائے گی۔ مجھے اندیشہ تھا کہ اگر ان للچانے والی چیزوں کے بارے میں میں تمہیں صاف سچائی بتا دوں گا تو میری ہی طرح تم بھی اجل کے تبرکات کا تعاقب کرنے پر بھٹک جاؤ گے۔ غلط موقع پر......غلط اسباب کے ساتھ...... میں چاہتا تھا کہ اگر وہ تمہیں ملیں تو محفوظ طریقے سے ملیں، تم اجل کے سچے مالک تھے کیونکہ سچا مالک اجل سے فرار نہیں چاہتا ہے، وہ تسلیم کرتا ہے کہ اسے مرنا ہوگا اور وہ سمجھتا ہے کہ دنیا میں مرنے سے بھی زیادہ...... بہت بہت زیادہ بری چیزیں ہیں......''

''اور والڈی مورٹ کو اجل کے تبرکات کے بارے میں کبھی معلوم نہیں ہو پایا؟''

''مجھے نہیں لگتا کیونکہ جب اسے پتھر ملا تو وہ اسے پہچان نہیں پایا اور اس نے اسے پٹاری میں بدل ڈالا مگر ہیری! اگر اسے ان کے بارے میں کبھی معلوم بھی ہو جاتا تو بھی شاید اس کی دلچسپی پہلے تبرک یعنی ایلڈر چھڑی کے علاوہ کسی اور چیز میں نہ ہوتی۔ والڈی مورٹ کو چونغے کی کبھی کوئی خاص ضرورت محسوس نہیں ہوئی تھی اور جہاں تک پتھر کا سوال ہے تو وہ موت کے منہ سے کسے واپس بلانا چاہتا؟ اسے مردہ لوگوں سے ڈر لگتا ہے کیونکہ وہ پیار نہیں کرتا ہے......''

''مگر کیا آپ کو یہ اندازہ تھا کہ وہ ایلڈر چھڑی حاصل کرنا چاہے گا؟'' ہیری نے پوچھا۔

''جب لٹل ہینگ لٹن کے قبرستان میں تمہاری چھڑی نے والڈی مورٹ کی چھڑی کو شکست دے دی تو اسی وقت مجھے یقین ہو گیا تھا کہ وہ اس کیلئے کوشش ضرور کرے گا۔ پہلے تو اسے یہ خدشہ تھا کہ تم عمدہ صلاحیت کی وجہ سے اس سے جیت گئے ہو مگر الوینڈر کا اغوا کرنے کے بعد اسے جڑواں قلب کی عجیب وغریب کہانی کا علم ہو گیا۔ اس نے سوچا کہ کسی دوسری چھڑی کے استعمال سے کام بن جائے گا مگر ادھار لی ہوئی چھڑی بھی تم پر ناکام رہی۔ یہاں والڈی مورٹ نے خود سے یہ نہیں دریافت کیا کہ تم میں ایسی کون سی صلاحیت ہے؟ ایسی کون سی خوبی ہے؟ جو تمہاری چھڑی کو اتنا مضبوط اور طاقتور بناتی ہے۔ تم میں ایسی کون سی خداداد صلاحیت ہے جو اس میں نہیں ہے؟ اس کے بجائے وہ ایک طاقتور چھڑی کی تلاش میں چل دیا جو لوگوں کے کہنے کے مطابق ہر چھڑی کو شکست سے دوچار کر دیتی ہے۔ ایلڈر چھڑی کا مالک بننا، اس کیلئے ایک طرح کا جنون بن گیا جو تمہیں ہلاک کرنے کے جنون کے ہم پلہ ہی تھا۔ اسے یقین ہے کہ ایلڈر چھڑی اس کی آخری کمزوری کو ختم کر دیتی ہے اور اسے سچ مچ ناقابل تسخیر بنا دیتی ہے، بیچارہ سیورس......''

''اگر آپ نے سنیپ کے ساتھ اپنی موت کی منصوبہ بندی بنائی تھی تو آپ چاہتے تھے کہ ایلڈر چھڑی سنیپ کے پاس پہنچ جائے، ہے نا؟''

''میں یہ تسلیم کرتا ہوں کہ یہ میرا ارادہ ضرور تھا۔'' ڈمبل ڈور نے کہا۔ ''مگر یہ میرے ارادے کے مطابق......نہیں ہو پایا، ہے نا؟''

''نہیں......'' ہیری نے کہا۔ ''ایسا نہیں ہو پایا!''

ان کے پیچھے کا چھوٹا جاندار اچھلتا اور کراہتا رہا مگر ہیری اور ڈمبل ڈور اب تک کی سب سے طویل خاموشی میں بیٹھے رہے۔ اس دوران دھیمے انداز میں گرتی ہوئی برف کی طرح ہیری کو یہ احساس ہونے لگا کہ آگے کیا ہوگا؟

''مجھے واپس جانا ہوگا، ہے نا؟''

''یہ تو تم منحصر ہے۔''

''میرے پاس یہ اختیار ہے؟''

''اوہ ہاں!'' ڈمبل ڈور اس کی طرف دیکھ کر مسکرائے۔ ''تم کہتے ہو کہ ہم کنگ کراس سٹیشن پر بیٹھے ہیں؟ میں سوچتا ہوں کہ اگر تم واپس نہ لوٹنے کا فیصلہ کرو تو تم......ریل گاڑی میں بیٹھ سکتے ہو۔''

''اور یہ مجھے کہاں لے جائے گی؟''

''اوہ......آگے!'' ڈمبل ڈور نے کہا۔

ایک بار پھر خاموشی چھا گئی۔

''والڈی مورٹ کے پاس ایلڈر چھڑی ہے؟''

''صحیح کہا......والڈی مورٹ کے ایلڈر چھڑی ہے۔''

''مگر آپ چاہتے ہیں کہ میں لوٹ کر جاؤں؟''

''میں سوچتا ہوں......'' ڈمبل ڈور نے کہا۔ ''تم لوٹ کر جانے کا انتخاب کرتے ہو تو اس بات کا امکان ہے کہ وہ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے ختم ہو جائے گا۔ میں اس بات کا وعدہ نہیں کرسکتا مگر ہیری! میں اتنا ضرور جانتا ہوں کہ اگر تم وہاں جاؤ گے تو تم سے زیادہ خوف اسے ہو گا......''

ہیری نے ایک بار پھر اس عجیب جاندار کی طرف دیکھا جو دور والی نشست کے نیچے چھپا ہوا کانپ اور کراہ رہا تھا۔

''مرے ہوئے لوگوں پر رحم مت کھاؤ، ہیری! جو زندہ ہیں، ان کیلئے اپنا رحم بچا کر رکھو، ان پر رحم دلی کا اظہار کرو۔ اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ان لوگوں پر مہربانی دکھاؤ جو محبت کے بغیر جی رہے ہوں۔ لوٹ کر تم یہ تہیہ کر سکتے ہو کہ کم سے کم لوگ موت کے گھاٹ اتریں، کم سے کم گھرانے بکھریں، اگر تمہیں یہ ہدف اہم لگتا ہے تو فی الحال ہم الوداع لیتے ہیں......''

ہیری نے آہ بھر کر سر ہلایا۔ اس جگہ کو چھوڑ کر جانا اتنا مشکل نہیں تھا جتنا کہ پہلے جنگل میں پیدل چل کر جانا مشکل لگا تھا مگر یہاں پر گرمی، روشنی اور سکون تھا۔ وہ جانتا تھا کہ وہ درد اور موت کے خوف کی طرف واپس لوٹ رہا ہے۔ وہ اُٹھ کر کھڑا ہوا۔ ڈمبل ڈور بھی اُٹھ کھڑے ہوئے اور ایک طویل لمحے تک ایک دوسرے کی طرف دیکھتے رہے۔

''مجھے بس ایک آخری بات بتایئے۔'' ہیری نے کہا۔ ''کیا یہ سب اصلی ہے یا پھر یہ میرے دماغ میں کہیں چل رہا ہے؟''

ڈمبل ڈور اس کی طرف دیکھ کر مسکرائے اور ان کی آواز ہیری کے کانوں میں تیزی سے آ رہی تھی حالانکہ چکا چوند کر دینے والی دھند ایک بار پھر ارد گرد پھیل گئی تھی جس سے ان کا عکس غیر واضح ہو گیا تھا۔

''ظاہر ہے کہ یہ سب تمہارے دماغ میں ہی ہو رہا ہے، ہیری! مگر اس کا یہ مطلب بھی نہیں ہے کہ یہ اصلی نہیں ہے......''

☆☆☆☆

چھتیسواں باب

# منصوبے میں نقص

وہ ایک بار پھر منہ کے بل زمین پر لیٹا ہوا تھا۔ جنگل کی سوندھی سوندھی مہک اس کی ناک میں بھری ہوئی تھی۔ اسے اپنے گال کے نیچے سخت اور ٹھنڈی زمین اور اپنی عینک کی چبھتی ہوئی نوک محسوس ہو رہی تھی۔ نیچے گرنے کی وجہ سے عینک کی نوک ترچھی ہوگئی تھی اور اس کی وجہ سے اس کی کنپٹی پر زخم ہو گیا تھا۔ اس کے بدن کا ہر حصہ بری طرح دُکھ رہا تھا اور جس جگہ پر جھٹ کٹ وار نے حملہ کیا تھا وہاں کسی آہنی مکے کی چوٹ جیسا محسوس ہو رہا تھا۔ وہ جہاں گرا تھا، وہاں سے ذرا سا بھی نہیں ہلا بلکہ بالکل ساکت و جامد پڑا رہا۔ اس کا بایاں بازو ایک عجیب انداز میں تڑا مڑا تھا اور اس کا منہ کھلا تھا۔

اسے امید تھی کہ مرگ خور اس کی موت کا جشن منائیں گے اور خوشی سے چیخنے چلانے کا شور کر رہے ہوں گے مگر اس کے برعکس اسے تیز قدموں کی آہٹ، سرگوشیوں اور پریشانی بھری بڑبڑاہٹوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔

''آقا......آقا......''

یہ بیلاٹرکس کی آواز تھی اور وہ اس انداز میں بول رہی تھی جیسے اپنے محبوب سے بات کر رہی ہو۔ ہیری اپنی آنکھیں کھولنے کی ہمت نہیں کر سکتا تھا مگر اس نے اپنی باقی حواس سے ماحول کو ٹٹولنے کی کوشش کی۔ وہ جانتا تھا کہ اس کی چھڑی اب بھی اس کے چوغے کے نیچے پھنسی ہوئی تھی کیونکہ وہ اسے اپنے سینے اور زمین کے درمیان دبا ہوا محسوس کر سکتا تھا۔ اس کے پیٹ کے نیچے ہلکے سے کشن جیسے احساس نے اسے بتا دیا کہ غیبی چوغہ بھی اپنی جگہ پر ہی تھا اور پوشیدہ تھا۔

''آقا......''

''بس کافی ہے......'' والڈی مورٹ کی آواز سنائی دی۔

کچھ اور قدموں کی آوازیں۔ کچھ لوگ والڈی مورٹ سے دور ہٹ رہے تھے۔ کیا ہو رہا ہے؟ یہ دیکھنے کیلئے متجس اور بے چین ہیری نے اپنی بند آنکھوں میں ایک ملی میٹر کی درز کھول لی۔

والڈی مورٹ اُٹھ کر کھڑا ہو رہا تھا۔ کئی مرگ خور اس سے دور ہوئے اور اس کے گرد گھیرا بنا کر کھڑا ہوا ہجوم اب تیزی سے چھٹ

رہا تھا۔مرگ خور اپنی اپنی جگہوں پر واپس لوٹ رہے تھے۔وہاں تنہا بیلاٹرکس ہی باقی رہ گئی تھی جو والڈی مورٹ پر جھکی ہوئی تھی۔

ہیری نے اپنی آنکھیں دوبارہ بند کرلیں اور جو منظر دیکھا تھا اس پر غور کرنے لگا۔مرگ خور والڈی مورٹ کے چاروں طرف جمع تھے جو ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ وہ زمین پر گر گیا تھا، جب اس نے ہیری پر جھٹ کٹ وار کا استعمال کیا ہوگا تو کچھ نہ کچھ ہوا تھا۔کیا والڈی مورٹ بھی گیا گیا تھا؟ ایسا ہی لگتا ہے، شاید وہ دونوں ہی کچھ دیر کیلئے بیہوش ہوگئے تھے اور اب دونوں ہی ہوش میں آچکے تھے......

''آقا......کیا میں مدد......''

''مجھے کسی کی مدد نہیں چاہئے۔'' والڈی مورٹ نے سرد لہجے میں کہا۔حالانکہ ہیری اسے دیکھ نہیں سکتا تھا مگر اس کے دماغ میں تصویر ابھر آئی کہ بیلاٹرکس مدد کیلئے بڑھائے ہوئے ہاتھ اب پیچھے کھینچ رہی تھی۔

''لڑکا......کیا وہ مر گیا؟''

اچانک وہاں خاموشی چھا گئی۔کوئی بھی ہیری کے پاس نہیں گیا مگر اسے ان کی نگاہیں اپنے وجود پر محسوس ہوئیں۔ایسا لگ رہا تھا کہ ان نگاہوں کی وجہ سے وہ زمین میں اور گہرا سب گیا ہو۔وہ اس دہشت میں تھا کہ کہیں اس کی کوئی انگلی یا پلک نہ ہل جائے......

''تم......'' والڈی مورٹ نے کہا اور ایک دھماکے کے ساتھ درد بھری چیخ سنائی دی۔''جا کر اس کا جائزہ لو۔مجھے بتاؤ کہ وہ مر گیا ہے یا نہیں......''

ہیری نہیں جانتا تھا کہ اس کا جائزہ لینے کیلئے کون بھیجا گیا تھا۔وہ تو صرف وہیں پڑا رہ سکتا تھا حالانکہ اس کا دل غداری کرتا ہوا تیزی سے دھڑک رہا تھا۔وہ جائزہ لینے والے کا انتظار کر سکتا تھا مگر ساتھ ہی اسے یہ تسلی بھی تھی کہ والڈی مورٹ اس کے قریب آنے سے گھبرا رہا ہے۔والڈی مورٹ کو شک ہو گیا ہے کہ سب کچھ منصوبے کے تحت نہیں ہو پایا ہے۔

ہیری کو جتنی امید تھی، اس سے کہیں نرم ہاتھ نے اس کے چہرے کو چھوا اور اس کی ایک پلک کو کھول کر دیکھا۔وہی نرم ہاتھ اس کی قمیض کے نیچے رینگ گیا۔اس کے سینے پر نیچے گیا اور اس کے دل تک پہنچا۔اسے کسی عورت کی تیز تیز سانسوں کی آواز سنائی دے رہی تھی۔اس کے لمبے بال ہیری کے چہرے پر گدگدی کر رہے تھے۔وہ جانتا تھا کہ وہ اس کے دل کی دھڑکن کو محسوس کر سکتی ہے۔

''کیا ڈریکو زندہ ہے......کیا وہ سکول میں ہے؟''

سرگوشی مشکل سے ہی سنائی دے پائی تھی۔اس کے ہونٹ ہیری کے کان سے ہی انچ کے فاصلے پر تھے۔اس کا سر اتنا نیچے تھا جھکا ہوا تھا کہ اس کے لمبے بالوں نے ہیری کے چہرے کو دوسرے لوگوں سے چھپا لیا تھا۔

''ہاں......'' ہیری نے غیر محسوس سرگوشی میں جواب دیا۔

اسے اپنے سینے پر رکھا ہوا ہاتھ سکڑتا ہوا محسوس ہوا۔عورت کے ناخن سینے پر خراش ڈال گئے پھر ہاتھ سینے سے نکل کر باہر چلا گیا، وہ اُٹھ کر بیٹھ گئی۔

’’ہاں! وہ مر گیا ہے......‘‘ نرسیسہ ملفوائے نے دیکھنے والوں سے کہا۔

اور اب وہ چیخ رہے تھے، فتح کے نشے سے سرشار اپنی خوشیوں کا اظہار کر رہے تھے۔ اپنے پاؤں پٹخ پٹخ کر ناچ رہے تھے، ہیری نے اپنی پلکوں کی درز میں سے دیکھا کہ جشن کی مستی میں مصروف وہ ہوا میں سرخ سفید روشنیوں کے دھماکے کر رہے تھے۔

وہ اب بھی موت کی اداکاری کرتے ہوئے زمین پر ہی پڑا رہا اور معاملہ اس کی سمجھ میں آ گیا۔ نرسیسہ جانتی تھی کہ اسے ہوگورٹس میں صرف اسی وقت داخل ہونے اور اپنے بیٹے کو تلاش کرنے کی اجازت مل سکتی ہے، جب وہ فاتح فوج کا حصہ ہوگی۔ اسے اب ذرا بھی پرواہ نہیں تھی کہ والڈی مورٹ جیتتا ہے یا نہیں......

’’دیکھو!‘‘ والڈی مورٹ جشن کے شور شرابے سے بلند آواز میں چیخا۔ ’’ہیری پوٹر! میرے ہاتھوں سے مر چکا ہے اور کوئی بھی زندہ فرد، اب میرے خطرہ نہیں بن سکتا...... دیکھو! اینگورسم......‘‘

ہیری کو اسی بات کی امید تھی۔ وہ جانتا تھا کہ اس کے بدن کو جنگل کی زمین پر سکون سے پڑا نہیں رہنے دیا جائے گا۔ والڈی مورٹ کی فتح کو ثابت کرنے کیلئے اس کے بدن کی بے حرمتی کی جائے گی۔ وہ ہوا میں کئی فٹ اوپر اُٹھ گیا اور بے جان دکھائی دینے کیلئے اسے اپنے سارے ہنر کو استعمال کرنے کی ضرورت پڑی۔ بہر حال، جس درد کی وہ امید کر رہا تھا، وہ نہیں ہوا۔ اسے ایک، دو، تین بار ہوا میں اچھالا گیا اس کی عینک چہرے سے اتر کر زمین پر جا گری اور پھر اس کی چھڑی بھی چوغے میں پھسلتی ہوئی محسوس ہوئی مگر وہ ساکت اور بے جان بنا رہا۔ جب وہ آخری بار زمین پر گرا تو اس وسیع خالی جگہ پر ہنسی کی چیخیں، قہقہے اور فتح کی کلکاریاں گونجنے لگیں۔

’’اب ہم سکول میں چلتے ہیں۔‘‘ والڈی مورٹ نے کہا۔ ’’ان لوگوں کو دکھاتے ہیں کہ ان کے نجات دہندہ جادوگر کا کیا حشر ہوا ہے۔ لاش کو گھسیٹ کر کون لے جائے گا؟ او نہیں ٹھہرو......‘‘

ہنسی کے قہقہوں کا طوفان سنائی دیا اور کچھ لمحوں بعد ہیری کو اپنے نیچے زمین کانپتی ہوئی محسوس ہوئی۔

’’تم اسے لے کر چلو!‘‘ والڈی مورٹ نے کہا۔ ’’وہ تمہارے بازوؤں میں زیادہ صاف دکھائی دے گا، ہے نا؟ اپنے ننھے دوست کو اُٹھا لو ہیگرڈ...... اور اسے عینک...... ہاں عینک بھی پہنا دو، اس سے وہ جلدی پہچانا جائے گا......‘‘

کسی نے ہیری کی عینک زور سے اس کے چہرے پر لگا دی مگر اسے جن بڑے ہاتھوں نے اُٹھایا تھا، وہ بے حد نرم تھے۔ ہیری کو محسوس ہوا کہ ہیگرڈ کے ہاتھ اس کی زبردست سسکیوں کی وجہ سے کانپ رہے تھے۔ جب ہیگرڈ نے اسے اپنی بانہوں میں سمیٹ کر اُٹھایا تو ہیری کے بدن پر موٹے موٹے آنسو گرنے لگے۔ ہیری، حرکت کر کے یا کچھ کہہ کر ہیگرڈ کو یہ بتانے کی ہمت نہیں کر پایا کہ اب بھی سب کچھ ختم نہیں ہوا ہے۔

’’چلو! والڈی مورٹ نے کہا اور ہیگرڈ لڑکھڑایا۔ قریبی درختوں کے درمیان سے وہ جنگل میں مجبوراً چلنے لگا۔ شاخیں ہیری کے بالوں اور چوغے میں الجھ رہی تھیں مگر وہ ساکت و جماد ہی رہا۔ اس کا منہ کھلا تھا اور آنکھیں بند تھیں۔ مرگ خور اس کے چاروں طرف

خوشیاں مناتے ہوئے چل رہے تھے اور ہیگر ڈ اندھوں کی طرح چلتا ہوا سسکیاں بھر رہا تھا۔ اندھیرے میں کسی نے بھی یہ نہیں دیکھا کہ ہیری پوٹر کے کھلے ہوئے گلے میں ایک رگ اب بھی پھڑک رہی تھی......''

مرگ خور کے پیچھے دونوں دیو بھی بھیانک گرج کرتے ہوئے چلنے لگے۔ ہیری کو ان کے گرجتے، چنگھاڑتے ہوئے درختوں کے چرمرانے اور گرنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ وہ اتنا زیادہ شور مچا رہے تھے کہ پرندے خوف سے اپنے گھونسلے چھوڑ کر کھلے آسمان میں پہنچ گئے تھے۔ اور ان کے شور میں مرگ خوروں کی خوشیوں کی چیختی چلاتی آوازیں بھی ڈوب کر رہ گئی تھیں۔ ہیری کو لگا کہ اس کی بند پلکوں پڑنے والا اندھیرا اب کم ہوتا جا رہا تھا۔ وہ سمجھ گیا کہ درختوں کے درمیان کا فاصلہ بڑھنے لگا ہے۔

''آں آں نہیں!''

ہیگر ڈ کی غیر متوقع دہاڑ نے ہیری کو آنکھیں کھولنے پر مجبور کر دیا۔ ''اب تو خوش ہو کہ تم نہیں لڑے، ڈرپوک کہیں کے؟......کیا تم خوش ہو کہ ہیری پوٹر......مر......مر گیا......؟''

ہیگر ڈ مزید کچھ نہیں بول پایا بلکہ پھر سے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔ ہیری نے سوچا کہ کتنے قنطورس ان کے قافلے کو گزرتے ہوئے دیکھ رہے ہوں گے، وہ آنکھیں کھول کر انہیں دیکھنے کی ہمت بھی نہیں کر سکتا تھا۔ کچھ مرگ خوروں نے قنطورسوں کی تضحیک کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی، جب وہ قنطورسوں کو پیچھے چھوڑ کر آگے نکل گئے، کچھ دیر بعد ہوا میں تازگی سے ہیری کو احساس ہوا کہ وہ جنگل کے کنارے پر پہنچ چکے تھے۔

''رُک جاؤ......''

ہیری نے سوچا کہ لارڈ والڈی مورٹ کا حکم ماننے کیلئے ہیگر ڈ مجبور ہو گیا ہوگا کیونکہ وہ تھوڑا الڑکھڑا گیا تھا۔ اب وہ جہاں کھڑے تھے، وہاں عجیب سی خنکی کا احساس ہونے لگا۔ ہیری کو روح کھچڑوں کی سانسوں کی کھڑکھڑاتی ہوئی آواز سنائی دینے لگی۔ جو بیرونی درختوں کی پہریداری کر رہے تھے۔ اب ان کا اس پر کوئی اثر نہیں پڑ رہا تھا یہ کچھ عجیب تھا۔ اس کی اپنی جان بچنے کی سچائی کسی مشعل کی طرح اس کے وجود میں جل رہی تھی اور روح کھچڑوں کے خلاف کام کر رہی تھی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے اس کے باپ کا پشت بانی یک سنگھا اس کے دل کی حفاظت کر رہا ہو۔

کوئی ہیری کے پاس سے گزرا۔ ہیری جانتا تھا کہ یہ لارڈ والڈی مورٹ ہی تھا کیونکہ ایک لمحے بعد ہی وہ بولنے لگا۔ اس کی آواز جادو کے زور پر کئی گنا بڑھ کر کھلے میدان میں گونج رہی تھی اور ہیری کے کان کے پردے پھاڑتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔

''ہیری پوٹر مر گیا ہے...... جب تم لوگ اس کی خاطر اپنی جان دے رہے تھے، تب وہ چوری چھپے بھاگ کر خود کو بچانے کی کوشش کر رہا تھا۔ اس کے فرار کے وقت ہم نے اسے مار ڈالا۔ ہم اس کی لاش کو بطور ثبوت اپنے ساتھ لائے ہیں۔ آ کر دیکھو! تمہارا 'نجات دہندہ جادوگر' چلا گیا ہے۔''

''ہم نے یہ جنگ جیت لی ہے۔تم نے اپنے آدھے سے زیادہ جنگجوؤں کو کھو دیا ہے، میرے مرگ خور اب بھی تمہاری تعداد کے مقابلے میں کہیں زیادہ ہیں...... وہ لڑکا جو زندہ بچ گیا تھا...... اب مر چکا ہے!...... اب کوئی جنگ نہیں ہوگی جو بھی آدمی، عورت یا بچہ مخالفت کرے گا، اسے اور اس کے پورے گھرانے کو ایک ساتھ مار دیا جائے گا۔ اب سکول سے باہر نکلو اور میرے احترام میں گھٹنوں کے بل جھک جاؤ۔ میری سیادت کو قبول کرو، میں تمہیں بخش دوں گا۔ تمہارے ماں باپ اور بچے، تمہارے بہن بھائی زندہ رہیں گے، میں سب کو معاف کر دوں گا اور ہم سب مل کر ایک نئی دنیا آباد کریں گے جس میں ہم خوش خوش رہیں گے......''

میدان اور سکول میں خاموشی چھا گئی۔ والڈی مورٹ اب اس کے اتنا قریب تھا کہ ہیری دوبارہ آنکھیں کھولنے کی جرأت بھی نہیں کر سکتا تھا۔

''آؤ......'' والڈی مورٹ نے کہا۔ ہیری کو سنائی دیا کہ والڈی مورٹ آگے بڑھ رہا تھا اور ہیگرڈ کو اس کے پیچھے چلنے کیلئے مجبور کر رہا تھا۔ اب ہیری نے اپنی آنکھیں ایک پل کیلئے کھولیں اور دیکھا کہ والڈی مورٹ ان کے سامنے چل رہا تھا، وہ ناگنی کو اپنے کندھوں کے چاروں طرف لپیٹے ہوئے تھا۔ جس کا جادوئی نادیدہ پنجرہ اب غائب ہو چکا تھا۔ بہرحال، ہیری ابھی اپنے چوغے کے اندر سے اپنی چھڑی نہیں نکال سکتا تھا کیونکہ اندھیرا کم ہو رہا تھا اور مرگ خور اس کے دونوں طرف چل رہے تھے جو اسے ایسا کرتے ہوئے دیکھ سکتے تھے۔

''ہیری......'' ہیگرڈ سبک کر بولا۔ ''اوہ ہیری...... ہیری!''

ہیری نے تیزی سے اپنی آنکھیں دوبارہ بند کر لیں۔ وہ جانتا تھا کہ وہ سکول کے قریب پہنچ رہے ہیں، اس نے اپنے کان اس سمت میں لگا دیئے تاکہ وہ مرگ خوروں کے ہلنے اور ان کے قدموں کی تیز آوازوں کے پار سکول کے اندر زندہ لوگوں کی آوازیں سن سکے۔

''ٹھہرو......''

مرگ خور یکایک رُک گئے۔ آوازوں سے ہیری کو معلوم ہو گیا کہ وہ سکول کے بیرونی دروازے کے سامنے قطار میں کھڑے ہو گئے ہیں۔ اسے اپنی بند پلکوں پر روشنی کا احساس بھی ہوا جو یقیناً بیرونی ہال میں سے آ رہی تھی۔ وہ انتظار کرنے لگا۔ کسی بھی پل وہ لوگ باہر نکل آئیں گے جن کی خاطر اس نے اپنی جان قربان کرنے کی کوشش کی تھی، وہ اسے ہیگرڈ کے بازوؤں میں دیکھیں گے۔

''نہیں......''

یہ ایک چیخ بہت بھیانک تھی کیونکہ اس نے کبھی یہ امید نہیں کی تھی یا خواب وخیال میں بھی نہیں سوچا تھا کہ پروفیسر میک گوناگل اتنی بری طرح چیخ سکتی ہیں۔ اس نے پاس ہی ایک عورت کو ہنستے ہوئے سنا اور سمجھ گیا کہ بیلاٹرکس، پروفیسر میک گوناگل کی بدحواسی پر خوش ہو رہی تھی۔ ہیری نے ایک پل کیلئے دوبارہ اپنی آنکھوں کی درز کھول کر دیکھا۔ کھلے دروازے سے لوگ اپنے فاتحین کے سامنے آ

رہے تھے۔ جنگ میں بچے کھچے لوگ سامنے والی سیڑھیاں اتر کر خود اپنی آنکھوں سے ہیری کی موت کی تصدیق کرنے کیلئے آ رہے تھے۔ والڈی مورٹ اس کے تھوڑے فاصلے پر سامنے کھڑا تھا اور اپنی سفید انگلیوں سے ناگنی کا سر سہلا رہا تھا۔ اس نے اپنی آنکھیں دوبارہ بند کر لیں۔

''نہیں......''

''نہیں......''

''ہیری......ہیری......!''

رون، ہرمائنی اور جینی کی آوازیں میک گوناگل سے بھی زیادہ بری تھیں۔ ہیری انہیں چیخ کر جواب دینے کیلئے بیتابی محسوس کرنے لگا مگر وہ خاموش لیٹا رہا۔ ان کی چیخ و پکار نے جیسے بٹن دبا دیا۔ بچے ہوئے جنگجوؤں کا ہجوم مرگ خوروں پر تضحیک آمیز جملوں کی بوچھاڑ کرنے لگا۔ جب تک......

''خاموش......''

والڈی مورٹ چیختے ہوئے غرایا اور ایک دھماکے کے ساتھ تیز روشنی کی چمک ہوئی۔ ہر طرف خاموشی چھا گئی۔ ''تمہارا کھیل ختم ہو چکا ہے، اسے نیچے رکھ دو ہیگرڈ!......میرے قدموں کے پاس جو اس کی صحیح جگہ ہے......''

ہیری کو محسوس ہوا کہ اسے نیچے نرم گھاس پر لٹایا جا رہا ہے۔

''دیکھو!'' والڈی مورٹ نے اس جگہ کے قریب چہل قدمی کرتے ہوئے کہا۔ ''ہیری پوٹر مر گیا ہے، نادان لوگو! اب تمہیں سمجھ میں آیا؟ اس میں ذرا بھی دم نہیں تھا۔ وہ تو ایک ایسا لڑکا تھا جو دوسروں کی قربانی کے باعث زندہ تھا......''

''اس نے تمہیں شکست دے دی!'' رون چیخ کر بولا اور سحر ٹوٹ گیا۔ ہوگورٹس کے محافظ دوبارہ چیخنے چلانے لگے، جب تک کہ ایک اور طاقتور دھماکے نے ان کی آوازیں بند نہیں کیں۔

''وہ مر گیا، جب وہ چوری چھپے سکول سے بھاگنے کی کوشش کر رہا تھا۔'' والڈی مورٹ نے کہا اور اس کی آواز اس جھوٹ پر خوش ہو رہی تھی۔ ''خود کو بچانے کی کوشش میں مارا گیا......''

لارڈ والڈی مورٹ رُک گیا۔ ہیری کو دھکم پیل اور شور شرابے کی آواز سنائی دیں۔ پھر ایک اور روشنی کی چمک، دھماکے کی آواز اور درد بھری ہنکار......اس نے اپنی آنکھیں ذرا سے کھولیں۔ کوئی ہجوم سے آزاد ہو گیا تھا اور والڈی مورٹ پر حملہ کرنے کیلئے آگے آ رہا تھا۔ ہیری نے اس ہیولے کو زمین پر گرتے اور نہتا ہوتے دیکھا۔ والڈی مورٹ حملہ آور کی چھڑی ایک طرف پھینک رہا تھا اور ہنس رہا تھا۔

''اور یہ کون ہے؟'' اس نے سانپ پھنکارتی ہوئی آواز میں پوچھا۔ ''یہ کس رضا کار نے نادانی کا مظاہرہ کیا ہے، جنگ ہارنے

کے بعد بھی لڑنے کا کیا انجام ہوتا ہے؟''

بیلاٹرکس خوشی سے ہنسی۔

''یہ نیول لانگ باٹم ہے، آقا! وہ لڑکا جس نے کیرو بہن بھائی کے سامنے مشکلوں کے پہاڑ کھڑے کئے رکھے۔ ایرور کا بیٹا......''

''اوہ ہاں! مجھے یاد ہے۔'' والڈی مورٹ نے نیول کو دیکھتے ہوئے کہا جو واپس کھڑا ہونے کیلئے جدوجہد کر رہا تھا۔ وہ نہتا اور غیر محفوظ تھا اور بچے ہوئے جنگجوؤں اور مرگ خوروں کے ٹھیک وسط میں کھڑا تھا۔ ''مگر تم خالص خون والے ہو، ہے نا؟...... بہادر لڑکے؟'' والڈی مورٹ نے نیول سے پوچھا جو اس کے سامنے اب کھڑا ہو چکا تھا اور ہاتھوں کی مٹھیاں بنا رہا تھا۔

''اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟'' نیول نے جرأت مندانہ لہجے میں کہا۔

''تم میں جوش ہے، بہادری، شجاعت ہے، اور تم اعلیٰ خاندان کے ہو۔ تم بہت عمدہ مرگ خور بنو گے۔ ہمیں تمہارے جیسے لوگوں کی ضرورت ہے، نیول لانگ باٹم!''

''جب جہنم میں برف جم جائے گی، اس وقت میں تمہارے گروہ میں شامل ہونے کے بارے میں سوچوں گا۔'' نیول نے تلخی سے کہا۔ ''ڈمبل ڈور کے جانباز......'' وہ بلند آواز میں چیخا اور ہجوم میں ایک بار پھر شور ہونے لگا۔ وہ اس کی حوصلہ افزائی کر رہے تھے جسے والڈی مورٹ کا خاموش سحر بھی روک پایا تھا۔

''بہت شاندار......'' والڈی مورٹ نے کہا اور ہیری کو اس کی آواز کی ملائمیت اور شیرینی بے حد خطرناک محسوس ہوئی جو سب سے طاقتور موت کے وار سے بھی زیادہ خطرناک تھی۔ ''لانگ باٹم! اگر تمہارا انتخاب یہی تو ہم اپنے اصلی منصوبے کی طرف لوٹتے ہیں۔'' اس نے آہستگی سے کہا۔ ''یہ تمہارے سر پر ہے......''

ابھی تک اپنی پلکوں کی درز میں دیکھنے والے ہیری نے والڈی مورٹ کو چھڑی لہراتے ہوئے دیکھا۔ کچھ پل بعد محل کی ٹوٹی ہوئی کھڑکی سے ایک عجیب شکل کی چیتھڑے جیسی چیز نیم روشنی میں اڑی اور والڈی مورٹ کے ہاتھ میں پہنچ گئی۔ اس نے اس کٹی پھٹی چیز کو اس کے نوکدار کنارے سے ہلایا۔ یہ خالی چیتھڑا کی طرح لہرانے لگی...... 'بولتی ٹوپی'

''ہوگورٹس سکول میں اب طلباء کو فریقوں میں بانٹنے کی رسم نہیں ہوگی۔'' والڈی مورٹ نے کہا۔ ''کوئی فریق نہیں ہوگا، میرے عظیم جدامجد 'سلے ذرسلے درن' کے مطابق، مہر اور رنگ سب کیلئے یکساں ہوں گے، ہے نا لانگ باٹم؟''

اس نے اپنی چھڑی نیول کی طرف تانی جو سخت اور ساکت ہو گیا تھا پھر والڈی مورٹ نے ٹوپی نیول کے سر پر رکھ دی جس سے یہ پھسل کر اس کی آنکھوں کے نیچے تک پہنچ گئی۔ سکول کے سامنے سے دیکھنے والا ہجوم میں ہلچل ہوئی اور مرگ خور نے ہوگورٹس کے جنگجوؤں کو دور رکھنے کیلئے ایک ساتھ اپنی چھڑیاں باہر نکال کر تان لیں۔

''یہاں پر نیول سب کو یہ مظاہرہ دکھا رہا ہے کہ ان لوگوں کا کیا انجام ہوتا ہے؟ جو میری مخالفت کرنے کی حماقت کرتے ہیں۔''

والڈی مورٹ نے کہا اور چھڑی لہرا کر بولتی ٹوپی میں آگ لگا دی۔ شعلے بھڑکنے لگے......اجالے کی ہلکی روشنی میں چیخیں گونجنے لگیں، نیول شعلوں میں گھرا ہوا تھا۔ وہ اپنی جگہ جما ہوا تھا اور کوئی حرکت نہیں کر رہا تھا۔ ہیری اسے برداشت نہیں کر پایا، اسے کچھ کرنا ہی ہو گا......

اور پھر اسی پل ایک ساتھ کئی چیزیں رونما ہوئیں۔

انہیں سکول کی دور والی سرحد سے ایک شور سنائی دیا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے سینکڑوں لوگ اوجھل دیواریں کے دوسری طرف اکٹھے ہو گئے تھے اور جنگ کے نعرے لگاتے ہوئے سکول کی طرف بڑھتے چلے آ رہے تھے۔ اسی وقت گراپ سکول کے قریب سے نکل کر چلایا۔ ''ہیگر ......''

والڈی مورٹ کے دیوؤں نے اس کی چنگھاڑ بھری آواز کا پورا پورا جواب دیا۔ وہ ہاتھیوں کی طرح گراپ کی طرف لپکے جس سے زمین کانپ اُٹھی۔ پھر کھروں اور ہنہناہٹوں کی آواز گونجی اور کمانیں کھنچیں اور مرگ خوروں پر اچانک تیروں کی بوچھاڑ ہو گئی۔ مرگ خور تیروں سے بچنے کیلئے افراتفری کا شکار ہو گئے، وہ حیرانگی اور بوکھلاہٹ کا شکار ہو گئے تھے۔ ہیری نے اپنے چوغے میں ہاتھ ڈال کر غیبی چوغہ باہر نکالا اور اسے اپنے اوپر ڈال کر کھڑا ہو گیا۔

ایک تیز حرکت کر کے نیول نے خود کو بند ھوتم سحر سے آزاد کرا لیا اور جلتی ہوئی ٹوپی اس سے دور گر گئی۔ اس نے اس کی جلدی سے اس کی آگ بجھائی اور اس کی گہرائی سے چاندی کے چمکتے ہوئے یاقوتی دستے والی ایک چیز باہر نکالی......

آنے والے ہجوم یا لڑتے ہوئے دیوؤں یا دوڑتے ہوئے قنطورسوں کے لشکر کی آواز کی گرج کے اوپر چاندی کی تلوار کی آواز نہیں سنی جا سکتی تھی مگر اس کے باوجود ہر آنکھ اس پر جم گئی۔ ایک جھٹکے میں نیول نے والڈی مورٹ کے بڑے اژدہے کا سر اُڑا ڈالا تھا جو ہوا میں اوپر اچھلا اور بیرونی ہال کی آتی ہوئی روشنی میں چمکا۔ والڈی مورٹ کا منہ غصے بھری چیخ میں کھلا جو کسی نے نہیں سنی اور اژدہے کا بے جان جسم اس کے کندھے سے پھسل کر اس کے قدموں کے پاس دھم سے گر گیا......

اس سے پہلے کہ والڈی مورٹ اپنی چھڑی اُٹھا پائے، غیبی چوغے کے نیچے ہیری نے نیول اور والڈی مورٹ کے درمیان حفاظتی دیوار کا سحر کر دیا، پھر شور شرابے اور لڑتے ہوئے دیوؤں کے تیز قدموں کی آوازوں کے اوپر ہیگرڈ کی چیخ سنائی دی۔

''ہیری......'' ہیگرڈ پوری قوت سے چلایا۔ ''ہیری...... ہیری کہاں گیا؟''

ہر طرف کھلبلی مچ گئی، زوردار حملہ کرنے والے قنطورس مرگ خوروں کی صفیں بکھیر رہے تھے۔ سب لوگ دیوؤں کے ڈگمگاتے ہوئے قدموں سے بچ رہے تھے اور ایک نئی فوج قریب آتی جا رہی تھی۔ ہیری نے بڑے پنکھ والے جانوروں کو والڈی مورٹ کے دیوؤں کے سروں پر منڈلاتے ہوئے دیکھا، گھڑ پنجر اور بک بیک نامی قشنگر ان کی آنکھوں پر تابڑتوڑ حملے کر رہے تھے جبکہ گراپ پوری قوت کے ساتھ ان پر مکے برسا رہا تھا۔ صورتحال ایسی عجیب وغریب ہو چکی تھی کہ ہوگورٹس کے محافظ اور مرگ خوروں دونوں ہی سکول

کے اندر جانے پر مجبور ہو گئے تھے، دو بدو لڑائی ایک بار پھر چھڑ گئی تھی۔ ہیری ہر دکھائی دینے والے مرگ خور کو اپنے وار کا نشانہ بنا رہا تھا اور وہ زمین بوس ہوتے جا رہے تھے، یہ جانے بغیر کہ انہیں کس نے نشانہ بنایا ہے، پیچھے ہٹتا ہوا ہجوم ان گرے ہوئے بدنوں کو اپنے پاؤں تلے کچل رہا تھا۔

غیبی چوغے میں چھپے ہوئے ہیری کو دھکم پیل دھکیلتی ہوئی بیرونی ہال میں لے گئی تھی۔ وہ والڈی مورٹ کو تلاش کر رہا تھا اور وہ اسے کمرے کی دوسری طرف کھڑا دکھائی دے گیا۔ بڑے ہال میں پیچھے ہٹتے ہوئے والڈی مورٹ اپنی چھڑی سے واروں کی بوچھاڑ کئے ہوئے تھا۔ ادھر ادھر وار کرتے ہوئے وہ اب اپنے وفاداروں کو چیخ چیخ کر ہدایات دے رہا تھا۔ ہیری نے ایک اور حفاظتی حصار کی نادیدہ دیوار کھڑی کر دی۔ جس سے والڈی مورٹ کے ممکنہ شکار سمیس فنی گن اور ہائنا ایبٹ اس کے قریب سے بحفاظت نکل کر بڑے ہال میں پہنچ گئے جہاں وہ دوسرے جنگجوؤں کے ساتھ شامل ہو گئے تھے۔

اب سامنے والی سیڑھیوں پر اور لوگ آ گئے تھے۔ ہیری نے دیکھا کہ چارلی ویزلی، ہورث سلگ ہارن سے آگے نکل رہا تھا جو اب بھی اپنا جگمگاتا سبز پاجامہ پہنے ہوئے تھے۔ ہوگورٹس میں ٹھہرنے اور لڑنے کا فیصلہ کرنے والے ہر طالبعلم کے ساتھ اس کے گھرانے کے افراد اور دوست بھی آ چکے تھے۔ ہاگس میڈ کے دکاندار اور مضافاتی لوگ بھی تھے۔ قنطورس بین، رونن اور میگورئین کھروں کی تیز آوازوں کے ساتھ ہال میں گھس گئے تھے جب ہیری کے عقب میں باورچی خانے کی طرف جانے والا دروازہ ٹوٹ کر قبضوں پر جھولنے لگا۔

ہوگورٹس کے گھریلو خرس چیختے ہوئے بیرونی ہال میں آئے۔ وہ چھری کانٹے اور گوشت کاٹنے والے چاقو لہرا رہے تھے۔ ان کی قیادت کریچر کر رہا تھا۔ جس کی مینڈک جیسی ٹرٹر آواز اس کہرام کے باوجود سنائی دے رہی تھی۔ کریچر کے سینے پر ریگولس بلیک کا لاکٹ اچھل رہا تھا اور وہ چیخ چیخ کر کہہ رہا تھا۔ ''لڑو......لڑو میرے مالک کی خاطر لڑو جو گھریلو خرسوں کا دفاع کرنے والے ہیں، تاریکیوں کے شہنشاہ سے لڑو...... بہادر ریگولس کے نام پر لڑو......لڑو!''

گھریلو خرسوں کا گروہ مرگ خوروں کے ٹخنوں اور جانگھوں پر آہنی دھاروں سے وار کر رہا تھا، انہیں گہرے زخم لگا رہا تھا، چاقو گھونپ رہا تھا۔ ان کے چھوٹے چھوٹے چہروں پر دلیری اور غصہ جھلک رہا تھا۔ ہیری نے دیکھا کہ صرف عدم استحکام اور غیر متوازن صورتحال کے باعث اب شکست کھا رہے تھے۔ ان پر جادوئی وار پڑ رہے تھے۔ قنطورس تیروں کے وار کر رہے تھے اور گھریلو خرس پیروں میں چاقو چھریاں گھونپ رہے تھے۔ صرف بچنے کی کوشش میں وہ آنے والے جھنڈ میں گم ہو رہے تھے۔

مگر جنگ ابھی ختم نہیں ہوئی تھی۔ ہیری لڑنے والے کے درمیان تیزی سے بھاگا اور الجھے ہوئے جنگجوؤں کے بیچ میں نکل کر بڑے ہال میں پہنچ گیا۔

والڈی مورٹ ہال کے وسط میں کھڑا تھا اور اپنے آس پاس موجود ہر فرد کو پیٹ رہا تھا، مار رہا تھا۔ ہیری اسے واضح طور پر نہیں

دیکھ سکتا تھا مگر وہ اس کے پہنچتا چلا گیا۔ وہ اب بھی غیبی چوغے میں اوجھل تھا۔ بڑے ہال میں ہجوم جمع ہو چکا تھا کیونکہ سب وہیں آ رہے تھے۔

ہیری نے دیکھا کہ جارج اور لی جارڈن نے یکسلے کو فرش پر گرا دیا۔ والڈن میک نیئر کو ہیگرڈ نے کمرے کے پار پھینک دیا۔ وہ پتھر کی دیوار سے ٹکرا کر بیہوش ہو گیا تھا۔ ہیری نے دیکھا کہ رون اور نیول، فینریئر گرے بیک کو پچھاڑ رہے تھے۔ ابروفورتھ راکوڈ کو ششدر کر رہا تھا۔ آرتھر ویزلی اور پرسی ویزلی تھکنس کو زمین پر گرا رہے تھے۔ لوسیس ملفوائے اور نرسیسہ ہجوم میں بھاگ رہے تھے، وہ لڑنے کی کوشش ہی نہیں کر رہے تھے بلکہ اپنے بیٹے کا نام لے کر اسے پکار رہے تھے۔

والڈی مورٹ اب پروفیسر میک گوناگل، سلگ ہارن اور کنگ سلے سے ایک ساتھ لڑ رہا تھا۔ اس کے چہرے پر سرد نفرت تھی جب وہ اس کے آئے مگر وہ اسے ہلاک نہیں کر پا رہے تھے۔

والڈی مورٹ سے پچاس گز فاصلے پر بیلاٹرکس ابھی لڑ رہی تھی، اپنے آقا کی طرح وہ بھی ایک ساتھ تین لوگوں سے لڑ رہی تھی۔ ہرمائنی، جینی اور لونا اپنی پوری طاقت سے لڑ رہی تھیں مگر بیلاٹرکس کی مہارت سے صاف دکھائی دے رہا تھا کہ وہ ان کے بس کی بات نہیں تھی۔ ہیری کا دھیان بھٹکا جب اس نے دیکھا کہ ایک جھٹ کٹ وار جینی کے قریب سے گزرا کہ وہ صرف ایک انچ کے فاصلے سے مرتے مرتے بچی تھی۔

ہیری نے رُخ بدل اور والڈی مورٹ کے بجائے بیلاٹرکس کی طرف بھاگا۔ اسی لمحے کسی نے اسے دھکا دے کر ایک طرف دھکیل دیا۔

''چڑیل عورت...... میری بیٹی کو نہیں...... پیچھے ہٹو!''

مسز ویزلی نے اپنا سفری چوغہ اتار کر پھینک دیا جب انہوں نے بھاگتے ہوئے اپنے بازو آزاد کئے۔ بیلاٹرکس اپنی جگہ پر گھومی اور نئی حملہ آور کو دیکھ کر خوشی سے گرجی......

''میرے راستے سے ہٹ جاؤ......'' مسز ویزلی نے تینوں لڑکیوں سے چیخ کر کہا اور چھڑی لہرا کر اس سے مقابلہ کرنے لگیں۔ ہیری نے دہشت اور تجسس سے دیکھا دیکھا۔ جب ماؤلی ویزلی کی چھڑی تیزی سے لہرانے لگی۔ بیلاٹرکس لسٹرینج کی مسکان پھیکی پڑ گئی اور غراہٹ میں بدل گئی۔ دونوں چھڑیوں سے روشنی کے شعلے اُڑ رہی تھیں۔ دونوں جادوگرنیوں کے پیروں کے آس پاس کا فرش گرم ہو کر تڑخ گیا تھا۔ دونوں عورتیں ایک دوسرے کی جان لینے کیلئے لڑ رہی تھیں......

''نہیں......'' مسز ویزلی چیخیں جب کچھ طلباء ان کی مدد کرنے کیلئے آگے بڑھے۔ ''پیچھے ہٹ جاؤ...... پیچھے ہٹ جاؤ...... وہ میری شکار ہے......''

سینکڑوں لوگ اب قطار بنا کر دیواروں سے لگے ان دونوں کا مقابلہ دیکھ رہے تھے۔ والڈی مورٹ اپنے تین حریفوں سے

نبرد آزما تھا اور ماؤلی، بیلاٹرکس سے لڑ رہی تھی۔ ہیری ان دونوں کے بیچ غیبی چوغے میں اوجھل تھا مگر غلط فرد پر وار کرنے کی غلطی نہیں کر سکتا تھا۔ جنگ اتنی تیز رفتاری سے ہو رہی تھی کہ اسے یقین ہی نہیں تھا کہ اس کا نشانہ صحیح لگ پائے گا۔

''جب میں تمہیں ماردوں گی تو تمہارے بچوں کا کیا ہوگا؟'' بیلاٹرکس نے طنز کر نشتر چلایا جو اپنے آقا جتنی تیز گھوم رہی تھی حالانکہ ماؤلی کے وار اس کے چاروں طرف رقص کر رہے تھے۔ ''جب ممی بھی وہاں چلی جائیں گی جہاں ان کا پیارا فریڈی چلا گیا ہے؟''

''تم میرے......بچوں کو اب......چھو بھی......نہیں سکتی......''

بیلاٹرکس ہنسی، یہ اسی طرح کی پرجوش ہنسی تھی جو پردے کے پیچھے گرنے سے ٹھیک پہلے اس کے کزن سیریس بلیک کے چہرے پر دکھائی دی تھی۔ اچانک ہیری کو معلوم ہوگیا کہ اس کے بعد کیا ہوگا؟......اور پھر وہی ہوا۔

ماؤلی کا وار اس کے پھیلے ہوئے بازو کے نیچے سے نکلا اور اس کے سینے پر پڑا......ٹھیک اس کے دل کے اوپر......

بیلاٹرکس کی طنزیہ ہنسی ٹھہر سی گئی، اس کی آنکھیں باہر نکل آئیں، پل بھر کیلئے وہ جان گئی کہ کیا ہوا تھا اور پھر وہ زمین پر گر گئی۔ دیکھنے والے ہجوم نے فتح کے جوشیلے نعرے لگائے اور شور شرابے کا طوفان مچ گیا۔ والڈی مورٹ بری طرح چیخا۔

ہیری کو محسوس ہوا جیسے وہ دھیمی رفتار میں گھوما۔ اپنی آخری اور سب سے اچھی وفادار اور قابل سپہ سالار کی موت پر والڈی مورٹ کا غصہ بم کی طرح پھٹا۔ میک گوناگل، کنگ سلے اور سلگ ہارن دھاکے سے اُڑ کر پیچھے پیچھے گئے اور ہوا میں تڑپنے لگے۔ والڈی مورٹ نے اپنی چھڑی ماؤلی ویزلی کی طرف تان دی۔

''خولتم......'' ہیری گرجا اور نادیدہ دیوار ہال کے درمیان کسی حفاظتی خول کی طرح نمودار ہوگئی۔ والڈی مورٹ نے چاروں طرف دیکھا کہ آواز کہاں سے آئی تھی؟ ہیری نے بالآخر اپنا غیبی چوغہ اتار دیا۔

صدمے بھری خوشی اور آہوں کی چیخ و پکار گونج اُٹھی۔ ہر طرف سے آوازیں آنے لگیں۔

''ہیری......وہ زندہ ہے......وہ زندہ ہے......''

بہرحال، آوازاچانک تھم گئیں۔ سہمی ہوئی بھیڑ اچانک خاموش ہوگئی جب والڈی مورٹ اور ہیری نے نظریں ملائیں اور ایک دوسرے کے چاروں طرف گھومنے لگے۔

''میں نہیں چاہتا ہوں کہ کوئی اور مدد کرنے کی کوشش کرے۔'' ہیری نے بلند آواز میں گرجتے ہوئے کہا اور پوری خاموشی میں اس کی آواز کسی بگل کی طرح گونجی۔ ''یہ اسی طرح ہونا ہے، یہ کام مجھے ہی کرنا ہے......''

والڈی مورٹ نے سانپ جیسی پھنکار نکالی۔

''پوٹر کا یہ مطلب نہیں ہے۔'' اس نے کہا اور اس کی سرخ آنکھیں پھیلی ہوئی تھیں۔ ''وہ اس طرح سے کام نہیں کرتا ہے، ہے نا؟ تم آج کسے ڈھال بناؤ گے، پوٹر؟''

''کسی کو بھی نہیں......'' ہیری نے کہا۔ ''اب ایک بھی پٹاری نہیں بچی ہے، اب معاملہ تمہارے اور میرے درمیان ہے، ایک کے زندہ رہتے ہوئے دوسرا زندہ نہیں رہ سکتا اور ہم میں سے ایک ہمیشہ کیلئے اس دنیا سے چلا جائے گا......''

''ہم میں سے ایک؟'' والڈی مورٹ نے ہنکار بھر کر کہا اور اس کا پورا بدن سخت تھا، اس کی سرخ انگار آنکھوں نے ہیری کو اس سانپ کی طرح گھورا جو وار کرنے والا ہو۔ ''تمہارا خیال ہے کہ تم پھر بچ جاؤ گے۔ تم پہلے اتفاق سے بچ گئے تھے اور اس لئے کیونکہ ڈمبل ڈور تمہیں راستہ دکھا رہے تھے......''

''جب میری ماں نے مجھے بچانے کیلئے جان دی تو یہ اتفاق تھا؟'' ہیری نے پوچھا۔ وہ اب بھی ایک دوسرے کے پاس دائرے میں گھوم رہے تھے اور ایک دوسرے سے برابر کا فاصلہ رکھے ہوئے تھے۔ ہیری کی نگاہ والڈی مورٹ پر جمی ہوئی تھی۔ ''جب میں نے اس قبرستان میں لڑنے کا فیصلہ کیا تو یہ بھی اتفاق تھا؟ کیا یہ اتفاق ہے کہ آج رات میں نے اپنی حفاظت کرنے کی کوئی کوشش نہیں کی اور میں پھر بھی بچ گیا تاکہ دوبارہ لڑنے کیلئے لوٹ سکوں......''

''اتفاقات......'' والڈی مورٹ چیخا مگر اس نے اب بھی وار نہیں کیا اور دیکھنے والے لوگ جم گئے جیسے بے جان ہوں۔ ہال میں سینکڑوں لوگ تھے مگر ان کے علاوہ کوئی بھی سانس لیتا ہوا دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ ''اتفاقات......قسمت اور یہ سچائی کہ تم اپنے سے زیادہ بڑے آدمیوں اور عورتوں کے پیچھے چھپ گئے اور مجھے ان کی جان لینا پڑی......''

''تم آج رات کسی اور کو نہیں مار پاؤ گے۔'' ہیری نے کہا جب انہوں نے دائروی انداز میں گھومتے ہوئے ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھا۔ سرخ اور سبز آنکھیں آپس میں ملی ہوئی تھیں۔ ''اب تم کبھی بھی ان میں سے کسی کو نہیں مار پاؤ گے۔ کیا تم اسے سمجھ نہیں پائے؟ میں مرنے کیلئے تیار تھا تاکہ تم لوگوں کو نقصان نہ پہنچاؤ......''

''مگر تم مرے نہیں ہو......''

''......میں مرنا چاہتا تھا اور اسی وجہ سے یہ ہوا۔ میں نے وہی کیا جو میری ماں نے کیا تھا۔ وہ تم سے محفوظ ہیں۔ کیا تم نے دھیان نہیں دیا کہ تم نے ان پر جو وار مارے تھے وہ اٹوٹ نہیں ہیں؟ تم ان پر تشدد نہیں کر سکتے۔ تم انہیں چھو بھی نہیں سکتے۔ تم اپنی غلطیوں سے نہیں سیکھتے ہو، رڈل...... ہے نا؟''

''تمہاری اتنی جرأت......؟''

''ہاں! میری اتنی جرأت......'' ہیری نے گرجتے ہوئے کہا۔ ''میں ایسی باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے ہو، ٹام رڈل! میں بہت سی اہم اور راز کی باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے ہو۔ ایک اور بڑی غلطی کرنے سے پہلے کچھ باتیں سننا چاہو گے؟''

والڈی مورٹ کچھ نہیں بولا بلکہ دوائرے میں چلتا رہا۔ ہیری جانتا تھا کہ اس نے کچھ دیر کیلئے اسے مسحور کر کے بیچ کی خلیج پیدا کر دی ہے۔ والڈی مورٹ بزدلی سے یہ سوچ رہا تھا کہ اس بات میں کتنی سچائی کا امکان ہے کہ ہیری سچ مچ اس کا آخری راز جانتا ہے۔

''کیا یہ محبت ہے؟'' والڈی مورٹ کا سانپ جیسا چہرہ تمسخرانہ انداز میں غرایا۔ ''ڈمبل ڈور کا فلسفہ محبت، جس کے بارے میں ان کا دعویٰ تھا کہ یہ موت کو بھی جیت سکتا ہے حالانکہ محبت انہیں مینار سے گرانے سے نہیں بچا پائی۔ جب وہ کسی بوڑھے گڈے کی طرح زمین پر گر کر ٹوٹ گئے؟ محبت، جو مجھے تمہاری بدذات ماں کو کاکروچ کی طرح مارنے سے نہیں روک پائی، پوٹر! کوئی بھی تم سے اتنی محبت نہیں کرتا ہے کہ وہ اس بار بھاگ کر آگے آ جائے اور میرا وار جھیل پائے تو میرے وار سے اب تمہیں مرنے سے کون بچا پائے گا؟''

''بس ایک چیز......'' ہیری نے کہا۔ وہ اب بھی ایک دوسرے کے آس پاس دائرے میں گھوم رہے تھے اور صرف آخری راز کی وجہ سے ایک دوسرے سے دور تھے۔

''محبت نہیں تو تمہیں اس بار اور کون سی چیز بچائے گی؟'' والڈی مورٹ نے پوچھا۔ ''تمہیں یا تو یہ یقین ہوگا کہ تمہیں ایسا جادو آتا ہے جو مجھے نہیں آتا ہے یا پھر تمہارے پاس مجھ سے زیادہ طاقتور ہتھیار موجود ہے......؟''

''مجھے دونوں باتوں پر یقین ہے۔'' ہیری نے کہا۔ سانپ جیسے چہرے پر صدمے کا تاثر پھیل گیا حالانکہ یہ فوراً ہی غائب ہو گیا۔ والڈی مورٹ ہنسنے لگا اور یہ آواز اس کی چیخوں سے زیادہ ڈراؤنی تھی۔ کسی خوشی کے بغیر پاگلوں جیسی ہنسی خاموشی میں چاروں طرف گونجنے لگی۔

''تم ایسا سوچتے ہو کہ تم مجھ سے زیادہ جادو جانتے ہو؟'' اس نے کہا۔ ''مجھ سے زیادہ، لارڈ والڈی مورٹ سے زیادہ، جس نے ایسا جادو کیا ہے، جس کے بارے میں ڈمبل ڈور نے کبھی خواب و خیال میں بھی کبھی سوچا تھا......''

''اوہ ہاں! انہوں نے اس کے بارے خوابوں میں سوچا تھا۔'' ہیری نے کہا۔ ''مگر وہ تم سے زیادہ جانتے تھے، اتنا زیادہ کہ انہوں نے وہ کام نہیں کیا، جو تم نے کیا......''

''تمہارا مطلب ہے کہ وہ کمزور تھے؟'' والڈی مورٹ چیخا۔ ''اتنے کمزور کہ ان میں وہ کرنے کی ہمت ہی نہیں تھی۔ اتنے کمزور کہ انہوں نے وہ نہیں لیا جو ان کا ہو سکتا تھا جو اب میرا ہوگا......''

''نہیں! وہ تم زیادہ چالاک اور ہوشیار تھے۔'' ہیری نے کہا۔ ''بہتر جادوگر......بہتر انسان!''

''میں نے ایلبس ڈمبل ڈور کو مروایا تھا۔''

''تمہیں ایسا لگتا ہے......مگر تم غلطی پر ہو۔'' ہیری نے کہا۔

پریشان حال اور دکھی ہجوم پہلی بار اپنی جگہ پر کسمسایا جیسے چاروں طرف اور دیواروں کے پاس کھڑے سینکڑوں لوگوں نے ایک ساتھ سانس کھینچی۔

''ڈمبل ڈور مر چکے ہیں......'' والڈی مورٹ نے الفاظ ہیری کی طرف ایسے اچھالے جیسے ان سے اسے ناقابل برداشت تکلیف پہنچے گی۔ ''ان کا بدن اس سکول کے میدان میں بنی ہوئی سنگ مرمر کی قبر میں گل سڑ رہا ہے۔ میں نے اسے دیکھا ہے پوٹر! اور

وہ اب لوٹ نہیں پائیں گے۔‘‘

’’بالکل! ڈمبل ڈور مر چکے ہیں......‘‘ ہیری نے پر سکون لہجے میں کہا۔ ’’لیکن تم نے انہیں مارا ہے، انہوں نے اپنی موت سے کئی مہینے پہلے ہی اپنے مرنے کا طریقہ خود منتخب کر لیا تھا اور اس آدمی کے ساتھ پوری منصوبہ بندی کر لی جسے تم اپنا خدمت گزار سمجھتے تھے......‘‘

’’یہ کیسی بے تکی بات ہے......؟‘‘ والڈی مورٹ نے کہا مگر اب بھی اس نے وار نہیں کیا اور اس کی سرخ آنکھیں ہیری کی نظروں سے نہیں ہٹیں۔

’’سیورس سنیپ کبھی بھی تمہارے گروہ میں نہیں تھا۔‘‘ ہیری نے کہا۔ ’’وہ ہمیشہ سے ہی ڈمبل ڈور کے ساتھ تھا، اسی پل سے ڈمبل ڈور کے ساتھ تھا جب تم نے میری ماں کو مارنا چاہا تھا اور تمہیں کبھی اس بات کا احساس ہی نہیں ہوا کیونکہ اس چیز کو تم سمجھ نہیں سکتے تھے، تم نے کبھی سنیپ کا پشت بانی تخیل نہیں دیکھا، ہے نا......رڈل!‘‘

والڈی مورٹ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ چیر پھاڑ کرنے کیلئے تیار بھیڑیوں کی طرح ایک دوسرے کے چکر کاٹتے رہے۔

’’سنیپ کا پشت بانی تخیل ہرن تھا۔‘‘ ہیری نے کہا۔ ’’بالکل میری ماں جیسا...... کیونکہ وہ زندگی بھر ان سے محبت کرتے رہے، بچپن سے ......محبت...... تمہیں احساس ہو جانا چاہئے تھا۔‘‘ اس نے کہا جب اس نے والڈی مورٹ کے نتھنوں کو پکڑتے ہوئے دیکھا۔ ’’سنیپ نے تم سے میری ماں کی زندگی کی بھیک مانگی تھی، ہے نا؟‘‘

’’وہ تو بس اس کے ساتھ دل لگی کرنا چاہتا تھا۔‘‘ والڈی مورٹ نے طنز کا نشتر چلایا۔ ’’مگر جب وہ مر گئی تو وہ راضی ہو گیا کہ باقی عورتیں بھی تھیں جو خالص خون کی تھیں اور اس کے زیادہ قریب تھیں......‘‘

’’ظاہر ہے سنیپ نے تم سے یہی کہا ہوگا۔‘‘ ہیری نے کہا۔ ’’لیکن جس لمحے تم نے میری ماں کو دھمکی دی تھی تو وہ اسی پل ڈمبل ڈور کا مخبر بن گیا اور اسی وقت سے وہ تمہارے خلاف کام کرنے لگا جب سنیپ نے ڈمبل ڈور کو مارا تب ڈمبل ڈور ویسے ہی موت کے قریب تھے......‘‘

’’اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے۔‘‘ والڈی مورٹ نے چیخ کر کہا جو پورے دھیان سے ہر لفظ کو سن رہا تھا مگر اب وہ دیوانگی بھری ہنسی ہنسا۔ ’’اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ سنیپ میرے گروہ میں تھا یا ڈمبل ڈور کے گروہ میں تھا یا ان دونوں نے مل کر میرے راستے میں کتنی چھوٹی موٹی رکاوٹیں پیدا کرنے کی کوششیں کی تھیں۔ میں نے انہیں کچل ڈالا جس طرح میں تمہاری ماں یعنی سنیپ کی عظیم محبت کو کچل ڈالا تھا۔ اوہ! مگر اس سے بات سمجھ میں آتی ہے، پوٹر! اور اس طرح سے سمجھ آتی ہے، جسے تم نہیں سمجھتے ہو......ڈمبل ڈور ایلڈر چھڑی کو مجھ سے دور رکھنے کی کوشش کر رہے تھے۔ ان کا ارادہ تھا کہ سنیپ چھڑی کی سچا مالک بن جائے مگر میں اس معاملے میں تم سے آگے نکل گیا، لڑکے!...... میں چھڑی تک پہنچ گیا، اس سے پہلے کہ تم اسے ہتھیا سکو۔ میں تم سے پہلے سچائی سمجھ گیا۔ میں نے

تین گھنٹے پہلے سیورس سنیپ کو مار ڈالا اور ایلڈر چھڑی، اجل کی چھڑی، قسمت کی چھڑی اب سچ مچ میری ہے، ڈمبل ڈور کی آخری منصوبہ گڑبڑ ہوگیا، ہیری پوٹر!''

''ہاں! یہ واقعی نقص زدہ ہوگیا۔'' ہیری نے پرسکون انداز میں کہا۔ ''تم نے صحیح کہا مگر تم مجھے مارنے کی کوشش کرو، اس سے پہلے میں تمہیں مشورہ دوں گا کہ تم اپنے گناہوں کے بارے میں سوچو......سوچو اور پچھتاوے پر ندامت کے آنسو بہانے کی کوشش کرو، رڈل!''

''یہ کیا کہہ رہے رہو؟''

ہیری نے اس سے جتنی باتیں کی تھیں، راز منکشف کئے تھے یا ملامتیں کی تھیں، والڈی مورٹ کو اس سے زیادہ صدمہ کسی اور بات سے نہیں ہوا۔ ہیری نے دیکھا کہ اس کی پتلیاں پتلے سوراخوں کی سکڑ گئیں۔ اس نے والڈی مورٹ کی آنکھوں کے اردگرد کی جلد کو سفید ہوتے ہوئے دیکھا۔

''یہ تمہارا آخری موقع ہے۔'' ہیری نے کہا۔ ''تمہارے پاس اب ایک ہی موقع بچا ہے......میں جانتا ہوں کہ اس کے بغیر تمہارا کیا حال ہوگا؟......مرد بنو......اپنے گناہوں پر توبہ کرنے کی کوشش کرو......کوشش کرو......''

''تمہاری اتنی جرأت......؟'' والڈی مورٹ پوری طاقت سے گرجا۔

''ہاں! میری یہ جرأت!'' ہیری نے کہا۔ ''کیونکہ ڈمبل ڈور کی آخری منصوبہ بندی کے نقص سے مجھے کوئی نقصان نہیں ہوا، نقصان تو تمہیں ہوا ہے، رڈل!''

والڈی مورٹ کا ہاتھ ایلڈر چھڑی پر کانپ رہا تھا۔ ہیری نے ڈریکو کی شفینی چھڑی پر اپنی پکڑ مضبوط کرلی۔ وہ جانتا تھا کہ فیصلہ کن لمحہ بس کچھ ہی پل دور تھا۔

''وہ چھڑی تمہارے لئے صحیح طریقے سے کام نہیں کررہی ہے کیونکہ تم نے غلط آدمی کو مار ڈالا۔ سیورس سنیپ ایلڈر چھڑی کا سچا مالک تھا ہی نہیں......اس نے کبھی ڈمبل ڈور کو شکست نہیں دی تھی......''

''اسی نے ڈمبل ڈور کو شکست دی تھی......''

''کیا تم سن نہیں رہے ہو؟ سنیپ نے کبھی بھی ڈمبل ڈور کو ہرایا نہیں تھا۔ ڈمبل ڈور کی موت کی منصوبہ بندی ان دونوں کے درمیان طے ہوئی تھی، چھڑی کے آخری سچے مالک ڈمبل ڈور بغیر ہارے ہوئے مرنا چاہتے تھے۔ اگر سب کچھ منصوبہ بندی کے تحت ہی ہوا ہوتا تو چھڑی کی طاقت بھی ان کے ساتھ ختم ہو جاتی کیونکہ اسے کوئی ان سے نہیں جیت پاتا......''

''مگر پھر تو پوٹر! ڈمبل ڈور نے ایک طرح سے چھڑی مجھے دے دی ہے!'' والڈی مورٹ کی آواز کینہ پروری کی ہنسی سے کانپ رہی تھی۔ ''میں نے اسے اس کے آخری مالک کی قبر سے چرایا تھا۔ میں اس کے آخری مالک کی خواہش کے برعکس ہٹایا تھا، اس کی

طاقت اب میری ہے۔''

''تم اب بھی نہیں سمجھ رڈل!...... ہے نا؟ چھڑی کو حاصل کرنا کافی نہیں ہوتا ہے، اسے پکڑنے یا اس کا استعمال کرنے سے یہ تمہاری نہیں بن جاتی ہے۔ کیا تم نے الوینڈر کی بات نہیں سنی تھی؟ کہ چھڑی جادوگر کو منتخب کرتی ہے...... ڈمبل کی موت سے پہلے ہی ایلڈر چھڑی نے ایک نیا مالک چن لیا تھا حالانکہ اسے اس کی خبر تک نہیں ہو پائی۔ اس نئے مالک نے ڈمبل ڈور کی خواہش کے برخلاف ان کی چھڑی ہاتھ سے گرا دی تھی اور اسے کبھی احساس نہیں ہوا کہ اس نے کتنا بڑا کام کر دکھایا تھا یا دنیا کی سب سے خطرناک چھڑی نے اسے مالک بنا لیا تھا......؟''

والڈی مورٹ کا سینہ تیزی سے پھول پچک رہا تھا اور ہیری کو جادوئی وار کی آمد کا احساس محسوس ہوا۔ اسے اپنے چہرے پر تنی ہوئی چھڑی کی نوک پر وار کی چنگاریاں پھوٹتی ہوئی محسوس ہوئی۔

''ایلڈر چھڑی کا سچا مالک ڈریکو ملفوائے تھا......''

ایک لمحے کیلئے والڈی مورٹ کے چہرے پر صدمہ کی لہر دوڑی مگر پھر یہ مٹ گئی۔

''مگر اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟'' اس نے آہستگی سے کہا۔ ''پوٹر! اگر تمہاری بات صحیح بھی ہے تو بھی اس سے تمہیں اور مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے۔ تمہارے پاس ققنس کی چھڑی بھی نہیں ہے، ہم اب صرف مہارت کے بل بوتے پر مقابلہ کریں گے......اور تمہیں مارنے کے بعد میں ڈریکو ملفوائے کو دیکھ لوں گا......''

''مگر تمہیں بہت دیر ہو چکی ہے۔'' ہیری نے کہا۔ ''تم نے اپنا موقع گنوا دیا ہے۔ میں وہاں تم سے پہلے پہنچ گیا۔ میں نے کئی ہفتوں پہلے ڈریکو ملفوائے کو شکست دے کر اس سے یہ چھڑی لی تھی......''

ہیری نے شفینی کی چھڑی کو گھمایا اور اسے محسوس ہوا کہ ہال میں موجود ہر فرد کی آنکھیں اسی چھڑی پر جمی ہوئی تھیں۔

''تو معاملہ یہ ہے، ہے نا؟'' ہیری نے بڑبڑا کر کہا۔ ''کیا تمہارے ہاتھ کی چھڑی یہ جانتی ہے کہ اس کا آخری مالک کو نہتا کیا گیا تھا؟ کیونکہ یہ جانتی ہے تو......ایلڈر چھڑی کا سچا مالک 'میں' ہوں۔''

ان کے اوپر جادوئی آسمان کے پار اچانک ایک سرخی مائل سنہری چمک دکھائی دینے لگی اور سب سے نزدیکی کھڑکی کی چوکھٹ کے اوپر نگاہیں خیرہ کر دینے والے سورج کی کرنیں آ گئیں۔ روشنی ان دونوں کے چہروں سے ٹکرائی جس سے والڈی مورٹ کا چہرہ اچانک شعلے بھرے جھونکے کی طرح دکھائی دینے لگا۔ ہیری کو اس کی آواز کی چیخ سنائی دی۔

''ایکو داسم......''

ہیری بھی خدا سے دعا کرتے ہوئے ڈریکو کی چھڑی تان کر چیخا۔

''نہستم......''

توپ کے گولے کی طرح دھما کہ ہوا اور ان کے درمیان سنہری شعلے دکھائی دینے لگے۔ جس دائرے میں وہ گھوم رہے تھے، اس کے ٹھیک وسط میں ان کے وار آپس میں ٹکرائے۔ ہیری نے والڈی مورٹ کی سبز چمکتی لہر کو اپنے وار سے ٹکراتے ہوئے دیکھا۔ اس نے دیکھا کہ ایلڈر چھڑی اوپر اُڑ رہی تھی۔ یہ طلوع آفتاب کی روشنی میں سیاہ دکھائی دے رہی تھی اور ناگنی کے کٹے ہوئے پھن کی طرح جادوئی چھت کی طرف جارہی تھی۔ یہ ہوا میں اُڑتی ہوئی اس مالک کے پاس جارہی تھی جسے وہ مار نہیں سکتی تھی۔ جس نے آخر کار اس پر اصلی حق جمالیا تھا۔ ہیری نے متلاشی کی عمدہ مہارت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے خالی ہاتھ سے پکڑ لیا۔ والڈی مورٹ پیچھے کی طرف گر گیا۔ اس کے بازو پھیلے ہوئے تھے اور اس کی سرخ آنکھیں کی سوراخ جیسی پتلیاں اوپر کی طرف گھوم گئی تھیں۔ ٹام رڈل بالآخر ہمیشہ کیلئے زمین سے ٹکرایا...... اس کا بدن بے جان اور سمٹا ہوا تھا۔ اس کے ہاتھ خالی تھے اور سانپ جیسا چہرہ سونا ہو چکا تھا۔ والڈی مورٹ اپنے ہی وار کے پلٹنے سے مر گیا تھا اور ہیری دو چھڑیاں ہاتھ میں لئے اپنے دشمن کی لاش کو گھور رہا تھا......

پل بھر کی خاموشی اور صدمہ...... اور پھر ہیری کے چاروں طرف شور وغل برپا ہو گیا۔ دھماکے دار شور وغل...... جب دیکھنے والوں کی چیخیں، کلکاریاں اور چلانے کی آوازیں ہوا میں بھر گئیں۔ طلوع ہوتا ہوا سورج کھڑکیوں کو چندھیا رہا تھا، جب لوگ اس کی طرف آنے لگے۔ رون اور ہرمائنی سب سے پہلے اس تک پہنچے۔ ان کی بانہیں اس کے چاروں طرف لپٹ گئیں۔ ان کی تیز چیختی چلائی ہوئی آوازوں نے اسے بہرہ کر دیا۔ پھر جینی، نیول اور لونا بھی آ گئے، پھر ویزلی گھرانے کے لوگ، ہیگرڈ، کنگ سلے، میک گونا گل، فلٹ وک اور سپراؤٹ۔ ہیری ان کے بولے ہوئے ایک لفظ کو بھی نہیں سن پایا۔ اسے یہ بھی معلوم نہیں ہو پایا کہ کس کے ہاتھ اسے پکڑ رہے تھے؟ کس کے ہاتھ کھینچ رہے تھے؟ گلے لگانے کی کوشش کر رہے تھے، سینکڑوں لوگ اسے دبا رہے تھے اور اسے چھونے کی کوشش کر رہے تھے۔ اس لڑکے کو جو زندہ بچ گیا تھا...... جس کی وجہ سے بالآخر یہ سب ختم ہو گیا تھا...... جو واقعی 'نجات دہندہ جادوگر' ثابت ہوا تھا......

سورج آہستہ آہستہ ہوگورٹس کے اوپر اُٹھا اور بڑا ہال زندگی اور روشنی میں چمکنے لگا۔ ہیری جشن اور چیخ و پکار، خوشی اور غم کی ملی جلی باتوں کا ناگزیر حصہ تھا۔ سب لوگ چاہتے تھے کہ وہ ان کے ساتھ رہے، اان کا رہنما اور ان کی فتح کی علامت، ان کا محافظ اور نجات دہندہ۔ کسی کو بھی یہ احساس نہیں ہوا کہ وہ ساری رات نیند سے محروم رہا تھا یا وہ صرف منتخب لوگوں کا ساتھ چاہتا تھا۔ اسے غمزدہ لوگوں سے دلجوئی بھری باتیں کرنا تھی، ان کے ہاتھ تھامنے تھے، ان کے آنسو پونچھنے تھے، ان کا شکریہ ادا کرنا تھا، ہر طرف سے آتی ہوئی خبریں سننا تھیں۔ اسی دن کچھ دیر بعد یہ خبر آئی کہ ملک بھر میں مسخر سحر کا شکار لوگ جو بے خبری میں کام کر رہے تھے، وہ اب دوبارہ ہوش میں آ گئے تھے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ شکست خوردہ مرگ خور اب فرار ہو رہے تھے یا پکڑے جا رہے تھے اور اژقبان سے معصوم کو حراست سے رہا کر دیا گیا ہے اور...... کنگ سلے شکیلبوٹ کو متفقہ طور پر نیا وزیر جادو مقرر دیا گیا تھا......

انہوں نے والڈی مورٹ کی لاش ہٹا کر ہال سے دور ایک کمرے میں رکھ دی...... فریڈ، ٹونکس، لوپن، کولن کریوی اور پچاس

دوسرے لوگوں کی لاشوں سے بہت دور۔ جنہوں نے اس سے لڑتے ہوئے اپنی جان دے دی تھی۔ پروفیسر میک گوناگل نے فریقی میزیں دوبارہ لگا دی تھیں مگر کوئی بھی اب فریقی ترتیب سے نہیں بیٹھا تھا۔ وہ سب ایک ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ اساتذہ اور طلباء، بھوت اور والدین، قنطورس اور گھریلو خرس۔ فائرنز ایک کونے میں تھا اور اس کی حالت کافی بہتر ہو گئی تھی۔ گراپ ایک ٹوٹی ہوئی کھڑکی میں اندر جھانک رہا تھا اور لوگ اس کے ہنستے ہوئے منہ میں کھانے کے نوالے پھینک رہے تھے۔ کچھ دیر بعد تھکے ہوئے ہیری نے خود کو لونا کے پاس ایک بینچ پر بیٹھے ہوئے پایا۔

''اگر میں تمہاری جگہ ہوتی تو تھوڑا سکون پسند کرتی۔'' لونا نے کہا۔

''مجھے بھی اچھا لگے گا۔'' ہیری نے جواب دیا۔

''میں ان کا دھیان ہٹاتی ہوں۔'' اس نے کہا۔ ''اپنے چوغے کا استعمال کرنا۔''

ہیری کے کچھ کہنے سے پہلے ہی وہ کھڑکی کے باہر اشارہ کر چیخی۔ ''اوہو اوہو...... دیکھو! زبردست بلبلے دار غیبی تتلیاں......'' ہر سننے والا پلٹ کر دیکھنے لگا اور ہیری نے پھرتی سے خود کو چوغے کے نیچے چھپا لیا۔

اب وہ بغیر کسی رکاوٹ کے ہال میں گھوم سکتا تھا۔ اس نے دو میزیں دور بیٹھی ہوئی جینی کو دیکھا، وہ اپنی ماں کے کندھے پر سر رکھے ہوئے بیٹھی تھی۔ اس سے بات کرنے کیلئے بعد میں فرصت مل جائے...... بہت سارے گھنٹے، دن اور شاید کئی سال...... اس نے نیول کو دیکھا، کھانا کھاتے ہوئے گری فنڈر کی تلوار اس کی پلیٹ کے پاس رکھی ہوئی تھی اور وہ کئی بے قرار پرستاروں سے گھرا بیٹھا تھا۔ میزوں کے درمیانی راستے پر چلتے ہوئے اس نے ملفوائے گھرانے کی تینوں افراد کو دیکھا جو ایک ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، جیسے یہ طے نہیں کر پا رہے تھے کہ انہیں وہاں رہنا چاہئے یا نہیں۔ بہرحال، کوئی بھی ان کی طرف دھیان نہیں دے رہا تھا۔ اس نے جہاں تک دیکھا، اسے ہر طرف گھرانوں کا ملن دکھائی دیا۔ بالآخر اسے وہ دونوں دکھائی دے ہی گئے، جن کا ساتھ وہ سب سے زیادہ پسند کرتا تھا۔

''میں ہوں......'' وہ ان کے پاس جھکتے ہوئے بڑبڑایا۔ ''میرے ساتھ چلو باہر!''

وہ دونوں فوراً اُٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ ہیری، رون اور ہرمائنی ایک ساتھ بڑے ہال سے باہر چل دیئے۔ اوپر چڑھتے ہوئے انہوں نے دیکھا کہ سنگ مرمر کی سیڑھیوں کے کئی بڑے ٹکڑے غائب ہو چکے تھے۔ جنگلے ٹوٹ چکے تھے اور ان کے حصے اُڑ گئے تھے اور کچھ سیڑھیاں چھوڑ کر باقی پر ملبہ یا خون کے نشان دکھائی دے رہے تھے۔ انہیں سنائی دیا کہ دور کہیں پر پیوس نامی بھوت اُڑ کر اپنا خودساختہ فاتحانہ گیت حلق پھاڑ کر گا رہا تھا۔

ہم نے کر دکھایا، ہم نے پیٹ ڈالا، پوٹر کا کمال

سالا والڈی مر گیا، تو آؤ، اب کرتے ہیں دھمال

''واقعی سچائی اور سانحے کی عمدہ گنجائش ہے، ہے نا؟'' رون نے کہا اور ایک دروازہ کھولا تا کہ ہیری اور ہرمائنی اندر جا سکیں۔

ہیری نے سوچا کہ خوشی بعد میں محسوس ہوگی مگر اس پل تو تھکن تھی۔ فریڈ، لوپن اور ٹونکس کو کھونے کا درد بھی اسے کسی مہلک زخم کی طرح اذیت دے رہا تھا۔ سب سے بڑھ کر اسے فرحت محسوس ہو رہی تھی اور سونے کی تمنا پنپ رہی تھی مگر پہلے اسے رون اور ہر مائنی کو پوری بات سمجھانا ہوگی جو اتنے طویل عرصے سے اس کے ساتھ جدوجہد کر رہے تھے اور سچائی جاننے کے صحیح حق دار تھے۔ درد کے ساتھ ہیری نے انہیں بتایا کہ اس نے تیشہ یادداشت میں کیا دیکھا تھا اور جنگل میں اس پر کیا بیتی تھی؟ وہ لوگ ابھی اپنے صدمے اور حیرانگی سے باہر بھی نہیں نکل پائے تھے کہ اسی وقت بالآخر اپنی منزل پر پہنچ گئے حالانکہ ان میں سے کسی نے بھی اس جگہ کا ذکر تک نہیں کیا تھا۔

ہیڈ ماسٹر کے دفتر کے دروازے پر پہرہ دینے والے عفریت نے جھک کر اسے سلام پیش کیا تھا، وہ ترچھا کھڑا تھا اور نشے میں جھومتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ ہیری نے سوچا کہ کیا وہ اب بھی شناخت طلب کرے گا؟

''کیا ہم اوپر جا سکتے ہیں؟'' اس نے عفریت سے پوچھا۔

''شوق سے جاؤ......'' عفریت کے مجسمے نے آہ بھرتے ہوئے کہا۔

وہ اسے پھلانگ کر چلے گئے اور پتھر کی بل دار سیڑھیوں پر چڑھ گئے جو ایکسی لیٹر کی طرح آہستہ آہستہ اوپر جاتی رہیں۔ ہیری نے اوپر پہنچ کر دروازہ دھکیلا۔

اسے اس میز پر پتھر کے طاس والے تیشہ یادداشت کی ہلکی سی جھلک دکھائی دی، وہ وہیں پڑا تھا جہاں اسے چھوڑا گیا تھا۔ اسی وقت کان پھاڑ آوازوں سے اس کی چیخ نکل گئی۔ اس نے جادوئی واروں، مرگ خوروں اور والڈی مورٹ کے از سرِ نو جنم کے بارے میں سوچا۔

مگر یہ خوشی کی آوازیں تھیں۔ دیواروں پر چاروں طرف لگی ہوگورٹس کی تصویروں میں سے ہیڈ ماسٹر، ہیڈ مسٹرس کھڑے ہو کر اس استقبال کر رہے تھے۔ انہوں نے اپنی ٹوپیاں اتار کر، کچھ تصویروں کے مالکوں نے اپنی مصنوعی وگیں لہرا کر اسے خراج تحسین پیش کیا۔ وہ اپنے فریموں سے ایک دوسرے کی طرف ہاتھ بڑھا رہے تھے اور اپنی تصویر میں رکھی ہوئی کرسیوں پر اوپر چڑھ کر نیچے کی طرف دیکھ رہے تھے۔

ڈیلس ڈریونٹ خوشی کے بجائے سبکیاں بھر رہا تھا۔ ڈیکسٹر فارٹی سکیو اپنا آلہ سماعت نکال کر لہرا رہا تھا اور فینس نائجلس اپنی اونچی آواز میں بول رہا تھا۔ ''اور اس بات کو بھی دھیان میں رکھا جانا چاہئے کہ سلے درن فریق نے بھی پوری مدد کی تھی، ہماری قربانیوں کو بھلایا جانا نہیں چاہئے۔''

مگر ہیری کی نگاہ تو اس فرد پر جم گئی جو ہیڈ ماسٹر کی اونچی کرسی کے ٹھیک پیچھے لگی بڑی تصویر میں کھڑا تھا۔ آدھے چاند کی شکل والی عینک خمیدہ ناک ٹکی ہوئی تھی، اس کے پیچھے آنسو نیچے پھسل رہے تھے اور سفید ڈاڑھی میں جا رہے تھے، ان میں بھرے فخر اور شکر گزاری کے جذبے کو دیکھ کر ہیری کو ایسا محسوس ہوا کہ جیسے اسے ققنس کے گیت کی مہک مل گئی ہو۔

آخرکار ہیری نے اپنے ہاتھ اُٹھائے اور سب تصویروں کیلئے عزت واحترام سے سرخم کیا اور تصویریں خاموش ہوگئیں۔مسکرا کر اسے دیکھتے ہوئے انہوں نے اپنی آنکھیں پونچھیں اور اس کے بولنے کا بے قراری سے انتظار کیا۔ بہرحال، اس نے اپنے الفاظ ڈمبل ڈور سے ہی کہے اور بے حد سوچ بچار سے چنتے ہوئے کہے۔ حالانکہ وہ تھکا ہوا اور مسرور تھا مگر اسے آخری کوشش کرنا تھی، آخری مشورہ لینا ہی تھا۔

''جو چیز سنہری گیند میں چھپی ہوئی تھی۔'' اس نے کہا۔''میں نے اسے جنگل میں گرا دیا ہے، میں ٹھیک سے نہیں جانتا ہوں کہ وہ کہاں گری؟ مگر میں دوبارہ اس کی تلاش نہیں کروں گا......کیا آپ مجھ سے متفق ہیں؟''

''میرے عزیز نوجوان! میں بالکل تم سے اتفاق کرتا ہوں۔'' ڈمبل ڈور نے کہا حالانکہ باقی تصویروں کے لوگ کشمکش اور متجسس نظروں سے دیکھ رہے تھے۔''سمجھداری اور بہادری والا فیصلہ۔مگر مجھے ایسی ہی امید تھی کیا کوئی اور جانتا ہے کہ وہ چیز کہاں گری تھی؟''

''کوئی نہیں جانتا ہے۔'' ہیری نے کہا اور ڈمبل ڈورے سر ہلا کر اپنی خوشی کا اظہار کیا۔

''چونکہ میں اگنوٹس کی چیز رکھنا چاہتا ہوں......'' ہیری نے کہا اور ڈمبل ڈور مسکرائے۔

''بالکل ہیری! یہ ہمیشہ سے تمہارا ہے، جب تک کہ تم اسے اگلے وارث کو نہ دے دو۔''

''اور پھر یہ چیز؟''

ہیری نے ایلڈر چھڑی کو اوپر اُٹھایا۔ رون اور ہرمائنی نے اس چھڑی کو تعظیم بھری نظروں سے دیکھا۔ اپنی مدہوش سرشاری کیفیت اور نیند کے غلبے کے باوجود بھی ہیری کو یہ اچھا نہیں لگا۔

''میں اسے نہیں لینا چاہتا ہوں۔''

''کیا؟'' رون نے بلند آواز میں کہا۔''کیا تم پاگل ہوگئے ہو؟''

''میں جانتا ہوں کہ یہ نہایت طاقتور ہے!'' ہیری نے تھکے ہوئے لہجے میں کہا۔''مگر میں اپنی پرانی چھڑی کے ساتھ زیادہ خوش تھا، اس لئے......''

اس نے اپنی گردن میں لٹکے ہوئے بٹوے میں سے ڈھونڈ کر ہنابل کی لکڑی والی چھڑی کے دو آدھے آدھے ٹکڑے باہر نکالے جو اب بھی ققنس کے پنکھ کے نازک ریشے سے جڑے ہوئے تھے۔ ہرمائنی نے کہا تھا کہ یہ دوبارہ ٹھیک نہیں ہوسکتی ہے کیونکہ اسے بہت زیادہ نقصان پہنچا ہے۔ وہ تو بس اتنا جانتا تھا کہ اگر اس سے کام نہیں بنا تو کبھی نہیں بن پائے گا۔

اس نے ٹوٹی ہوئی چھڑی ہیڈ ماسٹر کی میز پر رکھ دی اور ایلڈر چھڑی کی نوک سے اسے چھو کر بڑبڑایا۔''ڈورستم......''

جب اس کی چھڑی دوبارہ جڑی تو اس کی نوک سے سرخ چنگاریاں نکلنے لگیں۔ ہیری جان گیا کہ وہ کامیاب ہوگیا تھا۔ اس نے ہنابل کی لکڑی اور ققنس کے پنکھ والی چھڑی اُٹھائی۔ اس کی انگلیوں کو اچانک گرماہٹ اور طمانیت بھرا احساس ہوا جیسے چھڑی اور ہاتھ

دوبارہ ملنے پر خوش ہو رہے ہوں۔

''میں ایلڈر چھڑی کو اسی جگہ واپس رکھ رہا ہوں۔'' ہیری نے ڈمبل ڈور سے کہا جو بہت محبت بھرے اور مسرور انداز سے اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔ ''جہاں سے یہ باہر نکالی گئی تھی۔ یہ وہیں پڑی رہے گی، اگر میں اگنوٹس کی طرح فطری موت مرتا ہوں تو اس کی طاقت ختم ہو جائے گی، ہے نا؟ پرانا مالک کبھی نہیں ہارے گا، یہی اس کا انجام ہوگا......''

ڈمبل ڈور نے سر ہلایا، وہ ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر مسکرائے۔

''کیا تمہیں یقین ہے؟'' رون نے کہا۔ ایلڈر چھڑی کو دیکھتے ہوئے اس کی آواز میں تھوڑی سی حسرت جھلک رہی تھی۔

''وہ چھڑی فائدہ مند کم اور نقصان دہ زیادہ ہے۔'' ہیری نے کہا۔ ''اور سچ کہوں تو......'' وہ تصویروں سے دور مڑا اور اب صرف اس مسہری دار پلنگ کے بارے میں سوچ رہا تھا جو گری فنڈر مینار میں اس کا انتظار کر رہا تھا اور یہ کہ کیا کریچر اسے وہیں سینڈوچ لا کر دے سکتا ہے۔ ''میں نے زندگی بھر کی مشکلیں پہلے ہی جھیل لی ہیں......''

☆☆☆☆

اختتامیہ باب

# انیس سال بعد......

ایسا لگتا تھا کہ جیسے اس سال موسم خزاں اچانک ہی آ گیا تھا۔ یکم ستمبر کی صبح سرخ سیب جیسی کڑک اور سنہری دھوپ والی تھی۔ جب چھوٹا گھرانا دھوئیں بھرے بڑے سٹیشن تک پہنچنے کیلئے سڑک پار کرنے لگا تو کاروں کے دھوئیں اور پیدل چلنے والے مسافروں کی سانسیں ٹھنڈی ہوا میں مکڑی کے جالے کی طرح چمکنے لگیں۔ بھری ہوئی ٹرالیوں کے اوپر دو پنجرے کھڑ کھڑا رہے تھے۔ ٹرالیوں کو ان کے ماں باپ دھکیل رہے تھے۔ پنجروں کے اندر بیٹھے ہوئے الّو شور مچا رہے تھے۔ سرخ بالوں والی لڑکی آنکھوں میں آنسو لئے اپنے بھائیوں کے پیچھے جا رہی تھی اور اپنے باپ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے۔

''بس کچھ ہی عرصے کی بات ہے، کچھ عرصے بعد تم بھی ان کے ساتھ جا سکو گی۔'' ہیری نے اس سے کہا۔

''دو سال لگیں گے۔'' للّی بگڑ کر بولی۔ ''میں تو ابھی جانا چاہتی ہوں۔''

جب گھرانے کے لوگ پلیٹ فارم نمبر نو اور دس کے درمیانی ستون کی طرف جانے لگے تو مسافر اشتیاق بھری نظروں سے الّوؤں کو دیکھ رہے تھے۔ ایلبس کی آواز آس پاس کے شور کے اوپر سے ہیری کو سنائی دی۔ اس کے بیٹے دوبارہ وہی بحث کرنے لگے تھے جو کار میں شروع ہوئی تھی۔

''میں نہیں جاؤں گا، میں سلے درن میں نہیں جاؤں گا۔''

''جیمس! چھوڑو بھی......'' جینی بولی۔

''میں نے تو صرف یہ کہا تھا کہ ایسا ہو سکتا ہے۔'' جیمس نے اپنے چھوٹے بھائی کی طرف مسکرا کر دیکھتے ہوئے کہا۔ ''اس میں تو کچھ بھی غلط نہیں ہے، وہ سلے درن میں جا سکتا......''

مگر اپنی ماں کی گھورتی ہوئی آنکھوں کو دیکھ کر جیمس خاموش ہو گیا۔ پوٹر گھرانے کے پانچوں افراد ستون کے پاس پہنچ گئے۔ اپنے پیچھے چھوٹے بھائی پر تھوڑی یقینی نگاہ ڈالنے کے بعد جیمس نے اپنی ماں سے ٹرالی لے لی اور دوڑ لگا دی۔ اگلے ہی پل وہ ستون میں غائب ہو گیا۔

’’آپ مجھے خط لکھیں گے، ہے نا؟‘‘ ایلبس نے اپنے بھائی کی غیر موجودگی کا فائدہ اُٹھاتے ہوئے فوراً اپنے ماں باپ سے دریافت کیا۔

’’اگر تم چاہو تو روزانہ......!‘‘ جینی مسکرا کر بولی۔

’’نہیں نہیں......روزانہ نہیں!‘‘ ایلبس نے فوراً کہا۔ ’’جیمس کہتا ہے کہ زیادہ تر بچوں کے گھر والے مہینے میں ایک بار خط بھیجتے ہیں......‘‘

’’گذشتہ سال ہم نے جیمس کو ہفتے میں تین خطوط لکھے تھے۔‘‘ جینی نے کہا۔

’’اور تمہیں اپنے بھائی کی ہر اس بات پر یقین نہیں کرنا چاہئے جو وہ تمہیں ہوگورٹس کے بارے میں بتاتا ہے۔‘‘ ہیری نے کہا۔ ’’تمہارا بھائی بہت شرارتی اور مذاق کرنے کا عادی ہے۔‘‘

ساتھ ساتھ انہوں نے دوسری ٹرالی کو آگے دھکیلا اور رفتار بڑھا دی۔ ستون کے قریب پہنچ کر ایلبس نے گھبرا کر منہ بنایا مگر کوئی ٹکر نہیں ہوئی۔ اس کے بجائے گھرانے کے افراد پلیٹ فارم نمبر پونے دس پر پہنچ گئے۔ جہاں سرخ رنگت والا ہوگورٹس ایکسپریس کا انجن دھواں اُڑا رہا تھا۔ بے شمار ہیولے دھوئیں میں کھڑے دکھائی دے رہے تھے جن کے بیچ جیمس پہلے ہی اوجھل ہو چکا تھا۔

’’وہ کہاں ہے؟‘‘ ایلبس نے پریشانی کے عالم میں پوچھا اور دھندلے ہیولوں کو گھورنے لگا جب وہ پلیٹ فارم پر راستہ بناتے ہوئے ان کے پاس سے گزرے۔

’’ہمیں انہیں ڈھونڈ لیں گے۔‘‘ جینی نے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

مگر دھواں اتنا ثقیف اور گہرا تھا کہ کسی کو بھی پہچان پانا مشکل ہو رہا تھا۔ دھند میں چھپے لوگوں کی آوازیں غیر معمولی طور پر تیز سنائی دے رہی تھیں۔ ہیری نے پرسی کو بہاری ڈنڈوں کے قوانین کے بارے میں زور سے تقریر کرتے ہوئے سنا اور اس بات پر خوش ہوا کہ اسے رُک کر سلام دعا نہیں کرنا پڑی......

’’ایلبس! میرا خیال ہے کہ وہ لوگ وہاں ہیں۔‘‘ جینی نے اچانک کہا۔

چار لوگوں کا گروہ دھند میں سے نکلتا ہوا دکھائی دے رہا تھا اور بالکل آخری ڈبے کے پاس کھڑا تھا۔ ان کے چہرے اس وقت صاف دکھائی دیئے جب ہیری، جینی، للّی اور ایلبس ان کے ٹھیک پاس پہنچ گئے۔

’’کیسے ہیں؟‘‘ ایلبس نے بہت طمانیت دکھاتے ہوئے کہا۔

’روز‘ ہوگورٹس کے بالکل نئے چوغے پہن چکی تھی، اس نے ایلبس کو مسکرا کر دیکھا۔

’’تو گاڑی صحیح طرح سے پارکنگ میں کھڑی کر دی؟‘‘ رون نے ہیری سے پوچھا۔ ’’میں نے تو کر دی، ہرمائنی کو تو یقین ہی نہیں تھا کہ میں ماگلو ڈرائیورنگ امتحان میں پاس ہو سکتا ہوں، ہے نا؟ اسے تو محسوس ہوا تھا کہ مجھ سے امتحان لینے والے پر جادو کرنا پڑے

گا۔‘‘

’’بالکل نہیں...... میں ایسا کچھ نہیں سوچا تھا۔‘‘ ہرمائنی نے کہا۔’’مجھے تم پر پورا بھروسہ تھا۔‘‘

’’ویسے سچ تو یہ ہے کہ میں نے اس پر جادو کر دیا تھا۔‘‘ رون نے ہیری کے کان کے قریب بڑ بڑا کر کہا۔ جب انہوں نے مل کر ایلبس کا صندوق اور الّو کا پنجرہ ریل گاڑی میں چڑھائے۔’’میں صرف پہلوی آئینے میں دیکھنا بھول گیا تھا اور سچ تو یہ ہے کہ اس کیلئے میں متفاقوستم سحر کا استعمال کرسکتا ہوں......‘‘

صندوق چڑھا کر پلیٹ فارم پر لوٹنے پر انہیں روز کا چھوٹا بھائی ہیوگو اور للّی ملے جو اس بارے میں بڑے انہماک اور دلچسپی سے بات کر رہے تھے کہ جب وہ بالآخر ہوگورٹس جائیں گے تو وہ کس فریق میں جائیں گے؟

’’اگر تم گری فنڈر فریق میں نہ گئے تو ہم تمہیں خاندان سے نکال دیں گے۔‘‘ رون نے کہا۔’’مگر کوئی دباؤ نہیں......‘‘

’’رون......!‘‘

للّی اور ہیوگو ہنس پڑے مگر ایلبس اور روز سنجیدہ دکھائی دے رہے تھے۔

’’رون کا یہ مطلب نہیں ہے۔‘‘ ہرمائنی اور جینی نے کہا مگر رون اس طرف دھیان ہی نہیں دے رہا تھا۔ ہیری سے نظریں ملا کر اس نے قریباً پچاس گز کے فاصلے کی طرف دیکھ کر آہستگی سے سر ہلایا۔ دھواں لمحہ بھر کیلئے ہلکا ہوا اور وہاں تین لوگ کھڑے صاف دکھائی دیئے۔

’’دیکھو تو سہی وہاں کون ہے؟‘‘

وہاں ڈریکو ملفوائے اپنی بیوی اور بیٹے کے ساتھ کھڑا تھا۔ ڈریکو گلے تک بٹن لگے ہوئے گہرے رنگ کا کوٹ پہنے ہوئے تھا۔ اس کے بال تھوڑے کم ہو رہے تھے جس سے اس کی ٹھوڑی زیادہ نوکیلی دکھائی دے رہی تھی۔ نئے لڑکے کی شکل ڈریکو سے اتنی ہی ملتی تھی جتنی کہ ایلبس کی ہیری سے۔ ڈریکو نے ہیری، رون، ہرمائنی اور جینی کو اپنی طرف گھورتے ہوئے دیکھا اور ہلکا سر ہلا کر دوسری طرف مڑ گیا۔

’’تو وہ ننھا سکارپیوس ہے۔‘‘ رون نے آہستگی سے کہا۔’’روزی! تم اسے ہر امتحان میں ضرور شکست دینا۔ خدا کا شکر ہے کہ تمہیں اپنی ماں کا دماغ ملا ہے......‘‘

’’رون خدا کیلئے......‘‘ ہرمائنی نے چڑ کر کہا۔ وہ نیم سنجیدہ اور نیم خوش دکھائی دے رہی تھی۔’’سکول شروع کرنے سے پہلے ہی انہیں ایک دوسرے کے خلاف مت بھڑکاؤ......‘‘

’’اوہ ہاں! تم صحیح کہہ رہی ہو، معاف کرنا!‘‘ رون نے کہا مگر اس سے پہلے کہ وہ خود کو روک پائے، آگے بول پڑا۔’’ویسے روزی! اس کے ساتھ زیادہ دوستی مت کرنا۔ اگر تم خالص خون والے سے شادی کرو گی تو ویزلی دادا جی تمہیں کبھی معاف نہیں کریں گے......‘‘

’’سنو......‘‘

جیمس دوبارہ نمودار ہو گیا تھا۔ وہ اپنا صندوق، الّو اور ٹرالی رکھ آیا تھا۔ اسے دیکھ کر محسوس ہو رہا تھا کہ وہ کوئی خبر سنانے کیلئے بے چین تھا۔

’’ٹیڈی وہاں پر ہے......‘‘ اس نے ہانپتے ہوئے کہا اور اپنے کندھے کے دھوئیں کے اُڑتے بادلوں کی طرف اشارہ کیا۔ ’’اسے ابھی ابھی دیکھا ہے اور جانتے ہیں کہ وہ کیا کہہ رہا ہے؟ وکٹوریہ کو چوم لو......‘‘ اس نے بالغ افراد کی طرف اشارہ کیا، ظاہر ہے کہ اس مضمحل کیفیت پر اسے مایوسی ہوئی تھی۔ ’’ہمارا ٹیڈی......ٹیڈی لوپن...... ہماری وکٹوریہ کو چوم رہا ہے، ہماری کزن کو...... میں نے ٹیڈی سے پوچھا تھا کہ وہ کیا کر رہا ہے......؟‘‘

’’اس نے کہا کہ وہ اسے چھوڑنے آیا ہے، اور پھر اس نے مجھے وہاں سے بھگا دیا۔ وہ اسے چوم رہا تھا۔‘‘ جیمس نے مزید کہا جیسے اس بات پر پریشان ہو کہ وہ اپنا مطلب واضح نہیں کر پا رہا ہے۔

’’اوہ! اگر ان کی شادی ہو جائے تو یہ بہت اچھا رہے گا۔‘‘ للّی نے خوش ہو کر کہا۔ ’’ٹیڈی تب واقعی ہمارے گھرانے کا حصہ بن جائے گا......‘‘

’’وہ پہلے ہی ہفتے میں چار بار رات کے کھانے پر آتا ہے۔‘‘ ہیری نے کہا۔ ’’تو کیوں نہ ہم اسے اپنے ساتھ ہی رہنے کی دعوت دیں اور یہ کام کر ہی دیں؟......‘‘

’’بالکل!‘‘ جیمس نے خوشی سے چہکتے ہوئے کہا۔ ’’مجھے ایلبس کے ساتھ ایک کمرے میں رہنے میں کوئی مسئلہ نہیں ہے......ٹیڈی میرے کمرے میں رہ سکتا ہے۔‘‘

’’بالکل نہیں......‘‘ ہیری نے تلخی سے کہا۔ ’’تم اور ایلبس ایک کمرے میں صرف اسی وقت رہو گے جب مجھے اپنے گھر کو تڑوانا مقصود ہو گا......‘‘

اس نے دبی کچلی پرانی گھڑی کو دیکھا جو کبھی فیوبون پریوٹس کی ہوا کرتی تھی۔

’’گیارہ بجنے ہی والے ہیں، جلدی سے ریل گاڑی میں چڑھ جاؤ......‘‘

’’نیول کو ہمارا پیار دینا مت بھولنا۔‘‘ جینی نے جیمس کو گلے لگاتے ہوئے کہا۔

’’ممی! میں پروفیسر کو پیار کیسے دے سکتا ہوں؟‘‘

’’مگر تم نیول کو جانتے ہو......‘‘

جیمس نے اپنی آنکھیں گول گول گھمائیں۔

’’باہر تو جانتا ہی ہوں مگر سکول میں تو وہ پروفیسر لانگ باٹم ہیں، ہے نا؟ میں جڑی بوٹیوں کی کلاس میں جا کر تو انہیں پیار نہیں کر

سکتا......''

اپنی ماں کی حماقت پر سر ہلاتے ہوئے اس نے ایلبس کو لات مار کر اپنی بھڑاس نکالی۔

''بعد میں ملتے ہیں ایلبس! گھڑ پنجروں سے ذرا بچ کے رہنا......''

''میرا خیال تھا کہ وہ نادیدہ ہوتے ہیں، تم نے ہی تو کہا تھا کہ وہ دکھائی نہیں دیتے ہیں؟''

مگر جیمس بس ہنس دیا۔ اس نے اپنی ماں کو اپنے رخساروں کا بوسہ لینے دیا اور پھر باپ کے گلے لگ گیا۔ اس کے بعد جیمس لپک کر ریل گاڑی میں چڑھ گیا اور انہوں نے اسے ہاتھ ہلاتے ہوئے اور پھر اپنے دوستوں کو تلاش کرنے کیلئے راہداری میں آگے جاتے ہوئے دیکھا۔

''گھڑ پنجروں کی فکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔'' ہیری نے ایلبس کو سمجھاتے ہوئے کہا۔ ''وہ بہت بے ضرر ہوتے ہیں، بالکل بھی ڈراؤنے نہیں ہوتے ہیں، ویسے بھی تم بگھیوں میں سکول نہیں جاؤ گے، تم تو جھیل کے راستے کشتیوں میں سکول پہنچو گے......''

جینی نے ایلبس کو گلے لگایا اور اس کے گالوں کو چوم کر الوداع کیا۔

''کرسمس پر ملاقات ہوگی۔''

''الوداع ایلبس!'' ہیری نے کہا جب اس کا بیٹا اس کے گلے لگا۔ ''یہ مت بھولنا کہ ہیگرڈ نے تمہیں اگلے جمعہ کو چائے پر مدعو کیا ہے۔ کسی سے مقابلہ کرنے کی کوشش مت کرنا جب تک کہ تم مقابلے کرنا سیکھ نہ لو۔ اور جیمس کی باتوں سے خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے......''

''اگر میں سلے درن فریق میں پہنچ گیا تو کیا ہوگا؟''

اس کی یہ بڑبڑاہٹ صرف اس کے باپ کے کانوں کیلئے ہی تھی، ہیری جان گیا کہ رخصت ہونے کے پل کی وجہ سے ایلبس یہ بتانے کیلئے مجبور ہو گیا تھا کہ اس کا خوف کتنا بڑا اور سچا تھا۔

ہیری نیچے جھکا تاکہ ایلبس کا چہرہ اور اس کا چہرہ تھوڑا سا اوپر رہے۔ ہیری کے تین بچوں میں سے صرف ایلبس کو ہی ہیری کی ماں للّی کی آنکھیں وراثت میں ملی تھیں۔

''ایلبس سیورس!'' ہیری نے آہستگی سے کہا تاکہ جینی کے علاوہ کوئی اس کی بات نہ سن پائے اور وہ اتنی سمجھدار تھی کہ روزی کا ہاتھ ہلانے کی اداکاری کر رہی تھی جو اس وقت ریل گاڑی میں چڑھ رہی تھی۔ ''تمہارا نام ہوگورٹس کے دو ہیڈ ماسٹروں کے نام پر رکھا گیا ہے، ان میں سے ایک سلے درن میں تھے اور میری ذاتی رائے ہے کہ وہ سب سے بہادر انسان تھے......''

''مگر مان لو......''

''تو سلے درن فریق کو ایک بہترین طالبعلم مل جائے گا۔ ہے نا؟ اس سے ہمیں فرق نہیں پڑتا ہے، ایلبس! مگر اگر یہ تمہارے

لئے اہم ہے تو تم سلے درن کے بدلے گری فنڈر کو منتخب کر سکتے ہو، بولتی ٹوپی ہمیشہ تمہارے انتخاب کو ترجیح دے گی......''

''کیا واقعی......؟''

''اس نے میرے انتخاب کو ترجیح دی تھی۔'' ہیری نے آہستگی سے کہا۔

اس نے اپنے کسی بچے کو یہ بات پہلے نہیں بتائی تھی، جب ایلبس نے یہ سنا تو اس کے چہرے پر حیرانگی صاف جھلک رہی تھی مگر اب سرخ ریل گاڑی کے دروازے بند ہونے لگے تھے اور ماں باپ آخری منٹ میں اپنے بچوں کو گلے لگانے اور یاد دلانے کیلئے آگے بڑھ رہے تھے۔ ایلبس کود کر ریل گاڑی پر چڑھ گیا اور جینی نے اس کے پیچھے دروازہ بند کر دیا۔ طلباء اپنے قریب کی کھڑکیوں سے سر باہر نکال رہے تھے، ریل گاڑی کے اندر اور باہر بہت سارے چہرے ہیری کی طرف مڑ مڑ کر دیکھ رہے تھے۔

''وہ سب گھور کیوں رہے ہیں؟'' ایلبس نے پوچھا جب وہ اور روز باقی طلباء کو دیکھنے کیلئے مڑے۔

''تم اس کی فکر مت کرو۔'' رون نے کہا۔ ''وہ مجھے دیکھ رہے ہیں کیونکہ میں بہت مشہور ہوں!''

ایلبس، روز، ہیوگو اور للّی ہنس پڑے۔ ریل گاڑی چلنے لگی اور ہیری اس کے ساتھ ساتھ چلنے لگا۔ وہ اپنے بیٹے کے دبلے پتلے چہرے کو دیکھ رہا تھا جو جوش و خروش سے دہکتا ہوا دکھائی دے رہا تھا حالانکہ یہ تھوڑا سوگوار ضرور تھا مگر وہ مسکراتے اور ہاتھ ہلاتے ہوئے اپنے بیٹے کو اپنی نظروں سے جاتے ہوئے دیکھتا رہا۔

دھوئیں کے آخری مرغولے خزاں کی ہوا میں اُڑ گئے۔ ریل گاڑی موڑ پر جا کر مڑ کر آنکھوں سے اوجھل ہو گئی۔ ہیری کا ہاتھ اب بھی الوداع کرنے کیلئے اُٹھا ہوا تھا۔

''وہ بالکل ٹھیک رہے گا......'' جینی نے بڑبڑا کر کہا۔

ہیری نے اس کی طرف مڑ کر دیکھا تو اپنا ہاتھ لاشعوری طور پر نیچے کر لیا اور اپنے ماتھے پر بنے بجلی کے نشان کو چھو کر دیکھا۔

''میں جانتی ہوں......''

ہیری کے نشان میں انیس سال سے درد نہیں ہوا تھا۔ سب کچھ ٹھیک ٹھاک تھا۔

☆☆☆☆

# ہیری پوٹر اور بدبخت بچّہ

مصنفہ: جے کے رولنگ

ترجمہ: معظم جاوید بخاری
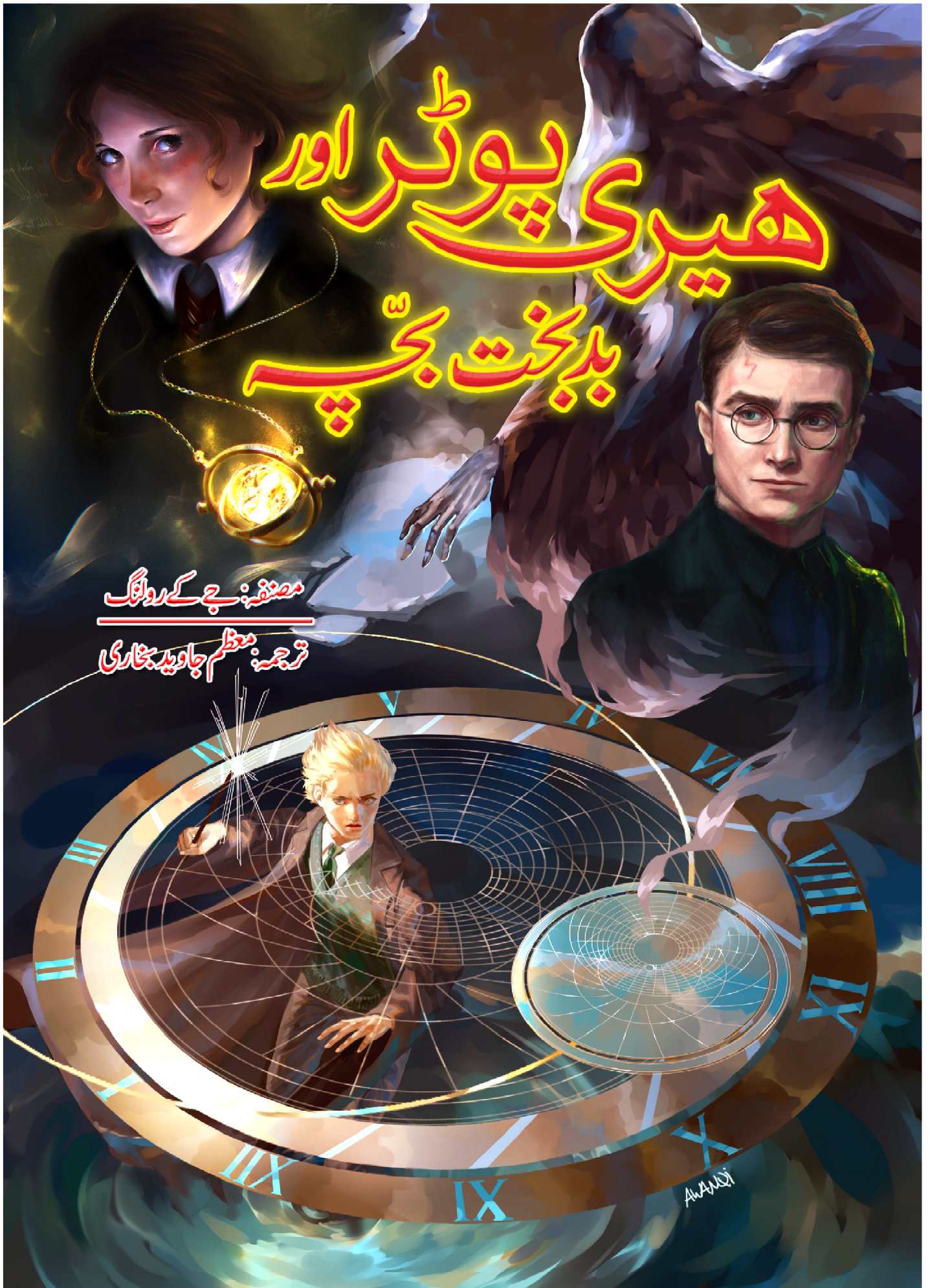
شہرۂ آفاق جادوگر ہیری پوٹر کے کارنامے (آٹھویں کتاب کا ترجمہ)

''ہیری پوٹر اینڈ دی کرسڈ چائلڈ''

# ہیری پوٹر

اور

# بدبخت بچہ

......مصنفہ......

جے کے رولنگ

......مترجم......

معظم جاوید بخاری

............انٹرنیٹ ایڈیشن............

# فہرست ابواب

## پہلا حصہ...... پہلا ایکٹ۔ ہیری پوٹر اور بدبخت بچہ

## دوسرا ایکٹ۔ ہیری پوٹر اور بدبخت بچہ



## دوسرا حصہ......تیسرا ایکٹ۔ ہیری پوٹر اور بد بخت بچہ

## چوتھا ایکٹ۔ ہیری پوٹر اور بد بخت بچہ

# پہلا ایکٹ

## ہیری پوٹر اور بد بخت بچہ

منظر 1

# کنگ کراس اسٹیشن

وہاں ایک نہایت مصروف اور پرہجوم ریلوے سٹیشن کا منظر دکھائی دے رہا تھا، جہاں پر موجود بے چین و بے قرار سب لوگوں کو کہیں جانا تھا۔ اُس پُر جوش چیخ و چلاہٹ اور شور و شغل میں دو بڑی لدی پھدی ٹرالیاں کھڑ کھڑاتی ہوئی آواز میں آگے بڑھ رہی تھیں جن پر دو بڑے پنجرے کانپتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ ان ٹرالیوں کو دو لڑکے دھکیلتے ہوئے آگے بڑھا رہے تھے۔ ان میں ایک کا نام جیمس پوٹر اور دوسرے کا نام البس پوٹر تھا۔ ان کے عقب میں ان کی ماں جینی بھی تیزی سے قدم بڑھاتی چلی آرہی تھی۔ ایک سینتیس سالہ شخص اپنے کندھوں پر ایک ننھی لڑکی بٹھائے جینی کے پہلو میں چل رہا تھا، یہ لڑکی اس کی بیٹی للّی تھی اور اس آدمی کا نام 'ہیری پوٹر' تھا۔

''ڈیڈ......!'' البس نے اپنے باپ کی طرف غصیلی نگاہوں سے گھورتے ہوئے کہا۔ ''وہ پھر مجھے ستا رہا تھا......''

''جیمس! اسے تنگ مت کرو......'' ہیری نے تھوڑا ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

''اوہ ڈیڈ......'' جیمس نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''میں تو محض اسے یہ کہہ رہا تھا کہ وہ سلے درن میں منتخب ہو جائے گا، اس لئے وہ......'' ہیری کی قہر ڈھاتی نگاہوں سے سہم کر وہ جلدی سے چپ ہو گیا اور سر جھٹکتے ہوئے بولا۔ ''چلو! ٹھیک ہے!''

''آپ مجھے خط تو لکھو گی...... ہے نا!'' البس نے جیمس کو پڑنے والی ڈانٹ کو نظر انداز کیا اپنی ماں کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

''ہر روز......اگر تم چاہو تو؟'' جینی نے مسکرا کر اسے دیکھتے ہوئے جواب دیا۔

''اوہ نہیں نہیں......روزانہ نہیں!'' البس نے گھبرا کر فوراً کہا۔ ''جیمس نے مجھے بتایا ہے کہ اکثر و بیشتر لوگ مہینے میں

ایک ہی بار خط بھیجتے ہیں، میں ایسا نہیں چاہتا ہوں......''

''اوہ البس ! ہم تمہارے بھائی کو گذشتہ سال ہفتے میں تین تین خط بھیجا کرتے تھے۔'' ہیری نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

''کیا کہا...... ہفتے میں تین بار؟'' البس کے چہرے پر اچنبھے اور غصے کے ملے جلے تاثرات ابھرنے لگے۔ ''مگر جیمس......؟'' اس نے گردن گھما کر جیمس کی طرف مستفسرانہ انداز میں دیکھا۔

''دیکھو البس !'' جینی نے سنجیدگی سے کہا۔ ''ہوگورٹس سکول کے بارے میں بتائی ہوئی ہر وہ بات جو تم سے تمہارے بھائی نے کہی ہے، اس پر یقین کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ تمہیں اچھی طرح معلوم ہے کہ تمہارا بھائی ضرورت سے زیادہ ہی مذاق کرتا ہے۔''

''کیا اب ہم چلیں؟...... مہربانی کر کے!'' جیمس نے ناگواری سے تنک کر بولا۔

البس نے سوالیہ نظروں سے اپنے باپ اور اپنی ماں کی طرف دیکھا جیسے پوچھ رہا ہو کہ کیا ہمیں جیمس کی بات مان لینا چاہئے؟

''ٹھیک ہے، البس ! تم دونوں کو پلیٹ فارم نو اور دس کے درمیان میں بالکل سیدھے چلنا ہے۔'' جینی نے البس کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

''میں بے قراری سے اس پل کا انتظار کر رہی ہوں !'' للّی نے مچلتے ہوئے کہا۔

''رکنے یا ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں، کہ تم اس سے ٹکرا جاؤ گے !'' ہیری نے پتھر کے ستون کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ''خود کو پرسکون رکھنا بے حد ضروری ہے، اگر تمہیں کسی قسم کا خوف محسوس ہو رہا ہو تو بہتر یہ رہے گا کہ تم دوڑتے ہوئے جاؤ!''

''میں تیار ہوں......'' البس نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔

ہیری نے آگے بڑھ کر البس کی ٹرالی پر اپنا ہاتھ رکھ دیا جبکہ جینی، جیمس کی ٹرالی کے ساتھ ہو گئی اور پھر وہ سب ایک ساتھ پتھر کی ٹھوس ستون کی طرف بھاگنے لگے۔

منظر 2

# پلیٹ فارم نمبر پونے دس

پلیٹ فارم، ہوگورٹس ایکسپریس کے سرخ انجن کے اگلتے ہوئے سفید دھوئیں سے ڈھکا ہوا تھا۔ یہاں بھی بہت ہجوم وہنگامہ برپا تھا، فرق محض اتنا تھا کہ یہاں موجود لوگوں نے ماگلوؤں جیسا لباس نہیں پہنا تھا بلکہ وہ سب جادوئی دُنیا کے مخصوص لمبے چوغوں میں ملبوس تھے اور وہ اپنے اپنے بچوں کو الوداع کرنے کیلئے وہاں آئے ہوئے تھے۔

''تو یہ ہے پلیٹ فارم نمبر پونے دس؟'' البس نے گہری سانس کھینچتے ہوئے کہا۔اس کے انداز سے ایسا لگتا تھا جیسے اسے کوئی زیادہ خوشی وحیرت نہیں ہوئی تھی۔

''واہ...... کیا زبردست منظر ہے؟'' للّی جوش وخروش سے اچھلتے ہوئے کہا۔اس کی گردن تیزی سے گھوم رہی تھی۔ ''کیا وہ لوگ آ گئے؟...... کیا وہ یہیں کہیں موجود ہیں؟......شاید وہ ابھی پہنچے ہی نہ ہوں؟''

''ایسی بات نہیں......'' ہیری نے دھیمے سے کہا اور اس نے ایک طرف اشارہ کیا جہاں کچھ لوگ پہلے سے موجود تھے، ان میں رون ویزلی اور اس کی بیوی ہرمائنی بھی شامل تھے، ان کے ساتھ ہی ان کی بیٹی روز بھی تھی۔للّی نے جونہی انہیں دیکھا تو پوری رفتار سے ان کی طرف دوڑ لگا دی۔

''رون انکل......رون انکل......''

رون چونک کر مڑ کر دیکھا جہاں سے اسے آواز سنائی دی تھی، پھر اگلے ہی لمحے اس نے دونوں ہاتھ پھیلا کر للّی کو اپنی بانہوں میں بھر لیا اور ہنستا ہوا سیدھا ہوا۔''اوہ! ننھی گڑیا! تم میری سب سے پسندیدہ پوٹر ہو......اور تم یہ بات جانتی ہو، ہے نا؟''

''رون انکل!'' للّی خوشی سے چہکتی ہوئی بولی۔''آپ مجھے میرا کرتب دکھاؤنا......''

''کیا تم جانتی ہو کہ ویزلی میجک شاپ کا سب سے کمال کا جادو بس ایک ہی ہے جس سے ناک کی سانسیں چرالی جاتی ہیں۔'' رون نے مکاری سے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ ممی دیکھونا...... ڈیڈی پھر سے شروع ہو گئے ہیں...... وہی گھٹیا مذاق!'' روز نے منہ بسور کر ہرمائنی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

ہرمائنی کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر گئی۔

''تم جسے گھٹیا مذاق کہتی ہو، وہ اسے شاندار قرار دیتے ہیں۔ جہاں تک میرا خیال ہے، یہ کچھ بیچ والا معاملہ ہی ہے......''

رون ان دونوں کی بات سنی ان سنی کرتے ہوئے للّی کی طرف متوجہ ہوا اور ڈرامائی انداز میں بولا۔ ''ٹھہرو! مجھے ذرا ہوا کو چبا لینے دو...... یہ نہایت آسان سی بات ہے...... اوہ معاف کرنا للّی! اگر تمہیں میری سانس میں سے لہسن کی بو آئے......'' پھر اس نے گہری سانس لے کر للّی کے چہرے پر پھونک ماری۔ للّی کھلکھلا کر ہنس پڑی۔ رون نے شعبدہ باز کی طرح اپنے ہاتھ کو ہوا میں لہرایا۔

''کیا آپ نے دلیہ کھایا ہے؟'' للّی نے ہنس کر پوچھا۔

''بنگ بینگ بونگ...... ننھی لڑکی! کیا تم ہر طرح کی مہک سونگھنے کیلئے تیار ہو؟'' رون نے مسخرے پن سے کہا اور اپنے لہراتے ہوئے ہاتھ کے ساتھ للّی کی ناک کو دونوں انگلیوں سے دبوچ لیا۔

''اوہ! میری ناک کہاں گئی؟'' للّی گھٹی ہوئی آواز میں بولی۔

رون نے اپنا خالی ہاتھ اس کی آنکھوں کے سامنے لہرایا اور بولا۔ ''غائب ہو گئی، ہے نا!''

سب لوگ رون کے اس بھونڈے مذاق پر ہنسنے لگے۔

''رون انکل! آپ بہت مذاق کرتے ہیں۔'' للّی نے منہ بسور کر کہا۔

''اوہ نہیں! لوگ ہمیں عجیب انداز میں گھور رہے ہیں۔'' البس نے دھیمے لہجے میں کہا۔

''فکر نہ کرو، یہ سب میری وجہ سے ہے کیونکہ میں بہت مشہور جادوگر ہوں۔'' رون نے فخریہ انداز میں سینہ ٹھونکتے ہوئے کہا۔ ''میرا ناک غائب کرنے والا جادو تو تاریخی حیثیت کا حامل ہے۔''

''ہاں! وہ کچھ کچھ تو ہے......'' ہرمائنی نے دوسری طرف چہرہ گھماتے ہوئے کہا۔

''رون! تمہاراامتحان کیسا رہا؟'' ہیری نے بات بدلتے ہوئے جلدی سے پوچھا۔

''ایک دم شاندار!'' رون نے خوشی سے سینہ پھیلاتے ہوئے کہا۔''ہرمائنی کا خیال تھا کہ میں ماگلوؤں کی ڈرائیونگ کے امتحان میں بالکل کامیاب نہیں ہو پاؤں گا اور مجھے اپنے مہتمم پر یقیناً درہم برہم جادو کا استعمال کرنا پڑے گا......''

''نہیں خیر ایسی بات نہیں!'' ہرمائنی نے جلدی سے اس کی بات قطع کرتے ہوئے کہا۔''میں ایسا کچھ نہیں سوچا تھا، مجھے تم پر پورا بھروسہ تھا، رون!''

''اور مجھے تو پورا پورا یقین ہے کہ ڈیڈی نے اس پر درہم برہم جادوئی کلمے کا استعمال کیا تھا۔'' روز نے گہری سنجیدگی کے ساتھ کہا۔

''اوئے......'' رون غصے اور ہنسی کے ملے جلے انداز میں چیخا۔

اسی لمحے ہیری کو اپنے چوغے پر نیچے کی طرف کھنچاؤ محسوس ہوا۔ ہیری نے چونک کر نیچے دیکھا جہاں البس متفکر نظروں سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔

''ڈیڈ!'' وہ دبی ہوئی آواز میں بولا۔'' آپ کا کیا خیال ہے؟......اگر مجھے......اگر مجھے واقعی سلے درن فریق میں ہی منتخب کرلیا گیا تو......؟''

''تو اس میں پریشان ہونے والی کون سی بات ہے؟'' ہیری نے حیرانگی سے پوچھا۔

''اوہ ڈیڈ! سلے درن فریق، مکار سانپوں کا گھر ہے جہاں تاریک جادو کا قبضہ ہے...... یہ بہادر جادوگروں کا فریق بالکل نہیں ہے......'' البس نے کسمساتے ہوئے کہا۔

''یہ تم سے کس نے کہا؟'' ہیری نے ٹھنڈے لہجے میں سمجھاتے ہوئے کہا۔''البس سیورس، تمہارا نام ہوگورٹس کے دو سابقہ ہیڈ ماسٹروں کے نام کا مجموعہ ہے، ان میں سے ایک سلے درن فریق سے ہی وابستہ تھا......اور جہاں تک میں جانتا ہوں، آج تک ملنے والے تمام تر بہادر لوگوں میں سے وہ سب سے زیادہ بہادر اور عظیم تھا......''

''مگر پھر بھی......'' البس نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کچھ کہنا چاہا۔ اس کے چہرے سے صاف پتہ لگ رہا تھا کہ وہ اپنے باپ کی بات سے مطمئن نہیں ہو پایا تھا۔

''یہ تمہارا ذاتی فیصلہ ہے، صرف تمہارا......'' ہیری نے جلدی سے کہا۔ ''تم کہاں جانا چاہتے ہو، یہ طے کرنا تمہارا کام ہے، یاد رکھو کہ بولتی ٹوپی تمہارے جذبات اور محسوسات کا احترام کرتے ہوئے وہی فیصلہ سناتی ہے جو تم خود اپنے لئے منتخب کرو گے......''

''کیا واقعی......؟'' البس کے چہرے پر طمانیت سی پھیل گئی۔

''اس نے میرے لئے ایسا ہی کیا تھا۔'' ہیری نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔ یہ بات اس نے پہلے کبھی کسی سے نہیں کہی تھی، یہ خیال اچانک اسی وقت ہی اس کے ذہن میں عود کر آیا تھا۔ ہیری نے البس کو سمجھایا کہ ہوگورٹس اسے شاندار شخصیت کا حامل بنائے گا، ساتھ ہی یہ تسلی بھی دی کہ اسے وہاں رہتے ہوئے خوفزدہ ہونے کی قطعی ضرورت نہیں ہے۔

''ماسوائے گھڑ پنجروں سے......'' جیمس نے بیچ میں ٹانگ اڑاتے ہوئے کہا۔ ''وہاں پر ان سے ذرا بچ کر رہنا، سمجھ گئے......''

''جہاں تک مجھے معلوم ہے، وہ تو نادیدہ ہوتے ہیں......'' البس نے چونک کر کہا۔

''جیمس کی باتوں پر دھیان دینے کی کوئی ضرورت نہیں۔'' ہیری نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''صرف اپنے اساتذہ کی باتوں پر دھیان رکھنا اور دلچسپ ماحول سے خوب لطف اندوز ہونا......اور اگر اب تم یہ نہیں چاہتے ہو کہ تمہاری ریل گاڑی نکل جائے تو جلدی سے اس پر سوار ہو جاؤ۔''

''میں ذرا ریل گاڑی کا جائزہ لینے جا رہی ہوں۔'' للّی نے ریل کے ڈبے کے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

''للّی! شرافت سے واپس آ جاؤ۔'' جینی نے غراتے ہوئے کہا۔

''روز! یاد سے نیول کو کہنا کہ ہم نے اسے پیار بھیجا ہے۔'' ہرمائنی نے تیز آواز میں کہا۔

''اوہ مام! بھلا میں پروفیسر کو آپ کا پیار کیسے دے سکتی ہوں؟'' روز نے منہ بنا کر کہا اور جدا ہو کر ریل گاڑی کی طرف چلی گئی۔ البس مڑ کر جینی اور ہیری کے گلے لگ گیا۔ دونوں نے اسے پیار کیا اور پھر وہ ان کے نظروں کے سامنے ریل گاڑی کی طرف چل دیا۔ ہیری اور جینی کی نگاہیں آخر دم تک اس کا تعاقب کرتی رہیں۔

''ٹھیک ہے......میں چلتا ہوں!'' البس نے دروازے پر رُک کر کہا اور جست لگا کر سوار ہو گیا۔ ہیری، جینی، للّی،

رون اور ہر مائنی ریل گاڑی کو دیکھتے رہے۔ یہاں تک کہ وہ سیٹی بجاتی ہوئی پلیٹ فارم سے باہر آہستہ آہستہ رینگنے لگی۔

''وہ لوگ وہاں ٹھیک تو رہیں گے، ہے نا؟'' جینی کے چہرے پر پریشانی جھلکنے لگی۔

''فکر نہ کرو...... ہوگورٹس بہت بڑی اور دلچسپ جگہ ہے۔'' ہر مائنی نے تسلی دیتے ہوئے کہا

''واقعی بہت بڑی...... لاجواب اور رنگ برنگے مزیدار کھانوں سے بھری ہوئی۔ میں وہاں واپس جانے کیلئے اپنا کچھ بھی قربان کرسکتا ہوں۔'' رون نے آہ بھرتے ہوئے کہا۔

''پریشانی والی بات صرف یہی ہے کہ البس کو یہ اندیشہ ڈرا رہا ہے کہ کہیں اسے سلے درن فریق میں نہ منتخب کرلیا جائے۔'' ہیری نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

''اوہ ہیری! یہ تو کچھ بھی نہیں ہے، روز کو دیکھو جسے یہ فکر کھائے جارہی ہے کہ وہ کیوڈچ کے سابقہ ریکارڈز کو اپنے پہلے سال میں توڑے گی یا پھر دوسرے سال میں۔ اور تو اور اسے یہ بھی پریشانی ہے کہ وہ اپنے اوڈبلیوایل امتحانات کو کتنی جلدی دے کر زیادہ درجات حاصل کر سکے گی......؟'' ہر مائنی نے کہا۔

''میں نہیں جانتا کہ اس میں یہ بے چینی اور امنگ کہاں سے آ گئی ہے؟'' رون نے بغلیں جھانکتے ہوئے کہا۔ ہر مائنی نے اپنا چہرہ دوسری طرف گھما لیا، وہ مسکرا رہی تھی۔

''اور تمہیں کیسا محسوس ہوگا ہیری؟...... وہ واقعی ہی...... سلے درن......'' جینی نے جھجکتے ہوئے پوچھا۔

''کیا تمہیں پتہ ہے جینی؟'' رون جلدی سے بیچ میں بول پڑا۔ ''جب تمہارا انتخاب ہو رہا تھا تو ہم سب کو یہ خوف تھا کہ کہیں تم سلے درن میں نہ چلی جاؤ......''

''کیا کہا......؟'' جینی نے غصیلے لہجے میں چیخ کر کہا۔

''ایمانداری کی بات ہے۔'' رون نے ہنستے ہوئے کہا۔ ''فریڈ اور جارج تو اس کیفیت پر پوری کتاب لکھ سکتے تھے، ہے نا ہیری؟''

''کیا یہ بہتر نہیں ہوگا کہ ہم اب چل دیں کیونکہ تمام لوگ ہمیں گھور رہے رہے ہیں؟'' ہر مائنی چاروں طرف دیکھتے ہوئے بولی۔

''لوگ ہمیشہ ہی ایسے ہی دیکھتے ہیں، جب تم تینوں ایک ساتھ اکٹھے دکھائی دیتے ہو۔'' جینی نے رشک وحسد

بھرے انداز میں کہا۔ ’’اور ویسے بھی لوگ تم تینوں کو دیکھتے ہی رہتے ہیں......‘‘

وہ چاروں للّی کے ساتھ پلیٹ فارم پونے دس سے باہر نکل گئے اور جب وہ ایک دوسرے سے جدا ہو رہے تھے تو جینی نے ایک بار پھر ہیری کا بازو کھینچ کر اپنی پریشانی کا احساس دلایا۔

’’ہیری! وہ کیا بالکل ٹھیک رہے گا...... ہے نا؟‘‘

’’بالکل......تم بلاوجہ فکر مت کرو۔ وہ وہاں خوش رہے گا۔‘‘ ہیری نے تسلی دیتے ہوئے کہا مگر جینی کے چہرے پر بے یقینی اور اندیشوں کے بادل گہرے ہوتے رہے۔

☆☆☆☆

منظر 3

# ہوگورٹس ایکسپریس

ہوگورٹس ایکسپریس ہچکولے کھاتی ہوئی اپنی منزل کی طرف نکل پڑی تھی۔البس اور روز اپنے سامان کے ساتھ ریل گاڑی کی راہداریوں میں ساتھ ساتھ چلنے لگے۔اسی وقت انہیں بڑھیا جادوگرنی دکھائی دی جو کھانے پینے کی اشیاء سے لدی ہوئی ٹرالی دھکیلتی ہوئی انہی کی طرف آ رہی تھی۔

''پیارے بچو! کیا آپ کو ٹرالی میں سے کچھ لینا ہے؟'' بوڑھی جادوگرنی کانپتی ہوئی آواز میں بولی۔''کدو کی پیسٹری، چاکلیٹی مینڈک یا کڑاہی کیک؟''

البس کی نظریں چاکلیٹی مینڈک پر جم گئی تھی اور وہ للچائے ہوئے انداز سے ان کی طرف دیکھ رہا تھا۔اسی وقت روز نے اسے کہنی مار کر اپنی طرف متوجہ کیا۔

''ایل! ہمیں کسی اور بات کی طرف دھیان دینے کی ضرورت ہے۔'' اس نے کہا۔

''ہمیں کس بات پر دھیان دینا ہے؟'' البس نے ٹرالی کی رنگ برنگی مٹھائیوں کو پیار بھری نظروں سے گھورتے ہوئے دریافت کیا۔اس کی نگاہیں ہٹ نہ پا رہی تھیں۔

''یہی کہ ہمیں یہ انتخاب کرنا ہے کہ ہم کسے اپنا دوست بنائیں؟ میری مام اور تمہاری ڈیڈ پہلی بار ہوگورٹس ایکسپریس میں ہی ملے تھے......میرا خیال ہے کہ تم یہ بات جانتے ہی ہو گے۔'' روز نے تمتماتے ہوئے سنجیدگی سے کہا۔

''یعنی کہ ہمیں یہ چننے کی ضرورت ہے کہ ہم کس انسان کو اپنا دوست بنائیں جو عمر بھر ساتھ نبھائے؟ یہ سوچنا کافی دہشت انگیز سا لگتا ہے، ہے نا؟'' البس نے جھرجھری لیتے ہوئے کہا۔

''مجھے تو ایسا نہیں لگتا۔'' روز نے تھوڑا گھمنڈ بھرے انداز سے کہا۔''یہ خیال تو بڑا دلکش اور مزیدار لگتا ہے، میں ایک

گرینجر ویزلی لڑکی ہوں اور تم پوٹر لڑکے ہو......ہم سے تو ہر کوئی دوستی کرنا چاہے گا۔ہمیں بس یہ فیصلہ کرنا ہے کہ ہم کس سے دوستی کریں؟''

''مگر ہم یہ فیصلہ کیسے کریں گے کہ......'' البس الجھے ہوئے لہجے میں بولا اور پھر کچھ سوچ کر دوبارہ بولا۔'' پہلے تو ہمیں یہ طے کرنا ہے کہ ہمیں کس کمپارٹمنٹ میں جانا ہے، ہے نا؟''

''تم فکرمت کرو۔ہم پہلے سب کو جانچیں گے اور پھر کوئی حتمی فیصلہ کریں گے۔'' روز نے متانت بھرے لہجے میں کہا۔

البس نے آگے بڑھ کر ایک کمپارٹمنٹ کا دروازہ کھولا۔کمپارٹمنٹ خالی نہیں تھا، وہاں ایک سنہرے بالوں والا زرد رنگت والا لڑکا بیٹھا ہوا تھا۔وہ تنہا ہی تھا، تمام نشستیں خالی تھیں۔البس کے چہرے پر دھیمی سی مسکراہٹ پھیل گئی۔سنہرے بالوں والے لڑکے نے بھی اس کی مسکراہٹ کا جواب مسکراہٹ سے ہی دیا۔

''کیسے ہو؟......کیا یہ کمپارٹمنٹ......؟'' البس نے پوچھنا چاہا۔

''اوہ! یہ خالی ہے......بس میں ہی یہاں ہوں۔'' سنہرے بالوں والے لڑکے نے بتایا۔

''زبردست......یعنی ہم بھی......اندر آسکتے ہیں......تمہیں کوئی......اعتراض تو......''

''اوہ نہیں......سب ٹھیک ہے......آجاؤ......'' سنہرے بالوں والے لڑکے نے کہا۔

البس یہ سن کر خوشی سے کمپارٹمنٹ میں داخل ہو گیا اور ایک نشست سنبھال لی۔روز بھی اس کے پیچھے پیچھے اندر چلی آئی تھی۔

''البس،ایل......میں ہوں......اوہ معاف کرنا! میرا نام البس ہے۔''

''میں سکارپیئس ہوں، میرا مطلب ہے کہ میرا نام سکارپیئس ہے۔تم البس ہو اور میں سکارپیئس ہوں اور تم یقیناً ......؟'' سنہرے بالوں والا لڑکا روز کے چہرے پر سوالیہ نظریں ڈالتے ہوئے خاموش ہو گیا۔

روز اس کے انداز سے چڑ سی گئی اور اس کا چہرہ یکدم سرد پڑ گیا۔

''میں روز ہوں......'' وہ آہستگی سے غرائی۔

''تم کیسی ہو روز؟......کیا تم مجھ سے مختلف ذائقوں کی ٹافیاں لینا پسند کرو گی؟'' اسکارپیئس نے خوش ہو کر دوستی کا

ہاتھ اس کی طرف بڑھایا۔

''نہیں!'' روز نے ناک سکوڑ کر کہا۔''میں نے ابھی ابھی ناشتہ کیا ہے۔''

''میرے پاس کچھ جھٹکے وار چاکلیٹ، مرچوں والی اُڑنیاں اور جیلی گھونگھے بھی ہیں۔ یہ میری ممی کا خیال ہے، وہ کہتی ہیں کہ......'' اسکارپیئس کچھ زیادہ ہی بے تکلف ہو گیا تھا اور اس نے باقاعدہ گنگنا کر اگلا جملہ ادا کیا۔''مٹھائیاں ہمیشہ مددگار ثابت ہوتی ہیں، میٹھے میٹھے دوست بنانے کیلئے......(اسی لمحے اسے اپنی غلطی کا احساس ہو گیا تھا کہ اسے گنگنا کر بات نہیں کرنا چاہئے تھا)......ویسے دیکھا جائے تو یہ خیال کافی مضحکہ خیز لگتا ہے، ہے نا؟''

''چاہے کچھ بھی ہو......میں تو ان میں سے کچھ ضرور لینا چاہوں گا۔'' البس نے خوشی سے مچلتے ہوئے کہا۔''میری ممی تو مجھے مٹھائیوں کے پاس پھٹکنے بھی نہیں دیتیں......تو پھر سب سے پہلے کس چیز کے ذائقے کا آغاز اچھا رہے گا......؟''

اسی لمحے روز نے گہری سانس بھرتے ہوئے اسکارپیئس سے نظر بچا کر البس کے پاؤں پر زور سے اپنا پاؤں مارا۔

''ذرا دھیان سے۔'' سکارپیئس نے خبردار کرتے ہوئے کہا کیونکہ البس کے ہاتھ میں مرچوں والی اُڑنیاں دکھائی دے رہی تھیں۔''میں ہمیشہ یہ سوچتا تھا کہ مرچوں والی اُڑنیاں سب مٹھائیوں کی سرتاج ہوتی ہیں مگر ان کا ذائقہ تو پودینے جیسا ہوتا ہے اور انہیں کھانے کے بعد کانوں سے دُھواں نکلنے لگتا ہے......''

''واہ زبردست!'' البس خوشی سے جھومتا ہوا چیخا۔''تو مجھے اسی سے آغاز کرنا چاہئے، ہے نا؟'' اسی لمحے روز نے دوبارہ اس کے پاؤں پر ضرب لگائی، جس پر البس چڑ سا گیا۔''روز! براہ کرم مجھے لاتیں مارنا بند کرو......''

روز اس کی بات سن کر جھینپ سی گئی۔

''میں تمہیں لاتیں نہیں مار رہی ہوں۔''

''تم مجھے ضرب لگا رہی ہو اور مجھے اس سے چوٹ پہنچ رہی ہے۔'' البس اکھڑ کر بولا۔

اچانک اسکارپیئس کا چہرہ بجھ سا گیا۔

''وہ تمہیں میری وجہ سے مار رہی ہے......''

''کیا مطلب؟'' البس نے حیرت سے پوچھا۔

''سنو! میں جانتا ہوں کہ تم کون ہو؟'' اسکار پیئس نے گہری سانس لے کر کہا۔'' اور یہ زیادہ بہتر رہے گا کہ تم بھی یہ بات جان لو کہ میں کون ہوں؟''

''اس کا کیا مطلب ہے کہ میں کون ہوں؟'' البس نے چونک کر پوچھا۔

''تم البس پوٹر ہو اور وہ روز گرینجر ویزلی ہے...... اور میں اسکار پیئس ملفوائے ہوں۔ میرے ماں باپ اسٹوریا اور ڈریکو ملفوائے ہیں...... ہمارے والدین کے درمیان کبھی بن نہیں پائی تھی......'' اسکار پیئس نے نہایت سنجیدگی سے بجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

''صاف صاف کیوں نہیں کہتے کہ تمہارے ماں باپ مرگ خور ہیں۔'' روز گرینجر نے دانت پیستے ہوئے تلخی سے کہا۔اس کا لہجہ کافی سخت اور ناپسندیدہ تھا۔

اسکار پیئس کے چہرے پر خجالت سی پھیل گئی۔

''ڈیڈی تھے......میری ممی تو نہیں تھیں......''

روز اس کی بات سن کر دوسری طرف دیکھنے لگی۔ اسکار پیئس کو معلوم تھا کہ وہ ایسا کیوں کر رہی تھی۔ البس گومگوئی کا شکار بیٹھا تھا مگر اسے روز کا رویہ کچھ بھلا نہیں لگا۔

''میں جانتا ہوں کہ میرے بارے میں کیا کیا افواہیں گردش کر رہی ہیں مگر یقین مانو...... وہ سب جھوٹ کا پلندا ہیں......'' اسکار پیئس صفائی دینے کی کوشش کر رہا تھا۔البس نے بے چینی سے روز کے چہرے کی طرف دیکھا جس پر گہری ناگواری پھیلی ہوئی تھی پھر اس نے اسکار پیئس کا ندامت بھرا چہرہ دیکھا جس پر ناخوشی اور مایوسی کی گرد پڑ چکی تھی۔ وہ اپنی جگہ پر اضطراب سے پہلو بدلنے لگا۔

''میں کچھ سمجھا نہیں......تم کن افواہوں کی بات کر رہے ہو؟'' البس نے پوچھا۔

''افواہیں یہ ہیں کہ......'' اسکار پیئس نے سر جھکا کر غمگین لہجے میں کہا۔'' میرے باپ میں بچے پیدا کرنے کی صلاحیت نہیں تھی، جبکہ میرے دادا جی کی خواہش تھی کہ انہیں ایک طاقتور اور قابل وارث چاہئے تا کہ ملفوائے خاندان کا چراغ شان وشوکت سے جلتا رہے......اسی لئے انہوں نے کایا پلٹ کا استعمال کیا اور میری ماں کو ماضی میں بھیج دیا......''

''ماضی میں بھیج دیا مگر کہاں......؟'' البس الجھے ہوئے لہجے میں بولا۔

''بات گھمانے کا کوئی فائدہ نہیں......افواہ یہ ہے کہ تمہارے سامنے بیٹھا ہوا لڑکا کوئی اور نہیں، لارڈ والڈی مورٹ کا بیٹا ہے......'' روز نے تند خو لہجے میں غراتے ہوئے کہا۔

ایک دہشت انگیز اور مضطرب خاموشی چھا گئی۔

''یہ سب بکواس ہے، میرا مطلب ہے کہ......دیکھو! اس کی ناک بالکل صحیح ہے......''

البس کے سادگی بھرے جملے نے اضطراب کی فضا میں خوشگوار تبدیلی برپا کر دی تھی، اسکار پیئس دھیمے انداز میں ہنس پڑا اور ماحول میں چھائی ہوئی گھٹن اور وحشت میں کمی ہو گئی۔

''اوہ ہاں! یہ بالکل میرے باپ جیسی ہی ہے۔ میں نے ان کے جیسی ناک پائی اور بال بھی......میرے نام میں ان کا نام بھی جڑا ہے۔ ویسے یہ کوئی خوشگوار بات نہیں ہے......میرا مطلب ہے کہ باپ بیٹے کی نوک جھونک ہمارے درمیان بھی چلتی رہتی ہے اور یہ ملا جلا کر بہتر بھی ہے کہ میں ایک ملفوائے ہی ہوں، بجائے اس بات کے کہ میں خود کو کسی شیطانی جادوگر سے منسوب کرتا پھروں......'' اسکار پیئس نے افواہوں کا گلا گھوٹنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

اسکار پیئس اور البس نے ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھا اور گہری خاموشی پھیل گئی۔ روز اس عالم میں گڑ بڑا سی گئی اور اس نے فوراً سکوت کو توڑتے ہوئے کہا۔ ''چلو ٹھیک ہے! میرا خیال ہے کہ ہمیں اپنے بیٹھنے کیلئے کوئی دوسری جگہ تلاش کر لینا چاہئے، چلو البس!''

البس کا ذہن گہری سوچ میں ڈوبا تھا اور جانے کیوں اسے روز کا تضحیک آمیز رویہ پسند نہیں آیا۔ روز نے اس کی طرف غصیلے انداز میں گھور کر دیکھا۔

''نہیں!'' البس نے ٹھنڈے لہجے میں کہا۔ ''میں یہاں ٹھیک ہوں، تم چاہو تو جا سکتی ہو۔''

''دیکھو البس! میں زیادہ دیر انتظار نہیں کر سکتی۔'' روز نے اپنی نشست چھوڑتے ہوئے کہا۔

''اور مجھے بھی تمہارے یہاں رُکنے کے آثار دکھائی نہیں دیتے۔ بہر حال! میں تو یہیں قیام کروں گا......'' البس نے دوٹوک انداز میں جواب دیا۔

روز نے لمحہ بھر کیلئے اس کی طرف دیکھا اور پھر کمپارٹمنٹ کے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

''اچھی بات ہے......'' اس نے تلخی سے کہا اور اگلے پل وہ راہداری پر پیر پٹختے ہوئے دور چلی گئی۔ اسکار پیئس اور

البس نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ان کی آنکھوں میں عجیب سی بے یقینی پھیلی ہوئی تھی ۔

''شکریہ......'' اسکارپیئس نے دھیمی مسکراہٹ سے کہا۔

''شکریے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔'' البس نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔''میں یہاں تمہارے لئے نہیں رُکا ہوں بلکہ میرے رُکنے وجہ تمہاری یہ مٹھائیاں ہیں......''

''وہ کافی بھیانک لگتی ہے......'' اسکارپیئس نے دروازے کے خلا کو گھورتے ہوئے کہا۔

''اوہ ہاں! معاف کرنا......وہ ایسی ہی ہے۔'' البس نے مسکرا کر جواب دیا۔

''معافی کی ضرورت نہیں مگر پھر بھی وہ مجھے پسند آئی ہے......'' اسکارپیئس نے دروازے کو گھورتے ہوئے کہا۔''خیر چھوڑو! تم خود کیلئے کیا زیادہ پسند کرتے ہو، البس یا ایل؟'' اس نے البس کی طرف کھسیانے انداز میں دیکھا اور دو ٹافیاں اپنے منہ میں ٹھونس لیں۔

''البس!'' البس نے سوچتے ہوئے جواب دیا۔اسی لمحے اسکارپیئس کے کانوں سے دھواں نکلنے لگا۔البس نہایت اشتیاق بھرے انداز سے اسے دیکھ رہا تھا۔

''تمہارا بہت بہت شکریہ! میرے ساتھ بیٹھنے اور مٹھائیوں کیلئے یہاں رُکنے پر البس!''

البس اس کے کانوں سے نکلتے ہوئے دھواں پر محظوظ ہوتا ہوا ہنسنے لگا۔اس نے ہلکا سا قہقہہ لگایا......

''واہ زبردست!''

☆☆☆☆

منظر 4

# روایت شکنی

ہوگورٹس کا بڑا ہال ہمیشہ کی طرح جگمگا رہا تھا۔فریقی میزوں کے گرد طلباء وطالبات بیٹھے خوش گپیوں میں مصروف دکھائی دے رہے تھے۔ ہر چہرے پر جوش ومسرت پھیلا ہوا تھا۔ نئے سال کے طلباء ہال کے وسطی حصے میں قطار بنا کر کھڑے تھے۔ان میں کچھ اچھل کود رہے تھے،سکول میں پہلی آمد سے لطف اندوز ہو رہے تھے اور کچھ سہمے ہوئے اور پریشان دکھائی دے رہے تھے۔البس بھی ان میں شامل تھا۔ ہر کوئی اس کے ساتھ دوستی کرنے کا خواہشمند دکھائی دے رہا تھا۔البس کے قریب کھڑی ایک لڑکی پولی چاپمن چہکتی ہوئی چلائی۔

''ہمارے ساتھ البس پوٹر ہے!''

''واہ کیا بات ہے،ایک پوٹر......وہ بھی ہمارے سال میں!'' کارل جنکنس بے قراری کے عالم میں بولا۔

''اوہ ذرا اس کے بال تو دیکھو!'' ژان فریڈرک بے تابی سے کہا۔''بالکل اپنے باپ جیسے ہیں۔لگتا ہے اس نے وراثت میں بال پائے ہیں۔''

''بالکل اور وہ میرا پھوپھی زاد ہے۔'' روز نے نخوت بھرے لہجے میں کہا اور پھر ان کی طرف مڑی۔''میں روز گرینجر ویزلی ہوں......''

''تم سے مل کر خوشی ہوئی۔'' ان تینوں نے ایک ساتھ چہکتے ہوئے کہا۔

اس سے پہلے کہ وہ کوئی اور بات کر پاتے کہ بولتی ٹوپی ان کے بیچ سے ہوتی ہوئی اونچے چبوترے پر جا پہنچی، ہر کوئی تعجب واشتیاق بھری نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔ بولتی ٹوپی نے انہیں مختلف فریقوں میں تقسیم کرنا تھا۔روز بے چین اور مضطرب دکھائی دینے لگی۔اسے ہونے والے انتخاب کے بارے میں سوچ سوچ کر گھبراہٹ سی ہو رہی تھی۔

چبوترے پر بولتی ٹوپی اپنا روایتی خطاب شروع کر چکی تھی جس سب لوگ دھیان سے سن رہے تھے۔

''میں یہ کام صدیوں سے کرتی آئی ہوں۔

میں ہر ہونہار کے سر پر بیٹھتی ہوں اور میں نے سب کے خیالات کو پڑھا ہے۔

چاہے وہ اچھے رہے ہوں یا برے، کیونکہ میں تو مشہور بولتی ٹوپی ہوں۔

میں نے اچھے اور برے لوگوں کا بھی انتخاب کیا ہے۔

میں اچھے اور برے وقت میں بھی کام آئی ہوں۔

تو چلو اب تم مجھے اپنے اپنے سر پر رکھ لو اور یہ حقیقت جان لو کہ......

تم کس کس فریق میں منتخب ہونے والے ہو؟''

سب سے پہلے روز کی باری آئی۔ وہ سرگوشیوں میں خود کو ڈھارس بندھاتے ہوئے آگے بڑھنے لگی۔ وہ آہستگی سے اپنا سر جھٹک رہی تھی۔ وہ سٹول پر بیٹھ گئی اور بولتی ٹوپی اس کے سر پر رکھ دی گئی۔ اسے زیادہ انتظار نہیں کرنا پڑا۔ بولتی ٹوپی نے فوراً فیصلہ سنا دیا۔

''گری فنڈرز!''

گری فنڈر کی میز پر تالیاں اور سیٹیاں گونج اُٹھیں اور روز فخریہ انداز میں چلتے ہوئے ان کے بیچ میں جا کر بیٹھ گئی۔

''اوہ شکریہ ڈمبل ڈور!'' وہ آہستگی سے بولی۔

اگلے لمحے اسکارپیئس کا نام پکارا گیا۔ وہ بھاگتا ہوا روز کے قریب سے گزر کر چبوترے پر پہنچا۔ بولتی ٹوپی نے ابھی اس کے سر کو چھوا ہی تھا کہ وہ چیخ کر بولی۔ ''سلے درن......''

سکارپیئس کو بولتی ٹوپی کے فیصلے کا پہلے سے ہی اندازہ تھا۔ اسی لئے اس نے خفیف انداز میں سر ہلایا اور دھیمی مسکراہٹ کے ساتھ چہکتے ہوئے سلے درن کی میز کی طرف دیکھا۔ جہاں تالیوں اور کلکاریوں کی گونج سب سے زیادہ سنائی دے رہی تھی۔

''یہ تو خیر سب کو ہی معلوم تھا......'' پولی چاپمن منہ بسور کر بولی۔

پھر البس کا نام پکارا گیا تو وہ چبوترے کی طرف بڑھا۔ بولتی ٹوپی اس کے سر پر رکھ دی گئی۔ اس مرتبہ بولتی ٹوپی نے

فیصلہ لینے میں خاصا وقت لیا۔ بالآخر وہ گومگوئی کے عالم میں چیخ کر بولی۔

''سلے درن!''

بڑے ہال کو جیسے سانپ سونگھ گیا تھا۔ ہر طرف لمحہ بھر کیلئے گہری خاموشی چھا گئی۔ سناٹے کا عالم ایسا گمبھیر تھا جیسے کسی کو اپنی سماعت پر یقین ہی نہیں آ رہا تھا کہ بولتی ٹوپی نے واقعی سلے درن کہا تھا؟ پھر آہستہ آہستہ بڑبڑاہٹ اور سرگوشیوں کا شور بلند ہونے لگا۔

''سلے درن......؟'' پولی چاپمن کی تعجب بھری آواز گونجی۔

''ایک پوٹر......اور وہ بھی سلے درن میں؟'' کریگ باؤکر جونیئر نے بے یقینی کے عالم میں کہا۔ بے یقینی اور تعجب کے اس ماحول میں البس کافی گھبرایا ہوا تھا۔ اسے خود بھی یقین نہیں ہو رہا تھا کہ بولتی ٹوپی نے اس کیلئے سلے درن کا فیصلہ سنایا تھا۔ وہ گھبرائی ہوئی نظروں سے چاروں دیکھنے لگا، اس کی نگاہیں سکارپیئس کے چہرے پر پہنچ کر ٹھہر سی گئیں جو دھیمے انداز میں مسکرا رہا تھا اور اسے اپنے ساتھ والی نشست پر آنے کیلئے اشارہ کر رہا تھا۔

''تم چاہو تو میرے پاس آ کر بیٹھ سکتے ہو!'' اسکارپیئس کی آواز سنائی دی۔

''ہاں! یہ ٹھیک رہے گا۔'' البس نے گہری سانس لے کر فیصلہ کرتے ہوئے کہا اور پھر چبوترے سے اتر کر سلے درن کی میز کے پاس پہنچ گیا۔

اسی لمحے اسے ژان فریڈرک کی آواز سنائی دی جو کہہ رہا تھا۔ ''جہاں تک مجھے لگتا ہے، اس کے بال اس کے باپ سے کچھ زیادہ نہیں ملتے ہیں......''

''البس؟'' روز مضطرب انداز میں پہلو بدلتی ہوئے بولی۔ ''لیکن یہ غلط ہے، ایسا ہرگز نہیں ہے مگر میں نہیں جانتی کہ یہ کیسے ہو گیا؟''

........................

اگلے دن ہوائی اُڑان کی کلاس کا پہلا سبق تھا جو ہمیشہ کی طرح میڈم ہووچ پڑھاتی تھیں۔

''بچو! ہوائی اُڑان کی پہلی کلاس میں آپ کو خوش آمدید......ٹھیک ہے! اب تم لوگ کس بات کا انتظار کر رہے ہو؟ چلو سب لوگ اپنے اپنے بہاری ڈنڈے کے پہلو میں کھڑے ہو جاؤ......چلو جلدی کرو......فوراً......''

سب لوگ بھاگتے ہوئے قطار میں زمین پر پڑے ہوئے بہاری ڈنڈوں کے پاس جا کر کھڑے ہو گئے اور اسی وقت میڈم ہووچ کی آواز گونجی۔ ''اپنے بہاری ڈنڈوں کے بالکل اوپر اپنے ہاتھ پھیلا دو......شاباش بالکل کندھے کی سیدھ میں......اب دل ودماغ کو یکسو کر کے اپنے بہاری ڈنڈے کو حکم دو......اوپر!''

''اوپر......'' کلاس کے بچوں کی آواز گونجی۔

ژان اور روز کے بہاری ڈنڈے اچھل کر ان کے ہاتھوں میں پہنچ گئے تھے مگر باقی لوگ ناکام رہے۔

''واؤ......'' ژان اور روز کے منہ سے ایک ساتھ خوشی کی کلکاری نکل گئی۔

میڈم ہووچ نے ان دونوں کی طرف توصیفی نظروں سے دیکھا اور پھر باقی طلباء کی طرف دیکھ کر سخت لہجے میں غرائی۔ ''چلو جلدی! دوبارہ کوشش کرو۔ اپنے دل ودماغ کو ایک ساتھ جوڑ کر پوری یکسوئی کے ساتھ کہو......اوپر!''

ژان اور روز کے علاوہ سب لوگوں نے میڈم ہووچ کی ہدایت پر دوبارہ کوشش کی۔ اس بار کئی بہاری ڈنڈے اوپر اُٹھ گئے تھے جن میں سکارپیئس کا بہاری ڈنڈا بھی شامل تھا۔ کچھ لوگوں کے بہاری ڈنڈے ہوا میں کچھ اوپر اُٹھ کر گر گئے تھے۔ البس کا بہاری ڈنڈا بدستور زمین پر پڑا تھا، اس میں ہلکا سا ارتعاش بھی پیدا نہیں ہوا تھا۔ اگلی مرتبہ کی کوشش میں سب کے بہاری ڈنڈے ان کے ہاتھوں میں پہنچ گئے تھے۔ البس کا بہاری ڈنڈا ابھی تک اپنی پہلی حالت میں ہی زمین پر پڑا تھا۔ البس پوری کوشش کے ساتھ اسے حکم دے رہا تھا۔ ''اوپر......اوپر......اوپر!'' مگر وہ اس کا حکم ماننے پر آمادہ نہیں تھا اور ایک ملی میٹر اپنی جگہ سے ٹس سے مس بھی نہیں ہو رہا تھا۔ میڈم ہووچ کے ماتھے پر عجیب سی سلوٹ پھیل گئی۔ البس اپنے بہاری ڈنڈے کو بے یقینی بھری متعجب نظروں سے گھورنے لگا۔ روز کے علاوہ تمام کلاس کے بچے اس کی ناکامی پر ہنس رہے تھے۔ وہ اپنی اس ناکامی کے باعث خجالت اور غصے کے ساتھ جھنجلا سا گیا۔ وہ خود پر قابو رکھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

''اوہ مارلن کی ڈاڑھی کی قسم!'' پولی چاپمن نے تضحیک آمیز لہجے میں آواز لگائی۔ ''ذرا اسے تو دیکھو! کتنا شرمناک منظر ہے؟ وہ تو اس کا باپ ہو ہی نہیں سکتا، ہے نا؟''

''البس پوٹر!...... سلے درن کا ناکارہ معذور جادوگر!'' کارل جنکنس بھی جملہ کسنے میں پیچھے نہیں رہا تھا۔ البس محض دانت بھینچ کر رہ گیا۔ اسی لمحے میڈم ہووچ کی آواز گونجی۔

''ٹھیک ہے بچو! ہوا میں اُڑنے کا وقت ہو گیا ہے......''

.........................

ایک سال بعد...... پلیٹ فارم نمبر پونے دس پر لوگوں کی بھیڑ میں پوٹر خاندان بھی موجود تھا۔ ہمیشہ کی طرح ہیری اور جینی اپنے بچوں کو ہوگورٹس سکول روانہ کرنے کیلئے آئے تھے۔ البس سیورس پوٹر اب ایک سال بڑا ہو چکا تھا اور اس کے چہرے پر جھجک وخوف کا کوئی تاثر نہیں تھا البتہ اس کے مزاج میں کسی قدر تلخی عیاں تھی۔ ہیری پوٹر کی صحت وعمر میں کوئی خاص فرق نہیں دکھائی دیتا تھا۔ جینی اپنی ماں کی طرح فکرمند نظر آ رہی تھی۔

''میں آپ سے صرف اتنا پوچھ رہا ہوں ڈیڈ......'' البس نے چڑ چڑے انداز میں کہا۔ ''کیا آپ......مجھ سے کچھ فاصلے پر کھڑے نہیں ہو سکتے۔''

''کیا مطلب؟'' ہیری نے حیرانگی کے عالم میں بولا۔ ''کیا دوسرے سال میں پہنچنے کے بعد بچے اپنے باپ کے ساتھ کھڑا ہونا پسند نہیں کرتے؟''

اسی اثناء میں کچھ لوگ ان کے گرد دائروی صورت میں جمع ہو گئے۔ ان کے چہروں پر ہیری کیلئے پسندیدگی کے جذبات جھلک رہے تھے جس پر البس چڑ سا گیا۔

''نہیں وہ بات نہیں......دراصل آپ، آپ ہیں اور میں، میں ہوں......''

ہیری اس کی بات سن کر تھوڑا پریشان ہو گیا۔

''یہ تو کچھ لوگ ہیں جو بس دیکھنا چاہتے ہیں......صرف مجھے دیکھنا چاہتے ہیں، وہ تمہیں تو نہیں دیکھ رہے ہیں۔'' ہیری نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

اسی وقت ایک جادوگر آگے بڑھا اور اس نے آٹوگراف کی کاپی اس کی طرف بڑھائی۔ اس کے چہرے پر پرجوش مسکان پھیلی ہوئی تھی اور آنکھوں میں پسندیدگی کے آثار جھلک رہے تھے۔ ہیری نے اسے مایوس کرنا مناسب نہیں سمجھا اور اس کے ہاتھ سے کاپی لے کر اس پر دستخط کر کے اس کے حوالے کر دی۔

''ہونہہ!'' البس نے ہنکار بھری اور بدتہذیبی سے کہا۔ ''وہ تو صرف یہ دیکھ رہے ہیں، مشہور زمانہ ہیری پوٹر اور اس کا پژمردہ بیٹا......''

’’اس سے تمہارا کیا مطلب ہے البس ......؟‘‘ ہیری نے غصیلے لہجے میں کہا۔اس کا پارہ اب چڑھنے لگا تھا۔

’’وہ تو بس یہ دیکھ رہے ہیں کہ ہیری پوٹر اور اس کا سلے درن فریق والا بیٹا......‘‘ البس نے تلخی سے دوہرایا۔اس کا مزاج پہلے کی طرح بگڑا ہوا تھا۔اسی وقت جیمس اپنے بستے کو سنبھالتا ہوا اور قریباً دوڑتا ہوا ان کے قریب چلا آیا۔

’’سلے درن...... سلے درن، بند کرو یہ کپکپانا...... یہ وقت تو ہے ریل گاڑی میں جانا۔‘‘ جیمس گنگناتے ہوئے البس کو چھیڑ رہا تھا۔

’’جیمس!‘‘ ہیری نے اسے جھڑکتے ہوئے کہا۔’’غیر ضروری باتیں مت کرو۔‘‘

مگر جیمس تو وہاں ٹھہرا ہی نہیں تھا، وہ بھاگتا ہوا آگے نکل چکا تھا اور اس نے دوڑتے ہوئے آواز لگائی۔’’کرسمس پر ملاقات ہوگی ڈیڈ......‘‘

ہیری نے متفکر انداز میں البس کی طرف دیکھا۔’’دیکھو ایل......‘‘

’’میرا نام البس ہے، نا کہ ایل......‘‘ البس نے فوراً ٹوکتے ہوئے کہا۔

’’کیا دوسرے بچے تمہارے ساتھ ناروا سلوک رکھتے ہیں؟‘‘ ہیری مشفقانہ لہجے میں کہا۔اس کے انداز سے یوں لگتا تھا جیسے اس نے البس کی قطع کلامی کو محسوس ہی نہ کیا ہو۔’’دیکھو! تم کچھ نئے دوست بنانے کی کوشش کرو، ممکن ہے کہ......دیکھو! اگر میری زندگی میں رون اور ہرمائنی موجود نہ ہوتے تو یقیناً میں آج زندہ ہی نہ ہوتا۔ بالکل بھی نہیں...... ان دونوں کی دوستی کے باعث ہی میں بڑی سے بڑی مشکل کا سامنا کر پایا ہوں......‘‘

’’مگر ڈیڈ! مجھے سکول میں رون یا ہرمائنی کی ضرورت بالکل نہیں ہے۔‘‘ البس نے احتجاج کرتے ہوئے کہا۔ ’’میرے پاس ایک اچھا دوست ہے......اسکارپیئس! میں جانتا ہوں کہ آپ اسے بالکل پسند نہیں کرتے مگر اس میں وہ سب ہے جس کی مجھے ضرورت ہے......اور صرف وہی ایک ایسا فرد ہے جو مجھے اچھی طرح سمجھتا ہے۔‘‘

’’دیکھو!‘‘ ہیری نے مایوسی کے عالم میں کہا۔’’اگر تم واقعی اس کے ساتھ خوش ہو تو مجھے کسی بھی چیز سے کوئی فرق نہیں پڑتا...... مجھے تو تمہاری خوشی سے غرض ہے جو میرے لئے بے حد اہم اور معنی خیز ہے۔‘‘

’’آپ کو میرے ساتھ سٹیشن پر آنے کی ضرورت نہیں ہے ڈیڈ!‘‘ البس نے تند لہجے میں کہا اور اپنے سامان کی ٹرالی کو دھکیلتا ہوا آگے کی طرف بڑھ گیا۔

''مگر میں تمہیں رخصت کرنا چاہتا......'' ہیری نے جلدی سے کہنا چاہا مگر البس دور جا چکا تھا۔ اسی اثناء میں ہیری کو اپنے قریب کسی کی موجودگی کا احساس ہوا۔ اس نے دیکھا تو ایک شناسا زرد چہرہ اس کے آنکھوں کے سامنے آ گیا۔ وہ ڈریکو ملفوائے تھا جس نے اپنے سنہری بالوں کو پونی ٹیل کی صورت میں باندھ رکھا تھا۔

''کیا تم مجھ پر ایک احسان کرو گے؟'' ڈریکو ملفوائے نے ہیری کو اپنی طرف متوجہ پا کر کہا۔

''اوہ ڈریکو......'' ہیری نے چونکنے کا مظاہرہ کیا۔ جیسے اسے کچھ معلوم ہی نہ ہو۔

''دیکھو پوٹر!'' ڈریکو گھمبیر لہجے میں بولا۔ ''تم تو جانتے ہی ہو کہ یہ سب افواہیں ہیں...... میرے ہونہار بیٹے کی شخصیت اور اس کے ماں باپ کے کردار کے بارے میں عجیب من گھڑت باتیں مشہور ہیں...... ان میں کوئی بھی سچ نہیں ہے، مجھے نہیں لگتا ہے کہ یہ سلسلہ کبھی ختم ہو پائے گا...... دیکھو! ہوگورٹس کے دوسرے بچے اسکارپیئس کا مذاق اُڑاتے ہیں...... دیکھو! اگر محکمہ جادو سرکاری طور پر ایک ایسی خبر جاری کر دے کہ اس رات شعبہ اسراریات میں ہونے والی جنگ میں تمام کایا پلٹ ٹوٹ کر ضائع ہو گئے تھے تو...... مجھے...... مجھے......''

''ڈریکو! ان افواہوں پر توجہ مت دو...... مجھے یقین ہے کہ ایک مدت بعد لوگ سب کچھ بھول جائیں گے......'' ہیری نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

''تم سمجھتے کیوں نہیں!'' ڈریکو ملفوائے نے پہلو بدلتے ہوئے کہا۔ ''میرا بیٹا تکلیف میں ہے، وہ نفسیاتی مریض بن رہا ہے...... اسٹوریا بھی برداشت نہیں کر پا رہی اور بیمار پڑ چکی ہے...... اُسے سہارے اور اطمینان کی ضرورت ہے۔ تم ذرا سی کوشش کر کے ہمیں اس مصیبت سے نکال سکتے ہو......''

''غلطی تمہاری اپنی ہے!'' ہیری نے اسے سمجھانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ ''اگر تم افواہوں کو دبانے کیلئے لوگوں کے سوالوں کا جواب دینا ترک نہیں کرو گے تو تم یقیناً اُنہیں مزید باتیں بنانے کا موقع دیتے رہو گے جو تمہارے اور تمہارے خاندان کیلئے عذاب بنی رہیں گی۔ دیکھو! ان افواہوں کا کچھ نہیں کیا جا سکتا کہ والڈی مورٹ کی اولاد پیدا ہوئی تھی، تم جانتے ہی ہو کہ یہ بات سالہا سال سے لوگوں کے دل و دماغ میں گھسی ہوئی ہے، اور اسکارپیئس کوئی پہلا فرد نہیں ہے جس پر والڈی مورٹ کا بیٹا ہونے کا الزام عائد کیا گیا ہے۔ محکمہ جادو، اگر ان سب معاملات سے دور ہی رہے تو اسی میں ہم سب کی بھلائی پوشیدہ ہے...... مجھے لگتا ہے کہ تم بات سمجھ گئے ہو گے......''

ڈریکوملفوائے نے ہیری کوغصیلے انداز میں گھورتے ہوئے ہونٹ کاٹے اور پھر پاؤں پٹختا ہوااس سے دور چلا گیا۔ ہیری کواس کی حالت پر تاسف ہوا مگر وہ واقعی اس کی کچھ مدد نہیں کرسکتا تھا۔ وہ وہیں کھڑے کھڑے ریل گاڑی کو رینگتے ہوئے اور پلیٹ فارم چھوڑتے ہوئے دیکھتا رہا۔لوگ اب نقاب اُتاران بھر کرواپس لوٹ رہے تھے۔

.........................

روز گرینجر اور البس پوٹر ہوگورٹس ایکسپریس کی راہداری میں چل رہے تھے اور انہیں کسی خالی کمپارٹمنٹ کی تلاش تھی۔روز نے مڑکراسے کچھ کہنا چاہا مگر البس نے فوراً تنک کر کہا۔''دیکھو! جب تک ریل گاڑی چل نہیں پڑتی، تمہیں مجھ سے کوئی بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔''

''میں جانتی ہوں!'' روز نے تنک کرفوراً کہا۔''مجھے تو محض بناوٹ کا مظاہرہ کرنا ہے تاکہ سب بڑے لوگ حقیقت نہ جان پائیں، ہے نا؟''

اسی دوران عقب میں سے اسکارپیئس بھاگتا ہوا چلا آیا۔اس کے چہرے پر بڑی امید پھیلی ہوئی تھی اور پہلو میں اتنا ہی بڑا صندوق بھی موجود تھا۔

''کیسی ہو، روز؟'' سکارپیئس اس کی طرف امید افزا نظروں سے دیکھ کر بولا۔

''میں اب چلتی ہوں البس!'' روز نے سکارپیئس کی طرف دیکھنا بھی گوارا نہیں کیا تھا۔

''مجھے لگتا ہے کہ اس کے دل میں نرم گوشہ پیدا ہو رہا ہے۔'' اسکارپیئس نے امید بھرے لہجے میں البس سے کہا۔

.........................

بڑے ہال میں تمام فریقی میزیں پُر تھیں۔ ہوگورٹس کی ہیڈ مسٹرس میک گوناگل اونچے چبوترے پر کھڑی دل آویز مسکراہٹ سجائے طلبہ وطالبات کی طرف دیکھ رہی تھیں۔ان کے انداز سے عیاں تھا کہ وہ کوئی اعلان کرنے والی ہیں۔

''مجھے یہ اعلان کرتے ہوئے خوشی ہورہی ہے کہ گری فنڈر کی کیوڈچ ٹیم کو نئی متلاشی مل گئی ہے۔ یہ کمال کی متلاشی کوئی اور نہیں مس روز گرینجر ویزلی ہیں جو ویزلی خاندان کی سابقہ شہرت کو یقیناً چار چاند لگائیں گی۔'' پروفیسر میک گوناگل کی آنکھوں میں چمک دکھائی دے رہی تھی۔

اس اعلان پر سب لوگ تالیاں اور شور مچانے لگے، گری فنڈر کی میز کا شور سب سے زیادہ تھا۔ سلے درن کی میز پر

روایتی حریف کی طرح خاص خوشی کا اظہار نہیں ہوا تھا مگر وہاں کوئی ایسا تھا جو گری فنڈر کی خوشیوں میں برابر شریک دکھائی دیتا تھا۔ وہ اسکار پیئس تھا جو جوش وخروش سے تالیاں بجا رہا تھا اور روز گرینجر کو پسندیدہ نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔

''تم اس کیلئے تالیاں کیوں بجا رہے ہو؟'' البس نے غصیلے لہجے میں اسے کہنی مارتے ہوئے کہا۔ ''تم جانتے ہی ہو کہ ہمیں کیوڈچ سے نفرت ہے اور ویسے بھی وہ ہماری طرف سے نہیں بلکہ مخالف ٹیم کی طرف سے کھیلے گی......''

''ارے! وہ تمہاری پھوپھی زاد ہے، البس!'' اسکار پیئس مسکرا کر بولا۔

''اور تمہیں کیا لگتا ہے کہ کیا وہ میرے لئے تالی بجاتی......؟'' البس نے چڑتے ہوئے کہا۔

''تم نہیں سمجھوگے، وہ کمال کی جادوگرنی ہے، البس!'' اسکار پیئس آنکھ دبا کر بولا۔

.........................

جونہی البس جادوئی مرکبات کی کلاس میں پہنچا تو سب طلباء وطالبات نے اسے گھیر لیا۔ گری فنڈر کی پولی چاپمن نے اس کی طرف استہزائیہ انداز میں دیکھا اور منہ بسور کر فقرہ کسا۔

''اوہ! ذرا اس سے تو ملو، یہ ہے البس پوٹر! ایک بے جوڑ جادوگر...... جب یہ سیڑھیاں چڑھتا ہے تو دیواروں پر لگی تصویریں بھی اس سے منہ پھیر لیتی ہیں......''

البس نے اس کی طرف توجہ دینا ضروری نہیں سمجھا بلکہ خاموشی سے اپنا جادوئی مرکب بنانے والا سامان پھیلا کر اپنے کام میں مصروف ہوگیا۔ کچھ ہی دیر بعد وہ اپنی کڑاھی میں ایک جادوئی مرکب تیار کر رہا تھا۔

''اوہ! اب ہمیں اس میں اور کیا شامل کرنا ہے؟...... کیا یہ بارہ سنگھے کی سینگ ہیں؟'' البس نے خود کلامی میں کہا۔

پولی چاپمن نے ایک بار پھبتی کسنے کی کوشش کی تو کارل جنکنس منہ بسور کر بول اُٹھا۔ ''ارے جانے بھی دو! میں تو کہتا ہوں کہ اسے اور والڈی مورٹ کے بیٹے کو منہ بھی نہیں لگانا چاہئے۔''

البس نے سنی ان سنی کرتے ہوئے سینگ کا سفوف کڑاھی میں ڈال دیا۔

''اور اب شاید اس میں سلے منڈر چھپکلی کا خون ڈال دینا چاہئے......''

جونہی اس نے کڑاھی میں خون کی بوتل اُنڈیلی، ایک زوردار دھماکہ ہوا اور کڑاھی سے ثقیف دھواں اُٹھنے لگا۔ ہر کوئی ان کی طرف دیکھنے لگا مگر البس کا انداز کچھ ایسا تھا کہ جیسے کچھ بھی نہ ہوا ہو۔ اسکار پیئس بھی دھماکے سے پریشان ہونے

کے بجائے دلچسپی کا اظہار کر رہا تھا۔

''ٹھیک ہے! ہمیں اس کا متبادل عنصر ڈھونڈ نا چاہیے تا کہ ہم اس کی کیفیت کو درست کر سکیں، ہمیں بھلا کیا بدلنے کی ضرورت ہے؟'' اسکارپیئس نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا اور جادوئی مرکبات کی کتاب کے اوراق پلٹ کر اس نے کاڑھے کے اجزاء کی فہرست کی طرف دیکھا۔

''سب کچھ......مگر کوئی فرق نہیں پڑتا......'' البس نے لاپروائی سے کہا۔

........................

وقت کا پہیہ تیزی سے گھوم چکا تھا۔ البس کی آنکھیں گہری ہو چکی تھیں اور چہرے کی رنگت پر زردی غالب آنے لگی تھی۔ نقاہت کے باوجود اس کی پرکشش شخصیت میں کوئی کمی نہیں ہوئی تھی مگر وہ اس بات کو قبول کرنے کیلئے ہرگز تیار نہیں تھا۔ وہ اپنے ماں باپ کے ساتھ پلیٹ فارم نمبر پونے دس پر کھڑا تھا۔ ہیری پوٹر یہ ماننے کیلئے تیار نہیں تھا کہ اس کے اور اس کے بیٹے کے درمیان تعلقات پہلے جیسے نہیں رہے تھے، وہ خود کو یہ یقین دہانی کرانے کی کوشش کر رہا تھا کہ اس کی سوچ محض وسوسوں پر مبنی ہے، سب کچھ ٹھیک ہے۔

''تیسرا سال......ایک نئی جہت والا سال!'' ہیری مسکرا کر بولا اور ایک چرمئی کاغذ اس کی طرف بڑھایا۔ ''یہ رہا تمہارا ہاگس میڈ جانے کا اجازت نامہ......''

''مجھے ہاگس میڈ سے نفرت ہے!'' البس نے ناگواری سے جواب دیا۔

''نفرت......؟'' ہیری چونک کر بولا، وہ لمحہ بھر کیلئے ہکا بکا رہ تھا۔ ''تم بھلا اس جگہ سے نفرت کیسے کر سکتے ہو جہاں تم آج تک گئے ہی نہیں ہو؟''

''کیونکہ میں یہ جانتا ہوں کہ وہ ہوگورٹس کے طلباء سے بھرا ہوا ہوگا۔'' البس نے چڑ چڑے لہجے میں جواب دیا اور ہیری کے دیئے ہوئے چرمئی کاغذ کو مٹھی میں چرمر کر دیا۔

''تم ایک بار وہاں جا کر تو دیکھو!'' ہیری نے اسے سمجھانے کی ایک اور کوشش کرتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ اب بھی مشفقانہ تھا۔ ''صرف ایک بار! خود کو موقع دو کہ ہنی ڈیوکس کی دکان سے اپنی ممی کے بغیر خریداری کر کے تو دیکھو!......اوہ نہیں! ایسا کرنے کی کوشش بھی مت کرنا......''

مگر ہیری کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی البس نے اپنی چھڑی نکال لی تھی اوراس نے چرمر چرمئی کاغذ کونشانہ بنا کر تلخی سے کہا۔ ''آتشتم ......''

کاغذ کوآگ لگ گئی اور وہ پلک جھپکتے ہی جل کر خاک ہوگیا۔

''یہ کیا دیوانگی ہے؟'' ہیری غصیلے لہجے میں چلا کر بولا۔

''یہ تو کمال ہی ہوگیا...... مجھے ذرا بھی امید نہیں تھی کہ یہ کام کرے گا......ویسے بھی میرا کوئی بھی جادوئی کلمہ صحیح وقت پر کام نہیں کرتا ہے......'' البس نے خلا میں گھورتے ہوئے کہا۔

ہیری کو احساس ہو چکا تھا کہ اس کا پارہ چڑھ رہا تھا مگر اس نے جلدی سے خود کو پرسکون کرنے کی کوشش کی اور اپنے لہجے کونرم بناتے ہوئے بولا۔ ''دیکھو ایل......البس! پروفیسر میک گوناگل نے مجھے پچھلے دنوں الّو کے ذریعے اطلاع بھیجی ہے......ان کا کہنا ہے کہ تم نے سکول میں خود کو تنہا کرلیا ہے......تم اپنے نصابی اسباق کی طرف بھی توجہ نہیں دے رہے ہو......تم وقت ضائع کررہے ہو......تم ضرور......''

''آپ کیا چاہتے ہیں؟'' البس غصے سے آگ بگولا ہوکر چیخا۔ ''مجھ سے کیا چاہتے ہیں؟ جادو کے زور پر میں خود کو مشہور کرلوں؟ خود کو دوسرے فریق میں منتخب کروالوں؟ خود کو ایک ہونہار طالبعلم میں تبدیل کرلوں؟ آخر آپ ایسا کیوں نہیں کرتے کہ مجھ پر ایسے جادوئی کلمے کا وار کردیں جو میری تمام شخصیت کو بدل کر رکھ دے اور بالکل ویسا بنا دے جیسا آپ مجھے بنانا چاہتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ یہی اچھا رہے گا......ہم دونوں کیلئے، ہے نا؟ میں جارہا ہوں، مجھے ریل گاڑی پر سوار ہونا ہے اور اپنے دوست کو بھی تلاش کرنا ہے......''

یہ کہہ کر البس تیز قدم اُٹھاتا ہوا اسکارپیئس کی طرف بڑھ گیا جو پلیٹ فارم کے ایک کونے میں یوں بیٹھا ہوا تھا جیسے اسے اس ہجوم بھرے ماحول سے کچھ سروکار نہ ہو۔ جونہی البس اس کے پاس پہنچا تو وہ ٹھٹک سا گیا۔ اس کا اترا ہوا چہرہ اسے پریشان کرنے لگا۔ اسکارپیئس نے اس کی طرف دیکھا اپنے چہرے پر پھیکی سی مسکان بکھیر لی۔

''تم ٹھیک تو ہو؟'' البس نے متفکر لہجے میں پوچھا۔

اسکارپیئس نے کوئی جواب نہیں دیا اور گم صم سا بیٹھا رہا۔

''تمہاری ممی......وہ ٹھیک تو ہیں؟......کیا ان کی حالت پھر بگڑ گئی؟''

''ان کی حالت اتنی بگڑی، جتنی بگڑ سکتی تھی......'' اسکارپیئس نے بجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

البس اس کے برابر بیٹھ گیا۔

''میرا خیال تھا کہ تم مجھے الّو بھیجو گے؟''

''مجھے سمجھ میں نہیں آ پایا کہ میں تمہیں کیا لکھوں؟'' اسکارپیئس نے رندھی ہوئی آواز میں جواب دیا۔

''اب مجھے بھی معلوم نہیں ہے کہ تمہاری بات کا کیا جواب دوں؟'' البس نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''کوئی جواب دینے کی ضرورت نہیں!'' اسکارپیئس نے آہستگی سے کہا۔

''کیا میں تمہارے لئے کچھ کر سکتا ہوں؟'' البس نے پوچھا۔

''آخری رسومات میں آ جانا......'' اسکارپیئس نے دھیمی آواز میں کہا۔

''ضرور آؤں گا......'' البس نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔

''اور ہاں! میرے اچھے دوست بن کر رہنا......'' اسکارپیئس نے پھیکی مسکراہٹ سے کہا۔

.........................

بڑا ہال بچوں سے بھرا ہوا تھا اور اونچے چبوترے پر سٹول پر رکھی ہوئی بولتی ٹوپی اپنے روایتی خطاب میں سب سے مخاطب تھی۔

''کیا آپ خوفزدہ ہیں کہ آج آپ کیا سنیں گے؟

کیا آپ کو اندیشہ ہے کہ میں آپ کے خوف کا نام پکاروں گی؟

نہ گری فنڈر، نہ سلے درن، نہ ہفل پف اور نہ ہی ریون کلا......

پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں پیارے بچو!

میں جانتی ہوں کہ میری ذمہ داری کیا ہے؟

تم ہنسنا تب ہی سیکھ پاؤ گے جب تم پہلے روؤ گے!''

اس کے بعد بچوں کے سروں پر بولتی ٹوپی رکھی جانے لگی اور ایک ایک کر کے بچے چاروں فریقوں میں منقسم ہونے لگے۔ ایک ننھی لڑکی بھی اس ٹوپی کے نیچے آن بیٹھی جس کا چہرہ دمک رہا تھا اور وہ ملے جلے جذبات میں مسکرا رہی تھی۔

''للّی پوٹر......گری فنڈ ر!''

''بالکل صحیح!''للّی نے کلکاری بھرتے ہوئے نعرہ لگایا۔

''شاندار......''البس نے چڑ چڑے انداز میں کہا۔

''تم شاید یہ امید کر رہے تھے کہ وہ ہمارے پاس آجائے گی؟'' اسکارپیئس نے بات گھما کر کہہ دی تھی۔''تم تو جانتے ہی ہو کہ پوٹر، سلے درن میں نہیں آتے ہیں......''

''ایک تو تمہارے پہلو میں ہی بیٹھا ہے......''البس نے ہنس کر کہا۔

جانے کیوں اس کا دل چاہ تھا کہ زمین پھٹ جائے اور وہ اس میں دھنس جائے کیونکہ اب پورے ہال کی نظریں اس پر جمی ہوئی تھیں، وہ ہنس رہے تھے، فقرے اچھال رہے تھے، اسے نشانہ بنا رہے تھے۔اس نے اپنی جھکی ہوئی نظروں کو اُٹھایا۔

''تم سب لوگ جانتے ہو کہ یہ میرا انتخاب نہیں تھا۔میری بالکل خواہش نہیں تھی کہ میں اس کا بیٹا بنوں......'' وہ غصیلے لہجے میں چلا کر بولا۔

☆☆☆☆

منظر 5

# محکمہ جادو میں ہیری کا دفتر

ہرمائنی گرینجر کاغذات کے ایک بڑھے ڈھیر کے سامنے بیٹھی تھی جو ہیری کے دفتر میں جمع تھے اور وہ آہستگی کے ساتھ انہیں ازسرنو ترتیب لگانے کی کوشش کر رہی تھی۔ اچانک دروازہ کھلا اور ہیری باہر سے دفتر میں داخل ہوا۔ ہرمائنی نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔ ہیری کے رخسار پر خون کی لکیر بہتی ہوئی دکھائی دی۔

''کیسا رہا؟'' ہرمائنی نے اس کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

''ہاں! وہ بات سچ ہی تھی!'' ہیری نے اطمینان سے جواب دیا۔

''تھیوڈر ناٹ؟'' ہرمائنی نے تعجب بھرے انداز میں پوچھا۔

''فکر کی بات نہیں! اُسے حراست میں لے لیا گیا ہے۔'' ہیری نے جواب دیا۔

''اور کایا پلٹ کا کیا رہا؟'' ہرمائنی نے متوحش ہوکر پوچھا۔

ہیری نے اپنے چوغے میں سے ایک چمکتی ہوئی گھڑی جیسی گول چیز باہر نکالی اور اس کی طرف بڑھائی۔ ہرمائنی اسے دیکھتے ہی پہچان گئی تھی کہ وہ ایک 'کایا پلٹ' تھا۔

''کیا یہ واقعی اصلی ہے؟...... کیا یہ پورا کام کرتا ہے؟ کہیں ایسا تو نہیں، یہ ہمیں محض چند گھنٹے ہی پیچھے لے جا سکتا ہو...... کیا اس کے ذریعے زیادہ سے زیادہ پیچھے جایا جا سکتا ہے؟ کیا تم نے اس کا معائنہ کر لیا؟'' ہرمائنی بے ساختگی میں بولتی چلی گئی۔

''فی الحال ہم اس کے بارے میں کچھ کہہ نہیں سکتے!'' ہیری نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔ ''میں وہاں اس کا معائنہ کرنے کا سوچ رہا تھا کہ پھر میں نے اپنے دماغ سے کام لیتے ہوئے یہ کام مؤخر کر دیا۔''

''چلو ٹھیک ہوا!'' ہرمائنی پرسکون لہجے میں بولی۔ ''کم از کم اب یہ ہمارے قبضے میں تو ہے۔''

''کیا تم واقعی اسے محفوظ کرنے کے بارے میں سوچ رہی ہو؟'' ہیری نے اس کی طرف دیکھ کر نہایت سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

''ہمارے پاس کوئی دوسرا انتخاب نہیں ہے ہیری!'' ہرمائنی نے پہلو بدلتے ہوئے کہا۔ ''یہ انتہائی اہم جادوئی اوزار ہے، جسے ضائع کر دینا صحیح نہ ہوگا۔ یہ کافی مختلف دکھائی دینے والا کایا پلٹ ہے، ویسا ہی جیسا کبھی میرے پاس تھا......''

''میرا خیال ہے کہ جادوئی دُنیا میں کافی ترقی ظہور پذیر ہو چکی ہے......تم اس وقت میں سوچ رہی ہو، جب ہم بچے تھے۔'' ہیری نے خشک لہجے میں کہا۔

''تمہارے چہرے سے خون بہہ رہا ہے!'' ہرمائنی نے جلدی سے موضوع کا رُخ بدلتے ہوئے کہا۔ ہیری دیوار پر لگے ہوئے آئینے کی طرف بڑھ گیا اور اس نے اپنے چوغے کے پہلو سے خون پونچھ دیا۔

''کوئی بات نہیں! یہ میرے ماتھے کے نشان سے میل کھائے گا، ہے نا؟''

ہیری کی مسکراہٹ اچانک غائب ہوگئی اور اس نے ہرمائنی کی طرف گھور کر دیکھا۔

''ہرمائنی! تم میرے دفتر میں کیا کر رہی ہو؟'' ہیری نے سختی سے پوچھا۔

''میں نے جب سے تھیوڈور ناٹ کے بارے میں سنا تو مجھے کافی بے چینی ہوئی۔'' ہرمائنی نے کاغذات کو جماتے ہوئے جواب دیا۔ ''میں نے سوچا کہ خود جانچ کر لوں کہ تم اپنا وعدہ پورا کرو گے یا نہیں! اور تمہاری کاغذی کارروائی بھی ابھی باقی ہے......''

''اوہ تم نے دیکھ ہی لیا......'' ہیری خجالت سے بولا۔ ''میں نے نہیں کیا......''

''نہیں! تمہیں بننے کی ضرورت نہیں ہے۔'' ہرمائنی نے منہ بنا کر کہا۔ ''بھلا ایسی افراتفری میں کوئی اپنا کام کیسے کر سکتا ہے؟''

ہیری نے اپنی چھڑی لہرائی، کاغذات اور کتابیں ہوا میں بلند ہوگئیں اور پھر ایک کونے میں ترتیب کے ساتھ جمع ہو کر سمٹ گئیں۔

''لو اب یہاں کچھ افراتفری نہیں رہی......''

''ہیری!'' ہرمائنی نے سکتے کے عالم میں اسے گھورتے ہوئے کہا۔ ''تم نے ایک بار پھر لاپروائی کا مظاہرہ کیا ہے، کیا تم جانتے ہو کہ ان میں کچھ دلچسپ اور کارآمد مواد موجود ہے...... کچھ پہاڑی دیو، بھوک سے نڈھال ہو کر گرافورنز پر سوار ہو رہے ہیں، ان کی کمر پر نقوش کھدے پنکھ لہرا رہے ہیں۔ انہیں یونان کے ساحلوں پر ٹہلتے ہوئے دیکھا گیا ہے اور ...... کچھ بھیڑیائی انسان اچانک جادوئی دنیا سے روپوش ہو گئے ہیں......''

''شاندار!'' ہیری جلدی سے بول اُٹھا۔ ''میں سب سمجھ چکا ہوں، چلو ہم مل جل کر ان امور کو نمٹاتے ہیں۔''

''ہیری! میں سمجھ سکتی ہوں کہ یہ کاغذی کارروائی، بوریت بھرا کام ہے......'' ہرمائنی نے کہا۔

''میں جانتا ہوں کہ تمہارے لئے تو بالکل نہیں!'' ہیری نے مسکرا کر کہا۔

''میں کافی مصروف ہوں، ابھی کئی ادھورے کام پڑے ہیں!'' ہرمائنی نے جلدی سے کہا۔ ''بہرحال، تم یہ جان لو کہ یہ لوگ اور عفریت اس گروہ میں شامل ہیں جنہوں نے آخری معرکے میں والڈی مورٹ کا بھرپور ساتھ دیا تھا۔ ان کی ہمدردیاں آج بھی تاریک جادو کے ساتھ ہی ہیں۔ کایا پلٹ، تھیوڈورناٹ اور جادوئی مخلوق کے غیر قانونی افعال، یہ سب بظاہر پر ایک دوسرے کی باہمی کڑیاں دکھائی دیتے ہیں، شعبہ نفاذ قانون کے منتظم ہونے کی حیثیت سے تمہیں ان سب چیزوں پر نظر رکھنا چاہئے۔ اگر تم ان فائلز کو پڑھو گے نہیں تو......''

''لیکن مجھے انہیں پڑھنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے!'' ہیری نے تلخی سے کہا۔ ''میں اردگرد کی خبروں سے پوری طرح باخبر رہتا ہوں...... تھیوڈرناٹ کی مثال لے لو! وہ میں ہی تھا جس نے اس کے متعلق افواہوں کو سنا کہ اس کے پاس کایا پلٹ موجود ہے تو میں میں نے ہی اس کی تفتیش کر کے کارروائی کی اور اس غیر قانونی چیز کو ضبط کر لیا...... تم مجھے یہ بتانے کی کوشش مت کرو کہ مجھے کیا کرنا چاہئے اور کیا نہیں!''

ہرمائنی نے ہیری کے چہرے کی طرف دیکھا اور پھر چالاکی سے پینترا بدلا۔

''کیا تم ٹافی لینا پسند کرو گے...... رون کو اس کے بارے میں کچھ مت بتانا۔''

''تم موضوع کو بدلنے کی کوشش مت کرو۔'' ہیری تھوڑا پرسکون ہو کر بولا۔

''بالکل! میں ایسا کر رہی ہوں...... ٹافی؟'' ہرمائنی نے تیوریاں چڑھا کر کہا۔

''بالکل نہیں!'' ہیری نے دوٹوک لہجے میں کہا۔ ''میرا اس وقت میٹھا کھانے کو دل نہیں چاہ رہا...... کیا تم جانتی ہو کہ

تمہیں اس کی عادت پڑ جائے گی؟''

''میں بھلا کیا کہہ سکتی ہوں؟'' ہر مائنی نے دھیمی مسکراہٹ سے کہا۔ ''تم تو جانتے ہی ہو کہ میرے ممی پاپا دندان ساز تھے، انہوں نے میرے دانتوں کی حفاظت کی غرض سے مجھ پر کچھ پابندیاں عائد کر رکھی تھیں، بہر حال چالیس سال کی عمر ایسی پابندیوں کو توڑنے کیلئے کچھ زیادہ ہے...... مگر تم نے واقعی ایک شاندار کارنامہ انجام دیا ہے، شاید تمہیں کسی نے یہ بتایا نہیں۔ مجھے یہ کہنے میں کوئی عار نہیں...... میں صرف اتنا چاہتی ہوں کہ تم اپنی کاغذی کارروائی پر بھی توجہ دیا کرو۔ بس اتنا ہی...... تمہیں گردوپیش کے بارے میں سب کچھ معلوم ہونا چاہئے...... چاہو تو اسے وزیر جادو کی طرف سے مہذب اور دوستانہ تنبیہ سمجھ سکتے ہو......''

ہیری کو اس کی بات کا مطلب آ گیا تھا اسی لئے اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''جینی کیسی ہے؟...... اور البس کی پڑھائی کیسی چل رہی ہے؟'' ہر مائنی نے ایک بار پھر موضوع بدل دیا تھا تا کہ ہیری کو مزید ندامت محسوس نہ ہو۔

''میرا خیال ہے کہ بطور والد میں اتنا ہی اچھا ہوں جتنا کہ اس کاغذی کارروائی میں...... تم سناؤ! روز کیسی ہے اور ہیوگو کیسا ہے؟'' ہیری نے اپنی پریشانی کو چھپاتے ہوئے پوچھا۔

''تمہیں معلوم ہے کہ رون یہ سوچتا ہے کہ میں ایک جادوئی افسر زیادہ دکھائی دیتی ہوں۔'' ہر مائنی نے تنک کر کہا۔

''موروثی حق کا رونا دھونا (اس نے ناپسندیدگی سے اشارہ کیا) کیا تمہیں معلوم ہے کہ زندگی میں ایک موڑ ایسا بھی آتا ہے جب ہمیں مخصوص حالات میں انتخاب سے گزرنا پڑتا ہے...... ایک عمدہ والدین یا پھر ایک ذمہ دار فعال وزیر جادو...... اپنے بچوں کے پاس جانا...... ہیری! بالکل ہوگورٹس ایکسپریس کی طرح جو ایک اور سال میں جانے کیلئے تیار رہتی ہے۔ بہر حال جو وقت باقی رہ گیا ہے، اس سے لطف اندوز ہونا چاہئے اور پھر یہاں تازہ اور مستعد دل و دماغ کے ساتھ واپس آؤ، اپنے ادھورے کاموں کی تکمیل میں جت جاؤ......''

''کیا تم واقعی یہ سوچتی ہو کہ ان سب باتوں کا کچھ مطلب ہے؟'' ہیری نے پوچھا۔

''ہاں! شاید کچھ ایسا ہی ہے!'' ہر مائنی نے مسکرا کر جواب دیا۔ ''اگر یہ ایسا ہی ہے تو ہم اس کا مقابلہ کرنے کیلئے تیار ہیں ہیری! ہم ہمیشہ ہی ایسا کرتے آئے ہیں......''

ہیری نے اس کی طرف دوبارہ دیکھا۔ ہرمائنی نے ہلکی سی مسکراہٹ چہرے پر سجائی اور ایک ٹافی نکال کر اپنے منہ میں ڈال لی۔ وہ مڑی اور ہیری کے دفتر سے باہر نکل گئی۔ ہیری دفتر میں تنہا ساکت کھڑا رہ گیا تھا۔ اس نے کندھے اچکائے اور پھر اپنے سامان کو سمیٹنے لگا۔ کچھ دیر بعد وہ بھی دفتر سے باہر نکل آیا تھا اور نیچے جانے والی راہداری میں چل رہا تھا۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے پوری دُنیا کا بوجھ اس کے کندھوں پر سمٹ آیا تھا۔ وہ نڈھال قدموں سے چلتا ہوا ایک ٹیلی فون بوتھ میں گھس گیا۔ اس نے ریسیور اُٹھایا اور اس 62442 کے اعداد دبا دیئے۔

''الوداع ہیری پوٹر......'' ریسیور میں سے ایک کھنکھناتی ہوئی آواز گونجی۔

اگلے ہی لمحے فون بوتھ متحرک ہو گیا اور کچھ لمحوں بعد ہیری محکمہ جادو سے نکل کر کھلی سڑک پر پہنچ گیا تھا۔

☆☆☆☆

منظر 6

# پوٹر ہاؤس کے مہمان

البس کو نیند نہیں آ رہی تھی، اس لئے وہ بستر سے نکل کر سیڑھیوں پر آ بیٹھا۔ اسے نیچے ڈرائنگ روم میں سے ہیری کی آواز سنائی دی جو کسی بوڑھے شخص سے گفتگو کر رہا تھا۔ البس نے اس بوڑھے آدمی کی آواز پہلے کبھی نہیں سنی تھی، شاید وہ ان کے گھر پہلی بار آیا تھا۔

''آموس!'' ہیری تھکے ہوئے لہجے میں بولا۔ ''میں سمجھ سکتا ہوں...... اس میں کوئی مبالغے والی بات نہیں...... مگر میں ابھی ابھی گھر پہنچا ہوں......''

''میں نے محکمہ جادو میں تم سے ملاقات کیلئے وقت لینے کی کوشش کی تھی۔'' آموس نے لرزتی ہوئی آواز میں کہا۔ ''انہوں نے کہا کہ مسٹر ڈیگوری! ہم نے آپ کی ملاقات کیلئے وقت طے کر دیا ہے، ذرا رُکئے ہمیں دیکھنے دیجئے، اوہ ہاں! آپ دو ماہ بعد مسٹر پوٹر سے ملاقات کر سکتے ہیں...... میں نے صبر کیا اور انتظار کرتا رہا......''

''اور...... اب نصف شب بیت جانے پر تم میرے گھر آن دھمکے...... جب میرے بچے اپنے نئے سال کی پڑھائی کیلئے سکول جانے کی تیاریوں میں مصروف ہیں...... یہ کوئی خوشگوار بات نہیں ہے۔'' ہیری نے ناگواری کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

''جب دو ماہ کے کڑے انتظار کا عرصہ بیتا تو ایک الّو میرے پاس پہنچا جس نے مجھے اطلاع پہنچائی کہ مسٹر ڈیگوری! ہمیں سخت افسوس کے ساتھ آپ کو مطلع کرنا پڑ رہا ہے کہ آپ سے طے شدہ ملاقات کے اوقات میں مسٹر پوٹر انتہائی سنجیدہ نوعیت کی مصروفیت کے باعث باہر جا چکے ہیں، اس لئے ہمیں آپ کی ملاقات کو کسی دوسرے وقت پر تبدیل کرنا پڑے گا۔ ہم نے مسٹر پوٹر کی مصروفیت کو دیکھتے ہوئے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ اگلے دو ماہ تک ان سے ملاقات ممکن نہیں، کیا آپ دو ماہ

بعد ملاقات طے کرنا پسند کریں گے، ہمیں جلد مطلع فرمائیں۔ میں نے صبر کیا، انتظار کیا......مگر یہ سلسلہ بار بار دہرایا جاتا رہا۔ مجھے تو یہی لگتا ہے کہ تم جان بوجھ کر مجھ سے ملنا نہیں چاہتے تھے......'' آموس ڈیگوری کی آواز میں شکایت بھری ہوئی تھی۔

''تم نے صحیح اندازہ لگایا!'' ہیری نے صاف گوئی سے کام لیتے ہوئے کہا۔ ''میں واقعی نہیں ملنا چاہتا تھا۔ جادوئی نفاذ قانون کے ذمہ دار منتظم ہونے کی وجہ سے مجھے اندیشہ ہے کہ میں کہیں خود ہی قانون شکنی کا مرتکب نہ ہو جاؤں......''

''بھولو مت! تم بہت ساری چیزوں کے ذمہ دار ہو جو تمہاری قانون شکنی سے ہوئی ہیں!'' آموس نے طنز کرتے ہوئے کہا۔

''معاف کرنا......تمہارا اشارہ کس طرف ہے آموس؟'' ہیری نے تعجب سے پوچھا۔

''میرا بیٹا سیڈرک ڈیگوری......کیا تمہیں سیڈرک ڈیگوری یاد ہے، ہے نا؟'' آموس نے غصے بھرے لہجے میں کہا۔

ہیری کے چہرے پر ایک رنگ لرز گیا۔ سیڈرک کی درد بھری یاد ہمیشہ اس کے دل و دماغ کو جھنجنا دیا کرتی تھی۔ وہ مضطرب سا ہو جاتا اور اکثر کھانا پینا بھی بھول جاتا تھا۔

''ہاں! مجھے یاد ہے، تمہارا بیٹا......وہ اپنی زندگی کی بازی ہار گیا تھا......'' ہیری نے دھیمے لہجے میں کہا۔

''والڈی مورٹ کو صرف تمہاری ضرورت تھی!'' آموس دھاڑتا ہوا بولا۔ ''میرے بیٹے کی بالکل نہیں۔ تم نے خود ہی بتایا تھا کہ والڈی مورٹ نے کہا تھا کہ فالتو لڑکے کو ماردو۔ فالتو......میرا بیٹا......میرا او جیہہ اور بہادر بیٹا......کیا وہ فالتو تھا؟''

''مسٹر ڈیگوری!'' ہیری نے اس کے غصے کو نظر انداز کرتے ہوئے نرمی سے کہا۔ ''آپ تو جانتے ہی ہیں کہ سیڈرک سے جڑی آپ کی تکلیف دہ یادوں کے حوالے سے مجھے گہری ہمدردی ہے مگر......''

''یادیں......!'' آموس نے اس کی بات قطع کرتے ہوئے تلخی سے کہا۔ ''مجھے یادوں سے کوئی دلچسپی نہیں ہے پوٹر! ......اب تو بالکل بھی نہیں! میں ایک بوڑھا شخص ہوں......ایک ایسا بوڑھا جو موت کے منہ میں پہنچنے ہی والا ہے......اور میں یہاں صرف یہی سوال کرنے کیلئے آیا ہوں کہ......کیا تم مجھ بھکاری کو کچھ دینا پسند کرو گے......میری مدد کرو گے...... اسے واپس لانے کیلئے!''

ہیری اس کی بات سن کر بھونچکا رہ گیا تھا۔

''واپس لانے کیلئے!'' اس نے پھٹی ہوئی آواز میں کہا۔'' آموس یہ ناممکن ہے......''

''مجھے معلوم ہے کہ محکمہ جادو کے پاس کایاپلٹ موجود ہیں۔کیا میں غلط کہہ رہا ہوں۔''

''سب جانتے ہیں کہ کایاپلٹ تباہ ہو چکے ہیں......!'' ہیری نے فوراً کہا۔

''میں نے ایک تازہ افواہ سنی ہے جس کی وجہ سے میں عجلت میں آدھی رات کو گرتا پڑتا یہاں چلا آیا ہوں۔'' آموس نے عجلت سے کہا۔اس کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی تھی۔''ایک مضبوط افواہ......محکمہ جادو نے تھیوڈور ناٹ نامی جادوگر سے ابھی ابھی ایک غیر قانونی کایاپلٹ برآمد کر کے ضبط کیا ہے۔ وہ اس کا معائنہ کرنے والا ہے۔تم میری مدد کرو، کچھ لمحوں کیلئے وہ مجھے استعمال کرنے دو تا کہ میں اپنا بیٹا واپس لاسکوں......''

ہیری سچ مچ سٹپٹا سا گیا تھا، اس کی آنکھیں حیرت وخوف سے پھٹی رہ گئیں۔ایک طویل خاموشی چھا گئی اور ہیری کیلئے یہ لمحات گزارنا دشوار ہو چکا تھا۔البس کو اس معاملے میں عجیب سی دلچسپی محسوس ہونے لگی اور وہ کئی زینے نیچے کھسک آیا تا کہ وہ ان دونوں کی گفتگو زیادہ اچھی طرح سن سکے۔ ہیری کافی سوچ وبچار کے بعد الفاظ کو چن کر بولا۔

''دیکھو آموس! وقت کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرنا صحیح نہیں...... یہ بات تم مجھ سے زیادہ اچھی طرح جانتے ہو......ہم ایسا کچھ نہیں کر سکتے......''

''افسوس کتنے ہی لوگ صرف اس لڑکے کو بچانے کیلئے قربان ہو گئے جو زندہ بچ گیا تھا!'' آموس نے افسردگی کے عالم میں کہا۔''میں تو بس ان میں سے ایک کو بچانے کا کہہ رہا ہوں۔''

آموس کی بات نے ہیری کے نظروں کے سامنے کئی چہرے لا کھڑے کئے تھے جن سے وہ بے حد انس رکھتا تھا، جنہیں وہ واقعی بچانا چاہتا تھا۔اس کا کلیجہ کٹنے لگا اور یوں محسوس ہوا کہ درد بھری چیخیں اس کے سینے کو پھاڑ ڈالیں گی۔اس کا چہرہ کرخت ہو گیا۔ وہ خود کو سنبھال لینا چاہتا تھا۔جذبات کی رو میں بہہ کر وہ کوئی غلطی نہیں کر سکتا تھا۔

''میں نہیں جانتا کہ تم نے تھیوڈور ناٹ کے بارے میں پھیلی ہوئی افواہوں کو سچ کیسے مان لیا حالانکہ یہ ایک محض من گھڑت افسانہ ہے جس کی کوئی حقیقت محکمہ جادو کو نہیں مل پائی۔ مجھے افسوس ہے کہ میں تمہاری کچھ مدد نہیں کر سکتا......''

ہیری نے فیصلہ کن لہجے میں آموس کو انکار کر دیا تھا۔

''کیسے ہو؟'' ایک تیکھی اجنبی آواز البس کے بالکل قریب سنائی دی تو وہ اپنی جگہ پر اچھل پڑا۔ وہ ایک تقریباً بیس سالہ لڑکی تھی، جو اس کے قریب ہی سیڑھیوں پر بیٹھی ہوئی تھی۔ وہ کب اور کیسے وہاں پہنچ گئی تھی، البس کو اس کا کچھ اندازہ نہیں ہو پایا۔

''اوہ معاف کرنا!'' وہ لڑکی دھیمی آواز میں بولی۔ ''میرا مقصد تمہیں ڈرانا ہرگز نہیں تھا۔ میں بھی سیڑھیوں پر بیٹھ کر کان لگانے کی عادی رہی ہوں۔ اس مقصد کیلئے گھنٹوں تک سیڑھیوں پر جمی رہتی تھی کہ کوئی آئے اور پھر کوئی ایسی دلچسپ و مزیدار بات سننے کو ملے جس سے میرا مقصد پورا ہو جائے۔''

''مگر تم ہو کون؟'' البس الجھے ہوئے لہجے میں بولا۔ وہ ابھی حیرت کے صدمے کا شکار دکھائی دے رہا تھا۔ ''کیونکہ جہاں میں جانتا ہوں، ایک لحاظ سے یہ میرا گھر ہے!''

''میں ایک چور ہوں!'' لڑکی نے ڈرامائی لہجے میں کہا۔ ''میں تمہارا سب کچھ چرا لینا چاہتی ہوں جو تمہاری ملکیت میں ہے، اپنا سونا میرے حوالے کر دو، جادوئی چھڑی بھی اور چھپا کر رکھے ہوئے چاکلیٹ مینڈک بھی......'' اس نے اپنی آنکھیں گھمائیں اور پھر دھیما سا مسکرائی۔ ''خیر میرے خیال میں اتنا ہی کافی ہے۔ میرا نام ڈلفینی ڈیگوری ہے۔'' وہ کچھ سیڑھیاں نیچے اتر آئی اور اپنا ہاتھ البس کی طرف بڑھا کر بے تکلفی سے بولی۔ ''تم مجھے ڈلفی بھی کہہ سکتے ہو! میں ان کی دیکھ بھال کرتی ہوں یعنی آموس کی......'' اس نے ڈرائنگ روم کے دروازے کی طرف اشارہ کیا۔ ''اور تم کون ہو......؟''

البس نے اسے گھور کر دیکھا اور بولا۔ ''میں البس ہوں!''

''اوہ بلاشبہ! مجھے معلوم ہونا چاہئے تھا۔'' ڈلفی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''البس پوٹر...... ھیری پوٹر تمہارے ڈیڈی ہیں...... واہ یہ تو کمال کی بات ہے، ہے نا؟''

''ضروری نہیں...... کمال کی بات ہو!'' البس نے ناپسندیدگی سے خلا میں گھورتے ہوئے جواب دیا۔

''اوہ لگتا ہے کہ میں دکھتی ہوئی رگ پر پاؤں رکھ دیا ہے۔'' ڈلفی نے اس کے متغیر چہرے کو بھانپتے ہوئے جلدی سے کہا۔ ''شاید اسی لئے سکول میں سب لوگ مجھے یہ کہہ کر چھیڑتے تھے کہ ڈلفی ڈیگوری...... دنیا میں کوئی ایسا گڑھا نہ ہوگا جس میں تم نے خود کو گرایا نہ ہوگا......''

البس کی آنکھوں کے سامنے سکول کے تمسخر اُڑاتے ہوئے طلباء کے چہرے لہرائے اور وہ غمگین سا ہو گیا اور بے

ساختہ اس کے منہ سے نکل گیا۔ ''بالکل! وہ میرے ساتھ بھی کچھ اچھا سلوک نہیں کرتے ہیں......''

ایک ہلکا سا توقف ہوا۔ ڈلفی نے اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ کو غور سے دیکھا۔

''ڈلفی......'' اسی وقت نیچے سے تیز آواز گونجی۔ ڈلفی نے چونک کر نیچے دیکھا اور جلدی سے باقی سیڑھیاں اتر گئی۔ آخری زینے پر پہنچ کر اس نے پلٹ کر البس کی طرف مڑ کر دیکھا اور ہلکا سا مسکرائی۔

''یہ سچ ہے کہ ہمیں کبھی یہ حق نہیں دیا جاتا کہ ہم خود منتخب کر سکیں کہ ہمارا خاندان کون سا ہونا چاہئے؟......آموس میرے مریض ہی نہیں بلکہ میرے انکل بھی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مجھے ان کی نگہداشت کیلئے مرضی کے خلاف بڈھ فارم میں خانہ بدوشی والی ملازمت چننا پڑی ہے مگر یہ نہایت دشوار کام ہے، خصوصاً ایک ایسے بوڑھے شخص کی خادمہ بن کر رہنا جو اپنی بیماری کے ساتھ ساتھ اپنے ماضی میں جینے کا عادی ہو...... ہے نا؟''

''ڈلفی......'' آموس کی غصیلی آواز دوبارہ گونجی۔

''یہ بڈھ فارم کیا چیز ہے؟'' البس نے حیرانگی سے پوچھا۔

''سینٹ اوسوالڈ کا گھر، جہاں بے سہارا بوڑھے جادوگر اور جادوگرنیاں کو پناہ ملتی ہے۔ کبھی وہاں آنا، اگر تم وہاں آنا چاہو تو......!'' ڈلفی نے جلدی سے بتایا۔

''ڈلفی......'' آموس کی لرزتی ہوئی آواز ایک بار پھر سنائی دی۔

ڈلفی ایک بار پھر مسکرائی مگر اس کی مسکراہٹ میں عجیب سا دُکھ چھپا ہوا محسوس ہوا۔ وہ سیڑھیوں سے دور ہو کر دروازے کی طرف بڑھ گئی جس کے دوسری جانب ڈرائنگ روم میں ہیری اور آموس موجود تھے۔ ہیری نے اس نوجوان لڑکی طرف سرسری نگاہ ڈالی۔ وہ تیزی سے چلتی ہوئی آموس کے پاس پہنچ گئی اور بے تکلفانہ لہجے میں بولی۔ ''انکل! میں آ گئی ہوں......''

''اوہ ہاں!'' آموس ڈیگوری نے تلخ لہجے میں استہزائیہ انداز میں کہا۔ ''تم بھی ان سے مل سکتی ہو، یہ ہمارے عظیم مسیحا ہیری پوٹر ہیں...... جو آج کل محض سنگ دل انسان کے سوا اگر کچھ اور ہیں تو وہ محض ایک سرکاری افسر...... پوٹر! میں تمہیں پرسکون چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ شاید پرسکون زیادہ اچھا اور صحیح لفظ ہی ہو......ڈلفی میری کرسی دھکیلو......''

''اوہ بالکل، انکل......'' ڈلفی نے اپنی چھڑی لہراتے ہوئے کہا۔

ڈلفی تیزی سے کرسی کے عقب میں پہنچ گئی اور آموس کی کرسی جادو کے زور پر آگے کی طرف بڑھنے لگی۔ دروازہ کھلا اور وہ دونوں باہر نکل گئے اور رات کے اندھیرے میں گم ہو گئے۔ ہیری نے دروازہ بند کر دیا اور اُداس چہرے کے ساتھ اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ اسے اندازہ نہیں ہو پایا تھا کہ سیڑھیوں کے وسط میں اس کا بیٹا البس بھی موجود تھا جس نے ساری گفتگو سن لی تھی اور کسی گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا......

☆☆☆☆

منظر 7

# آخری نشانی

البس اپنے بستر پر بیٹھا ہوا تھا اور اس کے دل و دماغ پر آندھیاں چل رہی تھیں، یوں لگتا تھا کہ یہ سب اس کے وجود کا حصہ نہ ہو بلکہ پوری دنیا ہی اس کی لپیٹ میں آ چکی ہو۔ اس کے کمرے کے دروازے کی دوسری طرف بھی کچھ ایسا ہی ماحول تھا۔ دور کہیں جیمس اور جینی کی چیخنے چلانے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔

''جیمس، براہ مہربانی، اپنے بالوں کا پیچھا چھوڑ دو اور اپنے کمرے کی صفائی کی طرف دھیان دو......اف خدایا! کتنا گندا کر رکھا ہے!'' جینی بلند آواز میں اسے ڈانٹ رہی تھی۔

''میں انہیں اس حال میں کیسے چھوڑ سکتا ہوں، یہ گلابی ہو رہے ہیں۔'' جیمس نے احتجاج کرتے ہوئے کہا۔ اور ایک طرف بڑھا۔ ''مجھے اپنا غیبی چوغے کا استعمال کرنا ہوگا۔''

جیمس چڑ چڑے انداز میں اپنے کمرے سے باہر نکل آیا۔ البس نے کھلے دروازے میں اس کی جھلک دیکھ لی تھی، اس کے بال واقعی گلابی ہو رہے تھے۔

''تمہارے ڈیڈی نے تمہیں غیبی چوغہ اس لئے نہیں دیا ہے کہ تم ہر وقت اسے اوڑھے پھرو۔'' جینی نے غصیلے لہجے میں اس کے عقب میں آواز لگائی۔

''ممی! کیا کسی نے میری جادوئی مرکبات کی کتاب تو نہیں دیکھی۔'' ایک باریک کھنکتی ہوئی آواز سنائی دی۔ البس پہچان گیا تھا کہ یہ اس کی چھوٹی بہن للّی تھی۔

''للّی پوٹر!'' جینی غراتی ہوئی بولی۔ ''کیا تم ایسا سوچتی ہو کہ تم یہ بیہودہ پوشاک پہن کر کل سکول جاؤ گی...... بالکل نہیں! ایسا سوچنا بھی مت!''

اسی لمحے البس کو للّی کی جھلک دکھائی دی جو دروازے کی چوکھٹ سے کچھ پرے کھڑی تھی اور اس نے شوخ رنگ کی جیکٹ پہن رکھی تھی جس کے کندھوں پر سفید رنگ کے پریوں جیسے دو پنکھ لہرا رہے تھے۔

''ممی! یہ مجھے بے حد پسند ہیں!'' للّی معصومیت سے بولی۔ ''دیکھو نا! یہ کتنے پیارے پھڑ پھڑا رہے ہیں، میں بالکل پری لگ رہی ہوں......''

اسی لمحے البس کو اپنے دروازے پر کسی کے قدموں کی آہٹ سنائی دی۔ وہ ہیری تھا جو اچانک وہاں آ گیا تھا۔ اس نے کمرے کے دروازے پر ہلکی سی دستک دی اور کواڑ کھول کر اندر دیکھا۔ البس بدستور اپنے بستر پر بیٹھا ہوا تھا۔ جینی نے چونک کر ہیری کی طرف دیکھا جو اب جیمس کے کمرے سے نکل رہی تھی۔ ہیری کے ہاتھوں میں کچھ دبا ہوا تھا۔

''کیسے ہو؟'' ہیری نے مشفقانہ انداز میں کہا۔

البس نے جواب دینے کی زحمت گوارا نہیں کی تھی۔

''میں تمہیں ہوگورٹس روانگی سے پہلے تحفہ دینا چاہتا ہوں......ایک عمدہ تحفہ......ابھی ابھی تمہارے ماموں رون نے یہ بھیجا ہے۔'' ہیری نے دروازے کی دہلیز پر کھڑے کہا۔

''ٹھیک ہے!'' البس نے تحفہ کی طرف دیکھا اور کندھے اچکا کر کہا۔ ''ایک عشقیال کی بوتل......اچھا ہے!''

جینی دھیمے قدموں سے چلتی ہوئی پاس آ گئی تھی۔ ہیری نے اسے دیکھا تو مسکرایا۔

''میرا خیال ہے کہ وہ مذاق کر رہا ہے۔'' ہیری نے جلدی سے کہا۔ ''مجھے معلوم نہیں تھا کہ اس نے للّی کو ایک گوز مارنے والا بونا دیا ہے، جیمس کو ایک مزاحیہ کنگھی، جس کی وجہ سے اس کے تمام بال گلابی ہو گئے ہیں۔ بہرحال، رون...... رون ہی ہے، تم تو اسے جانتے ہی ہو......''

ہیری نے آگے بڑھ کر عشقیال کی بوتل البس کے بستر کے قریب میز پر رکھ دی۔

''اور یہ میری طرف سے......'' ہیری نے ایک کمبل کا ننھا پیکٹ اس کی طرف بڑھایا دیا۔ جینی نے ہیری کو کوشش کرتے ہوئے دیکھا تو اس نے وہاں سے نکل جانا زیادہ بہتر سمجھا اور خاموشی سے دروازے سے دور ہٹ گئی۔

''ایک پرانا کمبل......!'' البس نے کمبل کی طرف ناپسندیدگی سے دیکھا اور منہ بسور کر کہا۔

''ہاں! ایک پرانا کمبل!'' ہیری نے گہری سانس لے کر آہستگی سے کہا۔ ''میں نے اس بارے میں کافی غور کیا کہ

اس سال میں اپنے بچوں کو کیا دوں؟......جیمس، وہ ایک عرصے سے غیبی چوغے کیلئے ضد کر رہا تھا تو میں نے اس سال اسے وہ دے دیا۔ جہاں تک للّی کا معاملہ ہے، تو میں یہ بات اچھی طرح جانتا ہوں کہ وہ پنکھ سے خاص رغبت رکھتی ہے......مگر تمہاری پسند میں شاید نہیں جانتا......تم اب چودہ سال کے ہو چکے ہو البس! میں تمہیں کچھ الگ اور خاص چیز دینا چاہتا ہوں۔ بالکل الگ اور انوکھی...... جو میرے لئے بھی خاص معنی رکھتی ہو۔ یہ میری ماں کی آخری اور اکلوتی نشانی ہے۔صرف واحد چیز جو مجھ تک پہنچی ہے۔ جب مجھے ڈرسلی خاندان کے حوالے کیا گیا تھا تو اسی کمبل میں لپیٹ کر ان کے گھر پہنچایا گیا تھا۔ جب تمہاری خالہ دادی پتونیہ کا انتقال ہوا تو مجھے لگا کہ میں اسے ہمیشہ کیلئے کھو چکا ہوں۔مگر اتفاق سے تمہارے انکل ڈڈلی کو پتونیہ آنٹی کے محفوظ اور پوشیدہ سامان میں سے یہ مل گیا تو اس نے خاص مہربانی کرتے ہوئے اسے مجھے بھیج دیا اور تب سے ہی یہ میرے پاس ہے۔ جب بھی مجھے خوش قسمتی کی ضرورت ہوتی ہے تو میں بس اسے اپنے ہاتھوں میں تھام لیتا ہوں اور میری مشکل کٹ جاتی ہے۔ مجھے محسوس ہوا کہ اگر یہ تمہیں دے دیا جائے تو......''

''آپ چاہتے ہو کہ میں بھی اسے تھام لوں!'' البس نے لاپروائی سے کہا۔''چلو ٹھیک ہے، امید کرتا ہوں کہ اس سے میری بھی قسمت بدل جائے گی کیونکہ خوش قسمتی کی تو مجھے بے حد ضرورت رہتی ہے......''

البس نے ہاتھ بڑھا کر پرانے کمبل کو چھوا اور پھر اپنا ہاتھ پیچھے کھینچ لیا۔

''مگر مجھے لگتا ہے کہ اسے آپ کے پاس ہی رہنا چاہئے......''

''مجھے لگا تھا...... میں تسلیم کرتا ہوں کہ پتونیہ آنٹی یہی چاہتی تھیں کہ یہ مجھے ہی ملے، اسی لئے انہوں نے اسے سنبھال کر محفوظ رکھا تھا۔اور اب میں یہ چاہتا ہوں کہ تم اسے میری خاطر رکھو۔ میں یقینی طور پر تو نہیں کہہ سکتا ہے کہ تمہاری دادی بھی ایسا ہی چاہتیں مگر مجھے اندازہ ہے کہ اگر وہ آج ہوتیں تو شاید اسے تمہیں دینا پسند کرتیں اور خواہش کرتیں کہ تم اسے رکھ لو۔ممکن ہے کہ جب تم واپس لوٹو تو میں تمہیں ڈھونڈ سکوں......ہیلووئین کی شام کو......اور یہ وہی شام تھی جب ان کی موت واقع ہوئی تھی......اور یہ ہم دونوں کیلئے اچھا ہی رہے گا......''

''دیکھئے! مجھے اپنے سکول کے صندوق میں ابھی کافی کچھ رکھنا باقی ہے اور میں جانتا ہوں کہ یقیناً آپ کے پاس بھی محکمے کا ڈھیر سارا کام موجود ہوگا، اس لئے......'' البس نے کہنا چاہا۔

''البس! میں چاہتا ہوں کہ تم یہ کمبل رکھ لو......!'' ھیری نے اس کی بات سنی ان سنی کرتے ہوئے کہا۔

’’اور میں اس کا کیا کروں؟‘‘ البس نے چڑتے ہوئے کہا۔’’پریوں کے پنکھ رکھنے کی بات سمجھ میں آتی ہے، اور غیبی چوغہ بھی...... ہاں غیبی چوغے کی افادیت سے کچھ انکار نہیں کیا جا سکتا...... سچی بات ہے مگر ایک پرانے کمبل کا......‘‘

البس کے جملے ہیری کے دل پر نشتر کی طرح گھاؤ لگا رہے تھے۔ اس نے مایوسی کے عالم میں اپنے بیٹے کی طرف دیکھا جو لاپروائی کے عالم میں اس سے دور جا رہا تھا۔

’’کیا تمہیں میری مدد کی ضرورت ہے؟‘‘ ہیری نے ایک بار پھر کوشش کرتے ہوئے کہا۔’’میں ہمیشہ سامان کی پیکنگ کرنا پسند کیا کرتا تھا۔ اس کا مطلب ہمیشہ یہی ہوتا تھا کہ میں پرائیویٹ ڈرائیو سے نجات پا کر واپس ہوگورٹس جا رہا ہوں...... ایک ایسی جگہ جس سے میں ہمیشہ محبت کیا کرتا تھا...... خیر! میں جانتا ہوں کہ وہ جگہ تمہیں زیادہ پسند نہیں ہے......‘‘

’’وہ یقیناً آپ کیلئے معنی رکھتی ہوگی!‘‘ البس نے ناگوار لہجے میں کہا۔’’میں جانتا ہوں کہ وہ آپ کیلئے دنیا سے سب سے پرسکون اور اکلوتی پناہ گاہ تھی، خاص طور پر ایک یتیم بچے کیلئے خوشگوار پناہ گاہ، جسے اس کے انکل، آنٹی اور ان کے شرارتی بچے سے سانس لینا تک محال کر رکھا تھا......‘‘

’’البس! براہ مہربانی ہم اس موضوع کو چھوڑ......‘‘ ہیری نے جلدی سے اسے ٹوکنا چاہا مگر البس نے شاید خاموش نہ رہنے کی قسم کھالی تھی، وہ بدستور بولتا چلا گیا۔

’’اس نے اپنے کزن ڈڈلی کو مجروح ہونے بچایا، اس نے ہوگورٹس کی جنگ جیت کر اسے محفوظ کر دیا، میں ایسی بہت ساری باتیں جانتا ہوں ڈیڈ! یہ سب بکواس اور لغو کہانیاں ہیں جو ہر طرف مشہور ہیں......‘‘

ہیری کے دماغ میں جھنجھناہٹ ہو رہی تھی مگر وہ خود کو پرسکون رکھنے کی پوری کوشش کر رہا تھا۔

’’البس! چالاکی دکھانے کی کوشش مت کرو۔ میں تمہارے جھانسے میں نہیں آؤں گا۔‘‘

’’ایک یتیم بچہ جس نے جادونگری کو بچالیا......‘‘ البس نے ذرا بھی رُکنے کی کوشش نہیں کی اور وہ مسلسل بولتا چلا گیا۔

’’تو کیا اب میں آپ سے یہ کہوں کہ میں تمام جادونگری کی جانب سے آپ کی مہربانی پر مشکور ہوں کہ آپ نے مہم جوئی کے کارنامے انجام دیئے اور ہمیں آپ کے سامنے گھٹنے ٹیک لینا چاہیئے اور اپنے سروں کو خم کر کے آپ کی عظمت کو سلام پیش کرنا چاہیئے، ہے نا؟‘‘

''البس ! براہ کرم خاموش ہوجاؤ!'' ہیری نے خود پر ضبط کرتے ہوئے کہا۔''تم جانتے ہو کہ مجھے کبھی اپنے لئے ان سب چیزوں کی تمنا نہیں رہی ہے......''

''مگر اب بہت ہو چکا ہے، میری برداشت جواب دے چکی ہے۔'' البس غصے سے چلا کر بولا۔''یہ سب اس گھٹیا کمبل کے تحفے کی وجہ سے ہوا ہے......''

''گھٹیا کمبل...... یہ کیا بکواس ہے؟'' ہیری نے تعجب بھرے لہجے میں غرا کر کہا۔

''اور آپ کے خیال میں اور کیا وجہ ہو سکتی ہے؟'' البس نے غصے سے تلملاتے ہوئے کہا۔''کیا آپ کو ایسا لگتا ہے کہ میں یہ گھٹیا چیز پا کر آپ کے گلے لگوں گا اور پچکارتا ہوا کہوں گا کہ میں آپ سے بہت پیار کرتا ہوں......آپ نے یہ سوچ بھی کیسے لیا......کیسے؟''

ہیری کا ضبط اب ٹوٹ چکا تھا، اس کی خود کو پرسکون رکھنے کی سب کوششیں رائیگاں جاتی دکھائی دینے لگیں۔اس کا غصے ساتویں آسمان کی حدوں کو چھونے لگا تھا۔

''تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ یہ بات سن سن کر میرے کان پک چکے ہیں کہ تمہاری ہر ناخوشی کا ذمہ دار میں ہوں۔ تمہیں تو شکر ادا کرنا چاہئے کہ تمہارے سر پر باپ کا سایہ ہے، جس میں ہمیشہ محروم رہا ہوں......سمجھے!''

''اور آپ کو یہ محسوس ہوتا ہے کہ یہ بدقسمتی کی بات تھی، میں ایسا نہیں سمجھتا......''

''تم مجھے مرا ہوا دیکھنا چاہتے ہو؟'' ہیری نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''مجھے آپ کی موت سے کچھ غرض نہیں! میں تو بس یہ چاہتا کہ کاش آپ میرے باپ نہ ہوتے......بس!'' البس نے تنک کر جواب دیا۔

ہیری کا غصہ اب قابو سے باہر ہونے لگا۔''اور بہت سے مواقع ایسے بھی آئے، جب مجھے بھی یہی محسوس ہوا کہ کاش تم میرے بیٹے نہ ہوتے۔''

کمرے میں یکدم خاموشی چھا گئی۔البس نے اثبات میں سر ہلایا تو ہیری کا غصہ جھاگ کی مانند بیٹھ گیا۔اسے پشیمانی محسوس ہوئی کہ اس نے طیش کے عالم میں غلط بات کہہ دی تھی۔

''میرا وہ مطلب نہیں ہے......''

’’بالکل......آپ کا وہی مطلب تھا......‘‘ البس نے تنک کر جواب دیا۔

’’تم نے جان بوجھ کر مجھے یہ کہنے کیلئے مجبور کیا......‘‘

’’آپ کا وہی مطلب ہی تھا ڈیڈ! اور سچائی کی بات یہی ہے کہ میں بھی آپ کو کوئی الزام نہیں دے رہا ہوں......‘‘ البس نے تیز خند لہجے میں کہا۔

کمرے میں ایک دل دہلا دینے والا سناٹا چھا گیا۔

’’مجھے لگتا ہے کہ اب آپ کو یہاں سے چلے جانا چاہئے......‘‘

’’البس! براہ کرم میری بات سمجھنے کی کوشش کرو۔‘‘ ہیری نے ایک بار پھر کوشش کی۔

البس ہیری کی موجودگی سے مزید چڑ گیا تھا۔ اس نے اپنی نفرت کا اظہار کرتے ہوئے لپٹے ہوئے کمبل کو اُٹھا کر ایک طرف اچھال دیا۔ جو اتفاق سے لہراتا ہوا رون کی دی ہوئی عشقیال کی بوتل سے جا ٹکرایا اور بوتل کا سیال بہہ کر کمبل پر پھیل گیا۔ اگلے ہی لمحے وہاں دھوئیں کا سیاہ بادل اُٹھتا ہوا دکھائی دینے لگا۔

’’لیں دیکھ لیجئے......اب نہ تو میرے لئے قسمت باقی رہی اور نہ ہی محبت......‘‘ البس ہنکار بھرتا ہوا بولا اور تیزی سے کمرے سے باہر نکل گیا۔ ہیری نے اس کے پیچھے لپکنے کی کوشش کی۔

’’البس......البس! براہ کرم میری بات تو سنو......‘‘

☆☆☆☆

منظر 8

# جزیرے کا جھونپڑا......ایک خواب

ایک زوردار گرج سنائی دی، یوں لگا جیسے پانی کی زوردار موج نے سنگلاخ چٹان پر اپنا سر پٹخا۔ پانی کی چھپاکے کا تیز شور ہوا۔ باہر بارش ہو رہی تھی اور طوفانی موسم برپا تھا۔ سمندر کے بیچوں بیچ ایک چھوٹے سے پتھریلے جزیرے پر سمندر کا بپھرا ہوا پانی چاروں طرف سے سرتوڑ حملہ کر رہا تھا جیسے وہ اسے نگل جانے کے درپے ہو۔ ویران جزیرے کے بیچوں بیچ ایک لکڑی کا چھوٹا سا جھونپڑا موسم کی شدت سے لرزتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ وہ جھونپڑا ویران نہیں تھا بلکہ اس میں کچھ لوگ پناہ لئے ہوئے تھے۔ ان میں ڈرسلی خاندان کے لوگ یعنی ڈڈلی، پٹونیہ آنٹی اور ورنن انکل شامل تھے، ان کے ساتھ ہی ایک چھوٹا بچہ بھی تھا جس کے بال بکھرے ہوئے اور چہرے پر عینک لگی ہوئی تھی، وہ ہیری تھا......

''ممی! مجھے یہ جگہ پسند نہیں ہے......'' بھاری جسم والا ڈڈلی ڈرسلی ناپسندیدگی سے چیخا۔

''مجھے معلوم ہے پیارے بیٹے!'' پٹونیہ آنٹی نے ناک سکوڑتے ہوئے کہا۔ ''یہ ہماری غلطی ہے کہ ہم نے اس جگہ کو پناہ لینے کیلئے منتخب کیا......ورنن!......میری بات سنو ورنن! دُنیا میں کوئی ایسی جگہ نہیں ہے جہاں ہم ان لوگوں سے چھپ سکیں۔ میں دعویٰ سے کہہ سکتی ہوں کہ یہ لائٹ ہاؤس بھی ہمیں ان سے پوشیدہ نہیں رکھ سکتا ہے......''

ٹھیک اسی لمحے ایک اور لہر چٹانوں سے ٹکرائی اور کان پھاڑ شور برپا ہو گیا۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے وہ اس ویران جزیرے پر تنہا نہیں تھے، کوئی اور بھی تھا جو باہر موجود تھا۔ اس کیفیت کو محسوس کرتے ہوئے ڈرسلی خاندان کے چہرے فق پڑ گئے۔

''صبر کرو......صبر و کرو پٹونیہ! وہ جو کوئی بھی ہے، وہ اندر نہیں آ سکتا......'' ورنن انکل نے کانپتی ہوئی آواز میں کہا۔

''ورنن! ہم نحوست کا شکار ہو چکے ہیں۔ یہ لڑکا منحوس ہے...... میں دعویٰ سے کہہ سکتی ہوں کہ یہ سب اسی کی وجہ سے

ہو رہا ہے......'' پٹونیہ آنٹی کے چہرے پر گھبراہٹ اور دہشت چھائی ہوئی تھی اور وہ ھیری کی طرف اشارہ کر کے اسے کوسنے لگی۔ ''یہ سب اسی کا کیا دھرا ہے، میرا منہ کیا دیکھ رہے ہو، چلو اپنی جگہ پر واپس جاؤ......'' پٹونیہ آنٹی نے ھیری کو ڈانٹ پلائی۔

ننھا ھیری روہانسا ہو کر دور چلا گیا، اسے سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ آخر یہ سب کیا ہو رہا تھا؟

دونوں بچے اپنے اپنے بستر پر لیٹ گئے تھے۔ کچھ ہی دیر میں اس طوفانی موسم میں ڈڈلی کے خراٹوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ ھیری لیٹا تو ضرور تھا مگر اسے نیند بالکل نہیں آ رہی تھی کیونکہ وہ ابھی تک کشمکش کا شکار تھا کہ بالآخر یہ سب کیا ہو رہا تھا؟ اچانک وہ اپنی جگہ سے اچھل پڑا کیونکہ دھماکے جیسی آواز گونجی تھی، یہ ویسی نہیں تھی جیسے سمندری لہروں کے چٹانوں سے ٹکرانے سے پیدا ہو رہی تھی بلکہ یہ زوردار دستک جیسی تھی جیسے کوئی لائٹ ہاؤس کا دروازہ پیٹ رہا ہو۔

اسی لمحے ایک بار پھر زوردار آواز گونجی۔ پورا جھونپڑا لرز اُٹھا۔ یوں لگا جیسے کسی طاقتور ہتھوڑے نے جھونپڑے پر ضرب لگائی گئی ہو۔ ھیری اپنی جگہ پر سہم کر دبک گیا اور خوفزدہ نگاہوں سے دروازے کی طرف دیکھنے لگا۔ کوئی باہر موجود تھا اور اندر آنے کیلئے بری طرح دروازہ کھٹکھٹا رہا تھا۔ اس ویران جزیرے پر کوئی اور بھی موجود تھا...... یہ خیال ہی دل دہلا دینے والا تھا۔ ایک بار پھر دروازے پر دھماکے دار آواز گونجی تو سویا ہوا ڈڈلی ہڑبڑا کر اُٹھ بیٹھا اور ہکا بکا انداز میں ادھر ادھر دیکھنے لگا۔

''بم کس نے پھاڑا......؟'' ڈڈلی نے کچھ نہ سمجھتے ہوئے چیخا۔

اسی لمحے ورنن انکل سیڑھیوں پر پھسلتے ہوئے نیچے آئے اور ان کے ہاتھ میں رائفل دبی ہوئی تھی اور وہ متوحش نظروں سے دروازے کی طرف دیکھ رہے تھے۔

''باہر کون ہے؟......میں تمہیں خبردار کرتا ہوں کہ میں مسلح ہوں اور......''

اس سے پہلے کہ ورنن انکل کی بات پوری ہوتی۔ ایک زوردار دھماکہ ہوا اور پورا جھونپڑا اہل کر رہ گیا۔ لکڑی کا بھاری بھرکم دروازہ اپنے قبضوں سے اکھڑ کر زمین بوس ہو چکا تھا تھا اور ہوا کے تیز جھونکے موقع پا کر اندر گھسنے لگے۔ باہر تیز بارش ہو رہی تھی اور بجلی چمک رہی تھی۔ بجلی تیز چمک میں انہیں دروازے پر ایک دیوہیکل سایہ دکھائی دیا جس کا سر دروازے کی اونچائی سے بھی نکلا ہوا تھا۔ وہ ہیگرڈ تھا جو دروازہ ٹوٹنے پر سر جھکا کر اور کسی قدر سمٹ کر اندر داخل ہو گیا تھا۔

اس نے اپنی بھونرے جیسی آنکھوں سے ان سب کو گھور کر دیکھا۔ وہ عام انسان کی بہ نسبت کچھ زیادہ ہی چوڑا اور اونچا تھا۔ ورنن انکل اس کے سامنے کسی چھوٹی بھیڑ جیسے دکھائی دے رہے تھے۔

''کوئی ایک کپ چائے پلائے گا...... یہ سفر آسان نہیں تھا!...... یہاں پہنچنے کیلئے کافی پاپڑ بیلنا پڑے۔'' ہیگرڈ نے بھاری بھرکم آواز میں بھدے انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

اس نے دروازے کی طرف دیکھا جو زمین پر گرا تھا، وہ جھکا اور اس نے بھاری بھرکم دروازے کو یوں اُٹھالیا جیسے وہ کاغذ کا بنا ہو۔ دروازے کو واپس بند کرتے ہی باہر سے آنے والا شور یکا یک تھم سا گیا۔ وہ جب روشنی میں آیا تو سب لوگوں نے اس کا حلیہ دیکھا جو خاصا ڈراؤنا تھا۔ کھچڑی جیسے بال اور بے ہنگم انداز میں بکھری ہوئی ڈاڑھی، جس میں سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ چھت سے چھوتا ہوا سر اور عجیب سا بالوں والا کوٹ۔ وہ پہاڑی علاقے کے دیو جیسا دکھائی دیتا تھا۔ ڈرسلی خاندان کے لوگ اسے دیکھ کر سہم گئے تھے۔ کوئی بھی بولنے کی جرأت تک نہیں کر پا رہا تھا۔

''یہ کون ہے، دیکھو تو سہی......'' ڈڈلی نے کانپتی ہوئی آواز میں کہا۔

''پیچھے ہٹو...... پیچھے ہٹو!'' ورنن انکل نے دہشت زدہ عالم میں غصیلی آواز میں کہا۔ ''پٹونیہ تم میرے پیچھے آجاؤ اور ڈڈلی تم بھی ادھر میرے پاس آجاؤ...... میں ذرا اس ڈرانے والی بلا سے نبٹ لوں۔''

''ڈرانے والی بلا؟......'' ہیگرڈ نے متحیر نظروں سے ورنن کی طرف دیکھا جو اپنی رائفل کو اس کی طرف سیدھا کر رہا تھا مگر اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔ ہیگرڈ اس کی طرف بڑھا اور اس نے اپنا بھاری بھرکم ہاتھ بڑھا کر اس کی رائفل کی نال کو پکڑ لیا اور اگلے ہی لمحے لوہے کی نال ٹوٹ کر زمین پر جا گری۔ ''عرصہ ہوا ایسی چیز کو دیکھے ہوئے...... بڑا ناقص ہتھیار خریدا تم نے......''

ورنن انکل کے ہاتھ کانپنے لگے اور رائفل کا دستہ چھوٹ کر زمین پر جا گرا۔ دھڑام کی آواز سے ڈرسلی خاندان کے لوگ اچھل پڑے اور ایک دوسرے کے پہلو میں دبک گئے۔ ہیگرڈ مڑا اور اس نے اس کمزور بچے کی طرف دیکھا جو عینک لگائے اسے حیرت سے دیکھ رہا تھا۔

''اوہ یہ رہا ہمارا ہیری پوٹر......'' ہیگرڈ نے چہکتے ہوئے کہا۔

''مگر آپ کون ہیں؟'' ننھے ہیری نے معصومیت سے پوچھا۔

''ہم نے تمہیں تب سے نہیں دیکھا جب تم شیر خوار بچے تھے۔ اوہ تم تو اب اپنے ڈیڈی کی طرح دکھائی دیتے ہو اور تمہاری آنکھیں بالکل اپنی ممی جیسی ہیں......'' ہیگرڈ خوشی سے بولا۔

''کیا تم میرے ماں باپ کو جانتے ہو؟'' ہیری نے حیرانگی سے پوچھا کیونکہ اسے آج تک کوئی ایسا نہیں ملا تھا جو اس کے ماں باپ کے بارے میں کوئی بات کرتا۔ ناشناسائی کی اوٹ ہٹ چکی تھی اور ہیری کے دل و دماغ میں کسی قسم کا خوف باقی نہ رہا تھا۔

اسی لمحے ورنن انکل کے حلق سے کھڑ کھڑاتی ہوئی غراہٹ نکلی جو ناگواری کی علامت تھی۔

''سفر کے چکر میں تو میں بھول ہی گیا ہوں...... آج تمہاری سالگرہ ہے، ہے نا؟'' ہیگرڈ نے جلدی سے کہا۔

''سالگرہ مبارک ہو ہیری! اوہ میں تمہارے لئے کچھ لایا تھا، معاف کرنا شائد میں اس پر بیٹھ نہ گیا ہوں۔'' ہیگرڈ نے فوراً اپنے بھاری بھرکم کوٹ میں ہاتھ ڈالا اور ایک چھوٹا سا پچکا ہوا ڈبہ برآمد کیا۔ ''مجھے لگتا ہے کہ اس کا ذائقہ مزیدار ہی ہوگا۔''

اس نے گتے کے ڈبے کا ڈھکن کھولا اور اسے ہیری کی طرف بڑھا دیا۔ وہ ایک چاکلیٹ کیک تھا جس کے وسط میں سفید بالائی سے بڑے حروف میں 'سالگرہ مبارک ہیری' کے الفاظ لکھے ہوئے تھے۔

''شکریہ!...... مگر تم نے ابھی تک یہ بتایا نہیں کہ تم کون ہو؟'' ہیری نے اس کے ہاتھ سے کیک لیتے ہوئے پوچھا۔

''اوہ معاف کرنا! مجھے پہلے ہی اپنا تعارف کروا دینا چاہئے تھا۔'' ہیگرڈ نے جھینپے ہوئے انداز میں کہا۔ ''میں روبیس ہیگرڈ ہوں، ہوگورٹس کے میدانوں اور چابیوں کا چوکیدار!'' ہیگرڈ نے ادھر ادھر نگاہ دوڑائی اور دوبارہ بولا۔ ''اب چائے کا کیا کیا جائے؟ اتنے طوفانی موسم کے سفر کے بعد تو کڑک دار چائے تو ضروری ہو جاتی ہے، ہے نا؟...... اگر تمہارے پاس اس سے اچھی کوئی چیز ہو تو ہم اس کیلئے منع نہیں کریں گے۔''

''یہ ہوگس وئیر کیا چیز ہے؟'' ہیری نے معصومیت سے پوچھا۔

''ہوگورٹس!...... تم ویسے تو ہوگورٹس کے بارے میں سب کچھ جانتے ہی ہو گے۔'' ہیگرڈ نے فوراً تصحیح کی۔ ہیری نے اس کی بات کا کچھ جواب نہیں دیا بلکہ گومگوئی کے عالم میں خاموش کھڑا رہا تو ہیگرڈ دوبارہ بولا۔ ''کیا تم ہوگورٹس کے بارے میں کچھ نہیں جانتے؟ اوہ ہمیں معلوم ہونا چاہئے تھا......''

''معاف کیجئے! میں کچھ سمجھا نہیں......'' ہیری نے اٹکتے ہوئے کہا۔

''معاف کیجئے!'' ہیگر ڈ چونک کر بولا۔ ''تمہیں معافی مانگنے کی کوئی ضرورت نہیں بلکہ اس کی ضرورت تو ان لوگوں کو ہے......'' ہیگر ڈ نے کینہ توز نگاہوں سے ڈرسلی خاندان کے لوگوں کی طرف دیکھا جو ابھی تک ایک دوسرے کے پیچھے دبکا کھڑا تھا۔ ''ہمیں یہ بات تو معلوم ہی تھی کہ تمہیں ہوگورٹس کے خطوط نہیں مل پا رہے ہیں مگر اس بات کا قطعی اندازہ نہیں تھا کہ تم ہوگورٹس کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتے ہو!...... ہوگورٹس، ایک ایسی جگہ ہے، کیا تم نے یہ کبھی نہیں سوچا کہ تمہارے ممی پاپا نے یہ سب کہاں سے سیکھا تھا؟''

''کک...... کیا سیکھا تھا؟'' ہیری نے چونک کر حیرانگی سے پوچھا۔

ہیگر ڈ کا چہرہ پھیل گیا تھا یوں لگتا تھا جیسے اسے گہرا صدمہ پہنچا ہو۔ اس نے اپنی گردن گھمائی اور ورنن انکل کی طرف خونخوار نظروں سے دیکھا۔ ''اس کا کیا مطلب ہے؟...... یہ لڑکا...... یہ لڑکا، کچھ بھی نہیں جانتا...... کسی بھی چیز کے بارے میں...... کچھ بھی نہیں!'' ہیگر ڈ نے لفظ چباتے ہوئے کہا۔

''میں تمہیں خبردار کرتا ہوں اجنبی!'' ورنن انکل نے گرج کر کہا۔ ''اپنا منہ بند رکھو! اور اسے کچھ بھی بتانے کی کوشش بھی مت کرنا......''

''یہ مجھے کیا بتانا چاہتا ہے؟'' ننھے ہیری نے ورنن انکل کی طرف دیکھ کو پوچھا۔

ہیگر ڈ نے صدمے کی کیفیت میں ورنن انکل کی طرف دیکھا اور پھر ہیری کے معصوم چہرے کی طرف۔ ورنن انکل کا پھولے ہوئے گال اسے منع کرنے کی ناکام کوشش کر رہے تھے۔

''ہیری!...... تم ایک جادوگر ہو!'' ہیگر ڈ نے کہا۔ ''بالکل یہ صحیح وقت ہے کہ تم جان لو کہ تم اس وقت سے ہماری دُنیا میں بے حد مشہور ہو جب تم شیر خوار تھے۔''

ہیگر ڈ کی آواز دور سے آتی ہوئی محسوس ہونے لگی جیسے کوئی نادیدہ طاقت ہیری کو اس جزیرے سے نکال کر کہیں دور لے جا رہی تھی، ہر طرف عجیب سا گہرا اندھیرا اپھیل گیا۔ خنکی کا احساس بڑھنے لگا۔ ہیری کے رونگٹے کھڑے ہونے لگے اور پھر ایک ایسی آواز اندھیرے کو چیرتی ہوئی اس کی سماعت سے ٹکرائی جس سے اس کی کپکپی چھوٹ گئی۔ سانپ کی سی پھنکارنے والی آواز، جسے ہیری کی سماعت نے لمحہ بھر میں پہچان لیا تھا۔ وہ سرد اور زہر بجھی آواز پکار رہی تھی...... والڈی مورٹ کی آواز...... اسے پکار رہی تھی...... ''ہیری ی ی پوٹر......''

منظر 9

# پوٹر ہاؤس کی خوابگاہ

اچانک ہیری کی آنکھ کھل گئی اور وہ گھبرا کر بستر پر اُٹھ بیٹھا۔اس کا دل تیز تیز دھڑک رہا تھا،اس نے لمحہ بھر کیلئے اپنے اردگرد دیکھا۔وہ اپنے بستر پر ہی تھا اور پہلو میں جینی سو رہی تھی۔تو وہ خواب دیکھ رہا تھا،اس نے سوچا۔سمندری جزیرے کا خواب جسے وہ جانے کب کا فراموش کر چکا تھا۔یہ خواب تو سہانا ہونا چاہئے تھا پھر اس کا دل کیوں دھڑک رہا ہے؟اس نے خود سے سوال کیا۔پھر اس کی یادداشت میں پھنکارسی آواز عود کر آئی۔والڈی مورٹ کی ندا......ایک اور نئی بات رونما ہوئی جس نے ہیری کو پسینے میں نہلا دیا۔اس کے ماتھے پر موجود کڑکتی ہوئی بجلی جیسے زخم کے نشان میں شدید ٹیس اُٹھی تھی جو والڈی مورٹ کی موت کے بعد ایک عرصے سے معدوم ہو چکی تھی۔

یہ درد اس وقت ہوا کرتی تھی جب والڈی مورٹ زندہ تھا تو کیا اب......؟ ہیری اس سے آگے کچھ سوچ نہیں پایا کیونکہ اسی لمحے جینی کی آواز اس کی سماعت سے ٹکرائی جو جانے کب بیدار ہو گئی تھی۔

’’ہیری! تم ٹھیک تو ہو......؟‘‘ جینی نے پریشانی سے پوچھا۔

’’اوہ! سب ٹھیک ہے، کچھ نہیں ہوا......تم اطمینان سے سو جاؤ!‘‘ ہیری نے اسے تسلی دی۔

جینی اس کی بات پر مطمئن نہیں ہوئی اور اس نے اپنی چھڑی اُٹھا کر کہا۔’’اجالا ہو......‘‘

کمرے میں ہلکی سی روشنی پھیل گئی۔جینی نے غور سے ہیری کے چہرے کی طرف دیکھا جو پوری طرح پسینے سے بھیگا ہوا تھا۔

’’کیا تم نے کوئی ڈراؤنا خواب دیکھا؟‘‘

’’اوہ ہاں!‘‘ ہیری نے دھیمے لہجے میں کہا۔

''کس قسم کا خواب تھا......؟'' جینی نے چونک کر پوچھا۔

''شاید ڈرسلی خاندان کے بارے میں......'' ہیری اپنے ماتھے سے پسینہ پونچھتا ہوا بولا۔''پہلے تو سب کچھ ٹھیک ہی رہا مگر بعد میں یہ کچھ اور ہی بن گیا......''

جینی نے انتظار کیا کہ ہیری اسے مزید کچھ بتائے گا مگر ہیری خاموش ہو گیا تھا۔ کچھ دیر تک خاموشی چھائی رہی۔ جینی کے چہرے پر تفکرات کے سائے لرز رہے تھے۔

''میرا خیال ہے کہ تمہیں سونے کیلئے دوا لینے کی ضرورت ہے؟'' اس نے کہا۔''اس سے خواب بھی نہیں آئیں گے اور پر سکون نیند بھی آ جائے گی......''

''نہیں! اس کی ضرورت نہیں! چلو روشنی بجھا دو......ہم سو جاتے ہیں۔''

جینی نے غور سے اس کے چہرے کی طرف دیکھا اور بولی۔''تم مجھے کچھ ٹھیک نہیں لگ رہے ہو ہیری!''

ہیری نے کوئی جواب نہیں دیا اور رومال سے اپنے چہرے کو صاف کرنے لگا۔

''میں جانتی ہوں کہ یہ آسان نہیں رہا ہو گا......آموس ڈیگوری کے ساتھ ایک تکلیف دہ ملاقات......'' جینی نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔

''سب سے زیادہ اذیت ناک بات تو یہ ہے کہ وہ حق پر ہے جینی!'' ہیری نے تلخی سے کہا۔''اس سچائی کو کبھی نہیں جھٹلایا جا سکتا کہ اس نے میری وجہ سے اپنا بیٹا کھو دیا جو ہم دونوں کیلئے ایک سنگین صدمہ رہا ہے......''

''ہیری!'' جینی نے احتجاج کرتے ہوئے کہا۔''تم خود کو الزام دے کر ہمیشہ اپنے ساتھ ناانصافی کرتے ہو......''

''اور ایسا اور کچھ بھی نہیں ہے جو میں کہہ سکوں!'' ہیری نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔''میرے پاس اس حادثے کی صفائی دینے کیلئے کچھ بھی نہیں باقی نہیں، سب سے بری بات یہ ہے کہ میں اس بارے میں کچھ بھی نہیں کہہ سکتا، کچھ بھی نہیں کر سکتا، نہ دوسروں کو اور نہ ہی خود کو۔ ماسوائے اس کے کہ آسانی سے یہ کہہ کر دامن جھاڑ لوں کہ جو کچھ بھی ہوا تھا، وہ محض غلط تھا...... یقیناً!''

جینی کو اندازہ ہو گیا تھا کہ اس کا خیال غلط تھا، ہیری، آموس ڈیگوری کی وجہ سے اتنا مضطرب نہیں تھا بلکہ بات کچھ اور تھی......

''تو پھر تمہیں کس بات کی پریشانی ہو رہی تھی......؟'' اس نے پوچھا۔ ''بچے کل صبح ہوگورٹس جا رہے ہیں اور اس سے پہلے رات کو یوں گھبراہٹ سے بیدار ہو جانا کوئی اچھا شگون نہیں ہے، ہیری!......اسے کمبل دینے کی کوشش اچھی تھی۔''

''مگر یہ پوری طرح سے ٹھیک نہیں ہو پایا......میں نے بیچ میں غلط بات کہہ دی تھی جینی!'' ہیری نے گہری آہ بھر کر کہا۔

''میں نے سن لیا تھا......'' جینی نے آہستگی سے جواب دیا۔

''اور اس کے باوجود......تم مجھ سے بات کر رہی ہو۔'' ہیری نے حیرت سے کہا۔

''ہاں! کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ صحیح وقت پر تم اس سے معافی مانگ لو گے، ہیری!'' جینی نے پرسکون لہجے میں جواب دیا۔ ''تم نے اسے جو کہا، اس کا وہ مطلب نہیں تھا جو تم کہنا چاہتے تھے۔ تم اسے سمجھا لو گے کیونکہ میں جانتی ہوں کہ تم سچائی کو پسند کرتے ہو اور اپنے ساتھ دیانتداری برتنا تمہاری فطرت ہے، ہیری! جہاں تک میں سوچتی ہوں، اسے بھی اسی چیز کی ضرورت ہے......''

''بات صرف اتنی ہے کہ میں یہ چاہتا ہوں کہ کاش وہ جیمس یا للّی جیسا ہو جاتا......'' ہیری نے تاسف بھرے لہجے میں کہا۔

''دیکھو! اتنی زیادہ سچائی بھی بتانا مناسب نہیں تھا۔'' جینی نے ذرا خشک لہجے میں کہا۔

''نہیں! تم نے غلط مطلب نکالا ہے، میں اسے بدلنا نہیں چاہتا ہوں کیونکہ میں اسے سمجھ سکتا ہوں ......اسے پوٹر گھرانے کی روایات سے کچھ الگ ڈگر پر چلنا پڑ رہا ہے......'' ہیری نے کہا۔

''میں جانتی ہوں کہ البس تھوڑا مختلف بچہ ہے۔'' جینی نے مسکرا کر کہا۔ ''یہ بات کسی حد تک اچھی ہی ہے کیونکہ وہ تمہیں صاف گوئی سے آگاہ کر دیتا ہے کہ کب کب تم اس کے باپ نہیں بلکہ ہیری پوٹر کی طرح اس سے بات کرتے ہو۔ وہ تمہارے اندر صرف اپنا باپ دیکھنا چاہتا ہے، کسی مشہور زمانہ ہیری پوٹر کو نہیں......''

''دیکھو! سچائی بڑی خوبصورت ہوتی ہے اور کسی حد تک کڑوی بھی، بسا اوقات یہ آدمی کو خوفناک کیفیت میں مبتلا کر دیتی ہے۔ اس لئے اس کا سامنا بڑے محتاط اور مدبرانہ انداز میں ہی کرنا عقل مندی کی نشانی ہے۔''

جینی نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

''ڈمبل ڈور نے ایسا کہا تھا'' ہیری نے جلدی سے کہا۔

''ایک چودہ سالہ بچے کو اتنا گہرا سبق پڑھانا تھوڑا عجیب نہیں لگتا۔'' جینی نے پوچھا۔

''اس وقت نہیں، جب اس بچے کو اس بات کا پتہ ہو کہ اسے ایک دن مرنا ہے، دنیا بچانے کیلئے!...... یہ بات مجھے ڈمبل ڈور نے کہی تھی۔'' ہیری نے مسکرا کر کہا۔

اسی لمحے ہیری کے ماتھے میں ایک بار پھر تیز ٹیس اُٹھی۔ ہیری نے پوری کوشش کی کہ وہ اپنے ہاتھ کو ماتھے کی طرف نہ لے جائے اور کوئی ایسا اشارہ نہ دے جس سے ماحول پر خوف طاری ہو جائے مگر وہ جینی سے اپنے چہرے کے متغیر پن کو چھپانے میں ناکام رہا۔ ہیری نے گہری سانس کھینچی اور خود کو پرسکون رکھنے کی کوشش کی۔

''ہیری! کچھ گڑبڑ ہو رہی ہے کیا؟'' جینی نے اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے پوچھا۔

''نہیں! میں ٹھیک ہوں...... میں سمجھ سکتا ہوں...... میں پوری کوشش کروں گا کہ وہ......''

''کیا تمہارے نشان میں درد اُٹھ رہی ہے......'' جینی نے یکا یک سوال کیا تو ہیری کا پورا جسم کپکپا سا گیا۔

''نہیں......نہیں! ایسی کوئی بات نہیں...... میں ٹھیک ہوں!'' ہیری نے جلدی سے صاف جھوٹ بول دیا۔ ''اب چھوڑو! چلو سو جاؤ، ہمیں صبح جلدی اُٹھنا ہے......''

''ہیری! سیدھی طرح بتاؤ......تمہارے نشان میں کب سے درد ہو رہا ہے؟'' جینی نے اس کی بات نظرانداز کرتے ہوئے پوچھا۔

ہیری نے ٹھنڈی سانس لی اور سر جھکا لیا۔ وہ جینی سے یہ بات زیادہ دیر تک چھپا نہیں سکتا تھا۔ اس نے آہستگی سے کہا۔ ''بائیس سال ہو چکے ہیں......''

☆☆☆☆

منظر 10

# ہوگورٹس ایکسپریس کا سفر

البس پوٹر تیز تیز قدم اُٹھائے ریل گاڑی کی راہداری میں چلا جا رہا تھا۔ وہ کسی گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا۔ وہ کسی کی آواز پر چونک کر ہوش میں آ گیا۔ وہ روز گرینجر تھی۔

''البس! میں تمہیں کتنی دیر سے ڈھونڈ رہی ہوں......''

''مجھے......مگر کیوں؟''

روز کا چہرہ متغیر سا ہو گیا۔ یوں لگتا تھا کہ جیسے اسے یہ فیصلہ کرنے میں دشواری ہو رہی ہو کہ وہ اپنی بات کو کس پیرایے میں بیان کرے؟

''البس!......'' روز نے کسی قدر توقف سے کہا۔ ''دیکھو! ہمارے چوتھے سال کی پڑھائی شروع ہونے والی ہے، ہم کچھ بڑے بھی ہو چکے ہیں، کیا تمہیں ایسا نہیں لگتا ہے کہ گذشتہ سالوں میں ہونے والی چیزوں کو فراموش کر کے ہم نئے سرے سے آغاز کر سکتے ہیں، دوستی کے تعلق کو پھر سے جوڑ کر ہم دوبارہ ساتھ ساتھ رہ سکتے ہیں......''

''دوستی......مگر ہم کبھی دوست نہیں رہے ہیں!'' البس نے فوراً خشک لہجے میں جواب دیا۔

''یہ بہت غلط بات ہے البس!'' روز نے تھوڑا مایوسی سے کہا۔ ''تم اچھی طرح جانتے ہو کہ تم میرے سب سے اچھے دوست تھے، جب میں محض چھ سال کی تھی......''

''یہ بہت پرانی بات ہے جو مجھے اب یاد نہیں!'' البس نے لاپروائی دوسری طرف دیکھتے ہوئے کہا اور اسے نظرانداز کر کے آگے کی طرف بڑھ گیا۔ مگر وہ زیادہ دور نہیں جا پایا کہ روز نے اس کی کلائی دبوچی اور اسے کھینچتی ہوئی ایک خالی کمپارٹمنٹ میں ساتھ لے کر گھس گئی۔

’’یہ کیا ہے......؟‘‘البس نے بگڑتے ہوئے کہا۔

’’یہاں اطمینان سے بیٹھواور میری بات سنو!‘‘ روز نے جھڑکتے ہوئے کہا۔’’کیا تم نے ان افواہوں کے بارے میں کچھ سنا ہے؟ محکمے نے پچھلے دنوں ایک زبردست چھاپہ مارا ہے۔جس میں تمہارے ڈیڈی نے بڑی بہادری کا مظاہرہ کیا تھا......‘‘

’’ایسا کیوں ہوتا ہے کہ تمہیں ایسی باتوں کوعلم ہو جاتا ہے جن کا مجھے نہیں ہو پاتا؟‘‘البس نے منہ بسور کر کہا۔

’’ایسا ہی ہوا تھا......‘‘ روز نے اس کی بات سنی ان سنی کرتے ہوئے کہا۔’’سنو! جادوگروں نے ایک شخص کے ہاں چھاپہ مارا تھا،اس کا نام تھیوڈور ناٹ بتایا جاتا ہے۔میرا خیال ہے کہ......وہاں پر کچھ جادوئی آمدورفت کی چیزوں کو بیکار کیا گیا ہےاور کچھ قوانین شکنی بھی کی گئی ہے......اوراورانہوں نے اس کے ہاں سے متعدد غیر قانونی سامان بھی برآمد کیا ہے......ایک غیر قانونی کایا پلٹ بھی ضبط کیا گیا ہے جواس وقت وزیر جادو کے قبضے میں جا چکا ہے......‘‘

البس اس کی بات سن کر سناٹے میں آ گیا تھا۔اس نے روز کی طرف تعجب سے دیکھا۔

’’ایک کایا پلٹ؟......کیا ڈیڈ کو ایک کایا پلٹ ملا؟‘‘

’’شش!‘‘ روز نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے اشارہ کیا۔’’آواز دھیمی رکھو...... مجھے معلوم ہے کہ ایسا ہی ہوا ہے، یہ بڑی راز کی بات ہے،کمال ہو گیا، ہے نا؟‘‘

’’کیا تمہیں پورا یقین ہے کہ یہ سچ ہے؟‘‘البس غیر یقینی لہجے میں بولا۔

’’یقیناً......‘‘روز نے فخریہ لہجے میں کہا۔

البس کو جیسے ہوش آ گیا تھا کہ وہ کہاں موجود تھا؟ وہ جلدی سے اُٹھ کھڑا ہوا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔’’اوہ مجھے اب اسکارپیئس کو ڈھونڈنا چاہئے......‘‘

’’البس......!‘‘

روز شاید اس کا پیچھا چھوڑنے کو تیار نہیں تھی، وہ اس کے پیچھے لپکی اور اس کا بازو پکڑنا چاہا۔

’’تمہیں یہ کس نے کہا ہے کہ تم مجھ سے بات کرسکتی ہو؟‘‘البس نے واپس مڑتے ہوئے غصے سے کہا اور اپنا بازو جھٹک دیا۔

روز نے مایوسی سے آہ بھری اور آہستگی سے بولی۔ ''ٹھیک ہے! تمہاری ممی نے میرے ڈیڈ کو الّو بھیج کر مطلع کیا تھا......البس! وہ تمہاری بارے میں خاصی فکرمند ہیں اور میں یہ سوچتی ہوں کہ شاید میں اپنے والدین کی پریشانی کو تھوڑا کم کرسکوں......!''

''اس کی ضرورت نہیں! تم مجھے اکیلا چھوڑ دو، روز......'' البس نے سختی سے کہا اور کمپارٹمنٹ سے باہر نکل گیا۔ روز اس کے پیچھا چھوڑنے کو تیار نہیں تھی۔ وہ البس کے تعاقب میں چلتی رہی، یہاں تک کہ البس کو ایک خالی کمپارٹمنٹ میں سکارپیئس تنہا بیٹھا ہوا دکھائی دیا۔ البس نے دروازہ کھولا اور اندر گھس گیا۔ روز نے ہمت نہیں ہاری بلکہ وہ بھی اس کے پیچھے کمپارٹمنٹ میں داخل ہوگئی۔ سکارپیئس نے پہلے البس کی طرف دیکھا اور پھر روز کی طرف۔ اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ رینگنے لگی۔

''کیسے ہو البس......؟ اوہ روز! تم کیسی ہو؟ یہ مہک کیسی اُٹھ رہی ہے؟''

''مہک؟......کیسی مہک؟'' روز نے ناک سکوڑ کر پوچھا۔

''نہیں! میرا مطلب ہے کہ تم سے اچھی ملی جلی مہک اُٹھ رہی ہے، تازہ پھولوں کی اور شاید تازہ روٹی کی بھی......'' اسکارپیئس نے تھوڑا شرماتے ہوئے کہا۔

''البس میں یہاں موجود ہوں! اگر تمہیں میری ضرورت ہو تو ضرور بتانا۔'' روز نے البس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور وہاں سے چلے جانا ہی مناسب سمجھا۔

''اوہ میرا مطلب ہے کہ تازہ روٹی...... بالکل پکتی ہوئی تازہ روٹی کی مہک......مگر کیا؟'' اسکارپیئس نے پریشان ہو کر البس کی طرف دیکھا۔ ''تازہ روٹی کی مہک میں کیا برائی ہے؟''

روز ہنکار بھر کر ان سے دور چلی گئی۔ وہ بڑبڑاتی ہوئی جارہی تھی۔

''تازہ روٹی کی مہک میں کیا برائی ہے؟''

اسکارپیئس نے گہری سانس لی اور جھولتے ہوئے دروازے کو دیکھا۔ اس کے چہرے پر امید کی کرنیں ابھی تک چمک رہی تھیں جیسے وہ یہ سوچ رہا ہو کہ شاید روز واپس آجائے گی۔

''تم کہاں گم ہوگئے تھے، میں کتنی دیر سے تمہیں تلاش کر رہا ہوں؟'' البس نے بگڑ کر کہا۔

''اور بالآخر تم نے مجھے ڈھونڈ ہی لیا......واہ واہ!'' اسکارپیئس نے ہنستے ہوئے کہا۔''ویسے تم تو جانتے ہی ہو کہ میں کبھی چھپنے کی کوشش نہیں کرتا ہوں، دوسرے خود ہی مجھے دیکھ کر دور بھاگ جاتے ہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ وہ مجھے دیکھ کر پھبتیاں کسنے سے کبھی نہیں رُکتے اور نہ ہی مجھے گھورنے سے...... یہاں تک کہ وہ میرے صندوق پر'والڈی مورٹ کا بیٹا' جیسے الفاظ لکھنے سے بھی باز نہیں آتے ہیں۔ مجھے خود کو ان کے ان حملوں سے بچنے کیلئے کچھ نہ کچھ تو کرنا ہی پڑتا ہے...... تمہیں تو معلوم ہی ہے کہ یہ سلسلہ سالوں سے چل رہا ہے اور شاید یہ کبھی رُکے گا بھی نہیں......لوگ مجھے سچ میں پسند نہیں کرتے ہیں......کیا وہ بھی نہیں؟''

البس تیزی سے اس کی طرف بڑھا اور اس نے اسکارپیئس کو کھینچ کر اپنے گلے سے لگا لیا۔ اس نے اسے اچھی طرح بھینچ ڈالا تھا۔ کچھ لمحے تک وہ دونوں یونہی کھڑے رہے اور پھر الگ ہو گئے۔ اسکارپیئس کے چہرے پر تعجب پھیلا ہوا تھا۔ وہ اسے عجیب سی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

''ٹھیک ہے! اچھا یہ بتاؤ......کیا ہم پہلے کبھی گلے ملے ہیں؟ کیا ہم گلے بھی ملتے ہیں؟''

وہ چند پلوں تک ایک دوسرے کی طرف عجیب سی نگاہوں سے دیکھتے رہے۔

''سنو! گزشتہ چوبیس گھنٹے میرے لئے بڑے عجیب واقع ہوئے!'' البس نے کہا۔

''خیریت! ایسا کیا ہو گیا ہے؟'' اسکارپیئس نے چونک کر پوچھا۔

''تفصیل تو میں تمہیں بعد میں بتاؤں گا......فی الوقت ہمیں ریل گاڑی سے باہر جانا ہوگا۔'' البس نے دوٹوک لہجے میں اسے کہا۔

اسی وقت ریل گاڑی کی سیٹی گونجی اور وہ آہستہ آہستہ رینگنے لگی۔ ہوگورٹس ایکسپریس پلیٹ فارم پونے دس کو چھوڑ کر اپنی منزل کی طرف چل پڑی تھی۔

''اوہ! میرا خیال ہے کہ اب دیر ہو گئی ہے، کیونکہ ریل گاڑی تو اب ہوگورٹس میں ہی جا کر رُکے گی۔'' اسکارپیئس نے بازو پھیلا کر نشست پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''تب تو ہمیں چلتی ہوئی ریل گاڑی سے ہی اترنا ہوگا۔'' البس نے کہا اور کھڑکی کے پاس پہنچ کر باہر کا منظر دیکھنے لگا۔ اسکارپیئس چونک کر اس کی طرف عجیب نظروں سے دیکھنے لگا۔

''آپ لوگوں کو کچھ چاہئے بیٹا؟'' دروازے کے قریب سے بوڑھی جادوگرنی کی کانپتی ہوئی آواز گونجی، جو مٹھائیوں کی ٹرالی دھکیلتی ہوئی وہاں پہنچ گئی تھی۔ البس نے پھرتی کے ساتھ کھڑکی کھولی اور سرعت سے اس سے باہر نکلنے کی کوشش کرنے لگا۔

''اوہ نہیں البس! یہ ایک چلتی ہوئی جادوئی ریل گاڑی ہے......'' اسکارپیئس سٹپٹا کر بولا۔

''کدو کی پیسٹری؟......کڑاہی کیک؟'' بوڑھی جادوگرنی کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

''البس سیورس پوٹر!'' اسکارپیئس سخت لہجے میں بولا۔ ''اپنی آنکھوں سے فریب کی پٹی اتار کر دیکھو۔ یہ کوئی کھیل تماشا نہیں ہے......''

البس پلٹ آیا اور اس نے اسکارپیئس کی طرف غور سے دیکھا۔

''پہلا سوال! کیا تم جادوئی سہ فریقی ٹورنامنٹ کے بارے میں کچھ جانتے ہو؟''

''آہا سوال!'' اسکارپیئس ماحول کی تبدیلی سے خوش ہو کر چہکتا ہوا بولا۔ ''تین سکولوں میں تین چمپئن منتخب کئے جاتے ہیں، انہیں تین دشوار مراحل طے کرنا ہوتے ہیں، آخر میں وہ ایک انعامی کپ تک پہنچتے ہیں جو جیت ہار کا فیصلہ کرتا ہے......مگر اس عجیب سوال کا ہمارے ساتھ کیسا تعلق؟''

''تم واقعی کتابی کیڑے نکلے!'' البس نے ہنس کر کہا۔ ''تمہیں سب کچھ معلوم ہوتا ہے۔''

''ہاں، میں ایسا ہی ہوں......'' اسکارپیئس تھوڑا منہ بنا کر بولا۔

''چلو پھر دوسرا سوال!'' البس نے کہا۔ ''بھلا یہ بتاؤ کہ گذشتہ اٹھائیس سالوں سے یہ سہ فریقی ٹورنامنٹ کیوں منعقد نہیں ہوتے ہیں؟''

''بات یہ ہے کہ آخری سہ فریقی ٹورنامنٹ میں، جس میں تمہارے ڈیڈی بھی شامل تھے، ایک اور لڑکا جس کا نام سیڈرک ڈیگوری تھا، وہ دونوں آخر میں کپ تک پہنچ گئے تھے اور ان دونوں نے ایک ساتھ کپ کو پکڑنے کا فیصلہ کیا مگر وہ کپ دراصل ایک گھریری کنجی تھا جسے چھوتے ہی وہ دونوں میلوں دور والڈی مورٹ کے پاس جا پہنچے۔ وہاں سیڈرک کو ہلاک کر دیا گیا۔ اس دردناک موت کی وجہ سے ان مقابلوں کو فوری طور پر بند کر دیا گیا......''

''شاندار! اب تیسرا سوال!'' البس نے دلچسپی سے کہا۔ ''کیا ان مقابلوں میں سیڈرک کا مرنا ضروری تھا، آسان

الفاظ میں اس کا یہی جواب ہے کہ نہیں!......والڈی موورٹ کے الفاظ میں 'صرف فالتو کو ماردو' وہ ایک فالتو فرد تھا جو غلط وقت میں غلط مقام پر پہنچ گیا تھا۔ وہ صرف اس لئے مارا گیا کیونکہ وہ میرے ڈیڈ کے ساتھ وہاں پہنچ گیا تھا اور میرے ڈیڈ اسے بچانے میں ناکام رہ گئے تھے......مگر ہم اسے بچا سکتے ہیں۔ ایک ایسی غلطی جو اتفاق سے وجود میں آ گئی، ہم اسے سدھار سکتے ہیں۔ ہم کایا پلٹ کا استعمال کر کے اس غلطی کو ہمیشہ کیلئے ختم کر دیں گے۔ ہمیں اس کیلئے ماضی میں سفر کرنا ہوگا......''

اسکارپیئس نے عجیب پھٹی ہوئی نظروں سے اس کی طرف دیکھا جیسے وہ سمجھنے کی کوشش کر رہا ہو کہ البس کا دماغ تو چل نہیں گیا مگر البس کے چہرے پر جوش بھری خوشی اور آنکھوں میں چمک دیکھ کر اسے محسوس ہوا کہ البس واقعی اس معاملے میں سنجیدہ تھا۔

''دیکھو! کایا پلٹ کا نام سن کر ہی مجھے تکلیف دہ ناخوشی ہوتی ہے اور تم اس کی وجہ اچھی طرح جانتے ہی ہو۔'' اس نے رنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

''سنو! جب آموس ڈیگوری نے میرے ڈیڈ سے کایا پلٹ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے دوٹوک انداز میں اسے منع کر دیا۔ انہوں نے اس سے جھوٹ بولا، محض اس لئے کہ وہ بوڑھا شخص صرف اتنا چاہتا تھا کہ اسے اس کا بیٹا واپس مل جائے......جس کے ساتھ اسے بے حد محبت تھی اور وہ اس کے بڑھاپے کا سہارا بن سکتا تھا۔ ڈیڈ نے اس کی خواہش پورا کرنے سے صاف انکار کر دیا کیونکہ انہیں اس کی کوئی پرواہ نہیں تھی۔ ہر کوئی ان سے محض اس لئے محبت کرتا ہے کہ انہوں نے بڑے بڑے کارنامے انجام دیئے مگر وہ ان کی غلطیوں کو نظر انداز کر دیتے ہیں، بڑی بڑی غلطیاں ...... میں چاہتا ہوں کہ ان کی غلطیوں میں سے صرف ایک غلطی کو درست کر دوں۔ سمجھ گئے، میں صرف سیڈرک ڈیگوری کو موت کے منہ سے بچا کر ساتھ لانا چاہتا ہوں......''

''اوہ! مجھے لگتا ہے کہ تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے، تم ایک ایسا کام کرنے کی کوشش کرنا چاہتے ہو، جو بالکل انہونا اور ناممکن ہے......'' اسکارپیئس نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''سکارپیئس! میں یہ سب کرنے والا ہوں۔'' البس نے ٹھوس لہجے میں کہا۔ ''مجھے ایسا کرنے سے کوئی نہیں روک سکتا۔ تم تو جانتے ہی ہو کہ میں بنے بنائے کام کو بھی بگاڑ سکتا ہوں اگر مجھے تمہارا ساتھ میسر نہ ہوا......چلو! اب ساری بحث

چھوڑ واور میرے ساتھ چلو!‘‘

اس سے پہلے کہ اسکار پیئس کچھ اور کہہ پاتا۔البس نے کھڑکی پر پاؤں رکھا اور نگاہوں سے اوجھل ہو گیا۔ یہ لمحہ بڑا عجیب اور مشکل کا تھا۔اسکار پیئس نے کھلی کھڑکی کی طرف گھور کر دیکھا اور پھر اس نے اسی میں بہتری سمجھی کہ اسے بھی البس کے پیچھے جانا چاہئے۔اس نے کھلی کھڑکی میں چڑھ کر البس کے پیچھے راہ لی۔

☆☆☆☆

منظر 11

# ہوگورٹس ایکسپریس کی چھت

ہوا کے تیز تھپیڑے ان کے چہروں پر پڑ رہے تھے اور کہیں دور انجن کی سیٹی بھی بج رہی تھی جو شاید یہ جان چکا تھا کہ ریل گاڑی میں کچھ غلط ہو رہا تھا۔ اسکارپیئس نے البس کے اڑتے ہوئے بالوں کی طرف دیکھا جو اسے دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔

''ٹھیک ہے!'' سکارپیئس نے اردگرد دیکھتے ہوئے کہا۔ ''ہم ریل گاڑی کی چھت تک تو پہنچ چکے ہیں مگر ریل گاڑی کی رفتار بے حد تیز ہے۔ یہ کافی ڈراؤنی بات ہے مگر مجھے اس میں مزہ بھی آ رہا ہے۔ میں اب یہ محسوس کر سکتا ہوں کہ پڑھائی کے علاوہ بھی کچھ ایسا ہے جو خاصا دلچسپ ہو سکتا ہے...... جہاں تک میں خود کو سمجھ پا رہا ہوں اتنا ہی تمہیں بھی سمجھ پا رہا ہوں لیکن......''

''اگر میرا اندازہ صحیح رہا تو......'' البس نے آگے کی سمت میں دیکھتے ہوئے کہا۔ ''تھوڑی ہی دیر بعد ریل گاڑی ایک سرنگ میں گزرے گی۔ ہم وہاں آسانی سے ریل گاڑی سے اتر سکتے ہیں اور سینٹ اوسوالڈ ہوم بھی وہاں سے کچھ زیادہ دور نہیں...... جہاں بے سہارا بوڑھے جادوگر اور جادوگرنیاں رہتی ہیں......''

''مجھے معلوم نہیں! تم کس جگہ کے بارے میں بات کر رہے ہو اور وہاں کیوں جانا چاہتے ہو؟......مگر میں بھی اتنا ہی بے قرار ہوں جتنا کہ تم...... یہ میری زندگی کا پہلا لمحہ ہے کہ میں ریل گاڑی کی چھت پر موجود ہوں اور بڑا مزہ آ رہا ہے......لیکن......اوہ نہیں......''

سکارپیئس متوحش انداز میں البس کے عقب میں دیکھ رہا تھا جہاں اسے کچھ ایسا دکھائی دے رہا تھا جسے وہ بالکل پسند نہیں کرتا تھا۔

''نیچے بہتا ہوا پانی ہمارے لئے کافی مؤثر ثابت ہوسکتا ہے، اگر بروقت ہمارا جادوئی کلمہ اپنا کام نہ کر پایا تو......''
البس نے اپنی دھن میں مسکراتے ہوئے کہا۔

اسکارپیئس کا دھیان تو البس کے پیچھے ہی جما ہوا تھا جہاں مٹھائیوں کی ٹرالی دھکیلنے والی بوڑھی جادوگرنی ان کی طرف بڑھتی چلی آرہی تھی۔ اس نے البس کو متنبہ کیا۔

''البس! مٹھائیاں بیچنے والی بوڑھی جادوگرنی......'' اسکارپیئس نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

''تمہیں اس وقت بھی مٹھائیاں کھانے کی طلب ہو رہی ہے۔'' البس نے ناگواری سے کہا۔

''نہیں البس!'' اسکارپیئس تھوڑا دہشت زدہ ہوکر بولا۔ ''وہ تمہارے بالکل پیچھے ہے اور ہماری سی طرف چلی آ رہی ہے......''

البس نے مڑکر اس سمت میں دیکھا جہاں مٹھائیاں بیچنے والی بوڑھی جادوگرنی اپنی ٹرالی کو دھکیلتے ہوئے ان کی طرف بڑھتی چلی آرہی تھی۔ ایسے لگتا تھا جیسے ٹرالی چھت پر چلنے کے بجائے ہوا میں اڑی چلی آرہی ہو۔

''بچو! آپ کو کچھ چاہئے؟'' بوڑھی جادوگرنی نے قریب پہنچ کر کہا۔ ''کدو کی پیسٹری؟ چاکلیٹی مینڈک؟ کڑاہی کیک؟......''

البس نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔ ''اوہ......''

''لوگ میری طرف کچھ زیادہ متوجہ نہیں ہوتے!'' بوڑھی جادوگرنی نے کانپتی ہوئی آواز میں کہا۔ ''وہ تو صرف مجھ سے کڑاہی کیک ہی خریدتے ہیں اور فراموش کر دیتے ہیں......لیکن انہوں نے کبھی مجھے جاننے کی کوشش بھی نہیں...... مجھے یاد نہیں پڑتا ہے کہ آخری بار کسی نے میرا نام کب پوچھا تھا؟......''

''واقعی! تمہارا نام کیا ہے؟'' البس نے حیرانگی سے پوچھا۔

''یہ تو میں بھی بھول چکی ہوں!'' بوڑھی جادوگرنی نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔ ''البتہ میں تمہیں اتنا ضرور بتا سکتی ہوں کہ جب ہوگورٹس ایکسپریس چلائی گئی تھی تو میں ملازمت کی غرض سے آئی تو اس وقت اٹالین گیمبل نے ذاتی طور پر دلچسپی لیتے ہوئے یہ ملازمت دلوائی تھی......''

''اوہ! یہ تو ایک سو نوے سال پرانی بات ہے۔'' اسکارپیئس نے تعجب بھرے لہجے میں کہا۔ ''کیا واقعی تم ایک سو

نوے سال سے یہ ملازمت کر رہی ہو؟''

''ان ہاتھوں نے اب تک ساٹھ لاکھ کدو کی پیسٹریاں بنائی ہیں۔'' بوڑھی جادوگرنی نے ہانپتے ہوئے کہا۔ ''اور اب تو میں انہیں بنانے میں بہت ماہر ہو چکی ہوں مگر لوگوں نے کبھی اس بات کی طرف دھیان ہی نہیں دیا کہ میری بنائی ہوئی پیسٹریاں کس چیز میں آسانی سے بدل سکتی ہیں......'' یہ کہہ کر اس نے ٹرالی میں سے ایک پیسٹری اُٹھائی اور اسے کھلی چھت پر پھینک دیا۔ پیسٹری چھت سے لگتے ہی کسی زوردار بم کی طرح پھٹ گئی اور کان پھاڑ دھماکہ سنائی دیا۔

''اور شاید تمہیں اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آئے گا کہ میرے چاکلیٹی مینڈک کیا کارنامے انجام دے سکتے ہیں؟...... کبھی نہیں...... کبھی نہیں! میں نے کسی کو بھی اس ریل گاڑی سے فرار ہونے نہیں دیا جب تک کہ یہ اپنی منزل تک نہ پہنچ جائے۔ کچھ لوگوں نے اس کی کوشش بھی کی تھی...... مجھے یاد پڑتا ہے کہ سیریس بلیک اور اس کے دوستوں نے...... فریڈ اور جارج ویزلی نے بھی...... مگر افسوس کہ وہ سب ناکام رہے...... کیونکہ یہ ریل گاڑی خود بھی اس بات کو پسند نہیں کرتی ہے کہ لوگ اس کے سفر کو ادھورا چھوڑ کر چلے جائیں......''

بوڑھی جادوگرنی خوفناک انداز میں مسکرائی اور اس کی استخوانی انگلیاں لمبے خنجروں میں بدل گئیں، جن کے پھل کافی تیز دھار اور چمکتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

''تو اب براہ مہربانی! اپنی اپنی نشستوں پر واپس لوٹ جاؤ اور باقی سفر کا مزہ لو!'' بوڑھی جادوگرنی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''سکارپیئس! تم صحیح کہہ رہے تھے کہ یہ ریل گاڑی جادوئی ہے۔'' البس نے ہنس کر کہا۔

''یہ بڑی عجیب سی مشکل ہے کہ میں اس وقت اس بات پر خوشی کا اظہار نہیں کر سکتا ہے کہ میں واقعی صحیح کہہ رہا تھا......'' اسکارپیئس نے بجھے ہوئے لہجے میں کہا کیونکہ وہ اس پر لطف لمحات کو کھونا نہیں چاہتا تھا۔

''لیکن میں بھی صحیح کہہ رہا ہوں!'' البس نے بدستور مسکراتے ہوئے کہا۔ ''بہتے ہوئے تازہ پانی کی رائے عمدہ ہے...... جو ہمارے کام کو آسان بنائے گی۔ وقت آ گیا ہے کہ ہمیں اپنے جادوئی کلمے کا استعمال کر دینا چاہئے، ہے نا؟''

''مگر البس! یہ خیال کچھ اچھا نہیں ہے۔'' اسکارپیئس نے جھجکتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے دیکھ لیتے ہیں!'' البس نے کندھے اچکا کر کہا۔ ''مزید دیر کرنے کی ضرورت نہیں...... تین دو ایک......

مولیئرنم......‘‘

البس کا بدن ہوا میں اچھلا اور نیچے گہری کھائی میں لڑھکتا ہوا گرتا چلا گیا۔اسکارپیئس نے گھبرا کر اس طرف دیکھا جہاں البس کود گیا تھا۔وہ جگہ تیزی سے پیچھے ہٹتی جارہی تھی۔اسکارپیئس کے پاس زیادہ وقت نہیں تھا۔بوڑھی جادوگرنی اب زیادہ خطرناک دکھائی دے رہی تھی اور اس کی طرف بڑھ رہی تھی۔اس کی چمکتی ہوئی دھار جیسی انگلیاں ہوا میں لہرا رہی تھیں۔

’’ٹھیک ہے! جیسا کہ تم دیکھ ہی سکتی ہوں کہ مجھے بھی اپنے دوست کے پاس جانا ہی ہوگا،اس لئے الوداع......‘‘ اسکارپیئس نے جلدی سے کہا اور اس نے اپنی ناک کو انگلیوں سے دبوچ لیا پھر وہ البس کی طرح کود گیا۔فضا میں ایک ایک تیز آواز سنائی دی۔’’مولیئرنم......‘‘

☆☆☆☆

منظر 12

# بڑا مجلسی کمرہ......محکمہ جادو

ایک بڑے پتھریلے کمرے میں ڈھیر سارے جادوگر اور جادوگرنیاں موجود تھے اور وہ آپس میں باتیں کر رہے تھے جس کی وجہ سے وہاں بے حد شور گونج رہا تھا۔ان جادوگروں میں جینی، ڈریکو اور رون بھی شامل تھے، ہیری اور ہرمائنی دور ایک اونچے چبوترے پر نشستیں سنبھالے ہوئے تھے۔ کمرے کے چاروں طرف قطاروں میں پتھر کی نشستیں تھیں جن پر سب براجمان تھے۔لوگوں کی بات چیت اتنی بلند تھی کہ کوئی آواز صحیح طور پر سننے میں نہیں آ رہی تھی۔

''خاموش ہو جاؤ!......خاموش!'' ہرمائنی نے تیکھی اور بلند آواز میں چیختے ہوئے کہا۔''مجھے کچھ ضروری باتیں کرنا ہے۔'' مگر لوگ شاید اپنی گفتگو کو ادھورا چھوڑنا نہیں چاہتے تھے، ہرمائنی نے غصے سے اپنی چھڑی لہرائی تو ہر طرف گہری خاموشی پھیل گئی۔ یوں لگا جیسے سب کے منہ پر خاموشی کی ٹیپ چپکا دی گئی ہو۔''اب ٹھیک ہے! آج کی اس خصوصی مجلس میں آپ سب کو خوش آمدید کہا جاتا ہے۔ مجھے اس بات پر بے حد خوشی ہے کہ ہمارے بلانے پر ڈھیر سارے لوگوں نے یہاں آنے کی تکلیف گوارا کی ہے۔ مجھے یہ بتانے میں رکاوٹ نہیں ہے کہ جادونگری میں طویل عرصے سے امن وامان قائم ہے، بائیس سال گزر چکے ہیں جب ہم نے ہوگورٹس کے عظیم معرکے میں خطرناک دشمن والڈی مورٹ کو موت کے گھاٹ اتارا تھا، تب سے ہی ہمیں اطمینان کی زندگی میسر ہوئی ہے اور ہمارے بچے خوش نصیب ہیں جو اس ناگہانی مصیبت سے محفوظ رہ کر جوان ہو رہے ہیں۔ میں اس کیلئے ہیری کی شکرگزار ہوں جس نے اس خطرناک دشمن کو ہمیشہ کیلئے ہمارے سروں سے اتار پھینکا ہے...... ہیری اب تم بولو۔''

''شکریہ وزیر جادو......!'' ہیری نے کھنکار کر اپنا گلہ صاف کیا۔''اس خصوصی مجلس کے انعقاد کی وجہ یہ ہے کہ گذشتہ کچھ مہینوں سے محکمہ جادو نے کچھ ایسی چیزیں محسوس کی ہیں جو حالات کے برعکس ہیں۔ والڈی مورٹ کے کچھ مرگ

خوروں اور اتحادیوں کی پراسرار سرگرمیوں میں مبتلا ہونے کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔عفریتوں کا تعاقب کیا گیا ہے جوکہ یورپ میں جمع ہو رہے ہیں، دیوسمندروں کو عبور کرتے ہوئے پائے گئے ہیں اور بھیڑیائی انسان......ان کے بارے میں میں محض اتنا ہی کہہ سکتا ہوں کہ وہ چند ہفتے پہلے ہی ہماری نگرانی سے گم ہو چکے ہیں اور معلوم نہیں ہے کہ وہ اب کہاں جا چکے ہیں اور کیا کر رہے ہیں؟ یا کس کے اشارے پر کام کر رہے ہیں؟ یہ یقیناً بے چینی پھیلانے والے عناصر ہیں۔ بھیڑیائی انسانوں کی پوشیدگی کے بعد ہم پوری طرح یہ کوشش کر رہے ہیں کہ حالات کا ازسرنو جائزہ لیں تاکہ یہ جان سکیں کہ ان سب پراسرار سرگرمیوں کا بالآخر کیا مقصد ہوسکتا ہے؟ لہٰذا ہم اب یہ جاننا چاہتے ہیں کہ اگر آپ میں سے کسی نے حال ہی میں کوئی عجیب بات دیکھی ہو یا خلاف معمول چیز دیکھی یا محسوس کی ہوئی ہوتو وہ ہمارے علم میں لائیے۔ براہ کرم افواہوں سے گریز کیجئے اور ہاں جوکوئی کچھ بتانا چاہے تو وہ اپنی چھڑی ہوا میں بلند کرلے تاکہ ہم باری باری سب کی بات توجہ سے سن سکیں......اوہ ہاں!...... پروفیسر میک گوناگل!......آپ کچھ بتانا چاہتی ہیں......!''

''شکریہ!'' پروفیسر میک گوناگل تیکھی آواز میں بولیں۔''میرے علم میں لایا گیا ہے کہ جادوئی مرکبات کے گودام میں کچھ چھیڑ چھاڑ کی گئی ہے۔ جب ہم گرمیوں کی چھٹیوں کے بعد سکول میں واپس آئے ہیں تو یہ صورتحال دیکھنے کو ملی۔ کچھ زیادہ سامان تو غائب نہیں ہوا ہے، بس کچھ شجری سانپوں کی کینچلی اور جوؤں کے لاروے غائب ہوئے ہیں۔ان میں کوئی ایسی چیز شامل نہیں جو ممنوعہ اشیاء کی فہرست میں آتی ہو...... جہاں تک میرا اندازہ ہے کہ اس کے پیچھے شریر پیوس کا ہاتھ ہوسکتا ہے......''

''شکریہ پروفیسر!'' ہرمائنی نے کہا۔''آپ بےفکر رہئے! ہم اس معاملے کی پوری پوری تحقیقات کریں گے۔'' اس نے اردگرد جائزہ لیا اور یہ دیکھنے کی کوشش کی کہ کیا کوئی اور بھی اس بارے میں کچھ کہنا چاہتا ہے، مگر کسی نے بھی اپنی چھڑی نہیں اٹھائی تھی۔ ہرمائنی نے گہری سانس لی اور بولی۔''کسی کو کچھ نہیں کہنا ہے، اچھی بات ہے...... میں کسی کو ہراساں نہیں کرنا چاہتی مگر میں بزدلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے چیزوں کو چھپانا بھی پسند نہیں کرتی ہوں۔ دراصل بات یہ ہے کہ کچھ عرصے سے ہیری کے نشان میں دوبارہ ٹیسیں اُٹھنے لگی ہیں اور آپ میں سے بیشتر لوگ یہ بات اچھی طرح جانتے ہیں کہ اس کا تعلق براہ راست والڈی مورٹ سے جڑا ہے......''

''مگر والڈی مورٹ مر چکا ہے......'' ڈریکو ملفوائے نے غرا کر کہا۔''یہ بات سب جانتے ہیں کہ اس کا قصہ تمام ہو

چکا ہے......''

''بالکل ڈریکو!'' ہرمائنی نے کہا۔''میں جانتی ہوں کہ والڈی مورٹ مر چکا ہے لیکن اس طرح کی سرگرمیوں یا چیزوں کو بھی بالکل نظرانداز نہیں کیا جاسکتا......جن سے ذرا بھی امکان پیدا ہو کہ والڈی کو واپس لوٹنے کی تقویت مل پائے یا پھر ایسا کوئی بھی نشان، جس سے ہمیں ایسا لگے کہ اسے واپس بلایا جارہا ہے......''

ہرمائنی کی بات سن کر پورے کمرے میں چہ میگوئیوں کا شور سا اُٹھنے لگا اور لوگ تعجب وخوف میں مبتلا دکھائی دینے لگے۔ بے یقینی اور اضطراب کی سی کیفیت پھیل گئی تھی۔

''براہ کرام! میری بات سنئے!'' ہیری نے ہاتھ ہلا کر سب کو متوجہ کرنے کی کوشش کی۔''دیکھئے! یہ سننا تھوڑا سا ناگوار ہوگا مگر مجبوری ہے کہ ہمیں حالات کو تہہ تک کھنگالنا پڑے گا۔ آپ میں سے وہ سب لوگ جن کی کلائیوں پر تاریکی کا نشان موجود ہے......میں ان سے سوال کرتا ہوں، براہ کرم مجھے غلط مت سمجھئے۔ کیا آپ لوگوں نے اپنے نشان میں کسی تبدیلی کو محسوس کیا ہے، اس کی رنگت میں کوئی تبدیلی یا پھر اس میں جھنجھناہٹ جیسی گدگدی یا کسی قسم کی جلن وغیرہ؟''

''واہ پوٹر! لگتا ہے کہ تمہاری مسیحا بننے والی رمز پھر سے جاگ اُٹھی ہے۔'' ڈریکو ملفوائے نے غصیلے لہجے میں کہا۔''تم جادوئی معاشرے کو پھر سے بھڑکانا چاہتے ہو کہ وہ ان سب لوگوں کا ناطقہ بند کردیں جن کی کلائیوں پر تاریکی کے نشان موجود ہے، ہے نا؟''

''نہیں ڈریکو!'' ہرمائنی جلدی سے بولی۔''اس میں تاؤ کھانے والی کوئی بات نہیں، ہیری تو محض اپنی تسلی کرنا چاہتا ہے......''

''کس بات کی تسلی؟'' ڈریکو نے برہمی سے کہا۔''ہم سب اچھی طرح جانتے ہیں کہ وہ کیا چاہتا ہے؟ وہ پھر سے اخبار کے پہلے صفحے کی زینت بننا چاہتا ہے، اتنی سی بات ہے، ویسے بھی روزنامہ جادوگر سالہا سال سے والڈی مورٹ کی واپسی کی افواہیں شائع کرتا رہا ہے......''

''تم اچھی طرح جانتے ہو کہ ان میں سے کوئی بھی افواہ میں نے نہیں پھیلائی ہے۔'' ہیری نے غصے سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''اچھا! کیا تم اس بات انکار کرسکتے ہو کہ کیا تمہاری بیوی روزنامہ جادوگر کی مدیرہ نہیں ہے۔'' ڈریکو نے ہنس کر

طنزیہ لہجے میں کہا۔

''یہ بات سب جانتے ہیں کہ میں کھیلوں کے صفحات کی مدیرہ ہوں۔'' جینی نے بیچ میں مداخلت کرتے ہوئے زور دار آواز میں کہا۔ وہ کچھ قدم آگے بڑھ آئی تھی۔

''ڈریکو! جھگڑنے یا ایک دوسرے پر انگلیاں اُٹھانے کا کوئی فائدہ نہیں۔ ہیری نے تو حالات کی سنگینی کے پیش نظر محکمہ جادو کے علم لانے کی کوشش کی ہے جس سے تمام جادونگری کا مستقبل وابستہ ہے اور میں بحیثیت وزیر جادو......''

''سب جانتے ہیں کہ تم اس کی طرفداری محض اس لئے کر رہی ہو کیونکہ وہ تمہارا دوست ہے......'' ڈریکو نے استہزائیہ لہجے میں غراتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے جینی نے رون کو پکڑ کر پیچھے کھینچ لیا کیونکہ وہ طیش کے عالم میں ڈریکو پر چھلانگ لگانے ہی والا تھا۔ رون خود کو اس کی گرفت سے چھڑا کر غرایا۔ ''کیا میں یہ سمجھوں کہ تم اس گھٹیا کے بدصورت منہ پر گھونسا مارنا چاہتی ہو......؟''

''مجھ پر چڑھ دوڑنے کے بجائے تم سب سچائی کا سامنا کرو۔'' ڈریکو نے غصے سے کہا۔ ''کیا تم سب اسے اچھا سمجھتے ہو کہ ہر کوئی اس کی عظمت کے گن گاتا رہے اور ایک بار پھر ہر روز پوٹر پوٹر کی سرگوشیوں میں مبتلا ہو کر رہ جائے۔'' اس نے مضحکہ خیز انداز میں ہیری کی طرف دیکھا۔ ''میرے نشان میں درد ہو رہا ہے، میرے نشان میں ٹیسیں اُٹھ رہی ہیں۔'' اس نے بے ڈھنگے انداز سے ہیری کی نقل اتاری۔ ''کیا تم سب یہ جانتے ہو کہ اس کا کیا نتیجہ نکلے گا؟ ان افواہوں کو پھیلانے کا کیا مطلب ہوسکتا ہے؟ اس طرح ایک بار پھر سب کو میرے بیٹے کو بیچ میں گھسیٹنے کا موقعہ مل جائے گا، اس کے بارے میں گھٹیا الزامات لگانے اور میرے خاندان کو بدنام کرنے کا وہ کوئی بھی موقعہ ہاتھ سے نہ جانے دیں گے......''

''ڈریکو!'' ہیری نے غصیلے لہجے میں غرا کر کہا۔ ''دیکھو! تمہارے بیٹے کے بارے میں یہاں کوئی بات نہیں ہو رہی ہے اور نہ ہی اسکارپئیس کا ان چیزوں سے کچھ لینا دینا ہے......''

''اوہ تو ٹھیک ہے...... میرا خیال ہے کہ اس خصوصی مجلس کا کوئی مطلب نہیں ہے، میں واپس جا رہا ہوں۔'' ڈریکو نے اُٹھتے ہوئے کہا اور وہ پاؤں پٹختا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ لوگوں میں ایک بار پھر چہ میگوئیاں شروع ہوگئیں۔

''نہیں! یہ کوئی مناسب طریقہ نہیں ہے!'' ہرمائنی نے جلدی سے کہا۔ ''تمہیں ایسا نہیں کرنا چاہئے، واپس آجاؤ...... ہمیں صحیح حکمت عملی بنانے کی ضرورت ہے......''

منظر 13

# سینٹ اوسوالڈ ہوم

## پناہ گاہ برائے بے سہارا جادوگر و جادوگرنیاں

ہر طرف شور وغل پھیلا ہوا تھا۔ یہ جگہ نہایت شاندار اور خوبصورت تھی۔ یہ پناہ گاہ اتنی ہی عمدہ تھی جتنا کہ ایک جادوئی عمارت کو ہونا چاہئے تھا۔ ہر طرف جادوئی اشیاء پھیلی ہوئی تھیں اور قمقموں سے رنگ برنگی روشنیاں پھوٹ رہی تھیں۔ دیواروں پر لٹکے ہوئے دلکش فریم زندگی جگائے ہوئے تھے جن میں متحرک تصویریں طرح طرح کی حرکتیں کر رہی تھیں۔ ایک طرف اون کے گولے پڑے تھے جو خود بخود سلائیوں میں بنائی کر رہے تھے۔ ایک کونے میں تیماردار مرد عجیب انداز میں رقص کرتے ہوئے دکھائی دیئے۔ ان لوگوں کو اب کسی خاص مقصد کیلئے جادو کرنے کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہی تھی بلکہ وہ تو محض لطف اندوز ہونے کی نیت سے جادو کا استعمال کر رہے تھے، وہاں تفریحی کھیل تماشے کے طور پر کئی طرح کی جادوئی سرگرمیاں ہو رہی تھیں۔

البس اور اسکارپیئس وہاں پہنچ کر ان کھیل تماشوں سے قطع نظر کسی کو تلاش کر رہے تھے۔ وہ لوگوں کو ایک طرف ہٹاتے ہوئے راستہ بنا رہے تھے مگر عجیب سی دھکم پیل ہو رہی تھی۔ وہ تھوڑے متحیر اور تھوڑے گھبرائے ہوئے تھے۔ وہ دونوں کسی ایسے فرد کو تلاش کرنے کی کوشش کر رہے تھے جو ان کی صحیح رہنمائی کر سکتا مگر انہیں کامیابی نہیں ہو پائی۔

''جہاں تک میرا خیال ہے، یہ جگہ نہایت بیہودہ اور جنگلی ہے......'' اسکارپیئس نے تنگ آ کر کہا۔ البس نے اس کی طرف یوں دیکھا جیسے وہ کہہ رہا ہو کہ میں بھی تمہارے ساتھ متفق ہوں۔

''ہمیں یہاں آموس ڈیگوری کو تلاش کرنا چاہئے۔'' البس نے جلدی سے کہا۔

اچانک شوروغل تھم سا گیا۔ یوں لگا جیسے کسی نے سوئچ بند کر دیا ہو۔

''اور تم لڑکوں کو اس سنکی بڈھے سے کیا کام ہے؟'' ان کے عقب سے ایک تیکھی آواز گونجی، انہوں نے مڑ کر دیکھا تو اون کی شال میں لپٹی ہوئی ایک خاتون دکھائی دی۔ وہ جوان تھی مگر جادوئی اشیاء نے اس کا حلیہ بگاڑ ڈالا تھا۔ البس کو اسے پہچاننے میں کوئی دشواری نہیں ہوئی۔ وہ ڈلفی ہی تھی، اس نے بھی البس کو دیکھ لیا تھا۔

''اوہ البس!'' وہ حیرت وخوشی کے ملے جلے احساس سے چیخی۔ ''البس! تم یہاں چلے آئے۔ یہ تو بڑی شاندار بات ہے......کمال ہو گیا، ادھر آؤ، میں تمہیں آموس کے پاس لے چلتی ہو، اس کا حال چال پوچھنا کافی خوشگوار رہے گا، ہے نا؟''

☆☆☆☆

منظر 14

# آموس کا کمرہ

وہ دونوں ڈلفی کی رہنمائی میں ایک کمرے کے دروازے پر پہنچ گئے جہاں انہیں آموس دکھائی دیا، وہ اپنی رینگنے والی کرسی میں دھنسا ہوا تھا۔ اس نے کبھی البس کو اور کبھی اسکارپیئس کو دیکھا۔ اس کے چہرے پر چڑچڑا پن اور غصے کا ملا جلا تاثر دکھائی دے رہا تھا۔ یہ صاف ظاہر تھا کہ اسے ان کا وہاں آنا بالکل پسند نہیں آیا تھا اور ڈلفی اشتیاق بھری نظروں سے ان تینوں کو دیکھ رہی تھی جیسے یہ لمحات کوئی خاص تفریح مہیا کر رہے ہوں۔

''دیکھو!'' آموس ڈیگوری نے ناخوشگوار اور غصیلے لہجے میں البس کو گھورتے ہوئے کہا۔ ''میں معاملہ صاف کر دینا چاہتا ہوں......پہلی بات تو یہ ہے کہ تمہیں چھپ کر ہماری باتیں سننا نہیں چاہئیں تھیں، ویسے بھی تم نے ان سے جو مطلب اخذ کیا ہے، وہ سراسر غلط ہے۔ ان کا وہ مطلب ہرگز نہیں جو تم نے اپنے تئیں سمجھ لیا ہے......اور پھر تم یہ فیصلہ کیسے کر سکتے ہو؟......وہ بھی کسی کی اجازت پائے بغیر......اور حقیقت کو جانے بغیر......تمہاری ہمت کیسے ہوئی؟ کہ تم اس معاملے میں مداخلت کرو......تمہیں دوسروں کے معاملات میں دخل اندازی بالکل نہیں کرنا چاہئے، سمجھے!''

''سنئے! میرے ڈیڈ نے آپ کے ساتھ جھوٹ بولا ہے......'' البس نے جلدی سے کہا، وہ اس کی غصیلی نصیحت پر کان دھرنے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا۔ ''مجھے معلوم ہے کہ وہ ویسا کر سکتے ہیں کیونکہ ان کے قبضے میں کایا پلٹ ہے......''

''وہ میں پہلے سے جانتا ہوں، تم اب یہاں سے جا سکتے ہو۔'' آموس نے دوسری طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب؟'' البس نے چونک کر کہا۔ ''مگر ہم تو یہاں آپ کی مدد کرنے کیلئے آئے ہیں، مسٹر ڈیگوری!''

''مدد؟'' آموس نے تمسخرانہ انداز میں ان دونوں کی طرف دیکھا اور ہنس کر بولا۔ ''یہ خوب کہا...... مدد......تم دو اناڑی اور ناسمجھ جادوگر بھلا میری کیا مدد کرو گے......؟''

’’آپ کو شاید یاد ہوگا کہ میرے ڈیڈ نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ جادوئی دُنیا میں سمجھدار ہونا یا تجربے کار جادوگر ہونا کوئی لازمی جزو نہیں ہوتا......ہمت اور جرأت ہی انسان کو کامیابی کے دہانے پر پہنچا دیتی ہے، ہے نا؟‘‘البس نے آموس ڈیگوری کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں کہا۔آموس اس کی بات سے پہلو بدل کر رہ گیا کیونکہ وہ ان لمحوں کو یاد نہیں کرنا چاہتا تھا جب ہیری نے سیڈرک کے برابر کامیابیاں حاصل کی تھیں اور وہ اپنے مدمقابل کے لحاظ سے کافی چھوٹا تھا۔

’’ہونہہ......‘‘ آموس نے چڑ چڑے انداز میں ہنکار بھری اور غرا کر بولا۔’’کیا مجھے تمہیں محض اس لئے اس کام میں مداخلت کی اجازت دے دینا چاہئے کیونکہ تم ایک پوٹر لڑکے ہو؟......تم بھی اپنے باپ کی طرح اخبار کے صفحہ اوّل پر اپنی تصویر لگوانا چاہتے ہو......؟‘‘

’’مجھے ایسی کوئی تمنا نہیں......‘‘البس نے ناگواری سے جواب دیا۔

’’کیا اتنی شہرت کافی نہیں......ایک پوٹر اور وہ بھی سلے درن فریق میں......اوہ ہاں!اس بارے میں بہت کچھ چھپ چکا ہے اور میں نے اخبار میں پڑھا تھا......اور یہ یقیناً ملفوائے لڑکا ہی ہوگا، ہے نا؟......وہی ملفوائے لڑکا جو شاید خود والڈی مورٹ ہو...... یہ تو کوئی بھی معمولی جادوگر اندازہ لگا سکتا ہے کہ تم خود بھی تاریک جادو کے دیوانے ہو سکتے ہو......ایک شیطانی پوٹر!‘‘ آموس نے ہیری کے خلاف اپنی ناپسندیدگی کی بھڑاس نکالتے ہوئے کہا۔

’’لیکن......‘‘البس نے احتجاج کرتے ہوئے کچھ کہنا چاہا۔

’’اور جہاں تک تمہاری گفتگو سے مجھے اندازہ ہوا ہے، میں نے تمہارے بارے میں جو اندازہ قائم کیا ہے یا جیسا کہ لوگ افواہیں پھیلا رہے ہیں، تم واقعی ویسے ہی ہو...... حالانکہ تمہاری خبر نے میرے یقین کو مزید پختہ کر دیا ہے کہ تمہارا باپ ایک جھوٹا اور طوطا چشم شخص ہے......اب تم دونوں یہاں اپنا وقت برباد مت کرو اور یہاں سے دفع ہو جاؤ......‘‘ آموس نے غصیلے لہجے میں بھڑکتے ہوئے کہا اور اس کی سانس پھولنے لگی۔

’’میں اپنی بات کہے بغیر یہاں سے نہیں جاؤں گا!‘‘البس نے سخت اور ضدی انداز میں کہا اس کے چہرے پر بلا کی مضبوطی اور استحکام جھلک رہا تھا۔’’آپ کو میری بات سننے کی ضرورت ہے مسٹر ڈیگوری! کیا آپ نے خود ہی نہیں کہا تھا کہ میرے ڈیڈ کی وجہ سے کتنے لوگ اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے تھے...... مجھے ان غلطیوں کو سدھارنے کا موقع دیجئے

......کم ازکم میں ان میں کسی ایک کو ہی سلجھادوں......آپ کو مجھ پر بھروسہ کرنا چاہئے مسٹر ڈیگوری!''

''لڑکے! کیا تم نے میری بات سنی نہیں؟'' آموس ڈیگوری گرجتا ہوا بولا اس کی آواز پورے کمرے میں گونج رہی تھی۔'' مجھے تم پر بھروسہ کرنے کی کوئی وجہ دکھائی نہیں دیتی، لہٰذا یہاں سے دفع ہو جاؤ...... ہونہہ! دو بیوقوف لڑکے...... ایک پوٹر......ایک ملفوائے......تم نے سنا نہیں......کیا یہ چاہتے ہو کہ تمہیں اب دھکے دے کر یہاں سے نکالوں......''

آموس نے غصے کی شدت سے اپنی چھڑی اُٹھالی جو اس کے کانپتے ہوئے ہاتھوں میں بری طرح ہل رہی تھی اور اس کی نوک سے چنگاریاں نکل رہی تھیں۔آموس کا چہرہ غصے سے سیاہ پڑنے لگا۔ یہ دیکھ کر اسکارپیئس نے البس کی کہنی پکڑ کر اپنی کھینچا۔

''دوست! اب یہاں سے چلو! یہاں آ کر ہمیں اس حقیقت کا احساس ہوگیا ہے کہ ہمیں اس دُنیا میں کوئی بھی پسند نہیں کرتا......اور میرے خیال سے یہ اچھی بات ہے، ہے نا؟''

البس نے جس کام کا بیڑہ اُٹھایا تھا، وہ ایس یوں ادھورا چھوڑ کر جانا نہیں چاہتا تھا۔اسکارپیئس اس کا بازو پکڑ کر کھینچ رہا تھا تاکہ وہ اسے وہاں سے باہر لے جائے۔

''جہاں تک میں سوچتی ہوں......ایک وجہ ہے جس کے باعث ان پر بھروسہ کر لینا چاہئے انکل!'' اچانک ڈلفی نے مداخلت کرتے ہوئے کہا۔اس کے چہرے پر گہری سوچ کے آثار بکھرے ہوئے تھے جیسے وہ کسی نتیجے پر پہنچنے کی کوشش کر رہی ہو۔ڈلفی کا جملہ سن کر البس کے پاؤں زمین سے چپک گئے اور اسکارپیئس کا کھنچاؤ میں لمحہ بھر کیلئے ختم ہوگیا۔

''آج تک یہی اکلوتے لوگ ہیں جنہوں نے آپ کی مدد کرنے کی ٹھانی ہے۔'' ڈلفی نے آموس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔''انہوں نے کتنی بہادری کا مظاہرہ کیا ہے؟ یہاں تک پہنچنے کیلئے انہوں نے خود کو مشکل میں ڈالا اور پھر ایک ایسے معاملے میں کودنے کی پیشکش کی جسے ہر کوئی ناممکن سمجھتا ہے...... وہ آپ کے حقیقی بیٹے کو موت کے منہ سے واپس لانے کیلئے تیار ہو گئے ہیں جیسا کہ آپ کی خواہش رہی ہے...... مجھے تو بے حد خوشی ہوئی ہے کہ انہوں نے اس دشوار مہم کو سر کرنے کا ارادہ باندھا ہے......''

''یہ کوئی دشوار مہم نہیں ہے جسے سر کرنا پڑے......سیڈرک میرا بیٹا ہے ہم اس کے بارے میں بات کر رہے ہیں......'' آموس نے بپھرے ہوئے انداز میں کہنا چاہا۔

''کیا آپ نے خود ہی مجھ سے یہ بات نہیں کہی تھی؟......'' ڈلفی نے اس کی بات قطع کرتے ہوئے بولی۔''ہوگورٹس کے اندر کا ہی کوئی فرد ہماری خواہش کو پایہ تکمیل تک پہنچا سکتا ہے......؟''

ڈلفی آگے بڑھ کر آموس پر جھکی اور پیار بھرے انداز میں اس کے ماتھے کو چوم لیا۔ آموس کا غصہ ٹھنڈا پڑ گیا اور اس نے عجیب سی نظروں سے ڈلفی کی طرف دیکھا، پھر اس نے چہرہ گھما کر ان دولڑکوں کو ٹٹولا جو انہونی کو ہونی بنانے کا دعویٰ کر رہے تھے۔

''مگر کیوں؟'' وہ صدماتی کیفیت کا شکار دکھائی دینے لگا۔''آخر کیوں؟ تم دونوں خود کو اس مصیبت میں کیوں ڈال رہے ہو؟......تمہیں اس سے کیا حاصل ہوگا؟''

''میں اچھی طرح جانتا ہوں مسٹر ڈیگوری! عالم تنہائی میں دوسروں سے الگ تھلگ ہو کر جینا کتنا تکلیف دہ ہوتا ہے۔ آپ کو بیٹے کو قتل نہیں ہونا چاہئے تھا......اسے اس بڑھاپے میں آپ کے ساتھ ہونا چاہئے تھا، ہم اسے واپس لانے میں آپ کی مدد کر سکتے ہیں......ہمیں یقین ہے کہ ہم یہ کر سکتے ہیں......'' البس نے جذباتی انداز میں کہا۔

''میرا بیٹا......'' آموس کی آواز کپکپا اُٹھی۔ البس کے جملوں نے اسے جھنجھوڑ ڈالا تھا، وہ خلا میں گھورنے لگا جیسے وہاں سیڈرک کی تصویر دکھائی دے رہی ہو۔''آہ میرا بیٹا......وہ میرا جگر کا ٹکڑا، دُنیا کی سب سے قیمتی چیز، جسے میں نے ہمیشہ کیلئے کھو دیا......تم شاید صحیح کہتے ہو......میرے ساتھ ناانصافی ہوئی ہے......بھیانک ناانصافی......مگر ایسا کرنا نہایت خطرناک ہے......''

''مسٹر ڈیگوری! ہم نے سوچ سمجھ کر فیصلہ کیا ہے!'' البس نے گہری سنجیدگی سے کہا۔

''شاید تمہیں معلوم نہیں......تم کتنے سنگین خطرے سے دوچار ہونے والے ہو؟''

''ہم جانتے ہیں......'' البس نے ٹھوس لہجے میں جواب دیا۔

''کیا ہمیں واقعی معلوم ہے؟'' اسکارپیئس نے البس کی دیکھ کر پوچھا۔

آموس نے اچانک ڈلفی کی طرف دیکھا جس کی آنکھوں میں عجیب سی چمک دوڑ رہی تھی۔

''ڈلفی! کیا تم ان دونوں کی مدد کر سکتی ہو؟''

''اگر آپ کی خوشیاں یوں لوٹ سکیں تو میں ایسا ضرور کروں گی، انکل!'' ڈلفی نے کھلی ہوئی مسکراہٹ کے ساتھ

چہکتے ہوئے کہا۔

''اورتم دونوں......'' آموس نے مڑ کران کی طرف دیکھا۔''کیاتم جانتے ہو کہ کایا پلٹ کے استعمال کے دوران معمولی سی غلطی تمہاری جان لے سکتی ہے......؟''

''آپ فکر نہ کریں، ہم اپنی جان خطرے میں ڈالنے کیلئے پوری طرح تیار ہیں۔''البس نے یقینی لہجے میں جواب دیا۔

''کیا واقعی......؟''اسکارپیئس نے چونک کرالبس کی طرف دیکھا۔

''نجانے کیوں؟'' آموس نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔''مجھے یقین ہونے لگا ہے کہ تم لوگوں میں وہ بات موجود ہے......'' وہ اچانک رُک گیا جیسے وہ یہ کہنے والا ہو کہ جیسے تمہارے باپ میں موجود تھی۔

☆☆☆☆

منظر 15

# پوٹر ہاؤس کا باورچی خانہ

کنگ کراس سٹیشن سے وہ سب لوگ اکٹھے واپس گھر آ گئے تھے۔ ہیری، رون، ہرمائنی اور جینی اس وقت باورچی خانے کی میز پر بیٹھے کھانا کھانے میں مصروف تھے۔ بیچ میں باتوں کا سلسلہ بھی جاری تھا۔ بچوں کو ہوگورٹس ایکسپریس میں سوار کرانے کے بعد انہیں گذشتہ دنوں کی مصروفیت سے نجات مل گئی تھی، اس لئے وہ کافی پرسکون دکھائی دے رہے تھے۔

''میں نے ڈریکو کو کئی بار کہا ہے......'' اچانک ہرمائنی نے موضوع بدلتے ہوئے کہا۔ ''مگر وہ سمجھتا ہی نہیں۔ محکمہ وزارتِ جادو کو کیا مصیبت پڑی ہے کہ وہ اس کے بیٹے اسکارپیئس کے بارے میں کوئی بات کہے؟ اور وہ افواہیں بھی ہم نہیں پھیلائی ہیں......معاملہ کچھ اور تھا مگر اس نے اسے اور ہی رنگ دے دیا......''

''میں نے اسے الّو کے ذریعے خط بھیجا تھا...... جب اسٹوریا کی موت واقع ہوئی تھی!'' جینی نے لقمہ چباتے ہوئے کہا۔ ''میں نے تعزیت کا اظہار کیا تھا اور پوچھا تھا کہ اگر اسے ہماری کسی مدد کی ضرورت ہو تو وہ کہہ سکتا ہے......میرا خیال تھا کہ شاید اسے یہ اچھا لگے گا......اس کا بیٹا اسکارپیئس، ہمارے البس کا گہرا دوست بھی ہے، میں سوچتی تھی کہ شاید وہ کرسمس کی چھٹیوں میں اسے ہمارے یہاں بھیجنا پسند کرے گا۔ اس طرح ماں کی جدائی کا دُکھ لڑکے کیلئے کم ہو جاتا...... مگر جب الّو اس کا جواب لے کر واپس آیا تو اس میں محض ایک ہی سطر لکھی ہوئی تھی۔ اپنے شوہر سے کہو کہ وہ میرے بیٹے پر لگے ہوئے تمام الزامات کی افواہوں کو ہمیشہ کیلئے مسترد کر دے۔''

''اس کا تو دماغ چل گیا ہے......'' ہرمائنی نے درشت لہجے میں کہا۔

''ہاں! میرا بھی یہی خیال ہے......وہ پوری طرح پاگل ہو چکا ہے۔'' جینی نے ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے جواب دیا۔

''مجھے بھی اس کے نقصان پر افسوس ہے مگر جب وہ اس کیلئے ہرمائنی کو موردالزام ٹھہراتا ہے تو......'' رون نے جوش بھرے لہجے میں کہا پھر اس کی نظریں ہرمائنی کے چہرے سے ٹکرائیں جو تیز نگاہوں سے اسے گھور رہی تھی، وہ لڑکھڑا سا گیا اور اس نے جھینپی ہوئی نظروں سے ہیری کی طرف دیکھا۔ ''تو میں ہمیشہ اسے صرف یہی کہتا ہوں کہ بلاوجہ فکر مت کرو۔ ایسا کچھ نہیں......ایسا کچھ نہیں!''

''اسے کسے؟'' ہرمائنی نے پوچھا۔

''اوہ عفریت تو محض جشن منانے جارہے ہیں، دیوؤں کے ہاں شادی کا زور چل رہا ہے۔ تمہیں برے برے خواب دکھائی دیتے ہیں کیونکہ تم آج کل البس کے بارے میں خاصے پریشان ہو رہے ہو اور تمہارے ماتھے کے نشان میں اس لئے درد رہتا ہے کیونکہ تم اب بوڑھے ہو رہے ہو۔'' رون نے ہیری کی پریشانی کو ہوا میں اُڑاتے ہوئے کہا۔

''بوڑھا ہو رہا ہوں......'' ہیری نے چڑ کر کہا۔ ''بتانے کیلئے شکریہ دوست!''

''یہ سچی بات ہے، میں جب کبھی بیٹھتا ہوں تو میرے منہ سے خودبخود اُف کی آواز نکل جاتی ہے......ایک اُف کی سی آہ......اور میرے گھٹنے میں ٹیسیں اُٹھتی ہیں جن کی وجہ سے میرا اُٹھنا بیٹھنا محال ہو گیا ہے......لگتا ہے جیسے وہ جواب دے رہے ہوں......اور ہاں! میں اپنی اس اذیت بھری داستان پر پورا قصیدہ لکھ سکتا ہوں...... جہاں تک میرا خیال ہے کہ تمہارے نشان کا معاملہ بھی کچھ مجھ جیسا ہی ہے......'' رون نے نہایت ڈھٹائی کے ساتھ کہا۔

''مجھے سمجھ میں نہیں آتا کہ تم اتنی فضول بکواس کیسے کر لیتے ہو؟'' جینی نے منہ بسور کر کہا۔

''جہاں تک میرا خیال ہے، یہی تو میرا خاص فن ہے۔'' رون نے سینہ تانتے ہوئے کہا۔ ''میں اور میری دکان کی خاص مضحکہ خیز کارآمد مصنوعات......اور سب کیلئے کھلکھلاتا ہوا پیار...... یہاں تک کہ اس میں کچھ کچھ تمہارے لئے بھی چڑ چڑی جینی!''

''رونالڈ ویزلی!'' جینی نے اسے دھمکی دیتے ہوئے کہا۔ ''اپنی حرکتوں کو ٹھیک کر لو ورنہ میں ممی کو بتانے میں پل بھر کی دیر نہیں کروں گی......تم مجھے اچھی طرح سے جانتے ہی ہو!''

''نہیں......بالکل نہیں! تم ایسا نہیں کرو گی......'' رون کے چہرے کا رنگ یکدم فق پڑ گیا۔

ہرمائنی، رون کی حالت دیکھ کر دھیما سا مسکرائی مگر اس نے فوراً بات پلٹ دی۔

''دیکھو! اگر والڈی مورٹ کا کوئی بھی حصہ ابھی تک زندہ ہے.....تو ہمیں اس سے نبٹنے کیلئے پوری طرح ہوشیار اور تیار رہنا ہوگا...... مجھے تو ایسا سوچ کر ہی خوف آ رہا ہے!'' ہرمائنی نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

''میری بھی حالت ایسی ہی ہو رہی ہے.....'' جینی کا سچ مچ رنگ پھیکا پڑ گیا تھا۔

''مجھے تو کسی چیز سے ڈر نہیں لگتا.....صرف ممی کو چھوڑ کر!'' رون نے جلدی سے کہا۔

''میرا مطلب یہ ہے، ہیری!'' ہرمائنی نے رون کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔''میں کارنیلوس فج کی مانند بالکل نہیں ہوں کہ جان بوجھ کر معاملے کو چھپانے کی کوشش کروں اور جادوگری کو یہ یقین دلاتی پھروں کہ سب کچھ ٹھیک ٹھاک ہے...... جہاں تک ڈریکو ملفوائے کا تعلق ہے تو مجھے اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ وہ میرے بارے میں کیسی رائے رکھتا ہے اور کیوں رکھتا ہے؟...... یا میری شہرت کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتا ہے۔''

''تمہیں ویسے بھی کسی بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا، ہے نا؟'' رون نے فوراً کہا۔

ہرمائنی کا ضبط ٹوٹ گیا اور اس نے شعلہ بار نگاہوں سے رون کو گھورا اور میز سے کچھ اُٹھا کر اسے دے مارا۔ مگر یہ رون کی خوش قسمتی تھی کہ وہ فوراً ایک طرف کود گیا اور ہرمائنی کا نشانہ خطا ہو گیا مگر اس کی خوش قسمتی زیادہ دیر برقرار نہ رہ پائی تھی کیونکہ اسی لمحے جینی نے ایک ٹھوس چوٹ اسے لگا دی تھی جس سے وہ بلبلا اُٹھا۔ اس سے پہلے کہ یہ تماشا مزید آگے بڑھ پاتا۔ کھڑکی پر زوردار پھڑپھڑاہٹ کا شور گونج اُٹھا۔ سب چونک کر اس طرف دیکھنے لگے جہاں سے ایک کرٹیل الّو اندر آتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ اس نے کمرے کا چکر کاٹا اور تیزی سے نیچے کی جھکا اور ہیری کے سامنے ایک خالی پلیٹ میں اتر گیا۔ ہیری کو اس کے پنجے پر بندھا ہوا چرمئی لفافہ دکھائی دے رہا تھا جس پر اس کا نام لکھا ہوا تھا۔ ہیری نے ہاتھ بڑھا کر لفافہ کھینچ لیا۔ دوسرے لمحے الّو نے پروں کو پھڑپھڑایا اور کمرے میں سے غوطہ کھا کر کھڑکی کے راستے باہر نکل گیا۔

''الّو کا خط لانا اور وہ بھی اس وقت پر...... یہ کچھ عجیب نہیں ہیری!'' ہرمائنی نے شک بھری نظروں سے لفافے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''یہ پروفیسر میک گوناگل کی طرف سے آیا ہے!'' ہیری نے لفافہ کھولتے ہوئے کہا جس پر ہوگورٹس کی مہر چمک رہی تھی۔

''جلدی دیکھو!......انہوں نے کیا لکھا ہے؟'' جینی کے چہرے پر پریشانی پھیل گئی۔

ہیری نے چرمئی کاغذ کی تہہ کھولی اور خط پڑھنے لگا جوں جوں وہ پڑھتا گیا، اس کا چہرہ متغیر ہوتا گیا۔ اس نے ہرمائنی، رون اور جینی کی طرف دیکھا اور پھر شکستہ لہجے میں بولا۔

''یہ البس کے بارے میں ہے...... البس اور اسکارپیئس ...... وہ مقررہ وقت پر سکول نہیں پہنچے...... وہ راستے میں ہی کہیں لاپتہ ہوگئے ہیں......''

جینی کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔

☆☆☆☆

منظر 16

# وائٹ ہال کا گودام

البس اور اسکارپیئس ایک نیم تاریک گودام کے فرش پر بیٹھے ہوئے تھے۔ وہاں ان دونوں کے سوا اور کوئی نہیں تھا۔ اسکارپیئس لاپروائی سے ایک خالی بوتل کو فرش پر گھمار ہا تھا جیسے وہ اپنا اضطراب کم کرنے کی کوشش کر رہا ہو۔

''تو کیا ہوگا؟...... ہم بس وہاں جائیں گے اور اسے اُٹھا کر اپنے ساتھ یہاں لے آئیں گے؟'' اسکارپیئس نے اچانک کہا۔

''اوہ اسکارپیئس!'' البس نے ماتھا ٹھونکتے ہوئے کہا۔ ''اب کیا مجھے ہی ہر بات سمجھانا پڑے گی؟...... اس فرد کو جو کتابی کیڑا ہے اور جادوئی مرکبات میں شاندار ماہر...... کہ یہ بھیس بدل مرکب کیسے کام کرتا ہے؟...... دیکھو! ڈلفی نے اسے نہایت عمدہ طریقے سے تیار کیا ہے۔ ہم بس اس جادوئی مرکب کو پیئیں گے اور محکمہ وزارت جادو کے کسی نہ کسی اہلکار کے روپ میں بدل جائیں گے......''

''ٹھیک ہے......'' اسکارپیئس نے معصومیت سے پوچھا۔ ''میرے دو سوالوں کا جواب دو۔ پہلا یہ کہ اس میں واقعی درد ہوگا؟''

''بہت...... جہاں تک میرا خیال ہے!'' ڈلفی کی آواز گونجی جو اچانک وہاں چلی آئی تھی۔

''شکریہ ڈلفی! یہ جان کر اچھا لگا۔'' اسکارپیئس نے اس کی طرف خوفزدہ نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ''دوسرا سوال یہ کہ...... کیا تم دونوں میں سے کسی کو یہ معلوم ہے کہ اس مرکب کا ذائقہ کیسا ہوتا ہے؟ کیونکہ میں نے سنا ہے کہ اس کا ذائقہ سڑی ہوئی مچھلی جیسا بدمزہ ہوتا ہے۔ اگر ایسا ہے تو پھر مجھے ابکائی آجائے گی کیونکہ مجھے مچھلیاں کبھی بھی پسند نہیں ہیں اور نہ ہی آئندہ پسند ہو سکتی ہیں۔''

''چلو اچھا ہوا جو تم نے ہمیں پہلے خبردار کر دیا ہے!'' ڈلفی نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے مرکب کو ایک پیالے میں ڈال لیا۔ اگلے ہی لمحے وہ غٹاغٹ اسے پی گئی۔ ''اوہ! اس کا ذائقہ سڑی ہوئی مچھلی جیسا بالکل نہیں......'' وہ شاید آگے بھی کچھ کہنا چاہتی تھی مگر اس کے چہرے پر بلبلے سے پھوٹنے لگے اور چہرہ متغیر ہونے لگا اور خدوخال تیزی سے بدلنے لگے۔ ''اس کا ذائقہ کچھ اتنا بھی برا نہیں، جیسا مجھے لگا تھا......اوہ! درد تو ہو رہا ہے مگر......'' اسی لمحے اس نے ایک زوردار ڈکار لیا۔ ''اوہ اب اس کا ذائقہ کچھ کچھ......'' ایک اور ڈکار آ گیا اور پھر وہ پوری طرح ہرمائنی میں بدل گئی تھی۔ ''مجھے لگ رہا ہے کہ تھوڑا سا مچھلی جیسا ذائقہ بھی ہے......''

''ٹھیک ہے، یہ اچھا ہے......واہ!'' البس اس کی طرف دیکھ کر ستائشی لہجے میں بولا۔

''واہ واہ......میری طرف دو بار! یہ تو کمال ہو گیا۔'' اسکارپیئس جلدی سے بولا۔

''واہ! مجھے تو بالکل احساس نہیں ہو رہا ہے کہ میں......اوہ ہاں! میری تو آواز بھی اس کے جیسی ہو گئی ہے...... یہ تو بڑی شاندار بات ہے، میری طرف سے تین بار......واہ واہ واہ!''

''چلو! اب میری باری ہے......'' البس نے جلدی سے کہا۔

''نہیں نہیں! ایسا بالکل نہیں چلے گا۔ ہم جو بھی کریں گے ایک ساتھ ہی کریں گے دوست!'' اسکارپیئس نے فوراً اس کی بات قطع کی اور ہاتھ آگے بڑھا کر مرکب کو دو پیالوں میں ڈال لیا۔ ایک پیالہ خود لیا اور دوسرا البس کی طرف بڑھا دیا اور مسکرایا۔ ''اکٹھے......ایک ساتھ!''

البس نے پیالہ لے لیا اور اس کی طرف دیکھ کر خوشی سے مسکرایا۔

''تین......دو......ایک!''

اگلے لمحے ان دونوں نے ایک ساتھ مرکب کو اپنے حلق سے نیچے اتار لیا۔

''بالکل نہیں......وہ اچھا ہے......کچھ کم اچھا ہے!''

ان کے چہرے کے خدوخال تیزی سے بدل رہے تھے اور پھر وہ دیکھتے ہی دیکھتے اپنی اصل صورت کھو گئے۔ البس، رون کی شکل وصورت میں بدل گیا تھا اور اسکارپیئس، ہیری کا روپ اختیار کر چکا تھا۔ ان دونوں نے ایک دوسرے کی طرف تعجب بھری نظروں سے دیکھا اور اگلے کئی پل یونہی خاموشی میں بیت گئے۔

''میرا خیال ہے کہ شاید ڈکار آنے والی ہے، مگر یہ برا نہیں ہے، ہے نا؟'' البس نے اسکارپیئس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اسکارپیئس کو اپنے احساسات میں عجیب تبدیلی سی محسوس ہو رہی تھی۔ وہ اس سے اب کافی لطف اندوز بھی ہو رہا تھا۔

''اپنے کمرے میں جاؤ!'' اسکارپیئس نے ہیری کے لہجے میں البس کی طرف دیکھتے ہوئے ڈرامائی انداز میں کہا۔ ''سیدھے اپنے کمرے میں جاؤ البس! تم ایک ناقابل برداشت، بدبخت اور نالائق بیٹے ہو......''

''اوہ سکارپیئس! اس وقت تمہیں یہ کیا خیال کیسے آ گیا؟'' البس قہقہہ لگا کر ہنس پڑا۔

اسکارپیئس نے اپنے چوغے کو اپنے کندھے سے اتار پھینکا اور کندھے اچکا کر البس کی طرف دیکھا۔

''یہ تمہاری ہی رائے تھی کہ میں ہیری میں بدل جاؤں اور تم رون میں!...... میں تو بس چھوٹا سا مذاق کر رہا تھا۔'' اسکارپیئس نے مسکراتے ہوئے کہا، اسی لمحے اسے زوردار ڈکار آئی۔ ''ٹھیک ہے مگر اس کا ذائقہ کافی ناگوار اور ناپسندیدہ ہے......''

''کیا تم جانتے ہو کہ وہ ہمیشہ اسے چھپاتے ہیں؟'' البس نے اپنی توند پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔ ''مگر میں اب جان گیا ہوں کہ رون انکل سامنے کی طرف کافی زیادہ پھیل چکے ہیں۔''

''میرا خیال ہے کہ ہمیں اب چلنا چاہئے!'' ڈلفی نے کہا۔ ''بھیس بدل مرکب کا اثر زیادہ دیر قائم نہیں رہتا ہے۔''

تینوں نے خاموشی سے سر ہلایا اور پھر اگلے لمحے وہ اس گودام سے باہر نکل کر ایک خالی ویران سڑک پر پہنچ گئے جہاں ایک پرانا لکڑی کا ٹوٹا پھوٹا فون بوتھ دکھائی دے رہا تھا۔ انہوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور پھر اس خالی بوتھ میں گھس گئے۔ البس نے ریسیور اُٹھا کر کریڈل پر 62442 کے ہندسے ڈائل کئے۔ کہیں دور گھنٹی کی سی آواز سنائی دی اور اگلے لمحے فون بوتھ میں کھڑکھڑاتی ہوئی آواز گونج اُٹھی۔

''خوش آمدید ہیری پوٹر...... خوش آمدید ہرمائنی گرینجر...... خوش آمدید رونالڈ ویزلی! محکمہ وزارت جادو میں آپ کو خوش آمدید کہا جاتا ہے......''

ان تینوں کے چہروں پر خوشی کی لہر دوڑ گئی کیونکہ اگلے ہی لمحے فون بوتھ تیزی سے فرش میں دھنسنے لگا تھا۔ وہ جادوئی محکمے میں گھسنے میں کامیاب ہو چکے تھے۔

منظر 17

# محکمہ جادو کا مجلسی کمرہ

ایک نیم تاریک چھوٹے کمرے میں چار افراد ایک میز کے گرد بیٹھے ہوئے تھے۔ چاروں کے چہروں پر پریشانی کے آثار دکھائی دے رہے تھے۔ وہ ہرمائنی، ہیری، جینی اور ڈریکو تھے جو البس اور اسکارپیئس کی پراسرار گمشدگی پر نہایت صدمے کا شکار تھے۔

''کیا ہم نے ان تمام سراغوں کی اچھی طرح چھان کر لی ہے جو اب تک ہم ملے ہیں؟'' ڈریکو ملفوائے نے ہاتھ مسلتے ہوئے پوچھا۔

''میرے شعبے کے اہلکاروں نے پورا علاقہ چھان مارا...... اور اب وہ دوبارہ مزید کوشش کر رہے ہیں۔'' ہیری نے فوراً جواب دیا۔

''اور وہ ٹرالی والی بڑھیا جادوگرنی!...... کیا اس سے کوئی کام کی بات معلوم نہیں ہو پائی؟''

''وہ ٹرالی والی جادوگرنی تو شدید صدمے میں مبتلا ہے۔'' ہرمائنی نے نرم لہجے میں کہا۔ ''وہ تو بس یہی بڑبڑائے جا رہی ہے کہ اس کی ناکامی کی وجہ سے اٹالین گیمبل کا سر نیچا ہو گیا ہے۔ اسے تو یہ بات کھائے جا رہی ہے کہ اس کی نگرانی میں آج تک کوئی ریل گاڑی سے فرار ہونے کامیاب نہیں ہوا تھا۔ البس اور اسکارپیئس نے اس کے سابقہ ریکارڈ کو داغ دار کر دیا ہے......''

''کیا ماگلوؤں کی طرف کسی قسم کے عجیب برتاؤ یا جادو کی کوئی خبر نہیں ملی؟'' جینی نے پوچھا۔

''نہیں، ابھی ایسا کچھ نہیں سننے میں آیا۔'' ہرمائنی نے گہری سانس لے کر کہا۔ ''میں نے ماگلوؤں کے وزیراعظم کو اس بارے میں خبردار کر دیا ہے۔ انہوں نے لاپتہ افراد کی فہرست میں ان کے نام شامل کر دیئے ہیں۔ انہیں بتا دیا گیا کہ

اگر انہیں کسی معمولی عجیب چیز کا پتہ چلے تو وہ فوراً ہمیں مطلع کردیں......''

''کیا اب ہمیں اپنے بچوں کی تلاش کیلئے ماگلوؤں کی مدد کا محتاج ہونا پڑے گا؟'' ڈریکو نے چڑ چڑے لہجے میں کہا۔ ''کیا ہم نے ہیری کے نشان میں اُٹھنے والی ٹیسوں کے بارے میں بھی انہیں آگاہ کردیا ہے؟''

''ہم ماگلوؤں سے مدد نہیں مانگ رہے ہیں۔'' ہرمائنی نے نرمی سے جواب دیا۔ ''اور نہ ہی ہم ان کی مدد کے محتاج ہیں۔ یہ جادوئی قوانین کا تقاضا ہے کہ ہم ضروری اور غیر ضروری معاملات میں ماگلوؤں کے وزیراعظم کو اعتماد میں لے کر ساتھ چلیں۔ جہاں ہیری کے نشان میں درد اُٹھنے کا معاملہ ہے، اس کے بارے میں اب تک کسی کو معلوم نہیں ہو پایا کہ اس کا آخر کیا مطلب ہے؟ اس کا ان سب معاملات سے تعلق ہو بھی سکتا ہے اور نہیں بھی......مگر ہم اسے پوری سنجیدگی سے دیکھ رہے ہیں۔ ہمارے ایرور پوری جانفشانی سے تفتیش کررہے ہیں کہ کوئی تاریک جادو میں ملوث تو نہیں ہے اور......''

''ان سب باتوں کا مرگ خوروں سے کوئی لینا دینا نہیں......'' ڈریکو نے اس کی بات قطع کرکے تلخی سے کہا۔

''دیکھو! میں کوئی دعویٰ نہیں کرسکتی، میں تو صرف تمہیں اعتماد میں لے کر یہ سب بتا رہی ہوں۔'' ہرمائنی نے اس کی تلخی کو نظرانداز کرتے ہوئے کہا۔

''مجھے تمہارے اعتماد کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ میں صحیح ہوں!'' ڈریکو نے غصیلے لہجے میں کہا۔ ''میں پورے دعویٰ کے ساتھ کہتا ہوں کہ اگر کوئی شیطانی جادوگر تاریک جادو کا استعمال کررہا ہوگا تو وہ کم ازکم میرے بیٹے پر اس کا وار نہیں کرے گا کیونکہ یہ سب جانتے ہیں کہ وہ ایک ملفوائے ہے......کسی میں بھی ایسی ہمت نہیں ہے کہ وہ ملفوائے کی طرف میلی آنکھ سے بھی دیکھ پائے۔''

''کچھ کہا نہیں جا سکتا۔'' ہیری نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ ''ہمیں ٹٹولتے رہنا ہوگا، جب تک کہ کوئی نئی واردات ہمارے علم میں نہ آجائے، کوئی بھی نئی واردات......''

''میں ڈریکو کی بات سے متفق ہوں۔'' جینی نے کہا۔ ''اگر کسی نے انہیں اغوا کیا ہے تو البس کی بات تو کچھ سمجھ میں آتی ہے مگر دونوں کو ایک ساتھ...... یہ کچھ عجیب ہے!''

ہیری کی آنکھیں جینی کے چہرے پر مرتکز ہوگئیں۔ یہ بالکل واضح تھا، وہ سمجھ چکا تھا کہ وہ اسے کیا بتانا چاہتی تھی؟

''اسکارپیئس میں فیصلہ کرنے کی سکت نہیں ہے۔ وہ ہمیشہ دوسروں کے پیچھے پر لگ جاتا ہے، میں نے کئی بار کوشش

کی ہے کہ وہ مجھ جیسی خوداعتمادی اور بہادری کا مظاہرہ کیا کرے مگر مجھے یہ اعتراف کرنا پڑے گا کہ میں اس معاملے میں بری طرح ناکام رہا ہوں۔ اس بات میں کوئی دوسری رائے نہیں ہے کہ اسے ریل گاڑی میں سے فرار ہونے کیلئے البس نے ہی اکسایا ہوگا۔ میرا سیدھا سادہ سوال یہ ہے کہ وہ اسے ریل گاڑی سے نکال کر کہاں لے گیا ہے؟'' ڈریکو نے کہا۔

''ہیری! وہ دونوں بھاگ گئے ہیں، یہ بات ہم دونوں ہی جانتے ہیں۔'' جینی نے دھیمے لہجے میں کہا۔ ہیری نے متفکر انداز میں جینی کی طرف دیکھا۔ ڈریکو کوایسا محسوس ہوا کہ جیسے وہ دونوں میاں بیوی کچھ نہ کچھ ضرور جانتے ہیں۔

''مجھے لگتا ہے کہ تم دونوں جانتے ہو؟......تم صاف صاف کیوں نہیں بتاتے کہ وہ آخر کہاں گئے ہیں؟'' ڈریکو بھڑکتا ہوا غرایا۔

کچھ پل کیلئے گہری خاموشی چھا گئی۔

''تم مجھ سے ضرور کچھ چھپا رہے ہو ہیری! میں کہتا ہوں جو بھی بات ہے، اسے میرے علم میں لاؤ......فوراً ابھی......'' ڈریکوان کی خاموشی سے چڑ کر بولا۔

''روانگی سے ایک دن پہلے میرے اور البس کے درمیان کچھ منہ ماری ہوگئی تھی۔'' ہیری نے آہستگی سے کہا۔

''تو پھر......'' ڈریکو نے سوالیہ انداز میں اس کی طرف دیکھا۔ ہیری نے اپنے اندر جرأت پیدا کی اور ڈریکو کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھا۔

''اور میں نے اسے ایسا کہہ دیا جو کوئی باپ اپنے بیٹے سے نہ کہے۔'' ہیری نے کپکپاتے ہوئے لہجے میں کہا۔ ''میں نے اسے کہا کہ میں یہ امید کرتا ہوں کہ کاش وہ میرا بیٹا ہی نہ ہوتا......''

ایک بار پھر گہری خاموشی چھا گئی اور ڈریکو بے تابی سے اپنی جگہ پر پہلو بدلنے لگا۔ آخر کار ڈریکو سے نہ رہا گیا تو وہ اپنی نشست سے اُٹھ کھڑا ہوا اور ہیری کی طرف بڑھنے لگا۔

''اگر میرے بیٹے اسکارپیئس کو ذرا سی خراش بھی آئی تو......'' وہ غصیلے لہجے میں غرایا۔

اچانک جینی ان دونوں کے بیچ میں آ گئی تھی جس پر ڈریکو کے بڑھتے ہوئے قدم ٹھٹک گئے۔ وہ شعلہ بار نگاہوں سے ان دونوں کو گھورنے لگا۔

''یہاں پر کسی کو بھی، کسی کو دھمکانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ میں تم سے استدعا کرتی ہوئی کہ ایسا کچھ مت کرو،

ڈریکو......‘‘ جینی نے نرم لہجے میں کہا۔

’’دھمکانے کی......تم اچھی طرح جانتی ہو کہ میرا بیٹا غائب ہے۔‘‘ ڈریکو طیش کے عالم چیخا۔

’’اور میرا بیٹا بھی غائب ہے ڈریکو!‘‘ جینی بھی چلا کر گرجی۔ اس کے چہرے پر یکدم غصے کے آثار جھلکنے لگے۔ ڈریکو کے ہونٹ سکڑ گئے، بالکل ویسے ہی جیسے اس کا باپ لوسیس ملفوائے سکوڑا کرتا تھا۔ ھیری نے اس کی طرف دیکھا، اسے وہ اب ڈریکو نہیں، لوسیس لگ رہا تھا۔

’’دیکھو! اگر تمہیں سونا چاہئے...... ہر وہ چیز جو ملفوائے کے قبضے میں ہوتی ہے...... میں اس کیلئے سب کچھ قربان کرنے کیلئے تیار ہوں......وہ میرے خاندان کی اکلوتی نشانی ہے......‘‘

’’ڈریکو! محکمے کے خزانے بھرے پڑے ہیں۔ پیشکش کیلئے شکریہ!‘‘ ہرمائنی نے نہایت خشک لہجے میں کہا۔

ڈریکو نے غصے اور بے بسی سے اپنے ہونٹ کاٹے اور پیچھے ہٹ گیا۔ وہ دروازے کی طرف گھوما اور چند قدم چل کر رُک گیا۔ اس نے پلٹ کر ھیری کو غضبناک نظروں سے گھورا۔

’’مجھے اس بات کی کبھی پرواہ نہیں رہی کہ تم نے کس کس کو بچایا ہے اور کیا کیا کارنامے انجام دیئے ہیں مگر میں اتنا ضرور جانتا ہوں کہ تم میرے خاندان کیلئے کسی بدترین نحوست سے کم ثابت نہیں ہوئے، ھیری پوٹر!‘‘

☆☆☆☆

منظر 18

# محکمہ وزارت جادو کی راہداری

ایک روشن اور دلکش رہداری پر تین لوگ ساتھ ساتھ چل رہے تھے۔ وہ ہیری، رون اور ہرمائنی تھے، مگر اصلی نہیں بلکہ البس، اسکارپیئس اور ڈلفی تھے۔ جو محکمہ وزات جادو میں گھس تو آئے تھے مگر انہیں اب یہ سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ آگے کیا کرنا چاہیئے؟ اور نہ ہی انہیں صحیح طور پر یہ معلوم تھا کہ آخر کایاپلٹ کہاں چھپایا گیا تھا؟

''کیا تمہیں پورا یقین ہے کہ وہ یہیں کہیں ہے؟'' اسکارپیئس نے ہیری کی آواز میں پوچھا۔ اسی لمحے ایک محافظ اہلکاران کے قریب چلا آیا۔ وہ تینوں فوراً ہوشیار ہوگئے۔

''جی وزیر جادو! میرا یقینی طور پر یہی خیال ہے کہ اس معاملے پر محکمے کو بھرپور توجہ دینے کی ضرورت ہے...... بالکل!'' البس نے مؤدب لہجے میں ڈرامائی انداز میں کہا۔

''جی وزیر جادو......!'' محافظ نے قریب ٹھہرتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے، ہمیں مل جل کر اسے معاملے کو حل کرنا چاہیئے۔'' ڈلفی نے ہرمائنی کے انداز میں تنک کر کہا۔ محافظ ان کی توجہ نہ پاکر ایک طرف چلا گیا۔ جونہی وہ ان کی نظروں سے اوجھل ہوا تو ان کی سانس میں سانس آئی۔

''یہ میرے انکل کا خیال تھا کہ ہمیں صدقیال کا استعمال کرنا چاہیئے۔ ہم کسی نہ کسی اعلیٰ درجے کے منتظم کو قابو کر کے اسے صدقیال پلادیں تو وہ ہمیں سچ سچ بتادے گا کہ کایاپلٹ کہاں چھپایا گیا ہے؟ اور وہ ہماری صحیح رہنمائی بھی کرسکتا ہے کہ وزیر جادو کا دفتر کہاں واقع ہے؟'' ڈلفی نے دھیمی آواز میں کہا۔ وہ ابھی چند قدم ہی آگے بڑھے تھے کہ انہیں کسی کے بولنے کی آواز سنائی دی۔ ڈلفی نے چونک کر ایک دروازے کی طرف اشارہ کیا۔ البس نے غور سے سنا تو اس کے چہرے کا رنگ فق پڑ گیا۔ اس نے گھبرائے ہوئے انداز سے ڈلفی اور اسکارپیئس کی طرف دیکھا۔

’’ہیری! ہمیں اس بارے میں کھل کر بات کرنا ہوگی......‘‘ کہیں سے اصلی ہرمائنی کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

’’بات کرنے کیلئے میرے پاس کچھ نہیں ہے......‘‘ اصلی ہیری کی آواز سنائی دی۔

’’اوہ نہیں!‘‘ ڈلفی کے منہ سے کراہ جیسی آواز نکلی۔

’’وہاں ہرمائنی آنٹی اور ڈیڈ موجود ہیں......‘‘ البس نے جلدی سے کہا۔

ان تینوں کو جیسے سانپ سونگھ گیا تھا۔ راہداری میں بکھری ہوئی سانسیں ہی گونج رہی تھیں۔

’’تو ٹھیک ہے! کوئی چھپنے کی جگہ......‘‘ اسکارپئیس نے سکوت توڑتے ہوئے کہا۔’’ مگر یہاں تو کوئی ایسی جگہ دکھائی نہیں دے رہی ہے...... کیا تم دونوں میں سے کسی کو اوجھل جادوئی کلمہ آتا ہے......‘‘

’’کیا ہم اس کے دفتر میں نہیں جاسکتے؟...... وہ سامنے ہی ہے۔‘‘ ڈلفی نے البس کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

’’مجھے لگتا ہے کہ وہ اپنے دفتر کی طرف ہی آرہی ہوں گی۔‘‘ البس نے جواب دیا۔

’’اس کے علاوہ کوئی اور چارہ نہیں ہے......‘‘ ڈلفی نے پریشانی سے کہا۔

وہ بے چینی سے دروازے کی طرف بڑھی اور اسے دھکیل کر کھولنے کی کوشش کی مگر وہ پوشیدہ تالہ بند تھا۔ گھبراہٹ میں اس نے اسے کندھا مار کر کھولنا چاہا۔ اصلی ہرمائنی اور ہیری کی آوازیں اب قریب آتی ہوئی سنائی دے رہی تھیں۔

’’دیکھو! اگر تم کھل کر اس معاملے کے بارے میں مجھے نہیں بتاؤ گے یا جینی بھی ایسا نہیں کرے گی تو......‘‘ اصلی ہرمائنی کی تشویش بھری آواز سنائی دی۔

’’میرے پاس بتانے کیلئے کچھ بھی نہیں ہے......‘‘ ہیری کی سپاٹ آواز سنائی دی۔

اسکارپئیس نے آگے بڑھ کر ڈلفی کو روک دیا کیونکہ بلاوجہ دروازے کو ٹکریں مار رہی تھی، دروازہ ایسے کھلنے والا نہیں تھا۔ ڈلفی نے رُک کر اسکارپئیس کی طرف دیکھا۔ وہ ہلکا سا مسکرایا اور اس نے اسے پیچھے ہٹنے کا اشارہ کیا۔ ڈلفی متفناطیسی انداز میں پیچھے ہٹ گئی کیونکہ اس نے اسکارپئیس کو اپنے چوغے میں سے چھڑی نکالتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔

’’ایلومورسم......‘‘ اسکارپئیس نے دھیمی آواز میں کہا اور اگلے ہی لمحے کلک سی کی آواز سنائی دی۔ دروازے کا کواڑ کھل گیا۔ ڈلفی تیزی سے ہرمائنی کے دفتر میں گھسنے لگی۔

’’البس! اب یہ تم پر منحصر ہے کہ تم اسے دفتر میں آنے سے کیسے روک سکتے ہو؟‘‘ ڈلفی نے جلدی سے کہا۔

''مجھ پر......مگر کیوں؟''البس نے منہ بسور کر کہا۔

''احمق! یہ ہم دونوں میں یہ کام کوئی نہیں کرسکتا کیونکہ میں تو خود اسی کے روپ میں ہوں، اس کے سامنے جا کر کیا کہوں گی کہ تم جاؤ میں اصلی ہرمائنی ہوں؟......چلو! اسکارپیئس! اندر آ جاؤ، کیونکہ تم اس روپ میں ہو جو اس کے ساتھ ہے، یعنی البس کا ڈیڈی......''ڈلفی نے تنک مزاج سے کہا اور اسکارپیئس کو بازو سے پکڑ کر اندر کھینچ لیا۔

اب قدموں کی چاپ اور گفتگو کی آوازیں اور قریب آ رہی تھیں۔

''دیکھو! میں سمجھ سکتی ہوں کہ تم نے اسے غلط بات کہہ دی تھی مگر میں جذباتی ہو کر سوچنا نہیں چاہتی، مجھے تو اس کے پیچھے کوئی اور ہی شبہ ہو رہا ہے......''اصلی ہرمائنی کی آواز سنائی دی۔

''میں ایسا نہیں کرسکتا......میں ایسا بالکل نہیں کرسکتا......''البس نے احتجاج کرنا چاہا۔

وہ دفتر کے اندر جانا چاہتا تھا مگر ڈلفی نے اس کی کوشش کو ناکام بنا دیا۔ لمحہ بھر کی دھکم پیل کے بعد ڈلفی نے دروازہ اندر سے بند کرلیا تھا۔ البس نہ چاہتے ہوئے بھی باہر تنہا کھڑا رہ گیا تھا۔

''ہرمائنی! مجھے خوشی ہے کہ تمہیں میرے معاملے میں دلچسپی اور فکر ہے مگر میں چاہوں گا کہ تم اپنا وقت ضائع کرنے کی کوشش مت کرو۔''ہیری نے کی آواز سنائی دی۔ البس نے مڑ کر دیکھا۔ وہ دونوں راہداری کا موڑ مڑ کر اب اس کے سامنے آ گئے تھے۔ یہ الگ بات تھی کہ وہ اپنی گفتگو میں اتنے محو تھے کہ انہیں سامنے کھڑا ہوا رون دکھائی نہیں دے پایا۔ اچانک ہرمائنی کی توجہ اس کی طرف مبذول ہو ہی گئی تو اس کا منہ تعجب سے کھلا رہ گیا۔

''اوہ......رون......تم!''

''حیران کر دیا نا......''البس نے چہک کر رون کے انداز میں کہا۔

''مگر تم یہاں کیا کر رہے ہو؟''ہرمائنی نے تیز لہجے سے پوچھا۔

''کیا اب آدمی کو اپنی چہیتی بیوی سے ملاقات کیلئے وجہ بھی بتانا ہوگی کہ وہ اسے دیکھنا چاہتا ہے؟''البس نے مضحکہ خیز انداز میں دانت نکالتے ہوئے کہا۔ اس قبل ہرمائنی کچھ اور پوچھتی، البس نے تیزی سے آگے بڑھ کر اسے بانہوں میں بھر لیا اور اس کے گال پر بوسہ لیا۔ ہرمائنی اس کی حرکت پر شرما سا گئی۔ ہیری نہ چاہتے ہوئے بھی مسکرانے لگا اور اس نے اپنا منہ دوسری طرف پھیر لیا اور جلدی سے بولا۔''میرا خیال ہے کہ مجھے اب چلنا چاہیئے......''

''ہیری! میرا مطلب یہ ہے کہ......'' ہرمائنی نے خود کو البس کی بانہوں سے چھڑا کر کہا۔ ''ڈریکو جو بھی کہہ رہا ہے...... یا تم نے البس سے جو بھی کہا ہے...... میرا خیال نہیں کہ ان سب کا کوئی ایسا مطلب نکل سکتا ہے......''

''اوہ تم لوگ اس بارے میں بات چیت کر رہے ہو؟'' البس نے فوراً پوچھا۔ ''کہ ہیری کبھی کبھار یہ کہتا ہے کہ وہ خواہش کرتا ہے کہ میں......'' البس کو فوراً اپنی غلطی کا احساس ہو گیا تھا، اس نے جلدی سے جملے کو پلٹا۔ ''یعنی کاش البس اس کا بیٹا نہ ہوتا......''

''اوہ رون......'' ہرمائنی متذبذب ہو کر غرائی۔

''اپنے جذبات کو دبا کر رکھنے کے بجائے اگل دینا اچھا ہوتا ہے، میں تو بس یہی کہنا چاہتا تھا۔'' البس نے عجیب انداز میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''میں اچھی طرح جانتی ہوں......ہم اکثر ایسی بات کرنا نہیں چاہتے ہیں......مگر اسے یہ معلوم ہے۔'' ہرمائنی نے تاسف بھرے لہجے میں کہا۔ وہ ہیری کے جذبات کو مزید ٹھیس نہیں پہنچانا چاہتی تھی۔

''لیکن کئی بار ہم وہی بات ہی کرنا چاہتے ہیں......تو پھر اسے کیسے روکیں؟'' البس دھیمے انداز میں بولا۔ ہرمائنی نے اس کی طرف غصیلی نظروں سے دیکھا۔

''رون! یہ وقت ایسی باتوں کیلئے درست نہیں......تمہیں سوچ سمجھ کر بولنا چاہئے!''

''بالکل...... یہ وقت صحیح نہیں...... مجھے چلنا چاہئے......'' البس نے ناراض ہوتے ہوئے کہا۔ ہرمائنی نے اس کی کوئی پرواہ نہیں کی اور اس کے قدم اپنے دفتر کے دروازے کی طرف بڑھنے لگے۔ البس کا دل اب دھک دھک کرنے لگا کیونکہ ہرمائنی کو دفتر میں جانا نہیں چاہئے تھا۔ اسے کچھ کرنا ہوگا......جلدی......اس کا ذہن کچھ کام نہیں کر رہا تھا کہ وہ ہرمائنی کو اندر جانے کیسے روکے؟ بہرحال، اس نے دوڑ لگا دی اور ایک بار پھر اس کے سامنے جا کھڑا ہوا۔ ہرمائنی نے ہٹ کر پہلو میں سے نکلنے کی کوشش کی مگر وہ فوراً آگے آ گیا۔ وہ عجیب احمقانہ انداز میں ہنستا ہوا اسے آگے نکلنے نہیں دے رہا تھا۔ ہرمائنی اس کی حرکت سے زچ سی ہو گئی تھی۔

''آخر تم یوں میری راہ کیوں روک رہے ہو؟ مجھے اپنے دفتر جانا ہے۔'' ہرمائنی نے کہا۔

''تمہیں کس نے کہا کہ میں روک رہا ہوں؟'' البس نے بے ڈھنگے انداز میں بولا۔

ہرمائنی نے اسے نظرانداز کرتے ہوئے دوبارہ ایک طرف سے نکل کر جانے کی کوشش کی مگر البس نے کمال پھرتی سے اسے دوبارہ آگے بڑھنے سے روک دیا۔

''رون! یہ کیا بچگانہ پن ہے؟ ایسا مت کرو، مجھے دفتر میں جانے دو۔'' ہرمائنی نے اسے گھور کر دیکھتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے...... چلو! ہم ایک اور بچہ پیدا کرتے ہیں۔'' رون نے فوراً کہا۔

ہرمائنی اسے چکمہ دے کر نکلنے کی کوشش کر رہی تھی، اس کی بات سن کر ٹھٹک کر رُک گئی۔

''رون! یہ کیا بکواس ہے؟'' اس نے غصے اور تعجب سے کہا۔

''اوہ ہاں!...... بچہ نہیں تو پھر رخصت پر چلتے ہیں......'' البس نے اکڑ کر کہا۔ ''مجھے یا تو ایک بچہ چاہئے یا پھر کم از کم تمہاری ایک چھٹی...... میں نہیں جانتا، ایک چیز لازمی لے کر ہی ٹلوں گا۔ اس کے بارے میں ہم بعد میں تفصیل سے بات کریں گے......''

ہرمائنی نے عجیب سی نظروں سے اسے دیکھا اور پھر یہ سب مذاق سمجھ کر نظرانداز کر دیا۔ اس نے ایک بار پھر آگے بڑھنے کی کوشش کی مگر اس بار البس نے نہ صرف اس کا راستہ روکا بلکہ اسے اپنی بانہوں میں سمیٹ کر بوسہ لینے کی کوشش کی۔ یہ عجیب سا منظر تھا جس میں محبت کم اور دھکم پیل زیادہ دکھائی دے رہی تھی۔ ہرمائنی خود کو اس سے چھڑانے کی کوشش کر رہی تھی مگر وہ اسے چھوڑنے پر رضامند نہیں تھا۔

''سنو! ہم لیکی کالڈرن میں چل کر ایک جام محبت پی لیتے ہیں...... ہماری محبت کی قسم!'' البس نے پینترا بدلتے ہوئے کہا۔

ہرمائنی پیچھے ہٹ کر اس کی طرف شک بھری نظروں سے دیکھنے لگی جیسے اسے اس کے دماغ چل جانے کا شبہ ہو رہا ہو۔ اس نے کچھ سوچ کر کہا۔ ''ٹھیک ہے، میں لیکی کالڈرن ساتھ چلوں گی مگر اس سے پہلے مجھے ماگلوؤں سے کچھ ضروری بات چیت کرنا ہے۔ دیکھو رون! اگر اس میں تمہاری کوئی چال ہوئی تو مارلن کی ڈاڑھی کی قسم! وہ بھی تمہیں میرے ہاتھوں سے بچا نہیں پائے گا۔ سمجھ گئے......''

ہرمائنی اور ہیری دونوں واپس مڑے اور اسی راستے کی طرف چل دیئے جہاں سے وہ آئے تھے۔ البس نے انہیں جاتا ہوا دیکھ کر اطمینان کا سانس لیا۔ وہ انہیں موڑ کر جاتا ہوا دیکھتا رہا جونہی وہ دونوں موڑ پر آنکھوں سے اوجھل ہو گئے تو وہ

پلٹا اور دفتر کی طرف بڑھنے لگا۔ ابھی وہ ایک ہی قدم بڑھا پایا تھا کہ ہرمائنی واپس لوٹ آئی۔ اس بار وہ اکیلی تھی۔ الببس کا دل پھر دھڑکنے لگا۔

''ایک بچہ...... یا پھر ایک چھٹی...... کئی بار تم مجھے تعجب میں ڈال دیتے ہو، رون! اور یہ بات تم اچھی طرح سے جانتے ہو۔'' ہرمائنی اس کے قریب آ کر کہا۔

''کیا اسی لئے تم نے مجھ سے شادی نہیں کی تھی...... میری لاجواب و بے مثال حس مزاح کی وجہ سے، ہے نا؟'' الببس نے فوراً چہک کر رون کا گھسا پٹا جملہ بولا۔

ہرمائنی کا چہرہ یکدم سرخ ہوگیا اور وہ مڑی اور تیز تیز قدموں سے چلتی ہوئی موڑ کی طرف بڑھی۔ الببس نے دوبارہ مڑ کر دفتر کے دروازے کی راہ لی۔ وہ ابھی اپنا ہاتھ دروازے کی طرف بڑھا ہی پایا تھا کہ اسے قدموں کی چاپ سنائی دی۔ ہرمائنی ایک بار پھر لوٹ آئی تھی۔ الببس کے ماتھے پر شکن سی پڑ گئی۔ وہ دروازے کی طرف پشت کر کے اسے دیکھنے لگا۔

''مجھے یہاں مچھلی کی بو محسوس ہو رہی ہے، تم نے کہیں...... اوہ میں نے تمہیں کتنی بار کہا ہے کہ وہ بیہودہ مچھلی والے سینڈوچز مت کھایا کرو۔'' ہرمائنی نے تندمزاج لہجے میں کہا۔

''اوہ مجھے خیال نہیں رہا...... وہ تمہیں پسند نہیں!'' الببس نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔ ''ٹھیک ہے، آئندہ ملاقات کرنے سے پہلے وہ لذیذ سینڈوچز نہیں کھاؤں گا۔'' الببس نے اپنے ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے کہا۔ ہرمائنی نے منہ بنا کر ہنکار بھری اور مڑ کر اسے دور چلی گئی۔ اس بار الببس وہیں کھڑا رہا یہاں تک کہ اسے پورا یقین نہیں ہوگیا کہ ہرمائنی واپس لوٹ کر نہیں آئے گی۔ جب کہیں دور لفٹ کی کھڑکھڑاتی ہوئی آواز سنائی دی تو اس نے ٹھنڈی سانس بھر کر دفتر کا دروازہ کھول دیا۔

☆☆☆☆

منظر 19

# وزیر جادو کا دفتر

محکمہ جادو کی بالائی منزل پر موجود وزیر جادو کے دفتر میں اسکارپیئس اور ڈلفی دبکے ہوئے بیٹھے تھے اور وہ البس کے آنے کا انتظار کر رہے تھے۔ انتظار کی گھڑیاں صدیوں جیسی طویل لگ رہی تھیں۔ جب البس نے دروازہ کھول کر اندر قدم رکھا تو ان کی جان میں جان آئی۔

''یہ سب کرنا بڑا ہی دشوار تھا......'' البس نے ان کی طرف دیکھ کر کہا۔

''تم نے اسے شاندار طریقے سے روکا...... ویسے تمہارا کمال دیکھ کر میں بڑی متاثر ہوئی ہوں، دل کرتا ہے کہ میں بھی ویسا ہی کروں۔'' ڈلفی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اس کی ضرورت نہیں!'' البس نے گھبرا کر کہا۔

''مجھے سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ میں تمہیں مبارکباد دوں یا پھر اظہار افسوس کروں...... اپنی ہی ممانی کا یوں کئی بار بوسہ لینا معیوب بات نہیں۔'' اسکارپیئس نے دھیمی آواز میں کہا۔

''تم نہیں جانتے! انکل رون بڑے دل پھینک اور عاشق مزاج شخص ہیں۔ میں تو بس اس کی توجہ بھٹکانا چاہتا تھا کیونکہ اسے مجھ پر شک ہونے لگا تھا...... بہرحال! تم یہ دیکھو کہ میں نے ایسا کر ڈالا ہے......'' البس نے صفائی دیتے ہوئے کہا۔

''تمہارے ڈیڈ نے اس بارے میں کیا کہا تھا میں سمجھ نہیں پایا؟'' اسکارپیئس نے کہا۔

''لڑکو!'' اچانک ڈلفی بیچ میں بول پڑی۔ ''دیکھو! وہ کسی بھی وقت واپس آ سکتی ہے، ہمارے پاس اس قصے پر بحث کرنے کیلئے زیادہ وقت نہیں ہے......''

''تم نے سنا کہ اس نے کیا کہا؟'' البس نے اسکارپیئس کی طرف دیکھ کر کہا۔

''اب سوچو! ہرمائنی اپنے دفتر میں کایاپلٹ کو کہاں کہاں چھپا سکتی ہے؟'' ڈلفی نے چاروں طرف نظریں دوڑاتے ہوئے کہا۔

ہرمائنی کے دفتر میں دوسری چیزیں کم، کتابیں زیادہ دکھائی دے رہی تھیں۔ ہر طرف کتابوں کی الماریاں عجیب و غریب کتابوں سے بھری پڑی تھیں۔ البس نے اسکارپیئس کے چہرے پر دلچسپی کے آثار پڑھ لئے کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اسکارپیئس کتابی کیڑا ہے۔

''میرا خیال ہے کہ انہی الماریوں میں اسے تلاش کرنا چاہئے۔'' ڈلفی نے خود کلامی میں کہا۔ پھر وہ سب الگ الگ الماریوں کی تلاشی لینے لگے۔

''تم نے مجھے یہ بتایا کیوں نہیں؟'' اسکارپیئس نے شکایت بھرے لہجے میں کہا۔

''کہ میرے ڈیڈ نے کہا تھا کہ وہ یہ خواہش کرتے ہیں کہ کاش میں ان کا بیٹا نہ ہوتا...... یہ کسی قسم کی گفتگو کے آغاز کیلئے کچھ عجیب بات ہے، ہے نا؟'' البس نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

اسکارپیئس کو کچھ سمجھ میں آیا کہ وہ البس کی بات کا کیا جواب دے؟

''میں سمجھ سکتا ہوں......'' اس نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔ ''وہ والڈی مورٹ والی افواہ ...... وہ کورا جھوٹ ہے......اور تم......تم تو جانتے ہی ہو......لیکن کئی مرتبہ میں نے اس کی شدت کو محسوس کیا ہے، جب میں چپکے سے اپنے ڈیڈی کو گہری سوچوں میں ڈوبا ہوا دیکھتا ہوں......مگر میں اپنے احساسات کیسے بتاؤں؟......''

''میرے ڈیڈ سے تو بہتر ہے۔'' البس نے ناگواری کے عالم میں کہا۔ ''مجھے پورا یقین ہے کہ وہ ہمیشہ یہی سوچتے ہوں گے کہ وہ مجھے واپس کیسے پلٹا سکتے ہیں؟''

ڈلفی ان دونوں کی باتوں سے چڑ رہی تھی کیونکہ وہ دونوں اصل مقصد کی طرف توجہ دینے کی بجائے کہیں اور مصروف تھے۔ اس نے سختی سے اسکارپیئس کو ایک کتابوں کی الماری کی طرف کھینچا۔

''مجھے لگتا ہے کہ ہمیں اپنا وقت برباد نہیں کرنا چاہئے بلکہ اس چیز کو تلاش کرنا چاہئے جس کیلئے ہم نے اتنا بڑا خطرہ مول لیا۔'' ڈلفی نے انہیں متنبہ کرتے ہوئے کہا۔

''میں سمجھتا ہوں کہ ہماری دوستی کی کوئی خاص وجہ ہے کہ ہم ایک دوسرے کے دوست ہیں......ایک ایسی وجہ جو ہم دونوں میں مشترک ہے، کیا تم یہ بات جانتی ہو؟ اس کا انجام کچھ بھی ہو......مہم جوئی کی فطرت کچھ زیادہ مختلف نہیں...... تقریباً!'' اسکارپیئس نے ڈلفی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کی نگاہ ایک کتاب پر جم گئی جو ڈلفی کے عقب میں الماری میں رکھی ہوئی تھی۔ ''کیا تم نے الماریوں میں پڑی ہوئی کتابوں کے عنوانات پر توجہ نہیں کی؟ یہاں کچھ زیادہ سنجیدہ نوعیت کے خطرناک جادو والی کتابیں ہیں......کچھ ممنوعہ کتابیں......کچھ منحوس کتابیں......''

''بالکل! اگر اسکارپیئس کی توجہ کسی چیز سے ہٹانا مقصود ہو تو اسے لائبریری کی شکل دکھا دو۔ میں ایسے ہی نہیں اسے کتابی کیڑا کہتا ہوں۔'' البس نے ہنستے ہوئے کہا۔

''یہ تمام کتابیں کسی لائبریری کے ممنوعہ شعبہ کی ہیں جنہیں تاریک جادو سے جوڑا جاتا ہے۔ جیسے یہ کتاب 'تاریک ظلمات کا شیطانی جادو' اور یہ 'پندرہویں صدی کے جاں دشمن چودہ مصرعوں والے جادوئی کلمات' ایسی کتابیں تو ہوگورٹس لائبریری کے ممنوعہ شعبے میں بھی رکھنا منع ہوں گی۔'' اسکارپیئس نے مختلف شلفوں پر نظریں دوڑاتے ہوئے کہا۔

''گمنام سایے اور بدروحیں،......تاریک جادو: خفیہ رہنمائی کی کتاب......'' البس نے شلف پر پڑی دو کتابوں کے نام پڑھے اور ہنسا۔

''تم صحیح کہتے ہو؟ یہاں کچھ نہ کچھ عجیب ضرور ہے......'' ڈلفی نے بھی اب کتابوں پر غور کرتے ہوئے کہا۔

''غیر شفاف آتش کی سچی تاریخ، سفاک کٹ جادو اور اس کے خفیہ توڑ......'' البس نے ڈلفی کی بات سنی ان سنی کرتے ہوئے کتابوں کے نام پڑھنا جاری رکھا۔ یہ خاصا دلچسپ لگ رہا تھا۔

''اوہ یہاں تو دیکھو......واہ! کیسی شاندار کتاب پڑی ہے، میری آنکھیں، ماضی میں کیسے جھانک سکتی ہیں! مصنفہ سائبل ٹراوَلینی......یہ تو فن مستقبل بینی و پیش گوئی سے متعلق ہے۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے، ہرمائنی گرینجر کو اپنے سکول کے ایام میں علم نجوم سے سخت نفرت تھی......پھر اس ناپسندیدہ کتاب کی یہاں موجودگی......''

اسکارپیئس نے کچھ سوچتے ہوئے ہاتھ بڑھا کر اس کتاب کو شلف میں سے باہر کھینچا مگر وہ اسے صحیح طرح پکڑ نہیں پایا اور کتاب اس کے ہاتھ سے نکل کر نیچے جا گری اور کھل گئی۔ اسی لمحے وہ تینوں اپنی جگہ پر اچھل پڑے کیونکہ ایک اجنبی آواز کمرے میں گونج اُٹھی تھی۔ ایک باریک کانپتی ہوئی آواز۔

''پہلا یہ کہ پہلا ہی چوتھا ہے ایک مایوس کن نشان، تم اسے سبزہ زار میں تلاش کرنا چاہو گے مگر وہ وہاں بالکل نہیں......''

انہوں نے چونک کر ادھر ادھر دیکھا مگر وہاں ان تینوں کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا۔

''اوہ! یہ کتاب باتیں کرتی ہے...... یہ کچھ عجیب ہے، ہے نا؟'' اسکارپیئس نے کہا۔

''دوسرا یہ کہ وہ کم ایماندار ہے جو دو پاؤں پر چلتے ہیں اور گندگی سے آلودہ، بالوں والی ایک انڈے کی بیماری ہے...... تیسرا یہ کہ وہ دونوں ہیں، سب کیلئے ایک پہاڑ جس پر چڑھائی کرنا ہو اور اس پر راہ کیا تلاش کرنا پڑے......''

کتاب سے مزید آواز سنائی دی۔ اسکارپیئس کا چہرہ متغیر ہو گیا۔

''اوہ یہ تو ایک معمہ ہے...... یہ کتاب ہمیں معمہ دے رہی ہے......'' البس نے جلدی سے کہا۔

''شہر کا ایک موڑ اور ندی کی پھسلن......'' کتاب نے مزید کہا۔

''تم نے ایسا کیا کیا؟'' ڈلفی تعجب سے بولی۔

''میں تو کچھ بھی نہیں کیا...... بس کتاب کو پکڑا تھا اور یہ گر کر خود ہی کھل گئی...... کوئی بات تو ہے! کرۂ ارض پر بیتے ہوئے میرے تمام سالوں میں پہلے اس طرح کی کوئی خطرناک بات رونما نہیں ہوئی...... قسم سے!'' اسکارپیئس نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

اچانک کتاب اپنی جگہ سے اچھلی اور اس نے البس کو پکڑ لیا۔ البس اس ناگہانی آفت سے گھبرا اُٹھا۔ ''یہ کیا ہے......؟'' وہ چیخا۔

''اوہ نہیں!'' ڈلفی نے چونکتے ہوئے کہا۔ ''میں سمجھ گئی ہوں، ہرمائنی نے اس کتاب کو ہتھیار بنایا ہے بلکہ اس نے یہاں موجود تمام کتابوں کو ہتھیار بنا رکھا ہے، اوہ میں سمجھ گئی۔ کایا پلٹ یہیں چھپایا گیا ہے...... بس ہمت سے کام لو...... اس کے معمے کو حل کر دو اور کایا پلٹ تمہارا......''

''اوہ یہ بات ہے!'' البس نے کہا اور سوچتے ہوئے بولا۔ ''پہلا ہی چوتھا ہے ایک مایوس کن نشان، تم اسے سبزہ زار میں تلاش کرنا چاہو گے مگر وہ وہاں بالکل نہیں ہے......''

اگلے یہی لمحے ایک عجیب بات ہوئی جس سے البس کا رنگ اُڑ گیا۔ کتاب نے اس کا ایک ہاتھ نگل لیا تھا۔ وہ گھبرا

کر کتاب کے منہ سے اپنا ہاتھ باہر کھینچنے کی کوشش کرنے لگا۔

''یہ کوشش بیکار ہوگی۔ معمے پر توجہ دو۔'' ڈلفی نے متنبہ کرتے ہوئے کہا۔

''مایوس کن نشان......'' البس نے دوبارہ بڑبڑایا۔''سبزہ زار میں نہیں...... گندگی سے آلودہ...... انڈے جیسی بیماری......کم ایماندار جو دو پاؤں پر چلتے ہیں یعنی وہ چلتے ہی نہیں اُڑتے ہیں۔ اُڑنے والے بدبودار جانور...... جو مایوس کن ہیں......سبزے والی جگہ پسند نہیں کرتے......''

''اوہ یہ تو روح کھچڑ ہیں......اس کی طرف اشارہ ہے۔'' ڈلفی نے جوشیلے لہجے میں کہا مگر اگلے ہی لمحے کتاب نے البس کو چھوڑ کر اپنا منہ چوڑا کیا جیسے وہ کچھ کہہ رہی ہو اور اس کتاب کی الماری نے اپنا منہ پھاڑ کر پلک جھپکتے ہی ڈلفی کو نگل گئی۔ یہ دیکھ کر البس کے بدن میں کپکپاہٹ طاری ہوگئی۔

''گھبراؤ نہیں! تمہیں فوراً روح کھچڑ کی کتاب کو ڈھونڈنا ہوگا۔ جلدی کرو۔'' الماری کی گہرائی میں سے ڈلفی کی ڈوبی ہوئی آواز سنائی دی۔

''ڈلفی! یہ سب کیا ہو رہا ہے......؟'' البس نے چیختے ہوئے کہا۔

''البس اپنی توجہ اصل معاملے کی طرف دو!'' اسکارپیئس نے فوراً کہا۔''تمہیں روح کھچڑوں کی کتاب ڈھونڈنا ہو گی۔ ویسا ہی کرو جیسا وہ کہہ رہی ہے، مگر ذرا احتیاط سے......''

البس نے تیزی سے الماریوں پر نظر دوڑائی اور تیزی سے کتابوں کے نام پڑھنے لگا۔

''ہاں یہ رہی!'' البس نے فاتحانہ آواز سنائی دی۔''روح کھچڑ، اژقبان کی سچی تاریخ۔''

جونہی البس نے اس کتاب کو باہر کھینچنے کی کوشش کی تو وہ جھٹکے سے پیچھے ہٹ گیا کیونکہ کتاب شلف میں سے نکل کسی پرندے کی مانند ہوا میں اُڑنے لگی تھی۔ وہ سیدھی سکارپیئس کی طرف بڑھی تاکہ اسے پکڑ لے مگر اسکارپیئس کو شاید اس بات کا اندازہ ہو چکا تھا، اس نے جلدی سے غوطہ بھرا اور ایک طرف چھلانگ لگا دی۔ روح کھچڑ والی کتاب کی الماری پوری کوشش کر رہی تھی کہ وہ اسکارپیئس کو پکڑ کر نگل جائے۔ البس کو کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کرے؟

''میں پنجرے میں ہی پیدا ہوا۔'' اچانک کتاب کی آواز دوبارہ سنائی دی۔''مگر اس کے صلہ میں، میں نے اسے توڑ دیا۔ میرے اندر جو بدصورتی ہے، مجھے اس سے آزاد کر دو، اس چیز سے جس نے میری راہ روک رکھی ہے......''

''اوہ یہ تو والڈی مورٹ ہے......'' البس نے چیختے ہوئے کہا۔اسی لمحے کھٹک کی سی آواز سنائی دی اور ڈلفی کو الماری نے یوں اگل دیا جیسے اسے قے آ گئی ہو۔ڈلفی زمین پر گر گئی۔

''جلدی کرو...... ہمارے پاس وقت کم ہے!'' ڈلفی نے البس کو چیخ کر کہا۔

مگر اگلا لمحہ اور بھاری ثابت ہوا کیونکہ اسی الماری نے ایک بار پھر اسے نگل لیا تھا اور وہ ان کی نظروں سے اوجھل ہو چکی تھی حالانکہ البس نے اس کا ہاتھ پکڑ کر کھینچنے کی کوشش بھی کی تھی مگر اسے دیر ہو گئی تھی۔

''ڈلفی......ڈلفی......'' البس بری طرح سے چیخا۔

''کیا تم نے خیال نہیں کیا البس!'' اچانک اسکارپیئس کی سنجیدہ آواز گونجی۔''وہ پہلے جیسی ہو گئی ہے۔بھیس بدل مرکب کا اثر ختم ہو چکا ہے......''

''اوہ! میں نے اس طرف توجہ نہیں کی کیونکہ میرا دھیان تو بس اس طرف تھا کہ کہیں اسے الماری دوبارہ کھا نہ جائے......چلو ڈھونڈو......کوئی راستہ ڈھونڈو......'' البس نے بدحواسی سے کہا۔

اسے ایک کتاب دکھائی دی، اس نے فوراً اسے پکڑ لیا۔

''سلے درن کا حقیقی وارث......تمہارا اس بارے میں کیا خیال ہے؟'' البس نے مڑ کر کہا مگر وہاں اسکارپیئس موجود نہیں تھا۔قریب والی الماری ہل رہی تھی جیسے ڈکار لے رہی ہو۔

''البس......البس......'' الماری کے اندر سے اسکارپیئس کی دبی ہوئی آواز سنائی دی۔

البس تیزی سے بھاگتا ہوا اس الماری کے پاس آیا مگر اسے معلوم نہیں تھا کہ وہ کیا کرے؟ وہ دیوانگی کے عالم ادھر ادھر دوڑ رہا تھا۔

''ٹھیک ہے......ٹھیک ہے!'' اس نے رُک کر خود کو سنبھالنے کی کوشش کی۔''مجھے یہ نہیں کرنا...... مجھے والڈی مورٹ کی کتاب ڈھونڈنا ہے......کہاں ہے، والڈی مورٹ......؟''

وہ الماریوں میں سجی ہوئی کتابوں پر نظریں ڈالتا ہوا بھاگ رہا تھا۔وہ ایک الماری کے سامنے جا کر رُک گیا جہاں ایک کتاب کا عنوان چمک رہا تھا۔

''ماروولو......ایک سچائی!'' البس نے عنوان پڑھا۔''میرا خیال ہے یہی ہے......''

اس نے ہاتھ بڑھا کر کتاب کو باہر کھینچنے کی کوشش کی مگر وہ بھی اس کے ہاتھ میں آسکی بلکہ شلف میں سے نکل کر ہوا میں اُڑنے لگی۔اس میں چنگاریاں پھوٹ رہی تھیں اوراس میں ایک یخ بستہ اور سرد آواز سنائی دینے لگی۔

''میں وہ عفریت ہوں جسے تم نے کبھی نہیں دیکھا۔

میں تم ہواور تم میں ہوں،ایک نادیدہ آواز ہوں۔

جو کبھی تمہارے آگے ہوں اور کبھی تمہارے پیچھے۔

ہر پل ساتھ رہنے والی اور ہر پل چسپاں رہنے والی۔''

اسی لمحے البس کا ہاتھ کتاب کے منہ سے باہر آ گیا۔اس کی نگاہ سامنے آئینے پر پڑی تو اسے معلوم ہوگیا کہ بھیس بدل مرکب کا اثر ختم ہو چکا تھا۔وہ اب اپنی اصلی صورت میں آ چکا تھا۔

''البس ......کچھ کرو!'' اسے اسکارپیئس کی دبی دبی آواز سنائی دی۔

''میں کوشش کر رہا ہوں......تم بس اپنا دھیان معمے پر دو اوراس کا حل سوچو!'' البس نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔اس نے اس الماری کے گرد گھوم کر دیکھا جس نے اسکارپیئس کو نگل رکھا تھا۔جیسے وہ اسے باہر نکالنے کی راہ ڈھونڈ رہا ہو۔

''تمہارے مشورہ کا شکریہ!'' اسکارپیئس کی تمسخرانہ آواز سنائی دی۔''میں جیسی حالت میں ہوں،اس میں تو کچھ بھی نہیں سوچ سکتا......ایک نادیدہ آواز......اس کا کیا مطلب ہوسکتا ہے؟ آہ! مجھ میں بس ایک ہی خوبی ہے کہ جب مجھے سوچنے کی ضرورت ہوتی ہے تو میں بالکل بھی نہیں سوچ پاتا......''

اسی لئے ایک کتاب نے اس پر حملہ کر دیا اوراپنے بھیانک چوڑے منہ میں اپنے اندر کھینچنا شروع کر دیا۔وہ اس کے مقابلے میں کچھ نہیں کر پا رہا تھا اور اب اس کے دل و دماغ میں خوف سرایت کرنے لگا تھا۔اس کی ہمت جواب دے رہی تھی۔بھیس بدل مرکب کا اثر ختم ہو چکا تھا۔اگر ہرمائنی اس وقت وہاں پہنچ جاتی تو وہ تینوں رنگے ہاتھوں پکڑے جاتے......وقت تیزی سے ان کے ہاتھ سے پھسلتا جا رہا تھا۔اچانک ایک کان پھاڑ دھماکہ ہوا اور سب کتابیں اپنی اپنی الماریوں سے باہر نکل آئیں اور یوں لگا جیسے کتابوں کی بارش ہونے لگی ہو۔سکارپیئس بھی پھسلتا ہوا باہر آ چکا تھا اور اب وہ کتابوں کے حملوں سے بچنے کی کوشش کر رہا تھا۔

''نہیں نہیں......تم نہیں ہو......سائبل ٹراؤلینی......نہیں!'' اسکارپیئس چیخا۔اس نے چاروں طرف دیکھا۔کتابیں اسے نگلنے کی کوشش کررہی تھیں اور وہ ان سے بچنے کی جدوجہد کررہا تھا۔ایک کتاب کا داؤ چل گیا اور اس نے سکارپیئس کا نچلا دھڑ اپنے منہ میں ڈال کر نگل لیا۔اس نے بھرپور مزاحمت کی مگر اس کا نچلا دھڑ کتاب کے منہ میں دھنستا چلا گیا۔

''یہ سب غلط ہے......البس! کیا تم مجھے سن سکتے ہو؟ یہ سب کایا پلٹ کو پوشیدہ رکھنے کی چالیں ہیں......انہیں ناکام بنانا ہوگا......''

دوسری طرف البس کی حالت بھی اسکارپیئس سے کچھ مختلف نہیں تھی۔

''تم بھی سوچو......تم بھی سوچو، اسکارپیئس!'' البس نے چیخ کر کہا مگر اسے یقین ہونے لگا کہ اس کی آواز زیادہ دور تک نہیں جا پائی تھی کیونکہ پورے کمرے میں کتابوں کی غراہٹیں، سنسناہٹیں اور دھماچوکڑی کی آوازیں گونج رہی تھیں۔

''ہمیشہ ساتھ رہنے والا...... چسپاں......کبھی آگے......کبھی پیچھے......اوہ نہیں! میں نے پہلے کیوں نہیں سوچا؟ یہ تو آسان تھا۔ یہ تو سایہ ہے......سایہ......اوہ وہ کتاب کہاں گئی؟......گمنام سائے اور بدروحیں...... مجھے اسے تلاش کرنا ہوگا۔'' البس نے بڑبڑا کر کہا۔

اس نے پورا زور لگا کر خود کو کتاب کی چنگل سے چھڑایا اور ایک الماری کے اوپر چڑھ گیا۔وہ اب عقابی نظروں سے مطلوبہ کتاب تلاش کررہا تھا جو ایک شلف میں ابھی تک موجود تھی۔ جونہی اسے وہ دکھائی دی تو وہ پوری قوت سے اس کی طرف بھاگا اور اس الماری پر چڑھ کر کتاب تک پہنچ گیا۔اس نے مضبوط گرفت کے ساتھ کتاب کو پکڑا اور باہر کھینچ لیا۔وہ پوری کوشش کررہا تھا کہ وہ کتاب ہوا میں پرواز نہ کرپائے کیونکہ اس طرح معموں کا سلسلہ بند نہیں ہوسکتا تھا۔جونہی کتاب اپنی جگہ چھوڑ کر اس کے ہاتھ میں آئی تو یکدم سناٹا چھا گیا۔تمام شوریوں ختم ہوگیا جیسے کسی نے بٹن دبا کر بند کردیا ہو۔ ہوا میں بکھری ہوئی کتابیں جو ادھر ادھر اُڑ رہی تھیں، خاموشی سے اپنی اپنی جگہوں پر واپس چلی گئیں۔اسی وقت اسکارپیئس اور ڈلفی بھی نمودار ہوگئے۔الماریوں نے انہیں باہر اگل دیا تھا۔البس کے چہرے پر خوشی سی پھیل گئی۔

''اوہ واقعی......ہم نے انہیں شکست دے دی......شکست دے دی!'' اسکارپیئس چہکتا ہوا بولا۔''ہم نے پوری لائبریری کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کردیا......''

''ڈلفی کیا تم ٹھیک ہو؟'' البس نے پوچھا۔ڈلفی کا چہرہ ستا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

’’ہاں!...... یہ جنگ خاصی اعصاب شکن تھی، ہے نا؟‘‘ ڈلفی نے بوجھل مسکراہٹ سے کہا۔

اچانک البس کی نظر اسکارپیئس پر پڑی جس نے ایک کتاب کو اپنے سینے سے بری طرح لگا رکھا تھا۔

’’یہ کیا ہے؟...... اس کے اندر کیا ہے؟‘‘ البس نے تعجب سے پوچھا۔

’’میرا خیال ہے کہ ہمیں اسے کھول کر دیکھنا چاہیئے۔‘‘ ڈلفی نے قریب آتے ہوئے کہا۔

اس سے پہلے البس اسے روک پاتا۔ اسکارپیئس نے کتاب کو کھول دیا۔ کتاب کے اوراق کے اندر چھوٹا سا خلا دکھائی دے رہا تھا، اس میں عجیب سی سنہری روشنی پھوٹ رہی تھی، وہ تینوں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اسے دیکھ رہے تھے۔ وہ سنہری زنجیر میں لپٹا ہوا ایک چھوٹا سا کایا پلٹ تھا جو کسی قدیمی گھڑی کی طرح دکھائی دیتا تھا۔

’’واہ! ہم اسے تلاش کرنے میں کامیاب ہو گئے...... ہم نے کایا پلٹ تلاش کر لیا...... البس! قسم سے مجھے ابھی تک یقین نہیں آ رہا ہے...... ہم نے اسے تلاش کر لیا......‘‘ اسکارپیئس کی جوش بھری آواز کمرے کی خاموشی میں گونج رہی تھی۔

’’دوست! قسمت ہمارا ساتھ دے رہی ہے۔ ہم نے اسے پا لیا ہے۔ اب ہمارا اگلا قدم سیڈرک ڈیگوری کی زندگی بچانا ہے۔ چلو! ہم اپنے مقصد کی طرف بڑھتے ہیں۔ یہ تو صرف ہمارے عجیب و غریب سفر کی شروعات ہے......‘‘ البس نے پرعزم لہجے میں کہا۔

’’اس شروعات نے ہمیں آدھا قتل کر ڈالا ہے۔ خیر چلو! امید کرتا ہوں کہ انجام بخیر ہو گا۔‘‘ اسکارپیئس نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔ تینوں کے چہرے پر خوشی بھرے جذبات مچل رہے تھے اور وہ اپنی مہم جوئی کیلئے خاصے پرجوش دکھائی دے رہے تھے۔

☆☆☆☆

# دوسرا ایکٹ

## ہیری پوٹر اور بد بخت بچہ

منظر 1

# سیڑھیوں کے نیچے والا ننھا گودام

''ہیری...... ہیری......ان برتنوں کو ابھی تک دھویا کیوں نہیں کیا؟ یہ کتنے گندے ہیں...... ہیری...... ہیری پوٹر...... اٹھو جلدی......'' پتونیہ آنٹی کی چیختی ہوئی باریک آواز گونج رہی تھی۔ ننھے ہیری نے چونک کر اپنی آنکھیں کھولیں اور انہیں مسلتے ہوئے سر اُٹھا کر دیکھا جہاں پتونیہ آنٹی غصیلی نظروں سے اسے گھور رہی تھیں۔

''پتونیہ آنٹی! کیا وقت ہو گیا ہے؟'' ننھے ہیری نے پوچھا۔

''بہت دیر ہو چکی ہے......'' پتونیہ آنٹی نے ناک بھوں چڑھاتے ہوئے کہا۔ ''کیا تم جانتے ہو کہ جب ہم نے تمہیں اپنے ہاں رکھنے کی رضامندی ظاہر کی تھی تو ہم نے یہ سوچا تھا کہ ہم تمہیں سدھار لیں گے......تمہاری شخصیت نکھار دیں گے...... تمہیں ایک مکمل انسان بنا دیں گے۔ مگر اب ہمیں یہ احساس ہو رہا ہے کہ ہم تمہیں وہ سب نہیں بنا پائے جس کی ہمیں تمنا تھی۔ تم ایک نالائق اور کند دماغ بچے ہو......تم نے ہمیں ہر موڑ پر مایوس کیا ہے!''

''میں کوشش کر رہا ہوں......'' ننھے ہیری نے آتی ہوئی جمائی روکتے ہوئے کہا۔

''تمہاری کوشش کامیاب نہیں ہو پا رہی ہے، ہے نا؟'' پتونیہ آنٹی نے طنزیہ لہجے میں کہا۔ ''بالکل ان گلاسوں کی طرح، جن کے اندر ابھی تک چکناہٹ موجود ہے اور ان کی ساری چمک دمک ماند پڑ گئی ہے، اور وہ برتن......انہیں بھی ٹھیک طور پر نہیں مانجھا۔ اب چلو! جلدی اُٹھو اور ان سب برتنوں کو اچھی طرح مانجھو......اُف کتنے سست ہو!''

ننھا ہیری بستر سے نیچے اترا تو اپنے پاجامے میں گیلے پن کا احساس ہوا۔ اس نے سر جھکا کر خود کو ٹٹولا۔

''اوہ نہیں!......اوہ نہیں!'' پتونیہ آنٹی چیختی ہوئی بولیں۔ ''یہ تم نے کیا کر دیا؟ تم نے پھر سے بستر گیلا کر دیا......؟'' پتونیہ آنٹی نے غصے سے اسے ایک طرف دھکیلا اور بستر کی چادر ایک کونے سے پکڑ کر کھینچ لی۔ ''روز......روز......میں اب

یہ بالکل برداشت نہیں کروں گی۔“

”معاف کر دیجئے پتونیہ آنٹی!......دراصل......میرا خیال ہے کہ رات کو مجھے ایک ڈراؤنا خواب دکھائی دیا تھا......“ ننھے ہیری نے سر جھکا کر دھیمی آواز میں کہا۔

”تم نہایت گندے اور گھٹیا لڑکے ہو۔صرف جانور ہی اپنے بستر گیلا کرتے ہیں۔تم تو ان چھوٹے جانور سے بھی بدتر بچے ہو۔“ پتونیہ آنٹی نے غصے اور نفرت سے کہا۔

”وہ خواب میرے ممی ڈیڈی کے بارے میں تھا۔میرا خیال ہے کہ میں نے انہیں دیکھا تھا...... میں انہیں دیکھا تھا......مرتے ہوئے!“ ننھے ہیری نے معصومیت بھرے لہجے میں کہا۔

”مجھے تمہاری ان گھٹیا کہانیوں میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔سمجھے!“ پتونیہ آنٹی نے کڑک کر کہا۔

”میں نے دیکھا کہ وہاں کوئی آدمی موجود تھا، میرے ممی ڈیڈی کے پاس...... وہ کچھ چیخ کر کہہ رہا تھا...... اداکاوا......شایداکابرا......ادا...... پھر وہاں مجھے کسی بڑے سانپ کے پھنکارنے کی آواز سنائی دی۔میں اپنی ممی کی چیخیں بھی سن رہا تھا......“ ننھے ہیری نے اپنی بات آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔پتونیہ آنٹی کے چہرے پر لمحہ بھر کیلئے عجیب سا رنگ آیا مگر وہ فوراً سنبھل گئیں۔

”اگر تم واقعی اپنے ممی ڈیڈی کی موت کا خواب دیکھ رہے تو تمہیں ٹریفک کا شور سنائی دینا چاہئے تھا۔ٹائروں کی زمین سے چرچراہٹ کی آواز سنائی دینا چاہئے تھی اور پھر ایک زوردار ٹکر کے خوفناک دھماکے کی، کیونکہ تمہارے ماں باپ ایک کار حادثے میں ہلاک ہوئے تھے۔تم یہ بات اچھی طرح سے جانتے ہو۔مجھے نہیں لگتا کہ تمہاری ممی کو اتنا وقت مل پایا ہوگا کہ وہ چیخ سکتی۔بس بہت ہوگیا، میں اس بارے میں اور زیادہ گہرائی میں بات نہیں کرنا چاہتی۔یہ اپنے بستر کی چادر لو اور جا کر اسے اچھی طرح دھوؤ۔بالکل صاف ستھری دھلنا چاہئے۔اس کے بعد باورچی خانے میں پہنچو اور تمام جھوٹے برتن مانجھو۔مجھے یہ سب دوبارہ دہرانا نہ پڑے، تم سمجھ گئے ہو......“

وہ سیڑھیوں کے نیچے ننھے گودام کا دروازہ بند کر کے چلی گئی تھیں۔ننھا ہیری ہاتھ میں گیلی چادر پکڑے ہوئے خاموش کھڑا تھا۔وہ تنہا تھا اور ہر طرف گہری خاموشی چھائی ہوئی تھی۔دروازے بند ہوتے ہی اندھیرا چھا گیا تھا۔پھر کہیں سے روشنی کی کرن پھوٹی اور ننھے گودام کے بجائے اس کے چاروں طرف سرسبز درخت دکھائی دینے لگے۔وہ کسی جنگل

میں کھڑا تھا، مگر وہ تنہا نہیں تھا۔ اس کے سامنے البس کھڑا تھا جو اسے عجیب نظروں سے گھور رہا تھا۔ اس نے گھبرا کر آنکھیں بند کر لیں اور جب دوبارہ آنکھیں کھولیں تو وہ اپنے ننھے گودام میں ہی کھڑا تھا جہاں ہر طرف عجیب سا اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ اس کے ہاتھوں میں گیلی چادر اب تک موجود تھی۔ اس نے آنکھیں پھاڑ کر چاروں طرف دیکھا مگر البس اسے کہیں دکھائی نہیں دیا۔ اچانک کہیں سے سانپ کی پھنکار سنائی دی۔ وہ خوفزدہ ہو کر سمٹ سا گیا۔ سانپ کچھ کہہ رہا تھا...... ہاں! وہ مار باشی زبان میں کچھ کہہ رہا تھا۔ ہیری نے اپنے کان آواز پر لگا دیئے، تا کہ وہ سن سکے۔

''وہ آ رہا ہے...... وہ آ رہا ہے......''

اسے وہ الفاظ پوری طرح سمجھ میں آ رہے تھے لیکن وہ اس آواز کو پہچاننے میں بھی ذرا سی غلطی نہیں کر سکتا تھا کیونکہ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ وہ والڈی مورٹ کی ہی آواز تھی جو اسے اپنی یخ بستہ اور سانپ جیسے پھنکارتی ہوئی آواز میں پکار رہا تھا۔

''ہیری ی ی ی ی پوٹر''

☆☆☆☆

منظر 2

# پوٹر ہاؤس کا زینہ

ہیری نے آنکھیں پھاڑ کر اندھیرے میں دیکھا۔ وہ پسینے میں پوری طرح نہایا ہوا تھا مگر اب وہ زمین پر کھڑا نہیں تھا بلکہ وہ اپنے بستر پر لیٹا ہوا تھا۔ اس کی سانسیں تیز تیز چل رہی تھیں اور دل بری طرح دھڑک رہا تھا۔ اسے محسوس ہوا کہ جیسے وہ کراہ رہا تھا۔ اس نے ماتھے کا پسینہ پونچھا اور ہاتھ بڑھا کر تپائی پر اپنی عینک اور چھڑی کو ٹٹولا۔ عینک لگانے کے بعد اس نے دھیمی آواز میں کہا۔ ''اجالا ہو......'' بیڈروم میں ہلکی سی روشنی پھیل گئی۔ ہیری نے سر گھما کر دیکھا تو اسے حیرت کا جھٹکا لگا کیونکہ جینی پوری طرح بیدار تھی اور اس کی طرف فکرمندی سے دیکھ رہی تھی۔

''کیا تم ٹھیک ہو، ہیری؟'' اس نے تشویش بھرے لہجے میں پوچھا۔

''ہاں ......شاید نہیں!......میں سو رہا تھا......'' ہیری نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

''وہ تو میں جانتی ہی ہوں!'' جینی نے فوراً کہا۔

''مگر تم کیوں نہیں سو رہی تھی؟......کیا کوئی خبر آئی ہے......کوئی الّو یا......''

''ایسا کچھ نہیں ہے......مگر کیا ہوا؟'' جینی نے بجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

''میں خواب دیکھ رہا تھا...... میں ڈرسلی ہاؤس کے سیڑھیوں والے گودام میں تھا...... میں نے وہاں اسے سنا...... والڈی مورٹ کو...... بالکل واضح طور پر......'' ہیری نے کہا۔

''والڈی مورٹ کو......؟'' جینی نے پریشانی کے عالم میں دوہرایا۔

''ہاں!......اور میں کچھ اور بھی دیکھا......البس کو سرخ چوغے میں ملبوس......اس نے ڈرم سڑانگ سکول کا چوغہ پہن رکھا تھا......'' ہیری نے خلا میں دیکھتے ہوئے کہا جیسے وہ اس منظر کو دوبارہ دیکھ رہا ہو۔ وہ گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا

اچانک اس کی آنکھوں میں چمک ابھری اور چہرے کے عضلات کھنچ گئے، جیسے اسے کچھ سمجھ میں آ گیا ہو۔

''جینی! میرا خیال ہے مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ وہ کہاں ہے؟''

جینی فوراً بستر سے اُٹھ بیٹھی اور اس کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگی۔

☆☆☆☆

منظر 3

# ہیڈ مسٹرس کا دفتر۔ ہوگورٹس سکول

ہیری اور جینی ہوگورٹس میں موجود تھے۔ ہیڈ مسٹرس کا دفتر پوری آب وتاب سے چمک رہا تھا۔ وہ ویسا تو بالکل نہیں تھا جیسا ڈمبل ڈور کے زمانے میں ہوا کرتا تھا مگر اس کی صفائی ستھرائی پہلے کی بہ نسبت زیادہ شاندار لگ رہی تھی۔ ڈمبل ڈور کے عجیب وغریب جادوئی آلات بھی اب وہاں موجود نہیں تھے۔ کھڑکیوں پر نفیس پردے لٹک رہے تھے اور فرشی قالین بالکل نیا دکھائی دیتا تھا۔ ہوگورٹس سکول کی ہیڈ مسٹرس منروا میک گوناگل اپنی کرسی پر بیٹھی ہوئی تھیں اور عجیب نظروں سے ہیری کی طرف دیکھ رہی تھیں جو بے چینی کے عالم میں دفتر کے بیچوں بیچ ٹہل رہا تھا۔ جینی ایک کرسی پر بیٹھی تھی اور اس کے چہرے پر پریشانی جھلک رہی تھی۔ جب سے ہیری نے اسے البس کے بارے میں بتایا تھا۔ وہ خاصی مضطرب ہوگئی تھی۔

''اور ہم یہ بات قطعی طور پر نہیں جانتے ہیں کہ وہ تاریک جنگل میں کہاں ہیں؟'' پروفیسر میک گوناگل نے گھمبیر آواز میں کہا۔

''مجھے کچھ واضح معلوم نہیں......'' ہیری نے رُکتے ہوئے کہا۔'' یہ بات تو صاف ہے کہ ایک عرصہ بیت گیا ہے، میں ان خوابوں سے نجات پا گیا تھا......مگر......البس وہیں ہی ہے، یہ بات مجھے معلوم ہے۔''

''ہمیں انہیں فوراً ڈھونڈنے کیلئے جانا چاہئے جتنا جلدی ممکن ہوسکے۔'' جینی نے کہا۔

''میں نے پروفیسر لانگ باٹم کو بلوایا ہے، اسے تمہارے ساتھ جانا چاہئے کیونکہ وہ تاریک جنگل کے چپے چپے سے واقف ہو چکا ہے، عجیب وغریب پودوں کے سلسلے میں اس کا تاریک جنگل میں آنا جانا لگا رہتا ہے...... مجھے لگتا ہے کہ اس کا ساتھ تمہارے لئے فائدہ مند ثابت ہوگا۔'' پروفیسر میک گوناگل نے کہا۔

اسی لمحے ایک زناٹے کی سی آواز سنائی دی اور سب لوگ چونک کر پتھریلے آتشدان کی طرف دیکھنے لگے جہاں سبز شعلوں کی آگ بھڑک رہی تھی۔ ایک ہیولا سا دکھائی دیا جو لمحہ بھر بعد ہرمائنی میں بدل گیا۔ ہرمائنی گھومتی ہوئی آتشدان سے باہر نکل آئی۔

''کیا یہ اطلاع صحیح ہے...... میں تمہاری مدد کیلئے آئی ہوں۔'' ہرمائنی نے جلدی سے کہا۔

''وزیر جادو!'' پروفیسر میک گوناگل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔''ویسے مجھے اس بات کا کم ہی امکان ہے کہ وہ لوگ وہاں......''

''اوہ! یہ میری غلطی ہے۔'' جینی نے پروفیسر میک گوناگل کی بات قطع کرتے ہوئے کہا۔''میں نے ہی انہیں ہدایت کی کہ وہ روزنامہ جادوگر کا خصوصی ضمیمہ جاری کریں تاکہ ہماری معاونت کرنے والے ہرقسم مدد فراہم کرنے کیلئے ذہنی طور پر تیار رہیں......''

''ٹھیک ہے...... بہت خوب!...... یعنی میں یہ امید رکھوں کہ ابھی کچھ اور لوگ بھی آئیں گے......'' پروفیسر میک گوناگل نے خشک لہجے میں کہا۔

اسی وقت آتشدان میں آگ کے سبز شعلے ایک بار پھر بھڑ کنے لگے۔ بھڑکیلئے لباس میں ملبوس رون وہاں نمودار ہوا۔ اس نے گلے میں کھانا کھانے والا نیپکن باندھ رکھا تھا۔ وہ پوری طرح سے راکھ میں آلودہ تھا۔ اس نے ہاتھ پھیر کر سر پر سے راکھ جھاڑی تو پروفیسر میک گوناگل کی تیوریاں چڑھ گئیں۔

''اوہ مجھ سے کچھ چھوٹ تو نہیں گیا......'' رون نے ڈرامائی انداز میں کہا۔''دراصل میں یہ فیصلہ نہیں کر پا رہا تھا کہ مجھے ہوگورٹس کے سفر کیلئے کونسا سفوف انتقال استعمال کرنا چاہئے، خیر میں نے باورچی خانے میں موجود ایک سفوف سے کام لیا اور شکر ہے کہ میرا تجربہ کامیاب ہی رہا، ورنہ جانے کہاں پہنچ گیا ہوتا؟'' اس نے بے ڈھنگے انداز میں گلے میں سے نیپکن ہٹایا تو راکھ ہوا میں اُڑنے لگی۔ ہرمائنی نے گھور کر اس کی طرف دیکھا تو اس نے ڈھٹائی سے پوچھا۔''کیا ہوا؟''

اس سے پہلے کہ ہرمائنی اسے کوئی جواب دے پاتی کہ آتشدان کی آگ ایک بار پھر سبز شعلوں میں بدل گئی اور اس میں سے ڈریکو ملفوائے گھومتا ہوا باہر نکلا۔ وہ بھی خاک اور راکھ سے اَٹا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر بدحواسی چھائی ہوئی

تھی۔ وہ وہاں پہنچ کر سنبھل نہ پایا اور قالین پر گر گیا۔ اس نے خود سنبھالا اور تیزی سے اُٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے لاشعوری طور پر اپنے بدن سے راکھ اُڑائی تو پروفیسر میک گوناگل کی استخوانی گرفت اپنی چھڑی پر مضبوط ہوگئی۔

سب لوگ تعجب بھری نظروں سے اس کی طرف دیکھ رہے تھے کیونکہ ان میں سے کسی کو بھی کم از کم اس کی آمد کی توقع تو ہرگز نہیں تھی۔

''اوہ منروا! آپ کے قالین کو گندا کرنے کیلئے معافی چاہتا ہوں۔'' ڈریکو نے جلدی سے پروفیسر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''میں اس بارے میں کچھ نہیں کر سکتی کیونکہ اگر آپ کے کمرے میں آتشدان موجود ہو تو آپ کو اس سب کیلئے خود کو ذہنی طور تیار رکھنا پڑے گا......'' پروفیسر میک گوناگل نے بے بسی کے عالم میں کہا اور پھر اپنی چھڑی لہرا کر قالین پر گری ہوئی راکھ کو وہاں سے اوجھل کر دیا۔

''تمہاری یہاں موجودگی میرے لئے تعجب کا باعث ہے ڈریکو!'' ہیری نے کہا۔ ''جہاں تک میں سوچتا ہوں، تمہیں تو میرے خوابوں پر کبھی یقین ہی نہیں تھا......''

''مجھے آج بھی نہیں ہے، ہیری پوٹر!'' ڈریکو نے درشتگی کے ساتھ جواب دیا۔ ''مگر تمہاری قسمت پر ضرور ہے، میں یہ بات اچھی طرح سے جانتا ہوں کہ ہیری پوٹر ہر اس جگہ پر موجود ہوتا ہے جہاں کچھ نہ کچھ ہونے والا ہوتا ہے۔ میں تو صرف اس لئے یہاں آیا ہوں کیونکہ یہ میرے اکلوتے بیٹے کی سلامتی کا سوال ہے، اور مجھے اپنا بیٹا ہر قیمت پر صحیح سلامت چاہئے......''

''آپس میں بحث کرنے کا کچھ فائدہ نہیں۔'' جینی نے بیچ میں مداخلت کرتی ہوئی بولی۔ ''چلو! تاریک جنگل میں چلتے ہیں اور وہاں دونوں بچوں کو تلاش کرتے ہیں۔''

☆☆☆☆

منظر 4

# تاریک جنگل کی گہرائی

گھنے درختوں کے بیچوں بیچ وہ تینوں کھڑے تھے۔ تیز ہوا چل رہی تھی اور جنگل کے درخت اپنے پتوں کا شور برپا کئے ہوئے تھے۔ ڈلفی، البس سے کچھ فاصلے پر کھڑی تھی جبکہ اسکارپیئس ان دونوں کے درمیان ایک درخت سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا۔ ڈلفی اور البس کی چھڑیاں ہاتھوں میں تھیں اور ایک دوسرے کی طرف اُٹھی ہوئی تھی۔

''نہستم ......'' البس کی آواز گونجی۔

ڈلفی کے ہاتھوں سے چھڑی نکل گئی اور ہوا میں اُڑنے لگی۔ ڈلفی نے ہوا میں چھڑی کی طرف دیکھا اور مسکرائی۔

''تم اب کافی ماہر ہوگئے ہو۔ یہ جادوئی کلمہ اب پہلے کی بہ نسبت کافی اچھا کام کر رہا ہے۔'' ڈلفی نے ستائشی لہجے میں کہا اور اس کے پاس آگئی، اس نے اپنی چھڑی واپس لی اور دوبارہ بولی۔ ''مجھے یقین ہے کہ اب تم کسی بھی فرد کو نہتا کرنے میں آسانی سے کامیاب ہو جاؤ گے۔''

''نہستم ......'' البس نے ایک بار پھر اپنی چھڑی لہرائی۔ ڈلفی کی چھڑی دوبارہ اس کے ہاتھ سے نکل کر ہوا میں اُڑنے لگی۔

''اور اب ہمیں ایک فاتح مل چکا ہے۔'' اس نے ہنستے ہوئے کہا اور دونوں ہاتھوں سے تالیاں بجانے لگی۔

''ویسے یہ سچ ہے کہ میں پہلے کبھی صحیح طور پر جادو نہیں سیکھ پایا تھا۔'' البس نے ڈلفی کی چھڑی واپس لوٹاتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں عجیب خوشی اور سرشاری جھلک رہی تھی۔ اسکارپیئس کچھ فاصلے پر بیٹھا اپنے گہرے دوست کو ایک ایسی لڑکی سے گھل مل کر باتیں کرتا ہوا دیکھ رہا تھا جو انہیں چند دن پہلے ملی تھی۔ اسے اپنے اندر عجیب سی کشمکش محسوس ہو رہی تھی، ایک طرف اسے البس کی کامیابی پر خوشی ہو رہی تھی تو دوسری طرف البس کا ڈلفی سے یوں بے تکلف ہونا بے حد

شاک گزر رہا تھا۔

''میں بھی کند ذہن تھی......'' ڈلفی نے مسکرا کر کہا۔'' پھر خود بخود میرے دماغ میں روشنیاں چمکنے لگیں اور اس نے کام کرنا شروع کر دیا۔ پہلے مجھے یہ سب بڑا عجیب سا لگا مگر میں خوش ہوئی۔ میرا خیال ہے کہ تمہارے ساتھ بھی کچھ ایسا ہی ہے۔ میں کوئی ایسا دعویٰ نہیں کر رہی ہوں کہ میں کوئی شاندار جادوگرنی ہوں مگر...... مجھے محسوس ہوتا ہے کہ تمہارے اندر کا دبا ہوا جادوگر اب کروٹیں لینے لگا ہے اور وہ وقت دور نہیں جب تم ایک شاندار جادوگر بن جاؤ گے، البس پوٹر!''

''تو پھر تمہیں ہمیشہ میرے ساتھ ہی رہنا چاہئے اور مجھے سکھاتے رہنا چاہئے۔'' البس نے جلدی سے کہا۔

''یقیناً...... میں تو ہمیشہ تمہارے ساتھ ہی رہوں گی کیونکہ اب ہم دونوں دوست ہیں، ہے نا؟'' ڈلفی نے گہرے لہجے میں کہا۔

البس اس کی بات سن کر شرما سا گیا۔ اس کا چہرہ سرخ ہونے لگا۔

''بالکل......ہم بالکل دوست ہیں...... بالکل!''

''شاندار......میرے بانجھو دوست......'' ڈلفی نے چہکتے ہوئے کہا۔

''یہ بانجھو کیا ہوتا ہے؟'' اسکارپیئس نے تعجب بھرے لہجے میں پوچھا۔

''ایک ایسا جادوگر...... جو جادو کرنا سیکھ سکتا ہو......میرا خیال ہے کہ یہ شروعات ہیں لیکن یہ بھی سچ ہے کہ میں پہلے ناکارہ تھا......مگر اب میں جادو سیکھ پا رہا ہوں۔'' البس نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

''سنو! میں نے سکول جانے کا راستہ تلاش کر لیا ہے، کیا تمہیں یقین ہے کہ یہ ہمارے کام آئے گا۔'' اسکارپیئس نے گفتگو میں دلچسپی لیتے ہوئے کہا۔

''بالکل......'' ڈلفی نے مختصراً جواب دیا۔

''ہماری منصوبہ بندی نہایت شاندار ہے۔ اگر سیڈرک سہ فریقی ٹورنامنٹ میں اپنا ہدف حاصل کرنے میں ناکام رہ جاتا ہے تو وہ والڈی مورٹ کے ہاتھوں قتل ہونے سے بچ سکتا ہے کیونکہ جب وہ جیتے گا ہی نہیں تو پھر ٹورنامنٹ میں کیسے رہ پائے گا، ہے نا؟'' البس نے جوشیلے لہجے میں کہا۔

''ہاں! مجھے تمہاری ساری بات سمجھ میں آ گئی ہے مگر......'' اسکارپیئس نے کہنا چاہا۔

''سب سے پہلے ہمیں اس بات کی ضرورت ہے کہ ہم سیڈرک کی جیت کے امکان کو مٹا ڈالیں جو اسے ٹورنامنٹ سے باہر کر دے۔ تو پہلا ہدف یہ تھا کہ اسے ڈریگن کی گرفت سے سنہری انڈہ نکالنا تھا مگر کیا تم لوگ جانتے ہو کہ اس نے ڈریگن کا دھیان کیسے بھٹکایا تھا؟'' البس نے سوچتے ہوئے پوچھا۔

ڈلفی نے اپنے ہاتھ اوپر کر کے کسی نادیدہ چیز کو مخاطب کیا جیسے وہ اپنے سامنے کھڑے دیوہیکل ڈریگن سے دوستی کر رہی ہو۔ البس اس کا اشارہ سمجھ کر ہنسنے لگا۔ ان میں بے تکلفی کی حدیں پار ہو رہی تھیں اور دوستی میں پائیداری بڑھ رہی تھی۔ اسکارپیئس کو جانے کیوں یہ اچھا نہیں لگا۔

''ڈریگوری...... جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے، اس نے کسی چیز کو ایک کتے میں بدل ڈالا تھا، کتے کے بھونکنے پر ڈریگن کی توجہ ڈیگوری سے ہٹ گئی اور وہ کامیاب ہو گیا۔'' ڈلفی نے بتایا۔

''تو پھر ٹھیک ہے!'' البس نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔ ''نہتا کرنے والا جادوئی کلمے کا استعمال کر کے ہم اس کی جیت کو ہار میں بدل دیں گے۔''

اسکارپیئس کو البس اور ڈلفی کی گفتگو اچھی نہیں لگ رہی تھی، وہ بے چینی سے پہلو بدلنے لگا

''یہ سب تو ٹھیک ہے۔'' اسکارپیئس نے بیچ میں مداخلت کرتے ہوئے کہا۔ ''اس معاملے میں میرے ذہن میں دو سوال اُٹھ رہے ہیں۔ پہلا یہ کہ اگر ہم سیڈرک کی چھڑی گرا دیتے ہیں تو اس بات کی کیا ضمانت رہے گی کہ وہ ڈریگن اس پر حملہ کر کے اسے مار نہیں ڈالے گا۔''

''اس کے دماغ میں تو ہمیشہ دو سوال ایک ساتھ ہی اُٹھتے ہیں، ہے نا؟'' ڈلفی نے تمسخرانہ لہجے میں البس سے کہا۔ ''تمہارے سوال کا جواب یہ ہے کہ ایسا کچھ نہیں ہوگا کیونکہ وہ ہوگورٹس میں موجود ہے، کسی کھلے میدان میں نہیں۔ سکول کی انتظامیہ کسی بھی صورت میں اپنے چمپیئن کو نقصان پہنچنے نہیں دے گی۔''

''چلو ٹھیک ہے، دوسرا سوال کہ...... یہ کافی اہم ہے...... ہم لوگ ماضی میں جا رہے ہیں اور وہ بھی کسی معلومات کے بغیر...... کیا ہم پوری طرح سے یہ جانتے ہیں کہ یہ سفر کیسے کیا جاتا ہے؟ کیا یہ ضروری نہیں کہ ہم پہلے اس بارے میں کچھ ضروری چیزیں سیکھ لیں...... کیونکہ ہمیں یہ معلوم نہیں ہے کہ واپس کیسے لوٹا جاتا ہے؟ ممکن ہے کہ ہم ماضی میں جا کر پھنس جائیں اور واپس لوٹنے کی کوئی راہ باقی نہ رہے۔ یہ باتیں کافی مضطرب کرنے والی ہیں مگر کیا یہ بہتر نہیں رہے گا کہ ہم

صرف ایک گھنٹہ پیچھے جائیں اوراس تمام طریقہ کارکواچھی طرح سے سمجھ لیں......''اسکارپیئس نے کہا۔

''اوہ معاف کرنا اسکارپیئس !'' ڈلفی نے منہ بنا کر کہا۔''ہمارے پاس ضائع کرنے کیلئے مزید وقت نہیں ہے۔ سکول سے اتنا قریب موجود رہنا کسی بھی طور پرخطرے سے خالی نہیں ہے۔ مجھے پورا یقین ہے کہ تمہاری گمشدگی کی خبر پا کر وہ لوگ تم دونوں کوتلاش کررہے ہوں گے،تمہیں یہ معلوم ہونا چاہئے کہ ان کے پاس تلاش کرنے کی ذرائع کتنے مؤثر ہیں......''

''بالکل!وہ صحیح کہہ رہی ہے،اسکارپیئس !''البس نے اس کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

''اب وقت آ گیا ہے کہ تمہیں انہیں پہن لینا چاہئے۔''ڈلفی نے کہااوراپنے بیگ میں سے دو بڑے بڑے کاغذ کے لفافے نکال لئے۔جس میں کوئی نرم چیز موجود تھی۔البس اوراسکارپیئس نے ہاتھ بڑھا کران کاغذی لفافوں میں سے دو چوغے باہرنکال لئے جودراصل ڈرم سڑانگ سکول کی سرخ وردی تھی۔

''مگر یہ تو ڈرم سڑانگ سکول کے چوغے ہیں؟''البس نے تعجب سے کہا۔

''یہ میرے انکل کا خیال تھا......'' ڈلفی نے مسکرا کر کہا۔''اگرتم ہوگورٹس کے چوغوں میں ملبوس ہوکران لوگوں میں شامل ہوگئے تو یہ بات لازمی ہے کہ وہ تمہیں دیکھ کر چونک جائیں گےاور یہ جاننا چاہیں گے کہ تم لوگ کون ہو؟ کیونکہ انکل کا کہنا ہے کہ ہوگورٹس کے طلباء ایک دوسرے کواچھی طرح پہچانتے ہیں۔لیکن جب تم دوسرے سکول کے چوغے پہن کر ان میں شامل ہو جاؤ گے تو تمہارے پہچانے جانے کی کوئی وجہ نہیں رہے گی کیونکہ ہوگورٹس والے انہیں پوری طرح پہچاننے سے قاصر رہیں گے۔تمہیں یادرہنا چاہئے کہ سہ فریقی ٹورنامنٹ میں ہوگورٹس کے علاوہ دودوسرے سکول بھی حصہ لے رہے ہیں۔اگرتم ڈرم سڑانگ میں ملبوس ہوکروہاں جاؤ گےتوتمہیں کسی قسم کی پریشانی اُٹھانانہیں پڑے گی......''

''یہ شاندارخیال ہے......مگرٹھہرو!تمہاراچوغہ کہاں ہے؟''البس نے چونکتے ہوئے کہا۔

''البس ! مجھے یہ سن کراچھالگا کہ تم یہ خیال کرتے ہو کہ میں اب بھی سکول کی طالبہ دکھائی دوں گی،مگرحقیقت اس کے برعکس ہے، میں وہاں موجودضروررہوں گی مگرسب سے پوشیدہ......شاید میں اس گروہ میں شامل ہوجاؤں جوڈریگن کوقابو کرنے کیلئے مقررکیا گیا تھا۔ویسے بھی اصلی کام توتمہیں ہی انجام دیناہے،ہےنا؟'' ڈلفی نے سمجھاتے ہوئے کہا۔

اسکارپیئس نے ڈلفی کی طرف دیکھا اور پھرالبس کی طرف،جن کے چہروں پرعجیب سی کیفیت چھائی ہوئی تھی۔

اس نے دوبارہ ڈلفی کی طرف دیکھا۔

''میرا خیال ہے کہ تمہیں ہمارے ساتھ نہیں چلنا چاہئے۔'' اسکارپیئس نے کہا۔

''کیا مطلب؟ مگر کیوں......'' ڈلفی اپنی جگہ پر اچھل پڑی۔

''تم نے صحیح کہا ہے، جادوئی کلمے کے استعمال کیلئے تنہا البس کو ہی کوشش کرنا ہوگی، اس کام میں تمہاری کوئی ضرورت باقی نہیں رہ جاتی۔ پھر تم طالبہ کا بہروپ بھی نہیں اختیار کرسکتی، اس میں نہایت خطرہ ہے، معاف کرنا ڈلفی! تم ہمارے ساتھ نہیں جاسکتی ہو۔''

''لیکن میں ساتھ چلنا چاہتی ہوں......تم جانتے ہی ہو کہ وہ میرا کزن ہے۔'' ڈلفی نے احتجاج کرتے ہوئے کہا۔

''میرا خیال ہے کہ اسکارپیئس صحیح کہہ رہا ہے، ڈلفی! برا مت ماننا......'' البس نے کہا۔

''کیا تم بھی......'' ڈلفی نے بھڑکتے ہوئے کہا۔

''ہم تمہیں کسی خطرے میں ڈال نہیں سکتے ڈلفی!'' البس نے نرمی سے کہا۔

''مگر میرے بغیر......تم لوگ کایا پلٹ کو اچھی طرح استعمال نہیں کرپاؤ گے۔''

''تم نے ہمیں کایا پلٹ استعمال کرنا سکھا دیا ہے ڈلفی!'' اسکارپیئس نے فوراً کہا۔

ڈلفی کا منہ لٹک گیا تھا اور وہ بے بسی کے عالم میں انہیں دیکھنے لگی۔

''میں تمہیں ایسا نہیں کرنے دوں گی۔'' وہ کمزور لہجے میں بولی۔

''دیکھو! تم جیسے اپنے انکل کو سمجھا رہی تھی کہ انہیں ہم لوگوں پر بھروسہ کرنا چاہئے، اب وقت آ گیا ہے کہ تمہیں بھی ہم پر بھروسہ رکھنا ہوگا۔ تمہارا اولڈا ایج ہوم اب چونکہ بند ہو چکا ہوگا، اس لئے ہمیں تمہیں یہیں چھوڑنا پڑے گا......'' البس نے پیار بھرے لہجے میں کہا۔

ڈلفی نے بے بسی کے عالم میں ان دونوں کی طرف دیکھا اور گہری سانس لی۔ اس نے کمزور سی مسکراہٹ کے ساتھ ان دونوں کی طرف دیکھا اور اثبات میں سر ہلا دیا۔

''ٹھیک ہے، اب تم لوگ جاؤ......مگر یہ بات یاد رکھنا کہ......آج تمہیں وہ موقعہ حاصل ہے جس کے باعث ایک نئی تاریخ رقم ہو جائے گی......تم وقت کے دھارے کو الگ سمت میں موڑنے والے ہو۔ میں تو بس اتنا ہی کہوں گی کہ زندگی

نے تمہیں سنہرا موقعہ دیا ہے تاکہ تم ایک بوڑھے تنہا باپ کو اس کی امیدوں کا سہارا یعنی اس کا اکلوتا بیٹا واپس لوٹا کر اس کی اُداس آنکھوں میں جینے کی تمنا پیدا کر دو گے......'' ڈلفی نے جذباتیت سے کہا۔ وہ دوبارہ بوجھل انداز میں مسکرائی پھر وہ اآگے بڑھی اور اس نے البس کا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں میں لے کر اس کے دونوں رخساروں پر بوسہ لے لیا۔ البس ہکا بکا سا کھڑا رہ گیا۔ وہ خاموشی سے پیچھے ہٹی اور ایک طرف چلی گئی۔ چند ہی پلوں میں وہ درختوں کے گھنے جھنڈ میں جا کر اوجھل ہو گئی تھی۔ البس کی نظریں مسلسل اس کا تعاقب کرتی رہیں۔

''اس نے میرا بوسہ نہیں لیا......'' اسکارپیئس نے شکایتی لہجے میں کہا۔ ''کیا تم نے یہ فرق محسوس نہیں کیا البس؟'' اسکارپیئس نے البس کی طرف دیکھا اور پریشان سا ہو گیا۔ ''کیا تم ٹھیک ہو البس! تم کسی قدر پیلے دکھائی دے رہے ہو اور کچھ کچھ سرخ بھی...... پیلے اور سرخ دونوں ایک ساتھ......''

البس نے فوراً خود کو سنبھالا اور اپنا شرمیلا پن چھپاتے ہوئے بولا۔

''چلو اب ہم چلتے ہیں......''

☆☆☆☆

منظر 5

# قنطورس کی پیش گوئی

ہیری کو اندازہ ہو رہا تھا کہ تاریک جنگل اب پہلے کی بہ نسبت زیادہ گھنا اور زیادہ خطرناک ہو گیا تھا۔ نئے درختوں نے بیچ کے خلا کر پر کر دیا تھا۔ وہ تاریک جنگل میں تنہا نہیں تھا۔ اس کے ہمراہ کئی دوسرے جادوگر بھی تھے جو البس اور اسکارپیئس کو تلاش کر رہے تھے۔ جیسے جیسے وہ تاریک جنگل کے اندر داخل ہوتے گئے، ایک ایک کر کے تمام لوگ جدا ہوتے چلے گئے۔ ہر کوئی مختلف سمت میں بچوں کو تلاش کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ پھر ایک وقت ایسا بھی آیا کہ ہیری بھی تنہا ہو گیا۔ وہ جنگل کی گہرائی میں پہنچ چکا تھا۔ یہ جنگل اس کا شناسا تھا، اس نے کئی بار اس میں گھس کر عجیب وغریب حالات کا سامنا کیا تھا مگر اسے یہ اندازہ نہیں تھا کہ عمر کے اس حصے میں پہنچنے کے بعد بھی اسے تاریک جنگل میں آنا پڑے گا۔ وہ آگے بڑھتا چلا گیا۔ اس کی نظریں ممکنہ حد تک سرخ جھلک دیکھنے کیلئے بے تاب ہو رہی تھیں۔ اس کے دماغ میں بے چینی اور اضطراب بڑھنے لگا۔

''البس ......اسکارپیئس ......البس ......!''

ہیری نے اپنی اضطراب سے چھٹکارا پانے کیلئے آوازیں لگانا شروع کر دیں۔ تاریک جنگل میں اس کی آواز گونجنے لگی۔ اسے اپنی آواز کے سوا کوئی دوسری آواز سنائی نہیں دی جس پر اسے اندازہ ہونے لگا کہ وہ دوسرے لوگوں سے کافی دور نکل آیا تھا۔ وہ چلتا رہا، اچانک اسے قریبی خاردار جھاڑیوں میں کسی میں موجودگی کا احساس ہوا۔ ہیری ٹھٹک کر ٹھہر گیا۔ اس نے اپنی چھڑی پر گرفت مضبوط کر لی۔ وہاں کچھ بھی ہو سکتا تھا......کوئی خطرناک جانور......کچھ بھی!

اچانک جھاڑیوں کی سرسراہٹ تیز ہوئی اور ٹاپوں کی چاپ سنائی دی۔ ہیری کا تنا ہوا چہرہ نرم پڑ گیا جیسے اسے معلوم ہو گیا ہو کہ وہاں کون ہو سکتا ہے؟ ایک اونچا قنطورس جھاڑیاں ہٹاتا ہوا باہر نکلا اور ہیری کے بالکل مقابل آ کر کھڑا ہو گیا۔

ہیری نے اسے دیکھتے ہی پہچان لیا تھا۔ وہ بین تھا مگر اس کا چہرہ بالکل سپاٹ تھا اور اس کے تیور خطرناک دکھائی دیتے تھے۔

''ہیری پوٹر......'' اس نے گھر گھراتی ہوئی آواز میں کہا۔

''شاندار......تم ابھی تک مجھے پہچان سکتے ہو!'' ہیری نے اسے دیکھ کر کہا۔

''تم کافی عمر دار ہو گئے ہو......'' بین نے جواب دیا۔

''مجھے اس کا احساس ہے!'' ہیری نے کہا۔

''مگر تمہیں پھر بھی عقل نہیں آئی......تم نے ایک بار پھر ہماری سرزمین پر قدم رکھنے کی جسارت کی ہے۔'' بین نے ناگواری سے کہا۔

''میں ہمیشہ قنطورسوں کی عزت کرتا رہا ہوں۔'' ہیری نے نرم لہجے میں کہا۔ ''ہمارے درمیان کسی قسم کی دشمنی نہیں ہے، بین! مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ تم لوگوں نے ہوگورٹس کی عظیم جنگ میں ہمارے ساتھ مل کر بڑی دلیری سے دشمن کا مقابلہ کیا تھا اور میں بھی تم لوگوں کے ساتھ تھا۔ میں تمہاری مدد کی قدر کرتا ہوں اور تم سے جھگڑنا نہیں چاہتا......''

''ہم نے اپنی بقا کیلئے جنگ میں حصہ لیا تھا اور اپنا فرض نبھایا۔'' بین نے تلخی سے کہا۔ ''میں نے اپنے جھنڈ کیلئے ایسا کیا تھا تمہارے یا تم جیسے لوگوں کیلئے ہرگز نہیں......اس جنگ کے بعد یہ تمام جنگل ہمارے حوالے کر دیا گیا تھا۔ تب سے یہ ہماری سلطنت ہے اور اب تم ہماری اجازت کے بغیر ہماری سرزمین پر کھڑے ہو تو اس کا یہی مطلب نکلتا ہے کہ تم ہمارے دشمن ہو......''

''میرا بیٹا کھو گیا ہے، مجھے اس کی تلاش کیلئے تمہاری مدد کی ضرورت ہے، بین!'' ہیری نے جلدی سے کہا۔

''اور وہ یہاں ہے، ہمارے جنگل میں......؟'' بین نے تلخی سے پوچھا۔

''ہاں!'' ہیری نے مختصراً جواب دیا۔

''تب تو وہ تمہارے جیسا بدتمیز اور گنوار ہے......'' بین نے ناگواری سے کہا۔

''بین! کیا تم میری مدد کر سکتے ہو؟'' ہیری نے اس کی بات نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔

بین نے کوئی جواب نہیں دیا اور گہری خاموشی چھا گئی۔ ہیری نے انتظار کرنا بہتر سمجھا۔ بین نے سر جھکایا اور کچھ دیر کیلئے سوچا اور پھر سر اُٹھا کر ہیری کے چہرے پر اپنی نظریں گاڑ دیں۔

''میں تمہیں صرف اتنا ہی بتا سکتا ہوں، جتنا میں جانتا ہوں......لیکن میں یہ سب تمہارے فائدے کیلئے نہیں بتا رہا ہوں بلکہ اپنے جھنڈ کے بقا کیلئے......کیونکہ قنطورس ایک اور جنگ بالکل نہیں چاہتے ہیں......'' بین نے کہا۔

''تم اچھی طرح جانتے ہو کہ ہم بھی ایسا کچھ نہیں چاہتے ہیں۔تم کھل کر بتاؤ، تم میرے بیٹے کے بارے میں کیا جانتے ہو؟'' ہیری نے کہا۔

''میں نے تمہارے بیٹے کو دیکھا تھا، ہیری پوٹر!......آسمان میں بکھرے ہوئے ستاروں میں ہونے والی تبدیلیوں میں اسے دیکھا تھا!'' بین نے آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''تم نے اسے ستاروں میں دیکھا؟'' ہیری نے چونک کر پوچھا۔

''میں یہ تو نہیں بتا سکتا کہ اسے کہاں دیکھا؟ اور نہ ہی تمہیں ایسا کچھ بتا سکتا ہوں، جس سے تمہیں اسے ڈھونڈنے میں کوئی مدد مل پائے گی۔''

''مگر تم نے کچھ دیکھا ہے؟......تم نے ستاروں میں کوئی جھلک دیکھی ہے؟'' ہیری نے جلدی سے کہا۔اسے معلوم تھا کہ قنطورس ستاروں کی مدد سے مستقبل بینی کرنے میں ماہر ہوتے ہیں اور ان کے اشارے میں کوئی نہ کوئی خاص چیز ضرور موجود ہوتی ہے۔

''مجھے وہاں تمہارے بیٹے کے گرد گھرے سیاہ بادلوں کے مرغولے اُڑتے ہوئے دکھائی دیئے، ہیری پوٹر...... خطرناک سیاہ گھنے بادل کے گھیرے میں......'' بین نے پراسرار لہجے میں کہا۔

''البس کے گرد؟'' ہیری نے چونک کر پوچھا۔

''ایسے سیاہ بادل......جو ہم سب کیلئے خطرناک ثابت ہو سکتے ہیں!'' بین نے مزید کہا۔''تم اپنا بیٹا ضرور تلاش کر لو گے، ہیری پوٹر! مگر شاید تم اسے ہمیشہ کیلئے کھو دو گے......''

یہ کہہ کر اس کے حلق سے ایسی عجیب سی آواز نکلنے لگی جیسے کوئی گھوڑا رو رہا ہو۔اس نے اپنے کھروں کو زمین پر پٹخا اور پیچھے ہٹ گیا۔وہ مڑا اور پل بھر میں ہیری کی نگاہوں سے اوجھل ہو گیا۔

ہیری پریشانی کے عالم کھڑا اس سمت میں دیکھتا رہ گیا جہاں وہ قنطورس جا چکا تھا۔ہیری ایک بار پھر تنہا رہ گیا تھا۔ اسے جیسے ہوش آ گیا کہ وہ تاریک جنگل میں کس لئے آیا تھا؟ اس نے تیزی سے اردگرد دیکھا اور البس کو ڈھونڈنے کا کام

دوبارہ شروع کر دیا۔اس بار اس کے بدن میں تھکن یا کمزوری کی کوئی علامت نہیں تھی۔ وہ زیادہ جوشیلا ہو رہا تھا۔اسے اپنے بیٹے کو سیاہ بادلوں کے گھیرے سے بچانا ہی تھا......

''البس ......البس ......سکارپیئس ......!'' وہ پورے زور دے چیخا۔

☆☆☆☆

منظر 6

# تاریک جنگل کی گہرائی

البس اور سکارپیئس تاریک جنگل کی گہرائی میں تھوڑا بلند مقام پر کھڑے تھے جہاں درختوں کے درمیان ایک چھوٹا سا خلا دکھائی دے رہا تھا۔ رات کی سناٹے اور گہری تاریکی میں دور کہیں ننھی ننھی سی روشنیاں جگمگا رہی تھیں۔ سکارپیئس نے ان روشنیوں کو غور سے دیکھا اور پھر جیسے اسے سمجھ میں آ گیا کہ وہ کیا تھا؟

''البس! وہ دیکھو!'' اس نے دھڑکتی ہوئی آواز میں کہا۔

''واہ! ہوگورٹس کا ایسا نظارہ میں نے آج سے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔'' البس مبہوت انداز میں جگمگاتی ہوئی روشنیوں کو دیکھ رہا تھا۔

''ہوگورٹس کو دیکھ کر من میں عجیب سی کھلبلی سی مچ رہی ہے، کیا تمہیں ایسا کچھ محسوس نہیں ہو رہا، البس؟'' اسکارپیئس نے سرشار ہوتے ہوئے کہا۔ وہ اونچے پہاڑ پر موجود قلعہ جیسی عظیم عمارت کو دیکھ رہا تھا جس کے بلند و بالا مینار تاریکی میں کسی دیو کی مانند دکھائی دے رہے تھے۔ اسکارپیئس نے بات آگے بڑھائی۔ ''جب میں نے اس کے بارے میں پہلی بار سنا تو میں وہاں جانے کیلئے مچل اُٹھا۔ میرا کہنے کا مطلب ہے کہ میرے ڈیڈ کو وہ جگہ کبھی زیادہ پسند نہیں رہی تھی مگر وہ جب بھی اس کا ذکر کیا کرتے تو اس کی دلکشی و اسراریت ان کے لبوں سے پھسل جایا کرتی تھی۔ میں جب دس سال کا ہوا تو میں روزانہ صبح روزنامہ جادوگر پڑھنے لگا تھا تاکہ یہ جان سکوں کہ وہاں کیا کیا ہو رہا ہے؟ کہیں کوئی ایسا حادثہ تو رونما نہیں ہو گیا ہے جس کی وجہ سے میں ہوگورٹس نہ جا پاؤں......''

''اور پھر تم ہوگورٹس پہنچ گئے، ہے نا؟'' البس نے منہ بنا کر کہا۔ ''اور تم پر یہ حقیقت منکشف ہوگئی کہ وہ کسی ڈراؤنے خواب کی طرح تھا، ہے نا؟''

''نہیں! کم از کم میرے لئے تو بالکل نہیں......'' اسکارپیئس نے نفی کرتے ہوئے کہا۔

البس نے چونک کر اس کی طرف دیکھا، اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں جیسے اسے اسکارپیئس سے ایسے جواب کی توقع بالکل نہ ہو۔

''میری ہمیشہ سے یہ خواہش تھی کہ میں ہوگورٹس جاؤں، وہاں بہت سارے دوست بناؤں، ان سے باتیں کرسکوں اور وہاں ڈھیر سارے کام کروں، بہادری اور جرأت والے کام جیسے ہیری پوٹر نے انجام دیئے تھے......اور پھر مجھے اسی کا بیٹا مل گیا جو میرا سب سے گہرا دوست بنا......دیکھو! میری قسمت کتنی انوکھی اور مضحکہ خیز نکلی۔''

''مگر میں اپنے ڈیڈ جیسا تو بالکل نہیں، ہے نا؟'' البس نے دھیمے لہجے میں کہا۔

''تم ان سے بھی بہتر ہو کیونکہ تم میرے سب سے اچھے دوست ہو، البس! اس کی شدت کو تولا نہیں جا سکتا۔ یہ تو واقعی کمال ہو گیا، نہایت شاندار...... میں تمہیں بتانا چاہتا ہوں کہ مجھے اس بات کے اعتراف میں ذرا سی بھی جھجک نہیں ہے کہ......میں کسی قدر......بس تھوڑا سا ڈر بھی لگ رہا ہے۔''

البس نے اسکارپیئس کی طرف دیکھا اور پھر وہ مسکرانے لگے۔

''تم بھی میرے گہرے اور بہترین دوست ہو، فکرمند ہونے کی ضرورت نہیں...... میں اپنی مہم جوئی کے بارے اچھا محسوس کر رہا ہوں۔'' البس نے کہا۔

اچانک وہ دونوں اپنی جگہ سے اچھل پڑے کیونکہ انہیں کچھ ایسا سنائی دیا تھا جس کی توقع انہیں ہرگز نہیں تھی۔

''البس......البس......'' رون کی تیز اور صاف آواز تاریک جنگل میں گونج رہی تھی۔ وہ ان کے بہت نزدیک پہنچ گیا تھا۔ البس تیزی سے مڑا اور اسکارپیئس کے بالکل قریب آ گیا۔ رون کی آواز دوبارہ سنائی دی، البس نے گھبراہٹ کے عالم میں مڑ کر اس سمت میں دیکھا جہاں سے آواز سنائی دے رہی تھی۔

''دوست! ہمیں چلنا ہوگا......اسی وقت!'' البس نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

اسکارپیئس نے اثبات میں سر ہلایا اور اپنے چوغے میں سے کایا پلٹ باہر نکال لیا۔ البس نے اس سے کایا پلٹ لے لیا اور دونوں نے بانہوں میں بانہیں ڈال لیں۔ البس نے دھڑکتے ہوئے دل کے ساتھ کایا پلٹ کا بٹن دبا دیا۔ کایا پلٹ زور سے کپکپایا اور ان کے ہاتھ میں کانپنے لگا۔ ان کے اردگرد کا منظر یکایک بدلنے لگا۔ کایا پلٹ ان دو لڑکوں کو

ماضی میں دھکیلتا لے جا رہا تھا۔

جنگل کے مناظر میں تغیر رونما ہونے لگا۔ کبھی روشنی چمکتی تو کبھی سیاہی غالب آ جاتی۔ وہ دونوں ان ہونے والی تبدیلیوں کو تعجب بھری نظروں سے دیکھ رہے تھے۔ جنگل کے درخت اب تیزی سے کم ہو رہے تھے، ہوگورٹس کی عمارت کی ہیئت میں کئی طرح کی تبدیلیاں رونما ہو رہی تھی۔ اس کے پہلو میں ایک سفید مقبرہ بھی مٹتا ہوا دکھائی دیا، پھر جنگل میں عجیب سی روشنیاں چمکنے لگیں جیسے وہاں ڈھیر سارے لوگ موجود ہوں۔ روشنی کا بڑا ہالہ پھیل گیا اور چاروں طرف شور وغل سنائی دینے لگا۔

دونوں کو ایسا لگا جیسے ان کے پاؤں ایک بار پھر زمین سے ٹک گئے ہوں۔ منظر بدلنے کا سلسلہ رُک چکا تھا۔ کہیں قریب ہی بچوں کے شور مچانے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا پھر ڈرتے ڈرتے اپنے پاؤں اُٹھا کر پیچھے رکھے جیسے وہ یقین کر لینا چاہتے ہوں کہ ان کے پیروں تلے کی زمین اصلی ہی تھی......

☆☆☆☆

منظر 7

# سہ فریقی ٹورنامنٹ، پہلا ہدف، 1994ء

وہ دونوں دھڑکتے ہوئے دل سے شور کی طرف جا رہے تھے۔ طلباء و طالبات شور وغل مچا رہے تھے اور ان کے چہروں پر خوشی و مسرت جھلک رہی تھی۔ البس اور اسکارپیئس دونوں اس ہجوم میں شامل ہو گئے جو چیختا چلاتا ہوا ایک طرف جا رہا تھا۔ ان دونوں کو اس بات کا کوئی اندازہ نہیں تھا کہ وہ کہاں جا رہے ہیں مگر انہیں اس بات پر خوشی ضرور تھی کہ وہ ان بچوں میں گھل مل گئے تھے، کوئی ان کی طرف حیرت یا عجیب انداز میں نہیں دیکھ رہا تھا۔ وہ ایک بڑے اور اونچے سٹیڈیم کے پاس پہنچ گئے جو بڑا اعالی شان دکھائی دے رہا تھا۔ ایسا منظر انہوں نے اپنی سکول کی زندگی میں پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا، یہ خوشنما اور مسرور کن تھا۔ اسکارپیئس کا چہرہ کافی متاثر دکھائی دے رہا تھا۔

''اس سرزمین کا سب سے پسندیدہ میزبان......اب آپ کے سامنے سٹیج پر آ چکا ہے اور آپ سب کو خوش آمدید کہتا ہے۔'' ایک گونج دار آواز سنائی دی۔ یہ آواز لوڈو بیگ مین کی ہی تھی جس سے وہ دونوں نا آشنا تھے۔ البس اور اسکارپیئس ہجوم میں چلتے ہوئے سٹیڈیم میں پہنچ چکے تھے اور وہ دلچسپی سے وہاں کا منظر دیکھ رہے تھے۔ نیچے ایک چھوٹا کا کھلا میدان تھا جہاں کی زمین غیر ہموار تھی۔

''خواتین وحضرات!'' لوڈو بیگ مین کی آواز دوبارہ سنائی دی۔ ''لڑکو اور لڑکیو! میں آپ کے سامنے پیش کرنے جا رہا ہوں ایک نا قابل فراموش ...... عالمی شہرت کا حامل مقابلہ......جس کے انعقاد کا انتظار آپ کئی سالوں سے کر رہے تھے۔ تو لیجئے ہم آغاز کرتے ہیں......صرف اور صرف سہ فریقی ٹورنامنٹ ...... جادوگروں کے تین مشہور سکولوں کے درمیان ایک دلچسپ اور بہادری کا مقابلہ......''

پورے سٹیڈیم میں غل مچ گیا۔ کان پھاڑ شور سنائی دینے لگا۔

''اگر آپ ہوگورٹس کی طرف سے ہیں تو اپنے چمپئن کی حوصلہ افزائی کیلئے اپنی موجودگی کا احساس دلائیں......''

تالیوں اور سیٹوں کے ساتھ زوردار شور گونجنے لگا۔

''اگر آپ ڈرم سڑانگ کی طرف سے تو تو اپنے چمپئن کی حوصلہ افزائی کیلئے اپنی موجودگی کا اظہار کیجئے۔''

ایک بار پھر زوردار شوروغل برپا ہوا۔ تالیاں اور سیٹیاں بجنے لگیں۔

''اور اگر آپ بیاؤکس بیٹن کی جانب سے ہیں تو تو اپنے چمپئن کی حوصلہ افزائی کیلئے اسے شور مچا کر احساس دلائیے۔''

اس مرتبہ شور شرابہ کچھ کم تھا اور تالیوں کی آواز بھی پھیکی پڑ گئی تھیں۔ البتہ اس بار فرانسیسی زبان میں کچھ جوشیلے نعرے ضرور سنائی دیئے تھے۔

''ہم واقعی صحیح جگہ پر پہنچ چکے ہیں، میں نے اس کے بارے میں پڑھا ہے، وہ مشہور جادوگر لوڈو بیگ مین ہے۔'' اسکارپیئس نے البس کو جوشیلے انداز میں بتایا۔

''اور اب وقت آ گیا ہے!...... خواتین و حضرات...... لڑکو اور لڑکیو!'' لوڈو بیگ مین کی ڈرامائی آواز سنائی دی۔

''میں آپ کے سامنے پیش کرنے جا رہا ہوں، مشہور و خطرناک سہ فریقی ٹورنامنٹ کے وہ چمپئن، جن کی قابلیت و مہارت کے مناظر دیکھنے کیلئے ہم اور آپ سب بے تاب ہیں اور یہاں جمع ہوئے ہیں۔ ڈرم سڑانگ کی طرف چمپئن ہے...... واہ کیا شاندار نوجوان ہے؟ کیا گھنی بھنوئیں ہیں؟ ایسا کوئی کام نہیں جو یہ نوجوان اپنے بھاری ڈنڈے پر سرانجام نہ دے پائے۔ تو ان سے ملئے، یہ ہے وکٹر کرازی کیرم......''

تالیوں اور سیٹیوں کا شور ایک بار پھر سٹیڈیم کے در و دیوار ہلانے لگا۔

''شاباش کرازی کیرم...... جاؤ اور اپنے حریف کو پچھاڑ ڈالو......'' اسکارپیئس اور البس نے بھی ہجوم کے ساتھ مل کر نعرے لگائے، وہ ڈرم سڑانگ کے چوغے پہنے اب پوری طرح ان کے ساتھی ہونے کا ڈرامہ رچا رہے تھے۔

''خوبصورت اور دلکش حسینائیں جو بظاہر معصوم دکھائی دیتی ہیں مگر دراصل بے حد بہادر اور خطرناک بھی ہیں، بیاؤکس بیٹن اکیڈیمی کی چمپئن، جس کا چہرہ معصومیت کا شاہکار ہے مگر وہ مہارت و کارکردگی کسی سے کم نہیں...... استقبال کیجئے...... مس فلیور ڈیلاکور!''

’’یہ میری آنٹی ہیں......‘‘البس نے سرگوشی کرتے ہوئے اسکارپیئس کو بتایا۔’’میرے ماموں بل کی بیوی!‘‘

سٹیڈیم میں ایک بار سیٹیاں اور تالیاں بج رہی تھیں۔

’’اور اب ہوگورٹس سکول برائے جادوگری و مخفی علوم کی جانب سے ایک نہیں بلکہ دو...... دو چیمپئن۔ جو ہمیں اپنی مہارت کے جادو میں جکڑنے والے ہیں۔ان سے ملئے، پرکشش، وجیہہ اور پری چہرہ نوجوان، جس پر ہر کوئی فدا ہونے کیلئے تیار ہو جائے......سیڈرک ڈیگوری!‘‘

ایسا لگا جیسے سب اپنا آپ فراموش کر بیٹھے تھے۔شور وغل اتنا زیادہ ہو گیا کہ اسکارپیئس کو اپنے کانوں میں انگلیاں دینا پڑی۔ ہوگورٹس کے طلبہ و طالبات عجیب جنگلی انداز میں اپنی اپنی نشستوں پر ناچ رہے تھے اور چلا چلا کر نعرے لگا رہے تھے۔

’’یہ اپنے وقت میں خاصا پسندیدہ تھا، ہے نا؟‘‘ اسکارپیئس نے کہا۔البس نے سیڈرک کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے سر ہلایا۔’’بیچارہ!اگر ہم کامیاب رہے تو بہت کچھ بدل جائے گا۔‘‘

’’ارے بھئی! خود کو سنبھالئے، ابھی ایک اور بھی ہے، اس کیلئے بھی اپنا جوش و جذبہ بچا کر رکھئے۔تو لیجئے، پیش ہے، وہ لڑکا جو زندہ بچ گیا، ہم یہ بات اچھی طرح جانتے ہیں کہ وہ ہمیں ہمیشہ چونکا کر دم بخود کر دیتا ہے......‘‘

’’وہ میرے ڈیڈی ہیں......‘‘البس نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

’’بالکل......آپ کے اندازے درست ہیں، لاکھوں میں ایک مشہور ہیری پوٹر......‘‘

سٹیڈیم میں ایک بار پھر شور وغل ہوا مگر اس میں کچھ زیادہ دم نہیں تھا۔ یہ دکھائی دے رہا تھا کہ ہیری پوٹر کے مقابلے میں ہوگورٹس میں سیڈرک ڈیگوری کی پسندیدگی کا اظہار زیادہ پایا جاتا تھا۔اسی وقت ان دونوں کے قریب سے ایک باریک مگر تیز آواز سنائی دی۔انہوں نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔وہ ایک کمزور سی دبلی پتلی لڑکی تھی جس کے بال بھورے اور بکھرے ہوئے تھے اور اس کے دانت کچھ عجیب سے دکھائی دے رہے تھے۔وہ چیخ چیخ کر ہیری پوٹر کی حوصلہ افزائی کر رہی تھی۔

’’اور اب ...... براہ کرم سب خاموش ہو جایئے!‘‘ لوڈو بیگ مین کی آواز تیز شور میں گونجتی ہوئی سنائی دی۔’’پہلا ہدف!......سنہری انڈہ حاصل کرنا......جی ہاں! خواتین و حضرات! لڑکو اور لڑکیو! میں آپ کے سامنے پیش کرنے جا رہا

ہوں......خطرناک اور آگ برساتے ہوئے ڈریگن! جن کے چنگل میں سنہری انڈے کو چھیننا ہوگا......جنہیں خصوصی طور پر بہت دور سے چارلی ویزلی اپنے ساتھ ہوگورٹس لائے ہیں۔''

ایک بار پھر شور مچ گیا مگر اب اس میں آہیں اور کراہیں بھی سنائی دے رہی تھیں۔

''اگر تم دونوں اور زیادہ قریب کھڑے ہوگئے تو میں یہ سمجھوں گی کہ تم میں بہت زیادہ سانس لینے کی قوت نہیں ہے۔'' بھورے بالوں کمزور لڑکی نے تنک کر ان دونوں سے کہا۔

''روز؟......تم یہاں کیا کر رہی ہو؟'' اسکارپیئس اس کی طرف دیکھ کر تعجب سے چیخ پڑا۔

''کون روز؟......تم لوگوں کے لہجے کو کیا ہوا ہے، تم لوگ اتنی اچھی انگریزی کیسے بول سکتے ہو؟'' اس نے ان کی طرف شک بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

البس نے جلدی سے اسکارپیئس کا ہاتھ دبایا اور پھر گلا کھنکار کر بے ہنگم انداز میں بولا۔

''اوہ معاف کرنا ہرمائنی! میرا دوست تمہیں کوئی اور سمجھ بیٹھا ہے۔''

''تم میرا نام کیسے جانتے ہو؟'' ہرمائنی نے تنک کر پوچھا۔

اسی وقت لوڈو بیگ مین کی تیز آواز گونج اُٹھی۔

''تو پھر وقت ہو چکا ہے کہ ہم اپنے پہلے چمپئن کو میدان اترنے کا موقعہ دیں اور سویڈن کے شارٹ سناؤٹ کی غضب ناکی سے لطف اندوز ہوں۔ لیجئے آپ کے سامنے آرہا ہے، خوبرو نوجوان......سیڈرک ڈیگوری!''

اسی لمحے ایک خطرناک ڈریگن کی چنگھاڑ فضا میں گونج اُٹھی۔ اسکارپیئس نے البس کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑ لیا۔ اس نے زندہ اور جیتے جاگتے ڈریگن کو پہلی بار دیکھا تھا۔ ہرمائنی کی توجہ ان کی طرف سے ہٹ چکی تھی اور وہ اب میدان میں دیکھ رہی تھی جہاں ایک بلندو بالا ڈریگن چنگھاڑتا ہوا لایا جا رہا تھا۔ البس نے اپنی چھڑی نکال کر ہاتھ میں پکڑ لی۔ وہ وقت آچکا تھا، اسے سیڈرک کو جیتنے سے روکنا تھا......

سیڈرک ڈیگوری ہاتھ ہلاتا ہوا خیمے میں سے باہر نکلا۔ اس کے چہرے پر کسی قدر خوف جھلک رہا تھا مگر وہ مستحکم انداز میں چل رہا تھا جیسے وہ پوری طرح سے مقابلہ کرنے کیلئے تیار ہو۔ وہ ڈریگن کو چکمہ دینے کیلئے کبھی ایک طرف بھاگا اور کبھی دوسری طرف۔ یہ خوفناک منظر دیکھ کر لڑکیوں کے منہ سے کراہیں نکلنے لگیں۔

''ہم تمہیں خبردار کرتی ہیں، مسٹر ڈریگن! ہمارے خوبرو ڈیگوری کا دلکش چہرہ بگاڑ نہ دینا......'' لڑکیوں کی کراہتی ہوئی آواز گونجی۔ کئی لوگ کھلکھلا کر ہنس پڑے۔ شاید لوڈو بیگ مین کو سیڈرک کیلئے لڑکیوں کے جذبات کا اندازہ ہو گیا تھا۔

''البس! کہیں کچھ نہ کچھ خرابی ہو رہی ہے۔'' اسکارپیئس نے تشویش بھرے لہجے میں بولا۔ ''کایا پلٹ بری طرح کپکپانے لگا ہے...... مجھے بہت زور زور سے ٹک ٹک کی آواز سنائی دے رہی ہے، میرا خیال ہے کہ یہ ضرور کایا پلٹ میں سے آ رہی ہے......''

البس نے اس کی طرف کوئی دھیان نہیں دیا بلکہ وہ اپنی چھڑی کو غیر محسوس انداز میں بلند کر کے سیڈریک ڈیگوری کو نشانہ بنانے کی کوشش کر رہا تھا۔

لوڈو بیگ مین کمنٹری کر رہا تھا۔

''اور سیڈرک نے جست لگائی دائیں سے بائیں اور پھر بائیں سے دائیں...... وہ ڈریگن کو چکمہ دینے میں کامیاب رہا...... اور اب اس نے اپنی چھڑی نکال لی ہے...... ضرور کچھ اعلیٰ دیکھنے کو ملے گا...... کیا زبردست نوجوان ہے...... پرکشش اور وجیہہ...... اور اب اس نے اپنی آستین چڑھالی ہے اور اب......''

''نہستم......'' البس نے سرگوشی کے عالم میں غرایا۔

سیڈرک کی چھڑی اچانک اس کے ہاتھ نکل گئی اور آسمان میں اُڑنے لگی۔ وہ البس کی طرف آ رہی تھی۔ اسی لمحے کایا پلٹ بری طرح کپکپانے لگا۔ وقت کے ساتھ چھیڑ چھاڑ شاید اسے پسند نہیں آ رہی تھی۔

''اوہ نہیں...... یہ کیا ہو رہا ہے؟ کیا میں اسے تاریک جادو قرار دوں یا پھر کچھ اور...... یہ کتنا عجیب ہے، سیڈرک کی چھڑی ہوا میں خود بخود اُڑ رہی ہے اور...... وہ بغیر چھڑی کے بالکل نہتا ہو چکا ہے...... یہ بالکل غلط ہے......'' لوڈو بیگ مین کی چیختی ہوئی آواز سنائی دے رہی تھی۔

''البس! مجھے لگتا ہے کہ کایا پلٹ کے ساتھ کوئی مسئلہ ہے۔'' اسکارپیئس اب کافی دہشت زدہ دکھائی دے رہا تھا۔ اس کا رنگ فق پڑ چکا تھا۔ البس نے اس کی طرف دیکھنے کی زحمت نہیں کی کیونکہ وہ چھڑی کسی صورت واپس سیڈرک کے حوالے نہیں کرنا چاہتا تھا۔

''یہ مسٹر ڈیگوری کیلئے نہایت بھیانک ثابت ہو سکتا ہے۔ اس طرح تو وہ اپنے ہدف میں ناکامی کا شکار ہو جائے

گا...... یہ بالکل غلط ہو رہا ہے۔ٹورنامنٹ کی پہلی منزل ہی آخری ثابت ہوسکتی ہے......'' لوڈو بیگ مین کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

اسکارپیئس نے گھبرا کر البس کا بازو مضبوطی سے پکڑ لیا کیونکہ کایاپلٹ میں سے ٹک ٹک کی آواز بہت زیادہ تیز ہو گئی تھی اور پھر روشنی کا ایک زوردار جھما کہ ہوا اور ان کے سامنے سے منظر بدلتا چلا گیا۔ وہ ماضی کو چھوڑ کر واپس حال میں پہنچ گئے تھے۔البس کو اپنے وجود میں دھماکے اُٹھتے ہوئے محسوس ہو رہے تھے۔اس نے ضبط کرنا چاہا مگر وہ خود کو چیخنے سے روک نہیں پایا تھا۔

''البس ! کیا تمہیں چوٹ لگی ہے؟......تم ٹھیک تو ہو؟'' اسکارپیئس اس کے اوپر جھکا ہوا تھا اور تشویش بھرے لہجے میں پوچھ رہا تھا۔ وہ دونوں اب زمین پر گرے ہوئے تھے۔

''یہ سب کیا ہوا؟'' البس نے بمشکل پوچھا۔

''مجھے لگتا ہے کہ کایاپلٹ میں وقت کی کوئی مخصوص حد مقرر ہے جس کے تحت اس نے ہمیں ماضی سے باہر نکال دیا ہے......'' اسکارپیئس نے اندازہ لگاتے ہوئے کہا۔

''کیا تمہیں لگتا ہے کہ ہم اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے ہیں؟'' البس نے گہری سانس کھینچتے ہوئے کہا۔'' کیا ہم نے وہ سب بدل ڈالا ہے؟''

اسی لمحے انہیں کچھ لوگوں کے بھاگنے کی آوازیں سنائی دیں۔ دونوں نے مڑ کر اس سمت میں دیکھا جہاں ہیری، رون، جینی اور ڈریکو بھاگتے ہوئے قریب آتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔اسکارپیئس نے پھرتی سے کایاپلٹ کو اپنے چوغے کی گہرائی میں چھپا دیا۔ کچھ عجیب تھا، انکل رون کے بال بنانے کا انداز بدلا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔اس کی حالت بہت خستہ حال تھی۔ وہ سب ان کی طرف دیکھ رہے تھے۔البس نے خود کو سنبھالنے کی کوشش کی تاکہ وہ ان لوگوں کے سامنے درد سے نہ کراہے۔مگر یہ حقیقت تھی کہ درد کی شدت اتنی زیادہ تھی کہ اسے برداشت کرنا اس کے بس میں نہیں تھا۔

''میں نے تمہیں بتایا تھا نا......تمہیں بتایا تھا کہ میں نے انہیں دیکھا تھا......'' رون نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔

''میرا خیال ہے کہ ہمیں ابھی معلوم ہو جائے گا کہ کیا تبدیلی ہوئی ہے؟'' اسکارپیئس نے سرگوشی کرتے ہوئے البس سے کہا۔

ہیری، رون، ڈریکو اور جینی اب کافی نزدیک آ چکے تھے۔

''ڈیڈ کیسے ہو؟......کیا کچھ غلط ہو گیا ہے؟''

ہیری نے البس کی طرف غیر یقینی نگاہوں سے دیکھا جیسے اس کا جملہ اس کا نہ ہو۔

''ہاں! تم ایسا کہہ سکتے ہو!'' ہیری نے خود پر قابو رکھتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے البس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا۔ درد کی شدت نے اسے بیہوش کر ڈالا تھا۔ ہیری اور جینی نے آگے بڑھ کر البس کو سنبھالنے کی کوشش کی۔ ڈریکو نے اسکارپیئس کا بازو پکڑ کر اسے البس سے دور کھینچ لیا اور پھر اپنے سینے سے لگا لیا۔

☆☆☆☆

منظر 8

# ہوگورٹس کا ہسپتال

ہوگورٹس کے ہسپتال میں ایک ہی مریض داخل تھا اور وہ البس پوٹر تھا جو ایک بستر پر پڑا سو رہا تھا۔ ہیری کے اس کے قریب ایک کرسی میں دھنسا ہوا بیٹھا تھا۔ اس کے چہرے پر گہرے تفکرات چھائے ہوئے تھے۔ وہ البس کو تاریک جنگل میں سے اُٹھا کر ہوگورٹس لے آیا تھا۔ جینی کو اس نے واپس گھر بھیج دیا تھا۔ البس کے اوپر ایک جادوگر جھکا ہوا تھا جو نہایت انہماک انداز میں اس کا معائنہ کرر ہا تھا۔ وہ ایک مرہم کار تھا جسے سینٹ مونگوز ہسپتال سے خصوصی طور پر بلوایا گیا تھا۔ ہیری البس کے ہوش میں آنے کا انتظار کرر ہا تھا تا کہ وہ معاملے کی صحیح طور پر چھان بین کر سکے۔ قنطورس بین کی پیش گوئی اور اس کے خواب کا ایک بار پھر سے سچ ہو جانا، یہ سب کسی ان دیکھے خطرے کی طرف اشارہ تھا جو پوٹر گھرانے کو اپنی لپیٹ میں لینے والا تھا۔ وہ خود کو وسوسوں کا شکار نہیں ہونے دینا چاہتا تھا، اسی لئے اس نے کرسی چھوڑ دی اور ہسپتال کی کھلی جگہ میں ٹہلنے لگا۔ پھر اچانک اس کی نظر دیوار پر لگی ہوئی ایک پینٹنگ پر ٹھہر سی گئی۔ وہاں کچھ الگ تھا جو اس کیلئے دلچسپی کا باعث تھا۔ وہاں ایک تصویر موجود تھی جو اس کی طرف دیکھ کر دھیمے انداز میں مسکرا رہی تھی۔ وہ پروفیسر ڈمبل ڈور تھے جو جانے کب چپکے سے اپنے اس فریم میں آ گئے تھے۔

ہیری کی آنکھیں ان کے چہرے پر جمی ہوئی تھیں لمحہ بھر کیلئے اس کی آنکھوں میں تعجب پھیلا اور پھر وہ انہیں چاہت بھری نظروں سے دیکھنے لگا۔ پروفیسر ڈمبل ڈور ویسے کے ویسے ہی تھے مگر ہیری عمر کے کئی سال پھلانگ چکا تھا۔

''اوہ پروفیسر ڈمبل ڈور......'' ہیری نے جلدی سے کہا۔

''شام بخیر، ہیری!'' ڈمبل ڈور نے مشفقانہ لہجے میں جواب دیا۔

''پروفیسر! آپ کی کمی مجھے ہمیشہ شدت سے محسوس ہوتی ہے، ماضی میں میں جب جب ہیڈ مسٹرس کے دفتر میں

گیا۔ آپ کی تصویر والا فریم مجھے ہمیشہ خالی ہی ملا۔'' ہیری نے شکوہ بھرے لہجے میں کہا۔

''اوہ! معاف کرنا ہیری! مجھے جادونگری میں لگے ہوئے اپنے سبھی فریموں میں جانا پڑتا ہے، یہ میری کچھ عادت سی ہوگئی ہے۔ یہ کچھ کچھ مزیدار بھی ہے......'' پروفیسر ڈمبل ڈور نے البس کی بستر کی طرف غور سے دیکھا۔ ''میرا خیال ہے کہ وہ جلدی ٹھیک ہو جائے گا۔''

''چوبیس گھنٹے گزر چکے ہیں مگر اسے ابھی تک ہوش نہیں آیا۔'' ہیری نے البس کی طرف دیکھا اور کہا۔ ''مجھے خوشی ہے کہ میڈم پامفری نے خصوصی توجہ دی ہے، ان کا کہنا ہے کہ انہوں نے اس کا بازو تو ٹھیک کر دیا ہے مگر یہ کچھ عجیب ہے، یوں لگتا ہے کہ اس کے بازو کی ہڈی بیس سال پہلے ٹوٹی ہو اور طویل عرصے سے اسی حال میں غلط سمت میں مڑی رہی ہو۔ بہرحال، انہوں نے مجھے تسلی دی ہے کہ فکر کی کوئی بات نہیں وہ اچھا ہو جائے گا۔''

''ایک اذیت بھرا دورانیہ......'' پروفیسر ڈمبل ڈور نے آہ بھرتے ہوئے کہا۔ ''میں سمجھ سکتا ہوں کہ ایک باپ کیلئے اپنے بیٹے کو بیماری کی حالت میں دیکھنا کتنا دشوار ہوتا ہے۔''

ہیری نے چونک کر ڈمبل ڈور کی طرف دیکھا اور پھر البس کی طرف نگاہ ڈالی۔

''مجھے کبھی اس بات کا موقع نہیں مل پایا کہ آپ سے یہ سوال کر سکوں کہ آپ کو یہ جان کر کیسا لگتا ہے کہ میں نے اپنے بیٹے کا نام آپ کے نام پر رکھا ہے؟'' ہیری نے پوچھا۔

''سچ تو ہے تو یہ ہیری!'' ڈمبل نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔ ''میری نظر میں یہ کچھ زیادہ ہی بار ہے جو تم نے اس معصوم بچے کے کندھوں پر ڈال دیا ہے۔''

''مجھے آپ کی مدد کی ضرورت ہے۔'' ہیری نے جلدی سے کہا۔ ''بلکہ یہ کہہ لیجئے کہ مجھے آپ کی نصیحت کی ضرورت ہے۔ بین نے مجھے بتایا ہے کہ البس کسی نامعلوم خطرے کے حصار میں گھرا ہوا ہے۔ میں اپنے بیٹے کو کس طرح اس سے محفوظ رکھ سکتا ہوں؟''

''تم مجھ سے عجیب سوال کر رہے ہو، ہیری!'' ڈمبل نے ایک بار پھر آہ بھرتے ہوئے کہا۔ ''تمہارے اردگرد بے شمار قابل لوگ موجود ہیں، جو زیادہ بہتر بتا سکتے ہیں کہ تم اپنے بیٹے کی حفاظت کیسے کر سکتے ہو؟ ویسے سچ بات کہوں تو ہم جوان لڑکوں کو تکالیف و دشواری سے بچانے میں ہمیشہ ناکام رہتے ہیں کیونکہ بیماری اور مشکلات تو زندگی کا حصہ ہوتی ہیں

جو آتی جاتی رہتی ہیں، ہے نا؟''

''تو کیا میں ہاتھ پر ہاتھ دھرے بس تماشا دیکھتا رہوں؟'' ہیری نے ناراضگی سے کہا۔

''ایسا نہیں ہے ہیری! تمہیں اپنے بیٹے کو سکھانا ہوگا، تمہیں اسے اس قابل بنانا ہوگا کہ زندگی کی دشواری کا سامنا کیسے کیا جاتا ہے؟'' ڈمبل ڈور نے آہستگی سے کہا۔

''مگر کیسے؟...... وہ تو میری بات تک سننا گوارا نہیں کرتا۔'' ہیری نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔ البس کا طرزِ تکلم یاد آنے پر وہ مضطرب سا ہوگیا تھا۔

''شاید وہ ایسا چاہتا ہے کہ تم اسے دھیان سے دیکھو، ہیری!'' ڈمبل ڈور نے کہا۔

ہیری نے سر جھکا کر ڈمبل ڈور کی بات سمجھنے کی کوشش کی کہ وہ اسے کیا اشارہ دے رہے تھے، مگر وہ خود میں اتنی بے چینی محسوس کر رہا تھا کہ اسے کچھ سمجھ میں نہیں آپایا۔

''تصویروں میں مقید ہو کر رہنا جہاں پرلطف بات ہے، وہیں کچھ بدمزہ بھی ہے...... آپ کو سب چیزیں سنائی دیتی رہتی ہیں۔ وہ سب جو سکول میں ہو رہی ہوتی ہیں یا پھر محکمہ جادو میں...... آپ کو یہ بھی سننا پڑتا ہے کہ لوگ کیسی کیسی باتیں کرتے رہتے ہیں۔'' ڈمبل نے تاسف بھرے لہجے میں کہا۔

''آپ نے ایسی کیا کھسر پھسر سنی ہیں، میرے یا میرے بیٹے کے بارے میں؟''

''کھسر پھسر نہیں ہیری بلکہ تشویش بھری باتیں...... تم اور تمہارا بیٹا آپس میں الجھ رہے ہو، اس صورتحال کو سنبھالنا کافی دشوار ہے، وہ تم سے بگڑا ہوا ہے ہیری! ان تمام تناظر میں میرے سامنے بس یہی تصویر بنتی ہے کہ شاید...... تم اس کی محبت میں اندھے ہو چکے ہو، ہیری؟''

''اندھا ہو گیا ہوں...... میں سمجھا نہیں؟'' ہیری نے چونک کر کہا۔ ڈمبل ڈور کی بات سن کر اسے واقعی زوردار جھٹکا لگا تھا۔

''بالکل! تمہیں اسے اسی کی نگاہ سے دیکھنے کی ضرورت ہے، تبھی تمہیں اس بات کا ادراک ہو پائے گا کہ وہ کیا چیز ہے جو اسے تکلیف پہنچا رہی ہے اور وہ خود کو تم سے الگ کر لینا چاہتا ہے؟'' ڈمبل ڈور نے گہرے لہجے میں کہا۔

''آپ مجھے یہ کہنا چاہتے ہیں کہ میں اسے اس نظر سے نہیں دیکھتا ہوں؟'' ہیری نے پریشان کن لہجے میں پوچھا۔

’’آپ کولگتا ہے کہ اسے کوئی چیز تکلیف پہنچا رہی ہے، ایسا کون سا فرد ہے جو میرے بیٹے کو اذیت پہنچا رہا ہے......؟‘‘

’’ڈیڈ......‘‘ اسی لمحے البس کی کمزور سی خوابیدہ آواز ہسپتال کے وارڈ میں گونجی۔

’’بین نے مجھے بتایا ہے کہ وہ سیاہ بادل ہیں، کیا میں یہ سمجھوں کہ اس سے کوئی ایسا فرد مراد ہے جو میرے بیٹے کے ذہن کو میری طرف سے پراگندہ کر رہا ہے، ہے نا؟؟‘‘

’’کیا واقعی تم ایسا سوچتے ہو؟‘‘ ڈمبل نے آہ بھرتے ہوئے کہا۔’’شاید میرا نتیجہ اس معاملے میں کچھ اور ہی ہوتا؟ میں تو محض ایک تصویر اور یاد بن کر رہ گیا ہوں، ہیری!......ایک فریم میں مقید تصویر اور یادوں سے بھری ہوئی روح...... اور تم جانتے ہی ہو کہ میرا کوئی بیٹا بھی نہیں تھا۔‘‘

’’لیکن مجھے آپ کے مشورے کی ضرورت ہے!‘‘ ہیری نے فوراً کہا۔

’’ڈیڈ......‘‘ البس کی کراہتی ہوئی آواز ایک بار پھر سنائی دی۔

ہیری نے چونک کر البس کی طرف دیکھا جو اپنے بستر پر کسمسا رہا تھا۔ اس نے دوبارہ ڈمبل ڈور کی طرف دیکھا لیکن اب فریم خالی تھا، ڈمبل ڈور جا چکے تھے۔

’’اوہ نہیں!......آپ کہاں چلے گئے ہیں؟‘‘ ہیری ہڑبڑا کر چیخا۔

’’ڈیڈ......کیا ہم......ہم ہسپتال میں ہیں؟‘‘ البس کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

ہیری کے دل پر رکھا ہوا بے چینی کا پتھر ہٹ گیا۔ اس کا بیٹا ہوش میں آ گیا تھا۔ وہ تیزی سے مڑا اور تیز تیز قدم اُٹھاتا ہوا البس کے بستر کے پاس پہنچ گیا۔

’’ہاں! ہم ہسپتال میں ہی ہیں۔‘‘ ہیری نے خود کو سنبھالتے ہوئے جواب دیا۔’’تم ٹھیک ہو جاؤ گے۔ میڈم پامفری ابھی تک کوئی یقینی فیصلہ نہیں کر پائیں کہ تمہیں اس حالت میں کیا کیا کھانا چاہیے؟ مگر ان کی ہدایت ہے کہ جب تک دوسری غذا کا انتخاب نہ ہو جائے، تب تک تمہیں ڈھیر ساری چاکلیٹ کھانا چاہیے تاکہ تمہاری جسمانی کمزوری دور ہو سکے......ہاں چاکلیٹ......دراصل......اگر تم برا نہیں مانو گے تو میں بھی اس میں سے کچھ لینا چاہوں گا......میں تمہیں کچھ بتانا چاہتا ہوں اور مجھے اس بات کا قطعی اندازہ نہیں ہے کہ وہ سب تمہیں اچھا لگے گا......‘‘

البس نے شک بھری نظروں سے اپنے باپ کی طرف دیکھا مگر اسے کچھ سمجھ میں نہیں آیا کہ وہ اس سے کیا بات کرنا

چاہتے ہیں۔اس نے لمحہ بھر میں فیصلہ کیا کہ وہ فی الحال کوئی ایسی بات نہیں کہے گا جس سے ان کے درمیان ناگواری بڑھ جائے۔

''ٹھیک ہے،آپ لیجئے......میرا خیال ہے کہ مجھے بھی چاکلیٹ کھانا چاہئے۔''البس نے کہا اوراس نے ہیری کے ہاتھوں سے چاکلیٹ کا ایک بڑا ٹکڑا لے لیا اور منہ میں ڈال کر چبانے لگا۔ ہیری خاصا الجھا ہوا دکھائی دے رہا تھا جیسے وہ اگلی بات کرنے کیلئے الفاظ کا انتخاب کرر ہا ہو۔

''اس کا ذائقہ اچھا ہے!''البس نے مختصراً کہا۔

''اوہ ہاں!'' ہیری نے چونک کر کہا اور چاکلیٹ کا ٹکڑا منہ ڈال کر چبانے لگا۔ وہ دونوں کچھ دیر تک خاموشی سے چاکلیٹ کھاتے رہے۔

''تمہارا بازو اب کیسا ہے؟''ہیری نے پوچھا۔

''اوہ ہاں!اب کافی اچھا لگ رہا ہے۔''البس نے اپنی بازو کو سیدھا کیا اور پھر موڑ کر اس کا جائزہ لیا۔اب اب کسی قسم کا درد محسوس نہیں ہورہا تھا جیسے بیہوش ہونے سے پہلے ہورہا تھا۔

''تم کہاں گئے تھے البس؟'' ہیری نے نرمی سے پوچھا۔''شاید تمہیں اندازہ نہیں کہ تمہاری گمشدگی کے باعث ہماری کیسی حالت ہوگئی تھی؟تمہاری ممی تو پریشانی کے باعث بستر سے جالگی تھی......''

البس نے اپنی باپ کی طرف غور سے دیکھا اور پھر جھوٹی مسکراہٹ سجالی۔

''ہم نے فیصلہ کیا تھا کہ ہمیں سکول نہیں جانا ہے۔''البس نے من گھڑت کہانی گھڑتے ہوئے کہا۔''ہم نے سوچا کہ کچھ الگ انداز سے زندگی کو شروع کرنا چاہئے...... ماگلوؤں کے بیچ رہ کر جادوگری سے ہٹ کر کچھ الگ ہونا چاہئے، مگر پھر ہمیں اپنی غلطی کا احساس ہو گیا اور ہم ہوگورٹس واپس لوٹ آئے۔اس سے پہلے ہم سکول پہنچتے ،آپ لوگوں نے ہمیں تلاش کرلیا......''

''ڈرم سٹرانگ سکول کے چوغوں میں......؟'' ہیری نے شک بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔البس کو یاد آ گیا کہ وہ ڈرم سٹرانگ کے سرخ چوغوں میں کیوں ملبوس تھے؟

''اوہ چوغے......یہی تو بات ہے...... سکارپیئس اور میں......کبھی عقل سے کام نہیں لیتے۔'' البس نے ٹوٹے

پھوٹے انداز میں کہا۔

''اور تم لوگ سکول سے بھاگے کیوں تھے؟'' ہیری نے پوچھا۔ یہ الگ بات تھی کہ اسے البس کی باتوں پر یقین نہیں آ رہا تھا۔ ''کیا تم یہ کہو گے کہ میری وجہ سے؟...... کیونکہ میں نے وہ بات کہہ تھی، ہے نا؟''

''میں کچھ کہہ نہیں سکتا......'' البس نے منہ بنا کر کہا۔ ''ہوگورٹس میں آ کر ہمیں کوئی خوشی نہیں ملتی اور ہم یہاں خود کو آرام دہ محسوس نہیں کرتے ہیں......''

''ہونہہ......تو کیا اسکارپیئس نے تمہیں اکسایا تھا کہ سکول سے بھاگ جانا چاہیئے؟''

''سکارپیئس نے......اوہ بالکل نہیں!'' البس نے جلدی سے جواب دیا۔

ہیری نے طائرانہ نظروں سے البس کا جائزہ لیا۔ کچھ ایسا تھا جو سچ نہیں تھا۔ ہیری کو یہ احساس ہو رہا تھا مگر وہ اسے کوئی نام نہیں دے پایا۔ اس نے اپنے اردگرد نگاہ دوڑائی اور پھر گہری سانس لی۔

''مجھے تمہیں یہ بتانا ہوگا کہ تم اسکارپیئس ملفوائے سے اب دور رہو گے۔'' ہیری نے کہا۔

''کیا مطلب؟......اسکارپیئس کا کیا قصور ہے؟'' البس نے چونک کر کہا۔

''مجھے معلوم نہیں...... میں آج تک سمجھ نہیں پایا ہوں کہ تم دونوں میں دوستی کا رشتہ کیسے قائم ہو گیا۔ مگر اب...... تمہیں ویسا ہی کرنا ہوگا جیسا میں کہہ رہا ہوں۔'' ہیری نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''مگر وہ میرا گہرا دوست ہے......ہوگورٹس میں میرا اکلوتا دوست!'' البس نے احتجاج کرتے ہوئے کہا۔

''یہ دوستی نقصان دہ ہے......'' ہیری نے دوٹوک کہا۔

''اسکارپیئس اور نقصان دہ؟'' البس چیخ کر بولا۔ ''کیا آپ اس سے کبھی ملے ہیں، ڈیڈ؟ کیا دوسروں کی طرح آپ بھی اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ وہ والڈی مورٹ کا بیٹا ہے......''

''میں نہ تو جانتا ہوں کہ وہ کون ہے یا کیا ہے؟ اور نہ ہی مجھے ایسا کچھ جاننے کی ضرورت ہے، میرا تقاضا صرف یہ ہے کہ تم اس سے دور رہو......بس الگ! تم سمجھ نہیں سکتے کہ بین نے مجھے کیا بتایا ہے......؟'' ہیری کا لہجہ سخت ہو گیا تھا۔

''یہ بین کون ہے؟'' البس نے غصیلے لہجے میں بھڑکتے ہوئے کہا۔

''وہ ایک قنطورس ہے! تمہیں قطعی اندازہ نہیں ہو سکتا کہ قنطورسوں میں مستقبل میں جھانکنے اور خطرات کو بھانپنے کی

صلاحیت کتنی طاقتور ہوتی ہے؟ اس نے مجھے آگاہ کیا ہے کہ تم سیاہ بادلوں کے نرغے میں گھر چکے ہو......''

''سیاہ بادلوں کا نرغہ......؟'' البس نے تعجب بھرے انداز میں کہا۔

''اور میرے پاس ٹھوس جواز موجود ہے کہ میں اس بات پر یقین کرلوں کہ ان سب چیزوں کا کسی نہ کسی طور پر تاریک جادو سے تعلق جڑا ہوا ہے۔ میں صرف اور صرف تمہیں محفوظ دیکھنا چاہتا ہوں۔ ہر طرح کے نقصان اور خطرے سے محفوظ......اسکارپیئس سے بھی محفوظ!'' ہیری نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

البس نے غصے اور ناگواری کے عالم میں اپنے باپ کو گھورا اور پھر اپنی ہمت مجتمع کر کے بولا۔ ''اور اگر میں نے ایسا نہ کیا......اس سے علیحدگی اختیار نہ کی تو......؟''

''میرے پاس ایک نقشہ ہے!'' ہیری نے لاپروائی سے جواب دیا۔ ''میں اسے کئی بار استعمال کیا ہے۔ کون سی چیز اپنے مقام پر ہے یا وہاں سے ہٹ گئی ہے، وہ سب کی صحیح صحیح خبر دیتا ہے۔ یہ ایک نگرانی کرنے والی آنکھ کی مانند ہے...... ایک چرمئی آنکھ......میں نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ نقشہ پروفیسر میک گوناگل کے حوالے کر دیا جائے تاکہ وہ تمہاری ایک ایک حرکت پر نظر رکھ سکیں۔ اگر تم آئندہ اکٹھے دکھائی دیئے تو وہ فوراً پرواز کر کے مجھے مطلع کر دیں گی یا پھر تم نے ہوگورٹس سے دوبارہ بھاگنے کی کوشش کی تو...... وہ انتہائی سخت کارروائی کریں گی۔ میں یہ توقع رکھوں گا کہ تم تمام دوسری چیزوں کو فراموش کر کے صرف اور صرف اپنی پڑھائی پر توجہ دو گے۔ یہ بات بھی جان لو کہ تمہاری کوئی بھی کلاس اسکارپیئس کے ساتھ بالکل نہیں ہوگی تاکہ تمہیں ملاقات یا باتیں کرنے کا بہانہ نہ مل سکے۔ تمہاری خوابگاہ میں اس کا پورا بندوبست کر دیا گیا ہے، تم سکول کا باقی وقت گری فنڈر ہال میں ہی گزارو گے......''

''آپ میرا فریق تبدیل نہیں کر سکتے...... میں گری فنڈر میں نہیں سلے درن میں ہوں۔'' البس نے غصے سے احتجاج کرتے ہوئے کہا۔

''میرے ساتھ کھیل مت کھیلو البس!'' ہیری نے سخت لہجے میں غراتے ہوئے کہا۔ ''تم اچھی طرح سے جانتے ہو کہ تم کس فریق میں ہو۔ اگر پروفیسر میک گوناگل نے تمہیں اسکارپیئس کے ساتھ کبھی پایا تو وہ مجھے خبر کر دیں گی اور پھر میں بندھن جادوئی کلمہ تم پر استعمال کروں گا جس کے باعث میں اور تم ایک ربط میں جڑ جائیں گے۔ تمہاری آنکھیں اور کان، میری آنکھیں اور کان بن جائیں گے، اور تم ایک پل کیلئے بھی میری آنکھوں سے اوجھل نہیں رہ پاؤ گے...... خیر!

میرے شعبے کے لوگ باقی معاملے کی چھان بین کرر ہے ہیں،تم کہاں گئے تھےاور کیا کیا کرتے رہے، مجھے جلد ہی اس کی خبر ہو جائے گی......''

''مگر ڈیڈ......آپ ایسا نہیں کر سکتے ...... یہ سب صحیح نہیں ہے......''البس نے بے بسی سے کراہتے ہوئے کہا۔

''میں نے اس معاملے پر بے حد سوچ بچار کی اور عرصے سے خود کا محاسبہ کرتا رہا ہوں ۔ مجھے احساس ہوا کہ میں تمہارے معاملے میں ایک اچھا باپ نہیں بن پایا کیونکہ تم مجھے ناپسند کرتے ہو۔صرف یہی ایک وجہ ہے جو مجھے سمجھ میں آئی ہے،مگر بالآخر میں فیصلہ کرنے میں کامیاب ہو ہی گیا کہ مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے کہ تم مجھے پسند کرو یا نہ کرو...... مجھے صرف اس امر کی ضرورت ہے کہ تم میری تابعداری بجالاؤ کیونکہ میں تمہارا باپ ہوں اور میں چیزوں کو تم سے زیادہ بہتر سمجھ سکتا ہوں ۔ مجھے معاف کرنا البس ......میرے پاس اب یہی اکلوتا راستہ ہے......''ہیری نے فیصلہ کن لہجے میں حکم دیتے ہوئے کہا۔

☆☆☆☆

منظر 9

# دوستی ٹوٹ گئی؟

البس تندرست ہو چکا تھا اور اسے ہسپتال سے چھٹی بھی مل چکی تھی۔ ہیری نے اسے اکیلا چھوڑنے کا خطرہ مول نہیں لیا تھا۔ اب چونکہ گری فنڈر ہال میں تمام خصوصی انتظامات کر دیئے گئے تھے، اس لئے وہ کافی مطمئن ہو گیا تھا۔ وہ رخصت لینے سے قبل البس سے ملا اور ایک بار پھر اسے تمام باتوں کی سختی سے تاکید کی اور سکارپیئس سے دور رہنے کا حکم دیا۔ البس کو یہ سب بالکل اچھا نہیں لگا تھا مگر وہ خاموش رہا۔ جب ہیری اس سے دور ہٹ کر جانے لگا تو البس نے ایسی بات کہی کہ ہیری ٹھٹک سا گیا۔

''ایسا کیا ہوگا کہ اگر میں بھاگ جاؤں......سکول سے بھاگ جاؤں تو؟''

''تم ایسا کچھ نہیں کرو گے، البس! اب اپنی کلاس میں جاؤ۔'' ہیری نے مڑ کر سختی سے کہا۔

''میں دوبارہ بھاگ جاؤں گا......'' البس نے دوٹوک لہجے میں کہا۔

''میں نے کہا کہ تم ایسا کچھ نہیں کرو گے!'' ہیری نے ڈانٹتے ہوئے کہا۔

''آپ دیکھ لیجئے گا......میں ایسا ہی کروں گا......!''

''یہ ہوگورٹس ہے، تم یہاں سے بھاگ نہیں پاؤ گے۔'' ہیری نے اپنا لہجہ نرم کرتے ہوئے کہا۔

''میں بالکل سچ کہہ رہا ہوں......اور اب آپ دیکھ لیجئے گا کہ اس بار ایسا بندوبست کروں گا کہ انکل رون بھی مجھے تلاش نہیں کر پائیں۔'' البس نے ضدی بچے کی طرح کہا۔

اسی لمحے رون آ دھمکا۔ اس کا لباس کچھ عجیب تھا، وہ کافی پریشان حال دکھائی دے رہا تھا۔

''کیا کسی نے میرا نام پکارا؟'' رون نے جلدی سے پوچھا۔

البس نے تعجب سے رون کی طرف دیکھا۔اس کے کپڑے بے حد برے تھے جس سے اسے ناگواری سی محسوس ہو رہی تھی۔اس کا چوغہ بدن کے لحاظ سے تنگ اور چھوٹا تھا۔اس کے کپڑوں کی حالت کافی سنگین دکھائی دے رہی تھی۔

''اوہ انکل رون! ڈمبل ڈور کی قسم! اس وقت آپ کے لطیفے سننے کو دل چاہ رہا تھا......'' البس نے اس کی طرف دیکھ چہکتے ہوئے کہا۔

رون نے شک بھری نظروں سے البس کی طرف دیکھا اور پھر کسی کشمکش میں مبتلا دکھائی دیا۔

''لطیفے...... یہ کیا کہہ رہے ہو؟ مجھے تو لطیفے کبھی یاد نہیں رہے......''

''کیوں مذاق کرر ہے انکل رون...... آپ تو کھیل تماشوں کی پوری جوک شاپ کے مالک ہیں۔'' البس نے ہنستے ہوئے کہا۔

''جوک شاپ......اچھا؟'' رون نے عجیب لہجے میں کہا۔اس کے چہرے سے یوں لگ رہا تھا جیسے اسے یہ شک ہو رہا ہو کہ البس کے دماغ پر کوئی اثر ہو گیا ہو۔''خیر! مجھے خوشی ہے کہ میں نے تمہیں پکڑ لیا۔ میں تو تمہارے لئے کچھ مٹھائیاں لینے کیلئے گیا تھا تاکہ تمہاری صحت یابی پر تحفہ دے سکوں......مگر تم فکر نہ کرو...... میں تمہیں جلد ہی یہ دے دوں گا...... دراصل پدما...... وہ چیزوں کے بارے میں نہایت گہرائی سے سوچتی ہے...... مجھے بھی ایسا لگتا ہے......اور اس کا خیال ہے کہ تمہارے لئے یہ زیادہ عمدہ رہے گا جو تمہارے لئے سکول میں بھی قابل استعمال ہو۔اسی لئے ہم نے تمہارے لئے یہ پنکھ قلموں کا یہ جوڑا خریدا ہے...... ہاں ہاں...... یہ دیکھو تم گندے لڑکو! اپنی حیثیت سے بڑھ کر......''

''یہ پدما کون ہے؟'' البس نے حیرت سے پوچھا۔ یہ سن کر ہیری بھی لمحہ بھر کیلئے دنگ رہ گیا، اس نے شک بھری نظروں سے اس کی طرف گھورا۔

''تم اپنی آنٹی کو نہیں جانتے ہو؟'' ہیری نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

''کیا پدما نام کی بھی میری کوئی آنٹی ہے؟'' البس نے ہیری کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

''مجھے تو لگتا ہے کہ کسی نے اس پر یادداشت بھلانے والے جادوئی کلمے کا وار کیا ہے، ہیری!'' رون نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔وہ دوبارہ البس کی طرف مڑا۔''بیوقوف لڑکے! پدما میری بیوی کا نام ہے،تم کچھ یاد آیا......وہ جب تمہارے چہرے کے قریب آ کر بات کرتی ہے تو تمہیں اس سے پودینے کی مہک آتی ہے۔'' وہ گھٹنوں کے بل جھکا

کیونکہ اس نے البس کی آنکھوں میں بے یقینی کی جھلک دیکھ لی تھی۔ ''پدما......پنجو کی ماں!'' رون نے پریشانی سے ہیری کی طرف دیکھا۔ ''تم تو جانتے ہی ہو کہ میں یہاں کتنی مشکل سے آیا ہوں۔ پنجو نے ایک بار پھر سے زندگی اجیرن کر ڈالی ہے۔ میرا خیال تھا کہ تمہیں غل غپاڑہ بھیج دوں مگر پدما نے اصرار کیا کہ مجھے خود وہاں جانا چاہئے۔ میں نہیں جانتا کہ پنجو نے ایسا کیوں کیا، وہ تو بس میری شکل دیکھ دیکھ کر قہقہے لگا رہا تھا......''

البس کا دماغ اب واقعی چکرا گیا تھا۔ یہ سب کیا تھا؟ انکل رون کیسی باتیں کر رہے تھے اور پدما اور پنجو...... یہ کون تھے؟

''مگر......آپ نے تو ہرمائنی سے شادی کی تھی؟'' البس کے منہ سے بے ساختہ نکل گیا۔

گہری خاموشی چھا گئی۔ رون عجیب نظروں سے البس اور ہیری کو دیکھ رہا تھا۔ ہیری بھی بے چینی سے پہلو بدل رہا تھا۔

''نہیں......نہیں......ایسا کچھ نہیں ہے...... ہرمائنی، میری بیوی......اور مارلن کی ڈاڑھی کی قسم! ایسا کچھ نہیں ہے، البس!'' رون نے اسے سمجھانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

''رون! یہ کچھ عجیب ہے، ابھی کچھ ہی دیر پہلے یہ مجھے کہہ رہا تھا کہ وہ سلے درن فریق میں ہے، جبکہ یہ سچ نہیں ہے، وہ تو پہلے سال سے ہی گری فنڈر میں منتخب ہوا تھا......لگتا ہے کہ وہ یہ بات بھی بھول چکا ہے......'' ہیری نے فکرمندی سے کہا۔

''یہ سچ نہیں ہے، مجھے سلے درن میں منتخب کیا گیا تھا......'' البس نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''اوہ معاف کرنا میرے پیارے بچے! تم ایک گری فنڈر طالبعلم ہی ہو۔'' رون نے نرمی سے سمجھاتے ہوئے کہا۔

''یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ میں گری فنڈر میں کیسے منتخب کیا جا سکتا ہوں۔'' البس نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

''تم نے خود بولتی ٹوپی سے کہا تھا کہ وہ تمہیں گری فنڈر فریق میں منتخب کرے۔ یہی تم نے ہمیں بتایا تھا، کیا تمہیں یاد نہیں......پنجو نے تم سے شرط لگائی کہ تم گری فنڈر میں کبھی نہیں جا پاؤ گے اور تم نے اسے ہرا ڈالا تھا۔ میں اس بارے میں تمہیں الزام نہیں دیتا ہوں، کیونکہ ہم سب کی یہی خواہش رہتی ہے کہ کاش کوئی ایسا وقت آ جائے جب اس کے چہرے سے ہنسی کی پرت غائب ہو جائے......اور براہ مہربانی یہ بات پدما کو مت بتا دینا کہ میں نے ایسا کچھ کہا تھا......'' رون نے

نرم لہجے میں کہا اور اس کا چہرہ طائرانہ نظروں سے دیکھنے لگا جیسے وہ امید کر رہا ہو کہ اسے یہ سب یاد آ گیا ہوگا۔

''آہ! یہ پنجو کون ہے......؟'' البس کے دل دماغ میں عجیب دھماکے ہو رہے تھے۔ انکل رون اس سے کیا کہہ رہے تھے؟ وہ گری فنڈر میں منتخب ہوا تھا اور یہ اس کی اپنی خواہش تھی اور اس نے کسی پنجو سے شرط لگائی تھی جسے وہ جانتا تک نہیں تھا۔ یہ سب کیا ہو رہا تھا؟ اسے کچھ بھی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا۔

اس کشمکش کا شکار اکیلا البس نہیں تھا بلکہ دوسری طرف رون اور ہیری کے چہرے بھی تعجب سے بگڑے ہوئے دکھائی دے رہے تھے جواب واقعی شک بھری نظروں سے اسے گھور رہے تھے۔

''یہ سب کیا بکواس ہے؟'' رون غصیلے لہجے میں بھڑک اُٹھا۔ ''مجھے لگتا ہے کہ تم سچ مچ ہوش میں نہیں ہو! زیادہ بہتر یہی رہے گا کہ تم یہاں سے دفع ہو جاؤ۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ میں سچ مچ تمہیں غل غپاڑہ بھیج دوں......''

کوئی بھی اپنی جگہ سے ایک انچ بھی نہیں ہلا۔ البس اب واقعی الجھ چکا تھا۔

''مگر ان سب باتوں کا کوئی مطلب...... مجھے سمجھ میں نہیں آ رہا ہے۔''

''البس! تم یہ سب کر کے دیکھ لو! اس کا کچھ فائدہ نہیں ہوگا...... میں اپنا فیصلہ بدلنے والا نہیں ہوں۔'' ہیری نے غصے سے اسے ڈانٹتے ہوئے کہا۔

''ڈیڈ! آپ کے پاس اب دو راستے ہیں، یا تو آپ مجھے یہاں سے لے چلیں......'' البس نے کہنا چاہا مگر ہیری نے بیچ میں ہی بات کاٹ دی۔

''البس! تمہارے پاس اب کسی قسم کے فیصلے کا اختیار نہیں ہے۔ تم وہی کرنا ہوگا جیسا میں کہہ رہا ہوں۔ تم گہری مشکل میں گھر رہے ہو...... نہایت گہری مشکل میں...... یہ بے حد خطرناک ہے، کیا تمہیں میری بات سمجھ میں آ گئی ہے؟''

اسی لمحے سکارپیئس بھاگتا ہوا وہاں آ گیا۔ اس نے اشتیاق بھری نظروں سے البس کی طرف دیکھا اور چیختا ہوا بولا۔

''اوہ البس! شکر ہے کہ تم ٹھیک ہو، یہ سب نہایت زبردست ہے......''

''ہاں! اس کا مکمل علاج ہو چکا ہے۔ اب ہمیں جانا چاہئے۔ البس! میں امید کرتا ہوں کہ تمہیں میری ہدایت یاد رہے گی۔'' ہیری نے جواب دیا۔

البس نے بے چارگی کے عالم میں اسکارپیئس کی طرف دیکھا۔ اس کا دل خون کے آنسو رو رہا تھا۔ کچھ ایسا تھا جس

سے سب کچھ گڑبڑ ہوگیا تھا۔ وہ سر جھکا کر اپنی کلاس کی طرف جانے لگا۔

''کیا تم مجھ سے ناراض ہو...... یہ سب کیا ہو رہا ہے؟'' اسکارپیئس نے پہلو بدلتے ہوئے کہا۔ البس رُک کر گھوما اور اسکارپیئس کی طرف دیکھتا ہوا بولا۔

''کیا وہ کام ہوا؟ کیا کچھ بھی بدلا؟''

''نہیں......مگر البس......'' اسکارپیئس نے کچھ کہنا چاہا۔

''تم لوگ جو بھی واحیات بکواس کر رہے ہو، اسے فوراً بند کرو۔ یہ میری طرف سے آخری تنبیہ ہے، سمجھے!'' ہیری نے درشت لہجے میں کہا۔

البس نے بے بسی کے عالم میں اپنے باپ اور اپنے دوست کے درمیان موجود فاصلے کو گھورا جو اب واقعی خلیج بن چکا تھا۔

''اوہ نہیں...... میں ایسا نہیں کرسکتا۔'' البس نے آہستگی سے کہا۔

''تم کیا نہیں کر سکتے البس؟'' اسکارپیئس نے حیرت سے پوچھا۔

''بس اب یہی بہتر رہے گا کہ ہم دونوں ایک دوسرے سے الگ ہی رہیں۔ ٹھیک ہے!'' البس نے شکستہ لہجے میں کہا اور وہاں سے چلا گیا۔ اسکارپیئس اپنی جگہ پر ساکت کھڑا، صدماتی کیفیت کا شکار دکھائی دے رہا تھا جیسے اسے یقین ہی نہ آ رہا ہو کہ یہ جملہ واقعی البس نے ہی کہا تھا......

☆☆☆☆

منظر 10

# ہیڈ مسٹرس کا دفتر

ہیری، اور جینی ایک بار پھر پروفیسر میک گوناگل کے سامنے بیٹھے ہوئے تھے۔ جونہایت متذبذب نگاہوں سے ان دونوں کی طرف دیکھ رہی تھیں۔ جینی کے چہرے سے ایسا لگتا تھا جیسے وہ معاملے کی گہرائی کو سمجھ نہ پا رہی ہو۔ ہیری کافی دیر سے پروفیسر میک گوناگل کو قائل کرنے کی کوشش کر رہا تھا کہ وہ یہ سب البس کی بہتری کیلئے کرنا چاہتا تھا مگر پروفیسر میک گوناگل، البس پر ضرورت سے زیادہ سختی کو برداشت نہیں کر پا رہی تھیں۔

''مجھے ابھی تک یہ سمجھ میں آ پایا کہ یہ میوارڈ کا نقشہ ہماری کس طرح مدد کر سکتا ہے۔'' پروفیسر میک گوناگل نے الجھے ہوئے انداز میں کہا۔

''آپ کو صرف اتنا کرنا ہے کہ جب بھی آپ اس میں ان دونوں کو اکٹھا دیکھیں تو فوراً جتنی بھی جلدی ممکن ہو سکے، ان دونوں کو ایک دوسرے سے الگ کر دیں۔'' ہیری نے سمجھاتے ہوئے کہا اور نقشے میں اس نقطے کی طرف اشارہ جہاں چھوٹی سی پٹی میں البس کا نام دکھائی دے رہا تھا۔

''پوٹر! کیا تم واقعی یہ سمجھتے ہو کہ تمہارا یہ قدم صحیح ہوگا؟ دیکھو! مجھے ہمیشہ سے علم نجوم پر شک ہی رہا ہے۔ جہاں تک قنطورس کی مستقبل بینی کا سوال ہے تو یہ کبھی زیادہ واضح نہیں رہی ہے، پیچیدہ اور الجھی ہوئی......تم تو یہ بات جانتے ہی ہو کہ بین ایک ناراض اور بگڑا ہوا قنطورس ہے......ممکن ہے کہ اس نے ستاروں سے جو بھی اخذ کیا ہو، اسے اپنے تئیں کوئی غلط مطلب دے بیٹھا ہو......'' پروفیسر میک گوناگل نے محتاط انداز میں ہیری کو سمجھانے کی کوشش کی۔

''لیکن مجھے بین پر پورا بھروسہ ہے!'' ہیری نے فوراً کہا۔ ''اگر البس، اس لڑکے سکارپیئس سے دور رہے تو یہ زیادہ اچھا رہے، اس کی اپنی ذات کیلئے بھی اور دوسروں کیلئے بھی!''

''پروفیسر! ہیری کے کہنے کا بس یہ مقصد ہے کہ......'' جینی نے بولنا چاہا۔

''پروفیسر اچھی طرح سے سمجھ چکی ہیں کہ میں کیا چاہتا ہوں۔'' ہیری نے تھوڑا ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

جینی نے تعجب بھری نظروں سے ہیری کی طرف دیکھا کیونکہ آج سے پہلے ہیری نے اس کے اس لب و لہجے میں کبھی بات نہیں کی تھی۔ وہ تھوڑی پریشان ہوگئی۔

''دیکھو! اب تک البس کا معائنہ جادونگری کی ماہر اور قابل جادوگرنیوں اور جادوگروں نے کیا ہے مگر انہیں اس پر کسی قسم کے جادو کے اثرات نہیں ملے ہیں اور نہ پٹوری پٹاری جادو کے۔'' پروفیسر میک گوناگل نے تحمل سے اپنی بات آگے بڑھائی۔

''مگر ڈمبل ڈور......ڈمبل ڈور نے کچھ اور ہی کہا تھا......'' ہیری نے جلدی سے کہنا چاہا۔

''انہوں نے کب کہا تھا؟'' پروفیسر میک گوناگل نے تیوریاں چڑھا کر پوچھا۔ ان کے چہرے پر تجسس اور اشتیاق کے ملے جلے جذبات دکھائی دینے لگے۔

''اوہ، وہ اپنے فریم میں آئے تھے، ہمارے درمیان کچھ تبادلہ خیال بھی ہوا تھا۔ انہوں نے جو کچھ کہا تھا اس کا مطلب بالکل واضح تھا اور مجھے لگتا ہے کہ وہ ہی صحیح ہے......'' ہیری نے اپنی بات کی فوراً تصحیح کرتے ہوئے معاملے کو گول کرنے کی کوشش کی۔

''معاف کرنا ہیری!'' پروفیسر میک گوناگل نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ ''ڈمبل ڈور مر چکے ہیں، یہ بات میں تمہیں پہلے بھی بتا چکی ہوں۔ یاد رکھو کہ تصویریں زندوں کے حالات کے بارے میں نصف سچائی ہی جانتی ہیں جتنا وہ دیکھ سکیں......''

''انہوں نے مجھے کہا کہ پیار انسان کو اندھا کر دیتا ہے اور میں اسی اندھے پن کا شکار ہو گیا ہوں۔'' ہیری نے اپنی بات بالآخر مکمل کر دی۔

''پوٹر! سابقہ ہیڈ ماسٹروں کی تصویریں محض آئینہ ہوتی ہیں۔ جب میں نے اس عہدے کو سنبھالنے کا فیصلہ کر لیا تھا تو مجھے خاص طور پر یہ ہدایت کی گئی تھی کہ یہ سب تصویریں محض ہوگورٹس کی یادیں ہیں جو اپنے اپنے ادوار میں رہ رہی ہیں، وقت بدلنے کا انہیں کچھ احساس نہیں۔ مجھے یہ بھی ہدایت کی گئی تھی کہ میں انہیں زندہ انسان سمجھنے کی غلطی کبھی نہ کروں۔ ان سے کسی حد تک مدد لی جا سکتی ہے، وہ بھی ہوگورٹس کے مقررہ اصولوں کے دائرے میں مگر انہیں انسان سمجھنا کڑی غلطی ہو

گی اور میں تمہیں بھی یہی مشورہ دوں گی کہ تم بھی انہیں ایسا ہی سمجھو!'' پروفیسر میک گوناگل نے ہیری کو دوبارہ سمجھاتے ہوئے کہا۔

''مگر انہوں نے جو کچھ کہا وہ صحیح تھا میں نے اس حقیقت کا ادراک کر سکتا ہوں!'' ہیری نے اصرار کرتے ہوئے بولا۔

پروفیسر میک گوناگل نے گہری آہ بھری۔

''ہیری! میں سمجھ سکتی ہوں کہ تم پر گذشتہ دنوں میں بے حد دباؤ پڑا ہے، تم نے البس کو کھو دیا تھا، اس کی تلاش میں مارے مارے پھرے، اور پھر تمہارے نشان میں درد کی ٹیسوں نے تمہیں ماؤف کر کے رکھ دیا ہے لیکن جب میں تمہیں بتا رہی ہوں کہ تم اس وقت غلطی کر رہے ہو تو تمہیں مجھ پر بھروسہ کرنا چاہئے......'' پروفیسر میک گوناگل نے دوبارہ نرمی سے سمجھانے کی کوشش کی۔

''میں جانتا ہوں کہ البس مجھے پسند نہیں کرتا۔ مجھے اس بات کی امید بھی نہیں ہے کہ وہ میری محبت کو کبھی سمجھ پائے گا لیکن میری دلی خواہش ہے کہ وہ ہمیشہ محفوظ رہے۔ میں آپ کی بے حد عزت کرتا ہوں، پروفیسر!......مگر آپ ان احساسات کو سمجھ نہیں سکتیں کیونکہ آپ کے بچے نہیں ہیں۔'' ہیری نے خشک لہجے میں جواب دیا۔

''ہیری! یہ کیا کہہ رہے ہو......؟'' جینی نے تڑپ کر کہا۔

''جینی! میں سچ کہہ رہا ہوں، یہ نہیں سمجھ سکتیں......'' ہیری نے تلخی سے کہا۔

پروفیسر میک گوناگل کا چہرہ یکدم زرد پڑ گیا تھا۔ انہیں ہیری کی بات سے گہرا صدمہ پہنچا تھا۔ ان کے ہونٹ پھڑ پھڑانے لگے اور بدن میں عجیب سا رعشہ طاری ہو گیا۔ انہوں نے بمشکل خود کو سنبھالا اور ہیری کی طرف غور سے دیکھا۔

''مجھے لگا تھا کہ شعبہ تدریس میں رہ کر عمر بھر بچوں کو پڑھانے کا کچھ تو مطلب ہوتا ہی ہوگا......'' پروفیسر میک گوناگل نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔

''یہ نقشہ آپ کو پوری طرح باخبر رکھے گا کہ میرا بیٹا تمام وقت کہاں کہاں گیا ہے!'' ہیری نے ان کی بات نظر انداز کرتے ہوئے سخت لہجے میں کہا۔ ''میں پوری توقع رکھوں گا کہ آپ اس کا اچھا استعمال کریں گی۔ اگر میں نے کچھ ایسا سنا

کہ آپ نے لاپروائی یا شفقت کا مظاہرہ کیا ہے تو میں فوراً سکول چلا آؤں گا......لیکن میری یہ آمد تنہا نہیں ہو گی۔ میں اپنے تمام محکماتی اختیارات کے ساتھ آؤں گا......آپ میری بات کا مطلب اچھی طرح سے سمجھ سکتی ہیں!''

''بلاشبہ......'' پروفیسر میک گوناگل نے ہیری کی دھمکی کو ناپسند کرتے ہوئے چڑچڑے اور تعجب کے ملے جلے جذبات میں جواب دیا۔

جینی نے پریشان ہو کر ہیری کی طرف دیکھا۔ اسے کیا ہو گیا تھا؟ وہ پہلے تو ایسا بالکل نہیں تھا۔ وہ چاہتی تھی کہ اس بارے میں اس پوچھ پائے مگر اسے جرأت نہ ہوئی۔ ہیری نے جان بوجھ کر جینی کو دیکھنے کی کوشش کی نہیں کی تھی۔

☆☆☆☆

منظر 11

# تاریک جادو سے تحفظ کی کلاس

البس کا دماغ پوری طرح چکرا گیا تھا۔ ڈیڈ اور رون کی باتوں نے اسے گومگوئی میں ڈال دیا تھا۔ وہ ہوگورٹس کی ایک راہداری میں آہستہ آہستہ چل رہا تھا۔ اس کا دل بہت اُداس تھا کیونکہ اس کا سب سے اچھا دوست سکارپیئس اس سے جدا کر دیا گیا تھا مگر ساتھ ہی انکل رون کیسی عجیب بہکی بہکی باتیں کر رہے تھے؟ پدما...... پنجو...... یہ بھلا کیسے نام ہوئے؟ یہ کون لوگ تھے؟ انکل رون کا حلیہ اتنا خستہ کیوں تھا؟ ڈیڈ یہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ میں گری فنڈر میں ہی منتخب ہوا تھا؟ یہ سب کیا تھا؟ اس کا ذہن بری طرح اُلجھا ہوا تھا۔ کچھ نہ کچھ گڑبڑ تھی مگر وہ کیا تھی؟ یہ اس کی سمجھ میں بالکل نہیں آ رہا تھا۔ اسے اس بات کا ذرا بھی احساس نہیں ہوا کہ وہ کب تاریک جادو سے تحفظ کے فن کی کلاس کا دروازہ کھول کر اندر آ گیا تھا۔ اسے تو اس وقت ہوش آیا جب ایک شناسا آواز قریب ہی سنائی دی۔ اس نے چونک کر اس طرف دیکھا۔

''ارے واہ! دیکھو! ریل گاڑی سے فرار ہونے والا بالآخر ہماری کلاس میں پہنچ ہی گیا۔''

''آنٹی ہرمائنی......'' البس کے منہ سے بے ساختہ نکلا۔

ہرمائنی نے اس کی طرف تعجب بھری نظروں سے دیکھا۔ وہ اساتذہ والی میز کے پیچھے کھڑی تھی اور اس کے ہاتھ میں ایک کتاب پکڑی ہوئی تھی۔ وہ البس کی طرف بے یقینی کے عالم میں دیکھ رہی تھی جیسے اسے یقین ہی نہ آ رہا ہو کہ البس نے اس کا نام پکارا تھا۔ کچھ یہی حال البس کا بھی تھا کیونکہ وہ اسے اس جگہ پر دیکھ کر بھونچکا سا رہ گیا تھا۔

''پروفیسر گرینجر کہو، البس پوٹر!'' ہرمائنی نے ذرا سخت لہجے میں کہا۔ ''تمہیں میرا نام لینے کی جرأت کیسے ہوئی؟ اور میں تمہاری آنٹی کب سے ہوگئی؟''

''مگر...... مگر آپ یہاں کیا کر رہی ہیں؟'' البس خود کو دوسرے سوال سے روک نہیں پایا۔

''پڑھا رہی ہوں جس کام کیلئے مجھے یہاں تعینات کیا گیا ہے اور تم.....تم یہاں کیا کر رہے ہو؟ میرا خیال ہے کہ تم یہاں پڑھنے کیلئے آئے ہو، ہے نا؟'' ہرمائنی نے درشت لہجے میں کہا۔

''مگر.....مگر.....آپ تو.....آپ تو وزیر جادو ہیں!'' البس اٹکتا ہوا بولا۔

''اوہ لگتا ہے کہ تم آج پھر بیداری کے خواب دیکھنے کا شکار ہو گئے ہو، مسٹر پوٹر؟'' ہرمائنی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''چلو اپنی جگہ پر جا کر بیٹھ جاؤ۔ ہاں! جیسا کہ میں بتا رہی تھی کہ آج پشت بان جادو کے بارے پڑھیں گے.....''

''کیا آپ یہاں تاریک جادو سے تحفظ کا فن پڑھانے کیلئے استاد مقرر ہیں؟'' البس نے حیرانگی کے عالم میں پوچھا۔ اسے لگ رہا تھا کہ یہ کوئی بھیانک خواب تھا جو اسے اپنے سحر سے باہر نہیں نکلنے دے رہا تھا۔ سب کچھ الگ اور عجیب ہو رہا تھا، یہ بالکل غیر حقیقی تھا۔

البس کے اس سوال پر پوری کلاس میں بڑبڑانے کی آوازیں سنائی دینے لگیں اور ہرمائنی کو غصہ آ گیا۔ وہ یہ سمجھ رہی تھی کہ البس جان بوجھ کر اسے تنگ کر رہا ہے تاکہ وہ زچ ہو جائے۔

''پوائنٹس کم.....دس پوائنٹس تمہاری احمقانہ گفتگو کیلئے گری فنڈر کے کم کئے جاتے ہیں۔'' ہرمائنی نے سخت لہجے میں غراتے ہوئے کہا۔

''نہیں نہیں پروفیسر ایسا نہ کیجئے!'' پولی چاپمن اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑی ہوئی اور احتجاج کرتی ہوئی چیخی۔ ''وہ یہ سب جان بوجھ کر رہا ہے کیونکہ وہ ہمیشہ سے یہی چاہتا ہے کہ گری فنڈر سالانہ کارکردگی میں ہار جائے، اسے گری فنڈر کبھی پسند نہیں رہا.....اور یہ بات ہم سبھی جانتے ہیں۔''

''مس چاپمن، بیٹھ جاؤ!'' ہرمائنی نے اسے جھڑکتے ہوئے کہا۔ ''کہیں ایسا نہ ہو کہ صورتحال اس سے زیادہ بدتر ہو جائے.....اور میں چاہوں گی کہ تم پوٹر کے ساتھ جوڑی بنا لو اور اس جادوئی کلمے کی پوری توجہ کے ساتھ مشق کرو۔''

پولی چاپمن نے شعلہ بار نظروں سے البس کی طرف دیکھا اور بیٹھ گئی۔

''مگر آپ پہلے تو اتنی درشت اور خود غرض نہیں تھی.....'' البس نے ہرمائنی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

ہرمائنی نے اس کی طرف غصے کے عالم میں دیکھا۔ اسے اس بات پر بھی حیرانگی ہو رہی تھی کہ البس اتنی بدتمیزی کی جرأت کیوں کر رہا تھا اور ساتھ ہی غصہ بھی آ رہا تھا۔ وہ پوری کلاس کے سامنے تمیز کا دائرہ پھلانگ چکا تھا۔

''اور گری فنڈر کے بیس پوائنٹس کم کئے جاتے ہیں، مسٹر پوٹر کی اس بدتمیزی کیلئے۔'' ہرمائنی نے چلاتے ہوئے کہا۔ وہ اب اس کی طرف واقعی غصے سے دیکھ رہی تھی۔

''پوٹر! بس بہت ہوگیا......تم فوراً اپنی جگہ پر جا کر بیٹھ جاؤ!'' ژان فریڈرک نے غصیلی آواز میں کہا۔البس خاموشی سے اپنی نشست پر جا کر بیٹھ گیا۔

''کیا میں کچھ کہہ سکتا ہوں......؟''البس نے ایک بار پھر بولنا چاہا۔

''بالکل نہیں!'' ہرمائنی نے دوٹوک انداز میں جھڑکتے ہوئے کہا۔''بالکل خاموشی سے بیٹھ جاؤ پوٹر! اپنی حد پار کرنے کی کوشش مت کرو، ورنہ تم اپنے فریق کے بچے کچھے پوائنٹس بھی گنوا بیٹھو گے......تو میں کہہ رہی تھی کہ ہم آج پشت بان جادو کی مشق کا آغاز کریں گے کیا تم میں سے کسی کو معلوم ہے کہ پشت بان جادو سے کیا مراد ہوتا ہے؟'' ہرمائنی نے پوری کلاس پر نظر ڈالی اور پھر ہنکار بھر کر بولی۔''تم میں سے کسی کو بھی یہ معلوم نہیں......اوہ نہیں! کوئی ایک بھی اس کا مطلب نہیں بتا سکتا۔ بڑے افسوس کی بات ہے، تم لوگوں نے مجھے سخت مایوس کیا ہے۔تم واقعی ڈفر کلاس ہو۔''

ہرمائنی کے چہرے پر ایک عجیب سی مسکراہٹ پھیل گئی جسے دیکھ کر البس کو حیرت کا شدید جھٹکا لگا۔ وہ سچ مچ عجیب، خودغرض اور مکار عورت کی طرح دکھائی دے رہی تھی۔

''اوہ نہیں! یہ کیسا بھونڈا مذاق ہے؟ روز کہاں ہے؟ وہ آپ کو ضرور بتائے گی کہ آپ کا برتاؤ کتنا برا اور مضحکہ خیز ہے!''البس سے رہا نہ گیا اور وہ ایک بار پھر بول پڑا۔

''یہ روز کون ہے؟......تمہاری کوئی خیالی نادیدہ دوست؟ ہے نا پوٹر!'' ہرمائنی نے طنزیہ لہجے میں کہا۔ یہ سن کر تمام طلبہ وطالبات ہنسنے لگے۔

''روز گرینجر ویزلی......آپ کی اپنی بیٹی!''البس نے پوری طاقت کے ساتھ کہا پھر اسے انکل رون کی باتیں یاد آ گئیں۔ وہ تو پدما نامی کسی خاتون کو اپنی بیوی بتا رہے تھے۔ وہ جھجکا۔''اوہ یقیناً......کیونکہ آپ کی اور انکل رون کی شادی نہیں ہوئی تو مجھے سمجھ لینا چاہئے تھا کہ روز......''

''بس بہت ہوگیا پوٹر!'' ہرمائنی غصے سے گرجتی ہوئی بولی۔''پچاس پوائنٹس گری فنڈر کے اور کم کئے جاتے ہیں۔ تمہاری یہ کہنے کی جرأت کیسے ہوئی پوٹر؟......بس بہت ہوگیا۔اب اگر کسی نے بھی کلاس میں سے پڑھائی کے درمیان کوئی

دخل اندازی کی تو میں خبردار کر دیتی ہوں کہ میں گری فنڈر کے سو پوائنٹس کم کر دوں گی۔“

تمام کلاس سہمی ہوئی دکھائی دینے لگی۔ البس کی حالت کچھ ایسی تھی جیسے اسے اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑ رہا ہو کہ گری فنڈر اپنے پوائنٹس کھو رہا تھا۔ ہرمائنی نے چاروں طرف گھور کر دیکھا کوئی بھی اپنی جگہ پر حرکت نہیں کر رہا تھا۔

”ٹھیک ہے...... پشت بان جادو ایک خاص جادوئی طریق کار ہے جو ہمارے اندر کے مثبت احساسات کو تقویت دیتا ہے اور انہیں بیدار کر کے ایک خاص شکل میں ظاہر کرتا ہے جو کسی جانور سے بھی مشابہ ہو سکتا ہے۔ ایک ایسے جانور کا بہروپ، جس سے آپ کا دل و دماغ زیادہ مربوط ہوتا ہے۔ یہ درحقیقت چمکدار روشنی کا ایک ہالہ ہے جو آپ کی ترجیحات کے مطابق خود ظاہر کرتا ہے۔ اگر آپ ایک بار پشت بان تخیل کو اجاگر کرنے میں کامیاب ہو جائیں تو سمجھ لیجئے کہ یہ آپ کو تاریک نگری کے ان حریفوں سے ہمیشہ محفوظ رکھے گا جن سے آپ کی عملی زندگی میں جلد ہی پالا پڑنے والا ہے......“

ہرمائنی اپنا سبق پڑھا رہی تھی مگر البس کہیں اور کھویا ہوا تھا۔ اس کلاس سے کہیں دور...... کشمکش اور گومگوئی کے گہرے کنوئیں میں!

☆☆☆☆

منظر 12

# ادھوری ملاقات

البس کلاس روم میں سے نکل کر گری فنڈر ہال کی طرف جا رہا تھا۔ ایسا کرنا اسے عجیب لگ رہا تھا۔ وہ سیڑھیوں کی طرف بڑھا اور پھر اس کے پاؤں سیڑھیوں کے زینے عبور کرنے لگے۔ وہ حسب عادت ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔ مگر کچھ بھی الگ یا مختلف نہیں دکھائی دے رہا تھا۔ سب کچھ پہلے جیسا ہی تھا۔ سیڑھیاں حرکت کر رہی تھیں اور اپنی منزل بار بار بدل رہی تھیں۔ اسی لمحے سکارپیئس کہیں سے نکل کر سیڑھیوں پر آ گیا تھا۔ اسے لمحہ بھر کیلئے محسوس ہوا کہ شاید اس نے البس کو دیکھا تھا مگر جب اس نے اس سمت میں دوبارہ دیکھا تو اسے ادراک ہوا کہ شاید اسے وہم ہوا ہوگا۔ اسی لمحے میڈم ہووچ اس کے سامنے آ گئیں اور اس کے سیڑھی سے ہٹنے کیلئے منتظر دکھائی دیں۔ سکارپیئس کو فوراً احساس ہو گیا اس نے انہیں راستہ دینے کیلئے ہڑبڑاہٹ کے عالم میں ایک دوسری سیڑھی پر جست لگا دی۔ جونہی وہ ذرا سنبھلا تو وہ بھونچکا کھڑا رہ گیا کیونکہ اس سے کچھ زینے اوپر البس موجود تھا۔ دونوں کی نظریں ایک دوسرے سے ٹکرائیں۔ ان میں امید بھری لو ٹمٹما رہی تھی، وہ ایک دوسرے کو کھوئے کھوئے انداز میں کئی پل تک دیکھتے رہے۔ دونوں کے ذہنوں میں خیالات کا سیلاب بہنے لگا تھا۔ بہت سارے سوال جنم لے رہے تھے جنہیں آپس میں مل بیٹھ کر دریافت کرنا تھا۔ ان کے اردگرد یہ سب کیا ہو رہا تھا؟ مگر البس خود میں ہمت نہیں بڑھا پایا۔ وہ اپنے ڈیڈی کی تنبیہ کو نظرانداز نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اس نے دوسری طرف منہ پھیر لیا۔ اس کے دماغ کے کسی کونے میں ایک اذیت بھری چیخ گونجی تھی جسے وہ دبا رہا تھا۔ شرمساری کی موجیں اس کی آنکھوں میں کانٹوں کی طرح چبھ رہی تھیں۔ وہ خود کو ملزم محسوس کر رہا تھا۔ درد کی یہ شدت تیزی سے بڑھ رہی تھی۔ اسے اپنے اندر زوردار چھناکے کی سی آواز سنائی دی جیسے کچھ ٹوٹ گیا ہو، اس کا دل ٹوٹ گیا تھا، ساتھ ہی اس کی دوستی بھی...... اس کا گہرا اور ہمدرد دوست اس سے بچھڑ چکا تھا۔ دوسری طرف اسکارپیئس کی حالت بھی کچھ اچھی نہیں تھی، اس کے آنکھوں میں آنسو تیر رہے تھے......

منظر 13

# پوٹر ہاؤس کا باورچی خانہ

''یہ بالکل صحیح قدم ہے!'' ہیری نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔

جینی نے اس کے اصرار پر ہنکار بھری۔ وہ دونوں جب سے ہوگورٹس سے واپس لوٹے تھے، ان میں نوک جھونک چل رہی تھی۔ جینی کو ہیری کا یہ بدلا ہوا روپ بالکل پسند نہیں آیا تھا۔ وہ اس وقت اپنی گھر کے باورچی خانے میں بیٹھے تھے۔ جینی کا خیال تھا کہ ہیری، البس کے معاملے میں ضرورت سے زیادہ سختی برت رہا تھا جبکہ ہیری یہ ثابت کرنے کی کوشش کررہا تھا کہ وہ یہ سب البس کی بہتری کیلئے کررہا تھا اوران نادیدہ خطرے سے نہ صرف البس کو بلکہ تمام جادوگری کومحفوظ کردینا چاہتا تھا جوسیاہ بادلوں کی صورت میں انہیں لپیٹ میں لے لینا چاہتا تھا۔ جینی بھی پروفیسر میک گوناگل سے متفق تھی کہ ہیری نے خواہ مخواہ اس ان دیکھے خدشے کوخود پر سوار کررکھا تھا۔ لیکن ان دونوں میں ان کہی بحث کا سلسلہ رُکنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔ یہ الگ بات تھی کہ وہ دونوں ہی اسے اچھی طرح سمجھ رہے تھے۔

''یہ تم کسے یقین دلانے کی کوشش کررہے ہو؟ مجھے یا پھر خود کو!'' جینی نے تنک کر کہا۔

''کیا تم نے ہی مجھے یہ نہیں کہا تھا کہ مجھے اس کے ساتھ ایمانداری کے ساتھ پیش آنا چاہئے، دراصل سچ تو یہ تھا کہ ایمانداری کی ضرورت خود مجھے تھی، مجھے اپنی ذات کے ساتھ ایمانداری برتنا چاہئے تھی۔ مجھے خود پر بھروسہ کرنا چاہئے تھا کہ میرے اندر کی آواز مجھے کیا بتانا چاہ رہی تھی جسے میں جان بوجھ کر دبا تا رہا ہوں......'' ہیری نے جواب دیا۔

''ہیری! میں یہ بات اچھی طرح جانتی ہوں کہ جادوگری میں تمہارے پاس سب سے اچھا دل ہے، اور مجھے پورا یقین ہے کہ تمہارا دل تمہیں ایسا کچھ بھی کرنے کیلئے نہیں کہہ سکتا ہے۔'' جینی نے ترکی بہ ترکی جواب دیا۔

اس سے پہلے ہیری کوئی بات کہہ پاتا۔ دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔ دونوں کی نوک جھونک رُک گئی۔ جینی

نے چین کی سانس لی اور اپنی جگہ سے اُٹھی، وہ دروازہ کھولنے کیلئے چلی گئی۔ کچھ لمحوں بعد جینی کے بجائے باورچی خانے کے دروازے پر ڈریکوملفوائے کا چہرہ دکھائی دیا۔ڈریکو کو دیکھ کر ہیری کو ناگواری کا احساس ہوا مگر اس نے اپنی ناگواری کو چھپا لیا تھا۔

''میں یہاں زیادہ دیر نہیں ٹھہروں گا اور نہ ہی مجھے ایسی کوئی حاجت ہے۔'' ڈریکو نے ہیری کے مزاج کو شاید بھانپ لیا تھا۔

''کہو! میں تمہاری کیا مدد کرسکتا ہوں؟'' ہیری نے خشک لہجے میں پوچھا۔

''میں یہاں تمہارے فیصلے کی مخالفت کرنے کیلئے نہیں آیا ہوں اور نہ ہی مجھے اس سے کچھ فرق پڑتا ہے مگر ایک باپ ہونے کی وجہ سے میں اپنے بیٹے کی آنکھوں میں آنسو بھی برداشت نہیں کرسکتا۔ میں صرف تم سے یہ وضاحت طلب کرنے کیلئے آیا ہوں کہ تمہیں دو اچھے دوستوں کو ایک دوسرے سے جدا کر کے کیا حاصل کرنا چاہتے ہو؟'' ڈریکو نے درشت لہجے میں کہا۔

''مجھے ان کی جدائی سے کچھ حاصل نہیں ہو رہا ہے۔'' ہیری نے جواب دیا۔

''میں نے دیکھا ہے کہ تم نے سکول کے اوقات، کلاسوں کی ترتیب اور بہت ساری چیزیں بدل ڈالی ہیں۔تم اساتذہ کو بھی دھمکا رہے ہو، حتیٰ کہ تم نے اپنے بیٹے البس تک کو ڈرا رکھا ہے، یہ سب آخر کیوں......؟'' ڈریکو نے شکایت بھرے لہجے میں پوچھا۔

ہیری نے طائرانہ نگاہ ڈریکو پر ڈالی اور پھر پلٹ کر کچھ فاصلے پر چلا گیا۔

''یہ سب میں نے اپنے بیٹے کی حفاظت کیلئے کیا ہے۔'' ہیری نے دوٹوک لہجے میں کہا۔

''کیا تمہیں اسکارپیئس کی طرف کوئی خدشہ ہے؟'' ڈریکو نے حیرانگی سے پوچھا۔

''بین نے مجھے بتایا ہے کہ سیاہ گھنے بادل میرے بیٹے کو اپنی لپیٹ میں لینے کی کوشش کررہے ہیں۔'' ہیری نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔

''تم بات کو اتنا گھما پھرا کر کیوں کررہے ہو؟ صاف صاف کہو، جو کہنا چاہتے ہو، پوٹر!'' ڈریکو نے کہا۔

ہیری نے ڈریکو کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالیں اور اس کے چہرے کے اعضاء کھنچ گئے۔

''کیا تمہیں پورا یقین ہے کہ.....وہ سچ میں تمہارا ہی بیٹا ہے، ڈریکو؟''

ماحول میں عجیب سی سنگینی چھا گئی تھی۔ ڈریکو کا چہرہ غصے سے بگڑنے لگا۔

''تم اپنے الفاظ واپس لو.....اسی وقت...... پوٹر!'' ڈریکو لفاظ چباتے ہوئے غرایا۔

ہیری نے کوئی جواب نہیں دیا بلکہ اسے گھورتا رہا۔ ڈریکو فرطِ طیش سے کانپ رہا تھا۔ اس نے اپنی چھڑی چوغے سے باہر نکال لی اور اس کا رُخ ہیری کی طرف کر دیا۔

''مجھے معلوم ہے کہ تم لڑنا نہیں چاہتے۔'' ہیری نے کہا۔

''میں لڑنا چاہتا ہوں......'' ڈریکو نے غصے سے جواب دیا۔

''مگر میں تمہیں چوٹ نہیں پہنچانا چاہتا ہوں۔'' ہیری نے تحمل سے کہا۔

''واہ! کتنی دلچسپ بات ہے، چوٹ لگا کر کہتے ہو کہ چوٹ نہیں لگانا چاہتا...... میں تمہیں سبق سکھا کر ہی رہوں گا۔'' ڈریکو نے تمسخرانہ لہجے میں کہا۔

ہیری کو محسوس ہو چکا تھا کہ ڈریکو کے ارادے خطرناک ہیں، اس لئے اس نے بھی اپنی چھڑی باہر نکال لی۔ دونوں ایک دوسرے کی طرف خونخوار نظروں سے گھور رہے تھے۔

''نہستم......'' دونوں کی آواز ایک ساتھ گونجی۔ چھڑیوں میں دو سرخ شعلے لپکے اور آپس میں ٹکرا کر غائب ہو گئے۔

''بندھواتم......'' ڈریکو نے چیخ کر کہا۔

ہیری جھکائی دے کر وار کے رستے میں سے فوراً ہٹ گیا اور ڈریکو کا وار باورچی خانے کی ایک الماری پر جا لگا۔ وہاں چھناکے کی آواز سنائی۔ الماری کا شیشہ ٹوٹ گیا تھا۔

''ترانتولگرم......'' ہیری نے ایک نیا وار اس پر کیا۔ ڈریکو نے روشنی کی شعاع کو اپنی چھڑی سے ضائع کر دیا۔

''اوہ تم پوری ریاضت کے ساتھ یہاں آئے ہو!'' ہیری نے ہنس کر کہا۔ اس ہلکی پھلکی لڑائی نے اس کے اندر کے ہیجان پر خوشگوار اثر ڈالا تھا۔ پریشانی اور اندر کا دبا ہوا غصہ اب مائع ہو کر بہہ رہا تھا۔

''میں دیکھ رہا ہوں کہ تم کافی سست اور ڈھیلے پڑ چکے ہو، پوٹر!'' ڈریکو نے طنزیہ لہجے میں کہا۔ ''ڈینگونستم......''

ڈریکو کی چھڑی سے ایک کڑکڑتی ہوئی شعاع نکلی اور ہیری کی طرف بڑھی۔ ہیری بمشکل اس سے بچ پایا تھا، شعاع

اس کے کان کے پاس نکل کر گئی اور پیچھے کی دیوار سے ٹکرائی۔ دیوار کا پلستر اکھڑ گیا۔

''گدگدوتم......'' ہیری نے فوراً سنبھل کر اگلا وار کیا۔

ڈریکو نے اپنی چھڑی لہرائی اور ایک کرسی اڑتی ہوئی ان دونوں کے بیچ میں آ گئی۔ ہیری کا وار کرسی پر پڑا اور دھما کے کے ساتھ کرسی ٹوٹ پھوٹ گئی۔

''فلیوڈستم......'' ڈریکو نے فوراً جوابی کارروائی کی۔ روشنی کا ایک تیز جھما کہ ہیری کے ٹھیک سینے پر پڑا اور وہ اچھل کر پیچھے جا گرا۔ یہ دیکھ کر ڈریکو نے قہقہہ لگایا۔

''چلو اب اُٹھ جاؤ......کاہل بوڑھے آدمی!''

''ہماری عمر ایک ہی جیسی ہے ڈریکو!'' ہیری نے اُٹھتے ہوئے کہا۔

''یہ تو صاف دکھائی دے رہا ہے......میں تم سے زیادہ جوان اور پھرتیلا ہوں، ہے نا؟''

''بندھواتم......'' ہیری نے اپنی چھڑی لہراتے ہوئے کہا۔ روشنی کی تیز شعاع نکلی اور رسیوں میں بدل کر ڈریکو کے جسم سے چپٹ گئی۔ ڈریکو اپنی جگہ پر بندھ گیا۔

''کیا تمہارے پاس بس یہی ایک اچھا جادوئی کلمہ ہے، پوٹر!'' ڈریکو نے ہنس کر کہا اور اپنی چھڑی کو دیکھتے ہوئے بولا۔ ''خلاصتم......'' نادیدہ رسیاں یکدم غائب ہوگئیں اور اس کا جسم آزاد ہو گیا۔ اس نے پیچھے ہٹتے ہوئے اپنی چھڑی لہرائی۔ ''لیویکروستم......''

ہیری نے آسانی سے اس کے وار کو روک دیا تھا مگر اس کا پاؤں کسی چیز پر پڑا اور وہ پھسل سا گیا۔ اس سے پہلے وہ سنبھل پاتا، وہ ڈریکو کے ایک جکڑ وار میں پھنس گیا تھا۔

''آہا......اب مزہ آئے گا'' ڈریکو نے لطف اندوز ہوتے ہوئے کہا۔ اس کی چھڑی اوپر نیچے حرکت کرنے لگی۔ ہیری کا جسم ہوا میں بلند ہو گیا اور پھر میز پر زور سے ٹکرایا۔ ایک بار پھر ایسا ہی ہوا جب وہ دوسری بار نیچے آیا تو میز کے کنارے سے ٹکرایا اور توازن برقرار نہ رکھ کر میز کے پیچھے لڑھک گیا۔ ڈریکو نے فوراً جست لگائی اور میز پر چڑھ گیا۔ ڈریکو کی نگاہیں ہیری کو نیچے تلاش کر رہی تھیں، اس نے اپنی چھڑی کو تان رکھا تھا۔ وہ ہیری کو کوئی موقع نہیں دینا چاہتا تھا۔ میز کی رکاوٹ کے باعث ہیری کو سنبھلنے کا وقت مل گیا تھا۔

''بند بصار تستم ......'' ہیری نے ڈریکو پر وار مارا۔ ڈریکو اس بار ہیری کے وار کا شکار ہو گیا تھا۔ ایک سیاہ پٹی اس کی آنکھوں پر بند گئی اور وہ پیچھے کی طرف لڑکھڑایا۔ ڈریکو نے جتنی دیر میں آنکھوں سے پٹی ہٹائی، ہیری اچھل کر اُٹھ کھڑا ہوا۔ وہ دونوں ایک بار پھر چوکنے انداز میں ایک دوسرے کو گھور رہے تھے اور کسی شاندار وار کو استعمال کرنے کے بارے سوچ رہے تھے۔ ہیری نے اپنی چھڑی کرسی کی طرف لہرائی۔ کرسی اپنی جگہ سے اُٹھی اور تیز زناٹے کے ساتھ ڈریکو کی طرف لپکی۔ ڈریکو نے فوراً اپنی چھڑی لہرائی اور کرسی کی رفتار کو بالکل دھیما کر ڈالا۔ اس سے پہلے کہ وہ کرسی کو ہیری پر دے مارتا۔ اس کی نگاہ جینی پر پڑی جو اپنے دونوں ہاتھ کولہوں پر رکھ کر ان دونوں کو گھور کر دیکھ رہی تھی۔ ڈریکو نے چھڑی لہرا کر فوراً کرسی زمین پر واپس رکھ دی۔

جینی نجانے کس وقت وہاں آ گئی تھی اور وہ انہیں غصے سے دیکھ رہی تھی۔ پورے باورچی خانے کا حشر ہو چکا تھا، ایک کرسی ہوا میں جھول رہی تھی۔ ڈریکو کھانے کی میز پر چڑھا ہوا تھا اور ہیری کی چھڑی ہوا میں لہرا رہی تھی۔

''یہ سب کیا ہو رہا ہے......؟'' جینی نے خونخوار لہجے میں پوچھا۔

☆☆☆☆

منظر 14

# غیر متوقع دوست

اسکارپیئس بوجھل قدموں کے ساتھ سیڑھیاں اتر رہا تھا۔اس کا چہرہ اترا ہوا تھا اوراس کے دل میں کوئی امنگ باقی نہیں رہی تھی۔ ہوگورٹس کے طلباء وطالبات کی پھبتیاں اور تمسخرانہ نگاہیں بھی پھیکی محسوس ہونے لگی تھیں۔اچانک کچھ ایسا ہوا جس نے اسکارپیئس کو جھنجوڑ کر رکھ دیا تھا۔ وہ ہکا بکا کھڑا اپنے سامنے اس فرد کو گھور رہا تھا جس کی ہوگورٹس میں موجودگی کی ذرا سی توقع نہیں کرسکتا تھا۔ وہ آنکھیں پھاڑ کر اسے دیکھنے لگا جیسے اسے یقین ہی نہ ہو رہا ہو کہ وہ واقعی اپنے سامنے کھڑی نوجوان ڈلفی کو ہی دیکھ رہا تھا۔

''ڈلفی......تم...... یہاں؟'' وہ تعجب بھرے انداز میں بولا۔

''اوہ ہاں!......سچ تو یہی ہے کہ مجھے یہاں نہیں ہونا چاہئے تھا، ہے نا؟'' ڈلفی نے کہا۔

''ہاں......مگر؟'' اسکارپیئس کو کچھ سمجھ میں آرہا تھا کہ وہ کیا کہے۔

''یہ حقیقت ہے کہ میں اتنا بڑا خطرہ مول لے کر خود کو اپنے مقصد کو منکشف کرنے کی غلطی کر رہی ہوں...... جو کہ ہرگز نہیں ہونا چاہیئے...... خیر! تم تو یہ بات جانتے ہو کہ میں اتنی بہادر نہیں ہوں کہ خطروں کا مقابلہ کرسکوں۔شاید میں کبھی ہوگورٹس میں قدم رکھنے کی جرأت نہ کرتی، مگر جو کچھ ہو رہا ہے، وہ سب صحیح نہیں...... میں پہلے کبھی ہوگورٹس میں نہیں آئی تھی مگر اب مجھے احساس ہوا ہے کہ یہاں کچھ زیادہ روک ٹوک کا انتظام نہیں ہے، کوئی بھی آسانی سے یہاں پہنچ سکتا ہے، ہے نا؟ اُف یہاں کتنی زیادہ تصویریں ہیں؟ اور بھول بھلیوں جیسی راہداریاں بھی۔ میں اپنی زندگی میں اتنے سارے بھوت کسی ایک جگہ پر نہیں دیکھے ہیں۔تم یقین نہیں کرو گے کہ مجھے ایک لگ بھگ سر کٹا بھوت بھی دکھائی دیا جو خاصا ڈراؤنا دکھائی دے رہا تھا۔اسی نے مجھے بتایا کہ تم مجھے کہاں مل سکتے ہو؟'' ڈلفی بغیر رُکے بولتی چلی گئی۔

’’کیا مطلب؟......تم کبھی ہوگورٹس میں نہیں آئی تھی؟‘‘ اسکارپیئس نے چونک کر پوچھا۔

’’میں آئی تھی...... جب میں ایک ننھی بچی تھی...... یہ کافی سال پہلے کی بات ہے۔ میرے ساتھ آنے والے بچے تو یہاں رُک گئے مگر مجھے یہاں سے جانا پڑا......انہوں نے کہا تھا کہ میں بیمار ہوں اور مجھے صحتمند بچوں کے ساتھ نہیں رہنا چاہئے......‘‘ ڈلفی نے جواب دیا۔

’’تم اتنی زیادہ بیمار تھی کہ تمہیں سکول میں رکھا نہیں گیا......‘‘ اسکارپیئس نے حیرانگی سے کہا اور پھر بولا۔’’اوہ معاف کرنا، مجھے یہ سب معلوم نہیں تھا۔‘‘

’’ہاں! دراصل میں نے یہ حقیقت کبھی کسی کو نہیں بتائی۔ مجھے لوگوں کی مترحم نظریں بالکل اچھی نہیں لگتیں اور میں نہیں چاہتی ہوں کہ لوگ میرے ساتھ اظہار افسوس کرتے پھریں۔‘‘

اسکارپیئس کو ڈلفی کے منہ یہ حقیقت سن کر بے حد افسوس ہوا مگر اس نے خود کو کسی قسم کے تاسف کے اظہار سے باز رکھا۔ اس سے پہلے کہ اسکارپیئس کچھ کہتا۔ ڈلفی تیزی سے نیچے جھک گئی اور ایک طالبعلم سیڑھیاں اترتا ہوا ان دونوں کے قریب سے گزرا۔ جب وہ کچھ دور چلا گیا تو ڈلفی نے اسکارپیئس کی طرف دیکھ کر پوچھا۔’’کیا وہ جا چکا ہے؟‘‘

’’ڈلفی! تمہیں یہاں بالکل نہیں ہونا چاہئے۔ یہ انتہائی خطرناک ہے......‘‘

’’مجھے معلوم ہے......مگر کسی نہ کسی کو اس بارے میں کچھ نہ کچھ تو کرنا ہی ہے، ہے نا؟‘‘ ڈلفی نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

’’ڈلفی! کچھ کام نہیں بن پایا......ہم کوئی تبدیلی نہیں کر سکے...... کایا پلٹ کا تجربہ بری طرح ناکام ثابت ہوا......ہم اپنے مقصد کو نہیں پا سکے......‘‘ اسکارپیئس نے شکایت بھرے لہجے میں کہا۔

’’مجھے یہ سب معلوم ہے۔‘‘ ڈلفی نے گہری سانس لے کر کہا۔’’البس نے مجھے الّو بھیجا تھا، اس نے بتایا کہ تاریخ کی کچھ کتابوں کے اوراق میں ہلکی پھلکی تبدیلی کے علاوہ کچھ زیادہ نہیں ہوا۔ سیڈرک پھر بھی مر گیا......سہ فریقی ٹورنامنٹ کے پہلے ہدف میں تو وہ واقعی ناکام رہ گیا تھا مگر اس کی چھڑی ہاتھ میں سے نکلنے کا الزام نادیدہ شیطانی طاقت کو دیتے ہوئے اُسے دوبارہ موقع دیا گیا اور وہ دوسرے ہدف میں اور زیادہ محنت کر کے فاتح قرار پایا......‘‘

’’میں اب تک سمجھ نہیں پایا کہ اُس چیز کا رون اور ہرمائنی سے کیا تعلق جڑا ہے؟ وہ دونوں تو بالکل ہی بدل گئے ہیں،

دونوں کی زندگی بالکل مختلف اور الگ الگ ہو چکی ہے۔'' اسکارپیئس نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔

''ہاں! تم صحیح کہہ رہے ہو؟ مجھے لگتا ہے کہ سیڈرک کو اب مزید انتظار کرنا ہوگا۔ یہ سب کچھ کافی پریشان کن اور اچنبھے والا ثابت ہوا ہے، مجھے بھی کافی مایوسی ہوئی ہے۔ میرا خیال ہے کہ تم صحیح سوال اُٹھا رہے تھے، ہمیں کایاپلٹ کے بارے میں اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے تھا۔ اب زیادہ بہتر یہی رہے گا کہ ہمیں کایاپلٹ کو کچھ عرصے کیلئے محفوظ کر دینا چاہئے اسکارپیئس!...... مگر اس سے پہلے ہمیں کچھ اور کرنا ضروری ہے...... میرا مطلب ہے کہ تم دونوں کے معاملے کو سلجھانے کی ضرورت ہے، تمہاری علیحدگی اور خاموشی کو ختم کرنا ہی ہوگا......'' ڈلفی نے کہا۔

البس کا ذکر سنتے ہی اسکارپیئس کا چہرہ بجھ سا گیا۔ اس کے منہ سے آہ نکل گئی۔

''تم دونوں گہرے دوست ہو!'' ڈلفی نے مزید کہا۔ ''وہ جب جب مجھے الّو بھیجتا ہے تو اس کے ہر خط میں اس محرومی کا احساس جھلکتا ہے کہ وہ تم سے الگ رہ کر بری طرح ٹوٹ پھوٹ رہا ہے...... وہ اکیلا ہو چکا ہے، اندر ہی اندر کڑھ رہا ہے۔ شائد تمہارا بھی یہی حال ہے، ہے نا؟'' ڈلفی نے اس کے بجھے ہوئے چہرے کی طرف بغور دیکھتے ہوئے کہا۔

''یہ سننا اچھا لگا۔'' اسکارپیئس نے جلے ہوئے لہجے میں کہا۔ ''مگر مجھے نہیں لگتا کہ وہ اکیلا پڑ گیا ہے، اسے رونے کیلئے ایک کندھا جو مل چکا ہے۔ خیر! اس نے اب تک تمہیں کتنے خط بھیجے ہیں؟''

اس کی بات سن کر ڈلفی دھیمے انداز میں مسکرا دی، اس کے چہرے کی رنگت سرخ ہونے لگی، وہ شرما رہی تھی۔ اسکارپیئس اس صورت حال کو دیکھ کر بوکھلا سا گیا۔

''اوہ! معاف کرنا...... میرا کہنے کا وہ مطلب ہرگز نہیں تھا۔ میں تو بس...... مجھے کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ یہ سب کیا ہو رہا ہے؟...... میں جب جب اس کے قریب جانے کی کوشش کرتا ہوں، اس سے بات کرنے کی کوشش کرتا ہوں...... ہمیشہ، ہمیشہ وہ مجھے دیکھتے ہی وہاں سے بھاگ نکلتا ہے...... وہ ایسا کیوں کر رہا ہے؟'' اسکارپیئس نے شکوہ کرتے ہوئے کہا۔

''تم تو جانتے ہی ہو، میں اکیلی رہتی ہوں۔ میرا کوئی گہرا دوست نہیں ہے۔ جب میں تمہاری عمر کی تھی تو میری ہمیشہ یہی خواہش رہتی تھی...... گہری خواہش...... کوئی میرا سچا دوست ہو مگر میں ناکام رہی اور پھر میں نے ایک خیالی دوست گھڑ لیا، جس سے میں ڈھیر ساری باتیں کرتی تھی مگر......'' ڈلفی کہتے کہتے رُک گئی۔ اس کا چہرہ بجھا بجھا دکھائی دے رہا تھا۔

''ہاں! میں نے بھی ایک وقت میں کچھ ایسا ہی کیا تھا۔ میں نے اس کا نام ہڑ بڑاہٹ رکھا تھا اور پھر اس سے پیچھا چھڑانے میں مجھے کافی مدت لگی تھی۔'' اسکارپیئس نے آہ بھر کر کہا۔

''اسکارپیئس! البس کو تمہاری ضرورت ہے۔'' ڈلفی نے زور دیتے ہوئے کہا۔ ''اگر تم میرا یقین کرو تو یہ دُنیا کا سب سے شاندار اور بہترین تحفہ ہے جو تم دونوں کھو رہے ہو۔''

''اسے بھلا میری کیا ضرورت ہے؟'' اسکارپیئس نے تمسخرانہ لہجے میں کہا۔

''یہی تو حقیقت ہے، اسکارپیئس!'' ڈلفی نے مسکرا کر کہا۔ ''دوستی کی سچائی ایسے ہی جھلکتی ہے، تم اس کے بارے میں سننا بھی چاہتے ہو اور فراموش بھی کرنا چاہتے ہو۔ تمہیں معلوم نہیں ہے کہ اسے کس چیز کی ضرورت ہے؟ مگر تم یہ بات جانتے ہو کہ اسے کسی چیز کی ضرورت ہے۔ اسے تلاش کرو، اسکارپیئس ......تم دونوں ہی ......تم دونوں ہی ایک دوسرے کے بغیر نامکمل ہو......''

☆☆☆☆

منظر 15

# پوٹر ہاؤس کا باورچی خانہ

ڈریکو، جینی کو دیکھ کر جھینپ سا گیا اور تیزی سے میز سے نیچے اتر آیا۔ ہیری نے اپنی چھڑی نیچے کر لی اور دوسری طرف خلا میں دیکھنے لگا۔ جینی کا پارہ چڑھ رہا تھا۔ وہ اپنے ٹوٹے پھوٹے باورچی خانے کو گھور رہی تھی۔

''تمہارے باورچی خانہ کیلئے معافی چاہتا ہوں۔'' ڈریکو نے آہستگی سے کہا اور کرسی کھینچ کر ایک طرف بیٹھ گیا۔ ہیری بھی نے دوسری طرف ایک کرسی کھینچی اور خاموشی سے بیٹھ گیا۔ جینی چلتی ہوئی ان دونوں کے درمیان میں آ کر رُک گئی۔

''اوہ! یہ باورچی خانہ میرا نہیں ہے بلکہ یہاں زیادہ تر ہیری کھانا بناتا ہے۔'' جینی نے الفاظ چباتے ہوئے کہا۔

''میں دراصل اسکارپیئس کے بارے میں بات کرنا چاہتا تھا......'' ڈریکو نے جلدی سے کہا۔

''میں سمجھ سکتی ہوں کہ آگے کیا ہوا ہوگا؟'' جینی نے کینہ توز نظروں سے ہیری کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''دراصل بات یہ ہے کہ میں اسکارپیئس سے کھل کر بات نہیں کر سکتا...... خاص طور پر تب سے جب سے اسٹوریا کی وفات ہوئی ہے۔'' ڈریکو نے جھجکتے ہوئے کہا۔ ''میں تو آج تک اُس سے یہ تک نہیں پوچھ پایا کہ وہ اپنی ماں کی کمی کو کیسا محسوس کرتا ہے؟ میں جب کبھی ایسا کرنے کے بارے سوچا تو میری ہمت جواب دے گئی ہے۔ میں سمجھ سکتا ہوں کہ البس کے معاملے میں بھی کچھ ایسا ہی ہے۔ میں اسکارپیئس سے بات نہیں کر پاتا اور تم البس سے بات نہیں کر پاتے۔ ہم دونوں ہی ایک ہی کشتی کے سوار ہیں۔ ایسا کچھ نہیں ہے، میرا بیٹا کوئی برا انسان نہیں ہے، نہ ہی اس میں کوئی شیطانی صفت ہے، مجھے لگتا ہے کہ تم نے اس خچر کی بات کو کچھ اور ہی سمجھ لیا ہے...... مجھ سے زیادہ تم اس بات کو جانتے ہو کہ دوستی کی طاقت کیا ہوتی ہے؟''

''ڈریکو! تم جیسا سوچتے ہو ویسا کچھ......'' ہیری نے کہنا چاہا۔

''میں نے ہمیشہ تم سے نفرت کی ہے، یہ بات تم اچھی طرح جانتے ہو۔'' ڈریکو نے فوراً اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔ ''مگر مجھے اب یہ اعتراف کرنے میں شرم محسوس نہیں ہوتی کہ دراصل میں تمہاری دوستی پانا چاہتا تھا، تمہارے قریب رہنا چاہتا تھا...... تمہارے مسلسل انکار نے میرے اندر رقابت کا جذبہ بھر دیا تھا۔ سچ تو یہ ہے کہ میں نفرت سے کہیں زیادہ تم سے جلنے لگا...... صرف تم سے ہی نہیں بلکہ گرینجر اور ویزلی سے بھی!...... تمہارے پاس وہ دونوں تھے اور میں خود کو تنہا محسوس کرتا تھا......''

''تم یہ کیسے کہہ سکتے ہو؟ تمہارے پاس بھی کریب اور گوئل تھے۔'' جینی نے فوراً کہا۔

''تم یہ بات اچھی طرح سے جانتی ہو کہ وہ دونوں گدھے تو دوستی کے لائق بھی نہیں تھے، انہیں تو یہ تک معلوم نہیں تھا کہ بہاری ڈنڈے کے سر کس طرف ہوتا ہے اور دُم کس طرف۔ انہیں دوستی کیا دشمنی کی ابجد تک معلوم نہیں تھی۔ ان کے مقابلے میں...... تم کیسے دکھائی دیتے تھے؟ یہ بات تم اچھی طرح جانتے ہو، ہیری! تم تینوں ایک دوسرے کو پسند کرتے تھے، ہنسی مذاق کیا کرتے تھے، ہر وقت ساتھ ساتھ رہتے، ایک دوسرے کے ساتھ راز و نیاز کی باتیں کیا کرتے تھے۔ میں یہ سب دیکھ کر حسد کرتا تھا کیونکہ مجھے یہ سب حاصل نہیں تھا...... تمہاری دوستی مجھے ہر وقت کھٹکتی تھی...... اور پھر تم نے خود ہی دیکھ لیا کہ میرے حسد کے مقابلے میں تمہاری دوستی جیت گئی......''

''سچ تو یہ ہے کہ ان کی دوستی دیکھ کر میں بھی حسد کا شکار ہو گئی تھی۔'' جینی نے ہنس کر کہا۔

ہیری نے چونک کر جینی کی طرف دیکھا جیسے اسے حیرت ہو رہی ہو کہ اسے آج تک اتنے بڑے راز کا علم کیوں نہ ہو سکا۔

''مگر میں اس کی حفاظت کرنا چاہتا ہوں......'' ہیری نے آہستگی سے کہا۔

''میرا باپ بھی ایسا ہی سوچتا تھا کہ وہ میری حفاظت کر رہا ہے۔'' ڈریکو نے گہری سانس لے کر کہا۔ ''اپنے خاندان کے اکلوتے چشم و چراغ کی حفاظت...... ہر وقت...... مجھے لگتا ہے کہ وقت کا دھارا ایک موڑ پر پہنچ کر ہمیں ایک ایسے نقطے پر لا کر کھڑا کر دیتا ہے، جب ہمیں اپنے بارے میں یہ اہم فیصلہ کرنا پڑتا ہے کہ ہم کیا ہیں اور کیا بننا چاہتے ہیں؟...... ایسی ہی گھڑی میں ہمیں ایک سچے دوست کی ضرورت پڑتی ہے، جو مخلصانہ رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ اگر ہمیں والدین کی طرف

سے وراثت میں صرف نفرت ہی ملی ہو اور کسی سچے دوست کا ساتھ بھی نہ ہو تو یقیناً ہم تنہا پڑ جاتے ہیں...... بالکل تنہا......
یہ لمحات بڑے کٹھن ہوتے ہیں پوٹر! مجھے یہ کہنے میں کوئی عار نہیں کہ میں بھی تنہا تھا بالکل تنہا...... اسی تنہائی نے مجھے تاریکیوں میں دھکیل دیا تھا۔ ڈمبل ڈور نے آخری لمحات میں مجھے اسی بات کا احساس دلانے کی کوشش کی تھی، تم جانتے ہی ہو کہ ٹام رڈل بھی تنہائی کا شکار ہو گیا تھا۔ اسے تو دوستی کے لفظ سے بھی نفرت ہو گئی تھی۔ پوٹر! تم اس بات کا ادراک نہیں کر سکتے ہو کیونکہ تمہیں تنہائی میں رہنے کی کبھی عادت نہیں رہی مگر میں اس کیفیت کو تم سے زیادہ جانتا ہوں...... اور مجھے محسوس ہوتا ہے کہ شاید جینی بھی اسے سمجھتی ہے۔''

''ہاں! یہ سچ ہے......'' جینی نے آہستگی سے کہا۔

''ہیری! تم تو جانتے ہی ہو کہ ٹام رڈل تنہائی کی تاریکیوں سے کبھی باہر نہیں نکل پایا۔ پھر وہ صرف ٹام رڈل ہی نہیں رہا بلکہ وہ والڈی مورٹ بن گیا۔ یہ تو ممکن ہے کہ بین جس سیاہ بادل کا ذکر کر رہا تھا، وہ کوئی اور چیز نہیں بلکہ وہی تنہائی کی تاریکی ہی ہو جس میں تم اسے آئندہ دھکیلنے والے تھے۔ یہ اس کیلئے بھی تکلیف دہ ہے۔ تنہائی کا احساس اسے نفرت کی گہرائیوں میں دھکیل رہا ہے، تم سے اور خود سے...... اپنے بیٹے کو اپنی بے جا ضد سے کھونے کی کوشش مت کرو پوٹر!...... تمہیں اسے سمجھنا چاہئے اور اس کی مدد کرنا چاہئے کیونکہ اسے تمہاری ضرورت ہے اور سکارپیئس کی بھی۔ تم اس حقیقت کو تسلیم کرو یا نہ کرو مگر وہ اسے اچھی طرح جانتا ہے......'' ڈریکو کا لہجہ بے حد نرم اور جذباتی ہو رہا تھا۔

ہیری نے اسے بغور دیکھا اور پھر گہری سوچ میں ڈوب گیا۔ اس نے سر اُٹھایا اور کچھ کہنا چاہا مگر اس کے ہونٹ محض پھڑپھڑا کر رہ گئے۔ اسے کچھ سجھائی نہیں دے رہا تھا کہ وہ ڈریکو کی سچائی کو کیسے رد کرے؟ کیونکہ سچائی سے منہ پھیرنا اسے پسند نہیں تھا۔

''ہیری! کیا تم سفوف انتقال لا رہے ہو یا پھر میں لے کر آؤں!'' جینی نے دوٹوک لہجے میں کہا۔ ہیری نے چونک کر جینی کی طرف دیکھا۔ اسے منع کرنے کی اب کوئی بھی وجہ باقی نہیں رہ گئی تھی۔

☆☆☆☆

منظر 16

# ہوگورٹس کی لائبریری

اسکارپیئس اپنا ہوم ورک مکمل کرنے کیلئے لائبریری پہنچا جہاں اسے ایک مقالے کیلئے کچھ کتابیں دیکھنا تھیں۔ جونہی وہ لائبریری میں پہنچا تو وہاں ایک کونے میں اسے البس بیٹھا ہوا دکھائی دیا۔ وہ لمحہ بھر کیلئے حیران رہ گیا کیونکہ البس کولائبریری میں آنا زیادہ پسند نہیں تھا۔ البتہ اسے یہ دیکھ کر خوشی ہوئی تھی کہ وہ وہاں اکیلا ہی تھا۔ لائبریری میں دوسرے لوگ بھی موجود تھے مگر اتنے زیادہ نہیں تھے کہ اسے کسی قسم کی رکاوٹ محسوس ہوتی۔ وہ تیزی سے چلتا ہوا البس کی میز کے پاس جا پہنچا۔ اس کی آہٹ سن کر البس نے سر اُٹھا کر اس کی طرف دیکھا۔

''کیسے ہو؟'' اسکارپیئس نے فوراً کہا کیونکہ اسے خدشہ تھا کہ کہیں البس اسے دیکھ کر بھاگ نہ جائے۔

''اوہ اسکارپیئس! میں تم سے بات نہیں کرسکتا......'' البس نے بے چینی سے پہلو بدلتے ہوئے کہا۔

''مجھے معلوم ہے کہ اب تم گری فنڈر میں ہو۔ کوئی بھی گری فنڈر طالبعلم سلے درن والے طالبعلم کو دیکھنا پسند نہیں کرتا۔ مجھے معلوم ہے کہ میری وجہ سے تمہیں بے چینی ہو رہی ہے مگر کچھ ایسی باتیں ہیں جو مجھے تمہارے ساتھ کرنا ہی ہیں...... میں اسی لئے خاص طور پر یہاں آیا ہوں۔'' اسکارپیئس نے فوراً کہا۔

''لیکن مجھے افسوس ہے، میں تمہارے ساتھ بات نہیں کرسکتا۔'' البس نے سر جھکا کر کہا۔

''مگر تمہیں کرنا ہی ہوگی۔'' اسکارپیئس نے زور دیتے ہوئے کہا۔ ''تم کیا سوچتے ہو کہ سب کچھ بدل جانے کو اتنی آسانی سے نظر انداز کیا جائے تو یہ سب ٹھیک ہو جائے گا؟ ہماری اپنی دُنیا کھو چکی ہے، ہم نے سب سہانی چیزوں کو کھو دیا ہے، یہ سب ہمیں مایوسیوں کی طرف دھکیل رہا ہے، کیا تم ان سب چیزوں کو دیکھ نہیں سکتے؟''

''ہاں! میں جانتا ہوں کہ انکل رون کی حالت دگرگوں ہوگئی ہے، اس کی بشاشیت چھن چکی ہے اور آنٹی ہرمائنی، وہ

بری پروفیسر بن گئی ہیں...... یہ سب غلط ہے لیکن میں......''

''اور......روز......کیا تم اسے بھی فراموش کر گئے ہو؟'' اسکارپیئس نے شکوہ کرتے ہوئے کہا۔البس نے سر اُٹھا کر اس کی طرف دیکھا۔

''میں جانتا ہوں، سچ ہے کہ میں اس تبدیلی کو سمجھ نہیں پایا لیکن...... پھر بھی تمہیں یہاں نہیں ہونا چاہئے، اسکارپیئس!'' البس نے ادھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا۔

''ایسا صرف اس لئے ہوا ہے کیونکہ یہ سب ہمارا ہی کیا دھرا ہے!'' اسکارپیئس نے چڑ کر بتایا۔البس نے چونک کر اس کی طرف دیکھا جیسے اسے یقین ہی نہ آیا ہو کہ اسکارپیئس سچ کہہ رہا تھا ''ہماری ہی وجہ سے روز پیدا ہی نہیں ہوئی۔کیا تمہیں معلوم ہے سہ فریقی ٹورنامنٹ کے موقع پر رقص کی ایک تقریب ہوئی تھی جسے ژلبال کہا جاتا ہے؟ جس میں چاروں چمپیئن اپنی اپنی منتخب رقاصہ ساتھی کے ساتھ شامل ہوئے تھے،تمہارے ڈیڈ نے پاورتی پاٹیل کو اپنا ساتھی بنایا تھا اور وکٹر کیرم نے......''

''ہاں، ہاں میں جانتا ہوں کہ اس نے ہرمائنی کو چنا تھا۔انکل رون اس پر جل بھن کر کباب ہو گئے تھے اور انہوں نے ژلبال کی تقریب کا مزہ ہی کرکرہ کر دیا تھا۔'' البس نے جلدی سے کہا۔

''مگر اب حقیقت بدل گئی ہے،ایسا نہیں ہوا تھا......'' اسکارپیئس نے فوراً کہا۔

''کیا مطلب؟......تم کیا کہنا چاہتے ہو؟'' البس نے چونک کر پوچھا۔

''مجھے کافی تلاش کے بعد ریٹا سٹیکر کی کتاب ملی جس میں مجھ پر ایک نئی حقیقت کا انکشاف ہوا جو ہمارے لحاظ سے بالکل مختلف ہے،رون نے ہرمائنی کو ہی ساتھی رقاصہ بننے کی دعوت دی تھی اور اس نے یہ دعوت قبول کر لی تھی......''

''یہ کیسے ہو سکتا ہے؟'' البس اپنی آواز پر قابو نہ رکھ پایا۔

''ششش......!'' کچھ فاصلے پر بیٹھی ہوئی پولی چاپمن نے انہیں خبردار کیا۔

اسکارپیئس نے پولی چاپمن کی طرف دیکھا اور اپنی آواز کو کافی دھیما کر لیا۔

''بالکل رون نے ہرمائنی کو دعوت دی اور اس نے خوشی خوشی اسے قبول کر لیا۔ وہ دونوں محض دوستوں کی طرح ژلبال میں گئے۔دونوں اکٹھے رقص کرنے لگے پھر پدما پاٹیل نے رون کو اپنے ساتھ رقص کرنے کی دعوت دی جو اس

نے قبول کر لی۔ رون کو پدما کے ساتھ زیادہ اچھا لگا کیونکہ وہ ہرمائنی کے مقابلے عمدہ رقص کر رہی تھی، ان کے درمیان دوستی کا سفر شروع ہوا جو آگے چل کر ملاقاتوں میں بدل گیا۔ وہ دونوں اکٹھے ہاگس میڈ میں ملنے لگے اور ان کی دوستی گہرے پیار میں بدل گئی جو بالآخر شادی تک پہنچ گئی اور اس عرصے میں ہرمائنی......''

''پاگل ہوگئی، ہے نا؟'' البس نے اس کی بات اچکتے ہوئے کہا۔

''ہرمائنی کو کیرم کے ساتھ ژلبال میں جانا تھا مگر اس نے جان بوجھ کر ایسا نہیں کیا، تم جانتے ہو ایسا کیوں ہوا؟...... کیونکہ وہ بدک گئی تھی، اس کی ملاقات سٹیڈیم میں دو مشکوک اجنبی لڑکوں سے ہوئی تھی جنہوں نے ڈرم سٹرانگ کے چوغے پہن رکھے تھے، ان کے ساتھ پہلی ناخوشگوار ملاقات کے ساتھ ہی اس نے یہ اندازہ لگا لیا تھا کہ سیڈرک کی چھڑی کو غائب کرنے میں دراصل ڈرم سٹرانگ کے انہی دو لڑکوں کا ہاتھ تھا...... ہو نہ ہو! ایسا کرنے کی ہدایت یقیناً وکٹر کیرم نے ہی دی ہوگی تاکہ سیڈرک اپنا پہلا ہدف حاصل کرنے میں ناکام رہ جائے......'' اسکارپیئس بول رہا تھا۔

''اوہ......'' البس کے ہونٹ سکڑ گئے۔

''اور جب کیرم نے ہرمائنی کو ساتھی رقاصہ بننے کی دعوت دی تو اس نے صاف منع کر دیا۔ چونکہ وہ کیرم کے ساتھ گئی ہی نہیں تھی، اس لئے رون کو کبھی رقابت کا احساس نہیں ہوا۔ یہی وہ واحد احساس تھا جس نے رون اور ہرمائنی کو ایک دوسرے کے قریب کیا تھا اور ان کی دوستی کو پیار کے رشتے میں بدل دیا تھا۔ جب پیار ہی موجود نہیں تھا تو ان میں شادی کیسے ہوتی؟......اور جب شادی ہی نہیں ہوئی تو روز کیسے پیدا ہو سکتی تھی؟''

''کیا یہ سب اس کتاب میں لکھا ہے؟'' البس نے چونک کر پوچھا۔

''احمقوں جیسی بات مت کرو۔ اس کتاب میں بس ساتھی رقاصاؤں کی چھوٹی سی فہرست تھی جس میں سے مجھے معلوم ہوا کہ کون کس کے ساتھ تھا۔ باقی حالات کا میں خود تجزیہ کر سکتا تھا۔''

''شائد اسی لئے ڈیڈ بھی پہلے سے اتنے مختلف ہو گئے ہیں......شاید ان کے ساتھ بھی کچھ ہوا ہوگا، ہے نا؟'' البس نے اچانک کہا۔ وہ اسکارپیئس سے تفصیل سن کر دنگ سا رہ گیا تھا۔

''جہاں تک میں نے اس بارے میں معلومات حاصل کی ہیں، ان کی زندگی میں کچھ خاص تبدیلی رونما نہیں ہوئی ہے۔ وہ اب بھی محکمہ وزارت جادو کے شعبہ نفاذ قانون کے منتظم اعلیٰ ہیں اور ان کی شادی جینی یعنی تمہاری ممی سے ہی ہوئی

ہے اوران کے تین بچے ہیں......''

''مگر ڈیڈ کا میرے ساتھ اتنا عجیب برتاؤ کیوں ہو گیا ہے؟''البس نے سوچتے ہوئے کہا۔

اسکارپیئس کچھ کہنا چاہتا تھا مگر وہ فوراً خاموش ہو گیا کیونکہ اسی وقت ایک عمر رسیدہ جادوگرنی لائبریری میں داخل ہو گئی تھی۔ وہ لائبریرین تھی۔

''یہاں بیٹھ کر آپس میں باتیں مت کرو۔''لائبریرین نے انہیں تنبیہ کی۔

البس کسی سوچ میں گم دکھائی دے رہا تھا۔ اسکارپیئس نے لائبریرین کے جانے کا انتظار کیا۔ جب وہ چلی گئی تو البس نے اس کی طرف غور سے دیکھا۔

''تمہارا دھیان میری باتوں کی طرف بالکل نہیں ہے البس!'' اسکارپیئس نے دوبارہ اس کی توجہ اپنی طرف مبذول کرتے ہوئے کہا۔ ''یہ معاملہ تمہارے ڈیڈ سے کہیں زیادہ سنگین ہے۔ پروفیسر کروکر کے قوانین کے مطابق...... کوئی بھی فرد ماضی میں اتنا ہی پیچھے جا سکتا ہے، جس کا یہ قوی امکان باقی ہو کہ اسے یا ماضی کو کوئی سنگین نقصان نہ ہو گا۔ اس سفر کا دورانیہ زیادہ سے زیادہ پانچ گھنٹے تک کا ہی ہونا چاہئے تاکہ صورت حال کی کسی بھی خرابی پر قابو پایا جا سکے۔ مگر ہم نے مقررہ حد پھلانگتے ہوئے سالوں پیچھے ماضی میں چھلانگ لگا دی تھی۔ پل بھر کی معمولی سی حرکت سے بھی مستقبل میں نمایاں تبدیلی رونما ہو سکتی ہے، البس! تم خود ہی سوچو کہ ہم نے تو حقیقت سے ہٹ کر ایک غیر معمولی حرکت کی تھی، ایسے میں روز کیسے پیدا ہو سکتی تھی کیونکہ ہم نے تاریخ کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کر ڈالی......اس کیلئے صرف اور صرف ہم ہی قصوروار ہیں......''

''شش......میں نے تمہیں پہلے بھی منع کیا تھا غیر ضروری باتیں مت کرو۔'' لائبریرین جانے کب دوبارہ وہاں آ گئی تھی۔ وہ دونوں خاموش ہو گئے۔ البس کا دماغ تیزی سے چل رہا تھا۔ وہ اب سمجھ چکا تھا کہ سب منظر کیوں بدل گیا؟

''ٹھیک ہے......'' وہ دھیمی آواز میں بولا۔ ''ہمیں دوبارہ واپس جانا چاہئے اور حالات کو درست کرنا چاہئے، ہمیں سیڈرک کے ساتھ ساتھ روز کو واپس لانا ہو گا۔''

''تم ایک بار پھر غلط سمت میں سوچ رہے ہو، البس!'' اسکارپیئس نے آہستگی سے کہا۔

''کیا کایا پلٹ اب بھی تمہارے پاس ہے؟ کسی کو اس کے بارے میں معلوم تو نہیں ہوا، ہے نا؟'' البس نے چونک

کر جلدی سے پوچھا۔ اسکارپیئس نے اپنے چوغے میں ہاتھ ڈالا اور کسی گہرائی میں کایاپلٹ باہر نکال کر اسے دکھایا۔

''یہ میرے پاس ہی ہے......مگر......'' اسکارپیئس نے کچھ کہنا چاہا۔ مگر اسے اس بات کی قطعی توقع نہیں تھی۔ البس نے جھپٹ کر اس کے ہاتھ سے کایاپلٹ چھین لیا تھا۔

''اوہ نہیں البس......نہیں! ایسا مت کرو......اس سے چیزیں کتنی بگڑ سکتی ہیں؟ اس کا تمہیں بالکل اندازہ نہیں......'' اسکارپیئس نے احتجاج کرتے ہوئے کہا۔

البس نے نفی میں سر ہلایا۔ یہ صاف ظاہر تھا کہ البس، اسکارپیئس کی بات ماننے کو تیار نہیں تھا۔ اسکارپیئس نے آگے بڑھ کر البس کے ہاتھوں سے کایاپلٹ واپس چھیننے کی کوشش کی۔ البس نے جلدی سے کایاپلٹ کو اپنی پشت کے پیچھے چھپا لیا اور دونوں میں دست درازی شروع ہوگئی۔ اسکارپیئس کی پوری کوشش تھی کہ وہ کایاپلٹ اس سے واپس حاصل کرلے مگر البس ایسا کرنے کیلئے بالکل تیار نہیں تھا۔

''چیزوں کو درست کرنے کی ضرورت ہے، اسکارپیئس!'' البس نے مزاحمت کرتے ہوئے کہا۔ ''سیڈرک کو بچانا ضروری ہے، روز کو دنیا میں واپس لانے کی ضرورت ہے۔ ہم اس بار پوری احتیاط سے کام لیں گے۔ اسے بھول جاؤ کہ پروفیسر کروکر کے قوانین کیا کہتے ہیں؟ تمہیں مجھ پر بھروسہ کرنا ہوگا...... پورا بھروسہ کرنا ہوگا......ہم مل کر سب کچھ درست کردیں گے۔''

''نہیں...... بالکل نہیں...... وہ مجھے واپس لوٹا دو، البس......فوراً واپس لوٹا دو'' اسکارپیئس نے اصرار کرتے ہوئے کہا۔ وہ اس کی پشت کے پیچھے سے کایاپلٹ لینے کی پوری کوشش کررہا تھا۔

''میں ایسا بالکل نہیں کرسکتا......تم سمجھتے کیوں نہیں؟ یہ نہایت ضروری ہے۔'' البس نے ضد کرتے ہوئے کہا۔

''بالکل...... یہ سب بے حد ضروری ہے، خاص طور پر ہمارے لئے......لیکن ہم سے کوئی بھلی چیز نہیں ہو پاتی ہے، ہم ایک بار پھر سب کچھ بگاڑ دیں گے۔'' اسکارپیئس نے کہا۔

''کون کہتا ہے کہ ہم سب کچھ بگاڑ دیں گے؟'' البس نے تیوریاں چڑھا کر کہا۔

''میں کہتا ہوں......میں! کیونکہ ہم نے ہی سب کچھ بگاڑا ہے۔ ہم ہمیشہ چیزوں کو بگاڑ دیتے ہیں۔ ہم ناکام ترین لوگ ہیں، ہم شکست خوردہ ہیں...... یہ بات کڑوی تو ہے لیکن بالکل سچ ہے۔ ہم مکمل طور پر ناکام لوگ ہیں۔ ہم نے کبھی

حالات پر کامیابی نہیں پائی......کیا تم اس سچائی کا ادراک نہیں کر سکتے ،البس !'' اسکارپیئس نے سمجھانے کی کوشش کی۔

دونوں میں ہونے والی دست اندازی اب ہاتھا پائی میں بدل گئی تھی۔البس کا داؤ چل گیا اور اس نے اسکارپیئس کو زمین پر گرا دیا اور خود اس پر چڑھ کر بیٹھ گیا۔

''تم صحیح کہتے ہو!......میں اس وقت تک واقعی ناکام فرد نہیں تھا جب تک تم سے نہیں ملا تھا۔'' البس نے تلخی سے کہا۔

''البس !عقل سے کام لو! تم اپنے ڈیڈ کو جیسا بھی ثابت کرنا چاہتے ہو مگر یہ طریقہ صحیح نہیں ہے۔'' اسکارپیئس نے غصے سے کہا۔

''تم غلط سوچتے ہو......میں اپنے ڈیڈ پر کچھ بھی ثابت نہیں کرنا چاہتا۔میں تو صرف سیڈرک کو بچانا چاہتا ہوں، روز کی واپسی چاہتا ہوں......تم مجھے ایسا کرنے سے روک رہے ہو، اسکارپیئس ! مگر کان کھول کر سن لو کہ میں رُکنے والا بالکل نہیں، میں یہ سب کچھ کر کے ہی رہوں گا۔'' البس بھی غصے سے چیختا ہوا بولا۔

''میرے بغیر......؟'' اسکارپیئس نے حیرانگی سے کہا۔''اوہ! نادان البس پوٹر......اس معمولی پرزے کے زعم پر ......نادان پوٹر! تمہاری بات سن کر مجھے بے حد دُکھ ہوا۔''

''صاف صاف کہو......تم کہنا کیا چاہتے ہو؟'' البس نے چڑ کر کہا۔

''تم کبھی میری زندگی جی کر دیکھو البس پوٹر!'' اسکارپیئس غصے سے تمتماتا ہوا غرایا۔''لوگ تمہیں معترف نظروں سے دیکھتے ہیں کیونکہ تمہارے ڈیڈ، مشہور زمانہ ہیری پوٹر ہیں جنہوں نے جادونگری کو مسیحا بن کر بچایا جبکہ لوگ میری طرف شک بھری نظروں سے اور ناپسندیدگی سے دیکھتے ہیں کیونکہ وہ سوچتے ہیں کہ میرا باپ بدنام زمانہ والڈی مورٹ ہے...... والڈی مورٹ !''

''یہ تم کیا کہہ رہے ہو؟'' البس نے پریشان ہو کر کہا۔

''کیا تم نے کبھی ان اذیتوں کا اندازہ کیا ہے کہ یہ کیسی محسوس ہوتی ہیں؟ کیا تم نے ایسا سوچنے کی کبھی کوشش بھی ہے؟ نہیں...... بالکل نہیں! کیونکہ تمہیں اپنی ذات کے سوا اور کچھ دکھائی ہی نہیں دیتا۔تم اپنی ناک کے نیچے سے اپنی نظریں کبھی ہٹاتے ہی نہیں ہو۔یہی وجہ ہے کہ تمہیں اور کچھ دکھائی نہیں دیتا۔نہ ہی تم اور کچھ دیکھنے کی خواہش رکھتے ہو کیونکہ تم ایک خود غرض انسان ہو۔تمہارا نقطہ نظر صرف تمہارے اور تمہارے ڈیڈ کے بیچ آ کر تھم سا گیا۔تم یہ جاننا ہی نہیں

چاہتے کہ اس دُنیا میں تمہارے اور تمہارے ڈیڈی کے تنازعے کے علاوہ بھی بے شمار تکلیفیں ہیں۔ یہ سچ ہے کہ وہ ہمیشہ ہیری پوٹر ہی رہیں گے اور تم...... تم ہمیشہ ان کے بیٹے ہی کہلاؤ گے۔ تم جانتے ہو کہ یہ سچ ہے اور سچ ہی رہے گا۔ میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ یہ سب سہنا کافی دشوار ہے، دوسرے بچے بھی کافی پریشان کن ہیں۔ تمہیں ان سب کے ساتھ رہ کر سیکھ لینا چاہئے کہ سمجھوتہ کیسے کیا جاتا ہے؟...... کیونکہ اس دُنیا میں اس سے بھی سنگین چیزیں موجود ہیں۔'' اسکارپیئس نے تلخی سے کہا۔

کچھ لمحوں تک گہری خاموشی چھا گئی۔ البس اس کی بات سن کر بے چین سا ہو رہا تھا۔

''ہاں ایسا پل بھی آیا تھا جب میں بے حد بے قرار ہوا تھا۔ میں نے بھانپ لیا کہ وقت میں تبدیلی رونما ہو چکی ہے۔'' اسکارپیئس نے گہری سانس لے کر کہا۔ ''ایسا بھی پل آیا تھا جب میرے دل میں یہ تمنا پیدا ہوئی تھی کہ شاید ممی بیمار نہیں ہوئی تھیں، ممکن ہے کہ وہ زندہ ہی ہوں، ان کی موت نہ واقع ہوئی ہو۔ لیکن ایسا کچھ نہیں تھا، وہ اپنی بیماری میں مبتلا رہ کر مر چکی تھیں۔ میں اس وقت بھی والڈی مورٹ کا بیٹا ہی پکارا گیا۔ بن ماں کا بچہ، جس کیلئے کسی بھی دل میں کوئی ہمدردی یا پیار موجود نہیں۔ ایسا کچھ نہیں بدلا جس سے مجھے حوصلہ ملتا۔ اوہ مجھے معاف کرنا البس! اگر میں نے تمہاری زندگی کو تباہ و برباد کر ڈالا ہے کیونکہ میں تمہیں یہ یہ صاف بتا دوں کہ میری زندگی تو پہلے سے ہی برباد ہے اور تم میری زندگی کوشش کے باوجود جی نہیں سکتے ہو۔ تمہارے پاس کسی انتخاب کا حق باقی نہیں ہے...... میرا کیا ہے؟ میری زندگی تو پہلے ہی ناکامیوں اور اذیتوں بھری ہے۔ میں ایسی کوئی توقع رکھنا بھی نہیں چاہتا کہ تم میرے لئے کچھ کرو کیونکہ میں جان چکا ہوں کہ تم ایک طوطا چشم ہو...... ایک خطرناک خودغرض دوست......!''

البس کچھ پل کیلئے گہری سوچ میں ڈوب گیا تھا۔ وہ لاشعوری طور پر اسکارپیئس کے اوپر سے ہٹ گیا۔ وہ یہ سوچ رہا تھا کہ اس نے یہ کیا کر دیا؟ جلد بازی اور مہم جوئی کے چنگل میں پھنس کر اس نے اپنی دوستی کو ہی داؤ پر لگا دیا اور اپنے سب سے گہرے دوست کو چوٹ پہنچا دی۔

''البس ...... البس پوٹر...... اسکارپیئس ملفوائے...... تم یہاں دونوں اکٹھے ہو؟...... کیا میں نے تمہیں اس بارے میں خبردار نہیں کیا تھا......؟'' لائبریری کے دروازے پر پروفیسر میک گوناگل کی بلند آواز گونجی۔ البس نے گھبرا کر ادھر دیکھا اور پھر اسکارپیئس کی طرف دیکھنے لگا۔ اسی لمحے اسے کچھ یاد آ گیا تھا۔ اس نے جلدی سے اپنے بستے کو کھینچا اور اس

میں سے ایک چمکدار سفید چوغہ نکالا اور اسے کھولنے لگا۔

''جلدی کرو......ہمیں پروفیسر کی نظروں سے چھپنا ہوگا۔'' البس نے کہا۔

''کیا مطلب؟'' اسکارپیئس نے عجیب نظروں سے دیکھتا ہوا بولا۔

''اسکارپیئس! میری طرف دیکھو!'' البس نے چوغہ اپنے اوپر اوڑھتے ہوئے کہا۔ اس کا بدن فوراً غائب ہوگیا تھا، صرف سر ہی باہر دکھائی دے رہا تھا۔

''یہ تو غیبی چوغہ ہے......مگر یہ تو جیمس کے پاس تھا، ہے نا؟'' اسکارپیئس نے حیرانگی سے کہا۔

''اگر انہوں نے ہمیں یہاں پالیا تو وہ ہمیں زبردستی ایک دوسرے سے جدا ہونے پر مجبور کردیں گی۔ میری بات مانو!......مہربانی کرکے اس میں آجاؤ......'' البس نے کہا۔

''لڑکو! میں تمہارے پاس آرہی ہوں۔''

اسی لمحے پروفیسر میک گوناگل کی آواز قریب آتی ہوئی سنائی دی۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ انہیں موقع دینا چاہتی ہوں کہ وہ وہاں سے ہٹ جائیں یا کوئی اور تدبیر اختیار کرلیں۔ قدموں کی چاپ قریب آتی ہوئی سنائی دی۔ وہ لائبریری کے اسی حصے کے پاس پہنچ گئیں جہاں البس اور اسکارپیئس چھپے ہوئے تھے۔ ان کے ہاتھوں میں میوارڈ کا نقشہ پکڑا ہوا تھا مگر اب نقشے میں سے ان دونوں کے نشان غائب ہوچکے تھے کیونکہ غیبی چوغے نے نقشے کو مات دیدی تھی۔ پروفیسر میک گوناگل نے طائرانہ نگاہوں سے چاروں طرف دیکھا اور پھر نقشے پر نگاہ ڈالی۔

''اچھا، وہ یہیں موجود تھے...... مجھے یہ بات بالکل پسند نہیں کہ یہ واحیات چیز اب میرے ساتھ کھیل کھیلنے لگی ہے۔'' پروفیسر میک گوناگل چڑ چڑی آواز میں بولیں۔

انہوں نے پل بھر کیلئے سوچا کہ انہیں کچھ دیر پہلے وہ دونوں لڑکے نقشے میں ایک ساتھ اسی جگہ پر دکھائی دیئے تھے مگر اب وہ یہاں نہیں تھے بلکہ نقشے میں بھی کہیں موجود نہیں تھے۔ اتنی جلدی وہ یہاں سے کہیں جا نہیں سکتے تھے، انہیں یہیں کہیں موجود ہونا چاہئے۔ انہوں نے ایک بار پھر اس حصے کو باریک بیں نظروں سے دیکھا۔ البس نے غیبی چوغے میں اسکارپیئس کو چلنے کا اشارہ کیا۔ وہ دونوں غیر محسوس انداز میں چلنے لگے اور پروفیسر میک گوناگل کے قریب سے گزر کر نکلنے لگے۔ پروفیسر میک گوناگل کو قریب ہی ہوا کے معمولی جھونکے کا احساس ہوا۔ وہ سمجھ گئی کہ کوئی ہے جو ان کے قریب سے

گزر گیا ہے۔انہوں نے فوراً ہاتھ بڑھا کر ہوا کو ٹٹولا مگر یہ ان دونوں کی خوش قسمتی رہی کہ وہ ایک پل پہلے ہی پروفیسر میک گوناگل کی پہنچ سے نکل گئے تھے۔ پروفیسر میک گوناگل کی تیوری چڑھی اورانہیں وہ سب سمجھ آ گیا۔

''بہت خوب...... بہت خوب......تمہارے باپ کا غیبی چوغہ......!'' وہ دھیمی آواز میں بڑبڑائیں اور انہوں نے ایک بار پھر نقشے میں دیکھا جہاں کچھ بھی دکھائی نہیں دے رہا۔لائبریری میں اس جگہ پر صرف ان کی موجودگی کا اظہار ہو رہا تھا۔وہ دھیمے انداز میں مسکرائیں۔

''ٹھیک ہے، جب مجھے اس میں کچھ دکھائی ہی نہیں دے رہا تو میں یہ کیسے کہہ سکتی ہوں کہ میں نے ان دونوں کو ایک ساتھ دیکھا تھا؟''

انہوں نے نقشہ کو لپیٹا اور تہہ کر کے اپنی بغل میں دبالیا۔اس کے بعد وہ تیز تیز قدم اُٹھاتی ہوئی وہاں سے واپس چلی گئیں۔جونہی وہ لائبریری کے بیرونی دروازے سے نکل کر دور چلی گئیں تو البس نے جلدی سے چوغہ اتار دیا۔وہ دونوں ابھی تک لائبریری میں ہی موجود تھے،وہ تیزی سے بھاگتے ہوئے ایک ایسی جگہ پر پہنچ گئے جہاں کوئی موجود نہیں تھا۔

''میں نے یہ جیمس کے صندوق سے چرا لیا ہے۔'' البس نے جلدی سے بتایا۔''اس سے کوئی بھی چیز چرا لینا کچھ زیادہ مشکل نہیں۔اس کے صندوق کی خفیہ شناخت وہی تاریخ ہے جب اسے اپنا پہلا بہاری ڈنڈا ملا تھا۔ میں نے تو یہ چوغہ محض اس لئے چرایا تھا کہ خود کو دوسروں سے پوشیدہ رکھ سکوں کیونکہ مجھ سے ان کی لعن طعن برداشت نہیں ہوتی ہے......''

اسکارپیئس نے اثبات میں سر ہلایا۔

''اوہ مجھے معاف کرنا...... میں نے تمہاری ممی کے بارے میں کچھ نہیں سوچا۔ میں جانتا ہوں کہ ان کے بارے میں ہمارے بیچ کبھی زیادہ کھل کر بات نہیں ہوئی۔مگر میں یہ توقع کرتا ہوں کہ تم مجھے سمجھنے کی کوشش کرو گے۔ مجھے معاف کر دو...... یہ سب جھوٹ اور لغویات ہیں، من گھڑت افواہیں ہیں جو تمہارے اور تمہاری ممی کے بارے میں لوگوں نے پھیلا رکھی ہیں......'' البس نے کہا۔

''تمہاری ہمدردی کا شکریہ!'' اسکارپیئس نے مختصراً کہا۔

''میرے ڈیڈ کہتے ہیں...... وہ کہتے ہیں کہ وہ مجھے میں خطرناک سیاہ بادلوں کے گھرا ہوا دیکھتے ہیں، وہ اس سے

تمہیں مراد لیتے ہیں۔ وہ ایسا سوچتے ہیں کہ...... مجھے ہر صورت میں تم سے الگ اور دور رہنا چاہئے۔ انہوں نے مجھے خبردار کیا ہے کہ اگر میں نے ایسا نہ کیا تو وہ مجھے......' 'البس نظریں جھکا کر خاموش ہو گیا۔

' 'تمہارے ڈیڈ کو لگتا ہے کہ وہ افواہیں سچ ہیں؟...... یعنی میں والڈی مورٹ کا بیٹا ہوں۔' ' اسکارپیئس نے دُکھ بھرے لہجے میں پوچھا۔

' 'ان کا شعبہ اس بارے میں تفتیش کر رہا ہے......' 'البس نے سر اثبات میں ہلاتے ہوئے کہا۔

' 'یہ سن کر اچھا لگا...... کبھی کبھی...... تو مجھے بھی ایسا ہی لگتا ہے کہ شاید وہ سب سچ ہی کہہ رہے ہیں، کم از کم ایک بار تو اس معاملے کی تفتیش ہو ہی جانا چاہئے...... ہے نا؟' ' اسکارپیئس نے چڑ چڑے لہجے میں کہا۔

' 'نہیں! یہ سب سچ نہیں ہے!' 'البس نے جوشیلے لہجے میں کہا۔' 'اس کی وجہ میں تمہیں بتاتا ہوں کہ والڈی مورٹ نے اپنی حقیقی زندگی کو مصنوعیت میں بدل ڈالا تھا، اس کی ٹکڑوں میں بٹی ہوئی زندگی میں اتنی سکت باقی نہیں رہی تھی کہ وہ ازدواجی زندگی بسر کر سکتا اور کوئی اولاد پیدا کر سکتا...... اور کم از کم تم جیسا تو بالکل نہیں...... تم اس سے مختلف ہو، تم مہربان اور دل کے اچھے ہو۔ یہی وہ خوبی ہے جو تمہیں اس سے الگ کرتی ہے۔ تمہاری خوبیاں اتنی زیادہ ہیں کہ میں انہیں شمار بھی نہیں کر سکتا۔ اسی لئے مجھے پکا یقین ہے کہ والڈی مورٹ کے ساتھ تمہارا کسی قسم کا تعلق ہو ہی نہیں سکتا۔ یہ سب دوسرے لوگ نہ تو سمجھتے ہیں اور نہ ہی دیکھتے ہیں......' '

ایک بار پھر گہری خاموشی چھا گئی اور اسکارپیئس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔

' 'مجھے تمہارے جذبات جان کر اچھا لگا، البس...... بے حد اچھا۔' '

' 'مجھے افسوس ہے کہ یہ بات مجھے تم سے بہت پہلے کہہ دینا چاہئے تھی جب میں نے تمہیں پہلی بار پہچانا تھا۔ مجھے یہ کہنے میں کوئی عار نہیں ہے کہ میں اب تک جتنے لوگوں سے ملا ہوں، ان سب میں سے میں نے صرف تمہیں اپنا مخلص اور خیر خواہ پایا ہے۔ تم سب سے اعلیٰ ظرف کے مالک ہو۔ میں جانتا ہوں کہ تم ان افواہوں کا پرتو ہو ہی نہیں سکتے...... تم بالکل نہیں ہو...... تم نے مجھے ہمیشہ سہارا دیا، میرا حوصلہ بڑھایا، میری صلاحیتوں کو اجاگر کرنے میں مدد دی...... میں آج جو کچھ بھی ہوں، اس میں تمہاری محنت شامل ہے...... اور جب ڈیڈ نے مجھے مجبور کیا کہ میں تم سے جدا رہوں، تب بھی تم نے ہی آگے بڑھ کر پہل کی......' 'البس نے پوری تقریر کر ڈالی تھی۔

''یہ سچ ہے کہ مجھے تمہاری جدائی اذیت دیتی تھی، مجھے خود کو تم سے دور رکھنا پسند نہیں تھا۔'' اسکارپیئس نے دھیمی آواز میں کہا اور اپنے آنسو پونچھ دیئے۔

''مجھے معلوم ہے کہ میں ہمیشہ ہی ہیری پوٹر کا بیٹا ہی رہوں گا۔'' البس نے مزید کہا۔''اور میں ان حالات کے ساتھ خود کو سمجھا بجھا بھی لوں گا......اور میں یہ بات بھی جانتا ہوں کہ میری زندگی تمہاری زندگی کے مقابلے میں کم پریشان کن ہے۔ سچ میں......میں اور میرے ڈیڈ دونوں ہی......اس معاملے کچھ زیادہ ہی خوش قسمت رہے ہیں......''

''اوہ البس!'' اسکارپیئس نے شکایت بھرے لہجے میں کہا۔''تمہاری بات کاٹنے کیلئے معافی چاہتا ہوں مگر مجھے یہ کہنا ہی پڑے گا کہ تم دل موہ لینے الفاظ میں معافی مانگ رہے تھے اور میں نے اپنا دل صاف بھی کر لیا ہے مگر تم دوبارہ شروع ہو گئے ہو۔ تم ایک بار پھر سب کچھ چھوڑ کر اپنے اور اپنے ڈیڈی کی کہانی لے بیٹھے ہو......''

البس یہ سن کر مسکرانے لگا اور پھر اس نے اپنا ہاتھ آگے بڑھا دیا۔

''ہماری دوستی......ہمیشہ کی دوستی!''

''بالکل پختہ اور پائیدار......'' اسکارپیئس نے جواب دیا اور پھر اس نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچ لیا اور اپنے گلے سے لگا لیا۔

''یہ تم نے دوسری بار کیا ہے، ہے نا؟'' البس نے فوراً کہا۔

دونوں الگ ہوئے اور ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر مسکرانے لگے۔

''مجھے آج کی اس نوک جھونک سے نہ صرف بے حد خوشی ملی ہے بلکہ ایک عمدہ خیال بھی آیا ہے۔'' البس نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

''کیسا خیال......؟'' اسکارپیئس نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

''یہ دوسرے ہدف سے متعلق ہے......ذلیل کرنا!'' البس نے کہا اور اس کی آنکھوں میں عجیب سی چمک عود کر آئی۔

''تم ابھی تک ماضی میں واپس لوٹنے کے بارے میں سوچ رہے ہو؟'' اسکارپیئس نے منہ بسور کر کہا۔''کیا مجھے ایک بار پھر تمہیں سمجھانے کیلئے اسی بحث کو کرنا ہوگا؟''

''تمہارا اندازہ صحیح ہے۔'' البس نے کہا۔''تم نے صحیح کہا تھا کہ ہم شکست خوردہ افراد ہیں۔ ہمیں ذلت پانے میں

خاص مہارت حاصل ہے۔ہمیں اپنی اسی اکلوتی خوبی کونکھارنا چاہئے۔اسی کی طاقت سے ہم اپنا مقصد حاصل کر سکتے ہیں۔ایک شکست خوردہ ہی ہارنے والے کوسبق سکھا سکتا ہے......یہی واحد راستہ ہے کہ ہم ایک ہارے ہوئے انسان کو اس کی ہار کا احساس دلائیں۔ایسا کرنے میں ہم سے بہتر کون ہوسکتا ہے؟......ذلیل کرنے کی مہارت......ہمیں اسے ذلیل کرنا ہوگا۔ذلت کا احساس دلانا ہوگا۔اس کے دوسرے ہدف سے پہلے ہم اسے یہ احساس دلا دیں گے کہ وہ ایک ناکام ترین شخص ہے جوکبھی کامیاب نہیں ہوسکتا......''

اسکارپیئس اس کی بات سن کر گہری سوچ میں ڈوب گیا۔وہ البس کی نئی چال کے بارے میں غور کررہا تھا۔اس کے تمام پہلوؤں کوسمجھنے اوران سے ہونے والی تبدیلیوں کوتخیل کی آنکھ سے دیکھنے کی کوشش کررہا تھا۔یہ آسان تھااوراس میں کوئی خطرہ بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔اس نے سراُٹھایااورالبس کی دیکھااورمسکرادیا۔

''لگتا ہے کہ تم اب عقل سے کام لینے لگے ہو۔یہ نہایت اچھی چال ہے۔''

''مجھےاس کا پہلے ہی اندازہ تھا......''البس نے فخریہ لہجے میں کہا۔

''میرا مطلب ہے کہ یہ نہایت شاندارترکیب ہے،سیڈرک کوذلیل کرنا تاکہ وہ اپنی توجہ دوسرے ہدف پر مرتکز نہ رکھ سکےاورموت کے منہ میں جانے سے بچ سکےمگراس میں روزتوکہیں نہیں ہے......اس بارے میں ہم کیا کریں گے؟'' اسکارپیئس نے کہا۔

''اس معاملے کومیں نے فی الحال پوشیدہ رکھا ہے،اسے وقت پر بتاؤں گا...... ویسے تو یہ سب میں تنہا بھی کرسکتا ہوں......لیکن میں چاہتا ہوں کہ تم بھی وہیں میرے ساتھ موجود ہو کیونکہ میں اب کوئی بھی کام تنہا انجام نہیں دینا چاہتا ہوں......ہم جوبھی کریں گےمل جل کرساتھ ساتھ کریں گے...... ہمیشہ اکٹھے......توپھرکیاتم میرے ساتھ چلنا پسند کرو گے؟''البس نےمسکراتے ہوئے پوچھا۔

''مگرذراٹھہرو......کیاوہ دوسراہدف......وہ ہدف کالی جھیل کےقریب نہیں ہواتھا؟اورتم پرتوسکول سے باہر نکلنے پر بھی پابندی عائدنہیں ہے......''اسکارپیئس نے کہا۔

''ہاں!''البس نے غراتے ہوئے کہا۔''اس کیلئے......ہمیں پہلی منزل پرموجودلڑکیوں کے باتھ روم کوتلاش کرنا ہوگا......سمجھ گئے،ہے نا؟''

منظر 17

# ہوگورٹس کی سیڑھیاں

رون بوجھل انداز میں ہوگورٹس کی متحرک سیڑھیاں اتر رہا تھا۔ اس کے چہرے پر پریشانی چھائی ہوئی تھی اور ماتھا شکن آلود تھا۔ لگتا تھا کہ وہ کسی بڑی مشکل میں پھنسا ہوا تھا۔ اچانک وہ ٹھٹک سا گیا کیونکہ سیڑھیوں سے نیچے اسے ہرمائنی دکھائی دی۔ دونوں کی آنکھیں آپس میں ملی اور ان کے چہروں پر عجیب سا تغیر رونما ہوا۔ رون نے جلدی سے زینے عبور کئے جیسے اسے اندیشہ ہو کہ ہرمائنی واپس نہ لوٹ جائے۔

''اوہ پروفیسر گرینجر!'' رون نے اسے مخاطب کیا۔

ہرمائنی نے اس کی طرف دیکھا تو اس کے دل کی دھڑکن بڑھنے لگی مگر اس نے خود کو سنبھال لیا اور اپنی کیفیت کو رون کے سامنے چھپانے میں کامیاب ہوگئی۔

''رون! تم یہاں کیا کر رہے ہو؟'' ہرمائنی نے تعجب سے پوچھا۔

''دراصل ہیوگو نے مصیبت کھڑی کر دی تھی، مجھے آنا ہی پڑا۔ وہ جادوئی مرکبات کی کلاس میں تھا اور ظاہر ہے کہ اس نے شوخی کا مظاہرہ کیا ہوگا اور اپنے مرکب میں کوئی غلط چیز ڈال دی ہوگی۔ اس کے مرکب میں دھماکا ہوا اور پھر اس کی بھنوئیں اُڑ گئیں۔ یہ تو اتنی تشویش ناک بات نہیں تھی کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ میڈم پامفری یہ ٹھیک کر دیتی مگر اس سے بڑھ کر اس کے چہرے پر بڑی بڑی مونچھیں نمودار ہوگئیں اور ڈاڑھی بھی نکل آئی۔ یہ معاملہ تھوڑا پیچیدہ تھا، اسی لئے الّو بھیج کر گھر میں اطلاع کی گئی۔ میں تو خیر آنا نہیں چاہتا تھا مگر پدما نے اصرار کیا ہے کہ لڑکا ابھی نوعمر ہے، اگر ابھی سے اس کی ڈاڑھی مونچھ آگئی تو یہ اچھا نہیں ہوگا۔ مجھے خود جا کر اس کے سنجیدہ علاج کیلئے تاکید کرنا چاہئے۔ بیٹوں کو ایسے وقت میں باپ کی ہی ضرورت ہوتی ہے...... ویسے سچ کہوں تو وہ مونچھیں اس کے چہرے پر ذرا سی بھی جچ نہیں رہی ہیں...... تم سناؤ

کیسی ہو؟ اور یہ تمہارے بالوں کو کیا ہوا ہے؟'' رون نے نظریں چراتے ہوئے کہا۔

''کچھ نہیں! آج ذرا کنگھی سے سنوارے ہیں۔'' ہرمائنی نے مختصراً کہا۔ لاشعوری طور پر اس کے ہاتھ پہلو میں لٹکی ہوئی لٹ کو پیچھے ہٹانے لگے۔

''ٹھیک ہے...... ایسے بالوں میں دلکش لگ رہی ہو۔'' رون نے بے ڈھنگے انداز میں کہا۔

یہ جملہ غیر متوقع تھا جس پر ہرمائنی کے چہرے پر ہلکی سی سرخی پھیل گئی اور وہ ادھر ادھر دیکھنے لگی۔ رون ٹکٹکی باندھے اس کی طرف دیکھے جا رہا تھا، جس پر ہرمائنی کو بے چینی سی محسوس ہونے لگی۔

''رون! کیا تم میرے طرف یوں دیکھنا بند نہیں کرو گے......''

رون سٹپٹا سا گیا اور مضطرب انداز میں ایک قدم پیچھے ہٹ گیا۔

''کیا تم جانتی ہو؟'' رون نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔ ''وہ ہیری کا بیٹا...... البس ...... کچھ دن پہلے اس نے مجھے بتایا کہ تم اور میں نے ...... آپس میں شادی کر لی تھی ......'' وہ ہچکچایا اور پھر اپنی حالت درست کرنے کیلئے اس نے ایک کھوکھلا سا قہقہہ لگایا۔ ''ہاہاہا...... یہ بات کتنی عجیب اور دیوانگی بھری ہے، میں جانتا ہوں ...... نہایت ہی تضحیک آمیز، ہے نا؟''

''بہت زیادہ تضحیک آمیز......'' ہرمائنی نے مختصراً کہا۔

''صرف اتنا ہی نہیں...... اس نے مجھے یہ بھی بتایا کہ ہماری ایک بیٹی بھی ہے۔'' رون نے سوچتے ہوئے کہا۔ ''یہ بات تو پہلی سے زیادہ سنگین ہے، ہے نا؟''

دونوں کی آنکھیں ایک بار پھر آپس میں ملی۔ ہرمائنی ہچکچا کر دوسری طرف دیکھنے لگی۔

''بے حد سنگین......''

''یقیناً...... ہم تو دوست ہیں...... اور کچھ نہیں، ہے نا؟'' رون نے فوراً کہا۔

''بالکل صحیح کہا...... صرف دوست......'' ہرمائنی نے جواب دیا۔ یہ الگ بات تھی کہ اسے اپنے اندر کہیں کچھ ٹوٹنے کی آواز سنائی دی تھی۔ جسے وہ ظاہر نہیں کرنا چاہتی تھی۔

''صرف دوست......'' رون ہڑبڑ سا گیا۔ ''یہ کتنا مضحکہ خیز لفظ ہے...... اوہ نہیں اتنا بھی زیادہ مضحکہ خیز نہیں۔ یہ تو

بس ایک لفظ ہے......حقیقت میں ایک لفظ......دوست......دوست......مضحکہ خیز دوست......تم میری مضحکہ خیز دوست ہو......میری ہرمائنی!......اوہ نہیں ......میری ہرمائنی نہیں...... یہ بالکل ٹھیک نہیں ہے......تم تو سمجھتی ہی ہو......میری ہرمائنی نہیں......میری نہیں......تم تو جانتی ہی ہو......مگر......''

''مجھے معلوم ہے......'' ہرمائنی نے مختصراً کہا۔

ماحول میں عجیب سی بے چینی چھا گئی تھی۔دونوں خاموش ہو گئے تھے مگر ان کی آنکھیں وہ سب کہہ رہی تھیں جو ہونٹ ادا کرنے سے قاصر تھے۔کئی پل یونہی بیت گئے، دونوں میں سے کوئی بھی نہیں ہلا۔ایک انچ بھی نہیں ہلا......رون کو شاید اس کا احساس ہو گیا تھا۔وہ ہلکا سا کھنکارا۔ ہرمائنی بھی جیسے چونک کر ہوش میں آ گئی۔

''اوہ! مجھے جانا ہو گا......پنچو کا معاملہ بھی سلجھانا ہے۔لگتا ہے کہ اسے مونچھیں سنوارنے کا فن بھی سکھانا پڑے گا۔'' رون نے جلدی سے کہا۔

رون نے تیزی سے باقی سیڑھیاں طے کیں اور ہرمائنی کے قریب سے گزر کر دوسری طرف نکل گیا۔ ہرمائنی اپنی جگہ پر ساکت کھڑی اسے جاتا ہوا دیکھ رہی تھی۔ رون کچھ قدم دور گیا اور پھر رُک گیا۔ وہ اپنی جگہ پر پلٹا اور اس نے ہرمائنی کی طرف دیکھا۔دونوں ایک دوسرے کو ایک بار پھر دیکھنے لگے۔

''سچ کہوں، بالوں کو سنوارنے کا یہ انداز تم پر بڑا جچ رہا ہے......'' رون یہ کہے بغیر نہ رہ پایا۔

☆☆☆☆

منظر 18

# ہیڈمسٹریس کا دفتر

پروفیسر میک گوناگل نے نظریں اُٹھا کر نقشے کی طرف دیکھا جو ان کی میز پر کھلا پڑا تھا۔ نقشے پر سینکڑوں ننھے نقطے ادھر سے ادھر آتے جاتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ اچانک ان کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ وہ جو دیکھنا چاہتی تھیں، وہ انہیں نظر آ گیا تھا۔ وہ دونوں نقطے ایک ساتھ ایک راہداری میں چل رہے تھے۔ انہوں نے اپنی چھڑی لہرائی۔ نقشے خود بخود سمٹ گیا اور اس کی تمام عبارت غائب ہوگئی، وہ اب بالکل سادہ پرانا چرمئی کاغذ دکھائی دے رہا تھا۔

''شرارتی اتحاد......'' وہ مسکراتے ہوئے دھیمی آواز میں بڑبڑائیں۔ ''یہ ایک مشکل امر ہے۔ بھلا بچوں پر اتنی سختی کا کیا کام؟''

اسی لمحے آتشدان میں سبز شعلے بھڑکنے لگے اور ہلکا سا ارتعاش ہونے لگا۔ پروفیسر میک گوناگل نے تیوریاں چڑھا کر آتشدان کی طرف دیکھا۔ لمحہ بھر بعد آتشدان سے جینی نمودار ہوئی۔

''اوہ معاف کیجئے پروفیسر!'' جینی جھینپی ہوئی آواز میں بولی۔ ''مجھے لگتا ہے کہ میں اسے کبھی بھی صحیح طرح نہیں کر پاؤں گی۔'' اس نے قالین پر گری ہوئی راکھ کو دیکھتے ہوئے کہا۔

اس سے پہلے پروفیسر میک گوناگل کوئی جواب دیتیں، اسی لمحے آتشدان میں سبز شعلے پھر اُٹھے اور ان میں ہیری باہر نکلا۔

''پوٹر! تم پھر آ گئے ہو......'' پروفیسر میک گوناگل نے درشت لہجے میں کہا۔ ''اور ایک بار پھر تم نے میرے قالین کو راکھ سے بھر دیا ہے!''

''مجھے اپنے بیٹے سے ملنا ہے......ہم دونوں کو اپنے بیٹے سے ملنا ہے۔'' ہیری نے جلدی سے کہا۔

''ہیری! میں نے کافی غور کرنے کے بعد یہ فیصلہ کیا ہے کہ مجھے تمہارے اس بیہودہ کھیل کا حصہ بالکل نہیں بننا نہیں چاہئے۔ میں تمہیں صاف صاف بتا دینا چاہتی ہوں کہ یہ اب تمہارے اختیار میں ہے کہ تم جو کرنا چاہو، کر سکتے ہو...... مجھے تمہاری دھمکی کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔'' پروفیسر میک گوناگل نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

''اوہ پروفیسر! میں یہاں کسی قسم کا جھگڑا کرنے کیلئے نہیں آیا ہوں۔ میرا مقصد پرامن ہے، مجھے افسوس ہے کہ مجھے اس لہجے میں آپ سے بات نہیں کرنا چاہئے تھی۔'' ہیری نے کہا۔

''مجھے ایسا نہیں لگتا کہ مجھے ان کی دوستی میں کسی قسم کی مداخلت کرنا چاہئے، میرا خیال ہے کہ......'' پروفیسر میک گوناگل نے کہنا چاہا۔

''میں اس بارے میں آپ سے معافی چاہتا ہوں اور البس سے بھی......آپ مجھے اپنی غلطی سدھارنے کا ایک موقع تو دیجئے۔'' ہیری نے تیزی سے بات کاٹتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے آتشدان میں پھر ارتعاش پیدا ہوا اور شعلے سبز ہو گئے۔ اگلے لمحے ڈریکو ملفوائے اپنے کپڑے جھاڑتا ہوا نمودار ہو گیا۔

''ڈریکو......؟'' پروفیسر میک گوناگل نے اپنے قالین کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''اس کیلئے پھر معافی چاہتا ہوں۔'' ڈریکو نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''وہ اپنے بیٹے کو دیکھنا چاہتا ہے اور میں اپنے بیٹے کو......!''

''میں واضح کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارا مقصد کسی قسم کی لڑائی جھگڑا ہرگز نہیں ہے۔'' ہیری نے کہا۔

پروفیسر میک گوناگل نے اس کے چہرے پر طائرانہ نگاہ ڈالی۔ انہیں وہ سنجیدگی، بردباری اور سچائی دکھائی دے گئی تھی جس کی انہیں تلاش تھی۔ پھر انہوں نے اپنی چھڑی کو سادہ چرمئی کاغذ پر ٹھونک دیا۔ چرمئی کاغذ کی تہہ کھل گئی اور وہ میز پر دوبارہ پھیل گیا۔ اس میں ہوگورٹس کا نقشہ دکھائی دینے لگا۔

''اگر تم سمجھتے ہو کہ تم غلطی پر تھے اور اب اپنی غلطی سدھارنا چاہتے ہو تو میں یقیناً اس میں تمہاری مدد کرنا چاہوں گی۔'' پروفیسر میک گوناگل نے کہا اور پھر وہ نقشے پر جھک کر ان نقطوں کو تلاش کرنے لگی جو البس اور اسکارپیئس کی نشاندہی کر سکتے تھے۔ ہیری اور ڈریکو بھی میز پر جھک کر انہیں تلاش کرنے لگے۔

''یہ رہے......دونوں اکٹھے......!'' پروفیسر میک گوناگل نے آہستگی سے کہا اور چھڑی سے ایک طرف اشارہ کیا۔ وہ دونوں بھی وہاں دیکھنے لگے۔

''جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے، یہ تو پہلی منزل پر لڑکیوں کا باتھ روم ہے۔'' ڈریکو نے ماتھا ٹھونکتے ہوئے کہا۔ ''مگر یہ دونوں وہاں کر کیا رہے ہیں؟''

☆☆☆☆

منظر19

# لڑکیوں کا باتھ روم

البس اوراسکارپیئس دونوں اکٹھےلڑکیوں کے باتھ میں داخل ہوئے اورانہوں نے احتیاط کےطور پر دروازہ بند کر لیا۔ باتھ روم ہمیشہ کی طرح خالی اورکائی زدہ تھا۔ وہ دونوں چلتے ہوئے ایک بڑے شاہی سنک کے پاس پہنچ گئے۔

''یہاں تک تو سب ٹھیک ہو گیا، اب تم مجھے اس منصوبے کے بارے میں بتاؤ...... ڈھکو سنے کے متعلق......'' اسکارپیئس نے ادھرادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں! اسکارپیئس، منصوبے کے مطابق یہ صابن......اگرتم کر پاؤ......'' البس نے کہااورایک صابن نکال کرسنک کے کنارے پررکھ دیا۔ اسکارپیئس نے اپنی چھڑی نکالی اوراس کی طرف لہراتے ہوئے بولا۔''جخیا ستم......''

صابن ہلکا سالرزااور پھر دیکھتے ہی دیکھتے اپنی جسامت سے چار گنا بڑا ہو گیا۔

''واہ...... یہ بالکل صحیح رہا......میں اس سے کافی متاثر ہوا ہوں۔'' اسکارپیئس نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

''دوسراہدف......'' البس نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔''یہ کالی جھیل سے متعلق تھا۔ انہوں نے اس کی تہہ میں ان چیزوں کوتلاش کرنا تھا جنہیں اس سے چرا کر وہاں چھپا دیا گیا تھا......''

''چیزیں نہیں لوگ......جنہیں وہ پیار کرتے تھے۔'' اسکارپیئس نے فوراً تصحیح کی۔

''ہماری معلومات کے مطابق سیڈرک نے بلبلے کے جادوئی کلمے کا استعمال کیا تھا اوراس میں بیٹھ کر وہ جھیل کی تہہ تک پہنچا تھا۔ ہم بھی ایسا ہی کر کے اس کا تعاقب کریں گے۔ ڈھکو سنے کے جادوئی کلمے کا استعمال کر کے ہم اسے کچھ گنا بڑا کر دیں گے...... چونکہ ہمیں معلوم ہے کہ کایا پلٹ ہمیں زیادہ دیر تک وہاں ٹھہرنے کی اجازت نہیں دے گا، اس لئے ہم نے تمام چیزوں کو جلدی جلدی انجام دینا ہوگا۔ اسے تلاش کرنا ہوگا، اس کے دماغ پر ذلت کی مایوسی کا وار کرنا ہوگا اوراس

چیز کا مشاہدہ کرنا ہوگا کہ وہ گھبرا کر جھیل سے باہر نکل جائے...... وہ نہ صرف اپنے ہدف کو ادھورا چھوڑ دے بلکہ اس ٹورنامنٹ سے ہی باہر ہو جائے......'' البس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''لیکن......تم نے ابھی تک تو مجھے یہ بتایا ہی نہیں کہ ہم دراصل اس کالی جھیل تک کیسے پہنچیں گے؟'' اسکارپیئس نے الجھے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

اسی لمحے وہ دونوں اچھل پڑے کیونکہ ایک فلش میں پانی کا فوارہ بلند ہوا اور پانی گرنے کا شور پورے باتھ روم میں پھیل گیا۔ پانی کے ساتھ ہی ایک شفاف بدن والی بھوتنی بھی باہر آ گئی تھی۔ انہیں اسے پہچاننے میں زیادہ مشکل نہیں ہوئی۔ وہ مایوس مائرٹل تھی۔ اس نے زوردار قہقہہ لگایا۔

''واہ کیا بات ہے؟ یہ کتنا مزیدار محسوس ہو رہا ہے۔ تم اس سے کبھی ویسا لطف نہیں اُٹھا سکتے کیونکہ جب تم میری عمر تک پہنچ جاؤ گے تو تم ایسا کر سکو جیسا تم کرنا چاہتے ہو......!'' مایوس مائرٹل نے آنکھیں مٹکاتے ہوئے کہا۔

''بالکل......'' اسکارپیئس جوشیلے انداز میں بولا۔ ''تم واقعی بے حد شاندار اور کمال کی ہو، مایوس مائرٹل!''

اسکارپیئس کو بالکل اندازہ نہیں تھا کہ اس نے کیا کہہ دیا تھا؟ مایوس مائرٹل کا چہرہ بھڑکنے لگا اور وہ پانی کے چھینٹے اُڑاتی ہوئی اسکارپیئس پر کود گئی۔ وہ جست لگا کر اس کے پاس پہنچ گئی اور غضب ناک لہجے میں غراتی ہوئی بولی۔ ''تم نے مجھے کس نام پکارا؟...... مایوس کا کیا مطلب ہے؟ کیا میں تمہیں مایوس دکھائی دیتی ہوں...... جواب دو...... جلدی جواب دو......''

اسکارپیئس اس ناگہانی مصیبت سے واقف نہ تھا، اس لئے وہ گھبرا گیا۔

''اوہ میرا یہ مطلب نہیں تھا......''

''تو بتاؤ......میرا نام کیا ہے؟'' مائرٹل نے غرا کر پوچھا۔

''مائرٹل......'' اسکارپیئس نے فوراً کہا۔

''بالکل صحیح...... مائرٹل الزبتھ وارن...... یہ کتنا شاندار نام ہے...... میرا نام......کوئی ضرورت نہیں اس کے ساتھ مایوس لگانے کی......اس میں کسی قسم کی مایوسی نہیں جھلکتی ہے، ہے نا؟'' مائرٹل نے چہکتے ہوئے کہا۔

''ہاں...... بالکل......'' اسکارپیئس نے جان چھڑاتے ہوئے کہا۔

''ایک زمانہ بیت گیا،لڑکے میرے باتھ روم میں نہیں آئے!'' مایوس مائرٹل نے گدگدی جیسی ہنسی ہنستے ہوئے کہا۔

''یہ تو لڑکیوں کا باتھ روم ہے،لڑکوں کا یہاں آنا ٹھیک نہیں ہے......لیکن ایسا پھر ہو رہا ہے۔ یہ سچ ہے کہ پوٹرز کیلئے ہمیشہ سے میرے دل میں نرم گوشہ موجود ہے اور کسی حد تک ملفوائے کے لئے بھی...... یہ کتنا عجیب ہے کہ ایک بار پھر پوٹر اور ملفوائے ایک ساتھ ہیں اور وہ بھی میرے باتھ روم میں...... بولو! میں تمہاری کیا مدد کرسکتی ہوں؟''

''تم وہاں پران کے ساتھ تھی......یعنی کالی جھیل میں......انہوں نے اس بارے میں لکھا ہے،اس کا مطلب یہ ہے کہ ان پائپوں میں سے وہاں جانے کا راستہ موجود ہے، ہے نا مائرٹل؟''البس نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''میں تو ان راستوں سے ہر جگہ گئی ہوں مگر تم کس جگہ کی بات کررہے ہو، پوٹر؟'' مائرٹل نے تنک کر پوچھا۔

''میں دوسرے ہدف کی بات کر رہا ہوں۔ کالی جھیل میں موجود دوسرے ہدف کی...... جو سہ فریقی ٹورنامنٹ میں رکھا گیا تھا جو آج سے پچیس سال پہلے کی بات ہے،اس میں ہیری اور سیڈرک......''البس نے بتانا چاہا۔

''آہ! یہ کتنی شرم کی بات ہے کہ وہ حسین وخوبرو نوجوان مرگیا۔'' مایوس مائرٹل نے گہری سانس لے کر کہا۔''ایسی بات نہیں ہے کہ تمہارا باپ خوبصورت نہیں تھا پوٹر! مگر سیڈرک ڈیگوری...... وہ تو لاکھوں میں ایک تھا۔تمہیں اندازہ نہیں ہوسکتا کہ اس کیلئے سینکڑوں لڑکیوں نے اسی باتھ روم میں چھپ کر عشقیال بنایا تھا۔ وہ اس کی وجاہت کو اپنی محبت کے جال میں میں کھینچنا چاہتی تھیں...... پھر وہ دن بھی آیا جب وہ اسی جگہ پر بیٹھ کر اس کیلئے آنسو بہا رہی تھیں...... وہ مرچکا تھا ہمیشہ کیلئے جاچکا تھا...... میں نے یہ سب اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔''

''ہماری مدد کرو مائرٹل......ہمیں کسی نہ کسی طرح اسی جھیل میں پہنچادو۔''البس نے کہا۔

''اسی جھیل میں......کیا مطلب؟'' مائرٹل نے تیوریاں چڑھا کر کہا۔''میں تمہیں یہ تو بتا سکتی ہوں کہ جھیل میں جانے کا راستہ کہاں ہے مگر اس جھیل میں ہرگز نہیں لے جاسکتی جس میں سیڈرک موجود تھا۔ میرے پاس کوئی ایسی جادوئی طاقت نہیں ہے کہ تم دونوں کو پچیس سال ماضی لے جاسکوں......''

البس نے بے چینی سے اسکارپیئس کی طرف دیکھا۔

''ہم چاہتے ہیں کہ تم ہمارا راز ہمیشہ پوشیدہ رکھو، کیا تم ایسا کروگی؟......''البس نے کہا۔

''اوہ مجھے تو رازوں سے ہمیشہ محبت رہی ہے۔'' مایوس مائرٹل نے بے قراری کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔''میں تو تم

سے یہ بھی نہیں کہہ سکتی کہ میرے دل میں یعنی میری روح بھی مرتے دم تک رازوں کی حفاظت کرے گی کیونکہ میں تو مر چکی ہوں...... ہمیشہ کیلئے بھوت بن چکی ہوں، یہ بات تو جانتے ہی ہو کہ میں اب دوبارہ مر بھی نہیں سکتی......''

البس نے اسکارپیئس کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا۔ دونوں نے کنکھیوں میں اشارہ کیا۔ پھر البس نے چمکتا ہوا کایاپلٹ باہر نکالا۔

''مگر ہم وقت کے ساتھ ماضی میں سفر کر سکتے ہیں۔ تمہیں سب اتنا کرنا ہوگا کہ ہمیں یہ بتادو کہ پائپوں میں سے گزر کر ہم جھیل تک کیسے پہنچ سکتے ہیں؟ ہم وہاں پہنچ کر سیڈرک کو بچالیں گے......اسے موت کے منہ سے واپس کھینچ لائیں گے......''البس نے سنجیدگی سے کہا۔

''واہ! یہ سننا کتنا مزیدار ہے۔''مایوس مائرٹل نے چہکتے ہوئے کہا۔

''اور ہمارے پاس ضائع کرنے کیلئے زیادہ وقت نہیں ہے۔''البس نے کہا۔

''اس سنک میں غوطہ مارنا ہوگا۔''مایوس مائرٹل نے کہا۔''ہاں! اس سنک میں غوطہ مارنا ہوگا کیونکہ یہ ہمیشہ کالی جھیل میں ہی خالی ہوتا ہے، اور تمہیں سیدھا کالی جھیل میں پہنچادے گا۔ ویسے تو یہ کام بالکل غیر قانونی ہے اور سکول میں اس کی کڑی ممانعت ہے مگر...... یہ سکول ایسی بہت ساری چیزوں سے بھرا پڑا ہے۔ بس اس میں غوطہ لگاؤ اور سیدھے اس کے پائپ میں گھس جاؤ۔''

البس سنک سے چند قدم پیچھے ہٹا اور اس نے اس میں چھلانگ لگا دی۔ سنک کا پانی اچھلا اور البس پوری طرح بھیگ گیا۔ اسکارپیئس نے بھی ویسا ہی کیا۔ اسی لمحے البس نے اپنے بستے میں سے سبز رنگ کی کچومر ہوئی گھاس کی طرح کا ایک گچھا نکالا اور اس کا کچھ حصہ اسکارپیئس کی طرف بڑھایا۔

''یہ لو...... کچھ تمہارے لئے اور کچھ میرے لئے۔''البس نے کہا۔

''گل پھڑ پودا؟''اسکارپیئس نے حیرانگی سے کہا۔''ہم گل پھڑ پودا کا استعمال کریں گے؟ یعنی پانی کی تہہ میں اس کے ذریعے سانس لیں گے؟''

''بالکل اسی طرح جیسے میرے ڈیڈ نے آج سے پچیس سال پہلے کیا تھا...... کیا اب تم چلنے کیلئے تیار ہو؟''البس نے جواب دیا۔

''ہاں ......مگر یاد رکھنا کہ اس بار ہمیں اپنی گھڑیوں پر دھیان رکھنا ہوگا اور مقررہ وقت کے اندر رہ کر ہی ہمیں اپنا کام مکمل کرنا ہوگا...... پوری ہوشیاری اور احتیاط کے ساتھ۔'' اسکارپیئس نے اسے خبردار کرتے ہوئے کہا۔

''صرف پانچ منٹ!'' البس نے گھڑی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔''صرف اتنا ہی وقت ہمیں مل پائے گا۔اس سے پہلے کہ کایا پلٹ ہمیں واپس حال میں کھینچ لائے......''

''بس تم مجھے صرف اتنا بتادو کہ یہ کچھ ٹھیک ہوجائے گا۔'' اسکارپیئس نے کہا اس کا چہرہ ایک بار پھر انجانے خوف کا شکار ہونے لگا تھا۔

البس نے اس کی طرف مسکرا کر دیکھا۔

''اس بار مجھے پورا پورا یقین ہے کہ ہم سب کچھ صحیح کرلیں گے، کیا تم تیار ہو؟''

اس سے پہلے کہ اسکارپیئس خود کو تیار کرپاتا۔ البس نے گل پھڑ پودا کو منہ ڈالا اور چبا کر نگل گیا۔ اگلے ہی لمحے وہ پانی میں گم ہوچکا تھا۔

''ٹھہرو......نہیں......ابھی نہیں البس......'' اسکارپیئس محض چلا کر رہ گیا۔ اس نے سر اُٹھا کر مایوس مائرٹل کی طرف دیکھا۔ وہ اور مایوس مائرٹل ہی باتھ روم میں تنہا رہ گئے تھے۔

''مجھے بہادر لڑکے ہمیشہ سے پسند ہیں!'' مایوس مائرٹل نے عجیب سی ہنسی کے ساتھ کہا۔

اسکارپیئس تھوڑا اڈرا ہوا تھا۔ اس نے کچھ سوچا اور بہادری دکھانے کیلئے خود کو تیار کیا۔ اس نے گہری سانس لی اور بڑبڑایا۔''ٹھیک ہے، میں بھی پوری طرح تیار ہوں......اب جو بھی ہوگا دیکھا جائے گا۔''

اس نے جلدی سے گل پھڑ پودا منہ ڈال کر نگلا اور غوطہ لگا کر پانی میں اوجھل ہوگیا۔ مایوس مائرٹل نے لمحہ بھر پانی کی طرف دیکھا اور پھر وہ بھی ایک طرف چلی گئی۔ اسی لمحے اسے ایک دھماکے کی آواز سنائی دی۔ عجیب سا شور اُٹھا۔ یوں لگا جیسے وقت تھم سا گیا ہو۔ ایسا لگ تھا جیسے وہ کسی تنگ سرنگ میں سے گزر رہا ہو۔ ہر طرف گہرا اندھیرا چھایا ہوا تھا۔

دھماکے کی جو آواز اس کی سماعت میں محفوظ رہ گئی تھی وہ دراصل باتھ روم کا دروازہ کھلنے کی آواز تھی جسے ہیری نے جادوئی کلمے سے کھولا تھا۔ ہیری بھاگتا ہوا اندر آیا۔ اس کے پیچھے جینی، ڈریکو اور پروفیسر میک گوناگل بھی تھیں۔ اندر کوئی بھی موجود نہیں تھا۔

''البس ......البس ......'' ہیری نے بے چینی سے اسے پکارا۔

''لگتا ہے وہ چلا گیا ہے......'' جینی نے بڑبڑا کر کہا۔

انہیں لڑکوں کے چوغے فرش پر پڑے ہوئے دکھائی دیئے۔ پروفیسر میک گوناگل نے اپنے ہاتھ میں پکڑے ہوئے نقشے میں انہیں تلاش کیا۔

''وہ نقشے سے اوجھل ہو گئے ہیں۔ اوہ نہیں! وہ تو ہوگورٹس کے نیچے زمین میں سفر کر رہے ہیں۔ ارے یہ کیا؟ وہ ایک بار پھر غائب ہو گئے ہیں......'' پروفیسر میک گوناگل نے الجھے اور پریشان لہجے میں بتایا۔

''وہ یہ سب کیسے کر رہے ہیں؟'' ڈریکو کی تعجب بھری آواز گونجی۔

''وہ بڑی عجیب سی فریب دینے والی چیز سے کام لے رہے ہیں۔'' باتھ روم میں مایوس مائرٹل کی آواز سنائی دی۔ وہ سب چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔ وہ نجانے کب وہاں آ گئی تھی۔

''اوہ مائرٹل......تم؟'' ہیری نے چونک کر کہا۔

''اوہ نہیں! تم نے مجھے پکڑ ہی لیا۔ میں خود کو اچھی طرح چھپا نہیں پائی ہوں۔ اوہ کیسے ہو ہیری؟......اوہ ڈریکو! تم بھی ہو......تم کیسے ہو؟ کیا تم دونوں دوبارہ برے لڑکے بن گئے ہو؟'' مائرٹل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

''تم نے کیا کہا؟...... عجیب سی فریب دینے والی چیز؟'' ہیری نے شک بھری نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''مجھے لگا تھا کہ یہ ایک راز تھا۔'' مائرٹل نے گہری آہ بھرتے ہوئے کہا۔ ''مگر میں تم سے کوئی راز چھپا نہیں سکتی ہوں، ہیری! یہ بھلا کیسے ہو سکتا ہے؟......اوہ تم عمر ڈھلنے کے ساتھ ساتھ زیادہ وجیہہ اور خوبرو ہو گئے ہو اور کچھ لمبے بھی......''

''مائرٹل! وقت برباد نہ کرو۔ میرا بیٹا سنگین خطرے میں ہے۔ مجھے اس کی مدد کرنا...... سچ سچ بتاؤ مائرٹل! آخر وہ کیا کر رہا ہے؟'' ہیری نے پریشان ہو کر چیختے ہوئے کہا۔

''خطرے میں اوہ نہیں......وہ تو اس خوبرو اور حسین لڑکے کو بچا رہا ہے، تم تو جانتے ہو، وہی خوبرو اور وجیہہ لڑکا...... سیڈرک ڈیگوری!'' مائرٹل نے اِک ادا سے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

ہیری کو حیرت کا زوردار جھٹکا لگا۔ اس کے دماغ میں دھماکے ہونے لگے۔ اسے لمحہ بھر کیلئے لگا کہ شاید زمین ہی اس

کے پیروں کے نیچے سے کھسک گئی تھی اور پھر اسے حالات کو سمجھنے میں زیادہ دیر نہیں لگی۔اس کے دل ودماغ پر خوف کے سائے پھیلنے لگے۔

''مگر سیڈرک ڈیگوری کو مرے ہوئے سالوں بیت چکے ہیں؟'' پروفیسر میک گوناگل نے تعجب بھرے لہجے میں کہا۔

''وہ پوری سنجیدگی کے ساتھ اس بارے میں بات کر رہا تھا'' مایوس مائرٹل نے مسکرا کر کہا۔''وہ بڑا پر اعتماد دکھائی دے رہا تھا۔اسے دیکھ کر مجھے تمہاری یاد آ گئی ہیری!وہ بالکل تمہاری طرح اعتماد کا مظاہرہ کر رہا تھا......''

''اوہ نہیں!اس نے سن لیا...... جب آموس ڈیگوری میرے پاس آیا تھا......وہ جو مطالبہ کر رہا تھا......اس نے سب سن لیا تھا......اسے معلوم ہو گیا تھا کہ محکمہ وزارت جادو کے قبضے میں کایا پلٹ ہے......مگر وہ اسے ملا کیسے؟ یہ ناممکن ہے......یہ ناممکن ہے!'' ہیری نے پریشانی کے عالم میں کہا۔''اسے روکنا ہوگا......یہ نہایت خطرناک ہے......''

''محکمے کے پاس کایا پلٹ موجود ہے؟'' پروفیسر میک گوناگل نے تیوریاں چڑھا کر کہا۔''جہاں تک میں جانتی ہوں، تمام کایا پلٹ تباہ ہو چکے تھے۔''

''کیا تم سب شرارتی نہیں ہو؟'' مایوس مائرٹل نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

''کیا تم لوگ مجھے بھی بتاؤ گے کہ یہ سب کیا گھن چکر ہے؟ تم آپس میں کس بارے میں باتیں کر رہے ہو؟'' ڈریکو نے الجھے ہوئے انداز میں غصے سے کہا۔

''پروفیسر میک گوناگل کو نقشے میں دکھائی دے رہا ہے کہ البس اور سکارپیئس بار بار غائب اور نمودار ہو رہے ہیں......وہ دراصل سفر کر رہے ہیں، وقت کا سفر......!'' ہیری نے تھکے ہوئے لہجے میں کہا۔

☆☆☆☆

منظر 20

# سہ فریقی ٹورنامنٹ، کالی جھیل، 1995ء

''خواتین وحضرات......لڑکو اور لڑکیو!'' لوڈو بیگ مین کی بلند آواز گونجی۔ ''آپ کے سامنے پیش ہے، عظیم ترین......عالمی شہرت یافتہ......اپنی نوعیت کا اکلوتا شاہکار......سہ فریقی ٹورنامنٹ! اگر آپ ہوگورٹس کی طرف سے ہیں تو شور مچا کر اپنے ہیرو کا حوصلہ بڑھایئے۔''

ایک زوردار شور ہوا اور تالیوں اور نعروں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔

البس اور سکارپیئس نے جب لوڈو بیگ مین کی آواز سنی تو انہیں معلوم ہو گیا کہ وہ پہنچ گئے تھے۔ وہ پانی میں آہستگی کے ساتھ تیرتے رہے۔ وہ باہر نکل کر دیکھنے کا خطرہ مول نہیں لے سکتے تھے۔ ان کے دل زور زور سے دھڑک رہے تھے۔

''اگر آپ کا تعلق ڈرم سڑانگ سکول سے ہے تو اپنے چیمپئن کی کھل کر حوصلہ افزائی کیجئے۔'' لوڈو بیگ مین کی آواز مسلسل آرہی تھی۔ ساتھ ہی ایک بار کان شور سنائی دیا۔ لوگ تالیاں بجا رہے تھے، نعرے لگا رہے تھے اور سیٹیاں بج رہی تھیں۔

''اگر آپ بیاؤکس بیٹن اکیڈمی کی طرف سے آئے ہیں تو اپنی چیمپئن کی حوصلہ افزائی کیجئے اور اس کیلئے شور مچایئے۔''

آواز گونجی اور پھر شور ہوا مگر اس بار شور میں اتنا دم نہیں تھا مگر پھر بھی کافی شور تھا۔

''یہ بات طے ہے کہ فرانسیسی بھی اب شور مچانا سیکھ رہے ہیں۔'' لوڈو بیگ مین نے چہکتے ہوئے کہا۔ ''لیجئے وہ اب پانی میں اتر رہے ہیں......وکٹر نے شارک مچھلی کا جادو استعمال کیا ہے، واہ! وہ واقعی کسی شارک سے کم نہیں......اور ہیری نے گل پھڑ پودے کی مدد لی ہے، چالاک اور ہوشیار ہیری پوٹر واقعی یہ عمدہ خیال ہے......سیڈرک نے جادوئی کلمات کو

انوکھے انداز میں استعمال کیا ہے۔خواتین وحضرات! سیڈرک نے بلبلہ بنالیا ہےاوروہ اس کے اندر محفوظ ہو گیا ہے،جھیل کی گہرائی اب اسے اس کے مقصد میں کامیاب ہونے سے بالکل نہیں روک سکتی......''

سیڈرک ڈیگوری مسکراتا ہوا پانی میں اتر گیا۔ ہوائی بلبلے نے اس کا سر اپنی لپیٹ میں لے رکھا تھا۔ جونہی وہ سب پانی میں اتر گئے تو البس اوراسکارپیئس نے خودکو ہوشیار کرلیا۔انہوں نے اپنی اپنی چھڑیاں باہر نکالی اورسیڈرک کونشانہ بنایا۔ جونہی سیڈرک تھوڑی گہرائی میں پہنچا تو انہوں نے ایک ساتھ اس پرڈھکوسنے والا جادوئی وار کر دیا۔ دوسرخ شعلے پانی میں تیرتے ہوئے سیڈرک سے ٹکرائے۔سیڈرک نے حیرانگی سے ان دولڑکوں کی طرف دیکھا جنہوں نے اسے نشانہ بنایا تھا۔وہ حیران وپریشان دکھائی دینے لگا۔کیا یہ سب بھی کھیل کا حصہ تھا؟ ڈھکوسنے والا جادو اب اپنا رنگ دکھانے لگا۔ سیڈرک کے گرد کا پانی سونے کی طرح پیلا ہونے لگا اور ساتھ ہی سیڈرک کا جسم پھولنے لگا جیسے کسی نے اس میں ہوا بھر دی ہو۔اس نے خودکوسنبھالنے کی کوشش کی مگر جادوئی وار اپنا کام دکھا چکا تھا۔وہ تیزی سے پھولتا جارہا تھا۔اس کا جسم پانی میں سے اوپر اُٹھنے لگا۔وہ غبارہ بن چکا تھا اور پانی کے نیچے جاپانا ممکن نہیں تھا اور پھر وہ اوپر اٹھتا چلا گیا......لگتا تھا کہ وہ صرف جھیل سے ہی باہر نہیں نکل آئے گا بلکہ وہ ہوا میں کسی غبارے کی طرح اُڑ جائے گا۔ یہ اُڑان اسے سہ فریقی ٹورنامنٹ سے بھی باہر اُڑا کر رکھ دے گی۔

''اوہ خواتین وحضرات...... یہ کیا ہورہا ہے؟'' لوڈو بیگ میں کی تعجب بھری آواز سنائی دی۔''سیڈرک ڈیگوری کو پانی سے باہر نکل رہا ہے، وہ بھی بغیر ہدف پائے......اگر واقعی ایسا ہے تو یہ اس کیلئے بڑی بدقسمتی والی بات ہوگی۔ وہ ٹورنامنٹ میں اپنی شمولیت کھوبیٹھے گا......اوہ خواتین وحضرات! ہمیں ابھی اپنے کسی فاتح کو دیکھنے کا موقع تونہیں مل پایا مگر ہم اپنے یقینی شکست خوردہ کوضرور دیکھ سکتے ہیں......سیڈرک ڈیگوری جوکہ اب کسی غبارے میں بدلتا جارہا ہے، مجھے لگتا ہے کہ اس طرح چند ہی لمحوں میں وہ جھیل کی گہرائیوں میں تو نہیں جانا چاہتا بلکہ ہوا میں کسی غبارے کی مانند اُڑنا چاہتا ہے۔ وہ اپنے ہدف سے بھی دور اُڑنا چاہتا تھا جو اسے سہ فریقی ٹورنامنٹ سے بھی کہیں دور لے جائے گا۔اوہ میرے خدایا! یہ منظر تو نہایت خطرناک ہوتا جارہا ہے۔''

اسی لمحے سیڈرک کے اردگرد چنگاریوں کی بارش ہونے لگی جیسے کوئی زبردست آتش بازی کررہا ہو۔سیڈرک ہوا میں کسی غبارے کی طرح ڈول رہا تھا۔اس کا چہرہ نہایت ستا ہوا تھا اور پانی اس کے کپڑوں سے نچڑ رہا تھا۔آسمان پر ہونے

والی چنگاریوں میں سے ایک عبارت نمودار ہو چکی تھی۔

''رون کو ہرمائنی سے محبت ہے......واقعی محبت ہے!''

سٹیڈیم میں بیٹھے ہوئے لوگ اس عبارت کو پڑھ کر عجیب سا شور مچانے لگے۔انہیں یہ منظر اچھا لگا تھا۔ وہ اس کی طرف پسندیدگی سے دیکھ رہے تھے۔

''اوہ خواتین وحضرات!''لوڈو بیگ مین کی آواز ایک بار پھر گونجنے لگی۔''اس حسین وخوبرو نوجوان کا چہرہ تو ملاحظہ کیجئے۔اس پر تو کچھ اور ہی عیاں ہے، بلکہ سب صاف صاف عیاں ہے، یہ کسی سانحے سے کم نہیں ہے۔ واقعی یہ کسی سانحے سے کم نہیں، ایسا سانحہ جس میں ذلت وشرمساری عیاں ہو رہی ہو۔ ذلت وشرمساری......واقعی اس کیلئے اس سے اچھا تو کوئی اور لفظ ہو ہی نہیں سکتا۔''

اسی لمحے البس کے چہرے پر مسکراہٹ تیرنے لگی۔ اسکارپیئس تو خوشی سے مچل گیا تھا اور وہ پانی میں تالیاں بجانے لگا۔البس نے اسے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔اسکارپیئس نے پانی کہ تہہ میں سے روشن آسمان کو دیکھا جہاں ایک جملہ چمکتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔اسکارپیئس نے یہ دیکھ کر خوشی سے سر ہلایا جیسے وہ کہہ رہا ہو کہ یہ ترکیب واقعی شاندار ہے۔وہ ہلکا سا اوپر آ گئے اور پانی میں تیرنے لگے۔ پورا سٹیڈیم آسمان کی طرف دیکھ رہا تھا جہاں سیڈرک غبارے کی طرح پھولا ہوا اُڑ رہا تھا اور بے بسی اور مایوسی کے عالم میں نہایت شرمندہ دکھائی دے رہا تھا۔لوگ اس کا مذاق اُڑا رہے تھے، تالیاں بجا رہے تھے اور ٹھٹھا کر رہے تھے۔

اسی لمحے وہ دونوں گہری تاریکی میں کھو گئے۔اس شور مچانے والے ہجوم کو اندھیرے کی چادر ہڑپ کر گئی۔ ہر طرف اندھیرا چھا گیا تھا۔روشنی کا ایک تیز جھماکا ہوا اور سارا منظر بدل گیا۔کہیں دور بگل جیسی آواز سنائی دی اور کایا پلٹ کی ٹک ٹک تھم گئی۔دنیا یکسر بدل گئی تھی۔

اسکارپیئس پانی میں تیرتا ہوا باہر نکلا اور جست لگا کر خشکی پر چڑھ گیا۔

''یاہو............!''اس نے زوردار کلکاری بھری۔''ہم نے کر یہ دکھایا۔''

اس نے تیزی سے اردگرد نگاہ دوڑائی۔ وہ پانی میں سے اکیلا ہی باہر نکلا تھا۔ وہاں البس موجود نہیں تھا۔ کچھ لمحوں تک خاموشی چھا گئی۔وہ اس کے باہر نکلنے کا انتظار کر رہا تھا۔

''البس ......؟'' اسکارپیئس نے پریشان ہوکرآواز لگائی۔

البس کی طرف سے کوئی جواب نہیں ملا۔اس نے تیزی سے پانی میں چھلانگ لگا دی، شاید البس پچھلی بار کی طرح بے ہوش ہوگیا ہوگا؟ اس نے سوچا اور پانی میں گہرا غوطہ لگایا۔مگر پانی میں دور دور تک البس دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

''البس ......البس ......البس !'' اسکارپیئس نے بلند آواز میں اسے پکارا۔

اسی لمحے عجیب سی پھنکار جیسی آواز سنائی دی۔اسکارپیئس چونک کر ارد گرد دیکھنے لگا۔

''وہ آرہاہے......وہ آرہاہے......وہ آرہاہے......'' کوئی یخ بستہ آواز مارباشی زبان میں بول رہی تھی۔اسکارپیئس کو اپنی ریڑھ کی ہڈی میں سرد لہر کا احساس ہونے لگا۔

''اسکارپیئس ملفوائے! تم پانی میں کیا کر رہے ہو؟ چلو فوراً باہر نکلو......اسی وقت!'' ایک باریک چنچناتی ہوئی آواز گونجی جیسے کوئی نوجوان لڑکی غصے سے بول رہی ہو۔اسکارپیئس نے پانی میں گھوم کر اس کی طرف دیکھا۔اس کے سامنے ایک ناٹے قد کی عورت کھڑی تھی اور اس کا چہرہ غصے سے سرخ دکھائی دے رہا تھا۔

اس نے ہاتھ بڑھا کر اسے پکڑ لیا اور باہر کھینچنے لگی۔

''مس...... مجھے مدد کی ضرورت ہے...... براہ مہربانی میری مدد کیجئے!'' اسکارپیئس نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔ وہ البس کو پانی میں ڈوبنے نہیں دینا چاہتا تھا۔

''کیا کہا مس؟......'' اس عورت نے چڑچڑے انداز میں کہا۔''میں پروفیسر امبریج ہوں۔ میں تمہارے سکول کی ہیڈ مسٹریس ہوں! میں کوئی مس نہیں ہوں، کیا تم یہ بات بھول گئے ہو۔''

''آپ ہیڈ مسٹرس ہیں لیکن میں......'' اسکارپیئس گڑبڑا سا گیا۔

''ہاں! میں ہیڈ مسٹرس ہوں، اچھا ہوا تمہیں یاد آ ہی گیا......تمہارا خاندان چاہئے جتنا بھی اہم اور شاندار کیوں نہ ہو مگر میں تمہیں اس بات کی قطعی اجازت نہیں دے سکتی کہ تم جو چاہو وہ کرتے پھرو'' ڈولرس امبریج نے غصیلی آواز میں کہا۔''میں اس بات کو قطعی برداشت نہیں کرتی ہوں کہ کوئی میرے قوانین کو توڑے، سمجھے!''

''جھیل میں ایک لڑکا ڈوب گیا ہے۔'' اسکارپیئس نے روہانسے انداز میں کہا۔''آپ کو اسے نکالنے کیلئے میری مدد کرنا ہوگی۔ وہ میرا دوست ہے، اسے باہر نکالنا ہوگا۔مس...... پروفیسر......اوہ ہیڈ مسٹرس! وہ ہوگورٹس کا ہی طالب علم

ہے، مس! مجھے اُسے ڈھونڈنا ہی ہوگا، مجھے البس پوٹر کو ڈھونڈنا ہی ہوگا......''

''پوٹر......؟'' ڈولرس امبریج نے ہونٹ سکوڑ کر کہا۔ اس کے لہجے میں عجیب سی نفرت جھلک رہی تھی۔ ''البس پوٹر......اس نام کا کوئی طالبعلم میں نہیں ہے بلکہ گذشتہ کئی سالوں سے کسی بھی پوٹر نے اس سکول میں قدم نہیں رکھا ہے۔ اس نام کا صرف ایک ہی لڑکا اس سکول میں ہوا کرتا تھا۔ ہیری پوٹر! وہ کوئی اچھا لڑکا نہیں تھا۔ نہ تو وہ خود چین سے رہتا تھا اور نہ ہی کسی دوسرے کو چین سے رہنے دیتا تھا۔ شکر ہے، اس سے جان چھوٹی...... جب سے وہ مرا ہے، ہر طرف سکون و امن قائم ہوگیا ہے......''

''کک......کیا...... ہیری پوٹر مر گیا؟'' اسکارپیئس نے ہکلاتے ہوئے پوچھا۔ لمحہ بھر کیلئے اسے یوں لگا جیسے ساری دُنیا ہی اندھیرے میں ڈوب گئی ہو۔ وہ آنکھیں پھاڑ کر یوں دیکھ رہا تھا جیسے وہ کسی انہونی دُنیا میں آ گیا ہو۔ یہ کوئی ڈراؤنا خواب تھا جو اسے اپنے چنگل سے باہر نہیں نکلنے دے رہا تھا۔ اسی لمحے ایک اور نئی چیز رونما ہوئی۔ چاروں طرف عجیب سی کھڑکھڑاتی ہوئی آوازیں سنائی دینے لگیں، موسم میں عجیب سی خنکی طاری ہونے لگی۔ بھیگا ہوا اسکارپیئس آہستہ آہستہ کانپنے لگا۔ ہر طرف کہر جیسی دھند پھیل گئی تھی۔ اچانک اس کی نظر زمین سے کچھ فٹ اوپر پڑی تو اس کی کراہ نکل گئی۔ روح کھچڑ......ڈھیر سارے روح کھچڑ فضا میں چاروں طرف منڈلا رہے تھے۔ ان کی کھڑکھڑاتی ہوئی سانسوں کی آواز سنائی دے رہی تھیں۔ اچانک اسکارپیئس کو یوں لگا جیسے خوشیاں ساری دُنیا سے روٹھ گئی ہوں، ہر طرف یاسیت والم کا راج ہو۔ ٹھنڈی ہوا چلنے لگی اور اسکارپیئس کو اپنا کھڑا رہنا دشوار لگنے لگا۔ یہ عجیب سا جہنم تھا، اسی لمحے اس کی پشت سے ایک سانپ جیسی پھنکارتی ہوئی آواز سنائی دی۔ وہ بالکل واضح، یخ بستہ اور صاف تھی۔

''ہیری ی ی پوٹر......''

اسکارپیئس کے تن بدن میں خوف کی لہر دوڑ گئی۔ اسے اس نامانوس آواز سے آشنائی تو نہ تھی مگر وہ یہ جان گیا تھا کہ یہ آواز دُنیا کے سب سے بڑے خوفناک جادوگر والڈی مورٹ کی ہی ہو سکتی تھی۔ اسکارپیئس کو اس حقیقت کا احساس ہونے لگا کہ ہیری کا خواب سچائی میں بدل چکا تھا۔

وہ لوٹ آیا تھا......

''کہیں آج تم نے کوئی نشیلی چیز تو نہیں پی لی ہے؟'' ڈولرس امبریج کی کڑک دار آواز گونجی، وہ جیسے ہوش میں آ گیا۔

’’یا پھر کسی بدذات کے ساتھ کچھ دیر تک رہے ہو جس کی ہمیں خبر نہیں ہو پائی؟ ہیری پوٹر کو مرے ہوئے بیس برس ہو چکے ہیں۔ وہ انہی باغیوں کے ساتھ مارا گیا تھا جو اس نے ڈمبل ڈور کے ساتھ مل کر تاریکیوں کے شہنشاہ کو ہرانے کیلئے اپنے گرد اکٹھا کر رکھے تھے۔ ہم نے ہوگورٹس وہ عظیم جنگ بڑی بہادری اور شجاعت سے جیت لی تھی۔ پوری جادونگری نے ہماری جیت پر جشن منایا تھا......اب چلو یہاں سے! مجھے معلوم نہیں کہ تم میرے ساتھ کس قسم کا کھیل رہے ہو۔ تمہاری حماقت کی وجہ سے روح کھچڑ کافی ناراض دکھائی دے رہے ہیں۔ تم نے انہیں بے حد بھڑکا دیا ہے، وہ بھی اس دن جب ہم ’یوم تاریک‘ منا رہے ہیں۔ والڈی مورٹ کی فتح کا خاص دن......‘‘

ڈولرس امبرتج نے اس کے بازو کو پکڑ رکھا تھا۔ اب وہ اسے کھینچ کر ایک طرف لے جا رہی تھی۔ اسکار پیئس بے یقینی کے عالم میں ڈگمگاتا ہوا چل رہا تھا۔ کہیں دور سانپ کی پھنکار جیسی آواز گونج رہی تھی جو لمحہ بہ لمحہ تیز ہوتی جا رہی تھی۔ اچانک اس کی نظر آسمان کی طرف اُٹھ گئی تو اسے اپنا سانس رُکتا ہوا محسوس ہوا۔ کھلے آسمان میں ایک بڑا بینر سا لہرا رہا تھا جس پر بل کھاتا ہوا سانپ ایک انسانی کھوپڑی سے باہر نکلتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

’’یوم تاریک......والڈی مورٹ کی فتح کا دن؟‘‘ وہ آہستگی سے بڑبڑایا۔ خوف اور دہشت نے اسے اپنے شکنجوں میں جکڑ لیا اور پاؤں اُٹھانا تک دشوار ہو گیا۔ وہ لڑکھڑایا اور اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرے کی دبیز چادر پھیلتی چلی گئی۔

☆☆☆☆

# دوسرا حصہ

## ہیری پوٹر اور بدبخت بچہ

# تیسرا ایکٹ

## ہیری پوٹر اور بد بخت بچہ

منظر 1

# ہیڈ مسٹرس کا دفتر ہوگورٹس

اسکارپیئس محتاط قدموں سے چلتا ہوا ہیڈ مسٹرس کے دفتر میں داخل ہوا۔ اس نے گہرے سیاہ رنگ کا چوغہ پہن رکھا تھا جو عجیب سا چمکدار مگر نہایت گہرا سیاہ تھا۔ اس کے چہرے پر کچھ نئی تبدیلی نمودار ہو چکی تھی۔ اس کی رنگت میں زردی پن نمایاں تھا اور ٹھوڑی بھی تھوڑی نوکیلی دکھائی دے رہی تھی۔ وہ پہلے کی بہ نسبت کافی قوی اور پھرتیلا محسوس ہو رہا تھا مگر اس کے دل پر عجیب سی ہلکی دہشت چھائی ہوئی تھی، ہیڈ مسٹرس نے خاص طور پر اسے تنہائی میں بلایا تھا۔ اسے اپنے دماغ میں خطرے کی گھنٹی بجتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔ وہ کافی محتاط تھا اور خود کو پوری سنبھالنے کی کوشش کر رہا تھا۔

''اوہ سکارپیئس!'' ڈولرس امبرتج کی باریک و چنچل آواز سنائی دی۔ ''تمہارا بے حد شکریہ! جو تم نے میری دعوت قبول کی اور یہاں ملنے کیلئے چلے آئے۔''

''اوہ ہیڈ مسٹرس!'' اسکارپیئس کے منہ سے بس اتنا ہی نکل پایا۔

''اسکارپیئس! میں کافی عرصے سے غور کر رہی ہوں کہ تم میں ایک ہیڈ بوائے بننے کی تمام صلاحیتیں بدرجہ اتم موجود ہیں۔ ایسا کیوں نہ ہو کیونکہ خالص خون کی یہی خوبی ہے کہ وہ بہترین رہنما بننے کی صلاحیت ہمیشہ رکھتا ہے، بالکل اسی طرح جیسے تم ایک شاندار کھلاڑی ہو......''

''شاندار کھلاڑی......؟'' اسکارپیئس گڑبڑا سا گیا۔

''میرے سامنے اداکاری کرنے کی کوشش مت کرو، اسکارپیئس!'' ڈولرس امبرتج نے تنک کر کہا۔ ''میں نے کیوڈچ کے میدان میں تمہاری صلاحیتوں کا مظاہرہ اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ جس مہارت کے ساتھ تم سنہری گیند کو دبوچ لیتے ہو، ایسی مہارت اور کسی میں نہیں پائی جاتی۔ ایسی کوئی سنہری گیند آج تک نہیں بنی ہوگی جسے تم نہ پکڑ پاؤ۔ تم

سب کی نظر میں اعلیٰ اہمیت کے حامل طالبعلم ہو۔کم ازکم میرے لئے تو انتہائی خاص...... میں تمہاری بے حد قدر کرتی ہوں۔ میں تمہاری اوغری والی خدمات پر تہہ دل سے معترف ہوں۔ ہمارا ایک ساتھ کام کرنا ہوگورٹس کے طلباء وطالبات کیلئے نہایت شاندار ثابت ہورہا ہے۔سکول میں خالص خون کا بول بالا ہو چکا ہے اوراس میں پہلے سے کہیں زیادہ نکھار آ چکا ہے......''

''واقعی......!'' اسکارپیئس نے تعجب سے کہا۔اسی لمحے اسے عقب میں سے کسی کے چیخنے کی آواز سنائی دی۔اس کا دل چاہا کہ وہ مڑکر دیکھے کہ اس کے پیچھے کیا ہورہا ہے؟ مگر وہ ایسی کوئی حرکت نہیں کرنا چاہتا تھا جس سے ڈولرس امبرتج اس کی طرف سے اور مشکوک ہو جاتی۔اس نے بڑی مشکل سے خود پر قابو پایا۔

''لیکن گذشتہ تین دن میں کچھ نئی اور عجیب سی چیزیں میرے مشاہدے میں آئی ہیں۔خاص طور پر اسی وقت سے جب میں نے یوم تاریک کو تمہیں جھیل میں سے باہر نکالا تھا۔والڈی مورٹ کی فتح کے دن سے......تم میں کچھ تبدیلی رونما ہوگئی ہے......تم کچھ عجیب عجیب سی حرکتیں کررہے ہو۔سب سے حیرت انگیز بات تو یہ ہے کہ تم معمول سے ہٹ کر ھیری پوٹر میں دلچسپی لینے لگے ہو......'' ڈولرس امبرتج نے اس کی طرف باریک بین نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''میں......ایسا کچھ نہیں ہے!'' اسکارپیئس نے جلدی سے کہا۔اسے اپنی سانس رُکتی ہوئی محسوس ہوئی۔

''مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم ہر کسی سے ہوگورٹس کی عظیم جنگ کے بارے سوالات کررہے ہو۔ یہ جاننے کی کوشش کر رہے ہو کہ ھیری پوٹر کیسے مر گیا؟ اس سے بھی بڑھ عجیب بات تو یہ ہے کہ تمہاری سیڈرک ڈیگوری میں بھی دلچسپی ضرورت سے زیادہ بڑھ گئی ہے۔'' ڈولرس امبرتج نے کہا اوراس کی طرف دیکھا۔اسکارپیئس نے کوئی جواب نہیں دیا۔وہ دوبارہ بولی۔''ہم نے یہ تفتیش بھی کرلی ہے کہ کہیں تم کسی نحوست زدہ جادوئی وار کا شکار تو نہیں ہوگئے مگر ہماری جانچ پڑتال کے بعد ہمیں ایسا کوئی سراغ نہیں ملا......اس لئے میں تم سے نرمی سے پوچھ رہی ہوں کہ کیا میں تمہاری کسی قسم کی کوئی مدد کرسکتی ہوں تاکہ تمہیں پہلے جیسا بنایا جاسکے......''

''اوہ نہیں نہیں!'' اسکارپیئس ہڑبڑا کر بولا۔''آپ بس اتنا یقین کرلیجئے کہ یہ سب تو بس اتفاقی معاملہ ہے جو بس ہوا کے جھونکے کی طرح ہے، میں بالکل ٹھیک ہوں۔سب کچھ ٹھیک ہے۔''

''تو پھر کیا ہم دوبارہ مل کر اپنے امور جاری رکھیں؟'' ڈولرس امبرتج نے پوچھا۔

''بالکل......ہم کر سکتے ہیں۔'' اسکارپیئس نے جواب دیا۔

ڈولرس نے اپنے دونوں ہاتھ اُٹھائے اور اپنے سینے پر ضرب کی صورت میں باندھ لئے اور مسکرا کر بولی۔

''عظیم اوغری کے نقش قدم پر......والڈی مورٹ کی عظمت اور شجاعت کے نام!''

اسکارپیئس نے بھی اس کی نقل اتارتے ہوئے ویسا ہی کرنے کی کوشش کی۔

''ہاں......ام......اس کے نام!'' اس نے خود کو یہ کہنے کیلئے مجبور کیا مگر وہ ایسا کہنے میں ناکام رہا......

☆☆☆☆

منظر 2

# ہوگورٹس کا میدان

’’کیسے ہو اسکارپیئس کنگ؟‘‘ ایک شوخ اور چہکتی ہوئی آواز گونجی۔اسکارپیئس نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔ وہ کارل جنکنس تھا جو مسکراتے ہوئے ہاتھ ہلا کر اسے اشارہ کر رہا تھا اور اس کی طرف آ رہا تھا۔ جونہی وہ اسکارپیئس کے پاس پہنچا تو اس نے اپنا ایک ہاتھ ہوا میں بلند کر دیا۔اسکارپیئس نے لمحہ بھر کیلئے اس کی حرکت کے بارے سوچا پھر اسے سمجھ میں آ گیا کہ کیا کرنا چاہئے؟ اور اس نے اپنے ہاتھ سے اس کے ہاتھ پر ضرب لگا دی۔

’’تو پھر ہم تیار ہیں......کل رات کیلئے؟‘‘ اس نے چہکتے ہوئے کہا۔

اسکارپیئس کو سمجھ میں نہیں آیا کہ وہ اس کا کیا جواب دے کیونکہ وہ بالکل نہیں جانتا تھا کہ کارل کس بارے میں بات کر رہا تھا؟

’’کیوں نہیں! کل تو کچھ پکے بدذاتوں سے چھٹکارے کا دن ہے، انہیں ان کے انجام تک پہنچانا ہے، ہے نا؟‘‘ ژان فریڈرک نے لطف اندوز ہوتے ہوئے کہا۔اسکارپیئس نے اس کے چہرے کو گھور کر دیکھا۔ وہ خون بہانے کی باتیں یوں کر رہا تھا جیسے کوئی کھیل ہو رہا ہو۔

’’اوہ سکارپیئس ......تم یہاں ہو!‘‘ ایک چہکتی ہوئی مانوس آواز سنائی دی۔اسکارپیئس نے غیرارادی طور پر سر گھما کر اس کی طرف دیکھا۔ وہ پولی چاپمن تھی اور کچھ دور سیڑھیوں پر کھڑی تھی۔اسکارپیئس نے سوچا کہ اس کے پاس جا کر اس کا حال بھی معلوم کر لینا چاہئے۔ وہ آہستگی سے چلتا ہوا اس کے سامنے پہنچ گیا۔اسے اس بات پر بھی نہایت حیرت ہو رہی تھی کہ اس نے بڑی شگفتگی کے ساتھ اس کا نام لیا تھا جبکہ وہ ایسا پہلے کبھی نہیں کرتی تھی۔

’’پولی چاپمن......کہو کیا کہنا چاہتی ہو؟‘‘ اسکارپیئس نے پوچھا۔

''کیا اب ہمیں حتمی بات کر لینا چاہئے؟'' پولی چاپمن نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔ ''مجھے معلوم ہے کہ ہر کوئی میری رضامندی کا انتظار کر رہا ہے مگر میں تمہارا انتظار کر رہی ہوں کہ تم مجھ سے کب دریافت کرو گے؟ کیونکہ تمہیں تو معلوم ہی ہے کہ جب تک تم مجھے ساتھ چلنے کی دعوت نہیں دو گے تو میں کیسے ساتھ چل سکتی ہوں؟ مجھے اب تین لوگوں نے با قاعدہ دعوت دی ہے اور مجھے یقین ہے کہ میں تنہا نہیں ہوں۔ اس لئے میں نے انہیں صاف منع کر دیا۔ تم تو جانتے ہی ہو کہ میں صرف تمہارے ساتھ ہی جانا چاہتی ہوں...... کیا تم مجھے دعوت نہیں دینا چاہتے؟''

''ٹھیک ہے......'' اسکارپیئس کے پلے کچھ بھی نہیں پڑ رہا تھا کہ پولی چاپمن اُسے کیا کہنا چاہ رہی تھی اور اسے اس کا کیا جواب دینا چاہئے؟

''اگر ایسا ہو تو یہ نہایت شاندار رہے گا۔'' پولی چاپمن نے اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہا۔ ''اگر تم واقعی دلچسپی لے رہے ہو تو...... افواہ پھیلی ہوئی ہے کہ تم ایسا کر رہے ہو۔ میں تو بس معاملہ صاف کر لینا چاہتی ہوں...... میرا خیال ہے کہ وقت آ گیا ہے کہ...... میں تمہیں بتا دوں کہ مجھے بھی تم میں دلچسپی ہے اور یہ کوئی افواہ نہیں ہے...... یہ تو...... یہ تو حقیقت ہے......''

پولی چاپمن کا چہرہ ہلکا گلابی سا ہو گیا تھا۔ اسکارپیئس اس کی کیفیت دیکھ کر پریشان ہو رہا تھا۔ وہ ابھی بھی کچھ سمجھ نہیں پایا تھا کہ پولی چاپمن آخر اس سے کیا چاہتی تھی؟

''میں تو بس...... ام...... یہ شاندار ہے...... کیا تم مجھے بتا سکتی ہو کہ ہم کس بارے میں بات کر رہے ہیں؟'' اسکارپیئس نے بالآخر پوچھ ہی لیا۔

''اوہ! خونی رقص کے بارے میں...... بلڈ بال! تم ٹھیک تو ہو اسکارپیئس کنگ! تم مجھ سے سوال کر رہے ہو؟ مجھ سے بلڈ بال کے بارے میں پوچھ رہے ہو......؟'' پولی چاپمن نے عجیب نظروں سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''تم...... پولی چاپمن...... یہ چاہتی ہو کہ میں تمہیں لے کر جاؤں...... رقص میں؟'' اسکارپیئس نے اس کی بات نظرانداز کرتے ہوئے ٹوٹے پھوٹے جملوں میں کہا۔

اسی لمحے کہیں دور سے ایک تیز چیخ سنائی دی۔ اسکارپیئس ان پراسرار چیخوں سے بے حد پریشان ہو رہا تھا۔ اس بار وہ خود کو روک نہیں پایا اور لاشعوری پر پوچھ لیا۔ ''یہ کون چیخ رہا ہے؟''

پولی چاپمن نے اس کی طرف گھور کر دیکھا۔

''ظاہر ہے کہ یہ بدذات ہی ہیں جنہیں تہہ خانے میں بند کر رکھا ہے...... یہ تو تمہارا ہی خیال تھا، ہے نا؟......مگر ٹھہرو!......سچ سچ بتاؤ کہ تمہارے ساتھ کیا گڑبڑ ہے؟......اور پوٹر......اوہ نہیں! میرے جوتوں میں ایک بار پھر خون لگ گیا ہے۔'' وہ تیزی سے نیچے جھک گئی اور اپنے جوتوں سے نہایت محتاط انداز میں خون کے چھینٹے صاف کرنے لگی پھر وہ دوبارہ بولی۔''اوغری کے اصرار کی مانند......ہم اپنے مستقبل خود بناتے ہیں......اسی لئے میں بھی اپنا مستقبل بنانے کیلئے یہاں آئی تھی،صرف اور صرف تمہارے ساتھ......والڈی مورٹ کی عظمت اور شجاعت کے نام......''

پولی چاپمن نے عجیب سی نظروں سے اس کی طرف دیکھا جیسے اسے اس کے ردعمل سے مایوسی ہوئی ہو۔ وہ دھیمے انداز میں چلتی ہوئی اس سے دور چلی گئی۔

''والڈی مورٹ کی عظمت اور شجاعت......'' اسکارپیئس آہستگی سے بڑبڑایا۔ اس کے لہجے میں حقارت اور نفرت جھلک رہی تھی۔ وہ سوچ رہا تھا کہ کایا پلٹ نے اسے کس دُنیا میں دھکیل دیا تھا۔ یہ تو اس کی اپنی دُنیا جیسی بالکل نہیں تھی۔ اس دُنیا میں ہر پل ایک نئے انکشاف اور ایک نئے اسرار کے دبیز پردوں میں لپٹا ہوا تھا۔ آخر یہ سب کب تک چلتا رہے گا؟ اس کی آنکھوں میں البس کا مسکراتا ہوا چہرہ اتر آیا مگر وہ تو روز کی مانند اس دُنیا میں پیدا ہی نہیں ہوا تھا......

☆☆☆☆

منظر 3

# شعبہ جادوئی نفاذِ قانون کا دفتر

''تمہیں دیر ہوگئی ہے!'' ڈریکو کی گرج دار آواز گونجی۔

وہ ایک شاندار دفتر میں موجود تھا۔ سکارپیئس نے اندر داخل ہوتے ہوئے نہایت حیرت سے دفتر پر طائرانہ نگاہ ڈالی۔ ہر چیز نفیس اور عمدہ تھی۔ میز پر کئی قسم کے جادوئی آلات سجے ہوئے تھے۔ ایک طرف دیوار کے ساتھ اوغری جھنڈے لہرا رہے تھے جن پر ایک پھڑ پھڑاتا ہوا پرندہ چہک رہے تھے۔ فرش پر بیش قیمتی قالین بچھا ہوا تھا۔ ڈریکو ملفوائے بڑی میز کے پیچھے ایک شاہی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ سکارپیئس یہ سب منظر دیکھ کر دم بخود سا رہ گیا۔

''کیا یہ آپ کا دفتر ہے......؟'' اس نے لاشعوری طور پر پوچھا۔

''تم دیر سے آئے ہو اور پھر معافی بھی نہیں مانگ رہے ہو۔'' ڈریکو نے غصیلے لہجے میں غرایا۔ ''مجھے لگتا ہے کہ شاید تم یہ چاہتے ہو کہ تم کسی مصیبت میں پڑ جاؤ......''

''آپ شعبہ نفاذ قانون کے منتظم اعلیٰ ہیں......؟'' اسکارپیئس اس نئی تبدیلی کو دیکھ کر واقعی چکرا گیا تھا۔

''تمہاری یہ جرأت کیسے ہوئی؟'' ڈریکو ہتھے سے اکھڑتا ہوا بولا۔ ''تمہاری یہ ہمت کیسے ہوئی کہ تم مجھے سب کے سامنے زچ کردو...... مجھے انتظار کرواؤ اور پھر اپنے بدتمیزانہ رویے پر معافی بھی مانگو......''

''اوہ معاف کیجئے......ڈیڈ!'' اسکارپیئس اپنی جگہ پر سہم سا گیا۔

''ڈیڈ نہیں جناب کہو!'' ڈریکو غرا کر بولا۔

''معاف کیجئے گا جناب......'' اسکارپیئس پہلو بدلتے ہوئے بولا۔

''میں نے تمہیں اس لئے نہیں بلوایا کہ وہ میرے سامنے یہ واحیات اداکاری کرو۔ نہ ہی اس لئے بلوایا ہے کہ تم مجھے

ہوگورٹس میں سب کے سامنے ذلیل کرو۔'' ڈریکو غصے سے بھڑکتا ہوا بولا۔ اسکارپیئس کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا اور وہ تعجب بھری نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔

''آپ کو ذلیل کرواؤں...... جناب؟''

''ہیری پوٹر کے متعلق سوال جواب کرنا ذلیل کروانے کے ہی مترادف ہے، اسکارپیئس! تمہاری جرأت کیسے ہوئی، اس گھٹیا پوٹر کا نام اپنی زبان پر لانے کی...... تم نے ملفوائے خاندان کا نام خاک میں ملا دیا......'' ڈریکو نے گرج کر کہا۔

''اوہ نہیں...... اس کیلئے آپ ذمہ دار نہیں...... نہیں نہیں...... آپ تو بالکل نہیں......''

''اسکارپیئس......'' ڈریکو غراتا ہوا چیخا۔

''آج کے روزنامہ جادوگر میں یہ خبر چھپی......'' اسکارپیئس نے کہا۔ ''تین جادوگروں نے ایک پل کو دھماکے سے اُڑا ڈالا محض یہ دیکھنے کیلئے کہ ان کی اس حرکت سے کتنے ماگلوؤں کی موت واقع ہوگئی...... کیا یہ سب آپ نے کیا؟''

''اپنی زبان کو لگام دو......'' ڈریکو نے غصے سے کہا۔

''اور وہ مہم بھی...... بدذاتوں کو موت کے گھاٹ اتار دو، ان پر خونخوار تشدد کرو، انہیں زندہ جلا دو...... کیا یہ سب آپ کے اشارے پر کیا جا رہا ہے؟...... ممی ہمیشہ کہا کرتی تھی کہ آپ ان سب چیزوں سے ہٹ کر نہایت شاندار اور رحم دل انسان ہیں مگر میں تو کچھ اور ہی دیکھ رہا ہوں۔ کیا آپ واقعی اپنی سب اچھائیوں کو چھوڑ کر ایک قاتل، ایک متشدد اور ظالم انسان نہیں بن گئے ہیں......؟ کیا یہ سچائی نہیں ہے؟'' اسکارپیئس نے احتجاج کرتے ہوئے کہا۔

ڈریکو طیش کے عالم میں اپنی کرسی سے اُٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے میز کی دوسری طرف کھڑے اسکارپیئس کا گریبان پکڑ لیا اور اسے میز پر اپنی طرف کھینچ لیا۔ اسکارپیئس کا رنگ فق پڑ گیا، اسے اپنی سانس رکتی ہوئی محسوس ہوئی۔ اپنے باپ کا یہ متشدد روپ اس کیلئے بے حد دہشت ناک اور ڈراؤنا تھا، شاید کسی حد تک خطرناک بھی......

''اپنی غلطیوں کو اپنی ماں کی آڑ میں چھپانے کی کوشش مت کرو، اسکارپیئس!'' ڈریکو نے لفظ چباتے ہوئے کہا۔ ''تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ اس کی وجہ سے تم پر کوئی رعایت نہیں برتی جائے گی۔ وہ تمہاری کوتاہیوں کی بہ نسبت زیادہ بہتر حق رکھتی ہے، سمجھے!''

اسکارپیئس نے کوئی جواب نہیں دیا۔ اس کیلئے اپنے باپ کا یہ روپ اتنا خوفناک تھا کہ وہ بری طرح سہم گیا تھا، اس

کی رنگت سفید پڑ چکی تھی۔ ڈریکو نے اس کی طرف دیکھا تو اسے احساس ہو گیا کہ اس کا بیٹا تکلیف میں تھا۔ اس نے اپنی گرفت ڈھیلی کر دی کیونکہ وہ اسے تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا تھا، وہ اس سے بے حد محبت کرتا تھا۔

''بس یہ جان لو کہ ماگلوؤں کے پل کو دھاکے سے اُڑانے والی بچگانہ اور بیہودہ حرکت سے میرا کوئی تعلق نہیں ہے۔ البتہ یہ سچ ہے کہ میں نے اس واقعے کیلئے اوغری سے پوچھ کر ماگلوؤں کے وزیراعظم کو منہ بند رکھنے کیلئے ڈھیر سارا سونا رشوت میں دیا ہے...... کیا تمہاری ماں واقعی میرے بارے میں ایسا کہتی تھی؟ ''

''انہوں نے مجھے بتایا تھا کہ دادا جی انہیں بالکل پسند نہیں کرتے تھے...... وہ تو اس جوڑ کے بھی خلاف تھے...... ان کا خیال تھا کہ یہ عورت ماگلوؤں کی ہمدردی رکھتی ہے...... اس لئے اس میں جادوئی احساس فخر نہایت کمزور ہے...... لیکن انہوں نے کہا کہ آپ نے ہمیشہ ان کا ساتھ دیا، ان کے سامنے دیوار بن کر اپنے باپ سے مخالفت مول لی۔ ان کے مطابق یہ ایک جرأت مندانہ قدم تھا جو اس نے پوری زندگی میں آپ میں دیکھا تھا......'' اسکارپیئس نے کہا۔

''یہ سچ ہے کہ اس نے ہمیشہ میری حوصلہ افزائی کی اور مجھے معمولی سے بہادر بنا دیا...... یہ تمہاری ماں ہی تھی جس کی وجہ سے مجھ میں خود اعتمادی پیدا ہوتی گئی۔'' ڈریکو ملفوائے نے خلاء میں گھورتے ہوئے کہا۔

''مگر آپ کا وہ روپ...... بالکل الگ تھا......'' اسکارپیئس نے آہ بھرتے ہوئے کہا۔

ڈریکو نے چونک کر اس کی طرف استفہامیہ نگاہوں سے دیکھا۔

''میں نے کئی بری چیزیں کی ہیں، آپ نے تو اس سے زیادہ...... ہم یہ کیا بن گئے ہیں، ڈیڈ؟'' اسکارپیئس نے اُداسی کے عالم میں کہا۔

''ہم میں کوئی نئی تبدیلی رونما نہیں ہوئی...... ہم ہمیشہ سے ایسے ہی ہیں!'' ڈریکو نے چڑ کر کہا۔ وہ اپنے بیٹے کی طرف گھور کر دیکھ رہا تھا۔

''ملفوائے...... ایک ایسا خاندان جس کے بارے میں جادوئی دُنیا میں پورے وثوق سے کہا جاتا ہے کہ وہ دُنیا میں ہونے والے تمام فتنوں میں بڑھ چڑھ کر شریک رہتا ہے۔''

ڈریکو ملفوائے کو اپنے بیٹے کے منہ سے یہ بات کر جھٹکا لگا۔ اس نے محتاط نظروں سے اس کی طرف دیکھا۔

''اور وہ سب کچھ جو سکول میں کرتے رہے ہو، اس کا کیا مطلب ہے؟''

''میں ایسا کچھ نہیں چاہتا...... میں ایسا بننا نہیں چاہتا......'' اسکارپیئس نے فوراً کہا۔

''تو پھر......اب تم کیا چاہتے ہو؟'' ڈریکو نے الجھے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

اسکارپیئس نے لمحہ بھر کیلئے غور کیا کہ وہ اس تمام کہانی کو کیسے سلجھا سکتا ہے؟ اسے بے حد محتاط رہ کر حالات کو بدلنا ہوگا...... جو نہایت دشوار کام تھا۔ ''میں چیزوں کو الگ زاویے سے دیکھنے کی کوشش کررہا ہوں۔'' اس نے مختصراً کہا۔

''تم جانتے ہو کہ مجھے تمہاری ماں کی کون سی خوبی زیادہ پسند تھی؟'' ڈریکو نے گہری سانس لے کر کہا۔ ''وہ ہمیشہ مجھے گھنگھور اندھیروں میں روشنی دکھا کر میری مدد کیا کرتی تھی۔ چاہے کتنا ہی اندھیرا کیوں نہ ہو؟......اس نے میری دُنیا میں ٹمٹماتی ہوئی لو بن کر ایسی روشنی بھر دی تھیں......جس سے میری دنیا کم اندھیری ہوگئی تھی......اس کیلئے میں کیا صحیح لفظ استعمال کروں......اوہ! اس نے مجھے بدقسمتی کی دلدل سے باہر نکال دیا تھا......''

''کیا واقعی انہوں نے ایسا کیا؟'' اسکارپیئس نے بے یقینی سے پوچھا۔

ڈریکو نے ایک بار پھر اپنے بیٹے کے چہرے کے تاثرات کو پڑھنے کی کوشش کی۔

''ہاں! میرے پاس جتنے الفاظ ہیں، وہ ان سے کہیں زیادہ اعلیٰ اور بہترین تھی۔''

دونوں خاموش ہوگئے۔ یہ ساعت طول پکڑنے لگی۔ ڈریکو اپنے بیٹے کی طرف نہایت محتاط انداز میں دیکھ رہا تھا۔ اس میں شاید اسے اسٹوریا کی جھلک دکھائی دے رہی تھی۔

''ٹھیک ہے......'' ڈریکو نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔ ''تم جو کچھ بھی کرنا چاہتے ہو، کرو......مگر نہایت احتیاط سے ......کیونکہ میں تمہیں ہرگز کھونا نہیں چاہتا......''

''جی جناب......'' اسکارپیئس نے فوراً کہا۔ اس کے چہرے پر عجیب سا سکون عود کر آیا تھا جسے دیکھ کر ڈریکو کا تمام غصہ جھاگ کی مانند بیٹھ گیا تھا۔

''والڈی مورٹ کی عظمت اور شجاعت کے نام!'' ڈریکو نے بلند آواز میں کہا۔

اسکارپیئس نے اس کی طرف غور سے دیکھا اور پھر اس کا جملہ دہرا دیا۔

''والڈی مورٹ کی عظمت اور شجاعت کے نام......''

وہ واپس مڑا اور دفتر کا دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔

منظر 4

# ہوگورٹس کی لائبریری

اسکارپیئس ہوگورٹس میں واپس چلا آیا۔ یہ بات الگ تھی کہ اسے اپنے باپ یہ الگ روپ دیکھ کر نہایت برا محسوس ہوا تھا مگر وہ کچھ نہیں کرسکتا تھا۔ دُنیا بدل چکی تھی، اس نے کایا پلٹ کا استعمال کر کے خود اپنی دُنیا بگاڑ ڈالی تھی۔ یہ تو والڈی مورٹ کی دُنیا تھی جہاں اس کی حکومت تھی، اس کا خوف چھایا ہوا تھا۔ ہر کوئی ذات پات کا شکار ہو چکا تھا۔ بدذاتوں کیلئے قیامت برپا تھی۔ ہر طرف انہیں گرفتار کیا جا رہا تھا، ان کے ساتھ کھلونے جیسا سلوک ہو رہا تھا، جسے دل بھر جانے کے بعد توڑ دیا جاتا تھا۔ اسکارپیئس کو ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو پایا تھا کہ آخر ایسا کیا ہوا تھا جس کی وجہ سے ہیری پوٹر مارا گیا اور جیت والڈی مورٹ کے حصے میں آ گئی۔ اس نے اب تک جتنی بھی کوشش کی تھی، اس کا نتیجہ ڈانٹ اور پھٹکار میں ہی نکلا تھا۔ کوئی اسے یہ بتا نہیں پایا کہ آخر ہوا کیا تھا؟

اس نے ایک بار پھر کتابوں سے مدد لینے کا فیصلہ کیا۔ ہوگورٹس کی لائبریری ہمیشہ اس کی مدد کیا کرتی تھی، اس لئے وہ ایک بار پھر قسمت آزمائی کیلئے لائبریری میں چلا آیا۔ اسے جادوئی تاریخ کی کتاب کی تلاش تھی جس میں ہوگورٹس کی عظیم جنگ کا مفصل تذکرہ موجود ہو۔ اس نے کتابوں کے شلف دیکھنا شروع کئے، کافی تگ و دو کے بعد بالآخر وہ جادوئی تاریخ کی ایک کتاب تلاش کرنے میں کامیاب ہو ہی گیا۔

''اب مجھے سب معلوم ہو جائے گا کہ آخر ہو کیا تھا؟'' اس نے خوشی سے کہا۔

اس نے کتاب کے صفحات تیزی سے پلٹے، اچانک اسے ایک ایسی چیز دکھائی دی جس نے اسے بری طرح چونکا ڈالا۔

''سیڈرک ڈیگوری ایک مرگ خور؟......وہ آخر مرگ خود کیسے بن گیا تھا؟ ہم سے کون سی غلطی سرزد ہوئی؟......اوہ!

مجھے یہ سب جاننا ہوگا......تاریکی کا راز جس نے البس کو نگل لیا ہے، ہم نے حقیقت کو کیونکر کھو دیا......؟'' وہ کتاب کے صفحات پلٹتا ہوا بڑبڑا رہا تھا۔

''تم یہاں کیا کر رہے ہو؟'' قریب سے ایک سہمی ہوئی آواز سنائی دی تو وہ چونک کر جھٹکے سے مڑا۔ اسے وہاں ایک نحیف لڑکا دکھائی دیا جس کے چہرے پر پریشانی چھائی ہوئی تھی۔ وہ کریگ باؤکر جونیئر تھا۔ اس کے کپڑوں کی حالت اچھی نہیں تھی، ان میں کئی جگہ پر پیوند لگے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

''کیوں؟ میں یہاں نہیں آسکتا؟'' اسکارپیئس نے مڑتے ہوئے کہا۔

''دیکھو! یہ ابھی پورا نہیں ہوا ہے......میں اس پر کام کر رہا ہوں، پوری سرعت رفتاری سے، جتنا بھی مجھ سے ممکن ہو سکے...... پروفیسر سنیپ نے اسے کافی دشوار بنا دیا ہے......اس مقالے کو دو مختلف زاویوں سے لکھنا...... یہ بے حد مشکل ہے......اوہ نہیں دیکھو! میں کوئی شکایت نہیں کر رہا ہوں......معاف کرنا اسکارپیئس کنگ!'' کریگ سہمے ہوئے لہجے میں بولا۔

''اپنی بات دوبارہ سے کہو......میں توجہ نہیں کر پایا......کیا ابھی تک پورا نہیں ہوا؟'' اسکارپیئس نے جلدی سے کہا۔ یہ حقیقت تھی کہ اس کے پلے کچھ بھی نہیں پڑا تھا۔

''تمہارا جادوئی مرکبات والا ہوم ورک!'' کریگ نے فوراً کہا۔ ''دیکھو! میں خوشی خوشی اسے کر دوں گا...... یہ میرے لئے اعزاز کی بات ہے......اور میں یہ جانتا ہوں کہ تمہیں ہوم ورک اور کتابوں کے نام سے ہی نفرت ہے۔ میں تمہیں ناراض نہیں کر سکتا، تم یہ بات جانتے ہی ہو، ہے نا؟''

''میں ہوم ورک سے نفرت کرتا ہوں؟'' اسکارپیئس نے سوالیہ لہجے میں دوہرایا۔

''تم تو اسکارپیئس کنگ ہو، بالکل تمہیں ہوم ورک سے نفرت ہونا ہی چاہئے۔ یہ تم جادوئی تاریخ کی کتاب کے ساتھ کیا کر رہے ہو؟ کیا اس پر بھی مقالہ لکھنے کیلئے ملا ہے......تم فکر مت کرو۔ میں یہ کام بھی خوشی خوشی کر دوں گا......'' کریگ نے جلدی سے کہا۔

اسکارپیئس نے غور سے کریگ کی طرف دیکھا مگر وہ شاید اس سے ڈر گیا تھا اور اس نے فوراً اپنی کتابیں اور قلم سمیٹے اور گھبرائے ہوئے انداز میں وہاں سے نکل گیا۔

کچھ لمحوں کیلئے اسکار پیئس گم صم کھڑا رہا۔ وہ اس تمام گفتگو پر تیزی سے غور کر رہا تھا۔ وہ یہ سمجھ چکا تھا کہ اسکار پیئس کنگ کا روپ دراصل ایک غنڈے کا روپ تھا جس سے ہر کوئی دہشت زدہ رہتا تھا۔ اچانک اس کے دماغ میں ایک خیال کوندا۔

''کیا اس نے سنیپ کا نام لیا؟''

وہ بڑبڑایا اور پھر اس کی آنکھوں میں عجیب سی چمک نمودار ہوگئی جیسے اس نے بہت بڑی کامیابی پالی ہو۔

☆☆☆☆

منظر 5

# جادوئی مرکبات کی کلاس

اسکارپیئس بے چینی سے دوڑتا ہوا سیڑھیاں اتر رہا تھا، اس کے چہرے پر عجیب سا جوش چھایا ہوا تھا۔ اس نے کئی راہداریاں عبور کیں، راستے میں دیکھنے والے طلباء و طالبات کو نظر انداز کیا جو اسے تعجب اور تھوڑا خوف بھرے انداز سے دیکھ رہے تھے۔ وہ تہہ خانے کی طرف جانے والی راہداری کی طرف مڑا۔ اسے معلوم تھا کہ پروفیسر سنیپ کا دفتر اسی گودام میں ہی ہوا کرتا تھا جہاں جادوئی مرکبات کی الماریاں رکھی گئی تھیں، وہ وہیں جادوئی مرکبات کی کلاس لیا کرتے تھے۔ اس نے بلا سوچے سمجھے دروازہ کھولا اور اندر جھانکا۔ اسے وہاں ایک سیاہ چمکدار چوغے میں ملبوس شخص دکھائی دیا جس کے بال شانوں تک لمبے تھے اور اس کی رنگت بالکل سفید تھی۔ وہ چھوٹی چمکدار آنکھوں سے اسے گھور رہا تھا۔

''آپ؟......'' اسکارپیئس کے منہ سے بس اتنا ہی نکلا۔

''کیا تمہیں کسی نے یہ نہیں سکھایا کہ دروازے پر پہلے دستک دی جاتی ہے، لڑکے!'' سنیپ نے دھیمی آواز میں کہا۔ ان کا لہجہ بے حد بارعب محسوس ہو رہا تھا۔

سکارپیئس بے یقینی کے عالم میں پروفیسر سنیپ کو دیکھتا رہ گیا۔ وہ ایک ایسے شخص کو دیکھ رہا تھا جس کے بارے میں اس نے صرف کتابوں میں پڑھا تھا، اپنے ماں باپ کے منہ سے اس کا ذکر سنا تھا، وہ اس کے سامنے بالکل صحیح سلامت اور زندہ کھڑا تھا۔

''سیوریس سنیپ! یہ واقعی میرے لئے فخر کا مقام ہے۔'' اسکارپیئس مرعوب انداز میں بولا۔

''پروفیسر سنیپ کہنا زیادہ اچھا رہے گا۔'' سنیپ نے ہونٹ کاٹتے ہوئے دبے لہجے میں کہا۔ ''تم چاہے ایسا سمجھو کہ تم سکول کے بادشاہ بن چکے ہو، ملفوائے! مگر اتنا آگے مت بڑھو کہ لوگ تمہارے لئے محض مذاق بن جائیں......''

''لیکن آپ تو میرے ہر سوال کا جواب ہیں......'' اسکارپیئس نے بے قراری سے کہا۔

''تمہارے منہ سے یہ سننا کافی مسرور کن ہے!'' پروفیسر سنیپ نے سپاٹ لہجے میں کہا۔ ''اگر تمہیں واقعی مجھ سے کچھ کہنا ہے تو جلدی کرو......اگر ایسا نہیں ہے تو دروازہ بند کردو اور اپنی شکل میری نظروں کے سامنے گم کرو......''

''مجھے آپ کی مدد کی ضرورت ہے!'' اسکارپیئس نے فوراً کہا۔

''بالکل! ہمیں یہاں تمہاری خدمت کیلئے ہی تو تعینات کیا گیا ہے۔'' سنیپ نے دھیمی آواز میں کہا۔

''میں یہ تو نہیں جانتا کہ میں آپ سے مدد کیسے لے سکتا ہوں؟'' اسکارپیئس نے گھبرا کر پریشان ہوتے ہوئے کہا۔ ''مگر مجھے واقعی آپ کی مدد کی ضرورت ہے......کیا آپ اب بھی پوشیدہ سرگرمیوں میں مصروف ہیں؟ میرا مطلب ہے کہ کیا آپ اب بھی خفیہ طور پر ڈمبل ڈور کیلئے کام کر رہے ہیں......''

''ڈمبل ڈور......؟'' سنیپ نے اس کی طرف گھور کر دیکھا۔ ''ڈمبل ڈور مر چکے ہیں۔ جہاں تک میرے کام کا تعلق ہے، وہ میں سب لوگوں کے سامنے کرتا تھا، یہ بات ہر کوئی اچھی طرح جانتا ہے کہ...... میں ان کے سکول میں پڑھاتا ہوں، ملفوائے!''

''نہیں! آپ نے صرف اتنا نہیں کیا تھا......'' اسکارپیئس نے بے قراری سے پہلو بدلتے ہوئے کہا۔ ''آپ نے ان کی ہدایت پر مرگ خوروں کی سرگرمیوں پر نظر رکھی تھی......آپ انہیں صلاح ومشورے دیا کرتے تھے۔ یہ الگ بات ہے کہ ہر کوئی آپ کو ان کا قاتل سمجھتا ہے مگر سچ تو یہ ہے کہ آپ نے ان کی معاونت کی تھی......آپ نے ہی تو دُنیا کو ان اندھیروں سے بچایا تھا......''

''یہ نہایت سنگین ترین الزامات ہیں لڑکے!'' سنیپ نے غراتے ہوئے کہا۔ ''تم اپنی حد پھلانگ رہے ہو، یہ مت خیال کرنا کہ ملفوائے خاندان سے تعلق تمہیں میری سزا سے بچا پائے گا۔''

''اگر میں آپ کو کوئی اور سچائی بتاؤں تو آپ کو کیسا محسوس ہوگا؟'' اسکارپیئس نے جلدی سے کہا، وہ اس موقع کو گنوانا نہیں چاہتا تھا کیونکہ سنیپ ہی وہ آخری امید تھے جن سے اسے حقیقت معلوم ہوسکتی تھی، جن سے کوئی مدد مل سکتی تھی۔ ''ایک الگ دُنیا تھی، بالکل مختلف......جس میں والڈی مورٹ کو ہوگورٹس کے میدان میں شکست ہوئی تھی اور ہیری پوٹر کے ساتھ ڈمبل ڈور کے جانباز جیت گئے تھے......ایک خوشیوں بھری فتح...... یہ سن کر آپ کو کیسا محسوس ہوگا؟''

’’تو پھر میں یہی کہوں گا کہ ہوگورٹس میں پھیلی ہوئی وہ افواہ سچ ہے کہ ان کا چہیتا اور مشہور اسکار پیئس کنگ واقعی اپنے ذہنی توازن کھو بیٹھا ہے......‘‘سنیپ نے دلچسپی سے مسکراتے ہوئے کہا۔اسکارپیئس بوکھلا سا گیا۔وہ سنیپ کو سمجھانا چاہتا تھا مگر اسے سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ اپنی بات کو کیسے شروع کرے؟

’’دیکھئے!‘‘ اسکارپیئس نے ایک گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔’’ایک چوری کیا ہوا کایاپلٹ...... میں نے اس کایاپلٹ کو البس کے ہمراہ چرایا تھا۔ہم یہ کوشش کر رہے تھے کہ سیڈرک ڈیگوری کو موت کے منہ بچا کر واپس لایا جائے کیونکہ وہ مر چکا تھا۔ہم نے سہ فریقی ٹورنامنٹ میں اس کی جیت کے امکانات کو مٹانے کی کوشش کی تاکہ وہ مقابلوں سے باہر نکال دیا جائے۔اور پھر ہم ایسا کرنے میں کامیاب بھی ہوگئے مگر اس کے نتیجے میں تمام دُنیا یکسر بدل گئی......‘‘

’’یہ سب جانتے ہیں کہ ہیری پوٹر سہ فریقی ٹورنامنٹ جیت گیا تھا۔‘‘ پروفیسر سنیپ نے دوٹوک انداز میں کہا۔

’’بالکل......مگر وہ تنہا جیتنے والا فرد نہیں تھا۔ وہ سیڈرک ڈیگوری کے ساتھ جیتا تھا۔اس کے فوراً بعد وہ موت کے گھاٹ اتر گیا تھا۔لیکن ہم نے اس تمام منظر کو بدل دیا تھا۔ہم نے ایسا انتظام کیا کہ اسے ان مقابلوں میں ذلت وخواری اُٹھانا پڑی۔ مجھے لگتا ہے کہ اسی ذلت وشرمساری کی وجہ سے وہ شاید مرگ خور بن گیا تھا...... میں ابھی یہ معلوم نہیں کر پایا کہ اس نے ہوگورٹس میں ہونے والی عظیم جنگ میں کیسا کردار نبھایا تھا؟......مگر یہ یقینی بات ہے کہ کوئی نہ کوئی ایسی بات ضرور ہوئی تھی جس کی وجہ تمام دُنیا ہی بدل گئی......‘‘

’’سیڈرک ڈیگوری نے صرف ایک ہی جادوگر کو موت کے گھاٹ اتارا تھا، اس کے علاوہ وہ کوئی اور کارنامہ نہیں سرانجام دے پایا......صرف لانگ باٹم کو قتل کیا۔‘‘سنیپ نے بے زاری سے جواب دیا۔

’’اوہ میں اب سمجھ گیا......‘‘ اسکارپیئس نے طویل سانس چھوڑتے ہوئے کہا۔’’بالکل ایسا ہی ہوا ہوگا۔ پروفیسر لانگ باٹم نے اس جنگ میں ناگنی کو ہلاک کرنا تھا...... والڈی مورٹ کے اکلوتے اژدھے کو...... ناگنی کی موت کے بغیر والڈی مورٹ کبھی نہیں مر سکتا تھا۔آہ ایسا ہی ہوا ہوگا۔آپ نے تو میری تمام اُلجھن ہی سلجھا ڈالی ہے۔ہم نے سیڈرک کو موت کے منہ سے بچالیا، اس نے نیول لانگ باٹم کو قتل کر دیا، والڈی مورٹ وہ جنگ جیت گیا...... کیا آپ یہ دیکھ سکتے ہیں؟ کیا آپ کو میری بات کی سمجھ آ گئی ہے؟‘‘ اسکارپیئس کا چہرہ نہایت جوشیلا دکھائی دے رہا تھا۔

’’بالکل! میں سمجھ رہا ہوں کہ ملفوائے میرے ساتھ کھیل تماشا کر رہا ہے۔‘‘ پروفیسر سنیپ نے آہستگی کے ساتھ غرا کر

کہا۔ ’’اب تم یہاں سے دفع ہو جاؤ، اس سے پہلے کہ میں تمہاری باپ کو یہ سب بتا دوں اور تم کسی بڑی مصیبت میں مبتلا ہو جاؤ......‘‘

اسکارپیئس یوں ہمت نہیں ہار سکتا تھا۔ یہ اس کی بقا کا معاملہ تھا، وہ اس دُنیا میں اذیت بھری زندگی گزارنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا تھا۔ اس نے سوچا اور پھر اسے یہی سجھائی دیا کہ اب وقت آ گیا ہے کہ وہ اپنے داؤ کا آخری پتہ بھی کھیل دے۔

’’مجھے معلوم ہے کہ آپ اس کی ممی سے پیار کرتے تھے، میں اس بارے میں زیادہ تفصیل تو نہیں جانتا ہوں مگر مجھے یہ ضرور یاد ہے کہ آپ اس کی ماں سے بے حد محبت کرتے تھے، میرا مطلب ہے کہ ہیری کی ماں سے......للّی سے! مجھے معلوم ہے کہ آپ نے پوشیدہ رہ کر والڈی مورٹ کی مخالفت میں بہت سارے کام سرانجام دیئے تھے۔ میں یہ بھی جانتا ہوں کہ اس عظیم جنگ کو آپ کی معاونت کے بغیر بالکل نہیں جیتا جا سکتا تھا......ذرا خود سوچئے کہ یہ سب مجھے کیسے معلوم ہے؟......اگر میں نے اس دُنیا کو دیکھا ہی نہیں ہے تو میں یہ سب کیسے جانتا ہوں؟‘‘

سنیپ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ ان کی آنکھوں میں نمی کی چمک دکھائی دینے لگی تھی۔

’’صرف......ڈمبل ڈور ہی یہ بات جانتے تھے، کیا میں صحیح کہہ رہا ہوں؟ اور جب سے آپ نے اسے کھو دیا تو آپ کو تنہائی کے احساس نے گھیر لیا۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ بے حد شاندار انسان ہیں۔ ہیری پوٹر نے اپنے بیٹے کو یہ بات بتائی تھی......‘‘

سنیپ نے سکارپیئس کی طرف غور سے دیکھا اور ان کے آنکھوں میں بے یقینی کی جھلک پہلی بار دکھائی دے رہی تھی۔ ایسا لگتا تھا جیسے وہ یہ سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے کہ یہ کہیں کوئی چال نہ ہو مگر اسکارپیئس کے چہرے پر انہیں ناقابل یقین سچائی محسوس ہو رہی تھی۔

’’ہیری پوٹر مر چکا ہے، اس کا کوئی بیٹا نہیں......‘‘ وہ آہستگی سے بولے۔

’’بالکل نہیں......میری دُنیا میں ایسا نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ آپ بے حد بہادر انسان تھے جن سے وہ اپنی پوری زندگی میں ملا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ آپ کا راز کیا تھا؟ آپ نے ڈمبل ڈور کیا کیا خدمات انجام دی تھیں، اسے یہ سب معلوم تھا......اسی لئے وہ آپ کی بے حد عزت کرتا تھا......آپ کے نام سنتے ہی وہ آپ کی بہادری اور عظمت کے گن گاتا

تھا......اسی لئے ،صرف اسی لئے اس نے اپنے بیٹے کا نام بھی آپ کے نام پر ہی رکھا تھا......آپ دونوں کے نام پر......البس سیورس پوٹر......وہ میرا اکلوتا دوست تھا جسے میں نے کھودیا۔'' اسکارپیئس جذباتی سا ہوگیا۔

سنیپ کا چہرہ پتھرا سا گیا تھا، وہ کسی گہری سوچ میں ڈوبے ہوئے لگ رہے تھے۔

''براہ مہربانی......للّی کے لئے......میری خوشیوں بھری دُنیا کیلئے......میری مدد کیجئے!'' اسکارپیئس نے گڑگڑا کر فریاد کی۔

سنیپ نے کچھ لمحوں کیلئے سوچا اور پھر وہ چند قدم آگے بڑھ کر اسکارپیئس کی طرف آئے۔ انہوں نے اپنی چھڑی باہر نکال لی تھی۔ ان کا سپاٹ چہرہ بے حد ڈراؤنا اور خطرناک لگ رہا تھا۔ اسکارپیئس گھبرا کر ایک قدم پیچھے ہٹ گیا۔ سنیپ کی چھڑی ہوا میں لہرائی اور پھر ایک دھماکے کے ساتھ کلاس روم کا بیرونی دروازہ بند ہوگیا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے کسی غیبی قفل نے دروازے کو بند کر ڈالا تھا۔ اس کے بعد سنیپ نے عقبی دروازے کی طرف چھڑی لہرائی تو عجیب سی چرڑ چرڑاہٹ کے ساتھ وہ دروازہ کھل گیا۔ سنیپ نے اسکارپیئس کی طرف دیکھا۔

''ٹھیک ہے......اندر چلو!''

''بس ایک سوال اور......لیکن کہاں......ہم اب کہاں جا رہے ہیں؟'' اسکارپیئس نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ہمیں کئی بار اپنی جگہیں چھوڑنا پڑی ہیں۔'' سنیپ نے آہستگی سے کہا۔ ''ہر مرتبہ انہیں معلوم ہو جاتا رہا اور ہماری جگہوں کو تباہ کر دیا گیا۔ یہ راستہ ہمیں اس پوشیدہ کمرے تک لے جائے گا جو جھگڑالو درخت کے بالکل نیچے بنایا گیا ہے۔''

''ٹھیک ہے......مگر یہ ہم سے کون مراد ہے؟'' اسکارپیئس نے جلدی سے پوچھا۔

''تمہیں سب معلوم ہو جائے گا......'' سنیپ نے مختصراً کہا۔

☆☆☆☆

منظر 6

# ویران کمرے کی آفت

سکارپیئس حیرانگی سے ایک چھوٹے سے کمرے کو دیکھ رہا تھا جہاں برائے نام سامان تھا۔ایک چھوٹی سی میز اور چند خستہ حال کرسیاں۔دیواروں پر جگہ جگہ سے پلستر اکھڑا ہوا تھا۔سنیپ ایک کرسی کھینچ کر اس پر بیٹھ چکے تھے۔ان دونوں کے علاوہ وہاں اور کوئی نہیں تھا۔اچانک اسکارپیئس کی نگاہ ایک چیز پر پڑی، وہ چونک کر اس کے پاس چلا گیا۔وہ ایک متحرک تصویر تھی، ہیری پوٹر کی تصویر جسے روزنامہ جادوگر سے کاٹ کر تراشے کی صورت میں دیوار پر لگایا گیا تھا۔تصویر کے نیچے ایک عبارت لکھی ہوئی تھی۔

''اوّل درجے کا مطلوب...... ہیری پوٹر!''

تصویر میں ہیری نوجوان دکھائی دے رہا تھا جو اس ہیری سے کافی کمزور تھا جسے اسکارپیئس جانتا تھا۔اچانک کوئی ناگہانی آفت ٹوٹ پڑی۔کسی نے اس کے دونوں بازو مروڑ کر اسے دیوار سے لگا دیا تھا۔وہ کراہ اُٹھا......اس نے بمشکل گردن موڑ کر پیچھے دیکھا۔اس کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔وہ انتہائی خطرناک دکھائی دینے والی ہرمائنی گرینجر تھی۔اس کے کپڑے میلے اور خاک آلودہ تھے۔اس کی آنکھوں میں خطرناک چمک دکھائی دے رہی تھی، البتہ آنکھوں کے گرد حلقے سیاہ تھے۔وہ انتہائی چوکنا، لڑاکا اور خطرناک جنگجو جیسی دکھائی دے رہی تھی۔اسکارپیئس کو تکلیف کے باوجود ہرمائنی کا یہ روپ بھلا لگ رہا تھا۔

''اگر تم نے ذرا سی بھی ہلنے کی کوشش کی تو میں تمہارے دماغ کو ایک مینڈک بدل دوں گی اور تمہارے بازو ہمیشہ کیلئے ربڑ کے بن جائیں گے......'' ہرمائنی نے تیکھے لہجے میں کہا۔

''خطرے کی کوئی بات نہیں...... یہ ہمارے لئے خطرہ نہیں ہے!'' سنیپ نے آہستگی سے کہا۔وہ اب بھی اپنی جگہ پر

پرسکون بیٹھے ہوئے تھے۔ ''مجھے معلوم ہے کہ تم کبھی کسی کی سنتی نہیں ہو۔ ویسے تم اس وقت بھی اتنی ہی جلد باز اور بیزار طالبہ تھی جب تم سکول میں پڑھا کرتی تھی۔ خیر! تم میں کچھ زیادہ تبدیلی نہیں آئی ہے۔ تم اب بھی ویسے ہی ہو...... چاہے تم جو بھی ہو!''

''میں ایک انتہائی ذہین اور سمجھدار طالبہ تھی۔'' ہرمائنی نے فوراً تنک کر کہا۔

''میں جانتا ہوں کہ تم محض اوسط درجے کی طالبہ تھی...... خیر یہ ہماری طرف ہے!'' سنیپ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''میں آپ کی طرف ہوں، ہرمائنی!'' اسکارپیئس نے گھٹے گھٹے لہجے میں کہا۔

ہرمائنی نے شک بھری نظروں سے اسکارپیئس کی طرف دیکھا۔ اسے ابھی تک یقین نہیں آ رہا تھا کہ ملفوائے لڑکا ان کی طرف کیسے ہوسکتا ہے؟ اس کے چہرے پر اس کیلئے نفرت پھیلی ہوئی تھی۔

''ساری دُنیا مجھے گرینجر کے نام سے پکارتی ہے۔ اور کان کھول کر سن لو کہ مجھے تمہاری کسی بھی لفظ پر ذرا سا بھی یقین نہیں ہے، ملفوائے!'' ہرمائنی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''یہ سب میری غلطی ہے، میری غلطی ہے...... میری اور البس کی......'' اسکارپیئس سسکتا ہوا بولا۔ اسے ہرمائنی کے داؤ کے باعث اذیت ہو رہی تھی۔

''البس؟'' ہرمائنی غرائی۔ ''البس ڈمبل ڈور؟ ان سب باتوں کا ان سے کیا تعلق؟''

''اس کے کہنے مطلب البس ڈمبل ڈور نہیں ہے۔ میرا خیال ہے کہ اطمینان سے بیٹھ جاؤ اور پوری بات دھیان سے سنو!'' سنیپ نے اپنی جگہ سے غراتے ہوئے کہا۔

ہرمائنی نے اسکارپیئس کو چھوڑ دیا مگر اس کی چھڑی بدستور اس کی طرف تنی ہوئی تھی۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور رون اندر داخل ہوا۔ اس کے بالوں کا انداز کافی چھچھورا تھا اور اس کے کپڑے صاف ستھرے تھے۔ وہ اس حلیے میں کافی شاندار دکھائی دے رہا تھا۔ مگر یہ بات طے تھی کہ وہ ہرمائنی جیسا جنگجو بالکل نہیں لگ رہا تھا۔

''سنیپ! ابھی ابھی خبر ملی ہے کہ ایک سرکاری دورہ ہونے والا ہے۔'' رون نے جلدی سے کہا اور پھر اس کی نگاہ اسکارپیئس پر پڑی اور وہ چونک پڑا۔ ''یہ یہاں کیا کر رہا ہے؟''

اس نے پلک جھپکتے ہی اپنی چھڑی باہر نکال لی اور اسے اسکارپیئس کی طرف تان کر غرایا۔

''میں مسلح ہوں اور......میں تمہیں سنگین اور سنجیدہ مشورہ دیتا ہوں کہ......''

وہ اچانک خاموش ہو گیا کیونکہ اسے احساس ہو گیا تھا کہ اس نے اپنی چھڑی الٹی پکڑ رکھی تھی۔ اس نے جھینپتے ہوئے جلدی سے اپنی چھڑی کو سیدھا کیا اور بے حد محتاط دکھائی دینے لگا۔

''وہ ہمارے لئے خطرہ نہیں ہے، رون!'' سنیپ نے دبی ہوئی آواز میں بولے۔

رون نے ہرمائنی کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا تو ہرمائنی نے اپنا سر اثبات میں ہلا دیا۔

''اوہ ڈمبل ڈور کی قسم!......میں تو گھبرا گیا تھا......''

☆☆☆☆

منظر 7

# تحریک کا ہیڈ کوارٹر

ہر مائنی ایک کرسی پر سنجیدہ بیٹھی تھی اور اس کے ہاتھوں میں کایا پلٹ تھا جسے وہ نہایت دلچسپی سے دیکھ رہی تھی اور حالات کو سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی جبکہ اس کے قریب رون بھی موجود تھا جو اب بھی ہونقوں کی طرح منہ پھاڑے، کبھی کایا پلٹ کو اور کبھی اسکارپیئس کو دیکھ رہا تھا۔ اس کے پلے کچھ بھی نہیں پڑا تھا کہ یہ سب کیا چل رہا تھا؟

''تو تم ہمیں یہ باور کرانے کی کوشش کر رہے ہو کہ ہماری پوری تاریخ کا انحصار اس ڈرپوک لانگ باٹم کی موت سے وابستہ ہے؟ یہ بڑی عجیب بات ہے......'' رون نے خاموشی کو توڑا۔

''یہ سچ ہے، رون!'' ہر مائنی نے آہستگی سے کہا۔ ''وہ ڈرپوک ہرگز نہیں تھا......''

''ٹھیک ہے، تمہیں اس پر اس لئے یقین ہے کیونکہ وہ......'' رون نے کچھ اور کہنا چاہا۔

''کیا تمہیں اب بھی اندازہ نہیں ہو رہا ہے کہ وہ سنیپ کے بارے میں سب کچھ جانتا ہے......اور ہمارے بارے میں بھی......وہ ساری باتیں جو کم از کم اس عمر کے بچے کو معلوم نہیں ہوسکتی ہیں۔'' ہر مائنی نے تنک کر جواب دیا۔

''ممکن ہے کہ یہ قیاس لگانے کا ماہر ہو؟'' رون نے شک بھرے لہجے میں کہا۔

''میں قیاس لگانے کا ماہر بالکل نہیں......کیا آپ میری مدد کر سکتے ہیں؟'' اسکارپیئس نے بے چارگی کے عالم میں کہا۔ یہ اس کیلئے بڑا مشکل تھا، کیونکہ وہ ان کے مقابلے میں محض ایک بچہ ہی تو تھا۔

''یہ بات تو طے ہے کہ صرف ہم ہی ہیں جو تمہاری مدد کر سکتے ہیں۔ ڈمبل ڈور کے جانباز پہلے کی بہ نسبت بہت زیادہ مختصر ہو گئے ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ اب کچھ ہی زندہ رہ گئے ہیں، ہمارے سمیت! ہم اب بھی ان کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ چوری چھپے ان پر حملے کرتے رہتے ہیں۔ ہر وہ کام کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں جس سے ان کی ناک میں دم آ

جائے۔ گرینجر کو لے لو، یہ انتہائی مطلوب لوگوں کی فہرست میں سب سے اوپر ہے اور میں بھی اسی فہرست کا حصہ ہوں......'' رون نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''تم اتنے بھی زیادہ مطلوب نہیں ہو، رون!'' سنیپ نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''مجھے ذرا صاف صاف بتاؤ......اس دوسری دُنیا کے بارے میں......جس کے بارے تم کہہ رہے ہو کہ تم نے اسے بگاڑ ڈالا ہے؟'' ہرمائنی نے تیکھی آواز میں کہا۔

''والڈی مورٹ مر چکا ہے، اسے ہوگورٹس میں ہونے والی عظیم جنگ میں ہیری نے قتل کر دیا تھا۔ میری دُنیا میں ہیری محکمہ جادو کے شعبہ نفاذِ قانون کا منتظم اعلیٰ ہے اور آپ جادوئی دُنیا کی وزیر جادو ہیں......'' اسکارپیئس نے آہستگی سے کہا۔

''میں وزیر جادو بن چکی ہوں؟'' ہرمائنی نے چونک کر پوچھا، اس کے چہرے پر مسرت سی پھیل گئی تھی۔

''واہ......شاندار......اور میں کیا کرتا ہوں؟'' رون نے جوشیلے انداز میں کہا۔

''آپ ویزلی جوک شاپ کے مالک ہو۔'' اسکارپیئس نے کہا۔

''ٹھیک ہے......یعنی یہ وزیر جادو بن چکی ہے اور میں......بس ایک جوک شاپ کا مالک ہوں......؟'' رون نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

سکارپیئس نے غور سے رون کی طرف دیکھا جس کا چہرہ ناخوش دکھائی دے رہا تھا۔ شاید اسے یہ جان کر اچھا نہیں لگا تھا۔

''دراصل آپ کی زیادہ تر توجہ اپنے بچوں کی تربیت پر مرتکز رہتی ہے۔'' اسکارپیئس بولا۔

''شاندار......میں توقع کرتا ہوں کہ میری بیوی بھی نہایت حسین عورت ہوگی۔'' رون نے فوراً کہا۔ اس کا لہجہ ہی کچھ ایسا تھا کہ اسکارپیئس ہنس پڑا۔

''دراصل اس بات کا انحصار آپ کی سوچ پر ہے......'' اسکارپیئس تھوڑا شرماتا ہوا بولا۔ ''آپ کی ذاتی زندگی میں میرا زیادہ عمل دخل نہیں رہا...... بہرحال، میں یہ جانتا ہوں کہ آپ کے دو بچے ہیں۔ ایک لڑکی اور ایک لڑکا......آپ دونوں کے!''

ہرمائنی اور رون نے آنکھیں پھاڑ کر اسکارپیئس کی طرف گھورتے ہوئے دیکھا۔

''محبت کی شادی میں سب کچھ ہی ہوتا ہے۔ مجھے آپ کا یہ تعجب زدہ چہرہ دیکھ کر گذشتہ بار کی یاد آرہی ہے۔ آپ دونوں ہی اس وقت بھی اتنے ہی ششدر دکھائی دے رہے تھے جب میں نے آپ کو اپنی دُنیا کی سچائی بتائی تھی۔ وہ بھی الگ ہی دُنیا تھی جس میں والڈی مورٹ تو مر چکا تھا مگر آپ کی شادی آپس میں نہیں ہوئی تھی۔ اس دُنیا میں آپ ہوگورٹس میں تاریک جادو سے تحفظ کے فن کی پروفیسر تھیں اور رون کی شادی پدما نامی عورت سے ہو چکی تھی۔ اس وقت بھی آپ میری بات سن کر ایسے ہی دم بخود رہ گئے تھے۔'' اسکارپیئس نے تفصیل سے بتایا۔

''پدما سے...... پدما پاٹیل سے...... وہ بے زار سی ایشیائی لڑکی......'' رون نے چیختے ہوئے کہا۔

پھر ہرمائنی اور رون کی نگاہیں آپس میں ملی اور وہ کئی پل تک ایک دوسرے کو یونہی دیکھتے رہے پھر شاید انہیں وہاں سنیپ اور اسکارپیئس کی موجودگی کا احساس ہو گیا تھا۔ اس لئے ان دونوں نے اپنے سر گھمائے اور الگ الگ سمتوں میں دیکھنے لگے۔ کوئی بھی کچھ نہیں بول رہا تھا۔ اچانک رون نے دوبارہ ہرمائنی کی طرف دیکھا اور اس کے لب پھڑپھڑائے۔

''خبردار! کوئی بکواس نہیں ......اپنا منہ بند ہی رکھنا ویزلی......اور تم میری طرف اس طرح دیکھنا بند کرو۔'' ہرمائنی نے تیکھی آواز میں اسے تنبیہ کرتے ہوئے کہا۔

رون گھبرا سا گیا اور اس نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لیا حالانکہ وہ اب بھی کچھ کہنے کیلئے بے تاب دکھائی دے رہا تھا۔

''اور سنیپ ......وہ تمہاری دُنیا میں کیا کرتے ہیں؟'' ہرمائنی نے تنک کر پوچھا۔

''میں مر چکا ہوں...... مجھے یہی امید ہے، ہے نا؟'' سنیپ نے فوراً کہا۔

اسکارپیئس کو سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کہے کیونکہ کسی کو اس کی موت کی خبر دینا آسان بات نہیں تھی۔ سنیپ نے اس کے چہرے کو تغیر کو بھانپ لیا تھا۔ وہ دھیمی انداز میں مسکرائے۔

''تم ابھی چیزیں چھپانے کے معاملے میں کافی اناڑی ہو۔'' سنیپ نے کہا۔ ''بھلا کیسے؟''

''بہادری اور جرأت کے ساتھ......'' اسکارپیئس نے مختصراً کہا۔

''کس کے ہاتھوں؟'' سنیپ نے پوچھا۔

''والڈی مورٹ......'' اسکارپیئس نے جواب دیا۔

''یہ تو کافی غصہ دلانے والی بات ہے۔''سنیپ نے کہا۔کمرے میں گہری خاموشی چھا گئی تھی۔کوئی بھی کچھ نہیں بولا۔سنیپ نے کچھ دیر کے بعد خود کلامی کے انداز میں کہا۔''کم از کم یہ نہایت اعزاز کی بات رہے گی کہ تاریکیوں کے شہنشاہ نے خود اپنے ہاتھوں سے ہی مجھے موت کے گھاٹ اتارا ہوگا...... ہے نا؟''

''میں معافی چاہتی ہوں،سیورس!''ہرمائنی نے فوراً کہا۔

سنیپ نے عجیب سی نظروں سے اس کی طرف دیکھا اور اپنے اندر اُٹھنے والی درد کی لہر کو چھپا لیا۔اس نے اپنا سر جھٹکا اور پھر رون کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''خیر! کم از کم میری شادی تو اس طرح کے احمق سے تو نہیں ہوئی۔''سنیپ نے ہونٹ دبا کر کہا۔

''تم نے کون سا جادوئی کلمہ استعمال کیا تھا؟''ہرمائنی نے اسکارپیئس سے پوچھا۔

''نہستم ...... پہلے ہدف کے موقع پر ہم نے اس کی چھڑی غائب کر دی تھی اور دوسرے ہدف میں پھولانے والے جادوئی کلمے کا۔جس سے وہ غبارے کی طرح پھول کر ہوا میں اُڑ گیا تھا۔''اسکارپیئس نے جلدی سے بتایا۔

''ٹھیک ہے، یہ سادہ سی بات ہے، جادوئی حفاظتی حصار والے جادوئی کلمے سے کام چل جائے گا۔ اس طرح ہم وقت کے ساتھ کئے گئے دونوں بگاڑ ٹھیک کر لیں گے۔''رون نے جلدی سے کہا۔

''اور پھر تم وہاں سے واپس آ گئے؟''سنیپ نے پوچھا۔

''بالکل! کایاپلٹ نے ہمیں واپس حال میں کھینچ لیا۔ یہ چیز...... یہ کایاپلٹ،ہمیں ماضی میں ٹھہرنے کیلئے صرف پانچ منٹ کا وقت ہی فراہم کرتا ہے۔''اسکارپیئس نے کہا۔

''کیا تم نے اس کی مدد سے صرف وقت میں ہی سفر کیا تھا یا پھر کسی مختلف جگہ پر پہنچے تھے؟''ہرمائنی نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا۔

''نہیں! یہ صرف ہمیں وقت میں سفر کرنے میں مدد دیتا ہے۔ہم اسی جگہ پر ہی موجود رہتے ہیں صرف زمانہ بدل جاتا ہے۔''اسکارپیئس نے جلدی سے بتایا۔

''یہ دلچسپ بات ہے......''ہرمائنی نے بڑبڑا کر کہا۔پھر ہرمائنی اور سنیپ کی نگاہیں ملی اور وہ دونوں ہی سمجھ گئے کہ ان کے دماغ میں کیا کھچڑی پک رہی تھی۔

’’تو......صرف میں اور یہ لڑکا جائیں گے۔‘‘سنیپ نے آہستگی سے کہا۔

’’نہیں...... میں آپ کو کوئی الزام نہیں دینا چاہتی مگر میں اس معاملے میں کسی پر بھروسہ نہیں کرسکتی ...... یہ انتہائی سنجیدہ نوعیت کا معاملہ ہے......‘‘ہرمائنی نے فوراً کہا۔

’’ہرمائنی! تمہیں معلوم ہے کہ تم جادوئی دُنیا کی مطلوب فہرست میں سب سے اوپر رکھی گئی ہو۔اس کام کو سرانجام دینے کیلئے یقیناً تمہیں باہر نکلنا ہوگا......کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ تم آخری بار کھلی فضا میں کب گئی تھی؟‘‘سنیپ نے کہا۔

’’مجھے یاد نہیں......مگر کافی زمانہ بیت چکا ہے مگر......‘‘ہرمائنی نے کہنا چاہا۔

’’اگر تمہیں باہر کسی نے پہچان لیا اور تم گرفتار کرلی گئی تو بلا تاخیر تمہیں روح کھچڑوں کے حوالے کردیا جائے گا......جو تمہاری چھبن لینے کیلئے کافی بے تاب ہیں، انہیں تمہاری روح پاکر خوشی ملے گی......‘‘سنیپ نے آہستگی سے کہا۔

’’سیورس! میں اس نامکمل زندگی کو جی جی کر تھک چکی ہوں، ہم ہر بار ناپختہ منصوبہ بندی کرتے ہیں اور ناکامی کا شکار ہوجاتے ہیں۔ یہ ہماری زندگی کا سب سے اہم موقع ہے جسے میں کھونا نہیں چاہتی......‘‘ ہرمائنی نے احتجاج کرتے ہوئے کہا۔اس نے رون کی طرف دیکھ کر اثبات میں سر ہلایا اور پھر ایک نقشہ کھول کر اپنے سامنے پھیلا لیا۔

’’سہ فریقی ٹورنامنٹ کا پہلا ہدف تاریک جنگل کے کونے میں منعقد ہوا تھا۔ہم یہاں سے وقت کی منزل طے کر کے وہاں پہنچتے ہیں۔مقابلہ میں بگاڑ پیدا کرنے والے جادوئی وار کو روکتے ہیں اور پھر بحفاظت واپس لوٹ آتے ہیں۔ اگر یہ سب منصوبہ بندی کے ساتھ صحیح اور دیانتداری سے کام کریں گے تو یہ سب آسانی سے ہوجائے گا اور اس کام میں ہمیں کسی کے سامنے آنے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔اس کے بعد ہم دوسری کوشش کریں گے، کایاپلٹ کے ذریعے ہم دوبارہ ماضی میں جائیں گے، ٹھیک اسی جگہ جہاں دوسرا ہدف ہوا تھا۔یعنی کالی جھیل پر......ہم وہاں بھی بگاڑنے والے جادوئی وار کو روک دیں گے اور پھر واپس حال میں لوٹ آئیں گے......‘‘

’’تم سب چیزوں کو خطروں میں ڈال رہی ہو!‘‘سنیپ نے ہونٹ دبا کر کہا۔

’’ہم سب کچھ ٹھیک کردیں گے۔ ہیری زندہ ہوجائے گا اور والڈی مورٹ سے ہمیشہ کیلئے پیچھا چھوٹ جائے گا۔ اوغری بھی جا چکی ہوگی۔ یہ سارا بگاڑ ہمیشہ کیلئے ختم ہوجائے گا۔اس میں کسی قسم کا کوئی خطرہ نہیں ہے۔ یہ سب نہایت شاندار ہے......مگر میں معافی چاہتی ہوں کہ ان سب کی قیمت چکانے کیلئے آپ کو زندگی سے ہاتھ دھونے پڑیں

گے......‘‘ ہرمائنی نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

’’کبھی کبھی خوشیاں پانے کیلئے انتہائی قیمت چکانا ہی پڑتی ہے۔‘‘سنیپ نے کہا۔

انہوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔سنیپ نے آہستگی سے اپنے سر کو جنبش دی۔ ہرمائنی نے گہری سانس لے کر کرسی سے ٹیک لگالی جبکہ سنیپ کا چہرہ سخت دکھائی دینے لگا۔

’’یہ قول میرا اپنا نہیں...... یہ تو ڈمبل ڈور نے کہا تھا۔‘‘انہوں نے وضاحت کردی۔

’’نہیں...... مجھے پورا یقین ہے کہ یہ قول آپ کا ہی ہے، بالکل حقیقی سیورس سنیپ کا!‘‘ ہرمائنی نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

وہ اسکارپیئس کی طرف مڑی اور اس نے کایاپلٹ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

’’ملفوائے......!‘‘

اسکارپیئس نے اپنے ہاتھ میں پکڑا ہوا کایاپلٹ اس کی طرف بڑھا دیا۔ ہرمائنی کے چہرے پر عجیب سی سرشاری چھا گئی۔ وہ کافی جوشیلے انداز سے کایاپلٹ کو دیکھ رہی تھی، اسے یہ بڑا اچھا لگ رہا تھا کہ وہ ایک بار پھر کایاپلٹ کا استعمال کرنے جارہی تھی۔

’’مجھے امید ہے کہ یہ صحیح کام کرے گا......‘‘

اس نے کایاپلٹ کی سوئیوں کو گھمایا اور اس کی طرف دیکھنے لگی۔ کایاپلٹ میں ارتعاش ہونے لگا اور وہ بری طرح کپکپانے لگا۔ ایک دھماکہ ہوا اور وقت میں جیسے تلاطم پیدا ہوگیا۔ روشنی کا ایک چکاچوند جھماکا ہوا اور عجیب سا شور سنائی دینے لگا۔سب لوگ نظروں سے اوجھل ہوچکے تھے۔ وقت پیچھے کی طرف بھاگتا چلا جارہا تھا۔ پہلے اس کی رفتار دھیمی تھی اور پھر یہ نہایت تیز ہوتی چلی گئی۔

☆☆☆☆

منظر 8

# تاریک جنگل کے کنارے پر، 1994ء

وقت تھم گیا۔ وہ چاروں جھگڑالو درخت کے نیچے کھڑے تھے۔ خفیہ کمرہ غائب ہو چکا تھا کیونکہ وہ اس دور میں بنا ہی نہیں تھا۔ سنیپ نے انہیں فوراً وہاں سے ہٹنے کا اشارہ کیا۔ جھگڑالو درخت وہاں کسی کی موجودگی پا کر چراغ پا ہو رہا تھا۔ سنیپ نے اپنی چھڑی لہرائی تو وہ یوں ساکت ہو گیا جیسے وہ کبھی ہلا تک نہ ہو۔

''ہمیں فوراً وہاں پہنچنا ہوگا۔'' سنیپ نے کہا۔

اگلے ہی لمحے سنیپ نے اسکارپیئس کو مضبوطی سے پکڑا اور نقاب اُڑان بھری۔ رون اور ہرمائنی نے بھی ویسا ہی کیا۔ اسکارپیئس کیلئے یہ پہلا موقع تھا کہ اس لئے اس کی حالت کافی بگڑ سی گئی تھی۔ اگلی ہی ساعت میں وہ جنگل کے اس کنارے پر پہنچ گئے تھے جہاں ایک دیوہیکل سٹیڈیم بنا ہوا تھا اور ہزاروں بچوں کا شور گونج رہا تھا۔ اسی گونج میں ڈریگن کی چنگھاڑ بھی سنائی دے رہی تھی۔ رون بڑی دلچسپی سے یہ سب دیکھ رہا تھا۔ وہ چاروں نہایت خاموشی سے سٹیڈیم کے سائے میں پہنچ گئے جہاں کوئی انہیں دیکھ نہیں سکتا تھا۔

اسکارپیئس تیزی سے خود کو تلاش کر رہا تھا کہ وہ سٹیڈیم میں کہاں موجود تھے؟

''اگر یہ سب ہوگورٹس کے اندر ہو رہا ہوتا تو ہمیں وہاں وقت پر نہیں پہنچ سکتے تھے کیونکہ وہاں ہم نقاب اُڑان نہیں بھر سکتے تھے۔'' ہرمائنی نے اسکارپیئس کو بتایا۔

''وہاں...... ہم وہاں موجود ہیں، ڈرم سڑانگ کے چوغوں میں......'' اسکارپیئس نے فوراً ایک سمت میں اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ رون، ہرمائنی اور سنیپ نے اس سمت میں دیکھا جہاں بے شمار لڑکے دکھائی دے رہے تھے انہی میں اسکارپیئس کا چہرہ بھی نظر آ رہا تھا۔ ان کے قریب ہرمائنی بھی دکھائی دے رہی تھی۔

''میں ایسی دکھائی دیتی تھی کیا؟'' ہر مائنی نے خود کو دیکھ کر بے اختیار کہا۔

''خواتین وحضرات! لیجئے سہ فریقی ٹورنامنٹ کا پہلا چمپئن سیڈرک ڈیگوری میدان میں اتر آیا ہے۔'' لوڈو بیگ مین کی چہکتی ہوئی آواز سنائی دی۔ ''اور اب مقابلہ شروع ہوتا ہے۔ وہ ڈرا ہوا ہے مگر پر عزم بھی ......'' سیڈرک خوف بھری مسکراہٹ کے ساتھ ڈریگن کے سامنے آچکا تھا۔ وہ ادھر ادھر کود کر ڈریگن کو چکمہ دینے کی کوشش کر رہا تھا۔ ''وہ اب دائیں طرف جھکائی دے رہا ہے، وہ اب بائیں طرف جھکائی دے رہا ہے۔'' لوڈو بیگ مین کی کمنٹری مسلسل سنائی دے رہی تھی۔

''اوہ یہ کافی دیر کر رہا ہے، کایا پلٹ میں ارتعاش ہونے لگا ہے......'' سنیپ نے تیز آواز میں کہا۔

''اوہ! ہمارے ڈیگوری کو نقصان نہیں پہنچانا مسٹر ڈریگن......'' لڑکیوں کی آہ بھری آواز سنائی دی۔

''کیا خوبرو نوجوان ہے، بہادر بھی، وجیہہ بھی ...... یہ کیا کرنے والا ہے؟ اوہ اس نے اپنی بانہیں چڑھا لی ہیں اور چھڑی بھی نکال لی ہے......'' لوڈو بیگ مین کی چہکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

اسی لمحے ہر مائنی کی چھڑی لہرائی۔ وہ پورے غور سے سٹیڈیم میں بیٹھے ہوئے اسکارپیئس پر نگاہیں گاڑے ہوئے تھی۔ جب اس نے دیکھا کہ اس کے ساتھ بیٹھا ہوا لڑکا اپنی چھڑی باہر نکال رہا تو وہ سمجھ گئی کہ وقت آ گیا ہے۔ اس نے دھیمی آواز میں کہا۔ ''خولتم ......''

ایک نادیدہ جادوئی حفاظتی حصار سیڈرک ڈیگوری کے گرد بن چکا تھا۔ سٹیڈیم میں بیٹھا ہوا لڑکا اب پریشان دکھائی دے رہا تھا اور اپنی چھڑی کو عجیب انداز میں دیکھ رہا تھا۔ وہ اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے اسکارپیئس کو کچھ کہہ رہا تھا......

اسی لمحے کایا پلٹ کی ٹک ٹک کی آواز تیز ہونے لگی اور منظر میں کپکپاہٹ سی پیدا ہوگئی۔ سب کچھ ہلتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ روشنی کا ایک تیز جھماکا ہوا اور کایا پلٹ نے انہیں حال میں واپس کھینچ لیا۔

اسکارپیئس کو جو آخری وہاں دکھائی دے پایا تھا، وہ یہ تھا کہ سیڈرک ڈیگوری نے اپنی چھڑی لہرا کر ایک بڑے پتھر کو کتے میں بدل ڈالا تھا اور لوڈو بیگ مین چیخ چیخ کر کہہ رہا تھا۔ ''کتے کا فریب ...... واہ ڈیگوری تمہاری عقل کا کوئی جواب نہیں......واہ کتے کا فریب......واہ ڈیگوری......!''

منظر 9

# غیر محفوظ تاریک جنگل

وقت ایک بار پھر تھم سا گیا تھا۔ کایا پلٹ کپکپا کر خاموش ہو چکا تھا۔ وہ چاروں تاریک جنگل کے اسی کنارے پر موجود تھے جہاں پچیس سال پہلے سہ فریقی ٹورنامنٹ منعقد ہوا تھا۔ وہاں اب گہری خاموشی چھائی تھی اور دور دور تک کوئی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ گھنے درختوں کے بیچ میں وہ صرف چار ہی گہری سانس لے رہے تھے۔ سنیپ نے چاروں طرف دیکھا، انہیں کسی خطرے کا احساس ہو رہا تھا جو ان کے قریب ہی موجود تھا۔

''آہ......اووو......'' اچانک رون کی کانپتی ہوئی آواز سنائی دی۔

''رون......رون! کیا ہوا؟ تم کراہ کیوں رہے ہو؟'' ہرمائنی نے جلدی سے پوچھا۔

''اوہ نہیں! مجھے یہ معلوم تھا۔'' سنیپ کی دبی ہوئی آواز ابھری۔

''کایا پلٹ نے البس کے ساتھ بھی ایسا ہی کیا تھا، جب ہم پہلی بار واپس لوٹے تھے۔'' اسکارپیئس نے جلدی سے کہا۔

''شاندار......اوو...... یہ بات بتانے کا......صحیح وقت ہے، ہے نا؟ اوو......'' رون بولا۔

''ہم کھلے آسمان کے نیچے ہیں......ہمیں فوراً یہاں سے چل دینا چاہئے۔'' سنیپ نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

''رون!......چلو اُٹھو! تم چل سکتے ہو......جلدی کرو۔'' ہرمائنی نے کہا۔

رون بمشکل اپنی جگہ پر اُٹھ سیدھا کھڑا ہوا۔ درد کے مارے اس کی جان نکلے جا رہی تھی۔ وہ کراہ رہا تھا۔ سنیپ نے اپنی چھڑی نکال لی اور پوری طرح ہوشیار دکھائی دینے لگے۔

''کیا ہم نے اپنا کام پورا کر لیا؟'' اسکارپیئس نے پوچھا۔

''ہم نے بگاڑنے والا جادوئی وار روک ڈالا تھا۔ سیڈرک کی چھڑی اسی کے پاس ہی تھی، لگتا ہے کہ وہ کام صحیح طور ہو گیا ہے......'' ہرمائنی نے تیزی سے کہا۔

''لیکن ہماری واپس بالکل غلط مقام پر ہوئی ہے۔'' سنیپ نے کہا۔ ''ہم سب کھلی جگہ پر ہیں...... خاص طور پر تم ہرمائنی......''

''ہمیں کایا پلٹ کو دوبارہ استعمال کرنا چاہئے۔ ہم یہاں سے نکل سکتے ہیں۔'' رون نے جلدی سے کہا۔

''اس سے پہلے ہمیں چھپنے کیلئے محفوظ جگہ کی ضرورت ہے۔'' سنیپ نے سپاٹ لہجے میں کہا۔ ''ہم سنگین حالات سے دوچار ہیں......''

اسی لمحے سرد ہوا کے جھونکے چلنے لگے اور موسم میں خنکی بڑھنے لگی۔ عجیب سی سنسناہٹ چھا گئی اور کہیں دور سیاہ ہیولے منڈلاتے ہوئے دکھائی دینے لگے۔ جو تیزی سے ٹھوس بنتے جا رہے تھے۔ انہوں نے سیاہ لمبے چوغے پہن رکھے تھے اور وہ ہوا میں کچھ فٹ اوپر اُڑ رہے تھے۔ وہ روح کھچڑ تھے۔ انہیں ان کی وہاں موجودگی کا احساس ہو گیا تھا۔

''روح کھچڑ...... ہمیں دیر ہو گئی!'' ہرمائنی نے پریشانی کے عالم میں انہیں دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہم تباہی میں مبتلا ہو گئے۔'' سنیپ کی آواز سنائی دی۔

کہر تیزی سے بڑھتا جا رہا تھا اور برفیلی ہوائیں چلنے لگیں۔

''وہ یقیناً صرف مجھے پکڑنا چاہتے ہیں۔'' ہرمائنی نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے سے صاف دکھائی دے رہا تھا کہ وہ کسی فیصلے پر پہنچ گئی تھی۔ ''انہیں صرف میری ضرورت ہے، تم میں سے کسی دوسرے کی نہیں۔ رون! میں سے بے حد محبت کرتی ہوں اور یہ ہمیشہ باقی رہے گی لیکن اس وقت تمہیں یہاں سے نکلنے کی ضرورت ہے۔ فوراً یہاں سے بھاگ جاؤ۔''

''کیا مطلب؟'' رون لمحہ بھر کیلئے اپنی درد کو بھول گیا تھا۔

''یہ آپ کیا کہہ رہی ہو؟'' اسکارپیئس نے دہشت زدہ ہوتے ہوئے پوچھا۔

''کیا ہم پہلی نظر کی محبت کے بارے میں بات کر سکتے ہیں۔'' رون نے کہا۔

''یہ والڈی مورٹ کی دُنیا ہے اور میں اپنے حصے کا فرض نبھا چکی ہوں۔ جب تم لوگ دوسرے ہدف کے بگاڑ کو

درست کرلو گے تو یہ سب کچھ بدل جائے گا۔ ہر چیز صحیح ہو جائے گی۔'' ہرمائنی نے تھکے ہوئے لہجے میں کہا۔

''مگر وہ آپ کی چھبن لے لیں گے، آپ کی روح کو چوس جائیں گے۔'' اسکارپیئس نے دہشت میں آتے ہوئے کہا۔

''اور تم واپس جا کر تاریخ کو بدل دو گے تو پھر وہ یہ سب نہیں کر پائیں گے، ہے نا؟ چلو جاؤ یہاں سے فوراً......اور وقت ضائع مت کرو۔'' ہرمائنی نے سخت لہجے میں کہا۔

روح کھچڑوں نے انہیں محسوس کرلیا اور وہ چاروں طرف سے گھیرا ڈال کران کے قریب اور قریب آ رہے تھے۔ کہر بڑھتا جارہا تھا۔

''چلو......ہمیں چلنا ہوگا۔'' سنیپ نے کہا۔

انہوں نے اسکارپیئس کا بازو پکڑ کر کھینچا۔ اسکارپیئس مجبوری کے عالم میں ان کے ساتھ بھاگنے لگا۔ اس کا ذرا سا بھی دل نہیں چاہ رہا تھا کہ وہ ان دونوں کو وہاں مرنے کیلئے تنہا چھوڑ دیتا۔

ہرمائنی نے رون کی طرف دیکھا اور کرب سے بولی۔

''میرا خیال ہے کہ تمہیں بھی ان کے ساتھ چلے جانا چاہئے......''

''تم نے صحیح کہا......تمہارے بعد وہ یقیناً مجھے تلاش کریں گے، مجھے بھی تمہاری طرح چھپ چھپ کر جینا پڑے گا۔ دوسرا میرے بدن میں اتنی شدید درد ہو رہی ہے کہ میرا بھاگنا مشکل ہے، جنگل کے کسی دوسرے حصے میں ان کا شکار بننے سے بہتر ہے کہ میں یہیں رہ کر مزاحمت کروں اور زندگی کی سانسوں کو بچا سکوں۔ مجھے معلوم ہے کہ کیا کرنا چاہئے......؟'' رون نے جذباتی انداز میں کہا۔ ''پشت......''

ہرمائنی نے فوراً اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔

''ٹھیک ہے! ہم انہیں یہیں الجھائے رکھتے ہیں اور لڑکے کو زیادہ سے زیادہ موقع دیتے ہیں کہ وہ اپنی دُنیا بچانے کیلئے ہر ممکن کوشش کر سکے۔'' ہرمائنی نے کہا۔ رون نے اس کی طرف دیکھا اور اثبات میں سر ہلا دیا۔ دونوں نے ایک دوسرے کی طرف اُداسی بھرے انداز میں دیکھا۔

''ایک بیٹی......'' ہرمائنی نے آہ بھری۔

''اور ایک بیٹا...... مجھے یہ خیال کافی پسند آیا۔'' رون نے مسکرا کر کہا۔ انہوں نے چاروں طرف دیکھا۔ انہیں معلوم تھا کہ ان کی قسمت میں آگے کیا ہونے والا تھا۔

''مجھے ڈر لگ رہا ہے۔'' رون نے کپکپاتی ہوئی آواز میں کہا۔

''مجھے گلے لگا لو......'' ہرمائنی نے کانپتے ہوئے کہا۔

دونوں آگے بڑھے اور ایک دوسرے سے لپٹ گئے۔ سردی تیزی سے بڑھ رہی تھی، پھر کسی کے نادیدہ ہاتھوں نے انہیں ایک دوسرے سے الگ کر دیا۔ وہ دونوں دوہرے ہو کر زمین پر گرتے چلے گئے۔ سیاہ ہیولے ان کے اوپر جھکتے جا رہے تھے۔ ان کی کھڑکھڑاتی ہوئی سانسوں کی آواز کہیں دور سے آتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔ ساری خوشیاں ایک دم مٹتی جا رہی تھیں۔ مایوسی اور دُکھ کے سائے انہیں اپنی لپیٹ میں لے چکے تھے۔ یہ منظر بے حد ڈراؤنا اور ہولناک تھا۔

اسکارپیئس دور بہت دور کھڑا یہ سب منظر دیکھ رہا تھا، اس کا پورا بدن دہشت کے مارے کانپ رہا تھا۔ سنیپ نے اس کی طرف تیز نظروں سے دیکھا۔

''چلو! پانی کے نیچے چلو...... سکون سے چلو، دوڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔'' سنیپ نے اسے سختی سے کھینچتے ہوئے کہا۔ ''خود کو سنبھالو...... دل و دماغ کو پرسکون رکھو!'' سنیپ کی دبی ہوئی آواز سنائی دی۔ ''وہ اندھے ہوتے ہیں مگر وہ دل و دماغ کے خوف کو فوراً محسوس کر لیتے ہیں۔''

اسکارپیئس نے خوفزدہ نظروں سے سنیپ کی طرف دیکھا۔

''انہوں نے ابھی ابھی ان دونوں کی روحیں چوس لی ہیں......'' وہ کانپتی ہوئی آواز میں بولا۔ اس کا پورا بدن کانپ رہا تھا۔

اسی لمحے ایک روح کھچڑان دونوں کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کا نشانہ اسکارپیئس تھا۔ اس کی کھڑکھڑاتی ہوئی سانس کی آواز اسے صاف سنائی دے رہی تھی۔ ایسے محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ کبھی خوش نہیں رہ پائے گا۔

''اپنے دل و دماغ کو کسی اور جانب لگانے کی کوشش کرو، اسکارپیئس! کسی مختلف اور خوشگوار چیز کے متعلق سوچو!'' سنیپ نے غراتی ہوئی آواز میں کہا۔

''مجھے شدید سردی لگ رہی ہے، مجھے کچھ دکھائی نہیں دے رہا ہے۔ دھند گہری دھند، میرے اندر اترتی جا رہی

ہے...... میں عجیب سی دلدل میں دھنستا جا رہا ہوں۔'' اسکارپیئس کو یوں لگا جیسے اس کی آواز کہیں بہت دور سے سنائی دے رہی ہو۔

''تم ایک کنگ ہو اور میں ایک پروفیسر۔ وہ ہم پر حملہ نہیں کر سکتے، انہیں اس کیلئے کسی مضبوط وجہ کی ضرورت ہوگی۔ کسی خوشی بھرے پل کے بارے میں سوچو۔ ان چیزوں کے بارے میں سوچو، جنہیں تم انجام دینا چاہتے ہو۔'' سنیپ نے اسے خبردار کرتے ہوئے کہا۔

''مجھے اپنی ماں کی آواز سنائی دے رہی ہے...... وہ مجھ سے مدد چاہتی ہیں...... لیکن وہ جانتی ہیں کہ میں ان کی مدد نہیں کر سکتا......'' اسکارپیئس نے کراہتی ہوئی آواز میں کہا۔

''میری بات دھیان سے سنو اسکارپیئس!'' سنیپ نے اسے جھنجوڑتے ہوئے کہا۔ ''تم البس کے بارے میں کچھ سوچو! تم اپنا سب کچھ البس کیلئے داؤ پر لگا رہے ہو۔ کیا یہ صحیح ہے؟''

اسکارپیئس کو کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا۔ وہ گہری مایوسی میں ڈوبا ہوا تھا۔ روح کھچڑ اب اس کے گرد اپنا گھیرا بنا رہے تھے، انہیں ایک اور شکار مل گیا تھا جس کا بدن خوف اور دُکھ سے بھرا ہوا تھا۔

''صرف ایک انسان کیلئے...... میں نے صرف ایک انسان کیلئے یہ سب بکھیڑا اپنے سر لیا۔ میں للّی کیلئے ہیری کو تو بچا نہیں پایا۔ لیکن میں نے محسوس کیا کہ تمہاری مدد کر کے میں ایسا کر سکتا ہوں۔ للّی کی روح کو خوشی پہنچا سکتا ہوں مگر یہ سب کرنا میرے لئے اسی وقت ممکن ہوا جب میں نے اپنی ذات پر اعتماد کرنا سیکھ لیا......'' سنیپ نے غراتے ہوئے کہا۔

سنیپ کے لہجے میں جانے کیا جادو تھا کہ اسکارپیئس مسکرا دیا۔ اس نے اپنے قدم کو بڑھایا اور وہ روح کھچڑ سے دور ہٹنے لگا۔

''یہ دُنیا بدل جائے گی، ہمیں یہ تبدیلی لانا ہی ہوگی۔ اس دُنیا سے جتنا جلدی ہو سکے، میں نکل جانا چاہتا ہوں لیکن دُنیا کسی بھی طرح اچھی نہیں ہے، میں اس میں رہنا ہی نہیں چاہتا......'' اسکارپیئس نے فوراً کہا۔

اسی لمحے ایک اور مصیبت نازل ہوگئی تھی۔ جانے کہاں سے ڈولرس امبریج وہاں پہنچ گئی تھی۔ اس نے جب وہاں پروفیسر سنیپ اور اسکارپیئس کو اکٹھے دیکھا تو وہ دنگ رہ گئی۔

''پروفیسر سنیپ......''

''اوہ امبریج! آپ یہاں......؟''

''کیا آپ نے وہ خبر سنی کہ ہم نے بالآخر اس بدذات باغی ہرمائنی گرینجر کو پکڑ ہی لیا۔ وہ ہمیں یہیں تاریک جنگل میں چھپی ہوئی ملی......''امبریج نے جوشیلے لہجے میں کہا۔

''اوہ واقعی...... یہ تو شاندار خبر ہے۔''پروفیسر سنیپ نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

اچانک ڈولرس امبریج کو احساس ہوا کہ وہ کیا دیکھ رہی تھی؟ وہاں پر سنیپ تنہا نہیں تھے بلکہ ان کے پہلو میں اسکار پیئس بھی موجود تھا۔

''وہ تمہارے ساتھ تھی؟......گرینجر تمہارے ساتھ تھی، ہے نا؟'' ڈولرس امبریج نے عجیب لہجے میں غراتے ہوئے کہا۔اس کی آواز دھیمی ہوگئی تھی۔

''میرے ساتھ؟......آپ کو ضرور کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔''سنیپ نے جواب دیا۔

''ہاں،تمہارے ساتھ! اور یہ سکار پیئس ملفوائے......ایک ایسا طالبعلم، جس کی عجیب وغریب حرکات کے باعث میں آج کل بے حد فکرمند ہوں......ایک وقت میں، ایک ہی جگہ پر، ایک ساتھ......'' ڈولرس امبریج نے گھورتے ہوئے کہا۔

''آپ میرے لئے فکرمند ہیں؟''اسکار پیئس نے تعجب بھرے لہجے میں کہا۔

''ڈولرس! ہمیں کلاس کیلئے دیر ہورہی ہے، اگر آپ اجازت دیں تو......''سنیپ نے پرسکون لہجے میں کہا۔

''اچھا!'' ڈولرس امبریج نے کھینچ کر کہا۔''اگر تمہیں کلاس کیلئے دیر ہورہی ہے تو تمہارا رُخ سکول کی طرف ہونا چاہئے تھا مگر میں دیکھ رہی ہوں کہ تمہارا رُخ تو کالی جھیل کی طرف ہے......''ڈولرس امبریج نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

چند پل کیلئے خاموشی چھا گئی اور پھر سنیپ نے ایک ایسی حرکت کی جو انہوں نے ڈولرس کے سامنے کبھی نہیں کی تھی۔ وہ مسکرانے لگے، ڈولرس کی شک بھی آنکھیں سکڑ سی گئیں۔

''تمہیں کب سے مجھ پر شک تھا، ڈولرس؟''سنیپ نے پوچھا۔

اگلے ہی لمحے کچھ ایسا ہوا جو اسکار پیئس نے اپنی زندگی میں پہلے نہیں دیکھا تھا۔ ڈولرس امبریج زمین سے کئی قدم اوپر اُٹھ گئی، وہ ہوا میں پرواز کرنے لگی، اس کے بازو پہلو میں کھلے ہوئے تھے، اس نے اپنی چھڑی باہر نکال لی اور اس کا

رُخ سنیپ کی طرف کر دیا۔ یہ ظاہر تھا کہ وہ تاریک جادو کی زبردست طاقت کا استعمال کر رہی تھی۔ اسکارپیئس سہمی ہوئی مگر حیرت بھری نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

''کئی سالوں سے...... مجھے تمہارا قصہ بہت پہلے تمام کر دینا چاہئے تھا۔'' ڈولرس امبرتج نے غراتے ہوئے کہا۔

سنیپ نے اس لمحے پر ذرا بھی سستی سے کام نہیں لیا۔ انہوں نے فوراً اپنی چھڑی باہر نکالی اور پلک جھپکتے ہی ڈولرس امبرتج پر جادوئی وار کر دیا۔

''دیپولستم......''

ڈولرس امبرتج اپنی جگہ پر ہی ہوا میں اُلٹ گئی اور کئی فٹ پیچھے دھکیلتی چلی گئی۔

''وہ ہمیشہ اپنے لحاظ سے بڑے اور خودمختارانہ فیصلے کرتی آئی ہے، ہمیں پوری طرح ہوشیار رہنا ہوگا۔ اب واپس لوٹنے کا وقت باقی نہیں بچا......'' سنیپ نے اسکارپیئس سے کہا۔

سنیپ کی کارروائی نے روح کھچڑوں کو بھڑکا دیا تھا۔ وہ اب تیزی سے ان کی طرف لپکے رہے تھے۔ فضا میں خنکی کا احساس بڑھتا جا رہا تھا۔ آسمان پوری طرح سے سیاہ ہو چکا تھا۔ وہ سینکڑوں کی تعداد میں تھے اور ان کے سر پر دائروی انداز میں چکر کاٹ رہے تھے۔

سنیپ نے اپنی چھڑی لہرائی۔ ''پشت بان نمودارم......''

چھڑی کی نوک سے روشنی کا ایک ہالہ نمودار ہوا اور پلک جھپکتے ہی ایک خوبصورت سفید ہرن میں بدل گیا۔ جو ان کے چاروں طرف چوکڑیاں بھر رہا تھا۔ روح کھچڑ پشت بانی تخیل سے گھبرا کر پیچھے ہٹنے لگے۔ اسکارپیئس نے دلچسپی سے ہرن کی طرف دیکھا۔

''ایک ہرن......للّی کا پشت بانی تخیل......'' اس نے چونک کر کہا۔

''یہ کچھ عجیب ہے، ہے نا؟ مگر اسے بنایا نہیں جا سکتا، یہ دل و دماغ سے تشکیل پاتا ہے۔'' سنیپ آہستگی سے بولے۔

روح کھچڑ اب زیادہ تیزی سے قریب آنے کی کوشش کر رہے تھے، ان کی کھڑکھڑاتی ہوئی سانسیں تیز تیز چل رہی تھیں۔ سنیپ کو اندازہ ہو چکا تھا کہ اب کیا ہونے والا ہے؟

''تمہیں یہاں سے بھاگنا ہوگا اسکارپیئس! تیز...... جتنا ممکن ہو سکے...... فوراً...... میں انہیں الجھائے رکھنے کی

کوشش کروں گا آخری دم تک......‘‘سنیپ نے غراتے ہوئے کہا۔

’’آپ کا بے حد شکریہ......آپ میری زندگی کی تاریکیوں میں روشنی کی کرن بن کر آئے ہیں۔‘‘ اسکارپیئس نے جلدی سے کہا۔

سنیپ نے اس کی طرف دیکھا، اس کم عمر بچے میں انہیں ایک ایسا مسیحا دکھائی دے رہا تھا جو جادونگری کی ساری مصیبتوں کو ختم کر دینا چاہتا تھا، وہ شیطانی قوتوں کو شکست دینے کا عزم کئے ہوئے تھا۔ وہ دھیمے انداز میں مسکرا دیئے۔

’’البس سے کہنا......البس سیورس سے کہنا...... مجھے اس پر فخر ہے کہ اس نے میرے نام کو اپنی ذات سے جوڑ کر زندہ رکھا......اب جاؤ......وقت برباد نہ کرو۔‘‘سنیپ نے کہا۔

سفید ہرن نے مڑ کر سکارپیئس کی طرف دیکھا اور پھر وہ ایک طرف بھاگنے لگی۔ اسکارپیئس نے ایک پل کیلئے سوچا اور پھر اس کے تعاقب میں دوڑ لگا دی۔ وہ پوری قوت سے بھاگ رہا تھا۔ اس کے اردگرد کا ماحول بے حد دہشت ناک ہو چکا تھا۔ چاروں طرف چیخ و پکار گونج رہی تھی جیسے سینکڑوں چڑیلیں مل کر شور مچا رہی ہوں۔ سفید ہرنی تیزی سے چوکڑیاں بھر رہی تھی اور راستے میں آنے والے روح کھچڑوں کو پیچھے ہٹنے پر مجبور کر رہی تھی۔ پھر اسکارپیئس کو جھیل دکھائی دینے لگی جس کا پرسکون پانی اس کا منتظر تھا۔ اس نے تشکر آمیز نظروں سے سفید ہرن کی طرف دیکھا اور اگلے لمحے جھیل کے پانی میں کود گیا۔ پانی بے حد سرد تھا اور اس کے بدن میں سوئیوں کی طرح چبھ رہا تھا۔

دوسری طرف سنیپ نے خود ذہنی طور پر تیار کر لیا تھا۔ پشت بانی تخیل کی عدم موجودگی میں روح کھچڑوں نے ان پر حملہ کر دیا۔ انہیں زمین پر گھسیٹا گیا اور پھر ہوا میں اُٹھا کر قلابازیاں لگوائی گئیں۔ سنیپ کو زیادہ انتظار نہیں کرنا پڑا۔ روح کھچڑوں نے آسمان پر ہی ان کی چبھن لے لی تھی اور ان کا بے جان بدن دھم کی آواز سے جنگل کی زمین پر گر کر ساکت ہو گیا۔ سفید ہرن نے مڑ کر اسکارپیئس کی طرف دیکھا، اس کی آنکھوں میں عجیب سی اُداسی تھی جو اسکارپیئس کو پریشان کر رہی تھی۔ اگلے ہی لمحے روشنی کا ہالہ بجھ سا گیا اور ہرن ہوا میں تحلیل ہو کر غائب ہو گیا۔

روح کھچڑ تیزی سے اسکارپیئس کی طرف لپکے تاکہ اسے پانی میں نکال سکیں مگر اسکارپیئس کو معلوم تھا کہ پل بھر کی تاخیر اس کے مقصد کو تباہ و برباد کر دے گی اور کچھ دیر پہلے تین انسانوں کی قربانی کو ہمیشہ کیلئے ضائع کر دے گی۔ اس نے کایا پلٹ کی سوئیوں کو تیزی گھمایا اور پانیوں کی گہرائیوں میں غوطہ لگا دیا۔

ایک زوردار دھماکے کی آواز گونجی۔ روشنی کا ایک بڑا جھما کا ہوا اور پھر اچانک گہری خاموشی چھا گئی۔ ہر طرف سیاہ اندھیرا پھیل گیا پھر گھمبیر خاموشی ہر پل بڑھنے لگی...... ایسا لگ رہا تھا جیسے اس کا بدن بالکل ساکت ہو چکا ہو، زندگی کی کوئی رمق باقی نہ رہی ہو۔ ہر طرف امن وسکون کی فضا چھائی ہو۔ کوئی دُکھ، کوئی پریشانی، کوئی فکر باقی نہ رہی ہو۔

پھر اچانک...... اسکارپیئس کو احساس ہوا کہ وہ پانی کی گہرائی میں موجود ہے، وہ زندہ ہے، وہ اکیلا نہیں تھا، کوئی اور بھی اس کے ساتھ تھا جو اسے پانی کی گہرائیوں میں اوپر دھکیل رہا تھا۔ مگر اس کے ہاتھ غیر انسانی تھے، اس کی رفتار بے حد تیز تھی۔ اسے محسوس تو ہو رہا تھا مگر جانے کیوں اس کا دماغ پوری طرح ساتھ نہیں دے رہا تھا۔ پھر اسے ہوا کے جھونکے کا احساس ہوا۔ اس نے کھینچ کر ایک لمبی سانس لی اور ہوا کی بڑی مقدار کو اپنے پھیپھڑوں میں اتار لیا۔ اسی لمحے اس کے دل ودماغ میں روشنیاں جگمگانے لگیں۔ وہ کھانسا اور پھر آنکھیں کھول دیں۔ وہ پانی کی لہروں کے اوپر تیر رہا تھا۔ جھیل کی تہہ میں رہنے والی مخلوق اسے بالائی سطح پر دھکیل کر واپس جا چکی تھی۔

اسکارپیئس نے کھلے آسمان کی طرف دیکھا جو نہایت روشن اور گہرا نیلا دکھائی دے رہا تھا۔ اب وہاں روح کھچڑ موجود نہیں تھے۔ کوئی چیخ نہیں رہا تھا، پانی کی لہروں کے شور کے علاوہ اور کچھ سجھائی نہیں دے رہا تھا۔ اسی لمحے اسے اپنے قریب پانی چھپاکے کی سی آواز سنائی دی جیسے کوئی اور بھی تھا جو پانی کی گہرائی میں سے باہر نکلا تھا۔ اسکارپیئس نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

وہ البس تھا، جو پانی سے باہر آ کر گہری سانسیں لے رہا تھا۔ اسکارپیئس گنگ ہو کر اسے بس دیکھتا رہ گیا۔ دونوں کی نظریں ایک دوسرے سے ملیں۔ وہ کئی پل تک ایک دوسرے کی طرف دیکھتے رہے۔

''واہ......'' البس نے کلکاری بھری۔

''اوہ البس تم......'' اسکارپیئس کے منہ لاشعوری طور پر نکلا۔

''اس بار تو کافی خطرناک معاملہ رہا، ہے نا؟'' البس نے جوشیلے انداز میں کہا۔ ''وہ جل باسی عفریت تو میرے بالکل قریب آ گیا تھا۔ پھر اس نے وہ سب کیا تھا...... کیا تمہارے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا......؟''

''اوہ شکر ہے، یہ تم ہی ہو......'' اسکارپیئس نے لمبی آہ بھرتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھوں میں ابھی تک بے یقینی پھیلی ہوئی جھلک رہی تھی۔

''ہاں! میں ہی ہوں...... یہ کچھ عجیب رہا...... مجھے لگتا ہے کہ میں سیڈرک ڈیگوری کو غبارے کی طرح پھولتے ہوئے دیکھا تھا......مگر پھر کچھ الگ سا ہوا...... وہ دوبارہ پانی کی گہرائی میں جانے لگا...... پھر میں نے تمہیں دیکھا...... تمہاری چھڑی تمہارے ہاتھ میں تھی......''البس نے الجھے ہوئے انداز میں کہا جیسے وہ کچھ یاد کرنے کی کوشش کر رہا ہو۔

''تمہیں اس بات کا اندازہ بھی نہیں ہے کہ مجھے تمہیں ایک بار پھر دیکھ کر کتنی خوشی ہو رہی ہے۔''اسکارپیئس نے کہا، اس کا چہرہ اب دمکنے لگا تھا۔

''یہ کیسی باتیں کر رہے ہو؟ ہم ابھی دو منٹ پہلے ہی تو ساتھ تھے۔''البس نے کہا۔

اسکارپیئس نے تیزی سے البس کو پکڑا اور پانی میں ہی اپنے گلے سے لگا لیا۔البس کچھ نہ سمجھ پایا اور وہ عجیب انداز میں اسے گھورنے لگا۔

''یہ ایک واقعی مشکل ہدف تھا......'' اسکارپیئس نے بڑبڑا کر کہا۔''اس چند پلوں کے درمیان بہت کچھ ہو گیا تھا......''

''سنبھل کر......تم مجھے پانی میں ڈبو ڈالو گے۔''البس نے خود کو الگ کرتے ہوئے کہا۔''مگر تم نے یہ کیا پہن رکھا ہے؟'' وہ اس کے لباس کی طرف حیرانگی سے دیکھ رہا تھا کیونکہ وہ اس سے بالکل مختلف تھا جب وہ وہاں سے گئے تھے۔

''اوہ میں نے کیا پہنچ رکھا ہے؟''اسکارپیئس نے اپنے چوغے کو کھینچتے ہوئے کہا۔''اور تم نے یہ کیا پہن رکھا ہے، اوہ ہاں! تم ایک بار پھر سلے درن فریق کے طالبعلم بن گئے ہو۔''

''کیا ہمیں اپنے مقصد میں کامیابی ہوئی؟ کیا ہم کچھ کر پائے؟''البس نے پوچھا۔

''نہیں......مگر یہ سب دیکھنا بے حد زبردست ہے۔''اسکارپیئس نے مسکرا کر کہا۔

البس نے اس کی بے یقینی کے عالم میں دیکھا جیسے اسکارپیئس کی خوشی سمجھ میں نہ آئی ہو۔

''کیا مطلب؟......ہم ایک بار پھر ناکام ہو گئے؟''البس نے آنکھیں پھاڑ کر اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں...... بالکل......اور یہ سب بڑا خوشگوار رہا۔''اسکارپیئس نے ہنس کر کہا اور چہکتے ہوئے اس نے جھیل کے پانی پر ہاتھ مارا۔پانی کا چھپا کا اُڑا۔البس نے ناگواری سے اس کی طرف دیکھا اور پھر وہ تیرتا ہوا کنارے کی طرف بڑھ گیا۔اسکارپیئس بھی اس کے پیچھے تھا۔

''مجھے لگتا ہے کہ تم نے آج پھر بہت زیادہ مٹھائیاں کھالی ہیں، اسکارپیئس؟'' البس نے چڑچڑے انداز میں کہا۔

''ہاں یہ تم ہی ہو، جسے میں دیکھنا چاہتا تھا...... وہی بھونڈا مذاق، البس کے انداز کا، واقعی مجھے اسی سے محبت ہے......'' اسکارپیئس نے خوشی سے چہکتے ہوئے کہا۔

''اب واقعی مجھے تمہارے بارے میں فکر ہو رہی ہے، اسکارپیئس!'' البس اور پریشان دکھائی دینے لگا۔ اسے لگ رہا تھا کہ ماضی کے سفر نے اس کے ذہن پر برا اثر ڈالا تھا کیونکہ گذشتہ مرتبہ کے سفر نے البس کے بازو کی ہڈی توڑ ڈالی تھی۔

اسی لمحے انہیں کسی کے بھاگنے کی آواز سنائی دی، جیسے کچھ لوگ اکٹھے بھاگ رہے ہوں۔ البس نے سر گھما کر دیکھا تو پل بھر کیلئے اسے یقین نہیں آیا کہ وہ کیا دیکھ رہا ہے؟ ہیری، جینی اور ڈریکو بھاگتے ہوئے ان کی طرف آ رہے تھے۔ ان کے پیچھے پیچھے پروفیسر میک گوناگل بھی تھیں۔

''البس ......البس ......کیا تم ٹھیک ہو؟'' ہیری نے قریب آتے ہوئے پوچھا۔

''ہیری......اوہ یہ تو ہیری پوٹر ہے!......اور جینی...... پروفیسر میک گوناگل بھی......اور میرے ڈیڈ......واقعی میرے ڈیڈ......اوہ ڈیڈ کیسے ہیں؟'' اسکارپیئس خوشی سے جھومتا ہوا بولا۔ البس نے ایک بار پھر اسکارپیئس کے چہرے کو حیرانگی سے دیکھا۔ اسے اب یقین آنے لگا کہ کایا پلٹ نے اس بار اس کے دم و دماغ پر برا اثر ڈالا تھا۔

''اوہ اسکارپیئس! تم ٹھیک تو ہو......'' ڈریکو ملفوائے کی متفکر آواز گونجی۔

''آپ سب یہاں کیا کر رہے ہیں؟'' البس نے انہیں ایک ساتھ دیکھ کر حیرانگی سے پوچھا۔

''ہمیں مائرٹل نے سب کچھ بتا دیا ہے......'' جینی نے سخت لہجے میں کہا۔

''میں کچھ سمجھا......آخر معاملہ کیا ہے؟'' البس نے فوراً انجان بنتے ہوئے کہا۔

''تم دونوں جو کسی اور زمانے کا سفر کر کے ابھی ابھی یہاں واپس لوٹے ہو، تم خود کیوں نہیں بتاتے کہ یہ سب کیا معاملہ چل رہا ہے، لڑکو!'' پروفیسر میک گوناگل نے غصیلی آواز میں کہا۔

اسکارپیئس کو فوراً احساس ہوا گیا تھا کہ وہ لوگ ان کے بارے میں سب کچھ جان چکے ہیں۔ اس نے جلدی سے اپنے چوغے کو ہاتھوں سے ٹٹولا۔

''اوہ نہیں......اوہ البس......وہ کہاں ہے؟''

''آپ کیا کہنا چاہتی ہیں پروفیسر......ہم کہاں سے واپس آئے ہیں؟'' البس نے اسکار پیئس کو نظرانداز کرتے ہوئے کہا۔

''اوہ البس...... مجھے لگتا ہے کہ میں نے اسے کھودیا......ہم نے کایا پلٹ کھودیا۔'' اسکار پیئس نے جلدی سے کہا۔ البس نے گھور کر غصیلی نظروں سے اس کی طرف دیکھا۔ اسے ایک لمحے تک یہ یقین نہ آیا کہ اسکار پیئس سب کے سامنے یوں اس کا بھانڈا پھوڑ دے گا۔ کیا واقعی اس کے دماغ پر برا اثر پڑا ہے؟

''تم نے کیا کھودیا اسکار پیئس؟ میں سمجھا نہیں......'' البس نے جلدی سے کہا۔

''ہمارے سامنے یہ اداکاری بند کرو البس!'' ہیری نے غصے سے کہا۔ ''تم اچھی طرح جانتے ہو کہ وہ کیا کہہ رہا ہے؟''

''میرا خیال ہے کہ تم دونوں کو کچھ سوالات کے جواب دینا ہوں گے۔'' پروفیسر میک گوناگل نے فوراً کہا اور انہیں اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا۔ البس نے اسکار پیئس کی طرف ناپسندیدگی سے دیکھا اور خاموشی سے چل پڑا۔

☆☆☆☆

منظر 10

# ہیڈ مسٹرس کا دفتر

پروفیسر میک گوناگل اپنی کرسی پر اکڑ کر بیٹھی ہوئی ان دونوں کو غصیلی نظروں سے گھور رہی تھیں۔ان کی تیوریاں چڑھی ہوئی تھیں، ان کی عینک ناک پر ڈھلکی تھی۔ وہ دونوں ان کے بالکل سامنے شرمندہ انداز میں خاموش کھڑے تھے۔ان کے پیچھے ہیری، جینی اور ڈریکو بھی موجود تھے۔ وہ بھی خاموش تھے۔ اسکارپیئس نے تمام تفصیل پوری سچائی کے ساتھ بتا دی تھی۔ جب اسکارپیئس اپنے کارناموں کے بارے میں بتا رہا تھا تو البس بس اپنی جگہ پر پیچ تاب کھاتا رہا۔ پروفیسر میک گوناگل ان کے کارنامے سن کر آگ بگولا دکھائی دے رہی تھیں۔

''تو یہ واضح ہوگیا ہے کہ......تم لوگوں نے سال کے آغاز میں کئی غیر ذمہ دارانہ اور ناپسندیدہ حرکتیں کی ہیں، تم لوگوں نے ہوگورٹس ایکسپریس سے غیر قانونی طور پر چھلانگ لگائی۔ وہاں سے نکل کر محکمہ وزارت جادو میں جا گھسے، وہاں موجود سرکاری سامان چرایا۔تم نے اپنے طور پر وقت کو بدلنے کی کوشش کی جس کی وجہ سے دو لوگ منظر سے ہمیشہ کیلئے ہوغائب گئے......'' پروفیسر میک گوناگل غصیلے لہجے میں کہہ رہی تھیں۔

''مجھے اعتراف ہے کہ ہم ایسا نہیں چاہتے تھے اور ہمیں خود بھی یہ اچھا نہیں لگا......'' البس نے فوراً کہا۔

''اور تم ہیوگو اور روز گرینجر ویزلی کے مٹنے کیلئے ذمہ دار تھے، لہٰذا تم ایک بار پھر واپس ماضی میں گئے اور وقت کے دھارے کو دوبارہ بدل ڈالا۔اس کے نتیجے میں صرف دو لوگ ہی گم نہیں ہوئے بلکہ پورے کا پورا منظر نامہ ہی بدل گیا۔ تمہاری وجہ سے لوگوں کی بڑی تعداد ہلاک ہوگئی جس میں خود تمہارا زندہ سلامت باپ بھی شامل تھا......تمہاری اس غیر قانونی چھیڑ چھاڑ کے باعث ایک ایسی ڈراؤنی اور ہولناک دُنیا وجود میں آ گئی، جس کا تصور ہم سب جادوگر اپنے خواب وخیال میں بھی نہیں کر سکتے ہیں۔ایک ایسی دُنیا جس میں تاریک جادو کی حکومت تھی، شیطانی قوتوں کا راج تھا،

لوگوں کی جان معمولی بن چکی تھی۔'' وہ لمحہ بھر کیلئے خاموش ہوئیں اور پھر البس کی طرف دیکھا۔''تم صحیح کہہ رہے ہو مسٹر پوٹر! تمہیں یہ سب اچھا بھی نہیں لگنا چاہئے تھا کیونکہ یہ سب کچھ تمہارا اپنا ہی کیا دھرا تھا...... مجھے لگتا ہے کہ تم لوگوں کو یہ احساس ہو ہی گیا ہوگا کہ وقت کے ساتھ چھیڑ خانی کرنا کتنا ہولناک ہوسکتا ہے اور تم کتنے زیادہ احمق ہو؟''

''جی پروفیسر......'' اسکارپیئس نے فوراً سر جھکا کر کہا۔

البس کو واقعی حالات کی سنگینی کا وہ احساس بالکل نہیں تھا جو اسکارپیئس کو ہوا تھا، اس لئے وہ کچھ ہچکچا رہا تھا، اس نے سہمی ہوئی نظروں سے ہیری کی طرف دیکھا اور پھر خاموشی سے اپنا سر اثبات میں ہلا دیا۔

''پروفیسر......میرا خیال ہے کہ......'' ہیری نے کچھ کہنا چاہا۔

''بالکل نہیں......تم بیچ میں کچھ نہیں بولو گے، پوٹر!'' پروفیسر میک گوناگل نے سخت آواز سے کہا۔''تم بحیثیت والد ہونے کے، اس معاملے کو کیسا دیکھتے ہو اور اپنے بچوں کے ساتھ کیسا سلوک کرتے ہو، یہ تمہارا ذاتی معاملہ ہے، مگر یہ سب کچھ، تمام غیر قانونی اور غیر ذمہ دارانہ حرکتیں چونکہ میرے سکول کی حدود میں کی گئی ہیں، اس لئے اس بات کا فیصلہ صرف میں ہی کروں گی کہ ان دونوں کی سزا کیا ہونا چاہئے؟''

''یہی زیادہ صحیح ہے......'' ڈریکو نے آہستگی سے کہا۔

ہیری نے بے چینی سے جینی کی طرف دیکھا۔ اس نے اپنا سر ہلا دیا۔

''مجھے لگتا ہے کہ تم دونوں کو سکول سے نکال دینا چاہئے۔'' پروفیسر میک گوناگل نے البس اور سکارپیئس پر کڑی نگاہ ڈالتے ہوئے کہا پھر انہوں نے ہیری کی طرف دیکھا جو نہایت پریشان دکھائی دے رہا تھا۔''مگر تمام چیزوں کو مدنظر رکھتے ہوئے میں یہ سوچتی ہوں کہ اس سے زیادہ بہتر یہ رہے گا کہ تم دونوں کو اپنی خاص نگرانی میں رکھا جائے، تمہاری سزا کیلئے......خیر، تم دونوں کو معلوم رہنا چاہئے کہ یہ سزا تمہیں پورا سال بھگتنا ہوگی۔ کرسمس کی چھٹیاں منسوخ...... ہاگس میڈ کی تفریح کو بھی بھول جاؤ......تمام تفریحی سرگرمیاں بالکل بند...... پڑھائی صرف پڑھائی اور باقی وقت میں تمہیں کیا کیا بھگتنا پڑے گا، اس کیلئے انتظار کرو...... یہ تو بس شروعات ہیں لڑکو!''

اسی لمحے دروازہ کھلا اور ہرمائنی گرینجر دندناتی ہوئی اندر چلی آئی اور سب لوگ مڑ کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

''اوہ! مجھ سے کوئی غلطی ہوگئی؟'' ہرمائنی نے پروفیسر میک گوناگل کی ناگوار نظروں کو بھانپتے ہوئے جلدی سے کہا۔

''جب کسی کے دفتر یا گھر میں داخل ہوتے ہیں تو پہلے دروازے پر دستک دے کر اجازت طلب کی جاتی ہے، ہرمائنی گرینجر!......شاید آپ سے یہی غلطی ہوئی ہے۔'' پروفیسر میک گوناگل نے خشک لہجے میں غراتے ہوئے کہا۔

''اوہ......'' ہرمائنی کے منہ بس اتنا ہی نکلا۔

''اگر میرے اختیار میں آپ کو سزا دینا ہوتا، وزیر جادو......تو یقیناً لمحہ بھر تاخیر نہ کرتی۔آپ سے ایک کایا پلٹ کی حفاظت بھی نہیں ہو پائی۔اس تباہ کن چیز کو فوراً ضائع کیوں نہیں کیا گیا؟ ...... مجھے آپ سے کم از کم ایسی غفلت کی امید ہرگز نہیں تھی۔'' پروفیسر میک گوناگل نے غصے سے کہا۔

''میں اپنی صفائی میں کچھ کہنا چاہتی ہوں......'' ہرمائنی نے فوراً کہنا چاہا مگر پروفیسر میک گوناگل نے ہاتھ ہلا کر روک دیا۔

''کتابوں کی الماری میں اسے رکھ دیا......آپ نے اسے کتابوں کی ایک الماری میں رکھ کر اسے محفوظ سمجھا......اوہ! یہ تو کافی مضحکہ خیز بات ہے......'' پروفیسر میک گوناگل نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''پروفیسر...... پروفیسر میک گوناگل......'' ہرمائنی نے کچھ کہنے کی کوشش کی۔

''معمولی سی غفلت...... بلکہ سنگین غفلت! آپ اندازہ نہیں کر سکتی کہ اس کی وجہ سے آپ کے اپنے بچے صفحہ ہستی سے غائب ہوگئے تھے۔'' پروفیسر میک گوناگل نے تلخی سے کہا۔

ہرمائنی نے بے چارگی سے ادھر ادھر دیکھا۔اس کے پاس اس بات کا کوئی جواب نہیں تھا۔

''بڑے افسوس کی بات ہے، یہ سب کچھ میرے سکول میں ہوا اور وہ بھی میری ناک کے بالکل نیچے۔ڈمبل ڈور کے کڑے انتظام کرنے کے بعد بھی میں کچھ نہیں کر پائی......''

''میں سمجھ سکتی ہوں......'' ہرمائنی نے پھر کچھ کہنا چاہا۔

پروفیسر میک گوناگل نے ہرمائنی کو نظر انداز کرتے ہوئے دونوں لڑکوں کی طرف خونخوار نظروں سے دیکھا۔

''سیڈرک ڈیگوری کو بچانے کیلئے تمہارے جذبات یقیناً نیک تھے مگر اس کیلئے جو کچھ تم نے کیا، وہ بالکل غلط اور غیر حقیقی تھا۔یہ سننا اچھا لگتا ہے کہ تم بہادر ہو اسکارپیئس اور تم بھی البس ......مگر وہ سب نصابی نتائج، جن میں تمہارا باپ بھی اکثر فیل ہو جاتا تھا، اس میں محض بہادری کو مدنظر رکھتے ہوئے تمہاری نالائقی کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ ہمیشہ امکانات

کے بارے میں سوچنا چاہئے، ہمیشہ نتائج کو مدنظر رکھنا چاہئے، ایک ایسی دُنیا جس میں شیطانی جادوگر والڈی مورٹ کی گرفت ہو، ایک ایسی دُنیا......''

''ایک دل دہلا دینے والی خوفناک دُنیا......'' اسکارپیئس غیرارادی طور پر بول پڑا۔

''تم ابھی ناسمجھ ہو۔'' پروفیسر میک گوناگل نے کہا اور انہوں نے ہیری، جینی، ہرمائنی اور ڈریکو پر نظر دوڑائی۔ ''تم سب ابھی بچے ہی ہو۔ تمہیں اس بات کا کچھ اندازہ نہیں ہے کہ ہر طرف تاریکیوں کا کتنا سنگین قبضہ پھیلا ہوا ہے، شیطانی طاقتیں باقی ماندہ سب کچھ اپنے قبضے میں لے لینا چاہتی ہیں۔ تم نہایت...... لاپرواہ اور غافل ہو...... تم اندازہ نہیں ہے کہ دُنیا میں کتنے زیادہ لوگ، جن میں میرے اور تمہارے عزیز دوست واحباب بھی شامل تھے، انہوں نے تاریکیوں کو پھیلنے سے روکنے کیلئے اپنی جانیں گنوا چکے ہیں۔ شیطانی قوتوں کے سامنے دیوار بن کر کھڑے رہے اور اپنی قربانیاں دینے سے کبھی گریز نہیں کیا۔ محض اس لئے کہ ان کے بعد...... ان کی نسلیں اور لوگ امن وسکون کی زندگی جی سکیں، ہر طرف خوشیاں پنپ سکیں......''

''جی پروفیسر......'' البس نے سر جھکا کر کہا۔

''جی پروفیسر......!'' اسکارپیئس نے بھی اس کی تقلید کی۔

''اب یہاں سے چلے جاؤ...... تم سب کے سب دفع ہو جاؤ!'' پروفیسر میک گوناگل نے غراتے ہوئے کہا۔ ''اور جیسے بھی ممکن ہو، وہ کایا پلٹ تلاش کر کے میرے پاس لاؤ۔''

☆☆☆☆

منظر 11

# سلے درن کا ہال

ہیری جھجکتے ہوئے اندر داخل ہوا۔ ویسے وہ سلے درن ہال میں زیادہ مرتبہ نہیں آیا تھا مگر ہمیشہ یہاں آنا اسے پریشان کر دیتا تھا۔ اس نے کمرے کے اندر جھانک کر دیکھا۔ البس ٹانگیں پسارے ہوئے بیٹھا دکھائی دیا۔ ہیری کے دل و دماغ میں غصے کی تیز آندھیاں چلنے لگیں مگر اس نے گہری سانس لے کر خود سنبھالا۔ البس کی حرکت کے باعث نہ صرف وہ پریشان ہوا تھا بلکہ اسے سب کے سامنے سبکی بھی اُٹھانا پڑی تھی۔ ہیری نے دروازے پر دستک دی۔ البس نے گردن گھما کر دیکھا۔ دروازے میں کھڑے ہیری کو دیکھ کر اس نے لمحہ بھر سوچا اور پھر سر ہلا دیا۔

''شکریہ!'' ہیری نے آہستگی سے کہا۔ ''تمہیں میرا یہاں آنا ناگوار نہیں گزرا۔''

البس نے ایک بار پھر لاپروائی سے سر ہلایا اور اپنے باپ کی طرف دیکھنے لگا۔

''ہمیں ابھی تک کوئی کامیابی نہیں ہوئی۔ متعدد لوگ جھیل کی گہرائیوں میں کایا پلٹ تلاش کر رہے ہیں۔ وہ جھیل کی تہہ میں رہنے والی مخلوق سے بھی پوچھ گچھ کر رہے ہیں......'' ہیری نے کہا اور اپنے غصے کو دبانے کیلئے ایک کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔ ''ویسے یہ کمرہ اچھا ہے......''

''سبز رنگ میں ایک الگ ہی بات ہے، یہ آنکھوں کو بھلا لگتا ہے، ہے نا؟'' البس نے کہا۔ ''میرا مطلب ہے کہ گری فنڈر فریق کے کمروں کی رنگت بھی عمدہ ہے مگر اس کے سرخ رنگ سے تھوڑی سی مشکل رہتی ہے......وہ دل و دماغ میں ہلکی سی دیوانگی طاری کر دیتا ہے......آپ کو اپنے جذبات پر پورا قابو نہیں رہ پاتا......ایسا نہیں ہے کہ میں کوئی الزام تراشی کر رہا ہوں۔''

''کیا تم وضاحت دینا پسند کرو گے کہ تم نے یہ سب آخر کیوں کیا؟'' ہیری نے پوچھا۔

’’میں نے سوچا کہ میں اس طرح ...... چیزیں بدل دوں گا......سیڈرک کے ساتھ جو کچھ بھی ہوا...... وہ ٹھیک نہیں تھا......ناانصافی تھی!‘‘ البس نے جھجکتے ہوئے کہا۔

’’یقیناً......اس کے ساتھ ناانصافی ہوئی تھی......البس کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ مجھے اس کا احساس نہیں تھا؟...... میں وہیں پر تھا، میں نے اپنی آنکھوں سے وہ سب منظر رونما ہوتے دیکھا تھا۔ اسے مرتے ہوئے دیکھا تھا۔ لیکن...... یہ سب...... یہ سب کرنا، باقی چیزوں کو خطرے میں ڈالنے کے مترادف تھا۔‘‘ ہیری نے اسے سمجھانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

’’ہاں! مجھے معلوم ہے......‘‘ البس نے سر جھکا کر کہا۔

’’اگر تم ویسا کچھ کرنا چاہتے ہو، جو میں نے اپنی نوعمری میں کیا تو تم نے اس کیلئے غلط راہ چنی ہے۔‘‘ ہیری کے اندر غصہ بڑھ رہا تھا کیونکہ البس کے چہرے پر لاپروائی جھلک رہی تھی، وہ ان سنگینیوں کا صحیح اندازہ نہیں کر رہا تھا مگر اس نے خود کو ٹھنڈا رکھنے کی پوری کوشش کی۔ ’’میں نے اس وقت جو کچھ بھی کیا تھا، وہ رضا کارانہ طور پر یا مہم جوئی کیلئے ہرگز نہیں کیا تھا، سچ تو یہ ہے کہ میں ایسا کچھ بھی نہیں کرنا چاہتا تھا۔ وہ سب مجھ پر ٹھونس دیا گیا تھا، مجھے مجبور کر دیا گیا تھا کہ میں خود کو بچانے کیلئے وہ سب کروں......مگر تم نے جو کچھ بھی کیا، اس میں کوئی مجبوری نہیں تھی، اس کی کوئی ضرورت نہیں تھی، جو گزر چکا تھا سو گزر چکا تھا......تم نے انتہائی غیر ذمہ دارانہ حرکت کی، البس! جس کی وجہ سے تم نے اپنی اور اپنے دوست کی زندگی کو خطرے میں ڈال دیا تھا۔ تمام چیزیں اپنی جگہوں سے ہٹ گئیں اور سب کچھ برباد ہو گیا تھا......‘‘

’’میں جانتا ہوں......ٹھیک ہے......میں جانتا ہوں۔‘‘ البس نے فوراً کہا۔

البس کی آنکھوں میں آنسو بہنے لگے اور ہیری کو لگا کہ اس نے کچھ زیادہ ہی سختی برتی ہے، اس لئے وہ گہری سانس لے کر خاموش ہو گیا۔ اس نے دیکھا کہ البس اپنے آنسو پونچھ رہا تھا۔

’’یہ سچ ہے کہ میں نے غلط سوچا تھا...... مجھے ایسا نہیں سوچنا چاہئے تھا۔ مجھے لگا کہ اسکارپیئس والڈی مورٹ کا بیٹا ہے، اور وہی تمہارے لئے خطرے کا سیاہ بادل ہے، یہ سب میری کوتاہی تھی۔‘‘ ہیری نے آہستگی سے کہا۔

’’وہ والڈی مورٹ کا بیٹا نہیں ہے......‘‘ البس نے فوراً کہا۔

’’میں نے میوارڈ کے نقشے کو تالے میں بند کر دیا ہے، ہمیشہ کیلئے......تم اسے دوبارہ کبھی نہیں دیکھو گے۔ تمہاری ماں نے تمہارا کمرہ بالکل ویسا ہی رکھا ہے جیسا تم اسے چھوڑ گئے تھے...... تمہیں معلوم ہے کہ مجھے بھی اس میں نہیں جانے

دیتی...... بلکہ کسی کو بھی نہیں...... تم نے سچ مچ اسے ڈرا دیا ہے اور مجھے بھی......'' ہیری نے دھیمی آواز میں کہا۔

''کیا واقعی؟...... آپ ڈر گئے تھے۔'' البس نے تعجب سے پوچھا۔

''ہاں، واقعی!'' ہیری نے جواب دیا۔

''مجھے تو لگا تھا کہ ہیری پوٹر کسی بھی چیز سے نہیں ڈرتا۔'' البس نے کہا۔

''یہ اندازہ تمہیں کیسے ہوا؟...... کیا میں نے تمہیں ایسا محسوس کرایا تھا؟'' ہیری نے چونک کر پوچھا۔ وہ اپنے بیٹے کی طرف دھیان سے دیکھنے لگا۔ البس نے بھی اپنے باپ کی طرف دیکھا جیسے وہ اسے سمجھنے کی کوشش کر رہا ہو۔

''نہیں! مگر مجھے ایسا لگا، اسکارپیئس کہتا ہے مگر جب ہم پہلی مرتبہ اپنے ہدف کو حاصل کرنے میں ناکام رہے اور واپس لوٹے تو میں نے خود کو گری فنڈر رفریق میں پایا۔ اس وقت کچھ بھی اچھا نہیں ہوا، ہمارے درمیان بھی اچھا نہیں رہا۔ سچ تو یہ ہے کہ میں سلے درن کا طالبعلم ہوں...... سلے درن میں ہونا ان سب مشکلات کی وجہ بالکل نہیں ہوسکتا۔ مجھے لگتا ہے کہ یہ وجہ تو ہرگز نہیں ہوسکتی......'' البس نے کہا۔

''نہیں! مجھے معلوم ہے کہ یہ وجہ بالکل نہیں ہے......'' ہیری نے جواب دیا۔ اس نے ایک بار پھر البس کی طرف دیکھا۔ ''کیا تم ٹھیک ہو؟''

''شاید نہیں......'' البس نے آہستگی سے جواب دیا۔

''اور شاید میں بھی نہیں......'' ہیری نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

☆☆☆☆

منظر 12

# گوڈرک ہالو کا قبرستان

ننھا ہیری اشتیاق بھری نظروں سے اس قبر کو دیکھ رہا تھا جو چھوٹے چھوٹے پھولوں سے ڈھکی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ اس کے ہاتھوں میں پھولوں کا ایک چھوٹا سا گلدستہ تھا جس میں پھول کم اور پتے زیادہ دکھائی دے رہے تھے۔ اور پھر کسی نے اس کی کمر پر دھپّہ لگایا۔

''چلو جلدی کرو!'' پیٹونیہ آنٹی کی تیکھی آواز سنائی دی۔ ''اب ان گھٹیا پھولوں کو نیچے رکھ دو اور یہاں سے چلو...... مجھے تو اس چھوٹے اور گندگی سے بھرے گاؤں سے گھن ہو رہی ہے۔ میں نہیں جانتی، یہ واحیات خیال مجھے کیوں آیا تھا کہ تمہیں یہاں لاؤں...... گوڈرک ہالو گاؤں میں...... جو ہمیشہ سے ہی گندگی سے بھرا رہتا ہے اور یہاں کے لوگ بھی اسی کی طرح گندے، گنوار اور گھٹیا ہیں۔ چلو جلدی کرو...... مجھے یہاں زیادہ دیر رہنا بالکل پسند نہیں!''

ننھا ہیری چھوٹے چھوٹے قدم اُٹھاتا ہوا قبر کے پاس پہنچ گیا اور گلدستہ رکھنے کے بجائے ٹکٹکی باندھ کر قبر کو دیکھنے لگا۔

''ہیری، کیا کر رہے ہو؟'' پیٹونیہ آنٹی کی آواز دوبارہ سنائی دی۔ ''میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے، ڈڈلی کو اس کے پالتو جانور دکھانے کیلئے رات کو لے جانا ہے، تمہیں تو معلوم ہی ہے کہ اسے دیر سے جانا بالکل پسند نہیں ہے......''

''پیٹونیہ آنٹی!'' ننھے ہیری نے مڑ کر معصومیت سے پوچھا۔ ''کیا ہم ان کے آخری زندہ رشتے دار ہیں، ہے نا؟''

''ہاں...... میں اور تم...... ہاں!'' پیٹونیہ آنٹی نے تنک کر جواب دیا۔

''اور وہ مشہور بھی نہیں تھے...... آپ کہتی ہو کہ ان کے زیادہ دوست بھی نہیں تھے؟'' ننھے ہیری نے معصومیت بھرے لہجے میں کہا۔

''للّی نے کوشش کی......اس کی روح کو سکون ملے......اس کی کئی بار کوشش کی تھی...... یہ اس کی غلطی بالکل نہیں تھی مگر خود ہی لوگوں سے الگ تھلگ رہتی تھی...... یہ اس کی ذاتی فطرت تھی، اس کا جینے کا انداز تھا، اس کا رکھ رکھاؤ تھا، اس نے خود اپنی راہ چنی تھی......اور تمہارا باپ......ایک اوباش اور گھٹیا شخص تھا......قابل نفرت شخص...... بہت زیادہ قابل نفرت شخص......کوئی اسے دوست بنانا پسند نہیں کرتا تھا......کوئی بھی نہیں!'' پیٹونیہ آنٹی نے ناک سکوڑ کر نفرت سے کہا۔

''مگر میرا سوال یہ ہے کہ تو پھر اتنے ڈھیر سارے پھول ان کی قبر پر کس نے رکھے ہیں؟ یہاں پر اتنے سارے پھول کیوں موجود ہیں؟'' ننھے ہیری نے پوچھا۔

پیٹونیہ آنٹی کا چہرہ بگڑ سا گیا۔ انہوں نے ارد گرد نظر دوڑائی۔ وہ ایسے پھولوں کی طرف یوں دیکھ رہی تھیں جیسے ان کی نظر پہلی بار ان پر پڑی ہو۔ وہ تیزی سے آگے بڑھیں اور کسی کو وہاں نہ پا کر جلدی سے اپنی بہن کی قبر کے پاس بیٹھ گئیں۔ ان کے چہرے پر زلزلے کے آثار جھلک رہے تھے جیسے وہ اپنے امڈتے جذبات پر بند باندھنے کی کوشش کر رہی ہوں اور ساتھ ہی چڑ بھی رہی ہوں۔

''اوہ ہاں! ٹھیک ہے......'' پیٹونیہ آنٹی نے پھولوں کو گھورتے ہوئے کہا۔ ''میرا خیال ہے کہ ہاں کچھ ایسا ہی ہوا ہو گا...... کچھ پھول دوسری قبروں سے اُڑ کر یہاں آ گئے ہوں گے۔ یا پھر یہ شیطان بچوں کا کام ہو گا، ہاں یہی ہوا ہو گا۔ ان شیطان بچوں نے دوسری قبروں سے تمام پھول چن کر اس قبر پر رکھ دیئے ہوں گے۔ وہ یہاں کوئی بیہودہ کھیل کھیل رہے ہوں گے۔ میرا خیال ہے کہ ایسا ہی ہے۔ گندے گاؤں کے شیطان بچے......!''

''مگر ان سب پر تو ناموں کے کارڈ لگے ہوئے ہیں......'' ننھے ہیری نے معصومیت سے کہا۔ ''یہ دیکھئے! للّی اور جیمس، تم لوگوں نے جو کچھ کیا، ہم اسے فراموش نہیں کر سکتے۔ للّی اور جیمس تمہاری قربانی......''

''مجھے یہاں جرم کی بو آ رہی ہے، جرم کی عفونت بھری سڑاند ہوا میں پھیلی ہوئی ہے......'' کہیں سے ایک یخ بستہ اور تیکھی آواز قبرستان میں گونجی۔

''وہاں سے دور ہٹو ہیری......وہاں سے دور ہٹو!'' پیٹونیہ آنٹی نے جھڑکتے ہوئے کہا۔

انہوں نے ننھے ہیری کو پیچھے کی طرف کھینچا۔ اسی لمحے ہوا میں سے والڈی مورٹ کا استخوانی ہاتھ نمودار ہوا اور وہ للّی اور جیمس کی قبروں پر لہرانے لگا۔ استخوانی ہاتھ جس کی لمبی لمبی سفید انگلیاں اور خوفناک ناخن صاف دکھائی دے رہے تھے،

اب قبر کے کتبے کو پکڑے ہوئے تھے۔ ہیری دہشت بھری نظروں سے ان کی طرف دیکھا رہا تھا۔اس کا چہرہ اور بدن بالکل دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ایک سیاہ چوغہ ہوا میں بری طرح پھڑ پھڑا رہا تھا۔

''اوہ مجھے پہلے سے ہی معلوم تھا کہ یہ جگہ نہایت خطرناک ہے۔ جتنا بھی جلدی ممکن ہو سکے، ہمیں گوڈرک ہالو گاؤں سے باہر نکل جانا چاہئے۔'' پتونیہ آنٹی کی سہمی ہوئی آواز گونجی۔

وہ ننھے ہیری کو کھینچتی ہوئی قبرستان کے بیرونی دروازے کی طرف لے جا رہی تھیں مگر ننھے ہیری کی نظریں اسی استخوانی ہاتھ پر جمی ہوئی تھیں۔اسی لمحے یوں جیسے پتونیہ آنٹی کا چہرہ والڈی مورٹ میں بدل گیا ہو۔

''کیا تم اب بھی مجھے میری آنکھوں سے دیکھ سکتے ہو، ہیری پوٹر؟'' والڈی مورٹ نے سرد لہجے میں پوچھا۔ننھا ہیری اب پوری طرح دہشت میں آ گیا تھا اور وہ خود کو اس سے دور کرنے کی کوشش کرنے لگا۔اچانک وہ رُک گیا کیونکہ والڈی مورٹ کے لہراتے ہوئے چوغے میں کوئی باہر نکلا تھا۔وہ اسے جانتا تھا، پہچانتا تھا......وہ البس تھا۔اس نے اپنے دونوں ہاتھ پھیلا رکھے تھے اور وہ تیزی سے اس کے قریب آ رہا تھا۔

''ڈیڈ......ڈیڈ......''

اسی لمحے سانپ کی تیز پھنکار سنائی دینے لگی۔کوئی مار باشی زبان میں کہہ رہا تھا۔

''وہ آ رہا ہے......وہ آ رہا ہے......وہ آ رہا ہے......''

خوف اور دہشت کی چادر دبیز ہونے لگی۔کسی تیز چیخ کی آواز سنائی دی،قبرستان میں ہر طرف عجیب سا شور ہونے لگا جیسے تمام قبریں پھٹ رہی ہوں، ان میں سے مردے باہر نکلنے کیلئے بے تاب ہو رہے ہوں۔ننھا ہیری انتہائی ڈرا ہوا سمٹ رہا تھا۔پھر نجانے کہیں سے ایک بار پھر والڈی مورٹ کی یخ بستہ اور سفاک آواز گونج اُٹھی۔

''ہیری ی ی پوٹر......''

☆☆☆☆

منظر 13

# پوٹر ہاؤس کا باورچی خانہ

ہیری نے چونک کر ارد گرد دیکھا۔ وہ اپنے گھر کے باورچی خانے کی ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ وہ شاید وہیں بیٹھے بیٹھے سو گیا تھا۔ اس کا پورا بدن پسینے میں ڈوبا ہوا تھا۔ وہ ابھی ابھی دکھائی دینے والے خواب کے بارے میں سوچنے لگا۔ یہ سب کیا تھا؟ اس کے خواب اسے کیا بتانا چاہتے تھے۔ کوئی نہ کوئی ایسی چیز ضرور تھی جسے وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا۔

''ہیری...... ہیری...... کیا ہوا؟...... تم چیخ کیوں رہے تھے؟'' جینی باورچی خانے میں داخل ہوتے ہوئے بولی۔ پھر وہ ٹھٹک کر رُک گئی، اس نے پریشانی سے ہیری کی طرف دیکھا۔

''یہ رُک نہیں رہے ہیں، یہ عجیب و غریب ڈراؤنے خواب......'' ہیری نے کہا۔

''مجھے لگتا ہے کہ انہیں رُکنے میں تھوڑا وقت لگے گا شاید۔ میں جانتی ہوں کہ یہ بہت پریشان کن اور دباؤ بھرا وقت ہے اور......'' جینی نے کہنا چاہا۔

''لیکن میں پٹونیہ آنٹی کے ساتھ گوڈرک ہالو کبھی نہیں گیا تھا...... یہ ویسا بالکل نہیں ہے۔''

''ہیری! اب تمہیں واقعی دہشت زدہ کر رہے ہو۔'' جینی نے سہمے لہجے میں کہا۔

''وہ ابھی تک موجود ہے، جینی!'' ہیری نے پریشانی سے کہا۔

''کون موجود ہے؟'' جینی نے چونک کر پوچھا۔

''والڈی مورٹ!......'' ہیری نے جواب دیا۔ ''میں نے اپنے خواب میں والڈی مورٹ اور البس کو دیکھا۔''

''البس کو......'' جینی چیخی۔

''وہ کہہ رہا تھا...... والڈی مورٹ کہہ رہا تھا...... اسے جرم کی بو آ رہی ہے، ہر طرف ہوا میں جرم کی عفونت بھری

سڑاند پھیلی ہوئی ہے......شاید وہ مجھے بتانے کی کوشش کر رہا تھا۔‘‘

ہیری نے جینی کی طرف دیکھا جس کا چہرہ بے حد پریشان اور فق دکھائی دے رہا تھا۔اس نے اپنے ہاتھ سے ماتھے کے نشان کو چھوا۔

’’ ’’کیا البس اب بھی خطرے میں ہے؟‘‘ جینی کے منہ سے بمشکل نکلا۔

ہیری کا چہرہ ایک دم سفید پڑ گیا۔

’’مجھے لگتا ہے کہ ہم سب بھی خطرے میں ہیں......‘‘

☆☆☆☆

منظر 14

# کایا پلٹ مل گیا!

اسکارپیئس چپکے سے البس کی خوابگاہ میں چلا آیا۔ البس گہری نیند سو رہا تھا۔ وہ اس کے سرہانے پہنچا اور سرگوشی جیسی آواز میں بولا۔ ''البس ......البس ......ہو ہو البس !''

البس بدستور سوتا رہا جیسے اس نے کچھ سنا ہی نہ ہو۔

''البس ......'' اسکارپیئس اچانک بری طرح سے گرجا۔ اس بار البس واقعی بیدار ہو گیا تھا۔ وہ ہڑبڑا کر ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔ اس کی نظر اسکارپیئس پر پڑی جو ہنس رہا تھا۔

''مزیدار...... یہ کتنا مزیدار ہے؟ ......کسی سوئے آدمی کو یوں ڈرا کر جگانا، ہے نا؟''

''تمہیں معلوم ہے کہ یہ بات کتنی عجیب ہے، مگر جس عجیب اور ڈراؤنی جگہ سے میں پلٹ کر واپس آیا ہوں، اس کی دہشت انگیزی کا تمہیں ذرا بھی اندازہ نہیں ہو سکتا۔ مجھے اب خوف کے ساتھ جینے کی عادت سی ہو گئی ہے...... کیونکہ میں اب بن چکا ہوں، اسکارپیئس نڈر اور خطرناک ......ایک ایسا ملفوائے جو کسی بھی طرح حالات سے گھبرانا نہیں جانتا......'' اسکارپیئس نے اپنے بازو پھیلا کر فخریہ انداز میں کہا۔

''یہ شاندار ہے......'' البس نے منہ بسور کر کہا۔

''میرا مطلب ہے کہ ہم پر لگائی گئی پابندیاں، روزانہ سزا بھگتنے کی سردرد، ان سب چیزوں سے میں بھلا پریشان ہو جاؤں گا...... کم از کم اب تو بالکل نہیں...... وہ اس سے زیادہ اور میرے ساتھ کر بھی کیا سکتے ہیں؟ وہ والڈی مورٹی کو واپس بلا کر اس سے مجھ پر تشدد کروانے سے تو رہے، بالکل نہیں، ہے نا؟'' اسکارپیئس نے چہکتے ہوئے کہا۔

''کیا تم یہ جانتے ہو کہ تم اس وقت بے حد زیادہ ڈراؤنے دکھائی دیتے ہو جب بہت زیادہ خوشگوار حالت میں

ہوتے ہو؟‘‘البس نے آہستگی سے کہا۔

’’جب روز آج صبح جادوئی مرکبات کی کلاس میں میرے پاس آئی اور اس نے مجھے بدھو کہہ کر پکارا تو میں خوشی سے جھوم اُٹھا اور میں نے تقریباً اسے گلے لگا لیا......اوہ تقریباً نہیں بلکہ مکمل طور پر گلے لگا لیا......البتہ سچ تو یہ ہے کہ میں واقعی اسے گلے لگا لینا چاہتا تھا مگر اس نے مجھے لات کر خود سے دور ہٹا دیا۔‘‘اسکار پیئس نے مسکراتے ہوئے بتایا۔

’’اوہ مجھے یقین نہیں ہو رہا ہے...... کہیں یہ بے خوفی کا نشہ تمہاری اچھی بھلی صحت کو برباد کرکے نہ رکھ دے، اسکار پیئس!‘‘البس نے اس کی طرف گھورتے ہوئے دیکھ کر کہا۔

اسکار پیئس نے البس کی طرف دیکھا اور اس کے چہرے پر مزید شرارت نمودار ہوگئی۔

’’تم یہ نہیں جان سکتے کہ مجھے یہ کتنا اچھا لگ رہا ہے کہ میں واپس لوٹ آیا ہوں، میری سب پسندیدہ چیزیں مجھے واپس مل گئی ہیں، البس! مجھے اس ماحول سے سخت نفرت تھی......‘‘

’’پولی چاپمن کو چھوڑ کر جو تم پر فدا ہوئے جا رہی تھی، ہے نا؟‘‘البس نے کہا۔

’’سیڈرک بھی وہاں ایک مختلف انسان کے روپ میں دکھائی دیا......ایک شیطانی اور خطرناک روپ میں۔میرے ڈیڈ......وہ ایسی غیر قانونی اور ناانصافی والی حرکتیں کر رہے تھے، جو وہ شاید ہی کرنا چاہتے ہوں......اور میں......میں نے وہاں اپنا ایک الگ ہی روپ دیکھا۔ایک بالکل مختلف سکار پیئس...... جو دوسروں پر حکمرانی کر رہا تھا، کمزوروں کو دبا رہا تھا، ایک غصہ ور اور شیطانی طاقتوں کا ساتھی......لوگ اسے دیکھتے ہی کانپنے لگتے تھے، اس سے دور بھاگنے کی کوشش کرتے تھے...... مجھے لگتا ہے کہ یہ ہم سب لئے ایک امتحان تھا......جس میں ہم ناکام رہے۔‘‘

’’لیکن تم نے چیزوں کو بدل دیا۔‘‘البس نے کہا۔’’تمہیں پورا پورا موقع ملا کہ تم چیزوں کو بدل کر واپس حال میں آسکو اور تمام بگاڑ درست کر ڈالو، اپنی ذات کو بھی بدل لو۔‘‘

’’بالکل کیونکہ میں جانتا تھا کہ مجھے کیا کرنا چاہئے!‘‘اسکار پیئس نے کہا۔

البس کو عجیب سی جلن کا احساس ہونے لگا۔اس نے اس کی بات کو ہضم کیا۔

’’کیا تمہیں لگتا ہے کہ یہ سب میرے لئے بھی ایک امتحان تھا؟‘‘اس نے پوچھا۔

’’نہیں......بالکل نہیں!‘‘اسکار پیئس نے صاف گوئی سے جواب دیا۔

’’تم غلطی پر ہو، اسکارپیئس!‘‘ البس نے کہا۔ ’’احمقانہ چیز یہ نہیں تھی کہ ہم ایک بار ماضی میں چلے گئے تھے...... ایسا تو کوئی بھی شخص کرسکتا ہے...... حقیقی حماقت یہ تھی کہ ہم دوسری بار منہ اُٹھائے ماضی میں چلے گئے تھے۔‘‘

’’یہ کام ہم دونوں میں اکٹھے کیا تھا، البس!‘‘ اسکارپیئس نے فوراً کہا۔

’’اور میں نے ایسا کیوں کیا تھا؟ مجھے یہ اعتراف کر لینا چاہئے کہ یہ سب سیڈرک ڈیگوری کیلئے بالکل نہیں تھا۔ میں تو کچھ اور ہی ثابت کرنا چاہتا تھا۔ میرے ڈیڈ صحیح کہتے ہیں...... انہوں نے اپنے دور میں جو کچھ بھی کیا وہ رضا کارانہ طور پر یا پھر مہم جوئی کے خیال سے بالکل نہیں کیا تھا۔ یہ میں ہی تھا...... یہ سب میری ہی غلطی تھی اور اگر تم میرے ساتھ نہ ہوتے تو یقیناً سب کچھ تاریکیوں میں کھو چکا ہوتا...... سچ مچ!‘‘ البس نے سر جھکا کر کہا۔

’’مگر میں بھی ایسا بالکل نہیں کر پاتا البس! اگر تم نہ ہوتے۔‘‘ اسکارپیئس نے جلدی سے کہا۔ ’’یہ سچ ہے کہ اگر تم نہ ہوتے تو ان میں سے کچھ بھی نہ ہو پاتا۔ تمہیں یقین نہیں آئے گا کہ جب روح کھچڑ میرے دماغ میں گھس رہے تھے، میری دُنیا اندھیری ہو رہی تھی میرا دماغ کام کرنا چھوڑ چکا تھا تو سیورس سنیپ نے مجھے بتایا کہ میں تمہارے بارے میں سوچوں۔ حالانکہ تمہارا اس دُنیا میں کوئی وجود بھی نہیں تھا لیکن تم میرے ساتھ مل کر ان حالات کا مقابلہ کر رہے تھے، میری مدد کر رہے تھے۔ تم میرے ساتھ تھے، میرے دل و دماغ میں میرے ساتھ......‘‘

البس نے آہستگی سے سر ہلایا، یہ بات اس کے دل کو چھو گئی تھی۔

’’اور سیڈرک ڈیگوری کو بچانا...... یہ خیال بھی اتنا برا نہیں تھا...... کم از کم میرے دماغ میں تو ایسا کوئی خیال نہیں تھا...... خیر تمہیں معلوم ہو چکا ہے کہ جو بھی ہوا...... وہ ہو چکا۔ اب سب کچھ ٹھیک ہو گیا ہے اور ہم دوبارہ ایسی کوئی حرکت دوبارہ نہیں کریں گے، ہے نا؟‘‘ اسکارپیئس نے کہا۔ البس نے اس کی طرف مسکرا کر دیکھا اور نفی میں سر ہلایا۔

’’میں بالکل کروں گا اور یہ بات تم اچھی طرح سے جانتے ہو۔‘‘

’’بہت اعلیٰ!‘‘ اسکارپیئس نے کہا۔ ’’تب تو تم اسے تباہ کرنے میں میری مدد کر سکتے ہو۔‘‘

اسکارپیئس نے چوغے میں ہاتھ ڈالا اور چمکتا ہوا کایا پلٹ باہر نکالا۔ البس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔

’’مجھے تو سچ مچ پورا یقین ہو چکا تھا۔‘‘ البس نے تعجب بھرے لہجے میں کہا۔ ’’تم نے ہر کسی سے یہی کہا تھا کہ تم اسے جھیل کی گہرائی میں گنوا چکے ہو۔‘‘

''ماضی کے اس سفر کے باعث مجھے یہ معلوم ہو گیا کہ ملفوائے کڑے حالات میں بھی فوراً گھبراتے نہیں اور وہ آسانی سے جھوٹ بول سکتے ہیں۔'' اسکارپیئس نے مسکرا کر کہا۔

''اسکارپیئس ......ہم اس کے بارے میں کسی کو بتا دینا چاہئے۔'' البس نے کہا۔

''مگر کسے؟'' اسکارپیئس نے تیوریاں چڑھا کر کہا۔ ''محکمے کے اہلکاروں کو؟ جنہوں نے اسے پہلے بھی محفوظ رکھ لیا تھا۔ کیا تمہیں اب بھی بھروسہ ہے کہ وہ اسے دوبارہ نہیں رکھیں گے۔ صرف میں اور تم ہی اس کی ہولناکی کو سمجھ پائے ہیں کہ یہ کتنا خطرناک ہے؟ میرا مطلب ہے کہ مجھے اور تمہیں مل کر اسے تباہ کرنا ہوگا۔ یہ کام کوئی دوسرا نہیں کر سکتا۔ کوئی بھی نہیں۔'' اسکارپیئس نے رُک کر کایا پلٹ کو گھورا۔ ''اور اب وقت آ گیا ہے کہ یہ کایا پلٹ خود تاریخ کا حصہ بن جائے۔''

''میں پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ آخری جملہ ادا کرتے ہوئے تمہیں اپنے آپ میں نہایت فخر محسوس ہو رہا ہوگا، ہے نا؟'' البس نے کہا۔

''بالکل! اس جملے کو میں نے دن بھر کی محنت کے بعد پایا۔'' اسکارپیئس نے چہک کر کہا۔

☆☆☆☆

منظر 15

# سلے درن کی خوابگاہ

ہیری اور جینی نہایت پریشانی کے عالم میں سلے درن کے ہال میں موجود تھے اور وہ طلباء و طالبات کی خوابگاہ کی طرف جانا چاہتے تھے مگر ایک نوجوان لڑکا ان کی راہ روکے کھڑا تھا۔

''کیا مجھے اب دوہرانا ہوگا؟ یہ قوانین کی سراسر خلاف ورزی ہے، دوسرا یہ کہ آدھی رات بیت چکی ہے......'' کریگ باؤکر جونیئر نے سخت لہجے میں کہا۔

''مجھے اپنے بیٹے کو تلاش کرنا ہے، ابھی!'' ہیری نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''مجھے معلوم ہے کہ آپ کون ہیں، مسٹر پوٹر! لیکن آپ سمجھنے کی کوشش کریں کہ یہ سکول کے قوانین کے بالکل خلاف ہے، والدین یا غیر متعلقہ اساتذہ کسی بھی فریق کی خوابگاہوں میں نہیں جا سکتے، جب تک ان کے پاس خصوصی اجازت نامے موجود نہ ہوں......''

اچانک کسی کے قدموں کی چاپ سنائی دی جیسے کوئی جلدی جلدی قدم اُٹھا رہا ہو۔ کریگ نے چونک کر اس طرف دیکھا۔ پروفیسر میک گوناگل اپنا سلیپنگ گاؤن پہنے ہوئے تھیں۔ ان کی تیوریاں چڑھی ہوئی تھیں، شاید انہوں نے کریگ کی آواز سن لی تھی۔

''براہ مہربانی! الجھنے کی کوشش مت کرو، کریگ!'' انہوں نے سختی سے کہا۔

''اوہ آپ کو میرا پیغام بروقت مل گیا...... یہ اچھا ہوا۔'' ہیری نے جلدی سے کہا۔

''ہیڈ مسٹرس! میں تو بس......صرف......'' کریگ نے تعجب سے کچھ کہنا چاہا۔

ہیری نے فوراً ایک کمرے کا دروازہ کھولا اور اندر جھانک کر دیکھا۔ وہ تیزی سے ایک بستر کی بڑھا اور اس کے

پردے کھینچ دیئے۔

''کیا وہ جا چکا ہے؟'' عقب میں پروفیسر میک گوناگل کی آواز سنائی دی۔

''ہاں!'' ہیری کو اپنی آواز ڈوبتی ہوئی محسوس ہوئی۔

''اور وہ نوعمر ملفوائے بھی.....'' پروفیسر میک گوناگل نے آہ بھرتے ہوئے پوچھا۔

جینی تیزی سے ایک اور بستر کی طرف بڑھی اور اس کے پردے بھی کھینچ دیئے۔ خالی بستر دیکھ کر وہ گھبرائے ہوئے انداز میں بولی۔ ''اوہ نہیں...... یہ بھی خالی ہے۔''

''تب تو اس سکول کو بند کر دینا چاہئے!'' پروفیسر میک گوناگل کی تلخ آواز گونجی۔ ''کریگ! تمہیں فوراً یہ کرنا ہوگا ......سکول کا کونا کونا چھان مارو۔ اوپر سے لے کر نیچے تک......ان دونوں کو تلاش کرو ابھی اسی وقت!''

ہیری اور جینی وہیں کھڑے خالی بستر کو گھور رہے تھے۔

''کیا ہم پہلے بھی یہاں آ چکے ہیں؟'' جینی نے پوچھا۔

''مجھے اس بار کچھ اور بھی برا ہونے کا احساس ہو رہا ہے۔'' ہیری نے آہستگی سے کہا۔ جینی نے اپنے شوہر کی طرف تیکھی نظروں سے دیکھا جس کا چہرہ خوف سے فق پڑ چکا تھا۔

''تم نے اس سے کوئی بات کی تھی؟'' جینی نے پوچھا۔

''ہاں!'' ہیری نے اثبات میں جواب دیا۔

''یعنی تم یہ کہہ رہے ہو کہ تم اس خوابگاہ میں پہلے بھی آئے تھے اور تم نے اس سے بات چیت کی تھی، ہے نا؟'' جینی نے تنک کر پوچھا۔

''تمہیں سب معلوم ہے جینی!'' ہیری نے کہا۔

''تم نے میرے بیٹے کو کیا کہا؟......ہیری!'' جینی نے پوچھا۔

ہیری کو اس کی آواز میں تلخی اور بے اطمینانی کا احساس ہوا۔

''میں نے تو بس اسے ایمانداری سے سمجھانے کی کوشش کی تھی، بالکل ویسے ہی جیسا تم نے کہا تھا......اس کے علاوہ میں نے اسے کچھ نہیں کہا۔'' ہیری نے جواب دیا۔

’’اور تم نے خود پر قابو رکھا...... تم اس پر کتنا گرجے تھے؟‘‘ جینی نے پوچھا۔

’’مجھے نہیں لگتا...... مجھے نہیں لگتا...... کہ میں نے اسے ڈرایا دھمکایا تھا جس پر وہ دوبارہ چلا گیا۔‘‘ ہیری نے آہستگی سے کہا۔

’’میں تمہیں ایک غلطی کیلئے معاف کرسکتی ہوں، ہیری!‘‘ جینی نے تلخی سے کہا۔’’ شاید دوسری بار بھی ایسا کرسکتی ہوں مگر بار بار ایک جیسی غلطیوں کیلئے معاف کرنا میرے لئے مشکل ہو جائے گا۔‘‘

☆☆☆☆

منظر 16

# ہوگورٹس کا اُلّو گھر

ہوگورٹس کے بالائی مینار پر دو ہیولے موجود تھے۔ رات کا وقت تھا اور دھیمی دھیمی ہوا چل رہی تھی اور اس کی سنسناہٹ گونج رہی تھی۔ چاندنی کی نقرئی روشنی میں الّو گھر بڑا ڈراؤنا دکھائی دے رہا تھا۔ البس اور اسکارپیئس ہاتھ میں کایاپلٹ لئے کھڑے تھے جو چاندنی میں دمک رہا تھا۔

''میرا خیال ہے کہ سادہ بھسم کرنے والے جادوئی کلمے کا استعمال ٹھیک رہے گا۔'' اسکارپیئس نے سوچتے ہوئے کہا۔

''بالکل نہیں......'' البس نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ''ہمیں کچھ نیا کرنا چاہئے جیسے کہ ڈورستم......''

''ڈورستم؟'' اسکارپیئس نے حیرت سے کہا۔ ''ڈورستم کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں کایاپلٹ کے ٹکڑے اکٹھے کرنے میں پورا دن لگ جائے گا۔''

''تو پھر آتشوستم کیسا رہے گا؟'' البس نے فوراً کہا۔

''اس کے کان پھاڑ دھماکے سے پورا ہوگورٹس بیدار ہو جائے گا۔'' اسکارپیئس نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ''میرا خیال ہے ستوفستم زیادہ اچھا رہے گا۔ دراصل یہ جادوئی چیزوں کو تباہ کرنے کیلئے ہی بنایا گیا ہے......''

''بالکل صحیح کہا، اس سے موزوں کوئی اور نہیں۔'' البس نے جوشیلے لہجے میں کہا۔ ''مگر اس کے استعمال سے پہلے ہمیں کچھ اور سوچنا چاہئے...... بالکل الگ اور بالکل نیا......مزیدار!''

''مزیدار؟'' اسکارپیئس نے تعجب سے کہا۔ ''دیکھو! بے شمار جادوگر ہمیشہ اس بات کو ترجیح دیتے ہیں کہ وہ اپنے معاملات کیلئے بالکل صحیح جادوئی کلمات کا ہی استعمال کریں تاکہ درست اور مطلوبہ نتائج پا سکیں مگر جہاں تک میں نے

مشاہدہ کیا ہے، اس اہم اور ضروری نکتے کو آج کل کی نئی جادوگر نسل فراموش کر دیتی ہے۔‘‘

’’آج کل کی نئی نسل، کیا فراموش کر دیتی ہے؟......‘‘ ایک بلند اور مانوس آواز گونجی۔ ’’تم دونوں ہی نہایت شاندار ہو، کیا تمہیں یہ بات معلوم ہے۔‘‘

دونوں نے چونک کر عقبی جانب دیکھا۔ وہاں ڈلفی کھڑی تھی جو مسکرا رہی تھی۔ اسکارپیئس اسے یہاں دیکھ کر دنگ رہ گیا تھا۔

’’اوہ......تم یہاں......مگر تم یہاں کیا کر رہی ہو؟‘‘ اسکارپیئس نے پوچھا۔

’’مجھے یہ ضروری لگا کہ اسے الّو بھیجا جائے تا کہ اسے بھی معلوم ہو جائے کہ ہم یہاں کیا کرنے والے ہیں؟‘‘ البس نے فوراً کہا۔ اسکارپیئس نے تعجب بھری نظروں سے البس کی طرف دیکھا جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو کہ البس ایسا بھی کر سکتا ہے۔

’’کیونکہ ان سب چیزوں کا اس سے بھی تو تعلق ہے!‘‘ البس نے جلدی سے جھینپتے ہوئے انداز میں کہا۔ اسکارپیئس نے لمحہ بھر کیلئے سوچا اور پھر اثبات میں سر ہلا دیا۔

’’کن چیزوں کا تعلق مجھ سے ہے؟‘‘ ڈلفی نے کچھ نہ سمجھتے ہوئے پوچھا۔ ’’تم لوگ یہاں کیا کرنے والے ہو؟‘‘

البس نے اپنے چوغے میں سے کایا پلٹ باہر نکالا اور اسے دکھایا۔

’’ہمیں اس چیز کو تباہ کرنے کی ضرورت ہے، یعنی کایا پلٹ کو تباہ کرنا ہے۔‘‘ البس نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ ’’اس چیز کی وجہ سے دوسرے ہدف کی تبدیلی کرتے ہوئے اسکارپیئس کو جن حالات سے گزرنا پڑا......اوہ مجھے معاف کرنا ہم دوبارہ ماضی میں جانے کا بکھیڑا نہیں جھیل سکتے۔ ہم تمہارے کزن کو زندہ بچانے کی کوشش نہیں کر سکتے......‘‘

ڈلفی نے دونوں کی طرف باری باری دیکھا۔

’’تم اپنے خط میں اس بارے میں تھوڑا سا اشارہ تو دیتے......‘‘ ڈلفی نے آہستگی سے کہا۔

’’ذرا تصور کرو، ایک ایسی دُنیا کے بارے میں جو انتہائی بری ہو!‘‘ البس نے خلا میں دیکھتے ہوئے کہا۔ ’’اپنے تصور میں سوچی ہوئی دُنیا کو دوگنا بڑھا لو۔ جہاں عام لوگوں پر تشدد کیا جا رہا ہو، فضا میں روح کھچڑ آزادی سے گھوم رہے ہوں، جہاں ایک ناقابل تسخیر والڈی مورٹ ہو، میرے ڈیڈ مر چکے ہوں، میں کبھی پیدا ہی نہ ہوا ہوں۔ جہاں ہر طرف تاریک

جادو کی ہوائیں چلتی ہوں، صرف ہماری وجہ سے، نہیں...... بالکل نہیں، ہم خود کو ایسے حالات پیدا کرنے کی اجازت نہیں دے سکتے، ڈلفی!......''

ڈلفی کے چہرے پر گھبراہٹ سی پھیل گئی مگر یہ کچھ ہی پلوں میں گم ہو گئی۔

''نا قابل تسخیر والڈی مورٹ؟'' وہ تعجب سے بولی۔ ''کیا مطلب؟......وہ زندہ تھا؟''

''وہ ہر چیز پر حکومت کر رہا تھا...... یہ نہایت دہشت ناک تھا۔'' اسکارپیئس نے بتایا۔

''اور یہ صرف اس لئے ہوا......یعنی جو ہم کر رہے تھے؟'' ڈلفی نے آنکھیں پھاڑ کر کہا۔

''ہم نے سیڈرک کو زچ کیا اور اسے ہماری وجہ سے ذلت وخواری اُٹھانا پڑی، اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ وہ نوجوانی میں ہی ایک غصہ ور اور ناراض شخص بن گیا، جو آگے چل کر مرگ خور کی صورت میں ظاہر ہوا......اور پھر...... یہ سارا بکھیڑا غلط نتائج لایا...... بہت زیادہ ڈراؤنے......'' اسکارپیئس نے ان ایام کا تصور کرتے ہوئے کہا۔

''ایک مرگ خور......؟'' ڈلفی نے بے یقینی کے عالم میں کہا۔ اس کا چہرہ سکڑ سا گیا۔

''اور ایک قاتل بھی......اس نے ہمارے پروفیسر لانگ باٹم کو قتل کر ڈالا۔'' اسکارپیئس نے جلدی سے کہا۔

''تب تو...... یقیناً......ہمیں اسے تباہ کر دینا چاہئے۔'' ڈلفی نے فوراً کہا۔

''اوہ تمہیں سمجھ میں آ گیا؟'' البس نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔

''میں تو اس کے آگے سوچ رہی ہوں......میں تو کہوں گی کہ سیڈرک بھی سمجھ جائے گا۔ ہم اکٹھے مل کر اسے تباہ کریں گے اور پھر ہم انکل ڈیگوری کے پاس جائیں گے اور تمام حالات بتا کر ان کے سنگین نتائج سے انہیں مطمئن کریں گے......'' ڈلفی نے سوچتے ہوئے کہا۔

''تمہارا شکریہ ڈلفی!'' البس نے ممنون نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

ڈلفی مسکرا دی، اس کا چہرہ تھوڑا اُداس ہو گیا تھا، پھر اس نے ان کے ہاتھ کا یا پلٹ لے لیا اور اسے سر جھکا کر غور سے دیکھنے لگی۔ اگلے ہی پل اس کے چہرے پر عجیب سی سرشاری پھیل گئی اور آنکھوں میں چمک دکھائی دینے لگی۔

''اوہ! ڈلفی یہ نشان...... بہت اچھا ہے!'' البس نے اٹکتے ہوئے کہا۔ وہ اس کی گردن کی پشت پر ایک کھدے ہوئے ٹیٹو کے نشان کو دیکھ رہا تھا جو چوغہ نیچے سرکنے کی وجہ سے صاف دکھائی دے رہا تھا۔ وہ ایک چھوٹا سا پرندہ تھا جو اپنے

پر پھڑ پھڑا رہا تھا۔

''تمہاری گردن کی پشت پر۔ میں نے پہلے کبھی اس کی طرف دھیان نہیں دیا تھا۔ میرا خیال ہے کہ ماگلوا سے شاید ٹیٹو کہتے ہیں، ہے نا؟'' البس نے اپنی بات بڑھائی۔

''اوہ ہاں...... یہ اچھا ہے...... یہ ایک اوغری ہے۔'' ڈلفی نے مسکرا کر کہا۔

''اوغری......؟'' اسکارپیئس نے سوالیہ انداز میں کہا۔

''کیا تم نے جادوئی حیوانات ومخلوق کی دیکھ بھال کے مضمون میں اسے کبھی نہیں دیکھا؟'' ڈلفی نے حیرانگی سے کہا۔

''اسے بدشگونی ظاہر کرنے والا سیاہ پرندہ کہا جاتا ہے، کہتے ہیں کہ جب یہ روتا ہے تو بارش ہونے والی ہوتی ہے جبکہ جادوئی دُنیا میں اوغری کے رونے کو منحوس خیال کیا جاتا ہے، وہ اسے موت کی پیش گوئی قرار دیتے ہیں۔ جب میں اپنی سرپرست کے ہاں پرورش پا رہی تھی تو ان کے پاس ایک اوغری تھا جسے وہ پنجرے میں بند رکھتے تھے۔''

''تمہاری سرپرست؟......تم نے کبھی بتایا نہیں!'' اسکارپیئس نے چونک کر پوچھا۔

ڈلفی نے اسکارپیئس پر طائرانہ نگاہ ڈالی اور وہ کایا پلٹ سے کھیلتے ہوئے لطف اندوز ہو رہی تھی، ایسا لگتا تھا کہ جیسے منحوس اوغری کے بارے میں بتانے میں اسے مزہ آ رہا تھا۔

''اسے اوغری رکھنا پسند تھا، اس نے مجھے بتایا کہ وہ اس کی مدد سے بآسانی یہ معلوم کر سکتی ہے کہ اس کے خاتمے کا وقت کب قریب آئے گا؟ ویسے تو وہ مجھے زیادہ پسند نہیں کرتی تھی...... یوفیمیا راؤل......اس نے مجھے محض اس لئے اپنی نگہداشت میں لیا تھا کیونکہ اسے میرے سونے سے غرض تھی......'' ڈلفی نے بتایا۔

''مگر تم نے اس منحوس پرندے کا ہی ٹیٹو کیوں بنوایا؟'' البس نے پوچھا۔

''تاکہ یہ مجھے ہمیشہ یاد دلاتا رہے کہ میں نے خود اپنا مستقبل بنانا ہے!'' ڈلفی نے جواب دیا۔ اس کے چہرے پر عجیب سی مسرت پھیلی ہوئی تھی، جو تھوڑی خطرناک لگ رہی تھی۔

اسکارپیئس چونک سا گیا، اسے ایسا محسوس ہوا جیسے یہ جملہ کچھ سنا سنا ہے، مگر کہاں؟ اسے یاد نہیں آ رہا تھا۔

''بہت اعلیٰ......پھر تو مجھے بھی ایسا ہی ایک ٹیٹو اپنے بدن پر کھدوا لینا چاہئے۔'' البس نے متاثر ہوتے ہوئے کہا۔

''جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے۔'' اسکارپیئس تھوڑا کھوئے ہوئے لہجے میں بولا۔ ''راؤل خاندان کے لوگ تو انتہائی

شدت پسند مرگ خور تھے۔'' اس کا دماغ نہایت سرعت رفتاری سے کام کر رہا تھا، اوغری اور راؤل کے الفاظ اس کے دماغ کی دیواروں پر دستک دے رہے تھے۔اور پھر اسے حالات کو سمجھنے اور نتیجہ اخذ کرنے میں زیادہ دیر نہیں لگی۔

''چلو! باتیں بہت ہوگئیں......اب ہم اسے تباہ کرتے ہیں۔'' البس نے جوشیلے انداز میں کہا۔''سفوستم؟ آتشوستم؟ ......یا پھر ڈورستم جو بھی چاہو استعمال کرسکتی ہو!''

''ڈلفی! وہ مجھے واپس دو......کایاپلٹ مجھے واپس دو۔'' اسکارپیئس گھمبیر لہجے میں بولا۔

''کیا مطلب؟'' ڈلفی نے چونک کر کہا۔

''اسکارپیئس! تم یہ کیا کررہے ہو؟'' البس نے حیرت سے پوچھا۔

''مجھے تمہاری بات پر یقین نہیں ہورہا ہے کہ تم کبھی بیمار تھیں۔تم ہوگورٹس میں پڑھنے کیلئے کیوں نہیں آئی تھی؟ تم یہاں کیوں موجود ہو؟'' اسکارپیئس کا لہجہ شک سے بھرا ہوا تھا۔

''میں تو صرف یہ کوشش کررہی تھی کہ میرا کزن واپس آجائے!'' ڈلفی نے جواب دیا۔

''اوہ ہاں! مجھے یاد آگیا۔'' اسکارپیئس کو سچ مچ یاد آگیا تھا۔''وہ تمہیں ہی اوغری کہہ کر پکارتے تھے......اس دوسری دُنیا میں......وہ تمہیں ہی اوغری کہتے تھے۔'' اسکارپیئس کو جیسے سب کچھ سمجھ میں آگیا تھا، اسے یوں محسوس ہورہا تھا جیسے وہ خواب میں بیدار ہوگیا ہو۔

ڈلفی کے چہرے پر دھیمے دھیمے مسکراہٹ رینگنے لگی۔

''اوغری؟......یہ سننا اچھا لگا۔''

''ڈلفی! یہ کیا کہہ رہی ہو؟'' البس نے تعجب سے کہا۔

پھر سب کچھ بڑی سرعت میں ہوگیا۔ڈلفی نے پھرتی سے اپنی چھڑی باہر نکالی اور اسکارپیئس کو دھکا دے کر دور کیا۔ اسکارپیئس کو پہلی بار احساس ہوا کہ وہ نہایت طاقتور تھی مگر اس نے ہمت نہیں ہاری بلکہ فوراً سنبھل کر اسے پیچھے سے دبوچ لیا۔ڈلفی حیران کن انداز میں پھسلی اور اس نے خود کو اسکارپیئس سے کی گرفت آزاد کرلیا۔اس سے پہلے اسکارپیئس کچھ کرپاتا، ڈلفی کی چھڑی لہرائی۔......''دست بندھو تم!''

اگلے ہی لمحے اسکارپیئس کے بازوؤں شیطانی گرفت میں بندھ گئے۔ایک چمکدار رسی نے اسے بری طرح باندھ

ڈالا تھا۔

''البس بھاگو......'' اسکارپیئس نے چیخ کر کہا۔

البس گم صم کھڑا تھا، اسے کچھ بھی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا۔ اس نے بندھے ہوئے اسکارپیئس کی طرف دیکھا اور پھر ڈلفی کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ پھیلی ہوئی دیکھی تو اسے یہی صحیح لگا کہ اسے بھاگنا چاہئے، وہ تیزی سے سیڑھیوں والے دروازے کی طرف بھاگا مگر اسے دیر ہو چکی تھی۔

''دست بندھو تم......'' ڈلفی کی آواز دوبارہ گونجی۔

البس دھڑام کی آواز کے ساتھ زمین پر گر گیا۔ اس کے ہاتھ بھی بندھ چکے تھے، گرفت تھوڑی زیادہ سخت اور ظالمانہ محسوس ہو رہی تھی۔

''اور یہ میرا پہلا جادوئی کلمہ تھا جسے میں نے تم لوگوں پر استعمال کیا۔ مجھے لگتا تھا کہ اپنے مقصد کیلئے مجھے متعدد وار کرنا پڑیں گے مگر تم میرے اندازے سے بھی کہیں آسان شکار ثابت ہوئے، یہاں تک کہ آموس ڈیگوری سے بھی زیادہ آسان شکار...... بچے، خصوصاً لڑکے، جو خود کو مضبوط اور طاقتور خیال کرتے ہیں، مگر سچائی تو یہ ہے کہ وہ بڑے دلکش اور معصوم ہوتے ہیں، ہے نا؟ چلو! اب اس کہانی کو اختتام تک پہنچاتے ہیں......'' ڈلفی نے سفاکانہ لہجے میں کہا۔

''مگر کیوں؟......تم نے ایسا کیوں کیا؟......آخر تم کون ہو؟'' البس نے کراہتی ہوئی آواز میں پوچھا۔

''اوہ البس! میں ہی تمہارا نیا ماضی ہوں......''

ڈلفی نے کہا اور آگے بڑھ کر اس کی چھڑی چھین لی اور اس کے دو ٹکڑے کر دیئے۔ پھر وہ اسکارپیئس کی طرف بڑھی۔

''میں ہی تمہارا نیا مستقبل ہوں......''

ڈلفی نے استہزائیہ لہجے میں کہا اور اسکارپیئس کی چھڑی کھینچ لی۔ چٹک کی آواز گونجی اور اسکارپیئس کی چھڑی بھی دو ٹکڑوں میں ٹوٹ گئی۔ اسکارپیئس کا چہرہ متغیر سا ہو گیا تھا۔

''اور میں ہی وہ جواب ہوں جسے دُنیا تلاش کر رہی ہے......''

☆☆☆☆

منظر 17

# ہرمائنی کا دفتر

رون ٹانگیں پسارے ہرمائنی کی میز پر بیٹھا ہوا تھا، اس کے ہاتھ میں ایک بڑا پیالہ تھا، وہ مزے لے کر دلیہ کھا رہا تھا۔ ہرمائنی اس کے بالکل سامنے ایک کرسی پر بیٹھی ہوئی اسے گھور رہی تھی مگر رون کی اس کی قطعی پرواہ نہیں تھی، وہ اپنے کھانے میں مست دکھائی دے رہا تھا۔

''رون! اب بس بھی کرو، کیا پیالہ بھی کھاؤ گے؟'' ہرمائنی نے چڑ کر کہا۔

''مجھے تو اس پر ذرا بھی یقین نہیں آ رہا...... کیا واقعی؟ ایسا کبھی سچ بھی ہوسکتا ہے کہ ہمارا رشتہ قائم ہی نہ ہوا ہو...... تم جانتی ہو، میرا اشارہ شادی کی طرف ہے۔'' رون نے بے ڈھنگے انداز میں کہا اور اپنا خالی پیالہ ایک طرف رکھ دیا۔

''رون! بھول جاؤ، وہ چاہے جو بھی رہا ہو!'' ہرمائنی نے لاپروائی سے کہا۔ ''میرے پاس صرف دس منٹ باقی ہیں، غوبلن کا وفد آنے والا ہے، ہمیں آپس میں گرنگوٹس بینک کے حفاظتی اقدامات کے بارے میں بات چیت کرنا ہے۔''

''میرا مطلب ہے کہ ہم ایک طویل عرصے سے ساتھ ساتھ ہیں...... اور ہماری شادی کو بھی عرصہ بیت چکا ہے...... میرا مطلب ہے کہ کچھ زیادہ ہی......'' رون نے کہنا چاہا۔

''اگر ایسا ہی ہے تو میں پھر یہ سمجھوں کہ تم مجھ سے علیحدگی لینا چاہتے ہو؟'' ہرمائنی نے تنک کر کہا۔ ''سیدھی طرح بکواس کرو تا کہ مجھے تمہارے بدن میں اس پنکھ قلم سے سوراخ کرنے میں آسانی ہو۔''

''اپنا منہ بند رکھو...... میں کہتا ہوں اپنا منہ بند رکھو!'' رون نے مصنوعی غصے سے کہا۔ ''میں تو بس اتنا چاہتا ہوں کہ کیوں نہ ہم اپنی شادی کو از سر نو تازہ کریں۔ میں نے کسی جگہ پر اس بارے میں پڑھا ہے، شادی کو از سر نو تازہ کرنا...... تم اس بارے کیا سوچتی ہو؟''

''یعنی تم چاہتے ہو کہ ہم دوبارہ دلہا دولہن بنیں۔'' ہرمائنی نے نرم لہجے میں پوچھا۔

''بالکل!......'' رون نے چلا کر کہا۔''دیکھو! جب ہم نے پہلی بار شادی کی تھی تو ہم کافی چھوٹے تھے اور ناسمجھ بھی......شاید میں نے اس موقع پر کچھ زیادہ ہی پی رکھی تھی۔ دیکھو! میں پوری ایمانداری سے بتا رہا ہوں کہ مجھے اس حسین پل کے بارے کچھ زیادہ یاد نہیں اور سچ تو یہ ہے کہ......میں تم سے بے حد محبت کرتا ہوں، ہرمائنی گرینجر! اور زمانہ چاہے جو بھی کہے مگر اب میں یہ بات ایک بڑے ہجوم کے سامنے بتا دینا چاہتا ہوں......کہ مجھے تم سے بے حد محبت ہے......دوبارہ کھل کر!''

ہرمائنی کے چہرے پر مسکراہٹ کی تہہ گہری ہوگئی اور سرشاری پھیل گئی۔ اس نے رون کی ٹائی پکڑ کر اپنی طرف کھینچ لیا اور محبت بھرا بوسہ لیا۔

''قسم سے تم بڑے شیریں ہو، رون!'' ہرمائنی نے کہا۔

''بالکل! اور تم سے ٹافی کا ذائقہ آ رہا ہے۔'' رون نے ہنستے ہوئے کہا۔

ہرمائنی اس کی بات سن کر کھلکھلا دی۔ اسی لمحے ہیری، جینی اور ڈریکو آگے پیچھے دفتر میں داخل ہوئے۔ ہرمائنی تیزی سے رون کو خود سے دور دھکیلتی ہوئی سنبھل گئی۔ رون بھی انہیں دیکھ کر میز پر گھوم گیا مگر نیچے نہیں اترا۔

''اوہ ہیری، جینی......اوہ......تم بھی ہو ڈریکو!......تمہیں دیکھ کر خوشی ہوئی۔'' ہرمائنی نے فوراً کہا اور پھر تعجب سے ہیری کی طرف دیکھا جس کا چہرہ اترا ہوا دکھائی دے رہا۔

''خواب......وہ ایک بار پھر سے شروع ہو گئے ہیں، ویسے تو وہ کبھی رُکے ہی نہیں تھے۔'' ہیری نے بوجھل لہجے میں کہا۔

''اور البس ایک بار پھر گم ہو گیا ہے۔'' جینی نے تیزی سے کہا۔

''اور سکارپیئس بھی...... ہمارے اصرار پر پروفیسر میک گوناگل نے تمام سکول چھان مارا مگر وہ دونوں جا چکے ہیں......'' ڈریکو ملفوائے نے عجلت سے کہا۔

''میں اس کام کیلئے ایرورز کو لگا دیتی ہوں، ابھی فوری احکامات جاری کرتی ہوں......'' ہرمائنی نے چرمئی کاغذ اپنی طرف کھینچتے ہوئے کہا۔

''نہیں نہیں...... ایسا کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ سب کچھ ٹھیک ٹھاک ہے، البس کو...... میں نے کل ہی رات دیکھا تھا۔ وہ ٹھیک لگ رہا تھا۔'' رون نے بیچ میں کہا۔

''کہاں دیکھا تھا......؟'' ڈریکو بے چینی سے بولا۔

سب لوگ رون کی طرف متوجہ ہوگئے، رون سر ہلا کر تفصیل بتانے لگا۔

''میں نیول کے ساتھ چند جام فائر وہسکی کا مزہ لینے کیلئے کل ہاگس میڈ میں ہی تھا...... بالکل اسی طرح جیسا ہم سب ماضی میں کیا کرتے تھے...... دُنیا کے معاملات درست کرنے کیلئے...... ویسا ہی ہم بھی کر رہے تھے...... جب ہم اپنا وجود اچھی طرح سلگا چکے تو ہم نے واپسی کیلئے نکلے...... باہر نکل کر ہمیں معلوم ہوا کہ ہمیں کافی دیر ہو چکی تھی...... کچھ زیادہ ہی دیر...... میں نے سفوف انتقال کو استعمال کرنے کی کوشش کی مگر مسئلہ یہ تھا کہ میں نے ضرورت سے کچھ زیادہ ہی پی لی تھی۔ اس لئے مجھے ذرا بھی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ مجھے کیا کرنا چاہئے؟ تم تو جانتے ہی ہو کہ نشے کی حالت میں انسان کے حواس معطل ہو جاتے ہیں، اس کا دماغ پوری طرح کام نہیں کرتا...... میرے ساتھ بھی کچھ ایسا ہی ہوا۔ میں سوچ میں پڑ گیا کہ کون سا سفوف انتقال لینا چاہئے، وہ سخت والا صحیح رہے گا یا پھر کھردرا...... یا پھر......''

''رون اگر تم فوراً اصل بات نہیں بتاؤ گے تو میں یقیناً تمہارا سر پھوڑ دوں گی۔'' جینی چڑ چڑے انداز میں غرا کر بولی۔

''ہاں! میں بتا رہا تھا کہ وہ کہیں بھی بھاگ کر نہیں گئے!'' رون نے جلدی سے کہا۔ ''مجھے لگتا ہے کہ وہ کچھ حسین پل گزار رہا تھا...... اس نے ایک نوجوان لڑکی کو اپنی دوست بنا لیا ہے۔''

''ایک نوجوان لڑکی کے ساتھ......؟'' ہیری نے بے یقینی کے عالم میں کہا۔

''اور ایک غیر معمولی چہرے والی...... شوخ نقرئی بال تھے۔ میں نے انہیں چھت پر ایک ساتھ دیکھا تھا، وہیں جہاں الّو گھر بھی ہے۔ سکارپیئس بھی تھا، وہ انگوروں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ مجھے یہ جان کر بڑی خوشی ہوئی کہ میرا تحفے میں دیئے ہوئے عشقیال کا وہ بالکل صحیح استعمال ہو رہا تھا......'' رون نے شوخی بھرے لہجے میں کہا۔

ہیری کا ذہن پوری رفتار سے متحرک تھا، وہ البس کے گرد ممکنہ موجود لوگوں کے چہرے ٹٹول رہا تھا، پھر اس کے چہرے عجیب سا تغیر رونما ہوا۔

’’اس کے بال......نیلگوں چاندی جیسی رنگت کے تھے، ہے نا؟‘‘ ہیری نے کہا۔

’’بالکل......نیلگوں چاندی جیسے......واہ!‘‘ رون نے کلکاری بھر کر کہا۔

’’وہ یقیناً ڈلفی ڈیگوری کے ساتھ بات چیت کر رہا تھا...... وہ آموس ڈیگوری کی بھتیجی ہے۔‘‘ ہیری نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

’’یعنی کہ......سیڈرک والا معاملہ......دوبارہ......‘‘ جینی نے اٹکتے ہوئے کہا۔

ہیری نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ تیزی سے سوچ رہا تھا۔ ہرمائنی نے شاید حالات کی نزاکت کو بھانپ لیا تھا، اس نے کمرے میں چاروں طرف نگاہ دوڑائی اور پھر دروازے کی طرف دیکھ بلند آواز میں چلا کر بولی۔

’’ایتھل......غوبلن کی ملاقات منسوخ کر دو۔‘‘

☆☆☆☆

منظر 18

# سینٹ اسوالڈ ہوم کا کمرہ

ہیری اپنے ہاتھ میں چھڑی لئے تیزی سے ایک راہداری عبور کرتا ہوا ایک کمرے کے دروازے کی طرف بڑھا، اس کے پیچھے پیچھے ڈریکو ملفوائے بھی تھا۔ دونوں کے چہروں پر پریشانی اور غصے کے ملے جلے تاثرات پھیلے ہوئے تھے۔ دھڑام کی آواز سے دروازہ کھولتا ہوا ہیری اندر گھس گیا۔ سامنے ایک بستر پر بوڑھا آموس ڈیگوری ٹیک لگائے ہوئے بیٹھا تھا۔ ہیری نے جونہی اسے دیکھا تو اس کے اندر غصے کا الاؤ بھڑ کنے لگا۔

''وہ سب کہاں ہیں؟'' ہیری نے غصے سے چلاتے ہوئے کہا۔

''اوہ ہیری پوٹر!......'' آموس ڈیگوری نے پرسکون انداز میں اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔'' کہئے! میں آپ کیلئے کیا کرسکتا ہوں، جناب!'' پھر اس کی نظر ڈریکو پر پڑی۔''اوہ ڈریکو ملفوائے بھی ساتھ ہیں، یہ دیکھ کر مجھے بہت خوش ہوئی۔''

''مجھے معلوم ہے کہ تم نے میرے بیٹے کو بہکا کر اپنی غرض کیلئے استعمال کیا ہے۔'' ہیری نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''میں نے تمہارے بیٹے کو استعمال کیا؟'' آموس ڈیگوری نے ناگواری سے کہا۔''نہیں جناب...... بالکل نہیں...... حقیقت تو یہ ہے کہ آپ نے میرے خوبرو بیٹے کو استعمال کیا۔''

''ہمیں بتاؤ......فوراً......البس اور اسکارپیئس کہاں ہیں؟ ورنہ اس کیلئے تمہیں دردناک عذاب جھیلنا پڑے گا۔'' ڈریکو نے غراتے ہوئے کہا۔

''لیکن بستر پر پڑا ہوا میں بوڑھا بھلا یہ کیسے جان سکتا ہوں کہ وہ کہاں ہوں گے؟'' آموس ڈیگوری نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ہمارے ساتھ کھیل کھیلنے کی کوشش مت کرو، بوڑھے آدمی! ہمیں معلوم ہو چکا ہے کہ تم انہیں یہاں سے الّو بھیجتے رہے ہو۔''

''الّو...... میں بھلا انہیں الّو کیسے بھیج سکتا ہوں؟'' آموس نے جواب دیا۔ ''میں نے تو ایسا کچھ نہیں کیا۔''

''آموس! تم ابھی اتنے بھی بوڑھے نہیں ہوئے ہو کہ تمہیں اژقبان کی سیر نہ کرائی جا سکے۔'' ہیری نے خطرناک انداز میں کہا۔ ''انہیں آخری بار ہوگورٹس کے مینار پر دیکھا گیا تھا، وہ بھی تمہاری بھتیجی کے ساتھ......اس کے بعد وہ لاپتہ ہو گئے۔''

''مجھے اس کا کچھ اندازہ نہیں......'' آموس نے دھیمی آواز میں کہا، پھر جیسے وہ چونک پڑا۔ ''آپ نے کیا کہا؟...... میری بھتیجی؟''

''اب دُنیا میں کوئی بھی ایسی جگہ نہیں ہے جہاں تم روپوش ہوسکو، آموس!'' ہیری نے کہا۔ ''تمہاری بھتیجی......تم خود لاشعوری طور پر اب یہ اعتراف کر چکے ہو کہ وہ تمہاری ہی ہدایات پر کام کر رہی ہے......''

''میں نے ایسا کوئی اعتراف نہیں کیا جناب!'' آموس نے فوراً کہا۔ ''کیونکہ میری کوئی بھی بھتیجی نہیں ہے۔''

ہیری کو زوردار جھٹکا لگا اور وہ خاموش کھڑا رہ گیا۔

''بکواس مت کرو......وہی لڑکی جو یہاں تیمارداری کیا کرتی تھی......تمہاری بھتیجی......ڈلفینی ڈیگوری......'' ڈریکو درشت لہجے میں غرایا۔

''میری کوئی بھی بھتیجی نہیں ہے کیونکہ میرے کوئی بہن بھائی نہیں تھے اور نہ ہی میری بیوی کے تھے۔ یہ بات تو سارا زمانہ جانتا ہے......'' آموس ڈیگوری نے حیرت سے کہا۔

ڈریکو نے چونک کر ہیری کی طرف دیکھا۔ ہیری کا چہرہ سفید پڑ چکا تھا۔

''پہلے ہمیں یہ معلوم کرنا ہوگا کہ آخر......وہ کون ہے......ابھی اسی وقت!'' ڈریکو نے کہا۔

☆☆☆☆

منظر 19

# کیوڈچ کا میدان

وہ تینوں ہوگورٹس کی بلند و بالا قلعہ جیسی عمارت کے باہر کھلے میدان میں موجود تھے۔ یہ کیوڈچ کا میدان تھا جہاں چاروں طرف شاندار سٹیڈیم تھا مگر وہ اس وقت بالکل خالی تھا۔ ہوا کے تیز جھونکے چل رہے تھے۔ البس اور اسکارپیئس دونوں کے چہروں پر کرب پھیلا ہوا تھا۔ ان کے ہمراہ ڈلفی بھی تھی جو انہیں الّو گھر کی چھت سے اتار کر زبردستی یہاں لے آئی تھی۔ ڈلفی کا چہرہ صورت حال سے محظوظ ہو رہا تھا۔ اب وہ پہلے جیسی معصوم اور دلکش دکھائی نہیں دے رہی تھی، اس کے چہرے پر عجیب سی کرختگی اور پختہ پن نمودار ہو گیا تھا۔ وہ پہلے جیسی کمزور اور نازک بھی نہیں لگ رہی تھی بلکہ اس میں بلا کا اعتماد اور طاقت جھلک رہی تھی۔

''ہم یہاں کیوڈچ کے میدان میں کیا کر رہے ہیں؟'' البس نے الجھے ہوئے انداز میں پوچھا۔ اس کی حالت دیکھ کر یوں لگ رہا تھا جیسے وہ ابھی تک حالات کو سمجھ نہیں پایا تھا۔

ڈلفی نے جواب دینا ضروری نہیں سمجھا۔

''سہ فریقی ٹورنامنٹ...... تیسرا ہدف...... بھول بھلیاں...... ہاں مجھے یاد ہے کہ بھول بھلیوں کا منظر اسی میدان میں ہی سجایا گیا تھا۔ مجھے لگتا ہے کہ وہ پھر سیڈرک کو بچانے کیلئے جانا چاہتی ہے۔'' اسکارپیئس نے سوچتے ہوئے کہا۔

''بالکل! اب وقت آچکا ہے کہ فالتو چیزوں کو فالتو چیزوں سے الگ کر دیا جائے۔ ہم ماضی میں جائیں گے صرف سیڈرک کیلئے...... اور پھر ہم نئے سرے سے اسی دُنیا کی تعمیر کریں گے، بالکل وہی دُنیا...... جسے تم نے دیکھا تھا، اسکارپیئس!'' ڈلفی نے پراسرار لہجے میں کہا۔

''اس جہنم کو...... کیا تم وہ جہنم تعمیر کرنا چاہتی ہو؟'' اسکارپیئس نے سختی سے کہا۔

''میں ایک ایسی دنیا دیکھنا چاہتی ہوں، جہاں خالص اور طاقتور جادو کی حکومت ہو، میں تاریکیوں کے غلبے کا راج چاہتی ہوں۔'' ڈلفی نے کہا۔ اس کی آنکھوں میں شیطانی چمک چمکنے لگی۔

''یعنی تم چاہتی ہو کہ والڈی مورٹ واپس لوٹ آئے......؟'' اسکار پیئس چیخا۔

''جادوئی دُنیا کا ایک حقیقی حکمران...... وہ یقیناً واپس آئے گا۔'' ڈلفی نے سفاکانہ لہجے میں کہا۔ ''اور اب، چونکہ تم پہلے دو اہداف کے تھوڑی بہت جادوئی چھیڑ خانی کر ہی چکے ہو......اور دو بار مستقبل کو بگاڑ اور سنوار چکے ہو تو مجھے لگتا ہے کہ یہ واضح بات ہوگی کہ یقیناً تم ماضی کے لوگوں کی نظروں میں آ چکے ہوگے۔ تیسرا ہدف کافی محفوظ ہے، اس میں ہمیں لوگوں کی نظروں سے چھپنے کا پورا موقع ملے گا اور اس میں کوئی خطرہ بھی نہیں ہے، ہمیں یہیں سے شروعات کرنا چاہئیں۔''

''ہم اسے جیتنے سے روک نہیں سکتے۔'' البس نے ناگواری سے کہا۔ ''بے شک تم ہم پر جتنا بھی چاہے، دباؤ ڈال لو......ہم جانتے ہیں کہ اسے ڈیڈ کے ساتھ ہی جیتنا چاہئے۔''

''مجھے اس سے کوئی غرض نہیں کہ تم اسے جیتنے سے صرف روکو۔'' ڈلفی نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ''مجھے تو کچھ اور چاہئے، اس کی ذلت وخواری......ایک ایسے زبردست تماشے کی کہ وہ خود کھیل چھوڑ کر ننگے بدن اپنے بہاری ڈنڈے پر بیٹھ کر بھول بھلیوں سے باہر نکلے اور اس کے بہاری ڈنڈے پر ارغوانی رنگت کے پنکھ پھڑ پھڑا رہے ہوں۔ ایک ایسی شرمندگی اور ذلت، جو سارے منظر نامے کو بدل دے۔ اگر ویسا سب کچھ نہیں ہوگا، سیڈرک دوبارہ غصہ ور اور نفرت کرنے والا شخص نہیں بنے گا تو پھر وہ پیش گوئی کیسے پوری ہوگی؟''

''میں نہیں جانتا ہوں کہ وہاں اس دُنیا میں کوئی پیش گوئی بھی موجود تھی......تم کس پیش گوئی کے بارے میں بات کر رہی ہوں'' اسکار پیئس نے چکرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ہمیں یہ یقینی بنانا ہوگا کہ ویسی ہی دُنیا تعمیر کی جائے جیسی تم نے دیکھی تھی، اسکار پیئس!'' ڈلفی نے پرزور لہجے میں کہا۔ ''اور آج ہم اس امر کو یقینی بنانے جارہے ہیں کہ وہ سب واپس لایا جا سکے......''

''ہم نہیں کر سکتے......ہم تمہارے حکم کی تعمیل ہرگز نہیں کریں گے......چاہے تم جو بھی کر و اور تمہارے ارادے جو بھی ہوں۔'' البس نے غصے سے کہا۔

''یقیناً......تم یہ سب ضرور کرو گے!'' ڈلفی نے استہزائیہ لہجے میں حقارت سے کہا۔

’’ہاں! تمہیں جبر کٹ وار کا استعمال کرنا ہوگا، اگر تم مجھ پر قابو پانا چاہتی ہو......‘‘ البس نے غصیلے لہجے میں کہا۔

’’بالکل نہیں...... پیش گوئی کے محرکات ایسا کچھ بھی نہیں...... تمہیں اپنی رضامندی سے ہی سب کچھ کرنا ہوگا...... کٹھ پتلیاں بن کر نہیں۔ تم ایک بار پھر اسی انداز میں سیڈرک کو ذلیل کرو گے۔ جادوئی قبضے میں رہ کر تم اسے ذلیل نہیں کر سکتے...... جبر کٹ وار سے کام نہیں چل سکتا، اس کیلئے مجھے کوئی اور طریقہ سوچنا ہوگا۔ ہاں کوئی اور طریقہ......‘‘ ڈلفی نے سوچتے ہوئے کہا۔

وہ آگے بڑھی اور اس نے اپنی چھڑی البس کی ٹھوڑی میں چبھوئی۔

’’تم ایک بدترین دوست ثابت ہوئی!‘‘ البس نے غصے سے کہا۔ ’’تم نے مجھے فریب دیا ہے......‘‘

ڈلفی نے اپنی چھڑی پیچھے ہٹائی اور مڑ کر اسکارپیئس کی طرف متوجہ ہوئی۔ اس نے اپنی چھڑی اسکارپیئس کی طرف تان لی تھی۔

’’وہ تو میں ہوں......‘‘ اس نے گنگناتے ہوئے کہا۔ ’’تمہارا دوست اس کا زیادہ حق دار ہے۔‘‘

’’نہیں......‘‘ البس نے کہا۔

’’ہاں...... ویسا ہی ہے جیسا میں نے سوچا تھا...... تم اس سے زیادہ دہشت زدہ ہو جاؤ گے۔‘‘ ڈلفی نے ہنستے ہوئے کہا۔

’’البس! تم میری پرواہ مت کرو...... وہ چاہے جو بھی کرے، ہمیں اس کی بات ہرگز نہیں ماننا چاہیئے......‘‘ اسکارپیئس نے چیخ کر کہا۔

اسی لمحے ڈلفی کی چھڑی لہرائی۔ ’’اینگوریسم......‘‘

اسکارپیئس بری طرح تڑپنے لگا اور اس کے حلق سے چیخیں نکلنے لگیں۔ البس یہ دیکھ کر واقعی دہشت زدہ ہو گیا تھا۔ اسکارپیئس اس کے سامنے تکلیف جھیل رہا تھا۔ سفاک کٹ وار کی سنگینی کے بارے میں اس نے سن رکھا تھا۔ وہ اسکارپیئس کو تکلیف میں دیکھنا نہیں چاہتا تھا۔

’’میں تمہیں......‘‘ البس کانپتی ہوئی آواز میں غرایا۔

’’کیا؟...... کیا؟‘‘ ڈلفی حقارت بھرے انداز میں ہنسی۔ ’’تم اس زمین پر رہ بھلا کیا کر سکتے ہو؟ کچھ بھی نہیں......

شاید تم ایسا سوچتے ہو کہ تم کچھ کر سکتے ہو مگر حقیقت یہ ہے کہ تم جادوئی دُنیا میں ایک ناکام ترین جادوگر ہو۔ ایک ایسا جادوگر جس کے پاس صرف خاندانی شہرت ہے، ایک ناکارہ...... فالتو جادوگر!...... تم مجھے اپنے دوست کو اذیت دینے سے بھلا کیسے روک سکتے ہو؟...... ہونہہ بتاؤ تو ذرا...... تم کیا کرو گے؟ تمہارے پاس ایک ہی راستہ ہے، اگر تم چاہتے ہو کہ میں تمہارے دوست کو اذیت نہ دوں تو جیسا میں کہہ رہی ہوں، بالکل ویسا ہی کرو...... سمجھے!''

ڈلفی نے البس کی طرف غور سے دیکھا مگر البس کے چہرے پر مزاحمت اور انکار کی جھلک نمایاں تھی۔ اس نے اپنی چھڑی کو ایک بار پھر حرکت دی۔ ''اینگوریسم ......''

''رُکو...... رُکو...... ٹھیک ہے، میں کروں گا......'' البس نے بے بسی سے کہا۔

ڈلفی نے زوردار قہقہہ لگایا۔ اس کی شیطانی آواز سٹیڈیم کے در و دیوار سے ٹکرانے لگی۔ اسی لمحے سٹیڈیم میں ایک نوجوان لڑکا بھاگتا ہوا داخل ہوا۔ وہ کریگ باؤکر جونیئر تھا۔ اس نے ان تینوں کو میدان کے بیچوں بیچ کھڑے دیکھا تو وہ ٹھٹک کر رُک گیا۔

''اسکارپیئس؟...... البس؟ تم یہاں کیا کر رہے ہو؟ ہر کوئی تمہیں ڈھونڈ رہا ہے......'' کریگ نے چلا کر کہا۔

''کریگ...... یہاں سے بھاگ جاؤ...... ہمیں مدد چاہئے۔'' البس نے چیخ کر کہا۔

''مگر یہاں ہو کیا رہا ہے؟'' کریگ نے تعجب سے پوچھا۔

''ایکوداسم......'' ڈلفی کی چھڑی کریگ کی طرف لہرائی۔ ایک سبز روشنی کی شعاع نکلی اور سیدھی اس کے سینے سے جا ٹکرائی۔ کریگ حیرت زدہ نظروں سے دیکھتا ہوا زمین پر ڈھیر ہو گیا۔ وہ لمحہ بھر میں اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھا تھا۔

پورے سٹیڈیم میں عجیب خوفناک سناٹا چھا گیا جو کافی دیر تک برقرار رہا۔

''کیا تمہیں ابھی بھی سمجھ میں نہیں آیا لڑکو!'' ڈلفی نہایت سفاک لہجے میں غرائی۔ ''یہ کوئی بچوں کا کھیل نہیں جو ہم یہاں مل کر کھیل رہے ہیں۔ مجھے صرف تمہاری ضرورت ہے، البس! تمہارے دوستوں کی بالکل نہیں...... جو کوئی راہ میں آئے گا، اس کا انجام یہی ہوگا۔''

البس اور اسکارپیئس دہشت بھری نظروں سے کریگ کے مردہ جسم کو دیکھ رہے تھے۔ وہ جانتے تھے کہ ڈلفی نے جھٹ کٹ وار مارا تھا اور اس کا مطلب صاف تھا کہ کریگ مر چکا تھا۔ ان کا دماغ بالکل سن ہو گیا تھا۔

’’مجھے یہ جاننے میں کافی طویل عرصہ لگا کہ تمہاری صحیح کمزوری کیا ہے، البس پوٹر! مجھے لگا کہ یہ فخر کی بات ہے۔ پہلے میں نے یہ سوچا کہ مجھے تمہارے مشہور باپ کو اپنے قبضہ میں لینا ہوگا تبھی مجھ پر منکشف ہوا اور یہ حیرت انگیز بھی ہے کہ تمہاری کمزوری بالکل وہی ہے جو تمہارے باپ کی رہی تھی۔ ہاں! دوستی......لہٰذا اب تم بالکل ویسا ہی کرو جیسا کہ میں تمہیں حکم دے رہی ہوں دوسرے الفاظ میں تم اسکارپیئس کو بھی مرا ہوا پاؤ گے بالکل اسی طرح جیسے وہ فالتو میں مارا گیا۔‘‘ ڈلفی نے کریگ کے مردہ جسم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

اس نے ان دونوں پر ایک بار پھر سفاکانہ نگاہ ڈالی۔

’’والڈی مورٹ یقیناً واپس آئے گا اور اوغری اس کے پہلو میں بیٹھے گی۔ بالکل ویسے ہی جیسا کہ پیش گوئی میں کہا گیا ہے...... جب فالتو، فالتوؤں سے ہٹا لئے جائیں گے، تب وقت کا دھارا مڑ جائے گا۔ جب ان دیکھے بچے اپنے باپوں کو قتل کر دیں گے تو تاریکیوں کا شہنشاہ لوٹ آئے گا......یہی پیش گوئی میں لکھا ہے۔‘‘

ڈلفی سفاکی کے ساتھ مسکرائی اور اس نے اسکارپیئس کا بازو پکڑ کر اسے اپنے پاس کھینچ لیا۔

’’سیڈرک تو بس ایک فالتو چیز ہے، جسے ہٹانا ہوگا......!‘‘

اس نے البس کا بازو سختی سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچ لیا۔

’’اور البس......وہ ان دیکھا بچہ ہے جو اپنے باپ کو قتل کرے گا اور ایک نئی تاریخ رقم کرے گا، جس سے تاریکیوں کا شہنشاہ ہمیشہ کیلئے واپس لوٹ آئے گا......‘‘

اس نے کایا پلٹ کی سوئیوں کو گھمایا اور اس کی ناب کھینچ دی اور ان دونوں کے بازوؤں کو سختی سے اپنے ساتھ لگا لیا پھر......وقت جیسے رُک سا گیا۔ ایک دھماکے کی سی آواز سنائی دی۔ روشنی کا زوردار جھماکا ہوا اور وقت واپس لوٹنے لگا۔ ارد گرد کا منظر بدلنے لگا۔ وہ ماضی میں جا رہے تھے، ایک بار پھر...... پہلے وقت کی رفتار دھیمی رہی اور پھر تیز تر ہوتی چلی گئی۔ ان کے پیر زمین سے اوپر اُٹھے ہوئے محسوس ہو رہے تھے۔ سٹیڈیم میں کئی قسم کے منظر دکھائی دیتے رہے۔

☆☆☆☆

منظر 20

# سہ فریقی ٹورنامنٹ، بھول بھلیاں، 1995ء

وقت یکدم ٹھہر گیا اوران تینوں کواپنے پیروں کے نیچے زمین کا احساس ہوا۔ وہ رات کی تاریکی میں کھڑے تھے۔ کیوڈچ کا کھلا میدان بالکل بدل چکا تھا۔ وہاں اونچی اونچی سیاہ باڑھ جیسی دیواریں دکھائی دے رہی تھیں جن کے درمیان تنگ راہداری جیسا راستہ تھا۔ایک جیسا جو کچھ فاصلے پر مڑ جاتا تھا۔ڈلفی نے ادھرادھر دیکھا۔وہ بھول بھلیوں کے ایک کنارے پر موجود تھے، ڈلفی نے فوراً ان دونوں کواپنی اوٹ میں کرلیا۔سامنے ایک بلند سٹیڈیم دکھائی دے رہا تھا جہاں تماشائیوں کی بڑی تعداد شوروغل مچارہی تھی۔ڈلفی نے انہیں اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا اوروہ دونوں سر جھکائے اس کے تعاقب میں چل پڑے۔ان کا بالائی دھڑ ابھی تک چمکدار رسیوں سے بندھا ہوا تھا۔وہ سب کی نظروں سے بچ کرخاموشی میں طلباء کے ہجوم میں داخل ہوگئے۔

''خواتین وحضرات......لڑکواورلڑکیو!'' لوڈو بیگ مین کی بلند آواز سنائی دی۔ میں آپ کے سامنے پیش کرنے جارہا ہوں، جادوئی دُنیا کامشہورومعروف اوراکلوتا منفرد مقابلہ......سہ فریقی ٹورنامنٹ!''

ہرطرف شوروغل مچ گیا اورایسا لگا جیسے آسمان پھٹ جائے گا۔ڈلفی تیزی سے بائیں طرف مڑی اور بھول بھلیوں کےنزدیک جانے کی کوشش کرنے لگی۔اسکارپیئس اورالبس خاموشی سےاس کے پیچھے چلتے رہے۔

''اگر آپ ہوگورٹس کی طرف سے ہیں تو اپنے چمپئن کا حوصلہ بڑھائیے۔'' لوڈو بیگ مین کی آواز گونجی اور ساتھی تالیوں،سیٹیوں اورنعروں کا کان پھاڑ شور ہونے لگا۔

''اگر آپ ڈرم سٹرانگ کےچمپئن کی حوصلہ افزائی کرنا چاہتے ہیں تو آپ کو پوری آزادی ہے۔'' لوڈو بیگ مین نے چہکتے ہوئے کہا۔ ویسا ہی شور گونجا جیسا پہلے گونجا تھا۔

''واہ...... اگر آپ بیاؤکس بیٹن کی طرف سے ہیں تو اپنی موجودگی کا احساس دلائیے۔'' لوڈو بیگ مین نے بلند آواز میں کہا۔ضرورت سے زیادہ ہی شور سنائی دیا۔اسی لمحے ڈلفی ان دونوں لڑکوں کے ساتھ بھول بھلیوں کے دہانے کے پاس پہنچ گئی تھی۔

''شاندار...... بالآخر فرانسیسیوں نے رنگ جما ہی دیا۔پہلی بار احساس ہو رہا ہے کہ وہ بھی یہاں موجود ہیں۔تو خواتین وحضرات! میں آپ کے سامنے پیش کرنے جا رہا ہوں...... سہ فریقی ٹورنامنٹ کا فیصلہ کن فائنل...... ایک پراسرار بھول بھلیاں......جس کی گہرائیوں اور تاریکیوں میں لاتعداد خطرات پوشیدہ ہیں، ایک ایسی بھول بھلیاں...... جسے آپ زندہ بھی کہہ سکتے ہیں، جو خود کو بدلنے کا فن جانتی ہیں......''

اسی لمحے وکٹر کیرم سٹیج کو عبور کر کے بھول بھلیوں کے سامنے پہنچ گیا۔

''بھلا کوئی اس ڈراؤنے خواب میں کیوں اترے گا؟'' لوڈو بیگ مین کی ڈرامائی آواز سنائی دی۔''وجہ صاف ہے، اس بھول بھلیوں میں ہم نے چھپایا ہے ایک انعامی کپ...... یہ کوئی عام کپ نہیں ہے بلکہ یہ تو......سہ فریقی ٹورنامنٹ کی جیت کا سنہرا اعزاز ہے......دیکھتے ہیں کہ یہ اعزاز کس کے حصے میں آتا ہے؟''

''وہ کہاں ہے؟......سیڈرک ڈیگوری کہاں ہے؟'' ڈلفی نے سخت لہجے میں پوچھا۔

اسی لمحے ایک باڑھ نے لپک کر البس کو اسکارپیئس سے جدا کر دیا۔

''تو کیا یہ باڑھ بھی ہمیں مارنا چاہتی ہے؟ یہ تو بڑا شاندار ہے......'' اسکارپیئس نے کہا۔

''منہ بند کر کے چلتے رہو ورنہ نتیجہ اچھا نہیں ہوگا۔'' ڈلفی نے غرا کر کہا۔

''یہ درست ہے کہ خطرات زیادہ ہیں مگر اس کا انعام تو اس سے بھی کہیں بڑا اور واضح ہے۔ان پرخطر راہوں پر کن کن مصیبتوں کا سامنا رہے گا؟ کون آخری منزل تک پہنچنے سے پہلے ڈھیر ہو جائے گا؟ ہمارے قیاس میں ان چمپیئن میں سے کون فاتح بنے گا؟ ان سب باتوں کا جواب تو وقت ہی دے گا......خواتین وحضرات صرف وقت ہمیں بتائے گا!'' لوڈو بیگ مین کہہ رہا تھا۔

ڈلفی تیزی سے بھول بھلیوں میں دندناتی ہوئی چلی جا رہی تھی اور اپنے پیچھے ان دونوں کو بھی کھینچتی ہوئی لے جا رہی تھی۔راستہ تنگ تھا۔وہ سب ایک ساتھ مل کر آگے نہیں بڑھ سکتے تھے،اس لئے ایک موقع ایسا بھی آیا کہ اسکارپیئس اور

البس اس سے تھوڑا پیچھے رہ گئے۔

''البس ہمیں کچھ کرنا ہوگا!'' اسکارپیئس نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

''میں جانتا ہوں مگر کیا کریں؟'' البس نے کہا۔''اس نے تو ہماری چھڑیاں ہی توڑ ڈالی ہیں، دوسرا ہم بندھے ہوئے ہیں۔ایسے میں تو ہم اب کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ساتھ ہی اس نے دھمکی بھی دی ہے کہ وہ تمہیں مار ڈالے گی۔''

''میں مرنے کیلئے خوشی خوشی تیار ہوں اگر اس سے والڈی مورٹ کی واپسی کا امکان ہمیشہ کیلئے مٹ جائے۔'' اسکارپیئس نے جلدی سے کہا۔

''کیا تم پاگل ہو گئے ہو؟'' البس ہکا بکا ہو کر بولا۔

''ویسے یہ بات تو یقینی ہے کہ تمہیں رونے دھونے کا زیادہ موقع نہیں ملے گا، کیونکہ وہ مجھے مارنے کے بعد فوراً تمہیں بھی مار ڈالے گی۔'' اسکارپیئس نے مسکرا کر کہا۔

''تم تو جانتے ہی ہو!'' البس نے بے تابی سے کہا۔'' کایا پلٹ میں ایک خامی ہے کہ وہ ہمیں صرف پانچ منٹ کا ہی وقت دیتا ہے۔ہمیں کچھ ایسا کرنا ہوگا کہ وقت ہاتھ سے نکل جائے......''

''نہیں خالی اس سے کام نہیں چلے گا؟'' اسکارپیئس نے جلدی سے کہا۔

اسی لمحے ایک شاخ نے لپک کر ان پر حملہ کرنا چاہا مگر ڈلفی زیادہ پھرتیلی نکلی۔اس نے ان دونوں کا کھینچ کر اس کی زد سے بچا لیا اور وہ ایک بار پھر ڈلفی کے حصار میں آ گئے تھے۔ان کی بات ادھوری ہی رہ گئی تھی۔

''تو اب وقت آ گیا ہے کہ میں آپ کو اپنے چیمپئن کے سکور نمبرز بتا دوں۔ پہلے نمبر پر مسٹر ڈیگوری اور مسٹر ہیری پوٹر ہیں......دوسرے نمبر پر وکٹر کیرم اور......تیسرے نمبر پر مس فلیور ڈیلا کور ہیں......!'' لوڈو بیگ مین کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

اسی لمحے اچانک ایک موڑ پر البس اور اسکارپیئس کا داؤ لگ گیا اور وہ ڈلفی سے بازو چھڑا کر ایک راہداری میں بھاگنے لگے۔ڈلفی ان کی نظروں سے اوجھل ہو گئی تھی۔

''وہ کہاں گئی؟'' البس نے پیچھے مڑ کر دیکھتے ہوئے کہا۔

''اس کی پرواہ مت کرو؟ اب ہمیں کون سے راستے پر جانا چاہئے؟'' اسکارپیئس نے ایک موڑ پر رُک کر ادھر ادھر

دیکھتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے ڈلفی دوبارہ کسی مصیبت کی طرح نازل ہوگئی۔ وہ ہوا میں اُڑ رہی تھی، وہ بھی بغیر بہاری ڈنڈے کے...... یہ منظر دیکھ کر وہ دونوں ٹھٹک گئے۔ ڈلفی نے ان دونوں کو دھکا دے کر بیدردی سے زمین پر گرا دیا۔

''تم حقیر کیڑے مکوڑے...... ایسا سمجھتے ہو کہ مجھ سے بچ نکلو گے!'' وہ غراتی ہوئی بولی۔

''تم اُڑ کیسے رہی تھی...... وہ بھی بغیر بہاری ڈنڈے پر بیٹھے......'' البس ابھی تک حیرت میں ڈوبا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''بہاری ڈنڈے......'' ڈلفی استہزائیہ انداز میں ہنسی۔ ''وہ غیر ضروری اور گھٹیا لکڑی کے ڈنڈے...... مجھے کبھی پسند نہیں رہے۔ تین منٹ گزر چکے ہیں اور ہمارے پاس صرف دو منٹ باقی بچے ہیں...... چلو اب جلدی کرو جیسا میں کہہ رہی ہوں۔''

''نہیں ہم کچھ نہیں کر سکتے۔'' اسکارپیئس نے کہا۔

''تمہارا خیال ہے کہ تم مجھ سے مقابلہ کر سکتے ہو؟'' ڈلفی نے سفاکی سے کہا۔

''نہیں لیکن ہم اپنا دفاع ضرور کر سکتے ہیں چاہے ایسا کرنے میں ہماری جان ہی کیوں نہ چلی جائے۔'' اسکارپیئس نے مضبوط لہجے میں کہا۔

''پیش گوئی پوری ہوکر رہے گی اور ہم اسے پورا کر کے ہی رہیں گے۔'' ڈلفی غرائی۔

''پیش گوئی غلط بھی ہوسکتی ہے۔'' اسکارپیئس نے جواب دیا۔

''تم غلطی پر ہو نادان بچو! پیش گوئی ہی درحقیقت مستقبل ہوتی ہے۔'' ڈلفی نے طنزیہ کہا۔

''لیکن اگر پیش گوئی ہی مستقبل کا معاملہ طے کرتی ہے تو پھر ہمیں اس میں دخل اندازی کرنے کی نوبت کیوں پیش آ رہی ہے؟ تمہارا برتاؤ، تمہارے الفاظ کی مخالفت کر رہا ہے...... تم ہمیں ساتھ گھسیٹتی ہوئی ان بھول بھلیوں میں صرف اسی لئے لائی ہو کہ ماضی کو بدلا جائے، تمہیں یقین ہے کہ ماضی کو ہی بدل کر ہی تمہاری پیش گوئی پوری ہوسکتی ہے ورنہ نہیں...... یہ ثابت ہوگیا کہ پیش گوئی مستقبل طے نہیں کرتی ہے بلکہ یہ غلط بھی ہوسکتی ہیں......''

''تمہاری زبان کچھ ضرورت سے زیادہ ہی چلتی ہے، لڑکے!...... اینگوریسم......!'' ڈلفی غصے سے تلملائی اور

اسکار پیئس ایک بار درد کی شدت سے چیخنے لگا۔

''اسکار پیئس ......''البس تڑپ کر چیخا۔

''تمہیں امتحان سے گزرنے کا شوق تھا البس! یہی وہ امتحان ہے، ہمیں اب اس میں سے کسی نہ کسی طرح کامیاب ہونا ہوگا......'' اسکار پیئس درد کی شدت سے کراہتا ہوا بولا۔

البس نے اسکار پیئس کی طرف دیکھا اور پھر اسے سمجھ میں آ گیا کہ ان باتوں کا کیا مطلب تھا؟ اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

''تب تو تمہیں مرنا ہوگا......'' ڈلفی نے سفاکی سے کہا۔

''بالکل! جیسا تم چاہتی ہو، ہم بالکل ویسا ہی کریں گے۔ رضامندی اور خوشی کے ساتھ...... کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ اس سے تم رُک جاؤ گی۔'' البس نے پورے اعتماد اور طاقت کے ساتھ کہا۔

ڈلفی اسی لمحے ہوا میں بلند ہوگئی اور اس نے اپنی چھڑی ان کی طرف تان لی۔

''اب ہمارے پاس ان سب باتوں کیلئے وقت نہیں ہے...... اینگو......'' وہ اپنا جادوئی کلمہ پورا نہ کر پائی۔

''نہستم ......'' کسی کی گونج دار آواز سنائی دی۔ ڈلفی کی چھڑی ہاتھ سے نکل کر ہوا میں اُڑنے لگی۔ یہ دیکھ کر اسکار پیئس کا چہرہ تعجب سے کھل اُٹھا۔

''بندھوا تم......'' آواز دوبارہ گونجی اور ڈلفی کا پورا جسم رسیوں سے بندھ گیا۔ البس اور سکار پیئس نے حیران و پریشان ہوکر ادھر ادھر دیکھا۔ وہ نادیدہ آواز کو تلاش کر رہے تھے۔ انہوں نے مڑ کر دیکھا، وہاں انہیں خوبرو، وجیہہ اور شاندار نوعمر نوجوان دکھائی دیا۔ وہ اسے پہچان نہیں پائے تھے، وہ سیڈرک ڈیگوری ہی تھا۔

''قریب مت آنا......'' سیڈرک گرجتا ہوا بولا۔

''لیکن تم تو......'' اسکار پیئس نے کہا۔

''ہاں! میں سیڈرک ڈیگوری ہوں۔ میں نے کسی کے چیخنے کی آواز سنی تبھی یہاں چلا آیا۔ اپنی شناخت بتاؤ جلدی...... کیا مجھے تم سے مقابلہ کرنا ہے؟''

البس کی آنکھیں گھوم سی گئیں۔

''سیڈرک......''البس کی آنکھوں میں ابھی تک تعجب پھیلا ہوا تھا۔

''اوہ تم نے ہمیں بچالیا......''اسکارپیئس نے جلدی سے کہا۔

''کیا تم بھی ان بھول بھلیوں کا ہدف ہو؟ کسی قسم کی رکاوٹ ہو؟ جلدی بولو......کیا مجھے تمہیں شکست دینا ہوگی؟'' سیڈرک نے تیزی سے سانس لیتے ہوئے کہا۔

کچھ لمحے کیلئے خاموشی چھا گئی۔

''نہیں......تمہیں ہمیں اس چڑیل سے آزاد کروانا تھا اور یہی ہدف تھا۔''اسکارپیئس نے جلدی سے بات بناتے ہوئے کہا۔

سیڈرک خاموشی سے کھڑا ان دونوں کی طرف دیکھتا رہا۔ وہ گومگوئی کا شکار تھا کہ کہیں یہ کوئی فریب نہ ہو۔ پھر اس نے اپنی چھڑی ان کی طرف لہرائی۔

''خلاصتم......''

دونوں کے بدن سے بندھی ہوئی جادوئی رسیاں غائب ہوگئیں اور وہ آزاد ہو گئے۔

''کیا اب میں آگے جاسکتا ہوں؟ بھول بھلیوں کے اختتام کی طرف......''سیڈرک نے جھجکتے ہوئے پوچھا۔

ان دونوں نے سیڈرک کی طرف دیکھا، اس کی خوبصورتی اور جوانی دیکھ کران کا دل بھر آیا تھا کیونکہ جانتے تھے کہ آگے کیا ہونے والا تھا؟

''مجھے اندیشہ ہے مگر تمہیں ان بھول بھلیوں کو طے کرنا ہی ہوگا۔''البس نے کہا۔

''تو پھر میں جاؤں......''سیڈرک نے دوہرایا۔

انہوں نے سر ہلایا۔سیڈرک پھرتی سے ان کے قریب سے گزر کر آگے کی طرف دوڑا۔ البس بس اسے دیکھتا رہ گیا۔اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ اس سے کچھ کہے مگر اسے سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ آخر وہ اسے کیا کہے؟

''سیڈرک......''البس نے لاشعوری طور پر آواز لگائی۔

سیڈرک دوڑتا ہوا رُک گیا اور مڑ کران کی طرف دیکھنے لگا۔

''تمہارا باپ تم سے بے حد محبت کرتا ہے......''البس کے منہ سے نکلا۔

’’کیا مطلب؟‘‘ سیڈرک نے حیرانگی سے پوچھا۔

ان دونوں کے عقب میں ڈلفی کا بندھا ہوا بدن گھسٹ کر اپنی چھڑی کی طرف رینگ رہا تھا، یہ نہایت خطرناک تھا جسے وہ دونوں دیکھ نہیں پا رہے تھے۔

’’بس مجھے محسوس ہوا کہ تمہیں یہ جاننا چاہئے......‘‘ البس نے کہا۔

’’ٹھیک ہے......ام......ٹھیک ہے، شکریہ!‘‘ سیڈرک نے کہا۔ اس نے لمحہ بھر کیلئے ان دونوں کی طرف دیکھا اور پھر چلا گیا۔ اسی لمحے ڈلفی نے اپنے چوغے سے کایاپلٹ باہر نکالا اور وہ اس کی سوئیاں گھمانے لگی۔ اسکارپیئس کی نظر اس پر پڑ گئی تو چیخا۔

’’البس......‘‘

’’نہیں ٹھہرو......‘‘ البس بھی چیخا۔

’’کایاپلٹ کپکپا رہا ہے...... دیکھو وہ کیا کر رہی ہے؟...... وہ ہمیں یہاں چھوڑ کر اکیلا واپس نہیں جا سکتی......‘‘ اسکارپیئس نے عجلت سے کہا۔

البس اور اسکارپیئس، دونوں نے دہشت زدہ ہو کر چھلانگ لگائی اور کایاپلٹ کا ایک کنارہ پکڑ لیا۔ اسی لمحے ایک دھماکے دار آواز سنائی دی اور روشنی کا تیز جھماکا ہوا۔ شور بڑھ گیا اور وقت یکلخت ٹھہر گیا۔ منظر بدلنے لگے، ٹک ٹک کا شور بڑھتا چلا گیا اور وقت گزرنے کی رفتار دھیمے دھیمے اور تیز تر ہوتی چلی گئی۔ پھر سب کچھ ٹھہر سا گیا۔

’’البس......‘‘

’’یہ ہم نے کیا کیا......؟‘‘ البس نے جلدی سے پوچھا۔

’’اوہ نہیں! ہمیں اسے روکنا ہوگا...... وہ کایاپلٹ کے ساتھ کوئی چھیڑ چھاڑ کر رہی ہے۔‘‘ اسکارپیئس نے گھبرا کر کہا۔

’’مجھے روکو گے؟‘‘ ڈلفی کی آواز سنائی دی۔ ’’تم نے یہ سوچ بھی کیسے لیا کہ تم مجھے روک سکتے ہو؟ میں یہ سب کچھ ختم کر دوں گی۔ تم نے میرا آخری موقع بھی ضائع کر ڈالا کہ میں سیڈرک کو استعمال کر کے اپنی تاریک دُنیا تشکیل دے سکوں۔ شاید تم صحیح کہہ رہے تھے اسکارپیئس...... کہ پیش گوئیوں کو روکا جا سکتا ہے، ممکن ہے کہ پیش گوئیاں غلط ثابت ہو

سکتی ہوں اور مجھے برملا اعتراف ہے کہ تمہارے ساتھ کی وجہ سے مجھے زحمت ہونے لگی ہے۔اوہ ہاں! مجھے اب تمہارا مزید استعمال کرنے کی کوششیں ترک کر دینا چاہئیں۔تم لوگ نا قابل استعمال اور بیکار جانور ہو جو کسی بھی کام کے نہیں۔ میں اپنا قیمتی وقت تم لوگوں پر ہرگز ضائع نہیں کروں گی۔اب وقت آ گیا ہے کہ میں کچھ نیا لائحہ عمل بناؤں......''

اس نے کایا پلٹ کو اپنی طرف کھینچا اور زمین پر دے مارا۔کایا پلٹ سینکڑوں ٹکڑوں میں ٹوٹ کر بکھر گیا۔ڈلفی نے ان دونوں کو خود سے دور دھکیلا اور ہوا میں اُڑنے لگی۔ وہ قہقہے لگا رہی تھی، ان کی بے بسی پر ہنس رہی تھی۔ وہ دونوں اس کے تعاقب میں لپکے مگر زمین پر دوڑنا ہوا میں اُڑنے کی بہ نسبت زیادہ دشوار تھا۔وہ تیزی سے دور جا رہی تھی اور پھر وہ دیکھتے ہی دیکھتے ان کی آنکھوں سے اوجھل ہوگئی۔وہ دونوں وہاں اکیلے کھڑے رہ گئے۔

''نہیں......نہیں......تم ایسا نہیں کر سکتی......''البس نے اس کے عقب میں آواز لگائی۔

سکارپیئس تیزی سے واپس آیا اور وہ زمین پر کایا پلٹ بکھرے ہوئے ٹکڑوں کو سمیٹنے لگا۔

''کایا پلٹ؟...... یہ تو واقعی تباہ ہو گیا ہے؟''البس نے حسرت بھری نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

''مکمل طور پر......ہم یہاں پھنس چکے ہیں......وقت کے حصار میں......معلوم نہیں یہ کون سا وقت ہے۔نجانے اس کے دماغ میں اب کون سی نئی منصوبہ بندی پک رہی ہے؟''اسکارپیئس نے آہ بھرتے ہوئے کہا۔

''ہوگورٹس تو ویسا ہی لگ رہا ہے!''البس نے مڑ کر بلند عمارت کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں! ہمیں یہاں کسی کو بھی دکھائی نہیں دینا چاہئے۔ہمیں یہاں سے فوراً باہر نکلنا ہوگا، اس سے پہلے کہ ہمیں کوئی پکڑ لے......''اسکارپیئس نے چاروں طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہمیں اسے روکنا چاہئے اسکارپیئس!''البس نے کہا۔

''مجھے معلوم ہے کہ ہمیں ایسا کرنا چاہئے مگر کیسے......؟''اسکارپیئس نے کہا۔

☆☆☆☆

منظر 21

# سینٹ اسوالڈ ہوم، ڈلفی کا کمرہ

ہیری، ہرمائنی، رون، ڈریکو اور جینی بے چینی سے اس کمرے میں کچھ تلاش کرنے کی کوشش کررہے تھے۔ وہ سینٹ اسوالڈ ہوم میں ڈلفی کے رہائشی کمرے کی تلاشی لینے کیلئے آئے تھے۔ یہ الگ بات تھی کہ ڈلفی کے بارے میں کوئی بھی تفصیل نہیں مل پائی تھی۔ یہ بڑی حیرت انگیز بات تھی۔ ہیری ان سب میں زیادہ پریشان دکھائی دے رہا تھا۔

''میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ ان پر جبر کٹ وار کا استعمال کیا گیا ہوگا۔ اسی لئے وہ سب ویسا ہی کررہے تھے جیسا وہ چاہتی تھی۔ اس نے مصنوعی تیماردار بننے کی اداکاری کی......اور تو اور وہ آموس کی جعلی بھتیجی بھی بن گئی......'' ہیری نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

''میں نے محکمے کا پورا ریکارڈ چھان مارا مگر اس کے بارے میں کسی بھی قسم کا کوئی اندراج نہیں مل پایا۔ ڈلفینی نام کی کوئی جادوگرنی محکمے کے علم میں ہی نہیں......لگتا ہے، وہ کوئی سایہ ہے۔'' ہرمائنی نے کہا۔

''ممکن ہے کہ اس کا نام کچھ اور ہو، ڈلفینی اس نے یہاں ملازمت کیلئے اختیار کیا ہو۔'' رون نے کہا۔

''خصوصتم پوشیدم......'' عقب میں ڈریکو کی آواز سنائی دی۔

تمام لوگ مڑ کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

''کچھ نہیں ہوا...... میں تو بس کوشش کررہا تھا۔ تم لوگ کس چیز کا انتظار کررہے ہو؟ ہمیں ابھی تک کوئی سراغ نہیں ملا۔ میں تو بس یہی امید کرسکتا ہوں کہ یہ لکڑی کا سادہ سا کمرہ خود ہی ہم پر کچھ منکشف کردے۔'' ڈریکو نے جلدی سے کہا۔

''اس نے یہاں کوئی نہ کوئی چیز تو چھپائی ہی ہوگی؟ ویسے یہ کافی پراسرار خاموشی سے بھرا ہوا ہے۔'' جینی نے کمرے

کو طائرانہ نگاہوں سے ٹٹولے ہوئے کہا۔

''اتنے زیادہ لکڑی کے تختے......ان غیر معمولی تختوں کی موجودگی یہی ظاہر کرتی ہے کہ یہاں واقعی کچھ نہ کچھ چھپا ہوا ہے......'' رون نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

''یا پھر پلنگ میں......'' ڈریکو نے شک بھری نظروں سے بستر کی طرف دیکھا اور بغیر وقت ضائع کئے اس کی طرف لپکا۔ وہ پلنگ کا ہر پہلو سے معائنہ کر رہا تھا۔جینی دیوار پر لگے ایک لیمپ کی طرف بڑھ گئی۔ ہر کوئی کسی نہ کسی چیز کو ٹھونک بجا کر دیکھ رہا۔

''تم میں کیا چھپا ہوا ہے؟ تم اندر کیا ہے؟'' رون نے لکڑی کے تختوں کی دیوار پر زوردار ہتھوڑے جیسی ضرب لگا کر بولا۔

''مجھے لگتا ہے کہ ہمیں چند پل کیلئے بالکل خاموش ہو کر غور کرنا چاہئے کہ......'' ہرمائنی نے ان کی طرف دیکھتے ہوئے کچھ کہنا چاہا مگر جینی نے اس کی بات کاٹ دی۔

''وہ لیمپ والی چمنی کے قبضے کھولو۔ مجھے لگتا ہے کہ وہاں سے ہلکا سا شور اُٹھ رہا ہے جیسے کوئی پھنکار جیسا سانس لے رہا ہو۔''

سب کے سب اس طرف متوجہ ہو گئے تھے اور خاموشی سے اس آواز کو سننے کی کوشش کر رہے تھے۔

''یہ کیا ہے؟'' ڈریکو نے اچانک پوچھا۔

''یہ...... جہاں تک میرا اندازہ ہے...... یا میں سمجھ پایا ہوں...... وہ مارباشی زبان میں کچھ بول رہا ہے۔'' ہیری نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

''اور وہ کیا کہہ رہا ہے، ہیری؟'' ہرمائنی نے عجلت میں کہا۔

''میں کیسے بتا سکتا ہوں......؟ میں مارباشی زبان کو سمجھنے کی اہلیت کھو چکا ہوں، جب سے والڈی موورٹ مر گیا ہے۔'' ہیری نے مایوسی سے کہا۔

''اور اس بار تو تمہارے نشان میں بھی درد نہیں اُٹھ رہا ہے نا؟'' ہرمائنی نے چونک کر کہا۔

ہیری نے ہرمائنی کی طرف مڑ کر دیکھا۔

’’ہاں وہ کہہ رہا ہے، خوش آمدید اوغری! میرا خیال ہے کہ جواب دینے سے کچھ نہ کچھ ظاہر ہو جائے گا۔‘‘ ہیری نے آہستگی سے کہا۔

’’تو تم اسے جواب دو......‘‘ ڈریکو نے پہلو بدلتے ہوئے کہا۔

ہیری نے گہری سانس لی اور اپنی آنکھیں بند کر لیں۔ اس کے لب پھڑ پھڑائے اور پھر پھنکار جیسی آواز نکالنے لگا۔ یہ دیکھ کر وہ سب سہم گئے تھے۔ اچانک کمرے کے خدوخال میں تبدیلی رونما ہونے لگی۔ روشنی بجھ گئی اور گہرا اندھیرا سا چھا گیا۔ دیواروں پر ایک سانپ کا عکس نمایاں ہو گیا۔ ہلکی سی نیلگوں روشنی پھیل گئی۔ ہیری کا دل اچھل کر حلق میں آ اٹکا۔ یہ بالکل ویسا ہی منظر تھا جیسا اس نے والڈی مورٹ کی آنکھوں سے دیکھا تھا جب وہ بیکسلے پر تشدد کر رہا تھا۔ اسی طرح کا خوابیدہ نیم تاریک ماحول اور اسی جیسا کمرہ......وہ دہشت زدہ ہو کر ادھر ادھر دیکھنے لگا۔

’’وہ کیا ہے؟‘‘ جینی نے ڈری ہوئی آواز میں پوچھا۔

ایک دیوار پر چمکیلی سیاہی پر کچھ لکھا ہوا ابھر آیا تھا جیسے کوئی رباعی لکھی ہو۔

’’جب فالتو، فالتوؤں سے ہٹا لئے جائیں گے، تب وقت کا دھارا مڑ جائے گا۔ جب ان دیکھے بچے اپنے باپوں کو قتل کر دیں گے تو تاریکیوں کا شہنشاہ لوٹ آئے گا......‘‘ رون ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا جا رہا تھا۔

’’ایک پیش گوئی......ایک نئی پیش گوئی؟‘‘ جینی نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

’’سیڈرک...... بار بار سیڈرک کو بچانے کی کوشش!‘‘ ہرمائنی نے تیوریاں چڑھاتے ہوئے کہا۔ ’’یعنی سیڈرک کی موت فالتو میں ہوئی تھی، ہے نا؟‘‘

’’جب وقت کا دھارا مڑ جائے گا......یعنی اس کے قبضے میں کایا پلٹ ہے، ہے نا؟‘‘ رون نے جلدی سے کہا۔ اس کا چہرہ سکڑ سا گیا۔

’’بالکل ایسا ہی ہے......‘‘ ہرمائنی نے جلدی سے کہا۔

’’لیکن اسے البس اور اسکارپیئس کو ساتھ لے جانے کی کیا ضرورت تھی؟‘‘ رون نے کچھ نہ سمجھتے ہوئے کہا۔

’’کیونکہ میں اس کا باپ ہوں۔‘‘ ہیری نے آہستگی سے کہا۔ ’’جس نے اپنے بیٹے کو صحیح طور پر دیکھا نہیں ہے...... اپنے بیٹے کو صحیح طور پر سمجھا نہیں ہے۔‘‘

''مگر وہ ہے کون؟'' ڈریکو چیختا ہوا بولا۔''ان سب چیزوں سے اس کا کیا تعلق ہے؟''

''مجھے لگتا ہے کہ مجھے اس کا جواب مل چکا ہے......'' جینی نے آہستگی سے کہا۔ سب چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔ جینی نے سنیک کے بالائی حصے کی طرف اشارہ کیا جہاں دیوار پر بے شمار فقرے لکھے ہوئے تھے، نہایت دہشت ناک اور دل دہلا دینے والے جملے۔

''میں تاریکیوں کی دُنیا دوبارہ تشکیل دوں گی، میں اپنے باپ کو دوبارہ واپس لاؤں گی۔''

''نہیں......وہ ایسا نہیں کر سکتی......'' رون ہکلایا۔

''کیسے؟...... یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے؟'' ہرمائنی نے بے یقینی کے عالم میں کہا۔

''والڈی مورٹ کی ایک بیٹی بھی تھی......'' ڈریکو کے منہ بس اتنا ہی نکلا۔ وہ منہ پھاڑے اس جملے کو گھور رہا تھا۔

ہر کوئی دہشت کی لپیٹ میں دکھائی دے رہا تھا۔ جینی کو تو اتنی گھبراہٹ ہوئی کہ اس نے مضبوطی سے ہیری کا ہاتھ دبوچ لیا۔

''نہیں......نہیں...... بالکل نہیں......ایسا کچھ نہیں...... کچھ بھی ہو...... یہ نہیں......'' ہیری نے ٹوٹے پھوٹے انداز میں کہا۔ اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا پھیلنے لگا۔

☆☆☆☆

# چوتھا ایکٹ

## ہیری پوٹر اور بدبخت بچہ

منظر 1

# بڑا اجلاسی ہال، محکمہ وزارت جادو

محکمہ وزارت جادو کی نچلی منزل کا بڑا ہال جادوئی دُنیا کے معروف اور قابل جادوگروں اور جادوگرنیوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا جہاں ماضی میں کھلی عدالتیں لگائی جاتی تھیں۔ ہرمائنی ایک اونچے چبوترے پر موجود تھی۔ ہر کوئی چہ مگوئیوں میں مصروف تھا۔ ہال میں شور کی سی گونج اُٹھ رہی تھی۔ ہرمائنی نے اپنا ہاتھ ہلا کر سب کو خاموش ہونے کا اشارہ کیا۔ مگر اگلے ہی لمحے وہ گہرے تعجب کا شکار ہوگئی کیونکہ لوگ محض ہاتھ کی معمولی اشارے سے ہی بالکل خاموش ہو گئے تھے۔ پہلے تو ایسا کبھی نہیں ہوا تھا۔

''شکریہ! مجھے نہایت خوشی ہے کہ میری دعوت پر آپ سب نے یہاں آنے زحمت قبول کی اور ہمارے اس دوسرے اہم عام مگر خصوصی اجلاس میں شرکت کی۔ مجھے یہاں آپ سے کچھ کہنا ہے...... میری بات سننے کے بعد آپ لوگوں کے ذہنوں میں سوالات کی بوچھاڑ ہو جائے گی...... اور میں واضح کر دوں کہ ان سوالوں کے جواب ضرور دیئے جائیں گے...... مگر اس کیلئے میری درخواست ہے کہ آپ میری بات کو مکمل ہونے دیجئے گا......''

جادوگروں اور جادوگرنیوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور سر اثبات میں ہلایا۔

''جیسا کہ آپ سبھی کو معلوم ہو چکا ہے کہ ہوگورٹس میں ایک مردہ لاش پائی گئی ہے۔ اس طالبعلم کا نام کریگ باؤکر جونیئر تھا۔ وہ ایک ہونہار لڑکا تھا۔ ہمیں مکمل تفتیش کے بعد ابھی تک کوئی ایسی چیز نہیں ملی جس کی بدولت ہمیں یہ اندازہ لگانے میں آسانی ہو کہ آخر یہ کام کس کا ہوسکتا ہے؟ مگر کل...... سینٹ اسوالڈ ہوم کے ایک کمرے کی باریک بین تفتیش کے بعد ہماری سامنے دو اہم سراغ سامنے آئے ہیں...... ان میں سے پہلا یہ ہے کہ ایک پیش گوئی...... جس میں تاریکیوں کے دور کو واپس لانے کا عندیہ دیا گیا ہے...... دوسرا یہ کہ ہمیں چھت پر ایک لکھی ہوئی تحریر ملی...... ایک اعلان

ملا...... کہ تاریکیوں کے شہنشاہ یعنی ......والڈی مورٹ کا ایک بچہ تھا......''

یہ سن کر جادوگروں اور جادوگرنیوں میں کھلبلی سی مچ گئی اور ہر طرف شور سنائی دینے لگا۔

''ہم آپ کو اپنی تفتیش کی پوری تفصیل بتانے سے قاصر ہیں۔'' ہرمائنی نے بلند آواز میں کہا۔ ''کیونکہ ہم ابھی کسی نتیجے پر نہیں پہنچ پائے ہیں اور بدستور محکمہ جادو اپنی چھان بین میں مصروف ہے۔ اس ضمن میں سابقہ مرگ خوروں سے بھی سختی سے پوچھ گچھ کی جارہی ہے......ہمیں ابھی تک کسی قسم کا کوئی ٹھوس ثبوت نہیں ملا ہے کہ بچہ یا پیش گوئی کی کیا حقیقت ہے؟......مگر کچھ چیزوں کو دھیان میں رکھتے ہوئے مجھے اتنا اندازہ ضرور ہے کہ بچہ ہو یا پیش گوئی، ان میں کسی نہ کسی حد تک سچائی ضرور چھپی ہوئی ہے۔ اس بچے کو سب کی نگاہوں سے چھپا کر رکھا گیا تھا۔ جادوئی دُنیا کی پہنچ سے دور، بالکل الگ تھلگ......اور اب وہ......اب وہ لڑکی......''

''لڑکی؟......یعنی بیٹی؟...... والڈی مورٹ کی ایک بیٹی تھی؟'' پروفیسر میک گوناگل کی تیکھی آواز ہال میں گونج اُٹھی۔

''جی ہاں!...... میں قبل از وقت بتانا نہیں چاہتی تھی مگر یہ سچ ہے کہ اس کی ایک بیٹی ہے۔'' ہرمائنی نے گہرا سانس لیتے ہوئے کہا۔ اسے اپنی غفلت کا احساس ہوگیا تھا۔

''اور کیا وہ اب حراست میں ہے؟'' پروفیسر میک گوناگل نے پوچھا۔

''پروفیسر! اس نے پہلے ہی کہا تھا کہ اسے بات مکمل کرنے دی جائے؟'' ہیری نے مداخلت کرتے ہوئے کہا۔

''تمہارا شکریہ ہیری!......ٹھیک ہے!...... پروفیسر کے سوال کا جواب ہے 'نہیں' اور یہی ہمارے لئے سنگینی کی بات ہے۔'' ہرمائنی نے فوراً کہا۔ ''مجھے اندیشہ ہے کہ ہمارے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے کہ ہم اسے حراست میں لے سکیں یا پھر اسے کسی بھی نوعیت کا جرم کرنے سے روک سکیں کیونکہ وہ محکمے کی پہنچ سے باہر ہے۔''

''کیا ہم اسے ڈھونڈ بھی نہیں سکتے؟'' پروفیسر میک گوناگل نہ رہ پائیں اور بول پڑیں۔

''ہمارے پاس یقین کرنے کی معقول وجہ ہے...... کیونکہ اس نے خود کو چھپا رکھا ہے......وقت کے حصار میں......'' ہرمائنی نے آہستگی سے کہا۔

''اتنی ساری غیر قانونی حرکات ہونے کے بعد بھی......تم نے کایا پلٹ کو ابھی تک سنبھال کر رکھا ہوا تھا۔'' پروفیسر

میک گوناگل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''پروفیسر! میں آپ کو یقین دلاتی ہوں کہ.....'' ہر مائنی نے جلدی سے کچھ کہنا چاہا۔

''تمہیں شرم آنا چاہیئے، ہر مائنی گرینجر......'' پروفیسر میک گوناگل نے تلخی سے کہا۔

ہر مائنی کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا اور بھڑک سی گئی۔

''اوہ نہیں پروفیسر!'' ہیری نے فوراً بیچ میں مداخلت ضروری سمجھی۔ ''آپ اس کے ساتھ زیادتی کر رہی ہیں، وہ اس ناراضگی کی مجرم نہیں ہے۔ آپ کو ناراض ہونے کا پورا حق ہے۔ آپ سب ایسا کر سکتے ہیں لیکن اس تمام معاملے میں ہر مائنی گرینجر کا کوئی قصور نہیں ہے۔ ہمیں ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو پایا کہ اس جادوگرنی کو کایا پلٹ کہاں سے ملا؟......اس امکان کو بھی رد نہیں کیا جا سکتا ہے کہ اس نے عیاری سے کایا پلٹ میرے بیٹے سے ہتھیا لیا ہو......''

''ممکن ہے کہ ہمارے بیٹے نے خود اُسے دے دیا ہو یا پھر اس نے موقع پا کر اسے اس سے چرا لیا ہو۔'' جینی نے تیز آواز میں کہا۔ وہ ابھی ابھی ہال میں داخل ہوئی تھی۔ وہ چلتی ہوئی ہیری کے پاس پہنچی اور اس کے ساتھ کھڑی ہو گئی۔

''تمہارا یوں کھلے عام اعتراف کر لینا بڑی جرأتمندی کی بات ہے مگر اس سے تمہاری غفلت کو نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔'' پروفیسر میک گوناگل نے روکھے لہجے میں کہا۔

''اگر یہ غفلت ہی ہے تو میں بھی برابر کا حصہ ٹھہرتا ہوں۔'' ڈریکو نے کہا اور زینے طے کرتا ہوا جینی کے عقب میں جا کر کھڑا ہو گیا۔ یہ منظر بڑا عجیب تھا کیونکہ ڈریکو ہمیشہ ہیری اور جینی کی مخالفت ہی کرتا ہوا دیکھا گیا تھا۔ یہ انہونا اتحاد دیکھ کر کئی جادوگروں اور جادوگرنیوں کے منہ سے آہ نکل گئی۔ ڈریکو نے مزید کہا۔ ''ہیری اور ہر مائنی کوئی غلط کام نہیں کیا مگر یہ سچ ہے کہ وہ ہمیں تحفظ فراہم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اگر ایسا کرنا ان کی غلطی ٹھہرتی ہے تو پھر میں بھی اسی میں شامل ہوں۔''

اسی لمحے کسی کے قدموں کی چاپ سنائی دی۔ ہر مائنی نے جھک کر اس طرف دیکھا۔ وہاں رون تھا جو ہال کے بیچ میں چل رہا تھا۔

''میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں......'' رون نے سب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''میں چونکہ ان سب معاملات کے بارے میں کچھ زیادہ نہیں جانتا ہوں، اس لئے ان میں سے کسی بھی معاملے کی ذمہ داری نہیں لیتا ہوں۔ مجھے پورا یقین

ہے کہ میرے بچوں کا ان چیزوں سے کوئی واسطہ نہیں ہے......لیکن اگر یہ سب یہاں اوپر ایک ساتھ کھڑے ہیں تو میں بھی ان کے ساتھ کھڑا ہو جاتا ہوں......''

''ہم میں سے کوئی بھی یہ بات نہیں جانتا ہے کہ وہ سب کہاں ہیں؟...... وہ سب ایک ساتھ ہیں یا پھر الگ الگ......مگر مجھے اپنے بچوں پر پورا بھروسہ ہے کہ وہ کچھ نہ کچھ ایسا ضرور کر رہے ہوں گے جس سے اس کے عزائم کو روکا جا سکتا ہو۔'' جینی نے بلند آواز میں کہا۔

''آپ لوگ ایسا مت سوچیے کہ ہم ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ گئے ہیں۔ہم دیوؤں کے پاس بھی جا چکے ہیں،عفریتوں کی وادی میں چھان بین کی گئی ہے۔ ہر جگہ اور ہر ممکنہ مخلوق کے پاس ان کی تلاش جاری ہے۔ ایرورز کا دستہ پوری جانفشانی سے دن رات کام کر رہا ہے۔ان لوگوں تک بھی رسائی کی گئی ہے جن کے پاس خفیہ معلومات مل سکتی ہیں۔جن لوگوں کی سرگرمیاں مشکوک پائی گئی ہیں، ان کا تعاقب کیا جا رہا ہے، انہیں کڑی نگرانی لے لیا گیا ہے۔تمام ممالک میں تلاش کا دائرہ وسیع کر دیا گیا ہے۔'' ہرمائنی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''مگر ہمارے پاس صرف ایک ہی سچائی ہے جسے ہم قطعی طور پر رد نہیں کر سکتے ہیں۔'' ہیری نے کہا۔''ہمارے ماضی کے کسی گوشے میں ایک ایسی جادوگرنی موجود ہے جو از سر نو ایک نیا مستقبل لکھنے کی کوشش کر رہی ہے، آج تک ہم جتنا جانتے ہیں، وہ بس یہی ہے...... ہمارے پاس کوئی چارہ نہیں ہے کہ ہم سوائے انتظار کے اور کچھ کر پائیں......ہمیں ان لمحات کا انتظار کرنا ہوگا کہ وہ اپنے ارادوں میں کامیاب ہوتی ہے یا پھر ناکام......''

''اگر وہ اپنے ارادوں میں واقعی کامیاب ہوگئی تو......؟'' پروفیسر میک گوناگل نے پوچھا۔

''تب تو......صرف یہی کہا جا سکتا ہے کہ......اس ہال میں موجود لوگوں کی ایک بڑی تعداد ہلاک ہو چکی ہوگی...... ہم میں کئی ایسے ہوں گے جو اپنا وجود ہی کھو بیٹھیں اور کبھی پیدا ہی نہ ہوں اور والڈی مورٹ کی حکمرانی دوبارہ قائم ہو جائے......'' ہیری نے آہستگی سے کہا۔

☆☆☆☆

منظر 2

# آویمور ریلوے اسٹیشن، اسکاٹ لینڈ، 1981ء

البس اور اسکارپیئس دونوں ایک پرانے اور بدحال ریلوے اسٹیشن پر پہنچ گئے تھے، جہاں لوگوں کا کوئی خاص ہجوم نہیں تھا۔ انہیں ابھی تک کچھ سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ وہ کہاں اور کس دور میں ہیں۔ وہ بے حد سہمے ہوئے تھے کیونکہ وہ بالکل نہتے تھے۔ ایک عام سے ماگلو کی طرح۔

''ہم میں سے کسی کو تو بات کرنا ہی چاہیئے۔ کیا تمہیں ایسا نہیں لگتا......؟'' البس نے منہ بنا کر اسکارپیئس سے کہا۔

''اوہ! اسٹیشن ماسٹر! آپ کیسے ہیں؟...... مسٹر ماگلو! ہم یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ کیا آپ نے یہاں سے کسی جادوگرنی کو ہوا میں اُڑتے ہوئے دیکھا ہے؟ کیا آپ جانتے ہیں کہ وہ کہاں گئی ہوگی؟ اور یہ بتائیے کہ یہ بھلا کون سا سال چل رہا ہے؟ ہم تو بس ہوگورٹس سے بھاگ کر یہاں آئے ہیں کیونکہ ہم بہت زیادہ ڈر گئے تھے...... گھبرا گئے تھے کہ ہم نے چیزوں کو بری طرح سے بگاڑ ڈالا ہے، لیکن اب سب کچھ ٹھیک ہے، ہے نا؟'' اسکارپیئس نے چہکتے ہوئے کہا۔

''کیا تم جانتے ہو کہ مجھے اس وقت کیا فکر ہو رہی ہے کہ ان سب چیزوں کی خرابی کیلئے ڈیڈ مجھے ہی الزام دے رہے ہوں گے کہ میں نے جان بوجھ کر یہ سب کیا ہے؟'' البس نے اسکارپیئس کے شوخی بھرے مذاق کو نظرانداز کرتے ہوئے کہا۔

''البس کیا واقعی؟'' اسکارپیئس نے حیرانگی سے کہا۔ ''میرا مطلب ہے کہ کیا سچ مچ؟ تمہیں یہ فکر کھائے جا رہی ہے کہ تمہارے ڈیڈ اس بارے میں کیا سوچ رہے ہوں گے؟ ہم بری طرح پھنس گئے ہیں...... ان دیکھے وقت میں گم ہو چکے ہیں...... ممکن ہے کہ ہمیشہ کیلئے...... اور تم ایسے میں کس چیز کی فکر کر رہے ہو؟ اپنے ڈیڈ کی ناراضگی کی...... سچ ہے کہ میں تم دونوں باپ بیٹوں کو کبھی نہیں سمجھ پاؤں گا۔''

''سمجھنے کیلئے بے شمار چیزیں ہیں مگر ڈیڈ کو سمجھنا واقعی بہت پیچیدہ ہے۔'' البس نے کہا۔

''اور تمہیں نہیں؟'' اسکارپیئس نے ہنس کر کہا۔ ''سوال یہ نہیں کہ لڑکیوں کے معاملے میں تمہارا ذوق کیسا ہے؟ مگر تمہیں کوئی پسند بھی آئی تو وہ کیسی نکلی؟...... دیکھو تو ذرا!'' البس فوراً سمجھ گیا کہ اس کا اشارہ کس کی طرف تھا؟

''میں اسے واقعی پسند کرنے لگا تھا مگر جب اس نے سفاکی سے کریگ کو مار ڈالا تو مجھے اس سے نفرت ہو گئی۔'' البس نے فوراً جواب دیا۔

''چلو اس قصہ کو بھول جاؤ......'' اسکارپیئس نے کہا۔ ''اب اس طرف توجہ مرتکز کرو کہ ہمارے پاس چھڑیاں نہیں ہیں...... نہ ہی بہاری ڈنڈے...... نہ ہی کوئی ایسا ذریعہ جس کے ذریعے میں وقت میں سفر کر سکیں۔ ان سب چیزوں کی عدم موجودگی میں ہمارے پاس اگر کچھ باقی ہے، تو وہ ہماری عقل...... اور ہمیں اپنی اسی عقل سے ہی کام لینا ہوگا...... ہمیں اچھے انداز میں سوچنا ہوگا کہ ہم اسے اس کے عزائم سے کیسے باز رکھ سکتے ہیں۔''

اسی لمحے اسٹیشن ماسٹر چلتا ہوا قریب آ گیا اور نامانوس زبان میں کچھ بتانے لگا۔

''اوہ معاف کیجئے...... ہم آپ کی زبان سمجھ نہیں پا رہے ہیں۔'' اسکارپیئس نے کہا۔

''اگر تم لوگ اوناتھ ایولوڈ ٹرین کا انتظار تو تمہیں جان لینا وہ تاخیر سے لڑکو...... ٹرین ورکس اوناتھ لین ہے۔ یہ اوناتھ کا وقت چلا گیا ہے......'' اسٹیشن ماسٹر نے ٹوٹی پھوٹی انگریزی میں انہیں بتانے کی کوشش کی۔ اس کے لہجے میں اسکاٹ لینڈ کی زبان کا انداز زیادہ پھیلا ہوا تھا جس کی وجہ سے واقعی ان دونوں کو کچھ بھی سمجھ میں نہیں آیا۔

اسٹیشن ماسٹر نے ان کی طرف غور سے دیکھا اور اسے محسوس ہو گیا تھا کہ لڑکے اس کی بات کو سمجھ نہیں پا رہے ہیں۔ اس کی بھنوئیں سکڑ گئیں اور اس نے اپنے ہاتھ میں پکڑے ہوئے کلپ بورڈ کو ان کے سامنے کر دیا اور ایک سطر کی طرف اشارہ کرنے لگا اور ساتھ بولا۔ ''دیر سے......''

کلپ بورڈ پر ایک ریل گاڑی کا نام لکھا ہوا تھا اور اس کے آگے وقت کا اندراج تھا۔ البس نے اس کے ہاتھوں سے کلپ بورڈ لے لیا اور اسے پڑھنے لگا۔ اسکاٹش زبان کی تحریر تو اسے زیادہ سمجھ میں نہیں آ پائی مگر جو کچھ انگریزی میں لکھا تھا، وہ اس کیلئے کافی تھا۔ اس کے چہرے کے تاثرات بدلنے لگے اور اس نے اسکارپیئس کو اپنی طرف متوجہ کیا جو تعجب بھری نظروں سے اسٹیشن ماسٹر کو گھور رہا تھا۔

''مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ وہ کہاں گئی ہے؟'' البس نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

’’تمہیں معاملہ سمجھ میں آ گیا......؟‘‘ اسکارپیئس نے پوچھا۔

’’ہاں! ٹائم ٹیبل پر لکھی ہوئی تاریخ کو ذرا دیکھو!‘‘ البس نے سنجیدگی سے کہا۔

اسکارپیئس ٹائم ٹیبل پر جھک گیا اور پڑھنے لگا۔

’’30 اکتوبر 1981ء۔ ہیلووئین دن سے ٹھیک ایک دن پہلے کی تاریخ۔ انتالیس سال پیچھے مگر......وہ یہاں کیا کر رہی ہے؟......اوہ میں سمجھا......‘‘ اسکارپیئس نے ماتھا ٹھونکتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ متغیر ہو گیا تھا کیونکہ اسے حقیقت کا ادراک ہو چکا تھا۔

’’میرے دادا دادی کی موت کا دن...... جب ان پر حملہ ہوا تھا، میرے ڈیڈ ننھے بچے تھے۔ بالکل وہ لمحہ جب والڈی مورٹ کا وار پلٹ کر اسی کو جا لگا تھا......وہ اپنی پیش گوئی کو بدلنے کی کوئی کوشش نہیں کر رہی ہے...... بلکہ وہ تو اس سے بھی بڑی پیش گوئی کو روکنے کی کوشش کر رہی ہے۔‘‘ البس نے پوری سنجیدگی سے کہا۔

’’اس سے بڑی پیش گوئی؟‘‘ اسکارپیئس نے حیرانگی سے پوچھا۔

’’وہی......تاریکیوں کے شہنشاہ کو شکست سے دوچار کرنے کی غیر معمولی قوتوں بھرا شخص آنے والا ہے......‘‘ البس نے کہا۔

سکارپیئس نے لقمہ دیتے ہوئے کہا۔ ’’وہ ان لوگوں کے گھر پیدا ہو گا جنہوں نے تین بار تاریکیوں کے شہنشاہ سے مقابلہ کیا ہو گا۔ جب ساتوں مہینہ ختم ہو گا تو وہ تب پیدا ہو گا......‘‘

سکارپیئس کا چہرہ ہر لفظ کی ادائیگی کے ساتھ سیاہ پڑتا جا رہا تھا۔

’’یہ سراسر میری ہی غلطی تھی!‘‘ اسکارپیئس نے اچانک رُک کر کہا۔ ’’میں نے ہی اسے بتایا تھا کہ پیش گوئیاں غلط بھی ثابت ہو سکتی ہیں......میں نے ہی اسے احساس دلایا کہ پیش گوئی کی تمام منطق ہمیشہ شک وشبے کا شکار رہتی ہے۔‘‘

’’ہمارے پاس چوبیس گھنٹے ہیں، والڈی مورٹ اپنے جادوئی وار سے اس بچے کو قتل کرنے کی کوشش کرے گا یعنی ہیری پوٹر کو......ڈلفی پوری کوشش کرے گی کہ وہ اس وار کو ہونے سے روک دے، وہ خود ہیری پوٹر کو اپنے ہاتھوں سے مارنا چاہے گی۔ ہمیں فوری طور پر گوڈرک ہالو پہنچنا ہو گا۔ فوراً...... چوبیس گھنٹوں کے بیتنے سے پہلے پہلے......‘‘ البس نے متفکر لہجے میں کہا۔

منظر 3

# گوڈرک ہالوگاؤں، 1981ء

وہ صاف ستھرے مکانات سے بھرا ہوا ایک خوبصورت گاؤں تھا جس میں کافی چہل پہل تھی۔ جادوگر اور جادوگرنیاں ادھرادھر آجا رہے تھے۔ان کے چوغے لہرا رہے تھے اور چہروں پر شادمانی چھائی ہوئی تھی۔ گوڈرک ہالو کی وسطی سڑک پر دولڑکے ٹہل رہے تھے۔ وہ البس اور اسکارپیئس ہی تھے۔ایسا لگ رہا تھا جیسے کوئی خاص کام نہ ہو، وہ صرف آوارہ گردی کرر ہے ہوں۔ وہ مختلف عمارتوں کو غور سے دیکھتے اور پھر ٹہلتے ہوئے آگے بڑھ جاتے۔

''سب کچھ ٹھیک ہے، یہاں ایسی کوئی علامت نہیں دکھائی دے رہی ہے جس سے ہمیں یہ اندازہ لگانے میں آسانی ہو کہ یہاں حملہ ہوسکتا ہے۔'' اسکارپیئس نے آہستگی سے کہا۔

''کیا یہ گوڈرک ہالوگاؤں ہے؟'' البس نے بے یقینی سے پوچھا۔

''کیا مطلب؟'' اسکارپیئس نے چونک کر کہا۔ ''تمہارے ڈیڈ تمہیں یہاں کبھی نہیں لائے؟''

''نہیں۔'' البس نے کہا۔ ''انہوں نے کئی بار کوشش کی مگر میں نے ہمیشہ انہیں منع کر دیا۔''

''خیر! ہمارے پاس اتنا زیادہ وقت نہیں ہے کہ پورے گاؤں کی سیر کریں...... ہمیں اس بات پر توجہ مرتکز کرنا ہوگی اس جنونی پاگل جادوگرنی سے دُنیا کو کیسے بچایا جائے؟ لیکن کیا کیا جائے؟ ہاں! وہ دیکھو سینٹ جیروم کا گرجا گھر......'' اسکارپیئس نے کہا اور ایک سمت میں انگلی اُٹھا کر اشارہ کیا۔ کچھ فاصلے پر ایک پتھروں سے بچا ہوا گرجا گھر دکھائی دے رہا تھا۔

''واہ...... یہ تو نہایت شاندار ہے۔'' البس نے خوشی سے کہا۔

''اور شاید وہاں سینٹ جیروم کا قبرستان موجود ہے، اس کے بارے میں مشہور عام ہے کہ یہاں آسیبی بھوت رہتے

ہیں۔‘‘ اسکارپیئس نے کہا اور ایک دوسری طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔’’ اور اس چوراہے میں ہیری اور اس کے ماں باپ کا مجسمہ نصب کیا گیا تھا......اوہ نہیں! میرا مطلب ہے کہ جلد ہی نصب کیا جائے گا......‘‘

’’ کیا مطلب؟ میرے ڈیڈ کا ایک مجسمہ بھی ہے؟‘‘ البس نے حیرت سے پوچھا۔

’’ اوہ ابھی بالکل نہیں مگر بعد میں بنا دیا جائے گا...... میں اس کی امید کرتا ہوں اور جہاں تک میرا اندازہ ہے، یہ گھر ...... یقیناً بیتھ لیڈا بگ شاٹ کا ہی ہونا چاہئے، وہ یہیں رہتی تھیں یا پھر یہیں رہتی ہیں۔‘‘ اسکارپیئس نے بتایا۔

’’ بیتھ لیڈا بگ شاٹ؟‘‘ البس نے تعجب سے کہا۔’’ وہی جس نے جادوئی دُنیا کی تاریخ نامی کتاب لکھی ہے؟‘‘

’’ ہاں ہاں وہی......‘‘ اسکارپیئس نے کہا۔’’ اوہ میرے خدایا، یہ اسی کا گھر ہے، واہ! تم بھی اب مان لو کہ میری جغرافیائی معلومات کتنی شاندار ہیں؟‘‘

’’ اسکارپیئس باز آجاؤ......‘‘ البس نے آنکھیں دکھا کر کہا۔

’’ اور وہ یہاں ہے......‘‘ اسکارپیئس نے جلدی سے کہا۔

’’ جیمس پوٹر کا گھر جہاں للّی اور ہیری پوٹر رہتے ہیں......‘‘ البس نے عجیب سی نظروں سے ایک خوبصورت عمارت کی طرف دیکھا، جس کے کھلے دروازے پر ایک نوجوان جوڑا دکھائی دے رہا تھا۔ ان کے ساتھ ایک شیر خوار بچہ بھی تھا جسے انہوں نے پہیوں والی اونچی کرسی پر بٹھا رکھا اور خاتون اسے مسکراتے ہوئے دھکیل رہی تھی۔ وہ للّی ایوانس پوٹر ہی تھی۔

البس کے دل میں محبت کا طوفان ٹھاٹھیں مارنے لگا۔ وہ اپنی دادی کی طرف تیزی سے بڑھا مگر اسی لمحے اسکارپیئس نے اس کے بازو کو پکڑ کر اپنی طرف کھینچ لیا۔

’’ ہمیں ان کے سامنے نہیں آنا چاہئے البس!‘‘ اسکارپیئس نے سختی سے تنبیہ کی۔’’ اس سے وقت کے دھارے میں گڑبڑ ہو جائے گی اور پھر سب کچھ بدل جائے گا......ہم ایسا کچھ بھی نہیں کریں گے۔ اس وقت بھی نہیں!‘‘

’’ تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ ابھی تک کچھ نہیں کر پائی ہے......مگر ہم صحیح مقام پر پہنچ چکے ہیں......اور وہ ابھی تک نہیں پہنچی، ہے نا؟‘‘ البس نے کہا۔

’’ تو پھر اب ہم کیا کریں؟......خود کو اس سے مقابلہ کرنے کیلئے تیار کریں کیونکہ وہ بہت زیادہ پیاری...... میرا

مطلب ہے کہ بہت زیادہ درشت ہے!'' اسکارپیئس نے کہا۔

''ہاں! ہم نے ابھی تک اس بارے میں کچھ سوچا ہی نہیں، ہے نا؟'' البس نے چونکتے ہوئے کہا۔

''مگر اب ہم کیا کریں گے؟ ہم اپنے ڈیڈ کو اس کے خطرناک ارادوں سے کیسے بچائیں گے؟''

☆☆☆☆

منظر 4

# شعبہ نفاذِ جادوئی قانون کا دفتر

ہیری اپنے دفتر میں بیٹھا تھا اور اس کی میز پر فائلوں کے انبار لگا ہوا تھا۔ ویسے تو وہ ان فائلوں کو شاذونادر ہی دیکھتا تھا مگر اب وہ کئی دن سے ان کے ایک ایک کاغذ کو نہایت غور سے پڑھ رہا تھا۔ اس کا زیادہ تر وقت اسی کام میں صرف ہو رہا تھا۔ اس کی حالت بھی کچھ اچھی نہیں تھی، نہ تو اسے اپنے کپڑوں کی پرواہ تھی اور نہ ہی بالوں کی۔ ایسا لگتا تھا جیسے وہ بیدار ہونے کے بعد منہ ہاتھ دھوئے بغیر ہی کام پر جت گیا ہو۔ وہ جس فائل کو مکمل طور پر دیکھ لیتا، اسے زمین پر پھینک دیتا۔ یہی وجہ تھی کہ زمین پر فائلیں اور کاغذ بکھرے ہوئے تھے۔ یہ الگ بات تھی کہ اس کا دفتر نہایت شاندار تھا۔ اس کی تزئین میں کسی قسم کی کوئی کمی نہیں تھی مگر اس نے اس کی جو حالت بنا رکھی تھی، وہ واقعی افسوس ناک تھی۔

''شام بخیر ہیری......'' اچانک کمرے میں ایک آواز گونجی۔ ہیری چونک گیا اور اس کی نظریں سیدھی اس خالی فریم پر پڑی جو ایک دیوار پر آویزاں تھا۔ مگر وہ اب خالی بالکل نہیں تھا۔ وہاں ڈمبل ڈور دکھائی دے رہے تھے۔

''اوہ پروفیسر ڈمبل ڈور! آپ میرے دفتر میں، یہ میرے لئے کسی اعزاز سے کم نہیں۔ ویسے تو مجھے وہاں ہونا چاہئے جہاں کچھ ہونے والا ہو۔'' ہیری نے جلدی سے کہا۔

''تم یہ کیا کر رہے ہو، ہیری؟'' ڈمبل ڈور نے پرسکون آواز میں پوچھا۔

''کاغذات دیکھ رہا ہوں، یہ دیکھنے کی کوشش کر رہا ہوں کہ میں نے کسی بھی معمولی چیز کو کہیں نظرانداز تو نہیں کر دیا جو واقعی نہایت اہم ہو۔ مارشا لنگ دباؤ ڈال رہا ہے کہ ہم جنگ کو محدود رکھتے ہوئے اس کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ یہ سب جانتے ہوئے بھی کہ یہ میدان ہمارے اندازوں سے بھی کہیں زیادہ پھیل رہا ہے، میں بھلا اس میں کیا کر سکتا ہوں؟'' ہیری نے جواب دیا۔

تھوڑی دیر کیلئے خاموشی چھا گئی۔

''آپ کہاں تھے، پروفیسر ڈمبل ڈور؟'' ہیری نے پوچھا۔

''میں اب یہیں ہوں۔'' ڈمبل ڈور نے آہستگی سے کہا۔

''ایسا لگتا ہے کہ جیسے ہم جنگ ہار چکے ہیں یا آپ اس پر متفق ہیں کہ واقعی والڈی مورٹ واپس لوٹ رہا ہے؟'' ہیری نے کہا۔

''ایسا ہوسکتا ہے...... یہ ممکن ہے!'' ڈمبل ڈور نے کہا۔

''جایئے یہاں سے چلے جایئے! میں نہیں چاہتا کہ آپ یہاں موجود ہوں۔'' ہیری غصے سے بولا۔ ''مجھے آپ کی کوئی ضرورت نہیں۔ آپ ہمیشہ اس وقت میرا ساتھ چھوڑ جاتے ہیں، جب مجھے حقیقت میں آپ کی سب سے زیادہ ضرورت ہوتی ہے...... میں تین بار اس کا مقابلہ کیا ہے، وہ بھی آپ کی مدد کے بغیر۔ میں ایک بار پھر اسے دیکھ لوں گا...... تنہا!''

''ہیری ایسا مت سوچو!'' ڈمبل ڈور نے کہا۔ ''کیا تمہیں یہ محسوس نہیں ہوتا ہے کہ میں واقعی تمہاری جگہ لڑنا چاہتا ہوں؟ اگر میں تمہیں ان سب چیزوں سے دور رکھ سکتا تو میں ایسا ہی کرتا......''

''محبت ہمیں اندھا کر دیتی ہے!'' ہیری تلخی سے بولا۔ ''کیا آپ کو اس جملے کا مطلب بھی معلوم ہے؟ کیا آپ جانتے ہیں کہ اس نصیحت کا کیا نتیجہ نکلا؟ میرا بیٹا...... میرا بیٹا اب ہمارے لئے اس جنگ کو لڑ رہا ہے جو کبھی میں نے آپ کیلئے لڑی تھی۔ میں بھی اس کیلئے اتنا ہی برا باپ ثابت ہوا ہوں جتنا کہ کبھی مخصوص حالات میں آپ میرے لئے تھے۔ اسے اس مقام پر لا کر چھوڑ دیا جہاں اسے پیار کا ذرا احساس تک نہ ہو پائے......ایک ایسے نفرت زدہ اور ناپسندیدہ ماحول میں نشو ونما پانا جسے سمجھنے کیلئے اس کے متعدد قیمتی سال برباد ہو جائیں گے......''

''اگر تمہارا اشارہ پرائیویٹ ڈرائیو کی طرف ہے تب تو......'' ڈمبل ڈور نے کہنا چاہا۔

''سالوں......سالوں تک مجھے تنہا رہنا پڑا۔'' ہیری نے کہا۔ ''یہ سب کچھ جانے بغیر کہ میں کیا تھا؟ اور وہاں کیوں موجود تھا؟ بغیر اس احساس کے کہ کوئی میری پرواہ کرتا بھی ہے......''

''میری یہ خواہش تھی کہ تمہیں خود کی انسیت سے دور رکھوں......'' ڈمبل ڈور نے کہنا چاہا۔

’’تب بھی آپ کو اپنے تحفظ کی زیادہ فکر تھی۔‘‘ ہیری نے جواب دیا۔

’’نہیں ایسی بات نہیں ہے ہیری!‘‘ ڈمبل ڈور نے کہا۔’’مجھے اپنے تحفظ سے زیادہ تمہاری حفاظت کی فکر تھی۔ میں تمہیں بچپن کے ایام میں کوئی صدمہ نہیں پہنچانا چاہتا تھا۔‘‘

ڈمبل ڈور نے لاشعوری پر فریم میں سے باہر نکلنے کی کوشش کی، مگر وہ ایسا نہیں کر پائے کیونکہ یہ ممکن نہیں تھا۔ان کی آنکھوں میں آنسو امڈ آئے مگر انہوں نے انہیں چھپا لیا۔

’’لیکن بالآخر میں تم سے ملا...... گیارہ سال بعد! تم نہایت بہادر ثابت ہوئے،تمہارے اندر اچھائیاں پیدا ہوئیں، تم نے یہ تمام مسافت تنہا ہی طے کر لی تھی۔تم نے بغیر کسی رہنمائی کے ان سب خوبیوں کو اجاگر کر لیا تھا جو شاید میں کوشش کے باوجود نمایاں نہ کر پاتا۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ حالات نے تمہیں اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا سکھا دیا تھا۔ یقیناً...... مجھے تمہیں سے محبت تھی اور مجھے اس بات کا پورا احساس تھا کہ یہ سب دوبارہ سے رونما ہوگا...... جہاں جہاں میں نے اپنی محبت نچھاور کی ہے، وہاں مجھے تکلیف دہ حالات کا سامنا کرنا پڑا ہے، مجھے نقصان اُٹھانا پڑا۔ مجھے لگتا ہے کہ میں محبت کیلئے موزوں شخص نہیں ہوں...... میں بغیر تکلیف پہنچائے کسی کو پیار کر ہی نہیں سکتا۔‘‘

ہیری نے سر جھکا لیا، وہ گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا۔کافی دیر تک خاموشی چھائی رہی۔

’’اگر آپ نے صحیح وقت پر مجھے تمام حقیقت بتا دی ہوتی تو شاید مجھے اس سے اتنی زیادہ تکلیف نہ پہنچتی۔‘‘ ہیری نے کہا۔

’’میں اندھا تھا،شاید یہی پیار ہوتا ہے۔‘‘ ڈمبل ڈور نے کہا۔ان کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اور ان کی ڈاڑھی کو بھگونے لگے۔’’مجھے یہ کبھی دکھائی نہیں دے پایا کہ تمہارے کان یہ سننے کیلئے بے تاب تھے کہ یہ نزدیکی ہمدرد، چالباز مگر خطرناک بوڑھا آدمی اپنے منہ سے یہ کہے کہ میں تم سے بہت پیار کرتا ہوں، ہیری!‘‘

ایک بار پھر خاموشی چھا گئی دونوں ایک دوسرے کی طرف جذباتی نظروں سے دیکھ رہے تھے۔

’’کیا یہ سچ نہیں ہے کہ میں نے پہلے کبھی نہیں شکایت کی؟‘‘ ہیری نے آہستگی سے کہا۔

’’ہیری!‘‘ ڈمبل ڈور نے گہرے لہجے میں کہا۔’’اس ابتر اور جذباتی دنیا میں ان سوالوں کا کوئی جامع جواب نہیں ہوتا۔طمانیت،ہمیں انسانی ہمدردی اور اخلاص کی راہ تو دکھاتی ہے،مگر اسے پالینا انسانی پہنچ سے باہر ہے، بلکہ کسی بھی اعلیٰ

جادو کی پہنچ سے باہر......خوشیوں بھرا ہر چمکتا ہوا لمحہ دراصل زہر کی ایک بوند جیسا ہوتا ہے۔اس بات کا یادرکھنا کہ تکلیف پھر سے لوٹ کر آئے گی۔اپنی محبت سے دیانتدار اور وفادار رکھتا ہے۔اپنی تکالیف کو دیکھنا ہی پڑتا ہے، انہیں برداشت کرنا ہی پڑتا ہے جب تک انسان کی سانس چلتی رہتی ہے۔''

''یہ سب کچھ آپ مجھے پہلے بھی بتا چکے ہیں۔'' ہیری نے کہا۔

''آج رات کیلئے تمہیں بتانے کیلئے میرے پاس صرف یہی ہے۔'' ڈمبل ڈور نے کہا اور مڑ کر واپس جانے لگے۔

''ٹھہریئے......ابھی مت جایئے!'' ہیری نے فوراً کہا۔ڈمبل ڈور نے رُک کر اس کی طرف دیکھا۔

''ہیری! جن سے ہم واقعی محبت کرتے ہیں، وہ ہمیں کبھی چھوڑ کر نہیں جاتے۔'' ڈمبل ڈور نے آہستگی سے کہا۔

''اس دُنیا میں کچھ چیزیں ایسی بھی ہیں جنہیں موت بھی چھو نہیں پاتی، اور وہ رنگ، یادیں اور محبت ہی ہیں......''

''مجھے آپ سے بے حد محبت ہے، ڈمبل ڈور!'' ہیری نے گہری سانس لے کر کہا۔

''مجھے معلوم ہے۔'' ڈمبل نے جواب دیا اور مسکرائے اور پھر وہ فریم سے نکل کر چلے گئے۔

ہیری خالی فریم کی طرف گھورتا رہا۔اسی لمحے دروازے پر کسی کی موجودگی کا احساس ہوا۔ہیری نے چونک کر دیکھا، وہاں ڈریکو ملفوائے اکیلا کھڑا تھا۔ہیری نے سر ہلایا، ڈریکو اندر چلا آیا۔اس نے دفتر میں چاروں طرف دیکھتے ہوئے جائزہ لیا۔

''کیا تمہیں معلوم ہے، اس دوسری دُنیا کی سچائی کے بارے میں......وہی سچائی جسے اسکارپیئس نے اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا تھا......اس میں میں شعبہ نفاذ جادوئی قانون کا منتظم اعلیٰ تھا؟ ممکن ہے کہ اس دفتر کے دروازے پر جلد ہی میرے نام کی تختی لگ جائے......'' ڈریکو نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس کی نگاہیں ہیری کے چہرے پر آ کر ٹھہر گئیں۔

''اوہ! ہیری کیا ہوا؟ تم ٹھیک تو ہو۔''

ہیری کا دل و دماغ تاسف اور مایوسیوں کے بھنور میں ہچکولے کھا رہا تھا۔اسے ڈریکو کا یہ بھونڈا مذاق ذرا بھی برا نہیں لگا۔

''بیٹھ جاؤ ڈریکو......میں تمہیں اس شعبے کی تفصیلات سے آگاہ کر دوں۔''

ڈریکو نے چاروں طرف ایک بار پھر دیکھا، اس بار اس کی آنکھوں میں ناپسندیدگی کا عنصر جھلک رہا تھا۔اس نے

کتراتے ہوئے دوبارہ ہیری کے چہرے پر نظر ڈالی۔

''یہ ذمہ داری کچھ مشکل لگتی ہے۔'' ڈریکو نے کہا۔ ''ویسے سچ تو یہ ہے کہ محکمے نے کبھی بھی مجھے یہاں کام کرنے کی دعوت نہیں دی، یہاں تک کہ جب میں بچہ تھا۔ البتہ ڈیڈ کو ہمیشہ ان چیزوں کی طلب رہی تھی...... مجھے کبھی نہیں......''

''تمہیں کس چیز کی طلب تھی، ڈریکو؟'' ہیری نے پوچھا۔

''کیوڈچ!...... مگر میں اس میں کچھ زیادہ اچھا ثابت نہیں ہوا، لیکن پھر بھی مجھے اس میں خوشی ملتی۔'' ڈریکو نے کہا۔

ہیری نے اثبات میں سر ہلایا۔ ڈریکو نے اس کی طرف دوبارہ دیکھا۔

''معاف کرنا ہیری! میں بات کو مختصر کرنے کا قائل تو نہیں، لیکن اگر تمہیں برا نہ لگے تو کیا ہم ادھر ادھر کی باتیں چھوڑ کر براہ راست ضروری سنجیدہ بات نہ کرلیں۔'' ڈریکو نے کہا۔

''یقیناً...... بولو تم کون سی ضروری سنجیدہ بات کرنا چاہتے ہو؟'' ہیری نے سنبھل کر کہا۔

تھوڑی دیر تک خاموشی رہی۔ ایسا لگا جیسے ڈریکو اپنی بات کیلئے الفاظ کا انتخاب کرنے میں مصروف ہو۔ ہیری نے انتظار کرنا مناسب سمجھا۔

''تمہیں کیا لگتا ہے کہ تھیوڈورناٹ کے قبضے میں صرف ایک ہی کایاپلٹ تھا؟'' ڈریکو نے دھیمے لہجے میں کہا۔

''کیا مطلب؟'' ہیری نے چونک کر بولا۔

''محکمہ جادو نے اس کے قبضے سے جو کایاپلٹ ضبط کیا تھا، وہ ایک لحاظ سے ناقص اور نقلی نمونہ تھا جو عام اور سستی دھات سے بنایا گیا تھا۔ وہ کام تو ضرور کرتا تھا...... یقینی طور پر مگر وہ کسی بھی انسان کو پانچ منٹ سے زیادہ وقت کے دھارے میں ٹھہرنے کی اجازت نہیں دیتا تھا...... یہی اس کی سب سے سنگین خامی تھی...... یہ ایک ایسی ناقص چیز تھی جو تاریک جادو کے نوادرات جمع کرنے والے کو نہیں دی جاسکتی تھی۔'' ڈریکو نے بتایا۔

ہیری مشکوک نظروں سے ڈریکو کو دیکھ رہا تھا کہ وہ کیا کہہ رہا تھا۔

''تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ تھیوڈرناٹ تمہارے لئے کام کرتا تھا۔'' ہیری نے کہا۔

''میرے لئے نہیں! مگر ڈیڈ کیلئے ضرور!'' ڈریکو نے مسکرا کر کہا۔ ''اسے ہمیشہ سے ایسے نادر نوادرات جمع کرنے کا شوق تھا جو کسی دوسرے کے پاس نہ ہوں۔ پروفیسر کروکر کی مہربانی سے محکمے کے پاس متعدد کایاپلٹ جمع ہو گئے تھے،

اسے ان کی مہک میں ہمیشہ دلچسپی رہی تھی۔ پھر ایسا وقت بھی آیا کہ وہ ان جیسا ایک حاصل کرنے میں کامیاب بھی ہو گیا۔ وہ ہمیشہ سے یہ چاہتا تھا کہ وہ ماضی میں ایک گھنٹے سے زیادہ وقت کیلئے واپس جا سکے...... وہ گذشتہ کئی سالوں سے اس صلاحیت کو پانا چاہتا تھا مگر اس نے کبھی اس کا استعمال نہیں کیا، خفیہ طور پر بھی نہیں۔ میرا خیال ہے کہ وہ والڈی مورٹ کے وجود سے پاک دُنیا ہی پسند کرتا تھا لیکن یہ بھی سچ ہے کہ وہ کایا پلٹ اسی کیلئے ہی بنایا گیا تھا۔''

''اور اب وہ تمہارے قبضے میں ہے؟'' ہیری نے پوچھا۔

ڈریکو نے اپنے چوغے میں ہاتھ ڈال کر ایک چمکدار کایا پلٹ باہر نکال کر ہیری کے سامنے میز پر رکھ دیا۔

''اس میں پانچ منٹ والی خامی موجود نہیں ہے اور یہ خالص سونے کا بنا ہوا ہے۔ بالکل ویسے معیار کا جیسا ملفوائے خاندان ہمیشہ سے پسند کرتا آیا ہے۔'' ڈریکو نے کہا۔ ہیری کے چہرے پر مسکراہٹ رینگنے لگی۔ ڈریکو الجھ سا گیا۔ ''تم مسکرا رہے ہو؟''

''ہرمائنی گرینجر پر ہنسی آ رہی ہے۔ شاید اسی وجہ سے اس نے اسے ضائع کرنے کے بجائے سنبھال کر رکھ دیا تھا کہ ممکن ہے کہ اس کا جڑواں بھی کوئی ہو۔ بہر حال، تمہیں اتنی سنگین چیز قبضے میں رکھنے کے جرم میں اژقبان بھی بھیجا جا سکتا ہے، ڈریکو!'' ہیری نے جواب دیا۔

''تم اس کے متوازی دوسری صورت حال پر نظر ڈالو، ہیری!'' ڈریکو نے سنجیدگی سے کہا۔ ''ذرا سوچو! اگر لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ میرے پاس ایک کایا پلٹ ہے اور میں وقت میں سفر کرنے کی صلاحیت بھی رکھتا ہوں، تو ان افواہوں پر دھیان دو جو ہر طرف پھیلی ہوئی تھی، جو سراسر غلط ہیں اور اب لوگوں کو یقین ہونے لگا ہے کہ وہ محض افواہیں ہی تھی، وہ یقیناً حقیقت کا روپ دھار لیتیں۔''

ہیری نے ڈریکو پر طائرانہ نظر ڈالی، وہ سمجھ گیا تھا کہ وہ کس بارے میں بات کر رہا تھا؟

''تمہارا اشارہ اسکارپیئس کی طرف ہے؟'' ہیری نے کہا۔

''ہم میں بچے پیدا کرنے کی پوری صلاحیت موجود تھی، مگر اسٹوریا اس معاملے میں بیماری کا شکار تھی۔ خونی وراثت کی وجہ سے، اس کے اجداد کسی نحوست کا شکار تھے جو اس میں بھی پائی جاتی تھی، یہ تو ظاہری بات ہے اور تم بھی جانتے ہی ہو کہ ایسی نحوستیں نسل در نسل سفر کرتی رہتی ہیں۔'' ڈریکو نے بتایا۔

’’اوہ میں معافی چاہتا ہوں، ڈریکو!‘‘ ہیری نے فوراً کہا۔

’’میں اس کی صحت کو مدنظر رکھتے ہوئے کسی قسم کا خطرہ مول نہیں لینا چاہتا تھا۔‘‘ ڈریکو نے آگے کہا جیسے اس نے ہیری کی بات سنی ہی نہ ہو۔ ’’میں نے اسے سمجھایا کہ یہ کوئی اہم بات نہیں ہے کہ میرے بعد ملفوائے خاندان کا نام ونشان ختم ہو جائے گا۔ میرے ڈیڈ چاہے جو بھی کہیں، ہم ایسا نہیں کریں گے لیکن اسٹوریا نہیں مانی۔ اسے صرف اس لئے بچے کی چاہت نہیں تھی کہ ملفوائے خاندان کا سلسلہ جاری رہے، خالص خون یا خاندانی وقار اور عظمت باقی رہے بلکہ ہم دونوں کیلئے بچہ چاہتی تھی پھر جب اسکارپیئس پیدا ہوا...... وہ دن ہم دونوں کی زندگی کا سب حسین ترین دن تھا۔ اس پیدائش کے بعد اسٹوریا سنبھل نہیں سکی، وہ دن بدن کمزور ہونے لگی۔ میں اس کی بیماری کو ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا، اس کا برا اثر اسکارپیئس پر بھی پڑ سکتا تھا۔ میں نے ان دونوں کو چھپالیا۔ ان کی تیمارداری اور علاج میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ مگر اس کا نتیجہ کچھ اور نکلا۔ لوگوں میں چہ مگوئیاں ہونے لگیں، افواہیں پھیلنے لگیں اور میری اور میرے بیٹے کی زندگی اجیرن سی ہو گئی۔‘‘

’’میں یہ تصور بھی نہیں کر سکتا کہ یہ سب کتنا مشکل اور تکلیف دہ رہا ہوگا۔‘‘ ہیری نے کہا۔

’’اسٹوریا ہمیشہ سے یہ بات جانتی تھی کہ اس کی قسمت میں بڑھاپا نہیں لکھا تھا۔ وہ بس یہ چاہتی تھی کہ کوئی نہ کوئی ایسا ہو جو اس کے بعد میرے پاس رہ سکے...... کیونکہ اسے معلوم تھا کہ ڈریکو ملفوائے ہونے کی وجہ سے میں ہمیشہ تنہائیوں میں گھرا رہا تھا۔ ہر غلط چیز کا الزام میرے ہی کندھوں پر ڈالا گیا تھا۔ کوئی بھی اپنے گزرے کل سے بھاگ نہیں سکتا، ایسا ہونا ہی ناممکن ہے۔ مجھے کبھی اس چیز کا ادراک ہی نہیں ہو پایا کہ اسے چہ مگوئیوں اور دنیاوی فیصلوں سے الگ تھلگ چھپا کر رکھنا کتنا خطرناک ثابت ہو سکتا تھا؟ مجھے یقین ہے کہ میرے بیٹے کو بھی اس شک وشبہ کے خودساختہ اسرار سے نبرد آزما ہو کر وہ سب کچھ برداشت کرنا پڑا جو کبھی میں نے برداشت کیا تھا......‘‘ ڈریکو نے آہ بھرتے ہوئے کہا۔

’’محبت اندھی ہوتی ہے، ہم دونوں نے ہی اپنے اپنے بیٹوں کو وہ سب دینے کی کوشش کی جو ہمارے خیال سے ان کی ضرورت تھی، مگر اس حقیقت سے نظریں چرالیں کہ وہ دراصل ہم سے کیا لینا چاہتے تھے، انہیں کس چیز کی ضرورت تھی؟ ہم اپنے ماضی کی ناکامیوں اور حسرتوں کو از سرنو مٹانے میں اتنے مصروف ہو گئے کہ ہمیں یہ احساس ہی باقی نہیں رہا کہ ہمارا حال بھی ہم سے کچھ طلب کر رہا ہے...... اپنے بچوں کے روشن مستقبل کیلئے!‘‘ ہیری نے تاسف بھرے لہجے میں کہا۔

''اسی لئے تمہیں اس کی ضرورت ہے، ہیری!'' ڈریکو نے کہا۔ ''شاید اسی لئے میں نے اسے سنبھال کر رکھا تھا اور میں نے اسے کبھی استعمال نہیں کیا حالانکہ میں خود کو بیچنے سے بھی دریغ نہ کروں، اگر مجھے اسٹوریا کے ساتھ بیتانے کیلئے ایک پل اور مل جائے۔''

''اوہ ڈریکو......ہم ایسا نہیں کر سکتے ......ہم اسے استعمال نہیں کر سکتے۔'' ہیری بولا۔

ڈریکو نے ہیری کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال پہلی بار اس انداز سے دیکھا، زندگی میں پہلی بار اتنی محبت اور خلوص کے ساتھ دیکھا جیسے وہ واقعی گہرے دوست ہوں اور کسی خوفناک گڑھے کے دہانے پر ایک ساتھ کھڑے ہوں۔

''ہمیں انہیں ڈھونڈنا ہوگا...... چاہے اس کیلئے ہمیں صدیوں کی مسافت کیوں نہ طے کرنا پڑے......ہمیں اپنے بیٹوں کو تلاش کرنا ہی ہوگا، ہیری!'' ڈریکو نے جذباتی انداز میں کہا۔

''ہمیں اس بارے میں کچھ بھی تو معلوم نہیں ہے کہ وہ دونوں اس وقت کہاں ہیں؟ اور کس زمانے میں ہیں؟ جب اس بات کا کوئی اندازہ نہ ہو تو دیوانوں کی طرح وقت میں خاک چھاننا کوئی عقلمندی نہیں ہے۔ اندھی محبت سے یا کایا پلٹ جیسی چیزوں سے ہم وقت کو مات نہیں دے سکتے۔ مجھے اندیشہ ہے کہ اب تمام چیزوں کا انحصار ہمارے بیٹوں پر ہی ہے ......صرف وہی ہیں جو ہمیں بچا سکتے ہیں یا پھر ہمیشہ کیلئے اندھیروں میں دھکیل سکتے ہیں......'' ہیری نے کہا۔

☆☆☆☆

منظر 5

# گورڈک ہالوگاؤں، پوٹر ہاؤس کے باہر، 1981ء

''ٹھیک ہے کہ ہمیں اپنی دادی اور دادا کو ساری حقیقت بتا دینا چاہیئے۔'' البس نے جلدی سے کہا۔ اسکارپیئس نے اس کی طرف غصیلی نظروں سے دیکھا جیسے اس کی یہ بات قطعی پسند نہ آئی ہو۔ وہ پچھلے کئی گھنٹوں سے گوڈرک گاؤں کی خاک چھان رہے تھے اور ابھی تک کچھ بھی طے نہیں کر پائے تھے کہ انہیں دراصل کیا کرنا چاہیئے؟

''یعنی یہ تم کہنا چاہتے ہو کہ وہ اپنے بیٹے کو اپنے سامنے بڑا ہوتا ہوا نہیں دیکھ پائیں گے۔'' اسکارپیئس نے تنک کر کہا۔

''وہ کافی مضبوط ہیں...... مجھے معلوم ہے کہ وہ بہادر خاتون ہیں...... ذرا ان کی طرف دیکھو تو سہی......''

اسکارپیئس نے گہری نظر سے للّی پوٹر کی طرف دیکھا جو ایک بار پھر اپنے گھر کے باہر دکھائی دے رہی تھی، شاید وہ کسی کام کیلئے باہر نکلی تھی۔

''وہ واقعی شاندار خاتون دکھائی دے رہی ہیں، البس!'' اسکارپیئس نے متاثر ہوتے ہوئے کہا۔ ''اگر میں تمہاری جگہ ہوتا تو یقیناً میں ویسا ہی کرتا۔ میں بھی ان سے بات کرنے کیلئے بے تاب ہوتا......مگر انہیں والڈی مورٹ سے گڑگڑا کر ہیری کی جان کیلئے بھیک مانگنا ہوگی۔ انہیں یہ یقین ہونا ہی چاہیئے کہ ہیری مر جائے گا......مگر تم واقعی دُنیا کے احمق ترین انسان ہو جو انہیں اس بات کا ادراک دے سکتا ہے کہ ہیری نہیں مرے گا اور اس کے بچے بھی ہوں گے۔ یہی وہ واحد حماقت ہے جو دُنیا کا تمام نقشہ بدل ڈالے گی۔''

''اوہ ہاں! ڈمبل ڈور......ڈمبل ڈور بھی تو ابھی زندہ ہیں۔'' البس نے جلدی سے کہا۔ ''ہم اس معاملے میں ڈمبل ڈور کو تو شامل کر سکتے ہیں، ان سے مدد لے سکتے ہیں، بالکل اسی طرح جیسے تم نے سنیپ کو کیا تھا۔''

''کیا تم اس بات کا خطرہ مول لے سکتے ہو کہ انہیں یہ معلوم ہو جائے کہ تمہارے ڈیڈ بچ جائیں گے اور ان کے بچے بھی ہوں گے۔'' اسکارپیئس نے اس کا خیال رد کرتے ہوئے کہا۔

''وہ ڈمبل ڈور ہیں...... وہ سب نشیب و فراز سمجھ سکتے ہیں!'' البس نے فوراً کہا۔

''البس! ہمارے زمانے میں ان کی شخصیت پر سینکڑوں کتابیں لکھی جا چکی ہیں کہ ڈمبل ڈور کیا کچھ جانتے تھے، وہ یہ سب کیسے جانتے تھے؟'' اسکارپیئس نے زور دیتے ہوئے کہا۔ ''وہ کیا کرتے تھے یا وہ کیا تھے؟ مگر بلاشبہ یہ حقیقت ہے کہ جو جو کچھ انہوں نے کیا...... انہیں ویسا ہی کرنا تھا...... یہی وقت کی ضرورت ہے۔ اور میں کسی بھی چیز کو خطرے میں نہیں ڈال سکتا جو وقت کے دھارے کو بدل ڈالے۔ اگر تم میری مدد کی مثال دیتے ہو تو تمہیں یہ سمجھنا چاہئے کہ وہ دُنیا بالکل الگ اور غلط تھی، ایک نیا مستقبل وجود میں آ چکا تھا جو ویسا بالکل نہیں جیسا کہ حقیقت میں تھا۔ اسے مٹانے کیلئے متبادل مدد لی جا سکتی تھی تاکہ وہ ہمیشہ کیلئے مٹ جائے۔ مگر یہ سچ ہے کہ ہم اپنے حقیقی ماضی میں موجود ہیں، جو کوئی الگ یا نئی دُنیا نہیں ہے۔ اس کے ساتھ ذرا سی چھیڑ چھاڑ ہمیں کسی دوسرے مستقبل میں پھینک سکتی ہے، یہ سب ہماری مشکلات کو اور زیادہ پیچیدہ اور بڑھا دے گا۔ جہاں تک میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے سابقہ وقت کے سفروں نے جو چیز ہمیں سکھائی ہے، وہ یہ ہے کہ ماضی میں کسی سے معمولی سی بات تک کرنا بھی خطرہ پیدا کر سکتا ہے...... اس کا وقت پر گہرا اثر پڑتا ہے...... نہایت ہی بھیانک اثر!''

''تو پھر ہم صرف مستقبل سے بات کر سکتے ہیں...... مجھے ڈیڈ کو مستقبل میں پیغام بھیجنا چاہئے۔'' البس نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

''مگر ہمارے پاس ایسا کوئی الّو نہیں ہے جو وقت میں ساتھ سفر کر سکے اور نہ ہی ان کے پاس کوئی کایاپلٹ ہے۔'' اسکارپیئس نے سوچتے ہوئے کہا۔

''اگر ہم ڈیڈ تک پیغام پہنچا دیں تو پھر ڈیڈ خود ہی کوئی نہ کوئی راستہ تلاش کر لیں گے کہ ہمیں واپس کیسے لے جایا جا سکتا ہے؟ یہاں تک کہ وہ ایک نیا کایاپلٹ بھی بنوا سکتے ہیں۔'' البس نے کہا۔

''ہم صرف ایک یاد بھیجیں گے...... جسے تیشہ یادداشت میں دیکھا جا سکتا ہو...... اس کے سوا کوئی راستہ نہیں۔ صرف یہی امید کر سکتے ہیں کہ ہماری یاد صحیح وقت پر ان کے پاس صحیح سلامت پہنچ جائے۔ میرا مطلب ہے کہ یہ کام ذرا مشکل ہے

مگر ناممکن بالکل نہیں......بس بچے کے پاس جا کر کھڑے ہو جاتے ہیں اور زور زور سے چلاتے ہیں...... مدد کیجئے...... مدد کیجئے......اس سے بچہ تھوڑا پریشان ہو جائے گا اور اس کی یادداشت میں ہم رہ جائیں گے۔'' اسکارپیئس نے کہا۔

''صرف تھوڑا سا پریشان ہوگا......؟'' البس نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

''کچھ دیر کی پریشانی اُٹھا بھی لے تو ان سنگین حالات کے مقابلے میں یہ قیمت کچھ زیادہ نہیں ہے......ممکن ہے کہ جب وہ پچھلی عمر کے بارے میں گہرائی سے سوچے تو اسے یہ منظر یاد آ جائے اور ہمارے چہرے بھی......ہم کسی وقت اس کے پاس کھڑے ہو کر چلا رہے تھے......''

''مدد کیجئے......'' البس طنزیہ لہجے میں غرایا۔ اسکارپیئس نے اس کی طرف غور سے دیکھا۔

''اوہ تم ٹھیک کہتے ہو، یہ واقعی بکواس خیال ہے۔'' اسکارپیئس نے جلدی سے کہا۔

''یہ وہ اکلوتا بکواس خیال ہے، جو آج تک تم نے سوچا ہے۔'' البس نے کہا۔

''ہاں! یہ ٹھیک رہے گا......'' اسکارپیئس نے فوراً کہا۔ ''ہم یہ ساری بات خود انہیں بتا دیں گے......ہم اگلے چالیس سال تک انتظار کرتے ہیں اور پھر اپنا پیغام ان تک پہنچا دیتے ہیں۔''

''اس بات کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا......'' البس نے کہا۔ ''ڈلفی ایک بار اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئی تو وہ اپنی پوری فوج ہمارے پیچھے لگا دے گی۔ ہمیں تلاش کر لے گی اور پھر آسانی سے قتل کر دے گی......قصہ ختم۔''

''تو پھر ہمیں کسی گڑھے میں پناہ لے لینا چاہئے۔'' اسکارپیئس نے کہا۔

''اس سے زیادہ خوشی کی بات اور کیا ہو سکتی ہے کہ میں اگلے چالیس سال تک تمہارے ساتھ ایک گڑھے میں چھپا رہوں......اور پھر وہ ہمیں تلاش کر لیں گے، اس کے بعد ہم مارے جائیں گے اور تمام چیزیں اس غلط دُنیا میں ہمیشہ کیلئے معدوم ہو جائیں گی۔ ہمیں کچھ ایسا سوچنے کی ضرورت ہے جس میں چیزوں کو گڑبڑ سے بچانے کیلئے ہمارا اختیار محفوظ رہے۔ ہمیں کچھ ایسا انتظام کرنا ہوگا جس پر ہمیں پورا یقین ہو کہ وہ صحیح وقت پر صحیح ہاتھوں میں پہنچ جائے گی۔ ہمیں کسی ایسی چیز کی ضرورت ہے جو......'' البس سوچنے لگا۔

''یہاں ایسا کچھ ممکن نہیں ہے، البس!'' اسکارپیئس نے کہا۔ ''لیکن پھر بھی، اگر مجھے اس تاریک دُنیا میں رہنے کیلئے کسی کے ساتھ کی ضرورت محسوس ہوتی تو میں تمہارا ہی انتخاب کرتا۔''

''برا مت ماننا......مگر میں اسے ترجیح دیتا جو تھوڑا قوی ہوتا اور جادوئی صلاحیت میں زیادہ عمدہ ثابت ہوتا۔'' البس نے منہ بسور کر کہا۔

اسی لمحے للّی پوٹر ایک بار پھر باہر نکلی۔ اس کے ساتھ ننھا ہیری بھی تھا جو دھکیلنے والے کرسی پر لیٹا ہوا تھا۔ للّی نے اسے تھوڑا اسیدھا کیا اور اسے اچھی طرح ایک کمبل میں لپیٹ دیا۔ البس نے غور سے کمبل کی طرف دیکھا اور پھر جیسے اسے کچھ یاد آ گیا۔

''ان کا کمبل......وہ انہیں کمبل میں لپیٹ رہی ہیں۔'' البس نے جلدی سے کہا۔

''وہ صحیح کر رہی ہیں کیونکہ باہر کافی سردی ہو رہی ہے۔'' اسکارپیئس نے کہا۔

''وہ ہمیشہ کہتے ہیں......یہی وہ اکلوتی چیز ہے جو ان کی ماں کی نشانی ہے۔'' البس نے جوشیلے انداز میں کہا۔ ''دیکھو تو ذرا! وہ انہیں کتنے پیار سے اس میں لپیٹ رہی ہیں۔ میرا خیال ہے کہ ڈیڈ کو یہ بات بتانا چاہئے......اوہ کاش میں انہیں یہ بتا سکتا......''

''اور میں بھی اپنے ڈیڈ کو بتا پاتا......سچ تو یہ ہے کہ مجھے اس بات اندازہ نہیں ہے کہ میں بھلا انہیں کیا بتاتا؟ مجھے لگتا ہے کہ انہیں یہ بتانا اچھا رہتا ہے کہ میں کبھی کبھار اتنی زیادہ بہادری دکھاتا ہوں، جتنا کہ وہ سوچتے ہیں کہ میں دکھا سکتا ہوں۔''

البس کو اسکارپیئس کی اوٹ پٹانگ باتوں سے کوئی دلچسپی نہیں تھی، اس کا دماغ تیزی سے سوچ رہا تھا۔ اچانک اسے محسوس ہوا کہ وہ صحیح سمت میں سوچ رہا ہے۔

''اسکارپیئس! کیا تم جانتے ہو کہ وہ کمبل میرے ڈیڈ کے پاس اب بھی ہے۔'' اس نے کہا

''تم جو کچھ سوچ رہے ہو، وہ کام نہیں کرے گا'' اسکارپیئس نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''اگر ہم اس پر کوئی پیغام لکھ بھی دیں، بے شک نہایت چھوٹے چھوٹے حروف میں بھی، تو اسے آسانی سے جلد ہی پڑھ لیا جائے گا۔ اس سے ایک بار پھر وہی سب ہونے کا احتمال ہے جو ہم نہیں کرنا چاہتے......وقت میں بگاڑ پیدا ہو جائے۔''

''تمہیں جادوئی مرکبات سے کتنی دلچسپی ہے کیا تم جانتے ہو کہ عشقیال کے مرکب میں کون کون سے جزو ڈالے جاتے ہیں؟'' البس نے اچانک پوچھا۔ اس کا دماغ سرپٹ گھوڑے کی طرح بھاگ رہا تھا۔

''بہت سی چیزیں شامل کی جاتی ہیں جیسے سچے موتیوں کی گرد۔'' اسکارپیئس نے کہا۔

''مگر موتیوں کی گرد تو نسبتاً کافی کمیاب جزو ہے، ہے نا؟'' البس نے کہا۔

''کسی حد تک، کیونکہ وہ نہایت قیمتی ہوتی ہے...... مگر اس وقت ان بیکار چیزوں کے ذکر کی بھلا کیا ضرورت ہے، البس؟'' اسکارپیئس نے حیرانگی سے پوچھا۔

''ڈیڈ اور میرے درمیان بدمزگی ہوگئی تھی، جب ہم سکول جانے والے تھے، اس سے ایک دن پہلے۔'' البس نے کہا۔

''ہاں میں جانتا ہوں۔ میرا خیال ہے کہ ایک لحاظ سے وہی بدمزگی ہی ان سب چیزوں کی جڑ ہے جن میں ہم آج مبتلا ہیں......'' اسکارپیئس نے کہا۔

اسکارپیئس نے اس کی بات پر کوئی توجہ نہیں دی۔ اس کا دماغ اس منظر کو تخیل کی آنکھ سے دیکھ رہا تھا، وہ اس کی تمام جزئیات کو بغور پرکھ رہا تھا۔

''میں نے غصے سے وہ کمبل اُٹھا کر کمرے میں پھینک دیا تھا اور وہ عشقیال کی اس بوتل سے الجھ گیا جو مجھے انکل رون نے تحفے میں دی تھی، ازراہ مذاق۔'' البس نے سوچتے ہوئے کہا۔

''ہاں مجھے معلوم ہے کہ وہ کافی مزاحیہ فطرت کے انسان ہیں۔'' اسکارپیئس نے کہا۔

''عشقیال بوتل میں سے نکل کر کمبل پر پھیل گیا۔'' البس نے کہا۔ ''اور مجھے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ممی نے ڈیڈ کو میرے کمرے میں جانے سے منع کر دیا ہے، وہ میری کسی چیز کو انہیں چھونے نہیں دیتی ہیں......''

''تو......'' اسکارپیئس نے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

''عجیب اتفاق کی بات ہے کہ یہاں بھی ہیلووئین کا دن آ رہا ہے اور وہاں بھی۔ دونوں زمانوں میں وقت ایک سا ہے۔ انہوں نے مجھے بتایا تھا کہ ہیلووئین کے دن وہ اس کمبل تلاش کر لیتے ہیں۔ وہ اپنا تمام دن اسی کمبل کے ساتھ گزارتے ہیں...... کیونکہ یہی وہ واحد چیز ہے جو ان کی ماں کی آخری نشانی ہے...... جب وہ اس بار تلاش کر کے دیکھیں تو یقیناً انہیں ہمارا لکھا ہوا پیغام مل جائے گا۔'' البس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''نہیں...... مجھے اب بھی سمجھ میں نہیں آیا کہ آخر تم کہنا کیا چاہتے ہو؟'' اسکارپیئس نے چڑ کر کہا۔

''ایسی کون سا جزو ہے جو سچے موتیوں کی گرد سے مل کر جل جاتا ہے؟'' البس نے پوچھا۔

''ٹھیک ہے، ایسا کہا جاتا ہے کہ اگر سچے موتیوں کی گرد کو آتشی سندور کے محلول ساتھ ملا دیا جائے تو وہ جلنے لگے ہیں۔'' اسکارپیئس نے سوچتے ہوئے کہا۔

''اور اگر آتشی سندور کا محلول کسی چیز پر خشک ہو جائے تو کیا وہ عام آنکھ سے دیکھا جا سکتا ہے؟'' البس نے پوچھا۔

''سوکھنے کے بعد بھلا اسے کیسے دیکھا جا سکتا ہے؟'' اسکارپیئس نے بتایا۔

''اگر ہم کسی طرح کمبل تک رسائی کر لیں اور پھر اس پر آتشی سندور کے محلول سے کچھ لکھ دیں تو تب......'' البس نے سوچتے ہوئے کہا۔

''اس سے کچھ بھی نہیں ہوگا کیونکہ جب تک اس کا ملاپ سچے موتیوں کی گرد سے نہیں ہوگا، تب تک وہ بالکل نہیں جلے گا۔'' اسکارپیئس نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر اس کی آنکھیں چوڑی ہوتی چلی گئیں۔ ''تم کیا کہا تھا؟...... عشقیال کی پوری بوتل کمبل پر گر گئی تھی۔ اوہ ڈمبل ڈور کی قسم! یہ تو نہایت شاندار ترکیب ہے......''

''ہمیں اب اپنے کام کیلئے جس چیز کی ضرورت ہے، وہ صرف آتشی سندور کا محلول ہے۔'' البس نے مسکرا کر کہا۔

''یہ بات میں اچھی طرح سے جانتا ہوں۔'' اسکارپیئس نے جوشیلے لہجے میں کہا۔ ''کتابوں میں یہ افواہ مشہور ہے کہ بیتھ لیڈا بگ شاٹ کو کبھی اس وجہ کی سمجھ نہیں آ پائی تھی کہ جادوگر اور جادوگرنیاں اپنے گھروں پر تالا کیوں لگاتے ہیں؟ حالانکہ تالا کھولنے کیلئے ایک آسان جادوئی کلمہ ہر کسی کو یاد رہتا ہے......''

وہ ایک دروازے کی طرف بڑھا اور اسے دھکیل کر کھول دیا۔

''مگر میں یہ کہتا ہوں کہ افواہ درست ہی تھیں...... وقت آ گیا ہے کہ ہمیں کوئی چھڑی اور محلول تلاش کر لینا چاہئیں۔'' اسکارپیئس نے البس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

☆☆☆☆

منظر 6

# پوٹر ہاؤس، البس کا کمرہ

ہیری نہایت خاموشی سے البس کے کمرے میں اس کے بستر پر اکیلا بیٹھا تھا۔اس کا چہرہ اترا ہوا تھا اور وہ اس خالی کمرے کو بے بسی کے عالم میں گھور رہا تھا۔البس کی چیزیں اب بھی سلیقے سے رکھی ہوئی تھیں اور ان پر تھوڑی سی دھول بھی جم گئی تھی۔

اچانک دروازے کھلنے کی آواز سنائی دی۔ ہیری نے مڑ کر دیکھا وہاں جینی کھڑی تھی۔

''میرے لئے تعجب کی بات ہے کہ تم یہاں موجود ہو۔'' جینی نے کہا۔

''پریشان ہونے کی ضرورت نہیں!'' ہیری نے کہا۔''میں نے کسی بھی چیز کو چھوا نہیں۔تمہارا مقبرہ پوری طرح محفوظ ہے۔'' ہیری کو احساس ہو گیا کہ اسے ایسا نہیں کہنا چاہئے تھا۔ وہ بولا۔''معاف کرنا جینی! میں غلط الفاظ کا انتخاب کر لیا......''

جینی نے کوئی جواب نہیں دیا۔ ہیری نے سر اُٹھا کر اس کی طرف دیکھا۔

''تمہیں معلوم ہے کہ میں نے زندگی میں کئی ناگوار ہیلوویئن کی شامیں گزاری ہیں......مگر بلاشبہ ہیلوویئن کی یہ شام ان سے سب سے بڑھ کر بدترین ہے......''

''میں غلطی پر تھی...... ہمیشہ تم پر الزام دھرتی رہی۔'' جینی نے آہستگی سے کہا۔''مجھے ہمیشہ ایسا محسوس ہوا کہ تم معاملات میں جلد بازی کا شکار ہو جاتے ہو اور خود پر ضبط کھو بیٹھتے ہو۔اور وہ میں ہی تھی جس نے البس کی گمشدگی میں جلد بازی سے کام لیا اور اس کیلئے تمہیں ملزم ٹھہرایا۔ میں تم سے اپنے برتاؤ کیلئے معافی مانگتی ہوں۔''

''اور اب تم سمجھتی ہو کہ میں قصوروار نہیں ہوں؟'' ہیری نے پوچھا۔

''ہیری! اسے ایک طاقتور جادوگرنی نے اغوا کرلیا ہے......اس میں بھلا تمہارا کیا قصور ہے؟'' جینی نے جلدی سے کہا۔

''نہیں! وہ میری ہی وجہ سے دور بھاگ کھڑا ہوا......اس نے اس کے دامن میں پناہ لینے کی کوشش کی......صرف میری وجہ سے......'' ہیری نے کہا۔

''کیا ہم ایسا برتاؤ کرنا بند نہیں کرسکتے جیسے ہم سچ مچ ہم جنگ ہار چکے ہیں۔'' جینی نے تھوڑا نرم لہجے میں کہا۔

ہیری نے اس کی طرف دیکھا۔ جینی نے اثبات میں سر ہلایا۔ ہیری کا ضبط ٹوٹ سا گیا۔ اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔

''میں معافی چاہتا ہوں جینی......''

''کیا تم مجھے سن نہیں رہے ہو؟...... مجھے بھی معاف کردو۔'' جینی نے کہا۔

''مجھے زندہ نہیں رہنا چاہئے تھا......میری قسمت میں یہی لکھا تھا کہ میں مرجاؤں......حتیٰ کہ ڈمبل ڈور بھی اس بات سے آگاہ تھے......اور پھر بھی میں بچ گیا۔ میں نے والڈی مورٹ کو شکست دے دی۔ وہ تمام لوگ......وہ سب لوگ......میرے والدین، فریڈ، سیریس بلیک، لوپن، سینکڑوں لوگ سب موت کے گھاٹ اتر گئے......اور میں تھا کہ پھر بھی زندہ بچ گیا؟ ایسا کیوں ہوا؟ یہ تمام نقصان......صرف اور صرف میری ہی غلطی ہے۔'' ہیری نے اُداسی سے کہا۔

''ان سب کو والڈی مورٹ نے قتل کیا تھا۔'' جینی نے فوراً کہا۔

''اگر اس تمام جھمیلے کو بروقت روک دیتا......میرے ہاتھ جو خون میں رنگے ہوئے ہیں اور اب ہمارے بیٹے کو بھی اس میں گھسیٹ لیا گیا ہے......''

''وہ مرا نہیں ہے، ہیری!'' جینی نے تڑپ کر کہا۔ ''کیا تم مجھے سن رہے ہو، ہیری! وہ مرا نہیں ہے۔''

جینی نے آگے بڑھ کر ہیری کو اپنی بانہوں میں لے لیا۔ ماحول سوگوار ہوگیا تھا۔ پورا کمرہ خاموشی میں ڈوبا ہوا تھا۔ ہیری کی آنکھوں میں آنسو جھلملا رہے تھے۔

''وہ لڑکا جو زندہ بچ گیا...... کتنے ہی لوگ مر گئے، اس لڑکے کیلئے جو زندہ بچ گیا۔'' ہیری نے تلخی سے کہا۔ پھر اس نے غم و غصے کو اپنے اندر دبانے کیلئے اپنی آنکھیں موند لیں۔ اس کا دل تیز تیز دھڑک رہا تھا۔ دماغ پوری طرح سن ہو رہا

تھا۔ جب اس نے دوبارہ آنکھیں کھولی تو ان کے سامنے ایک چیز دکھائی دی۔ ایک پرانا کمبل......اس کی ماں کی آخری نشانی...... وہ لاشعوری طور پر اُٹھا اور اس کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے نیچے جھک کر کمبل کو اُٹھایا اور اسے جھٹک کر دھول اُڑائی۔

''بس میرے پاس صرف یہی ایک کمبل ہے...... جو مجھے اس ہیلووئین کی شام کی یاد دلاتا ہے، جب وہ دونوں مجھے بچا رہے تھے......ارے یہ کیا......؟'' ہیری بولتے بولتے رُک گیا۔ اس کی نگاہ ایک سیاہ دھبے جیسے نشان پر جم سی گئی تھی۔ اس نے کمبل کو الٹ پلٹ کر دیکھا۔

''اس میں سوراخ ہو گیا ہے، اوہ! رون کے اس بیہودہ مرکب نے اسے جلا ڈالا۔'' ہیری بگڑتے ہوئے بلند آواز میں بولا۔''ذرا دیکھو تو سہی......تمہارے بھائی کا کارنامہ...... یہ برباد ہو گیا ہے، برباد!''

ہیری نے تیزی سے پورا کمبل کھول دیا اور اس کا معائنہ سا کرنے لگا۔ اسے کچھ عجیب سی چیز کا احساس ہوا۔

''یہ کیا ہے......؟''

جینی تیزی سے اس کے قریب آ گئی اور وہ بھی کمبل کے اس عجیب سے نشان کو غور سے دیکھنے لگی پھر وہ آہستگی سے بولی۔''ہیری! یہاں...... مجھے لگتا ہے......کچھ لکھا ہے!''

---

''ڈیڈ......'' البس نے قلم کو کمبل پر گھسیٹتے ہوئے کہا۔

''یہ کیا؟......ہم ڈیڈ کے لفظ سے پیغام شروع کر رہے ہیں۔'' اسکارپیئس نے کہا۔

''اس سے انہیں بآسانی معلوم ہو جائے گا کہ یہ میری طرف سے ہے۔'' البس نے کہا۔

''ان کا نام ہیری ہے اور تمہیں تحریر کا آغاز ہیری سے ہی شروع کرنا چاہئے۔'' اسکارپیئس نے اصرار کرتے ہوئے کہا۔

''ہمیں ڈیڈ سے ہی آغاز کرنا ہے، سمجھے!'' البس نے دوٹوک انداز میں کہا۔

---

''ڈیڈ......کیا یہ واقعی ڈیڈ ہی لکھا ہے......ذرا دیکھو تو جینی!'' ہیری نے کہا۔

---

’’ہاں ٹھیک ہے......ڈیڈ ہیلپ!‘‘ اسکارئیس نے کہا۔

---

’’ڈیڈ ہیلو......کیا وہ ہیلو کہنا چاہتا ہے؟......اور یہ گڈ ہی ہے، ہے نا؟‘‘ جینی نے کہا۔ وہ دونوں کمبل کو نزدیک لا کر اس جلی ہوئی تحریر کو پڑھنے کی کوشش کر رہے تھے۔

’’ڈیڈ ہیلو، گڈ ہیلو...... یہ تو کوئی مذاق جیسی بات لگتی ہے۔‘‘ ہیری نے منہ بنا کر کہا۔

---

’’ڈیڈ ہیلپ، گوڈرک ہالو......‘‘ البس نے جملہ پورا کرتے ہوئے کہا۔ ’’ہاں! یہ ٹھیک ہے۔‘‘

---

’’ادھر دو......میری نظر تم سے زیادہ اچھی ہے۔‘‘ جینی نے کمبل اپنی آنکھوں کے سامنے کر لیا۔ ’’ہاں! ڈیڈ ہیلو گڈ...... ذرا رُکو...... یہ مجھے ہیلو نہیں لگتا۔‘‘ جینی نے دوبارہ جھک کر اسے دیکھا۔ ’’یہ تو ہالو یا پھر ہولو جیسا کچھ ہے؟ اور یہاں لگتا ہے جیسے کچھ عدد لکھے گئے ہیں...... یہ صاف دکھائی دے رہے ہیں۔ تین، ایک، ایک، صفر، آٹھ، ایک...... یہ ماگلو کے ٹیلی فون نمبرز کی طرح لگتا ہے یا پھر یہ کسی کمپنی کا حوالہ نمبر ہے شاید......‘‘

ہیری نے اپنی آنکھیں بند کر لیں اور سر اوپر اُٹھا کر سوچنے لگا۔ اس کا دماغ تیزی سے اس عجیب سی تحریر کو سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا اور پھر اس کے دماغ میں روشنی پھیلتی چلی گئی۔ اس نے آنکھیں کھولیں اور دوبارہ کمبل کی جلی ہوئی تحریر کو گھور کر دیکھا۔

’’نہیں یہ تاریخ ہے...... 31 اکتوبر 1981ء۔ جب میرے ماں باپ کو قتل کیا گیا تھا۔‘‘ ہیری نے کہا۔ جینی نے ہیری کی طرف دیکھا اور دوبارہ کمبل کی تحریر کو دیکھنے لگی۔

’’اور مجھے لگتا ہے کہ یہ ہیلو نہیں لکھا ہے، بلکہ یہ تو ہیلپ لکھا ہے۔‘‘ جینی نے جلدی سے کہا۔

’’ڈیڈ ہیلپ، گورڈک ہالو، 31-10-81۔‘‘ ہیری نے جملہ پورا کرتے ہوئے کہا۔ ’’یہ ایک پیغام ہے۔ ذہین اور چالاک لڑکے نے ہمیں پیغام بھیجا ہے، وہ جانتا تھا کہ کمبل پر عشقیال گرے گا......‘‘

ہیری نے بے خودسا ہوکر جینی کو اپنی بانہوں میں بھرلیا اور چوم لیا۔

''یہ البس نے لکھا ہے؟'' جینی نے غیر یقینی انداز سے پوچھا۔

''اور وہ مجھے بتا رہا ہے کہ وہ کہاں پر موجود ہے اور کس وقت میں؟ تو اب ہمیں معلوم ہو گیا ہے کہ وہ خطرناک جادوگرنی کہاں چھپی ہوئی ہے؟ اب ہم آسانی سے اس کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔'' ہیری نے جلدی سے کہا۔

ہیری نے سرشاری کے عالم جینی کو دوبارہ چوما۔

''مگر ہم اسے اپنے پاس دوبارہ کیسے لا سکتے ہیں؟'' جینی نے پریشانی سے کہا۔

''میں اسی وقت ہرمائنی کو الّو بھیج رہا ہوں۔ تم ڈریکو کو پیغام بھیجو کہ وہ مجھے گوڈرک ہالوگاؤں میں ملے، ساتھ کایا پلٹ بھی لیتا آئے......'' ہیری نے کہا۔

''اور یہ معاملہ ہم سے جڑا ہے!'' جینی نے تیوریاں چڑھا کر کہا۔ ''مجھے ساتھ لئے بغیر جانے کے بارے میں سوچنا بھی مت، ہیری!''

''یقیناً!'' ہیری نے کہا۔ ''تم بھی ہمارے ساتھ آ رہی ہو۔ بس یہی ایک موقع ہے جینی! ڈمبل ڈور کی قسم! مجھے صرف اسی موقع کی ہی تلاش تھی......صرف اسی موقع کی!''

☆☆☆☆

منظر 7

# گوڈرک ہالو گاؤں، 2020ء

رون، ہرمائنی، ڈریکو، ہیری اور جینی، طے شدہ وقت پر گوڈرک ہالو گاؤں میں پہنچ گئے تھے، ہیری ان سب سے پہلے وہاں آیا تھا۔ یہ گاؤں اب پہلے جیسا بالکل نہیں تھا بلکہ یہ اچھا خاصا مصروف شہر بن چکا تھا۔ ہر طرف لوگوں کا ہجوم دکھائی دے رہا تھا۔ دکانیں اور سٹور کی بہتات ہوچکی تھی۔ ہیری کو یہ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ اتنی بھیڑ میں ان کا کایاپلٹ کو استعمال کر کے گم ہونا دوسروں چونکائے بغیر نہیں رہ سکے گا۔

''گوڈرک ہالو......'' ہرمائنی نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔ ''مجھے یہاں آئے ہوئے کم ازکم بیس سال ہو چکے ہیں۔''

''یہ صرف مجھے ہی لگتا ہے یا پھر واقعی یہاں پر ماگلوؤں کی اچھی خاصی تعداد موجود ہے۔'' جینی نے چاروں طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''یہ پہلے کی بہ نسبت کافی مشہور ہوگیا۔ اب ماگلو یہاں سیاحت کیلئے آتے ہیں اور زیادہ تر اپنی ہفتہ واری چھٹی یہیں گزارتے ہیں۔'' ہرمائنی نے مسکرا کر بتایا۔

''میں دیکھ سکتا ہوں...... دیکھو وہاں بھوسے کی چھت دکھائی دے رہی ہے، کیا یہاں اب کسانوں کی منڈی بھی ہے؟'' ڈریکو نے کہا۔

ہرمائنی، کچھ فاصلے پر موجود ہیری کی طرف متوجہ ہوئی جو اپنے اردگرد کے ماحول کو دیکھ کچھ مایوس سا دکھائی دے رہا تھا۔

''ہیری! تمہیں یاد ہے ہم یہاں پچھلی بار کب آئے تھے؟ یہ تو بالکل پرانے دنوں کی یادوں جیسا لگ رہا ہے، ہے

نا؟'' ہرمائنی نے کہا۔

''بالکل پرانے دنوں کی طرح...... '' رون نے ادھرادھر دیکھتے ہوئے کہا۔''بس اس میں کچھ غیر ضروری چڑیا والے لوگ بھی شامل ہو چکے ہیں۔''

''کیا میں کچھ کہہ سکتا ہوں؟'' ڈریکو نے پوچھا۔

''ملفوائے! بے شک تمہاری ہیری کے ساتھ میٹھی میٹھی بن گئی ہے مگر زیادہ بہتر ہوگا کہ تم اپنا منہ بند ہی رکھو۔'' رون نے فوراً کہا۔''تمہاری نسبت تمہارا بیٹا اچھے اخلاق اور تمیز کا مظاہرہ کرتا ہے جس کی تمہیں توفیق نہیں......تم نے میرے اور میری بیوی کے متعلق کئی نازیبا باتیں کی ہیں اور ناپسندیدہ حرکتیں بھی۔''

''اور تمہاری بیوی کو یہ قطعی پسند نہیں ہے کہ اس کا شوہر، اس کے معاملات میں خواہ مخواہ ٹانگ اڑاتا پھرے۔'' ہرمائنی نے سختی سے کہا اور رون کی طرف شعلہ بار نظروں سے گھورا۔

''اچھی بات ہے، لیکن اگر تم نے ایک بات اور بھی اس کے بارے میں کہی تو......'' رون بولا۔

''تو پھر تم کیا کرلوگے ویزلی......'' ڈریکو نے سخت لہجے میں کہا۔

''وہ تمہیں گلے سے لگالے گا کیونکہ ہم سب اس وقت ایک ہی کشتی میں سوار ہیں، ہے نا رون؟'' ہرمائنی فوراً تلخی مٹاتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے!'' رون نے اپنے چہرے پر امڈنے والی ناگواری کو سنبھالتے ہوئے کہا۔''اچھی بات ہے! مجھے لگتا ہے کہ تمہارے بال سچ مچ شاندار ہیں......''

ہیری نہ چاہتے ہوئے بھی ہنس پڑا۔

''شکریہ میرے شوہر!'' ہرمائنی نے کہا۔''اب ہمیں اپنے کام کی طرف متوجہ ہو جانا چاہئے۔ وقت آگیا ہے کہ ہمیں چلنا چاہئے۔''

ڈریکو نے کایا پلٹ باہر نکالا۔ اس کی سوئیوں کو گھمایا۔ کایا پلٹ میں ارتعاش پیدا ہو گیا اور وہ بری طرح کپکپانے لگا۔ وقت ایک لمحے کیلئے ٹھہر گیا اور پھر پیچھے کی سمت بھاگنے لگا۔ پہلے اس کی رفتار دھیمی رہی اور پھر بڑھنے لگی۔ تیز اور تیز...... ایک گونج دار آواز سماعت میں اتر رہی تھی جیسے وہ کسی گہرے کنوئیں میں کوئی مشین چل رہی ہو۔ روشنی کے جھماکے ہو

رہے تھے۔شور بڑھتا جا رہا تھا۔پھرایسا لگا جیسے وقت کی رفتار میں کمی ہونے لگی ہو۔اور وہ لمحہ آ گیا جب انہیں اپنے پاؤں تلے زمین کا احساس ہونے لگا۔انہوں نے اپنے اردگرد دیکھا۔بے شمار دکانیں غائب ہو چکی تھیں اور گوڈرک ہالو گاؤں سکڑ سا گیا تھا۔

''کیا ہم پہنچ گئے ہیں؟'' رون نے ادھر ادھر دیکھ کر پوچھا۔

☆☆☆☆

منظر 8

# گوڈرک ہالو گاؤں، 1981ء

ایک سایہ دار پر چھتی کے نیچے کھڑے البس کی نگاہ گاؤں کی وسطی سڑک پر پڑی۔ جہاں کچھ لوگ ابھی ابھی نمودار ہوئے تھے۔اس کا دل اچھل کر حلق میں آن اٹکا۔ چہرے پر مسرت سی پھیل گئی۔اس نے اسکارپیئس کو ٹھوکا مارا اور اشارہ کیا۔اسکارپیئس کی حالت بھی ویسی ہی ہوگئی۔ وسطی سڑک پر ہیری، جینی، ہرمائنی، رون اور ڈریکو کھڑے ادھر ادھر دیکھ رہے تھے۔

''اوہ ممی!'' البس نے آواز لگائی اور بھاگتا ہوا ان کی طرف بڑھا۔

''البس سیورس پوٹر!'' ہیری نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔''تم سے دوبارہ ملاقات پر خوشی ہوئی۔تمہیں دیکھنا اچھا لگا۔''

البس دوڑتا ہوا جینی کی بانہوں میں سما تھا۔جینی کے چہرے پر خوشی کی دمک پھیل گئی۔

''آپ کو ہمارا پیغام مل گیا تھا......؟'' البس نے چہکتے ہوئے پوچھا۔

''ہاں! ہمیں مل گیا تھا؟'' جینی نے اسے چومتے ہوئے کہا۔

اسکارپیئس بھی جھجکتا ہوا آگے بڑھا۔

''ہم بھی گلے لگ سکتے ہیں، اگر تمہیں کوئی اعتراض نہ ہو تو......'' ڈریکو نے بازو پھیلاتے ہوئے کہا۔اسکارپیئس نے اپنے باپ کی طرف الجھی نظروں سے دیکھا جیسے اسے لمحہ بھر کیلئے یقین نہ آیا ہو اور پھر وہ آگے بڑھ کر ڈریکو کے گلے لگ گیا مگر اس کے انداز میں خالی پن جھلک رہا تھا۔ڈریکو مسکرانے لگا۔

''اب یہ بتاؤ کہ وہ ڈلفی چڑیل کہاں ہے؟'' رون نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

''آپ ڈلفی کے بارے میں بھی جانتے ہیں؟'' اسکارپیئس نے تعجب سے کہا۔

''وہ یہیں کہیں ہے......اس نے کایاپلٹ توڑ دیا تھا جس کی وجہ سے ہم یہاں پھنس گئے۔ ہمارا خیال ہے کہ وہ آپ کو مارنے کی کوشش کر رہی ہے، تا کہ والڈی موورٹ اپنے وار کے پلٹنے سے بچ سکے۔ وہ آپ کو مارنے والی ہے تا کہ وہ پیش گوئی غلط ثابت ہو جائے اور......'' البس بولتا چلا گیا۔

''ہاں! ہمیں بھی کچھ ایسا ہی اندازہ ہو رہا ہے۔ کیا تم اس بارے میں جانتے ہو کہ وہ کس خاص جگہ پر چھپی ہوئی ہے؟'' ہرمائنی نے پوچھا۔

''وہ ہمیں چھوڑ کر غائب ہو گئی تھی......مگر آپ سب یہاں کیسے پہنچے؟......آپ کے پاس تو کایاپلٹ بھی نہیں تھا......'' اسکارپیئس نے جلدی سے پوچھا۔

''یہ ایک لمبی اور پیچیدہ کہانی ہے۔'' ہیری نے مسکرا کر کہا۔ ''اور ہمارے اسے سنانے کیلئے زیادہ وقت بھی نہیں ہے۔''

ڈریکو تشکر آمیز نظروں سے ہیری کی طرف دیکھتا ہوا مسکرایا۔

''ہیری صحیح کہہ رہا ہے، وقت بہت قیمتی ہے۔'' ہرمائنی نے فوراً کہا۔ ''ہمیں لوگوں کو صحیح مقام پر واپس پہنچانا ہے کیونکہ اب گوڈرک ہالو گاؤں کچھ زیادہ وسیع جگہ نہیں ہے، اس لئے وہ کسی بھی سمت میں یہاں آ سکتی ہے۔ ہمیں یہاں ہر سمت کی نگرانی کرنا ہو گی۔ ہر سمت سے آنے والوں پر نظر رکھنا ہو گی۔ ہمیں کسی ایسی جگہ کی ضرورت ہے جہاں رہ کر پورے گاؤں پر نظر رکھی جا سکے۔ وہاں سے ہمیں تمام سمتیں اور مناظر صاف صاف دکھائی دیں۔ اسی کے ساتھ ساتھ یہ بھی ضروری امر ہے کہ ہم بھی کسی کی نگاہ میں نہ آئیں کیونکہ ہمارے پاس کسی قسم کا خطرہ مول لینے کا وقت نہیں ہے۔''

وہ سب اس بارے میں سوچنے لگے۔

''میں تو کہتی ہوں کہ سینٹ جیروم کا گرجا گھر ہی اس کام کیلئے زیادہ مناسب رہے گا...... مجھے تو ایسا لگتا ہے۔''

☆☆☆☆

منظر 9

# سینٹ جیروم کا گرجا گھر، 1981ء

البس ایک کرسی پر ٹانگیں لٹکائے ہوئے سو رہا تھا جبکہ باقی تمام لوگ چوکنا انداز میں اپنی اپنی جگہوں پر جمے ہوئے تھے۔ یہ وقت صدیوں جیسا طویل لگ رہا تھا۔ جینی نے متفکرانہ نظروں سے البس کی طرف دیکھا اور پھر ہیری کی طرف دیکھا جو ایک کھڑکی کے پاس بیٹھا ہوا باہر دیکھ رہا تھا۔ ہیری کو محسوس ہوا کہ جینی اس کی طرف دیکھ رہی تو اس نے گردن گھمائے بغیر اسے مخاطب کیا۔

''کچھ بھی نہیں......دور دور تک کوئی آثار نہیں کہ وہ یہاں کہیں ہو؟'' ہیری بڑبڑایا۔

''فکر کی کوئی بات نہیں!'' جینی نے کہا۔ ''ہم یہاں سب اکٹھے ہیں۔ تمہاری ممی اور ڈیڈی بھی ابھی تک زندہ ہیں......ہم وقت کو آگے پیچھے پلٹ سکتے ہیں مگر اسے تیز رفتاری سے بھاگنے پر مجبور نہیں کر سکتے۔ وہ یقیناً آئے گی، جب وہ خود کو اس کام کیلئے تیار کر لے گی اور ہم بھی اس کا سامنا کرنے کیلئے تیار ہوں گے......'' جینی نے ایک بار پھر سوئے ہوئے البس کی طرف دیکھا۔ ''یا پھر ہم میں کچھ لوگ تیار رہیں گے......''

''کمزور لڑکا!......اسے لگا کہ وہ وہ دُنیا کو بچالے گا۔'' ہیری نے البس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں کمزور لڑکا!......اسی نے ہی دُنیا کو بچایا۔'' جینی نے فوراً کہا۔ ''اس کا کمبل والا خیال واقعی کمال کا تھا۔ میرا مطلب ہے کہ وہ دُنیا کو تباہ و برباد بھی کر سکتا تھا مگر زیادہ اچھا یہ رہے گا کہ ہم اس وقت تمام چیزوں کے بارے میں آپس میں الجھنے سے گریز کریں۔''

''تمہارا کیا خیال ہے کہ وہ راہِ راست پر آجائے گا۔'' ہیری نے پوچھا۔

''ہاں مجھے لگتا ہے کہ وہ ٹھیک ہو جائے گا۔ اس میں تھوڑا بہت وقت لگے گا اور......شاید تمہیں بھی مثبت سوچ کیلئے

تھوڑا بہت وقت لگے۔'' جینی نے کہا۔

ہیری اس کی طرف دیکھ کر مسکرایا۔جینی دوبارہ البس کی طرف دیکھنے لگی۔ ہیری کی نظریں بھی اس کے تعاقب میں البس پر جم گئیں۔

''تم جانتے ہو، جب میں نے وہ پراسرار تہہ خانہ کھولا تھا...... والڈی مورٹ کی یاد نے مجھے اپنے قبضے میں لے لیا تھا،اس شیطانی ڈائری کے ذریعے......تو میں تقریباً تمام چیزیں برباد کرڈالی تھیں......'' جینی نے آہ بھرتے ہوئے کہا۔

''ہاں مجھے سب یاد ہے۔'' ہیری نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''اور جب میں ہسپتال سے فارغ ہو کر واپس لوٹی...... ہر کوئی مجھے نظرانداز کر رہا تھا، مجھ سے بات نہیں کر رہا تھا...... میں ندامت کی سمندر میں غرق ہو رہی تھی تو اس وقت ایک لڑکا میرے پاس چلا آیا جس کے پاس سب کچھ تھا...... وہ گری فنڈر ہال سے میرے پاس آیا اور مجھے چیلنج کرتے ہوئے پوچھا کہ 'میرے ساتھ دھماکے دار پانسے کھیلو گی جینی'۔ لوگ ہمیشہ یہی خیال کرتے ہیں کہ وہ تمہارے بارے میں سب کچھ جانتے ہیں مگر تمہارا سب سے خوبصورت روپ...... جس کا تم نے مظاہرہ کیا......وہ کسی بہادر مسیحا جیسا ہے۔ میں تمہیں صرف یہ بتانا چاہتی ہوں کہ جب یہ سب معاملہ ختم ہو جائے اور اگر تمہارے گرد کچھ لوگ رہ جائیں...... بلکہ خاص طور پر بچے......تو صرف ان کے ساتھ دھماکے دار پانسے کھیلنے جیسا سلوک کرنا۔'' جینی نے کہا۔

''تم ایسا سوچتی ہو کہ ہم نے بس یہی بھلایا ہے......دھماکے دار پانسے کھیلنا؟'' ہیری نے کہا

''نہیں بلکہ پیار!......وہی پیار جو تم نے اُس دن میرے ساتھ جتایا تھا، میں نہیں جانتی کہ وہ مجھ جیسا محسوس کرتا ہے یا نہیں۔'' جینی نے کہا۔

''میں اس کیلئے سب کچھ کرنے کیلئے تیار ہوں۔'' ہیری نے کہا۔

''ہیری! تم ہر کسی کیلئے سب کچھ کرنے تیار رہتے ہو۔'' جینی نے کہا۔''تم نہایت خوشی سے اس دُنیا تک کیلئے اپنی قربانی پیش کرنے کیلئے تیار ہو جاتے ہو۔ اسے ایک خاص محبت کی ضرورت ہے، اس سے وہ مضبوط ہو جائے گا اور تم بھی مضبوط ہو جاؤ گے۔''

''تم جانتی ہو کہ تب تک اس حقیقت کا ادراک نہیں ہوا تھا جب تک ہم نے یہ نہیں محسوس کیا کہ ہم البس کو کھو چکے

ہیں۔ مجھے پہلی باراس سچائی کا احساس ہوا کہ میری ماں میرے لئے کس حد تک جانے پر تیار ہوگئی تھی۔ اس کی ممتا کے جذبے میں اتنی طاقت کیسے پیدا ہوگئی کہ ایک معمولی سا حفاظتی حصار بھی اس قدر طاقتور بن گیا کہ اس نے اس جھٹ کٹ جیسے وار کو واپس پلٹنے پر مجبور کرڈالا جس سے آج تک کوئی زندہ نہیں بچ پایا......'' ہیری نے کہا۔

''اور جو جادوئی وار، والڈی مورٹ کو زندگی بھر سمجھ میں نہیں آپایا، وہ صرف یہی تھا...... پیار! صرف پیار!'' جینی نے اس کی بات کو مکمل کرتے ہوئے کہا۔

''میں اس سے بے حد پیار کرتا ہوں، جینی!'' ہیری نے فوراً کہا۔

''مجھے معلوم ہے مگر اُسے اس کا احساس دلانے کی ضرورت ہے، ہیری!'' جینی نے کہا۔

''میں خوش قسمت ہوں، کہ مجھے تمہارا ساتھ ملا۔'' ہیری نے کہا۔

''انتہائی......اور میں زیادہ خوش ہوں گی کہ میری خوش قسمتی کن کن چیزوں میں ہے، مگر پھر کسی وقت......اس ہمیں اپنی توجہ ڈلفی کو روکنے پر مرتکز کرنا ہوگی۔'' جینی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہمارے بہت کم وقت باقی رہ گیا ہے۔'' ہیری نے ایک بار پھر کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے کہا۔اسی لمحے جینی کے ذہن میں ایک نیا خیال کوندا۔

''حیرت انگیز...... ہیری کیا ہم میں سے کسی نے یہ سوچا بھی ہے کہ......اس نے خاص طور پر آج کا ہی دن کیوں منتخب کیا؟'' جینی نے سوچتے ہوئے کہا۔

''کیونکہ یہی وہ دن ہے جب سب کچھ بدل جانے والا ہے۔'' ہیری نے جواب دیا۔

''بالکل صحیح کہا......تم اس وقت تقریباً ایک سال کے تھے، ہے نا؟'' جینی بولی۔

''ایک سال تین ماہ کا......'' ہیری نے تصحیح کی۔

''بالکل......وہ اس ایک سال تین مہینوں میں تمہیں کسی بھی وقت مار سکتی تھی، حتیٰ کہ اب بھی اس کے پاس پورا پورا موقع ہے......وہ پچھلے چوبیس گھنٹوں سے گوڈرک ہالو میں موجود ہے۔ پھر اسے کس چیز کا انتظار ہے؟'' جینی نے کہا۔

''مجھے ابھی تک تمہاری بات سمجھ میں نہیں آئی۔'' ہیری نے جھنجلا کر کہا۔

''کچھ تو ایسا ہے جس کا وہ انتظار کر رہی ہے...... کیا ہوگا کہ اگر وہ تمہارا انتظار نہ کرے؟ مجھے لگتا ہے کہ وہ اُس کا

انتظار کر رہی ہے...... وہ اسے روکنا چاہتی ہے!'' جینی نے کہا۔

''کیا مطلب؟'' ہیری نے چونک کر پوچھا۔

''ڈلفی نے خاص طور پر اسی رات کو اسی لئے منتخب کیا ہے کیونکہ وہ یہاں آئے گا...... کیونکہ اس کا باپ یہاں آنے والا ہے...... وہ یقیناً اس سے ملنا چاہتی ہے، اس کے پاس جانا چاہتی ہے، وہ اس سے محبت کرتی ہے۔ والڈی مورٹ کی مشکل کا آغاز اسی وقت سے ہوتا ہے جب وہ تم پر حملہ کرتا ہے...... اگر وہ ایسا بالکل نہ کرے تو......''

''وہ یقیناً زیادہ طاقتور اور مضبوط ہو جائے گا...... تاریکیوں کی حکمرانی سے صرف تاریکی ہی پھیلتی ہے۔'' ہیری نے کہا۔

''یہی ایک راستہ ہے کہ پیش گوئی کو باطل کر دیا جائے۔ اگر وہ ہیری کو نہیں مارتا ہے تو پیش گوئی غلط ثابت ہو جائے گی...... یقیناً وہ والڈی کو اس اقدام سے روکنے کی ہر ممکنہ کوشش کرے گی۔''

☆☆☆☆

منظر 10

# فیصلہ کن چال

وہ سب اپنی اپنی جگہوں کو چھوڑ کر ایک بار پھر اکٹھے جمع ہو گئے تھے۔ گفتگو میں ایک نئی جہت پیدا ہو گئی۔ جینی کا نقطہ نظر سب کے سامنے رکھ دیا گیا تھا اور نئے سرے سے منصوبہ بندی تشکیل دینے کی ضرورت پر غور کیا جا رہا تھا۔

''ٹھہرو! مجھے اس بات کو اچھی طرح سمجھنے دو...... ہم لوگ صرف اس لئے آپس میں جھگڑ رہے ہیں کہ والڈی مورٹ کو تحفظ دیا جا سکے۔'' رون نے تھوڑا اونچی آواز میں کہا۔

''والڈی مورٹ میرے دادا دادی کو قتل کرے گا اور پھر میرے ڈیڈ کو بھی قتل کرنے کی کوشش کرے گا۔'' البس نے جلدی سے کہا۔

''جینی کا نظریہ بالکل صحیح ہے۔ ڈلفی ہیری کو مارنے کی کوشش بالکل نہیں کر رہی ہے...... بلکہ وہ تو والڈی مورٹ کو ہیری کے قتل کرنے سے باز رکھنے کی کوشش کر رہی ہے۔'' ہرمائنی نے کہا۔

''تو کیا ہمیں اس بات کا انتظار کرنا چاہئے کہ والڈی مورٹ یہاں پہنچ جائے؟'' ڈریکو نے کہا۔

''کیا وہ یہ بات جانتی ہے کہ والڈی مورٹ کب یہاں پہنچے گا؟ وہ یہاں گذشتہ چوبیس گھنٹوں سے موجود ہے میرا خیال ہے کہ اسے اس بات کا علم نہیں ہے کہ وہ کب اور سمت میں وارد ہو سکتا ہے؟ جادوئی تاریخ کی کتابوں میں...... اگر میں غلط ہوں تو مجھے ٹوک دینا اسکارپیئس...... اس بارے میں کوئی بات نہیں لکھی گئی کہ والڈی مورٹ اس دن کب اور کس سمت سے گوڈرک ہالو گاؤں میں داخل ہوا تھا؟'' البس نے سوچتے ہوئے کہا۔

''تم کچھ غلط نہیں کہہ رہے ہو۔'' اسکارپیئس اور ہرمائنی نے ایک ساتھ کہا۔

''اوہ خدایا! یک نہ شد، دوشد......'' رون نے سر پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔

''تو ہم اس لاعلمی کا فائدہ کیسے اُٹھا سکتے ہیں؟'' ڈریکو نے پوچھا۔

''کیا آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ مجھے کس چیز مہارت میں حاصل ہے؟'' البس نے پوچھا۔

''تم بہت سی چیزوں میں شاندار رہو، البس!'' ہیری نے جواب دیا۔

''بھیس بدل مرکب بنانے میں......اور مجھے لگتا ہے کہ بیتھ لیڈا بیگ شاٹ کے پاس تہہ خانے میں ایسے تمام اجزأ موجود ہیں جس سے ہم بھیس بدل مرکب تیار کر سکتے ہیں اور پھر آسانی سے والڈی مورٹ میں بدل سکتے ہیں......'' البس نے جوشیلے انداز میں کہا۔

''بھیس بدل مرکب میں جب تک متعلقہ شخص کے بال نہ ڈالے جائیں، وہ کارآمد نہیں ہوسکتا، نادان لڑکے...... ویسے بھی مجھے نہیں لگتا کہ والڈی مورٹ کے پاس بال ہو سکتے ہیں۔'' رون نے چڑ چڑے انداز میں کہا۔

''لیکن مجھے یہ چال پسند آئی...... چوہا بن کر بلی کو جال میں پھانسنا۔'' ہرمائنی مسکرائی۔

''ضروری نہیں بھیس بدل مرکب ہی استعمال کیا جائے......ہم تبدیلی ہیئت سے بھی کام چلا سکتے ہیں، ہرمائنی تم تو اس مضمون میں بہت زیادہ لائق تھی، ہے نا؟'' ہیری نے کہا۔

''ہم سب جانتے ہیں کہ وہ کیسا دکھائی دیتا تھا؟'' ہرمائنی نے ان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''ہمارے پاس کچھ کمال کے جادوگر اور جادوگرنیاں بھی ہیں......''

''تم یہ چاہتی ہو کہ تبدیلی ہیئت سے والڈی مورٹ کا روپ اختیار کر لیا جائے؟'' جینی نے چبھتے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

''یہی ایک راستہ ہے۔'' البس نے فوراً کہا۔

''ہاں یہی واحد راستہ ہے، ہے نا؟'' ہرمائنی نے اس کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

رون سینہ پھیلا کر کچھ قدم آگے بڑھا۔

''تب تو یہ کام کرنا میں پسند کروں گا......میرا خیال ہے کہ یہ کام مجھے ہی کرنا چاہئے، میرا مطلب ہے کہ مجھے ایسا کرنا بالکل پسند نہیں ہے......خصوصاً کہ والڈی مورٹ جیسا دکھائی دوں......لیکن بغیر کسی خواہش کے میں اپنے جذبات پر قابو رکھ سکتا ہوں......مجھ میں خود پر ضبط رکھنے کی قوت تم سب لوگوں سے زیادہ ہے......تو اگر میں اس کا روپ اختیار کرتا

ہوں......یعنی تاریکیوں کے شہنشاہ کا......تو اس چیز سے مجھے تم لوگوں کی بہ نسبت سب سے کم نقصان پہنچنے کا احتمال ہے......دوسرے لوگوں کی شدت پسندی کا......جو زیادہ گرم مزاج ہوں!'' رون نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ہیری ایک قدم پیچھے ہٹ گیا۔

''رون! یہ تم نے شدت پسند اور گرم مزاج والا کسے کہا ہے؟'' ہرمائنی نے اس کی طرف شعلہ بار نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''میں خود کو رضا کارانہ طور پر پیش کرنا پسند کروں گا۔'' ڈریکو نے کہا۔ ''مجھے لگتا ہے کہ والڈی موورٹ بننے کی پھرتیلا صحت مند انسان ہونا ضروری ہے......ٹوکنے کی کوشش مت کرو، رون!......اس کیلئے تاریک جادو کا علم بے حد ضروری ہے اور......''

''اور میں بھی اس کام کیلئے تیار ہوں۔'' ہرمائنی نے ڈریکو کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔ ''بطور وزیر جادو...... یہ میری ہی ذمہ داری بنتی ہے اور حق بھی......''

''میرا خیال ہے کہ ہمیں قرعہ اندازی کر لینا چاہئے......'' اسکارپیئس نے کہا۔

''تم اس معاملے میں ٹانگ مت اڑاؤ، کیونکہ تم شامل نہیں ہو، اسکارپیئس!'' ڈریکو نے سختی سے کہا۔

''دراصل......'' البس نے کچھ کہنا چاہا۔

''خبردار......نہیں بالکل نہیں البس!'' جینی نے غراتے ہوئے کہا۔ ''مجھے لگتا ہے کہ تم سب لوگوں کا دماغ خراب ہو گیا ہے۔ میں جانتی ہوں کہ وہ آواز دماغ پر کیسا برا اثر ڈالتی ہے...... میں دوبارہ اس آواز سننے کی تاب بھی نہیں رکھتی ہوں......''

''چاہے کچھ بھی ہو...... یہ کام مجھے ہی کرنا چاہئے!'' ہیری نے دوٹوک انداز میں کہا۔

سب لوگ مڑ کر ہیری کی طرف دیکھنے لگے۔ ان کی آنکھوں میں عجیب سا ڈر اور حیرت دکھائی دے رہا تھا۔

''تم......؟'' ڈریکو کے منہ بس اتنا ہی نکل پایا۔

''اگر ہم سب یہ چاہتے ہیں کہ یہ منصوبہ واقعی تکمیل تک پہنچے!'' ہیری نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ ''تو اس کیلئے اسے بل سے نکالنا ہوگا، اسے کسی بھی اضطراب و بناوٹ کے بغیر ہی یقین دلانا ہوگا...... مجھے پورا یقین ہے کہ وہ مارباشی زبان کا

استعمال ضرور کرے گی اور اب مجھے ادراک ہو چکا ہے کہ کیا وجہ ہے کہ میں ابھی تک مار باشی زبان سمجھ اور بول سکتا ہوں۔ مجھے لگتا ہے کہ میرے پاس یہی ایک ٹھوس اہلیت ہے جو تم لوگوں کے پاس نہیں ہے۔ مجھ میں اب تک یہ صلاحیت موجود ہے اور میں ...... یہ بات بھی جانتا ہوں کہ اس کے محسوسات کیسے تھے؟ اور میں بالکل اسی کی طرح محسوس کر سکتا ہوں۔ مجھے معلوم ہے کہ اس کام کو کیسے جائے گا؟ اور یہ مجھے ہی کرنا ہے......''

''شاندار بکواس...... دوسروں کو راہ سے ہٹانے کیلئے شاندار بکواس...... تمہیں یہ سب کرنے دیا جائے، سوال نہیں پیدا ہوتا......'' رون نے پاؤں پٹختے ہوئے کہا۔

''مجھے اندیشہ ہے کہ تم صحیح کہہ رہے ہو، میرے دیرینہ دوست!'' ہرمائنی نے آہستگی سے کہا۔

''ہرمائنی تم دھوکا کھا رہی ہو...... والڈی مورٹ میں کچھ بھی ویسا نہیں...... ہیری بالکل نہیں......'' رون شدید احتجاج کرتا ہوا بولا۔

''مجھے اپنے بھائی کی ہاں میں ہاں ملانا گوارا نہیں مگر......'' جینی نے کہنا چاہا۔

''وہ اس چال میں خود پھنس سکتا ہے...... ممکن ہے کہ وہ والڈی مورٹ بن جائے...... ہمیشہ کیلئے!'' رون نے جینی کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

''اس طرح تو ہم میں سے کوئی بھی پھنس سکتا ہے...... تمہارا خدشہ کسی حد تک درست ہے مگر......'' ہرمائنی نے کہنا چاہا۔

''ذرا ٹھہرو...... ہرمائنی...... جینی!'' ہیری نے فوراً کہا۔

جینی اور ہیری کی نگاہیں آپس میں ملیں، ہیری نے اسے غیر محسوس انداز میں اشارہ کیا۔

''اگر تم لوگ ایسا نہیں چاہتے ہو کہ میں یہ سب نہ کروں تو میں رُک جاتا ہوں، مگر مجھے لگتا ہے کہ ہمارے پاس یہی ایک طریقہ ہے، کیا میں غلط کہہ رہا ہوں......؟'' ہیری نے کہا۔ اس نے سب کی طرف دیکھا، جینی کچھ پل کیلئے جھجکی اور اس نے بے چارگی سے ہیری کی طرف دیکھا۔

''تم صحیح کہہ رہے ہو۔'' جینی نے تائید کی۔

''تو پھر اسے کر دینا چاہیئے۔'' ہیری نے کہا۔

''کیا ہمیں اس بات کی ضرورت نہیں کہ ہم پہلے یہ طے کرلیں کہ تمہارا لائحہ عمل اور راستہ کیا ہوگا'' ڈریکو نے کہا۔

''وہ یقیناً اس کا انتظار کررہی ہے......وہ میرا تعاقب ضرور کرے گی۔'' ہیری نے کہا۔

''اس کے بعد کیا ہوگا؟'' ڈریکو نے چڑ کر کہا۔''جب وہ تمہارے ساتھ ہوگی، اس بات امکان ہوسکتا ہے کہ وہ تم پر بھاری ثابت ہو......کیا مجھے تمہیں یاد دلانا ہوگا کہ وہ تاریک جادو کا استعمال کرنے والی طاقتور جادوگرنی ہوسکتی ہے۔''

''یہ نہایت آسان ہے۔'' رون نے کہا۔''وہ جب اسے یہاں لائے گا تو ہماری اس پر عقب سے ناگہانی ضرب لگا کر پکڑ لیں گے۔''

''پکڑ لیں گے......؟'' ڈریکو نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''اطمینان رکھو ڈریکو!'' ہرمائنی نے کہا۔''ہم سب یہاں دروازوں کی آڑ میں چھپے ہوں گے، اگر تم اسے ایک مقام پر تک لے آؤ، ہیری!'' ہرمائنی نے ایک روشنی کے ہالے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جو کھڑکی کے راستے اندر آرہی تھی اور فرش پر دائرہ سا بنا رہی تھی۔''اسی وقت ہم سب آڑ سے باہر نکل آئیں گے، اور سب مل کر یہ یقینی بنائیں گے کہ وہ بچ کر نکلنے نہ پائے۔''

''ہاں!......تب ہم اسے پکڑ لیں گے۔'' رون نے ڈریکو کی طرف دیکھتے ہوئے لقمہ دیا۔

''ہیری!......آخری بار پوچھ رہی ہوں......کیا تمہیں پورا یقین ہے کہ تم یہ سب کرسکتے ہو؟'' ہرمائنی نے تیکھی آواز میں کہا۔

''ہاں! میں یہ کرسکتا ہوں۔'' ہیری نے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

''نہیں! اس میں کئی خدشات ہیں۔'' ڈریکو نے کہا۔''کئی ایسی چیزیں ہیں جو غلط ثابت ہوسکتی ہیں......تبدیلی ہیئت میں پکڑے جانے کا امکان بھی ہے، ممکن ہے کہ وہ ہیری کو پہچان جائے......اگر وہ ہمارے ہاتھوں سے پھسل گئی تو کوئی نہیں کہہ سکتا کہ کتنا سنگین نقصان اُٹھانا پڑے گا......وہ کچھ بھی کرسکتی ہے......ہمیں تمام چیزوں کو دھیان میں رکھ کر بالکل موزوں منصوبہ بندی کرنے کی ضرورت ہے......''

''مسٹر ڈریکو! میرے ڈیڈ پر بھروسہ کیجئے......وہ ہمیں کسی کھائی میں گرنے نہیں دیں گے۔'' البس نے جلدی سے کہا۔

ہیری نے چونک کر البس کی طرف دیکھا جیسے اسے اپنی سماعت پر یقین نہ آ رہا ہو کہ البس ایسا بھی کہہ سکتا ہے؟

''ہمارے پاس زیادہ وقت نہیں ہے...... اپنی چھڑیاں نکالو!'' ہرمائنی نے اپنی چھڑی نکالتے ہوئے کہا۔

سب لوگوں نے اپنی چھڑیاں باہر نکال لیں اور دائروی انداز میں سب نے ہیری کو اپنے نشانے پر رکھ لیا۔ ان کی چھڑیوں سے شعاعوں کی لہریں نکلیں اور وہ سب مل کر ایک مقام پر جمع ہو گئیں اور سیدھی ہیری کے بدن پر پڑنے لگیں۔ تبدیلی ہیئت کا عمل شروع ہو گیا۔ ہیری آہستہ آہستہ پراسرار اور خوفناک ہونے لگا۔ اس کا قد لمبا ہو گیا اور رنگت سفید ہو گئی۔ اس کی انگلیاں لمبی اور استخوانی ہو گئیں اور نوکیلے ناخن دکھائی دینے لگے۔ کچھ ہی دیر میں وہ بالکل والڈی مورٹ میں بدل چکا تھا...... اور یہ سب سے زیادہ ڈراؤنا لمحہ تھا۔ اس نے گہری سانس لے کر سر اُٹھایا اور اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھا۔ وہ کسی خوفناک بھوت جیسا دکھائی دے رہا تھا۔ سب کے چہروں پر عجیب سی دہشت پھیل گئی۔

''اوہ...... میں یہ دیکھنا نہیں چاہتا!'' رون نے ناگواری سے کہا۔

''کیا کام پورا ہو گیا؟'' ہیری نے پوچھا۔ اس کی آواز والڈی مورٹ جیسی یخ بستہ اور سرد تھی۔ سب کو اپنی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ کا احساس ہوا۔

''ہاں...... ہو گیا؟'' جینی نے آہستگی سے کہا۔ اس کی آواز لرز رہی تھی۔

☆☆☆☆

منظر 11

# بلی جال میں پھنس گئی؟

رون، ہرمائنی اور ڈریکو کھڑکی کے پاس کھڑے باہر دیکھ رہے تھے، ان کے چہروں پر انجانے تفکرات کی سلوٹیں پڑی ہوئی تھیں۔ وہ ہیری کو سیاہ چوغے میں ملبوس وسطی سڑک پر دور جاتا ہوا دیکھ سکتے تھے۔ ان کے قریب ہی اسکارپیئس اور البس بھی موجود تھے۔ جن کے چہروں پر عجیب سا جوش اور سرشاری دکھائی دے رہی تھی جیسے وہ کوئی مہم جو فلم دیکھنے میں مشغول ہوں۔ جینی ان کے ساتھ نہیں تھی بلکہ وہ کمرے کے وسط میں ایک کرسی پر نڈھال سی بیٹھی ہوئی تھی اور اس کا دل و دماغ نادیدہ جنگ لڑ رہا تھا۔ البس کو اس بات احساس ہوا کہ اس کی ماں کچھ زیادہ ہی پریشان ہوگئی ہے تو وہ کھڑکی چھوڑ کر اس کی طرف بڑھ آیا۔

''ممی! سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔ آپ سب جانتی ہی ہو!'' البس نے جینی کو تسلی دیتے ہوئے کہا۔

''میں جانتی ہوں اور ایسی ہی امید رکھتی ہوں!'' جینی نے بوجھل لہجے میں کہا۔ ''میں تو بس ......انہیں اس روپ میں دیکھنا نہیں چاہتی۔ وہ آدمی جس سے میں ٹوٹ کر محبت کرتی ہوں، اسے اس آدمی کے روپ میں دیکھو جس سے میں بے حد نفرت کرتی ہوں۔''

البس جینی کی کرسی کی ہتھے پر ٹک کر بیٹھ گیا۔

''وہ مجھے بے حد پسند تھی ممی!'' اس نے اُداسی بھرے لہجے میں کہا۔ ''کیا آپ جانتی ہیں کہ مجھے سچ میں اس سے محبت ہوگئی تھی، ڈلفی سے......اور وہ والڈی مورٹ کی بیٹی نکلی......''

''وہ لوگ اس کام میں بڑے ماہر ہیں، البس!'' جینی نے ناگواری سے کہا۔ ''معصوموں کو جال میں پھنسایا کیسے جاتا ہے؟''

''یہ سب میری غلطی ہے، ممی!'' البس نے سر جھکا کر کہا۔

جینی نے البس کی طرف دیکھا اور پھر محبت سے اپنی بانہوں میں بھر لیا۔

''یہ کتنا حسین اتفاق ہے؟...... تمہارے ڈیڈ بھی ایسا ہی سوچتے ہیں کہ یہ سب ان کی غلطی ہے۔ تم دونوں کی جوڑی کتنی عجیب ہے!'' جینی نے آہ بھرتے ہوئے کہا۔

''ہاں یہ وہی ہے...... یہ وہی ہے...... اس نے انہیں دیکھ لیا ہے۔'' اسکارپیئس کی جوشیلی آواز گونجی۔ سب اپنی اپنی جگہ پر ہوشیار ہو گئے اور اس سیاہ پوش لڑکی کی طرف دیکھنے لگے جو ہیری سے کچھ فاصلے پر موجود تھی اس کا تعاقب کر رہی تھی۔

''سب لوگ اپنی اپنی جگہ پر پہنچ جاؤ جلدی......'' ہرمائنی نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔ ''اور سب لوگ یہ بات دھیان میں رکھنا کہ کوئی بھی اتنی دیر تک حرکت نہ کرے جب تک وہ مقررہ مقام یعنی اس روشنی کے ہالے تک نہ پہنچ جائے......'' ہرمائنی نے روشنی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سختی سے کہا۔ ''ہم سب اس پر ایک ساتھ وار کریں گے، ہمیں اسے کوئی ایسا موقع نہیں دینا ہوگا کہ وہ حقیقت سمجھ جائے اور ہمارے ہاتھوں سے نکل جائے......''

تمام لوگ تیزی سے اپنی اپنی طے شدہ جگہوں کی طرف چلے گئے۔

''ہرمائنی گرینجر! مجھے اب ہرمائنی گرینجر کے احکامات کی اطاعت کرنا ہوگا؟'' ڈریکو ملفوائے نے بلند آواز میں کہا۔

ہرمائنی نے مڑ کر اس کی طرف دیکھا۔ وہ فوراً مسکرایا۔ ''اور مجھے ایسا کرتے ہوئے لطف آ رہا ہے......''

''ڈیڈ...... یہ مذاق کا وقت نہیں ہے!'' اسکارپیئس نے منہ بنا کر کہا۔ وہ دونوں مسکراتے ہوئے دو بڑے دروازوں کی آڑ میں جا کر چھپ گئے۔

---

ہیری، والڈی مورٹ کے روپ میں دھیمے دھیمے قدم اُٹھاتا ہوا گرجا گھر میں داخل ہوا۔ اس نے دروازے کی طرف اپنی استخوانی انگلیاں لہرائیں، دروازہ خود بخود کھل گیا۔ کوئی نہیں جانتا تھا کہ اس کے لمبی استخوانی انگلیوں کے بیچ میں اس کی چھڑی چھپی ہوئی تھی۔ وہ چلتا ہوا کمرے کے وسط میں جا کر کھڑا ہو گیا۔ اسے احساس ہو چکا تھا کہ کوئی اس کا تعاقب کر رہا ہے، اور وہ یہ بات اچھی طرح جانتا تھا کہ تعاقب کرنے والا کون ہو سکتا ہے؟ چند پل بعد ایک نوجوان لڑکی

بھی اس کے پیچھے پیچھے کمرے میں داخل ہوگئی مگر وہ دروازے کے قریب ہی رُک گئی تھی۔

ہیری کی پشت اس کے سامنے تھی، اس کا لمبا سیاہ چوغہ بالکل ساکت تھا۔

''جادوئی دنیا کو ایسی جرأت کب سے ہوگئی کہ تاریکیوں کے شہنشاہ کا یوں چوری چھپے تعاقب کر سکے؟ تم جو کوئی بھی ہو، میں واضح کر دینا چاہتا ہوں، اس حماقت کیلئے تمہیں کڑی اذیت اُٹھانا پڑے گی۔'' ہیری نے سخت لہجے میں کہا۔ اس کی یخ بستہ اور سرد آواز بالکل والڈی مورٹ جیسی تھی اور اس کی گونج خالی کمرے میں نہایت خوفناک تھی۔ سب چھپے ہوئے لوگوں کو اپنی سانسیں بند ہوتی محسوس ہوئی حالانکہ وہ جانتے تھے کہ یہ حقیقت نہیں تھی۔

ڈلفی نے اپنا چوغہ پیچھے سرکایا اور چہرہ کھول دیا۔ وہ مبہوت دکھائی دے رہی تھی، اپنے باپ کے ساتھ ملاقات کرنا جتنا حسین پل تھا، وہیں اتنا ہی ناقابل یقین بھی تھا۔ یہی وہ لمحہ تھا جس کیلئے اس نے برسوں انتظار کیا تھا۔ جسے پانے کیلئے اس کیلئے وقت کی طویل دہلیزیں پار کی تھیں۔

''لارڈ والڈی مورٹ!'' ڈلفی کی لرزتی ہوئی آواز سنائی دی۔ ''وہ میں ہی ہوں، جو آپ کا تعاقب کر رہی تھی۔''

ہیری آہستگی سے اپنی جگہ پر گھوما اور اس نے غور سے ڈلفی کی طرف دیکھا۔

''میں تمہیں نہیں جانتا...... دفع ہو جاؤ یہاں سے!'' وہ کڑک دار آواز میں بولا۔

ڈلفی نے ہچکی جیسی زوردار سانس لی۔

''میں آپ کی بیٹی ہوں......'' وہ سسکتے ہوئے بولی۔

''ہمیں مذاق بالکل پسند نہیں ہے، لڑکی!'' ہیری نے خونخوار لہجے میں کہا۔

''میں سچ کہہ رہی ہوں، میں آپ کی بیٹی ہوں......'' وہ دوبارہ سسکتے ہوئے بولی۔

''اگر ہماری کوئی بیٹی ہوتی تو کیا ہمیں معلوم نہ ہوتا؟'' ہیری نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

ڈلفی نے اس کی طرف ملتجیانہ نظروں سے دیکھا۔

''میں ابھی پیدا ہی نہیں ہوئی...... میں مستقبل سے ماضی میں آئی ہوں۔'' وہ کانپتے ہوئے لہجے میں بولی۔ ''میں آپ کی وفادار بیلاٹرکس لسٹرینج کے بطن سے پیدا ہوئی ہوں، میری پیدائش ملفوائے کی حویلی میں ہوئی تھی...... ہوگورٹس کی اس عظیم جنگ سے تھوڑا عرصہ پہلے...... وہ عظیم جنگ جس میں...... مستقبل میں آپ کو شکست اُٹھانا پڑی اور میں نے آپ

کو ہمیشہ کیلئے کھو دیا...... میں یہاں آپ کو بچانے کیلئے آئی ہوں!''

''ہاں! تمہاری آنکھیں اس سے ملتی ہیں، لڑکی!'' ہیری نے خشک لہجے میں کہا۔

دونوں کی آنکھیں آپس میں ملی، انہوں نے غور سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

''روڈولفس اسٹریج...... جو بیلاٹرکس کا وفادار شوہر تھا، اسی نے اژقبان سے رہائی کے بعد واپس لوٹ کر مجھے اس حقیقت سے آگاہ کیا تھا کہ میں کون ہوں؟...... اور وہ پیش گوئی بھی، جو انہیں محسوس ہوا تھا کہ میں ہی پوری کر سکتی ہوں ...... یقین کیجئے، میں ہی آپ کی بیٹی ہوں، لارڈ!'' ڈلفی نے پرزور لہجے میں کہا۔

''بیلاٹرکس!...... میں اسے اچھی طرح سے جانتا ہوں، اور کافی حد تک تمہارا چہرہ بھی اس سے ملتا جلتا ہے...... مگر اس کی خوبیاں تم میں دکھائی نہیں دیتیں...... پھر بھی تمہارے پاس اپنے دعویٰ کا کیا ثبوت ہے، لڑکی؟'' ہیری نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

ڈلفی نے پھنکار بھری اور پھر اس کے ہونٹوں سے سانپ جیسی پھنکار سنائی دینے لگی۔ وہ مارباشی زبان بول رہی تھی۔

ہیری نے زوردار قہقہہ لگایا بالکل والڈی موورٹ کی طرح شیطانی قہقہہ۔

''کیا بس صرف یہی ثبوت ہے؟'' وہ غراتا ہوا بولا۔

پھر اگلے لمحے جو ہوا، اسے دیکھ کر ہیری لمحہ بھر کیلئے ہکا بکا رہ گیا تھا۔ اس کے چہرے کے عضلات کھچ گئے اور وہ لاشعوری طور پر ایک قدم پیچھے ہٹ گیا۔ ڈلفی نے اپنے بازو پھیلائے اور بغیر کسی سہارے سے ہوا میں بلند ہوگئی۔ وہ پرواز کر رہی تھی......

''میں اوغری ہوں...... آپ کی اوغری، تاریکیوں کے شہنشاہ!'' ڈلفی نے عجیب مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔ ''میں آپ کیلئے کچھ بھی کرنے کیلئے تیار ہوں کیونکہ مجھے آپ کو بچانا ہی ہے......''

ہیری نے تیزی سے خود پر قابو پایا کیونکہ وہ اسے اپنے متحیر ہونے کا ذرا بھی احساس نہیں دلانا چاہتا تھا۔ یہ الگ بات تھی کہ اس کے واقعی اوسان خطا ہو چکے تھے۔

''تم نے یہ اُڑنا...... کہاں سے سیکھا؟...... کیا مجھ سے؟'' وہ گڑبڑا سا گیا تھا۔

''میں نے تو بس آپ کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کی ہے......'' ڈلفی نے جواب دیا۔

''میں پہلے کبھی ایسے جادوگر یا جادوگرنی سے نہیں ملا جو یہ ایسا دعویٰ کر سکے کہ وہ میری ہمسری کر سکتا ہے یا وہ مجھے بچا سکتا ہے، نا قابل تسخیر لارڈ والڈی مورٹ کو......'' ہیری نے تلخی سے کہا۔

''مجھے غلط مت سمجھئے!'' ڈلفی نے فوراً ڈھیلے پڑتے ہوئے کہا۔''میں آپ کی ہمسری کی دعویدار نہیں ہوں، لارڈ! لیکن میں اپنی زندگی کا ہر پل صرف اسی خواہش میں خرچ کیا ہے کہ میں ایک ایسی اولاد بن سکوں جسے دیکھ کر آپ کا سر فخر سے بلند ہو جائے!''

''ہاں...... میں نے سب دیکھ لیا کہ تم کیا ہو؟ اور جان لیا ہے کہ تم کیا کیا کر سکتی ہو؟، مجھے یقین آ گیا ہے کہ تم میری بیٹی ہو سکتی ہو......'' ہیری نے نرم لہجے میں کہا۔

ڈلفی نے محبت بھری نظروں سے اس کی طرف دیکھا اور اس کی آنکھیں بھیگ گئیں۔

''فادر......'' وہ کراہتے ہوئے بولی۔

''اکٹھے...... رہ کر ہماری قوتیں نا قابل تسخیر ہو جائیں گی۔'' ہیری نے کہا۔

''اوہ فادر......'' ڈلفی دوبارہ سسکی۔

''یہاں روشنی میں میرے پاس آؤ...... میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ میرا خون کیسا ہے؟''

''آپ جس کام کیلئے آج یہاں آئے ہیں، یہ ایک بھیانک غلطی ہے، ایسا مت کیجئے، وہ آپ کو برباد کر ڈالے گا......'' ڈلفی نے فوراً اصل بات کی طرف آتے ہوئے کہا مگر وہ اپنی جگہ سے ایک انچ بھی آگے نہیں بڑھی تھی۔

اسی لمحے ایک خطرناک بات ہوئی۔ ہیری کا لمبی استخوانی انگلیوں والا ہاتھ یکدم بدل گیا اور اپنی اصلی حالت میں آ گیا۔ اتفاق سے ہیری نے یہ دیکھ لیا تھا۔ تبدیلی ہیئت اپنا اثر کھو رہی تھی۔ اس نے سرعت سے اپنے ہاتھ کو آستین کے اندر کھینچ کر چھپا لیا۔ اسے احساس ہو گیا کہ وہ اس اداکاری کو زیادہ دیر تک جاری نہیں رکھ پائے گا۔ اب جلدی اس کھیل کو انجام تک پہنچانا ہوگا۔

''وہ دودھ پیتا بچہ......؟'' ہیری استہزائیہ انداز میں ہنسا۔

''اس کے پاس اس کی ماں کا پیار ہے۔ آپ کا وار پیار سے ٹکرا کر پلٹ جائے گا۔ آپ برباد ہو جائیں گے، آپ کی اپنی قوتیں اسے بے حد طاقتور بنا دیں گی اور آپ کو بے حد کمزور...... آپ کو اپنی قوتیں واپس لینے میں اور واپس لوٹنے

میں اگلے سترہ برس لگ جائیں گے۔اور پھر ہوگورٹس میں ایک عظیم جنگ ہوگی، جسے آپ ہار جائیں گے...... میں آپ کو ان سب چیزوں سے بچانا چاہتی ہوں......'' ڈلفی نے چیختے ہوئے کہا۔

اسی لمحے ہیری کو احساس ہوا کہ اس کے سر پر بال نکل رہیں۔اس نے غیر محسوس انداز میں اپنا ہاتھ بڑھا کر اپنے سر کو سیاہ چوغے سے ڈھانپ لیا اور اپنا چہرہ دوسری طرف پھیر لیا۔

''یعنی تم چاہتی ہو کہ میں اس بچے کو نہ ماروں......کیا یہ صحیح رہے گا۔'' ہیری نے کہا۔

''بالکل فادر......یہی میں چاہتی ہوں۔'' ڈلفی نے تیزی سے کہا۔

اگلے ہی لمحے ہیری کو احساس ہوا کہ اس کا بدن سمٹ رہا تھا۔اس کا قد چھوٹا ہونے لگا تھا۔اس نے پوری کوشش کی ڈلفی اسے دیکھ نہ پائے۔

''فادر......؟'' ڈلفی کی آواز میں بے یقینی سی پیدا ہونے لگی۔

''تمہارا منصوبہ میرے لئے اچھا ہے کہ میں یہ ارادہ چھوڑ دوں۔تم مجھے بچانا چاہتی ہو، ٹھیک ہے، اب تم میرے پاس آؤ تاکہ میں تمہیں روشنی میں اچھی طرح دیکھ سکوں۔'' ہیری نے اس بار پوری کوشش سے اپنی آواز کو یخ بستہ اور سرد بنانے کی کوشش کی کیونکہ وہ مکمل طور پر ہیری میں بدل چکا تھا۔تبدیلی ہیئت کا اثر بالکل ختم ہو چکا تھا۔

اسی لمحے ڈلفی کی عقابی نظروں نے بھانپ لیا تھا کہ ایک دروازے میں ہلکی سی حرکت ہوئی تھی۔کسی نے دروازہ اپنی طرف کھینچ لیا تھا۔اس کا ذہن پوری رفتار سے کام کر رہا تھا۔اسے اپنے اردگرد کسی خطرے کا احساس ہو چکا تھا۔کچھ نہ کچھ غلط تھا جو اسے ابھی تک سمجھ میں آ پایا تھا۔

''فادر......؟'' ڈلفی نے پکارا اور کچھ فاصلے پر رہ کر اس کے سامنے جانے کی کوشش کی۔ہیری کو اس کا احساس ہو گیا اور وہ تیزی سے دوسری طرف گھومتا چلا گیا۔وہ ایک طرح سے کمرے میں دائروی انداز میں گھوم رہے تھے۔ڈلفی کی پوری کوشش تھی کہ وہ اس کا چہرہ دیکھ سکے مگر ہیری اس سے بچ رہا تھا۔ڈلفی روشنی کے اس ہالے میں آنے کیلئے بالکل تیار نہیں تھی، جہاں اسے لانا بے حد ضروری تھا۔

''تم لارڈ والڈی مورٹ بالکل نہیں ہو......'' ڈلفی زور سے چیخی۔

اس نے اپنی چھڑی نکال کر ہیری کی طرف لہرائی۔ہیری سمجھ چکا تھا کہ اب وقت نکل چکا ہے، اسے اس کا مقابلہ کرنا

ہی ہوگا،اس نے بھی اپنی چھڑی نکالنے میں سستی نہیں کی۔

''آتشوستم......'' دونوں کی ایک ساتھ آواز گونجی۔

دونوں کی چھڑیوں سے آگ جیسے شعلے ایک دوسرے کی طرف لپکے اور کمرے کے وسط میں آپس میں ٹکرا کر دھما کے کے ساتھ ختم ہو گئے۔اسی لمحے ڈلفی کو دروازے میں کسی قسم کی حرکت محسوس ہوئی۔اس نے اپنا دوسرا ہاتھ لہرایا اور دھڑام کی آواز کے ساتھ تمام دروازے بند ہو گئے۔ ہیری نے چونک کر ان کی طرف دیکھا۔وہ اب کھل کر سامنے آ چکا تھا۔

''اوہ ہیری پوٹر!'' ڈلفی طنزیہ لہجے میں غرائی۔''میرے ساتھ کھیل رہے تھے، ہے نا؟''

ہیری نے ایک بار پھر دروازوں کی طرف دیکھا۔ان پر سنہری تالے لگے ہوئے صاف دکھائی دے رہے تھے۔

''کیا تم ایسا سوچتے ہو کہ تمہارے ساتھی تمہاری مدد کر پائیں گے، ہیری پوٹر؟'' ڈلفی نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''ہیری...... ہیری......'' ہرمائنی کی چیختی ہوئی آواز دروازے کے پیچھے سے سنائی دی۔

''اوہ نہیں!اس نے تمام دروازوں کو تالہ بند کر ڈالا ہے، انہیں اندر سے ہی کھولا جا سکتا ہے۔'' جینی کی پریشان آواز سنائی دی۔

''ٹھیک ہے! مجھے تم سے تنہا ہی نمٹنا ہوگا......'' ہیری نے خود کو تیار کرتے ہوئے کہا۔

وہ اپنی جگہ پر گھوما اور اس نے وار مارا۔ وہ ہیری کے وہم و گمان سے زیادہ پھرتیلی ثابت ہوئی اور نہ صرف اس نے خود کو بچا لیا بلکہ اس کی چھڑی ہوا میں لہرائی۔ اگلے ہی لمحے ہیری کی چھڑی اس کے ہاتھ سے نکل دور جا گری۔ ہیری حیرت زدہ رہ گیا۔

''یہ تم نے کیسے کیا؟......تم کیا چیز ہو؟'' ہیری کے منہ لاشعوری طور پر نکلا۔

اسے اس بات کا احساس ہو گیا تھا کہ وہ نوجوان لڑکی اس کی سوچ سے کہیں زیادہ طاقتور ثابت ہوئی تھی۔

''میں نے تمہارے لڑنے کے انداز کو ایک طویل عرصہ تک پرکھا ہے، ہیری پوٹر! میں تمہیں اپنے باپ کے مقابلے میں بہت زیادہ اچھے طریقے سے جانتی ہوں۔'' ڈلفی نے ہنستے ہوئے کہا۔

''تم یہ کہنا چاہتی ہو کہ تمہیں میری سب کمزوریاں معلوم ہیں!'' ہیری نے چونک کر پوچھا۔

''میں نے بہت ساری چیزیں ان سے وراثت میں پائی ہیں! وہ بلاشبہ جادوئی دُنیا کے اکلوتے اور عظیم جادوگر

ہیں...... میں، نے بہت ساری چیزوں کا مطالعہ کیا ہے اور وہ سب سیکھا جس کی مجھے ضرورت تھی...... یقیناً انہیں مجھ پر بے حد ناز ہوگا!' ڈلفی نے متکبرانہ لہجے میں کہا۔

''آتشوستم......''

ڈلفی کی چھڑی سے ایک سرخ شعاع ہیری کی طرف کوندی۔ ہیری ہر طرح کی صورتحال کیلئے تیار تھا۔ وہ بے شک نہتا تھا مگر اسے خود کو اس سے بچانا ہی تھا۔ اس کا دماغ اب پوری طرح متحرک تھا۔ وہ صحیح وقت پر دوسری طرف کود گیا۔ روشنی کی لہر کمرے کے فرش پر پڑی اور ایک زوردار دھماکہ ہوا۔ فرش میں ایک گڑھے جیسا سوراخ ہو گیا تھا۔ ہیری پھسلتا ہوا ایک کرسی کے نیچے گھس گیا اور یہ سوچنے لگا کہ وہ اس طاقتور جادوگرنی کا سامنا بغیر چھڑی سے کیسے کرسکتا ہے؟

''کیا تم کیڑے مکوڑوں کی طرح رینگ کر مجھ سے چھپنا چاہ رہے ہو، ہیری پوٹر!'' ڈلفی غرا کر بولی۔ ''ہونہہ ہیری پوٹر، جو وہ جادوئی دُنیا کا عظیم بہادر سورما ہے...... حقیر کیچوے کی طرح رینگ رینگ کر چھپنے کی کوشش کر رہا ہے...... ڈیگورستم............''

اگلے لمحے کمرے میں موجود تمام کرسیاں ہوا میں بلند ہوگئیں۔ ہیری زمین پر سمٹا ہوا دکھائی دینے لگا۔

''اب میرے سامنے سوال یہ ہے کہ کیا تمہیں مار ڈالنا قیمتی وقت کی بربادی نہیں ہے؟'' ڈلفی نے سفاکی سے کہا۔ ''یہ جانتے ہوئے کہ اگر میں اپنے باپ کو ویسا کرنے سے روک ڈالوں تو تم سب ویسے بھی نیست و نابود ہو جاؤ گے......تو فیصلہ کیسے کیا جائے؟......اوہ مجھے ان سب چیزوں سے بے حد کوفت ہو رہی ہے، مجھے تمہیں مار ڈالنا ہی چاہئے......''

اس نے اپنی چھڑی لہرائی اور تمام کرسیاں ایک دھماکے کے ساتھ فرش پر گر گئیں اور بری طرح سے ٹوٹ پھوٹ گئیں مگر ہیری نے خود کو ان کی زد میں آنے سے بچالیا تھا۔ اسی وقت فرش کے گڑھے میں البس باہر نکلا۔ کوئی بھی اس کی طرف متوجہ نہیں تھا۔

''ایکودا......'' ڈلفی کے لب پھڑ پھڑائے۔

''ڈیڈ......'' البس کی آواز گونجی۔ ڈلفی کا جادوئی کلمہ ادھورا رہ گیا، اس نے تعجب سے مڑ کر اس کی طرف دیکھا۔

''البس نہیں......تمہیں یہاں نہیں......'' ہیری تڑپ کر چیخا۔

''اوہ......تم دونوں...... دو دو پوٹر...... ایک ساتھ...... یہ زیادہ مزیدار رہے گا۔'' وہ سفاکی سے بولی۔ اس کے

آنکھیں خطرناک انداز میں چمک رہی تھیں۔ ''ایک بار پھر......انتخاب کا مسئلہ...... پہلے کسے؟......میرا خیال ہے کہ پہلے لڑکے کو مار ڈالا جائے۔'' ڈلفی نے لاپروائی سے کہا۔اس کی چھڑی لہرائی۔ ''ایکو داسم......''

ڈلفی کی چھڑی سے سبز رنگ کی چمکیلی شعاع نکلی اور البس کی طرف لپکی۔ ہیری نے پوری قوت سے البس پر چھلانگ لگا دی، وہ کچھ بھی سوچنا نہیں چاہتا تھا۔اس کے دماغ میں غصے کی لہریں بری طرح جھنجھنا رہی تھیں۔اس نے البس کو دھکا دے کر دور پھینک دیا۔شعاع سیدھی فرش پر پڑی جہاں کچھ لمحے پہلے البس موجود تھا۔

''تمہارا خیال ہے کہ تم مجھ سے زیادہ طاقتور ہو؟'' ڈلفی مسکراتے ہوئے بولی۔جیسے وہ اس چوہے بلی کے کھیل سے لطف اندوز ہو رہی ہو۔

''نہیں ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔'' ہیری نے زمین پر گرے ہوئے کہا۔اسے اپنی چھڑی دکھائی دے گئی تھی جو کچھ ہی دور زمین پر پڑی تھی، ہیری نے بحث کرنے میں وقت ضائع نہیں کیا اور قلابازی کھا کر چھڑی اُٹھالی اور اگلے ہی لمحے ایک زوردار وار ڈلفی پر مارا۔ڈلفی نے خود کو بچا لیا۔ان دونوں کے درمیان شعلوں کا کھیل شروع ہو گیا تھا۔ہیری اب کسی قسم کی کوئی سستی نہیں دکھانا چاہتا تھا کیونکہ وہاں البس موجود تھا،اسے ڈلفی کو کوئی موقع نہیں دینا تھا کہ وہ البس پر وار پائے۔ دوسری طرف البس نے پھرتی سے اپنا کام کر دکھایا۔اس نے اپنی چھڑی سے تمام دروازوں سے تالے اُڑا ڈالے تھے۔ ''ایلومورسم......ایلومورسم......''

''میں کبھی تنہا نہیں لڑا......تم دیکھ سکتی ہو......اور نہ ہی تنہا لڑوں گا۔'' ہیری نے غصے سے کہا۔جینی، ہرمائنی، رون اور ڈریکو اندر داخل ہو چکے تھے۔سب کی چھڑی ڈلفی کو نشانہ بنائے ہوئی تھیں، وہ سب شعلے اگل رہی تھیں۔ڈلفی تنہا ان سب کا مقابلہ کر رہی تھی، وہ واقعی بہادر اور طاقتور تھی،اس نے نہایت پھرتی سے سب کو سنبھال رکھا تھا مگر یہ سب زیادہ دیر تک جاری نہیں رکھ سکتی تھی۔اسے اس جنگ سے نکلنا تھا...... کیونکہ وہ یہاں لڑنے بھڑنے کیلئے نہیں آئی تھی،اس کا مقصد تو اس پیش گوئی کو باطل کرنا تھا جو تھوڑی دیر بعد ہی رونما ہونے والی تھی۔

کمرے میں سرخ، سبز روشنیوں کے جھماکے ہو رہے تھے جن سے آنکھیں خیرہ ہو رہی تھیں۔ڈلفی لڑنے کے بجائے مدافعت پر اتر آئی جس کا نتیجہ اس کے حق میں اچھا ثابت نہیں ہوا اور پھر وہ فرش پر نڈھال ہو کر گر گئی،اس کا جسم بری طرح کانپ رہا تھا۔

''نہیں......نہیں......'' ڈلفی کراہی۔

''بندھوا تم......'' ہرمائنی کی چھڑی لہرائی۔ اگلے ہی لمحے ڈلفی کا پورا بدن چمکیلی رسیوں سے جکڑ گیا۔ وہ اب حرکت بھی نہیں کر پا رہی تھی۔ اس کی آنکھوں میں بے بسی جھلک رہی تھی۔

ہیری محتاط انداز میں اپنے قدم ڈلفی کی طرف بڑھانے لگا۔ اس کی آنکھیں اس پر جمی ہوئی تھیں کیونکہ اسے اندیشہ تھا کہ وہ کچھ بھی کر سکتی تھی۔ سب لوگ چوکنا انداز میں اپنے اپنی جگہوں پر کھڑے تھے، ان کی چھڑیاں ابھی تک ڈلفی پر تنی ہوئی تھیں۔

''البس تم ٹھیک ہو......؟'' ہیری نے اپنی نظریں ڈلفی سے ہٹائے پوچھا۔

''ہاں ڈیڈ! میں ٹھیک ہوں!'' البس نے جواب دیا۔

ہیری نے اپنی نظریں ڈلفی سے بالکل نہیں ہٹائی تھیں، وہ اس سے خوف محسوس کر رہا تھا۔

''جینی! اسے چوٹ تو نہیں لگی......تم اسے اچھی طرف دیکھ کر بتاؤ، وہ واقعی ٹھیک ہے۔'' ہیری نے سخت لہجے میں کہا۔ وہ ڈلفی سے اپنی نگاہیں ہٹانا نہیں چاہتا تھا۔

''اس نے ضد کی......کہ وہ ہم سب میں سب سے چھوٹا ہے اور وہ چھوٹے گڑھے میں چڑھ کر دوسری طرف نکل سکتا ہے اور اندر سے دروازے کھول سکتا ہے......میں نے اسے بہتیرا روکنے کی کوشش کی مگر وہ نہیں مانا......'' جینی نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

''صرف یہ دیکھ کر بتاؤ......وہ واقعی ٹھیک ہے۔'' ہیری غصے سے دہاڑا۔

''میں بالکل ٹھیک ہوں، ڈیڈ!......میں سچ کہہ رہا ہوں۔'' البس نے کہا۔

ہیری ڈلفی کے بالکل پاس پہنچ چکا تھا۔

''لوگوں کی بڑی تعداد نے مجھے ہمیشہ چوٹ پہنچانے کی کوشش کی مگر مجھے کبھی تکلیف نہیں ہوئی۔'' ہیری غصیلے لہجے میں چیختے ہوئے کہا۔ ''مگر میرے بیٹے کو......میری آنکھوں کے سامنے......تمہیں یہ ہمت کیسے ہوئی کہ تم میرے بیٹے کو چوٹ پہنچا سکو......اس کی طرف میلی آنکھ سے دیکھنے کی تمہاری جرأت کیسے ہوئی؟......تم گھٹیا جادوگرنی!'' ہیری غصے سے دہاڑا۔

''میں صرف اپنے باپ سے ملنا چاہتی تھی۔'' ڈلفی نے سسکتے ہوئے کہا۔

ہیری کو اس کے معصوم چہرے پر ذرا بھی ترس نہیں آ رہا تھا کیونکہ وہ اس کا سفاکانہ روپ کچھ لمحے پہلے دیکھ چکا تھا۔

''تم اپنی دُنیا کو دوبارہ نہیں بنا سکتی......تم ہمیشہ یتیم ہی رہو گی، اور تم اس حقیقت سے کبھی پیچھا نہیں چھڑا سکتی۔'' ہیری نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''مجھے بس ان کی ایک جھلک دیکھ لینے دو......'' ڈلفی نے کہا۔

''نہیں......بالکل نہیں! میں ایسا نہیں کر سکتا اور نہ ہی کرنا چاہتا ہوں!'' ہیری نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

''براہ کرم......ہیری پوٹر! تم ایک اچھے انسان ہو......'' ڈلفی گڑگڑائی۔

''تم جیسے لوگ ہمیشہ میری اچھائیوں کا ناجائز فائدہ اُٹھانے کی کوشش کرتے ہیں۔'' ہیری نے نفرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تو پھر مجھے مار ڈالو......'' ڈلفی چیخی۔

ہیری نے اس کی طرف دیکھا اور لمحہ بھر کیلئے سوچا۔

''میں ایسا نہیں کر سکتا......نہ ہی کسی کو کرنے کی اجازت دوں گا۔'' ہیری نے کہا۔

''کیا مطلب ڈیڈ؟......وہ انتہائی خطرناک ہے۔'' البس نے فوراً کہا۔

''بالکل نہیں البس......'' ہیری نے سختی سے کہا۔

''مگر وہ قاتل ہے......میں نے خود اسے قتل کرتے ہوئے دیکھا ہے!'' البس بولا۔

ہیری نے اپنا سر گھما کر البس کی طرف دیکھا اور اس کی نظریں جینی سے ملیں۔

''ہاں البس! وہ ایک قاتل ہے......مگر ہم قاتل نہیں ہیں۔'' ہیری نے جواب دیا۔

''ہمیں ہمیشہ ان سے بہتر بننا چاہئے۔'' ہرمائنی نے تائید کرتے ہوئے کہا۔

''بالکل......یہ تکلیف دہ ضرور ہے، مگر ہم نے یہی سیکھا ہے۔'' رون نے منہ بنا کر کہا۔

''میرے دماغ کو بدل ڈالو!'' ڈلفی نے بے بسی سے کہا۔ ''میری یادیں مٹا ڈالو......مجھے بھلا دو کہ میں کون ہوں؟''

''نہیں! ہم تمہیں واپس اپنے وقت میں لے کر جائیں گے۔'' رون نے کہا۔

''تم اپنے مقدمے کا سامنا کروگی اور پھر ہمیشہ کیلئے اژقبان بھیج دی جاؤ گی، بالکل اپنی ماں کی طرح!'' ہرمائنی نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

''وہاں تم ہمیشہ اپنے کئے پر پچھتاؤ گی......'' رون نے کہا۔

''صرف ایک بار......ایک بار...... مجھے انہیں دیکھ لینے دو!'' ڈلفی نے کراہتے ہوئے کہا۔''میں وعدہ کرتی ہوں، میں کچھ نہیں کروں گی......خود کو تمہارے حوالے کردوں گی۔''

''شاید میں......شاید میں تمہارے لئے کوئی نرم گوشہ پیدا کر پاتا...... مجھے لوگوں کو مارنا یا تکلیف دینا کبھی اچھا نہیں لگا۔ میں ہمیشہ یہی چاہتا ہوں کہ وہ برا راستہ چھوڑ دیں اور پرامن زندگی جینا سیکھیں......مگر ایک معصوم لڑکے کو بلاوجہ اور جس درندگی سے تم نے مار ڈالا۔ اس کے بعد تو کسی نرمی کا کوئی سوال نہیں پیدا ہوتا۔'' ہیری نے تاسف بھرے لہجے میں کہا۔

ڈلفی کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور اس نے سر فرش پر ڈال دیا۔

اسی لمحے ایک پھنکارتی ہوئی آواز گونجی۔ سب کے چہروں پر عجیب سا خوف نمودار ہوگیا۔

ایک ایسی آواز جس میں موت جھلک رہی تھی۔ ہیری کو اپنے سر میں ٹیس سی اُٹھتی ہوئی محسوس ہوئی۔ وہ آواز جسے وہ برسوں سے صرف خوابوں میں ہی سن سکتا تھا۔ وہ بیداری کے عالم میں اس کے سر میں گونج رہی تھی۔

''ہیری ی ی پوٹر......''

''یہ کیسی آواز ہے؟'' اسکار پیئس نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''نہیں......ابھی نہیں......نہیں!'' ہیری نے اپنے سر کو تھامتے ہوئے کہا۔

''کیا ہوا ڈیڈ......؟'' البس نے تیزی سے ہیری کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

''اوہ والڈی مورٹ......'' رون کے منہ بے اختیار نکلا۔

''وہ...... یہاں......اب؟'' ہرمائنی نے پریشانی سے کہا۔

''فادر......مدد......فادر......'' ڈلفی پوری قوت سے چیخی۔

''خاموش تم......'' ڈریکو نے اپنی چھڑی لہراتے ہوئے کہا۔ ڈلفی کی آواز بند ہوگئی تھی، وہ اپنی جگہ کر بری طرح سٹپٹا

رہی تھی۔شدید مزاحمت کے باعث اس کا چہرہ سرخ ہو گیا۔

''ڈوریم لیوستم......'' ڈریکو کی چھڑی ایک بار لہرائی اور فرش پر گری ہوئی ڈلفی کا جسم تیزی سے اُٹھا اور اوپر جا کر چھت سے جا لگا۔

''وہ آ رہا ہے......وہ آ رہا ہے، اسی وقت......'' ہیری نے خود کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

کھڑکی سے دور سڑک پر سیاہ ہیولا آہستہ آہستہ چل رہا تھا۔ اس کا رُخ جیمس پوٹر کے گھر کی طرف ہی تھا۔ والڈی مورٹ آ رہا تھا اور اپنے ساتھ موت لا رہا تھا...... جسے وہ سبھی اچھی طرح سے جانتے تھے۔

☆☆☆☆

منظر 12

# ان دیکھا حادثہ، 1981ء

ہیری پوٹر اذیت بھرے انداز میں والڈی مورٹ کی طرف دیکھ رہا تھا۔ عجیب سی دہشت اس کے بدن پر بڑھتی جا رہی تھی۔ وہ ان کے سامنے سے گزرا اور جیمس پوٹر کے گھر کی طرف بڑھ گیا۔ وہ دروازے پر چند لمحوں کیلئے رُکا اور پھر آہستگی سے صدر دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ وہ سب اسے دیکھ سکتے تھے۔ ان کے چہروں پر گہرا اضطراب پھیلا ہوا تھا مگر ہیری کی حالت زیادہ ہی بدتر ہو رہی تھی۔ اس کیلئے اس اذیت ناک لمحے کو برداشت کرنا بے حد دشوار ہو رہا تھا۔

''والڈی مورٹ میری ممی اور ڈیڈ کو مارنے جا رہا ہے...... اور میں اسے روکنے کیلئے کچھ بھی نہیں کر سکتا ہوں۔'' ہیری نے دردبھری آواز میں کہا۔

''وہ سچ نہیں ہے......'' ڈریکو نے آہستگی سے کہا۔

''ڈیڈ! یہ صحیح نہیں......'' اسکارپیئس نے فوراً کہا۔

''میں جانتا ہوں کہ آپ ایسا کر سکتے ہیں...... اُسے روک سکتے ہیں مگر آپ ایسا کچھ نہیں کریں گے۔'' البس نے ہیری کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''اوہ خدایا...... یہ نہایت ڈراؤنا منظر ہے......'' ڈریکو ایک قدم پیچھے ہٹتے ہوئے بولا۔

جینی نے ہیری کا ہاتھ پکڑ لیا۔

''تمہیں یہ سب دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے، ہم واپس گھر چلتے ہیں۔'' وہ بولی۔

''میں یہ سب ہونے دوں گا...... یقیناً میں اسے اپنی نظروں سے دیکھوں گا۔'' ہیری نے کہا۔

''ہاں! یہی بہادری ہے......؟'' ڈریکو نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

’’تب تو ہم سبھی اس کے گواہ بن جائیں گے۔‘‘ ہرمائنی نے کہا۔

’’ہم یہ سب ضرور دیکھیں گے۔‘‘ رون نے ٹھوس لہجے میں کہا۔

دور سے ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی جو مدھم ضرور تھی مگر سنائی دے رہی تھی۔

’’للّی ہیری کو لو اور یہاں سے نکل جاؤ...... وہ آ گیا ہے......‘‘ بھاگ جاؤ...... جلدی کرو، بھاگ جاؤ...... میں اسے سنبھالتا ہوں......‘‘ وہ آواز یقیناً جیمس پوٹر کی ہی تھی۔ اس میں خوف صاف جھلک رہا تھا۔

ایک دھماکے کی آواز گونجی اور پھر کسی مکروہ قہقہے کی آواز سنائی دی۔

’’تم اس سے دور رہو...... تم سمجھے...... تم اس سے دور رہو!‘‘

’’ایکوداسم......‘‘ والڈی مورٹ کی آواز گونجی۔

ایک سبز روشنی کی چمک ہوئی اور ہیری نے اسے گھر کی کھڑکیوں میں چمکتے ہوئے دیکھا۔ البس نے بھی ہیری کا ہاتھ پکڑ لیا۔ ہیری کا بدن کانپ رہا تھا۔ اس نے اپنے لرزتے ہاتھوں سے البس کی گرفت کو سخت کر دیا۔

’’اس نے وہ کر دیا...... وہ کر سکتا ہے!‘‘ البس نے آہستگی سے کہا۔

جینی نے اپنا بازو ہیری کی کمر میں ڈال دیا تھا۔ ہیری کو کھڑا رہنے میں دشواری ہو رہی تھی، وہ اسے سہارا دے رہی تھی۔

’’کھڑکی کے پاس وہ میری ممی ہیں...... میں انہیں صاف دیکھ سکتا ہوں۔ وہ نہایت خوبصورت دکھائی دے رہی ہیں......‘‘ ہیری لرزتی ہوئی آواز میں بولا۔

دروازہ کھلنے کے دھماکے دار آواز گونجی۔

’’ہیری کو نہیں...... ہیری کو نہیں...... مہربانی کرو...... ہیری کو نہیں......‘‘ للّی کی چیختی ہوئی آواز سنائی دینے لگی۔ ہیری کو اپنا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہونے لگا۔ یہی وہ آواز تھی جو اسے سکول کے تیسرے سال میں پہلی بار سنائی دی تھی۔

’’راستے سے ہٹ جاؤ...... تم احمق لڑکی...... میرے راستے سے ہٹ جاؤ۔‘‘ والڈی مورٹ کی سفاکانہ آواز اس چھوٹے سے گاؤں میں گونج رہی تھی۔

’’ہیری کو نہیں...... مہربانی کرو...... میں بھیک مانگتی ہوں...... ہیری کو نہیں! اس کی جگہ مجھے قتل کر دو۔‘‘ للّی کی آواز

دوبارہ سنائی دی۔

'میں تمہیں آخری بار تنبیہ کر رہا ہوں لڑکی ......'' والڈی مورٹ غصیلے لہجے میں دہاڑا۔

''نہیں ہیری کو نہیں ......مہربانی کرو......ہم پر رحم کھاؤ...... میں رحم کی بھیک مانگتی ہوں ......میرے بیٹے کو نہیں ...... مہربانی کرو...... میں کچھ بھی کروں گی......'' للّی گڑگڑا رہی تھی اور ہیری کے دل پر چھریاں سی چل رہی تھی۔ اس کا بدن بری طرح کپکپا رہا تھا۔ جینی کی گرفت اور مضبوط اور سخت ہوگئی تھی۔ البس کے چہرے پر عجیب سا خوف نمودار ہوگیا تھا۔

''ایکوداسم......'' والڈی مورٹ کی سفاکانہ آواز گونجی۔

ایسا لگ رہا تھا جیسے والڈی مورٹ کی چھڑی سے نکلنے والی سبز شعاع صرف للّی پوٹر کو ہی نہیں لگی تھی بلکہ اس نے ہیری کے بدن کو چیر ڈالا تھا۔ وہ رونے لگا اور ہچکیاں بھرتا ہوا فرش پر بیٹھ گیا۔ غم سے چور، صدمے سے نڈھال......اسے ایک ڈوبتی ہوئی چیخ نے اپنے حصار میں گھیر رکھا تھا جو اپنا گھیرا تنگ سے تنگ کرتی ہوئی اس کے بدن کو بھینچتی چلی جارہی تھی۔ اس کے وجود کے اندر کی گہرائیوں میں اترتی چلی جارہی تھی۔

دور سبز چمک کی روشنی ایک بار پھر چمکی اور کسی کی ہولناک چیخ گونجی اور مکان میں دھماکہ ہوا۔ مکان کا بلائی حصہ نصف سے زیادہ گر گیا تھا۔ والڈی مورٹ اس انجام کا شکار ہو چکا تھا جو اس کے مقدر میں لکھا تھا۔ وہ پیش گوئی پوری ہوگئی تھی جو اس کی تباہی و بربادی کیلئے کی گئی تھی......

☆☆☆☆

منظر 13

# پوٹر ہاؤس، 1981ء

وہ ایک آدھے گرے ہوئے مکان کے سامنے گنگ سا کھڑا تھا۔ اس کا حلیہ بڑا عجیب تھا۔ وہ عام آدمی کی نسبت دوگنا بڑا تھا۔ اس کا چہرہ دہشت اور خوف سے بگڑا ہوا تھا۔ کندھوں تک لمبے بال اور کھچڑی ڈاڑھی الجھی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ ایسا لگا جیسے اسے ہوش آ گیا ہو۔ وہ دیوانگی کے عالم میں دوڑا اور دھڑ دھڑاتا ہوا گھر کے اندر کی طرف بھاگا۔ وہ پاگلوں کی طرح سیڑھیاں طے کرتا ہوا جا رہا تھا۔ آگے ہر طرف ملبہ ہی ملبہ بکھرا ہوا تھا۔ اس نے اپنے دیوہیکل ہاتھوں سے ملبے کو دور پھینکا اور آگے بڑھا۔

''جیمس......جیمس......'' وہ دیوانگی کے عالم میں چیخا اور جلدی جلدی ملبے دور ہٹانے لگا۔ ''للّی......للّی......'' اس کی نظریں چاروں طرف تلاش کر رہی تھیں۔

ایسے لگتا تھا جیسے اس کی ہمت ٹوٹ رہی ہو۔ اس کی چال سست پڑ گئی تھی۔ اسے اس حقیقت کا ادراک ہو گیا ہو کہ جنہیں وہ تلاش کر رہا ہے، وہ اب نہیں رہے۔ مگر اس نے اپنی کوشش ترک نہیں کی۔ وہ انہیں تلاش کرتا رہا یہاں تک کہ کئی چیزوں کو ہٹانے کے بعد اسے جیمس اور پھر للّی دکھائی دے گئے۔ اس کا جسم یکدم ساکت ہو گیا اور وہ آنکھیں پھاڑ کر ان کی طرف دیکھنے لگا۔

''اوہ نہیں......نہیں!'' اس کے حلق سے گھٹی گھٹی سی آواز نکلی۔ ''ایسا نہیں ہو سکتا...... میں یہ دیکھ نہیں سکتا......انہوں نے مجھے بتایا تھا......مگر مجھے اس سے بہتر کی امید تھی......''

اس نے ان کی طرف دیکھا اور پھر اپنا سر خم کر لیا۔ وہ کچھ بڑبڑا رہا تھا جو سنائی نہیں دے رہا تھا۔ پھر اس نے اپنی جیب سے کچھ پھول نکالے اور انہیں زمین پر ان کے قریب رکھ دیا۔

’’مجھے معاف کر دینا......انہوں نے مجھے ہدایت کی تھی......ڈمبل ڈور نے مجھے حکم دیا تھا......مگر میں ان کا انتظار نہیں کر سکتا...... ماگلوؤں آ رہے ہیں، میں انہیں دیکھ سکتا ہوں، ان کی جلتی بجھتی نیلی روشنیاں محسوس کر سکتا ہوں۔ وہ یہاں مجھ جیسے کند ذہن کی موجودگی کو شک کی نظروں سے دیکھے بغیر نہیں رہیں گے...... میں یہاں رُک نہیں سکتا......‘‘ وہ بڑبڑایا۔

وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔

’’میں چاہتا ہوں کہ تم لوگ جان لو...... تمہیں کبھی فراموش نہیں کیا جائے گا......کم از کم ہم تو ایسا نہیں کر سکتے......اور نہ ہی کوئی اور......‘‘

وہ روتے روتے چونک گیا۔ اسے کوئی دھیمی سی آواز سنائی دی تھی۔ ایک بچے کی آواز جو سبک رہا تھا۔ وہ تیزی سے اس طرف متوجہ ہوا۔ اور تیزی سے ملبے میں اسے تلاش کرنے لگا۔ مگر وہاں کچھ بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ پھر اسے احساس ہوتا ہے کہ آواز کہاں سے آ رہی تھی، اس نے تیزی نیچے کی طرف دیکھا۔ اس کے قدموں قریب ایک تابکاری جیسی روشنی آ رہی تھی اور ایک معصوم بچہ اپنے ماں باپ کی طرف دیکھ کر سبک رہا تھا۔

’’اوہ تم ننھے گڈے......تم ضرور ہیری ہو۔ تم کیسے ہو ہیری پوٹر؟ ہم روبیس ہیگرڈ ہیں، اور ہم ہی اس وقت تمہارے اکلوتے دوست ہیں، چاہے تم یہ دوستی پسند کرو یا نہ کرو۔ تم نے یہ سب مشکل کیا ہے مگر تم شاید یہ بات نہیں جانتے......اور اب تمہیں ایک دوست کی ضرورت ہے، اب تم آرام سے ہمارے پاس آ جاؤ...... ہمارے ساتھ چلو! پریشان مت ہونا، ہیری پوٹر!‘‘

جلتی بجھتی نیلی روشنیاں تیزی سے قریب آ رہی تھیں۔ سناٹے میں تیز سائرن گونج رہے تھے، ماگلو پولیس جائے وقوعہ پر پہنچنے والی تھی۔ ہیگرڈ زیادہ دیر تک وہاں ٹھہر نہیں سکتا تھا۔ اس نے اپنے دیوہیکل ہاتھوں میں ننھے ہیری کو نرمی سے پکڑا اور اپنے بازوؤں میں سمیٹ لیا۔ پھر اس نے پیچھے دیکھے بنا دوڑ لگا دی۔ وہ پھلانگتا ہوا دوڑ رہا تھا۔ جائے وقوعہ سے دور جانے کی کوشش کر رہا تھا۔

☆☆☆☆

منظر 14

# ہوگورٹس کا کلاس روم

اسکارپیئس اورالبس دونوں بھاگتے ہوئے کلاس روم سے باہر آئے اورانہوں نے اپنے پیچھے دروازہ دھڑام سے بند کردیا۔ ان کے چہروں پر سرشاری اور بشاشیت پھیلی ہوئی تھی۔ وہ ایک دوسرے کے پیچھے لپک رہے تھے۔ بالآخر سکارپیئس ایک خالی بینچ پر بیٹھ گیااور گہری گہری سانسیں لینے لگا۔

''میں تو یقین بھی نہیں کرسکتا ہے کہ میں وہ کردکھایا۔'' اسکارپیئس نے پھولی ہوئی سانس سے کہا۔

''مجھے بھی یقین نہیں ہورہا ہے کہ تم واقعی وہ سب کیا؟'' البس نے اس کے قریب دھم سے بیٹھتے ہوئے کہا۔

''روز گرینجرویزلی......میں نے روز گرینجرویزلی سے پوچھ ہی لیا۔'' اسکارپیئس جوشیلے لہجے میں بولا۔

''اوراس نے صاف منع کردیا، ہے نا؟'' البس نے جلدی سے کہا۔

''مگر پھر بھی میں نے اس پوچھا تو سہی!'' اسکارپیئس نے جھٹ سے کہا۔ ''میں نے ابتدا تو کردی، پودا تو بودیا...... وہ پودا بہت جلد نشو ونما پاکر ایک پیڑ میں بدلے گا اور پھل دے گا۔''

''کیا تمہیں معلوم ہے کہ تم ضرورت سے زیادہ ہی توقعات لگارہے ہو، ایک شاندار خواب دیکھنے کی کوشش کررہے ہو۔'' البس نے منہ بنا کر کہا۔

''اور میں تم سے متفق ہوسکتا تھا کیونکہ صرف پولی چاپمن نے ہی مجھ سے رقص میں ساتھ جانے کیلئے پوچھا تھا......'' اسکارپیئس نے ہنستے ہوئے کہا۔

''اس دوسری حقیقت میں جہاں تم نہایت نمایاں تھے......تمہاری مقبولیت ہرطرف پھیلی ہوئی تھی، اس دُنیا میں بھی ایک مختلف لڑکی نے تم سے پوچھا تھا......ذرا اس دُنیا والی پولی چاپمن کے رویے کو دیکھو! یعنی اس کا مطلب ہے کہ......''

البس بول رہا تھا۔

''بالکل واقعی...... حالات کا تقاضا تو یہی ہے کہ مجھے پولی چاپمن سے ہی پوچھنا چاہیے...... یا پھر اسے اجازت دوں کہ وہ مجھے پوچھے......وہ نہایت پرکشش ہے مگر روز، روز ہی ہے۔'' اسکارپیئس جھکتے ہوئے بولا۔

''اگر منطق کو دیکھا جائے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ تم پاگل ہو گئے ہو کیونکہ روز تم سے نفرت کرتی ہے۔'' البس نے چڑ کر کہا۔

''اپنی تصحیح کرو البس!'' اسکارپیئس شکایت بھرے لہجے میں بولا۔''وہ مجھ سے نفرت کرتی تھی مگر کیا تم نے اس کی آنکھوں میں دیکھا، جب میں نے اس سے پوچھا تو وہاں نفرت نہیں، تاسف تھا۔''

''اور کیا تاسف صحیح ہوتا ہے......؟'' البس نے پوچھا۔

''تاسف سے تو شروعات ہوتی ہیں میرے دوست!'' اسکارپیئس نے مسکراتے ہوئے کہا۔''یہ ایک بنیاد ہے، جس پر ایک شاندار محل تعمیر ہونے والا ہے...... ہماری لازوال محبت کا محل!''

''ایمانداری کی بات تو یہ ہے کہ مجھے ہی پہلے گہری دوست ملنے کا امکان ہے۔'' البس نے سینہ پھیلاتے ہوئے کہا۔

''اوہ! بلاشبہ تم ایسا کر سکتے ہو۔ ممکن ہے کہ وہ نشیلی آنکھوں والی مرکبات کی پروفیسر...... یہ کچھ بڑی ہے، مگر تمہارے لئے چلے گی، ہے نا؟'' اسکارپیئس نے شرارت بھرے انداز میں کہا۔

''مجھے عمر دار عورتیں بالکل پسند نہیں ہیں!'' البس نے جلے بھنے انداز میں کہا۔

''ویسے تمہارے پاس بہت زیادہ وقت ہے...... کثیر وقت...... اسے بہکا اور ورغلا کر متاثر کرنے کیلئے...... کیونکہ روز کو اپنی طرف متوجہ کرنے کیلئے ابھی مجھے اس سے بھی زیادہ وقت لگے گا۔'' اسکارپیئس نے ہنستے ہوئے کہا۔

''مجھے تمہارے اعتماد کی داد دینا چاہیے۔'' البس نے کہا۔

اسی لمحے روز گرینجر سیڑھیاں ہوئی ان کی طرف بڑھتی ہوئی دکھائی دی۔ وہ دونوں اسے دیکھ کر سنجیدہ اور خاموش ہو گئے۔ روز قریب آئی اور اس نے ان دونوں کی طرف دیکھا۔

''کیسے ہو؟'' روز نے مختصراً کہا۔ وہ دونوں گم صم بیٹھے رہے کیونکہ انہیں سمجھ میں نہیں آ رہا تھا وہ اسے کیا جواب دیں؟

روز نے اسکارپیئس کی طرف دیکھا۔

''یہ بہت پریشان کن ہوگا اگر تم اسے مزید پریشان کن بناؤ گے!'' وہ آہستگی سے بولی۔

''ہاں! میں نے پالیا اور اچھی طرح سے سمجھ بھی لیا۔'' اسکارپیئس نے آہستگی سے کہا۔

''ٹھیک ہے، میں چلتی ہوں، اسکارپیئس کنگ!'' روز گرینجر نے مسکرا کر کہا اور قدم اُٹھاتی ہوئی دوسری طرف چلی گئی۔ اسکارپیئس اور البس نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ البس نے جوشیلے انداز میں اسکارپیئس کے بازو پر مکا مارا۔

''شاید تم صحیح کہہ رہے تھے...... تاسف سے ہی شروعات ہوتی ہیں!''

''کیا تم کیوڈچ کا کھیل دیکھنے چلو گے؟ آج سلے درن ہفل پف کے خلاف کھیل رہا ہے...... یہ ایک کانٹے دار مقابلہ ہے......'' اسکارپیئس نے پوچھا۔

''مجھے لگتا ہے کہ ہمیں کیوڈچ سے نفرت ہے۔'' البس نے کہا۔

''لوگ بدل جاتے ہیں...... دوسری بات یہ ہے میں آج کل مشقیں بھی کر رہا ہوں۔ میرا خیال ہے کہ میں خود کو جلد ہی تیار کرلوں گا تاکہ مجھے ٹیم میں شامل کرلیا جائے...... چلو اب آجاؤ۔'' اسکارپیئس نے کہا۔

البس نے اس کی طرف عجیب سی نظروں سے دیکھا۔ اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ کیا لوگ اور ان کے خیالات واقعی اتنا بدل بھی جاتے ہیں۔

''اوہ میں تمہارے ساتھ نہیں چل سکتا کیونکہ ڈیڈ آنے والے ہیں......'' البس نے کہا۔

''وہ اپنی محکماتی مصروفیات چھوڑ کر اور وقت نکال کر یہاں آنے والے ہیں؟'' اسکارپیئس نے حیرت سے پوچھا۔

''ہاں! وہ چاہتے ہیں کہ میں ان کے ساتھ سیر پر چلوں...... وہ مجھے کچھ دکھانا چاہتے ہیں...... اور میرے ساتھ کچھ بانٹنا بھی چاہتے ہیں...... معلوم نہیں مگر کچھ بھی ہوسکتا ہے۔'' البس نے بتایا۔

''سیر پر......؟'' اسکارپیئس نے آنکھیں پھیلا کر کہا۔

''ہاں! مجھے معلوم ہے کہ وہ چیزوں کو سنوارنا چاہتے ہیں یا پھر کچھ اکائی کی ترغیب دینے جیسی چیز...... حسب سابق مگر تم جانتے ہی ہو کہ مجھے لگتا ہے کہ میں جاؤں گا۔'' البس نے کہا۔

اسکارپیئس نے اسے اپنی طرف کھینچا اور گلے لگا لیا۔

''یہ کیا ہے؟'' البس نے مصنوعی غصے سے کہا۔''میرا خیال تھا کہ ہم نے فیصلہ کیا تھا کہ ایک دوسرے کو گلے نہیں لگائیں گے۔''

''مجھے پورا یقین نہیں ہے پھر بھی ہمیں ایسا کرنا چاہئے کیونکہ یہ ہمارا نیا روپ ہے......بس ایسے ہی میرے دماغ میں آ گیا کہ ایسا کرنا چاہئے......'' اسکارپیئس نے ہنس کر کہا۔

''ایسے خیالات سوچنے کے بجائے بہتر یہی ہوگا کہ تم روز سے پوچھ لو......اگر تم واقعی کوئی صحیح کام کرنا چاہتے ہو۔'' البس نے چڑ کر کہا۔

''ہاں ...... یہ زیادہ صحیح ہے!'' اسکارپیئس نے چہک کر کہا۔

دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور ان کے چہروں پر مسکراہٹ رینگنے لگی۔

''میں تمہیں رات کے کھانے پر ملوں گا......'' البس نے کہا۔

☆☆☆☆

منظر 15

# ایک دلکش پہاڑ

ہیری اور البس ایک خوبصورت اور دلکش پہاڑ کے دامن میں ٹہل رہے تھے۔ سر سبز وادی میں ایک کھلا میدان تھا جہاں بے شمار کتبے لگے ہوئے تھے۔ وہ ایک قبرستان تھا۔ کہیں کہیں درخت بھی دکھائی دے رہے تھے۔ البس حیران تھا کہ ڈیڈ نے سیر کیلئے یہ کیسی جگہ منتخب کی ہے؟ مگر اس نے پوچھنے کی کوشش نہیں کی۔ سنہری دھوپ کی روشنی ان کے چہروں پر پڑ رہی تھی اور ہوا کے نرم جھونکے ان کے بالوں کو اُڑا رہے تھے۔ ہیری بھی البس کی طرح خاموش تھا۔

''کیا تم تیار ہو......؟'' ہیری نے اچانک کہا۔

''کس چیز کیلئے......؟'' البس نے چونک کر پوچھا۔

''ٹھیک ہے، تمہارے چوتھے سال کی پڑھائی کے امتحان کیلئے......اور پھر پانچویں سال کی پڑھائی......ایک اہم سال......میں نے اپنے پانچویں سال میں......'' ہیری نے البس کی طرف دیکھا اور مسکرایا۔ ''میں نے بے شمار کام کئے تھے، کچھ بہت اعلیٰ اور کچھ نہایت برے......اور بہت سارے عجیب، مضطرب کر دینے والے......''

''یہ جان کر خوشی ہوئی۔'' البس نے مختصراً کہا۔

ہیری ایک بار پھر مسکرایا۔

''میں نے کچھ دیر کیلئے انہیں بغور دیکھا تھا......آپ جانتے ہیں......آپ کے ممی ڈیڈی کو......آپ سب ایک ساتھ بے حد خوش تھے، لطف اندوز ہو رہے تھے۔ آپ کے ڈیڈ محبت بھرے انداز میں آپ کیلئے دھوئیں کے کچھ دائرے بناتے تھے......اور آپ ان کی طرف دیکھ کر خوشی سے کھلکھلا اُٹھتے تھے۔'' البس نے کہا۔

''واقعی؟'' ہیری نے دلچسپی سے کہا۔

''مجھے لگتا ہے کہ آپ انہیں بے حد پسند کرتے تھے اور میرا خیال ہے کہ للّی اور جیمس کو بھی ایسا کرنا پسند تھا۔'' البس نے کہا۔

ہیری نے اپنا سر اثبات میں ہلایا۔ دونوں کے درمیان کچھ پل کیلئے عجیب سی اُداسی بھری خاموشی چھا گئی۔ وہ دونوں ایک دوسرے کے قریب آنا چاہتے تھے مگر ان میں سے کسی کو بھی یہ بند توڑنے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی۔

''تم جانتے ہو، مجھے محسوس ہوا کہ میں نے اسے ہمیشہ کیلئے فراموش کر دیا تھا...... والڈی مورٹ کو...... میں نے اسے بھلا دیا تھا......اور پھر میرے نشان میں ٹیس اُٹھنے لگی، درد کی لہریں ہونے لگیں، مجھے پھر سے ڈراؤنے خواب دکھائی دینے لگے اور میں مار باشی زبان دوبارہ بولنے اور سمجھنے لگا۔ تب مجھے احساس ہوا کہ میں بالکل نہیں بدلا تھا......اور وہ مجھے خود کو فراموش نہیں کرنے دے گا۔''

''اور وہ تھا؟'' البس نے حیرت سے پوچھا۔

''والڈی مورٹ کا وہ حصہ جو میرے بدن میں تھا وہ طویل عرصے پہلے ہی موت کے گھاٹ اتر چکا تھا لیکن یہ جسمانی طور پر اس سے چھٹکارا پانے کیلئے کافی نہیں تھا...... مجھے تو اس سے ذہنی طور پر بھی چھٹکارا پانا تھا اور یہ...... چالیس سال کی عمر والے آدمی سے سیکھنے والی بات ہے۔''

اس نے البس کی طرف دیکھا۔

''وہ تکلیف دہ بات جو میں نے تم سے کہی تھی......حالانکہ نا قابل تلافی چیز ہے اور میں تم سے یہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ تم اسے بھلا دو مگر میں یہ امید کر سکتا ہوں کہ ہم اسے نظر انداز کر سکتے ہیں اور ماضی کو بھلا کر آگے بڑھ سکتے ہیں...... میں پوری کوشش کروں گا کہ ایک اچھا باپ بن سکوں، البس! میں اس بات کی کوشش کروں گا کہ...... پوری ایمانداری کے ساتھ تمہارے ساتھ رہوں اور......'' ہیری سر جھکا کر بول رہا تھا۔

''ڈیڈ آپ کو ضرورت نہیں......'' البس نے کہنا چاہا۔

''تم نے مجھے کہا تھا کہ مجھے کسی چیز سے ڈر نہیں لگتا اور میں نے اس کا جواب دیا تھا۔ میرا مطلب ہے کہ میں ہر چیز سے سہم جاتا ہوں۔ میرا مطلب ہے کہ مجھے تاریکی سے خوف آتا ہے، کیا تم یہ بات جانتے ہو؟'' ہیری نے کہا۔

''ہیری پوٹر تاریکی سے ڈرتا ہے؟'' البس نے حیرانگی سے پوچھا۔

''مجھے تنگ و تاریک جگہیں بالکل پسند نہیں اور میں نے یہ بات کبھی کسی کو نہیں بتائی لیکن یہ سچ ہے کہ مجھے کبوتر کبھی پسند نہیں رہے۔'' یہ کہتے ہوئے ہیری کے چہرے پر نا گواری سی پھیل گئی۔

''آپ کو کبوتر پسند نہیں ہیں؟'' البس کی حیرت اور بڑھ گئی۔

''بدخو، عجیب اور گندے، مجھے ان سے گھن محسوس ہوتی ہے۔'' ہیری نے کہا اس کے چہرے پر ناپسندیدگی نمایاں ہونے لگی۔

''مگر کبوتر کو بے ضرر ہوتے ہیں۔'' البس نے کہا۔

''میں جانتا ہوں مگر جو ڈر مجھے سب سے زیادہ خوفزدہ کئے رکھتا ہے، وہ البس سیورس پوٹر کا باپ ہونا ہے کیونکہ میں بغیر تسلسل کے معاملات کو بھگانے کی کوشش کر رہا ہوں۔ زیادہ تر لوگوں کے پاس باپ ہوتے ہیں، اور وہ ان کی تربیت سے انہی کے نقش قدم پر چلنا سیکھ جاتے ہیں۔ وہ بہت ساری چیزوں کو اپنے ڈھب سے کرتے رہتے ہیں، وہ پوری کوشش کرتے ہیں کہ وہ اپنی اولاد سے ویسا سلوک بالکل نہ کریں جیسا ان کے باپ کیا تھا...... مگر میں نے اپنے بچپن میں ایسا کچھ نہیں پایا...... تھوڑا سا بھی نہیں۔ شاید اسی لئے میں اب بھی سیکھنے کی قطار میں ہی کھڑا ہوں، اور میں سب کچھ کرنے کی کوشش کرتا رہوں گا جو کچھ بھی میں نے سیکھا...... تاکہ تمہارے حق میں ایک اچھا باپ ثابت ہوسکوں۔'' ہیری نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔

''اور میں بھی ایک اچھا بیٹا بننے کی کوشش کروں گا۔ میں جانتا ہوں کہ میں جیمس جیسا بالکل نہیں ہوں، ڈیڈ...... اور نہ ہی آپ جیسا۔''

''جیمس میرے جیسا بالکل نہیں ہے۔'' ہیری نے فوراً کہا۔

''وہ آپ جیسا نہیں ہے؟'' البس نے چونک کر پوچھا۔

''میرے مقابلے میں جیمس کو وہ سب آسانی سے مل گیا جس کیلئے مجھے اپنے بچپن میں جدوجہد کرنا پڑی تھی۔'' ہیری نے کہا۔

''اور میرا بھی...... تو آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ...... میں...... آپ جیسا ہوں۔'' البس نے پوچھا۔

ہیری دھیمے انداز میں مسکرایا اور البس کی طرف دیکھا۔

’’دراصل، تم زیادہ تر اپنی ماں جیسے ہو...... جرأت مند، کچھ پریشان، مضحکہ خیز...... جسے میں پسند کرتا ہوں......جس سے مجھے احساس ہوتا ہے کہ تم ایک شاندار بیٹے ہو۔‘‘ ہیری نے کہا۔

’’میں تو ایک طرح سے یہ دُنیا بھی تباہ کر ڈالی تھی، میں ایک بدبخت بچہ ثابت ہوا، ہے نا؟‘‘ البس نے خجالت بھرے لہجے میں کہا۔

’’ڈلفی کہیں نہیں جا رہی تھی، البس!‘‘ ہیری نے کہا۔’’وہ اور اس کے عزائم دُنیا کی نگاہ سے پوشیدہ تھے، تم نے اسے سب کے سامنے لانے کا کارنامہ انجام دیا ہے اور تم نے ہی اپنی ذہانت وہ راستہ ڈھونڈا جس سے اس کا مقابلہ کیا جا سکے۔ تمہیں شاید یہ سب دکھائی نہیں دے پایا کہ تم نے ہم سب کو محفوظ کر لیا۔‘‘

’’لیکن کیا مجھے اس سے بہتر نہیں ہونا چاہئے تھا؟‘‘ البس نے پوچھا۔

’’تمہارا کیا خیال ہے کہ میں نے کبھی خود سے یہ سوال نہیں پوچھا؟‘‘ ہیری نے کہا۔

البس کو اپنے پیٹ میں مروڑ سا اُٹھتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ یہ ویسا نہیں تھا جیسا اس کے ڈیڈ نے کیا تھا۔

’’اور تب...... جب ہم نے اسے پکڑ لیا...... میں اسے قتل کر دینا چاہتا تھا۔‘‘

’’تم نے دیکھا تھا کہ اس نے کریگ کو بلاوجہ مار ڈالا۔ تمہارے اندر غصہ بھرا ہوا تھا، البس! ایسا سوچنا صحیح تھا اور پھر جب تمہیں ایسا کرنا پڑتا تو تم یقیناً ایسا نہ کر پاتے......‘‘ ہیری نے کہا۔

’’آپ یقین سے یہ کیسے کہہ سکتے ہوں؟‘‘ البس نے کہا۔’’ممکن ہے کہ یہی وہ وجہ ہو جس کے باعث مجھے سلے درن میں منتخب کیا گیا تھا، بولتی ٹوپی نے میرے اندر اسی جذبے کو محسوس کیا ہو؟‘‘

’’میں تمہارے دماغ کو سمجھ نہیں پایا، البس!‘‘ ہیری نے سمجھاتے ہوئے کہا۔’’دراصل، تم جانتے ہی ہو کہ تم ایک نوجوان ہو، اور میں کوشش کے باوجود تمہارے دماغ کو نہیں سمجھ سکتا مگر میں تمہارے دل کو ضرور محسوس کر سکتا ہوں۔ میں ایسا ایک طویل عرصے تک نہیں کر پایا لیکن اس شرارت کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ تم کہیں بھی رہو، گری فنڈر میں یا پھر سلے درن میں یا پھر کوئی سی بھی شناخت لے لو، میں جانتا ہوں کہ تمہارے پاس ایک اچھا دل موجود ہے۔ حتیٰ کہ تمہیں میری یہ دلیل پسند آئے یا نہ آئے مگر یہ سچ ہے کہ تم اپنی طرز کے ایک اچھے جادوگر ہو۔‘‘

’’اوہ میں اچھا جادوگر ہرگز نہیں بن پاؤں گا، مجھے تو لگتا ہے کہ میں تو کبوتروں کی فہرست میں شامل ہو جاؤں گا......

میں اس بارے خاصا جوشیلا ہوں۔‘‘ البس نے کہا۔

ہیری نے ہلکا سا قہقہہ لگایا۔

’’تم جانتے ہو کہ تمہارے نام میں جو دو جزو شامل ہیں......وہ کوئی بار نہیں ہیں، البس ڈمبل ڈور کے کارنامے سب کے سامنے ہیں اور تم بھی جانتے ہو۔ اور سیورس سنیپ کی خوبیاں بھی تم پوشیدہ نہیں ہیں......‘‘ ہیری نے کہا۔

’’وہ اچھے لوگ تھے۔‘‘ البس نے کہا۔

’’وہ عظیم لوگ تھے، ان میں کچھ بھاری خامیاں تھیں، اور تم جانتے ہو کہ وہ کیا تھیں؟......وہی خامیاں ہی انہیں عظیم تر بناتی ہیں۔‘‘ ہیری نے کہا۔

البس نے اردگرد نظر دوڑا کر دیکھا۔

’’ڈیڈ!......ہم یہ کہاں ہیں؟‘‘ البس نے پوچھا۔

’’یہ وہ جگہ ہے جہاں میں اکثر آتا رہتا ہوں۔‘‘ ہیری نے جواب دیا۔

’’مگر یہ تو ایک قبرستان ہے۔‘‘ البس نے کچھ نہ سمجھتے ہوئے کہا۔

’’اور یہیں سیڈرک کی قبر بھی ہے۔‘‘ ہیری نے آہستگی سے کہا۔

’’ڈیڈ......؟‘‘ البس نے چونک کر کہا۔

’’وہ لڑکا جو قتل ہو گیا......کریگ باؤکر......تم اس کے بارے کتنا جانتے ہو؟‘‘ ہیری نے پوچھا۔

’’کچھ زیادہ نہیں......‘‘ البس نے آہستگی سے کہا۔

ہیری اپنی جگہ سے اُٹھا اور ایک پرانی قبر کے سامنے جا کھڑا ہوا جس پر سیڈرک ڈیگوری کے نام کا کتبہ لگا ہوا تھا۔

’’میں بھی سیڈرک کے بارے میں تمہارے جتنا ہی جانتا تھا۔ وہ انگلینڈ کی کیوڈچ میں کھیل سکتا تھا یا پھر ایک شاندار ایرور بن سکتا تھا یا پھر وہ کچھ بھی ہو سکتا تھا۔ آموس ڈیگوری صحیح کہتا ہے......اسے چرا لیا گیا تھا......تو میں جب بھی یہاں آتا ہوں تو صرف اس سے معافی مانگنے کیلئے آتا ہوں، میں شاید اب یہی کر سکتا ہوں......‘‘ ہیری نے آہستگی سے کہا۔ اس کی آواز کرب کی جھلک نمایاں تھی۔

’’یہ تو آپ اچھا کام کرتے ہیں۔‘‘ البس نے کہا۔

البس اپنے باپ کے پاس سیڈرک کی قبر کے سامنے جا کھڑا ہوا۔ ہیری نے مسکرا کر اپنے بیٹے کی طرف دیکھا اور پھر اس کی نظریں آسمان کی طرف اُٹھ گئیں۔

''میرا خیال ہے کہ کافی سہانا دن ہے۔'' ہیری نے کہا۔

اس نے اپنے بیٹے کے کندھے کو چھوا۔ اور دونوں میں احساس بیدار ہوا......صرف تھوڑی سی......دونوں میں حائل دیوار پگھل گئی۔

''مجھے بھی ایسا ہی لگتا ہے۔'' البس نے مسکرا کر جواب دیا۔

☆☆☆☆